یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I HADIS. AMRITSAR.

# اخبار اہلحدیث امرتسر

امرتسر ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ

**اطلاع ضروری**

جن صاحبوں کو پرچہ نہ پہنچے وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرما دیں۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہیں اور حیٹ کا نمبر ہمیشہ تحریر کیا کریں۔ منیجر

## اغراض اخبار ہٰذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | ۔ عہ |
| والیان ریاست سے | ۔ سے |
| رؤسا اور جاگیرداروں سے | ۔ للعہ |
| عام خریداروں سے | ۔ ہر |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت اور ارسال زر بنام مالک ہونی چاہئے بیرنگ ڈاک واپس۔

## تربیت اطفال

مصری جریدہ المؤید میں ایک قابل طبیب کی طرف سے اس موضوع کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جو نہایت مفید اور ضروری معلومات پر مشتمل ہے۔ ناظرین کی آگاہی کی غرض سے ہم ذیل میں اس کے ضروری حصوں کا ترجمہ درج کرتے ہیں:۔

حمل کے چھٹے مہینے حاملہ کو دایہ اور حکیم کی طرف رجوع کرنا چاہئیے تاکہ ان کی تدبیر سے حمل اپنے طریقہ طبعی پر قائم رہے۔ اور صعوبات وضع حمل پر تخفیف ہو۔ ان کی تدبیرات کا ایک لازمی جزو تحلیل بول حاملہ ہونا چاہئیے خاص کر حمل کے اخیر دو مہینوں میں جن جن چیزوں کو حاملہ کا جی چاہے بقدر اپنی خواہش کے کھاوے۔ اور اس امر میں ان جاہل عورتوں کی

نصائح کی متابعت نہ کرے - وہ ان چیزوں کی تعریف کرتی ہیں - جو ان کے معدہ کے موافق ہیں - اور جو ان کے موافق نہیں ہیں ان کی مذمت کرتی ہیں - لباس تنگ نہ ہو - بلکہ ڈھیلا ہو - تاکہ اس کے اور جنین کے اعضاء پر دباؤ نہ پڑے - ریل کے سفر اور تعجب انگیز زیارات مثلاً شادی اور غمی کے جلسوں میں جانے سے بچے لیکن معتدل وقت میں آدھ گھنٹہ تک پیدل چلنا جائز ہی نہیں بلکہ ممدوح ہے - تاکہ عمدہ نئی ہوا مل جائے اور بسہولیت مفید ریاضت بھی ہو جائے - بچہ پیدا ہو کر اسکو چاہیے کہ بہ اتباع اس خالص کانشنس اور طبعی محبت کے خود ہی دودھ پلائے - جو اس کو اس امر پر مجبور کرتی ہیں - کہ وہ اپنے لخت جگر کو اپنے ہی پستانوں سے دودھ پلا کر شب و روز اپنی چھاتی سے لگائے - اور اسکے نظارہ سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھے - گو یہ قابل افسوس امر ہے - کہ اسکی اس پاکیزہ اور شائستہ فطری رغبت کی مخالفت میں اس کی ماں اور شوہر کی جانب سے چند امور پیش آجاتی ہیں - چنانچہ اسکا اپنے بچہ کو دودھ پلانے میں مشغول ہونا ان کو اسوجہ سے ناپسند ہوتا ہے - کہ وہ اس میں ہنس جاتی ہے زرق برق پوشاک سے آراستہ پیراستہ نہیں ہوتی - اور نہ کہیں آتی جاتی اور ملاقات وغیرہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے - ماں کو یہ خوف بھی ہوتا ہے - کہ دودھ پلانے سے اسکی صحت میں فرق آجائیگا - وہ کمزور ہو جائے گی - اور اس کے حسن کی تر و تازگی باقی نہ رہے گی - اور شوہر کو یہ خوف کہ بیوی بخیل گمان کرے گی - کہ میں دایہ کی اجرت کے خیال سے اس کے آرام کا لحاظ نہیں کرتا - اور یہ کہ بصورت دایہ نہ رکھنے کے میری بیوی ان عورتوں سے گھٹ جائے گی جو اپنے بچوں کیلئے یورپ سے دائیاں بلواتی ہیں - پھر اس کو بچہ کی نسبت اس وجہ سے حسد ہو جاتا ہے - کہ وہ اسکی بیوی (یعنے اپنی ماں) کی مہر و محبت کو اپنی ہی طرف متوجہ کر لیتا ہے - ان سب امور کا خیال حاملہ کو پہلے ہی سے اسباب پر آمادہ کر دیتا ہے - کہ وہ بچہ کو وقت وضع ہی سے دایہ سے دودھ پلوائے - لیکن ہم اس کو بصراحت جتائے دیتے ہیں - کہ ایسا کرنے سے وہ گناہ کبیرہ اور قابل سزا سخت جرم کی مرتکب ہوگی - گناہ کبیرہ یہ ہے - کہ اس کا فعل اسکی صحت

اور اس بچہ کی صحت کو مضر ہوگا - جس سے ہنوز کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا - جو اسے اس عتاب کا مستوجب گردانے - اس لئے کہ اسکی پیدائش کا موجب اس کا اپنا ارادہ نہیں ہے بلکہ اولاً اللہ کا ارادہ ثانیاً اس کی ماں کی مزاد جیت پہلا ضرر تو یوں ہے کہ اس کا یہ فعل طبیعت کے مخالف ہے - کیونکہ اللہ تعالے نے ہر عضو کیلئے جداگانہ کام مقرر کئے ہیں - اور یہ فرض ہے - کہ ہر عضو اپنا کام کرے - ورنہ نقصان پیدا ہوگا - پستان کا کام ہے - کہ بچہ کی پرورش کے لئے دودھ دے - پس پستان کی اس عمل کا باطل کرنا جسم کے حق میں ویسا ہی مضر ہے - جیسا کہ معدہ یا پھیپھڑے کے عمل کو باطل کرنا - دوسرا ضرر (یعنے بچہ کی صحت پر) اس طرح پر ہے - کہ وہ اس دودھ سے محروم رکھا جاتا ہے - جو منجانب اللہ اسکی غذا مقرر ہوئی ہے - اور تنہا وہی اس کے مزاج کے موافق ہے اس لئے کہ اس کے اعضاء کی تکوین اور نشوان کے خون سے ہوئی ہے - پس مناسب یہ ہے - کہ اس کی غذا ماں کا دودھ ہو - تاکہ تکوین اور نشو و نمو اعضا (جو رحم میں پورے نہیں ہوئے) اس کی غذا سے جاری رہے - بچہ کے حق میں یہ ضرر اسوقت بھی متصور ہے جبکہ دایہ میں کثرت و عمدگی شیر و حسن سیرت و قناعت وغیرہ جملہ شروط موجود ہوں - لیکن ایسی جامع الشروط دایہ کا ملنا ناممکنات سے ہے - بہتیری دائیاں بالکل درست معلوم ہوتی ہیں - لیکن حقیقت میں وہ نہایت ہی ضعیف ہوتی ہیں - یہاں تک کہ یہ اکثر دیکھا جاتا ہے - کہ ڈاکٹر کی تجویز میں دایہ کی صحت کامل اور اس کا دودھ اچھا ہوتا ہے - مگر بعد کو دایہ اور بچہ دونوں دام امراض میں پھنس جاتے ہیں انحلال صحت دایہ کے اسباب بہت سے ہیں - وہ کبھی مادی ہوتے ہیں - یعنے قلت و کثرت اکل یا کثرت ادویہ مفرحہ سے پیدا ہوتے ہیں - اور کبھی غیر مادی جو اپنی بیٹی اور شوہر کے فراق سے پیدا ہوتے ہیں بچہ (جو دایہ کی سپردگی میں دیا گیا ہو) کی انحلال صحت کا سبب اولاً تو دایہ کی صحت کا مضمحل ہونا اور ثانیاً دایہ کی بدسلوکی - بارہا دیکھا ہے کہ دائیاں رات کے وقت بچہ کو خاموش کرنے کے لئے ناپسندیدہ طریق اختیار کرتی ہیں - افیون یا مرکب افیون کا دینا تو آسان ترین طریقہ ہے

ahmadimuslim.de

اگر یہ بھی فرض کرلیا جائے - کہ کوئی دایہ ان سب برائیوں سے پاک ہے - تو اس امر کی کون ضمانت کرسکتا ہے - کہ وہ دایہ تا اختتام ایام رضاعت ساتھ دیگی - کیا یہ نہیں ہوسکتا - کہ جب بچہ اس سے مانوس اور وہ بچہ کی عادات سے واقف ہو جائے - اور اس وقت وہ بچہ کو مریض چھوڑ کر چلی جائے - جسکا نتیجہ نہایت ہی برا ہوگا - اسکی صحت کمزور ہو جائے گی - اور دایہ کی جدائی کی وجہ سے اس کا مرض بڑھ جائے گا - ایسی حالت میں اس کی ماں بچہ کی بلا دایہ رہنے کے اندیشہ سے جو دایہ بھی مل جائے - ایسے بلا تحقیقات اسکی صحت الملا کے رکھ لیگی - مزید براں یہ کہ اس نئی دایہ کو پہلے دن سے بچہ کی عادات کی معرفت دشوار ہوگی - اور اسوقت ماں کو بذات خود بچہ کے حقوق ادا نہ کرنے پر پچھتانا پڑیگا - مگر بے سود +

اب جرم کی تفصیل باقی رہی - جسکی مرتکب ماں اسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ کسی بچہ دار دایہ کو منتخب کرکے اس کو اسکے بچہ سے جدا کرتی ہے یہ ظاہر ہے - کہ چوری جملہ قوانین میں جرم قرار دیا گیا ہے اور دایہ کو نوکر رکھنے والی ماں حقیقتاً دایہ کے بچہ کی غذا چراتی ہے - دایہ سے معاہدہ بیع کرنا جائز اور اسکو دودھ کی قیمت ادا کرنا بیکار ہے - اس سے جرم سرقہ ساقط نہیں ہوسکتا - کیونکہ دایہ کا دودھ اسکے بچہ کی ملک ہے - اور بچہ نے اس معاہدہ کو قبول یا منظور نہیں کیا اور خود دایہ کو غیر کی ملک بیچنے کا اختیار نہیں ہے - وہ صرف امین اس چیز کی ہے - علاوہ بریں یہ کہ جو کچھ معاوضہ دودھ کا وہ دیتی ہے کیا وہ اس تلف صحت کی تلافی کرسکتا ہے - جو دایہ کے بچہ کو اپنی ماں کے پستان سے دور رہنے کی وجہ سے لاحق ہوگا - کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ بچہ کا اپنی ماں کے دودھ سے محروم رہنا غالب اوقات دردناک تکالیف کے ساتھ اس کی موت کا سبب ہوتا ہے کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ دایہ کے اپنا گھر چھوڑنے کے بعد اس کا بچہ دادی - نانی - خالہ یا کسی غیر عورت کے پاس رہتا ہے - جسکو اس پر شفقت نہیں ہوتی - اور وہ بجائے اس دودھ کے جو اسکی صحت کیلئے لازمی ہے ثقیل غذا یا گیہوں پانی ملا ہوا دودھ اسکو دیتی ہے - گو وہ اس غذا کو قبول کرلیتا ہے - مگر چند ہی مہینہ بعد اس کا پیٹ بڑھ جاتا ہے - اور ہڈیاں خمیدہ ہو جاتی ہیں - اسہال عارض ہو جاتا ہے صحت جاتی رہتی ہے - اور آخرکار مر جاتا ہے - وہی اکیلی اس جرم کی سبب رہی ہے - اور اس کی بازپرس میں شریک - اب یہ دکھلایا جاتا ہے - کہ قانون طبعی اور قانون تمدن دونوں کی رو سے اپنے بچہ کیلئے دایہ کا دودھ خریدنا نا جائز ہے - جو بچہ اللہ نے عطا فرمایا - وہ اپنا ارادہ سے اس دنیا میں نہیں آیا - چونکہ اس کی ایجاد میں اسکی ماں کی بھی شرکت ہے - لہٰذا اس پر واجب ہے - کہ اس بچہ کو اسی دودھ میں سے غذا دے - جو اس کے لئے اس کے پستان میں پیدا کیا گیا ہے - بچہ کو اس دودھ سے محروم رکھنا اسکے لئے جائز نہیں ہر ماں کے پستان میں بچہ کی غذا کے لئے کافی مقدار میں جو دودھ ہے وہ منجانب اللہ ایک قیمتی ودیعت ہے - جس سے وہ اپنے بچہ کو محروم رکھنے کی مجاز نہیں ہے اگر یہ کہا جائے - کہ وہ ماں اپنے بچہ کے لئے ایک دوسری عورت کا دودھ خرید دیتی ہے جو خود اس کے دودھ کے برابر ہے - تو اس کا جواب یہ ہے - کہ اس دوسری عورت کو اپنے پستان کے دودھ بیچنے کا اختیار نہیں ہے - پس اس وقت خریدار ماں قانونی جرم یعنی سرقہ میں شرکت کی مرتکب ہوگی کیونکہ اسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جان کر خرید کیا +

خدا کا شکر ہے کہ جہاں اس قسم کی ضرر رساں مائیں موجود ہیں - وہیں عقلمند مائیں بھی ہیں - جو اسباب سے آگاہ ہیں - کہ دودھ پلانا ان کا پہلا فرض ہے - چنانچہ یہ چشمدید واقعہ ہے - کہ ایک عورت کو جسکی عمر ۲۵ برس کی تھی - اور جو نحیف الجسم اور پھیپھڑے کی بیماری میں صاحب فراش ہو رہی تھی - کہ اس کے ہر سانس پر آخری سانس کا گمان ہوتا تھا - اللہ تعالیٰ نے ایک بچہ عنایت فرمایا - جسے اس نے غائت محبت کی وجہ سے خود دودھ پلایا - اور جو تہے جینے سے گائو کے جوش دیتے ہوئے دودھ کی مدد بھی پہنچانے لگی - اس کی اس شجاعت کا نتیجہ یہ ہوا - کہ وہ بالکل اچھی ہو گئی - یہ ہرگز فراموش نہ ہونا چاہئے - کہ جسم کا ایک ذرہ بھی ایسا نہیں ہے - جس میں فائدہ عظیم مضمر نہ ہو - پستانوں کو اللہ نے صرف زینت سینہ کے لئے ہی نہیں پیدا کیا - بلکہ یقیناً اولاد کے دودھ پلانے کے لئے بھی - حاصل کلام یہ کہ

ahmadimuslim.de

# انسان کے پیدا کرنیکی غرض و غایت کیا ہے؟

یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جو چیز بنائی جاتی ہے۔ اس کی کوئی خاص غرض غایت ضرور ہوتی ہے۔ انسانی مصنوعات کو لیجئے۔ ہر شئے کے بنانے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کرنے سے کوئی نہ کوئی مقصود ضرور ہوتا ہے جس واسطے جو چیز بنائی جاتی ہے۔ اُس کو اصطلاح میں اُس شئے کی علت غائی کہتے ہیں۔ مثلاً گھڑی کی علت غائی وقت کا دریافت کرنا۔ آئینہ کی علت غائی اُس میں چہرہ دیکھنا چاقو کی علت غائی اُس سے کسی چیز کا تراشنا وغیرہ وغیرہ الغرض کوئی شئے کے بنانے والے نے ایسی نہ بنائی ہوگی۔ جس سے کوئی خاص غرض و غایت نہو۔ جب ہر ذی عقل اس سے بری ہے۔ کہ وہ کوئی شئے بلا کسی غرض خاص اور مطلب مخصوص کے بنادے۔ تو وہ ذات پاک جو تمام عیوب سے پاک اور مبرا اور تمام خوبیوں کے ساتھ متصف ہے۔ اور جو تمام انسانوں اور حیوانات اور سموات و ارض و ما بینہما کا خالق ہے جس نے تمام موجودات عالم کو پردۂ عدم سے نکال کر جلوہ ظہور کا بخشا۔ صرف ایک کلمہ کن سے تمام عالم کو معدوم سے موجود کیا۔ اور انسان کو احسن تقویم میں پہنچایا سبحانہ وتعالیٰ شانہ اس کی ذات اس سے منزہ اور مبرا اور اس کی شان اس سے ارفع واعلےٰ ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی شئے پیدا کرے۔ جس کی تکوین میں کوئی بڑی حکمت موجود اور اس کے پیدائش سے کوئی خاص مطلب مقصود نہ ہو۔ تعالیٰ عن ذالک چنانچہ خود اپنے کلام پاک میں اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ کہ آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوقات کو ہمنے لغو اور باطل طور پر پیدا نہیں کیا۔ ایسا شبہ ہمارے جناب میں کرنا کمال بے ادبی اور صریح کفر ہے۔ جس کی جزا جہنم کے سوا کچھ نہیں قال اللہ تعالیٰ شانہ۔ وما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینہما باطلا ذالک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ وما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینہما لٰعبین یعنے ہمنے تمام مخلوقات آسمانوں زمینوں شجر حجر انسان۔ حیوان جن و ملائک وغیرہ وغیرہ کسی شئے کو فضول بے مطلب بیکار لہو ولعب کے طور پر نہیں بنایا ہے۔ بلکہ ہر ایک شئے کی پیدائش میں کوئی خاص مطلب ملحوظ ہے اگرچہ ہماری ناقص فہم ہر چیز کے پیدائش کے حکمت کو دریافت نہ کرسکیں۔ اور ہماری کوتاہ عقلیں ہر چیز کی پیدائش میں ہماری حکمت تک نہ پہونچ سکیں اور اُس کو ادراک نہ کرسکیں کیونکہ وہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ہمکو بقدر ضرورت کچھ تھوڑا سا بتلا دیا گیا ہے اور علم سے قلیل حصہ ہمکو عطا ہُوا ہے۔ جب یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی کہ اُس خالق اکبر حاکم بجر و بر کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں اور اُس پروردگار نے جو شئے پیدا کی ہے اسکی پیدائش سے کوئی خاص مقصود ضرور ہے تو اب ہمکو سوال مندرجہ عنوان یعنے

## انسان کے پیدا کرنے کی غرض و غائیت کیا ہے؟

کے جواب کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب اُس پروردگار جلشانہ نے ہمکو پیدا کیا اور نسل اور تمام مخلوقات کے انسانوں کو بھی عدم سے ظہور میں لایا۔ تو ضرور ہے۔ کہ کوئی خاص مقصود ہمارے پیدائش سے ہوگا۔ اور اُس کے دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ کیا ہے! ہمپر فرض ہے تاکہ جہاں تک ہو سکے۔ حتے الامکان جس کام کیلئے پیدا کئے ہیں اُس میں مصروف ہوں اور اُس اصل مقصد کے منافی دوسرے کاموں میں نہ لگ جاویں۔ بلکہ جس غرض سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اُسی میں مشغول ہوں لیکن بقول شخصے کیا پدی کیا پدی کا شوربا ہم کیا اور ہمارا علم کیا! ہماری کیا حقیقت کہ اُس حکیم علی الاطلاق کے کارخانۂ قدرت میں کچھ بھی فکر دوڑا سکیں۔ اور دریافت کرلیں۔ کہ فلاں شئے کے خلق میں یہ حکمت اور فلاں چیز کی پیدائش سے یہ مقصود ہے۔ لہٰذا مناسب ہے۔ کہ ہم وہی کہیں۔ جسکا کہنا ہمارے لئے زیبا ہے یعنی لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العزیز الحکیم چنانچہ اُس خالق اکبر جلشانہ نے اپنی فضل و عنائت سے ہمارا سوال کا جواب ہمکو خود بتلا دیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ جلشانہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے تمام انسانوں اور جنوں کی پیدائش سے ہمارا مقصود صرف یہی ہے۔ کہ وہ ہماری عبادت کریں۔ اِس واسطے ان سب کو پیدا کیا گیا ہے۔ یہی اُن کی پیدائش کی غرض و غائت ہے۔ اِس آئت میں سوال مندرجہ عنوان تو صاف طور پر حل ہو گیا۔ لیکن یہ بات تفصیل طلب

اور یہی عبادت کی جائے تو کس طرح ؟ کمال عبادت کس طریقہ سے حاصل ہو سکتا ہے ؟ اور عبادت کی روح کیا ہے ؟ اس کا جواب بھی اُس پاک پروردگار نے اپنے رسول کے ذریعہ صاف طور پر دیا ہے اور اس اجمال کی تفصیل بھی اپنے مقدس رسول (ابی و امی فداہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہے چنانچہ متفق علیہ حدیث میں اس سوال کے جواب میں کہ ما الاحسان ارشاد ہے۔ کہ الاحسان ان تعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنے کمال عبادت اور روح عبادت احسان ہے اور احسان کیا ؟ ان تعبد اللہ کانک تراہ اپنی رب کی عبادت اس طرح خشوع اور خضوع سے کرنا کہ گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے ۔ اوس کے دربار میں حاضر ہے ۔ اگر انسان تھوڑا بھی غور کرے تو معلوم ہو جائے ۔ کہ اُس دربار کے حاضری کیسا نازک مقام ہے بڑے شہنشاہ بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں حضوری کا شرف حاصل ہوا ہے ۔ تو لازم اور ضروری ہے ۔ کہ اوس کے حضور میں نہایت ذلیل بندہ اور کمترین اور ادنی غلام بنکر کھڑا ہو ۔ اور جہاں تک ممکن ہو زاری کرے ۔ گڑگڑا گڑگڑا کر اوس رب العالمین جل شانہ کی تعریف اور تسبیح و تقدیس کرے ۔ اس بالا اور برتر ذات کی پاکی اور بڑائی بیان کرے ۔ اور اس کے ساتھ اپنی عاجزی اپنی نالائقی کا اظہار اور اپنے معاصی پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کا ڈرتے ڈرتے کانپتے ہوئے شرمندگی کے ساتھ اقرار اور نہایت عاجزی سے یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم کے مضمون کو ذہن میں حاضر کر کے اون گناہوں کے لئے استغفار اور بحکم توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا آیۃ کیلئے توبہ نصوح کرے ۔ اور اُس رب قدیر سمیع و مجیب کے وعدہ صادق ادعونی استجب لکم اور اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کو حق سمجھکر اپنی تمام معروضات اور تمام ضروریات کو اُس کے روبرو عرض کرے بحکم ایاک نعبد و ایاک نستعین کے دوسرے سے اپنی حاجات استعانت و استمداد نہ کرے ۔ اور کسی کو نافع و ضار سوائے تعالی شانہ کے نہ سمجھے ۔ الغرض روح اور مغز عبادت کا ملہ یہی ہے کانک تراہ یعنے اس طرح اپنے رب کی عبادت کرے کہ گویا اوسکو دیکھ رہا ہے فان لم تکن تراہ فانہ یراک اگر تم نہیں دیکھتے تو بہر حال اوس سے تو مفر نہیں کہ وہ تو ضرور تمکو ہر وقت ہر لحظہ ہر حالت میں دیکھتا ہے ۔ تمہارے ظاہر و پوشیدہ سب حالات سے آگاہ ہے ۔ ھو یعلم سرکم و جھرکم و یعلم ما تکسبون ۔ اس وقت عبادت میں بھی وہ تمکو دیکھ رہا ہے گویا کہ تم اُس کے روبرو کھڑے ہو وہ تمہاری ظاہر حرکات اور باطنی وساوس اور خیالات سب پر مطلع اور اوس کا علم سبکو محیط ہے ۔ و لقد خلقنا الانسان و نعلم ما توسوس بہ نفسہ و قال اللہ تعالی قد احاط بکل شیء علما ۔ کم از کم اوس کی شرم و حیا اور اُس کا خیال تو ضرور ہے کہ ہماری حرکات اور ہماری خیالات کو کون دیکھ رہا ہے ۔ جس کے روبرو ہماری کوئی بات بھی خواہ وہ دل کے کسی اندرونی گوشہ میں بھی کیوں نہ پڑی ہو ذرا بھی پوشیدہ اور مخفی نہیں جو کچھ ہماری ظاہر حالت ہے ۔ وہ دیکھتا ہے ۔ جو ہماری اندرونی خیالات اور وسوسے ہیں سبکو جانتا ہے ۔ کس بادشاہ کے روبرو کھڑے ہوئے عرض معروض کر رہے ہیں کس شہنشاہ دو جہان خالق جن و انس سے عہد و پیمان کر رہے ہیں ۔ اور ہم پر کہاں تک اُن کی پابندی ضروری ہے کس حاکم حقیقی مالک یوم الدین کی جناب میں حضوری کا شرف ہمکو حاصل ہے ۔ پس اسکا نام احسان ہے ۔ اور یہی عبادت کا مغز اور اُس کی روح ہے بغیر اُس کے عبادت محض بیکار اور مثل جسد بے روح اور استخوان بے مغز کے ہے ۔ جن طریقوں اور قواعد کے ذریعے سے یہ نعمت عظمے حاصل کرنیکی کوشش کیجاتی ہے ۔ اسکا نام اصطلاح میں تصوّف رکھ لیا گیا ہے ۔ خوش نصیب ان لوگوں کے جن کو یہ نعمت عظمے حاصل ہو ۔ اور جنکی عبادتیں بے روح مثل جسم مردہ کے نہوں بلکہ عبادت میں خشوع و خضوع اور خشیت اللہ غالب ہو ۔ قال اللہ تعالی قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون الآیۃ وہی لوگ اصل مومن فلاح پانیوالے ہیں ۔ انہیں کو جنت کا وارث بنایا گیا ہے ۔

اللھم ارزقنا ۔ اللھم ارزقنا ۔ اللھم اجعلنا منھم (الاحسان)

ahmadimuslim.de

# مرزائیوں کا مقدمہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر زاد عنایتہ

السلام علیکم احباب کو بھی معلوم ہوگا۔ کہ صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد کلاں میں ایک امام صاحب تھے۔ جنکے فوت ہونے پر اون کا بیٹا جسکا نام مولوی مبارک علی ہے۔ خود بخود امامت کراتا رہا۔ مگر جب اس نے مرزا قادیانی سے بیعت کی۔ تو اہل مسجد نے اس کو علیحدہ کردیا۔ مگر وہ بھی چند مرزائی ہمراہلیں کے ساتھ مسجد میں بدستور آتا رہا۔ آخر ایک مقدمہ فوجداری ہوا جسپر مجسٹریٹ صدر نے حکمدیا۔ کہ مسجد بالکل بند کردی جائے۔ چنانچہ ایکسال سے زیادہ مسجد بند رہی۔ اہل مسجد نے چیف کورٹ میں اپیل کر کے مسجد واگذار کرائی۔ مگر مرزائی امام بدستور پھر آنے لگا۔ آخر اہل مسجد نے دیوانی دعوی کیا۔ اور اپنے گواہ اسبات کے دیئے کہ ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مرزائی امام نے بھی اپنے گواہ مرزائی جماعت کے لکھائے کہ مرزا اور اس کے مرید مسلمان ہیں۔ مرزائی گواہوں کی فہرست یہ ہیں۔ مولوی فیروزالدین مدرس فارسی سیالکوٹ۔ مولوی نورالدین قادیانی مولوی محمد احسن امروہی۔ مولوی برہان الدین جہلمی وغیرہ تھے۔ اسپر اہل مسجد کو فکر ہوئی۔ کہ ان کے مقدمہ میں اور انپر جرح کے سوالات کرنا کسی وکیل کا کام نہیں۔ بلکہ کسی لائق مولوی صاحب کا۔ جو مذہبی علوم کے علاوہ عدالتی طریق سے واقف ہو۔ آخر اس کام کیلئے اُن کی نظر مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری پر پڑی۔ تو ایک آدمی ان کی خدمت میں بھیجا۔ اور مولانا صاحب نے بھی بڑی مہربانی سے اس تکلیف کو گوارا کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام سیالکوٹ اور صدر کے مسلمانوں کی جان میں جان آگئی۔ چنانچہ ۲۰ جنوری کو مولوی صاحب موصوف کا مختارنامہ عدالت میں دیا گیا۔ اور مولوی صاحب موصوف دو وکیلوں اور ایک بیرسٹر کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پہلے مولوی فیروزالدین پر جرح شروع کی۔ بس جرح کیا تھی۔ میں کیا عرض کروں۔ مولوی فیروزالدین کو ایسا حیران کیا۔ کہ اس کی تمام شیخی دماغی بھر گیا۔ قریباً چار گھنٹے تک جرح کرتے رہے ایک ایک نقطہ پر وکیل اور بیرسٹر عش عش کرتے۔ بیرسٹر صاحب نے کہا۔ کہ بس اب ہماری کیا حاجت ہے۔ میں ایک سوال بطور نمونہ بتلاتا ہوں گواہ نے بیان کیا۔ کہ اہلحدیث پر بھی حنفیوں نے کفر کا فتوے دیا ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے سوال کیا۔ کہ اسی فتوے میں جو وجوہات لکھی ہیں وہ واقعی ہیں یا بعض بہتان۔ گواہ نے کہا بہت سی افترا اور بعض واقعی۔ مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ واقعی کیا ہے۔ گواہ نے کہا۔ کہ اہلحدیث خدا کو عرش پر مانتے ہیں۔ اس لئے حنفیوں نے اُن پر فتوے کفر کا دیا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ تفسیر مدارک حنفیوں کی ہے؟ کہا ہاں! مولوی صاحب نے اس میں سے امام ابوحنیفہ کا قول استواء کے متعلق دکھا کر پوچھا۔ کہ اس میں اور اہلحدیث کے مذہب میں کیا فرق ہے؟ اسپر گواہ کچھ گھبرایا مگر آخر کھلوا لیا۔ کہ دونو خدا کو عرش پر مانتے ہیں۔ مگر کیفیت نہیں بتلاتے۔ پھر مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ جو مذہب اور رائے ابوحنیفہ کی ہو۔ اسپر کوئی حنفی کفر کا فتوے دیسکتا ہے؟ گواہ نے کہا نہیں۔ اسی ضمن میں مولوی صاحب نے ایک طریق سے مرزا کو جھوٹا بلکہ کافر بھی کہلوا لیا اور مرزائیوں کے پیچھے نماز کا ناجائز ہونا بھی کہلوا لیا۔ اتنے میں عدالت کا وقت پورا ہو گیا۔ دوسرے روز ۲۱ تاریخ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کے آنے کی خبر تمام شہر سیالکوٹ اور صدر میں پھیلگئی رہی۔ اسلئے اکیس تاریخ کو بڑے شوق سے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہوگئے۔ چنانچہ حاکم نے بھی مولوی موصوف کے کہنے پر میدان میں اجلاس شروع کیا۔ مندرجہ فہرست مولویاں میں مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے۔ جنکی شہادت کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ مرزا اور مرزائی پکے مسلمان ہیں۔ اور مرزا حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے افضل ہو اور یہ بھی کہا۔ کہ مرزا صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ ؎

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا ۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

کوئی تعجب نہیں۔ کہ منصور وغیرہ نے تو انا الحق وغیرہ کے دعوے کئے تھے۔ ایک بات جو خاص قابل ذکر ہے۔ یہ ہے۔ کہ مدعا علیہ مولوی مبارک علی نے اپنے گواہ سے پوچھا۔ کہ آنیوالا مسیح جہاد کریگا جس سے غالباً اس کی وہی غرض تھی۔ جو ان کے نبی مرسل قادیانی کی ہوتی ہے۔ کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کو ممنون احسان کرتا ہو۔ کہ مسلمانوں کو جہاد سے روکتا ہوں۔ اسی لئے مجھے کافر کہتے مولوی ثناء اللہ صاحب نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ سوال غیر

اہلحدیث

ahmadimuslim.de

اور کہا - کہ اِن لوگوں کی یہ عادت ہے - کہ چونہ ہو - جہاد کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں - اپنے خیال میں گورنمنٹ پر ثابت کرتے ہیں - کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے - تو خدا معلوم مسلمان کیا کچھ کر گذرتے - کیسی خام خیالی ہے - مختصر یہ کہ سوا تین بجے پر مولوی برہان الدین کا بیان ختم ہوا - مولوی ثناء اللہ صاحب جرح کرنے کو کھڑے ہوئے - تو اس نے اپنے ضعف اور تکان کا عذر کیا - جسپر عدالت نے رحم کیا - جو واقعی رحم کے قابل ہی تھا - کیونکہ بڈھے میاں کی صورت ہی کہہ رہی تھی - کہ لوگ اُسے جبراً قبر سے کھینچ لائے ہیں - آخر و - ۱۰ تاریخ فروری مقرر ہوئی - جس کی کیفیت سے ہم اطلاع دیں گا - ادہر مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلق کے ہجوم نے آ گھیرا - جنمیں تمام شہر و صدر و گاؤں کے لوگوں نے بمنت درخواست کی - کہ کل جمعہ ہے آپ ضرور اپنے وعظ سے مستفیض فرمائیے - مولوی صاحب نے پہلے تو اپنے کاروبار کا عذر کیا - مگر آخرکار سائلین کی درخواست کو منظور فرمایا - اور جمعہ پڑہایا - جمعہ کے خطبہ میں آپ نے توحید اور دنیا میں دل نہ لگانے پر وعظ فرمایا - بعد جمعہ کے درخواست حاضرین پر پھر وعظ فرمایا - اور حاضرین شہر اور گاؤں اور صدر کے سینکڑوں وعظ کی مجلس میں حاضر تھے - اور اپنا قادیاں میں مرزا کی دعوت پر جانا بیان کیا - اور لوگوں کو اس کا مکر و فریب عمدہ تفصیل وار حاضرین کو سنا دیا - لوگوں نے مولوی صاحب کی تقریر سنکر مرزا کو پوری سو سنائیں - خدا تعالے جناب مولانا صاحب موصوف کو برائے دین احمدی کے دیر گاہ قایم رکھے - کیونکہ اس بارہ میں مولوی صاحب کا یہاں آنا ایسا ہوا - گویا کہ دین اسلام کو زندہ اور تازہ کیا +

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد و اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راقم ابو عبد اللہ رفیع اللہ عفی اللہ عنہ امام مسجد متنازعہ صدر سیالکوٹ

## ضرورت ہے!

:- مدرسہ احمدیہ مظفرپور کے لئے ایک عالم محدث ہر فقہ و اصول کی ضرورت ہے - جو عامل بالحدیث کے عہدہ پر ہونگے تنخواہ مبلغ ۲۰ درخواست بخدمت مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آباد - ڈاک خانہ تاجپور در بھنگہ +

# انتخاب الاخبار

## مرزا قادیانی کا مہمل الہام

۲۰ جنوری کے رسالہ ریویو قادیاں سے معلوم ہوا - کہ حضرت کو ایک تازہ الہام ۱۴ جنوری کو ہوا جسکے الفاظ یہ ہیں +

غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ -

اصل میں تو یہ آیت قرآنی ہے - جس کے معنے بجائے خود تو یہ ہیں - کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی - اسوقت رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو چکے تھے جن کی بابت خدا نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفے احمد مجتبےٰ کی زبان الہام ترجمان پر یہ خبر پہنچائی - کہ رومی اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال میں پھر غالب آجائیں گے - مگر مرزا جی کے الہام میں معلوم نہیں کہ روم سے کیا مراد ہے اور اس کا غلبہ کیا ہے - اور ارض کیا ہے - کیونکہ مرزا جی کے الہاموں کا خیریت سے طریق ہی اور ہے چه اداینیں را آسمانے دیگر است - ہم منتظر ہیں - کہ پردۂ غیب سے کیا راز کھلتا ہو - اس لئے ہم اس الہام کے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کرسکتے البتہ ہمارا خیال ہے - کہ شاید مرزا صاحب سونے وقت کوئی اخبار پڑہتے پڑہتے سو گئے ہونگے - جس میں یہ لکھا ہوگا - کہ سلطان المعظم نے یورپ کی تجویز دربارہ مقدونیہ منظور فرمالی ہے اسپر آپکو شاید اس آیت کی طرف خیال دوڑا ہوگا - کہ روم اگرچہ اس وقت دول یورپ کے مقابلہ پر کمزور ہے - کہ ان کی متفقہ تجویز انکو ماننی ہی پڑتی ہے - لیکن آخر ایک روز آویگا - کہ سلطان روم ہی غالب رہیگا +

لیکن ہماری اس توجیہ پر خود ہمیں بھی ایک شبہ ہے - کہ جناب مرزا جی کو اس سے پہلے تو مسلمانوں کی بہتری کا الہام کوئی ہوا نہیں بلکہ یہی ہوتا رہا - کہ سلطنت روم کی تباہی قریب ہے - امیر کابل کی شامت آئی وغیرہ شاید اب سنت اللہ کچھ بدل گئی ہو -

دیکھئے روم سے مراد کہیں خود بدولت ہی تو نہیں جو مقدمہ میں مولوی کرم الدین صاحب سے ہار گئے - تو کیا ہوا - پھر کبھی سہی - بہرحال ہم

تفسیر ثنائی اردو
جلد اول تک سورۂ مائدہ
قیمت
جلد دوم آل عمران و نساء
قیمت
جلد سوم مائدہ و انعام
اعراف
جلد چہارم
منیجر اہلحدیث امرتسر
حاشیۂ ثنائی
تعلیم
قیمت

ahmadimuslim.de

چشم براہ ہیں۔ کہ اس الہام کی تشریح خود مرزا صاحب ہی کریں۔

**مرزا** قادیانی تو لکھتا ہے۔ کہ میرے مرید ملا عبد اللطیف کابلی کابل میں شہید کئے گئے۔ مگر لاہور کے مولوی چکڑالوی رسالہ اشاعت القرآن میں لکھتے ہیں۔ کہ ملا مذکور حرام موت سے مرا ہے۔ اسپر ایک آیت بھی لکھی ہے۔ ہمارا خیال تو وہی ہے جو ہم عرصہ سے بتلا آئے ہیں۔ کہ یہ قصہ ہی مرزا جی کا ایک ناول ہے۔ اسلئے ہم تو اس میں کچھہ نہیں کہتے۔ بلکہ منتظر ہیں۔ کہ قادیانی ارگن ہی اسکا کوئی جواب دیں۔

**قصبہ** گنور ضلع بدایوں میں ایک مسلمان صاحبزادہ نے کسی معاملہ پر باپ سے کہا۔ کہ یہ کام ضرور ایسا ہی ہوگا۔ والد صاحب نے کہا۔ کہ اگر ایسا ہوا تو میں داڑھی منڈوا دوں گا۔ بیٹے نے بصد کوشش اس کام کو انجام دیا۔ اور باپ سے عرض کیا۔ کہ جناب والا شرط پوری کیجئے۔ والد ماجد نے جو پہلے ہی سے پوری عقل کے مالک تھے۔ فوراً ایفاء عہد کرکے نام پیدا کیا۔ باپ بیٹا دونوں قابل تعریف ہیں۔

این چنیں رقاص را باید وصول این چنیں

**کانفرنس** بمبئی کے پریزیڈنٹ مسٹر بدر الدین طیب جی کی تقریر پر عموماً ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔ کہ آپ نے پردہ کی رسم کی بابت کہا ہے کہ قرآن شریف سے ثابت نہیں۔ اسپر آریہ اخباروں نے بھی ہذیان کیا ہے۔ کہ مسٹر موصوف نے پردہ کی رسم کو قبیح اور فضول بتلایا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں یہ نہیں آسکتا۔ کہ ایک شریف اور تعلیم یافتہ مسلمان پردہ کے حکم کی بابت کیونکر کہے کہ قرآن شریف سے ثابت نہیں۔ غالباً مسٹر موصوف کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ جو غلو اور زیادتی اس حکم کے متعلق ہو رہی ہے۔ وہ ٹھیک نہیں۔ جیسی کہ ہندوستان کی بعض قوموں میں دستور ہے۔ کہ حرم سرائے کے کپڑے کو بھی مرد نہ دیکھیں۔ والعلم عند اللہ

**انجمن حمایت اسلام لاہور** کا سالانہ جلسہ اب کی دفعہ یکم اپریل سے ۳ تک ہوگا۔

**سلطان المعظم** نے پچاس ہزار لیرہ عثمانی حلمی پاشا انسپکٹر جنرل مقدونیہ کے پاس اس غرض سے روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ اس رقم سے برباد شدہ خاندانوں کی مدد کی جاوے۔

**الامام** لکھتا ہے کہ گورنمنٹ مصر جیسے پارسال بندش بحر پر مستوجب مبارکباد تھی ویسے ہی وہ امسال اسکی آزادی کے لئے مستحق شکر گذاری ہے۔

**شیخ علیا** طرابلس شام کے مشہور زاہد نوے برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خوارق و کرامات ان کے معتقدین میں کثرت سے مشہور ہیں۔ حتی کہ غازی مختار پاشا بھی ان کی بعض کرامات بیان کرتے تھے (پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند)

**اللواء** اخبار مصری کا خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اخراجات و آمد کا حساب درست طور پر پبلک کے سامنے پیش نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ ہندوستان وانگلستان کے شمار و اعداد بھی ہمیں معلوم ہوں خاصکر فوج کی تعداد (رموز مملکت خویش خسرواں دانند)

**انیس الجلیس** لکھتا ہے۔ کہ مصری لیڈیوں کے خیالات کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ کہ اخبار المصور میں ایک نوجوان نے اشتہار دیا۔ کہ اسکے ساتھ بیس سال سے کم عمر والی کوئی لیڈی خط و کتابت کرے چنانچہ اس کے پاس ۲۵ درخواستیں آئیں۔ جنمیں آٹھہ درپردہ مردوں کی ہیں باقی عورتوں کی۔ ان تحریرات میں کسی نے اس شخص کو برا کہا ہے۔ کسی نے خود کو شادی کیلئے پیش کیا ہے کسی نے فوٹو مانگا ہے۔ الغرض عجیب مختلف مذاق کی باتیں ان خطوط میں پائی جاتی ہیں۔ (وائے آزادی تیرا ستیاناس)

**سفراء** یورپ کی باوجود بالحاح مقدونی باغیوں کے رہائی نہ کرنے پر مصر ہے اور وہ ہنوز اکثر قیدہی میں ہیں (کذالک نجزی المجرمین)

**خدیو المکرم** اسباب کا اہتمام کر رہے ہیں کہ آئندہ جامع ازہر کے تعلیمیافتہ عدالتی عہدوں پر مامور ہوں۔ اور وہاں کی تعلیمی اصلاح کیطرف بھی آپکو توجہ خاص ہے

**سمالی لینڈ** میں ملا کے پیروؤں نے ایک اور خود قوم کا بھی پتہ لگایا ہے (لا یعلم جنود ربک الا ھو خدا کی مخلوق کو خدا ہی جانتا ہے)

**مراد آباد** کے تھانہ سے ایک عجیب غریب مقدمہ کا چالان مجسٹریٹ ... آٹھہ نو سال کے چند دیہاتی بچے مجرم ہیں۔ یہ بیچارے محض اس علت میں گرفتار ہوئے ہیں۔ کہ جج کلکٹر سپرنٹنڈنٹ کوتوال اور ... بنے تھے۔ اور دو لڑکوں کو جو باغی بنے تھے سزا دی تھی۔ (بلند پر سیڑھی ہے)

{آمدہ از جھنگ درج کرتے ہیں ۔ ایڈیٹر}

## مرزا قادیانی کا تحریری اقبال

(۱) ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۷ کے حاشیہ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں ۔ کہ (پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا ۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا یسوع نے فرمائے ہیں ۔ کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں ان کو کوئی معجزہ نہ دکھایا جائے گا ۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسے پیش بندی کی ۔ اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگو یہ تو وہی بات ہوئی ۔ کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی ۔ لوگوں میں یہ مشہور کیا ۔ کہ میں ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے گا ۔ بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو ۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھ وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا ۔ آخر ہر ایک وظیفی کو یہی کہنا پڑا تھا ۔ کہ ہاں صاحب نظر آگیا ۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں ۔ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیسا داؤں کھیلا ۔ یہی آپ کا طریق تھا ۔) ف ۔ اس تحریر سے بقول مرزا ثابت ہے کہ یسوع اسرائیلی تھا ۔ اور نادان تھا ۔ اور یسوع کی روح ایک شریر مکار میں تھی ۔

اور تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۰ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں (اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا ۔ اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی ۔) ف سبحان اللہ یسوع کی روح بقول مرزا غلام احمد ایک شریر مکار میں تھی اور اب بھی یسوع کی روح ان میں یعنے خود مرزا میں موجود ہے ۔

اور اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۱۵ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں خدا نے اپنے مسیح موعود (یعنے مجھکو) کو پیدا کیا جو عیسے کا اوتار ہے ۔ ف اے راجہ رامچندر کو اوتار ماننے والے ہندوؤ ! خوش ہو جاؤ ۔ کہ مرزا صاحب بھی تمہارے ہم اعتقاد ہو گئے ہیں ۔

(۲) تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں ۔ وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیئے ان تمام امور نے تحریک کی ۔ کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں ۔

اور دافع البلاء کے صفحہ ۱۳ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں ۔ اے عیسائی مشنریو ! اب ربنا المسیح مت کہو ۔ اور دیکھو آج تم میں ایک ہے ۔ جو اس مسیح سے بڑھکر ہے ۔

### سوال

(۱) اے مرزائیو ! ایمان سے کہو ۔ کہ جس یسوع مسیح کے مرزا صاحب ایلچی بنتے ہیں وہ کون ہے ۔ اور جس مسیح سے اب وہ افضل ہونیکا دعوے کرتے ہیں ۔ وہ کون ہے وہی ابن مریم یا کوئی اور ؟

(ب) واہ آزادی تیری داد ہے ۔ جو ایلچی شاہوں سے زیادہ ہو ۔

(ج) ملچ بنایا ایلچی ضد بنا یا شاہ ۔ میرا کچھ نقصان نہ اوسکا گیا وساہ ۔ (ہمارا)

(۳) فتح المسیح کے صفحہ ۱۴ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں ۔ مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں ۔ جو صرف ایک نکاح بوقت عمر اور اپنے یسوع کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے ۔ وہ ایسے جوان عورتوں پر نظر ڈالتا ہے ۔ جب پیر لنظر ڈالنا اس کو درست نہ تھا ۔ کیا جائز تھا ۔ کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا ۔ کاش وہ متعہ کا ہی پابند ہوتا ۔ تو ایسی حرکات سے بچ جاتا ۔ یسوع کی بزرگ دادیوں نانیوں نے متعہ کیا تھا ۔ یا صریح زناکاری تھی ۔ ف حیا ہو ۔ تو ایسا ہو ۔ جس میں ادب کی بو بھی نہ ہو ۔ اور نہ اللہ اور اوس کی دادیوں اور نانیوں کا لحاظ ہو ۔ تو ایسا ہو ۔ کہ جو شیطان کے خیال میں بھی نہ ہو ۔ حال ہے ۔ اوس کے ہی اخلاق کا جسکو دعوٰی ہے ۔ وحی افلاک کا ۔

(ب) ہلے مرزائیو ! خداوند تعالیٰ سے ڈر کر سچ ہی کہو کہ یہ یسوع جسکی مرزا صاحب توہین کرتے ہیں وہی ابن مریم ہے جسکو خداوند تعالیٰ نے وجیہا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین کے خطاب سے ممتاز فرمایا ہے ۔ یا کوئی اور ہے ۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر و مرشد کا تحریری اقبال بھی دیکھ لینا ۔ میں بطور خیرخواہی نقل کرتا ہوں ۔ تمہاری مرضی احسان مانو ۔ یا نہ مانو ۔

دیکھو توضیح المرام کے صفحہ ۳ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں

ahmadimuslim.de

"بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جسکا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرا مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں۔ کہ وہ دونوں آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔" اس عبارت سے بقول مرزا صاحب صاف ظاہر ہے۔ کہ یسوع حضرت مسیح بن مریم نبی اللہ کا ہی نام ہے۔ نہ کسی اور کا اور مرزا صاحب نے دیدہ دانستہ حضرت مسیح بن مریم کی ہی سخت توہین کی ہے۔ نہ کسی اور کی۔ یہ حال ہے اس کی تحریرات کا جسکو دعویٰ ہے وحی مہربات کا دیکھو اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۳۶ کو۔

(راقم اللہ دتا۔ از جھنگ)

## قومی دُکھڑا

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم!

مجھے یہ کہتے ہوئے سخت رنج گذرتا ہے۔ کہ آج کل مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ بہت ناگفتہ بہ ہے۔ افسوس ہے۔ کہ آج کل وہ پاک مذہب جو دنیا میں کفر و شرک مٹانے کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ خود ہی اپنے بیوقوف پیرؤوں سے کفر و شرک میں آلودہ ہے۔ اور اس کے وہ پیرو جو کسی زمانے میں کفر و شرک مٹانے میں جان تک دے دیتے تھے۔ آج خود ہی کفر و شرک کو اسلام کا ایک رکن سمجھے ہوئے ہیں۔ اور وہ پاک مذہب جو کسی زمانے میں کمال عروج پر تھا۔ اور ہر ایک اس کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ آج بحر ذلت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس کی وجہ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں یہی ہے کہ اس کے بیوقوف پیرؤوں نے جہالت سے اس میں بہت سی نئی نئی باتیں ایجاد کر دی ہیں۔ اور کفر و شرک کو اس کا ایک جزو ٹھیرا رکھا ہے افسوس ہے۔ کہ پاک مذہب اسلام کی طفیل غیر قومیں مثلاً آریہ وغیرہ تو توحید سیکھیں اور بت پرستی کو برا سمجھیں۔ مگر مسلمان اس پر ذرا توجہ نہ کریں اور اولیاؤں کو خدا کے شریک ٹھیرا کر اور مزاروں پر سجدے کر کے کافر بنیں۔ خدا بیچارے مسلمانوں پر رحم عطا فرما دے۔ اور اپنے پاک مذہب کی روشنی اُن کے سیاہ دلوں پر ڈالے۔ اور اُن کو کفر و شرک سے نکال کر راہ ہدایت پر لا دے آمین!۔

## نظم!

ذرا دل میں تم اے مسلمانو سوچو — کہ پہلے تھے کیا اور کیا آجکل ہو
کسی دن وہ تھے تم۔ کہ تھے تم سے لرزاں — زمین آسماں اور گردونِ گرداں
عرب میں عراق و عجم تک ہی تم ہو — زمانے کے شاہوں کے سب ہوش گم تھے
سبب اسکا کیا تھا؟ شریعت پہ چلنا — سبب اسکا کیا تھا؟ طریقت پہ چلنا
خدا سے کبھی تم نہ منہ موڑتے تھے — اسی پہ سبھی کام تم چھوڑتے تھے
خدا سے جو منہ تم نے اپنا ہی موڑا — شریعت کے احکام کو جب سے چھوڑا
پھنسے جب سے تم دام شیطان میں ہو — پڑے جب سے تم راہ عصیاں میں ہو
اُٹھایا گیا تم سے ظلِ حقانی — ہوئی الوداع تم سے سب شادمانی
گئی سب تمہاری وہ شاہی کی شوکت — گئی سب تمہاری وہ عزت وہ ثروت
ہوئے آکے آخر یہاں تک ہو رسوا — بنے کافروں کے تم آخر نشانا
غضب ہے کہ بت پوجنے والے پھر — کریں طعن و تشنیع دل کو کڑا کر
نہ ہے کسی کو بھی ہو اتنی طاقت — کہ دکھلادے اسلام کی انکو صورت
بتاؤ کہ اب کسر خواری میں کیا ہے — نہ اس پر تمہیں کچھ بھی شرم و حیا ہو
خدارا ابھی وقت ہے آنکھ کھولو — کرو کچھ تو حیلہ اگر ہو سکے اتو
گراما کے جاؤ گے کس طرح سے — یہ ذلت یہ خواری یہ طعنے یہ مہنے۔
اگر ہے بزرگوں کی کچھ بھی وراثت — کرو خرچ اب ہے یہ وقت اعانت
اگر اب بھی اپنی بدی تم نہ چھوڑو — برائی سے اپنی نہ اب منہ کو موڑو۔
تو جانو اکہ ہم کافروں سے ہیں بدتر — شریعت میں بھی وعدہ کو سلیا کہیں ہو
ذرا یہ بھی سن لو کہ باتیں وہ کیا ہیں — تجارت و حرفت کوئی پیشہ یا ہیں۔
انہیں چھوڑ دو گے تو پھر دیکھ لینگے — تو غیر کو اپنی اُدھر پھیر ہی دیں گے
جو اصل ہے مطلب اسے پہلے لیلو۔ — نہیں کھیل بچوں کا تم یہ جو کھیلو
وہ مقصد ہے کیا؟ جسکی ہو بس ضرورت — وہ مطلب ہو کیا؟ جسے حاصل ہو ثروت
وہ مطلب ہو یہ قوم کو تم سکھاؤ — یہ سنت یہ بدعت یہ اُن کو بتاؤ۔
خدارا انہیں شرک کرنے سے روکو — شریعت پہ چلنا اونہیں تم سکھادو
انہیں یہ سکھاؤ وہ مانگو مدد اسے — جسے مانگتے تم ہو جا اولیائے
وہ بر لائیگا سب اُمنگیں تمہاری — مکمل کریگا مرادیں وہ ساری

ahmadimuslim.de

غضب ہے کریں طعن ہم دوسروں کو
اسی راہ پہ ہم خود چلیں پر نہ سمجھیں
وہ کب آئیگا دن کہ سمجھو گے تم بھی
ستم ہے کہ کافر تو توبہ کریں اب
مسلمان جگہ اُن کی اب پھر دکھائیں
جسے اب یہ کافر بُرا جانتے ہیں
شریعت سے پھر کر ہوے گمرہی میں
دکھاتے ہیں نیرنگیاں یہ جفا جو
کہاں تک یہ احوال اپنا سنو گے
حقیقت کو اسلام کی اب تو سمجھو
کرو ختم اسکو شمیم اب دعا پر

کہیں ان کو کافر لعین اور یہ وہ
کوئی کیا ستائیگا ہم گر نہ سمجھیں
اٹھاؤ گے چہروں سے اپنی سیاہی
کرینگے نہ بت کی پرستش کہیں اب
پرستش مزاروں کی وہ کر دکھائیں
اسے اب مسلماں بھلا جانتے ہیں
مسلماں ٹہرو ہیں سب اہلِ طوسی میں
شریک اب خدا سے کریں اولیا کو
کہاں تک مزاروں پہ پھر سر دھنو گے
حدیث اور قرآں کو ہاتھوں میں لیکر
عمل ہو ہمارا کلام خدا پر

راقم سردار خان شمیم شاگرد حضرت آصف امرتسری

# مراسلات

نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں

## مسئلہ طلاق سے اسلام کو کیا فائدہ ہے

اس میں ہم اپنا بہت فائدہ سمجھتے ہیں۔ اسلام کے ہر اصول پر بحث تو بہت طول طویل ہے۔ کہ ہر اصول کا مقرر کردہ قاعدہ دونوں جہان کے مفاد رکھتا ہے۔ اس سے ہمیں کچھ غرض نہیں۔ ہاں اس مسئلہ طلاق کا تذکرہ ضرور قابل توجہ ہے۔ اگر یہ قاعدہ طلاق اسلام میں نہ ہوتا۔ تو یقین تھا کہ بہت بڑا نقصان ہمیں اوٹھانا پڑتا۔ اور ہماری قوم تو خدا جانے کس درجہ حالت ابتری کو پہنچتی۔ فی زمانہ ایسی قسم کے اصولوں نے دنیا کے پلیٹ فارم پر عزت بخش رکھی ہے۔ ورنہ ہم میں جوہر ہی کیا تھا؟

لفظ طلاق ایک اسلام میں ایسا لفظ ہے۔ جس سے مطلوب شارع کا یہ ہے۔ کہ عورت کو اس لفظ کے کہہ دینے سے پورے طور پر آزادی کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ پابند قواعد زوجین نہیں رہتی۔ اگر یا اسلام کے سچے ہونے پر ایسے اصول مقرر نہ ہوتے۔ تو آج ہم اپنے آنکہ غیر قوموں کے مثل دقتیں اٹھاتے اور دوسرے مذہب کی تلاش کرتے اور جو کچھ آج بسبب ہونے اس مسئلہ کے تجردین بے عزتی حاصل کر رہے ہیں۔ وہ آج ہم پر بھی پیش آتیں۔ حالانکہ باعتبار عقل بھی اس میں بہت نقصانات ہیں آزادی جو موجودہ زمانے کی دیکھ رہے ہیں۔ حد درجہ کی ذلت کو پہنچا دینے والی ہے۔ اگر ذرا بھی نظر تعمق سے دیکھا جاوے۔ تو عالم جمادات کا انتظام اس مسئلہ سے خوب اچھی طرح سے اپنی حالت کو گذار رہا ہے۔ گویا عالم اسباب کا انتظام اس مسئلہ میں بخوبی ہے۔ سمجھیں تو تمام کارخانہ ہی دنیا کے درہم و برہم ہو جاوے۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اس قسم کے فساد برپا ہو جاویں کہ تمام بنی آدم کے خانہ بجبر کی ٹھہر جاوے۔ گو ہم کو اور قوموں سے غرض نہیں کہ آیا ان میں یہ مسئلہ ہے۔ یا نہیں اگر نہیں ہے تو وہ کیوں امن و چین سے اپنی عمر گذار رہے ہیں۔ اور ان میں ہم کوئی فساد نہیں دیکھتے سو جواب اس کا اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے۔ کہ اگر ان کے اصل میں یہ مسئلہ نہیں۔ مگر وہ ضرور کسی نہ کسی کی مجبوری میں پابند ہیں۔ اگر وہ پابند کسی مجبوری کے سبب سے بھی نہیں۔ تو ضرور وہ اس کا بار نقصان اپنے سر پر اٹھاتے ہونگے۔ غرض ان باتوں سے وہ خالی نہیں۔

پس ہماری شریعت نے اس مسئلہ کو تین پہلو بیان کیا۔ مگر ہر پہلو اسی بات پر مبنی ہے۔ کہ بنی آدم میں اتحاد و اتفاق رہے۔ اور فساد سے دور رہیں۔ اور اگر اس مسئلہ میں ایک بار لفظ طلاق کہہ دینے پر عورت کو حق زوجیت سے کبھی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ (نیز اصل مسئلہ ہو وہ عورت بھی حق زوجیت عورت سے ادا کرانے کی بابت کہ عورت پردہ میں رہکر اپنے خاوند کی خوب اطاعت کا حق ادا کر سکتی ہے۔ اسلام کی سچائی پر دال ہو) اور اگر لامحالہ کوئی شکل صورت کے اتحاد و اتفاق باہمی کی نہ پیدا ہوئی اور فساد پر فساد بڑھتے گئے۔ تو دوسری بار لفظ طلاق کہہ دینا عورت کے حق میں پوری پوری تدارک کی تصویر کھینچیگا۔ مگر پھر بھی قرآن پاک نے آپس میں اصلاح اور اتفاق کر لینے ہی کا حکم فرمایا ہے۔ جیسے آیۃ میں مذکور ہو۔

الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان۔ یعنے طلاق دینا دوسری بار پس روک لو۔ تم عورتوں کو ساتھ اچھی خوبی کے یا چھوڑ دو

ahmadimuslim.de

اس کو بلا کسی اذیت و نقصان پہنچانے کے خوبی سے - پس تیسری بار لفظ طلاق پر عورت کو بلا کسی نقصان پہنچنے کے حق زوجیت سے آزادی ہے - یا بعد تین ماہ گذر لینے کے - کہ یہ تدارک کی حد درجہ کی سزا تھی - تو تیسری بار طلاق کی بھی ضرورت و حاجت نہیں - ویسے ہی اس کو الگ کردو -

ہمارے مذہب کے سچے ہونے کی یہ بہت بڑی دلیل ہے - کہ دین اسلام میں کافی طور پر ایسے اصول مقرر ہیں - جو حوائج ضروریہ کے متعلق ضروری اور لازمی ہیں - جب ہم نظر غیر مذاہب پر ڈالتے ہیں - تو ہمکو اُن کے سچے ہونے پر بھی بہت بڑا نقصان معلوم ہوتا ہے - کہ اسلام میں ہر مسئلہ کافی طور پر موجود ہے - اور اُن میں ہم اکثر مسئلے بے پورا اور کامل تو کیا معنے اُسکا وجود بھی نہیں پاتے - یورپین کی تو عادات و اختیارات عورات حد درجہ آزادی کو پہنچ چکے ہیں - جس میں عورات خود مرد کو طلاق دے دیتی ہیں - اور مرد کو کچھ اختیار نہیں ہوتا - معلوم ہوتا ہے - کہ مسئلہ مذکورہ کی حد درجہ کی ہر مذہب میں ضرورت ہے - اس میں نقصانات بہت کچھ معلوم ہوتے ہیں - چنانچہ اس میں نسل کا اعتبار نہیں رہتا - کیونکہ جب عورت حق زوجیت سے آزاد ہے - تو جس مرد سے اسکو محبت ہے یا خفیہ آشنائی کے دام میں الجھی ہوئی ہے - تو ضرور اُس کی ہی اولاد عورت حاصل زیادہ تر کرے گی تو یہ اولاد اُس کی بلا وجہ کے زوج کی مال کی وارث ٹھیری - دوسری نسل کو اعتبار جو اصلی طور پر موجود تھا - جاتا رہا - (ہمارے سماجی دہرم تو اس میں شاید کچھ عیب نہ سمجھتے ہوں گے - کیونکہ اُن کے ہاں تو یہ مسئلہ تسلیم کیا ہوا ہے - کہ اگر اولاد کسی کے نہ ہوتی ہو - تو وہ اپنی عورت منکوحہ کو غیر مرد کے پاس جانے کی اجازت دیوے - تاکہ وہ اولاد حاصل کر کے مال و اسباب کا وارث بنا دے - اور اگر مرد عورت کو اجازت نہ دیوے - تو وہ عورت خود اپنی پسند سے کسی مرد غیر سے اولاد حاصل کرے - اس کی نجات کے اسباب ہیں - ہمارے نعیب میدان صاف میں ماریں گے )

بعض اوقات انسان کو ایسے بھی پیش آتے ہیں کہ عورت سے از خود [illegible] کی ٹھیر جاتی ہے - (کیونکہ مسئلہ طلاق جو تدارک کیلئے تھا - وہ تو مذہب میں ہے ہی نہیں) پھر عورت مرد کو دبانا چاہتی ہے - اور مرد عورت کو دبانا چاہتا ہے - کیونکہ عورت کی آزادی کا زمانہ پڑا ہے - آخرکار عورت بسبب نہ ہونے اس مسئلہ مذکورہ کے گھر سے باہر نکل کھڑی ہوتی ہے -

اس آزادی کا یہ نتیجہ نکلا - کہ آپ جناب گھر میں اکیلے بیٹھے ہوئے خالی چولہا پھونک رہے ہیں - کہ مہینوں ہو گئے - کہ یہ آفت بھگت رہے ہیں اور انتظار میں ہیں - کہ ماں باپ کے گھر سے اب آتی ہے اب آتی ہے - برسوں گذر گئے - ماں باپ سے الگ فساد ہو رہا ہے کہ تم نے کیوں ایسی کو بیاہا تھا - کیا تم جانتے نہیں تھے - کہ تمنے جان بوجھ کر یہ پاپ میرے پلے باندھا ہے - غرض فساد یہاں تک بڑھا - کہ والدین نے خود ذات شریف کو گھر سے نکال دیا - ابجناب گھر سے بھی مارے مارے پھرتے ہیں - اب اس موقعہ کو دیکھ رہے ہیں - کہ اگر موقعہ ملے تو اماں جان کے زیور طلائی کا صندوقچہ ہاتھ لگے - تو کسی ریاست میں جا کر آرام سے گذاریں - شاباش!

اور بعض اوقات ایسے معاملات پیش آتے ہیں - کہ عورت تو گھر سے نکل گئی - اور بچے ننھے ننھے مرد کے پاس رہ گئے - اب جناب کی جان عذاب میں ہے - راتوں روتے ہیں - کہ آپہی بیٹھے جی گھر کیا کیا ایک جہنم سر پر مول لے لیا ہے - اور اگر بال بچے بھی نہ ہوئے تو جناب عورت صاف حضور کو چھوڑ رات کے وقت تمام نقدی زیور وغیرہ سامان باندھ اور وہ گئی وہ گئی - یعنی گھر کا گھر برباد ہوا - اور فقیر کے فقیر ہو بیٹھے - اور اگر یہ نہیں تو اُس کے آشنا سے تو تو میں میں جناب کی ہو رہی ہے - کہ او بے غلانے! تو کون؟ اور وہ کہہ رہا ہے - کہ او بے تو کون؟ غرض نتیجہ یہ نکلا - کہ فوجداری ایسی ہوئی کہ دونوں چھ چھ برس کے جیلخانہ کو گئے - اور بیوی صاحبہ پیچھے مذہب والوں کی پیچیں اوڑا رہی ہیں - اُن کی آزادی میں کسی قسم کی پابندی نہیں ہوئی - ہم ایسی ایسی نظیریں دنیا میں بہت دیکھ رہے ہیں - ہر مذہب والا خوب اچھی طرح سمجھ رہا ہے کہ ایک دو نظیر نہیں - بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں تک ایسی نظیریں دنیا میں موجود ہیں - مگر ہم زیادہ کاغذ سیاہ کرنا نہیں چاہتے - فقط اتنا جتانا منظور ہے کہ ہر مذہب کی سچائی تو دنیا میں ہر ایک کو معلوم ہے - کہ جس مذہب میں ایسے اصول مقرر ہیں وہ کہاں تک سچا ہوگا - (آریہ سماجی اور عیسائی بسبب نہ ہونے مسئلہ مذکورہ یا پردہ عورات کے تاریخ یا محرمات ابدیہ وغیرہ وغیرہ ان کے مذہب میں ہیں) جانتے ہی ہوں گے -

ahmadimuslim.de

کہ ہم کہاں تک سچے مذہب پر ہیں) پس اگر سچا مذہب اسلام قبول کرنے سے ان کو دنیاوی حجاب ہے۔ تو یہ مسئلہ طلاق جو باغِ اسلام کے پھلوں میں سے ایک میٹھا پھل ہے۔ اس پھل کو بھی اپنے کرٹوکرے میں شامل کریں۔ پس نظام دنیا اور بہبودگی کیواسطے یہ بہت خوب ہوگا گو میں دنیا کے پلیٹ فارم پر کھڑا اپنے کان سے صدائیں اہل یورپ کی سن رہا ہوں۔ کہ بعض یورپین لوگ یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ مسئلہ طلاق بھی اسلام میں سے اخذ کر لیا جاوے۔ تو بہت اچھا ہوگا مگر اُن کی مجبوریں اُن کو مانع آرہی ہیں۔ اس لئے وہ پیش قدم نہیں ہو سکتے۔ مگر میں یقین کرتا ہوں۔ کہ ضرور یہ مسئلہ یورپ میں کبھی نہ کبھی مقبول ہو جائے گا۔ ہمارے اڈیٹران اخبار ضرور اس کو مفید پبلک سمجھکر اندراج اخبار کریں۔ خصوصاً اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث اور وکیل امرتسر کو تو ضرور توجہ اس طرف ہونی چاہئے۔ باقی خیر باد

راقم۔ محمد شفیع الحسن عفی عنہ عباسی۔ (باجیوارہ)

## امرتسر میں آریوں سے مباحثہ

جناب اڈیٹر صاحب! ۶ فروری کو ایک لمبا چوڑا اشتہار بازاروں کی دیواروں پر چپکنے میں آیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ آج آرین ڈبیٹنگ کلب میں گوشت خوری پر مباحثہ ہوگا۔ دس دس منٹ ہر ایک کو بولنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر انجمن نصرت السنہ کی طرف سے کلب مذکور کے سکرٹری کو کہا گیا۔ کہ اس طرح کسی مسئلہ کی تحقیق نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس تجویز کے لئے چند گھنٹے مقرر ہوں۔ اور مباحثہ کنندگان وہی صاحب ہوں۔ چنانچہ آریوں نے اس تجویز کو منظور کیا۔ اور ۷ فروری کا دن ۱ بجے سے ۴ بجے تک مقرر ہوا۔ دس منٹ ایک دفعہ بولنے کے لئے تجویز ہوئے۔ انجمن مذکور کی طرف جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مباحث قرار پائے۔ اور آریوں کی طرف سے ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ مولوی صاحب نے گوشت خوری کی ممانعت کے دلائل طلب کئے۔ اسپر ماسٹر جی نے کہا۔ کہ گوشت انسان کی طبعی غذا نہیں۔ نیز اخلاقی طور پر بھی منع ہے۔ دماغی ترقی کو مانع ہے۔ اخلاقی طور پر اسلئے منع ہو کہ کسی جانور کو ذبح کرنے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں۔ اسی ضمن تحریر میں ماسٹر جی نے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ موت میں تکلیف نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ تکلیف جتنی ہے بیماری سے ہے۔ طبعی اور قدرتی غذا کے معنے یہ کئے کہ انسان کے دانت اور معدہ گوشت کھانے کے لئے نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ دانت اور معدہ اگر قدرت نے گوشت کھانے کیلئے انسان کو نہیں دیا حالانکہ ہم ہر روز گوشت کو دانتوں سے چبا کر معدہ میں ڈالتے ہیں۔ تو کیا ہم قانون قدرت کے خلاف کرتے ہیں۔ کیا کوئی شخص خلافِ قانون قدرت کانوں کا کام زبان سے اور زبان کا آنکھ سے اور آنکھ کا ناک سے لے سکتا ہے ہمارا گوشت کھانا ہی جتلا رہا ہے۔ کہ خدا نے ہمیں دانت اور معدہ گوشت کے لئے دیا ہے۔ رہی اخلاقی ممانعت۔ سو اسکا جواب مولوی صاحب نے یہ دیا۔ کہ اول تو جس قدرت نے ہمکو اُن پر سواری کرنا۔ بوجھ لادنا اُن کا دودھ پینا (حالانکہ دودھ اس کے بچے کے لئے ہوتا ہے) ان امور پر قابو دیا ہے اُس قدرت نے ہمکو اُن کے کھانے کی بھی اجازت دی ہے۔ حالانکہ ذبح کرنے سے اُس کو تکلیف ہی نہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ بھی کہتے ہیں۔ کہ موت سے تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ بیماری سے ہوتی ہے۔ پس جس بھیڑ بکری کو ہم ذبح کرتے ہیں۔ حقیقت میں اُسپر رحم ہے کیونکہ وہ بیماریوں وغیرہ تکالیف سے بچ جاتی ہے۔ علاوہ اس کے بعض موذی جانوروں کا ماردینا خود آپ کے گرو دیانند جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۹ پر لکھتے ہیں۔ پس ایسے جانوروں کا کھا لینا جنکا مارنا بھی جائز ہے۔ رحم کے خلاف کسی طرح نہیں۔ پس آپ اُن کو بیشک کھائیے۔ اتنا حصہ بحث کا تو صاف ہو جائے علاوہ اس کے ایک بات مولوی صاحب نے بڑی دلچسپ کی۔ جو واقعی ہو ہے کہ آجتک سماج کے کانوں میں نہ پڑی ہوگی۔ اس لئے ماسٹر جی اُس کے جواب دینے سے کسقدر رکتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ وہ یہ کہ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ دیکھئے آپکو ایک سہل تجویز بتلاتا ہوں۔ جس میں آپ گوشت بھی کھالیں۔ اور آپ کے رحم کے خلاف بھی نہ ہو۔ بلکہ آپکو مالی فائدہ بھی ہو اس مضمون کو وہ دلچسپ پیرائے میں بیان کیا کہ آریہ سماج ایک اشتہار دیدے کہ جسکی گائے۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ مرجائے وہ سماج کو اطلاع کرے سماج کے ممبران اسکو خود ہی اٹھالیں گے۔ اور گوشت کھا کر چمڑے کو نقد کریں گے یہ نہایت سہل تجویز ہے یہ بھی کہا کہ آریہ سماج چونکہ ایک تعلیمیافتہ پارٹی ہے۔ اگر اسے کوئی الزام دیگا۔ کہ چوہڑوں کا کام

# انتخاب الاخبار

**لارڈ ہیڈلی** بارن آف الڈرلی (عبد الرحمن نومسلم انگریز) جو ولائت کے ایک بڑے خاندان کے رکن ہیں۔ اور اپنی تحقیق سے اسلام لائے تھے ان کی انتقال کی خبر سنکر امرتسر کے اہلحدیث نے بمسجد مولانا ابو عبد اللہ غلام علی صاحب مرحوم بتحریک خاں بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج ان کا جنازہ غائب پڑھا +

**امرتسر** لاہور میں بیہودہ مخش گیت بڑی ترقی پر ہیں جس سے بچوں کے اخلاق پر بہت برا اثر پہنچتا ہے۔ گورنمنٹ توجہ کرے +

**لاٹ** پادریوں کا جلسہ جو کلکتہ میں منعقد ہوا تھا ختم ہو گیا ہے اور ہ بشپ کلکتہ سے روانہ ہو رہے ہیں (کفارہ کی تعلیم سے گنہگاروں کا حوصلہ بڑھا گئے ہوں گے)

**تخمینہ** کیا گیا ہے کہ بنگال کے تقریباً تمام اضلاع میں جن میں نیل کی کاشت کی گئی ہے۔ پیداوار نیل بہت کم ہوگی۔

**بمبئی** کی پارسی جماعت نے اپنی مذہبی اخلاق اور طبعی ترقی کیلئے ایک ایسوسی ایشن قائم کی ہے (آجکل انجمن خیزی کا زمانہ ہے ہر ایک قوم اپنی بہتری کی فکر میں ہے۔ ایک ہم ہی ہیں کہ غافل ہیں)

**پنجاب** میں جہاں جہاں بارش بکثرت ہوئی ہے وہاں طاعون از سر نو گرمی دکھلانے لگا ہے۔ لاہور کے شمال مشرق سیالکوٹ۔ گورداسپور جالندھر ہوشیارپور اور انبالہ میں تازہ جوش پیدا ہو گیا ہے لودیانہ میں اس وقت باقی تمام حصص پنجاب سے طاعون زیادہ ہے۔ (شاید بارش کے ذریعہ سے مرزا قادیانی کے انکار کا سبق تو نہیں دیا جاتا؟)

**امیر حبیب اللہ خاں** نے مشترکہ کمیشن حد بندی کے لئے کافی انتظام و اہتمام کر لیا ہے جو ہفتہ آئندہ میں جلال آباد میں جمع ہوگی اور سب سے پہلے ہند کی حد بندی کو روانہ ہوگی۔

**دہلی** میں ایک زنانہ ہسپتال قائم کرنے کیلئے ۵۰ ہزار روپے کی درخواست پبلک کی گئی تھی۔ مگر لوگوں نے چند مہینے میں اس قدر سرگرمی دکھلائی کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ اس وقت تک جمع ہو چکا ہے (مسلم یونیورسٹی کیلئے تو آج تک ڈیڑھ لاکھ پیسہ بھی شاید نہ ہوا ہو)

**آسٹریا** اور روس نے اُن ترکی تجاویز کو نامنظور کیا ہے جو تکمیل اصلاح مقدونیہ کو بارہ میں پیش کی گئی تہیں دربار روم نے اب انہیں مطلع کیا ہے۔ کہ چونکہ اہل مقدونیہ اور اہل البانیہ نے ہر ایک غیر قوم کے پولیس افسر کو مار ڈالنے کی سازش کی ہے۔ اس لئے دربار روم افسروں کو غیر ملک کی وردیاں پہننے پر اعتراض کرتا ہے۔

**افغانستان** میں چونکہ آجکل بڑی شدت کی سردی پڑتی ہے اسواسطے میجر روس کیپل برٹش کمشنر متعلقہ حد بندی ہند بورڈ راہی پشاور سے آگے نہیں بڑھے۔ اور انگریزی افغانی کمیشن کے یکجا ہونے کا جو انتظام سوچا گیا تھا۔ وہ درہم برہم ہو گیا ہے۔ جب یہ اطلاع پہنچ گئی۔ کہ کمشنران افغانستان اُن سے جلال آباد میں ملنے کو آمادہ ہیں۔ اُس وقت صاحب بہادر مذکور آگے کو روانہ ہوں گے۔

**مسز بسنٹ** نے پونہ میں ۲۳- جنوری کی شام کو یورپین- پارسی- ہندو اور مسلمانوں کے ایک مجمع کثیر کے سامنے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک مذہبی اخلاقی اور تمدنی معاملات پر تقریر کی (مسز اینی بسنٹ بھی تو ہر جائی ہے خود مدعی مذہب ہنود ہے۔ لاہور میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی حقانیت پر لیکچر دیا۔ جہل میں باوا نانک جی کی طرح انکا بھی خیال ہو؟)

**مصر** میں نظارت حربیہ کا ارادہ ہے۔ کہ اپنی افواج کے اسلحہ تبدیل کرا دے۔ پرانے ہتھیاروں کی بجائے جدید آلات جنگ اُن کو دیئے جائیں۔ جو نکلے عمدہ اور زیادہ کار آمد ہوں +

**خدیو المکرم** کے عم بزرگوار پرنس حسین پاشا سیر یورپ سے واپس آ گئے ہیں۔ (صرف سیر سپاٹا ہی کرنے جاتے ہیں یا کچھ کام بھی)

**مصر** کے بعض اخبارات بیگم صاحبہ بھوپال کو مرد سمجھکر اُن کا نام جلالۃ الملک لکھ رہے ہیں۔ (شائد وہ بموجب تعلیم عورت کا حاکم اور والی امر ہونا معیوب جانتے ہوں گے)

**سلطان المعظم** نے حال میں یہ فرمان جاری کیا ہے کہ افواج مصر کے لئے جو گھوڑے ملک شام سے خرید ہو جائیں۔ اُن پر محصول معاف ہو (دریا دلی ہے) +

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

# لہ الحمد

# اہلحدیث

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی برجاں مسلم داشتن

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول

نمبر ۱۵

امرتسر یکم ذی الحجہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی عمدگی کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| رؤسا اور جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |

قیمت پیشگی آنی چاہئے نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اور اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار ہونا چاہئے بیرنگ خط واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

## قرض بری بلا ہے

ایک شخص نامی محمد حسین نے افغانیوں سے ۳۰ یا ۴۰ روپیہ کا کپڑا ادھار میعاد چھ ماہ پر خرید کیا ہے حضرات افغانی صاحبان میعاد مقررہ پر تقاضا کو تشریف لائے مسمی مذکور سے روپیہ طلب کیا اس نے روپیہ کے دینے میں ایچ پیچ کی۔ افغانی صاحبوں کا تقاضا خدا کی پناہ معاف رہی جائے اپنے حلوے مانڈی سے کام بھی نامبردہ نے افغانیوں کا تقاضا شدید دیکھکر

### کیا ہی خوب سوچی

چلو ڈوب مریں جان جائے تصفیہ چھوٹے۔ آپ لپکتے جھپٹتے جلد ہی متصل چوکی پولیس چاہ عمیق جس میں پانی بھی بہت ہے اسکی منڈیر پر جا بیٹھے افغانی صاحب نے سمجھا کہ یہ دھمکا دہی ڈراوہ کا کام ہے اسکے پیچھے وہ بھی جا موجود ہوئے اس

سوچا کہ انہوں نے یہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ جھٹ کود کر دھڑام کنوئیں میں داخل۔ بازار میں شور مچا۔ لیجیو دیکھیو نکالیو۔ معرانس کنوئیں میں گر پڑا ۱۱۔ فروری ۲ بجے دن کا موقعہ خلق خدا جمع ہوگئی۔ پولیس آئی کنوئیں میں آدمی کو واسطے نکالنے کے اوتارا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ آپ زندہ صحیح وسلامت ہیں۔ خدا کی قدرت قریب ایک گھنٹے کے کنوئیں میں بسیرا کیا۔ پھر زندہ سلامت بیچ پولیس ڈولی میں بٹھا کر تھانہ سبزی منڈی کو لے گئی۔ ہر سہ افغانوں کو بھی ہمراہ لیا۔

اپنی زندگی کا کیا کچھ بھی خیال + مرنیکو بہتر سمجھا جینے کو محال

افسوس صد افسوس پھر مسلمانی کا دعوی۔ کام جہنم کے اور سپر امید جنت کی (ترجمہ حدیث) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے پہاڑ پر سے گر کر اپنی جان کو ہلاک کیا وہ جہنم میں جاویگا اور ہمیشہ گرا کریگا۔ جس نے زہر پیکر اپنی جان کو قتل کیا اسکے ہاتھ میں زہر ہوگا۔ وہ ہمیشہ جہنم میں اسکو پیا کریگا۔ جس نے مارا اپنی جان کو کسی تیز چیز سے وہ چیز اسکے ہاتھ میں ہوگی اسکو ہمیشہ اپنے پیٹ میں بھونکا کریگا رواہ الشیخان والترمذی وابوداؤد اشارت قتل نفس خود کے اور بھی بہت ہیں سب کا اعتبار ہو خواہ ڈوب کر مرے یا کسی اور ذریعہ سے اسکے لئے جہنم طیار ہو دیکھو حدیث بخاری شریف میں جندب بن عبداللہ نے مرفوعاً لکھا ہے ایک آدمی مجروح تھا اسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندے نے اپنی جان کیساتھ جلدی کی میں نے جنت کو اسپر حرام کیا۔ اللہم احفظنا۔ آجکل اکثر آدمی قرض روپیہ لے لیتے ہیں۔ پھر اسکی ادائیگی کی فکر تک نہیں رکھتے ہیں بلکہ جہاں تک ہوسکتا ہو قرض کے مار لینے کی نیت ٹھان لیتے ہیں کچھ خوف خدا نہیں ہوتا۔ نہیں سمجھتے ہیں کہ قرض کا گناہ شہید کو بھی معاف نہیں ہوتا۔ آنحضرت قرضدار پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے دیکھو۔ حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے جس نے مال لیا لوگوں کا اور وہ ارادہ رکھتا ہے اسکے ادا کرنیکا تو ادا کراویگا اللہ اس سے اور جو اسلئے لیا کہ اسکو تلف کر دیوے تلف کریگا اللہ اسکو رواہ البخاری۔

(الحدیث)۔ انہی خرابیوں کی وجہ سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے۔ اللہم انی اعوذبک من الکفر والدین۔ یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور قرض سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے قرض کو کفر کے برابر کر دیا۔ فرمایا۔ ہاں اسلئے کہ آدمی جب

# جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا سفر حج

خط ۱۔ الحمد للہ کہ ہم سب بخیریت ہیں تکالیف سفر گو پیش درپیش ہیں۔ مگر قطع مسافت کی نعمت اتنی بڑی ہے۔ کہ تکلیف اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ تسخیر فلک و بحر اور تہیہ اشیاء ضروریہ کیا چھوٹی چھوٹی نعمتیں ہیں۔ ایسی نعماء جزیلہ کے مقابلے میں ایسی تکالیف یسیرہ پر زبان شکایت کھولے رکھنا۔ اور شکر ایک دم بھی ادا نہ کرنا بیشک اس آیت کا مصداق ہو۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ (لقمان)

صبار شکور۔ اکثر جہاز کے ساتھ ہی وارد ہے آگے دونوں صفتوں کو اکٹھا ذکر کرنے کی ترجیح کچھ صفائی سے سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ صبار تو ہے متعلق سے جنے ان تکالیف کو جو جہاز میں پیش آتی ہیں۔ مثلاً چکر۔ متلی اور قے پانی پینے کے وقت ہجوم میں دقت ہونا کھانا پکانے کے وقت یہ جانا۔ کہ ایسی تکلیف سے کھانا پکانے سے مجبور رہنا پڑتا ہے۔ اور شکور۔ ان سب تکالیف پر ان اشیاء کا حصول ایسی جگہ پر کہ وہاں زمین نظر نہیں آتی۔ کوئی درخت وہاں دکھائی نہیں دیتا۔ چاروں طرف صدہا کوس تک پانی ہی پانی ہے۔ تو کیا ایسی جگہ پر خورش کا تیار ہونا اور اشیاء خوردنی کا ہمراہ ہونا ان تکالیف کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی۔ مزید برآں ایسے عمیق بحر میں جہاز پر ایسے امن سے بیٹھے رہنا۔ کہ گویا معلوم ہی نہیں گھر میں ہیں یا جہاز میں؟ تو پھر انسان اگر ان نعماء کا شکریہ نہ کرے۔ اور ان تکالیف کی شکایت ورد زبان رکھے۔ تو کیا وہ ختار کفور نہیں ہے اللہم لک الحمد۔

## خط ۲

الحمد للہ کہ کل بروز جمعہ بتاریخ ۱۲۔ رمضان المبارک جدہ میں آ گئے ہیں۔ انشاء اللہ کل بروز جمعہ یا ہفتہ قافلہ مکہ مکرمہ کو چلیگا۔ قرآن کی تقریر ضرور منعقد

ahmadimuslim.de

آسائش والی ہے۔ کہ وہاں کا آرام دیکھکر انگریزی حکومت بھول جاتی ہے بمبئی کی قرنطین اور جہاز کی تکان سے آرام کے لئے قمران علیحدہ نعمت ہے۔ وہاں کا سلوک علیحدہ نعمت ہے۔ حجاج کی زبانی جسقدر تکالیف قمران قرنطین کی سنی جاتی تھیں۔ شاید وہ سب پچھلے سالوں میں ہوئی ہوں گی۔ میں وہ کہہ رہا ہوں۔ جو کچھ ہمارے ساتھ برتا گیا۔ الحمدللہ کہ ترکی محافظ جو مقرر تھا۔ ایسا نیک مسلمان تھا۔ کہ کل حاجی اسکو دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ بے شک وہ بڑا نیکدل مسلمانوں کا خیر خواہ مخلص مسلمان پایا گیا۔ ڈاکٹر گو نصرانی تھا۔ مگر وہ بھی نیک تھا۔ قمران کی قرنطین میں کوئی تکلیف نہیں بالکل تکلیف نہیں۔ ہاں اتنا حرج ضرور ہے۔ کہ ہر روز گنتی کے لئے سب کو ٹٹیوں سے باہر کھڑا کیا جاتا ہے کبھی کبھی دن ڈاکٹر جھوٹ موٹ کی نبض بھی دیکھتا ہے۔ مگر اس کے دیکھنے کا اثر سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کہ اگر خدانخواستہ کسی کو اس وقت سخت بخار ہو چڑھا ہوا ہو۔ تو پچھلے پہر اسکو دوا کھلائی جاتی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں کیا جاتا۔ اور اگر کوئی بخار سے مرتا رہا ہو۔ مگر نبض کے بعد ڈاکٹر کے ملاحظہ کے وقت اس کا بخار اترا ہوا ہو۔ تو اسکو کوئی کچھ بھی نہیں پوچھتا۔ اور اکثر نبض نہیں بھی دیکھی جاتی۔ صرف اتنا پوچھا جاتا ہے۔ کہ سب اچھے ہو۔ اسکا جواب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ جی ہاں سب اچھے ہیں۔ بس ڈاکٹر صاحب یہ آئے اور وہ گئے۔ آپ قیاس فرمالیں۔ کہ اس میں کیا تکلیف ہے اور کیا حرج ہے۔ پانی دن بھر کھلا رہتا ہے۔ جس وقت کوئی ٹکٹ جو پانی کیلئے صبح اور شام جاکر دیوے پانی لے آوے۔ لکڑی سرکاری ملتی ہے ہر ٹٹی میں قریباً پچاس آدمی سماتے ہیں۔ ہر ٹٹی کے لئے ایک خادم مقرر ہے۔ اُس کا یہ کام ہے۔ کہ اپنے سارے ڈیرے کیلئے لکڑی پھاڑ کر چھوٹی چھوٹی کرے۔ اور جب صبح کے بعد ڈاکٹر کے آنیکا وقت ہو۔ قطار قطار پکار کر سب کو ٹٹی سے باہر کھڑا کرے۔ عورتیں علیحدہ کھڑی ہوتی ہیں۔ اور مرد علیحدہ اور اکثر معذور عورتیں اندر ہی بیٹھی رہتی ہیں۔ اور ان کی گنتی کی جاتی ہے ہاں اگر کوئی شخص نہایت سخت بیمار ہو۔ اور اسکو کچھ ہوش نہ ہو۔ تو اسکو ہسپتال میں رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ دس دن کے اندر اچھا ہو گیا۔ تو اس کو سب لوگوں کے ساتھ روانہ کرتے ہیں اور اچھا نہ ہوا۔ تو اس کو وہیں رکھا جاتا ہے اور اسکا مال اسباب بھی

وہیں رکھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اچھا ہو جاوے۔ اور پھر اس کو دوسرے جہاز میں سوار کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس عرصہ میں مر جاوے۔ تو اس کا مال اس کے وارثوں کے پاس ہی رہتا ہے۔ اور اس کا اثر باقی لوگوں پر کچھ بھی نہیں پڑتا۔ دن بڑھائے نہیں جاتے قرنطین کے دو حصے کئے ہوئے ہیں۔ کوئی شخص دوسرے حصے میں بغیر اجازت اپنے ترکی منتظم کے نہیں جا سکتا۔ اور اپنے قرنطین کی آٹھ دس جھونپڑیوں میں جہاں چاہے پھرے اور ملاقات کرے۔ دونوں فریقین میں سے ہر روز کوئی نہ کوئی مر جاتا تھا۔ مگر اس کا اثر کچھ بھی نہیں پڑا۔ نویں دسویں روز سب کو جہاز پر سوار کر دیا۔ قرنطین میں داخل ہونے سے پیشتر مبلغات وصول کئے جاتے ہیں۔ جو گنی سونیکا سکہ یعنے پونڈ ادا کرتے ہیں۔ اُن سے بعینہٖ وصول کئے جاتے ہیں۔ اور جو چاندی کا روپیہ دیتے ہیں۔ اُن کو بٹے دینے پڑتے ہیں۔ بخار وغیرہ بیماری کا قرنطین میں کوئی خوف نہیں۔ ہاں البتہ ہیضہ اور طاعون کا خوف ضرور ہے اسکے سبب اگر دن بڑھ جائیں۔ تو خدا معلوم ہمارے جہاز میں سے کچھ شخص جو سب زیادہ بیمار ہونے کے قرنطین میں رکھے گئے۔ ان کو بعد صحت کے دوسرے جہاز میں سوار کیا جاوے گا۔ جیسا کہ ہم پہلے جہاز والوں کے رکھے ہوئے شخصوں کو ہمارے ساتھ سوار کیا گیا۔ جدہ میں پہنچکر ہمکو ٹیکس بابت تذکرہ سرکاری یعنے پاسپورٹ کے دینا پڑا۔ اور جدہ کو قرنطین کی بابت جیسے پہلے بمبئی ہی میں مبلغ [illegible] روپیہ معہ کرایہ جہاز کے دلایا تھا۔ وہ ٹیکس نہیں لیا گیا۔ کہ وکیل معلم کہتا ہے۔ کہ تین سال سے شریف کا یہ حکم ہے۔ کہ فی حاجی مبلغ [illegible] روپیہ وصول کئے جائیں۔ تب اُن کو اجازت مکہ شریف کی دیجاتی ہے۔ خواہ کوئی مسکین ہو۔ خواہ امیر۔ اور یہ رقم جہاز میں سے سوار کر کے کنارہ پر اتارنے اور مکانات تک اسباب پہنچانے کا عوض بتائی جاتی ہے۔ خیر جو کچھ ہوگا وہ دیکھا جاوے گا۔ الحمدللہ ہم سب بخیریت ہیں۔ مظفر علی رحمت سب خیریت سے ہیں۔

## خط نمبر ۳

از مکہ معظمہ محلہ سندھی۔ ۱۲۔ شوال بروز جمعہ

ہم بخیریت ۲۸ رمضان المبارک کو داخل مکہ معظمہ ہو گئے ہیں ۲۵ تاریخ کو جانے

ahmadimuslim.de

ایک خط بھی لکھا تھا - اور ایک خط ۱۲ رمضان کو جدہ سے اور ایک ۱۳ شعبان
کو مدن سے - امید ہے کہ اب پہنچ گئے ہوں گے - سیالکوٹ کے کل
مرد و زن جتنے اکٹھے چلے تھے ایک محلہ میں پاس پاس رہتے ہیں سب
بخیریت ہیں - شیخ اللہ دتا کی والدہ شیخ محمد دین نظام الدین کی والدین اور
اور شیخ چراغ دین رفوگر وغیرہ اور میاں محمد علی اور مائی بھاگ بھری اور مغلانی
اور سب بخیریت ہیں - آپ نے جتنے خط اور نوٹ تک بمبئی کے
کے پتہ پر لکھے ہیں - وہ ہمکو سب بترتیب دار فارورڈ (Forwarded)
ہو کر مکہ شریف میں پہنچتے رہے ہیں - جنہے کہ اگلے روز آپ کی بیماری
اور صحت یابی کا خط ملا - عافاکم اللہ تعالیٰ - اس وقت تک کوئی نہیں ملا
چونکہ مکہ شریف کے پتہ پر ملا ہو - شاید اس کے بعد ملیں - شریف
مکہ خوش اعتقاد اور منتظم اور خوش تدبیر آدمی ہیں -

(۱) مکہ شریف میں کل بڑے بڑے قبے جن کی پرستش اور زیارت ہوتی
تھی - گروا دئے ہیں - جتنے کہ خلفائے اربعہ کے اسماء پر جو کچھ لوگوں
نے بنایا ہوا تھا - وہ بھی سب سفید زمین کر دی تھی حدیث شریف کا بھی حکم ہے

(۲) امام ابن تیمیہ رح اور امام ابن قیم رح کی کتابوں کی اشاعت ممنوع
تھی - اب خاص اہتمام اور شوق سے ان کی اشاعت کروا دی ہے - ان
دو دنوں میں امام ابن قیم رح کی کتاب التبیان لاقسام القرآن یعنے قرآن
شریف کی قسموں کا فلسفہ خاص کر مکہ شریف میں طبع کروائی گئی ہے
صف ۲۵۶ کی کتاب ہے - مضمون اس بیان کرنے والے کی طرف نظر کر کے
مجھے اسپر اور کچھ ضرورت نہیں مسلم کو خوبی ہے ابھی تک
اس کی مشہوری نہیں ہوئی - شریف صاحب نے امام عبید کو خاص
طور پر زاد المعاد کا مطالعہ کروایا - اور اسی طرح ان اماموں میں اسکی تعلیم
کا مسئلہ علماء کے دل میں بٹھایا - حاسدوں میں بہت جلتے بھنتے ہونگے -
مگر کسی کی پیش نہیں چلسکتی تھی - شریف صاحب کو ان کی کتابوں کی ترویج
کا بہت خیال ہے - اور ان کی ہی کوشش پر توحید کی اشاعت میں
بہت سرگرم اور جدی ہیں - ۱۲ رمضان کے جمعہ کو جب طائف
شریف سے تشریف لائے - تو حضرت سلطان معظم کے پیر صاحب
کا قبہ جو باقی رہ گیا ہوا تھا - نظر پڑا - اس وقت حکم کرتے ہی مسمار کرا دیا
اب معلم لوگوں کی بالکل کساد بازاری ہے - نہ زیارت کی جگہ باقی ہیں -

حاجیوں سے سعیات کرواتے ہیں - مگر تحصیل مطلب کے لئے اوپر
بھی بہت کچھ کر لیتے ہیں -

(۳) شہر کے لوگوں کی سختی اور بدمعاملگی آپ حاجیوں سے سنتے
رہتے ہیں - مگر اب انشاء اللہ نہ سنیگے - شہر کا ایسا انتظام کیا ہے
کہ لوگوں کا ناک میں دم کر دیا ہے - رات دن میں جس گھڑی اندھیری
سویرے جب چاہو - بازار گلیوں میں سونا اچھالتے چلے جاؤ - کوئی
نہیں پوچھتا - کہ میاں تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں - کوئی آنکھ بھر کر
بھی تو نہیں دیکھتا - کان بھی تو نہیں دھرتا - بازار میں سودا سلف کا
معاملہ بہت خراب سنا جاتا تھا - مگر اب کیا مجال کہ کوئی کچھ بھی غبن کر سکے
ایک روپیہ دو - اور خواہ ایک پیسہ کا سودا لو - باقی واپس لیلو - ایک دمڑی
تک واپس دیتے ہیں - نہ کہیں لوٹ کا نام سنا جاتا ہے - نہ ڈاکہ
مارا جاتا ہے - جہاں چاہو - اور جدھر چاہو - پھرو - آج ۱۲ شوال تک کوئی
قافلہ مدینہ طیبہ کو روانہ نہیں ہوا - کچھ آدمی پیدل گئے ہیں - ابھی
حجاج اس کثرت سے جمع ہیں - کہ اللہ اکبر پہلا سات آٹھ سال کے بعد
آزادی سے حج کہلاتا ہے - اور مخلوق کی ابھی سے اس قدر
اژدہام ہے - کہ عقل حیران ہوتی ہے - جب حج کا موقعہ ہوگا - تو سبحان اللہ
کیا رونق ہوگی - مگر سبحان اللہ مسجد حرام بھی کیسی مبارک مسجد ہے - کہ
ہزاروں آدمی حجاج ہیں - اور ہر طرف سے آ رہے ہیں - اور ہزاروں شہر
کے باشندے ہیں - مگر پھرتے میں نہیں آتی - عید کو عجب رونق
تھی - یوں تو ہر فجر اور مغرب کو عید ہوتی ہے - مگر جمعہ کو اور ہی بات
ہوتی ہے - حیرانی یہ ہے کہ اس قدر مخلوق اور اتنی جگہ اور سب بھرپور
نظر آتی ہے - مگر جس قدر لوگ آتے جاتے ہیں - سب سماتے جاتے
ہیں - یوں ظاہر میں دیکھو - تو تل گرنے کو جگہ نہیں - سبحانہ
ما اعظم شانہ -

اغاثۃ اللہفان تصنیف امام ابن قیم رح جو قلم سے جو ہندوستان میں
چھپی تھی - وہ شاید ملخص ہے - یہاں جو مصر سے چھپکر آئی ہیں -
وہ بہت بڑی کتاب ہے اور اس کے حاشیہ پر کتاب البحر تصنیف
امام ابن قیم رح ہے - کتاب تصوف میں ہے بیش قیمت ہے شریف
صاحب نے خاص سفارش سے چھپوائی ہے شریف صاحب کو ان

ahmadimuslim.de

اماسلف کی تصانیف کا خاص شوق ہے ۔ اور الحمد للہ کہ اب اہل حدیث کو مکہ شریف میں پوری آزادی حاصل ہے ۔ کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

# مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر

میں حسب وعدہ مقدمہ کی کیفیت عرض کرتا ہوں ۔ ۹ ۔ ۱۰ فروری کو مقدمہ سیالکوٹ کی تاریخ تھی ۔ بنائے مقدمہ تو پہلے عرض ہو چکی ۔ (جو نمبر ۱۲ اہلحدیث میں چھپ چکی ہے) تاریخ کو تمام شہر اور صدر سیالکوٹ کے مسلمان کی آنکھیں لگ رہی تھیں ۔ کہ کب مولوی ثناء اللہ صاحب تشریف لاتے ہیں ۔ لاتے ہیں ۸ کرہ بجے شام کے مولانا صاحب تشریف لائے ۔ تو مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں ۔ ۹ فروری کو سب کے پہلے مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے ۔ جن پر جرح باقی تھی ۔ جرح ہوئی ۔ مگر کیا عرض کروں ۔ جرح کیا تھی ۔ تمام مسائل کا تصفیہ تھا ۔ تمام جرح کی نقل نہیں ہو سکتی چند جملے نقل کرتا ہوں ۔

مولوی ثناء اللہ نے پوچھا ۔ کہ کسی سچے نبی کی توہین کرنیوالا کون ہے؟ (جواب) کافر ہے ۔ (سوال) مرزا جی نے تحفہ قیصریہ میں کہا ہے کہ میں یسوع مسیح کی رنگت میں آیا ہوں وجہ ابہم کہا ہے ۔ مگر اس لئے کہا ۔ کہ وہ کتاب ملکہ معظمہ کے نام پر بھیجی گئی تھی ۔ اور ملکہ معظمہ عیسے علیہ السلام کو نہیں جانتی تھیں ۔ بلکہ یسوع کو جانتی تھیں (سوال) مرزا جی نے یسوع کو ضمیمہ میں یہ الفاظ لکھے ہیں؟ کہ وہ شریر ۔ مکار ۔ دغاباز ۔ جھوٹا ۔ خوا مخوہ وغیرہ تھا (جواب) ہاں لکھے ہیں ۔ مگر عیسائیوں کو الزام کے طور پر (سوال) حضرت ابن زکریا یحییٰ علیہ السلام نبی صاحب شریعت جدیدہ تھے ۔ (جواب) صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے ۔ (سوال) خاتم النبیین کا آنحضرت ایسے نبی ہونے کیلئے مانع ہے (جواب ۔ بہت تامل کے بعد) ایسے نبیوں کو مانع نہیں (یعنے آنحضرت کے بعد حضرت زکریا جیسے نبی ہو سکتے ہیں ۔ (سوال) مسلمانوں کا عقیدہ حضرت عیسے کی تشریف آوری کی بابت کیا ہے ۔ یعنے وہ کوئی نئی شریعت پر ہوں گے یا اسلامی شریعت پر

عمل کریں گے ۔ (جواب) یہ اون مسلمانوں سے پوچھو (سوال) آپ کا عقیدہ مرزا صاحب کی بیعت کرنے سے پہلے کیا تھا ۔ کہ حضرت عیسے کوئی نئی شریعت لاویں گے یا قرآن و حدیث کے پابند ہوں گے ؟ (جواب) عمل ایمان تھا ۔ اسپر ایک زعفرانی قہقہ لگا ۔ (سوال) براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۹ پر مسیح موعود کا کام سیاست (حکومت ملکی) ہی لکھا ہے (جواب) ہاں لکھا ہے (سوال) جو شخص کسی ایسی پیشگوئی کو جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہو اپنے حق میں بتلاوے ۔ تو وہ کافر ہے یا مسلمان (جواب) کافر ہے (سوال) مرزا نے ازالہ صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ میں مطابق پیشگوئی مجدد احمد آیا ہوں (جواب ۔ کتاب دیکھکر) ہاں لکھا ہے حالانکہ یہی حضرت اپنے بیانوں میں لکھ چکے ہیں ۔ کہ احمد والی پیشگوئی آنحضرت کے حق میں ہے ۔ خیر اسی طرح کئی گھنٹے جرح ہوتی رہی ۔ اخیر کے ایک دو سوال لکھتا ہوں ۔ مولوی برہان الدین نے انہوں نے اپنے بیان میں ایک حدیث لکھائی تھی ۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم ۔ یہ اس دعوے پر لائے تھے ۔ کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ایک شخص ہوگا ۔ نہ کہ اسرائیلی نبی ۔ اسپر سوال ہوا کہ جملہ اسمیہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو سکتا ہے ! (جواب) میں نہیں بتلا سکتا ۔ (سوال) ابن مریم معرفہ ہے یا نکرہ (جواب) آپ بار بار دہی پوچھتے ہیں (سوال) بغیر صرف و نحو جاننے کے کوئی شخص علم حدیث سمجھ سکتا ہے ! (جواب) ہاں استاد سمجھا دے تو سمجھ سکتا ہے (سوال) آپنے بھی بغیر صرف و نحو کے حدیث پڑھی تھی (جواب) نہیں میں نے تو بڑی بڑی کتابیں پڑھی تھیں (جسپر ہی سوالات مذکورہ ایسی صفائی سے حل کردیا ۔) (سوال) آپ حدیث مذکور کی ترکیب جانتے ہیں (جواب) جانتا ہوں (سوال) اس میں واؤ کیسا ہے ؟ (جواب) واؤ عطف کا (سوال) یہ عطف کس پر ہے ؟ (جواب) نزل پر (سوال) نزل کیا ہے ؟ فعل یا اسم (جواب) میں اب تھک گیا ہوں مجھے رخصت ملے ۔ حاکم نے پہلے تو سمجھایا ۔ کہ اس وقت تو اور چار پانچ منٹ ہیں جان چھوٹ جائے گی ۔ کل پھر تازہ دم ہو کر آئیں گے اور تحقیقات سنائیں گے ۔ مگر بڈھے میاں نے اسی میں خیریت سمجھی ۔ کہ آج تو جان بچ جائے کل کو دیکھا جائے گا ۔ اس سے بعد ایک دو گواہ

(جواب) [illegible] (سوال) [illegible]

معمولی واقعات کے گذرے - اخیر میں ایک گواہ بڑے پہلے پرزی منشی رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ آئے - ان کی شہادت کے علاوہ آپکا طرز بیان کچھ ایسا تہا - کہ حاکم نے مجبور ہوکر انکو متنبہ کیا - کہ ہوش سے شہادت دو - اُن کے وکیل نے عذر کیا - کہ سیدھے آدمی ہیں - تو حاکم نے فرمایا - کہ بس اسے عقل دیدو - آپ نے اپنے بیان میں لکھایا کہ آنحضرت نے فرمایا تہا - کہ اس سال حج ہوگا - تو نہ ہوا - دوسرے سال ہوا تہا مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ثبوت مانگا - تو کہا کل نقل دونگا - اس بیان کو سنکر بعض ہندوؤں نے مسلمانوں سے تعجب کیا تہہ کہا کیا تمہارا پیغمبر ایسا ہی تہا - کہ اس سال کی خبر بتلادی - تو دوسرے سال کو ہو مگر خدا مولانا ثناء اللہ صاحب کو جزائے خیر دے - جنہوں نے اسکی ایسی آسانی سے تلافی کرائی - کہ خود مخالف سے اسکی تکذیب کرائی دوسرے روز بقیہ جرح کیلئے مولوی برہان الدین پھر آئے - تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے زاد المعاد پیش کرکے حدیث کا ایک فقرہ پڑھوایا - جس کا مضمون تھا کہ آنحضرت نے خود فرمایا - کہ میں نے تم سے کہا تہا کہ اسی سال تم حج کروگے - حضرت عمر نے کہا - کہ یہ تو نہیں کہا تہا - یہ دیکھا کہ مولوی صاحب نے سوال کیا - کہ جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت کے فرمودہ کے موافق یہ پیشگوئی نہیں ہوئی - وہ سچا ہے - یا جھوٹا - مولوی برہان الدین نے خفا ہوکر کہا کہ جھوٹا (سوال) یسوع عیسائیوں کا مصنوعی معبود ہے (جواب) ہاں (سوال) قرآن کے صریح حکم کے خلاف کہنے سے بھی کوئی شخص نبی یا ولی ہوسکتا ہے (جواب) نہیں (سوال) مرزا جی نے یسوع کو جو عیسائیوں کا معبود ہے بُرے الفاظ سے یاد کیا ہے یعنے شریر مکار جھوٹا - حرامکار وغیرہ کہا ہے؟ (جواب) ہاں عیسائیوں کو الزامی طور پر کہا ہے (سوال) قرآن شریف میں کوئی آیت اس مضمون کی ہے؟ کہ مشرکوں کے معبودوں کو بُرا نہ کہا کرو - (جواب) بعد تامل + ہاں ہے -

مولوی برہان الدین اور منشی رحیم بخش دونوں نے اس مضمون کا اقرار کیا اسی طرح اور گواہ بھی کم و بیش کہتے گئے - کسی سے صاف اور کسی سے ویچدار الفاظ میں مولوی صاحب نے کہلوایا - کہ مرزا جی اور ان کے مریدوں کے پیچھے نماز درست نہیں - ۲۳ رمضان پیشی ہوکر ۲۵ فروری مقرر ہوئی - جسکی کیفیت سے پھر اطلاع دونگا - جمعہ کی شب کو مولانا صاحب نے شہر سیالکوٹ مسجد کشمیریاں میں وعظ فرمایا - جہاں اتنا مجمع تہا - کہ اہل شہر نے اتنا بڑا مجمع کبھی نہ دیکھا تہا - جمعہ صدر کی جامع مسجد کلاں میں پڑھایا - دونوں وعظوں میں مرزا کے خیالات پر نہایت شائستگی سے بحث کی - سیالکوٹ کے باشندوں کی خوش قسمتی ہے - کہ اسی بہانے سے مولوی صاحب ممدوح کی وعظ و نصیحت سے مستفیض ہوجاتے ہیں - بڑی خوشی یہ ہے - کہ اس تقریب پر مولوی صاحب نے اپنے رسالہ الہامات مرزا کی قیمت خاص سیالکوٹ والوں کے لئے دوران مقدمہ کے دنوں تک نصف کردی - جو عموماً مسلمانوں نے ہاتہوں ہاتہ سب لے گئے - اور بہت بڑا فایدہ حاصل کیا -

راقم - ابو عبد اللہ رفیع اللہ ولد قاضی عطاء اللہ قریشی سیالکوٹ امام مسجد صدر سیالکوٹ -

## مرزائیوں کو دوبارہ شکست

۲۳ - فروری سنہ ۱۹۰۴ء کو مرزائیوں کی طرف سے درخواست انتقال مقدمہ بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر داسپور گزری تہی - صاحب بہادر نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کرکے مسلیں طلب کرلی تہیں - اور تاریخ پیشی ۲۳ - فروری مقرر تہی - اس تاریخ کو مقدمہ بمقام علیوال صاحب موصوف کی عدالت میں پیش تہا - مرزائیوں کی طرف سے مسٹر اورٹیل صاحب بیرسٹر - خواجہ کمال الدین بابو محمد علی وکلا تہے - اور مولوی محمد کرم الدین صاحب کی طرف سے بابو موہن لال وکیل گورداسپور تہے - بحث وکلا طرفین سنی گئی - اور مسلوں کا ملاحظہ کیا گیا - مرزائیوں کے وجوہات انتقالات بے بنیاد ثابت ہوئے - صاحب بہادر نے درخواست نامنظور کرکے مقدمہ واپس عدالت بابو چندو لعل صاحب میں بھیجا - مرزائیوں کو یہ دوسری ہزیمت **نمک بریش پاشیدن** کا مصداق ہے - فرمایئے مرزائی صاحبان جاء الفتح کا تو پہلے حشر ہوچکا تہا یہ شجاعت الفاتح کی مبارک قبول ہو - کیا اب بھی آپ غور نہیں فرمائیں گے خدا کے لئے اپنے مدعی مسیاں (الہامی صاحب) سے پوچھئے تو کیا اسکا علم کہیں سویا ہوا ہے - یا الہامی مشین کا کوئی پرزہ ڈھیلا پڑگیا ہے - غیرت - غیرت

ahmadmuslim.de

یہ امر بھی ذکر کر دینے کے قابل ہے - کہ علیوال اور ارد گرد کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کا بڑے تپاک سے استقبال کیا اور بڑا جوش دکھایا کرسیوں اور فرشوں کا انتظام خاطر خواہ مہیا تہا - جزاہم اللہ خیر الجزاء -
مولوی صاحب کی آمد کی خبر سنکر ارد گرد سے جوق جوق زیادہ کو لوگ دوڑتے آتے تھے بعد فراغت مولوی صاحب نے معہ دیگر جماعت کے علیوال میں مسلمانوں کی ضیافت کھائی - ہر چند اس جگہ کے مسلمانوں نے اشتیاق ظاہر کیا - کہ جمعہ کی نماز یہاں پڑہائیں - لیکن گاڑی کا ٹائیم قریب تھا اور گوجرانوالہ میں واپسی ضروری تھی - اس لئے مولوی صاحب مع وکیل واپس سواری شیخ صاحب ملکت شریف لے گئے - واپسی کے وقت رستہ میں بہت سے مسلمان بٹالہ کے یکوں پر سوار ملے - جو مولوی صاحب کی زیارت کو جا رہے تھے - رستہ میں ملاقات ہو جانے کے باعث مولوی صاحب کے ہمراہ واپس ہوئے -
راقم - نامہ نگار گوجرانوالہ -

# انجمن حامی نومسلمان امرتسر کی رپورٹ

ماہ شوال سنہ ۱۳۲۱ھ کے اخیر پر انجمن حامی نومسلمان امرتسر کے پاس بقایا سرمایہ صرف ما ۱۳۰ ہے سات کس نومسلمان حال ہی میں مشرف باسلام ہوکر انجمن میں آئے ہیں چار انبالہ سے دو شملہ سے ایک ہار نپور سے جنکے اسلامی نام یہہ ہیں حکیم عبد الصمد معہ بیوی اور ایک دختر اور ایک لڑکے کے - عبد الرحمن ما عبد الرحمن - عبد اللہ
کل پندرہ نومسلمان آجکل انجمن میں موجود ہیں - جنکا خرچ ہر قسم کا انجمن کے ذمہ ہے افسوس ہے مسلمان بھائیوں نے اس انجمن کی امداد کرنی بند کر دی ہے - ہر ایک اہل اسلام کا فرض ہے - کہ اس انجمن کی جو عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہے - ازراہ اسلام پروری ہر قسم کی خیرات - صدقہ - زکوۃ وغیرہ سے انجمن کی امداد کریں - بیچارے نومسلمان جو اپنے والدین خویش اقارب - دوست آشناؤں سے جدائی اختیار کر کے اور اسلام کو ایک سچا مذہب تصور کر کے آتے ہیں - انکی خبر گیری اور مدد ہی مسلمان بھائیوں کا ہی حصہ ہے -
راقم حافظ محمد یوسف آنریری سکرٹری انجمن حامی نومسلمان امرتسر -

(اہلحدیث :- پہلا چندہ جو اسلام میں سر زد ہوا تہا ت لئے کیا تہا وہ نومسلموں کے لئے تہا - باقی چندے سب اسکی فرع اور پیچھے ہیں پس مسلمانوں کو ایسی انجمن کی دل سے مدد کرنی چاہئیے - جس میں نومسلموں کی خبر گیری ہو - ) اڈیٹر

# استفتاء

**سوال** - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع اندر اس مسئلہ کے کہ ایک بستی میں بعارضہ طاعون بہت سے آدمی انتقال کر گئے بوجہ آب وہوا تبدیل کے مکانوں کو چھوڑ کر میدان میں چھپر وغیرہ بنا کر رہنا بدلیل قرآن و حدیث و صحابہ رضی اللہ علیہم و مجتہدین کے کیا حکم ہے خلاصہ تحریر فرماویں فقط
راقم حافظ جان محمد منشی نالے ہنجن -

**جواب** - حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس بستی میں طاعون ہو وہاں سے بہاگنا جائز نہیں اور جہاں ہو وہاں جانا منع ہے اسی مکان اور شہر میں رکہ صفائی کر سکتے ہیں -

**سوال** - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے جلسہ واحد میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں مہر وغیرہ ادا کر کے مکان سے علیحدہ کر دیا - اب وہ اُس شخص پر کیونکر حلال ہوگی (الفیہ)

**جواب** - اس مسئلہ میں علماء سلف کا اختلاف چلا آیا ہے حدیث مرفوع میں جو صحیح مسلم میں آئی ہے - یوں مذکور ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک مجلس والی ایک ہوتی تہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیاسی طور پر حکم دیا - کہ تینوں ہی ہونگی - اس لئے اہلحدیث کا مذہب ہے کہ صورت مرقومہ میں طلاق ایک ہی ہوگی اگر تین حیض نہیں گذرے تو صرف صلح صفائی سے مل سکتے ہیں - اور اگر عدت گذر چکی ہے تو نکاح کر کے رہ سکینگے -

**سوال** مرزا غلام احمد متنبی کے قصبہ کا نام انکے معتقد قادیان بولتے ہیں حالانکہ قاف عربی ہی سے مخصوص ہے ایک مرزائی صاحب کا قول ہے - کہ یہ لفظ اصل میں قادنیان تہا - کیا یہ ٹھیک ہے ؟

**جواب** - کچہ شک نہیں کہ قادیان کا نام اصل میں قاضیان و الا تہا کثرت استعمال

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**۱۴ و ۱۵** فروری کو امرتسر میں یونین کلب (مجلس اتفاقیہ) کا سالانہ جلسہ ہوا۔ مجلس مذکور ہندو مسلمان سکھوں وغیرہ کی مشترکہ انجمن ہے جلسہ میں رسومات قبیحہ اور دیگر مضامین پر لیکچر ہوئے۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) نے تہذیب اخلاق پر لیکچر دیا۔ جو تمام حاضرین نے بڑی خوشی سے سنا۔ آپکے لیکچر کا خلاصہ یہ ہے کہ مہذب اور جنٹلمین وہی ہے جو تمام تعلقات کو نباہے۔ سب سے بڑا تعلق انسان کا خالق سے ہے پس اسکو نباہ کرے۔ پھر مخلوق کے حقوق ادا کرے۔ پھر قرآن شریف کی پانچویں پارے کے تیسرے رکوع کی آیت پڑھی جس میں خدا کی عبادت اور مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ کوئی شخص صرف کالر ٹائیں اور گھڑی لگانے سے مہذب یا جنٹلمین کہلانے کا حق نہیں رکھتا جبتک خدا اور مخلوق کے تعلقات کو عمدگی سے نہ نباہے (نامہ نگار)

**دہلی** میں ایک شخص لیکھرام قوم برہمن ۱۴۔ فروری کو مسلمان ہوا اسلامی نام شیخ عبدالرحمن رکھا گیا خدا استقامت بخشے۔

**مولوی** ابو رحمت صاحب ساکن میرٹھ نے جو ایک خط ۵ دسمبر کے آریہ اخبار بھکاری امرتسر میں طبع کرایا تھا۔ کہ میں مسلمانوں سے سیر ہو گیا ہوں اور اب دیانند جی کی تصنیف دیکھتا ہوں۔ آریہ دوست دعا کریں۔ کہ میری شانتی و تسکین ہو۔ اسپر مسلمانوں کو ان کی نسبت بدگمانی ہوئی۔ تو مولوی صاحب موصوف نے بیان کیا کہ یہ میری چال اس غرض سے تھی کہ میں آریوں سے کچھ مدد لیکر اونہی سے مقابلہ کر سکوں۔ گو نیت کچھ ہی ہو۔ لیکن عمل اچھا نہیں۔ آریوں سے کیا مدد لینگے اور کس مدد کی حاجت ہو سکتی ہے سب اسلام ملکتی ہیں۔ روپیہ پیسہ بھی کیا دینگے اُن کی اپنی حاجتیں تو پوری ہوتی نہیں اصل سبب یہ تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک شادی کی تھی جسمیں سسرال کی طرف سے کچھ بدسلوکی ظاہر ہوئی۔ باری شکر ہو۔ کہ اب دوسری جگہ ان کی شادی کرا دی گئی (نامہ نگار ضلع گورکھپور)

**روس** یا جاپان ہر کسیکو اجازت نہ ہوگی کہ چین پر حملہ کریں آپس میں جبتک جو ہیں

**امرتسر** میں کاٹن ملز کمپنی کو پچھلے سال خالص منافع ۶۷۶۰۶ روپیہ وصول ہوا۔ (مبارک ہو)۔

**بھوپال** میں نواب خورشید علی خان بخشی فوج مقرر ہوئے۔ نواب واجد علی خاں کے بیٹے ہیں۔

**بلقان** کی حالت ابتر۔ ٹرکی و بلغاریہ کے درمیان جنگ جلد ہوگی۔ دونوں طیار ہیں (خلاف قیاس)

**حیرانی ہو** قبل اعلان جنگ کے جاپان نے حملہ کیا ۹ کی شام کا جلسہ بال ملتوی کیا گیا ہے۔

**جاپانی** بیڑہ حملہ آور میں ۱۵ جہاز تھے پلادہ نام روسی جنگی جہاز غرق کیا گیا **اور** بھی دو بلکہ تین جہازوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ جاپانی حملہ کاری نکلا۔ اسپر خوشیاں ہیں۔

**جاپانی** فوج ساحل کوریہ پر اتری۔ یہاں بھی دو روسی جہاز چھین لئے ہیں **جاپان** نے اعلان کیا۔ روسی چالاکی نے جنگ پر مجبور کیا ہے جوابدہ اس کا روس ہے۔

**منگل** کے روز جاپانی بیڑے نے اور جنگ کی جاپانی چھ جنگی جہاز تھے۔ مقابلہ رہا۔

**مرزا قادیانی کا مقدمہ** ۔ ۱۶ فروری کو پیش ہوا۔ مرزا نے بیماری کا عذر کیا۔ کہ ایک مہینے تک میں حاضر عدالت نہیں ہو سکتا درخواست نامنظور ہوئی اور ۲۳۔ فروری مقرر ہوئی۔

**روسی** جہازوں نے حملہ کیا ساحلی قلعوں سے بھی گولہ باری ہوئی جاپان بچ نکلا ہے۔

**جنوبی** و غربی کوریہ پر جاپانی فوجیں تابعی جاپان جوش سے سرگرم مجسم ہے۔

**امریکن** خواہش ہے اس لڑائی کا رقبہ از حد محدود رکھیں۔ ورنہ آگ عالمگیر ہوگی۔ (خداشتے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد۔ ٹرکی کی سلامتی)

**پنجاب** میں مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کیا گیا اپنے مڈل پرائمری کے زبانی انسپکٹر لیا کریگا (مبارک)

**پرٹیوریا** کی خبر بتلاتی ہے کہ ایک کمیشن قائم کی گئی ہے جو ایشیائی تجار کے حقوق کی نسبت جنگ سے پیشتر رپورٹ کریگی۔

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

# اہلحدیث

امرتسر ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ الہجری مطابق ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۴ء جمعۃ المبارک

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... عہ

روساء اور جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... پیعہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہو

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت خط وکتابت سے فیصلہ ہوسکتا ہو۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک ہونی چاہئے۔ بیرنگ خطوط واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہو۔

## حج اکبر

عوام کے ذہن میں حج اکبر کی بابت کچھ فضیلت گو غلطی ہو گئی ہے شاید اہل حج اس سے بہی زائد اس کا ثواب جانتے ہیں۔ اور حج اکبر ان کو خیال میں اس حج کو کہتے ہیں جسکا عرفہ جمعہ کو ہو۔ اس سال چونکہ احتمال ہو۔ کہ مکہ شریف میں جمعرات کا عرفہ ہو۔ کیونکہ عموماً ایک روز پہلو ہوتا ہو۔ اسلئے کہ زمین و آسمان کی گولائی کی وجہ سے مغربی ملکوں میں چاند ایک دفعہ پہلو طلوع کرتا ہے۔ اس لئے اب کی دفعہ عوام میں حج اکبر کی بابت بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور حاجی اور حاجیوں کے متعلقین ہولے نہیں سماتے۔ کہ امسال ہمکو اور ہمارے حاجیوں کو بہت کچھ فائدہ ہوگا مگر جب

اطلاع۔ امرتسر میں انجمن اسلامیہ کیطرف سے ڈونڈی پٹی کہ عید ہفتہ کو ہوگی۔

اس خیال کو شریعت کی سیاہ سو ہو سکتے ہیں۔ تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی بے علمی اور دینی باتوں سے بے خبری کے کیا کیا کرشمے ہیں۔ ایسے معمولی مسائل سے بھی بے خبر ہیں۔ اس کی کوئی اصل شرع میں نہیں ملتی۔ کہ جس حج کا عرفہ جمعہ کے روز ہو۔ وہ حج اکبر ہے۔ قرآن مجید کی سورہ توبہ رکوع اول میں حج اکبر کا لفظ آیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یوم بھی ہے یعنے یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ یعنے وہ دن جس میں حج کا بڑا رکن ادا کیا جاتا ہے وہ عرفہ کا دن ہے۔ جس روز امام خطبہ سناتا ہے۔ وقوف ہوتا ہے۔ خواہ وہ دن جمعہ ہو یا جمعرات۔ پیر یا منگل غرض کوئی دن ہو۔ اس کی خصوصیت نہیں۔ حج کا عرفہ حج اکبر کا دن ہے۔ اس کے متعلق شریعت نے نہیں بتلایا۔ کہ جو عرفہ جمعہ کے دن ہو۔ وہی حج اکبر ہوگا یہ عوام کی غلطی ہے۔

## جلسہ اہلحدیث

اس علاقہ میں جماعت اہلحدیث قریب قریب چھ سات ہزار کے ہے اس پودے کے بڑھانے والوں کی حالت جو تاریخی طور پر ہم تک پہنچی ہے۔ آئندہ درج کریں گے۔ مختصر یہ کہ اس باغ کے باغبان جناب حاجی عبد الجبار صاحب مرحوم (سرمہ والے حاجی) ہیں۔ جنکی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ اس دار ناپائدار پراسباب دنیا سے انہوں نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا۔ آپکے مریدوں میں ایک محمد مخدوم صاحب پنج مرحوم تھے۔ ان لوگوں کی ضروری سوانح عمری انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ارسال کروں گا۔ پنج مرحوم نے تقریبوں کے موقعوں پر علمائے کرام و بزرگان عظام کے جلسہ وعظ کرانا شروع کیا۔ اور دیگر مسلمانوں کے مہمان نوازی کے متکفل ہوئے۔ چنانچہ جماعت اہلحدیث میں طریقہ عام ہو گیا۔ ہر شخص نے اپنی وسعت کے موافق علماء کو مدعو کر کے قوم کو فائدہ پہنچانا اپنے اوپر لازم گردانا۔ کئی مرتبہ جناب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی و جناب مولوی محمد صاحب دہکاوی تشریف لائے۔ اور مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی وارد حال دہلی و مولوی سلامت اللہ صاحب آگروی اور مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی وغیرہ وغیرہ آئے ہیں۔ غرض ان جلسوں کی بدولت بہت کچھ بندگان خدا کو نفع پہونچایا۔ ان دنوں موضع اودی پور میں

بمکان جناب حاجی گلزار صاحب ٹھیکیدار موضع مذکور بتقریب دعوت ولیمہ جلسہ ہوا جناب مولوی دیانت اللہ صاحب و جناب مولوی لیاقت حسین صاحب و دیگر علماء نے وعظ فرمایا۔ بالآخر جناب مولوی عبد اللہ صاحب لبکوہری نے ترغیب و ترہیب سے اکل حلال و صدق مقال و درستی عقائد و اعمال میں وہ تقریر فرمائی۔ کہ سامعین کا کلیجہ ہل گیا۔ بعد ازاں مجھ احقر نے بھی قریب ڈیڑھ گھنٹہ کی نقائص قوم و اخلاق پر سمع خراشی کی۔ بعدہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ **اب عملی** کارروائی ملاحظہ فرمایئے اول ایک مدرسہ کا کھولا جانا بعد رمضان بمقام تلسی پور قرار پایا۔ دوسری جماعت کے صلاح پر توجہ کی گئی۔ جناب مولوی محمد اطہر صاحب سرپرست اہلحدیث اور جناب مولوی حاجی عبد الغفار صاحب ابن حاجی عبد الجبار صاحب مرحوم وغیرہ مقرر ہوئے۔

تیسری جماعت میں سے چند آدمیوں نے غصب و ناجائز رقوم کے اخذ سے توبہ کیا (مثلاً وارثوں کو ترکہ نہ دینا۔ یا غیر کے جانوروں کا چرا لیجانا یا کسی کے بلا قیمت بغیر رضامندی کے لے لینا۔ وغیرہ) اور باقی جماعت نے اپنی خرابیوں کو دور کرنے کا وعدہ کیا۔ مع جناب مولوی محمد اطہر صاحب و جناب مولوی عبد الغفار صاحب اپنے دورہ میں بھی فرماویں گے جسکی رپورٹ آئندہ درج صحیفہ ہوا کرے گی۔

بالآخر ہم جناب پنج گلزار صاحب کے شکر گذار ہیں۔ جنھوں نے عملی کارروائی کو بہت کر بھی دکھلایا۔ کہ قریب ۲ ہزار کے اپنے مال کو حصہ شرعی تقسیم فرمایا یہ جلسہ ۳ دن تک رہا۔ اور شرکاء جلسہ کی تعداد قریب ۱۵۰۰ کے ہو۔

راقم:۔ ابو الیاس بلرام پور۔ گونڈہ۔ اودھ

---

فرق فریق کا امتیاز کرو

## بھائی مسلمانو!

## اس عرض مختصر کو ضرور دیکھنا

وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

| نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | بسم اللہ الرحمن الرحیم |
|---|---|
| ذرا دل لگا کر کے اسکو سنو | عرض مختصر ہے اے مومنو! |
| طبیعت میں انصاف بھی رکھیو | ز اول تا آخر اسے دیکھ لیو |
| میں اپنی طرف سے تو کہتا نہیں | یہ فرما رہے ہیں سلف صالحیں |

جو نہو تمکو یقین ۔ تو دیکھ لو تنقیح المحققین ۔ جو حضرات حرف ض معجمہ کو بصوت دال پڑھتے ہیں ۔ اُن کی خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ وہ ذرا سوچیں اور غور کریں اور بنظر انصاف دیکھیں ۔ اکثر کتب فقہ و تفاسیر قرات وتجوید سے ثابت ہے کہ ض معجمہ مشتبہ الصوت بہ ظا معجمہ ہے اور ض کی آواز مثل آواز ظ کے ہے جیسے ث اور س چنانچہ دیکھئے ۔ مفتی عنایت احمد صاحب رسالہ البیان الجزیل للترتیل میں لکھتے ہیں کہ ایک بلائے عام اس زمانہ میں ہو گئی ہے ۔ کہ اکثر لوگ ض کو بصوت دال پڑھتے ہیں ۔ مشتبہ الصوت دال کا اُسے کر دیا ہے ۔ دال تو نہیں سو یہ ہے ۔ سو یہ غلط ہے ض دال سے مشتبہ الصوت نہیں بلکہ ظا سے ہے چنانچہ سب کتابوں میں ض کا ظا سے مشتبہ الصوت ہونا لکھا ہے نہ دال سے ایسا ہی مفتی صاحب رسالہ محاسن العمل میں فرماتے ہیں ۔ اور حضرت مولوی عبد الحیی صاحب لکھنوی مجموعہ فتاوی جلد دوم میں بحوالہ تفسیر کبیر و کشاف و اتقان و بیضاوی و عزیزی و در مختار و عالمگیری و طحطاوی و احیاء العلوم وغیرہم لکھتے ہیں ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظا کے بلانزاع ثابت ہے ۔ جس شخص سے مخرج ض کا نہ ادا ہو ۔ وہ ظا پڑھے ۔ اس سے اکثر کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ۔ و منہ اہدی واللہ اعلم بالصواب اور ضاد کو مشابہ دال پڑھنے پر کوئی دلیل صرف تجوید ۔ و فقہ و تفسیر سے ثابت نہیں ہوتی ہے ۔ اور قاضی خاں میں ہے ولو قرء الظالین بالظاء والدال لا تفسد صلاتہ ولو قرء الدالین تفسد ۔ کیبائے سعادت میں ہے ۔ فرق میان ض و ظ بجا آورد ۔ اگر نتواند روا باشد ۔ علاوہ ازیں یہ کیسے صحیح اور درست ہو سکتا ہے ۔ کہ ہم قرآن مجید میں فضل کو فدل اور بعض بعد اور مرض کو مرد اور فرض کو فرد اور رمضان کو رمدان اور ضلال کو دلال اور عضو کو عدو اور رضی کو ردی پڑھیں مثلاً فضل اللہ یؤتیہ اور بعضہم علی بعض اور مرض فزادہم اللہ مرضا اور فمن فرض فیہن الحج ۔ اور شہر رمضان الذی اور الا فی ضلال اور وافا خلوا عضوہ اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ۔ مگر مغضوب اور ضالین کو اکثر دیکھا ۔ سب جگہ دال ہی پڑھتے ہیں ۔ اگرچہ سب ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں جیسے قرض مقروض اور غضب مغضوب ۔ ضلالت ضال مضل ۔ ضالین تعجب تو حضرات مقلدین پر ہے کہ جن کتابوں کو وہ مانتے اور سند پکڑتے ہیں ۔ اُن سے ہی ثبوت پا کر اہل حدیث بھائی تو اکثر اس پر عامل ہو گئے ۔ مگر افسوس مقلدین حنفی بھائیوں پر کہ وہ رسم و رواج کے پابند تحقیق سے کچھ سروکار نہیں ۔ وہ اکثر ض کو مشابہ دال کے ہی پڑھتے ہیں ۔ اس صریح غلطی کو نہیں چھوڑتے خیر وہ جانیں انکا کام بقول شخصے ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

اب مضمون ہذا کو ختم کر کے اُن صاحبان کی خدمت میں جو میرے ہم خیال ہیں عرض کرتا ہوں ۔ کہ براہ مہربانی بذریعہ اخبار وغیرہ اور علیحدہ بھی اس مختصر مضمون کو چھپوا کر اس کی اشاعت میں دل کوشش کریں ۔ اور خیال کر لیویں ۔ کہ کیسی کچھ ضرورت اس کی اشاعت کی ہے ؎

کرو اس میں کوشش کہ ہو جاوے جاری
خدا اسکا دیگا تمہیں اجر بھاری

اور خدمت میں ندوۃ العلماء بھی گذارش ہے ۔ کہ وہ بھی مزید اس طرف توجہ فرماویں ۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم دیگا ۔ فقط

الراقم

خاکسار محمد حنیف ۔ ڈیرہ دون ۔ دکان متصل مسجد ملا نوالی :-

(اہلحدیث) اہلحدیث کے کالم علمی اور مذہبی تحقیقات کیلئے وقف ہیں ۔ اس لئے مضمون مندرجہ بالا کے خلاف بھی کوئی صاحب لکھیں گے تو درج کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا ۔ لبشرطیکہ تہذیب اور متانت سے بغیر دل آزاری کسی فریق کے ہو ۔ ہاں یہ امر بھی واضح ہے ۔ کہ یہ بحث کوئی کسی خاص مذہب اور فرقہ سے مخصوص نہیں ۔ بہت سے حنفی بھی ضاد کو مشابہ ظا کے پڑھتے ہیں ۔ بعض اہلحدیث بھی مشابہ د کے نکالتے ہیں (ایڈیٹر)

## رسومات شادی مسلمین ضلع بجنور

جس وقت نسبت قرار پاتی ہے ۔ تو والدین لڑکے کے کھانا پکا کر برادری کو تقسیم کرتے ہیں اور اگر متمول آسودہ حال ہوا ۔ تو تقسیم کھانا کرتا ہے ۔ اور کھلاتا ہے ۔ اور جس لڑکے سے نسبت ہوئی ہے اُس کیلئے موسم برسات میں پکوان پکا کر بھیجتے ہیں ۔ عید وغیرہ تہوار کو مٹھائی لڑکا خود لیکر سسرال میں جاتا ہے ۔ پھر یہاں تک نوبت پہونچتے پہنچتے [illegible]

کو تاریخ مقرر شادی کی دس پانچ آدمی جمع ہو کر کرتے ہیں۔ بعض قوم مسلمانوں میں جیسے راجگھڑ راجپوت ہیں وہ برہمن سے پترہ دکھوا کر تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ جونسی تاریخ برہمن سنن سنن کر کے بتوا دیگا۔ وہی مقرر کریں گے برہمن سے اس خیال سے دریافت تاریخ کیا کرتے ہیں۔ کہ جیسا نجومی وہ خواب جان کر بتلا دیگا۔ کہ کونسی تاریخ و ساعت نیک ہے جسمیں شادی رچائی جائے۔ اللہم احفظنا۔ شرک اسی کا نام ہے۔ غیر جس وقت تاریخ مقرر ہوئی۔ بدست حجام کچھ نشانی کسی قسم سے اسکی کوئی خصوصیت نہیں۔ لڑکی والا بھیجتا ہے۔ اور تاریخ مقررہ سے اطلاع لڑکے کے باپ کو دیتا ہے۔ اب حجام صاحب جو نہیں پر تاڑ دیتے ہوئے دولھا کے والدین کے گھر پر پہنچے۔ چونکہ دلھن کے والدین کی جانب سے لیکر گئی تھی وہ حوالہ کیا اب حجام صاحب کی خاطر اسقدر ہوتی ہیں۔ کہ کسی نواب صاحب کی تواضع نہیں ہو سکتی ہے۔ وہ اس خیال سے کہ ہماری کسی قسم کی برائی غیب دولہن کے وارثان سے نہ کرے۔ جب حجام صاحب رخصت ہونے لگے دو روپیہ اور ایک جوڑہ لباس حسب توفیق نذر کیا جاتا ہے۔ پھر تاریخ مقررشدہ سے ایک روز پہلے اگر دولھا کے مکان کا فاصلہ ہوا۔ ورنہ اسی روز بیٹی والہ جوڑہ دولھا کیلئے بھیجتا ہے۔ جوڑہ کی تفصیل کچھ نہ پوچھو۔ وہ عجب طرح سے ہوتی ہے ایک انگرکھا ایک کرتا ایک دوپٹہ تمند سرخ کا عموما اور جوڑہ جوتا تمامی اسکے ساتھ کا مدار ضرور ہوتا ہے۔ جیسی توفیق دلھن کی وارثان کی ہوئی کوئی ٹوپیا کوئی گٹھڑیا دیتا ہے۔ بعض تو بالکل انگرکھا وغیرہ سرخ لباس بھیجتے ہیں۔ اور بعض سفید لباس پر رنگ سرخ چھڑک دیتے ہیں۔ وہ بھیجتے ہیں یہ سرخ رنگ چھڑکنا اور لباس کے سرخ بھیجنے سے یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ شادی خوشی کا لباس ہے۔ اور اگر سفید لباس کو بالکل غمزدہ لباس سمجھتے ہیں بلکہ منحوس جانتے ہیں۔ اب ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیو۔ جس روز برات روانہ ہوگی۔ دولھا کے وارثان برادری کو کھانا حسب حیثیت توفیق دیگا۔ خواہ مقروض ہو جاوی۔ اس کا برادری بھی خیال نکریگی دولھا کے وارثان خیال کریں گے ایسا ہی دلھن کے وارثان برادری کو ایک وقت کھانا قبل برات آنے سے دیگا اور جس وقت برات آویگی پیچھا منحوس کھانا وارثان دلھن دیں گے کچھ لحاظ اپنی آبروریزی کا نہیں ہوگا۔ رہ گیا۔ یہ کہیں قرض روپیہ لیتا ہوں بعد کو گھر بار وغیرہ نیلام

ہوتا پھرے گا۔ مگر بیچارے وہ کیا کریں۔ برادری والا جبراً کھانا موافق رسم پرانی کے لیتے ہیں۔ اگر کھانا اونکو نہ ملے تو کوئی برادری کا آدمی شریک نہ ہوگا اور طعن از حد ہوگا۔ اور کھانا ولیمہ کو تو کوئی جانتا بھی نہیں۔ کہ کس کا نام ہے۔ واہ ری مسلمانی جو کام ہو بدعت ہو۔ ہاں صاحب! بھولا ایک بات یہ رہ گئی۔ کہ جس وقت برات روانہ ہونیکو ہوتی ہے۔ تو دولھا کو نہلاتے ہیں اور وہ جوڑہ جو وارثان دلھن نے بھیجا تھا دولھا کو پہناتے ہیں۔ پھر چارپائی پر بٹھا کر اوسکو خوشبو کی چیزیں ملتے ہیں اور حجام اُس کے پاس بیٹھتا ہے اوس وقت حجام کو ایک روپیہ کوئی ۸ کوئی ۴ دیتا ہے اور حجام صاحب خوب جھگڑتے ہیں غرضکہ دس پانچ روپیہ اینٹھ لئے۔ اب پھوپھی یا پھوپھی زادی یا ہمشیرہ حقیقی ہوئیا اور کوئی مگر عورت ہو۔ جو پھولوں کا مالن مالاسی گوندھ لاتی ہے جس کو سہرا کہتے ہیں۔ اُس کے عمامہ پر دولھا کی پیشانی کے سامنے باندھتے ہیں اور سب رشتہ دار عورتیں اور غیر بھی گیت گاتی ہیں بہت بڑا خوشی کا عالم ہوتا ہے۔ اور آدمی بھی وہاں اُس وقت جمع ہو گئے ہیں (واہ ری پردہ) پردہ ہو۔ تو ایسا ہو۔ اب جس وقت برات مکان سے چلی تو دولھا صاحب کو گھوڑا پر چڑھا دیں گے اگر اپنا ہوا۔ تو خیر۔ ورنہ مانگی مانگیں گے۔ کرایہ کو لاویں گے۔ مگر گھوڑی پر دولھا کو لیجانا عین فرض سمجھتے ہیں نوشہ صاحب گھوڑی پر چڑھکر خراماں خراماں چلے۔ آگے نوشہ کے باجہ ضرور ہوگا۔ اگر آسودہ ہوا۔ تو انگریزی باجہ بھی ہے۔ اور گشت میں طوائف بھی ہوگی عجب رنگین وقت ہوگا۔ انار آتشبازی چھوٹتی جاوے گی۔ آتشبازی باجہ خواہ غریب ہو خواہ امیر سب کے یہاں ہوگا۔ ڈھپ کے باجہ کو سنت بنا جانتے ہیں۔ باقی باجے کو مکروہ خفیفہ۔ اور سنئے نوشہ کے کنگن بھی باندھا جاتا ہے۔ کنگن کیا شئے ہے؟ وہ یہ ایک آہنی کیل خورد لیکر چھالیا جسمیں روزن کرتے ہیں ایک پوٹلی کپڑے کی کافور وغیرہ ہوتی ہے ایک دھاگے میں سب کو باندھکر نوشہ کی داہنی ہاتھ کی کلائی میں باندھتے ہیں۔ اس کا کیا اثر سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ نوشہ کپڑا بدلتا ہے خوشبو ملتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کو مہندی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے باندھنے سے کسی کی نذر نہ لگیگی۔ کیا خوب! اب دلھن کے لباس کی

کیفیت سنئے۔ وہ دولھا کیسے عالیشان بنا کر لیجاتے ہیں وہ جوڑا عجیب رنگا رنگ کا ہوتا ہے۔ گڑی باریک اریا امرگز والی خرید کر کے اسکو سبز پیلا سرخ رنگتے ہیں اور رائس کا کرتا جیسا افغانی پہنتے ہیں۔ اور ڈھیلے پائنچوں کا پاجامہ سلا ہوا ہوتا ہے۔ اور ایسی گڑی کا اوڑھنا اور باریک گڑی ایسی ہوتی ہے کہ دولھا صاحب کو اگر سارا جسم کوئی دیکھنا چاہے۔ تو دیکھ سکتا ہے وہ پہنایا جاتا ہے (باقی آئندہ)

فیاض الدین (از دہلی)

# استفسارات

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو رسم ہے کہ شادیاں میں تین تین چار چار عورتیں کرتی ہیں۔ اور مزوجہ کیلئے کھانا پکا کر برادری کو کھلاتے ہیں۔ اس کا نام کٹھ بولتے ہیں یہ فعل درست ہے یا نہیں۔ اور ایسے کھانے کا کھانا درست ہے یا نہیں (۲) رسم دختر کی شادی میں براتیوں اور عام قرابتیوں و مستقلاً مشہور والوں کی دعوت دختر والی کی طرف سے کیسی ہے اور خصوصاً اگر دختر والی نیک نیت متبع سنت ہو۔ اور اس دعوت میں نیت ثواب رکھتا ہو نہ فخر و رسم (۳) سوم قرض حسنہ روپیہ دیتے ہیں روپیہ کو عوض دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اخبار میں جواب دیں۔ علی محمد سوہل

**جواب** (۱) شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت سنت ہے ایک روز کرے یا دو روز۔ اس سے زائد نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمعہ (ریا) فرمایا ہے۔ نیت کے بعد بہ نیت ثواب آسانی سا کین کو کھانا کھلانا جائز ہے۔ مگر برادری کی دعوت رسم قبیح ہے۔ خدا رحم کرے۔ اس بننے پر جو اس رسم کو مسلمانوں سے مٹایا کرنے کی کوشش کرے اس قسم کا کھانا گناہ کی اعانت ہو پس نہ چاہئے۔

(۲) دختر والے پر کوئی دعوت نہیں۔ اگر وہ اپنی مرضی سے کرے تو کوئی حرج نہیں مگر چونکہ فی زمانہ لڑکی والے پر ایک فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس رسم کے ہٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۳) سچا اس کا قرض دوست پر لینا چاہئے۔

**سوال** (۱) جب حدیث کے یہ معنے ہیں کہ کل مومن آپس میں بھائی ہیں۔ کیا اس کے مطابق والدین کو بھائی اور بہن اور بیٹے اور بیٹی کو بھی بھائی بہن کہہ سکتے ہیں اور لکھ سکتے ہیں یا نہیں (۲) نماز میں سورت مقدم کو موخر کرنے سے سجدہ سہو جائز ہوگا یا نہیں (۳) جو شخص اسلام کا مدعی ہو کر جملہ احکامات اسلام سے بیخبر ہو اور نماز بھی نہ پڑھتا ہو۔ اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں جواب قرآن اور حدیث سے عنایت ہو۔ راقم ایک خریدار

**جواب** (۱) دینی اخوت اور نسبی اخوت میں فرق ہے ماں باپ۔ بیٹا۔ بیٹی۔ بیوی خاوند دینی اخوت کے لحاظ سے بیشک بھائی بہن ہیں۔

اسی لحاظ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا (۲) سورت مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کرنا سہو میں داخل نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکثر دفعہ سورتیں آگے کی پیچھے اور پیچھے آگے پڑھ دیں تھیں

(۳) ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبح ہوا کھانا جائز ہے کیونکہ ذبح تو عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی جائز ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ (پ ۶ رکوع)

**سوال**۔ مخنث (ہیجڑے) کی کمائی جو وہ ناچ کر یا ہر قسم کا کام کر کے حاصل کرے حلال ہے یا حرام۔ ایسی کمائی کی دعوت کا کھانا جائز ہے یا منع۔ راقم مہر الدین امرتسر

**جواب**۔ ناچ کا فعل چونکہ حرام ہے اسلئے یہ کمائی بھی حرام ہے ایسی کمائی سے حاصل کردہ مال کی دعوت جائز نہیں۔

**سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلے کے بابت میں (۱) عشاء کے فرضوں سے پہلے جو چار سنتیں بعض پڑھتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس نے چار سنت پہلے فرضوں کے عشاء کے پڑھی اور تہجد نہ پڑھی تو بجائے تہجد کے سنتیں ہو جاتی ہیں قرآن حدیث سے کچھ ان کا ثبوت ہے یا نہیں؟

راقم جان محمد از جگراوان

ahmadimuslim.de

عشا سے پہلے چار رکعتیں نوافل ہیں مگر اتنی فضیلت کہ وہ تہجد کی نماز کو قائم مقام ہو سکتی ہیں۔ کسی حدیث میں نظر سے نہیں گذرے۔ بیا ونہیر کو ارشاد نبوی الیا ہو۔ البتہ بعد وتر کے دو رکعت نوافل کیلئے حضور نے فرمایا ہے کہ رات کو آدمی نہ اٹھ سکے۔ تو قائم مقام ہو جاتی ہیں۔ والعلم عند اللہ

## ریویو

**اسلام کی خوبیاں** :۔ اس نام کا چھوٹا سا رسالہ ٢٢٩ صفحہ کا (١٨×٢٢) سائز پر ہمارے پاس پہونچا ہے۔ مگر چھوٹا سا رسالہ کیا ہے بچوں کیلئے تو دریا کوزہ میں بند۔ اعتقادی مسائل ایمان توحید وغیرہ اسلام کے سچے خادم نواب صدر الدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ نے تصنیف کر کے اپنی لاگت سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے عالی حوصلہ مصنف کا خیال ہے۔ کہ اس قسم کے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں گے خداوند تعالے ایسے باحمیت مسلمان رؤسا کو اور حمیت دینی عطا کرے۔ دفتر اہلحدیث میں کئی ایک نسخے آئے تھے سب تقسیم کئے گئے شائقین مصنف ممدوح سے بہ پتہ مذکور طلب کر سکتے ہیں +

**نور الہدیٰ** ۔ اس نام کی ایک کتاب جموں (ریاست کشمیر) سے آئی ہے۔ جس میں اس کے مصنف مولوی شیخ چراغ الدین صاحب ہیں۔ مصنف نے اسلامی عقائد لکھے ہیں زیادہ تر توجہ عیسائیوں کی جانب ہے بائبل (توریت۔ انجیل وغیرہ) سے اسلام کا ثبوت دیا گیا۔ گو یہ مضمون تو نیا ہے مگر ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ کے قائم رہنے کی ہی آجکل حاجت ہے۔ مصنف کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے مضامین کا ایک سلسلہ جاری رہے اسی لئے اس کام کو ایک انجمن کی زیر نگرانی کیا گیا ہے۔ جسکا نام تائید الاسلام جموں ہے قیمت کتاب کی ۴ر ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے مگر جو صاحب انجمن کو ۴ر ماہوار چندہ دینگے اونکو اس سلسلہ کی ہر ایک کتاب مفت ملا کرے گی۔ خط و کتابت بنام مصنف مقام جموں محلہ جوگی گلہ یا بنام شیخ عبد الرسول سکرٹری انجمن مذکور مقام و محلہ مذکور کی ہو +

**ضربت عیسوی یا ابطال مرزا** ۔ یہ کتاب عیسائیوں کی طرف سے مرزا قادیانی کی رد میں شائع ہوئی۔ گو خطاب تو اس میں مرزا مذکور سے ہے مگر مسائل ایسے ہیں۔ کہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہیں زیادہ زور حضرات انبیاء علیہم السلام کی عدم عصمت اور حضرت مسیح علیہ السلام کی عصمت پر دیا گیا ہے ایک دو مضمون میں خاص مرزا کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے مثلاً مرہم رسل یا مرہم عیسے جو (بقول مرزا) حضرت عیسےٰ کے زخموں کے لئے حواریوں نے بنائی تھی اس کا ابطال جو اہلحدیث میں بھی نکل چکا ہے یا حضرت مسیح کی کشمیر میں قبر ہونیکا جواب جو رسالہ عقائد مرزا میں مفصل مذکور ہے مضمون تو پرانے ہیں جنکے جواب اہل اسلام کی طرف سے جو اسلام سے متعلق ہیں کافی و وافی دئے گئے ہیں اگر کچھ ہے تو مرزا کی ذاتیات کا جواب ہے۔ جو خود مرزا پر فرض ہے۔ ہاں اس کتاب سے مرزا کی ایک بات کی کھلی تکذیب ہوتی ہے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ میں سوروں کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ اور سوروں سے مراد عیسائیوں کو بتلایا کرتے ہیں۔ اور فرمایا کرتے ہیں کہ میری دم تحریر سے تمام سور (عیسائی) قتل ہو چکے ہیں مگر اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اون کی آواز آرہی ہے۔ شاید آخری سانس ہو۔ قیمت ۵ر ہے

پتہ ۔ رلیجس بک سوسائٹی لاہور۔ انارکلی۔

**ضروری اطلاع** :۔ بارہا عرض کیا گیا۔ کہ جس صاحب کو پرچہ نہ پہونچے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیا کریں اور اپنی چٹ کا نمبر بھی لکھیں تاہم بعض صاحب کئی کئی دنوں بلکہ ہفتوں بعد اطلاع کرتے ہیں۔ اکثر نام کا نمبر نہیں بتلاتے بعض کو نمبر کا شبہ رہتا ہے اس لئے گذارش ہے۔ کہ نمبر چٹ وہ ہے جو ان کے نام کیا پتہ شروع میں لکھا ہوتا ہے جہاں چٹ کا لفظ ہو اسکے ساتھ جو نمبر ہو وہ لکھا کریں بڑی مہربانی ہوگی۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

## ناظرین اہلحدیث کو عید مبارک

**اخبار** وطن لاہور کے لائق اڈیٹر نے جنگ روس و جاپان کی خبروں کے لئے ضمیمہ روزانہ اردو شایع کیا ہے۔ قیمت ضمیمہ پر درج نہیں ہے +

**افسوس** مہینہ کامل گذر گیا۔ اس تمام مہینے میں مرزا قادیانی کا کوئی تازہ الہام سننے میں نہیں آیا۔

**زیادہ** افسوس یہ کہ موضع قادرآباد ضلع امرتسر میں ایک مرزائی خاندان تمام کا تمام طاعون سے راہی بقا ہوا۔ وکیل امرتسر الحکم قادیاں سے دریافت کرتا ہے کہ اس کی اصل وجہ بتلاؤ۔ ہمارے خیال میں وجہ صاف ہے۔ دل سے مرزا صاحب کے حق میں بے ایمان ہوں گے۔ اس سے زیادہ معقول وجہ کیا ہو سکتی ہے +

**منچوریا** ریلوے توڑدی گئی ہے پل کو بارود سے اڑا دیا گیا ہے۔ اس میں تیس روسی ہلاک ہوئے۔

**ٹائمیز** کا نامہ نگار پیکنگ سے خبر دیتا ہے کہ روسی فوج کا جو اندازہ منچوریا میں کیا گیا ہے وہ مبالغہ ہے +

**یہ** معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی جہازوں نے تین روسی سامان رسد کے جہاز پکڑ لئے ہیں اور دو ہزار سپاہی قید کر لئے ہیں۔

**جاپان** نے ساؤل پر قبضہ کر لیا ہے۔

**سینٹ پیٹرزبرگ** کی سرکاری خبر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پورٹ آرتھر میں چھ جاپانی جنگی جہازوں کو صدمہ پہنچا ہے۔

**جاپان** کی طرف سے خبر ملی ہے۔ کہ چار روسی جہازوں نے دو جاپانی سوداگری کے جہازوں پر گولہ باری کی۔ ایک تو غرق ہوگیا۔ مگر دوسرا بچ گیا۔

**جاپانی** بیڑا جس میں پندرہ جہاز تھے روسی بیڑہ پر حملہ آور ہوا۔ پلاڈا نام روسی جنگی جہاز غرق ہوگیا۔ اور تین جہازوں کو صدمہ سخت پہنچا۔ جاپانی فوج ساحل کوریا پر اتری۔ یہاں بھی دو روسی جہاز چھین لئے ہیں +

**منگل** کے روز جاپانی بیڑے نے ایک اور حملہ کیا جس میں چھ جاپانی جنگی جہاز تھے۔ روسی جہازوں نے حملہ کیا ساحل قلعوں سے بھی گولہ باری ہوئی۔ جاپان بچ نکلا ہے۔

**جنوبی** اور غربی کوریا پر جاپانی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔

**پورٹ آرتھر** سے ایک سرکاری خبر کے ذریعہ معلوم ہوا کہ جنگ کی بندرگاہ میں ۱۹۰۰ جاپانی اتر آئے ہیں

**لنڈن** میں بھاری سیلاب کے آنے کی خبر شایع ہوئی ہے +

**میرٹھ** میں ایک تین سال کے لڑکے کی شادی سادہ طور پر ہوئی جس کی وجہ سے ان کی بہت کچھ بچت ہوگئی۔ بابو نیاز احمد صاحب رئیس میرٹھ وممبر جمعیت کی کوشش سے یہ اصلاح عمل میں آئی جزاہ اللہ +

**ایک** آرمی آرڈر میں شاہ معظم نے لارڈ رابرٹس کی قیمتی خدمات کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور تمام جوانان افواج برطانیہ کو ان کی نظیر سے مفید سبق حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

**برٹش** بجٹ کی تار خبروں میں ذکر ہے کہ انگلستان میں نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت پڑے گی

**باکو** میں آرمنی لوگ روسی فتح کی دعا مانگتے تھے۔ بیچ میں ایک گولا آ پڑا + مجمع منتشر ہوا۔ کئی آدمی مجروح۔ سو در گنبو (خدا کی شان)

**مدینہ** منورہ کے متصل مفسدوں نے بیگم بھوپال کی اردل پر گولیاں چلائیں (دیکھیں نذرانہ لیکر رہیں گے)

**بریلی** سے نامہ نگار روہیلکھنڈ لکھتا ہے کہ وہاں پچھلے ہفتہ دو شخص مسلمان ہوئے ایک اُن میں سے ہر ایک مذہب کی تحقیق سے سیر ہو چکے ہیں آپ حافظ بھی ہیں اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ الحمد للہ

**لاہور** کے کسیرا بازار میں ایک کسیرے کی دکان میں رات کے وقت چھت اوپر سے پھاڑ کر کوئی چور دکان کے اندر گھس گیا دکاندار اسروز غلطی سے چاندی کے برتن چھوڑ گیا تھا۔ اور ۴۰۰ روپیہ ایک جگہ اور ۱۰۰ روپیہ ایک اور جگہ بھی وہیں رکھا ہوا تھا۔ سو روپے اسکے ہاتھ آگئے وہی لیکر چلا یا ۴۰۰ روپیہ اور چاندی کے برتن وغیرہ اسیطرح رکھے ہوئے ملے سوائے سو روپیہ کو ... نقصان پہنچا + وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ

# روس اور جاپان کا مقابلہ

سلطنت جاپان کا وجود ۱۸۶۲ء سے ہے۔ اس لئے کہ یہی سنہ ہے جس میں حاکم موجودہ نے شوگن یعنی سپہ سالار فوجی دو میں یعنی امراء بزرگ دولت کی طاقت کا استیصال کر دیا اور جدید جاپان کی بنا ڈالی۔ یہ سلطنت شامل ہے تین عظیم الشان جزائر پر۔ جن کے نام ہان شیو۔ کن شیو۔ شیکوکو۔ سایزوا اور فارموسہ ہیں اور علاوہ ان کے صدہا چھوٹے چھوٹے جزائر بھی اس میں داخل ہیں۔ باعظمت اقوام تجارت پیشہ کی فہرست میں جاپان نے بسرعت تمام شرکت کر لی ہے۔

## رقبہ

| | | |
|---|---|---|
| جاپان | ۱۶۲۰۰۰ مربع میل | |
| روس | ۹۰۰۰۰۰۹ مربع میل | منچوریا ۳۶۳۰۰۰ |

## آبادی

| | | |
|---|---|---|
| جاپان | ۴۷۰۰۰۰۰۰ | |
| روس | ۱۴۴۲۰۰۰۰۰ | منچوریا ۸۵۰۰۰۰۰ |

## پرتہ آبادی فی میل

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲۹۰ فی مربع میل |
| روس | ۱۶ فی مربع میل |

## قرضہ قومی

| | |
|---|---|
| جاپان | ۵ کروڑ ۵۲ لاکھ پونڈ |
| روس | ۷۰ کروڑ پونڈ |

## مداخل

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲ کروڑ ۸۸ لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ |
| روس | ۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ |

## مصارف فوج بحری

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲۸۸۵۰۰۰ پونڈ |
| روس | ۱۰۸۴۷۰۰۰ پونڈ |

## خارج

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲۸۷۶۰۰۰ پونڈ |
| روس | ۲۰۹۰۰۰۰۰ پونڈ |

## تعداد فوج بری

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲۳۰۰۰۰ |
| روس | ۳۳۵۰۰۰۰ |

## جملہ درآمد مال

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲۷۷۵۰۰۰۰ پونڈ |
| روس | ۵۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ |

## تعداد فوج بحری

| | |
|---|---|
| جاپان | ۳۹۵۰۰ |
| روس | ۶۵۸۰۰ |

## جملہ برآمد مال

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲۶۲۵۰۰۰۰ پونڈ |
| روس | ۸۷۵۰۰۰۰۰ پونڈ |

## تعداد توپ بری

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲۶۰۰ |
| روس | ۳۵۰۰ |

## تجارت از دولت متحدہ انگلنڈ

| | |
|---|---|
| جاپان | ۱ کروڑ پونڈ |
| روس | ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ |

## تعداد توپ بحری

| | |
|---|---|
| جاپان | ۱۲۰۰ |
| روس | ۲۶۲۰ |

## وزن جہازات تجارتی

| | |
|---|---|
| جاپان | ۸۶۰۰۰۰ ٹن |
| روس | ۶۳۴۰۰۰ ٹن |

## وزن جہازات جنگی

| | |
|---|---|
| جاپان | ۲۴۵۰۰۰ ٹن |
| روس | ۳۷۱۰۰۰ ٹن |

## مصارف فوج بحری

| | |
|---|---|
| جاپان | ۳۷۰۰۰۰۰ پونڈ |
| روس | ۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ |

## طاقت اسپی جہازات جنگی

در مشرق اقصیٰ ۱۹۱۰۰۰ ٹن

| | |
|---|---|
| جاپان | ۵۰۰۰۰۰ |
| روس | ۴۸۸۰۰۰ |

چین سے جنگ ہونے سے پہلے فوج جاپان کے چھ ڈویژن تھے اور جماعت امن میں فوج کی تعداد ستر ہزار تھی اور جماعت زمانہ جنگ میں ۲۶۸۰۰۰ اور جنگ کے بعد فوج میں انتظام کیا گیا اور بجائے چھ کے بارہ ڈویژن قرار دیئے گئے اور ۱۹۰۶ع تک ۳۰۰۰۰۰ کی فوج ہو جائیگی سترہ سو چالیس سال کی عمر تک کے رعایا جاپان پر لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ فوج میں داخل ہوں اور مدت ملازمت تین سال قرار دی گئی ہے۔ (جریدہ روزگار)

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSAR

لله الحمد

اخبار اہلحدیث امرتسر

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول

امرتسر ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۴ عیسوی جمعہ المبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے کے حقوق کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عہ |
| والیان ریاست سے | ہے |
| روسا اور جاگیرداراں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ہے |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہو۔

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک ہونی چاہئے۔ بیرنگ ڈاک واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہو

## اسلام اور نسب

بعد از بعثت یہ امر ہمیشہ مرکوز خاطر اقدس (علیہ الصلوۃ والسلام) رہا کہ تمام عرب لفظ قوم کے صحیح مفہوم میں ایک نیشن ہو جاویں۔ مگر غرور نسب جو عربوں کی جبلت میں داخل تہا۔ ایک مضبوط اور دشوار گذار روک تو میت کے راستہ میں حائل تھی جبتک یہ روک تمام دور کیا جاوے مکمل اتفاق نہیں ہو سکتا تہا۔ سب سے زیادہ نسبی غرور کا مرض قریش میں تہا۔ اس مرض اخلاقی کے دفعیہ کے واسطے جناب رسالت مآب نے اپنے خاندان میں زینب کا نکاح کر دیا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کا عملی ثبوت دینے کے لئے جب ۶ھ میں مختلف ممالک میں قاصد روانہ کئے گئے تھے تو اسلامی ایلچی کو قوم غسان نے (جو عراق عجم میں

ahmadimuslim.de

رہتی اور حق سے جدائی ہو گئی تھی) مار ڈالا۔ اُن کی سرکوبی کیواسطے جو لشکر مہاجرین و انصار کا بھیجا گیا۔ اُن کا سپہ سالار زید بن حارثہ تہا۔ زید لڑائی میں شہید ہوا۔ جب ۸ھ میں مکہ فتح ہو گیا اور سلسلۂ مہاجرت ختم ہو گیا۔ کیونکہ عرب کا کوئی حصہ دارالحرب نہ رہا تھا اور ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے بعد قریباً تمام عرب مسلمان ہو چکا تہا۔ اب دوبارہ قوم غسان پر فوج کشی کا اعلان کیا گیا۔ اسامہ بن زید اُس لشکر کا جو تمام قبائل عرب سے تیار کیا گیا تہا۔ افسر مقرر کیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اسامہ کے ماتحت کئے گئے۔ یہ لشکر بوجہ علالت پیغمبر خدا آپکی زندگی میں روانہ نہ ہو سکا۔ بعد میں حضرت ابوبکرؓ نے روانہ فرمایا۔ اور خود پیادہ تین میل تک اسامہ کے ہمرکاب ہوئے۔ اس میں حکمت یہ تھی۔ کہ اسامہ اپنے باپ کا انتقام لینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیگا اور نیز یہ کہ تمام اہل عرب پر واضح ہو جاوے۔ کہ نسب فی الحقیقت خدا کے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس پر بیجا فخر و ناز کیا جاوے۔ زید کی سپہ سالاری میں مہاجرین و انصار کو جتایا۔ اور اسامہ کے افسر مقرر کرنے سے تمام عرب کو اُس کا علمی ثبوت دیا۔ کہ غلام اور غلام زادہ امیرزادہ کے برابر بلکہ بڑھکر ہے۔

یہ ہے اعلیٰ تعلیم اور یہ ہے اسکا عملی ثبوت۔ جسقدر زیادہ سوچیں بیں غور کریں۔ اُسی قدر ہماری عقیدت ذات اقدس سے بڑھ جاتی ہے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کاندرین راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

تمام وہمی و خیالی کبر و نخوت جو عقائد باطلہ اور اوہام فاسدہ نے پیدا کر رکھے تھے۔ بتدریج دور کر دئے تھے۔ یہ اصول بیان فرمائے۔ ان کا اپنے طریق عمل سے ثبوت دیا۔ جہاں سے منافرت کے بجائے عالمگیر اخوت (یونیورسل برادرہڈ) قایم کی۔ اور آخر کار عبرت انگیز تاریخی واقعہ بیان کرکے اعمال صالحہ کو معیار شرافت قرار دیا۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ

حضرت نوح نے فریاد کی۔ کہ بارالٰہا تیرا وعدہ میرے اہل و عیال کو بچانے کا ہے میرے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا۔ ارشاد ہوا۔ کہ وہ تیرا بیٹا نہیں اور نہ تیرے عیال میں داخل ہے کیونکہ اسکے اچھے عمل نہیں ہیں۔

چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود
پیمبر زادگی قدرش نیفزود

انسانیت کے خالص سونے پر جو صدیوں سے نسبی طمع چڑہا ہوا تہا اخلاق فاضلہ کی کٹھالی میں تپایا۔ اور آخر کار خالص سونے کو الگ کر دیا۔ یہ تھی وہ تعلیم جس سے حضرت علیؓ متاثر ہو کر یوں فرماتے ہیں

انا ابن نسبی کنیتی ادبی ✦ او کان من عجم او من العربی
ان الفتی من قال ها انا ذا ✦ لیس الفتی من قال کان ابی

مختصر یہ کہ جب وہ عوارض جو انسان کی غلط کاریوں نے پیدا کر رکھے تھے اسلامی تعلیم کی برکت سے دور ہو گئے۔ تو جوہر انسانیت نے اپنا خوشنما چہرہ دکھایا۔ اور ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک عالمگیر اخوت قایم ہو گئی۔ کہاں وہ زمانہ تھا۔ کہ بھائی بھائی کا دشمن اور کہاں یہ وقت کہ تمام ملک و قوم یک جان و دو قالب ہے اور عرب کے ہر ایک گوشہ سے یہ صدا آرہی ہے ؎

آفتاب یک دیاریم گو ہر یک معدنیم
آشنا یانیم با ہم ہیچکس بیگانہ نیست

وائے برحال ما۔ یہ اعلیٰ تعلیم اور یہ استخوان فروشی۔ فاعتبروا الخ۔

(خاکسار الف الدین (وکیل))

## میں نے شراب کا خیال کیوں چھوڑ دیا

سنہ بنیچ من بند

انسان کی زندگی میں بہت سارے ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات اسکو پیش آتے رہتے ہیں۔ جو بظاہر گویا بالکل بے حقیقت ہوتے ہیں۔ مگر بعض اوقات اس کی طبیعت پر ان کا اثر ایسا گہرا پڑتا ہے۔ کہ شقی کو سعید اور سعید کو شقی بنا دیتا ہے۔ مجھے بھی ایسے واقعات اکثر پیش آئے ہیں۔ جن سے مجھے اپنے اخلاق کی تہذیب و درستگی میں بہت بڑی مدد ملی ہے۔ انہیں واقعات سے ایک واقعہ یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور کیا عجب ہے۔ کہ اس واقعہ کا جو اثر مجھ پر ہوا تھا۔ وہی اثر اس کا بیان پڑھنے سے کسی کی

ahmadimuslim.de

اثر غیر دل پر بھی ہو۔ اور وہ بھی مستفیض ہو۔

اس زمانے میں کہ جب میں اسکول میں پڑھتا تھا۔ اور جس وقت میری عمر کے وہ دن تھے۔ کہ طبیعت غیر مطمئن تھی۔ اور کسی شے کو قبول نہیں کرتی تھی۔ تاوقتیکہ اس کا تسکین بخش سبب نہ ملجائے۔ میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ شارع نے شراب کیوں منع کی اگر خمر ام الخبائث ہے۔ تو اس حالت میں کہ کثرت سے استعمال کی جائے۔ اگر ایک شخص جادۂ اعتدال سے باہر قدم نہ رکھے۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ شاید شارع نے قطعی ممانعت اس لئے کردی ہو۔ کہ لوگ اعتدال کے پردہ میں حد سے گذرنے لگینگے وغیرہ وغیرہ۔ یہی حالات تھے۔ جو میرے دماغ میں گذر رہے تھے میں نے چاہا۔ کہ اپنے کسی بزرگ سے بحث کرکے اس بات کا تصفیہ کروں۔ غرض دو ایک روز میں نے یہی کیا۔ کہ اپنے ایک واجب التعظیم بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ کہ حضرت مجھے یہ سمجھا دیجئے کہ شارع نے شراب حرام کیوں کی؟ میری زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا۔ کہ شامت آگئی۔ حضرت تھے بڑے تند مزاج۔ فوراً جھلا اٹھے اور بڑی دیر تک سخت و سست سناتے رہے۔ اور فرمانے لگے تجھے شرم نہیں آتی۔ کہ احکام شرع میں بھی چون وچرا کرتا ہے اسی لئے تو ہم کہا کرتے ہیں۔ کہ انگریزی نہیں پڑھنی چاہئے۔ خیر میں اپنا سا منہ لیکر کھسک گیا۔ مگر میری تشفی نہیں ہوئی تھی۔ اسلئے ایک اور بزرگ سے وہی سوال کیا۔ وہ تھے زمانہ شناس۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ تمہارا سوال اصول سے تعلق رکھتا ہے۔ اور چونکہ فی زمانا ہم لوگوں نے اصول کا پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور فروعات ہی پر جھگڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے تمہارا جواب ذرا مشکل سے ملیگا۔ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری شرع میں ایک بھی ایسا حکم نہیں ہے۔ جسکی کچھ اصل نہ ہو۔ یا جسکی کوئی معقول وجہ نہ ہو۔ اگر تمہیں کوئی جواب نہ دے سکے تو تمہیں ایک لحظے کیلئے بھی یہ نہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ شرع ناقص ہے۔ بلکہ ہمارا علم ناقص ہے۔ ان کی اس فہمائش سے یک گونہ تسکین تو ہوئی۔ مگر پورا اطمینان نہیں ہوا۔

اب ایک روز کا ذکر سنئے کہ میں نے ٹائمس آف انڈیا میں پڑھا کہ آج شام کو فلاں ڈاکٹر صاحب ٹمپرنس پر لکچر دینے والے ہیں۔ میں تو اسی کے خیال میں تھا۔ اسکول سے چھٹی ملتے ہی وہاں پہنچا۔ جہاں لیکچر ہونے والا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے شراب کی برائی میں نہایت مدلل تقریر کی۔ اور نقشجات اور گوشواروں کے ذریعے سے ثابت کر دیا کہ شراب پینے والے بہ نسبت نہ پینے والوں کے زیادہ مرتے ہیں اور عمر بھی کم پاتے ہیں۔ قوت بھی جو دودھ گھی۔ گوشت روٹی وغیرہ غذاؤں سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ شراب سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ نشہ اترجانے کے بعد جو تکلیف اور سستی پیدا ہوتی ہے وہ شراب سے حاصل کی ہوئی عارضی قوت کا عوض دیتی ہے اور نشہ کی قوت اور خمار کی سستی کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم خسارے میں رہتے ہیں۔ غرض اس قسم کی بہت ساری دلیلیں وہ بیان کرتے رہے۔ لیکن دو دلیلیں جو مجھے ابتک یاد ہیں۔ اور جن کا اثر میرے دل پر گہرا پڑا تھا۔ یہ تھیں کہ انہوں نے کہا کہ شراب پینے والوں کے دل پر چربی چڑھ جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس چربی کے خول کا حجم بڑھتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ عمل انقباض کی وجہ سے کام چھوڑ دیتا ہے جسکا نتیجہ ہلاکت ہے۔ انہوں نے اس دلیل کو عملی طور سے اس طرح ثابت کیا تھا کہ لکچر سے تین دن پہلے ایک گوشت کے تازہ ٹکڑے لیکر دو ٹکڑے کیا۔ ایک ٹکڑا ایک ایسی شیشی میں رکھدیا۔ جس میں خالص پانی بھرا ہوا تھا۔ اور دوسرا ٹکڑا دوسری شیشی میں ڈال دیا۔ جس میں شراب بھری ہوئی تھی۔ تین دن گذرنے کے بعد تقریر کرتے ہوئے جب انہوں نے دونوں شیشیاں ہمیں دکھلائیں تو وہ گوشت کا ٹکڑا جو پانی میں پڑا ہوا تھا اپنی اصلی حالت پر تھا۔ مگر شراب میں ڈوبے ہوئے ٹکڑے کا رنگ بھی متغیر ہو گیا تھا۔ اور اسپر ایک قسم کی سفیدی اور غبار بھی چھایا ہوا تھا۔

دوسری دلیل دیتے ہوئے انہوں نے پہلے ہمیں یہ سمجھایا۔ کہ خون کی بناوٹ کس طرح پر ہے اور اس کا خلط کیا ہے خون ایک شفاف بے رنگ سیال ہے جسمیں سرخ رنگ کے خوردبینی کرے تیرتے ہیں اور جنکی وجہ سے ہمیں خون کا رنگ سرخ نظر آتا ہے یہ کرے نہایت منتظم اور بالکل مدور ہوتے ہیں اور خوردبین کو ذریعہ

ahmadimuslim.de

ایسے نظر آتے ہیں۔ جیسے سڈول تازہ مٹر کے دانے لیکن شرابیوں کے خون کو خوردبین سے دیکھا جائے تو یہ کرّے ایسے نظر آتے ہیں جیسے مرجھائے ہوئے مٹر کے دانے اور جن کے رنگ میں بھی ایک قسم کا بلغمی پن پایا جاتا ہے۔ جن کے دیکھنے سے نفرت پیدا ہوتی ہو ڈاکٹر صاحب نے ایک نقشہ بھی دکھلایا تھا جس پر شراب نہ پینے والوں کے خون کے کرّے اور شراب پینے والوں کے خون کے کرّے بھی بڑا کر دکھائے گئے تھے۔ جس وقت شراب کا نام سنتا ہوں یا کسی کو پیتے دیکھتا ہوں تو فوراً ان دو تشبیہوں اور دو نوع قسم کے کرّوں کا نقشہ میری دماغی آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور شراب پینے پر دل کا للچانا تو درکنار اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

افسوس ہے۔ کہ ہمارے مذہب کے اصول تو ایسی سائنٹیفک باتوں پر مبنی ہوں۔ لیکن ہمارے مولوی ان اصول کو نہ سمجھا سکیں۔ اور ان باتوں میں غیر ہماری تسکین کریں۔ میں یہ کہنا بھول گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب جنہوں نے لیکچر دیا تھا۔ پارسی تھے۔ اور جن کے مذہب میں شراب کی ممانعت ہی نہیں بلکہ بعض مذہبی رسوم میں بھی استعمال کیجاتی ہے۔

انشاء اللہ کسی وقت لحم الخنزیر کے متعلق بھی ایک ایسا ہی مضمون ہدیہ ناظرین کروں گا۔ (عصر جدید)

# اسلام اور رسوم

اسلام کو جہاں اور باتوں پر ناز تھا۔ وہاں اسکو ایک بہت بڑا فخر اس امر پر بھی تھا۔ کہ اس نے تمام متوہمانہ رسموں بد عادتوں اور مضر رواجوں کی دنیا سے بیخ کنی کر دی۔ اور ما وجدنا علیہ آباءنا کی مستحکم دیوار کو جو دینی اور دنیوی ترقیوں کے آگے سدراہ ہو رہی تھی۔ ڈھا کر گرا دیا۔ جس طرح اسلام میں بعض اور خوبیاں ایسی پائی جاتی ہیں۔ جو دنیا کے دوسرے ملل و مذاہب کو نصیب نہیں اسی طرح دنیا میں کوئی دین یا مذہب ایسا نظر نہیں آتا۔ جو رسوم قبیحہ کی آلائشوں سے پاک ہونے میں اسلام کی ہمسری کا دعوے کر سکے۔ باوجود اس کے کہ اسوقت تمام دنیا یورپ کی تہذیب کا لوہا مان رہی ہے اور اس کی علمی روشنی نے ربع مسکون سے جہل کی تاریکی دور کر دی ہے۔ پھر بھی وہاں اب تک بہتیرے رسم و رواج ایسے پائے جاتے ہیں جنکی بنا محض توہمات پر ہے۔ اور جن سے سوائے اخلاقی پامالی مضرت کے قوم کو کوئی نفع نہیں پہنچا۔ افسوس ہے کہ اسلام پر ہندوستان میں آ کر جہاں اور تباہیاں آئیں وہاں اسکو ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی پہنچا۔ کہ اس کے خوبصورت روشن چہرے پر رسوم قبیحہ کے بیشمار بدنما داغ دکھائی دینے لگے جسکی وجہ سے بجائے اسکے کہ ایک خدائی اس دلربا شکل کی فدائی ہوتی۔ اسکو نفرت و استکراہ کی نظر سے دیکھنے لگی۔

اسلام اور رسوم ایک ایسا وسیع سبجکٹ ہے کہ اگر اس کے ہر ایک پہلو پر پوری طرح سے بحث کی جائے۔ اور وضاحت کے ساتھ دکھلایا جائے۔ کہ حقیقت میں اسلام ایک کیسا سیدھا سادہ مذہب تھا مگر مختلف ممالک میں جا کر اس کی شکل اور وضع میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں اور اسکو کیا کیا نقصانات پہنچے تو بجائے خود ایک ضخیم کتاب طیار ہو جائے۔ ہمیں اس آرٹیکل میں جو کچھ دکھانا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں پہنچ کر اسلام جیسا آزاد مذہب رسوم کی قیود سے کسقدر جکڑ دیا گیا۔ اور ان رسوم سے بھی جو اور اخلاقی مضرتیں اسکو پہنچیں۔ ان سے قطع نظر کر کے ہمارا مقصد یہاں صرف اسی قدر ہے۔ کہ ان رسوم کی بدولت ہندوستان کے مسلمانوں نے جو مالی نقصانات برداشت کئے اور کر رہے ہیں۔ ان کو باختصار بیان کریں۔

سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ آیا انسان کے ساتھ اسلام نے حقیقت میں کچھ رسوم ایسی لگا دی ہیں۔ کہ جنکی انجام دہی میں خود اس کو یا اس کے والدین کو بجز صرف زر کے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔ اب انسان کے زمانہ حیات کو بالتسلسل اس کی پیدائش سے اسکی موت تک دیکھو۔ اچھا خیال کرو۔ کہ ایک انسان پیدا

ahmadimuslim.de

ہوا۔ پیدائش کے بعد پہلی رسم جو اسلام نے اس کی ذات کیساتھ لگائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے کانوں میں اذان دی جائے۔ اور وہ صرف اس امر کے سمجھانے کیلئے کہ یہ لڑکا داخل اسلام ہوا۔ اس اذان کے دینے میں کیا کچھ صرفِ زر کی ضرورت ہے؟ نہیں۔ ایک کوڑی بھی خرچ کرنے کی حاجت نہیں۔ دوسری رسم عقیقہ یا نسیکہ ہے جسمیں لڑکے کے سر کے بال اتارے جاتے ہیں۔ اسکا نام رکھا جاتا اور اس کی طرف سے ایک یا دو جانور قربانی کئے جاتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ بچے کا سر منڈوانے میں کچھ ایسے خرچ کا کام نہیں اور نہ نام رکھنے میں کسی قسم کے صرف کی ضرورت ہے۔ رہی قربانی۔ وہ بھی صرف اہل وسعت پر ہے جو کر سکتا ہے۔ کرے۔ نہ کر سکتا ہو۔ نہ کرے اس کے بعد ختنے کی رسم ہے۔ اس کے ساتھ بھی کوئی ایسے لوازم نہیں لگائے گئے ہیں۔ جنہیں خرچ کی ضرورت ہو۔ بالغ ہونے پر مرد و عورت کیلئے نکاح ضروریات میں سے قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اسلام نے اس کے ساتھ بھی کسی قسم کی رسم وغیرہ کی بیخ نہیں لگائی۔ ہاں مرد کو ولیمہ کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ آج تو مہاجن سے دو چار ہزار روپے سودی قرض لے کر تمام اہل قرابت اور دوست احباب کو الوان نعمت کھلادو اور کل خود نانِ شبینہ کو محتاج ہو کر بھیک مانگنے کی نوبت آئے۔ بلکہ اپنے مقدور اور وسعت کے مطابق تھوڑے سے دوست احباب کو کھانا کھلا دیا جائے جس سے نکاح کو شہرت ہو جاوے۔ اور اس مواکلت اور مشاربت سے باہمی اتحاد کو تقویت ہو۔ اب شادی کے بعد سے موت کے وقت تک انسان کے ساتھ اور کوئی رسم وابستہ نہیں کیگئی۔ اس کے مرنے کے بعد اسکے اقربا یا احباب کا فرض صرف اسی قدر ہے۔ کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اُسے خاک کے نیچے دبا آئیں اور بس

اب رہے فرائض دینی وہ چار ہیں نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ نماز اور روزے میں کسی خرچ کی ضرورت نہیں۔ رہا حج اس کے ساتھ من استطاع الیہ سبیلا کی قید لگی ہوئی ہے جسکی تفسیر میں فقہا نے بڑی بڑی شرطیں لگائی ہیں۔ اور غور کا مقام ہے۔ کہ جب یہ امر مسلم ہو گیا ہے۔ کہ کسی قوم کی تقویت اور ترقی کے لئے اس میں قومی جلسوں اور صحبتوں کا جاری رہنا نہایت ضرور ہے۔ چنانچہ اسی غرض سے خود ہندوستان میں کچھ عرصے سے کانگریس کانفرنس اور دوسری مجلسیں منعقد ہوا کرتی ہیں۔ جن میں ملک کے ہر حصے کے باشندے زحمت اور اخراجات سفر برداشت کر کے جا کر شریک ہوا کرتے ہیں۔ تو پھر اگر اسلام نے ایک سالانہ کانفرنس یا کانگریس ایسی قائم کی۔ جس میں اس کے تمام پیرو خواہ وہ پردۂ زمین کے کسی گوشے کے رہنے والے کیوں نہ ہوں۔ بشرط وسعت زندگی بھر میں ایک بار ضرور شریک ہوں۔ اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر تبادلۂ خیالات کریں۔ اور باہمی مشورے سے اپنی ہر قسم کی دینی و دنیاوی ترقی کی راہیں سوچیں۔ تو اس نے کیا برائی کی؟ ایسی باتوں میں روپے خرچ کرنا قوم کیلئے باعث تباہی و ہلاکت نہیں بلکہ موجب رحمت اور برکت ہے۔ اب زکوۃ کی حالت ملاحظہ ہو۔ اسکو کون سا عاقل صرفِ بیجا کہیگا؟ اس اصول کو تو ہر ایک متمدن قوم ملک میں میزانِ دولت کے پلڑوں کو برابر رکھنے کے لئے ضروری اور لابدی سمجھتی ہے۔

اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا اور ادیان و ملل کی طرح اسلام نے بھی اپنے پیرووں کے لئے کوئی میلے ٹھیلے یا پرب تیوہار ایسے قائم کر رکھے ہیں۔ جن میں لایعنی مصارف کے چارہ ہی نہ ہو۔ مسلمانوں کیلئے اگر کوئی تیوہار رکھے گئے ہیں تو وہ صرف دو ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحٰی۔ تو کیا ہندوؤں کی دیوالی اور عیسائیوں کے بڑے دن کی طرح مسلمانوں کے ان دونوں تیوہاروں میں بھی ظاہری آرائش اور دھوم دھام ضروریات سے ہے؟ اس کا جواب تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیس العید لمن لبس الجدید والے مشہور خطبے سے بخوبی ملتا ہے۔ رہی عید الاضحٰی کی قربانیاں وہ اہل استطاعت کیلئے ہیں اور اہل وسعت کے لئے (بقدر وسعت) فی کس یا تمام اہل بیت کی طرف سے ایک ایک قربانی کر دی کوئی مشکل بات نہیں۔

جو باتیں ہمنے اوپر بیان کیں۔ ان کے سوا اسلام میں تو اور کوئی فرض دینی یا رسم مذہبی ایسی نہیں دکھائی دیتی جس میں صرف بیجا داخلِ فرضیت

ahmadimuslim.de

سمجھا گیا ہو۔ آؤ۔ اب دیکھیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے رسوم کی پابندی کے لحاظ سے کہاں تک اُس اسلام کی پیروی اختیار کی ہو جس نے ایک عالم کو اپنی سادگی وضع کا فریفتہ کر لیا تہا۔ اللہ اکبر! ان کی اور اصل اسلامیوں کی رسوم وعادات میں تو وہ بلا کا فرق ہو گیا ہے۔ کہ اگر پہلی اسلامی صدی کا کوئی شخص اسوقت زندہ ہو جاوے اور ان کے رسوم واطوار دیکہے۔ تو اُس کو اِن کے مسلمان تسلیم کرنے میں ویسا ہی تامل ہو۔ جیسا رات کو دن مان لینے میں جسطرح ہمنے پہلے انسان کی زندگی کی تمام حالتیں اُس کی پیدائش سے موت تک دکھائی ہیں۔ اور یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ اس تمام زمانے میں اسلام نے فی الحقیقت کن سے فرائض اور رسوم اُس کیساتہ لازم کر دئیے ہیں۔ اسی طرح علی التسلسل ہمیں یہ دکھانا ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں نے ایک انسان کو اُس کی پیدائش ہی کے وقت سے رسوم کی قیود میں اسقدر جکڑ دیا ہے۔ کہ مرنے ہی پر اُن سے رہائی ممکن ہے۔ نہیں نہیں سچ تو یہ ہے۔ کہ مر کر بھی اُن سے چہٹکارا نہیں ملتا۔

اچھا۔ فرض کیجئے۔ کہ ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب تک اُس کی چھٹی اور مونڈن میں اتنے روپے نہ اڑائے جائیں۔ کہ حقیقت میں اس کے والدین کی پوری حماقت ہو جاوے۔ اور انہیں اپنی چھٹی کا دودھ یاد کرنا پڑے۔ تو وہ چھٹی چھٹی ہی کیا اور وہ مونڈن مونڈن ہی کیا! آگے چلئے اب کیا ہے؟ نمک چشی ہے یا کھیر چٹائی ہے اس میں بھی اگر زیادہ نہیں۔ تو دو چار ہزار روپے بھی نہ لنگالے۔ تو برادری میں کیونکر منہ دکھانے کے قابل رہ سکتے ہیں۔ اب وہ مولود اگر لڑکا ہے۔ تو اسکے ختنے ہیں۔ اگر لڑکی ہے تو اُس کے کان چھیدنے ہیں۔ چند ہزار روپیوں کا اِدہر سے اُدھر چلا جانا تو کوئی بات ہی نہیں ہو۔ اب اسکے مکتب کی تیاری ہے۔ اسمیں کم سے کم اتنا سرمایہ صرف کرنا تو ضروریات سے ہے۔ کہ اپنے پلے ایک ٹکا بھی باقی نہ رہے جس سے اس لڑکے کی کچھ بھی تعلیم وتربیت ہو سکے۔ ورنہ نولیٹر و بیگانے الحشت نمائی کریں گے۔ اس بیان میں ہمنے مبالغے کو مطلق راہ نہیں دی ہے۔ بیسیوں خاندان ہمنے بچشم خود ایسے

دیکھے ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی اولاد کے مکتبوں میں ہزاروں روپے خرچ کر ڈالے اور اب روپے کے نہ رہنے کے سبب ان کی وہی اولاد بے تعلیم وتربیت آوارہ ماری پہرتی ہے۔

اب شادی کی رسم لیجئے جو تمام رسموں میں زیادہ اہم سمجھی گئی ہے اور جس ایک رسم کے ساتہ پچاسوں سینکڑوں رسمیں بطور ذریات اور توابع کے لگ گئی ہیں۔ اور جن سے کسی طرح چہٹکارا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس کا تو پوچہنا ہی کیا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے ایک پوری ضخیم کتاب کے لکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی شخص کی خواہش ہو۔ کہ ہندوستان اور خاص کر صوبہ بہار کے ایک شریف مسلمان خاندان کے ہاں کی شادی کا چھوٹے پیمانہ پر فوٹو دیکھ لے۔ تو اُسے چاہئے۔ کہ وہ پٹنے کی ایک شریف خاتون یعنے والدہ مسٹر محمد سلیمان بیرسٹر کی تصنیف کردہ کتاب اصلاح النساء کا ضرور مطالعہ کرے۔ غرض شادی حقیقت میں وہی شادی سمجھی جاتی ہے۔ جس میں پوری طرح سے خانہ بربادی ہو جاوے۔ اور تمام املاک جائیداد کو آتشبازی وغیرہ میں پہونک کر دربدرگدائی کرنے کی نوبت آ جائے۔

غیر آدمیوں کی شادیاں تو بجائے خود رہیں۔ ہمنے ایک ایسے خاندان کے مدوجزر کی حالت بچشم خود دیکھی ہے۔ جس میں لڑکیوں کی شادیوں میں نہائیت دہوم دہام کر دیکہاتی تہی۔ اور تمام رسوم ایک ایک کر کے ادا ہوتی تہیں اور اس طرح سینکڑوں روپیوں پر بیدریغ پانی پہیر دیا جاتا تہا۔ لیکن اِن غلط کاریوں کا آخر نتیجہ کیا ہوا؟ آہ۔ اس دولتمند خاندان کے ان لڑکوں اور جوانوں کو جو نہائت ہی عیش وآرام میں پلے تھے۔ اور جن کے گھر سے سینکڑوں محتاجوں اور غریبوں کی دن رات پرورش ہوتی تہی۔ نہائت تباہ حال در بدر دست سوال پہیلاتے دیکہا بعض کی تو یہ حالت دیکہی۔ کہ اُس عیش وتنعم کے وقت میں جو انہیں افیون نوشی وغیرہ کی دہت پڑ گئی تہی (کیونکہ یہ عادتیں ہندوستان میں دولت وثروت کے ساتہ لازم وملزوم سمجھی جاتی ہیں) تو اِس افلاس وکربت کے زمانے میں اگر کسی شخص نے انپر

ahmadimuslim.de

ترش کھا کر انہیں دو چار پیسے ہی دیئے) تو بجائے اس کے کہ وہ اُن پیسوں سے کچھ کھا کر خود کو عذاب الجوع سے نجات دیتے۔ انہیں افیون نوشی میں صرف کرتے۔ اور فاقوں پہ فاقے کھینچتے کھینچتے اُن کی پیٹھ دُہری ہو جاتی۔ ان کے جانی دشمنوں کا دل بھی جنہوں نے انہیں کبھی اس عیش و آرام کی حالت میں دیکھا تھا۔ اب ایسی دردناک حالت میں انہیں دیکھکر پگھل جاتا۔ اور بے اختیار اشکِ حسرت بہانے لگتے سچ ہے؛

ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم فاعتبروا یا اولی الابصار

اب شادی کے بعد کی حالت ملاحظہ کیجئے۔ اگر خدا نے صاحب اولاد کیا۔ تو ہر ایک لڑکے کی چھٹی۔ مکتب۔ وغیرہ میں اگر زیادہ نہیں۔ تو اسقدر تو ضرور اُسے خرچ کرنا واجبات سے ہے۔ جو خود اُس کی تقریبوں کے موقعوں پر اُس کے والدین نے صرف کیا تھا۔ گو اُس کی حیثیت اُس کے بزرگوں کی حیثیت سے کتنی ہی تنزل کر گئی ہو۔ مگر خدا نخواستہ عزت اور شرافت میں تو سر مو فرق نہیں آیا ہے۔ اور عزت و ناموس کا مقتضا یہی ہے۔ کہ جو رسمیں جس طریق اور جس انداز سے بزرگوں سے ہوتی آئی ہیں۔ اُس سے رتی بھر کمی نہ ہونے پائے۔ ورنہ تمام اہل برادری میں تھڑی تھڑی ہوگی۔ اور کسی سے منہ دکھلانے کے قابل نہ رہیگا۔ غرض اس کے والدین اگر فضول خرچیوں کی بدولت چاہِ عمیق میں گرے تھے۔ تو یہ اُن کی ریس کرنے کے ہاتھوں تحت الثرےٰ کو جا رہا۔ ع

ہیں عقل و ہمت ہمہ باید گریست

بادی النظر میں یہ سمجھ میں آتا ہو کہ رسموں کا تعلق انسان کیسا تھ اُس کی زندگی تک ہوگا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ گو انسان مر کر خود یقیناً تمام دنیاوی قیود سے رہا ہو جاتا ہے۔ مگر ہندوستان میں اسکے مرنے پر بھی اسکے ورثہ کو رسوم کی قیود سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ اسکے مرنے پر پھول تیجا۔ چہلم۔ برسیاں۔ چالیسیاں برسی وغیرہ کا ہونا ضروری ہے جسکے انجام میں اسکے پسماندوں کو چاہیئے کہ اپنے بزرگوں کے ایک ایک نقش بھی سنبھلے۔ مثلاً اگر برسی وغیرہ سے بھی فراغت ہوگئی۔ تو شب برات ایک ایسا سالانہ تیوہار ہے جس میں

سات پشت کے مردے اپنے اپنے نام سے کچھ نہ کچھ پیسے لے ہی مرتے ہیں

اس کے علاوہ ہندوستان کے مسلمانوں نے خاص کر جن قدر رسوم کو مذہبی فرائض سمجھکر اپنے آپ پر لازم کر لیا ہے۔ اور جنکی انجام دہی میں کچھ کم مصارف کے بار نہیں ہوتے۔ اُنکی تعداد بھی اُن رواجی باتوں سے ہرگز کم نہیں ہے۔ جنکی پابندی کو وہ دنیاوی حیثیت سے ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ باتیں تو ایک طرف رہیں جو وہ اسلام کے نام سے کرتے ہیں۔ گو حقیقت میں اُن رواجی باتوں کو قطعاً اسلام سے تعلق نہیں۔ اور وہ مبتدعات میں سے ہیں بعض تو ایسی رسمیں جاہل مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں جو خاص ہندؤں کی معتقدات اور اعمال مذہبی میں سے ہیں۔ اور جنہیں اسلام سے کوئی لگاؤ نہیں۔ مثلاً ماتا اور گنگا کی پوجا۔ چھچھ چھٹیا۔ ہولی دیوالی وغیرہ تیوہار منانا

یہ دونوں باتیں تو کسی قدر وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئیں۔ کہ حقیقت میں کہاں تک اسلام میں رسوم کی پابندیاں رکھی گئی ہیں اور ہندوستان کے مسلمانوں نے کہاں تک اپنے آپکو ان قیود سے جکڑ لیا ہے۔ اور اسکی بدولت انہیں آئے دن کیا کچھ نتائج بد دیکھنے پڑتے ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہاں کے مسلمانوں میں رسم و رواج نے کیونکر اسقدر زور پکڑا۔ اور اس کے ذمہ دار کون لوگ ہیں اور قید رسوم سے رہائی پانے کی کیا تدبیر کی جا سکتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جو جو رسمیں یہاں کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں وہ قریب قریب سب ہندؤں سے اخذ کیگئی ہیں بلسان العصق

## عید الضحےٰ میں اختلاف

عموماً ملک میں عید یکشنبہ کو ہوئی۔ مگر امرتسر۔ پشاور۔ ملتان۔ جھنگ۔ کوئٹہ (بلوچستان) میں بھی شنبہ کو عید ہوئی

. . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

. . . . . . افسوس کہ مسلمانوں کی کوئی کل سیدھی نہیں عید الفطر یا اختلاف ہو تو ایک وجہ بھی ہے۔ کہ تحقیق کی فرصت نہیں حیرانی تو یہ ہے کہ عید اضحےٰ پر بھی اختلاف جہمیں ہفتہ کیا عشرہ کی فرصت ملتی ہے جسمیں کل دنیا سے تحقیقات ہو سکتی

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**جاپان** کا انتظام قابل تعریف ہے اور تین لاکھ فوج بغیر تربی فوجوں کے انتظام میں خلل پہنچے کے میدان جنگ کو جا سکتی ہے۔

**اخباروں** میں ایک تار شتہر ہوا ہے کہ جاپانیوں نے روسیوں کو وہ تمام جہاز شنگھے اور ڈولنی کے مابین ٹرینیں سائبیرین ریلوے کی آمد و رفت کے لئے رکھی ہوئے تھے پکڑ لئے ہیں۔

**چین** روس کے ساتھ جنگ کرنے میں جاپان کا طرفدار ہوگا۔ اور منچوریا کو چینی صوبہ قائم رکھنے کیلئے جنگ کریگا۔

**دارالخلافہ** روس میں بیان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں کی ایک جرار فوج خلیج لیاؤتنگ کو بڑھ رہی ہے۔ تاکہ پورٹ آرتھر کے آس پاس ریلوے لائن کا سلسلہ توڑ دیا جاوے۔

**چیفو** سے تار خبر کے ذریعے معلوم ہوا۔ کہ پورٹ آرتھر کے قلعہ والوں نے تین روسی جہازوں کو جاپانی جہاز سمجھکر غرق کر دیا دشمن سے گمان کیے اتنا ہی۔

**سرکاری** رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ششماہی مختتمہ دسمبر گذشتہ میں ہندوستان کے ڈاکخانوں سے ۲۹ کروڑ نوے لاکھ چیزیں گئیں جو ششماہی ماقبل سے نوے لاکھ زیادہ تھیں۔

**کلکتہ** کے بڑے بازار میں ایک گھی کا گودام آگ پکڑ گیا۔ ایک لاکھ روپیہ کا گھی تلف ہوا۔

**مرزا قادیانی** کے گورداسپور والے مقدمہ کی تاریخ ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء مقرر ہوئی ہے۔

**منچوریا** میں اکیسو جاپانی جاسوس پکڑے گئے۔ ۲۰ جاپانی ستاک کے رنگ تھے۔

**افواہ** ہے کہ زار نے ترکستان کے گورنر کو حکم دیا ہے کہ اگر انگلستان تبت میں یا کسی اور طرف کچھ بھی پیشدستی کرے تو فوراً افغانستان پر حملہ کر دے (گیدڑ بھبکی)

**بڑی لڑائی** خبر ہے کہ دریا یالو پر روسی اور جاپانی افواج میں سخت لڑائی ہوئی ہے۔ زار نے تقریر میں کہا کہ ہم جاپان کو سوگنا نقصان پہنچائیں گے (بیچارہ روس کی دھمکی ہے)

**زار** شاہ روس نے فرمان شاہی صادر کیا ہے جس میں جاپان پر بڑا غیظ و غضب ظاہر کرکے بیان کیا ہے۔ کہ گو روس کی طاقت و عظمت اور نام کے حسب حال دشمن کو صدمہ پہنچا سکنے کیلئے ہمیں کافی تیاریوں پر بہت وقت صرف کرنا پڑیگا۔ لیکن جاپان یاد رکھے کہ اس کی بے ایمانی اور بلا وجہ اشتعال دہی کا انتقام سوگنا لیا جائیگا (دھمکی ٹھیک ہے لیکن كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ)

**روس** نے امریکہ کے شہر سینٹ لوئیس کی نمائش میں شریک ہونیکا ارادہ چھوڑ دیا۔ جب جاپان کو خبر لگی تو جو جگہ روس کیلئے مختص تھی وہ بھی جاپان نے اپنی مصنوعات کیلئے درخواست کرکے لے لی۔

**کلکتہ** ۱۹ فروری۔ روسی پورٹ آرتھر میں جاپانی باشندوں کو بھوکا مار رہے ہیں اور سپاہی عام لوٹ مار کر رہے ہیں کوئی نظام و قاعدہ نہیں دریائے یالو پر عنقریب لڑائی ہونے والی ہے۔ خبر ہے کہ ایک لاکھ جاپانی سپاہ اس ہفتہ جاپان کے مختلف بنادر سے جہازوں پر سوار ہوگی۔ لیکن مقامات روانگی کو خفیہ رکھا گیا ہے۔

**روسی** وسطی مانچوریا کے شہر نوچینگ کو قلعہ بند کر رہے ہیں اور بحری و فوجی دستوں کو از سر نو مرتب کر رہے ہیں۔

**جو** جاپانی باشندے ولاڈی ووسٹاک سے ٹوکیو گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہاں حملے کے روکنے کے لئے کچھ تیاری نہیں کی گئی۔ نہ روسیوں نے دہانہ پر کوئی تارپیڈو سمندر میں رکھے ہیں نہ سرنگیں بنائی ہیں اور جو روس تارپیڈو کشتیاں وہاں ہیں وہ سمندر کے منجمد ہونیکی وجہ سے ایک جگہ جکڑی ہوئی ہیں۔

**گرفتاری** خبر ہے کہ کاسکوں کے ایک دستے نے کوریا کے بندر میچو کے قریب ایک جاپانی میجر اور سات جاپانی سپاہیوں اور غیر فوجیوں کو بتاریخ ۱۹ فروری مع نقشہ جات و کاغذات جو ان کے پاس تھے پکڑ لیا ہے۔

**لنڈن** ۲۰ فروری۔ جاپانی سفیر مقیم لنڈن بیرن ہیاشی کام کی کثرت سے بیمار ہو گیا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ تندرست ہو گیا ہے۔

حسب الارشاد مولینا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

# لہ الحمد
# اہلحدیث
## امرتسر

امرتسر ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ھذا

(۱) خدمت اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے - عہ

والیان ریاست سے - عہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے - للعہ

عام خریداروں سے - ہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہو

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے - جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر بنام مالک ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے - بیرنگ ڈاک واپس

## اہلحدیث کی ترقی

محض خدا کے فضل اور اسکی تائید سے یہ اظہار کیا جاتا ہے - کہ اہلحدیث کی موجودہ رفتار قابل تسکین ہے قوم نے اسکی طرف خاص توجہ کی ہر جہت طرف سے اسکی آؤ بھگت ہے ذرہ دیر لگنے یا وقت پر نہ پہنچنے پر شکایات پہنچتی ہیں جو اسکی قبولیت کے آثار ہیں استفسار اور استفتا آتے ہیں کہ اسی کام کیلئے ایک مفتی مقرر کیا جاوے تو شاید کافی نہ ہو سکے مضامین کی یہ کثرت کہ ایڈیٹوریل کی جگہ بھی گھیر لیتے ہیں مشکل یہ کہ اخبار کی ضخامت چار ورق ہیں جنمیں سے ایک ورق خبروں کیلئے چاہئے اس لئے تجویز ہے کہ دو ورق اور بڑھائے جائیں یعنی ہفتہ وار چھ ورق کلاں پر نکلا کرے لیکن تعداد اشاعت پر نظر کرنیسے یہ بوجھ گراں ایسے تھوڑے سے بچے کی گردن

# غزل در توصیفِ سنّت

بنائے تب عزت ہے رسول اللہ کی سنت
ہمارے اوجِ رحمت ہے رسول اللہ کی سنت
مدارِ ہر سعادت ہے رسول اللہ کی سنت
مہِ چرخِ کرامت ہے رسول اللہ کی سنت
دلیلِ راہِ جنت ہے رسول اللہ کی سنت
کفیلِ اہلِ سنت ہے رسول اللہ کی سنت
عدوِ اہلِ بدعت ہے رسول اللہ کی سنت
حبیبِ اہلِ سنت ہے رسول اللہ کی سنت
نہیں شک اس میں ہیں سب بدعتی مقہورِ سنت کے
کرے بدعت سے نفرت ہے رسول اللہ کی سنت
ہے یہ مومن کو بس لازم کرے اکرام سنت کا
شریعت کی تو زینت ہے رسول اللہ کی سنت
رسول اللہ کی سنت سے ہیں کفار سب ذلیل
سپاہِ مومن تو راحت ہے رسول اللہ کی سنت
گروہِ اہلِ بدعت کے لئے گر سمِ قاتل ہے
تو سنی کو حلاوت ہے رسول اللہ کی سنت
موحد کی غزل سن کر کہا یہ اہلِ سنت نے
بڑا تی تیری حرمت ہے رسول اللہ کی سنت

(البرہان)

# غزل در ردِ بدعت از منشی عبد الرؤف موحد

ہے بدعتی تو رسے آخر سقر
سنی خوش نصیب ہے جنت میں اپنا گھر
سمجھا ہے تو نے محفلِ مولود کو حسن
بچو گنا صواب ہے۔ کر اس فعل سے حذر
ڈھولک بجاتے ناچتے ہیں پیر اپنا بجا
عرسوں میں جا کر دیکھ تجھے شبہ ہو اگر
دکھلاتے ہیں یہ کام شیاطین کو کرتے ہیں
اسلام کے ہیں خار۔ ہیں معبود بکار زر
عرسوں کی عالِ قال شریعت میں ہے حرام
رہ اس سے تو تو نفرت کر انجام پر نظر
مکار صوفیوں نے بچھایا ہے دامِ کید
اس میں نہ ہو اسیر خدا تو خدا سے ڈر
مُلّانے جو کہ کھاتے ہیں مالِ حرام کو
انکے بطون ہوں گے وہ سوزانِ شرر
کر اپنا پیشوا تو قرآن و حدیث کو
چاہے نجات روزِ قیامت میں اپنی گر
محشر میں بدعتی کی شفاعت کبھی نہ ہو
شافع نہ بانینگے کبھی اس کلام پہ کر
بدعت ہو گمرہی نہیں اس میں ذرا بھی شک
دلائیگی تجھکو ناصحین۔ ناسی کرے گر
عبد الرؤف تیرا سخن سرسبز ہو و حفظ
مقصود ہو ہدایتِ عالم۔ نافع زر

# یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۷ء میں ذیل حل مسائل اس سوال کے جواب میں کہ یا رسول اللہ کہنا بجا ہے۔ حکیم نور الدین جی موحدین کی مخالفت کرتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ کہنا درست ہے۔ مگر جو دلائل اسکے لئے لائے ہیں وہ ویسے ہی بودی ہیں۔ جو ایک گھوڑے کو بیل ثابت کرنے میں نہایت کھینچ تان اور بڑی ہکا کا دوڑ کے ساتھ پیش کئے جائیں حیات مسیح علیہ السلام کے ماننے والوں کو تو مسیح میں الوہیت اور اسکو حی القیوم و سمیع و بصیر ماننے والا ٹھہرا کر مشرک بنایا جاتا ہے۔ اور جو یا رسول اللہ کہنے کی تائید میں خود حکیم صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر زمانہ میں موجود لینے وہی حی القیوم سمیع و بصیر ہونا قرار دیتے ہیں اور اس موجودگی کے ثبوت میں مرزا صاحب کی موجودگی کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے ایک لطیف اشارہ اس بات کی جانب پایا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب بھی ہر زمانہ میں موجود یعنی حی القیوم سمیع و بصیر رہینگے۔ اور ہر ایک مرزائی کو یا احمد کہنا درست ہوگا گویا کہ یا رسول اللہ کے اس مشرکانہ پکار کے جواز سے مرزا صاحب کو یا مرزا پکارنے کا رستہ صاف کیا گیا ہے جو مرزا صاحب کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے ان اللہ کے اجتہاد کو اپنی آنکھیں بند کرکے کچھ وہی مرید بلا دلیل تسلیم کریں گے۔ جو حکیم الامت کو بھی روح القدس کا ہم زبان مانتے ہوں گے۔ ورنہ ایک وہ تھا جب وقت یا اللہ اور ایک اب ہے جب یا رسول اللہ کہتا ہے دونوں کا مقصود استمداد و استغاثت کے سوا

اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر یاد رہے۔ کہ ایک ورد کے مفہوم میں حق و باطل کا فرق ہے ایاک نستعین کی بنا پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ہی سے استمداد اور استعانت چاہا کرتے تھے اور اپنے اس قومی نمونہ سے امت کو گھیر گھار کر محض اسی نقطہ پر متفق فرمایا کرتے تھے علاوہ ازیں ہر حال میں وہ کہنے پر مامور تھے۔ قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا الا ماشاء اللہ۔ یا رسول اللہ کے جواز میں حکیم صاحب نے ایک نئی شاخ فرمائی ہے۔ جس کے اظہار کی نکالا کہ دنیا کو ایک تازہ مفہوم کا سبق دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک ناجائز کو جائز قرار دیتے ہیں بہت ساری ناجائز و بے ربط باتوں سے انکو کام لینا پڑ گیا۔ یہ تو بالبداہت ثابت ہے۔ کہ ہر ایک زندہ شخص کو خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ بالمقابلہ یا کہکر مخاطب کیا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ غائب ہے یا فوت ہو گیا ہے۔ تو پھر اس حاضرانہ خطاب کا مستحق سوائے خدا حی القیوم سمیع و بصیر کے اور کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔

حکیم صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

قولہ۔ کیا جب اللہ تعالے کو یا کہکر پکارا جاتا ہے تو وہ سامنے حاضر ہوتا ہے حسی طور پر تو اس کا ثبوت نہیں الخ

سبحان اللہ یہاں تو حکیم صاحب نے غضب ہی ڈھا دیا۔ اور اپنی ساری حکمت اور تبحر علمی کی قلعی کھولدی۔ اس کے جواب کو طول نہ دیکر ہم صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کریں گے۔

فقیر بے معرفت نہ آرامد۔ تا کاوش بکجز نہ انجامد

افسوس ایک تعصب سو جہالتوں کی ماں بن جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی تعلیمات و حکیم صاحب کی تلقینات کا مقابلہ کرتے وقت ہم ششدر رہجاتے ہیں کہ یا اللہ یہ چراغ تلے اندھیرا کیا ہے! چنانچہ الحکم کے اسی پرچہ کے صفحہ ۴ کالم ۲ میں "ابرار اخیار ملت اور اللہ تعالے" کے ذیل میں کالم ۳ تک ناظرین ملاحظہ کریں۔ کہ مرزا صاحب انکے قدیم مسئلہ کی حمایت کس زور کیساتھ کر رہے ہیں۔ جس سے حکیم صاحب کے حل مسائل کو بھاگتے رستہ نہیں ملتا۔ پیر یا استاد تو خدا ہی کا رستہ طے کرتے ہیں اور مرید یا شاگرد اسپر کانٹے بچھاتے رہیں ع

ایں چنیں ارکان دولت خانہ ویرانی کنند

حکیم صاحب سے ہم مودبانہ التجا کرتے ہیں کہ جبکہ حکیم الامت کا خطاب انکو مرزا سے مل چکا ہے۔ تو انکو چاہیے کہ اپنی حکمت کی گدی پر بیٹھے رہیں مگر مسند رسالت کو نہ دبا دیں کہ ع

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد

اور ساتھ ہی اڈیٹر الحکم کو بھی چاہیے کہ اپنے اخبار کے کالموں میں جو صرف مرزا صاحب کی مشن کا کفیل ہے حکیم صاحب کی مشن کا کفیل بنے۔ حکیم صاحب کی بھرتیوں کا خاتمہ کر دیوے اور ان کے حل مسائل و ارشادات سے جناب مرزا صاحب کی تعلیمات کو کھچڑی نہ بنا دو ؎

محبت کے محل میں عاشق جانباز رہتا ہے
نہیں یہ رہگذر ہے اسمیں آ کے جیکا جی جاتا ہے

راقم۔ عثمان جے پوری

# مرزا قادیانی اور مسیح اسرائیلی

مرزا غلام احمد نے خاص مسیح علیہ السلام کا نام لیکر بھی سخت گالیاں دی ہیں۔ ان کی کتابوں سے اصل عبارت مع پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں تا کہ مخالف کی انکار کی گنجائش نہ رہے۔

(۱) ازالہ اوہام کے صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں۔ "مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی" ف بقول مرزا صاحب ظاہر ہے۔ کہ تمام نبی بھی سخت زبان تھے۔ لیکن مسیح سب سے زیادہ سخت زبان تھا (شعر منجانب) ؎

جو سخت زبان مسیح نوں نالے سب نبیاں نوں جانے
پھر کیوں مسیح موعود بنا اوسنوں احمق خلق پچھانے

(۲) فتح المسیح کے صفحہ ۹ میں تحریر کرتے ہیں۔ مسیح کا چال چلن آپکے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والا۔ مگر اس سے پہلے بھی اور کئی خدائی کا دعوے کرنیوالے گذر چکے ہیں۔ ایک مصر میں بھی موجود تھا۔ (متوال) اے مرزا انکو اتنا ہی کہیو۔ کہ مسیح کو خدائی کا دعوی کرنیوالا اور فرعون مصری جیسا کون لکھ رہا ہے میرزا صاحب ہیں یا کوئی اور

ahmadimuslim.de

مسیح ہی کہنا ورنہ کاذب کے واسطے خدا کی طرف سے لعنت کا خطاب موجود ہے (شعر پنجابی)

فرعون مصر دیا تانی جیڑا خاص مسیح نوں لکھے
پھر کیوں نہ سمجھ احمق خلقت لگے اسدے پچھے

(۲) فاتحہ المسیح کے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں۔ "ان مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اُس کا جواب تو ہمیں بھی نہیں آتا۔ آپ نے سمجھا ہوگا۔ ہم تو سوچ کر تھک گئے عمدہ جواب خیال میں نہیں آیا۔ کیا خوب خدا جسکی دادیاں اور نانیاں اس کمال کی ہیں" ف معاذ اللہ اس عبارت سے بقول مرزا صاحب روشن ہے کہ مسیح خدائی کا دعوی کرتا تھا اور اُس کی دادیاں اور نانیاں بھی بدکار تھیں۔ ہمارے سردار خاتم الانبیا نے سچ فرمایا ہے :- اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اخرجہ البخاری ترجمہ جب تجھے شرم نہ ہو۔ پھر جو چاہے کر نکالا اسے بخاری نے بے شرمی سے خدا کی پناہ (شعر پنجابی)۔ ؎

مسیح دی دادیاں نانیاں تائیں جو بدکار بنا وے
پھر کیوں ہیں مسیح موعود نہ اپنے تائیں او سدا وے

دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب کا فتوی "وہ انسان کتوں سے بدتر ہے۔ جو بیوجہ کہو لکھتا ہے"۔

(۳) فتح المسیح کے صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں۔ "آپ کے خدا صاحب نے دنیا کی چند روزہ زندگی کو ایسا پیار کیا۔ کہ ساری رات زندہ رہنے کے لئے دعائیں مانگتا رہا۔ بلکہ سولی پر بھی رضا اور تسلیم کا کلمہ منہ سے نہ نکلا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں ترک کیا اسے خدا نے کچھ جواب نہ دیا۔ کہ اُس نے ترک کر دیا۔ مگر بات تو ظاہر ہے کہ خدائی کا دعوی کیا تھا کیا ترک کیا گیا۔

(سوال) اے مرزائیو سچ ہی کہو۔ کہ مسیح علیہ السلام کی نسبت یہ کون لکھ رہا ہے (مگر بات تو ظاہر ہے۔ کہ خدائی کا دعوی کیا تھا کیا ترک کیا گیا)۔ مرزا جی ہیں یا کوئی اور تم بموجب آیت لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم۔ کافر کس کو کہو گے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر و مرشد کا تحریری اقبال بھی مجھ سے بگوش ہوش سنو۔

دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۲۹ میں لکھتے ہیں "یہ اشارہ اس شباہت کی طرف ہے۔ جو اس عاجز کو حضرت مسیح سے ہے کیونکہ ایلی ایلی کی دعا درحقیقت حضرت مسیح نے اپنی تنگی کے وقت کی تھی" ف اے مرزائیو! کیا اب بھی تم اس تحریر کے سننے کے بعد کہہ سکتے ہو کہ مرزا صاحب نے دیدہ و دانستہ مسیح بن مریم کو خدائی کا دعوی کرنے والا۔ اور تکبر کرنے والا وغیرہ وغیرہ توہین آمیز الفاظ سے نسبت نہیں کیا ہے۔ بلکہ اُن سے مراد اُن کی کوئی اور شخص ہے تو مرزا صاحب کا فتوی تم پر صادق آجائے گا۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۲ میں وہ لکھتے ہیں "خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں"۔

اے مرزائیو! دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۵ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں "جسقدر حضرت عیسے علیہ السلام کے اجتہاد میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں پائی نہیں جاتی۔ شاید خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی" ف اے مرزائیو! کیا اب بھی تم منہ سے بول سکتے یعنی انکار کر سکتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح بن مریم کو خدائی کا دعوی کرنیوالا نہیں لکھتے خدا سے ڈر کر سچ ہی کہو۔ ورنہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۹ میں مرزا صاحب کا لکھا ہوا فتوی بالکل تم پر صادق آجائے گا وہ یہ ہے۔ "تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے" خدا سے ڈرو توبہ کرو (شعر پنجابی)۔ ؎

وجیھا فی الدنیا والاخرۃ نوں جیڑا اسدا بولیسی
بیشک اللہ جلدی اوسنوں خوار ذلیل کریسی

اقبال احمد

بندہ اللہ دتا از جھنگ

# علمائے حنفیہ سے چند سوال!

"اہلحدیث" کے کالم ہمیشہ علمی تحقیقات کیلئے وقف ہیں اگر کوئی صاحب متانت سے کسی مسئلہ کی تحقیق کرنا چاہے تو خواہ کسی مذہب اور کسی فریق کا ہو۔ کوئی روک نہیں سوالات مندرجہ ذیل آمدہ از شاہجہانپور۔ کے جوابات جو صاحب بھیجینگے درج

ahmadimuslim.de

وہ خوشی سے بلاکم وکاست درج کئے جائیں گے اہل حدیث اپنی روش کو کبھی نہ بدلیگا۔ اِلّا اس صورت میں کہ کوئی فریق متانت چھوڑکر ذاتیات پر آجاوے۔ (ایڈیٹر)

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ سوالات مندرجہ ذیل ارسال کرتا ہوں۔ امید کہ اخبار میں درج فرماکر معزز فرمایا جاؤں۔ ناظرین سے امید ہے۔ کہ جواب لکھکر تسکین فرماویں

**سوال ۱۔** ماء مستعمل کے متعلق ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ قال ابوحنیفہ رح وابویوسف رح ھو نجس اور شرح وقایہ میں ہے۔ فعند ابی حنیفۃ رح ھو نجس نجاسۃ غلیظۃ۔ ماء مستعمل کی نجاست کے لئے لوگوں نے بہت کوششیں کیں۔ لیکن آج تک کوئی شرعی دلیل نہ لاسکے۔ بعض اصحاب وہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ جس میں جنب کے لئے ماء راکد میں غسل کی ممانعت ہے حالانکہ اس حدیث میں جنابت کی قید ہے۔ اور ماء مستعمل کو اس سے عام رکھا جاتا ہے۔ جو وضو وغسل قربت ورافع حدیث وسقوط فرض جس کی بہت صورتیں نکلتی ہیں سب کو شامل ہے۔ پس دعوے عام ہے اور دلیل خاص دوسرے کوئی ثبوت نہیں۔ کہ اس حدیث میں ممانعت اس وجہ سے ہے۔ کہ ایسا کرنے سے وہ پانی ناپاک ہوجائے گا۔ اور اس بات کا کہ اس پانی کے ناپاک ہونے کی وجہ اگر وہ ناپاک ہوجاوے گا۔ اسی مستعمل پانی کا ملنا ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے یہ بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔ کہ مستعمل پانی ناپاک ہے۔ تیسرے اس حدیث میں ممانعت بلاقید کسی مقدار کے ہے اور خود ابی حنیفہ رح پانی کی نجاست سے متاثر ہونے کو مع تعلیل کے ساتھ مخصوص رکھتے ہیں لہٰذا یہ حدیث اپنے عموم کے ساتھ خود ان کے مذہب کو رد کرتی ہے بعض صاحب اس پانی کو اس پانی پر قیاس کرکے ناپاک کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے کوئی ناپاک چیز دھوئی گئی ہو۔ حالانکہ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ اس پانی میں تو ناپاکی ملجاتی ہے اس پانی میں کونسی ناپاکی ملگئی اور پانی کے ساتھ جو گناہوں کا نکلنا وارد ہوا ہے۔ تو گناہ کوئی ایسی چیز نہیں جنکے مخالطت سے کوئی چیز نجس ہوجائے ورنہ ماننا پڑیگا کہ گناہ کرنے کے بعد آدمی ناپاک ہوجاتا ہے۔ اور وضو کرنے کے بعد اگر کوئی گناہ سرزد ہو۔ تو یہ بسبب نجس ہونیکے اس کی نماز صحیح نہ ہو۔ اور حامل محدث اور جنبی کی نماز درست نہ ہو۔ جیسا کہ حامل نجاست کی نماز درست نہیں۔ حالانکہ حنفیہ خود اس کے قائل نہیں۔ دوسری یہ دلیل ایسی صورت کو شامل نہیں۔ کہ کوئی شخص مسلمان ہوکر بلا ارتکاب گناہ وضو کرے۔ حالانکہ دعوےٰ عام ہے۔ اور دلیل ناتمام غرضیکہ کوئی دلیل ٹھیک نہیں۔ اور پانی کی طہارت قطعاً ثابت ہے۔ پس اس کے مقابلہ میں ایسے کمزور دلائل کیا وقعت رکھینگے؟

**سوال ۲۔** شرح وقایہ میں ہے اعلم ان المفروض فی مسح الرأس ادنیٰ ما یطلق علیہ اسم المسح عند الشافعی رح وعند مالک رح الاستیعاب فرض وعندنا ربع الراس انتہی درمختار میں ہے ومسح ربع الراس مرۃ انتہی چوتھائی سر کے مسح کیلئے کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ صاحب شرح وقایہ اور صاحب ہدایہ نے جو لکھا ہے کہ آیت مقدار مسح کی بابت مجمل ہے اور حدیث معتبرہ جسمیں مسح ناصیہ کا ذکر ہے اس کا بیان ہے لہٰذا اسیقدر فرض ہوگا یہ چند وجوہ سے سخت مخدوش ہے۔ سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ اس دلیل کی بنیاد اس بات پر ہے کہ آیت مسح مجمل ہے حالانکہ وجوہ اجمال سے کوئی درست ہی نہیں۔ آیت دراصل مجمل نہیں بلکہ وہ تو مطلق ہے پس حدیث معتبرہ کو اس کا بیان ٹھیرا کر اسقدر مسح کو ثابت کرنا بھی جو آیت کے مجمل ہونے پر مبنی تھا۔ رفت وگذشت ہوا۔ دوسرے اگر آیت مجمل ہے اور مسح ناصیہ والی حدیث اس کا بیان ہے تو اس سے ناصیہ کا مسح جو کہ سر کا ایک خاص حصہ ہے۔ فرض ثابت ہوگا۔ نہ مطلق ربع راس کا کہ جس طرف سے چاہیں۔ ربع راس کا مسح کرلیں جسکے فقہا قائل ہیں۔ تیسرے اگر تسلیم کرلیا جائے۔ کہ خصوصیت ناصیہ مدنظر شارع نہیں تھی۔ بلکہ محض بیان مقدار منظور ہے۔ تو بمقدار ناصیہ کے مسح فرض ثابت ہوگا۔ نہ بقدر ربع راس کیونکہ دونوں کی مقدار علیحدہ علیحدہ ہے چنانچہ بعض محققین نے صاف لکھدیا۔ کہ ربع اور مقدار ناصیہ کے دو قول علیحدہ علیحدہ ہیں۔ دیکھو رد المحتار وغیرہ۔ چوتھی مقدار ناصیہ کے فرض ہونا تو جب ثابت ہو۔ کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوجائے کہ آپنے استیعاب

ahmadimuslim.de

ناصیہ کا کیا حالانکہ اس حدیث سے استیعاب ناصیہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس حدیث سے ناصیہ کے ساتھ خفین کو بھی بیان کیا ہے اور ظاہر ہے کہ خفین پر استیعاب نہیں کیا۔ پس اس سے بمقدار ناصیہ فرض ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ پانچویں اس حدیث میں ناصیہ کو بعد عمامہ پر بھی مسح کرنا بیان کیا ہے۔ تو اگر یہ حدیث اجمال کا بیان ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ناصیہ کیا تھا عمامہ پر بھی مسح کیا جائے۔ لہذا اگر فرض ناصیہ پر مسح کرے تو اس کے ساتھ ہی عمامہ پر بھی مسح کرنا فرض ہوگا۔ حالانکہ حنفیہ اس کے قائل نہیں۔ پس یہ حدیث اگر بیان اجمال ہے۔ تو وہ فرضیت مسح عمامہ کی مع ناصیہ کو مستلزم ہے۔ اور یہ ان کے نزدیک باطل ہے اور مستلزم باطل کا باطل ہے۔ لہذا اس حدیث کا بیان اجمالی ہونا بھی باطل ہوا۔

**سوال ۳** شرح وقایہ میں ہے ان کشف ربع العضو الذی ھو عورۃ یمنع جواز الصلوۃ انتہی اسی طرح درمختار وغیرہ میں بھی ہے بربع عضو کی تعیین بالکل بے دلیل ہے ہدایہ میں جو اسکو مسح بربع راس اور حلق بربع راس فی الاحرام پر قیاس کیا ہے اول تو مقیس علیہ خود بے دلیل ہے۔ مسح بربع راس کا قصہ تو ابھی سن چکے ہو۔ اور حلق کا بھی یہی حال ہے۔ جب مقیس علیہ کا یہ حال ہے تو قیاس کا کیا ٹھکانا دوسرے مماثلت مسلم نہیں۔

**سوال ۴** درمختار میں ہے وضع الرجل یمینہ علی یسارہ تحت سرتہ آخذا رسغہا بخنصرہ وابہامہ وھو المختار وموضع المرأۃ والخنثی الکف علی الکف تحت ثدیہا انتہی۔ ردالمحتار میں ہے قولہ بخنصرہ وابہامہ ای یحلق الخنصر والابہام علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلاث کما فی شرح المنیۃ الخ۔ نہ خاص کیفیت وضع کیلئے کوئی دلیل ہے اور نہ مرد و عورت و خنثی کے فرق کے لئے اور یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ یہ مستورات کے لئے باعث مزید ستر ہے۔ محض اپنی رائے ہے اور وہ بھی خلاف واقع نہ تحت سرہ ہاتھ رکھنا کوئی استر ہے اور نہ چھاتیوں پر رکھنے میں ستر ہے۔ بلکہ اس کا خلاف اس سے زیادہ قرین قیاس ہے۔ کیونکہ چھاتیوں پر ہاتھ رکھنے سے اور بلندی ظاہر ہوگی اور نیچی رکھنے میں ایک حالت استوی کی پیدا ہو جائیگی کما لا یخفی۔

**سوال ۵** ہدایہ میں ہے ویرفع یدیہ حتی یحاذی بابہامیہ شحمتہ اذنیہ والمرأۃ ترفع یدیہا حذو منکبیہا انتہی یہ تفریق بے دلیل ہے جس پر کوئی شرعی دلیل قائم نہیں اور ستر کا حیلہ مہمل ہے جو ہر صورت کو معلوم نہیں ہے۔ جسکا التزام ضروری ہو یعنی لازم نہیں آتا۔ کہ ہمیشہ کانوں تک ہاتھ اوٹھانے سے بے پردگی یا پردہ میں کمی ہو۔ بلکہ احتیاط کے ساتھ کانوں تک ہاتھ چادر کے اندر سے برابر اوٹھائے جا سکتے ہیں؟

**سوال ۶** ہدایہ میں ہے وان کانت امرأۃ جلست علی الیتہا الیسری واخرجت رجلیہا من جانب الایمن مرد و عورت کے جلسہ میں فرق کیا گیا ہے۔ اسکے لئے کوئی دلیل نہیں اور ستر کا بہانہ فضول ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا۔

**سوال ۷** فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے وینبغی ان یکون بین قدمیہ اربع اصابع فی قیامہ کذا فی خلاصہ۔ یہ تحریر بالکل بے دلیل ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔

**سوال ۸** درمختار میں ہے۔ وتعیین القراۃ فی الاولیین من الفرض علی المذہب انتہی اولیین کی تعیین کی کوئی وجہ نہیں قراۃ چاروں رکعت میں فرض ہے اور چار میں نہیں۔ تو صرف ایک رکعت میں ہونا چاہئے دو میں کیوں ہوتا اور باقی میں نہ ہونا اسکی کیا وجہ ہے؟

راقمہ محمد رفعت اللہ خاں۔ ساکن شہر شاہجہانپور

**جاپان** جاپان اپنے حسب و نسب کا بڑا فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا تاج و تخت نسلاً بعد نسل چلا آرہا ہے اور میں ۱۲۲ واں شہنشاہ ہوں اور یہ سلطنت سنہ ۶۶۰ قبل عیسوی میں ہاتھ لگی تب سے اب تک ہمارے ہی سلسلہ میں چلی آتی ہے۔ اور بانی اس سلطنت کا جیمو کیڈ تذرہ کا ہمعصر ہے اور آفتاب کا بیٹا کہلاتا ہے اور اسی سے ملک جاپان مشتق ہے آفتاب کے طلوع ہونے کی زمین۔

# استفتاء

## استفتاء دربارۂ نقل مکان بہنگام شیوع طاعون

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ جس شہر میں طاعون نمودار ہو مخلوق خدا کو انتشار ہو۔ اس حالت میں اُس شہر کے لوگوں کو نقل مکان کر کے باہر کھلے میدان یا جنگل میں جا کر سکونت اختیار کرنی چاہیئے۔ یا کہ اسی شہر میں رہنا چاہیئے۔ اکثر دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ اس وبا سے جانی نقصان کا زور اور طول جسقدر بڑے بڑے شہروں میں ہوتا ہے اسقدر دیہات میں نہیں ہوتا۔ اور جو لوگ بہنگام شیوع طاعون ابتدا ہی میں شہر چھوڑ کر کھلے میدان یا جنگل میں جا کر سکونت اختیار کرتے ہیں۔ وہ مصئون و مامون رہتے ہیں اس کا جواب مفصل و مدلل ارقام فرما کر سائل کو مشکور و ممنون فرماویں۔

المستفتی احقر زمن عبد الرؤف از ملک برما رنگون

**جواب**۔ بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس جگہ طاعون ہو۔ وہاں نہ جاؤ۔ اور جہاں ہو۔ وہاں سے نہ نکلو۔ اسی شہر اور مکان میں رہکر صفائی اور استعمال ادویہ اور حفظ ماتقدم کے طور پر سب کچھ کر سکتا ہے۔ یہ بھی ٹھیک نہیں کہ گاؤں میں بہ نسبت شہروں کے طاعون کم ہوتا ہے۔ پنجاب میں مشاہدہ اس کے خلاف بتلاتا ہے۔ لوگ اس نسبت لگانے میں غلطی کرتے ہیں۔ کسی گاؤں میں اگر ایک آدمی مرے تو شہر میں سو پچاس آدمی کا مرنا اوس نسبت سے زیادہ نہیں۔ صفائی اور حفظ ماتقدم سے شرع منع نہیں کرتی۔ ہاں ڈاکٹروں اور ہندوؤں کی طرح بیجا توہمات کرنے سے منع ہے کہ طاعون کے بیمار کو ہاتھ بھی نہ لگائیں ایسے توہمات کے دفع کرنے کو حضور نے فرمایا ہے۔ **لا عدوی** کہ بیشک کسی کی بیماری دوسرے کو نہیں لگا کرتی بلکہ ہر ایک کی قابلیت ہی الگ الگ ہے۔

طاعون کے متعلق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ جو بخاری کی روایت سے حدیث آئی ہے کہ جس جگہ طاعون واقع ہو۔ اور کوئی شخص (تمام صفائی اور حفظ ماتقدم کرکے بھی)

اللہ پر بھروسہ کرکے وہاں موجود رہے۔ یہ جانکر کہ جو کچھ میری مقدر میں ہے وہی ہوگا تو ایسے شخص کو (زندہ بھی رہے تو بھی) شہید جتنا اجر ملے گا +

**سوال** کیا بے نماز کی دعوت شرعاً درست ہے یا نہیں۔ اگر جانکر کوئی بے نماز کو کھانا کھلادے تو اسکو ثواب ہوگا یا گناہ؟

سوال دیگر یہ جو مرسوم ہے کہ فوتی کے گھر میں جاکر لوگ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ جواب اخبار میں دیں + راقم علی محمد رسول

**جواب** بے نماز اگر مہمان یا محتاج یا قریبی رشتہ دار ہو تو اسکی دعوت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ثواب ہے۔ اس قسم کے کافروں سے بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلوک کیا کرتے تھے۔

جواب دیگر۔ تعزیت کرنے کو جانا سنت ہے اسی وقت میں میت کیلئے دعا مغفرت اور اہل میت کے لئے دعا صبر کی جائے تو یہ بھی سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ **من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ** او کما قال۔ یعنی مصیبت زدہ کو تسلی دینیوالے کو اسیقدر ثواب ہے۔

**سوال** زید و بکر کے مابین یہ معاہدہ ہے کہ اول الذکر آخر الذکر کو مثلاً سے ماہوار تا انقضائے عمر دیتا رہے اور بکر اس کے عوض زید کی زوجہ کو تا اختتام زندگی اور بعد زید کی موت کے ادا کرے شرعاً جائز ہے یا نہیں اور نیز بنک میں روپیہ بغرض حفاظت مال جمع کرنا بغیر استفادہ سود جائز ہے یا نہیں

**جواب** معاہدہ مذکورہ جائز نہیں مجہول الکیفیت ہے اور شبہ سود بھی۔ بنک میں روپیہ بغرض حفاظت جمع کرنا جائز ہے۔ جیسے انگریز کفار کے پاس امانت رکھ سکتے ہیں

**سوال** مخدوم محمد حسین پال ٹینی لکھتے ہیں کہ سیادت کا لفظ صرف بنی فاطمہ پر دلالت نہیں کرتا۔ تمام اہل قریش اس میں شامل ہیں۔ بلکہ یہاں تک لکھتے ہیں کہ جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی آل ہیں سب سید ہیں۔ سو آپ اس کی بابت عقلی و نقلی دلائل سے مطلع فرماویں

**جواب** سید اور سیادت کا لفظ کوئی شرعی نہیں بلکہ اس کے معنے سردار کے ہیں۔ پس بنی فاطمہ اپنی شرافت کی وجہ سے سردار ہیں اور قریش بھی شریف ہیں بلکہ بنی ابراہیم بھی سردار ہیں مگر ہر ایک کی سرداری الگ الگ ہی اور اصل سب سے افضل وہ ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

## قبول اسلام

مناظرہ متعلقہ دیوریا مابین اہل اسلام و دیانندی آریہ کی برکت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب و دیگر علماء اسلام کے مواعظ کی تاثیرات اور مسلمانان قرب و جوار کی ہمدردی اور خلوص نے آخرکار اپنا فوری نتیجہ دکھلا ہی دیا اور علماء و خادم اہل اسلام دیوریا کی سرگرم کوششیں رائیگاں نہیں گئیں یعنی بروز عید الضحٰی بعد از نماز دوگانہ چار ہنود و بلیہ بخاطر عیدگاہ میں مشرف باسلام ہوئے تین عورتیں اور ایک مرد۔ اُن میں سے ایک عورت نہائت ضعیف ہے۔ جو عیدگاہ تک پیادہ پا نہ جاسکنے کی وجہ سے یکہ پر گئی۔ دو جوان عورتوں کا نکاح بھی ہوگیا۔ ایک کا تو نومسلم مرد سے اور دوسری کا ایک پیدائشی مسلمان مرد سے۔ اس آخرالذکر عورت کی ماں دو سال پہلے مسلمان ہو چکی ہے۔ ببارک و فزد (محمد عظیم)

**مصری** حکومت نے اعلان کردیا ہے۔ کہ روس و جاپان میں کسی کا جنگی جہاز دوسرے فریق کے گرفتار کردہ جہاز کو لیکر نہر سویز سے نہیں گذر سکتا ہے۔

**قیصر** جرمنی نے روس کو پہلی بحری شکست کی خبر ملتے ہی ہمدردی کا تار بھیجا۔ بظاہر ہمدردی باطن شماتت۔ تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتی۔

**جاپانی** حکومت نے حکم دیا ہے کہ روسی اسیران جنگ کو حتی الوسع بہت آرام کے ساتھ رکھا جائے۔ (یہی قرآن شریف کا حکم ہے)

**روس و انگلستان** روسی سفیر مقیم لنڈن کونٹ بنڈرکوف اپنے بیٹے کو ملنے مسوان جنگ کو گیا جو سینٹ پیٹرزبرگ گیا تھا۔ لنڈن واپس آکر وہ سب سے پہلے شاہ ایڈورڈ کو ملا۔ اور زار کا دستخطی خط پہنچایا افواہ ہے۔ شاہ معظم نے اُسے یقین دلایا کہ خواہ انگریزی اخبار کتنا الساؔ رہیں انگلستان اس جنگ میں مطلق دخل نہ دیگا۔

**حرب** عشق میں سب کچھ مباح ہے کے اصول سے جس عمدگی صفائی سے جاپانی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اُس کا اندازہ دنیا کو ان کی کارروائی سے ہوچکا ہے۔ پورٹ آرتھر کے شب خون میں پوری پوری کامیابی کا ہونا بتا رہا تہا۔ کہ جاپانیوں نے اٹکل پچو حملہ نہیں کیا۔ بلکہ اون کو بمنزلہ حق الیقین معلوم تہا۔ کہ وہاں کے روسی کس حد تک ہوشیار ہیں اور ان کے جہاز کہاں کھڑے ہیں۔ اور کس ترتیب سے لنگرزن ہیں۔ اگر انکو یہ علم نہ ہوتا۔ تو خواہ زمانہ حال کا تارپیڈو دو بلکہ تین ہزار گز کے فاصلے سے مار کرسکتا ہے وہ روسی بیڑہ کے بہترین جہازوں کو تقریباً بیکار کردینے میں کامیاب نہ ہوتے۔

**ٹائمز** کا نامہ نگار روی ای دی سے تار دیتا ہے کہ تین جاپانی ڈویزن چیمولپو میں اُتر چکے ہیں یہ فوج ایسے سلیقے اور عمدہ انتظام کیساتھ جہازوں سے خشکی پر اُتری کہ انگریز افسر بھی عش عش کرتے تھے دریایالو اور رنگ یانگ کا درمیانی علاقہ جنگی لحاظ سے نہائت اہمیت رکھتا ہے اور دونوں فریق اس امر سے خوب آگاہ ہیں۔

**ٹائمز** کا نامہ نگار روس سے لکھتا ہے کہ روس کہیں دو مہینوں میں جاکر مشرق اقصیٰ میں اسقدر فوج جمع کرسکیگا جو جاپان پر غالب آئے کیلئے کافی ہو

**روسی** **پسپائی** کوریا میں اسوقت کل ہم ایک ہزار روسی سپاہ ہے۔ جوں جوں جاپانی فوج آگے بڑھتی جاتی ہے روسی دریایالو کو پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ پانچ روسی لائن کے پل سنگری پر تین جاپانی افسروں کو پھانسی ملنے کی خبر غلط ہے۔ کیونکہ روسیوں نے ان کو جو نام مشتہر کئے ہیں وہ جاپانی افسران شان میں کسی افسر کے نہیں

**لنڈن** ۲۴ فروری۔ روسی ما پخوریں ریلوے لائن کی حفاظت بڑی احتیاط سے کررہے ہیں۔ میل میل کے فاصلے پر ایک بلند مینار بنا ہوا ہے اور ہر ایک میں ۳۰ سوار مامور ہیں۔

**مہم** سومالی کی نسبت ۴ فروری کی خبر ہے کہ انگریزی فوج ابھی کچھ دن ستانیگی یہ وقفہ ناگزیر تہا۔ ملا اسوقت سومالی لینڈ کے شمال مشرقی حصہ میں سرول کے علاقہ میں ہے جو بالکل بے آب و گیاہ ہے اور مزید براں انگریزوں کو اُسکی اندرونی حالت کی مطلق خبر نہیں صرف یہی شناسائی آگاہی ہو اس وقفہ سے ملا کو پھر اپنی جمعیت بڑہانیکا موقع ملجائیگا۔ ملا گو دشمن ہو مگر اس کی استقامت اور مستعدی اور جواں مردی کی اب انگریز بھی تعریف کررہے ہیں (تعریف ہمارا تو میدان میں کٹوا دیگی)

**سومالی لینڈ** کے علاقہ ارگدین میں ایک اور ملا سرکار انگریزی کے برخلاف

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

دعوی کرے - کہ انہ آوی القریۃ کوئی ہے - کہ تبلادو کہ قادیاں سے دو دو کوس پر طاعون نے جو محشر قایم کر رکھا ہے قادیاں میں کیوں نہیں آیا - خدا قادیاں کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا - کیونکہ یہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے - (دافع البلاء) اللہ اللہ سے

تھے وہ گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری اُن کی شیخی جھڑی دو گھڑی کو بعد

آج کوئی ہے - کہ قادیاں میں جاکر طاعون کی تباہی کو آنکھوں سے دیکھے کہ تین ہزار کی آبادی سے بمشکل تین سو آدمی نظر آتے ہیں دوکانیں بند ہیں - بازار ویران سنسان نظر آتے ہیں - یا مراسلہ مندرجہ ذیل کو پڑھو:

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث! التسلیم

قادیاں میں آج کل سخت طاعون ہے مرزا صاحب اور مولوی نورالدین کے سوا تمام مرید قادیاں سے بھاگ گئے ہیں - مولوی نورالدین کا خیمہ قادیاں سے باہر ہے اوسط اموات ۳۰ - ۳۵ یومیہ ہے - مولوی نورالدین کی سالی کا لڑکا منظور الحق بھی چل بسا - مرزا جی نے اپنے گھر میں بالکل بندش کر دی ہے کہ کوئی آدمی نہ آنے پاوے - حکیم نورالدین اور قطب الدین کو حکم دیا گیا ہو کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جاویں - مرزا جی کا سکول بھی بیماری کی وجہ سے بند ہے - (نامہ نگاراں از قادیاں - ۱۴ اپریل)

اخبار البدر قادیان ۱۶ - اپریل ۱۹۰۴ء میں بھی کمال صفائی سے اڈیٹر نے طاعون سے قادیاں کی صفائی کو تسلیم کیا ہے - اڈیٹر

# اِصلاح رسُومات جدیدہ

مرسلہ مولوی نعمت اللہ خانصاحب از شاہجہانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ناظرین! ہم اول آپ کے سامنے پاک اسلام کا فوٹو پیش کرتے ہیں پھر یہ دکھائیں گے کہ اس پاک و صاف فوٹو میں کہاں تک رنگ آمیزی کر کر اسکو بھدا اور بدنما کر دیا ہے - تو سنئے اسلام فقط کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نام ہے مطلب اور معنے اس کلمے کے یہ ہیں - کہ کوئی معبود خالق مالک - رازق عالم حی و قیوم ممیت حاضر و ناظر وغیرہ وغیرہ نہیں مگر خدا (اللہ) دیکھئے جزو اول میں جو خداوند کریم کی وحدانیت ثابت کر رہا ہے - اسم ذات (اللہ) کا استعمال کیا - اس میں بھید یہ ہو کہ لفظ اللہ اسم ذات ہے جو کہ اپنی کل اسمائے صفات کو شامل ہے یعنے جہاں پر یہ اسم ہو گا مراس سے وہ کل صفات جو جناب باری کی شان کے لائق ہیں مراد ہوں گی - کسی دوسرے اسم سے یہ فائیدہ تامہ جو اس اسم سے ہوا - نہیں ہو سکتا - اور یہی تعلیم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کل انبیا علیہم السلام کے رہی اصل وحدانیت میں کسی کا بھی خلاف نہیں - باقی رہا کلمہ کا دوسرا جزو جو کہ رسالت کو شامل ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ محمد رسول خدا کے ہیں یعنی خدا کے پیغامبر بعض لوگ رسول کو بعض صفات باری تعالی میں شریک کرتے ہیں مثلاً عالم الغیب ہونا یا کسی کو نفع و نقصان پہونچانا - تو اس عقیدہ کی تردید بھی اس کلمہ میں موجود ہے - جیسا کہ فرمایا - محمد رسول اللہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا - کیا اللہ جو کہ موصوف بہ جمیع صفات ہے - اگر رسول صفات باری میں شریک ہوتا تو لفظ رسول کو خداوند کریم کی طرف منسوب نہ ہوتا - بلکہ کسی ایسے اسم سے منسوب ہوتا - کہ اُس کا صفات باری میں شریک ہونا پایا جاتا اور یہاں پر تو اس کی تردید ہو رہی ہے - مگر چونکہ یہ معنے باریک تھے اور ہر شخص اسکے فہم سے عاری - تو دوسرے کلمہ میں اسکو صاف طور پر بیان کر دیا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یعنے میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود قابل پرستش نہیں اور اسکی بھی گواہی دیتا ہوں - کہ محمد خدا کے بندے اور رسول ہیں - اس کلمہ میں دو جگہ وہی اسم ذات (اللہ) آیا اور عبدہ و رسولہ کی ضمیریں بھی اسی اسم ذات کی طرف پھیریں یعنے کس کا بندہ اور رسول؟ اسی خدا کا جو لاشریک ہے - لفظ عبد کو پہلے لانے سے یہی منشا ہے - کہ اُس رسول کو بندہ ہی سمجھو اور صفات باری میں شریک نہ کرو - اور یہ بھی اس لفظ سے معلوم ہوا - کہ آنحضرت خدا کے بندے مثل اور بندوں کے ہیں - عدیم قدرت ہیں - اب رہا یہ شبہ کہ رسول کو ہم پر از روئے مراتب کے فوقیت ہے کہ نہیں - تو اس شبہ کو وصف رسالت نے اٹھا دیا - اور بتا دیا - کہ وہ رسول ہیں - جو کہ حالت عبدیت میں اعلے عہدہ

ahmadimuslim.de

ہے اور یہ وصف ہمارے نبی میں کامل تھا - اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

معلوم ہو - کہ عبد کے معنے ذلیل و خوار کے ہیں - یعنے خدا کے مقابلہ میں رسول جو کہ کل موجودات سے افضل ہے - کچھ بھی قدرت نہیں رکھتا جیسا کہ خدا خود فرماتا ہے - ان اللہ علی کل شئی قدیر - یعنے خدا ہر ایک شے پر قادر ہے - اُس کے بغیر حکم و اجازت کوئی ایک ذرہ نہیں ہلا سکتا خواہ کوئی ہو - اس مضمون کی بیسیوں آئتیں کلام مجید میں ہیں - تمام عالم کو ایکدم میں نیست کر دے یا ایکدم میں ہزار عالم بنا دے کسی بات میں اسکو وقت نہیں - نہ کوئی اسکو روک سکتا ہے - کلمہ طیبہ کی تائید میں ہزارہا آیات قرآنی موجود ہیں - مگر ہم بخوف طوالت ایک پر اکتفا کرتے ہیں - آیت اول سے خدا کی شان معلوم ہوگی اور دوسری سے حضرت محمدؐ کی حقیقت ظاہر ہوگی :- وھو ھذا

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - کہدے (اے محمدؐ) کہ میں مثل تمہاری انسان ہوں (یعنے انسان ہونے میں ہم تم سب برابر ہیں - ہاں فرق کیا ہے ؟ یہ کہ میری طرف وحی کیجاتی ہے اور ہمارا تمہارا خدا ایک ہے - یعنے ہم تم سب ایک ہی معبود کے بندے ہیں - صرف یہی فرق ہے کہ میں خدا کا پیغامبر ہوں - ناظرین یہ اسلام ہے اور اسی کلمہ پر ایمان لانے سے انسان مسلمان ہوتا ہے کیونکہ جب تک بندہ اپنے معبود کو نہ پہچانیگا - تو عبادت کیسے کرے گا - اور جب معبود برحق کو پہچان لیا - تو اسکی عبادت بھی لازمی ہوگئی - لہذا یہ کلمہ اور چاروں ارکان ملکر پانچ ارکان ہوئے اور یہی رکن اسلام کہلاتے ہیں - پس یوں سمجھنا چاہئے - کہ کلمہ تخم ہے - اور باقی کل احکام شاخیں ہیں - اور اُن کل احکاموں پر عمل کرنا پھول پھل ہے - اور اس درخت کا نام مذہب اسلام ہے - پس جس نے تخم یعنے کلمہ سے انکار کیا - تو اُس نے مذہب اسلام کو منہدم کر دیا - اور جو جڑ کا منکر ہوا اُس نے بھی اسلام کو نہ پایا - اور تخم سے کچھ نفع نہ اٹھایا - اور جو کہ شاخوں یعنے احکام کا پابند نہیں ہوا - اسکو بوٹا نصیب ہوا - یا جس قدر شاخوں کا منکر ہے - اتنا ہی اُسکے ایمان میں ضعف ہے اور جو منکر کسی بات کا نہیں - مگر اسپر عامل نہیں - تو وہ بھی پھول و پھل سے بےنصیب رہا

ناظرین ! یہ ہے پاک اسلام - (باقی آئندہ)

## استفتاء

**سوال :-** اگر کوئی درندہ کسی حلال جانور کا سر کاٹ جاوے اور وہ تڑپتا ہو وے - تو ذبح کر لینے سے حلال ہو جاتا ہے ؟ امام الدین خریدار ۲۷۱

**جواب :-** جائز ہے - جس طرح ہو سکے ترمذی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے :- اما تکون الذکوۃ الا فی الحلق واللبۃ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزء عنک یعنے ایک صحابی نے عرض کیا - حضرت ! ذبح صرف حلق اور لبہ (حلقوم) کے مابین ہی ہوتا ہے آپنے فرمایا - نہیں - اگر تو اسکی ران میں بھی مارے تو کافی ہے - یہ روایت نقل کر کے امام ترمذی فرماتے ہیں :- قال احمد بن منیع قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ (یہ حکم بوقت ضرورت ہے یعنے اگر گردن سے ذبح نہیں ہو سکتا - تو جس جگہ سے ذبح کر دیں جائز ہے -

**سوال :-** موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں جائز ہے - تو کس حالت میں؟

(عبد الحکیم از گورکھپور)

**جواب :-** چمڑے کے موزوں پر تو بالاتفاق جائز ہے صحیح مسلم کی روایت ہے - کہ سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوۃ نے خود موزوں پر مسح کیا - ایک روایت میں ہے - کہ :- رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - للمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطھر ولبس خفیہ ان یمسح علیھما :- یعنے آنحضرت نے مسافر کو تین دن تک پے در پے اور مقیم کو ایک روز متصل اوقات میں مسح کرنے کی اجازت بخشی ہے - بشرطیکہ وضو کر کے اُنہوں نے موزے پہنے ہوں ؛

اور اگر سوتی جرابیں ہوں - تو اُنپر مسح کرنے میں اختلاف ہو بعض علماء جائز بتلاتے ہیں - کیونکہ ترمذی کی روایت ہے :- مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجوربین یعنے آنحضرت نے جرابوں پر مسح کیا - بعض علما کہتے ہیں - کہ سخت ہوں تو جائز ہو

ahmadimuslim.de

روز کے کلف اور مہندی لگانے کی تکلیف سے سبکدوش ہو جائیں گو یا دیکھئے در صورت نہ ثابت ہونے کے آپ سے ہمیں قطعی امید ہے کہ آپ کسی یگانے بیگانے کے لعن طعن کی پروا نہ کریں گے اور بالکل صفا کرا ڈالیں گے ۵

ڈاڑھی سر اور مونچھہ کا بچنا بڑا دشوار ہو
کہیں ڈالے گا حجامت اب تو نائی آپ کی (باجی وار)

# ظہر احتیاطی

اس مسئلے کے متعلق ہمارے کئی ایک دوستوں کی مدت سے خاص فرمائش تھی - مگر بوجہ کثرت مضامین کے اس کی نوبت نہ آئی +

ظہر احتیاطی - اُس نماز کو کہتے ہیں جو بعد جمعہ چار رکعت بہ نیت ظہر پڑھی جاتی ہیں - کیوں ؟ اس لئے کہ جمعہ کے وجوب اور ادائیگی میں شک ہے - کیونکہ جمعہ کی کئی ایک شرطیں ہیں جنمیں سے کئی ایک آجکل مفقود ہیں - یہ تو آجکل کے لوگوں کی تقریر ہے - لیکن قدماء متقدمین کی یہ رائے نہیں - بلکہ اُن کی رائے میں ظہر احتیاطی کی بنا اور ہے - چنانچہ صاحب طحطاوی لکھتے ہیں - انما وضعها بعض المتاخرين عند الشك فی صحة الجمعة بسبب رواية عدم تعددها فی مصر واحد یعنے ظہر احتیاطی کو بعض متاخرین نے اس لئے تجویز کیا ہے - کہ جمعہ کی صحت میں شک ہے کیونکہ شک ہے ؟ اس لئے کہ ایک شہر میں متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں ہے اس روائت سے دو باتیں ثابت ہوئیں - ایک تو یہ کہ ظہر احتیاطی کی بنا یہ ہو کہ ایک مقام پر چونکہ متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں اس لئے جہاں متعدد جگہ جمعہ پڑھا جاویگا - وہاں اُس کی صحت میں شک ہوگا - لہذا ظہر احتیاطی کی تجویز کی گئی -

دوسری بات جو اس روائت سے ثابت ہوتی ہے - وہ یہ ہے کہ جس مقام پر ایک ہی جگہ جمعہ پڑھا جاوے - تو وہاں ظہر احتیاطی کی حاجت نہیں -

اس روائت کو بیان کرکے صاحب طحطاوی لکھتے ہیں :- ولیت هذه الروائة بالمختار وليس هذا القول اعنی اختيار الاربع بعدها مرويا عن الامام و صاحبيه حتى وقع لى انى افتيت مرارا بعدم صلوتها خوفا على اعتقاد الجهلة انها الفرض وان الجمعة ليست بالفرض :- یعنے یہ روائت (کہ ایک مقام پر متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں) پسندیدہ نہیں اور چار رکعت ظہر احتیاطی کا پڑھنا نہ تو امام ابوحنیفہ سے منقول ہے اور نہ صاحبین سے یہاں تک کہ میں (صاحب طحطاوی) نے کئی دفعہ فتویٰ دیا ہے - کہ ظہر احتیاطی کی چار رکعتیں نہیں پڑھنی چاہئیں کیونکہ خوف ہے - کہ جاہل لوگ اس کو فرض جانیں گے اور جمعہ کو فرض نہ سمجھینگے ایسا ہی صاحب در مختار نے لکھا ہے :- قد افتيت مرارا بعدم صلوة الاربع بعدها بنية آخر الظهر خوف عدم فرضيتها وهو الاحتياط فی زماننا - یعنے میں نے (صاحب در مختار) نے کئی دفعہ فتویٰ دیا ہے کہ چار رکعت ظہر احتیاطی نہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ خوف ہے کہ لوگ جمعہ کی فرضیت ہی سے منکر ہو جائیں اور یہی (یعنے نہ پڑھنا چار رکعت ظہر احتیاطی کا) اس زمانہ میں بہت مناسب اور احتیاط ہوگی

یہ تحقیق مسئلہ کی تو بطریق فقہ حنفیہ کے تھی اگر حدیث کی رو سے دیکھا جائے - تو مطلع بالکل صاف ہے - کسی صحیح یا ضعیف حدیث میں ظہر احتیاطی کا ثبوت نہیں - عام طور پر صحابہ کرام جہاں ہوتے جمعہ پڑھ لیتے تھے - یہی وجہ ہے - کہ اس زمانے کے باخبر علماء حنفیہ بھی ظہر احتیاطی کے مخالف ہیں - مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی و دیگر علماء دیوبند وغیرہ کا فتویٰ مطبوعہ اس کے برخلاف ہے - مزید تفصیل اسکی ہمارے رسالہ **اہل حدیث کا مذہب** (قیمت ۴؍) میں مل سکتی ہے ۱

# بقیہ مضمون دربارہ استفتا

(گذشتہ پرچہ سے)

**جواب ۴** :- بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضہ کا دربارہ قربانی کیا عمل تھا مجھے معلوم نہیں یعنی یہ مجھے معلوم نہیں کہ صحابہ رضہ ذی الحجہ کی کس تاریخ تک قربانی کرتے تھے - ہاں عبداللہ بن عمر رضہ کا قول البتہ بسند صحیح ثابت ہے - کہ اضحیہ ۱۰- ذی الحجہ سے ۱۲- ذی الحجہ تک ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کا قول نقل کیا جاتا ہے - مگر اُس کی

ٹھیک سند معلوم نہیں - امام مالک رحمہ نے اُن کے اِس قول کو موطا میں بلاغاً نقل فرمایا ہے - اور صاحب ہدایہ نے حضرت عمرؓ و ابن عباسؓ سے بھی اس مضمون کا قول نقل فرمایا ہے جس کی نسبت حافظ ابن حجر رحمہ درایہ میں فرماتے ہیں - کہ لم اجدہ و لما اجدہ یعنے میں نے اس قول کو کہیں نہیں دیکھا - اور مجھے اس قول کا کہیں پتہ نہیں چلا - اور حافظ ابن قیم رحمہ نے زاد المعاد میں امام احمد بن حنبل رحمہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا - کہ یہ قول بہت سے صحابہ رضہ کا ہے اور نیز بھی حافظ ابن قیم نے فرمایا - کہ اثرم رحمہ نے ابن عمر رضہ و ابن عباس رضہ سے بھی اس مضمون کا قول نقل کیا ہے - اور حافظ ابن قیم رحمہ نے حضرت علی رضہ سے ایک دوسرا قول بھی نقل کیا ہے - وہ یہ کہ ایام نحر ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک ہے - اور امام نووی رضہ نے شرح مسلم میں حضرت علی رضہ کے علاوہ جبیر بن مطعم رضہ اور ابن عباس رضی اللہ سے بھی اسی مضمون کا قول نقل کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ نے فتح الباری میں فرمایا کہ بعض علماء فرماتے ہیں - کہ صحابہ رضہ سے ان دو قولوں کے سوا کوئی اور قول منقول نہیں ہے - موطا صفحہ ۱۸۷ امام مالک رحمہ میں ہے - مالک عن نافع ان عبد اللہ بن عمر رضہ قال الاضحی یومان بعد یوم الاضحی مالک انہ بلغہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مثل ذالک ۔

درایہ تخریج احادیث الہدایہ میں ہے :- قولہ روی عن عمر و علی و ابن عباس انھم قالوا ایام النحر ثلثۃ افضلھا اولھا - اما عمر فلم اجدہ واما علی فذکرہ مالک فی الموطا عنہ بلاغاً واما ابن عباس فلم اجدہ اھ

اور یہی زاد المعاد صفحہ ۲۵۳ جلد ۱ میں ہے :- قال احمد ھو قول غیر واحد من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذکرہ الاثرم عن ابن عمر و ابن عباسؓ - اور یہی زاد المعاد صفحہ ۲۵۳ جلد ۱ میں ہے :- قال علی بن ابی طالبؓ ایام النحر یوم الاضحی وثلثۃ ایام بعدہ اھ اور شرح صحیح مسلم صفحہ ۱۵۳ جلد ۲ میں ہے :- وممن قال بھذا علی بن ابی طالب وجبیر بن مطعم و ابن عباس اھ اور فتح الباری صفحہ ۲۱۵ میں ہے :- قال ابن بطال تبعا للطحاوی ولم ینقل

عن الصحابۃ غیر ھذین القولین اھ منقولہ بالا اقوال سے معلوم ہوا - کہ حضرت علی رضہ سے دو قول منقول ہیں - ایک یہ کہ ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک اور دوسرے یہ کہ ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک - لیکن قول اول کے نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے - کہ کیا تھے اور نہ سند ہی - اور قول ثانی کے گو الفاظ تو معلوم ہوئے لیکن سند ویسا ہی نامعلوم رہی اور یہی قول ثانی کے جو الفاظ معلوم ہوئے - اُن سے یہ صاف ظاہر نہیں ہوتا - کہ یہ قول دربارہ اضحیہ ہے یا دربارہ ہدی اور جو امام احمد بن حنبل رحمہ نے فرمایا ہے - کہ یہ قول بہت سے اصحاب رضہ سے ہے - اُس کے بھی نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے نہ سند ہی - اسی طرح جو اثرم رحمہ اور امام نووی رضہ نے ابن عباس رضہ اور جبیر بن مطعم رضہ کا قول نقل کیا ہے - اس کے بھی نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے نہ سند ہی - الغرض مجھکو اس وقت تک صراحتہً بسند صحیح صرف ایک صحابی عبد اللہ بن عمر رضہ کا قول تو ملا ہے - کہ اضحیہ کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہے - باقی ان کے سوا اور کسی صحابی کا قول صراحتہً بسند صحیح مجھکو اب تک نہیں ملا ہے - کہ اضحیہ کا وقت ۱۰ ذی الحجہ ہی تک ہے یا اُس کے بعد بھی ہے - اور بعد بھی ہے تو کب تک ؟ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا - لہٰذا ایسی حالت میں احتیاط یہی ہے کہ ۱۰ ہی ذی الحجہ کو لوگ قربانی سے فارغ ہو جائیں - ہاں جن علماء کو اور تاریخوں کی بھی تحقیق ہو جائے - وہ اپنی تحقیق پر عمل کریں - اور اُس تحقیق سے اپنے اور دینی بھائیوں کو محروم نہ فرمادیں - اُن کو بھی اُس سے اطلاع دیدیں :- واللہ اعلم بالصواب

(راقم - محمد عبد اللہ - مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ)

## قادیان میں طاعون

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اُٹھاتا ہے
تکبر وہ بُری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اللہ اللہ ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ قادیانی مسیح للکار للکار کر کہتا تھا کہ قادیان میں طاعون نہ آئیگا - کیونکہ ہے ؟ کہ ہماری طرح الہام سے

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGIS. L. N° 352

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

لہ الحمد

# اہلحدیث

نمبر ۲

امرتسر ۵ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے - للعہ

والیان ریاست سے - سے

روسا اور جاگیرداروں سے - للعہ

عام خریداروں سے - پیعہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

بعض دوستوں کی زبانی مجھ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض علماء (خدا ان پر رحم کرے) کسی خاص وجہ سے تفسیر میری تفسیر القرآن عربی پر علماء سے فتویٰ حاصل کرتے ہیں بلا سے اگر وہ ایسا کرتے۔ کہ تفسیر مفتی کے ہاتھ میں دیکر جواب لیتے تو کوئی بات نہ تھی مگر چونکہ ایسا کرنے سے انکی مراد پوری نہ ہوتی اس لئے وہ ایسا تو نہیں کرتے بلکہ محض اخفائے حق کر کے اور اپنا اندرونی کینہ جو معاصری کو لازمی ہو نکالنے کو انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ چند متفرق مقامات سے عبارات لکھکر جنکا نہ شروع دکھلاتے ہیں نہ اخیر بلکہ صرف درمیان سے ایک آدہ فقرہ لیکر لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کی طرح دکھا دیتے ہیں پھر ان مفتیوں کو اجازت نہیں ہوتی کہ اس استفتاء کے کاغذ کو ایک منٹ بھی اپنے پاس رکھ سکیں اور غور کریں اس سے سخت ہو کر بحلف وعدہ لیا جاتا ہے۔ کہ مصنف کو معلوم نہ ہو۔ پھر اس طرف پر

# مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مولوی چکڑالوی کا دعویٰ ہے۔ کہ تمام مسائل اسلامیہ قرآن شریف سے نکلتے ہیں۔ چنانچہ اسی بنا پر وہ حدیث نبوی سے منکر ہیں۔ کہ اس کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے اونکو بہت سی مشکلات پیش آئیں۔ مگر اس دل گردے کے آدمی نے سب کو نباہا۔ بڑا بھاری سوال اون پر وارد ہوا۔ کہ نماز کی ترتیب بہیئت موجودہ قرآن شریف سے بتلاؤ۔ یعنے یہ بتلاؤ۔ کہ رکوع۔ سجود۔ قعدہ رکعات وغیرہ قرآن شریف میں بصورت موجودہ کہاں ہیں۔ قرآن مجید میں تو صرف اتنا ہے۔ کہ نماز پڑھو۔ رکوع کرو۔ سجدہ کرو۔ وغیرہ مگر تفصیل سے نہیں بتلایا بلکہ رسول خدا کے طریق پر سپرد کیا گیا اور فرمایا۔ کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ یعنے ہمارا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔ پس تم اسکے مطابق کام کرو۔ ایسے مشکل سوال کے جواب میں مولوی چکڑالوی نے ایک رسالہ صلوٰۃ القرآن لکھا جسپر مجمل ریویو اہل حدیث کے سابقہ نمبروں میں ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اُس رسالہ کو بھی ناکافی جان کر ایک رسالہ برہان القرآن مفصل لکھا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے جی کھول کر اپنے مدعا کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یعنے یہ بتلانا ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ نماز کی ترتیب بہیئت موجودہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ یوں تو ہم بھی مولانا صاحب کے علم و فضل کے قائل ہیں خاصکر قوت استدلال تو ماشاء اللہ بہت ہی اعلےٰ درجہ پر ترقی کی ہوئی ہے۔ ناظرین کے اطمینان کی خاطر کہ ہم ایک دو مثالیں آپکی قوت استدلال کی بتلاتے ہیں۔ آپ پر سوال ہوا۔ کہ اگر قرآن مجید میں کل مسائل موجود ہیں تو کتے بلے اور گدھے کی حرمت قرآن شریف سے ثابت کیجئے۔ اسپر ہمارے شیر دل نے وہ ہمت دکھائی۔ کہ صاف ہی قرآن سے اپنا مطلب بتلا دیا کتے کی حرمت کی بابت تو آیت صاف سے مطلب ثابت کیا فرماتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے الخنزیر حرام کیا ہے۔ خنزیر کے معنے تو سور کو ہیں۔ مگر اسپر جو ال ہے اسکے معنے کتے وغیرہ کو شامل کرتا ہیں کیونکہ الْ جنسی ہے۔ مگر کون پوچھے کہ مولانا الْ جنسی تو اپنے افراد کو شامل ہوتا ہے نہ کہ غیر جنس کو۔ مگر یہ کیا غضب ہے۔ کہ یہ الْ ہے تو خنزیر پر لیکن شمول اس کا کتے کو یہ کیا معاملہ ہے۔ یہ تو ایسا ہوا۔ کہ **الانسان** بولکر بھیڑ بکری مراد لی جائے۔ اسی طرح گدھے کی حرمت کا ثبوت جناب نے بڑی تلاش سے دیا۔ کہ خدا فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا

یعنے جو لوگ الٰہی کتاب پر عمل نہیں کرتے۔ وہ گدھے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ گدھا حرام ہے۔ کیونکہ یہ تشبیہ ہی بتلا رہی ہے کہ گدھا حرام ہے۔ اسپر کوئی ہے کہ مولانا کی خدمت میں عرض کرے کہ حضرت یہ تشبیہ تو اُن کی بیوقوفی اور جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ گدھا اپنی بیوقوفی میں مشہور ہے جیسا شیر اپنی بہادری میں معروف۔ اگر ایسی ہی تشبیہات سے کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے تو گائے۔ بھیڑ۔ بکری بھی حرام ہوں گی۔ کیونکہ کفار کو خدا نے انعام سے تشبیہ دی ہے۔ غور سے پڑھو۔ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ (یہ تو صرف چارپایوں کی طرح ہیں) پس بتلائے۔ یہ تشبیہ کیا بتلا رہی ہے۔

افسوس ہم اصل مطلب سے دور نکل گئے ہمنے چاہا تھا۔ کہ آپ کے رسالہ کمال پر ریویو کریں۔ خاصکر اس مضمون پر جو دو تین جدید نمازوں کے متعلق آپ نے بڑی سختی سے اعتراضات کئے ہیں۔ مگر سر دست ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہم بھی آپ سے ایک سوال پوچھیں۔ غالباً وہ سوال ایسا نہ ہوگا۔ کہ اس سے پہلے کسی نے آپ پر کیا ہو۔ یا ہماری نظر سے گذرا ہوگا۔

آپ کا دعویٰ ہے۔ کہ جو مسئلہ اسلامی ہے۔ وہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ اور جو قرآن شریف میں نہیں۔ وہ اسلامی نہیں۔ اس لئے بڑی امید سے التماس ہے۔ کہ ڈاڑھی مونچھ رکھنے کا حکم قرآن شریف میں کہاں ہے۔ اگر ہے تو پتہ دیجئے۔ نہیں تو صفایا کرا دیجئے ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ ہمارے مکرم دوست بابا چٹو جو محض اپنے اخلاص اور نیک نیتی سے اہل قرآن بنے ہیں وہ ضرور ہی اس سوال پر غور کرکے

ahmadimuslim.de

نہیں تو نہیں - خدا فرماتا ہے - لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے رسول علیہ السلام تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہو - پس تم اُن کے مطابق کام کرو -

**سوال** رسالت اور نبوت میں کیا فرق ہے - الہام اور وحی میں کیا فرق ہے - مشرکوں (مثل ہنود - خاکروب وغیرہ) کا مسجد میں داخل ہونا کیسا ہے؟ محمد ابراہیم از کوٹلی مہاراں ضلع سیالکوٹ -

**جواب** ۱ رسالت اور نبوت میں قرآن و حدیث کی رو سے تو کوئی فرق نہیں - لغت میں بھی تمیز نہیں - البتہ علمائے عقائد کہتے ہیں کہ رسول صاحب شریعت مستقلہ ہوتا ہے - اور نبی عام ہوتا ہے - لابشرط شی یعنے رسول اور نبی میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے مگر اس فرق کرنے میں اُن کو کئی طرح کی مشکلات آتی ہیں مثلاً حضرت اسمعیل علیہ السلام کو صاحب شریعت نہیں کہتے - مگر قرآن شریف میں انکو رسولاً نبیا کہا گیا ہے - اس لحاظ سے یہ فرق کرنا خواہ مخواہ مشکلات کو اپنے ذمے لینا ہے -

۲ الہام اور وحی میں بھی کوئی فرق نہیں - فرق صرف اُن کی مراتب کا ہے مثلاً نبی کا الہام اور وحی اعلےٰ درجہ کے ہیں جیسے وہ خود ہیں غیر نبی کا الہام اور وحی ادنیٰ درجہ کی ہے - جس درجہ کا وہ خود ہے جیسے الہام کی بابت عام طور پر فرمایا :- فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ایسا ہی أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ اور أَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ فرمایا ہاں یاد رہے - کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی وحی اور الہام کو ذرائع بھی اور ہوتے ہیں جو عوام کے نہیں ہوتے - اسی لئے نبی کے الہام اور وحی سے منکر کافر ہیں اور غیر نبی کے الہام اور وحی سے منکر کافر نہیں -

**سوال** - ایک ظالم اپنی عورت کو بلا سبب از حد تکلیف دیتا ہے - کھانا کپڑا بھی نہیں دیتا - اور اس شخص کے چال چلن بھی اچھے نہیں عورت کو اس کے پاس رہنے میں جان کا خوف ہو - بالکل طلاق بھی نہ دیتا ہو - اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا وہ عورت تمام عمر یونہی بیٹھی رہے - یا کبھی اس کے نکاح سے باہر بھی ہو سکتی ہے -

(میر مصطفےٰ - از ناگپور)

**جواب** - مسمات مذکورہ اپنے شہر کے کسی نیک بخت متقی عالم سے طلاق کا فتویٰ لیکر بعد عدت نکاح ثانی کر سکتی ہے - قرآن شریف میں حکم ہے - وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا - یعنے عورتوں کی تکلیف رسانی کے لئے مت روک رکھا کرو - بلکہ فرمایا - عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنی اُن سے نیک برتاؤ کیا کرو - شرح وقایہ میں ہے - اما عند الشافعی فالقاضی یفرق بینهما لانہ لما عجز عن الامساک بالمعروف تعین القاضی منابه فی التسریح بالاحسان (یعنے جو خاوند محتاج ہو - عورت کو نان و نفقہ نہ دے سکے اُس کی عورت کو قاضی خاوند سے جدا کر دے - یہ امام شافعی کا مذہب ہے اسپر صاحب شرح وقایہ لکھتے ہیں :- اصحابنا لما شاهدوا الضرورة فی التفریق استحسنوا ان ینصب القاضی نائبا شافعی المذهب یفرق بینهما (باب النفقہ) یعنے علمائے حنفیہ نے بھی یہ امر پسند کیا ہے - کہ قاضی دونوں میں جدائی کردے اور اگر قاضی حنفی مذہب کا ہو - تو اپنا نائب شافعی المذہب کو مقرر کر کے تفریق کرا دے -

یہ حکم اُس صورت کا ہے کہ خاوند نادار مفلس قلاش ہو - چہ جائیکہ دانستہ تکلیف دیتا ہو - تو ایسے ظالم کے لئے تو بطریق اولیٰ یہی حکم ہے - چونکہ آج کل ایسا قاضی کوئی نہیں جو اسلامی احکام میں دست اندازی کر سکے لہٰذا کسی دیندار عالم سے فتویٰ لیکر فیصلہ کیا جاوے - لیکن قانون کا بچاؤ ہر حال مقدم ہے -

**سوال** ایک شخص نے قربانی کیلئے ایک بکرا خریدا چند یوم بعد معلوم ہوا - کہ بکرا مذکور فروخت کنندہ چرا کر فروخت کر گیا ہے عدالت تک نوبت پہنچی - عدالت کو شہادت ٹھیک ٹھیک نہ ملی - اس لئے عدالت نے بکرا واپس دیا - اب اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں - شیخ عبداللہ از ٹرکی ملاں ضلع ہوشیارپور

**جواب** اگر مشتری (خریدار) کو بطور خود معلوم ہے کہ بکرا چوری کا ہے تو قربانی نہ کرے اور اگر اسکو معلوم نہیں - تو عدالت کے فیصلہ پر بنا کر کے قربانی جائز ہے - واللّٰہ اعلم عند اللّٰہ

**سوال ضروری قابل ملاحظہ** :- مشہور حدیث ہے کہ امت محمدیہ ۷۳ فرقے ہوں گے اُن میں سے ایک ناجی ہوگا - جسپر میں (رسول پاک) اور صحابہ ہیں اب ہر ایک فرقہ اپنے آپکو سمجھتا ہے کہ میں ہی اُسپر ہوں اور ہر ایک ص

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** میں ہمارے دوستوں کے پاس ایک قلمی قرآن شریف ہے جو ۵- ربیع الثانی ۱۰۱۱ھ کا لکھا ہوا ہے- نہایت صاف اور خوشنما دیکھنے سے جی خوش ہوتا ہے- پتہ (مولوی خیرالدین کٹرہ کرم سنگھ کوچہ ساولاں) کسی صاحب کے پاس اس سے پہلے کا ہو- تو مطلع کریں

**ایک** صاحب نے علاقہ مدراس سے اخبار وکیل امرتسر میں ایک کھلی چٹھی بنام مولوی نذیر احمد خاں صاحب دہلوی کے چھپوائی ہے کہ اردو میں خطبے تصنیف کریں- انکو شاید معلوم نہیں کہ مولانا حمید اللہ صاحب مرحوم سرادہ ضلع میرٹھ نے اس مضمون کی ایک کتاب خطبات التوحید مدت کی چھپوائی ہوئی ہے- جو مولوی صاحب موصوف سے مل سکتی ہے- قیمت بھی شاید کچھ آنے ہی ہے-

**روس و جاپان** کی جنگ برابر جاری ہے خشکی پر بھی جاپان غالب ہو

**غنیمت** ہے کہ اس ہفتہ میں ۱۰- اپریل کے اخبار الحکم میں مرزا قادیانی کے معتقدین الہام سننے میں آگئے ہیں- اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کرد وہ لے نہا خانہ دشمن کہ تو ویران کردہ اجر قمن الناس عہد ہر وقت دیکھتا ہوں اور دہر تو ہی تو ہے- (مضمون در بطن قائل)

**قبول اسلام** ترن تارن ضلع امرتسر میں ۱۵- اپریل کو ایک شخص مسمی سنگا رام اپنی بیوی- ہمشیرہ اور لڑکے کے مسلمان ہوا نام عبد اللہ- عمر دین- عمر بی بی اور عائشہ بی بی رکھے گئے-

**جامع مسجد** مہابت خاں شہر پشاور میں بھی مذکورہ تاریخ پر چار کس مشرف باسلام ہوئے- نام نور محمد- فاطمہ بی بی عائشہ بی بی غلام محمد رکھے گئے مگر افسوس عبد الغفور نام کسی کا کیوں نہ رکھا گیا؟

**۱۴- اپریل** کا مباحثہ روڑ پڑ میں ملتوی رہا- کیونکہ آریہ چاہتے تھے کہ مسلمان صرف چالیس کس شریک مباحثہ ہوں جو خلاف قرار داد تھا- کیونکہ معاہدہ تھا- کہ مکان وسیع ہو جہاں جو کوئی چاہے آئے-

**جنگ روس و جاپان** (۱۳- اپریل) پچھلے اتوار کو دریائے یالو پر کشتیوں میں ایک مقابلہ ہوا جو ۴ ۱/۲ گھنٹے تک رہا- جاپانی افسر کے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں جاپانی کوئی نہیں مرا- ایک روسی جنگی جہاز پیٹروپاولوسک پورٹ آرتھر میں ڈوب گیا چار کے سوا تمام اہل جہاز غرق ہو گئے- گرانڈ ڈیوک سیریل بھی بچ تو گیا مگر زخمی ہو کر- ایک اور بڑی بھاری بحری لڑائی میں روسی کا پیپلا ہوئے امیر البحر مکارف کے قید ہو جانیکی بھی افواہ ہے اور جہاز مذکور بھی ڈوب جانیکی بھی- جاپانیوں نے بندر آرتھر پر پھر ایک حملہ کیا تھا مگر پسپا ہوئے- قصبہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا- روسی بیڑہ اور قلعوں کا نقصان بیان نہیں کیا گیا (بعد کی خبر) امیر البحر مکارف مع سٹاف ڈوب گیا اس جہاز میں سو بیس آدمی بچے ڈیوک مذکور سخت زخمی ہوا- اسکا بھائی ایک اور جہاز سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا- اس جہاز کے غرق ہونیکی اطلاعیں ملی ہیں جاپانی بیڑہ اسوقت لیاؤ ٹشان میں ہے زار نے مکارف کی بیوہ کو پیام ہمدردی کا بھیجا ہے- کل بحری چرچ میں اسکے لئے دعا مانگی جاویگی ۱۲ تاریخ کو ایک روسی کپتان دیمیر کے مغرب میں دریائے یالو کو عبور کرنا چاہتی تھی- جاپانی کپتانی نے اسکو مار ہٹایا- ۴۴ روسی ہلاک ہوئے اور بہت سی چند چھوٹی چھوٹی روسی پارٹیاں دریا پار جانے کی کوشش کرتی ہوئیں پسپا کی گئیں (۱۴ آہ) مکارف کی موت پر قیصر جرمنی نے زار کو تار دیا ہے- کہ اسکا انہیں بھی ویسا ہی غم ہے جیسا آنکو- برٹش پریس کا لہجہ بھی اس حادثہ پر ہمدردی آمیز ہے- پارلیمنٹ انگلستان کی رائے میں اس صدمہ کا روس پر اتنا اثر نہ ہوگا- جتنا کہ تری جنگ میں اسی قدر نقصان سے ہوتا (۱۴) بندر آرتھر میں روسی و جاپانی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہوا- غنیم نے روسی قلعوں پر پانچ گھنٹہ گولہ باری کی اور لوٹ گئے- آدھر سے خاموشی رہی غرق شدہ روسی جہاز میں سات سو آدمی تھے- روسی افواج کی بحری کمان عارضی طور پر امیر البحر الیکسیف کریگا- روس کا ایک اور جنگی جہاز غنیم نے غرق کر دیا- اور ایک تباہ کن بھی- جاپانی صرف ایک زخمی ہوا- مکارف کی دعائے مغفرت میں زار و زارینہ دونوں شامل تھے- جب تک دعا ہوتی رہی- شہنشاہ روس برابر روتے رہے- تمام پایہ تخت روس ماتمکدہ بن رہا ہے- خوشی کے مشغلے سب بند ہیں روسی جنگی جہازوں کے نقصان کی پایہ تخت روس کے سرکاری بیانوں سے بھی تصدیق ہوتی ہے- (۱۵- ") مکارف کی جگہ بیڑہ بحر بالٹک کا کمانڈ افسر تعینات ہوا ہے- امیر البحر الیکسیف روانہ ہو گڈن ہوا- ایک اور بحری جنگ پچھلے

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISD No. 352

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

# اہل حدیث

جلد ۱

امرتسر ۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ [illegible]

والیان ریاست سے ۔ [illegible]

روٗسا اور جاگیرداروں سے ۔ [illegible]

عام خریداروں سے ۔ [illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ خط واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینجر ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے۔

## اہلحدیث کی ترقی

سبب پہلے اہل حدیث کی ترقی کے عنوان سے ناظرین کو خوشخبری سنائی ہو کہ بجائے ۸ صفحہ کے ۱۲ صفحہ کیے جاویں گے ناظرین اہلحدیث نے ایک غیر معمولی خوشی کا اظہار کیا ہو جو بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کی قبولیت کی دلیل ہے۔ دوسری پرچہ میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ یہ ترقی جبھی ہو گی کہ ہر ایک خریدار کم از کم دو خریدار مستقل پیدا کرے جسکی طرف گو سب احباب نے تو توجہ نہ کی مگر تاہم بعض دوستوں نے دلی توجہ سے اس کو پورا کر دکھایا۔ اصحاب ذیل شکریہ کے خاص مستحق ہیں:- چودھری عبدالدین تہجہ ضلع گورداسپور۔ مولوی محمد ابراہیم کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ میر مصطفےٰ علی ناگپور۔ شیخ محمد ابراہیم اوان دملک براساں۔ منشی عبدالرؤف باسم۔ مولوی محمد محی الدین بنگلور۔ مولوی احمد زمان بلرامپور۔ مولوی حافظ محمد الدین ضلع بستی۔ شیخ محمد نوح خان محمد محلہ لدھیانہ۔ مولوی عبدالرحیم دیناجپور۔ محمد عبدالوکیل دہاسی۔ سیالکوٹ محمد حیات ۔م۔

# آخر عربی کی فتح ہوئی

ہر س از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا گوئید
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

عربی کی مخالفت میں علیگڈھ پارٹی کے مضامین اور اُن کی تردید ناظرین اہلحدیث کی نظروں سے سابقہ نمبروں میں گذر چکی ہیں ہر چند ان مضامین کو دیکھکر علیگڈھ پارٹی کے حامیوں سے اہل حدیث کے حق میں [ نَحْمَدُ اَنَاسُ یَتَطَهَّرُوْنَ ] کے ہم معنے الفاظ میں خفگی ظاہر کی مگر آخر بقول ع

زاہد! تیرا خدا ہے۔ کیا میرا خدا نہیں؟

عربی کو کامیابی ہوئی۔ مگر اس کی تفصیل بتلانے سے پہلے علیگڈھ پارٹی کے ایک مضمون کا جواب بھی دیتے ہیں۔ گو ضروری نہیں۔ کیونکہ جب بیماری تندرستی ہو گیا۔ تو اب طبیبوں کے بحث مباحثے کیا فایدہ دے سکتے ہیں۔ مگر اس خیال سے کہ ناظرین کو آیندہ کے لئے علم حاصل ہو سکے کہ عربی کی مخالفت کرنیوالے کیسے کیسے کمزور تار عنکبوت سے بھی ضعیف دلایل سے کام لیتے ہیں۔ لیکن امر واقعی بھی یہی ہے۔ کہ حق کے مقابلے پر زبردست دلایل لائیں تو کہاں سے۔ ذرا مہربانیوں اور آریوں کو دیکھو کہ کیسے کیسے بیہودہ اعتراضات اور دلایل سے کام چلاتے ہیں:۔

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

مورخہ ۳ اپریل کے علیگڈھ گزٹ میں عربی کی مخالفت میں ایک مراسلت شایع ہوئی ہے۔ جسمیں صاحب مراسلت نے (جو ایک بڑے تجربہ کار پنشنر جج ہیں) عربی کی عدم ضرورت کے دلایل لکھتے ہیں کہ عربی زبان بحیثیت دین کے متبرک سمجھنے میں ایک قسم کی غلطی ہے۔ عربی زبان دین اسلام کی ہرگز نہیں۔ کیونکہ اسلام سے پہلے بھی تھی۔ اگر پیغمبر اسلام کسی اور ملک میں پیدا ہوتے۔ تو ضرور قرآن کی زبان وہی ہوتی۔ صاحب مراسلت کی اس دلیل سے معلوم ہوا۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مسلمانوں کا کوئی تعلق اور مطلب نہیں۔ بس یہی کہ قرآن اُن کی معرفت ملا ہے۔ اگر قرآن شریف کسی اور شخص کی معرفت ملتا۔ تو اسی سے ہم حاصل کرسکتے۔ بلکہ اخلاقی طور پر اسکو اور وسیع کریں۔ تو یہی کہسکتے ہیں۔ کہ ماں باپ کا بھی ہمپر کیا حق ہے۔ اگر ہمکو خدا کسی اور کے نطفے سے پیدا کرتا۔ تو ہم اُسی کے بیٹے کہلاتے۔ اگر صاحب مراسلت یہ فرماویں۔ کہ گو یہ صحیح ہے۔ مگر آخر جو صورت وقوع میں آئی اسکا حق بھی تو ہے۔ کہ اسکو ملحوظ رکھا جائے۔ پس جسطرح ہم اپنے باپ کی تعظیم کرتے ہیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان سے فدا ہیں اور اپنا آقا جانتے ہیں۔ اُسی طرح عربی زبان ہماری مذہبی اور قومی زبان ہے۔ ورنہ بتلاویں۔ بحیثیت مجموعی کل دنیا کے مسلمانوں کی قومی زبان کونسی ہے؟ یہی معنے ہیں اُس حدیث کے جسمیں سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیہ والصلوٰۃ نے فرمایا ہے:۔ احبوا العرب لثلاث انا عربی والقرآن عربی ولسان اھل الجنۃ عربی یعنے عرب کو تین وجہ سے پیار کیا کرو۔ ایک تو میں (خود بدولت) عربی ہوں دوئم قرآن مجید تمہاری الہامی کتاب عربی ہے۔ سوئم اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے۔ دگو کوئی نیچری جنت کو ایسا نہ مانے۔ مگر مسلمانوں کی قوم کا تو یہی خیال ہے۔ اسی قسم کی اور بھی دلیلیں ہیں۔ جنکا ذکر کرنا موجب طوالت ہے۔ بارے شکر ہے صاحب مراسلت نے یہ بھی تسلیم کیا ہے:۔

قرآن ملک عرب کی زبان میں چونکہ نازل ہوا ہے اسلئے ایک زمانے میں اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کے مقاصد اور مطالب اور منشا اور معانی اور مراد سمجھنے کے واسطے ضرور ہے کہ عربی زبان اعلے درجہ کی حیثیت سے سیکھی جائے ؎ بس یہی ہمارا مطلب ہے۔ کہ مسلمانوں میں عربی دان ہر زمانے میں اتنے رہنے چاہئیں۔ جو قرآن مجید کو اُسکی اصلی زبان میں سمجھکر دوسروں کو سمجھا سکیں۔ ہم نہیں کہتے۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان اعلے درجہ کی عربی میں مہارت پیدا کریں گو یہ کہتو ہیں کہ کریں۔ تو اُن کی سعادت ہے کہ اپنی قومی زبان کو زندہ رکھیں پس آپکا یہ فرمانا۔ کہ ہر ایک مسلمان اسی غرض سے اعلے درجہ پر عربی زبان کو نہیں سیکھ سکتا ؎ بیشک صحیح ہے ہمارا بھی صاد ہے ع

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد

اس مختصر گفتگو کے بعد ہم اپنے ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں یہ کہ

عربی فتحیاب ہوئی

کس طرح ہوئی؟ محض خدا کے فضل سے ہوئی ۱۲ - ۱۳ - اپریل کو نواب محسن الملک مع دیگر اراکین کالج کے وفد (ڈیپوٹیشن) بنکر راجہ صاحب نان پارہ سے کالج کی امداد کیلئے لکھنؤ پہنچے - جہاں پر بغیر درخواست اور التجا کے آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب سی ایس آئی رئیس جہانگیر آباد نے مبلغ پانچ ہزار عربی تعلیم کے کلاس روم بنانے کو عنایت فرمایا۔ یہی معنے ہیں اس آیت کریمہ کے یَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اس غیر مترقبہ امداد کے بعد وفد مذکور ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں بمقام لکھنؤ حاضر ہوا - تو ہز آنر نے فرمایا - کہ اگر منتظمان کالج درخواست کرینگے - تو عربی تعلیم کے لئے ایک یورپین پروفیسر کالج کو دیا جائے گا - پھر لکھا ہے - کہ :- اب یہ مسئلہ ٹرسٹیوں (کالج کے منتظمان) کے سامنے پیش کیا جائے گا - اور جو فیصلہ ٹرسٹی کرینگے مطابق اُس کے گورنمنٹ سے درخواست کی جائیگی ہم نہائت خوش ہیں - کہ یہ مسئلہ جس نے چند مہینے سے مسلمانوں میں بے اطمینانی پھیلا رکھی تھی - اور جو ایک معرکۃ الآرا اور مختلف فیہ مسئلہ ہو گیا تھا وہ نہائت خوبی سے قریباً طے ہوا اور جو غلط شکوک اور شبہات پیدا ہوئے تھے وہ دور ہو گئے ۔

گو اڈیٹر صاحب علیگڈھ گزٹ نے خوشخبری سنائی ہے - خدا کرے منتظمان کالج یہی فیصلہ کریں - مگر اہلحدیث کو ابھی ایک کھٹکا باقی ہے - کہ عربی کی تعلیم کے لئے بھی یورپی پروفیسر؟ آہ! واللہ ؎

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردئی ہمسایہ در بہشت

# مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی چکڑالوی نے اپنے رسالہ کلاں "برہان القرآن" میں جو ماہواری رسالہ کی صورت میں چھپتا ہے حسب عادت شریفہ تین حدیثوں پر بڑی سختی سے اعتراض کئے ہیں - ایسی کہ پنڈت دیانند اور عبد الغفور (دہرم پال) نے قرآن شریف پر جو زبان درازی کی ہے - وہ بھی اس سے کم ہے -

آپ نے رسالہ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء میں تین حدیثوں کو زیر بحث کیا ہے فرماتے ہیں: نمبر (۱) نماز فجر کے متعلق مسلم کی ایک حدیث میں لکھا ہے :-

وقت صلوٰة الصبح من طلوع الفجر ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوٰة فانها تطلع بين قرني الشيطان (مسلم مطبوعہ نولکشور ۲۲۳)

ترجمہ :- وقت نماز صبح کا فجر کے طلوع ہونے سے آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے پس جس وقت سورج طلوع ہو - تو نماز سے ہٹ جا - کیونکہ تحقیق وہ درمیان شیطان کے دو سینگوں کے طلوع ہوتا ہے ۔

سورج کا شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہونا ملاحظہ ہو اب اگر اس حدیث کی بنا پر کوئی آریہ یا عیسائی اسلام پر ہنسی اڑاوے تو اسکا کیا قصور؟ سورج بالاتفاق زمین سے کئی گنا بڑا ہے۔ تو خیال کیجئے کہ شیطان کے سینگ کتنے بڑے ہونگے جنکے درمیان آفتاب سا کرہ آ جاتا ہے اور وہ خود شیطان کتنا بڑا ہوگا - جسکے اتنے بڑے سینگ ہیں اور پھر یہ شیطان اہلحدیث کے دلوں میں گھس بھی جاتا ہے اور وسوسے بھی ڈالتا ہے - یہ نہیں بتایا گیا - کہ شیطان کے سینگوں پر سورج کیوں لادا گیا ہے - بعض شارحین نے یہ وجہ لکھی ہے - کہ آفتاب پرست لوگ چونکہ بوقت طلوع سورج کی پرستش کرتے ہیں اسلئے شیطان سورج کو سینگوں پر اٹھا لیتا ہے تاکہ بجائے آفتاب کے اس کی پرستش ہو - اگر یہ بات ہے تو شیطان بوقت نماز اہلحدیث کے آگے بھی کھڑا ہو جاتا ہوگا - تاکہ ان سب سے اپنے آپ کو سجدہ کرا وے اور ان سب کی نمازیں برباد کر دے - کیا یہ عقل و دانش کی باتیں ہیں کیسی معقول حدیث ہے اور پھر شرح کیسی معقول ہوئی سبحان اللہ بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے - کہ اللہ کا رسول جو عقل و دانش میں اپنے تمام لوگوں سے افضل ہوتا ہے - ایسی لغو اور بیہودہ باتیں کہے ہرگز نہیں - قطعاً ناممکن ہے ہمارے پیارے نبی کے ذمے یہ خرافات کسی ایسے شخص نے گھڑ کر لگائی ہیں جو کہ عقل کا بودا اور پورا وحشی اور آپ کا پکا دشمن کوئی یہودی یا عیسائی ہے ایسا قبیح کام کسی مسلمان باایمان

ahmadimuslim.de

کا نہیں ہو سکتا۔ بیچارے امام مسلم نے بلا سوچے سمجھے محض بن سے اسکو اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے۔ عصر کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ سورج غروب ہوتے وقت بھی شیطان کے سینگوں میں جا چھپتا ہے۔ (انتہی)

بھولے مولوی صاحب! آپکو تو عربیت میں دعویٰ تھا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ایسے بن گئے کہ کنوئیں کے مینڈک سے کچھ ہی زیادہ ہی بستے ہو آپ اہل القرآن بنے ہیں۔ کہ آریوں کیطرح بے سمجھی سے حدیث پر منہ پھاڑ کر اعتراض کرتے ہیں جس طرح آریوں کو ذہن میں جم رہا ہے۔ کہ مکر کے معنے فریب کے ہیں تو جہاں کہیں یہ لفظ آتا ہے۔ بس وہ یہی معنے جو بے سمجھی سے ذہن میں بٹھا رکھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نسبت بھی سمجھتے ہیں۔ وہی حال آپکا ہے کہ قرن کے معنے آپ نے سینگ کے سمجھ لئے ہیں اسی لئے حدیث پاک کو سینگوں سے دھکیلنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھئے حدیث شریف وہ چٹان ہے کہ تم سے پہلے اس نے کئی ملحدوں کے سینگ توڑ ڈالے ہیں تم تو پہلو ہی میں معذور ہو۔ واللہ میں کبھی آپ کی نسبت ایسے لفظ نہ لکھتا۔ اگر آپ نے تہوڑی سی بھی تحقیق سے کام لیا ہوتا۔ غضب ہے! کہ آپ اتنا بڑا تو تحقیق کا دعویٰ کریں اور ملتے بڑے گروہ حزب اللہ (اہلحدیث) سے سینگ ٹکرائیں اور سامان حرب آپکا یہ کہ قاموس اور مجمع البحار تک بھی نہ دیکھیں۔ دیکھئے مجمع البحار میں جو لغت حدیث کی ایک معتبر مستند کتاب ہے۔ اس حدیث کے متعلق کیا لکھا ہے۔

قیل القرن القوۃ ای حین تطلع یتحرک الشیطان وینشط فیکون کالمعین لہا وقیل بین قرنیہ ای امتیہ الاولین والاخرین وکانہ تمثیل لمن یسجد لہ وکان الشیطان سول لہ ذالک فاذا سجد لہا کان الشیطان مقترن بہا

یعنے اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ قرن کے معنے قوت کے ہیں یعنے جسوقت سورج نکلتا ہے اور مشرک اُس کی عبادت کرتے ہیں اور سجدے مناتے ہیں۔ تو شیطان خوش ہوتا ہو گویا وہ اُس کا مددگار ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ دو قرنوں سے مراد ہے اُسکی پہلی پچھلی دو قومیں (یعنے رات کے پجاری اور دن کے بھگت) گویا یہ ایک تمثیل ہے مشرکوں کی جو اوسوقت عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے اُنکی نظروں میں یہ (عبادت غیر کی) خوشنما کر رکھی ہے۔ پس جب وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا شیطان سورج کے ساتھ ہے۔

ان سب توجیہوں کی بنا یہ ہے۔ کہ لغت میں قرن کے معنے بڑے وسیع ہیں۔ دیکھو قاموس میں قریب ایک ورق کے اندر قرن کے معنے لکھے ہیں یہ بھی قوت لکھا ہو۔ قرن الشیطان وقرناہ امتہ والمتبعون لرایہ او قوتہ وانتشارہ وتسلطہ۔ یعنے شیطان کے قرن کے معنے اُس کی پارٹی اور اُس کی رائے پر چلنے والے ہیں۔ یا اُس کی قوت اور انتشار اور دباؤ اور زور ہے۔

پس خلاصہ یہ کہ سرور کائنات نے فرمایا کہ سورج نکلتے وقت چونکہ مشرک غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تم اُن کی ظاہری مشابہت سے بچو۔ اس کی مثال قرآن شریف سے سنو! چونکہ آپ اہل قرآن ہیں اسلئے قرآن کی تمثیل سے تو آپکو انکار نہ ہوگا۔ سنئے خدا فرماتا ہے۔

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

یعنے شراب اور جوا اور بت پرستی اور تیروں سے تقسیم (جو عرب کے مشرک فال ڈالا کرتے تھے) ناپاک شیطان کے کاموں سے ہیں۔ پس تم ان سے بچو۔ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

کہئے! اسپر بھی آپکی طرح کوئی آریہ اعتراض کرے کہ ان کاموں کو شیطان کے کاموں سے کہا گیا۔ کیا شیطان بت پرستی کرتا ہے یا شراب پیتا ہے۔ یا جوا کھیلتا ہے یا فالیں ڈالتا ہے۔ ہم نے تو کبھی اُسے ایسا کرتے نہیں دیکھا۔ تو آپ چونکہ اہل القرآن ہیں اس کا جواب تو کچھ دیں گے۔ بس وہی جواب حدیث والے آپکو دینگے۔ کہ آیت اور حدیث دونوں کا مطلب یہی ہے۔ کہ سورج کے طلوع کے وقت مشرک ہی سجدہ کیا کرتے ہیں جس میں غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ کیا ضرور ہے۔ کہ تم مسلمان بھی اُن سے ظاہری مشابہت کرو۔

بہلا شیطان کیا ایسا ہی بیوقوف ہے۔ کہ لوگ تو نماز خدا کی پڑھیں

ahmadimuslim.de

اور عبادت خدا کی کریں اور وہ صرف سامنے کھڑا ہونیسے خوش ہو جاوے
کیونکہ اسنے اپنی مراد پالی - اسکی مراد تو جب پوری ہو - کہ بموجب اسکی
کوشش سے کے مخلوق شرک و کفر میں مبتلا ہو - چنانچہ اسنے کہہ رکھا ہے

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ

یعنے مخلوق میں سے بہت سے لوگ میری کوشش سے بدراہ ہو نگے
یہ نہیں کہ وہ تو عبادت کریں گے خدا واحد کی اور میں صرف اتنے
ہی سے خوش ہو جاؤنگا - (باقی دارد)

التماس - علماء اہلحدیث اسکے سوا اگر کوئی اور جواب دینگے
تو وہ بھی شائع کیا جائے گا - (ایڈیٹر)

# اصلاح رسومات جدیدہ

## گذشتہ سے پیوستہ

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں - کہ آنحضرت کیوقت کے مسلمان کسطرح
سکے تھے اور ان کی حالت کیا تھی سنئے ! اسوقت میں نہ شادی
غمی پر اتنا تیں ہوتی تھیں - اور نہ خیر القرون میں ان حرکتوں کا
وجود پایا جاتا ہے - یہ کل باتیں بدعت ہیں اسوقت میں سب مسلمان
اور اہل اسلام کہلاتے تھے مثلاً بچہ پیدا ہوا - تو زچہ کو اسوقت
تک جبتک خون نفاس آتا رہا - نماز روزہ سے باز رکھا کرتے اب خواہ
خون ایک روز آوے یا زائد مدت تک کیونکہ خون آنا عورت کے
قوای پر ہے - عورت جتنی قوی ہوگی - اتنی ہی زائد مدت تک خون
آویگا - وہاں یہ حالت نہ تھی کہ عورت کو ۴۰ یوم تک بیکار کر دیا
جاوے اسکے پاس کوئی نہ بیٹھے اسکے برتن علیحدہ رہیں - بچہ خواہ وہ
بیمار کیوں نہ ہو - اسکو دسواں بیسواں چالیسواں ضرور نہلایا جاوے
زچہ کی چارپائی پر تلوار یا چاقو ضرور رکھا ہے - اور جب وہ چالیسواں
نہا چکے تو کل مکان یا خاص اس پر جہاں زچہ کی چارپائی ہو قلعی
ضرور ہو - اسکے تمام برتن قلعی کرائے جائیں چھٹے روز چھٹی نکالی
جاوے عورت کی گود میں کھیلی گندری ترکاری بھری جاوے بچہ کیا پیدا

ہوا گویا جسم شیطان کہ اس نے آتے ہی سبکو مشرک بنا دیا بجائے عقیقہ کے
اسکے سر پر مدار سالار کی چوٹیاں رکھی جائیں اماموں کا فقیر بنایا جاوے اسکیلئے
سبز کپڑے رنگے جائیں کہچڑا پکایا جاوے - شربت کیا جاوے علم نقرئی
بنائے جائیں نذر لغیر اللہ کی رسم ادا ہو اور صاحبزادے صاحب ہاتھ میں جھولی ڈالکے
گھر بھیک مانگیں چلئے بھیک مانگنی تو آگیا جب اور بڑے ہو تو منت کے
موافق ۸ سال یا ۱۱ سال یا جس عمر کی نذر ہو - ختنہ کی ٹھیری مگر جبتک
ختنہ نہ ہو - ہر سال حضرت پیر صاحب کی ہنسلی پڑنا اور ایک بلی کو جو آپ
ہی کے نام کے بعض شہروں میں کھڑی ہوتی ہے سلام کرنا - اور
گیارھویں کرنا اور بلی پر غلاف چڑھانا ضرور ہوتا ہے خدا خدا کرکے
ختنہ کا دن آیا - تو وہ آفت کہ خدا بچائے ڈھول باجا ٹھٹھیاں
بھانڈ ڈومنیاں آتش بازی سب کچھ موجود ہے صاحبزادے کے سر
سہرا لٹک رہا ہے - کہاروں کی طرح ایک جامہ اور سر پر ایک کپل کوری
بدبختی اور صاحبزادی کا ختنہ کیا بدبختی یہی شاید صاحبزادے ہوں گے پھر
مکان میں آکر استرا اتارا گیا اور اور نہ معلوم کس کس کے نام کی نذریں
دلائی گئیں اور سپیر میں بال اور ایک کوڑی باندھی گئی اور قرض سودی
لیکر کھانا کیا گیا - حالانکہ ختنہ میں بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ حجام کو بلاکر
ختنہ کرا دیا جائے - اگر مقدرت ہو - تو دوست احباب کی دعوت کر دی
جائے - ورنہ ضروری نہیں - یہی حال عقیقہ کا ہے کہ ان خرافات
کے لئے حکم نہیں ہے - کہ سنت میں بدعت ملا کر بجائے ثواب کے
عذاب مول لیا جاوے - اب حال نکاح کا سنئے - شریعت کا تو صرف
یہ حکم ہے - کہ ولی کی رضامندی سے دو گواہوں کی موجودگی میں لڑکی لڑکے
کی خواہش سے ایجاب و قبول کرا دیا جائے اور خطبہ پڑھ دیا جاوے - اور
جسقدر مقدرت ہو بعد نکاح کے ولیمہ کا کھانا کر دیا جاوے اور مہر موافق
حیثیت کے ہونا چاہئے - مگر اس میں وہ طوفان بے تمیزی ہوتا ہے کہ
الامان افسوس یہ کہ نہ لڑکے سے پوچھا جاتا ہے اور نہ لڑکی سے کہ تمہاری
بھی مرضی ہے یا نہیں - صریح ظلم اور نا انصافی ہے کہ جنکا کام ہو - جنسے
تمام عمر کا سابقہ پڑنا ہے وہی خاموش رہیں نہ عقل اسے گوارا کرتی ہے نہ شریعت
دوسری یہ کہ اس رسم میں وہ وہ باتیں کیجاتی ہیں - کہ خدا بچاوے
(باقی آئندہ)

مدیر ثابت نہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

# استفتا

**سوال** ۱؎ یارسول اللہ دہائی آپکی + در پہ لائے ہیں دل بیمار ہم
یہ شعر پڑہنا جائز ہے یا نہیں اہلحدیث وعلماء ناظرین سے امید ہے۔ کہ جواب مدلل دیں گے + (راقم عبدالرحیم از دیناجپور)

**الجواب** - اگر بغرض استمداد وحاجت روائی کے پڑہیگا تو بیشک شرک ہے اگر بغیر اس نیت کے محض ایک عاشقانہ سوز سے پڑہے تو شرک نہیں گو ترک بہتر ہے۔ کیونکہ خداتعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا مکان میں ایسے لفظ کہنے سے منع کردیا ہے۔ جس کے معنے ناجائز ہونیکا بھی احتمال ہے۔ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوْا انْظُرْنَا

**سوال** ۱؎ شراب کے ٹھیکہ کی کمائی جائز ہے۔ یا ناجائز؟
۲؎ بنک سے سود لینا جائز ہے یا حرام؟ (راقم محمد خلیل از سیالکوٹ)

**جواب** ۱؎ شراب کی فروخت حرام ہے۔ اُس کا نفع بھی حرام ہے اُسکی ہر قسم کی لاگ لپیٹ بھی حرام ہے۔
۲؎ علماء اہلحدیث اس کا جو جواب دیں گے درج کیا جاویگا + (ایڈیٹر)

**سوال** ۱؎ شراب کی تحریم سابقہ ادیان یہود ونصاریٰ میں ہے یا نہیں؟
۲؎ ہاروت ماروت آدمی تھے یا فرشتے۔ (راقم محمد الدین مدرس ضلع پشاور)

**جواب** ۱؎ شراب کی حرمت تمام دینوں میں ہے۔ موجودہ تورات کی کتاب گنتی وباب وغیرہ میں بھی منع پائی جاتی ہے۔
۲؎ ہاروت ماروت کی نسبت علماء مفسرین کا اختلاف ہے خاکسار کی رائے یہ ہے۔ کہ وہ دو آدمی تھے حافظ ابن جریر محدث اور مشہور مفسر نے بھی انکے فرشتہ ہونیسے انکار کیا ہے نواب صاحب بھوپال نے بھی اسی قول کو پہلے نقل کرکے ترجیح کی طرف اشارہ کیا۔ کیونکہ دونوں صاحب لکھتے ہیں کہ ہاروت وماروت شیاطین سے بدل ہے کیفقدر توضیح اسکی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی کے حاشیہ میں فقیر نے کردی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

**سوال** ۱؎ بے نماز کا جنازہ پڑہنا جائز ہے یا نہیں ۲؎ قبر مبارک کا قرآن شریف للہ دینا ثواب ہے یا نہیں؟ ۳؎ کھانا آگے رکھکر فاتحہ پڑہنا جائز ہے یا نہیں؟ (علی محمد از سوہل)

**جواب** ۱؎ بے نماز کے کفر میں اختلاف ہے جن علماء کے نزدیک وہ کافر ہے وہ تو نہ پڑہیں گے۔ جن کے نزدیک وہ کافر نہیں وہ پڑھ لیں۔ خاکسار کی ناقص رائے میں۔ بے نماز کافر نہیں۔ اگر وہ خدا ورسول کے حکموں کو تسلیم کرتا ہے۔ تو جنازہ پڑہنا چاہئے۔
۲؎ خیرات کسی وقت بھی کرے ثواب ہے اگرچہ قریب المرگ کم ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے موت کے وقت خیرات کرنا ایسا ہے کہ اپنا پیٹ بھر کر محتاج کو دیوے۔
۳؎ - خلاف سنت ہے۔ نہ چاہئے۔

**سوال** ۱؎ زمانہ آنحضرت میں عورتیں پائجامہ پہنتی تھیں۔ یا تہ بند اور کہاں تک زمین کی طرف کپڑے کا سرا رہتا تھا؟
۲؎ درصورتیکہ تہ بند زمین تک ثابت ہو وے تو لہنگا یا ساڑہ جیساکہ یورپین پہنتی ہیں۔ اس میں کیا قباحت ہے۔؟
۳؎ - مصافحہ ایک ہاتھ سے چاہئے یا دو ہاتھ سے؟
۴؎ نماز عیدین میں کتنی تکبیریں ثابت ہیں؟ (محمد اسمٰعیل از بلا مبئی)

**جواب** ۱؎ عورتیں تہ بند پہنتی تھیں اور پائجامہ بھی جائز تھا۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت دی تھی کہ پاؤں سے نیچے ایک بالشت جتنا تہ بند لٹکتا رہے۔ تاکہ بےستری نہ ہو۔ اور اگر ناپاکی کا خوف ہو تو یہ سمجھیں کہ خشک زمین پر چلنے سے پاک ہو جائیگا۔
۲؎ یورپین لباس پہننے سے عموماً وہی حدیث مانع ہے جسکے الفاظ یہ ہیں مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنے جو کوئی کسی قوم کی سی صورت اختیار کریگا۔ اُنہی میں سے ہوگا۔ کیا ضرورت ہے۔ کہ غیر قوموں کا طرز لباس اختیار کیا جاوے۔ بھلا لیکہ اپنا دیسی لباس اُس سے اچھا ہے۔
۳؎ مصافحہ ایک ہاتھ سے بھی جائز ہے ودسے بھی ترمذی میں ابن مسعود سے منقول تمام التحیۃ الاخذ بالید سلام کا تتمہ ہے۔ ہاتھ کا پکڑنا یعنے مصافحہ کرنا جس سے بظاہر ایک ہاتھ معلوم ہوتا ہے صحیح بخاری میں باب ہے۔ باب الاخذ بالیدین یعنے دونوں ہاتھونکا

پکڑنا چنانچہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میرا ہاتھ آنحضرت کے دونوں ہاتھوں میں تھا مصافحہ کے اصلی معنے ہیں ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے کے ہاتھ کی ہتھیلی سے ملا دینی - ان لغوی معنے اور ترمذی کی روایت کے لحاظ سے ایک ہی ہاتھ کا مصافحہ چاہئے - گو علماء کا اس میں اختلاف ہے - یہانتک کہ بعض دیندار تو اپنے منشاء کے خلاف مصافحہ کرنیوالے سے بگڑ بیٹھتے ہیں - مگر خاکسار کی رائے میں یہ سب نفسانی جوش ہیں

عدا نماز عیدین میں بارہ تکبیریں اہلحدیث کا یہی طریق ہے آٹھ تکبیریں بھی آئی ہیں حنفیہ کا اسی پر عمل ہے -

**سوال** عا جن سورتوں کے اخیر میں سوال ہوتا ہے مثلاً والتین کے اخیر میں ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ پڑھنے اور سننے والا دونوں جواب دیں یا صرف پڑھنے والا؟

عا صغر سن لڑکی یا لڑکے کا نکاح کرائے تو ایجاب کس طرح کرو نا کحین کے بالغ ہونے پر ایجاب قبول کی ضرورت تو نہیں ؟ (راقم غلام اکبر یا خلم لبتی)

**جواب** عا وَالتِّیْنِ کی بابت تو یہی فرمایا من قرء یعنے پڑھنے والا جواب دے - کہ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ مگر سورہ الرحمن کی بابت آنحضرت نے فرمایا - کہ میں نے جنوں پر یہ سورت پڑھی تھی - تو اونہوں نے تم سے اچھا جواب دیا تہا - جب میں نے پڑھا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ تو اونہوں نے جواب دیا تہا - کہ لا بشیئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس قسم کے سوالات جو قرآن شریف میں آتے ہیں ان کے جواب پڑھنے اور سُننے والے دونوں دیں -

عا کتب فقہ میں لکھا ہے - کہ صغر سن لڑکے لڑکی کا متولی اگر باپ ہے - تو اپنی طرف بھی نسبت کر سکتا ہے - یعنے میں نے قبول کیا - اور اگر کوئی اور ہے - تو لڑکے کی طرف کرے یعنے یہ کہے - کہ میں اُس لڑکے کیلئے قبول کرتا ہوں بعد بلوغت نکاح جدید کی حاجت نہیں -

**سوال** عا - اعمال ایمان کے جزو ہیں یا عوارضات ہیں ہیں؟

عا مفقود الخبر کی بیوی کتنی مدت کے بعد کسی دوسرے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے؟

عا - قعدہ (التحیات) اولی اور ثانیہ میں عورت مرد ایک ہی طرز سے بیٹھیں یا کچھ فرق ہے؟

عا زید کہتا ہے کہ جمعہ کے روز جبکہ نمازیں مع نماز جمعہ کے فرض ہیں کیونکہ نماز ظہر عبارت النص سے فرض ہو چکی ہے - اشارۃ النص سے ساقط نہیں ہو سکتی - جمعہ بھی عبارت النص سے فرض ہو مگر ظہر ساقط نہیں اور کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد آنحضرت کا ظہر پڑھنا ثابت نہیں ہے (فضل الٰہی سیالکوٹی)

**جواب** عا ایمان کے مصداق بظاہر اختلاف ہے بعض علماء تو ایمان اس صلاحیت کو کہتے ہیں جو ایک مسلمان کے لئے ہونی چاہئے جسکے لئے خدا نے تمام انبیاء علیہم السلام بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں ان معنے سے تو نیک اعمال ایمان کے اجزاء ہیں چنانچہ انہی معنے سے امام بخاری لکھتے ہیں - باب قیام رمضان من الایمان صوم رمضان من الایمان الصلوٰۃ من الایمان بلکہ یہاں تک کہ اتباع الجنائز من الایمان غرض جتنے نیک کام ہیں سب ایمان میں داخل ہیں اسی بناء پر محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری شروع کتاب میں فرماتے ہیں الایمان یزید و ینقص کیونکہ جب اعمال صالحہ ایمان میں داخل ہیں یہانتک کہ کسی مسلمان کا جنازہ پڑھنا اور راستہ سے تکلیف کی چیز وں کا ہٹا دینا بھی ایمان میں داخل ہیں - تو کیا شک ہے - کہ جس کسی میں نیک اعمال زیادہ ہونگے - اسکا ایمان بھی زیادہ ہوگا - اور جسمیں کم ہونگے اسکا ایمان بھی کم ہوگا - اگر ایمان سے مراد کوئی یہ کہے کہ صرف دل کے اعتقاد کا نام ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے - تو آپنے فرمایا - ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (مشکوٰۃ) اس جواب میں آپنے صرف اونہی باتوں کو ایمان بتلایا ہے جو دل سے تعلق رکھتی ہیں اور قرآن شریف میں بھی ہے - کہ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُھُمْ یعنے منافقوں کے دل ایمان نہیں لائے تو اگر ایمان سے مراد ایسا ایمان ہے جو صرف دل کا فعل ہے - تو ظاہر ہے کہ ظاہری اعمال اسکے اجزاء نہیں - مگر ایسا ایمان مثل درخت بے ثمر بیجے نارزد

عا مفقود الخبر کی بیوی ساڑھے چار سال بعد نکاح ثانی کر سکتی ہے مفصل اہلحدیث نمبر ۲۲ میں آچکا ہے

عا دونوں قعدوں میں دونوں مرد و عورت برابر ہیں تفرقہ کسی آیت یا حدیث میں نظر سے نہیں گذری کتب فقہ میں لکھا ہے کہ اخرجہ ...

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

**افسوس** اب کی دفعہ حاجی سخت شاکی آئے ہیں کہ قریباً چار لاکھ روپیہ شریف مکہ نے مدینہ منورہ و حاجیوں سے وصول کر لیا۔ انتظام قافلہ نہ ہو سکنے پر واپس طلب کیا۔ تو ایک پائی نہیں دیا۔ انتظام ایسا خراب کہ مسجد حرام میں پاخانہ پھر اہوا۔ جہاز سے کنارہ تک جس کشتی کے لئے انگریزی علاقہ میں ۲ مقرر ہے ۔ عربی علاقہ میں مبلغ ہے لیا گیا۔ علاوہ اسکے کئی طرح کے ظلم بدؤں کی طرف سے بے اپنی تو کچھ پرسان حال نہیں۔ انا للہ۔ شاید سلطان المعظم اس نکتہ میں ہوں گے کہ جسطرح ہو۔ ذیل ایک دفعہ حاجی تو پھر سختی سے انتظام کریں۔ پھر لطف یہ کہ دوسرے ملک کے باشندوں (افغانیوں - ایرانیوں - مصریوں - روسیوں - شامیوں جاویوں وغیرہ) کو کوئی کچھ نہ کہے تکلیف ہو۔ تو صرف بیچارے ہندیوں کو ہو۔ کیوں؟ صرف اسلئے کہ انکو بھی معلوم ہے کہ یہ لوگ غلام ہیں۔ غلام بھی ایسے کہ ان کے مالکوں کو بھی ان کی پرواہ نہیں آہ ؎

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے + ہندی بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی

**افسوس** مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن مرید وال ضلع امرتسر فوت ہوگئے مرحوم ایک ایسے نیکدل موحد تھے کہ نومسلموں کے لئے نمونہ تھے جماعت اہلحدیث کو چاہئے ۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں یا کم از کم دعائے مغفرت ہی کریں ؎ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

**امرتسر** کے باشندوں کی بدقسمتی سے آجکل ایک تھیٹر کی کمپنی آئی ہوئی ہے۔ جس نے لوگوں کو دیوانہ کر رکھا ہے ہزارہا مخلوق رات کو تماشہ گاہ میں ہوتی ہے۔ کیا علم اور روشنی کا زمانہ یہی ہے۔ بعض وکیل نے رائے دی ہے کہ حکام اس تماشہ کو بند کریں لیکن جب حکام اور حکام کے منہ لگنے والے سب سے پہلے کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے تو کون کریگا آہ ؎

بنے جاتا تھا کہ حاکم سے کریگے فریاد + وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

**شہر** اون ملک بہار میں ۲۲ - اپریل کو جمعہ کے روز ایک شخص مسلمان ہُوا۔ نام عبدالرحمن رکھا گیا۔

**افسوس** مولانا احمد حسن صاحب فاضل کانپوری فوت ہوگئے مرحوم علوم کے بڑے ماہر تھے آخر عمر میں تصوف میں مستغرق ہوگئے تھے خاکسار کو ان سے تلمذ کا فخر ہے۔ اس قحط الرجال کے زمانے میں لا غنیمت تھے۔ اللھم اغفرلہ

**شہر** آگرہ میں ایک بہت بڑی آتشزدگی واقع ہوئی ہے جس سے دیسی سوداگروں کا بہت سامان تباہ اور برباد ہوگیا ہے۔

**شاہ** ایران کی علالت طبع کے باعث تبریز۔ طہران۔ اصفہان اور شیراز وغیرہ امصار میں شورش کے آثار پائے جاتے ہیں۔ (شخصی حکومت کی کرامت)

**انگلستان** میں خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ کرزن کا بندرگاہ ہل کے وارڈن کا عہدہ منظور کر لینا اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ولایت جا کر پھر ہندوستان نہیں آئینگے۔

**کابل** سے آسام اور ادھر کشمیر میں خاصی برفباری ہوگئی ہے۔

**سلطنت** ٹرکی سٹرومٹز اور البانیہ کو فوجیں بھیج رہی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ آسٹریا سرحد پر فوجیں جمع کر رہی ہے۔

**یونانی** جتھے مقدونیہ میں بڑی شورش برپا کر رہے ہیں اور ایک جتھے نے ترکی کے جمع کنندوں پر حملہ کرکے انہیں مار ڈالا ہے۔ (غفلت کا علاج ہی یہی ہے)

**روس** نے چین سے پرزور درخواست کی ہے کہ چینی فوج میں جو بہت سے جاپانی افسر ہیں۔ انہیں نکال دیا جائے۔ کیونکہ اندیشہ ہے کہ وہ چینیوں کو جنرل کوروپٹکن کی فوج پر پیچھے سے حملہ کرنے کی ترغیب نہ دیں اور چین سے انکا تعلق نہ قطع کریں۔

**نامہ نگار** ٹائمز اطلاع دیتا ہے کہ روسی جاپانیوں کو مانچوریا میں طرح آنے کی جرأت دلائینگے اور دریائے یالو پر کوئی بڑی لڑائی ہوگی۔

**بیگم روس** نے اپنی افواج مقیم میدان جنگ کو تمام الیسٹر کے بہت تحائف بھیجے ہیں گرینڈ ڈچز الگزا شاہ روس کی بہن زخمیوں کی نگرانی کے لئے بذات خود میدان جنگ کو روانہ ہونے والی ہیں۔

**جاپان** نے دو سال کی جنگ کا تہیہ کر لیا ہے۔ (کل یہی؟)

**امیر البحر** سکارف کا جانشین امیر البحر سکرائیڈلاف بنایا گیا۔

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered-L. No 352

# THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

# اہلحدیث

امرتسر ۹ صفر ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۶ مئی ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) حمایت اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | ۔ ے |
| والیان ریاست سے | ۔ ے |
| روسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۔ عہ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

## اہلحدیث کی ترقی قابل تقلید فیاضی

پچھلے نمبر میں ہم نے توکلاً علی اللہ اعلان کر دیا ہے کہ ستائیسویں نمبر سے بارہ صفحوں پر شائع ہوا کریگا انشاءاللہ گو موجودہ حالت اس بوجھ کی متحمل نہ تھی مگر چونکہ مخلص دوست سخت اصرار کرتے تھے اسلئے ایسا کرنا ہی مناسب سمجھا گیا ہمنے نمبر ۲۰ میں اہلحدیث کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ اہل حدیث کی ترقی کیلئے یہ بھی ایک طریق ہے کہ اصحاب خیر کم وسعت شائقین اور طلبا کے نام اخبار جاری کرا کر ان تک پہونچائیں چنانچہ اسکی مثال میں دو اصحاب کا ذکر خیر اسی پرچہ میں کیا تھا آج ہم پھر ایک ایسے صاحب کا ذکر خیر کرتے ہیں جنہوں نے دو پرچے ایک سال کیلئے طالبعلموں کے نام جاری کرنیکی ہمکو اجازت دی۔ ... [illegible]

# مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے دوسری حدیث پر مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراض کیا ہے:-

"(۲) نماز ظہر کے اوقات میں بخاری کی ایک حدیث ہے۔ جس میں اس نماز کو گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم ہے اور وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے حدیث ذیل میں نقل کیجاتی ہے:-

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰة فان شدة الحر من فیح جهنم واشتکت النار الی ربها فقالت یا رب اکل بعضی بعضا فاذن لها بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف وهو اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمهریر
(بخاری مطبوعہ انصاری دہلی ... کتاب الصلوٰۃ باب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر)

ترجمہ:- ابی ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے کہ جب گرمی سخت ہو۔ تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے حال یہ ہے کہ نار جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی اور کہا کہ اے رب میرے بعض حصے نے بعض حصے کو کھا لیا۔ پس اسکو دو سانس لینے کی اجازت دی گئی ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک گرمی کے موسم میں اور یہی دوزخ کا گرمی والا سانس ہے جسکی وجہ سے تم اس موسم میں گرمی کی شدت پاتے ہو۔ اور سردی والا سانس ہے جسکی وجہ سے تم اس موسم میں سردی کی شدت پاتے ہو۔

(۱) اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ طبقہ زمہریر کے سانس لینے سے شدید سردی اور طبقہ نار کے سانس لینے سے سخت گرمی ہوتی ہے (۲) اور چونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ ہے۔ اس لئے شدت گرمی کے وقت نماز ظہر نہیں پڑھنی چاہئے۔

(۳) کیا نبی بھی اس بات کو نہیں جانتے کہ سورج کی دھوپ سے گرمی ہوتی ہے۔ جسوقت دھوپ تیز ہو۔ اُسوقت گرمی بھی تیز ہوتی ہے اور جسوقت دھوپ کم ہو۔ اُسوقت گرمی کم ہوتی ہے یہ ایسی بات ہے جسکو ساری دنیا جانتی ہے۔ بچے بڑے سب گرمی وسردی کی کمی بیشی کی وجہ دھوپ کی کمی بیشی جانتے ہیں کیونکہ یہ روز مرہ کا واقعہ اور ظہور قدرت اور بداہت اظہر من الشمس بات ہے لیکن ایسے صریح مسلمہ امر کے خلاف اور تمام دنیا کے خلاف یہ حدیث کے عاشق یہی کہینگے کہ گرمی وسردی دوزخ کے سانس لینے سے ہوتی ہے معاذ اللہ! حاش للہ! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حدیث کی محبت نے ان لوگوں کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ اور یہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ کیسی لغو اور بیہودہ بات کہتے ہیں جسکو عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔ کوئی دیوانہ ملانے تو مانے اگر گرمی دوزخ کے سانس لینے سے ہے تو دوپہر کے وقت جب سورج سر پر ہوتا ہے اسوقت کیوں زیادہ ہوتی ہے اور صبح کے وقت کیوں تھوڑی ہوتی ہے کیا اسوقت دوزخ کا ایندھن کم پڑ جاتا ہے یا آگ کو بھڑکانے والے فرشتے سو جاتے ہیں۔ میں ایک اور بات پوچھتا ہوں کہ جب پنجاب میں جون وجولائی کے مہینوں میں دوزخ کے سانس سے گرمی ہوتی ہے تو انہی دنوں میں ممالک یورپ سویڈن ناروے وغیرہ میں سخت سردی کیوں ہوتی ہے۔ کیا دوزخ گرم اور ٹھنڈا سانس ایک ہی وقت میں لیتا ہے کہ گرم سانس پنجاب وغیرہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور ٹھنڈا یورپ میں۔ اگر ایسا ہے۔ تو یہ امر بھی اس حدیث کے خلاف ہے کیونکہ اس کے مطابق دوزخ دو سانس یکے بعد دیگرے دو موسموں میں لیتا ہے۔ بہرحال اس حدیث کا مضمون لغو۔ خلاف واقعہ اور بیہودہ ہے۔ معاذ اللہ منہا" (رسالہ ... )

اس حدیث کا مطلب بیان کرنا ہی فیصلہ کن ہے۔ جسقدر اعتراضات کئے گئے ہیں سب کے سب مضمون کی بے سمجھی سے پیدا ہوئے ہیں اسلئے بحکم مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ یعنے جو کوئی کسی مطلب کو نہیں سمجھتا وہ اُس سے ناراض ہوتا ہے۔ اصل مضمون بتانے سے پہلے ایک تمہید کا بیان ضروری ہے جو محض عقلی ہے۔

دنیا میں جسقدر معلولات ہیں سب کے لئے کوئی نہ کوئی علت ہوتی ہے لیکن ان علتوں کے لئے بھی کوئی علت ہوتی ہے مگر وہ علت العلل اپنے

ahmadimuslim.de

معلول کی نسبت تو علت قریبہ ہوتی ہے۔ مگر معلول بعید کی نسبت علت بعیدہ کہلاتی ہے۔ اب اسکو ذرا مثال سے سمجھئے کہ روٹی کے پکنے کیلئے علت قریبہ گرم توا ہے اور توے کیلئے علت قریبہ آگ ہے۔ مگر روٹی کی نسبت آگ علت بعیدہ ہے لہٰذا اوقات ظاہر بین علت بعیدہ سے غفلت کرکے علت قریبہ ہی کو اصل سمجھ جاتے ہیں۔ لیکن دوربین سے ایسی غلطی دور ہے۔

پس کچھ شک نہیں کہ دنیا میں گرمی کی شدت بوجہ سورج کے قریب و بعید ہونے کے ہے۔ اور اس سے انکار کرنا ایک بدیہی بات کا انکار کرنا ہے۔ مگر کیا اتنے ہی سے سوال ختم ہو جاتا ہے اور آگے نہیں چل سکتا کہ سورج کی گرمی کیلئے علت کیا ہے۔ جبکہ دنیا میں علت و معلول کا سلسلہ خدا نے وابستہ کر رکھا ہے ہر ایک حادثہ کیلئے علت ہے۔ پھر اس علت کیلئے بھی کوئی علت ہے جسکو علت بعیدہ کہا جاتا ہے۔ پس اسی علت بعیدہ کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ گرمی کیلئے علت العلت جہنم کی حرارت ہے۔ جس نے سورج کو مثل توے کے گرم کر دیا ہے۔ مگر نہ ہر وقت جہنم پھونکا جاتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ ماضی کا صیغہ حدیث مذکور میں بتلاتا ہے صرف ایک ہی دفعہ ایسا ہونے سے سلسلہ چل پڑا ہے۔ جیسے ایک ہی دفعہ گولی چلانے سے گولی میں حرکت آجاتی ہے۔ اگر آپ ظاہر بینوں کی طرح گرمی کی علت بعیدہ سے انکار کریں گے تو آپ سے کیا تعجب ہے کہ آپ روٹی پکنے کے لئے آگ کی علت سے بھی منکر ہو جائیں۔ اور گولی کی زد کو بندوقچی کی طرف نسبت نہ کریں۔ جو آپ جیسے محقق کی شان سے بہت مناسب ہے۔ لیکن دور اندیش شائد ایسا نہ کریں گے بلکہ آپکو یہی سبق دیں گے نہ کہ

گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد ✦ از کماندار داند اہل خرد

اصل غلطی آپکو یہ لگی۔ کہ آپنے جہنم کو گرمی کے لئے علت قریبہ سمجھا حالانکہ ایسا سمجھنا سمجھ سے دور ہے۔ پس اتنی ہی تقریر سے آپکے کل اعتراضات بیخ و بن سے اکھڑ گئے۔

اور سنئے! گرمی اور سردی چونکہ دونوں ضدین ہیں اسلئے انکا تقاضا یہی ہے کہ ایکدوسرے کو دبائے۔ پس جس کسی کا زور پہنچ سکتا ہے۔ وہی دبا لیتی ہے جسوقت چند مہینوں میں سورج سمت الراس (خط استوا) کے قریب آتا ہے اسوقت وہ اپنا اثر یہاں دکھاتا ہے۔ مگر دوسرے ملکوں میں جنکا نام آپ نے لیا سمت الراس سے دوری کی وجہ سے گرمی میں کمی رہتی ہے تو سردی غالب آجاتی ہے دوسری ملکوں کا نام تو آپ کے ایڈیٹر نے محض اپنی جغرافیہ دانی جتلانے کو لکھدیا۔ ورنہ شملہ اور کشمیر کہہ دیتے تو آسان تھا۔ لیجئے ہمارا شکریہ کیجئے کہ ہمنے آپکو دور جانے کی تکلیف نہیں دی۔ میں حیران ہوں کہ آپ نے ایسی باریک بحث اٹھاتے ہوئے آگ اور پانی کی نسبت پر غور نہیں کیا۔ کہ آگ پانی کو ایسا تپاتی ہے کہ بدن پر گرے تو بدن جلا دے۔ مگر کیا اسکی ذاتی برودت معدوم ہو جاتی ہے کیا اسی آگ کو پانی پر ڈالیں تو آگ نہیں بجھیگی۔ کیا تھوڑی دیر اسی پانی کو آگ سے الگ کر دیں تو سرد نہیں ہو جائے گا۔ پس ٹھیک اسی طرح جبتک جس ملک میں سورج کا مقابلہ رہتا ہے گرمی رہتی ہے جتنا دور ہوتا ہے اتنی ہی اصل برودت آجاتی ہے۔ جیسا کہ [illegible] دستور رہتا ہے۔

پھر آپ لکھتے ہیں۔ کہ سردی کی شدت بھی تو دوزخ کے سانس سے ہے۔ پس سردی کے موسم میں کیوں صبح کی نماز میں تاخیر نہیں کیگئی (ادا)؟ چہ خوش! بھلا مولوی صاحب سردی کی تکلیف کا انتظام تو کپڑوں سے ہو سکتا ہے مگر گرمی کا کیا انتظام؟ کیا آپکو اس سے بھی انکار ہے کہ ایک شخص سخت سردی میں کپڑے پہن کر نماز پڑھے اور ایک شخص سخت گرمی میں پسینہ بہتے ہوئے۔ دونوں کا خشوع ایک سا ہوگا؟ بھلا اور تو جانے دیجئے ہندوستان میں عموماً اور آپ کے لاہور میں خصوصاً سخت سردیوں میں تو جلسے ہوتے ہیں۔ مگر گرمیوں میں کیوں نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ گرمی کی تکلیف ہی ایسی ہے کہ بے چین کر دیتی ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ بالفرض گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہی سہی تو بھلا اسوقت نماز سے کیوں روکا گیا۔ اگر دوزخ کی تیزی خدا کے غضب کی علامت ہے تو اسوقت تو ضرور ہی خدا کے آگے عاجزی کرنی چاہئے اور نماز پڑھنی چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے واقعی حدیث کو نہیں سمجھا۔ مولانا یہ تو بوجہ

ahmadimuslim.de

کہ یہ ممانعت جو حدیث میں آئی ہے۔ کس قسم سے ہے شرعی ہے یا شفقتی ایسی کھوج اور کنج کاؤ ممانعت شرعیہ میں ہوتی ہے۔ گو اس میں بھی اسپر امر موقوف نہیں ہوتا۔ کہ علت معلوم ہو بھی تو اطاعت ہو۔ لیکن نہی شفقت تو ہرگز اس سوال کی متحمل ہی نہیں ہوسکتی یہاں پر جو نہی ہو تو بطور شفقت کے ہے جو تکلیف پر مبنی ہے اسی لئے سب علماء کا مذہب ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز پڑھنی جائز ہے گو اہل حدیث اور شافعیہ کے نزدیک اولی ہے اور تبرید جائز ہے اور حنفیہ کو نزدیک ابراد اولی ہے۔ مگر جواز میں تو کسی کو کلام نہیں۔ پس جس وقت نماز پڑھنے میں سخت تکلیف تھی۔ اسوقت شارع علیہ السلام نے محض شفقت سے منع فرمایا۔ مگر نہ ایسا کہ اوسوقت نماز پڑھنا حرام ہے۔ بلکہ بطور شفقت کے فرمایا۔ کہ اس سے بعد پڑھ لیا کرو۔

ہاں یہ خوب کہا۔ کہ اگر کسی حدیث میں بالفرض یہ لکھا ہو کہ آفتاب مشرق سے نہیں بلکہ مغرب سے نکلتا ہے۔ تو حدیث کے شیدا فدا آنکھیں بند کرکے ایسی حدیث کو بھی صحیح مانکر تسلیم کر لیں گے۔ بیشک اگر صحیح روائت سے ثابت ہوگی۔ تو سر دست تو مان لینگے۔ اور بعد تسلیم اُس کی وجہ دریافت کریں گے۔ آپ اسپر غور نہیں کرتے۔ کہ آپ کے معتقدوں نے آپکی تعلیم کے مطابق کس طرح صحیح بخاری کی تعلیم کے لئے دس ہزار کی جائداد تعلق کرنے کا اشتہار دیا تھا۔ آج وہی آپ ہیں اور وہی وہ ہیں کہ بچارے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سب بے نقط سناتے ہیں اور سنتے ہیں۔ اور اسی کتاب پر منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کرتے ہیں۔ اور آپ بھی کہتے جاتے ہیں اور وہ بھی سنتے جاتے ہیں۔ کسی کو مجال نہیں۔ کہ آپ سے پوچھے۔ کہ مولانا صاحب اُسوقت آپ کس تحقیق پر تھے اور آج آپ کس خیالی پلاؤ کے دانے نکال رہے ہیں۔ جب آپ کے معتقدوں کا یہ حال ہے۔ حالانکہ وہ اتنی عمر میں کئی ایک کے مرید بنے۔ اور کئی ایک کے ساتھ اُن کو حسن اعتقاد پیدا ہوا۔ لیکن جن بندگان خدا کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن عقیدت ہو۔ وہ کیونکر نہ تسلیم کریں۔ کہ جو کچھ خدا کے رسول نے فرمایا ہے۔ بجا ہے۔ آہ ؎

کیا تجھسے کہوں حدیث کیا ہے ✤ دُر دانۂ دُرج مصطفےٰ ہے

صوفی دو عالم جو سکیم دینی ✤ کرتے رہنے اسی کی خوشہ چینی

(باقی دارد)

---

# اصلاح رسومات جدیدہ

## گذشتہ سے پیوستہ

سنئے! سب سے اول جس جگہ معاملہ ٹھیرے موافق حیثیت کو لڑکی پر چڑھونا چڑھایا جاتا ہے۔ پھر منگنی کی رسم ادا ہوتی ہے یعنے لڑکے کی طرف سے کچھ میوہ وغیرہ اور لڑکی کی طرف سے گلوریاں چھلا انگوٹھی۔ پھر یا تو صرف نکاح ہو جاتا ہے یا نکاح رخصتی دونوں ایکساتھ بہرحال رخصتی سے ایک یوم قبل لڑکی کی طرف سے منگیاں جاتی ہیں۔ ایک میں دہی اور اوپر مچھلیاں اوپر بندھی ہوئی دوسری میں پھولی تیسری میں سبزی اور باقی میں کچھ شیرینی خواہ ۲۰۰ منگیاں ہوں یا ۱۰۰ یا کم و زائد۔ اور ایک خوان میں لڑکی کا جوڑا چوڑیاں اور نتھ ہوتی ہے اور انگریزی دیسی باجا بھی ہوتا ہے۔ پھر دوسرے روز برات جاتی ہے۔ باجے ناچ۔ آتشبازی کا تو ذکر ہی نہیں۔ یہ تو علے العموم ہوتا ہے۔ اور برادری کا کھانا بھی قبل رخصتی کے ہو جاتا ہے۔ مگر دولہا صاحب کی حالت ملاحظہ ہو۔ ایک زرد پاجامہ جسم پر اور سر پر ایک مخملوں کی کتل۔ ایک گھوڑی پر سوار۔ سر پر ایک بڑا سا پھولوں کا سہرا۔ ہاتھ میں کنگن۔ جب نقال صاحب لڑکی کی طرف جا کے بیٹھے تو سب نے شربت پیا جسکے واسطے پہلے سے شکر بھیج دی جاتی ہے۔ پھر کھانا کھایا گیا۔ اب وقت نکاح کا آیا۔ حجام نے دولہا کو رنگین کپڑے پہنا کر سہرا باندھا۔ گلبدن کا پاجامہ زیب بدن ہوا۔ اب پوری پوری نقال بنکر قاضی آئے بجائے خطبہ کے لگے آمنت باللہ پڑھانے۔ اُن سے کوئی پوچھے کہ کیا مسلمان کرنے آئے ہو۔ مگر نہیں بیشک مسلمان بنا کیا جاتا ہے۔ غریب گھر سے یہانتک شرک مجسم بنا ہوا آیا۔ آج بھی مسلمان نہ ہو — مگر تعجب یہ ہے کہ شرک کا نہ لباس اتارا

ahmadimuslim.de

نہیں جاتا - خیر کلمہ پڑھا کر لکے کانوں میں نام بتلاتے اور قبول کراتے اسکے بعد مہر میں جھگڑا اٹھا - کوئی بولا سوا لاکھ کوئی ایک لاکھ جو سب سے مہذب تھے کہنے لگے - مہر شل باندھو - یا اللہ یہ مہر شل کیا چیز ہے! اجی جو لڑکی کی پھوپھی کا مہر بندھا تھا اس سے کم ہونا تو خلاف شرع ہے - پھر کون بولے لیجئے وہ بھی ہو گیا مگر دولہا کی بھی نیت کہ کون ادا کرتا ہے - ہمنے تو اتنے روپے دیکھے بھی نہیں - باندھ دو ہائی جتنے جی میں آویں - ادا تھوڑا ہی کرانا ہے - حالانکہ بموافق حکم شرع کے مہر بھی ایک قرض ہے ضرور ادا کرنا چاہئے - مگر ناظرین انصاف کیجئے کون ایک لاکھ روپیہ ادا کرے - کہاں سے لائے - جب یہ معاملہ بھی طے ہو گیا - تو صبح کو اندر سے عورت آئی - کہ چلو دولھا صاحب تمکو اندر بلایا ہے جب گھر میں قدم رکھا - تو شامت آ گئی - وہاں کا بھی حال سنئے - چاروں طرف پر چہروں کا جمگھٹ نہ کسی کا لحاظ نہ شرم (یہ تو مشہور ہے کہ دولہا سے پردہ نہیں اگر کسی نے کیا بھی تو جھانکنے سے تو بعض رہ نہیں سکتی) دولھا صاحب گھیا نے تخت پر بیٹھے ہیں پاس ہی کو دولھن صاحبہ اور ڈومنی بھی موجود ہے وہاں پر رسمیں شروع ہوئیں - دولھن کی ماں نے دولھا کے منڈھے پر برتن رکھکر پانی پیا عورتوں میں دولھا کے سر پر قفل بند کیا - آگر متبع لگا - تو دولھن کی پاپوش بھی سر پر جما دی - آرسی مصحف ٹونوں کی رسم ادا ہوئی - دولہا کو مصری کھلائی گئی اور بل کھلایا گیا - (دولھن کی چوٹی میں کلاوہ بندھا ہوتا ہے - اسکو دولھا ایک ہاتھ سے کھولتا ہے اور ایک ہی ہاتھ سے دولھن کے پائجامہ میں کمر بند ڈالتا ہے) مہندی سر پر لگایا گیا شربت یا دودھ پلایا گیا - (در اصل عورت کے رومال دھوکر نہایا جاتا ہے حرام حلال کا کچھ خیال نہیں) رسم سلامی کی ادا ہوئی (دولھا کو سلامی میں روپیہ ملتا ہے) دولھا صاحب نے عورت کو جو تی اٹھا کر فنس میں رکھی اور سوار ہو کر اپنے مکان پر رخصت کرا کر لائے - وہاں آکر دولھا دولھن کی مٹھی کھولی - اور ہاتھ پر کھیر رکھکر کھائی - پھر جو تھے روز دولھا صاحب کی دعوت کا دن آیا - اس میں یہ ہوتا ہے - کہ قبل دعوت کے عورت مرد ملکر خوب کھیلتے ہیں - اور ایکدوسرے کو مارتے

ہیں - پھر دعوت کھاتے ہیں - اسکے بعد چالوں کی رسم ہے آخر جب ابتدائی عمر سے جوانی تک شرک میں پھنسے رہے تو وہ بجز شرک کے اور کیا کریں گے - اونہوں نے بھی اپنی اولاد سے کرنا شروع کیا - اگر زیادہ دیندار ہوئے - تو گیارہویں پاک اور مولود بھی کہ شریعت میں بدعت ہے ہر سال کرنا شروع کر دی - یہ حالت تو شادی کی تھی - اب موت کا حال سنئے - شریعت محمدیہ میں (اگر کوئی مر جاوے) تو یہ حکم ہے - کہ تجہیز و تکفین میں جلدی کرو اور غسل دیکر اور کفنا کر (مرد کو ۳ کپڑے اور عورت کو پانچ اور حسب ضرورت جو میسر ہو) جنازہ کی نماز پڑھائے - اور دفن کر دے - خیرات کرنے کے واسطے کوئی دن مقرر نہیں - جب اور جس قدر میسر ہو - خیرات کرے - جو چاہے پڑھکر بخشے - جسکے یہاں کوئی مر جاوے اسکے ہاں تین دن کھانا بھیجنا اچھا ہے - تمام لوگوں کے واسطے ۳ یوم تک سوگ جائز بعد کو حرام بخلاف زوجہ کے کہ اسکے مرنے سے زوجہ کو ۴ ماہ ۱۰ یوم تک سوگ کرنا چاہئے - اور دل سے غم کرے - اگر آنسو نکلیں روئے تو مضائقہ نہیں - [illegible] وہ اور فضول رسمیں یہ ہیں - کہ مردہ کے پیچھے دوسرے دن [illegible] جانماز کرنا - جتنے مہمان آویں - ان کی کھانے کی فکر کرنا چولھا کر رکھنا - تین روز سے زائد سوگ کرنا اور رونا پیٹنا - کھانا سامنے رکھ ہاتھ اٹھا کر فاتحہ کرنا - تیسرے روز چنے پڑھنا اور پڑھنے والوں کو کھانا - برسی ششماہی دسواں بیسواں چالیسواں تیجا کرنا ۳ یوم تک حلوے پر فاتحہ دینا - سال بھر برابر ہر جمعرات کو فاتحہ کرنا اور ہر جمعرات کا کھانا علیحدہ مخصوص کرنا - بعض جگہ مرکا نہ پڑنا سویاں ٹکیاں نہ بنانا - کڑاہی نہ چڑھانا - افسوس نادانوں نے اسلام میں یہ بیہودہ رسمیں جاری کر رکھی ہیں - اور غیر قوموں کو موقع دیا جاتا ہے - کہ وہ اعتراض کریں - ایسے بیہودوں نے اسلام کو بیہودہ بنا دیا ہے - افسوس جن رسموں کے مٹانے کو رسول اللہ صلعم تشریف لائے تھے وہی جاری کر دی گئیں - کوئی صاحب بیوہ کی شادی کو منع کرتا ہے - کوئی بدعت کے حامی ہیں - کسی نے قبروں کو سجدہ شروع کر دیا ہے - غرض طرح طرح کے خرافات سے [illegible]

ahmadimuslim.de

کا نام بدنام کرتے ہیں - قبروں پر میلے کئے جاتے ہیں جنکا نام عرس رکھا گیا ہے - چراغ جلاتے ہیں - پختہ قبریں بنائی جاتی ہیں بڑے بڑے عالیشان مقبرے بنائے جاتے ہیں - ایک تو خرچ بیجا - دوئم فعل حرام نہ خدا کا خوف نہ رسول کی شرم - یا اللہ مسلمانوں کو ہدایت نصیب کر - آمین ثم آمین

(راقم محمد رفعت اللہ خان شاہجہانپور)

# نیچر غیر محدود ہے

اگرچہ اللہ جل شانہٗ اپنی قدرت کاملہ کے کرشمے اور آیات بینات وقتاً فوقتاً ظاہر کرتے رہتے ہیں جنکے ملاحظہ سے مومنوں کو ایقان اور ایمان کی پختگی حاصل ہوتی ہے لیکن کج چشموں کی بیماری (جنکو بارہ بجے دن کے بھی رات ہی نظر آتی ہے) بڑھتی جاتی ہے کسی طرح وہ رو بہ اصلاح نہیں ہوتی - لیکن پھر بھی اللہ تعالے اپنے اتمام حجت کے لئے نشانات فوق العادت گاہے گاہے دکھاتے ہی رہتے ہیں - لہٰذا ہم لوگوں کو جو خدا کی قدرت کاملہ کا انکار کرنیوالے ہیں - اور انکو جو قانون قدرت کو اپنی عقل ناقص کے احاطہ میں محصور کرنا چاہتے ہیں - اور وہ خداوند کریم کو معطل نکما اور بیکار جانتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ اسنے جو کچھ کرنا تھا کر چکا اور جس طور عالم اسباب کو چلانا تھا - چلا چکا - جو طریق پیدائش کے سوا کسی دوسرے طریق سے پیدا نہیں کر سکتا - جو جو صورتیں اور ہئیتیں ہم دیکھتے ہیں - اور ہمارے پیش نظر ہیں - ان کے سوائے دوسری صورت یا ہئیت کا پیدا ہونا ہی مشکلات سے ہے) دعوت عام دیتے ہیں - کہ ہمارے پاس آویں - کہ ہم انکو خداوندی قدرت کا کرشمہ دکھا دیں - جسکو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ - ہمارے قریب ہی ایک شخص عبداللہ لکڑی فروش کی دوکان ہے - جس نے مرغی کے نیچے چند انڈے واسطے لینے بچوں کے رکھے مدت معہودہ کے بعد بچے نکل آئے جنمیں سے ایک بچہ چار ٹانگوں والا ہے جسکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ اسکے دھڑ کے دو حصے ہیں - ایک تو معمولی جیسے عام مرغوں کا ہوتا ہے - اور اسی حصہ میں بیٹ کرنے کا سوراخ ہے - مگر درمیان پیٹ نہیں - ایک طرف اور دوسرے حصے میں دو ٹانگیں اور ٹانگیں اور پنجے جنکو ہر وقت اٹھائے رکھتا ہے - مگر بعض وقت ان دوسری ٹانگوں اور پنجوں سے بھی کام لیتا ہے یعنے اُن کے بل کھڑا ہو سکتا ہے - لیکن زیادہ نہیں ٹھیر سکتا - غرضیکہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جسکو دیکھکر خدا کی قدرت یاد آتی ہے اور ماننا پڑتا ہے - کہ :- اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - جس صاحب نے دیکھنا ہو - اس پتہ پر آ دیکھے :- کٹڑہ کرم سنگھ نمبر دکان عبداللہ متصل دکان اللہ بخش مداری چکن دوز امرتسر -

راقم - (مولوی) خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ

۲۸ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء کے پیسہ اخبار لاہور میں بھی ایک خبر چھپی تھی کہ موضع آساپور ضلع دربھنگہ میں مرغی سے مرغا بن گیا - جو تحقیق کرنے پر واقع ٹھیک ثابت ہوا تھا - جسکی تفصیل تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے -

افسوس ہماری آنکھیں یافتہ آریہ پارٹی اور نیچری خدا کے نیچر کو اپنے ہاتھوں سے ناپنا چاہتے ہیں (ایڈیٹر)

## تقریظ

**احسن البیان** حدیث شریف میں ہے کہ لا تنقضی عجائبہ یعنے قرآن مجید کے عجائبات ختم نہ ہونگے اسی لئے ہمیشہ علماء اور مشائخ نے قرآن شریف سے عجیب عجیب لطائف کے فوائد حاصل کئے منشاء ایزدی کو مطابق اس زمانہ الحاد میں ضروری تھا کہ قرآن شریف کے عجائبات اس زمانہ کے مطابق ظاہر ہوں سو ایسا ہی ہوا - کہ کتاب مندرجہ عنوان میں مصنف نے احادیث اور اقوال مشائخ سے آیات قرآنیہ کے فوائد بڑی تفصیل سے لکھے ہیں - لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اصل قیمت ۱۲/ مطبع النبی بانکی پور ضلع پٹنہ سے ملسکتی ہے -

**اصول منطق** اردو - مصنف نے علم منطق کے متعلق اس ڈھنگ سے لکھا ہے کہ طلباء کو تھوڑی مدت میں علم منطق بخوبی آ جاوے اور صحیح سمجھنے کا [illegible]

[illegible]

# استفتاء

**سوال:** - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخصوں کے کہ دشمن دین کی شفیق ہوں - منکران رسالت کے رفیق - غیر اسلام کی عادات و معاملات پر راغب - معاندین اسلام کی خوش بیانی و زباندانی کے طالب - ترقی دنیا میں مفتون - امور دینی میں مجنون - نہ سیرت اہل اسلام کی بول چال سے ہویدا - نہ دینداروں کی سی صورت شکل و لباس میں پیدا - اہل اسلام سے ایک ایک خرابات پہ تحقیق بھی و عدادت و اختلافات - اور دشمن اسلام سے بہ جوش تلطف و محبت بعد ازاں - نہ دینداروں سے الفت - نہ بیدینوں سے نفرت بینوا و توجروا - راقم خریدار اہلحدیث

**جواب:** - اس میں کیا شک ہے کہ بُرا ہے - مگر آج کل تو یہ بلا عام ہے - حدیث شریف کا مضمون ہے - اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ رَاحِلَةً یعنے لوگ اُن سو اونٹوں کی طرح ہیں - جنمیں سو میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں - آہ

آنکہ پر جستیم و کم دیدیم در لیسا ربستہ و نیستیم

نیست جز ایشان درین عالم کہ لیسار بستہ و نیستہ

**سوال نمبر ۱:** - مسلمان خاندان جو انگریزوں کا نوکر ہو کر خنزیر کھاتے ہوں انکے ساتھ مسلمان میل ملاپ رکھیں یا نہ؟

**نمبر ۲:** اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کے معنے کیا ہیں؟ اس کا جواب مولوی ثناءاللہ صاحب کے سوا اور علماء اہلحدیث دیں - کیونکہ مولوی صاحب موصوف کی رائے معلوم ہے - مگر مخالفین کے اعتراضات کو ملحوظ رکھکر جواب عنایت ہو - راقم خاکسار عبداللہ

**جواب نمبر ۱:** فقہاء نے خنزیر کو کافروں کے حق میں مسلمان کی بکری کا حکم میں لکھا ہے - پس اگر اس اصول کو مد نظر رکھا جاوے تو مسلمان زنا کا عیسائی اور انگریز کو خنزیر کھاتے کہلانا - اس درجہ کا نہیں - کہ اس سے علیحدگی کیجاوے - علاوہ اسکے علماء اہلحدیث سوال دوم کیا تھا اسکا جواب بھی جو دیں گے بدرج کیا جاویگا -

**سوال:** - شخصے در یک بلد فوت شد - اہل آں بلدہ نماز جنازہ آں خواندند واہل بلدہ دیگر مقیم است کہ بغیر حضور میت نماز جنازہ آں بخوانند درست است یا نہ (راقم مفتی ابوالفضل سید عباس شاہ باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ)

**جواب:** - جنازہ غائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ - در حدیث صحیح است - ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للنجاشی الیوم الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی فصف بہم وکبر اربع تکبیرات (مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ) یعنے آنحضرت فداہ روحی نجاشی شاہ حبشہ راکہ مسلمان بود - روزیکہ مردہ بود جنازہ غائبانہ خواندند - بمقابل این صحیح حدیث صحیح حدیث وارد نشدہ - کہ دراں منع از جنازہ غائب باشد علاوہ ازیں اگر بقاعدہ متفقہ فقہاء غور کردہ شود - امر اسہل باشد کہ جنازہ دعا است برائے میت - پس مثل دعا حاضر غائب ہر طور جائز باشد - والعلم عند اللہ -

**سوال:** - نمبر ۱ بعد نکاح کے حضار مجلس کو چھوہارے (خرما) اور شیرینی مثل بتاشے خواہ مصری تقسیم کرنا سنت ہے یا بدعت جواب مدلل ہو - نمبر ۲ اگر عقد شادی (نکاح) میں غیر اقوام ہنود شریک ہوں تو بعد عقد شرعیہ کے اُن لوگوں کو ناریل (نارجیل) یا مثل گلدستہ ہار پھول تقسیم کرنا جائز ہے یا نہ - نمبر ۳ غلہ کی زکوٰۃ کے عوض اسکی قیمت نرخ بازار کے مطابق فقراء و مساکین کو دینا درست ہے یا نہیں علی ہذا القیاس صدقہ فطر کی بجائے قیمت دینا بھی درست ہے یا نہ - نمبر ۴ گوشت عقیقہ کا غیر اقوام مثل حجام و دھانی و بھائی جو اس ملک میں کفار ہیں دینا درست ہے یا نہیں؟

(راقم سید عزیز الدین خریدار نمبر ۱۴۰)

**جواب نمبر ۱:** نکاح کے وقت شیرینی کا تقسیم کرنا میرے علم میں ثابت نہیں - لیکن بطور خوشی بغیر نیت ثواب تقسیم کیجاوے - تو حرج بھی نہیں عجب نہیں کہ آنحضرت کے زمانے میں جو لوگ چھوہاروں سے کرتے تھے اسی کو وقت نکاح کرنے کا طریق ہو گیا ہے - نمبر ۲ غیر اقوام دوستانہ طور پر آویں تو کوئی حرج نہیں خدا فرماتا ہے - لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پارہ ۲۸ ع) یعنے جو کافر تمکو ستاتے نہیں اُن سے سلوک اور انصاف سے پیش آنا تمکو منع نہیں - خدا انصاف کرنیوالوں سے محبت کرتا ہو جائز چیز کا استعمال جہاں تک ہو کریں - نمبر ۳ علماء کا اختلاف ہے بعض جو

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

مدراس میں ایک متمول برہمن نوجوان مسٹر راجارام نے کارخانہ چرم جاری کیا ہے (اہل عالم کو سبق ہے - خدا کی شان!)

کراچی میں ایک خوبصورت بدچلن عورت پر چھ سات آدمی فریفتہ تھے۔ وارثوں کو ناموس کی نگاہ بازی شاق گذری - تین کو قتل کر دیا - اس پر عورت نے اپنے آشناؤں سے مل کے انہی وارثوں کے چھ آدمی قتل کروا دیئے (بے پردگی کی برکت)

جاپان نے قواعد خبر رسانی کے اور بھی سخت کر دیئے ہیں۔ فقط تار برقی کے پیغامات بخوبی دیکھے جاتے ہیں - بلکہ پرائیویٹ خطوط بھی دیکھ بھال سے نہیں بچتے - ہر ایک خط کو کھول کر پڑھ لیتے ہیں۔

ٹرکی سپاہ اور بلغارین کے ایک جنگ میں بلغاری سخت پچھلے گئے تھے اسلئے بلغاری سخت خوف زدہ ہیں - ترکی فوج کا دستہ اگر ان کے پاس سے گذر جائے تو سُن ہو جاتے ہیں -

نواب احمد علی خاں صاحب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ ۱۱ اپریل کو بوجہ طاعون سو آدمیوں کے ہمراہ دہلی میں تشریف لائے اور کشمیری دروازہ لالہ سلطان سنگھ صاحب رئیس دہلی کی کوٹھی میں قیام پذیر ہوئے (کیا موت سے بھاگ سکتے ہیں :- اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِیْكُمْ :) یہ دنیا کی محبت کے نتائج ہیں

۳۰ - اپریل کو آنریبل مسٹر ٹامسن مدراس کے گورنر ہو گئے اور مسٹر جی ایس وزیر کونسل کی خالی اسامی کو پُر کریں گے۔

گذشتہ بدھ کے روز منٹڈ پولیس حیدر آباد سندھ کے ایک سپاہی نے صوبیدار میجر ابراہیم خاں پر - پھر ایک منشی موتی چند پر گولی چلائی جسکے کہنی پر خفیف سے زخم آئے اُس نے چار اور گولیاں بھی چلائیں۔ مگر کسی کے نہ لگیں - سپاہی زیر حراست ہے (کیا دیوانہ تھا؟ یا کوئی شرارت؟)

چاٹگانو کے سوداگروں اور بیوپاریوں کا ایک بہت بڑا جلسہ کلکتہ کے متصوری کلکتہ میں منعقد ہوا تھا جس میں تجارت [illegible]

بڑھائے جانے کے خلاف آواز بلند کی گئی + (کون سنتا ہے فغان درویش)

قانون رازداری کا نفاذ آسام میں ہو گیا کسی سرکاری کلرک یا عہدہ دار کو کسی اخبار کے ایڈیٹر سے خط و کتابت کرنے کی اجازت نہیں رہی - خواہ اُن کا آپس میں کیسا ہی گہرا تعلق کیوں نہ ہو۔

سمالی لینڈ میں جنگ و جدال کچھ عرصے تک ملتوی رہیگی اس لئے تمام فوجیں ہندوستان کو واپس آ رہی ہیں - (ہم پہلے ہی جانتے تھے)

۲۴ - اپریل کو اتوار کے دن مسلمانان موچی دروازہ لاہور نے چند زیارتیں نکالیں اور تمام شہر میں گشت لگاتے ہوئے کلمہ شریف کا ذکر کرتے تھے بعض دفعہ طاعون کے لئے نفل بھی پڑھے خلقت کا اندازہ پندرہ بیس ہزار کے درمیان تھا - (کیا یہ سنت ہے یا محض ایجاد بندہ؟)

پاؤنیر کو کابل سے معلوم ہوا ہے - کہ بی بی حلیمہ والدہ سردار احمد خان اور امیر صاحب کے درمیان پھر رابطۂ اتحاد قائم ہو گیا ہے - نوعمر سردار کو کابل کی فوج تاجہ کی کمان عطا کی گئی ہے (افسوس امیر صاحب بھول گئے ؎ ہر نو جہاندیدگان کار کن + کہ صید آزمودہ است گرگ کہن)

جاپان میں صیغہ جنگ امیدواران مجاہدین کی درخواستوں سے بھر گیا ہے جو میدان جنگ کو جانا چاہتے ہیں اور ۵ لاکھ مجاہد ابھی سے بصورت ضرورت میدان میں نکلنے کیلئے تیار ہیں - (شاباش حب الوطنی)

جاپان کے اندر ہر قسم کا امن و امان ہے - اور سوداگر یا سیاح جو جاپان کا سفر کریں گے - بوجہ جنگ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی

روسی تسلیم کرتے ہیں کہ دریائے یالو پر ایک لڑائی میں ان کے ۱۲۰۰ آدمی مارے گئے۔

امیر البحر الگزیف نے استعفا دیدیا ہے - مگر زار نے یہ کہکر نامنظور کر دیا ہے - کہ یہ وقت ایسا نازک ہے - کہ ہر ایک روسی کو ملک کی خاطر اپنے ذاتی اختلافات کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ (اسلامی جنرل خالد بن ولید کی سی دور اندیشی ہے)

ٹبی بازار لاہور میں ایک خاندان کے گیارہ آدمی تھے ایک ہفتہ میں گیارہ کے گیارہ نہنگ طاعون چٹ کر گیا خدا کی پناہ طاعون [illegible]

خادم الاسلام مولانا ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مرتضیٰ جامعہ) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا

ahmadmuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

REGISᴰ Nº 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لله الحمد

# اہلحدیث

نمبر ۲

امرتسر ۲۶ صفر المظفر ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. للعہ

والیان ریاست سے للعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے - للعہ

عام خریداروں سے - ۔ عہ

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ آئے واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی +

اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ کریں - جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مینیجر ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

## ہندو - سکھ اور آریہ سماج

جب سے آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے ویدوں کی نسبت اپنے خیالات شایع کرکے سماج کی بنیاد لگائی ہے تب ہی سے آریہ سماج نے ہندوؤں سے علیحدگی اپنی کی تھی - کہ ہندو کے لفظ سے بھی بیزار تھے - بلکہ بہانا سب کہتے تھے - کہ ہندو کے معنے چور کے ہیں - چنانچہ آریہ معمول کی تصنیفات میں یہ مضمون بکثرت ملتا ہے - ہمیشہ اسی خیال میں رہتے تھے بلکہ بلند آواز سے ظاہر کرتے تھے - کہ آریہ سماج کو اپنی برادری الگ کر لینی چاہئے کبھی بھولے سے بھی کوئی آریہ اپنے آپکو ہندو کہلانا پسند نہ کرتا تھا - مگر خدا کی شان - ضرورت اور مصلحت وقت ہی اک عجیب جادو ہے

کہ ہم انہی آریوں کی تحریروں میں دیکھتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو ہندو ہندو
اور سکھوں میں شمار ہونا فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مباحثہ دیوریا جو آریہ گزٹ
طرف سے چھپا ہے۔ اُس میں بڑے فخر و مباہات سے لکھتے ہیں:-
"کیا اب سے پچاس برس پہلے کسی ہندو کا حوصلہ تھا۔ کہ کسی مسلمان یا عیسائی
سے ذرا بھی دست پنجہ کر سکے۔ کیا یہ بھی واقع امر واقع نہیں کہ کرنیل
الکاٹ اپنی میڈم جیسے عیسائیت کو اور منشی عبد الغفور نی ۔ اے جیسے
اسلام کو خیر باد کہکر ہندوؤں اور آریوں کی پناہ لے رہے ہیں" صفحہ ۱۱۳
عبارت مذکورہ بالا بالکل صاف اور مستحضر ہو لفظوں میں آریہ اور
ہندو کو ایک مانتی ہے۔ حالانکہ ہندوؤں کا مذہب اور طریق جیسے
وہ سب کو معلوم ہے۔ رہا یہ فخر کہ ہماری طفیل ہندوؤں میں یہ طاقت آئی
ہے۔ کہ مسلمانوں سے دست پنجہ کرنے لگے ہیں۔ سو اس کا جواب
تو سہل ہے کہ جن باتوں کی وجہ سے عیسائیت تھی اور جن باتوں کی وجہ
سے وید باقی تمام مذہبی کتابوں سے امتیاز اور نام تھا یعنی مورتی پوجا
وغیرہ جب اُن ہی سے انکار کر دیا۔ بلکہ مورتی پوجا کرنے کو گناہ کبیرہ قرار
دیا۔ جو عین اسلام اور عیسائیت کا اصول تھا۔ تو پھر کسی مسلمان
یا عیسائی سے دست پنجہ کرنا کیا مشکل تھا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی
کہ کسی کے گھر میں جائیداد ہو۔ تو چوروں کے حملے سے ڈرتا ہو
اور اگر وہ سب کچھ چھوڑ دے کر مفلس قلاش ہو بیٹھے۔ تو کسکا
ڈر اور کس کا بہانہ۔ اس سے بڑھکر اور سُنئیے۔ تو اتفاق زمان
میں تیرا ہمان امرتسر میں خالصہ کالج میں سکھوں کی کمیٹی کو
ایک خاص کامیابی ہوئی ہے۔ تو ہمارے مہذب آریہ اخبار پرچارک امرتسر
کی رال ٹپکی۔ کہ ہو نہ ہو ہم بھی اُن میں جا ملیں۔ آپ خالصہ کالج
کی سرخی دیکر سکھوں سے اپنا شوق ملاقات ان لفظوں میں ظاہر
کرتے ہیں۔ شریمان سردار سنگھ مہاراجہ صاحب نے انہو لکھا ہے
سکھوں کی ایک قوم فرض کرلی ہے۔ اور خالصہ کالج کو قومی بتلایا
ہے۔ جس سے کسقدر مغالطہ ہو سکتا ہے۔ کہ گویا سکھ ہندوؤں سے
کوئی علیحدہ قوم ہے۔ حالانکہ دراصل سکھ لوگ عظیم ہندو قوم کا ہی جزو
ہیں۔ اُنکا ہندوؤں کے ساتھ کھان پان کرنا رشتے ناطے رکھنے ہندو
تو اُن کے مردوں کو جلانا۔ اور اوا گون کا قائل ہونا وغیرہ یہ سب
باتیں ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ سکھ صاحبان بلحاظ قومیت ہندوؤں سے
علیحدہ نہیں ہیں۔ اس خیال سے خالصہ کالج بلاشبہ ہندو قوم کا کالج
ہے۔ جہاں ہندو قوم کو ہندو کالج بنارس کنیا مہا ودیالہ جالندھر
دیانند کالج لاہور اور گروکل ہردوار کا فخر ہے۔ وہاں پر اسکو خالصہ
کالج امرتسر کا بھی فخر ہونا چاہئیے (۲۲۔ اپریل ۱۹۰۷ء)
اپریل کا مہینہ دیکھکر تو یہ خیال چاہئیے تھا۔ کہ یہ مضمون ایڈیٹر نے
اپریل فول لکھا ہے۔ مگر ہمارا گمان یہ نہیں کہ پرچارک کا لائق اور
متین ایڈیٹر اپریل فول لکھنے میں وقت کھوئے۔ بلکہ واقعی اُسنے ہندوؤں
اور سکھوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی کوشش کی ہے بھلا صاحب!
پھر علیگڑھ کا کالج اور اسلامیہ کالج لاہور نے کونسا گناہ کیا ہے۔ کہ ان پر
آپکو فخر نہ ہو۔ جبکہ سکھ ویدوں کو الہامی نہ مانکر گوشت کھا کر بھی
آپ کے جائے فخر ہیں۔ تو مسلمان بیچاروں نے کیا بھینس ملایا
ہے؟ سکھوں کے گرو باوا نانک جی مہاراج کو تو سوامی دیانند خود غرض
بے علم۔ جاہل۔ طالب شہرت وغیرہ سخت الفاظ سے لکھیں۔
ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۸۵ اور تمام دیانندی انہیں گرو کی تحریر کے
مطابق سکھوں کے مہان گرو جی کو ایسا ہی خیال کریں۔ اور دیانند جی
ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۷۳ پر لکھیں کہ گوشت خوروں کے ہاتھ کا پکا ہوا
کھانا نہ کھاؤ۔ مگر ہمارے لائق ایڈیٹر پرچارک سکھوں جیسی گوشت خور
قوم کو اپنا بھائی خیال کریں۔ اور رشتہ ناطہ کرنے پر طیار ہوں۔
کیوں نہ ہو

بد و زو طمع دیدہ ہوشمند

ایڈیٹر پرچارک ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو لاہور کی ماس پارٹی
آریہ سماج کے (جن کا یہ کہنا ہے کہ گوشت خور آریہ بھی آریہ سماج کا ممبر
رہ سکتا ہے) فوراً الگ ہو کر گھاس پارٹی کی بنیاد جما دی تھی۔
کہ ہائے یہ غضب کہ گوشت خور آریہ سماج میں رہ سکے۔ ایسے
پاپی کو سماج میں جگہ دی جاوے۔ پس ہم ایسی سماج میں ہرگز نہ
رہیں گے ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہونگے۔ ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

ہم حیران ہیں۔ کہ کس اصول پر آج یہ زور دیا جاتا ہے کہ سکھ بھی

ہیں اور آریہ بھی ہندو - اور یہ تینوں قومیں ملکہ پاک تثلیث کیطرح
اصل میں ایک ہیں کسی مذہبی قوموں کی بنیاد اون کی کتاب ہوتی ہے -
جب ہم دیکھتے ہیں - کہ ان تینوں قوموں میں کسی کا الہامی کتاب پر
اتفاق نہیں - سکھوں کے گرو باوا نانک جی کی بابت تو آریوں کے
گرو دیانند جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴ پر تسلیم کیا ہے کہ وہ ویدوں کی
مذمت کیا کرتے تھے - یہ ہندو سو آریہ سماج اون کی بہت سی
الہامی کتابوں سے منکر ہے - خود وید ہی نصف مانتے ہیں - باقی
اختلاف رسوم مذہبی اور طریق عبادات ابھی باقی ہے -
ہاں ہم خوش ہیں - کہ ہم ہندوستانی ایک قوم اور نیشن کہلائیں
مگر مذہبی طریق سے نہیں - یہ تو یورپ کے عیسائیوں کو بھی نصیب
نہیں - بلحاظ ہر ایک مذہب ہاں بلکہ ملکی حیثیت سے سکھ - ہندو - آریہ
کیا مسلمان ہیچا پیچ ہیں آ سکتے ہیں - گو ان کے ساتھ لگنے سے
پوری کچوری چھوٹی جاتی ہے -

# کیا مسلمان اب بھی نہ جاگیں گے

(نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مسلمانوں کو آپس کی نااتفاقی نے تباہ کر دیا - وہ اس قابل نہیں
کہ سر اوٹھا سکیں - چاروں طرف سے انکو غیر قومیں دبا رہی ہیں -
مگر یہ کچھ نہیں کہتے - کہیں کیطرح اونکو اپنے گھر سے ہی فرصت نہیں
آپس کی نااتفاقیوں نے اونکو ایسا پست کر دیا ہے - کہ ان کی ہمت
نہیں پڑتی - اور جو چند جوانمرد ہمت کر کے اوٹھتے ہیں - یا اوٹھنے
کا ارادہ کرتے ہیں - تو اونکو اپنی ہی قوم گرا دیتی ہے نہ تو مالی
امداد دیتے ہیں - نہ علمی - اگر کسی نے محض توکل سے کام نکالنا
چاہا - تو چاروں طرف سے اوس پر تکفیر کے فتوے ہوتے ہیں -
ہر طرح سے نقصان پہنچایا جاتا ہے - افسوس افسوس - اگر ایسی حالت
میں ہم پر طاعون بھیجا گیا - اور ایک غضب کا نمونہ دکھا کر چوکنا کیا گیا -
منانے کو تھی بے انصافی کی - مسلمانوں کو لازم تھا - اور ہے - کہ
ایسے وقت میں تقوی اختیار کرتے - خدا کی درگاہ میں زاری کرتے
روتے گڑگڑاتے - گناہوں سے توبہ کرتے - خیرات کرتے - مگر نہیں
وہ ایسا نہیں کرتے - بلکہ طرح طرح کے توہمات باطلہ میں پھنسے ہیں
کوئی تو اوس آبادی کو جہاں طاعون ہو - چھوڑ کر بھاگتا ہے - میت
کی دفن و کفن میں شریک نہیں ہوتا - بعض ایسے ہیں کہ سر سے پیر تک
کپڑے لادے پھرتے ہیں - ہر وقت جیبوں میں دوائیاں پڑی رہتی
ہیں - مسلمانو! یاد رکھو - جبتک سچے دل سے توبہ نہ کروگے
اور تقوی نہ اختیار کروگے - اسی طرح کی بلاؤں میں مبتلا رہوگے
مگر مسلمان اب بھی باز نہیں آتے اور جن افعال ناشائستہ سے
طاعون انپر مسلط کیا گیا ہے - بار بار وہی کرتے ہیں - بلکہ طاعون
کے زمانہ میں زاید - محرم سے بعد ہمارے شہر میں بھی روزانہ چند کیس
شروع ہو گئے ہیں - ایسی حالت میں مسلمانوں کو توبہ کرنا چاہئیے تھا
تقوی اختیار کرتے - محتاجوں کی مدد کرتے - مگر ایسا نہیں کیا - اور
افعال ناشائستہ کو دونی ترقی دی - چاروں طرف قبروں کو سجدے ہو رہے
ہیں - غوث و قطب سے مدد مانگی جاتی ہے - نذر و نیاز ہو رہی ہے
گلی کوچہ میں علم جھنڈے تعزیے گردش کرتے ہیں - ڈھول تاشہ
کا ماتم ہو رہا ہے - ایک نقارہ بجاتے ہوئے سیاہ بکرے ذبح کر کے
اوس کا خون گھروں میں لگایا جاتا ہے - بوٹی بوٹی تقسیم کیجاتی
ہے ہر ایک گھر میں مولود ہو رہی ہے - مگر خیرات کا پتہ نہیں - ہمارے
یہاں کی میلاد کا حال سنئیے - ۲ - ۳ - آدمی بیٹھکر میلاد پڑھتے
ہیں - میلاد کیا ہے؟ اچھا خاصا گانا ہے اور لطف یہ کہ ایسی میلاد
کو فرائض اسلام پر ترجیح دیجاتی ہے - قصہ ہذا سے ظاہر ہے
سنئیے! ایک مسجد میں میلاد تھی - لوگ بڑے ذوق شوق سے سن
رہے تھے - یہاں تک کہ شب کے ۸ بجے موذن نے اذان کہدی
اور انتظار کیا - کہ یہ لوگ اوٹھیں تو نماز ادا کروں - جب اوس نے دیکھا
کہ کوئی خیال نہیں کرتا - تو خود تنہا نماز پڑھ لی - اوس کا نماز پڑھنا تھا
کہ چاروں طرف سے لوگوں نے اوس پر لعنت ملامت شروع کر دی
کہ کیوں میلاد کو چھوڑ کر نماز پڑھی - کیا نماز میلاد سے اچھی ہے؟
موذن ناظرین یہ ارشاد ملاحظہ ہوں - کہ کیا نماز میلاد سے اچھی ہے!! استغفراللہ

کون مسلمان ایسے الفاظ سن سکتا ہے - وہاں پر ایک مہربان حکیم حیدر خاں صاحب بھی موجود تھے انہوں نے کہا - مردود ! ایسا کا حکم شریعت میں کہاں ہے ؟ اسپر یہ کفر کے کلمے زبان کی توہین کمبختوں کو اسلام کا ذرا لحاظ و پاس نہیں - توبہ توبہ - دیکھئے مسلمانوں کی یہ حالت ہے - ہاں طاعون کی بابت مرزا صاحب کا خیال لکھنا تو بھول ہی گیا - آپکو طاعون کی بابت الہام ہوا تھا - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریۃ حاشیہ پر لکھتے ہیں - یہ فقرہ انہ اوی القریۃ اب تک اس کے معنے مجھ پر نہیں کھلے درست ہے تجربہ سے کوئی نکتی بات نہ ملی ہوگی (اشتہار لا علاج مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان کی دافع البلاء مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء میں فقرہ مذکور کی تشریح صاف طور پر یوں فرماتے ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۵ - یعنے جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی - اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا - تا تم سمجھو - کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی - کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا - اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے - یعنے ایک طرف پنجاب میں طاعون پھیل گئی - اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے - مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہوگیا - اور حضرت صفحہ پر الہاموں کا ترجمہ لکھتے ہیں - خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو اُن میں رہتا ہے - وہ اس گاؤں کو طاعون کی دستبرد اور اسکی تباہی سے بچا لیگا - مگر چونکہ حضرت مرزا کے پیٹ میں کھلبلی تھی - کہ شاید یہ پیشبندی پوری نہ ہوئی - تو جھٹ تاویل کرلوں گا - اسکے لئے بھی سامان موجود کر رکھا - صفحہ ۵ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں - کہ اوی کے معنے تباہی اور انتشار سے بچانا ہے - اور اپنی پناہ میں لے لینا - اس سے یہ مطلب کہ طاعون جارف یعنے جھاڑو دینے والا نہ ہوگا - خلاصہ یہ صفحہ ۵ و صفحہ ۶ پہ ایک عبارت طویل

میں فرماتے ہیں - کہ کوئی ہے جو اپنے شہر کی نسبت ایسا الہام شائع کرے - ہاں وہ ہم میں اور کہتے ہیں - بلکہ ہر شخص اپنے شہر کی نسبت کہہ سکتا ہے - کہ ہمارے یہاں طاعون جارف نہ پڑیگا - کوئی کہے یا نہ کہے ہم کہتے ہیں مرزا صاحب مقابلہ کرلیں - خدا کے فضل سے ہمارے یہاں ابھی تو ۳-۳ یومیہ کی اوسط ہے حالانکہ شہر ہے اور مرزا صاحب کے یہاں ۲۰-۵-۲ یومیہ کا - حالانکہ قادیان موضع ہے - کیوں جناب اب کیا حال ہے حکیم نور الدین صاحب کیوں قادیان سے باہر پڑے تھے کیوں آپ نے حکم دیدیا - کہ میرے یہاں کوئی نہ آوے - کیوں حکم دیا گیا - کہ میری جماعت طاعون زدہ یا ایسی میت پر نہ جاوے - کیوں قادیان میں بجائے ۲-۳ ہزار کے ۲-۳ سو رہ گئے - کیوں مرزائی مرید بھاگ گئے - عجب بد عقیدہ تھے - اور کیوں نہ ہوتے جبکہ آپکو خود ہی اپنے الہام پر اعتبار نہیں مرزا صاحب توبہ کیجئے - اب مرزائی بھی طاعون سے ٹپک رہے ہیں - خدا کی درگاہ میں عاجزی کیجئے - ایسا تکبر اچھا نہیں خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں جسنے آپکو ہر بارہ میں جھٹلایا - اور آپکا دعویٰ آپ کے منہ پر چھوڑ مارا - وہ یہ بھی کرسکتا ہے کہ قادیان میں طاعون جارف پھیر لے آوے - اور آپ جھاڑو دیں - اور دیکھے کھانے کو رہجاویں - اے پاک پروردگار اپنے دست قدرت سے اسلام کی حالت درست کردے اور انکے دل کو ہمدردی سے بھر دے - اور انکے اختلافات اور نفاق کو دور کردے - میں مضمون کی سرخی یہ لکھ آیا ہوں - کہ کیا مسلمان اب بھی نہ جاگیں گے - اسکا حال بھی سنئے مسلمانو ! عبرت کا مقام ہے - خوب غور کرو - سوچو اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ - یہ واقعہ دسمبر ۱۹۰۲ء کا ہے کہ شہر پیلی بھیت میں آریوں نے اپنی عادت قدیم کے موافق مسلمانوں کو چھیڑا - حسن اتفاق سے وہاں مولوی فیض الحسن صاحب گنگوہی تشریف لے گئے اور مباحثہ کے واسطے مستعد ہوگئے - مولوی صاحب زور دے رہے تھے - کہ تقریری مباحثہ ہو جاوے مگر آریہ مرزا ئیوں

مرزا قادیانی کا [illegible]

نے اور تحریری مباحثہ پر ٹالا۔ غرض یہ کہ مولانا صاحب نے سنکے ۳۳ سوال کئے۔ اور انکے جواب آریوں سے دیکر اسلام پر ۳۰ اعتراض کئے جنکا جواب دینے کو مولانا صاحب مستعد تھے۔ مگر چند مولوی اُن کے سر ہو گئے۔ اور جامع مسجد میں وعظ نہ کرنے دیا۔ مولانا صاحب نے چاہا۔ کہ لب سڑک وعظ فرماویں۔ اور پھر ہمارے حنفی مولویوں نے مولانا صاحب پر کفر کا فتوی دیدیا اور اعلان کر دیا کہ جو شخص انکے وعظ میں شامل ہوگا۔ وہ کافر ہو جائیگا۔ جب مولانا صاحب کو کسی نے مدد نہ دی۔ تو مجبور ہو کر وہ چلدئے۔ مولوی صاحب کے جانے کے بعد آریوں نے پھر زور باندھا۔ اور بار بار مباحثہ کیواسطے پکارا۔ مگر ان مولویوں کو یہ شرم اور غیرت کہاں جو وہ باہر نکلتے اور پیچھے کافر بنانے کے انکو آتا ہی کیا ہے جو مقابلہ کرتے ناک بند کئے بیٹھے سب کچھ سنتے رہے۔ عوام نے مجبور ہو کر پھر چاہا۔ کہ باہر سے کسی مولوی کو بلاویں۔ اور ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اور مولوی ابو رحمت صاحب کو لکھ بھی دیا۔ اور دونوں صاحب مستعد بھی ہو گئے (جیسا کہ پرچہ النذیر سے ظاہر ہے) مگر پھر عوام کو ہمارے فاضل علماء نے روکدیا۔ اور کہدیا۔ کہ یہ دونوں صاحب وہابی ہیں۔ اگرچہ ترک اسلام کتاب اچھی لکھی ہے۔ مگر وہابیوں کے بلانے سے تم سب کافر ہو جاؤ گے۔ عوام مجبور ہو گئے اور خاموش ہو کر بیٹھ رہے یہ ہے ہماری ہمدردی اور یہ ہے ہماری حمیت اسلامی۔ کہ دشمن کے مقابلے پر بھی ملکر کام نہیں کرتے ✦

راقم۔ مولوی محمد رفعت اللہ صاحب

# مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

## گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے تیسری حدیث پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا ہے "نماز عصر کے متعلق ایک حدیث حسب ذیل ہے اس مضمون کی اور بھی حدیثیں ہیں:-

عن البراء بن عازب قال نزلت هذه الاية حافظوا على الصلوات والصلوة العصر فقرأناها ما شاء الله ثم نسخها الله فنزلت حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فقال رجل هي اذن صلوة العصر فقال قد اخبرتك كيف نزلت وكيف نسخها الله والله اعلم (رواه مسلم واحمد)

ترجمہ:- براء ابن عازب سے روایت ہے کہ یہ آیت اس طرح اتری حافظوا على الصلوات والصلوة العصر (حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز عصر کی) پس جبتک اللہ نے چاہا۔ ہم اس آیت کو اسی طرح پڑھتے رہے۔ پھر اللہ نے اسکو منسوخ کر دیا۔ اور یہ آیت اسطرح نازل ہوئی حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى (حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطی کی) پس ایک آدمی نے عرض کی کہ یہ نماز عصر کا حکم ہے فرمایا۔ میں نے تجھکو بتایا ہے۔ کہ یہ کیسے نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے اسکو کیسے منسوخ کر دیا اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے (روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے)

(خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ پہلے حافظوا على الصلوات والصلوة العصر نازل ہوا۔ پھر اللہ تعالی نے عصر کا لفظ اڑا دیا اور اسکی جگہ وسطے کا لفظ نازل فرمایا۔ اور آیت اس طرح اتری حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى

اس حدیث کے مطابق عصر کا لفظ اس جگہ اتارنے میں کچھ غلطی تھی۔ اسلئے خدا نے اصلاح کر دی۔ لیکن معلوم نہیں اس لفظ میں خدا کو کیا غلطی معلوم ہوئی۔ کہ اسکو کاٹکر وسطی کا لفظ اسکی جگہ درج کرایا۔ اور غلط لفظ اتارا ہی کیوں؟ پہلے ہی سوچ سمجھکر بولنا تھا مقولہ ہے کہ پہلے بات کو تولو۔ پھر منہہ سے بولو۔ اگر عصر کے لفظ میں کچھ غلطی نہیں تھی۔ اور عصر اور وسطی یکساں لفظ ہیں تو پھر خدا نے بیفائدہ کام کیا۔ کہ خواہ مخواہ بے سود عصر کے لفظ کو منسوخ کیا۔ اور وسطی کا اتارا۔ بہر حال اس حدیث کے رو سے خدا پر دو اعتراضوں میں سے ایک اعتراض ضرور آئیگا۔ یا تو لفظ عصر اتارنے میں اس سے کچھ غلطی ہوئی اور یا لغو اور بیفائدہ فعل اس سے سرزد ہوا

ahmadimuslim.de

ایکسپچھے لفظ کو کاٹ کر دوسرا دلیا ہی اُس کی جگہ رکھا ۔
معاذاللہ ۔ حاشاللہ ۔ تعالی اللہ عما یصفون

یہ مسلم کی حدیث ہے جسکی حدیثوں کو قرآن پر قاضی بنایا جاتا ہو اب کہئے مسلم یا کم از کم اسکی حدیث کس سلوک کی مستحق ہے جو خدا پر الزام لگاتی ہے ۔ میں تو کچھ نہیں کہتا ۔ آپ خود ہی انصاف فرمادیں ۔ (اشاعۃ القرآن ماہ مارچ)

سچ ہے انما شفاء العی السوال ۔ بے علمی یا تجاہل انسان کو کیا نہیں کیا بنا دیتا ہے ۔ جس طرح کسی چیز کی حد سے زیادہ محبت انسان کو اُسکے عیوب سے اندھا کر دیتی ہے ۔ اسی طرح کسی چیز سے بغض و عداوت اُسکی خوبیاں چھپا لیتی ہے ۔ اللہ اکبر یہ دعوی اور یہ تحقیق لیعنہ سوامی دیانند اور پنڈت لیکھرام کے سے اعتراض ۔ خلاصہ آپکے اعتراض کا یہ ہے کہ صلوۃ العصر کا لفظ جو پہلے نازل ہوا تھا ۔ کیوں اڑ گیا ۔ پس سنئے کہ یہ راوی کا فہم ہے جسنے صلوۃ العصر کے نزول کا ذکر کیا ہے ۔ آپنے اور نہیں تو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کا رسالہ فوز الکبیر ہی دیکھا ہوتا ۔ تو یہ اعتراض کبھی نکرتے ۔ ایسا تو بہت سی روائیتوں میں آپ پاویں گے کہ راوی کہتے ہیں ۔ کہ یہ آئیت فلاں بارے میں نازل ہوئی ۔ حالانکہ دونوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ مگر دراصل وہ دونوں سچے ہوتے ہیں ۔ خیر اسکی تفصیل تو رسالہ مذکور میں دیکھیں ۔ یا ہماری عربی تفسیر کے شروع میں رسالہ فوز الکبیر کی عبارت منقولہ کو پڑھیں ۔ یہاں پر آپکا جواب صرف اتنے سے تعلق رکھتا ہے ۔ کہ بعض دفعہ سرور کائنات فداہ ابی و امی کسی آئیت کی تلاوت فرماتے ہوئے کوئی لفظ بطور تفسیر کے فرما دیتے تھے ۔ جسکو بعض لوگ سمجھتے کہ یہ بھی قرآن ہی کا لفظ ہے ۔ پھر جب کبھی نماز میں یا کسی ایسے موقع پر جہاں پر صرف قرآن شریف بغیر کسی تشریح اور تفسیر کے پڑھنے کا موقع ہوتا ۔ تو وہ تفسیری لفظ نہ سنتے تو وہ سمجھتے ۔ کہ منسوخ ہو گیا ہے ۔ حالانکہ نہ تو اس کا نزول ہوتا ۔ نہ نسخ ۔ علاوہ اسکے نسخ کے معنے بھی سلف کے کلام میں بہت بڑے وسیع ہیں ۔ جنکے بیان کرنے کی یہاں حاجت نہیں ۔ قرینہ اس توجیہ کا جو ہمنے کی ہے ۔ مسلم کی روائت ہے ۔ جو امام مسلم نے اسی حدیث کے متصل نقل کی ہے ۔ جسکے الفاظ یہ ہیں :۔

قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا و قالت اذا بلغت ہذہ الایۃ فاذنی حافظوا علی الصلوۃ و الصلوۃ الوسطی قال فلما بلغتہا اذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوۃ و الصلوۃ الوسطی و صلوۃ العصر قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؛۔

یعنے راوی (جو حضرت عائشہ کا قرآن لکھتا تھا) کہتا ہے مجھے عائشہ نے حکم دیا ۔ کہ جب تو اس آئیت و صلوۃ الوسطی پر پہنچے تو مجھے اطلاع کرنا ۔ جب میں پہنچا ۔ تو حضرت عائشہ نے صلوۃ الوسطی کیساتھ یہ لفظ بھی لکھوایا صلوۃ العصر پھر کہا کہ میں نے اسیطرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ۔

اس حدیث سے جیکڑالوی کے اعتراض ہی کی نہیں ۔ بلکہ علم و دیانت کی بھی جڑ کٹ جاتی ہے ۔ کیونکہ حضرت عائشہ کا کاتب کو ہدائت کرنا اور پھر خاص موقع پر اطلاع پاکر یہ لفظ صلوۃ العصر لکھوانا صاف طور پر جتلا رہا ہے ۔ کہ یہ لفظ اصل قرآن متعلق عنہ میں نہ تھا ۔ بلکہ یوں کہئے ۔ کہ عام طور پر پڑھا بھی نہیں جاتا تھا ۔ جسکو عائشہ صدیقہ نے بطور تفسیر اور یادداشت کے غالباً حاشیہ پر لکھوایا ۔ اور اس لفظ کے لکھوانے پر گویا غدر کیا ۔ کہ میں نے یہ لفظ آنحضرت سے سنا ہے ۔ حضرت عائشہ کی ذہین اور نکتہ رس طبیعت تو سمجھ گئی ۔ کہ یہ لفظ قرآن کا نہیں بلکہ تفسیر نبوی ہے ۔ لیکن بعض سامعین نے غلطی سے اسکو پہلے قرآن کا لفظ سمجھا ۔ پھر آخر کچھ دنوں بعد اُن کی غلطی بھی رفع ہو گئی مگر افسوس کہ آپ آج تیرہ سو برس کے بعد اُس سے بڑھکر غلطی میں پڑے ۔ جو آپ کی خوش قسمتی کی دلیل ہے ۔ (باقی باقی)

---

**ترک اسلام** ۔ تیار ہو گیا ہے ۔ جن اصحاب کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اُنکے نام ارسال کیا جاویگا ۔ عام مسلمانوں کو چاہئے کہ مقدور بھر اسکی اشاعت میں کوشش کریں ۔ رعائتی قیمت ۶ ۔ منیجر

ahmadimuslim.de

# تحفہ چراغاں پر گہری نظر

ہمکو بعض خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ کوئی صاحب تحفہ چراغاں کے ریویو پر ہمارے خلاف کچھہ لکھنا چاہتے ہیں۔ ہمکو اس کا کچھہ خوف نہیں۔ جو صاحب چاہیں۔ شوق سے لکھیں ہم انصاف کی نظر سے دیکھینگے۔ کیونکہ کسی چیز کی جانچ پڑتال ایک عمدہ چیز ہے جو اہل علم کی باخبری کی علامت ہے۔ مگر بلے غور کئے کسی چیز پر کچھہ رائے دینا یا اُس کے مخالف کچھہ لکھنا کوئی اچھی بات نہیں خیال کیجاسکتی۔ اور جبکہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ حضرت لال حسین ان افعال کے مرتکب ہوکر ولی نہیں ہوسکتے اس لئے اب کوئی وجہ نہیں کہ بلادلیل خواہ مخواہ انکو ولی ثابت کرنے کی کوشش کیجاوے۔ ہمکو لال حسین سے کوئی ذاتی بغض نہیں ہے۔ جو ہم خواہ مخواہ ان کی بزرگی کا انکار کریں۔ بلکہ صرف واقعات کو دیکھتے ہوئے ہم ایسا کہنے پر مجبور ہیں۔ اور ساتھہ ہی یہہ بھی خیال ہے۔ کہ ایسی کتابوں کا مذہب پر برا اثر پڑیگا۔ اور مخالفین اسلام ان واقعات کو پڑھکر خوب قہقہہ لگائینگے اور کہینگے کہ کیا خوب! جو شخص مسلمانوں کے مذہب کے خلاف کام کرے۔ اسی کو مسلمان اپنا مقتدا بنا لیتے ہیں۔ اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو اُن لوگوں کا یہہ اعتراض بہت وزن دار معلوم ہوگا۔ اور جو لوگ کہ ایسے شخصوں کو ولی بنا لیتے ہیں۔ وہ ایک لفظ بھی اسکے جواب میں نہ کہہ سکیں گے۔ لیکن جن کے نزدیک ہر مسلمان پر احکام شرع فرض ہیں" وہ صاف کہدیں گے۔ کہ ہم ہرگز ایسے شخص کو اچھا نہیں جانتے۔ اور نہ ہمارا اسلام اسکی اجازت دیتا ہے۔ اور تمہارا اعتراض چونکہ ایک خاص شخص پر ہے اسکا جواب وہ وہی شخص ہے نہ کہ اسلام۔ بہرحال ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ کوئی ہمارا جواب لکھے۔ نہیں لکھو اور خوب لکھو مگر ساتھہ ہی اِن سوالوں کا جواب بھی دیدو۔ جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔ تاکہ ہمکو یا تمکو بار بار لکھنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے۔ اگر اس کی ضرورت ہوئی۔ کہ ہم بھی دلائل لکھیں تو ہم اپنے خیالات کی تائید میں بے شمار عقلی دلائل پیش کرسکتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہمارے پاس اولیاء اللہ کے اقوال کا بھی ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جسکو ہم پیش کرسکتے ہیں۔ مگر بالفعل چونکہ اسکی ضرورت نہیں اسلئے انکو نظر انداز کرتے ہیں۔ اب ہم آخر میں امید کرتے ہیں۔ کہ پنجہ فولاد کے لائق اڈیٹر ہمارے اعتراضات کو تسلیم کرکے تحفہ چراغاں کو از سر نو درست کرکے شایع کرینگے اور ان واقعات کو کتاب سے نکال ڈالیں گے ؎

وہ سوالات یہہ ہیں

(۱) حضرت لال حسین کی زندگی تحفہ چراغاں میں دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے۔ اول حصہ اُن کی زندگی کا پابندی شرع میں گذرا ہے۔ اور دوسرا حصہ منہیات میں۔ اب سوال یہہ ہے۔ کہ اُن کی زندگی کا پہلا حصہ اچھا تھا۔ یا دوسرا؟ اگر پہلا حصہ اچھا تھا۔ اور دوسرا بُرا تو اُن کی زندگی کے دوسرے حصے کے حالات کیوں بطور اُن کی تعریف کے بیان کئے گئے ہیں؟ اور اس میں کیا خوبی ہے؟ اور اگر دوسرا حصہ اچھا ہے۔ تو کیوں؟ اور کسوجہ سے؟

(۲) احکام شریعت ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ یا کوئی اس سے مستثنےٰ بھی ہے؟ اگر مستثنےٰ ہے تو کیوں؟

(۳) حضرت لال حسین عاقل بالغ تھے یا مجنوں؟ اگر مجنوں تھے۔ تو اُس کا کیا ثبوت ہے؟

(۴) ناچنا۔ کودنا۔ شراب پینا۔ ڈاڑھی منڈانا۔ حسین لڑکوں کے ساتھہ مصبت رہنا۔ یہہ سب افعال شرعاً جائز ہیں یا ناجائز؟ اگر جائز ہیں۔ تو کس دلیل سے؟ اور اگر ناجائز ہیں۔ تو حضرت لال حسین اِن افعال کے مرتکب ہوکر ولی کیسے ہوسکتے ہیں؟

(۵) تاریخ میں کسی ایسے بزرگ کا پتہ چلتا ہے۔ جو مثل لال حسین کے علی الاعلان شریعت کا مضحکہ اڑاتا ہو۔ اور بنی آدم کی خلائق کو سخت نقصان پہنچاتا ہو؟

(۶) اگر کوئی اور شخص جو شراب پیتا۔ ڈاڑھی منڈاتا۔ ناچتا کودتا ہو

ahmadimuslim.de

(جیسا کہ موجودہ زمانہ میں اکثر لوگ ہیں) تو وہ ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو کیوں؟ اور اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں؟ جبکہ لال حسین انہیں حرکات کی بدولت ولی ہو گئے۔

(۷) حضرت لال حسین کی ولایت انہیں افعال کی وجہ سے ثابت ہوتی ہے یا کسی اور دلیل سے؟ اگر انہیں افعال سے ثابت ہوتی ہے تو کیسے؟ اور اگر دوسرے دلائل ہیں۔ تو وہ کیا ہیں؟

(۸) حضرت لال حسین کی زندگی کے واقعات مصنف تحفہ چراغاں کو کہاں سے دستیاب ہوئے۔ اور اُن کی صحت عدم صحت کا اُن کے پاس کیا معیار ہے اور وہ معیار کہاں تک درست ہے؟

(۹) کیا فقراء میں کوئی ایسا فرقہ بھی ہے۔ جو احکام شرع کو بالائے طاق رکھکر شریعت کی توہین کرتا اور کسی گناہ سے پرہیز نہ کرتا ہو۔ اور کوئی ایسا فرقہ ہے تو وہ شرعاً تعذیر اور سرزنش کا مستحق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۱۰) ہمبستر ہونا اہل زبان کس موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ اور اُس سے کیا سمجھا جاتا ہے یعنے اُس کا مفہوم کیا ہے؟

راقم۔ ابو العلا محمد حکیم اللہ خان از شاہجہانپور محلہ ملاخیل

# محرم اور تعزیہ داری

مسلمانوں کی بدقسمتی۔ ہمارا شہر شاہجہانپور بیہودہ رسم و رواج میں کسی دوسرے شہر سے ہرگز کم نہیں۔ جو جو رسمیں بالکل خلافِ شریعت ہیں۔ شاہجہانپور کے مسلمان اُن کو بڑے حوصلے سے کرتے ہیں۔ اور اسی کو عین دینداری اور تقویٰ خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی اعتقاد اُن کا تعزیہ داری کی نسبت ہے یہاں کئی مہینے پہلے سے محرم کی آمد آمد شروع ہو جاتی ہے۔ اور جابجا تعزیہ بنانے کا انتظام شروع ہو جاتا ہے۔ جو لوگ کہ ٹکسالی تعزیہ دار ہیں۔ وہ ایک محرم ختم ہوتے ہی دوسرے سال کے لئے تعزیہ بنوانا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کا تعزیہ سال بھر سے کم میں مشکل بن سکتا ہے۔ ان شائقین کے علاوہ تاجر بھی فروخت کے لئے تعزیہ بناتے ہیں جنکو وقت کے وقت پر شائقین خرید لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ جس زور شور سے تعزیہ داری کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ویسا کسی قومی اور مذہبی کام کے لئے نہیں کیا جاتا۔ مسلمانوں کی یہ حالت اگر صرف عملاً ہوتی۔ تو زیادہ قابلِ افسوس نہ ہوتا۔ مگر مصیبت تو یہ ہے۔ کہ اس کارروائی کیساتھ انکے خیالات و اعتقادات بھی بہت فاسد اور وہ یہ کہ عام طور پر تعزیہ کو متبرک خیال کیا جاتا ہے۔ اور مثل کتاب اللہ کے تعزیہ بھی بلا وضو نہیں چھوا جاتا۔ بلکہ اکثر تعزیہ والے تو بلا وضو تعزیہ نہیں بناتے اور کاغذ بھی نہیں چھوتے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ جو لوگ نماز کے لئے بجز عیدین کے کبھی وضو نہیں کرتے۔ وہ تعزیہ کیلئے ہر وقت باوضو رہتے ہیں پھر جب تعزیہ تیار ہو جاتا ہے۔ تو وہ بڑی تعظیم سے ایک بلند تخت پر رکھا جاتا ہے اور اسکے چاروں طرف خوشبو کی چیزیں جلائی جاتی ہیں۔ لوگ آ آ کر اسکی زیارت کرتے ہیں۔ اُسکی طرف پشت کر کے کھڑا ہونا سخت گناہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور اسکے اوپر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب چھوٹے بڑے تعزیے (اُن کے نزدیک) ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں جیسے کہ چھوٹی بڑی تقطیع کے قرآن اور ہر قسم کی حمائلیں باعتبار کلام اللہ ہونے کے ایک مرتبہ میں ہیں۔ اسکے بعد اس تعزیہ پر بہت سی عرضیاں امام حسین علیہ السلام کے نام پر لٹکائی جاتی ہیں جنمیں کوئی بیٹا چاہتا ہے کوئی نوکری کی درخواست کرتا ہے۔ کوئی مرض سے صحتیابی کی آرزو کرتا ہے۔ غرض طرح طرح کی خواہشیں اُس عرضی میں لکھی جاتی ہیں۔ اور اُس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس عرضی پر ضرور توجہ ہوگی۔ اور کچھ نہ کچھ حکم صادر ہوگا۔

تعزیہ ناظرین! انہیں خیالات کی وجہ سے مسلمانو

ahmadimuslim.de

کے راستہ پر سے ڈگمگا گئے اور طرح طرح کی مشرکانہ رسمیں اُن کے راستہ میں حائل ہو گئیں - جنکی وجہ سے وہ صراط مستقیم سے بھٹک گئے - حالانکہ اسلام کی اصلی اور سب سے پہلی تعلیم یہی تھی کہ ایک خدا کو مانو - اور اسی ایک خدا سے ہر قسم کی مراد مانگو - گو مسلمان اعتقاداً تو اب بھی کہتے ہیں - کہ ہم ایک ہی خدا کو مانتے ہیں - اور نماز میں بھی ایاک نستعین پڑھتے ہیں - مگر افسوس کہ ان کا طرز عمل اسکے خلاف ہے - کیونکہ وہ تعزیہ جیسی ایک بیجان چیز سے مرادیں مانگتے ہیں اور اسپر عرضیاں لٹکاتے ہیں مٹھائی چڑھاتے ہیں ۔

پھر بتلائیے - عملاً اون میں اور کفار میں کیا فرق ہے ؟ اور وہ کس منہ سے بت پرستوں کو بت پرستی سے منع کر سکتے ہیں - بلکہ وہ خود اسی قسم کی ایک شرمناک غلطی میں مبتلا ہیں - میں نے خود دیکھا ہے کہ جب بعض مسلمانوں نے اہل ہنود پر بت پرستی کا الزام لگایا - تو اونہوں نے کہا - ہم اور آپ برابر ہیں - کیونکہ ہم اگر بتوں کی پرستش کرتے ہیں - تو آپ بھی تعزیہ سے مرادیں مانگتے ہیں - پھر ہم میں اور آپ میں کیا فرق ؟

معزز ناظرین : اس سے معلوم ہو گیا - کہ اہل ہنود تعزیوں کو اصول اسلام میں داخل سمجھتے ہیں اسلیے وہ اسکو جواباً پیش کرتے ہیں لیکن چونکہ جاہل مسلمان بھی اسکو اسلامی شعار خیال کر رہے ہیں اسوجہ سے وہ کبھی یہ نہیں کہتے کہ بھائی تعزیہ ہمارے یہاں کوئی شرعی فعل نہیں بلکہ بازاری لوگوں کی ایجاد ہے -

ابھی ہی دفعہ کا ذکر ہے - کہ جب عشرہ کے روز تمام مسلمان لباڈیوں کی دوکانیں بند تھیں اور صرف ایک دنیدار تاجر کی دوکان کھلی تھی - میرے سامنے آنکے ایک ہندو نے بہت تعجب سے سوال کیا کہ بڑی تعجب کی بات ہے - کہ اس تہوار میں تمنے اپنی دوکان بند نہیں کی - تم سال بھر برابر فروخت کرتے ہو - اگر ایک سال تعزیوں کی وجہ سے دوکان بند رکھو گے - تو کونسا عظیم الشان نقصان ہوگا - اسکے جواب میں میں نے کہا - کہ ہم کیوں دوکان بند کریں - تعزیہ دیکھنا بنانا ہمارے یہاں کوئی مذہبی فعل نہیں ہے - یہ سنکر ہمارا مخاطب سخت متعجب ہوا - اور کہا کہ مجھکو آج یہ نئی بات معلوم ہوئی -

مسلمانو ! اس سے معلوم ہو گیا - کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تعزیہ بنانا مسلمانوں کے یہاں ایک مشروع فعل ہے زیادہ تر افسوس تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے مسلمان بھی اسکو منع نہیں کرتے - یہی وجہ ہے کہ شاہجہانپور میں تعزیہ داری روز بروز ترقی پر ہے - اب کے ہی مرتبہ شاہجہانپور میں تقریباً (۵۰۰) تعزیے بنے جسمیں تخمیناً ۲۵ ہزار روپیہ صرف ہوا ہوگا یہ روپیہ کچھ زیادہ نہیں ہے کیونکہ اکثر مرتبہ ایک ایک تعزیہ میں کئی کئی سو روپیہ صرف ہو جاتا ہے - اور تعزیوں کیساتھ جو آتشبازی باجا وغیرہ ہوتا ہے اسمیں ۵۰۰ روپیہ صرف ہوتا ہے - اسلیے ۵۰ ہزار روپیہ ان مصارف کیساتھ ایک معمولی رقم ہے اسکے بعد چہلم میں بھی اسی قدر روپیہ صرف ہوتا ہے - ۵۰ ہزار روپیہ کی اگر ۵ ہزار روپیہ سال کسی بھی مذہبی کام میں صرف کیا جاوے - تو اس روپیہ سے ایک بڑی مذہبی انجمن قائم ہو سکتی ہے اور اس میں متعدد واعظ مقرر ہو سکتے ہیں جو اسلام کیطرف سے وکیل ہوکر اطمینان قلبی سے غیر اقوام کے حملوں کو روکیں اور اشاعت اسلام میں سرگرم رہیں - مگر مسلمان ایسا نہیں کرتے کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ اپنا روپیہ ہمیشہ اونہیں کاموں میں صرف کرتے ہیں جو دین و دنیا میں فائدہ مند نہ ہوں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ مسلمان اپنے روپیہ کا مصرف نہیں جانتے اور نہیں تمیز کر سکتے کہ اونکو روپیہ کس کام میں صرف کرنا چاہئیے - اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تعلیمیافتہ نہیں اور جبتک وہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہیں حاصل کریں گے - انکی حالت تبدیل نہیں ہوگی - اے اللہ تو مسلمانوں پر رحم فرما - اور انکی حالت کو تبدیل کر - اور ان کو سمجھ عطا کر - تاکہ وہ دیکھ سکیں - سن سکیں سمجھ سکیں - بھلا برا تمیز کر سکیں والسلام - محمد اکرام اللہ - شاہجہانپوری

---

اشتہار مفید اخبار - خاکسار کے پاس کتب بیشتر قریب دو ہزار کے ہیں اگر کوئی عالم یا علم شوقی مطالعہ رکھتا ہو - تو راقم کے پاس آکر دیکھ سکتا ہے - تشریف آوری سے پہلے ایک ہفتہ اطلاع بخشیں - کتب فروش اپنی فہرستیں راقم کے پاس بھیجیں تاکہ ... محمد ...

# استفتاء

چونکہ اہلحدیث ایک قومی پرچہ ہے کسی خاص شخص کی رای کا پابند نہیں اسلیے اسکے متعلق ہر ایک صاحب آزادی سے رای دیسکتا ہے۔ خصوصاً اسکے فتووں کے متعلق تو علماء ناظرین کا فرض ہے کہ غلطی ہو تو اطلاع دیا کریں اگر کسی صاحب کو عدیم الفرصتی کا عذر ہو تو صرف اتنا ہی لکھدیا کریں کہ فلاں مسئلہ کی بابت فلاں کتاب دیکھو۔ تو بھی موجب شکریہ ہوگا کون نہیں جانتا کہ انسان مرکب من الخطاء والنسیان ہے لوکشفت کی لمصلک عممی (ابوالوفاء) بڑوں بڑوں کا کلام ہے۔

**سوال نمبر ۱۔** ایک شخص کا نام رسول میراں بخش وغیرہ ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

**نمبر ۲۔** فاحشہ عورت کی دعوت قبول کرنی جائز ہے یا نہیں؟

**نمبر ۳۔** اگر فاحشہ عورت کوئی کام بنوانے کیلیے کسی مسلمان کاریگر کے پاس لائے تو اس کام کی مزدوری لینا جائز ہے یا نہیں؟

(راقم محمد خلیل شہر سیالکوٹ)

**جواب نمبر ۱۔** اگر شخص مذکور کا عقیدہ خود شرکیہ نہیں تو نماز جائز ہے مگر اسکو چاہیے کہ ایسا شرکی نام بدل دیوے۔

**نمبر ۲۔** فاحشہ کی کمائی ہر طرح حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے مھر البغی حرام یعنی زانیہ کی آمدنی حرام ہے

**نمبر ۳۔** اسکی مزدوری بھی جائز نہیں کیونکہ وہ حرام کی کمائی تو اسکی ملک ہی نہیں پھر جو کچھ مزدور کو کام کے بدلے میں یا کسی دوکاندار کو کسی چیز کے عوض میں دے گی۔ وہ غیر کا مال دیگی اسلیے جائز نہیں۔

**سوال نمبر ۴۔** کافر اور مشرک میں کیا فرق ہے؟

**نمبر ۵۔** مومن اور منافق میں کیا فرق ہے؟

**نمبر ۶۔** جو شخص اسلام کو راست سمجھکر خاموش بلکہ فراموش رہے اسکو کیا سمجھنا چاہیے۔ اور اسکی نجات کے بارے میں کیا رای لگا سکتے ہیں؟

راقم عبد اللہ از رڑکی مغلوں ضلع ہوشیارپور

**جواب نمبر ۴۔** کافر اور مشرک میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے یعنے کافر تو وہ ہے جو دین اسلام سے منکر ہو۔ خواہ مشرک ہو۔ جیسے بت پرست قومیں خواہ موحد جیسے بعض فرقے عیسائیوں کے جنکو یونٹیرین کہتے ہیں اور مشرک وہ ہے جو خدا کیساتھ کسی چیز کو شریک بناتا ہے خواہ علماً یا عملاً اسلام سے منکر ہو جیسے بت پرست وغیرہ یا قائل ہو جیسے بعضے نام کے مسلمان خدا کے سوا غیروں سے حاجات طلب کرنیوالے منتیں ماننے والے کو اصطلاح اور عام محاورے میں انکو مسلمان کہا جائے اور وہ بھی اپنے آپکو مسلمان ہی جانیں۔ خدا فرماتا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ۔ حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لیس الشرك عبادة الاصنام فحسب بل اذا کنت الی غیر اللہ فقد اشرکت بہ (فتوح الغیب مقالہ ۳۳) یعنے صرف بت پرستی ہی شرک نہیں بلکہ جب تم اللہ کے سوا کسی غیر کی طرف خود ہی مائل ہوئے تو مشرک ہو گئے۔

**نمبر ۵۔** منافق دو قسم ہوتا ہے ایک تو وہ ہی جو ظاہر میں تو ایمانداری کا دم بھرے۔ مگر دل سے کافر ہو جنکا ذکر پہلے پارہ کے پہلے رکوع میں ہے کہ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ یعنے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایماندار ہیں۔ مگر در اصل وہ ایماندار نہیں ایسا منافق تو مومن کی ضد ہے یعنے مومن منافق نہیں اور منافق مومن نہیں انہی کی بابت فرمایا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنے منافق آگ کے نچلے طبقے میں ہونگے ایک منافق وہ ہیں جنکا ایمان تو ہو مگر عمل ٹھیک نہ ہوں یعنے بدعمل جنکو حدیث شریف میں منافق کہا گیا ہے یعنی جھوٹ بولنے والا۔ وعدہ خلاف کرنیوالا غدر کرنیوالا۔ گالی گلوچ دینے والا۔ غرض گناہ کبیرہ کرنیوالا منافق ہو یعنے فاسق کو بھی حدیثوں میں منافق کہا گیا ہے ایسے منافق کافر نہیں ہوتے بلکہ مسلمان ہی کہلاتے ہیں مگر بدعمل نمبر ۲ اسکا جواب نمبر ۵ ہی میں آگیا ہاں توحید کا اقرار ہے تو بعد سزا کے نجات کی امید ہے حدیث شریف میں ہے کہ جنکے اعمال نامے نیک اعمال سے بالکل خالی ہونگے اونکو ارحم الراحمین بوجہ اقرار توحید محض اپنے فضل سے دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کریگا۔ جنت میں انکا نام عتقاء اللہ ہوگا*

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**روسی مجاہدوں کی روانگی**۔ دار الحکومت روس کے مجاہدوں کی پہلی ٹولی جسمیں مختلف طبقہ اور حیثیت کے اکیسو ساٹھہ جوان شامل ہیں ۲۔ مئی کو بجانب میدان جنگ روانہ ہوئی۔ ایک جمِ غفیر روانگی کے وقت موجود تہا۔ جس نے بڑی گرمجوشی سے انکو رخصت کیا۔

**جاپانی فتح پر رائیں**:۔ دریائے یالو کی فتح سے جاپانی سپاہ کی قابل تعریف کارگذاری سے تعبیر کیجاتی ہے جس سے اُسکی وقعت بہت کچھہ بڑھ جائیگی۔ گو ساتھہ ہی فرانسیسی و جرمنی اخبارات بھی کہتے ہیں کہ یالو پر روسی فوج تہوڑی تہی۔ اور اُس کا ارادہ جاپانیوں کو تنگ کرنے سے زیادہ ہرگز نہ تہا۔

**چار آنے** کی شرح تار برقی نے ہندوستان بھر کے تار گھروں کا کام اِس قدر بڑہا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب ٹیلیگراف آفس کے سٹاف کو بڑہانیوالی ہے۔

**خیال کیا گیا تہا**۔ کہ جنگ روس و جاپان کے چھڑ جانے سے تجارت کلکتہ کو فائدہ کثیر پہنچیگا۔ مگر تاجروں کو اس بارے میں سخت مایوسی ہوئی ہے۔ (الصلح خیر)

**بارکپور** کے بابو کنج بہاری گھوس کے مکان میں ۲۵ مسلح ڈاکو نصف شب کے قریب گھس آئے اور اُس کے جسم کو شعلوں سے جلا جلا کر اُس سے آہنی صندوق کی چابی جسمیں تمام زیورات وغیرہ موجود تھے چھین لی۔ اور ۵ ہزار کے زیورات لیگئے۔

**سنگاپور** میں ایک شخص قبروں سے ہڈیاں نکالنے کے جرم میں زیر حراست ہے۔ اُس نے ۹۲ قبروں سے ہڈیاں نکالی تہیں اور تجارت کیلئے انہیں چین کو بھیجنے کا ارادہ رکھتا تہا۔

**روس** میں ڈاکوؤں کے ایک دستے نے ایک کروڑپتی ہیکیبا گھنبرگ نامی۔ اُس کی بیوی اور چار ملازموں کو ایک کلہاڑی کے ساتھہ قتل کر کے اُس کا ۲۵ ہزار پونڈ لوٹ لیا۔ اور بہاگتے ہوئے مکانات کو آگ لگادی۔

**جاپانیوں** نے انٹنگ سے لوشان کے درمیانی خطہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس میں بیس توپیں مع گھوڑوں گاڑیوں اور سامان حرب کے علاوہ ۔۳۰ افسروں اور بہت سے سپاہیوں کے اُن کے ہاتھہ آئیں۔ روسی فنگ ہنگچنگ کو لپا ہو گئے۔

**زار روس کہاں دفن ہیں**:۔ اس بات سے بہت کم لوگ واقف ہیں کہ پیٹر دی گریٹ کے بعد جسقدر زار روس مرگئے ہیں وہ سب ایک مقبرے میں جو جزائر نیوا کے ایک جزیرہ میں بنا ہوا ہے۔ دفن ہیں۔ ان سب کی قبریں یکساں ہیں اور ہر ایک قبر کی لوح پر متوفی کا نام درج ہے۔ سوائے اسکے اور کسی قسم کی آرائش نہیں کیگئی۔ سب کی قبریں سادہ ہیں۔ جنکے دیکھنے سے ایک عجیب عبرت پیدا ہوتی ہے (افسوس مسلمانوں کی شریعت میں تو قبروں کو سادہ رکھنے کا حکم تہا۔ مگر وہ ہیں کہ اس سادگی سے بیزار ہو کر بڑے بڑے مقبرے بنوالتے ہیں۔ افسوس)

**بقول** جرمن و فرنچ اخبارات کے روس کی فوج قلیل تہی اسپر جاپان کا فخر کرنا بیجا ہے۔

**ٹوکیو** سے خبر ہے کہ روسیوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ تعاقب میں ۳۰۰ جاپانی قتل۔ (غنیمت ہے)

**جاپان** نے جو روسی قید کئے ہیں۔ اُن میں تین سو سپاہی ہیں اور تیس افسر بھی ہیں۔

**جاپان** نے پورٹ آرتھر کے محصور کرنے کی آخری کوشش میں دو تارپیڈو کا نقصان اٹھایا۔

**محاصرے** میں ہنوز کامیابی نہ ہوئی۔ حالانکہ اور آٹھہ بیکار جہاز یہاں غرق کئے ہیں۔

**فتح یالو** کی مفید شہرت سے جاپان قرضہ لینے کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

**پیرس** و لنڈن میں جاپان کے قرضہ چاہنے کی افواہیں گرم ہیں مقدار نامعلوم۔

**ٹوکیو** میں جاپانیوں نے فتح یالو پر قومی جشن منائے۔ بیشمار جھنڈے لہلہا رہے تھے

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

اردو اخبار جو علاوہ اعلیٰ خوبیوں اور ارزانی قیمت " ہمدرد ساں چھوٹے پیمانے پر اخبار ہے اسکا نمونہ ہر شخص مفت طلب کرسکتا ہے۔

# فرمائش میں اخبار (خوشخبری) کا حوالہ ضرور دیں

**صاحبان!** یہ کتبخانہ "ارزاں مے فروشی بسیار مے نوشی" یا "کم نفع زیادہ بکری" کے اصول پر مدتوں سے رعایتی قیمتوں کے **اشتہار** مختلف ذرایع سے عام شائقین میں تقسیم کرتا ہے چنانچہ یہ اشتہار اسی غرض سے شایع کیا جاتا ہے کہ ناظرین الحدیث ان رعایتی قیمتوں سے فایدہ اٹھاسکیں۔ یعنے اب تو آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والی مثل بھی صادق ہوگئی۔ یعنے چھ روپیہ کی کتب رعایتی قیمت پر خرید نے سے ہی ماہ **اردو اخبار** (جو عمدہ عمدہ مضامین۔ تازہ بتازہ خبروں دلکش شعر و سخن دل خوش کن لطائف و ظرائف اور عقل کے کرشمے یعنی حل طلب بعض انعامی معموں سے پر ہوکر ہفتہ وار عمدہ کاغذ پر مدلکھائی اور عمدہ چھپائی کے ساتھ اس کتبخانے سے شایع ہوتا ہے) مفت ملتا ہے نیز ہر پیکٹ میں **لاثانی جنتری کلاں سنہ ۱۹۱۰ع** کی ایک جلد مفت روانہ کیجاتی ہے۔ اب کو صرف اشتہاری جنتری کہنا سخت بے انصافی ہوگی کیونکہ جنتری ہے ۴۸ صفحے صرف مضامین مفیدہ سے پر ہیں اور انہیں اشتہار نام کو نہیں کتب ایسی عمدہ اور معاملہ ایسا صاف ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ آزمالیں پھر عمر بھر دوسرے کتبخانے کا نام نہ لیں یعنی بعض دیگر اشتہاری سوداگروں کی طرح اس کتبخانے کی غرض صرف ایک ہی بار فایدہ اٹھانیکی نہیں بلکہ اسکا مدعا رابطہ اتحاد بڑھا کر دامی مفاد پہنچانا اور حاصل کرنا ہے۔ جسکا ثبوت صرف آپ کو ایک دفعہ کے تھوڑے سے معاملے سے ملسکتا ہے۔

**ناول**

عیاش
فلورا فلورنڈا
عاشق صادق
کملا پتی
مسٹر رینالڈس
بچھڑا ہوا ملاپ
جرم خاموشی
بابا کامیل
محبت
خونی شہزادی
کیتھرائن
ناخواندہ مہمان
چھوٹی بہو
انجام ستم
سچی قربانی
عشرت
محاصرہ غرناطہ
انار کلی
آرام جان
بھولی بسری
حسرت وصل
حسینہ
خونی عاشق
گلدستہ
فریب محبت
مرد حسن
اوڈ ندی

**ناٹک**

اسیر حرص
جام جہاں نما
سندر سیام وتی
لنک سنہار
ماہتاب
ہیرا
عصمت
منصور
جادوگر
طلسم
حیات
ہوائی
اندر سبھا
ابو الحسن
بلبل بیمار
بزم سلیمان
چتر
بدر منیر
پرنس
چندر سین
گلشن پرستان
چشمہ
چھیلی گلاب
چھینٹا
حقیقت
خون عاشق
راجہ
رام سیلا
ہندی
زہرہ
سخاوت حاتم طائی

| نام کتاب |
| --- |
| اسلم و حمیدہ |
| انگلستان کا چچا |
| احسن القصص |
| ایران کی شہزادی |
| انقلاب |
| انجام |
| انگلش |
| تقدیر |
| انگلش جوانی |
| بیچارہ |
| بے سر و سامان |
| بیباک کامل |
| بزم حسیناں |
| بشارت |
| بستر مرگ |
| بدر النسا کی مصیبت |
| بیوی حصہ اول دوم |
| بہشت بریں |
| پری جان |
| پیر مغاں |
| پری بانو |
| پل کہانی |
| پریم کلا |
| تصویر |
| تانا بانی |
| تصویر رسوائی |
| جہانگیر |
| جہاز |
| چار چاند |

| نام کتاب |
| --- |
| چندر کلا |
| چاک دامن |
| حسرت |
| حسن انجلینا |
| حسرت دید |
| فلورا فلورنڈا |
| فردوس بریں |
| فتح اندلس |
| حسن اتفاق |
| حمیدہ |
| حجاب |
| خاور نامہ |
| خون عاشق |
| خون حسرت |
| خوبی قسمت |
| دلچسپ |
| درد دل |
| ذات شریف |
| رضیہ سلطانہ |

ahmadimuslim.de

تمام درخواستیں بنام منشی رام اگروال تاجر کتب مہتمم تعلیمی کتبخانہ پنجاب پروپرائٹر اردو اخبار و منشی رام اگروال پریس انارکلی لاہور ہوں۔

یہہ اخبار ہفتہ واہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

# للہ الحمد

# اہلحدیث

نمبر ۲۳

امرتسر ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت سالانہ اخبار ہذا

گورنمنٹ عالیہ سے - عہ

والیان ریاست سے - سے

رؤسا اور جاگیرداروں سے - للعہ

عام خریداروں سے - ۲/۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت مینجر سے فیصلہ ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مینجر - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

## اطلاع ضروری

گو کتنی دفعہ پہلے بھی لکھا گیا ہے کہ ہمارے معزز ناظرین اخبار اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں چونکہ اس امر کی طرف بہت اصحاب نے توجہ نہیں فرمائی اسواسطے پھر بطور یاددہانی عرض کیا جاتا ہے کہ اپنا اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں (مینجر)

# قادیان میں طاعون

بیا با چشم روشن تا چہا در قادیاں بینی؟
خزاں بینی ۔ وبا بینی ۔ غرض دار الزیاں بینی

مثل مشہور ہے ۔ دیہقانی کی چھپالیس عزتیں ہوتی ہیں اسلئے وہ ایکدو بلکہ تین چار بلکہ پانچ چھ ۔ سات آٹھ دفعہ ذلیل ہونے سے اپنے آپکو ذلیل نہیں جانتا ۔ جبتک کہ حسب تعداد عزتہا ذلیل ہوکر سلب کلی نہ ہولے ۔ پھر یہ شرط بھی ضروری ہے ۔ کہ گنتی حساب میں اوسکو غلطی نہ ہوجاوے ۔ یہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے ۔ ایکدفعہ دودفعہ نہیں دس بیس دفعہ نہیں مراتب کرات دفعہ آپکی خاطر خواہ عزت ہوتی ہے ۔ بلکہ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے ۔ کہ مرزا صاحب بزبان حال سے کہا کرتے ہیں ؎

جو ہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے
مرزا بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

کونسا مہینہ یا کونسا سال ہے جسمیں ہمارے مرزا جی بحکم آیت کریمہ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ دو دو تین دفعہ ابتلا میں نہ آتے ہوں ۔ سالہا گذشتہ کی رپورٹ کا دہرانا تو فضول ہے اسی سال کی سناتے ہیں ۔ ۲۲ ۔ اپریل کے اہلحدیث میں قادیاں میں طاعون ہونیکا واقعہ درج کیا گیا تہا ۔ اسپر بحکم اَلْحَقُّ مُرٌّ مرزائی اخباروں میں ایک غیر معمولی طیش پیدا ہوا اور اہلحدیث جیسے راست باز حق شعار پرچے کی نسبت بہت کچھ زہر اگل رہے ہیں ۔ چنانچہ الحکم سوال کرتا ہے ۔ کہ اہلحدیث کو اگر خدا کا خوف ہے تو بتلاوے کہ کہاں کہا گیا تہا ۔ کہ قادیاں میں کبھی طاعون نہیں آئیگا ۔ (۲۴ ۔ اپریل) گو ناظرین اس عبارت سے مرزائیوں کی بے لبسی معلوم کرسکتے ہیں ۔ کہ قادیاں میں طاعون ہونیکا کس لطیف پیرایہ میں اقرار ہو ۔ اس لطیفہ سے الطف پیرایہ ایک اور ہے ۔ جسکو سنکر ناظرین اس پاک جماعت کی چالاکی اور شرم وحیا سے انگشت بدنداں ہونگے ۔ اخبار البدر قادیاں کے دفتر سے ۲۵ ۔ اپریل کو خریداروں کو اطلاع دی گئی ۔ کہ اخبار یکم مئی تک بند رہیگا ۔ مطبوعہ کارڈ میں لکھتے ہیں :۔ کہ طاعون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کرتی رہی ہے :۔

اللہ اللہ ! کس دبی زبان سے اقرار ہے اور کس ناز وانداز سے معشوقانہ ادا میں تسلیم کیا گیا ہے ۔ آپ سنئے ہم آپکو بتلاتے ہیں اور آپکے سوال کا جواب دیتے ہیں :۔

دافع البلاء صفحہ ۵ کو پڑھو ۔ کیسا صاف لکھا ہے :۔ کہ قادیاں کے چاروں طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی ہے اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیاں کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے ۔ مگر قادیاں طاعون سے پاک ہے ۔ بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیاں میں آیا ۔ وہ بھی اچھا ہوگیا ۔ کیا اس سے بڑھکر اور کوئی ثبوت ہوگا ؟

اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ :۔ قادیاں کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا ۔ تاکہ تم سمجھو ۔ کہ قادیاں اسی لئے محفوظ رکھی گئی ۔ کہ خدا کا رسول قادیاں میں تہا :۔

پھر صفحہ ۶ پر ایک الہام کا ترجمہ لکھا ہے ۔ کہ خدا ایسا نہیں ۔ کہ قادیاں کے لوگوں کو عذاب دے ۔ حالانکہ تو (خود بدولت مرزا صاحب) اسی میں رہتا ہے :۔

پھر صفحہ ۱ ۔ پر اپنے مخالفوں کو ڈانٹ بتلائی ہے ۔ کہ میاں شمس الدین اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی بابت اور مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر وغیرہ کی نسبت مولوی نذیر حسین مولوی محمد حسین دہلوی کی نسبت پیشگوئی کریں ۔ کہ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو ضرور سمجھا جائیگا ۔ کہ سچا خدا وہی ہے ۔ جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا ہے ۔

یہ ہیں مرزا جی کی تعلیاں ! ناظرین اندازہ کرسکتے ہیں ۔ کہ ان عبارات کا کیا مطلب ہے ۔ ہاں ہم اس سے انکاری نہیں ۔ کہ مرزا جی کو چونکہ اندر کا چور دبا رہا تہا ۔ کہ میری باتیں تو جیسی ہیں ۔ وہی ہیں اسلئے بطور پیش بندی یا بحکم لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ۔ یہ بھی مرزا جی نے لکھا تہا ۔ کہ کچھ حرج نہیں

ahmadimuslim.de

انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذونادر طور پر ہو جاوے۔ جو بربادی بخش نہ ہو۔ اور موجب فرار و انتشار نہ ہو۔ کیونکہ شاذونادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔ دافع البلاء حاشیہ صفحہ ۵ و ۶۔

ناظرین! الہامی صاحب کی اس عبارت کو بھی ہماری سفارش سے الہامی مان لیں۔ لیکن مطلب اس کا خوب یاد رکھیں بھولیں تو ہم پھر بتلائے دیتے ہیں۔ کہ قادیاں میں شاذونادر واردات ہوں گی۔ جو ایسی قلیل ہوں گی۔ کہ کالعدم تصور ہوں گی۔

اس کلام کے بعد قادیانی عادل گواہ کی گواہی سنئے۔ جس کا نام اخبار البدر ہے۔ آپ ۱۱ - اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔ "یوگنڈ پال (آریہ) نے بڑے دعوی سے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیاں کو طاعون سے پاک و صاف کریں گے۔ تو جلسہ کا ختم ہونا تھا۔ کہ یوگنڈ پال تو کیا صاف کرتے۔ خود طاعون نے صفائی شروع کر دی" صفحہ

اب ناظرین اس شاذونادر کو اور اس صفائی کو ذرہ صفائی سے ناک کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہے۔ اللہ اللہ کہاں یہ دعوی کہ قادیاں سے دو دو کوس تک طاعون ہے۔ جو بیمار اندر آتا ہے اچھا ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر اس کا نام دارالامن والامان رکھا گیا تھا۔ پھر یہ ترمیم کہ شاذونادر واردات ہوں گی۔ جو معدوم کے حکم میں ہوں گی۔ جس کا یہ انجام بقول اڈیٹر البدر طاعون سے صفائی ہی ہو گئی۔ ناظرین منتظر ہوں گے۔ کہ یہ صفائی کس حد تک ہوئی تو ان کی آگاہی کیلئے ہم اتنا بتلاتے ہیں۔ کہ مارچ - اپریل کے دو مہینوں میں قادیاں میں ۳۱۳ - آدمی طاعون سے مرے۔ حالانکہ کل آبادی قادیاں کی ۲۰۰۰ کی ہے۔ مفصل مع شہادت آئندہ)

# نماز

روز محشر کہ جاں گداز بود ٭ اولیں پرسش نماز بود

قال اللہ تعالی:۔ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ٭

ویل ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے سعد بن ابی وقاص نے رسول خدا سے پوچھا - کہ الذین عن صلاتھم ساھون سے کون لوگ مراد ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا - جو لوگ نماز کو وقت سے دیر کرکے پڑھتے ہیں رواہ محمد بن نصیر - خیال کی جا ہے - کہ بیوقت نماز پڑھنے کی سزا میں جب وہ ویل نصیب ہوں - جسکی کچھ تعداد معلوم نہیں کہ کب تک اس گناہ کی بالعوض جہنم کے عذاب میں مبتلا رہنا پڑیگا۔ پھر بالکل جو تارک الصلوۃ ہے۔ اوسکا کیا ٹھکانا؟ قال تعالی: اَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ - قائم کرو نماز اور نہ ہو مشرکوں سے - یعنے جسنے نماز چھوڑی وہ مشرکوں سے ہوا - اور مشرک کیلئے بشارت دی گئی ہے - قال اللہ تعالی - إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا - بیشک اللہ نہیں بخشتا ہے اوس شخص کو یہ کہ جو شریک ٹھیراوے ساتھ اللہ کے کسی کو اور بخشتا ہے (شرک سے) نیچے کے گناہ جسکو چاہے اللہ اور جس نے شریک ٹھیرایا۔ اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا - پیر پیغمبر سے مدد چاہنی - اور نذر نیاز غیر اللہ وغیرہ کو نیکو شرک کہتے ہیں - اسی زمرہ میں اللہ نے بے نمازی کو فرمایا - اور فرمایا - کہ مشرک کبھی نہیں بخشا جاویگا جسکو اللہ مشرک فرماوے - اسکو ہم مسلمان اہل ایمان کہیں - یہ ہماری بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟ شعر

پوچھیں گے اہل خلد کہ اے ساکنان نار ٭ تم کیوں میان نار بہ رنج والم رہے؟

دیں گے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز ٭ اور اس عذاب نار کو جھٹلا رہے؟

قال اللہ تعالی :۔ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ - پس اگر توبہ کریں اور پڑھتے رہیں - نماز اور دیویں زکوۃ پس وہ بھائی ہیں تمہارے دین میں - جب اللہ تعالی نے إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فرمایا - یعنے سوائے اسکے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں - اور پھر اس اخوت دینی کو نماز پڑھنے پر معلق کیا - تو اب غور کر لینا چاہئے کہ تارک الصلوۃ اس اخوت دینی میں داخل کسی طرح نہ تھا - ان اللہ بے نمازی مشرک کافروں کا بھائی بند ٹھہرا نہ مسلمانوں کا - شیخ محمد بن اسلم طوسی نے کہا ہے کہ میں نے چاہا - کہ حدیث من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر

ahmadimuslim.de

کی موافقت ساتھ کسی آیت کے قرآن سے پیدا کریں - پس میں نے تیس سال فکر کیا - اور یہ آیت پائی قال تعالیٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا - پھر ان کی جگہ آئی ناخلف ضائع کیا - انہوں نے نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی سو آگے ملینگے غی کو - غی ایک چاہ ہے بیچ دوزخ کے - کہ گری ہے اس میں پیپ اہل دوزخ کی رواہ محمد بن نصیر والطبرانی والبیہقی وابن حبان عن ابی امامۃ مرفوعاً - اس آیت سے معلوم ہوا کہ تارک صلوٰۃ کا فرو کے ساتھ ہو گا - اگر فاسقوں اہل کتاب کے ساتھ تارک الصلوٰۃ کا حشر ہوتا - تو دوزخ علیٰ میں نہ رکھا جاتا - اور یہ بھی اس آیت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اگر تارک الصلوٰۃ ایمان سے خارج نہ ہوتا - تو اسکی توبہ میں از سر نو ایمان لانے کی حاجت نہ ہوتی - یہ ہے حاصل کلام شیخ ابن قیم کا کتاب الصلوٰۃ میں - اور میں نے نقل کیا حکم النبی بکفر من لا یصلی سے اور چند حدیثوں کا ترجمہ نقل میں لاتا ہوں - ناظرین غور کریں - جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا - رسول خدا صلعم نے فرمایا - کہ فرق درمیان آدمی اور کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی و صحیح ابن ماجہ انس بن مالک کہتے ہیں - کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ جس نے چھوڑی نماز جان بوجھ کر وہ کافر ہوا کھلم کھلا - رواہ الطبرانی - حدیث بریدہ میں آیا ہے - کہ رسول خدا نے فرمایا - جو عہد درمیان ہمارے اور ان کے (منافقوں کے) ہے وہ یہی نماز ہے - جس نے نماز کو ترک کیا وہ بیشک کافر ہوا - رواہ احمد وغیرہما - ثوبان قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین العبد و بین الکفر والایمان الصلوٰۃ فاذا ترکہا فقد اشرک رواہ ہبۃ اللہ الطبرانی وقال اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم - یعنی ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ رسول خدا نے فرمایا - کہ فرق درمیان عبد و کفر و ایمان کے یہی نماز ہے - جس نے چھوڑا نماز کو - اس نے شرک کیا - (باقی آئندہ)

**ترکِ اسلام** تیار ہو گیا ہے - شائقین کی درخواستیں طلبی مفت میں آنی چاہئیں طبع ثانی ۹ - ۶ - منیجر اخبار رنڈا

# مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

پھر بھی حدیث پر جو چکڑالوی صاحب نے اعتراض کیا ہے - بالفاظ ذیل ہے :-

(۴) نماز مغرب کے متعلق بخاری و مسلم دونوں میں اس مضمون کی متعدد احادیث موجود ہیں - کہ اگر نماز تیار ہو اور کھانا بھی سامنے آ جائے تو پہلے کھانا کھا لینا چاہئیے حدیث ملاحظہ ہو -

| | |
|---|---|
| عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قدم العشا فابدؤا بہ قبل صلوٰۃ المغرب ولا تعجلوا عن عشائکم (بخاری ص ۲۳ مطبوعہ انصاری باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوٰۃ) | ترجمہ - انس سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت شام کا کھانا آ جاوے پس کھاؤ اس کو نماز مغرب سے پہلے اور کھانے میں جلدی نہ کرو :- |
| عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلوٰۃ فابدؤا بالعشاء ولا یعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام وتقام الصلوٰۃ فلا یاتیہا حتی یفرغ وانہ لیسمع قراءۃ الامام (بخاری ص ۲۳) | ترجمہ - ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا رکھا جائے اور نماز کی اقامت (یعنی تکبیر) کہی جائے - تو کھانا شروع کرو اور کھانا کھانیوالا جلدی نہ |

کرے جب تک کہ اس سے فارغ نہ ہو جاوے اور ابن عمر کا کھانا رکھا جاتا تھا اور نماز کی اقامت کہی جاتی تھی - تو وہ نماز کی طرف نہیں آتے تھے - جب تک کہ فارغ نہ ہو لیتے اور یقیناً وہ ضرور امام کی قرأت سنتے تھے -

مسلم میں بھی اس مضمون کی متعلق بہت سی احادیث ہیں ان حدیثوں کا مضمون صاف ظاہر ہے کہ شام کیوقت اگر ایکطرف کھانا آ جاوے - اور ایکطرف جماعت تیار ہو تکبیر بھی ہو جاوے - تاہم کھانے کو نماز پر ترجیح ہوگی امام مسلم

ahmadimuslim.de

صاحب نے اس میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے ۔ کہ آپ ایسی حالت میں نماز کو مکروہ جانتے ہیں ۔ چنانچہ مسلم میں باب ان لفظوں میں باندھا گیا ہے ۔ " باب کراہتہ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید اکلہ فی الحال " ۔ (باب نماز کے مکروہ ہونیکا طعام کی موجودگی میں جبکہ فی الحال اسکے کھانیکا قصد ہو) اور آپ نے اسی باب میں کہیں سے یہ حدیث بھی لکھ ماری ہے ۔ لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ (کھانیکی موجودگی میں نماز جائز نہیں) یہ محض پیٹ پروری اور شکم پرستی کی باتیں ہیں ۔ ملاں لوگ عموماً بڑے پیٹو ہوتے ہیں کھانے کو دیکھکر بھلا ان کو صبر کیسے ہو سکے ۔ یہ حلوے مانڈے پر جان دیدیں ۔ ان کی بلا نماز کی پروا کرے اول طعام بعد کلام (یعنی نماز) معاذ اللہ ۔ حاشا للہ ۔ اس حلوے کے شوق نے ہی ان لوگوں کو ایسی حدیثیں بنانے پر بھی مائل کر دیا ۔ اور قرآن سے محروم کر دیا ۔ ابن حجر اور نووی وغیرہ شارحین نے ان حدیثوں پر ملمع کرنا چاہا ہے وہ کہتے ہیں ۔ کہ " اگر کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھی جاوے ۔ تو خیال کھانیکی طرف رہیگا اور نماز میں خشوع و خضوع کامل نہیں ہو سکیگا ۔ اسلئے پہلے کھانا کھا لینا چاہئے " ۔ لیکن غور کریں یہ ملمع نہایت ہی کمزور اور بھدا معلوم ہوگا ۔ اگر کسی کو بوقت نماز خیال شہوت آ جاوے اور بیوی بھی مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے موجود ہو ۔ تو نماز میں اس کا دل ضرور بیقرار رہیگا ۔ اور خشوع و خضوع کا ستیاناس ہو جائیگا ۔ پس اسکو بھی حکم ضرور ہونا چاہئے تھا کہ پہلے جماع کر لو ۔ پھر نماز پڑھ لینا ۔ ان حدیثوں میں تو ایسا نہیں لکھا ۔ لیکن کیا عجب کہ ان بہتر حوروں کے عاشقوں نے اس مضمون کی بھی کوئی حدیث بنا رکھی ہو ۔ لیکن اگر نہیں بنائی ۔ تو پھر بتائیں ۔ کہ ایسا شخص کیا کرے ؟ اگر کوئی دوکاندار ہو ۔ اور اسکے دل میں فکر ہو ۔ کہ شام کا وقت ہے گاہکوں کا موقع ہے خدا جانے کتنے گاہک چلے جائیں اب کہئے کہ ایسے شخص کے خشوع و خضوع کا کیا حال ! کھانیکو دیکھکر جتنا ایک ملاں کا دل بیقرار ہوتا ہے دوکانداروں کو گاہکوں کے پھر جاویگا ۔ اس سے شاید ہی کچھ تھوڑا غم ہوتا ہو ! پس دوکاندار کو بھی حکم ہونا چاہئے کہ بھائی ! سودے سلف سے فارغ ہو کر نماز پڑھ لینا ولا یعجل حتی یفرغ منہ ۔ ایسا ہی اور کاروبار والوں کو حکم ہونا چاہئے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ان حدیثوں کی بنا پر مسلمان ایسا کرنے لگیں ۔ تو شام کے وقت مسجدیں خالی ہی رہا کریں ۔ لیکن شام پر ہی کیا منحصر ہے یہ حدیثیں اگر ان کا بس چلے تو مسلمانوں سے ساری نمازیں ہی چھڑا دیں مسلم والی حدیث لا صلوٰۃ بحضرۃ الطعام میں نماز مغرب کی قید نہیں ۔ اور مغرب کی قید ہونی بھی نہیں چاہئے کیونکہ کھانیکا معاملہ یا کوئی اور امر خشوع و خضوع کا حارج دیگر نمازوں کے وقت بھی واقع ہو سکتا ہے ۔ پس تمام نمازوں کی متعلق یہی حکم ہونا چاہئے کہ بھائی سب جھگڑوں قضیوں سے فارغ ہو کر جب تمہارا دل مطمئن ہو ۔ نمازیں بھی پڑھ لینا ۔ ان کی کیا جلدی پڑی ہے ۔

اگر کسی شخص کے سر پر قرض بہت ہو ۔ اور قرض کے غم و فکر میں وہ ہر وقت حیران و سرگردان اور پریشان و غلطان اور پیچان رہتا ہو ۔ یا کوئی شخص دائم المریض ہو اور بیماری کا دکھ درد اور رنج و الم اس پر غالب ہو ۔ تو وہ اب کیا کرے کیا وہ ساری عمر نمازیں نہ پڑھے ؟ قرض کے اترنے یا صحت یابی کا منتظر رہے ؟ ان حدیثوں اور ان کے ملمع سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ بے نماز ہی رہے " ۔

ہائے ری حدیث تیرا ستیاناس ۔ تو کیسی کیسی بیجا حرکتیں کراتی ہے ۔ کیسی صاف اور پیارا اخلاقی تعلیم کو کس طرح چکڑالوی صاحب نے بگاڑا ہو

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر

مطلب حدیث کا صاف ہے ۔ کہ چونکہ بھوک ایک طبعی اور حیوانی لازمہ ہے اسلئے بغیر اسکی تکمیل کے نماز میں پورا خشوع اور دلبستگی نہیں ہو سکتی اسلئے حضور علیہ السلام نے فرمایا ۔ کہ پہلے اس طبعی خواہش کو پورا کرو ۔ آپکا شہوت کا خیال آنا کہ کسی کی بیوی ساتھ ہو ۔ تو پہلے جماع کر لو بالکل غلط قیاس ہے اسلئے کہ جماع بھی گو خواہش طبعی میں داخل ہے ۔ مگر بھوک اور جماع میں فرق بیّن ہے ۔ جماع کی خواہش اتنی دیر ہی غالب رہتی ہے ۔ جتنی دیر آشنا رہو ۔ لیکن جب طبیعت کو ادھر ادھر لگانے سے

آتشا ہٹ جائے - تو جماع کی خواہش کا ہٹ جانا یا مغلوب ہو جانا بھی ممکن ہے - خصوصاً متاہل (خانہ دار) کے لئے تو ایسے واقعات ہو آ پیش آتے ہیں - بخلاف بھوک کے کہ ٹالنے سے ٹلتی نہیں بھوکے کو سو سمجھاؤ تمہارے دلائل کا جواب گو نہ دے سکے - مگر بھوک سے انکار نہ کر سکیگا - اسلئے یہ اعتراض آپکا بالکل پنڈت دیانند کی طرح ہے - کہ جنت میں ہمیشہ رہنے سے جی اکتا جائیگا - کیونکہ ہمیشہ میٹھا کھانے سے طبیعت برگشتہ ہو جاتی ہے جیسے پنڈت مذکور نے غلط قیاس کرکے قرآن مجید کی تکذیب کی - اسیطرح آپ نے حدیث شریف پر بے جا حملہ کیا - حالانکہ دونوں کی سمجھ کی غلطی ہے پھر آپکا یہ لکھنا - کہ قرض یا مرض کے غم میں سرگردانی ہوتے ہوئے نماز نہ پڑھے کیسا بیہودہ سوال ہے - کیا یہ غم بھی امور طبعیہ سے ہے - کیا ایسا شخص کسی طرح اپنا غم غلط نہیں کر سکتا - ہاں اگر ہم یہ کہیں - کہ قرضدار بوجہ فکر قرضہ کے اور بغرض دعا حضور خداوندی میں مزید خشوع کریگا - تو قرین قیاس ہے - علیٰ ہذا القیاس مریض سے توقع - ایسا ہی آپکا سوداگری کو پیش کرنا بھی لغو ہے - سودا بیچنے کی رغبت امور طبعیہ سے ہے؟ یا دنیا کی محبت ہے تعجب ہے کہ آپ ایسے دنیاداروں اور دنیا کی محبت رکھنے والوں کی ایسی محبت رکھتے ہیں

خودی صاحب! ایسی حدیثوں کی بنا بڑی گہری حکمت پر ہوتی ہے ایسے جلبازوں کو جیسے آپ ہیں ایسی تہ تک پہنچنا مشکل ہے آپکا فرض صرف یہ ہے - کہ آپ کو جس حدیث میں شبہ ہوا کرے اوس حدیث کو لکھکر علمائے اہلحدیث کی خدمت میں صرف اتنی التماس کیا کریں - کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے نہ یہ کہ ایسی بیہودگی سے اعتراض کرنے بیٹھ جایا کریں۔

آئیے ہم آپکو قرآن شریف سے مثال دیں تاکہ آپکو بھی قدرے عافیت ہو سنئیے خدا فرماتا ہے - لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا - یعنے کافروں سے تمہیں ڈر ہو - تو نماز کو قصر کرنے میں تم کو گناہ نہیں - لیجئے آپ انہو جیسے بیباکانہ سوال - سنئیے! بھلا اگر کسی کو گھر بیٹھے چوروں سے ڈر ہو یا گلی میں کتوں ہی سے ڈرتا ہو - تو کیا وہ بھی نماز کو قصر کرلے؟

جو اس کا جواب آپ دیں گے وہی اہلحدیث آپکو حدیث کی تائید میں کہینگے - سچ ہے ؎

نہ از جورِ مردم رہد زشت رو
نہ شاہد ز نامِ مردم زشت گو

(واقی باقی)

# غزل در مذمت عرس

از منشی عبد الرؤف صاحب موحد

سب جمع ہیں زمانے کے مکار عرس میں
اشرار نابکار و فجار عرس میں
سارنگی کی الاپ ہے - طبلہ کی تھاپ ہے
دعوائے اتقا ہے اور یہ کار عرس میں
شیوخیت کا سن ہے مشائخ کہاتے ہیں
مطرب کو نذر کر دی ہے دستار عرس میں
آتا ہے حال پیر جی کو حال و قال دیکھ
رقاصہ کی ادا پہ ہیں بلہار عرس میں
یہ حال پیر جی کا مریدین دیکھکر
کرتے ہیں واہ واہ کی بوچھار عرس میں
بھرتے ہیں دم محبت شارع کا دمبدم
سب شرع کے خلاف ہیں اطوار عرس میں
لے ساتھ غول بادہ کشوں کا ادھر ادھر
پھرتے ہیں بنکے قافلہ سالار عرس میں
امرد پرستی ہے - کہیں نقرہ بازی ہو
بجلی گرائے خالق جبار عرس میں
کرتے طواف ملکے ہیں گرد مزار حیف
آداب کعبہ سے ہے یہ انکار عرس میں
روزی طلب کرے کوئی اولاد مانگے ہے
شرک کی چلی کا گرم ہے بازار عرس میں

ahmadimuslim.de

ہے پاک اِن امور سے دینِ محمدی
دیں سے ہے کیا غرض؟ ملے دنیا عرس میں
افعالِ مشرکانہ و رنڈی کے ناچ پر
کیا قہقہے اڑاتے ہیں فجار عرس میں
بیزار ایسے کاموں سے ہیں صاحبِ مزار
رندانِ بادہ کش یہ ہوں پکار عرس میں
دیکھو اگر رسالۂ اولادِ حسن کو
پھر نام تو نہ جانیکا زنہار عرس میں
عبد الرؤف تو نے یہ لکھی غزل ہے کیا
چمکا کے گویا آگئے ہے تلوار عرس میں

## منظرِ شہرِ خموشاں

صاحبو! ہے کس قدر عبرت بھری یہ داستاں
خاک ہونے کے لئے آئے ہیں سارے انس و جاں
مال و دولت چیز کیا ہو؟ کیا ہے شانِ خانداں
ایکدن مٹ جائے گا سب نقشِ ہستی کا نشاں
کب رہیں گی سامنے یہ اچھی اچھی صورتیں
مٹی ہو جائیں گی مٹی کی یہ ساری مورتیں
بند ہوگی ہر زباں اور بند ہوگا ہر دہن
بات کب نکلے گی منہ سے کام کیا دیگا سخن
خواہ ہو کوئی گدا یا ہو کوئی شاہِ زمن
اوڑھنا سب کو پڑے گا ایکدن دو گز کفن
محفلِ خاموش ہوگی بزمِ یارانِ جہاں
ہائے ہوگی ایک کی بھی تو نہ جانِ ناتواں
حال میرا جب اسی ماتم میں ابتر ہو گیا
تب تو لبِ شہرِ خموشاں میں گذر میرا ہوا
میں نے رو رو کر وہاں پوچھا بتا دو تو ذرا
اے یہاں والو تمہارا کیا ہے کیا ہے ماجرا

ہیں کہاں دارا سکندر ہے کہاں گوتم رشی
ہے کہاں شاہِ زماں وہ ہو کہاں رسلِ نبی
ہے کہاں منڈن مشر اگنی کہاں و دایو کہاں
وہ بیڈ ہشٹر ہے کہاں اور ہیں کہاں سب سورماں
ہیں کہاں سیتا سی وہ بن باس کی سب رانیاں
کہاں وہ ان رنگیلوں کا کچھ بھی ہے باقی نشاں
خاک کے بستر پہ ایسے نامور بھی سو گئے
گہری نیند آئی انہیں یہ کیا سے کیا اب ہو گئے
آئینہ جس نے بنایا وہ سکندر ہے کہاں؟
طلے کہاں ہے کیکے کہاں ہے ان کا لشکر ہے کہاں
ہیں کہاں جمشید و دارا شاہ اکبر ہے کہاں؟
وہ کولمبس ہے کہاں وہ شکسپیر ہے کہاں!
ملکِ یوناں کے وہ افلاطون وغیرہ ہیں کیا ہوئے
اگلے وقتوں کے کہاں ہیں ہائے وہ اہلِ ہنر
وہ میرے اہلِ وطن خویش و برادر ہیں کدھر
وہ عزیز دل میرے جاں کی برابر ہیں کدھر
ہائے وہ نازوں کے پالے ناز پرور ہیں کدھر
بسترِ راحت پہ سونے کے وہ خوگر ہیں کدھر
خواہر و دختر کہاں ہیں میری مائیں ہیں کہاں
باپ دادا اور چچا بھائی کا ہو کچھ بھی نشاں
مرگئیں جو عورتیں باعصمت و پردہ نشیں
ان کو اس شہرِ خموشاں میں ملی کتنی زمیں؟
بال بیواؤں کے شوہر بھی تو آئے ہیں یہیں
وہ یہاں آکر بنے ہیں کون سے گھر کے مکیں؟
ہائے اکلوتے ہزاروں گود کے بچے یہاں
ہائے وہ لختِ جگر آنکھوں کے تارے ہیں کہاں
کہہ چکا جب اس قدر یاس و غم میں تب آئی صدا
کیا سبب تجھے لایا یہاں کوئی جنونِ فتنہ زا
ان کو کیا تو پوچھتا ہے کیا کہیں کب کیا ہوا:-

وہ تو کب ہیں خاک تک کا بھی نہیں اب تو پتا
ہڈیاں تک تو نہیں باقی کہاں ہو تن بدن
یاد ہے جن کی بجھے اب وہ کہاں ہیں غیرتِ زن
اُن کے جسم و جاں کا اب تو پتہ چلتا نہیں۔
کھا گئی اجسام کو اُن کے یہیں کی سرزمین۔
ایک ذرہ میں بھی اُن کا نقشِ صورت ہے کہیں
مٹی دیتے ہیں یہیں مٹی میں ملتے ہیں یہیں۔
تو مگر یہ یاد رکھو روحیں نہیں ہوتیں فنا
صورتوں کو ہے تغیر ہے نہیں انکو بقا
کھیل بن بن کر کروڑوں ہی تو بگڑے ہیں یہاں
صفحہ تاریخ میں شائد ہو جس کی داستاں
جنکے لاکھوں تذکرے ہیں وہ بشر ہیں اب کہاں
ہیں شبیہیں اُن کی اب تو داخلِ وہم و گماں
بھاگ جا چل دور ہو تجھکو خبر آتی نہیں
کون ہو اپنا یہ اپنی زندگی اپنی نہیں
صاحبو! اس شہر خموشاں کا یہ قصہ سن لیا
جائے عبرت ہے رہو اس سے جو تم ناآشنا
اسکو بھی سنتے ہوئے کوئی بنے جو ناسزا
ہو نہیں سکتا زمانے میں کبھی اُس کا بھلا۔
حیف ہے دو چار دن کی زندگی میں کچھ نہ ہو
ہیچ ہے جینا جو اس شرمندگی میں کچھ نہ ہو
بات میں سچ سچ بتا دوں پھر بھی تمکو صاحبو
گوش دل سے اس میرے کہنے کو لیکن تم سنو
ایکدم کو بھی نہ اس دنیا میں غافل تم رہو!
جو کرو تم حق کرو — جو کچھ کہو تم حق کہو
بہتری اپنی بھلا اوروں کا تمکو چاہئیے
درد اپنوں سے سوا اوروں کا تمکو چاہئیے
بیوگانِ ہند کو دیکھو تو کیا بیزار ہیں؟
ہیں وہ اچھی یا کہ وہ مجبور ہیں بیمار ہیں؟
کام کر سکتی ہیں - یا ہر کام میں بیکار ہیں
بیخودی چھائی ہوئی ہے یا کہ وہ سرشار ہیں
تم بنو غمخوار اُن کے پوچھو حالت کیا ہوئی
کیا مصیبت ہے پڑی ایسی بُری گت کیا ہوئی
چاہئیے علمی ترقی کا برابر ھر خیال
حسن سے بڑھکر ہے! دولت سے زیادہ ہے کمال
مذہبی اصلاح میں چھوڑو نہ کوئی قیل و قال
دہرم کی راہوں میں ہو اچھی تمہاری چال ڈھال
نیکیاں ہوں دائیں بائیں اور باہم دردمیں اتحاد
گارگی میلاوتی سی عورتیں گھر گھر میں ہوں
صاحبو! اب کیا کہوں کہنے کو باقی کیا رہا
اور کیا اس سے زیادہ میں کہوں کرنا ہے کیا
ہے مگر اس سے بھی بڑھکر اپنے خالق کی رضا
فرض واجب ہے ہر اک بندہ پہ جس کا ماننا
یہ نہ ہو ممکن نہیں پھر رستگاری کا سبق
ہے فقط بزبان یہی تو دینداری کا سبق

(آریہ پتر)

# مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت

اُن کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاکہ کسی مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو - اور موافق کو پورا پورا اطمینان ہو۔

(۱) ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۰۲ میں لکھتے ہیں - کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے - یعنے بقول مرزا صاحب ظاہر ہے - کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے - اور خداوند تعالیٰ اکثر جگہ قرآن میں فرماوے سیدھی آیات بینات ہیں اور نیز فرمایا :-

الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتب ولم یجعل له عوجا ۔

ترجمہ :- سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جنے اوتاری اوپر بندے

ahmadimuslim.de

اپنے کے کتاب اور نہیں کی۔ اسواسطے اُسکے کبھی اور جیسے فرمایا:- لا
تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔ ترجمہ مت کہو راعنا اور کہو انظرنا۔
(۲) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۶ میں تحریر کرتے ہیں۔ قرآن شریف
جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔
ایک غائت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اُس سے
بیخبر نہیں رہ سکتا مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی
پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر
اُن پر لعنت بھیجتا ہے۔

ف:- اس عبارت سے بقول مرزا صاحب ظاہر ہے۔ کہ قرآن شریف
ایسی قسم کا سخت زبان اور سخت گالیاں دینے والا ہے۔ کہ جس سے
نہائت درجہ کا جاہل اور غبی بھی بیخبر نہیں ہے۔ پس مرزا صاحب
کا یہ اعتراض قرآن شریف پر نہیں ہے۔ بلکہ خداوند قدوس
حلیم وحکیم پر ہے۔ کیونکہ قرآن شریف اُس کا کلام ہے۔ اور
جسنے فرمایا ہے:- لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول۔
(۳) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۷ میں۔ ولید وغیرہ کی نسبت نہائت
درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی
ہیں استعمال کئے ہیں۔

یعنی مرزا صاحب نے خداوند قہار کا خوف دل سے دور کرکے
اکمل کلام کی نسبت یہہ لکھدیا۔ کہ قرآن میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے
ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ ببریں عقل ودانش بباید
گریست۔ افسوس تو اسبات کا ہے کہ مرزا صاحب نے انسان
اور مسلمان بلکہ امام الزمان اور مہدی اور مسیح موعود اور رسول اور نبی
کہلاکر یہہ لکھدیا۔ کہ قرآن سخت زبان ہے اور گندی گالیوں سے
پُر ہے۔ معاذ اللہ مرزا صاحب گویا خداوند کریم حلیم کو گندی گالیاں
دینے والا تصور کرتے ہیں۔ کاش اگر مرزا صاحب جنوں میں سے
ہوتے۔ تو قرآن کی نسبت اُن کے منہ سے یہہ تو نکلتا۔ قولہ
تعالیٰ۔ فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ۔ ترجمہ پس کہا اونہوں
نے (جنوں نے اپنی قوم کو) تحقیق سنا ہمنے قرآن عجیب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کی
پس ایمان لائے ہم ساتھ اُس کے۔

# استفتاء

سوال نمبر ۷:- ایک امام مسجد کو ڈکاروں کی بیماری ہے
جماعت کے وقت ایسے زور سے ڈکار لیتا ہے۔ کہ مقتدیوں
کی طبیعت برداشت نہیں کر سکتی۔ ایسے امام کے پیچھے نماز درست
ہے یا نہیں؟ (منشی حسین شاہ از موضع ... سرپار جھانسگ)

سوال نمبر ۸:- جو امام مہتروں (خاکروبوں) کے نکاح پڑھاوے
اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۹:- جو شخص مرزائیوں سے سلام علیکم کرے
اُسکے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۰:- ایک شخص ملازم سرکار ہے۔ کوئی شخص
اُسے کہتا ہے۔ کہ میرا فلاں کام سب کے حسب منشا کردو۔ میں تمکو
کچھ دونگا۔ یہ رشوت ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۱:- جب بچہ پیدا ہو۔ تو اکیس یوم تک عقیقہ
درست ہے یا بعد اُس کے بھی۔ اور عقیقہ کی کیا شرائط
ہیں اور لڑکی کے عقیقہ کا کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۲:- معمولی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۳:- بخاری ومسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ زکوٰۃ الفطر صاعاً من طعام اور ترمذی
میں عمرو بن شعیب سے روایت ہے او صاعاً من طعام (ان ... ) ہو
احادیث میں طعام سے کونسا غلہ مراد ہے؟

سوال نمبر ۱۴:- گوشت قربانی کا بطور صدقہ غیر اقوام مثلاً
برہمن۔ چھتری۔ تیلی۔ تنبولی وغیرہ اقوام احباب کو دینا درست ہے
یا نہیں؟ (قاضی ابو ایوب محمد یعقوب ...)

جواب نمبر ۷۔ چونکہ یہ ایک بیماری ہے کوئی عیب شرعی نہیں
اسلئے اقتدا جائز ہے۔ امام مذکور کو چاہیئے کہ کوشش سے علاج
کرے۔ مقتدیوں کو اُس سے ہمدردی چاہیئے۔ ہاں اگر وہ مقتدیوں
کی ناپسندیدگی معلوم کرکے خود ہی امامت چھوڑ دے تو اور بات ہے
مگر عزل کے قابل نہیں۔

ahmadimuslim.de

**جواب نمبر ۸:-** خاکروبوں کے نکاح میں اگر کوئی کفریہ شرکیہ رسم ادا نہیں کرتا - تو خیر یہ مسئلہ اہل حدیث کے سابقہ نمبروں میں آچکا ہو -

**جواب نمبر ۹ -** مرزائیوں سے سلام علیک کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوجاتا - اسلئے ایسے امام کے پیچھے بھی نماز جائز ہے - خواہ مخواہ کے تشدد نہ چاہیئے ہاں ان لوگوں سے زیادہ میل ملاپ نہ رکھنا چاہیئے جسکا نتیجہ اچھا نہیں -

**جواب نمبر ۱۰ -** اگر کوئی ملازم کسی ایسے کام کے سنوارنے پر اجرت یا انعام لیتا ہے - جس سے کسی دوسرے کا حرج ہے - تو بیشک رشوت ہے - اور اگر ایسا نہیں بلکہ ایک معمولی بات ہے - جس میں کسی مستحق کے کام کا جسکے لئے وہ نوکر رکھا گیا ہے - حرج نہیں تو خیر گو مناسب نہیں - حدیث شریف میں جس رشوت پر سخت وعید آئی ہے وہ رشوت فی الحکم ہے یعنے بے انصافی پر -

**جواب نمبر ۱۱ -** اصل عقیقہ تو ساتویں روز ہے - مگر بعض علماء نے لکھا ہے - کہ اگر کوئی مانع پیش آجاوے - تو چودھویں - اکیسویں اٹھائیسویں روز بھی کیا جاوے - تو جائز ہے مگر بعد ضرورت عقیقہ کی شرائط وہی ہیں جو قربانی کے ہیں - اور لڑکی کا عقیقہ ایک بکری ہے -

**جواب نمبر ۱۲ -** جرابوں پر مسح جائز ہو حدیث شریف میں ہے - (جو ترمذی میں ہے) کہ آنحضرت نے جرابوں پر مسح کیا تھا - یہ مسئلہ پہلے نمبروں میں آچکا ہے -

**جواب نمبر ۱۳ -** طعام سے مراد گیہوں ہے - جو عموماً کھانے میں آتا تھا - خود اسی حدیث میں بھی قرینہ ان معنے کا ہے - چنانچہ اسی لفظ کے لحاظ کہا تھا یہ بھی ہے اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ

**جواب نمبر ۱۴ -** جائز ہے اور عقیقہ کے مسئلہ میں بھی ہو چکا - خدا فرماتا ہے اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ مانگنے نہ مانگنے والوں سب کو کھلاؤ جب خدا عام حکم کرے تو تخصیص کرنیوالا کون ہے؟

**تقابل ثلثہ** توریت - انجیل - قرآن کا مقابلہ قیمت ۸؍

# اسلام اور جاپان

چہ نسبت است بجز تو حسن خوبان را + فا ہم کالنجوم و انت کالبدر

آجکل جو جاپان کو غیر متوقعہ فتوحات روس جیسی جبار سلطنت پر حاصل ہو رہی ہیں - تو قدرتی طور پر دنیا کی نظر اسکی ترقی اور اس کی ترقی کی علت اور اسباب کی طرف لگ رہی ہے - واقعی بات بھی اس قابل ہے - کہ اس غیر معمولی ترقی کے اسباب تلاش کئے جائیں کہ اور پھر دوسری قومیں عملدرآمد کریں - بڑی وجہ جاپان کی ترقی کی یہ بیان کی جاتی ہے - کہ اوس نے تعلیم میں ترقی کی ہے جس سے اُن کو خود داری کی لیاقت پیدا ہوئی اور مدت العلم اس ترقی کی کل پچیس سال بیان کیجاتی ہے - گو کسیقدر مبالغہ سے خالی نہیں - کیونکہ گو جاپان کی موجودہ حالت پر تھوڑے ہی سال سے پہنچا ہے - جس سے وہ رشک حساد ہو رہا ہے - مگر اس میں شک نہیں - کہ جاپان کی سلطنت مدت سے قائم ہے - مگر ہم کو اس سے بحث نہیں ہمنے صرف یہ دکھانا ہو - کہ جاپان کی ترقی موجودہ زمانے کے لحاظ اور ظاہری اسباب پر نظر کرکے گو حیرانی اور تعجب میں ڈالنے والی ہے لیکن اسلام کی پہلی ترقی کے مقابلہ پر کچھ بھی نہیں کون نہیں جانتا - کہ جس زمانے میں پیغمبر اسلام علیہ السلام نے عرب میں نبوت کا دعویٰ کیا اونکی کیا کیفیت اور حالت تھی - یہی جو مندرجہ ذیل اشعار میں بیان کی گئی ہے ؎

عرب کچھ نہ تھا - اک جزیرہ نما تھا    کہ پیوند ملکوں سے جسکا جدا تھا

نہ وہ غیر قوموں پہ چڑھکر گیا تھا    نہ اوس پر کوئی غیر فرمانروا تھا

تمدن کا اوسپر پڑا تھا نہ سایہ

ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا    (باقی آئندہ)

**عجیب سرمہ** ایک حق پرست اور خدا رسیدہ شخص کا عطیہ ہو ضعف بصر جالا - سفیدی - موتیا بند - پڑبال - دھند - پانی کا جاری ہونا - خداوند تعالی کے فضل وکرم سے چند روز میں صحت ہوجاتی ہے - عمر رسیدہ کو خاصکر مفید ہو قیمت عہ تولہ

پتہ :- حکیم محمد الدین چوک لوہگڑھ امرتسر

# انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۹ ۔ ۲۶ ۔ ۲۸ مئی کو ہوتا رہا ۔ اور ہر روز ہوتا ہے ۔ اور مرزا صاحب بدستور ملزمانہ حیثیت سے کھڑے رہتے ہیں ۔

**جنگ روس و جاپان** رویٹر کا نامہ نگار سینٹ پیٹرز برگ اطلاع دیتا ہے کہ جنرل پفلاگ نے رپورٹ کی ہے کہ جاپانیوں نے ۵ ماہ حال کو ۳۰ ٹرنسپورٹ ہٹسوڈ میں اور زیکیپ کے خاتمہ پر جنگی جہازوں کی گولہ باری میں اتارے ۔ روسی چوکیاں پسپا ہو گئیں ۔ دس ہزار فوج شام تک آ چکی تھی وہ جاپانی دستے مغرب اور جنوب مغرب کو روانہ کئے گئے ۔

**پورٹ آرتھر علیحدہ کر دیا گیا** ۔ جاپانی لیاؤ ٹنگ میں کثرت سے جمع ہو گئے ہیں اور انہوں نے ریلوے اور تار برقی کو کاٹ کر پورٹ آرتھر کو علیحدہ کر دیا ہے

امیر البحر ٹوگو نے رپورٹ کی ہے ۔ کہ پورٹ آرتھر کو کمل طور سے بند کر دیا گیا ہے صرف کشتیوں کے گذرنے کا راستہ باقی ہے یقین کیا گیا ہے ۔ کہ چھوٹے چھوٹے جہاز بھی پورٹ آرتھر سے روانہ ہو سکتے ہیں ۔

**روسی جنرل کی تقریر** ۔ جنرل سٹوسل نے کل پورٹ آرتھر میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا ۔ کہ پورٹ آرتھر خشکی کی جانب بھی معرض خطر میں ہے اور کہا کہ مجھے پورٹ آرتھر کے آدمیوں کی بہادری پر بھروسہ ہے ۔

**فنگ ہنگ چنگ پر جاپانیوں کا قبضہ** ۔ سینٹ پیٹرز برگ کی خبریں مظہر ہیں کہ جاپان نے مقام مذکورہ پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اور روسی وہاں سے شکست کھا کر واپس آ گئے ہیں

**روس کی تازہ شکست** ۔ دریائے یالو پر جو شکست روسی فوج کو ہوئی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ زار روس نے اسے بہت اندیشناک تصور کیا ہے ۔ چنانچہ سینٹ پیٹرز برگ میں اسکی تفصیل شائع نہیں کی گئی ۔ اور روسی رعایا کو اس سے ناواقف رکھنے کی حتے الوسع کوشش کی جا رہی ہے کئی ماہ سے روسی اس فکر میں تھے کہ جاپانی فوج مانچوریا پر حملہ نہ کر سکے ۔ ان کی قلعہ بندیاں اور خندقیں اور تمام تیاریاں جاپانیوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کی غرض پر مبنی تھیں ۔ لیکن آخر کوششوں کا انجام کیا ہوا ؟ روسیوں کو سمندر پر تباہی اور موت اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ۔ ان کی کئی جہاز ٹوٹ گئے ہزارہا آدمی زخمی اور تلف ہوئے ۔ ایک بڑا افسر غرق ہو گیا ۔ اور تین سو آدمی اور بیس افسر جاپانیوں نے قید کر لئے بڑی امید روسیوں کو خشکی کی لڑائی پر تھی ہر شکست کے جواب میں جو انہیں سمندر پر ملتی تھی ۔ وہ یہی کہتے تھے ۔ کہ ٹھیرو اور صبر کرو ۔ جاپانیوں کو خشکی پر آ لینے دو ۔ ہم ان کی مزاج پرسی کریں گے ۔ مگر اب اس کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے جاپانی فوج نے دریائے یالو عبور کر کے جو زبردست اور کامیاب حملہ روسی فوج پر کیا ہے ۔ اور اٹھائیس توپیں چھین لی ہیں اس نے روس کی رہی سہی عزت کو بھی خاک میں ملا دیا ہے آخری تاریخ اس مطلب کی موصول ہوئی ہے ۔ کہ جاپانیوں نے آگے بڑھکر نیوچوانگ پر بھی قبضہ کر لیا ۔ اگر یہ خبر صحیح ہے جو غالباً صحیح ہوگی تو روسی طاقت کو ایک مہلک صدمہ پہنچا ہے کیونکہ اس خبر کا صحیح مطلب یہ ہے ۔ کہ پورٹ آرتھر اور ڈالنی کا تعلق منقطع ہو جائیگا روسی ریلیں جاپانیوں کے دست قدرت میں آ جائیں گی ۔ اور جو روسی فوج اس وقت یالو کے قریب پڑی ہے ۔ اگر وہ لاؤیانگ کو جان بچا کر بھاگ نہ گئی تو جاپانی آگے اور پیچھے دونوں طرف سے اسپر سے ٹوٹ پڑیں گے اور اسے ہتھیار ڈالتے ہی بن پڑے گی ۔ غرض روسی اس وقت نازک حالت میں ہیں ۔ اور جنرل کروپٹکن کی شہرت کو اس تازہ شکست سے سخت صدمہ پہنچا ہے (آریہ گزٹ)

ملک سپین میں ایک لاکھ ۹۰ ہزار ۲ سو ۲۷ فقیر ایسے ہیں کہ جنکا پیشہ بھیک مانگنا ہے ۔ جنمیں سے ۱۵ ہزار ۹ سو ۴۳ عورتیں ہیں اور شہروں میں فقیروں کو اجازت ملی ہوئی ہے کہ وہ بھیک مانگ کر گذارہ کریں اور بھیک مانگنے کو حلال سمجھا جاتا ہے اور

ahmadimuslim.de

میونسپلٹی فقیروں سے کچھ ٹیکس بھی وصول کرتی ہے اور تمام ملکت میں صرف ایک شہر سول نامی ہے جہاں گلیوں میں بھیک مانگنا حکماً منع ہے

**عجیب انگوٹھی** لنڈن کے شمال میں وسلی ایک جگہ ہے۔ وہاں کے ایک مدار المہام کے پاس ایک نہایت عجیب انگوٹھی ہے۔ یہ انگوٹھی شکل میں معمولی ایک سونے کی انگوٹھی کے مشابہ ہے۔ مگر علاوہ انگوٹھی ہونے کے باجہ کا کام بھی دیتی ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا اسپرنگ لگا ہوا ہے۔ اگر اسکو دبایا جاوے اور انگوٹھی کو کان کے نزدیک لایا جاوے تو ایک نہائیت سریلی آواز سنائی دیتی ہے اور اگر اسپرنگ دبا کر انگوٹھی کو ایک لکڑی کے صندوق پر رکھدیا جاوے تو تمام کمرے میں وہ سریلی آواز سنائی دیتی ہے۔

**کابل** کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر بدھو صاحب نے وہاں پہنچکر دوسرے دن امیر صاحب پر عمل جراحی کیا وہ ایک شگاف تھا جو انہوں نے نہر ہائی نس کی ہتھیلی کے ناسور میں دیا۔ اس ناسور نے امیر صاحب کو کامل ایک مہینے سے سخت تکلیف دے رکھی تھی حتےٰ کہ اس عرصہ میں انہیں کبھی پوری ایک رات بھی سکھ نیند سونا نصیب نہیں ہوا۔ چیر اچھتے ہی آنکھ چین پڑ گیا اور نیند بھی خاصی آنے لگی۔ اس سے اُن کا ہاتھ بہت ہی سوج گیا تھا اور بے ترکیبی علاج کی باعث زخم کی بڑی ہی بری حالت تھی۔

**امیر صاحب** جنگ جاپان و روس کے حالات بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔ سواروں کی ایک خاص ڈاک لگادی گئی ہے۔ جو اُن کو کابل سے روزانہ تازہ بتازہ تار خبریں پہنچاتے ہیں۔

**بڑی** خوشی کی بات ہو۔ کہ لاہور میں امسال مسلمان طالبعلموں کا یونیورسٹی کے امتحانات کا نتیجہ نسبتاً بہت اچھا رہا۔ بی اے میں تو بعض مسلمان طلباء ایسے اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے ہیں کہ ان میں سے چھ ایم اے میں پڑھنے کیلئے وظیفہ لینگے اور اسوقت ۵ مسلمان طالبعلم مشن کالج کی ایم اے کلاس میں تعلیم پاتے ہیں۔ یہ بندرہ مسلمان طالبعلم ایک کالج کی ایم اے کلاس میں تعلیم پائیں یہ نظارہ شاید لاثانی ہوگا

**دربار میسور** امسال تیس تیس روپیہ ماہوار کے تین وظائف انجنیری اور ۲۵ - ۲۵ روپے ماہوار کے تین ڈاکٹری کیلئے دیگا۔

**ڈھاکہ** میں فی الحال مدرسہ حمادیہ کے نام سے ایک سکول جاری کیا گیا ہے جسمیں مسلمان بچوں کو عربی فارسی اردو کے علاوہ دیگر ضروری علوم و مضامین مثل تاریخ جغرافیہ طب وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی ہے اس مدرسہ کے تمام مدرس بڑے بڑے فاضل ہندوستانی اور بنگالی ہیں۔ ممبران مدرسہ اکثر نواب صاحب ڈھاکہ کے بھائی اور عزیز ہیں۔

**مانڈلے** سے آتی ہوئی ایک ڈاک گاڑی ۱۳ - مئی کی شام کو بنیانا اور دیوین نام سٹیشنوں کے درمیان پٹڑی سے اُترتے اُترتے بال بال بچی چار سلیپر کسی شریر نے لائن پر آڑے رکھدیئے تھے۔ جو حسن اتفاق سے پہلے ہی دیکھ لئے گئے ورنہ حادثہ یقینی تھا۔

**سٹینڈرڈ** کو پایۂ تخت روس سے ایک مراسلہ اس مضمون کا پہنچا ہے کہ روس کے شہر وارسا (واقع پولینڈ) میں سخت فتنہ و فساد کی افواہیں گرم ہیں۔ اسی بلوہ میں ایک اعلے افسر بھی مارا جا چکا ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ اگر روس کے اندرونی علاقہ میں پورے پورے قیام امن کی ضرورت ہے۔ تو وہ ایک انقطاعی جنگ کے بدون ہرگز پوری نہیں ہونے کی۔

**ایک** ولایتی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کے لئے جسقدر قرضہ کی ضرورت سمجھی گئی تھی نیویارک میں اُس سے پانچ گنی رقم ملنے کو تیار ہو۔

**جرمن** ڈاکٹر کی دریافت کردہ رونتجن شعاع کے ذریعہ سے صندوق کے اندر رکھی ہوئی چیزیں اور جسم انسانی کے اندر رکھی ہوئی چیزیں اور جسم انسانی کے اندرونی حالات تو صاف نظر آتے ہی تھے اب اسکا ایک اور فائدہ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ چند بار اسکی روشنی ڈالنے سے چیچک کے داغ بالکل دور ہو جاتے ہیں۔

**بنگلور** میں ۳ - آدمیوں پر بجلی گری۔ ایک آدمی اسی وقت مر گیا۔

**پنجاب** کے ضلعوں اور تحصیلوں کے دفتروں میں عملہ کی تنخواہیں بڑھانیکے لئے ۲ لاکھ روپلے کے خرچ کی زیادتی کو گورنمنٹ پنجاب نے منظور کر لیا ہے۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

# الحمد لله
# اہلحدیث

جلد ۳ — نمبر ۲۹

امرتسر ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔۔ للعہ

والیان ریاست سے ۔۔۔ للعہ

روسا اور جاگیرداروں سے ۔۔۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔۔ عہ ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی

اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے تمام خط وکتابت اور ارسال زر بنام منیجر۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے

## مکتوب خاص

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل چند سطور کو اخبار اہلحدیث میں جگہ دیکر بندہ کو ممنون فرما دیں:-

کیا اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مندرجہ ذیل سوال کی بابت عملی طور پر اہلحدیث ہونیکا ثبوت دے سکتے ہیں؟ کچھ عرصہ ہوا کہ بندہ کی زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر برائے خدا کوئی صاحب بالتخصیص قوم و پیشہ کسی اہلحدیث سے میرا نکاح تجویز کر دیں تو نہایت مہربانی ہوگی اگر قوم یا پیشہ کے امتیاز کی ضرورت ہوتی تو حضرت زینب کا نکاح زید سے نہ ہوتا۔ راقم ایک سائل محمد رمضان نو مسلم علاقہ خود اہلحدیث

(ایڈیٹر) بھی سفارش کرتا ہے کہ سائل کا نکاح کفو میں کرا دیا جاوے

برآمدن کار امیدوار + راز تیہ بندگی شکستن ہزار

# قادیاں میں طاعون

## گذشتہ سے پیوستہ

نمبر سابق میں قادیاں میں طاعون کی بابت مرزا جی کی پیشگوئیاں درج کر کے بتلایا گیا ہے۔ کہ مارچ۔ اپریل کے دو مہینوں میں قادیاں میں ۳۱۳ آدمی طاعون کا شکار ہوئے۔ چونکہ قادیانی پرچہ الحکم کے ایک نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے۔ کہ اہلحدیث کہلا کر ایسی باتیں لکھتے ہو۔ کیا سلسلہ حدیث کے راویوں کا یہی طریق تھا۔ اسلئے اہلحدیث اس سوال کی قدر کرتا ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے اہلحدیث کو ناز ہے۔ کہ اس نے آج تک سلسلہ اخبار کو خوب ملحوظ رکھا ہے۔ سنئیے! قادیاں میں ۳۱۳ والی روایت کے راوی ایک بڑے معتبر اور ثقہ مرزا جی کے مخلص دوست اور مشیر خاص بلکہ ہمسایہ دیوار بدیوار یعنی سید محمد علی شاہ صاحب قادیانی پنشنر ہیں۔ جنہوں نے گورداسپور میں چند معزز اصحاب کے مجمع میں یہ بیان کیا۔ کہ مارچ اور اپریل کے دو مہینے کے اندر ۳۱۳ آدمی مرے ہیں۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ حکیم نور الدین کی لڑکی کو بخار ہوا تھا جب شبہ ہوا کہ طاعونی بخار ہے چنانچہ ان کو حکم ہوا۔ کہ باہر درختوں کے نیچے اسکو لیجائیں۔ اور وہ چلے گئے ہیں کہئیے! ایڈیٹر الحکم! اہل حدیث اس سے زیادہ اپنی سند کا ثبوت کیا دیسکتا ہے۔ اور اگر آپ سید صاحب موصوف کا اس بیان سے انکار چھاپ دیں گے۔ تو ہم آپکو گورداسپور پلیگ ڈیوٹی آفس کی رپورٹ سے نام بنام بتلا دیں گے۔ جسکی سردست ہمکو ضرورت نہیں۔ بتلائیے جس مقام پر اسقدر طاعون ہو۔ کہ ۲۸ سو کی آبادی سے ۳۱۳ چل بسیں اور موضع کے باشندے بجائے خود مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا (تعلیم الاسلام کالج قادیاں) بھی بند ہو کر مدرسین اور طلبا اپنے اپنے گھروں کو چلتے ہیں۔ وہ طاعون جارف اور موجب انتشار و فرار ہے یا ابھی کچھ کسر ہے الله الله! مرزا جی کی وہ بھول بھلیاں اور یہ حیلہ سازیاں، آہ سہ

جو آرزو ہو اسکا نتیجہ ہے انفعال * اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

بتلائیے! اب بیچاری قادیاں کو مرزا جی کی وجہ سے دار الامان کہا جائے یا دار الزیاں اور بیت الحزان۔!

اسی بحث کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا مرزا جی کا کوئی امتی بھی وبائے طاعون سے مریگا یا نہیں؟ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ بموجب حدیث نبوی انکو شہادت ہوگی یا نہیں؟ آجتک تو مرزائی اسی بات پر نازاں تھے۔ کہ ہمیں طاعون ہرگز نہیں ہوگا۔ کیونکہ مرزا جی نے اپنی کاغذی کشتی میں مریدوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ مگر افسوس کہ جب موضع تلونڈی جھنگلاں اور موضع ننگل باغباناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں بقول مرزا جی انکی امت اس وبا سے کتوں کی موت کثرت سے مرے تو منشی الحکم کو یہ سوجھی کہ مبادا خود بدولت ہی کہیں تشریف نہ لیجاویں۔ اسلئے اونہوں نے جھٹ لکھ مارا۔ کہ حضرت جی کو الہام ہوا تھا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض بائعین یعنی مرزائی بھی نشانہ طاعون ہو گئے! (الحکم ۲۴ اپریل صفحہ ۲ کالم ۱) چلو جی سہ

بس ہو چکی نماز مصلےٰ اٹھائیو

مرزائیو! کس ناز پر تم کہتے تھے۔ کہ ہم خدا کی پناہ میں ہیں؟ مرزا جی نے کس بھروسہ پر تمکو کاغذی کشتی میں ٹیکہ طاعون کرانے سے منع کیا تھا۔ کہ بس میرے سلسلہ عالیہ متعالیہ میں داخل ہونا ہی طاعون سے حفاظت ہے۔

آج اس الہام سے معلوم ہوا۔ کہ سلسلہ عالیہ کے معزز ممبر بھی مبتلائے طاعون ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ گو ہماری دعا ہے۔ کہ خدا سب ہندوستان کو اس بلا سے عافیت بخشے مگر مرزا جی کے الہام سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزائیوں کی خیر نہیں۔ کیونکہ انکا الہام جتلا رہا ہے کہ چھوٹے بڑے سب کے سب مرزائی حتے کہ خاندان رسالت بطالت بھی اس میں مبتلا ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ کیونکہ الہام مرقومہ آیت قرآنی ہے اور اس میں الناس کا لفظ سب امت محمدیہ کو شامل ہے۔ مگر جس حیثیت سے مرزا جی کو الہام ہوا۔ اس حیثیت سے وہ فرقہ احمدیہ (مرزائیہ)

کو گہیرتا ہے۔ جیسا قرآن کی آیت ہونے کی حیثیت سے سب مسلمانوں کو مراد لیتا ہے۔ پس جسطرح آیت کے نزول کے وقت تمام مسلمانوں بلکہ تمام خاندان رسالت حقہ کو اس آیت نے اپنا مصداق بنایا تہا۔ اور سب کو تکلیفات پہنچی تہیں۔ اسیطرح مرزاجی کے الہام ہونے کی حیثیت سے اب الہام کا مارِ صدق اسپر ہے کہ کل مرزائی ستے کہ خاندانِ رسالت کا ذمہ بہی اس سے حصہ وافر لیں۔ بہت خوب ہے ؎

چشم ما روشن ودلِ ما شاد

مرزاجی کا الہام بہی کیا ہوا۔ جان کا روگ ہوا۔ کہ اپنی قسمت کیلئے سابقہ تمام الہاموں بلکہ تمام مرزائیوں بلکہ تمام خاندانِ رسالت باطلہ کے ممبروں کو بہی ہضم کر جاوے۔ آہ ؎

درد ہے جاں کی عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

ناظرین! یہ ہیں مرزاجی کے الہام اور یہ ہیں اُن کی تاویلات یا تاویلیں کہئے! کہ اُن کے الہامعلے کا حشر اجسام مگر مریدیں ہیں۔ کہ وہی سچائی یا ڈہٹائی کا راگ الاپ جاتے ہیں۔ سچ ہے ؎

پھر سے زمانہ پہر گیا آسماں ہوا پہر جا
بتوں سے ہم نہ پہریں ہم سے گو خدا پہر جا

# مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے پانچویں حدیث پر بہی بالفاظ ذیل اعتراض کیا ہے:۔

"(۵) نماز عشا کے متعلق ابو داؤد میں وقتوں کے باب میں "ایک حدیث میں تو یہ مضمون ہے۔ کہ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب "اور عشا پانچوں وقت تمام انبیا نماز پڑہتے رہے ہیں۔ "لیکن اسکے قریب ہی وقتوں کے باب میں یہاں تک آگئی

"حدیث اس مضمون کی آپ نے لکہی ہے کہ عشا کی نماز پہلی "امتوں میں نہ تہی اور اُمت محمدیہ کو سابقہ اُمتوں پر "اس نماز کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے بعد المشرقین " "دونو حدیثیں ملاحظہ ہوں:۔

(۱) عن عاصم بن حميد السكوني انه سمع معاذ بن جبل يقول ابقينا النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فتأخر حتى ظن الظان انه ليس بخارج والقائل منا يقول صلى فانا لكذالك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال اعتموا بهذه الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم لم تصلها امة قبلكم (ابوداؤد باب وقت عشا مطبوعہ نولکشور)

ترجمہ۔ عاصم بن حمید السکونی سے روایت ہے۔ کہ اُس نے معاذ بن جبل کو کہتے ہوئے سنا۔ کہ نماز عشا کے وقت ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجہ چہوڑ گئے اور آپ نے بہت دیر کردی یہانتک کہ گمان کرنیوالے نے گمان کیا کہ آپ نہیں نکلینگے اور ہم میں سے بعض یہ کہتے تہے کہ آپ نماز پڑہ چکے اور ہم اسی حالت میں تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پس لوگوں نے آپکو جو کچہ کہا سو کہا پہر آپ نے فرمایا۔ کہ اس نماز میں دیر کیا کرو۔ کہ تحقیق اس نماز سے تمکو تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے تم سے پہلے اس کو کسی اُمت نے نہیں پڑہا۔

"اس حدیث کے الفاظ زیر خط سے اظہر من الشمس ہے کہ عشا کی نماز پہلے کسی اُمت نے نہیں پڑہی۔ یہ صرف امت محمدیہ کو فضیلت دی گئی ہے۔ اب دوسری حدیث دیکہیے

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امني جبرائيل عليه السلام عند البيت مرتين فصلى بي الظهر حين زالت الشمس وكانت قدر الشراك وصلى بي العصر حين كان ظله مثله وصلى بي المغرب حين

ترجمہ:۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے قریب دو دفعہ میری امامت کی۔ پس اُس نے مجہے ظہر کی نماز پڑہائی۔ جبکہ سورج ڈہل گیا۔ اور سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تہا۔ اور عصر کی نماز پڑہائی جبکہ سایہ اسکے برابر ہوگیا اور مغرب کی

ahmadimuslim.de

افطر الصائم وصلى بي العشاء حين غاب الشفق وصلى بي الفجر حين حرم الطعام والشراب على الصائم فلما كان الغد صلى بي العصر حين كان ظله مثليه وصلى بي المغرب حين افطر الصائم وصلى بي العشاء الى ثلث الليل وصلى بي الفجر فاسفر ثم التفت الى فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت ما بين هذين الوقتين۔

ابوداؤد باب المواقیت ص مطبوعہ نولکشور

نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کی نماز پڑھائی جبکہ شفق غائب ہوگئی اور فجر کی نماز اسوقت پڑھائی جبکہ کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہوجاتا ہے پس جب دوسرا دن ہوا تو اس نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ اس کا سایہ اسکی مثل ہوگیا اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ اسکا سایہ اسکی دو مثل ہوگیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کی نماز رات کے تیسرے حصے تک پڑھائی اور فجر کی نماز پڑھائی۔ پس خوب روشنی ہوگئی۔ پھر میری طرف متوجہ ہوگیا اور کہا اے محمد یہ ہے وقت تجھ سے پہلے تمام انبیاء کا اور وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے

الفاظ زیر خط سے بخوبی واضح ہے۔ کہ سابقہ انبیاء کی نمازوں کے بھی یہی پانچوں وقت تھے۔ جن میں عشا بھی داخل ہے۔

میں بڑے شوق سے انتظار کروں گا۔ کہ کوئی اہلحدیث صاحب ان حدیثوں میں تطبیق دے۔ بظاہر ان حدیثوں میں بڑا تناقض ہے۔ لیکن حدیثوں میں یہ تناقض ہونا کوئی عجیب بات نہیں آمین اونچی کہنے کی بھی حدیثیں موجود ہیں۔ آہستہ کہنے کی بھی۔ ترمذی میں دونوں باب موجود ہیں۔ اور ایک ہی راوی دونوں طرح کی حدیثوں کی روایت کرتا ہے۔ رفع یدین کرنے کی بھی نہ کرنے کی بہت سے مسائل کی ہر دو طرح کی حدیثیں موجود ہیں افسوس! صد افسوس!!

پہلی حدیث میں ایک اور بات قابل غور ہے کہ معاذ بن جبل

صاحب نماز عشا کو نماز عتمہ کہتے ہیں اور خود رسول اللہ علیہ السلام کی نسبت بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے اس نماز کے متعلق اعتموا کا لفظ بولا ہے۔ جو کہ عتمہ سے مشتق ہے مسلم و بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں ان کا کہنا آپ کی طرف منسوب ہے وانی العتمة والصبح لاتوهما ولو حبواً۔ یعنی اگر لوگ جانیں کہ عتمہ (عشا) اور صبح کی نمازیں کیا ثواب ہے۔ تو ان نمازوں میں ضرور آویں اس میں آپ کا عشا کو عتمہ کہنا ہی بیان کیا گیا ہے حالانکہ دوسری حدیثوں میں یہ بیان موجود ہے کہ رسول اللہ علیہ نے نماز عشا کو نماز عتمہ کہنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس کو عتمہ گنوار لوگ کہتے ہیں۔ حدیث ملاحظہ ہو مسلم میں باب ہے باب فی اسم صلوٰة العشاء

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تغلبنكم الاعراب على اسم صلوتكم الا انها العشاء وهم يعتمون بالابل

(مسلم ص مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور)

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ گنوار لوگ تمہاری نماز کے نام رکھنے میں تم پر غالب نہ آجائیں خبردار! اس کا نام عشا ہی ہے اور چونکہ لوگ اونٹنیوں کے دودھ دوہنے میں دیر کرتے ہیں (اس لئے اس کا نام عتمہ رکھتے ہیں)

اب جائے غور ہے۔ کہ ایک جگہ تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ السلام نے نماز کو عتمہ کہنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ گنواروں کی بولی ہے لیکن دوسری جگہ یہ کہا جاتا ہے کہ خود رسول اللہ نے ہی اس نماز کو عتمہ کہا۔ گویا کہ خود ہی آپ نے اپنے کہنے کے خلاف کیا۔ معاذ اللہ حاشا وکلا۔ اے رسول کے جاندادہ والے رسول کے نام پر نعرے بلند کرنے والو! آنکھیں کھول کر دیکھو۔ کہ تمہارے پیارے رسول کو یہ حدیثیں گنوار بناتی ہیں۔ کیا ایسی حدیثوں کو تم پیار سے اپنے پاس رکھوگے یا جلا دوگے۔ اے طالبو

ahmadmuslim.de

تم مجھے کہتے ہو ۔ کہ تو رسول اللہ کے حق میں گستاخانہ کلمے بولتا ہے ۔ اب اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو اور شرم سے ڈوب مرو ۔ اب بالآخر میں پھر یہ سوال کرتا ہوں ۔ کہ کیا یہ ممکن بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسی متناقض باتیں زبان مبارک سے نکالی ہوں ۔ ہرگز نہیں ۔ یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا ۔ میرا ایمان تو یہی کہتا ہے ۔ کہ اے اہل حدیث تمہارا ایمان اسکو ممکن جانتے تو جانے مجھے تو علم الیقین ہے کہ یہ احادیث جھوٹی ہیں ۔ اور یہ کسی ایسے شخص نے گھڑ کر آپ کے ذمے لگائی ہیں جو کہ پکا دشمن آپکا ہے اسلام سے بیزار ہے کوئی یہودی یا نصرانی ہو ۔

خلاصہ اس مضمون کا دو جملوں میں ہے یہ کہ آپ دونوں حدیثیں میں دو طرح سے تعارض پاتے ہیں ۔ اول یہ کہ حدیث جبرئیلی میں عشا کی نماز کا وجوب امم سابقہ پر معلوم ہوتا ہے مگر پہلی حدیث سے اُن کا خلاف مفہوم ہے ۔ دوئم عشا کے وقت کو عتمہ کہنے سے منع کیا ۔ مگر سرور کائنات علیہ افضل التحیہ والصلوٰۃ نے عتمہ کہا ۔ پس یہ ہے آپ کی طول طویل تقریر کا خلاصہ ۔ اب سنیئے ! پہلے تعارض کے جواب میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پہلے امتوں پر عشا کی نماز فرض نہ تھی ۔ بلکہ بطور نفل کے پڑھتے تھے ۔ ان معنے سے آنحضرت نے نفی کی ہے یعنی مطلب یہ ہے ۔ کہ پہلی امتوں نے اس نماز کو تمہاری طرح بطور فرض کے نہیں پڑہا ۔ جبکہ بطور نفل کے پڑھتے تھے جسکا وقت حدیث جبرئیل میں بتلایا گیا ہے ۔ مگر میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ پہلی امتوں پر بھی نماز عشا بدستور فرض تھی ۔ اور حدیث جبرئیلی جو اوقات بتلائے گئے ہیں ۔ بالکل وہی ہیں جو حضرات انبیاء علیہم السلام کی نمازوں کے لئے تھے مگر اس حدیث میں جو فرمایا کہ کسی نے آگے پہلے یہ نماز نہیں پڑھی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت اتنی رات گذری پر نہیں پڑھی ۔ چنانچہ ابوداؤد کی اس حدیث کے متصل ہی امام ابوداؤد نے یہ الفاظ بھی نقل

کئے ہیں :۔ لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ یعنے آنحضرت نے فرمایا ۔ اگر ضعیفوں کا ضعف اور بیماروں کی بیماری مانع نہ ہو ۔ تو میں اس نماز عشا کو نصف شب تک پیچھے کر دیا کرتا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شب کی طرف حضور نے اشارہ فرمایا کہ نماز عشا اسوقت قریب نصف شب کسی نے تم سے پہلے نہیں پڑھی نہ یہ کہ کسی نے مطلق نماز عشا پڑھی ہی نہیں ۔ ہاں اس توجیہ پر آپ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہ توجیہ حدیث جبرئیلی کے خلاف ہے ۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ عشا کی نماز کا وقت ثلث شب تک ہے پھر یہ نصف شب تک کیوں نماز ادا کر لینے کی تجویز فرمائی ۔ تو اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ ثلث شب تک نماز کا وقت تو معمولی بتلایا ہے اس سے آگے عدم جواز نہیں بتلایا ۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اوقات معمولہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا ثلث شب تک ہے اور عصر کا دو مثلوں تک مگر یا ایں ہمہ جیسا دو مثل بعد عصر کی نماز جائز ہے ۔ اسی طرح ثلث شب کے عشا کی نماز جائز ہے بلکہ بلحاظ تکلیف بیداری اولیٰ اور افضل ہے ۔ کُنتُ قد نَهَيْتُكُمْ عَنْ ۔

عتمہ کی بابت بھی آپ نے غلطی کھائی ہے اصل جڑ غلطی کی یہ ہے کہ آپ حدیث شریف کے ایسے شائق اور محب خالص ہیں کہ حدیث میں کیسا ہی حکم کیوں نہ ہو ۔ آپ اسکو شرعی تصور کر لیتے ہیں ۔ جیسا آپ کی حدیث دانی کی دلیل ہے ۔ حالانکہ احادیث شریف میں کبھی تو احکام شرعیہ ہوتے ہیں ۔ جنکے کرنے پر ثواب ۔ اور نہ کرنے پر عتاب ہوتا ہے ۔ مگر یہ طریق ہمیشہ نہیں بلکہ بعض اوقات احادیث میں احکام شفقتی ہوتے ہیں ۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محض شفقت سے اپنی امت کو فرمائے ہوتے ہیں جیسے تبریدِ ظہر وغیرہ ہم بتلا گئے ہیں ۔ کبھی احکام عرفی بھی ہوتے ہیں ۔ جو زبان دانی کے متعلق ہوتے ہیں ۔ ان کی مثال ہم ہر روز اپنے میں پاتے ہیں ۔ کہ شہروں کے رئیس او فصیح اللسان اپنے متعلقین کا کوئی گنواری لفظ سنکر کہا کرتے ہیں ۔ کہ گنواروں کی طرح نہ بولا کرو ۔ مگر کبھی کبھی گنواروں سے بالاتر جاتے ہے ۔

ahmadimuslim.de

قواعد گنواروں کے سمجھانے کو وہی لفظ بولنے پڑتے ہیں جنسے منع کیا ہوتا ہے۔ تو یہ میری تقریر ایسی ہے کہ کسی معاملہ فہم کو (جسکے تعلقات کا دائرہ عام وخاص سے ہو) اس میں ذرہ بھر شک نہیں ہو سکتا۔ پس حضور نبوی کا یہ فرمانا۔ کہ تم عتمہ نہ کہا کرو۔ قسم اول سے ہے مگر خود عتمہ کہنا قسم ثانی سے ہے علاوہ اسکے اگر ہم آپ سے اس کا ثبوت طلب کریں۔ کہ بتلایئے اس کا ثبوت ہے کہ حضور نبوی نے عتمہ کہنے سے منع پہلے کیا پھر خود ہی عتمہ کہا گیا؟ یہ ممکن نہیں۔ کہ جن احادیث میں عتمہ کہنے کا ذکر احادیث میں آتا ہے۔ وہ پہلے کی ہوں اور جن میں منع آتا ہے وہ پیچھے کی اور بنیاد منع اور بولنے کی وہی ہو۔ جو اوپر بیان کر گئے ہیں۔ تو بتلایئے؟ آپ کس دلیل سے اس کا خلاف کہہ سکتے ہیں:-

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

# مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت

[illegible]

اور خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں ارشاد فرماتے ہیں

اللہ نزل احسن الحدیث کتٰباً

(ترجمہ) اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب۔ احسن کے معنے بہت خوبصورت۔ اللہ پاک فرماتا ہے میری کتاب احسن الحدیث ہے اور مرزا کہے۔ کہ قرآن سخت زبان اور گندی گالیاں دینے والا ہے۔

اگر یہاں یہ سوال ہو۔ کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کی نسبت ایسا کیوں لکھا۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب پر سخت زبانی کے باعث یعنی سخت اور گندے الفاظ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت تحریر کرنے کے باعث لوگوں نے اعتراض کیے۔ تو مرزا نے اپنی سخت زبانی کے الزام کو رفع کرنے کیلئے یہ لکھ دیا۔ کہ قرآن میں بھی ایسے الفاظ ہیں۔ جو نہایت سخت اور گندی گالیاں ہیں۔ پس جہت ثبوت ازالہ سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں:-

دیکھو! صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے۔ کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔

ف:- چہ نسبت خاک را با عالم پاک؟ بیشک مرزا صاحب اپنی بدزبانی کے باعث عنداللہ اور عندالناس بھی ملزم ہیں چنانچہ چند سال کا عرصہ ہوا ہے کہ حکام وقت نے بھی مرزا صاحب کو بدزبانی سے حکماً بند کیا تھا۔ لیکن العادۃ من الموت سے پہلے ہٹنا بھی تو مشکل ہے جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب پر باعث بدزبانی ایک مقدمہ دائر ہے یہ بھی سنا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب اس مقدمہ میں فتح کا نقارہ بجاتے ہیں۔ سو خیر جو کچھ ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔

اب میں مرزائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ غور سے سنیئے۔ کہ خداوند تعالیٰ کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے۔ وہ واقعی اور ٹھیک طور پر ہے کیونکہ جیسے وہ تمام اشیاء کا اکیلا خالق ہے۔ ویسے ہی مالک بھی ہے۔ اور اسکو اپنی تمام مخلوق اور مملوک میں ہر طرح سے کرنے اور کہنے کا حق ہے۔ مخلوق میں سے کسی کی کیا مجال ہے کہ اوس پر اعتراض کرے یا اس سے پوچھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا یا کہا۔ چنانچہ اپنے اپنی تعریف میں فرمایا ہے۔ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (ترجمہ) نہیں سوال کیا جاتا۔ اس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کئے جاتے ہیں۔

اے مرزائیو! خداوند تمہارے ڈر کر ضد اور تعصب کو دور کرکے ایمان سے سچ ہی کہو سوائے اگر کوئی مسلمان یہ کہے۔ کہ قرآن اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے (تو) اور یا یہ کہے۔ کہ قرآن ایسا سخت زبان اور گالیاں دینے والا ہے۔ جس سے خاص درجہ غبی اور جاہل بھی بے خبر

ahmadimuslim.de

نہیں ہے۔ (۳) اور یا یہ کہے۔ کہ قرآن میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ تو ایسے شخص کو تم مسلمان کہوگے یا کچھ اور۔ جو میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن کہتا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین اور تم کہو اسے سزا دو! آمین ؎

خدا سے ڈر تعصب چھوڑ پیارے　　اگر حق کی سمجھ ہے تو لے پیارے
نہ مانے جو حدیث مصطفیٰ کو　　اسے کو آگ ہو در گور پیارے

راقم۔ بندہ اللہ دتا از یتیم خانہ بھاولپور

## سخت شکایت ہے

کہ بارہا لکھا گیا ہے۔ کہ خریدار اپنے خط میں اپنی چیٹ کا نمبر ضرور لکھا کریں۔ گو ان کا نام نامی کتنا ہی مشہور ہو۔ اور اڈیٹر اور محرر کو ان سے ذاتی نیاز حاصل ہو۔ مگر رجسٹر کی تلاش میں تو تکلیف ہوتی ہے۔ آج ایک کارڈ نقل کیا جاتا ہے دیکھئے! کس طریق سے لکھا ہے۔ کیا ایسے خطوط کی تعمیل ہو سکتی ہے:۔

"از طرف فدوی احمد حسن طالب علم اسلام علیکم! بعد گزارش یہ ہے۔ کہ پتہ معروف پر اخبار روانہ فرما دیں بلکہ پتہ ذیل میں روانہ کیجئے گا"

اس خط کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے؟ کہ پتہ معروف کیا ہے؟ اور یہ صاحب کون ہیں۔ راقم خط کو یہ خیال نہیں آیا۔ کہ اول تو احمد حسن کی تلاش میں کتنا وقت لگیگا۔ پھر بعد دقت ملا۔ تو ممکن ہے کہ کوئی اور احمد حسن بھی خریداروں میں ہوں۔ غرض بے نمبر خط کی تعمیل میں محرر کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بعض دوست نمبر لکھتے بھی ہیں تو رجسٹرڈ اول نمبر ۳۵۳ لکھدیتے ہیں حالانکہ چیٹ کا نمبر وہ ہوتا ہے جو ان کے نام کے سر پر ہوتا ہے دوسری شکایت یہ کہ باوجود مراتب کرات لکھنے کے بھی کئی احباب ہفتوں بلکہ مہینوں بعد پرچہ کی عدم وصولی سے اطلاع دیتے ہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ لکھا ہے کہ ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیا کریں۔ تاکہ دوسرے پرچہ کے ساتھ ہی روانہ ہوسکے ہمنے بھی بہت سے شکایتی خطوط جمع کرکے پوسٹ ماسٹر جنرل کی خدمت میں بھیجدیئے ہیں۔ آج ٹون انسپکٹر ڈاکخانجات تفصیلی حالات لکھکر لے گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ آئندہ کو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت پیدا نہ ہوگی +

## نفس ناطقہ اور اُس کے کام

(ماخوذ از عصر جدید)

جس شخص نے پہلے ہی سے علم النفس پر زیادہ توجہ نہ کی ہو وہ پوری طرح نہیں سمجھ سکتا۔ کہ علم النفس کیا ہے؟ یا اسکا مطالعہ کیوں کرنا چاہیئے؟ اور اگر ان لوگوں سے صلاح مشورہ کریں۔ جنکا کام ہے۔ کہ ہمکو اسباب سے آگاہ کریں تو ہمکو بلا شبہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان دونوں سوالوں کے جواب میں کچھ نہ کچھ اختلاف رائے ہے۔ مگر یہی بات مطالعہ کے ہر ایک مضمون کی بابت زیادہ تر صادق آتی ہے۔ کیونکہ جو تعریفیں معلم اپنے شاگردوں کو نہایت ہی ابتدائی عمر میں بتاتے ہیں۔ یا کتابیں لکھنے والے کتابوں کے ابتدائی صفحوں میں درج کرتے ہیں وہ منجملہ ان چیزوں کے ہیں۔ جن پر علمی تحقیقات کرنیوالوں کا عام اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے۔

علم النفس کیا ہے؟ اگرچہ باوجود تمام مشکلات کے یہ بات ممکن ہے کہ اس سوال کا جواب اس طرح پر دیا جائے۔ جس سے شخص علم النفس کا مطالعہ اس طرح شروع کرسکے کہ اُس کو اِس علم کے موضوع اور طریقہ دونوں کا خاصی صفائی سے تصور پیدا ہو جاوے۔ فقط اتنی ضرورت ہوگی۔ کہ تعریف میں چند لفظ استعمال کیئے جائیں گے۔ جنکے معنوں کو زیادہ صاف طور پر سمجھنے کیلئے اسوقت تک چھوڑ دینا چاہیئے۔ جبکہ اس مضمون کا مطالعہ آگے بڑھے۔

اس امر پر غور کرتے ہیں کہ علم النفس کیا ہے؟ ہم روزانہ

ahmadimuslim.de

زندگی کے تجربوں میں سے کسی تجربہ سے شروع کر سکتے ہیں کیونکہ اس علم میں بمقابلہ باقی تمام علوم کے کم از کم ایک فائدہ ہے۔ کہ اس علم کے واقعات اور نمونوں کو کہیں دور تلاش کرنا نہیں پڑتا۔ اور نہ اُن لوگوں سے روپیہ دیکر خریدنا پڑتا ہے۔ جنہوں نے اُن نمونوں کو جمع کیا ہے جیسا کہ علم نباتات ـ علم طبقات الارض ـ علم الاعضا وغیرہ میں ہوتا ہے۔ ہم اُن واقعات کو ہمیشہ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ جن نمونوں کا مطالعہ کرنا ہے وہ خود ہم ہی تو ہیں۔

آؤ اب چند انسانی تجربوں کو جن سے ہر شخص مانوس ہے مثال کے طور پر بیان کریں۔ فرض کرو۔ کہ بازار میں چلتے چلتے ہماری توجہ کسی خاص شخص کی طرف مائل ہو گئی ہے جو دور سے ہماری طرف آ رہا ہے۔ اول اول اُس شخص کی صورت صاف طور پر ہمکو نظر نہیں آتی۔ اور اسی وجہ سے ہم اپنے دل سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ یہ شخص جو دور سے اس طرف آ رہا ہے کون ہوگا؟ جو سوال ہم نے اپنے دل سے اس طرح پوچھا ہے اس کا جواب دینے کیلئے غالباً اب ہمارے دل میں شوق پیدا ہو جائے گا۔ پس ہم زیادہ غور سے نظر ڈالتے ہیں اور اس اثنا میں سرگرمی سے سوچتے ہیں۔ کہ یہ شخص کس سے مشابہ ہے۔ اس خاص وقت میں اس رستہ سے کس شخص کے آنے کا احتمال ہے۔ تھوڑے عرصہ میں اسکے خط و خال اور لباس زیادہ کامل طور پر معلوم ہو جاتے ہیں مگر ابھی ہم اس شخص کو پہچان نہیں سکتے۔ اور نہ اس کا نام بتا سکتے ہیں۔ یا عام طور پر کہینگے۔ کہ ہم اسبات کا تصور نہیں کر سکتے۔ کہ وہ کون شخص ہوگا۔ مگر اب یکایک ہم اسکو پہچان لیتے ہیں۔ ہمارے دل میں یہ بات آتی ہے۔ کہ یہ تو میاں رمضان خاں ہیں۔ ان سے تو گذشتہ موسم گرما میں سمندر کے کنارہ پر ہمسے ملاقات ہوئی تھی۔ اور ہمکو یاد ہے۔ کہ کشتی کی سیر یا لان ٹینس میں چند گھنٹے ہم نے اُن کے ساتھ بسر کئے تھے۔ اب اُس پہلے تاثر کی بجائے۔ جسکی وجہ سے اس شخص کو یاد کرنے کی کوشش میں ہم سرگرم اور حیران اور متفکر تھے۔ ایک حظ نفس کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ ہم فوراً تدبیریں کرتے ہیں کہ اُس کی دعوت کریں۔ اور انگلوک شہر کی سیر کرائیں۔ مگر اب اسبات کو یاد کر کے کہ ہم نے پہلے سے قول و اقرار کر رکھا ہے جسکو پورا کرنا ضرور ہے تاثر کی تبدیلی دوبارہ واقع ہوتی ہے۔ اور آخر کار استدلال کے ایک فوری عمل کے بعد۔ جس سے ہم اشیاء کی تصویر اپنے دل میں قائم کر لیتے ہیں۔ کہ دو ممکن طریقوں میں سے کون سے طریقے سے فوائد یا نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہم کسی ایک طریقہ کو پسند کر لیتے ہیں۔

(۲) **حیثیت نظر**۔ اس قسم کے تجربے جو ابھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شخص کی زندگی میں اکثر اوقات پیش آتے ہیں۔ مگر جس حیثیت سے علم النفس میں اُن پر نظر کیجاتی ہے۔ اس حیثیت سے بالعموم اُن کا لحاظ نہیں کیا جاتا اگر یہ خاص تجربہ ہم میں سے کسی شخص کے سامنے ٹھیک اُسی طرح پیش آئے۔ جس طرح کہ بیان کیا گیا ہے تو ہمکو اپنے نفس کے کاموں میں یہ **حیثیت کذائی** غالباً کچھ دلچسپی نہ ہوگی۔ بلکہ ہم زیادہ تر اِن سوالوں کو حل کرینگے: کہ یہ کون شخص آ رہا ہے؟ ہمیں کس نام سے اسکو پکارنا چاہئے؟ کیونکر اس سے صاحب سلامت کرنی چاہئے؟ اور ملنے کے بعد اُس سے کس طرح پیش آنا چاہئے؟ جو ہماری دلچسپی کا باعث ہوگا۔ یعنے ہمارے سوالات عملی ہوتے ہیں۔ اُن کا تعلق ہمارے اپنے خیالات تاثرات اور تدابیر سے یہ حیثیت کذائی کچھ نہیں ہوتا یا بہت ہی کم ہوتا ہے۔ بلکہ ہر شے کا تعلق اُن ہی چیزوں سے ہوتا ہو جن کی بابت ہم خیال کر رہے تھے یا جن کی طرف ہمارے تاثرات مائل ہو رہے تھے یا جنکے متعلق ہم تدبیریں کر رہے تھے۔ اس معمولی عملی حیثیت نظر کو بعض اوقات ظاہری حیثیت نظر کہتے

مگر جس حیثیت نظر سے اُن تمام واقعات کا خیال کیا جاتا ہے جو شل واقعہ مذکورۂ بالا کے ہیں - اُس حیثیت نظر کو علم النفس بالکل تبدیل کر دیتا ہے - آؤ اب اُسی پر انحصار کے ساتھ تبدیل شدہ حیثیت نظر سے غور کریں - سب سے پہلے ہم یہ بات دیکھتے ہیں - کہ اس قصہ میں "توجہ" کا بیان ہے - جو ایک شئے کی طرف مائل ہو گئی تھی اور پھر ارادہ اس پر قائم ہو گئی تھی - پھر ادراک کا - یعنی اس بات کا علم کہ وہ کیا شئے ہے - جو حواس (اور اس صورت میں آنکھوں) کے استعمال سے اور نیز خیال کرنے اور یاد کرنے کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے - یہاں تک کہ صاف طور پر شناخت حاصل ہو جاتی ہے پھر تاثرات کا جو بہت قدر کی کیفیت اور لہجہ کو بدل دیتے ہیں اور آخرکار تدبیر اور پسند کا بیان ہے اور اس امر کا بھی ذکر ہے - کہ اُنکے طرز عمل میں اُنکو کسطرح پورا کرنا چاہئیے - اب دیکھو توجہ - ادراک - خیال یادداشت - تاثر - خواہ خوشی کا ہو خواہ غم کا - تدبیر کرنا اور پسند کرنا یہ سب چیزیں بہ حیثیت کذائی اور نیز ذاتی اعتبار سے ایسے واقعات ہیں - جن سے علم النفس بحث کرتا ہے ۔ (باقی آئندہ)

# استفتاء

## سوالات

نمبر ۱۵ :- علم مسمریزم سیکھنا جائز ہے یا نہیں ؟ (محمد خلیل از سیالکوٹ)

نمبر ۱۶ :- نابالغ لڑکے لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں - باپ ایجاب قبول کرے تو کسطرح کرے - (ایضاً)

نمبر ۱۷ :- نماز میں جب انسان کھڑا ہو - تو ہر دو پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہئیے آیا کچھ مقرر ہے یا اختیار ہے - (ب) نماز پڑھتے ہوئے اگر سامنے سجدے کی جگہ یا کسیقدر بلندی پر طاق میں قرآن شریف یا کوئی دینی کتاب رکھی ہو - تو نماز درست ہے یا نہیں ؟ (خریدار اہلحدیث)

نمبر ۱۸ :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور عمرو دونوں برادر حقیقی تھے اور اُن کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جدا جدا تھی - اتفاقاً زید اور اُسکی زوجہ مرض طاعون میں انتقال کر گئے - زید کے ایک بیٹی ہے - زید نے بقید حیات اپنی بیٹی کو ایک مکان اور ایک دوکان اور ایک کھیت جہیز میں دیدیا - چار کھیت اور ایک مکان زید کا اور ہے - عمرو کہتا ہے کہ زید نے میرے بیٹے کو متبنے کیا ہے - اب یہ جائیداد زید کی سب میری اور میرے اس بچے کی ہے کہ جسکو زید نے متبنے کیا ہے - اس کل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ میں زید کی بیٹی کا کچھ حق نہیں میں مالک ہوں - بیٹی زید کی کہتی ہے کہ کل جائیداد کی میں وارث ہوں متبنے کا شرع شریف سے کچھ حصہ نہیں اب ان دونوں میں شرعاً اصل مالک کون ہے اور کتنا کتنا حصہ دونوں کو ملنا چاہئیے - کتاب اللہ اور کتاب الرسول اور اجتہاد مجتہدین سے جو مطابق سنت کے ہو - تحریر فرمائیے بینوا توجروا (عبداللطیف از سیندروضلع ...)

نمبر ۱۹ :- ایک شخص اپنی لڑکی کو اُسکے خاوند کے گھر نہیں بھیجتا اور کسی دوسرے گھر میں بٹھا دی ہے بحالیکہ اُسکے خاوند میں کوئی عیب نہیں اور وہ آباد کرنا چاہتا ہے - اور عام لوگوں سے سنا جاتا ہے کہ وہ لڑکی کو عیسائیوں کے گھر چھپا آیا ہے اسپر حدیث شریف کا کیا حکم ہے

راقم :- (حافظ میراں بخش از سیالکوٹ)

نمبر ۲۰ :- نماز میں سورتوں کا آگے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ جیسے قل ھو اللہ پہلے پڑھے اور تبت یدا پیچھے -

نمبر ۲۱ :- سورہ فاتحہ کے بعد کوئی آیت شروع کرے اور بھول جائے اور کہیں سے شروع کر دیوے تو نماز ہوگی یا نہیں ؟ (مصطفٰے از ...)

نمبر ۲۲ :- اگر صبح کو غسل کر کے کپڑے بدلائے جائیں اور یقین ہو کہ جرابیں بوٹ کے اندر ہیں صرف دو پہر کو بوٹ نکالے اور پلنگ پر ہو پڑے استراحت کے بعد پیشین (ظہر) کو اٹھے اور جرابیں پاؤں میں ڈال لیں پانی موجود ہے مگر دل جرابوں اور پاؤں کی پاکی کی شہادت دیتا ہے - اسلئے اُن پر صرف ہاتھ پھیر کر نماز ادا کی گئی نماز درست ہوئی یا نہ ؟ نمبر ۲۳ :- بنین آمین والا ہوں کیلئے بھی بطریق مذکور کیا حکم ہے ؟ خریدار اہلحدیث از کوہاٹ)

ahmadimuslim.de

## جوابات

نمبر ۱۵- کہ علم مسمریزم ایک انسانی قوی کو ترقی دیتا ہے اس میں کوئی کلمات شرکیہ کفریہ نہیں ہوتے بلکہ محض قدرتی اسباب کا استعمال ہے۔ اسلئے اسکے سیکھنے میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی- اگر کوئی صاحب اُسکی قباحت سے اطلاع دینگے- تو درج کردی جائیگی۔

نمبر ۱۶:- نابالغوں کا نکاح کرادینا درست ہے باپ کو اختیار ہے- کہ بیٹے کے نام پر قبول کرے یا اُس کا نام نہ لے- تو بھی بیٹے ہی کا نکاح ہوگا۔ جو تمام حاضرین کے ذہن میں متصور ہوگا یہ مسئلہ اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں بھی آچکا ہے

نمبر ۱۷- نماز میں اپنے پاؤں کو جتنے اندازہ پر بسہولت از نماز عادتاً کھڑا ہوسکے کھڑا رکھے ہاں ساتھ والوں کی تکلیف کا خیال رکھے- کیونکہ ساتھی کو تکلیف دینا حدیث میں منع آیا ہے- (ب) نماز پڑھتے ہوئے سامنے کوئی کتاب ہو- نماز میں خلل نہیں آسکتا۔

نمبر ۱۸- زید کی لڑکی کا نصف اور بھائی کا نصف بھتیجی کا کوئی حق نہیں خدا فرماتا ہے- وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ایک لڑکی کا نصف حصہ ہے بھائی عصبہ ہے بھتیجی کی بابت فرماتا ہے مَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ یعنی تمہارے لے پالک خدا کے نزدیک تمہارے بیٹے نہیں ہیں یہ تو صرف تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔

نمبر ۱۹- اگر واقعی ایسا ہے تو سخت گنہگار ہے- حدیث شریف میں آیا ہے- کہ بارہ سال کی لڑکی کا نکاح اگر باپ نہ کراوے تو جو کچھ خرابی پیدا ہوگی اُسکا گناہ ہوگا- ایسا ہی اس صورت میں باپ مجرم ہے- ایک حدیث میں ہے کہ شیطان کسی گناہ سے اتنا خوش نہیں ہوتا- جتنا بیوی خاوند میں لڑائی ہونیسے ہوتا ہے مگر کوئی باپ بلاوجہ اپنی لڑکی کو غیر آباد کرنا نہیں چاہتا- اسکا علم خدا کو ہے۔

نمبر ۲۰:- سورتوں کی تقدیم تاخیر کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ پہلی رکعت میں سورہ کہف پڑھی- اور دوسری میں سورہ یوسف پڑھی تھی فقہانے بلا ترتیب سورتوں کا پڑھنا مکروہ لکھا ہے- مگر کوئی دلیل اسپر نہیں بتلائی- والعلم عند اللہ-

نمبر ۲۱:- درست ہے-

نمبر ۲۲:- نماز درست نہ ہوگی- کیونکہ اگر جرابیں اُتار سویا ہو تب بھی اور پہن کر سویا ہے تب بھی سونے سے وضو ٹوٹ گیا- اسلئے نئے سرے سے وضو کرکے جرابیں پہنے اور آئندہ کو مسح کرے-

نمبر ۲۳:- بنین پر بھی مسح درست نہیں-

# انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہوتا رہا ہے اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی شہادت نئے سرے سے ہوتی رہی- ابھی ختم نہیں ہوئی-

مرزاجی کو الہام ہوا ہے- اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنِّيْ اَمَرْتُ الْمَلٰئِكَةَ لَكُمْ زَادَ اللّٰهُ عُمُرَكَ (الحکم ۱۴-۲۴ اپریل ۱۹۰۹ء) یعنی جو تم چاہو سو کرو میں نے تمکو بخشدیا- انشاء اللہ امن پانے والے ہوگئے- جو چاہو کرو- میں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دیا- خدا نے تیری عمر زیادہ کردی- (مضمون بدستور در بطن قائل- ودیدہ باید- کہ وقت پیری شباب کی باتیں الٰہی ہیں جیسی خواب کی باتیں)

سرکاری رپورٹ ہے- کہ قادیان میں مئی کے پہلے ہفتہ مختتمہ ۷ مئی میں ۲۰- آدمی آلودہ طاعون ہوئے اور ۵۲ فوت ہوئے دوسرے ہفتہ مختتمہ ۱۴ مئی میں ۳۶- آلودہ ہوئے اور ۲۷ فوت ہوئے حالانکہ ۲۴- اپریل کو الحکم نے بڑی خوشی سے ایک غیر معمولی پرچہ نکالا تھا- کہ قادیان میں اب آرام ہے

ahmadimuslim.de

اس آرام سے بیماری کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ سچ ہے

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

**قبول اسلام**۔ مولوی غلام محی الدین خاں صاحب پیش امام جامع مسجد شاہجہانپور کے ہاتھ پر ۲ مئی کو تین آدمی مسلمان ہوئے احمد۔ مریم۔ بی اسلام من نام رکھے گئے۔ ۲۹۔ اپریل کو بھی ایک آدمی عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا۔ بی اسلام من سے اس کا نکاح کیا گیا۔ (شیخ احمد اللہ امروہوی)

**سیالکوٹ**۔ کے نائیوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ اپنی عورتوں کو براتوں میں ڈولیوں کے ساتھ نہ جانے دینگے سبب پڑگی ہے۔

**۲۲ مئی** کو انجمن اسلامیہ امرتسر نے حسب دستور مجلس مولود بڑی شان و شوکت سے کرائی۔ (خدا اسلام مسلمان بھائی کیا سنتوں سے فراغت پا چکے ہیں کہ بدعات میں مشغول ہو گئے ہیں۔ ابھی تو کئی ایک سنتیں بلکہ فرض بھی باقی ہیں۔ آہ

توکار زمیں را نکو ساختی — کہ با آسمان نیز پرداختی

مجلس مولود کے بدعت ہونے کا اقرار خود علماء حنفیہ کو بھی ہے خدا مسلمانوں پر رحم فرماوے اور انکو اتباع سنت کا شوق عطا کرے)

**۵ ماہ** کے زور و شور کے بعد آخر کار طاعون گیا ہے اب بالکل مفقود ہو گیا ہے۔ قریباً سات ہزار مرد عورتیں اور بچے اس کی نذر ہو چکے ہیں (افسوس قادیان میں ابھی تک ہے)

دربھنگہ میں ایک برہمن عورت جسے حسن مجسم بتایا جاتا ہے۔ کلام و منتر کے زور سے طاعون۔ سرطان۔ پھوڑا پھنسی اور زکام وغیرہ کے مریضوں کو اچھا کر رہی ہے۔ والعلم عند اللہ

**ماہ حال** کے پہلے نصف میں کل ہندوستان کی ریلوں کی آمدنی بمقابلہ ماسبق کے اسی عرصہ کی نسبت بقدر ۵ لاکھ روپیہ کے زیادہ ہوئی۔

**لارڈ کرزن** بہادر موجودہ انتظام کے مطابق ۲۳ یا ۲۴ ستمبر کو ہندوستان میں واپس آئینگے۔

**محکمہ** آب و ہوا نے پیشین گوئی کی ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں غضب کی گرمی پڑے گی خصوصاً رات کے وقت۔

(دیکھیے قادیانی گپ نہ ہو)

**میجر بیڈ**۔ ۳۰۔ اپریل کو بخیر و عافیت کابل پہنچ گئے اور امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ہز ہائینس کی ہتھیلی میں اپریشن کیا۔ جس سے وہ دن بھر کر سوئے امیر صاحب میجر صاحب موصوف سے بڑے خوش ہوئے ہیں۔

**کابل** کی خبریں مظہر ہیں۔ کہ افغانستان میں فصلوں کی حالت اچھی ہے۔

**لارڈ کرزن** لنڈن میں پہنچ گئے ہیں۔ ٹائمز نے ایک لیڈر میں لارڈ کرزن بہادر کی حکومت کی از حد تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ لارڈ موصوف بروقت یہاں پہنچے ہیں۔ کیونکہ ان کا مشورہ دربار مہم تبت ہوم گورنمنٹ کیلئے خاص طور سے مفید ثابت ہوگا

**روسی** جنگی ضرورت کے لئے لوگوں سے مویشی لے رہے ہیں۔ جس سے جاپانی سخت اظہار ناراضگی کر رہے ہیں۔

**دریائے یالو** کی لڑائی میں جاپانیوں کے ۳۰ افسر اور ۷۰۰ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے

**جاپانی** کامیابیوں نے روس میں خطرہ پیدا کر دیا ہے اور جنرل سٹاف راوی ہے۔ کہ تازہ ترین حالات طویل اور خونخوار جنگ کی خبر دیتے ہیں۔

**جرمن** اخبارات جو اب تک سرد مہری سے کام لے رہے تھے جاپانیوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

**روسیوں** نے چین کی ۲۶ کشتیاں چاول سے لدی ہوئی لیا ہو کے قریب گرفتار کی ہیں۔ جو ٹنسن کو جا رہی تھیں

**جاپانیوں** نے از سر نو پورٹ ایڈمز کی ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے اور پورٹ آرتھر کا سلسلہ رسل و رسائل وغیرہ پھر منقطع ہو گیا ہے (شاباش)

**جو روسی** دریائے یالو کی لڑائی میں مجروح ہوئے تھے ان کا

ahmadimuslim.de

جاپانی بڑی احتیاط سے علاج کرتے ہیں (انسانی ہمدردی یہی
۱۲ – کی شام کوزار میدان جنگ کو جانے والی فوجوں کو الوداع
کہنے کا ساکاف گئے ۔

گورنمنٹ چین نے اپنے قائمقاموں کے نام جو ممالک غیر میں مقیم ہیں۔ احکام نافذ کئے ہیں۔ کہ وہ تمام طاقتوں کو یقین دلا دیں کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ جنگ میں ثالثی کی پالیسی پر پورے طور سے کاربند رہیگی (چین بھی عجب بے غیرت ہے جاپان تو اسکے لئے لڑے مگر وہ علیحدہ ہوکر تماشہ دیکھا کرے)

جاپانی باوجود روسیوں کی سخت گولہ باری کے خلیج کرین کی سرنگوں کو ہٹا رہے ہیں۔

بمبئی میں راجہ بائی کا گھنٹہ گھر۔ ایک مشہور و خوبصورت عمارت ہے۔ پہلے ہی قریباً پانچسال کا عرصہ گذرا کہ اسپر سے گر کر یا بقول بعض گرائی جاکر دو پارسی لیڈیاں مر چکی تھیں۔ یہ افسوسناک و دردانگیز حادثہ لوگوں کو ابھی بھولا نہ تھا۔ کہ حال میں ایک اور پارسی نوجوان اسکے اوپر سے گر کر ہلاک ہو گیا۔

دہلی کے جینیوں نے آریوں کی ایک کتاب کے خلاف مجسٹریٹ ضلع کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا ہے اس کتاب میں آریوں نے جین مت والوں پر بڑے دل آزار حملے کئے ہیں

گورنمنٹ نے کوئٹہ میں سردارزادوں کی تعلیم کے واسطے ایک بورڈنگ بنانے کو ساٹھ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

بنارس میں سنسکرت یونیورسٹی کیلئے ۵ لاکھ روپیہ جمع کریں گے۔ آنریبل منشی مادھولال ایک لاکھ دینگے۔ (ہمارے لیڈروں کو عربی کی مخالفت ہی سوجھتی ہے)

شملہ میں گھوڑوں اور کتوں کی نمائش کا سالانہ جلسہ ۲ جون کو قرار پایا۔ انعام بٹینگے۔

بمبئی میں پلیگ ہسپتال کے ڈاکٹر لٹن ایچ چوکسے کو طاعون ہو گیا ہے۔ (کہیں مرزا صاحب قادیانی کو مُبا تو نہیں کہا؟)

کرسچن کالج مدراس کے ایک طالب علم نے ٹیکا چیچک کرایا۔ اسکے اثر سے مر گیا۔

ولایت میں پروفیسر وُلف نے دو نئے سیارے معلوم کئے بارھویں اور تیرھویں سطر کے درمیان (قومی اقبال کے نشان ہیں کہ ایک ایک جماعت بلکہ فرد فرد الگ الگ کام میں لگا ہوا ہے۔ کوئی علمی تحقیقات میں ہے تو کوئی تجارتی اور ملکی ترقی کی فکر میں۔ پھر ایک دوسرے کے حامی ہیں۔ یہی اسلامی تعلیم تھی۔ کہ اَلْمُسْلِمُوْنَ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا یعنے مسلمان تو ایک دیوار کی طرح ہیں جسکی ایک اینٹ دوسری کو تھامے ہوتی ہے مگر کیا ہم ایسے ہیں؟ افسوس اسکا جواب نفی میں ملتا ہے۔ آہ! ع
شریعت کے جو ہمنے پیمان توڑے + وہ لیجاکے سب اہل مغرب نے جوڑے

امریکا میں مسٹر کا خطاب موقوف کرینگے بجائے اسکے نام کے ساتھ پیشہ کا لفظ استعمال ہوگا۔

جنگ یالو میں پانچہزار جاپانیوں نے بیس ہزار روسیوں پر حملہ کرکے ان کو تتر بتر کر دیا تھا۔ (انگریزی اخباروں کی روس سے بیجا تعصب کا نمونہ ہے)

جاپانی تارپیڈو پانچ سرنگیں دریافت کرکے انکو اڑا کے روسی گولہ باری سے بے پروا ہیں۔

اس مضمون کی تار خبر آئی ہے کہ روسیوں نے نیوچوانگ کا علاقہ بالکل خالی کر دیا۔

سنا جاتا ہے کہ جاپانی فوج میں کرنیل کے عہدہ پر ایک ترک افسر بھی ہیں۔ ان کا نام نامی عبداللہ یوسف آفندی ہے۔

لنڈن میں جو لوگ بے مقدرت اور آوارہ گرد پہنچ جاتے ہیں۔ ان کے روکنے کیلئے پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش ہے۔ اسکے بعد کوئی بیکار آوارہ باشندہ غیر داخل نہ ہوگا۔

ڈاکٹر عطا محمد صاحب خاں بہادر حضور والیسرائے کے آنریری اسسٹنٹ سرجن مقرر کئے گئے ہیں۔

ایک جلیل القدر نوجوان میم صاحبہ مسماۃ میڈم کنڈورف نے روسی فوج میں اپنا نام لکھوایا ہے جو منچوریا کو روانہ ہونیوالی ہے اور قزاقوں اور اندازوں کی اصل رجمنٹ میں شریک ہونگی خاص پایہ تخت سے یہ اول لیڈی ہیں جو میدان جنگ میں مردانہ وار نکلی ہیں +

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

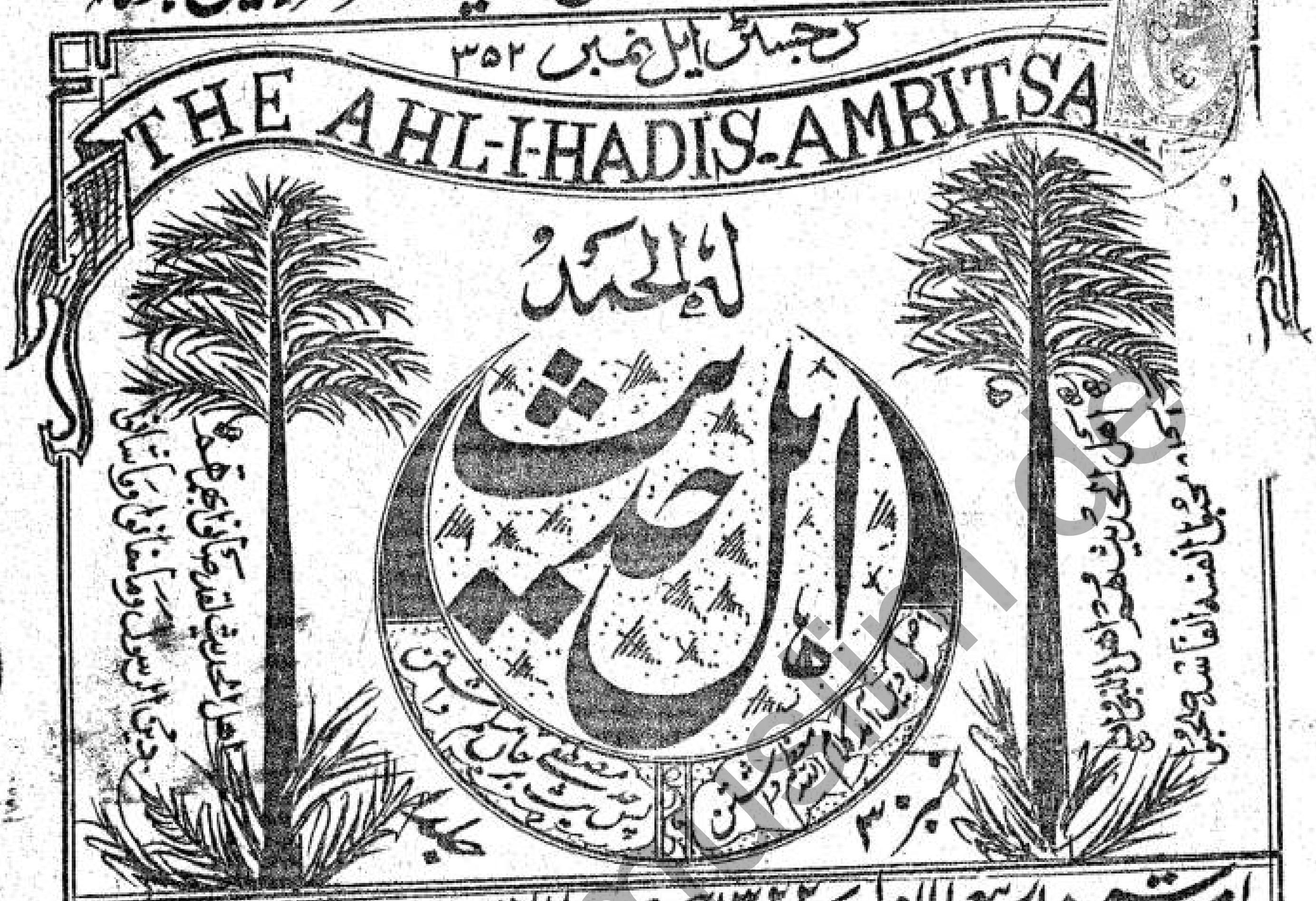


امرتسر ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۳ جون سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عہ

والیان ریاست سے عہ

روسا اور جاگرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۔ عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

## ضروری گذارش

اپنے معزز ناظرین اخبار سے بارہا عرض کیا گیا کہ اپنا نمبر چیٹ ضرور لکھا کریں۔ مگر ہمارے مہربان توجہ مبذول نہیں فرماتے۔ اور بعض اصحاب لکھتے بھی ہیں تو بجائے نمبر چیٹ کے اخبار کا رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ امید ہے۔ کہ ہمیں اپنے معزز اصحاب سے آئندہ شکایت کا موقع نہ ملیگا ۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر۔ ہر خریدار کو نمبر چیٹ لکھنا چاہئے

# نفسِ ناطقہ اور اوس کے کام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۳) تعلقات کا مطالعہ:- آؤ! اب پھر اسی قصہ کی طرف رجوع کریں - اور خاص اپنی تحریر کی کسی ایسی ہی بات کو یاد کرکے اس قصہ کو گرم اور تازہ کریں

اِس تمام تجربہ کے امتحان سے جو بات ثابت ہوتی ہے - یہ قصہ اس پر صاف طور پر دلالت کرتا ہے - یعنی یہ بات کہ تجربہ کی مختلف صورتیں (مثلاً توجہ - ادراک - یادداشت وغیرہ) ایک دوسرے پر منحصر ہیں - جس حیثیت سے یہ حکایت الٰہی بیان کی گئی ہے - اس سے ثابت ہوگیا ہے کہ شوق کے تاثر نے کس طرح توجہ کو بیدار اور قائم کردیا - اور توجہ نے ادراک کے نشو و نما پر کیونکر اثر ڈالا - کیونکہ اگر ہمکو شوق نہ ہوتا اور ہم توجہ نہ کرتے - تو ہم اُس شخص کے پاس سے غالباً یونہی بغیر شناخت کئے نکلجاتے -

اِس حکایت سے یہ بھی ثابت ہوگئی ہے - کہ مشابہت اور عدم مشابہت پر کس طرح غور کرنی چاہیے اور پوری شناخت سے چیزوں کا ادراک کرنیکی غرض سے تصور کرنا - یاد کرنا اور خیال کرنا ضروری ہیں • اس حکایت سے یہ بھی ثابت ہے - کہ شوق اور توقع وغیرہ کے تاثرات کس طرح ادراک اور خیالات پر اثر ڈالتے ہیں - اور علی ہذا القیاس تاثرات پر ادراک - حافظہ اور خیالات کا اثر کس طرح پڑتا ہے اور آخر میں ہمکو یہ بات معلوم ہوئی ہے - کہ تدبیر اور پسند کی طرف تاثرات رہنمائی کرتے ہیں - اور اگر ٹھیک ٹھیک اس بات پر غور کریں - تو اس سوال کو حل کرنے کے ارادہ ہی میں کہ یہ کون شخص دور سے آرہا ہے؟ ایک طرح کی تدبیر یا پسند مضمر ہے بلکہ توجہ اور حافظہ کی اُس تمام کوشش میں بھی جس نے آخرکار اس سوال کے حل کرنے کی طرف ہدایت کی تھی - یہی بات پائی جاتی ہے -

(۴) مطالعۂ ذات:- ایک اور واقعہ جو اس تمام مطالعہ کو صحیح طور پر سمجھنے کیلئے بہت ضروری ہے اُسکو دریافت کرنے کے لئے ہمکو اپنے قصہ کے معنوں پر زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے - اگر ہم اپنے دل سے یہ سوال کریں - کہ وہ ادراک - خیال - تاثر - تدبیر وغیرہ کس شخص کے تھے؟ تو ہمکو فوراً یہ جواب ملے گا - کہ یہ سب چیزیں درحقیقت میری ہی تھیں - میں نے دیکھا تھا - میں نے ادراک کیا تھا - میں نے یاد کیا تھا - میں خوش یا پریشان ہوا تھا - میں نے تدبیریں کی تھیں - میں نے پسند کیا تھا - اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی؟ تمکو کس طرح معلوم ہوگیا - کہ ادراک کرنے خیال کرنے - اثر قبول کرنے اور تدبیر کرنے کے واقعات تمہارے نفس سے تعلق رکھتے ہیں؟ تو اس کے جواب میں معمولی آدمی غالباً صرف منہ دیکھتا رہجائیگا - مگر یہ منہ دیکھنا گویا یہ کہنا ہے کہ اس قسم کے واقعات کی بابت یہ خیال کرنا کہ وہ نفس کے سوا کسی دوسری شئے سے متعلق ہیں میری طاقت سے بالکل باہر ہے -

بیشک جب میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ واقعات پیش آرہے ہیں - یا اس بات کو یاد کرتا ہوں - کہ وہ پیش آئے تھے - تو میں یہی سمجھتا ہوں - اور یہی یاد کرتا ہوں - کہ وہ میرے ہی نفس سے تعلق رکھتے ہیں - جو واقعات مجھے اس طرح معلوم ہوئے ہیں یا مجھے یاد ہیں - اُن سب کا موضوع میں ہی ہوں - پس علم النفس میں اسی حیثیت سے اس قسم کے واقعات پر بحث کی جاتی ہے - اسکو باطنی حیثیت کہتے ہیں - کیونکہ علم النفس کسی موضوع یا نفس کے تجارب و افعال کا مطالعہ ہے -

پس ہم دیکھتے ہیں - کہ علم النفس میں اُن تمام واقعات سے بحث ہوتی ہے - جن کا مطالعہ اس حیثیت سے کیا جاتا ہے کہ وہ دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں - اور کسی خاص شئے سے جسکو موضوع یا شخص کہتے ہیں متعلق ہیں جسکو

ahmadimuslim.de

ہر شخص معمولی طور پر لفظ "میں" یا "ہم" خودی سے تعبیر کرتا ہے۔ اسی باطنی تعلق سے اس علم کے واقعات کا مطالعہ کرنے کے ذریعہ سے یہ علم بحیثیت سائنس ترقی کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس علم میں جن واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ وہ وہی خیالات۔ تاثرات اور تدابیر ہیں۔ جنکی نسبت ہر ایک موضوع جب کبھی اُن کا خیال کرتا ہے۔ یہی کہتا ہے۔ کہ وہ خاص میرے ہی ہیں +

(۵) **شعور اور نفس**۔ یہاں تک ہمنے اُن مختلف قسم کے واقعات کا ذکر کیا ہے۔ جن سے علم النفس بحث کرتا ہے۔ مثلاً توجہ۔ ادراک بذریعہ حواس۔ یادداشت۔ خیال۔ تاثر۔ تدبیر وغیرہ کے واقعات لیکن ہمکو ایک ایسی اصطلاح کی ضرورت ہے جو ان سب پر بالاشتراک صادق آسکے۔ کیونکہ اگر ان تمام واقعات پر اس حیثیت سے غور کی جائے۔ جس حیثیت سے علم النفس اُن پر بحث کرتا ہے۔ تو اُن میں فی الحقیقت کوئی نہ کوئی شئے مشترک ضرور پائی جاتی ہے۔ اب ہم اس شئے کو۔ جو ان سب سے بالاشتراک تعلق رکھتی ہے لفظ شعور کے نام سے نامزد کرینگے۔ اور یہ سوال کہ شعور سے کیا مراد ہے؟ اگر ممکن ہوا۔ تو ہم زیادہ تخصیص کے ساتھ اس سوال کے جواب کو آئندہ پر چھوڑ دینگے۔ پس توجہ۔ ادراک حافظہ۔ تصور۔ خیال۔ تاثر۔ اور پسندیدگی سب شعور کی مختلف صورتیں کہ سکتے ہیں۔ یا اگر زیادہ اچھی طرح بیان کیا جائے۔ تو یہ کہینگے۔ کہ کسی شئے پر توجہ کرنا۔ خواہ وہ کوئی شئے ہو۔ کسی شئے کا ادراک کرنا۔ خواہ شئے مدرکہ کچھ ہی ہو۔ کسی شئے کو یاد کرنا خواہ شئے یاد کردہ کچھ ہی ہو۔ وغیرہ یہ سب شعور کی حالتیں ہیں یا اس کے عمل ہیں +

مگر ان تمام مختلف صورتوں میں ہم ہی شعور حاصل کرتے ہیں۔ ہم ہی ان تمام مختلف عملوں کو پورا کرتے ہیں۔ یا۔ اُن تمام مختلف حالتوں میں موجود رہتے ہیں۔ اگر اس حیثیت سے نظر کی جائے۔ کہ ہم ذی شعور بننے کے قابل ہیں۔ اور ان تمام مختلف صورتوں میں شعور حاصل کرنے کی صحیح قابلیت رکھتے ہیں۔ تو ہم اپنے آپ کو نفس یا روح کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے صفت "روحانی" (یا نفسانی) کا اطلاق ان ہی تمام واقعات۔ افعال اور حالتوں پر ہو سکتا ہے۔ پس ان سب کو بہ حیثیت مجموعی اپنی روحانی زندگی۔ یا اپنے نفس کی زندگی کہ سکتے ہیں۔

(۶) **علم النفس کی تعریف**:۔ جو کچھ یہاں تک بیان کیا گیا ہے اب اُس کا ماحصل مفصلہ ذیل تعریف میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

**علم النفس وہ سائنس ہے جسمیں شعور کی حالتوں یا واقعات سے بہ حیثیت کذائی بحث کیجاتی ہے اور اس اعتبار سے یہ علم اِن حالتوں کے اس موضوع کی زندگی کا سائنس کہاتا ہے۔ جسکو خودی یا نفس کہتے ہیں۔**

علم النفس میں بہ حیثیت سائنس صرف واقعات سے بحث نہیں کرنی چاہئے۔ اور صرف یہی بات نہیں بتانی چاہئے کہ وہ واقعات کیا ہیں اور باہمی مشابہت یا عدم مشابہت کے لحاظ سے دوسرے سے کس طرح تمیز کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ اُن کی تشریح بھی کرنی چاہئے۔ کہ وہ کن کن حالتوں میں واقع ہوتے ہیں۔ کس ترتیب سے واقع ہوئے ہیں۔ اور یہ بات بھی کہ پیچیدہ اور بعد کے واقعات آسان اور ابتدائی واقعات پر کس طرح منحصر ہیں۔ پس علم النفس کا مقصد یہ ہے۔ کہ روحانی زندگی کے نشو و نما کو بیان کر سکے۔ اور اُس کی تشریح کرے۔ (عمر جبیل)

# مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

ماہ مارچ کے رسالے میں جو اعتراضات خمسہ چکڑالوی صاحب نے کئے تھے اُن کے جوابات تو بفضلہ تعالےٰ دے دئے گئے۔ اپریل کے رسالے میں بھی ایک مضمون اسی قسم کا نکلا ہے۔ جس کے دیکھنے سے ان بیچاروں کی اندرونی حالت کا نقشہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کہاں تک انکو حقانیت سے عداوت اور سچائی سے ضد ہے اپریل کے رسالے میں اور حدیثوں پر اعتراض کئے گئے ہیں مگر

ahmadimuslim.de

والے کہ ان اہل قرآن کی قرآن دانی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ اعتراضات سے پہلے ایک تمہید ہے۔ جس میں جی کھول کر حدیث اور حدیث کے ماننے والے دنیا کے کل مسلمانوں کو خوب ہی کوسا ہے۔

"نقل مشہور ہے۔ اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں"
"عجیب الخلقت ہے۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت"
"یہی حالت احادیث کی ہے اونٹ کی فطرت صرف ریگستان"
"میں چلنے کی ہے نہ کہ کوہستان اور تری کے میدان میں"
"جہاں پاؤں پھسلتے ہی اس غریب کی ٹھڈی پسلی کا تار"
"و پود بکھر جاتا ہے۔ پس اینڈی بینڈی بے سر و پا الستم"
"والیہم حدیثیں مقلدین آئمہ و مقلدین رواۃ (اہلحدیث) کو"
"ہی پیش چلتی ہیں اور جو لوگ صراط سویا سیدھی راہ"
"(قرآن مجید) پر چلتے ہیں۔ وہ احادیث کو تار عنکبوت"
"سے بھی زیادہ کمزور اور ناقابل اعتماد سمجھتے ہیں"
"وہ تو فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یؤمنون الایۃ"
"پر عمل کرتے ہیں۔"

ہاں صاحب! قرآن مجید میں بھی آپکی اس تقریر کی تصدیق پائی جاتی ہے۔ جہاں ارشاد ہے۔ مَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ۔ یعنے نہ ماننے والوں کو نہ کوئی نشان فائدہ دے سکتا ہے۔ نہ ڈراوا۔ پھر آپ لکھتے ہیں:۔

"ظاہر ہے کہ جیسے رسالہ اشاعۃ القرآن جاری ہوا ہے"
"عاملین بالفقہ اور عاملین بالحدیث (دو نو قسم کے مقلدین)"
"پر قیامت برپا ہے اور جیتے جی ہی انگاروں پر لوٹ"
"رہے ہیں۔ حیلوں۔ حوالوں اور طرح طرح کی فضول تاویلوں"
"سے قرآن کو گھٹاتے اور عمرو زید کے کلام یعنے حدیث"
"کو بڑھاتے ہیں۔ کیا قرآن کی رو سے یہ لوگ مسلمان ہیں؟ کیا"
"قرآن معطل چھوڑ دینے کو نازل ہوا ہے؟ کیا قرآن میں"
"احادیث پر عمل کرنے کا حکم ہے؟ کیا آنحضرت صلعم بجائے"
"رسول ہونے کے مختار مطلق اور وکیل ہیں؟ خدا"
"تعالیٰ تو آپ کو یہ حکم دیتا ہے۔ قل (او ادری) ما یفعل"
"بی ولا بکم (یعنی کہدے اے محمد صلعم کہ میں نہیں جانتا"
"کہ میرے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا بھلا کوئی"
"موکل اپنے وکیل کو ایسا حکم دیسکتا ہے اس صورت میں"
"تو وکیل وکیل ہی نہیں رہتا۔ پیغمبر صاحب کو تو یہ"
"بھی معلوم نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ قیامت کو ان"
"ان کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ کیا معاملہ"
"کرے گا۔ اور مقلدین آپ کو شفیع یقین کرتے"
"ہیں۔ یہ شفاعت کا مسئلہ کیا نصاریٰ کے مسئلہ"
"کفارہ سے کچھ کم ہے؟ اس سے بڑھ کر شیعوں نے"
"امام حسین کے خون کو امت کا کفارہ بنا دیا۔ اور ان کے"
"مجتہدوں نے حکم لگا دیا۔ کہ من بکی علی الحسین"
"وجبت لہ الجنۃ۔ یعنی جو شخص حسین پر رویا۔ اس پر"
"جنت واجب ہو گئی۔ لیجئے تکالیف شرعیہ نماز۔ روزہ"
"حج۔ زکوۃ سب ساقط ہو گئیں۔ پیغمبر صاحب علیہ السلام"
"اور حسین نے سب کو بخشوا دیا۔ بہت سستے چھوٹے"
"کہیں نہ پھٹکری اور جنت میں داخل۔ پس شیعہ"
"اور سنی دونوں ایک گھاٹ اترے ہیں۔"

قیامت تو کیا بپا ہوتی۔ البتہ قیامت کی علامت بیشک دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ رسالہ اشاعۃ السنہ میں بھی اس امر کی تصدیق کی گئی ہے۔ کہ وہ علامت جو حدیث شریف میں ہے:۔

يَفْشُو الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ الْعِلْمُ قَبْلَ الْقِيَامَةِ یعنے قیامت سے پہلے جہالت کا شیوع ہوگا اور سچا علم (جو مشکوۃ نبوت سے دنیا میں آیا ہوگا) اٹھ جائیگا۔ گو ابھی تک خدا کے فضل سے قرآن و حدیث دیگر علوم حقہ کی ترقی ہے۔ اور کسی ایسے ویسے کو ناکام کوشش سے کچھ فرق نہیں آیا۔ لیکن ع

ڈر رہے کہ کہیں نام ہی مٹ جانے سکا
مت سے ایسے دور زماں الٹ رہا ہے

بیشک قرآن مجید کی عظمت کم کرنیوالا بے ایمان ہے مگر افترا کرنیوالا بھی از فرمان والا شان جسمیں ارشاد ہے:۔

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا :- یعنے جو لوگ کسی مسلمان کو بغیر کرنے کسی گناہ کے تکلیف دیں - یعنے ناکردہ گناہ اوسکی طرف نسبت کرے تو اُس نے بڑا ہی بہتان اور صریح گناہ اپنے سر پر اُٹھایا پس آپ سوچ لیں - کہ خدا کی سچی کتاب جسکی بظاہر آپ تائید کرتے ہیں - آپ کے حق میں کیا فیصلہ کرتی ہے - ہاں یہ سوال معقول ہے - کہ کیا قرآن میں احادیث پر عمل کرنے کا حکم ہے ؟ بیشک ہے اور ہم بارہا ثبوت دے چکے ہیں سُنیئے خدا فرماتا ہے !-

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر

یعنے ایمانداروں اور مسلمانوں کیلئے اللہ کا رسول ایک عمدہ نقشہ ہے پس اس نمونہ کے مطابق عمل کریں - دیکھیئے رسول علیہ السلام کو مسلمانوں کے لئے کیسا نقشہ بنایا ہے - کہ ہر ایک کام میں اُن کی پیروی کی جاوے - کسی خاص امر اور فعل میں نقشہ نہیں فرمایا - بلکہ عام طور پر اسوہ لکھا ہے - پس بموجب اس آیت کے ضروری ہے - کہ مسلمان آنحضرت کی چال چلن اختیار کریں پس وہ بجز احادیث کے کیونکر ممکن ہے - کہاں سے آپ بتلا سکتے ہیں - کہ آپ دن کو کیا کرتے تھے رات کو کیا کرتے تھے گھر میں آپکا برتاؤ و طریق کیا تھا ؟ باہر کیا تھا ؟ مجلس میں کیا تھا ؟ خلوت میں کیا تھا ؟ یہ تو کیا ہی ثابت کریں گے - آجتک نماز کا طریق تو آپ سے ثابت نہ ہو سکا - ہاں آیت ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کے خوب معنے سمجھے کہ قیامت کے روز سے متعلق ہے - کیوں نہ ہو - اہل قرآن کی تفسیر دانی بہی تو ہے - کہ خود قرآن ہی کے خلاف جبتک نہ ہو - تفسیر ہی کیا ہوگی - سنیئے مولانا اگر یہ آیت قیامت کے متعلق ہے - تو دوسری آیت کے کیا معنے ہیں - جس میں ارشاد ہے :-

یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم

یعنے قیامت کے روز خداوند تعالی پیغمبر علیہ السلام کو اور اُن کیساتھ والے ایمانداروں کو ذلیل نکریگا - بلکہ اُنکا نور اُن کے دائیں بائیں چلتا ہوگا - ایک اور آیت میں فرمایا :-

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا - یعنے ضرور تیرا پروردگار تجھے ایک عالیقدر محمود مقام پر قائم کریگا - اور فرمایا -

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

یعنے تیرا پروردگار تجھے اتنا دیگا - کہ تو راضی ہو جائیگا - کہیئے ! اتنی آیات صریحہ کے ہوتے بھی آپنے اس آیت کو قیامت کے متعلق کرکے یہ کہدیا - کہ آنحضرت کو خود اپنے انجام اور حشر کی خبر نہ تھی - جسکے صاف یہ معنے ہیں - کہ آنحضرت کو خود اپنی نجات کے ہونے کی بھی خبر نہ تھی - اگر آپ کے یہی معنے ہوں تو کچھ شک نہیں - کہ عیسائیوں کے اعتراضات پر پھر پہاڑ خوب زور سے پڑیگی اور آپ اسکے باعث ہونگے جسکی جزا خیر کے مستحق بھی آپ ہی ہونگے -

ایک کمال آپنے یہ کیا - کہ اہل قرآن کہلا کر قرآن کی آیت بھی صحیح نہیں لکھی یعنے :- قل لا ادری - حالانکہ تمام قرآن میں یہ الفاظ نہیں ملتے -

رہا شفاعت کا مسئلہ اس میں بھی آپنے کبھی سے کام لیا اہل قرآن کہلا کر خود قرآن کو بھی خوب غور سے نہیں دیکھا سنئے ہم جو استدلال مسئلہ شفاعت پر کریں گے - آپ کے گدھے کی عورت سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا - غور سے سنئے ! خدا فرماتا ہے :- ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما :- یعنے منافق اگر اپنے نفسوں پر ظلم کرکے حضور نبوی میں آتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے - اور رسول علیہ السلام بھی اُن کے لئے بخشش مانگنا چاہتے تو ضرور خدا اُن کو بخشدیتا - کہئے یہ شفاعت ہے یا کچھ اور اسی دنیا میں خدا اپنی نبی کی شفاعت سے گناہ بخشدینے کا وعدہ کرتا ہے - تو قیامت میں شفاعت سے آپکو کیوں استعجاب ہے - بحالیکہ خود خدا فرماتا ہے :-

ahmadimuslim.de

لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا

ایک مقام پر فرمایا:-

لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ :-

یعنے انبیاء اور ملائکہ خدا کے اذن سے شفاعت کرسکیں گے

جب قرآن شریف سے بالاجمال انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کا ثبوت ملتا ہے - اور خصوصاً سید الانبیاء کی شفاعت دنیا میں بھی ثابت ہے - اس اجمال کی تفصیل اگر حدیث نبوی سے ثابت کردی جائے - تو آپ جیسے معترض کو اعتراض کرتے ہوئے یہ خیال بھی تو نہیں آتا - کہ تفصیل کے انکار سے اجمال کا انکار بھی لازم آئیگا -

باقی امام حسین رضی اللہ عنہ کی بابت کوئی شیعہ آپکو جواب دیگا

پھر آپ لکھتے ہیں :-

"مقلدین رواۃ (اہلحدیث) شخصی مقلدین پر اعتراض کرتے تھے کہ یہ لوگ قول امام کے مقابلے میں احادیث کو نہیں مانتے ہیں - اور مشرکین فی الرسالۃ ہیں - ایسے اور بھی ہیں اب تمہارے بول کا سرنیچا ہو گیا - یعنے اہلحدیث قرآن کو نہیں مانتے - اور اس کے مقابلے میں ہزار ہا راویوں کے اقوال کو مانتے ہیں - مقلدین ائمہ اربعہ تو اپنے ایک ہی امام کے مقلد تھے - اہلحدیث نے ہزار ہا امام بنالئے جو ضعیف سے ضعیف حدیث کا راوی بھی جو کچھ کہے وہ صحیح اور کروڑوں مقلدوں کا ایک مستند اور مسلمہ امام جو کچھ کہے وہ غلط - یہ تو مقلدین سے بھی بدتر نکلے اگر وہ مشرکین فی الرسالۃ ہیں - تو یہ حدیث پرست مشرکین فی التوحید ہیں - دونوں ٹکسالوں کے سکوں میں کچھ بھی فرق نہیں - اب رہا کھوٹا یا کھرا - یہ قرآن مجید کے ماننے سے معلوم ہو سکتا ہے - ماحصل یہ ہے - کہ قرآن مجید کے چھوڑنے والے اور ایک معنے سے قرآن مجید کو منکر سب ہی ہیں -"

اس کلام میں بھی آپنے اپنے معمولی کذب اور افترا سے کام لیا ہے جبکہ کوئی مثال آپ نہ دے سکیں گے - کہ فلاں امر میں اہلحدیث نے خلاف ضعیف سے ضعیف راوی کے قول کو قرآن شریف پر ترجیح دی ہے - آپ جواب کے مستحق نہیں - آپکو ذرہ بھر بھی خدا کا خوف ہوتا تو آپ کبھی بھی یہ نہ کہتے - آپکو یاد نہیں - کہ اہل حدیث کا تو یہ مذہب ہے - کہ سوائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی راوی کا قول سند نہیں - خواہ صحابی ہو - یا تابعی - ایسے قول کو اہل حدیث بعبارت موقوف کہتے ہیں - اصول حدیث کی تمام کتابوں میں بالتصریح ملتا ہے - کہ اقوال موقوفہ سند نہیں - دیکھو شرح نخبہ مقدمہ ابن الصلاح وغیرہ کسقدر افسوس کا مقام ہے - کہ آپ اہل قرآن ہو کر ناحق جھوٹے افترا لگا کر اپنی فتح کا نقارہ بجانا چاہتے ہیں - جھوٹ بولنا اور کسی فریق یا کسی شخص پر ناحق کے افترا لگانا ایسا کبیرہ گناہ ہے - کہ پائخانہ کھانے کے برابر ہے - سچ کہنا یہ وصف آپنے پنڈت دیانند سے سیکھا ہے - یا لیکھرام یا دھرمپال سے - ان تینوں میں سے ایک کی شاگردی تو آپنے ضرور کی ہے -

جس طرح گور پرستوں اور پیر پرستوں نے اپنے ولیوں اور پیروں کی کراموں کے خلاف قصے اپنی اپنی کتابوں میں گھڑ رکھے ہیں - کہ فلاں قطب نے یہ کہا - اور یوں کہا اور فلاں غوث نے یہ حکم دیا - اور یہ کرشمہ دکھایا یہی کیفیت راویان حدیث کی ہوئی - ہزارہا لغو اور خلاف عقل حدیثیں بھری ہوئی ہیں جنکو مثل قرآن بنایا اور یقین کیا جاتا ہے - لیکن اماموں سے جو حدیثیں مروی ہیں اور جن پر انہوں نے عمل کیا ہے وہ تمامہ مثل قرآن نہیں یعنی جو حدیث تقلیداً اپنی سمجھ میں آگئی - وہ مثل قرآن ہے - اور جن احادیث پر دوسرے مقلدین عمل کرتے ہیں - وہ ہزلیات ہیں - یہ تو اچھا خاصہ اتباع ہوائے نفس ہوا - جسکی ممانعت کلام مجید میں ہے - افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ یعنے اے محمد تونے اس شخص کو دیکھا - جس نے اپنے ہوائے نفس کو خدا بنالیا - پھر

اہلحدیث ہی احادیث کو مثل قرآن کہتے ہیں مقلدین نہیں کہتے۔ وہ قول امام کو واجب العمل سمجھتے ہیں اور وہی ان کے نزدیک مثل قرآن ہے۔ وہ اہل تقلید یہ اہلحدیث ع للناس فیما یعشقون مذاہب :-

قاعدہ ہے۔ کہ جس شے کو انسان دوست رکھتا ہو اپنے کو اسی کی جانب منسوب کرتا ہے۔ اہل قرآن قرآن کو عزیز رکھتے ہیں (اور ہر مسلمان کو عزیز رکھنا چاہیئے) وہ اپنے کو قرآن کیجانب منسوب کرتے ہیں ؎

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار    فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

پھر زبان پر تو یہ قول۔ اجی صاحب! قرآن پر عمل کرنیکا کون منکر ہے اور جب اہل قرآن کا نام بھی آجائے تو آگ سر سے لگے اور تلووں سے نکل جائے۔ علماء مقلدین و اہلحدیث اپنے کو بڑے فخر سے اہل الذکر۔ اہل ہدیٰ۔ اہل ایمان۔ اہل فرقان بتلائینگے۔ مگر اہل قرآن کے نام سے جل بھن جائینگے۔ حالانکہ مذکورہ بالا سب نام قرآن مجید ہی کے ہیں۔ یہ تعصب و نزاع لفظی نہیں تو کیا ہے؟

کوئی پوچھے۔ اہل قرآن تم سے کیا چاہتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ یہی کہ قرآن پر عمل کرو۔ اور ہمکو وہ قرآن ہی کافی ہے۔ جو احسن الحدیث ہے۔ لیکن از تعصب اور کورانہ تقلید ماننے بھی دے۔ اہل قرآن تو اپنے دلائل صرف قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ اور مقلدین روایات احادیث سے۔ گویا خدا کے کلام کا معارضہ اور مقابلہ انسانوں کے کلام سے کیا جاتا ہے۔

بھلا قرآنی صاحب اس کے جواب میں اگر کوئی شخص قرآن شریف پر عمل کرنے کو لعنت اللہ علے الکاذبین کہدے۔ تو آپ ناراض تو نہ ہونگے۔ اہل قرآن کے نام سے اس لئے لوگوں کو رنج ہوتا ہے۔ کہ اس لفظ کے مصداق بننے کے جو لوگ مدعی ہیں۔ جن میں یہ وصف ہیں ۱ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ۲ قرآن شریف کے اتباع کا دعوی کرکے اس کی تحریف کرلیتے ہیں مثلاً جہاں رسول کے اتباع کا حکم ہے۔ وہاں رسول سے مراد قرآن بتلاتے ہیں حالانکہ یہ معنے کلام عرب اور اصول عربیت کے خلاف ہیں بلکہ خود منشاء خداوندی کے بھی مخالف۔

۳۔ صحابہ کبار اور آئمہ اطہار اور بزرگان دین اور محدثین کو گمراہ بتلاتے ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اتباع طاغوت کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نہ اسلئے کہ آپ قرآن شریف کے اتباع کا دم بھرتے ہیں۔ اگر آپ قرآن شریف کے متبع ہوں تو

چشم ما روشن دل ما شاد

پھر آپ لکھتے ہیں :-

شخصی اور رواتی مقلدین کا بڑے سے بڑا دعوی یہ ہے کہ حدیث مثل قرآن ہی۔ حالانکہ اس سے بھی قرآن ہی کی فضیلت اور ترجیح نکلتی ہے یعنی قرآن اصل ہے اور حدیث اسکی مثل یعنی نقل ہے۔ کجا اصل کجا نقل۔ زید مثل شیر ہو ظاہر ہے۔ کہ شیر کا درجہ بڑھا ہوا ہے۔ اگر مشبہ اور مشبہ بہ درجے میں برابر ہیں تو تشبیہ محض فضول بلکہ تحصیل حاصل ہو جائے اور غور سے دیکھئے تو یہ دعوے بھی محض زبانی ہے اور در حقیقت ان کے نزدیک حدیث مثل قرآن نہیں۔ بلکہ قرآن سے افضل ہے ورنہ وہ اپنے کو ہرگز عامل بالحدیث ثابت نکرتے بلکہ عامل بالقرآن ثابت کرتے قرآن کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ حدیث کو قرآن سے افضل اور قرآن پر قاضی قرار دیا گیا۔

نعوذ باللہ من ہذا العقیدۃ ۔

اس میں بھی آپ نے معمولی افترا اور بہتان سے کام لیا ہے اہلحدیث اسلئے اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ کہ حدیث چونکہ ان کے نزدیک قرآن شریف کی شرح اور تفسیر ہے اسلئے شرح کی طرف منسوب ہونیسے اصل متن کی طرف نسبت خود ہی ہو جاتی ہے اور متن کی طرف نسبت ہونیسے شرح کا انتساب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً جو شخص شرح ملا پڑھتا ہوگا۔ وہ کافیہ بھی اسی میں پڑھیگا۔ مگر کافیہ خواں شرح ملا پڑھنیوالا

امام الدین

ahmadimuslim.de

میں شمار نہ ہو سکیگا۔ یہ نہیں کہ اہل حدیث قرآن چھوڑ کر حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ اسکی کوئی مثال آپ دینگے۔ تو جواب دیا جائیگا۔ سو سست یہ صرف آپکا ایجاد بندہ ہے (باقی باقی)

# قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو

نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں

ناظرین کو واضح ہو۔ کہ مرزا صاحب بخیال خود ملہم ہیں۔ منجملہ اُن کے الہاموں کے اسوقت قابل غور بقصد ذیل الہام ہے۔

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم انہ اوی القریۃ الخ رسالہ
دافع البلاء صفحہ ۷ سطر ۷

مرزا صاحب اس الہام کی تفسیر یوں فرماتے ہیں۔ اس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئی ہیں۔ (اول) یہ کہ طاعون اسلیئے دنیا میں آئی ہے۔ کہ خدا کے مسیح موعود (یعنے مرزا صاحب) سے نہ صرف انکار کیا گیا۔ بلکہ اسکو دکھ دیا گیا۔ الخ رسالہ دافع البلا صفحہ ۸ سطر ۱۹ و ۲۰۔ دوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ طاعون اُس حالت میں فرو نہ ہوگی۔ کہ جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں گے۔ (یعنے مرزا صاحب کو) اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آئیں گے۔ الخ رسالہ دافع البلاء صفحہ ۹ شروع سطر ۱۔ معترض۔ مرزا صاحب طاعون کا سبب اگر آپکی مسیحیت کا انکار ہی ہے۔ اور فرو ہونا طاعون کا آپکے دعوائے مسیحیت پر موقوف ہے۔ تو بہتر ہے۔ کہ آپ گورنمنٹ کو اطلاع دیدیں کہ ٹیکہ وغیرہ جو انسداد طاعون کے لیئے تدابیر کر رہی ہے۔ اور روپیہ ضائع نہ کریں۔ تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ خداوند تعالی بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں ہے۔ گو ستر برس تک دنیا میں رہے۔ قادیان کو اسکے خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اسکے رسول کا تخت گاہ ہے۔ الخ رسالہ دافع البلا صفحہ ۱۰ شروع سطر ۲۔

معترض۔ ناظرین کو واضح رہے کہ یہ ایک ایسا صاف دعوای مرزا صاحب کا ہے۔ جسکی ذرہ بھی تاویل نہیں ہو سکتی۔ کیا کوئی ایسا بشر ہوگا جسکو معلوم نہ ہوگا۔ کہ قادیان اسقدر طاعون سے تباہ ہو گیا جو بمقابلہ گرد و نواح بہت بڑھکر ہے ہم ایک فہرست خاص باشندگان قادیان کیطرف سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو اونہوں نے طاعون کی حالت میں ہمارے پاس ارسال کی تھی۔ مگر وہ صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ مرزائیوں کی تعداد اموات اسلئے کم ہے۔ کہ شروع ہی میں سب مرزائی بھاگ گئے تھے چنانچہ مرزا صاحب کا اسکول وغیرہ بند ہو گئے تھے ممکن ہو کہ اسکے بعد بھی کئی اموات ہوگئی ہوں وہ فہرست یہ ہے۔ ہندو ۱۰۰ مسلمان ۱۵۰ مرزائی ۵۰ چوہڑے ۲۵

معترض۔ مرزا صاحب ابھی تو دو سال کامل بھی گذرے نہیں کہ قادیان جسکو حضور دار الامان سے مشہور کرتے تھے طاعون سے تباہ ہو گیا۔ کیا اب آپکے الہامات سچے مانیں جائیں؟ کیا آپکو مسیح موعود مانا جاوے کیا قادیان اب دار الامان ہے۔ کیا آپ سچے شفیع ہیں کیا آپ بروزی طور پر رسول ہیں نہیں ہرگز نہیں۔ نعوذ باللہ من ھذا الاعتقاد ۔ ناظرین مذکورہ بالا دعوی مرزا صاحب جو کہ سراسر جھوٹ اور دھوکہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اور بالمشافہ دیکھ چکے ہیں باوجود مشاہدہ کے پھر کوئی مرزائی انکے دعاوی کا معتقد ہو۔ ایسے اعتقاد پر افسوس صد افسوس۔ راقم۔ عبد الکریم مدرس عربی ہائی سکول منٹگمری

# آریہ ڈیبیٹنگ کلب امرتسر

کا سالانہ جلسہ ۲۸۔۲۹ مئی کو ہوا حسب دستور آریوں کیطرف سے جلسہ کیوقت میں مباحثہ کا نوٹس تھا ہندوؤں کیساتھ مورتی پوجا پر سال بدستور مباحثہ ہوتی رہی ہندوؤں کیطرف سے سنسکرت کے فاضل پنڈت رام لال جی شاستری تھے خوب بحث ہوئی مسلمانوں کیساتھ پہلے روز گوشت خوری پر بحث تھی اور اس روز مسٹر غلام حسن طالبعلم نے تمام وقت گوشت خوری کا مضمون عمدہ طرح سے نباہا۔ اخیر وقت پر انجمن نصرت السنہ کے وکیل جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل تشریف لائے تو مسٹر موصوف نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ جناب مولانا صاحب کے ہم آدمی ہیں نہیں کہہ سکتے مگر چونکہ اوس روز وقت پورا ہو گیا تھا۔ اسلئے مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں کل آؤنگا اور نیوگ کے مسئلہ پر بحث اٹھاؤنگا اور آریہ سماج کی

ahmadimuslim.de

طرف سے نیوگ کی ملاخفی ہو بتلائی جائے گی بڑی خوشی سے سنونگا۔ چنانچہ ۲۹ مئی کو مولوی صاحب مع اراکین انجمن نصرت السنہ امرتسر ٹھیک وقت پر پہنچے اور ڈیڑھ گھنٹہ بحث کیلئے مقرر تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے پہلی تقریر میں سوال کیا۔ کہ آریوں کا دہرم ہے کہ جس کسی کے نطفے میں ضعف ہو وہ اپنی جورو کو اجازت دے کہ کسی سے نطفہ ڈلوا کر اسکے لئے بچہ پیدا کرے مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کام بیحیائی ہے بے غیرتی ہے۔ یا کیا ہے؟ بہت خوب جسکا جی چاہے کرے لیکن یہ کرے سو دفعہ کرے مگر میں یہ پوچھتا ہوں کہ باپ بیٹے کا تعلق تو نطفے کی وجہ سے ہوتا ہے اس بچے میں اور عورت کے خاوند میں کیا تعلق ہے کیا یہ اسکا نطفہ ہے؟ جب کچھ بھی نہیں تو پہر وہ اسکا باپ اور یہ اسکا بیٹا کیوں کہلائے اس سوال کو مولوی صاحب موصوف نے زرا واضح اور شستہ تقریر میں بیان فرمایا۔ ایسا کہ سب حاضرین اسکا مطلب سمجھ گئے مگر افسوس کہ اس سوال کا جواب آریوں کی طرف سے ماسٹر آتمارام جی نے یہ دیا کہ اگر نوجوان ہو مگر اوسکی بیوی بانجھ ہے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو تو وہ نوجوان کیا کرے اسکا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ کہ اسکا جواب قرآن شریف نے دیا ہے اور نہایت عمدہ دیا ہے۔ مگر اسوقت میں بحیثیت سائل کھڑا ہوں جواب دینا آپکا کام ہے میرا نہیں آپ میری سوال کا جواب دیں جب یہ مسئلہ طے ہو جائیگا۔ تو دوسرا مسئلہ پیش کیا جائے گا۔ آپ بڑی خوشی سے جو چاہیں قرآن شریف پر سوال کریں مگر خلط ملط بحث نہ کریں۔ مگر افسوس کہ سارا وقت گذر گیا۔ مگر ماسٹر جی نے اس سوال کا کچھ بھی جواب نہ دیا حالانکہ مولوی صاحب نے اونکو بہت کچھ ابھارا۔ اور عار دلائی کہ کسیطرح جواب دیں لیکن ماسٹر جی نے بھی ایک ہی کہی کہ کچھ بھی کہو مگر میں جواب نہ دونگا۔ آخر تمام وقت گذر گیا۔ اور تمام حاضرین یہ کہتے ہوئے نکلے کہ آج آریوں نے جیسی منہہ کی کھائی ہے کبھی نہ کھائی تھی اس سے بعد سکہوں نے درخواست کی۔ کہ ہم سے بحث کرو سنتیا تہہ پرکاش کے مضامین پر ہم بحث کریں گے مگر آریہ مولوی صاحب سے ایسی شکست فاش اٹھا چکے تہے ایسے ہو گئے ہیں ہوں کہ سکھوں سے مباحثہ کرنے سے صاف لفظوں میں انکار کر گیا۔ یہانتک کہ یہ بھی کہدیا کہ ہم ہارے حالانکہ سماج کی عادت اور آگے تو یہ ہو سکتا دور سے غرض سب مع السلام

# استفتاء

سوال نمبر (۱) ۔ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے یا زندہ ہیں۔ اگر زندہ ہیں تو کہاں ہیں۔ اونکی زندگی اور دوبارہ تشریف لانے کے کونسے دلائل ہیں۔ اور جو ہیں وہ قرآن مقدس سے ہیں یا عقلی اور خیالی۔

سوال نمبر (۲) ۔ جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا وہ کون تہا عوام کہتے ہیں۔ کہ وہ چور تہا۔ لیکن اوسکی صورت شکل حضرت عیسے کی ہو گئی اور جناب مسیح چوتھے آسمان پر اوٹھائے گئے تہے۔ کیا یہ ٹھیک بات ہے یا غلط۔ اگر ٹھیک ہے۔ تو کس آیت یا صحیح حدیث کی رو سے

سوال نمبر (۳) عہدہ امامت ۔ عہدہ نبوت کی کوئی جزو ہے۔ یا الگ۔ اگر جزو ہے۔ تو امام کو جزوی نبی کہنا جائز ہے یا نا جائز۔

راقم :۔ ابراہیم خان ۔ ویرووال

جواب نمبر ۱ ۔ حضرت مسیح زندہ ہیں خدا فرماتا ہے۔ اِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ یعنے جتنے اہل کتاب ہیں (مسیح) کی موت سے پہلے ایمان لے آوینگے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَاءِ (بیہقی) یعنے تم کیسے اچھے ہوگے جب حضرت مسیح آسمان سے اتر ینگے۔ یہ سوال کہ کہاں ہیں عقل سے دور ہے۔ جبرئیل میکائیل وغیرہ ملائکہ کہاں ہیں۔ یہاں زمین کے رہنے والوں کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کہ کون کہاں ہے۔ اور کون کہاں؟ حالانکہ زمین بہ نسبت آسمان کے بہت ہی چھوٹی ہے بلکہ نسبت ہی کچھ نہیں۔ تو آسمان کا سوال کیسے۔ جہاں خدا نے اونکو رکھا ہوگا۔ وہیں ہیں

نمبر (۲) صلیب کی بابت قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ:۔ شُبِّہَ لَھُمْ جسکے معنے ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام کا قتل یا صلب اونپر مشتبہ ہو گیا۔ جسکے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت آئی ہے۔ کہ وہ شخص جسکو سولی دیا گیا وہ شخص مسیح کا مخالف تہا اور یہ امر ممکن الوقوع ہے۔

ahmadimuslim.de

**جواب نمبر ۳** - عہدہ امامت نیابت نبوت ہے یعنے امام اور خلیفہ وقت نبی کا نائب ہوتا ہے جیسے نبی خدا کا نائب ہوتا ہے پس جسطرح نبی میں خدا کی ماہیت نہیں آجاتی - اسیطرح خلیفہ اور امام وقت میں نبوت کا کوئی جزو نہیں آتا - نبوت کوئی مرکب چیز نہیں بعض لوگوں کو اس حدیث سے شبہ ہوتا ہے جس میں مذکور ہے - کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے - اسکے معنے یہ ہیں - کہ نبوت کے آثار میں سے چھیالیسواں حصہ ہے - نہ کہ نبوت کی ماہیت کے جزو -

**سوال نمبر ۴** - زید جب پیدا ہوا - تو اسکے ماں باپ نے عقیقہ کسی سبب سے نہ کیا - یا انکو توفیق نہ تھی - یا عقیقہ کے فوائد نہ جانتے تھے اب زید اپنا عقیقہ بذات خود کر سکتا ہے یا نہیں اور پیدائش بھی معلوم نہیں - تو کس طور سے وہ عقیقہ کرے ؟ **سوال نمبر ۵** - صدقہ فطر ایک ہی آدمی کو دیا جاوے - یا کئی ایک کو - راقم (حافظ عبد القادر مٹو الکید)

**جواب نمبر ۴** - بطور صدقہ کر دے تو جائز ہے حدیث شریف میں آتا ہے - کہ اپنی اولاد کی طرف سے قربانی (یعنے عقیقہ) کیا کرو جبتک عقیقہ نہ ہو - بچہ محبوس رہتا ہے - **نمبر ۵** - ایک شخص کو دے یا متعدد کو دے - کوئی حرج نہیں -

**سوال نمبر ۶** - جس شخص کی زمین رہن لی ہوئی ہو اور اس زمین میں سے اسکو غلہ مکی و گندم وغیرہ بہت آتا ہے اور وہ شخص سوا اسکے اور دستکاری بھی کرتا ہے جسکی آمد بہت ہے اور نمازی بھی ہے - گاہ بے نماز بھی ہو جاتا ہے اور خلیق بھی ہے اور کچھ مسجد کے کام میں امداد کرتا ہو کیا اسکے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۷** - جو شخص کسی کے گھر دعوت کھا کر آیا مثلاً کوئی میٹھی چیز کھا کر آیا اسنے پھر گھر آکر چند لقمہ نمکین کھانے سے کھائے غرض یہ ہو کہ دعوت کے اوپر اسنے اپنے گھر یا اور کسی کے گھر تھوڑا سا کھانا کھا لیا اس طرح کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۸** - ایک شخص متولی مسجد ہے اور امام مسجد ہے - اسکو کوئی شخص روپیہ یا دو روپیہ دیگیا - کہ کسی مسجد کے کام میں صرف کرنا - اس روپیہ سے ۸ یا ۴ کار خانگی میں خرچ کر لئے - یہ خرچ کرنا اسکو جائز ہے یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۹** - ایک شخص کسی زمانہ میں وتروں میں دو قعدی کیا کرتا تھا - جب اسکو یہ مسئلہ معلوم ہوا کر جناب رسالتمآب نے وتروں میں ایک ہی قعدہ کیا ہے پھر وہ ایک قعدہ کرنے لگا - اب اگر ایک قعدہ کی حالت میں بھول کر موافق پہلی عادت کے دو قعدی کر جاوے تو اسکو سجدہ سہو نکالنا پڑیگا - یا نہیں -

**جواب نمبر ۶** - جائز ہے یہودی باوجودیکہ بیاج لیتے تھے مگر چونکہ اور کاروبار بھی کرتے تھے اسلئے اُن کی دعوتیں قبول کی جاتی تھیں -

**جواب نمبر ۷** - یہ سوال مشکل ہے شائد عام شہرت سے متاثر ہو کر سائل نے سوال کیا ہو کہ دعوت کھا کر گھر سے نہیں کھانا چاہئے - جو بالکل بے اصل ہے

**جواب نمبر ۸** - جواب ظاہر ہے کہ جائز نہیں خیانت مجرمانہ ہے ہاں اگر متولی کی بھی کوئی تنخواہ مقرر ہے تو خرچ مذکور اپنے نام پر خرچ کر سکتا ہے

**جواب نمبر ۹** - سجدہ سہو لازم نہیں -

**سوال نمبر ۱۰** - ایک شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہو کسی نماز میں وہ مسبوق ہے امام کیساتھ رکوع میں ملا - مگر اس رکعت کا رکوع تو مل گیا فاتحہ نہیں پڑہی وہ رکعت اسکی ہوئی یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۱۱** - اپنی منکوحہ سے حالت حمل میں جماع کرنا وضع حمل تک جائز ہو یا نہیں ؟

**سوال ۱۲** - صدقہ فطر کا ہر ایک مسلمان پر ہے ؟ خواہ مقروض غریب محتاج مسکین ہو - یا اہل نصاب پر ہی ہے -

**سوال ۱۳** - قربانی کا گوشت تیار کر کے خاکروب و اہل ہنود وغیرہ کو دینا بھی جائز ہے یا نہیں ؟

**جواب نمبر ۱۰** - مدرک رکوع کے مدرک رکعت ہونے میں اختلاف ہو مگر خاکسار کے نزدیک رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی کیونکہ دو رکن (قیام اور قرأت) فوت ہوئے ہیں **نمبر ۱۱** - جائز ہو حدیث میں آتا ہو **نمبر ۱۲** - صدقہ فطر کے وجوب میں بھی اختلاف ہے بعض علما نصاب کی قید لگاتے ہیں مگر حدیث میں آتا ہے کہ نابالغ بچوں بلکہ غلاموں پر بھی صدقہ فطر واجب ہے -

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مرزا قادیانی** کا مقدمہ گورداسپور میں برابر پروز ہوتا ہے صرف ۲۸-۲۹ کی تعطیل کیوجہ سے ناغہ رہا - مولوی ابوالوفا ثناءاللہ کی شہادت ہفتہ عشرہ میں بعد مشکل ختم ہوئی مرزائی وکیل نے مولوی صاحب اور انجمن نصرت السنہ امرتسر کی تحریروں سے ثابت کرنا تہا کہ مولوی صاحب موصوف ہماری تدبیر سخت مخالف ہیں انجام کیا ہوا - والعلم عنداللہ - مرزاجی بدستور گھنٹوں بحیثیت ملزمان عدالت کے کمرے میں کھڑے رہتے ہیں حافظ عبدالقدوس صاحب سہارنپوری جو مرزائیوں کی طرف سے گواہ تھے - ۲۳ مئی کی تاریخ پر حاضر نہ ہوئے اُن کے نام وارنٹ ضمانتی مبلغ پانسو روپے کا حکم ہوا -

**نگینہ** ضلع بجنور صوبہ الہ آباد میں مسلمانوں اور آریوں کا مباحثہ بڑی شان و شوکت سے ہونیکو ہے - ۵ جون سے ۱۰ جون تک رہیگا - آریہ بہت بڑی تیاری کرتے ہیں - تحصیل دیوبند کو مباحثہ کی زک اتارنے کی فکر میں ہیں - مسلمان ہیں - کہ بدستور غافل - ہاں بھروسہ ہے تو یہ کہ اِنَّ جُنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ (اللہ والے ہی غالب رہینگے) مولوی فاضل ابوالوفا ثناءاللہ صاحب کو بھی دعوت مباحثہ آئی ہے - آپ ۳ - جون کو روانہ ہونگے - انشاءاللہ -

**۲۳** - مئی کو بمقام قصبہ چندوسی میں وقت گیارہ بجے شب کے ڈاکا پڑا - اور اٹھارہ بیس آدمی حملہ آور تھے سوائے ایک دوکان ساہوکار کے کہ کچھ سامان بنارسی بھی رکھتا تہا - اُس کا نقصان گیارہ ہزار کا ہوا - اور کسی پر صدمہ نہیں پہونچا - کچھ نقدی اور کچھ زیورات نقرئی و طلائی اور کچھ تہان ریشمی لے گئے تہانہ دار کو اطلاع دی گئی - اُو سوقت اُس نے اُن چوروں کا تعاقب کیا - چند بندوقیں بھی طرفین سے چلیں مگر نقصان کسی کو کچھ نہ ہوا - اور وہ چور شہر کے سنسان ہی میں غائب ہوگئے (عرب کے بدوؤں سے بھی بڑھ گئے وہ تو ایک مسلم ملک کے

ہیں - مگر یہاں تو کئی پشتوں سے سلاح سے آشنا ہی نہیں - پھر یہ حال ہے - تو بدوؤں کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے - ایڈیٹر)

**بریلی** میں ایک حلوائی کی عورت دودہ گرم پی گئی چند عرصہ کے بعد اسکی حالت غیر ہوگئی - ڈاکٹر اور حکیموں کو دکھلایا گیا - سب نے بالاتفاق کہا کہ یہ مرگئی ہے - جب اسکو چتا میں رکھدیا - تو وہ عورت کلبلائی لوگوں نے اُسے نکالکر پوچھا - کہ کیا حال ہے - اُس نے کہا - کہ مجھے فرشتے لیگئے تہے - اور خدا بیٹھا ہوا تہا - اور خدائن بیٹھی ہوئی اور چپ کر رہی تہی - فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا - اور خدائن نے کہا اسے چھوڑدو - اسکی عمر ابھی باقی ہے سو میں ابھی زندہ ہوں - اُسکو لوگ گھر کو لے آئے - وہ عورت اب زندہ ہے (نامہ نگار اہلحدیث) (دماغی فتور ہوا ایڈیٹر)

**ہندوستانی** پانچ روپے کا نوٹ ولایت میں تیار ہورہا ہے - نیا نوٹ پرانے نوٹ کی نسبت کسیقدر بڑا ہوگا - اور او سپر تین کے بجائے چار دیسی زبانوں کے حروف ہونگے -

**بنارس** میں ایک عام جلسہ پنڈتوں کا زیر صدارت ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بنارس ہوا ہے - جس میں سنسکرت کالج بنارس میں سنسکرت کو ترقی دینی منظور کیگئی ہے - (کیا مسلمانونکو بھی ٹہوکا دیں گے ؟)

**بمبئی** کی خوبصورت عمارت راجہ بائی گھنٹہ گھر پر سے - امسال پیشتر دو پارسی لیڈیاں گر کر مرگئی ہیں - اب کے پھر ایک نوجوان پارسی اُسپر سے گر کر مرگیا ہے -

**وسط ایران** میں سے جو نیا تار برقی لائن ہندوستانی تار برقی لائنوں کے ساتھ ملادی گئی ہے -

**تبتیوں** کو ارد گرد کی وادیوں سے برابر کمک پہنچ رہی ہے - ایک ہزار آدمی لاسے سے اور دو بڑی توپیں خبر ہے - کہ وہاں آرہی ہیں -

**ٹڈی دل** شولاپور کے درختوں اور پودوں کا ستیاناس کرکے وہاں سے رخصت ہوگیا ہے آم کے درخت بالکل تباہ ہوگئے اور کاشتکاروں کی محنت رائیگاں گئی - (خدا کی پناہ)

۳۰ - مئی کو باوجودیکہ ہم نے تبتیوں کی بڑی ہوئی چوکی پر قبضہ کرکے انہیں خوب سبق دیا تہا - مگر پھر بھی اونہوں نے ہمارے عقب میں ایک کان

کے فاصلے پر گاؤں کے ایک سلسلہ پر قبضہ کرکے سلسلہ خط و کتابت بند کردیا +

**ایک ہزار** اور تبتی لاسہ سے میدان جنگ کی طرف آرہے ہیں اور گیانٹسی کی تبتی فوج کو کیولری کی اور کمک پہنچی ہے -

**۱۱ - مئی** کو انبالہ میں ایک محمڈن بورڈنگ ہوس کا بنیادی پتھر رکھا گیا جسکے لیے ڈاکٹر خالق بخش صاحب نے ۱۵ سو روپیہ کی رقم عطا کی ہے -

**اب** ہرسال ٹیکہ چیچک لگانے کا مادہ کابل بھیجا جایا کریگا - کچھ مقدار امیر عبدالرحمن خاں کے عہد حکومت میں پنجاب سے جایا کرتی تھی - جو غفلت سے کچھ عرصہ تک بند رہی -

**امیر صاحب** کی صحت اب رو بترقی ہے - گو بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی کاٹنی پڑی تھی - میجر بیرڈ عنقریب ہندوستان کو واپس آنے والے ہیں -

**۱۸** کی خبر ہے کہ جاپانی نیوچوانگ کی طرف بڑھ رہے ہیں - اور پیر کے روز کینگ کی روسی فوج قلعہ کے ساتھ ایک لڑائی ہوئی جس میں روسیوں کو قلعہ سے نکال دیا گیا -

**جاپانیوں** نے اپنی پیشقدمی میں جن جن مقامات لیاؤ ٹنگ پر قبضہ کیا تھا - انہیں خالی کرلیا ہے سینٹ رو کا نامہ نگار ٹینسین سے اطلاع دیتا ہے کہ ایک لڑائی میں ۲ ہزار روسی ہلاک اور مجروح ہوئے -

**کاسکوں** کے ایک دستہ نے جاپانیوں کو فنگ ہنگچنگ سے ۱۱ میل کے اندر بھگا دیا - لڑائی ۲ گھنٹے تک جاری رہی -

**سینٹ پیٹرز برگ** میں بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل سٹوسل نے رپورٹ کی ہے کہ ۲ ہزار کی فوجوں کا جتھا بنا کر جاپانیوں کو پسپا کردیا اور اُن کے ایک ہزار آدمیوں کو زخمی کردیا - روس کے ۱۵۰ آدمی مارے گئے -

**دریائے یالو** کی لڑائی میں جاپانیوں کا نقصان حسب ذیل ہوا کل مقتول (۲۱۸) جنمیں (۵) افسر اور مجروح (۷۸۳) جن میں ۳۳ افسر تھے - روسی (۱۳۶۳) مقتول اور (۶۱۳) مقید ہوئے -

**لارڈ کرزن** ۲ جولائی کو پانچ بندرگاہوں کے وارڈن بنائے جائیں گے +

# مجربادویات

**عرق ماءاللحم انگوری دو آتشہ :-** یہ عرق الیسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلےٰ درجہ کی مقوی مبہی مصفی خون مددہاضمہ مزیل نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب مینفع دماغ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا مسمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلےٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱۲ تین بوتل ۱۵ اور تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل ۵

**تقویت النسا** - حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثل غشیان قے بیخوابی - اسہال بیچش اختناق الرحم - کثرت یا قلت حیض وغیرہ جسکے باعث علاوہ گوناگوں تکلیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف نسخہ دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہوکر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے - چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایکشیشی ۲ - اونس عہ ۳ اونس عہ

**طلا** - جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بداعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکی قوت کا سامان خیال کرتے ہیں تو اس بے نظیر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہوگئے ہمراہ ہماری کالایف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعضا کا نقص بالکل دور ہوجاتا ہے قیمت فیشیشی تین روپیہ (سے)

**دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہوجاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی بشرطیکہ عرصہ کی ہو - تو صرف پوڑیا ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی جاہئیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین عہ

**جوہر ہاضمہ** :- اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایکشیشی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے مخصوص ہیں گے قیمت فیشیشی ۸ اونس عہ

**روح دافع بخارات** نوبتی تپ یہ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ و چوتھیہ وغیرہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کررہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت یاتے ہیں - قیمت ۱۱ / ۱ -

**المشتہر** حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات

باہتمام مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

# اہلحدیث

جلد ۱ نمبر ۳۱

امرتسر ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۸ للعہ

والیان ریاست سے ۔ ۱۰ للعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے ۔ ۵ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۲ للعہ

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک الخ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہوں گی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام مینیجر ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے۔

## معذرت

خاکسار ۹ مئی سے ۳ جون تک گرداسپور مرزا قادیانی والے مقدمہ میں مصروف رہا ہے ۴ جون کو نگینہ ضلع بجنور میں بغرض مباحثہ بلایا جاتا ہوں اور وہاں بھی کئی دن لگینگے ۔ اس لیے جن اصحاب کے سوالات کے جوابات نہ دئے گئے ہوں وہ معذور تصور کریں :۔ والعذر عند کرام الناس مقبول :

نیاز مند (ایڈیٹر)

# علمائے دین سے اسلام کی اپیل بزبان خود

افسوس صد افسوس آجتک میں اس انتظار میں کہ اب آپ لوگ خواب گراں سے بیدار ہو کر میری خبر لیتے ہیں میری اشاعت و ترقی کی فکر کرتے ہیں۔ اب فروعی اختلاف کی بحث سے کنارہ کرتے ہیں۔ مخالفوں پر مانند شیر ببر کے حملہ آور ہوتے ہیں۔ مگر اب جبکہ انتظار حد سے زیادہ گذر گیا۔ اور آپ لوگ خواب غفلت سے بیدار نہ ہوئے۔ فروعی جھگڑوں سے دست بردار نہ ہوئے۔ تو اب مجھکو خود ہی دست بستہ باادب تمام آپ صاحبان کے روبرو اپنی زبان خوش بیان کشادہ کر کے اپیل کرنی پڑی۔ کہ اللہ جلشانہ نے مجھکو تمام عالم کے واسطے مقرر کیا ہے یا ان ہی لوگوں کے واسطے جو آجتک مجھ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اگر تمام عالم کے واسطے مقرر کیا ہے اور ضرور کیا ہے۔ جیسا کے کلام پاک سے ظاہر ہوتا ہے:۔

من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین ۔

تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ غیر اقوام کو میری دعوت نہیں دیتے کون امر آپکو مانع ہے کیا اسکے خلاف کوئی پروانہ نازل ہو گیا ہے اپنے فائدہ کیلئے دور دراز ملکوں میں جا پہنچتے ہو۔ قریوں قریوں سرگرداں وحیراں پھرتے ہو۔ مگر میری طرف سے ایسے بفکر رہتے ہو جیسے دیانتدی خوف خدا سے۔ فرمائیے تو سہی کیا آپ صاحبان نے میرے بانیوں کا ورثہ اسی لئے لیا ہے کیا میری بانی میری اشاعت و ترقی کے وسائل سے غافل رہتے تھے جو آپ غافل رہتے ہیں۔ آپ نے ورثہ کیوں لیا ہے۔ کیا آپ لقب ورثۃ الانبیا حاصل کر کے میری اشاعت سے غافل رہکر زندگی بسر کریں گے کیا ایسے نازک وقت میں جبکہ ہر طرف سے مجھ پر ظالمانہ حملے ہو رہے ہیں۔ لوگ کفر و شرک و بدعت میں پھنس رہے ہیں آپ لوگوں کا غافل و ساکت رہنا و بال کا نشان نہیں ہے ضرور ہے۔ سنئیے میرے بانی نہیں نہیں مجھ سے عمدہ طریقہ کی بنیاد قائم کرنیوالے سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول۔ قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ لتامرنا بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا منہ فتدعونہ فلا یستجیب لکم

کیا زبردست فرمان ہے۔ کیسی سخت وعید ہے کیا آپ صاحبان کی نگاہ سے یہ فرمان عالیشان نہیں گذرا۔ ضرور گذرا ہوگا۔ پھر مجھ سے غفلت کا کیا باعث ہے۔ کیا آپکو میری اشاعت کا طریقہ معلوم نہیں ہے؟ کیا آپ نے جہاد کو میری اشاعت کا طریقہ سوچ رکھا ہے۔ اگر واقعی میں یہی ہے تو خوب! ع

بریں عقل و ہمت بباید گریست

دیکھو پاک پروردگار کا فرمان:۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۔

کیا احسن طریقہ اللہ پاک نے میری اشاعت کا ارشاد فرمایا ہے کیا یہ طریق آپکو برا معلوم ہوتا ہے کیوں نہیں آپ لوگ اس طریق سے میری اشاعت میں کوشش کرتے ہیں دیکھو میرے مخالف اپنے جھوٹے مذہب کی اشاعت میں کیسے کوشاں ہیں۔ دور دراز ملکوں سے تکالیف شدید برداشت کر کے آتے ہیں۔ اور طرح طرح سے مذہب کی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں۔ آریوں کو دیکھو۔ کس طرح اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ آریہ مقتول کے نام سے فنڈ کھول رکھا ہے۔ لاکھ کے قریب روپیہ ہر وقت فنڈ میں موجود رہتا ہے اسی مقتول کی یادگار میں اسی فنڈ کو ذریعہ میرے خلاف رسالہ جاری کر رکھا ہے ہر سال ہر ضلع و قصبہ بلکہ قریوں میں بھی جلسہ کرتے ہیں۔ میرے پیروؤں کو بھی دعوت دیتے ہیں۔ دو ایک سبھائیں قائم کر لی ہیں

ahmadimuslim.de

جنمیں وہ پنڈت ملازم رکھے ہیں۔ جو ہر وقت میری مخالفت پر کمر بستہ جابجا لیکچر کہتے پھرتے ہیں اور میرے پیروان و دیگر خلق خدا کو بہکانے میں کسی طرح الوالجان سے کم کوشش نہیں کرتی ہیں کیا آپ لوگ محبہ جیسے عمدہ اور سچے مذہب کی اشاعت میں ان کے برابر بھی کوشش نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا صاحبان محبہ میں اُن کے برابر گویائی نہیں ہے اگر ہے اور ضرور ہے تو کیا سبب ہے۔ کہ ان کی طرح آپ کوشش نہیں کرتے کیا میرے مؤید انجمنوں سے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ آپ لوگوں کو ہر گلی کوچہ میں میرا ڈنکہ بجانے اور میری حقانیت بیان کرنے کے واسطے ملازم رکھیں۔ تو پھر دیکھیں میری اشاعت کا حال۔ میں راست راست کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ طریق اختیار کیا جاوے۔ اور میرے نام کے جلسہ بلا ناغہ ہر سال ہر ضلع اور قصبہ میں ہوا کریں۔ تو میری ترقی و اشاعت دن دونی رات چوگنی ہو۔ پس اب فرمایئے کہ یہ طریق آپ صاحبان کو پسند ہے۔ اگر ہے اور ضرور ہے۔ تو کیا میری نام کی انجمنیں نہیں پسند کرتی ہیں۔ یا آپ لوگوں کو اس کام کے واسطے ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ اگر واقع میں ایسا ہی ہے تو پھر یہ کس مرض کی دوا ہیں۔ جب میری اشاعت کے واسطے آپ ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ تو پھر کس کام کے ہیں میرا نام کیوں لگا رکھا ہے۔ یا آپ لوگ خود ہی ایسی طریق کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ اور یہ بھی سن لیجئے۔ حضرت کہ آپ لوگ جو میری اشاعت سے غافل ہو رہے ہیں۔ یا میرے نام کی انجمنوں کا قصور ہے۔ کہ آپ صاحبان کو ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ تو فرمائیے کہ میں آپ کو یا انجمنوں کو خدا کا مجرم اور اپنا بدخواہ سمجھوں۔ بلکہ خلاف اگر یونہیں میری اشاعت سے غفلت رہے تو نہ صرف یہی کہ عوام لوگ یہ کام نہیں کر سکتے بلکہ خدا کے اس سب سے بڑے حکم یعنے میری اشاعت کو ناچیز و فضول جانیں گے یہ سمجھ کر کہ جو کام ہمارے علماء نہیں کرتے ہیں۔ وہ ضرور عبث ہوگا۔ کیا ایسوں پر دونا عذاب نہیں ہوگا ضرور ہوگا

دیکھو ارشاد خداوندی:۔

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ
يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ

چونکہ میری اشاعت میں غفلت خواہ آپ کی طرف سے ہو۔ یا انجمنوں کی طرف سے ہو۔ جان بوجھکر ہو رہی ہے اور میرے مخالفوں کو میری قبول کرنے کی دعوت نہیں دی جاتی ہے بلکہ مہر سکوت لگائی گئی ہے۔ کیا یہ آپ لوگوں کی غفلت کا سبب نہیں ہے ضرور ہے۔ صادق آتی ہے۔ آپ پر آیت بالا۔

اگر آپ لوگ یہ طریقہ بالا میری اشاعت کا کریں تو عوام کے واسطے نمونہ ہو۔ اور مخالفین ایسا جا بجا نہ اعتراضات کرنے سے رکیں۔ مکرر عرض ہے کہ اگر بلحاظ آیہ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ہر وقت و ہر زمانہ میں علماء پر میری اشاعت کرنا۔ اور مخالفوں کو میری دعوت دینا سب سے مقدم فرض ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو سینکڑوں ہزاروں کتابیں غیر مذہب والوں نے میری مخالفت میں مشتہر کیں اور کر رہے ہیں۔ آپ لوگ سکوت اختیار کئے بیٹھے ہیں۔ پھر بھی نہیں۔ کہ خود ہی سکوت کئے ہو۔ بلکہ جو میرے مشیر میری تائید میں متوجہ ہوئے ہیں۔ اور زبردست دلائل سے میرے پر نور چمکتے دمکتے ہوئے چہرے کو گرد و غبار سے پاک و صاف کر رہے ہیں۔ ان سے بھی ناراض ہو۔ ناراض ہی نہیں کفر کا فتویٰ جڑنے کو تیار ہو۔ جو آپ لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے نہ خدا کا ڈر نہ رسول کا کھٹکا۔ مولوی فیض الحسن صاحب پر کفر کا فتویٰ جڑ ہی دیا۔ جنپر کفر کا فتویٰ لگا لینے سے ڈر ہے۔ ان کو وہابی کہکر عوام کو بہکایا (اہلحدیث نمبر ۲۰) کیا آپ لوگوں کو میرے بانی نے یہی تعلیم دی ہے (معاذ اللہ)

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ لوگ نہ خود ہی میرے مخالفوں کے حملوں کو روکیں اور نہ روکنے والوں کا ساتھ دیں

ahmadimuslim.de

بلکہ روکنے والوں کو بھی بُرے الفاظ سے یاد کریں - کیا آپ لوگ یہ بھول گئے - کہ میرے مخالفوں کے رد میں وعظ کرنا ہر عبادت پر مقدم ہے - سنو فرمان ایزدی :-

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ الخ - پس اس فرمان ایزدی کو مدنظر رکھکر عالم کا فرض ہے - کہ میری تائید کو کمربستہ ہو - اور مخالفوں کے حملے کو روکے - ورنہ روز حشر پرسش ضرور ہوگی - کیونکہ حسب ارشاد نبوی حتی الامکان ہر بُری چیز کا مٹنا ضروری ہے

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان

ہاں حضرت عوام الناس کو بھی گوش حق نیوش سے سننا چاہئے - کہ جو کوئی میرا شیر میری تائید میں کتاب لکھے - یا رسالہ جاری کرے - فوراً خرید کریں - کیونکہ میرے مخالفوں کو سرتوڑ جواب دینے والوں کی امداد کرنا ہر مسلمان زن و مرد کو ضروری ہے - جبتک آپ لوگ امداد کیواسطے تیار نہ ہوں گے - شیر بھوکے پیاسے میدان جنگ میں کب تک کیسے مقابلہ کریں گے نیز بموجب حدیث نبوی کے یہ ایک قسم کا جہاد بھی ہے - سنو!

فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن :- (ترجمہ) جس نے جہاد ہاتھ سے کیا وہ بھی مومن ہے اور جس نے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہے - پس میرے شیر جو کتابیں مخالفوں کے مقابلے میں لکھتے ہیں - وہ ہاتھ کے جہاد میں داخل ہے اسلئے کہ قلم کو نیزہ بھی کہتے ہیں - لہذا یہ دستی جہاد ہوا - اور لسانی یہ کہ میرے شیر مخالفوں کے مقابلے پر وعظ کہتے - حقانیت میری بیان کرتے ہیں یہ لسانی جہاد ہوا - اور قلبی ہر کوئی کر سکتا ہے یعنے بُری چیز کو دل سے بُرا سمجھتا ہے اور غازیوں مجاہدوں کی معاونت ضروری ہے - بارشاد الرحمن - إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا

وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ط

جو لوگ ایمان لاکر خدا کی راہ میں اپنے وطن چھوڑ آئے - اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا - اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی - (غازیوں کی) یہی لوگ آپس میں رفیق ہیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے غازیوں کی مددگاروں کی تعریف بیان فرمائی ہے غور کا مقام ہے - جس کام میں مدد کرنیوالوں کی تعریف اللہ پاک بیان فرماتا ہے - آپ لوگ اوس کام کو نہ کریں کوئی میرے شیروں غازیوں کی امداد ضرور کرو - ورنہ روز حشر شافع محشر کو کیا جواب دو گے - نیز ایک جگہ اللہ پاک کا یوں بھی ارشاد ہے :-

وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ -

اور اگر دینی امور میں تم سے مدد چاہیں - تو تمہیں اون کی مدد کرنی ضرور ہی چاہئے - کیسا زبردست ارشاد ہے - بھلا یہ تو ایک قسم کا جہاد ہی ہے - دینی کام ہونے میں کیا شک ہے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے - پاک پروردگار نے :-

مَنْ أَنْصَارُ اللَّهِ - کون ہے اللہ کے دین کا مددگار - اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے - کہ اللہ مدد چاہتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے - کہ کون ہے اللہ کے دین کا مددگار - اور اللہ کے نزدیک دین (اسلام) میں ہی ہوں :-

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ - پس مناسب ہر مسلمان کو کہ اگر مجھ کو دل سے چاہتے ہیں - اور میری محبت رکھتے ہیں - تو میرے شیر علماء یعنے علماء کی جان و مال سے مدد کریں - تاکہ میرے شیر بھی دل کھولکر مخالفوں کے حملوں کو دفع کریں - اور میرے نورانی چہرے کو پاک و صاف رکھنے میں اچھی طرح سے کوشش کریں آپ لوگونکو بہت ضروری ہے - کہ میرے علماء کی کتابوں کو جلد جلد خرید کر اُن کی حوصلہ افزائی کریں - اگر آپ لوگ اس میں کوتاہی کریں گے - تو روز حشر پرسش کا خطرہ ضرور ہے -

ahmadimuslim.de

میں آپ لوگوں کو اپنے چند شیروں کے نام جو شب و روز مخالفوں کے حملہ دفعہ کرنے پر کمربستہ رہتے ہیں بتلاتا ہوں - سنو! اصلح نوجوان مانند موسی بن عمران مولانا بالفضل اولانا جناب مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری ہیں جن کی تحریر و تقریر کا مخالف بھی لوہا مان گئے ہیں بفراخ دلی میری تائید میں ایک اخبار بھی اہلحدیث نامی جسکو آپ مطالعہ کرتے ہیں - جاری کر دیا ہے - جناب مولوی* ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی میرے بڑے بھاری مؤید ہیں - آریہ مقتول کے اودہم نے دھرے اڑا دئیے تھے اب میری تائید میں ایک رسالہ النذیر نامی جاری کر دیا ہے - جس میں بڑے بڑے اعلےٰ مضامین میری تائید میں شائع ہوتے ہیں اور جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی بھی میرے زبردست شیر ہیں اور مولانا حافظ ابو الفرج محمد عبدالحمید صاحب پانی پتی سکرٹری یتیم خانہ قیصری آگرہ بھی میرے شیر ہیں ایک رسالہ ہمدرد اسلام جاری کر دیا ہے - جسمیں بہت عمدہ طریقہ سے میری تائید کی جاتی ہے اور مولوی محمد شجاعت علی صاحب بریلوی واعظ اسلام بھی میرے مؤید ہیں - ان کے علاوہ اور بھی چند شیر ہیں مگر بخوف طوالت ان کے اسمائے گرامی لکھ نہیں سکتا اسقدر اور بتلائے دیتا ہوں - کہ سیالکوٹ سے بھی ایک میرے مؤید نے انوار الاسلام نامی رسالہ جاری کر رکھا ہے یہ میرے شیر ہیں - انکی مدد دل کھول کر کرو - انکے اخبار و رسالہ خریدو - ان کی کتابیں ہاتھوں ہاتھ لو - پھر دیکھو کہ میری اشاعت کس طرح ہوتی ہے اب میں حق تعالیٰ سے یہ دعا کر کے اس اپیل کو ختم کرتا ہوں - کہ یا اللہ ان لوگوں کے دل کھولدے - تاکہ یہ میری اشاعت کو محسوس کر کے خواب غفلت سے بیدار ہو کر میری اشاعت میں دل و جان سے کوشش کریں - میرے شیر علماء شیر ببر کی مانند مخالفوں پر حملہ آور ہوں اور میرے عوام مسلمین دل کھول کر شیروں کی مدد کریں آمین ثم آمین یا رب العالمین -

حضرات علمائے اسلام اور ہر خاص و عام پیاری اسلام کی اپیل کو فضول نہ سمجھیں بلکہ ضرور ہی اس اپیل کو بحال کرنا چاہئے - خارج کرنا بہتر نہیں پیارے اسلام نے کوئی بات بلا دلیل نہیں کہی ہے ہر بات پر آیت و حدیث بتلائی ہے - میری بھی یہی دعا ہے کہ اللہ پاک آپ صاحبان کو خواب غفلت سے بیدار کر دے - تاکہ آپ صاحبان اسلام کی اشاعت کو محسوس کر کے مذکورہ بالا اپیل پر عمل کریں - وما علینا الا البلاغ -

راقم - خدا کا سچا دین اسلام - بقلم عاجز شیخ احمد اللہ ازہروی

(ایڈیٹر) واقعی اسلام کی اپیل مذکورہ بالا بہت ہی مؤثر ہے اہیان اسلام خصوصاً علمائے اسلام کے قابل ملاحظہ ہے اگر چندے بھی غفلت رہی - تو ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

ہم آئندہ کو اس پر کچھ لکھینگے -

# اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

اخبار تائید و اشاعت لاہور میں ایک اہل قرآن صاحب لکھتے ہیں کہ مدت ہوئی - کہ فرقہ محدثین نے فرقہ حنفیہ پر یہ الزام لگایا تھا - کہ حنفی لوگوں نے اپنے اجتہادات کو دین بنا لیا ہے اور اصل مذہب اسلام تو احادیث میں رچا ہوا ہے اور وہابی کہتے تھے - کہ قرآن شریف سے حدیث مقدم ہے کیونکہ قرآن مختصر مجمل متن ہے اور احادیث اس کی مفصل شرح ہے - اس خیال سے میں نے کتب احادیث کا ایک انبار خرید لیا مگر اب مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کا رسالہ اشاعۃ القرآن بابت ماہ مارچ دیکھا - تو جو کچھ اس رسالہ میں بخاری شریف اور مسلم شریف وغیرہ کتب احادیث کی نسبت لکھا ہے اسکو فوراً دل میں خیال گزرتا ہے کہ دنیا میں جس قدر نسخے کتب احادیث کے ہیں - سب کے سب دریا برد کر دئیے جائیں -

*مولانا صاحب وید و شاستر کے خوب ماہر ہیں

ahmadimuslim.de

مگر چونکہ نہ تو مجھے سب نسخے ملسکتے ہیں نہ سب کا تلف اور دریا برد کرنا میرے مقدور میں ہے اور صرف اپنے خرید کردہ نسخے تلف کر دینا بھی کوئی فائدہ نہیں - اس لئے فرقہ اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے کہ یا تو مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے اُن اعتراضات کا معقول جواب دیں - یا جن کتب فروشوں اور محدثوں نے کتب احادیث کے خریدنے میں میرا روپیہ تلف کرایا ہے - اپنی کتابیں واپس لیں اور میرا روپیہ مجھے واپس دیدیں - ان احادیث کو پڑھکر بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بدظنی کے اور کچھ فائدہ نہیں - اگر ایک مہینے تک جواب نہ آیا - تو میں وہ سب کتابیں بذریعہ وی پی تاجروں کو واپس بھیجکر اپنا روپیہ وصول کر لونگا - اگر کسی تاجر نے وی پی واپس کی - تو پھر بذریعہ عدالت روپیہ لے لونگا - خود ساختہ زید بکر کی باتوں کو آنحضرت کی طرف منسوب کر کے دھوکہ دیکر ناحق لوگوں کا روپیہ محدثین ضائع کراتے ہیں عجیب انصاف ہے - (راقم ایک حنفی وہابی)

(ایڈیٹر) بھلا اس عقل کے مالک کی کیا شکایت کیجاوے اتنی بھی خبر نہیں - کہ کتب خرید کردہ واپس کرنا وہ بھی بعد استعمال کہاں تک ممکن ہے شاید یہی عقل آپکو اہل قرآن کی جماعت میں لے گئی ہے کیوں نہ ہو ؎

کند ہمجنس باہمجنس پرواز * کبوتر با کبوتر باز با باز

چکڑالوی صاحب کے اعتراضات کے جواب اہلحدیث میں برابر نکلتے رہے ہیں - لیکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

---

بسبب اپنی تحسین میں

# نماز

کے خود ذمہ وار ہیں

مرقومہ منشی محمد ضیاء الدین صاحب دہلوی

رسالہ کیلئے دیکھو پرچہ ۳۰ مئی ۱۹۱۲ء

کسطرح دعویٰ مسلمانی کا ہو اسکا صحیح   سر نہیں جسکا جھکا پیش الٰہی گر تک

حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے جس نے محافظت کی نماز کی اُسکے لئے باعث ہے نورانیت کا - اور جس نے محافظت نہ کی (نماز کی) اسکے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان نہ نجات بلکہ دن قیامت کو محشور ہوگا ہمراہ قارون فرعون وابی بن خلف کے رواہ احمد باسناد جید

محافظت سے مراد ہے کبھی نماز نہ چھوڑے وقت پر پڑھے قیام قعود وغیرہ کو اچھی طرح سے ادا کرے - اگر کبھی نماز پڑھی یا کبھی نہ پڑھی یا دکھاوے کو پڑھے یا بالکل ہی نہ پڑھے تو ایسے آدمیوں کیلئے یہ حدیث بڑی پُر بشارت ہے معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سر دین کا اسلام ہے اور اسکا ستون نماز ہے - رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ والطبرانی - رسول خدا نے دین کو ایک قبہ قرار دیا اور نماز کو ستون فرمایا جسطرح قبہ بلا ستون کے قائم نہیں رہ سکتا اسی طرح دین تارک الصلوٰۃ کا نہیں ٹھہر سکتا ایسا ہی عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا - کہ نماز ستون ہے دین کا جس نے چھوڑا نماز کو اس نے گرا دیا دین کو - رواہ البیہقی - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں - کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا - پس وہ کافر ہے - رواہ ابن شیبہ والبخاری فی تاریخہ - غرضکہ اور بہت حدیثیں واقوال صحابہ موجود ہیں بوجہ طوالت مضمون کے نقل سے قاصر ہوں - مگر سب کا اخذ یہ ہے - کہ بے نمازی کافر ہے ہم یہ بھی نہیں کہ سکتے کہ کافر کس درجہ کا ہے مگر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ بے نمازی نہیں کافر ہے کیونکہ کھلم کھلا جب قرآن حدیث سے بے نمازی کا کافر ہونا ثابت ہو رہا ہے - پھر اس میں چون وچرا کی کیا ضرورت - مگر میں نہایت افسوس کیساتھ کہتا ہوں ؎

سرکشان دین حق بکثرت ہوگئے ہیں   پیروان حکم داور کا پتہ ملتا نہیں
شرک بدعت فسق آتا ہے نظر چاروں طرف   حق پرست و دین پرور کا پتہ ملتا نہیں

امیروں کو دیکھا جائے وہ اپنے روپیہ پیسے میں مست - غریب آدمی اپنی مصیبت میں گرفتار - بہتوں کو آخرت کا کچھ خیال نہیں - ذرا سی زندگانی دنیا پر مغرور بن بیٹھے ہیں دین بھی آجکل کھیل تماشا ٹھہر گیا - علمائے زمانہ حال کا عجیب حال ہے جیسا موقع محل دیکھا - ویسا کیا - کتاب الایمان وغیرہ کی حدیثوں کو

ahmadimuslim.de

ترجیح دیکر کتاب الصلوٰۃ کی حدیثوں کو کہدیا۔ کہ یہ حدیثیں تنبیہاً ہیں اگر کسی سے نماز قصداً ترک ہوگئی۔ تو کچھ مضر ایمان نہیں ہے۔ البتہ جیسے اور گناہ ہیں۔ اُن کے مخلہ یہ بہی گناہ ہے سو اللہ غفور الرحیم غور کی جا ہے۔ لہٰذا ان فقروں کو بے نمازی سُنکر دلیر ہو جاویں گے تو اور کیا ہوگا۔ بے نمازیوں کو کیا غرض جو تکلیف اوٹہا کر گرمی سردی وغیرہ میں نماز پڑہیں۔ اپنی جان معصیت میں کیا ہی خوب کسینے یہ شعر کہے ہیں ؎

مولوی اطلاب دنیائے حیف ہو گئے ۔۔ وارث علم پیغمبر کا پتہ ملتا نہیں
حق کو ناحق کر دیا جب آیا سو پچاس ۔۔ دل میں اُن کے خوف محشر کا پتہ ملتا نہیں
سچ ہو گر لاکھوں ان کو حق پہ کر دو عمل ۔۔ لقمہ تر نقرہ و زر کا پتا ملتا نہیں

ہاں البتہ اگر کچھ علماء حق پرست حق گو ہیں تو یہ بیچارے اہل حدیث ہیں۔ ورنہ سب بے تہوک بند کرلی۔ کہ فلاں کے یہ جائز ہے فلاں کے حرام ہے۔ کوئی سرے سے ہی حدیثوں کا منکر بن بیٹھا۔ کوئی مسیح موعود کا دعوےٰ کرنے لگا۔ اپنی اپنی زٹل قافیہ پیمائی کا دعویٰ کر رہا ہے۔ حالانکہ قرآن حدیث کو پس پشت ڈالدیا ہے یہ سب خرابیاں رائے و تقلید پرستی کی ہیں اور تاویل احادیث کی بدولت فرقے جدا جدا بن گئے ہیں۔ مسلمان اہل ایمان کی شان یہ ہے کہ جو کچھ فیصلہ و حکم دینی وغیرہ ہیں اللہ کے اور اُس کے رسُول کی طرف سے ہو چکا ہے۔ کافی وافی سمجھیں۔ اس موقع پر سمجھنا چاہئے۔ کہ بے نمازی کیلئے فیصلہ بموجب آیات وحدیث رسول یہی ہے۔ کہ بے نمازی کافر ہے۔ کیونکہ جہانتک اس مسئلہ میں غور کیا اور دیکھا گیا۔ کوئی آئت قرآنی وحدیث رسول آجتک اس خاکسار کو نہیں ملی جسکے یہ لفظ ہوں۔ کہ بے نمازی کافر نہیں ہے بلکہ مسلمان اہل ایمان سے ہے اور بے نمازی کے جنازے کی نماز پڑہنی چاہئے۔ البتہ خلاف میں آیات حدیث بے شمار ہیں۔ صاف صریح آیات وحدیث کے مقابلے پر کوئی اپنی رائے ظاہر کرے۔ تو اُس کے برابر کوئی ظالم نہ ہوگا۔ فقط

لوگ لامذہب کہیں یا وہابی دیں خطاب ۔۔ ہے مجھے اخبار اور آیاتِ قرآں سے غرض
ہمکو بس ہو حجت قرآن و برہانِ حدیث ۔۔ کیا رواج مکہ و رسم خراساں سے غرض

حدیث شریف میں آیا ہے :- صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي یعنے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم ویسی نماز پڑہو جیسی میں پڑہتا ہوں کتب احادیث سے اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز میں رفع یدین کرتے۔ جہری نمازمیں جہر سے یعنے باآواز آمین کہتے اور بلکہ یہانتک رسول خدا نے فرمایا۔ کہ جو شخص آمین و سلام سے چڑتا ہے وہ یہودی ہے۔ افسوس یہودیت کی خصلت فرقہ رائی پرستوں نے اختیار کرنا پسند کرلیا ہے۔ مگر آمین کہنے سے عار ہے۔ آمین کہنے والوں کو مسجدوں سے نکالتے ہیں۔ غریب مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں حتے الوسع پہنچاتے ہیں۔ خیر جو کچھ دنیا میں چاہئے مسلمانوں کو تکلیف پہنچالیں۔ آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ مزہ چکھینگے ؎

گلشن سنت کی بو جسکو نہیں آئی اشد۔
کیسے وہ پائیگا بدخو باغ جنت کی مہک

اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ متفق علیہ نہیں ہوتی نماز اُس شخص کی جو نہ پڑہے اور ایک روائت میں آیا ہے کہ جسوقت میں قرات پکار کر پڑہوں۔ تو نہ پڑہو کچھ۔ مگر سورہ فاتحہ رسول اللہ صلعم کا یہ حکم تاکیدی کہ بغیر سورہ فاتحہ پڑہے نماز نہ ہوگی۔ مگر اس مقدمہ میں رای پرستوں کی تاویلیں دیکہی جاویں تو بالکل لچر اور واہی تباہی جہوٹی دلیل و مثالیں بمقابلہ صحیح صحیح حدیثوں کے پیش کرتے ہیں۔ جو بالکل قابل تسلیم نہیں ہیں۔ اگر کوئی عمل حدیث پر نہ کرے اوسکو اختیار طلبی ہے البتہ ضرور یہ بات کہی جاوے گی کہ بغیر سورہ فاتحہ پڑہنے کے خواہ امام ہو یا مقتدی۔ ہرگز نماز نہ ہوگی۔ اور جسکی نماز نہ ہوئی تو بے نمازی ٹھیرا۔ اور بے نمازی کو اللہ نے اور اسکے رسول نے کافر فرمایا اب میری عرض ہے۔ کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے قرآن کی آئت اور حدیث شریف کا ترجمہ کرکے لکھا ہے۔ اگر

ahmadimuslim.de

اگر کوئی صاحب چھپے بیٹھیں ہیں۔ تو اپنے رسول کا حکم پڑھنا چھوڑ دیں اور اپنے دل میں خیال کر لیں۔ کہ میں ایسے رسول کی بات کو نہیں مانتا۔ جسکا فرمان میرے امام کے خلاف ہو۔ بس اب تنازعہ دور ہوا۔

دیکھ تیرہ سو برس سے کو بجاؤ سرخرو — پھر سہی ہے دین نبوی کی وہاں اتک
جسکو خوش آتا نہیں احکام قرآن و حدیث — اسمیں تو ایمان کی ہرگز نہ آئی جبتک

## غزل در مذمت پیران دنیا پرست

از منشی عبد الرؤف صاحب موحد

ایسے نہیں ہیں اجو یہ مکار پیر جی — دیکھو فقیر ادھر ہیں زر رسا پیر جی
سائل کو اپنے در سے جھڑک کر نکال دیا — قادری ہیں ایسے دل آزار پیر جی
نازک قدم زمین پہ کیونکر اٹھیں بھلا — چلتے نہیں بدون ہوادار پیر جی
داڑھی سپید ہو گئی اکھو پڑھ مثل سن — امردکی کا کلوں پہ ہیں بیمار پیر جی
کسبی کا مال کھائیں کریں اسکو بھی بیہ — قادر کی ہو گئی تیرے تو بیشکار پیر جی
مال حرام کھا کے بڑھائی ہو اپنی توند — جانا ہی پیش خالق جبار پیر جی
مال حرام ہو بجائے حرام رفت — کسبی کا مال کھا کے ہو مردار پیر جی
بیت الحرم کو حج کو جانا حرام ہو — مصنوعی قبریں ادھر ہیں زوار پیر جی

عبد الرؤف تیری غزل سن کو بار بار
دھنتے ہیں اپنے سر کو یہ مکار پیر جی

## ولیمہ

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ سطور اپنے اخبار میں درج کرکے ممنون ومشکور فرماویں۔ زیادہ ولیمہ نہ کرے تو ایک بکری ہی سہی۔ رسول خدا صلعم نے عبد الرحمن بن عوف رض سے فرمایا تھا۔ اولم ولو بشاۃ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور گوشت روٹی کھلایا تھا۔ یہہ حدیث بخاری کی ہے بی بی صفیہ کے ولیمہ میں فقط حیس یعنے مالیدہ کھلا دیا اسکو بخاری نے روایت کیا ہے بعض بیبیوں کے ولیمہ میں فقط دو سیر جو صرف کئے۔ سیوطی نے کہا۔ کہ یہ شاید بی بی ام سلمہ تھیں غرض کہ سنت صحیحہ سے دو ہی کھانے ثابت ہیں۔ ایک ولیمہ دوسرے طعام عقیقہ اسکے سوا کسی تقریب میں کوئی طعام ثابت نہیں ہے گو دعوت ضیافت کرنے سے منع نہیں کیا ہے۔ مگر اکثر دعوت زمانۂ نبوت میں یوں ہوتی تھی۔ کہ غربا اہل اسلام جنکو کھانا نہ ملتا تھا۔ صحابہ انکو دعوت کرکے گھر لیجاتے۔ جو میسر ہوتا۔ وہ کھلا دیتے یا کوئی مہمان آتا۔ اسکو کھانا کھلاتے یہ ڈہونگ کھانے پینے کا ذرا ذرا سی بات پر سینکڑوں ہزاروں آسودہ لوگوں کو اپنی اولاد کی تقریب میں مہینوں تک کھانا کھلایا جاتا ہے کھانے کے ساتھ برتن بھی عنایت ہوتے ہیں بالکل خلاف سنت ہے۔ نری ریا ہے۔ اسراف ہے۔ اکثر لوگ نکاح سے پہلے کھایا کرتے ہیں۔ جسکو منڈہے کی روٹی یا بونار یا طعام ودری یا براتی کھانا کہتے ہیں حالانکہ یہ ہنود کی رسم ہے اور بالکل خلاف سنت ہے اور دنیاوی رسم ہے۔ اور اسی طرح سے وہ کھانا بھی جو اسکی طرف سے ہوتا ہے۔ اس میں مولوی والے اور دوست آشنا پوچھے جاتے ہیں۔ ایسی دعوتوں میں متبع سنت کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے۔ امرا اور روسا کے ولیمہ میں سارے شہر وگاؤں کے ہندو مسلمان مشرک وموحد اہلحدیثی وبدعتی فاسق وفاجر شریک ہوتے ہیں۔ کہو ہندو کو طعام ولیمہ کھلانا کیونکر درست ہوا۔ حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کھانے سے طعام متفاخرین کے رواہ ابوداؤد۔ یہ حدیث مرسل ہے اسسے یہ معلوم ہوا۔ کہ جو شخص بڑائی مارنے کیلئے کھانا کھلاوے ناموری کیا ہے شہرت سخاوت کا قصد کرے۔ اس کا کھانا نہ کھاؤ امرا اور روسا کا طعام الطعام غالباً ایسے خیالات سے ہرگز خالی نہیں ہوتا۔ گو اپنے منہ کے سو بار کیوں نہ کہیں کہ ہم ثواب کیلئے کرتے ہیں۔ اگر ثواب کیلئے کرتے ہو۔ تو خوشکل ثواب کی خدا یا

ahmadimuslim.de

رسول نے فرمائی ہے اوسیطرح کرو۔ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کی دہوم دہام نہ کرسکتے تھے یا اونکو اور صحابہ کو مقدور اس خرچ کرانیکا نہ تہا۔ حضرت عثمان رضہ کی تونگری تو مشہور ہے۔ مگر اونہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں بھی ایسے کام نہیں کئے اور نہ کسی اور خلیفہ نے۔ ہاں اُن کا روپیہ راہ خدا میں اوسجگہ صرف ہوتا تہا۔ جہاں حکم خدا اور رسول ہے۔ اُس طرح پر خرچ ہوتا تہا جسطرح ارشاد ہوا ہے۔ نہ موافق جی کی خواہش کے۔ (باقی دارد)

## استفتاء

**سوال نمبر ۱۔** جو شخص امام مسجد ہو۔ وہ اگر مردہ نہلادے تو اسکی اقتدا جائز ہے یا نہیں؟ (راقم سید حسین شاہ خریدار ۱۰۴۳)

**سوال نمبر ۲۔** جس گاؤں میں ایک ہی امام مسجد ہو۔ اور میت نہلانے سے پرہیز کرے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۱۔** مردہ نہلانا کوئی کفر نہیں شرک نہیں گناہ کبیرہ نہیں صغیرہ نہیں پھر امام کی امامت میں کیا قصور ہے؟

**جواب نمبر ۲۔** امام مسجد اگر مردہ نہلانے سے پرہیز کرے تو اوسپر کوئی گناہ نہیں۔ اہالی میت خود نہلائیں یا اُس کا کوئی انتظام کریں۔ ہاں اگر امامت پر مقرر کرتے وقت امام نے اس خدمت کے ادا کرنے کا بھی وعدہ کیا تہا۔ تو ایفاء عہد کے لحاظ سے اس کا انتظام کرنا اوسپر ضروری ہے۔

**سوال نمبر ۳۔** شروع نماز میں نیت زبان سے کہنی نزدیک اہلحدیث و فقہا کے سنت ہے یا بدعت؟ (راقم منشی اللہ دتا از بہاولپور)

**سوال نمبر ۴۔** رکوع میں امام کیساتھ ملنے سے بغیر پڑھنے فاتحہ کے نزدیک اہلحدیث کے رکعت ہوتی ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**سوال نمبر ۵۔** بعد ادائے نماز فرض امام اور مقتدیوں کا دعا مانگنا سنت ہے یا بدعت؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۳۔** زبانی نیت کرنا بدعت ہے۔ نیت کے معنے ہی یہ ہیں کہ دل سے ہو۔ فقہا حنفیہ نے بھی اسکو پسند نہیں کیا

**جواب نمبر ۴۔** رکوع میں رکعت کے ملنے میں اختلاف ہے۔ خاکسار راقم کے نزدیک رکعت نہیں ہوتی یہ مسئلہ اہلحدیث کے پہلے نمبروں میں بھی آچکا ہے۔

**جواب نمبر ۵۔** بعد نماز فرض دعا مانگنا سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ بعد نماز فرائض دعا کیا کرتے تھے بلکہ فرمایا ہے کہ نماز فرض کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

**سوال نمبر ۶۔** چچی یا بہانجے یا بھتیجے کی بیوی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ (راقم جان محمد از جگراؤں)

**سوال نمبر ۷۔** حضرت عیسے جب آسمان سے اُترینگے تو اُس وقت مخالفین مذہب اُس آیت پر یہ اعتراض کریں گے کہ قرآن شریف غلط ہے۔ کیونکہ اُس میں لکھا ہے۔ کہ عیسے آسمان پر ہے۔ (ایضاً)

**جواب نمبر ۶۔** چچی یا بہانجے یا بھتیجے کی بیوی سے نکاح درست ہے۔ بشرطیکہ اُس رشتہ کے سوا اور کوئی رشتہ محرمات کا نہ ہو۔ أُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ۔

**جواب نمبر ۷۔** حضرت عیسے کا آسمان پر ہونا جیسا مذکور ہے ویسا اُنکا دنیا پر آنا بھی تو مذکور ہے ہاں اگر یہ ہوتا۔ کہ دنیا پر کبھی نہ آوینگے۔ تو قرآن شریف پر اعتراض ہوتا۔ اگر کسی شخص کی بابت یہ کہا جاوے کہ آج وہ بمبئی میں ہے اور آئندہ جمعہ تک اپنے مکان پر پہنچ جائیگا۔ تو اسکے پہنچنے کے دن یہ کلام غلط ہو جائیگا؟ نہیں بلکہ صحیح ہوگا۔

**سوال نمبر ۸۔** بنی ہاشم کو زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں اور اونکو زکوۃ کا لینا جائز ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر ۹۔** نماز ظہر کا وقت کہاں تک ہے ایک مثل سایہ تک یا دو مثل تک۔ (خریدار اخبار از کوہاٹ)

**جواب نمبر ۸۔** احادیث صحیحہ مندرجہ مشکوۃ وغیرہ میں صاف آیا ہے۔ کہ بنی ہاشم زکوۃ کے مصرف نہیں۔ نہ اونکو اسکا لینا جائز ہے ہاں بعض علماء حنفیہ نے یہ کہا ہے کہ چونکہ انکو اب خمس غنیمت کا حصہ نہیں ملتا۔ اسلئے زکوۃ کا لینا انکو جائز ہے

مگر یہ محض اُن کی ذاتی رائے ہے کسی حدیث میں یوں نہیں آیا۔ کہ خمس غنیمت بنی ہاشم کو معاوضہ زکوٰۃ ہے جبتک معاوضہ ملے تبتک زکوٰۃ نہ لینا۔ بلکہ یوں آیا ہے کہ انما ھی اوساخ الناس یعنے زکوٰۃ اسلئے بنی ہاشم پر حرام ہے۔ کہ یہ لوگوں کے مال کی میل ہے۔

**جواب نمبر ۹** ۔ نماز ظہر کا وقت ایک مثل سایہ تک ہے۔ حدیث جبرئیل میں صریح مضمون ہے۔ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت کو ظہر کا وقت ایک مثل تک بتلایا ہے یہ حدیث ایسی واضح ہے۔ کہ صاحب درمختار بھی اسی کے قائل ہوئے ہیں۔ دو مثل تک کا مذہب صحیح اور مدلل نہیں۔

**سوال نمبر ۱۰** ۔ عورتوں کو سجدہ کے وقت مردوں کی مانند پیچھا اُٹھا کر سجدہ کرنا چاہئیے یا کچھ فرق ہے؟

**سوال نمبر ۱۱** ۔ امام اور مقتدی رکوع سجود وغیرہ ارکان ادا کرنے میں کچھ فرق کریں یا آن واحد میں کریں؟ فتح الدین از سیالکوٹ

**جواب نمبر ۱۰** ۔ عورتوں اور مردوں کے سجدہ میں فرق کرنے کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی۔ فقہا حنفیہ نے لکھا ہے۔ کہ عورت مرد کی نسبت نیچے کرے۔

**جواب نمبر ۱۱** ۔ حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ کرام کہتے ہیں۔ کہ ہم اسوقت سجدہ کو اترتے تھے جب آنحضرت سر زمین پر رکھتے۔ اسیطرح سر اوٹھاتے وقت مقتدی امام سے پیچھے اُٹھے۔

**سوال نمبر ۱۲** ۔ بے نماز کیساتھ کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں

**سوال ۱۳** ۔ شراب ساز اور رشوت خور اور سود خوار کے سودا بیچنا اور اُن کی دعوت قبول کرنا درست ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر ۱۴** ۔ جس چیز پر محصول چنگی مقرر ہو۔ اوس کو بغیر ادائے چنگی لے آنا جائز ہے یا نہیں؟ منشی محمد امین از کوہ جکراتہ

**جواب نمبر ۱۲** ۔ بے نماز کے ساتھ کھانا جائز ہے اوسکی تعظیم و تکریم مذہبی حیثیت سے نہیں چاہئیے کھانا تو کفار کے ساتھ بھی جائز ہے۔

**جواب نمبر ۱۳** ۔ شراب ساز رشوت خور سود خوار اگر کوئی جائز پیشہ بھی کرتے ہیں۔ تو جائز ہے۔ جبتک یہ معلوم نہ ہو۔ کہ ناجائز کمائی سے دعوت ہوئی ہے

**جواب نمبر ۱۴** ۔ جس چیز پر محصول چنگی مقرر ہو۔ اُس کا ادا کرنا ضرور ہے کیونکہ کسی سلطنت کے زیر سایہ رہنا اس بات کا معاہدہ اقرار اور معاہدہ ہے۔ کہ اُس کے قوانین کے پابند رہینگے۔ خدا فرماتا ہے۔ اوفوا بالعھد

**سوال نمبر ۱۵** ۔ ایک شخص نے کتے شکار کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ جسوقت کتے شکار کو پکڑتے ہیں تو شکاری کتوں سے چھڑا کر تکبیر اللہ اکبر چلا دیتا ہے۔ شکار مذکور حلال ہے یا نہیں؟ راقم جلال الدین از صدر سیالکوٹ

**جواب نمبر ۱۵** ۔ قرآن و حدیث دونوں کے مطابق شکار مذکور حلال ہے اگر کتا سکھایا ہوا ہو۔ اور اسکے منہہ ہی میں شکار مر جائے اور تکبیر پڑھنے کی نوبت ہی نہ آئے تب بھی حلال ہے

**سوال نمبر ۱۶** ۔ عابدہ کی لڑکی۔ ہندہ کا لڑکا۔ ہندہ کے لڑکے نے عابدہ کا دودھ پیا۔ بعد دو سال کے عابدہ کو لڑکا ہوا۔ اور ہندہ کے لڑکی ہوئی۔ ان ہر دو کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب نمبر ۱۶** ۔ عابدہ اور ہندہ کے پچھلے لڑکے لڑکی کا نکاح درست ہے کیونکہ ان دونوں میں دودھ کی شرکت نہیں ہے شرح وقایہ میں ہے:۔ تحل اخت اخیہ رضاعا کما تحل نسبا۔

# ضرورت ہے

ہمیں ایک معلم کی ضرورت ہے جو معلمی کے کام سے واقف ہوں جن لڑکوں کو تعلیم دلانی ہے ان کی حالت ابتدائی ہے فارسی کی پہلی پوری پڑھتے ہیں قرآن مجید ختم کر چکے ہیں معلم صاحب میں یہ بات ہونی چاہئے کہ لڑکے انکا رعب مانیں اور عربی کی عمدہ تعلیم دیکر طریق تعلیم سے خوب

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**قبول اسلام** جامع مسجد مہابت خان شہر پشاور میں جناب مولوی مولانا مرزا خان صاحب مشنری اسلام کے ہاتھ پر ذیل کی تاریخوں میں غیر مذاہب والے مشرف باسلام ہوئے

| نام کفر | ذات | عمر | اسلامی نام | تاریخ جب اسلام میں آیا |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| لچھمن ولد بہاری | ہندو کوری | ۲۸ سال | عبدالرحمن | ۲۲-اپریل ۱۹۰۴ء |
| منو ولد گردہاری | " | ۲۲ " | عبدالرحیم | " |
| لچھمینا بنت الونی | " | ۲۴ " | فاطمہ | " |
| نتھے ولد منشو | مہتر | ۲۶ " | دین محمد | ۲ مئی ۱۹۰۴ء |
| سندر سنگھ ولد گنڈا سنگھ | سکھ | ۲۱ " | خیر محمد | ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء |
| نانکی بنت مایہ | جھیور | ۲۶ " | نوراں | ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء |
| اتواری بنت نانکی | " | ۱۲ سالہ | پیراں | " |
| لچھمی | " | ۹ سالہ | جیراں | " |
| منگری | " | ۷ سالہ | عائشہ | " |
| چنداس پٹا | " | ۵ سالہ | پیر محمد | " |
| جمن ولد دین محمد | عیسائی | ۲۰ سالہ | جمن | یہ تائب ہو کر پھر اسلام میں آیا |

**قبول اسلام** - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مکہ مسجد حیدر آباد دکن میں ۲۷ مئی کو ڈاکٹر کالشی کانت چٹوپادھیا صاحب پی ایچ ڈی سابق پروفیسر مہاراج کالج میسور نے بعد نماز جمعہ اس امر کا اعلان کیا کہ میں ہندو مذہب کو ترک کر کے بطیب خاطر مسلمان ہوتا ہوں ڈاکٹر صاحب کلکتہ کے رہنے والے ہیں ہندوستان میں تکمیل تعلیم کر کے ولائت تشریف لے گئے کچھ عرصہ تک لنڈن میں رہکر فلسفۂ جدیدہ کی تعلیم حاصل کرنے جرمنی گئے - وہاں پی ایچ - ڈی (ڈاکٹر آف فلاسفی) کی ڈگری حاصل کی جو آپ سے پہلے ہندوستان میں کسی کو نہ ملی تھی - وہاں سے روس تشریف لے گئے اور پایۂ تخت روس کے یونیورسٹی کالج میں دو سال تک پروفیسر رہے آپ کو سنسکرت اور انگریزی کے علاوہ جرمن - روسی - فرنچ - لاطینی - یونانی زبانوں پر بھی عبور حاصل ہے تعلیم فلسفہ کے بعد چونکہ آپ کو ہندو مذہب سے تشفی نہ ہوئی - اس لئے تحقیقات مذاہب شروع کی - دس سال تک دنیا بھر کے ہر مذہب کی چھان بین کرتے رہے - اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ سچا مذہب **اسلام ہے** ڈاکٹر صاحب اپنی قوم میں خاص عزت اور وقعت رکھتے تھے - مسلمانوں کو بھی آپکے مشرف باسلام ہونے کی خاص خوشی ہے (وکیل)

**شیخ الاسلام عبداللہ کوئیلم** نے کمال خوشی سے جامع مسجد لورپول میں ایک ہندو معزز شخص کو مشرف باسلام کیا - یہ نو مسلم صاحب بہت قابل و ذی علم ہیں اور اکثر شیخ الاسلام کے وعظ و لیکچر سننے کیلئے ایک سال سے مسجد لورپول میں آیا کرتے تھے - آخر ان کو وعظ اور دین اسلام کی حقانیت نے ان کے دل میں اثر کیا وہ مسلمان ہو گئے نام عبدالرحیم رکھا گیا + (وکیل)

**جالندھر** اسٹیشن پر ایک نوجوان گرہ کاٹ پکڑا گیا - کود کر ٹرین کے نیچے ہی کچل گیا - (کافی سزا ملی)

**امیر صاحب** افزائش نسل اسپاں کی طرف متوجہ ہوئے عربی ذات ۱۰۰ گھوڑے ہند سے منگوائیں گے -

**امیر صاحب** ترقی زراعت کی طرف بھی متوجہ - ادرک اور ہلدی (زرد چوب) کی کاشت بڑھائی ہے - اس کی کاشت اور تیاری کی نگرانی کیلئے وادی کانگڑہ سے ماہرین منگوائے گئے ہیں - شوق ہے -

**امیر صاحب** نے چھوٹے جانوروں پرندوں وغیرہ کا شکار کھیلنا ترک کر دیا - خواب کی وجہ سے - خواب میں دیکھا - یہ شکار نہیں بلکہ عذاب ہے - خدا ناراض ہوتا ہے اسکے قہر سے بچنا چاہئیے -

**مدراس** بفضلہ تعالیٰ طاعون سے بالکل پاک ہو گیا وہاں عملہ طاعون کو رخصت کر دیا ہے (شاید سب نے مرزا قادیانی کی بیعت کر لی ہوگی)

**جاپان** نے سنیچر گذشتہ کو ڈالنی سر کیا - ۲۰ ہزار فوج بری اور

تبلیغ - ضلع بجنور میں مسلمانوں اور آریوں کا مباحثہ ہوا جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مسلمانوں کی طرف سے [illegible]

کچھ فوج بحری ایکوقت میں بہ سنبھلی سا(جاپانیوں نے روسیوں کی ستر توپیں مع دیگر سامان کے حاصل کیا ہے)

روسیوں نے ۲ گھنٹہ تک مقابلہ کیا یہاں سے تمام فوج فرار ہو کر پورٹ آرتھر میں گھس آئی ہے۔

جاپان نے علاوہ ڈالنی کے تالنواں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اسی کو لیو چو لونگ بھی کہتے ہیں۔

روسیوں نے جنگی جہازوں اور ساحلی قلعوں سے آگ برسائی۔ جاپانی خاموش بیٹھے۔ لوٹ گئے۔

اخبار ٹائمز نے جاپانی فتوحات کی بڑی تعریف کی۔ جاپانیوں نے پر اعلے فوج جرمن کا مظہر دکھا ہوتا تھا۔

اخبار مذکور پوچھتا ہے کہ کیا اب بھی روس کسی مقام کے بچاؤ کی کوشش کر سکتا ہے۔ نہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل کاروپاٹکن برسات کے بعد پانچ لاکھ فوج سے مدافعت دہو ویگا۔

جاپان بھی پانچ لاکھ فوج جلد تر لا سکتا ہے۔ بڑی بات بالٹک کے بیڑے کا پہنچنا ہے۔

پورٹ آرتھر میں روسی مقابلے کی بیحد کوشش کریں گے عظیم خندقیں کھودیں مورچے توپیں وغیرہ۔

امریکہ کی بہت سی باتیں بالکل عجیب ہیں یہاں کے مقام ... میں ایک کسان رہتا ہے جسکی مونچھیں آٹھ ہاتھ لمبی ہیں اتنی لمبی مونچھیں آجتک کہیں دنیا میں کہیں سنی نہیں گئیں + ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کبھ کراں کی قوم کا پتہ بھی دہ پہر ... ملتا جاویگا۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لنڈن میں ایک لاکھ آدمی لوگوں کے جیب کاٹنے کا ہی روزگار کرتے ہیں اور لنڈن میں ایک ہزار آدمیوں کے پیچھے ۵ ڈاکٹر ہیں۔

سینٹ لوئس واقعہ امریکہ کی عالیشان نمائش میں ایک اتنی عظیم الشان گھڑی دکھائی گئی جسکے منٹ کی سوئی ساٹھ فٹ لمبی ہے حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند آنجہانی اپنی پیرانہ سالی میں جس لکڑی کے سہارے چلتی تھیں مع وہی لکڑی تھی جو کسی زمانہ میں انگلستان کے بادشاہ چارلس دوم کی ...


# مجرب ادویات

روح دافع طحال قیمت فی شیشی ۸؎۔ اس مجرب اثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوٹیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کیوجہ سے شل یا کسی بیماری کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہیں۔ تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی قیمت شیشی ایک اونس ... دو اونس ...

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد ... کلاں ... فسادات خون تر و خشک خارش ... آتشک ... وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے۔ اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتی ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔

بالوں میں لگانے کا خوشبودار تیل۔ یہ چنبیلی اور دیگر خوشبودار روغنوں سے بہتر ہے اسواسطے کہ ... اسکے استعمال سے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ۔ ضعف بصر وغیرہ امراض سے محفوظ رہتے ہیں اور سفید بال اسکے متواتر لگانے سے کچھ عرصہ کے بعد سیاہ ہو جاتے ہیں گو زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں استعمال سے آپ ظاہر ہو جائیگا ...

بال اڑانیکا عرق۔ پانچ منٹ میں صفاچٹ میدان ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی خورد ... شیشی کلاں ...

پلین کا جوڑوں کے درد اور ان کے ورم میں اعلے درجہ کا فائدہ کرتا ہے ... ذات الریہ میں مخصوص طور پر مفید ہے قیمت فی شیشی ...

حبوب گوہر شفا ان کے استعمال سے سرخی۔ ... رعد۔ ناسور ناخنہ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں قیمت دو گولی مع ...

سرمہ عزیزی۔ اسکی ایک ... سلائی لگانے سے ... سبب ... پیپ۔ آشوب۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت ...

مصری سرمہ۔ یہ سرمہ بچوں کے امراض چشم میں ازحد مفید اور بالکل بے ضرر ہے قیمت فی تولہ ...

کھانسی کی دوائی تر و خشک کھانسی نزلہ و زکام وغیرہ کو صرف ایک چھوٹی سی شیشی سے فائدہ ہوتا ہے قیمت ۲ اگر کھانسی کیساتھ حرارت بھی بخار دق یا سل ہو۔ تو شیشی کلاں کا استعمال کریں قیمت ...

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ انگریزی و یونانی


حسب الارشاد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

للہ الحمد

# اہلحدیث

جلد ۱ نمبر ۳۲

امرتسر ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۷ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموما اور اہلحدیث کی خصوصا دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | ۔ عہ |
| والیان ریاست سے | ۔ للعہ |
| روُسا اور جاگیرداروں سے | ۔ للعہ |
| عام خریداروں سے | عہ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ٹکٹ ڈالیں

بہ نگار ور علمی مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی قیمت بذریعہ خط و کتابت مینجر سے تصفیہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و زر بنام مینجر ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

## مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

آپ لکھتے ہیں:۔

جس طرح مقلدین عاملین بالفقہ حدیث سے جلتے ہیں اسی طرح مقلدین رواۃ یعنی عاملین بالحدیث حدیث کے مقابلہ قرآن سے جلتے ہیں اہل انصاف فرماویں۔ کہ دونوں میں بدتر کون فریق ہے یعنی قرآن کا چھوٹا منکر کون اور بڑا منکر کون ہے حدیث جسکو مثل قرآن بلکہ باعتبار عمل کے جسکا درجہ قرآن سے بھی بڑھکر ہے (کیونکہ درجہ اسی کلام کا افضل ہوتا ہے جسکو معمول بنایا جاوے۔) ہم ذیل میں اس کی حقیقت اپنے

ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں۔ یہ وہ حدیثیں ہیں۔ جو صحاح ستہ میں نہایت صحیح اور مستند ہیں۔ جنکے راوی ثقہ اور معتمد علیہ ہیں۔

اوّل - لو کان موسیٰ حیًا لما وسعہ الا اتباعی یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میرے ہی اتباع پر مجبور ہوتے۔ حاشا اللہ کہ یہ لغو کلام وما ینطق عن الہوٰی کا ہو۔ جس سے ایک مستقل اور اولوالعزم نبی کی اہانت نکلتی ہو۔ جیسے شب دیجور سے ظلمت۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ موسےٰ بھی میرے امتی ہوجاتے جو صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے حالانکہ جو امتی ہو۔ وہ ہرگز نبی نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید تو ہمکو یہہ تعلیم دیتا ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ اور اسی بناء پر آنحضرت صلعم نے ایک زرہ فروش یہودی کے معاملہ میں فرمایا کہ لا تخیروا فی انبیاء اللہ یعنے انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو۔ مگر افسوس ہے کہ راویان حدیث نے موسیٰ پر آنحضرت کو ترجیح ہی نہیں دی بلکہ ان کی نبوت ہی اڑا دی اور ان کی شریعت اور ان کی کتاب بھی منسوخ کردی۔ جس کی تصدیق قرآن مجید کرتا ہے مصدقًا لما بین یدیہ من التوراة الآیہ اور ظاہر ہے کہ جس کتاب کی قرآن مجید کی تصدیق کرے وہ کیونکر منسوخ ہوسکتی ہے۔ یہ حدیث نہیں۔ بلکہ لہو الحدیث ہے یعنے ایک لغو اور عبث کلام ہے۔ جو باعتبار واقعہ کے بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ نہ آپ کے زمانے میں موسیٰ زندہ تھے نہ اونہوں نے آپکا اتباع کیا۔ پس اس لغو کلام نے کیا نتیجہ دیا۔

اس مضمون میں آپنے قرآن دانی کا ثبوت پورا دیا۔ اب کوئی بھی شبہ ہے۔ کہ اس حدیث کے بموجب حضرت موسے علیہ السلام کا امتی ہونا لازم آئیگا حالانکہ اگر آپ غور کرتے۔ تو یہ معمہ آپکو قرآن شریف ہی سے ملسکتا تھا غور سے سنو!

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ ۳ ع ۱۷)

(ترجمہ) خدا نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ میں نے جو تمکو کتاب اور تہذیب اخلاق دی ہے۔ اس کے بعد کوئی رسول تم پاس آوے۔ جو تمہاری تعلیم کی تصدیق کرتا ہو۔ تو اوسپر ایمان لانا اور اوس کی مدد کرنا یہاں ہدایت کہکے فرمایا۔ اسپر تم نے اقرار کیا اور میرا وعدہ لیا یا نہیں؟ وہ بولے کہ ہم نے اقرار کیا۔ پھر کہا۔ کہ پس تم گواہ رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں یاد رکھو۔ کہ جو کوئی اس وعدے سے روگرداں ہونگے وہی بدراہ ہوں گے۔

کہئے! اس آیت کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ایک حضرت موسےٰ کو کیا تمام حضرات انبیاء علیہم السلام بھی سرور کائنات فخر موجودات حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زندہ ہوتے۔ تو اس آیت کی ہدایت کے مطابق سب کے سب آپ پر ایمان لاتے ... اور آپ کی امداد کرتے۔ اگر اوسوقت تم جیسے اہل قرآن غیض میں آتے اور کچھ عذر کرتے تو یہی سنتے کہ

شور بختاں بآرزو خواہند ... مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

ہاں آپ کی قرآن دانی کا ثبوت ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے زعم میں اس حدیث کو آیت قرآنی لا نفرق والی سے مخالف جانتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ امتی کبھی نبی نہیں ہوسکتا کیا مولانا! حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے امتی نہ تھے یا ان سے بعد کل خاندان بنی اسرائیل حضرت موسے علیہ السلام کے تابع نہ تھے۔ اگر انکار ہو۔ تو سنو!

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْہَا ہُدًی وَّنُوْرٌ یَحْکُمُ بِہَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا (پ ۶ - ع ۷) (ترجمہ) ہم نے توراة اتاری تھی۔ جس میں ہدایت اور نور تھا۔ جو =

ahmadimuslim.de

فرمانبردار انبیاء کا حکم کرتے رہے ہیگے

پس اسی آیت اور حدیث کے مطابق لَا نُفَرِّقُ کے معنے سمجھئے کہ یہ ہیں کہ ہم یعنی مسلمان انبیاء علیہم السلام میں تفریق نہیں کرتے ۔ کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں ۔ جیسے یہود و النصاریٰ کرلتے ہیں ۔ یہ نہیں کہ بعض کو فاضل اور بعض کو معقول جاننا بھی منع ہے ۔ جو بحکم نص قرآنی ثابت ہے ۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۔ ایسا ہی لَا تُخَيِّرُوا فِي أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ والی حدیث کا حکم ہے ۔ یعنے انبیاء کو ایسے طریق سے ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو ۔ کہ کسی کی اُن میں سے حقارت ہوجاوے ۔ جسکی شریعت کی اجازت نہیں دی ۔ پس کہئے حدیث مذکور لہو الحدیث ہے یا آپ کی تقریر فضول ۔

مولوی صاحب! انما شفاء العی السوال جس بات کو آدمی نہ جانتا ہو ۔ اُس کا علاج یہ ہے ۔ کہ اُس کے جاننے والے سے سوال کرے ۔ ہمیں بار بار کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ آپ بدوں حدیث فہمی کے آریوں کی طرح بے سمجھی سے اعتراضات کردیتے ہیں ۔ جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے ۔ اگر آپ نے حدیث سمجھی ہوتی ۔ تو بھلا ایسے اعتراض کرتے جو آپ لکھتے ہیں ۔ کہ باعتبار واقع کے بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ نہ آپ کے زمانے میں موسیٰ تھے نہ اونہوں نے آپکا اتباع کیا ۔ کیا اسی عربی دانی پر آپ اہل قرآن بنے ہیں ۔ جنکو حرف لَوْ کی وضع سے بھی اطلاع نہیں ۔ یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں ۔ مولانا لَوْ کا استعمال اسی لئے تو ہے ۔ کہ اپنے مدخول کا عدم بتلاوے ۔ غرض صرف تلازم کا اظہار ہوتا ہے ۔ جو ہر حال میں حاصل ہے سنئے ۔ آپ تو اہل قرآن ہیں ۔ مگر آیات قرآنیہ ہمکو بتلانی پڑتی ہیں ۔ غور سے سنئے ! لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (یعنے آسمان و زمین میں اگر اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں خراب ہوجاتے ) یہاں تو کہئے کہ واقع کے خلاف ہونیکی وجہ سے یہ کلام جھوٹ ہے ۔ کیونکہ دنیا میں اللہ کے سوا اور معبود تو کوئی ہی نہیں ۔ پھر خدا کا یہ فرمانا ۔ کہ دنیا میں اگر اور معبود ہوتے تو غلط ہے ۔ اِسی برتے پر آپ اپنا نام قرآنی رکھتے ہیں شاید آپ جیسوں ہی کے حق میں پنڈت لیکھرام نے کہا ہے ؎

قرآنی ۔ کرانی ۔ پُرانی تمام
فنا ہوند بر یک زنبیاد غام

پھر آپ نے ایک اور حدیث پر اعتراض جمایا ہے جسکو دیکھکر بیساختہ ہنسی آتی ہے اور ان اہل قرآن کی سمجھ پر عقل ہنستی ہے کہ انکو ہوا کیا ہے ؟ مگر آخر بات بھی تو یہ ہے ۔ کہ اگر ایسے ویسے اعتراضات نہ کریں تو گنتی کہاں سے لاویں ۔ آریوں کیطرح کتاب کا سیاہ کرنا منظور ہے ۔ اگر وہ ہی سوچ بچار کر اصلی مطلب سمجھکر اعتراض کرلیتے ۔ تو کیوں پنڈت دیانند ۱۵۹ ۔ اور مہاشہ دھرمپال ۱۱۵ اعتراضات کرتے کسیطرح اتنی تعداد حاصل نہ ہوتی ۔

بہرحال آپ لکھتے ہیں :۔

دوسری حدیث ۔ کنت نبیا و آدم منجدل بین الماء والطین یعنی آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں نبی تھا ۔ اور آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں گوندھے ہوئے تھے ہم پوچھتے ہیں کیا فی الواقع ایسا ہی تھا ۔ ہر شخص اقرار کریگا کہ آنحضرت صلعم کیا معنے کوئی انسان حضرت آدم سے پہلے نہ تھا چہ جائیکہ کوئی نبی ۔ اگر یہ کہو ۔ کہ علم الٰہی میں آنحضرت نبی تھے ۔ تو کوئی تعریف نہ نکلی ۔ کیونکہ علم الٰہی میں تو ہر شے ذرے سے لیکر آفتاب تک اور قطرے سے لیکر دریا تک اور چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک موجود تھی ۔ پھر قرآن تو آپکو آخر النبیین (خاتم النبیین) بتاتا ہے اور اِس حدیث نے آپکو اول النبیین بنادیا ۔ فرمائیے یہ حدیث سچی ہے یا قرآن مجید؟ مسلمانوں کو خوب یاد رکھنا چاہئے ۔ کہ تمام حدیثیں جتنے خودستائی اور غلو اور تعلّی اور ایک معنے سے غرور اور تکبر مترشح ہے ۔ وہ ہرگز صاحب و ما ینطق عن الہوی کا کلام نہیں ہوسکتا ۔ کلام مجید میں تو آپ کی نسبت وما محمد الا رسول وارد ہوا ہے یعنے محمد صرف ایک قاصد ہے یہ حصر اور استشہاد کے طور پر ہے اور دوسری جگہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی اسکے سوا جو کچھ آپ کی نسبت زید و عمرو بیان کریں وہ

ahmadimuslim.de

آپ پر بہتان سے پڑھو - الم یجدک یتیماً فاوی ووجدک ضالاً فھدیٰ ووجدک عائلاً فاغنیٰ - سبحان اللہ کیا صداقت اور سادگی ہے اور آپ کی حالت کا کیسا سچا بیان ہے برخلاف اسکے حدیثوں کے آپکو خدا بنا دیا - اور تو جو زمانے کے راویوں مولویوں نے آپ پر وہ وہ طوفان باندھے ہیں - کہ خدا ہی سمجھے (باقی آئندہ) (راقم ایک آئی)

اس اعتراض کے جواب میں بھی ہم اتنا کہنے سے باز نہیں رہ سکتے

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

مطلب حدیث کا وہی ہے جو آپ نے خود لکھا ہے کہ آنحضرت علم الٰہی میں اسوقت بھی نبی تھے جبکہ حضرت آدم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے (جس سے یہ جتلا دینا مقصود ہے کہ آنحضرت کی نبوت بھی امور واقعیہ سے ہے - کیونکہ علم باری تعالیٰ میں امور واقعیہ ہی ہوتے ہیں - نہ کہ غیر واقعی غور سے سنو! خداوند تعالیٰ ان لوگوں کا رد کرتا ہے جو امور غیر واقعیہ کاذبہ کا علم خدا کی طرف نسبت کرتے تھے قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ (خدا کو ایسی باتیں بتلاتے ہو جنکو نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں)

مقصود اس حدیث سے منکرین رسالت محمدیہ کا رد کرنا ہے - جو آپکی نبوت کو امور واقعیہ سے نہ جانتے تھے کہیے عقل بڑی یا بھینس؟ پس آپ کی تمام تک بندی ایک دم ملیا میٹ ہو گئی - جو آپ نے لکھی ہے - کہ علم الٰہی میں تو ہر شئے ہے ذرے سے لیکر آفتاب تک اور قطرے سے لیکر دریا تک اور چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک موجود تھی -

ہم بھی مانتے ہیں - کہ موجود تھی بلکہ موجود ہے - مگر یہ تو کہئو اجتماع النقیضین یا شریک الباری تو علم الٰہی میں موجود نہیں - لیکن آپ اور آپکا رسالہ اشاعت القرآن تو علم الٰہی میں موجود ہے - پھر اس سے کیا یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا - کہ آپ اور آپکا رسالہ تو امور واقعیہ سے ہیں - مگر اجتماع نقیضین یا شریک الباری امور واقعیہ سے نہیں ہیں - اگر ہوتے تو علم الٰہی میں بھی موجود ہوتے -

بیشک جس حدیث سے خودستائی اور تجبر اور تکبر معلوم ہو وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں مگر جس حدیث سے بطور تعلیم امت اظہار مرتبہ ہو - تو اوسکی صحت میں کیا کلام ہے ورنہ آیت قرآنی بھی غلط ہو جائے گی سنو اور غور سے سنو! اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (اے رسول تو بڑی ہی خلق پر ہے) اور فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (تو محض خدا کی رحمت سے نرم ہو رہا ہے) اور لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (خدا نے تیرے پہلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں) وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (تجھپر خدا کا فضل بہت بڑا ہے) اسیطرح علیٰ ہذا القیاس پس جسطرح ان آیات کا ذکر بطور اظہار مرتبہ نبوت اور تعلیم امت ہے نہ بطور فخر اور غرور اسی طرح احادیث میں کوئی واقع عجیبہ اگر آتا ہے تو اوس سے مراد بھی تعلیم امت اور اظہار مرتبہ ہوتی ہے نہ فخر و ریا - چنانچہ آنحضرت نے اس امر کی تصریح کرنے کو فرما بھی دیا ہے کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ (میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بطور فخر نہیں بلکہ بطور تعلیم امت اور اظہار واقعات کے ہے) جسکو آپ جیسے بدخواہان حدیث نے ایک بہانہ بنالیا - جو محض اپنی سمجھ کا پھیر ہے +

# اسلامی اخلاق

## تہذیب اخلاق کی ضرورت اور خوبیاں عقلی دلائل سے

صاحب اخوان الصفا کے مختصر بیان سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ایسے تمام حکما جو بغیر دلائل کے کسی امر کو تسلیم نہیں کرتے تہذیب اخلاق کو سب سے زیادہ ضروری اور مقدم سمجھتے ہیں اور تصرف سعادت ابدی اور فلاح اخروی کیلئے اسے ضروری جانتے ہیں - بلکہ اُن کے نزدیک کوئی انسان فی الحقیقت

ahmadimuslim.de

انسان ہی نہیں ہو سکتا - جبتک اسکے اخلاق مہذب نہ ہوں کیونکہ انسانی نفس کا تکملہ تمام تر اسی پر مبنی ہے - میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر حکیم افلاطون کی وہ وصیتیں جو اوسنے ارسطو کو کی تھیں - نذر ناظرین کروں اور وہ مکالمہ بھی جو ارسطو اور سکندر کے مابین ہوا - ان دونوں بیانات سے میرے قول کی پوری تائید ہو جاوے گی -

حکیم افلاطون کہتا ہے کہ خدا کو پہچان اور اسکے حق کو نگاہ رکھ - اور اپنی ہمت کو ہمیشہ علم سیکھنے اور سکھلانے میں مصروف رکھ - اور اہل علم کا کثرت علم سے امتحان نہ کر - بلکہ شر اور فساد سے مجتنب رہ - اور حق تعالی سے ایسی چیز طلب کر جسکے نفع میں کبھی زوال نہ آئے (یعنے باقیات صالحات) اور ہمیشہ بیدار رہ - کیونکہ شر اور برائی کے اسباب بہت ہیں - اور جو چیز کرنے کے قابل نہو - اسکی آرزو بھی نہ کر - اور اس امر کو اچھی طرح سے جان کہ انتقام الہی بندہ سے بطور تادیب اور تہذیب کے ہے غیظ و غضب کے طریق پر نہیں ہے اچھی زندگی اور حیات طیبہ کے صرف تمنا رکھنے پر قناعت نہ کر - جبتک اچھی اور شایستہ موت نصیب نہو - اور حیات کو شایستہ نہ شمار کر - مگر ایسی حالت میں کہ وہ خیر اور نیکی کے حاصل کرنیکا وسیلہ ہو -

سونے اور آرام کرنے کا ارادہ نہ کر - جبتک اپنے نفس سے ان تین چیزوں کا محاسبہ نہ کر لے - اول یہ کہ اس روز تجھسے کوئی خطا ہوئی ہے یا نہیں دوسرے یہ کہ اس روز تونے کوئی اچھا کام کیا ہے یا نہیں تیسرے یہ کہ کسی عمل کو اپنی تقصیر سے تونے ضائع کیا ہے یا نہیں - تجھے ہمیشہ یاد کرنا چاہئے - کہ اس جہان میں آنے سے پہلے کیا تھا اور مرنے کے بعد پھر کیا ہو جائے گا - کسی شخص کو اذیت نہ دے کیونکہ دنیا کی سب چیزیں ہمیشہ معرض تغیر اور زوال میں ہیں وہی شخص بدبخت ہوتا ہے جو کام آخرت کے یاد سے غافل ہو - اور گناہ سے باز نہ رہے - ایسی چیز کو اپنا سرمایہ نہ بنا - جو تیری ذات سے خارج ہو - کسی مستحق کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنے کیلئے اوس کے سوال کا انتظار نہ کر - ایسے شخص کا شمار حکیموں میں نہ کر - جو دنیا کی کسی لذت سے خوش ہو یا مصیبت سے فریاد اور جزع کرے - موت کو ہمیشہ یاد کر اور مردوں سے عبرت پکڑ - آدمیوں کی کم توقیری فضول کلامی سے ہوتی ہے اور ایسی چیزوں کے بیان کرنے سے جو بغیر پوچھے وہ بیان کرے - جو شخص کہ کسی کے لئے برائی چاہتا ہے - اوس کا نفس پہلے ہی شر کو قبول کر چکتا ہے پہلے خوب سوچو - پھر زبان سے بات نکالو - اور جب زبان سے نکالو - تو عمل بھی کرو - سب کا دوست رہ - جلدی سے غصہ نہ کیا کر - تاکہ غضب کی عادت نہ پڑ جائے - محتاج کی حاجت روائی کو دوسرے روز پر نہ اوٹھا رکھ - کیونکہ معلوم نہیں - کہ کل کیا ہو - گرفتاروں کی اعانت کر - مگر نہ ایسوں کی جو بہ خوشی میں گرفتار ہوں - جبتک دو جھگڑنے والوں کی باتوں کو نہ سمجھ لے - اون کے معاملے میں فیصلہ نہ کر - صرف قول کے اعتبار سے حکیم نہ ہو - بلکہ عمل اور قول دونوں کے اعتبار سے حکیم بن کیونکہ حکمت قولی اسی جہان میں رہجاتی ہے - اور حکمت عملی اوس عالم تک پہنچتی ہے اور وہاں پہنچکر باقی رہتی ہے - اگر نیکی کے حاصل کرنے میں کسی قسم کا رنج اوٹھائیگا تو رنج نہ باقی رہیگا اور نیکی قایم رہیگی اور اگر بدی سے کوئی لذت اوٹھائے گا - تو لذت مٹ جائیگی - مگر بدی باقی رہیگی - اوس دن کو یاد کر - جب تجھے آواز دیں اور تو سننے اور کلام کرنے کے آلہ سے محروم ہونے کے سبب سے نہ سن سکے - اور نہ کلام کر سکے - اور نہ یاد کر سکے اور یقین جان کہ تو ایسی جگہ جانے کیلئے تیار ہے کہ وہاں نہ دوست کو پہچانیگا اور نہ دشمن کو - لہذا اس جہان میں تو کسیکو نقصان سے تو ہم نہ کر - اور ایسی جگہ تو جائے گا - کہ وہاں مالک اور غلام برابر ہونگے لہذا یہاں غرور سے کام نہ لے - توشہ تیار رکھ تو کیا جانتا ہے کہ موت کب آوے گی اور خوب سمجھ لو - کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں حکمت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے - اور

ahmadimuslim.de

حکیم وہی ہے جسکے خیالات اور بیانات اور اعمال سب ایکدوسرے سے موافق ہوں - اُن کے آپس میں کوئی خلاف نہ ہو - نیکی کا بدلہ کر - اور بدی کو معاف رکھ - اس عالم کی باتوں میں سے کسی بات میں ملال کو دخل نہ دے اور کسیوقت سستی نہ کر اور نیکیوں سے چشم پوشی کرنا جائز نہ رکھ اور کسی بُرائی کو وسیلہ اکتساب کا نہ بنا - اور جس کا ترک کرنا اولی ہے اُسے کسی ضرورت کی وجہ سے اختیار نہ کر - اور ایسے سرور سے ہمیشہ اعراض رکھ حکمت کو ہمیشہ دوست رکھ - اور حکمت کی باتیں سُن اور دُنیا کی خواہش کو دُور کر - اور قابل تعریف آداب سے بے اعتنائی نہ کر - اور کوئی کام وقت سے پہلے شروع نہ کر - اور جب کسی کام میں مشغول ہو - تو فہم اور بصیرت سے کام لے دولتمندی پر مغرور نہ کر - اور مصیبتوں کے نازل ہونے پر اپنے نفس کو شکستہ اور ذلیل نہ کر - دوست کے ساتھ اس طور سے معاملہ کر کہ حاکم کی ضرورت نہ پڑے - اور دشمن کے ساتھ اس طرح سے مقابلہ کر - کہ اگر حاکم تک معاملہ پہنچے - تو کامیابی تجھ ہی کو ہو - کسی شخص کے ساتھ مسخرہ پن نہ کر - اور سبھوں کے ساتھ تواضع اور خاکساری سے پیش آ - اور کسی خاکسار کو حقیر نہ سمجھ جس امر میں تو اپنے کو معذور رکھتا ہے - اوسی امر میں اپنے بھائی کو ملامت نہ کر - بُرائی پر شادمانی نہ کر - اقبال پر اعتماد نہ رکھ اچھے کاموں سے پشیمان نہ ہو - کسی شخص کے ساتھ جھگڑا نہ کر - ہمیشہ انصاف کا خواہاں اور فائدہ رسانی کا پابند رہ سلہ ۰

## مکالمہ سکندر و ارسطو

ارسطو سکندر کا اوستاد اور وزیر تھا - ایک وقت سکندر نے یہ چند باتیں ارسطو سے پوچھیں - جو بطور سوال و جواب کے ناظرین کیخدمت میں پیش کی جاتی ہیں - اس تمام گفتگو میں سوال کرنیوالا سکندر اور جواب دینے والا ارسطو ہے -

(س) خداوند جلیل سے کیا مانگنا چاہیے (ج) دونوں جہاں کی بہتری اور نکوئی (س) زندگی کیوں کر بسر کرنی چاہیے؟ (ج) ایسے طور پر کہ لوگوں کے دل تجھ سے راضی اور خوش رہیں (س) عمر کس شغل میں گذاری جاوے؟ (ج) علم کے حاصل کرنے میں (س) سب سے دانشمند اور ہوشیار کون ہے؟ (ج) جو شخص عاقبت کو دنیا پر فوقیت دے کر بمقابلہ دُنیا اُسے قبول کرلے (س) بلند ہمت کون ہے؟ (ج) جو شخص زمانہ کی مخالفت سے رنجیدہ نہ ہو (س) کون ایسی شیرینی اور مٹھاس ہے جو اپنے کھانے والے کو ہلاک کرتی ہے (ج) شہوت اور خواہش پرستی (س) کون ایسی آگ ہے جو اپنے ہی روشن کرنیوالے کو جلاتی ہے؟ (ج) حسد (س) وہ کونسی بنا ہے جو کبھی خراب برباد نہیں ہوتی؟ (ج) عدل و انصاف (س) وہ کونسی تلخی اور کڑواہٹ ہے جو آخر کار شیریں ہو جاتی ہے (ج) صبر (س) اور وہ کونسی شیرینی اور مٹھاس ہے جو آخر کار تلخ اور کڑوی ہو جاتی ہے (ج) شباب و جوانی (س) وہ کونسا پیراہن اور لباس ہے جو کبھی پورانا نہیں ہوتا (ج) نیکنامی (س) وہ کونسی بیماری ہے - جسکے علاج سے اطبا عاجز ہیں (ج) بیوقوفی اور نافہمی (س) آدمیوں کیلئے کون چیز زیبا اور نیک ہے (ج) راستی اور سچائی (س) راہ راست کس ذریعہ سے اور کس چیز سے پہچانی جاتی ہے (ج) علم کی روشنی سے (س) دنیا کے کیا ہیں؟ جو چیز آخرت میں کسی طرح کام نہ آوے (س) وہ روشن زندگی جو روشن ہو - کیونکر معلوم ہوتی ہے (ج) کم کھانے سے (س) حسد کس کے ساتھ کرنا چاہیے (ج) اپنے نفس کے ساتھ (س) اللہ کی رضامندی کس طرح سے حاصل ہوتی ہے (ج) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے سے (س) سنجیدہ کسے کہتے ہیں (ج) جو شخص کم کہے اور زیادہ سُنے (س) نیک بختی کس طرح سے حاصل ہوتی ہے (ج) تین چیزسے علم حاصل کرنے اور سبھوں سے بخندہ روئی پیش آنے اور سخاوت کی عادت پکڑنے سے (س) دل میں کس چیز سے روشنی آتی ہے (ج) موت کے یاد کرنے سے (س) دل میں تاریکی کس چیز سے پیدا ہوتی ہے (ج) خست اور درم و دینار کی محبت سے

سلہ نوٹ - از اخلاق جلالی و ناصری وغیرہما ۔

ahlulmuslim.de

ہے زر پرستی میکند دل را سیاہ - آخر ایں صفر البہو دا سیکشد

(س) دنیا میں کس طرح سے رہنا چاہئے (ج) مثل راہ چلنے والے مسافر کے - کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنے دنیا میں مثل مسافر راہ چلنے والے کے رہ - حدیث علوی

(س) منزل پر کس طرح سے پہنچنا چاہئے (ج) سبکباری سے یعنے ہلکے پھلکے ہے

دورہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میدان + سبکروجاں چو بوئے گل فروبستہ محملہا

(باقی دارد)

# بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدگی

تہذیب کے معنی ہیں طرز معاشرت - معاملات - عادات و اطوار کی درستگی - فروری کے عصر جدید میں مولانا ڈاکٹر نذیر احمد کی جو رائے چھپی ہے کہ مسلمانوں کی تباہی کا اصل سبب یہی ہے کہ وہ احکام قرآنی کو سمجھتے نہیں - اور اگر سمجھتے ہیں تو کم عمل کرتے ہیں - بہت صحیح ہے - اگر ہر فرد مسلمان قرآن کو سمجھکر پڑھتا - اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرتا - تو نہ صیغہ اصلاح تمدن کے قائم کرنے کی ضرورت پڑتی - نہ عصر جدید کے شائع کرنیکی بلکہ محمڈن کانفرنس ہی کا وجود نہ ہوتا - اور اس کے قائم کرنے میں جو دماغ سوزی - محنت اور مشقت سید احمد خاں اور ان کے رفیقوں کو کرنی پڑی - وہ مسلمانوں کے کسی اور بہبودی کے کام میں صرف ہوتی - اور تہذیب بھی ہمارے گھر کی لونڈی ہوتی - مگر چونکہ صورت واقعہ برعکس ہے یعنے اکثر مسلمان تعلیم قرآنی سے بے بہرہ ہیں - تو مہذب بننے کا بہترین طریقہ تو یہی ہے - کہ مولانا ڈاکٹر نذیر احمد کی نصیحت پر عمل کریں - ورنہ جس قوم اور جس ملک میں کوئی اچھی رسم دیکھیں یا قابل تقلید رواج پاویں - اس کو اختیار کریں بقول کہ الناس علی دین ملوکھم ہمنے بہت سی باتیں انگریزوں کی اختیار کرلی ہیں لیکن جن باتوں میں ہمنے ان کی ریس کی ہے - وہ اکثر نمود اور ظاہرداری کی باتیں ہیں جو باتیں حقیقت میں مفید تھیں - ہمنے ان باتوں میں ان کی پیروی نہیں کی مثلاً یہی انکی ایک رسم کتنی اچھی ہے - کہ شادی ہو جانے کے بعد لڑکے والدین کے ساتھ نہیں رہتے - جس روز ان کا عقد ہوتا ہے اسی روز انہیں جوتے مار کر گھر سے نکال دیا جاتا ہے -

خود مختاری اور آزادی انسان کی فطرت اور طبیعت میں پڑی ہوئی ہے اس لئے لازمی امر ہے کہ لڑکے جب عاقل و بالغ ہو جانے کے اس کو ماں باپ سے علیحدہ کر دیا جائے تاکہ آزادی اور خود مختاری کا وہ بزرگ مادہ جو قدرت نے اس کی فطرت میں ودیعت کیا ہے ترقی پاتا رہے - اور اپنی ذات پر آپ بھروسا کرنے اور اپنے بل پر آپ ٹھیری ہونے کی صلاحیت اس میں پیدا ہو - لڑکوں کے بارہ میں تو ماں باپ کو لازم ہے - کہ سن بلوغ کو پہنچنے کے تعلیم سے فارغ ہوتے ہی ان کو اکتساب معاش پر مجبور کر کے جہانتک جلد ممکن ہو - خود سے علیحدہ کر دیں - ہاں لڑکیوں کو البتہ جیسا کہ موجودہ رواج ہے - ان کے بیاہ ہونے تک والدین کے سایۂ عاطفت ہی میں رہنے دیا جائے -

انسان ماں کے پیٹ سے عقل لیکر نہیں پیدا ہوتا - اسکی عقل اکتسابی ہے - اس لئے ممکن ہے - کہ جو رواج اس نے اس زمانے میں اختیار کیا ہو - کہ جبوقت اس کی عقل مرتبہ کمال کو نہیں پہنچی تھی - وہ اس کے نقص عقل کی وجہ سے ایک بیہودہ رواج ہو - لیکن برعکس انسان کے دیگر حیوانات جس قدر عقل کا مادہ انہیں فطرت کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے وہ لے کر بطن مادر ہی سے ہو کے پیدا ہوتے ہیں - اس لئے جو فعل حیوانوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے - وہ عین منشائے فطرت ہے - مثلاً جب کوئی جانور بیمار ہو جاتا ہے - تو غذا کم کھاتا ہے - اور جو چیزیں مضر ہیں ان سے آپ ہی آپ اجتناب کرنے لگتا ہے - یا بیا اپنا گھونسلا کمال صنعت کے ساتھ بناتا ہے وغیرہ وغیرہ پس بہت ساری باتوں میں ہم جانوروں

کسی عادت کی تقلید کرتے وقت لازم ہوگا کہ ہم عقل انسانی کو کام میں لاکر عادات حیوانی کا موازنہ کریں اور دیکھیں۔ کونسی چیز قابل اختیار کرنے کے ہے اور کونسی چیز قابل ترک کرنے کے۔ موضوع زیر بحث کے متعلق اگر ہم جانوروں کی طرف رجوع کریں۔ تو ہم دیکھینگے۔ کہ ہر ایک حیوان اپنے بچوں کی پرورش جب تک بچے اپنی حفاظت کرنے اور اپنی غذا آپ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوجاتے بڑی محنت و مشقت اور دلسوزی سے کرتا ہے مگر جہاں بچے اس قابل ہوئے۔ کہ وہ آپ اپنی حفاظت کرسکیں اور غذا بہم پہنچائیں اور ماں باپ نے انہیں مار مار کر علیحدہ کیا اب جانوروں کی اس خصلت کو ہم انسانی عقل کی ترازو میں تول کر دیکھیں۔ تو اس کی خوبیوں کا پلہ بھاری کرنے کے لئے ہمیں بہت سی دلیلیں ہاتھ آئینگی۔ مگر اس کے خلاف میں شاید ہی کوئی دلیل ہے۔

بیاہ ہونے کے بعد ماں باپ کے ساتھ رہنے میں لڑکا جو کچھ کما کر لاتا ہے بمجبوری ادب کے خیال سے سب کا سب والدین کے ہاتھ میں دیدیتا ہے جس کی وجہ سے اس کی بیوی کو امور خانہ داری میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور عالم شباب میں انتظام داری کی جو امنگ اس کے دل میں ہوتی ہے وہ بالکل پامال کردی جاتی ہے اور وہ ایک غلامانہ زندگی بسر کرتی ہے ساس کے تحکم اور بہو کی اس تحکم بیجا سے آزاد ہو جانے کی طبعی کوشش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ساس بہوؤں میں ہمیشہ جھگڑا اور فساد رہا رہتا ہے۔ اور گھر نمونہ دوزخ بن جاتا ہے۔

جہلا میں تو ساس بہوؤں کی لڑائی کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ شادی کے بعد میاں بیوی بہت جلد ماں باپ سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مگر کب؟ جب بیٹا اپنی بیوی کی جانبداری میں ماں باپ سے گستاخانہ اور بے ادبانہ پیش آچکتا ہے اور ساس سسر سے اپنی بہو کے دشمن بن چکتے ہیں۔

شرفاء البتہ بدنامی کے خیال سے ماں باپ کے ساتھ ان کی زندگی تلخ جوں توں کرکے نباہ دیتے ہیں۔ مگر جس بدنامی اور فضیحت سے وہ ڈرتے ہیں، کیا وہ نہیں ہوتی؟ ہوتی ہے اور بیشک ہوتی ہے۔ ؎

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

غرض جس پہلو سے دیکھا جاوے بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدہ ہو جانا ہی افضل و اولیٰ اور عین مصلحت ہے۔

چونکہ میں انگریزوں میں اس رواج کے ہونے کی خوبی کو پہلے بیان کر آیا ہوں۔ اسلئے مجھے خوف ہے کہ بعض حضرات اس نیک رسم کے مسلمانوں میں رواج دینے کی تحریک کو تشبہ بالنصاریٰ کی ذیل میں لاکر مسترد کردیں گے لیکن سچی تہذیب تو خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ ہی کا مفہوم ہے اور اگر پھر بھی دل نہ مانے تو یہ سمجھو کہ ہم انگریزوں کی تقلید نہیں کرتے بلکہ ترکوں کی تقلید کرتے ہیں۔ کیونکہ آجکل فی الحقیقت تہذیب و شائستگی کے میدان میں ترک مسلمانوں کے ہراول ہیں۔ بلکہ ترکوں کو بھی جانے دو۔ خود ہمارے اسلاف اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرز معاشرت پر نظر ڈالو۔ تو اس نیک رسم کو ان میں ضرور مروج پاؤگے۔

ہاں چند خاص صورتوں میں بحالت مجبوری ہمارے پرانے ہندوستانی رواج کی پابندی ہم پر لازم آتی ہے ایک تو اس حالت میں کہ میاں بیچارے نکھٹو ہوں یا کم استطاعت اور دوسری وہ حالت ہے کہ بیوی پھوہڑ ہو۔ یا امور خانہ داری سے نابلد۔

حالت اولیٰ میں تو کسی شخص کو کوئی حق ہی نہیں ہے۔ کہ خانہ آبادی کی آرزو کرے۔ امام غزالی نے کتاب احیاء علوم الدین کے باب نکاح میں اس حالت کے متعلق نہایت وضاحت کے ساتھ بحث کی ہے۔

حالت ثانیہ کی تکلیف کا اندفاع تعلیم نسواں پر موقوف ہے لیکن الحمدللہ تعلیم نسواں کی ضرورت کو قوم نے علی العموم تسلیم کرلیا ہے۔ اس ضرورت کے رفع کرنے کی تدبیریں سوچ رہی ہے اور ان تدبیروں پر عمل پیرا ہونے کی جدوجہد کر رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمارے بعد کی نسل کو تو کم مگر اس نسل کے بعد آنے والی نسل کو ان پڑھ بیویوں کی شکایت

ahmadimuslim.de

مرتبہ بالکل باقی نہ رہیگا۔

والدین جب عمر رسیدہ ضعیف و ناتواں ہو جائیں اور کچھ اندوختہ بھی نہ رکھتے ہوں۔ تو تو شرعًا اور عرفًا اولاد کا فرض ہے۔ کہ ان کی دستگیری کرے۔ اور اپنے ساتھ رکھے۔ والدین کے بڑہاپے اور آخر عمر میں اولاد کو ان کی بدمزاجی اور چڑچڑے پن کو بھی برداشت کرنا پڑیگا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نوجوان اولاد ماں باپ کی اس تنگ مزاجی کی تحمل نہیں ہوتی۔ جو ان میں بوجہ ضعف پیری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ہم اپنی طفولیت کو بھول جاتے ہیں کہ دن بھر ہیں شرارتیں کرتے ہیں اور تنگ مزاجیاں کیا کرتے تھے۔ اور ماں باپ تھے کہ اپنا آرام حرام کرکے ہمیں بہلایا کرتے تھے۔

غرض ان چند مستثنیٰ حالتوں کے سوا جہاں تک بن پڑے بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدہ ہونے کو رواج دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسکو بھی منجملہ ان اصلاحوں کے ایک اصلاح قرار دینی چاہئے جن کی قوم کو اس وقت ضرورت ہے۔

(از عصر جدید)

## استفتاء

**سوال نمبر ۱** ۔ عشا کا وقت کس وقت سے شروع ہوتا ہے اور کس وقت تک رہتا ہے؟ راقم۔ سید عبدالکریم

**سوال نمبر ۲** ۔ امام قرأت جہر میں بعد سورۃ فاتحہ کے اور سورۃ پر بسم اللہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پڑھ سکتا ہو۔ تو اس سے کوئی حرج لازم ہو یا نہیں؟

**سوال نمبر ۳** ۔ شوہر کو اپنی زوجہ متوفات کا منہہ دیکھنا اور جنازہ کا اٹھانا جائز ہے۔ یا نہیں؟

**جواب نمبر ۱** ۔ نماز عشا کا وقت مغرب کی طرف سرخی ہٹنے سے نصف شب تک ہے۔ حدیث شریف میں ہے:۔ وقت صلوٰۃ المغرب ما لم یغب الشفق الی نصف اللیل الاوسط۔ (مسلم)

**جواب نمبر ۲** ۔ امام اگر بسم اللہ جہر سے پڑہتا ہے تو نماز میں کوئی حرج نہیں۔ علماء کا اختلاف ہے۔ بعض جہر کے بھی قائل ہیں ایسی باتوں میں جنہیں اماماں دین کا بھی اختلاف ہو۔ باہمی رنجش مناسب نہیں۔ ترجیح اور چیز ہے۔

**جواب نمبر ۳** ۔ شوہر اپنی بیوی کو غسل دے۔ جنازہ اوٹہائے کوئی حرج نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خود ہی غسل دیا تہا۔ یہ جاہلوں کا مسئلہ ہے۔ کہ خاوند مردہ بیوی کو ہاتہہ نہ لگاوے۔

**سوال نمبر ۴** ۔ جابر انصاری دعوت آنحضرت کردہ بود۔ یا نہ و عوام الناس میگفتند۔ دو پسر جابر صحابی مردہ شدند۔ آں دو را لطلبہ معجزہ آں سرور زندہ کردہ بودند۔ ایں واقع از حدیث صحیح ثابت است یا نہ؟

راقم۔ سید شاہ عباس اسٹیشن باترانی ڈومتش

**جواب نمبر ۴** ۔ جابر رضی اللہ عنہ بوقت جنگ دعوت آنحضرت کردہ۔ چنانچہ در طعام برکت کثیر شدہ بود۔ لیکن قصۂ زندہ کردن پسران او ثابت نیست۔ (والعلم عند اللہ)

**سوال نمبر ۵** ۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب زید کے لڑکی کی شادی ہوتی ہے۔ تو برات عمر کے گھر جاتی ہے اور زید اپنے بیٹے کو ہاتہہ میں کنگنا باندھتا ہے اور سر پر چنبیلی اور پہولونکا سہرا لٹکاتا ہو اور ہاتہہ پاؤں میں مہندی لگاتا ہے۔ اور زرد پوشاک پہناتا ہے۔ جب عمر کے گھر جاتا ہے تو پہلے باہر لڑکی والی برات کو روک رکھتے ہیں اور وقت مقررہ پر عمر اپنی برادری کو ہمراہ لے کر برات کے پاس آپہنچتا ہے۔ اور ایک رسم جسکو ہندی میں رنگنی کہتے ہیں۔ کرتا ہے۔ جب برات گھر جاتی ہے تو لڑکے کو اندر لیجا کر قبل از نکاح لڑکی کی (مٹھائی) کھلوائی جاتی ہے۔ اور تہال میں تیل لگا کر اس میں ایک برتن (چھنا) الٹا رکھا جاتا ہے اور جوان جوان لڑکیاں اسکو دبائی ہیں اسکو ہمارے ملک میں (تلکن) کہتے ہیں۔ پھر آٹے کے چھوٹے چھوٹے برتن بنا کر لڑکے کے آگے رکھتے ہیں اور ایک عورت ان برتنوں پر برتن کا ڈھکنا (چھپن) رکھے جاتی ہے اور لڑکا اتارتا چلا جاتا ہے۔ اسکو ہماری ملک میں (کھنڈ کنے) کہتے ہیں۔ علی ہذا القیاس ایسی ہی

ahmadimuslim.de

رسومات ہوتی ہیں۔ آیا ایسی رسومات کے کرنے سے نکاح ہو سکتا ہے - یا نہیں؟ اور اسی حالت میں نکاح کیا جاتا ہے اگر یہ نکاح درست نہیں - تو دوبارہ نکاح کرنا چاہئے یا نہیں - اگر دوبارہ نہ کیا جائے بلکہ وہی ہے - اور لڑکی جوان ہو جائے - یعنے دلھن بالغ ہو جائے اور دین کی سمجھ ہو جاوے - اور شوہر اس کا ایسے سفر میں ہو - جسکی اسکو خبر نہ ہو - یہاں تک کہ دو سال کے عرصہ سے خط وغیرہ بھی موقوف ہو گئے ہوں - اب عورت مذکورہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ جواب از روئے قرآن شریف و حدیث صحیح یا اقوال صحابہ سے ہو - راقم حاجی اللہ دتا خیاط

جواب نمبر ۵ - یہ رسوم سب کی سب واہیات خرافات ہیں مگر نکاح تو ایک عقد عرفی کا نام ہے - پس جب مشرکوں کا فرقوں اور یہودیوں - عیسائیوں کا بھی نکاح ہو جاتا ہے - اور اسلام نے اس کو معتبر رکھا ہے - کیونکہ ایک عرفی عقد ہے - اسی طرح ان ناسمجھ مسلمانوں کا نکاح بھی درست ہے - اور دو سال کے مفقود الخبر کی بیوی کا نکاح ثانی درست نہیں -

سوال نمبر ۶ - زید نے اپنے بیٹے متبنے عمر کی شادی بکر کی لڑکی سے کرنی چاہی مگر بکر نے براہ دوراندیشی زید سے کہا - کہ تمہارا صلبی بیٹا نہیں ہے کہ تمہاری محبت اس سے اصلی بھی جاوے جب تک یہ تمہارے کاروبار میں محنت کر کے فائدہ دیکھاتا ہے تم بیٹا کہتے ہو - مبادا اس میں کوئی بد چلنی آ جاوے - یا ہماری لڑکی اور تم لوگوں میں نہ بنے یا اور کوئی حادثہ ایسا پیش ہو - کہ یہ دونوں تمہارے یہاں نہ رہیں - تو ہم اس لاوارث اور بے جائیداد لڑکے کا کیا کر سکتے ہیں - اس پر زید نے اقرار کیا - کہ لڑکے مہر کا روپیہ ہم ادا کریں گے - خواہ کوئی صورت بھی بہلائی برائی کی ہو - اور اس شرط پر شادی ہونا قرار پایا ہے - چنانچہ اقرار کے مطابق بکر نے کچھ روپیہ مہر مقررہ میں سے قبل از نکاح زید سے لیا اور بقیہ روپیہ مہرانہ کا کاغذ بوقت نکاح روبرو حاضرین مجلس نکاح لکھا لیا اور گواہوں کے دستخط بھی ہوئے - چنانچہ کچھ مدت بعد اب مہی مدت آیا - کہ زید نے عمر بیٹے متبنے کو معہ اوس کی بی بی منکوحہ مذکور کے نکال دیا - یا خود وہ دونوں کسی وجہ سے نکل گئے اور بکر و اس کی لڑکی نے بقیہ روپیہ مہرانہ جسکا کاغذ لکھا چکے ہیں - زید سے طلب کیا - اور زید نے نہ دیا - پس عدالت میں نالش ہوئی - اب مطابق شرع کے زید پر عدالت ڈگری دے سکتی ہے یا نہیں؟ عزیز اسماعیل خان نمبر ۲۵

جواب نمبر ۶ - زید چونکہ ضامن ہے - اسلئے بحکم فرمان نبوی اَلزَّعِیْمُ غَارِمٌ (ضامن قرضدار ہے) زید پر ڈگری ہوگی۔

سوال نمبر ۷ - انبیاء علیہم السلام کی روحیں کہاں رہتی ہیں -

سوال نمبر ۸ - لیلۃ القدر میں جو فرشتے اور روح اترتے ہیں اوس روح سے کیا مراد ہے - نمبر ۹ - محفل مولود میں جہاں قیام نہ ہوتا ہو - شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۷ - حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر صلحاء روحیں عالم ارواح میں رہتی ہیں - جو خدا نے ان کے لئے مقرر کیا ہے -

جواب نمبر ۸ - لیلۃ القدر میں روح سے مراد جبرائیل ہے

جواب نمبر ۹ - مجلس مولود جس میں خاص ذکر ولادت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہو - زمانہ صحابہ کرام میں دستور نہ تھا - ہاں اگر کوئی واعظ وعظ کے ضمن میں ولادت شریف کے صحیح صحیح واقعات بطور پند و نصیحت کے بیان کر دے تو کیا مضائقہ - پس جو مجلس خاص اسی غرض سے کہ اس میں ولادت کے رطب و یابس ہی سنائے جائیں - اس میں شریک ہونا بھی اچھا نہیں - ایک تو اسلئے کہ ایسی مجالس کا دستور زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہ تھا - دوئم اسلئے کہ عموماً ایسی مجالس میں غلط روایات اور موضوعات بے اصل قصے بیان کئے جاتے ہیں - سوئم اس لئے کہ عرفی مولود کی دیکھیں قیام وغیرہ بھی ہوتا ہے اگر چہ تائید سے ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کہ شروع شروع میں بھی طرح سے اس کی ابتدائی ہوئی ہو -

سوال نمبر ۱۰ - تعویذ آیات قرآنی کا کسی مرض کیلئے باندھنا جائز ہے یا نہیں - جواب نمبر ۱۰ - آیات قرآنی کا تعویذ باندھنا جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے بچوں کے گلوں میں آیات قرآنیہ لکھوا کر بندھوا دیتے تھے -

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**قبول اسلام** - ۲۴ - اپریل کو للہ پچھیو داس و سفری مہتین و کنو و لچھی جن کے نام اسلامی یہ ہیں - عبد الغفور و عبد الکریم و عبد الرحیم مریم - کریا -

**قبول اسلام** - مندرجہ ذیل اشخاص نے دین اسلام قبول کیا

| نمبر شمار | کفری نام | اسلامی نام | عمر |
|---|---|---|---|
| ۱ | بدھیا | حنفی | ۲۵ - برس |
| ۲ | بدھنیا | مریم | ۲۷ " |
| ۳ | مکریا | احمدی | ۲۰ " |
| ۴ | بدھو | مسکونہ | ۱۸ " |
| ۵ | کستیا | نعیمن | ۳۵ " |
| ۶ | درگی | کریمن | ۲۴ " |
| ۷ | چھوٹوا لڑکا | عبد الحق | ۱۰ " |
| ۸ | بدھوا لڑکا | محمد احمد | ۷ " |
| ۹ | مدام | عبد اللہ | ۲۶ " |
| ۱۰ | گھسیٹے | محمد عاشق | ۲۸ " |

**اخبار انگلشمین** کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ تیس سے زیادہ جاپانی سوداگروں نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے اور مسلمانان شنگھائی نے لیورپول کے مشہور وکیل مسٹر عبد اللہ کوئیلیم سے درخواست کی ہے - کہ وہ مذہب اسلام پر چند چھوٹے چھوٹے رسالے تحریر کر دیں جن کا ترجمہ جاپانی زبان میں کیا جائے گا - اس زمانہ میں جب کہ عیسائی اپنے دین کی اشاعت میں کروڑوں روپیے کے صرف اور لاکھوں آدمیوں کی خدمات سے کوشش کر رہے ہیں مسلمانوں کا دین مبین سے غافل ہونا اور اپنے بھائیوں کی خبر نہ لینا سخت تاسف انگیز ہے چین میں ۳ و ۲ کروڑ کے درمیان مسلمان گنے جاتے ہیں - مگر ہمیں ان کی کچھ اطلاع نہیں - (وطن)

**امیر صاحب** کابل نے مرزا افضل احمد خاں کو ملا محمد عظیم متوفی کی جگہ بمبئی میں اپنا تجارتی ایجنٹ مقرر فرمایا -

**موروی** سینٹ پولیس نے مشہور ڈاکو بھوجا رنگا کو گرفتار کر لیا ہے جس نے ریاست موروی میں لوٹ مچا رکھی تھی -

**اس وقت** ہم تبت کیا تہ ۲ ہکسم توپیں ہیں -

**کلکتہ یونیورسٹی** کے امتحان انٹرنس میں ۲۷۰۹ طلباء پاس ہوئے -

**گزشتہ** منگل کو کلکتہ میں ایسی گرمی پڑی - کہ چند گھوڑے بازار میں چلتے چلتے مر گئے -

**لوئر برہما** میں ایک مویشی کی بیماری سے جنگل کے تمام بڑے بڑے رچھوں کے ہرن - بھینسے - جنگلی سور - ہاتھی وغیرہ معدوم ہو گئے ہیں -

**کپتان ایچ** - ایم مور ریزیڈنٹ سرجن یورپین جنرل ہاسپٹل بمبئی طاعون سے انتقال کر گیا +

**علی پور** میں ایک نوجوان ایک ویران جھونپڑے میں مردہ پایا گیا - ایک بہت بڑا اجگر اس کے پاس پڑا تھا -

**ایک** ہندو ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ دوم امتحان میں نوٹوں سے مدد لیتا ہوا پکڑا گیا - اس کے درجہ کو گھٹا کر تنیسرا کر دیا گیا -

**امیر صاحب** کابل نے رعایا کو حکم دیا ہے کہ وہ آئندہ ۴ بیویوں سے زیادہ عورتیں نہ کیا کریں امیر صاحب نے خود اپنی زائد بیویوں کو طلاق دے دی ہے اور بموجب فرمان شاہی سردار عبد القدوس خاں نے - اور میر عطاء اللہ خاں نے ۲۰ بیویوں کو طلاق دی ہے -

**اسٹیشن** جالندھر کے ریلوے اسٹیشن پر ۲۹ مئی کی صبح کو ایک خوش پوش تعلیم یافتہ جنٹلمین ایک مسافر کی جیب کترتا ہوا پکڑا گیا - اور ٹرین کے حرکت کرتے ہی پلیٹ فارم پر کود کر مر گیا +

**امیر صاحب** نے اپنی توجہ زراعت کی طرف بھی مبذول فرمائی ہے - اور شمالی کوہستان کابل میں ہلدی اور ادرک کی کاشت کے تجربات کا حکم نافذ فرمایا ہے -

**میر اکبر** فرزند ملک خواص خاں آفریدی کو اس کے ایک خدمتگار رسید گل نامی نے نشانہ بندوق بنایا اور کوہ سفید میں جا چھپا - امیر صاحب نے

ahmadimuslim.de

اس کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپیہ کا انعام مقرر فرمایا ہے۔

**کرنیل ینگ ہسبنڈ** نے ایک تار تاکی تلہ میں بھیجی اور تبتی جنرل سے درخواست کی۔ کہ اسے لاسہ کو روانہ کرے۔ مگر تبتی جنرل نے اسے ایک رقعہ کیساتھ لوٹا دیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ میں اس چٹھی کو نہیں بھیج سکتا۔ آپ چینیوں کے توسل سے بھیجیں۔

**گذشتہ** اور سال حال میں امیر صاحب کابل نے اپنے اس وظیفہ میں سے جو امیر عبدالرحمن خاں کی وفات سے لیکر گورنمنٹ ہند کے پاس جمع ہو رہا تھا۔ کچھ حصہ وصول کیا ہے۔

**شیرانوالہ** دروازہ (لاہور) میں ایک بڑھیا کا سکھ ملازم جو اس کا بڑا معتبر تھا اسے قتل کر کے بھاگ گیا اور امرتسر میں پکڑا گیا۔

**محلہ** نہالاں متصل چوک وزیرخاں میں ایک باپ نے اپنے بیٹے کی غرض تنبیہ گوشمالی کی۔ جس سے وہ مر گیا۔ باپ زیر حراست پولیس ہے۔

**شملہ** کی نمائش اسپاں وسگاں میں لیڈی الجنبقل کی آسٹریلین نسل کی گھوڑی اٹلانٹا نے اول درجہ کا انعام حاصل کیا۔

**افغانستان** میں سخت گناہ کی پاداش میں ہاتھہ کاٹنے کی جو سزا مدت سے مروج تھی اسے امیر حال نے منسوخ کر دیا ہے علاوہ ازاں ہز ہائینس نے یہ حکم بھی نافذ کیا ہے۔ کہ کوئی شخص ننھے ننھے پرندوں کا شکار نہ کرنے پائے۔

**امسال** بنگال کے امتحان انٹرنیس میں ۲۷۷۹ طلبا پاس ہوئے جن میں صرف ۱۲۰ مسلمان تھے یعنی فقط ۴½ فیصدی کلکتہ مدرسہ کا نتیجہ بہت عمدہ رہا۔ اس کے ۱۸ امیدواروں میں سے جو شریک امتحان ہوئے تھے ۱۶ کامیاب نکلے۔ کلکتہ مدرسہ مسلمانان بنگال کا مشہور دار العلوم ہے لہذا اوسکی ترقی سے تمام مسلمانوں کو عموماً اور مسلمانان بنگال کو خصوصاً خوشی ہونی چاہئے۔

**اللوا** کو بعض مصری حجاج کی زبانی پتہ لگا ہے۔ کہ سید محمد المہدی شیخ جغبوب مراقش نے اپنے سفر حج میں ۲۰ ہزار گنی سے زیادہ کی رقم راہ مولیٰ میں خرچ کی۔ حجاج عموماً ان کے حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ اور سرزمین حجاز میں ان کی سخاوت کا شہرہ ہے۔ [illegible]

**امیر صاحب** کابل نے نصراللہ خاں صاحب کو وظیفہ دیکر ہندوستان سے بلا کر کابل میں ایک [illegible]

# مجربات ادویات

**عرق ماءاللحم انگوری** دوآتشہ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ کے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی بھی ہیں۔ خفقان۔ معدہ کا ضعف۔ مرض مراق۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا آسمون جان اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل ۱۲؎ پوری بوتل ۱۸؎ تین بوتل ۴ اور تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل ۱۸؎

**تقویت النساء** حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثل غشیان قے بدخوابی۔ اسہال۔ ہسٹیریا۔ اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جس کے باعث علاوہ گوناگوں تکلیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ ہماری اس تیر بہدف بیخطا دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنے والے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۱۲ اونس سے ۲ روپیہ ۴ اونس ۱۲؎ **طلا** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اسپر وابستہ کے سبب شادی کرنے کو وقت کا سامنا خیال کرتے تھے اس طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری کالائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (سے) **دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی۔ بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑی عرصہ کی ہو۔ تو صرف پوڑیہ مرہم دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۸ دو پڑیہ ۱۲ تین پڑیہ ۱۴؎ **جوہر ہاضمہ** اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرماویں۔ بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے مخصوص ہونگے قیمت فی شیشی ۲ اونس ۸؎ **آتشک کی دوائی** بغیر منہ آنے کے صحت ہوتی ہے قیمت ۔ مرہم ۸؎ **سفوف دافع جریان** قیمت ۱۴ خوراک ۸؎ **دافع سوزاک** خواہ کیسا ہی پرانا ہو ہفتہ عشرہ میں دور قیمت ۱۲؎

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی

حسب الارشاد مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

کہ مولوی صاحب ان شرائط سے قرآن مجید کو مطابق کریں میرے نزدیک مطابق نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے اس کے جواب میں بعض شرائط کو جو غالباً نمبر ۱ و ۲ و ۵ و ۶ ہیں۔ تسلیم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ باقی شرائط کی نسبت ماسٹر صاحب صاف صاف یہ بتائیں۔ کہ یہ تعریف وید میں درج ہیں یا نہیں۔ اگر وید میں نہیں۔ تو اقرار کرنا ہوگا۔ اور اگر ہے تو اول اپنے وید سے مدلل یہ دلائل کریں۔ اور پھر میں اعتراض کرونگا۔ یا تسلیم کرونگا بحالت اعتراض اون کے عقلی دلائل سننے کیلئے تیار ہوں اور ان کو چاہئے کہ وہ اول اپنے دعوے کے موافق اپنی پیش کردہ تعریف الہام سے وید کو چسپاں کر کے دکھلائیں۔ قرآن شریف پر اسوقت اونکو حملہ کرنیکا حق حاصل نہیں ہے کیا وہ اپنا کام مجھسے لینا چاہتے ہیں۔ جب میں الہام کی تعریف بیان کرونگا۔ تو مجھپر واجب ہوگا۔ کہ میں قرآن شریف کو اوس کے مطابق کر کے دکھلاؤں۔

اس میں شک نہیں کہ مباحثہ بڑی متانت سے شروع ہوا تہا۔ اگر یہ طرز بحث کے اندر قایم رہتا۔ اور فضول دلائل خارج از بحث اور اوس میں شامل نہ ہوجاتے۔ تو یقیناً نہایت آسانی سے بہت جلد جلد امور مابہ البحث طے ہوتے چلے جاتے۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سی لفظی اور رسمی بحثیں اور دخل در معقول اعتراضات شامل ہوتے چلے گئے اور گفتگو اصل بحث سے دور ہوگئی مثلاً ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب نے بجائے صحیح علم کے صرف علم تسلیم کیا۔ اور بجائے دل میں انکشاف ہونے کے صرف انکشاف کا لفظ استعمال کیا۔ جس کا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ کہ محض علم اوس مفہوم کو ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ غیر صحیح علم کا نام جہل ہے۔ اور انکشاف کے لفظ کی نسبت فرمایا۔ کہ یہ فعل صرف دل ہی کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے دل کا لفظ غیر ضروری ہے۔ غرض اسی طرح سے تقریروں میں بیجا طوالت ہوئی اور اصل بحث کے جواب نظر انداز ہوتے چلے گئے یا غیر کافی دئے گئے اور اس کیساتہہ ہی اعتراضات دور از کار شامل کرلئے گئے جیسا کہ ہمنے اوپر بطور نمونہ کے دکھلایا ہے۔

مولوی صاحب نے اُن کے دعوے الہام اور اُس کی تعریف کی بناپر اعتراض پیش کئے۔ کہ نیوگ کا مسئلہ آپ کے وید میں بالکل خلاف عقل ہے۔ جس میں ایک شوہردار عورت باجازت اپنے شوہر کے ایک غیر شخص سے نطفہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور وہ نیوگی بچہ جائز وارث اور شریک خاندان شوہر ہوتا ہے چونکہ یہ خلاف عقل ہے۔ تو وید آپ کی تعریف کے موافق کسی طرح الہامی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش کی شرط نمبر ۳ کی بابت کہا گیا۔ کہ رگ وید منتر ۲ کا صاف مضمون ہے۔ کہ اسی طرح صاحب علم قدیم کے دہرم کے حکم کو عزیز جاننے والے لائق فائق گذر چکے ہیں اور الیشور کے حکم کی تعمیل کر چکے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جسوقت یہ منتر بندوں کو سنایا گیا۔ اوس سے پیشتر بہت سے بندے گذر چکے ہیں۔ پس آپ کی تعریف کے موافق وید الہامی کتاب نہیں ہو سکتی۔

شرط نمبر ۴ مستحقین الہام کی نسبت مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جن لوگوں پر وید نازل ہوا۔ آپ اُن کے نام اور حالات ظاہر کیجیو تاکہ ان کا استحقاق ثابت ہو۔ جبتک یہ ثابت نہ ہوگا۔ وید الہامی کتاب ثابت نہیں ہو سکتی۔

اس قسم کے اعتراضوں پر ماسٹر صاحب نے جوابات دیئے جو بطور نمونہ درج ہیں مثلاً نیوگ کے مسئلہ کے جواب میں متعہ کا مسئلہ پیش کیا۔ جسپر کہا گیا۔ کہ اول تو یہ مسئلہ قرآن شریف میں موجود نہیں مخصوص علمائے مسلمین قرآن شریف کی آیۃ موجود ہے دوسرے یہ مسئلہ اختلافی ہے سوم یہ نیوگ کی نظیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نیوگ شوہردار عورت کے متعلق ہے۔ اور اس لئے وہ خلاف عقل ہے اور متعہ غیر شوہردار عورت کے ساتہہ تعلق رکھتا ہے پس اس کا اس کے مقابلہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان کا مصداق ہے۔

ابتدائے آفرینش میں الہام ہونے کی شرط پر ماسٹر صاحب نے اس ترجمہ کو تسلیم نہیں کیا جسپر مولوی صاحب نے خود اونہیں کا ترجمہ پیش کیا۔ جسکا بھی یہی مطلب تہا۔ لیکن ماسٹر صاحب نے اوس کی تاویلات کی اور کوئی شافی جواب نہیں دیا۔

مستحقین الہام کے حالات ماسٹر صاحب نے غیر ضروری بتلا کر

ahmadimuslim.de

خلاصہ یہ ہے کہ آخر جلسہ تک یہ بات دیکھی گئی۔ کہ ضمنی اعتراضات اور سوالات کے جوابات کیساتھ مولوی صاحب نے اصل اعتراضات کو بار بار دہرایا۔ اور توجہ دلائی۔ لیکن سوائے طوالت بحث کے کوئی شافی جواب آخر تک نہیں ملا۔ حتی کہ تعریف الہام کے دو حصہ شرائط پر قطعی بحث کی نوبت نہ آسکی۔

اب ہم بعض وہ اعتراضات اور جوابات فریقین کے قلمبند کرتے ہیں جنہیں قریب قریب مباحثہ کے دس روز شائع ہوئے جسکا نتیجہ ناظرین خود نکال سکتے ہیں مثلاً ماسٹر صاحب کے اعتراضات حسب ذیل۔

(۱) عبادت میں بجز خدا کے کسی بندہ کا ذکر نہ آنا چاہئے جیسا کہ نماز میں حضرت محمد صاحب کا نام آتا ہے۔

جواب:۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نماز میں پرستش کے طور پر نہیں لیا جاتا بلکہ نماز میں اس کا اقرار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مثل اوروں کے بندے ہیں اور رسول بھی ہیں۔ نماز میں سراسر خدا کی وحدانیت اور معبودیت ظاہر کیجاتی ہے ابتدا الحمد سے ہے جس میں سراسر خدا کی توحید اور اپنی عبودیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح برابر رکوع اور سجود میں خدا کی تسبیح اور عظمت بیان کی جاتی ہے۔ آخر میں رسول کی عبودیت اور رسالت کے اقرار کے ساتھ ان پر رحمت کی دعا کی جاتی ہے۔ جو ایک ہادی اور محسن کیلئے شایاں ہے اور یہ احتیاط اسلام میں اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ قبل ازیں بعض امتوں نے اپنے نبیوں کو معبود قرار دے لیا۔ اور خدائی کے درجہ پر پہنچا دیا۔ جس کی زندہ مثال عیسائی اور یہودی موجود ہیں۔ اور خود ہندو اپنے بھگتوں کی مورتیں بنا کر پوجتے ہیں۔ عبادت میں یہ لازم کر دیا ہے کہ مسلمانوں کے نبی مثل اور بندوں کے ہیں۔ اس عمل سے خدا کی توحید اور معبودیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور نہ کبھی نبی کا درجہ عبدیت سے بڑھ سکتا ہے۔ جو غلطی اور امتوں سے سرزد ہوئی اُس کا اسلام نے بڑی خوبی سے ہمیشہ کیلئے انسداد کر دیا۔ آپ کے یہاں چار رشیوں کو عبادت میں مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور ان سے طرح طرح کی استدعا کے لئے اشلوک موجود ہیں اور ہمارے یہاں نماز میں ایاک نعبد وایاک نستعین کہا جاتا ہے یعنے صرف تجھی کی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ لیکن ماسٹر صاحب نے آخر تک اس سوال کو قایم رکھا۔ کہ عبادت میں بندہ کا نام نہ آنا چاہئے۔ اور یہ مردم پرستی ہے حالانکہ نماز میں رسول کی عبدیت ظاہر ہوتی ہے نہ کہ معبودیت۔

(۲) ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق زمین کس طرح گواہی دے گی؟

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ تمام قدرتی طاقتوں کو عقل انسانی نہیں پہنچ سکتی ہے۔ تاہم اس کی مثال فونوگراف موجود ہے جو بالکل بیجان شئے ہے اور اجزائے ارضی سے بنا ہوا ہے اور وہ ہماری گفتگوئیں کو ہو بہو بیان کر دیتا ہے۔ پس خدا کی قدرت سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ کہ اوس نے اپنی طاقتیں مخفی رکھی ہوں اور اس کے ذریعہ سے تمام امور کا اظہار ہو جاوے۔ ماسٹر صاحب نے اس پر اعتراض کیا کہ فونوگراف اوسوقت تک کوئی آواز نہیں دیتا۔ جبتک کوئی اسکا چلانیوالا نہ ہو۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اس کا چلانے والا تو ایک ضعیف البنیان انسان ہوتا ہے اور زمین کا چلانیوالا جب کہ خدا قادر مطلق کی اعلیٰ طاقت ہو۔ تو کیونکر زمین کا گواہی دینا ممکن خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اس جواب پر ماسٹر صاحب نے یہ اعتراض جمایا۔ کہ زمین اب کیوں نہیں بولتی۔ جواب دیا گیا۔ کہ فونوگراف بھی اپنے آپ نہیں بولتا رہتا۔ جب تک کہ اس کا چلانیوالا نہ چاہے۔ اور اسکو حرکت نہ دے۔ لیکن یہ اعتراض بھی آخر تک شمار نہیں کیا گیا۔

(۳) ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ آسمان کا جبکہ وجود ہی نہیں تو اس کا پھٹنا کس طرح قابل یقین ہو سکتا ہے؟

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ جو شئے آنکھ سے نظر آتی ہے ساور وقت نظر سے غائب نہیں ہوتی اور اسکا عکس برابر آئینہ اور پانی میں دکھلائی دیتا ہے۔ آپ اوس کے وجود سے کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ اگر معدوم ہے۔ تو عکس کس چیز کا پڑتا ہے آپ اُس کا معدوم ہونا دکھلائیں۔ اوسوقت اعتراض کریں آفتاب کا

ahmadimuslim.de

عدم اگر کوئی شخص دلیل سے ثابت کرے تو کون عقلمند اس بات کو مان سکتا ہے ماسٹر صاحب دلیل مشاہدہ کی کوئی تردید نہیں کر سکے۔ جب آسمان کے عدم پر کوئی دلیل نہیں ہے اور اُس کا وجود ظاہر ہے۔ تو اوس کا ہٹنا ممکن ہے۔ اگر اوس کا پھٹ جانا آپ خلاف عقل سمجھتے ہیں۔ تو آپ کے یہاں جو جوان اُگتی اور دالیو.شی وغیرہ زمین سے گاجر مولی کی طرح نکلیں گے۔ تو اوسوقت میں بھی دکھا دونگا۔ کہ آسمان اس طرح پھٹتا ہے بشرطیکہ آپ میرے پاس موجود ہوں لیکن یہ سوال بھی آخر تک قائم رہا۔

(۳) ماسٹر صاحب نے گوشت خواری پر اعتراض فرماتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان بکری اور بھیڑ نرم نرم جانور کو کھاتے ہیں۔ اور شیر و سوروں کو نہیں کھاتے۔ جو زراعت وغیرہ کو خراب کرتے ہیں اور درندہ ہیں۔ اگر ان پر بھی بہادری دکھلاتے تو مخلوق کو بھی فائدہ پہنچتا۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جیو جب یکساں ہیں آریہ اوسوقت اعتراض کرنے کے مستحق ہیں۔ جب کسی جیو کی بھی وہ ہتیا نہ کریں حالانکہ پانی میں ہزارہا جیو ہیں ہوا میں بے شمار جیو ہیں۔ اور ہزارہا قسم کے جیو ہیں۔ جنکو آریہ صاحبان کھاتے پیتے اور مارتے ہیں مثلاً جب گئو ماتا کے زخم میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو آپ ڈاکٹری صاحب کی خوشامد کرتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی دوا بتلائیے کہ ان کیڑوں کو ہم مار دیں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔ کہ ایک جان کے لئے ہزارہا جانوں کا نقصان کیا جائے۔ پس آریہ صاحبان کو اعتراض کا کیا حق ہے؟ اور اگر درندوں نقصان رساں جانوروں کو بوجہ اُن کی ضرر رسانی کے مارنا اور کھانا جائز ہے اور ہم کمزوروں ہی پر بہادری دکھلاتے ہیں۔ تو اس کمی کو ہمارے بھائی آریہ صاحبوں کو پورا کرنا چاہئے۔ اور بڑے بہادروں میں نام لکھوائیں۔ اور اگر ہم اس کے مستحق نہیں ہیں۔ تو آپ اُن گائے کے وجود سے کیسے متمتع ہو سکتے ہیں۔ جو محض غریب بیچارہ کے لئے قدرت نے پیدا کیا ہے۔ اوس بیچاری کی گردن معضبوطی سے جکڑی جاتی ہے۔ اور اُسکو بیدردی سے گھسیٹا جاتا ہے۔

کہ وہ دوڑ دھوپ نہ کر سکے اور اسطرح نہایت بیرحمی اور ظالمانہ برتاؤ سے اوسکو اُس کے قدرتی حق سے محروم کیا جاتا ہے اور خود بال منصوبے سے منہ اُٹھاتے ہیں۔ دراصل خداوند تعالیٰ نے دنیا میں سب چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں اوسکو اختیار ہو کہ جس مصرف میں جسکو مناسب سمجھے لائے۔ اور جن چیزوں سے طبیب حاذق اوسکو منع کرے اون سے پرہیز کرے چونکہ خداوند تعالیٰ حکیم مطلق ہے۔ اس لئے جن چیزوں سے اوس نے اپنے رسول مقبول کی معرفت ہمکو منع کیا۔ اوس میں ضرور ہمارے لئے کوئی حکمت ہے۔ اور اُس سے ہمکو پرہیز لازمی ہے"

ماسٹر صاحب نے کہا۔ کہ گوشت خواری سے عقل اور ذہن کو نقصان پہنچتا ہے۔ گوشت خوار لوگ ایجاد نہیں کر سکتے۔ جن لوگوں نے گوشت نہیں کھایا۔ دنیا میں اونھوں نے بہت ایجادیں کیں ہیں جیسے کہ افلاطون۔ سقراط۔ بقراط وغیرہ۔ اور یہی فونوگراف جسکا مولوی صاحب نے ذکر فرمایا۔ ایک ہی شخص نے یعنی ایک بقولات خور کی ایجاد ہے۔

نوٹ۔ سقراط کا رسالہ تو خود گوشتوں کی تعریف میں موجود ہے معلوم ماسٹر صاحب نے سقراط کا نام کیوں شامل کر دیا۔ (اڈیٹر)

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ گوشت لیک غذا ہے اور ماسٹر صاحب کا یہ کہنا کسی طرح ٹھیک نہیں کہ گوشت خوروں میں قوت ایجاد نہیں ہوتی دیکھو تمام یورپ اور امریکہ عموماً گوشت خوار ہیں۔ اور اُن کی تمام ایجادیں دنیا کے پیش نظر ہیں۔ اور اسکے اثبات کی زندہ شہادت ہیں۔ کہ گوشت خوری مانع ایجاد نہیں اور ویجیٹیرین کی تعداد اتنی تھوڑی ہے۔ کہ اون کے سالانہ جلسہ میں لنڈن جیسے بڑے شہر میں صرف چھیاسی روپیہ چندہ ہوا تھا۔

پس ظاہر ہے کہ یہ تمام ایجادیں بقولات خوروں کی نہیں ہیں اور نہ تمام بقولات خور موجد ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اس کا کوئی جواب شافی نہیں دیا۔ لیکن سوال آخر تک قائم رہا۔

(۵) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ انسان ہر کام صرف اپنی محدود عمر میں زیادہ سے زیادہ سو برس تک کرتا ہے۔ آپ کے

؎۱ تارکین گوشت

ahmadimuslim.de

یہاں اُس کی سزا میں دوزخ کے اندر ہمیشہ کے لئے رہیگا - یہ کیا بالانصاف ہے - زیادہ سے زیادہ سو (۱۰۰) برس تک سزا کا مستحق ہو سکتا ہے -

مولوی صاحب نے جواب دیا - آپ کے گرنتھوں میں لکھا ہے - کہ جو جیو آتما نیک عمل کرتا ہے - وہ پھر تناسخ کے چکر میں نہیں آتی یعنے ہمیشہ کیلئے مکتی ہو جاتی ہے - اس کے کیا معنی کہ اس نے اپنی محدود عمر تک نیک کام کئے - اور ابد الآباد تک نجات اور آرام دیا گیا کیا آپ کے نزدیک اُن مجرموں کو جو فرض کیجئے - زنا یا اغلام یا قتل کے مرتکب ہوتے ہیں اور اون کا یہ فعل چند منٹ کے لئے محدود ہوتا ہے - اون کو استقدر منٹ تک قید خانہ میں رکھنا چاہئے مثلاً گورنمنٹ انگریزی یا اور گورنمنٹیں دس دس برس اور دائم الحبس کی سزائیں ایسے جرموں میں دیتی ہیں یہ سراسر ناانصافی اور بیوقوفی پر مبنی ہے - کیا ایک شخص جس نے دس یا پانچ منٹ زنا کا جرم سرزد ہوا - اوس کو دس منٹ سے زیادہ سزا دینا جبر و تعدی ہے - اگر یہی آپ کا انصاف اور عقل ہے - تو کیا کہنے ہیں - اور کیا اچھا اعتراض ہے جسے کوئی بھی آپکے سوائے ایک منٹ کیلئے تسلیم نہیں کر سکتا -

(۶) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا - کہ آپ کے یہاں جزائے اعمال نیک جنت ہے - اور جنت کی یہ حقیقت ہے کہ جس میں تمام نفسانی خواہشات کے اسباب مہیا ہیں - ایک ایک جنتی کے لئے ستر ستر حوریں ہونگی تو ایک ایک حور کیلئے ستر ستر آدمی ہونے چاہئیں پینے کیلئے شراب ہوگی - حالانکہ دنیا میں شراب حرام ہے - یہاں کا خدا گویا اور ہو اور وہاں کا اور ہے وغیرہ وغیرہ - اور ہمارے یہاں خدا سے وصل ہو جانا نیک اعمال کا بدلہ ہے - جو روحانی خوشی کا باعث ہے -

مولوی صاحب نے فرمایا - کہ ستر حوروں کا ثبوت قرآن شریف سے دیجئے - کیونکہ اس وقت مقابلہ وید اور قرآن مجید سے ہے اور ہمارے یہاں سب سے بڑی نعمت جسکا کلام مجید میں ذکر آیا ہے - جو جنتیوں کو دی جاوے گی وہ اللہ جلشانہ کی رضامندی ہے - جو محض روح ہی سے تعلق رکھتی ہے - اور وصل سے کہیں بڑھ کر ہے پس یہ کہنا غلط ہے - کہ محض نفسانی خواہشیں پورا کرنیکا نام بہشت یہاں نجات ہے - بہشت میں اون لذتوں کا ہونا اس لئے ہے کہ دنیا میں نیک اعمال میں جو تعلق جسم اور روح میں رہا ہو تو اون کو راحت و شادمانی کے جو ذریعہ ہیں - وہاں کے آرام و خوشی میں بھی اس تعلق کا لحاظ رکھا گیا ہے - کیونکہ رضوان الٰہی تو محض روح کے لئے ہے - باقی نعماء جنت جنکو ماسٹر صاحب نفسانی خواہشوں سے تعبیر فرمایا ہے - جسم کے لئے ہیں - کیونکہ جسم کا کیا قصور ہے - کہ وہ نعمائے جنت سے محروم رکھا جائے -

اور شراب جنت - وہ شراب نہیں ہے جو ماسٹر صاحب سمجھے ہیں - شراب عربی لفظ ہے - عرب میں ہر پینے کی چیز کو شراب کہتے ہیں اور کلام مجید میں وہاں کی شراب کی تعریف کر دی ہے (لا فیہا لغو الخ) یعنے نہ اس میں کوئی نشہ ہوگا - نہ اس کے پینے والے متوالے ہونگے - پس شراب جس وجہ سے حرام ہے - جب وہ وجہ نہ رہی - اسلئے وہ حرام بھی نہ رہی البتہ آپ کے یہاں نیک اعمال کی جزا بذریعہ تناسخ دنیا کی عیش و آرام اور نفسانی خواہشات کا پورا ہونا اور دولتمندی ہے آپ کے عقیدہ میں البتہ لکھنؤ اور بنارس کی رنڈیوں کی روحوں کو پچھلے جنم کے اعمال صالحہ کی یہ جزا ملی ہے کہ جسکے باعث وہ ریشمی لباس اور زیور و جواہرات سے آراستہ ہو کر انجمن کا ذکر دیدہ میں ہے اپنے عشاق کو گرویدہ کرتی ہیں اور رات دن عیش و نشاط میں بسر کرتی ہیں - کیا اعمال صالحہ کا یہی پھل ہونا چاہئے - کہ جو تمام برائیوں کی جڑ ہے -

ماسٹر صاحب نے تناسخ سے گریز کر کے یوں فرمایا - کہ واہ مولوی صاحب لکھنؤ کی رنڈیوں کی آپنے بہت اچھی نظیر دی - جو آپکے بہشت کے سامانوں میں سے ہے - اور اس جواب کے بھروسے پر بھی اپنا اعتراض آخر تک قائم رکھا -

(۷) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا - کہ بنی نوع انسان میں عورتوں اور مردوں کے حقوق برابر ہونے چاہئیں - دونوں کو برابر آزادی دی جائے اس کے کیا معنے ہیں - کہ مرد تو آزادانہ طور سے اپنی زندگی بسر کریں - اور کھلم کھلا سب جگہ پھریں -

# انتخاب الاخبار

مہم تبت میں پانچہزار فوج شامل ہے - ڈیڑھ ہزار فوج لاسہ پر پیشقدمی کرے گی -

مہم تبت کو ہر حصار کے روز آگے بڑھنا تھا - جنرل مکڈانلڈ خود کمان پر ہیں -

تبتی سخت مقابلے پر تھے جبان کو سرنگ سے اڑا دیا - اسپر بھی تبتی خوف زدہ نہ تھے -

بندرگاہ کراچی کے مال گدام کو وسعت دینے کی تجویز در پیش ہے -

گورنمنٹ ہند ستمبر آئیندہ میں ایک تجارتی مشن ایران کو بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے -

رنگون میں ایک مس نے جو ہوٹل میں مقیم تھی چھت میں رسا لٹکا کر خودکشی کرلی -

بڑودہ کے جینیوں کی درخواست پر گایکواڑ بڑودہ نے ان اشیاء کا محصول معاف کردیا ہے - جو آئیندہ جین کانفرنس کے لئے بیرونجات سے شہر میں لائی جائے گی -

امسال نیلگری میں بھی طاعون کے پھیل جانیکا اندیشہ ہے چنانچہ ایک کیس اوٹکمنڈ میں اور دو الیفنسٹن میں ہوئے ہیں -

سناتن دہرم سبھا لاہور کا پندرھواں سالانہ جلسہ ۲۴ جون سے شروع ہو کر ۲۷ تک ہوتا رہا - آریہ سماجیو! کہاں ہو؟

امیر صاحب کابل نے افغانستان اور ترکستان کے ملحقہ حفاظتی قلعوں کو مضبوط کرنیکا ارادہ کیا ہے -

عدن کو طاعون سے آزاد قرار دیا گیا ہے -

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے - کہ ۲۷ جون کی خونریز لڑائی کے بعد افواج تلوکشن نے ایک بہت بڑی روسی فوج کو شکست دے کر درہ فنشولنگ پر قبضہ کرلیا ہے -

سینٹ پیٹرز برگ میں یقین کیا جاتا ہے - کہ تشیاؤ کے نواح میں جنگ اٹل ہے - جہاں روسی فوجیں مقابلے کے لئے جمع ہیں -

مسٹر راچندر آئر چیف جج میسور ہائیکورٹ نے سنسکرت زبان کی ترقی تعلیم اور کتب خانہ کے لئے دو لاکھ روپیہ دیا ہے (عربی کے شائقینو! سنتے ہو؟)

کوہاٹ میں گورنمنٹ ایک قطعہ زمین اس غرض سے لینے والی ہے - کہ سرحدی قبایل کے بزرگوں کے واسطے ایک پولیٹیکل سرائے بنائی جاوے -

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ برابر ہوتا رہا -

سالگرہ ملک معظم کی مبارک تقریب پر مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی کو شمس العلماء کا خطاب ملا -

سلطان المعظم نے ایک فرمان کے ذریعہ آرمینین عورتوں کو سرخ کپڑے پہننے کی ممانعت کی ہے - کیونکہ ان کے ملک کے ضلع ساسون میں یہ خونریزی کی علامت سمجھی جاتی ہے -

فورمن کرسچن کالج لاہور کے نیوٹن ہال میں مسلمانوں کے بورڈنگ کے پاس ایک مسجد بنانے کی تجویز ہے - اس کے لئے بعض نیک دل نوجوان بڑی سرگرمی سے چندہ جمع کرتے ہیں (نمازی بھی چندہ سے لائیں گے یا خود تکلیف گوارا کریں گے؟)

ریاست پالم پور میں ایک قاتلہ عورت کی گرفتاری کے لئے سو روپے انعام مقرر ہوا ہے - اُس نے اپنے شوہر کو ہلاک کر ڈالا (کیوں؟ غمزہ عشق)

جمعہ گذشتہ کو مری کے ایک ہوٹل میں کوئی شخص جو بعد میں تاجر و سیاح معلوم ہوا - رات بھر خوب مئنوشی کرتا رہا - اور جب نشہ میں بالکل مدہوش ہو گیا - تو استرے سے اپنا گلا کاٹ لیا - خون کی ندی سی بہنے لگی - لوگوں کو پتہ لگا - ڈاکٹر اور ہوٹل کا منیجر گئے تو اسے تڑپتا پایا - گو اتوار تک زندہ اور ہوش میں تھا - لیکن ڈاکٹر نے کہدیا ہے کہ بچیگا نہیں - (مئنوشو! سنتے ہو؟)

امیر صاحب کا خیال ہے کہ ایک قلعہ بند چھاونی ٹوکہ میں بنائیں اور ایک قندھار و چمن کے درمیان اسلام آباد میں - ان دونوں کے نقشے تیار ہو رہے ہیں -

ahmadimuslim.de

**شریف مکہ** کے صاحبزادہ کو دولت ایران سے تمغہ شیر و خورشید ملا ہے - اور باب عالی نے وقت ضرورت اسکے استعمال کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے - (ایرانی حاجیوں کی خاطر کی ہوگی)

**حکومت عثمانیہ** نے حکم دیا ہے کہ جملہ معلمین کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے اور تنخواہ کی شرح فی گھنٹہ مقرر کی جائے (کیا فایدہ؟)

**مشہد** میں پچھلے مہینہ بڑی بھاری اور عجیب ژالہ باری ہوئی - جو صرف پندرہ منٹ رہی - لیکن اس سے شہر کے درخت ہائے میوہ جات کا نقصان عظیم ہوا - میووں کا قریباً ۲/۳ حصہ بالکل تباہ ہوگیا - خربوزہ اور خشخاش کو سخت ضرر پہنچا - بعض اولے چھوٹی نارنگی کے برابر تھے - اور ان کا وزن ۱/۲ ۲ - اونس تھا - لوگ کہتے ہیں کہ ایران اولوں میں سوا سو اونس وزن کے کنکر بھی تھے۔

**نینی تال** کی چھاؤنی روہیلکھنڈ سے اودھ میں منتقل کر دی گئی ہے جس سے بریلی کا نقصان اور لکھنؤ کا فائدہ ہوگا -

**ہفتہ مختتمہ** ۲۵ جون کی طاعونی رپورٹ سے اس عارضہ میں نمایاں کمی معلوم ہوئی ہے - چنانچہ اس ہفتہ کل ہندوستان میں صرف ۲۰۶۳ موتیں ہوئیں بمقابلہ ہفتہ ماسبق کے ۵۹۲۹ - اموات کے یعنی تفصیل پنجاب ۱۸۲۵ - اضلاع بمبئی ۲۴۳ - ریاست میسور ۲۶۴ - اضلاع بنگال ۲۰ - صوبجات متحدہ ۴۰ - اور کشمیر میں صرف ۸ -

کیا آجکل دنیا کے باشندے مرزا صاحب قادیانی سے بیعت حاصل کر لیتے ہیں؟ اگر نہیں تو کمی کیوں ہوئی؟ اسکا جواب قادیانی دینگے؟

**پورٹ آرتھر** کے بندرگاہ کے باہر ۲۳ جون گذشتہ کو جمعرات کے دن روسی اور جاپانی جنگی جہازوں کے بیڑوں میں ایک اور بحری لڑائی ہوئی - اس لڑائی میں روسیوں کو شکست ہوئی اور ان کے چار جنگی جہازوں کا نقصان ہوا -

**جاپانیوں** نے روسیوں کا ایک اول درجہ کا جہاز پرسویٹ کی قسم کا بیکار کر کے غرق کر دیا - اور ۳ جنگی جہاز اور جنمیں سے ایک تو اول درجہ کا جہاز سیواسٹوپول کی قسم کا تھا اور ایک دوسرا کروزر تھا - بیکار کر دئے -

**مرزا قادیانی** کے مقدمہ گورداسپور کی تاریخ ۹ جولائی مقرر ہوئی ہے

# مجرب ادویات

**لائف پلز** (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہتے ہیں - کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں دور ہو جاتی ہے - نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ - ضعف بصر - ضعف معدہ - جریان سرعت انزال رقت سلسل البول - تقطیر البول لقوہ اور رعشہ وغیرہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں عہ

**روح دافع بخارات نوبتی تیجہ و چوتھیہ وغیرہ** ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تیجہ و چوتھیہ وغیرہ بخارات کے واسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲

**روح دافع طحال** قیمت فی شیشی عہ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی - ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے -

**بوٹیوں کا مقوی شربت** اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی وقوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں - اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے شل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دے گی قیمت شیشی ایک اونس ۸ دو اونس عہ

**جوہر مصفی خون** شیشی خورد عہ کلاں للعہ فساد خون تر و خشک خارش خنازیر بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتی ایام امراض وبائیہ میں اس کا استعمال کرنا ضروری ہے :-

**بال اڑانیکا تیل** پانچ منٹ میں میدان صفاچٹ شیشی خورد ۲ شیشی کلاں ۴

**المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی**

حسب الارشاد مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں طبع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSA[R]

لہ الحمد

# اہلحدیث

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

جلد ۱ — نمبر ۳۵

امرتسر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | للعہ |
| والیان ریاست سے | للعہ |
| روساء اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۱۲/ |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ کاک عالیس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

## آریہ وا اہل اسلام کا مناظرہ بمقام نگینہ

گذشتہ سے پیوستہ

(۸) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ جو آیت آپنے کلام مجید کی پڑھی اُس سے اور نیز اور آیات سے والدین ہمسایہ وغیرہ کے حقوق کا پاس لحاظ رکھنا نکلتا ہے۔ لیکن کسی جگہ کلام مجید سے اوستاد کے حقوق ثابت نہیں ہوتے۔ حالانکہ ہمارے ویدیں اوستاد کے حقوق ادا کرنے کی ہدایت ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اوستاد کے حقوق کا ذکر کلام مجید میں موجود ہے اور آیہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اس منشاء کو کافی طور پر ظاہر کر رہی ہے۔ کیونکہ علم کا سکھلانا بہت بڑا احسان ہے

ہندا ہر احسان کے لئے ہمارا قرآن صاف لفظوں ہدایت کر رہا ہے نہ صرف ایک علم کے سکھلانیکا احسان بلکہ یہ ایسی جامع و مانع آیہ شریفہ ہے - کہ جس میں تمام احسانات کے حقوق کا اظہار ہوتا ہے -

(۹) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا - کہ آپ کے یہاں خدا کا توبہ قبول کر لینا بے انصافی پر مبنی ہے - انسان جو چاہے گناہ کرتا رہے اور توبہ کر لے معاف ہے -

مولوی صاحب نے کلام مجید کی آیات سنائیں اور اُن کی تفسیر فرمائی - کہ قرآن شریف کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ توبہ کے بھروسہ پر جس قدر چاہے گناہ کئے جائے بلکہ ایسی توبہ قبول نہ ہونیکا فلاں فلاں ثبوت ہے - البتہ خداوند جل شانہ احکم الحاکمین اور قادر علی الاطلاق ہے - جہاں اُس میں اور صفات ہیں - وہاں وہ رحیم و کریم بھی ہے وہ مجبور و معذور نہیں ہے اور غنی از کل ہے کیسے نقصان کی بات ہوتی اگر ایسا نہ ہوتا - ہم لوگ جو انسان ضعیف البنیان ہیں اپنے کسی ملازم یا تابعدار سے کوئی ناگہانی خطا سرزد ہو جاوے - اور وہ اپنے قصور کا اعتراف کرے - تو اوسپر رحم آجاتا ہے اور اوسکو معاف کر دیا جاتا ہے گو کیسا ہی ہمارا نقصان اُس نے کیا ہو - اس سے کوئی نا انصافی لازم نہیں آتی ہے اور خدا جو ہر طرح مالک اور خالق ہے اور اس کے مقابلہ میں ضرور قصور سرزد ہو جاتے ہیں وہ ایسا بے رحم اور سنگدل ہو - کہ اُس کے سامنے کتنا ہی گڑگڑایا جاوے رحم کی التجا کی جائے اور اپنے عجز و قصور کا اظہار کیا جاوے - وہ عفو نہ کر سکے - عفو ایک اعلےٰ صفت ہے - اس سے محروم رہنا ایسی اعلےٰ ذات کیلئے عقل کے خلاف ہے بیشک ہمارا خدا رحیم و کریم ہے - آپکا خدا ایسا ہوگا جس میں مطلق رحم نہ ہو اور رحم نہ کرنے پر مجبور ہو - ہمارے یہاں حقوق عباد کے گناہ ضرور قابل بازپرس ہوں گے - دانت توڑنے کی مثال یہاں صادق نہیں آسکتی -

(۱۰) ماسٹر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا - کہ ۹ برس کی لڑکی سے نکاح کیا - اور ہمبستر ہوئے - جو یہاں ہندوستان میں قانونی جرم ہے -

مولوی صاحب نے فرمایا - کہ یہ ماسٹر صاحب کی ناواقفیت ہے وہ عرب کی آب و ہوا سے اگر واقف ہوتے - تو ایسا سوال نہ کرتے - ہر ملک کی آب و ہوا اور اُس کا اثر جدا ہے اسی پر بلوغ اور قویٰ کا ضعیف و قوی ہونا منحصر ہے - کابلیوں کی مثال سب کے سامنے موجود ہے - لڑکیاں بہ نسبت اپنے ہم عمر لڑکوں سے پہلے بالغ ہو جاتی ہیں - عرب میں ۹ سال کی لڑکیاں عموماً بالغ ہو جاتی ہیں :-

نوٹ :- معلوم ہوتا ہے - ماسٹر صاحب نے تمام ہندوستان بھر کی اُس ہندوانہ مخالفت سے تجاہل عارفانہ کیا جبکہ تعزیرات ہند کی اس دفعہ کی جسکی طرف ماسٹر صاحب نے اشارہ کیا ہو ترمیم ہوئی تھی اور عمر رضامندی و ہمبستری شوہرانہ پر گورنمنٹ کے خلاف اس درجہ شور و غوغا مچا تھا - کہ تمام ہندوستان اُس سے گونج اٹھا تھا - اور اہل ہنود کے تمام تعلیمیافتہ و غیر تعلیمیافتہ تمام اشخاص اسے اور اہل ہنود کی تمام سبھائیں اور انجمنیں اور اخبارات نے گویا آسمان ایک سر پر اٹھا لیا تھا - اور ولائیت تک اُسکی مخالفت کی تھی اور گورنمنٹ کا ایسا کرنا مذہبی دست اندازی قرار دیا جاتا تھا اب سمجھ میں نہیں آتا - کہ جو امر کل مذہب ہنود کے موافق تھا وہ قانون انگریزی میں داخل ہونے سے اُس کے خلاف ہو گیا - اور مذہبی بحث میں قانونی استدلال سے کام لیا گیا -

(۱۱) ماسٹر صاحب اور بھی اعتراضات قرآن شریف میں احکام متضادہ ہونے اور استبدال زوج مکان زوج جسکو ماسٹر صاحب نے تبادلہ ازدواج سے تعبیر کر رکھا تھا - اور ایسے ہی بہت سے اعتراضات جنکا سمجھنا عربی لٹریچر کی واقفیت پر مبنی تھا پیش کرتے رہے -

مولوی صاحب نے ان سب باتوں کے جواب بڑی خوبی اور وضاحت سے دئیے - مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ عربی سمجھنے سے تعلق رکھتے ہیں - اور اس میں آپکو بجائے خود عرب اور عربی لغت پر حاوی کی پابندی کرنا پڑے گی اور متکلم کے خلاف مقصود معنی بیان کرنے کا کوئی حق نہیں ہے - آپکے سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں - کہ وہ شخص ہٹ دھرمی کر

ahmadimuslim.de

جو متکلم کے خلاف مطلب بیان کرتا ہے۔ پس ان آیات کے معنی اور مطالب ہیں۔ جنکو ہمارے مفسروں نے بیان کیا ہے۔ اور یہی آپ کو تسلیم کرنے چاہئیں اور اس صورت میں آپ کا کوئی اعتراض قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اگر آپ اپنی طرف سے مطلب پیدا کرینگے تو آپ کے سوامی جی آپکو منتری بتلائیں گے میں تو آپکو کچھ نہیں کہتا۔ چنانچہ لفظ ختم کا قرآن شریف میں جہاں جہاں استعمال ہوا ہے۔ اور اس اصطلاح سے جو معنی نکلتے ہیں۔ مولوی صاحب نے اُس کا مشرح بیان کیا۔ جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ان معنوں سے قرآن شریف پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح استبدال زوج مکان زوج میں لفظ مکان کے معنے سمجھا کے کہ مکان کے لفظ سے طلاق مراد ہے اور دوسری آیۃ شریفہ سے اوسکو ربط دیا۔ اور فرمایا۔ کہ جب تم ایک عورت کو طلاق دے کر دوسری عورت کیساتھ نکاح کرو۔ تو مطلقہ عورت کو جو سامان از قسم زیور وغیرہ دیا گیا ہے وہ واپس مت لو۔ اور کہا۔ کہ عربی لٹریچر سے ناواقفیت کے باعث اس قسم کے اعتراض فرماتے ہیں۔ مگر ماسٹر صاحب آخر تک اپنی ہٹ پر قائم رہے۔

(نوٹ) ہم نے ماسٹر صاحب کے بڑے بڑے اعتراضات اور مولوی صاحب کے جوابات کا خلاصہ ناظرین کے روبرو پیش کیا اب ناظرین خود فیصلہ کرلیں۔ کہ آیا یہ اعتراضات اصل بحث سے کسقدر متعلق ہیں۔

اب ہم مولوی صاحب کے بعض اعتراضات کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ جو ابتدا بحث سے پیدا ہوئے۔ اور آخر تک اون کے جوابوں کے لئے اصرار رہا۔

(۱) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کی بیان کی ہوئی تعریف الہام پر جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اول ہی یہ اعتراض کیا۔ کہ وید خود آپ ہی کی بیان کی ہوئی تعریف کے مطابق الہامی نہیں ہو سکتا آپ کو چاہئے۔ کہ وید کو اُس سے کامل طور سے مطابقت کر کے دکھلائیں۔

ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ جب تک ابتدائی تعریف نہ ہو جائے تب تک ثبوت دینا قبل از وقت ہے۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب اس دن تک اس پہلو پر نہیں آئے کہ وہ اپنے دعوے کو ثابت کریں۔

(۲) مولوی صاحب نے اپنی پہلی ہی تقریر میں تعریف بیان کردہ ماسٹر صاحب کے ثبوت کے لئے یہ سوال کیا۔ کہ اس تعریف کو وید سے ثابت کیجئے۔ یا یہ صاف صاف کہئے۔ کہ یہ تعریف وید میں نہیں ہے۔ ورنہ عقلی دلائل سے ثابت کیجئے۔ ماسٹر صاحب نے آخر تک اس کو ثابت نہیں کیا۔

(۳) مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ نے جو اپنی تعریف الہام میں الہام کو مطابق عقل ہونے کی شرط سے مشروط کیا ہے۔ اور نیوگ کا مسئلہ یعنے ایک شوہر دار عورت کا اپنے خاوند کی اجازت سے غیر شخص سے نطفہ حاصل کرنا۔ اور اُس سے جو بچہ پیدا ہو اوس کا شوہر کے خاندان میں شامل کرنا اور وارث جائز قرار پانا۔ جو وید سے ثابت ہے۔ کسی طرح مطابق عقل نہیں ہو سکتا۔

ماسٹر صاحب نے اس کے جواب میں فرما دیا۔ کہ آپکے یہاں متعہ ہے

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ متعہ کلام مجید سے ثابت نہیں اور چند آیات قرآت فرمائیں۔ جن سے اس مسئلہ کی تردید ہوتی ہے اور فرمایا کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ اس پر حجت نہیں ہو سکتی۔ تیسرے متعہ غیر شوہر دار اور آزاد عورت سے متعلق ہے اور نیوگ شوہر دار عورت سے تعلق رکھتا ہے۔ پس متعہ اور نیوگ میں زمین و آسمان کا فرق ہے سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

ماسٹر صاحب نے اس پر بحث کی۔ کہ رج اور معاہدہ سے ملکر نیوگی بچہ وارث جائز ہو سکتا ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ رج یعنے نطفہ یا خون حیض تو مادہ بن سکتا ہے۔ لیکن معاہدہ کیا چیز ہے یہ تو صرف ایک اقرار کا نام ہے۔ اس سے بچہ کا کونسا عضو بنتا ہے۔ اس قسم کے تعلقات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کا کیا ہوا تعلق جیسا باپ بیٹے بھائی بھائی کا تعلق۔ جو کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا۔

دوم انسان کے کئے ہوئے تعلقات جیسے میاں بیوی کا تعلق

ahmadimuslim.de

یہ مصنوعی تعلقات ٹوٹ سکتے ہیں - اور ان کو قدرتی تعلقات کی مثل
سمجھنا خدا اور پرمیشور کی سخت بے ادبی ہے - اسی لئے ہنود ہم
میں عورت ورثہ نہیں پاتی - شوہر کا معاہدہ نہ اوس شخص سے ہے
جس سے نطفہ حاصل کیا گیا - نہ اوس بچہ سے شوہر کے نطفہ کا
تعلق ہے - پس یہ کسی مصنوعی یا قدرتی تعلق میں نہیں آسکتا -
اس لئے نہ نسل میں شریک ہو سکتا ہے نہ وارث قرار پا سکتا ہے
اسپر ماسٹر صاحب نے فرمایا - کہ آپ کے یہاں بھی تو کسی بیوہ
عورت سے جسکے ساتھ بچہ ہو - نکاح کر لیا جائے - تو اوس بچہ کی
غور و پرداخت کرتے ہیں -

مولوی صاحب نے فرمایا - کہ وہ نسل میں شریک نہیں ہو سکتا -
نہ وارث بن سکتا ہے - اس کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے -
وہ قرآن شریف کی ہدایت کے موافق - جس نے ہمکو بتلایا
ہے - کہ یتیموں بے کسوں ضعیفوں کی مدد کرنی چاہئے -

(۴) مولوی صاحب نے اعتراض کیا - کہ آپکے بیان کردہ تعریف
کی اس شرط کے موافق کہ الہام ابتدائے آفرینش میں ہوتا ہے
وید الہامی نہیں کہا جا سکتا - کیونکہ رگ وید منتر [illegible] کا صاف مضمون
ہے - کہ اسی طرح صاحب علم قدیم کے دھرم کے حکم کو عزت دینے والے
لائق فائق گذر چکے ہیں ساتھ [illegible] کے حکم کی تعمیل کر چکے ہیں تم بھی
عمل کرو - اس منتر کا ترجمہ صاف بتلاتا ہے - کہ جب یہ منتر الہام
کے بندوں کو سنایا گیا - تو اوس سے پہلے بھی اور ایسے بندے
گذر چکے تھے - جس کی تعریف اس منتر میں ہے پس معلوم ہوا - کہ
وید ابتدائے آفرینش میں نازل نہیں ہوا - اور اس لئے وہ الہامی
نہیں ہے - اسی طرح یہ مذکور ہے - کہ تم روئیں تن فولاد بازو ہو
تم نے پہلے بھی دنیا کو جیتا ہے - پس یہ ثابت ہو گیا - کہ وید الہامی
نہیں - یا شروع دنیا میں الہام کا ہونا ضروری ہے -

ماسٹر صاحب نے جواب میں فرمایا - کہ رگ وید پہلے گئے
قرآن شریف پر کیوں نہ چلے گئے - اور فرمایا - کہ منتر ۲ کا حکم
اُن لوگوں کے لئے ہے - جو آئندہ ہوں گے -

مولوی صاحب نے اعتراض کیا - کہ منتر کے الفاظ میں زمانہ ماضی
پایا جاتا ہے - جس سے صاف ظاہر ہے - کہ کچھ لوگ پہلے گذر چکے
ہیں - نہ وید میں ان لوگوں کے اعمال کی تصریح ہے - جنکی پیروی
کے واسطے ہدایت کی جاتی ہے - یہ سوال آخر تک قایم رہا -

(۵) مولوی صاحب نے اعتراض کیا کہ جب آپ فرماتے ہیں
کہ وید مکمل کلام الٰہی ہے - تو آپ اپنے مسئلہ تناسخ کا وید سے
اس طرح ثبوت دیجئے - کہ جس سے یہ صاف معلوم ہو - کہ فلاں فلاں
عمل کرنے سے فلاں فلاں جون بدل جاتی ہے اور عبادت کی تفصیل
وید سے دکھلائیے تاکہ بموجب آپ کی تعریف کے وید کا مکمل
ہونا ثابت ہو - اور ساتھ ہی مولوی صاحب نے قرآن شریف
کی بہت سی آیات متعلق تفصیل عبادات قرأت فرمائیں -

ماسٹر صاحب نے اس کے جواب میں کچھ منتر پڑھے جن کا مطلب
صرف یہی تھا - کہ جیسا کرنا ویسا بھرنا - لیکن صاف صاف یہ بیان
نہ تھا - کہ کون سے عمل سے کون سا جون بدل جائے گا -
ماسٹر صاحب نے یہ تسلیم کیا - کہ بیشک آپ کی لسٹ بڑی
ہے - ہمارے یہاں بھی منتر ہیں - دو تین منتر ماسٹر صاحب نے
پڑھکر سنائے - لیکن ان منتروں میں ایسی تفصیل نہ تھی - لہذا
اعتراض آخر تک قائم رکھا -

(۶) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کے اس بیان پر کہ قرآن مجید
کی تعلیم سے وید کی تعلیم بدرجہا افضل ہے فرمایا - کہ وید سے وحدانیت
کا ثبوت دیجئے - ماسٹر صاحب نے چند منتر پڑھے جس سے خدا کی
وحدانیت نکلتی تھی - لیکن مولوی صاحب نے دیگر آیات وحدانیت
کے ساتھ کلام مجید کی یہ آیہ پڑھی -

لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا

اور فرمایا - کہ اس قسم کا ثبوت وحدانیت وید میں کہاں ہے بتلاؤ
جو مع دلیل کے ہو - اور اس کا جواب دیجئے - کہ جب مادہ و روح
میں صفت قدامت ملتی ہی ہے - جیسی کہ پرمیشور میں - تو شرک
لازم آیا - اور وحدانیت باقی نہ رہی - کیونکہ پرمیشور جن صفات
سے متصف ہے - وہ صفات کسی دوسرے میں نہ ہونی چاہئیں
یہ سوال آخر تک قایم رہا -

ahmadmuslim.de

(۷) مولوی صاحب نے اعتراض کیا جب الہام بقول آپ کے بندوں پر ہدایت اور تعلیم کے لئے نازل ہوتا ہے اور وید الہامی ہے تو فرض کیجئے کہ دو سو برس تک سب لوگ وید پر عمل کریں۔ تو آپ کے مسئلہ تناسخ کی رو سے دنیا کی یہ صورت ہوگی۔ کہ ایکدن تمام روحیں انسانی قالب میں ہوں گی۔ نہ دودھ کے لئے گائے ملے گی نہ سواری کیلئے گھوڑا۔ نہ شکاری کو کتا نہ ہل جوتنے کو بیل۔ نہ شہد کو مکھی باقی رہے گی۔ اور چونکہ سب انسان ایک رتبہ اور حیثیت کے ہونگے۔ تو کوئی حرفہ اور پیشہ اور احتیاج و استمداد باقی نہ رہے گی۔ تمام انسانی حوائج میں خلل واقع ہوگا۔ اور کاروبار دنیا کے معطل اور نظام عالم درہم و برہم ہو جائے گا۔ اور ایک بہت بڑی خرابی لاحق ہوگی۔ اور اس تمام خرابی کا باعث وید کی تعلیم اور اسپر عمل کرنا قرار پائے گا۔ حالانکہ الہامی تعلیم کسی خرابی کا موجب نہ ہونی چاہئے۔ پس وید الہامی کسی طرح نہیں کہا جا سکتا۔ ماسٹر صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولوی صاحب جو چاہیں فرض کرلیں۔ ہم فرض کرتے ہیں۔ کہ وید پر ۲۰۰ برس تک کوئی عمل ہی نہ کرے۔ تب مولوی صاحب کی فرضی بات قایم نہیں رہ سکتی۔ اسپر مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہمارا فرض تو اوس کے منشا و غرض کے موافق تھا۔ کیونکہ الہام عمل ہی کے لئے ہوتا ہے لیکن ماسٹر صاحب اس کو عمل کے لئے نہیں بتلاتے۔ اور فرض کرتے ہیں۔ کہ دو سو برس تک کسی نے عمل نہ کیا۔ تو اعتراض رہا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اس حالت میں بھی میرا اعتراض بدستور قایم ہے۔ آپ کے فرض کے موافق ہی اگر دو سو برس تک کسی نے وید پر عمل نہ کیا۔ تو تمام انسان کتے۔ بلی۔ گدھے۔ سور۔ بیل گائے وغیرہ وغیرہ بن جاوینگے۔ اور نوع انسان جسکے لئے وید نازل ہوا تھا۔ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ خدا کی غرض و منشا فوت ہو جائے گی۔ اور اس طرح بھی نظام عالم خراب ہو جائیگا۔ اور ان سب خرابیوں کا باعث وید کا نزول ہوگا۔

(۸) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ روح کیا ہے اور یہ بیان فرما کر کہ ہمارے یہاں روح مخلوق الٰہی ہے۔ اور اوس پر عبادت واجب ہے اعتراض کیا۔ کہ آپ کے یہاں روح اور مادہ اناد ی یعنی پرمیشور کی طرح قدیم ہے۔ جیسا کہ پرمیشور۔ اور تمام جاندار ہستی روح اور مادہ سے ہی بنی ہے۔ اور پرمیشور نے ایک مال لاوارث سمجھکر اُن پر بلا کسی استحقاق کے قبضہ کر رکھا ہے۔ تو اس صورت میں پرمیشور ظالم اور غاصب قرار پاتا ہے۔ کہ ناحق ناروا روح کو پکڑ کر مادہ کے پنجرے میں ڈالدیا۔ دوسرے مادہ اور روح پر کوئی فرض عاید نہیں ہوتا۔ کہ پرمیشور کی عبادت کرے جبکہ وہ اُنکا خالق نہیں ہے۔ اگر تمام روحیں جمع ہوکر پرمیشور کے مقابلے میں نیشنیل کانگرس کریں۔ اور اپنی آزادی کا رزولیوشن پاس کرکے پرمیشور سے کہیں۔ کہ تیری عبادت اور فرمانبرداری ہم پر واجب نہیں ہے۔ تو پرمیشور اس کا کچھ جواب نہیں دے سکتا۔ اور پرمیشور کوئی چیز باقی نہیں رہ سکتا۔ اور نہ کوئی چیز بنا سکتا ہے۔ پس آپ کی تعلیم وید کے موافق پرمیشور کی اتنی ہستی ہے۔ ماسٹر صاحب نے جواب یہی فرمایا۔ کہ نیشنل کانگریس عجیب خیال ہے یہ قرآنی تعلیم کے علاوہ ہوگی۔ یہ تدبیر کہاں آگئیں اور پنجرا کہاں سے۔ بالمختصر یہ اعتراض آخر تک قائم رہا۔

(۹) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کی عبادت کی لاگت کے متعلق اعتراض کیا۔ کہ آپ کے یہاں جو ہوَن عبادت میں شامل ہے۔ اوس میں فلاں فلاں اشیا کم از کم اتنے وزن کی درکار ہیں۔ جن کی قیمت ۲ ؍ ہوتی ہے۔ یہ ایک روزانہ ٹیکس ہے جو ہر فرد بشر پر پانچ روپئے ماہوار کے حساب سے عائد ہوتا ہے۔ دنیا میں کثرت سے کم آمدنی والے لوگ ہیں۔ جن کی آمدنی فرض کیجئے پانچ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہے پھر اُن کے ساتھ بال بچے اور ہر قسم کی ضروریات انسانی ہیں۔ اس حساب سے انسانوں کی کثیر آبادی عبادت کرنے سے ہمیشہ مجبور رہے گی۔ کیونکہ اگر وہ اپنی تمام آمدنی ہوَن کی نذر کر دیں۔ تو بھوکے مرجائینگے اور تمام خاندان کی طرف توجہ سے قلیل المعاش انسان کبھی بھی عبادت کا فرض ادا نہیں کرسکتے۔ غرض آپ کے وید نے ایسی عبادت تجویز کی۔ جو ناممکن العمل

ahmadimuslim.de

ہے - اور یہ پرمیشور کی عقل سے بعید ہے۔ بخلاف اسکے ہمارے یہاں غریب سے غریب بھی خدا کی بندگی کرسکتا ہے -

ماسٹر صاحب نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب نے جو قیمت ہون کی تجویز کی ہے - وہ اس زمانہ کے نرخوں کے موافق گراں ہو گئی ہے - لیکن پیشتر ایسی نہ تھی جیسے گھی اور گوشت کی قیمت بڑھ گئی - آپکو بھی چاہئے - کہ گوشت کھانا چھوڑ دیں

مولوی صاحب نے فرمایا - کہ ہمارے یہاں گوشت کا کھانا فرض نہیں - لیکن ہون آپکے یہاں فرض ہے - اگر اب قیمت بڑھ گئی ہے - تو کیا قیمت بڑھ جانے سے ہون اب فرض نہ رہا - اور وید کے احکام پہلے ہی زمانہ کے لئے تھے اگر الہام کسی خاص زمانہ کے لئے ہے - تو آپ کے قول کے موافق وید الہام نہیں ہوسکتا -

ماسٹر صاحب نے فرمایا - کہ ہم ہون کا مصالحہ کم بھی کرسکتے ہیں -

مولوی صاحب نے جواب دیا - کہ سوامی دیانند سرستی صاحب کی ستیارتھ پرکاش میں اس کی تفصیل موجود ہے - جس میں کم از کم کا لفظ ہے - اور اس کی قیمت ۲۰۰ سے کم نہیں ہوسکتی - اور اس میں علی قدر حیثیت زیادہ کی کوئی حد نہیں غرض یہ سوال آخر تک قائم رہا -

(۷) مولوی صاحب نے تعریف الہام کی۔ اس شرط پر کہ مستحق بندوں پر الہام ہوتا ہے - اعتراض کیا - کہ وید جن پر نازل ہوا - اُن کے حالات زندگی بیان کیجئے - جس سے اُن پر نزول الہام کا استحقاق ثابت ہو -

ماسٹر صاحب نے جواب دیا - کہ ملہم کے علم کی صداقت کافی ہے اوس کے حالات سے کوئی تعلق نہیں -

مولوی صاحب نے کہا - کہ اگر اس کی ضرورت نہیں تو استحقاق کی شرط فضول ہوئی جاتی ہے - اور فرمایا - کہ ہدایت اخلاقاً ہوتی ہے یا حکماً - ایک شخص ہمسے کہے - کہ اس راستہ سے نہ چلو - دیکھو وہ درندہ بیٹھا ہوا ہے ایسے شخص کی ہدایت بلا تردد مان لی جاوے گی - کیونکہ اخلاقی ہدایت ہے - لیکن اگر ایک شخص کہے - کہ میں گورنمنٹ کی طرف سے مامور ہوں تمکو اس راستہ سے چلنے نہ دونگا - تو اس صورت میں یہ معلوم کرنے کی بڑی ضرورت ہے - کہ ایسا حکم دینے کا اسکو کیا استحقاق ہے - اور وہ کون ہے؟ اور اُس کے پاس گورنمنٹ کے حکم کی کیا علامت ہے اور آیا وہ ایسا منصب رکھنے کی قابلیت رکھتا ہے یا نہیں - پھر آپ کو اگنی رشی کے حالات بیان کرنے ہوں گے - یقیناً آپ اون کے حالات اس لئے بیان کرنا نہیں پسند کرتے - کہ پبلک میں بیان کرنے کی قابل نہیں - لیکن آپ کا دعویٰ بغیر اس کے پورا نہیں ہوسکتا مگر ماسٹر صاحب آخر تک اوس سے گریز فرماتے رہے - اور سوال قائم رہا -

نوٹ :- مندرجہ بالا اعتراضات اور اُن کے جوابات تمام مباحثہ کی باہمی تقریروں کا لب لباب ہے جس میں صرف وہی مسائل لکھے گئے ہیں جو اہم سمجھے جاتے ہیں اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ کسی مسئلہ پر گو دس دن تک برابر فریقین کے خیالات ظاہر ہوتے رہے لیکن ہم نے ایک ہی جگہ کام کی باتیں لکھدی ہیں باقی اشعار اور فریقین کے تمثیلی قصص وغیرہ بیکار باتوں کو قلم انداز کردیا ہے - ہم آریہ صاحبان اور اہل اسلام کو مبارکباد دیتے ہیں کہ یہ مذہبی جلسہ نہایت خیر وخوبی کے ساتھ ختم ہوا - چنانچہ خاتمہ کے وقت جانبین سے پریسیڈنٹوں نے ہر دو فریق کا شکریہ ادا کیا - اور سب کے آخر میں آریہ صاحبان کے اصرار سے منشی عنایت احمد صاحب منصر الیہ فریقین نے ایستادہ ہو کر آریہ صاحبان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ یہ باغ جس میں ہمیشہ اہل ہنود صاحبان کا رام لیلہ ہوتا آیا ہے - خدا کی شان ہے - کہ اس باغ میں دس دن تک برابر قرآن کا وعظ ہوتا رہا - اور فریقین نے نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ مباحثہ ختم کیا - باہم کوئی شکر رنجی کی نوبت نہیں پہنچی - مگر مباحثہ جس مبحث پر یعنے الہام پر

ahmadimuslim.de

شروع ہوا تھا - اُس کے چند شرائط پر بحث ہو سکی اور زیادہ تر وقت غیر متعلق اعتراضات میں صرف ہوا - آریہ صاحبان اصل بحث الہام کے متعلق جن باتوں کے ثابت کرنے میں قاصر رہے امید ہے - کہ وہ ان پر پھر غور کریں گے اور ایک سال کے بعد ممکن ہے - کہ پھر مناظرہ ہو - اس جلسہ میں گو جناب مولانا احمد حسن صاحب امروہی اور مولانا مولوی محمد حسن صاحب دیوبندی و صاحبزادہ حافظ احمد صاحب دیوبندی سلمہم اللہ تعالیٰ نے تکلیف سفر گوارا فرمائی اور اُن کی برکات قدوم سے مسلمان مستفیض ہوئے بالخصوص حضرت مولانا مولوی احمد حسن صاحب کا وعظ اپنی جامعیت اور فاضلانہ تقریر میں فی زمانہ اسلامی علماء کے لئے ایک نمونہ تھا جس نے ثابت کر دیا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان اسوقت تک ہمارے یہاں موجود ہے اور حضرت مولوی صاحب سے جو قاسم ثانی کا لقب منسوب ہے وہ بالکل بجا ہے - لیکن اس جلسہ میں ان بزرگواروں سے تکلیف فرمائی کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوئی جناب ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری (مولوی فاضل) نے اس اسلامی خدمت کو نہایت اعلیٰ درجہ پر ادا فرمایا - جو ہر مسلمان پر شکریہ کا استحقاق رکھتے ہیں - اور مولوی ابو رحمت حسن صاحب سیرٹھی جن کی واقفیت وید بے مثل ہے - اس کے لئے نہایت کافی و وافی تھے چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے فرض کو کامل طور پر انجام دیا - اور بعد نماز مسجد جامع نگینہ میں وعظ فرما کر وید کی حقیقت سے مسلمان اور ہندؤں کو آگاہ کر دیا - اور اہل اسلام نگینہ نے جلسہ کو نہایت خوش اسلوبی سے قائم بھی کیا - اور بڑی فیاضی و سیر چشمی کے ساتھ مہمانداری کی -

## سب سے بڑی بات

جو نتایج جلسہ بے شمار ہوتی ہے اور اُس سے کامیابی و ناکامیابی کا ثبوت ملتا ہے یہ ہے - کہ تین ہندؤں نے بالاعلان جامع مسجد نگینہ میں اسی جلسہ کی تقریروں سے متاثر ہو کر مذہب حقہ اسلام قبول کیا جس میں ایک شخص جو مذہب اسلام چھوڑ کر آریہ ہو گیا تھا - وہ بھی شامل ہے - (ایڈیٹر صحیح بجنور اہلحدیث) ایام جلسہ میں تو تین ہی مسلمان ہوئے تھے لیکن اب پانچ تک نوبت پہنچ گئی ہے - اور آئندہ امید ہے - اللّٰہم زد فزد

# ایک اہل قرآن کا خط اہلحدیث کو نام

"ناظرین کو معلوم ہو گا کہ امرتسر کے بعض علماء اہلحدیث نے میرے مخالف ایک تحریر شائع کی ہے جس میں میری تفسیر کی عربی کی چالیس غلطیاں شائع کی ہیں نہ صرف غلطیاں بلکہ مہربانی کی - کہ میری الفاظ میں معنے آپ داخل کئے جس کا یہ مطلب ہے کہ مجھ پر بہت سے افترایات بھی کئے اور میری مضمون کو بگاڑ کر عوام کے ذہن میں پہنچایا خیر اسکی شکایت کا تو محل نہیں - اسکا جواب تو الگ رسالہ کی صورت میں شائع ہونے والا ہے - سردست میں اپنے ایک دوست اہل قرآن کی ہمدردی کا خط یہاں نقل کرتے اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں"

جناب مولوی صاحب سلام علیکم طبعم -

مولوی صاحب امیں مولوی تو نہیں ہوں مگر آپ لوگوں کا خادم ہوں اور جگہ پر مجھ سے غلطی سرزد ہو - وہاں پر مجھکو معاف فرما دینا - میں پیشتر ازیں آپ کی خدمت میں آیا تھا - آپکو یاد ہوگا - مگر اسوقت آپکی نسبت تحریں امرتسر میں اخبار میں تھیں - اور اسی ارادہ کیواسطے آپکے پاس آیا تھا - جو میں اسوقت ظاہر کرتا ہوں آپ نے جسقدر حصہ عمر کا بسر کیا ہو اس میں جو کچھ فایدہ اٹھانا تھا - وہ اٹھا لیا اور اب اگر زندگی اور ہے تو اور فایدہ اٹھائینگے اسیطرح سے میں اپنا حال ختم کرتا ہوں یعنے میری عمر پچاس سال کی ہے جو کچھ اس عمر میں نفع و نقصان اٹھانا تھا - اٹھایا - اور آگے بشرط زندگی جو منظور خدا کو ہوگا - وہ ہوگا - اب ارادہ میرا یہ ہے - کہ اپنے دس ہزار کی جایداد اول وقف کی ہو اور پندرہ ہزار کے اندر کرنے کا

ahmadimuslim.de

ارادہ پختہ ہے واسطہ اشاعت قرآن کے - مولوی صاحب! آپ اہل قرآن ہیں - اور اہلحدیث ہم نے آپکو ظاہر کر رکھا ہے۔ جو میں تو اتنا جانتا ہوں - کہ اسلام میں خالق کیساتھ مخلوق کا کیا حق ہے - اتنی مدت آپنے اہلحدیث بنکر قوم کی خدمت کی - اور بہت مذہب کو پھیلایا اور اوسکی تائید کی - مگر اصل جو مقصود تھا - اُس میں میں بھی بھولا رہا - اور آپ بھی - تیرھویں صدی میں افواہ عام لوگوں کی زبان زد تھی - کہ زمانہ ۱۴ صدی کا اچھا ہوگا - جسکا نمونہ خداوند تعالی نے مولوی عبد اللہ چکڑالوی کو اتفاق سے بھیج دیا - اور قرآن جو اصل کتاب آسمانی ہے جسکی تابعداری کرنے کا حکم رسول سلام کو دیا - اور کل قوم کو بھلا تھا - اسکی اشاعت اور تبلیغ میں مصروف ہو کر بندگان خدا کو اسکا شوق دلایا اہل قرآن کے نام سے محبت لائی - اور اسپر عمل کرنے پر خدا کی طرف متوجہ کیا - اور لوگوں کو تاریکی میں سے نکالکر طرف نور کے لائے - اب جو فتوی آپ پر مولوی لوگوں نے لگایا - آپ ہوش کر کے بالکل ہوشیار اور بیدار ہو جاؤ - کیونکہ بہت وقت گذر گیا - اور بھولا رہا - اور دنیا سے بھی آپ خلاصی پا گئے - کیونکہ آپنے بھی مذہبی لوگوں پر تمام عمر زور شور سے فتوے لگائے تھے - جو آپ سے تمکو حاصل ہوا - دیکھی دنیا وہ آپکو روشن ہو گیا ہے اب میں تو تجھ کو بھی ہی دعوت کرتا ہوں - خدا واسطے اس دعوت عالہ کو رد نہ کرو - میں بوڑھا ہوں تم جوان ہو - اہل قرآن کی خدمت کیواسطے پچیس ہزار روپیہ آپکے ہاتھ میں لو - اور خرچ کرو - اور انتظام کرو - اور خود مع آل و عیال کے لاہور تشریف لے آؤ - میری جگہ پر کام متولی اور سرپرستی کا کرو - کیونکہ یہ کام خدا کا ہے - میرے اسوقت عیال میں ۲۰ - آدمی ہیں - اور سب اپنی جگہ پر کاروبار کرتے ہیں - اور خوش و خرم ہیں غرض سب کے محتاج نہیں ہیں - اور نہ کسی کا مذہب میں مجھ سے اتفاق ہے سب سب کے سخت مخالف ہیں - ویسے میں جانتا ہوں تمہارے بھی ہوں گے - اور دین دنیا میں وہ ہمارا کچھ نہیں کر سکتے ہیں - اگر میرا کہا مانو - تو جسطرح تم نے دنیا کا رنگ دیکھا ہے - ویسے ہی میں نے تمام رنگ دیکھکر سب کاروبار دوکان کا چھوڑ کر اشاعت قرآن کی فکر میں ہوں - جان کو وقف کر چکا ہوں - کہ کسی طرح اسکی ترقی ہو جو کتاب آپ کی تصنیفات میں سے جتنی اور کتاب اللہ کے خلاف ہیں اُن کو غرق کرڈالو - اور فقط ایک کتاب اللہ کو اپنا معیار اور دستور العمل بناؤ - میرے ہمراہ اسوقت عیالداری میں جملہ تین شخص ہیں ایک میں اور ایک بیوی - اور ایک لڑکا خورد ہے - جو دیوانہ ہے اور جسقدر عیال تمہارا ہے اول مقصد میں سے کھاؤ - اور پیچھے کاروبار انجمن میں صرف کرو - اور اپنی جائداد کو اپنے عیال کے واسطے رکھو - جواب خط کا مہربانی فرماکر [illegible] - مگر شرط انصاف ضرور ہے انصاف مدنظر رکھکر جواب تحریر کرنا - والسلام -

راقم شیخ محمد چٹو اہل قرآن ۱۴ - جون ۱۹۰۴ء لاہور

## (خاکسار کی طرف سے اس کا جواب)

کرمفرمائے بندہ وعلیکم السلام!

خاکسار آپ کی اس قدر افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس کا جواب وہی دیتا ہے - جو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے زمانہ عتاب نبوی میں ایک بادشاہ کے خط کا دیا تھا - تفصیل اسکی یہ ہے - کہ جنگ تبوک میں سب صحابہ شریک جنگ تھے - مگر کعب بن مالک جو ایک نامور سردار تھا - محض اپنی سستی سے جانا جا رہ گیا - جب حضور واپس تشریف لائے - تو منافقوں اور ضعیف الایمانوں نے تو جھوٹ سچ عذر کر کے انکو معافی کرالی - مگر کعب نے صاف کہدیا کہ حضرت میرا کوئی عذر نہ تھا - میں صرف غفلت اور سستی سے رہ گیا - اسپر آپنے حکم دیا کہ جب تک خدا تعالی فیصلہ نہ کرے گا - ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اور تمام مسلمانوں کو بند کیا گیا - کہ کعب سے کوئی شخص کلام نہ کرے کعب کہتے ہیں کہ میں اسی حال میں تھا - کہ غسان کے بادشاہ کا خط میرے نام آیا - کہ افسوس ہے - آپ کی شان کے مناسب قدر نہ ہوئی آپ سا معزز آدمی ایسی حالت میں رہے یہ مناسب نہیں - پس آپ ہمارے پاس تشریف لائیے - ہم آپ کی شان کے مناسب قدر کریں گے کعب کہتے ہیں کہ: میں نے کہا یہ اور مصیبت آئی - اس خط کا جواب میں نے یہ دیا - کہ اس خط کو جلتے تنور میں ڈالدیا سو یہ کہ میں غریبانہ میں اہلحدیث اس لئے نہیں ہوں کہ دنیاوی فوائد حاصل کروں - اگر ایسا ہوتا - تو دوسرے طریقوں میں زیادہ

ahmadimuslim.de

فوائد ملسکتے ہیں بلکہ اس لئے ہوں کہ قرآن و حدیث کو واجب الاتباع جانتا ہوں - اس لئے آپ کی اس مہربانی کا شکریہ کرکے آپ کی دعوت کو بحکم عطار شما بہ لقائے شما واپس کرتا ہوں - لیکن آپ کے پاس اگر اپنے مذہب کے دلائل ہیں - تو پیش کیجئے - هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - ہاں آپ کے اس عنایت نامہ سے اون مفتریوں کا جواب ملسکتا ہے جو کہتے ہیں - کہ میں نے علیگڈہ سے دو سو روپیہ لیکر الیسی تفسیر لکھی ہے - ان عقل کے پتلوں اور آنکھہ کے اندھوں کو اتنی بھی خبر نہیں - کہ علیگڈہ میں کون ہے جو نے والا ہے اور اگر کسی نیچری نے دیا ہے - تو پھر نیچریوں کے خلاف مسائل کیا تفسیر میں لکھے ہیں - حضرت مسیح کی حیات و ممات - ولادت - معراج - معجزات وغیرہ وغیرہ

خدا نے آپ کے خط سے ان مفتریوں کو جواب دلوادیا - اس سے ثابت ہوا کہ اگر میں روپیہ لیکر غلط راہ اختیار کرتا - تو آج آپ کی دعوت سب سے پہلے قبول کرتا -

بہر حال میں مکرر آپکا شکریہ کرتا ہوں - اور آپ کے لئے دعا کرتا ہوں - کہ خداوند کریم آپ کو اپنی راہ دکھاوے اور اوسی پر چلاوے آمین - (ابوالوفاء)

# استفتاء

(۱) نمبر ا :- مندرجہ ذیل حدیثیں صحیح ہیں یا غلط اور موضوع -

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اباهریرة ایاک والمجامعة فی اول الشهر فان قضیی بینکما ولد یکون مجنونا و لیلة النصف من الشهر یکون الولد عقیما عقوقا و لیلة العید الاضحی یکون الولد بست اصابع و لیلة الاربعاء یکون الولد قتالا یسفاک الدماء وعونا اکل ذیا لها و لیلة الاحد یکون ولدا لو الدیه ولا تجامع زوجتک فی الشمس فان الولد یاتی مجوسیا ولا تکشفن عورتها فی النجوم فان الولد یاتی مشوما علی نفسه و اهله ولا تجامعها تحت شجرة متمرة فان الولد یاتی غیر مسلم ولا تنظر الی فرجها اذا جامعتها فان ذالک یورث العمی فی القلب والبلاهة فی الولد واذا بورث السفر تجامع تلک اللیلة فان الولد یاتی مبذرا ملهیا فی معصیة اللہ تعالی وقال علیه السلام یا اباهریرة علیک بالمجامعة فی لیلة الاثنین فان قضی بینکما ولد یکون حافظا لکتاب اللہ تعالی راضیا بما قسم اللہ تعالی له و لیلة الثلثاء یکون الولد مومنا مخلصا و یوم الخمیس [illegible] قبل الهاجرة والعصر فان قضی بولد یکون الولد احول ولا تکثر الکلام عند الجماع فان قضی بولد یکون اخرس ولا تجامع زوجتک وانت مستقبل القبلة فیهذا اوحانی جبریل علیه السلام (مفتی سید عباس شاہ از قوانف رشد)

جواب نمبر ا - میرے علم میں یہ حدیث نہیں علماء اہلحدیث اسکا پتہ بتلاویں گے - تو درج کیا جاوے گا -

سوال نمبر (۲) :- قربانی کا گوشت غیر قوموں ہنود وغیرہ کو دینا درست ہے یا نہیں؟ (عبد الغنی از سکنے گالوں)

جواب نمبر (۲) :- درست ہے خدا فرماتا ہے أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ یعنی مانگنے نہ مانگنے والے سب کو کھلاؤ -

سوال نمبر (۳) :- رمضان میں قضاء عمری کی دو رکعتیں پڑھنی جائز ہیں یا نہیں اس کا ثبوت کہاں تک ہے؟ (محمد خلیل از شہر سیالکوٹ)

سوال نمبر (۴) :- بعض لوگ ہر نماز کے ساتھ نماز ملا کر پڑھتے ہیں - (ایضاً)

سوال نمبر (۵) :- جناب رسول خدا کو کس نماز میں وحی بواسطہ جبرئیل کے ہوتی تھی؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۶ - وحی کی اقسام کتنی ہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر (۳) قضاء عمری کا کوئی ثبوت نہیں بدعت ہے بادشاہوں کے خوش آمدی ملانوں نے ان کی غفلت اور احکام شرعیہ میں سہل انگاری دیکھ کر یہ نسخہ ایجاد کیا تھا - کہ تمام سال کی نمازیں دو رکعت قضاء عمری سے معاف ہو جاویں گی جواب نمبر (۴) جو لوگ نماز کے ساتھ نماز ملا کر پڑھتے ہیں وہ اس خیال سے پڑھتے ہیں کہ ہماری قضا شدہ نمازیں

[illegible]

ahmadimuslim.de

سو اگر واقعی اُن کی نمازیں اتنی قضا ہوئی ہوں کہ پوری ہو جاویں - تو خیر ورنہ نوافل ہی سہی -

نمبر ۵ - حدیثوں میں آتا ہے کہ آنحضرت فرماتے ہیں کہ نماز اچھی طرح پڑھا کرو - تمہارا رکوع سجود نماز میں مجھ پر مخفی نہیں ہوتا -

نمبر ۶ - وحی کی اقسام دو ہیں - ایک جلی اور ایک خفی - جلی وحی قرآن شریف ہے - جس کے بعینہ الفاظ خدا کی طرف سے ہیں - وحی خفی سے مراد وہ ہے - جو آنحضرت کو بذریعہ خواب یا کشف کے القا ہوتا تہا -

سوال نمبر (۷) :- یہاں کے لوگوں میں دستور ہے کہ آمدنی زمینداری وغیرہ کا اکیسواں حصہ خدا تعالیٰ کے واسطے پیشکش رسول مقبول یا نیاز پیر صاحب نذر مقرر کرتے ہیں - پھر اُس کا مالیدہ بنا کر ملا کر برادری میں تقسیم کرتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اس سے نذر مقررہ ادا ہوتی ہے یا نہیں - اگر یہ روپیہ کسی مسجد کی مرمت پر لگایا جاوے تو جائز ہے یا نہیں ؟ (قادر دین از جہلم)

سوال نمبر (۸) :- میت کی طرف سے ملا لوگ اسقاط و کفارہ وغیرہ کرتے ہیں جسکی صورت یہ ہے - کہ ایک قرآن شریف کو چند آدمی یکے بعد دیگرے دست گرداں کر کے میت کو بخشتے ہیں - اور اس کے عوض سمجھتے ہیں - کہ میت کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے یہ جائز ہے یا نہیں ؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۷ :- نذر خداوندی جبہی پوری ہوگی کہ حسب الحکم شریعت خرچ کیجائے جس طرح اور جہاں شریعت نے حکم دیا ہے وہاں ہی لگائی جاوے - طریق بالکل خلاف سنت ہے صورت مذکورہ میں ایک تو عموماً ایسے لوگوں کے حالات سے معلوم ہوتا ہے - کہ پیر صاحب (امام رحمۃ اللہ علیہ) سے نفع و ضرر کی توقع رکھتے ہیں جو شرک ہے دوسرے برادری کے لوگ محتاج نہیں - پھر اون کو اُس قسم کے کھانے کھلانے محض ایک رسم کا پورا کرنا ہے آج زید نے کر کے سب کو کھلایا کل عمر ایسا نہ کرے تو اُسے طعن تشنیع ملتے ہیں - کہ ہمارا کھانا کھایا جاتا تہا - اس لئے نذر مذکورہ جبتک شرعی طریق پر کسی ایسی جگہ نہ لگائی جائے - جہاں شریعت نے حکم دیا ہے پوری نہ ہوگی - مسجد کی تعمیر یا مرمت بیشک شریعت کے حکم کے مطابق ہے -

نمبر ۸ - میت کی طرف سے اسقاط کرنا جاہل اور پیٹ پرست ملاؤں کا کام ہے اور سخت ظلم اور شریعت پر دلیری ہے -

سوال نمبر ۹ :- جب کوئی مرد فوت ہو جاوے - تو اسکی بیوی اوسکو ہاتھ لگا سکتی ہے یا نہیں - یعنی شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

جواب نمبر ۹ :- کوئی حرج نہیں - لوگوں میں ایک غلط خیال مشہور ہے - کہ مرنے سے عورت مرد کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے - اسلئے عورت مرد سے اور مرد عورت سے جدا ہو جائیں - حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں - اگر ایسا ہو - تو عورت مرد کی اور مرد عورت کا وارث کیوں ہو ؟

سوال نمبر ۱۰ - محفل میلاد مروجہ جس میں شیرینی روشنی قیام بوقت ذکر ولادت آنحضرت جائز ہے یا نہیں ؟ اور یہ سمجھنا کہ اس مجلس میں رسول اللہ تشریف لاتے ہیں کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۱۱ - سوئم جہلم بعد وفات جائز ہیں یا نہیں ؟ نمبر ۱۲ - فاتحہ مروجہ کہ طعام کو آگے رکھکر قرآن پڑھتے ہیں برائے ثواب مردہ جائز ہے یا نہیں ؟ نمبر ۱۳ - گیارہویں پیران پیر مروجہ ہند جائز ہے یا نہیں ؟ نمبر ۱۴ - اذان میں جب حضرت کا نام آتا ہے وہاں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز ہے یا نہیں ؟

راقم - غلام رسول خاں چہاونی آگرہ لوہ بازار ۱۲۹

جواب نمبر ۱۰ :- مجلس میلاد جائز نہیں اگر یہ کوئی شرعی کام ہوتا - تو خود سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعلیم دیتے اور صحابہ کرام کرتے اور اسکو پھیلاتے یہ خیال کہ آنحضرت خود تشریف فرما ہوتے ہیں یہ تو بالکل غلط بلکہ مشرکانہ ہے نمبر ۱۱ - سوئم جہلم محض رسوم جو برادریوں کی دعوت ہوتی ہے - محض رسوم و نمائش اور فضول ہیں البتہ ایصال ثواب کیلئے مساکین کو کھانا کھلانا جائز ہے نمبر ۱۲ - فاتحہ مروجہ بدعت ہے زمانہ سرور کائنات میں اس کا عمل نہ تہا نمبر ۱۳ - گیارہویں جس طریق سے دی جاتی ہے یہ ہے کہ پیر صاحب سے امداد کی توقع ہوتی ہے - اُن کے نام کا ورد کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ سو اسکو شرک ہونے میں

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSA

لہ الحمد

# اہلحدیث

جلد ۱ نمبر ۳۶

امرتسر ۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ للعہ

والیان ریاست سے ۔ عہ

رؤساء اور جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ عا۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک الپیر

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

## مرزا صاحب قادیانی اور اسلامی اخبار

اذا غدرت حسناء وفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

قادیانی اخبار الحکم ۲۴ اپریل میں پیشگوئی شائع ہوئی تھی۔ کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے۔ کہ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ مرزا یوں نے اسکو بڑی شہرت دیکر پبلک کی توجہ کو اس پیشگوئی کیطرف پھیرا جس میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے یعنی عام رائے کا رجحان اسطرف ہوا۔ کہ دیکھیں اب کی دفعہ بھی یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا خدا کرکے الہام کل پوری ہوئے۔ تو نا کہاں

خبر پہنچی۔ کہ ۲۵ جون کو امتہ الحفیظ پیدا ہوئی اسپر مصنف سراج الاخبار
جہلم یوں رقمطراز ہے۔ کہ

## مرزا جی کے لڑکے سے لڑکی ہو گئی

ناظرین سراج الاخبار ۲۰ جون کے پرچہ میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ مرزا جی نے شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہونیکا الہام کیا تھا۔ اور یہ الہام الحکم ۱۴ مئی ۱۹۰۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اب یہ خبر ناظرین کی تعجب و دلچسپی کا باعث ہوگی۔ کہ مرزا جی کے حرم سرا میں ۲۴ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ کو بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہو گئی۔ آج ساکنان دارالامان میں سناٹا اور اسی کا عالم بپا ہے۔ اب قادیانی کے اس الہام کی غلطی کھلنے پر گرد و نواح میں خوب تمسخر ہو رہا ہے۔

سبحان اللہ۔ قیافہ دانوں۔ منجموں۔ طبیبوں کی بھی فیصدی دس باتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن قادیانی ملہم کی فیصدی ایک گپ بھی سچی نہیں ہوتی۔ ہائے غضب پھر بھی مرزائی صاحبان نہیں سوچتے کیوں جی بتلائیے؟ اب کیا تاویل ہوگی۔ بس یہی کہ "لڑکا پیدا ہوگا" استقبال کا صیغہ ہے۔ آخر کبھی نہ کبھی تو پیدا ہو ہی جاوے گا۔ لیکن بھائیو! یہ تب سنا جاتا۔ کہ خاص ایام وضع حمل کے دنوں میں یہ الہام شائع نہ کیا جاتا۔ اور ادھر ایام مدعودہ سے چند دن باقی ہیں اور ادھر دنیا میں ڈنکے کی چوٹ کہا جاتا ہے کہ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اسی حمل میں ہوگا۔ ہاں اب تو کہدیجئے۔ کہ الہام غلط ہو گیا اور نبی جی صفائی سے غلط ہو گیا۔ اب مرزا جی کو اندیشہ کرنا چاہئے۔ کہ جب ایک الہام کا یہ حشر ہوا۔ تو بقیہ اوس کے ساتھ کے الہاموں کا بھی یہی انجام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بقیہ الہامات جو فتح و نصرت کے متعلق شائع کئے گئے ہیں۔ وہ بھی اس لڑکے والے الہام کی بہ نسبت گری سے برعکس ہوتے نظر آتے ہیں۔ جب ستون گر گیا۔ تو پھر گنبد کا خدا حافظ۔

او مرزا جی! خدا کیلئے آئندہ باز آجایئے جانے دو۔ بہتیری جگ ہنسائی ہو چکی ہے۔ اب عاقبت کی فکر کیجئے۔ دنیا روزی چند آخر ان الہاموں کے بدلے کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں۔ اور کیا کیا آئیں گی۔ ان بلاؤں سے بات لشتل ہیں۔ یا اللہ تو سب مسلمانوں کو ہدایت کر۔ آمین۔

مگر ہمارے خیال میں سراج الاخبار کی یہ جلد بازی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے اس الہام کو اوس نے جھوٹا لکھا۔ اگر سراج الاخبار شعر مندرجہ عنوان کو غور سے پڑھتا۔ تو کبھی ایسا لکھتا شعر مذکور کا اردو ترجمہ یہ ہے۔ کہ جب کوئی محبوب خلاف وعدہ کرے تو خلاف وعدہ نہ سمجھو۔ کیونکہ اوس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے۔ کہ وہ عہد کو پورا نہ کرے گی۔

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

ان معنے سے گو یہ پیشگوئی ظاہر بینوں کی نظر میں پوری نہ ہوئی ہو۔ لیکن اہل باطن کے لئے اس میں بھی ایک راز ہے۔ کیونکہ اگر لڑکا پیدا ہوتا۔ تو پھر تو یہ ایک ایسا معجزہ تھا۔ کہ بین ثبوت رکھتا۔ پھر جو اوس کو نہ مانتا (بقول مرزا صاحب) اوس کی خیر نہ تھی۔ اس لئے خدا کی حکمت ہوئی۔ کہ مخلوق ایکدم نہ تباہ ہو جاوے کیونکہ ایک تو پہلے ہی مرزا طاعون بیگ سے ہلاکت ہو رہی ہے دوسری یہ بلائے عام اگر بھیجی جاتی۔ تو خدا حافظ۔ اس حکمت کرنے میں یہ نقصان تو ہوا۔ کہ مرزا جی کی پیشگوئی پر زد پہنچی۔ سو خیر یہ کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے رسم چلی آئی ہے پہلے بھی کئی دفعہ لڑکے سے لڑکی ہوئی۔ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ ہوا۔ پچھلے ہی سال تھا۔ جنوری کو مرزا جی نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ خدا نے مجھے چار لڑکے دئے ہیں (حالانکہ چاروں جیتے جاگتے اور سب زندہ ہیں) اور پانچویں کی خوشخبری دی ہے۔ چنانچہ اوسی مہینے میں لڑکی پیدا ہوئی جسپر ۲۶ جنوری کو نصرت السنہ امرتسر کے زندہ دل سکرٹری حکیم محمد الدین کا اشتہار نکلا تھا۔ کہ گو لڑکی ہوئی۔ لیکن لڑکے کی بھی امید ہو گئی۔ کیونکہ راستہ تو صاف ہو گیا۔ اسپر مرزا صاحب کو غاسق کا الہام ہوا تھا۔ یعنی وہ لڑکا گو اب کی دفعہ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن ہوگا۔ کیونکہ وہ غاسق اللہ ہے کہیں چھپنے والا ہے۔ اسپر مرزا جی کے دوستوں کی

ahmadimuslim.de

آئیندہ کے لئے آنکھیں تکیں۔ چنانچہ آپ کے بھی منتظر تھے مگر افسوس ؎
یاں انتظار وصل۔ وہ آغوش غیر میں + قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں
اس لئے ہم نے کہا۔ کہ سراج الاخبار نے جلد بازی کی کہ حضرت کا کلام سمجھا نہیں ؎

اے کہ آگاہ نۂ عالم درویشاں را
تو چہ دانی کہ چہ سودا بسر است ایشاں را

## قابل عمل تجویز

محسن قوم جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث دام فیضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اس پر فتن زمانہ میں جبکہ چاروں طرف سے اسلام پر مخالفین اسلام ہر ایک قسم کے جا و بیجا اعتراضات کر رہے ہیں خود اہل اسلام کا اسلام سے لاپرواہ رہنا کسقدر تعجب اور افسوس کا مقام ہے۔ چکلوں میں رنڈیاں ہیں۔ تو مسلمان۔ شراب خانوں میں بشرابیں نوشوں کا زیادہ حصہ مسلمان۔ جرائم پیشہ (چوری وغیرہ) میں نسبتاً مسلمان زیادہ۔ جیلخانوں میں مسلمانوں کا نمبر اول ہے غرضکہ بہ بہیں فرمالیئے۔ کہ بہتری اگر مسلمان قوم صحیح سمجھ رہے ہیں تو کس قسم کی امید ہو سکتی ہے۔ تو کیونکر۔ فرض کیجئے کہ آپ لوگ قوم کو متمول دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر متمول ہو کر وہ دولت کو رنڈی بازی شراب خواری وغیرہ عیاشیوں میں صرف کر دیگی (جیسا کہ آج کل اکثر متمول مسلمان کر رہے ہیں) تو کیا ایسے تمول سے ہو گیا متوانہ بلکہ قوم کے ریفارمر مثل کا ڈوب مرنا اچھا نہیں افلاس یک عیب در تمول صد عیب؟ میں کہتا ہوں ایسے تمول سے جو تمام فواحشات کا مخزن اور منبع اور جملہ شرارتوں کا سرچشمہ اس سے مسلمانوں کا غربت میں مگر شریعت الٰہی کا پابند ہو کر رہنا کروڑ درجہ اچھا ہے۔ نہ نوشن شر بہ جو نہ بدہانا چہ

آج آپ کی توجہ کے قابل ایک مضمون بغرض اشاعت خدمت کرتا ہوں براہ نوازش اسکو اول سے آخر تک ملاحظہ فرمائیں۔ بعد ازاں اگر مناسب ہو تو تمام درج اخبار کر دیں۔ ورنہ اسکے ضروری حصص

بالخصوص اخیر پر ایک نیک تجویز کے ذیل کی عبارت کو درج کر کے اپنی تبصری رائے سے اہل اسلام کو مستفیض فرمائیں۔ آپ کے سلسلہ اور اکلوتی اسلامی اخبار کے ذریعہ اس خیال کا اہل اسلام میں ہر دلعزیز ہو کر عمل پذیر ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگرچہ بعض لوگ اس سے اختلاف کریں گے۔ کیونکہ یہ انکو تلخ معلوم ہوگی۔ مگر آپ جانتے ہیں۔ کہ نمک مرچ وغیرہ تلخ اور ترش اشیاء کی ترکیب سے جو چیز ہانڈی کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ اُس کا نام مصالحہ ہے۔ والسلام مع الاکرام

(خادم اسلام حبیب اللہ منشی فاضل از لاہور)

**اہلحدیث:**۔ مطلب تجویز کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمان اسلامی احکام کی پابندی کا معاہدہ کریں۔ اور خلاف ورزی پر سزا تجویز کریں۔ مگر افسوس سوال یہ ہے کہ کون کرے۔ مسلمانوں کی تو یہ حالت ہے۔ کُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ؛۔ عوام کالانعام تو بجائے خود خواص ہی اس قابل نہیں کہ ان کو اسلامی احکام کا پابند کہا جاوے۔ علماء کرام۔ ایڈیٹران اخبار۔ مالکان مطابع بھی تو مسلمان قوم کے اصناف ہیں۔ بتلایئے! انہیں کتنے ایک ہیں۔ جو نمونہ اسلام کہلانیکا حق رکھتے ہیں۔ حالات موجودہ کے لحاظ سے۔ تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے لئے ورد زباں بیٹھے ہیں رشید ہم

## أُمُّ الْأَمْرَاضِ

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث دام عنایتکم۔

تسلیم! چونکہ آپکے پرچہ میں حفظ صحت پر مضمون دیکھا جاتا ہے معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ اپنے ناظرین اخبار کی صحت کا خیال بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے میں بھی مضمون ذیل ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اگر مناسب سمجھئے تو ایک گوشہ اخبار میں جگہ دے کر مشکور فرمائیں۔

ahmadimuslim.de

## قبض

جسکو انگریزی میں کونسٹی پیشن کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ بیماری ۵۰ فیصدی بیماریوں میں سے بھی زیادہ ہوگی۔ اور ہر ایک کتاب طب انگریزی یا یونانی میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔ لیکن مجھکو جو ذاتی تجربہ سے اس کے بد نتائج معلوم ہوئے ہیں۔ تحریر کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں اوّل ہی اوّل بواسیر سر درد۔ سر کا گھومنا۔ بدہضمی۔ غذا کا کم ہضم ہونا تھکاوٹ۔ اعضا شکنی۔ صفرا کا زور۔ مالیخولیا۔ بخار۔ بھوک کا نہ لگنا پیٹ میں نفخ۔ درد پیٹ۔ دل کا دھڑکنا۔ منہہ کا بد مزا رہنا۔ کسی قسم کا خارجی مادہ خون میں جذب ہوکر جسم میں علامات زہر پیدا کرتا ہے جب ہاضمہ اور ہضم غذا میں فرق ہوتا ہے۔ تو جسم پر کئی قسم کے پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ انتڑیاں میں سخت سدہ ہو جانے سے بندھ پڑجاتا ہے۔ اور بعض وقت بہت کمزور انتڑی پھٹ بھی جاتی ہے۔ کھانسی سل۔ نزلہ وغیرہ بھی کبھی کبھی اس سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ پیارے ایڈیٹر! قبض سے سل کا ہونا ممکن ہے ایک مریض کا حال ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ سل کا بڑا سبب قبض ہوا۔ ایک لڑکی کی شادی گیارہ سال کی عمر میں ہوئی۔ جب وہ اپنے سسرال جانے لگی۔ تو اوسکو غذا حسب معمول وہاں نہ ملنے کے سبب سے اول قبض کی شکایت رہنے لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی پیٹ میں درد اور نفخ بھی ہونے لگا۔ اور بخار کی علامات بھی ظاہر ہوئیں۔ جب تک بخار کم رہا۔ تب تک اوس کے رشتہ دار سسرال اور باپ کی طرف سے خیال نہیں ہوا جب بخار زیادہ ہوا۔ اور وہ بیچاری چلنے پھرنے سے عاجز ہوگئی تب ڈاکٹروں اور حکیموں سے مشورہ اور علاج کیا گیا۔ تو سب کی یہ رائے ہوئی۔ کہ پورانا بخار ہے۔ جب معمولی ادویات بخار سے فائدہ نہیں ہوا۔ تب اُس کی چھاتی کی طرف خیال ہوا۔ کیونکہ گاہ گاہ خشک کھانسی بھی آتی تھی۔ آخر کو یہاں تک نوبت پہنچی۔ کہ کھانسی بخار روز بروز زیادہ ہوا۔ اور تب ڈاکٹروں نے بیماری کا نام گیلپ انگ تہاسس رکھا۔ یعنے گھوڑے کی دوڑ کی طرح بیماری آئی ہے۔ اور بیچاری مریضہ ایک ماہ کے اندر فوت ہوگئی۔

آپ اس بیمار کے حال سے معلوم ہوا۔ کہ اوّل علامت قبض ہی کی بعد میں درد شکم اور نفخ پھر بخار اور اخیر میں کھانسی مع بخار اور علامات مثل اسہال ورم وغیرہ زور دے ہوئیں۔ میرے نزدیک صغر سنی کی شادی اور کمی غذا باعث قبض ہوکر کتنی لڑکیاں اس ہندوستان میں مبتلائے سل ہوکر دنیا سے بغیر کھائے پینے کے چل دیتی ہیں۔

## اسباب قبض

کمزوری و سستی عضلات انتڑیاں و کمی مواد جگر و انتڑیاں۔ اسباب مذکورہ بالا کے معاون حالتیں یہ ہیں:۔

(ا) عادت (کانسٹی ٹیوشنل) زیادہ حصہ دن کا گھر دوکان یا کچہری میں بیٹھنے سے انتڑیاں سست ہو جاتی ہیں اور اپنا کام اچھی طرح سے نہیں کر سکتیں۔ اچھی طرح سے پاخانہ نہ پھرنا۔ بسبب میلا اور غلیظ ہونے جائے ضرورت۔ جیسا کہ ٹٹی ریلوے اسٹیشن یا سرکاری ٹٹی شہروں میں ہوتی ہیں۔ اچھی طرح سے انتڑیاں خالی نہ ہونے دینا۔ جیسا کہ کہیں ایک اہلکار کچہری یا دوکاندار ۱۰ بجے صبح تک کئی بار پاخانہ جاتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ کام کے وقت حاجت پاخانہ نہ ہو۔

(ب) خوراک۔ اکثر خوراک جو جلد ہضم ہوتی ہیں۔ اور جنکا فضلہ کم نکلتا ہے۔ قابض ہوتی ہیں۔

(ج) تمام کمزوری جسم اور بیماری جگر اور ریڑھ کی ہڈی

(د) ادویات جلاب۔ ان ادویات کا ہر روز استعمال کرنے سے انتڑیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور قبض کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ ایک مریض نے مجھسے کہا۔ کہ مجھکو بغیر ہڑ کھانے کے پاخانہ نہیں ہوتا۔ اور ہر روز ہڑ کھانے سے عادت اسقدر ہو گئی ہے۔ کہ دو چھٹانک تک کھاتا ہوں۔ اور پھر بھی قبض رہتی ہے کیونکہ ایسا ہوا اسلئے کہ وہ ہر روز وہ قبض کشا دوائی کھاتا رہا۔ یہاں تک کہ انتڑیاں کمزور ہوگئیں اور پاخانہ خارج کرنے کی طاقت نہ رہی۔ اوس بیچارہ کو بواسیر بھی نہایت سخت تھی۔

(س) جب انتڑیاں میں زخم ہوتا ہے تو اکثر قرح ہو جاتا ہے جس

ahmadimuslim.de

قبض رہتی ہے جو کہ لی پیٹ میں ہونیسے بھی قبض ہوتی ہے۔
بوجہ بیجو رسولی کے انتڑیوں پر۔

## علاج

علاج سبب پر ہر ایک بیماری کا ہوتا ہے۔ جیسا سبب ہو۔ ویسا علاج کیا جاوے۔ اگر بیٹھنے کی وجہ ہو۔ تو ورزش اور کھلی ہوا میں چلنے پھرنے کی ہدایت کریں۔ جس سے پیٹ کے عضلات حرکت کریں۔ جگر اور انتڑیاں کا اگر سواد کم ہو۔ تو مناسب ادویات دیں۔ اگر غذا میں کمی نباتات ہو۔ تو کیوجات اور سبزی بکثرت سے دیں۔ جلاب کی دوائی ہر روز کھانے سے منع کریں۔

بہت سے علاج مریض کی حالت کے بموجب حکیم یا ڈاکٹر کو کرنی کا اختیار ہے۔ چونکہ میری توجہ کئی دنوں سے اس بیماری اور اس کے بدنتائج کی طرف تھی۔ تاکہ کوئی ایسا نسخہ تیار کیا جاوے جو مفید عام ہو۔ بقول شخصے جوئیندہ یابندہ سنہ ۱۹۰۵ء میں مینے ایک نسخہ شربت جسکا نام نباتاتی مقوی شربت ہے تیار کیا۔ اور بہت مفید پایا۔ اور نیز گولیاں بھی سادہ ادویات سے تیار کیں۔ کہ جس سے قبض اور اسکے بدنتائج رفع ہوں۔

راقم ڈاکٹر رام جنداس ایل ایم ایس سابق اسسٹنٹ سرجن (حال پنشنر) امرتسر۔ کٹرہ سنت سنگھ

## منشی ثناء اللہ ضیاء الدین دہلوی

کی کسی تحریر کا جواب ایک صاحب نے بھیجا ہے۔ مگر چونکہ اہلحدیث کے مذاق کے خلاف اوس میں ذاتی اور شخصی حملے ہیں اس لئے درج نہیں ہو سکتا۔ نامہ نگار اگر کسی کے یا اڈیٹر کے خلاف کوئی مضمون لکھا کریں تو بصورت مضمون مخالف ہوا کرے تو مفید ہو سکتا ہے مثلاً کسی صاحب نے قرأت خلف الامام کا مسئلہ لکھا۔ تو دوسرا اوس کے خلاف لکھ سکتا ہے۔ اور اسی میں فریق اول کے دلائل کے جواب دیسکتا ہے۔ مگر نہ کسی دل آزار طریق سے نہ کسی پر حملہ کرنے سے (اڈیٹر)

## انوار الاسلام سیالکوٹ

کی ناصفائی بالکل کی بابت ہمارے پاس شکایات آتی ہیں۔ مگر ہم ذمناسب سمجھا۔ کہ اپنے ہمعصر دوست کو معمولی متنبہ کریں۔ کہ ایسی طرح برتاؤ کرے۔ کہ کسی کو بھی شکایت کا موقع نہ ملے۔ آئندہ اختیار

## ذخیرہ معلومات

سارے بچے ایک طور پر نہیں بڑھتے۔ لیکن بسال اول عام طور سے ۸ انچ بڑھتے ہیں۔ اور بسال سوم ان کی قد تقریباً اوس سے نصف ہوتا ہے۔ اور جبکہ ۱۵ سے ۱۸ سال کے ہوتے ہیں۔ تو بچے بڑی سرعت سے بڑھتے ہیں۔ بخلاف اس کے بعد سال ماشتد ہم افزائش میں کمی ہو جاتی ہے اور جب ۲۰ برس کی عمر ہو جاتی ہے۔ تو درازی قد موقوف ہو جاتی ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ء میں ہندوستان نے اپنی تجارت برآمد میں ساڑھے چھ کروڑ روپیہ کی روغنیات اور تخموں میں اور ۳ کروڑ کی غلہ گندم میں اور آٹھ کروڑ کی کپاس اور سوت میں ترقی کی۔ اور سوا کروڑ کی چاول میں ترقی ہوئی۔ اور ایک کروڑ کی افیون میں اور ۳ کروڑ روپیہ کی چرم میں ترقی ہوئی۔

علاوہ بریں بعد استثنار چاندی صرف ڈھلے ہوئے سفید کپڑے میں پونے چار کروڑ روپیہ کی ترقی ہوئی۔

یہ بات قیاس سے ثابت ہوئی ہے۔ کہ دنیا میں فی منٹ ۶۷ اموات اور ۷۰ پیدائش ہوتی ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی زیادتی بہت کم ہے تاہم ختم سال پر آبادی دنیا میں ۱۲ لاکھ آدمیوں کے اضافے ہوتے ہیں۔

دس کروڑ آدمی میں ۳ کروڑ ۳۳ لاکھ ۳۳ ہزار ۳ سو ۳۳ ہر سال اور ۹ لاکھ ۱۳ ہزار ۲ سو چالیس ہر روز اور ۳ سو ۷۳ ہر گھنٹہ اور ہر

ahmadimuslim.de

اور ایک ہر سکنڈ میں مرتے ہیں۔
مگر ایسا خیال کرنا چاہئے - کہ پیدائش و ممات میں اس سے زیادتی و کمی نہیں ہو سکتی ہے - بلکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکم پر موقوف ہے جب جسطرح اُس کی خواہش ہوتی ہے - حکم فرماتا ہے -

جو رپورٹ کہ سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی ہے - اوس سے معلوم ہوا کہ یورپ میں زنا کے بچوں کی تعداد روز بروز ترقی پر ہے -

فرانس میں ⅓ حصہ بچوں کی قانوناً و مذہباً ناجائز ہوتے ہیں پیرس دار السلطنت فرانس میں ۲۹ فیصدی زنا کے بچے پیدا ہوتے ہیں شہر ویانا اور وارسا میں اس طور کے بچوں کی تعداد ۳۴ و ۳۳ فیصدی ہیں -

راقم ابوالحامد محمد باقوی

# ہم اور ہماری طرز معاشرت

(ماخوذ از عصر جدید)

یہ تو زمانہ کا قدرتی مذاق ہے - کہ تمام چیزوں کو نہایت ہی سرعت کیساتھ اپنی جانب متوجہ کر لیتا ہے - اور نہ صرف متوجہ کرتا ہے بلکہ اپنا اثر ڈالتا ہے - کہ اس سے بچنے کی کوئی مفر نہیں رہجاتی مگر سمجھدار اور اور نتایج اخذ کرنیوالی قوم کا فرض یہی ہوتا ہے کہ وہ زمانہ کی رفتار پر بخوبی غور کرے اور اپنے کو اُس کے ساتھ چلنے کے قابل ثابت کرے - ورنہ ترقی کرنا ایک امر محال ہے - مگر اُس کے ساتھ ہی کبھی اس بات سے مطمئن نہ ہونا چاہئے - کہ شاداب اور خوشبودار پھولوں کی ٹہنیوں میں صرف روح کو تر و تازہ اور لبھانیوالا مادہ بھی نہیں ہوتا - بلکہ بعض پھول ایسے ہیں - جن کی تیز خوشبو ہر دماغ اور روح پر یکساں نتایج نہیں پیدا کرتی - اِن پھولوں میں خار بھی ہوتے ہیں - جو کہ اپنی آوقی اعلے دلخراش نتیجہ دکھلاتی ہیں چنانچہ یہی حالت زمانہ کی بھی ہے - کہ زمانہ بدلتا ہے گرگٹ ہے - طرح طرح ٹھوکریں کھاتا ہے - ہر زمانہ میں جہاں پچاس باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسانی ترقی کو سرسبز و شاداب کریں - بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں - کہ گذشتہ عمر گیوں کو مٹا دیتی ہیں -

اس مختصر تمہید کے بعد مجھکو یہ عرض کرنا ہے کہ ہم کو اس امر پر غور کرنا چاہئے - کہ جو معاشرت ہمنے اختیار کی ہے وہ ہمارے لئے کس حد تک مفید ہے -

چونکہ اصلاح تمدن (جس کا ایک ناچیز رکن میں بھی ہوں) میں یہ بات طے پاگئی ہے - کہ ہماری جدید معاشرت قابل اصلاح ہے - اور غالباً اس تحریک کے پیش کرنے کا فخر مجھی کو حاصل ہے اس لئے ضیغہ کے ہر رکن کا فرض ہونا چاہئے - کہ اس پر غور کرے - اور نہ صرف غور کرے بلکہ جو بات کہ آپس کے مباحثہ سے طے ہو جاوے - اُس پر عملدرآمد کرے -

## پوشاک

انگریزی تعلیم یافتہ فرقہ میں اسّی فیصدی حضرات ایسے ہیں جنہوں نے کہ اپنی پرانی پوشاک کو ترک کر کے انگریزی پوشاک اختیار کی ہے مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا - کہ اس پوشاک کے اختیار کرنے میں کیا مصلحت سمجھی گئی ہے - ہمارے خیال میں بجز ایک جھوٹی شیخی کے اظہار کے اور کوئی وجہ نہیں ہے - کیونکہ اگر خیال یہ ہو کہ یہ پوشاک زیادہ باعزت اور شاندار ہے - تو ہماری رائے میں یہ خیال محض غلط ہے - کیونکہ اُس کی عزت اگر کچھ ہو سکتی ہے - تو اُسی قوم کی نظروں میں ہو سکتی ہے جس کی یہ پوشاک ہے مگر اکثر یہ دیکھا گیا ہے - کہ عزت اور وقعت کا ہونا تو در کنار وہ قوم ان لوگوں کو ذلت کی نگاہوں سے دیکھتی ہے - بلکہ اکثر انگریزوں نے اس کا اظہار نہایت حقارت آمیز لہجہ اور طریقے سے کیا ہے - بیگمیہ ہمارے زمانے کے لوگ اُن کو جو نفرت ہے وہ ظاہر ہے اور بعض حضرات جو ابھی اس حقیر نگاہوں میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں - کہ اونھوں نے اُن کو کفر کا فتوی دیا -

غرضکہ کوئی فرقہ اس پوشاک کو عزت اور وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا - ہاں صرف دو فرقے ایسے ہیں - جن کی نظروں میں کچھ وقعت اور رعب ہے ایک فرقہ تو وہ خانساموں کا ہے جس کے دلوں میں وقعت نہیں بلکہ ایک قسم کا رعب ہے اور

یہ اُس قدرتی تعلقات کی وجہ سے ہے جو کہ فاتح اور مفتوح کے درمیان ہوتے ہیں - کیونکہ یہ امر مسلم الثبوت ہے - کہ فاتح کی ہر چیز مفتوح کی مختلف جماعتوں میں عجیب حالات پیدا کرتی ہے اور ہندوستان کا دہقانی فرقہ جو کہ ہر طرح سے ذلیل اور دبا ہوا ہے - اُس کے دل میں فاتح کی ہر چیز کی وقعت اور رعب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُن کے دلوں میں انگریزی پوشاک کی جانب سے ایک قسم کا رعب اور وقعت ہے - دوسرا فرقہ جو کہ اس پوشاک کی قدر و منزلت کر سکتا ہے - وہ وہی فرقہ ہے - جس نے کہ یہ روپ اختیار کیا ہے - لہٰذا اُس کی نسبت کچھ کہنا عبث ہے کیونکہ یہی فرقہ اپنے روپ کی قدر نہ کرے - تو پھر کون کرے گا - اب اگر خیال یہ ہو - کہ پوشاک بہ نسبت اور پوشاکوں کے زیادہ آرام دہ ہے تو یہ بھی غلط ہے - کیونکہ اس پوشاک میں بڑے بڑے مصائب ہیں - جن کو کہ ہندوستانی صاحب بہادر برداشت کرتے ہیں اور اُن کا دل خوب جانتا ہوگا - اس مقام پر میں چند مصائب کا ذکر بھی کئے دیتا ہوں - سب سے بڑی مصیبت اس پوشاک کے اختیار کرنے سے یہ ہے - کہ ہندوستانی جماعت ابھی بالکل اس پوشاک سے نامانوس ہے اس لئے انگرکھا اور زیادہ تر شیروانی اور اچکن پہننے والی جماعت میں اس پوشاک کو اختیار کرنا اپنے کو ہنسوانا ہے - کیونکہ جس مقام پر چار پانچ آدمی اور پوشاک کے ہوں - وہاں ایک آدمی اگر انگریزی پوشاک پہنکر پہنچ جائے - تو کیا کیا دقتیں ہوں گی - اول تو اُن لوگوں کو خود نفرت ہوگی - دوسرے یہ صاحب بہادر اکڑے ہوئے اور حقارت آمیز نگاہوں سے اُن وحشیوں پر غور کریں گے - اور اگر بیٹھنا بھی چاہیں گے - تو نہ بیٹھ سکیں گے - کیونکہ اُن کا تنگ اس قدر کسا ہوگا - کہ فرش اور پلنگ پر اگر بیٹھیں گے - تو پتلون کے لوتام ایقط ہو جائیں گے - دوسرے کوٹ پتلون کی عزت کے خلاف ہے - کہ کرسی چھوڑ کر چارپائی یا دری پر بیٹھیں اس وقت اُن کو مجبوراً دو باتیں کرنی پڑیں گی - یا تو کھڑے رہیں یا چل دیں - اسراقل الذکر کو ہندوستانی آداب ہرگز متحمل نہیں کر سکتے - اور اُن کا جلدی چلا جانا بھی ناگوار ہوگا +

اس کے علاوہ اس میں اسراف بھی بہت زیادہ ہے - صرف ایک ایک کوٹ کی سلائی بعض اوقات سو سو دو دو سو دی جاتی ہے غرضکہ جس پہلو سے آپ غور کریگا - انگریزی پوشاک کو ہرگز ہندوستانی جماعت کے لئے موزوں نہ خیال کریگا +

میری اس تحریر سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیے - کہ میں اُس وہابی جماعت کا ایک رکن ہوں - جسکا خیال ہے - کہ لباس کا تعلق بھی مذہب سے ہے - اس لئے ہمکو کفاروں کا لباس نہ اختیار کرنا چاہیے میرے خیال میں لباس کا کوئی تعلق مذہب سے نہیں ہے - بلکہ عادت سے - میری مخالفت صرف ہماری موجودہ تہذیب کی روشنی ہے آب سوال یہ ہوتا ہے - کہ پھر ہمکو کونسا لباس اختیار کرنا چاہیے آیا کوئی نیا لباس ایجاد کرنا چاہیے یا پرانا اسلامی لباس اختیار کرنا چاہیے -

قبل اس کے کہ میں اپنے خیالات کو ظاہر کروں یہ کہدینا مناسب خیال کرتا ہوں - کہ اسلام کا کوئی مقررہ لباس نہیں ہے اور جو لباس کہ پیش کیا جاتا ہے - یا جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ شرعی لباس ہے یہ محض غلط ہے -

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی جدت پسند طبیعت کا تقاضا تھا - کہ اُنھوں نے بزمانہ خلافت بغداد علماؤں کے لئے یہ لباس اختیار کیا ہے - جو کہ آج کل عام مسلمانوں کیلئے پیش کیا جاتا ہے - ورنہ حضور سرور کائنات نے مجوسیوں اور رومیوں کا لباس زیب بدن فرمایا ہے اور اکثر صحابہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا - پس اوس لباس کو اسلامی لباس قرار دینا غلطی ہے -

ہماری رائے میں مسلمانوں کو کوئی نئے لباس کی اختراع کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ زمانہ کی رفتار اور رجحان ہم کو امام صاحب کے اختراع کردہ لباس کو اختیار کرنے دیگا - لہٰذا نہایت مناسب ہوگا - کہ ممالک اسلامیہ کے مروجہ لباس پر غور کیا جائے اور اُس کو اختیار کیا جائے +

ہماری رائے میں مسلمانوں کی اُس جماعت کیلئے جو کہ اعلےٰ اور

٭ اس کی کیا ضرورت ہے ہندوستان میں جو مسلمانوں کا لباس ہے - وہ کافی ہے (ایڈیٹر)

متوسط درجہ کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ لباس زیادہ موزوں ہوگا ترکی ٹوپی۔ ترکی کوٹ قمیص۔ پاجامہ جس کی مہریاں چوڑی ہوں (جس کو اکثر لوگ علیگڈھی پاجامہ کہتے ہیں۔

## طرز زندگی

ہماری رائے میں طرز زندگی میں گو لباس بھی شامل ہو سکتا ہے مگر میں نے ایک خاص وجہ سے اس پر علیحدہ بحث کی ہے اور اس مقام پر صرف حسب ذیل باتوں سے بحث کرنا مقصود ہے۔

## مکان

جو قطع اور وضع پرانے مکانوں کی ہوتی تھی۔ اس کی نوعیت ہی بدل گئی۔ وہ کوٹھے کے لمبے لمبے کمرے دالان در دالان بارہ دریاں وغیرہ وغیرہ جو کسی زمانہ میں شان عمارت تھیں اب بیکار ہیں اور ہرگز باعث آرام نہیں ہو سکتیں۔ موجودہ معاشرت کے لحاظ سے مکان کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اونچی کرسیاں ہوں۔ یا دو منزلہ سہ منزلہ اور دس دس گز کے لمبے چوڑے کمرے ہوں۔ مکان ہوں۔ چھوٹے اور کمرے بھی چھوٹے ہوں۔ مگر کمرے متعدد ہوں۔ موجودہ معاشرت کے لحاظ ایک آدمی کیلئے یہ کمرے نہایت ہی ضروری ہیں سونے غسل خانہ۔ سونے کا کمرہ۔ دفتر۔ کھانے کا کمرہ۔ ملنے کا کمرہ مہمان کے لئے۔

ہر مکان میں ایک چھوٹی سی پائیں باغ ہو جس کے درخت اور پھول صاحب خانہ کے پسند اور مزاج پر موقوف ہوں۔

## آرایش

مکان کی آرائش زیادہ تر ہر شخص کی پسند پر ہے اور آرائش کچھ لازمہ زندگی نہیں ہے۔ مگر ہاں جو اشیا لوازمہ زندگی ہیں۔ وہ پلنگ میز۔ کرسی۔ الماری۔ نہانے کا کنگال وغیرہ وغیرہ ہیں۔

## ملنے جلنے کے آداب

ہمارے مضمون میں اس قدر گنجائش نہیں ہے۔ کہ ہم ان آداب پر گفتگو کریں۔ گو انگریزی آداب کی اکثر کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر ان آداب پر کامل طور سے عملدرآمد کرنا یا ان کا رواج پانا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تمام آداب ہمارے لئے ہرگز موزوں نہیں ہو سکتے۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس امر پر غور کیا جائے۔ کہ کون کون سے آداب ہمارے لئے مناسب ہیں۔ اور کون کون سے نہیں ہیں۔ اور پرانے آداب بھی بالکل ترک کر دینے لائق نہیں۔ لہذا ان پر بھی اسی طور سے غور کیا جائے میری رائے یہ ہے۔ کہ دونوں آداب پر غور کر کے ایک مجموعہ تیار کیا جاوے۔ اور منتخب جلسے کے سامنے پیش کیا جاوے۔ اس امر میں مجھ سے جو امداد ہوگی۔ وہ میں کرنے کو تیار ہوں۔

# استفتاء

سوال نمبر ا- ایک مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ جو مرد اور عورت دونوں بے نماز ہوں تو ان کی اولاد حرام ہوگی اور اگر مرد پڑھتا ہو اور عورت نہ پڑھتی ہو۔ تو اس سے صحبت حرام ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

سوال نمبر ۲- عورت کے نماز پڑھنے سے مرد بھی گنہگار ہوگا یا نہیں؟

سوال نمبر ۳- بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر (۴)- اس طرح سے درود پڑھنا کیسا ہے: (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ)

سوال نمبر (۵): جو شخص قرآن شریف غلط پڑھتا ہو۔ اور مولود مروجہ کو ثواب کہتا ہو۔ اور آنحضرت کی شان میں ندائیہ نعت پڑھتا ہو (جیسے مدینہ میں بلا لو) اس کی امامت درست ہے۔

سوال نمبر (۶): یہ بات کہ ایک مرتبہ کلمہ پڑھنے سے چار ہزار گناہ کبیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر (۷): وتروں کا مفصل قاعدہ کیا ہے تعداد رکعات و دعائے قنوت کہ کونسی اور کس وقت پڑھنی چاہئے اور کے سلام اور کی تعدادوں سے پڑھی جاوے۔

ahmadimuslim.de

**سوال نمبر (۸)** :۔ نماز جمعہ کی تعداد رکعات کیا ہیں اور کتنی رکعت ایک ایک سلام سے پڑہنی چاہیے۔

**سوال نمبر (۹)** :۔ عورتوں کو رنگا ہوا کپڑا پہننا درست ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر (۱۰)** :۔ شراب ساز اور سود خوار کے ساتھ سودا بیچنا درست ہے یا نہیں؟ راقم منشی محمد یاسین کوہ چکراتہ

**جواب نمبر (۱)** ۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ مولوی صاحب نے بے نمازوں کی تنبیہ کرنے کو کہا ہوگا۔

**جواب نمبر (۲)** ۔ مرد پر فرض ہے۔ کہ عورت کو احکام شرعیہ خصوصاً نماز روزہ کی تاکید کرتا رہے۔ نہ کرنے سے گنہگار رہیگا۔ اور اگر کرتا ہے۔ مگر عورت اسے قبول نہیں کرتی۔ تو سختی سے کہے معمولی زد و کوب سے کہے۔ پھر بھی اگر نہ مانے۔ تو پھر مرد کو گناہ نہیں۔

**جواب نمبر (۳)** امام بخاری نے صحیح بخاری میں ایک باب تجویز کیا ہے۔ کہ بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے۔ خواجہ حسن بصری کا قول ہے کہ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُه یعنے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اوس کی بدعت اوس کی گردن پر ہے۔

**جواب نمبر ۴** ۔ اس طرح کا درود اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ کو حاضر ناظر جان کر پڑہتا ہے۔ تو شرک ہے۔ اور اگر اس خیال سے نہیں۔ بلکہ محض ایک عاشقانہ طرز سے ندا کرتا ہے۔ تو پھر شرک تو نہ ہوگا لیکن خلاف سنت ضرور ہے۔ کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود امت کو سکہایا ہے۔ وہ سب سے افضل ہے۔

**جواب نمبر ۵** ۔ مولود کو ثواب جاننے والا بدعتی ہے اوس کی اقتدا کا حکم پہلے آچکا ہے۔ البتہ اگر قرآن غلط پڑہتا ہے۔ تو اوسکو امام مقرر نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر وہ مقرر ہے۔ تو پھر اوس کی غلطی دیکھی جائے گی۔ کہ اگر فساد نماز تک پہنچتی ہے تو جائز نہیں۔ اور اگر معمولی مخرج حروف میں غلطی کرتا ہے تو خیر۔ ایسا ہی نعت ندائیہ سے اوس کی غرض عاشقانہ سوز ہے تو خیر۔

**جواب نمبر ۶** ۔ میرے علم میں اس مضمون کا کوئی ثبوت نہیں۔ البتہ مسلمان ہوتے وقت جو کلمہ پڑہا جاتا ہے اوس کی بابت حدیث ہے۔ اَلْاِسْلَامُ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ یعنے اسلام اپنے سے پہلے گناہوں کو میٹا دیتا ہے۔

**جواب نمبر ۷** ۔ وتروں کا مفصل قاعدہ یہ ہے۔ کہ ایک رکعت پڑہے تین پڑہے۔ پانچ پڑہے۔ سات پڑہے۔ نو۔ گیارہ تک پڑھ سکتا ہے۔ تین پڑہنے کی صورت میں درمیان کا قعدہ بیٹھکر بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور بغیر قعدہ بھی اور پر سلام دیکر ایک رکعت الگ پڑھ سکتا ہے۔ اور ایک ساتھ بھی۔ مگر دعا کے قنوت پڑہنے فصل کردو دعا قنوت سنت ہے۔ کوئی دعا پڑھ لے۔ جس میں اپنی بہتری جانے اہل حدیث بعد رکوع پڑہتے ہیں حنفی قبل از رکوع پڑہتے ہیں۔

**جواب نمبر ۸** ۔ جمعہ کی رکعتیں حنفیہ کے نزدیک پہلی چار رکعتیں سنت ہیں مگر اہلحدیث جمعہ کی پہلی دو رکعتیں بطور تحیۃ المسجد کے سنت مانتے ہیں۔ فرض کی دو رکعتیں تو سب کے نزدیک مسلم ہیں۔ فرضوں کے بعد چار رکعتیں حدیث شریف میں آئی ہیں۔ دو بھی آپنے خود پڑہی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ دو دو رکعتیں ایک سلام سے پڑہیں

**جواب نمبر ۹** ۔ رنگا ہوا کپڑا عورتوں کو جائز ہے مردوں کو بعض رنگ زعفرانی اور معصفر منع ہے۔

**جواب نمبر ۱۰** ۔ شراب ساز اور سود خوار۔ اگر کوئی جائز کام نہیں کرتا۔ تو اوس سے سودا کرنا جائز نہیں۔ اور اگر بھی کرتا ہے۔ تو جائز ہے۔

---

**مرزا صاحب قادیانی** نے ایک پمفلٹ چو ورقہ شائع کیا ہے جس میں مولوی کرم الدین صاحب سے مصالحت کو واقعات لکھے ہیں مگر افسوس کہ اون میں راست گوئی سے پوری عداوت کا اظہار کیا ہے جس کی ایک ہی مثال کافی ہے لکھتے ہیں کہ یہ اسودہ جناب خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے بھی پسند کیا۔ حالانکہ شیخ صاحب سے ہمنے خود سنا۔ کہ وہ اس سودہ کو ناپسند فرماتے تھے بلکہ فرماتے تھے کہ مینے کہدیا ہے کہ صلح کرنی ہے تو اتنا کافی ہے کہ دونوں فریق دعوی چھوڑ دو۔ چنانچہ مولوی کرم الدین صاحب نے منظور کر لیا تہا۔ مگر مرزا جی نے منظور نہ کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ جسے اونہوں نے اس واقعہ کے چہاپنے کا ذکر کیا۔ تو ہمنے سخت منع کیا۔

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** کے ڈاکخانہ کا ایک پوسٹمین پانسو روپیہ کے غبن کرنے میں ماخوذ ہے اوس کا بیان ہے۔ کہ میں نے ایک شخص کو ساتھی بنایا تھا۔ ایک جگہ میں ایک مکان کے اندر گیا۔ اور روپیہ کی تھیلی اوسکو ہاتھ میں دی تو لیکر گم ہو گیا۔ (خدا کو معلوم)

**مرزا صاحب قادیانی** پر جو مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے ازالہ حیثیت عزت کا دعوی کیا ہوا ہے۔ جو عرصہ ڈیڑھ سال سے مقدمہ چل رہا ہے۔ اس ہفتہ بھی ہوتا رہا۔

**امرتسر** میں ایک اسلامی کتبخانہ قائم کرنے کی تحریک ہو رہی ہے ہم اس کی بابت آئندہ مفصل لکھینگے سر دست ہم محض نیک نیتی کے اتنا مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جناب مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب مرحوم کے کتب خانہ کو استعمال میں لانے کی کوئی جائز صورت نکالی جاوے تو سب سے مقدم ہے۔ اس کی بابت مولوی غلام مصطفے صاحب برادرزادہ مرحوم اور شیخ غلام صادق صاحب اور میاں غلام نبی صاحب سوداگر غور کریں۔ تو نتیجہ عمدہ ہونے کی توقع ہے۔

**ایک** بر بہا کی عورت ریل کے تیسرے درجہ میں اپنا ہاتھ جس میں زیور تھا باہر نکالے ہوئے سفر کر رہی تھی۔ کسی بدمعاش نے پاشے دان پر آکر چلتی ریل میں تلوار سے ہاتھ صاف اڑا دیا (کیا فائدہ!)

**شاہ حبش** نے خاص سفیر کے ہاتھ چند بیش قیمت تحائف سلطان المعظم کو بھیجے ہیں۔ ان تحائف میں چند نادر طیور کچھ نہایت قیمتی بوٹیاں اور ایک سالم ٹکڑا ہاتھی دانت کا ہے۔ جو لمبائی میں تین گز ہے۔

**ترکی حکومت** میں ٹیکس ہو سوسہ التقف کے متعلق جدید قواعد نافذ کئے گئے ہیں۔ ان میں اس ٹیکس کی مقدار کسی قدر بڑہا دی گئی ہے۔ اس ٹیکس کو ہندوستان کے ٹیکس اسٹامپ کے مطابق سمجھنا چاہئے۔

**امیر کابل** نے سردار غلام خاں بارک زئی سابق گورنر غزنی کو گورنر اسمار کے معزز عہدہ پر جرنل بہادر خاں کی جگہ مقرر کیا ہے۔

**عدن** اب طاعون سے بالکل پاک ہو گیا ہے۔ (مرزا صاحب قادیانی سے بیعت کر لی ہوگی)

**واشنگٹن** وغیرہ میں جاپانی ایجنٹ دس ہزار ٹن آٹا خرید رہے ہیں۔ جو آئندہ چہ ہفتے میں پورٹ آرتہر بھیجا جاوے گا۔ آج کل جاپانی فوج موتیلنگ سے لیاؤیینگ کی جانب بڑہی چلی آ رہی ہے تاکہ روسیوں کا راستہ کاٹ دے۔ اور روسی جنرل کروپٹکن اپنی فوج کو سیکیے ہینگ کے علاقے میں پہنچا رہا ہے۔

**روسی** اندازہ کرتے ہیں۔ اب تک ۲۷½ کروڑ روپیہ جنگ پر خرچ ہوا۔ خرچ روز افزوں ہے (آگے کے دیکھئے ہوتا ہی کیا!)

**سلطان المعظم** نے ارمنی مستورات کو سرخ بلوار پہننے کی ممانعت کی ہے یہ نشان خونریزی کا ہے۔

**ملائے** سومالی لینڈ نے سر اوٹہایا۔ جنوب نوگل میں آٹھ ہزار پیرو جمع ہو گئے۔ ان میں دو ہزار طلوں سے مسلح ہیں۔ مجرتائن لوگ جوق جوق اسکے ساتھ شامل ہوتے جاتے ہیں (آخر کیا ہوگا

اپنے بہائی سوڈانیوں کی طرح مر مٹے جائیں گے
چو گردی باکلوخ انداز پیکار — سر خود را بنادانی شکستی

آہ! خدا تو مسلمانوں کو راہ پر لا)

**۲۹ جون** تک ممالک متحدہ کہ موسم اچھا تھا۔ تمام صوبجات میں پانی برسا۔ دو ضلعوں میں ۹۔ انچ تک پانی برسا۔ اوکھ اور نیل کی زراعت اچھی ہے (پنجاب ابھی رحمت کا منتظر ہے)

**نارتھ ویسٹرن** ریلوے کے ایک گارڈ کو جو مسافروں کا مال چرایا کرتا تھا۔ ۳ سال قید کی سزا ہوئی۔ ۱۴۔ ۱۵ ہزار کی مالیت کا مال اسکے گھر سے برآمد ہوا (نتیجہ ثابت ہے برے کام کا انجام برا ہوتا ہے)

**طامسن** سے خبر آئی کہ ۲ جون سے ڈالنی پر جاپانی فوجیں اتر رہی ہیں۔

یہ قطعی حملہ پورٹ آرتھر پر کمال جوش سے کیا جائے گا۔ امید کہ اس کا نتیجہ یکسو کرنیوالا ہوگا۔

**ٹوکیو** سے خبر آئی سوموار کو روسی فوج نے درہ موتائین لنگ پر حملہ کیا۔ اسوقت غبار کی تاریکی بہت تھی۔

ahmadimuslim.de

جاپانیوں نے بزور مقابلہ کر کے شکست دی ۸۰ روسی قتل ہوئی ۵۸ جاپانی کام آئے - بوقت صبح -

جاپان میں پانچ فوجی افسروں کو مارشل کا اعزاز دیا گیا - وائیس ایڈمرل ٹوگو بھی پورا ایڈمرل ہوا -

پایہ تخت چین میں بھی ایک چینی اخبار روس کی طرف سے جاری کیا گیا -

سینٹ پیٹرزبرگ میں نافذ ہوا - لڑائی کیلئے اور ۴۴۷۳۰۲ سپاہ طلب کی گئی ہے -

اس کے علاوہ بحری فوج کیلئے بھی سپاہ طلب کی گئی ہے اور جنوبی صوبوں سے بھی فوج منگوائی گئی ہے -

جنگ روس و جاپان کے متعلق ۴ جولائی کو ڈلہوزی میں ایک مباحثہ ہوا - تمام فوجی افسروں کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا تھا - اور باشندوں کو مدعو کیا گیا (نتیجہ اپنا سبق)

جاپانیوں نے ۲۹ جون کو قلعہ جات چکوانشن سینانشن اور ساکوشن پر قبضہ کر لیا - روسی فوج ۴۳ نعشیں میدان جنگ میں چھوڑ کر مغرب کو پسپا ہو گئی - جاپانیوں کے سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے - علاوہ دیگر سامان حرب کے دو توپیں بھی ہاتھ آئیں -

۲۸ جون کو ہیچینگ سے ۱۵ میل جانب مشرق روسیوں کو شکست ہوئی اور اس خطرے سے کہ ان کی لیاپاؤ کا راستہ منقطع کر دیا جائے گا - وہ نشیچاؤ سے شمال کی طرف ہٹ رہے ہیں -

روسی جاپانیوں کے ایک بری اور بحری حملے کی خبر دیتے ہیں جو جاپانیوں نے ۲۶ ماہ گذشتہ کو پورٹ آرتھر کے بیرونی قلعوں پر کیا - روسی (۲۰۷) آدمیوں کے نقصان کے ساتھ پسپا ہو گئے - جاپانیوں کا نقصان نسبتاً زیادہ تھا -

ایک تار کے مطابق جو سینٹ پیٹرزبرگ میں موصول ہوا ہے - بوجہ بارش کے ابھی لڑائی کی توقع نہیں ہے منچوریا میں خوب پانی برسا ہے - کاروبار بند ہے - اور فوجیں خشک مقامات کو جا رہی ہیں -

لاہور میں دو آدمیوں کو سٹی کی پختہ اینٹیں چرانے کے جرم میں پانچ پانچ ضرب بید کی سزا ہوئی -

پونہ کے ایک یورپین کو جعلسازی اور دھوکہ دہی کے جرم میں ۱۰ سال قید سخت کی سزا ہوئی -

ریوٹر پایہ تخت روس سے تار خبر دیتا ہے - کہ بندرگاہ ولاڈی واسٹک سے تمام عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو چلے جانے کا حکم ہو گیا ہے

نامہ نگار ریوٹر ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ جاپانی قیدیان جنگ کی نسبت چونکہ روسیوں نے کوئی اطمینان بخش اطلاع نہیں دی - اس واسطے پایہ تخت جاپان میں اس کے متعلق سخت برہمی پیدا ہو رہی ہے - اور جاپانی خیال کرتے ہیں - کہ روسی ہمارے آدمیوں کے ساتھ سخت گیری و تشدد کا برتاؤ کر رہے ہوں گے - اس لئے پتہ نہیں دیتے - کہ ان کا کیا حال ہے اب غالباً امریکن گورنمنٹ سے استدعا کی جاوے گی - کہ سینٹ پیٹرزبرگ میں ان اسیران حرب کی بابت خاص طور پر تحقیقات اور کوئی ایسا انتظام کرے - کہ جاپان کو ان کی خیر خبر برابر پہنچتی رہے -

دریائے کابل میں جلال آباد سے نیچے پچھلے مہینے سخت طغیانی آئی لالپورہ (ڈکہ) کے چوبی پلوں کو بڑا نقصان پہنچا -

امیر صاحب کا خیال ہے - کہ ایک قلعہ بند چھاؤنی ڈکہ میں بنائیں اور ایک قندہار و چمن کے درمیان اسلام آباد میں ان دونوں کے نقشے تیار ہو رہے ہیں -

تازہ ترین خبر ہے - کہ امیر صاحب کو حادثہ شکار کی چوٹ سے اب بالکل آرام ہو گیا ہے -

ریاست پالم پور میں ایک قاتلہ عورت کی گرفتاری کے لئے سو روپے انعام مقرر کیا گیا ہے اس نے اپنے شوہر کو ہلاک کر ڈالا (عشق کا فساد ہو گا)

بمبئی ہائیکورٹ میں ایک شخص نے جی - آئی - پی ریلوے پر اس وجہ سے ۵۳۹۸۳ روپے ہرجانہ کی نالش کی ہے کہ ریلوے مذکور کی غفلت سے ریل کے پلیٹ فارم سے اترتے وقت اس کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی (بہت مناسب چلتی گاڑی سے اترا ہو گا)

افسوس امرتسر کے [illegible] حضرت مولوی غلام علی صاحب مرحوم [illegible]

# التشہیر

کتاب قیام اللیل وکتاب قیام رمضان وکتاب الوتر ثلاثتها لابی عبد الله محمد بن نصر المروزی المتوفی بالمحرم الحرام سنة ۲۹۴ھ المعاصر للمفسر محمد بن جریر الطبری رحمة الله علیهما اجود الکتب وجمعها فی هذا الباب جزی الله عنا مؤلفها خیر الجزاء * حیث یسر لنا طریق الاهتداء واوضح لنا سبیل العمل فی ذالک علی حسب ما اقتضته الملة البیضاء * ذکر رحمة الله علیه فی کل باب من ابوابه الاحادیث التی رواها باسناده عن سیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم واتبعها آثار الصحابة و التابعین ومن تبعهم رضوان الله علیهم اجمعین ۔ وحقق المسائل وفصل الدلائل * ولکن وجدناها بعد العلامة المحدث الشیخ احمد بن علی المقریزی صاحب الخطط وتاریخ التجرید وکتاب تجرید التوحید المفید المتوفی سنة ۸۴۵ھ واختصرها بحذف المکرر من الاحادیث المسندة والآثار وحذف اسانید الآثار فقط دون الاحادیث ولم یتصرف فیها سوی ذالک فلکثرة فوائد هذا الکتاب وجامعیتها ودعائها الی طریق السلف الصالحین وهدایتها لاتباع سبیل المؤمنین ۔ احببنا ان نحلیها بحلیة الطبع ۔ لتعم الفائدة ویکمل النفع ۔ وینکشف الغطاء وزول النفع والتصحیح وضبط حرکات الاسماء وایضاح بعض المشکلات والتوضیح ۔ قررنا من السعر الورق البیاض ۱۰ ولله بعض المتان الاعلی ۱۲ ومن اشتری منا سبعة نسخ جملة واحدة اعطینا الثامنة مجانا ومن ارسل الینا نقول خمسین نسخة جملة واحدة اعطینا ستین ولیس له علینا حق فیما بین ذالک الثامنة بعد کل سبع و قد الحقنا باخره هذا الکتاب رسالة اخری لابی الفرج الحافظ عبد الرحمن بن رجب الحنبلی رحمة الله فی شرح حدیث سید رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها

ثم الجزء الثانی ... بحجة المعالین الفاتحة النفع والله الموفق للعمل وقد جعلنا فی اولهم احمد العلما والثقة رحمهم الله تعالی والحق علینا ان الحمد لله رب العالمین ... لا اعلم ... یطلب من ملتان باب اللاهوری

# مجرب ادویات

**عرق ماءاللحم انگوری** دوا آتشہ اعضاء رئیسہ وشریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں ۔ بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری ۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی ۔ تفریح دل ضعف باہ حسین رنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب بہی وبہشتی الحلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان بچے و زنان بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ؏ تین بوتل صہ

**تقویت النسا** حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیاں سوء قیہ بیخوابی ۔ استسقاء بخیش ۔ اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنے والے اصحاب نے اس کو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں ۔ قیمت ایک شیشی ۲ ۔ اونس ہے ۴ ۔ اونس عہ

**طلا** وہ جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اس کے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ؏ روپیہ (تین روپیہ)

**دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کا استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی ۔ تھوڑے عرصہ کی ہو تو صرف ۲ پاسو ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۸ ۔ دو پڑیہ عہ ۔ تین پڑیاں ؏

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

مہتمم الاشتہارات ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR,

لہ الحمد

# اہلحدیث

امرتسر ۔ مورخہ ۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | ۔ صہ |
| والیان ریاست سے | ۔ شےہ |
| روسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۔ ۱۲ |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک والیس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

## اہلحدیث کی گذارش

کچھ دنوں سے ہمارے قدرداں کی رفتار ترقی پہلے کی سی تیز نہیں۔ جس کی وجہ بجز اس کے کیا ہوگی۔ کہ چونکہ کئی دنوں سے مہربانوں کو توجہ نہیں دلائی گئی۔ اسلئے ان کو خیال پیدا ہوا ہوگا۔ کہ اخبار کی اشاعت اب ایک قابل اطمینان حد تک پہنچ گئی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ خیال صحیح نہیں۔ بلکہ ابھی تک یوں سمجھئے کہ اہلحدیث کا اخباروں میں شمار ہونا بھی مناسب نہیں۔ اس لئے اپنے کرمفرماؤں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ خریدار بہم پہنچانے کی فکر کریں۔ جو ملنے والے ہوں ان کو ترغیب دیں اور جو دور دراز رہنے والے ہوں۔ مگر مذاق رکھتے ہوں۔ ان کو

اسماء مبارکہ کی فہرست لکھکر بھیجدیں - تو کچھ مشکل نہیں بہت سے بے خبروں کو خبر پہنچ جاوے گی -

آئندہ ہفتہ اشتہار بھی بھیجا جاوے گا - وہ اپنے احباب کو دکھا کر کسی نمایاں جگہ مسجد وغیرہ میں چسپاں کرا دیں - تو باعث مشکوری ہوگا

# ہندوؤں میں چھوت کا مسئلہ

ہندوؤں میں کم و بیش چھوت کا رواج عموماً پایا جاتا ہے - گو اس کی بانی میں ملکی رسم و رواج کو بھی بہت کچھ دخل ہے - مگر معلوم ہوتا ہے - کہ اُن میں مذہبی طور پر اس کی کچھ اصل ہے - گویا نیاں مذہب نے اس کی بنا کچھ ہی سمجھی ہو - جو اس زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق ایک حد تک عمدگی رکھتی ہو - مگر چونکہ اسقدر تشدد اور بنی نوع انسان سے نفرت صریح عقل اور انصاف کے خلاف ہے اس لئے زمانہ حال کی روشنی کے سامنے لازمی تھا کہ اس میں تنزل ہوتا - اس کے کئی ایک باعث قدرتی طور پر پیدا ہو گئے - ملک میں انگریزی تعلیم کا عام رواج ہوتے سے اور اس کا لازمی نتیجہ میل ملاپ دوستانہ تعلقات سفر کچہری اور ریل - برف اور لیمولیٹ - سوڈا واٹر کا رواج جس کی بوتل کو ہر ایک قوم کا آدمی منہ لگا کر پی لیتا ہے - ان سب اسباب کے علاوہ ٹرا بھاری سبب جس نے چھوت کے مسئلہ کو بہت کچھ نقصان پہنچایا - یا واٹر ورکس ہے یعنے نلکوں کا جاری ہونا - گو یہ قدرتی عمل سے نہ سہی - مگر اس خیال سے کہ جس طرح قدرتی اشیاء میں سب مخلوق کا برابر حصہ ہے دہوپ - ہوا - سردی - گرمی وغیرہ اشیا سے جسطرح ہندو فائدہ اوٹھاتے ہیں - اسی طرح مسلمان بلکہ دوسری کئی اعلی ادنی قومیں بھی مستفید ہوتی ہیں - اسی طرح چونکہ سرکار کو بھی اپنی تمام رعیت کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے اس لئے جہاں جہاں ہندوؤں کے بڑے بڑے شہر مثل بنارس وغیرہ کے لئے ہیں - وہاں بھی یہ تمیز نہ ہو سکی مگر نہ معلوم امرتسر کے ہندو بھائیوں کے لئے کس نے صلاح دی کہ اونہوں نے درخواست کر دی - کہ نلکوں کے پانی میں ہماری لئے تمیز کی جائے یعنے ایک نلکہ اگر مسلمانوں کے ہو - تو ایک دوسرا

مقام پر ہندوؤں کے لئے الگ ہو - ہم اس مسئلہ پر سردست معقول طرز سے بحث کرنا نہیں چاہتے - بلکہ یہ غور کرتے ہیں - کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ ہندوؤں کا نلکہ مسلمانوں سے الگ ہو ہمارے خیال میں معزز ہمعصر وکیل نے بہت ٹھیک کہا - کہ دو نلکوں کا ہونا بہت سے فوجداری مقدمات اور مارکٹائی کا باعث ہوگا - کیونکہ بعض لوگ جو بیرونجات سے آویں گے ان کو کیا معلوم کہ ہندوؤں کا نلکہ کون ہے اور مسلمانوں کا کون؟ وہ تو مثل دوسرے شہر والوں کے جہاں جہاں نلکے ہیں ایک سے سمجھکر پانی پی لینگے - جس پر فریق ہندو کی چونکہ وہ غرض و غائیت جو اس علیحدگی سے ملحوظ تھی - پوری نہ ہوگی - تو خوب سو ٹم سونٹا چلیگا - شائد اس انتظام میں تو پولیس بھی زائد کرنی پڑے - پولیس کیا موجودہ مجسٹریٹوں سے مقدمات بھی فیصل نہ ہوں گے - آخر کار مجسٹریٹ زائد بڑہانے پڑیں گے - اس وجہ سے تو ہم متفق ہیں کہ بہت سے لوگوں کے لئے ایک روزگار کی صورت نکل آوے گی - مگر ہاں اپنے ہندو بھائیوں کی علیحدگی کا بیشک ہمکو رنج ہوگا -

جدا اہل بار سے ہم اور ہوں قسمت جدا + ہو اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اس دعوی کی دلیل ہم ایک آریہ اخبار سے پیش کرتے ہیں - جس نے ایک دو واقع اسی قسم کی چھوت کے متعلق نقل کئے ہیں - اور خوب ہی چٹکیاں اڑائی ہیں -

آریوں کا معزز اخبار ست دہرم پرچارک ہردوار مورخہ ۱۵ - اساڑھ یوں لکھتا ہے :-

ازجنگ چین مصنفہ ٹھاکر گدا دھر سنگھ جی

روٹی پانی کے بارہ میں دو چٹکلے بھی سن لیجئے +

ایک چوکے میں دو تین راجپوتوں نے اپنا کھانا جاکر تیار کیا - اور باہر نکل کر ٹھنڈے ہونے لگے - کہ ذرا دم لے کر بھوجن کریں گے اتنے میں ایک امریکن سپاہی آکر آہستہ سے چولہے کی آنچ میں اپنا چرٹ سلگانے لگا -

ہرے ہرے رام رام یہ کیا کیا یہ کیا ہوا!!!! بیچارہ امریکن سپاہی حیران ہے کہ یہ کیا بات ہوئی وہ سمجھا کہ شاید یہ لوگ روٹی چرانیکی

ahmadmuslim.de

تہمت لگاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کوٹ ٹوپ پچھاڑ کر دکھاتا ہے۔ کہ دیکھو لو۔ میں نے روٹی نہیں لی۔ صرف چوٹ سلگا لیا ہے۔ پر یہاں معاملہ ہی دیگر تھا۔ سپاہی نے تو ان کو جھیلا کرتے دیکھکر اپنا رستہ لیا۔ اور اون دو ہاتھ ہندوؤں کو بجز اس کے کہ کل ہنود کو کرشن ارپن یا دریا ئے پہپھ کے حوالے کرتے اور چارہ ہی کیا تھا ایک دوسرے چوکے میں بھی روٹی بن کر طیار ہوئی تھی۔ روٹیوں کی بڑی تہالی میں چوٹھے کے پاس رکھی تھی۔ کہ ایک جاپانی جاہی نے ایک ڈالر تہالی کے پاس رکھ دو روٹیاں اوٹھا لیں ہائے اسکے اٹھکا تو چھوت ہو گیا۔ اتنی محنت کری کرائی خاک میں مل گئی راجپوت جاپانی پر بہت ناراض ہو رہے ہیں۔ اور وہ غریب کھڑا منہ تک رہا ہے کہ یہ کیا ہوا۔ یہ کیوں بک رہے ہیں۔ کہ میں نے تو روٹیوں کے دام سے بہت زیادہ پہلے ہی دیدیا ہے۔

ایک اور بھلے مانس راجپوت نے دیکھا کہ اب کہنا سننا فضول ہے سب روٹیاں جاپانی کو دینے لگا۔ اور اس کا ڈالر بھی لوٹا دیا جاپانی نے سمجھا۔ کہ شاید یہ لوگ دام دینے سے چڑ گئے ہیں جو کہ نامناسب حرکت تھی اسنے نہایت انکساری کے ساتھ ڈالر واپس لے لیا اور چاہتا تھا۔ کہ تھوڑی روٹیاں لیجائے۔ باقی ان کے رہنے دے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور تھا۔ آخر کار جاپانی بیچارہ کل روٹیاں ہی لیگیا۔ اور ڈالر بھی۔ راجپوت اپنے دھرم کو بیٹھکر پیٹنے پھوسنے لگے۔

مگر افسوس کہ اخبار مذکور نے چھوت پر پھبتیاں تو اڑائیں۔ لیکن جیسے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج بھی باوجود دعوی ابن وآن وغیرہ کے الیسی غیر معقول الجھن میں پھنسا ہوا ہے۔ آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے گو ہندوؤں کی بہت سی رسم و رسوم بلکہ مذہب میں اصلاحیں کی ہیں۔ مگر چھوت کے مسئلہ کو بالکل وہ بھی نہ صاف کر سکے او نہوں نے بھی صاف لکھا۔ اور آریہ سماج کو بھی سبق دیا۔ کہ گوشت خوروں کے ہاتھ کا مت کھاؤ۔ اسی لئے ماسٹر آتما رام صاحب جیسے آریہ نے نگینہ کے مباحثہ میں بطور فخر کے کہا تھا۔ کہ میں سرحد پنجاب پر گیا۔ تو وہاں کے پٹھان میرے لئے پانی لسی وغیرہ لائے مگر میں نے نہ پیا۔ کیونکہ وہ گوشت خوار ہیں کیا ہی معقول وہم پرستی ہے۔ آریہ سماج اور یہ وہم پرستی معقول جوڑ ہے۔ مگر اس خیال سے کہ آریہ سماج کے اور کو نسے خیالات میں پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ جو اس میں نہ ہونے سے اعتراض ہو۔ تمام پاکیزہ سے پاک اور پوتر نیوگ کیا کم ہے۔ جسکو بڑی چمک دمک سے مہذب دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس پر بھی افسوس نہیں ؎

بلا سے کوئی ادا ان کی بد نما ہو جا
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا۔

## امرتسر میں ایک ممبر کمیٹی کا انتقال

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے ÷ کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمیں شام و سحر ÷ کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

اشعار مذکورہ اور نیز یومیہ مشاہدہ اور تجربہ ہمیں سبق دیتا ہے۔ اور ہر آن الرحیل الرحیل کی آواز سے کان بھر رہا ہے اس لئے کسی کا مرنا جینا ہمارے لئے ایک معمولی شغل بن رہا ہے۔ مگر جن لوگوں کے کان حق سے آشنا ہیں۔ ان کو تو چاروں طرف سے نصیحت ملسکتی ہے کسی اہل دل نے کیا سچ کہا ہے ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ کرتا ہے منادی ÷ گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

میاں امیر بخش مرحوم ممبر میونسپل کمیٹی جن تکلیف دہ بیماری سے مرا ہے اہل شہر سے مخفی نہیں ہے۔ جو دنیا کی بے ثباتی کا پورا نقشہ بتلا گئے کافی ہے۔ ہمیں اس موقع پر مرحوم کی سوانح عمری کا لکھنا مقصود نہیں بلکہ ممبران کمیٹی کو ایک وعدے کا یاد دلانا منظور ہے۔ گو ان کو خود ہی یاد ہوگا۔ اسلئے ہمارے یاد دلانے کی ضرورت نہیں مگر چونکہ پبلک بڑی بے صبری سے اس وعدے کو دیکھ رہی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ مسلمان ممبران میونسپلٹی کو عموماً اور سردار جیون صاحب تحصیلدار صاحب امرتسر کو خصوصاً جن موجودگی بلکہ انہی کی کوشش سے میاں فیروزالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کے مکان پر الیکشن کی صلح کے موقع پر ہوا تھا۔ یاد دلاتے ہیں کہ

ahmadimuslim.de

جسوقت تمام حاضرین پر اپنے بعد جناب مولوی احمد اللہ صاحب سے گذارش کی تھی۔ کہ اس موقعہ پر آپ اپنی درخواست ممبری واپس لے لیں۔ اگر کوئی جگہ خالی ہوئی۔ تو آپ کو پہلے داخل کر لیا جاویگا۔ اوس موقع پر مولوی صاحب موصوف نے اپنے دوستوں اور موکلوں کی خوشنودی کو بالائے طاق رکھکر تحصیلدار صاحب کی سفارش اور مسلمان ممبروں کی درخواست کو منظور فرمایا تھا۔ پس اب انتظار ہے۔ کہ ممبران کمیٹی ایفاء وعدہ کر کے آئندہ کو اپنا اعتبار پیدا کریں گے۔ یا اس کے خلاف (خدا نہ کرے) حسب ضرورت ہم آئیندہ بھی کچھ لکھینگے۔

## ایک مخلص دوست کی نصیحت

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا۔ کہ امرتسر کے بعض علماء نے میری عربی تفسیر کے خلاف ایک چھوٹا سا رسالہ اردو میں شائع کیا ہے جس کے جواب میں کئی ایک مضامین آئے۔ مگر مناسب نہیں سمجھا گیا۔ کہ اخبار میں درج نہ ہوں۔ مگر آج ایک مخلص دوست جناب مولوی محمود علی صاحب پروفیسر راندھیر کالج کپورتھلہ کے ایک خط کا درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ مخالفین کی کسی تحریر کا جواب ہے۔ بلکہ اسلئے کہ مجھ خاکسار کو ایک نصیحت دوستانہ ہے جس کی بابت میں مولوی صاحب موصوف کا دل سے شکر گذار ہوں وتھو ہذا۔

### خط مذکور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولوی صاحب دام فیضہ۔ السلام علیکم! اگرچہ مجھکو جناب کی زیارت کا موقع نہیں ملا۔ مگر غائبانہ عقیدت ضرور رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ جناب کی کوششوں کا ذکر اکثر سنتا رہتا ہوں۔ جو تردید مذاہب غیر میں آپ کی ذات سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ اس قحط الرجال کے زمانے میں جبکہ اسلام پر ہر چہار جانب سے نہائت شرمناک حملے ہوتے رہتے ہیں اور اسلام کے حمائت کرنیوالے بیشتر خواب خرگوش میں مبتلا ہیں ایسے نفوس طیبہ کا وجود جو اپنے اوقات گرامی کو خدمت دین میں صرف کریں بس غنیمت ہے۔ مگر اسوقت جو میں عریضہ لکھ رہا ہوں اس کا باعث اپنا اظہار عقیدت یا جناب کی تحسین صحیح نہیں کیونکہ آپ جو کچھ کرتے ہیں وہ مخلص حسبۃً للہ کرتے ہیں اور اس کا اجر جو کچھ اس منعم متعال کی جانب سے ملیگا۔ وہی بس ہے۔ کسی اور کے احسان و شکر کی ضرورت نہیں۔ اور مجھ پر جو بشرت آپ کی ساعی جمیلہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ وہ بھی خدا کے لئے ہے جسکے اظہار کی حاجت نہیں بلکہ اسوقت عریضہ لکھنے کا سبب ایک تحریر ہے۔ جو میری نظر سے گذری اور اس میں بتصدیق اکثر علمائے ہند آپکو مذہب اہلسنت سے خارج کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اسوقت مجھے اس سے بحث نہیں کہ علماء کی تحریر درست ہے یا آپ حق پر ہیں اور نہ میں ایسے محاکمہ کی لیاقت رکھتا ہوں ہاں البتہ اسقدر جانتا ہوں۔ کہ جو شخص اسلام کی تائید اور اغیار کے اعتراضوں کی تردید کا بیڑا اٹھائے وہ شخص علمائے گذشتہ کے تمام و کمال خیالات اور سلف کے مختلف الآراء تفاسیر کی ہر بات کا مقلد بنکر اس مباحثہ میں عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اور ضرور ہے کہ وہ شخص متقدمین کے مختلف خیالات میں سے جس امر کو غلط سمجھے اس سے صاف انکار کرے اور اپنے کامل غور و خوض کے ساتھ صرف احکام خدا و رسول کو پیش نظر رکھکر ایک مستحکم رائے قائم کرلے اور پھر اس اصول پر اسلام کی حمائت میں مصروف ہو۔ اور اس طرح کرنے پر ضرور ہو کہ بعض کوتاہ نظر یا وہ حضرات جن کے گوشہ خلوت اور عبادت خانوں تک اسلام پر حملہ کرنے والوں کی آواز نہیں پہنچتی اور وہ لوگ جو صرف اندرونی مخاصمتوں میں مصروف رہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور غیروں کو صرف کافر کہدینے میں اسلام کی فتح جانتے ہیں۔ غرض ان خیالات کے لوگ اس شخص کے مخالف ہو جائیں گے اور میں خیال کرتا ہوں کہ غالباً آپ کے بارہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اور ہندوستان کے ہر گوشہ سے آپ کے خلاف صدا بلند رہی۔ جس سے مجھے اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ مبادا آپ ان علماء کی جواب دہی میں مصروف ہو جائیں۔ اور اس طرح ایک تو اندرونی مخالفت میں جو بدقسمتی سے پہلے ہی نہائت شدت سے ہے ایک اور اضافہ ہو جائیگا۔ اور

ahmadimuslim.de

اہلحدیث میں جو پہلے ایک فرقہ تھا۔ اب ثنائی اور شاید غزنوی نام کے
دو گروہ پیدا ہو جائیں گے اور دوسری جو خدمت اسلام کہ صرف تنہا
آپ سے یا شاید ہندوستان میں دو چار اور بزرگواروں کی ذات سے
ہوتی ہے۔ اُس کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور یہ وہ صدمہ ہے
جس کے خیال سے دل میں اگر کسی کے پہلو میں دل ہو۔ ایک رعشہ
پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی اندیشہ نے مجھے جرأت دلائی۔ کہ آپ
کی خدمت میں عرض کروں پس بہ اُس خدا کے لئے جسکے بھیجے ہوئے
سچے دین کی جو آپ اسوقت تک خدمت کرتے رہتے ہیں آپ علماء
کے جواب اور اُن سے بحث کرنے کی طرف ہرگز ہرگز متوجہ نہ ہوں
کیونکہ اس طرح یہ جھگڑا اسقدر طول پکڑے گا۔ کہ نہ صرف آپ کی تمام
عمر تک بلکہ آپ کے متبعین اور نیز فریق ثانی کے معتقدین میں یہ
بحث ایک غیر محدود زمانے تک جاری رہکر بھی ختم نہ ہوگی۔ آپ صرف
تنہائی میں ان اعتراضوں پر غور کریں۔ اور جو بات اُن کی آپکو حق
معلوم ہو۔ نہایت جوانمردی سے اس کی نسبت تسلیم کا اظہار کر دیں
جن باتوں میں آپ اون کی طرف سے زیادتی سمجھتے ہیں یا ان کے
پیش کردہ تفسیر کو آپ سچے دل سے غور کرنے کے بعد حق نہیں سمجھتے
اس کی نسبت ان کو کچھ جواب نہ دیں اور مخالفین کے طعنوں کی شکست
کھانے کے بازاری پھبتیوں کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اپنے اُس فرض میں
جسکے واسطے خدا نے آپکو موزوں بنایا ہے۔ اور جس کا ادا کرنے والا
کم از کم پنجاب میں آپ کے سوا اور کوئی نہیں۔ اُس میں مصروف رہیں
اور اسلام کے بیرونی حدود کو بے محافظ چھوڑنے کے خطرناک
غلطی کے مرتکب نہوں۔ خدا نے چاہا۔ تو آپ کے مخالفین کی بک
جھک چند روز میں خود بخود بند ہو جائے گی۔
میں امید کرتا ہوں۔ کہ میری گذارش آپکو ناگوار نہ ہوگی۔ اور اپنی
فرصت کے وقت اسپر غور فرما کر کوئی مناسب رائے قائم فرمائینگے
نسئال اللہ لنا ولکم التوفیق للسواء علی سبیل الرشاد۔
(راقم۔ محمد علی پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ)

(خاکسار) رسالہ مذکور کا جواب طیار ہونے کو بہت بیشک توجہ
نہ چاہئے تھی۔ مگر بموجب فرمان نبوی اتقوا مواضع التہم (تہمت کی
جگہ سے بچتے رہو) کچھ لکھنا ہی پڑا کیونکہ میرے عنایت فرماؤں نے
کئی ایک مواقع پر تو میرے کلام کے معنے غلط کئے ہیں۔ اور کئی
ایک جگہ بیجا تہمتیں لگائی ہیں۔ اور بعض جگہ خود غلطی کھائی ہے
اس لئے چند روز کی توجہ سے جواب طیار کیا گیا۔ جو عنقریب شائع
ہوگا۔ طوالت نزاع کا خطرہ یہاں بھی بعض دوستوں کو ہوا تھا چنانچہ
اُن کے کہنے سے میں نے ایک اشتہار یکم جولائی کو دیا تھا۔ کہ کوئی ثالث
منصف مقرر کیجئے۔ جو فیصلہ دے۔ فریقین منظور کریں تاکہ آئندہ
نزاع ختم ہو جائے۔ مگر افسوس کہ فریق ثانی نے تسلیم نہ کیا۔ آپکے
اس خط نے مجھپر ایک خاص اثر کیا۔ اگر شروع میں آتا۔ تو تعجب نہ
تھا۔ کہ میں بالکل اسپر عمل کرتا۔ مگر اب تو رسالہ مذکور طیار ہو گیا ہے
لیکن آپ مطمئن رہیں۔ کہ خاکسار اپنے فرائض منصبی میں کمی نہ آنے
دیگا۔ انشاء اللہ ۵

دست از طلب ندارم تا کام من برآید ۔ یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید

(نیاز مند ابو الوفاء)

# نفاق

بیروں کنم ز دل ہمہ دود نفاق را
یا گل کنم ز دست چراغ وفاق را

پہلے ہی ہیں مضمون نظم جو دشت نفاق میں ۔ مضمون بھی منتشر ہیں پر افتراق میں
انجم کا ہو زبان نظم ہوا کو فراق میں ۔ فرق آ گیا ہے آج نظام وفاق میں

رخ نفاق سے کھینچ آئی ہے گیسو دراز پہ
باندھے ہوئے کمر ہیں مضامین فراز پہ

مضمون ہم ہوں خاک کروں نفاق ہو ۔ یاں ذکر اتفاق تو بالائے طاق ہے
رجحان طبع نظم کا سو محو فراق ہو ۔ اظہار جور گردش نیلی رواق ہے

انجم کی طرح نظم کے گوہر ادہر ادہر
بکھرے ہوئے ہیں صفحۂ دل پر ادہر ادہر

مصرع ہر اک جدا ہے بہ اتفاق ہے ۔ بندش بھی آج سست ہے بوائے نفاق سے
سہے لیست کا رخ نظم بھی پائے نفاق ہے ۔ در در سخن فتور ہوا نفاق سے

کھلتے ہیں ہونٹ بند بیان پاؤ دست کو
نقطے جدا ہیں لفظ سے بالا و پست کے

طرز بیاں ہو آج سراپا فراق پر   خنداں ہے افتراق اسیر نفاق پر
پرواز کا ہے قصد جو چرخ نفاق پر   کھولا ہے مرغ فکر نے مانند داق پر

چل پھر رہا ہے خامۂ رنگیں بیاں ملا
میداں میں ہے نفاق کے اب امتحاں ملا

اے شاہباز فکر و دماغ رسا ادھر   ہو مشتغل شکار مضامین پہ آ ادھر
مضمون نفاق ہی میں اگر پڑ جا بجا ادھر   ہو جائیں صید ہو نہ کوئی دوسرا ادھر

صیاد دہر کو ہے تلاش شکار آج
مرغ سخن بھی بھولے ہیں راہ فرار آج

برہم زن وفاق دلارام ہے نفاق   پیدا کن مصائب و آلام ہے نفاق
غارت گر اخوت اسلام ہے نفاق   دور جہاں میں گردش ایام ہے نفاق

سب لوگ مبتلا ہیں مصیبت اسی کے ہیں
آلودۂ بلا و اذیت اسی سے ہیں

ہے درد دلوں میں باعث رنج و عنا نفاق   ہے ... کلاہ و کسر یہ غنا نفاق
ہے کار و بار دہر میں نقش بناء نفاق   ہے رہ نما عمارت دل کی بنا نفاق

اعراب دل - محرک تحریک غم نہیں
مفعول معروف دل کے ہیں دیکھو بہم نہیں

بے واسطہ ہو داغ دل واحد آئینہ   لبریز لام خون سے ہو لالہ زار میں
دو نوں ملینگے کیا چمن روزگار میں   ممکن نہیں ہے جو ... شانہ ...

یاں دال سے دلالت دعویٰ نفاق ہے
اور لام سے لطیفۂ ملائے طاق ہے

اُجڑا ہے کیا نفاق سے عشرت سرائے دل   آرام اس الم سے بھلا خاک پائے دل
تھا اتحاد جب کبھی حاجت روائے دل   چلتی تھی صبح و شام ہوائے ولائے دل

دل خوش تھا - جان زار تھی مسرور عیش سے
سیر جہاں بھی کرتے تھے ہم فرط عیش سے

دلہائے خلق کرتی تھی پل پل کو ہم اسیر   تھے اتفاق و لطف سے خود شاہ خوش ...
بیعت کناں تھی قوم تو تھے ہم بھی دستگیر   تھی خلق سب مرید تو ہم بھی تھے اسکو پیر

شاہنشہ زمانہ بھی گویا غلام تھے

دن رات ہم ... اونکو سلام و پیام تھے

اونچا کیا ہے دست ستم کو نفاق نے   نیچا دکھا دیا ہے کرم کو نفاق نے
دلدادۂ حسد کیا ہم کو نفاق نے   دل میں بڑھایا اور بھی غم کو نفاق نے

قدرت کہاں کہ دور کریں ہم نفاق کو
روشن کریں اگر خاک - چراغ وفاق کو

آپس میں پھوٹ ... نفاق دل   کیونکر مقام ہو گیا تیرا رواق دل
گل ہو چکی ہے روشنی اتفاق دل   چھٹا ہوا ہے دامن مہر و وفاق دل

یارب بھٹکتے پھرتے ہیں ہم لوگ سب مدام
تاریکی نفاق سے ہے روز شب مدام

دن رات ہو رہی ہیں کشت ... وارداتا   ہوتے عدالتوں میں ہیں کیا کیا مقدمات
دنیا میں اے نفاق بلا کی ہے تیری گھات   لگ گئے ترے ہی فتنۂ محشر کی چالبات

پہلے کسی کو دیا تو کسی کو رہا کیا
کس طرح ہم کہیں کہ روا ناروا کیا

ہے قوم اس نفاق سے آفت میں مبتلا   سو طرح کی بلا و مصیبت میں مبتلا
دن رات ہے جہاں کی نحوست میں مبتلا   ہے طرفہ یہ کہ پھر بھی ہے نخوت میں مبتلا

مغرور و دل پسند ادھر ہیں امیر قوم
فاقوں سے جاں بلب ہے ادھر ہر فقیر قوم

دشمن ہماری قوم تو ہم قوم کے عدو   کھوئی ہے ہم نے ایسے ہی جھگڑوں میں آبرو
کرتے ہیں اتحاد کی جو لوگ جستجو   راہ وفاق ڈھونڈھتے پھرتے ہیں چار سو

ہے حب قوم اونکو - روش انکی پاک ہے
واں اڑ رہی عداوت قومی کی خاک ہے

آپس کی اس لڑائی نے مفلس بنا دیا   اجڑا جو گھر ... تو گھر بار یک بیک بکا
نفرت ... قوم میں ... گرسوا   جنگ و جدل ... کوئی ... ہوا

وہ بدنمائی ہے کہ نیچا دکھائیے
اس کی مذلتوں کا تماشا دکھائیے

لڑنا لڑانا صبح و مسا انکا کام ہے   آفت میں ڈالدیں یہ کسیکو تو نام ہے
خرچ مقدمات میں صرفہ تمام ہے   اس صرفۂ فضول کو اپنا سلام ہے

کیا کیا خسارتیں نہ ہوئیں اس فضول سے
پھر دیکھتے ہیں سب اسے نظر قبول سے

ahmadimuslim.de

دل میں وہی ہے جوش نکما کا کم نہیں | پھر تو ہوس ہے قرض بھی مل جائے گر کہیں
اور سے خرید لیں کوئی ہم حصہ نہیں | اونچے چڑھ کے پھر دکھائیں ہم شکل ہم نگیں

شاید اس سے بھی لڑینگے عدالت میں جا کے ہم
پھر تو ہارینگے ستم نہ ہے ڈگری کو پا کے ہم

گر ابتدا میں ہار گئے ہم تو پھر اپیل | ججی میں جا کے کریں تو دینگے نئی دلیل
اور ہاں پیروی کریں بیرسٹر اور وکیل | پھر محنتانہ کی بھی کرینگے کوئی سبیل

لے لے کے قرض کھائینگے اور دیں گے اون کو بھی
خوش وقت ہم رہینگے بھی رکھینگے اون کو بھی

ہاں گر اپیل سے بھی ہوا فیصلہ خلاف | ہائیکورٹ تک مرافعہ ثانی کرینگے صاف
بیرسٹروں وکیلوں کے گھر ہو چکا اتلاف | بیٹھی ہیں کیا بحث کے لئے تا کر لیں اعتراف

ان سے ہی ہے امید کہ ہم سکو جتائیں گے
ڈگری فریق ثانی کوشش سے پائینگے

گر اس اپیل نے بھی دکھائیں مزا بیاں | اپیل پار لیا اشنٹ لوروجو ڈیشل کو بیاں
لے لے کے بار قرض کا جھیلینگے سختیاں | بڑھ بڑھ کے اور دکھائینگے ہم چالبازیاں

اس پیروی سے ہی کبھی ہٹنا نہ چاہئے
صرف خطیر سے کبھی ڈرنا نہ چاہئے

جیتا اگر مقدمہ لندن تک کیا عجب | کل ہو جہاں تا اپنا ہمارا ہے مطلب
صرفہ کثیر ہو گیا گرچہ بلا سبب | لیکن خوشی یہ ہے کہ ہوئی کامیابی اب

اب فکر ہے کہ قرض ہو سب بیش و کم ادا
ڈگری کو بیچیں یا کریں اجرا سے ہم ادا

پہلے خیال یہ ہوا ڈگری فریق پر | جاری کریں برائے حصول زمین و زر
لیکن بلا وکیل کے ممکن نہیں مفر | درخواست کیسی دیتے ہیں ہمکو نہیں خبر

اسوقت بھی ضرورت زر ہے برائے خرچ
لائیں کہاں سے حاجت زر ہے برائے خرچ

ڈگری کو بیچ دیں ہوا پیدا یہ پھر خیال | کم ہی زر ثمن سے ملجائے نقد مال
قرضہ کو ہم ادا کریں جس سے برا ہو حال | باقی جو بچ رہے اسے کھائینگے چند سال

لیکن کیا حساب تو باقی بچت نہیں
قرضہ کو سب ادا کریں اتنی سکت نہیں!

چندے تو مبتلا ہو اس میں کہ کیا کریں؟ | خود کھا لیں یا کوئی قرضہ ادا کریں

اب کیا عجب کہ قرض دہندہ جفا کریں | ہم خاک کچھ خندۂ دنداں نما کریں

ڈگری کریں گے جاری جو وہ مال و ذات پر
ہوں گی نصیب ذلتیں ہر ایک بات پر

دیوالیہ بنیں یہ خیال آخر آ گیا | چارہ نہیں ہے ہمکو بجز اسکے دوسرا
ڈگری کو پیش کر کے عدالت میں برملا | پیچھا چھڑائیں اپنا کہ ہے یہ بری بلا

پیدا کریں گے رزق کو محنت سے زور سے
کھائینگے گھر میں بیٹھ کے عزت کے طور سے

کیا کیا نفاق سے نہ اٹھائیں خسارتیں | پامال جب قوم کی ہیں سب عمارتیں
کرتے ہیں برملا وہ ہماری حقارتیں | ٹھٹھتی چلی ہیں غیر کی ہم پر حرارتیں

سب جان کے حقیر دباتے ہیں برملا
ذلت میں اپنی عمر گنواتے ہیں برملا

ملے دل کریگا قوم کی کب تک شکایتیں | طول عمل ہے عمر وہ دل کی حکایتیں
باہم ملا دو دل سے خدارا امید تیر | بنجائیں بگڑی قوم کی اب بھی جو حالتیں

بس آج اختتام پر ذکر نفاق ہو
اور ہر بشر کے دل میں امید وفاق ہو

نشاط سے یہ پاس کر کے جو سیکرٹری ہیں آپ | بیمار قوم کے لئے کوئی دوا بھی لائے
مانا یہ ہم نے آپکی سند ستم ہیں یا نہیں | دارو مریض قوم کو یاں جا بیٹھے رہے

کار آمد آپ کی نہیں اس دم مشاورت
صحت کے بعد ہی کیجئے باہم مشاورت

پہلے مرض سمجھ لیں آپ یہ ز زبان قوم | ہو جائیں آپ قوم کی ہمجانے شناس قوم
امداد ہو گی آپ سے تھا یہ گمان قوم | لیکن خیال خام تھا جو تھا گمان قوم

ہاں آپ دستگیر ہوں اسوقت قوم کے
ارشاد قوم میں پیر ہوں اسوقت قوم کے

لڑوا کے دوسروں کو اگر کچھ بڑا تو کیا | لے لے کے اپنی قوم سے گھر میں بھرا تو کیا
اسطرح نفع آپکو گر کچھ ہوا تو کیا | عاجز کو اور اپنے عاجز کیا تو کیا

پھر قوم سر بلند ہو کام ایسا کیجئے
نام آور زمانہ ہو ہر نام ایسا کیجئے

ہر قوم کو مقدمہ بازی کا مشغلہ | ہم ہوں کہ دوسروں نہیں کہ اپنا [illegible]
آبائی دولت کو بھی دیتے ہیں سب مٹا | حاصل کریں گے قوت بازو سے ہم

دن رات عیش میں رہیں اُن کا یہ کام ہو

آوازۂ حدوث اُنکو پیام ہے

دل سے ہوئے آج کہ ہیں آلام ساقیا! | اور غم فزا ہے گردش ایام ساقیا
میخانہ کھولدے یہ ستم سے ساقیا | ہوں منتظر ادہر بھی کوئی جام ساقیا

وابستہ سب امیدیں ہیں تیری نگاہ سے

امیدوار در پہ پڑا ہوں پگاہ سے

جاتا ہے تیری بزم سے ناشاد ساقیا | تاہم دعا ہے تو رہے آباد ساقیا!
ہے قوم اب نفاق سے برباد ساقیا | ہے سخت وصعب وقت کی افتاد ساقیا

ساقی وہ مے پلا کہ زمانے میں نام ہو

دور نفاق دور ہو اور یہ کام ہو

منعم ہر غفلتوں کے سبب گوش قوم کر | کیا کر رہا ہوں قوم کی صلاح نہیں خبر
ھذا الکلام اطیب من لیفہ الشکر | نوان اکادوان صلاح سید مائی ماسٹر

Livein doordin warld

Said my master

ہاں اے صبا بگویہ جہاں این پیام ما

بشنو بگوش ہوش و خرد این کلام ما

راقم

فرصت اگر جو فکر زمانہ سے پائیں گے | (الیتیم)
رنگ اتفاق قوم کا ہر سو جمائیں گے |

# تقریظات

**برق اسلام بر ترک اسلام** - یہ وہی کتاب ہے جسکا مدت سے اشتہاری اعلان کیا جاتا تھا - اس کے مضامین کی بابت اس سے زیادہ کیا کہا جاوے کہ انوار الاسلام سیالکوٹ کے کہنہ مشق اڈیٹر کے قلم کا نتیجہ ہے جسکی طرز تحریر سے ناظرین آگاہ ہیں - ترک اسلام کے ایک سو پندرہ سوالوں میں سے ۳۰ سوالوں کے جواب سردست حصہ اول میں دئیے گئے ہیں - اس کے ساتھ ترک وید کا ایک حصہ لگایا گیا ہے - مگر افسوس کہ ۲۰۰ صفحوں کی تعداد کو محدود رکھنے کے لئے خط بہت ہی باریک کرایا گیا - جس سے کتاب کے مضمون کا لطف جاتا رہا - قیمت ۴؍ - دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ سے ملسکتا ہے -

**فتح الموحد** - اس کتاب میں مصنف علام نے مجلس مولود شریف کی تاریخ اور اوس کا نشو و نما پانا اور رواج پھر اس کی شرعی تحقیق نہایت بسط سے کی ہے - جس کی نظیر کسی اور کتاب میں شاید مشکل سے ملے قیمت عہ - جو کسی قدر زیادہ ہے ہماری درخواست ہے - کہ اگر نہیں تو محصولڈاک وغیرہ خرچ اسی میں محسوب کیا جاوے - پتہ مولوی عبد الخالق خان حنفی موحد مقام بریلی -

**فیصلہ قرآنی - تکذیب قادیانی** - مضمون نام سے ظاہر ہے مرزا صاحب قادیانی کے خیالات کی تردید ہے مصنفہ حکیم حافظ محمد الدین صاحب اسٹیشن کاہنا کچھ ضلع لاہور قیمت ۸؍ - ہماری رائے میں مصنف موصوف نے چونکہ بغرض تجارت تصنیف نہیں کی - اس لئے قیمت میں کمی کردیں - تو بہت مناسب ہو کل صفحات ۹۲ ہیں -

---

بابو **عبد الغفور** (دہرمپال) پر فوجداری مقدمہ کرنے کی اجازت صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی سے مانگی گئی - اونہوں نے بغرض منظوری گورنمنٹ پنجاب کے پاس بھیجدی ہے (کرزن گزٹ ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء دیدہ باید - ہماری رائے اس بارہ میں کچھ بھی ہو بہرحال اہالی دہلی نے جو کچھ کیا ہے - سوچ سمجھکر ہی کیا ہوگا - تاہم ہم اس سے خوش نہیں - کہ عبد الغفور مذکور کے ترک اسلام کی متعدد جوابات ہونے کے بعد قانونی کارروائی ہونے سے آریوں کا یہ عذر رہا - کہ مسلمان جواب دینے سے عاجز ہیں اس لئے سرکار میں دوڑتے ہیں بلکہ مسلمان جیسے کہ اپنے علم سے کام لیتے ہیں قانون سلطنت سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں - گو ہم کسی وجہ سے اسکے

---

**مباحثہ نگینہ** - نگینہ میں جو جو رسالے ہے جن صاحب کو ضرورت ہو - وہ حکیم ارتضے علی صاحب مقام نگینہ ضلع بجنور سے خط وکتابت فرماویں +

ahmadimuslim.de

# فتوے

**سوال نمبر ۱** - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولی میت نے ایکبار نماز جنازہ کی بعض لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ اور دوسرے سب لوگوں کے ساتھ بامامت شخص آخر نماز جنازہ پڑھی۔ تو یہ تکرار نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں۔ اور اگر ولی اس مسئلہ سے ناواقف ہے اور بسبب اصرار کسی عالم کے اوسنے دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ تو وہ گنہگار ہوگا۔ یا وہ عالم یا دونوں یا کوئی نہیں۔

**سوال نمبر ۲** - نماز جنازہ تین روز تک متواتر جائز ہے یا نہیں۔ حدیث و فقہ سے مدلل جواب تحریر فرمادیں؟

**سوال نمبر ۳** - فی زماننا جو مروجہ خطبہ [illegible] پڑھا جاتا ہے اس کے جواز کی کیا دلیل ہے؟ (ایک طالب العلم از مدرسہ احمدیہ آرہ)

**جواب نمبر ۱** - نماز جنازہ میت کے لئے دعا ہے [illegible] ہے حدیث شریف میں ہے اخلصوا له بالدعاء - پس دعا اگر متعدد دفعہ کی جاوے تو کیا منع ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازہ تین روز تک پڑھا گیا صاحب ہدایہ نے کہا ہے۔ کہ ایک دفعہ پڑھنے سے فرض ادا ہوگیا۔ اور نفل مشروع نہیں۔ مگر اس پر کوئی آیت یا حدیث دلیل نہیں لاسکے بلکہ شراح ہدایہ کو آنحضرت کے جنازہ کی بابت بہت کچھ تکلف کرنا پڑا۔ جو خواہ مخواہ کا بوجھ اپنے ذمہ لینا ہے اور اگر یہ بات محقق ہوجائے کہ تعدد نماز جنازہ منع ہے۔ تو صورت مرقومہ میں ولی میت کو گناہ نہیں کیونکہ وہ عامی ہے اس نے ایک عالم کے کہنے سے کام کیا ہے۔ فمذہبہ مذہب مفتیہ۔

**جواب نمبر ۲** - اس کا جواب آگیا۔

**جواب نمبر ۳** - خطبہ میں وعظ کہنا سنت ہے حدیث شریف میں ہے کان یقرء القرآن ویذکر الناس (مشکوۃ) یعنی آنحضرت خطبہ میں قرآن شریف پڑھکر لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے درمختار میں ہے یکرہ تکلم فیها الا لامر بمعروف لانه منه یعنی خطبہ میں بات کرنا منع ہے سوائے امر معروف یعنی وعظ و نصیحت کے کیونکہ یہ اسی خطبہ میں داخل ہے۔ ہدایہ میں ہے لو خطب قاعدا او علی غیر طہارۃ جاز لحصول المقصود - کفایہ شرح ہدایہ میں اس مقصود کی تشریح کی ہے وہو الوعظ والتذکیر مفصل بحث رسالہ اہل حدیث کا مذہب میں ملاحظہ ہو۔

**سوال نمبر ۴** - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جہاں بیماری مذکور ہو۔ وہاں سے بھاگ کر دوسرے شہر یا ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں یا ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانا جائز ہے یا نہیں اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ کتب تاریخ مثل ابن خلدون وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت ابو عبیدہ کو ملک شام کیطرف سپاہ سالار کرکے حضرت نے روانہ فرمایا۔ جب فوج مرسلہ وہاں پہنچی۔ تو وہاں مرض وبا پڑی اور حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی آپ نے سپاہ سالار مذکور کو فرمان لکھا کہ جس جگہ تم ہو۔ وہ جگہ مرطوب ہے فوج کو لیکر پہاڑ کی طرف چلے جاؤ۔ مگر اونہوں نے اوس پر عمل نہ کیا۔ اور فوت ہوگئے۔ پھر اون کی جگہ اُن کا بیٹا سپاہ سالار ہوا۔ پھر حضرت عمر نے اوسکو بھی فرمان سابقہ پر توجہ دلائی۔ مگر اُس نے بھی عمل نہ کیا آخر وہ بھی فوت ہوگیا۔ پھر اُن کی جگہ ایک اور صحابی سپاہ سالار ہوئے۔ پھر اون کو اوہی فرمان کی طرف امر ہوا۔ لیکن اونہوں نے اوس پر عملدرآمد کیا۔ اور فوج کو پہاڑی پر منتشر کیا۔ اس سے بیماری رفع ہوگئی۔ کیا یہ روایت صحیح ہے یا نہ اور اس روایت سے لوگ مستند ہوکر بیماری کے مکان سے مفرور ہونا جائز جانتے ہیں اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ جیسے اور دوائی ہر مرض کیلئے کیجاتی ہے۔ اسی طرح آب و ہوا کا بدلنا بھی ایک دوا ہے اور یہ بھاگنا ہمارا بدلانا آب و ہوا کا ہی جواب اس کا ساتھ دلائل قویہ کے بالتفصیل عنایت فرماویں تاکہ عوام الناس کے شکوک رفع ہوں (راقم خریدار [illegible])۔

**جواب نمبر ۴** - مرض طاعون سے بھاگنا منع ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی زمین میں طاعون پڑے۔ تو وہاں سے نہ بھاگو۔ ابن خلدون میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ کو حکم بھیجا تھا کہ کسی اونچی جگہ پہ چلے جاؤ۔ اونہوں نے ابو موسیٰ کو مناسب جگہ کی تلاش کیلئے مقرر کیا

ahmadimuslim.de

مگر اس جگہ جانے سے پہلے ہی فوت ہو گئے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں۔ کہ اوسوقت اوس جگہ پر طاعون بھی تھا۔ ممکن ہے کہ اوس شہر میں طاعون ہو۔ مگر چھاونی میں جہاں ابوعبیدہ کی فوج رہتی تھی طاعون نہ ہو۔ مگر احتیاطاً حضرت عمرؓ نے نقل مکانی کا حکم دیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ کو بھی اوسوقت تک اس حدیث کا علم نہ ہو۔ چنانچہ اسی صفحہ ابن خلدون پر جہاں ابوعبیدہ کے نام حکم جاری کیا گیا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ ایکدفعہ سفر میں تھے جہاں کا قصد تھا۔ وہاں طاعون کے ہونے کی خبر آئی۔ تو آپ نے مشورہ کیا۔ کہ کیا جاویں چنانچہ واپسی کی رائے حضرت عمرؓ کو پسند آئی۔ اس پر عبدالرحمن بن عوفؓ نے حضرت عمرؓ کو یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جہاں طاعون ہو وہاں نہ جاؤ۔ نہ وہاں سے نکلو (ابن خلدون بقیہ جزء ثالث صفحہ ۲۱۴)

اس سے غالب گمان ہوتا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے جس وقت انتقال مکانی کا حکم ابوعبیدہ کو دیا تھا۔ اوسوقت تک اس حدیث کی خبر آپکو نہ ہوئی ہوگی اور یہ ممکن ہے۔ اسلئے حدیث مذکور کا حکم صحیح ہے اوس کو خلاف نہیں چاہئے۔ ہاں صفائی مکان و لباس نہایت ضروری ہے ایسا ہی یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ ابوعبیدہ نے حضرت عمرؓ کا حکم نہ مانا۔ امیرالمومنین کے حکم کی تعمیل نہ کرنا مسلمانوں کا کام نہیں۔ بلکہ اسی وقت ابوعبیدہ نے مکان مناسب کی تلاش کے واسطے ابوموسیٰ کو حکم دیدیا تھا۔ مگر خود انتقال کر گئے۔

**سوال نمبر ۵۔** ایک شخص مرگیا۔ اس کے تین بھائی حقیقی اور دو لڑکیاں اور عورت اوس کی زندہ ہے ان کے کس طرح حصے ہونگے

(محمد پناہ خریدار اخبار)

**جواب نمبر ۵۔** ۲۴ عدد پر حصہ ہو کر ۳ بیوہ کو ۱۶ لڑکیوں کو باقی تینوں بھائیوں کو ملینگے۔

**سوال نمبر ۶۔** ایک شخص حج کو جانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی والدہ اسکو روکتی ہے۔ اب شخص مذکور کیا کرے؟

**سوال نمبر ۷۔** کوئی شخص اپنی بیٹی کے نکاح پر داماد سے روپیہ لیسکتا ہے۔ تو ہندوؤں اور ایسے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟

**سوال نمبر ۸۔** بے اختیار وسواس جو دل پر گزرتے ہیں اونپر بھی مواخذہ ہوگا؟ حالانکہ ہم اونکو برا بھی جانتے ہیں۔

**جواب نمبر ۶۔** والدہ کو بھی ساتھ ہی حج کو لیجاوے۔ اگر وہ اسپر بھی راضی نہ ہو۔ تو اس کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرے حدیث شریف میں ہے لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق یعنے خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں۔

**جواب نمبر ۷۔** بیشک لے لینا جائز ہے ہندوں کا دستور ہے۔ کہ نہیں لیتے۔ بس یہی فرق ہے۔ اور جو لے لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایسے امور میں فرق کرنا جائز نہیں۔ اسکو ضد کہتے ہیں حدیث شریف میں ایک دفعہ صحابہ نے عرض کیا۔ کہ حضرت ہمیں تو قرآن مجید میں حکم آیا ہے۔ کہ عورتوں سے حیض میں علیحدہ رہا کرو۔ اسپر یہودی کہتے ہیں۔ کہ محض ہماری مخالفت کے لئے یہ حکم بنایا گیا ہے افلا نخالفھن یعنے کیا پھر ہم پوری طرح ان کی مخالفت نہ کریں۔ کہ اون سے جماع بھی کر لیا کریں آپکو سخت رنج آیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ ناحق کی ضد مت کیا کرو۔

**جواب نمبر ۸۔** بے اختیار وسواس جو گذرتے ہیں۔ اونپر مواخذہ نہیں۔ بلکہ اگر انکو برا سمجھتا ہے۔ تو اس کی بابت حدیث شریف میں صریح الایمان کا لفظ آیا ہے ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ ہمارے دلپر ایسے خیالات آتے ہیں۔ کہ ہم اونکا ظاہر کرنا ایسا برا سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری زبان آگ سے جل جائے تو اچھا ہے۔ اوسپر آپ نے ارشاد مذکور فرمایا۔ کہ یہ تو صریح ایمان کی علامت ہے۔

**سوال نمبر ۹۔** نماز میں خیال کس طرف رکھے اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ خیالات یکسو ہوں۔

**جواب نمبر ۹۔** حدیث شریف میں آیا۔ کہ جب بندہ الحمد للہ کہتا ہے۔ تو خدا اسکے جواب میں حمدنی عبدی کہتا ہے۔ اسیطرح جب الرحمٰن الرحیم کہتا ہے۔ تو خدا جواب دیتا ہے۔ پس ہر لفظ کو جو منہ سے نکالے۔ دل میں خیال رکھے کہ خدا نے مجھکو یہ جواب دیا ہے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ لمعات میں لکھتے ہیں کہ اسطرح سے نماز پڑھنا دل پر ایک خاص اثر پیدا کرتا ہے۔ واللہ ولی التوفیق

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**پنجاب** میں ۱۰ ضلعے ۸۰ تحصیلیں اور پانچ دیسی ریاستیں اب تک طاعون سے آلودہ ہیں (مرزا قادیانی سے پوچھو)

**امیر کابل** نے ڈھکہ میں ایک مسلح سرائے بنانے کا حکم دیا۔

**مرزا صاحب قادیانی** کا مقدمہ گورداسپور میں جاری ہے ۲۲ جولائی تاریخ مقرر ہے

**نو اح** کائیننگ میں پوری شکست کھا کر بھی روسیوں نے ایک دوسری لڑائی کی رو میں بھی نیچا دیکھا۔

**خواجہ حسن نظامی** دہلوی بقول پیسہ اخبار فوت ہو گئے تھے۔ اب بقول وکیل امرتسر زندہ ہو گئے کیا مرزا صاحب مسیح قادیانی کا معجزہ ہے

**بقول** جنرل اکمیہ لڑائی دوپہر کو بند ہو گئی تھی۔ لیکن روسی توپخانہ بند نہ ہوا بلکہ جاری رہا۔

**تعاقب** کرنے والی جاپانی فوجوں پر روسی توپخانہ گولے برساتا تھا۔ ۳ بجے وہ بھی خاموش کیا گیا۔

**اس** لڑائی کے نقصانات ہنوز زیر حساب ہیں پانچ روز تک جنگ رہی تھی۔

**جاپانی** فوج کے ایک اعلے افسر کو ران میں گولی لگی ہیں۔ گو بندرگاہ ابھی پورٹ آرتھر سے براہ راست خبر بالکل بند ہے۔ جنگ [illegible] گئی دن ہو گئے ہیں۔

**کہتے** ہیں روس کی ۴۰ ہزار نہیں بلکہ لاکھ سے زیادہ فوج پورٹ آرتھر میں محصور ہے۔ مضبوط ہے۔

**وہ** تین ماہ تک بافراغت کاٹ سکتے ہیں کمک کے امیدوار ہیں جو طرح پر توڑ سے توڑ کا جوڑ ہے۔

**چیفو** سے خبر آئی۔ ۱۹ ار شام کو پورٹ آرتھر کی طرف دو مہیب آوازیں سنائی دیں۔ سب چونک پڑے

**سلطان المعظم** نے حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ آئندہ سے جامع مسجدوں کے اماموں۔ موذنوں اور دیگر تمام خدام کی تنخواہیں ٹھیک وقت پر ملا کریں۔ (غنیمت ہے)

**نواب صاحب** رامپور کربلا سے معلے وغیرہ کی زیارت کو جاتے ہیں۔ ہمراہی ۵۰۰ ہیں۔ (کیمل؟)

**لاہور** کی وہ خوبصورت مسجد کہ جسمیں مدت تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کا دفتر رہا اور جسکو لارڈ کرزن کے خاص حکم سے ریل والوں نے خالی کر دیا۔ اب مسلمانوں کو پوری طور سے دیدی گئی۔ مسلمانوں نے اس مسجد میں قالین اور جانمازیں عمدہ طور سے بچھا دی ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد جولائی کو جمعہ کے روز اس مسجد میں مسلمانوں نے سب سے اول نماز جمعہ ادا کی۔ ریلوے کے ۸۰۰ مسلمان ملازم جمعہ کی نماز میں اس مسجد میں موجود تھے نماز جمعہ کے بعد تمام مسلمانوں نے لارڈ کرزن کے لئے دعا خیر مانگی جنکو حکم کی کوشش سے یہ مسجد مسلمانوں کو واپس ملی۔ اس مسجد میں امام اور موذن روزانہ پنجوقتہ نماز پڑھانے کے لئے مسلمانوں نے مقرر کر دئے مسجد کے احاطہ میں ایک بہت بڑا کنواں اور ایک حوض بھی نکل آیا ہے

**نگینہ** کے آریہ اور مسلمانوں کے مباحثوں کے نتیجہ میں اس ہفتہ اور خوشخبری ہے۔ کہ ایک صاحب نے جو ۳۰ سے زیادہ پنشن پاتے ہیں مع لڑکے صاحبزادے اور صاحبزادی کے اسلام قبول کیا۔ آپ رڑکی کے رہنے والے ہیں (سراج الاخبار)

**لارڈ کچنر** کمانڈر انچیف نے ہندوستان میں فوج کی ازسر نو تقسیم کرنے کی جو تجویز کی ہے کہ جسکے موافق زیادہ تر فوج سرحدی مقامات پر رکھی جاوے گی اور بہت سی چھاونیاں نئی قایم ہوں گی اور بعض پرانی چھاونیاں چھوڑ دی جاینگی۔ اس تجویز پر آجکل انگلستان کی ڈیفنس کمیٹی غور کر رہی ہے۔ ڈیفنس کمیٹی بہت احتیاط کے ساتھ اس تجویز کی ایک ایک بات پر خیال کرے گی۔ ہندوستان میں فوج کی از سر نو تقسیم کرنے کی تجویز کے موافق گورہ فوج کی عظیم تعداد موسم گرما میں پہاڑیوں اور سرد مقاموں میں نہ بھیجی جایا کرے گی۔

**ڈاکٹر لسٹی** کا نٹ چٹرجی کی بابت جو حال میں بمقام حیدرآباد مشرف باسلام ہوئے ہیں گرجین لکھتا ہے کہ آپ بنگال میں ایک ممتاز فاضل ہیں انگریزی بنگالی سنسکرت۔ عربی۔ فرنچ۔ سندی اور جرمن زبانوں میں اعلی قابلیت رکھتے

# اشتہار بشارت آثار

## مجموعہ کتاب قیام اللیل

جس میں تراویح کی تحقیق بہت عمدہ طور پر زمانہ قدیم سے درج ہے چھپی ہے کاغذ عمدہ خط عمدہ قیمت، کاغذ سفید صرف ۱۲ آنے حنائی صرف ۱۰ دیکھنے کے قابل ہے۔ یہ ایک کیا چیز ہے۔ ایسی عمدہ غیر متبرقہ نعمت کے سامنے۔ لاریب جس نے نہیں دیکھی۔ وہ دیکھکر افسوس کریگا کہ میں اسکو پہلے کیوں نہیں دیکھا۔ مصنف اس کا امام بخاری کا ہمعصر زمانہ ہے اس نے ۲۹۴ھ میں وفات پائی ہے الحسب ان کے جنہوں نے یہ کتاب چھپوائی۔ اور پھر جنہوں نے یہ کتاب خریدی۔ لوگو! ایسی کتابوں کو خریدو۔ جو موجب رضاء الٰہی ہیں۔ اور موجب وصول جنت ہیں۔ اللھم انی اسئلک الجنۃ وما قرب الیھا من قول او عمل واعوذ بک من النار وما قرب الیھا من قول او عمل الٰہ الحق آمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین والسلام

نوٹ:۔ اس کتاب کے سوا اور ہر قسم کی کتابیں مطبوعہ مصر واستنبول وغیرہ عربی فارسی اردو بیٹھے بٹھائے ایک کارڈ لکھ کر ہر کتاب مطلوبہ ارسال خدمت کیجاتی ہیں فقط۔ پتہ یہ ہے۔

حافظ عبد السلام مالک کتب خانہ اسلامیہ اندرون بوہڑ دروازہ شہر ملتان

---

## نوٹس

مجھکو کتابوں کا بڑا شوق ہے۔ کتب فروش نمونے اور فہرستیں میرے پاس بھیجا کریں۔ تو پسندیدہ کتاب منگوایا کرونگا۔

المشتہر

مولوی سیلمان ابو الفضل شاہ عباسی اسٹیشن باترانی تحصیل ضلع لاڑکانہ سندھ

---

# عجیب ادویات

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں۔ کہ روزانہ ڈیوٹی وکثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے۔ جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہوجاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ جریان سرعت انزال رقت سلسل البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں عہ

روح دافع بخارات نوبتی تجربہ، موجہ تہیہ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تجربہ موجہ تہیہ وغیرہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کررہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاسکتے ہیں قیمت ۱۲ آنے

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہوچکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوتیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی وقوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے مثل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو اس کی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کرنے کی قیمت شیشی ایک اونس ۸ دو اونس عہ

جوہر مصفی خون قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں عہ فسادات خون تر وخشک خارش۔ خنازیر۔ سبجگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتیں ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویات انگریزی ویونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

---

حسب فرمائش مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

:— رجسٹری نمبر ۳۵۲ —:

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد للہ

اہل حدیث

امرتسر ... ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

[illegible]

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـہ
والیان ریاست سے ... ـہ
روسا اور جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ـہ
قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا نہ جاوے گا

[illegible]

## وعدہ

آج کے پرچہ کے ساتھ اشتہارات ارسال ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے دوست اور اہل حدیث کے قدردان ان اشتہاروں کو اپنے دوستوں اور باذوق احباب تک ضرور پہنچاویں گے اور مسجدوں اور عام گذرگاہوں میں لگوا دیں گے اور اگر اشتہاروں کی اور ضرورت ہو۔ تو طلب فرماویں۔

نمبر سابق میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ جن لوگوں کو آپ ایسے اخبار کا مذاق کا سمجھیں۔ اُن کی فہرست بھیجیں کے نام نمونہ ... سب کو دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید کہ بہت جلد ہی توجہ فرماویں گے + (مینیجر)

# مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ پتر

اخبار پرچارک امرتسر نے مباحثہ کی کیفیت شائع کی۔ مگر افسوس کہ باوجود تبادلہ اہلحدیث کو کوئی پرچہ نہ بھیجا۔ خود تقاضا کا لکھا۔ تو وہ بھی ہضم کر گئے۔ کوفیت دے کر بھیجا۔ تو جواب ملا کہ پرچہ نہیں رہا۔ لیکن اصل وجہ یہی تھی کہ ماسٹر آتمارام جی نے حسب معمول آریہ سماج راست بیانی سے سخت عداوت کر کے کیفیت لکھی تھی۔ اس لئے اونہوں نے سوچا کہ اہلحدیث کی نظر سے گذرنا خیر نہیں یہ آریہ سماج کی قدیمی عادت ہے۔ کہ مباحثہ میں شکست اٹھا کر بیرونی دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے غلط واقعات شائع کیا کرتے ہیں۔ جس کی زندہ مثال ایک تو مباحثہ دیو ریہ ہے۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور شہرت یافتہ لیکچرار اور معزز ودوان پنڈتان نے منہ کی کھائی۔ اور ندامت دھونے کیلئے آخری جب حسب قرار داد مباحثے کے پرچے پوری ہو گئے تو اندر لیہ پریذیڈنٹ ایک رقعہ پیش کر دیا۔ کہ مباحثہ جاری رکھا جائے۔ اسپر اہل اسلام نے کہا۔ کہ حسب شرائط مباحثہ بخیر وخوبی تمام ہو چکا ہے۔ پس ہمارے مہاشہ جی کو بات مل گئی۔ جھٹ سے اپنی کتاب مباحثہ کے صفحہ ۱۰۹ پر لکھ مارا۔ کہ مولوی صاحبان کا مباحثہ جاری رکھنے سے صاف انکار۔ حالانکہ یہی مہاشہ جی اسی کتاب کے صفحہ ۲۲ پر شرائط میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک مضمون پر پانچ پانچ تقریریں ہوں گی۔ کہئے مہاراج جب علمائے کرام نے اس شرط کے مطابق پانچ پانچ تقریریں پوری کر دیں اور ان میں بفضلہ تعالی آریوں کو کامل شکست ہو چکی۔ اور ثابت ہو چکا کہ آریہ مت میں بجز ایک نعمت غیر مترقبہ نیوگ کے کوئی فضیلت نہیں۔ تو پھر ناحق تو ضیع اوقات کیوں کرتے ہو۔ اسی طرح مباحثہ نگینہ میں مہاشوں کو جب بڑی عزت سے شکست ہوئی۔ ایسی کہ دس منٹ میں آپ اپنی مقررہ شرائط الہام کو ثابت نہ کر سکے۔ تو اخباروں میں مشہور کر دیا کہ مولوی صاحبان نے تین روز پہلے ہی مباحثہ بند کرنے کی درخواست کر دی۔ کیونکہ مباحثہ ۷ا جون تک تھا اور ۱۴ ہی کو ختم کر بیٹھے (دیکھو اخبار ست دھرم پرچارک جہرنہار ورسہ ص)

حالانکہ اسی اخبار مورخہ ۳۰ جیٹھ صفحہ ۱ پر مباحثہ کا اشتہار سکرٹری آریہ سماج نگینہ کی طرف ہے کہ مباحثہ ۵ جون سے ۱۴ تک رہیگا۔ کہئے مہاراج اس سیاہ جھوٹ کا کیا علاج! با خبر یہ تو بیرونی دلائل ہیں جن سے آریوں کی ہزیمت اور شکست فاش کا ثبوت ملتا ہے اب تو خاص اندرونی شہادت :-

اخبار مباحثہ بدایوں میں سوامی درشنانند نے نگینہ کے مباحثہ پر ریویو کیا ہے۔ مگر افسوس کہ آپ آریہ سماج کی حمایت میں ایسے مدہوش ہے کہ اونکو خبر تک نہیں۔ کہ میں آریوں کے خلاف کہہ رہا ہوں یا تائید کر رہا ہوں۔ بحیثیت ریویو نویس آپکا فرض تھا۔ کہ واقعات اور فریقین کی تحریروں اور تقریروں کی شرح کر کے اون کا حسن و قبح بتلاتے مگر اونہوں نے کیا تو یہ کیا۔ کہ خود مدمقابل بن بیٹھے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی آریہ سپیکر (ماسٹر آتمارام جی) کی تقریریں کو قابل قبول نہیں جانتے۔ شائد اسی لئے وہ عین جلسہ سے نکل گئے تھے آپ نے پہلا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی کمزوری محسوس کر کے وید و نپر اعتراض کرنے شروع کر دئے جبتک تعریف الہام کا فیصلہ نہ ہو لیتا۔ کسی فریق کا حق نہیں تہا۔ کہ دوسرے کی کتاب پر اعتراض کرتا۔

جناب من! بہت ٹھیک ہے مگر معاف رکھئے یہ غلطی بھی آریہ مباحث سے ہوئی کہ اس نے قبل از تصفیہ قرآن شریف پر اعتراض کرنا شروع کر دیا وہ پہلے کہتا کہ کمزوری ہے یا نہیں؟ ہاں مسلمان مباحث کا حق تہا۔ کہ تعریف الہام کا جتنا حصہ صحیح ہو۔ اوسے تسلیم کرے اور باقی کی صحت کا مطالبہ کرے۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا تھا۔ کہ الہام کی تعریف میں جتنے اجزا صحیح قابل قبول تھے اون کو تو تسلیم کیا۔ باقی پر سوال اور مطالبہ کیا۔ کہئے اکیا غلطی کی ہاں جب آریہ سپیکر اپنی غلط بیانی ہی پر مصر رہا تو اہلحدیث نے تنبیہ کرنے کی غرض سے اوسکی تعریف کے لحاظ سے اعتراض کیا۔ کہ اگر تم اس تعریف کو صحیح جانتے ہو۔ تو اس تعریف سے خود وید بھی الہامی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپنے یہ قید لگائی ہے۔ کہ الہام شروع دنیا سے ہو۔ حالانکہ ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ تم پہلے بزرگوں کی چال چلو۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا

ahmadimuslim.de

ہے۔ کہ دہریہ شروع دنیا سے نہیں ہیں۔ یہ سوال بیجا تھا۔ تو آریہ سپیکر کا فرض تھا۔ کہ فوراً اسکو بیجا کہتا۔ نہ کہ جواب کی طرف متوجہ ہوتا۔ اور پھر جواب بھی ایسا جسکو آپ بھی کہتے ہیں۔ کہ ماسٹر جی کے جوابات سے مولوی صاحب کی تشفی نہ ہوئی۔

(باقی دارد)

# قرآن کی شکایت اہل قرآن سے

یوں تو خدا نے مجھے تمام عالم پر فخر دیا ہے۔ اور میں خود مفخر عالم ہوں۔ ہر ایک شخص کو میرے ہی باعث عزت ہے۔ مصحف عزیز میرا نام ہے۔ احترام ہے اور کیوں نہ ہو کہ میں ہی خاص کلام پاک ملک العلام ہوں۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید میری ہی صفت خاص ہے۔ انا انزلناہ آیتہ کرنیہ ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ سے مجھے انجیل شریف پر غبطہ ضرور تھا۔ کہ دنیا میں اوسکے اہل تو موجود ہوں۔ اور میرے اہل مفقود و اہل مفقود اس چودہ سو برس کے زمانہ میں بھی کوئی میرے اہل خاص کے نام سے پیدا نہ ہوا۔ اگرچہ قیامت سے قبل خدا نے اہل قرآن پکارے جانے کا وعدہ اہل ایمان سے فرمایا۔ وہ آیتہ یوم ندعوا کل اناس بامامہم سے ظاہر ہے۔ اس میں بھی مفسرین نے میرے سہیم و شریک کر دیئے۔ کسی نے آئمہ اطہار کو کسی نے رسول اکرم کو کسی نے آئمہ فقہا کو کسی نے ملل و نحل کو کسی نے امہات کو کسی نے مجھکو بھی لیا لیکن میری خوشی یہ تھی۔ کہ اس دنیا میں ہی میرے اہل پکارے جانے کا استحقاق کسی کو حاصل ہو۔ اگرچہ اہلحدیث اہل تقلید اہل تجوید اہل تاویل اہل کلام وغیرہ وغیرہ سب ہی میرے خادم ہیں۔ اور میں سب کا مخدوم لیکن خاص اہل قرآن پکارے جانے کا شرف انمیں سے کسیکو بھی حاصل نہیں ہوا۔ اور ان میں سے کسی نے بھی اپنے واسطے یہ لقب مبارک پسند نہیں کیا۔ بارے اس چودھویں صدی میں ایک گروہ چکڑالوی نے اپنے حق میں خاص اس پیاری لقب کو پسند کیا اور اپنے گروہ کا نام اہل قرآن کر کے مشہور کیا۔ ہرچند کہ یہ آرزو مدت دیرینہ تو بر آئی۔ لیکن افسوس ہے کہ

میرے اس اہل نے میرے چودہ سو برس کے رفیق و ہمدم کو مجھ سے جدا کر دیا اور مجھ میں اور میرے حبیب میں باہم جدائی ڈالدی۔ حالانکہ میرے مالک صاحب نے مجھے آیات اللہ اور میرے ہمدم کو الحکمت کا خطاب عطا کیا تھا اور ہر جگہ میرا اور میرے حبیب کا باہم ساتھ کر دیا تھا یعنے انحضرت خاتم رسالت کے طریقہ انیقہ کو اسوہ حسنہ فرما کر میرا ہمدم اور رفیق و خادم میرے غوامض کا منکشف میرے حقائق کا محقق میری دقائق کا مدقق میرے اجمال کا مفسر میرے حالات کا مبین۔ میری تعریف کا معرف میری خوبیوں کا مظہر وغیرہ وغیرہ کر دیا تھا۔ خیر یہ شکایت تو بجائے خود ہے سر دست مجھکو بہت بڑی شکایت اہل قرآن سے یہ ہے کہ باوجود میرے اہل ہونے کے اور اہل قرآن کہلانے کے آج تک اونہوں نے اون افترا پردازوں کی نسبت (دیانند و غیرہ) کارہ و عادی سمجھے گروہ آریہ نے غلط ملط میری نسبت کئے اور میری عمدہ تعلیم کو برا کر کے پبلک پر ظاہر کیا، کچھ بھی لکھا اور میری بریت نہ کی۔ بلکہ اولٹا میرے رفیق و ہمدم (یعنے حدیث) پر وہ وہ دریدہ دہنی کی اور الزامات قائم کئے۔ کہ الامان والحفیظ جو کسی آریہ و دیانندی و عیسائی سے بھی ایسی امید ہو سکتی تھی اور غضب یہ کہ میرے ہی نام کی اور میری ہی اشاعت کے رسالہ میں جس میں اپنے خدام کا قدرداں ہوں اور رسالہ گذارا بھی کہ اونھوں نے میری حمایت متعدد رسائل لکھے اور میرا بول بالا کیا۔ اور میرے دشمنوں کا منہ ..... کیا۔ اگرچہ وہ اپنے میرے خدام اپنے کو اہل حدیث یا اہل تقلید وغیرہ کر کے مشہور کرتے ہیں میں اون سب کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں اور قیامت کے روز اونکو اپنی شفاعت کی امید والا رہوں خاص کر میرا افرخام صاحب اعلام مرد میدان وفا ترک اسلام اہل الرشادہ اللہ مولوی فاضل امرتسری اور صاحب ترک اسلام مولوی عبد الحمید صاحب پانی پتی اور ایڈیٹر انوار الاسلام اور برادر کرنیل السلام قاضی غلام امیر صاحب۔ صاحب اسلام اور اور محقق حق مولوی عبد الحق صاحب تفسیر حقانی نے میرے بدخواہوں کو اچھی گو از کے داستے منہ توڑ جواب دیا۔ کاش میرے اہل بھی اس طرف توجہ کرتے اور اپنے سے اس بار کو ٹالتے۔ لیکن کیونکر ممکن ہو اور تو میرے ہی دوستوں سے خلاف و جنگ ہے گروہ منکرین سے مجھے کیا امید ہو سکتی ہے۔ کہ اون کے نزدیک تو میں قرآن صامت

ہوں - لیکن اون کو یاد رہے کہ میں اور عترت یعنے اہل بیت ہم پایہ ہیں میری مدد عین اہلبیت کی معاونت ہے ؎

ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

(واقعہ قرآن شریف) (لقلم - ممتاز احمد از بنارس)

(اہلحدیث) اصل نیابت نبوت تو یہی تھی کہ قرآن شریف کی تبلیغ کفار میں ہو - ان کے شکوک و اعتراضات رفع کئے جاویں - مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی سے ان کے علما ایسے بھی ہیں - جو نہ خود یہ کام کر سکتے ہیں نہ اس کو مستحسن جانتے ہیں ؎

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

## بدعتی کی امامت

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پرچہ اخبار اہلحدیث ۱۰ جولائی میں چند سوالات مع جوابات میری نظر سے گذرے جنمیں سے چند جواب بندہ کی فہم کے موافق غیر صحیح معلوم ہوتے ہیں - لہذا یہ جواب مع سوال درج اخبار فرماکر مشکور و ممنون فرمائیگا

سوال (۱) بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟ **الجواب** - مجیب صاحب نے تو اسپر گول گول بیان کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز گاہے گاہے ادا کرنا جائز ہے - مگر بدعتی کو امام مسجد بنا لینا جائز نہیں - بلکہ صحابہ کرام نے بدعتی کو مسجد سے نکال دیا ہے - چہ جائیکہ اسکو امام مسجد مقرر کیا جاوے - بہت دور بات ہے - اور حدیثوں میں تو خود موجود ہے - کہ بدعتی کا روزہ نماز وغیرہ کوئی شے قبول نہیں - پس ایسے لوگوں سے احتیاط چاہیے - سوال (۲) اسطرح کا درود پڑہنا کیسا ہے ؟ (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ) **الجواب** مجیب صاحب نے حاضر ناظر جان کر پڑہنے کی منع ظاہر کی ہے اسپر اعتراض یہ ہے کہ ایسے الفاظ کی بابت اعتقاد اور خیال کی قید لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے - یہ کسی حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اس قدر الفاظ ہی شرک ثابت کرے یہ جواب اہلحدیث کے خلاف ہے یا کا لفظ سوائے خدا کی ذات کے دوسری غائب کو ہرگز ہرگز لائق نہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے تو تلقین کردہ آنحضرت صلعم کے التحیات میں تبدیل کردی تھی - السلام علیک ایہا النبی آنحضرت نے تلقین تمام صحابہ کرام کو کیا تھا - مگر عبداللہ بن عمرؓ نے بعد وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو یوں بدل لیا کہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ - موطا امام مالک میں یہ روایت موجود ہے اور جیسی کچھ محبت اونکو حضرت سے تھی - ویسی کچھ تو فی زمانہ مسلمانوں میں شمہ بھی نہیں - سوال (۳) وتروں کا مفصل قاعدہ کیا ہے ؟ **الجواب** مجیب صاحب نے اسپر بہی چھپی چھپی باتوں میں جواب ادا کیا ہے مگر زیادہ تر افسوس اس جملہ کا ہے کہ درمیان کا قعدہ بیٹھکر بھی پڑھ سکتا ہے - اسپر اونھوں نے کیا دلیل سوچی - صاف صحیح حدیثوں سے ثابت ہے - کہ وتروں میں ایک قاعدہ اخیرہ سے وتر کو پورا کرے اور ایک وتر سے لیکر گیارہ تک ادا کرسکتا ہے - مگر ایک کو فضیلت اور ثواب ہے - کیونکہ حدیث میں اللہ وتر یحب الوتر آچکا ہے - اگر فقہا کے بیان کرنے سے یہ لکھا ہے - تو وہ بھی بے دلیل ہے کہ تین وتر کو دو قعدہ اور ایک سلام سے ادا کرے اور مجیب صاحب کا اسی سوال کے جواب میں آگے چلکر یہ فرمانا کہ دعاء قنوت سنت ہے کوئی دعا پڑھے جسمیں اپنی بہتری جانے - اہلحدیث بعد رکوع پڑہتے ہیں حنفی قبل از رکوع پڑھتے ہیں کچھ مفید نہیں - کیونکہ شارع سے قنوت کا پڑہنا وتروں میں اور نہ پڑہنا بھی ثابت ہے - جب نہ پڑہنا بھی ثابت ہے تو کسی دعاء کا اختیار کرلینا اپنی طرف سے کب جائز و درست ہے یہ آیت شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به الله کا مصداق بنتا ہے اور اہلحدیث کا دعاء قنوت بعد از رکوع پڑہنا تو حدیث سے استدلال ہے اور حنفی لوگوں کا وتروں میں قبل از رکوع رفع یدین کرکے ادا کرنا کس دلیل سے ہے ؟ اسپر مجیب صاحب نے کچھ غور نہیں کیا - اگر غور کرتے تو حق بات کہتے ہوئے کبھی شرم ولحاظ کسی کا نہ کرتے - کیا شارع کی پیروی وطاعت کے روبرو کسی اور کی بہی قید ہے کہ فلاں فلاں مذہب کی بھی بات مان لیا کرو - یہ ہرگز نہیں - پس ہم سب کو لائق ہے کہ قرآن وحدیث

akhadimuslim.de

کے ہوتے ہوئے کسی کے مذہب کی قید کر لینی اچھا نہیں اور آیت کا مصداق بنتا ہے۔ لم تقولون ما لا تفعلون الخ یعنے مت کہو وہ بات جو تم نہیں کرتے ہو۔ فقط

راقم محمد شفیع الحسن عباسی عفی عنہ سکندر آباد

اہلحدیث :- فتوی میں بدعتی کے پیچھے نماز کا جواز لکھا تھا جتانا کو بھی منظور ہے۔ رہا دائمی امام بنانا نہ تو یہ سوال تھا نہ جواب دیا، کا لفظ بطور عبادت کے کسی کے حق میں سوائے خدا کے جائز نہیں۔ بطور سوز و محبت کے منع نہیں۔ وتروں کی بابت اتنا ہے کہ مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کرو۔ اس سے بعض علماء بتلایا کرتے ہیں۔ کہ درمیانی قعدہ نہ بیٹھو۔ مگر مشابہت رفع کرنے کے لئے دعا قنوت بھی کافی ہے۔ دعا قنوت کا پڑھنا بھی جب آپ مانتے ہیں کہ شرع سے ثابت ہے۔ تو بہ نیت میں کیا کلام ہے۔ کیا سنت ایسے ہی کہتے ہیں جو ہمیشہ کام کیا ہو۔ حنفیوں کا قول از رفع یدین کرنے کا ذکر بے تعلق ہے۔ علاوہ اس کے لا ترفع الایدی والی حدیث سے اون کا استدلال ہے۔ باقی باتیں آپکی جوش پر مبنی ہیں۔ جو اپنی حد تک مبارک ہے ●

# اسلام اور کفر کی تبلیغ کا مقابلہ

## قابل توجہ اعیان اسلام

خروس اور شہباز سب اوج پر ہیں
مگر ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں!

افسوس کہ اسلام جس طرح دنیاوی ترقی میں غیر اقوام سے ہٹے ہیں اسی طرح تبلیغ مذہب میں مخالفین سے بہت پیچھے ہیں۔ تو وہ عیسائی ہندو۔ برہمو۔ دیانندی وغیرہم کے مذہبی حمایت و اشاعت کی حیرت انگیز کوششوں کا نقشہ ہماری پیش نظر ہے کوئی فرقہ کسی پہلو پر اشاعت مذہب سے غافل نہیں۔ ایک جاہل سے فاضل تک ادنی سے اعلی تک دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے میں نت نئے طریقوں سے کام لیتا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ عیسائی صاحبان بالعموم نہایت ارزاں بلکہ مفت کتابیں کیوں تقسیم کرتے ہیں اپنے اسکولوں میں قلیل فیس پر کیوں تعلیم دیتے ہیں۔ گلی گلی وعظ کیوں کہتے ہیں۔ اُن کی عورتیں گھر گھر مستورات کو ٹاٹی یا موزہ گلوبند کیوں سکھلاتی پھرتی ہیں۔ اُن کا اصلی مقصد عیسائی بنا کر آپ کی مذہبی خیالات کا تبدیل کرنا ہے۔ اخباروں کی فائل اوٹھنے سے صدہا مثالیں اس کی ملیں گی۔ کہ جب کوئی عورت ان کی جال میں پھنس گئی ہے تو معاً اوس کو اڑا لے گئی ہیں۔ میں یہاں مختصراً عیسائیوں کی مذہبی انتظام کی حالت لکھتا ہوں۔ شائد آپکو معلوم ہو۔ کہ یورپ کے عیسائیوں میں صرف تین مذہب بڑے شمار کئے جاتے ہیں۔ اول گریک چرچ یعنے یونانی کلیسا کہ جو زار روس کو اپنا مذہبی پیشوا اور خلیفہ مسیح سمجھتے ہیں اور تمام دینی اور دنیوی امور میں اُس کا حکم واجب التعمیل جانتے ہیں دوسرا رومن کا تھولک یا رومی کلیسا جو پوپ کو اپنا رہنما اور پطرس کا خلیفہ خیال کرتے ہیں۔ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے اب اس کلیسا کے معتقد ہیں۔ مگر فرانس کی ایک زبردست سلطنت اس کی حامی ہے۔ اس کلیسا کے پادری ایسے مقامات پر زیادہ ملینگے۔ جہاں بت پرستی اور اوہام پرستی پیر پرستی کا زور ہوگا۔ تیسرا پراٹسٹنٹ جسکو آج کل زیادہ عروج ہے۔ چھوٹی بڑی کئی سلطنتیں اس کی معتقد ہیں خصوصاً انگلستان و جرمن ان دو بڑی سلطنتوں میں ہمیشہ اسبابت پر رقابت رہتی ہے کہ دیکھیں۔ کون غیر مذاہب کو عیسائی بنانے میں زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ ان کی شاخ در شاخ فرقے مثلاً چرچ آف انگلنڈ و کلونسٹ و لوتھرن و آلبیاٹ چرچ و پریسبیٹیرین وغیرہم۔ ہزارہا لائق فائق مناظر و ذی علم و فکر پادری ہندوستان کو عیسائی بنانے کی غرض سمجھتے ہیں۔ اور ہر مذہبی گروہ نے کل ہند کو اشاعت دین عیسوی کے لئے باہم تقسیم کر رکھا ہے۔ یعنے پنجاب میں اسکاٹلینڈ کا پریسبیٹیرین چرچ اور راجپوتانہ و ہندو ریاستوں میں آئرلینڈ کا رومن کا تھولک و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں میتھوڈسٹ چرچ اور فوجوں میں چرچ آف انگلینڈ علے ہذا القیاس یورپ کے عیسائی جماعتیں ہندوستان میں حسب ذیل ہیں۔ جو غریب ہندیوں سے اُن کا پیارا مذہب چھڑانے کی کوششوں میں رات کا سونا اور

ahmadimuslim.de

جان کا کھانا انہوں نے حرام سمجھتے ہیں:۔

(۱) بپٹسٹ مشنری سوسائٹی (۲) بپٹسٹ زنانہ مشنری سوسائٹی
(۳) باسل ایونجلیکل مشنری سوسائٹی (۴) کرسچین ورنیکولر ایجوکیشن سوسائٹی
(۵) چرچ مشنری سوسائٹی (۶) چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشنری سوسائٹی
(۷) چرچ آف اسکاٹلینڈ مشن (۸) چرچ آف اسکاٹلینڈ لیڈیز ایسوسی ایشن
(۹) ڈینش لوتھران مشن (۱۰) انگلش پریسبیٹیرین چرچ
(۱۱) فیمیل ایجوکیشن سوسائٹی (۱۲) فری چرچ آف اسکاٹلینڈ مشن
(۱۳) جنرل بپٹسٹ مشن (۱۴) گاسنری مشنری سوسائٹی
(۱۵) ہرمینس برگ مشن (۱۶) انڈین نارمل اسکول سوسائٹی
(۱۷) آئرش پریسبیٹیرین مشن (۱۸) لپزگ لوتھر مشن
(۱۹) لنڈن مشنری سوسائٹی (۲۰) مورا وین مشن
(۲۱) اسکاٹش اونجیل ایسوسی ایشن (۲۲) سوسائٹی فار پروپیگیشن آف گاسپل
(۲۳) الیبر بی جی لیڈیز ایسوسی ایشن (۲۴) سوسائٹی آف فرینڈز
(۲۵) سویڈش ایونجلیکل لوتھرن مشن (۲۶) یونائیٹڈ پریسبیٹیرین چرچ
(۲۷) ویلس کالونسٹک میتھوڈسٹ مشن (۲۸) ویسلین مشنری سوسائٹی
(۲۹) ملکی فوج

امریکہ کی طرف سے ہندوستان میں حسب ذیل جماعتیں قائم ہیں

(۳۰) بپٹسٹ مشنری یونین (۳۲) کنی ڈین بپٹسٹ تیلگو مشن
(۳۱) بورڈ آف کمشنرز فارین مشن (۳۳) فری بپٹسٹ مشن
(۳۴) کنی ڈین پریسبیٹیرین مشن (۳۵) جرمن ریونجلیل مشن
(۳۶) لوتھران مشن (۳۷) میتھوڈسٹ اسکوپل چرچ
(۳۸) پریسبیٹیرین چرچ (۳۹) ریفارمڈ چرچ امریکا مشن
(۴۰) یونائیٹڈ پریسبیٹیرین چرچ (۴۱) زنانہ مشن
(۴۲) رومن کاتھولک مشن اسٹیشن

یہ مختصر فہرست بڑی جماعتوں کی ہے۔ لیکن پرائیویٹ اور لوکل جماعتیں انکی ماسوا سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ہر جماعت نے کتنی مشنیں قائم کی ہیں۔ اور کیا انتظام کیا ہے مشنوں کی فہرست اور انتظامی حالت دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے۔ صرف ایک شاخ امریکن میتھوڈسٹ کے ۵۵۰ مشن الگ مختلف مقامات پر قائم ہو چکے ہیں۔ ان مشنوں کا قابل تعریف انتظام اس

لائق ہے۔ کہ اگر دیگر اہل مذاہب اس کے تقلید کریں۔ تو بجا ہے۔

ہندوستان کی ہر ضلع میں ایک مشن ہے یعنے عیسائی انجمن ہے جسکا مہتمم یا انچارج ایک یورپین پادری ہوتا ہے مہتمم نے اپنی ماتحت ضلع کو چند سرکلوں پر تقسیم کر رکھا ہے اور ہر سرکل میں حسب ضرورت مذہبی عہدہ دار یعنی پادری وغیرہ اشاعت مذہبی و فراہمی چندہ میں سرگرم ہیں۔ انکو حکم ہے کہ میلہ بازار وغیرہ ہر مجمع میں وعظ کہیں اور ہر صورت سے عیسائی بنانے کی کوشش کریں۔ عیسائیوں کی فوتی پیدائش و فراری کا رجسٹر رکھیں۔ ہر معاملہ کی اپنے افسر کو اطلاع دیں۔ ہر سرکل یعنے حلقہ میں ایک سہ ماہی انجمن جسے کوارٹرلے کہتی ہیں۔ ضلع کے کسی صدر مقام پر منعقد ہوتی ہے۔ جسمیں عموماً تمام عیسائی اور خصوصاً تمام مذہبی عہدہ دار جمع ہو کر لبسر پرستی میر انجمن کل باہمی معاملات کا فیصلہ اور تجاویز اشاعت مذہب پر غور فکر کرتے ہیں اور سہ ماہی رپورٹ پیش ہوتی ہے پھر انہیں مقاصد کی غرض سے ہر ضلع میں ایک سالانہ انجمن ڈسٹرکٹ کانفرنس کہلاتی ہے جس میں ہر حلقہ کی سہ ماہی انجمنوں کے طرف سے دو دو وکلا شریک ہوا کرتے ہیں علےٰ ہذا القیاس ہر ضلع کے دو دو وکلا سے ایک ملکی انجمن ملک کے کسی بڑے حصے میں قرار پاتی ہے۔ ہندوستان میں اس طرح کی چند انجمنیں ہوتی ہیں یعنے صرف میتھوڈسٹ چرچ کے تین ہیں۔ ایک نارتھ انڈیا کانفرنس جسمیں ممالک مغربی و شمالی اودھ کے (بجز میرٹھ سہارنپور ڈیرہ دون مظفرنگر) ہر ضلع کے وکلا شریک ہوتے ہیں۔ دوسری ساؤتھ انڈیا کانفرنس اس میں سندھ گجرات احاطہ بمبئی وغیرہ کے وکلا شرکت کرتے ہیں۔ تیسرے بنگال کانفرنس جس میں بنگال برہما اور وہ تمام اضلاع جو مذکور الصدر کانفرنسوں سے مستثنے ہیں شامل ہوتی ہیں اور ان سہ انجمنوں کے وکلا کی شرکت سے ایک سنٹرل کانفرنس ہر دوسرے سال تمام ہندوستان کی جانب سے کسی پر تو شہر میں جو بالاتفاق قرار پاتا ہے۔ منعقد ہوتی ہے اسی طرح چند ممالک مثلاً ہندوستان و چین و جاپان و امریکہ کے وکلا سے ایک چہار سالہ کانفرنس امریکہ کے صدر مقام پر جو تجویز ہوتا ہے۔ منعقد ہوتی ہے اور ایسے تمام چہار سالہ کانفرنسوں کی وکلا سے تمام دنیا کے عیسائیوں کو

ahmadimuslim.de

ایک یونیورسل کانفرنس کسی بڑے مذہبی مقام پر جو پہلے سے تجویز ہو جاتا ہے منعقد ہوا کرتی ہے۔ ان کانفرنسوں کے مذہبی اثر سے ایک عیسائی شاہنشاہ سے لیکر گداگر تک متاثر ہوتا ہے۔

عیسائیوں کے ہر فرقے کے مفصل مذہبی حالات لکھنے کے واسطے میرے پاس کافی وقت نہیں۔ مگر اس مختصر تحریر سے آپ بہت کچھ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(خادم المسلمین موحد رائی بریلوی)

(اہلحدیث) ہمارے علماء مختلف خیالات والوں کا ایک جگہ جمع ہونا بھی حرام جانتے ہیں۔ آپ ہم سے کفار کی ریس کرانا چاہتے ہیں ڈوب جائیں مر جائیں۔ پر ایسا نہ کریں گے۔

## ایک مخلصانہ اپیل

ہمارے ناظرین عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور سے واقف ہوں گے۔ آپ کو قومی دلسوزی میں ہمیشہ سے ایک حصہ وافر ہے۔ امرتسر کے نزاع کے متعلق آپنے ایک عنایت نامہ لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

میرے معظم حضرت مولانا صاحب! السلام علیکم۔ مینے جناب کی اخبار اہلحدیث کے مطالعہ سے جناب سے تعارف نہیں بلکہ نیاز حاصل کیا ہے۔ جس پر میں ناز کرتا اور خداوند تعالیٰ کا نہایت شکر کرتا ہوں۔

میں نہایت خلوص اور عقیدت دلی بلکہ نیازمندانہ بوجہ تعلق اخوت اسلامی سے ایک عرض کرتا ہوں۔ اگر براہ مہربانی اسکو قبول فرما دیں اور اس میں میں جناب کے اس آخری پرچے کے اس آخری شعر کو اپنے ساتھ حمایت میں لیتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ؎

فرصت اگر جو فکر زمانہ سے پائینگے
رنگ اتفاق قوم کا ہر سو جمائینگے

قوم کے اتفاق کا اول انحصار قوم کے پیشوایان کے اتفاق پر ہے گویا علماء کا اتفاق ایک مقدمہ ہے اور قوم کا اتفاق اسکی تالی علاقہ لازم ملزوم محتاج بیان نہیں۔

پس امرتسر کے نفاق کے ارتفاع میں اول جناب ہی سبقت فرمائکر قوم کو شہادت دیویں۔ تو کیا اچھا ہو۔ ذات باری سے اجر کے علاوہ قوم میں بھی آپ کا نام نامی قابل مشکوری ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ باہمی تنازعات نے یہاں تک فروغ پایا۔ کہ ایک دوسرے کی عزت ریزی میں کوئی فرق نہیں رکھا جاتا۔ کیا خدائے جلیل کے دست قدرت و عدل سے مایوس ہو گئے۔ کہ اب باہم عدالتہائے انگریزی اور ادن میں بھی دیگر قوم کے اشخاص سے محاکمہ طلب کرنے لگے۔ میں نے جناب سے اس لئے عرض کیا ہے۔ کہ جناب سے اس عرض کے قبول کی زیادہ توقع ہے۔ کہ آپ بہ نسبت متعدد اشخاص کے جلد قبول فرما دیں۔ اگر بابت باہمی اتفاق اور مصالحت کے میری حاضری کی ضرورت ہو۔ تو میں اس خدمت کے لینے کو عزت دارین سمجھتا ہوں۔ زیادہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ اگر امید مصالحت و اتفاق معدوم و مفقود ہو چکے تو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمنے دوسری طرف کیلئو ایک دوست کو لکھا ہے۔

## جواب

جناب کو معلوم ہے کہ خاکسار نے کن کن طریقوں سے اس فتنے کو بند کرنا چاہا۔ پہلے تو بصد منت ملتجی رہا۔ کہ میری غلطیوں سے مجھے بطور خود آگاہ کردو۔ جو بات قابل قبول ہوگی۔ وہ مان لونگا۔ اور جو قابل جواب ہوگی اوسکا جواب دونگا۔ وہ آپ تسلیم کر لیں۔ اسی مضمون کا ایک اشتہار بھی دیا۔ مگر فریق ثانی نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور رسالہ اربعین شائع کر دیا۔ جس میں بے طرح میرے مطلب کو بگاڑ کر ایک جعلی فتویٰ حاصل کیا گیا جس کا ثبوت میں اپنے جواب میں دونگا۔ باوجود ایسے صریح ظلم کے پھر بھی میں نے یکم جولائی کو اشتہار دیا۔ کہ باہمی تصفیہ کے لئے کسی عالم کو منصف کر لیا جاوے۔ تاکہ آئندہ کو سد باب ہو۔ مگر افسوس کہ آج ۲۹ جولائی تک بھی جواب نہ آیا۔ مگر میں اب بھی بحکم لا تیئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون مایوس نہیں ہوں۔ آپ جیسے مخلص بزرگ درمیان میں آگئیں تو امید قوی ہے کہ کوئی صورت مصالحت کی پیدا ہو جائے گی۔ باقی جس مقدمہ کی طرف آپنے اشارہ کیا ہے اوس میں میں مستغیث نہیں نہ مستغاث علیہ بلکہ میں اوس اللہ کی قسم کھا کر سچ کہتا ہوں۔ جس کے قبضے میں تمام دنیا کی حکومت

ہے۔ میں نے دو دفعہ مستغیث کو منع کیا ۔ مگر چونکہ میرا مقلد نہیں اُس نے ایک نہ سُنی اور مولوی عبد الغفور اور مولوی عبد الاول اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی پاس استغاثہ کر دیا ۔ اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی عبد الرحیم صاحب غزنوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو گواہ طلب کرایا ۔ جس کی بابت ہر ایک بہی خواہ قوم کو سخت رنج ہے ۔ مگر ستم ترچہ برمات ازماست ۔

مختصر یہ کہ اگر آپ تشریف لاویں ۔ تو بہت کچھ امید ہے ۔ میر آتو مذہب ہی یہ ہے کہ ع

بنزد یک من صلح بہتر کہ جنگ

(ابو الوفاء)

# قبول اسلام

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

(مرقومہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

جب سے اللہ عزوجل نے اس خادم سنت کی توجہ کو دین حق کی خدمت کی طرف منعطف کیا ہے تب سے بہت سے غیر مسلم لوگ اس عاجز کے ہاتھ پر دین آبائی سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہیں ۔ جن کی تفصیل تو در کنار شمار بھی مدعی کے علم سے باہر ہے ۔ مگر مارچ ۱۹۰۳ء میں ایک ہندو جوان لڑکی کے مسلمان ہونے پر ہندوؤں خاصکر آپ کے مخاطبین آریہ صاحبوں سے بڑا بھاری مقابلہ ہوا ۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مہر نیمروز کی طرح علو اور ظہور مطابق آیہ وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا ۔ کفار کو عدالت میں سخت ہزیمت ہوئی ۔ اور مسلمان لوگ لڑکی کو ساتھ لئے ہوئے نعرہ اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تب سے خیال ہوا ۔ کہ ایک رجسٹر نومسلمان تیار کرنا چاہئے ۔ جو وقت پر کام آئے ۔ بفضلہ تعالیٰ تب سے بہت سے مسلمان ہوئے ہیں ۔ اب آپ کے پرچہ میں اکثر نومسلموں کا ذکر دیکھا جاتا ہے ۔ تو دل میں ایک نادر خوشی ہوتی ہے ۔ لہٰذا مناسب جانا ۔ کہ جو لوگ اس عاجز کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوں ۔ اُن کی فہرست آپ کی خدمت میں بھیجا کروں تاکہ آپ چ

اخبار فرما کر میری طرح دیگر مسلمانوں کو خوش کیا کریں ۔ واللہ التوفیق اللہم انت نصیری وعضدی بک اصول وبک احول ۔ فہرست آگے ملاحظہ ہو ۔

اخبار پائنیر پرچہ نمبر ۱۱ جولائی ۱۹۰۳ء میں آرک ڈیکن آف لنڈن کی رائے لنڈن کی مذہبی حالت پر بعنوان (London a pagan city) درج ہے ۔ جس میں اُنہوں نے ثابت کر دکھایا ہے کہ لنڈن ایک بے دین شہر ہے اور اس میں گرجا جانیوالوں اور مذہبی علم کے سیکھنے والوں کی فیصدی اوسط بھی بتائی ہے ۔ میں خیال کرتا ہوں ۔ کہ آپ اسے ترجمہ کروا کر اور اپنے پرچے میں ڈالکر درج اخبار فرماویں ۔ ایک عجیب لطف ہوگا ۔ اگر آپ اس کے ترجمہ کا بندوبست نہ کر سکیں ۔ تو مجھے جلدی اطلاع دیں ۔ تاکہ اسے ترجمہ کر کے خدمت سامی میں بھیجدوں والسلام

## فہرست نومسلمان

| تاریخ ہجری | تاریخ عیسوی | نام اسلامی | پہلا نام بقید ولدیت و سکونت و قومیت | عمر تخمیناً |
|---|---|---|---|---|
| | ۲۶ فروری ۱۹۰۳ء | فاطمہ | وہن دیوی قوم اروڑہ ساکنہ موضع بھبانوالہ ضلع سیالکوٹ | ۲۳ سال |
| ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ | ۲۵ اپریل ۱۹۰۳ء | رحمت اللہ | کہر سنگھ قوم سکھ موضع دودوے تحصیل قصور ضلع لاہور | ۲۰ سال |
| ۱۶ " | ۲۷ " | محمد حسن | سنت رام قوم برہمن موضع مانسر متصل پرمنڈل علاقہ جموں | ۲۴ سال |
| ۲۶ " | ۲۶ اپریل ۱۹۰۳ء | عائشہ | بھاگونتی قوم جھوار چھاونی سیالکوٹ | ۳۰ سال |
| یکم صفر ۱۳۲۱ھ | ۹ مئی ۱۹۰۳ء | فاطمہ | مہتاب بی بی قوم خاکروب ساکنہ چک تیار تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ | ۴۰ " |
| ۱۴ صفر | ۲۳ " | فاطمہ | میہو قوم مینگ (قوال) ضلع اودہم پور علاقہ ریاست جموں | ۳۲ |
| ۱۴ ربیع الاول | ۲۳ جون ۱۹۰۳ء | حبیب اللہ | لالو قوم چمار ساکن کاہنہ چک علاقہ جموں | ۳۲ |
| " | " | محمد حسین | بھگتو پسر لالو مذکور | |
| ۱۶ | ۲۷ | عائشہ | مساۃ بسنت کر پیا قوم میہنگ (قوال) ساکن سین علاقہ ظفروال | ۲۲ |

بند بہت خوب در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست (اڈیٹر) ملے یہ وہ لڑکی ہے جس کا مقدمہ ہوا تھا ملے ایسے شخصوں کی بابت مجھے مشورہ دیں کیونکہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے ۔ کیا اولاد کو بھی درج رجسٹر کیا کروں (منہ) مرحوم شماری کا طریق تو یہی ہے کہ سب ہوں (اڈیٹر)

جواب نمبرا :- سر کا ڈھانپنا فرض واجب نہیں حدیث شریف میں آتا ہے - کہ صحابہ کرام باوجود کپڑے ہونے کے بھی ننگے نماز پڑھ لیا کرتے تھے جب بلا ضرورت جائز ہے - تو ضرورتا تو بطریق اولی جائز ہوگی - گھر میں پڑھیگا - تو جماعت سے محروم رہیگا ایک حدیث میں آیا ہے - کہ جماعت نبی کی سنت موکدہ ہے - اگر تم اسکو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے - غرض جماعت کا ترک کسی طرح جائز نہیں - ایسا آدمی ہے - تو سہل ہے کہ کسی غیر قوم کو نوکر رکھ لے - جو نماز کے وقت پنکھا کرتا رہے - اور آپ نماز با طمینان خاطر پڑھتے جائیں اور جماعت میں شریک ہوں قل نار جہنم اشد حرا

سوال نمبر ۲ :- خطوط میں مخدوم - مکرم - معظم - مہربان - عنایت فرما غریب پرور - غریب نواز - بندہ نواز - خداوند نعمت - قبلہ و کعبہ وغیرہ وغیرہ القاب لکھنے جائز ہیں یا نہیں ؟ مٹی کا برتن ناپاک ہو - تو بعد خشک ہونے کے کس طرح پاک ہو (امید علی)

جواب نمبر ۲ :- بہ نیت تعظیم القاب مذکورہ جائز ہیں - قبلہ و کعبہ سے مراد صرف ایک تعظیم ہے - جیسے بڑے آدمی کو آبا یا چچا کہہ دیا کرتے ہیں - برتن کوئی بھی ہو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے - کتا منہ ڈالے تو سات دفعہ - باقی کو تین دفعہ دھو ڈالے - مٹی غیر مٹی کا حکم برابر ہے -

سوال نمبر ۳ :- (ا) امام بخش اور رسول بخش نام رکھنے جائز ہیں یا نہیں (ب) امام بخش اور رسول بخش کے نام سے انکو بلانا جائز ہے یا نہیں ؟ (ج) جو امام بخش رسول بخش اپنا نام تبدیل نہ کریں - تو ان کو کچھ گناہ ہو یا نہیں ؟ (د) جو شخص قبر کو سجدہ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر ؟ (ہ) جو شخص صاحب قبر سے اپنی حاجات طلب کرے وہ گنہگار ہو یا نہیں (و) بھنگ پینا گناہ ہے یا نہیں (ز) بھنگ پینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں ؟ (منشی اللہ دتا از بہاولپور)

جواب نمبر ۳ :- (ا) اسماء مذکورہ منع ہیں - جن کی تبدیلی کرنی چاہئے لیکن اگر صاحب نام تبدیل نہ کرے - تو بلانیوالے کو گناہ نہیں بلکہ اسی کو گناہ ہے جو تبدیل نہیں کرتا - حدیث میں آتا ہے - کہ آنحضرت ناپسندیدہ نام تبدیل کر دیتے تھے (د) قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے - جو کوئی صاحب قبر سے یا کسی مخلوق سے حاجت طلب کرے وہ مشرک ہے (و)

## فہرست نومسلمان

| تاریخ ہجری | تاریخ عیسوی | نام اسلامی | پہلا نام بقید ولدیت و سکونت و قومیت | عمر تخمینا |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ | ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء | محمد یوسف | کہنیا لال قوم عیسائی ڈیرہ غازی خاں | ۳۵ سال |
| ″ | ″ | عائشہ | زوجہ کہنیا لال مذکور عیسائی | ۳۲ ″ |
| ″ | ″ | فاطمہ | جلیا دختر کہنیا لال مذکور عیسائی | ۱۹ ″ |
| ″ | ″ | زینب | بھیبی دختر کہنیا لال مذکور عیسائی | ۹ ″ |
| ″ | ″ | فضل کریم | سعد ہنو قوم ٹھاکر ساکن بہٹو تحصیل ادہم پور علاقہ ریاست جموں | ۲۵ ″ |
| ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ | ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۳ء | علی جان | سنت شیو مل قوم ہندو ضلع راولپنڈی موضع موڑہ بہیاں | ۱۸ ″ |
| ۳ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ | ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء | زینب | زینیاں بنت گلاب قوم ماچھی ساکنہ موضع کوٹ سندیاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ | ۳۰ ″ |
| ″ ۴ | ″ ۱ | فاطمہ | چنناں بنت کاہنہ قوم مہنگ (نواکہ) موضع ڈب متصل کاہنہ چک علاقہ جموں | ۳۰ ″ |
| ۱۰ ربیع الاول | سنہ ۱۹۰۳ء | رحمت بی بی | کنگلی قوم مہنگ (نواکہ) موضع کٹھوا علاقہ ریاست جموں | |
| ربیع الآخر | جولائی | عبدالغفور | فقیر چند ولد گوہر قوم کھوتہ میاں موضع ربوڑی ضلع ریاسی | ۲۱ ″ |

پچھلے چار مرد عورت جب میں حج سے واپس آیا ہوں - داخل اسلام ہوئے ہیں اور سب سے پچھلے کا نام جب آپ کی بعض تحریروں کے عبد الغفور رکھا گیا ہو ایڈیٹر او پیارے عبد الغفور تیرے نام میں کیا تاثیر ہے - کہ ایک سے بدلے کئی آئے - مگر -

## فتویٰ

سوال نمبر ۱ :- ایک شخص کو گرمیوں میں سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے - اگر رکھ لے - تو نماز میں اسے گرمی آتی ہے بالکل تنگ آجاتا ہے - ایسا شخص سر ننگے نماز پڑھ لے کوئی حرج تو نہیں - یا اپنے مکان پر تنہا پڑھے - تو نماز ہو گی یا نہیں - (از کرناٹک)

مضامین اور فتووں کی کثرت سے کسی صاحب کے جواب میں دیر ہو - تو قابل معافی ہے - (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

فہرست نومسلمان

| تاریخ ہجری | تاریخ عیسوی | نام اسلامی | پہلا نام بقید ولدیت و سکونت و قومیت | عمر تخمینا |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ | ۷ جون ۱۹۰۳ء | محمد یوسف | گہنیا لال قوم عیسائی ڈیرہ غازی خاں | ۲۵ سال |
| 〃 | 〃 | عائشہ | زوجہ گہنیا لال مذکور عیسائی | ۳۲ 〃 |
| 〃 | 〃 | فاطمہ | جانیا دختر گہنیا لال مذکور عیسائی | ۱۹ 〃 |
| 〃 | 〃 | زینب | ہم بیبی دختر گہنیا لال مذکور عیسائی | ۶ 〃 |
| 〃 | 〃 | فضل کریم | سوہنو قوم ٹھاکر ساکن بہشو تحصیل اودہم پور علاقہ ریاست جموں | ۲۵ 〃 |
| ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ | ۲۸ جون ۱۹۰۳ء | علی جان | [illegible] قوم ہندو ضلع راولپنڈی موضع مونڈہ پہاں | ۱۸ 〃 |
| ۳ صفر ۱۳۲۱ھ | ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء | زینب | زنیاں بنت گلاب قوم [illegible] ساکن موضع کوٹ سندہ [illegible] تحصیل و ضلع سیالکوٹ | ۳۰ 〃 |
| ۴ 〃 | ۲۱ 〃 | فاطمہ | چناں بنت کاہنہ قوم میگہ [illegible] موضع ڈب متصل کاہنہ چک علاقہ جموں | ۳۰ 〃 |
| ۱۰ ربیع الاول | ۱۹۰۳ء | رحمت بی بی | گنگی قوم میگہ [illegible] موضع کھنڈا علاقہ ریاست جموں | ۳۰ 〃 |
| ۳ ربیع الآخر | [illegible] جولائی | عبد الغفور | فقیر چند ولد گوہر قوم [illegible] ساکن موضع [illegible] ضلع [illegible] | ۲۱ 〃 |

پچھلے چار مرد و عورت جب میں حج سے واپس آیا ہوں ۔ داخل اسلام ہوئے ہیں اور سب سے پچھلے کا نام حسب آپ کی بعض تحریروں کے عبد الغفور رکھا گیا ہے (ایڈیٹر) او پیارے عبد الغفور تیرے نام میں کیا تاثیر ہے ۔ کہ ایک سے بدلے کئی آئے ۔ مگر ۔

## فتوے

سوال نمبر (۱) ۔ ایک شخص کو گرمیوں میں سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ اگر رکھ لے ۔ تو نماز میں اسے گرمی آتی ہے بالکل تنگ آجاتا ہے ۔ ایسا شخص سر ننگے نماز پڑھے کوئی حرج تو نہیں ۔ یا اپنے مکان پر تنہا پڑھے ۔ تو نماز ہوگی یا نہیں ۔ (از کوہاٹ)

جواب نمبر (۱) ۔ سر کا ڈھانپنا فرض واجب نہیں حدیث شریف میں آتا ہے ۔ کہ صحابہ کرام باوجود کپڑے ہونے کے بھی ننگے نماز پڑھ لیا کرتے تھے جب بلا ضرورت جائز ہے ۔ تو ضرورتاً تو بطریق اولیٰ جائز ہوگی ۔ گھر میں پڑھیگا ۔ تو جماعت سے محروم رہیگا ایک حدیث میں آیا ہے ۔ کہ جماعت نبی کی سنت موکدہ ہے ۔ اگر تم اسے چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ۔ غرض جماعت کا ترک کسی طرح جائز نہیں ۔ امیر آدمی ہے ۔ تو سہل ہے ۔ کہ کسی غیر قوم کو نوکر رکھ لے ۔ جو نماز کے وقت پنکھا کرتا رہے ۔ اور آپ نماز با طمینان خاطر پڑھتے جائیں اور جماعت میں شریک ہوں قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا

سوال نمبر (۲) خطوط میں مخدوم ۔ مکرم ۔ معظم ۔ مہربان ۔ عنایت فرما غریب پرور ۔ غریب نواز ۔ بندہ نواز ۔ خداوند نعمت ۔ قبلہ و کعبہ وغیرہ وغیرہ القاب لکھنے جائز ہیں یا نہیں ؟ مٹی کا برتن ناپاک ہو ۔ تو بعد خشک ہونے کے کس طرح پاک ہو (امید علی)

جواب نمبر (۲) بہ نیت تعظیم القاب مذکورہ جائز ہیں ۔ قبلہ و کعبہ سے مراد صرف ایک تعظیم ہے ۔ جیسے بڑے آدمی کو ابا یا چچا کہدیا کرتے ہیں ۔ برتن کوئی بھی ہو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے ۔ کتا منہ ڈالے تو سات دفعہ ۔ باقی کو تین دفعہ دھو ڈالے ۔ مٹی غیر مٹی کا حکم برابر ہے ۔

سوال نمبر (۳) (آ) ۔ امام بخش اور رسول بخش نام رکھنے جائز ہیں یا نہیں (ب) امام بخش اور رسول بخش کے نام سے انکو بلانا جائز ہے یا نہیں ؟ (ج) امام بخش رسول بخش اپنا نام تبدیل نہ کریں ۔ تو انکو کچھ گناہ ہے یا نہیں ؟ (د) جو شخص قبر کو سجدہ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر ؟ (ہ) جو شخص صاحب قبر سے اپنی حاجات طلب کرے وہ گنہگار ہے یا نہیں (و) بھنگ پینا گناہ ہے یا نہیں (ز) بھنگ پینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں ؟ (منشی اللہ دتا از بہاولپور)

جواب نمبر (۳) (آ) ۔ اسماء مذکورہ منع ہیں ۔ جن کی تبدیلی کرنی چاہئیے لیکن اگر صاحب نام تبدیل نہ کرے ۔ تو بلانیوالے کو گناہ نہیں بلکہ اسی کو گناہ ہے ۔ جو تبدیل نہیں کرتا ۔ حدیث میں آیا ہے ۔ کہ آنحضرت ناپسندیدہ نام تبدیل کر دیتے تھے (د) قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے ۔ جو کوئی صاحب قبر سے یا کسی مخلوق سے حاجت طلب کرے وہ مشرک ہے (و)

بھنگ پینے والا فاسق ہے اگر وہ امام مقرر ہے تو نماز اوس کے پیچھے ہوجائے گی۔ حدیث میں ہے صلوا خلف کل بر وفاجر یعنے ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

سوال نمبر ۴:۔ امام مسجد بدخلق ہے۔ اور جماعت کیواسطے ڈکار مارتا ہے۔ میں اوسکو دل سے برا جانتا ہوں۔ میری نماز اُس کے پیچھے ہو جاتی ہے؟ (خریدار ۱۰۳)

جواب نمبر ۴: مذکورہ بالا حدیث کے مطابق نماز درست ہے۔ ڈکار مارنا بے اختیاری فعل ہے۔ ہاں امام مذکور کو چاہئے کہ حتی المقدور ایسا نہ کرے۔ جس سے مقتدی کشیدہ خاطر ہوں۔

سوال نمبر ۵:۔ ایک شخص کو مبلغات کی ضرورت ہے وہ زیور بیچنا چاہتا ہے۔ مگر اوس کی والدہ اوس زیور کو گرو رکھکر روپیہ لینے کو کہتی ہے۔ اب شخص مذکور کیا کرے ماں کی فرمانبرداری کرکے سودی پیچ دے یا بے فرمانی کرے؟

سوال نمبر ۶:۔ ایک شخص کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے پر ریا کا خوف ہے۔ تو وہ کیا کرے۔ یعنے نماز گھر میں پڑھے یا مسجد میں جاوے؟

سوال نمبر ۷:۔ زیور پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۸:۔ زمین کی زکوۃ ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۹:۔ درخت جو دوسروں کے قبضے میں ہوں۔ بکریاں والے ان سے پتے اتار لیں۔ گناہ تو نہیں؟

سوال نمبر ۱۰:۔ حقہ کی بابت کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۱۱:۔ خیرات دینے میں یتیم کو مقدم کرے یا لنگڑے کو؟

(راقم عبد الحکیم ہیراج پور ضلع گوجرانوالہ)

جواب نمبر ۵:۔ ماں کی فرمانبرداری کا جواب آچکا۔ کہ حدود شرعیہ کے اندر اندر ہے۔

جواب نمبر ۶:۔ نماز مسجد میں پڑھے۔ ریا کا خوف ہے تو نفس کو سمجھاوے۔ اگر نہ باز آئے۔ تو ہر نماز کے بعد چند نوافل اپنے پر لازم کرلے انشاء اللہ درست ہو جاوے گا۔

جواب نمبر ۷:۔ زیور کی زکوۃ میں اختلاف ہے خاکسار کی رائے میں واجب نہیں۔

جواب نمبر ۸:۔ زمین کی زکوۃ عشر یا نصف عشر ہے جو حدیثوں میں آئی ہے۔ جو بادشاہ اسلام وصول کرتا ہے۔

جواب نمبر ۹:۔ اگر خودرو درخت ہیں۔ اور عرف عام میں اون درختوں کے پتوں کو اتارنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ تو کوئی حرج نہیں اور اگر مالک ناراض ہے۔ تو منع ہے۔

جواب نمبر ۱۰:۔ حقہ کی بابت کوئی آیت یا حدیث منع کی نہیں دیکھی ایک عالم سے میں نے سنا تھا۔ کہ ایک حدیث میں ہے کہ نہی عن کل مسکر ومفتر یعنے نشہ لانیوالی چیز سے اور دماغ پر فتور لانیوالی سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے۔ سو اگر یہ حدیث ہے۔ تو کچھ شک نہیں کہ حقہ منع ہے۔ کیونکہ اس میں نشہ نہیں۔ تو فتور دماغی تو ضرور ہے جو اس کا عادی نہ ہو۔ وہ پی لیوے۔ تو ایکدفعہ تو فتور ضرور آجاتا ہے۔ پینے والے کو بوجہ عادت کے نہ آوے۔ تو اور بات ہے۔

جواب نمبر ۱۱:۔ خیرات دینے میں یتیم کو مقدم کرے۔ کیونکہ وہ سلوک کا زیادہ حقدار ہے۔

سوال نمبر ۱۲:۔ عورت کو جو زیور بوقت نکاح والدین کی طرف سے ملے وہ اُس کے مرنے کے بعد کسکا حق ہے سسرال کا یا ماں باپ کا؟

سوال نمبر ۱۳:۔ ایک شخص عرصہ تین سال سے سفر میں ہے اوس کے بھائی نے اپنی بھاوج سے بدکاری کی جس سے لڑکی پیدا ہوئی۔ اب اوس کے ساتھ برادری کی طرف کیا سلوک کیا جاوے؟ راقم شیخ عبد اللہ ازرڈ کی مغلاں ضلع ہوشیارپور

جواب نمبر ۱۲:۔ عورت کا زیور عورت کی ملک ہے۔ جو اوسکے جائز وارثوں میں برابر تقسیم ہوگا۔ ماں باپ خاوند۔ اولاد کو حصہ رسدی پہنچیگا۔ اگر خاوند نہیں تو سسرال کا کوئی حق نہیں۔

جواب نمبر ۱۳:۔ شخص مذکور کو برادری الگ کرے۔ افسوس ایسے بدمعاش کی پوری سزا تو نہ علماء کے اختیار میں ہے۔ نہ برادری کے۔ جبتک بھری مجلس میں ناک رگڑ رگڑ کر توبہ نہ کرے۔ اوس سے کوئی نہ ملے۔ کلا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللہ

تفسیر ثنائی اردو
جلد اول۔ چھپکر تیار ہوگئی ہے شائقین جلدی درخواستیں بھیجیں

ahmadmuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I HADIS. AMRITSAR.

الحمد للہ

# اہل حدیث

امرتسر مورخہ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۵ اگست سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عـ |
| والیان ریاست سے | ۱۰ |
| روسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۲ |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بذریعہ ٹکٹ ڈاک دالیں

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط صداقت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

## مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

(منقول از آریہ گزٹ)

گذشتہ سے پیوستہ

آپ لکھتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب علمی طور پر کر چکے ہیں کیونکہ سب سے پہلی دنیا کا ماننا کسی طور صحیح نہیں۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے خدا قدیم ہے ویسا دنیا کا سلسلہ بھی قدیم ہے۔ کیا اتنے بڑے دعوے پر کوئی معقول دلیل آریہ مباحث نے مجلس مناظرہ میں دی اگر دی ہے۔ تو تاریخ اور پرچہ کا حوالہ دیجئے۔ ہاں آپ نے از خود دلیل کی طرف توجہ کی ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مباحثہ پر ریویو نہیں کرتے بلکہ آریہ مباحث کا عجز دیکھکر آپ خود مدعی بن بیٹھے ہیں۔

بحیثیت پریزیڈنٹ آپ کا فرض تھا۔ کہ آپ آریہ مباحث کی تقریر بتلاتے کہ اوس نے اس دعوے پر یہ دلیل دی تھی۔ ہاں اس کی تشریح کر دینا بھی آپ کو جائز تھا۔ نہ یہ کہ آپ خود کوئی دلیل بتلاتے جس سے مباحث کی کمزوری اور مغلوبی آپ نے گویا خود ہی تسلیم کر لی۔ پس ہمارے بیان کا عنوان ثابت ہو گیا۔ کہ آریوں کی مغلوبیت بقول آریہ اخبار آپ نے ایسے زبردست دعوے پر کہ سلسلہ دنیا قدیم ہے۔ خدا خدا کر کے ایک دلیل پیش کی ہے جسے سن کر ہمیں بہت خوشی ہوئی اس لئے کہ آریہ سماج نے اتنا تو سیکھا۔ کہ دعویٰ پر دلیل بھی دیا کرتے ہیں۔ آج تک تو ہم نے آریہ سماج کے کل اصولوں میں یہی دیکھا ہے۔ کہ مذہب کا بنیادی پتھر یہ ہے۔ کہ دوسروں پر اعتراضات کئے جاؤ۔ اپنے ثبوت سے مطلب نہیں جہاں تک ہو سکے الٹی طرز سے تقریر کرو۔ کہ مخاطب لاچار ہو کر اپنی راہ لے جب ہی تو آریہ سماج کا ایک ممبر اس وقت زندگی میں فرد کامل ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خود آریہ لیڈروں کو بھی یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ خبر نہ پاتشس ہیں۔ وہ آریہ سماج میں آنے کو تیار ہیں۔ جتنے بے اصول آدمی ہیں۔ وہ آریہ سماج میں نام لکھا کر دوسروں کو برا کہنے کو طیار رہتے ہیں (رسالہ سناتن دھرم گزٹ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۲ء منقول از ست دھرم پرچارک)

اس لئے ہماری آرزو ہے۔ کہ خدا وہ دن دکھائے کہ آریہ سماج دلیل سے کام لینا سیکھے:۔

آپ کی دلیل کی تشریح یہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے جو دنیا کو پیدا کیا ہے۔ ارادہ سے نہیں کیا۔ کیونکہ آپ کے نزدیک خدا فاعل بالارادہ نہیں ہے۔ (اس قضیہ کی تفصیل و اس پر بحث کرنے سے سر دست مجھے مطلب نہیں آگے چل کر بتلاؤں گا) بلکہ فاعل بالذات ہے۔ جیسے سورج کی روشنی سورج کے لئے لازمی ہے۔ ارادی نہیں۔ بلکہ جب سے سورج ہے تب سے روشنی اس کے ساتھ ہے۔ اسی طرح پیدا کرنے کا وصف خدا میں ہے۔ اوس کی ذات کو لازم ہے کوئی وقت ایسا نہیں کہ یہ وصف اس میں نہ ہو۔ جیسے کوئی وقت سورج پر بے روشنی کے نہیں۔ اس کا نام اپنی اصطلاح میں فاعل بالذات رکھتے ہیں۔ مگر آگے چل کر دیکھئے! آپ نے اس دلیل میں بڑی غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ لازم ملزوم ہیں اگر ابتدا میں علیحدگی نہیں تو درمیان یا انتہا میں بھی تو نہیں ہو سکتی۔ جیسے سورج کی مثال اس کے لئے کافی ہے۔ کہ اگر شروع سے دھوپ اور سورج میں تلازم چلا آیا ہے۔ تو درمیان یا اخیر میں بھی تو کبھی علیحدگی ممکن نہیں۔ حالانکہ آپ کا یہ مذہب نہیں بلکہ آپ کا مذہب تو یہ ہے۔ کہ چار ارب سال بعد ایک مہا پرلے آتا ہے جس میں مادہ عالم جو غیر مخلوق ہے۔ اپنی اصلی حالت پر منتشر ہو جاتا ہے اور مدت دراز تک ایسا پڑا رہتا ہے۔ کہ پرمیشور اور نجات یافتہ روحوں کے سوا اوس کو جانتا بھی کوئی نہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۰۱) بتلائیے اور نیم دھرم سے بتلائیے۔ کہ ایسا پرلے کے وقت پرمیشور کا خاصہ لازمہ جو پیدائش تھا۔ کہاں گیا۔ اس مدت دراز میں کون چیز اس کی مخلوق موجود ہے۔ اگر کوئی ہے۔ تو اس کا نام لیجئے۔ نہیں تو تسلیم کیجئے کہ اس وقت پرمیشور سے پیدائش کا وصف جو خاصہ لازمہ تھا منفک (علیحدہ) ہو گیا۔ کہو جی کون دھرم ہے

اب میں آپ کے دوسرے حصہ پر آتا ہوں۔ جو آپ نے فاعل بالارادہ ہونے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر فاعل بالارادہ مانو تو ارادہ اس شے کا ہوتا ہے۔ جو حاصل نہ ہو اور مفید ہو۔ چونکہ مالک کل پرمیشور کے واسطے کوئی شے بھی ایسی نہیں۔ جو حاصل نہ ہو۔ اور نیز جو مکمل خدا کے واسطے کوئی شے مفید ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ فاعل بالارادہ ہو نہیں سکتا۔

سبحان اللہ کیا ہی معقول دلیل ہے۔ آخر آریہ سماج جو ٹھہری دلیل میں ابھی چلنے لگا ہے۔ اس لئے اگر دھکے کھائے تو تعجب نہیں اس دلیل کا پہلا حصہ کہ ارادہ ایسی شے کا جو موجود نہیں ہوتی۔ بالکل ٹھیک ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ ایک وقت ایسا تھا کہ

جب کچھ نہ تھا تب خدا کا نور تھا　　[illegible]

ہم ہی نہیں بلکہ آریہ سماج بھی اگر ضد میں آکر اپنے مذہب کو نہ چھوڑ دے۔ تو اسے بھی ماننا پڑے گا۔ کہ ایک وقت تھا۔ کہ پرمیشور تو تھا۔ مگر مخلوق نہ تھی۔ کیونکہ آریہ سدھانت (مذہب) کے مطابق تین چیزیں قدیم ہیں۔ خدا۔ روح اور مادہ

ahmadimuslim.de

یہ تینوں غیر مخلوق ہیں۔ روح تو بھلا ایک جیتی جاگتی (ذی شعور) طاقت ہے۔ مادہ ایک غیر ذی شعور اجزا لاتجزی ہیں۔ یعنی ایسے باریک باریک ریزے جو نہ کٹ سکیں۔ نہ چر سکیں۔ ایسے کہ بقول سوامی دیانند جی مذکور بالا اوسکو کوئی جان ہی نہیں سکتا۔

پس اگر مخلوق کا بھی کوئی فرد قدیم ہے سو تو کچھ شک نہیں۔ کہ چار چیزیں قدیم ہو جائیں گی۔ خدا۔ روح۔ مادہ اور مخلوق جو مادہ کی ترکیب سے مرکب ہو کر وجود پذیر ہوئے تھے۔ حالانکہ آریہ سماج کسی چوتھی چیز کو قدیم نہیں مانتا۔ اسی لئے ہم نے کہا۔ کہ اگر آریہ سماج خدمت میں آ کر آپ سے درس سے الگ ہو جائے تو اسے بھی ماننا پڑیگا۔ کہ ایک وقت تھا۔ کہ خدا کے ساتھ کوئی مخلوق نہ تھی۔ علاوہ اسکے یہ بھی غلط کہ مالک کل پرمیشور کے لئے کوئی شے بھی ایسی نہیں جو حاصل نہ ہو۔ کیا آپ بھی جو خدا کی مخلوق ہیں۔ ہمیشہ سے ہیں یا اتنی مدت سے کہ آپ پہلے نہ تھے۔ اگر یہ کہیں کہ کوئی وقت تھا۔ مگر میری طرح نہ تھی۔ تو براہ مہربانی اس کلیہ کی ترمیم کر دیجئے گا۔ میرا تو کوئی حرج نہیں میں دوسری طرح سے حاضر ہوں۔ کہ آپ نے اس اصول پر غور نہیں کیا۔ بیشک خدا کے لئے کوئی شے ایسی نہیں۔ جو حاصل نہ ہو۔ مگر اس کا مطلب یہ کہ ایسی شئے جس کے نہ ہونے سے اوس کی ذات یا صفات میں کوئی نقص لازم آتا ہو۔ مخلوق نبات خود خدا کی صفات سے نہیں۔ بلکہ وصف خلق خدا کی صفات سے ہے۔ جو ہر وقت اور ہر آن اوس میں موجود ہے اور ارادہ کے تابع ہو کر اوس کا ظہور ہوتا ہے۔ اس کی مثال بعینہ آپ کے قاعدہ کے مطابق الہام ہے۔ جو خدا کی علمی صفت ہے۔ حالانکہ بقول آپ کے شروع دنیا میں ایک دفعہ اس کا ظہور ہوتا ہے۔ پھر نہیں تو کیا وہ صفت معدوم ہو جاتی ہے۔ نہیں بلکہ موجود ہے جب اپنا وقت اور محل پائیگی ظہور کریگی۔ اسی طرح خلق جو فعل ہے وہ خدا کی صفت ہے مخلوق صفت نہیں۔

واسطے احسنہ دلیل کا بھی غلط کہ ارادہ اوسی شے کا ہوتا ہے۔ جو مفید ہو۔ مہربان من آپ جیسا اعلیٰ تعلیمیافتہ کے قلم سے ایسے بے معنے الفاظ بلکہ جملے نکلکر آپ کے دعوے کی تصدیق نہ کریں گے۔ یہ کہاں کا قاعدہ ہے۔ کہ ارادہ ہمیشہ مفید چیز ہی کا ہوتا ہے۔ اگر ان ایک معنوں میں سچ ہے۔ کہ اوس سے ماسوا نظر ہوگا کہ جس کا مخلوق کا ظلاق کو جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں بالخصوص ہندوستان میں مہاتما پرش ہیں جو دوسروں کے فائدہ کے لئے کام کرتے ہیں۔ تو خدا تو رحم مجسم ہے اوس نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ بندوں کے فائدے کیلئے سمجھا۔ چونکہ قرآن مجید اسی کا گر بتاتا ہے۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (خدا نے تمہارے فائدے کو سب چیزیں پیدا کی ہیں) پس ہم مانتے ہیں۔ کہ ان معنے سے ارادہ ہمیشہ مفید چیز کا ہوتا ہے۔

(باقی دارد)

# مرزائے قادیانی کا دعویٰ اور اُس کا بنیادی پتھر

مرقومہ منشی غلام احمد صاحب انسپکٹر ریلوے کلکتہ

شیخ غلام احمد نامی ایک مرزائی تلاش روزگار گذشتہ سے پیوستہ برس میں کلکتہ آیا۔ اور وہاں بعد حصول ملازمت اوس نے مرزائی مشن کے لئے اپنے آپ کو چیف مشنری بنا لیا۔ ہر چند کہ وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہا تاہم بعض جاہل لوگ اس کے دام فریب میں آگئے پھر کیا تھا۔ شیخ مذکور نے کلکتہ میں لاف زنی شروع کر دی۔ کہ کلکتہ بھر میں اگر کوئی عالم فاضل ہو اور وہ میرے سامنے آوے۔ تو چند باتوں میں اوسکو تسلیم کرا دوں گا۔ کہ مرزا کا دعوے سچا ہے۔ کلکتہ کے علماء کرام کے کانوں تک ایسی آوازوں کا پہونچنا آسان نہ تھا۔ کیونکہ شیخ مذکور کے دام افتادہ عموماً اہل پنجاب ہیں۔ اور ایسے لوگ علماء سے واقفیت نہیں رکھتے۔ البتہ نیازمند کے کان ایسی آوازوں سے نا آشنا نہ تھے۔ مگر محض اس خیال سے سکوت کیا جاتا تھا۔ کہ شیخ مذکور کوئی مشہور ذی علم نہیں۔ اس لئے آپ کو مخاطب بنانا اور اس سے مباحثہ کرنا فضول ہے۔ لیکن اس سکوت نے اس کا حوصلہ اور بھی بڑھا دیا۔ چنانچہ گذشتہ عید الفطر کے دن (جب کہ اہل پنجاب و کشمیر حسب معمول کلکتہ کے چڑیا خانہ میں جمع تھے) شیخ مذکور مرزائی مشن کا واعظ بنا اور تبلیغ مذہب مرزائی کے فرض کو ادا کرنے لگا۔ چند اشخاص نے جب مخالفت کی آواز

نکالیں - تو مجھے زور سے کہا گیا - کہ کوئی ذی علم شخص اگر ہے - تو اُس کو لاؤ - ہم چند باتوں میں اُس کو ساکت کر دینگے - یہ سُنکر میرے بعض دوستوں نے چھاپہ خانہ میں تلاش کی - اور مجھکو پاکر انہوں نے سب قصہ سنایا - میں اُن کے ساتھ ہو لیا - جب شیخ مذکور کے پاس پہونچے پہلے تو اُدھر اُدھر کی کہہ کر ٹالنا چاہا کہ اب وقت تنگ ہے - بعد ازاں صاف انکار کیا کہ میں اُن سے (یعنی راقم سے) مباحثہ نہیں کرنا چاہتا - مگر یہ لوگ کب ماننے تھے - انہوں نے اُس کو سخت شرمندہ کیا - اور کہا کہ ابھی تو آپ لاف زنی کر رہے تھے - اور ابھی وہ لہجہ ہو جا رہی ہے - یہ کشمکش چند منٹ تک رہی آخر شیخ مذکور کو سوائے اقرار مباحثہ کے کچھ بن نہ پڑی - مگر یہ کہکر اُس وقت پیچھا چھڑایا - کہ اتوار کو دن رات کو مباحثہ کروں گا ۔

اتوار کو شام کے بعد میاں نادر شاہ صاحب سوداگر و شیخ اللہ ریکھا و حافظ محمد صاحب کے مکان واقع چڑ ہا گلی میں بلا کر لے گئے - جہاں ۶ - ۷ آدمی شیخ مذکور کے ہمراہ موجود تھے اور اہل اسلام کی طرف سے ذمہ داری میاں نادر شاہ صاحب نے لی تھی فریقین کی طرف سے دو کاتب تقریریں لکھنے کیلئے مقرر کئے گئے ۔ میں نے چند مختصر الفاظ میں خواہش ظاہر کی کہ مرزا صاحب کے دعوے ماموریت من اللہ پر بحث کا دار و مدار رکھا جاوے - اگر وہ اپنے دعوے میں صادق ہیں - تو اُن کے مسائل مخترعہ خود بخود واجب التسلیم ہوں گے - لیکن اگر وہ اپنے دعوے میں ہی کاذب ہیں - تو کسی فرعی مسئلہ پر بحث کر کے وقت ضائع کرنا فضول ہوگا - چونکہ یہ امر شیخ موصوف کے لیے بہت مشکل تھا - اس لئے اُس نے اسی پر بحث شروع کر دی - کہ مسئلہ زیر بحث یہی ہونا چاہیے - بلکہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر بحث ہو ۔

چار تقریریں نیازمند کی ہوئیں - اور تین تقریریں شیخ مذکور کی ہوئیں - اور میری آخری تقریر کے ختم ہونے پر رات کے بارہ بج گئے - اور وقت گزر گیا - جو شیخ مذکور کی استدعا پر صدر مجلس نے مقرر کیا تھا - میری تقریر کے ختم ہونے پر شیخ مذکور بہت چیخ پڑا - کہ اب جلسہ میں ہی تقریر کروں گا - مگر صدر مجلس نے اجازت نہ دی - کیونکہ میں نے تمام رات بیٹھے رہنے پر رضامندی ظاہر کی تھی مگر شیخ مذکور نے خود ہی صدر کے وقت مقرر کرایا تھا ۔

اس کے بعد شیخ مذکور نے دوسری اتوار پر جواب دینے کا وعدہ کیا دوسری اتوار کو وہ نہ آئے تو منتظمان مجلس مباحثہ نے اُنکو بلوایا اور بحث کے ختم کرنے پر اصرار کیا پہلے تو چند روز تک یہ کہا جاتا رہا - کہ تقریریں کا دیان بھیجی گئی ہیں - وہاں سے جواب جواب دیا جاوے گا - لیکن آخر کار شیخ صاحب ایسے مفرور ہوئے کہ پتہ ہی نہ لگا ۔

میں اُن تقریروں کو ذیل میں درج کرتا ہوں - ہر چند کہ اس بحث میں کسی اختلافی مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہے - لیکن پھر بھی ناظرین ضرور اس سے لطف اٹھاویں گے :-

## خاکسار کی پہلی تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہت سے مسائل مختلفہ فیہ ہیں - اور ان سب مسائل کا فیصلہ مرزا صاحب کی تصدیق یا تکذیب بغیر نہیں ہو سکتی - اس لئے ضروری ہے - کہ صرف اس امر کی تحقیق کی جاوے - کہ آیا مرزا صاحب من جانب اللہ ہیں - یا من اللہ نہیں - اگر کوئی شخص اپنے دعوے میں سچا ہے تو اُسکے مسائل اختراعیہ واجب التسلیم ہیں - لیکن اگر اس کے برعکس ہے - تو کسی دوسرے مسئلہ کی تحقیق کی ضرورت باقی نہیں رہتی -

## شیخ غلام احمد مرزائی کی پہلی تقریر

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

چونکہ علت غائی بنیاد دعوے مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام مبنی ہے اس بات پر کہ مسیح ناصری علیہ الصلوۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آویں گے - بلکہ اُن کے قول پر ایک شخص امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا فخر حاصل ہے - آیت استخلاف کے وعدہ کے مطابق بمقتضائے اس امر کے رسول اللہ کا سلسلہ موسوی سلسلہ کے ہمرنگ ہو جس پر آیت إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ الآیۃ صادق ہے ایسے وقت میں جبکہ اسلام کی روحانی حالت نہایت تنزل میں ہوگی مبعوث ہوگا - پس جبکہ اصلی بنیاد دعوے ماموریت من اللہ وفات مسیح کے ساتھ لازم پڑی

ahmadimuslim.de

سوال ہے - اور جزو لاینفک کی طرح ہے - اول وفات مسیح کا فیصلہ ہونا چاہیئے - نیز کسی مامور من اللہ کے دعوے کے ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مامور من اللہ ہے یا نہیں - کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اللہ کی شہادت کافی ہے - اور تمام اہل اسلام کا یہ متفق مسئلہ ہے - کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوتا پس تفہیم دعوے مامور من اللہ ہر شخص کے لئے علیحدہ رنگ رکھتی ہے - اور ہر ایک فرد بشر تصدیق کے مختلف معیار رکھتا ہے - وقت کی ضرورت اسلام کا تنزل مامور کا دعوے خدا کی شہادت تفہیم دعوے کے لئے کافی ہیں - پس سب سے اول مکرر میں یہی کہتا ہوں - کہ [illegible] چونکہ فریقین کی سب سے پہلے مسیح ع کی حیات یا وفات پر بحث ہو -
سالہا سر آن چیز کہ خاطر می خواست آخر آمد ز پس

**خاکسار** :- پس وہ تقریر سب تو شیخ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا - کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہے - وفات مسیح پر اور اس کا صاف مطلب یہ ہے - کہ وفات مسیح ان کے نزدیک بمنزلہ ایک دلیل کے ہے ہر چند کہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مرزا صاحب بوقت تصنیف براہین احمدیہ جبکہ وہ مسیح مہدی ہونے کے دعوے کر چکے تھے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا اور ان کا واپس آنا تسلیم نہ کرتے اگر وفات مسیح میں کسی دوسرے مسیح کے آنے کا پتہ چلتا ہو تو نیچری جو وفات مسیح کے قائل ہیں - یا معتزلہ بھی بلا چون و چرا مرزا صاحب کو مسیح مان لیتے - حالانکہ ایسا نہیں - اس لئے وفات مسیح کا مسئلہ دلیل کا حکم رکھتا ہے - اور بہر حال دعوے وہی رہا جس کی تحقیق کے لئے میں نے اشارہ کیا تھا - شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ دعوے کی دلیل میں صرف مسئلہ وفات مسیح پیش کریں - یا اور کچھ دلائل اور میرا اختیار ہے - کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے مرزا صاحب کے اس دعوے کو اور دلائل سے غلط ثابت کروں - شیخ صاحب نے فرمایا ہے - کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں - لیکن یہ مرزا صاحب کے قول کے خلاف ہے [illegible] کیونکہ وہ ہمیشہ نشانہائے آسمانی کا ذکر سنایا کرتے ہیں - اور ان کے نشانوں کو اصطلاح شرع میں خوارق یا معجزات کہا جاتا ہے

علاوہ ازاں میں نے کب معجزہ طلب کیا تھا - میں تو دعوے کی دلیل مانگتا ہوں - اور اوسکی تردید کرنی چاہتا ہوں - عام اس سے کہ دلیل مسئلہ وفات مسیح ہے - یا اور کچھ بہر حال مسئلہ وفات مسیح ایک دلیل کا حکم رکھتا ہے - اور بلا تعیین دعوے دلیل پر بحث کرنا خلاف اصول مناظرہ ہے - فقط

**شیخ صاحب** :- اگر مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا تذکرہ کیا ہے - جیسا کہ عام مسلمانوں کا اعتقاد ہے - اور اب اس کی وفات بتلاتے ہیں - تو اس سے اون کی صاف باطنی کے لئے کھلی کھلی دلیل ہے - کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور من اللہ نہیں مقرر ہوئے تھے - تو ان کا وہی اعتقاد تھا - جس کا براہین احمدیہ میں ذکر ہے - لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ مامور من اللہ مقرر ہوئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اعتقاد مندرجہ براہین احمدیہ کی نسبت ان کو کہا گیا کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں - اور تو مثیل عیسیٰ ہے - جس کا وعدہ ہے - تو پھر انہوں نے وہی مسئلہ اختیار کیا - جس کی بابت انہوں نے خدا کا ایما پایا - اس سے تو ان کی بھی صاف باطنی معلوم ہوتی ہے - فرقہ نیچریہ یا معتزلہ کی عدم شناخت مامور من اللہ کی تکذیب نہیں کر سکتی - ہر ایک شخص کو کسی مامور من اللہ کے دعوے کو تسلیم یا انکار کرنے کا اختیار ہے اور ان دونوں فرقوں کا تذکرہ کرنا تکلیف مالا یطاق ہے - دیکھو جب تک شراب کے لئے قرآن شریف میں صریح ممانعت کا حکم نازل نہ کیا - اس کا استعمال جاری رہا - کیا نعوذ باللہ اس پر کوئی حرف گیری کر سکتا ہے - یا جب تک نکاح کے [illegible] متعلقہ رسم جاری رہی یا جب تک سود کی ممانعت کا صریح حکم نہ ہوا - استعمال ہوتا رہا - قاعدہ کی بات ہے - کہ جب تک مامور من اللہ کو کسی امر کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے صراحت نہ کرائی جاوے - وہ برائے رسم و رواج خواہ وہ غلط اصولوں پر ہی مبنی ہو - یا بطور تقلید کے رواج پا گیا ہو - چھوڑنے یا ترک کرنے کا حکم نہیں دیتا - وما ینطق عن الھویٰ الآخرہ - صاف ظاہر ہے - کہ اگر فریقین مناظرہ اول مسیح ناصری کی وفات

ahmadimuslim.de

کو نہیں تھا۔ تو پھر مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق بحث کرنا تحصیل[1] لاحاصل ہوگی۔ اگر مسیح ناصری نے دوبارہ آنا ہے۔ تو پھر بحث کا اختتام ہے۔ کیا بحث کرتے ہوئے اول قدم ہی پر یہ سوال پیدا نہ ہوگا۔ کہ مسیح ناصری نے آنا ہے۔ یہ صرف بحث سے ایک گریز کا طریق ہے۔ ورنہ مسیح کی آمد ثانی کو حل کرنے کے لئے اول مسیح ناصری کی حیات و وفات کا فیصلہ کر لینا نہایت ضروری پڑا ہوا ہے۔ اور معجزات دلیل نبوت نہیں ہوتے اس سے یہ مراد تو نہیں ہے۔ جو انبیاء معجزات نہیں دکھلاتے دکھلاتے ہیں۔ اور ضرور دکھلاتے ہیں۔ مگر کسی نبی کی شناخت کے لئے یہ ضروری معیار نہیں ہے۔ کہ وہ ضرور ہی معجزہ دکھلا دے۔ پس بجائے اس کے کہ ہم تمہیدی عبارتوں کو لمبا کرتے جاویں۔ اور حاضرین کا اوقات عزیز ضائع کریں۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میرے فریق ثانی کو مسیح ناصری کی حیات و وفات پر بحث کرنا منظور ہے۔ یا نہیں؟

**خاکسار** نے تعجب ہے۔ کہ باوجود میرے ان الفاظ کے کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے میں دوسرے دلائل سے بھی تردید کروں گا بحث سے گریز کا فتویٰ لگا اپنا تکمیل القول بما لا یرضی۔ فائدہ کا خیال نہ رکھا گیا۔ زیادہ تعجب ہے۔ کہ اپنے پہلے بیان کو نا کرتی کہ شیخ صاحب اپنے بیان میں فرما چکے تھے کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہو وفات مسیح پر۔ اگر شیخ صاحب نے یہ صحیح فرمایا تھا۔ تو وفات مسیح کو بطور دلیل کے تسلیم کرنے میں کونسی وجہ مانع ہے۔ میں نے یہ نہیں دریافت کیا تھا۔ کہ مرزا صاحب کا مافی الضمیر بوقت تصنیف براہین احمدیہ کیا تھا مافی الضمیر کے ہم عالم نہیں بلکہ میری مراد صرف یہ ہے کہ بوقت تصنیف براہین احمدیہ اپنے آپ کو مسیح موعود و مہدی معہود اور ملہم من اللہ ظاہر کر چکے تھے۔ اُن کو اشتہارات موجود ہیں جن میں انہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ براہین احمدیہ بذریعہ الہام لکھی گئی۔ اس لئے یہ کہنا کہ مرزا صاحب اس وقت مامور من اللہ نہیں تھے۔ یا وفات مسیح کے متعلق انکو الہام نہیں ہوا تھا۔ صاف منشاء مرزا صاحب کی تصدیق نہیں کرتے۔ کسی الہامی کتاب میں کسی واقع کا خلاف اصل لکھا جانا خود اس امر کی دلیل ہو کہ وہ الہامی نہیں لیکن شیخ صاحب کو مناسب تھا۔ کہ مرزا صاحب کی بعد کی تحریرات پر بھی خیال رکھیں مرزا صاحب نے یہ عذر پیش نہیں کیا۔ جو شیخ صاحب پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے عدم فہم الہام کا اعتراف کیا ہے اور اپنی غلطی کا اقرار۔ اس لئے شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ اس وقت مرزا صاحب نے بلا ایماء الہٰی حیات مسیح کو تسلیم کیا۔ نہ صرف غلط ہے بلکہ مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔ مرزا صاحب ہمیشہ الہام کا دعوے کرتے رہے مگر مسیح کے متعلق ان کو بہت ہی الہام غیر صحیح ہوتے گئے۔ نہ صرف انہوں نے حیات مسیح کو اپنی الہامی کتاب میں تسلیم کر کے وفات کا الہام سنایا بلکہ ان کی مدفن کے متعلق بھی انکو الہام مختلف ہیں۔ پہلی دفعہ میں تو انہوں نے مسیح کو سولی پر مارا تھا۔ اور بیت المقدس میں انکو دفن کیا تھا۔ چنانچہ شہادتیں خط بھی شائع کئے گئے۔ انکو بعض الہاموں نے مسیح کو گلیل دفن کیا۔ اور سب آخری الہام جو آجکل مروج ہے ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کشمیر میں دفن ہوئے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ باوجود ان سخت اختلافوں کے ان الہاموں کو معیار صداقت ٹھیرایا جاوے۔ یا یہ کہ شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی مامور من اللہ کی دلیل میں انکے پہلے بیان کے مطابق وفات مسیح ہی کو دلیل پیش کریں۔ بالآخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جس صورت میں شیخ صاحب امر و نواہی اور قصص کو ایک ہی سا سمجھتے ہیں۔ اور قصص ماضیہ کو مثل حکم شراب سود وغیرہ کے سمجھتے ہیں۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر کس طرح حاوی ہو سکیں گے۔ ایک آدمی کی نسبت بیان کیا جاوے۔ کہ وہ فلاں سنہ میں زندہ تھا۔ اور پھر کہا جاوے۔ کہ وہ اسی سنہ میں مر گیا تھا کیا احکام کا ہم رنگ ہو سکتا ہے۔ خیر یہ تو شیخ صاحب کی خوش فہمی کی دلیل ہے حاضرین خود اس کا اندازہ لگا لیں گے۔ جیسے شیخ صاحب کے پہلے ہی بیان کے مطابق منظور ہے۔ کہ مرزا صاحب کے دعوے مامور من اللہ کی

[1] تحصیل لاحاصل شیخ صاحب کی علمیت کا نمونہ ہے۔ باین خیال کہ کہیں کاتب کی غلطی نہ نکلے۔ میں نے منشی غلام محمد صاحب اختر امرتسری رئیس و میاں جان محمد مرزائی کو جو اس مجلس میں موجود تھے شاہد رکھا ہوا ہے۔ پرچہ مقابلہ بھی ہو چکا ہے۔ اور ان کے کاتب نے بھی جو سنا لکھ لیا: خاکسار

ahmadimuslim.de

دلیل میں وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کریں۔ مجھو اختیار ہوگا۔ کہ اثبات حیات مسیح کے ساتھ ہی بین او قطعی دلائل سے ثابت کرونگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں:۔

شیخ صاحب میں تو پہلے اپنے بیان سے کنارہ کشی نہیں کی میں تو پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ...... کہ اس بحث کو اگر عمارت فرض کیا جاوے۔ تو وفات مسیح اس کا بنیادی پتھر ہے۔ اور براہین احمدیہ کو اگر فریق ثانی ..... اس لحاظ میں الہامی کہا ہے۔ کہ اس میں بعض الہام درج ہیں۔ تو درست ہے مگر وہ کل کتاب الہامی نہیں ہے۔ اس لئے سوال فریق ثانی میں اشتہار کا ذکر ہے۔ اس سے پبلک کو مغالطہ دینا مراد ہے۔ اور نہ میں نے یہ کہا کہ مرزا صاحب اسوقت ملہم نہیں تھے۔ انبیا یا مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔ کہ قبل دعوے نبوت یا مامور من اللہ ہونے کے ملہم ہوں۔ میرے کہنے کا صرف یہ مطلب تھا۔ کہ بوقت تحریر براہین احمدیہ مرزا صاحب کو خدا تعالے کی طرف سے صراحت نہیں کرائی گئی تھی۔ اسی براہین احمدیہ میں خدا تعالی نے مرزا صاحب کا مسیح بھی نام رکھا۔ مگر چونکہ ہر ایک کام کے لیے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ خدا تعالی نے انکو نہ بتلایا کہ اس نام کا تو ہی مصداق ہے۔ اور حیات مسیح کی نسبت جو براہین میں درج ہے۔ وہ انکی اپنی اجتہادی رہی ہے۔ یہ صرف ایک نمایاں امر کو وضع لاکر تا ہے کہ تصنیف اور الہامی کتاب کے الفاظ استعمال کرکے جیسا کہ فریق ثانی نے استعمال کئے ہیں۔ دونوں الفاظ کو ایک معنے کر کے دکھلایا ہے۔ کل کتاب براہین الہامی نہیں ہے۔ وہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک اجتہادی اور دوسرا الہامی۔ الہامی حصے میں خدا تعالی نے مرزا صاحب کا نام مسیح رکھدیا ہے۔ گو انکو اسوقت نہیں بتلایا گیا۔ کہ تو ہی اسکا مصداق ہے پس اس میں واقع کا اختلاف نہیں ہے۔ اور اسی لئے فریق ثانی نے جو تمثیل بیان کی ہے۔ اس واقع پر چسپان نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے الہام غیر صحیح ہوتے گئے۔ یہ اس وقت فریق ثانی کو کہنے کا حق پہونچتا تھا۔ جب بحث الہام کی شروع ہوتی اور اسکے لئے جو تضاد یا تین نسبت

مسیح کے سولی پر مارے یا کشمیر میں دفن کئے جانے کے فریق ثانی نے بیان کئے ہیں۔ یہ قبل از وقت ہیں۔ اور علاوہ اس کے بے محل ہیں۔ مثال سے کر سمجھانے سے جو قصص اور اوامر کو فریق ثانی نے ایک رنگ میں سمجھا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ تجاہل عارفانہ کیوں کیا جاتا ہے۔ اس سے غرض صرف سمجھانے کی تھی۔ کسی شخص کی نسبت اس کے معلومات کا پہلے ہی غلط خیال دل میں قائم کریں جیسا کہ میرے قرآن فہمی کی نسبت کیا گیا ہے۔ بعید از انصاف ہے۔ بار بار فریق ثانی کا پہلے اس گفتگو میں وفات و حیات مسیح کے [illegible] یہ سمجھنا اور اس کے ساتھ ہی دیگر دلائل کا در بارہ اثبات دعوے مرزا صاحب لانے کی حجت کرنا عجب ہے کہ اول بڑی بھاری دلیل جو اس تمام عمارت کے بنیادی پتھر کی طرح ہے فیصلہ پا جاسے۔ صرف تضیع اوقات ہے ان فریق ثانی حیات و وفات مسیح کے فیصلہ کے بعد دوسرے دلائل کی طرف جا سکتا ہے۔ نہ کہ ایک بات کو معلق چھوڑ کر دوسری باتوں کو درمیان میں لایا جاوے۔ اگر فریق ثانی کی واقعی نیت صاف ہے ...... کیوں اول حیات وفات کی نسبت فیصلہ نہ کیا جاوے۔

خاکسار: شیخ صاحب انصاف کریں۔ کہ تصفیہ دعوی کا ہوا کرتا ہے۔ یا دلیل کا فن مناظرہ کے بانیوں اور اسکو مطابق مناظرہ کرنیوالوں کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے۔ کہ ایک فریق اپنا دعوے معین کرتا ہے اور اس دعوے کے اثبات کے لئے دلائل سناتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ دعوے کا تو نام ہی نہ ہو۔ اور دلائل کا تذکرہ کیا جائے۔ جب دعوی ہی نہیں تو دلائل سے کیا نتیجہ نکلیگا سخت افسوس ہے۔ کہ باوجود اس اقرار کے کہ دعوی مامور من اللہ مبنی ہے۔ وفات مسیح پر (دیکھو شیخ صاحب کا پہلا پرچہ) دعوے اولیں کو بہ پابندی قواعد مناظرہ کیوں بیان نہیں کیا جاتا میں بار بار شیخ صاحب کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کے دعوی کی دلیل میں وہ اسی مسئلہ کو پیش کریں۔ جس کو کہ وہ اس عمارت کا بنیادی پتھر سمجھتے ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ کہ پھر بھی یہی کہا جاتا ہے۔ کہ فریق ثانی تنقیح مباحثہ وفات و حیات میں منکر ہے۔ حاشا وکلا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ شیخ صاحب اپنے پہلے بیان سے ضرور کنارہ کش ہیں۔ کیونکہ یہ ان کو وہ الفاظ کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہے۔ مسئلہ وفات

ahmadimuslim.de

مسیح پر خود ہی اس امر کا ناطق فیصلہ ہے کہ مسئلہ وفات و حیات مسیح دلیل کے ہے اور جب اگر شیخ صاحب نے اس مسئلہ کو دلیل قرار دیا ہے نے بطور دلیل کے سنا منظور کیا پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ خواہ مخواہ کیوں پیچیدگیاں پیدا کی جاتی ہیں :-

شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ واقع کا اظہار معلومات کی بنا پر ہے۔ اور مرزا صاحب کا اقرار حیات مسیح اجتہادی رائے ہے۔ اور اس کے بعد الہامات بایماء الٰہی ہیں۔ البتہ عذر طلب ہیں۔ کیا مرزا صاحب نے خدا کے پاک کلام قرآن شریف کی آیت ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ کی تفسیر میں مسیح کا دوبارہ آنا اور کافروں پر غالب آنا جب لکھا تو کیا خدا لئے غیور کی غیرت کا یہ تقاضا نہ ہوا۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو اس کے کلام پر الہام ظاہر کرتا ہے ایک صریح اور فاش غلطی سے بچا سکے غلطی بھی کسی دنیاوی معاملہ میں نہیں تھی کسی انسانی کلام کے مطلب بیان میں نہیں تھی۔ بلکہ اس پاک کلام کی تفسیر کے متعلق تھی۔ جو دنیا میں بطور معجزہ کے قیامت تک موجود رہے گی۔ ہرچند کہ مرزا صاحب خود تو الہام کے سمجھنے کا عذر کرتے ہیں لیکن مان لیا جاوے ... کہ شیخ صاحب کا یہ فرمانا صحیح ہے۔ کہ اقرار حیات مسیح کو الہام سے کچھ تعلق نہیں۔ تو بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب شیخ صاحب کتاب براہین کے بعض حصے کو الہامی مانتے ہیں۔ تو ضروری تھا۔ کہ خدا ملہم کے اقوال کا خیال رکھے۔ جیسا کہ خود شیخ صاحب بھی اپنے ایک بیان میں وما ینطق عن الہویٰ سے تعبیر کر چکے ہیں۔ شیخ صاحب کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا صاحب نے اپنے حق میں ایک الہام لکھا ہوا ہے۔ کہ انا کفینٰک المستہزئین مگر افسوس کہ اس الہام کی صریح مخالفت مستہزئین تو متضاد اور متناقض الہاموں پر ہنسی اڑاتے ہی رہا کرتے ہیں مگر وہ لوگ جو سلیم الطبع وہ بھی استہزا سے رک نہیں سکتے۔ کیا رسول اللہ کے وقت مبارک کا نابینا کا تذکرہ آپ کو معلوم ہوگا۔ مامور من اللہ اگر تقاضائے بشریت کسی امر میں رائے صائب نہ رکھتا ہو۔ تو فوراً وحی الٰہی کے ذریعہ سے اس کی تفہیم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدا کی پاک کلام میں سے اس بیان کی تائید ہوتی ہے عبس وتولیٰ ان جاءہ الاعمیٰ الآیۃ۔ اب غور کا مقام ہے۔ کہ جس مسئلہ کو پیروان مرزا صاحب مرزا صاحب کی عمارتی دعوے کا بنیادی پتھر قرار دیں اور جس کو اسی دلیل پر مبنی ٹھہراویں۔ اور اس دلیل کو دعوے سے بھی بڑھ کر قرار دیں۔ اسی کے اظہار میں ملہم صریح اور بیّن غلطی کر رہا ہے اور طرفہ یہ کہ الہام کا سلسلہ جاری ہو۔ پھر بھی دس برس یا اس سے زیادہ زمانے تک اس کی اصلاح نہ ہو شیخ صاحب کا اختیار ہے۔ کہ میرے ان دلائل کو قبل از وقت قرار دیں۔ یا غیر محل بنا دیں۔ لیکن اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ یہ مسئلہ ہرگز دلیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قاعدہ ہے۔ کہ دلیل دعوے کے قائم ہوتے ہی پیدا ہوتی ہے۔ مگر جس دعوے کے وقت اس دلیل کا نام و نشان بھی نہ ہو۔ بلکہ اس دلیل کی تردید کی جا رہی ہو اور اس سے ایک طویل مدت تک یعنی ایام الصلح کی تصنیف تک یا ازالہ کی تصنیف تک وہ زیر التوا رہا ہو۔ اور کسی ضرورت یا مصلحت کے لئے اس مسئلہ کا پہلو بدلا گیا ہو۔ اس کو دعویٰ کی دلیل قرار دینا نہ صرف غلطی ہے۔ اور نہ صرف فن مناظرہ سے مخالفت اور نہ صرف تحقیق حق سے انحراف ہے بلکہ انصاف کا خون کرنا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ تو اس امر کی بین دلیل ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تائید کسی دلیل سے نہیں ہو سکتی بلکہ اس دعوے اور اس دلیل کا وہی حال ہے۔ کہ مسکین ملاح در چین است و کشتی در فرنگ باوجود ان زبردست دلائل کے میں نے اختیار کیا تھا۔ کہ وہ بعد مشرق دعوے کی دلیل اس مسئلہ کو قرار دیں۔ مگر واللہ اعلم کیوں دلیل نہیں قائم کی جاتی اور پھر کیوں بار بار کہا جاتا ہے۔ کہ زبردست دلیل ہے۔

تصنیف اور الہامی کتاب کی نسبت شیخ صاحب نے کچھ الفاظ لکھوائے ہیں۔ جو صریح تو نہیں۔ مگر میں نے ان کا ماحصل یہ سمجھا ہے۔ کہ میری نسبت کہا گیا ہے۔ کہ میں الہامی کتاب اور تصنیف کو ہم رنگ قرار دیتا ہوں۔ اگر شیخ صاحب کی یہی مراد ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ تصنیف ایک جنس ہے۔ جو شامل ہے۔ اپنے افراد پر الہامی کتاب تصنیف کا ایک فرد ہے۔ قاعدہ ہے کہ ہر ایک کتاب

ahmadimuslim.de

دعوے نہیں کرتی بلکہ نسلاً بعد نسلاً افغان یہی دعوے پیش کرتے رہے ہیں - انکے نسب نامے انکے دعوے کی تائید کرتے ہیں - پس انکا یہ دعوے بے بنیاد نہیں ہو سکتا - اگر یہ بنی اسرائیل نہیں ہیں - تو کیا وجہ ہے کہ یہ قوم قدیم سے بالاتفاق بنی اسرائیل ہونے کا دعوے کرتی چلی آتی ہے - پھر جب ہم دیکھتے ہیں - کہ روئے زمین پر کوئی اور ایسی قوم نہیں ہے - جو گم شدہ اسرائیلی قبیلوں کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتی ہو تو یہ امر افغانوں کے دعوے کو اور بھی تقویت پہونچاتا ہے - اگر ہم افغانوں کے دعوے کو رد کریں - تو ہمیں کوئی اور قوم بتلانی چاہیئے - جو کہ گم شدہ اسرائیلیوں کی نسل میں ہونے کا دعوے کرتی ہو - اسرائیلی تو بیاں فارس میں قید ہو کر آئی تھیں - اور افغانستان فارس کی سرحد پر واقع ہے - یہ بہت قرین قیاس ہے - کہ وہ مشرق کی طرف بڑھ گئی ہونگی اور افغانستان اور کشمیر میں آباد ہو گئی ہوں :-

بائیبل سے معلوم ہوتا ہے - کہ شاہان فارس ان سے بہت بدسلوکی کرتے تھے - ضرور وہ ان کے ظلم سے بچنے کے واسطے مشرقی بلاد میں آ کر آباد ہو گئی ہیں - ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی پس انکو اسلئے ضرور تھا - کہ وہ اپنے رہنے کے لئے اور گھر تلاش کریں :-

(۲) ظاہری خط و خال کی شہادت :- ایکطرف تو افغان اپنی زبان سے بنی اسرائیل ہونیکا دعوے کرتے ہیں - دوسری طرف اون کے خط و خال بزبان حال بیان کر رہے ہیں - کہ ہم بنی اسرائیل ہیں. اور کشمیریوں کے خط و خال افغانوں کی نسبت اور بھی زیادہ یہودیوں سے ملتے جلتے ہیں - ان میں پڑوس میں چینی اور ہندو ہیں - مگر اون کے خط و خال افغانوں اور یہودیوں سے نہیں ملتے - ایک یہودی ایک پٹھان اور کشمیری کو ایک صف میں کھڑا کرو - تو تم ضرور بول اٹھو گے - کہ یہ اپنی ظاہری شکل و شباہت میں بالکل مشابہ ہیں :-

(۳) لباس کی شہادت :- افغانوں اور کشمیریوں کا لباس بھی اس نتیجہ کیطرف راہنمائی کرتا ہے - کہ یہ قومیں بنی اسرائیل ہیں - یہ برخلاف ہندوؤں اور چینیوں کے لمبے اور کھلے چغے پہنتے ہیں - جس کا رواج بنی اسرائیل میں تھا - جیسا کہ اناجیل سے بھی ظاہر ہوتا ہے :-

(۴) رسم و رواج کی شہادت :- ان کی بہت سی رسومات یہودیوں کی رسومات سے مشابہ ہیں - مثلاً افغان منگنی اور شادی میں کوئی فرق نہیں کرتے اور شادی سے پہلے اکثر لڑکا اور لڑکی میں بے تکلفی رہتی ہے - بسا اوقات ایسا ہوتا ہے - کہ شادی سے پہلے عورتیں حاملہ بھی ہو جاتی ہیں :-

(۵) اخلاق و اطوار کی شہادت :- یہودیوں کی طرح افغان بھی زود رنج خود غرض سرکش - کند ذہن - جاہل تند مزاج - خونخوار - سخت دل - کج رو وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں :-

(۶) اسماء کی شہادت :- افغان صرف بنی اسرائیل ہونے کا دعوے ہی نہیں کرتے بلکہ ان کے قبائل ان کے پہاڑوں اور اون کے دریاؤں کے نام بھی - بزرگان اسرائیل کے نام سے لگے ہیں - مثلاً موسیٰ خیل - تخت سلیمان - کوہ مری - کوہ سلیمان - زئی - داؤد زئی - یوسف زئی - درہ خیبر وغیرہ وغیرہ علاوہ ازیں ابتک افغانوں اور کشمیریوں میں اسرائیلی ناموں کا بہت رواج پایا جاتا ہے :-

(۷) شہروں کے ناموں کی شہادت :- گو یہ شہادت نمبر ۶ کے نیچے آسکتی ہے - مگر چونکہ یہ نہایت ضروری ہے - اور ایک نرالے طرز کی ہے - اس لئے میں نے اسکو ایک نئے عنوان کے نیچے رکھا ہے - افغانستان اور کشمیر میں بہت سے ایسے شہر ہیں جنکے نام شام کے قدیمی شہروں کے ناموں پر رکھے گئے ہیں جب ایک ملک کے لوگ کسی دوسرے ملک میں جا کر آباد ہو رہتے ہیں - تو وہ اپنے نئے قیام گاہ میں ایک مصنوعی وطن بنا لیتے ہیں - اپنے وطن کے خیال کو اپنے دماغ میں تازہ رکھنے کے واسطے وہ اپنے نئے شہروں اور دیہات کے نام اپنے اوطان مالوفہ کے ناموں پر رکھتے ہیں - جن میں کہ وہ پہلے آباد تھے اور جنکی یاد کو وہ اپنے صفحہ سینہ سے محو کرنا نہیں چاہتے ان کے نئے ملک کے مقامات کے نام بتلاتے ہیں کہ وہ کس مقامات سے نکل آئے - اس کی ایک عمدہ مثال امریکہ کی آبادیوں میں ملتی ہے - جہاں اہل فرنگستان جا کر آباد ہوئے ہیں

۴ ... برعنالوکم

ahmadimuslim.de

یہ لوگ اپنے عزیز شہروں کے نام بھی اپنے ساتھ لیگئے اور جہاں پہنچے گئے وہی نام رکھدیئے جو ان کے قدیمی گھروں کے نام تھے۔ اس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حب الوطنی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جہاں کہیں آدمی جائے اپنے ملک کے نام بھی وہیں ساتھ لیجاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دس بنی اسرائیلی قوموں نے بھی اسی حب الوطنی کا ثبوت دیا ہے۔ افغانستان اور کشمیر میں بہت سے شہر اور ضلع ایسے ہیں جنکے نام ملک شام کے قدیمی شہروں کے ناموں سے ملتے ہیں۔ نیچے ایسے ناموں کی ایک فہرست دیتا ہوں۔ اور امید ہے کہ اگر اس امر کی طرف توجہ کی جائے۔ تو اور بھی ایسے بہت سے نام نکل آویں گے:۔

| افغانستان و کشمیر میں نام | کہاں واقع ہیں | | قدیمی نام | قدیمی شام کے نقشہ میں کہاں واقع ہیں | | بائبل میں کہاں ذکر ہے |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | عرض البلد | طول البلد | | عرض البلد | طول البلد | |
| | شمال | مشرق | | شمال | مشرق | |
| کابل | ۳۴ر۲۹ | ۶۹ر۲۵ | کابل | ۳۲ر۵۱ | ۳۵ر۱۳ | سلاطین اول باب ۹ آیت ۱۳ |
| پانچہ | ۳۴ر۵۲ | [illegible] | توثنا | ۳۲ر۳۰ | ۳۵ر۲۵ | |
| دیدا | سرحد پر لداخ کے نزدیک | | [illegible] | ۳۳ر۴۴ | ۳۵ر۲۲ | ۲۰ آیت [illegible] |
| حس | | | حسن | ۳۴ر۰۱ | ۳۵ر۱۳ | |
| | | | حمت | ۳۴ر۴۴ | ۳۵ر۳۵ | |
| | | | حس | ۳۴ر۵۰ | ۳۶ر۳۹ | |
| گلگت | ۳۶ر۰ | ۷۴ر۱۲ | گلگوتھا | ۳۱ر۴۷ | ۳۵ر۱۶ | متی ۲۷ باب ۳۳ |
| | | | گلگال | ۳۲ر۲۹ | ۳۴ر۵۹ | یشوع ۱۹ باب ۵ آیت [illegible] |
| | | | گلگال | ۳۲ر۵۰ | ۳۵ر۳۰ | قاضیوں ۳ باب [illegible] |
| تبت | ۳۲ر۰ | ۸۹ر۵ | تبتھ | | | ۸ باب [illegible] تواریخ |
| لاسہ | ۲۹ر۴۰ | ۹۱ر۲ | لاشیش | ۳۳ر۱۷ | ۳۵ر۳۰ | ۱۸ باب [illegible] |
| لداخ | ۳۴ر۰ | ۷۷ر۴۰ | لاخیش | | | ۲ باب ۳۱ تواریخ |
| بلخ | ۳۶ر۱۲ | ۶۶ر۳۹ | [illegible] | | | ۱۹ باب ۱۵ قاضیوں |
| سورو | | | شور | ۳۲ر۵۵ | ۳۵ر۲۳ | [illegible] |
| سکیت | ۳۴ر۳۰ | [illegible] | سکوتھ حال سکوت | ۳۲ر۱۵ | ۳۵ر۳۶ | پیدائش ۳۳ باب اور اور دوسری جگہ پر |

(۸) اناجیلی شہادت:۔ اس بات کی اناجیل بھی تائید کرتی ہیں۔ کہ افغان کشمیری گمشدہ اسرائیلی قبیلوں کی اولاد ہیں۔ کیونکہ اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب حضرت مسیح پیدا ہوئے تو مشرق کے چند حکما ایک ستارہ کی رہنمائی سے ملک شام کو حضرت مسیح کی زیارت کے لئے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشرق میں ایسے لوگ موجود تھے۔ جنکو حضرت مسیح کے آنے کا انتظار تھا۔ اور انہوں نے انکے ظہور کے لئے بعض نشان بھی مقرر کر رکھے تھے۔ سوائے بنی اسرائیل کے کسی قوم کو مسیح کے آنے کا وعدہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حکما بھی بنی اسرائیل میں سے تھے۔ جو ایک ستارہ دیکھکر ملک شام کو مسیح کی زیارت کے لئے گئے۔ جب انہوں نے ستارے کو دیکھا۔ تو انہوں نے نتیجہ نکالا کہ وہ مسیح جسکے ظہور کا یہ ستارہ نشان ہے ملک شام میں پیدا ہو گیا ہے۔ چونکہ بنی اسرائیل کا اصل وطن ہے۔ اس لئے وہ لمبا فاصلہ طے کر کے مسیح کی زیارت کو آئے

(۹) مشہور محققین کی شہادت:۔ میں اخیر میں چند محققین کی رائے درج کرتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ افغان اور کشمیری بنی اسرائیل ہیں۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۸ء میں ایک مضمون سواتیوں اور فریدیوں کی بابت شایع ہوا تھا جسکو اڈیٹر نے نہایت ہی قیمتی اور دلچسپ مضمون بیان کیا ہے۔ اس مضمون کا نتیجہ مضمون نگار اس طرح پر لکھتا ہے۔ افغان اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ اگر اس قوم کا بنی اسرائیل کے ساتھ قدیمی تعلق نہ مانا جاوے تو پھر یہ بیان کرنا مشکل ہوگا۔ کہ ان میں عام طور پر بنی اسرائیلی نام رائج ہیں۔ ان کا قول کسی سچی بنیاد پر قائم نہیں ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ انہیں بعض یہودیوں کی رسومات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً عید فسح کا منانا وغیرہ۔ افغانوں میں جو نہایت ہی تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ اپنا بنی اسرائیل ہونا بڑے اصرار سے بیان کرتے ہیں۔ میرے نزدیک افغانوں کا مسئلہ صحیح طور پر اسطرح حل ہوتا ہے۔ اگر یہ مانا جاوے کہ یہ بنی اسرائیل ہیں۔ جو قدیمی راستہ سے [illegible] گئے"

ایچ ڈبلیو بلیو۔ سی ایس آئی اپنی تصنیف اقوام افغانستان کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔ "ان لوگوں کی روایت ہے۔ کہ ہمارا اصلی وطن

ملک شام سے - جہاں سے بخت نصر انہیں قید کرکے لے آیا - اور فارس
اور آسیریہ کے مختلف حصوں میں آباد کیا - ان مقاموں سے انہوں نے
مشرق کی طرف نقل مکان کیا - اور غور کے پہاڑی علاقوں میں آباد
ہو گئے - اسکی تائید میں بنی اسرائیل کی بھی شہادت ہے - جو کہتا ہے کہ
اسرائیل کی دس قوموں نے آرزرت کو ایک ملک میں پناہ لی -
یہ خیال کیا گیا ہے - کہ آرزرت وہ علاقہ ہے - جسکو آجکل ہزارہ
کہتے ہیں - یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ساسانی خاندان کے زمانہ میں
افغانستان میں ایک قوم رہتی تھی - جسکو بنی اسرائیل کہتے تھے -
اور ان میں بعض ارگرد کے ممالک کیساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے "

کرنیل جی بی ملیسن سی ایس آئی - اپنی کتاب تاریخ افغانستان
میں اسطرح لکھتا ہے - عبداللہ خان اور دوسرے افغان مصنفوں کی
پیروی کرکے فیریئر صاحب کی یہ رائے ہے - کہ افغان دس گم شدہ
اسرائیلی فرقوں کی اولاد میں - اور بھی کئی محققین اس رائے
کیساتھ اتفاق رکھتے ہیں - چنانچہ مسٹر ایم جونز جیسا عظیم الشان
آدمی بھی یہی عقیدہ رکھتا ہے :-

اے کے جونسٹن افغانوں کی مندرجہ ذیل روایت بیان کرتا ہے -
" جب نادر شاہ پشاور میں پہونچا یوسف زئی قوم کے سرداروں
نے ایک بائبل اس کے آگے پیش کی جو کہ عبرانی میں لکھی ہوئی تھی -
اور کئی اور چیزیں بھی پیش کیں جو کہ وہ اپنی قدیمی عبادت میں استعمال
کیا کرتے تھے - جنکو انہوں نے حفاظت سے رکھا ہوا تھا - جو یہودی
لشکر کیساتھ تھے انہوں نے ان چیزوں کو فوراً پہچان لیا " ای
بلفور ایل آر مصنف انسائیکلوپیڈیا آف انڈیا لکھتا ہے - یہ افغانوں کی
شکل یہودیوں سے ملتی ہے ایک رسم میں افغان یہودیوں کی پیروی
کرتے ہیں - کہ چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بیوہ سے شادی کر لیتا ہے -
ڈاکٹر میسن بعض رسومات کا ذکر کرتا ہے جو یہودیوں کی رسومات سے
ملتی ہیں - جو کہ درہ خیبر کے لوگوں میں پائی جاتی ہیں - ان کے بال
مشرقی یہودیوں کی طرح ہوتے ہیں "

جے بی ایم اے ایف - جی - ایس - اپنی کتاب انسائیکلوپیڈیا آف
جاگرفی میں لکھتا ہے " تمام سیاح اس بات پر متفق ہیں - کہ
افغانوں میں اور گردونواح کی قوموں میں بڑا فرق ہے - اور سب
افغان ایک ہی نسل کے معلوم ہوتے ہیں - یہ اپنی شکل اور خط و خال
میں یہودیوں سے بہت ملتے جلتے ہیں " وہی مصنف اہل کابل کی
نسبت ذکر کرتا ہوا کہتا ہے - کہ یہ لوگ دراز قد ہوتے ہیں - سیاہ آنکھوں
والے نمایاں خط و خال والے اور انکے چہرے بالکل یہودیوں کی
طرح ہیں :-

کرنیل یول سی بی انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں افغانستان پر لکھتا ہوا کہتا
ہے - کہ اس ملک کی عورتیں یہودیوں جیسی خوبصورت خط و خال رکھتی
ہیں - اور یہی بات مردوں میں بھی پائی جاتی ہے :-

اے کے جمیسن اپنی کتاب ڈکشنری آف جاگرفی میں کشمیر کی عورتوں
کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے - کہ پورے قد کی اور خوبصورت ہوتی
ہیں - ان کی ناک ترچھی اور خط و خال بالکل یہودیوں کے سے
ہوتے ہیں :-

فرینکوئس برنیئر اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے - کہ جب میں ملک
کشمیر میں داخل ہوا - اور پیر پنجال سے آگے گذرا - تو یہ دیکھ کر میں بہت
حیران ہوا کہ دیہات کے باشندے بالکل یہودیوں سے مشابہ
تھے - انکے خط و خال اور اطوار اور وہ ناقابل بیان خصوصیت
جس کے ذریعے سیاح مختلف قوموں میں تمیز کرتے ہیں - تمام
اس بات کی شہادت دیتے تھے - کہ یہ لوگ بنی اسرائیل ہیں - اور
اسے صرف میرا وہم ہی نہیں خیال کرنا چاہیئے - بلکہ ان لوگوں کا
یہودیوں سے شکل میں مشابہ ہونا ہمارے فادر غیروائیٹ کے
پادری اور کئی اور اہل فرنگ نے بھی میرے یہاں آنے سے
بہت پہلے بیان کیا ہے - آرچیبلڈ کانسٹبل نے جس نے برنیئر
کے سفرنامے کو فرانسیسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے صفحہ ۴۳۰ پر
لکھتا ہے وہ بہت سے اہل کشمیر کا اپنے خط و خال میں یہودیوں سے مشابہ ہونا
زمانہ حال کے بہت سے سیاحوں نے بیان کیا ہے (ریویو آف ریلیجنز)

**تقریظ**

رسالہ الحجیہ گوشت خوری کے جواز میں ڈاکٹر غلام رسول صاحب نے تصنیف کیا ہے رسالہ مذکور میں بہت سا
حصہ ڈاکٹری اصول پر مبنی ہے - قیمت نہایت کم ... پتہ امرتسر ... مفید

# معلوماتِ عامیہ

## گذشتہ سے پیوستہ

اس صدی میں اٹھارہ حکمراں قتل کئے گئے۔ ۱۸۰۱ء میں زار روس ۱۸۰۷ء میں سلطان سلیم ۱۸۳۱ء میں کیپوڈیسٹریاس پریزیڈنٹ گورنمنٹ یونان ۱۸۶۵ء میں پریزیڈنٹ کارات ۱۸۶۵ء میں ابراہیم لنکول ۱۸۸۱ء اکیر پریزیڈنٹ ... میں پریزیڈنٹ علمبر ... ۱۸۸۱ء میں الیگزینڈر ثالث۔ ... میں ڈیوک آف ارما ۱۸۹۶ء میں ملکہ کوریا ناصرالدین شاہ قاچار

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی کرسی پوپ کی ہے۔ یہ خالص چاندی کی بنائی گئی ہے۔ جسمیں ۱۶ ہزار روپیہ خرچ ہوئے ہیں۔

سویڈن میں ڈاکٹر لوگ مریضوں کے آگے بل نہیں پیش کرتے۔ جو کچھ مریض دیتے ہیں۔ اسی کو قبول کر لیتے ہیں۔

حسن اتفاق سے شہنشاہ ہندوستان ۲۲ جون سنہ ... کو جو تاریخ تاجپوشی مقرر کی تھی۔ اسی روز مفصلہ ذیل فرمانروایان انگلستان کی بھی تاجپوشی ہوئی۔ آستھلسٹن۔ جان۔ رچرڈ ثانی۔ چارلس اول۔ جیمس ثانی۔ میری۔ ولیم۔ جارج چہارم۔ ولیم چہارم۔ ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی ایمپریس وکٹوریہ۔

ساری فتوحات دنیاوی سے فتح اعظم تیمور شاہ کی ہے۔ جو ۳۲ سلطنتوں پر حاوی تھا۔ اسی نے ایران سے ۴۰ ہزار سوار سے قسطنطنیہ پر حملہ کیا تھا۔ اور باوجود موجودگی پانچ لاکھ افواج کے سلطان بایزید یلدرم کو شکست ہوئی۔

دنیا کی تاریخ میں جنگ پلوتا غازی سلیمان پاشا سے بڑھکر کوئی جنگ نہیں ہے۔ جہاں کہ ستاون ہزار چار سو توپوں سے گولوں کا مینہ برستا رہا۔

تاریخ دنیا میں بجز شاہ عباس صفوی کے کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ خصم کے ساٹھ ہزار افواج میں اٹھا اور اپنے کو نکال لایا۔

نبیرہ گرین ضلع مونگیر کے سید کہتے ہیں کہ قوم ملک (جو صوبہ بہار میں آباد ہیں) یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم سید ہیں یہ غلط ہے بلکہ یہ لوگ قوم چکوار کے خاندان سے ہیں۔ اسکا قصہ اسطرح پر ہے۔ کہ جب سید ابراہیم عرف ملک قدس سرہٗ جنکا مزار شہر بہار میں بالائے کوہ واقع ہے) سپہ سالار مجاہدین کو علاقہ بہار میں فتح ہوئی۔ دو عورت قوم چکوار کی گرفتار ہوئی ازانجملہ ایک عورت حاملہ تھی اور ایک غیر حاملہ۔ غیر حاملہ کا نکاح کسی مجاہد سے ہو گیا۔ اور عورت حاملہ سے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اس لڑکا کو سید ابراہیم نے متبنیٰ کیا اور وہ ملک مشہور ہوا۔ اور اسی سے ملک کا خاندان جاری ہوا۔ قوم سید بہ گمان ملک صوبہ بہار کی بستیوں کی حد بندی حسب ذیل بتاتے ہیں۔ پورب ندی کیول پچھم ندی سون۔ اوتر دریائے گنگ دکھن ضلع ہزاریباغ۔ میں کہتا ہوں۔ کہ میرے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ کہ قوم ملک کے اخلاق و سیرت مثل دوسرے سیدوں کے نہیں ہیں۔ یہ لوگ بڑے خونی و فسادی مثل زمینداروں چکوار وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ اور طاقتور بھی اسیطرح ہوتے ہیں۔ بخلاف اسکے سید لوگ منکسر المزاج اور یہ بات بھی صحیح ہے۔ کہ قوم ملک کی بستیاں ندی کیول سے پورب دریائے گنگ سے اوتر ضلع ہزاریباغ سے دکھن نہیں ہیں ندی سون کی پچھم کی تحقیق میں نے نہیں کی ہے۔ حضرات ملک اگر اسکو دیکھکر کے ناخوش ہونگے اور رد و قدح کرینگے تو انکی یہ بات شہادت دیگی۔ کہ یہ لوگ سید نہیں ہیں اور اگر سید ہوتے تو اللہ مع الصابرین پر ضرور عمل کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شیریں کلامی کا کچھ تو اثر ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ راقم ابوالمحامد سید محمد یالزمی

هو القدیر

### غزل در ترغیب سنت از منشی شیخ محمد ابراہیم صاحب حسب ...

سنت احمد پہ ہر دم تمکو چلنا چاہیے
شکنجۂ بدعت سے نکلنا چاہیے

... عمل کریں ...
راہ حق میں ہر قدم تمکو سنبھلنا چاہیے

... عشق احمد ...
خاک پائے احمدی آنکھوں پہ ملنا چاہیے

سوز قلب ... آتش غم میں مبتلا
پھر فرقت ... سنت ... چاہیے

بدعتی ... سب ...
پھر بھلا سنت سے تمکو کیوں پھسلنا چاہیے

چاہتا ہے امتی گر حشر میں تو نجات
سنت و قرآن پہ ہر دم تمکو چلنا چاہیے

ہے تمنا عاجز ابراہیم کی سب سے سدا
آتش عشق نبی میں تمکو جلنا چاہیے

تمام شد

# فتوے

سوال نمبر ۱۱:- تمام چیزیں اپنے اپنے اسباب پہ مبنی ہیں آسمان کس چیز پر مبنی ہے؟ راقم محمد بخش از ڈیرہ ضلع گورداسپور۔

جواب نمبر ۱۱:- ہر ایک چیز کے لئے سبب اوس کے مناسب ہوتا ہے۔ آسمان کے لئے اوس کے مناسب سبب ہی ممکن ہے اور وہی کے اندر کوئی طاقت الٰہی ہو جو اوس کو روکے ہوئے ہے۔ زمین آسمان کا تعلق بھی الٰہی ہے۔ جیسا مقناطیس کا لوہے سے ہوتا ہے ایک کی دوسرے سے کشش ہے۔ بس قدرت نے ان ہی دو کو باہمی سبب اور شیئت بنا دیا ہے۔

سوال نمبر ۱۲:- اکثر لوگوں میں اس قسم کے قصے مشہور ہیں کہ فلاں شخص فلاں قبر پر گیا۔ اور دعا کی۔ وہ قبول ہو گئی۔ یا فلاں شہید کا ترشہ نو سے مراد پوری ہو جاتی ہے اس کی اصلیت کیا ہے؟

سوال نمبر ۱۳:- کیا شہیدان کی روحوں سے لوگوں کو فیضانات حاصل ہوتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۴:- یہ جو مشہور ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ہمزاد پیدا ہوتا ہے۔ اور مرنے کے اگر وہ نیک ہے۔ تو اوسکا ہمزاد قبر پر بیٹھ کر دعا کرتا ہے اور اگر بد ہے۔ تو لوگوں کو صدمہ پہنچاتا ہے۔ اس کی اصلیت کیا ہے۔

راقم ایشیخ احمد اللہ از دہلی

جواب نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۴:- تینوں باتیں فضول ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت شرع میں نہیں۔ مشرکانہ خیالات ہیں۔ قبروں کے مجاوروں کی مشہور کی ہوئی ہیں۔

سوال نمبر ۱۵:- المسلم بنی مسجداً مضت علیه الازمنة ومات متولی المسجد الذی بناه واولاده قد انتقلوا من البلدة التی هم فیها وغلب علی اراضیهم الهنود من جهة الة والدعوی فی المحکمة فهدم سقفه وبعض جدرانه فعمره الهنود ثانیا هل یصلی فیه ام لا

سوال نمبر ۱۶:- ما تقولون فی امساك الشعر والظفر فی عشر ذی الحجة هو واجب ام مستحب بینوا توجروا۔ عبد الواحد ضلع حیدرآباد سندھ

جواب نمبر ۱۵:- یجوز الصلوٰة فی المسجد لان المسجد مسجد الارض لان الکعبة مسجد ابراهیم علیه السلام وقد بناها الکفار من قریش ثم من جاء بعدهم وصلی فیها بناء قریش النبی صلی الله علیه وسلم

جواب نمبر ۱۶:- مستحب للحدیث

سوال نمبر ۱۷:- شطرنج اور تاش کھیلنا منع ہے یا جائز اور شطرنج اور تاش کھیلنے والا بھی شریعت میں مفتی ہو سکتا ہے۔ (اللہ دتا از سہل گورداسپور)

جواب نمبر ۱۷:- شطرنج وغیرہ کھیلنا حدیث شریف میں منع آیا ہے۔ شطرنج تاش وغیرہ یہ سب لہو و لعب ہیں شطرنج باز مولوی کو واجب ہے کہ یا تو ایسی حرکات خود چھوڑ دے۔ یا فتوی نویسی ترک کرے خدا فرماتا ہے فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عوام مطلب اس کا یہ ہے کہ ایسے کام نہ کرو جن سے لوگوں کے عقائد میں تمہاری بدکرداری سے تذبذب آجائے سو یہ فرمایا۔ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

سوال نمبر ۱۸:- الحمد کا امام کے پیچھے پڑھنا کیا حکم ہے اگر حدیث کس کتاب میں ہے اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی و شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کا کیا فتوی ہے رفع یدین کا کیا حکم ہے۔ تراویح کتنی رکعتیں ہیں۔ اور ... ہیں۔ (بندہ صدیق علی ... ضلع گونڈہ)

جواب نمبر ۱۸:- فاتحہ خلف الامام پڑھنے کو حنفی علماء منع کرتے ہیں باقی حکم کرتے ہیں۔ اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے۔ بخاری شریف میں حدیث ہے۔ لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب یعنی نماز بغیر الحمد کے ہوتی ہی نہیں مولوی عبدالحی مرحوم اور شاہ صاحب مغفور کا فتوی بھی اس کی ثبوت کا ہی۔ امام الکلام مصنفہ مولوی عبدالحی اور شاہ عبدالعزیز کی۔ رفع یدین آمین مستحب ہے۔ حدیثوں میں آیا ہے۔ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب بھی رفع یدین کو مستحب فرماتے ہیں (حجة الله باب الاداب) تراویح آٹھ رکعت ہیں۔ بخاری وغیرہ میں یہ حدیث آئی ہے۔ مفصل

ahmadimuslim.de

ہر مسئلہ کی اہل حدیث کا مذہب ہے ۔ دیکھو (بقیت ہم دفتر اہل حدیث سے ملتا ہے)

سوال نمبر ۹ :۔ ذبح کے وقت غلطی سے بجائے بسم اللہ اللہ اکبر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر ذبح کیا جاوے تو درست ہے یا نہیں ؟ (از ناگپور)

جواب نمبر ۹ :۔ جائز ہے ۔ حدیث میں آیا ہے ۔ مومن اگر بسم اللہ دانستہ بھی نہ پڑھے تو درست ہے ۔ چہ جائیکہ بھول کر دوسرا کلمہ اوس کے قائمقام پڑھے ۔

سوال نمبر ۱۰ :۔ دف تو آنحضرت کے وقت بھی بجاتے تھے ۔ نقارہ سے اور ڈھول وغیرہ کی حرمت کس حدیث سے ثابت ہے ؟

سوال نمبر ۱۱ :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کے واسطے جو حکم دیا ہے بزرگوں کی خانقاہ پر جانا خواہ کتنی دور ہوں ۔ کیوں منع ہے ۔ (حزب اللہ عنہ از احمد پور)

جواب نمبر ۱۰ :۔ ڈھول وغیرہ کی حرمت کسی حدیث سے ثابت نہیں

جواب نمبر ۱۱ :۔ قبور کی زیارت بہ نیت سنت کرموجب ثواب ہے ۔ کی قید مسافت کی اس میں نہیں ۔ لیکن چونکہ جاہل مزاروں پر جا کر قبر کی زیارت کے فوائد سے غافل خود اونہی سے استمداد حاجات کرنے لگ گئے ہیں ۔ مجبوز بنا یا ہوتا ہے ۔ اس لئے ایسی جگہ پر نہ جانا چاہئے ۔ نابالغ بچہ کو بھی قبر میں سوال ہوتا ہے ؟

نمبر ۱۲ :۔ جس شخص نے عورت کی عدت کے اندر اسکا نکاح کرادیا ۔ منع کرنے سے بھی باز نہ آیا ۔ اُس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے ۔ اوس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے ۔ برادری میں اوس سے ملنا جائز ہے یا نہیں ؟ (محمد پناہ خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۱۲ :۔ اس کی بابت صریح تو کوئی آیت یا حدیث نظر سے نہیں گذری ۔ البتہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ نابالغ بچہ جبکہ شرع میں مکلف نہیں تو سوال کیسا ؟ سوال تو اس لئے ہے کہ عدم تعمیل پر سزا ہو ۔ سزا ہی نہیں تو سوال بھی نہیں ۔

نمبر ۱۳ :۔ یا نکاح خواں نے باوجود اطلاع کے ایسا کیا ہو تو بہت برا کیا ۔ جس طرح توبہ کرے کراؤ ۔ برادری سے الگ کردو یا نماز چھوڑ دو ۔ مگر صرف اسی نیت سے کہ توبہ کرے ۔

سوال نمبر ۱۴ :۔ مقتدی مقیم نے امام مسافر کی اقتدا کی امام نے دو رکعت پر قعدہ اولی میں بعد تشہد درود ۔ دعا وغیرہ پڑھی جس سے مقتدی کو قیام میں تاخیر ہوئی ۔ اس سے مقتدی مذکور پر سجدہ سہو لازم آیا یا نہیں (سید ابوالفضل از قرانی ٹوک)

جواب نمبر ۱۴ :۔ مقتدی کے اٹھنے کا وقت وہی ہے جب امام فارغ ہو ۔ اس لئے تاخیر نہیں ہوئی ۔ علاوہ اس کے اصول ہے کہ مقتدی کو کسی ایسے فعل کی وجہ سے جو حالت اقتدا میں اوس کے امام سے یا خود اُس نے کیا ۔ سجدہ سہو لازم نہیں آتا ۔

سوال نمبر ۱۵ :۔ زید ۔ عمر ۔ بکر تین بھائی اپنے باپ خالد کے ترکہ کے وارث ہیں ۔ ان میں سے دو (زید اور عمر) نے جبراً کل جائداد پر قبضہ کرلیا ۔ بکر تیسرے نے ان دونوں کا کچھ قرضہ بھی دینا ہے ۔ اب زید اور عمر بکر کو اس شرط پر قلیل حصہ دیتے ہیں ۔ کہ ہمارا قرضہ ادا کرے ۔ چنانچہ بکر چونکہ نادار شخص ہے ۔ اوس نے مصلحتاً انکی حق تلفی منظور کرلی ۔ بنابر حدیث بریرہ کے جس میں عائشہ صدیقہ نے بریرہ کے مالکوں کی ایک ناجائز شرط مان لی تھی ۔ جو لبعد میں حضور نبوی نے قائم نہ رکھی ۔ اس نیت سے تھوڑا سا حصہ لے لیا کہ جب میرا باقی حصہ دینگے ۔ تو میں قرضہ دونگا ۔ ورنہ باقی ترکہ قرضہ میں محسوب کرونگا ۔ مطلب یہ کہ باطنی خیال ظاہر کے خلاف رکھا ہے اب وہ حصہ کا حقدار ہے یا نہیں ؟ (مولوی عبد الغنی از کیتھل)

جواب نمبر ۱۵ :۔ چونکہ اُس نے اپنا حق واجب عفو سے ساقط کردیا ۔ اس لئے قضاءً تو اس کا حق نہیں ملیگا ۔ ہاں چونکہ بظاہر وہ ایک طرح سے مجبور کیا گیا ہے ۔ اس لئے عند اللہ اس کا حق ثابت ہے ۔ بریرہ کی حدیث پر قیاس صحیح نہیں ۔ کیونکہ اوس میں کسی حق ثابت کا اسقاط نہیں تھا ۔ کیونکہ اولاً کوئی حق ثابت نہیں ۔ بلکہ اوس کا تو وجود بھی محتمل ہے ۔ مگر چونکہ وہ شرط خلاف شرع تھی اسلئے نامنظور ہوئی ۔ اور عفو کرنا یا کرالینا ناجائز نہیں ۔ اگرچہ وجہ ہے تو اوس کی مجبوری ہے ۔ سو بلحاظ قانون مروجہ وہ اوس درجہ پر ...

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

کرکی کے قصابوں نے اتفاق کرکے گوشت بیچنا چھوڑ دیا ہے۔ اور اب پونے سے گوشت منگانے کی ضرورت پڑتی ہے (کیا آسودہ ہوگئے ہیں)

میرٹھ میں خوب بارش ہو رہی ہے۔ اور موسم خنک ہے۔ (امرتسر میں بھی یکم اگست کو خاصی بارش ہوئی۔ الحمد للہ)

فیروزپور سے لودیانہ تک بڑی ریلوے لائن کے لئے محمد سلطان صاحب ٹھیکیدار کی سرائے میں قلی بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

سمالی لینڈ سے ملائی نقل و حرکت کے متعلق ابھی کوئی پختہ خبر موصول نہیں ہوئی۔ نہ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اُس کی فوجی تعداد کس قدر ہے۔

جاپانیوں نے انگریزی سٹیمر ہینک کو گرفتار کیا ہے۔ جو شانگھائی سے نیوچوانگ کو جا رہا تھا۔

ایک ڈیلی میل کا تار آمدہ عدن مظہر ہے۔ کہ انگریزی سٹیمر ورڈ کاک اور ملاکا کو رشیا روسیوں نے بحیرۂ قلزم میں تین گھنٹے روک رکھے تھے۔ سینٹ پیٹرزبرگ کا صیغۂ خارجہ بیان کرتا ہے کہ جہاز ملاکا کو سباسٹوپول میں بغرض تحقیقات لیجاویں گے۔

رویٹر کا نامہ نگار مقام چیفو سے بیان کرتا ہے کہ بندر آرتھر سے آنیوالے چینی راوی ہیں کہ ۴ ہزار جینیوں نے قصبے کے ایک شرقی قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن کمک پہنچنے سے پہلے روسیوں نے حملہ کرنے والوں کو کاٹ کر الگ کر دیا۔ اور سرنگوں میں آگ لگا کر سب کو اڑا دیا۔ (چیفو)

رویٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جنرل کرمکی نے واکو کیا وٹنگ پر ایک سخت جنگ کے بعد قبضہ کر لیا۔ روسی قلعہ بند تھے اور انہوں نے اپنی جگہ کی زور سے حفاظت کی جاپانیوں کا نقصان ۳۰۰ آدمی کا ہوا۔

اِس وقت بھی بعض ہندو فقیروں کے پاس ایک بچہ ہے جس کی چار ٹانگیں نیچے اور دو ٹانگیں اوپر ہیں۔ (ان اللہ علی کل شیئ قدیر)

رویٹر کا نامہ نگار جو جنرل کروکی کے ہمراہ ہے۔ بیان کرتا ہے کہ چیناؤ کی لڑائی موتیالنگ کے جنوب کی طرف ایک اور روسی شکست ہے روسیوں کی زیادہ ڈویژن مصروف جنگ تھی۔ اُن کے مُردے دفن کرنے سے زائد تھے جو جلائے گئے۔

رویٹر کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو جنگ لیو یانگ کی۔ جو انپنگ کے شرق میں ہے تصدیق کرتا ہے۔ یہ لڑائی ۱۸ تاریخ کو شروع ہو کر ۱۹ کو ختم ہوئی۔ جس میں جاپانیوں کے ۴۲۰ اور روسیوں کے ۴ ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔

انگریزی گورنمنٹ کے اعتراض پر سلطان المعظم نے روسی سفیر کو مطلع کیا ہے کہ اب کسی والنٹیر کروزر کو ڈارڈنلز سے نکلنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

روسی نیوچوانگ کو خالی کر رہے ہیں (خوش قسمتی)

جنرل کروکی نے رپورٹ کی کہ ۱۰ تاریخ کو ہماری فوج نے قبضہ کرنے کی کارروائی شروع کی۔ دشمن نے ۱۱ کی صبح کو لڑائی شروع ہوئی۔ دشمن بھاگ گیا۔ اور ۱۳ مشین میدان میں چھوڑ گیا۔

ایک جاپانی کو کسی جرم میں پھانسی کی سزا ملی۔ تلاشی لینے پر اس کی جیب میں تین روپے پائے۔ ملازم مذکور کو کہا۔ کہ ان روپیوں کا جو کچھ چاہو کھا پی لو۔ کہا کہ یہ روپے اپنے پاس امانت رکھئے۔ اور جنگ جاپانیوں کے لئے جو چندہ کھلا ہوا ہے۔ اُس میں بھی داخل کر دیجئے گا۔ یہ کہہ کر اگلے روز یہ ملازم پھندہ گلے میں ڈالکر لٹک گیا۔ (رسالہ دی صوفی)

ویڈوموستی نامی ایک اخبار ظاہر کرتا ہے۔ کہ ۱۰ ماہ تک کے لئے کافی مقدار میں سامان خوراک فراہم ہو گیا ہے۔ لکھا ہے کہ روسی

کیلئے اب ہر طرف سے روسی سپاہ آرہی ہے اور آئندہ وہ زبردست
جو روسی سپہ سالار نے سینٹ پیٹرزبرگ کی روانگی کے وقت کہا تھا کہ
ایک ہی جاپانی منچوریا سے سلامت نہ جائے گا۔ اس کے الفاظ سے
روسی جنرل مستعد معلوم ہوتا ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ منچوریا جاپانیوں
کا مدفن بنایا جائے (دیدہ باید)

ٹوکیو سے روٹر کا نامہ نگار بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ جاپانیوں نے
نیوچوانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جاپانیوں کی اس کارروائی پر روسیوں
نے مقابلہ تو درکنار مزاحمت بھی نہ کی۔ روسی جنرل سیکروف اپنے
ایک تازہ رپورٹ میں ظاہر کرتا ہے۔ کہ ۱۲ تاریخ کی صبح کو ٹیباٹشان کے
مقام (جو تاشی ماؤ کی جانب مشرق ۸ میل پر واقع ہے) کو مشرقی
مقبے پر جاپانیوں نے سخت گولہ باری کر دی۔

نیوچوانگ سے تازہ خبر موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ چہار شنبہ کو
صبح ہوتے ہوتے جاپانی جاسوس نیوچوانگ کی جنوب میں ۱۰ میل تک
جا گھسے تھے۔

تاریخ کو جاپانیوں نے مقام ٹوالنی پر مزید ۲۰ ہزار سپاہ

جنرل کیروکی کے صدر مقام سے خبر دیتا ہے
میدان کارزار بھی حدت آفتاب سے خشک

موصول شدہ ایک تازہ تار برقی میں ظاہر کیا گیا ہے کہ
جاپان کے زیر صدارت ایک جلسہ مجلس وزارت کا منعقد
ہمیں [illegible] مدعو تھا۔ کونٹ [illegible] اویاما بھی شریک تھا اس وقت
رائے قرار پایا تھا۔ کہ پورٹ آرتھر کی کامل فتح اور لاؤیانگ
پر قبضہ ہو جانے کے بعد روسی سپہ سالار جنرل کیروپاٹکن
[illegible] گذری ہے۔ کہ مزید روسی بربادی و پامالی سے بچنے کی تاب
نہیں تو بہتر ہے کہ روسی جنرل جاپان کی اطاعت قبول کر لے۔
[illegible] بھی ایک ایک نقل دول غیر کے سفیروں کے نام ارسال
[illegible] اور کہا گیا۔ کہ اگر جنرل اس امر کو گوارا
[illegible] کے لئے کچھ گیا گذرا نہیں ہے (وہ

بہتی رہی روس ہے اور اس نے جاپان جیسے کو [illegible] دیکھے ہیں۔ قریب دن اور
بات ہے)

انگریزی کے اخبارات یکزبان ہو کر زور دے رہے ہیں۔ کہ روسی
بیڑہ بحر احمر میں موجودہ کارروائیوں سے کیا مقصد رکھتا ہے اس
کے دلی مطالب کی تحقیقات کی جائے [illegible]

مدراس میں ایک اسپنسر [illegible]
تھا۔ پندرہ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ (بہت کم ہے)

بہت سے ترکی افسر کہتے ہیں۔ کہ وہ [illegible] منچوریا میں جنرل کروپاٹکن
کے آخری شکست کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد [illegible] جنگی [illegible]
کیا جاوے گا۔ (کیونکہ اسکا جامہ روس کر دیا ہوگا)

ایک آنہ والے سکہ کے مروج کرنے پر [illegible] کونسل میں غور کر رہی ہے

گذشتہ جمعہ کو سیلون کے ایک موضع میں ۱۰ میل مچھلی نمودار ہوئی
گولی سے شکار کی گئی۔ بیس آدمیوں نے صرف اس کے اوپر کا
حصہ اٹھایا تھا۔ وہ عجائب خانہ میں رکھی گئی ہے (ایک حدیث کی تصدیق ہے)

کراچی کی بندرگاہ وچھوڑا ہے ہزاروں من گیہوں باہر پڑا ہوا ہے گذشتہ
سال گودام کی توسیع فکر کر رہی ہے۔ آسمان سے کمی بارش کا فیصلہ
کر دیا ہے۔

راجہ کوچین نے ایک شخص کو اپنے خرچ پر مدراس میں فنون لطیفہ
کی تعلیم حاصل کرنے کو بھیجا ہے۔

جاپان میں ملک پر قربان ہونے والوں کی قدر۔ موجودہ جنگ
روس و جاپان میں ایک جاپانی زخموں سے مرگیا جب اس کی موت
کی خبر اس کے باپ کو ملی۔ تو اس نے گھر کے کل آدمیوں کو
جمع کر کے کہا، بچو! تمہارے بڑے بھائی نے ہمارے اور
ہمارے وطن کے لئے اپنی جان دیدی۔ اسلئے ہمیں اس کی موت
پر ماتم کرنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ اس کا مرنا ہمارے لئے باعث فخر ہے
اگر ہماری آنکھوں سے پانی گرے تو مرحوم کو صدمہ پہنچیگا۔
اتنا کہکر بڈھے باپ نے اپنے مذہب کے مطابق آگ میں کچھ خوشبو
ڈالی۔ اور گھر کے کل آدمی اس رسم میں شریک ہوئے
اور ایک بوند پانی تک ان کی آنکھوں سے نہیں گرا۔ مرحوم [illegible]

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر

AHL-I-HADIS, AMRITSAR

# الحمد لله

# اہلحدیث

جلد ۳ نمبر ۱۷

امرتسر مورخہ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۶ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا ۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عـ |
| والیان ریاست سے | عـ |
| رؤسا اور جاگیرداروں سے | للعـ |
| عام خریداروں سے | ۱۲ |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک الپس

## شکریہ اور شکایت

کئی ہفتوں سے تحریک کی جاتی ہے کہ پرچہ اہلحدیث کے قدردان توجہ کر کے اس کی اشاعت کریں۔ اشتہار بھی بغرض اشاعت روانہ کئے تھے۔ یہی بتلائی کہ جن احباب تک یہ اشتہار پہونچا سکیں ۔ تو وہ پہنچا دیں اور جن کو امر متعلق کا جانیں ۔ اُن کی فہرست لکھ بھیجیں ۔ مگر بجز چند ایک دوستوں کے بہت ہی کم توجہ ہوئی ۔ میر مصطفےٰ علی صاحب ناگپوری منشی عنایت احمد صاحب پٹیالوی منشی وکیل احمد صاحب بھوپالی وغیرہ وقلیل ما ہم خاص شکریہ کے مستحق ہیں ۔ لہذا مکرر ستگر توجہ دلائی جاتی ہے اخبار کی جتنی کثرت اشاعت ہو گی اسیقدر عمدہ اور مفید ہو گا۔ بعض دوست خریدار تو بنا لیتے ہیں ۔ مگر ساتھ ہی ارشاد ہوتا ہے کہ قیمت میں اتنی تخفیف ہو ۔ وہ اتنا غور نہیں کرتے ہیں کہ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت نرخ بذریعہ خط و کتابت مقرر ہو سکتا ہے ۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے ۔

سال بھر کی خدمت سے عہدہ برآ ہو کر ۲ روپیہ کیا گراں ہے؟ جن دوستوں کو پہلے سال کی قیمت میں تخفیف کی گئی ہے۔ وہ صرف ایک وعدہ کی پابندی تھی آئندہ کو بالکل گنجائش نہیں۔ اخبار بڑی ٹوٹے میں ہے اور اخراجات بھی زیادہ۔ اس لئے تخفیف قیمت کا ہرگز خیال نہیں ہونا چاہئے۔

# مسلمانوں کی جائیداد

ہمعصر اخبار البشیر میں ایک مضمون ایک ہمدرد قوم کا نکلا ہے۔ گو بعض الفاظ میں مسلم لیگ اسلامیہ کے حق میں شوخی رنگینی ہے مگر چونکہ ایک اخلاص بھرے دل سے نکلا ہے اسلئے بہرحال قابل قدر ہے۔

مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ریاستیں اور جاگیریں بوجہ تقسیم ترکہ کے تھوڑے ہی عرصہ میں معدوم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً باپ کے پاس اگر لاکھ روپیہ کی جاگیر ہے۔ تو چار پانچ بچوں میں مساوی تقسیم ہونے کو ایک ایک کے پاس بیس بیس ہزار کی رہ جاتی ہے۔ پھر دوسری پشت میں اسی طرح ۴-۵ ہزار کی اگر کسی قدر اور آگے چلیں۔ تو [illegible] الغرض مضمون نویس اور فاضل ایڈیٹر پیسہ اخبار استدعا کرتے ہیں۔ کہ قومی اخباروں میں اس مسئلہ پر کافی بحث ہو۔ تاکہ مسلمان اس تباہی سے بچ سکیں۔

واقعی بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں عزت کے ساتھ رہنا ہو۔ تو سب سے پہلے اپنے مال کا انتظام بدستور شریعت ہونا چاہئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے اللھم انی اعوذ بک من الکفر والدین یعنے سرور کائنات کفر اور قرض سے ہمیشہ پناہ مانگا کرتے تھے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ جناب آپ قرض کو کفر کے ساتھ ملاتے ہیں۔ فرمایا ہاں اسلئے کہ جب آدمی قرضدار ہو جاتا ہے۔ تو وعدہ کر کے خلاف کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے ذلیل ہوتا ہے۔ غرض مختلف قسم کے بدنتائج قرض سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔ کاد الفقر ان یکون کفرا یعنے محتاجی قریب کفر کے ہے۔

اسوقت جتنے مسلمان عیسائی ہیں۔ بلا مبالغہ اور یقینی بات ہے کہ شروع میں عموماً محتاجی ہی ان کے لئے باعث ہوئی ہے قرآن شریف میں ارشاد ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنے مسلمانوں کو حکم ہے کہ دینی و دنیاوی بھلائی خدا سے مانگیں۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کے دونوں گروہ یعنے اولڈ فیشن اور نیو فیشن یا یوں کہئے کہ بعض مولوی صاحبان اور اکثر جنٹلمین تعلیم یافتگان اس پاکیزہ اصول سے بالکل الگ تھلگ جاتے ہیں۔ بعض واعظان نے تو یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ دنیا کی بعض جائز امور کو بھی بے پروائی سے دیکھتے ہیں اور لوگوں کو بے رغبت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے بہت ہی کم سنا ہے۔ کہ کوئی واعظ اپنے وعظ کا بہت سا حصہ یا کم از کم اوسیقدر حصہ جتنا کہ وہ اپنے مخالف مسلمان بھائیوں کی تردید میں لگاتے ہیں۔ سامعین کو کسب کمالی یعنی تجارت زراعت وغیرہ کی ترغیب پر لگائیں۔ حالانکہ سلف کی فارغ البالی سے وہ بھی فارغ البال ہو سکتے ہیں یا کسی قسم کا اندیشہ اور عالی حوصلگی ان کے کانوں میں ڈالیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں جہاں کہیں آیا ہے۔ وَابْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ۔ وہاں مفسرین تجارت سمجھتے ہیں۔ ایسا ہی دوسرے فریق یعنے نیو فیشن اصحاب کی غلطی [illegible] کہ وہ [illegible] خلاف کرتے ہیں۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

وہ غلطی یہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے علم سے جس کے حصول پر ۱۵-۱۶ سال کی پیاری عمر یقیناً خرچ ہوتی ہے۔ اس کے فوائد زیر نظر صرف وہ سمجھتے ہیں۔ جو موہومی اور لغو نہ بر آب ہوں۔ جسکی تفصیل کی طرف خود قرآن مجید نے صاف اور کھلے لفظوں میں نہایت برائی کے ساتھ اشارہ کیا ہے غور سے سنو!

فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ یعنے اے ہمارے رسول پاک جو لوگ ہماری ذکر اور نصیحت سے منہ پھیرتے اور صرف دنیا کو چاہتے ہیں۔ تو ان سے منہ پھیر لیا کرو وہ داناؤں سے مخاطب ہونے کے قابل نہیں یہی ان کے علم کا مبلغ اور انتہا ہے۔

اس آخری لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آیت ان لوگوں کے

ahmadimuslim.de

حق میں ہے۔ جو اپنے علم سے صرف دنیا کے فوائد حاصل کرنیکا خیال رکھتے ہیں۔ اور خدا کی یاد اور اوامر اور اسکے احکام سے غافل رہتے ہیں۔ ایسے ہی علم والوں کو قرآن مجید میں گدھا کہا گیا ہے۔ شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

علم چندانکہ بیشتر خوانی — چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند — چارپایہ برو کتابے چند

ہمارے خیال میں چونکہ مسلمانوں کی تباہی کا یہی ایک راز ہے۔ کہ ہمارے دونوں قسم کے اصحاب علم قرآن مجید کی تعلیم سے بے خبر ہی نہیں بلکہ تارک ہیں۔ اسلئے ہمنے اجمالی طور پر اس کا مختصر ذکر کیا اور تفصیل کو کسی دوسرے موقع پر چھوڑ کر اصل مطلب بتاتے ہیں۔

راقم مضمون چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی جاگیریں وراثت کے تقسیم سے بچکر ایک جگہ محفوظ رہیں۔ تاکہ سارا خاندان اپنی بنی بنائی عزت سے دیکھا جائے۔ سو اسکی تجویز شریعت میں یوں ہو سکتی ہے کہ شخص اپنی تمام جائداد کو اپنی اولاد پر وقف کرے۔ جسکو کتب فقہ میں الوقف علی الاولاد کہتے ہیں۔ اور اس سے بعد اسکی اولاد اس جائداد کے فوائد سے متمتع ہو۔ مگر تقسیم اور انتقال نہ کر سکیں۔ متولی کیلئے جو شرائط چاہئے ملکائی ہے۔ اس مسئلہ کی طرف جہاں تک ہمارا علم ہے سب سے پہلے اہلحدیث کے لیڈر جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے توجہ فرمائی تھی۔ نہ صرف باتوں میں بلکہ عملی طور پر اپنی اراضی وغیرہ کے لئے وصیت شائع کر دی تھی۔ اور قومی لیڈروں سے استدعا کی تھی۔ کہ اس طرف توجہ کریں۔ تاکہ بعد مناسب گفتگو کے گورنمنٹ کے حضور ایک میموریل بھیجکر وقف علی الاولاد کا قانون بنانے کی درخواست کی جاوے۔ مگر افسوس کہ ان دنوں کسی صاحب نے اس طرف توجہ نہ کی شائد بحکم کل امر مرھون باوقاتہ اب اسکا وقت آپہنچا ہو۔

پیسہ اخبار کے لائق اڈیٹر سے امید ہے۔ کہ وہ اس تجویز کو ادھورا نہ چھوڑیں گے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لعلکم تعقلون ۔

# اہل قرآن کی قرآن دانی

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نکلا

اہل قرآن یعنے مولوی چکڑالوی لاہور (جسنے تمام دنیا کے سامنے ایک بڑا زبردست دعوی پیش کیا تھا۔ کہ سوائے قرآن کے کسی کتاب حدیث وغیرہ کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا تھا کہ علمائے اسلام قرآن کو نہیں سمجھتے اسلئے اور کتابوں کے محتاج ہوتے ہیں اسلئے ان کے دعوے سنکر جی خوش ہوا تھا۔ کہ الحمدللہ کوئی تو ایسا شخص ہے جو قرآن شریف کے سمجھنے کا دعوی کرتا ہے اور نہیں تو سیر میں آدھ سیر ہی سچا ہوگا۔ مگر افسوس جب عملی پہلو ان کا دیکھا تو وہی کہنا پڑا کہ ؎

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہو انفعال — اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

اہل حدیث کے پرچے سے ان کے رسالہ اشاعت القرآن کا تبادلہ تھا۔ چنانچہ ناظرین دیکھتے رہے ہیں۔ کہ ان کے اعتراضات کے جواب وقتاً فوقتاً حدیث نمبر کرتے رہے ہیں۔ جوابات اہلحدیث دیکھکر شاید اسلئے یا کسی اور وجہ سے ناگہاں پچھلا پرچہ واپس آیا اور ایک کارڈ بھی پہنچا کہ تبادلہ بند۔ کیونکہ قرآن شریف کے خلاف مضامین کا دیکھنا حرام ہے بجا

اللہ اکبر ایسی قرآن دانی پر تمام دنیا کے علماء کرام کو ڈانٹ بتلائی جاتی تھی

ہمارے مکرم دوست حاجی ممتاز احمد صاحب بنارسی کا مضمون کسی پہلے پرچہ میں نکلا تھا جسکا عنوان تھا "قرآن کی شکائت اہل قرآن سے" جس میں حاجی صاحب موصوف نے اہل قرآن حضرات سے التجا کی تھی کہ آپ بھی قرآن شریف کی حمایت کو کمربستہ ہوں اور مخالفوں کو جوابات دندان شکن دیں۔ مگر آج یہ خط پڑھکر حاجی صاحب کو کیسی مایوسی ہوگی ہے۔ کہ ان اہل قرآن کے نزدیک تو کوئی مضمون کسی اہل حدیث کا لکھا ہوا بھی دیکھنا حرام ہے چہ جائیکہ کفار کی کوئی تحریر دیکھیں اور جواب دیں۔ حالانکہ خود قرآن شریف میں حضرات انبیاء علیہم السلام کا مناظرہ

ahmadimuslim.de

مذکر میں پہلا صاحب جو وقت نمرود نے حضرت ابراہیم سے پوچھا تھا۔ کہ تیرا پروردگار کون ہے تو حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ رَبِّیَ الَّذِی یُحْیِی وَیُمِیتُ (میرا پروردگار وہ ہے۔ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے) اسپر نمرود نے کہا اَنَا اُحْیِی وَاُمِیتُ (میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں) کیا نمرود کا یہ کلمہ حضرت ابراہیم نے سنا تھا یا نہیں۔ اگر سنا تھا۔ تو خلافِ شریعت کیوں سنا؟ اور اگر نہیں سنا تھا۔ تو اس سے آگے کی آیت میں جواب کسطرح دیا۔ قَالَ اِبْرَاهِیمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِی بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔ جبتک مخالفین کی بات سنی نہ جاوے گی۔ جواب کیونکر دیا جاوے گا۔ کیا آپ نے جو ترک اسلام کا جواب کسیقدر لکھا تھا۔ وہ بے دیکھے ہی لکھدیا تھا۔

ہاں یاد آیا۔ کہ یہ تو کوئی معقول وجہ نہیں البتہ وجہ معقول یہ ہے کہ اہلحدیث کا دوہا زبردست ہے کہ اسکی زد برداشت نہیں ہو سکتی آپ سے پہلے عیسائیوں کا اخبار نور افشاں تو دہیانہ برداشت نہ کرکے تبادلہ بند کر بیٹھا۔ اوس سے پہلے قادیاں کا اخبار البدر انکاری ہوا۔ مگر سب سے زیادہ افسوس البدر کے حال پر ہے۔ کہ اوسکو لکھا گیا۔ کہ تمہارے پیر بلکہ نبی اور رسول خود بدولت اہلحدیث سے تبادلہ کرتے ہیں اور تمہارا ایک رفیق الحکم بھی تبادلہ میں آتا ہے۔ پس تمکو بھی ان کا اتباع کرنا چاہیے مگر افسوس کہ صاف ہی جواب دیا۔ کہ وہ جانیں۔ میں تو نہ کرونگا۔ کیا مرزا جی اپنی مریدوں پر بھروسہ کیا کرتے ہیں۔ جو اُن کے خلاف مضامین کو دیکھیں ہی نہیں۔ تو جواب کیا دیں گے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جو قادیاں میں سکونت پذیر ہیں۔ کسی دینی خدمت کے لئے نہیں بلکہ کسی دنیاوی غرض سے ہیں ؎

لیں بہ انسپاۓ آنت کہ از سے خواہد

## مرزا صاحب قادیانی

ہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم!

اخبار البدر قادیانی ۱۲ جون سے معلوم ہوا کہ مولانا حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی نے کسی مرزائی کی گفتگو پر فرمایا۔ کہ میں حضرت مسیح کے آسمان پر زندہ ہونے پر قسم کھا سکتا ہوں۔ اس پر مرزا جی کو الہام ہوا کہ حافظ صاحب ان باتوں پر قسم کھائیں۔ ایک تو آیت لما توفیتنی سے وفات ثابت نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ صحابہ کا اجماع حضرت مسیح کی وفات پر نہیں ہوا۔ پھر تیسری یہ کہ ہم (مرزا جی) ۲۴ سال سے مفتری ہیں۔ اصل قصہ صرف اتنا ہے۔ کہ شیخ غلام قادر سوداگر صدر سیالکوٹ کے بیٹے نے جو مرزا کا مرید ہے اپنے بہنوئی شیخ ابراہیم سے کہا۔ کہ اگر حافظ صاحب اس بات پر قسم کھائیں۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں۔ تو میں مرزا سے ہٹ جاؤں گا۔ شیخ ابراہیم نے حافظ صاحب سے ذکر کیا۔ تو حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ حق بات پر قسم کھانے میں حرج نہیں بس حافظ صاحب کی آمادگی دیکھی۔ تو مرزائی صاحب رفوچکر ہو گئے اور قادیان دارالزور والبہتان کو لکھ مارا۔ جسپر مضمون مذکورہ بالا نکلا۔

ہم حیران ہیں۔ کہ مرزا جی ایسے بزرگوں سے اس قسم کی چالیں چلکر کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر اون کو حافظ صاحب یا کسی اور عالم اسلام کی قسم پر ایسا ہی بھروسہ ہے تو اصل نزاع میں کیوں فیصلہ منظور نہیں کرتے اگر البدر کا اڈیٹر تکلیف کرکے مرزا جی کا اقرار نامہ چھاپ دیگا۔ تو ہم بھی حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اگرچہ یہ امر ایسا کسی خفا میں نہیں رہا۔ تاہم آپ اس کو بدیہی جانکر بطور تنبیہ کے قسم کھائیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ بلکہ اور بھی کچھ ہے۔ پس اگر مرزا جی یا کوئی اور مرزائی حافظ صاحب موصوف کی قسم پر فیصلہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ تو عام فیصلہ کریں جس سے تمام نزاعات طے ہو جائیں۔ یہ کیا بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے بزرگوں کو قسم کھانے کی تکلیف بھی دی جائے اور پھر نزاع بھی بدستور قائم رہے۔ اور کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق ہو۔

ہاں ناظرین! مرزا جی کی قسمیں سیغہ سے تعجب نہ کریں۔ کہ کس ایک پیچ سے سید ہے معاملہ کو او لجھن میں ڈالتے ہیں۔ آپ کی قدیمی عادت شریف ہے۔ کہ ہر ایک سیدھی بات کو بھی الجھن کی بھیر

ahmadimuslim.de

کی طرح ٹیڑ ہا کیا کرتے ہیں جیسے لیکن آتھم ان کی پیشگوئی کی رد سے بچ رہا تھا۔ تو اوسکو قسم کی زد میں لانا چاہتے تھے۔ جو عام زبان زد ہے۔ مگر قسم کا مضمون قابل غور ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزاجی فن الکہ فریبی میں کہاں تک چست و چالاک ہیں۔

آپ ایک اشتہار میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر آتھم کو یہ یقین ہو کہ میں سال تک تو مجھے زندہ نہیں رکھ سکتا ہے تو وہ تین روز ہی کی شرط لگا لیں۔ سبحان اللہ۔ کیا ہوشیاری سے گرہ کتر ی ہے۔ بہلا اگر کسی کو یہ یقین خدا کی نسبت ہو۔ کہ خدا مجھے تین روز کیا تین سال تک زندہ رکھ سکتا ہے۔ تو کیا اسیر بھروسہ بھی کر سکتا ہے۔ اور تو اور آپ کو الہام ہے۔ کہ اسی سال تک زندہ رہیگا تو کیا آپنے آریوں سے ڈرتے ہوئے سرکار سے قادیان میں پولیس رکھنے کی درخواست نہ کی تھی جو خیر سے بالکل کہو کی بینگ کی طرح کامیاب ہوکر رہی ہے؟

مختصر یہ ہے کہ ہم بھی اس فیصلہ کے منتظر ہیں۔ کہ آگے دن کی فسادات بھی طے ہو جاویں۔ مرزاجی اور حافظ صاحب کا معاہدہ پہلے تو عام طور پر اخباروں کے ذریعہ مشہور ہو۔ جسکا مضمون یہ ہو۔ کہ اگر حافظ محمد الینان صاحب وزیر آبادی قسم کھا جائیں کہ میں مسیح موعود نہیں۔ تو میں اپنا دعوےٰ چھوڑ دونگا۔ اودہر حافظ صاحب بغرض حفاظت دینی قسم کھا کر اپنا مافی الضمیر اظہار فرما دیں۔ تو مسلمانوں پر اُن کا عام احسان ہوگا۔

لیکن کیا مرزاجی اس فیصلہ پر آمادہ ہوں گے؟ توقع نہیں۔ مگر ہم اُن کی خدمت میں بھی عرض کریں گے۔ کہ اگر آپ کو حافظ صاحب کی قسم پر اعتبار ہے تو عام فیصلہ کرلے اور اگر اعتبار نہیں تو کیا فایدہ؟ ○

بیٹا! نہ ہٹنے دی جھگڑے کو یار تو باقی ✤ ابھی تو ہے ہاتھ ابھی ہو رگ گلو باقی

**الہام** اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ تازہ تصنیف ہے جس میں الہام کی تعریف تقسیم اور آریوں سے دو چار ہاتھ کیے گئے ہیں قیمت صرف ا/ منیجر کتب خانہ ثنائی امرتسر۔

# مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ اخبار

پہلے نمبروں میں ہم سوامی درشنانند کی تحریر کے جوابات دیتے آئے ہیں۔ مگر اس نمبر میں اسکو سردست ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کرکے آریہ مسافر کی فضول غلط گوئی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہمیں اور تو نہیں۔ مگر اس بات کی سخت حیرانی ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماج کو جھوٹ کی گھٹی کون دے گیا۔ اللہ اللہ کس دلیری اور بہادری سے ایک ایسے واقع کی نسبت رائے لگانے کو گہڑے ہو جاتے ہیں۔ جو فریقین کی مستخطی قلم بند ہو چکا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو کچھ تعجب بھی نہیں۔ جنکی دیانت یہ ہو کہ جیسے شریفانہ برتاؤ کی اجازت دیتی ہے۔ اون سے ایسی حرکات کیا تعجب ہیں۔

آریہ مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب بجائے اسکے کہ معقولیت کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے اصل مضمون کو چھوڑ چھاڑ کر ادھر اودھر بغلیں جہانکنے لگے۔ لیکن ماسٹر آتمارام جی نے ایسا دبایا اور حدیثوں کے متعلق مولوی صاحب کے اعتراضات کا نہایت معقولیت سے جواب دیتے ہوئے الزامی اعتراضات کی وہ بوچھاڑ کی۔ کہ مولوی صاحب کے ہوش خطا ہو گئے۔

کیوں نہ ہو۔ آریہ سماج کے جواب اور اعتراضات مولوی صاحب کے کان میں اوسی روز پڑے تھے اسلئے اگر اُن کے ہوش خطا نہ ہوتے۔ تو کیا ہوتا۔ حالانکہ تمہارا اخبار ست دہرم خود لکھتا ہے کہ گئے دونوں مباحثوں نے اس سے پہلے بھی ایک دوسرے کی قوت آزما کی ہوئی تھی۔ علاوہ اسکے دیانند جی کی لاثانی کتاب ستیارتھ پرکاش کا جسنے ایسا دندان شکن جواب دیا ہو۔ کہ آریہ سماج سے آج تک جواب نہ بن سکا۔ حالانکہ اسی آریہ مسافر میں ایکدفعہ جواب نکلنا بھی شروع ہوا۔ مگر افسوس کہ بہت جلد دوسری جون میں چلا گیا۔ کیا ایسے مباحث کو ماسٹر آتمارام کے اعتراضات سننے سے ہوش خطا ہو سکتے ہیں۔ علاوہ اسکے مباحثہ تحریری ہے جو عنقریب چھپکر پبلک کے سامنے آنیوالا ہے۔ حاضرین جلسہ کو معلوم ہے

ahmadimuslim.de

خاطر بین خود فیصلہ کرلیں گے۔ اسلامی مباحثے کے کسی سوال کا جواب آپ لوگوں سے نہ ہوسکا۔ رشیوں کی سوانح عمری کو ابتدائی تمدن کو عقل سے کیا مطابق کیا؟ وید کے منتر جس سے حدوث وید ثابت ہوتا تھا جس سے آریہ سماج کی بیخ و بنیاد ہی کٹ جاتی ہے کیا جواب دیا؟ وید کی تعلیم کے عام ہونے کا کیا جواب دیا؟ بات کے سچے اور قول کے اپکے ہو۔ تو وہم سے بتلانا مگر سے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

افسوس ان لوگوں کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں پھر دوسروں کو جھوٹا بتلاتے ہیں۔ مشکاری جسکا اڈیٹر خود مباحث اور حاضر جلسہ تھا وہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۲۔ تاریخ کو مولوی احمد حسن صاحب نے مقابلہ میں وعظ کیا۔ نہیں معلوم اوس روز مولوی ثناء اللہ کیوں کنارہ کش ہوگئے واہ رے بھولے تماشہ کیا آپ کو اتنا بھی یاد نہیں رہا۔ کہ آپ ہی کے پریذیڈنٹ کی درخواست پر مولانا صاحب نے تکلیف گوارا فرمائی تھی ورنہ مولانا صاحب کو کیا حاجت تھی۔ کہ جس صورت میں اون کو شاگرد اور خدام اس کام کو بخوبی انجام دے سکتے تھے وہ تکلیف کرتے تشریف لے جاتے یہ صرف آریہ سماج کی خاطر تھی۔ کہ اون کے پردھان نے درخواست کی تھی کہ ہم آپ کی تقریر سننے کے شائق ہیں۔ آریہ مسافر کا اڈیٹر شرمندگی کو چھپاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ اہلحدیث نے تو صرف دو کا مسلمان ہونا لکھا تھا مگر اندنیہ نے بڑھا دیا۔ حالانکہ اہلحدیث ہی کے نمبر میں گیارہ آدمیوں کا مسلمان ہونا لکھا ہے۔ بھلا ایسے سیاہ جھوٹ کا کیا علاج اور اخبار وکیل امرتسر میں اکثروں کے نام بھی درج ہو چکے ہیں بہرحال ناظرین آریہ سماج کی فتح کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے رسالہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ گو حاضرین جلسہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ گئے تھے۔ اور آریہ سماج بھی بزبان حال کہہ رہا تھا سے

تماشہ دیکھنے آئے ہیں میرے دم نکلنے کا
ٹھہر جا دے اے قضا مشکل کر اونکا جی بہلتا ہو

## اہلحدیث کا واویلا

بخدمت شریف مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible] کہ بندہ کا تذکرہ ایک اہل قرآن چکڑالوی سے ختنہ کی بابت [illegible] سوال کیا۔ کہ جبکہ تم حدیث شریف کو معتبر نہیں سمجھتے [illegible] تو حدیث سے ثابت ہے۔ تو تم ختنہ کیوں کرلیتے ہو یا قرآن شریف سے ثابت کرو۔ موصوف نے جواب دیا۔ کہ میری گھر لڑکا [illegible] پیدا ہونیوالا ہے اگر لڑکا پیدا ہوا۔ تو قرآن شریف میں [illegible] ورنہ نہیں۔ سے جبکہ [illegible] لکھا مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرف [illegible]

"مولوی صاحب [illegible]

کہ تحریر فرماویں کہ اللہ صاحب [illegible]

کہ اے رسول لوگوں کو کہدو [illegible]

یا نبی گذشتہ کو حکم اللہ صاحب کی طرف [illegible]

مولوی صاحب نے کارڈ [illegible] کئی روز غوطے کھاتے رہے۔ آخر کار [illegible] کے مصداق ہوئے بعد انتظاری کے مایوسی کی حالت [illegible] اگست کو مولوی صاحب کا کارڈ آیا۔

"آپ نے جو مسئلہ کارڈ میں تحریر کیا ہے [illegible]

روز کے بعد لاہور تشریف لایا [illegible] جب آپ تشریف لے آویں گے بتادیا جاویگا۔

افسوس مولوی عبد اللہ صاحب [illegible] لیکن ایک معمولی سوال کا جواب کارڈ میں [illegible] تب تک مولوی صاحب کچھ لیلی [illegible] حاجی صاحب کے کان میں [illegible] کاش مولوی صاحب جس طرح لام سے بعض مسئلہ نکال لیا کرتے ہیں [illegible] مصباح المنیر کو [illegible] ختنہ نکال لیتے فقط

راقم بدرالدین دریائی باف ولد میاں محمد دریائی باف [illegible] امرتسر

۴ الہامی کتاب ۱۲ تی پرکاش ۶ رنگیلا اسلام

ahmadimuslim.de

(ایڈیٹر) جواب تو آسان تھا۔ مگر ملا قرآنی صاحب سے
خوف ہے کہ کام نہیں لیا ہوگا۔ اگر کچھ نذرانہ بھینٹ کا وعدہ کریں۔ تو بتلا دوں
ہیں۔ نہایت مختصر اور معقول کہ قرآن میں ثابت نہیں۔ لہذا ختنہ بدعت
ہے ہر کہ شک آرد کافر گردد

# مرزا صاحب قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل

بموجب آخری اطلاع مرزا صاحب قادیانی مشہور مقدمہ لائبل میں رائے چندولال
صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرار داد جرم عاید کر ہی دی تھی لیکن مرزائی
صاحبان کی ... کیونکہ مرزا جی کی غیر حاضری
میں فرد جرم لگ نہ سکتی تھی۔ اور مرزا جی بیماری ظاہر کر کے خانہ نشین ہو گئے
تھے۔ اور ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھیجتے رہتے تھے اور عدالت کو بجز خفیف
کارروائی نظر آتی تھی۔ آخر مرزا جی کی درخواست پر کالج مجسٹریٹ موصوف
کو (بقول ان کے مریدوں کے) تبدیل کرا دیا۔ اور ان کی جگہ بابو آتمارام
صاحب تشریف لائے۔ مرزا جی نے دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری
کی آڑ میں دوبارہ تحقیقات ہونے کی درخواست کی اور خیال کیا کہ
اس میں بھی دو چار مہینے لگیں گے۔ کہ فریق مقابل تھک جائے اور اصل مقدمہ
سے نجات ملے۔ لیکن بہادر حریف نے پھر بھی حوصلہ نہ ہارا۔ اور
مردانہ وار مقابلہ کرتا رہا۔ آخر شہادت استغاثہ دوبارہ ختم
ہوئی اور وہ مرحلہ پہنچا۔ جہاں مرزا جی مارے ڈر کے مرض شدید
میں مبتلا ہو گئے تھے۔ چنانچہ ۲۹ جولائی مولوی غلام محمد صاحب
آخری گواہ استغاثہ کی شہادت ختم ہو گئی۔ تو مرزا جی کے وکلاء نے
درخواست کی۔ کہ ملزمان کو اسی مرحلہ پر بری کیا جائے۔ اور صفائی
طلب نہ ہو۔ اس بارہ میں ملزمان کی طرف سے ایک درخواست
بھی گذری۔ اور ایک لمبا چوڑا تحریری بیان بھی داخل کیا گیا۔ اور
علاوہ ازیں مرزا جی نے خود بھی اس زور سے بیان طولی اور بہت کچھ
معذرت ظاہر کی۔ کہ میں نے جو کچھ لکھا نیک نیتی سے لکھا۔ اور اپنے
بچاؤ کے لئے لکھا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرار داد
جرم مرتبہ مجسٹریٹ سابق مرزا جی کو سنا دی۔ اور جواب بھی لے لیا اور
وکلاء ملزمان کو کہا۔ کہ میں آپ کو بحث کا موقع دوں گا۔ چنانچہ بحث کے
لئے ۳۔ اگست کو مناسب حکم ہوگا۔

اس تاریخ کو دور دراز مواضع سے بہت سے مرزائی صاحبان جمع
ہو گئے تھے۔ کیونکہ مرزائیوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آج مرزا جی تو
بری ہو جاتا ہے (شاید کوئی الہام ہوا ہوگا) لیکن برعکس اس کے تاریخ
کو صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرار داد جرم کی تکمیل کر کے ملزمان کا
بیان لے لیا۔ کہ صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں یا نہ۔ ملزمان نے
لکھا دیا۔ کہ صفائی پیش کریں گے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی لکھا دیا
کہ گواہان استغاثہ پر بھی مکرر جرح کرنا چاہتے ہیں چنانچہ زیر دفعہ ۲۵۶
ضابطہ فوجداری گواہاں ذیل مکرر جرح کے لئے طلب ہوئے
مولوی برکت علی صاحب بی اے منصف بٹالہ۔ مولوی غلام محمد
صاحب قاضی چکوال۔ مولوی محمد دین صاحب قاضی جہلم تاریخ
پیشی مقدمہ ۱۵۔ ۱۸۔ اگست مقرر ہوئی۔ اس کے بعد گواہان
صفائی کے لئے تاریخ ہوگی +

اب سنا جاتا ہے۔ کہ مرزا جی اپنے اہل و عیال کو بھی گورداسپور
میں منگوانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اور مستقل رہائش گورداسپور
میں ہوگی۔ چنانچہ مرزائی صاحب کے لئے ایک علیحدہ مکان تجویز ہو لیا
ہے۔ ہائے دار الامان (قادیان) تیری بدنصیبی اب خدا کے
رسول (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) کا تخت گاہ تجھ سے
منتقل ہوا ہے۔ اور یہ سزا تجھے اس لئے ملی ہے۔ کہ باوجود
تیرے حق میں دخلہ کان آمنا کی بشارت ملنے کے تو خود حضرت
اقدس کو امن میں نہ رکھ سکی۔ اور باوجود اس کے کہ انی
احافظ کل من فی الدار کا بھی وعدہ تیرے متعلق ہوا لیکن تو
کسی طرح کی حفاظت نہ رکھ سکی۔ جا اب تیرے حق میں عفت الدیار
محلہا و مقامہا کا الہام پورا ہوتا ہے۔

او قادیان کے مسیحی منار تیری بنیاد کسی ایسے وقت میں
شروع ہوئی ہوگی کہ تو نے ساری بنی بنائی عمارت (کیفیت)

نوٹ ۱۳ اگست کو صاحبہ گورداسپور پہنچ گئیں (ایڈیٹر)

کرہی برباد کر دیا جا اب تو ہمیشہ کے لئے سرنگون رہے گی۔

(ہمیہ اخبار)

# مرزا صاحب قادیانی ذلت عدالت میں

جناب ایڈیٹر صاحب

خوش قسمتی سے خاکسار ۱۵- اگست کو گورداسپور پہونچا۔ اور زہے قسمت کہ عدالت کے کمرے میں بنچ پر بیٹھ کر مرزا صاحب کی اسپیچ کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ جس کا مدعا عنوان ہذا بتلا رہا ہے یعنی جس وقت مرزا صاحب بحیثیت ایک ملزم کے کچہری میں ایک خاص ممتاز جگہ پر کھڑے رہتے۔ اور ان کے مقابل ان کے حریف مستغیث گویا دونوں زبان حال سے کر رہے تھے۔ خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

اتنے میں تیسرے حریف یعنی مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری بلائے گئے۔ مولوی صاحب موصوف پر مکرر جرح جو بعد فرد جرم لگنے کے ملزم کا حق ہوتا ہے۔ باقی تھی۔ اس لئے حاکم نے ان کو پہلی وقت کہا تھا۔ کہ ایک دفعہ آپ کو پھر آنا ہوگا چنانچہ ۱۵- اگست کو مولوی صاحب موصوف بذریعہ سمن حاضر عدالت ہوئے۔ تو حاکم نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔ کہ آپ کتنے دنوں کا ارادہ کر کے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے ایک ایسا جواب دیا جو اس مضمون کی جان ہے۔ نہایت ہی عمدگی سے جس وقت دائیں جانب ان کے مرزا صاحب تھے۔ اور بائیں ان کے دو وکیل خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی۔ سب کے سامنے مولوی صاحب نے حاکم کو جواب دیا کہ جب آپ اجازت دیں گے۔ جاؤنگا۔ یہ کہ کر یہ لطیفہ (مگر نہایت ہی پر معنی۔ جو اپنے اندر ایک نہایت غامض راز رکھتا ہے) کہا کہ میرا آنا تو آپکی پیشگوئی تھی۔ جیسی ہو گئی۔ اگر بیٹے کی پیشگوئی ہوتی۔ تو پوری نہ ہوتی۔ بس یہ کہنا تھا کہ کمال الدین وکیل نے بڑے زور سے دنیا دکھا کر

حضور دیکھئے عدالت میں کھڑا ہو کر ہم پر طنز کرتا ہے۔ ہم یہ کرینگے وہ کرینگے ہم پر ذاتی حملہ کرتا ہے۔ جب بہت ہی اونچے اونچے بولنے لگے ہم حیران تھے۔ کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو اتنا طیش ہوا آخر معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب نے سمجھا کہ مولوی صاحب نے مرزا جی کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء میں ہوا تھا کہ مرزا جی نے بیٹے کی ولادت کی پیشگوئی کری تھی۔ جو آخر کار بیٹی سے متبدل ہو گئی۔ آخر جب وکیل صاحب بہت ہی تھلا رہے تھے۔ کہ ہماری ذات پر حملہ کیا ہے۔ تو عدالت نے نہایت ہی انصاف سے مگر بڑی ہی سختی کے ساتھ خواجہ صاحب کو ڈانٹ بتلائی۔ کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا۔ تمہیں اس سے کیا نہ تمہارا نام لیا۔ نہ تمہارا ذکر کیا۔

اس لطیفے کے علاوہ اور ایک لطیفہ یہ ہوا۔ کہ خواجہ کمال الدین نے کہا کہ اربعین غرنوئیہ پیش ہونی چاہیئے۔ اس پر مستغیث نے عذر کیا کہ اسکو مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ بعد کسیقدر بحث کے حاکم نے فیصلہ دیا۔ کہ وہ نہیں پیش ہو سکتی۔ غرض میرے سامنے مرزا جی اور مرزائی پارٹی کو کئی ایک پے در پے فاش ذلتیں ہوئیں۔

آخر کار اس کا سبب سوچا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ انی مہین من اراد اہانتک یعنی مرزا جی کا الہام مولوی صاحب کے حق میں سچا ثابت ہوا۔ کہ جو تیری اہانت کرنا چاہیگا۔ خدا اوسکی اہانت کریگا۔ مرزائیو کہتے جاؤ۔

اربعین پیش نہ ہوئی ایک ذلت۔ بیٹے کی پیشگوئی کا ذکر عدالت میں ہوا دوسری ذلت۔ تمہارے وکیل نے شور مچایا تیسری ذلت۔ حاکم نے اسپر ڈانٹ بتلائی چوتھی ذلت۔ کیا پھر بھی کہتے جاؤ گے۔ کہ انی مہین والا الہام مذکور مرزا جی کے حق میں ہے۔ یا اونکو مخالفوں کے حق میں سہے۔

(حکیم محمد الدین امرتسر)

# فتوٰی

**نمبر ۱** قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لیس للانسان الا ما سعیٰ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کے مرنے کے بعد عمل مطلقاً منقطع ہو جاتا ہے۔ صرف جو نیکی اوس سے بوقت حیات کے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ باقی رہتے ہیں۔ مثلاً اولاد نیک۔ شاگردان رشید۔ قرآن صالح۔ تعمیرات عمارات مفید عام؟

اگر زید کسی غیر مرد یا شخص کے واسطے عمل کرے۔ مثلاً حج۔ نماز۔ روزہ وغیرہ یا صدقہ کرے۔ تو اس آیت کے مطابق مردہ شخص کو کچھ نہیں پہونچتا ہے۔

البتہ اگر زید اپنے والدیا استادیا پیرو مرشد کیلئے کوئی عمل کرے تو وہ کسی نیکی میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زید بھی بصورت مرید یا شاگردی وغیرہ کے اوس کے اپنی سعی میں داخل ہے۔ ورنہ کسی غیر شخص کو جس کا زید سے کوئی تعلق نہ ہووے۔ اوس عمل سے مطابق آیت متذکرہ بالا کے کچھ فائدہ نہیں ملتا ہے۔ اور احادیث میں جو مشہور ہیں۔ وہ انی اولاد کی نسبت ہی ہیں۔ اگر قرآن شریف سے آپ یا اور کوئی حنا علم کسی غیر شخص لاتعلق کے لئے نیکی کرنے اور اوس کو پہونچنے کی نسبت تحریر فرما کر مطمئن کرے۔ تو باعث مشکوری ہو گا۔ یہ بھی واضح رہے کہ دعا یا جنازہ اس میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک قسم کی سفارش ہے اور ........ سفارش کا قبول یا عدم قبول خداوند کریم کے اختیار میں ہے اس لئے اس مسئلہ کا قیاس نہیں ہونا چاہیئے۔

رحیم بخش از حضرو

**جواب نمبر ۱** اس آیت میں اون مساعی جمیلہ کا ذکر ہے جو اصل ایمان سے متعلق ہیں یعنی ایمانیات میں ہر آدمی کو اپنی ہی سعی مفید ہو گی۔ کیونکہ فروعات میں یعنی ایمان داروں کو دوسرے ایمان داروں سے فائدہ پہونچنے کا ذکر خود قرآن شریف میں ہے۔ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک مومن جسکو کوئی تعلق نسبی یا قومی یا شاگردی پیری وغیرہ کا بھی نہ ہو دوسرے کے حق میں دعا خیر کرے۔ تو اسکو فائدہ پہونچتا ہے۔ حالانکہ آیت موصوفہ میں سلب عام ہے۔ دوئم فرشتوں کی دعا مومنوں کے حق میں خود قرآن شریف میں مذکور ہے وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا یعنے فرشتے ایمانداروں کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ پھر اگر وہ استغفار فرشتوں کا کچھ مفید نہیں۔ تو بے سود ہے خلاصہ کہ آیت مذکور عموم ایمانیات میں ہے اس لئے حدیثوں میں جو ایصال ثواب کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ اس عموم کے خلاف نہیں بلکہ منکرین حدیث (نیچری چکڑالوی اور معتزل) کی غلط فہمی ہے۔ سائل کا دعا کے فائدہ کا [illegible]

**نمبر ۲** وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ ان آیات کا تقاضا ہے کہ سوائے مسلمان اور دوسرا نام نہ رکھا جاوے۔ کیونکہ مسلمان کے [illegible] دوسرا نام رکھنا موجب تفرقہ ہے۔ کہ جس کی نہی آیت بالا میں آ چکی ہے۔ پس اہلحدیث نام رکھنا اس کا مخرج قرآن کی کونسی آیت ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے کونسا مذہب ان مذاہب میں سے جو کہ فی زمانہ مروج ہیں (یعنی اہلحدیث اہل قرآن حنفی شافعی وغیرہ مذاہب) لیکر آئے تھے اور اس کا نام کیا تھا۔

**نمبر ۳** احادیث جو کل مذاہب میں قابل استدلال مقرر ہوئی ہیں پھر ایک حدیث کا معیار کیا ہے۔ ہم کیسے معلوم کریں۔ کہ فلاں مذہب کی حدیث ضرور ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور اس کے مخالف کی جعلی ہے۔

**نمبر ۴** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مکرم اصحاب

ahmadimuslim.de

اور کل اہل اللہ اپنے خاتمہ ایمان پر خود بذاتہ مستقل متقین باللہ ہیں۔ الخوف والرجا سے۔ اگر یہ لوگ اپنے خاتمہ ایمان پر مطمئن ہیں۔ تو پھر قل لا ادری ما یفعل بی ولا بکم اور حدیث بخاری سے واللہ لا ادری وانا رسول اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم واھدنا الصراط المستقیم تاحیات آخری دم تک پڑھتے رہے۔ اگر آپ کو اطمینان ہو چکا تھا۔ اور یہ درجہ حاصل کر چکے تھے۔ تو پھر تحصیل حاصل لازم آئیگی۔ اور ایسا ہی ہوگا۔ کہ جیسا کسیکو درجہ گورنری کا مل چکا ہے۔ اور پھر جیسے وہ شاہی دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ یہی درخواست کرتا ہے۔ کہ مجھکو درجہ گورنری عطا کیا جاوے۔ تو کیا ایسا شخص عند العقلاء کیا درجہ رکھتا ہے۔

**نمبر ۵** والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کے لئے ایک شخص ہی مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔ یا کل امت محمدیہ اس سورت کی مخاطب ہے۔ اگر ایک ہی ہے۔ تو اوسکی دلیل کلام اللہ سے کیا ہے۔

(قاسم علی از دہلی)

**جواب نمبر ۲** :۔ آیات موصوف کا مطلب بالکل ٹھیک ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ کیونکہ اسلام نام ہے۔ اطاعت اللہ و اطاعت الرسول بلکہ یوں کہیئے کہ بحکم من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اطاعت رسول ہی کا نام اسلام ہے۔ کیونکہ وہ مستلزم ہے۔ اطاعت اللہ کو پس اہلحدیث کا نام معنے کے لحاظ سے تو مسلمان کے ہم معنے ہے۔ مخالفت جب ہو کہ معنوی یا نسبتی تغیر آتا ٹھیک ہو جیسا کہ بحکم وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا انسان مختلف اصناف میں منقسم ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی مسلمان اپنے مختلف اصناف میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ مگر جس طرح سید شیخ مغل پٹھان کو الگ الگ ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ مگر انسانیت کسی سے مسلوب نہیں نہ انسانیت کا مسلوب ہونا اونکو منظور ہے۔ اسی طرح ان ناموں میں اسلام خود ماخوذ ہے۔ مگر ان یہ بیشک صحیح ہے۔ کہ اہلحدیث کا نام اپنی اصل کی طرف منسوب ہے۔ کیونکہ حدیث سے حدیث نبوی مراد ہو۔ اور باقی نام ایسے نہیں۔ ایسا ہی یہ بھی صحیح ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی حالت اچھی ہوتی۔ تو یہ نام دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتے۔ بلکہ اول نام ہی سے مسلمان پکارے جاتے۔

**جواب نمبر ۳** :۔ احادیث کی صحت کی پہچان راویان حدیث کی دیانت اور امانت پر ہے۔

**جواب نمبر ۴** :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور جنکی بابت آپنے خبر دی تھی فلان فی الجنۃ اون سے خاتمہ نیک ہونے کا یقین تھا۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ اس آیت نے صاف بتلا دیا ہے کہ قیامت کے روز پیغمبر خدا اور ان کے ساتھ والے مسلمان ہر طرح کی عزت سے ہونگے۔ پس جو آیت سائل نے نقل کی ہے اسکے معنے یہ ہیں۔ کہ مجھے نہیں معلوم کل اس دنیا میں مجھے اور تمہیں کیا آرام یا تکلیف پہنچیگی چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا قل لا املک لکم ضرا ولا رشدا۔ ایک جگہ فرمایا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء یعنی تو کہہ کہ مجھے تو اپنے نفس کیلئے بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں اور نہ میں غیب دان ہوں۔ اگر میں غیب دان ہوتا۔ تو مجھکو تکلیف نہ پہنچتی بعض مفسرین کی رائے ہے کہ آیت لا ادری پہلے کی ہے۔ اس کے بعد آنجناب کو معلوم ہو گیا تھا۔ چنانچہ آیت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم میں ارادت کیلئے ہے بلکہ استمرار کیلئے ہے۔ یعنے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہمکو سیدھی راہ پر قائم رکھ۔ چنانچہ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا آمنوا۔ پس تحصیل حاصل نہ ہوئی۔

**نمبر ۵** :۔ تمام امت مامور ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں مصرح ہے۔ ثم کان من الذین آمنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

## جنگ روس و جاپان

پورٹ آرتھر پر جاپانیوں نے اب بہت سختی سے حملہ کرنا شروع کر دئیے ہیں۔ بحری جنگ کا موقع ہوا تو بحری جنگ اور میدانی جنگ کا موقع ہوا تو خشکی پر روسیوں سے لڑائی کر کے جاپانی فوج برابر پورٹ آرتھر کی طرف بتدریج بڑھتی چلی جا رہی ہے جاپان میں پورٹ آرتھر کی فتح کی خبر کا بے شوق سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ چونکہ جاپانی فوج اب پورٹ آرتھر کے اصلی قلعے کے بہت قریب پہنچ گئی ہے۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ پورٹ آرتھر کے فتح کرنے میں جاپانیوں کو اب زیادہ عرصہ نہیں لگیگا۔

پورٹ آرتھر کے فتح ہو جانے اور روسی بیڑہ جہازات موجودہ پورٹ کے غرق کر دینے یا گرفتار کر لینے کے بعد جاپانی جنگی جہازوں کا بیڑہ جو آج کل پورٹ آرتھر کو محصور کئے ہوئے ہے موجودہ محاصرے کے کام سے فارغ ہو کر اس قابل ہو جائے گا۔ کہ جہاں مناسب اور ضروری ہو۔ وہ وہاں جا کر روسیوں کے برخلاف جنگی کارروائی کرے غالباً پورٹ آرتھر میں روسی بیڑہ کو گرفتار یا غرق کرنے کے بعد جاپانیوں کا یہ جنگی بیڑہ بندرہ لاڈیوسٹاک کو جا کر روس کے ولاڈیوسٹاک والے بیڑہ کو غرق یا گرفتار کر لینے کی کوشش کریگا اسوقت جاپان کو سمندر میں روس پر پوری پوری برتری حاصل ہو جاویگی۔ اس لئے پورٹ آرتھر کا جلد فتح ہونا نہایت ضروری ہے اور اسی لئے جاپانیوں نے مکمل تیاری کرنے کے بعد پورٹ آرتھر کو فتح کرنے کے لئے آخری کارروائی شروع کر دی ہے۔

امیر البحر نے زار روس کو یہ رپورٹ بھیجی کہ ۲۶ ماہ گذشتہ کو پورٹ آرتھر کے قریب جاپانی اور روسی جنگی جہازوں میں مڈبھیڑ ہوئی۔ اس خفیف لڑائی میں جاپانیوں کے ۳ جہازوں کو نقصان پہنچا منجملہ ان تینوں جہازوں کے ایک جاپانی جنگی کشتی تھی۔

پورٹ آرتھر کے قریب جاپانیوں نے وو الفرول پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ اور اب جاپانی فوج پورٹ آرتھر کے قلعہ سے ایک میل کے فاصلے پر پہنچ اور مورچے بنا کر مقیم ہو گئی ہے یہ پہاڑی پورٹ آرتھر میں جزیرہ نما ر لیاؤ ٹنگ کے انتہا جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اور پورٹ آرتھر کی اندرونی حفاظتوں میں شامل ہے چند روز گزرے یہ خبر آئی تھی کہ جاپانی فوج نے شان ٹائی کا قبضہ کر لیا ہے کہ یہ پورٹ آرتھر کی حفاظتوں میں ایک بہت فائدہ مند پوزیشن ہے۔ یہ جگہ نقشوں میں ٹیبل پیک پہاڑی کے قریب گویا پورٹ آرتھر کی شمال کی طرف دکھلائی گئی ہے۔ لیکن ۱۹ ماہ جولائی گذشتہ کو لندن کے ایک نہایت معتبر اور مقتدر اخبار ٹائمز نے پورٹ آرتھر کا جو نیا نقشہ شائع کیا ہے اس نقشہ میں یہ جگہ پورٹ آرتھر کے عین شمال میں پرانے شہر پورٹ آرتھر کے مغرب میں اور نئے شہر پورٹ آرتھر کے شمال میں دکھلائی گئی ہے نیا شہر پورٹ آرتھر کو روسیوں نے حال ہی میں آباد کیا ہے یہ جگہ انٹسی شان اور الٹسی شان کے عظیم الشان قلعوں کے دائرہ میں واقع ہے۔ اور پورٹ آرتھر کے قریب پر ٹیڈ گراؤنڈ کے عین جنوب میں واقع ہے۔ اگر جاپانیوں نے حقیقت میں پورٹ آرتھر کی حفاظتوں کے اس حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ وو لفرول پہاڑی پر مقیم ہو گئے ہیں تو پورٹ آرتھر اب بہت جلد فتح ہو جائے گا۔

لیکن جب تک کہ جاپانی جنرل نوگی سرکاری طور سے کچھ رپورٹ نہ کرے یا اخباروں کے تار نگاروں کو پورٹ آرتھر کی خبریں بھیجنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اسوقت تک پورٹ آرتھر کے متعلق ہمکو کسی خبر پر پورا یقین نہیں آسکتا۔ سوائے اسبات کے کہ جاپانی ہمت اور شجاعت کے ساتھ پورٹ آرتھر پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور روسی فوج جس کی حالت پورٹ آرتھر میں نہایت نازک ہو رہی ہے بے جگری اور ثابت قدمی کے ساتھ جاپانیوں کے حملوں کی مدافعت کر رہی ہے۔ (سول)

جاپانیوں کی ثابت قدمی۔ جنرل کوروپاٹکن نے زار روس کو اطلاع دی ہے۔ کہ جاپانی فوج پیش قدمی کرتی ہوئی ہائی چینگ کے

ahmadimuslim.de

شمال میں ۷۰ میل تک پہنچ گئی ہے۔

ہنو چوانگ سے نامہ نگار روئٹر نے خبر دی ہے۔ کہ جاپانی تارپیڈو کی جنگی کشتیوں میں ایک عظیم بحری فوج دریار لیاؤ کے چڑہاؤ کی طرف جا رہی ہے۔ دریار لیاؤ کی چڑہاؤ کی طرف ہلکی کشتیں سو میل تک جاسکتی ہیں۔ روسی فوج کے مغرب کی طرف پسپا ہونے کو یہ بحری فوج روکیگی۔

لیاؤ یانگ سے ۵ ماہ حال کو خبر آئی کہ جاپانی فوج موکڈن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور اغلب ہے کہ جاپانی موکڈن اور لیاؤ ٹنگ پر ایک ہی وقت حملہ کر دیں۔ یقین ہے کہ موکڈن یا لیاؤ ٹنگ میں روسیوں اور جاپانیوں کی جو لڑائی ہوگی۔ وہ ایک قطعی فیصلہ کرنے والی لڑائی ہوگی۔

**قبول اسلام** ۹ ماہ جولائی کو مسی [illegible] قوم گنگونہ ساکن مکن پور [illegible] ضلع بھاگلپور مع اہلیہ اور دو لڑکوں کے مشرف باسلام ہوگئے۔ جو ماشاء اللہ خوشحال ہیں اسلام کی خوبی ان کے دلوں میں نقش ہو گئی تھی بخوشی تمام جناب مولوی امیر احمد خاں صاحب [illegible] کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بعد اسکے از سر نو موافق شریعت محمدی کے احتیاطاً نکاح بھی پڑھا دیا گیا۔ اسلامی نام اور سابق نام حسب ذیل ہے۔

| ہندو نام | اسلامی نام | ہندو نام | اسلامی نام |
|---|---|---|---|
| رمو مرٹر | جان محمد | شرویب | طیب |
| جنگو | قدیر | سماۃ سرنیاں | مریم |

قصبہ [illegible] میں مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی کے حسن بیان سے دو کس مسلمان ہوئے۔ کفری نام سماۃ جمگھنی بنت بھگن اسلامی نام آمنہ۔ دوسرا گندہ بھی اسلامی نام عبداللہ۔ (ابو الیاس)

**بھاگلپور** میں پچھلے جمعہ کو ایک بہت خوشحال ہندو معہ بیوی اور بچوں مشرف باسلام ہوا ہے۔

**کابل** سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب فوج کے واسطے کپڑہ مزید خرید کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کو روس کا کپڑا پسند آیا ہے۔ روسی بوٹ بھی فوج کے واسطے خرید ہوگئے ہیں (کیا افغانستان اپنی ضرورتوں کو آپ پورا نہیں کر سکتا؟)

قاہرہ میں ایک لیڈی [illegible] انگریز نے دین اسلام قبول کیا۔

# مجرب ادویات

**عرق مار اللحم انگوری دوآتشہ** اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی وقوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں۔ بڑہاپے کے ضعف۔ جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب ہی و میں اعلیٰ درجہ کا ثابت ہوچکا ہے ایسے اجزاء سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کرسکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل للعہ تین بوتل صہ

**تقویت النساء** حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیاں آنے قے بیخوابی۔ تھہان چیش۔ اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی عزیز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کو استعمال سے بفضلہ تعالیٰ تمام عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اس کو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس سے ۴ اونس صہ

**طلاء** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بداعتدالیوں کے سبب شادی کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کو استعمال سے بالکل صحیح ہوگئے ہیں۔ اس کے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حب حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ

**دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی۔ [illegible] عرصہ کا ہو صرف پڑیہ۔ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ [illegible] دو پڑیہ [illegible] تین پڑیہ [illegible]

**بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل**۔ بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کو اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ و ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل [illegible] نصف بوتل [illegible]

**المشتہر** حکیم محمد [illegible] چشتی منیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی [illegible]

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہر جمعہ کو مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

# اہلحدیث

امرتسر مورخہ ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۶ اگست سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک


## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | ؏ |
| والیان ریاست سے | ؏ |
| رؤسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۱۲ |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ٹکٹ واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت تصفیہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

## مرزا صاحب قادیانی پر بیجا اعتراض

مرزا جی نے کہیں لکھا ہوا ہے کہ سنہ ۱۸۹۳ء میں جب ڈپٹی آتھم سے میرا مباحثہ تھا میری عمر ۶۴ سال کی تھی اب اخیر ایک بیان میں عدالت کے کمرے میں حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ سال کی ہے اسپر بعض اخباروں نے اعتراض کیا ہے کہ مرزا جی کا بیان غلط ہے کیونکہ سنہ ۱۸۹۳ء میں جب انکی عمر ۶۴ سال کی تھی تو سنہ ۱۹۰۴ء تک گیارہ سال ہوئے ۷۵ سال کی ہونی چاہئے تھی مگر یہ کیا غضب ہے کہ ابھی تک ۶۵ سال کی ہوئی گویا گیارہ سال میں مرزا جی صرف ایک سال بڑھے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں یہ اعتراض ٹھیک نہیں بلکہ ...

* بقیہ اخبار

کی قلت تدبر اور اصل راز سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ اصل راز یہ ہے کہ مرزا جی اللہ والے ہیں اُن کے جو کام ہیں خدائی قانون کے مطابق ہیں اسلئے اُن کی عمر بھی خدائی قانون کے مطابق ہوگی اور یہ تو سب مسلمان جانتے ہیں کہ خدا کے ہاں ایک دن سال بھر کے برابر ہوتا ہے اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ پس اس حساب سے یعنے ہمارے معمولی حساب سے تین لاکھ ساٹھ ہزار سال کے ختم ہونے پر مرزا جی کی عمر ایک سال ترقی کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں سنہ ۹۳ء میں ۶۴ سال قریب ختم ہونگے سنہ ۹۴ء میں پینسٹھواں سال شروع ہوا ہوگا۔ جو مرزا جی نے ۹۵ سال کی عمر لکھا دی تو کونسا جرم کیا اور کیا غلط کہا۔؟

اے کہ آگاہ نۂ عالم درویشان را
تو چہ دانی کہ چہ سودا است سر ایشان را

## مرزا جی کے الہام

ہر چند مرزا جی کی الہامی مشین کے پرزے ایک دراز عرصہ سے سخت بگڑے ہوئے ہیں اور جو الہام ہوتا ہے وہ الٹا ہی پڑتا ہے۔ لیکن حضرت ملہم بھی کچھ ایسے شرم گستر ہیں کہ پھر بھی کوئی نہ کوئی الہام ٹھونس ہی دیتے ہیں۔ الحکم مطبوعہ ۱۷۔ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء میں چند نئے الہام شایع ہوئے ہیں۔ جو ۲۷ و ۲۹ جولائی کے مابین خاص گورداسپور میں مرزا جی کو القا ہوئے ہیں اور جنکی اشاعت اخبار مذکور میں بڑی اہمیت سے کسی نیک نتیجہ کے انتظار میں کی گئی ہے لیکن افسوس کہ یہ سب الہام مثل گذشتہ زٹلیات کے مرزا جی کے حق میں نہیں ہوئے۔

### الہامات حسب ذیل ہیں

۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء۔ ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہے پھر الہام ہوا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ لِلْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ۔ (یہ نظارہ غالباً وہی ہوگا جو فرد جرم سننے کے وقت مسیح کو اپنی عمر بھر میں پہلی دفعہ دیکھنا نصیب ہوا۔ ہائے یہ نظارہ واقعی منحوس نظارہ ہے جو ایک رئیس اعظم آف قادیان کی شان کے ہرگز شایان نہیں کہ وہ حکومت کی طرف سے ایک جرم کے الزام قائم ہونے پر عامیوں کی طرح جواب دینے کو کھڑا ہے اور عدالت اُسکا عذر سماعت نہیں کرتی)۔

(۲) ۲۹ جولائی۔ مبارک۔ سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔ (بیشک مبارک سو مبارک بلکہ ہزار مبارک اور آسمانی تائیدوں کی معیت کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ باوجود ہزار طرح کے حیلے بہانے کرنے کے بھی جرم سے برأت نصیب نہ ہوئی اور فرد جرم کا داغ لگ ہی گیا۔ ایسا مبارک ان دشمنوں کو بھی نصیب ہو مرزائیو عبرت)۔

(۳) ایک پچھلا الہام جو شایع ہونے سے رہا ہوا ہے۔ میں تجھے بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔ (جی ہاں بہت بڑا معجزہ ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد)

مرزائی صاحبان سے باادب التماس ہے کہ سچے دل سے بتائیں کہ مرزا جی کی ملہمیت اب بھی قابل تسلیم ہے۔

(نامہ نگار از گورداسپور)

## مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبی

(مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب انیسپردی)

صاحبان دانش و بینش سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ مخالفین اسلام شیران اسلام کے مقابلہ پر کبھی غالب ہوئے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں جملہ مذاہب مروجہ اہل اسلام کے نزدیک تار عنکبوت سے زیادہ کمزور ہیں مناظروں مباحثوں میں کوئی مخالف آجتک اسلام کے مقابلہ پر سرسبز و شاداب نہیں ہوا غیر ولایت کے مباحثوں کو نظر انداز کرکے صرف ہندوستان کے ان مباحثوں پر نظر ڈالیئے جو خاص آریوں کے گرو اور دیگر بڑے بڑے پنڈتان آریہ سماج اور اہل اسلام کے مابین ہوئے ہیں آریوں کو پنڈت دیانند نے جسوقت زندگی میں ہی چونکہ اسلام پر زہر اُگلنا بیہودہ بکنا شروع کیا تو وہاں کے علماء و فضلائے اسلام مباحثہ پر آمادہ ہوئے۔ پنڈت صاحب موصوف نے فرمایا ہم مولوی قاسم

سے مباحثہ کرینگے جسپر وہان کے اہل اسلام نے فاضل اجل عالم باعمل مولینا
بافضل اولینا مصداق بحدیث شریف علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم ومغفور کو اطلاع دی مولینا موصوف اطلاع
پاتے ہی باوجود ناسازی مزاج کے شباشب راہ طے کرکے صبح صادق
کو رڑکی مین داخل ہوگئے اور فوراً پنڈت صاحب کو مباحثہ کا چیلنج دیا
پنڈت صاحب حیلہ حوالہ کرہی رہے تھے کہ مجسٹریٹ ضلع نے حکم صادر
کیا کہ رڑکی مین مباحثہ نہو پھر تو کیا تھا پنڈت صاحب کو انکار کا موقع ملگیا
اہل اسلام نے ہر چند کہا کہ اگر مجسٹریٹ نے رڑکی مین مباحثہ کرنے کو
منع کیا ہے تو عیدگاہ کے میدان مین کرلو۔ مگر وہان تاب مقابلہ کہان
تہی۔ میلہ چاندپور سے مولانا صاحب کے ہاتہہ دیکھے ہوئے تھے
مولینا صاحب نے فرمایا کہ اگر مباحثہ نہین کرتے تو ہمارا وعظ ہی سن لو
مگر وہان اس کی بہی تاب نہ تہی خفیہ خفیہ کسی طرف کا راستہ لیا۔ اور
میرٹھ مین جا چہپے مولینا صاحب مرحوم خبر پاتے ہی وہان بہی جا موجود
ہوئے اور پنڈت جی کو کہلا بہیجا کہ رڑکی سے تو آپ بلا مباحثہ ہی غایب
ہوگئے تھے اب یہان مباحثہ کر لیجیے مگر پنڈت جی وہان سے بہی
حسب عادت قدیمہ حیلہ حوالہ کرتے ہوئے کافور ہوگئے۔ غرضکہ پنڈت
صاحب بہلگے بہاگے پہرتے تہے اور مولینا صاحب برابر تعاقب کرتے
تہے۔ پنڈت جی مولینا مرحوم کی صورت فرشتہ سیرت دیکہتے ہی کانپتے
تہے مباحثہ کرنا کیا معنے کہین سامنے بہی نہ آتے مفصل کیفیت میلہ خدا
شناسی و انتصار الاسلام مین دیکہو۔

پہر تو یہ مذہب کے بڑے بہاری حامی آریہ مقتول کو دیکہو کہ مولوی
ابو رحمت حسن صاحب واعظ اسلام ماہر وید وشاستر میرٹھی کے
مقابلہ سے کیسا حیران و سرگردان و پریشان پہرا کیا تاوقتیکہ مولانا ابو رحمت
صاحب عالم سنسکرت کی تحریر وتقریر تو آن کے واسطے شمشیر بران
کا حکم رکہتی تہی مولینا صاحب نے آریہ مقتول کے وہ وہ پرخچے
اڑائے تہے جس سے ایک عالم اہل انصاف خوب واقف ہے
مفصل کیفیت اکثر کتابون مین مذکور ہے پنڈت کرپا رام صاحب
کو جیسی کچھ شکست مولینا حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب کے
مقابلہ پر اٹھانی پڑی تہی اوس سے کئی درجہ بڑھکر پنڈت سنت رام

لعل ومراری لعل و وزیر چند کو آریہ مقتول کے پرخچے اڑانے
والے مولانا ابو رحمت حسن صاحب سے مختلف مقامات پر ملی حلیم
سنت رام آریہ میری پیشین گوئی مندرجہ انوار الاسلام جلد ۴ نمبر ۱۳
کے مطابق طاعون کے شکار ہوئے۔ ماسٹر آتما رام و ڈاکٹر سنگت رام
وغیرہ نے ترک اسلام مولانا ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب کے
مقابلہ پر امرتسر مین شکست پائی اور نیچا دیکہا ہے اسی طرح گذشتہ
سال مین جب تحصیل دیوریا ضلع گورکہپور مین مباحثہ ہوا تہا آریون کی جانب
سے پنڈت ورشنانند صاحب مباحث مقرر ہوئے تہے اہل اسلام
کی طرف سے وہی ترک اسلام سینہ سپر ہوئے تہے پہلا ہی ترک نے اپنی
پرزور تحریر و تقریر سے پنڈت جی کی کایا پلٹ دی ناک مین دم کر دیا
پنڈت جی کو دعوے پر وہ وہ جرحین کین وہ وہ جوابات دیئے جس
سے پنڈت جی کے اوسان خطا ہوگئے مجبوراً مباحثہ کو اصول کی
گرادیا مگر پہر بہی ہر طرح سے زک ہی اوٹہایا کیئے چونکہ شروع ہی سے
پنڈت جی کو ناکامی کا منہ دیکہنا نصیب ہوا اسلیئے جب چہٹے روز ہر دو
فریق کے پانچ پانچ پرچے ختم ہوگئے تو حسب شرط نمبر ۱۳ دوسرے مسئلہ پر
بحث نہین شروع کی حالانکہ علماء اسلام نے یہانتک کہا تہا کہ اگر تحریری
مباحثہ سے گہبراتے ہو تو آو تقریری کرلو مگر وہان تاب مقابلہ کہان
تہی اسوقت کی حالت حاضرین جلسہ سے تو پوشیدہ نہین تہی غیر حاضرین
اصحاب کے واسطے روئداد مباحثہ دیوریا موجود ہے۔ مگر آریہ
اخبارون نے وہ دوون کی لی تہی کہ اللہ کی شان یاد آتی تہی اور
شعر ذیل انہین کے حسب حال معلوم ہوتی تہی ؎

واہ صناع ازل تیری عجب قدرت ہے
کل کو تر نے ہو گئے تاج خدا بنتے ہین

اب جبکہ وہ جون سنہ رواں کو اہل نگینہ نے مباحثہ کی ٹہانی اور
ہر دو فریق نے اپنے اپنے علماء کو دعوت مباحثہ دیکر بلایا آریون کی طرف
سے پنڈت ورشنانند ماسٹر آتما رام۔ لالہ گوبند رپال لالہ وزیر چند
پنڈت مراری لعل پنڈت بہوجدت بابو کرپا شنکر پنڈت بہگوان دین جبا
وغیرہ جمع ہوئے۔ بجانب اہل اسلام مولینا مولوی محمود الحسن صاحب
مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند مولینا حافظ احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند

ahmadimuslim.de

مولینا مولوی احمد حسن صاحب مدرس مدرسہ امروہہ مولانا مولوی محمد عزیز صاحب مدرس مدرسہ مراد آباد مولینا حاجی رحمٰن علیصاحب مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ مولینا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب متکلم ترک اسلام مولینا ابو رحمت حسن صاحب واعظ اسلام میرٹھی مولینا حافظ ابوالفرح محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی وغیرہ تشریف لائے تھے علمائے اسلام لانبے لانبے جُبّے پہنے زیب تن کئے ہوئے بشکل نورانی جلسہ مین فروکش تھے اور پنڈتان آریہ سماج وہی چھپا کٹا کوٹ پاسنگے بال صرف دہوتی باندہے ہوئے داڑہی منڈ بعضوں کی مونچہین بہی غائب سب اس شعر کے مصداق ــ

نیش کا مُنہ پہ نہین نام و نشان

پہرتا بالغ کہون یا ابو بجان

جلسے مین بیٹھے تہے۔ آریہ صاحبان علمائے اسلام کی نورانی شکلون فرشتہ سیرتون کو دیکھکر پریشان ہوئے۔ پنڈت کرپارام صاحب فوراً پہچان گئے کہ ان نورانی چہرون فرشتہ سیرتون سے بازی لینا غیر ممکن ہے۔ اگر مین مقابل ہوا شکست مین خجالت نصیب ہوگی۔ فوراً ماسٹر آتمارام امرتسری کو اپنے سے تیز سمجھکر مباحثہ کو کہڑا کر دیا مگر اہل اسلام نے باوجود موجود ہونے بڑے بڑے علما کے اسی مرد میدان ترک اسلام مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کو ایستادہ کر دیا جنہون نے کئی ایک مقام پہ سرِ بازار رو گان آریہ سماج کو فاش شکستین دی ہین۔

پہر تو کیا تہا خوب دونون مین دو دو ہاتہہ ہوئی مگر جیسا کہ ترک اسلام نے پہلے کئی ایک موقع پہ پنڈتان آریہ سماج کو زکین دی تہین اسی طرح یہان بہی غلبہ حاصل کیا اور مد مقابل کو اپنی پر زور تقریر سے فاش شکست دی۔ جس سے تمام حاضرین جو ہزارون کی تعداد مین تہے واقف ہین۔ اُمید کہ اب آریہ سماج اہل اسلام سے مباحثہ کرنیکا نام نہین لینگے۔ جیسا کہ اخبار ستیہ دہرم پرچارک ہردوار مورخہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء سے ظاہر ہوتا ہے مگر چونکہ جھوٹ بولنا جھوٹ کی اشاعت کرنا آریون کی قدیمانہ عادت ہے اسلئے ایسی فاش شکست کہاتے ہوئے بہی وہ اپنی عادت سے باز نہین آتے مباحثہ دیوریا کے مانند یہان بہی اخبار آریہ مسافر مراد آباد و مشکاری امرتسر آریہ مسافر ہردوار اخبار مباحثہ بدایون نے خوب بے پر کی اڑائی

گویا کہ بدایون کے بہی کان کترے ہین اور مخلوق خدا کے ورغلانے مین کسی طرح ابو بجان سے کم کوشش نہین کی ہے اسلئے ارباب انش و بنیش کی خدمت بابرکت مین یہ خادم اسلام العبد عجز التماس کرتا ہے کہ عاجز از ابتدا تا انتہا مباحثہ نگینہ مین شامل رہا اور کل کیفیت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے ہو بہو گہوم رہا ہے اور ہر واقعہ بصد زور و شور مجہکو کہہ رہا ہے کہ پہلے مجہکو صفحہ قرطاس پہ جگہ دیکر آریونکے دروغ کو طشت از بام کرو گو کہ روئداد مباحثہ نگینہ مفصل شایع ہوگی لیکن مین مختصر فوٹو آپ صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہون اور جملہ اخبارات آریہ سماج کا دروغ طشت از بام کرتا ہوا اُمید کرتا ہون کہ آپ غور سے دیکہینگے اور ماسٹر آتما رام جی کو مخاطب کرکے اسطرح خامہ فرسائی شروع کرتا ہون کہ کیا آپ واقعات ذیل بالکل بہول گئے جو اسطرح بے پر کی اڑا رہے ہین۔

**اوّل**۔ جسوقت ترک بہادر ترک اسلام کی دہوان دہار تقریر والہ اور جرحون سے بیتاب ہوکر آپ اپنے دعویٰ قدامت وید سے اسطرح دست بردار ہوگئے تہے کہ مجہے مسلمہ شرائط کو چہوڑ دیجئے اور مسلمہ شرائط پر بحث شروع کیجئے جیسا آپ کے محرر بابو کرپا شنکر آریہ آگرہ نواسی نے یہ چالاکی کی تہی کہ آپکی کمزوری محسوس کرکے آپکی تقریر سے ان الفاظ کو قلمی اڑا دیا تہا مگر شیران اسلام کے آڑے ہاتہون لینے پہ آپنے دبی زبان سے اقرار کیا تہا کہ ہان یہ مینے ایسا کہا تہا کہ غیر مسلمہ شرائط کو نظر انداز کر دیجئے۔ فرمائیے کیا ان الفاظ سے ناظرین یہ نتیجہ نہین نکالینگے ضرور نکالینگے کہ آپ اپنے دعویٰ قدامت وید کے ثابت کرنے سے سخت عاجز ہوگئے تہے۔

**دوم**۔ جب ترک اسلام نے آپکی درخواست کے بموجب (مسلمہ کسوٹی الہام خاص مستحق بندے پر ہونا چاہیئے) کے مطابق ملہمان وید کا استحقاق معلوم کرنے کے واسطے ملہمان وید کی سوانح عمری طلب کی تہی تو کیا آپ نے بیان فرمائی تہی یا کوئی معقول جواب دیا تہا سوائے اسکے کہ فضول باتون مین قیمتی وقت کو ضایع کر دیا تہا۔

ahmadimuslim.de

**سوم** - جب مہان وید کی سوانح عمری تبلانے سے بھی آپ عاجز ہوئے تو ترک اسلام نے دوسری شرط مسلمہ (۱) الہام قانون قدرت کے خلاف نہو گا کے بموجب آپ کا پاک ویدوں مشتملہ نیوگ پیش کر کے فرمایا تھا کہ نیوگ سے پیدا شدہ بچہ جائز وارث کیونکر ہو سکتا ہے اسکی کیا فلاسفی ہے فرمایئے آپنے اسکا کیا جواب دیا تھا بجز اسکے کہ نیوگ کی قلعی کھلاتے رہے اور ہزار ہا آدمیوں کو ہنساتے رہے۔

**چہارم** - کیا وہ یوم آپ کے خیال سے قطعی اتر گیا جس روز کہ آپ کے محسنے آپ کی کمزوری کو محسوس کر کے آپ کی تقریر کو بالکل بدلدیا تھا اور بھری محفل میں شیران اسلام کے کہنے سے اقرار بھی کیا تھا جسکے ہندو مسلمان عیسائی سب گواہ ہیں۔

**پنجم** - پنڈت کرپارام عین ایام جلسہ میں کیوں چلدیئے تھے اسی واسطے کہ آپ ترک اسلام کی حملوں کو دو نہیں کر سکتے تھے۔ وہ آپ کو سمجھاتے تھے آپ ناقابل ہونے کی وجہ سے اُن کی ایک نہ مانتے تھے جو کچھ خود دیتا تھا کہتے تھے وہ ناراض ہوکر فرار ہو گئے۔

**ششم** - آریہ مسافر کے اڈیٹر لالہ وزیر چند کا چلا جانا بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی تقریر ترک اسلام کے مقابلہ میں بہت ہی کمزور تھی۔

**ہفتم** - لگندیال کرسی صدارت چھوڑ کر کیوں بھاگتا تھا صرف اسی وجہ سے کہ آپ کی تقریر بالکل کمزور ہوتی تھی بزعم خود کچھہ آپ کو سمجھاتا تھا آپ اُسکی تقریر کو بوجہ درجۂ انسانیت سے گری ہوئی ہونے کے تسلیم نہ کرتے تھے وہ ناراض ہوہو جلسہ سے فرار ہوتا تھا اور بصد مشکل روکا جاتا تھا آپ خود بھی سخت پریشان ہو رہے تھے مقابلہ سے ہٹنے کو کسر شان سمجھتے تھے اگر ہٹ جاتے تو بجائے آپ کے کوئی اور ملتہ کی کہاتا۔ ترک اسلام ہروقت آستینیں چڑھائے ہوئے اسطرح للکارتا تھا۔ ؎

ہم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو
آج دیکھیں ہاتھ تیری دار کے خنجر کا

**ہشتم** - وہ دن بھی مت فراموش کیجئے جبدن کہ آریہ صاحبان نگینہ نے صاف طور پر مباحثہ سے انکار کر دیا تھا کیوں صرف آپکی کمزوری محسوس کر کے آپ ترک اسلام کے حملوں کو روک نہیں سکتے تھے آریہ سماج کی سخت ناموسی تھی جبکہ اہل اسلام کے پریسیڈنٹ جناب مولوی حافظ احمد صاحب نے بلند آواز سے فرمایا تھا کہ اگر آریہ صاحبان کو مباحثہ جاری رکھنے سے انکار ہے تو لکھدیں کہ ہم اہل اسلام کے مقابلہ سے ہار گئے اور ساتھہ ہی یہ بھی کہدیا تھا کہ یہ ثبوت ہے آریوں کی ہار کا اُسوقت آریوں کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں۔ سب کے چہروں پر مایوسی کی حالت طاری تھی وہ بھی قابل دید تھا جسقدر آریوں کو تشویش اور مایوسی تھی اُسی قدر اہل اسلام کو خوشی اور مسرت تھی مجبوراً آپ کے پریسیڈنٹ پنڈت بھگوان دین صاحب نے کہا کہ اگر آریہ لوگ مباحثہ سے انکار کرتے ہیں تو ہم خود مناظرہ کرینگے اُسوقت صرف پنڈت مراری لعل نے اُنکا ساتھہ دیا آپ اور دیگر فضلائے آریہ سماج خاموشی کے ساتھہ اُس سین کو دیکھہ رہے تھے پنڈت بھگوان دین صاحب کا یہ فقرہ "ہم خود مناظرہ کرینگے" ظاہر کرتا ہے کہ دراصل آریہ صاحبان نگینہ کو مباحثہ سے انکار نہیں ہے بلکہ آپ کو۔ خیر جب بصد مشکل آریہ صاحبان راضی ہوئے تو صرف ایک دن مباحثہ کر کے بند ہی کر دیا جاتا اگر مولوی ابو رحمت حسن صاحب واعظ نے ڈنکے کی چوٹ پر بھری مجلس میں بلند آواز سے یہ فرمایا تھا کہ ہم آپ جم کر مباحثہ کرینگے جبتک ایک فریق مباحثہ سے بھاگ نہ جائے یا ہار نہ مان لے مباحثہ بند نہ ہو۔ کیا آپ نے یا کسی دوسرے ودوان آریہ سماج نے آمادگی ظاہر کی تھی یا کوئی جوابدیا تھا ہرگز نہیں۔

**نہم** - وہ دن بھی یاد کر لیجئے جبدن کہ آپ نے ترک بہادر کے حملوں سے پریشان ہو کر تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق لال پیلا چہرہ کر کے غضبیت کی حالت بنا استقدر تیز تقریر کی تھی جسکو آپ کا محرر بالکل نہیں تحریر کر سکتا تھا اُس تقریر کا ماحصل اعتراضات کے سوا اور کچھ نہیں تھا اُس پر ترک اسلام نے کیسے صاف و شستہ مدلل فی البدیہہ تقریر کی تھی جس سے سارا جلسہ متاثر ہوا تھا۔

**دہم** - آپ کی کمزوری ہی کی وجہ سے آخری روز بھی آریہ لوگ آپکو آگے ہی میں بٹھا کر تیا ماگاہ تک لائے تھے اور اہل اسلام اپنے ترک بہادر کو ہاتھی کی سواری پر فتح کے نقارے بجاتے ہوئے

ahmadimuslim.de

ہوئے بغرض تمام قیامگاہ کو لائے تھے۔

**یازدہم**۔ آپ کی کمزوری کو محسوس کرکے گیارہ ہندو آریہ جب سے مسلمان ہوئے ہیں۔

**دوازدہم**۔ آپکی کمزوری کو محسوس کرکے محمد عمر کبت پوری آریہ ہوکر اسلام میں واپس آگیا۔ جیسے ہماری ہوا بان لالہ مہر چند اڈیٹر آریہ مسافر نے بہت ہی بیج دتاب کھاکر یہ فقرہ لکھا ہے "ہم اپنے مخالف محمدی بہائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے دعوی میں سچے ہیں تو ہمارے مقابلہ میں آکر اسکو پایہ ثبوت کو پہونچاویں (آریہ مسافر ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء) حالانکہ خود اخبار پرتنکار پرچہ میں بتصریح عمر کا مشرف باسلام ہونا تسلیم کیا ہے اخبار مذکور ۱۵ جولائی پھر نہ معلوم آریہ مسافر کا اڈیٹر کیون ایسا بدحواس ہوا جاتا ہے کیون جامہ سے نکلا پڑتا ہے ہمیں اس سے بحث نہیں کہ آریہ صاحبان نے عمر کو کس نام سے یاد کیا ہے آریہ مسافر کا اڈیٹر دیدہ و دانستہ انکھوں خاک جھونک کر خلق خدا سے راستی کو اڑانا چاہتا ہے محمد عمر کبت کی غیرت پوری جو علمائے اسلام کی زبردست تقریر و تحریر ہوکر اسلام میں واپس آیا تھا اسکا ذکر مولوی ابو رحمت حسن صاحب نے جلسہ میں بھی کیا تھا جیسے پنڈت مراری لعل صاحب نے کہا تھا کہ اگر مسلمان ہو گیا تو ہو جانے دو کیا حرج ہے یہ تو ہوا ہی کرتا ہے اگر پنڈت مراری لعل جیا میں کچھ بھی شرم کی بو ہے تو اب بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہاں میں نے ایسا کہا تھا۔ سو اس جھوٹ کے ایک یہ بھی جھوٹ آپ لوگوں کا ہے کہ نگینہ میں دو تین چار مسلمان ہو گئے دوسرے یہ کہ چار یا پانچ درخواستیں شدھی کی آئی ہیں مگر بوجہ کاروبار کے شدہ کرنے کی فرصت نہیں۔ اول تو یہ نہیں ظاہر کیا کہ وہ درخواستیں ہندوؤن کی ہیں یا مسلمانوں کی یا عیسائیوں کی دوم اگر مسلمانوں کی ہیں تو کیا تعجب ہے کہ ابھی تک اُن کو شدہ نہیں کیا گو جرانوالہ میں جو ایک جولاہا اُن کے پھندے میں پھنس گیا تھا تب تو بہت ہی ڈھنڈورا پیٹا گیا تھا مگر اب جبکہ چار یا پانچ آدمی شدھ ہونے کی درخواست کرتے ہیں تو آپ لوگ ابھی تک شدھ نہ کرتے تھے۔

اے آریہ صاحبان ایسے سفید جھوٹوں کو بالائے طاق رکھئیے راستی سے رشتہ الفت جوڑیئے اور غور سے سنئیے کہ معمولی سے معمولی لیاقت کا مسلمان بشرطیکہ اُسکو کسی قسم کا لالچ نہ ہو عقل سے خالی نہ ہو اسلام کی گود میں پلا ہو اسلام سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو قطعی طور پر کامل وثوق سے ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکتے ہیں کہ نہ کبھی آریہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ بعض آریہ کہتے ہیں کہ دیکھو منشی عبد الغفور صاحب جی ایسے کیسے آریہ ہو گئے وہ بھی غور سے سنیں کہ عبد الغفور نہ اسلام کی گود میں پلا نہ اسلام سے کچھ واقفیت رکھتا ہے نہ عقل سے سروکار رکھتا ہے اسلئے کہ قوم کا جولاہا ہے لالچ نے مار لیا ہے۔ مثل مشہور ہے "جولاہے کی عقل گدی میں" اسکے ثبوت میں چند لطیفے جو لطیفوں میں موجود ہیں یہ چند میں بھی نقل کرتا ہوں۔ غور سے دیکھیے۔

**لطیفہ اول**۔ چند جولاہے بارات بیاہنے چلے راستہ میں شب نے جلوہ دکھلایا اور صبح صادق کو منزل مقصود پر پہونچنا جو وہاں سے بیس کوس اور باقی بھی بیس ہی تھے سب یہ صلاح کرکے رہے کہ بیس کوس جانا ہے اور ہم بیس ہی آدمی ہیں رات بھر آرام سے سوئیں تم بیگے اٹھ کر جلد چلیئے صبح صادق کو منزل پر پہونچ جائینگے صرف ایک ایک کوس حصہ میں پڑیگا دیکیا وقت مقررہ پر پہونچ گئے ہونگے ہرگز نہیں۔

**لطیفہ دوم**۔ کسی بادشاہ کے وقت میں ایک جماعت جولاہوں کی نماز ادا کر رہی تھی دریا کے کنارہ تھے اتنے میں دریا میں کچھ شور ہوا ایک مقتدی بول اٹھے "دردریا گر بڑ عجیب" ایک عجیب نے تمامی بانماز گوش متقی سے سنتی بہتے "درنماز بولیدن خوبی نیست" امام صاحب کمال عقلمندی سے اس طرح گویا ہوئے "شکر خدا من نہ بولیدم" سچ ہے اگر ایسے نہ ہوتے تو کیون ست کی ست تار کے پھیر میں پڑتے اور کیون نلی تنگ کہلا کر آریہ بنتے۔

**لطیفہ سوم**۔ ایک جولاہے کا اونٹ کھو گیا وہ شکر کرنے لگا لوگوں نے شکر کا سبب پوچھا جواب دیا اگر میں سوار نہ تھا ورنہ میں بھی کھو جاتا۔ (خوب کیون نہو بڑے عقلمند ہو)

**لطیفہ چہارم**۔ ایک جولاہے نے سردار کے دربار میں ایک شخص نے فریاد کی کہ اس ظالم نے میری عورت کے پیٹ میں لات ماری حمل ساقط ہو گیا ہے سردار نے بہت سوچ وچار کر یہ سزا دی ظالم کو کہ اسکی عورت کو لیجاؤ اور جیسی تھی ویسی کرکے دیجاؤ۔

ahmadimuslim.de

وہ غالباً عبدالغفور کی مانند بی اے بنکر سردار بنے ہونگے ۔
لطیفہ پنجم ۔ تین جلاہے دریا کے کنارے سیر کررہے تھے ایک
سائل نے کہا کہ جب دریا میں آگ لگتی ہوگی تو مچھلیاں کہاں جاتی ہونگی
دوسرے نے جواب دیا کہ کنارہ پر جو درخت ہیں اُنپر چڑھ جاتی ہونگی
تیسرے بولے کیا مچھلیاں گائے بیل ہیں جو درختوں پر چڑھ جائینگی
(واہ رے جلاہو اصل بات کسی کو نہ سوجھی)

حضرات انہیں پانچ لطیفوں پر اکتفا کرتا ہوا میں اپنے آریہ دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنے جلاہوں کے لطائف سن لیئے۔ اب آپ لوگوں کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ لوگ کس عقل کے ہوتے ہیں انہی میں سے ایک عبدالغفور ہیں جو آریہ بنے ہیں اگر کوئی آریہ کہے کہ وہ تو بی اے ہیں اُنکا شمار معمولی جلاہوں میں کیونکر ہو سکتا ہے تو غور سے سن لیں کہ بی اے ہونے سے عقل کو کچھ مطلب نہیں وہ تو جلاہا جلاہا ہے ہیں بی اے بن کر کیا عقل حاصل کرینگے میں آپ کو ایک بی اے پنڈت کا لطیفہ سناؤں جس پر آریہ بھی ہنستے ہیں یہ لطیفہ آریہ سماچار میرٹھ بابت ماہ جون ۱۹۰۲ء میں مرقوم ہے معہ اڈیٹر کی رائے کے نقل کرتا ہوں (جو دہیا میں ایک بی اے صاحب نے اپنی استری کو دان کر دیا جیسا کہ انکے پتا نے ان کی ماتا کو کیا تہا۔ استری خوبصورت تھی جب اسکی حیثیت حسب دستور خاندان ایک ہزار روپیہ دیکر واپس لینا چاہا تو پنڈت جی نے دینے سے انکار کیا یہانتک کہ دس ہزار روپیہ تک قبول نہیں کیا آخر ڈپٹی کمشنر تک معاملہ پہونچا جنہوں نے بی اے صاحب کی عقل و دانش پر ترس کہا کر بڑی مشکل سے وہ استری اُنکو ایک ہزار روپیہ میں دلائی (اڈیٹر آریہ سماچار فرماتے ہیں) ہائے جہاں استریوں کی یہ دروشا ہو وہاں ملک و قوم کی بہتری و بہبودی کا کہاں پتہ جہاں کے بی۔ اے ایم اے۔ (جو سائنس اور منطق وغیرہ جانتے ہوئے ہیں) ایسی لغو حرکت کریں تو بیہودوں سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ راقم بہت ٹہیک ہے آپ کا افسوس بجا ہے۔ آریو بی اے صاحب کی عقل کا کرشمہ دیکھ لیا جب پنڈت لالہ وغیرہ بی اے کی ڈگری حاصل کر کے عقل سے خالی رہے تو بھلا عبدالغفور جو جلاہا ہے بی اے کی ڈگری لیکر کیسے عقلمند ہو سکتا ہے ۔

پس ان لطائف سے جلاہے اور بی اے دونوں کی عقل و دانش معلوم ہوگئی لہذا ہمارا دعوے بہت صحیح ہے کہ مسلمان اگر کوئی آریہ ہوگا تو وہ جاہل ہوگا جو اسلامی عقائد سے قطعی جاہل ہوگا۔ یا کوئی جلاہا نیوگ کا دلدادہ ہوگا پڑہا لکہا عاقل بالغ عالم فاضل مسلمان تا قیامت آریہ نہ بنیگا انشاء اللہ العزیز آریہ فاضلوں کو مناسب ہے کہ دروغگوئیوں سے باز آئیں خلق خدا کو صراط مستقیم سے نہ ڈگائیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ آتش پرستی نیوگ پرستی تثلیث پرستی وغیرہ کو چہوڑیں خدا کے نیک بندوں سے رشتہ جوڑیں خوف خدا کے دل میں جگہ دیں نگینہ کی شکست فاش کو یاد کریں۔ اہل اسلام سے مقابلہ نہ کریں بلکہ مسلمانوں میں آملیں۔ آمین فقط۔

مراد ما نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

# اسلام اور کفر کی تبلیغ کا مقابلہ

سلسلہ نمبر ۳۸ جلد ا

ہندوؤں میں متعدد فرقے ہیں اور کم و بیش ہر فرقہ اپنی تبلیغ مذہب میں سرگرم ہے صرف برہمو سماج کے ۹۰ مندر ۴۲ کا تبلیغ ۲۲۹ سبھائیں ۳۲ سکول ۳ بورڈنگ ہوس ایک شفاخانہ ۳۰ وعظ قابل ذکر ہیں جنکی اہم کوششیں سالانہ بہت کچھہ کامیابی حاصل کرتی ہیں ہندو لوگوں کے سب فرقوں میں آریہ ضرورت سے زیادہ پرجوش ہے جو ایک گروہ دیانندی خیالات کا معتقد ہے اُس کے بانی پنڈت دیانند جی کا ظہور چند سال پیشتر ہوا اُس نے ہندوؤں میں گویا ایک جوشیلی روح پہونکدی یا ان لوگوں کو سب مذاہب خصوصاً اہل اسلام سے زیادہ خصومت ہے اس فرقے نے اُمید سے زیادہ ترقی حاصل کی اگرچہ پنجاب میں اس گروہ کے لوگ زیادہ ہیں لیکن قریب قریب ہندوستان کے ہر ضلع میں انکی سماجیں قائم ہوگئی ہیں یا ہوتی جاتی ہیں اخبارات سے

ahmadimuslim.de

جہانتک معلوم ہوتا ہے اُن کے کالج اسکول بورڈنگ یتیم خانے مستقل طور پر نہایت خوش انتظامی کیساتھ چل رہے ہین۔ اس گروہ کے ہر متنفس کو دوسرون کو اپنا ہمخیال بنانے کی ہمیشہ فکر رہتی ہے۔

متعدد اخبار میگزین توسیع مذہب کی غرض سے شایع ہوتے ہین اسلام پر جیسے ناجایز حملے کرتے ہین اس کی کیفیت آریہ مسافر وغیرہ اخبارات اور ستیارتھ پرکاش وتصانیف آریہ مسافر سے ظاہر ہے۔

یہ حملے اگرچہ نہایت کمزور ہی لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دو چار کم علم مسلمان جو اپنے مذہبی علوم و فلاسفی سے ناواقف تھے کسی وجہ سے اُن کے دام مین آگئے اور ہمارے معزز علما مسجد کے حجرہ مین مسلمانون پر کفر کا فتوے ہی لکھتے رہے۔ خانہ جنگیون سے انکو فرصت نہ ملی کہ آریون کو کلمہ بکلمہ جواب دیتے۔

ابتداءً ۲۲ جون ۱۸۱۳ء کو ولبرفورس Wilberforce صاحب ممبر پارلیمنٹ کی سرتوڑ کوشش سے جب ہوس آف کامنز (دیوان عام) مین اس مضمون کا ایک بل پاس ہوا کہ اہل ہند کے عیسائی بنانے کو پادری اگر ہندوستان جانا چاہین تو اُن کو اجازت ہی اس حکم کے ساتھ ہی کسقدر تعداد عیسائیون کی ہندوستان مین بڑھگئی اور انہون نے ہندیون کو عیسائی بنانیکی کیا فکرین کین اسکی نہایت مختصر کیفیت مین گذشتہ نمبر مین لکھ چکا ہون جب ان تدبیرون سے مسلمانون کے گروہ کے گروہ عیسائی ہونے لگے اور بعض اہل علم مثل پادری عمادالدین وغیرہ نے بھی عیسائی مذہب کو اختیار کرلیا۔ اور ان نو عیسائیون کا گروہ پُرانے عیسائیون سے بھی پُرجوش ثابت ہُوا۔ اُس نے اسلام کی مخالفت مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اسلام پر بیجا اعتراضات۔ بانی اسلام کی توہین کلام الٰہی کی تحقیر علانیہ شروع اور کتابین و اخبارات بہ غرض سے شایع کیے۔ اہل اسلام مسلمانون پر یہ نہایت مصیبت کا وقت تہا مگر خدا کا شکر ہے کہ بہت جلد بعض علماے اسلام خواب غفلت سے چونکے اور ضرورت محسوس کرکے چند علما اس طرف جہک پڑے۔ عیسائیون سے دو بدو تحریری و تقریری مناظرہ کرنے کو مستعد ہوگئے چنانچہ بکثرت مسلمانون اور عیسائیون کے مناظرے ہوئے جنمین پادری فنڈر اور امام المناظرین مولانا رحمت اللہ و پادری فنڈر و ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب و پادری عمادالدین و مولوی رکن الدین و پادری الطاف مسیح و مولوی محمد سلیم و پادری یونس و مولوی محمد قاسم و پادری نیلڈر و چودہری مولا بخش کے مناظرے قابل دید ہین ان خدا کے مقبول بندون نے عیسائی جماعت کا یہانتک پیچھا کیا کہ اسلام کے خلاف ہر کتاب کے پریس سے نکلتے ہی تین تین چار چار جواب شایع کردیتے تھے مثلاً پادری فنڈر کی مشہور کتاب میزان الحق کے تین جواب شایع ہوئے اور پادری عمادالدین کی ہدایۃ المسلمین کے چار اور نغمہ طنبوری کے چار حل الاشکال کے دو۔ اعجاز القرآن کے دو تنقیش الاسلام کے تین۔ مفتاح الاسرار کے دو تحقیق الایمان کے تین۔ شریف نسبتین کے تین۔ نیاز نامہ کے تین امہات المومنین کے چار۔ علےٰ ہذا القیاس عیسائیون کی کوئی کتاب ایسی نہین جس کے متعدد جواب مسلمانون نے نہ دیے ہون ۱۷۱ کتابین اس قسم کی آجتک میری نظر سے گذر چکی ہین اور اکثر موجود ہین صرف مناظرہ یا تصنیف کتب ہی پر اس قلیل جماعت نے صبر نہین کیا بلکہ جب عیسائیون نے کتابون اور رسالون کی علاوہ اخبارون مین بھی اعتراضات کرنا شروع کیے تو اسکے دفعیہ کیواسطے مسلمانون کی طرف سے بھی اخبارات جاری ہوگئے منجملہ ان کے ایک مشہور اخبار منشور محمدی ہے جو [illegible] مین اسی غرض سے جاری ہوتا رہا اس کے پرزور تحریر سے کتنے عیسائی اخبار لاجواب ہوکر بند ہوگئے اور کتنے گمشدہ راہ راست پر آگئے اسلامی انجمنین بھی عیسائی مشن کے مقابلہ پر جا بجا قایم ہوگئین۔ ان تمام کوششون کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی لاجواب ہوکر ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگئے اور مسلمانون کا عیسائی ہونا قطعاً بند ہوگیا بلکہ الٹے مسلمانون کو عیسائیون سے واپس لے لیا مثلاً ۱۹۰۱ء مین ۹۳ عیسائی اور ۳۲۲ ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ ماسوا اسکے ایک بہت بڑی جماعت آبائی عیسائیون کی لورپول و امریکہ مین مسلمان ہوگئے ان نو مسلم یورپینون کی پرجوش کوشش سے پادریون کی اور بھی کمر ہمت ٹوٹ گئی۔

میرے خیال مین اگر ہماری علماء کی یہ قلیل اور بے سروسامان

ahmadimuslim.de

جماعت اس مستعدی کیساتھ عیسائیون کے مقابلہ مین کھڑی نہ ہوتی تو ایک ہزار ہا خدائے وحدہٗ لاشریک کے بندے دام تثلیث مین پھنسگئے ہوتے۔

اسی طرح مین یقین کرتا ہون کہ اگر ہمارے مقدس علماء آریون کو جواب دینے سے پہلوتہی کرینگے تو چند روز مین بہت سے جاہل مسلمان نیوگ کی بھینٹ چڑھ جائینگے۔

الحمد للہ کہ بعض دور اندیش علماء کو یہ خیال پیدا ہو چلا ہے اور اُنہون نے دو چار قابل قدر مناظرے بھی کئے ہین چند کتابین بھی انکے جواب مین شائع کی ہین جنمین آریون کی تمام اعتراضات کے دندان شکن تحقیقی نیز الزامی جوابات ہین چند اخبار بھی اسی غرض سے شائع ہونے لگے ہین۔

مگر نہایت افسوس ہے کہ بجائے ہمدردی و اعانت سے حوصلہ افزائی کرنے کے بعض علماء و اڈیٹران اخبار نے تنگ نیتی سے مخالفت کر کے انکی تمام کوششون پر پانی پھیر دیا اور انکے علمی مباحثون کو توہین مین کہہ کر باز رکھنا چاہا اور یہ اُس مخالفت و دلشکنی کی وجہ صرف مساوات فی العلم ظاہر کی گئی یعنے ہم بہت بڑے عالم و فاضل و حکیم و فلاسفر ہین آریہ جاہل بے وقوف ہین۔ میرے خیال مین بقول آریہ مسافر اس دلیل مین عجز کی بو ہے۔ ع

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

تکلف یہ کہ دنیاوی مباحث اور فروعی جھگڑون مین ہمارے صلاح کارون کی یہ حالت ہے کہ اخبار کے اخبار سیاہ کر ڈالتے ہین ابھی اُردو ہندی کے جھگڑون مین انہین ہندؤنکے مقابلہ مین ایک ایک اخبار نویس نے اکیس اکیس مضمون لکھکر اُردو کی حمایت کی ہے۔ علیگڈہ کالج کے عہدہ ٹرسٹی کی بحث مین کالم کے کالم بھر دئے جاتے ہین۔ خبرون کی تصدیق و تکذیب یا دوسرے اخبار کے اعتراض کا جواب متعدد پرچون مین دیا جاتا ہے۔ بجاد بندہ الفاظ پر اعتراض کرنے والے کے جواب کے واسطے اور متعدد اخبارون سے استدعا کی جاتی ہے۔ ہمارے مقدس علماء تقلید شخصی قرأت خلف الامام آمین بالجہر رفع الیدین ختم کہ محفل مولود مروجہ و عرس وغیرہم کی بحث مین ضخیم ضخیم کتابین لکھ ڈالتے ہین اپنی اخبارون مین دل کھول کر اسپر بحث کرتے ہین مخالفین کو نہایت سختی و درشت الفاظ مین جواب دیتے ہین کتنے مناظرے ان فروعی مسائل پر ہو چکے کتنے مقدمے دائر ہو کر پریوی کونسل تک پہنچے کتنے کفر کے فتوے تیار ہو گئے بالآخر مسلمانون کے ایک گروہ نے اپنی فروعی مسائل کی بنیاد پر دوسرے گروہ کو خارج از اسلام سمجھکر جانی دشمن ہو گیا یہ سب مساوات فی العلم کی برکت ہے اسکو توہین کہنے سے شاید ہمارے نازک مزاج علمائے کرام فوراً اکفر کا فتوےٰ لکھدین۔ مگر کتنی شرم کی بات ہے کہ اصل مذہب اسلام و بانی اسلام و کلام الٰہی پر اعتراض کرنے والے مخالفین مذہب کو جواب دینا یا اُنسے دوبدو بحث کرنا توہین ہو۔ اب مین بطور نمونہ آریون کا ایک مضمون جسکو اُنہون نے حال مین مناظرہ دیدریا مطبوعہ سیتہ دہرم پرچارک ہرووار کے آخر مین صفحہ ۱۴۵ سے ۱۴۷ تک شائع کیا ہے لکھتا ہون۔ وہو ہذا

نمبر ۱ زناکاری کے لئے خفیہ طور پر یا خرچی لے دیکر رنڈی بازی کے طور پر جو کہ قرآن کی تعلیم ہو دیکھو سورہ نساء آیت ۲۴ واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منہن فآتوہن اجورہن فریضہ اور حلال کی گئین تمہارے لئے ماسوا اُن کے (متذکرہ بالا کے) اور عورتین جنکو طلب کرو تم مال دیکر اور نیک ارادہ سے نہ شہوت سے اور جب تم اُن سے لذت اُٹھاؤ جنکو دیدو مال مقرر شدہ اگر بقول مولوی صاحب کے تعلیم نیوگ کو مذموم بھی سمجھ لین تب بھی قرآنی تعلیم سے افضل ہے جسکے لئے کچھ حوالہ جات اوپر آچکے ہین اور ایک نہایت دلچسپ اور درج کرتے ہین۔ دیکھو سورہ نساء آیت ۲۰ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج یعنے تم اپنی بیبیون کا تبادلہ آپس مین کر سکتے ہو۔

دیکھیں ہمارے مسلمان صاحبان کب اسپر فیاضی سے عمل شروع کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ و حضرت زینبؓ امہات المومنین کی شان اقدس میں اپنی قلم سے ہم نہیں لکھ سکتا۔

انصاف سے کہو کہ حمیت اسلامی کا اقتضا کیا ہے اس غلط اتہام کی تردید کیجائے یا نہیں اور آریوں کو اسکا کوئی الزامی یا تحقیقی جواب دیا جائے یا صرف جاہل و کافر کہکر سکوت کیا جائے مگر اسپر بھی غور فرما لیجئیگا کہ اس سکوت کا معترض یا جاہل مسلمانوں پر کیا اثر پڑیگا۔ دیکھئے آپ کی ادنے مخالفت کا آریوں نے کیا نتیجہ نکالا آریہ مسافر نمبر جلد ۶ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر یہ مضمون شایع ہوا ہے۔

**دونوں سچے ہیں**:۔ لاہور کا پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ ہمارا شحنہ ہند میرٹھ نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ ان مناظرات کی توہین میں شرمناک ہو گیا علمائے اسلام کو یہ ننگ گوارا کرنا چاہیے کہ اُن کے مقابلہ میں جہلا کا گروہ جو انکا ہم پلہ نہیں ہے فضول باتیں بنائے اور وہ اسکے مقابلہ پر سامنے آئیں۔ حالانکہ مناظرہ کیلئے مساوات فی العلم کی شرط ضروری ہو اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث میں یہ حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ یہ عذر بے دلیل ہے بلکہ خلاف دلیل ہے حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کا مناظرہ فرعون اور حضرت موسیٰؑ کا مناظرہ قرآن میں اور سید الانبیاء و مسیلمہ کا مناظرہ حدیثوں میں مذکور ہے پھر یہ عذر کیا ہی ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ ہمارے نزدیک تو دونوں سچے ہیں۔ اڈیٹر شحنہ ہند تو اسلیئے کہ وہ انگریزی تعلیم یافتہ ہیں زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے ہیں اور دل سے خوب جانتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اسلیئے وہ ایسی فضول بحثوں سے علمائے اسلام کو مناظروں اور مباحثوں سے باز رکھنا چاہتے ہیں تاکہ مقابلہ میں جو اسلام کی پول کھلتی ہے نہ کھلے اور مولوی ثناء اللہ صاحب بھی سچے ہیں کہ انکی دوکان ہی اسوجہ سے چل رہی ہے ورنہ کس نخوپ پسند کہ بتیا کون ہے۔ محمدی علماء تو انپر کفر کا فتویٰ پاس کر چکے ہیں مباحثے بند ہو جائیں تو مولوی صاحب کی پانچوں

گھی میں کیسے ہوں اڈیٹر پیسہ اخبار نے محمدی ملاؤں کو عالم فاضل اور فریق مخالف کو گروہ جہلا ٹھہرانے کی تو ایک ہی کہی اور مولوی ثناء اللہ نے رسالہ کس مین دین اسلام کیطرف سے ان پڑھونکو بطور نظیر کے پیش کر کے اور بھی لطف کیا نہ معلوم اڈیٹر پیسہ اخبار... علمیت کس کو سمجھے ہوئے ہیں۔ کیا اپنے مولویوں کو محض عربی فارسی جاننے کی وجہ سے علامۂ یکتا قرار دیتے ہیں اور فریق مخالف میں عربی فارسی کے علاوہ سنسکرت انگریزی وغیرہ زبانوں کے بڑے بڑے عالم و فاضل ہوتے ہوئے بھی جہلا کا گروہ کہکر انہیں پکارنا اڈیٹر پیسہ اخبار جیسے انصاف پسند ہی کا کام ہے۔ حضرات مخالفین جواب دیجئے۔

ان مباحث کے ابتدا بھی آریوں نے ہی کی ہے سب سے پہلے ستیارتھ پرکاش میں دیانند نے گالیاں سنا کر مسلمانوں کو چھیڑا۔

شاید ہمارے علماء کو خانہ جنگیوں میں زیادہ مزا آتا ہے اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں وہ صرف جاہل کہدینا کافی سمجھتے ہیں اُنکو اثبات توحید و رسالت میں دلچسپی نہیں گستاخی معاف زمانے کی رفتار پہچانیئے یہ طویلہ میں لتہاڑ کرنے کا وقت نہیں ہے خانہ جنگیاں چھوڑیئے اور بیرونی حملوں کو روکنے کی فکر کیجئے۔ ہم حنفی ہیں یا شافعی مقلد ہیں یا موحد یا وہابی ہیں یا چشتی اہلحدیث ہیں یا اہل الرائے اہل فقہ مگر ہیں مسلمان خدا رسول کتاب اللہ کے ہم آپ دونوں دلدادہ ہیں رہا فروعی مسائل کا اختلاف یہ خانگی معاملات باہم طے ہو جا کرینگے۔ ہمارا پہلا فرض ہے کہ متحدہ قوت سے اُن اعتراضات کا جواب دیں جو اصل مذہب اور بانیٔ مذہب پر ہو رہے ہیں گو یہ کوئی جدید اعتراض نہیں ہیں بلکہ پرانے وہی کہنہ بحثیں ہیں جنکے صدہا جواب علمائے اسلام دے چکے ہیں۔ نئی زمانہ نے لباس میں پیش کی جاتی ہیں اسلیئے ضرور ہے کہ ہم بھی نئے طریقوں سے اُن جوابات کا اعادہ کریں۔

سب سے پہلے اہل قرآن اہل قرآن کا شور سنکر مجھے خیال ہوا تہا کہ یہ ضرور قرآن کی حمایت میں غیر مذہب کے مقابلہ میں میدان مناظرہ میں آئینگے مگر وہ تو سب سے زیادہ بودے نکلے پیدا ہوتے ہی

ahmadimuslim.de

وہ بھی انہیں خانہ جنگیوں میں اُلجھ گئے اور بقول شخصے طویلہ کی بلا بندر کے سر۔ تہا اُوشروع کر دیئے۔ سرنکالتے ہی پہلی بسم اللہ آپ کی یہ ہوئی کہ ایک طرف سے احادیث نبویہ پر بیہودہ اعتراض کرنا شروع کر دیئے اور بعینہٖ وہی اعتراض جو انکے قرآن پر ہو رہے ہیں اُسکی خبر نہیں ہے۔ سچ ہے اعتراض کرنا آسان ہے مگر جواب دینا مشکل ہے۔

حضرات اہل قرآن ذرا اپنے اس نام ہی سے شرما کر قرآن شریف کی حمایت کیجئے اور اعتراضات کا معقول جواب دیجئے منکرین قرآن سے ایک آدہ مناظرہ کیجئے تو ہم سمجھیں کہ آپ نے اپنا نام ٹھیک تجویز کیا ہے ورنہ نام سے کیا ہوتا ہے کام چاہیئے۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

آپ کا فرض تھا کہ ستیارتھ پرکاش ورنہ ترک اسلام ہی کا معقول جواب شایع کرتے۔ مگر افسوس۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

(خادم المسلمین محمد مراد بریلوی)

# فتوے

(معذرت) فتوے اس کثرت سے آتے ہیں کہ انکو جوابات کے لئے ایک مفتی صاحب الگ رکھے جائیں بلکہ ایک اخبار بھی الگ اسی کام کے لئے ہو تو شاید کافی ہو سکے۔ پھر بعض دوست ایسی تندی سے جواب طلب کرتے ہیں کہ بس گویا سب سے پہلے انہی کا حق ہوتا ہے ذرا دیر ہوئی نہیں کہ خفا ہوئے پس ہم اپنے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ذرہ صبر سے کام لیا کریں اور اگر کسی سوال کا جواب جلدی ہی لینا ہو تو جواب کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجا کریں تاکہ قلمی جواب انکو بھیج دیا جائے اگر اُن کے جواب میں کچھ تاخیر ہو تو دوسروں کو جوابات سے فائدہ حاصل کر لیا کریں بعض صاحب اہلحدیث کے ایسے شیدائی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جزوں کی بجائے ہی

مضمون ہی لکھے جائیں مگر اُن کو معلوم نہیں کہ جو اخبار اور رسالے وقت مقررہ پر نکلنے والے ہیں ڈاکخانہ کو قانون سے انہیں خبر رکھنا کا ہونا ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

**تعاقب** اخبار نمبر ۳۰ مورخہ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ میں ایک سوال ہے کہ حقہ کی بابت کیا حکم ہے۔ جسکے جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ حقہ کی بابت کوئی آیت یا حدیث منع کی نہیں۔ دیکھی۔ ایک عالم سے سنا ہے کہ ایک حدیث میں ہے نہی عن کل مسکر ومفتر یعنے نشہ لانے والی چیز سے اور دماغ پر فتور لانیوالی سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے تو اگر یہ حدیث ہے تو کچھ شک نہیں کہ حقہ منع ہے اسلئے بہت ہی ادب سے گذارش ہے کہ یہ حدیث ابوداؤد ولی بروایت ام سلمہ مشکوۃ کے باب بیان الخمر ووعید شاربہا کی تیسری فصل میں ہے۔ (بیشک ہے۔ ایڈیٹر)

**دوسری گذارش** یہ ہے کہ اخبار مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ میں ایک سوال ہے کہ دف تو آنحضرت کے وقت میں بھی بجاتے تھے نقارہ ڈھول وغیرہ کی حرمت کس حدیث سے ثابت ہے۔ جسکے جواب میں آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ڈھول وغیرہ کی حرمت کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

**بنا بریں** التماس ہے کہ حدیث ابوامامہ میں فرمایا ہے "ایک قوم اس اُمت کی کباب شراب لہو ولعب میں رات بسر کرے گی صبح کو بندر سور بنجائیگی جو لوگ گانیوالیاں اختیار کرینگے اُنپر قوم عاد کی طرح تیز ہوا بھیجی جائیگی اور ہلاک کر دے گی۔ الحدیث رواہ احمد۔

علی مرتضٰے نے رفعاً کہا ہے جب یہ اُمت گانا بجانا اختیار کریگی مغنیات ومعازف لیگی تو اُن پر بلا اُترے گی یا خسف یا مسخ ہوگا۔ رواہ الترمذی وقال غریب۔

ابو امامہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھکو رحمت وہدایت عالم کر کے بھیجا ہے اور مجھکو یہ حکم دیا ہے کہ میں مزامیر وکبارات یعنے بربط ومعازف واوثان کو جو جاہلیت میں پوجے جاتے تھے مٹادوں۔ رواہ احمد بطولہ۔ اس حدیث کی شرح میں نواب بہوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

ahmadimuslim.de

بربط کہتے ہیں عود کو معازف سے مراد باجے ہیں کوئی سا باجا ہی
ہو طبلہ سارنگی ڈھول چنگ وغیرہ وغیرہ ان چیزوں کا ذکر ہمراہ بت
پرستی کے کیا ہے یہ سخت وعید ہے۔

عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ قسم اسکی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے شب بسر کرینگے کچھ لوگ میری امت کے اشر
و بطر و لہو و لعب پہ پھر صبح کو وہ بندر سور ہو جاوینگے اس لئے
وہ اللہ کی حرام چیزوں کو روا رکھینگے اور گانے والیاں اختیار کرینگے
اور شراب پئینگے و ریشمی کپڑا پہنینگے اور رود کہائینگے۔ رواہ الامام
عبداللہ ابن امام احمد۔

ابو مالک اشعری نے سنا حضرت کو فرماتے تھے کچھ لوگ میری امت
کے شراب پئینگے اور اسکا کچھ اور ہی نام رکھینگے انکے سروں پہ باجا بجیگا
گانے والیاں گائینگی اللہ انکو زمین میں دھسا دیگا۔ کچھ لوگوں کو بندر
بنادیگا۔ رواہ ابن ماجہ وابن حبان۔

عمران بن حصین رفعاً کہتے ہیں اس امت میں خسف و مسخ و قذف
ہوگا ایک مسلمان شخص نے کہا کہ اے رسول خدا یہ کب ہوگا فرمایا
جبکہ گانے والیاں اور طرح طرح کے باجے ظاہر ہونگے اور شراب پی
جائیگی۔ رواہ الترمذی۔

ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری امت میں ایسی قومیں ہونگی جو شراب و ریشم
اور آلات سرود کو حلال جانینگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور داؤد تار
اور مزامیر کی حرمت میں اس حدیث کو لائے ہیں کہ (سائل اور
مجیب کا مطلب شادی کے موقعہ پر ہے اور ان حدیثوں میں جو منع
آیا ہے بطور لہو و لعب کے ہے۔ شادی کے موقع پر گانا بجانا۔ باجے
مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ملاحظہ ہو۔ دوسرا سوال آپکا آئندہ پرچہ میں مولوی عبد المجید
صاحب کے مضمون میں آئیگا کیونکہ انہوں نے بھی وہی سوال مدلل
طریق سے کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

**سوال نمبر ۱۔** ایک شخص سے کوئی سواری کا جانور عاریتاً
مانگ کر کسی مسلمان نے لیا اور وہ جانور اسکے پاس مرگیا تو مالک
کو اپنے جانور کی قیمت لینی درست ہے یا نہیں؟

(شیخ محمد ابراہیم از اون ملک بیار)

**جواب نمبر ۱۔** جو عاریت بغیر مستعیر کی زیادتی کے ضایع ہو جاوے
اسکے وجوب ادا میں اختلاف ہے حنفیہ کے نزدیک اسکا ادا کرنا
واجب نہیں اہل حدیث اور شافعیہ وغیرہ کے نزدیک واجب ہے
حدیث میں آیا ہے علی الید ما اخذت یعنے جو چیز لی جائے اسکا
ادا کرنا واجب ہے۔

**سوال نمبر ۲۔** ایک لڑکی کا نکاح نابالغی کی عمر میں اسکی والدہ
نے کرادیا جب وہ سسرال کے ہاں گئی تو پندرہ سال کی عمر میں
اسکو حیض آیا تو اسوقت اسنے کسی کے سکھانے پر اپنے خاوند کو
پاس رہنے سے انکار کردیا کیونکہ سسرال میں اسکو تکلیف تھی
اب سوال یہ ہے کہ لڑکی مذکورہ کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔ ایک فریق

**جواب نمبر ۲۔** نکاح مذکور فسخ نہیں ہوگا کیونکہ پندرہ سال تک
وہ سسرال کے ہاں رہی جو نکاح کے اختیار کی دلیل ہے عورت
کا بالغ ہونا عمر سے ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب لڑکی ۹ سال
کی عمر کو پہنچ جائے تو وہ عورت ہے یعنے بالغ ہے پس جب
وہ پندرہ سال کی عمر تک خاوند کو پسند کرتی رہی ہے تو کوئی وجہ
نہیں کہ اب انکار کرنے سے فسخ نکاح ہوسکے۔

**سوال نمبر ۳۔** امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شے
زمین سے برآمد ہو بغیر تعیین اندازہ دسواں حصہ زکوٰۃ اسمیں سے
دینی واجب ہے لیکن انکے شاگرد مثل دیگر اشیاء غلہ وغیرہ
کا بھی نصاب بتلاتے ہیں مگر امام صاحب فرماتے ہیں کہ نہ
دینے سے دینا اچھا ہے جس میں مواخذہ کا خوف نہیں مطلب
یہ کہ اسمیں گڑ بڑ ہے صاف اور صریح حکم سے مطلع فرمائیے۔

(خریدار اہل حدیث از ظفر)

**جواب نمبر ۳۔** ہر اختلاف کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔
ایک اصول میں اختلاف ہے کہ عموم قرآنی کی تخصیص حدیث
خبر واحد سے جائز ہے یا نہیں جمہور حنفیہ کے نزدیک جائز
نہیں اور دیگر ائمہ کے نزدیک جائز ہے یعنے جو حکم قرآن شریف
میں عام آیا ہو اسکو کوئی حدیث خبر واحد مخصوص نہیں کرسکتی
اسلئے امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو حکم آیا ہو

ahmadimuslim.de

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ یعنی زمین کی پیداوار سے خرچ کرو چونکہ یہ عام بے قید حکم ہے اسلئے عام رہیگا مگر دوسرے علماء کہتے ہیں کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں اس حدیث کو وہ اپنے قاعدے کے موافق آیت قرآنی کا مخصص بناتے ہیں اسلئے عموم قرآنی کو نصاب سے مقید کرتے ہیں خاکسار راقم کے نزدیک بھی حدیث عموم قرآنی کی مخصص ہوسکتی ہے دلیل کی تفصیل رسالہ آیات متشابہات وغیرہ میں کی ہوئی ہے۔ پس آپ نے جو امام صاحب کا یہ فقرہ لکھا ہے کہ زمین سے دینا اچھا ہے مگر انکا یہ مذہب نہیں تاہم آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا۔

**سوال نمبر ۴** (الف) امام قرأت میں ولا الضالین پڑھے تو آمین کہے یا نہ۔ (ب) داڑھی منڈانیوالے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ (ج) گیارہویں دینے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔ (د) تیجہ چوتہا والے کے پیچھے نماز جائز ہے (ہ) مسح عمامہ پر مغیرہ بن شعبہ والی حدیث صحیح ہے (و) کہنی اور ٹخنے وضو میں فرض ہیں یا غیر فرض (ز) مولود مروجہ پڑھنے والے اور قیام کرنے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ (ظہور احمد از نگینہ)

**جواب نمبر ۴** (الف) قاری کی لغزشوں میں ایسی باتیں معاف سمجھی جاتی ہیں کیونکہ عام طور پر ضاد مشابہ دال پڑھتے ہیں اسلئے آمین بدستور کہے اور نیت (ہی) رکھے جو اس دعا سے مقصود ہے۔ (ب) داڑھی منڈانے والا بسبب گناہ کبیرہ کو فاسق ہے۔ (ج) گیارہویں دینے والا بدعتی ہے (د) تیجہ چوتہا فاتحہ مروجہ کرنے کرانے والا مولود مروجہ پڑھنے والا بدعتی ہے ان سب اقسام کے پیچھے نماز جائز ہے حدیث میں ہے۔ صلوا خلف کل بر وفاجر صحیح بخاری میں باب تجویز ہے کہ مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے۔ یہ مسئلہ پہلے نمبروں میں آچکا ہے بعض دوستوں کو شبہ ہوتا ہے کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ بدعتی کی نماز قبول نہیں ہوتی تو پھر ایسے آدمی کے پیچھے کیونکر نماز جائز ہوگی۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر اس حدیث کے معنے یہی ہوں تو بھی اقتدا کو مانع نہیں کیونکہ ایسے اور بھی بہت سے لوگ جنکی بابت حدیثوں میں آتا ہے کہ انکی نماز قبول نہیں مگر اقتدا سے کوئی مانع نہیں مثلاً غلام آبق۔ دو بھائی جو آپس میں لڑے ہوں وغیرہ انکی بھی کوئی قبول نہیں حالانکہ اقتدا انکی جائز ہے (ہ) مغیرہ بن شعبہ والی حدیث جسکے الفاظ ہیں ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح علی ناصیته وعلی العمامة والخفین صحیح مسلم کی روایت ہے (و) کہنی اور ٹخنوں کا دھونا فرض ہے۔

## تقریظ

**مسئلہ سود تحقیق**۔ مولوی حکیم محمد ضمیر الحق صاحب آرہ ضلع شاہ آباد کی تصنیف ہے جو مذاکرہ علمیہ آرہ کے بارہویں اجلاس میں پڑھی گئی تھی۔ مسدس حالی کے طرز پر زمانہ کی نیرنگیاں عجیب لطف خیز پیرائے میں بتلائی گئی ہیں۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی نفیس۔ قیمت ۴/ اگر قیمت میں تخفیف ہو تو بہتر ہے ہماری رائے میں اگر ۲/ کئے جائیں تو بہت مناسب ہے۔ پتہ:۔ حافظ عزیز الحق۔ آرہ محلہ چوک مسجد۔

## التجا بدرگاہ الٰہی

طبعزاد مولوی خیر الدین صاحب [illegible]

(مناجات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی میں ترا بندہ گنہگار — کہ بھاگا در سے تیرے میں سو بار
الٰہی نفس شیطان نے ستایا — نہ جانا تھا جہاں رستہ بتایا
الٰہی بخشدے میرے گنہ تو — میں بندہ ہوں ترا اور ہے الٰہ تو
الٰہی اب مجھے اپنا بنانا — مجھے یارب عذاب و درد [illegible]
الٰہی اب مری رکھ لیجئے لاج — نہ کر یارب مجھے غیروں کا محتاج
میں عاجز ہوں ترا اک بندہ ناچیز — پڑی [illegible]
بہت اپنا ارادہ پر اڑا میں — بہت تقدیر سے اپنی لڑا میں

مری تدبیر کچھ بھی نہ کام آئی — نہیں ملتی مجھے غم سے رہائی
مرا اب رنج و غم تو دور کر دے — خوشی سے میرا دل معمور کر دے
کروں میں رات دن تیری عبادت — ذکر کرنا ترا میری ہو عادت
ترے در کو الٰہی جس نے چھوڑا — عبادت سے تری منہ اپنا موڑا
گیا جس در پہ کچھ عزت نہ پائی — ملی سب خاک میں اُسکی کمائی
الٰہی تیرے در کا جو ہو محتاج — وہ بے شک ہے شہنشاہوں کا سرتاج
وہ ہوگا جو تو ہے میری بجان سے — شکایت کب ہے تیری زبان سے
وہ تنگی اور خوشحالی سو خوشحال — رضا پر ہے تری راضی بہر حال
مجھے توفیق دے تو یا الٰہی — بجا لاؤں اوامر سب کما ہی
نواہی سے میں باز آؤں خدایا — بچیگا وہ جسے تو نے بچایا
مجھے تو راہ سیدھی پر چلانا — مجھے نارِ جہنم سے بچانا
مجھے ختم الرسل کا گر تو پیرو — معبود ہم کر رہا ہوں عرض رو رو
تو مجھ سے تنگدستی دور کر دے — میری یہ فاقہ مستی دور کر دے
مری عزت کی کر تا پاسداری — نہ لیوے مجھ سے تنگ ہرگز نہ داری
بلا ئے قرض سے مجھکو بچا کر — مجھے دنیا میں سیم و زر عطا کر
تری راہ میں خرچ ہر دم کروں میں — ملامت سے کسی کی نہ ڈروں میں
نہ ہو تو اسقدر بیتاب ثابت — نہیں ہے عرض کا یہ داب ثابت

دعا تیری ہوا چاہتی ہو منظور
ابا جندہ ہو گئی بس ہو نہ رنجور

## میونسپل کمیٹی امرتسر

گو ہماری اغراض سے خارج ہیں لیکن ہماری عادت کے خلاف ہے کہ ہم ایسے مضامین لکھیں مگر افسوس کہ شہر کی حالت اور صفائی دیکھکر بہت ہی کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کا بڑا احسان ہو اگر اس صیغہ کو بھی اپنی نگرانی میں لے لے۔ بازاروں میں تو کسیقدر ظاہری صفائی نظر آتی ہے لیکن کوچوں کا حال خدا ہی کو معلوم ہے۔ ہمارے محلہ میں جو ہم ہر روز دیکھتے ہیں کئی کئی دن ڈھیر خالص پائخانے کے لگے رہتے ہیں کیا مجال کہ کوئی اٹھا لے یا اٹھوا لے۔ ممبران کمیٹی یہ جانتے ہی نہیں کہ ان پر کیا فرائض ہیں۔ افسران صفائی کو تو شاید کوچوں سے بدبو آتی ہے کہ اُن میں گھستے ہی نہیں۔ ہیڈ کا نام تو نام ہے کہ بھنگی کہ جو نہیں لگی ہر کوچوں سے میلہ اُٹھا کر لیجایا کرے۔ مگر افسوس کہ اُنکا یہ حال ہے کہ چپ ہی بیٹھے۔ اول تو وہ بھنگے تھیر اور جو بڑی مہربانی کبھی ہوئی اور آئے تو ایک ہی دن جھاڑ کر آدہا اُٹھا لینگے اور آدہا کھلا رہا جائیگا۔ کوچوں کی نالیوں کی صفائی کا حال تو یہ ہے ہی نہیں کہ نہ ہو تو اچھا ہے بھنگی نالی نکالتا ہے مگر دوپہر کی نکالی ہوئی شام تک بدبو پہنچتی ہے یہ جو پوچھو کہ سقا کہاں گیا ہو تو جواب ملتا ہے جی سقا تو کسی کو پتہ ہی نہیں۔ یہ تکلیف جو نالیوں کی صفائی کرنے کے وقت محسوس ہوتی ہے ایسی ہے کہ جبتک خاص وقت پر مشاہدہ نہ کیا جائے اُسکا پورا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ پس ان وجوہ سے ہم مجبور ہو کر ان چند سطور کے ذریعہ ممبران جناب کو اُنکے وعدے یاد دلاتے ہیں اور اُن کے فرض منصبی کی طرف توجہ دلاتے ہیں خصوصاً اپنے علاقہ کے ممبر شیخ محمد [illegible] صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے علاقہ کو اُسی نگاہ سے دیکھیں جس نگاہ سے الیکشن کے بعد کچھ دنوں تک دیکھا کرتے تھے اور اگر اپنے علاقہ میں کبھی تشریف لائیں تو مفصل حال ڈاکٹر ارجند اس صاحب پنشنر و [illegible] سنت سنگھ سے دریافت ہو سکتا ہے۔ صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی توجہ فرماویں تو حسب ضرورت آئندہ۔

## اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر

تین روز تک جہاد پر بحث ہوتی رہی آخیر روز مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ جس لڑکے کا مضمون سب سے عمدہ ہوگا اُسکو میں ترک اسلام انعام دونگا۔ چنانچہ سراج الدین طالب علم اسلامیہ ہائی سکول کو انعام مقررہ دیا گیا۔ آئندہ جلسہ میں نیوگ پر بحث ہوگی۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ آئندہ ہفتہ نیوگ پر جو آریہ عمدہ تقریر کریگا اُسکو رسالہ حق پرکاش انعام دونگا۔

خاکسار فقیر محمد اسسٹنٹ سکرٹری اسلامی
مجلس مناظرہ امرتسر

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

## جنگ روس وجاپان

**پورٹ آرتھر** کا محاصرہ برابر جاری ہے۔ ابھی تک اُس کے سر ہونے کی خبر نہیں ہے۔

۶۵ ہزار جاپانی فوج مصروف محاصرہ ہے اور دو سو بیالیس توپین پاس ہین۔

**اس وقت** جنرل کروپاٹکن کی ماتحت ایک لاکھ ۳۲ ہزار فوج اور ۳۸۴ توپین ہین۔

بمقابلہ اسکے جاپانی فوج کی تعداد دو لاکھ ۲۰ ہزار ہے اور توپین بھی ۶۰۰ ہین۔

**مرزا صاحب** قادیانی کا مقدمہ ۵ ستمبر کو ہوگا۔ گو استغاثی طلب ہوئے ہین (دیدہ باید)۔

**الحمد للہ** کہ مدرسہ دیوبند کا فساد رفع دفع ہو کر باہمی مصالحت ہو گئی۔ جولائی کو اہالی دیوبند نے جو منتظمان مدرسہ سے کسی خاص وجہ سے ناراض رہتے تھے مدرسہ کی جائداد و کتب خانہ وغیرہ پر حملہ کیا۔ جو بلوہ کی صورت مین ہو کر عدالت تک پہنچا مگر شکر ہے کہ انجام بخیر ہوا۔ ہم منتظمان مدرسہ کی خدمت مین یہ التماس کئے بغیر نہین رہ سکتے کہ حضرت حاجی صاحب کو بصد منت و سماجت شورا ہی مین شریک کیا جاوے۔ اُمید ہے کہ اہالی مدرسہ کو اس کا پہلے ہی خیال ہوگا۔

**میان** ویدار بخش امرتسری کے استغاثہ بنام مولوی عبد الحق مولوی عبد الغفور، عبد الاول غزنوی کی ۲۴ راگست کو مصالحت ہو گئی۔ مستغاث علیہم سے عدالت نے اقرار لیا کہ ہم نے مستغیث کی بابت جو لکھا ہے اُسپر ہمین افسوس ہے کہ غلطی سے ایسا لکھا گیا یعنے ہم معافی مانگتے ہین۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرًا۔

**لارڈ کرزن** انگلستان سے روانہ ہو کر ۲ یا ۱۵ اکتوبر کو بمبئی مین جہاز سے اُترینگے۔

**ماہ اپریل ۱۹۰۶ء** تک لارڈ کرزن کو ہندوستان کے عہدہ وائسرائی کی توسیع دیگئی ہے۔

**کلکتہ** کے قریب دریائے ہوگلی مین ایک کشتی کے ڈوب جانے سے اکیس آدمی ڈوب گئے۔

**پنجاب** کے بہت سے ضلعون مین ابھی تک بارش کی نہایت ضرورت ہے (منجملہ اُن کے امرتسر لاہور گورداسپور)

**ریلوے کانفرنس** - اگلے مہینے شملہ مین جو ریلوے کانفرنس منعقد ہوگی اُسمین بمبئی پنجاب میل ٹرین کی اُس ڈاک گاڑی کی تیز رفتاری کی بھی تجویز کی جائیگی کہ جو بمبئی سے پنجاب کو آتی ہے۔

**طاعون** بمقابلہ سابقہ ہفتہ کی ۴۷۹۴ موتون کے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین ۵۸۴۹ طاعونی اموات ہوئین انمین سے احاطہ بمبئی مین ۲۰۳۳۰ - میسور مین ۸۱۴ - احاطہ مدراس مین ۴۱۴ - ممالک متحدہ آگرہ و اودہ مین ۳۶۸ - بنگالہ مین ۲۶۶ - ریاست حیدرآباد دکن مین ۲۱۶ - سنٹرل انڈیا مین ۹۵ - راجپوتانہ مین ۱۶۵ - اور پنجاب مین ۳۱ موتین ہوئین - (مرزا صاحب قادیانی کی طفیل)۔

**حجاج کو ہدایت** - گورنمنٹ بمبئی نے مندرجہ اعلان کیا ہے کہ جو حاجی عازم حجاز ہو کہ وہ ایک افسر کے پاس جسکو گورنمنٹ اسکو جہاز پر سوار ہونے کی بندرگاہ مین مقرر کریگی اپنی واپسی کا ریلوے کرایہ اپنے مکان تک کا یا جہان تک ریلوے ہو جمع کردے یہ اسے اسوقت کو قبل جمع کرنا ہوگا جب صحت وتندرستی کی جانچ کیلئے کیمپ مین رکھا جائیگا - ہندوستان کو اس کرایہ دینے سے وہ حاجی کسی خاتمہ ریلوے سے ہندوستان کی کسی خاص بندرگاہ تک کی ریلوے ٹکٹ پانیکا مستحق ہوگا - اور جب اس امر کا قابل تسکین ثبوت پہنچیگا - کہ زر مذکور جمع کرنے والا فوت ہو گیا ہے - تو وہ روپیہ واپس لیگا اور اگر وہ سرے سال کے زیادہ تک اُس روپیہ کا دعویٰ نہ کیا گیا تو یہ روپیہ مفلس حجاج کی اعانتی فنڈ مین داخل کر دیا جائیگا۔

ahmadimuslim.de

# لوکل

مشہور امرتسر میں عجیب طوفان بے تمیزی ہے - کہ بازاروں میں گائے بچھڑے اس طرح پھرتے ہیں - جیسے بندر ابن یا دھلی میں بندر پھرتے ہیں - عام بازاری دوکاندار اس سے سخت تکلیف میں ہیں امرتسر میں چونکہ ہندوؤں کی کثرت ہے - اس لئے کسی دوکان والے کسی گائے بچھڑے کو مارا نہیں کہ ہنگامہ برپا نہ ہوا - ایک روز ۳ بجے شب کے ہم لاہور سے جب امرتسر پہونچے - تو بازاروں کے گائے بیل بچھڑوں کی کثرت سے گاڑی نہ چل سکتی تھی - مالک بغرض پرورش انکو چھوڑ دیتے - جب پرورش ہوجاتی تو مالک جہاں تے ہندو [illegible] جانے پاسے گائے بچھڑے وغیرہ چھوڑ دیتے ایک دفعہ ہمارے محلہ میں دو سانڈوں کے لڑنے سے ایک عورت تو بالکل مر گئی ایک نیم جان ہوگئی ایسی ایسی شکایتیں بکثرت پیدا ہوتی تھیں - کہ ناگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کے گوش گذار ہوئیں صاحب ممدوح نے ۱۳ اگست کو ایک اشتہار دیا اور ایک منادی کرادی کہ ۲۰ - اگست تک مالکان گائیاں اپنا اپنا انتظام کرلیں ۲۱ - اگست کو جو گائے بازار میں پھرتی ہوئی پکڑی جائیگی اگر اس کا کوئی مالک نہ بنا تو نیلام کردی جائیگی اور اگر مالک بنا تو قانونی سزا کا مستوجب ہوگا چنانچہ اس حکم سلطانی کے سننے کی دیر تھی کہ ہر ایک نے اپنا اپنا انتظام کرنا شروع کردیا تمام اہالی شہر صاحب ممدوح کے شکرگذار ہیں -

# قبول اسلام

۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۰ء بروز جمعہ شاہی مسجد لاہور میں بعد نماز جمعہ ۲ - اشخاص اہل ہنود نے اسلام قبول کیا ان میں سے ایک صاحب جہلم کے آریہ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں انکا بیان ہے کہ میں نے قرآن شریف اور چند تفاسیر کو پڑھکر دیگر مذاہب کی کتابوں سے بغور وانصاف مقابلہ کیا اور بعد تحقیقات اسلام قبول کیا دوسرے کا نام عبدالغفور ہوا یا گیا ہے

# مجربات ادویات

**عرق ماءاللحم انگوری آتشہ** اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہوجاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی - تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ و ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب بھی وہ بھی اعلے درجہ کا ثابت ہوچکا ہے ایسے عجیب نسخہ سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر قسم کے ہر جوان بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کرسکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عا - تین بوتل صہ

**تقویت النساء** حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشی اس کے نتیجہ اسہال تھیس اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے محروم رہ جاتی ہیں بیماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہوکر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چنانچہ آزمائش کرنے والے اصحاب نے اس کو مفید کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس عہ ۴ اونس صہ

**طلاء** جوانی کی غلط کاریوں اور بداعمالیوں کے سبب شادی کرنیکو جو کاسامنا خیال کرتے ہیں اس بے ضرر طلاء کو استعمال کریں بالکل صحیح ہوگئے ہیں اس کے ہمراہ ہماری گلف پلف (حبوب تحیا) کو استعمال سے اندرونی اعضا کا نقص بالکل دور ہوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

**دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کو استعمال بالکل رفع ہوجاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کو کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ کی ہو تو صرف پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں - قیمت فی پڑیہ ۲ روپیہ - دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

**بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل** بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریاں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے مستورات استعمال سے بال سیاہ ہوجاتے ہیں قیمت کل امہ نصف بوتل عا

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک سنت [illegible]

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

لہ الحمد

اہل حدیث

امرتسر ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء ۶ جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... ہے

رؤسا اور جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... عہ

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بغیر ٹکٹ کے واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت تصفیہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

## مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبی

(بقول پنڈت درشنانند)

پنڈت جی اپنے اخبار مباحثہ بداؤں مورخہ ۸ اگست میں ہماری سابقہ مضامین سے ناراض ہو کر لکھتے ہیں کہ آریہ سماج کا دعوے مسلمہ فریقین ہے اور اہل اسلام کے دعوے محتاج ثبوت ہیں۔ یعنے آریہ جو کہتے ہیں کہ شروع دنیا ہی میں الہام ہوتا ہے اسے تو مسلمان بھی مانتے ہیں کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا ہے اور مسلمانوں کا جو دعوے ہے کہ درمیان میں بھی ہو سکتا ہے یہ آریوں کا مسلم نہیں اسکا ثبوت بذمہ مسلمانان ہے

اس سے پہلے ہم پنڈت درشنانند جی کی متعلق دانی کے

شنیدہ قائل تھے کیونکہ نگینہ کے بعض آریوں نے بعد مباحثہ یہ کہا تھا کہ ماسٹر آتما رام جی نے تو بڑی دقت کھویا تھا مگر پنڈت درشنانند جی اگر مباحثہ میں ہار کہا جائیں تو ہم بھی اپنے خیالات کی تبدیلی کر لینگے۔ کیونکہ بقول اُن کے پنڈت جی معروف نیا ورشن (منطق) سے بخوبی واقف ہیں۔ ہم بھی خوش تھے کہ آریہ سماج میں کوئی لائق آدمی ہے جو منطق دان ہو تاکہ جو دقتیں دعویٰ و دلیل کی تطبیق بتلانے میں ہمیں پیش آتی ہیں نہ آئیں۔ کیونکہ آریہ سماج کے لیکچراروں کی عادت ہے کہ دلیل بازی میں وہ بنا مثل کیا کرتے ہیں کہ زمین گول ہے کیوں اسلئے کہ چاول سفید ہیں۔ یہ صرف فرضی مثال نہیں بلکہ واقعی بات ہے۔ ماسٹر آتما رام جی سے مباحثہ نگینہ میں جب سوال ہوا کہ نیوگ سے پیدا شدہ بچہ جسکو عورت کے اصلی خاوند سے کوئی تعلق نہیں اُسکا بچہ اور وارث کیونکر ہو سکتا ہے؟ اسکی خلاصی کیا ہے کیونکہ آریہ سماج کا دعوے ہے کہ جو امر بمطابق عقل ہے مطابق ہو وہ مذہب بطلسم ہے۔ اسکا جواب دیتے ہیں کہ نیوگ پر کیا اعتراض ہے نیوگ تو صرف عورت کو دوسرا خاوند کرا دینے کا نام ہے۔ او صاحب فیصلہ شدہ ایک خاوند کی موجودگی میں دوسرا خاوند۔ خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔ سرکار انگریزی کی عملداری میں ازدواج ثانی کی تعلیم دینا بجز گھر کی نہیں سوجھتی۔ غرض اسی قسم کی دلیلبازیاں کیا کرتے ہیں وید کیوں الہامی ہیں اسلئے کہ سب سے پرانی کتاب دنیا کی لائبریری میں رگ وید ہے۔ چلو جی چاول سفید ہیں تو زمین گول ہے۔ ان سب خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ آریہ سماج کے اپدیشک اور لیکچرار علم منطق اور قواعد مناظرہ سے واقف نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں تو دانستہ وقت ضایع کرتے ہیں ان وجوہ سے ہم خوش ہوتے تھے جب ہم سنتے تھے کہ پنڈت درشنانند جی منطق دان ہیں۔ گو ہمنے مباحثہ دیوسیا میں انکی شان بھی دیکھی ہوئی ہے مگر پھر بھی خیال تھا کہ شاید طالب ہو کے وقفہ میں کچھ ترقی کر گئے ہوں مگر افسوس سے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

پرچہ مذکورہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پنڈت جی تاحال اسی ہونگے جو ان میں ہیں جس میں وہ ایام مباحثہ دیوسیا میں تھے۔ ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ پنڈت جی نے اس تقریر میں کیا غلطی کھائی ہے۔

پنڈت جی! سنئیے ہر ایک ماہیت کے تین مراتب ہوتے ہیں ایک تو اُسکو بغیر کسی لحاظ کے دیکھا جاتا ہے مثلاً حیوان کی ماہیت جسکے معنی زندگی والی چیز کے ہیں عام لحاظ سے انسان اور گدھے وغیرہ پر بولا جا سکتا ہے اور جب اسکے ساتھ ناطق کا وصف ملحوظ کیا جاوے تو گدھے پر نہیں بولا جا سکتا۔ پہلی قسم کو منطقی اصطلاح میں لابشرط شئے کہتے ہیں تو دوسری کو بشرط شئے کہتے ہیں ان کے سوا تیسری قسم ایک اور ہے جسکو بشرط لا کہتے ہیں یعنی اُس میں عدم کا لحاظ ہوتا ہے۔ مثلاً حیوان جس میں فصول ناطق صاہل وغیرہ کا عدم ملحوظ ہے یہ ایک ماہیت حیوانیت اور عدم فصول سے مرکب ہونے کی وجہ سے پہلی دونوں قسموں سے الگ ہے گو لابشرط شئے کی قسم ہے تاہم اُس سے خاص ہے اور اُسکا وجود ہی خارج میں نہیں ہو سکتا کیونکہ خارج میں جتنے حیوان ہیں سب کے سب کسی نہ کسی فصل سے مرکب ہو کر پائے جاتے ہیں کوئی فرد ناطق ہے تو کوئی صاہل وغیرہ وغیرہ پس بتلائیے کہ آپکا دعوے بشرط شئے ہے یا بشرط لا یا لابشرط شئے؟ لابشرط شئے تو مقسم ہے اسکا وجود تو کسی نہ کسی قسم کے ضمن ہی میں ہوگا۔ الگ نہیں ہو سکتا پس ضرور ہے کہ دونوں قسموں بشرط شئے یا بشرط لا شئے میں سے ہوگا۔ کیونکہ آریہ سماج کہتا ہے کہ شروع دنیا میں الہام ہوا ہے اسکے بعد نہیں ہو سکتا جسکو ان لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ شروع دنیا ہی میں ہوتا ہے یہ ہی کا لفظ ہی شروع کے لئے قید ہے۔ اسلئے آریہ سماج کا دعوے دو جزوں سے مرکب ہوا ایک جز وجودی دوسرا عدمی۔ وجودی جز تو یہ کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا اور عدمی جز یہ ہے کہ بعد میں نہیں ہو سکتا ہے جسکو "ہی" کے لفظ سے ادا کیا جاتا ہے پس اب بتلائیے کیا مسلمان آریہ سماج کے دعوی کو مانتے ہیں۔ ہم وہ ہم سے بتلانا اپنے جو تھے اصول کو یاد کر کے بتلانا۔

منطقی اصطلاح میں سمجھنا چاہو تو سنو! اسلام بشرط شئے کو قائل ہیں

ahmadimuslim.de

اور آپ بشرط لاشے کے یہ دونون قسم آپس مین متضاد ہین۔ ان مین فرق نہ کرنے سے آپ کی منطق دانی اور نیا شاستری کا تار و پود لوٹ جائیگا اسی لئے آریہ سماج کو مخاطب کر کے کہا جایا کرتا ہے۔ ؎

سمبل کر پاؤن رکہنا میکدہ مین آریہ جیا
یہان پگڑی اچہلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہین

ایسے اشعار سن کر آپ لوگون کو جب کوئی جواب نہین آتا تو کہدیا کرتے ہین کہ مولوی صاحب نے جواب تو کچہہ نہ دیا صرف شعر خوانی مین وقت کہو دیا۔ دیوان ذوق پڑہتے رہے مشاعرہ کر دیا۔ مگر یہ نہین جانتے کہ شعر خوانی اگر بری ہے تو پرمیشور نے ویدون کو نظم کی صورت مین کیون پرکاش کیا۔ جیسے ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی وغیرہ فخریہ کہا کرتے ہین کہ وید نظم مین ہین اور قرآن نثر مین (دیکہو مباحثہ الہامی کتاب)

مختصر یہ کہ آریہ سماج کا دعوی دو جزون سے مرکب ہے یعنے ایک تو یہ کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا ہے دوسرا جز یہ کہ شروع کے بعد نہین ہوتا۔ بلکہ نہین ہو سکتا جو مسلمانون کا مسلمہ نہین اسکو مسلمہ قرار دینا صریح دہوکہ دہی یا دہوکہ خوری ہے۔

اس مسئلہ کے متعلق ہمارا ایک مستقل رسالہ آجکل نکلا ہے۔ جسکا نام ہی الہام ہے قیمت صرف ۱ر رسالہ مذکورہ مین الہام کی تعریف تقسیم وغیرہ مسائل کا ضروری بیان ہے ناظرین اسکو دیکہکر حظ اٹہا سکتے ہین۔ (باقی باقی)۔

# کلام المبین فی جواب الاربعین

اربعین مرزا نمبر ۴ کا جواب چہپکر نکلنے والا ہے جو قریباً دو سو صفحہ کا ہوگا اسکا نصف قیمت صرف ڈیڑہ آنہ ہے بیرونی ناظرین اخبار محصول ۲ ر جلد دو آنے کے ٹکٹ بہیجدین۔ تو بہیجدیا جاویگا۔ دیر صرف یہ ہے کہ ایک اشتہار پہلے کرم مولوی کو بہیجدیا تہا اور ایک آج دیا ہے جسکا ایک پرچہ ناظرین کی نظر سے بہی گذریگا کہ خاندان مرزا جو اربعین کے مصنف مین کسی عالم کو منصف منظور کر لین جو وہ فیصلہ کر دے منظور کرین۔ تاکہ آئندہ کو ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

لیکن گمان غالب ہے کہ پہلے اشتہار کی طرح اس اشتہار کا بہی جواب نہ آئیگا۔ اسلئے آئندہ جمعہ تک انتظار کر کے رسالہ شایع کیا جاویگا۔ شائقین ایک نسخہ کے لئے ۲ آنہ کے ٹکٹ بہیجدین۔

# تلی کا مجرب نسخہ

زعفران - نوشادر - سہاگہ - شیر مدار -

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ تولہ | ۱ ماسہ | ۲ تولہ | ۱ ماسہ |

ایک بڑی ماٹ یعنے گہڑے کا منہ توڑ کر اور اسمین پانی بہر کر ایک گڑہے مین جو اسکے ناپ کا کہودا ہو اسکو رکہہ دو اسطرح کہ زمین کی سطح کے ساتہہ ملا رہے ایک بڑے منہ والی بوتل اسکے درمیان اسطرح رکہو کہ منہ پانی سے باہر رہے ادویات مذکورہ بالا کو رگڑ کر ٹکیا بنا کر ایک کوزہ گلی مین جس کے نیچے ایک سوئی سے ذرا زیادہ سوراخ کیا ہو رکہکر سرپوش دے کر اس کوزہ کو بوتل کو منہ پر رکہہ دین۔ اور اب اس تمام کو ایک دوسرے بڑے ماٹ (منہ توڑ کر) سے ڈہانپ دو اور گل حکمت کر دو ایک من اپلے اوپر چن دین اور آگ لگا دین جب ٹہنڈا ہو جاوے سب کچہہ علیحدہ کر کے اندر سے بوتل لے لین جسمین تیل ہوگا۔ ایک بوند بتاسہ مین ڈالکر صبح شام کہلا دین غذا چنے کی دال یا نان گندم۔ ۱۲ دن کے اندر تلی کو بہت ہی آرام معلوم ہوگا۔ ممکن ہے کہ ۱۲ دن کے اندر ہی اپنی جگہ پر آجاوے۔

(ٹہاکر دت شرما ویدیا مالک ولیش آیکارک اوشدہالیہ و اخبار لاہور)

# النماس

از افریقہ جانے والے کہان بہرتی ہوتے ہین۔ ناظرین براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماوین۔ (راقم ایک خریدار)

ahmadimuslim.de

# طبابت کی ورد شا

(مرقومہ جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب پنشنر)

واہ واہ کیا نوبل پروفیشن ہے یعنے کیا عمدہ پیشہ ہے جسکا شہنشاہ سے لیکر گداتک بچہ سے لیکر بوڑھے تک۔ کیا مرد کیا عورت سب اسکے محتاج ہین۔ پوری صحت ایسی کمیاب ہے جیسی پوری خوبصورتی۔ یہ سب وصف اُسی کی ذات پاک مین پورے ہین۔ کیا حکیم اور کیا ڈاکٹر اور پیشے والا جس کام مین ماہر ہونا چاہے اُسکی پوری تحصیل کرکے اُس کے نیک و بد نتائج سے واقف ہو۔ جیساکہ ایک سوداگر غیر ملک مین سوداگری کے لئے جانا چاہے تو اُسے چاہئے کہ پہلے اُس ملک کے جغرافیہ اور تاریخ زبان لباس اور مختلف اشیاء کے کارخانون (جو کام کہ وہان ہوتے ہون) وغیرہ سے واقفیت پیدا کرے۔ کیونکہ وہان جاکر ہر ایک امر کی بابت دریافت نہ کرنی پڑے ایسا ہی حال طبابت کا ہے۔ پیارے اڈیٹر و ناظرین۔ جو صاحب طبیب یا ڈاکٹر بننا چاہے اُسے چاہئے کہ باقاعدہ وتشریح جسم انسان سے واقف ہو اور بغیر تعلیم حاصل ہونا ایسا مشکل ہے جیساکہ ایک صراف جسنے روپیہ پیسہ کی شکل نہین دیکھی لیکن زبانی حساب کتاب مین ہوشیار ہے جب اُسکو روپیہ اور اُسکی جز و دکھلائے گئے اور پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ تو جواب ملا کہ مین نہین جانتا کیونکہ اسلئے کہ مین نے دیکھا نہین۔ مجھکو ایک دلچسپ بات یاد آئی ہے کہ جب مین گجرات کے مدرسہ مین طالبعلم تھا وہ ایک انگریزی خوان ماسٹر ماسٹر نے اسطرح بیان کی تھی کہ ایک پیدائشی اندھا تھا اُسکو کسی نے کہا کہ حافظ جی یا سورداس جی! کھیر کھاؤ گی تو اُسنے جوابدیا کہ بھئی کھیر کیسی ہوتی اُسنے کہا کہ سفید ہوتی ہے اندھا جو کہ سفید رنگ بھی نہ جانتا تھا پوچھا کہ سفید رنگ کیسا ہوتا ہے پھر اُسنے جواب دیا کہ بگلے جیسا تب پھر اندھے بیچارے نے پوچھا کہ بگلا کیسا ہوتا ہے تب اُس شخص نے اپنے بازو کو ٹیڑھا کرکے اندھے کا ہاتھ پکڑکر اُسپر پھیرا تب اندھے نے کہا کہ مین ایسی کھیر نہین کھانی چاہتا کیونکہ یہ میرے حلق مین اڑ جائیگی۔ پیارے ناظرین کتابی صراف اور حافظ بیچارے سچے ہین کیونکہ انہین کیا خبر ہے کہ روپیہ پیسہ اور بگلا اور سفید رنگ کیسا ہوتا ہے۔ اسی طرح جن حکیم صاحب نے نبض کی شکل تک نہین دیکھی اور یہ معلوم نہین کہ کہان سے آتی اور کہان کو جاتی ہے۔ آہ مین کیا چیز ہو۔ تو وہ کیا ہاتھ مین ہاتھ لیکر معلوم کریگا۔ اسلئے میری نزدیک بغیر تعلیم علم تشریح ہونا مشکل ہے۔

طبابت کا کام نہایت نازک اور جوابدہی کا ہے اس دنیا مین بھی اور دوسری دنیا مین روز قیامت خدا کے سامنے۔ اس دنیا کا ایک کیس بہت برس شاید ۳۰ برس ہوئے ہونگے کہ ایک اسسٹنٹ سرجن سے سہواً ایک زہریلی دوائی ایک عیسائی کے بچے کو دیدی اور اس سے بچے کو تکلیف ہوئی لیکن مرا نہین۔ اُس عیسائی نے سول سرجن کی رپورٹ کی اور سول سرجن نے گورنمنٹ مین۔ اس سے اسسٹنٹ سرجن ۳ ماہ کیواسطے معطل کیا گیا ولایت مین آئے دن اس قسم کے مقدمے عدالت مین ہوتے ہین لیکن افسوس ابھی تک ہندوستان مین گورنمنٹ نے اس طرف توجہ نہین کی کہ آئے سال درجنون نئے حکیم اور ڈاکٹر بڑے بڑے شہرون مین جیسے لاہور اور امرتسر اور جگہ مین بھی شاید یہی حال ہوگا) بغیر کسی سند کے بن بیٹھتے ہین اور اُن کے مطب کا خدا حافظ درجنون نئے حکیمون کی بابت میری ہی رائے نہین بلکہ مجھکو یہ حال ایک حکیم صاحب بابا دا لہنا سنگھ مرحوم عرف نہلکا حکیم بازار دو امرتسر مین رہا کرتے تھے۔ بابا صاحب مرحوم نہایت خلیق ملنسار خوش لباس اور شیرین کلام تھے افسوس موت نہایت بری بلا ہے اسکے پنجے سے کوئی نہین بچا۔

"اسباب موت (Causes of Death)" بشرط زندگی کسی آیندہ پرچہ مین ناظرین کے پیش کرونگا۔ جب کبھی مین اُن سے ملتا اور مزاج پرسی کرکے شہر کا حال دریافت کرتا تو کہتے کہ بابو صاحب حکمت کی بہلی کہی۔ ہر سال دیوالی کی آمد پر ۱۰-۲۰-۵۰ نئے جو ابتو دجو کھیلنے والے ہین جاتے ہین اسی طرح سمجھا یا کسی اور وبائی بیماری کی آمد پر حکیم۔ سچ کہتے تھے اب کے طاعون کی وبا مین امرتسر مین بہت سنے نئی ہوئی ڈاکٹر سنے اور خوب روپیہ رولا۔ مشہور ہے۔ کہ کاٹھ کی ہنڈیا ایک ہی بار چڑھا کرتی ہے۔

ahmadimuslim.de

پیارے ناظرین مین آپکا قیمتی وقت اودہر اُودہر کی باتین سنا کر لے رہا ہون لیکن آپ اسکا نتیجہ نکالینگے تو عمدہ ہوگا۔ مریض کیواسطے اور آپ کے واسطے ایک بیمار کے علاج کے واسطے دو حکیم یا ڈاکٹر ہون انکا مشورہ یا صلاح کرنا اچھا نہین۔ اگر دونون کی صلاح آپس مین متفق نہوئی تو مریض کا نقصان۔ دوسرے حکیمون مین گالی گلوچ لاٹہم لاٹہی جوتا پیزار اور عدالت تک نوبت پہونچتی ہے۔ ہندوستان مین ہی نہین بلکہ ولایت مین بہی۔ راجہ بکرم کو بیتال نے کیا خوب کہا ہے کہ مندرجہ ذیل مجموعون یہ دو دو اکٹھے ہوئے اچھے نہین:۔

دو ہستی نہ تہم بجہین۔
دو راجہ نہ دل سمہین۔
دو کہڑگ نہ ایک میان۔
دو پرسن ایک ناری ہو جائے۔
ایک روگی دو وید ہین ونا اوس کرے۔
کہے بیتال سُن بکرم یہ دو دو بہلے نہ ایک گہر۔

**ترجمہ**۔ دو ہاتہی ایک کہونٹے نہین باندہ سکتے۔
دو راجہ لڑائی مین ایک طرف ہوتے نہین اچہے لگتے۔
ایک میان مین دو تلوارین نہین سماتین۔
دو مردون کے پاس ایک عورت کبہی نہین تعریف کے لائق ہوتی۔
ایک بیمار کے لیئے دو حکیم۔ اس سے ضرور نقصان پہونچتا ہے۔

[illegible]

مین آپکو ایک دو مریضون کا حال سناتا ہون۔ عرصہ قریبًا دو سال کا ہوا ہوگا کہ ایک مسلمان بہائی شام کے وقت میرے پاس آیا اور کہا کہ میرا لڑکا بیمار ہے آپ چلکر ملاحظہ فرمائین مینے کہا بہت بہتر اور پوچہا کہ کیا بیماری ہے اُس نے کہا کہ بخار بہی نہین کچہ عجیب ہی بات ہے۔ اُسکو پانی اور ہوا سے نفرت ہے اور کسی وقت اکڑ ہی جاتا ہے مین اُسکے ہمراہ اُسکے مکان پر گیا اور مریض جسکی عمر دس بارہ برس کی ہوگی دیکہا چونکہ پہلے اُس نے پانی اور ہوا سے نفرت بیان کی تہی اور میری تشخیص سگ دیوانہ کے کاٹے ہوئے کی تہی) اور دریافت کیا کہ کبہی کتے نے کاٹا ہے۔ تو اُسکے وارثون نے کہا کہ چہ ماہ ہوئے کہ کُتے نے کاٹا تہا۔ سو میری تشخیص درست ہوئی کہ اُسکو بیماری (Hydrophobia) یعنی ہلکاؤ کی ہے مینے اپنی رائے اُسکے وارثون سے ظاہر کی کہ یہ بیماری سخت اور مہلک ہے۔ اتنے مین ایک حکیم صاحب تشریف فرما ہوئے۔ اور آتے ہی کہا کہ اسکو بخار ہے مینے کہا کہ اُسکو پانی سے نفرت ہے اور گاہ گاہ تشنج بہی ہوتا ہے۔ تب فرمایا کہ یہ بخار اسی قسم کا ہے کہ اسمین پانی سے نفرت ہوتی ہے۔ مینے حکیم جی کے بیمار کے واسطے دعا مانگی کہ یہ بیمار آپکے علاج سے بچ جائے۔ اور روانہ ہوا اگر مین اُن سے اصرار کرتا کہ یہ کیس ہلکاؤ کا ہے اور وہ کہتے کہ بخار تو ضرور جوتم جوتا اور لاٹہم لاٹہی ہوتی۔ دوسرے دن سنا گیا کہ بیمار اُسی رات کو مرگیا کئی روز بعد اتفاق سے میری ملاقات حکیم صاحب سے ہوئی مزاج پرسی کے بعد مینے پوچہا کہ آپکا بیمار کیسا ہے کہا کہ وہ تو اُسی رات کو مرگیا تہا اور وہ کیس ہلکاؤ کا ہی تہا اب میری اور اُنکی خوب ملاقات ہے جبکہ ملتے ہین خندہ پیشانی سے اور دست پنجہ لیکر مزاج شریف دونون طرف سے پوچہی جاتی ہے۔ اتفاق بڑی چیز ہے۔

کلنیکل تہرما میٹر (مقیاس الحرارت) اور سٹیتہس کوپ (آلہ سینہ بینی) یہ دونون اوزار ہر ایک حکیم و ڈاکٹر لیئے پہرتے ہین۔ اگر انکی بناوٹ اور استعمال پوچہا جاوے تو بس۔ غرضیکہ تعلیم چاہیئے ورنہ عذر صراف اند سے (حافظ) والا اگلی درگاہ مین نہین سنا جاویگا۔

اگر کوئی اب سوال جراحی کا کرے تو اُسکا جواب یہ ہوگا کہ اُسکا بہی حال ایسا ہی ہے جیسا کہ دوائی کا۔

عرصہ پندرہ یوم کا ہوا ہوگا کہ ایک میرے غایت فرما کا لڑکا میرے پاس آیا اور کہا کہ میرا نانا کرسی پر چڑہ کر طاقچہ مین سے کوئی چیز دیکہنے لگا تہا تو نیچے سے کرسی پہسل گئی اور وہ گر پڑا آپ چلکر ملاحظہ کرین چنانچہ حسب ارشاد مین روانہ ہوا اور دیکہا تو معلوم ہوا کہ دہنی ٹانگ کی ران کی ہڈی گردن سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ چونکہ سپلنٹ اور بینڈیج جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندہنے کے لئے ہوتے ہین۔ انگریزی دوا فروشون کی دوکان سے ملنی مشکل ہین۔ اور اگر بنگالی (ڈبہ مینی) بلاکر بنوائی جاتی ہین تو بہی شکل نظر آتا تہا مینے کہا اگر ارشاد ہو تو سینیر اسسٹنٹ سرجن سول ہاسپٹل امرتسر کو بلوا کر فیس دی جاوے

اور کل اشیاء ہڈی باندھنے کی ساتھ لے آوینگے - چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ تشریف لائے اور ہڈی باندھی گئی اور انکی تشخیص بھی ہڈی ٹوٹی ہوئی کی ہوئی - دوسرے روز مریض نے لیٹے رہنے کی شکایت کی - اور کہا کہ مجھکو مرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ مین لیٹا رہون - مجھکو لیٹے رہنے سے سخت تکلیف ہے اوسوقت اسکا ایک رشتہ دار جسنے کہ ابھی حال ہی مین حکمت سیکھنی شروع کی ہے بولا آٹھ دن ہڈی وغیرہ کچھ نہین ٹوٹی صرف گوشت پھٹا ہوا ہے - اسسٹنٹ سرجن نے دیوار پر ہڈی ران اور چولہے وغیرہ کا نقشہ بنا کر بہتیرا سمجھایا مگر وہان کون مانتے تھا - آخر تیسرے دن اس بیچارے کی ٹانگ کھول اور تیل کی مالش اور پٹی باندھ کر اسپر تیل ڈالنا شروع کیا مجھکو اپنے مریضون سے فرصت نہونے کے سبب تین دو وقت ایام تک وہان جانیکا ایک ہفتہ یا دس روز بعد وہی لڑکا جو پہلے روز آیا تھا آیا اور کہا کہ آپ نے میرے نانا کو بہت دنون سے نہین دیکھا اب اسکا علاج بدل دیا ہے - غرضیکہ مین شام کو گیا اور مریض کو لکڑی کے تخت پوش پر پڑے پایا - اب مجھسے پوچھتے ہین کہ آپ کی کیا رائے ہے میرے کہا کہ ڈاکٹر ہڈی ٹوٹی ہوئی کہتا ہے اور آپ کے حکیم گوشت پھٹا ہوا - اب تمہیں آپ ہی فیصلہ کیوا اسطے چاہئے - اتنے مین مریض بولا کہ کیا مین کھڑا بھی ہوسکونگا اور چل پھر بھی سکونگا یا نہین ؟ مینے کہا - ہان - جب ہڈی جڑ جاویگی - اور پیران پڑ جاینگی تو آپ لکڑی کے سہارے لنگڑے ہو چل سکینگے - اگر گوشت پھٹا ہوا ہے تو کھڑے ہو جاوینگے - مریض بہیرہ نہین مین کھڑا نہین ہوسکتا کھڑا ہو نا تو درکنار کہ ٹانگ جب کچھ ہلتی ہے تو اسقدر درد ہوتی ہے کہ بیان نہین -

اب جراحی اور دوائی کا حال یکسان ہی ہے -

**التماس** - قرآن شریف مین حکم ہے کہ جو شخص جھوٹے کی مدد کرتا ہے وہ بھی جھوٹا ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک جو اخبار نیم حکیم یا نیم ڈاکٹر کا اشتہار دوائی چھاپتے ہین وہ بھی جھوٹے کی مدد کرتے ہین - چاہئے کہ اخبار نویس اس آمدنی کو بند کرکے خلق خدا کو نیم حکیم یا نیم ڈاکٹرون سے بچاوین اور ہر ایک اخبار بغیر سند یافتہ حکیم یا ڈاکٹر کا اشتہار یا آرٹیکل متعلقہ حکمت نہ چھاپین - کیونکہ چار



ناظرین یہ طریقہ پبلک کو ان کے دہوکہ اور رنگین عبارت اشتہارات کی استعمالات سے بچانیکا ہے یا نہین ؟

**اہلحدیث** اس معاملہ مین اول نمبر ہوگا - اگر اور اخبارون کی طرح ادہر اودہر کے اشتہار روپیہ اکٹھا کرنے کے واسطے لکھیگا - تو سعدی کے شعر کا مصداق بننا پڑیگا - ع

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

خدا رزاق ہے میرا کہنا غرض تھا اب آگے آپ کو اختیار ہے -

**سوال اول** - کیا طبابت کی آجکل وہی حالت ہے یا بُری - ؟

" **دوم** - اشتہاری بازاری اور سند یافتہ ڈاکٹرون کی کیا شناخت ہے - ؟

" **سوم** - گورنمنٹ کیون دخل نہین دیتی - ؟

## بجواب دوائی کی طلب ہے

۱ تولہ نوشادر - ۱ تولہ کوزہ مصری - ۶ ماشہ قلمی شورہ گیگوار کی ایک شاخ مسلم لیکر تراشین - سر ۳ ادو یہ مذکورہ بالا کو باریک کرکے تراشیدہ ٹکڑے بند لگا آپس مین جوڑ دین دہوپ مین آئنا لگا دین نیچے اسکے ایک پیالہ چینی کا رکھین - ایک گھنٹہ مین جسقدر پانی پیالہ مین جمع ہو - سبز رنگ والی شیشی مین ڈال کر شیشی کو کارک سے بند کرین خوراک دو بوند سے ۴ بوند تک مصری کے شکر یا بتاشہ مین ڈالکر - خوراک حسب دلخواہ -

پرہیز - سبی ولیعنے چاہیں تیل کی پکی یا تلی ہوئی چیزین - ہوا خوری اور ورزش ضرور کرین - اگر اس سے بھی جلد فایدہ مطلوب ہو تو میری طیار کردہ ہیمال کی دوائی - قیمتی ہیرا منگوا لیوین

(حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک سنگت سنگھ امرتسر)

**تلی کی دوا** - خاکسار کے پاس ایک دوا مجرب ہے مگر بیمار اپنی مفصل کیفیت بذریعہ خط و کتابت جوابی ٹکٹ کے ذریعہ بتلا دے - اور عمر بھی

(حکیم محمد جمال الدین امرتسر چوک لونگمنڈہ)

ahmadimuslim.de

# فتوے

**تعاقب** (مرقومہ مولوی عبد الحمید صاحب از سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

بخدمت شریف مکرمی و معظمی جناب مولوی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ و عافاکم بعد تحفہ و تحیہ سلام مسنون الاسلام کے معروض ہو کہ اگرچہ خاکسار اس لائق نہیں کہ جناب سے کسی مضمون یا مشمون کسی قسم کی حرف گیری کرے اور نہ یہ اسلامی خصلت ہی ہے مگر چونکہ مومن دوسرے مومن بھائی کا آئینہ قرار دیا گیا ہے کما ورد فی الحدیث اور نیز آنمکرم نے بھی اجازت بخشی ہوئی ہے کہ اہلحدیث میں اگر کسی استفتاء کا جواب خلاف صواب معلوم ہو تو اسکی اصلاح سے مجھے اطلاع دینے کا ہر شخص مجاز ہے۔ لہٰذا مسائل ذیل کی نسبت عرض پرداز ہوں کہ ان مسائل کے جوابات میں حضور کی طرف سے ضرور تساہل واقع ہوا ہے و لا حرج فیہ لان الانسان مرکب من الخطاء و النسیان۔

(۱) سوال نمبر ۹ کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ جیسا ہو کر گر بسم اللہ بھی نہ پڑھے تو ذبیحہ درست ہے اسکے متعلق گذارش یہ ہے کہ تسیح میں اس قسم کا مضمون خاکسار کی نظر قاصر سے کہیں نہیں گذرا جناب کو معلوم ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں۔ وعند بعض السلف ان ذبیحۃ ترکت التسمیۃ علیہا عمدا او سہوا حرام۔ والایۃ دلیلہم و عند بعض التسمیۃ مستحبۃ۔ و قالوا الایۃ فیما ذبح بغیر اللہ و عند کثیر من السلف ان ترک نسیانا لا یضر الا عمدا فالذبیحۃ حرام (جامع البیان باختصار یسیر) غور کرنے کے بعد راقم کے نزدیک تو کثیر من السلف کا مذہب ہی قوی اور راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مسئلہ میں تو قطعی فیصلہ آیت لا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ نے ہی کر دیا ہے مگر چونکہ بعض احادیث میں ذبیحۃ متروک التسمیۃ علیہا نسیانا کی حلت پائی جاتی ہے اس لئے وہ احادیث اس آیت کی تخصیص ہو جائیگی جیسے دارقطنی کی یہ حدیث جو ابن عباس سے مرفوعا مروی ہے المسلم یکفیہ اسمہ فان نسی ان یسمی حین یذبح فلیسم و لیاکل۔ و فی اسنادہ محمد بن یزید بن سنان و ہو صدوق ضعیف الحفظ (بلوغ المرام) باقی رہا ابوداود کی یہ حدیث ذبیحۃ المسلم حلال ذکر اسم اللہ علیہا او لم یذکر اور غالباً میرے مکرم نے اسی حدیث کو مدنظر رکھا ہوگا۔ سو اسکو دو جواب طریق مذکور نے دیئے ہیں اولاً یہ حدیث مرسل ہے اور محققین فن کے نزدیک مرسل حجت نہیں کما صرح فی کتب الاصول ثانیاً ان دو نو حدیثوں میں تطبیق و توفیق باسانی ہو سکتی ہے یا بایں طور کہ ابوداود کی حدیث مجمل ہے اور دارقطنی کی حدیث اسکی مبین۔ اور مجمل کو مقید پر حمل کرنا ضروری ہے تو ابوداود کی حدیث کے یہ معنے ہونگے کہ مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے خواہ اسپر اللہ کا نام ذکر کیا جاوے خواہ بھول جاوے اور قطع نظر از دیگر دلائل محل نزاع میں صرف آیت مرقومہ ہی کافی فیصلہ ہے اگرچہ اس آیت کے مطلب بیان کرنے میں طرح طرح کی تاویلات کی گئی ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ تاویلیں ظاہر کے خلاف ہیں بالآخر یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگر مختصر بیان سے حضور کو اطمینان نہ ہو تو بمقتضائے فرمان واجب الاذعان دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ و عرضہ کے یہی احتیاط بہتر ہی ضروری ہے خصوصاً عوام الناس کیلئے اس قسم کے فتوے سخت مضر اور نیز بدظنی کا باعث بنجاتے ہیں۔

(ایڈیٹر) کچھ شک نہیں کہ آیت موصوفہ کو اس مدعا کیلئے عموماً لایا جاتا ہے مگر انصاف یہ ہے کہ اس آیت کے صحیح معنے یہ نہیں کیونکہ ان معنی سے ما کا لفظ جو عام ہے مخصوص بحیوانات ہو جائیگا۔ حالانکہ اس تخصیص کے لئے کوئی مخصص نہیں کیونکہ ما جسکے معنے وہ چیز کے ہیں سب قسم کی چیزوں کو حیوان ہو یا دیگر قسم ماکول سب کو شامل ہے پس آیت کے صحیح معنے یہ ہیں کہ جن چیزوں پر اللہ کے غیر کا نام لیا جاوے چاہے صرف غیر ذکا ہی ہو یا مع اسم اللہ سو ہر حال میں حرام ہے اور یہ معنے بعینہ آیت ما اہل بہ لغیر اللہ کے ہیں تفسیر القرآن بکلام الرحمن اور نیل الاوطار باب وجوب التسمیہ اور باب الذبح ملاحظہ ہو نیل میں اس دعوے پر فریقین کے دلائل لکھے ہیں اور لکھا ہے و عکس ہذا الخطابی فقال فیہ دلیل علی ان التسمیۃ غیر شرط علی الذبیحۃ۔ و ہذا ہو المبنادر من سیاق الحدیث۔ الخ حدیث دع ما یریبک بھی بجائے خود واجب العمل ہے لیکن اسکا یہ محل نہیں۔ (دوسرا سوال آئندہ)

* آپ ہی کی عبارت منقولہ اسکے خلاف ہے۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مرزا صاحب** قادیانی گئی دنون سے لاہور مین ایک جلسہ کو قبے کی غرض سے ٹھہرے ہین جسکا ذکر اہل حدیث نمبر ۱۳ مین ہمنے لکھا تھا۔ لیکن نا خود ہی ہوا جو ہمنے پیشگوئی کی تھی کہ اگر جلسہ مین آپ اپنا ہی مضمون سنانا چاہینگے تو مسلمان آپکی مزاحمت کرینگے چنانچہ ۲۸ اگست کا دن مرزا جی کے لیکچر کا مقرر تہا جو صاحب ضلع کے حکم سے بند ہو گیا۔ (مرزا جی کا یہ الہامی پانچم؟)

**اسلامی مجلس مناظرہ** امرتسر مین اس ہفتہ کی بحث یہ تھی مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے وعدہ فرمایا تہا کہ جو کوئی یہ مضمون پر عمدہ تقریر کریگا اسکو رسالہ حق پرکاش دونگا چنانچہ ایک ریڈر آریہ اسکا انعام مذکور دیا گیا جسکی تقریب سے مقدم تھی اسنے صاف کہا کہ نیوگ سے پہلے جو عورتیں ہین یا تو عورت بے اولادی پر صبر کرے یا لے پالک بنالے اگر یہ دونون کام نہ کرے تو برادری مین ہٹیکر نیوگ کرائے سو کون ایسی بے غیرت استری ہوگی جو ایسا کام پسند کرے گی۔ مولوی صاحب نے فرمایا بس ہمارا مدعا یہی ہے انعام کو آپکو دیا گیا۔ (فیروز دین اسسٹنٹ سکرٹری)

**سلطان المعظم** نے اپنی جیب خاص سے کعبہ شریف کی اصلاح مرمت کا حکم دیا ہے۔

**لاسہ** صدر مقام تبت لامہ مین بیان ہوئے قریب مسلمان آباد ہین۔ دو تین مساجد بھی ہین۔ لا یعلم جنود ربک الا ھو۔

**امیر صاحب** کابل اپنے ملک مین ہر طرح کی بیرونی دست اندازی کو روکنے کے لیے بجزم و احتیاط ساعی ہین چنانچہ اپنی فوج مین بہت بہاری ایزادیان کرنے کا ایک سکیم تیار کیا ہے جو افغانستان کیے ویرانی ملک کے واسطے بہت ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

**بمبئی** مین بارش کا موسم گذر گیا ہے مگر بارش نہین ہوئی قحط کا اندیشہ ہے۔ (یہی حال امرتسر لاہور کا ہے)۔

**جنگی پولیس** کی تعلیم کیلئے ساؤنیکا مین ایک کالج کھولدیا گیا ہے۔

# مجرب ادویات

**لائف پلز (محبوب حیات)** اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو۔ یا اگر آپ چاہین کہ روزانہ ڈیوٹی اور بکثرت محنت سے درماندہ نہ ہون اور پیری مین جوانی کا حظ اٹھائین تو اسکو اپنی جیب مین رکھیے لائف پلز بین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چہ دنون مین بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف جگر ضعف معدہ جریان رقت انزال۔ رقت۔ خفقان دل۔ تقطیر البول تقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۲۸ گولیان عیر

**روح دافع بخارات ذہنی** تپ چہارم وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا اپنی تپ چہارم وغیرہ بخارات کے واسطے کرشمہ صحت سے بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تمین چار مریض صحت پاتے ہین۔ قیمت ۱۲ /

**روح دافع طحال** قیمت فی شیشی عہ / اس عجیب الاثر روح سے ان لوگون نے جو یونانی ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

**نوشیدون کا مقوی شربت اصفہانی** شربت شریفہ حرارت غریزی و قوت ناصفہ اس قدر قوی ہو کر چہرہ کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کیوجہ سے یا کثرت کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہون تو اسکی ایک بوتل ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کردیگی قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ / دو روپیہ عہ /

**جوہر مصفی خون** فی شیشی خورد عہ / کلان عہ / فساد خون آتشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ فقط ایک شیشی کافی ہے۔ اس کے استعمال سے جو ایسا امراض نزدیک نہین آتی۔ ایام امراض متعدیہ مین اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔

**محبوب گوہر سرمہ** جسکے استعمال سے سرخی۔ بیاض۔ دھند۔ ناسور۔ ناخنہ دور

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینجر کارخانہ انگریزی و یونانی ادویات چوک سنت نگر امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) کے مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپا +

ahmadiyyamuslim.de

ہر جمعہ کو مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

# اہل حدیث

جلد ۱ نمبر ۱۴

امرتسر ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## الاسلام دواؤنا الوحید

صرف اسلام ہی ہمارے مرض کی دوا ہے

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہر ایک قوم جو دنیا میں زندہ اور باقی رہنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے ایک خاص سمت معین ہونا چاہیئے جس پر وہ اپنی رفتار کا سلسلہ جاری رکھے اور ایک خاص غائیت ہونا چاہئے جس کے حاصل کرنے کے واسطے مسلسل کوشش کرتی رہے۔ اور ہم مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے لئے کوئی خاص سمت اور غائیت

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عــ۱۰ |
| والیان ریاست سے | عــ۶ |
| رؤسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | عــ۲ ۱۲ |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بر ٹکٹ ½ آنہ کی اپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین و تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ خریدار کو نمبر چٹھی کا ضرور لکھنا چاہیئے۔

قرار نہیں دے سکتے تو ہم ضلالت میں سرگردان ہو رہے ہیں جس طریقہ پر ہم چل رہے ہیں۔ وہ دینی یا دنیوی سعادت و فلاح تک پہنچانے والا نہیں ہے اور بحث کے اس سلسلہ میں ہم معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے لئے ایک خاص سمت اور غایت ہونا چاہیئے۔ پس کیا یہ امر ممکن ہے۔ کہ اسلام ہمارے لئے سمت ہو سکے جیسا کہ وہ ہمارے اسلاف کے لئے تھا۔ اور کیا وہ ہم کو اس اصلی مدار تک پہنچا سکتا ہے۔ جس پر ہمارے اسلاف کو پہنچایا تھا؟ ہمارے نزدیک ان سوالات کا جواب کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اگر ذیل کی تمہید پر کسی قدر تدقیق کے ساتھ نظر ڈالی جائے:۔

انسان اپنے اقتضاؤں کی مجبوری سے زندگی کے مختلف طریقوں پر چلنے کے لئے مجبور ہے۔ خالق نے جو بڑی حکمت والا ہے انسان کی جبلت میں ایسے متباین موثرات اور عالم خارجی میں جو انسان کو محیط ہے۔ ایسے فطرتی قوانین رکھے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت اور التیام رکھتے اور وجہ تکمیل کو پہونچتے ہیں۔ انسان کے مجموعہ سے انسان ظاہری اور باطنی ترقی کے اس درجہ پر پہنچتا ہے جو خدا نے اس کے لئے مقرر کیا ہے علمائے انسان نے ان باہمی فعل و انفعالات اور ان کے نتیجہ کو ناموس ترقی یعنی قانون ترقی کے نام سے موسوم کیا ہے یہ قانون اگرچہ افراد میں پوری طرح نمایاں نہیں ہیں لیکن وہ قوموں میں صاف صاف نظر آتا ہے۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے کسی طول طویل استقراء کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر آپ کسیقدر تکلیف گوارا کرکے اس غرض و غایت کی غور و خوض کریں۔ جو انسان کو اپنی اس طول طویل جہاد میں مدنظر رہی ہے۔ جو دنیا کی نامعلوم باتوں کے معلوم کرنے میں گذرا ہے۔ تو آپ کو ثابت ہوگا۔ کہ وہ غرض و غایت انسان کا صرف وہ فطری میلان ہے۔ جو اس کو ان موثرات کے مناسب حال ہیں۔ موافقت پیدا کرنے کی طرف ہے۔ پس اس بنا پر کوئی قوم صرف اسی نسبت کے ساتھ ترقی کر سکتی ہے جس قدر کہ اس نے انسانی اور کونی موثرات کے درمیان موافقت پیدا کی ہے اور اس کے اعلیٰ جسقدر ان دونوں قسم کے موثرات کے درمیان بعد ہوگا اسیقدر قوم ترقی سے دور ہوگی جب یہ امر قرار پا چکا تو ہم کہتے ہیں۔ کہ قوموں نے اپنی دوڑ اسے تاریخی میں اضطراب اور سکون۔ اور مسالمت اور محاربت ترقی اور تنزل، زندگی اور موت کی بیشمار منزلیں طے کیں۔ اور زندگی کے انواع و اقسام کے شیرین اور تلخ ذائقے چکھے اور اپنے اس طویل جہاد کے نتیجہ کے طور پر علوم و معارف اور عقائد اور ادیان کا ایک معقول ذخیرہ جمع کیا۔ وہ انہیں حادثات کے ساتھ مصروف کارزار تھیں۔ کہ ساتویں صدی میں عالم ملکوت کے ایک منادی نے یہ آواز لگائی جس کی صدا روئے زمین کے اطراف میں گونج اوٹھی:۔

یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبینا فاما الذین آمنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلہم فی رحمۃ منہ وفضل ویہدیہم الیہ صراطاً مستقیما

لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حجت آچکی اور ہم تمہاری طرف چمکتا ہوا نور (ہدایت یعنی قرآن) بھیج چکے سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اسی کا سہارا پکڑا۔ تو اللہ بھی انکو عنقریب اپنی رحمت کے ساتھ اور فضل کی پناہ میں لے لیگا۔ اور ان کو اپنے (حضور) تک پہونچنے کا سیدھا راستہ بھی دکھا دیگا:۔

اس آسمانی آواز کی طرف ابھی قوموں کو التفات بھی نہ ہوا کہ انہوں نے دیکھا کہ آواز لگانے والے کے گرد کچھ ایسے لوگ جمع ہو گئے ہیں جنہوں نے اس عہد کو جو خدا کے ساتھ کیا تھا۔ پورا اوتارا ہے اور خدا نے اس عہد پیمان کو دہرا دیا ہے:۔

"وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم"

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ایک نہ ایک دن ان کو ملک کی خلافت یعنی سلطنت ضرور عنایت کریگا۔ جیسے ان لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی۔ جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں:۔

بعض قومیں ان کے ساتھ تمسخر کرنے لگیں۔ اور بعض نے اعراض کیا مگر وہ خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ اور ۵۰ برس کا زمانہ نہ گذرا تھا کہ وہ قلیل جماعت جو محض بے سامان و سامان تھی مذہب

علم سیاست - تجارت - صناعت - زراعت - حربیت - عدالت اور مساوات یہاں تمام قوموں میں جو صاحب عظمت و اقتدار تھیں تابع ہوگئیں - یہ ایک ایسی تاریخی واقعہ ہے جس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا - اس اہم حادثہ اور اس عظیم الشان انقلاب کا کیا باعث جس کی نظیر نوع انسان کی تاریخ میں نہیں مل سکتی - تاہم جاہلوں کی طرح صرف اس قدر کہکر چھوٹ جائیں - کہ یہ واقعہ محض اتفاقی ہے اور ہم کو عقلاء کی طرح یہ سمجھنا چاہیئے - کہ واقعات اصول اور قواعد پر مبنی ہے - اور اگر امر دوم عقلاء کے نزدیک قابل بحث ہے - تو وہ اصول اور قواعد کیا ہیں؟ کیا اب بھی ان اصول و قواعد میں قوموں کے زندہ کرنے اور ہمتوں کو ابھارنے اور اولوالعزمیوں کو اکسانے کی صلاحیت باقی ہے - جو یوروپین تمدن کی بنیاد کن اصول و قواعد پر ہے اور کیا وہ اسلامی اصول کے موافق ہیں یا مخالف؟ اور کیا مسلمانوں کی فوری ترقی سے اس بات پر استدلال کیا جا سکتا ہے - کہ مسلمانوں کا تمدن یوروپین تمدن سے افضل ہے؟ کیونکہ اہل یورپ ایک طویل جہاد اور سخت خونریزی کے بعد جس کا سلسلہ صدیوں اور قرنوں تک جاری رہا - اپنی موجودہ حالت پر پہنچے ہیں - یہ تمام مباحث اس قدر اہم اور عظیم الشان ہیں - جن میں سے ہر ایک کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے - مگر ہم نہایت اختصار کیساتھ ان کی طرف صرف ایک اجمالی اشارہ کرنے پر اکتفا کرتے ہیں -

ہم گذشتہ فصل میں ثابت کر چکے ہیں - کہ خداوند تعالی نے مادی اور روحانی ترقی کے لئے ایک ہی شاہراہ بنایا ہے - اور وہ یہ ہے - کہ کائنات آفاق و انفس پر صحت کیساتھ نظر کی جائے - لوگ اس شاہراہ سے صرف اس لئے برگشتہ ہوگئے ہیں - کہ انہوں نے اپنی خواہشوں اور اپنے خیالات کی جو علم کے منافی ہیں - اطاعت کی خدا نے فرمایا ہے "بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم" اور دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ جو قوم کسی ایک قسم کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے اس شاہراہ پر چلتی ہے وہ دوسری قسم کی سعادت بھی بلا طلب حاصل کر لیتی ہے کیونکہ نتیجہ کے لحاظ سے ان دونوں میں باہم ارتباط ہے - ہم نے بیان کیا ہے - کہ صحابہ کرام کا دنیوی سعادت حاصل کرنا حالانکہ ان کے نصب العین صرف روحانی سعادت تھی - اور موجودہ متمدن قوموں کا روحانی سعادت کے قریب پہونچ جانا حالانکہ وہ صرف مادی سعادت حاصل کرنے کے لئے الحاد کا نام لیکر اٹھے تھے - بالکل بدیہی واقعات ہیں - جن سے ہم کو اس فطری طریقہ کا انکشاف ہوا ہے - جو تمام انسانی قوتوں کو جامع ہے اور جس کی نسبت خداوند تعالی نے اس آیۃ میں اشارہ کیا ہے -

"وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ"

اور اس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے - کہ یہی ہمارا سیدھا راستہ ہے - تو اسی کو چلے جاؤ اور دوسرے رستوں پر نہ پڑ لینا -

"قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی"

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو - میرا طریق تو یہ ہے کہ سب کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو لوگ میرے پیرو ہیں -

حالانکہ کثرت کے ساتھ قرآن مجید میں دنیا کی ترغیب دیگئی ہے - مگر کسی مقام پر یہ نہیں کہا کہ ان دونوں طریقوں کا اتباع کرو - جو مادی اور روحانی سعادت تک پہونچانے والے ہیں بلکہ ان دونوں کو جمع کر کے فرمایا ہے -

"من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والآخرۃ"

جس کو اپنے اعمال کا بدلا دنیا میں درکار ہو تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کے اجر موجود ہیں -

"فآتاھم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الآخرۃ"

تو اللہ نے ان کو دنیا میں بدلا دیا اور آخرت میں بھی اچھا بدلا دیا -

یعنی جب وہ اس فطری طریقہ پر جو "انا ھدیناہ السبیل" سے تعبیر کیا گیا ہے چلے - تو ان کو دنیوی اور آخرت کی دونوں قسم کی سعادت حاصل ہوتی -

ہم علمی تحلیل سے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں - کہ یوروپ نے مادیات میں صرف اس وقت ترقی کی ہے - جبکہ مادی

ahmadimuslim.de

حادثات نے اس کو رہنمائی کی۔ اور اس طریقہ پر چلنے کیلئے مجبور کیا۔ وہ علم کے نام سے اس طریقہ پر چلا حالانکہ سعادت حاصل کرنے کا صرف وہی ایک طریقہ ہے۔ اب زمانہ کے حادثات اس کو مجبور کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے روحانی نقص کی تکمیل کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریگا۔ تو وہ اس کو پیس ڈالیں گے۔ جیسا کہ دیگر اقوام کو مٹا چکے ہیں۔ "واللہ عزیز ذو الانتقام"۔

(۲) ہم اس طریقہ پر غور کرتے ہیں۔ جو یورپ نے مادی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کیا تھا۔ تاکہ لوگوں کو ثابت ہو جاوے کہ وہ اس طریقہ کا مقدمہ ہے جس کی طرف قرآن مجید نے تیرہ صدیاں پیشتر ہم کو رہنمائی کی ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے یورپین تمدن کی بنیاد ایسے اصول و ارکان پر رکھی گئی ہے جن میں سے کوئی رکن ایسا نہیں ہے۔ جو قرآن مجید نے صراحت کیساتھ موجود نہ ہو۔ ہم ان اہم اصول کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کے مقابلہ میں قرآن مجید کی ایک آیت لکھتے ہیں۔ اس سے ہمارے دو مدعے متحقق ثابت ہونگے۔ اول یہ کہ مسلمانوں کا تمدن محض اتفاقی نہ تھا۔ بلکہ اس کی بنیاد ایسے اصول اور قواعد پر تھی۔ جو انسان کی طبیعت اور قوانین قدرت کیساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ اس نے اعلیٰ اصول کے قرار دینے میں یورپ سے دس صدیوں کی پیشقدمی کی ہے۔ دوم یہ کہ تمام لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ مسلمانوں کو تمام انسانی امور میں کسی دوسرے کی تقلید کی مطلق ضرورت نہیں۔ سوا اس صناعت کے۔ جو عالم کی میراث ہے۔ اور ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ ہم نے اس کو غیر قوموں سے لیکر اہل مغرب کے حوالہ کیا ہے۔ اور اس بحث سے ناظرین کو بطور نتیجہ کے یہ بات معلوم ہوگی کہ یورپ کبھی نہ کبھی دن اپنے تمدن کی تکمیل کی غرض سے ہماری کتاب کی تقلید پر مجبور ہوگا۔

یورپین تمدن کے اہم اصول جیساکہ ان کے علوم سے ثابت ہیں اور ان کے علماء اقرار کرتے ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) انسان تمام زمینی کائنات میں اشرف اور افضل ہے۔ خدا نے فرمایا "[1] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم"

(۲) انسان دنیا میں اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ طبیعت سے خدمت لے اور اس کی اصلاح کرے اور اس سے فائدہ اٹھاوے خدا نے فرمایا ہے۔ "[2] وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ"

(۳) انسان چونکہ تمام کائنات میں اشرف ہے۔ اس لئے اس کو واجب ہے۔ کہ وہ صرف اچھی چیزوں کو لے خدا نے فرمایا ہے "واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین" "[3] قل لا یستوی الخبیث والطیب"

(۴) انسانی کمال بغیر علم کے پورا نہیں ہو سکتا خدا نے فرمایا ہے "قل ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون" "ہل یستوی الاعمی والبصیر"

(۵) انسان کو مناسب نہیں ہے کہ وہ اوہام کی پیروی کرے اور بغیر شواہد اور براہین کے کسی کی تصدیق کرے خدا نے فرمایا ہے "وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن وان ہم الا یخرصون" "[4] ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا"

(۶) عالم میں قوانین فطرت نافذ ہیں اور کائنات کی چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ ارتباط رکھتی ہیں۔ انسان جسقدر ان کو پہچانتا ہے ان کے مطابق کوشش کرتا ہے۔ اسی قدر ترقی کرتا ہے۔ خدا نے فرمایا ہے "[5] ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا" "[6] انا کل شیء خلقناہ بقدر"

[1] ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت میں پیدا کیا۔

[2] اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اسی نے اپنے کرم سے ان سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔

[3] اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ گندی چیزیں حرام اور حلال چیزیں درجہ میں برابر نہیں ہو سکتیں۔

[4] جس بات کا تجھ کو علم یقینی نہیں۔ اس کے پیچھے نہ ہو لیا کر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے قیامت کے دن پوچھ گچھ ہونی ہے۔

[5] اے پیغمبر تم خدا کے قاعدہ کو ہرگز بدلا ہوا نہ پاؤ گے۔

[6] ہم نے تمام چیزوں کو ایک اندازہ کیساتھ پیدا کیا ہے۔

ahmadimuslim.de

(۷) مشورہ جس سے وہ تمام آزادیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو انسان کے لئے ضروری ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے۔ " وامرھم شوری بینھم " " وشاورھم فی الامر "۔

(۸) تمدن کی عمارت کے باقی رہنے کے لئے مشارب کا اختلاف ایک ضروری چیز ہے خدا نے فرمایا " ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذٰلک خلقھم "

(۹) مذہبی کینہ کا ابطال۔ خدا نے فرمایا ہے۔ " لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین "

(۱۰) اعتدال ہر قسم کی فلاح کی بنیاد ہے۔ خدا نے فرمایا ہے " ان اللہ لا یحب المعتدین "

(۱۱) استقلال میں ثابت قدمی کامیابی کا راز ہے۔ خدا نے فرمایا ہے " واصبروا واصبروا الا باللہ " " ان اللہ مع الصابرین "

(۱۲) عدالت کاملہ خدا نے فرمایا ہے۔ " واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ " " اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ "

(۱۳) مساوات۔ خدا نے فرمایا ہے " یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا "

(۱۴) اخوت " خدا نے فرمایا ہے۔ انما المؤمنون اخوۃ "

(۱۵) بغیر فضائل کے کسی کو امتیاز حاصل نہیں ہو سکتا خدا نے فرمایا ہے۔ " ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم "

(۱۶) سیاحت اور قوموں کے عروج و زوال کے اصول سے واقفیت " خدا نے فرمایا ہے۔ " قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبل "

(۱۷) علم ایک محدود چیز ہے اور انسان کو اس کا ایک تھوڑا سا حصہ دیا گیا ہے خدا نے فرمایا ہے " وما اوتیتم من العلم الا قلیلا " " وقل رب زدنی علما "

یہ اصول جو ہم نے بیان کئے ہیں موجودہ تمدن کے اہم اصول ہیں۔ آپ نے معلوم کیا ہوگا۔ کہ ان میں کوئی اصول ایسا نہیں ہے جو صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں بیان نہ ہو چکا ہو۔ ان لوگوں کی حالت پر سخت تعجب ہے جو سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کے ساتھ معاوضہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ وہ کیونکر اوس کی طرف کھچے چلے آتے۔ لیکن سخت تکلیفیں اٹھا کر اور سخت مصائب جھیل کر وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہوئے۔ مگر آپ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تمدن روحانی حیثیت سے ابتک بہت کچھ ناقص ہے مثلاً استحضار ارواح کی نسبت جو شور و شغب یورپ میں پھیلا ہوا ہے اور ہزاروں علماء ان عجیب و غریب مذاہب میں داخل ہو رہے۔ اور صحیح کتابیں اس کے ثبوت میں تالیف کر رہے ہیں۔ ایک ایسی تحریک ہے۔ جو اہل یورپ کو اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور کرے گی۔ جس کا وہ اس وقت تک انکار کر رہے ہیں۔ ہماری قوم کے جو لوگ سیاحت یا کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ سے ان کے حالات سے واقف ہو گئے ہیں۔ انکو معلوم ہے کہ وہاں۔ دو سو سوسائٹیاں ایسی ہیں جنکو سوائے اثبات روح و معاد کے کوئی کام نہیں ہے۔ وہ استحضار ارواح اور ان کے ساتھ مکالمہ کے متعلق علماء کی تحقیقیں نقل کرتے ہیں۔ ہم ایک فہرست میں زمانہ حال کے سینکڑوں علماء کے نام لکھ چکے ہیں۔ جو اس روحانی مذہب کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور جو ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جو گروہ اس تحریک کا بانی ہے وہ کم عقل اور کم علم نہیں ہے۔ بلکہ اس گروہ میں یورپ کے بڑے بڑے زبردست عالم اور علوم طبعی کے متقدین شریک ہیں۔

یہ تحریک بقول خود اہل یورپ کے اقوال کے مطابق انیسویں صدی کی سب سے بڑی تحریک ہے۔ اہل مصر کے علم میں ابتک نہیں پہونچی۔ اس تحریک سے صرف یہی غرض ہے۔ کہ وہ عقائد ثابت کئے جاویں۔ جنکو خدا نے انسانی نفوس میں فطری طور پر رکھا ہے۔ اور وہ خدا کا اعتقاد اور روح کے وجود اور اس کے خلود کا اعتقاد ہے اگر یورپین تمدن میں یہ کمی پوری ہو جاویگی تو اس کے اصول اپنی انتہا میں ہمارے تمدن کے مقابل ہو جاوینگے۔ اور ان اصولان مجیدان دونوں کے درمیان امن اور سلامتی کا قاعدہ اور جسمانی اور روحانی مطالب میں

ahmadimuslim.de

اعتدال قائم رکھنے کی وجہ سے تمام متمدن اور شائستہ قوموں کا دستور العمل اور عقل اور احساسات کے درمیان موافقت پیدا کرنے والا اور جسمیت اور انسان کے درمیان آخرت کی بنیاد ڈالنے اور مادی اور روحانی ترقی کے طریقہ کو ایک کرنے والا ہوگا۔ ولتعلمن نبأہ بعد حین ۔

(علیگڑھ گزٹ)

# اربعین پر ریمارک

نامہ نگار اپنی رائے کے ذمہ دار ہیں ۔

ان دونوں فتووں سے باتیں کچھ ایسی سستی ہیں کہ گو اجرین کبھی اتنی غم ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ ہمارے علماء میں یہ قوت تو رہی نہیں۔ کہ کافروں کو مسلمان بنائیں۔ اس کے برعکس یہ ہونے لگا کہ مسلمانوں کو کافر بنانے لگے ہیں۔ مسلمان بھی کون جو اسلام کے سینہ سپر ہیں۔ ان ہی میں سے پنجاب کے ایک اجڑے دیار کے رہنے والے مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں۔ جن پر اندنوں بعض علماء نے محض دلی کدورت سے جو کسی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے ایک فتوے شائع کیا ہے۔ جس پر آریہ سماجین آج کل بڑی بغلیں بجا رہی ہیں۔ اس فتوے کی صحت یا غلطی سے مجھے سروکار نہیں۔ کیونکہ اس کا جواب مولوی صاحب کی طرف سے عنقریب نکلنے والا ہے۔ بالکل تیار ہے۔ صرف اتنی دیر ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس معاملہ کو طول دینا نہیں چاہتے۔ اور خانہ جنگی کو مٹانے کی غرض سے یکم جولائی کو ایک اشتہار دیا تھا کہ میرے مخاطب اپنے مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی بانی فتوی کسی عالم کو منصف منظور کرلیں۔ میرا جواب سنکر جو فیصلہ کریگا منظور کرونگا۔ اس کا جواب آج تک نہیں آیا۔

ہمارے خیال میں کیا کل اہل الرائے کے خیال میں بھی عین انصاف ہے۔ مگر تعجب ہے کہ فریق ثانی نے آج تک اس کو کیوں قبول نہیں کیا۔ خیر مجھے اس سے کچھ مطلب نہیں۔ نہیں کیا تو دنیا خود دیکھ لیگی کہ فریقین کی نیت کیا ہے۔ میں فتوے کے مفتیوں کی ذرہ کیفیت بتلانا چاہتا ہوں۔ میں اپنی ضرورت کے لئے میرٹھ ہوتا ہوا دہلی گیا۔ میرٹھ میں ایک فاضل اہلحدیث سے نیاز حاصل تھا۔ جو کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی متکفرین میں داخل ہیں۔ اون سے مولانا صاحب کے کفرنامہ کی گفتگو کی جواب معقول تو کیا دیتے لگے بیہودہ الفاظ بکنے جن کا لکھنا محض فضول ہے میں نے اونکو قابل خطاب نہ سمجھ کر خاموشی کو بہتر جانا ایک بات اونکی دیانت داری کی نقل کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ مولانا آپ نے جس پر کفر کا فتوے دیا ہے۔ اس کی کوئی کتاب بھی دیکھی ہے یا فتوے پر یوں ہی دستخط کر دئیے تو آپ کس صفائی سے بولے کہ کوئی نہیں ناظرین اس دیانت داری پر تحسین کیجئے۔ دوسرا غضب یہ کہ فتوی پر طفل مکتب کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے دستخط کرادئے۔ بعض ان میں بلوغ المرام پڑھتے ہیں۔ اور بعض مشکوۃ اور نحو میر اور بعض میزان یہ لیاقت اور بنے مفتی (میرٹھ کی کوئی نہ کام ہوا) میرے بھائی کے جو کہ میزان منشعب پڑھتا تھا دستخط کفرنامہ پر کرا لئے گئے۔ میں ان سے ناراض ہوا اور فاضل پنجابی کو بھی معقول کیا اور اون سے صاف کہدیا کہ اگر تمنے اسکا نام درج کرا دیا۔ تو یاد رکھنا کہ عام طور پر مشتہر کرونگا۔ غالباً اسی خوف سے کفرنامہ میں اسکا نام معلوم نہیں ہوتا اور ایسے نام کفرنامہ میں موجود ہیں۔ اگر مکفرین نے اپنی اس حرکت ناشائستہ سے توبہ کی تو میں انشاء اللہ کسی خاص وقت پر وہ کل نام شائع کرونگا فاضل پنجابی نے مجھکو کفرنامہ بھی دکھایا اور ہدایت کی تھی کہ تم کسی سے ذکر نہ کرنا مولانا عبدالجبار صاحب نے سخت منع کردیا ہے۔ واہ رے دیانت داری اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی قسم کا فریب کیا گیا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب اس سے بیخبر ہیں۔ اور کفرنامہ میں یہ لکھنا کہ میں نے بار بار اطلاع کی محض بہتان اور افترا ہیں۔ خیر یہ وہ جانیں اور فاضل پنجابی ہم کو کیا غرض وہاں سے میں دہلی گیا۔ تو ایک مولوی نابینا سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو بہت کچھ سنایا اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ بھی کورے ہیں۔ آپ نے بھی مولانا صاحب کی کوئی تصنیف نہیں سنی۔ نہ دیکھی دیکھتے کیا وہ تو نابینے ہیں۔ مگر انہوں نے جو مولانا صاحب پر زبان صاف کی تو شکایت نہیں۔ وہ حضرت بڑے فاضل ہیں۔ امام اعظم صاحب کو اپنے شاگرد کے برابر تصور نہیں کرتے۔ اور دن میں پچاس مرتبہ توہین کرتے ہیں ان حضرت نے بھی کفرنامہ کے ذکر کو

پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی۔ ناظرین اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا دل خود فتوی کی تکذیب کر رہا تھا۔ مگر جب نفسانیت نمائد غالب آگئی تو شائع کر دیا گیا۔ فاضل پنجابی کی لیاقت ملاحظہ ہو۔ آپ ایک مرتبہ فرمانے لگے کیا مرغی انڈا ابھی دیتا ہے؟ واہ صاحب آپ اور مولانا ثناء اللہ صاحب پر کفر کا فتوے۔ این خیال است و محال است جنون۔

ہمارے خیال میں یہ فتوے کفر کسی عناد اور نفسانی غرض سے دیا گیا ہے۔ کیونکہ نہایت مکر و زور سے کام لیا ہے۔ ورنہ اس کو پوشیدہ رکھنے کی کیا ضرورت تھی اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور مکفرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے واسطے اسلام پر رحم کرو اسلام روز بروز تنزل پذیر ہے اور یہ سب کچھ آپس کے فساد اور ان فتووں نے کیا۔ مگر آپ لوگ اب بھی باز نہیں آتے کیا خدا کو منظور کہانا نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ بجائے ان جھگڑوں کے مرزا قادیانی کی ایک ایک کتاب لیکچر تردید لکھ دیتے۔ تو کیوں اسکی جرأت بڑھتی۔ اگر ہر شہر کا عالم آریوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کر سکتا۔ تو کیوں وہ اتنی ترقی کرتے مگر کرے کون۔ انکو تو اسی سے فرصت نہیں کہ فلان مسلمان بھائی کافر ہے فلان کافر ہے۔

راقم محمد نعمت اللہ خان از شاہجہان پور محلہ تاجوخیل نمبر ۵۷

## مرزا قادیانی کا لیکچر

۳ ستمبر کو لاہور میں مرزا صاحب کا لیکچر پڑھا گیا جس کا کئی مہینوں سے شور و غوغا تھا۔ لیکچر کا عنوان تھا۔ "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" اس لیکچر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں لیکچرار نے عیسائی مذہب اور آریہ مت کی تحقیق کی کہ ان مذاہب میں کسی طالب حق کو تسلی نہیں ہو سکتی۔ عیسائیوں میں تو یہ عیب ہے۔ کہ وہ گناہوں کا علاج کفارہ بتلاتے ہیں۔ جو بجائے خود گناہ ہے۔ آریوں میں یہ خرابی ہے۔ کہ وہ بیدوں کے

تمام دنیا کو مکالمہ الٰہیہ کی نعمت سے محروم جانتے ہیں۔ نیز اس میں ایک مسئلہ اخلاقی نیوگ بھی ہے۔ یعنی نیوگ۔ دوسرے حصے میں لیکچرار نے اپنے دعوے کا ثبوت دیا۔ کہ میں مسیح موعود کیوں ہوں۔ باقی دلائل تو جو ہیں وہ عام طور پر سب کو معلوم ہیں۔ مگر ایک دلیل نئی بھی ہے۔ کہ قرآن مجید میں جو آیت ہے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا اس کا مطلب ہے کہ جب دنیا کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرینگے تو مسیح موعود آئیگا۔ چونکہ اس وقت دنیا بھر کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں مسیح موعود ہوں یہ ہے خلاصہ مسیحائی لیکچر کا جو ۴۵ صفحوں پر چھپ کر تقسیماً تقسیم ہوا اس دلیل بازی سے بچوں کو بھی ہنسی آتی ہے۔ کہ یہ دلیل بعینہ اس شہور دلیل کی طرح جو کسی آپ جیسے فلاسفر نے بیان کی ہوئی ہے۔ کہ زمین اس لئے گول ہے کہ چاول سفید ہیں۔ چلو چھٹی ہوئی۔ ۳ کو لیکچر دیکر ۴ کو گورداسپور پہونچے ۵ کو دو گواہ استغاثہ کے مکرر جرح کے لئے طلب تھے باقی ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ کو ملزم صفائی گذرنے ہیں پھر ایند حکم سنایا جائیگا۔ غالباً اکتوبر کے وسط میں فیصلہ ہو گا۔ کیا ہو گا؟ العلم عند اللہ۔

## غزل در منقبت چہار یار کبار علیہم الرضوان الغفار

طبعزاد منشی عبدالرؤف صاحب بسمل (برار)

انصار دین احمد مختار چار یار — اسلامیوں کے قافلہ سالار چار یار
سبزان گلشن دین محمدی — مقبول نزد ایزد غفار چار یار
تائید حق میں جان سے اپنی نہ کی دریغ — حامی دین و قاتل کفار چار یار
باہم رحیم اور ہیں کفار پر شدید — ممدوح حضرت داور دادار چار یار
اول انہیں میں ہادی صدیق اکبر است — عمرؓ و عثمانؓ و حیدر کرار چار یار
ہیں وہ عماد اربعہ ایوان دین کے — دین محمدی کے ہیں معمار چار یار
قیصر کا ٹوٹا نشہ او سلاطین روم و شام — فاتح مصر و فارس و تاتار چار یار
دنیا میں ان سے پھیلا ہے دین محمدی — دین حنیف کے ہیں ہادی یار چار یار
انجام کے شفیق و اوائل کو خیر خواہ — بکجائے بیکسان عطا بار چار یار

ahmadimuslim.de

اونکا عدو جنگ و ہم کا ہیں و قو و بیتر
ذکر خدا اور ذکر رسول خدا کیساتھ
قائم کیا زمانہ میں اسلام کا علم
قبر از دوف دل میں جو ہم کا غم نہ کھا

ہیں دوستدار خالق جبار چار یار
اُترے ہیں یاد مجھکو سر بار چار یار
اسلام کے ہیں پیشوا بیشک علمدار چار یار
شافع ترے رسول ہیں زنہار چار یار
بشاد

تمام شد

## معلومات عامہ

گزشتہ سے پیوستہ

تاج محل آگرہ کی تیاری میں بیس ہزار کاریگر بیس برس تک مصروف رہے۔ اس کی طیاری میں بہت اہتمام سے کام لیا گیا تھا۔ اسی وجہ سے باوجود گذرنے زمانہ مدید کے ابھی تک یہ عمارت کہنہ نہیں ہوئی ہے۔ اس میں ۷۰ سو عقیق دو سو چالیس من فیروزہ ۴۰ سو چالیس من الماس اور سو من مرجان اور دو سو من یشب اور سنگ سلیمانی اور ۵۰ من دو دو سیاہ پتھر لگائے گئے ہیں۔

اس میں قیمتی جواہر کی تعمیر کے لئے دس ہزار دو آنگیکار افسر مقرر تھے جن میں ایک ایک شخص کا مشاہرہ ہزار ہزار روپیہ سے کم نہ تھا۔ اور اوس کی تعمیر کے لئے کاریگر بھی منتخب روزگار تھے۔

دنیا بھر کی موجودہ دار السلطنتوں میں پہلی دار السلطنت اصفہان اور سب سے پہلی مملکت ایران ہے۔ جہاں کہ اس وقت شاہ کیکلاہ مظفر الدین قاچار حکومت کرتے ہیں۔

لنڈن میں بورڈنگ اسکول میں ہر ایک لڑکے کی تعلیم کے لئے ۲۰۰ پونڈ سالانہ خرچ کئے جاتے ہیں۔

دنیا میں سب سے تیز بہنے والی دریا ستلج فی الپنجاب ہے۔ اس کا اخراج ۱۲ ہزار فٹ ایکسو بیس میل تک ہے۔

دنیا کے سارے جنگلوں میں تقریباً روزانہ تین ملین ٹن لکڑی قیمتی ۸ لاکھ پونڈ کے کاٹے جاتے ہیں۔

لنڈن میں بوقت ضرورت ۲۰ خاص ہوٹلوں میں ۱۲ ہزار چار مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہے۔

بینک انگلینڈ ہر ہفتہ ۳۰ لاکھ پچاس ہزار نوٹ برباد کرتی ہے اور بجائے اوس کے مطبوعہ جدید نوٹیں قائم کرتی ہے۔

جرمن کے مشہور انجینیئر ہر دس سال میں ایک گولڈ میڈل قیمتی سو پونڈ کا بہ وزن کسی واقعہ مفیدہ کے پاتے ہیں۔

ملک المعظم کنگ ایڈ ایمپر ایڈورڈ سونمفتم کے پاس روزانہ تین ہزار اخبار اور ایک ہزار خطوط پہونچتے ہیں۔

ساری دنیا میں سو پونڈ کاغذ میں چھ پونڈ کاغذ صرف کتابوں میں صرف کئے جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

رقمہ ابو الکلام سید محمد فرخ سید احسن مانوی بہاری۔

## عبد اللہ چکڑالوی کی بے سروپا باتیں

مرقومہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب اعظم گڑھی از کلکتہ

چکڑالوی صاحب نے اس امر کا بیڑہ اوٹھایا ہے۔ کہ جہانتک ہوسکے دینی امور میں کافہ اہل اسلام کا خلاف کیا جاوے اور جسطرح اہل یورپ نے دنیاوی امور میں کل جدیدلذیذ کو دستور العمل قرار دیا۔ اسی طرح خود بدولت دینی و اسلامی امور میں بھی جدت اختیار کریں۔ حدیث کا انکار تو نئی بات نہیں کیونکہ نئی روشنی والے اس انکار میں سبقت لیگئے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی نسبت آپنے نرالی اور انوکھی بات کہی وہ یہ ہے۔ کہ قرآن کو صحابہ کرام نے مجتمع اور مرتب نہیں فرمایا بلکہ آنحضرت صلعم کے زمان سعادت نشان میں جمع ہوچکا تھا اور جس ترتیب اور ہیئت کیساتھ قرآن مجید تمام دنیا میں موجود اور مشہور و معروف ہے۔ اوسی ترتیب و تالیف کیساتھ حضرت جبرائیل کے ذریعہ سے آنحضرت پر نازل ہوا جیسا کہ رسالہ اشاعۃ القرآن مطبوعہ نولکشور پریس لاہور کے صفحہ ۲ میں مذکور ہے حاصل اسکا یہ ہوا کہ قرآن مجید کو بتدریج حق تعالی نے اسطرح پر نازل فرمایا کہ اول سورہ فاتحہ نازل فرمائی پھر سورہ بقر

ahmadimuslim.de

چکڑالوی صاحب نے بات تو خوب نکالی لیکن یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ حق تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں ارشاد فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الخ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اس وقت دین کے تمام احکام مکمل اور کافی طور پر بیان ہو چکے تھے یا نہیں۔ اگر ہو چکے تھے۔ تو اس کے بعد چوبیس پاروں میں جس قدر احکام مہمات بیان کئے گئے وہ بالکل لغو و فضول قرار دئے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث کی نسبت چکڑالوی کا خیال ہے۔ معاذ اللہ کیونکہ جب چکڑالوی نے حدیث کو اس وجہ سے لغو قرار دیا کہ قرآن مجید میں سب مسائل و احکام مفصل طور پر مذکور ہیں۔ تو قرآن کے ۲۴ پاروں کو بھی لغو قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ آیہ اکملت لکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سورہ مائدہ تک تمام احکام پورے طور پر بیان کئے گئے اور اگر نزول آیہ مذکورہ کے وقت تمام احکام دینی معرض بیان میں لائے گئے تھے۔ تو چکڑالوی کا یہ کہنا کہ قرآن مجید ترتیب موجودہ کیساتھ آنحضرت صلعم پر نازل ہوا ہے بالکل غلط ہو جائیگا اور صفحہ ۳۷ پر آپ نے آیہ کریمہ وقالوا اساطیر الاولین اکتتبہا نقل کی ہے اور ترجمہ اس طرح کیا اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن پہلے لوگوں کے قصے ہیں جنکو یہ محمد لکھوا لیتا ہے۔ اب اگر سوال کیا جائے کہ اکتتاب کے معنے لکھوا لینا کہاں سے اخذ کئے گئے تو غالباً حواس باختہ ہو جاوینگے پھر ترجمہ کے بعد لکھا ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کفار عرب بھی یہ جانتے تھے۔ کہ محمد کے پاس قرآن لکھا ہوا ہے یہاں پر چکڑالوی بہادر نے اپنے مدعا پر کافروں کے قول سے خوب استدلال کیا ہے۔ یہ خیال نہ کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اوس وقت تمام قرآن نازل ہو چکا تھا۔ اور لکھا گیا تھا یا نہیں اگر تمام قرآن نازل ہو کر لکھا گیا تھا۔ تو اس پر آیت کے بعد بارہ پارے معاذ اللہ لغو اور قرآن سے خارج قرار دئے جائینگے۔ اور اگر تمام قرآن نہیں لکھا گیا تھا۔ تو چکڑالوی کا استدلال غلط ہوگا۔ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کافر لوگ محمد پر افترا کرتے ہیں۔ اور قرآن کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے بلکہ یوں کہتے ہیں۔ کہ محمد نے پہلی کہانیاں لکھوا لی ہیں۔ اگر کافر لوگ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ قرآن محمد کے پاس لکھا ہوا ہے تو وہ لوگ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ آنحضرت خود لکھتے ہیں۔ اور لکھنا جانتے ہیں۔ اور وہ لوگ یہ بھی کہتے تھے۔ کہ محمد صاحب کسی آدمی سے قرآن حاصل کرتے ہیں جیسا کہ سورہ نحل میں فرمایا ولقد نعلم انھم یقولون انما یعلمہ بشر چکڑالوی نے اسی خیال سے یہ خلاف کی کہ اکتتاب کا معنی لکھوا لیا لکھا اور جو معنے واقعی ہیں یعنی لکھا اوسکو ہضم کیا سو بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش۔

من انداز قدت را مے شناسم

باقی آئندہ

# فتوے

**تعاقب** کے مرقومہ مولوی عبدالحمید صاحب از سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

**نمبر ۱** آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ قبور کی زیارت بہ نیت ثواب ہے خواہ کہیں ہوں کوئی قید مسافت کی اس میں نہیں الخ جناب کے تمام جواب کا ماحصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبور کی زیارت مطلقاً سنت ہے خواہ کتنی مسافت پر واقع ہوں اور زیارت قبور کے لئے سفر طے کرنا جائز ہے بلکہ سنت ہے مگر جو لوگ وہاں افعال شرکیہ کے مرتکب ہوں انکو حرام ہیں ناجائز ہے فقط تو آپ خاکسار کا مدعا یہ ہے کہ زیارت قبور کے لئے مطلقاً سفر طے کرنا منہی عنہ ہے خواہ کوئی بہ نیت ثواب سفر کرے یا بہ نیت طلب حوائج اور جمہور سلف صالحین و علماء محققین کا بھی یہی مذہب ہے۔ اڈیٹر مراد یہ تھی کہ بعض جگہ قبرستان میل میل دو دو میل بلکہ اس سے بھی زیادہ مسافت پر ہوتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو بھی جائز ہے۔ کہ اتنی دور کے قبرستان پر جا کر زیارت قبور بہ نیت سنت کر آویں یہ نہیں مراد تھی کہ امرتسر والے باوجودیکہ یہاں بہت سے قبرستان ہیں۔ لاہور کی قبروں کی زیارت کرنے جاویں۔ اور لاہور دہلی کی حالانکہ جو مقصود زیارت قبور سے ہے وہ یہاں بھی حاصل ہے۔

**نمبر ۲** اہلحدیث ۲۹ جمادی الاول میں سوال نمبر ۷ کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بے شک بیٹی کا باپ اپنی بیٹی کے نکاح پر روپیہ لے سکتا ہے اور یہ جائز ہے۔ الخ خادم کی گذارش یہ ہے۔ کہ تمام فقہا اس قسم کے روپیہ لینے کی ممانعت پر متفق ہیں اور

ahmadimuslim.de

بیٹی کے نکاح پر روپیہ لینے کو آزاد کے فروخت کرنے کے مشابہ تحریر
کرتے ہیں۔ جناب کے پاس اس کے جواز کی کونسی دلیل ہے اور حدیث
ان احق ما اکرم ... استدلال صحیح نہیں کیونکہ فی زمانا جہلا یعنی
لڑکی کے والدین جبرًا اپنا اکرام کراتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کا اکرام والد
کے ذمہ ضروری نہیں اور نیز نکاح سے پہلے بنا بریں قرضہ وغیرہ سے صلح
وصول کرتے ہیں جو بعینہٖ بیع حر کے مشابہ اور بیٹی کا مول کھانا کیسی ... ہے
... وغیرہ کی مشابہت تو خود نکاح میں ایجاب قبول موجود ہے
اور اگر غور کریں تو اس میں شک ہی کیا ہے کہ نکاح بھی بیع ہے مگر
نہ بیع ذات ... بضع کی آپ نے فقہا کا ذکر کیا ہے۔ مگر فقہا
اوس استدلال کو نہیں دیکھا جو دس درم مہر کے لزوم پر کیا کرتے ہیں۔
کہ چونکہ ہاتھ بھی دس درم ... بقول ان کے قطع ہوتا ہے۔ جو ایک
عضو ہے۔ اس لئے عوض بضع بھی دس درم چاہیئے فافہم ولا تعجل

سوال نمبر۱ بیعت مروجہ فی زمانہ یا بیعت سلسلہ شرعاً کیا ہے
فرض سنت یا واجب یا مستحب۔

نمبر۲ اگر ناواقف اس بیعت میں داخل ہو گیا ہو اور مرشد پر بوجہ
بداعتقادی ہو جاوے تو اس کی بداعتقادی کی سزا و جزا اس شخص کو
دنیا یا آخرت میں کچھ ملے یا نہیں۔

نمبر۳ ایسی بیعت میں بیعت کنندگان طالب و مطلوب کے حقوق باہم دیگر
شرعاً کیا ہیں۔

نمبر۴ جناب دوازدہ امام و ہر چہار مجتہد کس کس کی بیعت ہوئی اور نیز
اسماء چند اشخاص جو ان حضرات کے بیعت ہوئے اگر کہیں سے ثابت ہو
تو تحریر فرما دیں۔

نمبر۵ آیت کریمہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ
فوق ایدیھم کی نسبت اس بیعت مروجہ کو کسی طرح ہو سکتی ہے۔ یا نہیں

جواب نمبر۱ بیعت دو قسم پر ہے۔ ایک تو پیری مریدی کی بیعت کہ
ایک شخص ایک خاندان کا مرید ہے۔ تو اس کا بیٹا بھی اسی خاندان سے
نسبت رکھتا ہے۔ ایسا نہ کرے تو گنہگار سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بے پیرا بھی
کہلاتا ہے یہ تو فضول محض ہے۔ دوم بیعت یہ ہے کہ کسی نیک بخت
متبع سنت کے ہاتھ پر اقرار کرے۔ کہ میں آئندہ کو احکام شرعیہ
کا پابند رہونگا اس قسم کی بیعت میں بھی گو علماء اہلحدیث کا اختلاف ہے
مگر راقم خاکسار کے نزدیک مستحب ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے صحابہ کرام سے ایسی بیعت لی ہے۔ گو بعد زمانہ رسالت آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اس بیعت کا رواج نہ ہوا ہو مگر جو فعل رسالت سے ثابت ہو
اوس کے سنت یا مستحب ہونے کے لئے کسی زمانہ کا عملدرآمد ضروری نہیں

نمبر۲ اگر بداعتقادی کسی شرعی وجہ سے ہے یعنی پیر کسی گناہ کا مرتکب
ہوا ہے تو اس صورت میں گناہ نہیں اور اگر بلاوجہ ہے تو مسلمان خصوصاً
پیشوا سے بدگمان ہونا سخت گناہ ہے۔

نمبر۳ ایسی بیعت میں وہی حقوق ہیں۔ جو ایک محسن کے ہوتے ہیں
کہ اوس کا ادب کیا جائے مگر ناجائز اور خلاف شرع امور میں
کسی بات کا لحاظ نہیں حدیث شریف میں ہے کہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق

نمبر۴ اس کا مجھے مفصل علم نہیں اپنے بزرگوں کے سنتے امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام جعفر صادق سے سنتے۔

نمبر۵ آیت موصوفہ بالخصوص تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
حق میں ہے اس کو اگر کوئی تعلق ہے تو اسیقدر ہے کہ نفس فعل
مسنون ثابت ہے اس سے زائد کیا۔

سوال نمبر۱ بہ نیت شوکت اسلام مسجد کو سفیدی کرنا اور
رنگ وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں سعد الدین از بھیرہ۔

جواب نمبر۱ احادیث شریف میں آیا ہے۔ من بنی مسجدا للہ بنی
اللہ بیتا فی الجنۃ یعنی جو کوئی مسجد بناوے اللہ تعالیٰ اوس کے
لئے جنت میں گھر بنائیگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد
کو خوب مزین بنایا تو صحابہ کے اعتراض پر آپ نے یہی حدیث پڑھی تھی
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث کمیت اور کیفیت دونوں کو شامل
ہے پس بہ نیت نیک کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر۲ مفقود الخبر کی بیوی کتنے سال انتظار کرے شجاع الدین ننگری

جواب نمبر۲ اہلحدیث میں مسئلہ کئی دفعہ آچکا ہے کہ حضرت عمرؓ کے
فیصلہ کے مطابق چار سال چار ماہ دس روز انتظار کرے صاحب
رد المحتار نے بھی اسپر عمل جائز کہا ہے۔ اور مولانا عبد الحی صاحب
مرحوم لکھنوی نے بھی اسی پر فتویٰ دیا ہے۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مشن** تبت لہاسہ سے ۱۵ ماہ حال کو واپس روانہ ہوجائیگی اور غالباً ۵ ہفتہ میں اپنا سفر پورا کرکے ہندوستان پہنچیگی۔

**پرنس جارج** نے اہل کریٹ سے اقرار کیا۔ کہ جہانتک میرا بس چلیگا۔ سب سلطنتوں کو متفق کرکے کریٹ کو سلطنت یونان میں شامل کرنے کی کوشش کرونگا۔ (آپ سے یہی امید ہے)

**لیاؤ ٹنگ** کی کہ جسکو روسی جنرل نے اپنا صدر مقام بنایا تھا روسیوں نے نہایت مضبوط مورچہ بندی کررکھی ہے بہت دنوں سے یہ امید تھی۔ کہ جاپانی اور روسی فوج میں نہایت خونخوار اور قطعی فیصلہ کرنے والی جنگ اسی مقام پر ہوگی۔ چنانچہ آجکل لیاؤ ٹنگ۔ ہی کی آس پاس روسیوں اور جاپانیوں میں جنگ ہورہی ہے اس جنگ کی اہمیت صرف اس ایک بات ہی سے معلوم ہو سکتی ہے کہ دو لاکھ جاپانی فوج لیاؤ ٹنگ کے قریب روسی فوج سے برسر مقابلہ ہے غالباً اس موقع پر روس کی فوج بھی ڈیڑھ لاکھ آدمیوں سے کم نہیں ہے۔

**روسی جنرل** نے زار روس کو ایک بہت طول طویل اور وحشت خیز مراسلہ بھیجکر اطلاع دی ہے۔ کہ لیاؤ ٹنگ کے جنوب مشرق میں ۲۳ ماہ گذشتہ کی صبح سے ۲۵ ماہ گذشتہ کی شام کے دیر تک روسی اور جاپانی فوج میں برابر جنگ ہوتی رہی۔ جاپانی فوج روسی فوج کو ان کے مورچوں پر سے ہٹاکر مقام لیان ڈیان سیان پر بڑھ آئی کہ جو لیاؤ ٹنگ سے جانب جنوب مشرق ۲۳ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس لڑائی میں روسی توپخانہ نے ۴ مرتبہ جاپانی توپوں کو خاموش کردیا۔ ظاہرا جاپانیوں کا سخت نقصان ہوا۔

**روسی جنرل** نے تار دیا ہے کہ ۲۶ ماہ گذشتہ تمام دن جاپانی فوج نے روسی فوج سے لڑائی جاری رکھی۔ اس تاریخ کو سب سے زیادہ سخت لڑائی لیاؤ ٹنگ کے مشرق میں ہوئی۔ جس لڑائی میں روسیوں کے ۱۴۵۰ آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔ روسیوں نے ۲۲ جاپانی توپیں بیکار کردیں۔

**جاپانی جنرل** نے ۲۰ ماہ گذشتہ کو انشانجان پر اور جنرل کورمگی نے اپنگ پر حملہ شروع کردیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲ لاکھ جاپانی فوج جنرل کوروپاٹکن سے لڑنے کے لئے موجود ہے۔ روسیوں نے اپنی مجتمع فوج کی نہایت احتیاط کیساتھ مورچہ بندی کررکھی ہے یہ یقین بڑھتا جاتا ہے۔ کہ لیاؤ ٹنگ میں بہت بڑی اور قطعی فیصلہ کرنیوالی لڑائی ہوگی۔

**جاپانی فوج** نہایت جلد جلد پیش قدمی کرکے لیاؤ ٹنگ سے ۱۰ میل کے اندر اندر پہنچ گئی ہے۔

**روسی جنرل سکھاروف** نے سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک تار بھیجا ہے کہ ۲۶ ماہ گذشتہ کو روسی اور جاپانی فوج ایکدوسرے سے اتنی قریب پہنچ گئیں۔ کہ دونوں فوجوں میں سنگینوں کی نوبت پہنچ گئی۔ اور اسی وجہ سے روسی فوج کا زیادہ نقصان ہوا۔ (کیوں نہ ہو۔ بہادروں کی یہی شان ہے)

**انشانجان** کو ۲۷ ماہ گذشتہ کو روسیوں نے خالی کردیا انشانجان پر ایک روز تک لڑائی ہوتی رہی۔ روسیوں کے ۳۰۰ آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

روسیوں نے انشانجان کو اس لئے خالی کردیا کہ جاپانیوں نے مشرق کی طرف سے انشانجان پر پیشقدمی کردی تھی۔ اس لڑائی میں روسیوں کا سخت نقصان ہوا۔ روسی فوج نے اس جگہ بڑی ثابت قدمی کے ساتھ جاپانی فوج کے حملوں کی مدافعت کی اور روسی توپخانہ نے بھی بہت اچھا کام دیا۔ لیکن آخر کار میدان جاپانیوں ہی کے ہاتھ رہا۔ روسی فوج ہمیشہ پسپا ہوتی ہوتے اکتا گئی ہے۔ اس لئے جنرل کوروپاٹکن سخت پریشان ہے۔

**جنرل سکھاروف** نے زار روس کو تار دیا کہ ۲۴ ماہ گذشتہ کو روسی فوج نے پسپا ہوتے ہوئے جاپانی توپوں کو میدان جنگ میں ہی چھوڑ دیا۔ اس روز پندرہ سو سے زیادہ روسی مقتول اور مجروح ہوئے۔ روسی زخمیوں کے بہت سے زخم تلوار سنگین اور ریوالور کے تھے اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ کس بیجگری سے

ahmadimuslim.de

# جنان السیر فی احوال سید البشر

## ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے ۔ جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم سیرت کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پاتو ہو یہ کتاب سیر کا ایک باغ بہشت ہے جسکے آٹھ چمن ہیں ۔ ہر چمن روحانی لذت دیتے ہیں گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں ۔ قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری بطور مثنوی میں احوال ہے ۔ امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے ذریعہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصانیف سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی اردو میں ایسی دلکش نظم سیرت میں نہ کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں ۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الرحیم واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب یہ ہے چمن اول انوار نبوت اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قبل اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے ۔ چمن دوم گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت سے ہجرت تک کل احوال ہے ۔ چمن سوم بہار نبوت اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان کرسی عرش جنت و دوزخ کا احوال ہے ۔ چمن چہارم اخبار نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک احوال ہے ۔ ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی ۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہیں لفظ لفظ کا کشش میں ایسا اثر رکھتا ہے ۔ جو اہل دل لوگوں سے پوچھنا چاہئے کوئی بستی قریہ شہر ایسا نہ ہوگا جسمیں یہ کتاب محبان رسول کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال ہوئے کتاب ہذا عرصہ سے نایاب ہو گئی تھی اور بوجوہ چند اس کا طبع ہونا بھی دشوار تھا اب مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی ۔ تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۸ اور بے جلد تین روپیہ ۲ رکھدی گئی بہتیرے نسخے فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں ۔ شائقین جلدی کریں ۔ ورنہ پھر کتاب کا ملنا بحسب سابق دشوار ہو جائیگا ۔ وعدہ و تک نہ پھر خریدیا

کتاب ملنے کا پتہ :- لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

# مجرب ادویات

**عرق ماء اللحم انگوری** قوۃ الشفا اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری ۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی ۔ تفریح دل ضعف باہ ۔ تحسین رنگ اور ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب مشتہی و مبہی اعلی درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بخطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ہے تین بوتل صہ

**تقویت النساء** جو حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیان ۔ قے بیخوابی ۔ اسہال ۔ تحبس ۔ استسقاء الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ وغیرہ کا باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کو استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرانے والے اصحاب نے اس کو مفید کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ۔ ایک شیشی ۲ ر اونس سے ۔ ر ۳ اونس صہ

**طلاء** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اسکے ہمراہ ہماری لا ئف پلز (حبوب حیات) کا استعمال سو اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ (للعہ)

**دافع لیوا** سیر حوالی ہو یا ادنی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ کی ہو ۔ تو صرف ایک ہی ورنہ دو یا تین ٹکیاں کھانی چاہئیں قیمت فی ٹکیہ ۸ ر دو ٹکیہ عہ تین ٹکیہ صہ

**بالوں** میں لگانیکا خوشبودار تیل بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہو دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں نصف بوتل للعہ نصف بوتل صہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی ہیڈ حکیم کارخانہ انڈیا انگریزی

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد لله

# اہلحدیث

امرتسر ۵ رجب ۱۳۴۲ھ ہجری المقدس مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹ روز جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| روساء اور جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

## ایک آریہ کی سرگذشت

### میں کون تھا اور اب کون ہوں!

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ میں پہلے ہندو تھا پھر آریہ بنا۔ اب خدا کے فضل سے مسلمان ہوں کیوں ہوا؟ اس کا جواب تفصیل چاہتا ہے مگر میں مختصر سی گذارش کرتا ہوں۔ کہ عرصہ ایک سال کا ہوا کہ میرے بڑے بھائی لالہ موہن لال پریزیڈنٹ آریہ سماج سگوئی ضلع جہلم حال شیخ محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ ابکاری ماسٹری بعد تحقیق مسلمان ہوئے انہوں نے خاکسار کو بھی ترغیب دی مگر ان دنوں میں نے اس

تحریک کو ایک معمولی سمجھا مگر تحقیق کے درپے رہا قرآن شریف بغیر ترجمہ دغیرہ دین اسلام کی کتابیں میں دیکھتا رہا۔ آریہ دہرم کی کتابیں بھی دیکھیں سب سے پہلا مسئلہ یہ زیر نظر ہوا کہ ان دونوں الہامی کتابوں کے لانے والے کون صاحب تھے۔ اور انکی زندگی کے حالات کیسے تھے

اس پہلے مسئلہ میں میں نے قرآن شریف کو پاس شدہ پایا اور وید کو فیل کیونکہ ان کے لانے والوں کے حالات معلوم نہیں۔ اس کے بعد دونوں کے احکام کا اندازہ کیا تو آریہ مت کے دو مسئلے میری تحریک دلی کے لئے کافی سبب ہوئے۔ ایک تو ہون جس میں خواہ مخواہ گھی کی مٹی لگائی گئی ہے۔ کہ آریہ اتنا ہون کرے یعنے گھی وغیرہ جلاوے جس پر ادنی خرچ ۳ روپیہ کا ہو میں سچ کہتا ہوں مجھے یہ حرکت ایسی فضول معلوم ہوئی کہ میں نے کئی ایک آریوں سے پوچھا کہ اگر یہی خرچ کسی نیک کام پر کیا جائے تو کیا اچھا ہوگا مجھے سخت افسوس ہے کہ اس کا کوئی معقول جواب نہیں ملا ناظرین بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ایک غریب جس کی ۲ روپیہ ماہواری کی بمشکل آمدنی ہو ایک بیوی دو ایک بچے بھی وہ ایسا بڑا بھاری ٹیکس کیونکر اٹھا سکتا ہے۔ یہ حکم بھی ایسا فضول معلوم ہوا کہ آریہ مت کے تمام دعوے کہ ہمارا مذہب فلاسفی پر مبنی ہے غلط معلوم ہوئے دوسرا مسئلہ جس نے اسکی توڑ کر دی گیا ہے۔ وہ بڑا پاک اور پوتر حکم جسکا پیارا نام نیوگ ہے جس سے انکی مشنریوں نے بہا دکو گراں کے لیے بڑا موید ہوا میں نہیں جانتا کہ اس کی فلاسفی کیا ہے۔ کہ ایک مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ بیل یا انس جاوے سے بچے لعلہ ذولد الا و میرا جائز وارث بنا خدا کی پناہ ایسی بھی کیا دنیا کی نوبت اس کے مقابلہ میں میں نے اسلام میں سنتا ہے توحید اور عبادت خداوندی کو مستحکم پایا اور نہایت ہی نیک اخلاقی کی تعلیم عفت اور پاکیزگی کے احکام اس لئے میں نے سمجھا کہ کسی مذہب پر آدمی مرنے کے لئے اگر کوئی مذہب قابل قبول ہے۔ تو اسلام ہے۔ چنانچہ بحمداللہ ۲ ستمبر کو میں بمقام لاہور آنار کلی مسلمان ہوا اور اپنے بھائی صاحب کہ میرے شک میں ملنے جانے والا تھا کہ میرے دوست مولوی عبدالجبار صاحب ولد مولوی حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی نے مباحثہ یہ تحقیق کیلئے جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں اپنا رقعہ دیکر بھیجا اور میں نے آنجناب کی خدمت میں حاضر ہو کر کئی ایک باتوں کی مزید تحقیق کی اور۔ اپنی مختصر سی سرگذشت بغرض اندراج اخبار اہلحدیث لکھکر پیر ﷺ کو روانہ کیا۔ — ایڈیٹر

خدا خود میرسامانست

ارباب توکل را

بقلم خود چیتہ رام حال عبدالرحمٰن

# مُباحثہ نگینہ کا مبارک نتیجہ

۲۶ راگست سنہ ۱۹۱۰ء کو نگینہ میں اندر منڈی کلاں قوم برہمن میں ایک کمیٹی ہوئی ہے کہ کوئی شخص برہمن مذہب کا آریہ نہ ہووے۔ اگر آریہ ہو جاویگا خارج از برادری کر دیا جاویگا۔ چنانچہ جو کچھ برہمن یہاں ہیں سب تائب مذہب آریہ سے ہو کر دہرم سماج میں داخل ہو گئے صرف دو آدمی مذہب آریہ میں برہمن قوم کے باقی رہ گئے ہیں اونکو برادری سے خارج کر دیا ہے اور سب برہمنوں کے دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ بھی تجویز ہوا ہے۔ کہ کوئی برہمن کسی آریہ کا نیوتہ یا کسی مذہبی رسم کے ادا کرنیکو نہ جاوے۔ جو جاویگا۔ وہ برادری سے خارج سمجھا جاویگا۔ اب اس تجویز قومی سے نگینے کے اشودی آریوں میں ہلچل مچ رہی ہے۔ اور سب کا یہی خیال ہے کہ مذہب آریہ کوئی چیز نہیں ہے مباحثہ نگینہ نے آریہ مذہب کے ایسے پول کھول دئے کہ جس سے خود قوم ہنود میں تہلکہ ہو گیا۔ اور مذہب آریہ کو خیرباد کہ کر سناتن دہرم پر واپس آنے لگے۔ اور جنکو ہدایت پہونچی وہ مسلمان بھی ہو گئے یہ بھی حقانیت اسلام کی روشن دلیل ہے۔

حکیم ارتضی علی از نگینہ۔

**کلام المبین** جس کا دو ہفتوں سے اعلان ہو رہا اس ہفتہ میں بھی تیار نہیں ہو سکی کیونکہ علماء کی تصدیقات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے آئندہ جمعہ تک انشاء اللہ کتاب قریباً دو سو صفحہ کی ہے اھ



ahmadimuslim.de

# ہائے شراب!

الحمد للہ کہ ڈیرہ دون میں ان دنوں مسلمانوں میں شراب خوری کے انسداد کے لئے تحریک ہو رہی ہے۔ توقع ہے کہ اس کا نتیجہ عمدہ ظاہر ہونے کی امید کیجا رہی ہے۔ چنانچہ ہر قوم کی پنچائتیں ہو رہی ہیں۔ ہر اتوار کو عام جلسہ ہوتا ہے۔ قصائی۔ کنجڑے۔ درزی۔ گھوسی وغیرہ قوموں نے پنچائتیں کرکے شراب خوری چھوڑ دی ہے۔ اگر کسی شخص کا شراب پینا ثابت ہو تو اس کے واسطے مقرر کی گئی ہیں یعنی جرمانہ اور برادری سے علیحدہ کر دینا۔ اور حقہ پانی کل مسلمانوں سے بند کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ بہت سے آدمیوں نے شراب خوری چھوڑ دی ہے۔ اور بعض کہ جنہوں نے علانیہ شرابخوری کی بعض کو مار پیٹ کر چھوڑ دیا گیا۔ بعض کو حوالہ پولیس کر دیا گیا۔ چنانچہ دو شخصوں کو چالان ہو کر ایک ایک ہفتہ کی قید ہوئی۔ بعض نے جرمانہ ادا کیا بعض کو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا اور کل مسلمانوں سے حقہ پانی بند کر دیا گیا۔ بہشتیوں نے بھی پنچائت کر لی ہے کہ شرابی کے یہاں کوئی پانی نہ بھرے۔ دھوبی نائی بھنگی وغیرہ کے انتظام کی تجویز بھی ہو رہی ہے۔ کہ کوئی شرابخور کے ساتھ کسی طرح کا معاملہ نہ رکھے۔ شرابخور کا مردہ اور جنازہ بھی کوئی مسلمان نہ اٹھاوے اور نہ پیش امام مسجد اس کے جنازہ کی نماز پڑھاوے جو شخص کسی شرابخور کی رعایت یا طرفداری کرے۔ وہ بھی اسی کے موافق سزا کا مستحق ہوگا۔ اکثروں نے تو شرابخوری چھوڑ دی ہے۔ اور جو کچھ چوری سے پیتے بھی ہونگے۔ تو امید ہے۔ کہ انشاء اللہ وہ بھی چھوڑ دینگے۔ یہاں کی شرابخوری بڑے بڑے شہروں سے بڑھی ہوئی تھی۔ چنانچہ پچھلے سال کی شراب کی آمدنی قریب ڈیڑھ لاکھ سنی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کل مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس آفت ناگہانی کو قطعی چھوڑ دیں۔ آمین ثم آمین

بندہ محمد یاسین از ڈیرہ دون۔

اڈیٹر ٹمپرنس گزٹ امرتسر خبردار۔

# وہ بھاگا

جناب من!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ قریب چار ماہ کے گذرا کہ میں علیگڈھ کوٹھی ڈوگی والی پر مقیم تھا حسن اتفاق سے ایک آریہ صاحب مسمی لالہ کشن لال سپرنٹنڈنٹ آریہ ویدک آشرم علیگڈھ سے گفتگو پیش آئی۔ آریہ موصوف نے اسلام کے متعلق (جیسا کہ ان لوگوں کا عجیب وغریب طرز تقریر ہوتا ہے اور اور جہاں تک تجربہ ہوا ہے اصول اور بے سروپا باتوں سے اپنے کو یہ لوگ فروغ دیا کرتے ہیں۔) ہمارے اس سوال پر وہ جیسا کہ ہمیشہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں محقق ہوں۔ اور یہ کہ بے تعصبانہ طریقہ سے مذاہب کی صداقت تحقیق کرنا عمدہ بات سمجھتا ہوں اس قدر عرصہ کی تحقیق کے بعد اب انکو دائرہ اسلام میں داخل ہونیکے متعلق جو جو اعتراضات بیان کئے ہیں وہ محض معمولی اور بلاشبہ کیا کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ وہ طفلانہ اقوال سے کم نہ تھے۔ اور وہی معمولی باتیں تھیں۔ کہ جو صدیوں سے اور یورپ والے بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جن کے بکثرت جوابات ان رسالوں میں جو ان کے رفع اعتراضات کے متعلق قاطع اور بالکل تسکین بخش تھا اسلام کی طرف سے کہے گئے بلکہ اسلام کے ایک عجیب معجزہ کے طور پر بھی ان ہی کی قوم میں سے بکثرت محققین مثل مسٹر گبن وغیرہ اور حال ہی میں مسٹر آرنلڈ وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف پریچنگ آف اسلام وغیرہ میں ان مہملات اور بہتان کا ایسے محققانہ طریقہ سے جواب دیکر کلام کرنے کی گنجائش نہیں چھوڑی بلکہ بالکل مطابق اور صحیح ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ یہ وہی معمولی باتیں ہیں۔ کہ جو ابتدائے اسلام سے کفار مکہ سے لیکر اس وقت ہر زمانہ میں مخالفین کہتے اور سنتے چلے آئے ہیں۔ منجملہ ان معمولی باتوں کے کہ جو بکثرت تصانیف یورپ وغیرہ سے پائی گئیں یہ عجیب اعتراض ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا۔ جو آریہ صاحب موصوف نے بیان کیا۔ جسکا جواب پانے اور ثابت نکر سکنے پر انہوں نے

ahmadimuslim.de

مہلت چاہی جس پر راقم نے عرض کیا کہ کچھ شرط ہو جانے پر پھر آپ جس قدر عرصہ کی چاہیں مہلت لے سکتے ہیں چنانچہ وہ آمادہ ہوگئے اور یقین سے مبلغ دو سو روپیہ یکطرفہ شرط منظور کر کے اونکو ان کے قلم سے تحریر کرا کر یادداشت کا پرچہ دیدیا گیا یہ کہ راقم مبلغ دو سو روپیہ ادا کریگا۔ اگر وہ آسپنے اس قول مذکورہ بالا کا آیہ قرآنی یا احادیث کتب صحاح سے دیدیں۔ غرض ایک عرصہ اس گفتگو گذر لینے بعد لالہ صاحب موصوف کو چند لیہ جوابی کارڈ کے اطلاع دیگئی کہ وہ ایفائے وعدہ کریں لالہ صاحب موصوف سے بجز جوابی کارڈ کی ضبطی کے کچھ جواب نہ ملا اس پر انکو ایک جوابی رجسٹری شدہ تحریر کے لالہ صاحب سے عرض کیا گیا رسید پہنچ گئی مگر جواب ندارد اب بھی ایک عرصہ انتظار کرنے کے بعد مناسب خیال کرتا ہوں کہ اس معاملہ کو معہ اپنی تھوڑی سی اوس ناچیز تحریر کے جو اون کے قرآنی اعتراض کے متعلق ہے اخبارات میں شائع کرا دوں۔ تاکہ ہر شخص پر ظاہر ہو جاوے اور اسمیں دلیری سے لوگ ظاہر ہو کہ بے بنیاد اصول پر دلیری کیا فقط خطر کر لینا اور پھر جواب کے نام سے جیسا کہ تحریر ہو چکا قطعی لااجوابی کے پہلو سے مہر خموشی سے کام لینا کیسی شرمناک بات ہے۔

الراقم محمد حامد علیخان از دھولنہ ضلع ایٹہ ۹ ۱۹ اگست ۱۹۱۰ء

# خانہ جنگی

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

(نامہ نگار اپنی تحریر کے خود ذمہ وار ہیں)

اس اخبار کے معزز ناظرین! مجھے امید ہے کہ آپ ایک نظر اس طرف بھی دیکھکر میرے درد دل میں شریک ہونگے اگرچہ میری اس تحریر سے آپ لوگوں کی ہرگز ہرگز دلچسپی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس میں نہ تو لکھنو کی زبان ہے نہ مزیدار اشعار ہیں جس سے عموماً طبیعت کو دلچسپی ہوتی ہے۔ اور نہ اتنی قابلیت ہے کہ جو قابلوں کو پسند

ہو بلکہ اس وجہ سے امید ہے کہ میں اس وقت اپنے پیارے اسلام کا رونا رو رہا ہوں۔ اور اس کی پر درد کہانی سنا رہا ہوں۔ جس کا سننا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

پیارے ناظرین! آپ لوگوں نے تو ضرور جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب (مالک اخبار) کا نام نامی سنا ہوگا اور ضرور ضرور سنا ہوگا اور کیوں نہ ہو آپ نے اسلام کا کیسا بول بالا کیا اور کیسے کیسے مقابلوں پر غیر ملتوں کو شکستیں دیں۔ واہ واہ اخاتم آج ہمارے ہند میں آپ کا شہرہ ہے ہر بچہ بچہ آپکا دعاگو ہے اللھم متع المسلمین بطول حیاتہ آمین۔ لیکن افسوس سے سنا گیا ہے کہ آپکی تفسیر (المسمی بہ تفسیر القرآن) پر اعتراض کیے گئے ہیں۔ اور نعوذ باللہ آپ پر کفر کا فتوی لگا دیا گیا ہے میں سمجھا کہ علمائے کرام کی نیت خالص ہے۔ اور پاک قرآن کی حفاظت کے درپے ہیں۔ انشاء اللہ تعالی یہ گھر کی بات صلح سے صاف ہو جاوے گی۔ مگر حضرات نے اسے شائع ہی کر دیا گرچہ ہزار مولوی موصوف نے سر مارا اور اخباروں میں اشتہار شائع کیا کہ صلح کر لیجیے صلح کر لیجیے مگر القول صد اشعے برخواست والا مضمون ہوا اب آہ اس معاملے نے اس قدر طول کھینچا کہ یہ رسائی کا دانہ پہاڑ ہو گیا اور مولوی صاحبوں میں ٹولیاں بٹ گئیں کچھ ادہر اور کچھ ادہر جس کے یہ حضرات خواہاں تھے کہ جہانتک ہو گرہ میں شکار کھیلیں حضرات مرد میدان بن کر غیر ادیان باطلہ کا مقابلہ کیجیے تو معلوم ہو۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ خلوص ان سے کوسوں دور ہے۔ پھر کیا تھا۔

ع

آہ کی ہٹیس لگی درد جگر میں اٹھا

اور پیارے اسلام کی بیکسی پر سخت صدمہ ہوا کہ ہائے یہ لوگ جو اسلام کے رکن کہلاتے ہیں انکی یہ حالتیں افسوس صد افسوس ہزار افسوس کیوں میرے مکرم علمائے کرام کیا آپ کو اسلام کے اتفاق نے اسکی اجازت دی ہے ہرگز نہیں کیا صحابہ کرام میں اختلاف مسائل نہیں ہوتا تھا۔ اور یوں ہی جھٹ سے کفر کا فتوے لگا دیتے تھے حاشا ہرگز ایسا نہیں۔ پیارے علماء آپکی شان اور یہ اختلاف کس قدر افسوسناک بات ہے۔ کاش آپکو یہی خیال دامنگیر ہوتا کہ

تبرک
ابو عبید الغفار
قیمت
حق
قیمت
الہامی
قیمت
تقابل
توریت انجیل
مقابلہ اور قرآن
قیمت
ارکان حدیث
قیمت
منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

ہم خانہ جنگیوں سے اسلام کو ذلیل و کمزور کر رہے ہیں تو مولوی صاحب موصوف کے پاس جا کر بلا کر تصفیہ کرنے اور یہاں تک بات نہ ہوتی مولوی صاحب ذرا چشم عبرت کو کھول کر دیکھئے کہ آپکی اس حرکت سے غیر اقوام کیسے کیسے مضحکے اوڑا رہے ہیں شرم شرم شرم شرم ہاں حضرات یہ تو اس وقت تھا کہ واقع میں کفر کی کلمات کہی ہوتے مگر میں ایک مسلمان کی حیثیت سے سچ عرض کرتا ہوں کہ قطع نظر صحت و غلطی کے کیونکہ قدرت نے غلطی انسانکی جزو کر دی ہے ۔ کہ یہ جو کفر کا نتیجہ نکالا گیا ہے ۔ ہرگز ہرگز صحیح نہیں اور سراسر انصاف کا خون کیا گیا ہے ۔ میرے معزز علمائے کرام اب کہاں تک اسلام کو روئیں لبس اتنی التجا دست بستہ ہے کہ میری تحریر میں بعض الفاظ جو ظاہراً سخت ہیں ۔ اور وہ فقط جوش تقریر میں نکل گیا ہے معاف فرما کر آپس میں برضا مندی فریقین صلح کر لیجئے ۔ اور غیر ادیان کہ جو ہر وقت آپ لوگوں میں پھوٹ کے خواہاں اور منتظر ہیں ذلیل اور مایوس کر ڈالئے ۔ حضرات آپ لوگ اور یہ پھوٹ چھی چھی چھی ۔ بس اب اے خدا میری دلی آرزو ہے کہ اگلے اخبار میں میری آنکھیں صلح کی خبریں دیکھیں پھر چلتے چلتے اتنا عرض کئے دیتا ہوں کہ حضرات اسلام ہی کی خیال سے صلح کر ڈالئے اور ضرور ۔ الراقم

کیا کہوں کسے کہوں درد کہاں اوٹھتا ہے ۔

جی جو جلتا ہے تو پہلو سے دہواں اوٹھتا ہو

بہاری طلبہ مدرسہ احمدیہ آرہ

## اخلاقی نظم

قد کا ہے کام نو پرپے تعظیم بنے
قلم کاتب مطلب و رم تسلیم بنے
سے بنے عین بنے غین بنے جیم بنے
دال ہو ذال بنے واو بنے میم بنے
ماہ نو ہو مہ کامل سے کمان تیر سے ہو
بڑھ کے ایام جوانی میں قد پیر سے ہو ۔

سر کا ہے کام ہر اک وقت کمان بنکر جھکے
حق کے سجدے کیلئے کلک روان بنکے جھکے
قد مردم کرے ابروئے بتان بنکے جھکے
موقع شرم پہ محراب مکان بنکے جھکے
آستان ادب و عجز سے اٹھے نہ کبھی
کلہ کبر و رعونت کو جگہ دے نہ کبھی

کام ماتھے کا ہے چومے در معبد کی زمین
کبھی ہونے نہ دے ہوگا م غضب جلوہ چین
سجدہ حق کرے سنے بوسۂ قرآن مبین
قشقۂ عجز کو چہرے کی بنائے تزئین
خندہ قیمت میں جو تحریر ہے مانے اسکو + کرے وہ کام جو سونپا ہو خدا نے اسکو

کام ابرو کا ہے غصہ نہ اظہار کرے + قفسہ غیظ نہ بل ڈال کر بیدار کرے
بن کے تلوار نہ انسان پہ کبھی وار کرے

مردم دیدہ جو ہیں ان سے یہ گفتار کرے
ہر تسلیم زمانہ میری صورت خم ہو ۔
مائل سجدہ حق میری طرح عالم ہو ۔

کام ہے آنکھ کا کیفیت دنیا دیکھے ۔
رات دن قدرت خالق کا تماشا دیکھے ۔
اشک ڈالے جو بتر حال کسی کا دیکھے ۔
نہ کرے لالچ اگر مال پرایا دیکھے ۔
صبح کو جب کتابیں پڑھے سوئے شب کو
دیکھے جس طرح بنے ایک نظر سے سب کو

کان کا کام ہے احکام خداوند سنے
اچھی باتوں کو سنے وعظ سنے پند سنے
شعر دلچسپ سنے مصرع دلبند سنے
سخن عاقل تقریر خردمند سنے
چاپلوسی کو سماعت نہ کرے بہرا ہو
نہ سنے غیبت احباب نہ سیچ ہو یا ہو

ناک کا کام ہے خوشبوئے گل تر سونگھے
عبیر و لخلخہ و عنبر و اذفر سونگھے
فرحت دل کے لئے عطر معطر سونگھے
غیر عورت کا نہ گیسوئے معنبر سونگھے
آپ کو غصہ کی صورت سے نہ بدنام کرے
کٹنے پائے نہ کسی بات سے وہ کام کرے

کام ہے گال کا پھولے نہ غضب سے زنہار
نہ کرے خندۂ بیجا کا ذرا بھی اظہار
نہ بنے بوسہ گہ دشمن و یار و اغیار
گرمی غیظ سے ہو سرخ نہ مانند انار
موقع شرم ہو دیکھے عرق آلودہ ہو
کرے اظہار مسرت جو دل آسودہ ہو

کام ہے منہ کا نہ پھولے کبھی ہنگام غضب
نہ بنے سعد ایسا کہ دیکھیں دم بیماری سب
منہ چڑھائے نہ کسی کا کرے تقریر ادب
کھائے وہ چیز کہ جو کھانے کو دے مرضی رب
غیر ہے حق کے سوا طالب امداد نہ ہو
نہ کہے بات وہ جس سے کوئی دل شاد نہ ہو

لب کا ہے کام کرے یا خدا پند کرے
سخن لطف کو شیریں صفت قند کرے
خوش بیانی سے فصیحوں کی زبان بند کرے
گفتگو جب کرے دلکش کرے دلبند کرے
دھیان رکھے نہ کسی بات کی پیچ ہونے پائے
سچ نہ ہو جھوٹ کبھی جھوٹ نہ سچ ہونے پائے

کام ہے دانت کا نکلے نہ کبھی بے موقع
نہ کرے خواہش اظہار خوشی بے موقع
چاہیے جو کچھ ہو نہ آئے وہ سے ہنسی بے موقع
نہ کرے ہونٹ چبا کر خفگی بے موقع
جب کبھی موقع غیرت ہو تو انگلی دابے

نہ تیں ہا تھ نہ آئیں تو چھپنا چاہیے

کام ہے نوک زباں کا کہے انصاف کی بات
اپنی تقریر کو شیریں کرے مانند نبات
خوش بیانی سے کرے بلبل شیراز کو مات
کرے تضحیک بدی کی کرے نیکی کی صفات
مشاغل یاد الٰہی ہو جہالت نہ کرے
بد زبانی کرے جھوٹ وکالت نہ کرے

کام گردن کا ہے ممنون خدا ہر دم ہو
دست اطلاق زمانہ کی سدا ہمدم ہو
طوق زندان سے عدم واقف و نامحرم ہو
بار عصیان سے نہ خم عجز و ادب سے خم ہو
کوئی احسان ہو تو بار اپنے لئے اسکو بنائے
طوق منت ہو تو ہار اپنے لئے اسکو بنائے

کام بازو کا ہے پیدا کرے قوت سے معاش
اپنے بہتے پہ کرے قوت کے اسباب تلاش
نہ کرے خواہش روزی گردہ اوباش
نہ کرے زعم میں طاقت کی ہر اک سے پرخاش
نخل تند جو آگے چڑھے اکھاڑے اسکو
خود سری جو چڑھے سر تو پچھاڑے اسکو

ہاتھ کا کام ہے ہرگز نہ چھوئے غیر کا مال
زور تحریر سے ظاہر کرے پاکیزہ خیال
دے اسے نقد تمنا کرے سائل جو سوال
پونچھے آنسو رخ غمناک کے بکر رومال
آستین سے نہ ہو باہر نہ جفا کو اٹھے
سجدہ گرداں ہو کرے عجز دعا کو اٹھے

کام سینے کا ہے ہنگام مصیبت ہو سپر
کرے ماتم جو ملے رنج احبا کی خبر
بنے فانوس پئے شمع فن و علم و ہنر
دے کمال و صاف صفائی کو جگہ مثل گہر

ahmadimuslim.de

عقل و حکمت کے لئے سینہ سینا بنجائے
جلوہ نور خدا کے لئے سینا بنجائے

کام ہے پشت کا رخ سوئے بزرگان نہ کرے
فعل جو اہل ادب کو ہوں نہ شایان نہ کرے
بات ہو بے ادبی جس سے نمایان نہ کرے
آپ کو زیر گراں باری احسان نہ کرے

خم ہو سجدے کے لئے پشت کہن سال کی طرح
ہو خمیدہ دم تسلیم قد زال کی طرح

دل کا ہے کام کہ ہمدردی اغراف کرے
اپنے آئینہ اعمال کو شفاف کرے
گرد اکراہ سے داماں شرف صاف کرے
رحم و دانائی و فیاضی و انصاف کرے
نرم ہو نور الٰہی کے لئے گھر بن جائے
آفت آئے جو کوئی موم سے پتھر بنجائے

پیٹ کا کام ہے بے بھوک نہ کھانا کھائے
سیر خوری سے تنفر کرے تھوڑا کھائے
نہ ضرورت سے زیادہ ہو پئے یا کھائے
ہضم جتنا کرے معدہ فقط اتنا کھائے
لقمہ غیر کو معدہ کے تو پاس آنے دے
اپنی تعالی میں تو پیست کو بھی کھانے دے

پاؤں کا کام ہے آہستہ روی یاد کرے
فکر ثابت قدمی صورت شمشاد کرے
خاک ٹھوکر سے نہ ہم جنس کی برباد کرے
شے جو ہے زیر قدم اُس پہ نہ بیداد کرے
قدم اس راہ میں رکھے نہ ہوں رہزن جس میں
چاک کانٹے نہ کریں کھینچ کے دامن جس میں

عضو یہ حسن کا ہوا ذکر انہیں کام کے ہیں۔
فعل جو کرتے ہیں یہ مستحق انعام کے ہیں
یہی بانی طرب و عشرت آرام کے ہیں۔
یہی موجد محن و کلفت آلام کے ہیں۔
بھول کر فرض کسی سے جو بدی کرتے ہیں۔
اپنے ہاتھوں سے یہ حال اپنا ردی کرتے ہیں

ہے سراپا یہ سراپائے انیق مضمون خیز
پند خیز اس کو کہیں ہم کہ نصیحت آمیز
اچھی ہو جس کی سمجھ عقل ہو جس شخص کی تیز
کرے افعال قبیحہ سے اسے پڑھ کے گریز
کام جو اس میں ہیں ہر عضو سے وہ کام کرے
آپ کو پیش خدا لائق انعام کرے

(عام)

# صلح

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر زاد عنایتکم
آپ کا اخبار اہلحدیث ہے۔ اور میں بھی اہلحدیث ہوں لہٰذا اس لئے ثنا محمد میرا بھی اس میں حق ہوگا۔
میرے اشتعالہ بنام مولوی عبدالحق عبدالغفور عبدالاول غزنویاں کی صلح ہوگئی تھی رنجا تو آپ نے بھی ۲۶ اگست کے پرچہ میں اس خبر کو شائع کیا تھا۔ اور روزنامہ پیسہ اخبار لاہور میں بھی چھپا تھا مگر بعض شر انگیز طبیعتیں کچھ نہیں کھٹتیں۔ اور مشہور کر رہے ہیں کہ مقدمہ خارج ہو گیا اس لئے اصل نقل باضابطہ ارسال خدمت ہے۔ آپ اس کو درج اخبار کر کے مشکور فرما دیں۔

خاکسار ودیا انجبش پٹولی از امرتسر

## بیان مولوی عبدالجبار صاحب باقرار صالح

مولوی ثناءاللہ کو میں جانتا ہوں۔ اس نے قرآن شریف کی آیات کی تفسیر کی ہے وہ تفسیر اس نے کئی مقام پر جمہور اہلسنت کے برخلاف کی ہے۔ مولوی ثناءاللہ کو ہم خارج از اسلام نہیں کہتے

## بیان مستغیث ودیا انجبش باقرار صالح

ahmadimuslim.de

میں مولوی ثناء اللہ کا مقلد نہیں ہوں۔ اگر ملزمان یہ بیان دیدیویں۔ کہ جو رسالہ ہذا بخلاف اربعین کے صفحہ ۴۳ پر مقلد ثناء اللہ لکھا گیا ہے غلط فہمی سے لکھا گیا ہے میں استغاثہ چھوڑ دیتا ہوں۔ العبد دیدار بخش

دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان عبدالحق ولد روشن الدین ذات افغان عمر قریب ۳۰ سال حال امرتسر پیشہ تعلیم

میں پہلے سمجھتا تھا کہ مستغیث مولوی ثناء اللہ کا مقلد ہے اس لئے میں نے اوس کی نسبت لفظ مقلد کا کتاب اربعین میں استعمال کیا تھا اب اوس کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ مقلد مولوی ثناء اللہ نہیں ہے اس لئے وہ الفاظ جو مستغیث کی نسبت کتاب مذکور میں لکھے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں میں افسوس کرتا ہوں۔ عرضی عبدالحق بقلم خود

دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان مستغیث باقرار صالح میں رضامند ہو گیا ہوں۔
العبد دیدار بخش دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان عبدالاول ملزم میں نے کتاب اربعین چھاپی تھی ہم سمجھتے تھے کہ مستغیث مولوی ثناء اللہ کا مقلد ہے اب چونکہ وہ بیان کرتا ہے کہ میں مقلد نہیں ہوں اس لئے جو وہ الفاظ غلط ہیں میں افسوس کرتا ہوں العبد عبدالاول بقلم خود

بیان عبدالغفور ملزم میرا وہی بیان ہے جو عبدالاول نے ابھی لکھایا ہے العبد عبدالغفور بقلم خود۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

حکم عدالت

بمنظوری راضی نامہ ملزمان بری ہوں۔ ۲۴ جون

دستخط رائے دسوندی رام صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول بحروف انگریزی

اڈیٹر الصلح خیر

# فتویٰ

سوال نمبر ۱ ایک شخص گیارہویں مروجہ سے لوگوں کو تو منع کرتا ہے مگر خود کرتا ہے۔ اور مشرکوں کے نکاح بھی پڑھواتا ہے اور ان شادیوں میں شرک و بدعت کے کام بھی ہوتے ہیں۔ تو ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ (احمد پناہ)

جواب نمبر ۲ شخص مذکور جو چھپ کر کرتا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اسکا عقیدہ مشرکانہ نہیں۔ ہاں جو چھپ کر کرتا ہے۔ تو چونکہ عقیدہ اوسکا ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جائز طریق ہی سے کرتا ہوگا۔ اس لئے جب تک اوس کی نیت بد کا اظہار نہ ہو۔ نماز جائز ہے مشرکوں کے نکاح جن میں شرک و بدعت کے کام ہوتے ہوں شخص مذکور کو ناقابل امامت نہیں بنا سکتے جبکہ وہ خود کفر و شرک کا مرتکب نہیں۔ آج کل بہت جلد لوگ امامت کے ناجائز کا حکم لگاتے ہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو الحمد للہ خاکسار کا تو اسی پر عمل ہے

## آفتاب دکن حیدرآباد کے سوالوں کے جوابات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع مبین اس باب میں کہ زید کی بالغہ بی بی کسی سبب سے اپنے میکے گئی وقت روانگی زوجہ کے شوہر نے اس کو تاکید کی کہ غیر محرم کے سامنے جو تیرے والدین کے گھر میں رہا کرتے ہیں۔ ان سے ضرور پردہ کریں۔ اور تو زیادہ ایک عرصہ سے وہاں رہتی ہے۔ عورت شوہر کی ہر ایک بات قبول کر کے روانہ ہو گئی بعد شوہر کو معتبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ عورت مذکور نے اپنے حکم کے برخلاف کاروائی کی۔ یہ سنکر شوہر مذکور وہاں گیا۔ اور لوگوں کی زبانی جو سنا تھا۔ اس کو بچشم اپنی آنکھوں سے دیکھا عورت کو اس نافرمانی کے لئے پوچھا۔ تو اس کے والدین و نیز خود و فساد اور جنگ و جدال پر آمادہ ہو گئے یہ حال دیکھکر شوہر نے اپنی بی بی کو بلوایا تو اس نے آنے سے انکار کیا۔

ahmadimuslim.de

شوہر ہذا کو وہاں سے چلا گیا اور دوبارہ بذریعہ پیام عورت کو بلوایا۔ تو عورت نے وہی نارضامندی آنے کی ظاہر کی اور نہ اس کے والدین اس کو روانہ کرتے ہیں۔ اور شوہر خوف فساد سے وہاں نہیں جاتا ہے۔ اور عرصہ بھی ۶ ماہ کا ہو چکا۔ ایسی نافرمانبردار عورت کے لئے شرع شریف میں کیا حکم ہے بیان فرما کر ممنون فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

راقم خاکسار محمد عبد الوہاب ساکن مدراس

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیان شرع متین کہ کسی مسجد کا پیش امام نماز صبح خواب غفلت سے ہمیشہ قضا کرتا ہے اور ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز کے لئے مسجد کو آتا ہے ایسے امام کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ درصورت اقتدا مقتدیوں کی نماز خالصہ ہوتی ہے یا کس درجہ میں ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص قابل امامت کے ہے یا نہیں بیان فرمائیے۔ بینوا توجروا۔

راقم وہاب ساکن مدراس۔

**سوال اول کا جواب** خود قرآن مجید کی نص میں موجود ہے۔ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا۔ یعنی خاوند بیوی کی ناچاقی کے موقع پر دونوں کے کنبے والوں میں سے دو منصف مقرر ہو جائیں اگر وہ صلح کرانا چاہیں گے۔ تو خدا ان کو توفیق دیگا۔ اگر اس سے بھی بات بڑھ جائے۔ تو آخر الحیل سیف (ابغض) مگر جائز فعل (طلاق) کی نوبت ہے۔

**جواب سوال نمبر ۲** ایسے امام کی اقتدا جائز ہے۔ اگر کوئی نماز امام قضا کرتا ہے۔ تو امامت سے معزول نہیں ہو سکتا۔ غفلت سے کرتا ہے تو گنہگار ہے۔ حدیث شریف میں صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ایک حدیث میں ہے کہ امام مقرر سے سرتابی نہ کرو۔ جب تک اس کا صریح کفر نہ دیکھو۔

**سوال اول** ایک سرکاری ملازم ایک تھانہ پر متعین ہے اوس مقام سے اوس کو وقتاً فوقتاً دورے کی غرض سے اپنے علاقہ کے دیہات میں جانے کی ضرورت درپیش آتی ہے دورہ کر کے دو تین دن کے بعد وہ اپنے مقام معینہ پر واپس آتا ہے پس درین صورت اس شخص کو نماز مقامی ادا کرنی چاہئے یا سفری یعنی نماز قصر پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

**سوال دوم** نماز تہجد کی کے رکعات ہیں اور اس نماز کا خاص وقت کونسا ہے اور حالت سفر میں نماز تہجد پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

**سوال سوم** اس ملک میں اکثر اہل ہنود لین دین کا پیشہ کیا کرتے ہیں اور وہ لوگ بغیر سود کے قرض نہیں دیتے مسلمان کو کوئی قرض حسنہ نہیں دیتا اور بغیر سود دیئے قرض کے دوسرا قرض اوس کو نہیں مل سکتا پس بوقت ضرورت وہ مسلمان ہنود سے سودی قرض لے سکتا ہے یا نہیں؟ اور اوس مسلمان کو قرض کی ضرورت سخت ہے۔ بدوں قرض نکالے کام نہیں چل سکتا ہے۔

**سوال چہارم** بوقت ضرورت ایک مرتبہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے گھوڑا یا اور کوئی سواری کا جانور مانگ کر لے گیا اور وہ مرکب اس کے پاس تلف ہو گیا تو مالک مرکب کو مانگ کر لے جانے والے مسلمان سے اپنے جانور کی قیمت لینی درست ہے یا نہیں؟

**سوال پنجم** مرد مسلمان کو شراب فروشی۔ افیون فروشی یا دوسرے اشیائے منشی فروخت کرنے اور شراب سیندھی تاڑی گانجہ۔ اور بھنگ وغیرہ مسکرات کا ٹھیکہ و اجارہ لینا شرعاً جائز ہے یا ممنوع و حرام؟

المستفتی محمد ابراہیم از اوڈن ملک برار

**جوابات** (۱) صورت مذکورہ میں قصر کر سکتا ہے۔ کیونکہ سفر ہے یہی وجہ ہے کہ ایسے افسروں کو دورہ کرنے پر بھتہ و سفر خرچ سرکار کی طرف سے ملا کرتا ہے۔ مگر قصر کے وجوب میں خود اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ ضروری ہے

ahmadimuslim.de

بعض کہتے ہیں جائز ہے۔

خاکسار راقم کے نزدیک بھی قصر کے وجوب کی کوئی دلیل ثابت نہیں اس لئے اگر اتمام کرے تو اچھا ہے۔

نمبر ۲ تہجد کے رکعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف اوقات میں مختلف ثابت ہوئی ہیں۔ سات ۹۔ گیارہ۔ مگر اکثر گیارہ ہوتی تھیں۔ اور عموماً بعد نصف شب کے پڑھتے تھے۔ سفر میں بھی وہی حکم ہے۔ جو حضر میں ہے۔

نمبر ۳ عموماً لوگ ناجائز ضروریات کے واسطے بہانہ بنا کر سودی روپیہ برداشت کیا کرتے ہیں۔ مثلاً بیاہ شادی پر فضول خرچی پوری کرنے کو ختنے کے اسراف کو اس لئے ایسی مجمل فرمایا تک جب تک استفسار صحیح نہو۔ جواب یہی ہوگا۔ کہ سود منع ہے۔

نمبر ۴ یہ سوال پہلے نمبروں اخبار میں آچکا ہے کہ مسئلہ اختلافی ہے۔ حنفیہ کرام کے نزدیک مستعار چیز اگر مستعیر کی زیادتی کے بغیر ہلاک ہو جائے۔ تو کچھ عوض نہیں ملتا دیگر علماء کے نزدیک ملتا ہے۔ خاکسار کے نزدیک بھی یہی صحیح ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے علی الید ما اخذت۔

نمبر ۵ کسی مسلمان کو منشی چیز کا استعمال خرید و فروخت کسی طرح جائز نہیں۔ حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔

سوال اول کسی مسلمان کی میت کے نزدیک قبل از غسل میت قرآن شریف پڑھنا اور نیز بعد تدفین میت قبر پر قرآن خوان متعین کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال دوم جنازے کے آگے آگے مولود اور قصائد نعتیہ زور سے خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہوئے جانا۔ جیسا کہ فی زمانہ رواج پا رہا ہے درست ہے یا نہیں؟

سوال سوم اہل السنن کو اہل تشیع کے ساتھ راہ و رسم رکھنا اور سلام و کلام کرنا اور ان کی دعوتوں اور ضیافتوں میں جانا اور ان کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال چہارم یوم جمعہ کو ادائے نماز جمعہ کے لئے بعد اذان کے بطور اعلام آواز بلند الصلوٰۃ والصلوٰۃ پکارنا تاکہ اس آواز کو سنکر باقیماندہ نمازی مسجد میں آنکر جمع ہو جائیں۔ کار ثواب ہے یا بدعت؟

سوال پنجم بعد ادائے نماز پنجگانہ و عیدین و جمعہ باہم مصافحہ کرنا جیسا کہ اہل اسلام میں مروج ہے جائز ہے یا نہیں اور نیز کس وقت اور کس موقع پر مصافحہ کرنا چاہیئے؟ اور مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیئے یا ایک ہاتھ سے؟

بینوا توجروا۔

سائل عبد الرؤف از باسم نگر بہار

نمبر ۱ محض رسم ہے صحابہ کرام میں تو اس کا دستور نہیں ملتا۔ العلم عند اللہ

نمبر ۲ بدعت قابل ترک ہے۔

نمبر ۳ اسلام کے نام لیوا ہیں جتنے حصے میں شرکت ہے وہ بہت ہے بہ نسبت اختلاف کے اسلئے جائز ہے اسی لئے شیعہ سنی میں توارث بھی جاری ہے کیونکہ دین ایک ہی ہے۔

نمبر ۴ بدعت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایک شخص کو ایسا کہتے سنا تھا۔ تو وہاں سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے۔

نمبر ۵ بہ نیت لحاظ عید و جمعہ کے ناپسند ہے۔ بعموم ملاقات کے خیال پر جائز ہے۔

سوال خدا فرماتا ہے میں نے چھ دنوں میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے حالانکہ قبل پیدائش آسمان و زمین سورج نہ تھا جب سورج نہ تھا تو رات دن کا اندازہ کیسے ہوا۔ از قصبہ تا خیاط آرسہیل ضلع گوجرانوالہ

جواب ایسے سوالوں کے جوابات متعدد کتب مباحثات میں مل سکتے ہیں۔ یوم سے مراد یہاں اوقات وقت ہے۔ جو آٹھ پہر وغیرہ محسوب ہو سکتا ہے جیسے کہتے بعض علاقوں چھ مہینوں جتنا ایک دن ہے حالانکہ وہاں آفتاب ایک ہی دفعہ نکلا ہے اور مدت زمانہ چھ مہینے گنی گئی ہے کیونکہ واقع میں اصل صحیح اندازہ میں اتنا وقت گذرتا ہے۔ اس لئے ان کو چھ مہینے کا ایکدن کر دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ بیان پر اندازہ الٰہی کے اعتبار سے چھ یوم کیا گیا جب فرمایا ان یوما عند ربک کالف سنۃ

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**شریف مکہ** کے مظالم کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن بھیجا گیا تھا۔ وہ بعد تکمیل کار واپس جارہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کمیشن نے آئندہ انسداد کی پوری ترکیبیں سوچ لی ہیں (خدا کرے سچ ہو۔ ورنہ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی)+

**بیت المقدس** کا نائب گورنر حلب کا والی مقرر ہوا۔ اور سلطان المعظم کے کاتب خاص رشید بک بجائے اُن کے تعینات ہوگئے+

**باب عالی** نے وزیر صینغہ حلب کے نام حکم جاری کیا ہے کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان تار برقی کی حفاظت کیلئے فوج تعینات کرے۔ تاکہ بدو دست درازی نہ کریں+

**امرتسر** لاہور وغیرہ اضلاع پنجاب میں ہمیں معلوم کرنے مشہور کردیا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی ایک مہینے کے لئے قید ہوگئے حالانکہ ابھی مقدمہ درپیش ہے۔ گو اہاں صفائی ختم ہوگئے ہیں دیکھئے کیا ہو۔ والعلم عند اللہ+ ۱۲ تاریخ کو مرزا جی بجارضہ کثرت پیشاب بیمار ہو گئے تھے

**شکر** ہے کہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۴ء کو امرتسر میں بلکہ دور دور تک اچھی بارش ہوئی۔ جو آیت کریمہ **ینزل الغیث من بعد ما قنطوا** کی مصداق ہے۔

**امرتسر** کے ہندو مسلمانوں کے نلکوں کی تفریق نامنظور ہوئی+

**سلطان المعظم** نے محتاج خانہ کو ۳۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ اس میں اندھے۔ بہرے۔ گونگے رہینگے۔ اس کے علاوہ قصبہ غزا میں واقعہ درمیان شام و مصر کی تین مسجدوں کی مرمت میں ۲۴ ہزار قرش عنایت فرمائے ہیں۔ (ایک قرش قریب ۲/ کا)

**سرکار عالیہ** بیگم صاحبہ بھوپال نے ریاست کی فوجوں کا کمان افسر اپنے دوسرے فرزند کو مقرر کیا۔ (غنیمت ہے)

**جاپانی** فوج میں برتن کاغذ کے ہوتے ہیں۔ استعمال کرنے سے پہلے ان پر تیل چھڑ دیا جاتا ہے۔ اور کھانا پکا لیتے ہیں۔ تو تہ کر کے جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ ہر ایک سپاہی کے پاس کل برتن اڑھائی سیر وزن سے زیادہ نہیں ہوتے+

**ڈیلی ٹیلیگراف** مظہر ہے۔ کہ جاپانیوں کی نعمت مندی ایک نہایت ہی عجیب پرگری کی چالاکی پر مبنی ہے جو شاذ و نادر ہی کسی قوم سے ظاہر ہوئی ہوگی۔ اور مشرقی دنیا کی تواریخ میں جاپان نے بھی تمام طاقتوں میں سے ایک بڑی طاقت ہونے کا دعوی ثابت کر دکھایا ہے+

**ریوٹر** کا نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے۔ کہ ۸ تاریخ کی سہ پہر کو روسی من ٹالی کے پرے پسپا ہو گئے ہیں۔ جس پر جاپانی جنرل نو نے قبضہ کر لیا ہے+

**سینٹ پیٹرز برگ** سے تار خبر آئی ہے۔ کہ ایک روسی نامہ نگار تار دیتا ہے۔ کہ جاپانی موکڈن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر موجود ہیں اور روسی مقام مذکور خالی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور خبروں کی نگرانی کا دفتر ہاربن کو تبدیل کر دیا گیا ہے+

**نامہ نگار** ٹوکیو سے تار دیتا ہے۔ کہ جاپانیوں نے ۴ ماہ حال کی صبح کو ۹ بجے لیانگ پر قبضہ کر لیا+

**تبت مشن** لاسہ سے یکم ستمبر کی خبر آئی ہے۔ کہ آج کرنل ینگ ہسبنڈ صاحب نے امبان کے محلات پر جاکر قومی مجلس کے کل ممبران سے ملاقات کی۔ اور آخری شرائط صلحنامہ پیش کئیں جس طریقہ سے کہ مسودہ پیش کیا گیا۔ اس سے معاملات کی صورت اچھی نظر آتی ہے۔ جتنا کہ آج تک لاسہ میں امبان کی قدر و منزلت خیال کی گئی ہے۔ اس سے کئی درجہ ہائے زیادہ ہو اور وہ کونسل والوں سے زیادہ سے کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کی ساتھ قواعد دان سپاہ ہوتی ہے۔ اور اسکی پولیس شہر میں پہرا کرتی ہے۔ تھوڑے سے لوگ ہونگے کہ جب لاسہ میں بغاوت ہو گئی تھی۔ تو امبان کے آدمیوں نے اس کو فرو کیا تھا۔ تبت کے باشندے شہنشاہ چین کو دلائی لامہ کی نسبت زیادہ عزت و وقعت سے دیکھتے ہیں۔ کوئی مشیر کونسل یا عبادتگاہ کا مجاور امبان کی منظوری کے بغیر مقرر نہیں ہو سکتا۔ امبان ظاہر میں ایک بڑی قابلیت اور زور کا آدمی ہوتا ہے۔ اور وہ دربار میں کسی خوف اور ڈر کو بنا گفتگو کرتا ہے+

ahmadimuslim.de

# جنان السیر فی احوال سید البشر

## ہر دو جلد کامل

وہ کونسی آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو۔ اور وہ کونسا دل ہے جو نظر کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ مثیل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آنکھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے۔ اسے مومن کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے ملک کی اہلی میں ایسی دلکش نظم سیر میں کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلد ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الغنی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہو اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہو چمن اول انوار نبوت اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی و قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہو چمن دوم گلزار نبوت اسمیں ولادت باسعادت نبوت کے گیارہویں سال تک کل احوال ہو چمن سوم بہار نبوت۔ اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان کی سیر و جنت و دوزخ کا احوال ہو چمن چہارم اخبار نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہو ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی عبادات محمدی معجزات محمدی جس فصاحت اور خوش اسلوبی سے احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہو لفظ بلفظ اسکا کوشش میں مقناطیسی اثر رکھتا ہے سننے والوں کے دلوں پر لوہا جیسا چاہئے کوئی بستی کوئی شہر ایسا نہ ہوگا کہ جسمیں کتاب پہنچکر عشاق نبوی کے سینے منور نہ ہوئے ہوں چند سال سے کتاب مفقود الصفت نایاب ہو گئی تھی۔ اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا اک دفعہ مالک کتاب کو صدہا کوشش اجازت پائی۔ تو خوشی خوشی چھپوا کر اہل اسلام کو فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۸ اور بے جلد تین روپیہ ۴ ر علیحدہ کی گئی ہے بہت سے نسخے فروخت ہوگئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

دہلی لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

# مجرب ادویات

**عرق ناء الحکم انگوری** اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی وقوت نامیہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ اور ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہو مقوی اعصاب مشتہی و مبہی اعلےٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے ترتیب کیا گیا ہو جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بحیظ فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عہ تین بوتل صہ

**تقویت النسا** حیض اور رحم کی بیماریاں غشیاں سے قے بیخوابی اور اسہال تحبس اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکو باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہو چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید پاکر اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس عہ ۴ اونس صہ

**طلاء** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کو استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اسکے ہمراہ ہماری الکیف پلز (حبوب عیات) کا استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہو قیمت فی شیشی تین روپے (سے)

**دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کا استعمال بالکل دور ہو جاتا ہو اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کو کھانیکی حاجت نہیں رہتی بعض کو تھوڑے سے عرصہ کی ہو۔ تو صرف ایک پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیہ کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل ہمکا جو چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں فی بوتل الجہ نصف بوتل عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی جہلم

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

# اہل حدیث

امرتسر ۱۲ رجب ۱۳۲۲ ہجری المقدس مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عنہ |
| والیان ریاست سے | سے |
| روسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | عگا |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

## مباحثہ نگینہ کی وجہ سے سوامی درشنانند جی مسلمان ہونیکو ہیں

ہمارے مکرم دوست سوامی درشنانند جی سے ہمارے ناظرین واقف ہو گئے ہی صاحب ہیں جو مباحثہ دیوریہ میں آریہ سماج کی طرف سے مناظر تھے جنکی لیاقت آریہ سماج میں ایک مسلمہ بات اور علوم متعارفہ ناقابل الرد ہے آپ مباحثہ نگینہ میں تشریف فرما تھے اسلئے آپ نے اپنے خط میں سو سوہ مباحثہ بدایوں میں لکھا تھا کہ نگینہ کے مباحثہ میں ثناء اللہ اپنی کمزوری کو محسوس کر کے بجائے ثبوت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت تصفیہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

دیکھے کے ویدون پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے -
جسکے جواب مین لکھا گیا تہا کہ یہ ناپسندیدہ فعل ہی پہلے آریہ مناظر نے کیا تہا یعنے ماسٹر آتمارام جی نے پہلے ہی پرچہ مین قرآن شریف پر اعتراض کیا - اُسکے جواب مین ہمارے سوامی جی موصوف لکھتے ہین کہ اگر آپ اس تحریر مین سے یہ ثابت کر دین کہ آریہ مباحث نے قرآن پر اعتراض کیا ہے تو ہم اسلام کو سچا اور آپکو فاضل مانینگے واسطے تیاری اخبار مباحثہ (۸ اگست) ملاحظہ کرو تو آپ اپنا نیا زمند ہی جانین اسکی تو کوئی حاجت نہین کہ آپ فاضل مانین البتہ پہلی بات ضرور ہے جسکے ہم بھی منتظر ہین وہ فقرہ جسکو ہمنے اعتراض کہا تہا یہ ہے - چونکہ الہام خدا کا فضل ہے اسلئے مین نہایت ادب سے اپنے مخاطب کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو قرآن اس طور پہ صحیح معنی مین کہلایا جا سکتا ہے کیا نہین -

اس عبارت کا مدعا صاف ہے کہ ماسٹر جی اپنی تعریف کے مطابق قرآن شریف کو صحیح معنے مین الہامی نہین جانتے پس یہی اُنکی طرف سے اعتراض کی ابتدا ہے - مگر سوامی جی موصوف لکھتے ہین کہ اعتراض نہین بلکہ سوال ہے یہ بھی لکھتے ہین کہ آپ کو عربی زبان کا مولوی فاضل ہوتے ہوئے بھی کسی گرو سے نیائے درشن یا علم کلام کے پڑھنے کی ضرورت ہے - مہربانی کرکے اعتراض کی تعریف کرکے اس فقرہ کو اُسمین لاکر دکھلا دیجئے -

مگر افسوس ہے کہ سوامی جی نے خود ہی اس مین غلطی کہائی ہے - بیشک ہم مانتے ہین کہ سوال اُسکو کہتے ہین جس سے متکلم کی غرض کسی ایسی بات کا دریافت کرنا ہو جسکو وہ نہ جانتا ہو اور اعتراض اُسکو کہتے ہین جس سے کسی کلام کی تغلیط یا تکذیب منظور ہو - مگر افسوس ہے سوامی نے آریہ مباحث کو ایسا علم سے خالی اور عقل سے کورا سمجھا کہ اس عبارت کو آپ سوال بتلاتے ہین جسکے یہ معنے ہین کہ آریہ مناظر ایسا بے خبر تہا کہ اُسکو قرآن شریف کی صحت یا غلطی کا کوئی علم نہ تہا

بلکہ بالکل بے خبر تہا اسلئے اُس نے صرف دریافت کرنے کو کیا تہا پہلے تو ہم حیران تھے کہ سوامی جی نے ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی جیسے ایک قابل مباحث کی نسبت ایسی ہتک آمیز رائے کا اظہار کیون کیا - کیا اُنکے نزدیک ماسٹر جی کو اسلام اور قرآن سے اتنی واقفی بھی نہین ہے کہ وہ میدان مناظرہ مین اپنے حریف اور مقابل سے محض علمی واقفی حاصل کرنے کو سوال کرین کیونکہ ہمارے نہین بلکہ تمام اہل الرائے کے نزدیک اس سے بڑھکر کسی عالم کی توہین اور ہتک متصور نہین کہ اُسکو اُنہی امور سے ناواقف کہا جاوے جن پر وہ بحث کرنے کو آیا ہو - مگر سوامی درشنانند اپنے تازہ پرچہ مورخہ یکم ستمبر مین لکھتے ہین کہ ستیارتھ پرکاش کے مترجم خود آریہ شاستروں سے ناواقف ہین" حالانکہ ان مترجمون مین ہمارے دوست ماسٹر آتمارام جی کا سب سے پہلے بڑے فخر سے نام نامی لکھا جاتا ہے - جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی اس مباحثہ کو آریون کے حق مین شکست فاش جانتے ہین - بہلا جبکہ بقول سوامی جی ماسٹر صاحب نہ تو آریہ کتابون سے واقف ہین نہ قرآن شریف سے کیونکہ وہ قرآن شریف پر اعتراض نہین کرتے بلکہ سوال کرتے ہین جو محض حصول علم کے لئے ہوتا ہے تو ناظرین خود ہی اندازہ کر سکتے ہین کہ ایسے مناظر نے اپنی قوم کی وکالت کہانتک کی ہوگی - اسی مضمون کی مزید توضیح کرنے کو سوامی ۸ اگست کے پرچہ مین لکھتے ہین کہ "مباحثہ دیوبند مین اسلامی فاضلون کے علم کلام کی واقفیت کا پتہ لگ چکا تہا اور مجھے منظور نہ تہا کہ علمی طرز بحث کو چھوڑکر فروعات مین جاؤن اسلئے یعنے آپ سے بحث کرنے مین اپنا وقت فضول کہونا مناسب نہین سمجہا" بہت خوب ماسٹر جی کو اس فضول کام کے لئے چھوڑکر سوامی جی آپ بیرنگ ٹیک بنی دو دو گوش بدایون سدہارے تھے - بہت خوب -

آپکا خیال ماسٹر جی کی نسبت کیسا ہی ہو مگر معاف کیجئے

ہم اس خیال مین آپ سے متفق نہین ہم کیا کوئی بھی شاید ہوگا کہ ماسٹر جی ایسے گئے گذرے ہین۔ جیسے انکو آپ سمجھتے ہین۔ کہ نہ تو آریہ شاستروں سے واقف ہین نہ اسلامی کتابون سے آشنا۔ اسلئے ہمارے خیال مین بلکہ کل اہل الرائے کی رائے مین ماسٹر جی کا فقرہ سوال نہین بلکہ اعتراض ہے یعنے وہ بزعم خود قرآن شریف کو صحیح معنون مین الہامی نہین جانتے۔ پس ہم منتظر ہین کہ آپ اس امر کے فیصلے کے بعد اسلام کے سچا ہونے کا اعلان کرینگے۔ ؎

یان کرآنیکا مقرر تھا صدا وہ دن کرے
جو تو مانگیگا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

# کس نشود یار منکہ نہ شود یار منکہ نکو گفتیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ[1] اس آیت سے ثابت ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی مدد و نصرت کو بندونکی مدد کے ساتھ مشروط کیا ہے اور ثابت قدمی اور استقامت بخشنے کا انشاء اللہ وعدہ دیا ہے ظاہر ہے خدا یا خدا کا دین محتاج ہماری مدد کا نہین صرف بندون کی آزمایش منظور ہے۔ جیسے بلاتشبیہ باپ اپنے پیارے بچے کو براہ محبت کسی چیز کا ایک آدھ ٹکڑا اس سے مرغوب تر دیکھا کر کہتا ہے کہ وہ تم ہمکو دو ہم تمکو یہ دینگے وہ پیارا بچہ حسب طلب پدر مہربان حوالہ کردے تو باپ خوش ہوکر سر و ناصیہ کو بوسہ دیکر دونون چیزین اسی کو دیدیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس ارشاد خداوندی کی تعمیل مین بندون کی محض سعادت مقصود ہے وہ کیا یعنے اللہ کے دین کی مدد کرنا اور اسکے اجرا اور صلاح مین جان و دل زبان و دست و پا سے نیز اُسی کے دیئے ہوئے مال سے کوشش کرنا اور اُسکے صلہ مین واہب العطایا سے صحت و عافیت جان و دل اور برکت مالی و روز افزون ترقی اقبالی و اجلالی کا حاصل کرنا ہے زہے نصیب ان کو جو ایسا کرین بعد اس تمہید کے داعی خیر کی غرض ہے کہ تقاضائے زمانہ اور چال چلن روزانہ سے مشاہدہ ہوتا ہے کہ ہمارے حریف نصاریٰ اور مخالف آریہ اپنی ذاتی کوششون اور اعوانی و اخوانی مددون اور قومی ہمدردیون سے گوئے سبقت لیجاتے اور بہ تعیین دعات و لکچرار و واعظین و اُپدیشکون کے فائز المرام اور روز افزون ترقی پر ہین اور ہم اہل اسلام باوجود صداقت دینی اپنی سستی اور کاہلی و عدم امداد اخوانی و اعوانی و قومی ہمدردی کے ہر طرح پیچھے رہ جاتے ہین نہ ہمارے علماء کو خیال ہے نہ ہمارے شرفاء امراء کو اسکا ملال ہے نہ متوسطین کو اس سے کبیدگی اور کلال ہے۔ علماء کو انکی نزاکت طبع اور علو شانی کب رخصت دیتی ہے کہ بازارون کے سرون پر کھڑے ہوکر داعی اسلام بنین اور منادی اسلام کی کرین اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوبیان کرکے بیدینون کو گرویدہ کرین اور کلام پاک کی توحید کا بیان فرماکر کجروون کو راہ راست پر لادین۔ اگر ہفتہ مین ایک روز کسی مسجد کے ممبر کو مزین فرمایا اور حاضرین خاص اور معتقدین با اختصاص کو چند اتفاقی و افتراقی مسایل پر آگاہی بخشی تو کیا اسی کا نام دعوت عامہ ہے اور بس۔ اور ہمارے شرفاء و امراء کو ایسی محافل و مجالس مین تشریف لانا ہی عار و ننگ ہے انکی ریاست و امارت کب مقتضی ہے کہ کم مایہ و کمین و اراذل کے ہمزانو ہوکر بیٹھین۔ رہے متوسطین وہ اپنے کاروبار کے اشتغال مین کم کم اشتغال دون ذالک هم لها عاملون کے مصداق ہو رہے ہین۔ ؎

تمہین غیرون سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کم خالی
چلو بس ہوچکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

پھر ایسا کونسا وسیلہ جمیلہ ہے جسکی وجہ سے اسلام مین ترقی ہو یہ جو کبھی کبھی صدا کے دلکش گوشزد ہوجاتی ہے کہ فلان شہر مین دو ہندو مسلمان ہوگئے یا کرستان ایمان لائے یا یورپ مین روز افزون ترقی اسلام ہے سچ پوچھئے تو یہ ہمارے دین کی صداقت کا اثر ہے نہ ہماری کوششون کا ثمرہ کاش اس صداقت کے ساتھ ہماری

[1] اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کروگے اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمکو ثابت قدم رکھیگا۔

ahmadimuslim.de

کوشش ہی ہوتی اور ہر کوچہ و بازار مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی منادی کی جاتی اُس واحد مطلق کی وحدانیت کے ثبوت پر نفی عن ماسوی اللہ ہوتی - پھر کیون نہ حسب وعدۂ ایزدی اِن تنصروا اللہ ینصرکم کے ہمارے حال پر امداد خداوندی متوجہ ہوتی ہان ضرور ہوتی اور کیون نہ حسب ارشاد ویثبت اقدامکم کے ہمارے متزلزل قدمون کو دنیا مین ایمان کے ساتھ اور حالت نزع مین بمقابلہ شیطان اور قیامت مین پلصراط پر ثابت قدمی نصیب ہوتی - بیشک ہوتی لہذا یہ داعی خیر اپنے علمار و فضلا و نیز امرا و رؤسا و شرفا و متوسلین کو عام طور پر اور انجمنہاے اسلام کو خصوصاً اور ندوۃ العلمار کرام کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہے - اور موٴدبانہ اُنکی خدمت بابرکت مین عرض کرتا ہے کہ ہرگز خادم کا یہ منشا نہین ہے کہ خود بنفس نفیس ہمارے علما و نامدار و فضلاے باوقار سڑکون پر کہڑے ہوکر وعظ فرمائین اور ہر کس و ناکس کے مقابل قرار دیے جائین بیشک اسمین اُن حضرات کرام کی بیعزتی اور کسر شانی ہے خود اُنکی توہین نہین بلکہ ایک گونہ اسلام کی توہین ہے - اور یہ کب کسی مسلمان کو گوارا ہو سکتا ہے ہرگز نہین - ہان آرزوے دلی اور مرکوز خاطر خیر اندیش یہ ہے کہ اہل اسلام کی اجتماعی کوشش سے ہمارے علمار کرام اور انجمنہاے ذوی الاحترام ایک مدرسہ خاص بنام نہاد مدرسہ دعاۃ الاسلام مقرر فرمادین - اور اسمین لوازمات ضروریہ کا انتظام اہتمام فرمادین نیز اُس مدرسے کے طلبار کے لیئے ایک نصاب علمی تجویز فرمادین کہ وہ مقدار علم اُنکے سنہ کافی ہو بعد امتحان اُنکو اسناد سے مستند فرماکر اُنکے وفود قایم ہون اور ہر شہر و قصبہ مین ہر جمعہ اُنکا دورہ ہوا کرے اور مخالفین کے حملات سے بالکل نہ کی روک سنبہال کرین نیز دین حق کی اشاعت کے لیئے ہر شہر مین بمیا مشرکت و مناسب موقع و مقام پر ہال و کمرہ و مکان تجویز کیا جاوین اور ہر ہفتہ مین مختصر اور ہر مہینے مین ایک بڑا مجمع خاص علمار و فضلاے شہر و عمائد و شرفا و متوسلین کا مجتمع ہوا کرے اور علمار کے وعظ و لیکچر ہوا کرین جنمین باہمی اتفاق و مسائل اتفاقیہ پر ہوا کرین جیسے خوبی اسلام و بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام و تحریص اعمال خیر و ترغیب استماع و اتباع قرآن شریف و دفع و منع اعتراضات معاندین وغیرہ عجب نہین ناظرین میری اس تحریک و تجویز کو خیالی پلاؤ یا دیوانے کی بڑ یا مجذوب کی بڑ تصور فرماکے کہدینگے ع

این خیالست و محالست و جنون

اور واقعی ہے بہی اسی طرح کہ ایسی آرزوئے دلنشین اور اُمید موہوم کا بر آنا مشکل ہی نہین بلکہ محال ہے کیونکہ تیرہ سال سے **مذاکرہ علمیہ امرتسر** مین اور نو سال سے **ندوۃ العلما** مین برابر جلسہ سالانہ مین اس امر پر یقین دلایا جاتا ہے نیز منجملہ اغراض مذاکرہ و ندوہ ایک غرض اشاعت دین و اسلام ہی قرار پائی ہے لیکن ہنوز روز اول ہے ؎

از شکوہ بس کنم کہ دل یار نازکست
خوئی کرشمہ نازک و بسیار نازکست

کچہہ دنون اہل قرآن کے نام نامی اور اسم گرامی اور اُنکی اشاعت قرآنی سے کامل بہروسہ ہوا تہا اور نہایت درجہ کا دل بند ہی تہی کہ یہ حضرات چونکہ اہل ہین اور دیگر خدام ضرور ہے کہ دعاوی قرآنی اور معجزات فرقانی کو باحسن الوجوہ و عمدہ طرز و طریقہ پر سحر بیانی و جادو لسانی سے اہل وید و پنڈتان و دیگر ادیان باطلہ پر ظاہر و ثابت فرماوینگے اور عظمت و جلال کلام پاک ذوالجلال کو اُنکے دلنشین کر دینگے ؎

لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قرآنی معجزات کا ثابت کرنا تو کجا وہ تو آجتک اُن اعتراضات سے جو خود قرآن پاک پر مخالفین معاندین کی جانب سے کیے گئے سبکدوش نہین ہوئے باوجود قرآنی فضیلت کو بہی توجہ نفرمائی اور اُلٹے خفا ہوکر تبادلہ اہلحدیث کا بند

حق پرکا
الہامی کتا
عزت کو
لیکچر
قیمت

کردیا کیون ہو۔

سوال دوست کونالا جواب چین ابروسے
برات عاشقان برشاخ آہو اسکو کہتے ہین

اِنَّمَا اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ

چہ برخیزد از دست تدبیر ما
ہمین نکتہ بس عذر تقصیر ما

ہمہ ہرچہ کردم تو برہم زدی
چہ قوت کند باخدائی خودی

نہ من سر زحکمت بدر مے برم
کہ حکمت چنین میرود بر سرم

(ابو حمید از بنارس)

(اڈیٹر۔ مطلب یہ کہ آپ آیۂ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پر عمل کرانا چاہتے ہین سو امید ہے کہ جن مجالس اور انجمنون کو نام آپنے لکھو ہین اسپر توجہ کرینگی۔)

# عیاشی
## اور
## اسکے بدنتائج

مرقومہ جناب ڈاکٹر ارجمند اس حبیب اسسٹنٹ سرجن شیخپورہ امرتسر

انکو انگریزی مین { Luxury & its Evil results

کہتے ہین اس کمبخت نے بہی مثل ٹمپرنس کے سینکڑون کو اپنی بدولت جیتے جی جہنم مین ڈالا ہے اور سینکڑون مبتلا ہورہے ہین۔ اخیر نتیجہ ایک دن وہ بہی دیکھ لینگے

عیاشی کے معنے کیا ہین۔ انگریزی:-

a free indulgence in Costly food dress furniture or any thing which gratifies the appetite or tastes

یعنے فضول خرچی عمدہ خوراک پوشاک وغیرہ جو حسب منشا ہو اسی طرح دنیا مین ہر ایک بشر اپنی خواہش منشا کے بموجب ایک نہ ایک امر کا مائل ہے۔ بعض شراب کو ہی عیاشی سمجھتے ہین اور بعض تمباکو کو بعض پتنگ بازی بٹیر بازی وغیرہ کو ہین اسکے بدنتائج کی ایک تمثیل دیکر دکہلاتا ہون۔ عیاشی کئی قسم پر منقسم ہوسکتی ہے۔ لیکن مین اسکو تین قسم مین رکہتا ہون۔

اوّل عمدہ خوراک وپوشاک (فضول خرچی)۔

دوم کثرت جماع۔

سوم کثرت شراب نوشی اور منشی اشیا کا استعمال کرنا۔

اول قسم کی ایک تمثیل چشمدید بیان کرتا ہون اور وہ اس طرح ہے کسی ایک شہر مین ایک ساہوکار رہتا تہا نہایت شریف اور بہلا مانس دولت سے مالا مال غریب بہوکے کا مائی باپ۔ اولاد کی طرف سے اُسکے ایک لڑکا تہا نہایت حسین۔ سرو قد۔ اور خوش پوشاک کیون نہو جب خدا مہربان توکل مہربان۔ ساہوکار عمر رسیدہ ہوکر اس دار فانی سے ملک جاودانی کو پہونچا اور اُسکا لڑکا کل جائداد کا مالک ہوکر اپنے کام کاج مین مثل اپنے باپ کے مشغول ہوا۔ مثل مشہور ہے زندگی تو رہنے دے نہین رہنے دیتے۔ ساہوکار کو فوت ہوئے تہوڑے ہی یوم ہوئے تہے کہ چند ایک بدمعاش لنگا ٹہ دن جہوٹے خوشامد کرنے والون نے موقعہ پاکر اُس لڑکے کو لالہ جی کا خطاب دیکر اپنی آ جائی اور ادہر اُدہر کی باتین سُناکر کہ فلان شخص یون تہا اور فلان یون۔ دنیا چند روزہ ہے۔ جو کہا پی مین سو اپنا۔ لالہ جی سب کچہ چہوڑ جاتا ہے۔ فلان ساہوکار

٭ اڈیٹر ٹمپرنس کا نتیجہ جز وادہ:-

ahmadimuslim.de

یہ کام کرتا ہے۔ اور اُسکے دوست ہر وقت اُسکے پاس رہتے ہین آپ بھی سیر کو اورون کی طرح بیرون شہر چلا کرین۔ زندگی کا لطف یہی ہے۔ اڈے پہ آخر کار لگا ہی لیا اور باہر جانا شروع ہوا۔ پنجاب کے اکثر چھوٹے شہرون مین یہ رواج ہے کہ لوگ دوپہر کے بعد شہر کے باہر باغیچون مین جا کر سردائی یعنے بھنگ پیتے ہین اُسی طرح سے اُن لنگاڑون نے اُس لڑکے کو دوپہر کے بعد باہر لیجانا شروع کیا اور دودہ والی بھنگ کی تعریف کرکے اُسکو بھی بھنگ پینے کا عادی کیا۔ یہانتک کہ اب ہر روز اُس کام کو مقدم سمجھا جاتا۔ اور پینے کے بعد نقل کی درخواست ہوتی۔ غرضکہ ۵۔۱۰ روپے کا جوت ہر روز لگتا اور آمدنی ندارد۔ اب فرمایئے کہ بیکار بیٹھ کر اگر انسان کہانا چاہے تو خزانۂ قارون بھی خرچ ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب روپیہ پیسہ نہ رہا اور رشتہ دارون دوستون نے جواب دیدیا۔ خوشامد کرنے والے کہا پی کر الگ ہو گئے۔ تو لالہ جی نے مانگنا شروع کیا یہانتک کہ جو لوگ پہلے شکل دیکھ کر خوش ہوتے تھے اب نفرت کرنے لگے کوئی پاس بیٹھنے نہ دیتا۔ وہ تو ادہر اُدہر پہر کر گذرتا رات کو کسی ٹہاکر دوارہ مین پڑ رہتے جب یہان سے بھی جواب ہوا تو کسی ویران دوکان کے چبوترہ پہ رات کاٹتے سردی کے موسم مین ایک رات آپ تنور کے کنارے پر بیٹھے تاپ رہے تھے کہ اونگہ آگئی اور تنور مین گر پڑے سخت اور بری طرح سے بدن جل گیا۔ لوگ لاوارث سمجھ کر ہسپتال چھوڑ آئے ایک دو دن جی کر راہی ملک عدم ہوئے۔ قصہ پاک۔

پیارے ناظرین جو شخص اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا ہے یا آمدنی ندارد اور خرچ جایداد سے اُس شخص کا وہی حال ہوتا ہے جو لالہ جی کا بیان کیا گیا۔ خوشامد کرنے والے کہا پی کر الگ ہو جاتے ہین لالہ صاحب یا میان صاحب . . . . . . کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تنور مین جلکر مرین۔ یا سڑک کے کنارہ پر یا غریب خانہ مین۔ یا ڈوب کر یا اور کسی قسم کی بری موت سے۔

اعتدال پر رہنا اچھا ہے۔ ہندی مثل مشہور ہے کہ جتنی چادر ہو اُتنے پیر پسارو۔ اے فضول خرچی کی عیاشی تیرا ستیاناس۔ توبہ۔ الامان۔

دوئم۔ کثرت جماع یعنے اُسکو دو قسم پر رکہا ہے اول جائز۔ دوسرے ناجائز۔ جائز اور واجب وہ ہے جو اپنی بیاہتا بیوی یعنے نکاح کی ہوئی عورت سے کیا جاتا ہے اُسکے ساتہ بھی اگر کثرت کی جائے تو بڑی بھاری بیماری ہونیکا اندیشہ ہے اور اکثر ہو بھی جاتی ہے وہ کیا ہے۔ جریان منی۔ اسکو انگریزی مین Spermatorrhoea کہتے ہین۔ اس بیماری کی چند علامات لکھتا ہون۔ منی کا خود بخود اخراج ہونا رات کا سوتے وقت یاد نہین پتلون یا پاجامہ کی رگ ہے۔ کمزوری بدہضمی۔ چہرہ زرد اداس اداس۔ نسیان بعض وقت لکنت گفتگو مین۔ وہم۔ مالیخولیا۔ بعض وقت خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ میرے زیر علاج ایک مریض تہا جسکی عمر قریب ۴۰ سال کے ہوگی کثرت جماع کے سبب اُسکو بڑی استقدر بڑہ گئی تہی کہ اگر کوئی شخص بازار مین اور وہ اوپر بیٹہک مین بیٹہا ہوتا گہبرا جاتا اور کہتا کہ خدا کیواسطے اسکو بند کرو۔ جب وہ مجہ سے گفتگو کرتا تو مجہے خیال ہوتا کہ اسکو مالیخولیا ضرور ہوگا یا کوئی بیماری دماغ۔ چنانچہ ایک سال یا کچہ عرصہ کے بعد اُسکو لقوہ ہو گیا۔ گو اب قدرے اچہا ہے لیکن بالکل صحت نہین ہوئی۔ ناظرین گہر مین بھی کثرت اچہی نہین

دوسرے ناجائز۔ بیہودہ ہے کہ اپنی نکاح کی ہوئی عورت چہوڑ کر دوسری بازاری عورت یا کسی کی بہو بیٹی کو مشتعل کر روپیہ پیسہ کا دیکر زنا کرنا اُسکے کرنے سے بھی ذیل کے امراض کا اندیشہ ہے جریان جسکا ذکر ہو چکا۔ سوزاک اور آتشک ان سے بھی بہت بشر واقف ہین اور ان کے نتیجے سے بھی قرحہ یعنے Stricture-urethra سوزش فوطہ یعنے orchitis مردین * سوزش رحم یعنے Uterus عورت اور نیلو پی ان ٹیوبز - ovaries

ahmadimuslim.de

عورت مین Falliopuoi tulus جسکا نتیجہ بہت برا یہ ہے کہ عورت بانجھ ہوجاتی ہے اور یہ مرد بہی ناقابل حمل کرنے کے۔ تیسرے آتشک یہ دو قسم کا ہوتا ہے نرم یعنے Soft chancre یہ بیرونی دوائی لگانے سے مثل اور زخمون کے اچہا ہو جاتا ہے۔ دوسری مادین یعنے Hard chancre یہ کمبخت بڑی بلا ہے۔ گو یا مسان تک پیچہا نہین چہوڑتا۔ اول تو خود ہی اچہا ہونے مین دیر کرتا ہے اور اگر ہو ہی گیا تو اُسکا زہر خون مین مل کر دوسرے درجہ کی علامتین چہرہ پر ظاہر کرتا ہے سرخ یا کالے رنگ کے نشان (mashra) اگر اِس درجہ مین معقول علاج نہوا تو تیسرا درجہ سال چہہ ماہ کے بعد نمودار ہوتا ہے یعنے ہڈی وغیرہ اندرونی اعضا مین اثر ہوجاتا ہے اور زخم پڑ جاتے ہین اس درجہ کو اکثر لوگ جذام کہتے ہین۔ لیکن بغیر دریافت حال مریض ایسی رائے ظاہر کرنی اچہی نہین جو مریض کو مجلس وغیرہ کے لائق نہین رہنے دیتی ذیل کی تمثیل سے آپ کو معلوم ہوگا کہ جلد کی بیماریان اکثر جذام کی سی معلوم ہوتی ہین سنہ ۱۹۰۰ء مین یا پنجاب نیر مشیر طب (Marical adviser) رائے بہادر سیٹھ رام رتن بنسی دہر صراف کا ہو کر گیا تہا۔ سیٹھ صاحب کے سبب سے میرے پاس ہر ایک حصہ شہر سے مریض آنے شروع ہوئے چنانچہ ایک روز صبح کیوقت جب مین بیمار دیکہہ رہا تہا ایک ہندو سنگتراش جسکی عمر ۳۵ سال کی قریب ہوگی آیا اور آن کر دو تین گز کے فاصلہ پر اور بیمارون سے بیٹھ گیا جب اُس سے کہا گیا کہ ورے آؤ تو بولا کہ جی نہین۔ تب اور بیمار آپسمین کہنے لگے کہ یہ کیونکر نزدیک آوے اسکو تو بیماری جذام کی ہے۔ مینے کہا ٹھہرو مین وہان ہی آتا ہون۔ اسکو مین نے اسی جگہ دیکہا تو معلوم ہوا کہ اسکو بیماری جذام نہین بلکہ جلد کی ایک بیماری ہے جسکا نام Psoriasis guttata ہے مینے اُسکو ہاتہہ لگایا اُسکو کپڑے اُتار کر دیکہا۔ تب اور بیمار آپسمین کہنے لگے کہ ہا ہا یہ تو جذامی ہے کیون ہاتہہ لگایا۔ واپس آنکر اُنکو کہا گیا اور سمجہایا کہ یہ بیماری چمڑے کی ہے نہ جذام یہ اچہا ہو سکتا ہے چنانچہ اُسکو کہا گیا کہ تو اچہا ہوجائیگا اگر دوائی کہاتا رہے گا۔ اُسنے ایسا ہی کیا اور ۳ ماہ مین بالکل اچہا ہوگیا۔ اچہا ہونے کے بعد ایکدن میرے پاس آیا اور کہا کہ اب میرے رشتہ دار میرے ساتھہ کہا پی لیتے ہین مین بڑا ہی خوش ہوا اور بیمار دعا دیتا ہوا چلا گیا۔ اس درجہ مین اور بہت تکلیفین ہوتی ہین۔ آنکہ کی بیماری۔ دماغ کی بیماری۔ غرضیکہ جیتے جی مرنا ہوتا ہے Syphilitic nodes Clavicle اسی درجہ والے ایک بیمار کا حال بیان کرتا ہون۔ سنئے۔ عرصہ تین سال کا ہوا ہوگا کہ ایک عورت میرے مکانپر آئی اور بیان کیا کہ میرا لڑکا پٹواری ایک گاؤن مین ہے اور سخت بیمار۔ آپ مہربانی کرکے چلکر دیکہین۔ چل پہر نہین سکتا۔ ٹانگون مین درد اور موٹے ورم کئے ہوئے ہین۔ مین حسب درخواست اُسکے گاؤن مین گیا اور بعد حال بیمار معلوم ہوا کہ عرصہ ایکسال کا ہوا ہے کہ مین یا اُور بندوبست مین نوکر ہو کر گیا تہا اور وہان ایک عورت سے صحبت کرنے کے بعد آتشک کی بیماری ہوگئی بہت علاج کئے صحت نہین ہوئی اور یہ نوبت ہوگئی ہے۔ حالت بیمار بروقت ملاحظہ حسب ذیل تہی:-

نہایت دبلا اور کمزور۔ چہرہ زرد۔ بہوک ندارد۔ اُٹھہ نہین سکتا۔ ایک موٹا بہت ورم کئے ہوئے۔ یعنے سوجا ہوا اور سخت دونون ٹانگ کی سامنے کی ہڈی پر نوڈز یعنے آتشک کے سبب سے سخت گرہ۔ پیشانی کی ہڈی مین درد اور ozaena۔ غرضیکہ تیسرے درجہ کی علامات نمودار تہین علاج کرنے پر وہ اس لائق ہوگیا کہ گہوڑے پر سوار ہو کر دوسرے تیسرے روز میرے پاس آیا کرتا اور

ناک کا ... حلق کا ... جانا۔

...یر القرآن
رحمٰن
شریف کی تفسیر
د قرآن سے
طلبا اور غریب
ے صرف عہ
دنیا
قلم ہوتے ہایت
بحث
حق ار
بر اہل حدیث
م اسلامیہ
ahmadimuslim.de

پیدل بہی چل پہر سکتا - چونکہ اب اُسے معلوم ہوگیا کہ مجہے آتشک ہے اور آتشکے واقفونکو بہی - تب انہون نے اپنا علاج شروع کیا - جسمین پہر وہ آنکہہ کی بیماری مین مبتلا ہوکر سخت بیمار ہوگیا اور رخصت لیکر اپنے گہر جاکر سناگیا کہ مرگیا - نہایت افسوس کہ عین شباب کے وقت یہ بیماری ہوتی ہے - اسے ویسی بیماریو بچو - کثرت جماع بہی مہلک ہے - خدا سب کو بچائے -

فضول خرچی کا نتیجہ تو آپ نے سن لیا - اب کثرت جماع کا بہی حال تدر معلوم ہوگیا ہے وہ پر لعنت کیجئے - اور ہمیشہ اعتدال سے کام لیجیے آتشک سوزاک وغیرہ پر اگر مفصل تحریر کیا جائے تو سوائے ڈاکٹرون حکیمون کے اور کسی کو فایدہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ناظر اخبار اُسکو پڑہتا ہے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ یہ تو ڈاکٹری کے متعلق ہے سینکڑون رسالے اس مضمون پر تیار ہوئے ہوئے لایق حکیمون اور ڈاکٹرون کے موجود ہین اسلئے مین سمجہتا ہون کہ اگر خلاصہ حال کسی قسم کی بیماری کا درج اخبار ہو تو پبلک کو خالی از فایدہ نہیں ہوگا - اب تیسری قسم عیاشی کی بارہی ہو سنئے - کثرت شراب نوشی اور نشی اشیاء کی -

کثرت شراب کے نقصان اور مضر تین تو آپ نے کئی رسالجات مین پڑہے ہونگے - اور یہ بہی دیکہا اور سنا ہوگا کہ سینکڑون گہر اسکی بدولت اور سینکڑون جانین اسکے سبب ہر سال ضایع ہوتی ہین - باوجودیکہ قیمت بہی زیادہ سال بسال ہوتی جاتی ہے اور ٹمپرنس سوسائٹی نا - آریہ سماج - سناتن دہرم سبہا اسلامیہ انجمن وکلیسا وغیرہ بہی ہر دیس مین دن بدن قایم ہوتی جاتی ہین لیکن اسکی بجائے تنزل کے ترقی -

اکثر لوگ اسکو ہاضمہ کے واسطے پیتے ہین لو یار ایک پیگ تو لے لو لیکن بڑی غلطی پر ہین بجائے ہاضمہ بڑہانے کے بدہضمی پیدا ہوتی ہے - سردی کے موسم مین - لو یار ایک پیگ لیلو سردی دور ہوجاویگی کیسی نادانی اور خام خیالی ہے یہ بجائے گرم کرنے کے دوران خون کو کمزور کرتی ہے -

اول درجہ مین دوران خون تیز کرتی ہے Stimulant

دوسرے مین کمزور „ „ Depressant

تیسرے مین پیندلاتی ہے Narcotic

تہوڑی سے تہوڑی مقدار مین بہی کسی نہ کسی طرح اندرونی اعضاء مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور اُس سے بیماری - ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ اگر شراب پینے سے موٹا پن ہوتا ہے تو گہوڑون کو شراب کیون نہیں دیتے اور مرغی وغیرہ موٹا کرنے کیواسطے کیون نہیں استعمال کی جاتی - ایک صاحب کی رائے ہے کہ اسکا چمکارا مثل روشن آگ کے ہے جو آخر کو خاک ہوجاتی ہے

a fire makes a brilliant sight but leaves a desolation

اسی طرح سے یہ اول درجہ کی کہیتی - گناہ جرم - پاگلپن اور بیماری پیدا کرتی ہے - اکثر کی رائے اسکے برخلاف ہے لیکن یہ دن دونی اور رات چوگنی ہوتی جاتی ہے - اس سے جو بیماری ہوتی ہے ایک سے ایک بڑہکے - جگر مین پہوڑا - Liver abscess

ڈی لیریم ٹریمنس یعنے رعشہ ہاتہہ پاؤن معہ بکواس واہیات - اسمین بیمار کا چہرہ زرد ضعیف کمزور نیند کا نہ آنا - (باوجودیکہ دوا بہی دی جائے) آخر کو غنودگی کی حالت مین ہوجاتا ہے - پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے - سانس تکلیف سے آتا ہے - اور سانس رک کر مرجاتا ہے - واہ واہ کیا عمدہ طریقہ موت کا ہے - بہائیو - بجز اسکا اعتدال بہی اچہا نہیں اس سے تو کنارہ ہی بہتر ہے - دہرم شاستر اور شرع کی رو سے بہی بُری چیز ہے - لیکن آجکل کے ہندو مسلمانون نے ان دونون پر پانی پہیر دیا ہے - تعلیم یافتہ سیویلین اور جنگی محکمہ والے اسمین مبتلا ہین یہ تماشہ تو ہر روز آپ ملاحظہ کرتے ہین تمثیل کی کیا ضرورت ہے - کہ افیم چرس بہنگ مدک کا بہی ایسا ہی حال ہے لیکن جسکو آپ ناچیز

ahmadimuslim.de

سمجھکر دزات استعمال کرتے ہین اور آئے مہمان کی خاطر بھی ہمیں خیال لگی ہے۔ وہ کیا ہے وہ تمباکو ہے۔ جناب یہ بھی کچھ کم نہین اس سے بھوک مرجاتی ہے۔ سر درد۔ سر چکر کہاتا ہے۔ آنکھ کی پتلی پہیل جانیسے عارضی بینائی مین فرق آجاتا ہے Temporary amaurosis اسکا ایک مریض عرصہ ایک ماہ کا ہوا ہوگا جو میرے زیر علاج آیا دجسکی عمر قریب ۲۵ سال کے ہوگی ذات کا برہمن مست حقہ (اچھا) اور بیان کیا کہ دفعتہً میری نظر بند ہوگئی ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تمباکو پینے کا بڑا شوق ہے ایک دم خوب لگایا اور اسکے بعد سر چکر کہا گیا اور نظر بند ہوگئی۔ تمباکو پینا بند کیا گیا دوائی پینے اور آنکھ مین ڈالنے کو دیگئی اب نظر اچھی ہے لیکن بالکل صحت نہین ہوئی۔

اسکے پینے سے ایک اور بڑی بھاری قباحت ہے اور وہ یہ ہے کہ متعدی بیماری contagious نے پائپ کے ذریعے سے ایک منہ سے دوسرے منہ مین جاسکتی ہے۔ اس سے کچھ دہرم یا ایمان پکا نہین ہوتا اگر ایسا شوق تمباکو کا ہے تو جدا جدا حقہ رکھ لیوین۔ میری رائے تو اسکے بھی بالکل برخلاف ہے۔ سوائے بیماری کے یا جو ہڈہ کہانسی کے اور اس مین کیا فائدہ ہے کیا دہرم ایمان پکا ہوتا ہے یا محبت بڑہتی ہے نہین نہین ہرگز نہین۔ یہ ناواجب رواج ہے۔ برہمن جسکا ذکر کیا گیا ہے اسنے تو حقہ پینا اسی روز سے چھوڑ دیا ہے اور کئی ایک صاحبان سے قباحتیں اسکی بیان کین اور انہون نے بھی اقرار کیا کہ ہم بھی چھوڑ دینگے۔ لہذا التماس ہے کہ اگر ناظرین اہلحدیث بھی اسکا پینا چھوڑ کر اطلاع دین تو ہمین خوشی ہوگی اور شرع مین بھی مکروہ* ہے۔ اس سے بیماری کا اندیشہ اور جو ہڈہ کہانا تو ہے۔ اپنی فیملی ڈاکٹر یا حکیم سے صلاح کر لو وہ کیا کہتا ہے۔ مین اپنا فرض کہدینا ہی سمجھتا ہون آگے ماننا یا نہ ماننا آپ کا اختیار۔ فقط زیادہ سلام۔

*(سچ ہے اڈیٹر)

# طعن فی الانساب

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم۔ آپ کے اخبار مطبوعہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۱۸ء نمبر ۴۴ مین ایک تحریر مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب ہردوئی والی کی بعنوان (مباحثہ نگینہ مین آریونکی غلولی) نظر سے گذری تھی جسمین طعن فی الانساب جو منہی عنہ فی الشرع ہے اُس سے کام لیا گیا ہے۔ مجھے بار بار تعجب یہ آتا ہے کہ شیخ احمد اللہ تو خیر اپنی شیخی مین مغرور ہونگے اڈیٹر اہلحدیث جسکی اخبار کا مقصد اعلائے حمایت دین و اشاعت اسلام ہے کیون اُس نے منہی عنہ تحریر کے اندراج مین کچھ تامل نہ کیا اور حسب عادت کوئی نوٹ بھی اسکے متعلق نہ لکھا گیا وہ چند الفاظ مدحیہ (مرد میدان ترک اسلام مولانا ابو الوفا (الخ)) اڈیٹر کو بھلے معلوم ہوئے جو ایسی غیر مہذب تحریر جو کسی طرح اس اخبار کے شایان نہ تھی درج کر دیا چہ خوش سہ

گر ہمین مکتب و ہمین ملا ست ✤ کار طفلان تمام خواہد شد

یا شاید یہ طعن فی الانساب اڈیٹر کے نزدیک بھی امر جاہلیت سے نہ ہوا اور معتبر فی الشرع ہو۔ مگر یہ بات سب پر روشن ہے شیخ سید مغل پٹھان جولاہے قصائی موچی چوڑہے چمار دولتمند مفلس پیغمبر ولی غوث قطب نیک بد کافر مسلمان سب لوگ ایک ماں باپ آدم حوا سے پیدا ہین پھر ہر کسی نے ایک ایک پیشہ اپنی اپنی گذران کے لئے اختیار کر لیا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام خود کپڑا بنتے تھے کہیتی کرتے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کپڑا سیتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام بڑہئی کا کام کرتے تھے حضرت ابراہیم و لوط علیہما السلام کہیتی کرتے تھے حضرت صالح و ہود علیہما السلام تجارت کرتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام لوہاری کرتے تھے زرہ بناتے تھے۔ حضرت سلیمان پنکھے بنتے بوریا ٹوکرا بناتے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام بکریان بہیڑین پالتے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزازی کرتے تھے اسی طرح ہر ایک نے اپنی گذران کیلئے ایک ایک



ahmadimuslim.de

صورت اختیار کر لی تھی تو اگر شرافت محض پیشہ و حرفہ پر ہوتی تو آج شرافت کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے اور یا رچہ باقی انکی تحقیق ثابت ہے پھر کہاں ہیں وہ حضرت جو اپنے شیخ پٹھنے وغیرہ میں معاف یہ پھولے نہیں سماتے جو خدا جانے انکے اجداد نے اس مفتوحہ ملک ہندوستان میں کن کن قوموں کی لڑکیوں کو بی بیان بنا رکھا ہوگا جنکی نسل میں اس طرح کا افتخار سمایا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امر جاہلیت سے قرار دیا ہے اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب (الحدیث) یا شرافت اگر اس امر پر موقوف ہو کہ اسکے اسلاف میں کوئی ولی یا پیغمبر یا بزرگ گذرا ہو تو اس طرح کی شرافت میں ہر ایک برابر ہیں آدم کا نبی و خلیفۃ اللہ ہونا مسلم ہے اور تمام آدمی انہیں کی اولاد سے ہیں علاوہ اسکے ہر ایک کسی نہ کسی ولی صالح یا پیغمبر کی اولاد سے ضرور ہے غایت ما فی الباب قرب و بعد کا فرق نکلیگا اور اسکو قرب و بعد کو شرافت کے لئے کوئی دخل نہیں ہے اس اعتبار سے ہر ایک شریف النسب ہونا محقق ہوگا لیکن وہ شرافت جو معتبر عند الشرع ہے اور شرافت کا دار و مدار ہے وہ تقوا ہے اور علم ہے تو جو شخص بالتخصیص متصف بصفات مذکورہ ہوگا وہی شریف ہے ورنہ رذیل اگرچہ وہ نبی ہی کی اولاد کیوں نہو۔ راقم یکے از ناظرین اہلحدیث (عفی عنہ)

ایڈیٹر: واقعی طعن فی النسب شرع میں منع ہے آپنے بہت اچھا کیا کہ اس مضمون کی تلافی کر دی۔ جزاک اللہ لو لا علی

لھلک عمر

---


## الکلام المبین فی جواب الاربعین

پوری دو سو صفحہ پر شایع ہوئی ہے قیمت ۱۰/ محصولڈاک ۱/ شائقین جلد طلب کریں ورنہ ختم ہو جائیگی۔ (المشتہر مینجر اہلحدیث امرتسر)


# انتخاب الاخبار

**بنارس بنک** کا افتتاحی جلسہ ۱۴ ستمبر کو ہوا۔ مہاراجہ بنارس شریک تھے۔ مسٹر بالیشر پرشاد نے عمدہ تقریر کی۔

**احمد آباد** میں امساک باران اسی شد و مد پر ہے۔ سرکاری افسر علاقوں میں برابر گھوم رہے ہیں ریو رمین صاحب ضلع کو بھیج رہے ہیں جن جن مقامات میں قحط زدگان کیلئے کام جاری ہونیوالے ہیں انکی فہرستیں مرتب ہو رہی ہیں۔ اگر ۱۵ تک بارش نہ ہوئی ہوگی تو ان مقامات میں ۱۹ سے کام شروع ہوگئے ہونگے۔ یعنے سنانند۔ رانقل۔ ویرام گم۔ بھڈا گوگا۔ ڈکسرولی۔ بیجپور۔ دہوتوہویا۔ انبالی دہولکا۔ و المتہنا۔ صرف گودہرہ۔ ووحدہ سے رپورٹ آئی ہے کہ کچھ بارش ہوئی ہے۔

**جنرل کوروپاٹکن** نے تار دیا ہے کہ ۹ ماہ حال کو جاپانیوں سے کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ جاپانی فوج ابھی بالکل خاموش ہے بارش اسقدر سخت ہوئی ہے کہ سڑکوں کی مرمت نہیں کی جا سکتی۔ (واللہ غالب علی امرہ)۔

**جاپانیونکا نقصان** لیاؤنگ کی لڑائی میں جاپانیوں کا نقصان جاپانی سرکاری رپورٹ کے موافق حسب ذیل ہوا:۔

جنرل کوروکی فوج میں ۴۸۶۶ جنرل نوڈز کی فوج میں ۴۹۹۲ اور جنرل اوکو کی فوج میں ۷۶۸۱ جاپانی افسر مقتول و مجروح ہوئے اور ۳۶۴۴ زخمی ہوئے۔ جاپانیونکا اندازہ ہے کہ لیاؤنگ کو فتح ہوتے تک ۲۵ ہزار روسی فوج ضایع ہوئی ہے۔

**روسی نقصان**۔ سینٹ پیٹرسبرگ میں غیر سرکاری طور سے یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ لیاؤنگ کی لڑائی میں اور اسکے بعد کی چھیڑ چھاڑوں میں چالیس ہزار روسی فوج ضایع ہوئی۔ روسی کمکوں پر کمکیں اس نقصان کے پورا کرنے کے لیئے میدان جنگ میں آرہی ہیں۔ روسی جنرل اسٹاف کا بیان ہے

کیا ننگپ کی لڑائی کے بعد سے دو آدمی کورز جنرل کوروپٹکن کے پاس پہنچ چکی ہین۔ اور اب جنرل کوروپاٹکن کے پاس ۳۰۰ ضرب الواب ہو گئی ہین۔

شملہ مین یکایک موسم پلٹ گیا پچھلے جمعہ سے متواتر پانی پڑ رہا ہو۔

کابل مین ملیشیا فوج۔ امیر عبدالرحمن خان مرحوم نے اپنی فوج مین ملیشیا کا طریقہ جاری کیا تہا جس سے سمجہا گیا تہا کہ انکی باقاعدہ فوج زیادہ مضبوط اور طاقتور ہو جائیگی۔ اُنہون نے یہ حکم دیا تہا کہ ہر ایک خاندان کے سات آدمیون مین سے ایک آدمی رکروٹ کے طور پر افغانی فوج مین حاضر ہو کر مختصر عرصہ تک فوجی تعلیم حاصل کیا کرے۔ اُنمین سے ہر ایک آدمی کو یہ استحقاق دیا گیا کہ وہ اپنے پاس اپنے گاؤن مین ایک رائفل رکہہ سکا کریگا۔ افغان لوگون نے دل سے یہ فوجی خدمت قبول کی لیکن اونکو رائفلین نہین دیگئین گو انکو فوجی تعلیم باقاعدہ طور سے دیگئی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے خاندانون نے بدمعاشون اور بیکارون کو رکروٹ کے طور پر بہیجنا شروع کر دیا اور اس سے اس تدبیر مین ناکامی ہوتی گئی۔

اب امیر حبیب اللہ خان نے یہ حکم دیا ہے کہ اسکے لیے تمام رکروٹون کا ملاحظہ کیا جائے اور اگر ضرورت ہو تو دیہات کے سب سے طاقتور اور مضبوط آدمی کو فوجی تعلیم کیلئے منتخب کر لیا جائے۔ بظاہر امیر صاحب نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ فوج ملیشیا مین سوا مضبوط اور طاقتور آدمی کے اور کسی کو نہ رکہا جائے (یہی طریق خلفائے راشدین کے زمانے مین تہا۔)

طاعون۔ ہفتہ گذشتہ مین کل ہندوستان مین ۱۱۷۹۱ اموتین طاعون سے ہوئین۔ اس سے پہلے ہفتہ مین ۱۰۱۹۹ اموتین ہوئی تہین گذشتہ سال کے اسی ہفتہ مین طاعونی اموات کی تعداد ۸۰۸ ۱۳۰ تہی منجملہ ۱۱۷۹۱ کے اضلاع بمبئی مین ۶۵۱۸ سنٹرل انڈیا مین ۹۲۶۔ ممالک متحدہ ۷۴۷۔ احاطہ مدراس مین ۴۳۵۔ راجپوتانہ مین ۵۳۳ بنگال مین ۵۰۰ ممالک متوسط مین ۳۴۵۔ ریاست حیدرآباد مین ۳۲۷۔ پنجاب مین ۱۰۲ اموتین ہوئین۔ (مرزا جی کو دار و نیا رو؟)

مہدی (مہدی) یہ آجکل دو میدانی واقعہ نیل ارزق پر ترکتازیان کر رہا ہے اسکی سرکوبی کے لئے فوجین بہیجی گئی ہین۔ (ہمارے قادیانی مہدی نے تو آجتک کوئی ہاتہہ نہ دکہایا۔ شائد آئندہ)

مصر مین ایک لڑکی چہت سے گر کر بظاہر مر گئی۔ اسکو بعد معائنہ ڈاکٹری دفن کر دیا گیا مگر ابہی پوری طرح مٹی نہ دی تہی کہ اُسنے چیخ ماری۔

(ہمارے مرزا صاحب کا معجزہ ہو گا۔)

امرتسر مین زیر نگرانی آریہ سماج ایک ودہوہ عورت کی شادی کی گئی۔ (قرآن شریف کی تائید انکحوا الایامیٰ منکم)

دریائے گنگ کی طغیانی کیوجہ سے سون پور اور ضلع پٹنہ کے دیگر بڑے حصون مین جانون اور مکانات کا سخت نقصان پہنچا۔

جنرل ہسپتال کلکتہ کے ایک درخت کی جڑ مین سے بودہ کی تصویر برآمد ہوئی ہو وہ ۳ فٹ بلند۔ ۲ ۳ انچ چوڑی اور ۵۰ انچ محیط پتہر پر کہدی ہوئی ہے۔

۸ تاریخ کو لارڈ کچنر بہادر شملہ واپس تشریف لے آئے۔ لارڈ کرزن بہادر معہ جناب ویسرائی صاحبہ ۱۷ اکتوبر کو شملہ پہونچ جائینگے۔

کوئیٹہ مین ضروری عمارت تیار ہونے تک غالباً انڈین اسٹاف کالج کے لئے "دیولالی" کی عمارت کام مین لائی جاویگی۔

ریوٹر کا نامہ نگار ٹوکیو تحریر کرتا ہے کہ غالباً جنرل ناسیگاوا کا نام تک امپیریل گارڈ منچوریا کے گورنر بنائے جائینگے۔

عدن سے خبر ملی ہے کہ فی الحال حد بندی کی اور کارروائی ہوگی۔ لہذا اگر کوئی خاص وجہ پیش نہ آئی تو اب ضرورت نہین ہے کہ شمال مغربی حصہ مین خط حد بندی کی کہینچے جائین۔ اور اینگلو ٹرکش کمیشن کا اجلاس بار ثانی منعقد ہوا۔

عدالت خفیفہ کلکتہ کو اختیار سماعت ۵ ہزار روپے تک بڑہا دینے کی تجویز تہی۔ ایوان تجارت سے اس امر مین رائے دریافت کی گئی تہی۔ اُسنے خلاف رائے دی۔

---

لوح جہ عدالت مبیع مولوی صاحب سند فتوے نہین لکہے گئو خدا عافیت بخشے۔ (کاتب)

ahmadimuslim.de

# جنان السیر فی احوال سید البشر

## دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ بینظیر کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانیاں نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانحعمری اور مقدس احوال ہیں اسکا شعر شعر کیا بس ہجز ان معلومات کے مایۂ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی شناس آؤ ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبدالعلی دہلوی نور اللہ مرقدہ نے بجوش عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اسمیں ابتدائے خلقت نور محمدی تعمد اصحاب فیل تک با تفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت اسمیں ولادت باسعادت نبوت کے گیارہ برس کامل تک کل حالات ہیں۔ چمن سوم بہار نبوت اسمیں معراج شریف اور ساتوں آسمان کی سیر و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت اسمیں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے۔ ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی۔ جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے لفظ بلفظ اسکا جو شعر میں معنی خیز اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کو دل سے پوچھا چاہئے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہوگا کہ جس میں یہ کتاب پہنچکر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب بالکل مفقود تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا ایک عرصہ مالک کتاب کو رضامند کر کے اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فایدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپئے ۸ آنہ اور بیجلد تین روپے ۸ آنہ رکھدی گئی ہے کثیر نسخے فروخت ہوئے اور چند باقی رہ گئے ہیں شائقین جلد ہی طلب کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا بمطابق مقولہ دشوار ہو جائیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

**لشکر نگاہ تاجر کتب شیخ محمد الہی صاحب**

# ادویات مجرب

**لائف پلز** (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہوں یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان سرعت انزال۔ رقت سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۲۸ گولیاں عہ ؏

**روح دافع بخارات** نوبتی تیجہ و چوتھیہ وغیرہ۔ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تیجہ و چوتھیہ بخارات کیواسطے کرشمۂ صحت ہے بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲ ؁

**روح دافع طحال**۔ قیمت فی شیشی عہ راس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

**لوہیون کا مقوی شربت** اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے شغل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس ۸ مرد و اور فرصعم

**جوہر مصفی خون** فی شیشی ۲ روز ۳ عہ رکلان عماؔ۔ فسادات خون تر خشک خارش۔ ختازیر۔ بھگندر وغیرہ۔ کو بہت جلد فایدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے دوبارہ مرض نزدیک نہیں آتی۔ ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے جو مرحوب گوشت خشک کو استعمال ہو سکتے ہیں یا قص رہنا ہو۔

**المشتہر** حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ انگریزی و یونانی ادویہ چوک ہنسنگہ امرتسر

حسب اجازت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دین مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

لله الحمد

# اہل حدیث

امرتسر ۱۹ رجب ۱۳۲۲ ہجری المقدس مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک


## اغراض اخبار

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | ۵ |
| والیان ریاست سے | ۔ |
| رؤسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۲/۱۲ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک روانہ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت بہتر فیصلہ ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک شائع ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

## تبدیل نام

اہل حدیث کا سال تمام ہونے کو ہے گر حساب کا تخمینہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سو ڈیڑھ سو روپیہ سال بھر میں خسارہ ہوا۔ کیوں ہوا۔ اسکی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ حسب وعدہ پہلے خریداروں کو رعایتی قیمت دینا تھا جسکا برا اثر ہمکو اس رعایت سے پہنچتا رہا جو ایک ہی سال کیلئے تھی۔ دوم یہ کہ اشاعت بہت ہی کم رہی جسکی وجہ بعض دوستوں کے خیال میں یہ ہے اخبار کے مضمون تو عامہ اہل اسلام سے تعلق رکھتے ہیں مگر نام اخبار کا ایک خاص فرقہ سے مخصوص اسلئے اخبار کا نام تبدیل ہونا چاہیئے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ اپنے اپنے منشا سے مطلع فرماویں۔

# مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی

## کا مقابلہ

"ہمارے مسیح ہندوستانی یعنے مرزا صاحب قادیانی"
"کے حالات سے تو ہندوستانی واقف ہیں مزید"
"واقفیت کیلئے رسالہ چودھوین صدی کا مسیح کا آخری"
"پرچہ جو مطبع اہلحدیث مین چھپ رہا ہے ہمدست مطبع"
"واقفی ہندوستانی مسیح کی حاصل ہے اسکو کافی جانکر"
"ایرانی مہدی محمد علی باب بانی فرقہ بابیہ کے حالات کو"
"ذیل مین ہم علیگڈہ گزٹ سے نقل کرتے ہین:-

## باب اور فرقہ بابیہ

کے مختصر حالات ہم لیسٹ اینڈ ویسٹ کے ایک مضمون سے اقتباس کرتے ہین جو انگلستان کے مشہور عربی و فارسی دان عالم مسٹر براؤن کی دریافت کا نتیجہ ہے۔

مرزا علی محمد جو باب کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے، ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء کو شیراز مین پیدا ہوا۔ اسکی تاریخ ولادت کے متعلق مختلف روایات ہین۔ خاص مقالہ مین (وہ کتاب جو باب کی ایک تاریخ ہے) تاریخ ولادت سنہ ۱۸۲۱ء بیان کی گئی ہے مگر زیادہ صحیح یہی ہے کہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء مین پیدا ہوا۔ باب کی اوائل عمر کا حال اچھی طرح سے معلوم نہین ہو سکتا ہے۔ اُس کی پرورش اُسکے ماموں نے کی اور جب علی محمد کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو ماموں نے خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ بوشہر مین بھیجدیا تاکہ تجارت کی تعلیم ملے اور تجارت پیشہ ہو سکے۔ علی محمد نہایت خاموش سنجیدہ اور متین نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ اور کچھ ایسی بات تھی کہ جس سے ملتا تھا اُسپر اُسکا اثر ہو جاتا تھا۔ تجارت ایسی طبیعت سے کوئی مناسبت نہین رکھتی اور تجارت مین دل نہ لگنا ظاہر ہے۔ چنانچہ تجارت سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور وہ مزارات کی زیارت کے قصد سے

کاروبار چھوڑکر چلا گیا۔ غور و فکر کی عادت بہت تھی۔ عارف باللہ ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے حاجی سید کاظم رشتی کی شاگردی اختیار کی۔ اُن بزرگ کے علم و اخلاق کی شہرت دور دور تھی۔ اور اُن کے پاس دور دور سے بوڑھے اور نوجوان مرید اور شاگرد آن کر جمع ہوتے تھے۔ اور اُن کی صحبت اور تعلیم سے مستفیض ہوتے تھے۔ مرزا علی محمد کی بھی شہرت ہونے لگی اور علما اِس نوجوان شیرازی سے مذہبی مسائل کی تحقیق و دریافت کرنے لگے اور قرآن شریف کی وہ خوبیاں جو نظر ظاہر بین سے پوشیدہ ہین۔ ان باتوں سے مرزا علی محمد کو اپنی بزرگی اور علم پر ایک فخر سا ہو گیا۔ اور عارف باللہ ہونے اور دنیا سے کنارہ کشی کے شوق نے جو عام لوگوں سے پوشیدہ نہ تھا علی محمد کی پرجوش طبیعت پر ایک نیا اثر پیدا کیا اور اُس نئے اثر نے یہانتک قوت حاصل کی کہ مئی سنہ ۱۸۴۴ء مین اُس نے اپنے باب النجاۃ اور خدا کی تجلی ہونیکا اعلان کیا۔ گویا نجات ابدی اور خدا کی تجلی سے دیدہ و دل کو مشرف و منور کرنا انسان کو اُسکے توسل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آپنی کتاب بیان مین اُس نے اس اعلان کی آنحضرت پر قرآن شریف نازل ہونے سے تشبیہ دی ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ اور باب النجاۃ ہونے کے دعوے کے ساتھ جیسا کہ ہونا چاہیے تھا مخالفت شروع ہوئی۔ مگر چند لوگ مرزا علی محمد کے معتقد بھی ہو گئے۔ اُن معتقدون کی تعداد باب کے اُستاد حاجی سید کاظم رشتی کے انتقال کے بعد زیادہ ہو گئی۔ اور اُن لوگون مین باب نے وعظ اور تلقین شروع کی۔ مذہب تصوف اور فلسفہ و دینیات مین بہت تھوڑی تعلیم پائی تھی مگر اُسپر یہ حال تھا کہ وعظ نہایت پُر اثر ہوتا تھا۔ اور بڑے بڑے مولویون سے مسائل مذہبی مین مقابلہ کرتا تھا اور اُنکو قائل معقول کر دیتا تھا۔ اُسکی شہرت رفتہ رفتہ اصفہان پہونچی اور اصفہان سے آگے تبریز اور ایران کے دیگر امصار و دیار مین پہونچی۔ یہانتک کہ گورنمنٹ ایران کو بھی اطلاع ہوئی۔ معتقدین کی تعداد بھی روز بڑھتی

گئی - اور پہلے چند معتقدین نے باب کے مذہب کی اشاعت شروع کی - اور اُس نئے مذہب - کے عقاید کا وعظ اور تعلیم کرنے لگے - لوگون کو یہ سمجہایا گیا تہا کہ وہ شخص جسکی توریت اور انجیل اور فرقان مجید مین بشارت ہے مرزا علی محمد ہے - اور نام کا فرق کوئی فرق نہین اسلئے کہ مختلف ملکون مین مختلف زبانین اور مختلف نام ہوتے ہین - بہرحال مہدی موعود ہونے کا ثبوت کسی قدر ہو گیا - اور مولوی اس نئے مذہب کے بطلان اور بیوقوفی دکہانے پر آمادہ ہوئے - حاکم فارس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس مذہب کی حالت اور شورش کی تحقیق کرے - ایسا نہو کہ اسلام جو بارہ سو برس سے زندہ چلا آرہا ہے اُسکو نقصان پہونچے - اور خود گورنمنٹ ایران کو نقصان پہنچے - جو ایک اسلامی سلطنت ہے - اور مولویون کے غیظ و غضب کی آگ بہڑک گئی مرزا علی محمد کے مکان پر یورش کی - اُسکو گرفتار کیا اور اُسکی فضیحت کی - ایک مولوی صاحب نے اُسکے منہ پر گہونسا مارا مگر اُسکو آخر میں اس وعدہ پر چہوڑ دیا گیا کہ وہ فساد نہین بڑہائیگا - لوگ بہت کم اس قدر کی بات کو سمجہتے ہین کہ کسی نئے اعتقاد کی سخت مخالفت کرنی، اس طرح جسطرح مرزا علی محمد کے مذہب کی کی گئی - اور جسطرح علی محمد کی رسوائی و فضیحت ہوئی اُس اعتقاد کو تقویت اور قوة اور زیادہ اشاعت دیتی ہے ۔

زنجان مین بہی جو فرقہ بابیہ کا دار الاقامت اور مامن و ملجا بنگیا تہا - باب کے عقاید اور باب پر مظالم ہونے کی خبر پہنچی - وہان ایک شخص پیر مرد علامہ وقت ملا محمد علی کے نام سے مشہور تہا اُسکو حیرت ہوئی تہی اور حقیقت معلوم کرنے کا شوق ہوا - اور اُسنے اپنے ایک خلیفہ کو بہیجا کہ جائے اور عینی شہادت لائے اور حقیقت حال آکر بیان کرے - ملا محمد علی کا خلیفہ باب سے ملنے گیا - اور باب کا سلام و پیام اور چند تحریرین لیکر آیا - اسکے چند روز بعد ملا محمد علی نے یکایک بحالت شوق و وجد عقیدہ بابیہ کی تلقین شروع کی - اور بہت سے آدمیون کو سلسلہ بابیہ مین منسلک کر لیا اُسکے روز افزون اثر اور معتقدین کی روز افزون تعداد کی اطلاع شاہ ایران کو ہوئی - اور شاہی فرمان صادر ہوا کہ فوراً طہران کو روانہ ہو جائے ۔

باب کو زنجان مین ایک زبردست اور با اثر معتقد تو ملا ہی تہا ایک اور شخص سید یحیی نامی حسن اتفاق سے اُسکا معتقد ہو گیا - سید یحیی کو محمد شاہ نے شیراز بہیجا تہا کہ عقائد بابیہ کی تحقیق کرے اور اُسکے جہوٹ اور ریاکاری کی تطبیق کرے - سید یحیی آیا اور مرزا علی محمد سے کئی بار خلوت و جلوت مین ملاقات کی - باب قرآن شریف کی مشکل سے مشکل آیتون کے معانی اسقدر عمدگی اور روانی کے ساتہہ بیان کر جاتا تہا اور وہ معانی اس قدر معقول ہوتے تہے کہ سننے والے حیران منہ تکتے رہ جاتے تہے - سید یحیی پر باب کا کچہہ ایسا اثر پڑا کہ محمد شاہ کے لئے رپورٹ تیار کرنے کے ساتہہ ہی اُس نے کہلم کہلا باب کا مذہب اختیار کر لیا - ۱۸۴۵ء مین اُسنے یہ نیا مذہب اختیار کیا اور اپنے انتقال ۱۸۵۰ء تک نئے مذہب کی تعلیم جابجا بڑے جوش سے کرتا رہا - اور سینکڑون کو باب کا معتقد بنا لیا - مولویون کا فرقہ جو سید یحیی پر بہت بڑا بہروسا کرتا تہا اُسکو دیوانہ سمجہنے لگا - یہانتک کہ اُسے یزد مین قید کرا دیا - مگر وہ یزد سے بہاگ نکلا اور شیراز سے بہی پرے جا کر وہی تعلیم و تلقین کا کام شروع کر دیا - وہان کے گورنر نے اُسکو گرفتار کرنا چاہا اور مولوی آمادہ پرخاش ہوئے - سید یحیی معہ ہمراہیون کے ایک قلعہ مین محصور کر لیا گیا - اور شیراز سے فوج طلب کی گئی مگر فوج کی بہی نہ چلی - آخر کار دہوکے سے کام نکالا گیا - اُسکو امن قائم رکہنے اور خاموش رہنے کے وعدہ پر نجات دیکی مگر پہر قتل کر ڈالا اور ساتہہ ہی اُسکے ہمراہیون کو بہی قتل کر ڈالا اور اُنکی نعش کی بیطرح بیعزتی کی گئی - یہان سید یحیی کا خاتمہ ہوا اور اُدہر باب کی مخالفت پر مخالفت ہو ہی رہی تہی - مرزا اغاسی وزیر ایران کا حکم ہوا کہ علی محمد کو قید کر لیا جائے چنانچہ وہ شیراز مین چہہ ماہ کے قریب قید رہا - مگر منوچہر خان گورنر اصفہان کی مدد سے قید سے بچ نکلا - اور ۱۸۴۶ء مین اصفہان کی طرف کوچ کیا - منوچہر خان بہت اخلاق سے پیش آیا - اور کئی مجتہدون کو جمع کر کے باب سے مباحثہ و مناظرہ کرایا - اس مباحثہ

متعلق مختلف روایتین ہین۔ کہا جاتا ہے کہ اس مباحثہ مین کبھی باب اپنے مقابل کو دبا لیتا تھا اور بڑی زبردست بات کہہ جاتا تھا اور کبھی باب کوئی مضحکہ آمیز حماقت کی بات کہہ دیتا تھا۔ بہر حال یہ یقینی ہے کہ باب وہان باطمینان کلی زیادہ قیام نہ کر سکا۔ گورنمنٹ کو فتنہ و فساد کے آثار نظر آئے اور اس نے یہی مناسب و ضروری خیال کیا کہ باب کو دار الخلافہ کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ چنانچہ باب سوارون کی حراست مین طہران روانہ ہوا۔ راستہ مین جب طہران کوئی تیس میل کے فاصلہ پر رہ گیا تھا۔ باب کو ایک گاؤن پر ٹھہر جانیکا حکم ملا۔ یہان سے باب نے شاہ ایران کو پاس ایک خط بھیجا اور حضوری مین حاضر ہونے کی درخواست کی۔ کوئی مناسب حال عذر کر دیا گیا اور باب کو حکم ملا کہ ماکو روانہ ہو۔ ماکو کے راستہ مین وہ تبریز ٹھہرا اور یہان اسکے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا گیا۔ ماکو مین سختی کی قید نہ تھی بلکہ ایک گونہ آزادی بھی تھی کہ اپنے مریدون اور معتقدون سے خط و کتابت کی اجازت حاصل تھی۔ ماکو مین نظر بندی کی مدت چھ ماہ سے اوپر بیان کی جاتی ہے۔ اور یہ زمانہ فرقہ بابیہ کے لئے خاص تاریخی وقعت رکھتا ہے۔ یہین اس نے اپنی مشہور روحانی تصنیف "صحیفہ بیان" اور "صفت اثبات" لکھین۔ کہا جاتا ہے کہ یہان اس نے وزیر اعظم کے نام ایک خط جو پند و نصائح کا بھرا ہوا تھا لکھا۔ مگر یہان کی قدرے قلیل آزادی اور اطمینان زیادہ مدت تک نصیب نہوا۔ شہر مین اسکے عقاید پھیلے مخالفت کا جوش بڑھا اور مخالفت کے ساتھ ہی بہت سے وفادار اور جوشیلے معتقد بھی پیدا ہو گئے۔ مجبوراً اسکو ماکو سے بھی نکالنا پڑا۔ اور وہ چہریق بحراست مرزا یحیی خان کی نگرانی مین بھیجدیا گیا۔ یہان اسنے اپنی تصانیف کو مرتب کیا اور بدقت تمام اسکو اپنے مریدون اور معتقدون سے جو اسکے مذہب کی اشاعت مین سرگرم جنکی تعلیم کی جا بجا تلقین کرتے پھرتے تھے نامہ و پیام کا سلسلہ رکھنے کا موقع ملا۔ اسکے معتقدون کی ہر جگہ ذلت و خواری کیجا رہی تھی۔ لوگون کو بابیون کے مار ڈالنے مین بھی تامل نہ تھا۔ اختلاف کی یہ حالت تھی۔ آخر کار معتقدین بھی مجبور ہو گئے۔ اور زنجان۔ مازندران۔ اور یزد وغیرہ مقامات مین شورشین برپا ہونے لگین۔ مرحوم شاہ نصیر الدین اسوقت آذربائیجان کے گورنر تھے۔ وہان کے مجتہد نے انہین مجبور کیا کہ باب کو یہان بلوا کر ابلا میز اور اسکو سخت سزا دین۔ باب تبریز مین گرفتار ہو کر آیا۔ اور یہان بھی اصفہان کی طرح مباحثہ کا بازار گرم ہوا۔ مگر انسانیت کے ساتھ مباحثہ نہو سکا باب کی بے عزتی کی گئی اور اسکو پٹوایا۔ اور پھر چہریق واپس بھیجا۔ اس نے ان تمام تکالیف و مصائب کی صبر اور مردانگی کے ساتھ برداشت کی اور خدا پر بھروسہ کیا۔ ان باتون کا اثر خلق اللہ پر پڑا اور بہت سے آدمی اسکو گرویدہ ہو گئے۔ اسی عہد مین باب کا حکم معتقدون کے پاس پہنچا کہ صبر کرو اور شکر کرو قسمت کی شکایت نامناسب ہے۔ لڑو بچو ستانے پر آمادہ فساد ہونا شہادت کی بزرگی اور شان کہو دیتا ہے۔ معتقدین پر اسکا بہت بڑا اثر پڑا۔

شاہ ایران مریض تھے گنٹھیا کا عارضہ تھا۔ بیدست و پا تھے سلطنت مین پورا اختیار وزیر اعظم کو تھا۔ سنہ ۱۸۴۸ء مین شاہ محمد شاہ ایران کا انتقال ہوا۔ اور نصیر الدین تخت سلطنت پر متمکن ہوئے۔ مرزا تقی خان کا عروج شروع ہوا۔ اور اُن پر بابیون کا خوف اسقدر چھایا کہ اس فرقہ کو نیست و نابود کرنا شروع کیا۔ بابیون نے نہایت مردانگی کیساتھ زنجان وغیرہ مقامات مین مرزا تقی خان کے ظلم و تعدی کی برداشت کی اور تلوارون کے آگے اپنی گردنین جھکا دین۔ مقالہ مین لکھا ہے کہ ایک پارسی نے اس صبر و استقلال کو دیکھکر کہا کہ یہ باتین مذہب کی سچائی کا ثبوت دیتی ہین۔ اب وہ وقت آ گیا کہ باب کی تصانیف جمع کی جانے لگین اور ان کی ترتیب ہونے لگی۔ مرزا علی محمد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خوبصورت طغرا جسمین ایک انسان کی شکل بنی ہوئی تھی۔ مذہب بابیہ کا خاص نشان ہو گیا۔ چہریق سے باب معہ چار حواریون کے تبریز آیا۔ یہان علماء نے اخیر فیصلہ اسکے لئے تجویز کر دیا تھا۔ اور اس سے سوال کیا گیا

کو اپنے عقائد پر لعنت ملامت کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں - اگر عقائد چھوڑ دیگا تو اسکی جان بخشی ہو جائیگی - اُسے ایک تنگ کوٹھری میں بند کردیا اور اس تیرہ و تار کوٹھری میں معتکف ذات بے چون و چرا کے خیال میں محو وہ خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا - علماء کا فتوٰی پیام اجل لایا اور اسکو تین دن تک اپنے خاص پیارے معتقدوں کی صحبت کی اجازت ملی - اُس نے اپنے دو معتقدوں کو جن کے قتل کا حکم بھی ساتھ کے ساتھ صادر ہوا تھا - کہا کہ مجھ کو میری قسمت پر چھوڑ دو اور تم چلے جاؤ - مگر پیر اور مرشد او رفقا کا ساتھ کس دل سے چھوٹ سکتا تھا ایک نے تو کہا کہ میں سب کی جان بچانے کے لئے توبہ کر لیتا ہوں اور دو سال بعد طہران میں جا کر [illegible] دوسرا مرنے کے لئے تیار ہے اپنے پیر کے ساتھ راہی ملک بقا ہونا اور درجہ شہادت حاصل کرنا اسکو دنیا کی ہزار زندگیوں سے بہتر ہے - رات کو پیر اور مرید کامل اطمینان کے ساتھ خدا پر بھروسہ کر کے سو گئے اور صبح کو جان دینے کے لئے تیار ہو گئے - یہ دن ۲۸ شعبان سنہ ۱۲۶۶ ہجری یا ۹ جولائی سنہ ۱۸۵۰ء کا ہے - باب اور محمد علی زنجانی یا زیجیر گورنر کے محل میں آ کے [illegible] رسی کو سرون پر دونون کو لٹکایا جاتا ہے - اس طرح کہ محمد علی کا [illegible] کے سینہ پر ٹکتا ہے دونون [illegible]

[illegible]

کے جوش بیان [illegible] جمع ہو جاتا ہے - ان میں سے بیشتر وہ لوگ [illegible] کے شہید ہونے کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور خون کے آنسو بہا رہے ہیں - کچھ وہ لوگ ہیں جو [illegible] شیرازی کی قسمت پر افسوس کر رہے ہیں - اور کچھ وہ لوگ ہیں جو منتظر ہیں کہ یہ خبیث روح اس دنیا سے جائے - یکایک حکم ہوا اور بندوقیں چلیں مظلوموں پر دھوئیں کی چادر [illegible] مگر جب یہ چادر ہٹی تو عجب ایک معجزہ نظر آیا - رسی کے ایک

سرے پر مرید با عقیدت گولیوں سے چھدا ہوا لٹک رہا ہے - مگر باب کا پتا نہیں - مجمع پر عجیب حیرانی اور سناٹا طاری ہوتا ہے، سپاہی ادھر اُدھر دیوانہ وار دوڑتے ہیں - شہر تبریز میں حیرت اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے - مگر باب کا وقت آچکا تھا - وہ اپنے تیرہ و تار ایک قید خانہ کے پاس ملا - پکڑ آگیا - اور پھر اسی رسی کے سرے سے باندھ کر لٹکایا گیا - سپاہی تعینات تھے اور پھر گولیوں کی ایک باڑ چلائی گئی - دھوئیں نے ہٹ کر شہید کی صورت دکھائی اور معلوم ہوا کہ وہ روح جو آلام و مصائب میں مبتلا تھی رخصت ہو گئی - نعش خندق میں پھینک دی گئی - وہاں دو دن تک پڑی رہی پھر کچھ معتقد ملکر اٹھا لائے - باب کی زندگی کا خاتمہ ہوا اور نجات کا دروازہ خاک و خون میں مل گیا - اور اسپر موت کا پردہ پڑ گیا کیسی جوان موت تھی مرزا علی محمد کی عمر شہادت کے وقت صرف تیس سال کی تھی -

کہتے ہیں کہ باب کے بہشتی دروازہ کھولنے کی پیشین گوئی حاجی سید کاظم رشتی نے کی تھی اور جب باب اُن سے درس لیتا تھا تو سید کاظم کو اسکی بزرگی کی بشارت ہوتی تھی - باب کی شہادت کی خبر شہر بشہر اور گاؤں در گاؤں گئی اور سلطنت کے دور [illegible]

[illegible]

[illegible] زیادہ بھڑکایا جاتا ہے - چنانچہ [illegible] خونریزی کے [illegible] بابیوں کا [illegible] گیا -

فرقہ بابیہ کے [illegible] میں پہلے انیس معتقد [illegible]

ہی کہلاتے ہین۔ باب کی ۹ تصانیف ہین جنہین سے بعض تلف ہوگئین۔ مختلف خطاب اور القاب اختیار رکھے۔ شروع مین باب نے مہدی موعود ہونے کا دعوے کیا۔ پھر نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعوے کیا۔ مگر جب زندگی زیادہ معلوم نہ ہوئی اور دیکھا کہ اب تھوڑی دیر بعد خاتمہ ہو جائیگا تو اعلان کیا کہ مین اُس ذات کی بشارت دینے والا ہون جسکو خدا ظاہر کرے گا۔ اسکا ذکر اُسنے اپنی کتاب "بیان" اور دیگر آخری تصانیف مین بار بار کیا ہے اور اُسکا ظہور بتایا ہے اور جسکی بشارت دی ہے اُسکی بزرگی اور عظمت بیان کی ہے۔ اُسکے ایک لفظ کو ہزار "بیان" پر ترجیح دی ہے جو اسپر ایمان لائیگا اُسپر رحم و کرم ہوگا اور جو نہ لائیگا اور کفر کریگا اُسپر خدا کی لعنت ہوگی۔ باب کے مرنے کے بعد کئی آدمیون نے دعوے کیا کہ مین ہی وہ شخص ہون جسکی باب نے بشارت دی ہے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ بابیہ مین اختلاف پیدا ہوگیا۔ باب تو زیر زمین آرام کر رہا ہے اور اُسکے معتقد اُسکی اُمت کے لوگ اُس کا ذکر لئے در بدر سرگشتہ لئے پھرتے ہین۔

# مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

(از مولوی محمد شفیع صاحب از سکندر آباد)

الٰہی خوب تو نے یہ سو جدائی     الٰہی استجب عنی دعائی
مجھے قید الم سے ہو رہائی     الم تتمم بفضلک یا منائی

دعائی من ضعیف مبتلائی

دعا کرتا ہون مین وقتاً فوقتاً     نگاہ لطف کر دے مجھپہ فوراً
عدو آتے نظر ہین فوج فوجا     غرایق فی بحور الغم حزناً

اسیر بالذنوب والخطائی

مجھے تو مت دکھا درد سقیم     تو کر سیری مری اب بالنعیم
الٰہی اعطنی بالعلم فہما     انادی بالتضرع کل یوم

عجلۃ بالتبتل والدعائی

ہوئے جید گنہ مجھسے بہت سارا     ہمیشہ گذری و فسق و فجورا
تو ہو واقف مرا فی ہمیشہ     لقد ضاقت علی الارض طرا

و اہل الارض ما عرفوا دوائی

تو ہے یا رب کریم یا رحیم     رکھون مین یاد تجھکو یا غفور
توہی ہے ناصر و منعم خبیر     فخذ بیدی فانی مستجیر

بعفوک یا عظیم و یا رجائی

تری ہو جستجو ہر دم الٰہی     ہوا م نفس سے ہی اب تباہی
الٰہی استجب عنی دعائی     اتیتک باکیا فارحم بکائی

حیائی منک اکثر من خطائی

مجھے بد نفس نے کیا کیا ستائی     کمائی ساری بد مجھسے کرائی
گئی یہ زندگی واہی تباہی     فابکی حسرۃ دمعی فی ابکی

اذا الدمع من دمعی دوائی

گنوائی عمر ساری ہو گرگین     لیا دل سے نہ تیرا نام اکدن
بقائے عمر ہے اب غیر ممکن     جزائی ان تعذبنی و لکن

اعوذ بحسن عفوک من جزائی

قیامت مین ہو مجھپہ بیقراری     دعا دیجئے یہی ہو اب ہماری
الٰہی غفرلنا من کل ذنبی     و لی ذنب و انت الکشف ہمی

و لی داء و انت دوائی

گنہ مجھسے ہوئے دنیا مین کیا کیا     کہ ہون شرمندہ تجھسے مین خدایا
رہا مین خواب غفلت مین ہمیشہ     و لا یقطع الرجاء و فعلت الٰہی

رجائی ان تحقق لی رجائی

سناؤن کیا کسی کو اپنے غم کی     کہ دنیا سے نہین مہلت ہے دم کی
شفیع حشر نبی ہاشمی ہے     تفضل سیدی بالعفو عنی

فلا من بلاء فی بلائی

جناب ایڈیٹر صاحب ... نے میری علالت کی خبر پاکر عیادت کو خطوط روانہ فرمائے ہین۔ انکی ہمدردی و عنایت کا مین تہ دل سے مشکور ہون۔ اب بفضل خدا صحت ہے۔ (الاوفا)

# آریون کا اعتقاد خداوند تعالیٰ کی نسبت

(نامہ نگار اپنی رائے کا ذمہ دار ہے)

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۳۶ مین (سوال) کیا ستتی (حمد و ثنا) وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر ستتی پڑھنا کرنیوالے کا پاپ دور کردیگا۔ (جواب) نہین + اور صفحہ ۲۵۰ مین ہے (سوال) ایشور اپنے بھگتون کو پاپ معاف کرتا ہے یا نہین + (جواب) نہین + کیونکہ اگر وہ معاف کرے تو اُسکا انصاف جاتا رہے۔ ف اے آریو ذرا ادہر کان تو دہرو۔ جب بقول پنڈت دیانند آپ کا خدا حمد و ثنا کرنے والون کے بہی پاپ دور نہین کرتا اور نہ معاف کرتا ہے تو پہر تم صبح و شام اُس سے دعائین کیون مانگتے ہو یہ تمہاری عقلمندی ہوئی یا نادانی۔ بیشک...... ہے۔ کیونکہ عقلمند گداگر ایسے شخص سے ہرگز نہین مانگتا جسکو وہ جانتا ہو کہ اسمین تو دینے کی طاقت ہی نہین ہے۔ اور کوئی مجرم ایسے حاکم سے معافی کا طلبگار ہرگز نہین ہوتا جسکو معاف کرنیکا اختیار نہین ہوتا پہر تم صبح و شام ہون کرنے کے وقت خدا سے کیون دعائین مانگتے ہو افسوس ہے تمہاری ایسی...... +

دیکھو مسلمانون کا خدا فرماتا ہے۔ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ ترجمہ جو کوئی کرے تم مین سے برائی نادانی سے پہر اُسکے بعد توبہ کرے اور سنوار پکڑے پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ س سورہ انعام +

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۰۲ مین ہے (سوال) کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول کو نہین بنا سکا۔ (جواب) نہین + کیونکہ جو نیست ہے یعنے جسکا وجود نہین اُسکا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے + ف آئے آپکا خدا بقول پنڈت دیانند نیست سے ہست کر ہی نہین سکتا تہا جبمین نیست سے ہست کرنیکا طاقت ہی نہین تو پہر وہ کیسا خالق ہوا۔

دیکھو لالہ آتمارام صاحب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۔۔۔ نیز یجروید کا حوالہ دیکر لکہتے ہین۔ پہلے ہرنیہ گربہ جہان کا پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ واحد موجود تھا۔ ف لالہ آتمارام کی عبارت بالا سے دو باتین صاف ظاہر ہین (الف) خدا جہان کا پیدا کرنیوالا ہے (ب) خدا جہان کے پیدا کرنے سے پہلے واحد موجود تہا۔ مگر پنڈت دیانند صاحب نے روح اور مادہ کو بہی پرمیشور کی طرح ازلی لکہا ہے۔ اے آریو پنڈت جی سچے ہین یا لالہ آتمارام۔

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۸۳ مین۔ ہوتا۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی کال (زمانہ) اور اکاش۔ اور جیو جو ازلی ہین موجود ہوتے ہین اُنسے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے اگر اُنمین سے ایک بہی نہو تو دنیا بہی نہو۔ ف اس عبارت سے بقول پنڈت دیانند صاحب دو باتین صاف ظاہر ہین۔ (الف) پرکرتی۔ (زمانہ) اکاش اور جیو پرمیشور کی طرح ازلی ہین۔ یعنے خدا نے انکو پیدا نہین کیا (ب) آریون کا خدا اونکے بجز مادہ و روح کے کچھ بنا ہی نہین سکتا یعنے وہ کسی چیز کے بنانے کے واسطے مادہ و روح کا محتاج ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آریون کا خدا مادہ اور روح کا خالق ہی نہین ہے اور نہ انپر اُسکا کسی قسم کا حق ہے۔ اُس نے زبردستی اُنپر قبضہ کیا ہوا ہے جیسے زبردست کمزور پر کرلیتا ہے +

دیکھو مسلمانون کے خدا کی شان۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا۔ ترجمہ پیدا کیا ہر چیز کو اور اندازہ کیا اندازہ کرنا۔ قولہ تعالیٰ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ + ترجمہ نہین کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنیوالا ہر شے کا پس عبادت کرو اُسکی اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے۔ ف مسلمانون کا خدا جیسے ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے ویسے ہی وہ ہر چیز کے فنا کرنے پر بہی قادر ہے جیسے اُسنے فرمایا: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ترجمہ جو کوئی اُوپر زمین کے ہے فنا ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی اور صاحب انعام کی۔

قولہ تعالیٰ کل شیء ھالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون ۔
ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اُسکی واسطے اُسکے ہے حکم اور طرف
اُسی کی پھر جاؤ گے۔ ف پس ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا خدا ہر چیز کے
پیدا کرنے اور فنا کرنے پر قادر ہے اور آریوں کا خدا روح اور
مادہ کا خالق نہیں ہے وہ دونوں ہی اُسکی طرح ازلی ہیں اور
نہ وہ اُنکے فنا پر قدرت رکھتا ہے۔ بلکہ جو کچھ جیو یعنے جو کچھ روح
کرتا ہے بقول دیانند صاحب خود مختاری سے کرتا ہے مگر سزا
بھگتنے میں روح خدا کا محتاج ہے۔ آگے آریو کوئی تو بتاؤ
کہ روح جب پرمیشور کا پیدا شدہ ہی نہیں ہے تو پھر اُسکو سزا
دینے کا کیا حق ہے۔ جبر۔ بانی اینڈ کو۔ ([illegible] از بہاولپور)

**اڈیٹر** خدا تو سب کا ایک ہی ہے ان الحکم الا للہ الحق جل
معلوم نہیں کہ یہ اضافت خاصہ کہ فلاں قوم کا خدا ایسا ہے ہمارا
خدا ایسا ہے کہاں تک صحیح ہے اس قسم طرز بیان کی بانی بھی ہماری
تعلیم یافتہ پارٹی آریہ سماج ہے گو ہم اسے پسند نہیں کرتے۔

## تقریظات

**کیا اسلام کی اشاعت بزور تلوار ہوئی ہے؟** اس کتاب میں مصنف نے کئی ایک دلائل
سے ثابت کیا ہے کہ اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے
نہ کہ تلوار کے زور سے جیسا بدگمانوں کا گمان ہے۔ گو بعض
مقامات پر جیسا کہ طبیعت انسانی کا لازمہ ہے سامحات ہو گئے ہیں۔
تاہم مجموعی کیفیت سے رسالہ مفید ہے لکھائی چھپائی اچھی قیمت
۸/ پتہ۔ (شیخ جمال احمد صاحب علوی رئیس کڑا ضلع الہ آباد مصنف)

**سرعۃ الماء؟** اس رسالہ میں مصنف نے سرعت انزال کی
بیماری کی تشخیص کر کے اپنے مجرب مجرب نسخے لکھے
ہیں۔ اصل نام کتاب کا بھی سرعت انزال ہے قیمت ۳۰/

پتہ:۔ (پنڈت ٹھاکر دت شرما مالک اخبار دیش اپکارک لاہور)

**ضرب الماعون فی علاج الطاعون** اس رسالہ میں مصنف نے طاعون کے اسباب
علامات۔ حفظ ما تقدم۔ علاج وغیرہ لکھے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ
قیمت ا/ ہے معہ محصول ا/ پتہ:۔ مولوی حکیم عبدالرحمن
صاحب موضع رمضان پور ڈاکخانہ بریگہ ضلع مونگیر

**تحفۃ المسلمین فی بیان التامین** اس رسالہ میں مصنف نے آمین بالجہر کا ثبوت دیا ہے
بہت بڑی بسیط بحث کی ہے رسالہ ۶۶ صفحہ کا ہے قیمت
مرقوم نہیں غالباً ۴/ ہوگی پتہ:۔ مولوی محمد انصاری
صاحب مقام تحصیل دیوریا ضلع گورکھپور۔

## لوکل

۲۰ اگست میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر نے اشتہار دیا تھا
کہ کوئی گائے بیل شہر میں آوارہ نہ پھرے۔ ۳۱ اگست کے بعد
جو آوارہ پھرتا پایا جائیگا ماخوذ کیا جائیگا۔ اگر کوئی اُس کا مالک ہوا
تو اُس سے قانونی سلوک کیا جائیگا۔ جس پر تمام اہل شہر صاحب
موصوف کے شکر گذار تھے۔ مگر افسوس سے کہا جاتا ہے
کہ اُس حکم کی کماحقہ تعمیل نہیں ہوئی۔ پھر بدستور گائے
سانڈ وغیرہ آوارہ پھرتے ہیں اور دوکانداروں اور
راہروؤں کو تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ ۲۵ ستمبر کو چوک لونگاں
میں دو آوارہ سانڈوں کے لڑنے سے ایک دوکاندار کی
تمام دوکان حلوہ وغیرہ کی برباد ہو گئی۔ جسکی تمام [illegible]
پر پانی پھر گیا۔ ہم صاحب ممدوح کو اُس حکم کی طرف توجہ
دلاتے ہیں کہ وہ اُسکی تکمیل کر کے
اہل شہر کو اپنا
ممنون
بنائیں

ترکا...
ابو عبدالغفور ن...
کے ترک اسلام...
قیمت بھائی ا...

حق پرکا...
آریوں کے گرو
جی ستیارتھ پرکا...
شریف پر اعترا...
انکا مفصل...
قیمت ۱۲/...

...ا
بطرز حکا...
مینجر اہل...

# فتویٰ

سوال اوّل آنحضرت کا سینہ مبارک چیرا گیا تھا یا نہیں۔ کس غرض سے چیرا گیا تھا۔ (منشی فتح محمد از بٹالہ)

جواب نمبر (۱) حدیثوں اور تاریخوں میں یہ مضمون آتا ہے کہ آنحضرت کا سینہ خورد سالی ہی میں جبرئیل فرشتے نے چیر کر آلائش انسانی جو فطرتی طور پر ہوتی ہے نکال دی تھی اور انوار برکات سے سینہ کو منور کر دیا۔ یہ ایک راز اور سر روحانی ہے۔ گو آپ بدو فطرت سے پاک و صاف تھے مگر پھر بھی اس میں تو کسی طرح شک نہیں کہ آپ بنی آدم سے تھے۔ لیکن وہ آلائش انسانی جسکی وجہ سے بنی آدم گناہ کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ آپ کے سینہ مبارک سے نکالی گئی تھی یہی معنے ہیں اُس حدیث کے کہ جس میں ارشاد ہے کہ خدا نے میری مدد کی ہے تو میں شیطان سے سالم رہتا ہوں۔

سوال نمبر (۲) سلطنت انگریزی میں عشر کا دینا فرض ہے یا نہیں اور جو لوگ عشر کو لگان سرکاری میں داخل کرتے ہیں اسی طرح ہو گیا یا نہیں۔ دیگر جس کے گھر کی زمین ہیں اور غیر کی زمین ٹھیکہ پر لیتا ہے اُسکو تین چار صد من غلہ خداوند کریم نے عطا کیا اُسکے عشر ادا کرنے میں کیا حکم ہو۔

سوال نمبر (۳) بوقت سبق پڑھنے قرآن شریف کے اگر لڑکا ہاتھ باندھ کر اُستاد کو سبق سنائے تو کیا حکم رکھتا ہے شرک و بدعت ہے یا نہیں۔

سوال (۴) حیوان زنا کردہ سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہیں۔ بدلیل مطلع کریں۔

سوال (۵) اگر کوئی غیر اسلام مسلمان کو کوئی چیز علاوہ سے یا تحفہ دیدے تو جائز ہے یا نہیں۔

سوال (۶) جب ہم لوگ عالم ارواح میں تھے اُس حال کی غم و خوشی حالت سفر قیام کی اب ہمکو کچھ خبر نہیں کیا قیامت کو بھی اسی طرح دنیا کی خبر یاد نہ رہیگی جواب عقلی و نقلی چاہیے۔ (مولوی عبد الحق ضلع نگری)

جواب (۲) اس زمانے میں عشر دینے کے متعلق پہلے و نوز علمائے پورب میں کسی قدر اختلاف اٹھا تھا خاکسار کی رائے ناقص میں سوائے لگان سرکاری کے عشر دینا واجب ہے۔ لگان سرکاری عشر کے قائمقام نہیں کیونکہ عشر مسلمانوں پر بطور زکوٰۃ کے واجب ہے اور لگان کا مواخذہ بطور زکوٰۃ کے نہیں بلکہ سرکاری محصول واجب الادا ہے۔ پس جتنا غلہ بعد ادائے لگان وغیرہ کے بچے اسمیں سے بیسواں حصہ بطور زکوٰۃ کے ادا کرنا چاہیئے۔ زمین اپنی ہو یا اجارہ پر ہو۔

جواب (۳) لڑکے کو مثل نماز کے ہاتھ بند ہوا کر کھڑا کرنا جائز ہے بشرطیکہ کھڑا کرنیوالے کی نیت یہ ہو کہ اس لڑکے کو امامت کا طریق آجائے اپنی تعظیم مقصود نہ ہو۔

جواب (۴) ایسے حیوان کا قتل کرا دینا حدیثوں میں آیا ہے۔ ابن عباسؓ سے یہی سوال ہوا کہ اُس حیوان کا کیا قصور ہے فرمایا کہ آنحضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے شاید کہ آپنے اُس حیوان سے جسکے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا پسند نہیں فرمایا۔

جواب (۵) کوئی غیر مسلم مسلمان کو تحفہ دے تو لے لے بشرطیکہ کوئی حرام چیز (مثل خنزیر شراب وغیرہ) نہو۔ آنحضرت بھی کفار کے تحفے قبول فرمایا کرتے تھے بلکہ عوض بھی دیتے تھے۔

جواب (۶) قیامت کے دن ایک دوسرے کو ہم پہچانینگے۔ قال هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ۔ وغیرہ آیات اسپر شاہد ہیں۔

سوال (۷) دو ساڑو بھائی ہیں انکی بیویاں بھی سگی بہنیں ہیں انکی اولاد میں سے ایک کی لڑکی دوسرے کا لڑکا ہے تو انکا نکاح ہو سکتا ہے۔ (عبد اللطیف از سیند و سجنا)

جواب (۷) ساڑو بھائی سے مراد اگر ہمزلف ہے تو دونوں کی اولاد خالہ زاد ہے ہوئے انکا نکاح درست ہے۔

سوال (۸) جب کوئی آدمی زیادہ بیمار ہوتا ہے تو اُسکے متعلقین

ahmadimuslim.de

ایک دو بکرے قربانی کرکے اُنکا گوشت غریب محتاجون کو کہلا دیتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ جان کے عوض جان قربان ہونی چاہیئے یہ درست ہے یا نہین - (منشی عبدالحلیم از گورکہپور)

جواب (۸) یہ ایک جاہلانہ رسم ہے جسکا شرع شریف مین کوئی ثبوت نہین - ہان اتنا مضمون تو آیا ہے کہ صدقہ سے خدا کے غضب کی آگ سرد ہوتی ہے مگر یہ طریقہ صدقہ کا نہین صدقہ یہ ہے کہ جانور خدا کے نام پر ذبح کرکے مساکین کو کہلا دیا جائے اور جان کا عوض جان سے خیال مین نہ لایا جائے -

سوال (۹) سودخوار کے ہان کی دعوت کہانا جائز ہے یا نہین -

سوال (۱۰) امام جب ولا الضالین کہے تو آمین بالجہر کہنا چاہیئے یا آہستہ اور رکوع جاتے ہوئے اور سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین چاہیئے یا نہین -

سوال (۱۱) کسی شخص نے نابالغ لڑکی سے نکاح کیا تو کسی اتفاقی سے اُسکو طلاق دیسکتا ہے یا نہین - (از ناگپور)

جواب (۹) سودخوار اگر صرف سودی کا کاروبار کرتا ہے تو اُسکی دعوت نہ کہائی جائے اور اگر کوئی کام (مثل ملازمت تجارت وغیرہ) بھی کرتا ہے تو جائز ہے - ہان اگر قطعی معلوم ہوجائے کہ اس دعوت مین سود کی آمدنی خرچ ہوئی ہے تو نہ کہانی چاہیئے -

جواب (۱۰) آمین رفع یدین کے مسائل مشہور ہین کہ حنفیہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ آمین آہستہ کی جائے مگر اہل حدیث اور شافعیہ کے نزدیک بالجہر کہنا سنت ہے حدیث مین آیا ہے کہ صحابہ کرام کی آمین کی آواز سے مسجد گونج جاتی تھی (ابن ماجہ) لیکن یہ جو تشدد ہے کہ آمین بالجہر کہنا مفسدہ صلوٰۃ سمجھا گیا ہے کسی امام کا مذہب نہین حنفی بھی اُسکے قائل نہین - بلکہ بعض حنفی امام بھی بالجہر کے قائل ہوئے ہین - امام ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین تسلیم کیا ہے کہ آمین بالجہر سنت ہے - متاخرین مین سے مولوی عبدالحی مرحوم دونون (آمین بالجہر اور رفع یدین) کو سنت مانتے ہین حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ بھی حجۃ اللہ مین رفع یدین کو سنت اور اپنا مختار مذہب مانتے ہین -

جواب (۱۱) اگر ضرورت ہو تو جائز ہے -

# انتخاب الاخبار

حجاز ریلوے معان کی لائن پر سب سے بڑا پل بڑا خوبصورت بنا ہے - یہ ستونون پر ٹھہرا ہوا ہے ہر ستون سنگ سفید کا ۱۶½ فیٹ چوڑا اور ۶۰ فیٹ بلند ہے - بنیاد مین ۱۹ سے ۹½ فیٹ گہرائی ہے یہ پل تمام لائن کی عمارت مین رفیع الشان ہے اور معان سے ۲۸۶ میل کے فاصلہ پر وادی اصحاب مین واقع ہے -

کریٹ کے مسئلہ پر برابر بحث چلی جاتی ہے اور اُسکو یونان کی ماتحت رکہنے کی تجویز زور شور سے پیش ہے مگر سمجھ مین نہین آتا کہ کیا ۳۰ ہزار مسلمانان کریٹ کو یونانی مظالم جلا وطن نہ کردینگے (خدا شرے برانگیزد کہ در وے خیر ما باشد) -

امیر صاحب نے حال مین جو فوجین بہرتی کی تہین وہ سب فن سپہگری سیکہنے کے لئے افغان ترکستان کو بہیجدی گئین - امیر صاحب کو فوجون کی طرف خاص توجہ ہے - (نیک فال ہے) -

آگرہ مین ایک شخص نے اپنی بیٹی اور اُسکے آشنا کو باہم دیکہکر قتل کرڈالا - اور حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا پائی -

مارشل اویاما (جاپانی) نے رپورٹ کی ہے کہ لیاؤینگ مین روسیون سے جسقدر مال غنیمت چہینا گیا اُسکی پوری تفصیل ابہی تک قلمبند نہین کی جاسکی ابہی اُسکی تحقیق اور شمار کیا جارہا ہے لیکن ۱۹ ار حال تک جسقدر مال غنیمت شمار ہوچکا اُسکی تفصیل حسب ذیل ہے :-

رائفل ۳۵۸۸ مع ۱۶۳۸۷۳۰ کارتوس - توپ کے گولے ۱۰۰۵۶ - سامان جنگ کے چہکڑے ۱۲۶۹ - بیلچے ۱۶۹۸۵ - کدال ۵۶۳۹ - کلہاڑی ۲۵۷۰ - سنگتراش کی کلین ۳ - ٹیلیفون ۶ - گائے کے گوشت کے ڈبے ۱۸۹۱۵ - شہتیر جنکا قطر ایک

ادب ا
عربی صرف
بغیر استاد
لیاقت ہو
نامی علماء
قیمت
حدوث
دنیا کی پیدائش
لطف خیز
بحث تنا
تناسخ
مین کافی
قیمت
الہامی کت
وید اور قرآن
الہامی ہونے
بحث فرقان
کا ثبوت قیمت
مینجر اہل حدیث

ahmadimuslim.de

فٹ ۵ انچ ہے) ۲۵۰۰ - چاول ۸۰۰۰ من - گھوڑون کیلئے دانہ نخود ۱۵۴۴۸۰ من - آٹا ۴۰۰۰ من - اور گوشت ۲۴۰۰ - گھوڑے ۴۰ - اسکے علاوہ ملکی ریلوے بنانیکا سامان - کوئلہ کی کانون کے آلات - ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار اور مٹی کے تیل کے پیپے - اسکے علاوہ ۱۳۰ روسی اسیر جنگ گرفتار کئے گئے - جو ۱۲۰۰ من - چونکہ ۴۴ ہزار من چینی چاول ۴ ہزار من - جو کا دانہ ۴ ہزار من - باجرہ ۲۰ ہزار من - مٹی کے تیل کے ۱۰۰۰ پیپے جلانیکی لکڑی ایک لاکھ من - کوئلہ ۳ ہزار اور اسی من - مصری کو ایک ہزار آٹھ سو پیٹے -

اسکے سوا ۱۵۳ روسی مکانات اور ۲۱۴ گوداموں پر کہ جو ریلوے سٹیشن کے قریب تھے جاپانیون نے قبضہ کر لیا - جنرل کرورکی (جاپانی) نے ۵۶۰۰ من کوئلہ اور ۶۲۵۰۰ سیٹر شرابی گرفتار کئین -

**پورٹ آرتھر** کا عنقریب فتح ہوجانا اب یقینی سمجھا جاتا ہے - ۵ ماہ حال کی رات سے جاپانی پورٹ آرتھر پر برابر مہلک گولہ باری کئے جا رہے ہین - جاپانیون نے شہر پورٹ آرتھر کی فصیل مین اندر ہی اندر سرنگ کھودنے کا راستہ کر لیا ہے - جاپانیون نے ۸۰۰ روسی سوارون کو قتل کر ڈالا - اور بہت سی توپین چھین لین -

**مرزا صاحب قادیانی** کے مقدمہ کا فیصلہ یکم اکتوبر کو ہوگا - ۲۰ ستمبر کو مرزا صاحب پیش ہو سکتے ہوا مخالف تو ہنسی اڑاتے ہین مگر پہنچینگے خر موسیٰ صعقا -

**مقامی گورنمنٹون** نے اپنے اپنے مسودہ ہائے قانون قحط پر نظر ثانی کر لی ہے - اور اب وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر نظر ہین -

**جالندہر** مین ایک بکری نے عجب قسم کے دو بچے دیئے ایک بچہ صرف سراپا آنکھہ تھا اور دوسرا پاؤنتہ تھا - اناری بازار مین ایک کہتری کی دوکان پر بہت سے آدمیون نے یہ تماشا دیکھا - (تاثو قدرت کے کرشمے ہین -)

**حجاز ریلوے** کے چیف انجینیر نے ہمراہی نجیب بک سپرنٹنڈنٹ انجنیر معائینہ کیا یعنے عقبہ بطن غول - درنج - بتوک ۳۵۴ میل لائن کو دیکھا - کچھ نقص نہ تھا -

**لارڈ کچنر** ۱۸ ماہ حال کے اختتام پر شملہ سے روانہ ہوکر ریاست گیونتھل کے علاقہ مین دو روز تک شکار کھیلین گے -

**مہم تبت** تبت مشن اور اسکارٹ ۲۳ ماہ حال کو لہاسہ سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوگئے ہونگے - مہم تبت کی فوج جب چیگوری مین واپس آجائیگی تو وہان سے حسب ذیل تاریخون پر اپنی اپنی مقررہ جگہون پر روانہ کی جائینگی: - سیپرز کی ۳ کمپنی یکم اکتوبر کو - ۲۳ پانیرز رجمنٹ ایک ونگ ۲ اکتوبر کو - ۱۲ نیٹو فیلڈ ہسپتال کا سیکشن ڈی ۹ اکتوبر کو - ۲۲ برٹش فیلڈ ہسپتال کا سیکشن اے ۱۰ اکتوبر کو - ۳۲ پانیرز کا ایک ونگ ۱۵ اکتوبر کو - ۳۲ پانیرز کا دوسرا ونگ ۱۷ اکتوبر کو -

**شہر دہلی** مین اسلامی جلسہ بڑی دہوم سے ہونیوالا ہے جسمین حاجی دوستون سے ہی دوچار ہونگے -

# جنگ روس وجاپان

تمام دنیا کو اس جنگ کے نتیجہ کا انتظار ہے - مقامات جنگ کی کیفیت کیوجہ سے مخصوص اردو دان وبعض انگریزی دان اصحاب بہی خبرون کا پورا لطف نہین اٹھا سکتے - جنگ کے خفیہ اسرار بہی اسوقت تک ناظرین کو نہین معلوم ہوسکتے - منصف جنگ کی تاریخ تیار کی ہے جسکا حصہ اول اسکے مطالب ذیل کی تاریخ سات ہاف ٹون عکسی تصویرون کی نقلون سے کی گئی ہے - قیمت ۸ / - فرہنگ یا لغات جنگ - جنگی جہازون کے اقسام وہیئت جنگ وزار روس - جنگ و ہندوستان - اسباب جنگ - بانی جنگ - جنگ کی مصیبتین - میدان کارزار - پہلا گولا - حملہ پورٹ آرتہر - روسی بربادی خود انتوہا تھہ سے جاپانی کوریا مین - روسی کی بربادی - کے پہلا ایڈیشن منصف مکمل تاریخ

**المشتہر** منیجر وسپرنٹنڈنٹ ذخیرہ اعظم بک ایجنسی مرادآباد (ممالک متحدہ)

# جمال السیر فی احوال سید البشر

## ہر دو جلد کامل

وہ کونسی آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمایل دیکھنے کی مشتاق نہو۔ اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار مین شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہین۔ ہر چمن روحانی لذت دینے مین گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہین ناول نہین قصہ نہین بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور متبرک احوال ہے امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانون کی تصنیفون سے بہرہ مند ہوتے ہین مگر اپنے ملک کی بولی مین ایسی دلکش نظم سیر مین نہ کسی نے دیکھی نہ سنی۔ یہ آٹھ چمن دو جلد مین ہین مگر دو سو کتابون کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبد الحی دہلوی فرزند مرقومہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ مین بند کر دیا جسکی فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے۔

چمن اول انوار نبوت جسمین ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے جسمین دوم گلزار نبوت جسمین ولادت باسعادت نبوت سے گیارھوین سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت جسمیں معراج شریف اور ساتون آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت جسمین ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے ایضاً جلد دوم۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی جن مناجات وغیرہ جملہ سیر احوال اس کتاب مین مندرج ہین دیکھنے پر موقوف ہین لفظ بلفظ اسکا جوشش مین عشق ایسی اثر کرتا ہے۔ پڑھنے والون کو دلون سے پوچھنا چاہیے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہوگا کہ جسمین کتاب مذکور عشاق نبوی کے سینے نہ روشن نہ کئے ہون چند سال سے یہ کتاب مثل مصنف نایاب ہو گئی تھی اور باوجود چند اسکا ملنا ہی دشوار تھا ایکدفعہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف سہ ہے، اور بے جلد ہے رکھدی گئی بہتیرے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہین شایقین جلدی کرین ورنہ پھر کتاب کا ملنا بمصداق دشوار ہو جائیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے کتاب ملنے کا پتہ:۔

(بنگ) شیخ نگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

# مجربات دوبان

عرق ماء اللحم انگوری دوا آتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہین۔ بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ۔ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے۔ مقوی اعصاب منہی و مشہی اعلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان۔ بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت نصف بوتل عہ پوری۔ بوتل عا تین بوتل صہ۔

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریان۔ غثیان قے۔ بیخوابی۔ ہیسٹریا اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جسکے باعث علاوہ گونا گون تکالیف برداشت کرنے کے بہت ہی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہین۔ ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمایش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہین قیمت ایک شیشی ۲ اونس۔ ۳ ہے ۴ ،۱۰ اونس عہ۔

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریون اور بے اعتدالیون کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے ہیں تو اس بے خطر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہین اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز جو ہب حیات ہے کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ہے۔

دفع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کی حاجت نہین ہوتی ہو عرصہ کی تو صرف یہ دو تین پڑیان کھانی چاہیین قیمت فی پڑیہ ہ

بالون مین لگانیکا تیل خوشبودار بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنون کے اسکا لگانا بدرجہا بہتر ہے۔ دماغی بیماریون مثل نزلہ و ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہین قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل عا

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی شیر کارخانہ ادویہ انگریزی
مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپا۔

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

# اہلحدیث

امرتسر ۱۷ رجب ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار ہذا

گورنمنٹ عالیہ سے۔ عـ۵/

والیان ریاست سے۔ عـ۶/

رؤسا اور رسا اگر وہ اور کے للعہ

عام خریداروں کو عـ/۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جاتا ہے

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہار کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔

## مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات

آج دو برس ہونے کو آئے ہیں کہ مرزا جی کے مقدمہ کی خبریں بھی گرما گرمی سے سنائی جاتی ہیں مگر تاہم بہت سے ناظرین کو ان مقدمات کی اصلیت سے اطلاع نہیں کہ یہ کیونکر پیدا ہوئے اور کہاں تک پہنچے نہایت ان مقدمات کی یہ ہے کہ حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی نے ایک کتاب سیف چشتیائی مرزا کے جواب میں لکھی جس کی وجہ سے مرزا جی کو سخت پریشانی ہوئی۔ اور اس فکر میں تھے کہ کوئی صورت ہو کہ اس کتاب کی وقعت لوگوں کی نظروں میں کم ہو چنانچہ وہ تو اسی خیال میں تھے اتنے میں ...

تخلص مسمی شہاب الدین کا جو شاید مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کا شاگرد ہے خط مرزا جی کو بھیجا تھا کہ ہمارے پاس مولوی محمد حسن مرحوم مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کی کتاب ہے جنکی مدد سے پیر مہر علیشاہ صاحب نے اپنی کتاب سیف چشتیائی لکھی ہے۔ پس پھر تو کیا مرزا جی نے جھٹ سے ایک اپنا معتمد آدمی حکیم فضل الدین منیجر مطبع ضیاء الاسلام کو بھیجا کہ وہ کتاب لے آوین۔ خیر حکیم جی گئے اور کچھ نذرانہ دے کر وہ کتاب لے آئے۔ جب مرزا جی نے اُس کتاب کو قبضے میں کیا تو ایک محشر بپا کر دیا کہ پیر مہر علی کی چوری پکڑی گئی۔ اب تو ذلیل ہوگا خوار ہوگا۔ یہ ہوگا۔ وہ ہوگا بلکہ زندہ درگور ہو جائیگا جب اُنکا یہ طوفان بے تمیزی حد سے بڑھ گیا تو سراج الاخبار جہلم ۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون نکلا جسکا راقم کرم الدین لکھا تھا۔ جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ہم نے تمہارا الہام اور غیب دانی آزمانے کو یہ چال کی تھی سیف چشتیائی کی عبارتیں بیشک اُن کتابوں کے حاشیوں پر مرقوم ہیں۔ مگر یہ صحیح نہیں کہ سیف چشتیائی منقول ہے بلکہ منقول عنہ ہے۔ یعنی ہمنے تمہارا الہام آزمانے کو سیف چشتیائی سے کچھ عبارتیں ایک زشت خط بچہ سے لکھوادی تھیں تم خود اسکا اندازہ کر سکتے ہو کہ مولوی محمد حسن صاحب بڑے خوشنویس تھے حالانکہ یہ حاشیہ سخت زشت خط ہے۔ اسی ضمن میں مرزائی اخبار الحکم کے اڈیٹر کو بھی کسی بات کے جواب میں سخت سست کہا تھا۔ جب یہ مضمون نکلا تو مرزا جی کو حیرانی ہوئی کہ یہ تو اُلٹی پڑی لینے کے دینے آئے آخر اُنہوں نے سوچ بچار کر مولوی کرم الدین صاحب پر حکیم فضل الدین صاحب سے دعوے کرا دیا کہ مستغاث علیہ نے ہم سے دغا کیا ہے۔ ادھر مولوی کرم الدین صاحب نے اپنے بھائی مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کی طرف سے دعوے کیا کہ مرزا نے میرے بھائی کو برا کہا ہے۔ مولوی صاحب کا دعوی تو بدیں وجہ خارج ہو گیا کہ مرحوم کے بیٹے کا حق دعوے کا ہے وہ کرے مگر مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمن میں خود مولوی صاحب موصوف کو بھی کذاب لئیم وغیرہ سے یاد کیا ہے دعوے مذکورہ کے خارج ہونے پر مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے استغاثہ ہتک عزت کا دائر کر دیا کچھ مدت تو مقدمات کو کوئی جگہ ہی نہ ملی مولوی [illegible] جب کبھی مقدمہ جہلم میں رہے۔ مرزائی پارٹی کہے گورداسپور میں [illegible] مرزا جی کا ضلع ہے آخر مقدمات ضلع گورداسپور ہی میں رہے اس [illegible] مقدمہ کے ضمن میں مولوی صاحب نے ایک کتاب تازیانہ عبرت مصنفہ [illegible] مرزا صاحب پیش کی جو ابھی شائع نہیں ہوئی تھی تو جھٹ سے مرزا جی نے اُس کتاب کی وجہ سے مولوی صاحب پر دفعہ ۴۱۱ میں چوری کتاب کا دعوی کرا دیا۔ وہ ہوئے تیسرا دعوے اڈیٹر الحکم سے ہتک عزت کا کرایا۔ خیر مقدمات برابر چلتے رہے۔ مولوی صاحب موصوف کی طرف سے جواب تھا کہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم میں مجھے معلوم نہیں کسی نے میری طرف سے لکھوا دیا ہے [illegible] ہمیں نہیں کیا بلکہ جو کتاب دکھائی تھی وہی دیدی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی [illegible] دغا اور چوری کے دعوے سے تو پہلے ہی بری ہو گئے۔ مگر [illegible] جی پر جو دعوے تھا وہ اور اڈیٹر الحکم کا دعوے برابر چلتے رہے دونوں پر فرد جرم لگایا گیا۔ اتنے میں حاکم کی تبدیلی ہو گئی دوسرے حاکم کے آنے پر قریباً نئے سرے سے کارروائی ہوئی۔ مولوی [illegible] نے اپنے صفائی کے گواہوں میں خود مرزا جی [illegible] کے باپ کو لکھایا۔ مرزا احمد [illegible] کے بیانات سے بھی [illegible] پیدا ہو چکا۔ اور اڈیٹر الحکم کے والد کو تو اسلئے لکھایا تھا کہ وہ اپنی قومیت کا ٹھیک پتہ نہیں بتاتا تھا۔ آخر اسکے والد کے نام پر جو سمن گیا تو اسپر لکھا تھا جٹو ولد تانا قوم میراسی ساکن جالندھر ضلع جالندھر۔ اس شہادت نے بھی مولوی صاحب کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا۔ مگر مقدمات نے اسقدر طول پکڑا کہ پبلک انتظار کرتے کرتے تھک گئی اسی اثنا میں کئی دفعہ خبر اڑی کہ مرزا صاحب قید ہو گئے اس سارے مختصر بیان سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مقدمہ بازی کی چھیڑ خانی پہلے مرزا صاحب کی طرف سے ہوئی جو آخر کار اُن کے گلے کا ہار ہو گئی۔ مفصل روئداد مطبع سراج الاخبار جہلم سے بقیمت ۱۰ ملتی ہے۔

---

**کلام المبین بجواب اربعین جسکی ضخامت ۲۰۰ صفحہ اور قیمت ۱ محصول اسکو بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں۔**
(منیجر مطبع اہلحدیث)

# اسراف اور تبذیر

(ماخوذ از عصر جدید)

ہم اوّلاً دونوں مندرجہ عنوان لفظوں کے لغوی معنی بتائینگے۔ پھر ان کے مورد و محل پر بحث کرینگے۔

سَرف بالفتح درخت کے پتوں کو سُرفہ کا کہا جانا اور بالضم ایک کیڑا ہے جو لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ریزوں سے بناتا ہے اور اسی میں مرجاتا ہے یگندا ارکی قسم سے ہے اور سَرف بخل کرنا اور خطا کرنا اور مال و جاہ کے خرچ کرنے میں زیادتی کی غیر کی۔ اور کسی شے کی حرص کا عادی ہوجانا اور وضو سے پانی بکثرت گرانا۔ اور مُسرف بضم میم یعنی بیوقوف جیسے اور اور سَرف بالفتح و کسیر یا نادان اور خطا کرنا

یہ اس باشا سے کہ ذاتی مجرد ہیئے بلادو اسکو باب افعال میں لے گئے۔ تو چونکہ افعال کا ایک خاصہ مبالغہ بھی ہے۔ لہذا اسراف بالکسر کے معنے بے اندازہ خرچ کرنے اور بیہودہ کام کرنے کے ہوئے۔ اسی بنا پر قرآن مجید میں جناب باری نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ. سبحان اللہ عجیب بلاغت ہے کہ یہ بحث مسرف کی ذات پر تمام لغوی معانی جو اوپر مذکور ہوئے صادق آتے ہیں یعنی وہ گندا کی طرح حریص ہے کہ درخت کے پتے کہاتا کہاتا (بتدریج گرتا گرتا) مرجاتا ہے۔ مسرف نادان ہوتا ہے یعنے انجام کی خبر نہیں رکھتا۔ تباہ کاری میں خطا کرتا ہے وہ اپنے بیہودہ کاموں میں روپیہ برباد کرتا اور اپنی نام وری اور شہرت پر تحلف اپنی خود غرضی سے شاد رہتا ہے۔ اسکی عقل خیرہ (چکا چوند یا اندھی) رہتی ہے۔ وہ حریص بننے کا عادی ہوتا ہے وہ روپیہ کو اندھا دھند اس طرح خرچ کرتا ہے جس طرح کوئی شخص بلا وجہ پانی بکھیرے جسکی ممانعت حدیث شریف میں ہے۔ لَا تُسْرِفْ فِي الْمَاءِ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى شَطِّ نَهْرٍ جَارٍ یعنے پانی کو بیہودہ میں اسراف نکر اگرچہ تو جاری نہر کے کنارے پر بیٹھا ہو۔

یہ حدیث آیہ بالا کے مطابق ہے۔ اللہ اکبر نبی کریم صلعم نے مسلمانوں کو کیسی پاک تعلیم فرمائی ہے اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ کہ جب پانی کے اسراف سے ہی ممانعت ہے۔ جو کثرت سے ہر جگہ مفت ملتا ہے تو روپیہ وغیرہ کے خرچ کرنے میں کسقدر احتیاط لازم ہے اگر ایک سچے مسلمان کو کچھ بھی خدا کا خوف ہوگا اور وہ آیہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ پر غور اور تدبر کریگا۔ تو اس کے رونگٹے کھڑے ہوجائینگے جب خدائے تعالیٰ مسرفین کو دوست نہیں رکھتا تو ظاہر ہے کہ وہ خدا کے دشمن ہوئے جنکا ٹھکانا جہنم ہے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو محض ہوائے نفس سے غارت کیا۔ وہ ناشکر گذار ہوگئے۔ انہوں نے عطیہ الٰہی کی قدر نہ کی ان سے یہ فعل خلاف مرضی خداوندی ہوا دولت خرچ کی وہ خائن ٹھیرے۔ انہوں نے تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا الآیہ کی مخالفت کی۔ یعنے امانتیں ان لوگوں کو دو جو امانت کے اہل ہیں۔ قرآن پر عمل اور ان پر تو مسلمان اسراف کی بلا سے بد ہے اس طرح بہا رہے ہیں جسطرح بھیڑیں بیٹھے ہیں اور یہ تبدیلی ہے اور انسان موت ہے۔

تبذیر اسکا مادہ بذر بالفتح ہے جسکے معنے بیج بونا اور وہ تخم جس سے غلہ پیدا ہو اور وہ گھاس جو تازہ اگی ہو۔ اور بذیر گھاس کا اوگنا اور رجیب اسکو باب تفعیل میں لے گئے چونکہ اس باب کا خاصہ بھی ہے لہذا تبذیر کے معنی پراگندہ اور پریشان کرنا اور بے اندازہ خرچ کرنا۔ فضولیوں سے اصل سرمایہ کو برباد کرنا ... اسی بنا پر جناب باری نے فرمایا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ۔ یعنے فضولیوں میں اپنا سرمایہ تباہ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان کا کیسا ہونا فرمایا وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا یہ وہی شکل اول ... سے ابتدا کا نتیجہ یوں ہوا کہ تمام مبذرین شیطانوں کے بھائی ہیں اور تمام شیاطین خدا تعالے کے ناشکر گذار یا اس سے ... ہوئے ہیں پس مبذرین خدا تعالیٰ سے بہرہ ... افسوس ہے کہ مسلمان کلام الٰہی کے منطق اور فلسفہ پر تدبر اور غور نہیں کرتے حالانکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے :

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔ یعنے قرآن پر کیونکر تدبر نہیں کرتے کیا انکے دلوں پر قفل لگ گئے ہین۔ بیشک تمام مبذرین شیطانون کے بھائی ہین۔ انکے سارے کام شیطانی ہین۔ تبذیر کی ماں درحقیقت ہوا پرستی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ یعنے اے محمد تو نے اُس شخص کو دیکھا ہی جسنے اپنی خواہش نفسانی کو معبود بنالیا ہے۔

ایک سچے مسلمان کے لئے اس سے زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ وہ ایک ستا بود واجب الوجود کو چھوڑ کر دوسرا معبود اپنے ہی وجود سے گھڑ لے غور سے دیکھا جائے تو تمام فضولیان اور بربادیان ہوائے نفس سے پیدا ہوتی ہین جنکا القا کرنے والا شیطان ہے۔ وہ طرح طرح کی رنگ آمیزیون سے ایک نظر فریب طلسم تیار کرتا ہے جو چند روز مین ہوا ہو جاتا ہے۔

اسراف اور تبذیر مین عیاشی اور شراب خواری ہی داخل نہین۔ بلکہ قمار بازی۔ پتنگ بازی۔ بٹیر بازی۔ مرغبازی۔ تیتر بازی چکور بازی وغیرہ جسقدر بازیان ہین۔ اور جن مین سے بعض کا ذکر خلاف تہذیب ہے داخل ہین۔ اور سب مین ہزارون بلکہ لاکھون روپیہ قوم کا برباد ہوتا ہے۔ جانورون کا بازیان بڑھ بڑھ کر لڑانا ایک خاصی قمار بازی ہے لڑانے والے اور تیار کرنیوالے اُستاد نوکر رہتے ہین جو سال بھر تک جانورون کو تیار کرتے ہین۔ اول جوڑ بہتر کاٹے جاتے ہین اور بازی بدی جاتی ہے اور شہرت ہوتی ہے کہ نواب کلنگ بازخان کا مرغ یا تیتر صاحبزادے تفنگ بازخان کے مرغ یا تیتر سے لڑے گا۔ انہین دوسرے بوالہوسی بازیان بد دیتے ہین۔ جیسے گھوڑدوڑون کی لاٹریان ہین۔

اگر ان بازیون مین کسی بیفکر نوابزادے رئیس کے مرغون نے پالی مانگ کر پالی سے باہر ہو کر کئی دون کون کی بانگ لگائی۔ تو نواب خریق نے وہ چہرہ اُٹھایا کہ الٰہی توبہ۔ قبلہ دیکھنا میرا مرغ لڑتے لڑتے کانا نہین اندھا ہو گیا۔ اسکا بھیجا پھٹ گیا بھیجا نکل پڑا مگر منہ نہین پھیرا۔ اور فی الحقیقت یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جانور لڑتے لڑتے لہولہان ہو جاتے ہین آٹھ آٹھ روز تک برابر لڑے جاتے ہین مگر ظالمون کو انکی حالت زار پر مطلق رحم نہین آتا مذہب اسلام ایسے وحشیانہ لہو ولعب اور ظالمانہ بازیون کی مخالفت ہے۔ مہذب ممالک مین ایسی بازیون کا کہین پتا نہین اور غور سے دیکھئے تو قانوناً بھی جرم ہے۔ مگر لحاظ نہین کیا جاتا۔ ہزار ہا روپے سال بھر تک مرغون کے تیار کرنے مین برباد ہوتا ہے اور فی مرغ ہزار ہزار روپے کی بازی بدی جاتی ہے اور بالآخر نہ واہ واہ اور پیٹ کی خاطر دیوالہ نکلتا ہے۔ مگر کیا کیا جاوے۔ بال سفت دل نے رحم جان دادا گر اپنے قوت بازو پیدا کرتے تو اسکا درد ہوتا سینکڑون رئیسون کی قدر ایسی تباہ کاریون مین مقروض ہو کر نیلام پر چڑھ گئیں اکثر تین رہی غرقی لنگوٹی بھی نہ رہی۔

بیاہ مین قوم اور برادری مین ناک کٹ جانے کے خوف سے ہین الگ گھر تو بیاہ دیجئے بعد خانہ ویران مین گرے اڈیا کا بیاہ ہوتا ہے جس مین تمام رسوم اسی طرح ادا ہوتی ہین جس طرح اولاد کی شادی مین۔ کیونکہ وہ سوسائٹی نے مباح کر دیئے ہین۔ بات یہ ہے کہ دولت اُبلی پڑتی ہے۔ کوٹھی کھلے مین سما نہین سکتی پس دلون کا چاؤ اور ارمان نکالنا ضروری ہے۔ ساتھ ہی دیوالہ بھی نکل جائے تو کیا غم۔

دوسری قومین تہذیب یافتہ ہین۔ ہندوستان مین ہنود سے بڑھکر مسلمان ہرگز متمول نہین۔ مگر ہنود کانفرنسون کے ذریعے بیاہ شادی وغیرہ فضولیون کی اصلاح کر رہے ہین۔ ویش کانفرنس نے تمام تقریبون کے مصارف محدود کر دیئے ہین کہ فلان فلان تقریب مین اسقدر رقم سے زیادہ ہرگز خرچ ہونے پائے۔ ورنہ تاوان لیا جاویگا۔ افسوس ہے کہ مسلمان بظاہر ایک ہی دین و دنیوی قانون (قرآن مجید) پر ایمان رکھتے ہین مگر اسپر عمل نہین کرتے اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اور اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ تو قرآن مجید ہی کی آیتین مگر بدبختی سے انکو پس پشت ڈالا جاتا ہے اور ایک معنی سے گویا قرآن کا صاف انکار ہے کیونکہ

تقابل توریت انجیل قرآن کا قیمت ... ترک ... ترک اسلام کا قیمت ...

عمل نہ کرنا بمنزلہ انکار کے ہے۔

جو اسرافات اور تبذیرات محض ہوائے نفس سے مذہب میں داخل کئے گئے ہیں اور جنکا وجود قرآن کریم میں نہیں پایا جاتا بلکہ اُن کے لئے وعید ہے۔ ہم عصر جدید میں اُنکا رکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ عصر جدید مذہبی رسالہ نہیں بلکہ طرز معاشرت و تمدن کا مسئلہ ہے وہ مذہبی جنگ کا جولانگاہ نہیں صرف اتنا کہ ... نہیں کہ فضولیات کو مذہبی رسوم اور شعائر میں داخل ... سینے میں ... نازیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ یہ ایک جدید شریعت پیدا کرلینا اور ... لمانوں کو قرآن سے پھیر کر وہم پرستی کی جانب مائل کرنا ہے۔ ... صرف وہ باتین پیش کی جاتی ہین۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا ... ہر انسان کو وہی ملیگا جسکے لئے وہ بذات خود کوشش ... لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى اور نہیں اٹھاتا ایک ... دوسرے کا بوجھ (گناہ) اسمین تمام فضولیون کی مخالفت ہے ... کہ ثابت ...

(احمد حسین شوکت میرٹھی)

# آریہ سماج مجیٹھہ

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ آریون کے نئے جوش نے یہانتک ترقی کی ہے کہ ہر قصبہ اور گاؤن مین سالانہ جلسے ہونے لگے ہین چنانچہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر مین ۱-۲-۳ اکتوبر کو سماج کا جلسہ تھا جسمین مسلمانون کو بالخصوص دعوت مباحثہ تھی اور زبانی بھی مسلمانون کو جوش دلایا۔ چنانچہ مسلمانان قصبہ نے جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ اسوقت مسلمانون کے حال پر رحم فرماوین چنانچہ مولانا صاحب نے بڑی مہربانی فرماکر اس تکلیف کو گوارا فرمایا اور ۳ اکتوبر کو وارد قصبہ ہوئے۔ بس پھر تو کیا تھا۔ مسلمانون کی جان مین جان آگئی۔ مولوی صاحب موصوف نے جمعہ پڑھایا اور وعظ فرمایا مسلمانون کا اصل مدعا تو یہی تھا کہ مولوی صاحب کے وعظ سے مستفیض ہون تاہم اکتوبر کو جب ۱۱ بجے ٹھیک آریون کے جلسے مین پہونچے جہان اسقدر ہجوم ہوا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے ایڈیٹر سے کے پاک اور پوتر مسئلہ نیوگ پر سوال اٹھایا۔ بس پھر تو کیا سماجی جی کے جی ہی مین شرمندہ ہوتے جائین مگر زبان کی تیغ اور ہٹ اُنکو مانع تھی ورنہ مولوی صاحب کی واضح اور فصیح و بلیغ تقریر سن کر یون معلوم ہوتا تھا کہ بس ابھی نہین تو شام تک تو ضرور ہی سماج کو چھوڑ دینگے۔ مقابل پر ساد ہو گوبند دیال تھے۔ جو دل آزاری مین مشہور زبان ہین۔ ایکدو دفعہ ایسی کچھ اناپ شناپ سے دل آزاری کرنے لگے تو ہٹ سے مولوی صاحب نے ایسا دبوچا کہ پھر مجال نہ تھی کہ کچھ کہے مگر افسوس کہ تمام وقت گذر گیا۔ اور اصل سوال کا جواب ساد ہو جی سے نہین پڑا۔ الغیرہ یہ دن تو یون گذرا دوسرے روز منادی ہوئی کہ آج قرآن اور وید کا مقابلہ ہے اسپر مسلمان خوش بخوش وقت پر پہونچے۔ کہ آج ہم وید اور قرآن کا مقابلہ دیکھینگے۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج اپنے وعدے پر قایم نہ رہا۔ جھٹ سے پہلو بدل گئے کہ آج ہندوؤن سے مباحثہ ہوگا۔ ہرچند مولوی صاحب نے کہا کہ میرا کل کا بقیہ رہتا ہے۔ علاوہ اسکے تم نے منادی کرائی ہے کہ وید اور قرآن کا مقابلہ ہوگا۔ مگر سماج پر مسلمانون کا ایسا کچھ رعب پڑا کہ اپنے وعدے اور نوٹسون کی کوئی پرواہ نہ کی اور ہندوؤن کو وقت دیدیا۔ ہندوؤن کی طرف سے پنڈت شام لال جی امرتسری تھے جو ایک تجربہ کار شخص ہین۔ اور باوجودیکہ آپ پرانی وضع کے پنڈت ہین مگر مباحثہ مین آپکی تقریر ایک خاص لطف رکھتی ہے آپنے سوال اٹھایا کہ جتنے حصہ وید کو تم مانتے ہو اسمین سے ہمین دکھا دو کہ وید وا ودوا یا ودوا نوگ کا لفظ آیا ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت دیا نند جی مشہور پرچار تھے۔ دونون طرف کے پنڈتون نے خوب علم جوہر دکھائے اسمین شک نہین کہ علمی زور ہمین دونون برابر چل رہے تھے مگر انصاف یہ ہے آریہ سماج کی طرف سے ...

ahmadmuslim.de

سوال کا جواب اخیر تک نہ دیا گیا۔ بلکہ بہت سی ادہر اُدہر کی فضول باتون مین وقت کہو دیا گیا۔ مثلاً سوال (۳) یہ تہا جو مذکور ہوا جواب ملا کہ تم بہی ان چارون ویدون سے شہزادہ کا لفظ دکہادو۔ حالانکہ یہ سوال قاعدہ کے خلاف تہا کیونکہ اگر فرض کرین کہ ویدون مین شہزادہ کا لفظ نہین تو سندون کو تو بہی صحیح نہین کیونکہ تسلیکے ہان تو ویدون کے سوا بہی ایک اور کتابین بہی مستند مانی جاتی ہین وہ انپر عمل کرنا بہی ویسا ہی ضروری جانتے ہین جیسا کہ ویدون پر۔ مگر آریہ سماج کا سپیکر بہی کیا کرتا جبکہ سماج کا عام قاعدہ کہ "سوال از آسمان جواب از ریسمان" تو وہ بیچارہ بہی اپنے واجب العمل قاعدے کے کیونکر خلاف کرتے۔ خیر یہانتک تو جو کچہہ ہوا با قاعدہ ہوا اس سے آگے چل کر بہت بے لطفی ہوئی مگر شروع اس بے لطفی کی بہی سماج کی طرف سے ہوئی کہ سادہو گوندر پال نے ایک پنڈت دیا ازرشی کو جہوٹو دار تک کہدیا ایک سماج کا جوشیلہ جوان ممبر ہوتا لیکر آگیا اس پہر تو کیا تہا آگے ناظرین قیاس کرلین مسلمان الگ بیٹہے تماشہ دیکہتے رہے آخر پولیس نے بڑی جانفشانی سے فتنہ فرو کیا۔ وقفہ دار پولیس مجیٹھہ کی خدمات خاص شکریہ کے قابل ہین۔ بعد اختتام جلسہ چند سکہہ رؤسا مجیٹھہ نے مولانا صاحب سے درخواست کی کہ ہم لوگ آپکی تقریر کے بڑے مشتاق ہین آپ مہربانی فرماکر ایک دفعہ ہمکو بحث سنائین چنانچہ بعد کسی قدر تامل کے مولویصاحب نے منظور کرلیا اور ۱۶ اکتوبر مقرر ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ قصبہ مجیٹھہ کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے ایسے عالم لوگ رونق افروز ہون۔ اور علمی بحثین سننے مین آئیں امید ہے کہ ۱۶ کے جلسے مین کوئی شر و فساد نہوگا۔ اور بانیان جلسہ اسکو بڑی متانت سے اور امن سے نباہینگے۔

(خاکسار حکیم غوث محمد از مجیٹھہ)

# اسلام کی فریاد بزبان حال

حضرات مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے میری دردناک اپیل اہل حدیث نمبر ۳۱ مین ملاحظہ فرمائی ہوگی جس سے آپ لوگون کے جگر پر ضرور ہی چوٹ لگی ہوگی۔ لیکن میرے علماء کے جگر پر اسکا ذرا بہی اثر نہوا جسطرح گہوڑے کے کان پر بندوق رکہکر داغنے پر بہی وہ جنبش نہین کرتا ہے اسی طرح اُن کے کان پر جون بہی نہ رینگی۔ حالانکہ میرے دردناک اپیل کو ضرور ہی ملاحظہ کیا ہوگا۔ جبین ... ہر پہلو سے اسبات کو پایۂ ثبوت پر پہونچایا تہا کہ علماء پر میرے ... اعت کرنا میرے چمکتے دمکتے چہرہ کو گرد و غبار سے پاک وصاف رکہنا ہر فرد بشر کو میری دعوت دینا۔ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر سینہ سپر ہونا۔ خلق خدا کو راہ نجات دکہلانا۔ اُدع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ پر کاربند ہونا۔ قصبہ و دیار مین میرے نام کے سالانہ جلسے قایم کرنا۔ کافرون کو مسلمان بنانا مسلمانون کو کافر نہ بنانا بہت ضروری امر ہے۔

مگر آہ علماء ہین کہ کچہہ سنتے ہی نہین۔ خواب خرگوش مین پڑے خراٹے ... ہین کبہی کو کروٹ بدلی تو کیا سوجہا۔ تو کافر وہ کافر ہے یہ کلمہ کفریہ کہا ہے وہ مشرک ہوگیا اسکا ایمان متزلزل ہے وہ اسلام سے خارج ہے اُسکے پیچہے نماز ناجایز ہے یہ وہابی ہے یہ بدعتی ہے وغیرہ وغیرہ جہانتک ہوسکتا ہے مسلمانون کو کافر بنانے کی کوشش کرتے ہین افسوس اگر اسقدر کوشش کافرونکو مسلمان بنانے کی کرین تو کیا کامیاب نہون ضرور ہون مگر کرے کون انکو تو اہل اسلام کو کافر بنانے ہی سے فرصت نہین ہے شب و روز اسی فکر مین رہتے ہین کہ کسنے اپنے بڑا نام پیدا کیا ہو۔ اگر اسپر کفر کا فتوی لگ جاے تو کیا اچہا ہو اُسکا عروج خاک مین ملجاے تو کیا خوب ہو۔ پہر لگے نکتہ چینیان کرنے کہ یہ لفظ فلان تفسیر کے خلاف ہے انہین یہ لفظ رہگیا ہے۔ مستفتی صاحب نے فتوی تیار کیا۔

کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ فلان شخص نے اپنی فلان کتاب مین رسول اللہ کی شان مین یہ لفظ لکہا ہے صحابہ کرام کو اس طرح یاد کیا ہے اور یہ فقرہ ...

کارخانہ ...
یہ کارخانہ قدیم
نیکنامی سے ...
بڑی فہرست
مفت روانہ
ناگری ...
یہ تیل خاص
ایجاد ہوا ہے
... ہونے سے روکتا
دردسر وغیرہ کو ...
قیمت فی ...
... کارخانہ
...

صالحین کے خلاف ہے اور اُسکا یہ عقیدہ ہے ایسا شخص
مسلمان ہے یا کافر۔ بَيِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔
مفتی صاحب نے بلا اسکے کہ فلاں شخص کی کتاب دیکھکر بعد
تحقیق و تدقیق جواب سطور کریں جھٹ پٹ قلم دوات ہاتھ میں لیکر
لکھنا شروع کیا۔ الجواب شخص کافر ہے اس سے سلام و
کلام ترک کرو۔ اسکے پیچھے نماز مت پڑھو۔ یہ اسلام سے خارج ہو گیا تھا جس
وغیرہ وغیرہ فقرات لکھنے کے بعد مہر ٹھونک دی
عالم کے ہاتھ میں فتویٰ گیا اُسنے یہ لکھنا شروع کیا۔ الجواب
صحیح اصاب من اجاب هذا الجواب صحیح جواب صحیح ہے
جواب ٹھیک ہے واقعی ایسا شخص کافر ہے۔ العبد اسنے خاں
احقر الناس ڈھما کے خان۔
لیجئے فتوے تیار ہو گیا اب اخباروں میں ڈنکے کی چوٹ پر چھپنے
لگا۔ کہ فلاں شخص کافر ہے فلاں فلاں عالم نے فتویٰ لکھا ہے
لیکن کمال یہ ہے کہ کوئی اسبات کی تحقیق نہیں کرتا ہے کہ واقعی
شخص مذکور فی الفتویٰ اس عقیدہ کا ہے یا نہیں کوئی
خبر نہیں ہوتا ہے بھیڑوں کی مانند سب ایک کے پیچھے چلے
جاتے ہیں چاہے کنوئیں میں گریں یا خندق میں۔

بلا سے کوئی ادا انکی بدنما ہو جائے
کسیطرح سے تو ہٹ جائے ولولہ دلکا

آہ۔ افسوس یہی میرے علماء ہیں۔ یہی میری بانی محمد رسول اللہ
کے وارث ہونے کا دم بھرتے ہیں اُف ہے غضب ہے میں
حلق پھاڑ پھاڑ کر فریاد کروں اُسکو یہی نہیں سنتے ہیں اندھوں
کی طرح لکیر کے فقیر ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں۔ گو نہیں بلکہ میری
سچے فدائیوں کو کافر بناتے ہیں۔ ہائے غضب ذرا ذرا سے
اختلاف پر کفر کے فتوے افسوس کیا صحابہ کرام کے وقت
میں اختلاف نہیں تھا۔ کیا ائمہ مجتہدین میں اختلاف نہیں تھا
مگر کیا وہ لوگ کسی پر کفر کے فتوے جڑتے تھے یا کسی کو مجھ سے
خارج کرتے تھے یا دلی کدورت رکھتے تھے ہرگز نہیں ہرگز
نہیں۔ شیر و شکر کے مانند ملے جلے رہتے تھے۔

اگر اختلاف انہیں باہم کہ تہا ۔:۔ تو بالکل مدار اُس کا اخلاص پر تہا
جھگڑے تو ہوتے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تہا
خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تہا

سب اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ پر کاربند تھے۔ ہر ایک آپس میں بخوشی
و خرمی ملتے تھے ہر طرح سے میری اشاعت میں کوشش کرتے تھے
ہر کافر کو کلمہ شہادت اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑہاتے
تھے۔ لیکن یہ علماء میں علماء نہیں کہنہ ملا ہیں شب روز اسکے خلاف
کوشش کرتے ہیں میری حامیوں ہیں کہ شیروں میری چہرہ
کو گرد و غبار سے پاک و صاف رکھنے والوں کو کافر بنانے پر
کمربستہ ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں اگر چند سے اور یہی حالت
رہی تو میرا نام ہی یہاں سے مٹ جائیگا۔ آئندہ کو اُنسے
کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ کونسا فعل دیکھکر یہ خیال کروں کہ یہ کبھی کو
اپنی ناقص عادت چھوڑ دینگے۔ آہ افسوس اُف رے غضب

ہائے وہ دل جسکو پالا ناز سے
تیر مژگان کا نشانہ ہو گیا

میرے مخالفوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کیواسطے فنڈ
کہول دیا ہے جسمیں ہر وقت ہزاروں روپیہ جمع رہتے ہیں
تم بھی ہمت کر کے میرے نام سے ایک فنڈ کہول دو اور عام
اشتہار دیدو کہ جسوقت اس فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جائیگا
اور کافی آمدنی ماہوار یا سالانہ جاری ہو جائیگی اُسوقت اُس
فنڈ کے ذریعہ سے ہر ضلع و قصبہ میں اسلامی جلسے جاری کئے
جاوینگے میں راست راست کہتا ہوں کہ بفضل خدا دو تین ایک
لاکھ روپیہ جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ہند میں چھ کروڑ
مسلمان موجود ہیں۔ اگر انمیں سے لاکھ مسلمان ہی ہمت کر کے
ایک ہی ایک روپیہ دینگے تو لاکھ روپیہ دم بھر میں جمع
ہو سکتا ہے۔ کوشش کرنا آپ کا کام ہے اور انجام کو پہنچانا
خدا کا۔ اگر آپ لوگ کوشش کرینگے تو خدا آپکو ضرور کامیاب
کریگا۔ کیونکہ اُسنے میری نسبت فرمایا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ
الْاِسْلَامُ۔ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ مگر غرض ہے کہ بہت

ahmadimuslim.de

جلد اس رگڑے جھگڑے کو رفع کرکے اسطرف متوجہ ہوجیئے ورنہ ایکدن میرے واسطے آپ روئینگے اور دست تاسف مل کر یون کہینگے کہ ہائے افسوس ہمنے پیارے اسلام کی فریاد کو کیون نہین سنا تہا۔ کیون لاپروائی سے ٹالدیا تہا مگر اسوقت کا پچہتانا کچہہ کام نہ آئیگا بقول شخصے ؎

گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہین
بقول حسن کوئی پاتا نہین

(راقم خدا کا سچا دین اسلام)

(بقلم عاجز احمد اللہ امرتسری)

# حفظ صحت

امّا بعدُ باب حفظ صحت مین منجملہ ستہ ضروریہ کے رکن اعظم کہانا ہی جسکو تین جہت سے باب حفظ صحت مین دخل ہے مقدار جنس طعام و دفعات و اوقات طعام پس بلحاظ مقدار طعام مفید حفظ صحت یہی ہے کہ معدہ کے کیسہ کو تین حصہ کیا جائے اور ایک حصہ کہانے سے بہر جائے کہ ایک ثلث مائیت کا اسمین اضافہ ہو کر ایک حصہ ہوا کی مداخلت اور غذا کے جوش و طبخ سے متلی ہونے کو فارغ رہے اور بالخصوص اہل حدیث کو لازم ہے کہ علاوہ صحت جو کہ نعمت عظمیٰ ہے حاصل کرنے کے حدیث ثلث الطعام و ثلث الشراب و ثلث للنفس پر عامل ہونیکا او ما قل بدعتہ معن ثمت فی الاسلام شبع البطن سے محفوظ رہنے کا موقعہ دستیاب ہو۔ جنس طعام وہ ہونا چاہیئے کہ جسکی صناعت مین بقدر امکان قلت تکلف ہو۔ مثلاً گوشت آگ پر کسی قدر رہنا اور کہا لیا نہ کہ گرم مصالحہ سے چورن بنا کر قوت ہاضمہ اصلی کو معدے کی معطل کرنا۔ آٹے کو جو باریک چہلنی مین نہ چہنا ہوا ہو خمیر کرکے گدررو ٹی لکانا نہ کہ سوجی میدہ بنانا اور مدودہ بالا کو دے کر تقلیل کرکے پکانا۔ تاکہ ما انا من المتکلفین کے قائل کی اتباع سے شرفیاب ہو کر صحتیاب رہین۔

دفعات مین دو وقت اختیار کرنا بہتر ہے بخلاف ایک دفعہ کے کہ بہت سے قوم ہنود اختیار کرتے ہین اور بخلاف چار وقت کے کہ بہتر مہین کی عادت ہے۔

طاعون کے متعلق اول ہوا کی جب حیوان ذکی الحس شل گرگٹ چوہے گلہری چہپکلی وغیرہ وغیرہ خود بخود غیر معتاد طور پر مرنے یا بہاگنے لگین اسوقت سے اپنی مسکن کی جگہون مین خیال کرنا جو جگہ نمناک ہو وہان کی مٹی کسی قدر کہود کر اور اوپلے کے انگار جلا کر بچہا دے جب وہ نمی کو جذب کرلے پہینکوا دینا اور جہان بچ سے وہان صرف ہرنے جگہون مین آگ لگا دینا کافی ہے۔ جاناے مسکونہ مکان مین جا بجا تہوڑا تہوڑا سرکہ چہڑک دینا اور جب خلط کے جسم کو غلبہ ہو اسکی خلط کا تنقیہ دینا اولین لیکن مقتربن الاثر کے واسطے تنقیہ نامناسب ہے اور علی ہذا القیاس ٹیکا لگانا بہی۔ بعد تنقیہ کے عرق مصفی استعمال فرمادین اور یہ عرق مصفی جو لکہا ہے مفید ثابت ہوا ہے۔ برگ حنا خشک ۲ تولہ برادہ صندل سفید ۲ تولہ گل سرخ ۲ تولہ گل نیلوفر ۲ تولہ کشنیز خشک ۲ تولہ شب بہر تر کرکے زعفران تو دوخیسہ کے منہ مین لٹکا کر عرق کہینچین اور بجائے پانی اسکا استعمال کرین۔ کہانے کے وقت جوش کرکے پہر ٹھنڈا کیا ہوا پانی پینا۔ سرد ہوا آگرمی مین گرم ہوا سے سرد ہوا مین ایک تہہ چلے آوین۔ تیسری لیکا کا فورڈ یابان مصطگی اگر زیادہ دیر دار تو گل برادہ صندل جا بجا مکانون مین جلانا ہو جو چپتہ برگ سرو برگ نیم بدفعات یکے بعد دیگرے جلاتے رہنا۔ مختلف خوشبو کبہی کافور کبہی عنبر وغیرہ بدفعات سونگہنا۔ گرم پانی سے غسل حتی القدور ہر روز ورنہ ہفتہ مین دو بار ضرور کرتے رہنا۔ خلاف معتاد تہکنے والی ریاضت نہ کرنا اور جب ریاضت کی عادت ہو اسکو ترک بہی نہ کرنا۔ تہوڑی دیر تک روز دہوپ مین بیٹہنا۔ گیاس کے تیل سے اور دیگر مضر اشیاء سے بچتے رہنا۔ اور روئی گرتا اگر دستیاب ہو تو بہتر ہے ایک محکم شیشی یا دہ کی سربند تو شہید فی پانی مین نا رکہدینا اور ہنگ یا مصطگی پانی بہی مفید ہو۔

(حکیم عبدالرزاق۔ اور نگ آباد دکن شفا خانہ یونانی لوکالمنڈی)

الہامی
قیمت

بحث
قیمت ۳

حدوث
قیمت ۲ر

المشتہر ...

ahmadimuslim.de

# فتوے

سوال (نمبر۱) اپنے مال کو نقد اور ادھار میں فرق سے بیچنا جائز ہے یا نہیں یعنے نقد ایک روپیہ اور ادھار سوا روپیہ۔

سوال (نمبر۲) اگر کوئی شخص اس شرط پر روپیہ دے کہ فلان قسم کا غلہ دونگا اور شروع موسم پر جو نرخ ہوگا اُس نرخ سے دونگا کیا یہ صورت جائز ہے۔

سوال (نمبر۳) قربانی اخیر ذی الحجہ تک جائز ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۴) بغیر ولی کے جوان بڑی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں اور حدیث الایم احق بنفسہا کا کیا مطلب ہے۔

سوال (نمبر۵) تین رکعت وتر پڑھنے کی صورت جو ۱۵ جولائی کے پرچہ میں لکھی گئی ہے اُسکی سند کیا ہے۔

سوال (نمبر۶) زید کے وارث اسکی ... سوتیلی ماں ...

سوال (نمبر۷) عیدین میں عورتوں کو لیجانا سنت ہے یا واجب اگر سنت ہے تو مثل آمین بالجہر و رفع یدین کے ہے یا زیادہ۔

سوال (نمبر۸) زکوٰۃ کا مال خود اپنے ہاتھ سے تقسیم کرنا چاہیئے یا سردار کے ہاتھ دینا چاہیئے۔

سوال (نمبر۹) زید نے اپنی بہو سے برائی کے ارادہ سے اسکی چارپائی پر جاکر اُسکے پستان ملے مگر بہو کے چلانے پر کامیاب نہوا تو اُسکی بہو کا نکاح اُسکے لڑکے سے باقی رہیگا یا ٹوٹ جائیگا۔

سوال (نمبر۱۰) مولوی کیا صیغہ ہے۔

جواب (۱) جائز ہے سود نہیں۔ احل اللہ البیع و حرم الربوٰ

جواب (۲) جائز ہے بیع سلم نہیں بیع سلم میں بھاؤ مقرر ہونا چاہیئے بلکہ یہ بیع ہی نہیں ادائے قرض کا ایک معاہدہ ہے۔

جواب (نمبر۳) میرے علم ناقص میں تو جائز نہیں۔

جواب (نمبر۴) جائز نہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لانکاح الا بولی یعنے ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ حدیث مرقومہ کے معنے یہ ہیں کہ بیوہ اور بیوہ کا ولی کسی شخص سے نکاح کرنے میں اختلاف کریں تو ولی کو بیوہ کے وجوہات سُن کر اُس سے موافق ہونا چاہیئے۔ بعد تو افق نکاح دونوں کی مرضی سے ہو۔ یہ نہیں کہ نکاح بغیر ولی کے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب (نمبر۵) تین رکعتیں تو حدیث میں بھی آئی ہیں مگر بعض روایتوں میں آیا ہے کہ وتروں کو مثل مغرب کے نہ کیا کرو چنانچہ یہ سب روایتیں نیل الاوطار میں جمع ہیں اسلئے اس مشابہت کو رفع کرنے کو دعا قنوت کافی ہے اسلئے لکھا گیا تھا کہ تین رکعتیں جائز ہیں۔

جواب (نمبر۶) سوتیلی ماں کا حصہ نہیں جو تہائی بیوہ کی اور باقی اُس کے باپ کا۔

جواب (نمبر۷) عورتوں کو نماز کے لئے باہر لیجانے کا حکم حدیث شریف میں تاکیدی آیا ہے جو آمین رفع یدین سے موکد معلوم ہوتا ہے۔

جواب (نمبر۸) اگر سردار ہو تو اُسکو دو اگر نہو تو خود تقسیم کردے۔

جواب (نمبر۹) نکاح نہیں ٹوٹتا۔

جواب (نمبر۱۰) مولوی۔ مولا کی طرف منسوب ہے یعنے مولا والا (دیکھو منتہی الارب)

سوال (نمبر۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اولیا و انبیا کا وسیلہ پکڑنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۱۲) لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ مرزا صاحب قادیانی پر وارد ہو سکتی ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۱۳) کسقدر فاصلہ پر قصر نماز جائز ہے۔

جواب (نمبر۱۱) بزرگوں کے وسیلہ کے یہ معنے ہیں کہ ان سے دعا کرائی جائے چنانچہ قرآن و حدیث کے واقعات اسپر شاہد ہیں۔ اسکے سوا اور کسی قسم کا وسیلہ میرے ناقص علم میں نہیں آیا۔

جواب (نمبر۱۲) یہ آیت مرزا قادیانی پر نہیں آسکتی کیونکہ یہ آیت کوئی عام قاعدہ نہیں بلکہ ایک قضیہ شخصیہ ہے جو آنحضرت کی شان میں ایک شرطیہ کلام ہے

ahmadimuslim.de

عام مفسریان کیلئے کوئی قاعدہ مقررہ نہیں بلکہ عام مفتریون کے لئے یہ قاعدہ ہے اِنَّ الَّذِینَ یَفتَرُونَ عَلَی اللّٰہِ الکَذِبَ لَا یُفلِحُونَ یعنے اللہ پر افترا کرنیوالے خلاصی نہ پائینگے۔

جواب (نمبر ۱۳) قصر کی حد مین اختلاف ہے اسکے متعلق کوئی آیت یا حدیث مرفوع فیصلہ کن نہین آئی معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کو شرع نے عرف پر چھوڑ دیا ہے کہ جتنی مسافت کو عرف عام مین سفر کہتے ہین بس وہی اسکی حد ہے بعض اہل حدیث ۳-۴ کوس کو بھی سفر کہتے ہین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہے کہ ایک شخص نے ایک تابعی کو ۸-۹ میل پر قصر کرتے دیکھا تو کہا اتنی مسافت پر تم قصر کرتے ہو اُس نے کہا مین نے حضرت عمرؓ کو اتنی مسافت پر قصر کرتے دیکھا تو یہی سوال کیا تھا اُنہون نے فرمایا تھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین میل پر قصر کرتے دیکھا۔ امام نووی لکھتے ہین اس حدیث سے بعض اہل حدیث نے استدلال کیا ہے کہ ۳-۴ میل پر بھی قصر جائز ہے۔ العلم عند اللہ۔

## آریہ سماج اور سنگ سبھا

اس ہفتہ آریہ سماج نے تمام مذاہب کو مباحثہ کا نوٹس دیا پہلا دن ہندوؤن سے تھا کہ وہ ۱ د و ۱ ۵ (غیر مدخولہ لڑکی کے نکاح ثانی) پر بحث کرین چونکہ ہندو پنڈت دو روز ہی ہوئے تھے کہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر مین اسی مسئلہ پر بحث کر چکے تھے شاید اس لئے وہ تو نہ آئے دوسرا دن سکھون کیلئے تھا مگر افسوس کہ تقرر مباحثہ ہی مین وقت ضایع کیا گیا۔ سکھون نے کہا کہ ہم بحث کرینگے کہ وید الہامی نہین۔ سماج نے کہا کہ پہلے الہام کی تعریف ہوگی پھر وید اور گرنتھ کو مقابلہ مین رکھا جائیگا۔ اسی ہال مین قریب گھنٹے کے وقت صرف ہوا۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے ایک معقول تجویز بتلائی کہ آپ لوگ ایک کمیشن مقرر کرین۔ بعد غور و فکر جو فیصلہ وہ دیوے اُسپر کاربند ہون۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج نے یہ بھی منظور نہ کیا۔ آخر لاچار سکھون نے بلند آواز سے کہدیا کہ آریہ سماج وید کے الہامی ہونے کا ثبوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اور چلے گئے اس کے بعد مسلمانون کا حق تھا جنکے لئے ۲۶ اکتوبر بوقت شب ۷ بجے سے ۹ تک وقت مقرر ہوا۔ مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب مقرر ہوئے۔ نتیجہ آئندہ۔

سکھوا [illegible] ور آریون مین گو بحث نہین ہوئی مگر ایک نتیجہ بہت ہی عمدہ پیدا ہوا کہ سکھ اور آریہ ایک مذہب کے نہین بلکہ ان مین وہی علیحدگی ہے جو مسلمانون اور آریون مین ہے ہم نہین معلوم کہ آریہ اور ہندو مسلمانون سے تو چھوت چھات کرتے ہین۔ مگر سکھون کو اپنا بھائی جانتے ہین۔ کیا کوئی آریہ اخبار اسکی وجہ بتلادیگا۔

(راقم حکیم محمد [illegible] الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ)

## اعلان جلسہ ندوہ علمیہ آرہ

جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کا پندرہواں سالانہ ۲۹ اور ۳۰ شعبان سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۹ و ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء روز شنبہ و یکشنبہ کو آرہ مین منعقد ہوگا۔ اس مبارک و باشان شرکت جلسہ مین ہندوستان کے بڑے بڑے نامی علماء اور واعظین بھی رونق افروز ہونگے اور اپنی موثر تقریرون اور مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرمادینگے اور ان کے بیانون کو تاریخی تخیلون کو سننے دینی بھائیون کی خدمت و ان لوگون کی جنابین جو ایسے اسلامی جلسون مین شرکت کا شوق رکھتے ہین نہایت حسن ادب سے ملتمس ہین کہ ضرور تشریف لائین۔ استقبال کرنیوالون کی جماعت سواریون کے ساتھ آرہ اسٹیشن پر موجود رہینگے۔ جو صاحب جلسہ مین شرکت کا قصد فرمائینگے انکی خدمت مین عرض ہے کہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء تک دفتر مذاکرہ علمیہ آرہ کو اپنے ارادہ کی ضرور اطلاع دین تاکہ طعام و قیام کا انتظام درست رہے۔

(الملتمس ابو زبیر محمد یوسف ناظم مدرسہ احمدیہ آرہ)

ادب ۱۲ علم صرف و نحو کا اردو پسندیدہ قیمت ۸
تیرکا
مسئلہ [illegible] کا مختصر قیمت ۱۲
المشتہر مینیجر اہلحدیث

# انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ مین یکم کو حکم سنایا جاتا تہا مگر فیصلہ ناتمام تہا اسلئے ۱۸ اکتوبر مقرر ہوئی۔ مرزائی اخبار دعاء کے خواستگار مین اسلئے ہماری بہی دعا ہے۔ خدا وہ کرے جو مسلمانون کے لئے بہتر ہو۔

امرتسر بیرون دروازہ لوہگڈہ ایک نوجوان ہندو لڑکا عمر ۱۴-۱۵ سال مقتول پایا گیا۔ کانون مین سونے کے دُر اور جیب سے ۵ روپیہ برآمد ہوا۔ قیاس چاہتا ہے کہ کسی تعلقدار نے کسی رقیب کے رنج پر ایسا کیا ہوگا۔

امرتسر مین موسم بیماری سر پر ہے مگر میونسپلٹی صفائی کی طرف بالکل خیال نہین کرتی۔ شاید اس نے یہ صیغہ اپنے فرائض سے الگ کر دیا ہے اخبارون مین غلط مشہور کیجاتی ہے کہ امرتسر کی میونسپلٹی صفائی پر متوجہ نہیں تہا۔

سلطان المعظم نے شاہ حبش کے ۔۔۔ مجیدیہ درجہ اول اور ملکہ کو تمغہ شفقت اول الاول جرنل شاہ شاکی بیوی کو تمغہ شفقت درجہ اول اور اُنکے چارون بیٹون مین سے ہر ایک کو تمغہ شفقت درجہ دوم عطا فرمایا۔

افواہ ہے کہ سلطان المعظم نے والی حجاز کو معزول کرکے بابعالی مین جوابدہی کیلئے طلب فرمایا ہے۔ یہ حجاز کمیشن کی تحقیقات کا نتیجہ ہے مگر ابہی یہ خبر بپایہ ثبوت نہین (خدا کرے یہ ہو تاکہ مسافر حجاز کو آرام ملے)

بابعالی آجکل نہایت خاموشی کے ساتہہ جنگی تیاریان کر رہی ہے نئے نئے جہاز اور قلعے بن رہے ہین دردانیال (ڈاردینلز) کو زیادہ مستحکم اور محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ کئی موقعون پر ڈاینامیٹ (بہت آگ پہنچنے والا مادہ) ڈالنے کی تجویز ہے جسمین تخمیناً چہ لاکہہ روپیہ صرف ہوگا۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے ملک بلجیم کے مشہور انجنیر اور جنرل مارشل بہیم بلائے گئے ہین۔

عثمانی بیڑے مین نئی طرز کے دو اور کروزر اضافہ کئے جاینگے۔ احکام صادر ہو گئے انگلستان امریکہ اور اٹلی کے کارخانون سے تخمینے موصول ہو رہے ہین ان جہازون کی رفتار فی گہنٹہ ۲۸ میل ہوگی۔

ایران کی قدیم دارالسلطنت اصفہان مین قرآن مجید کا ایک پارینہ نسخہ ہے جسکی قیمت ۲۵۰۰۰ بیان کی جاتی ہے اوسکی جلد ۹½ انچ طول ۴.۸ انچ عرض اور ۱½-۱ انچ موٹائی رکہنے والی بالکل طلائی ہے اور اسپر الماس و جواہر جڑے ہوئے ہین۔ (یہ تو ہوا مگر عمل بہی ہے؟)

## ایک رومن کیتھولک عیسوی خاندان کا مشرف باسلام ہونا

گذشتہ دو شنبہ کی صبح کو مدرس محلہ ڈپٹی کے مدرسہ محمدی مین شمس العلما مولوی قاضی عبید اللہ صاحب نے ایک رومن کیتھولک عیسائی کو جسکا نام ڈی سوری ناتہم تہا معہ عورت اور بچون کے دین اسلام سے مشرف کیا اور محمد عبد الرحمن نام رکہا گیا اسکی عورت جسکا نام سوسی میری تہا ہدایت بانو سے مبدل ہوا اور بڑے لڑکے کا نام جو جیسو ڈینر تہا محمد عبد الہادی سے تبدیل پایا اور چہوٹے لڑکے کا نام جو جان تہا اسکو تبدیل کرکے محمد عبد اللہ رکہا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ان نو مسلمون کو رنج و تکلیف مین صبر عطا فرمائے اور راہ اسلام پر مضبوط رکہے۔

میسور مین ایک عجیب لغو خبر آئی ہے کہ طاعون کی بہتنی کو پکڑ کر پنجرہ مین بند کر دیا ہے جسکی شکل عورت کی سی ہے پلکین گہٹنون تک پہنچتی ہین جب آنکہہ اٹہا کر دیکہتی ہے اُدہر ہی طاعون پہیل جاتا ہے (بہتنی کا کیا علاج)

جنرل گریمن برگ جدید فوج کے سپہ سالار مقرر ہوئے اُسپر طاقت رکہ کا انتہا سا سر ہے۔

جاپان کے صوبہ کنہین مین ایک قیمتی کان سونے کی دستیاب ہوئی امداد غیبی ہے۔

# جناب السیر فی احوال سید البشر

## ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیرۃ و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ بےمثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں جن میں روحانی لذت دینے والے گلزار بہشت کا نمونہ ہیں کہانیاں ہیں نہ ناول نہیں قصے نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہیں جو آنحضرت مرحوم کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ کسی نے دیکھی نہ سنی۔ دیکھنے میں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبدالمجید حافظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب ایک یہ ہے

چمن اول انوار نبوت جس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے۔ چمن دوم گلزار نبوت جس میں ولادت باسعادت سے نبوت ہوگیا رہویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم چمنستان معراج جس میں معراج شریف بعد ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم انجاز نبوت جس میں ہجرت سے وفات شریفہ تک کا احوال ہے۔

ایضاً جلد دوم۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی۔ خصائص محمدی۔ غرض تمام احوال درخوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف نہیں بلفظ اسکا جو مقناطیسی اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہوگا جسمیں یہ کتاب عشاق نبوی کو سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب بغلط عنقا صفت نایاب ہو گئی تھی اور باوجود چندہ اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا الحمد للہ مالک کتاب کے ورثہ سے بشفقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف ہے اور بے جلد ہے رکھدی گئی بہت سے نسخے فروخت ہوگئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا بحسب سابق دشوار ہوجائیگا نہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

(پتہ) لشکر بنگلو تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

# مجرب ادویات

**لائف پلز** (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت کے درماندہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو ان گولیوں کو اپنی جیب میں رکھیں۔ لائف پلز تین ہفتوں کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر ضعف معدہ جریان۔ سرعت انزال۔ سلسل بول۔ تقطیر البول لقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں۔ عہ

**روح دافع بخارات نوبتی**۔ تپ و تیجہ و چوتھیہ وغیرہ۔ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ تیجہ و چوتھیہ وغیرہ بخارات کو دفع کرنے کی کرشمہ صنعت ہے۔ بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے۔ ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں۔ قیمت ۱۲

**روح دافع** فی شیشی عہ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

**لوبیون کا مقوی شربت**۔ اعضائے رئیسہ شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہوجاتی ہیں جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کسل وغیرہ لاحق حال ہو تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس عہ دو اونس عہ۔

**جوہر مصفی خون** فی شیشی خورد عہ کلاں عہ فسادات خون زرد خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکی استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتیں یا امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے حبوب گوہر چشم جنکا استعمال سے سرخی ناخنہ۔۔۔

المشتہر حکیم محمد ابراہیم مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی۔ چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب فرمائش جناب مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

# اہل حدیث

امرتسر ۲ ۔ شعبان سنہ ۱۳۲۲ ہجری مقدس مطابق ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ع جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ ومسلمانون کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے - عہ

والیان ریاست سے - ۱۰ روپے

رؤساء اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ ۱۲/

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے۔

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگارون کے مضامین اور تازہ خبرین بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت نرخ کا فیصلہ ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت و رسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔

## کھلی چٹھی

(بخدمت حکیم مولوی نور الدین صاحب قادیانی)

مین نے آپکی تفسیر سورۂ جمعہ پڑھی جس مین بعض باتین اچھی بھی ہین مگر جسنے مجھے اس کھلی چٹھی کے لکھنے پر آمادہ کیا ہے وہ ایک ہی بات ہے جو آپ نے مرزا صاحب کی آزمایش کے متعلق اصول لکھا ہے میرے خیال مین بھی وہ اصول ہونے سے لکھنے کے قابل ہے پس مین پہلے اُس اصول کو نقل کرتا ہون پھر اپنی گذارش کرونگا۔ آپ فرماتے ہین :-

گورداسپور مین ایک موقعہ پر ایک شخص حضرت امام

SOHDRA 160C. 04

ahmadiyyamuslim.de

علیہ السلام کے متعلق مجھ سے کچھ سوال کرنے آیا میں نے جب اُس کو یہ کہا کہ تم وہ معیار پیش کرو جس سے تم نے کسی کو راستباز مانا ہے تو وہ خاموش ہی ہو گیا اور سلسلۂ کلام کو آگے نہ چلا سکا۔ یہ بڑی پکی اور سچی بات ہے کہ راستباز ہمیشہ ایک ہی معیار سے پرکھے جاتے ہیں۔ اور اُن میں کوئی نرالی اور نئی بات نہیں ہوتی۔ چنانچہ ہمارے ہادی کامل فخر بنی آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد الٰہی یوں ہوا۔ قل ماکنت بدعا من الرسل کہدے میں کوئی نیا رسول دنیا میں نہیں آیا۔ دنیا میں مجھ سے پہلے رسول آتے رہے ہیں۔ تم نے اگر کسی کو راستباز اور صادق مانا ہے تو جس قاعدہ اور معیار سے مانا ہے۔ وہی قاعدہ اور معیار میرے لئے بس ہے۔ میں قرآن شریف کے اس استدلال کی بنا پر بارہا اُن لوگوں سے جو حضرت میرزا صاحب کے متعلق سوال اور بحث کرتے ہیں پوچھا کہ تمنے کبھی کسی کو دنیا میں راستباز اور صادق تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اگر کیا ہے تو وہ ذریعے اور معیار کیا تھے؟ جن ذریعوں سے تمنے صادق تسلیم کیا ہے۔ پھر میرے ذمہ ہوگا کہ اُس معیار پر اپنے صادق امام کی راستبازی اور صداقت ثابت کروں۔ میں نے بارہا اس گُر اور اصول سے بہتوں کو لاجواب اور خاموش کر دیا ہے۔ اور یہ میرا مجرب نسخہ ہے اس راہ سے اگر چلو تو تم تمام مباحث کا دو لفظوں میں فیصلہ کر دو۔ گو رد آیوپور کا جو واقعہ میں نے بیان کیا ہے۔ جو لوگ میرے ساتھ تھے اُنہوں نے دیکھا ہے کہ باوجودیکہ سوال کرنے والا بڑا چلبلا اور چالاک آدمی تھا۔ مگر میرے اس سوال پر وہ کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بعض آدمیوں نے اُسکو کہا بھی کہ تم کسی کا نام لے دو۔ اُس نے یہی کہا

کہ میں نام لیتا ہوں تو مرتا ہوں۔ (یعنے ماننا پڑتا ہے اور لاجواب ہونگا) بدر (صد ۲۱-۲۲ تفسیر سورہ جمعہ)۔

جیسا آپ نے فرمایا ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ اسی ایک ہی اصول سے تمام مباحث کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سائل مذکور نے تو خدا جانے کیوں خاموشی اختیار کی ہو مگر میں تو یہ اصول پڑھکر بہت ہی خوش ہوا کیونکہ یہ عقل و نقل کے مطابق ہے قرآن مجید کفار کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتلاتا ہے لَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ پس میں اس اصول کو بڑی خوشی سے تسلیم کرتا ہوں۔ بلکہ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کے اظہار سے پہلے ہی میرا یہ اصول ہے۔ جو میں نے رسالہ **الہامات مرزا** میں لکھا ہوا ہے۔ خیر مجھے اس سے بھی بحث نہیں کہ میں نے آپ کے کہنے سے قبول کیا یا پہلے سے کیا بہر حال مجھے یہ اصول منظور ہے آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں کہ میں نے دنیا میں صرف ایک ہی شخص کو راستباز اور صادق تسلیم کیا ہے۔ غالباً آپ تو سمجھ گئے ہونگے مگر ناظرین کی آگاہی کے لئے اُنکا نام بتلاتا ہوں۔ لیکن ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز گفتن نامش کمال بے ادبی است

یعنے سید الانبیا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ فداہ ابی وامی علیہ افضل الصلوۃ والسلام۔ اصل صداقت تو آپ کی تسلیم کرتا ہوں باقی جنکو راستباز جانتا ہوں اُسی راستگو کی شہادت سے جانتا ہوں لیکن اگر یہ سوال ہو کہ آپ کی صداقت ماننے کا کیا ذریعہ ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کی راستگوئی۔ صدق مقالی یعنے جو بات آپنے بتلائی اور جسطرح آپ نے کوئی خبر دی۔ اسی طرح اور اُسی کیفیت سے پوری ہوئی۔ غلبۂ روم۔ فتح مکہ۔ فتح عرب۔ فتح قیصر و کسریٰ۔ فتح بدر۔ غلبۂ اُمت۔ وفات ذات طول الیدین وغیرہ وغیرہ جنکا شمار نہیں ہو سکتا۔ اور ضرورت بھی نہیں۔ پس آئیے اسی ایک اصول سے مرزا صاحب کی راستبازی آزمائیں کہ آپکی پیشگوئیاں بھی ایسی نمایاں طور پر ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ کہ کسی دوست دشمن

ترک ۸
بابو عبدالغفور نو(مسلم) کے ترک اسلام کا جواب
قیمت ۸/

حق پرکاش
ستیارتھ پرکاش کا مفصل جواب
قیمت ۱۲/
منیجر اہل حدیث

کو انکار کی مجال نہو مگر اسکا جواب دیتے ہوئے یہ تکلیف تو بہت ہے کہ آپ میرا رسالہ "الہامات مرزا" سارا پڑہین۔ البتہ یہ تو مختصر ہے کہ آپ اپنا ہی ایک کارڈ بغور پڑھ لیں۔ جو آپ نے آتھم والی پیشگوئی کے خاتمہ پر بنام بابو غلام محی الدین کلرک دفتر کمشنر سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور کے نام بہیجا تہا جسکے الفاظ قابل توجہ یہ ہین:۔

**پیشگوئی میری خیال میں پوری نہیں ہوئی اب اس کا سر ہے کیا۔ انشاء اللہ چند روز کے بعد میں ظاہر کرسکوں گا۔ چند روز تامل فرماویں۔ میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا**

مین اخبار کا یہ پرچہ آپ کی خدمت مین بہیجتا ہون اور امیدوار ہون کہ اسکا جواب عنایت ہوگا۔ آپ کا اختیار ہے کہ جواب اہل حدیث مین بہیجدین یا قادیانی الحکم مین دین۔ یا دونون مین دین۔ مگر اہل حدیث مین پورا شایع ہوتا تہا البتہ انسب ہوگا۔

(مین ہون آپکا دوست باوفا)

ابوالوفاء

## پیارے عبدالرحیم

معلوم نہیں تم کون ہو مگر تمہارے نام پر جو سوالات آریہ اخبار ہتکاری امرتسر مین چہپے ہین انسے ہمکو تمہاری محبت پیدا ہوئی ہے کہ تم اگر سچ مچ کوئی مسلمان ہو جسنے یہ نام کوئی مصنوعی نام نہین تو افسوس ہے تمہاری بے خبری نے تمکو یہانتک پہنچایا۔ خدا تمہاری حفاظت کرے تمہارے سوالات تو جیسے ہین ہین۔ مگر تمہاری ناواقفی پر رحم آتا ہے کہ تم لکہتے ہو (فقولوا ذست ۷۷ لا ما اذن اللہ) قرآن کی آیت ہے پیارے عبدالرحیم یہ قرآن کی آیت نہین اگر اس مضمون کی صحت چاہتے ہو تو ترک اسلام مین اصول ہو ضو عہ دیکہو پہر تم لکہتے ہو کہ حاجی لوگ حضرت صاحب کی قبر کے گرد طواف کرتے ہین۔ پیارے عزیز یہ بہی غلط ہے بلکہ ایسا فعل اسلام مین کفر ہے۔ پہر تم نے ایک حدیث کا حوالہ مسلم کے نام پر دیا ہے کہ چند صورتون مین جہوٹ بولنا جائز ہے۔ (۱) کسی مسلمان کی آبرو بچانے کو (۲) اپنے گناہ چہپانے کو (۳) دو آدمیون مین صلح کرانے کو (۴) دشمن کو دہوکہ دینے کو۔ (۵) شوہر کو اپنی زوجہ کے راضی کرنے کو۔ پیارے عزیز نمبر ۱ و ۲ و ۴۔ تو بالکل غلط ہے البتہ نمبر ۳ و ۵ کا مضمون حدیثون مین آتا ہے۔ مگر اسکے معنے یہ ہین کہ چونکہ دو آدمیون مین لڑائی ہونے سے عموماً اور بیوی خاوند مین خصوصاً کئی ایک خرابیون کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اسلئے ان خرابیون کے بند کرنے کی غرض سے اگر کوئی شخص انہین صلح کرا دے کہ وہ تمکو اپنا دوست سمجہتا ہے اور اپنی غلطی کا مقر ہے۔ اسی طرح دوسرے سے کہے تاکہ وہ صلح کر لیوین یا اپنی بیوی کو جو کسی بات پر سخت بگڑ رہی ہے جس سے خانہ داری وغیرہ مین سخت بدانتظامی اور کئی قسم کی خرابیون کا خطرہ ہے۔ کسی غلط بات کا اظہار کر کے راضی کر دے اور وقت ٹلا دے۔ تو جائز ہے مگر اس جائز کے یہ معنے نہین کہ کوئی ثواب کا کام ہے بلکہ یہ معنے ہین جیسے ڈاکٹر کسی بیماری سے تمام جسم کے بگڑنے کے اندیشہ پر ایک عضو کو کاٹ دیتے ہین۔ جسکو کوئی دانا قابل اعتراض نہین جانتا۔ ایسے کام ضرورت پر مبنی ہوتے ہین گو تمہارے لئے شاید آریہ لیکہون کا حوالہ ضروری ہو۔ مگر جس اخبار مین تمنے مضمون دیا اسکے اڈیٹر نے بڑی خوشی سے اس مضمون کا ایک لیکچر مین ذکر کیا ہے اسلئے اُن کے سمجہانے کو جاننا بہی کی ستیارتہ پرکاش صفحہ ۱۲۴ کا حوالہ دیتا ہون کہ عورتون کی ہمیشہ پوجا کرنی چاہئیے۔ امام غزالی کا حوالہ بہی تمنے غلط دیا ہے۔ کہ فائدہ مند جہوٹ جائز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون کوئی مسلمان نہین بلکہ ؎

کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری مین۔

اب سنو اپنے اصلی سوالات کے جوابات :۔ (۱) اسلام مین سنجاست

ahmadimuslim.de

کسطرح ہوگی - اور نجات شدہ آدمی کہان رہینگے - وہ جگہ کتنی دور ہے اور کس جگہ پر واقع ہے - نجات شدہ لوگ مجسم ہونگے یا غیر مجسم انکی سب سے بڑی خوشی کیا ہوگی ؟

نجات کا مدار ایمان اور اعمال اور اسپر فضل الٰہی ہے - خدا فرماتا ہے فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ یعنے جنکو نیک اعمال بنسبت برائیون کے اکثر ہونگے نجات پاوینگے - یہ نہین کہ اگر ایک گناہ بھی ہوگیا تو پس کبھی نہ کسی جون یا سزا کے بغیر چھوٹے ہی نہین جیسا کہ آریون کا خیال ہے جنکی گود مین بیٹھکر تمنے یہ سوال کئے ہین - نجات یافتہ جابجا مین رہتے ہین جو خدا نے خاص انہین کے لئے بنایا ہے اس کتاب الٰہی لفی علیین کو غور سے پڑہو اسکی دوری کا فیصلہ بتلانا یا معلوم کرنا مذہب سے کوئی تعلق نہین رکھتا - ہان آریون کا سدہانت ہے کہ نجات یافتہ روح محیط کل خدا کے اندر گہومتا ہے ستیارتہ صفحہ ۲۴۳ - نجات شدہ مجسم ہونگے اور انکی سب سے بڑی خوشی وصال الٰہی ہوگی جو انکی استعداد کے مطابق ہوگا سو قرآن کہتا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ یعنے خدا کی خوشنودی نجات یافتون کے لئے سب سے بڑی قابل قدر چیز ہے - ہان انکو جسمانی حواس اور طاقتین بھی حاصل ہونگی اور انکے مناسب لذتین بھی انکو ملینگی - - پیارے عزیز اگر تم آریون کی گود مین ہو تو ستیارتہ صفحہ ۲۱۳ کو دیکہو کہ مکتی مین جیو کے ساتہہ ۲۴ طاقتین قائم رہتی ہین - جیسے لکہا ہوا ہے - اور اگر تم عیسائی کے نمک سے متاثر ہو تو سنو انجیل متی ۵ - ۱۹ - ۱ - اگر تیری دہنی آنکہہ تیرے ٹہوکر کہانے کا باعث ہو اُسے نکال اور اپنے پاس سے پہینکدے کیونکہ تیرے انگون مین سے ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم مین ڈالا جائے - پیارے عزیز ان دونون حوالون کو غور سے پڑہو اور نتیجہ پر پہونچو - کہ کچہہ جسمانی کا ثبوت ہوتا ہے یا نہین - مگر دونون قومون کی زبانی تاویلین سنو گے تو مسلمانون مین بھی ایک فرقہ ایسی تاویلین کرنے والا تمکو ملجائے گا - جو تمکو ان تاویلون سے بھی اپنے ساتہہ رکہہ لیگا اسکے بعد تم نے پوچہا ہے کہ - نماز پانچوقت کی بجائے ایک وقت کیون نہین پڑہی جاتی بار بار قواعد کرنے سے کیا فائدہ کیا بیٹھ کر خدا کی عبادت نہین ہوسکتی - عزیز من تمہارے حال پر بڑا رحم آتا ہے یہی سوال اگر تم پہلے آریون سے (جو تمہارے سوالون پر پہولے پہرتے ہین) پوچہہ لیتے کہ متعدد دفعہ سندہیا کیون کرتے ہین اور پہر قدرتی کتاب سے یہ سوال کرتے کہ آٹہہ پہرون مین متعدد دفعہ کیون کہاتے پیتے ہین ایک ہی دفعہ کیون سب کچہہ پیٹ مین نہین ڈال لیتے اسکے بعد ہم تمکو بتلا دینگے کہ نماز خدا تعالیٰ کی نعمتون کا شکریہ ہے پہلے نعمتون کو تو شمار کرلو پہر دیکہنا کہ انکے مقابلہ پر پانچ نمازین چاہئیں یا پانچسو بھی کم ہین پہر تمکو معلوم ہوجائیگا کہ اسلام نے بہت احسان کیا کہ پانچ وقت پر قناعت کی - افسوس ہے کہ تمنے ہمنشینون کی تاثیر صحبت سے نماز کو جو سراسر خدا کی پاک عبادت ہے نہایت حقارت سے ذکر کیا ہے - مگر تمہارا اسمین قصور نہین تم نے اتنا نہ سوچا کہ انسان جسم و روح کا نام ہے اور اصل حالت اسکی قیام اور نشست ہے - بس ضرور ہے کہ خدا کی عبادت ایسے طریق سے ہو کہ انسان کے جمیع اجزاء اور حالات کو اسمین دخل ہو ورنہ جسقدر کمی ہوگی اُسی قدر عبادت مین نقصان ہوگا یہی معنے ہین آیت قرآنی کے يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ - یعنے خدا کے بندے اسکو ہر حالت مین کہڑے بیٹھے پڑے ہوئے یاد کرتے ہین -

پہر تمنے لکہا ہے کہ روزہ سے کیا فائدہ - عزیز من اسکا جواب تو خود قرآن مجید نے دیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم مین تقویٰ شعار اور نیک خصلتی پیدا ہو تمام سال روزے رکہنے سے تکلیف شدید اور حرج عظیم تہا اسلئے ایک مہینہ مقرر کیا گیا -

پہر تمنے لکہا ہے کہ بموجب علم طب کے ایک آدمی ایک وقت مین ایک سے زیادہ عورتین نہین رکہہ سکتا لیکن اسلام مین ایک وقت مین چار عورتین رکہنے کا حکم ہے -

پیارے عزیز تم صحبت کے اثر سے کیسی بہکی بہکی باتین کرتے ہو کس طب کی کتاب مین یہ قاعدہ لکہتا ہے یا کس قانون طبی کے خلاف ہے علاوہ اسکے اگر نہین کرسکتا تو پہر مسلمان

الہامات مرزا قادیانی کی قیمت
ادب الم...
عربی صرف و نحو کا ... بغیر استاد کی مدد ... لیاقت ہو سکتی ... کا لہ ... مدیہ قیمت ... منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

کیون کر کے دکہا دیتے ہین کیا یہ اُنکا معجزہ ہے۔ "نہین کر سکتا کے" تو یہی معنے ہین کہ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ جیسا کوئی کہے انسان گدہا نہین بن سکتا۔ اور اگر کوئی اَور معنے ہین تو وہ تمہارے دل ہی مین ہونگے۔ عزیزمن تعدد ازدواج کا مسئلہ تو اسلامی تصنیفات مین اب ایک معمولی بات ہو رہا ہے عیسائی اِس اعتراض کے بانی ہین مگر ہم دیکہتے ہین تو بائیبل مین انبیاء کی بیویون کی تعداد اچہی خاصی ملتی ہے پہر ساتہہ ہی اسکے کہین ممانعت نہین پائی جاتی۔ آریون نے اُن سے اِس سوال کو لیکر چلا تو دیا ہے مگر وید سے کوئی منتر صریح اِسکی ممانعت کا نہین دکہا سکے۔ تو تمہین بتلاؤ کہ کسی کی عورت کو آج اگر حمل ہو تو نو مہینے تک حمل کی وجہ سے اُسکے ساتہہ مجامعت اولاد کی خاطر بے سود ہے۔ اُس کے بعد کم از کم دو سال دودہ کے لئے جانہین اُن دو سال مین عورت کا حاملہ ہونا موجودہ بچہ کے لئے سم قاتل ہے کیونکہ حمل سے دودہ بگڑ جاتا ہے بتلاؤ یہ تین سال تک ایک جوشیلا جوان اپنی طاقت کو بند کہہ سکتا ہے۔ انصاف سے کہنا اور رحیم دہرم سے کہنا۔

مجہے افسوس ہے کہ تم نے ایک معمولی بات کو بتنگڑ بنا کر تمام اخبارون مین خصوصًا آریہ اخبارون مین اِن سوالات کو شایع کرایا بجائے اِسکے تم خود مجہسے ملتے یہ سوالات اور اِن کے سوا اور جو چاہتے پوچہتے تو سہل بات تہی۔ ہان یہ تمہارا کہنا کسی قدر سچ ہے کہ بعض مولویون سے بجز متعصبہ ہونے کے کوئی تشفی بخش جواب نہ ملا۔ مگر تمہین اتنی تمیز تو ہوگی کہ ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند

تمہین کیا ضرورت تہی کہ تم ایسے مولویون سے پوچہنے گئے جو اس کام کے اہل نہ تہے۔ ؎

بلائین زلفِ جانان کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

(نوٹ) ایک نقل اس مضمون کی اخبار پرتکاری امرتسر کو بغرض اندراج بہیجی گئی ہے۔

# آریہ سماج امرتسر

پچہلے ہفتہ جس بحث کا نتیجہ ہم لانیکا ہم نے وعدہ کیا تہا۔ اُسکی ابتدا یون ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے ہمراہیون کے ساتہہ سماج مندر مین جا بیٹہے۔ اہالی امرتسر ہندو مسلمان سکہہ وغیرہ کو چونکہ مولوی صاحب موصوف کی تقریر سننے کا خاص شوق ہوتا ہے اسلئے مخلوق اسقدر آ گئی کہ سماج مندر مین سما نہ سکی باوجودیکہ ہجوم کا یہ حال تہا کہ بلا مبالغہ تل دہرنے کو جگہ نہ تہی تاہم تقریر سننے کے وقت ایک سناٹا ہو تا تہا۔ مولوی صاحب نے سوال اُٹہایا کہ نیوگ دواہ کسکو کہتے ہین اور اُسکی اقسام کتنی ہین اور جائز ہے یا ناجائز ہے۔ مولوی صاحب کے مقابل ماسٹر آتما رام جی تہے۔ جونکہ کے مباحثہ مین ہی آپ کے مقابل تہے فرمانے لگے کہ پہلے آپ نیوگ دواہ کے مقابلہ کا لفظ قرآن شریف سے بتلائین۔ مولوی صاحب نے کہا جبتک کہ مین آپکی مراد خود نہ سمجہہ لون اُسکے مقابلہ کا لفظ کیونکر دکہلا سکتا ہون۔ خیر بعد مشکل قریب آدہ گہنٹہ ضایع کر کے ماسٹر جی نے اُس لفظ کے معنے کئے کہ ازدواج ثانی یا نکاح بیوگان۔ پہر مولوی صاحب نے فرمایا کہ اسی نیوگ دواہ کی نسبت دیانند جی نے ستیارتہہ صفحہ ۱۴۶ پر لکہا ہے کہ شریف قومون (برہمن۔ کہتری ویشون) مین نکاح ثانی ہونا چاہیئے۔ حالانکہ کل ہی آریہ سماج نے اشتہار دیا ہے کہ بال ودوا اودواہ (غیر مدخولہ لڑکی) کا نکاح ثانی ہونا چاہئے۔ اور سناتن دہرم والے پنڈتون کو چیلنج دیا ہے کہ ہم پانسو روپیہ انعام دینگے۔ اگر کوئی پنڈت ثابت کر دے کہ ایسی لڑکی کا نکاح ثانی نہ ہونا چاہئے بہلا جب ایسی لڑکی کے نکاح کی بابت آریہ سماج اتنا زور دے رہا ہے تو یہ تو بتلائے کہ ایک لڑکی کا سولہ سال کی عمر مین نکاح ہوا۔ چہہ مہینے بعد اُسکا خاوند مر گیا تو ایسی عورت کا نکاح ثانی نکرنا کونسا انصاف ہے یہ بہی فرمایا کہ ہم بہت خوش ہین کہ آریہ سماج ملک کی اصلاح

ahmadimuslim.de

کو کھڑا ہوا ہے۔ اور نکاح ثانی کی کوشش پر کمربستہ ہے۔ مگر یہ تو وہی مثال ہوئی کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ غیر مدخولہ لڑکی کے نکاح پر تو اتنا زور اور پانسو روپیہ انعام کا اشتہار مگر ساٹھے سولہ سال کی لڑکی کا ذرہ خیال نہ کیا جائے اور یہی کہا جائے کہ اگر کرنا چاہے تو نیوگ کرالے یہ کیا انصاف ہے کہ ایک جوان لڑکی جسکا عالم شباب دنیا ہنوز اطلاعم ہے اُسکو ایسی راحت سے جو خاوند ہو عورت کو اور عورت سے خاوند کو حاصل ہوتی ہے محروم رکھا جائے اسکا جواب تو ماسٹر جی نے کچھ نہ دیا وہ یہی کیا جبکہ دیانند جی نے ستیارتھ میں صاف لکھا ہے کہ بیوگان مدخولہ کا نکاح ثانی ہونا چاہئیے۔ وہی گیت گاتے رہے۔ پانوں سے ہوئے تعدد ازدواج پر جا پہونچے جسکا جواب دینا گو حسب قاعدہ مناظرہ مولوی صاحب پر ضروری نہ تھا تاہم مولوی صاحب نے مجملاً جواب دیکر اصل سوال کے جواب کا مطالبہ کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ آریہ سماج جیسی تعلیمیافتہ سوسائٹی پر ہم خوش ہیں کہ اسلام کا تتبع کرتی ہے مگر افسوس ہے کہ ایسے لکیر کے فقیر ہیں کہ جو کچھ انکا گرو لکھ گیا ہے بس اسی کو نوشتہ ازلی سمجھتے ہیں۔ ریفارمری کا دعوے کرتے ہوئے بیوگان کے نکاح کو بند کرنا درحقیقت ریفارمری کے دعوے کو غلط ثابت کرنا ہے ہرچند مولوی صاحب نے جوان لڑکی کی قابل رحم حالت کا پورا نقشہ اُتار کر بتلایا۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج کو ذرہ بھی رحم نہ آیا۔ اور اسی ہٹ پر جمے رہے کہ نکاح ثانی نہوگا اگر اولاد چاہتی ہو تو نیوگ کرائے اتنے میں وقت دو گھنٹے پورا ہو گیا۔

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

# اخبار ہتکاری امرتسر

اہلحدیث جیسے راستباز اخبار پر جھوٹ کا الزام لگاتا ہے حالانکہ مثال ایک بھی نہیں بتلاسکا آریہ کی سرگذشت اور درشنانند کے مسلمان ہونے کی خبر لکھنے سے بگڑا ہے۔ حالانکہ آریہ کی سرگذشت اڈیٹر کا مضمون نہیں۔ دفتر میں ملاحظہ ہوسکتا ہے کہ ابھی تک مراسلہ راقم کا جسپر چار زبانوں میں دستخط ثبت ہیں موجود ہے۔ درشنانند جی کے مسلمان ہونیکا مضمون اپنا مطلب خود ہی بتلا رہا ہے۔ پھر نہیں معلوم ہمیں جھوٹ کیا ہے۔ ہاں جھوٹ یہ ہے کہ ۶ اکتوبر کے مباحثہ میں ماسٹر آتمارام جی اڈیٹر ہتکاری نے صاف کہا کہ جس لڑکے کا ۲۵ برس سے کم اور لڑکی کا ۱۶ سال سے کم عمر میں نکاح ہو وہ نکاح درست نہیں۔ خدا کی شان جس رات کو یہ کہا تھا اسی دن صبح کے اخبار مورخہ ۷ اکتوبر کے صفحہ ۱۴ پر اشتہار درج کردیا کہ ایک ۲۲ سالہ ۱۴۔۱۵ سالہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اور اسکو ضرورت کے عنوان سے لکھا ہے اب بتلائیے اگر ۱۶۔ اور ۲۵ سال سے کم عمر میں نکاح درست نہیں تو یہ اشتہار ایک ناجائز کام کا آپنے کیوں دیا۔ اور اگر یہ درست ہے تو مباحثہ میں کیوں جھوٹ بولا۔ بہرحال آپ اپنے اتنے کام سے کسی نہ کسی حیوانی جون کے قابل تو ضرور ہو گئے۔ دیکھا

مجھے میں الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

# مرزا صاحب قادیانی

کا مقدمہ مفصل ہو گیا خود حضرت پر تو مبلغ پانسو اور آپکے مہتمم مطبع پر مبلغ دو سو روپیہ جرمانہ ہوا۔

ہمیں ان سات سو روپیہ کا تو افسوس نہیں یہ تو گیا ہے مریدوں کے سر سلامت ہیں ؎

چو احمق درجہان باشد کے مفلس نماند

افسوس تو یہ ہے (گو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں) کہ حضرت کی پیشگوئی پر سخت زد پہونچی ہے جسکا مضمون تھا کہ میں اس مقدمہ سے صاف نکل جاؤنگا۔

(مفصل آئندہ)

کارخانہ
ناگرتیل
قیمت فی
منیجر کارخانہ

# آریہ سماج اور دھرم سبھا امرتسر

امرتسر کے آریہ سماج نے اشتہار دیا ہے کہ ہندو پنڈت بال برہما و داہ دختر بیوہ خوانہ لڑکی کے نکاح ثانی پر ہم سے بحث کرین اگر ثابت کرینگے کہ یہ ناجائز ہے تو ہم انکو مبلغ پانسو روپیہ انعام دینگے ہم اس اشتہار سے بہت خوش ہین کہ اس نازک مسئلہ کا تصفیہ ہو جائے مگر سوال یہ ہے کہ وہ روپیہ کون دیگا اور کسطرح دیگا یعنے اسکا تصفیہ کسطرح ہوگا کہ پنڈتون نے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا یہ تو ممکن نہین کہ فریقین مین سے کوئی فریق دوسرے فریق کی بات اور دلیل کو خود ہی تسلیم کر لے۔ پھر آخر فیصلہ ہو تو کسطرح ہو ہمارے خیال مین اگر آریہ سماج اور دھرم سبھا منظور کرین تو اس مناظرہ کے لئے کوئی منصف مقرر کیا جائے۔ جیسا کہ پچھلے سال دسمبر کے اشتہارات مین یہ امر طے پا چکا ہے کہ منصف مقرر ہونا چاہئیے یہانتک کہ آریہ سماج نے بھی منصف کا تقرر منظور کر لیا تھا۔ پس اسی تحریر مسلمہ فریقین کو پھر تازہ کیا جاتا تو مناسب ہے۔ اُمید ہے کہ آریہ سماج ہماری اس تحریر سے بالکلیہ متفق ہوگا کیونکہ انکو اپنے دعوے اور دلائل پر بہت کچھ بھروسہ ہے پس اگر وہ دل سے فیصلہ چاہتا ہے تو منصف کے تقرر کا بھی اعلان کر دے۔

# حفظ صحت

وقوع مرض طاعون کا جدید نہین بلکہ بعثت نبوت کے پیشتر سے ہے چنانچہ وارد ہے کہ یہ ایک عذاب ہے کہ قوم بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا۔ گو عہد نبوت مین نہین واقع ہوا۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ المطعون شہید یعنے مرض طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ اُمت مرحومہ مین یہ واقعہ ہونے والا ہے چنانچہ عہد خلیفہ ثانی مین واقعہ ہوا اور بہت سے صحابہؓ شہید الطاعون ہوگئے جیسا کہ مسلم نے روایت کیا اور بعد اُسکے عہد عبد الملک ابن مروان مین واقع ہوا۔ امیر عبد الملک خود طاعون مین شہید ہوا۔ اور بعد اُسکے متعدد بار واقع ہوا جسکی شہادت کتب تاریخ اسلام مین اور قانون شیخ مین ذکر اسکا موجود ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ مرض امراض جدیدہ حادثہ سے نہین ہے ہان علاج مین تنوع اور صورت مرض مین تفاوت پیدا ہو سکتا ہے۔

آجکل اس مرض کی صورت یہ ہے کہ کسی کو ابتدائً ایسا بخار کہ جسکا حملہ اعضائے رئیسہ کی جانب ہوتا ہے پھر اعضائے غددی مین بالخصوص اکثر مغابن پر گلٹی پیدا ہوتی ہے مثلاً کان کے نیچے یا بغل مین یا گلے کے اندر یا باہر یا خاص شدین مین یا ارتبین دمہالیین یا اندرون رحم کے پیدا ہوتی ہے اور شدید ذوندار کے ساتھ ان مواضع کے سوا بھی پیدا ہوتی ہے۔ رنگ اسکا سرخ سیاہ نیلگی طاؤسی یعنے چیلدار یا مٹیالا رنگ۔ منجملہ کل رنگون کے سرخ قابل العلاج وسعت پذیر بھی ہے کبھی یہ ورم پہلے پیدا ہوتا ہے اور بخار بعد کو آتا ہے اور کسی کو صرف بخار دبائی کی شکل پر بلا نمود ورم کسی غدہ کے ہلاک کرنے منجر بہ ہلاک ہوتا ہے سوزش اس گلٹی مین کسی کو کم کسی کو زیادہ ہوتی ہے عوارض ابتدائی سے قے بھی آتی ہے اور عوارض انتہائی مین سے بیہوشی بالکل درست ہی ہے۔ اور کسی کو عوارض سرسامی ہوتے ہین ازانجملہ بتاک حمی محرقہ مطبقہ۔ بسا اوقات بلغم مائل بسرخی کھانسی سے نکلتا ہے باوجود کثرت پسینہ کے اندرونی بخار کم نہین ہوتا اور گھبراہٹ وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے مقدار اس گلٹی کی ایک جنگلی بیر سے لیکر کبھی آم کے برابر ہوتی ہے۔ کسی کی سرخی ورم تک پھیلتی رہتی ہے اور کسی کی حوالی گلٹی تک محدود کسی کی گلٹی ایک جگہ پیدا ہو کر بعد اُسکے نیچے اُترتی ہے گلٹی کا نیچے اُترنا علامات محمودہ سے ہے سرخ گلٹی کے سوا باقی دیگر رنگ کا قتال ہے۔ سرخ گلٹی کا علاج اگر ابتداً سے درست کیا جاتا ہے تو بفضلہ فی صدی پچاس مین کامیابی کی اُمید ہے ابتدا ہی سے

ahmadimuslim.de

علاوہ ادویہ مفرحہ وقاتل کرم طاعون اوقت عطش عرق مصفی پلاتے رہنا۔ اگر طبیعت قے کی طرف مائل ہو تو ہلکی سی قے کرا دینا ہلکی سی تلئین بھی دیدینا۔ سنگترہ دانہ انار ریر ابر کہلاتے رہنا۔ سر سالی عوارض مین علاج اُسکا معمولی بلا خوف کرتے رہنا۔ شب کو پاشویہ کرا کے منوم دوا دینا مفید تر ہے۔

بخیر خواہی عامہ ناس چند نسخے طاعون کے متعلق دو جو مرض کہ آجکل شایع و ذایع ہے اور میرے تجربہ مین آئے ہین درج کرتا ہون اسکے متعلق تو مین دس نسخے استعمال کرتا ہون جنمین سے پانچ نسخے مین آپکو لکھتا ہون۔ اور پانچ جنمین سے ایک کہانے کی گولی ہے اور دوسرا عرق ہے مین حسب خواہش شخص کے بیہان سے ساختہ بھیج سکتا ہون اور قیمت مستطیع سے جو وہ بھیجدے اور غیر مستطیع سے صرف صرفہ ڈاک۔ اور ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگی جو آدہ آنہ کے ٹکٹ آنے پر پارسل بھی بھیجی جائیگی نسخہ ذیل مین بعض ہر وقت لپنے پاس رکھنے کی چیزین ہین۔ بعض مکانون مین گندہک کافور دہود ارکابرادہ۔ سفید صندل فسنا برادہ لوبان۔ تعل نیم سرو گنیر مکانون کے شخنگ چہتے بار یک سفوف کرکے رکھہ ہین اور اکثر مکانون مین اُسکی دہونی دین اور مکانون کی دیوارون پر چونے کی گلی گندہک کافور۔ پارہ۔ تارپین کے تیل مین حل کرکے سبھون کو ملا کر دسش سیر پانی مین گلا لین اور اُسکا پچکارا پہیرین۔ ایک چھوٹی شیشی مین تہوڑا پارہ رکھہ کر کاک لگا کر گلے مین اور ایک کافور کی ڈلی ہر وقت اپنے پاس جیب مین رکھین اور ہرجا بجا مکانون کے کنارے شیشیون مین پارہ رکہکر مدفون کردین ان تدابیر سے اکثر مکانات وبائی ہوا سے ماسون و محفوظ رہے ہین۔ کم از کم اتنا تو ضرور ہوا ہے کہ اگر کسی کو طاعون ہوا بھی اُنمین سے تو کمزور و غیر مہلک ہوا اور ایک شخص سے دوسرے پر تعدیہ نہ کیا۔ باقی ایک نسخہ مکانون مین اور ہوا آنے کی جگہون مین دریچہ وغیرہ مین اپنے لیپنے بدن پر چہڑکنے کے لئے جو سفوف ہے۔ آئیندہ لکہونگا ۔

والسلام ۔ حکیم عبد الرزاق عفی عنہ اورنگ آباد دکن شفاخانہ یونانی

## تبدیل نام

کی بابت خطوط کثرت سے آرہے ہین۔ کثرت تو اسی جانب ہے کہ تبدیل نامناسب ہے۔ بعض کی رائے تبدیل کی جانب بھی ہے۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہین ہوا۔ وجہ تبدیل پہلے نمبر مین بیان ہوچکی ہے۔ سو اگر احباب اہل حدیث اسی قومی نام ہی کو پسند کرتے ہین تو توجہ کر کے اُس کمی کو پورا کرین جس سے اس سال مین نقصان ہوا ہے۔ اور آیندہ تخفیف قیمت کا خیال دل مین نہ آنے دین نہ خود نہ کسی نئے خریدار کے لئے تخفیف کی سفارش کرین۔ ہان جنکی سفارش منظور ہو از خود امداد کردین تو مبارک مفصل مع فیصلہ آئیندہ

## مدرسۃ العلوم سیالکوٹ

ناصرین ملت حنیفیہ و شائقین علوم دینیہ پر واضح ہو کہ شہر سیالکوٹ کسی زمانہ مین از روئے علم "دار العلوم" رہ چکا ہے اور اسکی شہرت کا آوازہ دنیا کے ہر حصہ مین جہانتک پہنچ چکا ہے کہ علوم خاصہ مثل صرف و نحو معانی و بیان۔ ادب و منطق۔ علم کلام مین مہارت رکھنے والا کوئی بھی عالم اُس سے ناآشنا نہین ہے کیونکہ وہی مشہور اور معروف شہر ہے جہان مولانا عبد الحکیم صاحب فاضل مرحوم ہو گذرے ہین۔ جنہون نے علوم مذکورہ کی متعدد کتابون پر حواشی لکھے۔ جنکے کمالات علمیہ کا سارا جہان معترف ہے۔ لہذا بعض مخلصون نے اس شہر مین رونق علمی کو پھر جلا دینے کے لئے مدرسۃ العلوم کھولا ہے جسمین بفضلہ تعالی علوم عربیہ دینیہ مثل قرآن مجید تفسیر و حدیث فقہ و اصول صرف و نحو معانی و بیان وغیرہ وغیرہ پڑھائے جاوینگے۔ باہمت احباب نے اس مدرسہ مین نادار طلباء کے لئے خوراک اور کتب ضروریہ کا بھی انتظام کیا ہے

تقابل ثلاثہ
توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت کا ثبوت
قیمت ۴؍
آیات متشابہات
اصول تفسیر آیات محکمات اور آیات متشابہات
قیمت ۳؍
مینجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

پس طالبان علم و ناصران ملت کو مثردہ ہو کہ جلد اس کار خیر مین شریک ہون طلبار تو اپنا اپنا شوق حصول علم دکہائین اور باہمت اصحاب ایسے طلبار کی کفالت کا بار اپنے سر پر اُٹھا کر فوز و فلاح دارین حاصل کرین۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ۔

المشتہر حکیم خدا بخش مہتمم مدرسۃ العلوم شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ

# فتویٰ

**سوال** (۱) نماز فرض چار رکعات بوقت جہر پہلی دو رکعتون مین الحمد کے ساتہہ سورت کیون نہین پڑہی جاتی ہے اور پہر دو مذکورہ رکعات خفیہ کیون پڑہی جاتی ہین۔

(۲) قرآن مجید مین تعداد رکعات کا ذکر نہین ہے یہ تعداد رکعات کس طرح مقرر ہوئی۔

(۳) جب دو سے زاید رکعتین فرض نفلون کا حکم رکہتی ہین تو کیون نہ تیسری رکعت کے ابتدا مین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور التحیات او لی الذکر اور درود کیون نہ پڑہا جائے۔

(۴) نماز صبح جماعت ہوتے وقت مقتدی شامل جماعت ہووے یا کہ سنت پہلے ادا کرے۔ اگر شمولیت جماعت کے بعد سنت پڑہے تو نقص کیا ہے مسجد مین علیحدہ ادائگی سنت کے واسطے کوئی جگہ نہین ہے۔

(۵) ایجاب و قبول ایک لڑکی سے ہے بغیر تردید ایجاب و قبول اُسکی دوسری ہمشیرہ سے نکاح ہو سکتا ہے۔

(۶) جب امام الحمد شریف پڑہتا ہے۔ تو مقتدی کو آمین پڑہنے پر کیا ضرورت ہے مقتدی کل الحمد پڑہتے ہے جبکہ آمین کے معنے ہین اے اللہ قبول کر۔

(۷) ولیون اور شہیدون کی روحون سے کیون نہ اس طرح سے امداد لی جاوے کہ اے بزرگ میرے پر مشکل ہے تو ہی میرواسطے خدا وند کریم کی درگاہ مین دعا کر اور مین ہی کرتا ہون۔ جسحالت مین اللہ صاحب فرماتا ہے کہ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ہوا ور امر الٰہی تو فانی نہین۔ ہر ایک سوال کا عمدگی سے جواب بہ ثبوت قرآن و حدیث ہو۔ (بابو شریف الدین یارڈ فورمین انرا ولپنڈی)

**جواب** (۱) پہلی دو رکعتون مین بغرض تخفیف صرف فاتحہ پر اکتفا ہے خفیہ پڑہنے کی وجہ نقلی طور پر تو کوئی نہین آئی صرف اتباع سنت ہے ممکن ہے کوئی صاحب عقلی وجہ ہی تبلادین تو

(۲) قرآن مجید مین نماز کا مجمل ذکر ہے اور تفصیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی طرف سپرد ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے اللہ کا رسول ایماندارون کے لئے ایک نیک نمونہ ہے جو لوگ حدیث سے منکر ہو کر اس کوشش مین ہین کہ قرآن شریف سے تعداد رکعات تبلادین وہ کبہی کامیاب نہین ہونگے۔

(۳) یہ کس نے کہا کہ دو سے زاید رکعتین نفل ہین حدیث شریف مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ پہلے نماز دو دو رکعتیں تہی پہر حضر کی بڑہائی گئی اور سفر کی وہی رہی۔

(۴) جماعت سے ملجانا چاہیئے حدیث شریف مین ہے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ یعنے جب اقامت تکبیر کہی جاوے تو سوا فرضون کے کوئی نماز جایز نہین۔ سنتین بعد جماعت پڑہ سکتا ہے حدیث ترمذی مین ہے کہ ایک شخص کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا کہ بعد جماعت صبح کے نماز پڑہتا ہے۔ فرمایا تو دو نمازین پڑہا کرتا ہے اُسنے عرض کیا میری سنتین رہگئی تہین فرمایا فَلَا اِذًا یعنے پہر کوئی خوف نہین تعجب تو یہ ہے کہ بعض لوگ جو امام کے پیچہے فاتحہ پڑہنے سے اس بنا پر روکتے ہین کہ قرآن کے سننے مین خلل آتا ہے صبح کی سنتون کے پڑہنے سے نہین روکتے حالانکہ امام کی قرأت برابر سننے مین آتی ہے اسلیئے صاحب ہدایہ نے لکہا ہے کہ مسجد کے دروازہ پر پڑہ لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استماع قرآن مین خلل آنیکا خوف صاحب ہدایہ کو ہی ہے مگر تمام مسجدین دہلی کی جامع مسجد یا لاہور کی وزیر خان کی مسجد جیسی تو وسیع نہین ہین کہ دروازہ

ahmadimuslim.de

تک امام کی آواز نہ پہنچے اسلئے اس تکلف سے بہتر ہے کہ جماعت میں شریک ہوکر بعد جماعت قضا کرے۔ والتفصیل مقام آخر۔

(۵) بغیر طلاق دینے پہلے کے درست نہیں۔

(۶) آمین کے معنے ہیں جو دعا ہم سب نے کی ہے وہ قبول کر اس سے تو الحمد کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے علاوہ اسکے یہ شخص قیاسات ہیں جو بمقابلہ نصوص قطعیہ کے بجوے نیم زد۔

(۷) کل روح امر ربی۔ کوئی آیت نہیں بلکہ یوں ہے۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنے روح خدا کے حکم سے پیدا ہے نہ کہ خود خدا۔ معبودان کی بابت خدا فرماتا ہے۔ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ یعنے اگر تم بلاؤ تو وہ تمہاری سنتے نہیں . . . . . . .

اور اگر فرضاً سنیں تو قبول نہیں کر سکتے یعنے کوئی کام نہیں بنا سکتے بلکہ فرمایا لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ انکو تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے پر بھی قدرت نہیں اسلئے اگر دعا کی حاجت ہو تو کسی زندہ نیک بخت سے کرا لیں کون منع کرتا ہے۔

**سوال** (۸) ایک شخص نابینا ہے اور اسکے پاس خیرات کو مال سے مانگ کر جمع ہوگیا اسنے ان روپیوں کی زمین سفید خرید کرلی ہے اب اسپر زکوۃ واجب ہے یا نہیں۔

(۹) ایک نابینا کے پاس بذریعہ گدائی مبلغ مانگ کر روپیہ جمع ہوگیا ہے اور بجز گدائی اور کوئی ذریعہ معاش نہیں رکھتا ایسے شخص پر بھی زکوۃ دینا واجب ہے یا نہیں۔

(۱۰) ایک شخص نے ایک عورت سے خفیہ نکاح یعنے بغیر گواہوں کے کرلیا ہے جسکو پنجاب میں تن بخشی کہتے ہیں ایسا نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں۔

(۱۱) ایک شخص کی عورت نماز نہیں پڑھتی چند دفعہ اسنے عورت کو تاکیداً کہا ہے کہ اگر تو نماز نہ پڑھیگی میں تجھکو طلاق دیدونگا۔ عورت نے کہا تیری مرضی مجھسے نماز ہرگز نہیں پڑھی جاتی چونکہ وہ عورت خوبصورت ہے اور باقی افعال میں بھی نیک ہے اس واسطے مرد کا دل طلاق دینے کو بھی نہیں چاہتا۔ ایسی عورت کو حق میں مرد کیا کرے شرعاً کیا حکم ہے۔

(۱۲) ایک شخص کے دو بیٹے ہیں ایک فرمانبردار اور دوسرا نافرمان یعنے ایسا نافرمان ہے کہ اس نے چند دفعہ اپنے والد کو مارا چنانچہ باپ نے سخت ناراض ہوکر اپنی زندگی میں اپنی کل جایداد اپنے فرمانبردار لڑکے کو دیدی ہے بعد وفات والد کے نافرمان لڑکا بھائی سے حصہ لے سکتا ہے یا نہ۔

(۱۳) ایک بالغ لڑکی نے اپنے والدین کی مرضی کے خلاف کسی شخص سے نکاح کرلیا جس سے والدین کو ایسا رنج ہوا کہ باقیماندہ زندگی میں اس سے ہمکلام نہوئے بعد وفات والدین یہ عورت اپنے بھائی سے اپنے والدین کی جایداد کا حصہ لے سکتی ہے۔ یا نہیں۔

(۱۴) حنفی مذہب کے اکثر امام نماز میں الحمد پڑھنے سے پہلے خفیہ بسم اللہ بھی نہیں پڑھتے کتب احادیث اور فقہ میں کیا حکم ہے۔ (راقم اللہ دتا از یتیم خانہ بہاولپور)۔

**جواب**۔ (۸و۹) زکوۃ واجب ہے کیونکہ مسلمانات اسکی ملک ہیں۔

(۱۰) نکاح مذکور ناجائز ہے کیونکہ گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۱) وہی کرے جو قرآن مجید میں حکم ہے۔ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا۔ یعنے جن عورتوں سے شرارت اور بے فرمانی معلوم کرو تم انکو سمجھاؤ (اگر نہ مانیں تو) بستروں سے الگ کردو اور اگر اتنے سے بھی عبرت نہو تو معمولی سا بیداغ لگا کے انکو مارا کرو۔ پھر اگر اتنے ہی پر فرمانبردار ہو جائیں تو انکو کچھ نہ کہو

(۱۲) نافرمان بیٹا سخت مجرم ہے مگر وراثت سے اسکو محروم کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔

(۱۳) لے سکتی ہے۔

(۱۴) بسم اللہ الحمد کی تابع ہے جب وہ الحمد نہیں پڑھتے تو بسم اللہ کیسے پڑھیں۔ اور پڑھیں تو فایدہ کیا۔

---

ضرورت ... [illegible]

تفسیر بکلام ... تمام قرآن کی تفسیر خود ... قیمت ... اہلحدیث ... [illegible]

# انتخاب اخبار

۱۶؍اکتوبر کو قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر مین آریہ سماج اور مسلمانون مین بڑے دہوم دہام کا مباحثہ ہوگا مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور آریون کی طرف سے ساد ہو یو گند رپال ہونگے

۲۔۳۔۴۔۵۔ نومبر کو ہردوئی مین جلسہ اسلامیہ بڑی دہوم دہام سے ہوگا جسمین بڑے بڑے واعظ و لیکچرار تشریف لاوینگے۔

۲؍اکتوبر کو ہردوئی چوک مین پنڈت سنت لعل جی آریہ کے لیکچر کی تیاریان بڑی دہوم دہام سے ہو رہی تہین۔ میز کرسی وغیرہ سب بچہائے گئے تہے مگر کسی ناگہانی اندرونی روک سے رک گیا۔ شاید قرآنی پیشگوئی کا ظہور ہے سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ۔

مدینہ منورہ کو جو ریل نکالی گئی ہے اُسکی تیاری مین ابہی ۲۰۰ کیلومیٹر باقی ہین کام بڑی سرگرمی سے جاری ہے اُمید ہے کہ دو سال سے پہلے پہلے کام ختم ہو جائیگا۔

**باب العالی** اور روس مین عرصہ سے مراسلات جاری ہین کہ درد انیال سے روسی جہازون کو گذرنے دین اب وزیر خارجہ باب عالی نے چند شرائط کے ساتھہ معاملہ طے کر دیا ہے۔ روس کے سفیر نے وعدہ کیا ہے کہ شرائط مذکور اپنی گورنمنٹ سے منظور کرا دیگا۔ شرائط یہ ہین:۔ (۱) گذرنے والے جہاز پر کوئی توپ یا آلات حرب نہونگے۔ اُسپر تجارتی جہنڈا نصب ہوگا۔ اکٹہے جہاز نہ گذرینگے بلکہ ایک دوسرے کے کم سے کم ۴۸ گہنٹے بعد۔ یہ شرط قلمبند ہوکر روسی سفارت کے دفتر مین بہیجدی گئی ہے بہانتک باقاعدہ سینٹ پیٹرزبرگ سے استصواب کیا جائیگا۔

**لیاؤ یانگ** کی لڑائی کے بعد کہ جسکو ۵ ہفتے گذر چکے ابہی تک روسیون اور جاپانیون مین کوئی بڑا معرکہ نہین ہوا۔ آجکل جاپانی صرف اوٹ پوسٹون کی لڑائی پر اپنے حملون کو منحصر رکہتے ہین

جاپانی فوج شمال منچوریا کیطرف بڑہے جا رہی ہے اور موکڈن کو روسیون سے لے لینے کی سخت فکر مین ہے۔ اس سے توقع ہوتی ہے کہ موکڈن پر بہی مثل لیاؤ یانگ کے نہایت خونریز و خونخوار جنگ ہوکے رہیگی۔

روسیون اور جاپانیون کی طویل خاموشی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جنگ کرنے کے لیئے نئی نئی تدبیرین سوچ رہے ہین کہ جہانتک ہوسکے اپنے دشمن کو سخت سے سخت نقصان پہنچایا جاوے۔

**نابیناؤن کی امداد**۔ امریکہ کے شہر نیویارک کی میونسپلٹی نے قدیم دستور اور رواج کے موافق ہر ایک غریب اندہے کو ۹ پونڈ۔ اسٹرلنگ عطا کیئے اندہون کی کل تعداد ۱۱ سو تہی۔

**طاعون** گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین طاعون سے ۱۳۶۳۳ موتین ہوئین اس سے پہلے ہفتہ مین ۱۱۸۶۶ موتین ہوئی تہین منجملہ ۱۳۶۳۳ موتون کے اضلاع بمبئی مین ۷۷۱۸ سنٹرل انڈیا ایجنسی ۱۱۳۸ ریاست میسور مین ۷۹۰ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ مین ۷۵۱ ممالک متوسط مین ۶۷۷ اضلاع مدراس مین ۵۹۷ کورگ مین ۱ ریاست حیدر آباد مین ۴۰۰ سینٹرل انڈیا مین ۱۱۳۸ راجپوتانہ مین ۱۱۴ کشمیر مین ۹ پنجاب مین ۲۷ موتین ہوئین (مرزا صاحب کہان ہین؟)

**روس مین ہیضہ**۔ ماسکو مین ایشیائی ہیضہ کی وبا کے پہیل جانے کا بہت خوف لگا ہوا ہے۔ دریا والگا کے اضلاع مین یہ بیماری ہو رہی ہے شہر سارا ٹوف مین ہیضہ کے ۱۲ وقوعے اور ۵ موتین ہوئین۔ ماسکو مین اس بیماری کے خوف سے لوگون کی بے چینی بڑہتی جاتی ہے۔ (دبلا پر بلا)

**جاپانی** میدانی توپخانہ کی باڑہون نے پورٹ آرتہر مین ایک روسی جنگی جہاز بالکل برباد کر دیا اور ۲-۳ اور جنگی جہازون کو سخت نقصان پہنچایا جہازون کے نام ابہی تک معلوم نہین ہوئے۔

جاپانی بیشمار سامان جنگ اور کمکی فوج جنرل اوکو کے لشکر مین بہیجر ہے ہین۔

ahmadimuslim.de

# جنان السیر فی احوال سید البشر

## دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی با خوبہار میں نتیجہ گی اور تازگی نہ پائے یہ بیمثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکو آٹھ چمن ہیں - ہر چمن روحانی لذت دیتے ہیں گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ آنحضرت نبی کریم کی سوانحعمری اور مقدس احوال ہے آنحضرت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس لوگ ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں - مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ دیکھی نہ سنی - دیکھنے میں صرف دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبد المجی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول - **انوار نبوت** ہمیں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم **گلزار نبوت** ہمیں ولادت باسعادت نبوی سے گیارہویں سال تک کل احوال ہے چمن سوم **بہار نبوت** ہمیں معراج شریف و رساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم **اخبار نبوت** ہمیں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے **ایضاً جلد دوئم** - بشارات محمدی - شمائل محمدی - عبادات محمدی معجزات محمدی - جس وضاحت اور خوبی سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہیں وہ کہنے پر موقوف ہیں لفظ بلفظ اسکا جو مقناطیسی اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہیے کوئی شہر کوئی قریہ بستی ایسی نہوگی جس میں یہ کتاب پہنچ کر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہوگئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا ایکدفعہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوائی بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف ... اور بیجلد ... رکھدی گئی ہے تھوڑے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی رہگئے ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا بہت ہی دشوار ہوجائیگا ملنے کا پتہ

(پتہ) لشکر بنگلور ... کتب شیخ محی الدین صاحب

# مجربات خوبا

**عرق ماء اللحم انگوری** دوا آتشہ اعضا رئیسہ و شریفہ - حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہوجاتے ہیں - بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری - تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی - تفریح دل ضعف باہ - تحسین رنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب ہونیمیں خدمتی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہوچکا ہے - ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے - جس سے ہر ایک پیر و جوان بچہ و زنانہ بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ بڑی بوتل عہ

**تقویت النساء** حیض اور رحم کی ساری بیماریاں - غشیان اور قے جوانی - اسہال پیچش اختناق الرحم - کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگون تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی عورتیں خواتین اولاد سے مایوس ہوجاتی ہیں - ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہوکر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے - چند آزمایش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے قیمت ایک شیشی ۲ اونس سے ۱ / ۴ اونس عہ

**طلاء** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہوگئے ہیں اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی سے ... (تین روپیہ)

**دافع لو اسیر** خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہوجاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ بھی اور دوائی کی ضرورت نہیں پڑتی تھوڑے عرصہ کی ہو تو صرف ایک پڑیہ - ورنہ دو یا تین پڑیاں کہانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ... دو پڑیہ ... تین پڑیہ ...

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس ...

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مہتمم کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولینا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا +

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

نحمدہ

# اہل حدیث

امرتسر ۲ شعبان المعظم ۱۳۲۴ ہجری مقدس مطابق ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے۔۔ | [illegible] |
| والیان ریاست سے۔ | [illegible] |
| رؤسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے۔۔ | [illegible] |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بھیجنگے ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ کا لکھنا ضروری ہے۔

## اطلاع

خاکسار نے حسب دعوت احباب اس ہفتہ سفر کو جانا ہے ۲۲ اکتوبر سے ۸ نومبر تک شاید سفر ہو۔ مظفر نگر۔ قنوج۔ ہردوئی آرہ شاہ آباد وغیرہ میں جانا ہوگا۔ اسلئے اگر کسی صاحب کے خط کا جواب جو خاص میری ذات سے تعلق رکھتا ہو اتنے دنوں تک نہ پہنچ سکے تو معذور تصور فرمادیں۔ باقی معمولی فرمائشوں کی تعمیل کارپردازان مطبع کردیا کرینگے۔

(خاکسار ابوالوفا)

# امرتسر کے نزاع کے بد نتائج

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

یہ آیت اُس کلام پاک کی ہے جسکی صداقت نہ صرف برہان اور دلیل سے ہوچکی ہے بلکہ روزمرہ کے مشاہدات سے بھی یقین کے درجے کو پہونچی ہے۔ مثلاً اسی ایک آیت زیب عنوان کو دیکھئے کہ اپنی صداقت کیسی اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ ارشاد ہے کہ "نزاع پیدا کرو گے تو بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی"۔ چنانچہ اسکا ظہور امرتسر کے نزاع میں یوں ہوا کہ ہمعصر رسالہ عصر جدید جیسے مصلح اور ریفارمر نے بھی اسپر نوٹس لیا۔ اور بہت ہی گرم لیا۔ آپ لکھتے ہیں:

**علماء کا جھگڑا** امرتسر میں مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے تفسیر ثنائی لکھکر چار جلدوں میں شایع کی ہے اُس کے بعض مقامات میں تفسیر سے نئے خیالات اور اعتراضات کو ملحوظ رکھا گیا ہے اس تفسیر پر ایک اور مطبع اشاعۃ السنۃ و القرآن والے ناراض ہوگئے اور اہلحدیث کے بیس بائیس عالموں کی مہروں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو محرف قرآن اور کافر قرار دیا۔ جسپر مولوی ثناء اللہ اصرار کرتے ہیں کہ ثالث مقرر کئے جائیں۔ ورنہ میں جواب لکھونگا اور نالش کرونگا اور مولوی غزنوی فرماتے ہیں کہ توبہ کرلو علماء کا فتوے ہے ثالث کون ہوگا۔؟

اس باہمی جھگڑے سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ تکفیر کے فتوے قیمت میں کورے کاغذات سے بھی کم ہیں ؎

[illegible]

جب تک علماء کافر ہوگئے تو دنیا داروں اور نیچر و معتزلہ کا جھگڑا جاتا رہا۔ مگر مجھے افسوس ہوتا ہے کہ اہلحدیث کا فرقہ کچھ عرصہ سے باہمی جھگڑے میں مبتلا ہو گیا ہے بعض علماء اس فرقہ کے مرزا قادیانی کی طرف اپنے شاگردوں کو لے کر چلے گئے۔ بعض مولوی چکڑالوی صاحب کے پیرو ہو گئے بعض سر سید مرحوم کے اور اسی لئے بخطاب نیچری ممتاز ہوئے۔ اب جو چند باقی ہیں اُن میں باہم منافرت و مکافرت ہو رہی ہے رہبروں کا یہ حال ہو تو پیروؤں کا خدا حافظ ہے۔ حنفی اور شیعہ چونکہ اپنی اپنی کتابوں کو اور فقہی مسائل کو واجب اور قطعی سمجھتے ہیں اُن میں اختلاف کم ہوتا ہے مگر اُن کے علماء میں اندرونی حسد ہمیشہ رہتا ہے۔ مذہبی جھگڑے دراصل نتیجہ مفت خوری اور بیکاری کا ہیں کسی فرقہ کے علماء ہوں اُنکا کوئی پیشہ نہیں۔ معاش مریدوں پر منحصر ہے کام کچھ نہیں ہے۔ عمدہ اصول کی تلقین اور اخلاق کے درست کرانے کی عادت مدت سے نہیں۔ پھر جب کچھ کام کو نہیں رہتا تو آدمی اپنا مغز یا کلیجہ کھاتا ہے یا محلہ میں اپنے بچوں کو بیوں کر کھاتا ہے۔ جب دماغ میں جولانی نہ رہی تو ایک دوسرے کی تنقیص کو دین سمجھنے لگے ہیں۔ اور نہ ہیں ان سب کے رقابت تجارت اور دوکانداری کی ہوتی ہے۔ خدائے تعالیٰ ہم کو ان مصائب سے نجات دے اور سب کلمہ گو تعصب اور عناد کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے ایک دوسرے کی بات سُن سکیں۔ ورنہ یہ جھگڑا آگے کو چلتا نظر نہیں آتا۔ فقط۔ (عصر جدید بابت اکتوبر)

راقم مضمون کی نیک نیتی میں تو شک نہیں۔ جو کچھ انہوں نے لکھا بغرض اصلاح اور اظہار رنج کے لکھا ہے مگر واقعات بتلانے میں کئی ایک غلطیاں اُن سے ہوئی ہیں۔ (۱) پہلی غلطی تو یہ ہے کہ آپ نے یہ نزاع تفسیر ثنائی کے متعلق بتلایا ہے جسکی چار جلدیں چھپ کر شایع ہو چکی ہیں یعنے جو اُردو میں ہے حالانکہ ایسا نہیں بلکہ تفسیر القرآن بکلام الرحمن کے متعلق ہے جو عربی میں ہے اور ایک ہی جلد میں ہے اُسکے بعض مواضع پر علماء غزنویہ امرتسر

امرت سر نے ایک اربعین لکھی جسکا جواب خاکسار کی طرف سے دیا گیا اور ساتھ ہی اُسکے قبل از اشاعت درخواست کیگئی تھی کہ علماء غزنویہ بحکم خداوندی فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ کسی دیندار عالم کو منصف منظور کرلین جو فیصلہ منصف مسلم الطرفین کردیگا منظور ہوگا تاکہ آئندہ کو کسی قسم کا نزاع باقی نہ رہے۔ مگر علماء غزنویہ امرتسر کی طرف سے اس بات کو تسلیم نہ کیا گیا آخر لاچار مین نے اپنا جواب کلام المبین فی جواب الاربعین شایع کردیا۔

یہ بات بھی صحیح نہین کہ اربعین غزنویہ کفر کا فتوی تہا۔ باقی فتوی تو گروہ علماء غزنویہ مولوی عبد الجبار صاحب نے عدالت مین کسی سوال کے جواب مین صاف لکہا یا تہا کہ ہم مولوی ثناء اللہ کو اسلام سے خارج نہین جانتے ایسا ہی یہ بیان بہی کسی قدر اصلاح طلب ہے کہ فرقہ اہل حدیث کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ جناب کسی ایک آدہ کے دخول و خروج سے کسی فرقے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہین تو آجتک تمام فرقہ حنفیہ کا خاتمہ ہو جاتا کتنے ایک عالم حنفیوں سے نکل کر دیگر مذاہب مین شریک ہوگئے خود سید احمد خان وغیرہ پہلے حنفی تہے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی صاحب آنریری سکریٹری مدرسۃ العلوم علیگڑھ پہلے شیعہ تہے۔ اب اہل سنت اہل حدیث مین کو کیا ان تغیرات سے اُن مذاہب کے ٹکڑے ہوگئے ہین۔ ایسا ہی یہ بیان بہی اڈیٹر صاحب کا واقعات پر مبنی نہین کہ حنفی اور شیعہ اپنی فقہی روایات کو واجب اور قطعی سمجہتے ہین۔ انہین اختلاف کم ہوتا ہے۔ ہم بہت خوش ہین۔ خدا کرے کہ اڈیٹر صاحب کا بیان اگر گذشتہ واقعات سے مطابق نہین تو آیندہ واقعات ہی سے ہو مگر اُمید نہین۔ کیا آپ سے علماء حنفیہ کا مسئلہ امکان کذب باری مخفی ہے کہ ایک فریق نے دوسرے کو کہانتک پہنچایا تہا کیا مسئلہ مولود شریف کے اختلاف پر آپ مطلع نہین ہوئے کیا علماء حنفیہ بریلی اور علماء گنگوہ دیوبند وغیرہ کا اختلاف دل دکھانے والا نہین۔ کیا ندوہ کے بانی حنفی اور ندوہ کے بانی بہی حنفی نہین۔ کیا لاہور وغیرہ کے شیعوں کا اختلاف مسئلہ سیدہ کے نکاح کے بارہ مین آپ سے مخفی ہے کہ ایک فریق شیعہ کا دوسرے اور دوسرا تیسرے کو کن لفظوں سے یاد کیا کرتا تہا۔ آخیر مین کہنے کی کہ مین بہی آپ سے نہین منتا کہ آپ نے کہا شرک معتزلہ کہا مین اور کہا رہا ہے۔ مہربان من یہ اختلافات کسی مذہب کی خصوصیت پر محمول نہین ہین یہ تو اختلاف طبایع کا لازمی نتیجہ ہے قال اللہ خلقہم۔

اخیر مین ہم آپ کی دلسوزی اور محبت کی قدر کرتے ہین اور اپنے لئے یہ ناواجب ہے کہ آپ جیسے عقلمند کا یہ طرز تحریر جو فتوی بازیون کی وجہ بتلاتے ہوئے آپ نے ظاہر کیا ہے

مباش در پے آزار و ہرچہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست

الغرض مین آپ کو اور تمام پبلک کو مطلع کرتا ہون کہ میرے متعلق جو فتوے شایع کیا گیا ہے۔ اسمین امور مندرجہ ذیل سے مجہے منکر سمجہ کر شایع کیا گیا ہے۔

نسخ۔ تقدیر۔ معجزات۔ کرامات۔ صفات باری۔ دیدار آلہی۔ عذاب قبر۔ عرش۔ لوح محفوظ۔ دابۃ الارض۔ طلوع شمس از مغرب۔ بلکہ احادیث نبویہ کا بہی منکر سمجہا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہین مین ان سب باتون کو مانتا ہون۔ احادیث نبویہ کو تو ہمیشہ بسر و چشم رکہتا ہون اور کبہی کسی حدیث کو رد نہین کیا۔ باقی کوئی ایسی غلطی جو انسانیت کا لازمہ ہے اگر سرزد ہو تو اَقِیْلُوْا عَثَرَاتِ النَّاسِ مین بعد اطلاع اور سمجہ لینے کے اُس سے بہی رجوع کرنے پر طیار ہون پس آپ سمجہ سکتے ہین کہ وہ فتوے درحقیقت صحیح نہین۔ بلکہ ایک موہومی وجود ہے جو ایسا ہوگا۔

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویان بخوشی سجدہ شکرانہ زدند

---

x مولانا شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ کی طرف اشارہ ہے۔

ahmadimuslim.de

# اسلام کا تابوت اور اسکے حاملین

یہ مضمون اخبار وکیل امرتسر مورخہ ۱۰ اور ۱۲ اکتوبر میں نکلا ہے مگر راقم مضمون نے ایک خط لکھا ہے:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میری ایک مراسلت بعنوان "اسلام کا تابوت اور اسکے حاملین" آج کے اخبار وکیل میں شایع ہوئی ہے چونکہ یہ اہل حدیث کے مذاق کی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے اخبار میں بھی لی جائے"

اسلئے بلا اختصار اہلحدیث میں بھی درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایک ہم ہیں کہ دیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

قومی کشمکش کے پر آشوب دور میں جبکہ روے زمین کی تمام قومیں جنکے مدعا اور مراسم کو علم و شعور نے عاق کر دیا ہے۔ دور دراز تاویلوں کے سرٹیفکیٹ دیدے کر اُن کو عقل و حکمت کا مبعوث بنانے میں ساعی ہیں۔ ہمیں افسوس کے ساتھ دیکھنا پڑتا ہے کہ خیر الامم کے بعض ممبر اپنی کوتہ نظری سے اسلام کے برگزیدہ اور مقدس نام کو معقولیت کو رجسٹر سے محو کر رہے ہیں۔ دنیوی عظمت کو مٹانے کے لئے بنگ گرم بازی ہے کہ کھیتی جاتی ہے۔ اور ہندوستان کا یہ حال ہے کہ چند بزرگوں نے اسلام کے دینی تار و پود کو برباد کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے جو وہ قومی اصلاح کی بیہودگی میں قرآن اور اسلام پر معقولیت کا رنگ چڑھانا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے پنجاب کے نامور مقنن آنریبل مسٹر شاہ دین جسٹس ہائیکورٹ نے اس اصلاح کی اولیت کا تاج پہنا۔ اور مسٹر سید حشمت بحیثیت "مذہبی ریفارمر" کے عنوان سے رسالہ ہندوستان ریویو بابت مارچ سنہ ۱۹۰۹ء میں سر سید کے مذہبی کارہائے نمایاں کا اعتراف کرتے ہوئے ذیل کے سوالات میں اسلام کے نقائص بیان کئے ہیں اور خواہش کی ہے کہ اُن کو رفع کیا جائے تاکہ مسٹر رینان کا قول کہ "بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ اُسکو اسلام کی خدمت سے آزاد کر دیا جائے" صادق ٹھہرے

(۱) کیا جمیع اہل اسلام پر فرض ہے کہ عربی میں نماز پڑھیں۔

(۲) کیا ضروری ہے کہ پنجگانہ نماز بپابندی اوقات اُسی معینہ شکل اور مقررہ دعا یا قرأت میں پڑھی جائے جو زمانۂ قدیم سے متوارث چلی آئی ہیں۔

(۳) کیا اس بات کی اجازت ہونی چاہئے کہ قرآن شریف کی تلاوت اُس زبان میں کی جائے جسکو قاری سمجھ سکے۔

(۴) کیا روزہ خفقان صحت کی رو سے اسلام کا ضروری عنصر ہے جیسا کہ عاملان شریعت سمجھتے ہیں کیا سوسائٹی کی ابتدائی حالت میں جذبات نفسانی کو روکنے اور روحانیت کو ترقی دینے کے لئے یعنی اسکی ضرورت جاری نہیں ہوئی؟ اگر ایسا ہے تو اب چونکہ بامتداد زمانہ لوگوں کی اخلاقی حالت ترقی کر گئی ہے کیوں نہ اثر نہ سمجھا جاوے۔

(۵) کیا عید الضحٰی کی قربانی کی بجائے جو اب محض یادگار کے منصب کو پورا کر رہی ہے کوئی اور طریقہ نہ اختیار کیا جائے جو آنے والے زمانہ میں خود فراموشی کا عملی سبق دینے والا محسوب ہو سکے۔

(۶) پردہ نسوان جو اسلامی ممالک میں مروج ہے کیا اُسکا معمد اسلام ہے اور کیا یہ انسانی نسل کی اعلٰی درجہ کی قومی اخلاقی اور ذہنی ترقی کے شایان ہے؟

ان کے بعد دوسرا نمبر قاضی عزیز الدین احمد صاحب کا ہے وہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء میں یوں فرماتے ہیں کہ "اب سے گیارہ سو برس پہلے عرب میں جو مسلمانوں کی حالت تھی وہ اب ہماری حالت نہیں۔ اُس زمانہ میں مسلمانوں کے مقبوضات محدود تھے اور اُنکی جائداد منقولہ جیداد منقولہ کھجور کے درخت یا غلام۔ اُنکو جس طرح چاہا بانٹ لیا اُنکو یہ کیا معلوم تھا کہ اُمت محمدیہ کو ایسے ملک میں رہنا ہوگا۔ جہاں دوسری قوموں سے لاگ ڈانٹ ہوگی اور جہاں شان اسلام بغیر دولت کے قائم رکھنا مشکل ہوگا۔ میرے ہم مذہب فوراً فتوی دیدینگے کہ نعوذ باللہ احکام شرع میں دست اندازی کیونکر ممکن ہے۔ میں یہ جواب دونگا کہ زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز" اگر دنیا میں رہنا ہے اور عزت کے ساتھ رہنا ہے تو زمانہ کے موافق چلنا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

تیسرے صاحب مسٹر سجاد حیدر بی اے۔ رسالہ مذکور کے اگست نمبر مین تعلیمیافتہ نئی روشنی کے جنٹلمینون کو الگ فرقہ بنانے کی ہدایت فرماتے ہین۔ چونکہ دقیانوسی مسلمان مندرجہ ذیل مسائل مین اُن سے مختلف الخیال ہین وہ انہین چولہے مین ڈالکر اپنی دماغی چاول کی کھچڑی الگ پکانا چاہتے ہین۔ کہ

(۱) اسلام فقط ایک بیوی کا پابند کرتا ہے۔ (ب) اسلام مین پردہ کی تاکید نہین ہے۔ (ج) شریعت مین معاملات تجارت پر سود لینا جائز ہے۔ اور رسم غلامی ممنوع ہے۔ (د) مسائل طلاق مین زیادہ سختی کی جائے۔ (ھ) قانون وراثت اور دیگر قوانین متمدن قابل ترمیم ہین۔ (و) احادیث سے بسا اوقات استغنا کر لینا چاہئے۔ (ز) قرآن مجید کی تفسیر انسانی علم کے سب سے آخری اضافہ کے مطابق کرنی چاہیئے۔"

سب سے پہلے اور سب سے دلاور سید دلاور حسین صاحب بی اے ہین جنکے لمبے لمبے مضامین پہلے پہل ہفتہ مین بذریعہ اخبار آبزرور مورخہ ۳-۷-۱۰-۱۴- ستمبر ۱۹۲۷ء مین شایع ہوئے ہین۔ مضامین ہذا کا لب لباب مولوی الف دین صاحب پلیڈر راولپنڈی کے نہایت خوبصورت اور جامع الفاظ مین بجنسہ بیان نقل کیا جاتا ہے۔

"کثرت ازدواج" "اختیار طلاق" اور مسلمانون کا قانون وراثت جسکی وجہ سے جایداد تقسیم در تقسیم ہوجاتی ہے۔ اسباب کی جوابدہ ہین کہ مسلمانون کے ہاتھ سے کیون سلطنت جاتی رہی اور کیون وہ مفلس وقلاش ہو گئے؟ یورپ کی شائستگی کی انہون نے بہاری کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حق کلانی یعنے لار آف پرائمو جنیچر سے موروثی امیر پیدا ہوئے جنہون نے بادشاہ وقت کو مطلق العنانی سے روکا۔ اور رفتہ رفتہ پارلیمنٹری گورنمنٹ اور جمہوری گورنمنٹ تمام ملک یورپ مین قائم ہوگئی۔ اسلامی سلطنتون مین کثرت ازدواج کی وجہ سے بادشاہ کی وفات پر دربارہ تخت نشینی مخالفانہ و متعدد ماؤن کی اولاد مین تنازعے برپا ہوتے تھے جس سے شریر النفس آدمی مستفید ہوا کرتے تھے اور ادہر قانونی وراثت کیوجہ سے جائداد تقسیم ہوجانیکے باعث سے موروثی امیر ملک مین پیدا نہوئے جو بادشاہ کے اختیارات پر کسی قسم کی روک پیدا کرتے۔"

سر سید اور سید امیر علی نے کثرت ازدواج۔ اختیار طلاق اور انسداد غلامی پر نہایت پرزور رسالے لکھے۔ اور اسلام کے چہرے سے یہ بدنما دھبے دور کرنے کے لئے قرآن کریم پر استدلال کیا مگر واقعات مین انکی اصلیت چھپانے سے نہین چھپ سکتی۔ پیغمبر خدا مکہ مین تو نبی تھے مگر مدینہ مین بادشاہ تھے مکہ مین انہون نے دین کی تعلیم کی اور مدینہ مین رموز سلطنت سکھائے۔ قرآن کریم مین مکی سورتین یکجا اور مدنی سورتین علیحدہ کرنی چاہئین۔ مکی سورتون مین دین ہے اور وہ کبھی قابل تبدیل نہین۔ الا مدنی سورتون مین نظام تمدن ہے جو ہر وقت بلحاظ ضرورت زمانہ قابل ترمیم ہے۔"

شجرہ نسب دیکھنے سے گو صاف واضح ہوتا ہے کہ ان تمام بدعات کا مورث اعلے مسٹر شاہ دین کا انگریزی لیکچر ہے جسکا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ پھر بھی ہمین انکا شکر ادا کرنا چاہئے کہ باوجود اختلاف کے انہون نے اسلامی اشتراک قطع کر کے ہمارا ساتھ نہین چھوڑا۔ نہ تو وہ قاضی عزیز الدین کی طرح اسلام کے منجانب اللہ ہونے سے انکار کرتے ہین۔ نہ مسٹر سجاد حیدر کے مانند اسلام سے بیزار ہو کر الگ فرقہ کی بنا کے مجوز ہین نہ قرآن شریف کو مخلوق۔ اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے آدھے حصہ کو ناقص سمجھتے ہین۔ نہ مسٹر دلاور حسین کی سی دلاوری دکھاتے ہین غرضکہ انہون نے جو کچھ لکھا ہے نہایت دلسوزی سے لکھا ہے اور اپنے خیال مین قوم کی بہتری کے لئے لکھا ہے۔ ہمین افسوس صاحب آتا ہے کہ بدقسمتی سے رویداد کا نتیجہ نکلنے مین کسی قدر کوتاہی ہوگئی جسکی وجہ سے مسٹر موصوف (باوصف مسلمان اہلحدیث ہونے کے) اسلام کی برتری پر زور دینے کے بجائے الٹا قوم کی قرارداد مین اپنی فضیلت علمی کو کام مین لانے پر مجبور ہوئے۔ گو پھر بھی ہم انکی ہی داد دیتے ہین کیونکہ فن وکالت مین یہ ایمانداری کا ایک معراج ہے کہ وکیل اپنے موکل کو۔ گو وہ بیانہ کیون نہو۔ اگر گنہگار سمجھ لے تو پھانسی کی رسی اسکے گلے مین ڈالو-

ahmadimuslim.de

کے لئے آؤ دیکھے نہ تاؤ۔ اسی نظر سے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آنریبل
ریفارمر نے اسلام پر جو حملہ کیا ہے وہ جان لینے اور اذیت پہنچانے
کے ارادہ سے نہیں۔ بلکہ حفاظت خود اختیاری کی نیت سے کیا ہے۔
تاکہ انکو مسلمان کہلانے کی حیثیت سے مذہب کے کسی پہلو کی کمزوری پر
نادم نہ ہونا پڑے لہذا اگر وہ ہمارے سچے دوست نہیں تو ایسے چوڑے
دشمن بھی نہیں ہیں ؎

غمزے بھی ہوں سفاک نگاہیں بھی ہوں خونریز
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہیں ہوتا

اسکے یہ کہنا ضروری ہے کہ ان کارتوسوں میں سوائے اسکے کہ
انپر ہمنے کاغذ کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں کوئی جدت۔ کھول کر
دیکھنے سے ایک باخبر مسلمان پر پہلی ہی نظر میں روشن ہو جاتا ہے کہ
ان میں بھرے ہوئے چھرے غیر مذہب مخالفین کے خطا کار فائروں
کا فضلہ ہے۔ البتہ اسقدر ندرت ضرور ہے کہ وہ اسلام کے
دشمنوں کی ساخت تھے۔ اور یہ دوستوں کی صنعت ہے ؎

گرچہ قندیل سخن کو سنڈھ لیا تو کیا ہوا
وہ تیغ میں تو ہیں وہی اگلی برس کی تیلیاں

بہرحال حملہ خواہ دوست کا ہو خواہ دشمن کا۔ او فینسو ہو یا ڈیفنسو
روکنا ضروری ہے جسکے لئے ہم بطور فرض کفایہ اسلام کی حمایت لازمی
سمجھتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

چونکہ ہماری اس بحث کے قریباً ختم ہونے کے سبب سے ہیں اِنَّ الدِّیْنَ
عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کے ماننے والے میں خواہ کسی کیفیت کے
ہیں اسلئے مجملاً جواب تو یہ ہے کہ جس رکن اسلام کی کنہ معلوم
نہ ہو اور ہماری ناقص سمجھ میں آوے اسکو نامعقول سمجھ کر مسترد کر دینا
سعادت مند سلامتی کی شان سے بعید ہے۔ جس طرح ریاضی
منطق فلسفہ۔ سائنس وغیرہ الگ الگ فنون ہیں۔ اسی طرح الٰہیات
کا بھی بجائے خود ایک علیحدہ فن ہے۔ پھر ضرور نہیں کہ منطق
کا ماہر سائنس کا ڈاکٹر بھی ہو۔ یا فلسفہ اور ریاضی کا عالم تفسیر و
حدیث کا فاضل بھی سمجھا جائے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہمارے قابل
ریفارمر بی اے اور بیرسٹر ہونے کے سبب سے
سائنس۔ فلسفہ ہیئت قانون وغیرہ میں ماہر ہیں۔ مگر کل عالم جاہل
وکل جاہل عالم کا مسلمہ اصول انکی دینی فضیلت کے رستہ میں
حائل ہے ؎

بوریا باف گرچہ بافندہ است
نبرندش بکارگاہ حریر

انسانی عقل کا ناقص اور بے اعتبار ہونا ہم سے زیادہ تو خود مسٹر
شاہدین کے تجربہ میں آیا ہوگا کیا انکی وساطت سے سینکڑوں
مقدمات انکی عقل اور سمجھ کے خلاف فیصل نہیں ہوئے ہونگے جو انکی
کامیابی کی امیدیں باندھتا ناکامی کا منہ دیکھ چکی ہونگی۔ اور ناکامی
کا خوف صدہا دفعہ فتح کی خوشی سے مبدل ہوا ہوگا۔ غلطی انکی
ہو یا حکام کی ہمارا مطلب تو حاصل ہو جاتا ہے کہ عقل کا فیصلہ قول
فیصل نہیں ہوتا۔ جب دنیاوی اور روزمرہ مشاغل کی شاہراہوں میں
ہماری عقل جیتی چپ پر ٹھوکریں کھاتی ہے تو پھر دینیات کے بحر
ناپیدا کنار کو چند انچ قطر کی کھوپڑی کس طرح ناپ لے گی۔ علاوہ
اسکے بڑی مصیبت یہ ہے کہ مذاق کا اختلاف معقولیت کے
معیار کو معین نہیں ہونے دیتا جن لوگوں کو ہم سمجھتے ہیں تہذیب
جنکی پابوسی کر رہی ہے انکی شائستگی کی قلعی ناچ گھروں میں جا کر
کھلتی ہے۔ یورپ کا مذاق جس رقص کو معقول اور نہایت شغلہ
کا خطاب دیتا ہے۔ ایشیا کے متانت پسند نفوس اسکو بیحیائی او
عشرت کی دلدادہ بیحیتیں بیہودہ پن سے تعبیر کرتی ہیں جب
ہمارے اور ان کے مذاق میں زمین و آسمان کا فرق ہے تو پھر
فرنچ فلاسفر کی ... سے متاثر ہو کر اپنی بدشگونی کی خاطر اپنی ناک
کٹوانے کی کیا حاجت ہے؟

اگر مسٹر ڈیتان کے متورد کو خدا کا نہیں پیغمبر کا قول جانکر
اسلام کو کسی جدید معقولیت کا ... لگنے کی استبعاد لاحق ہوئی
تو کیا وجہ ہے چارج سیل جاس کارلائل۔ مسٹر ... وغیرہ کے
ملفوظات کو پیش کر کے کلام الٰہی کی ترمیم کی ضرورت کو رفع نہ کیا
جاوے۔ مسٹر آپ اگر ... ہے تو سیل کارلائل وغیرہ بھی
آخر اسی تھیلی کے چٹے ہیں جنہوں نے محاسن اسلام کا اقرار

کارخانہ عطر ... یہ کارخانہ قدیم سے ... نیکنامی کے ... بڑی فہرست ... بلا قیمت روانہ ہو ... ناگر تیل ... یہ تیل خاص ... ایجاد ہوا ہے ... دیکھو ... مینیجر کارخانہ ... قنوج

ahmadimuslim.de

کر کے اکثر باتون مین اسلام کو عیسویت پر ترجیح دی ہے۔ اب ہم جملہ اعتراضات کو یکجا کر کے مشترک اور مرادف الفاظ کا مادہ علم نکالتے ہین اور پھر ہر ایک شبہہ کو بفضلہ تعالی فرداً فرداً دور کرنے کی کوشش کرتے ہین۔

## قرآن شریف کی عربی تلاوت

واقفکار اور تعلیمیافتہ پارٹی بخوبی آگاہ ہے کہ بسا اوقات ایک زبان کے محاورات تو ایک طرف۔ الفاظ کا ٹھیٹھ ترجمہ بھی دوسری زبان مین نہین ہو سکتا۔ حسن عبارت۔ الفاظ کا زور۔ محاورات کی خوبی ہر ایک زبان کے ساتھ مخصوص ہے۔ بعض صورتون مین ترجمہ سے اصل مفہوم کا معدوم ہو جانا بھی ممکنات سے ہے۔ صبغۃ اللہ۔ عنایت اللہ۔ دولت بیگم کا بالترتیب لفظی ترجمہ (رنگی رام۔ کرپا رام۔ اور لچھمی رانی) ممکن نہین کہ کسی شخص کے ذہن کو اصلی مفہوم تک پہنچنے دے۔ حالانکہ معنے کے لحاظ سے صبغۃ اللہ اور رنگی رام عنایت اللہ اور کرپا رام دولت بیگم اور لچھمی رانی مین کوئی فرق نہین۔ علاوہ بریں قرآن شریف کا دعوے فاتوا بسورۃ من مثلہ جسکو ہمارے مخاطب بھی مانتے ہین اسی صورت مین برقرار رہیگا کہ تحفظ الفاظ رہے۔ اور تحفظ الفاظ جبھی قایم رہ سکتا ہے کہ ہر ملک ہر طبقہ اور ہر وقت مین عربی تلاوت ہوتی رہے۔ محض مختلف ساتخون مین ڈھلنے کی وجہ سے بائبل پر تحریف کی بلا نازل ہوئی۔ کہ خلام رسول سے رسلا ہوا اور رسلا سے تشون گیا۔ ہمارے ہان اسی التزام کی برکت ہے کہ خدا کا پاک کلام آنحضرت کی زبان مبارک سے بدون تبدیلی اعراب والفاظ من وعن ہم تک پہنچگیا۔ عربی تلاوت کے طفیل قرآن کے لازوال حسن پر صدیون تک کا مرور بھی انحطاط کی جھریان نہین ڈال سکا۔ اور نہ آیندہ خوف ہے۔

**نماز** پابندی اوقات کے بارہ مین پرانے فیشن کے مسلمان کی تسلی کیلیے تو قرآن شریف کے وہ لفظ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا (؟) کافی ہین۔ نماز کا باجماعت پنجگانہ اس واسطے وضع کیا گیا ہے کہ باہم میل جول سے مسلمانون مین اتحاد اور اخوت بڑھے۔

اور یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ وقت کا تقرر کیا جاوے۔ یہ پختہ اور مختصر سی دلیل شاہد ہے کہ انگریزی خوانون کے تشفی کی متحمل نہ ہو سکے۔ ہم نئی روشنی کے چراغون کو یورپ کے کیروسین آئل سے لبریز کرنے کی فکر کرتے ہین۔ حضرات! نماز کے وقت کی پابندی اسی ٹائم ٹیبل یعنی ضبط اوقات کا نفس ناطقہ ہے۔ جسکے فقدان پر لیکچرون مین بڑی بڑی تھیوریون ولکائے جاتے ہین اور جسکی نسبتی کو مسلمانون کا تنزل بتایا جاتا ہے۔ پابندی وقت کی خوبیان یا برائیان کسی بیرسٹر سے اسوقت پوچھنا چاہیئن جب کورٹ مین پیش ہونے کیلیے آوازین پڑ رہی ہون اور منشی مقدمہ کے متعلق کاغذات کا لفافہ بغل مین دبائے ہوئے ادھر ادھر پھیرتا ہو۔ نماز پنجگانہ ہونا بھی خالی از حکمت نہین۔ نماز فجر کی علت غائی یہ ہے کہ انسان شب گذشتہ کی آسایش کا شکر ادا کرے اور آنے والے دن کے کامون مین برکت مانگے۔ علے الصباح ہاتھ منہ دھو کر کسی نہ کسی شکل مین عبادت کرنا تمام مذاہب وادیان مین رائج ہے حتی کہ پرندون کا صبحدم غان غون کرنا بھی شہادت اس امر کی ہے کہ یہ سہانا وقت قدرۃً عبادت کے واسطے وضع کیا گیا ہے۔ ظہر اور عصر کی فرضیت اسواسطے ہے کہ دنیوی اشغال مین پڑ کر ہم اپنے مالک کو بھول نہ جائین۔ نیز اسلیے کہ حق اللہ ادا کرنے کی عادت سے حق العباد کی یاد تازہ ہوتی رہے کیونکہ یہ وقت کاروبار اور مخلوق خدا سے سابقہ پڑنیکا ہے۔ مغرب کا وقت تمام دن بخیریت گذر جانیکا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہے۔ علے ہذا عشا کا منشا ہے کہ ہم اپنی سوانحعمری کے ہر روزہ ورق پر نظر ڈال کر غلطیون کی معافی مانگین تعجب ہے کہ وہ لوگ جو بات بات پر تھینکس (Thanks) کہنے کے عادی ہین جن کی زبان اسی لفظ کے اعادہ اور تکرار سے گھس گئی ہے وہ کیون اپنے خالق اور رازق کے انعامات اور عطیات کا ۲۴ گھنٹون مین صرف ۵ بار شکر ادا کرنا بار عظیم سمجھتے ہین۔ سنون قرات اور تسبیحون کو توڑ کر جو یہ صلاح دیجاتی ہے کہ نماز اپنی مادری زبان مین پڑھی جائے سو اسمین بھی کوئی مہولت

اور یہ آسانی مضر نہیں کیونکہ جس وقت سے ہمیں عربی الفاظ کی حفاظت کرنی پڑتی اسی شکل سے اپنی زبان کے الفاظ کو نگاہ رکھنا پڑے گا۔ اور اگر مجوزین کی رائے میں نماز کا مروجہ مضمون کا مفہوم یا مترجم پڑھ لینا کافی ہے۔ تو پھر وہی پرسوں پرسوں رام کا جھگڑا پیش آجائیگا۔ اور یکجہتی اٹھ جائیگی۔ نماز بقول سرسید اسلامی وردی ہے۔ اور ہماری دانست میں اسکا مضمون بمنزلہ پاس ورڈ کے ہے پس جب وردی میں یکرنگی نہ ہو اور پاس ورڈ بھی بدل جائے تو فوج میں ہمیں کون داخل ہونے دیگا؟ رہا نماز کی موجودہ شکل سو اسکی نسبت مختصر اعرض ہے کہ دنیا میں جسقدر مذہبی اور غیر مذہبی چیزیں ہیں سب کی کوئی نہ کوئی فارم (شکل) ہے۔ اسمبلی والتوں میں ممبروں کے لئے گون پہنکر جانا اور کھڑے ہوکر تقریر کرنا۔ یہ بھی ایک فارم ہے۔ حالانکہ گون نہ پہننے سے قابلیت میں کمی آتی ہے۔ نہ بیٹھ کر تقریر کرنے سے دلائل کی برجستگی میں کوئی بٹہ لگتا ہے۔ جو صاحب اسلامی نماز کے فارم سے گھبراتے ہیں وہ خود کوئی فارم تجویز کرکے اگر انصاف سے فیصلہ کرینگے تو یقیناً بانی اسلام کی پیشکردہ شکل کو احسن قرار دینگے۔

**روزہ:**۔ تہذیب اور شائستگی کے زمانہ میں روزہ کو بے اثر اور عیش و عشرت کو جسمانی بھلائی کی پرورش سمجھا دین کہ مارل پراگرس (اخلاقی ترقی) سے انکی مراد کیا ہے؟ کہیں اسراف مذہبی آزادی۔ ترک ادب۔ فسق و فجور۔ آرام طلبی۔ کے زنگی کو تو کامیابی نہیں سمجھ لیا؟ وہ ستوا اگر ایثار۔ ہمدردی۔ سکون۔ حلم۔ عفو۔ مروت۔ اتقا۔ ورع۔ راستبازی۔ جفاکشی وغیرہ اوصاف اخلاقی ترقی کی ذیل میں سمجھے گئے ہیں۔ تو تاریخ باقرار صالح شہادت دیتی ہے کہ وہ صرف انہی مسلمانوں میں تھے جنکے لئے روزہ آج محدود و مخصوص کیا جاتا ہے۔ فاقہ کش انتڑیوں کی قل ہو اللہ کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس نے خود یہ سبق پڑھا ہو بنی نوع کی ہمدردی اور دستگیری کے علاوہ روزہ میں خود روزہ دار کی تہذیب اخلاق بڑی خوبصورتی سے مرکوز ہے۔ پیٹ کے روزہ کے ساتھ آنکھ کا روزہ ہے کہ ممنوعات کو

دیکھنے سے پرہیز کرو۔ زبان کا روزہ ہے کہ جھوٹ فحش غیبت وغیرہ سے آلودہ نہ ہو۔ کان کا روزہ ہے کہ بری باتوں سے آشنا نہ کیا جائے حاصل کلام ہاتھ پاؤں اور کل اعضا کو نیک کاموں کی ہدایت اور جفاکشی کی مشق ہوتی ہے۔ یہ ہے مختصر سی فلاسفی روزہ کی جسکو اسلام کا عضو معطل سمجھ کر کاٹنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

**قربانی:**۔ یہی حال عید الضحیٰ کی قربانی کا ہے اسکو ذبح کرنے کے لئے ہی ہمارے ریفارمر ناحق چھری کلہاڑی تیز کر رہے ہیں۔ مانا یہ کہ ایک یادگار ہے مگر ایسی یادگار ہو کہ اَطِيْعُوا اللهَ کا انتہائی نمونہ پیش کرتی ہے۔ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا اور حکم ربی سمجھکر اپنے جگر گوشہ حضرت اسمٰعیل کی گردن پر اپنے ہاتھ سے چھری کھینچنے میں دریغ نہ کیا۔ ہم میں کہ دن میں پانچ دفعہ بتاکید بلایا جاتا ہے مگر نماز سی اصول اور سہل عبادت سے جی چراتے ہیں۔ ہماری سست رگوں میں اطاعت کے خون کو حرکت دینے کے لئے اگر کوئی بہتر بیٹری (Battery) ہو سکتی ہے تو نمونہ پیش کرو۔

**پردہ نسواں** کہا جاتا ہے کہ پردہ قرآنی حکم نہیں۔ بلکہ

**اور سود**۔ قومی ترقی کا سد راہ ہے۔ یہ ایک پامال مضمون ہے۔ بحسب ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۴ عاید کرکے ہم اپنے معترض رہبروں سے پیچھا چھڑا سکتے ہیں۔ مگر چونکہ امتثال امر تقاضا کرتا ہے لہذا اسکے قرآنی حکم ہونے کے ثبوت میں ہم آیات ذیل پیش کرتے ہیں۔ لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ علیٰ ہذا اور آیات ہیں جنہیں بخوف طوالت چھوڑ گیا۔ رہیں پردہ کی تمدنی خوبیاں سو جس اسلامی اخبار کے گزشتہ سال کے فائل میں چاہو۔ دیکھ لو بڑی بڑی مبسوط بحثیں مل جائینگی۔ یہی حال سود کا ہے رسائل اور اخبارات اس بحث سے مملو ہیں۔

**تعدد ازدواج طلاق۔** تعدد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی

**غلامی۔ وغیرہ** وغیرہ بالکل بوسیدہ سوالات

ahmadimuslim.de

مین۔ علماء اسلام کی تصنیفات مین اُن کے متعلق تمام اعتراضات کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ جن دلون پر یہ بسیط اور فاضلانہ تحریرین اثر نہین کر سکین کوئی اُنکی کیا تسلی کریگا؟ خدا ہمین ہدایت دیوے۔ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ کے مضمون سے محفوظ رکھے۔

ورا۔ قاضی عزیز الدین صاحب کے ریفارمیشن کا ردح ور روان یہی سوال ہے۔ اسکے ورجنون جوابات لکھے گئے اور لکھے جا رہے ہین۔ اس کے متعلق قابل ذکر یہ بات ہے کہ اسپر جسقدر نوٹس لیا ہے بیچارے دنیاداروں نے ہی لیا ہے۔ ہمارے دینی رہبر اپنے بھائی بندون کی تکفیر کی بھول بھلیون پھنسے ہوئے ہین۔ کسی مولوی بھائی کو کفر کے شکنجے مین جکڑ دینے سے اُن کے وارث الانبیاء ہونے کی تکمیل ہوتی ہے افسوس نہ وہ خود سمجھتے ہین نہ انہین کوئی سمجھاتا ہے کہ کوئی انصاف کرنے والی جماعت ہو کہ اگر بند ٹوٹ جائے تو وہ خود کو بچا سکے۔ خدا کرے کہ وہ خانہ جنگی سے فرصت پاکر شریعت کی حمایت کا بیڑا اٹھائیں تاکہ بیچارے دنیادار سبکدوش ہو جائین۔ غیر قاضی صاحب کے آرٹیکل کا محققانہ اور فصیحانہ جواب الندوہ دیگا۔ ❊ راقم ثواب الدین۔ (ماخوذ از وکیل)

## مجیٹھہ مین آریون سے مباحثہ

(از حکیم محمد الدین صاحب امرتسری)

جس مباحثہ کی اطلاع گذشتہ ہفتہ کے اہل حدیث مین لکھی گئی تھی اُسکی کیفیت مین چشمدید بیان کرتا ہون۔ مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب تھے اور آریون کی طرف سے وہی مشہور دل آزار ساد ہو جسکو سب لوگ جانتے ہین۔ پریسیڈنٹ ایک سکھ صاحب تھے اور اُن کے مشیر ایک مسلمان ایک آریہ تھے۔ چونکہ آریہ سماج کی عموماً اور ساد ہو مذکور کی خصوصاً عادت ہے کہ ہمیشہ سوال کے جواب دینے سے توجہ چراتے ہین اور ادہر اُدہر کی باتین کہکر وقت ضایع کیا کرتے ہین۔ اسلئے مولوی صاحب موصوف نے دور اندیشی سے یہ شرط ضروری لگا دی تھی۔ کہ جو بات بے تعلق ہوگی اور مناظر پریسیڈنٹ کو توجہ دلائیگا تو بعد ثبوت کٹوادی جائیگی۔ چنانچہ پہلا پرچہ مولوی صاحب نے مختصر سا لکھا کہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک دعوے کا کوئی مدعی ہوتا ہے۔ جب عرضی پر عرضی دہندہ کے دستخط نہون کوئی حاکم اُس پر غور نہین کر سکتا اس قاعدہ کے رو سے ضروری ہے کہ وید کا مدعی بھی کوئی ہو۔ پس آپ بتلاوین کہ وہ کون ہے۔ اور وید سے اسکا ثبوت دین۔ قرآن خود اپنا مدعی بتلاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم اسکے جواب مین ساد ہو مذکور نے اتنا تو مان لیا کہ وید کا مدعی کوئی انسان نہین بلکہ خود خدا ہے۔ اسکے ساتھ ہی قرآن شریف پر بھی حملہ کر دیا کہ قرآن علم الٰہی کے خلاف ہے یہ ہے وہ ہے اسپر مولوی صاحب نے پریسیڈنٹ کو توجہ دلائی کہ یہ حملہ بے تعلق ہے آپ اسکا فیصلہ کرین۔ چنانچہ پریسیڈنٹ نے بعد مشورہ عام جلسہ مین کہڑے ہوکر کہدیا کہ یہ کلام بے تعلق ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اسکو کٹوا کر آپ دستخط کرین۔ بھلا یہ بات ہماری تعلیمیافتہ حق پسند آریہ پارٹی کو کہان پسند تھی کہ اُنکی تحریر کا کوئی لفظ بھی کٹے گو وہ وید منتری کی طرح الہامی جانتے ہین کاٹا جائے۔ چنانچہ تمام آریون نے پریسیڈنٹ کو آگھیرا اور قصبے کے سکھ بھی اُن کے ساتھ اس کام مین شریک ہوگئے اور کانا پھوسی ہونی شروع ہوئی۔ حالانکہ یہ بات صریح شرط کے خلاف تھی۔ کیونکہ شرط یہ تھی کہ پریسیڈنٹ کے مشیر دو شخص ہونگے مگر وہان یہ اندہیر کہ تمام آریہ اور سکھ سب کے سب نہ صرف مشیر تھے بلکہ ہر ایک انہین کا بجائے خود پریسیڈنٹ نظر آتا تھا جس سے پرانی سکھا شاہی کا نقشہ جو آجتک کانون سے سنتے تھے آنکھون کے سامنے پہر گیا آخر کار بھولے پریسیڈنٹ نے اُن تمام مجبوریون مین پہنسکر یہ کہا کہ مین معافی چاہتا ہون۔ ناظرین پریسیڈنٹ صاحب کی سادہ لوحی کا اندازہ تو اسی سے کر چکے ہونگے کہ آپ نے حاکم ہوکر جو فیصلہ دیا فریق ثانی

ahmadimuslim.de

کے دباؤ میں آکر ایسے مدہوش ہوئے کہ اُسپر معافی کے خواستگار ہوئے۔ بس ایسے پریزیڈنٹ کی سادگی میں جو انتظام کی کیفیت ہونی چاہئے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر تو سادہو جی کی زبان وہ کھلی کہ بس ایک ایک جلسہ میں بیس بیس اعتراضات لیکن لطف یہ کہ اصل مدعا کو بالکل ہضم کر گئے یعنے یہ ہرگز نہ بتا سکے کہ وید کن لوگوں پر الہام ہوئے تھے۔ بتلاتے بھی کیا جبکہ خبر ہی نہیں کہ کون تھے۔ ہندو اسکو کسی کا نام لیتے ہیں۔ آریہ کسی کو پکڑتے ہیں۔ جیسے ایک یتیم بچہ جسکا کوئی والی وارث نہو کبھی کسی کا ہاتھ پکڑتا ہے کبھی کسی کا اس لئے وہ اسکا ثبوت دینے سے عاجز ہے جیسے آریہ ہمیشہ عاجز رہتے ہیں۔ مگر اپنی کہے گئے۔ چنانچہ ایک دو باتوں سے ایسے دعوے کر گئے جو قرآن شریف میں نہ تھے۔ اسپر مولوی صاحب نے حوالہ مانگا تو جھگڑا شروع ہو گیا۔ پریزیڈنٹ صاحب کی خوش انتظامی کی کیفیت تو آپ سن چکے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سادہو جی نے نہ حوالہ دیا نہ فیصلہ ہوا۔ اسی میں وقت ختم ہو گیا۔ مسلمان تمام اُٹھکر چلے آئے۔ اور سب لوگ سمجھ گئے کہ بیچارہ وید ایک یتیم بچہ کی طرح قابل رحم ہے جسکا کوئی والی وارث نہیں کبھی کسی کے گلے چپٹتا ہے کبھی کسی کے ملتا ہے۔ مگر کوئی اسکو اپنا نہیں بناتا۔ کیونکہ وہ اس قابل نہیں کہ اسکو کوئی اپنا کہے۔ اسکے اندر کیا ہے۔ وہی پوتر اور پاک حکم نیوگ۔ ہائے نیوگ ؎

دیانند جی کو نمستے کہو
تمہارے لئے کیا اُتارا نیوگ

## شیخ رمضان نومسلم

جنکی درخواست بابت نکاح اہلحدیث نمبر ۲۹ میں چھپی تھی انکو واضح ہو کہ آپ میاں عبدالرحمن ولد وزیر محمد سے خط و کتابت کریں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ پتہ موضع کہیری۔ پرگنہ گہمار پانی ضلع چھندواڑہ۔ ملک متوسط

# فتوے

سوال (۱) براہ مہربانی اس استفتاء کو اخبار میں مع جواب چھاپ کر مشکور فرماویں۔

مورث اسکا ہندو جٹ

بیوی — بیوی

لڑکا نمبر ۱ — لڑکا نمبر ۲ — لڑکا نمبر ۳ — لڑکا نمبر ۴

پوتا نمبر ۵

نمبر ۱ و نمبر ۲ و ۳ و ۴ علیحدہ علیحدہ بیوی سے ہیں۔ پوتا نمبر ۵ مسلمان ہوا ہے۔ بیٹے نمبر ۴ کی جایداد بوجہ لاولد ہونے کے پوتے نمبر ۵ کو از روئے قانون داخل خارج ہوئی ہے کیا شرع کے مطابق ہم اس زمین پر نمبر ۵ کا قابض رہنا جائز ہے یا نہیں۔ یاد رہے کہ نمبر ۴ نمبر ۵ کے ہندو ہونے کی حالت میں فوت ہو چکا ہے اسکے بعد متوفی کی دو بیویاں اس زمین پر قابض رہیں اب وہ ہر دو فوت ہو گئیں۔

جواب (۱) اگر نمبر ۵ مسلمان ہونے سے پہلے ہندو رواج کے مطابق متوفی کی جایداد کا مالک ہو چکا تھا تو اب اسکا قبضہ بھی جائز ہے کیونکہ اختلاف دینین جو مانع ارث ہے یہاں وہ صورت نہ رہی بلکہ اتحاد مذہب کی صورت پیدا ہو گئی۔

سوال (نمبر ۲) کاشتکاری کی زکوۃ کے متعلق بعض علماء کو انکار ہے کہتے ہیں کہ آنحضرت کے زمانہ میں حق زمیندار یہ باقی کا نہ تھا۔ اور یہاں پر باقی دیتے ہیں۔

جواب (نمبر ۲) سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ آجکل سرکاری مالگذاری کی وجہ سے عشر عشیر ہے یا نہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہے۔ چنانچہ یہ مسئلہ پہلے بھی کسی پرچہ میں آیا تھا۔ مگر آجکل جن زمینوں پر لگان سرکاری ہے اُن سے عشر نہیں ہوگا بلکہ بسوان حصہ آمدنی کا ہوگا۔ اگر کوئی مطلب ہو تو اسکو سائل واضح کرے۔

ahmadimuslim.de

# منتخب الاخبار

**لنڈن** ۱۱ر اکتوبر۔ رویٹر کا ٹوکیو کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ۔ جاپان نے ایک فرمان جاری کیا ہے جسکا یہ منشا ہے کہ ابتک تو ہماری فتح ہوئی ہے مگر اسکا نیک انجام ہنوز بہت دور ہے اسلئے جملہ قوم کو صابر اور مضبوط رہنا چاہیئے۔ (کتاب اللہ کی بھی یہی تعلیم ہے اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ)۔

**نیویارک** میں ایک جنٹلمین کے ہان ننھی منی سی لڑکی پیدا ہوئی ہے ولادت کے وقت اسکا وزن کل ۵۳ تولہ تہا۔ اسکو چیز لوٹن کے ایک بکس میں بے تکلف لٹایا جا سکتا تہا۔

**شاہ** اور ملکہ جاپان دونوں کو شعر وسخن سے مذاق ہے۔ شاہ ۲۵۔۔۳۰ اشعار روز لکھ لیتے ہیں اور دو چار ملکہ بھی گھڑ لیتی ہیں۔ خاک پاک ایشیا کا یہ بھی ایک خاصہ ہے کہ امیر سے فقیر تک سب نظم کی دیوی کی پرستش کرتے ہیں۔ (مگر جادہ جہان فلک نمی دہ کار او شاعری وزتا نیست)۔

**امیر صاحب** کابل کو نئی پلٹنوں کے بھرتی کرنے میں معقول کامیابی ہوئی۔

**پونا** کے دو فوجی افسر دیہات میں شکار کرتے تھے۔ دیہاتیوں نے گرفتار کرکے ۵ گھنٹے رکھا۔

**افسروں** نے ایک دیہاتی لڑکے کو زخمی کیا۔ اسی سبب آپ نے بندوقیں چھین لیں۔

**ڈپٹی کمشنر** نے قید سے چھڑا یا دیہاتیوں پر زیادتی کا مقدمہ چلائیگا۔

**جاپانیوں** کا دائیاں بازو ڈکورڈس نیل جنوب کو پیچھے ہٹ گیا تھے برابر درپے ہیں۔

**جاپانیوں** کی پسپائی بے معنی ہوگی کامل ڈیفنس خاص لیاؤ ینگ میں شاید کرینگے۔

**جنرل** کروپاٹکن نہایت ہوشیاری سے کوشان ہے کہ جدید حکمت میں شکست نصیب نہ ہو۔

**امرتسر** بیرون دروازہ رام باغ ریل کے پہاٹک پر تین آدمی ایک گھوڑا مع بمبوکاٹ کے ٹرین کے نیچے پس گئے۔ پہاٹک والے نے ہرچند بمبوکاٹ والے کو گذرنے سے منع کیا مگر قضا نے نہ رکنے دیا آخر کلکتہ میل کا شکار ہوئے۔ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ۔

**سروولی** جامع مسجد میں ۲۹ر رجب کو ۶ بجے شام کے ایک آریہ مسلمان ہوا نام عبد الغفور رکہا گیا۔ (نامہ نگار)

**سینٹ پیٹرز برگ** میں مکڈن سے بذریعہ تار خبر آئی ہے کہ گذشتہ اتوار کے روز تمام دن روسی اور جاپانی توپ خانوں میں جنگ رہی۔ اس لڑائی میں روسی میمنہ اور قلب فوج مصروف کارزار تہی روسیوں کے دباؤ سے جاپانی اب ہر جگہ سے ہٹکر اکٹھے ہوتے جاتے ہیں۔ (الحمد یہ جال)

**روسی** نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ ین تائی کے شمال میں جو لڑائی ہوئی وہ لیاؤ ینگ کی لڑائی سے بھی زیادہ خونریز تھی۔ طرفین کی فوجوں کو اپنی جانوں کی بالکل پروا نہیں تھی۔ ایک ایک دن میں مورچوں پر آٹھ آٹھ دفعہ کبھی روسی قابض ہو جاتے تھے اور کبھی جاپانی۔ روسی اور جاپانیوں میں اکثر دست بدست لڑائی ہوئی دونوں فوجوں نے نشل کے دستی گولے ہاتھ سے پھینکے

**فونینگ نامی** انگریزی جہاز کو کہ جو محاصرہ توڑکر پورٹ آرتھر کے بندرگاہ میں داخل ہونا چاہتا تہا جاپانیوں نے گرفتار کر لیا۔

**امیر صاحب** نے اپنے بھائی سردار نصر اللہ خان کو قندہار۔ ہرات ترکستان اور بدخشان کے صوبوں کی سرحدی فوجی چوکیوں کے ملاحظہ کرنے کے لئے دورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ سردار نصر اللہ خان کے ہمراہ فوج رسالہ اور اپنی توپ خانہ کا اسکارٹ رہیگا سردار عمر جان انکے ساتھ ساتھ دورہ پر رہینگے۔ یہ دورہ کئی مہینے میں پورا ہوگا۔

**امیر صاحب** نے اسبات کا قطعی ارادہ کر لیا ہے کہ تمام کارخانوں میں برقی قوت سے کام لیں اور اپنے محل اور شہر کابل میں برقی روشنی کریں دقت یہ ہے کہ برقی قوت پیدا کرنیوالے بعض آلات اسقدر بھاری ہیں کہ انکا کابل لیجانا قریبًا ناممکن ہے

ahmadimuslim.de

# حسن السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے تختے نہایت حسین ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دیتے ہیں گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنی سلیس اردو بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ دیکھی نہ سنی۔ دیکھنے میں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ ہے جناب مولینا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے عشق و محبت کی وادی سے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے و قصہ اصحاب فیل تک کی تفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت نبوت سے گیارھویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم انجمن نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے ایضاً جلد دوم بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے۔ لفظ بلفظ اسکا جوشش میں تفتاہی اثر کرتا ہے پڑھنے والوں کے لوٹ پوچھنا چاہیئے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہوگا کہ جس میں اس کتاب کے مشتاق نہوں کسلیئے دوستن نہ کہوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہو گئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا اگر فی الملک کتاب کو ورثہ سے بشفقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد [illegible] اور مجلد [illegible] رکھدی گئی بہتیرے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہوگا محصول [illegible] کتاب ملنے کا پتہ

(دینیہ) لشکر منگلو تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

# [illegible]

**عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ**۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ۔ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے تقوی اعصاب مبہی و مشتہی اعلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان بچہ و زنان بخوبی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل [illegible] تین بوتل صہ۔

**تقویت النساء** حیض اور رحم کی ساری بیماریاں۔ سیلان۔ غشیان۔ بے خوابی اسہال تشنج اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کی بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں بیماری اس بے نظیر دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی بالکل دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنیوالے اسکو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۱۲ دلس سے [illegible] ۲۴ دلس [illegible]

**طلا** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور [illegible] کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے ہیں اس بے نظیر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اور پوشیدہ بیماری کا [illegible] (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعضا کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی [illegible]

**دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی [illegible] ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ بھی اور دوائی کی کھانیکی حاجت نہیں رہتی ہے اور مرض پرانی ہو تو صرف پڑیہ دو یا تین پڑیاں کھانی پڑتی ہیں قیمت فی پڑیہ [illegible] دو پڑیہ عہ تین پڑیہ [illegible]

**بالوں میں لگانیکا تیل** خوشبودار بجائے پھلیل یا دیگر خوشبودار روغن کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے۔ دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے قیمت فی بوتل [illegible] نصف بوتل [illegible]

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویہ انگریزی و یونانی چوک [illegible] امرتسر

حسب الارشاد مولینا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSAR


# اہلحدیث


امرتسر ۱۸ شعبان [illegible] ہجری مطابق [illegible] جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا — قیمت اخبار سالانہ


(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلق کو درست کرنا

گورنمنٹ عالیہ سے عہ

والیان ریاست سے للعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

قیمت شش ماہی عہ

نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جاتا ہے

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ [illegible]

## الحمد للہ

اہلحدیث کا سال ختم ہونے کو ہے قمری حساب سے تو ختم ہی ہے مگر شمسی حساب سے ایک ہفتہ باقی ہے اسلئے حسب قاعدہ عرفی عام اہلحدیث اپنے ناظرین سے ایک ہفتہ کی رخصت لیتا ہے تاکہ بعد چند روز آرام کے سال نو کے لئے تازہ دم ہو کر حاضر ہو سکے پس ناظرین ایک ہفتہ اسکی غیر حاضری کو رخصت قرار دے کر دوسرے ہفتہ انتظار کریں جن احباب کا چندہ ختم ہوگا انکے نام سال کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا۔ مطلع رہیں۔ اگر کوئی عذر ہو تو اطلاع دیں۔ فہرست چندہ مکمل ہو [illegible]

# مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی ہیں

قیامت کے منکر ہو غضب کے دل ربا تم ہو خدا جانے پری ہو حور ہو انسان کیا تم ہو

مرزا صاحب کی مخالفت اور مناظرے جو آریہ سماج سے بذریعہ مطبوعہ کتابوں کے ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں کسی سے مخفی نہیں کیونکہ براہین احمدیہ لکھی تو اکثر حصہ آریوں کے جواب اور رد میں تھا۔ چشمہ آریہ لکھا تو اسی گروہ کے جواب میں تھا۔ تصدیق لکھوائی تو اسی فرقے کے رد میں۔ نور الدین لکھا گیا تو اسی مذہب کے جواب میں۔ نیوگ نامہ بنا تو اسی گروہ کے شرمندہ کرنے اور اُنکے حیا سوز مسئلہ نیوگ کے نتائج قبیحہ دکھانے کو۔ نسیم دعوت وغیرہ کئی ایک کتابیں لکھیں۔ ان وجوہ سے ہمارے ناظرین عنوان بالا کو غلط سمجھینگے اور کسی ذاتی رنجش پر حمل کرینگے۔ مگر حاشا للہ کہ ہم نے یہ عنوان کسی ذاتی رنجش سے لکھا ہو۔ بلکہ یہ واقعات صاف انکے منشور ہیں چنانچہ درج ذیل ہیں۔

مرزا صاحب نے اپنے لاہوری لیکچر میں کہتے کہتے بے ساختہ کسی قدر ہیں اگر لکھ مارا ہے کہ۔

"چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اسلئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں۔" (صفحہ ۳۹)

مطلب مرزا صاحب کا یہ ہے کہ موجودہ دنیا گو قدیم نہیں لیکن اس سے پہلی دنیا اور اُس سے پہلی دنیا علیٰ ہذا القیاس دنیا کا سلسلہ قدیم ہے جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے یا یوں کہیئے کہ خدا کی قدامت اور دنیا کی نوع کی قدامت برابر چلی آتی ہیں۔

اب اسی مسئلہ کی بابت سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی کتھا سنیئے وہ کیا اپدیش دیتے ہیں۔

**سوال** کیا اس دنیا کا آغاز ہے یا نہیں۔ **جواب** نہیں۔ جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن۔ نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسی طرح پیدائش کے پہلے پرلے (فنا) اور پرلے کے پہلے پیدائش۔ نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے اسکا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن اور رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش اور پرلے کا آغاز اور اختتام ہے۔ (ستیارتھ صفحہ ۲۹۵)۔

ناظرین ان دونوں عبارتوں کو ملا کر پڑھیں الفاظ تو بیشک مختلف ہونگے۔ مگر مضمون بالکل ایک ہے بعد غور کرنے کے ہماری مضمون کی تصدیق کا ایک کارڈ ہمکو لکھیں کہ ہم نے کوئی غلطی کی ہے؟ یا مرزا صاحب خود ہی دل سے آریوں کی حمایت میں ہیں۔ ہر آریہ اس موقع پر مرزا صاحب کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے ؎

کون کہتا تھا کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

لیکن ہمارا خیال ہے کہ مرزائی اور اُن کے موافق دوست آریہ سماجی اسبات پر بہولے نہ پہرینگے کہ اتنے بڑے مضمون و جہان مدعی خالقیت زمین و آسمان نے ہمارا تائید کر دی۔ بس اب ہمیں اور کیا چاہیئے۔ سو آریہ اور مرزائیہ کے اس وحدت الوجود پر تو ہم انکو مبارکباد کہتے ہیں لیکن مسئلہ کی غلطی اظہار کرنے کو مختصر الفاظ میں کہتے ہیں کہ نیوگ کی سچائی کے بعد یہی ایک مسئلہ جو آریہ سماج کا ہے اہل علم کے ماننے کے لائق نہیں ہے ایک مرزا ہیں بیسیوں مرزا بہی مل کر اس میں آپ کے حامی اور مددگار بنجائیں۔ وہ جسقدر تائید کرینگے وہ اس سے زیادہ مذموم ہوگی کہ ع سگ چو تر شد پلید تر باشد

* یہ مرزا صاحب نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ مجھے خیال آیا تو میں نے زمین آسمان پیدا کر دیئے۔

سنیئے کچھہ شک نہیں کہ دنیا اجسام کا نام ہے (مادہ اگر آریون کے خیال مین کوئی شئے ہے تو اسکا نام دنیا نہیں وہ ایک مفرد حالت مین ہے) اور اجسام کتنے ہی ہون سب کے سب مرکب ہین اور مرکب کوئی ہی ہو حادث ہے کیونکہ اُسکی ترکیب ہی بتلا رہی ہے کہ میرے اجزا ایک وقت مین از ہم جدا تھے۔ نتیجہ صاف ہے کہ کوئی جسم قدیم نہیں کوئی دنیا قدیم نہیں بلکہ دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں علاوہ اسکے جب دنیا کا ہر فرد حادث ہے تو مرزا صاحب کی یا آریہ سماج کی کونسی منطقی دلیل اثبات کی مقتضی ہے کہ اُسکی نوع کو قدیم کہا جائے۔ کیا کسی نوع کا وجود خارجی بغیر کسی فرد کے ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ سلسلہ کے تمام افراد تو حادث ہون مگر سلسلہ اُسکا قدیم ہو۔ کیا کوئی مرزائی یا آریہ اخبار اسکی دلیل ہمین بتلاویگا۔ مگر دلیل بتلانے سے پہلے ہمارا رسالہ حدوث دنیا دفتر ہذا سے بقیمت ۲ر منگا کر دیکھہ لین۔

# تبدیل نام

نمبر ۴۷ مین اس عنوان کو دیکھکر جماعت اہلحدیث کو جسقدر صدمہ ہوا اُسکا اندازہ اُن خطوط سے ہو سکتا ہے جو اس مضمون کے متعلق دفتر مین موصول ہوئے ہین تمام کو نقل کرنا تو مشکل ہے ایک خط اُنمین سے بالاختصار بیان نقل کیا جاتا ہے

شیخ محمد نوح صاحب ضلع پرسا تحریر فرماتے ہین:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج بتاریخ ۲۲ر رجب ۱۳۲۷ھ بذریعہ اخبار اہلحدیث نمبر ۴۷ ظاہر ہوا کہ نام اس اخبار کا بجائے کوئی دوسرا رکھا جانیوالا ہے۔ کیون؟ اسلئے کہ آمدنی بہت کم ہوئی۔ فائدہ چہ معنے دارد سو ڈیڑہ سو روپیہ خسارہ ہوا۔ کیون خسارہ ہوا؟ جماعت اہلحدیث کی ناواجبی سے۔ صاحبو! پہلا اخبار تھا جو اہلحدیث کے نام سے شایع ہوتا تھا جس سے اکثر افراد اہلحدیث کو ایسی خوشی تھی جیسے کسی نا امید کے گھر لڑکا پیدا ہونے کی ہوتی ہے بمقابلہ خصم تذکرہ کرنے اور رد کرنے کا کیا اچھا موقع تھا۔ ہر فرد اہلحدیث کو اختیار تھا کہ جس مسئلے مین چاہے اپنی تحقیق آزادانہ طریق سے ظاہر کرے کچھہ بھی روک ٹوک نہین۔ مگر افسوس صد افسوس آج یہ سب ہونا غیر ممکن۔ کیون؟ اسلئے کہ جب محض بخیال مخالفین اہلحدیث نام اخبار اہلحدیث تبدیل کرنیکی رائے ٹھہری۔ تو مضامین اُنکے خلاف کے کیونکر چھپ سکتے ہین اگر مضامین اُن (مخالفین) کے خلاف شایع ہون تو پھر وہی نتیجہ نکلیگا جسکی وجہ سے آج نام بدلنے کی نوبت آ رہی ہے بس ایسی حالت مین وہی مضامین درج اخبار ہونگے۔ جو عام پسند ہون اور کسی کے خلاف نہون اگرچہ حق بات چھپانے اور ترک کرنے کی ہی نوبت آوے۔ پھر اسوقت کوئی بھی خصوصیت اس اخبار پر عام اخبارون پر باقی نہین رہیگی۔ اسوقت بھی بہت سے ایسے اخبار نکلتے ہین۔ جنمین کچھہ نہ کچھہ اسلامی باتین بھی رہا ہی کرتی ہین۔ علاوہ اس کے ایک امر اور بھی غور طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر نام اور کار . . . . . وائی تبدیل کر دینے سے کہین اس اخبار کی ترقی ہوئی اور غالباً ضرور ہی ہوگی جیسا کہ تمام اخبارون کی ہو رہی ہے تو اسکا بہت بڑا اثر یہ ہوگا۔ کہ بہتیرے بندگان خدا ترقی کے خیال مین اپنے مدرسونکا نام اور اپنے رسالون کا نام۔ یہانتک کہ اپنا نام بھی بدل دینے پر آمادہ ہو جاوینگے اور بدل دینگے۔ صاحبو! اگر خدا نخواستہ ایسا ہی ہوا جیسا مین خیال

ahmadimuslim.de

کر رہا ہون تو یہ سب ہمارے ہی قصور سے اور ان سب کا وبال ہم ہی لوگون کی گردن پر۔

بزرگو! یاد رہے کہ ہم لوگون کی اس حرکت پر مخالفین بڑی بڑی خوشیاں منائینگے اور بغلین بجائینگے۔ اور ایسی ایسی بے نقط سنائینگے کہ الامان والحفیظ۔ پھر اسوقت سوائے سکوت یا تاویل کے کچھ نہ بن پڑیگی۔ اٹھو! اور ہمت کرو۔ کم سے کم اتنا تو کردو کہ آمدنی خرچ کے لئے کفایت کرے۔ اور ان بری نتیجون کے دیکھنے اور سننے کی نوبت نہ آئے۔

بخدا جس وقت سے مینے اخبار مین یہ دیکھا ہے کہ نام اہلحدیث تبدیل کرنے کی رائے ہے کف افسوس ملتا ہون اور کہتا ہون ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

میر مصطفٰے علی صاحب ناگپوری لکھتے ہین:۔ افسوس ہے کہ باوجود اہلحدیث ہونے کے اخبار کی اشاعت پوری پوری نہوئی اور خریدار زیادہ نہونے کی وجہ سے نقصان ہوا۔ حالانکہ اشتہار بھی نکالا گیا اور تجویز بھی تبلائی گئی خیر۔ ہر ایک اہل اسلام کو چاہیئے کہ اسکو جاری کرائین اور اپنے دوستون کو ترغیب دین۔ یہ پرچہ مذہبی ہے مسلمانون پر توحید و سنت کی خوبیاں ظاہر کر نیوالا شرک و بدعت سے بچانیوالا۔ مخالفین اسلام کو جواب دینے والا اور دنیا کی صحیح صحیح خبرین بتانیوالا مسائل و فتوی بھی درج ہوا کرتے ہین۔ جس مسئلہ کی ضرورت ہو ایک کارڈ لکھدیا اور جواب گھر بیٹھے مل جاتا ہے۔ خدا مولوی صاحب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے اور اخبار کو ترقی دے۔ غرض اسکی کتنی خوبیاں بیان کی جائین تھوڑی

ہین امید قوی ہے کہ آیندہ از راہ نوازش و ہمدردی اسلام جمیع حضرات اہل اسلام ضروری اسکی طرف توجہ فرمائینگے اور اپنے خیالات کا مجموعہ بلکہ اپنا سمجھ کر دل و جان سے اسکی اشاعت کرینگے اللہ جزائے خیر دیگا۔ مین یہ بھی مناسب سمجھتا ہون کہ آیندہ بجائے عما رسالانہ کے قیمت مبلغ ۱۲ر کردیئے جائین تو بہتر ہے۔ اگر خیال کیا جائے تو کچھ زیادہ نہین ہے۔ امید ہے کہ ہمارے دوست ناظرین اخبار اسکو بخوشی منظور کرینگے۔ فقط۔

ایسا ہی کئی ایک اصحاب نے افسوس ظاہر کیا۔ چونکہ کثرت رائے اسی جانب ہے کہ نام تبدیل نہین ہونا چاہیئے۔ اسلئے ہمارے ناظرین خصوصاً اس پرچہ کے شیدائی اطمینان رکھین کہ اس اخبار کا نام تبدیل نہین ہوگا اور بدستور

## اہلحدیث

ہی کے نام سے پکارا جائیگا۔ مگر پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ صورت مین جو حالت ہے یہہ تسلی دہ نہین۔ بلکہ ؎

ڈر ہے کہ کہین نام ہی مٹجائے نہ اسکا
مدت ہوا ہے زبان میٹھ رہا ہے

اسکی یہی کوئی صورت ہے ہوس ہی کہ اسکی اشاعت کثرت سے ہو۔ ایک ایک خریدار کوشش سے دو خریدار مستقل بنائین دوستون نے فائل رکھی ہوئی ہو وہ دیکھ سکتے ہین سال بھر کے بعد دو روپے بارہ آنے مین مع محصول کتنی کتاب طیار ہوئی ہے۔ پھر لطف یہ کہ تازہ بتازہ ہو۔ باوجود اسکے بھی اگر کوئی صاحب گرانی قیمت کی شکایت کرین یا کسی کے حق مین تخفیف قیمت کی سفارش کرین تو اسکے معنے بجز اسکے کیا سمجھے جائین کہ وہ صاحب اس پرچہ کو قدر کی نگاہ سے نہین دیکھتے۔ سال اول

ahmadimuslim.de

مین جن صاحبون کو تخفیف قیمت کی گئی تہی اسکی وجہ یہی انکو معلوم ہے نیز اخبار بہی بہ نسبت اول کے ڈیوڑہا ہے اسلئے وہ گمان نہ کرین کہ چارہ سالانہ اُن سے بہ نسبت سابق کچہ زیادہ ہے آیندہ کو تخفیف کی درخواست کرنا گویا اخبار بند کرانے کی درخواست کے برابر ہے۔

(ایڈیٹر)

# خوشخبری

اہلحدیث خدا کے فضل سے ایک سال کی عمر کو پہونچا ہے جسکی یادگار قایم کرنا ضروری ہے اسلئے یہ تجویز قرار پائی کہ کتب خانہ ثنائی کی کل کتابون کی قیمت مین ۲۲ نومبر ۱۹۰۹ء یعنے سال دوم کے پہلے پرچے کی شاعت تک ثلث قیمت کی تخفیف کردیجاے پس ناظرین فہرست ملاحظہ کرکے اس یادگار سے فایدہ اٹہاویں

| نام کتاب | اصلی قیمت | رعایتی قیمت |
|---|---|---|
| تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی | ۴ر | ۲ر۱۲ |
| نکاح اربعہ | ۲ر | ار۴ |
| تفسیر ثنائی اردو چار جلد پہ ہر پارہ | مع محصول ۱۶ | لعہ ۱۰ |
| تقابل ثلاثہ | عہ۳ر | ۱۰ر۲ |
| الہامی کتاب | ۱۰ر | ۶ر۹ |
| حق پرکاش | ۱۲ر | ۸ر |
| ترک اسلام | ۶ر | ۴ر |
| ؟ العرب | ۱ | ۵ر۶ |
| تعلیمات مرزا | ۵ | ۳ر۶ |
| اسلام اور برٹش لاء | ۵ر | ۳ر۶ |
| اہلحدیث کا مذہب | ۴ر | ۲ر۹ |
| بحث تناسخ | ۳ر | ۲ر |
| حدوث دنیا | ۲ر | ۱ر۲ |

| نام کتاب | اصلی قیمت | رعایتی قیمت |
|---|---|---|
| حدوث وید | ار | ۱ |
| ہفوات مرزا | ۶ | ۴ |
| آیات متشابہات | ۳ر | ۲ر |
| السلام علیکم | ار | ۹ |
| اسلامی تاریخ | ار۶ | ار |
| خصائل النبی | ار | ۹ |
| رسوم اسلامیہ | ار | ۹ |
| شریعت و طریقت | ار | ۹ |
| ہدایت الزوجین | ار | ۹ |
| عورت کی زندگی | ار | ۹ |
| شادی بیوگان اور نیوگ | ار | ۹ |
| الہام | ار | ۹ |
| تہذیب | ۶ | ۳ |

المشتہر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

# معلومات عامہ

## گذشتہ سے پیوستہ

اسوقت تک حجاز ریلوے کا چندہ ایک کروڑ بیس لاکہ جمع ہوا ہے اور لائن دمشق سے معان تک تیار ہوگئی ہے جو قریبًا ۴۰۰ کیلومیٹر ہے اور معان سے مدینہ منورہ ۹۰۰ کیلومیٹر ہے ازانجملہ ۸۰۰ کیلومیٹر تک لائن تیار ہے۔

یورپ مین جو سنگ باری ہوئی ہے اسکے بموجب فرانس مین ۳۸ لاکہ ۹۴ ہزار گئے ہین گویا سو آدمیون مین ۵ بہک گئے ہین اور ہالینڈ مین ہزار مین ۳۷ ہین۔ انگلینڈ مین ہزار مین ۳۸۔ اور جرمنی مین ہزار مین ۳۱۔ اور سویڈن مین ہزار مین ۱۱ گئے ہین۔

۷ اپریل گذشتہ شبکو ۔۔۔ مردم شماری مین شہر شوال کی کل

آبادی ۱۲ لاکھ ۸۰ ہزار ۱۷۰ تھی اور سوازی لینڈ کی آبادی ۵ ہزار ۸۴۴ کی۔

اول الذکر ملک میں گوروں اور کالوں اور دیگر اقوام کی تفصیل حسب ذیل تھی:- گورے ۲۹۹۳۲۷- دیسی وحشی ۹۴۵۴۹۰ دیگر اقوام ۲۲۸۹۱-

لنڈن کے پچیس بڑے تھیٹریکل کمپنیوں میں ایک شب میں ۲۸ ہزار ۶ سو آدمی تماشہ دیکھ سکتے ہیں۔

انگلستان کے سوا یورپ کے سوا سارے ممالک میں تاجران بیضہ مرغیان انڈوں کو نیلے رنگ میں رنگ کر فروخت کرتے ہیں تاکہ تجارت میں دیگر یوروپی ممالک سے پیچھے نہ رہیں

ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ جو عورت بمقابلہ کنواری ہونے کے بیاہی ہوئی میں زیادہ لمبی قد کی معلوم ہو اسکی عمر زیادہ ہوگی- یعنے وہ زیادہ دنوں تک جئیگی۔

نیز اُسنے یہ بھی کہا ہے کہ اوپر کے جسم کے حصہ کا زیادہ لمبا ہونا دل اور پھیپھڑوں کے بڑے اور قوت ہاضمہ کی تیزی کی نشانی ہے۔

سیام میں بعض پلے ہوئے ہاتھیوں سے دایہ کا کام لیا جاتا ہے اُن لوگوں کا یہ مقولہ ہے کہ ہاتھیاں بچوں کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتے ہیں۔

سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۸۹۵ء میں ۲۸۳۶۷ ہنڈرویٹ بنولے ۷۱ ہزار ۳۰۷ روپے کے ممالک غیر میں ارسال ہوئے اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ۲۰ لاکھ ۳۶ ہزار ۵۷۸ ہنڈرویٹ بنولے ۴۶ لاکھ ۳۰ ہزار ۱۵۳ روپیہ کے۔

سال گذشتہ میں ۶۳ لاکھ ہنڈرویٹ بنولے ۱۹۱ لاکھ روپیہ کے باہر گئے۔ غیر ممالک میں اسکا تیل نکالا جاتا ہے۔

دنیا کے مشہور شہروں میں غالباً سب سے چھوٹا شہر شکاگو ہے یہ شہر اکتوبر سنہ ۱۸۳۳ء میں قائم ہوا تھا آج یہی شہر دنیا کے مشہور شہروں میں بلحاظ دولت وآبادی درجہ چہارم میں قرار دیا گیا ہے۔

انگلستان کی حال کی مردم شماری سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ وہاں بہ نسبت ... ایکٹرس زیادہ ہیں ...

۳۶۲۵ ایکٹر اور ۳۶۹۶ ایکٹرس ہیں۔

جنوبی افریقہ میں ایک نیا سانپ پایا جاتا ہے جو درازی میں ۵ فیٹ سے ۸ فیٹ کا ہوتا ہے یہ سانپ بخلاف دوسرے سانپوں کے آدمی کا دوست اور سانپوں کا دشمن ہے۔ بڑے بڑے اژدہوں کو پانچ منٹ میں مار سکتا ہے۔

باوجود اسقدر تعلیم کے یورپ میں اوہام پرستی وضعیف الاعتقادی ابتک موجود ہے۔ یورپ والے تیرہ کو منحوس سمجھتے ہیں حتے کہ تیرہ آدمی ایک ساتھ ہو کر کھانا نہیں کھا سکتے۔

یورپ میں یہ بھی مشہور ہے کہ ساتویں بیٹے کا ساتواں بیٹا طبیب لاثانی ہوتا ہے جسکے ہاتھ لگتے ہی مریض اچھے ہو جاتے ہیں اس قسم کے بچے پیدا ہوتے ہی ڈاکٹر مشہور ہو جاتے ہیں۔

اہل یورپ جمعہ کو منحوس خیال کرتے ہیں نہ سفر کرتے ہیں نہ مکان جدید میں جاتے ہیں نہ ناخن ترشواتے ہیں اور بعض تو لباس ماتم نہیں پہنتے۔

اتوار کے روز پیدا ہونا خوش قسمتی پر دال ہے ایسوں کی نسبت سمجھتے ہیں کہ وہ کبھی پھانسی نہیں پائیگا اور نہ پانی میں ڈوبیگا۔ اگر کوئی شخص بعد تناول طعام کا چھری کو صلیبی شکل پر رکھدے تو اُسپر ضرور آفت آئیگی۔ یورپ کے ملاح جہاز پر سوار ہو کے سیٹی نہیں بجاتے۔

ہندوستان کے سکولوں میں ہر ایک پچاس لڑکوں پیچھے ایک لڑکی پڑھتی ہے۔

اگر بیس قطرے کاربالک ایسڈ کو ایک گرم بیلچہ پر رکھا جائے تو اُسکے بخاروں سے مکھیاں دور ہو جائینگی- اسی طرح کافور بتی لیمپ میں جلایا جائے تو مچھروں کے لئے مجرب ہے۔

الکو کے قریب مقام ... میں ایک صابون کا پہاڑ ہے یہ صابون نرم ہوتا ہے پر ہوا لگتے ہی سخت ہو جاتا ہے۔ زمین نیچرل طور سے ہر ایک ایکڑ سوڈا ۱۱ اور رپورٹ آف لائیم ظاہر ہوا ...

مرزا ... لائبریری کے پاس ایک کتا تھا اُسنے ایک مہینہ میں یہ

ahmadimuslim.de

سیکھ لیا تھا کہ کھانا پانی باہر جانے کی اجازت مانگنے کے لیے ایک کارڈ اٹھا لاتا تھا۔ کارڈ کی بجائے صرف "کھانا" "پانی" "باہر" سے کرتا تھا جو ان کارڈوں کے پر تحریر تھے۔

دار السلطنت پکین میں گیارہ سو برس سے ایک اخبار چھپتا ہے اس سے زیادہ پرانا اخبار کوئی نہیں۔

تخت دہلی لنڈن میں ہے اسکے مقابلہ کا کوئی تخت ساری دنیا میں نہیں ہے۔

جس طرح کہ کلمبس کو ریلوقر(?) نے دنیائے جدید ڈھونڈھ نکالی تھی اسی طرح انگلش سیاح قطب شمالی تک پہنچ گیا۔

زار روس کے پاس ایک گراں قیمت مرصع ہے۔ جس پر ساری دنیا کی سلطنتیں نمایاں کی گئی ہیں اور ہر ایک سلطنت کو ایک قسم کے جواہرات کے ٹکڑے سے نمایاں کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

(ابو الحامد محمد ظہیر احسن آزاد(?) بہاری)

## حفظ صحت

باب حفظ صحت میں ستہ ضروریہ کا پانچواں امر سونا اور جاگنا ہے جو مفید صحت یعنے اثبات صحت حاصلہ و رد صحت زائلہ کے لحاظ سے دن رات کے ۲۴ گھنٹے کو اس طرح سے تقسیم کرنا چاہیئے کہ بعد از سقوط قمر ثالث (یعنے تیسرے تاریخ کے چاند ڈوبنے کے وقت) جو تخمینا ۹ بجے کا وقت ہوگا سونے کے لیے آمادہ ہو جانا چاہیئے اور نیند کا اندازہ دس بجے رہے (شارع نے بھی عشا کی نماز پڑھنے کا وقت یہی ذکر کیا تھا اور قبل […] کے سونے اور بعد اسکے سامرت یعنے قصہ گوئی کو منع […] اس کے منع کو علاوہ حفظ صحت منافع اخروی بھی شامل ہونگے) اگر اس شخص کو درمیان میں چار بجنے سے پہلے پیشاب وغیرہ کسی حاجت ضروری کے لئے اٹھنے کا اتفاق ہوتا ہو یا ہوا کرتا ہو۔ تو رفع تکان(?) درمیانی کی غرض سے بقدر جبر نقصان پہر سوئے۔ […] پڑھنے

چار بجے اٹھ جائے اس طرح سے سونے کی عادت کرنے میں اکثر تخمینا چھ گھنٹے رات کا سونا ہوگا اور سحر خیزی کی عادت ہو جائیگی۔ جو بالخصوص بعد صبح صادق اسفار کے قبل تک باہر کی صاف ہوا خوری کا (جو گرد و غبار کو شبنم سے دبائے رکھتی ہے) موقع دے گی پھر گیارہ ساڑھے گیارہ سے بارہ ساڑھے بارہ تک یعنے دن کو قیلولہ کرنا لیکن جو شخص صبح کو بطرز مذکورہ بالا نہ اٹھے اور پڑا سوتا رہے اسکے حق میں دن کا قیلولہ کرنا ردی مسلد(?) ہے۔ عامہ ناس اسلامی کے واسطے بالخصوص بطرز مذکورۃ الصدر سونا جاگنا علاوہ موافقت اصول طب کے موافقت سنت اور اکثر عادت عامہ اہل قرون ثلثہ کے ہے اور ذخیرہ اخروی عمل بالحدیث بھی ہے اور لیکن دن کے شاق اعمال دنیوی کے واسطے چست و تندرست رہنا عادت کرنے سے اسقدر سے کم چار گھنٹے سونے میں بھی صحیح رہ سکتا ہے۔ باینہمہ جسقدر لڑکا خورد تر ہو اسقدر سونے کی مقدار زیادہ بدفعات متفرقہ مناسب ہوتی ہے اور جسقدر آدمی عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اسقدر نیند اسکے حق میں مفید تر ہے اگرچہ عموماً زیادہ عمر میں نیند نہیں آتی۔ اور جس روز افزوں تحلیل عمری و تقلیل(?) سے ہوتا ہے) اور سارے حقوق متعلقہ ادا کرنیکے واسطے کافی وقت مل جاتا ہے ان لنفسك عليك حقا ولعينك عليك حقا ولزورك عليك حقا ولزوجك عليك حقا ولجسدك عليك حقا والله عليك حقا۔

متعلق علاج چونکہ مضمون سابق سے ملحق ہے

طاعونی گلٹی نمودار ہوتے ہی سر گلٹی (یعنے وسط گلٹی) پر تقریباً […] جونکیں لگائی جائیں اور اوپر اسکے ایک آبلہ یا دیدہ(?) چھڑک دیا جائے اور […] ہوا اسکے متصل […] لگا کر حوالی بحوالی […] اسکے بڑے قسم کی جونکیں نیچے کی جانب بشکل ہلال لگا دی جاویں۔ بعدہ اوپر سے السی کی پولٹیس باندھی جاوے تو نہایت مفید ہوتی ہے۔ اگر […] ران کی گلٹی […] ہو ہونا کہ اور بیٹھی ہو تو فوراً ناخنوں سے نیچے دونوں جانب گہرا […] سے گرم کر کے دینا چاہیئے کہ فوراً ابھر آتی ہے اور ایک […] اندمال کی دوا نہ دی جائے بلکہ بہایا جائے اس علاج سے […] میں اشاعت طاعون کے زمانہ میں […] سمجھیں اور آخر میں فیصلہ(?)

ahmadimuslim.de

اچھے ہونے لگے منضج گولیاں جنسے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے میرے
پاس ہر چہار قسم کی تیار ہیں۔ گاہے مختل ہو گا ہے منضج کی جو ضرورت
ہوتی ہے اسواسطے یعنی ہر قسم کی پٹنہ محلہ صادقپور مولوی محمد اسحاق
صاحب سے مل سکتی ہیں اور شفاخانہ یونانی لوکلفنڈ سے بھی۔ والسلام
خیر الختام۔ فقط

(عبد الرزاق عفی عنہ صادقپوری عظیم آبادی)

## کھلی چٹھی

(بعالیخدمت جناب پنڈت بھگوان دین صاحب پریذیڈنٹ آریہ سماج ممالک
متحدہ آگرہ واودھ)

جناب نے ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو بوقت شب دربیان لیکچر کے تین باتیں
بیان فرمائی تہیں اور ثبوت کوئی نہیں دیا تہا بغرض تلاش حق ثبوت
کی اشد ضرورت ہے بذریعہ تحریر جواب مرحمت ہو۔

اول۔ از مچھلی کا منو سے کہنا کہ تو مجھے مت مار بلکہ پال۔ انہوں
نے اسکے کہنے سے اسکو پالا اور وہ بڑھتے بڑھتے بہتقدر بڑی کہ
اسکے رہنے کا گڑہا منوجی کو سمندر سے ملانا پڑا۔ اور جب طوفان
آیا تو منو نے وہ کشتی جو مچھلی کے حکم سے بنائی تہی مچھلی کے سینگوں
سے باندہی۔ الخ

(اس سے منو کا مچھلی خور ہونا ضرور ثابت ہوا)

دوم۔ گوتم بدھ نے ماہیت اشیا معلوم کین ویدکی تہ تک
پہنچنے پر کشش کی راہ نہ پائی۔ ماہیت اشیا ہی میں رحلت فرمائی
آنجہانی ہوئے اور اسی آنجہانی کے پیروؤں کی شاگردی
مسیح نے تبت میں کی اور یہودیوں میں جاکر عیسائی مت پھیلایا۔

سوم۔ شنکر چارج نے اپنشدوں ہی میں سے آگے
ویدکی تہ تک نہ پہونچے انکی توحید کی تعلیم دائرہ برہم دو بیشو [illegible]
عرب میں پہونچی عرب کے زمانہ میں آریوں کا گذر رگاہ تہا وہ
وہ افریقہ اور روم آما تے تہے عرب میں قیام کیا کرتے
تہے اب کسی نے لا الہ الا اللہ بنالیا تو کیا کوئی نئی بات ہے
وہی ویدوں کی تعلیم ہے اور جو کچھ ویدوں کی تعلیم پارسیوں نے
محمد صاحب سے پائی۔ عرب میں پھیلائی کوئی نئی بات نہیں۔
سنسکرت نمہ نس اور محمد صاحب کی نماز ایک ہی چیز ہے
کہ لفظ نمہ نس سے نماز بنا ہے وغیرہ۔ حالانکہ نماز لفظ فارسی ہے
عربی نہیں۔

براہ عنایت بحوالہ کتب معتبرہ جواب سے مشکور فرمایئے
ہمنے لیکچر کے اختتام پر دریافت کیا تہا کہ پنڈت جی صاحب
صبح تک رہینگے یا جائینگے اسوقت معلوم ہوا کہ آپ جائینگے۔
ہمنے علے الصباح رقعہ ہذا کی نقل بالوگر پرشاد کے ہاتھ آپکی
خدمت میں بہیجی۔ نہ معلوم آپ تک پہونچے یا نہیں۔ کوئی جواب
نہیں ملا چونکہ لیکچر میں ۵۰۰ سو آدمی سے کم نہیں تہے اور
آپ نے ہے کلمات فرضی بیانوں اور جہوٹے مضمونوں سے
آریوں کو خوش کیا اور مسلمانوں عیسائیوں کا دل دکھایا۔
اور رقعہ کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مجبورا بذریعہ اخبار اہلحدیث
امرتسر کہلی چٹھی ارسال ہے امید کہ جواب سے سرفراز ہوں۔
پندرہ روز کی میعاد ہے اگر آپ تشریف لائیں تو جلسہ وقت
اسلامیہ ہردوئی میں اپنے پورے لیکچر کا جواب علمائے اسلام
کی زبانی سن سکتے ہیں۔ ع

مدعا اپنا سبب عام ہے۔ ان نکتہ دان [illegible]

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

## رعایتی قیمت کتب

کے اعلان مندرجہ صفحہ ۵ سے فائدہ اٹھانے
والے اصحاب جلد درخواستیں بھیجیں
کیونکہ رعایت صرف ۱۳ر نومبر تک ہے*

مینیجر اہلحدیث امرتسر

# فتوے

گذشتہ سے پیوستہ

سوال (۳) زکوٰۃ کاشتکاری کی اپنی بیٹی کو دین یا مسجد کے پیش امام یا خادم مسجد کو دین یا اپنی لڑکی کو جہیز مین دین تو جائز ہے یا نہین۔

(۴) اپنے لڑکی کی بیوی کو شادی مین زیور وغیرہ دینے ضروری ہین یا نہین۔

(۵) مغرب کے وقت مقتدی دو رکعت مین دو مرتبہ التحیات پڑہے سویم رکعت مین اسکو التحیات پڑہنی چاہیئے یا نہین۔

(میان جی عبد الرحمن ضلع گجرات)

جواب (۳) زکوٰۃ تو مسکینون محتاجون کا حق ہے جنکا نان نفقہ دینے والے کا ذمہ نہو۔ بیٹی اگر بیاہی ہوئی الگ ہے اور محتاج ہے تو دیدے۔ امام مسجد یا خادم مسجد کو بلحاظ انکی حاجت اور مسکینی کے دیدے تو جائز ہے نہ بلحاظ کسی خدمت اور حقوق کے۔ اپنی لڑکی کو جہیز مین دیگا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(۴) اگر وسعت ہو تو دلوے حدیث شریف مین آیا ہے اِنَّ لِاَھْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا یعنے تمہارے گہر والون کا بھی تم پر حق ہے۔

(۵) سلام دینے سے پہلے التحیات ایک پڑہے کیونکہ حدیثون مین اسطرح آیا ہے کہ سلام دینے سے پہلے تشہد درود اور دعا پڑہو پہر سلام دیا کرو۔

(۶) ایک شخص کہتا ہے کہ قرآن [illegible] حدیث سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] جو اسلام کا ہے ثابت نہین ہوتا کیونکہ ایک جگہ اکٹہا قرآن [illegible]۔ (عبد الغفور از روپڑ)

ج۔ قرآن شریف کا نزول گو وقتاً فوقتاً ۲۳ سال کے اندر پورا ہوگیا مگر بعد پورا ہونے کے مسلمانون کے اعتقاد مین سب کا سب ایک جگہ کے حکم مین ہے یعنے جس طرح وہ الحمد پر ایک وقت ایمان رکہتے ہین اور اس جملہ کو کلام الٰہی جانتے ہین اسی طرح والناس کے لفظ پر اعتقاد رکہتے ہین کیونکہ کوئی وقت قرآن ایسی نہین کہ مسلمان کہلا کر پہلے پارہ کے کسی حکم یا جملے پر اعتقاد رکہے تو اسی وقت اخیر کے پارہ پر اسکا اعتقاد نہو بس جبکہ قرآن مجموعہ کا مجموعہ ہمارے اعتقاد و ایمان مین ایک کلام اور جملہ کا حکم رکہتا ہے تو اگر ایک جگہ لا الٰہ الا اللہ ہے تو دوسری جگہ محمد رسول اللہ یہ علیحدگی لفظون کی ہے ہمارے اعتقاد اور ایمان مین انکے مضمون کی علیحدگی نہین ہے۔ ہان حدیثون مین تو ایک جگہ ساتہہ ساتہہ ہی آیا ہے۔ حدیث جبریل مشہور ہے جس مین حضور نے فرمایا ہے۔ بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ یعنے اسلام کی بنا پانچ شہادت پر ہے پہلی بنا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت پر ہے۔ پچہلے دنون چکڑالوی نے بہی اشتہار دیا تہا کہ اگر کوئی اقرار توحید کرائے تو لا الٰہ الا اللہ کہو اگر اقرار رسالت چاہے تو محمد رسول اللہ کہو کیونکہ خدا کی توحید مین کوئی شریک نہین۔ لہذا ہر ایک لفظ اپنے اپنے موقعہ پہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ان خبطیون کو اصول مذکورہ بالا معلوم نہین کسی کتاب کے نزول کے لیئے تو ظروف زمان متعدد ہوسکتے ہین۔ مگر انکے ایمان مین تعدد نہین ہوا کرتا بس جب کوئی مضمون ہمارے ایمان مین یکجا ہے تو اسکے لفظون مین ادا کرنے سے شرک کیونکر لازم آئیگا حالانکہ شرک کا اول محل قلب انسانی ہے۔

سوال (۷) ایک شخص مر گیا اسکے حسب وارث ہین ۳ لڑکے دو لڑکیان ایک عورت۔ ان مین تقسیم جائداد کیونکر ہوگی

(حکیم عبد الرحمن از حیدر آباد دکن)

جواب (۷) کل جائداد کے ۶۴ سہام پر منقسم ہوکر ۸ سہام بیوہ کو

ahmadimuslim.de

بیلگے باقی اولاد کو فی لڑکا ۱۴ سہام فی لڑکی ۷ سہام

**سوال (۸)** اخبار اہلحدیث مین مرقوم تہا کہ بدعتی کے پیچہے نماز جائز ہے پہر اُسی اخبار مین تہا کہ بدعتی کا کوئی عمل قبول نہین یہ دونون لفظ متضاد مین اگر بدعتی کا عمل قبول نہین تو نماز اُسکے پیچہے کس طرح جائز ہے؟

**جواب (۸)** جیسے بدعتی کے عمل قبول نہونے کی بابت ارشاد ہے ایسے ہی غلام آبق (مالک سے بہاگے ہوئے) مان باپ کے نافرمان دو مسلمان آپس مین لڑے ہوئون کی بابت بہی ارشاد ہے کہ اُنکا عمل بہی (نماز وغیرہ) قبول نہین۔ حالانکہ اُن کے پیچہے نماز جائز ہے تو اصل یہ ہے کہ امام کی نماز مین مقتدی ادائے ارکان کا پابند ہے اُسکے ادائے ارکان پر اُسکے ارکان موقوف ہین اُسکی قبولیت پر اُسکی قبولیت موقوف نہین۔

**سوال (۹)** فاحشہ رنڈی کی بنائی ہوئی مسجد مین نماز جائز ہے یا نہین اُسکے برتن مین پانی پینا جائز ہے یا نہین۔

(علی محمد از ہسپتال)

**جواب (۹)** نماز جائز ہے مگر مسجد کا ثواب نہین کیونکہ حدیث شریف مین ہے کہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اسلیے وہ مسجد شرعی مسجد نہین ہان زمین مجاز ہے۔ ایسے ہی اُسکے برتن مین پانی حرام نہین ہوتا کیونکہ وہ ظاہری نجس نہین اور مجاز ہے اُسکی نجاست ہے تو معنوی ہے اسلئے اُسکا استعمال منع ہے مگر پانی حرام نہین ہوگا۔

**سوال (۱۰)** جیسے منہ کا مسواک وغیرہ سے صاف کرنا آیا ہے بغلون کا بہی نہانے سے آیا ہے یا نہ ہر روز نہانا ہو یا حسب ضرورت۔

(۱۱) دوالین کے معنے بموجب مجموعہ سلطانی رہنمائی کے ہین اور ضالین کے گمراہ کے ہین پہر دولین کے پڑہنے سے نماز کیسے ہوگی۔ (ظہور احمد از نگینہ)

**جواب (۱۰)** نہاتے وقت بغلون کو بلکہ تمام بدن کو صاف کرنا چاہئے۔ ہر روز بلا ضرورت نہانا واجب نہین۔

(۱۱) دوالین پڑہنے والا اگر اُسکے معنے رہنما کے سمجھکر ایسا لفظ پڑہتا ہے تو اُسکے پیچہے نماز درست نہین اور اگر غلطی سے ایسا پڑہتا ہے اور معنے اُسکے گمراہ کے جانتا ہے تو نماز درست ہوگی۔ ایسے مسائل زلۃ القاری مین داخل ہین۔

# انتخاب الاخبار

**اخبار ثمرات الفنون** ۔ جبارت بیجا کی پاداش مین عبرت نمائی کی غرض سے نامعلوم مدت تک کے لئے بند کر دیا گیا۔

**طہران** کی خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ کجکلاہ کا ارادہ ہے کہ سال آیندہ یورپ کا سفر کرین۔

**شام** کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ حیفا لائن حجاز ریلوے لائن ایک سال مین کہل جائیگی۔ اور اسی مدت مین اُسکی تعمیر بہی بالکل ختم ہو جائیگی۔

**لنڈن** مین مسلمانان ممالک غیر کے لئے جو ہزارون کی تعداد مین وہان موجود رہتے ہین ایک عالیشان مسجد بننے والی ہے جسکا نقشہ بہی مسٹر رابرٹ ولیم کے ذریعہ سے تیار ہو گیا ہے اور سلطان المعظم کے ملاحظہ مین پیش ہونے والا ہے لنڈن کی کمیٹی مسلمانان کے سکرٹری مسٹر سید شہر زوری اُسے دیکہہ کر پسند کر چکے ہین یہ نہین کہا جا سکتا کہ یہ مسجد لنڈن کے کس حصہ اور کس مقام پر بنائی جائے گی۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ۱۲۰ اقدم طول مین ہوگی جسکے صحن مین صد ہا نمازی بآسانی کہڑے ہو سکینگے۔ عمارت زیادہ تر مختلفۃ پتہر ... اور عربی عمارات قدیم کی طرز جیسے قاہرہ ... مین مسجد کے علاوہ مسلمانون کے لئے ایک حمام کی تعمیر کی بہی تجویز ہو رہی ہے۔

**پورٹ سعید** کا قرنطینہ اٹہا لیا گیا۔

**مظفرخان** پاشا خدمات پسندیدہ کے صلہ میں عافیہ ...

ahmadimuslim.de

احمد آباد مین نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن نے بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس کیا کہ مسلمانون نے انڈین نیشنل کانگرس سے تعلق نہین رکھنا چاہیئے۔

دارجیلنگ مین ۱۰ ر ماہ حال کو متواتر ۳۰ گھنٹہ تک بارش ہوئی ۲۰ انچ کے قریب پانی برسا۔

الہ آباد مین گذشتہ پیر کو ۵½ انچ اور بنارس مین ۱۷ ر ماہ حال کو ۵ انچ سے زیادہ بارش ہوئی۔

کثرت بارش کی وجہ سے کلکتہ اور مدراس کے درمیان ایسٹ کوسٹ ریلوے کی لائن کئی جگہ سے بہہ گئی۔

نانگل ضلع ہوشیارپور کے ملاح غلام محمد کو رائل ہیومین سوسائٹی کا تمغہ عطا کیا گیا۔

جانورون کے علاج کے لئے شملہ مین ۷ ہزار ۵ سو روپے کے خرچ سے ایک بیطری ہسپتال بنایا جائیگا۔

منچوریا کے کئی ایک مقامات مین جاپانیون نے روسیون کے برخلاف بغاوت کردی۔

گورنمنٹ جاپان نے اپنی فوج کی جاڑون کی وردی بنانیکا جنوبی اسکاٹلینڈ کے کارخانون کو ٹھیکہ دیا ہے۔

لیڈی کرزن کو آہستہ آہستہ آرام ہوتا جاتا ہے وہ کمزور بہت ہوگئی ہین۔

جرمنی فوج کے ۲۵ افسر اور عہدیدار اپنے ماتحت سپاہیون کے ساتھ بدسلوکی کرنے کے جرم مین گذشتہ جون سے اب تک قید ہو چکے ہین۔

پولیس کمیشن پر تمام لوکل گورنمنٹون نے اپنی اپنی رائے دیدی ہے اور اب معاملہ گورنمنٹ انڈیا کے زیر غور ہے۔

مسٹر ڈوانگلے نے بنگال مین کارخانہ شیشہ گری کے [illegible] کا [illegible] کرلیا ہے۔

پنجشنبہ گذشتہ کو ایک عام جلسہ بصدارت پادری ولیم صاحب بغرض ہمدردی حیوانات منعقد ہوا۔

ضلع گجرانوالہ مین ایک جاٹ عورت نے اپنے خاوند کو زہر دے کر مار ڈالا اور خود ہی گڑھا کھود کر دفن کر دیا۔ شبہ ہونے پر عورت گرفتار ہوئی اور لاش قبر سے نکال کر ہسپتال بھیجی گئی مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

ریاست جیپور مین بقول ڈیلی ٹائمز لاہور سول وار ہونے والی ہے۔ مہاراجہ صاحب اپنے کسی رشتہ دار پر حملہ کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ انڈیا نے ۲۴ گھنٹہ کی لڑائی کی اجازت دی ہے فریقین زور شور سے تیاریان کر رہے ہین۔

دودھ دہی مکھن نکالنے والی کلون پر جو ہندوستان لائی جائنگی گورنمنٹ نے محصول چونگی معاف کر دیا ہے۔

میموریل ہال کلکتہ کی پہلی منزل تیار ہوگئی ہے۔

چرس کا محصول پنجاب مین بجائے اڑہائی روپے کے چھ روپے سیر قرار دیا گیا ہے۔ (تعجب ہوا)

امرتسر مین ۲۴۲۹۵۰ کی لاگت سے نیا جیل خانہ تیار ہوگا۔

مہاجرین ممالک غیر نے ولایت انقرہ مین ۶ قریے آباد کئے ہین جنکے نام حسب ذیل ہین۔ حمیدیہ۔ تیمورہ۔ مجیدیہ۔ محمودیہ۔ عثمانیہ وغیرہ۔

سکھر سٹیشن کا ٹکٹ کلکٹر ۱۸ سال کا نوجوان تھا بیخوابی کی حالت مین ڈاک گاڑی کے نیچے کچل کر مرگیا۔

لاہور کی میونسپل کمیٹی اختیارات مفوضہ گورنمنٹ کی رو سے کوڑہ پاٹ ہونے کے لئے زمین حاصل کرنے کی تدبیر کر رہی ہے۔

کابل سے نواب ویسرائے بہادر کی روانگی کا ابھی تک فیصلہ نہین ہوا۔

حجاز ریلوے کے افتتاح کی یادگار مین قسطنطنیہ کے محکمہ دار الضرب نے ۵۰۰ نئے نوٹ تیار کئے۔

سررشتہ تعلیم ٹرکی نے بخارا کے مسلمانون مین سے ۱۴ طالبعلم مصارف حکومت سے تعلیم پانے کے لئے انتخاب کئے اور انکو دار الخلافہ کے مدارس اور دیگر ولایت کے مدارس مین بغرض تعلیم بھیجدیا ہے۔

ahmadimuslim.de

# جنان السیر فی احوال سید البشر

## ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے ایک ایک چمن میں ہر ہر پھول روحانی لذت دینے والا گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے امت مرحومہ کے پاس یہ بجز ان [illegible] کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانون کی تصنیفون سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ کبھی دیکھی نہ سنی دیکھو کہ دو جلدین ہیں مگر دو سو کتابون کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبدالحی [illegible] نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین یہ ہے حصہ اول انوار نبوت جس میں ابتدائے خلقت نور محمدی و حضرت اصحاب فیل تک تفصیل احوال مرقوم ہے حصہ دوم گلزار نبوت جس میں ولادت با سعادت سے نبوت ہو گیارہوین سال تک کا کل حال ہے حصہ سوم [illegible] نبوت جس میں معراج شریف اور ساتون آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے حصہ چہارم اخبار نبوت جس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے ایضاً جلد دوم بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی جس وضاحت اور خوبی سے احوال اس کتاب میں درج ہو دیکھنے پر موقوف ہے الفاظ الفاظ اسکا موسیقی کی اثر رکھتا ہے [illegible] دلون سے پوچھنا چاہیئے کوئی بستی۔ قریہ شہر دنیا کا ہوگا جسمیں یہ کتاب پہنچکر مشتاقون کی [illegible] سے سینہ روشن نکئے ہون چند سال ہوئے یہ کتاب نایاب ہو گئی تہی اور ہر چند اسکا طبع ہونا ہی دشوار تہا آخر [illegible] کتاب مکرر چہپنے کی اجازت پائی اور چہپواکر [illegible] فائدہ رسانی۔ قیمت مجلد صرف [illegible] اور غیر مجلد [illegible] کی گئی [illegible] نسخے فروخت ہوئے اور چند باقی ہین شائقین جلدی کرین ورنہ پہر کتاب کا ملنا بہت دشوار ہو جائیگا [illegible]

(دہلی) لشکر [illegible] تاجر کتب شیخ محمد [illegible]

# کون کہتا ہے کہ آپ ضعیف ہین؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپکی تسکین کرون کیونکہ ع

خود بخود ہوتی ہے مشہور اثر دار دوا

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت مین نے آجتک کبہی کسی اخبار یا اشتہار مین مضمون نہین دیا جسکا تجربہ مدت سے خود اپنے مطب مین بارہا کئی اشخاص پر کیا۔ جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بہی [illegible] ثابت نہین ہوئی۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت تام دیتی ہے۔ یہ معجون جسکا نام معجون جواہر رکہا گیا ہے۔ مروارید۔ عنبر۔ مشک۔ یشب۔ عقیق۔ فولاد۔ نقرہ۔ طلا۔ اور ان ادویہ مفرحہ مقویہ باہیہ سے ترکیب دی جاتی ہے جو تمام سینہ [illegible] ملی آتی ہین جنسے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست ہو کر طبیعت مین ایک [illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible] خون صالح پیدا اور قوت [illegible] زیادہ ہو جاتی ہے۔ نسیان۔ اختلاج۔ نزلہ [illegible] [illegible]

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم [illegible]

(حسب الحکم شاہ مولینا ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل) مطبع [illegible] امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

نحمدہٗ

# اہلحدیث

امرتسر ۲۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عنہ

والیان ریاست سے ؎

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ٹکٹ آنے پر

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت بہتر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔

## معذرت

خاکسار حسب پروگرام ۲۲ اکتوبر سفر کو چلا گیا تھا۔ چنانچہ اس پرچہ میں ناظرین سفرنامہ ملاحظہ فرما لینگے۔ ورنہ ضرور آنا تھا کہ سیالکوٹ سے آدمی آیا کہ وہاں سخت ضرورت ہے آریوں نے مسلمانوں کو چیلنج پر چیلنج دے رکھے ہیں پس جیسا آیا تھا دیسا اُدھر چلا گیا۔ اسلئے اخبار ہفتہ گذشتہ کا تیار نہ ہو سکا لہذا اس ہفتہ دونوں ہفتوں کا ایک ساتھ حاضر ہوتا ہے۔

العذر عند کرام الناس مقبول

ابو الوفاء

# انسانی فرض

خالق مصنوعات و صانع موجودات جسکے وجود پر تمام مخلوقات
اور اُسکے تغیرات دلائل قویہ ہین جسکا انکار عقل سلیم پر گران اور
اُسپر ایمان واذعان فرض انسان ہے اپنے کلام ہدایت نظام
قرآن مجید مین انسان کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے آدمیو ہمنے تمہاری
پیدائش کا سلسلہ مرد و عورت سے قایم کیا ہے تمہارے
گوت اور خاندان نشان کے لئے بنائے ہین - معلوم ہوا کہ
پیدائش کے طریق و سلسلہ مین سب برابر و مساوی ہین
کسی کو کسی پر بڑائی اور فضیلت نہین ہے - اب یہ بات کہ فلان
آدمی فلان خاندان و قوم کا ہے اور فلان شخص اور خاندان
کا اُسپر کسی کو فخر کرنے کا موقع محل ہے یا نہ - واضح ہے
کہ اقوام و خاندان وغیرہ خالق انس و جان نے انسانی فخر
کے لئے معین و مقرر نہین کئے بلکہ باہم نشان و علم کے
لئے بنائے ہین - جسپر انسان اپنی نادانی بلکہ بوجہ جہل مرکب فخر
کرتا ہے اور خالق حقیقی نے اُسکی علت غائی جو ارشاد فرمائی
اُسکا خلاف تصور کرتا ہے - اور اُسکے متصل یہی ارشاد
فرمایا کہ تم مین بڑا اور سر برآوردہ وہی ہے جو اپنی انسانی
شرافت کی رعایت و حفاظت کرے اور اُسکا طریق اسی ارشاد
مین **تقوی** کو متضمن اور مندرج فرمایا - یعنے اللہ عز و جل
کے احکام کی پابندی - اور احکام دو نوع ہین ایک منہیات
کہ اُن سے بچنا اور پرہیز کرنا خداوندی حکم ہے - دوسرے
اوامر کہ اُنپر عمل کرنا و ایمان لانا ضروری اور بحکم ایزدی
**انسانی فرض** ہے - قابل غور و فکر یہ امر ہے کہ افراد
انسان کے لئے مالک و خالق نے جو امر قابل فخر و لیاقت منظور
بنایا ہے اُسکا انتظام و اہتمام کس حد تک ظہور پا رہا ہے اور کیا
کیا بدنظمیان اس فرض انسانی مین ہو رہی ہین - بعد تفتیش و تحقیق
یہی معلوم ہوتا ہے کہ امر ضروری جو کہ انسانی فرض ہے خواہش
نفسانی اور القاے شیطانی سے مبدل ہے اور بہتری

و بہتری کے لئے انسانی افراد مین ٹھکانا و محل بہت کم ہے
پھر فخر و تفاخر کسی امر خارجی و عارضی پر انسان کو کیا فائدہ
پہونچا سکتا ہے - اہل اسلام چونکہ قانون رحمانی کے پابندی اور کار
بندی کے معترف و مقر ہین - مگر در اصل کاربند بہت کم ہین -
اسلئے ہر قسم کی ابتری و تباہی جو اس قوم مین پائی جاتی ہے زمانہ
کی گردش نے جو اس قوم کو ضرر پہونچایا اور مخالفین و معاندین
کی روش نے جو اس گروہ پر اثر بد ڈالا وہ ظاہر ہے انسانی
فرض کے ادا کرنے کا بیڑہ اسی قوم نے اُٹھایا مگر عدو مبین
شیطان لعین طرح طرح کے حملہ کرکے انکو اپنے مقاصد مین ناکامی
کا نتیجہ دکھاتا ہے - اب اہل اسلام مین یہ مرض پیدا ہو
اور القاے شیطان کا یہ اثر ہویدا ہوگیا - کہ احکام ربانی اور
قانون یزدانی کو اپنی اپنی رائے کے موافق ترمیم کرنے لگے اور
ہر حکم کی نسبت عقل انسانی کی موافقت کا مطالبہ کرنے لگے اسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کے موافق زور لگا کر
طرح طرح کے معانی بیان کئے جس سے تعلیم ایزدی
مین تبدل و تغیر پیدا کرکے اُسکی علت غائی کی محو تک نوبت پہونچائی
اس سے مراد ہماری یہ نہین کہ قرآن مجید کے یا حدیث پیغمبر خدا کے
جامع البیان ہونے سے ہمکو انکار ہے بلکہ بجائے استنباط ایجاد
پر افسوس ہے کہ خود تراشیدہ باتین خلاف منشاء خداوندی
ظہور مین آئی ہین اور جو امر اپنی سمجھ اور عقل محدود مین نہین
آتا اُسپر تردید کیلئے آمادہ ہو گئے ہین یہ نہین سمجھتے کہ بہت امور
دنیاوی جنمین شب و روز منہمک و سرگردان ایسے ظہور پا رہے
ہین کہ انکی حقیقت سے بعض ناواقف ہین پھر دینی امور مین
اس قسم کے چون و چرا کی ضرورت کیون نہین سمجھی جاتی
چونکہ آفات مذکورہ اہل اسلام پر پورا اثر ڈال رہی ہین اور
اُن کے دفعیہ کے لئے علمائے حقانی اور فضلائے ربانی
سعی بھی کر رہی ہین مگر وجوہ مذکورہ پیش آتی رہتی ہین پس لازم
ہوا کہ اس جماعت مین سے بھی کوئی کامیاب اور انکی سعی سے
دیگر اشخاص فیضیاب ہون اور کوئی اُن صدمات و آفات

ahmadimuslim.de

۱۹۰۷ء کو رتن پور منصفی بلاری ضلع مراد آباد مین ڈگری اہلحدیث کے مقابلہ مقلدین کی ہوئی۔ اس سے پہلے تارس غازی پور میرٹھ علیگڈھ۔ آراوہ مین ڈگریات اہل حدیث کی ہوچکی ہین نہین معلوم کس بہروسہ پر اہل حدیث کو دق کرتے ہین اور خود ہوتے ہین۔ خدا رحم کرے۔ اب بفضلہ وعونہ اہل حدیث جامع مسجد سہسوان مین بلا تعرض ومزاحمت نماز پڑہتے ہین۔

(سید ابو حسن از سہسوان)

اڈیٹر۔ خدا مسلمانون کو سمجھ دے کہ وہ اپنی حالت کو سنواریں۔

## قادیانی دہرم کے کرشن جی سیالکوٹ مین!

ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ آجتک ہم قادیانی مسیح تو سنتے رہے ہین مگر قادیانی کرشن جی نہین سنا یہ کون صاحب ہین۔ تو ان حضرات کو واضح ہو کہ یہ وہی حضرت قادیانی مسیح ہین جو بقول استاد۔

قیامت کے فتنے ہو غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

ہر رنگ مین بستے ہین آپ کا نزول اجلال سیالکوٹ مین ۲۷ اکتوبر بوقت ۶ بجے شام کے ہوا۔ چونکہ آپکی تشریف آوری سے پہلے چند روز علمائے کرام نے آپکی تشریف آوری کی خبر عوام کے کانون تک پہنچائی ہوئی تھی۔ گرد ونواح سیالکوٹ کے مولوی صاحبان اپنا فرض منصبی پورا کرنے کو چند روز پہلے ہی سے رونق افروز تھے اور خوب زور وشور سے آپکی آؤبھگت مناسب الفاظ مین کر رہے تھے۔ آپ کی نبوت کے بازارون اور گلیون مین مشتہر ہو رہے تھے اسلئے عوام آپ کی زیارت کیلئے ہمہ تن چشم بینا بن رہے تھے اور چشم براہ تھے کہ ناگاہ گاڑی قریب ٹیشن سیالکوٹ کے پہنچی۔ پھر تو کیا تھا۔

ع انگلیان سرونہاتی ہین کہ وہ آتے ہین

دیکھتے ہی ایک لعنت کا نعرہ بلند ہوا۔ تمام ریلوے اسٹیشن اور باہر کا میدان جس مین قریباً دو اڑہائی ہزار آدمی ہونگے پُر تہا جدہر کو حضور کی گاڑی جاتی تہی لعنت کے چیخ اور نعرے بلند ہوتے تھے مٹی اور دہوڑ اڑائی جاتی تہی۔ خیر بصد شکل آپ فرودگاہ تک تشریف لے گئے مگر عوام کا شوق زیارت اور ولولۂ دیدار بے انوار کہان پورا ہو۔ بیچارے دیوانہ وار خاک دہول اڑاتے ہوئے اُسروز تو اپنے اپنے گہرون کو شعر مندرجہ ذیل پڑہتے ہوئے ناکام واپس گئے۔

اگر ملئے تو زحمت ہے نہ ملئے تو شکایت ہے
غرض نازک مزاجون سے محبت ایک آفت ہے

اسی واقع کو مرزا جی کے لیکچر کے سرورق کے صفحہ ۲ پر یون لکھا گیا ہے کہ قریباً پینتیس چالیس ہزار ہندو مسلمان ہمارے استقبال کو آئے تہے اور بہت سے لوگون نے اس خوشی مین روشنی کی تہی۔ حالانکہ تمام شہر سیالکوٹ کی مردم شماری قریباً چالیس ہزار کے ہے جن مین ہندو مسلمان۔ چوہڑے۔ چمار۔ زن ومرد بوڑہے جوان بالغ نابالغ سب شامل ہین۔ روشنی کا یہ تو عالم تہا کہ زیارت کنندگان کے طواف کرنے اور خاک اور دہول کے اڑانے سے ایک اندہیرے کی صورت پیدا ہو رہی تہی جس کسی کو جو ہاتہ آیا خوشی مین دے مارا۔ مٹی کا ڈہیلا ہو یا اُپلے کا ٹکڑا۔ کاش کہ اُسروز بادل ہی چمکا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ مرزا جی کی خاطر آسمان پر روشنی ہوئی ہے جیسا کہ خود انکا خیال ہے۔ چنانچہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کے اشتہار مین لکھتے ہین کہ آج جو مین بیماری سے اُٹھکر باہر آیا ہون اور بادل چمک رہا ہے اور بارش بہی کسیقدر ہو رہی ہے یہ اُسی طریق سے ہے جو بادشاہون کے آنے پر سڑکون پر چہڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتشبازی چہوڑی جاتی ہے اسی طرح ہماری (خود بدولت کی) باہر تشریف آوری کی وجہ سے آسمان پر چہڑکاؤ ہوا اور آتشبازی چہٹی ہے (حاضرین) سبحان اللہ جل جلالہٗ امام الزمان کی برکت ہے مگر شقی ازلی ایسے صریح معجزات دیکھکر بہی بدنصیب ہین۔ سچ ہے ع

ahmadimuslim.de

نہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

خیر خدا خدا کر کے حضرت فرودگاہ تک پہونچے اور لیکچر لکھنے مین مشغول ہوئے ۲ر نومبر کی تاریخ لیکچر کے لئے تھی. لیکچر کیا تھا وہی معمولی عرب کے شاعرون کی طرح بطور تشبیب چند لفظون مین اسلام کی تعریف آریون سے دوچار ہو کر اپنی تعریف. مین ایسا ہون مین ویسا ہون مین وہ ہون۔

ہان ایک بات نئی بھی اس لیکچر مین کہی گئی ہے جو اس سے پہلے نہین کہی گئی تھی جسکا خود حضرت کو بھی اقرار ہے کہ آج سے پہلے مینے یہ بات ظاہر نہین کی تھی یعنے آپ نے فرمایا کہ مین مسلمانون اور عیسائیون کے لئے تو مسیح موعود ہو کر آیا ہون۔ مگر ہندوؤن اور آریون کے لئے خدا نے مجھے کرشن جی بنا کر بھیجا ہے۔ مینے یہہ امر خود ظاہر نہین کیا بلکہ اللہ تعالی نے خود مجھے کئی دفعہ کہا ہے کہ **اے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا مین لکھی گئی ہے؟**

اس دعوے کو سنکر صاحب مجسٹریٹ سیالکوٹ نے مسلمانون سے کہا کہ اب تم جاؤ مرزا صاحب جانین اور ہندو جانین مگر مسلمانون کو اپنے ایک پیدائشی مسلمان کی جدائی کہان گوارا تھی جس حال مین کہ وہ بابو عبد الغفور نو آریہ کی جدائی کو ابھی تک نہین بھولے تھے حالانکہ بابو مذکور ایک کمسن ۲۲-۲۴ سالہ عمر کا لڑکا اسکے مقابلہ پر مرزا جی ایک عمر تجربہ کار مسن۔ پھر بھلا ایسے گرگ کہن کی جدائی مسلمانون کو کہان گوارا ہوسکتی تھی۔ چنانچہ ان سے جہانتک ہوسکا انہون نے مرزا صاحب کا ساتھ دیا روانگی کے وقت بدستور ریلوے اسٹیشن تک جیسا استقبال کیا تھا اس سے بڑھ کر استدبار کیا بلکہ ایک مزید بات یہ بھی ہوئی۔ جو سچ تو یہ ہے کہ مسلمانون نے قادیانی کرشن جی کی مہما مین اپنے اسلامی اخلاق کو بھی بالائے طاق رکھ دیا چلتی گاڑی کے وقت اسٹیشن سے ایک طرف پرا باندہ کر کھڑے ہو گئے۔ اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوش جنون مین ننگے ہو ہو کر ناچتے رہے۔ مگر انکا بیان ہے کہ اسکی وجہ بھی مرزا صاحب کی مستورات ہی ہوئی ہین۔ جنہون نے ریل گاڑی پر بیٹھ کر اپنی مبارک پاپوش (جوتی) پر تھوک کر مسلمانون کو دکھائی۔ بس پھر تو کیا ان مجنونون نے سمجھا کہ ہم پر کمال عنایت مبذول ہے۔ لیکن اسلامی غیرت ہمین اس کہنے پہ ہمین مجبور کرتی ہے کہ گو مستورات مرزائیہ ہی نے پہلے چھیڑ کی ہو تاہم یہ حرکت اسلامی اخلاق سے بہت گری ہوئی ہے۔ باقی حاشیہ پر دیکھو۔

# اہل حدیث کا دعا نامہ

اے اہل حدیث! خدا تجھکو اس نام نیک کے ساتھ بازیب وزینت و قایم و دایم رکھے۔

تو سلامت رہے ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

عن ابن مسعود رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه فرب مبلغ اوعی من سامع یعنے ابوداؤد و ترمذی عبداللہ ابن مسعود رض سے مرفوعاً مروی ہے حضور پر نور محمد مصطفے صلعم نے حدیث شریف کے پہنچانیوالے اور سنانے والے کیلئے دعاء تر و تازگی دی ہے صاحب ترغیب و ترہیب مولینا الحافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری بل اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے کہا۔ فیکون التقدیر جملہ اللہ و زینہ یعنے اسکے یہ ہوے کہ حدیث بیان کرنے والے کو خدا بازیب و زینت (خوش و خرم) رکھے۔

**پس اے اہل حدیث** یہہ سال کا اختتام اور سال کے اخیر مین ایک ہفتہ کا آرام۔ اور یہہ تازہ دمی اور سال کا آغاز۔ اس مبارک نام کے ساتھ با ترقی دہ چند خدا کرے تجھکو اور تیرے ناظرین با تمکین کو ہزار ہزار مبارک۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا

جلد ۱۱ نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

# اہلحدیث

امرتسر ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری مقدس مطابق [illegible] ۱۹۱۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہٰذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عـــہ |
| والیان ریاست سے | ـــــہ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | للعـہ |
| عام خریداروں سے | عـہ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بذریعہ ٹکٹ وی پی کر دی جائے گی۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ نمبر خریداری ہر خریدار کو لکھنا ضروری ہے

## آریوں کی کارستانیاں

آجکل آریوں نے زبانی تحریکوں اور دل آزاریوں ہی پر بس نہیں کی بلکہ ایک عجیب نرالا طریق ایجاد کیا ہے جو انکی ایجاد پسند طبیعتوں نے رہنمائی کی ہے کیونکہ وہ ایک تعلیم یافتہ مہذب پارٹی ہے زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف فنون جنگ سے ماہر۔ اسلئے جو کرتے ہیں جاپانیوں کی طرح سوچ سمجھ کر کرتے ہیں اسلام سے تو انکو خاص تعلق ہے جہاں دیکھو اسی گروہ پر نشانہ سے سرگرم ہیں۔ جہاں سنو اسی پہلو سے سرگرم ہے۔ آجکل انہوں نے ایک نیا ذخیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ کسی امیر نے غیر سے ...

اہلحدیث امرتسر - نمبر خریدار ۲۳

شہر [illegible]

SOHDRA

مسلمان کا نام (جو برائے نام ہی مسلمان ہو) رکھکر کوئی نہ کوئی مضمون یا مراسلہ چھپوا کر ایسے خوش ہوتے ہین گویا آپ بے۔ اے ہو جاتے ہین پچھلے دنون اخبار ہتکاری امرتسر مین ایک نوجوان لڑکے سے نام خط چھپوایا جسکا نام "ایک مسلمان بھائی کی کھیر اسپٹ" تھا جسکا جواب اہلحدیث مین اور رد و قدح جسکا ... مین دیا گیا تحقیق سے معلوم ہوا تو وہ ایک ایسے لڑکے نوعمر کے نام پر خط تھا جو ابھی چند ہی روز ہوئے عیسائی تھا پھر مسلمان ہوا انجمن حامی تو مسلمان امرتسر نے اسکو وظیفہ دیکر کاپی نویسی سکھائی اب آجکل آریان کا اخبار لکھتا ہے بالکل بھولا بھالا اسی کو نشانہ بنا کر آگے رکھا گیا اسکے بعد ہتکاری امرتسر (۲۸ نومبر) مین "ایک محقق" کے عنوان سے ایک اور مراسلہ شایع کیا گیا جسکا راقم بھی خیریت سے کوئی مسلمان ہی ظاہر کیا گیا جسکا نام نامی و اسم گرامی ہی اسکی اصلیت اور بناوٹ کو ظاہر کر رہا ہے یعنے آپکا نام **"مصطفی الاسلام دہلوی"** ہے جسے نام بتلا رہا ہے کہ واقعی آپ بڑے محقق ہین نام نامی ایسا کہ کبھی کسی مسلمان کا نہو گا۔ نہ کسی نے سنا ہو گا لفظی ترجمہ اسکا **"اسلام کا لتاڑا ہوا"** ہے یعنے جسکو اسلام نے اپنے پاؤن تلے دبایا ہو معلقہ مین ایک شعر ہے ؎

وقوفا بہا صحبی علی مطیہم
یقولون لاتہلک اسی وتجلد

ہمی مطیہ جو اس شعر مین ہے وہی مطی آپکے نام مین ہے ہم نے تو کبھی مسلمان کا یہ نام نہین سنا۔

خیر اس نامی غلطی کو بھی جانے دیجئے آپ اپنے مضمون مین لکھتے ہین کہ "مین اب بہت تنگ آ گیا ہون اور بہت تحقیقات سے دل پہلے از اپنی سستی مین ... آکر اپنا دین کھو بیٹھا خواہ وہ کیسا ہی کمزور تھا" پھر لکھتے ہین کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے کتابی مباحثے تو پہلے سے ہی پڑھتے تھے۔ مگر مباحثہ دیوریا اور نگینہ کو دیکھکر طبیعت متنفر ہو گئی۔ تاہم نہ معلوم آپ کیون نہو جبکہ آپ پہلے ہی اپنی سستی مین مغلوب ہو کر کسی عورت کے لئے پیچھے مسلمان بنے تو آپکو اسلام سے کیا حصہ ملتا تھا۔ حدیث شریف کا مضمون تو آپ ہی نے سچا کر دکھایا حضور نے فرمایا من کانت ہجرتہ الی اللہ و رسولہ او الی دنیا یصیبہا او الی امراۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ یعنے جس کسی کی نیت اللہ کے لئے ہو گی اسکو وہی پہل ملیگا اور جسکی نیت دنیا کے فوائد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو گی۔ اسکو وہی ملیگی۔ چنانچہ بموجب اس حدیث شریف کے تمکو پیاری بیوی ملگئی جسکا تمہین اخیر مضمون مین خود ہی اقرار ہے تم لکھتے ہو کہ مین تو اپنی پیاری بیوی کے ساتھ تک ظاہری مسلمان رہونگا دل تو کافر ہو ہی گیا ہے یہ فقرہ ہمارا اتفاق و مطلق کی تحریک سے نہین لکھا گیا ہے تاکہ حدیث شریف کی تصدیق آپکے ذریعہ سے عوام کو معلوم ہو جائے پھر آپ نے اپنے متنفر ہونے کی ایک وجہ بھی لکھی ہے مگر ماشاء اللہ کیا ہی معقول ہے سبحان اللہ کیا کہنے کیون نہو۔ بقول شخصے

گرو جنہا نتدے چیلے جان ٹرپ ٹرپ (پنجابی)

مگر اس معقول وجہ بتلانے سے پہلے ہم اپنے ناظرین کو ذرا مباحثہ دیوریہ ضلع گورکھپور کے دیکھنے کی تکلیف دیتے ہین۔ مباحثہ مذکورہ مین گفتگو الہام اور الہامی کتاب پر تھی۔ فریق اول آریہ سماجی تھے اور فریق ثانی اہل اسلام۔ چنانچہ تقریر بھی پہلے آریہ سماج ہی کی طرف سے شروع ہوئی تھی۔ اب اتنے مراتب طے ہونے کے بعد کون دانا ہے جسکو اسمین شبہ یا تامل ہو گا۔ کہ الہام کی تعریف اور تشریح کرنی آریہ سماج کا فرض تھا۔ اہل اسلام کا فریق ثانی ہونے کی حیثیت سے یہ فرض تھا کہ جتنا حصہ اس تعریف کا صحیح ہوتا اسے تو تسلیم کرتے باقی کا ثبوت طلب کرتے مگر چونکہ دیوریا مین آریہ سماج کی طرف سے ایک بڑے لائق پنڈت مناظر تھے یعنے سوامی درشنانند جی مہاراج جنکے دل و دماغ مین منطق الیسی کیسی ہوئی ہو کہ اگنی حد الوسطی الیسی ہو۔ جو خود اپنے مقدمہ کے ساتھ نام عقلمند سے الگ بنہ پایگا ہین آپ خود اپنی عقلمندی کا اظہار کر رہے آپ نے اپنے اخبار مباحثہ بدایون نمبر ۱۲ مین اہل حدیث کے ایک مضمون کا جواب لکھتے ہوئے (جسکا ذکر شاید آیندہ کبھی کسی پرچہ مین ہو گا) فرمایا ہے کہ جسکو پڑھکر عقلمند تو ہنس ہی دیتے ہین لیکن ہمین افسوس ہی کرنا پڑا ہے کہ مولوی صاحب شاعر ہین مولوی مگر

ahmadimuslim.de

مین لیکن علم مناظرہ سے ناواقف ہین"

ناظرین لفظ "لیکن" کے لفظ کو دیکھکر جو استثناء کے لئے ہے بتلائین اور سچ بتلا دین کہ یہ استثنا اپنا سوامی جی نے کن لوگون سے کیا۔ انہی سے جو اس کلام سے پہلے مین یعنے عقلمند جن سے [illegible] سمجھا جاتا ہے کہ سوامی جی اپنے آپ کو عقلمندون سے نہین جانتے مگر ہمین افسوس ہے کہ ہم آپ سے اس رائے مین متفق نہین بلکہ آپ کو بڑا ریفارمر اور لائق سپیکر اور مناظر جانتے ہین [illegible] تو آپ نے دیوریا کے مباحثہ مین یہ چال کی کہ الہام کے معنے اور تعریف مسلمانون سے پوچھے اور اپنا کام اُن سے لینا چاہا مگر مسلمان کیا سمجھتے تھے کہ آپ کے اس مغالطے اور دام مین آجاتے۔ جنکا قول ہے ؎

تعلیم اور تعلم سب سے نیاز اپنی
شاگرد ہین تو ہم ہین استاد ہین تو ہم ہین

جہان ہم آپ کی عقلمندی کا اقرار کرتے ہین تو آپ (بقول خود عقلمندون) سے خارج ہین وہان ہم اپنے دوست ماسٹر آتما رام جی کی منصفانہ کارروائی کی بھی داد دیتے ہین کہ انہون نے مباحثہ نگینہ مین آپ کی طرح ہٹ نہین کی بلکہ اُن کی منصفانہ طبیعت نے انکو آگاہ کیا کہ الہام کی تعریف اور تشریح کرنا اور اُسکا ثبوت دینا بیشک فریق دوم یعنے آریہ سماج ہی کا فرض ہے اسلئے انہون نے کھڑے ہوتے ہی الہام کی تعریف کردی اور اُسکا ثبوت دینے کی کوشش کی۔ گو ہمین اس امر کا افسوس ہے کہ وہ دس منٹ تک اُسکا ثبوت دیتے رہے مگر ناکام رہے سو خیر یہ اور بات ہے۔ یہ اگر ہے تو ویدک دھرم کی کمزوری ہے نہ کہ ماسٹر جی کے انصاف پر کوئی دھبہ۔

پس ماسٹر جی کے فعل سے اس مباحثہ منطقی الاسلام مولوی کا جواب ملتا ہے جو لکھتے ہین کہ کیا دیوریا کے مباحثہ مین ایک الہام کے معنے سچائی اور صفائی کے ساتھ نہین بتلائے جا سکے جنکو [illegible] وہ قانونی پیچ ڈالے گئے اور پیچ نکالی گئین مسلمان مولویون کی اس کارروائی کو کسی سچے مسلمان نے اچھا نہین سمجھا ہوگا آپکی

اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو نہ صرف اسلام ہی سے کدورت ہے بلکہ دنیا بھر کی سچائی اور انصاف سے بھی نفرت اور دلی عداوت ہے۔ تعجب ہے کہ آپ نے یہ نہ سوچا کہ الہام کی تعریف کرنا کس فریق کے ذمہ تھی جبکہ کھلی اور واضح بات ہے کہ الہام کی تعریف کرنی آریہ سماج کا فرض تھا چنانچہ نگینہ کے مباحثہ سے اسکی اور توضیح ہو سکتی ہے اور مثال ملتی ہے۔ تو پھر دیوریا کے مباحثہ مین اس فرض کے ادا کرنے سے کس فریق نے پہلوتہی کی۔ اگر تم مین انصاف ہوتا تو آریہ سماج کو کم از کم دیوریا کے مباحثہ کے پنڈتون کو دور سے سلام کرتے ہوئے کہتے کہ ؎

حسینون سے نہ مل اے دل ستمگر کیسے بھالے ہین
نہین ڈسنے سے رکتے کے گھنگریالے کالے ہین

کیا یہی انصاف پسندی ہے آپ اسلام سے ناراض ہین۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کا اسلام سے ناراض ہونا بھی اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔

[illegible]
زنگ ہو آلودہ ہو جاتا ہے آہن کیسا ہی

آخیر مین راقم مضمون مسلمانون کو ایک مشفقانہ نصیحت کرتے ہین جسکے لئے ہم اُن کے مشکور ہین آپ فرماتے ہین کہ تم اپنے اسلام کی عزت رکھنا چاہتے ہو تو ان آریون سے الہامی کتاب کی ہرگز بحث نہ کرو کیونکہ آپ لوگ ان مین کوئی بھی سنسکرت نہین جانتا مگر ان لوگون مین عربی دو چار آدمی جانتے ہین۔

معاف رکھئے آپ کی بے خبری کا نتیجہ ہے۔ اگر آپ آٹھ بہشتی [illegible] ڈھونڈینگے تو بھی کوئی آریہ عربی دان آپکو نہ ملیگا مگر مسلمان سنسکرت دان کئی ایک۔ آپ بھولے ہین۔ شاہ اکبر کا وزیر فیضی اور اُسکا خاندان [illegible] کے زمانے مین شمس العلماء سید علی بلگرامی اور بہار [illegible] کے ہمارے دوست مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی اور کئی ایک [illegible] ہین۔ مگر آریون مین جتنے عربی دان ہین انکو ہم جانتے ہین سب سے اول عربی دان [illegible] گذرے [illegible] حیثیت سے اُردو بھی نہین جانتے تھے [illegible] کرنے بیٹھتے تو [illegible] عربی دان پنڈت لیکھرام [illegible] کی

ahmadimuslim.de

عربی دانی کا آریہ پبلک میں بہت چرچا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ اگر پادری ٹھنڈا اور پادری عماد الدین کی تصنیفات نہ ہوتیں تو وہ ایک لفظ نہ لکھ سکتا بالکل نہیں۔ اُنہوں نے لفظ بلفظ مضامین اُٹھائے ہیں۔ تیسرے درجہ پر بڑا عربی دان آریوں میں ایک سادھو ہے۔ جسکی زبان حجاج کی تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے مگر خیریت ہے اُسکی عربی کی بھی یہ کیفیت ہے کہ عربی تحریر اور تقریر میں الفاظ غلط بولا کرتا ہے علاوہ اسکے مباحثہ کے لئے خدا نے فریقین کے درمیان ایک تیسری زبان جو اس وقت ملک کی عام زبان ہے یعنی اُردو۔ سفیر اور مترجم بنا رکھا ہے یہی زبان ہے جو فریقین خاندانی بول سکتے ہیں۔ اسی زبان کے ذریعہ سے تو مسلمان پوچھا کرتے ہیں کہ نیوگ کی فلاسفی بتاؤ۔ اور ہمیں سمجھا دو کہ دوسرے کے نطفے سے پیدا شدہ بچہ عورت کے خاوند کا کیونکر ہو سکتا ہے۔ جب وہ نہیں بتلا سکتے تو اسپر کہا کرتے ہیں ؎

ہے بے غیرتی کا شرارا نیوگ
جلا دیگا گھر بار سارا نیوگ

آخیر میں ہم اتنا کہکر مضمون ختم کرتے ہیں کہ جیسے پہلے آپ کسی فاحشہ کی محبت میں مستی نکالنے کو مسلمان بنتے تھے ویسے ہی آپ کی مستی کی غرض سے تعجب نہیں کہ کسی نیوگن کی تربیت کال میں پڑ کر اور نیوگ سے مستی نکالنے کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے تلے آجاؤ میں بچشم اور روشن دل ماشاد۔

## قادیانی کرشن جی کے متعلق ایک مراسلہ

(از خواجہ غلام الثقلین صاحب جج مالیر کوٹلہ)

جناب اڈیٹر صاحب۔ آخر اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے نے ایک خط اور ایک کاپی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی خواجہ غلام الثقلین صاحب کے پاس بھیجی تھی کیونکہ اسمیں سید دلاور حسین صاحب کے مضمون کا جواب انگریزی میں اور غلام الثقلین صاحب نے آبزرور میں ایک مختصر چٹھی اُسکے جواب میں لکھی تھی۔

اڈیٹر صاحب عصر جدید نے جواب میں اُس مضمون کی تعریف لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ اس تمہید کو ضرور پورا کر کے اسکے مضامین جدا کتاب کی شکل میں مرتب کریں لیکن اُن میں مسیح موعود کا زیادہ ذکر ہو تاکہ اور مسلمان برافروختہ ہوں۔

اس انگریزی دوستانہ خط کے علاوہ ایک اردو خط بھی ساتھ تھا جسکا جواب طلب کیا گیا تھا۔ دو ہفتہ سے زیادہ ہوئے جواب نہیں ملا۔ وہ خط آپکی خدمت میں چھپنے کی غرض سے مرسل ہے کہ شاید اُسکے مضامین کی داد مرزا صاحب یا اُن کے حواری دیں فقط۔

(خاکسار مشور علی)

آپکو معلوم ہوگا کہ مجھکو آپ کے مرزا صاحب کے دعاوی کی بہت دلچسپی ہے چنانچہ ایک قصہ نقل کرتا ہوں۔

اثنائے گفتگو میں بعض صاحب کہہ رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے دعاوی بہت بڑھ چلے ہیں چنانچہ اُن کے اخبار میں ایک شعر نے نظم چھپا ہے کہ مرزا صاحب علی اور عیسے سے بہتر اور حسین ابن علی سے افضلیت کا دعوے تو مشہور ہی ہے۔ مرزا صاحب نے حضرت علی اور حضرت عیسے سے اپنی بہتری ظاہر کی تو اُنکو یہ دعوے قبول ہے۔

میں نے کہا کہ جھگڑے کی بات کیا ہے مرزا صاحب کا درجہ دراصل ان تینوں بزرگوں سے بہتر ہے بوجوہ ذیل۔

(۱) عیسے عام مسلمانوں کے اعتقاد میں کلمۃ اللہ ہیں عیسائی اُنکو ابن اللہ سمجھتے ہیں مرزا قادیانی صاحب پر الہام ہوا ہے کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی پس درجہ توحید ابنیت سے افضل ہے۔ دوسرے عیسے بقول مرزا صاحب مرگئے مرزا زندہ مسیح ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ زندہ مردہ سے بہتر ہوتا ہے۔ انگریزی مثل زندہ گدھا اور مردہ شیر کی آپنے سنی ہوگی۔

(۲) رہے حسین ابن علی سو اُنکی فضیلت بموجب آیت مباہلہ اسقدر ہے کہ وہ بمنزلہ ابن محمد رسول اللہ ہیں مرزا صاحب پر الہام ہوا ہے انت منی بمنزلۃ ولدی لہذا خدا کا بیٹا (حقیقی یا مجازی)

# ہندو پبلک خبردار

آجتک تو مسلمان یا عیسائی چودھویں صدی کے مسیح قادیانی کی زیر نظر تھے اور محض انہی کی ہدایت اور خیر خواہی کے لئے آپ تشریف لائے تھے چنانچہ گئی۔ ہاں تک آپ نے ان دونوں قوموں کی خدمت کی مگر افسوس کہ یہ دونوں قومیں ایسی گمراہی میں ایسی پہنچ رہیں کہ انہوں نے چودھویں صدی کے مسیح سے کوئی فائدہ نہ حاصل کیا بلکہ اپنی ضد پر ہیچ کرنے اور پیشگوئیوں کی پڑتال کرکے وقت کھونے۔ حالانکہ یہ بات محقق تھی کہ گو ایسے الہامی اور مسیح موعود کی ایک نہیں کئی پیشگوئیاں بھی غلط اور محض کذب ثابت ہوں تو بھی انکی مسیحائی میں کوئی فرق نہیں آنا چاہیئے تھا کیونکہ انکی مسیحائی تو کسی ایسے قسم سے ہے جسکو اس جہان کے باشندے کسی طرح نہیں پا سکتے۔ اسلئے اس مسیح کی غیرت نے چاہا کہ ان نالائقوں کو چھوڑ کر اب دوسری طرف رخ کریں اور انکی بیقدری کا مزا انکو چکھا دیں۔ اسلئے قادیانی مسیح نے اظہار کیا کہ میں تم ہندؤوں کے لئے بھی اوتار کرشن ہوں۔ مگر چونکہ آپ پیدائشی مسلمان ہیں گو اب مسلمانوں سے بوجہ انکی سخت دلی کے کشیدہ خاطر ہو کر کے باعث اب ہندؤوں کی طرف متوجہ ہیں اسلئے آپ نے اپنا نام تجویز کیا کہ حضرت کرشن علیہ السلام۔ چنانچہ قادیانی پریس سے ایک اشتہار نکلا ہے کہ فلاں مولوی صاحب اپنا زور قلم دکھائینگے اور ہندؤوں کی کتابوں سے حضرت کرشن علیہ السلام کی بابت ثابت کر دینگے۔ ہمیں تو حضرت جی کا پہلے ہی سے تجربہ ہے کہ آپ زمین کی گولائی ثابت کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں کہ چونکہ چاول سفید ہیں اسلئے زمین گول ہے۔ مگر ہندؤوں کو چونکہ ابھی تک ایسے کرشنوں سے پالا نہیں پڑا اسلئے ہم کہے دیتے ہیں کہ ہندو پبلک خبردار۔

(فیروز)

ahmadimuslim.de

فرزند رسول سے بہتر ہے صاف اور سیدھی بات ہے۔

(۴۰) علی ابن ابی طالب جس میں شک نہیں کہ نفس رسول کے نام سے پکارے گئے ہیں (دیکھو آیت مباہلہ میں) مگر کجا مرزا صاحب کجا وہ۔ بقول علامہ سیالکوٹی حضرت علی تو بوجہ افلاس اور مجبوری کے مغضوب علیہم کی فہرست میں درج ہیں۔ بلکہ ہر دو بزرگان سابق الذکر بھی ایسے ہی ہیں اگر زر در تمہ دریا گاڑیاں۔ عمدہ کھانے۔ مکانات۔ زیور۔ جائداد کہاں میسر تھے۔ چند سال خلیفہ وہ ضرور رہے۔ مگر اُس میں بھی اپنی مزدوری کا حد اگر تے تھے غرض مرزا صاحب کی طرح اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ کے مصداق نہ تھے علاوہ ازیں فاضل سیالکوٹی کی فضیلت جانے دو۔ بقول اہل سنت و جماعت کے علی خلیفہ رابع تھے اور بقول شیعیان خلیفہ اول تھے حالانکہ مرزا صاحب خاتم الخلفا ہیں جس طرح خاتم الرسل رسولوں سے افضل ہو اسی طرح خاتم الخلفا بھی خلفاء سے افضل ہیں۔ اگر میری یہ توجیہات غلط ہوں۔ تو آپ خود حضرت مرزا صاحب اور حکیم الامۃ مولانا نورالدین سے دریافت کر کے میری غلطی پر مطلع کیجئے۔ اگر یہ توجیہات صحیح ہیں تو بھی مطلع کیجئے۔

(غلام مصطفیٰ المتقلین)

ایڈیٹر۔ ان توجیہات کی تغلیط وہ کیسے کر سکتے ہیں اُنہی کے الہام میں انہیں کا کلام ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کے اصلی معنے نہ سمجھے ہوں سو آپ کے بُرا منانے کی بات نہیں۔ جبکہ خود کرشن مہاراج (مرزا صاحب) ہی اپنے الہام کو بسا اوقات نہیں سمجھ سکتے آتھم کے ہاویہ میں گرائے جانے سے مراد موت بتا چکے تھے حالانکہ غلط معنے تھے جن کی غلطی کا مہاراج کو خود اقرار ہے حالانکہ بقول محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ ایک معرکہ کی پیشگوئی تھی جب ملہم صاحب کا یہ حال ہے تو دوسروں کا کیا حال ہو گا۔

ہاں آپکی دلیل ہماری سمجھ میں ایک پہلو سے کمزور ہے شاید کہ وہ کلام آپکی نظر سے نہیں گذرا جس میں مہاراج نے اپنا رویا دیکھ کر بیٹے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں مجھے خیال آیا کہ کچھ پیدا کرو تو میں نے آسمان زمین پیدا کئے۔ بتائیے اس مرتبہ پر کون ہے لا حول ولا سبحان اللہ جل جلالہٗ ہمارے امام الزمان مہاراج کے نہ معلوم میں کر کیا کہنے ۔ ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔

ahmadimuslim.de

# بٹالہ مین مباحثہ

بخدمت شریف ایڈیٹر اخبار اہلحدیث - السلام علیکم مہربانی فرماکر ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر بندہ کو ممنون فرماوین - مدعا یہ ہو کہ ہمارا ارادہ تو نہین تہا کہ بٹالہ والی بحث کو اخبار کے ذریعہ شایع کرتے بلکہ علیحدہ اشتہار دینے کا ارادہ تہا لیکن چونکہ آریون نے اخبارت دہرم پرچارک مین لکہا ہے اسلئے مناسب سمجہا گیا کہ ہم اختصار کرکے ناظرین کو اصلی راستہ بتاوین اخبار مذکور مین لکہا ہے کہ مولوی اللہ دتا نے چند سوال بٹالہ مین کئے جنکا معقول جواب دیا گیا - اب مین تمام خطوط شہرطلبیہ کو ترک کرکے صرف سوال و جواب جو دونون صاحبون کی قلم سے لکہے ہوئے میرے پاس موجود ہین نقل کرکے ناظرین پر چہوڑتا ہون کہ خود دیکہ لین - کہ یوگندرپال نے معقول جواب دئیے ہین یا نامعقول امید ہے کہ آریہ صاحبان اسپر ضرور ہی توجہ فرماینگے -

(سوال ازجانب مولوی اللہ دتا)

نمبر (۱) آریہ سماج کے دس اصول جو انکی اکثر کتابون کے سرورق پر لکہے ہوئے ہوتے ہین - دیانند جی کی ایجاد ہین یا ویدون مین مذکور ہین - حوالہ معہ عبارت دیجئے -

نمبر (۲) وید کن لوگون پر آئے وہ کہان کے باشندہ تہے انکی بود و باش - و زمانہ عادات کیسے تہے معہ ثبوت -

نمبر (۳) ویدون کے ملہمون کے ویدون مین ذکر ہین - کہ انکی سوانحعمری کا پتہ ویدون سے یا کسی معتبر تاریخ سے ملتا ہے -

دستخط

اللہ دتا مولوی حال بٹالہ - ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء سوالات نقل از ترک اسلام برترک اسلام -

## جواب منجانب یوگندرپال

شیخ جی -

آپکا کوئی سوال آریہ سماج کے متعلق مضامین اختلاف فیہ نہین ثابت نہین ہوتا اسلئے جواب نہین دیا جاتا ہے آپ پہلے الہام کی تعریف کا سوال کرین پیچہے اور اعتراض کرین فقط -

آپکا دوست

یوگندرپال بٹالہ ۳۱/۱۰/۰۷

سوامی جی نے اتنی بڑی بہری مجلس مین سوالات کے جواب دینے سے انکار کر دیا - عین ۴ بجے سے لیکر سوا چہہ بجے تک مولوی صاحب نے انکے تمام بیجا اعتراضات کا معقول جواب دیکر ان سوالوں کو یاد دلایا - مگر سوامی جی نے سوا دو گہنٹہ مین سر اٹہا کر نہین دیکہا کہ سائل کیا کہ رہا ہے - جو کچہہ سوامی کی گت مجلس مین انکی سخت لسانی سے ہوئی وہ تو تمام حاضرین کو معلوم ہے یا آریہ سماج بٹالہ جانتی ہے اور سناتنی ہی جو مولوی صاحب کے مسئلہ نیوگ بیان کرتے وقت سوامی کو تالیان بجا کر استہزا کرتے تہے جانتے ہین مباحثہ کا باقی ماجرا قصہ بابو بخش سکنہ سوہل ملازم کارخانہ وہنہ ڈیوال م ...... ج

# دعوت اسلام

گزشتہ سے پیوستہ

سوال ہے آخر ایسا خدا نے کیون خود قرآن مجید مین جواب دیا ہے ما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب و لا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون - لیے خیال نزول قرآن سے پہلے تو کسی قسم کی کتاب نہین پڑہ سکتا تہا اور نہ اپنے ہاتہ سے کچہہ لکہتا تہا اگر تو لکہا پڑہا ہوتا تو بہی اہل باطل کو یہ کہنے کی گنجایش ہوتی کہ قرآن تو نے آپ بنا لیا ہے - دوستو عبارت زیر خط کو غور سے دیکہو امی پر نازل کرنے کی کیا اعلے درجہ کی حکمت بیان کی ہے -

اب بہی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خود محمد رسول اللہ نے بنا لیا ہے ہم سے بڑہکر خالی از عقل و جاہل و ضدی و ہٹ دہرم کون ہوگا - پس یہ بات تو ہر کسی کو معلوم ہوگئی کہ قرآن شریف ایک امی پر نازل ہوا جو اسکی زبان سے تمام مخلوق نے سنا جسکا مقابلہ آج تک کوئی بہی نہ کر سکا - اس زمانہ کو جانے دو کیونکہ فی زمانہ تو کوئی مخالف ایسا بہی

ahmadimuslim.de

نہیں ہے جو علمائے اسلام کی عربی کے مانند ہی عربی بنا سکے قرآن شریف کی مانند بنانے کو کہنا ہی بے ادبی ہے۔ زمانہ نزول قرآن کی کیفیت سنو کہ اُس زمانے میں عرب میں فصاحت و بلاغت کا دریا لہریں مار رہا تھا بچہ بچہ دریائے فصاحت میں غوطہ زن تھا اہل عرب بوجہ غلو فصاحت و بلاغت کے دیگر ولایت والوں کو عجم (گونگا) کہتے تھے شب و روز ایک دوسرے سے فصاحت و بلاغت میں مقابلہ ہوا کرتا تھا۔ ایک کہتا تھا میرا کلام لاثانی ہے دوسرا کہتا تھا میرا کلام لاجواب ہے ایسی بڑی بڑی کیفیتیں ہوا کرتی تھیں جنکا کلام سب سے اعلیٰ ہوتا تھا وہ خانہ کعبہ پر آویزاں کرکے اشتہار دیا جاتا تھا کہ جسکو دعوے ہو نقص نکالے نزول قرآن کے وقت بھی ایک شاعر کا قصیدہ سبعہ معلقہ نامی آویزاں تھا جس وقت قرآن شریف سے إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ کو خانہ کعبہ پر آویزاں کیا فوراً فصحاء و بلغاء نے اپنا قصیدہ اُتار لیا۔ یہ حال تو مردوں کا تھا اُس زمانہ کی عورتیں بھی بلا فصاحت و بلاغت کے بات نہیں کرتی تھیں۔ ایک مصرع سنکر فی البدیہہ مصرع کا فوراً ما فی الضمیر معلوم کر لیتی تھیں امرء القیس کی لڑکیوں کا ذکر ہے کہ جب امرء القیس اپنی بدفعلی کے باعث گرفتار ہوا اور قتل کا فتوے دیا گیا تو اُسنے قاتلوں کو کہا کہ میری لڑکیوں کو یہ مصرع کہہ دینا ؎

یا بنتی امرء القیس ان اباکما

چنانچہ قاتلوں نے قتل کرنے کے بعد یہ مصرع اُسکے مکان پر جاکر لڑکیوں کو سنا دیا لڑکیوں نے جواب دیا کہ شاید باپ ہمارا قتل ہو گیا اور اُسکا قاتل تمہیں ہو کیونکہ اسکے ساتھ سوا اس مصرع کے اور کوئی شعر چسپاں نہیں ہوتا ہے ؎

قد قتل و قاتلہ اتاکما

پیارے دوستو اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب اُس زمانہ کی عورتوں کا یہ حال تھا تو مردوں کی فصاحت و بلاغت کا کیا حال ہوگا ضرور ہے کہ عورتوں سے کئی ہزار درجہ زیادہ ہوگا کیونکہ مرد ہر زمانے میں مرد ہی ہوتے ہیں۔ اب صاحبان عقل و فہم غامض نظر رکھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن شریف کا ایسے زمانہ فصاحت و بلاغت میں نازل ہو کر ڈنکے کی چوٹ پر یہ دعوے کرنا کہ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۔ اگر تم شک میں ہو اس میں (یعنی قرآن میں) جو ہمنے اپنے (مقبول) بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا تو پس اسکی مانند سورت بنا لاؤ اور اپنے گواہوں کو بلا لو سوا اللہ کے اگر تم سچے ہو۔ ساتھ ہی تحدی بھی کر دی گیا فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ترجمہ پس اگر نہ بنا سکو اور ہرگز نہ بنا سکوگے تو ڈرو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رہے واسطے منکر (از اسلام) لوگوں کے۔"

ناظرین یہ دعوے اور یہ تحدیاں ایک اُمّی شخص سے سنکر بڑے بڑے فصحاء و بلغا جنکو دعویٰ تھا کہ ہمارا ہمعصر روئے زمین پر کوئی نہیں ہے دم بخود ہو گئے تلے کی سانس تلے اور اوپر کی اوپر رہ گئی کسی میں مقابلہ کی تاب نہیں۔ پھر جب اسی اُمّی نے سنایا: قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ تو کہہ کہ اگر تمام جن اور انس جمع ہو کر وہی چاہیں کہ بنا لائیں مانند اس قرآن کے ہرگز نہ لا سکینگے اسکی مانند اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں تب تو اور بھی حیران ہوئے کہ یہ اُمّی کیا کر رہا ہے اسنے ہم جیسے فصحاء کو عاجز کر دیا ہے۔

جتنے فصحاء اور بلغاء عرب میں تھے سب اُن دعووں اور تحدیوں کو ایک اُمّی کی زبان فصاحت بیان سے سُن سُن ہو گئے اور کسی نے ایک سورۃ بنانا تو درکنار ایک آیت بھی نہ بنا پائی جنکی قسمت میں قسام ازل نے جنت لکھی تھی وہ قرآن شریف کی بے نظیر فصاحت بلاغت پر فریفتہ ہو کر یوں بول اُٹھے ان ہذا القرآن کلام اللہ یعنی بیشک یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور فوراً داخل اسلام میں آگئے۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جنکا لقب تھا طوطی عرب قرآن مجید کی سلاست لاثانی روانی فصاحت بیانی پر شیدا ہو کر مسلمان ہو گئے اور جنت الفردوس میں نام لکھا یا۔ (باقی دارد) (شیخ احمد اللہ)

ahmadiyyamuslim.de

# آریہ سماج لاہور سے مباحثہ

مرقومہ جناب حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرت الاسلام امرتسر (شریک جلسہ)

آریہ سماج لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ پر اشتہار دیا کہ جس کسی کو مباحثہ کرنا ہو ۲۳ نومبر تک سماج کو اطلاع دے ہم وقت دینگے۔ جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اطلاع دی کہ میں حدوث دنیا پر بحث کرونگا۔ چنانچہ بات طے ہوگئی اور مولوی صاحب ۲۸ نومبر کو ۶ بجے شام کو جلسہ میں پہنچے۔ آپنے سوال کیا کہ کل اور جزو کا وجود الگ الگ ہے یا ایک جس سے مولوی صاحب کا غرض یہ تھی کہ مادہ جو بقول آریہ سماج قدیم ہے تو اس سے دنیا کا قدیم ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ مادہ اگر ہے تو اجسام کے لئے اجزا ہے جن سے [illegible] ہیں اسکا جواب دو کو مشہور زبان دراز سادھو یوگندر پال نے جنہوں نے ایک دو دفعہ جواب دیے مگر جواب دینے [illegible] صاحب عادت قدیمہ سوال سے الگ کبھی ہستی سے ہستی کا ذکر کبھی کوئی سے [illegible] آریہ سماج کے پریذیڈنٹ نے روکا بھی مگر بقول [illegible] وہ بھلا کیسے باز آسکتا تھا۔ آخر آریہ سماج کے پریذیڈنٹ نے جو ایک روشن خیال جنٹلمین ہے کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکار دیا کہ چونکہ سوامی یوگندر پال مضمون سے الگ جاتے ہیں۔ اور باوجود ہمارے روکنے کے رکتے نہیں چلے جاتے اسلئے انکو مباحثہ سے الگ کیا جاتا ہے۔ انکی جگہ اور کوئی صاحب جواب دینگے۔ غالباً آریوں میں اس جنٹلمین نوجوان پریذیڈنٹ نے اس منصفانہ کارروائی کی پہلی مثال قائم کی ہے۔ اور ثابت کردیا کہ اگرچہ آریہ سماج کی حالت عموماً تعلیم یافتہ ہوکر بھی ایسی گری ہوئی ہو کہ کبھی انکو انصاف سے تعلق پیدا ہی نہیں ہوا تاہم یہ بالکل سچ ہے کہ خدا نے پنج انگشت یکسان نکرد ۔ سادھو یوگندر پال نے سمجھا ہوگا کہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر کے سکھوں جیسا ہی یہ پریذیڈنٹ بھی ہوگا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنا سکھا شاہی اور انگریزی راج میں فرق ہے ایسا ہی فرق ان دو میں ہوگا۔ جسکا ذکر اہل حدیث نمبر [illegible] میں ہے۔

پریذیڈنٹ موصوف کی یہ منصفانہ کارروائی بھلا سماج کے ممبروں اور ہیلپروں کو کہاں منظور ہوتی۔ چنانچہ آریہ سماج ہی کی سٹیج سے اسی پریذیڈنٹ کے ماتحت سادھو رشیانند جی نے جو دیانند جی کے خلیفہ ہیں اسی وقت کھڑے ہوکر اپنے پریذیڈنٹ کی تقریر کا رد کرتے ہوئے کہا کہ سوامی یوگندر پال جی نہایت عمدہ مباحثہ کر رہے تھے مگر چونکہ انکی آواز ذرا باریک تھی سب لوگ نہیں سن سکتے تھے اسلئے انکی جگہ کوئی اور صاحب جواب دینگے۔ ہم اس معاملہ میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتے پبلک اندازہ کر سکتی ہے کہ آریہ سماج جیسی مہذب پارٹی نے اپنے پریذیڈنٹ کی کہانتک عزت کی۔ اور کہانتک اُن کے حکم کی تعمیل کی۔ بگڑی اور بات نے اور بھی [illegible] جب وہ اپنی ضد میں اپنے سردار کی عزت کرنے کو آمادہ ہوجاتے ہیں تو دو سرداروں کی ہتک پر آمادہ ہوجانا اور دل آزار الفاظ کا استعمال کرنا کونسا تعجب انگیز امر ہے۔ خیر بہرحال سادھو یوگندر پال کی جگہ لوگوں کا خیال تھا کہ ہمارے مسٹر عبد الغفور دھرم پال (جو جلسہ میں موجود تھے) کھڑے ہونگے مگر افسوس کہ وہ نہ ہوئے بلکہ سادھو رشیانند جی سٹیج پر آئے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے باقاعدہ مناظر سے گفتگو کرنا حلوے کا خیر نہیں تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے پہلے ہی یہ سوال کیا کہ پریذیڈنٹ صاحب مجھے مطلع کریں کہ دوسرا مناظر پہلے مناظر کا قائم مقام ہے یعنی اُسکے منقولات اسکو منظور ہیں یا نہیں یا الگ مباحثہ کرینگے۔ خدا کی شان مولوی صاحب کی ایسی ہیبت آریہ سماج پر طاری تھی کہ ایک آسان سے آسان سوال کا جواب بھی بغیر کئی ایک دفعہ رد و بدل کے نہیں دے سکتے تھے۔ چنانچہ اس آسان سوال کا جواب بھی کئی ایک دفعہ ایچ پیچ کرکے دیا مگر وہ بھی صاف نہ تھا۔ البتہ اس سے سمجھا جاتا تھا کہ دوسرا مباحث پہلے مباحث کا قائم مقام تھا مگر بغیر [illegible] دوسرے مباحث کی بھی وہی مثال تھی جو خدا کی پاک کتاب قرآن شریف کا ارشاد ہے فَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا [illegible] بالکل سچ ادا ہی سے کام لیتے تھے۔ میں مولوی صاحب کا سوال اور سوامی جی کا جواب نقل کردیتا ہوں ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ کہانتک صحیح ہے۔

مولوی صاحب نے کہا کہ سوامی دیانند لکھتے ہیں کہ تین چیزیں قدیم ہیں۔ خدا۔ روح۔ اور مادہ۔ ان تینوں میں سے سرِ دست

ahmadimuslim.de

کسی کی قدامت پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ اپنا سوال کرنا آئندہ سال کے جلسہ پر ملتوی کرتا ہوں - میرا سوال اسوقت یہ ہے کہ آپ میں تو شک نہیں کہ مادہ اور ہے اور اجسام اور ہیں اور اجسام کا نام دنیا ہے کل اور جزو کا وجود الگ ہوتا ہے اور آریوں کا بھی مذہب ہے کہ پرلے (بالکل فنا) کیوقت مادہ تو موجود رہتا ہے مگر اجسام موجود نہیں رہتے پس اسی سے ثابت ہوا کہ مادہ اور اجسام ایک نہیں اور جسموں کی بابت یہ عام قاعدہ ہے کہ مرکب ہوتے ہیں اور مرکب کو بوجہ ترکیب کے خود دیانند جی بھی حادث مانتے ہیں لہذا نتیجہ صاف ہے کہ دنیا کا کوئی فرد بھی قدیم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب افراد مرکب ہیں - اسکا جواب کیا ملا کہ مادہ دنیا کا قدیم ہے بغیر مادہ کے کوئی چیز نہیں ہو سکتی مادہ کبھی فنا نہیں ہو سکتا فلان فلان فلاسفر نے لکھا ہے کہ ہم کسی چیز کو فنا نہیں کر سکتے صرف صورت کا فنا ہونا ہے مادہ میں ملنا جڑنا ہمیشہ سے ہے - غرض جتنا کچھ کہا اُسکا اکثر حصہ بحث سے اجنبی تھا مولوی صاحب نے بار بار پریزیڈنٹ کو توجہ دلائی کہ جس وجہ سے پہلا مباحث معزول کیا گیا ہے وہ وجہ اس دوسرے میں بھی پائی جاتی ہے مگر پریزیڈنٹ آخر آریہ سماج کے ایک ممبر تھے اُنہوں نے سمجھا کہ پہلے سپیکر کو معزول کرنے پر میری لیاقت سخت مخالفت ہوئی تھی کہ میرے سامنے میری ناک کٹتی ہیں کھڑے ہو کر میری تکذیب کرینگی یا میں اگر ان مہاراج کو بھی معزول کرونگا تو ایشور جانے میرے پر کیا آفت آئیگی - علاوہ اُسکے اگر یہی سلسلہ عزل ونصب کا جاری رہا تو آخر آریوں کی طرف سے مباحثہ کون کریگا - یہاں تو جتنے ایک ہیں وہ آپ ہی خانہ بہمہ آفتاب است وہ سب کے سب اسی قسم کے ہیں - بہرحال وہ ہذیان بولتا یا نسیان کو مصداق ہیں چنانچہ پریزیڈنٹ آریہ سماج نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ ان باتوں کو چھوڑ کر اصل مضمون پر آئیے میں آپکی توجہ مضمون کی طرف دلاتا ہوں - مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے سوال کا جواب نہیں آیا کیونکہ میرا سوال تو جسموں کے حدوث پر ہے جواب مادہ کی قدامت سے ہے - غرض اسی طرح کرتے کراتے ۸ بجکر ۳۵ منٹ ہوئے تھے کہ نیتا نند جی کی تقریر ختم ہوئی - جونہی مولوی صاحب جواب کو کھڑے ہوئے پریزیڈنٹ نے اعلان کر دیا کہ مولوی صاحب کے مباحثہ کا وقت ختم ہو گیا اب باقی وقت یعنے ۹ بجے تک ۲۵ منٹ میں ایک سکھ صاحب سوال کرینگے جنکی درخواست آئی ہے کہ میں بھی کچھ پوچھنا چاہتا ہوں - مولوی صاحب نے کہا کہ یہ انصاف نہیں کہ عین وقت پر مجھے روکا جاتا ہے قاعدہ تو یہ تھا کہ کچھ مدت پہلے مجھے اطلاع ملتی جبکہ آریہ دہرم کو بھی چند روز پہلے نوٹس دیا جاتا ہے تو پھر کیا انصاف ہے کہ مجھے عین وقت پر روکا جاتا ہے - مگر آریہ سماج اور انصاف چہ نسبت پہلے کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کارروائی خود اُسکی مرضی کے خلاف تھی مگر دیگر ممبران کی رائے میں شاید وہ مجبور ہو گیا ورنہ ہمنے جہانتک سنا ہے پریزیڈنٹ ایک روشن خیال جنٹلمین ہے جنکا نام ڈاکٹر چرنجیت ہے کسقدر بے انصافی کہ ادھر تو اشتہار رہا کہ جسنے مباحثہ کرنا ہو ۲۳ نومبر تک ہمیں اطلاع دے مولوی صاحب نے ۲۳ نومبر سے پہلے ہی اطلاع دیکر جنکا سب قرارداد ہو گئی پھر ایک ایسے شخص کو اثنائے بحث میں وقت دیا گیا جسکی بابت پریزیڈنٹ نے خود کہا کہ اس رقعہ میں ان سکھ صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے آپکو پہلے ہی چیلنج دیا ہے میں انکو مطلع کرتا ہوں کہ اس سے پہلے انکا کوئی چیلنج (اطلاع) ہمیں نہیں ملا - اب دیکھیے نہ تو ۲۳ نومبر تک اُسکی اطلاع آئی تھی نہ مولوی صاحب کو وقت سے پہلے بتلایا گیا تھا کہ اتنے پر آپکی بحث ختم ہو گی مگر پھر بھی ایک عالیشان پر لطف مباحثہ (جسکے سننے کیلئے بے انداز مخلوق تخمیناً ۱۰-۱۲ ہزار آدمی جمع تھے اور تل دہرنے کو تمام وسیع میدان میں جگہ نہ تھی) بند کر دیا کیونکہ آریہ سماج جان گئے تھے کہ مولوی صاحب سے جان بچانی آسان کام نہیں اب ہو نہ ہو کسی طرح ان سے جان چھڑا کر کسی نرم اسامی کو شکار کریں چنانچہ وہ سکھ صاحب جو کھڑے ہوئے تھے سوال تو اُنکا کسی قدر موزون تھا مگر آداز کی پستی نے ایسے بڑے مجمع میں بے لطفی پیدا کر دی لوگون نے ہر چند مولوی صاحب سے کہا کہ بس اب چلئے مگر مولوی صاحب نے کہا کہ اب تھوڑا سا وقت انکا

# انتخاب اخبار

**بیگم صاحبہ بھوپال** نے معہ اپنے تینون لڑکون کے اندور جاکر آنریبل مسٹر بیلی ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سینٹرل انڈیا سے ملاقات کی۔

**قادیانی گرشن** کی اپیل کی تاریخ بغیر کسی کارروائی کے ملتوی ہوگئی۔

نا شیخ عبد الرحمن سابق جیت رام آریہ نے جسکی سرگذشت اہلحدیث مین درج ہوئی تھی ۲۹ نومبر کو اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر مین اپنے مسلمان ہونے پر بڑی عمدگی سے لیکچر دیا مولوی ابو الوفا صاحب صدر جلسہ تھے آپنے فرمایا کہ چونکہ اسلام کی طرف ابتدا سے تمام قومون کا میلان ہے اسلئے کسی شخص کے اسلام لانے سے مین چندان خوش نہین ہوتا جتنا کسی کے مرتد ہونے سے کیونکہ خداوند تعالے کا وعدہ ہے مَن یَرتَدَّ مِنکُم فَسَوفَ یَأتِی اللہُ بِقَومٍ یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہُ ایک کے مرتد ہونے سے کئی ایک کے آنیکا وعدہ ہے چنانچہ ایک عبد الغفور کے جانے سے اسدن سے کئی ایک داخل اسلام ہوئے۔ (قادر دراسسٹنٹ سکرٹری اسلامی مجلس)

**بردوان** کے راجہ صاحب نے بنگالہ مین قانون یونیورسٹی کے جاری ہوتے ہی راج کالج بردوان مین مفت تعلیم دینے کے عدہ کو منسوخ کرنے کا اعلان کردیا۔ (بڑی برکت ہوئی تعلیم روکنے کا سامان بہت خوب ہے)۔

**جاپانیون** نے ۱۹ ماہ حال کو بحری توپون سے شل سے گولون کی آتشباری کرکے پورٹ آرتھر کے اسلحہ خانے کے نزدیک بہت سے بارود کے میگزین کو اڑادیا جاپانی اپنی تجویز کے مطابق پورٹ آرتھر کے قلعون پر حملہ کرنے کے لئے سرنگ بنانے کے کام مین مصروف ہے۔

ٹوکیو سے روئٹر کے نامہ نگار نے ۲۰ ماہ حال کو یہ اطلاع دی کہ سرنگ لگانے کے کام مین کامیابی حاصل کرکے جاپانیون نے ۱۹ ماہ حال کو قلعہ سنگوشان اور قلعہ ارہ لنگشان کے بیرونی درجہ پر قبضہ کرلیا۔

**ایک مکرانی** مسلمان چپراسی نے جو جام صاحب لسبیلہ کا ملازم ہے کراچی مین اپنی بیوی کا گلا ۸ ماہ حال کو استرے اور چاقو سے کاٹکر مارڈالا قاتل کا بیان ہے کہ مینے اپنی بیوی کو اسلئے مار ڈالا کہ وہ نماز نہین پڑھتی تھی۔ (واہ ری غیرت اسلامی فعل گو ناجائز ہے مگر غیرت قابل داد ہے) قاتل پر قتل کے جرم کی فرد لگاکر اسکو سشن سپرد کردیا گیا۔

**امریکہ** کی ریاست واشنگٹن کے شہر سپوکین کے نزدیک ہزاروں مینڈک ریلوے لاین پر میلون تک پھیلے پڑے ہوئے پائے گئے جب ایک بھاری مالگاڑی وہان پہنچی تو وہ چلنے سے رک گئی جسقدر مینڈک مالگاڑی کے پہیون کے نیچے پسلے گئے انکی چربی سے لائن ایسی چکنی ہوگئی تھی کہ جب چکناہٹ کے دور کرنے کے لئے لائن پر ۲۸۲ پونڈ ریت ڈالی گئی اور ایک دوسرا انجن مالگاڑی مین لگایا گیا تو وہ مالگاڑی وہان سے روانہ ہوئی۔

**ایک** قماربازی ہندووالی مستثنے نہین جن لوگونکا خیال ہے کہ دیوالی کو روز جوا کھیلنا قانوناً جرم نہین انکے خیال کی اس خبر سے تکذیب ہوگی کہ لدھیانہ پولیس نے خاص دیوالی کے دن ایک قمارخانہ پر دھاوا کرکے اسم قمارباز گرفتار کئے کئی آدمیون کو بلند مکان سے کودنے کے باعث چوٹین لگین۔ (بیجا)

مدرسہ سعید یا نیا العلوم جو چار برس سے حیدرآباد مین محض پبلک چندہ سے جاری ہے اسکا سالانہ جلسہ گذشتہ جمعہ کو منعقد ہوا۔ جسمین مدرسہ کی رپورٹ کا خلاصہ پڑھکر سنایا گیا بعض طلبا ارکی اردو اور انگریزی کی ... پرائز بانٹنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

**امرتسر** کے ایک ہندو لڑکے نے اپنی برادری کی ایک لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کردیا کہ لڑکی تعلیم یافتہ ہے۔

**سردار محمد اسمٰعیل خان** سفیر کابل ۲۵ تاریخ کو شملہ سے براہ راست کلکتہ تشریف لے گئے۔

**فیروزپور** مین خوب بارش ہوگئی ہے۔ زمیندار لوگ نہال ہین۔

ahmadimuslim.de

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا



# جنات السیر فی احوال سید البشر

## ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ مکمل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکی آٹھ چمن ہیں ہر چمن سرو جان لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہیں جو امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے یہ سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی میں تو ان زبانوں کی کتابیں بے شمار ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں دیکھی نہ سنی دیکھئے ہیں دو جلدیں ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ ہے جناب مولانا الحاج شاہ محمد یحییٰ عظیم آبادی نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین یہ ہے چمن اول الرابعت۔ اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک تفصیل حال مرقوم ہے چمن دوم۔ گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت نبوت کا گیارھویں سال تک کل احوال ہے چمن سوم بہار نبوت۔ اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم۔ اخبار نبوت۔ اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا حال ہے ایضاً جلد دوم۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہے دیکھئے تو پھر تو ہر لفظ لفظ اسکا جو مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہئے کوئی ایسی قسمت ایسا ہوگا جسمیں اس کتاب نے بیخود عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہوگئی تھی اور بوجہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا۔ ایک نو مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی اور چھپا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف ہے اور بلا جلد ہے رکھدی گئی۔ بہت سے نسخے فروخت ہوئے۔ اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں۔ ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار اس پتہ سے طلب فرمائیں۔

لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

# کون کہتا ہے کہ آپ خریدیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپ کی تسکین کروں۔ کیونکہ جو

خود بخود ہوتی ہے مشہور اثر دار دوا

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک بھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا۔ جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی اعضاء رئیسہ کو تقویت تام دیتی ہے یہ معجون جسکا نام معجون جواہر رکھا گیا ہے۔ مروارید عنبر مشک۔ یشب عقیق۔ فولاد۔ نقرہ طلا۔ اور ان ادویہ مفرحہ مقوی باہ سے ترکیب دی جاتی ہے۔ چہرہ سے تیز لب نہ چلی آتی ہیں جیسے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں طبیعت میں ایک طرح کی خوشی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے نسیان آشوب چشم۔ نزلہ حارہ و باردہ۔ دمہ۔ ضیق النفس۔ انتصاب النفس کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ صرع۔ کزاز۔ لقوہ۔ فالج وغیرہ زائل ہو جاتی ہیں امراض معدی مثل درد شکم۔ ریاح۔ نفخ۔ بدہضمی۔ آروغ ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوجاتے ہیں معجون جواہر بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے۔ قیمت ڈبیہ جو ۲۱ یوم کے واسطے کافی ہے صرف پانچ روپیہ صہ

حب ممسک و مقوی باہ۔ تجربہ خود اس کی تعریف کرے گا۔ نقشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں ہوتی قیمت فی درجن عہ آتشک کیلئو اکسیر قیمت صہ۔ دوا آدھ کی شیل دوائی۔ سوزاک کی دوا قیمت عہ جبل کی بیظیر دوا قیمت صہ سرمہ عزیزی قیمت ۴ر نیا طلا جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ قیمت صہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسر

چوک سنت سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

# اہلحدیث

امرتسر [illegible] شوال المکرم سنہ ۱۳۲۶ ہجری مطابق ۶ نومبر ۱۹۰۸ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ [illegible]

والیان ریاست سے ۔ [illegible]

روسا و جاگیرداروں سے ۔ [illegible]

عام خریداروں سے ۔ [illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جائے گا ڈاک ۲ آنہ کے ٹکٹ آنے پر۔

مضمون نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جلد جو خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہئے نمبر خریداری ضرور لکھیں۔

## قادیانی کرشن جی کی نسبت ہندو پریس کی رائے

قادیانی مسیح نے جب سنہ ۱۹۰۷ء کا چارٹ لیکر نیا صوبہ مفتوح کیا ہے خدا کی نشان جس حد پر آپ پہلے گزرے تھے جن دو قوموں (مسلمانوں اور عیسائیوں) سے آپ پہلے عہد نے کے مطابق مسیح موعود بن گئے تھے۔ مگر وہ دونوں قومیں آپ کے حکم سے سر تابی نہیں اور تاپ کی گورنری نہ رہا۔ راضی نہیں آپ نے مجدد سے کے چارٹ کی نسبت ہندو پریس کی رائے ...

**قادیانی کا کرشن بننا۔** مرزا قادیانی ابھی تک تو مسیح موعود بنے تھے اب کے آپ کو نئی اُڑان سُوجھی کی جو سوجھی تو سری کرشن جی کا اوتار بن بیٹھے نعوذ باللہ لاحول ولا قوۃ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اگر مرزا جی مسیح ہی بنے رہتے تو بھی یہ کچھ عذر چل سکتا تھا لیکن کرشن مہاتما کا اوتار بننا اور یہ دعوے کرنا کہ میں ہندوں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں اپنے منہ کی کہانا ہے کہاں کرشن کامل انسان اور کہاں مرزا قادیان!! ہم نہیں جانتے یہ الہام آپکو قادیان کے مجسٹریٹ کی عدالت میں جبرئیل نے آکر سنایا۔ مرزا صاحب ہندوں پر نظر شفقت رکھیں ہندو انکی ان الو کی لیلاؤں سے پناہ مانگتے ہیں۔ ع لطف نما قدیر لقائے تو بخشیدم۔ ابھی بہت دن نہیں ہوئے مرزا صاحب جن لفظوں سے ہندوں کو یاد کیا کرتے تھے وہ شاید پنڈتوں کو بھولے نہ ہونگے! مرزا جی کے نئے سوانگ سے لوگ بہتر سے ہیں نہ بنائینگے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

مرزا جی کی یہ موشگافیاں اور وقت وقت پر مطلب کا نکتہ نکالنے کے لئے نئی نئی بندشیں سوچنا چاہے جیسے سمجھی جائیں مگر ان کا اصلی مطلب وہی ہے جو نہ ہوگا اس سے تو بہتر ہوتا کہ کوئی اور ہی چال چلتے۔

ازیں موشگافی چہ اندوختی
چرا موتی آتشی نیاموختی

اوتار وغیرہ کے مسئلہ کا تو سوائے پورانک ہندوؤں کے اور کوئی قائل نہیں ہے۔ اور یہ لوگ بھی کبھی مرزا جی کے پھندے میں آنیوالے نہیں ہیں کیونکہ وہ کسی غیر ہندو کو اس نگاہ سے دیکھنے کے عادی نہیں اگر مرزا صاحب نے اپنی شدھی کرالی ہوتی اور مونڈ منڈا کر کسی سنیاسی کے چیلے بنے ہوتے تو شاید یہ داؤں چل جاتا مگر ہندو تو ایسوں کی شدھی ہی کرنے کو تیار نہیں۔ ہم پھر مرزا جی کو رائے دینگے کہ آپ اس بہروپ سے باز آئیے ہندوں پر نظر عنایت
* کرشن جی کے لئے جبرئیل کا الہام کیسے ہو سکتا ہے ہاں کسی گوپی کے ذریعے کہو تو ممکن ہے معاف رکھئے آپکی غلطی ہے (اہلحدیث)

شرفی جی ہے اصول کو کیا نسبت (اہلحدیث)

کھینچا اور صرف اپنے چیلے چانٹوں کی خبر سنا ہے اور انجو ہی نذر تسکین کر بیٹھے ہیں۔

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اکبر نے بیربل سے کہا کہ مجھکو ہندو بنا لو۔ بیربل نے تامل کے بعد جواب دیا ایک ہفتہ کے بعد اسکا جواب دونگا۔ آجکل تو آریہ سماج نے شدھی کا طریقہ جاری کر دیا ہے لیکن اسوقت ہندو حسب کرلیتے کے ساتھ اپنی قومیت کا لحاظ کرتے تھے اسکا نمونہ اب بھی موجود ہے جب ایک ہفتہ گذر گیا بیربل ایک گدہے کو لیکر شاہی محل کے نیچے نہر کے کنارے جا بیٹھا اور پھاوڑا لگا کر اسکو خوب مل مل کر دھونے لگے بیربل کے رتبے کے آدمی کو ایسا ذلیل کام کرتے ہوئے دیکھکر لوگوں نے اکبر تک خبر پہونچائی شہنشاہ اکبر خود وہاں آئے اور متحیر ہو کر پوچھنے لگے بیربل یہ کیا ہو رہا ہے بیربل نے سادگی کے ساتھ جواب دیا خداوند! اس گدھے کو دھو کر گھوڑا بنا رہا ہوں اکبر نے ہنسکر جواب دیا۔ نادان!! ایسا بھی کہیں ہوا ہے؟ بیربل نے کہا خداوند اگر یہ امر ممکن ہوتا تو حضور کیسے حکم دیتے کہ آپکو ہندو بنالو" (دیا نند لوا بھشنتے ہیں)

گو یہ ایک مذاقیہ روایت ہے لیکن اسکو مرزا قادیانی کے آخری اعلان سے کسی قدر نسبت ضرور ہے۔ مرزا جی مسلمان کے گھر پیدا ہوئے فرض کر دو وہ مسلمان مذہبی ہوں کیونکہ اکثر خاندانی بزرگ مسلمان ان کے محمدی طریقہ کے پیرو کار ہو نہیں شک کرتے ہیں لیکن انکی محمدی پیدائش ہندوں کی نگاہ میں ان کے اس جہ سلسلہ کی راہ میں روک ہو گی مرزا جی کو تو ہندو کبھی بھی کرشن بھگوان کا اوتار نہیں سمجھینگے بلکہ انکی یہ نئی الہامی اوپچ حقارت اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی۔ ہم نہیں جانتے اس مرزا جی کے اللہ پاک کو کیا ہو گیا ہے جو مرزا جی کی تضحیک کیلئے آئے دن ایسی اول جلول وحی نازل فرماتا رہتا ہے اگر ہم سے ملاقات ہوتی تو ہم ضرور کہتے۔ افسوس چندیں مدت خدائی کردی و کس نا کس را نہ شناختی۔ (آریہ گزٹ)

کارخانہ
یہ کارخانہ قدیم
نیکنامی سے جا
فہرست طلب کر
ناگر تیل
یہ تیل خاص ہما
نیا ایجاد ہوا
آنکھوں اور درد
قیمت فی شیشہ
مینیجر کارخانہ
قنوج

# ایک نوجوان ہندو لڑکی کی فریاد

ایک مقامی اخبار سے ذیل کی چند سطور [illegible] نقل کی ہیں

اردو اخبار صفحہ ۵ کالم ۱

سات سال کی عمر میں بیاہ ہوا بیان کیا جاتا ہے۔ میں بیس سال کی عمر تھی کہ میرے برائے نام خاوند نے دوسری شادی کر لی۔ میں کبھی اُن کے گھر نہیں رہی۔ مجھ کو بدسلوکی اور نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا رہا۔ جیسا کہ میری والدہ بیان کرتی ہیں۔ آریہ بھائیوں کی بدولت تعلیم حاصل کی۔ میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ میرا چال چلن تمام زمانہ اچھا رہا۔ میری برادری والے کہتے ہیں کہ قانوناً اور رواجاً میری شادی نہیں ہو سکتی۔ میرا پہلا خاوند اور اُس کے لواحق مجھ کو بوجہ تعلیم یافتہ ہونے کے کنجری کا درجہ دیتے ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ ہمارا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ تم ہمارے واسطے مر چکی ہو۔ میرے پہلے خاوند کی دوسری بیوی اور دو بچے ہیں۔ میں آج تک اپنی والدہ کے زیر حفاظت رہی ہوں۔ مگر اب میری والدہ سخت بیمار ہے اور کوئی میرا رشتہ دار میرا پرسان حال نہیں۔ میں سچ بیان کرتی ہوں کہ میں اکیلی اپنی جوانی کے دن نہیں کاٹ سکتی۔ آریہ بھائیوں اور ہندوؤں سے میں یہ سن کر کہ میں ہندو دھرم قانوناً اور رواجاً بیاہ نہیں کر سکتی میرا کئی بار دل چاہا ہے کہ میں عیسائی ہو جاؤں۔ مگر عیسائیوں کا مذہب مجھے پسند نہیں آتا۔ مگر موجودہ تکلیفات میرے دل میں عجیب کشمکش پیدا کر رہی ہیں۔ میں راست راست بیان کرتی ہوں کہ میں ایک معمولی عورت ہوں۔ لیکن اور دیگر گن بھی ہوں اور ایسے حالات میں میں نے پرورش پائی اور رہتی ہوں کہ مجھ کو اسباب کا گمان تک نہیں آیا۔ کہ میں بغیر شادی کے پاک و صاف رہ سکوں گی علاوہ ازیں اکیلی رہنے کی وجہ سے جو مجھے اور خوف اپنی عزت کے خطرہ میں رہنے کا ہے وہ میں ہی جان سکتی ہوں بعض آریہ سماجی بھائیوں نے ستیارتھ پرکاش کا حوالہ دیکر یہ فرمایا۔ کہ یہی نہیں کہ قانوناً میری شادی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ شاستر کے اصولوں سے بھی میرا بیاہ نہیں ہو سکتا۔ پس اب میں آخری طور پر سماج کے چیدہ پرشوں سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ میرے دکھیاری کے لئے سوائے نیوگ یا لوگن یا بیراگن بن کر زندگی کاٹنے کے کوئی اور بھی علاج ہے یا نہیں۔ یعنی میں کسی لوگیہ مرد کے ساتھ بیاہ کر سکتی ہوں یا نہیں۔

× یہ مضمون کئی دنوں سے آیا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاک میں اتفاق سے گم ہو گیا اس لئے درج ہونے سے رہ گیا۔ راقم مضمون معاف رکھیں۔ (ایڈیٹر)

ثہ یہی مغربی تہذیب کی شادی کے بد نتائج ہیں۔ ثہ اخبار میں یہ لفظ ہے شاید بیس سال ہوگا۔ ثہ اگر برائے نام ہے تو خاوند کیا اور شادی کیسی ثہ نیوگ میں تو چال چلن کو سچ نہیں ہے ثہ آؤ ہم فطرتی یا یوں کہو خدائی قانون کی آپ کو خبر دیں کہ آپ کو قانوناً شرعاً رواجاً دوسری جگہ خاوند کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اُمید نہیں کہ تم تعصب کو چھوڑو گے لاجناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسوهن اگر تم عورتوں کو اُس حالت میں جو تم نے مس نہیں کیا چھوڑ دو۔ تو کوئی گناہ نہیں ہے (۲) ولا تمسکوهن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذلک فقد ظلم نفسه یعنے عورتوں کو بند کر رکھنا نہ کرنے دے اور جو کوئی ویسا کرے۔ اُس نے اپنے حق میں برا کیا۔ فقط ہم اُس مظلوم عورت کو ہدایت کرتے ہیں کہ قانون الٰہی کو قبول کرکے اپنے حقوق حاصل کرے ثہ تم تحریر کرتی ہو پہلا خاوند کیا دوسرا خاوند کر لیا ہے تو جھگڑا کیا ہے۔ اگر نہیں کیا۔ تو اسلام میں آکر بنفس دیکھیں تو پورا پورا علاج ہوگا۔ نامہ نگار

ثہ ہندوؤں میں تو نیوگ پر تر کا مسئلہ موجود ہے۔ نکاح میں تو صرف ایک خاوند مگر نیوگ میں گیارہ تک کی بھی گنجائش ہے۔ ثہ راہ چاہ سے نکلے گڑھے میں ڈوبے ثہ نیوگ کوئی عیب نہیں۔ اگر نیوگ اور اکیلے رہنے کا ڈر ہو اور واقعی ہوگا تو قانون الٰہی کی طرف خیال کریں اور دیکھیں وہ کیا بیان کرتا ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام کہ واقعی درست۔ مگر نیوگیوں کی بلا سے ثہ کیا نہیں وید کو فلسفہ اور قانون الٰہی کے مطابق ماننے والے اور کہاں اُن کے لا طائل عادی کیا اس مرض کی دوا سوائے نیوگ اُن کے پاس کوئی نہیں یا وید اس مسئلہ اور اس مظلومہ کی فریاد رسی نہیں کر سکتا۔ ثلاہ نیوگ میں کیا عیب ہے تمہی یا شنی کے مزے۔ ثہ ہرگز نہیں اگر اولاد پیدا کرنی ہو تو نیوگ حاضر ہے ورنہ ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ ہاں اہل اسلام اسکا علاج بخوبی کر سکتے۔ اور اُنکا قانون الٰہی ہی جو کہ عین مطابق فطرت ہے۔

(نامہ نگار)

ahmadimuslim.de

## اسپر اُردو اخبار کا حاشیہ اور اسپر سرسری نظر

اُفّ کیا ہندو اور آریوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ جناب ڈوب مرنیکا مقام تو تب ہو کہ اپنے مذہب سے دست بردار ہو جائیں اور وہ تو طلاق کا نقطہ اُٹھا کر بیچ مسلمانوں پر طعنہ زن ہیں۔ اگر ان کو انصاف کا کچھ خیال ہو۔ جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرنا آریوں کے دھرم میں ایک ہے بقبول کریں۔ مگر یہ اسلامی حکم جو عین عقل و نقل کے موافق ہے کب قبول کر کے شرمساری حاصل کرینگے۔ اگر عورت روتی ہے تو روئے اُسکی بلا سے۔ یہ تحریر کرتے ہیں کہ بیچاری کی کیسی نازک حالت ہوگی۔ جناب بیشک نازک حالت تو ہے مگر وہ جاہلانہ جوش تعصبی معذور ہیں کہ اسلام کے قانون پر عملدرآمد کیا جاوے

**توبہ الٰہی الاماں۔**

اڈیٹر صاحب۔ آپ ایسے ایسے الفاظ زبان سے نکالتے ہیں جو آریوں کو ہرگز ہرگز منظور نہیں۔ ان توبہ وغیرہ کے لفظوں کو تو وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپ کہیں درگت کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔

ذرا آگے چلکر یوں رقمطراز ہیں کہ ہندو مذہب میں بیشک منوسمرتی کے ایک شلوک کے بموجب وہ معصومہ دوسرا بیاہ کرنے کی مجاز نہیں جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیاہ کا رشتہ ایسا نہیں ہے جیسے موت بھی توڑ سکتی ہو بلکہ یہ رشتہ موت کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ ہر ذرا سی عقل کا مالک پکار اُٹھیگا کہ جب ویدک تعلیم یہ ہے کہ مرنے کے بعد روح فوراً دوسرے جسم میں حلول کر جاتی ہے تو مرنیکے بعد رشتہ کیسا قائم رہ سکتا ہے کیونکہ جس جون میں وہ جائیگا ضرور اُسکے ساتھ دوسرا جوڑ ہوگا تو اب اگر وہ مادہ ہے تو مادہ کا دو جگہ تعلق ہوگیا ایک اول مرد سے ایک مرنے کے بعد جس جون میں گیا ہے اُس جون سے۔ تو دو جگہ شادی ہوگئی تو معلوم ہوا کہ ایک عورت کی دو جگہ شادی ہوگئی۔ واہ کیا عمدہ قانون ہے کہ ایک عورت اور خاوند دو۔ کیا ویدک فلسفہ ہی ہے۔ اڈیٹر صاحب آپکی رائے درست نہیں کیوں نہیں اُس بیچاری کو اجازت دیجاتی کہ دوسرا خاوند کرلے ورنہ عذاب الٰہی نازل ہوگا اور ضرور نازل ہوگا۔ جسکو آپ نے خداوند تعالٰی سے آریہ ورت کے لئے طلب کیا ہے۔ یہ رقم پذیر فرمایا ہے کہ شری سوامی دیانند نے منو کے حوالہ سے صاف طور پر کہدیا ہے کہ خاوند کے بدچلن ہونے اور جذام وغیرہ بیماریوں میں مبتلا ہونے سے عورت طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ طلاق کیا ہے قطع تعلقات زناشوئی کے رشتہ کا ٹوٹ جانا۔ جیسے اہل اسلام میں زبانی طلاق جائز ہے اور صرف طلقت کہنا ہی عورت مرد دونوں کو جدا جدا کر دیتا ہے قریباً قریباً یہی صورت خاص خاص حالتوں میں ہندو مذہب بھی جائز رکھتا ہے۔ ہاں صرف یہ شرط ہے کہ ہندو خاوند اپنی عورت کو برادری کے سامنے چھوڑ دے۔ کیا خوب فلسفہ ہے اور کیا عمدہ طریقہ ہے کہ اول اُسی کتاب میں یہ تحریر ہو کہ شادی کا رشتہ مرنے کے بعد بھی نہ ٹوٹے اور پھر دوسری جگہ یہ حکم کہ خاوند کے طلقت کا لفظ بولنے سے طلاق پڑجائے۔ کیا عمدہ اصول موضوعہ ہے کہ ایک چیز سے نہی بھی اور امر بھی۔ واہ رے منوسمرتی کے قانون۔ آہ تعصب تیرا ستیاناس۔ یہ وہ مثال ہوئی کہ کسی اُستاد نے غبی شاگرد کو کہا کہ کان کو ہاتھ لگاؤ اُس نے سیدھے رستے تو نہ لگایا مگر گردن کے پیچھے کتنی تکلیف کرکے لگایا جب اُستاد نے پوچھا کہ اسکا کیا سبب تو جواب دیا کہ سامنے سے ہاتھ لگانے سے بہت شخص دیکھینگے پیچھے سے ہاتھ لگانے سے کسی کو خبر تو نہ ہوگی۔ صاف لفظوں میں یہ تحریر کرنا پسند نہیں کہ مرد اور عورت کو اختیار ہونا چاہیئے کہ ناسازش اور ناموافقت کے وقت دونوں آپس میں قطع تعلق کرلیں حالانکہ دیانندی مرد اور عورت کے حقوق برابر بیان کرتے ہیں مگر صرف زبانی دعوے۔ اور پھر یہ بھی عرض ہے کہ جس کتاب میں متضاد مضمون ہوں وہ خداوندی کتاب ہو سکتی ہے ہرگز اور کبھی نہیں۔ اُمید ہے کہ آنکاری کے فاضل اڈیٹر ماسٹر آتما رام صاحب ضرور ہی اسپر روشنی ڈالینگے۔ روشنی کیسی کوئی تاویل کرینگے۔ یا تعصب کے ظلمات سے منوجی کی بیہودہ ایک ہی ٹانگ لیے جاوینگے۔ ہاں اگر ماسٹر صاحب نے طلاق کو جائز مان لیا اور عورت کو دوسرا خاوند کرنے کی اجازت بخشدی

ahmadimuslim.de

تو ہم بھی اُسکے شکریہ میں جاء الحق وزھق الباطل۔ (آریا سچ او بھاگ گیا جھوٹ) کی بینتی اور سُر ملی اور ست بہاتی ندا کو ماسٹر صاحب کے کانوں تک پہنچانے میں کوشش بلیغ سے کام لیں گے۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(راقم مسکین محمد فضل الدین اول مدرس مدرسہ اکرہ ضلع گورداسپور)

# زندہ کرامت

(مرقومہ شیخ احمد از ہردوئی)

یوں تو ہر زمانے میں اولیاء اللہ نے اپنے کرامات اور خرق عادات سے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا ہے مگر اس دہریہ زمانہ میں اکثر کامل فقیر موجود ہیں جو اپنے کرامات اور خرق عادات سے لوگوں کو فائدہ پہونچاتے رہتے ہیں قصبہ بیانہ سے ضلع ہردوئی میں ایک کہنہ شکستہ مسجد نوابی کے زمانے کی تعمیر شدہ ہے اُس کے قریب ایک کنواں واقع ہے جو زمانہ نوابی سے آجتک سوکھا پڑا تھا۔ اُس میں سوائے کنکر پتھر کے ایک قطرہ بھی پانی نہیں تھا ایک فقیر صاحب اُس ٹوٹی پھوٹی مسجد میں جلوہ آرا ہوئے لوگوں نے کہا کہ شاہ صاحب اس مسجد میں نہ تو بوریہ ہے جو نماز پڑھیگا اور نہ کنوئیں میں پانی ہے جو وضو کیجئیگا بہتر ہے کہ کسی دوسری مسجد میں قیام فرمایئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم تو اسی کنوئیں سے پانی لینگے یہ کہکر اپنا سوٹا کنوئیں میں ڈالا اور ذرا دیر تک کھٹکھٹایا کئے اتنے میں نصف کنوئیں تک پانی آگیا شاہ صاحب نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور نہ معلوم کہاں کی راہ لی۔ لوگوں نے بہت تلاش کی پر نہ ملے۔ وہ کنواں پانی سے لبریز ہے۔ جو کوئی مریض وہاں غسل کرتا ہے آرام پاتا ہے۔ سینکڑوں مریض بحکم خدا سے شفایاب ہو چکے دور دور سے مریض آتے ہیں اور غسل کر کرکے واپس جاتے ہیں خواہ کوئی مرض ہو نہاتے ہی غائب ہو جاتا ہے فقیر کامل نے آریہ سماج خرق عادت کا منکر ہے لہذا چاہیئے کہ آریہ سماج سانڈے کے ممبروں سے دریافت کرکے اپنی تسلی کرے اور اس خیال خام کو اپنے دل سے دور کرے کہ خداوند کریم کی قدرت کا منکر نہ بنے۔

اب مسجد کی بھی مرمت کرائی جاتی ہے اور کنوئیں کی مرمت بھی ہو چکی ہے مولانا اس کنوئیں میں برائے شفا نہانا کوئی گناہ تو نہیں ہے مطلع فرمائیے۔ (اڈیٹر۔ کاش کہ قادیانی کرشن جی کوئی اتنی ہی کرامت دکھاتے تو ہم جانتے۔) اگر واقعی ہے تو کوئی حرج نہیں۔۔۔

# قصیدہ حمد باری تعالیٰ شانہٗ

(از نتائج طبع طوطی ہند مولوی اسرار حق صاحب)

ہے بے نیاز واحد و یکتا خدائے پاک
پروردگار سارے جہاں کا خدائے پاک

ذوالمجید والجلال عظیم و قدیر ہے
غالب سمیع و عالم و دانا خدائے پاک

ادنے فقیر ہیں ترے در کے سامنے
نوشیرواں و قیصر و دارا خدائے پاک

عاجز ہیں انس و جان و ملک تیری حمد میں تو
مجھ سے ادا ہو وصف ترا کیا خدائے پاک

وہم و گمان سے ہے بری تیری ذات پاک
تو ہے یگانہ سب سے نرالا خدائے پاک

تو خالق زمین و زمان و مکان ہے تو
خلاق جن و انس و ملک کا خدائے پاک

تو مرسل رسل ہے بدنیا پئے ہدیٰ
تا جائے خلق تو ہے ہمارا خدائے پاک

زیبا ہے خاص بندگی و عبادت ترے لئے
اسمیں نہیں کسی کا بھی ساجھا خدائے پاک

مردود ہیں جو غیر کے آگے جھکا کے سر
معبود سمجھیں سا ہو کے اعلیٰ خدائے پاک

مانگیں مدد جو غیر سے مشکل میں جز ترے
لاریب اُن پہ قہر ہے تیرا خدائے پاک

قبروں کو پوجتے ہیں جو ظالم شبانہ روز
دل سے انہوں نے تجھ کو بھلایا خدائے پاک

کس درجہ ناسپاس ہیں - اُن مشرکین کو
یوں نیستی سے ہستی میں لایا خدائے پاک

عقل و تمیز و رزق پھر اُن کو عطا کیا
[illegible] ہی کون ہو اور کیا خدائے پاک

مُردوں سے جا کے عرض کریں حاجتِ دلی
سب کار اُن کے آگے ہے گویا خدائے پاک (نعوذ باللہ منہا)

حلّالِ مشکلات و مصائب ہیں پیر لوگ
جو کچھ یہ چاہیں وہ ہی کرے گا خدائے پاک

قبضہ میں ان کے پیروں کے دنیا و دین ہے
عرش اُنکا کرسی اُنکی اور اُنکا خدائے پاک

تاریکیٔ ضلالِ مبین کیسی چھائی ہے
اس پُر فتن زمانے میں ہر جا خدائے پاک

بدعت کی اور شرک کی تعلیم ہے کھلی
کرواتے ہیں مزاروں کی پوجا خدائے پاک

جہّال کیا کرینگے جو عالم بہک گئے
جاری ہے زور شور سے فتویٰ خدائے پاک

کہتے ہیں تعزیوں کا بھی اکرام ہے درست
فرماتا ہے نہ منع کسی جا خدائے پاک

بیشک نہ غوث پاک سے مانگو گے تم مدد
ہرگز نہ تم پہ رحم کرے گا خدائے پاک

جب تک نہ اولیا کو پکاروگے وقت غم
فریاد کب کسی کی ہے سنتا خدائے پاک

قولِ مجیب انّی قریب و اُجیب ہے
یوں مجھکو دے رہا ہے دلاسا خدائے پاک

امداد مانگنے کے لئے اپنے غیر سے
کرتا نہیں کہیں بھی اشارہ خدائے پاک

واں حکم ابتدا ہی میں یوں دیدیا غفور
اُس نے جو ہے شہنشہ والا (خدائے پاک)

اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
دیکھو کلام ربّ تعالیٰ (خدائے پاک)

اب کس کی ہے مجال کہ جو اس کا رد کرے
سچ قول حق ہے اور ہے سچا خدائے پاک

یہ مشرکین و بدعتی جھٹلا کے تیرا حکم
تاویل اسکی کرتے ہیں بیجا خدائے پاک

تیغِ عمرؓ سو آج اگر اُن جاہلوں کو سر
تب شرک یہ جہاں سے مٹے یا خدائے پاک

لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ کی تعلیم صاف صاف
ختم النبی کو جبکہ ہے دیتا خدائے پاک

اب بڑھ کے ہے یا سرورِ عالم سے کوئی خواہ
قطب و ولی و غوث ہو الّا خدائے پاک

وہ جنکا نام پاک محمدؐ رسولِ حق
محبوب رب حبیب ہے انکا خدائے پاک

طاعت ہے جنکی عین اطاعت اللہ کی
اُن کے مطیع پر ہے پیارا خدائے پاک

جو منکرِ شانِ حکم رسالت مآب ہیں
اُن کو دیگا نار میں ماویٰ خدائے پاک

ہیں اہلِ خلد سارے مطیعانِ احمدؐ ہی
ہم کو بھی کشتی سے بچانا خدائے پاک

صلوٰۃ بر محمدؐ و آلِ محمدؐ کی
اُن کا مطیع ہم کو بنانا خدائے پاک

اک میں بھی خاکسار ہوں بندہ ترا حقیر
بحرِ گنہ میں غرق سراپا خدائے پاک

گو لائقِ بہشت تو ہرگز نہیں ہوں میں
پر ہے ترے کرم کا سہارا خدائے پاک

اعمال نیک میں تو عطا کر مجھے خلوص
ہووے ریا و شمعہ نہ اصلا خدائے پاک

رکھیوں نہ راہ سنت خیر الورے سے میں
بدعت کے راستے سے بچانا خدائے پاک

دل سے میں خاص تیری عبادت کیا کروں
ہرگز کروں نہ غیر کی پوجا خدائے پاک

وقت غم و خوشی میں ہو تیری ہی دل میں یاد
جاری زباں پہ نام ہو تیرا خدائے پاک

مانگوں مدد نہ غوث نہ ابدال و قطب سے
تجھ سے کہوں مدد مری کرنا خدائے پاک

کیوں کر نہ نام تیرا میں لوں اٹھتے بیٹھتے
ہے تیرا لطف مجھ پہ بہت ڑا خدائے پاک

بے حد ہے تیرا شکر مسلماں مجھے کیا
پیرو امت نبی کی بنایا خدائے پاک

کیا کیا نفیس نعمتیں دیں تو نے اے خدا
جنکا شمار ہو نہیں سکتا خدائے پاک

پھر کس قدر ہے ظلم کوئی جان کر یہ سب
ٹھہرائے تیرا ہمسر و ہمتا خدائے پاک

تو جامع الصفات تری ذات لاشریک
جز تیرے جو ہے سب ہے وہ مخلوق خدایا

ہو خاتمہ ... تیرے نام پہ
اسرار حق کی ہے یہ تمنا خدائے پاک

# آریہ سماج امرتسر

نے رمضان المبارک میں مسلمانوں کی مضرت دیکھکر وہ شور اٹھایا تھا کہ الاماں۔ مسلمانوں کو بھی جوش آیا تو رمضان ہی میں مولوی ابو الوفا صاحب نے ایک لیکچر دیا جسکا ذکر

پچھلے پرچہ اہلحدیث میں ہو چکا ہے۔ ۱۱ دسمبر کو ڈاکٹر غلام محمد صاحب مصنف رسالہ تحمیدیہ مولوی غلام مصطفے صاحب مولوی عبید صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے عام جلسہ کرکے گو مختصر ہی لیکچر دیئے باوجودیکہ عام اعلان تھا کہ آریہ سماجی آکر بحث کریں۔ مگر سماجی ایسے دبے کہ صدائے برنخاست۔ اسی جلسہ میں ڈاکٹر صاحب نے اس بات کی بہت شکایت کی کہ آریہ سماجی خصوصاً اہالیان ... میری تحریروں بالخصوص رسالہ تحمیدیہ کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے رسالہ کے جواب کو آریوں پر فرض واجب الوصول جانتے ہیں جسکا تقاضا وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں۔ رسالہ تحمیدیہ وہی ہے جسکا ریویو اہلحدیث کے کسی نمبر میں نکل چکا ہے اسکا ضمیمہ بھی ڈاکٹر موصوف نے چار ورقہ نکالا ہے جو ۱ پائی قیمت پر ملتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک بات خدا لگتی یہ بھی کہی کہ یہ مت سمجھو کہ مولوی ثناء اللہ اکیلا ہے اور ہم اسکو غیر مقلد سمجھتے ہیں۔ اور وہ ہمکو بدعتی جانتا ہے۔ گو ہمارا باہمی اختلاف ہے مگر کفار کے مقابلہ پر ہم سب ایک ہیں ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر کو عموماً منصف مزاج مسلمانوں نے بہت ہی پسند کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم مسلمانوں کے باہمی جھگڑے لڑائی مثل ... کے ہوتے ہیں جب دشمن ہی خود ہمارے سامنے ہے تو باہمی آشتی و اتحاد کیسے۔ جزاک اللہ۔ سچ ہے

اگر اتفاق ... تھا تو بالکل مدار اسکا اخلاص پہ تھا
... خلاف آشتی ہر خوش ... تھا
ابھی سوچ پہلی اس آزادگی کی
ابھی ... کو تھا باغ گیتی

(خاکسار حکیم ... الدین ... نصرت الغربا امرتسر)

سوامی دیانند کا علم و عقل

اس نام کا ایک تازہ تصنیف رسالہ ہے جس میں بغیر کسی ہیر پھیر کے ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی کتنے پانی میں ہے اور یہ کہ دیگر مذاہب خصوصاً اسلام پر انکو اعتراض ... بالکل سرسری تحقیق کا نتیجہ ہے قیمت ... مینیجر اہلحدیث

# شکریہ مع شکایت

بارہا لکھا گیا کہ جن اصحاب کو اخبار نہ پہنچے فوراً اسی ہفتہ اطلاع دیا کریں باوجود بار بار تاکید مزید کرنے کے بھی بعض دوست کئی کئی ہفتوں کے بعد اطلاع دیتے ہیں۔ پھر ایسے طریق سے اطلاع دیتے ہیں کہ تمام دفتر پڑتال کرنے سے بھی نام کا پتہ نہ ملے ایک خط ہم نقل کرتے ہیں اسکو پڑھکر ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے دوست کہاں تک بے پروائی سے کام لیتے ہیں۔؟

ایک صاحب لکھتے ہیں۔

السلام علیکم۔ عرض ہے کہ اخبار اہل حدیث میرے نام سے خارج کر کے بند کر دیا جائے۔ ورنہ میں قیمت سالانہ نہیں دونگا۔ کیونکہ اخبار ہذا ایک ماہ کے بعد یا ڈیڑھ ماہ کے بعد پہنچتا ہے اس سے مجھکو کچھ فائدہ نہیں۔ (محمد بخش پٹواری)

بس اتنی عبارت پر کوئی منیجر اخبار کا عمل کر سکتا ہے نہ اپنا نمبر ہے نہ مقام کا نام ڈاکخانہ کی مہر بھی پوری نہیں۔ ایک نام کے کئی کئی خریدار ہوتے ہیں۔ اپنی تو یہ غفلت کہ باوجود پٹواری ہونے کے نام تک پورا نہیں بتلایا پھر یہ کمال کیا کہ کئی ہفتوں کے بعد لکھتے ہیں کہ ہمیں اخبار نہیں آتا۔ یہ غور نہیں فرمایا کہ جبتک دفتر اخبار میں شکایت نہ پہنچے انکو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اخبار نہیں پہنچا۔ شکایتی خط پہنچنے سے یہی نہیں کہ تدارک آسان ہے بلکہ یہ بھی فائدہ ہے کہ وہ شکایتی خط جنرل پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں بھیجکر آیندہ کے انتظام کی بابت توجہ دلائی جاتی ہے چنانچہ جن صاحبوں نے ایسی اطلاعیں دی ہیں وہ جانتے ہونگے کہ انکی تلافی بھی ہوئی اور آیندہ کو بھی انتظام ہو گیا۔ ایسا ہی ایک ٹیلاری منشی عنایت اللہ صاحب از ملتان۔ سخت شاکی ہیں مگر نام تک بھی مع نمبر چٹ نہیں بتلاتے آخر بدقت بعد تلاش لیا جب انکا نام دیکھا تو وہی پتہ درج ہے جو وہ چاہتے ہیں۔ ایسے صاحب اپنے مقامی ڈاکخانہ کو بھی ایک کارڈ تاکیدی لکھدیں کہ ہمارا اخبار ضایع نہو اکرے تو انتظام خاطر خواہ ہو سکتا ہے۔

اس شکایت کیساتھ ہی اُن قدردانوں کا شکریہ ہے جو باوجود ایسی معمولی شکایات کے اہلحدیث کے خیرخواہ اور ہمدرد ہیں۔ چنانچہ ایک خط ایسے حضرات کی قدر فزائی کا بھی نقل کرتے ہیں۔ جناب مولوی محمد افضل صاحب ضلع گیا تحریر فرماتے ہیں۔

تو بہ بینائی نگر گرچہ پیچاں ولے نظر بیناز مندان

حضور رباند زراہ احسان کہ ہست شرط رہی الوقار

مولانا السلام علیکم و رحمتہ اللہ۔ آج بفضلہ تعالیٰ مدت دراز سے اخبار اہلحدیث کا دیرینہ دلدادہ ہوں اہل حدیث ہونے کی وجہ سے میں اس اخبار کو اپنا اور آپکو اڈیٹر اور پیرو اپنا قابل فخر حامی اکبر سمجھتا ہوں۔ اور بھی اخبار آتے ہیں لیکن پرچہ اہلحدیث کو پہنچنے کی خوشی اور انتظار ایسا ہی رہتا ہے جیسے اپنے کنبہ کے مخصوص قریبی رشتہ دار اور رکن اعظم کی دریافت حیات سے خوشی و انتظار رہتا ہے۔ اگر آپکی زندگی تمام ہو چکی ہو تو مبلغ ... تے رکاوٹ ... ہمیشہ چار آنہ اضافہ کی قبولیت سے ممتاز فرمائیے۔ اور اگر ابھی میعاد باقی ہو تو اخبار جلد رسال فرمائیے یا سبب منع روانگی سے مطلع فرمائیے۔ اگر ایسا ہوا تو اسکے وجہ منع کو خیر سمجھو۔ آمین۔ میں مدت تک میعاد زندگی کے متعلق اپنی ناقص رائے بھی ظاہر نہ کر سکنے کو تہا جسکا موقع آج ملتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جناب اہلحدیث کی چٹ پر میعاد زندگی کی ابتدا اور اختتام کو لکھدیا کریں۔ ہمیں امید ہے کہ تقاضا و تنبیہ کی زحمت سے بھی نجات ملیگی اور تمام محبت آپکی طرف ہوگی اور خریداروں کے شوق اور خلوص کا اندازہ بھی ہو جائیگا۔ اور نہ شکایت بھیجنے والوں کو آسانی بھی ہو گی۔ غرض طرفین کی بہتری اسمیں مد نظر ہو اہلحدیث کا دوسرا سال شروع ہی ہو اس کارروائی کے عملی صورت میں لانے کا اچھا موقع بھی ہے اس تجویز کو درج اخبار فرما کر ناظرین کو بھی استصواب فرمائیں۔

مولانا کی اس قدر افزائی کا شکریہ ہے اور تجویز کو بھی عزیز و محبوب ہے لیکن ہمارے دوست یہ بات تحقیق سمجھیں کہ اخبار ہر ہفتہ برابر جاتا ہے مگر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہو گا کہ مکان پر ڈاکرسان نے یا کسی دوست نے بلا اطلاع کھول لیا اور پڑھتے ہوئے چلتے بنے دانستہ یا بھول کر جیسا کہ دفتر ہذا میں جو اخبار تبادلہ میں آتے ہیں انسے بھی بعض دفعہ ایسا معاملہ ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہو گا کہ ڈاکرسان ہی بقول شخصے

پیغامبر رقیب ہے یہ خبر نہ تھی

دنیا کے کاروبار میں بے اعتبار ہے ادہر اُدہر غفلت کر جاتے ہوں چنانچہ جناب حافظ مولوی محمد دین صاحب سکنہ اودسان کوٹھیان ضلع بستی نے آرہ کے جلسے پر مجھے فرمایا کہ میرا اخبار ضائع ہو

# فتوے

بعض احباب فتوے کے دیر ہونے پر ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ لکھا گیا ہے کہ جس صاحب کو جلدی جواب چاہیئے وہ واپسی کارڈ یا ۲ پائی کا ٹکٹ خط ملفوف میں بھیجا کریں انکو قلمی جواب دیا جائیگا ورنہ اخبار میں تو نوبت بنوبت لکھا جائیگا۔ چنانچہ جن صاحبوں نے ایسا کیا ہے انکو قلمی جواب بھیجے گئے۔

سوال نمبر ۲۴ – شروع نماز کے وقت جو ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھے جاتے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ کہاں سے کہاں تک رکھنا جائز ہے کف پر کف ہو یا کہاں سے کہاں تک حدیث میں آیا ہے۔

سوال نمبر ۲۵ – جو لوگ ایک رکعت پڑھکر نہیں بیٹھکر اٹھتے اور جو شخص بیٹھ کر اور ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھتے انکو اچھا نہیں جانتے کہتے ہیں کہ ایسا کرنا حنفی مذہب میں درست نہیں ہے آپ مفصل تحریر فرما دیں کہ حدیث میں کیا حکم ہے اور حدیث معہ ترجمہ تحریر فرما دیں۔

سوال نمبر ۲۶ – ایک نابینا کے پاس گداگری کا مبلغ [illegible] موجود ہے بجز گداگری اور کسی طرح کی اسکو آمد بھی نہیں کیا اسپر ان مبلغات کا زکوٰۃ دینا لازم ہے۔

سوال نمبر ۲۷ – دس برس کا لڑکا حافظ ہو یعنے ایک نابالغ کو قرآن یاد ہو وہ بڑی عمر والوں کی امامت کرا سکتا ہے یا نہیں حدیث معہ ترجمہ تحریر فرما دیں۔

(منشی اللہ دتا از [illegible])

جواب نمبر ۲۴ – صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا تھا کہ ہم نماز میں ہاتھ باندھتے ہوئے کلائی کو پکڑیں۔ صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ زیر ناف ہاتھ باندھنے والی حدیث صحیح نہیں (تحریر [illegible])

جواب نمبر ۲۵ – اس بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہیں اہلحدیث و شافعیہ وغیرہ اسکو مستحب کہتے ہیں۔ مگر حنفیہ اسکے استحباب کے قائل نہیں لیکن حرام بھی نہیں کہتے حدیث ترمذی وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت فرماتے تھے۔

جواب نمبر ۲۶ – روپیہ چونکہ اسکی ملک ہے اسلئے زکوٰۃ آئیگی۔ یہ مسئلہ پہلے بھی کسی نمبر میں آچکا ہے۔

جواب نمبر ۲۷ – اہلحدیث و شافعیہ کے نزدیک ایسے لڑکے کی اقتدا جائز ہے مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ چھ سال کا لڑکا بڑی عمر والے اصحاب کی جماعت کراتا تھا علمائے حنفیہ اس سے منکر ہیں۔ جائز نہیں جانتے اصل اختلاف ایک اصول میں ہے یہ مسئلہ اسکی فرع ہے وہ اصول یہ ہے کہ متنفل (نفل پڑھنے والے) کی نماز فرض پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔ جمہور علماء اسکے جواز کے قائل ہیں حنفیہ اسکے منع پر ہیں مگر حدیث میں آیا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھکر اپنی قوم کی جماعت کراتے تھے جسکی خبر آنحضرت کو بھی پہونچی تھی مگر آپ نے منع نہیں فرمایا تھا نابالغ لڑکا چونکہ مکلف شرعی نہیں اسلئے اسکی نماز نفل ہے اسی لئے حنفیہ منع کرتے ہیں اور دوسرے علماء جائز کہتے ہیں خاکسار کے ناقص علم میں بھی جائز ہے۔

سوال نمبر ۲۸ – جیسے مسواک کی تاکید آئی ہے ایسی ہی نہانے کی کیوں نہیں جبکہ اکثر پسینہ سے بغلوں میں بدبو پاس کے نمازی کو آتی رہتی ہے

سوال نمبر ۲۹ – اول نماز میں جماعت سے جو پڑھی اور پھر دوسرے شخص نے آکر نماز پڑھنی شروع کی۔ اب وہ جو پہلا فارغ ہے اور دوسرا اسکے پیچھے پڑھ رہا ہے تو سابق نمازی کو آگے سے نکل جانا جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۳۰ – ض بشابہ ظا کیوں ہے اور مشابہ دال کیوں نہیں لکھا اور [illegible] الضاد من الظاء کسواسطے آیا تو کیا دواد ہوگی۔ اور لکھا ہے سعادت اور رغنیۃ المصلی وغیرہ میں کیوں بشابہ ظا وغیرہ لکھا ہے اور مجموعہ سلطانی والا دواد کو کیوں بدعت کہتا ہے اور ولا الضالین کے معنے رہنمائی کے بتاتے ہیں اور رضی اور مضارع اور حضرت اور رمضان اور ارض وغیرہ سب عربی ہیں۔

سوال نمبر ۳۱ – رسالہ حقیقۃ الصلوٰۃ میں جو دعا قنوت کا پڑھنا قومہ اور

ahmadimuslim.de

جلسہ میں توقف نہیں کرتے تو کیا کیا جاوے۔

س نمبر ۳۲ - کنوؤں میں جو انگریزی دوا ڈالی جاتی ہے کہ اس سے کیڑے مر جاینگے اور پانی صاف ہو جاویگا تو اس سے رنگ بھی بدلتا ہے اور مزہ میں بھی فرق ہوتا ہے اور بہ مجبوری اسکا استعمال کیا جاتا ہے یہ کیسا ہے۔

س نمبر ۳۳ - جو شخص نماز میں پہلے زمین پر ہاتھ ٹیکتے ہیں بعد کو گھٹنے رکھتے ہیں اور جب کھڑے ہونے کو اٹھتے ہیں تو پہلے گھٹنے اٹھاتے ہیں اور بعد کو ہاتھ۔ اگر یہ مصلی بیٹھا ہوں کے ہاتھ بھی اٹھائے تھے تو اسکو یاد آگیا تو یہ بیٹھ گیا اور کتاب میں حکم ہے کہ پنڈلی سے جوڑ علیحدہ نہوں تو بیٹھ جاوے اور اگر علیحدہ ہوں تو کھڑا رہے اسکا مسئلہ کیا ہے۔

س نمبر ۳۴ - جو نمازی سجدہ میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے سے حرکت کرے یعنی اٹھا دے یا جھاڑے تو اسکا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۳۵ - نہانے میں اکثر پانی کا ایک گھڑا اور ایک لوٹا یا دو یا تین لیتے ہیں کہ جب گھڑے میں ۱۰ یا ۱۲ سیر سے پانی کم نہ ہوتا اور لوٹے میں ۱ سیر سے کم نہوگا۔ اور حکم ہے ۴ سیر کا اگر ۱۰ یا ۱۲ پانی خرچ کر دے تو کیسا ہے یا جبتک کہ اسکی طبیعت صفا ہو کیونکہ بعض کو وہم ہوتا ہے تو وہ زیادہ پانی خرچ کر لیتا ہے (محمد [illegible] از نگینہ)

ج نمبر ۲۸ - جمعہ کے روز جو نہانے کی تاکید ہے اسکی بنا یہ ہے کہ گرمیوں میں پسینہ کی بدبو سے مسجد میں بدبو پھیلتی تھی اسلئے آنحضرت نے غسل کی تاکید فرمائی تھی بلکہ یہ بھی کہا کہ مسجد میں آنے سے اسی بنا پر منع فرمایا تھا۔ پس جس شخص سے پسینہ کی وجہ سے ایسی بدبو آتی ہو وہ غسل ضرور کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے سخت نفرت تھی۔

ج نمبر ۲۹ - نماز پڑھتے ہوئے کی بالکل سیدھ پر جو بیٹھا ہو وہ نمازی کے آگے سے نکل جائے تو اسے گناہ نہیں۔

ج نمبر ۳۰ - حص مثایہ غلط ہے [illegible] کے نہیں کتب صرف۔ قرأت - فقہ کی کتابوں میں مثایہ غلط کے لکھا ہے فتاویٰ قاضی خان - تفسیر [illegible] - وغیرہ ملاحظہ ہو۔ البتہ حدیث مرقوم میں نہ نہیں دیکھی۔

ج نمبر ۳۱ - علماء حنفیہ کا مذہب ہے کہ فرضوں میں تخفیف چاہیے اسلئے مطول دعائیں نہیں پڑھتے مگر حدیثوں میں لمبی لمبی دعائیں آتی ہیں۔ بلکہ یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت نماز اتنی لمبی پڑھتے تھے کہ بعض اوقات کوئی شخص قبرستان تک ہو کر واپس آجاتا۔ اور ابھی تک پہلی رکعت ہوتی تھی۔

ج نمبر ۳۲ - اگر طبی یا ڈاکٹری تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دوا ڈالنے سے پانی صاف شفاف ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ سائل کو شاید اس حدیث سے شبہ ہوا ہے جسمیں مذکور ہے کہ پانی کا رنگ متغیر ہو تو پاک نہیں رہتا مگر اس حدیث کا مطلب ہے کہ ناپاک چیز سے رنگ متغیر ہو جائے چنانچہ الفاظ حدیث کے ہیں اَوْ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِيهِ اور اگر پاک ہے تو نجاست نہیں۔

ج نمبر ۳۳ - سیدھا کھڑا ہو جانے سے پہلے بیٹھ جائے تو درست ہے اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے اگر نماز پوری کرکے دو والی نماز میں دو چار والی نماز میں چار پڑھکر سیدھا کھڑا ہو گیا تو بھی بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر دے۔

ج نمبر ۳۴ - لغو حرکت ہے حدیث میں منع ہے۔

ج نمبر ۳۵ - پانی کی تحدید جو حدیثوں میں آئی ہے وہ قلت کے اعتبار سے ہے یعنی کم از کم اس مقدار تک آنحضرت نے استعمال کیا ہے یہ نہیں کہ اس سے زیادہ منع ہے خصوصاً حسب ضرورت جتنا مناسب ہو استعمال کرے مگر فضول اسراف نہ کرے چاہے نہر جاری پر یا حوض اور تالاب پر کیوں نہ ہو۔

س نمبر ۳۶ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بابت میں جسپر بارات جاتی ہے اسپر لڑکے والے لوگوں کو جو بارات آتی ہوں بغیر کھانا کھلائے رخصت نہیں کرتے۔ اسکو ضروری جانتے ہیں۔ اور لوگ بھی بغیر بارات کا کھانا کھائے بارات نہیں جاتے۔ یہ کھانا کھانا جائز ہے اور وہ شرع سے۔

ahmadimuslim.de

سوال نمبر ۳۴ بیٹی والا قبل شادی کے دعوت دیتا ہے۔ بیٹے والے کو اور اپنی بستی کے دوگوں کے لئے کھانا پکاتا ہے اس دعوت کو قبول کرنا اور کھانا ازروئے شرع جائز ہے یا نہ۔ مع دلیل درج فرمائیں۔

سوال نمبر ۳۵ جو شخص جہیز نقد نہیں دیتا ہے بلکہ صرف زبانی اقرار ہے لینا دینا کچھ نہیں اتفاقاً ہی کم ہے اور مہر اگر دو ہزار ہے تو کچھ مضائقہ نہیں بہت جلد قبول کرتے ہیں اور نقد کو بالکل برا جانتے ہیں نقد کچھ بھی نہیں مگر کپڑے دو چار یا پانچ جوڑے زیادہ قیمت کا ہو اور اگر کپڑے اور علاوہ اسکے مٹھائی چار یا پانچ روپیہ کی نہ ہو جب تک نکاح نہ ہوگا اسکو امر ضروری جانتے ہیں یا مہر کو کوئی چیز اُن کپڑوں اور مٹھائی کے سامنے نہیں جانتے بطور رسمیہ کے وقت نکاح مہر کا نام لیتے ہیں کہ مہر آتا ہو از روئے قرآن و حدیث کے جواب مع دلیل دیویں۔

سوال نمبر ۳۹ کسی موحد کی بی بی قبر پرستی یا میلہ وغیرہ میں جاتی یا تعزیہ وغیرہ میں شریک ہے نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا۔ جواب مع دلیل قرآن و حدیث

جواب نمبر ۳۶ و ۳۷۔ کھانا حرام نہیں ہوتا کیونکہ اصل الغیب اللہ نہیں ہے۔ البتہ فضول رسم قابل اصلاح ہے لڑکی والے کے ذمہ کوئی نقد نہیں افسوس مسلمانوں کو ان فضولیات سے فرصت نہیں۔

جواب نمبر ۳۸۔ اس سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ صورت مرقومہ میں نکاح ہوتا ہے یا نہیں تو جواب ہے کہ نکاح تو ہو جائیگا اور اگر کوئی اور مطلب ہے تو مفصل بتلا دیں البتہ ایسا کرنے سے حدیث شریف میں منع آیا ہے آنحضرت نے مہر کی زیادتی کو پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ حنفیہ کے نزدیک تو مہر کی نفی بھی کردیں تو بھی نکاح درست ہے۔

جواب نمبر ۳۹۔ نکاح نہیں ٹوٹتا کیونکہ ملتزم الایمان ہے یعنے قرآن اور پیغمبر علیہ السلام کو مانتی ہے جبکہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح درست ہے حالانکہ وہ دونوں سے منکر ہوتی ہیں تو اس سے کیوں نہ جائز ہو۔ مشرک عورتوں سے جو نکاح کرنا قرآن شریف میں منع ہے تو اُن عورتوں سے منع ہے جو اسلام سے منکر ہو کر بت پرست ہوں۔ البتہ نکاح کرنے وقت اگر اطلاع ہو تو ایسی عورت سے نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ اُولٰئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ۔

# انتخاب الاخبار

امرتسر میں عید الفطر چاند دیکھ کر جمعہ کو کی گئی۔

عید کے روز چھاونی میاں میر (لاہور) میں ایک عورت ہندو مسماۃ جیواں مسلمان ہوئی اسلامی نام غلام فاطمہ رکھا گیا۔ (اڈیٹر عورت کا نام فاطمہ چاہیئے یہ عوام کی غلطی ہے کہ غلام عورتوں کے نام کے ساتھ لگا دیتے ہیں)

آشفت فتح گڑھ ضلع گورداسپور میں ایک سکھ مسلمان ہوا۔

لودھیانہ کی مسجدوں میں چند ایک اشتہار لگائے گئے جنمیں آنحضرت اور حضرت علی کی بے ادبی تھی۔ کمیٹی کے خیال میں ہی آیا کہ یہ کام کسی مسلمان کا ہے (نزد ما بعض شیعہ یزید)۔

افسوس ہے قاضی ظفر الدین صاحب اسسٹنٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور فوت ہوگئے مرحوم علم ادب کے ایک مخزن تھے۔ اگرچہ آپکے علم سے قوم کو کچھ فائدہ نہ پہنچا تاہم ایسے آدمی کا پیدا ہونا کار دارد۔ رحمہ اللہ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر کو ہوگا۔

سلطان المعظم نے آنریبل لارڈ کیچنر کی معارف بے خلف مارشل کا ظلم پاشا اڈ ایڈ کنگ جاز ریلوے کو امتیاز کا تمغہ عطا کیا۔ اور مارشل موصوف کے چھوٹے بیٹے سلامی بیکو ملک ا کے سلطانی کی فوج میں سارجنٹ کا عہدہ مرحمت فرمایا تعلیم امراء... سلطان المعظم نے ڈاکٹر ذوالکفل پاشا نورد رمزی بک و فواد بک کو حجاز میں مامور فرمایا۔

عراق عرب میں دریا سے بہت زیادہ جانیں تلف ہوتی ہیں اکثر اہل بغداد دجلہ کے کنارے جا کر آباد ہو گئے ہیں۔

مراکو کے جدید قبائل نے فتنہ پردازی سے طنجہ کا راستہ بند کر دیا ہے اور اس پر بازی قابض ہو گئے ہیں جنکی سرکوبی کے لئے دو رسالے بھیجے گئے ہیں۔

سفراء جرمنی و فرانس کو سلطان المعظم نے پرائیویٹ ملاقات کا اعزاز بخشا۔

**سفارت کابل** ۱۲ دسمبر کو کابل پہنچ گئی ؛

**بھوپال** میں جو عورتیں مسافروں اور بیرونی لوگوں سے نکاح کر کے اُن کے دام میں پھنس گئی ہیں - اور ان کو جلد تباہ و برباد کر کے دوسروں کی تلاش میں نکلتی ہیں اونکا انتظام حضور سرکار عالیہ کی طرف سے ہونے والا ہے - چنانچہ سرکار عالیہ قانون تیار کر رہی ہیں ؛

**لاہور** کے اکثر لوکل کالجوں سے اخبار کا میگزین نکلتے ہیں - اب اسلامیہ کالج لاہور نے بھی اس نام سے اپنا رسالہ انگریزی میں نکالا ہے ؛

**ولیعہد کابل** سردار عنایت اللہ خاں کے ہمراہ ۵۰۰ آدمیوں کا اسٹاف مقرر ہے - سردار ممدوح چند روز پشاور میں ٹھیریں گے - اور وہاں سے روانہ ہو کر کلکتہ میں وسط اجلال کو پیش ہونگے ؛

**کلکتہ** میں مکان مسرسوم ہیسٹنگز ہاوس ان کے قیام کیلئے آراستہ کیا جا رہا ہے ؛

**سردار ممدوح** جب کابل سے روانہ ہونگے - تو ان کے مرتبہ کے موافق اور مرتبہ کے موافق اُن کے جلو میں ہمراہیوں کی عظیم تعداد مقرر تھی - اگرچہ اُن کی عمر صرف ۳۰ سال ہی کی ہے - لیکن ان کو اپنے علو مرتبت کے لحاظ سے اپنی وجاہت کا بہت احساس ہے - کابل سے لنڈی کوتل تک جبکہ جم غفیر اعلیٰ سوار اُن کے ہمراہ تھا - اس سے ان کی رعایا کے دلوں پر انکا رعب و داب ضرور قائم ہوگا ؛

**جاپانی** فوج نے ۲۰۳ والی کو بھری توپوں سے پورٹ آرتھر کے بندرگاہ میں روسی جنگی جہازوں پر گولہ باری کی - کئی روسی جنگی جہاز بالخصوص بوبیڈا اور رٹویزان پر متواتر گولے پڑتے ہوئے نظر آئے - بندرگاہ پورٹ آرتھر کا اب خاتمہ ہے ؛

**پینشیان** کے جنوب میں سمندر کی بارود کے میگزین پر گولہ لگا - بارود میں ایک دم سے آگ لگ گئی - اور دو گھنٹہ سے زیادہ میگزین جلتا رہا ؛

**قبول اسلام** :- نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ کی کتاب (ترک اسلام) کو مطالعہ کر کے فوراً مطلع فرمائیں - عرصہ سے میں مذہب سکھ میں تھا - مگر چار پانچ سال سے دل میں کچھ سکھ مذہب کی نسبت شکوک پیدا ہوئے - تمام مذہبی کتابیں دیکھیں - اب کل معلوم ہو گئیں اب آپ کے اسلام لانے کا منتظر ہوں - جلد ان شاء اللہ تعالیٰ اسلام ظاہر کرونگا - اور آپکا تجویز کردہ نام رکھونگا - الراقم نیاز مند سرین سنگھ معرفت منشی احمد خاں صدر خزانہ کوئٹہ - ملک بلوچستان ؛

**جواب** :- خدا آپکو اسلام پر ثابت قدم رکھے اور آپ کے ذریعہ اور لوگوں کو بھی ہدایت ہو ؛


# کون کہتا ہے کہ آپ خریدیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپ کی منتیں کروں کیونکہ مشک خود بخود ہوتی ہے مشہور اثر دار دوا

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آج تک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطلب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا ہے جو بسبب کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی - اعضائے رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے - یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے مروارید - عنبر - مشک - یشب - عقیق - فولاد - نقرہ - طلا - اور کان ادویہ مفرحہ مقویہ - با تہذیب سے ترکیب دی جاتی ہے - جو ہماری سینہ بسینہ چلی آتی ہیں - جس سے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں - طبیعت میں ایک طرح کی خوشی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے - بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے - خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے - نسیان - آشوب چشم - نوازل حارہ و باردہ - دمہ - ضیق النفس - انتفاخ النفس - کمزوری اعصاب - رعشہ - صرع - کزاز - لقوہ - فالج وغیرہ زائل ہوتی ہیں - امراض متعدی شل درد شکم - تبخیر - نفخ - بدہضمی - آروغ ترش سہال وغیرہ دور ہو جاتے ہیں ؛

**معجون جواہر** :- بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے قیمت فی شیشی جو ۱۲ یوم کے واسطے کافی ہے - صرف عہ

**حبوب ممسک و مقوی باہ** :- تجربہ خود اس کی تعریف کریگا - نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں ہوتی - قیمت فی درجن عہ - **آتشک** کیلئے اکسیر قیمت صہ - **داد** کی بے مثل دوا - **سوزاک** کی دوائی قیمت عہ - **تحمیل** کی بے نظیر دوا قیمت صہ - **سرمہ عزیزی** قیمت ۴ - **ضیا طلا** جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے قیمت صہ

المشتہر

**حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر**


حسب الحکم شاد مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۰

THE AHL-I HADIS. AMRITSAR

للہ الحمد

# اہلحدیث

امرتسر ۲۳ شوال المکرم ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی ضروریات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے .. | عہ |
| والیان ریاست سے .. | سے |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے .. | ایک ۱/۲ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت بلنجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مطبع ہونی چاہیے بنمبر چٹ ہر خریدار کو لکھنا ضروری

## امرتسر کمیٹی میونسپل الیکشن

# قابل توجہ گورنمنٹ

عزیزو ممبری پہ نہ آفت اور آئی ہے
الیکشن ہونیوالا ہے دہائی ہے دہائی ہے

الیکشن کیا ہے؟ پہلے ہم اپنے ناظرین کو اس کی تشریح بتلا دیں الیکشن کے معنی انتخاب کے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے بغرض ہمدردی یہ قانون جاری ہے کہ جس جگہ کی آبادی... پانچ ہزار یا پانچ ہزار سے زیادہ ہو وہاں کے لوگ اپنے میں

سے ممبر منتخب کریں جن کی میعاد تین سال کی ہوتی ہے۔ یعنی ہر سہ سال بعد از سرنو انتخاب ہوتا ہے۔ جتنے ممبر رعایا منتخب کرتی ہے ان کی تعداد بھی گورنمنٹ کیطرف سے ہر ہر شہر کی آبادی کے لحاظ سے مقرر کیجاتی ہے۔ اس سے نصف گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ رائے دہندگان کی حیثیتیں مختلف ہوتی ہیں امرتسر میں اب کی دفعہ یہ حیثیت ہے کہ یا تو مبلغ چار روپیہ کرایہ کے مکان کا مالک ہو یا چار روپیہ کرایہ دیتا ہو۔ بعد انتخاب کے کل سیاہ سفید کے مالک یا ذمہ وار رعایا کیطرف سے وہ ممبر ہی ہوتے ہیں جو حکام سے ملتے ہیں وہی عرض معروض کرتے ہیں۔ جو کچھ دریافت کرنا ہو انہیں سے کیا جاتا ہے۔ خیر یہ تو الیکشن کا ایک عام قاعدہ ہے۔ ہم نے یہ دیکھنا یا دکھانا ہے کہ کیا جن اصولوں اور فائدوں پر الیکشن کی بنا ہے۔ وہ رعایا ہند کو حاصل ہیں یا نہیں۔ جس کا جواب بڑی تحقیق اور کامل ثبوت کے بعد یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔

## کیوں نہیں؟

اس لئے کہ رعایا میں قابلیت نہیں۔ باوجودیکہ ہر سہ سال بعد یہ ہنگامہ قائم ہوتا ہے۔ جو ہر قصبہ اور شہر میں اسکی آبادی کی حیثیت سے مثل ہنگامہ محشر کے ہو جاتا ہے۔ ہزارہا روپیہ کا خرچ ہوتا ہے۔ سینکڑوں آدمیوں کو ضرب اور ضرر شدید پہنچتی ہے مگر نتیجہ کیا۔ ٹاں ٹاں فش! عموماً رعایا کو خبر نہیں کہ ہمارے اس پرچہ کی کیا قدر ہے۔ بلکہ وہ اس کو اپنے لئے ایک وبال جان سمجھتے ہیں۔ کیوں؟ کچھ تو اس لئے کہ انکو اس کے نفع نقصان کا علم نہیں۔ آج تو اس کا کبھی نفع پہونچتا ہی نہیں کچھ اس لئے کہ ممبران کمیٹی دو تین مہینے پہلے ان کی منت خوشامد اور در بدر پھرانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہی علاقہ جو ممبران کی زیارت کو ترستا رہتا ہے۔ قریب الیکشن ایسا خوش قسمت ہو جاتا ہے۔ کہ ایک ممبر گیا۔ تمام ممبران کمیٹی چھوٹے بڑے سب کے سب مع اپنے حوالی موالی کے چکر کاٹتے پھرتے ہیں۔ کہیں دعوتیں پک رہی ہیں کہیں پوری حلوہ اڑ رہا ہے۔ کہیں گارڈن پارٹی (باغ سیر) دیجاتی ہے۔ کیوں؟ پرچہ عنایت ہو! ہم اس میں ممبران کمیٹی کو نا قابل نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ تو اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے ہیں جو تھوڑی سی محنت سے کام نکال لیجاتے ہیں۔ لیکن نا قابل ہیں تو ووٹر ہیں جنکو یہ بھی خبر نہیں کہ ان کی ممبری ہماری ہی بنانے سے ہوتی ہے۔ اگر ایک روپیہ کا مقدمہ ہو۔ تو اس کے لئے وکیل اور مختار کرتے ہوئے سو دوستوں سے مشورہ کرتے ہیں اس کی کارگذاری دیکھتے اور تحقیق کرتے ہیں اگر معلوم ہو جائے کہ وکیل صاحب فیس لیکر پوری اچھی طرح نہیں کیا کرتے یا نو آموز ہیں تو مختار نامہ دیکر بھی اس سے لیتے ہیں مگر ممبری کی وکالت کا جو ایسی ضروری ہے کہ تین سال تک گویا عقد نکاح ہے۔ اس کے لئے کسی لائق نالائق۔ کار آزمودہ۔ ناآزمودہ۔ پیروکار ناپیروکار کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا ہے۔ ولایت میں یہ حال ہے کہ ہر ایک قوم اور پیشہ ور اپنا اپنا ممبر ملکر مقرر کرتے ہیں اور اس ممبر سے اپنی خیر اندیشی اور بہتری کے پختہ وعدے لیکر اس کے حق میں رائے دیتے ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ تمام مدت اس کے گلے کا ہار ہوئے رہتے ہیں۔ کیا مجال کہ کسی معاملہ میں کبھی سستی کر جائے یا ان کے حقوق کی نگرانی نہ کرے۔ اگر ایسی لغزش اس سے ہو تو اسی وقت اس کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ تم نے ہمارے فلاں کام میں غفلت کی ہے لہذا تم ہمارے وکیل نہیں۔ کیوں نہ ہو زندہ قوموں کی یہی شان ہے۔ بخلاف ہمارے ہندیوں کے کہ ایسے بیچارے بلاؤں پر صابر شاکر ہیں کہ اف کرنا تو جانتے ہی نہیں۔ خصوصاً اہالیان پنجاب۔ بالخصوص ساکنان امرتسر میونسپل کمیٹی کے بڑے بڑے کاموں میں سے ایک دو کام ہم مثالاً بتلاتے ہیں۔ سب سے اول کام کمیٹی کا صفائی ہے۔ یہ اسکا ایک ایسا ضروری کام ہے۔ کہ

ahmadimuslim.de

اسی کام کی وجہ سے اُس کا نام میونسپل کمیٹی تجویز ہے۔ مگر اسی کام کی یہ کیفیت ہے کہ امرتسر جیسا آباد شہر جو تجارت کے لحاظ سے پنجاب کا صدر مقام ہے بقول ہمعصر وکیل ایسا گندہ ہے کہ دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ ملازمان صفائی ہیں کہ صاحب بہادروں کی طرح بازاروں کا چکر لگا کر سیر کرتے ہوئے دورہ ختم کر جاتے ہیں۔ کوچوں میں جہاں کہ بہ نسبت بازاروں کے زیادہ صفائی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بازاروں میں روشنی زیادہ۔ دھوپ زیادہ۔ ہوا کی آمد و رفت زیادہ۔ آنے جانے والے لوگ ایک ہی نہیں مختلف ہوتے ہیں۔ برخلاف اسکے گلیوں کی حالت بالکل ردی۔ گھروں میں رہنے والی مستورات ایک ہی مقام پر رہنے والی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں کھیلتے پھرتے ہیں۔ مگر صفائی کا یہ حال ہے کہ بالکل ہی صفا۔ ڈھیروں کے ڈھیر دنوں۔ ہفتوں۔ مہینوں لگے رہتے ہیں کوئی اٹھانیوالا ہی نہیں۔ نالیوں کو صاف کرتے ہوئے سقے کا ڈرنا تو گناہ کبیرہ میں داخل ہے۔

ہمارے دفتر کے پیچھے کی جانب ایک بڑی نالی ہے جس کی صفائی کے لئے ہر چند ہم نے ملازمان صفائی کو کہا۔ مگر نہ ہونی پائی۔ یہ لو وہ لو میں ہی گذرتے رہے۔ کبھی مہتر ہے تو سقا نہیں۔ سقا ہے تو منشی نہیں۔ لاچار اُس طرف کی کھڑکی بند کر دی۔ سڑکوں کی یہ کیفیت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کسی نے ان کو بنایا ہی نہیں۔ جس کسی کو شبہ ہو وہ ہمارے پاس آوے۔ ہم فوراً اُس کو یہ کیفیت دکھا دیں گے۔ یا وہ خود ہی کٹڑہ سفید۔ قلعہ۔ کٹڑہ کرم سنگھ وغیرہ میں جا کر دیکھ لے۔ بارش تو ایک بڑی نعمت ہے جس کے وجود پر کل دنیا کا سہارا ہے۔ اہالی امرتسر جب اس بارش کے بعد سڑکوں پر چلنے سے تکلیف اٹھاتے ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ خدا خدا! اور نہیں تو شہر میں تو بارش کبھی نہ ہوا کرے۔ روشنی کا یہ حال ہے کہ ڈھاب کھٹیکاں۔ میووں کا چوک۔ کٹڑہ سفید۔ کملونڈ کا بازار۔ کٹڑہ حکیماں۔ کرم سنگھ وغیرہ محلوں میں رات کو وقت کوئی کسی کی پگڑی اُتار کر لیجاوے۔ تو پتہ نہ ملے سو اسی لئے پچھلے دنوں شب کے ۸-۹ بجے کے درمیان ہمارے محلہ میں سر بازار ایک ہندو لڑکے نے اپنے رقیب کا چھرے سے کام تمام کر دیا۔ اور بھاگتا چلا گیا۔ کسی کو پتہ نہ لگا۔ ہاں جہاں ممبروں کے مکان ہوں یا گھوڑوں کے طویلے ہوں وہاں روشنی اچھی خاصی ہوتی ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم ثبوت دیں۔ تو کیا یہ سب واقعات ممبروں سے مخفی ہیں؟ کیا ممبران کمیٹی اپنے اپنے علاقوں میں یومیہ نہیں تو ہفتہ وار (سوائے ایام الیکشن کے) گشت لگا کر حالات بچشم خود ملاحظہ کرتے ہیں؟ وہاں کے لوگوں کی شکایات سنتے ہیں۔ اُن پر غور کرتے ہیں۔ اچھا اگر کرتے ہیں تو ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ اپنی اپنی سہ سالہ خدمات کی فہرست شائع کریں۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ شہر کا صدر ہال بازار بیشک نسبتاً صاف ستھرا ہے۔ اُس کی سڑک بھی اچھی بنی ہوئی ہے۔ اُس میں روشنی کا بھی کافی انتظام ہے۔ مگر کیا یہ انتظام اس لئے ہے کہ وہاں ممبران کمیٹی نے کوئی انتظام کر دیا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اُس لئے کہ وہ گذرگاہ صاحب بہادران ہے۔ ممبران کی قابلیت اور حسن انتظام کو اُس میں دخل نہیں۔

ابھی تک تو ہم نے بالخصوص کسی ممبر کا نام نہیں لیا۔ اور اصل یہ ہے کہ لیں بھی کس کس کا۔ جب کہ سب ایک ہی سے ہیں۔ تاہم اگر ضرورت ہوئی۔ تو نام بنام بتلا دیں گے اور ممبران کو نہیں۔ پبلک کو ان ممبران کی غفلت پر متنبہ کرینگے سر دست ہم

## گورنمنٹ کے حضور

باادب التماس کرتے ہیں کہ جب کہ سالہا سال کا تجربہ بتا رہا ہے کہ رعایا ہند میں ابھی تک وہ قابلیت پیدا نہیں ہوئی جس سے وہ اپنے بھلے برے کو سمجھ سکیں اور اپنے دوست دشمن کی تمیز کر سکیں تو وہ انتخابات جو رعایا کو

انگلستان کو دیئے گئے ہیں جن سے وہ اپنے فوائد کثیر حاصل کر رہی ہے اور کرنے کے اہل ہیں ہم دست بستہ گو گورنمنٹ کی مہربانی کا ثبوت تو ہوتا ہے مگر اس کی مثال بالکل وہی ہے کہ کوئی والدہ شفیقہ اپنے بچہ کی عاشق صادقہ اس کی شیرخواری کی حالت میں جو ہنوز چند دنوں کی عمر کا ہے - پلاؤ زردہ نکال کر اس کے آگے رکھدے وہ اگر نہ کہائے تو اس کا منہ کہولکر حلق سے نیچے اُتار دے - تو کون نہیں جانتا کہ بجائے اس کے کہ یہ ثقیل غذا بچہ کو تنومند کرے اُلٹا اسکو کمزور کر دیگی بلکہ اس کی زندگی محال ہو جائے گی - سو یہی حال رعایائے ہند کا ہے - اُن میں ابھی تک قابلیت ہی نہیں کہ ممبر کسکو بنایا جاتا ہے اور اُس کے فرائض کیا ہوتے ہیں - اور اُن میں غفلت کیا ہوتی ہے جبہی تو ممبران کمیٹی اُن کو نالائق سمجہکر اپنا انتخاب خود کر لیا کرتے ہیں جو گورنمنٹ کے منشا کے صریح خلاف ہے جس کا نام صلح رکہا جاتا ہے پچھلے الیکشن میں مسلمان آٹھہ ممبروں سے ایک امیدوار زیادہ تہا یعنی کل نو تھے جبکا الیکشن ہو کر آٹھہ ممبر نامزد ہونے تھے - اس لیئے ایک کے کم کرنے کے لیئے مولوی احمد اللہ صاحب کو بصد منت راضی کیا گیا - کہ آپ اپنی درخواست واپس لے لیں مولوی صاحب موصوف کے موکل اسی مجلس مصالحت میں جو میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کے مکان پر تہی للکار کر کہہ رہے تھے کہ ہم اس انتخاب سے راضی نہیں ہم اپنے ممبر کا الیکشن کرائیں گے - مگر تحصیلدار صاحب وغیرہ معززین کے لحاظ سے یہ کل کارروائی کی گئی - اور مولوی صاحب کو اس شرط پر رضی کیا گیا کہ آئندہ کو جب کوئی جگہ نکلی سرکاری ہو یا انتخابی آپ کا حق ہوگا - چنانچہ اثنائے مدت میں مولوی صاحب سے تو یہ وعدہ پورا کیا گیا - مگر اُن کے دوٹروں اور موکلوں کی حق تلفی کیوں ہوئی - اس لیئے کہ ممبران کمیٹی رعایا کو ناقابل جان کر باہمی انتخاب کر لیتے ہیں - جس کا نام مصالحت رکہتے ہیں - تعجب ہے گورنمنٹ بھی ایسی مصالحت کو جو منشاء گورنمنٹ کے بالکل خلاف ہے - منظور فرمالیتی ہے - چونکہ یہ امر محقق ہو چکا ہے - کہ رعایا میں الیکشن کی قابلیت نہیں - اور نہ ہی ممبران کمیٹی کا موجودہ رویہ ان کو کبھی قابل بننے دیگا - اس لیئے گورنمنٹ کی بڑی مہربانی ہو - کہ اس انتظام کو اپنے ہاتھ میں لیکر رعایائے ہند کو ہمیشہ کیلئے آرام بخشے - میونسپل کمیٹی پوسٹ آفس کی طرح ایک شاہ عام سے متعلق ہے - اس لیئے اس کا انتظام بھی پوسٹ آفس کی طرح ہونا چاہیئے - ایک افسر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو - ہر ایک شخص کو اختیار ہو - کہ اپنی شکایات بذریعہ پوسٹ کارڈ براہ راست پوسٹ آفس کی طرح مقررہ افسر کے پاس بہیجے - وہ افسر پوسٹ ماسٹر کی طرح اُن شکایات کو لیتے رہیں - جس سے رعایا کو آرام ملے - ان ممبران نے تو رعایا کو نیم بسمل کر رکہا ہے - اگر گورنمنٹ نے چندے ہو توجہ نہ فرمائی - تو ع

کار طفلاں تمام خواہد شد

ہم جانتے ہیں کہ بعض لوگ ہمارے اس صاف بیان ہونے کے خاطر ضرور ہونگے - لیکن اُن کو چاہیئے کہ بجائے خفا ہونے کے اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر معلوم کریں کہ کیا واقعات غلط ہیں؟ کیا ممبران کمیٹی کرسی نشین ہو کر رعایا کے حقوق کا خیال رکہتے ہیں؟ یا اس شوخ معشوق کی طرح بن جاتے ہیں جسکا عاشق فریاد کرتا ہو کہ

دل بدلداری ربودی بانگہ شوخ اے شہی
من شد دانستم کہ اینہا در دل خود داشتی

---

# بخدمت لالہ منشی رام صاحب مالک

## مطبع ستارہ ہند پرچار پرچا جالندھر

جناب من آپ کے اشتہار مندرجہ ستارہ ہند پرچار کے بموجب میں نے ایک روپیہ بابت قیمت تہذیب الاسلام بذریعہ منی آرڈر بہیجا تہا جسکی رسید میرے پاس ہے - اس خیال سے کہ کتاب مذکور حسب وعدہ مجھ کو پہنچ جائیگی - مگر افسوس کہ جب تمام ملک میں شائع ہوگئی اور میرے پاس نہ

کارخانہ
یہ کارخانہ
قدیم سے
جاری ہے
کرتے رہ
ناگرتہ
تیل خاص
سے نیا
سفید ہو
درد آنکھ
مفید ہے
منیجر کار

نہ آئی۔ تو میں نے آپ کو مینجر صاحب کو لکھا۔ کہ کتاب تمام ملک میں شائع ہو گئی ہے۔ مگر مجھے ابھی تک نہیں آئی جسکا جواب کوئی نہیں آیا۔ پھر میں نے لکھا۔ کہ کتاب مذکور میں نے حکیم فتح محمد امرتسری کی دوکان سے خرید لی ہے۔ آپ میرا روپیہ واپس بھیجدیں۔ تو کئی دنوں بعد جواب آیا۔ کہ کتاب تمکو تمہاری خط آنے سے پیشتر ہی بھیجی گئی تھی پہنچ گئی ہوگی۔ اسکا جواب میں نے لکھا۔ کہ کتاب مذکور مجھکو نہیں ملی۔ آپ میری قیمت واپس کر دیں۔ ورنہ میں ایکدفعہ لالہ منشی رام کو شکار کرکے بذریعہ نالش وصول کرونگا اس کا جواب آیا۔ کہ کتاب ہم نے بھیجدی ہے آپ پوسٹماسٹر جنرل کو لکھو کہ میری کتاب کیوں نا گم ہوئی۔ پھر ساتھ ہی مجھے بھی باوجود سچا ہونیکے سخت سست لفظوں سے اشارہ کیا ہے۔ اب آپ غور کرسکتے ہیں کہ آپ کے مینجر صاحب کیسی عقل کے مالک ہیں۔ کہ کتاب تو وہ بھیجیں اور پوسٹ ماسٹر جنرل کو میں لکھوں۔ اور انکو اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ ایسی شکایت سکے جواب میں پوسٹماسٹر جنرل کے دفتر سے ایک فارم آیا کرتا ہے جسمیں کئی ایک باتوں کا سوال ہوتا ہے مثلاً پیکٹ کس نے ڈالا۔ کب ڈالا۔ کس ڈاکخانہ میں ڈالا۔ کتنی قیمت کا تھا۔ ڈالنے والے کا کیا نام ہے؟ وغیرہ وغیرہ کیا ان سوالات کا جواب میں لیکتا ہوں۔ یا دینا میرا حق ہے۔ بس مینجر حسب وعدہ بذریعہ اخبار شما آپ کو شکار کر رہا ہے۔ اب میں آپکے انصاف کی بھی چندروز انتظار ہی کرتا ہوں۔ ورنہ تو نالش کرکے اپنی قیمت وصول کرونگا۔ شکایت معاف۔

ہاں! آپ کی خاطر میں تین صورتیں پیش کرتا ہوں (۱) میری قیمت واپس کر دیں۔ (۲) اگر قیمت واپس کرنی دشوار ہو۔ تو دوسری جلد تہذیب الاسلام سب سے پہلے میرے نام بھیجنے کا اپنے دستخطی کارڈ لکھیں اور پختہ وعدہ کریں۔ (۳) نالش۔

(نوٹ) واضح ہے۔ کہ اس کا جواب ستیہ دھرم پرچارک۔ یا اخبار اہلحدیث میں دیا جاوے۔ اور مجھ کو آپکی صلح پسند طبیعت سے امید ہے۔ کہ اس معاملہ میں طول نہ ڈالیں گے۔

(راقم) خاکسار

حافظ وزیر محمد از امرتسر

# دیوالی اور کرشن قادیانی

قادیانی مسیح نے جب سے کرشن جی کا روپ بدلا ہے۔ آپ کو چیلوں میں ایک غیر معمولی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ گو لفظی معنے سے تو مرزائی بھی ہیں۔ اور بقول خود احمدی بھی۔ مگر صحیح معنے سے انکو کرشن پنتھی کہنا بھی بہت زیبا ہے۔ اس لحاظ سے کہ مرزائی یا احمدی تو پرانے نام ہیں۔ اور پرانے اولڈ فیشن عہدہ سے متعلق ہیں۔ اب جو نیا عہدہ کا چارج لیا ہے۔ اس کی رو سے بہت زیبا ہے۔ کہ اس گروہ کو کرشن پنتھی ہی کہا جاوے۔ غالباً مرزا اور مرزائیوں کے بُرا ماننے کی کوئی بات نہیں علاوہ انہیں اس ذریعہ سے آپکا عروج معراج بھی ترقی کرسکتا ہے کیونکہ کرشن جی بقول ہندواں ایشور کے اوتار تھے۔ تو بس چند دنوں تک یہ عہدہ بھی آپکو ملجائیگا جسکی آپکو مدت سے تمنا ہے ؎

یا رہا امسال دعوئے رسالت کردہ است

سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

اسی لئے قادیانی اخباروں میں دیوالی کے احیا کی کوشش بھی ہے۔ اخبار البدر قادیاں مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون مندرجہ ذیل نکلا ہے۔ جسکو ہم انہی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:۔

چونکہ ہمارے مرشد و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام الہاماً کرشن اوتار ہیں۔ اور اس لئے اب ہمیں اپنے ہندو برادران سے ملن ملاپ تعلقات بڑھنے کی امید ہے۔ لہٰذا اگر تیوہار دیوالی کی نسبت ذیل کا ریمارک غیر مناسب نہ ہوگا۔ عام روایت جو مذہبی عقیدہ کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ ہے کہ نیکی اور فرض شناسی کے اوتار مہاراج رامچندر جی مہاراج کی واپسی اجودھیا کیوقت جب آپ لنکا سے بحیثیت فاتح اعظم کے مراجعت فرما ہوئے تھے۔ تمام رعایا نے اظہار خلوص و مسرت میں اپنے گھروں میں چراغاں کی تھی۔ اور دیوالی اسی تقاریب کی ایک مسرت آمیز یادگار ہے۔ قطع نظر روایت بالا کے ہر ایک ہندو کو جذبات روحانی کی سیری کا دل خوش کن ذریعہ ہو۔ عمل صورت اس تیاری کی ہو۔

ahmadimuslim.de

کہ ہر ایک ہندو بالخصوص ہندو دوکاندار دیوالی کے روز اپنا سال بھر کا حساب پڑتال اور صاف کرتا ہے۔ اور نہ صرف دوکان بلکہ گھر کی بھی صفائی اور آرائش اور زیب و زینت کرنا اپنا فرض مذہبی سمجھتا ہے۔ اس عملی صورت کے نیچے پھر ایک اور خیالی رو کام کر رہی ہے۔ وہ یہ کہ ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ دیوالی کے روز لچھمی دیوی اوتار لیتی ہے اور اس دوکان یا گھر میں جو نہایت پاکیزہ و صاف اور آراستہ ہو۔ نواس کرتی ہے۔ لیکن دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا اعتقاد اعلےٰ درجہ کی دور اندیشی پر مبنی ہے۔ اور ہندو قوم کو حساب کی صفائی یا مکانات کی آراستگی و پاکیزگی پر متوجہ کرنے کا بہترین ذریعہ ان حالات میں جو خیالات دیوالی منانے کی تحریک کرتے ہیں۔ وہ واجب التعظیم ہیں۔ اگر دیوالی کا مقصد یہ ہے۔ کہ راجہ رامچندر جی کی فتح عظیم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے۔ تو بھی مناسب ہے۔ کیونکہ اس سے ایک اعلیٰ صفت موصوف بزرگ کا تصور ہماری دماغی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور اگر اس کا منشاء یہ ہے۔ کہ ہندو قوم کو حساب اور مکانات کی صفائی کا عملی سبق دیا جاوے۔ تو بھی مناسب ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں ایک شائستہ قوم کی زندگی کا ضروری جزو سمجھی گئی ہیں۔ لیکن آجکل دیوالی کے دن کیا ہوتا ہے۔ دیوالی سے کئی روز پہلے ہی ایسی دیوانگی پھیل جاتی ہے۔ کہ بڑے بڑے عقلمند تعلیم یافتہ ہندو دن رات جوئے میں غرق رہتے ہیں۔ اور خاص دیوالی کے دن تو وہ زور رہتا ہے۔ کہ جوا کھیلنا نہیں بلکہ جوا نہ کھیلنا گناہ سمجھا جاتا ہے۔ اور گناہ بھی شخصی نہیں۔ بلکہ قومی اہل ہنود میں دیوالی کی قماربازی تو یہاں تک مقبول عام ہے۔ کہ جو شخص اس روز قماربازی کا مرتکب نہ ہو۔ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اگلے جنم میں اُسے مینڈک کی جون بھگتنی پڑیگی۔ یہ نشانیاں ایک زندہ قوم کی نہیں ہیں۔ جس قوم میں دیوالی کے دن والدین خود اپنی اولاد کو قماربازی کی اجازت اور ترغیب دیتے ہیں۔ وہ قوم شائستہ نہیں کہی جا سکتی افسوس! ہندو قوم کیوں گر گئی ہے۔ مگر ایک ہندوؤں پر کیا موقوف ہے۔ دیوالی میں مسلمان بھی اپنی ہمسایہ قوم کی دیکھا دیکھی جوا کھیلتے مالی نقصان اٹھاتے اور اپنی شرع مقدس کی نافرمانبرداری کرتے ہیں۔ الیٹم قادیانی اخباروں کی اس کوشش سے ہمیں امید بندھتی ہے۔ کہ اس سال اگر نہیں تو آئندہ سال دیوالی کے تیوہار کی برکت حاصل کرنیکو عملی صورت اختیار کریگی

چشم ما روشن و دل ما شاد

---

# ردّ الہذیان

نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں

آنکھیں اگر بند ہیں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے؛ بھلا آفتاب کا

اخبار ہمکاری امرتسر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۳ء میں ایک شخص اسطی اللہ دہلوی از مقام کتھوا نگلہ (ضلع بدایون) نے ایک ورق اخبار کا غلط اپنی نامہ اعمال کے سیاہ کیا ہے۔ اور اسلام سے تنفر کے جو اسباب لکھے ہیں۔ اس سے اس کی تحقیق کا ناظرین اندازہ کر سکیں گے۔ یعنی کوئی اعتراض قرآن حدیث پر نہیں کیا۔ بلکہ بیہودہ ہذیان بکا ہے۔ اسپر لطف یہ ہے۔ کہ اس نامحقق نے اپنی تحریر کے سرنامہ پر (ایک محقق) لکھا ہے جو بخود مرغ گو را حافظ نباشد۔ چند سطور کے بعد لکھا ہے کہ میں نے سوائے خواہشات نفسانی کے کچھ نہیں سیکھا۔ پر بھلا ایسے تیرہ دروں کو اسلام سے کیا فیض پہنچ سکتا ہے؟ میں اس کی ہذیانات کو ذیل میں جواب لکھتا ہوں۔ ناظرین باالانصاف اس کو ملاحظہ سے بہت ہی محظوظ ہوں گے۔

قال:۔ پہلے تو اپنی مستی میں آکر اپنا دین (ہندو مذہب) کھو بیٹھا۔

اقول:۔ جب ہی تو آپ آریہ مذہب کو پسند فرماتے ہیں جسمیں اظہار مستی کا پورا پورا اندولبست ہے۔ وہ کیا؟ نیوگ۔ اگر آپ کتب دینیہ اسلام ملاحظہ فرماتے۔ تو کبھی بھی اسلام کے ترک کرنیکا قصد نہ کرتے۔ چونکہ خواہشات نفسانیہ نے آپکو تحقیق مذہبی سے بالکل کورا رکھا ہے۔ تو آپ جو مذہب چاہیں اختیار کریں۔

قال:۔ ان لوگوں (مسلمانوں) کو یہ بات کہدینی ایک معمولی بات ہے کہ ارے میاں ملا صاحب آج ہمارے لڑکے سے یہ کہتے تھے۔ کہ یہ لڑکا مجھے بہت ہی پیارا لگتا ہے

ahmadimuslim.de

اقول: ۔ اجی محقق صاحب اس اعتراض کو دین اسلام سے کیا علاقہ؟ کیا یہ کہنا کوئی مذہبی بات ہے۔ دوسرے جو بچہ بزرگوں کا ادب کرے۔ شریعت محمدیہ پر چلتا ہو۔ لہو و لعب سے بچتا ہو (آپکو معاف ہے) تو بھلا مسلمانو کو کیوں نہ پیارا لگیگا۔ آپ اپنے بچپن پر قیاس فرماویں۔ کہ جیسے کہ آپ پیارے معلوم ہوتے تھے۔ واللہ اسلام ایسے پر صد ہزار لعنت کرتا ہے۔

قال: ۔ ایک ماہرو میرے حوالے ہوگئی۔

اقول: ۔ ہراک سے کر شرم و حیا یہ ہے طریق مصطفےٰ!
بے شرم کا مرنا بھلا گو راس کی پردہ دار ہے

آپکا اختیار ہے۔ اپنی منکوحہ کو چاہے۔ ماہرو تحریر فرماؤ۔ سیاہ رو بنا دو۔ لکھیئے۔ مسلمان باایمان تو ایسے نامعقول الفاظ لکھنا نہایت بیحیائی سمجھتے ہیں۔ آپ تو آریہ مت کو دالدادہ ہیں۔ جسمیں نیوگ جیسا ناپاک مسئلہ بڑے فخر سے بیان کیا جاتا ہے۔ (جیسا کہ سوامی دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں کہ الا رگوید منڈل ۱۰ سکت نمبر ۸ کی تحریر فرماتے ہیں: کہ جب شوہر اولاد جنانے کے قابل نہ رہے۔ تب اپنی جورو کو حکم دیوے۔ کہ بھاگوان اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو میرے سوا دوسرے مرد کی درخواست کر۔ اب میرے سے اولاد نہ ہوگی آرزو مت رکھ۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ منکوحہ عورت اگر اسکا شوہر دہرم کیلئے سفر کو گیا ہو۔ تو آٹھ برس علم و فن حاصل کرنے گیا ہو ہو تو چھ سال۔ روپیہ کمانے کیلئے گیا ہو۔ تو تین سال تک انتظار کرے اس مدت تک خاوند نہ آوے۔ تو اولاد کی خاطر نیوگ کرلے۔ جب شوہر سفر سے آوے۔ تب نیوگی سے تعلق کٹ جائیگا)۔ پھر پہلا اپنے شوہر کے پاس آنے لگی۔ وہاں تو ہر آریہ کی عورت کو آپت کال میں حصول اولاد کیواسطے دس مرد تک پاس سونیکی اجازت ہے۔

قال: ۔ دین اسلام میں ایک مسئلہ طلاق کا اس کام کیلئے بہت اچھا ہے لیکن مجھ میں پھر بھی اپنے پالنے بزرگوں (ہندؤں) کا کچھ خون باقی ہے جسکی وجہ سے میں اسکو دھوکا دینا نہیں چاہتا:۔

اقول: ۔ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

اسلام کے جمیع مسائل عمدہ اور بہترین ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے کوئی اعتراض قرآن و حدیث پر نہیں کیا۔ اور طلاق اسلام میں عورت کو اسوقت دی جاتی ہے۔ کہ جب وہ شوہر کی فرمانبرداری نہ کرے اور شوہر اسکی بدزبانی کی برداشت سے عاجز آجاوے۔ تو طلاق دیدے ؎

تکلیف کا سبب ہے اگر کوئی استری
دن رات تنگ کرتی ہو وہ اپنے مرد کو
آپس میں ہو گئی ہو بڑی ناموافقت
کیونکر کریں خیال جو مرد اسکو چھوڑ دے
ناراض اس سے ہے خداوند کبریا
حکمت سے خالی ہے نہ فعل حکیم ہے
بیشک۔ وہ سنگدل ہے بڑا اور سخت گیر
وہ سنگدل نہیں ہے جو اس تنگ حال عورت
عورت کو تنگ حال میں رکھنا بڑا ہے ظلم
رکھو مخالفت میں جو پاس اپنے استری
بیرحمی اس میں بڑھ کے کہیں ہے طلاق سے
بیشک طلاق ایک مصیبت عظیم ہے
بے رحم و سنگدل ہے نہ دیوے اگر طلاق
لازم یہ ہے کہ ہو بہت سی عورت کو دو طلاق
ہو واسطے ملاپ کے حق ازکہیں نکاح

سکھ جس سے مرد کو کوئی دکھ کو سوا نہیں
اور جس میں بیوی سے مطلقاً نہیں
اک دوسرے کو دیکھنے تک چاہتا نہیں
بلکہ بغیر چھٹے اس سے بنا نہیں
اکبر حکیم جس سے کوئی دوسرا نہیں
سمجھو کہ پھر طلاق کا دینا برا نہیں۔
اس ناموافقت میں جو ہوتا بھلا نہیں
عورت کو رہتی دنیا سدا ابتلا نہیں۔
لیکن ناموافقت میں اسے چھوڑتا نہیں۔
جسمیں کہ زندگی کا کسی کو مزا نہیں۔
اس سے طلاق دینا بھلا ہے برا نہیں۔
پر تنگ حال رکھنے سے بڑھکر دغا نہیں
عورت کو تنگ حال تو رکھنا روا نہیں
اسکے سوا تو عقل کا کچھ اقتضا نہیں۔
بڑھکر کوئی بھی اس سے دگر بلا نہیں

جائز ہے عقل و نقل سے دینا طلاق کا
نادان اور ضدی ہے جو مانتا نہیں

قال: ۔ شروع میں سوائے خواہشات نفسانی اور میں کچھ نہیں سیکھا۔

اقول: ۔ انہی خواہشات نفسانی کا اثر ہے کہ آپ آریہ مذہب کو پسند فرماتے ہیں۔ اگر آپکو اسلام مس ہوتا اور قرآن کا نور آپ کے دل پر اثر کرتا۔ تو بھولے مرجاتے۔ مگر طلاق سے تو آریہ سماج میں نہ جاتے جسمیں ایک عورت کا اولاد حاصل کرنے کیواسطے دس مردوں کو پاس سونا جائز ہے ؎

ہائے اے آریو سلاتے ہو! — پاس غیروں کے اپنی عورت کو
آپ چپ چاپ بیٹھکر دیکھو — آریو! دل میں غور سے سوچو
شرم و غیرت کہاں تمہاری ہے
غیر سے ڈالی اپنی عزت ہو گ — اہل غیرت کے واسطے ہے سوگ
سچ تو یہ ہے کہ سب جہاں کے لوگ — جسکو کہتے ہیں آریوں میں نیوگ
ناک کے کاٹنے کو آری ہے

ahmadimuslim.de

**قال:** - دنیوی مال اڑاؤ کہ اس سے بڑھکر دوسرا مذہب نہیں ہے۔

**اقول:** - لعنت اللہ علی الکاذبین - اگر سچے ہو۔ تو کہو آمین - اسلام دنیوی مال اڑانے کو ہرگز ہرگز جائز نہیں رکھتا - ان باتوں کی جیسا یہ مذہب (اسلام) مخالفت کرتا ہے۔ دوسرا نہیں - چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے - ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین -

**قال:** - ہندؤں کے طریق کو دیکھو۔ جنکو مذہب میں ہزاروں عیب وغیرہ سے دکھلائی پڑتے ہیں -

**اقول:** - حبک الشئی یعمی ویصم - کیوں صاحب! ہندؤں کو مذاہب میں ہزاروں عیب وغیرہ سے آپکو دکھلائی پڑتے ہیں - اور مذہب آریہ کا بڑا عیب کا (جو نیوگ وغیرہ سے مسائل ڈال دیا ہے) کیوں نظر نہیں آیا یہی وہی سبب ہے - جو اوپر لکھا گیا - کہ کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کردیتی ہے - اجی محقق صاحب! میں آپ سے یہی عرض کرتا ہوں - کہ آپکے مذہب کے نیوگ وغیرہ مسائل پر نہ صرف مسلمان بلکہ دلیل اقوام ہنستی ہیں

**قال:** - گروہ اسلام کے پیچھے چھوٹ گئے

**اقول:** - یہ خیال باطل آپ کی گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی مولوی ثناء اللہ صاحب کی پر زور تقریر سے آریہ صاحب جیسے عاجز ہوئے - وہ اظہر من الشمس ہے بقول آنکہ ؎

مذہب اسلام کچھ ایسا نہیں معترض جسپہ ہر مرد کہیں
یہ وہ مذہب ہے کہ جس کی ہر ادا کہہ رہی ہے میں ہوں از خدا

**قال:** - ہم آپ لوگوں میں کوئی بھی سنسکرت نہیں جانتا -

**اقول:** - محقق صاحب ڈرو اللہ سے اور جھوٹ بولنے سے توبہ کرو - اللہ فرماتا ہے: - انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون - ترجمہ: جھوٹ بات وہی لوگ بناتے ہیں - جو ایمان نہیں رکھتے - خیر اور بڑے بڑے اور مذہب آریہ سے آپ واقف شائد نہوں - مگر مولوی ابو رحمت عمر صاحب کو تو آپ ضرور واقف ہوں گے جو سنسکرت بہت اچھی جانتے ہیں - جن کی کتاب تنبیہ الکذبین ہے -

**قال:** - ان کا وید کو خدا کی کتاب مت مانو - تاہم اسمیں خدائی اصول ہیں

**اقول:** - ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

اگر اپنی منکوحہ بی بی کا دس مردوں کے پاس حصول اولاد کیواسطے بھیجنا خدائی اصول ہے - تو ہمارا ایسے خدائی اصول کو سلام ہے - اسی خدائی اصول کی تعریف میں آپکے مقتدا آتمارام صاحب اپنے رسالہ نیوگ میں تحریر فرماتے ہیں: - کہ

"ایک مرد جس کے پاس منی کا خزانہ بہت موجود ہے - وہ نکما کیوں رہنے دے - اور کیوں نہ متفرق استریوں پر دان کرے یہ سب سے بڑا دان جو آریوں کی ابتدائی تہذیب کی کان شائستگی کی شان ہے - جسپر ہزار بلکہ صد ہزار ... ہے: -

**قال:** - میں تو اپنی پیاری بی بی کے ساتھ ظاہری مسلمان رہونگا دل تو کافر ہو ہی گیا ہے -

**اقول:** - ناظرین منصفین سمجھ لیں - کہ ایسے زن مرید کا کیا ٹھیک ہے - جو خواہش نفسانی میں پھنسا ہو - وہ جو نہ کرے تھوڑا ہے میں تو خیال کرتا ہوں کہ نیوگ کا مسئلہ آپکو آریہ بناتا ہے - اسلام کو آپ کے الحاد سے کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا -

راقم - حبیب الرحمٰن خاں از علیگڈھ

# غزل

طبعزاد مولوی ابو الجلال سید محمد شرف نسیم صاحب آزاد ہانوی یکے از قدردان اخبار ہذا

آرزو دل میں ہے ثنا کیلئے — یا کسی چیز کی دعا کے لئے
فیض جاری رہے قیامت تک — ہے دعا یہ تو بو الوفا کیلئے
ہے اڈیٹر وہ ایک پرچے کا — جسکو جاری کیا خدا کے لئے
کیا صفت ہو ادا تری اللہ — مجھ سے ممکن نہیں تری ثنا کیلئے
خوب اچھا ترا ہے یہ اخبار — [illegible] آریا کے لئے
کبھی چکڑالوی کی ہے تردید — کیسی ہے [illegible] آریا کے لئے
خیر سے اختتام سال ہوا — ہے [illegible] کے لئے
نہیں پڑھتے ہیں منکر [illegible] — ہے [illegible] باوفا کیلئے
کبھی تاریخ بیٹھ کے آزاد — خوب بہتر ہے یہ [illegible] کے لئے

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

سلسلہ ... نمبر ۳۵

THE AHL-I-HADIS-AMRITSAR

# اہلحدیث

امرتسر ۱۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء جمعہ

| اغراض اخبار | قیمت اخبار سالانہ |
|---|---|
| (۱) دین اسلام ... سنت نبی علیہ السلام کی حمایت ... اشاعت کرنا۔ | گورنمنٹ عالیہ سے ... عنہ |
| (۲) ... کی ... اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا | والیان ریاست سے ... |
| (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں ... کی نگہداشت کرنا | روسا و جاگیرداروں سے ... |
| | عام خریداروں سے ... |
| | ... پیشگی آنی ضروری ہے |

نامہ نگاروں سے ... تازہ ... خبر ... ہے ... بذریعہ خط و کتابت ... ہو سکتا ہے ... بنام مالک ... منیجر ...

## بھیک مانگنا۔ (ذلت)

اگر ہندوستان کو ... ہیں ... سے ... میں ... سے ... بے پہنچ ... اپنے موقعہ پر بہت پر معنی اور پہلو دار ... ہاتھ میں کاسہ ہی ثابت ہو۔ بلکہ ... جیسے چھلنی میں ... اگر کو ... دے بھی تو ... کی راہ نکل جائے ... بد ... کی محنت ...

رہا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ بھیک مانگنا کس قدر مصیبت اور عذاب الٰہی ہے۔

لیکن ہمارے عدم توجہ بھکاریوں کو اسکی کچھ پروا نہیں۔ بدبخت بھکاری خود ہی ذلیل نہیں بلکہ انکے ساتھ ساری قوم ذلیل ہے۔ اسکی عیب بالکل گندہ ہوگئی ہے۔ وہ نہ صرف اذل القوم ہے بلکہ مذل القوم ہے۔ ہندوستان کے بھکاری تمام ولایتوں میں نامور ہیں عرب اور خاص کر مکہ میں۔ انکو ہندی مکسور القدح کے خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے یعنی ٹوٹے پیالے والے ہندی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بھیک مانگ کر حج کرتے ہیں اور بھیک ہی سے پھر وہاں کعبہ میں وہر زاد پیتے ہیں بیٹھے آدمیوں کو دق کرتے ہیں اور اگر جیتے مرتے گرتے پڑتے ہندوستان واپس آگئے تو لوگوں پر احسان دہر کر خوب ہی پیٹ بھر کر بھیک مانگنی شروع کر دیتے ہیں۔ دروازہ پر جا کر ہانک لگائی۔ بھلا حاجی فقیر دو سال کے بعد مکہ مدینہ کی پھیری لگا کر اور حج سے مشرف ہو کر دروازے پر آیا ہے۔ بال بچوں کے حق میں وہاں بھی دعا کرتا رہا ہوں۔ فقیر تو دعا سے دولت ہی کے لئے ہے خواہ پھر دوڑی آئی۔ اخاہ یہ تو حاجی لٹو شاہ ہیں۔ بی بی سے جا کر کہا بڑی دردناک آواز سے پھرنی کا قصہ سنایا کہ ... اب دو سال بعد حج کرکے ... کو نے مشتاق ہو جاتے ہیں ... بیت اللہ کے غلاف کا پارچہ ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں ... حاجی لٹو شاہ کو ... ہمکو بھی زیارت کرا دو۔ ماما آپ ... زیارت لائی۔ بی بی نے خود بھی چوما اور بچوں اور گھر والوں کو بھی زیارت ... آٹے اور اناج اور پیسوں سے ... خاطر کیا جاتا ہے اور بھیک ہی پیٹ ... ہے۔ وہی مثل کہ سودا عاقبت کا مطلب فقیر کا۔ جیسے تو دنیا کے لئے ہیں ہی۔ یہاں تو دین سے بھی کمائی جاتی ہے۔ اور طرح طرح کے روپ بدل کر دین کی ... دکھایا جاتا ہے۔ مذہبی پیشواؤں کا حج کو جانا ... حرمین شریفین مشہد مقدس کی

زیارت سے مشرف ہونا خلوص نیت سے بہت کم ہوتا ہے بلکہ اکثر و کونہ اکی کے کچھ سے کو سرلے میں سہاگا کا بجانا ہے۔ بالفرض خلوص نیت ہی سے سہی مگر کوئی بتائے کہ اس تقدس کا اوروں پر کیا اثر کیا حاجی صاحب یا کربلائی صاحب اپنے اجر اور ثواب کا حصہ اوروں کو بانٹ دیتے ہیں۔ وہ اگر تقدس کے پتلے اور برکت کے فرشتے بن گئے ہیں تو اپنے لئے نہ کہ اوروں کی شفاعت کے لئے۔

بھیک مانگ کر حج کو جانے کی بھیڑ چال کا بند ہونا محال ہو رہا ہے ایک حاجی نے مجھ سے چشم دید حالات بیان کئے کہ اکثر بھکاری اور بے استطاعت لوگوں کی حالت عرب میں اس قدر ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے جب حد درجہ نان و نفقہ سے محتاج ہو جاتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہماری شامت نے دھکا دیکر دیگر ملک عرب کی ٹھوکریں کھلوائیں کاش ہم عیسائی ہو جاتے کسی گرجا کے پاسبان بن جاتے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ حج میں ایسی مصیبتیں پیش آئینگی۔ سچ ہے کہا صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے کاد الفقر ان یکون کفرا قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے۔ ذرا غور کرنا چاہئے کہ حج سے گزرے اور آگے کا فر بن کر۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

کہ آپ سے پھر جیتے وہ کعبہ کو سفر سے

تو جانو پھر سے شیخ جی اللہ کے گھر سے

فقیر بالفتح کے معنے اونٹ کی ناک کا ہڈی تک چھید نا اس میں نکیل ڈالی جائے اور زمین کا کھودنا اور کسی پتھر سے یا دانے میں ڈالنے کو سوراخ کھودنا اور بالضم جانب اور بالضم و فتح قاف تیج یعنی جانب اور بالکسر و فتح قاف پشت کے منکے جنمو پوڑ کی ڈ کہتے ہیں اور بالفتح و کسر قاف وہ ... جسکی کمر محتاج ہو کر ٹوٹ گئی ہے اور بالفتح و ضم احتیاج اور ... ابفتر اور فقرا کے معنے بھی اسپر قیاس ... یعنی حد درجہ عاجز اور شکستہ اور تباہ حال کیا ہمارے ملک ... بھکاری یعنے فقیر مندرجہ بالا لغوی معنی کے مصداق ہیں وہ تو ہٹے کٹے توانا اور تندرست اور مال اور سرمایہ والے ہیں۔ اکثر جھنتا اور شاہ جی اور پیر زادے بڑے مالداروں کو مول لیکر چھوڑ دیں۔ لیکن مندرجہ بالا حدیث

جس طرح واقعی مفلسوں اور محتاجوں پر صادق آتی ہے۔ اُسی طرح جعلی اور مصنوعی فقیروں پر بھی جو در اصل مالدار ہیں صادق آتی ہے۔ کیا معلوم گروہ جس طرح صد درجے کے محتاج اور زندگی سے تنگ ہو جانے کے باعث کافر ہو جانے کے قریب ہیں یا کافر ہو گئے ہیں مثلاً سینکڑوں بلکہ ہزاروں مسلمان عیسائی ہو گئے اور اب آریا ہونے لگے ہیں۔ اسی طرح یہ نام کے فقرا لوگوں کو دھوکا دینے اور مذہب کی آڑ میں انکو لوٹنے کے باعث کفر کے قریب ہیں۔ کیا ان میں یہ صفتیں قدرت الٰہی نے پیدا کی ہیں۔ کیا اسلام انکو حکم دیتا ہے کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہو اور کسب حلال نہ کرو یا فقر کے حیلے سے دنیا کو لوٹو۔

پھر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ حقیقت میں صاحب فقر ہیں یعنے اپاہج یا یتیم یا نابالغ بچے انکی کوئی خبر گیری تربیت تعلیم وغیرہ سے نہیں کرتا بلکہ ان لوگوں کا پیٹ بھرا جاتا ہے جو پہلے ہی ناک تک بھرا ہوا ہے۔

مندرجہ بالا حدیث کے خلاف شکم پرستوں نے حدیث گھڑلی ہے کہ الفقر فخری یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بالکل اتہام ہے۔ بالفرض یہ حدیث صحیح ہی، لیکن کیا موجودہ زمانے کے فقرا بھی اُسی فقر کے ساتھ متصف ہیں جسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متصف تھے۔ یہ تو فقیر نہیں بلکہ امیر ابن الامیر ہیں۔

پنجاب کے بعض شہروں اور قصبوں میں جو لوگ اپنے پیروں اور ولیوں کے مزاروں پر آسن جمائے بیٹھے ہیں یا سجادہ نشین ہیں اور جنکی نسبت راسخ الاعتقاد جہلا کا یہ قول اور یہ عقیدہ ہے کہ یہ تو بخشے ہوئے ہیں۔ انکی تباہ کاری۔ شراب خواری اور فسق و فجور کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مگر وہ برابر پج رہے ہیں قرآن مجید میں صاف وارد ہے تعاونوا علی البر والتقوی و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنے نیکی اور پرہیزگاری پر اعانت کرو اور گناہ اور حد شرعی سے تجاوز کرنے میں اعانت نہ کرو۔ اب خانقاہوں اور عرسوں اور میلوں کی حالت پر نظر جائیگا۔ تو پیروں اور مریدوں دونو کا تقویٰ کھل جائیگا۔

کلام مجید میں انما الصدقات للفقراء الآیہ میں لفظ انما نے حصر کر دیا ہے کہ صدقات بجز فقرا اور مساکین کے دوسرے کیلئے نہیں۔ یہ حکم صدقہ دینے والوں کے لئے ہے نہ کہ صدقہ مانگنے والوں کے لئے۔ مطلب یہ ہوا کہ مالدار اور ذی استطاعت لوگ حقدار پہنچائیں اور اس امر میں نہایت احتیاط اور تقویٰ اللہ سے کام لیں۔ ورنہ وہ لیسا اوقات اثم اور عدوان کی اعانت کرنے والے ہونگے۔

پس صدقہ دینے والوں کا فرض ہے کہ اس امر میں کماحقہٗ چھان بین کریں کہ کون لوگ مستحق ہیں اس آیہ میں یہ حکم کہاں ہیں کہ صدقہ دینے والوں سے بھیک مانگتے پھرو اور شہروں اور قصبوں میں دوربین لگا کر دیکھو کہ صدقہ دینے والے کون کون ہیں قرآن مجید کی رو سے صدقہ دینا فرض ہے نہ کہ لینا پس بھیک مانگنے والوں کا کوئی حق نہیں کہ بھیک مانگتے پھریں حالانکہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔ پیر صاحب بابیں ریش و فش و بایں حشم و خدم بلائے بے درماں کی طرح غریب مرید کے گھر پر دھرنا دیتے ہیں۔ مجبور بتنگ آمدہ و بجبت آمدہ بیچارے کو مدارات کرنا اور نذر بھینٹ و کھشنا وانت گھسائی دینا ہی پڑتا ہے ورنہ عاقبت کی طرح طرح کی دھونس ہے۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں چھری مارون اور گرز ماروں کا ایک گروہ ہے جو دوکان دوکان اپنی معمولی پھیری لگاتے ہیں اور کوئی نہ دے تو سر پھوڑ لینے کی دھمکی دکھاتے ہیں۔ بھلا یہ بھیک مانگنا ہے یا استحصال بالجبر علی ہذا۔ و اما السائل فلا تنھر الآیہ مسئول عنہ کے لئے ہے نہ کہ سائل کے لئے حاصل صرف اتنا ہے کہ سائل کو جھڑکو نہیں یہی حکم نہیں کہ سوال پورا کرو۔ مگر یاروں نے اس آیہ کے یہ معنے گھڑے کہ بھیک مانگتے پھرو۔ واہ کیا کہنا ہے۔ گویا آیہ کے یہ معنے ہوئے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حکم دے کہ بھیک مانگتے پھریں لاحول ولا قوۃ۔

مقدس مذہب اسلام کی یہ تعلیم [illegible] کہ محنت [illegible] زندگی بسر کرنے کا حکم دے [illegible] لہا ما کسبت و علیہا ما اکتسبت خدا تعالیٰ نے [illegible] کی معنوی تحریف سے ہمیشہ محفوظ رکھا ہے اور [illegible]

فقط (احمد حسین شوکت) (عصر جدید)

ahmadimuslim.de

# سورن سنگھ محمد یوسف ہو گیا

مکرم جناب مولینا صاحب - بعد سلام علیکم کے واضح رائے عالی ہو آپکا پرچہ اخبار ۱۶ دسمبر کا چھپا ہوا - ۲۶ دسمبر کو عین انتظار میں پہنچا - چونکہ آپ کے جواب آنے میں دیر ہوئی تھی - اس لئے واقعہ ۲۳ دسمبر بروز جمعہ جامع مسجد کوئٹہ میں بندہ نے اسلام قبول کیا - اور میرا نام بجائے سورن سنگھ کے محمد یوسف رکھا گیا ہے اور بندہ نے بوقت اسلام قبول کرنے کے جو کچھ دلی خواہش سے دیا جسکو سنکر سامعین از حد خوش ہوئے اور ہر ایک نے انصاف کی نگاہ سے دیکھا ذیل میں منظور کرتا ہوں - براہ مہربانی آپ اپنے اخبار اہل حدیث میں درج فرماویں عین عنایت ہوگی -

## (مضمون) (میں مسلمان کیوں ہوا)

معزز ناظرین اسمیں شک نہیں - کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف مخلوقات پیدا کیا ہے - لیکن جو قدرتی کمزوری اسکے گلے کا ہار ہوئی وہ ذرہ بھی آگے چلنے نہیں دیتی - انسان تو چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھوں - جہانتک ہو سکے اپنی عزت حاصل کروں اسلئے انسان کو محتاط رہنا چاہئے کہ اس کمزوری سے ہر وقت بچتا رہے اور جہانتک ہو سکے قدم کو آگے بڑھانے کی کوشش کرے - فطرتی کمزوری انسان پر اسکی غفلت دیکھکر سوار ہو جاتی ہے اگر انسان ہوشیار اور مضبوط رہے اور ہر وقت خدا کے خوف کو مدنظر رکھے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ مرض اسکو نہ لگ سکتی ہو - لیکن جب وقت خدا کا فضل ہو تو ایسی کمزوریاں خواہ ہزار بلکہ صدہا ہوں تو کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں خدا کا فضل بھی اُس کے خوف سے ہوتا ہے - جب سے میں انسانیت کے قالب میں آیا ہوں - اور عقلمندی اور ہوشمندی کا جامہ پہنا ہے - مجھکو یہی شوق رہا ہے کہ کسی طرح سے صراط مستقیم کا پتہ ملے - اس میری جستجو اور کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے گڑھوں میں پھنستا رہا - اور گڑھے بھی اس قدر عمیق ہیں کہ جن سے نکلنے کی صورت محال تھی - چونکہ میرے ساتھ فضل الٰہی شامل حال تھا مجھکو اُن گڑھوں سے ایسا نکالا جیسے مکھن سے بال - اب میں اُن گڑھوں کا ذکر کرونگا جنمیں مجھکو بہت سی مشکلات پیش آئیں - پہلے گڑھا آریوں کا تھا - اس میں قریب چار سال تک رہا اور خوض کیا گیا لیکن اسکی تعلیم اس قدر بیہودہ اور لیودار تھی - میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی شریف اور خاندانی آدمی اسکو ہرگز قبول نہیں کریگا - بلکہ اسکی نفرت کی نگاہ سے دیکھکر کوسوں بھاگیگا اول اُنکے ویدک تعلیم سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی بانی کی خواہش یا کُل دنیا کو آزادی کے لئے تھی یا [illegible] اسکو منظور تھی جس سے اُسکی مراد تھی کہ کوئی شخص اس جہل سے بغیر عورت کے خالی نہ جاوے ایک چھینکنے کی بنیاد پر صاف حکم دیدیا - کہ نیوگ سے اولاد حاصل کرنا بہت کار خیر اور ثواب کا کام ہے اسکی تشریح شرافت اور آدمیت سے بعید ہے - اسواسطے یہیں چھوڑتا ہوں - دوسرے پر اُنہوں نے مکتی کو میعادی ٹھہرایا ہے اور تناسخ ہمیشہ کے لئے گلے کا ہار قرار دیا گیا ہے جس میں سے کبھی نجات نہیں - یہ بخل اور تنگدلی خدائے رحیم کریم کی طرف منسوب کرنا عقل سلیم کبھی تجویز نہیں کر سکتی - جب حالت میں پرمیشور کو ابدی نجات دینے کی قدرت تھی اور وہ سرب شکتیمان تھا تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا بخل اُسنے کیوں کیا کہ اپنی قدرت کے فیض سے بندوں کو محروم رکھا اُنپر یہ اعتراض اور بھی مضبوط ہوتا ہے جسکو دیکھا جاتا ہے - کہ جن روحوں کو ایک طول طویل عذاب میں ڈالا ہے اور جنم لینے کے لئے جونیں بھگتنے کی مصیبت اُنکی قسمت میں لکھدی ہے وہ روحیں پرمیشور کی مخلوق ہی نہیں ہیں - اسکا جواب آریہ صاحبان یہ دیتے ہیں کہ پرمیشور ہمیشہ کی مکتی دینے پر قادر تو تھا سرب شکتیمان جو ہوا لیکن میعادی مکتی اس وجہ سے تجویز کی گئی کہ سلسلہ تناسخ کا ٹوٹ نہ جائے - کیونکہ بموجب انکے روحیں ایک تعداد مقررہ کے اندر ہیں اور اس سے زیادہ نہیں ہو سکتیں - پس ایسی صورت میں اگر وہ انکو مکتی ہوتی تو جونوں کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ جو روح نجات ابدی پا کر مکتی خانہ میں گئی وہ تو گویا پرمیشور کے ہاتھ سے گئی اور اس روزمرہ کے خروج کا آخری نتیجہ ضرور ہوتا تھا کہ ایک دن ایک روح بھی جونوں میں ڈالنے کیلئے پرمیشور کے پاس نہ رہتی - اور کسی دن یہ سلسلہ تمام ہو کر پرمیشور معطل ہو کر بیٹھ

(لعل موہن)

ahmadimuslim.de

جاتا۔ اور ایسی تعلیم جس میں کہ ایک روز جنم بھگتنے میں پیشتر مستعمل ہو بیٹھتا ہے ذی عقل آدمی کب تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ تعلیم خداوند پاک کی ہو اور دوسرے اگر ملا سکھوں کا تھا خدا خدا کر کے اُس گڑھے سے سنجات پا کر جب میں نے پھر حق کے لئے جستجو کی تو سکھوں کے گڑھے میں پھنس گیا۔ سکھوں کا اصول گرنتھ صاحب کی تعلیم ہے جب اُسکو غور سے دیکھا جاتا ہے تو اُسمیں شک نہیں رہتا کہ جو کلام باباصاحب نے کہے ہیں وہ بالکل پاک و صاف اور شرک سے نفرت کرانے والے ہیں۔ مگر بعد میں ایک عرصہ کے گذرنے کے بعد گوبند سنگھ صاحب نے اُس تعلیم کو جو نانک باوا صاحب کے ہاتھ مبارک سے نکلی ہوئی تھی اُلٹ پلٹ کر کے منگھڑت شلوک اُسمیں داخل کر دیئے اور جہاں جہاں رسول کریم کی پیروی کی تاکید فرمائی تھی۔ اُسکو نکال کر بجائے اُسکے برعکس شلوک داخل کر دیئے گئے مجھکو ایک دفعہ باوا صاحب کا چولہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ جو کہ تبرک کے طور پر سکھ صاحبان نے ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے ایک مندر میں رکھا ہوا ہے اُس کو کھولکر جب دیکھا گیا۔ جسمیں [illegible] کوئی شک نہیں ہے اور رسول کریم کی پیروی کی نسبت تحریر ہوئی پائی گئی۔ یہ چولا باوا صاحب تبرک کے طور پر باوا صاحب کو رب العالمین کی درگاہ سے ملا تھا جو آجتک شہادت کے طور پر موجود ہے۔ اس کے دیکھنے سے مجھکو شک ہو گیا اور میں نے معلوم کیا کہ جب باوا نانک جیسے صالح آدمی نے اسلام کی شہادت دی ہے۔ تو اسمیں کسی قسم کی گنجائش نہیں ہے کہ اگر کوئی سچا مذہب دنیا پر ہے تو اسلام ہے۔ اسی لئے اُسکو بھی سلام کیا اور پھر اسلام کے اصولوں کے دیکھنے کا شوق ہو گیا۔ میرے مہربان مولوی امام الدین صاحب ٹھیکیدار و مولوی عبد المجید کلرک کمشنر آفس و بھائی احمد خاں و بھائی حاکم خاں سے کتب اسلامی اور اُس کے اصولوں کے سمجھنے کا موقعہ مل گیا۔ جہاں تک میں نے تجربہ کیا ہے اور عقل کو زور سے میدان دیا ہے تو یہ معلوم ہوا کہ بیشک باوا صاحب کی شہادت برحق ہے۔ اور اسلام ہی ایک مذہب دنیا میں ہے جو سچا اور قابل تسلیم ہے۔ اول جب میں دیکھتا ہوں کہ پہلا رکن اسلام کا نماز ہے۔ اُس کے معاینہ طرز تحریر کو سوچا گیا۔ اسمیں تو ایک وحدت کا دریائے بے کنار بہ رہا ہے۔ پانچ وقت خداوند کریم سے ہمکلام اور اُس کے حضور میں اپنے عجز و نیاز پیش کرنے کا ایسا امن اور پاک طریقہ ہے۔ ایسا کسی مذہب میں دیکھنے میں نہیں آتا۔ اپنے پہلے مذہب کو خیرباد کر کے آج سے میں پیارے اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔ اور آپ صاحبان سے التماس کرتا ہوں کہ میرے حق میں دعا کریں۔ پروردگار عالم مجھکو اس راستہ پر ہمیشہ کے لئے دائم و قائم رکھیں۔ آمین ثم آمین

(نیازمند محمد یوسف نومسلم شہر کوئٹہ بلوچستان)

(اڈیٹر۔ اپنی وجہ معاش سے بھی اطلاع دیں کہ تسکین خاطر ہو سہ
پراگندہ روزی پراگندہ دل ۔ خدا دہد روزی بحق مشتغل)

# اخلاقی مسدس

منزل کڑی ہے راہ کٹھن راہبر نہیں — ٹھوکر قدم قدم پہ ہے اور رہگذر نہیں
ملتا ہو اُسکو جسکو ہماری خبر نہیں — چاہیں جو آج ہم اُسکو پڑھیں تو پتہ نہیں
توفیق دے خدا یہ ہمارے غبار کو
دامن پہ چھپکے روک لے اُس شہسوار کو

وہ شہسوار دم میں جو کوسوں نکل گیا — اور رہ گئے تو ہیں کہ سمندر اُچھل گیا
اک اک قدم پہ سینکڑوں جانیں مسل گیا — اور یہ چلتے وقت اس طرح انجن [illegible]
گویا ہماری صورتوں سے آشنا نہ تھا
بلکہ ہمارا نام بھی شاید سنا نہ تھا

حیران ہوں وہ اُسکی محبت کدھر گئی — وہ پیار کیا ہوا وہ رفاقت کدھر گئی
شفقت کدھر گئی وہ عنایت کدھر گئی — ہمدرد تھا بنا ہوا تھا صداقت کدھر گئی
کہتا تھا تجھ سے رشتہ اُلفت نہ توڑونگا
گو تن سے جان جائے پہ تجھکو نہ چھوڑونگا

کیا کیجئے بیوفا تھے ہم عہد وفا کے پاس — بیہات شوخ چشم کہاں تو [illegible]
یہ بھی ہو کوئی طرز محبت نہ ہو ماسپاس — کیا خاک تجھسے رکھیگا امید کوئی اس
جس نے اُڑایا اسطرح برسوں کے پیار کو
جیسے خزاں اُڑاتی ہو فصل بہار کو

حیران ہو گئے کہ نہ وہ شہسوار ہے — فرقت میں جسکی آج یہ دل بیقرار ہے

آنکھیں کھلی ہیں آہوں پہ انتظار ہے     زخمی جگر ہے سینہ تپاں دل فگار ہے

کیا عام لوں میں آپ سے اس شوخ رند کا

دیکھا ہاں بن ہے وہ اقبال ہند کا

سوچو ذرا تو آپ کا مسکن ہے کس جگہ     اور آپ کے بزرگوں کا مدفن ہے کس جگہ

وہ پیاری پیاری کلیاں اور وہ جو بن ہے کس جگہ     غنچے ہیں سب چمن کے وہ گلشن ہے کس جگہ

گلشن ہو تو ہم نوا ہے نقشہ بدل گیا

لبریز ہو کے شیشہ و ساغر اچھل گیا

ہر دم چھری ہے تیز جدال و فساد کی     منظور سر پرستی ہے لغض و عناد کی

ممکن کہاں جو بات ہو کچھ اتحاد کی     ثروت لئے ان ہی کے جیبوں پہ لیس خیر باد کی

بگڑی جو حال بار سو اس سے نباہ کیا

ہر روز جو جگا گئے گنو ہیں ان کی پناہ کیا

آغاز جو ہے ان کا انجام وہ نہیں     جس زور و شور کی ہے وہ شام وہ نہیں

جس رنگ ڈھنگ کی ہو بنا نام وہ نہیں     کہنے کو کتنے زور کے ہوں کام وہ نہیں

گر ان کو باتیں کرتے ہو سب ہیں سٹول

دیکھو جو غور سے بس ڈھول کا ہے پول

بس کچھ جو دیتے آئیں تو بس وہ ہیں شیر نر     جو شام سے گھر ہوں تو پھیلا پھر پر

ممکن نہیں کہ فرق انہیں جہانت پہ ہیں     اور مٹ گئے خدائی کے پل بھر میں گرز

لیکن جناب کہہ ہیں دعویٰ کا زور ہے

لیکن جناب کا وہاں بولی کا شور ہے

سب ہوں میں لا کھا ایک ہی تو کوئی نہیں     آسا اگر چھیڑیں تو کائیں مع پھیرں دیا

ہاں ہاں ادھر کو ہیں وہ نہیں نہیں     یہ آسماں بتائیں تو کہتے وہ زمیں کو

المختصر جو باتیں بتائیں ہے سیدھیاں

الٹی سمجھ کے لوگ سمجھتے ہیں الٹیاں

پھر پوچھئے جو ان سے کہو کیا یہ ڈھنگ ہے     لیکن کہاں ہے اور کہاں وہ امنگ ہے

کہتے ہیں کیا کریں ادھر اپناں سے جنگ ہے     بیوی ادھر لئے ہوئے تیر و تفنگ ہے

اس کشمکش سے جان مصیبت میں آئی ہے

مشکل سے جان دونوں سے ہم نے چھڑائی ہے

سچ پوچھئے تو ان کا ہی حضرت کیا قصور     کیجئے معاف آپ کا سارا ہے یہ فتور

وہ رنگ آپ سے ہیں اور آپ کہ نور     وہ ہیں مینا میں کی چیونٹیاں تم وش کوئے

منبروں پہ آپ کے تو ہو علم و نیکی ہسٹری

اور جو لہا ہو نکلنے میں ہو انکی کسٹری

مطلب ہے یہ کہ ان کو انہیں تعلیم دیجئے     پھر یہ نہیں کہ بال میں جا ناچ کیجئے

وہ آپ کو دیں جام تو آپ انکو دیجئے     لیکن ہاں یہ ہے اپنی طرح شاد کیجئے

جھکے ہے سر دو دلوں میں برابر بنی ہوئی

دنیا میں آج قوم ہے وہ ہی بڑی ہوئی

یوں تو جناب بھی بڑے اقبالمند ہیں     صندوق انہیں میں کئی نوٹ بند ہیں

ہمت بڑی ہے اور ارادے بلند ہیں     لیکن بغور دیکھئے تو بہاگ مند ہیں

وہ قوم کیا بڑھے گی جہاں فرد فرد کا

ہو فرض جبا ٹنا ہی فقط اپنی گرد کا

انصاف سے کہو کبھی آیا خیال ہے     حیران لعیب قوم کو کیا کیا ملال ہے

کیا کیا کمال تھا آ گیا کیا زوال ہے     کس دکھ میں رات کٹتی ہے کیا دن کا حال ہے

لیکن جناب آپ کو اس سے غرض ہی کیا

اوروں کا درد بھی تو کا مستر فرض کیا

اور ہی ہی سے جناب کیوں آپ نہ ہنس کر     کیا فخر ور اور سے دکھ درد کو چوبیں

اک اور بھی تو قیمت کہ حضور دیکھا ہیں     شاید چٹ نہ جائیں کہیں آنکی آفتیں

اللہ ! آپ دیکھتے ہیں اپنی نظر سے آپ

آئینہ دیکھتے نہیں جادو کو ڈر سے آپ

کب تک رہیگا جوش یہ فصل بہار کا     بہتر ہو دل میں کھٹکا رہے خار زار کا

اچھا نہیں ہے شوق گلوں کی پیار کا     اس ایک ایک پھول میں ہے دل ہزار کا

کیا حکم ہو تو ہی تعجب اُس باغبان کو

سمجھ لیتا ہیں خوب سود و لمبی تان کو

راقم

## بھنگ

کسی نے یہ اک رند سے پوچھا گدھے سے     میاں کیوں نہیں بھنگ کے بھیک مانگتے

کہا بھنگ کے دم لگا کے     مجھے بھی ذرا عقل دی ہے خدا نے

جب انسان ہو بھنگ پی کر گدھا سا

کبھو پھر بنیگا گدھا ہو کے گدھا کیا؟

# شراب

جانا نہ تم شراب کے نزدیک زینہار
مل جائے اسکو گلشن ہستی میں جسکو یار
بستی میں اس بلا کا اگر ہو گیا گذر
ناگن ہے وہ کہ کاٹے کا جسکے نہیں علاج
جسنے پیا ہو اسکو تو پیتی ہے اسکا خون
گھر جسکے پہنچی یہ وہ خانہ خراب ہے
پہنچی جہاں میں اسکو صاحب دولت بنا اگر
آجائے دم میں اس کے اگر ہو ہوشیار
ہوتا ہے اسکے پینے سے انسان کا جلال
گر دیدہ اسکا صاحب توقیر ہو اگر
رہتا نہیں ہے پاس جو انسان کا وقار
جسکے یہ ایکبار لگی منہ کو نامراد
امراض مختلف کی ہے جڑ جسکے نامراد
پی کر اسے جہان میں پھولا پھلا کوئی
مشہور خاندان جو تھے اک زمانہ میں
یہ بادشاہوں کا بھی نہیں چھوڑتی وقار
پی کر اسے ہے عقل میں کچھ پڑتا فتور
بچتا نہیں ہے اس بلا سے ہے تعجب
سو آفتوں کی ایک یہ آفت ہے ناسزا
انساں کو کر دیتی ہے بدمست اسقدر

انسان کی یہ دشمن جانی ہے نخل یار
ممکن نہیں کہ آئے پھر اسمیں کبھی بہار
کردے گی چند روز میں ویران وہ دیار
جانبر ہو کیسے جسکو یہ دشمن ہوا شکار
بچتا نہیں جو عشق کا اسکے ہوا شکار
ہیں بے چراغ کردیئے گھر جسنے بیشمار
نادار ہو کے ہوتا ہے آخر ذلیل و خوار
ہوش و حواس ہوتے نہیں اسکے برقرار
جن آکے جیسے سر پہ کوئی ہو گیا سوار
دانستہ اپنے ہاتھ سے کھوتا ہے وہ وقار
انسان سے چھڑا ہی دیتی ہے یہ اعتبار
چھوٹی نہیں ہے پھر یہ بنی گلے کا ہار
آخر وہ مرتا ہے صبح ہے یا مرتا ہے شام
پھر من حیات کو حق میں ہوا یہ شرار
اس نے کئے تباہ خدا کی ہو اس پہ مار
اس سے خدا بچائے بری ہے یہ نابکار
اس سے جو اس جہان میں آگاہ ہو تو شتاب
دانستہ منہ میں موت کو جاتا ہے وہ چلا
لازم ہے ہر بشر کو رہے اس سے ہوشیار
جاتا تمام عمر نہیں اس کا پھر خمار

احقر خدا سے کرتے رہو تم یہی دعا
ہندوستاں سے دور کہیں ہو یہ نابکار

(از ٹمپرنس گائیڈ)

**تفسیر ثنائی اردو** - قابل دید ہے - زمانہ کی ضرورتوں کو کافی چار جلدیں ۱۲ پارہ قیمت (عہ)

# دعوت اسلام

(گذشتہ سے پیوستہ ۴)

آتش پرستی میں آریہ سنجی ہوئے ہیں ہون نام رکھا ہے۔ بہانہ یہ کہ ہوا شدہ ہونے کے واسطے ایسا کرتے ہیں جو سراسر غلط بلکہ اغلاط ہے صرف عوام کو دھوکا دینا منظور ہے اگر آتش پرستی نہیں کرتے ہیں تو خاص اہتمام سے ہون کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ روشن آگ میں میوہ جات گھی وغیرہ عمدہ اشیاء ڈالتے وقت وید منتر پڑھنے کی کیا ضرورت ہے کیا وید منتر بھی آگ میں جلکر ہوا کو شدہ کرتے ہیں اگر کرتے ہیں تو پڑھنے سے مسلم وید ڈالدیئے جایا کریں تو خوب ہی ہوا شدہ ہو۔ اور اگر نہیں کرتے ہیں اور بیشک نہیں کرتے ہیں تو کیوں نہیں تم بھی کے بھاڑ یا حلوائی کی بھٹی یا نانبائی کے تنور میں میوہ جات گھی وغیرہ عمدہ اشیاء جھونک دیا کرتے ہیں جس سے خوب خوشبو پھیلے اور ہوا شدہ ہو بے وقوفوں نے شدھی مدہ ہو۔ خاص اہتمام سے پڑھنا اور آتش پر وید منتر پڑھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندو لوگ آتش پرستی و بت پرستی کرتے ہوئے عمدہ عمدہ اشیاء چڑھاتے جاتے ہیں اور وید منتر پڑھتے جاتے ہیں غرض کہ آپ کے یہ سب عذر من گھڑت ہیں دراصل آپ لوگ آتش پرستی کرتے ہیں اگر آتش پرستی نہیں کرتے تو سوال مذکورہ بالا کا کوئی معقول جواب دیجئے ہیرا مکھرجی دیانند مولف آریہ مقتول کے صفحہ ۱۴۰ میں صاف لکھا ہے کہ خدا کی پرستش بذریعہ آگ کی جاتی ہے۔ شاید ایشور آگ میں رہتا ہوگا یا ہون کرتے وقت ہون کنڈ میں گھس پڑتا ہوگا۔ کیوں آریو سچ ہے

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

اور اب وہ عذر خود ہی رد ہو گیا کہ ہوا شدہ ہونے کے واسطے ایسا کرتے ہیں اور دوسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ اگر یہ قول صحیح ہے کہ ایشور کی پرستش بذریعہ آگ کی جاتی ہو تو ہندو کا یہ عذر کہ پتھر کے ذریعہ ایشور کی پوجا کی جاتی ہے کیوں نہیں آریہ صاحبان تسلیم کرتے ہیں کیوں اُن کو بت پرستی سے منع کرتے ہیں۔ جو عذر آریوں کا آتش پرستی کی بابت ہے وہی عذر ہندو کا بت پرستی کی نسبت ہے۔ اگر وہ

ahmadimuslim.de

بت پرستی کے باعث جنت سے محروم رہینگے۔ تو آریہ لوگ آتش پرستی کے باعث کیسے جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ روز قیامت فرشتوں کو حکم دیگا کہ احشروا الذین ظلموا وازواجھم وما کانوا یعبدون من دون اللہ فاھدوھم الی صراط الجحیم۔ کہ ظالموں اور اُن کے ہمراہیوں کو جمع کرو اور جنکی وہ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے تھے (یعنی شجر و حجر و آب و آتش وغیرہ پھر انہیں (ان باتوں کی سزا ہیں) دوزخ کی راہ دکھاؤ (جہاں ایک سے ایک بڑھ کر دردناک عذاب ہیں) اولٰئک اصحٰب النار ھم فیھا خالدون۔ دوزخی لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اب آریوں کی مردم پرستی ملاحظہ فرمائیے آریوں میں ایک پاک و پوتر مسئلہ نیوگ ہے کہ جب اپنے سے اولاد نہ ہو سکے تو اپنی عورت کو اولاد کی خاطر دوسرے مرد کے پاس بھیج دے۔ رگوید منڈل ۱ سکت ۱۰ منتر ۱۰ میں ہے۔

[illegible] ترجمہ جب مرد اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کر اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنے والی تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر اب مجھ سے اولاد نہیں ہو سکتی ہے۔ ... بعد برادری کے لوگوں میں اظہار کر کے کہ میرا اور فلانے کا ہوگا غیر مرد سے ہمبستر ہو کر اولاد حاصل کرے اور اگر اس سے بھی اولاد حاصل نہ ہو تو تیسرے مرد سے بغل گیر ہو اور جو وہ بھی نامرد نکلے پھر چوتھے کے آغوش میں پہنچے پھر اگر بیرنگ تقدیر سے وہ بھی نکما نکلے تو پانچویں سے جا چمٹے اور اگر یہ بھی اولاد نہ دے تو چھٹے ساتویں آٹھویں نویں دسویں تک جا پہنچو اب بھی اگر اولاد نہ ہو تو رو دھو کر بیٹھ رہے۔ اب غور فرمائیے اول تو یہ ایک حیا سوز مسئلہ ہے کہ اپنی پرپردہ عورت کو غیر مرد کے آغوش میں دے کر صحبت گرم کر۔ جا عورت بستر نرم کر۔ دوسرے خدا سے مقابلہ کرنا ہے خدا کو تو اولاد دینا منظور نہیں ہے۔ آریہ ہیں کہ انسانوں سے مانگتے پھرتے ہیں کہ بیج دو تھوڑا سا بیج ہمارے کھیت میں ڈال دو۔ ہم کو بھی اپنی دیا سے پھل مل جائے۔ ایشور نے آپکو بہت دیا ہے توبہ توبہ یا الٰہی توبہ۔ افسوس ہے ایسے مسئلوں اور ایسے عقیدے پر کہ ایک عورت کو ایک مرد سے ... کے ساتھ سلا دیا جاوے یہ صریحاً مردم پرستی ہے۔ اگر کوئی بچہ مل گیا تو ایک مراد تو برآئی

لیکن آبرو خاک میں ملگئی۔ پھر سمجھو بھی کس کام کا وہ جسکا تعلق نطفہ سے ہے۔ وارث ہو نہیں سکتا ہے اور دنیا کبھی حلال نہیں کہنے کی۔ ادھر ایمان بھی جاتا رہا۔ جائز وارث بھی نہ ملا۔ بچہ کا دینا نہ دینا خدا کے اختیار میں ہے۔ خدا کو چھوڑ کر انسانوں سے مانگنا۔ ارے آریو یہ صریحاً مردم پرستی ہے اس سے باز آؤ۔ ایک خدا کو پوجو عزت و عظمت کو خاک میں مت ملاؤ جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو فضول تدبیروں سے عورت کو غیر مرد کے ساتھ سلانے سے کچھ نہ ہوگا۔

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو
سوزن تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے

گناہ بے لذت مول لیتے ہو نجات سے ہاتھ دھو لئے ہو۔ آیہ کریمہ انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ کے مصداق بنتے ہو ان باطل عقیدوں اور حیا سوز مسئلوں سے جلد تائب ہو کر اسلامیوں سے رشتۂ الفت جوڑو۔

اب اس قول کا ثبوت سنو کہ آریہ نجات کے مفہوم سے نابلد ہیں دیکھو نجات لفظ عربی ہے جسکے معنے فوز یعنی اور ہر قسم کے عذاب و عقاب سے مخلصی و رستگاری (لغت عرب صراح قاموس وغیرہ ملاحظہ کرو) ہمیشہ کیواسطے ہیں قرآن شریف خود بھی بتلاتا ہے لا یمسھم فیھا نصب وما ھم منھا بمخرجین۔ نہ جنت والوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے جاینگے۔ اور آریوں کے عقیدہ میں عمدہ جنم حاصل کرنا نجات ہے جو سراسر غلط ہے۔ اگر یہ لوگ نجات کی تعریف سے واقف ہوتے تو ہرگز اسکو نجات نہ کہتے۔ اس عالم میں کیسا ہی اعلیٰ مدارج پر پہنچا ہوا انسان ہو۔ وہ بھی ایک نہ ایک غم میں مبتلا رہتا ہے۔ بقول باوا نانک ۔

نانک دکھیا سب سنسار

(باقی دارد)

(مرقومہ شیخ احمد اللہ از سرودی)

## دریافت

ایک صاحب مولوی عبد القادر ڈاکخانہ ناخیانہ ضلع اکولہ نے مبلغ ۱۲ بذریعہ منی آرڈر دفتر میں بھیجا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ کس غرض کے لئے بھیجا ہے۔ براہ مہربانی مطلب سے اطلاع دیں۔ (ابو الوفاء)

ahmadimuslim.de

# فتوے

س نمبر ۶۷- عید الفطر کی صبح کیوقت ایک میت ہوگئی آیا پہلے اُسکا جنازہ پڑھا جائے یا پہلے عید کی نماز پڑھی جائے- آیت- حدیث کا حوالہ دیجئے-

(خیر الدین از امرتسر)

ج نمبر ۶۷- جنازہ اگر نماز سے پہلے تیار ہوگیا تو اُسکی تقدیم میں کیا شبہ ہے حدیث میں آیا ہے میت کو قبر پر جلدی پہنچاؤ وجہ یہ فرمائی کہ اگر وہ نیک ہے تو اُسکے آرامگاہ میں جانے دو- اگر بد ہے تو اپنے کندہوں کو خالی کرو- اور اگر جنازہ عین نماز کیوقت طیار ہوا ہے تو چونکہ جنازہ کا کوئی وقت مقرر نہیں اور نماز کا وقت مقرر ہے اگر نماز نہ پڑھی جاویگی تو جماعت ہوجائیگی اسلئے نماز پہلے پڑھ کر پھر جنازہ پڑھا جاوے اور اگر جنازہ عید گاہ میں آجائے تو جنازہ پہلے پڑھ لیا جائے کیونکہ دعا سے میت کو آسائش پہنچتی ہے پس جہاں تک ہو اسکو آسائش پہنچائی جائے-

والعلم عند اللہ-

س نمبر ۶۸- زید باشندہ بنگالہ سعدی ہے اُس کے ہاں عمرو بیٹا پیدا ہوا عقیقہ کیلئے جانور تلاش کیا نہ ملا- اتفاق سے بکر (جو زید کا دوست ہے) جسکا مکان ہند میں ہے اپنے وطن کو آنے لگا پس زید نے کچھ روپیہ اپنے دوست کو دیدیا کہ تم مولود مسعود مذکور کا عقیقہ اپنے وطن میں کر دینا پس اب یہ فعل زید و بکر کا محمود ہے یا مذموم- اور بکر کیلئے کیا حکم ہے- بینوا توجروا-

(راقم غریب اللہ طالب العلم مدرسہ احمدیہ بلرامپور)

ج نمبر ۶۸- زید کے فعل کے جائز ہونے میں کیا کلام ہے اُس نے ایک نیک کام کیا ہے جو اپنے سے نہ ہو سکا اُسمیں اپنا وکیل بنایا پس زید کا فعل حسن ہے- نیت نیک ہو-

س نمبر ۶۹- اگر نابالغ لڑکا امام بنکر اُس کے پیچھے نماز پڑھی جاوے تو وہ نماز درست ہوگی یا نہ- اگر درست ہے تو آیات یا احادیث معتبرہ درج فرماویں- اگر درست نہیں ہے تو بھی-

س نمبر ۷۰- اگر مسافر امام ہو تو عصر یا ظہر یا عشاء کی نماز کی چار رکعت پڑھ سکتا ہے یا دو ہی پڑھکر سلام پھیرے- اور اگر مقتدی ہو امام کے پیچھے چار رکعت پڑھے یا دو ہی پڑھے-

س نمبر ۷۱- گردن کا مسح کرنا سنت ہے یا بدعت یا کیا ہے-

س نمبر ۷۲- جو شخص نماز کی ایک رکعت کے بعد یعنے بعد دو سجدہ کے فوراً دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے یعنے بیٹھ کر سیدھی نہ کرے اور نہ زمین پر ہاتھ لگا کر اُٹھے اُسکی نماز درست ہوگی یا ناقص ہوگی یا نہ ہوگی اسکی بابت حدیث میں کیا حکم ہے-

(اللہ دتا از بہاولپور)

ج نمبر ۶۹- نابالغ لڑکے کی جماعت میں اختلاف ہے مگر اصل میں اختلاف اس مسئلہ میں ہے کہ متنفل (یعنے نفل پڑھنے والے) کے پیچھے متفرض (فرض پڑھنے والے) کی نماز جائز ہے یا نہیں- علماء حنفیہ اس سے منکر ہیں- اہل حدیث اور دیگر علماء قائل ہیں- حدیث شریف میں قائلین کی تائید ملتی ہے چنانچہ اس مسئلہ کا سابقہ نمبر دن اہلحدیث میں مرات کرات ذکر آچکا ہے پس اگر نابالغ کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو جائز ہے حدیث میں آیا ہے جو مشکوٰۃ باب الامامت فصل سوئم میں مرقوم ہے کہ ایک نابالغ لڑکا بڑی عمر کے صحابہ کی جماعت کراتا تھا کیونکہ اُسے قرآن شریف اُنکی نسبت زیادہ آتا تھا۔

ج نمبر ۷۰- مسافر کے اتمام یعنے چار رکعت پڑھنے میں بھی اختلاف ہے کیونکہ قصر میں اختلاف ہوا ہے- علماء حنفیہ قصر کو یعنے چار رکعت والی نماز کی دو رکعت پڑھنے کو واجب کہتے ہیں دوسرے علماء اس کے جواز کے بھی قائل ہیں- کہتے ہیں کہ اگر مسافر چار رکعت بھی پڑھ لے تو جائز ہے دو بھی پڑھ لے تو جائز ہے- قصر واجب نہیں- مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الخوف فصل اول میں حدیث ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں امام تھے تو آپ نے چار پڑھیں اور صحابہ نے دو دو- حضرت عثمان اور حضرت عائشہ وغیرہ رضی اللہ عنہم بھی چار پڑھا کرتے تھے اس لئے اگر چار پڑھے تو جائز ہے بلکہ بوجہ کثرت رکعات افضل ہے- مقتدی امام

ج نمبر ۷۱- گردن کا مسح کرنا سنت بھی نہیں اور بدعت بھی نہیں کیونکہ بعض ضعیف روایات میں کرنا آتا ہے جس سے نہ تو سنت ثابت ہوتی ہے اور نہ اُنکی وجہ سے بدعت کہا جاتا ہے البتہ فقہاء حنفیہ اس کو استحباب کے قائل ہیں-

ج نمبر ۷۲- حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھنے سے

[illegible]

ahmadimuslim.de

پہلے قعدہ فرماتے تھے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں علماء حنفیہ اس کے استحباب کے منکر ہیں بلکہ شافعیہ اور اہل حدیث قائل ہیں پس اگر کسی نے ایسا کیا تو ایک مستحب کا ترک کیا نماز میں کوئی فساد یا نقصان نہیں آیا۔

س نمبر ۳۔ یہ جو مروج ہے کہ امام کے سوا ایک شخص یوں کہتا ہے کہ دو رکعت نماز عید فطر مع چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبہ شریف کی۔ یہ فعل جائز ہے یا نہیں (علی محمد ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۳۔ نیت کرنا ہر کام میں ضروری حکم ہے انما الاعمال بالنیات مگر نیت دل کا فعل ہے زبان سے ایسے کلمات کہنا گو بہ نیت تلقین ہی کہے جائیں ضروری نہیں۔ بلکہ بعض علماء اسکو بدعت سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک نماز کا حکم ہے۔

س نمبر ۴۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے جو (ا) رمال ہے رمل کے ذریعہ کچھ باتیں بتا کر مسلمانوں میں فساد ڈالتا ہے اور رمال وصول کرتا ہے (ب) قرآن مجید غلط پڑھتا ہے۔ (ج) مشرکین و کفار کے عقد پڑھا کر اجرت لیتا ہے (د) ارکان نماز مثلاً جلسہ قومہ وغیرہ پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔ (خاکسار محمد حسین خاں از منٹگمری)

ج نمبر ۴۔ وجہ اول موجب فسق ہے۔ وجہ دوم اگر بے قصد ہے تو معذور ہے۔ وجہ سوم میں تفصیل ہے کہ اگر اسلامی طریق سے ان کا نکاح کراتا ہے تو گناہ نہیں اور اگر کوئی کفری رسم بھی نکاح میں کرتا ہے تو مجرم ہے ان وجوہ سے گو وہ بڑا گنہگار ہے مگر نماز اسکے پیچھے جائز ہے بشرطیکہ کوئی عقیدہ مشرکانہ نہ رکھتا ہو کیونکہ یہ افعال موجب کفر نہیں۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنے ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ جبتک کفر و شرک کے درجہ تک نہ پہونچے۔ البتہ چوتھی وجہ زیادہ سخت ہے کہ وہ ارکان نماز ہی اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو پھر نماز کیسی۔ پس ایسے شخص کے پیچھے جبتک ارکان نماز اچھی طرح ادا نہ کرے نماز نہ پڑھنی چاہیئے کیونکہ ایسے شخص کو جو ارکان نماز اچھی طرح ادا نہیں کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا صل فانک لم تصل یعنے تو پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔

س نمبر ۵۔ امام مسجد میں نماز اور اذان کے لئے مقرر ہے اسکے لئے کہانا اور تنخواہ تعیین کرنا جائز ہے یا نہیں۔ آیت یا حدیث صحیح سے ارشاد فرماویں۔ امام کو لینا بھی جایز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۶۔ حافظ قرآن شریف بایں طریق تعلیم دیتا تہا کہ ایک دیڑہ سیپارہ یا دو روپے مقرر کر کے لونگا اس سے ایک حبہ کم ہوگا ورنہ تعلیم نہ ہوگی جواز اور عدم جواز سے مطلع فرمادیں۔

س نمبر ۷۔ مال تجارت موجودہ دوکان کی زکوۃ اور زیور مستعمل یا غیر مستعمل کی عند الائمہ اہل حدیث جائز ہے یا نہیں۔ (عنایت احمد بٹیالہ)

ج نمبر ۵ و ۶۔ مشکوۃ باب الامامت فصل سوئم میں حدیث ہے کہ صحابہ نے اپنے امام کو چندہ کر کے چادر خرید دی تھی۔ اس لئے اگر کوئی امام یا موذن تنخواہ لیوے تو جائز ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو فرمایا تہا کہ موذن ایسے شخص کو بنایو جو اذان دینے پر مزدوری نہ لے سو اس کے معنے اولویت کے ہیں حرام نہیں خصوصاً ایسے وقت میں کہ بغیر اماموں اور موذنوں کی خدمت کئے اگر کوئی شخص اس خدمت کو مفت ذمہ نہ لے جس سے مسجد کی ویرانی کا اندیشہ ہے اسلئے متقدمین علماء حنفیہ نے تعلیم قرآن پر اجرت لینے سے منع کیا تہا مگر متاخرین نے جب دیکھا کہ درس و تدریس کو نقصان پہنچتا ہے تو جواز کا فتوے دیدیا پس حافظ قرآن کو بھی لے لینا جائز ہے حدیث بخاری میں ہے احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ۔ یعنے کتاب اللہ کی اجرت سب اجرتوں سے اچھی ہے کیونکہ اسمیں ایک کرشمہ دو کار ہیں۔ دینی اشاعت بھی ہے اور دنیاوی فایدہ بھی۔

ج نمبر ۷۔ مال تجارت کی زکوۃ تو واجب ہے مگر زیور کی زکوۃ میں اختلاف ہے۔ خاکسار کے ناقص علم میں واجب نہیں کیونکہ بغرض استعمال ہے۔ جو باقی اسباب البیت کی طرح ہے اسکے وجوب کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں دیکھی۔

**تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام زیر طبع ہے شائقین ذرہ توقف کریں۔ اور خریدار بڑہاویں۔ قیمت ۵ر

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**محمڈن کانفرنس** لکھنؤ میں امسال ایک لاکھ ۶۴ ہزار روپیہ چندہ ہوا۔ جو آئندہ کامیابی کی انشاءاللہ کافی ضمانت ہے۔ نواب محسن الملک کو مبارک باد۔

**پابند دار ذی نفس** جاپانیوں نے بالکل فتح کر لیا کہاں روس اور کہاں جاپان۔ سچ ہے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ ۔

**عجائبات** موضع ہرشیب اشرف نگر کے یہاں ایک لڑکا دو ماہ کا ہے جسکے پاخانہ کا مقام نہیں ہے کچھ گندلا سا پیشاب کی راہ سے بعض وقت آتا ہے۔ موضع ... میں ایک گڈریا کے ایک سال کا لڑکا ہے جو صرف دودھ پیتا ہے۔ اور کچھ بھی اناج نہیں کھاتا اور اگر کسی طرح دیا گیا تو قے ہو گیا۔ موضع ... میں ایک بکری ہے جسکے دو پیر پیچھے ہیں آگے کو سینے کے بل چلتی پھرتی ہے سبحانہ ما اعظم شانہٗ۔ (مولوی احمد زمان از بلرام پور)

**افیمیوں میں حرکت۔** آجکل گورنمنٹ چین اپنی فوجی تیاری میں بڑی تیزی اور چستی سے مصروف ہے۔ تمام چینی فوج کا از سر نو انتظام کیا گیا ہے اور جاپانی انسٹرکٹر چینی فوج کو فوجی تعلیم وغیرہ کے لئے مقرر کئے گئے ہیں غیر معمولی مصروفیت کے ساتھ ہتھیار وغیرہ جمع کیا جا رہا ہے اور انہیں بھاری بنائے جا رہے ہیں۔

**چینی گورنمنٹ** اب سمجھ گئی ہے کہ غیر سلطنتوں سے سامان جنگ منگوانا اور جنگی سامان کے لئے غیروں کا دست نگر رہنا بالکل نامناسب ہے اس لئے گورنمنٹ چین نے اپنے ہی اسلحہ خانوں میں ہر قسم کا سامان جنگ تیار کرنے کا مستحکم ارادہ کر لیا ہے۔

**عظیم ترین گولہ** کروپ کے مشہور کارخانہ واقع شہر ایسن ملک جرمنی میں گورنمنٹ روس کے لئے توپ کا ایک ایسا گولہ بنایا گیا ہے کہ اسکے برابر دنیا میں اور کوئی بڑا گولہ اب تک نہیں بنا اس گولہ کا وزن ۲ ہزار ۶ سو پونڈ یا ۳۴ من ہے۔ جس توپ سے یہ گولہ فیر کیا گیا وہ بھی دنیا میں سب سے بڑی توپ ہے اور وہ روس کے شہر کرونسٹاڈٹ میں رکھی ہوئی ہے یہ توپ ۱۲ میل تک فیر کرتی ہے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس توپ سے ہر ایک گولہ فیر کرنے پر ۸ ہزار ۵ سو روپے خرچ پڑتا ہے۔ دسواللہ مصرفہ۔

**زار روس** اور ان کے وزیروں نے ماہ حال کو محل شاہی میں ایک کونسل کا اجلاس منعقد کر کے اس میں یہ بات طے کی کہ جاپانیوں کیساتھ لڑائی بڑی چستی کے ساتھ جاری رکھی جائے اور روسی جنرل کے پاس ماہ فروری کے ختم ہونے سے پہلے دو لاکھ فوج اور بھیجدی جائے۔

**قسطنطنیہ** میں انگریز باہم سرگوشیاں کر رہے ہیں کہ انگلستان کا ارادہ ہے کہ اگر سلطان المعظم عدن کی حد بندی کی اجازت دینے میں دیر کرینگے تو انگریزی فوج ان مقامات میں بھیجدی جائیگی جو بخیال انگلستان برٹش حدود میں داخل ہیں اور وہاں ترک موجود ہیں اور ترکی فوج ان مقامات سے زبردستی نکالی جائیگی لیکن بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہی دانشمند انگلستان ایسا کرے کیونکہ ان باتوں کا انجام کچھ اچھا نہیں ہو سکتا۔

**افریقہ** میں جہاں جہاں جرمنی کی نو آبادیاں ہیں انہیں جرمنی تعلیم اور نصرانیت اختیار کرنے پر زور دیا جا رہا ہے اور چونکہ عربی اسلام اور احکام مذہبی کو سخت پابند ہیں اسلئے ان کو مقابلہ میں اصلی باشندوں کی حمایت کر کے نزاع و فساد کا ہنگامہ گرم کیا جاتا ہے۔

**تحقیقات** سے معلوم ہوا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ دیوانی ہوتی ہیں مرد زیادہ تر مسکرات کے استعمال سے دیوانے ہوتے ہیں اور عورتیں عشق و محبت سے۔

**ترکی نظارت حربیہ** نے حکم عام جاری کیا ہے کہ ملازمان فوج کسی حالت میں بجائے وردی کے معمولی ملکی لباس پہنکر بازاروں میں نہ نکلیں

**قسطنطنیہ** کے کارخانہ جہاز سازی میں حجاز ریلوے کے لئے ایک مسجد نما گاڑی تیار ہو رہی ہے۔ اسکی نسبت اتنا اور تحقیق ہوا ہے کہ یہ گاڑی ایسی بنائی جائیگی کہ گاڑی کسی سمت کو کیوں نہ جاتی ہو مسجد کی محراب ہر حال میں کعبہ ہی کی طرف رہیگی۔ اور مسافر ہر حالت میں کعبہ ہی کی طرف سجدہ کر سکینگے (یعنی یہ قبلہ نما کا کام دیگی)۔

**بغداد** سے موجودہ ریلوے کے علاوہ جو بہت کچھ بن چکی ہے ایک اور لائن بھی جاری ہونے والی ہے۔ البانی ایک لینے والی کمپنی ہونے لیے خط و کتابت اپنا اطمینان کر رہا ہے اور اس ہی اہم کام کو پورا کرنیکی ضمانت

# دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک آج بیشک آپکو ایسی بہت سی سٹیل ٹرنک ہر جگہ ملسکتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک ایسا ناپسند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہمسے ہی عموماً مال منگا کر بھجواتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔
اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں۔ کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت:** ہمنے قیمت میں جو نسبتاً بہت تخفیف کردی ہے یعنی بجائے ۳ ر فی انچ کے ۲ ر فی انچ قیمت کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزان فروشی لیسیار فروختی یہ ہمارا اصل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ اُمید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| کیش بکس | بحساب تین آنہ فی انچ | | | | | فی انچ ۲ ر | فی انچ | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲ ر فی انچ | ۸ و ۱۰ انچ | ۱۲ و ۱۴ انچ | ۱۶ و ۱۸ انچ | ۲۰ و ۲۴ انچ | ۳۰ و ۳۲ انچ | ۳۴ و ۳۶ انچ | ۹ و ۱۰ انچ | سیاٹرنک ناپ |
| ۲ آنہ دستی ۲ ر فی انچ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | قیمت اصل |
| کیش بکس سٹیل ۲ ر فی انچ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | قیمت رعایتی |
| | • | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | رنگین |

نوٹ: [illegible]

**المشتہر** الملتمس عبدالعزیز [illegible] سیالکوٹ

# کون کہتا ہے کہ آپ عجیب بیدین؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریروں سے آپکی ہتک کروں کیونکہ خود بخود دیسوتی ہی مشہور اثر دار دوا ہے۔
نیازمند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا۔ جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی اعضاء رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے مروارید عنبر مشک یشب عقیق۔ فولاد۔ نقرہ طلا اور ان ادویہ مفرحہ مقویہ۔ باہمیہ سے ترکیب دیجاتی ہے جو ہمارے سینہ بسینہ چلی آتی ہیں جس سے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں طبیعت میں ایک طرح کی جوانمردی حوصلہ اور دماغ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے خون صالح پیدا اور قوۃ رجولیت زیادہ ہوتی ہے نسیان۔ ضعف چشم نوازل حارہ و باردہ۔ ضیق النفس۔ انتصاب النفس۔ کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ صرع۔ کزاز۔ لقوہ فالج وغیرہ زائل ہوتے ہیں امراض معدی مثل درد شکم۔ ریح۔ نفخ۔ بدہضمی۔ آروغ ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں۔

**معجون جواہر** بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے قیمت فی ڈبیہ جو ۲۴ یوم کے واسطے کافی ہے صرف عہ

**حبوب قوی باہ** تجربہ کرو اسکی تعریف کیا۔ نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں قیمت فی درجن دعا ۱ر۔ **آتشک** کیلئے اکسیر قیمت عہ ۔ **داد** کی بیشل دوائی۔ **سوزاک** کی دوا قیمت (دعا) چنبل کی بینظیر دوا قیمت عہ ۔ **سرمہ عزیزی** قیمت ۴ ماشہ ۸ر **شفاء طلاء** جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے قیمت عہ

**المشتہر**
**حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسر**
چوک سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا۔

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRI[T]SAR

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۲ سنہ ہجری مطابق ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار اہلحدیث

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عہ |
| والیان ریاست سے | قہے |
| روسا اور جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | عہ/ |
| چھہ ماہ کے لئے | ۱۲/ عہ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک الیہ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی
اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت مالک سے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیئے

## امرتسر کی مسجدوں میں چوریاں

(قابل توجہ انسپکٹر صاحب پولیس امرتسر)

ٹھاکر دوارہ ٹھاک کیسی جو مسجد کے کنارہ ہو سادھو لیس الٹی نگی حت شعر مذکور کسی دل جلے نے بڑی چوٹ کے لیہ کہا ہوگا۔ مگر امرتسر کے واقعات نے اسکی بھی ترمیم کردی کیونکہ شعر مذکور میں مسجدوں کی چوری میں صرف جوتیوں کا چرایا جانا ہی ذکر کیا ہے۔ لیکن امرتسر میں جوتیوں کے علاوہ آجکل پانی کی ٹیلیوں کی بجائے لوٹیاں بھی لیجاتے ہیں۔ جس محلہ میں جاؤ یہی آواز آتی ہے کہ یہاں سے بھی لوٹیاں لیگئے۔ مسلمان خاصکر نمازی سخت گھبرا رہے ہیں۔ کہ الٰہی کیا ماجرا ہے۔ ۱۰ فروری کو ہماری محلہ کی مسجد سے علاوہ لوٹیوں کے ٹاٹ کا پردہ بھی کاٹ کر

لے گئے۔ جوتیوں کی چوری تو عموماً نمازوں کے وقت ہوتی ہے مگر اس قسم کی چوری عموماً صبح چڑھنے سے پہلے کی ژرنگ ہوتی ہے جو مسجدوں سے کئی ہونیکا موقعہ ہے۔ لدھیانہ میں ایک دفعہ مسجدوں کی چوریاں کثرت سے ہونے لگیں تھیں تو خدا جزائے خیر دے منشی محمد حسین صاحب حال امین افسر منٹگمری کو انہوں نے سفید وردی پولیس مسجدوں میں بھیجکر بہت جلد چور کو پکڑا تھا جو بظاہر لمبی داڑھی ہاتھ میں تسبیح لئے ہوئے بلکہ ایک مسجد کا امام بھی تھا۔ ہم انسپکٹر صاحب شہر امرتسر کی توجہ اس طرف مبذول کرا کر امید کرتے ہیں کہ صاحب موصوف بہت جلد ایسے موذی کا قرار واقعی انتظام فرما کر مسلمانان امرتسر بالخصوص نمازیوں کو اپنا دعاگو بنائینگے۔

## مینڈکی کو بھی زکام ہوا

قاعدہ کی بات ہے کہ طاقتور آدمی اور موقع شناسی سے کسی پر ہاتھ ڈالا کرتا ہے اور صرف اپنی قوت پر نازاں ہوتا ہے۔ مگر ناطاقت اور چھپ جانا جب دیکھتا ہے کہ کسی طاقتور کو چند ایک آدمیوں نے گھیر رکھا ہے تو وہ بھی چپکے سے اٹھکر اپنا رنج ظاہر کرنے کو ایک آدھ گھونسا رسید کر دیتا ہے گو اس طاقتور بہادر کو اس گھونسے کی کچھ بھی پروا نہ ہو۔ مگر وہ بزدل اپنا ارمان نکال لیتا ہے۔ یہی حال ہو رہا ہے تثلیث پرست تین معبودوں کے پجاریوں یعنی عدد مشترک عیسائیوں کا ہے آجکل اسلام کا مقابلہ دیانندیوں سے دیکھکر انکو بھی دل جمعی کا موقع ملگیا۔ چنانچہ نیون کا عیسائی اخبار لکھتا ہے:

**اسلام کی قسمت** بنگال کے سابق انسپکٹر جنرل محکمہ جیل مسٹر ولا جین نے واقعی دلیری اور دلاوری کا کام کیا ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ مغربی تہذیب کے مقابلہ پر جسکی بنیاد انجیل ہے قرآنی تہذیب تعلیمیافتہ لوگوں کے لئے باعث شرم ہے اسلئے وہ آئے دن کچھ نہ کچھ مرمت کرتے رہتے ہیں کہ کسی طرح انکے رخنے بند ہوں اور یہ نادہندہ ہیٹ جائیں مگر انکی حالت بعینہٖ ہے

ع جو ہر ٹانکا تو دو ادھڑے [illegible]

مدت کی تو خوب کوئی دنیا جانتی ہے کہ ہر سال انجیل کی مرمت ہوتی رہتی ہے۔ یا قرآن کی۔ ہر سال بائیبل کے ترجمے تبدیل ہوتے ہیں تمام دنیا کی زبانوں کو تو جانے دو۔ ہندوستان کی عام زبان اردو کے تراجم ہی ملاحظہ فرماویں۔ پھر چالاکی یہ کہ اصل کا پتہ ہی نہیں کہ اصل انجیل کس زبان میں لکھی گئی تھی کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ متی نے کس زبان میں انجیل لکھی تھی ذرہ اس اختلاف کو یاد کر کے کہئے گا جو مفسرین انجیل میں ایک دلخراش کن بحث ہے۔ اگرچہ ہر ایک فریق اپنی اپنی جانب کو ترجیح دیتا ہے مگر یہ اختلاف بتلا رہا ہے کہ علی الیقین کا درجہ کسی جانب نہیں یہی بخیری عیسائی پادری کو آٹھوں دن مرمت کرنے پر جرات دلاتی۔ یہ بھی خوب کہی کہ مغربی تہذیب کے مقابلہ پر قرآن کی تعلیم باعث ننگ بیشک ہم مانتے ہیں کہ مغربی تہذیب اور قرآنی تعلیم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ پہلے ہم مغربی تہذیب کا ذکر یا آپکو سنا دیں۔

بابو آمال شینکر دہلوی اپنے سفرنامہ یورپ میں لکھتے ہیں:-

ر ہائیڈ پارک (باغ) کے آٹھ دروازہ ہیں ایک اتر پورب دوسرا اتر پچھم تیسرا اور سچ تھا پورب میں پانچواں دکھن پورب چھٹا دکھن پچھم میں دو دکھن میں انہیں ایک جگہ نہانے کے واسطے بھی بنی ہوئی ہے کشتیاں بھی کرایہ پر ملتی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ پیرس کے بولونیس ڈی بولوگنی باغ کو بقصور رقی کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ لیکن ہاں اتنا تو میں بھی کہونگا کہ ایسے عمدہ گھوڑے اور حسن اور ایسا فحش شاید دنیا میں کسی جگہ نہ ہوگا۔ رات کے وقت اسقدر بے حیائی سے زنا ہوتا ہے کہ جسکو لکھنے سے قلم کو حیا مانع ہے ایک روز البرٹ ہال سے آتے ہوئے میرا گذر رات کے نو بجے ہوا۔ اسے دیکھ تو چلا آیا مگر قسم کھاتی کہ پھر رات کو اس جگہ نہ آؤنگا لوگ کھلے میدانوں میں درختوں کے نیچے بنچوں پر جہاں بیٹھنے کیلئے لب سڑک پڑی رہتی ہیں وہ کام کر رہے تھے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بلکہ اسقدر بے شرمی نے آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی کہ ایک ایک بنچ پر دو دو تین تین مرد و عورت کالا منہ کر رہے تھے اگر کسی نے دوسرے سے حیا کی تو اپنے منہ کے آگے چھتری لگا لی۔ پولیس برابر پھر رہی تھی مگر کوئی پرسان حال نہ تھا میرے بیان سے یہ غرض نہیں ہے کہ میں قوم انگریز کی برائی کرتا ہوں بلکہ میری دلی

یہ ہے کہ میرے اس بیان سے آپ بخوبی سمجھ جائیں گے کہ جو ان ہندوستانیوں کو جو برسوں سے تحصیل علوم کے لئے یہاں ہیں۔ یا بہت سے امتحانات وغیرہ دینے کے لئے آئینگے بہت سے موقعوں پر امتحان کیا جائیگا۔

ایک دوسرے موقع پر اسی کتاب میں ناچ گھر کا حال لکھتے ہیں جہاں ایک بابو صاحب کی ایک لیڈی سے گفتگو ہوئی تھی وہ حسب ذیل ہے۔ لکھتے ہیں

(لیڈی) اچھا تم جو انکو اپنے ناچوں میں بلاتے ہو کیا تمہاری عورتیں نہیں ناچتیں؟

(میں) نہیں ہماری عورتیں پردوں میں رہتی ہیں۔

(لیڈی) پھر کون ناچتا ہے۔ کیا جنٹلمین ہی ناچتے ہیں؟

(میں) نہیں جنٹلمین بالکل نہیں ناچتے بلکہ وہی عورتیں ناچتی ہیں جن کا پیشہ ہے۔

(لیڈی) ہیں؟ اور لیڈیاں پردہ میں رہتی ہیں؟ اچھا اگر انکی طبیعت ناچنے کو چاہے۔

(میں) اپنے گھر ناچ لیں۔

(لیڈی) کس کے ساتھ ناچیں جنٹلمین کی جگہ کون ہو۔

(میں) ہمارے ہاں لیڈی اور جنٹلمین ساتھ نہیں ناچتے بلکہ عورتیں ہی صرف اکیلی ناچتی ہیں۔ (بابو صاحب کے ہاں دستور ہوگا۔ ایڈیٹر)

(لیڈی) کیا کمر میں ہاتھ ڈالنا یا چھاتی سے چھاتی ملانا برا خیال کیا جاتا ہے؟

(میں) بیشک۔

(لیڈی) ارے ہندوستانی بڑے بدگمان ہیں۔ کیا انکو اپنی عورتوں پر بھروسہ نہیں۔ بوسہ لینا تو شاید بہت خراب سمجھتے ہونگے۔

(میں) حقیقت میں۔

(لیڈی) اچھا اگر تمہاری لیڈی کی کسی جنٹلمین سے ملاقات ہو تو تم انکو بوسہ نہیں لینے دوگے۔

(میں) ہماری لیڈی کو ناممکن ہے کہ کسی جنٹلمین سے ملاقات ہو۔

(لیڈی) کیوں کسی تھیٹر میں یا کسی اور جگہ ملاقات ہو جائے۔

(میں) ہماری لیڈیاں کہیں جا ہی نہیں سکتیں انکو گھر سے نکلنا ہی نہیں ملتا۔

(لیڈی) تو کیا وہ بیچاریاں قید میں ہیں۔

(میں) چاہیے جو کچھ سمجھ لو۔

(لیڈی) افسوس ہے گورنمنٹ اسکا کچھ خیال نہیں کرتی۔ صفحہ ۱۳۹

اب ہم عیسائیوں سے عموماً اور ایڈیٹر اخبار مذکور سے خصوصاً دریافت کرتے ہیں کہ کیا اسی تہذیب کی بنیاد انجیل پر ہے یہ سب انجیل ہی نے انکو سکھایا ہے نہ۔ کیا اسی تہذیب کے مقابلہ میں قرآنی تعلیم کو باعث شرم کہتے ہیں۔ سچ ہے اگر یہی باعث شرم ہے تو قرآن کے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا موقعہ نہیں

سمجھے ہیں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
اُن میں دو وصف ہیں جو عیب ہیں [illegible]

اگر ایسی تہذیب سے متاثر ہو کر کوئی شخص (مسٹر دلاور حسین ہو یا سجاد حسین، حیدر علی ہو یا نادر علی) قرآن اور اسلام کی ترمیم چاہے تو اسے چاہیے کہ اس ترمیم سے پہلے اپنے دماغ کا علاج کرلے۔

آپ ذرا سچی تہذیب کا نمونہ بھی دیکھئے۔ کچھ شک نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اور پاک نوشتوں کی اصطلاح میں سچی تہذیب کا جوہر خدا شناسی اور معرفت الٰہی ہے مگر اس معرفت کی بنیاد اور رکنی اور روحانی بنیاد توحید ہے جسکی نسبت عیسائیوں کی تعلیم سب کو معلوم ہے کہ ایک تین اور تین میں ایک۔ تین ہیں پر تین نہیں ایک ہے۔

عیسائیو! مغربی تہذیب پر فدا ہونے والو! اس گورکھ دھندے کو یہی سمجھو۔ وزرا چیف کورٹ یا ہائیکورٹ کے کسی جج یا چیف جج سے تو اس عقدہ کو حل کراؤ یہ کیا ہو رہا ہے کہ تینوں معبود ہیں پر تینوں نہیں ایک ہے تینوں برحق ہیں تینوں نہیں پر ایک ہے۔ کیا یہی پاک نبیوں کی تعلیم ہے اور یہی انجیل کی تہذیب ہے۔ کوئی ہے کہ ہمیں یہ عقدہ سمجھا دے۔

## [illegible] کا درخت اور ابطال تناسخ

خالق کائنات کا یہ درخت بنارس میں ایک رئیس اور عالی خاندان جناب مولوی عبدالقادر صاحب کے باغ میں (جو کہ مولوی کا باغ کرکے مشہور ہے) پیدا ہوگیا ہے۔ یہ باغ سرائے اورنگ آباد کے محلہ کے دروازہ کی سڑک سے سمت پچھم کوئی دو سو قدم پر ہے لب سڑک واقع جانب [illegible] واقع ہے اس باغ میں یہ درخت بیج کے چھینٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔

بُرشش مجسم کے جپٹا پتیاں مانند گل شبو کے بیچ میں ایک ڈنٹھل اُسپر ایک پھل مخروطی شکل نکلتا ہے اس پھل کے اندر مثل دانہ انار کے تخمیں کچھ سبز رنگ مثل سرمہ آنکھ میں پھیر تخمینہ پیچان رہتی ہیں ڈنٹھل کے قریب پہلے بڑی تخمیوں کی قطار پھر اُس سے چھوٹی پھر اُس سے چھوٹی ترتیب وار پھل کے پختہ ہونے پر اسقدر بد بو ہوتی ہے کہ الٹی تو بہ۔ پھل کے پھٹنے پر تخمیں اُڑ جاتی ہیں اور بعض پھلوں میں مری ہوئی تخمیں بھی پائی جاتی ہیں۔ انکی تو اسقدر مطلق سر پہ تخمیاں کے نزدیک کوئی بھی حقیقت نہیں ہے کیونکہ وہ آگ میں جا اور پیدا کرے الا ہے جسکی نسبت ہمارے مخدوم و مکرم اُستاد کل جناب سعدی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں سمندر چو اندر آید اگر اُن صانع عالم کی اس صنائع اِبطال تناسخ میں ایک قدرتی دلیل عطا فرمائی اب یہ دیکھنا چاہئے۔ (۱) تناسخ کسکو کہتے ہیں (۲) اور اسکے کیا معنے ہیں۔ (۳) اور یہ کیوں ہوتا ہے۔ (۴) اور کس طرح ہوتا ہے (۵) اور اُس کے کتنے قسم ہیں۔ (الف) تناسخ اسکو کہتے ہیں کہ روح جس جسم میں ہو اسکو چھوڑ کر دوسرے جسم میں چلی جائے۔ (ب) معنی کی نسبت دیکھو ڈاکٹر شنکر ناتھ صاحب کے مباحثہ تحریری کا پرچہ اول نمبر ۳ کی یہ عبارت کہ ہمارے مذہب میں تناسخ کے معنے بار بار پیدا ہونا اور مرنا ہے (ج) یہ آریوں کے نزدیک اعمال سابقہ کی سزا بھگتنے کے واسطے ہوتا ہے (د) حسب مشورہ ماں کے پیٹ یا انڈوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ (ہ) اسکی دو قسم ہیں ایک قسم تغیر اشکال ہے۔ دوسری قسم روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں جانا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہلی قسم یعنے تغیر اشکال میں بتا دیا ہے چنانچہ وہ اپنے پہلے پرچہ میں فرماتے ہیں۔ (الف) برف۔ پانی۔ بھاپ۔ کہر۔ اولہ۔ ترا اوشبنم۔ وغیرہ پانی ایک چیز ہے صرف تبدیل اشکال ہوتا ہے۔ (ب) طاقت۔ بجلی۔ حرکت۔ حرارت۔ نور مقناطیس اور کشش یہ سب ایک چیز کے مختلف اشکال ہیں جسکو عربی میں طاقت سنسکرت میں شکتی اور انگریزی سائنس میں انرجی کہتے ہیں۔ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں۔ (ن) کبھی کسی چیز کا ناش نہیں ہوتا صرف تبدیل اشکال یعنے تناسخ ہوتا ہے۔ باقی تناسخ کر رہا ہے طاقت تناسخ کر رہی ہے۔ قدرت کی ہر ایک شئی اپنی شکل کو منسوخ کر رہی ہے۔ آنکھ کھول کر کرم اور مچھر کو دیکھو کہ دیکھتے دیکھتے انڈے سے کیڑا ہوا اور کیڑوں سے مکھی ہو جاتی ہے یعنی مینڈک پہلی حالت میں مچھلی

کی شکل میں ہوتا ہے دوسری شکل میں ٹاڈپول بنتا ہے تیسری شکل میں مینڈک بنتا ہے۔ غرض کہ قدرت میں صرف ایک قانون عمل کر رہا ہے جسکا نام تناسخ ہے۔ ناظرین مہربانی فرما کر اس تغیر اشکالی تناسخ میں اور ڈاکٹر صاحب کے جمہوری تناسخ کے معنی میں جنکو میں ابھی نشان حرف ب میں لکھ آیا ہوں موازنہ کریں کہ تغیر اشکالی تناسخ میں کیڑے کی روح نکلکر دیکھا نام مرنا ہے) مکھی کے جسم میں جسکا نام بار بار پیدا ہونا ہے کہاں گئی کیڑے کی روح کیڑے کی جسم میں رہی۔ صرف شکل تبدیل ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کے اس خیالی پلاؤ کا ابطال ڈاکٹر صاحب کے مسلمات سے ہو گیا۔ سچ کہا ہے کسی نے ولع بیہودہ بحث وخیال باطل است۔ اب رہا دوسری قسم کے تناسخ کا ابطال یعنی ماں کے پیٹ یا انڈے کے اندر والا تناسخ اسکے ابطال کی وہی قدرتی دلیل یعنے مکھی کا بغیر ماں کے پیٹ یا انڈوں کے پیدا کرنا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ (راقم ابو عبید الصادق ازجناب مرزا)

# تحقیق طبی

جبتک مریض کو خود نہ دیکھ لیں۔ اور مزاج سے کما حقہ واقف نہ ہو لیں اور نبض کا معائنہ بکر رہے کر نہ کر لیں اور قارورہ کا ملاحظہ پورے طور پر نہ کر لیں اور پھر بعد پوری تشخیص کے دیکھیں کہ مرض کیا ہے اور مرض کیا ہے اور یہ بھی خوب غور کریں۔ کہ مرض مرکب ہے یا مرض مفرد ہے۔ اور مادی ہے یا غیر مادی اور مریض کا سن اور فصل کیا ہے اور مریض کی طاقت کسقدر ہے اور مریض کی طبیعت ہر ایک دوا کو برداشت کر سکتی ہو یا مخصوص لطیف دوائیوں کی طرف راغب ہے۔ یہ سب کچھ مدنظر رکھکر نسخہ تجویز کریں اور دوا کا ملاحظہ کرنا حکیم کو ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ بعض نالائق عطار فقط اپنی بکری پر خیال رکھتے ہیں اور دوا کو ردو بدل کر دیتے ہیں جس سے مریض کو نقصان پہنچتا ہے۔ غیر قواعد مذکورہ کے مطابق اگر علاج کیا جاوے تو انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔ ورنہ بالکل فضول ہے بلکہ بجائے فائدہ کے نقصان ہے۔ یہی وجہ ہے جو تمہاری حکیم بدنام ہیں۔ صدہا کوس پر مریض بیٹھا ہے اور بلا تشخیص علاج کہتے ہیں۔ اگر کوئی دور دراز جگہ سے دریافت کرے کہ فلاں چیز

ahmadimuslim.de

کا کیا علاج ہے تو فوراً نسخہ نویسی کو بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ گویا بڑے لائق اور حاذق ہیں۔ سچ پوچھو تو ایسے ہی آدمی اس فن شریف کو دھبہ لگاتے ہیں۔

اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں۔

ہمارے دوست شیخ احمد اللہ صاحب نے جو اپنی بیماری کا علاج بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۶ء دریافت کیا ہے ہم ایک مختصر قانون دربارہ چشم بیان کرتے ہیں جو مسلم اطبا کا ہے پھر خود قیاس کر لیں کہ علاج کیا ہے۔ اول طبیب کو لازم ہے کہ چشم کو دیکھے کہ کوئی آماس یا درد اس میں ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو مادہ کس خلط سے ہے اور علامت کیا ہے اور وہ مادہ فقط آنکھوں میں ہے یا سر میں بھی ہے یا تمام جسم میں بھی ہے۔ اگر تمام جسم میں ہو تو اول تنقیہ تمام جسم کا مسہل سے کر کے پھر خاص عضو کا کریں۔ بجا ہو سر میں یا چشم ہو تو انشاء اللہ بہت جلد آرام ہوگا۔ اگر طریقہ مذکورہ سے علاج ہو تو بہتر ہے ورنہ ہزار نسخہ بھی استعمال کریں تو فائدہ ندارد۔ قواعد مذکورہ کے مطابق آپکے جسم میں کیا خرابی ہے جو تکلیف دیتی ہے اسکا علاج کریں۔ ورنہ آپ کی خاطر ہم بھی چند نسخے تحریر کرتے ہیں گو قانون مذکورہ کے خلاف ہیں[ع] اور یہ سرخی چشم کیواسطے مفید ہیں۔

**نسخہ نمبر ۱۔** شب یمانی ۲ رتی۔ ۲ تولہ پانی میں ڈال کر سفید پارچہ وسیدم تر کر کے آنکھوں پر رکھیں۔

**نسخہ نمبر ۲۔** حضض ایک تولہ۔ افیون ۳ رتی۔ شب یمانی ۵ ماشہ۔ پانی میں گھس کر لگا دیں۔

**نسخہ نمبر ۳۔** صندل سفید ۵ ماشہ حضض ایک تولہ۔ اقاقیا ۲ ماشہ۔ مامیثا ۳ ماشہ۔ در آب کشنیز طلا کریں اور طریفل کشنیزی ڈال کر کھا دیں۔

**نوٹ** میری بہت سی باتیں تشریح طلب ہیں اگر موقعہ ملا تو انشاء اللہ کسی دیگر پرچہ میں تحریر کرونگا۔ (حکیم محمد الدین امرتسر پنجاب چوک لوہگڑھ)

* جو اپنے مقام پر ایسا طبیب نہ ملے۔ اور مریض وہ بوجہ دراز مقام تک سفر نہ کر سکے۔ تو پھر بھی کوئی صورت اسکی علاج کی بتلا دیجئے۔ لیجئے ہم بتلاتے ہیں اگر صحیح ہو صاد کیجئے۔ کہ طبیب کو لازم ہے کہ مرض کے جمیع اصناف کی علامات لکھکر ہر صنف کا نسخہ الگ تجویز کرے جو علامات مریض بخود اندر محسوس کریگا۔ اسی کا نسخہ استعمال کریگا۔ ورنہ غائبانہ علاج ہی بند کرنا ہوگا حالانکہ اس سے بھی حاضرانہ علاج کی برابر فائدہ نہیں تو دو ثلث سو کم بھی نہیں۔ (اڈیٹر)

ع خود ہی اپنے قانون کو کیسا توڑا۔ (اڈیٹر)

# طبی جواب

بخدمت اڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر

جواب بقیہ استفسار نمبر ۱۔ چونکہ اڈیٹر صاحب نے اہل حدیث ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء میں مجھے ایک مقوی عمدہ نسخہ متعلقہ استفسار نمبر ۱ دینے کی اجازت دیدی ہے لہذا نسخہ نیچے درج کیا جاتا ہے۔

**خوراک صبح۔** دانہ الائچی کلاں ۱ ماشہ۔ طباشیر ۱ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ کشتہ چاندی ۱ ماشہ۔ کشتہ سونا ۱ ماشہ۔ (اگر کشتہ چاندی و سونا نہ ملیں تو ورق چاندی اور ورق سونا ڈال لیں۔) سب کو باریک کھرل کر کے ۲۸ پڑیہ بنا دیں رات کو خشخاش سفید ۳ ماشہ اور مغز بادام ۷ دانہ بھگو رکھیں۔ صبح مغز بادام مقشر کریں اور دونوں کو خوب باریک پیس کر ۱/۲ تولہ مکھن اور ۲ تولہ مصری ملا دیں اور مندرجہ بالا ایک پڑیہ اسمیں لپیٹ کر کھا جاویں۔ اوپر سے اگر دودھ پی لیں اچھا ہے۔

**خوراک دوپہر۔** مربہ آملہ ایک عدد۔ ورق نقرہ۔ دو عدد کھا دیں۔

**خوراک سہ پہر۔** مربہ آملہ ۴ تولہ مربہ ہڑ ۴ تولہ۔ مربہ سیب ۴ تولہ۔ مربہ ہلیلہ ۴ تولہ۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ سنگ یشب ۲ تولہ۔ زہر مہرہ ۴ تولہ۔ اچھی طرح مربیات روغنی میں ملا کر رکھیں۔ اور ۶ ماشہ کے قریب کھا دیں۔

**خوراک شب۔** سفوف مقشر ۳ ماشہ۔ شکر سرخ ۳ ماشہ نیم گرم دودھ کے ساتھ کھا دیں۔ سوتے وقت۔

**ترکیب کشتہ مرجان۔** مرجان (ڈگلیاں) ایک سکورہ گل میں ڈالیں اور سکورہ کو لعاب گھیکوار دو گنے سے پُر کریں۔ گل حکمت کر کے ۱۵ سیر اپلوں کی آگ دیویں۔

**ترکیب کشتہ سنگ یشب۔** سنگ یشب ۵ تولہ کو سرخ کر کے ۱۰۰ دفعہ عرق گاؤزبان میں بجھاوے۔ پھر برگ گاؤزبان ۱۰ تولہ کا نغدہ کر کے سنگ یشب درمیان دیکر ۲۰ سیر جنگلی اپلوں کی آگ دیویں۔ سرد ہونے پر نکال کر پیس رکھیں۔

**نوٹ** مندرجہ بالا ترکیب سے اگر چالیس روز خوراک جاری رکھی جاویں۔ تو دل دماغ جگر معدہ کو ترقی ہوتی ہے اور مثانہ کی امراض دور ہوتی ہیں۔

(ٹھاکر دت شرما وید [illegible] اخبار لاہور)

ahmadimuslim.de

# اندہے کو اندہیرے میں بہت دور کی سوجہی

آریہ اخبار پرتکاری نے انگریزی اخبار کے ایک آرٹیکل کا ترجمہ کرتے ہوئے عجیب ہی بے پر کی اڑائی ہے۔ پرتکاری مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۹ کی آخری سطر پر بعنوان "سوشل کا جواب" کے آخری دو سطور کے یہ الفاظ ہیں۔ "گھوڑے کا گوشت ہفتہ میں دو دفعہ ملتا تھا جسکے باعث گوشتخورہ ہو گیا تھا" جس لفظ انگریزی کا ترجمہ آپنے گوشتخورہ کیا ہے۔ عجیب ہی مضحکہ خیز ہے۔ اصلی لفظ انگریزی سکروی Scurvy ہے جسکے معنے ایل ڈکشنری والا تو حاشیہ کرتا ہے اور "انگلش کمپنانز ڈکشنری والے" مفصلہ ذیل تشریح کرتا ہے جسکو وہ لکھتا ہے Scurvy (سکروی) ایک بیماری ہے جو کہ سیاہ بدنما داغوں اور عام بدنی تکان سے پہچانی جاتی ہے۔ اور جوان اشخاص پر اثر کرتی ہے جنکو تازہ خوراک اور مناسب مقدار نباتاتی خوراک کی نہ ملے۔ اور جس کا دفعیہ یا علاج لیموں یا اسکی رس سے کیا جاتا ہے۔ کجا سیاہ بدنما داغ اور کجا گوشت خورہ جو دانتوں کو مخصوص ہے اور ایسی ہے کہ خود گوشت کہاتی ہے نہ کہ گوشت کہانے سے ہوتی ہے۔ کوئی اُس بہلے مانس سے پوچھے کہ اُن مشتی بہر آدمیوں کو کہتے ہیں دو دفعہ گوشت کہانے سے گوشتخورہ ہو گیا۔ مگر کبھی سننے میں نہیں آیا کہ روس اور منطقہ بارد کی اور بڑی بڑی قوموں کو بہی یہ بیماری ہوئی ہو۔ سکروی بیماری اکثر اُن لوگوں کو بہی ہو جاتی ہے جو کہ بہت دیر تک بند ہوا میں رہیں۔ اور جنکو سمندر پر تازہ پانی اور اچھی غذا نہ ملے۔ دیکھو کتاب ووسٹر ڈ ہو۔ [illegible] آٹھواں باب صفحہ ۴۰۔ آخری پیراگراف کی پہلی سطر میں یا تو۔

## اور سنئے

اسی صفحہ پرتکاری کے تیسرے کالم میں ایک مضمون ہے "بائیبل میں اوم کا ذکر" خروج کے باب آیت کا حوالہ دیتے ہوئے لائق اڈیٹر لکہتے ہیں کہ موسےٰ نے خدا سے کہا کہ جب میں بنی اسرائیل کے پاس جاؤنگا تو انہیں کیا کہوں۔ خدا نے کہا I am (یعنی اوم دیں ہوں)

کجا رام رام کہا جاتیں ہیں۔ کیسی منطق ہے۔ سچ ہے کہ بعض لوگ مذہب کی تاریکی میں پہنسکر عقل کو ضایع کر دیتے ہیں۔ یہ تو ضمنی اسطرح ہے جیسے کوئی کہدے کہ پرتکاری دہتکاری سے نکلا ہے اور دہتکاری پہٹکاری ہوئے کو کہتے ہیں۔ یا پرتکاری سے جیسے عام اصطلاح میں گوشت کہتے ہیں۔ صاحب الہام تو حضرت موسیٰ کو عبرانی میں ہوا۔ اور آپ آج سنسکرت کو چہوڑ کر انگریزی کو الہامی ثابت کر رہے ہیں مگر افسوس آپنے بائیبل کا اپنے مطلب سے آگے کا مضمون نہیں دیکہا جہاں خدا کہتا ہے کہ بنی اسرائیل سے کہیو میں ہوں ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا۔ بہلا وہ ایسا کیوں کرتے کہ اپنے روحانی باپ دیانند جی کے قول کی تردید کرتے کہ "آگے پیچہے نہ دیکہنے والے ناپاک باطن والوں کو وہ اتنی علم نہیں آتا۔"

(عبد المجید از امرتسر قلعہ بہنگیاں)

(اڈیٹر۔ راقم مضمون اور ناظرین تعجب کریں تو کریں مگر آریوں کے حال سے واقف حال تو متعجب نہیں ہوتے۔ کیا آپ نے مہاشہ ویر میال کی "تہذیب" نہیں دیکہی کہ کس ناکامی سے اللہ کی لفظ کی تحقیق لکہی ہے کہ اصل میں یوں تہا یاں تہا سنسکرت تہا۔ پہر عبرانی تہا پہر وہ تہا یہ تہا۔ ایسی ہی ناکام کوششوں سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں یہ لوگ کیا کیا حرکت مذبوحی کرتے ہیں۔ پہر اسی لیاقت اور سمجہ پر کہا کرتے ہیں کہ جہاں سائنس پہنچیگا وہاں ویدک جہنڈا پہلے لہرائیگا۔)

## دنیا

گذشتہ سے پیوستہ

بس ایکبار زمانے ایسی لی کروٹ ... کئی جد سر کو نظر ایک عالم ہو تہا نیا نکلا
نہ وہ بہار نہ وہ پہول تہے نہ وہ گلزار ... یہاں تہی کو لیٹ وال سو کم جہو
وہ پہول تہے جو سرخ یار سے بہی نازک تر ... ہوا تو گرم ہو تہا رنگ کا کہسلا یا
ہوئی تہی سوکہ کے ہر اک کلا پتی ... لب غنچہ پہ جیکی شہید وحشت بلا
جو نہر تہی کبہی لبریز مثل چشم یتیم ... وہ خشک ہو کے پیاسوں کا جگنو ہوگا

ahmadimuslim.de

ابھی بہار کا نقشہ تھا اپنی آنکھوں میں
خزاں کا آنکھ جھپکتے ہی کھنچ گیا نقشا
پلک جھپکنے کی مہلت تو ایک وقفہ ہے
اسی کو اس سے بھی کچھ کم تر کیو لقا پایا
یہ کل کی بات ہے ہم کھیلتے تھے لڑکوں میں
سفید بال ہیں آج اور قد ہے اب تو دوتا
زمیں اپنی طرف کھینچنے لگی ہم کو
کہیں جو بیٹھ گئے پھر نہیں اٹھا جاتا
شریک عمر اگرچہ بہت ہی تھوڑی ہے
پر اپنی زیست کا وقفہ ہوا اس سے بھی تھوڑا
نفس شتاب کا لے لو ہوا ہے روشن یہ
ہماری عمر کا ٹھہراؤ اس لئے کم ٹھہرا
کہاں ہیں شاہ زمین و زمان سلیمان آج
کہ جنکا تخت ہوا پر اڑا کرتا صبح و مسا
وہ شاہ جسکی حکومت ہزار سال رہی
اب اسکی قبر کا بھی کچھ نہیں پتا چلتا
ہما بخت قیصر و کسریٰ کی کچھ خبر ہو گی
کہاں ہیں قیصر رومی کی ہڈیاں بتلا
کہاں گئے آج وہ افراسیاب بانی ظلم
کدھر گیا وہ سیاوش قتیل تیغ جفا
رہا نہ شاہ فریدوں یہاں نہ کیکاؤس
کہاں ہے بخت نصر وہ کہ تھا اپنی قوم کا پیارا
سکندری ہے اکبر کا نام ابھی روشن
بہا یہ نوبتی ہے بس ہمکو بھی باد فنا
گڑا ہے روضہ جہانگیر بادشاہ بیگم
اور گری یہ عمارت کہ انکا نام مٹا
بقا کسی کو نہیں اس جہان فانی میں
یہ رہگذر ہے یہاں کون گھر بنا کر رہا

یونہی زمین رہیگی یونہی رہیگا فلک
ہمارا چشم زدن میں تمام ہے قصہ

## ایک نو مسلم لودھانوی

آریو بحث کے میدان میں آؤ تو سہی
جو صداقت لئے پھرتے ہو سناؤ تو سہی
سب بھاگ جاتے ہیں جب پیش غم وقت پڑے
اس محوف کے ذرا گن کوئی گاؤ تو سہی
سو کا معلوم تمہیں ہے وہی ذات قدیم
آگے مالک کے ذرا سر کو جھکاؤ تو سہی
گر سشتی کا نہیں آدمی ستا کیسا
نا تنگ بن کو ذرا اپنے چھپاؤ تو سہی
نطفہ غیر کو گر لیتے ہو نطفہ اپنا
کونسی سائنس ہے یہ ہمکو بتاؤ تو سہی
بیحیائی نہیں گر دل میں سمجھتے ہو نیوگ
لاولد جتنے ہو انہیں کراؤ تو سہی
مفت کھوتے ہو سوتن میں جو جلادتے ہو
گر گڑا اہی میں بیکار آنسو کہاں تو سہی
جا ہم جو کہا جائیں تو کیا کہیگی انکی زوجہ
اسکا گر ڈر نہیں منتر نہ پڑھاؤ تو سہی
تندم ہوا اوڑیا ادھر بدھ کی شدھی مانگو
یاد گر پیش خدا تھا تو اٹھاؤ تو سہی
ویدمت شوخ ہے کتنا یہ بحق پیشہ
آہ ہی ہے یہ صدا کان لگاؤ تو سہی

جیو پرمالو انادی ہیں یہ سب تم بھی
ان میں تم بھی کوئی اک ذرہ بڑھاؤ تو سہی
تم بڑھانے سے گھٹانے سے ہو بالکل عاری
ہیں جو اور انہیں آپسمیں ملاؤ تو سہی
دیکھو کو پاس تمہارے جو نہیں کچھ الشیء
جیو کو جو نہیں کو کہیں پہنچاؤ تو سہی
تم زبردست ہو سکار ہو رہنا دشوار
نہیں دیر ہو سکتے جو آرام ستاؤ تو سہی
مدعی سنت گو تحقیقت آئیں الہامی ہوں
وید کب کہتا ہے یہ ہمیں دکھاؤ تو سہی
کن پہ نازل ہوا اور کیسے تھا پرش تھے وہ
ان کے حالات کچھ کھوج لگاؤ تو سہی
گر یہ سمجھو کہ ہے قرآن کلام انسان
سورۃ اک ایسی بنا کر کوئی لاؤ تو سہی
اور یہ وہ دعویٰ ہے جو آیا ہے قرآن کیساتھ
گر نہیں مانتے کچھ دل میں لجاؤ تو سہی
منکروں کا ہے جہنم میں ٹھکانا مسلم
شاید آجائے انہیں خوف ڈراؤ تو سہی
کار دنیا میں تو جیتے نظر آتے ہیں تمام
دین میں سست جو ہوں انکو ملاؤ تو سہی

یہ چھوڑتے نہیں آگ کچھ بگڑتی انہیں
فرض ادا اپنا کرو انکو ہٹاؤ تو سہی

## قصیدہ مرثیہ

جناب مولانا مولوی محمد سعید صاحب مرحوم مغفور بنارسی

طبع زاد مولوی ابو الحامد سید محمد فرخ سیر خان حسرت بہرائچی

(شاگرد مجدد الوقت حضرت شوکت میرٹھی)

گلشن دہر میں کیوں پھول کی ہے یہ حالت
کیوں برستی ہے سر باغ غمل یوں حسرت
بلبل آشفتہ نوا کو جو سنو حسرت ہے
سرو کو صحن گلستاں میں ہے کیسی حیرت
باغ میں صرصر کی چلا جو یہ خزاں دامن میں
سبزہ زاروں میں یہ تو باقی نہیں ہے نزہت
دیکھو عباس کی رنگت ہو گیا ہمہ تو اڑی
اشرفی کی ہوا کا چہرہ سے آب و رنگت
لو جتی علم میں ہے کیوں سنگ کی ہٹ کر اڑی
[illegible] میں کہاں [illegible] آئی ہوت
کیا شب تار غم و حزن و الم آئی ہے بڑھی
جو [illegible] خدا سے حسرت
شہر کاشی کی وہ رونق سر ہو انتہا نہیں
کوچہ [illegible] آئی ہو غلط [illegible]
شور کیسا ہے کہ وہ سعد ان علم آج نہیں
اٹھ گیا مطلع جہاں سے رخ عظیم حکمت
پتہ چلتا نہیں رقم ہو کہ سعادت گم ہے
ذرہ ذرہ ہو عیاں [illegible] نہیں [illegible]
مخزن علم و عمل حضرت مولانا سعید
کر گئے سوئے خداوند جہاں کو رحلت

وہ خود ذات تھی اک جامع علم قرآن — تابع فسق تھی نہ تھا طبع کفر و بدعت
سند میں پشت و پناہ سنن پاک نبی — ایک تھی وہ ادا مگر تھیں وہ مہ و ماہ بظلمت
والیٔ کشور دیں حاکم اقلیم عمل — مرد بیدار تھے اندر ہوا انکی صورت
اب خدا ہی تو نگہبان ہو اپنے دین کا — ایسے ہوں گے کہاں آدمی نیکو سیرت
شکل وہ چاند سی اور روئے منور تھا — جسکے پہلو میں تھا وہ قلب ملائک خصلت
سینکڑوں دین کے احکام کا اجرا انسے — بتاتا تھا شام و سحر روز و شب ساعت ساعت
علم وہ علم تھا انکار کہ ہے نا قابل — نخل وہ فیض کہ جس سے تھا نام سنت
ظل رحمت میں لیں مجید خدا مولا انکو — کیسے جلدی گئے وہ با امید رحمت
حسب خستہ جگر روک عنان خامہ — تیری تحریر سے ہو عرصہ غم کو وسعت
کہدو تاریخ وفات اب زرہ فکر سخن — سنہ فوت دیکھا تھا خوا آگیا زلال رحمت
۱۳ھ ۳۲

# انجمن حمایت اسلام اور پیسہ اخبار لاہور

انسانی فطرت میں چونکہ خالق کائنات نے حرکت پیدا کر رکھی ہے کیا مجال کہ ایک حالت پر مستقر رہ سکے اسی لئے ملائکہ کرام نے انکی بابت پیشگوئی کی تھی کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا یہ فساد انکا کبھی تو مذہبی رنگت میں جلوہ گر ہوتا ہے کبھی دنیاوی طور پر ظہور کرتا ہے لیکن یہ فساد اگر طبقہ ادنےٰ میں ہوتا ہو تو صیغہ لازمی کے درجہ تک رہکر دوسروں کو ضرر رساں نہیں ہوتا مگر جب اعلی طبقہ میں جاتا ہے تو ادنی طبقہ کو پامال کر دیتا ہے اسی لئے علماء کا اختلاف جو فساد تک پہنچے برا سمجھا گیا ہے۔ حضور نبوت نے فرمایا ہے لا تختلفوا فتختلف قلوبکم یعنے باہمی مخالفت نہ کرو ورنہ تمہارے دل بگڑ جائینگے۔ قرآن شریف نے جو بانی فطرت کا کلام ہے اس فساد اور اختلاف کے بدنتائج کو ایک ہی مختصر جملہ میں بتلا کر قوم خصوصاً لیڈروں کو اس بد عمل سے بڑی سختی سے روکا ہے ارشاد ہے۔ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم یعنے نزاع نہ کرو ورنہ تمہاری عزت خاک میں ملجائیگی اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ کیا ہم مسلمانوں نے اس فرمان والا شان پر عمل کیا؟ افسوس کہ اسکا جواب نفی میں ملتا ہے۔ علماء کا مقدس گروہ تو ہمیشہ سے مورد الزام ہوتا چلا آیا ہے گو ایک حد تک وہ ہے بھی مگر افسوس تو یہ ہے کہ جو لوگ اس گروہ کو اختلاف کی وجہ سے بہت کچھ لعن وطعن کیا کرتے ہیں انہیں میں بھی جب یہ مادہ ظہور کرتا ہے تو بری طرح اپنے آثار دکھاتا ہے۔ ان دنوں انجمن حمایت اسلام لاہور اور مسٹر محمد شفیع بیرسٹر اور آنریبل مسٹر شاہدین بیرسٹر کے درمیان کچھ مخالفت ہے اور پیسہ اخبار بھی بیرسٹر صاحبوں کا پیرو کار ہے موجب نزاع انجمن حمایت اسلام کا سالانہ انتخاب ہے کہ انجمن کی مجلس انتظامیہ آئندہ تین سالوں کے عہدہ داران کو نامزد کر کے عام ممبران سے رائے لیتی ہے اس طریق کو بیرسٹر صاحب ناپسند کرتے ہیں اور بڑی سختی سے اسکی مخالفت کرتے ہیں پیسہ اخبار بھی انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کو بدلگام اور کیا نہیں کیا کہتا ہے۔ ادھر انجمن کے سکرٹری منشی شمس الدین صاحب بڑی سختی سے بیرسٹروں کو کوستے ہیں اور ایک خاص طرز سے انکو مخاطب بناتے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں اس گہانی اختلاف کا سبب کوئی دیرینہ رنج ہے ورنہ یہ کوئی بات نہیں کہ انجمن کے انتخاب کے قاعدہ پر ایسی سختی سے اعتراض کہ ذاتیات تک حملہ ہو۔ بیرسٹر صاحبوں کا اعتراض بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ جب انجمن کے قواعد مقررہ میں انتخاب کا طریق یہی ہے جو اسکی دفعہ عمل میں آیا ہے تو پھر چاہیئے تو تھا کہ پہلے اس قاعدہ کی ترمیم کراتے اگر حسب قاعدہ ترمیم ہو جاتی اور انتظامیہ کمیٹی اسپر عمل نہ کرتی تو مورد الزام ہوتی یہ کیا انصاف ہے کہ اصل تو ترمیم نہ ہو اور فرع میں ترمیم کی جائے خاصکر ایسے وقت پر جبکہ انجمن کا سالانہ جلسہ سر پر ہے یہ شور و شر کرنا بھی خواہان قوم سے بہت بعید ہے۔ پیسہ اخبار نے سکرٹری کے پیڈ (با تنخواہ) ہونے پر بھی چوٹ کی ہے۔ ہمارے خیال میں یہی ایک عیب ہماری قوم میں سخت ہے کہ لائق آدمیوں کی قدر نہیں۔ کسی لائق آدمی کی اس لئے بیقدری کی جاتی ہے کہ وہ تمام وقت ہمارے مشن کی خدمت کرتا ہے وہ اپنی روزی کیوں نہیں رکھتا۔ حالانکہ کسی قومی خدمت کا عوض لینا نہ مذہبی شریعت سے منع ہے نہ عرف عام میں قبیح ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو آپ نے کام بھی کرنے لگے جبھی ایک کمیشن نے بیٹھ کر انکی تنخواہ کا فیصلہ کیا اور انکو سبکدوش کر کے ہمہ تن اس کام میں مصروف کیا۔ علاوہ اسکے جہاں تک ہمیں معلوم ہے منشی شمس الدین اول تو ایک معقول تنخواہ پر ملازم تھے۔ مگر انجمن ہی کی خدمتگزاری کے باعث معزول ہوئے۔ پھر بھی سالہا سال تک مفت کام کرتے رہے آخر جب آپکا روزگار ریاست جموں میں مستقل ہو گیا اور جانے کو تھے تو انجمن کو

ahmadimuslim.de

ایک باقاعدہ ڈیپوٹیشن (وفد) نے انکو انجمن کی خدمتگذاری پر مجبور کیا اور گذارے کے لئے تنخواہ مقرر کر دی۔ اس میں کونسا کبیرہ گناہ کیا۔ افسوس آج اگر اسی عہدہ پر کوئی ایڈیٹر ہوتا تو اتنی ہی خدمت کا اول تو معاوضہ لیتا پھر اسکی تاب مخالفت کسکو ہوتی۔ ذرہ علیگڈہ کے پرنسپل کی کیفیت دیکھ لو۔ ہمیں جہانتک قومی انجمنوں کی نوکریوں کا ذاتی تجربہ ہے یہ مرض عام طور پر ہندوستانیوں بالخصوص مسلمانوں میں پایا جاتا ہے کہ خدمتگذاری پر بجائے شکریہ کے اُلٹے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اسی پر تو کہتے ہیں کہ ہم یورپ کی طرح ترقی کریں۔ حالانکہ یورپ جن خادمان قوم کی آج عزت کر رہا ہے۔ سب کے سب اپنی خدمات کا کافی معاوضہ پاتے رہے ہیں،

خیر ہمیں اس نزاع سے اسی قدر رنج ہے جتنا کہ ایک ہمدرد کو ہونا چاہئے۔ بالخصوص اس خیال سے سخت افسوس ہے کہ یہ اختلاف ایک بڑے نازک موقعہ پر پیدا ہوا ہے۔ ہمیں خادمان قوم سے عموماً اور رفقا قوم خان بہادر شیخ خدابخش صاحب ڈسٹرکٹ جج۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ڈویژنل جج میاں نظام الدین صاحب جج۔ جناب راجہ جہانداد خانصاحب رئیس اعظم خانپور سے بالخصوص توقع ہے کہ آپ صاحبان اس قومی کام میں از خود دخیل ہو کر اس نزاع کو دور کر دینگے ؎

گر نیاید بگوش رغبت کس

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

## رفع اتہام

اڈیٹر صاحب مکرم بندہ دام عطوفتہٗ السلام علیکم۔ میرے خیالات کی بابت جو چنگاری امرتسر میں دو یا تین مضمون متفرق نمبروں میں شائع ہوئے ہیں کہ میرے خیالات آریہ دھرم کی جانب رجوع ہوتے جاتے ہیں جسسے عام طور پر یہ بات عام مسلمانوں میں پھیل گئی ہے کہ میں قریبًا آریہ پارٹی میں قدم رکھنے والا ہوں اسکی بابت گذارش ہے کہ آپ اپنے پرچہ اہلحدیث میں اسکی تردید یوں شائع فرما دیجئے کہ نہ وہ میرے مقاصد تھے نہ ہیں میں آریہ بننے کی خواہش رکھتا ہوں بلکہ میں نہایت سچائی کیساتھ مذہب اسلام کا ماننے والا اور پُر زور تقاریر سے آریہ و دیگر مخالفین اسلام کو جواب ہر وقت دیتا رہتا ہوں اور میرے نزدیک مذہب حقہ دنیا بھر میں سوائے اسلام کے کوئی نہیں ہے۔ پس جبکہ میرا یہ پاک اعتقاد ہے تو آپ خیال فرمائیں کس صورت سے ایسے لغو مضامین شائع کرا سکتا ہوں۔ میرے مضمون کو بجنسہ درج اخبار فرمایئے اور پہنچتے ہی اسی ہفتہ کے پرچہ میں درج فرمایئے۔ (قطب الدین احمد واعظ دنادولی)

(اڈیٹر۔ بہتر ہوتا کہ یہ تحریر آپ چنگاری میں بھیجتے۔ اب بھی موقع ہے غالبًا درج ہو جاویگی)۔

## فتوے

س نمبر ۱۰۱۔ چند بستی والوں نے امسال رمضان شریف کے چاند کو ۲۹ شعبان المعظم کو دیکھا تھا اور بہت سے بستی والوں نے نہ دیکھا تھا نہ سننے والوں کو صبح کیوقت خبر ملی لیکن بعض لوگ کچھ کھا پی چکے تھے اور بعض بغیر سنکر چاند کی خبر سن کر کل لوگ یعنی جنلوگوں نے کھایا پیا تھا اور نہ کھایا تھا سب نے روزہ کی نیت کر لی اب ان لوگوں کیلئے وہی روزہ کافی ہوگا یا کہ قضا لازم آئیگا۔ ج۔

س نمبر ۱۰۲۔ ایک ہندو مسلمان ہونا چاہتا ہے لیکن وہ گونگا ہے نہ وہ بول سکتا ہے نہ سن سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ کس طرح مسلمان کیا جائے۔ بینوا بالحدیث والفقہ توجروا الیوم القیامہ۔ (محمد انوار الحسن از ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۱۔ جنہوں نے کچھ کھا پی لیا تھا وہ ایک روزہ قضا کریں۔

ج نمبر ۱۰۲۔ آسمان کی طرف نگاہ کر کے انگلی سے وحدت کا اشارہ کرے اور نماز میں شریک ہو جائے۔

س نمبر ۱۰۳۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چمڑہ مردار کو دباغت دیکر اُسکے پیسے سے کھا سکتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۴۔ کانجی ہوس کا ٹھیکہ لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں اور اُسکے اندر سور بھی آتے ہیں تو اُسکا جرمانہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ اور اُسکے پیسے سے کھانا چاہئے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۵۔ مسلم شریف میں جو حدیث ہے کہ من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ تو کیا مطلب ہے اس وقت کوئی امام نہیں ہے تو کیا کرے۔

ahmadimuslim.de

س نمبر ۱۰۲ - زید (سوداگر) کپڑہ یا غلہ وغیرہ بیچتا ہے تو اسمیں نقد و اُدھار کا نرخ دو قسم کرتا ہے۔ ایک ہی چیز میں مثلاً ایک ٹوپی کی قیمت ۸ روپے جب نقد پیسہ ملا تو ۶ میں دیا اور جب اُدھار پیسہ رہا تو ۸ میں دیا آیا جائز ہے یا نہیں۔ اور وہ پیسہ حلال ہوا یا حرام۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب (راقم ابو شعیب محمد اسحاق مدرس مدرسہ محمدیہ مدن پور ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۳ - کہا جا سکتا ہے حدیث میں جو اُسکے انتفاع حاصل کرنیکی بابت اجازت آئی ہے وہ دونوں قسموں کو شامل ہے خواہ اُس کی ذات سے ہو یا فروخت سے جسکی ذات سے نفع لینا جائز ہے اُس کو فروخت کر کے بھی جائز ہے۔

ج نمبر ۱۰۴ - جائز ہے کیونکہ وہ تو سرکاری جرمانہ کا وصول کرتا ہوتا ہے سور ہو یا بکری گائے ہو یا ہاتھی۔ اُنکی ذات سے مطلب نہیں بلکہ اُن کے مالکوں کو غفلت کی سزا ہے۔

ج نمبر ۱۰۵ - حدیث مذکور کا حکم ہی ہے کہ کوئی امام وقت ہو لیکن جب کوئی نہ ہو تو گوشہ نشینی کرے چنانچہ صحابی نے عرض کیا تھا فان لم یکن لہم امام یعنی جب کوئی امام نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گوشہ نشینی کر۔ اسلئے کہ قضیہ موجبہ میں موضوع کا وجود بھی ضروری ہے۔

ج نمبر ۱۰۶ - اس کا جواب پرچہ اہلحدیث مورخہ ۳ فروری میں جواب نمبر ۹۶ میں دیا گیا ہے کہ جائز ہے۔

س نمبر ۱۰۷ - ایک ہندو مہاجن نے دوسرے ہندو کو مبلغ پانچسو روپیہ نقد سود پر دیا تھا اب اُسکے یہاں اصل روپیہ اور سود لے کر کل ایکہزار باقی ہوا۔ مگر مہاجن مذکور کو اتنی ہمت نہیں کہ اُس سے وصول کرے لہذا وہ ایک مسلمان کو کہتا ہے کہ تم اُس سے ایکہزار روپیہ وصول کرو جب وصول ہو جائیگا۔ اُسوقت پانچسو روپیہ اصل جو میرا ہے لیلو بقیہ ۵۰۰ میں ڈھائی سو تم لو ڈھائی سو میں لوں تو یہ روپیہ مسلمان کو واسطے حرام ہوا یا حلال ہوا یا کیا ہوا۔ بینوا بالکتاب تجدوا یوم الحساب

س نمبر ۱۰۸ - محمد باقر نے اپنی زمین محمد اسحاق کے پاس رہن رکھی ایکسو روپیہ میں اور اُس زمین کی مالگذاری بھی محمد اسحاق ہی کو دلانی پڑ دینا ہوتا ہے۔ کیا اب اُس زمین سے محمد اسحاق فائدہ اُٹھا سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا بالحدیث والقرآن۔ توجروا عند الرحمن (محمد انوار الحسن از ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۷ - سود بیشک حرام ہے مگر ہندوؤں کے مذہب میں سوائے برہمنوں کے اوروں کو جائز ہے۔ عرب کے مشرک جو سود لیتے تھے جب مسلمان ہوتے تو اُن کے مال کو ناجائز نہیں سمجھا جاتا تھا پس رقم مذکور کا لینا مہاجن کو جائز ہے اور اُسی سود اُس نے بطور اُجرت کے حصہ لینا ہے۔ اگر اس پر شبہ ہو کہ کسی بازاری عورت کی طرف سے وکیل ہو کر اُجرت دلاوے تو حصہ مقررہ جائز نہیں تو یہاں کیوں جائز ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ زنا قبیح لذاتہ کسی شریعت اور کسی مذہب میں جائز نہیں پس اُسکی اُجرت بھی کسی طرح جائز نہیں یہی وجہ ہے کہ ایک فاحشہ بالفرض مسلمان ہو تو اُسکا مال حلال پاک نہیں ہوگا۔ مگر جو ہندو سود خوار مسلمان ہو جائے تو اُسکا مال جیسا اُسکے مذہب میں حلال تھا اب بھی ہے۔

ج نمبر ۱۰۸ - اس مسئلہ میں مجھے تردد ہے ناظرین میں سے کوئی صاحب جواب دینگے تو درج کیا جائیگا۔

س نمبر ۱۰۹ - اگر مقیم امام ہو اور مسافر مقتدی ہو تو مقتدی چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر سکتا ہے یا نہ۔

س نمبر ۱۱۰ - حدیث میں جو جرابوں پر مسح کرنا لکھا ہے اُسکا کوئی قسم ہے یا عام قسم کی جرابوں پر مسح درست ہے۔ کیونکہ بعض کہتے ہیں کہ جرابوں پر مسح تب درست ہے کہ جب وہ ایسی موٹی ہوں کہ اُنمیں ہوا اور مٹی نہ جاوے۔

س نمبر ۱۱۱ - ایک شخص نے دیدہ و دانستہ یا کسی دنیاوی کام میں شاغل رہکر ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور عصر کے وقت عصر کی نماز کے پہلے وہ چار رکعت ظہر کی قضا کر کے پڑھتا ہے تو حدیث میں کیا حکم ہے۔ (داؤد علی از پھلواری)

ج نمبر ۱۰۹ - چار پڑھنے سے زیادتی میں امام کا تابع ہے۔ کمی میں نہیں یعنی اگر امام مسافر ہے تو اُسکے ساتھ سلام نہ دے۔

ج نمبر ۱۱۰ - عام جرابوں کا ذکر ہے بعض کا مذہب بیشک ہے کہ جراب موٹی ہوں لیکن اس قید کی دلیل کتاب و سنت میں نہیں ملتی۔

ج نمبر ۱۱۱ - پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے کوئی حرج نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے روز اسی طرح مقدم کو مقدم قضا فرمایا۔

دل لو - رسالہ سوزاک - اس میں مرض مذکور کے اسباب علامات علاج بتلائے ہیں - رسالہ قابل دید ہے - قیمت ۸ مرسلہ مہتمم شفاخانہ...

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**امرتسر میں** ڈاکٹر کرم الٰہی مرزائی کا ملازم مسمی چھجو مرزائی پچھلے ہفتہ طاعون سے مرگیا۔ ڈاکٹر مذکور نے اسکو کرانچی میں بھجوایا تھا مگر جانبر نہ ہوا۔ (وکیل نمبر) دکرشن بیچھو ایک کہتے ہو ۱۴ اڈیٹر)

**شاہ روس** کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن شریف موجود ہے۔ وقت شہادت اسی پر تلاوت فرما رہے تھے زار کے حکم سے اسکے پچاس جلدیں عکسی تیار کی گئی ہیں جو شاہان اسلام کو تحفۃً دی جائینگی۔

**ابکی** دفعہ پنجاب میں ایسی شدید سردی ہوئی ہے کہ بڑے بڑے معمر آدمی بھی اسکی نظیر نہیں بتلاتے۔ دانا پور (کرنٹینہ) سے بھی شدت سرما کی خبر آئی ہے۔

**پولاگھمٹی** (مدراس) میں مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اہل حدیث اور حنفیہ میں ایک مسجد کے متعلق مقدمہ بازی تھی اسکا فیصلہ اہل حدیث کے حق میں ہوا (اسکے متعلق ایک نظم آئی ہے وہ قابل درج نہیں)

**دھلی میں** ۹ر جنوری کو طاعون کے دفعیہ کے لئے نفل پڑھے گئے دکیا بس دو رکعتوں سے غضب الٰہی دفع ہوجائیگا اور پانچوں وقت کے ترک کا مواخذہ نہ ہوگا۔ افسوس ہے کہ مسلمان اپنی بد اطواری۔ بد اخلاقی۔ بد اعتقادی محبت دنیا تو چھوڑتے نہیں جو باعث عذاب اور غضب الٰہی کے ہوئے ہیں۔ صرف دو رکعتوں سے خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ یہ نماز ایک تو یہ ہوگی اگر اس کے بعد تمام عیوب شرعیہ سے باز آئیں تو یہ قبول ہو نہ کہا جائیگا بیجا دعوت اللہ وھو خادعھم۔

**ڈاک خانہ** لفافے کے نئے وضع کے جاری کرنیوالا ہے اور فیس رجسٹری دو آنہ سے ایک آنہ کر دینے کی تجویز زیر غور ہے۔

**کشت وخون** سینٹ پیٹرز برگ میں گذشتہ سنگل کو روسی پولیس نے ہڑتالیوں پر جنہوں نے ایک شراب خانہ میں جلسہ منعقد کیا تھا۔ چھاپہ مار کر بندوقیں فیر کیں اس سے چار ہڑتالئے زخمی ہوئے اور ایک لڑکی ماری گئی۔

**کابل میں سامان جنگ کی کثرت**۔ امیر صاحب کابل نے حال ہی میں یہ حکم دیا ہے کہ افغانستان کے تمام اسلحہ خانوں میں ہتھیار اور سامان جنگ کا ذخیرہ فراہم کر دیا جائے۔ امیر صاحب کا خیال ہے کہ افغانستان میں سامان جنگ اور ہتھیار کافی موجود ہیں اسکے علاوہ کابل کے کارخانوں میں رات دن سامان جنگ اور ہتھیار تیار ہوتے رہتے ہیں اس لئے امیر صاحب کو اور زیادہ یورپ میں سامان جنگ اور ہتھیاروں کے خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ امیر صاحب نے فوجی بھرداری اور ٹرانسپورٹ کے زیادہ کرنے کی طرف اپنی توجہ منعطف کی ہے۔ (واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ)

**طاعون** ہفتہ مختتمہ ۲۸ر جنوری گذشتہ میں کل ہندوستان میں طاعون سے ۳۳ ہزار ۸۷ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۲۸ ہزار ایک سو چار موتیں ہوئی تھیں۔ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ سے یہ تعداد بقدر ایک ہزار اموات کے زیادہ ہے۔ (قادیانی کرشن جی کی برکت)

**آگرہ میں** گورنمنٹ کی جانب سے کئی آریہ سماجیوں پر مقدمہ فوجداری دائر کیا گیا ہے۔ بنائے مقدمہ یہ ہے کہ آریوں نے اپنے مذہبی عقاید کے پھیلانے کے لئے نہایت فحش کتابیں شایع کر کے تقسیم کیں اور ان فحش ترین تحریرات کے ذریعہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی اعتقادات پر نہایت سخت چوٹ اور حملہ کیا ہے۔ ماخوذین میں ایک وکیل اور دو کلرک گورنمنٹ کے کسی محکمہ کے ہیں۔ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۲ کے موافق انپر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ مقدمہ کی تحقیقات مسٹر ٹامکنز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کر رہے ہیں۔ (افسوس ہے مقدمہ میں مستغیث تو سرکار ہے مگر آریہ اخبار (دھرم پرچارک جالندھر پرکاش لاہور وغیرہ) مسلمانوں کو کوستے ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ کیوں نہ ٹھہریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم۔ آپ اٹھا لاتے ہیں گر تیر خطا ہوتا ہے)

**کپتان** انجیلو صاحب اسسٹنٹ کلکٹر قصور ضلع لاہور کی عدالت میں ایک ایسا مقدمہ دائر ہے جس میں ۱۳۸ مدعا علیہ ہیں جنہیں کئی برہما اور چین میں ملازم ہیں اور دعویٰ صرف ۱۱۴ روپیہ ۸ آنہ کا ہے۔

**سردار عنایت اللہ خاں** صاحب بالقابہ نے پشاور کی ایک مسجد کی تعمیر کیلئے پندرہ سو روپے اور انجمن حمایت اسلام پشاور کو ۵۰۰ روپے عطا کئے۔ اور مسجد موصوف کے لئے دس ہزار کابل سے بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔

ahmadimuslim.de

# دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج جیتاب تک ایسی بہت سی سٹیل ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے گاہک کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوڑ کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹرنکوں کا ایک ایسا اندھا دُھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے۔ اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور دیگر دوکاندار بہت سے کاریگر دار ہیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہمنے ہی عموماً مال بنکا کر باہر بھجواتے ہیں اسطرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف یہی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت** ہمنے قیمت میں بہانسبت دیگر بہت ہی تخفیف کر دی ہے بجائے ۳ر فی انچ کے ۲ر فی انچ قیمت کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دوکاندار ہیں اور "ارزاں فروشی بسیار فروشی" پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | [illegible] | [illegible] | بحساب ۳ر فی انچ | | | | | کمیشن بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پیمائش ٹرنک | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | ۱۲ فی انچ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| ٹرنک ترتیب دار | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | | کمیشن بکس [illegible] |

نوٹ: ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو۔

المشتہر عبد العزیز۔ اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

# کون کہتا ہے کہ آپ عزیز یدین؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپکی منتیں کروں کیونکہ

ع خود بخود دمی کشد خوشبو اثر دارد دوا

نیازمند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا۔ جسکا تجربہ مدت سے میں اپنے مطب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح سے ٹھیک ثابت نہیں ہوئی۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے۔ مروارید عنبر مشک یشب عقیق فولاد نقرہ طلاء اور اعلی ادویہ مفردہ مقویہ سے مرکب کیجاتی ہے جو ہمارے سینہ بسینہ چلی آتی ہیں جنسے حواس خمسہ ظاہری و باطنی درست رہتے ہیں طبیعت میں ایک طرح کی جوانمردی حوصلہ اور جمعیت پیدا ہو جاتی ہے بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ نسیان۔ آشوب چشم۔ نوازل حارہ و باردہ دمہ ضیق النفس۔ استرخاء الفص۔ کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ صرع۔ کزاز لقوہ۔ فالج۔ وغیرہ زائل ہوتے ہیں امراض معدی مثل درد شکم۔ نفخ ریح بدہضمی۔ آروغ ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں **معجون جواہر** بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر بنانیکیلئے کافی نسخہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جو ۱۲ یوم کے واسطے کافی ہے صرف للعہ

**چوب مقوی باہ** تجربہ خود اسکی تعریف کریگا نہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں۔ قیمت فی شیشی تین دن کا ۱ر

**آتشک** کیلئے اکسیر قیمت ۱ر و آزمودہ اول درجہ کی دوائی۔ **سوزاک** کی دوا قیمت ۱ر
**چنبل** کی دوا بے نظیر قیمت ۱ر **سرمہ عزیزی** قیمت ۸ر **ضیاء الطلا** جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی قیمت ۵ر

المشتہر

**حکیم محمد ابراہیم حبشی امرتسر**

چوک سنت سنگھ

(۲)

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپ کر شائع ہوا۔

اسکے پہلے اوراق گم ہیں



# قبول اسلام

بنارس سے ۲۰ کوس کے فاصلہ پر ایک موضع کپٹراؤں ہے۔ وہاں کے بڑے تعلقدار منوہر دوبی جنکے دروازہ پر ہاتھی گھوڑے سواری شکاری سب طرح کا سامان عیش خدا کا دیا ہوا تھا اور جو ایک عرصہ سے مع زن و فرزند خفیہ مسلمان تھے مگر چند در چند وجوہات سے اپنا مذہب ظاہر نہیں کر سکتے تھے چند روز ہوئے جو بحالت بیماری خاص اسی غرض سے کہ اپنے علاقہ و جایداد کا بندوبست کریں اور اسلام کا اظہار بھی۔ بنارس تشریف لائے اور محلہ گوبندپورہ میں مکان کرایہ لیکر فروکش ہوئے۔ پرسوں وصیت نامہ لکھکر رجسٹری کرا دیا کہ میں عبدالسلام عرف منوہر دوبی عرصہ سے مسلمان ہوں اور میری یہ جایداد ہے۔ دو بیٹیاں نابالغ اور زوجہ ایک فرزند حقیقی اولاد ہے۔ لیکن مجھ سے منحرف ہو گیا ہے اپنے چچا وغیرہ کی خواہش کے سبب اسلام سے روگردان ہے جسکا نام دُوسری دوبی ہے اگر وہ اسلام لاوے تو میری جایداد کا حقدار ہے ورنہ اہل اسلام کا حق ہے کار خیر میں صرف کیا جاوے۔ بہنگام تحریر دُوسری دوبی موجود تھے ناراض ہو کر اسی روز اپنے علاقہ کو واپس گئے کل وہاں سے آکر صاحب کلکٹر بہادر کے ہاں عرضی دی کہ مسلمانوں نے ورغلا کر میرے والد سے جس طرح چاہا لکھوا لیا۔ یا انکا لکن بحالت صحت و درستی حواس نہیں ہے۔ جناب منوہر دوبی صاحب کو اطلاع ہوئی انہوں نے بھی عرضی دی کہ ابھی تک دوبی صاحب بہوش و حواس ہیں تحقیقات کیجائے چنانچہ پولیس کو حکم تحقیقات کا ہوا اور چار بجے دن کو تحقیقات ہو کر بہوش و حواس ہر ایک امر کا جواب دیا۔ یہ بھی درخواست کی کہ ہماری حفاظت کی جاوے چنانچہ حسب تحقیقات رپورٹ کی گئی۔ اور حفاظت بھی ہوئی۔ شب کے تین بجے عبدالسلام عرف منوہر دوبے صاحب نے پانی طلب کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی۔ ساڑھے تین بجے جان شیریں جاں آفرین کے سپرد کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صبح کو کوتوال صاحب اور تھانہ دار صاحب تشریف لائے بعد کچھ عرصہ میں صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر اور سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر تشریف لائے اور مرحوم کی زوجہ سے دریافت کیا کہ دوبی جی حسب مذہب دفن کیے جائینگے اور آپکا مذہب و طریقہ کیا ہے اسکو جواب میں صاف لفظوں میں کہا کہ جو میرے مالک کا مذہب تھا وہی میرا ہے۔ اور وہ حسب وصیت دفن کیے جائیں۔ چنانچہ اہل اسلام کو انکی تجہیز و تکفین کی اجازت دیگئی بعد نماز ظہر مرحوم کا جنازہ بڑی شان و شوکت سے اٹھایا گیا قریب دو ہزار کے علماء و صلحاء روساء و عوام ہمراہ جنازہ تھے اور کندھا دینے کے متمنی۔ ساڑھے چار بجے دفن ہوئے۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔ (ابو حمید از بنارس)

آڈیٹر دیانندی دوستو! خدا کرے تم ہمیشہ ایسے عبدالغفور کو لیجاؤ جنکے عوض ہمکو ایک کے کئی ایک ملیں۔ یہ مضمون فتوے لکھا تھا مگر اس مضمون کو ضروری سمجھکر جگہ دیگئی۔ اہالی بنارس کو مبارک ہو۔ اہل حدیث اپنے ناظرین سے استدعا کرتا ہے کہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھکر مغفرت مانگیں۔ اور مرحوم کے رشتہ داروں کو ایک خطرہ سے آگاہ کرنا ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو کہ مرحوم کا لڑکا چند روزہ اظہار اسلام کر کے جایداد پر قبضہ پا کر حسب قاعدہ آریہ سماج شدھی کرالیں۔ اس بات کا خیال رہے۔

# فتوی

(معذرت) بارہا لکھا جا چکا ہے کہ فتوے حسب نوبت لکھے جاتے ہیں جو سوالات آمدہ ایک تار میں اوپر سے ڈالے جاتے ہیں نیچے سے نکالے جاتے ہیں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ جس صاحب کو جلدی مطلوب ہوا کرے وہ محصول (واپسی کا ٹکٹ) بھیجکر قلمی جواب منگا لیا کریں مگر تاہم ہمارے بعض دوست جواب نہ ملنے کے شاکی ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ ان کو جواب ملنے میں دیر ہوئی۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ مسجد میں شریک جماعت ہونیوالوں کو حکم ہے کہ پیچھے آکر پہلے لوگوں سے آگے نہ بڑھے اسی طرح سوالات کی ترتیب کا مجیب کو بھی حکم ہے۔

س نمبر ۱۱۲۔ مسمریزم کیا چیز ہے۔ اسکا سیکھنا قرآن و حدیث سے منع ہے یا جائز۔ (عبدالغنی از کپچہ داناپور)

ahmadimuslim.de

ج نمبر ۱۱۲- مصریوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قدرتی قویٰ کو ترقی دیتا ہے۔ نہ کوئی اسمیں غیر اللہ سے دعا ہے نہ کچھ اور۔ پس اسکا سیکھنا میرے علم ناقص میں قرآن وحدیث سے منع نہیں۔

س نمبر ۱۱۳- جبکہ صورت ہے کہ اسلام کا کوئی کام یا حکم مثل نماز ہوگا و روزہ وغیرہ حکمت سے خالی نہیں۔ ایسا ہی رمضان شریف کے روزوں کی نسبت سنا گیا ہے کہ ان میں تقویت ہوتی ہے اگر یہی بات ہے تو چاہئے تھا کہ ہر برس کے بارہ مہینوں میں روزوں کا حکم دیا جاتا کہ ہر مہینے میں اتنے روزے رکھنے چاہئیں۔ سال میں ایک ہی مہینہ روزے رکھنے سے حفظ صحت میں کیا تقویت ہو سکتی ہے۔ (کرامت علی از بابم ملک برار)

ج نمبر ۱۱۳- روزہ کی علت اور وجہ یہی نہیں کہ حفظ صحت میں ترقی ہوتی ہے۔ بلکہ اصل وجہ اسکی تحصیل تقویٰ ہے لعلکم تتقون ٭ نص قرآنی ہے حصول صحت اگر ہو تو بطور منافع کے ہے نہ بطور علت کے۔ مگر چونکہ تمام سال روزہ رکھنے سے دنیاوی کاروبار میں حرج عظیم ہوتا۔ ہر مہینے میں دو تین روز روزہ رکھنے سے پوری استعداد روحانی نہیں ہو سکتی ہوگی۔٭

س نمبر ۱۱۴- ایک شخص کا گذر تنگی سے ہوتا ہے اسکو اتنی مقدرت اور استطاعت نہیں ہے کہ نکاح کر سکے اور بعد نکاح کے منکوحہ کو نان ونفقہ دے سکے۔ پس اس صورت میں اس تنگدست شخص کو بابت نکاح کیا حکم دیا جائیگا۔

س نمبر ۱۱۵- زید قاضی اور مسلمانوں کا حاکم ہے اور یہ قضا کی حکومت اسکے خاندان میں موروثی طور پر چلی آتی ہے۔ زید کو افعال شرکیہ و امورات بدعیہ سے بالکل احتراز و حذر نہیں۔ وہ ذبیحہ لغیر اللہ کا گوشت بے دھڑک کھاتا ہے۔ راہ سنت کی دعوتیں چکھتا ہے۔ علم اور تعزیہ تابوت اور قبر کی پرستش کرتا ہے سعودی مزاروں کی زیارت کو جاتا ہے۔ تو زید کی متابعت اور اقتداء کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اور اسکو امام بنانا اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ (عبد الرؤف از بابم برار)

ج نمبر ۱۱۴- اول تو تلاش کرنے سے امید ہے کہ کوئی نہ کوئی عورت ایسی مل جائیگی جو اسکے لئے بار خاطر نہ ہو۔ نہ ملے تو بحکم حدیث روزہ رکھے اور بحکم قرآن ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ صبر کرے اور دعا کرے خدا کوئی صورت بنادے۔

ج نمبر ۱۱۵- قاضی اور حاکم اگر گمراہی اختیار کرے تو اسکی تابعداری نہ کرنی چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ اگر یہ امور مندرجہ سوال واقعی اس شخص میں ہیں تو اسکے پیچھے اقتداء درست نہیں۔

س نمبر ۱۱۶- زید مر گیا۔ اسکے وارث دو بیویاں ۴ بیٹے ایک بیٹی رہی بیٹوں کے نام۔ خالد۔ ولید۔ محمود۔ عبد الرحمن۔ لڑکی کا نام خاتون ہے۔ پہلے محمود مر گیا اس کے بعد عبد الرحمن مر گیا ان دونوں کی بیویوں کو کل جائداد سے کتنا کتنا حصہ ملیگا۔

ج نمبر ۱۱۶- زید مورث اعلیٰ کی جائداد یوں تقسیم ہوگی۔

زید

| بیوی | بیوی | بیٹا خالد | بیٹا ولید | بیٹا محمود | بیٹا عبد الرحمن | بیٹی خاتون |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹/۷۲ | | ۱۴/۷۲ | ۱۴/۷۲ | ۱۴ | ۱۴/۷۲ | ۷/۷۲ |

۱۴ محمود

| ماں | بھائی خالد | بھائی ولید | بھائی عبد الرحمن | بہن خاتون | بیوی [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲/۱۴ | ۲/۱۴ | ۲/۱۴ | ۲/۱۴ | [illegible] | [illegible] |

۹۸ عبد الرحمن

| ماں | بھائی خالد | بھائی ولید | بہن خاتون | بیوی [illegible] |
|---|---|---|---|---|
| ۲ | | | | ۳ |

کل جائداد کو ۱۳۴۴ حصے کر کے محمود کے ۴۸ حصوں میں سے چوتھا حصہ اسکی بیوی کا ہے۔ اور عبد الرحمن کے ۹۸ حصوں میں سے چوتھا حصہ اسکی بیوی کا ہے۔ بشرطیکہ دونوں کی اولاد صلبی نہ ہو اگر اولاد ہوگی تو آٹھواں آٹھواں حصہ ہو جائیگا۔

س نمبر ۱۱۷- اہلحدیث مورخہ ۳۰ دسمبر میں ڈھول بجانا شادیوں میں جائز لکھا ہے میں نے کسی کتاب میں نہیں پایا اور نہ علماء سے سنا مشکوٰۃ میں صرف دف کا ذکر ہے وہ بھی بغرض اعلان نکاح۔ (میر مصطفیٰ علی از ناگپور)

ج نمبر ۱۱۷- مشکوٰۃ باب اعلان النکاح فصل تیسری کے آخر میں عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کے پاس گیا انکے مکان میں لڑکیاں گا رہی تھیں۔ میں نے کہا ہیں آپ لوگ بدری صحابہ یہ کیا ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ شادیوں میں اسکی اجازت ہے تو اگر چاہتا ہے تو سنتا رہ ورنہ نہیں چاہتا تو چلا جا۔ یہی جواب میرا ہے کہ اگر آپ شادیوں میں گانا بجانا سننا نہ چاہیں تو وہاں سے اٹھ آیا کریں۔ لیکن واضح رہے کہ گانا فحش نہ ہو معمولی دل لگی اور خوش طبعی ہو۔ دف ہو یا ڈھولکی سے اسمیں فرق نہیں۔ العلم عند اللہ ٭

# انتخاب الاخبار

**دہلی** میں آریوں نے بہت شور شر اُٹھایا تھا اسلام کے برخلاف دل آزار اشتہارات دیکر اہل اسلام کا دل دُکھایا تھا۔ مسلمان مباحثہ کو طیار تھے مگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے مباحثہ بند کر دیا۔ اور پنڈتجی کو حکم دیا کہ

**اضلاع** ابکاری اور پیداوار مسکرات کا رقبہ محدود کرنے کی تجویز بنگال میں زیر غور ہے۔ (خدا کرے تندہو)

**ہمارے** دوست حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری پنشنر و سیکرٹری انجمن حامی تو سلمال امرتسر کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ بادشاہوں سے کہدو کہ فوجوں سے لڑائی نہ کیا کریں۔ پہلوانوں کی کشتیوں سے فتح شکست کا اندازہ کریں۔ (کیا ہی ناقابل العمل تجویز سوجھی ہے)

**جاپان** نے چار روز کی سخت جنگ کے بعد سیکوتائی پر قبضہ کر لیا۔

**روس** سرکاری طور پر ظاہر کرتا ہے کہ تا دفیکہ جاپان کی طرف سے استدعا نہو صلح ناممکن ہے۔ تاہم بلا شبہ گورنمنٹ روس شرائط پر غور کر رہی ہے۔ روس منچوریا معہ پورٹ آرتھر حوالہ کرنے پر آمادہ ہے جاپان صوبہ سنگھالیس اور بہت بڑا تاوان جنگ بھی مانگتا ہے۔

**کوئٹہ** کی طرف ایسی سردی پڑی کہ سرنائی ریلوے پر ٹرین ۲۴ گھنٹہ تک یخ بستہ رہی۔ مڈکاچ اور کاچ کے سٹیشنوں کے درمیان ٹرین جکڑ گئی مسافروں کی دُردشا کچھ نہ پوچھئے۔

**وادی** توچی کی طرف سردی کا یہ حال ہے کہ دریائے ژوب اور گول ندی یخ بستہ مثل بلور کے سخت ہیں۔

**سفارت** کابل کی بابت کوئی خبر ابتک ظاہر نہیں کی گئی سب مبہم بیان ہیں۔

**کلکتہ** میں افواہ ہے کہ برٹش سفارت ماہ اپریل سے پہلے واپس نہ آئیگی۔

**لودھیانہ** میونسپلٹی گورنمنٹ سے ۲ لاکھ روپیہ قرض لینے والی ہے بچت کا کام خواجہ احمد شاہ صاحب کے سپرد ہوا ہے۔ جنہوں نے عملہ کی تخفیف سے ۱۵ ہزار سالانہ کی بچت نکالی ہے۔ (نفیر ہند کی بوڑھا)

**بنگال** میں روئی کی پیداوار امسال معمولی کا ۷۷ فیصدی متوقع ہے۔ جسکا کل وزن اندازاً ۵۳۰۴۸۰۰ پونڈ ہوگا۔

**رنگون** میں بھی طاعون پھیلنا شروع۔ (قادیانی کرشن کی مخالفت ہو)

**پورٹ** بلیر (دار الخلافہ جزائر انڈمان) اور جزائر ڈائمنڈ کے درمیان براہ راست بے تار پیام رسانی کا سلسلہ قایم ہوگیا ہے۔

**بمبئی** میں چیچک کا زور ہے ۳ دن میں ۶۶ واردات ہوئیں اور ۳۷ اموات۔

**پنجاب** میں بہت سے بڈھے اور کمزور لوگ سردی کی مار سے مر گئے ہو ایندھن کی گرانی حد کو پہونچ گئی ہے۔

**بوھما** میں پچھلے سال ایک ہندوستانی نے صابون سازی کا کارخانہ قایم کیا تھا اُسے اسقدر کامیابی ہوئی کہ امسال اُس نے اپنے کارخانہ کو وسعت دینے کے لئے شہر سے باہر چالیس ایکڑ زمین خریدی ہے۔

**افسوس** ہے کہ دہلی کے نامی گرامی حکیم کچھ عرصہ مبتلائے فالج رہکر ۸ر فروری کو انتقال فرما گئے۔

**رصد** گاہ پونہ کے پرنسپل صاحب نے آفتاب کے داغ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ جنوبی نصف کرہ شمسی میں ہے اور کھلی آنکھ سے منقش شیشے کے ذریعہ دکھائی دیسکتا ہے اسکے مشاہدہ کا بہترین وقت صبح کے بجے ہیں۔ داغ کا رقبہ جزوی تاریکی والے سایہ سمیت ہزار بلین میل ہے اور ابھی بڑھتا جاتا ہے۔ (دیکھیں قادیانی کرشن جی اس کے متعلق کوئی پیشگوئی اپنے متعلق نکالتے ہیں یا نہیں۔ یاد ہو تو ہم بتلا دیتے ہیں اذا الشمس کورت ہیں ہے اسی وقت مسیح موعود آئیگا۔ سو خود بدولت آ گئے مگر بقول جادو البرو طلیات طاعون بھی ساتھ لائے)۔

**ایک** پادری کی کرتوت۔ ہنڈارہ (صوبجات متوسط) کرشن یتیم خانہ مدرسہ کا پرنسپل پادری شنڈی لینڈ اگست گذشتہ میں ایکرات ایک جوان یتیم لڑکی کیساتھ جا رہا تھا کہ پکڑا گیا جسپر اُسنے استعفا دیدیا۔ اور چند روز کے بعد ولایت چلا گیا بعدہٗ کپتان ہائیس نے تحقیقات کی تو یہ واقعہ بیان کیا کہ پادری کا لڑکی سے ناجائز تعلق تھا۔ استقرار حمل کی بھی شہادت ملگئی۔ جسپر پادری مذکور بذریعہ وارنٹ انگلستان میں گرفتار کیا گیا۔ اور اب وہ جبراً یہاں لایا گیا ہے ...

[illegible]

# دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک بیشک آج کل بہت سی ایسی سٹیل ٹرنک ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں انکے جوڑ کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدے کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریداروں کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہیں جو رنگ و روغن کراتے ہیں اور ویسے ہی عموماً مال فروخت کر باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہو وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ بحرف بحرف سچائی کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت** - ہمنے قیمت میں بہ نسبتاً بہت ہی تخفیف کر دی ہے یعنے بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ قیمت کر دی ہے یہ سلوک کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزان فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہو کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت …

| کمیشن ٹکس | | بحساب تین آنہ فی انچ | | | | فی انچ دو آنہ | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲ فی انچ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | قیمت اصل |
| | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | قیمت رعایتی |
| کمیشن ٹکس … | . | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

نوٹ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو

المشتہر عبدالعزیز اللہ رکھا۔ ایجنٹ ٹرنک … کریم پورہ شہر سیالکوٹ

# صاحبان ایک نظر ادھر بھی

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب میڈیکل آفیسر از پور ڈالہ بام … آسام تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی مصفی خون کا ایک ۱۲ سالہ مریض پر … استعمال کیا جو کہ بستر سے اٹھ نہیں سکتا تھا۔ آٹھ یوم میں بالکل تندرست ہو گیا۔ فقط کمزوری باقی ہے لائف پلز کو ایک دیرینہ مریض جریان پر آزمایا۔ ۱۵ یوم کے استعمال سے خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ میری رائے میں ان ہر دو ادویات سے پبلک فائدہ اٹھا سکتی ہے میں اپنے ہم پیشہ بھائیوں کو سفارش کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان ادویات کو اپنے مریضوں پر آزمائیں۔ انکی خوبیوں سے پبلک کو فائدہ پہنچا ہے۔

جناب بابو غلام حید صاحب … از … تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے آپکی لائف پلز کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ بول کا قطرہ قطرہ آنا بالکل رک گیا ہے اور آنکھوں میں جو پانی آتا تھا اب نہیں آتا۔

جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی لائف پلز کے استعمال سے اب میری نظر بالکل ہٹ گئی ہے باقی۔ اور میں جزوی کتب بینی کرتا ہوں۔ ایک بکس اور ارسال فرما دیں۔ فقط

جناب مولوی محمد جمیل صاحب مدرس مشن سکول انار دوال تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے مصفی خون نے مجھ کو بہت فائدہ پہنچایا۔ مہربانی فرما کر ایک شیشی اور ارسال فرما دیں۔

جناب بابو عبد الرحیم صاحب از لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپکا تہ دل سے مشکور ہوں کہ لاہور کے ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے میرے دو ماہ کے متواتر بخار کو کچھ فائدہ نہ ہوا مگر آپکی تجویز اور دوائی سے اب کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔

جناب چوہدری فتح الدین صاحب از … تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے ولایتی و دیسی دوائیوں پر بہت روپیہ خرچ کیا مگر حسب دلخواہ فائدہ نہیں ہوا جو آپکی لائف پلز سے ہوا ہے کسی دوائی سے نہیں ہوا۔ لہذا ایک بکس اور ارسال فرما دیں۔

جناب بابو … احمد صاحب ملازم ریلوے … تحریر فرماتے ہیں کہ بذریعہ کارڈ ہذا اپنی دوائی مصفی خون کی ایک ڈبیہ بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ یہ دوائی پہلے بھی آپ سے شہر سیالکوٹ سے منگوائی گئی تھی۔

جناب ڈاکٹر محمد شفیع خاں صاحب پنشنر اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسری نے جو جوہر مصفی خون اور لائف پلز اپنی لیاقت و دانائی سے تیار کی ہوئی ہیں میں نے انکو بہت بیماروں پر استعمال کیا۔ کوئی شک نہیں ہے کہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث میں چھپکر شائع ہوا

# فتویٰ

س نمبر ۱۳۴ زید نے بیوہ عورت سے (جسکے ساتھ پہلے خاوند سے دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی ہے) نکاح کیا۔ پھر زید کی صلب سے اسکو دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زید مرگیا اسکے بعد زید کا لڑکا بھی مر گیا اب زید کی جائداد کس طرح پر تقسیم ہوگی۔

س نمبر ۱۳۵ صبح کی نماز میں جب ایک اہلحدیث دعا قنوت پڑھتے ہیں اور چند لوگ نہیں پڑھتے اسکا جواب دلائل شرعیہ سے ہونا چاہئے۔ (محمد زین العابدین)

ج نمبر ۱۳۴ اگر متوفی کے یہی وارث ہیں اور نہیں تو تقسیم یوں ہوگی کہ زید کے کل مال کے حصے حسب ذیل ہوں گے اور حسب ذیل حصہ داروں کو ملینگے:

| میت زید | | تصحیح ۲۴ |
|---|---|---|
| بیوی | لڑکا ابن زید | لڑکی |
| ۳ | ۱۴ | ۷ |

| میت ابن زید ۱۴ | مسئلہ ۳ |
|---|---|
| ماں بیوہ زید | بہن بنت زید |
| ۱ / ۱۴ | ۲ / ۲۸ |

| میت زید | مصحح ۷۲ |
|---|---|
| بیوہ زید | بنت زید |
| ۲۳ | ۴۹ |

ج نمبر ۱۳۵۔ دعا قنوت کی بابت ترمذی میں جو فیصلہ ہے وہی اچھا ہے من فعل فقد احسن ومن ترکه فقد احسن یعنو پڑھنے والا اچھا کرتا ہو نہ پڑھنے والا بھی اچھا کرتا ہے جھگڑا اچھا نہیں۔

س نمبر ۱۳۶ شطرنج کھیلنا بغیر فحش اور قمار کے جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۳۶ شطرنج کھیلنا ایک لغو حرکت ہو اور حدیثوں میں منع ہو۔

س نمبر ۱۳۷۔ کسی جانور کو غیر اللہ نامزد کرکے کسی نے چھوڑ دیا اب اس شخص کو مواخذہ نہیں ہو جاہے کوئی اسکو کہائے یا یونہی چھوٹا پھرے۔ ایسے جانوروں کا کہانا کیسا ہے درصورت ناجائز ہونے کے اگر کل مسلمان اسکو ذبح کرکے نہ کہائیں تو ضرور ہے ہندو اسکو اپنے طور پر مار کر کہاجائینگے تو ایسی حالت میں مسلمانوں سے خدا کے ہاں باز پرس ہوگی یا نہیں۔

س نمبر ۱۳۸۔ کپڑے پر کسیو قسم کی ناپاکی ہو کس قدر لگی ہو تو اسکو پہنکر نماز پڑہ سکتے ہیں موافق کتاب وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

س نمبر ۱۳۹۔ مسمریزم کیا چیز ہے اور اسکا سیکھنا مذہبًا جائز ہے یا نہیں۔ (محمد عبد الغنی عفی عنہ شیر پور کیمپ دانا پور)

ج نمبر ۱۳۷ جانور مذکور حرام ہے جیسا کہ سابقہ نمبروں میں اسکی مفصل بحث ہو چکی ہے۔ اسلئے اسکا کہانا کسی طرح جائز نہیں۔ ہندو اول تو کہائینگے نہیں اگر کہا بھی لیں تو انکی مرضی۔ وہ اگر خنزیر کہالیں تو کیا ہم بھی کہالینگے مسلمان اسکو نہ کہائے اسمیں مسلمانوں کو کوئی گناہ نہیں بلکہ ثواب ہی ہو۔

ج نمبر ۱۳۸۔ بحکم وثیابک فطهر۔ سب کپڑا پاک ہونا چاہئے کسی قدر ناپاکی ہو بہی نماز درست نہوگی۔

ج نمبر ۱۳۹۔ اسکا جواب اہل حدیث مورخہ میں ہو چکا ہے۔

س نمبر ۱۴۰۔ ایک شخص نے مغرب کی نماز تین رکعتوں میں سے جو آخری رکعت ہے اس رکعت کو پالیا۔ اور جو قاعدہ کے اول دو رکعتیں رہ جاتی ہیں وہ اس سے چھوٹ گئیں۔ کیا وہ شخص اور ایک پڑہکر قاعدہ کرے یا دو رکعت پوری پڑہکر قاعدہ کرے اپنا جو دو رکعتیں ان سے چھوٹ گئیں انہیں جہر پڑھے یا پوری جواب قرآن وحدیث سے تحریر ہو۔ بینوا توجروا۔

س نمبر ۱۴۱۔ شہر میں مسجد ہوتے ہوئے گہر میں نماز پڑہنا کیسا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔

س نمبر ۱۴۲۔ جو شخص مسجد ہوتے ہوئے گہر میں نماز پڑھے ایسے شخص سے ملاپ وغیرہ رکہ سکتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۴۳۔ ایک شخص شراب پیتا ہے زنا کرتا ہے چوری اور دغا بازی کرتا ہے جہوٹہ بولتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبح درست ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۴۴۔ جمعہ اور عیدین ایک روز آجائے تو کیا جمعہ کو چھوڑ دینا چاہیئے یا پڑہنا چند لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ نہ پڑہا جائے چند لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ اور عیدین دونوں ہی پڑہنا چاہئے دیکھو

ahmadimuslim.de

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؕ اور صحیح بخاری میں جمعہ کے فرض ہونیکے واسطے ایک باب بھی باندھ دیا ہے (باب فرض الجمعۃ) ان آیتوں سے جمعہ فرض ہوا ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۴۰۔ مسئلہ ہذا میں اختلاف ہے دونوں طرف قول ہیں ایک حدیث میں آیا ہے اقض ما سبقک (جو رکعت تیری طرف سے پہلے ہو چکی ہو اسکو پورا کر) اس حدیث سے بعض علماء دلیل لاتے ہیں کہ مسبوق جب کھڑا ہو تو پہلی رکعتوں کو پہلی کی طرح پڑھے جو والی بعد پڑھے تو بعد والی میں جہر سے پڑھے مگر دوسرے علماء کہتے ہیں اس سے نماز کی ترتیب میں نقصان آتا ہے اسلئے وہ بہ ترتیب امام والی رکعت کو پہلی سمجھتے ہیں۔ پہلی باقی رکعتوں کو پہلی رکعتوں کی طرح ادا کرتے ہیں۔ خاکسار کا بھی یہی عمل ہے مگر پہلے والوں کو بھی میں غلط نہیں جانتا۔ گو پچھلے کو راجح سمجھتا ہوں۔

ج نمبر ۱۴۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایک نابینا آپکی خدمت میں آیا کہ حضرت نبی مسجد کو راستے میں پانی کا نالہ بہتا ہے مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا جب تو اذان سنتا ہے تو مسجد میں آیا کر۔ فرمایا میں چاہتا تھا کہ کسی جگہ کسی کو امام بنا کر لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے انکے گھروں کو جلا دوں مگر چھوٹے چھوٹے نابالغ بچوں پر رحم آتا ہے۔ غرض جماعت کے تخلف کرنے پر بڑی سختی فرمائی۔

ج نمبر ۱۴۲۔ ایسے شخص سے ملاپ رکھنے سے تو منع نہیں مگر سمجھانا ضرور چاہئے کافر نہیں گنہگار رہتے۔

ج نمبر ۱۴۳۔ اسکا نتیجہ درست ہے جبکہ نیت دلی ... کا درست ...

ج نمبر ۱۴۴۔ جمعہ پڑھ لینا چاہئے مسئلہ اہلحدیث کے ... نمبر میں آ چکا ہے۔

**جواب غیر۔** اہلحدیث نمبر ۱۴ مورخہ ... ذیحجہ ۱۳۲۲ھ سوال نمبر ۱۰۸ پر آپ ارقام فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں ... سے ناظرین ہیں سے کوئی صاحب جواب دینگے تو درج کیا جائیگا لہٰذا ملتمس خدمت ہوں کہ اس وقت تک اس عاجز نے اس مسئلہ میں دو فتوے علماء اکابرین سے حاصل کئے ہیں انکی نقل روانہ خدمت ہے۔

**سوال۔** ایک شخص لوگوں کو قرض روپیہ زمین رہن بالعوض لیکر اس زمین مرہونہ سے بالعوض مالگذاری نفع پیدا وار اٹھا سکتا ہے یا نہیں۔

**جواب فتوی مدرسہ احمدیہ آرہ۔** زمین مرہونہ سے صرف بقدر مالگذاری نفع اٹھا سکتے ہیں اور بس۔ (کتبہ محمد عبد اللہ مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ ۱۶ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ)۔

یہی سوال ذرا تفصیل کے ساتھ حضرت جناب مولانا شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ کیا گیا تھا جس کے جواب میں آپ ارقام فرماتے ہیں کہ شے مرہونہ سے بقدر خرچ لینا درست ہے اور اس سے بیش لینا حرام ہے۔

پس معلوم ہوا کہ کل ثمرات زمین مرہونہ کا لینا مرتہن کو حرام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ مہر سید محمد نذیر حسین۔ سید عبد السلام۔ سید محمد ابو الحسن۔ محمد سلیم خاں۔ الجواب صحیح۔ (عبد الحکیم صادقپوری عفی اللہ عنہ)

اہلحدیث۔ ابھی دلیل کی حاجت ہے۔

س نمبر ۱۴۵۔ ایک شخص محمد صدیق خاں مرگیا وارث اسکی زوجہ اور دو لڑکے عبد الحفیظ خاں۔ نذیر خاں اور تین لڑکیاں رہیں۔ بعد اس کے مرحوم کی بیوی نے قضا کی پھر یکے بعد دیگرے ہر دو لڑکے عبد الحفیظ خاں۔ نذیر خاں۔ دو لڑکیاں زینب اور مریم نے قضا کی اب ایک لڑکا محمد نعیم مریم کا بیٹا مرحوم کا نواسہ اور ایک بیٹی ظہیرن زندہ ہے تو انمیں تقسیم کس طرح ہوگی۔

ج نمبر ۱۴۵۔ تقسیم یوں ہوگی۔

میت محمد صدیق خاں مرحوم — مسئلہ ۱

| بیٹا عبد الحفیظ خاں | بیٹا نذیر خاں | بیٹی مریم | بیٹی زینب | بیٹی ظہیرن |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۲/۱۴ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بعدہ عبد الحفیظ — مسئلہ ۵

| بھائی نذیر خاں | بہن مریم | بہن ظہیرن | بہن زینب |
| --- | --- | --- | --- |
| ۲ | ۱/۱۵ | ۱/۱۵ | ۱/۱۵ |

| بھائی نذیر خاں | بہن مریم | بہن زینب | بہن ظہیرن |
| --- | --- | --- | --- |
| ۲/[illegible] | ۱۲/[illegible] | ۱/[illegible] | ۱/[illegible] |

بعدہ نذیر خاں ۱۱۲

| بہن مریم | بہن زینب | بہن ظہیرن |
| --- | --- | --- |
| ۱/۱۱۲ | ۱/۱۱۲ | ۱/۱۱۲ |

زینب بعدہ ۲۸۰

| بہن مریم | بہن ظہیرن |
| --- | --- |
| ۱/۱۴۰ | ۱/۱۴۰ |

مریم بعدہ ۳۲۰

| بیٹا | بہن ظہیرن |
| --- | --- |
| محمد نعیم | ظہیرن |

کل جائداد کے حصص منفصل ذیل ہونگے ۸۴۰

| ابن مریم | ظہیرن |
| --- | --- |
| ۴۲۰ | ۴۲۰ |

دونوں خالہ بھانجا کل جائداد کو نصف نصف کر لیں۔

# انتخاب الاخبار

**سیالکوٹ** میں ایک انجمن موسومہ انجمن اشاعت اسلام قایم ہوئی ہے جسکے اسسٹنٹ سکرٹری مولوی فیروز الدین صاحب ہیں۔ دیکھئے کیا کام کرینگے۔

**قبول اسلام** بسنت سنگہ ساکن موضع چاپاؤنڈ ضلع امرتسر۔ امرتسر مسجد جامع شیخ خیر الدین مرحوم مسلمان ہوا۔ نام عبد القادر رکہا گیا اُسکا باپ پہلے سے مسلمان ہے جسکا نام نور محمد ہے۔

**حجاز ریلوے** چند روز تک یعنی بحکم سلطانی محرم ۱۳۲۳ھ کو تبوک تک (جسکا ذکر حدیثوں میں جنگ تبوک کے نام سے آتا ہے) پہونچ جائیگی۔ اور اُمید کیجاتی ہے کہ ایک سال تک مدینہ منورہ تک پہونچیگی چونکہ ابہی تک مدینہ منورہ سے بہت پرے ہے اس لئے حاجی لوگ ریل کے وجود ہی سے انکاری آتے ہیں۔ مگر انہیں معلوم نہیں کہ قریبا دو ہزار میل لمبی لائن کا بننا پہر ایسے سخت ملک میں کار سے دارد۔

**پنڈت** رام نراین کانپوری نے پیشگوئی کی ہے کہ ۱۵ مارچ سے روسی جاپانیوں پر فتح حاصل کرنے لگینگے یہانتک کہ مکہنوریا اور پورٹ آرتہر پر پہر قبضہ کر لینگے۔ (دیکھیں پنڈت کی پیشگوئی بہی کادیانی کرشن کی طرح گوزشتہ ہوتی ہے یا کچہ رنگ دکہاتی ہے)۔

**افسوس** کہ مولوی جمال الدین ساکن سید والہ ضلع منٹگمری جو قادیانی کاہن کے مخلص مریدوں میں سے تہا۔ طاعون سے (بقول کاہن مذکور) کتوں کی موت مرا۔ (نامہ نگار) (کرشن جی مہاراج کیا کہتے ہیں)

**اخبار وطن** لاہور صلاح دیتا ہے کہ سجادہ نشینان صوفیا، کو خواجہ شاہ سلیمان صاحب پہلواروی مع دیگر ہم خیالوں کے ملک میں دورہ کرکے مقتضیات زمانہ سے آگاہ کریں۔

(سہل تجویز یہ ہے کہ آجکل دو رسالے صوفیا کے نکلتے ہیں ایک (الاحسان کڑا) دوسرا (الاتقاد و خواجہ لاہور) انہیں سے یہ خدمت کیوں نہ لی جائے۔ ایک ایک نمبر دونوں صاحب اس مضمون کے وقف کر دیں تو کیا سہل کام ہے۔

**موضع** کہرنالہ ضلع گیا میں بقرہ عید کے موقع پر اہل ہنود نے یکہ بلوہ کرنا چاہا تہا جسپر حکام نے ہندوؤں کو حکم دیا کہ کہڑے ہو کر گاؤ کشی کرا دیں (نامہ نگار) نا واقف راز مسلمان خوش ہیں مگر واقف حال کے لئے یہ خبر خوش آئند نہیں ہے۔

**اُستاد الشعراء** داغ دہلوی حیدرآباد دکن میں بعارضہ فالج فوت ہو گئے دنیا روزے چند۔ عاقبت باخداوند۔

۲۵ فروری یوم پنجشنبہ کو بنارس میں آریوں نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کی سخت توہین کی جس پر فساد کا اندیشہ تہا۔ (تف اے چرخ گردوں تف)

**ہندو بیواؤں کی دوسری شادی** مہاراجہ صاحب نابہہ اسبات کی بہت کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ہندو بیواؤں کی دوبارہ شادی کرنے کی رسم علی العموم جاری ہو جاوے تو بہت مناسب ہے۔ (سوامی دیانند جی سے تو راجہ صاحب ہی اچہے نکلے جنکو بیکس بیواؤں پر رحم آیا۔ سوامی جی تو اسکو پاپ ہی سمجہتے رہے ستیارتہ صفحہ ۱۴۶)

**روسی** کوہ قاف کے شہروں کو باکو۔ باطوم۔ اور پوٹی میں اور روسی پولینڈ کے شہر وارسا میں بڑی بغاوت ہو رہی ہے روسی فوج اور پولیس سے رعایا کی لڑائی ہو کر روس کے علاقہ میں سخت کشت و خون ہو رہا ہے۔ سینٹ پیٹرز برگ اور وارسا کے درمیان ملازمان ریلوے کی ہڑتال کی وجہ سے ریل کا آنا جانا رک گیا۔ وارسا سے کہ جہاں سخت بغاوت ہو رہی ہے۔ اب کسی طرف بہی ریلوے ٹرینیں آ جا نہیں سکتیں۔ وارسا کی لوکل پولیس کے سپاہی بہی ہڑتال کرنے کی دہمکی دے رہے ہیں۔ گیس کے کارخانوں پر روسی فوج نے قبضہ کر لیا ہے

**سلطان المعظم** نے لورپول کی مسجد کیلئے دو بیش قیمت قالین ارسال فرمائے۔

**جاپانی** لومڑی سے بہت ڈرتے اور اُسے چڑیل تصور کرتے ہیں۔

**انگریزی حکومت** سمجہا گیا ہے کہ وہ مشن کابل کے مقاصد اور نامہ و پیام کو مفصل بیان کرے اور روس و جاپان میں صلح کرانے کی کوشش کرے۔

**کرشن قادیانی** کی طرف سے ایک اشتہار لمبا چوڑا تقسیم ہوا ہے جسمیں کرشن مہاراج کے نبی ہونے پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ پہلا یہ عنوان لکہا گیا ہے۔ کہ حضرت کرشن علیہ السلام کا قرآن سے ثبوت۔ (اسکی نسبت ہم آئندہ کچہ لکہینگے)

ahmadimuslim.de

# دی بیت بکس ورکس شہر سیالکوٹ

سعززین ملک! آج بیشک آپکو ایسے بہت سے سٹیل ٹرنک ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتے ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرنے کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہمسے ہی عموماً مال منگا کر بازار میں بیچتے ہیں۔ اسلئے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی وقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت۔** ہمنے قیمت میں نسبتاً بہت ہی تخفیف کر دی ہے یعنی ہم خود دستکار ہیں لہٰذا بجائے ۴ / فی انچ کے ۳ / فی انچہ قیمت کر دی ہے۔ اور ارزاں فروشی کم بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | انچ | فی انچہ | بحساب تین آنہ فی انچہ | | | | | کیش بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پہلا سائز ٹرنک | ۳۶ انچ | ۳۳ انچ | ۳۰ انچ | ۲۷ انچ | ۲۴ انچ | ۲۱ انچ | ۱۸ انچ | ۱۲ / فی انچہ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | تالہ جستی ۳ / انچہ |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | . | قیمت بکس ... |

نوٹ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو۔

المشتہر عبد العزیز احمد کہار ایجنٹ ٹرنک بکس میکر بازار کریم داد شہر سیالکوٹ

# صاحبان ایک نظر ادھر بھی

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب میڈیکل آفیسر از پور... تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی جوہر مصفی خون کا ایک ۲ سالہ مریض وجع مفاصل پر استعمال کیا جو کہ بستر سے بغیر امداد دیگرے اُٹھ نہیں سکتا تھا۔ ۷ یوم میں بالکل تندرست ہوگیا فقط کمزوری باقی ہے۔ لالیف پلز کو ایک پرانے مریض جریان پر آزمایا ۱۵ یوم کے استعمال سے خاطر خواہ نتیجہ نکلا ہے میں ان ہر دو ادویات کو بہت فائدہ بخش سمجھتا ہے میں ابنوہم پیشہ بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ ان ادویات کو اپنے مریضوں پر آزمائیں تاکہ ملک کو فائدہ پہنچے۔

جناب ابو الغلام حمید صاحب حافظ قرآن ... تحریر فرماتے ہیں کہ مجھکو آپکی لالیف پلز کی استعمال سے بہت فائدہ ہوا اول کا قطرہ قطرہ آنا بالکل رک گیا ہوا اور مجھکو نہیں جو پانی آتا تھا نہیں آتا۔

جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی لالیف پلز کے استعمال سے اب میری لنظ بالکل نہیں گھبراتی اور میں بخوبی کتب بینی کرتا ہوں ایک بکس اور ارسال فرما دیں فقط۔ جناب مولوی محمد جمیل صاحب مدرس مشن سکول از نارووال تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی جوہر عزیزی نے مجھکو بہت فائدہ پہنچایا مہربانی فرما کر ایک اور شیشی ارسال فرما دیں۔ جناب بابو عبد الکریم صاحب از لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا تہ دل سے مشکور ہوں کہ لاہور کے ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج سے میرے دو ماہ کا متواتر بخار کو فائدہ نہ ہوا مگر آپکی تجویز اور دوائی سے اب مجھکو کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔ جناب چوہدری فخر الدین صاحب از بٹالہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں ولایتی و دیسی دوائیوں میں بہت روپیہ خرچ کیا مگر جسقدر فائدہ مجھے آپکی ایجاد کردہ لالیف سے ہوا ہے کسی دوائی سے نہیں ہوا لہٰذا ایک بکس اور ارسال فرمائیں۔ جناب بابو نیر ... صاحب ملازم ریلوے ... تحریر فرماتے ہیں کہ بدیدن کارڈ ہذا اپنی دوائی جوہر عزیزی کی ایک شیشی بذریعہ دی پی ارسال فرما دیں یہ دوائی پہلے بھی آپ سے شہر سیالکوٹ میں ایک دفعہ منگوائی تھی۔ جناب ڈاکٹر جھنڈے خاں صاحب ... اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسری کی جو جوہر مصفی خون اور لالیف پلز اپنی لیاقت اور دانائی سے تیار کی ہوئی ہیں میں نے انکو اکثر بیماروں پر استعمال کیا کوئی شک نہیں ہے کہ ہر دو ادویہ مذکورہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں اسلئے میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ضرور خرید کر خود بھی استعمال کریں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی انکے فائدہ سے مطلع کریں تاکہ وہ بھی بیماریوں سے نجات پائیں۔ المشتہر حکیم محمد ابراہیم

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

3 جون 1905

# فتویٰ

س نمبر ۱۳۴ زید نے بیوہ عورت سے (جسکے ساتھ پہلے خاوند سے دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی ہے) نکاح کیا۔ پھر زید کی صلب سے اسکو دو لڑکیاں پیدا ہوئیں زید مرگیا اسکے بعد زید کا لڑکا بھی مرگیا اب زید کی جائداد کس طرح پر تقسیم ہوگی۔

س نمبر ۱۳۵ ... کی نماز میں ایک اہلحدیث دعا قنوت پڑھتے ہیں اور چند لوگ نہیں پڑھتے۔ اسکا جواب دلائل شرعیہ سے ہونا چاہئے۔ (محمد زین العابدین)

ج نمبر ۱۳۴ اگر زید کا کوئی اور سوائے انکے کوئی وارث ہیں اور نہیں تو تقسیم یوں ہوگی کہ زید کے کل مال کے حصے حسب ذیل ہوں گے اور حسب ذیل حصہ وارثوں کو ملینگے:—

میت زید — مسئلہ ۲۴

| بیوی | لڑکا ابن زید | لڑکی |
|---|---|---|
| ۳/۹ | ۱۴ | ۷/۲۱ |

میت ابن زید — مسئلہ ۳ (ابن زید بعد ۱۴)

| ماں بیوہ زید | بہن بنت زید |
|---|---|
| ۱/۱۴ | ۲/۲۸ |

میت زید — مصحح ۴۲

| بیوہ زید | بنت زید |
|---|---|
| ۲۳ | ۴۹ |

ج نمبر ۱۳۵ دعا قنوت کی بابت ترمذی میں جو فیصلہ ہے وہی اچھا ہے من فعل فقد احسن ومن ترکہ فقد احسن یعنی پڑھنے والا اچھا کرتا ہو نہ پڑھنے والا بھی اچھا کرتا ہے جھگڑا اچھا نہیں۔

س نمبر ۱۳۶ شطرنج کھیلنا بغیر فحش اور قمار کے جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۱۳۶ شطرنج کھیلنا ایک لغو حرکت ہے اور حدیثوں میں منع ہے۔

س نمبر ۱۳۷ کسی جانور کو غیر اللہ نامزد کرکے کسی نے چھوڑ دیا اب اس شخص کو مواخذہ نہیں ہو چاہیے کوئی اسکو کھائے یا یونہی چھوڑتا پھرے۔ ایسے جانوروں کا کھانا کیسا ہے درصورت ناجائز ہونے کے اگر کل مسلمان اسکو ذبح کرکے نہ کھائیں تو ضرور ہے ہندو اسکو اپنے طور پر مار کر کھا جائینگے تو ایسی حالت میں مسلمانوں سے ہندو کے ہاں بازپرس ہوگی یا نہیں۔

س نمبر ۱۳۸ کپڑے پر کسی قسم کی ناپاکی ہو کس قدر لگی ہو تو اسکو پہنکر نماز پڑھ سکتے ہیں موافق کتاب و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

س نمبر ۱۳۹ بسم اللہ رسم کیا چیز ہے اور اسکا سیکھنا مذہباً جائز ہے یا نہیں۔ (محمد عبد الغنی عفی عنہ شیخپور کسبہ داناپور)

ج نمبر ۱۳۷ جانور مذکور حرام ہے جیسا کہ سابقہ نمبروں میں اسکی مفصل بحث ہوچکی ہے۔ اسلئے اسکا کھانا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ ہندو اول تو کھائینگے نہیں اگر کھا بھی لیں تو انکی مرضی۔ وہ اگر خنزیر کھا لیتے ہیں تو ہم بھی کھا لیں گے مسلمان اسکو نہ کھائے اسمیں مسلمانوں کو کوئی گناہ نہیں بلکہ نہ کھانا ہی ہے۔

ج نمبر ۱۳۸ بحکم و ثیابک فطہر۔ سب کپڑا پاک ہونا چاہئے کسی قدر ناپاکی سے بھی نماز درست نہوگی۔

ج نمبر ۱۳۹ اسکا جواب اہل حدیث مورخہ        میں ہوچکا ہے۔

س نمبر ۱۴۰ ایک شخص نے مغرب کی نماز تین رکعتوں میں سے جو آخر رکعت ہے اس رکعت کو پالیا۔ اور جو قاعدہ کے اول دو رکعتیں رہ جاتی ہیں وہ اس سے چھوٹ گئیں۔ کیا وہ شخص اور ایک رکعت پڑھکر قاعدہ کرے یا دو رکعت پوری پڑھکر قاعدہ کرے اور جو دو رکعتیں اس سے چھوٹ گئیں انہیں جہر پڑھے یا پوشیدہ۔ جواب قرآن و حدیث سے تحریر ہو۔ بینوا توجروا۔

س نمبر ۱۴۱ شہر میں مسجد ہوتے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا کیسا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے

س نمبر ۱۴۲ جو شخص مسجد ہوتے ہوئے گھر میں نماز پڑھے ایسے شخص سے ملاپ وغیرہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۴۳ ایک شخص شراب پیتا ہے زنا کرتا ہے چوری اور دغابازی کرتا ہے جوا کھیلتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۴۴ جمعہ اور عیدین ایک روز آجائے تو کیا جمعہ کو چھوڑ دینا چاہئے یا پڑھنا چند لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ نہ پڑھنا چاہئے اور چند لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ اور عیدین دونوں ہی پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اور صحیح بخاری میں جمعہ کے فرض ہونے کے واسطے ایک باب ہی باندہ دیا ہے (باب فرض الجمعۃ) ان آیتوں سے جمعہ فرض ہوا ہے یا نہیں ۔

ج نمبر ۱۴۰ ۔ مسئلہ ہذا میں اختلاف ہے دونوں طرف قول ہیں ایک حدیث میں آیا ہے واقض ما سبقک (جو رکعت تیری فوت ہو چکی ہو اسکو پورا کر) اس حدیث سے بعض علما دلیل لاتے ہیں کہ مسبوق جب کھڑا ہو تو پہلی رکعتوں کو پہلی کی طرح پڑھے جہر والی میں جہر سے پڑھے سِرّ والی میں سِرّ سے پڑھے مگر دوسرے علما کہتے ہیں اس سے نماز کی ترتیب میں نقصان آتا ہے اسلئے وہ بترتیب امام والی رکعت کو پہلی سمجھتے ہیں ۔ پس باقی رکعتوں کو پہلی رکعتوں کی طرح ادا کرتے ہیں ۔ خاکسار راقم کا بھی اسی پر عمل ہے مگر پہلے طریق کو غلط نہیں جانتا ۔ گو پچھلے کو راجح سمجھتا ہوں ۔

ج نمبر ۱۴۱ ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ ایک نابینا آپکی خدمت میں آیا کہ حضرت مسجد کو راستے میں پانی کا نالا بہتا ہے مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیں آپ نے فرمایا جب تو اذان سنتا ہے تو مسجد میں آیا کر ۔ فرمایا میں چاہتا ہوں جگہ کسی کو امام بنا کر لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو لوگ جماعت میں نہیں ہوتے انکے گھروں کو جلا دوں مگر چھوٹے چھوٹے نابالغ بچوں پر رحم آتا ہے ۔ غرض جماعت سے تخلف کرنے پر بڑی سختی فرمائی ۔

ج نمبر ۱۴۲ ۔ ایسے شخص سے ملاپ رکھنے سے تو منع نہیں مگر سمجھانا ضروری ہے کافر نہیں گنہگار ہے ۔

ج نمبر ۱۴۳ ۔ اسکا ذبیحہ درست ہے جبکہ یہود و نصاریٰ کا درست ہے تو اسکا کیوں نہیں ۔

ج نمبر ۱۴۴ ۔ جمعہ پڑھ لینا چاہئے یہ مسئلہ اہلحدیث کے سابق نمبر میں آ چکا ہے ۔

جواب غلو ۔ اہلحدیث نمبر ۱۴ مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ سوال نمبر ۱۰۰ پر آپ ارقام فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں تحقیق درست ناظرین میں سے کوئی صاحب جواب دیں تو درج کیا جاویگا کیونکہ مخلف خدمت ہوں کہ اس وقت تک اس عاجز نے اس مسئلہ میں دو فتوے علمائے کرام سے حاصل کئے ہیں انکی نقل روانہ خدمت ہے ۔

سوال ۔ ایک شخص لوگوں کو قرض روپیہ دیتا ہے اور زمین رہن لیتا ہے آیا اس زمین مرہونہ سے بالعوض مالگذاری نفع پیدا وار اٹھا سکتا ہے یا نہیں ۔

جواب فتویٰ مدرسہ احمدیہ آرہ ۔ زمین مرہونہ سے صرف بقدر مالگذاری نفع اٹھا سکتے ہیں اور بس ۔ (کتبہ محمد عبداللہ مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ ۱۲۵ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ) ۔

یہی سوال ذرا تفصیل کے ساتھ حضرت جناب مولانا شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ کیا گیا تھا جس کے جواب میں آپ ارقام فرماتے ہیں کہ مجھے مرہونہ سے بقدر خرچ لینا درست ہے اور اس سے بیش لینا حرام ہے ۔

پس معلوم ہوا کہ کل ثمرات زمین مرہونہ کا لینا مرتہن کو حرام ہے واللہ اعلم بالصواب ۔ مہر سید محمد نذیر حسین ۔ سید عبد السلام ۔ سید محمد ابوالحسن ۔ محمد سلم خاں ۔ الجواب صحیح ۔ (عبد الحکیم صادقپوری عفی اللہ عنہ)

اڈیٹر ۔ ابھی دلیل کی حاجت ہے ۔

س نمبر ۱۴۵ ۔ ایک شخص محمد صدیق خاں مر گیا وارث اسکی زوجہ اور دو لڑکے عبد الحفیظ خاں ۔ نذیر خاں اور تین لڑکیاں رہیں ۔ بعد اسکے مرحوم کی بیوی نے قضا کی پھر اسکے بعد دیگر دو لڑکے عبد الحفیظ خاں ۔ نذیر خاں ۔ دو لڑکیاں زینب اور مریم نے قضا کی اب ایک لڑکا محمد نعیم مریم کا بیٹا مرحوم کا نواسہ اور ایک بیٹی ظہیرن زندہ ہے تو انمیں تقسیم کس طرح ہوگی ۔

ج نمبر ۱۴۵ ۔ تقسیم یوں ہوگی ۔

مسئلہ ۱۴ ۔ محمد صدیق خاں

| مسئلہ | بیٹا عبد الحفیظ خاں | بیٹا نذیر خاں | بیٹی مریم | بیٹی زینب | بیٹی ظہیرن |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱ | ۲/۱۴ | ۲/۱۴ | ۱/۱۴ | ۱/۱۴ | ۱/۱۴ |

مسئلہ ۳ ۔ زوجہ مرحوم

| | بیٹا عبد الحفیظ خاں | بیٹا نذیر خاں | بیٹی مریم | بیٹی ظہیرن | بیٹی زینب |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۳ | ۲/۱۴ | ۲/۱۴ | ۱/۱۵ | ۱/۱۵ | ۱/۱۵ |

عبد الحفیظ خاں

| | بھائی نذیر خاں | بہن مریم | بہن زینب | بہن ظہیرن |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| | ۲/[illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱/[illegible] |

نذیر خاں ۱۱۲

| بہن مریم | بہن زینب | بہن ظہیرن |
| --- | --- | --- |
| ۱/۱۱۲ | ۱/۱۱۲ | ۱/۱۱۲ |

زینب ۲۸۰

| بہن مریم | بہن ظہیرن |
| --- | --- |
| ۱/۱۴۰ | ۱/۱۴۰ |

مریم ۳۲۰

| بیٹا محمد نعیم | بہن ظہیرن |
| --- | --- |
| [illegible] | محروم |

کل جائداد کے حصص منقسم ذیل ہونگے ۸۴۰

| ابن مریم | ظہیرن |
| --- | --- |
| [illegible]/۸۴۰ | [illegible]/۸۴۰ |

دونوں خالہ بھانجا کل جائداد کو نصف نصف کر لیں ۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

سیالکوٹ میں ایک انجمن موسومہ انجمن اشاعت اسلام قایم ہوئی ہے جسکے اسسٹنٹ سکرٹری مولوی فیروزالدین صاحب ہیں۔ دیکھئے کیا کام کرینگے۔

قبول اسلام بسنت سنگہ ساکن موضع چاٹی ونڈ ضلع امرتسر نے امرتسر مسجد جامع شیخ خیرالدین مرحوم مسلمان ہوا۔ نام عبدالقادر رکھا گیا اسکا باپ پہلے سے مسلمان ہے جسکا نام نور محمد ہے۔

حجاز ریلوے چند روز تک یعنی بحکم سلطانی محرم ۱۳۲۳ھ کو تبوک تک (جسکا ذکر حدیثوں میں جنگ تبوک کے نام سے آتا ہے) پہونچ جائیگی۔ اور امید کیجاتی ہے کہ ایک سال تک مدینہ منورہ تک پہونچیگی چونکہ ابھی تک مدینہ منورہ سے بہت پرے ہے اس لئے حاجی لوگ ریل کے وجود ہی سے انکاری آتے ہیں۔ مگر انہیں معلوم نہیں کہ قریبا دو ہزار میل لمبی لائن کا بننا پھر ایسے سخت ملک میں کار دارد۔

پنڈت رام نرائن کانپوری نے پیشگوئی کی ہے کہ ۱۵ مارچ سے روسی جاپانیوں پر فتح حاصل کرنے لگینگے یہاں تک کہ پنجوریا اور پورٹ آرتہر پر پھر قبضہ کر لینگے۔ دیکھیں پنڈت کی پیشگوئی بہی کادیانی کرشن کی طرح گوز شتر ہوتی ہے یا کچھ رنگ دکھاتی ہے)۔

افسوس کہ مولوی جمال الدین ساکن سید والہ ضلع منٹگمری جو قادیانی کاہن کے مخلص مریدوں میں سے تہا۔ طاعون سے (بقول کاہن مذکور) کتوں کی موت مرا۔ (نامہ نگار) دکرشن جیتو! کیا کہتے ہو)

اخبار وطن لاہور صلاح دیتا ہے کہ سجادہ نشینان صوفیا کو اور نیز شاہ سلیمان صاحب پہلواروی مع دیگر ہم خیالوں کے ملک میں دورہ کرکے مقتضیات زمانہ سے آگاہ کریں۔

(سہل تجویز یہ ہے کہ آجکل دو رسالے صوفیاء کے نکلتے ہیں ایک (الاحسان کرنال) دوسرا (انوار الصوفیاء لاہور) انہیں سے یہ خدمت کیوں نہ لی جائے۔ ایک ایک نمبر دونوں صاحب اس مضمون کے وقف کر دیں تو کیا سہل کام ہے۔

موضع کبرنالہ ضلع گیا میں بقرہ عید کے موقع پر اہل ہنود نے کچہ بایکم کرنا چاہا تہا جسپر حکام نے ہندؤں کو حکم دیا کہ کہڑے ہو کر گاؤ کشی کرا دیں (نامہ نگار) ناواقف راز مسلمان خوش ہونگے مگر واقف حال کے لئے یہ خبر خوش آئند نہیں ہے۔

استاد الشعراء داغ دہلوی حیدرآباد دکن میں بعارضہ فالج فوت ہو گئے دنیا روزے چند۔ عاقبت باخداوند۔

۲۵ فروری یوم شنبہ کو بنارس میں آریوں نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کی سخت توہین کی جس پر فساد کا اندیشہ تہا۔ (تقدا ہی چرخ گردوں تف)

ہندو بیواؤں کی دوسری شادی مہاراجہ صاحب نابہہ اس بات کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ہندو بیواؤں کی دوبارہ شادی کرائیں ہم علی العموم جانتے ہیں یہ کام تو بہت مناسب ہے۔ (سوامی دیانند جی سے تو راجہ صاحب ہی اچہے جنکو بیکس بیواؤں پر رحم آیا۔ سوامی جی تو اسکو پاپ سمجہتے رہے ستیارتہ صفحہ ۱۴۲)۔

روسی کوہ قاف کے شہروں کو باکو۔ باطوم۔ اور ٹیفلس اور روسی پولینڈ کے شہر وارسا میں بڑی بغاوت ہو رہی ہے روسی فوج اور پولیس سے رعایا کی لڑائی ہو کر روس کے علاقہ میں سخت کشت و خون ہو رہا ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ اور وارسا کے درمیان ملازمان ریلوے کی ہڑتال کی وجہ سے ریل کا آنا جانا رک گیا۔ وارسا سے کہ جہاں سخت بغاوت ہو رہی ہے۔ اب کسی طرف بہی ریلوے ٹرینیں آ جا نہیں سکتیں۔ وارسا کی لوکل پولیس کے سپاہی بہی ہڑتال کرنے کی دہمکی دے رہے ہیں۔ گیس کے کارخانوں پر روسی فوج نے قبضہ کر لیا ہے

سلطان المعظم نے لورپول کی مسجد کیلئے دو بیش قیمت قالین ارسال فرمائے۔

جاپانی لومڑی سے بہت ڈرتے اور اسے چڑیل تصور کرتے ہیں۔

انگریزی حکومت سے چاہا گیا ہے کہ وہ مشن کا اب کے مقاصد اور نامہ و پیام کو مفصل بیان کرے اور روس و جاپان میں صلح کرانے کی کوشش کرے۔

کرشن قادیانی کی طرف سے ایک اشتہار لمبا چوڑا تقسیم ہوا ہے جس میں کرشن مہاراج کے نبی ہونے پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ پہلا عنوان لکہا گیا ہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام کا قرآن سے ثبوت۔ (اسکی نسبت ہم آیندہ کچھ لکھینگے)

ahmadimuslim.de

# دی ہیبت ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ناظرین! آج بیشک آپکو ایسے بہت سے ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتے ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ اور یہ ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے ازسر نو یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہماری کام میں یہ بات خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر اپنا ہوا بتاتے ہیں۔ اسلئے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت** ہمنے قیمت میں نسبتاً بہت ہی تخفیف کردی ہے یعنی ہم خود دستکار ہیں لہٰذا بجائے ۳ر فی انچ کے ۲ر فی انچ قیمت کردی ہے۔ اور ارزاں فروشی لب یار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے اُمید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی انچ ۴ر | فی انچ ۳ر | بحساب تین آنہ فی انچ | | | | | کیش بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پیمائش ٹرنک | ۳۶ انچ | ۳۴ انچ | ۳۰ انچ | ۲۸ انچ | ۲۴ انچ | ۲۰ انچ | ۱۸ انچ | ۱۲ر فی انچ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱۰ر جستی فی انچ |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| ٹرنک [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | . | کیش بکس سپیشل [illegible] |

نوٹ: ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت بنام ذیل ہو۔

**المشتہر عبد العزیز اللہ رکھا ایجنٹ ٹرنکس ورکس کرم داد شہر سیالکوٹ**

# صاحبان ایک نظر ادھر بھی

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ہیڈ میڈیکل آفیسر از [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی جوہر مصفی خون کا ایک ۶۰ سالہ مریض وجع مفاصل پر استعمال کیا جو کہ بستر سے بغیر امداد دیگرے اُٹھ نہیں سکتا تھا۔ ۸ یوم میں بالکل تندرست ہو گیا فقط کمزوری باقی ہے۔ لائف پلز کو ایک [illegible] مریض جریان پر آزمایا ۱۵ یوم کے استعمال سے خاطر خواہ نتیجہ نکلا [illegible] میں ان ہر دو ادویات سے [illegible] فائدہ اٹھا سکتی ہے میں [illegible] کو [illegible] نہیں رہ سکتا کہ ان ادویات کو اپنے مریضوں پر آزمائیں [illegible] فائدہ پہنچے گا۔

جناب غلام حیدر صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] لائف پلز کی استعمال سے بہت فائدہ ہوا [illegible] قطرہ قطرہ آنا بالکل رک گیا ہے اور [illegible] جو پانی آتا تھا اب نہیں آتا۔

جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی لائف پلز کے استعمال سے اب میری نظر بالکل نہیں گھبراتی [illegible] کرتا ہوں ایک بکس اور ارسال فرماویں فقط۔ جناب مولوی محمد جمیل صاحب مدرس مشن سکول [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا سرمہ عزیزی نے مجھکو بہت فائدہ پہنچایا مہربانی فرماکر ایک شیشی اور ارسال فرماویں۔ جناب بابو عبد الکریم صاحب لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا تہ دل سے مشکور ہیں کہ لاہور کے ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے میرے دو ماہ کے متواتر بخار کو کچھ فائدہ نہ ہوا مگر آپکی تجویز اور دوائی سے اب مجھکو کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔

جناب چوہدری فخر الدین صاحب ازبٹالہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں ولایتی و دیسی دوائیوں میں بہت روپیہ خرچ کیا مگر ضعف رفع نہ ہوا مجھے آپکی ایجاد کردہ لائف سے ہوا ہے کسی دوائی سے نہیں ہوا لہذا ایک بکس اور ارسال فرماویں۔ جناب بابو نیر محمد امام صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ بدیدن کارڈ ہذا اپنی دوائی جوہر [illegible] ایک [illegible] بذریعہ وی پی ارسال فرماویں یہ دوائی پہلے بھی آپ سے شہر سیالکوٹ میں ایکدفعہ منگوائی تھی۔

جناب ڈاکٹر [illegible] خان صاحب [illegible] اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسری کی جوہر مصفی خون اور لائف پلز اپنی لیاقت اور دانائی سے تیار کی ہوئی ہیں میں نے انکو اکثر بیماروں پر استعمال کیا کوئی شک نہیں ہے کہ ہر دو ادویہ مذکورہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں اسلئے میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ضرور خرید کر خود بھی استعمال کریں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی انکے فائدہ سے مطلع کریں تاکہ وہ بھی بیماریوں سے نجات پائیں۔ **المشتہر حکیم محمد ابراہیم**

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

# اہلحدیث

امرتسر - ۶ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ ہجری مطابق ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عنہ |
| والیان ریاست سے | مشہ |
| روسا وجاگیرداروں سے | عـہ |
| عام خریداروں سے | عـہ |
| چھ ماہ کیلئے | عـہ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس ہوگی

## تفسیر القرآن مفت

کا اشتہار جو دیا تھا جناب عبداللہ لال سوداگر افریقی کی طرف سے سائنہ نسخے تقسیم ہوئے ہیں مگر درخواستیں کئی گنا زیادہ آئیں اسلئے جنکی پہلے آئی ہیں انکو بھیجے ہیں۔ باقی درخواستیں محفوظ۔ شاید مرد سے از غیب بروں آید و کارے بکند۔ منیجر

## فیصلہ آرہ

جو اربعین نمبر ۴ اور کلام المبین میں قومی مجلس کے سے اس کی بابت جو اصحاب بیتاب ہو رہے ہیں۔ چند سے صبر کریں زیر طبع ہے عنقریب ختم ہو جائیگا۔ جن اصحاب نے قیمت ار کے ٹکٹ نہیں بھیجے وہ جلد بھیجدیں تاکہ چھپتے ہی ان کے نام بھیجا جائے۔ منیجر

تمام نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اُجرت اشتہارات کا فیصلہ مالک سے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ بجدید ضروری ہے

ahmadimuslim.de

# وحدة الوجود

بعض سید آبادی ورلوربی دوستوں نے بکرات ومرات وحدۃ الوجود کے متعلق لکھنے کی فرمائشیں کیں ہیں۔ لیکن خاکسار چونکہ اپنے کو اس دربار ناپیدا کنار کی پیرائی کا اہل نہیں جانتا تھا۔ کیونکہ یہ مسئلہ کسی لفظی دلیل اور خوابی بیان پر مبنی نہیں۔ بلکہ یہ ایک مشاہدہ یا نور باطنی پر بنا رکھتا ہے۔ لہذا خاموش ہی رہا۔ مگر جیسی ادھر سے خاموشی رہی ادھر سے تقاضا پر تقاضا شروع ہوا۔

اس میں شک نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق فریقین کی غلط فہمیاں ہیں۔ مگر انصاف یہ ہے کہ فریق مخالف کی غلط فہمی کی بنا فریق موافق کی غلطی پر مبنی ہے۔ کیونکہ (حسب قول حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ) فریق موافق کے بعض افراد نے اس مسئلہ کی آڑ میں وہ وہ ادعا کئے ہیں جو نہ صرف عبودیت کی شان کے خلاف ہیں۔ بلکہ خود امامان مسئلہ وحدۃ الوجود کے منشا کے بھی مخالف۔ حضرت ممدوح مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ بعض ملحد جو عبادت سے جی چراتے ہیں۔ اس مسئلہ کی آڑ میں خدائی کے مدعی بنجاتے ہیں۔ حالانکہ اس مسئلہ کا یہ منشا ہرگز نہیں۔ اس لئے جب فریق مخالف نے فریق موافق کی یہ ایسی ناشائستہ حرکات دیکھیں تو انہوں نے اس مسئلہ کے اعتقاد کو کفر قرار دیا۔ جو واقعی بہت ٹھیک تھا۔ بلکہ اگر اس مسئلہ کے بانی یا امام ہی حریف موافق کے ادعا پر مطلع ہوتے تو وہ خود بھی اس اعتقاد کو کفر قرار دیتے۔ چنانچہ مولوی رومی رحمۃ اللہ اسی مضمون کی طرف اشارہ فرماتے ہیں ؎

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

خدا کے تعالیٰ و تقدس کی نسبت صوفیاء وجودیہ کا جو خیال ہے وہ مولوی رومی کے ایک ہی شعر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

اس شعر میں مولوی معنوی نے جس اجمال سے کام لیا ہے۔ اسی کی تفصیل کرنے کو یہ مضمون تحریر ہوا ہے۔ گرچہ یہ مشکل پیش آتی ہے۔ کہ میں اندر وحدۃ الوجود ؎

یوسف کجا ز رشتہ آن پیرزن کجاست
مقصد نظارہ بود بہانہ ساخت

اس لئے میں اس مضمون میں صرف مسئلہ وحدۃ الوجود کی تصویر بتلانا چاہتا ہوں۔ مگر نہ اپنے گھڑے ہوئے الفاظ میں۔ حاشا وکلا کہ میں اس لائق ہوں۔ بلکہ انہیں صوفیاء کرام کے اقوال میں۔ جن میں سے بعض اس مسئلہ کے معتقد ہیں۔ اور بعض اگر معتقد نہیں تو مسلم امام اور راہبر بلکہ عالم راسخ ہیں۔

مسئلہ مذکور کی تقریر معہ تصویر کے کئی ایک بزرگان قوم نے کی ہے۔ حضرت مجدد صاحب الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز نے مکتوبات جلد ۲ مکتوب نمبر ا میں۔ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے اپنے ایک عربی خط ملحقہ کلمات طیبات میں۔ حضرت قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات ملحقہ برسالہ مکملات طیبات میں۔

ان تینوں حضرات کی تقریروں میں سے قاضی صاحب ممدوح کی تقریر ذرا آسان ہے۔ اس لئے انہیں کے الفاظ تبرکاً یہاں نقل کئے جاتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

ما عدوم مقرر عقل است ممکن فی نفسہ لیس ولہ من علتہ الیس پس ممکن را نسبتے با علت او کہ فی نفسہ اور الیس وجود ثابت باشد و واجب الوجود را بود متحقق نباشد موجود نبود تا موجود نباشد ہیچ چیز بر او صدق حمل نتوان کرد بلکہ حمل ایجابی وجود موضوع شرط ست و در حالت عدم سلب شے از نفس او صحیح ست و وید را نید نتوان گفت پس ممکن را علت او از ذات او اقرب است قال اللہ تعالیٰ نحن اقرب الیہ من حبل الورید پیشتر کلام در آنست کہ ممکن چنانچہ در وجود محتاج ست بواجب در بقا ہم محتاج بواجب ست یا نہ بعضے متکلمان در میان ممکن و واجب نسبت گرفتہ و کلال نہمیدہ گفتہ اند کہ در بقا محتاج نیست۔ در مرین قول بخلاف جمہور علماء استغنا ء عالم از صانع لازم می آید۔ ولفی تشبیہ اول بکلام

ahmadimuslim.de

لزوم احتیاج است۔ حیث قال عزوجل یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید ۔ لہذا قائلان این قول برای بعضی ازین قباحت بتجدد امثال قائل شدہ تا دوام احتیاج ثابت شود۔ و در واقع برای اثبات دوام احتیاج احتیاج اینہمہ تکلفات نیست نسبتی کہ ممکن را باواجب ست۔ نسبت کوزہ وکلال را بان چہ مشابہت مادہ کوزہ کہ اربعہ عناصر ست مثل کلال بلکہ بیشتر از کلال مخلوق الٰہی ست۔ جل سلطانہ وصورت کوزہ کہ عرض است وصنع نیز مخلوق حق اللہ سبحانہ مگر آنکہ حرکات دست کلال بنا بر جری عادت الٰہی عز برہانہ از مُعِدّات آن صورت آمدہ باز این حرکات کہ بنا بر عادت اللہ تعالیٰ از مُعِدّات واقع شدہ نیز مخلوق حق اللہ جل وعلا و بسبب توہم قدرت و ارادت کہ در کلال مخلوق گشتہ کلال را کاسب این حرکات میگویند۔ نہ خالق آن پس نسبت میان ممکن وواجب مانند نسبت کوزہ وکلال خیال کردن محض غلط فہم و قصور عقل ست ما للتراب ورب الارباب۔ بلکہ میان ممکن وواجب نسبتی ست معلوم الانیۃ مجہول الکیفیۃ کہ مثل ندارد پس تشبیہ وتمثیل او وجہ گفتہ شود و لیس کمثلہ شیٔ لا فی الذات ولا فی الصفات ولا فی النسب ولا فی الاعتبارات ولا فی شیٔ من الاشیاء ؎

چگویم با تو از مرغی نشانہ
کہ با عنقا بود ہم آشیانہ
ز عنقا ہست نامی پیش مردم
ز مرغ من بود آن نام ہم گم

وحق آنست کہ ممکن در بقا ہم محتاج ست بعلت موجدہ خود کہ بقا عبارت از وجود در زمان ثانی و چون ممکن وجود را در زمان اول مقتضی نیست در زمان ثانی چگونہ مقتضی باشد۔ کہ اقتضائے حقیقت باختلاف ازمنہ مختلف نشود۔ و زمانہ بعدلیت موہوم اگر مقدار حرکت فلکی میبود نیز حقیقت امکانی را مقتضی وجود نمیتوانست کرد۔ حال آنکہ این مذہب باطل است کہ فلک حادث زمانی ست قال اللہ تعالیٰ فقضٰھن سبع سمٰوٰت فی یومین۔ وکسانیکہ فلک را متحرک نمیدانند۔ بلکہ کسانیکہ فلک را ہم نمیدانند آنہا ہم زمانہ خیال کردہ اند از صبح تا شام تفاوت می نمایند غرضکہ ممکن در زمان ثانی ہم وجود را اقتضا نمیکند چہ اگر اقتضائے وجود کند ممکن ممکن نباشد۔ واجب شود و قلب ماہیت لازم آید۔ وآنچہ میگویند الشیٔ ما لم یجب لم یوجد وآنچہ میگویند الممکن محفوف بوجوبین سابق ولاحق مراد اینجا وجوب بالغیر ست یعنی واجب است باقتضائے علت خود نہ باقتضائے نفس خود کہ آن محالست پس ثابت شد کہ ممکن در وجود بقا محتاج ست بصانع تعالیٰ شانہ تا وقتیکہ بر ممکن از واجب افاضہ وجود باشد۔ ممکن موجود بود۔ ومصدر آثار باشد۔ وچون فیضان منقطع شود ہیچ اثرے از ممکن بر صفحہ روزگار نیافتہ شود۔ پس حال ممکن مثل حال زمینی ست کہ بمقابلہ آفتاب روشن شدہ تا وقتیکہ مقابلہ باقیست وستارہ باقی است و چون غباری یا ابرے بمیان آید و مقابلہ نماند از نور و روشنی ہیچ اثر نماند ؎

او چو جان ست و جہان چون کالبد
کالبد از وے پذیرد آلبد

پس باین معنی ممکن را ظل واجب میگویند چنانچہ آفتاب را اگر برسیدے زمین ست ظل آفتاب نگویند نہ باین معنی کہ ممکن را با واجب مماثلت ومشابہت ست چنانچہ ظل را با اصل کہ اینجاست ہیچ مماثلت ومشابہتی نیست بلکہ باین معنی کہ چنانچہ ظل را ہیچ تحقق وتاصل نیست وجود او ہمان وجود اصل ست ہمچنان ممکن را وجودے متاصل نیست وجود او ہمان اصل ست پس بمعنی کہ ماہیت ممکن فی نفسہا تحقق ندارد ووجود او بمعنی مصدری کہ بروے از مبدا فیاض فائض گشتہ امریست انتزاعی چیزے باوے منضم نشدہ ما بہ الموجودیۃ ومنشاء انتزاع این وجود ہمان نسبت ست کہ ممکن را با واجب بہم رسید۔ آنہم امریست بین المنتسبین پس وجود ممکن بمعنی ما بہ الموجودیۃ نیست مگر ذات واجب تعالیٰ وتقدس یا صفتی از صفات او **سوال** وجود ممکن بدیہی است کسیکہ بصانع اعتقاد ندارد او ہم از ممکن وجود مصدری انتزاع کردہ حکم بموجودیت او میکند پس اگر ذات واجب تعالیٰ شانہ منشاء این انتزاع باشد باید کہ منکر صانع انتزاع وجود نکند و حکم بموجودیت ممکن ننماید۔ **جواب**۔ این ملازمہ ممنوع ست یعنی ہر کہ از منشاء انتزاع خبر

ahmadimuslim.de

نداشتہ باشد او انتزاع نکند و حکم بوجودیت عکس نماید نمی بینی کہ اگر شخصی ماہ را در آب یا در آئینہ می بیند گو نظر بماہ آسمان نکردہ است۔ و ازان خبر ندارد و البتہ حکم میکند بوجود ماہ در آب یا در آئینہ ہمچنان ہر کہ عکس را می بیند ہر چند از فرط غباوت وجہل از وجود متاصل خبر ندارد حکم میکند بوجود در عکس غایۃ ما فی الباب ہمان عکس را وجود متاصل میداند چنانچہ طوطی در آئینہ جون عکس خود را دیدہ آنرا وجود در وہم خود متاصل فہمیدہ باوے در سخن می آید پس عکس را جزو در خزینہ وہم تحققی و ثبوتی نیست و وجود این کثرت وہمی مایہ الموجودیۃ واحد حقیقی ست کہ ازین کثرت در آن وحدت حقیقی خللے نیاید و دگر دے بدامان تنزہ او نرسیدہ چنانچہ زید کہ در آئینہ خانہ رود و صور بسیار متعدد پدیدار شود۔ ہمان وحید یک زید ست چنانچہ بود و ہو الآن کما کان و اعیان العالم ما شمت رائحۃ الوجود ؎

لا آدم فی الکون ولا ابلیس
لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ و انت المعنی
یا من ہو للقلوب مقناطیس

وچون منشاء این وہم و وجود این کثرت ذات واجب تعالی شانہ یا صفتے از صفات اوست نہ فرض فارضان و نہ اعتبار معتبران این وہم وہم متیقن است کہ بنفی معتبران منتفی نشود ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار یعنی ما خلقتہ باطلا لا یترتب علیہ الاحکام والآثار بل خلقتہ دلیلا علی صانعہ سبیلا الی معرفتہ فانہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ سبحانک عن کل ما لا یلیق بشانک فقنا عذاب النار المترتب علی عدم العرفان والایمان بمحمد و ما چون نسبت بین الممکن والواجب چنین متحقق شدہ بار بار او ہمان ذات ست تعالت و تقدست پس صوفیاء وجودیہ در غلبات سکر این کثرت وہمی را عین واجب گفتند و عدم ذاتی او در نظر نیاوردند و قائل ہمہ اوست شدند و گفتند ؎

ہمسایہ و ہمنشین و ہمرہ ہمہ اوست
در دلق گدا و در اطلس شہ ہمہ اوست

لیکن مرتبہ تنزیہ را علیحدہ ثابت میکنند و میگویند ؎

در انجمن فرق و نہانخانہ جمع
باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

نہانخانہ جمع عبارت از مرتبہ تنزیہ ست و اگر کسی مرتبہ تنزیہ را نفی کردہ وجود را مانند کلی طبعی منحصر درین کثرت دارند ملحد باشد۔ و صوفیہ شہودیہ کہ بصحو و افاقت بہم رسانیدہ اند بشہود وحدت حقیقی در کثرت وہمی حکم کردہ ہمہ از وست میگویند۔ و چون بتعمق نظر کردہ شود ہمہ نیستند موجود اوست ظاہر میشود۔ و قولہ تعالی کل شیء ہالک الا وجہہ قولہ علیہ السلام ان اصدق القول قول اللبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل دلیل ست برین مدعا چرا کہ ہالک و باطل بمعنی آنکہ کان ہالکا او سیکون باطلا گفتن مجازست و تکلف و معنی حقیقی متبادر رکن ست کہ ہالک و باطل فی الحال بل علی الدوام۔ انتہی کلمات طیباتہم

اس تقریر کی توضیح ایک اردو کتاب سے لکھتا ہوں جو خاص اسی مسئلہ میں حیدرآباد دکن میں کچھ کل تصنیف ہوئی ہے جسکا نام ہے "حجۃ اللہ الودود علے منکر وحدۃ الوجود"

مصنف ممدوح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۲۲ پر لکھتے ہیں:۔

"یہی سر وحدۃ الوجود ہے یعنی جیسا کہ قبل از ظہور کے ایک ہی وجود سے تمام اشیاء کے حقائق ثابت فی العلم تھے خارجاً بھی تمام اشیاء اسی ایک وجود سے موجود وظاہر ہوگئے ہیں بان اللہ ہو الحق و انما یدعون من دونہ ہو الباطل یعنی اللہ ہی جو عین ذات واجب الوجود ہے۔ ثابت و موجود ہے۔ اور ما سوائے اللہ جو وہ اشیاء ہیں وہ ہی باطل معدوم الحقیقت ہیں۔ پس من دون اللہ کی بطلان حقیقت کے مقابلہ میں وجود حق کا ثبوت دلالت کرتا ہے۔ وجود واحد ہی حقیقت صور باطلہ جمیع اشیاء ہے۔ اب رہا یہ شبہ کہ اس ثبوت وحدت الوجود سے حق و خلق میں وحدۃ حقیقی و عینیت لغوی لازم آتی ہے باطل ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ قبل از خلق کے جو صور تیں اشیاء کی علم حق میں ثابت تہیں بعد از خلق کے بھی بحالہ ثابت رہینگی۔ تاکہ ذات حق میں خلوء وجہل لازم نہ آوے اور ان صور علمیہ کو اصطلاح قوم میں حقائق اشیاء یا اعیان ثابتہ کہتے

ahmadimuslim.de

ہیں۔ حقائق الاشیا ثابتہ کا یہی مطلب ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ صور علمیہ بایکدیگر مختلف الاوصاف و متغائر الحقائق و متمیز بالذات ہیں۔ اور باوجود اس باہمی مغائرت کے یہ تمام ذوات اشیا کے ذات الٰہی کے ساتھ بھی کلی ضدیت و مغائرت حقیقی رکھتے ہیں کیونکہ ذات حق کی بالذات موجود اور حیات و علم و ارادہ و قدرت و سماعت و بصارت و کلام وغیرہ جملہ صفات وجودی سے موصوف ہے۔ بخلاف اسکے ذوات اشیاء کے فی نفسہ شان عدمیت کی رکھتے ہیں کیونکہ وہ بالغیر ثبوت علمی یا وجود ذہنی رکھتے ہیں اور پھر ان کی ذوات عدمیہ میں نہ صفت حیات ہے اور نہ ارادت و قدرت وغیرہ بلکہ یہ ذوات عدمیہ جملہ صفات عدمیہ سے متصف ہیں۔ لہذا ذات حق و ذوات خلق میں قبل از خلق کے بھی جو عبارت ہے ازل سے مغائرت حقیقی متحقق تھی۔ اور اب بھی بعد از خلق کے وہی مغائرت ذاتی مسلم و برقرار ہے لہذا اولاً و ابداً کسی وقت و کسی حالت میں بھی ذات حق کے ساتھ ذوات اشیاء کا اتحاد لازم نہیں آسکتا بلکہ بلحاظ مغائرت تامہ کے ذات حق و ذات خلق کی دونوں ذاتوں میں کسی طرح مشابہ مشابہت کا بھی پایا نہیں جاتا۔ کیونکہ مشابہت و مماثلت بھی منافی مغائرت اصلی و حقیقی ہے۔ لہذا حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ لیس کمثلہ شئی۔ پس اس صورت میں ممکن نہیں کہ ذات حق کی شیئے ہو جاوے۔ یا ذات شئے کی حق بنجاوے کان قلب الحقایق محال صـ ۱۶۳-۱۶۲

ان سب تقریروں کا مطلب صرف یہ ہے کہ وجود بمعنی ما بہ الموجودیۃ ایک ہی ہے۔ کیونکہ وجود جملہ خیر و برکات کا چشمہ ہے۔ اور عدم تمام شرات کا منبع پھر کیا شک ہے کہ ایسا وجود یعنی ما بہ الموجودیۃ ایک ہی ہے چنانچہ قرآن شریف میں خداوند تعالے کا نام القیوم بھی انہیں معنوں سے ہے کہ وہ اپنی ذات میں قائم اور دوسروں کو قائم رکھنے والا۔

اصل بات یہ ہے کہ فریق موافق کے آج کل اکثر افراد اور فریق مخالف کے عموماً کل افراد اس مسئلہ میں یہ غلطی کھاتے ہیں کہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الموجود میں فرق نہیں کرتے اور وحدۃ الوجود کی تائید یا تردید کرتے ہوئے وحدۃ الموجود کہہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں مضمونوں میں آسمان و زمین سے بھی زیادہ بُعد ہے۔ وحدۃ الوجود کے معنی تو یہ ہیں کہ تمام کائنات جس کے سبب سے وجود پذیر ہیں وہ ایک ہی ذات ستودہ صفات ہے تعالیٰ شانہ و جل مجدہ جسکا نام القیوم ہے۔ یہ تمام حوادث اپنی ذات میں معدوم ہیں چنانچہ لم یکن شیئاً مذکوراً اور یبقی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام ——— اسی معنی کی طرف اشارہ ہے۔

اور وحدۃ الموجود کے یہ معنی ہیں کہ تمام موجودات (حوادث اور محدث) خالق اور مخلوق سب ایک ہی ہیں۔ حالانکہ یہ کسی وجودی کا مذہب نہیں۔ بلکہ شیخ اکبر ابن العربی قدس سرہ العزیز (جو بقول حضرت مجدد صاحب الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ کے بانی مبانی ہیں) فتوحات مکیہ میں دعوے الوہیت کرنے والوں کو ابدی جہنمی قرار دیتے ہیں[1] جس کی مثال میں حضرت ممدوح فرعون کو پیش کرتے ہیں

افسوس کہ فریقین کے عوام سے تو ایسی غلطی قابل تعجب نہ تھی مگر آج کل کے مدعیان الہام بلکہ مدعیان مسیحیت و مہدویت بلکہ مدعیان

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

بلکہ مدعیان نبوت آسمانی یعنی مرزا جی کرشن قادیانی جیسے بالقابہ اسی غلطی میں غلطان و پیچان ہیں۔ آپ بھی عوام کے خیالات کے مطابق اس مسئلہ کو وحدت الموجود ہی کی شکل میں سمجھتے ہیں۔

چنانچہ فرماتے ہیں بر

"وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو۔ تو اول ان سے خدا کی تعریف پوچھنی چاہیئے۔ کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں وہ مقرر کر کے پھر ان سے کہنا چاہیئے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو۔ ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی حتی کہ اس کی چیخ نکل گئی۔ تو میں نے کہا کہ خدا کو بھی درد ہوا کرتا ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے۔ یہ ایک ملحد قوم ہے بتقوے طہارت پابندے احکام الہیہ نکلی

[1] فتوحات مکیہ باب ۶۲ جلد ۱

نہیں (اخبار البدر قادیان مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

کرشن جی کی اس تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اس مسئلہ کی اتنی بھی خبر نہیں جتنی کسی ہندو کو بڑے گوشت کے بھاؤ کی اس سے بڑھکر افسوس اس مسئلہ کے حامیوں سے ہو جو ایسے سمجھدار مسیح اور مہدی کے اقوال اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں چنانچہ مصنف رسالہ "حجۃ اللہ الودود" نے صفحہ ۱۹۹ پر کرشن قادیانی کو بڑے لمبے چوڑے القابون سے ذکر کرکے تائید میں ان کا قول نقل کیا ہے۔ جس حالت میں کہ کرشن جی وجود کے مسئلہ کو یہ سمجھتے ہیں جس کا اوپر بیان ہوا ہے۔ اور صوفیا وجودیہ کو ملحد قرار دیتے ہیں۔ تو ان کے اقوال سے تائید لینا بھی تو استاد صائب کے قول کا مصداق ہے سے

صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را
تعریف ناشناس و سکوت قدرشناس

اس امر میں خاکسار اپنی نا سمجھائی کا اقرار پہلے ہی کر آیا ہے جو کچھ نقل بھی کیا ہے وہ بزرگان ملت کے اقوال ہی سے کیا ہے اسلئے ناظرین اہل حدیث علمائے کرام اور صوفیاء عظام سے عموماً اور ایڈیٹران رسالہ الاحسان اور انوار الصوفیا سے خصوصاً امید ہے کہ مسئلہ ہذا کے متعلق بذریعہ اہلحدیث یا بذریعہ اپنے اپنے رسالوں کے اہل اسلام کو مستفیض فرما دینگے۔

## عرس حضرت گنج بخش صاحب مرحوم

میرا وطن خاص امرتسر ہے اور چند یوم کے واسطے آج کل لاہور میں مقیم ہوں۔ چونکہ کل حضرت علی گنج بخش ہجویری مرحوم کا عرس تہا۔ بہت لوگ بیرونجات اور شہر سے اس طرف زیارت اور دعائے مغفرت کے لئے جوق در جوق جا رہے تھے۔ بندہ بھی شام کے وقت رفتہ رفتہ وہاں پہونچا۔ قرب وجوار میں ایک میلا سا معلوم ہوتا تہا۔ خوب رنگ راگ ہو رہے تھے۔ اور روضہ شریف کے گردا گرد جب دیکھا تو قریباً سب لوگوں سے زیادہ خاص کر امرتسر کے کشمیری لوگوں کو ڈیرا ڈالے پایا۔ اور اگر میرا اندازہ صحیح ہے تو غالباً ان سے بھی بڑھکر کثرت تعداد میں ان کی مستورات کو دیکھا۔ اور دیکھا بھی اس حالت میں کہ اپنی اپنی حیثیت کے موافق فاخرانہ لباس وزینت لگا کر بے خوف وخطر اور بغیر اپنے چہروں کو غیر مردوں سے چھپائے ہوئے۔ غیر مرد بھی بلا کسی قسم کی روک ٹوک کے بیچ میں گشت کر رہے تھے۔ اور اپنی نظروں کو بدکرداری میں استعمال کرکے جہنم کا ایندھن بنا رہے تھے۔ عورتیں بھی ان کی طرف دیکھنے سے کوئی مضائقہ نہیں خیال کرتی تہیں۔

چونکہ میں بھی کشمیری ہوں۔ میں اپنی قوم کو اس بری حالت میں دیکھ کر جل بہن کر کباب ہوگیا۔ اور میرا جسم لرزنے لگا۔ اور میں سخت تاسف سے یہ کلمہ زبان پر لایا کہ

"ہائے میری قوم! تجہے جہالت نے اس بے غیرتی کے درجے تک پہونچایا۔ وہ پاکدامن اور عفت مآب مستورات جنہیں امرتسر میں بوجہ اپنی شرافت اور نجابت کے گھر کی چار دیواری سے باہر نکلنے سے بھی شرم وحیا مانع ہوتی تہی وہ آج کھلے منہ غیر مردوں کی طرف چشم براہ دیکھتی ہیں اور وہ ان کو بدنظروں سے دیکھ کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔ اور روضہ کے اندر باہر اس قدر بھیڑ ہے کہ کمزور مردوں کو اندر جانا میسر نہیں ہوتا۔ تل رکھنے کو جگہ نہیں۔ کندھے سے کندھا چھلتا ہے مگر مستورات ہیں کہ بس مردوں کے ساتھ ہی اندر باہر ایسی تکلیف جھیلکر آتی جاتی ہیں اور نکلتے ہوئے جھنڈوں اور آستانوں کو چومتی اور روضہ پر پھول چڑہاتی اور سر کو خم کرتی ہیں۔

افسوس یہ اس قوم کا حال ہے۔ جو اسلامی جھنڈے کے نیچے کھڑا ہونے کی دعویدار اور جناب رسالت مآب افضل الانبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کہلانے کی مدعی ہے۔ کاش! انہیں اپنے پاک مذہب سے ذرا بھی واقفیت ہوتی اور قرآنی تعلیم کو اس قدر نظر انداز نہ کرتے پردہ کے متعلق کلام مجید میں بہت وضاحت سے حسب ذیل بیان ہے۔

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن

ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او اٰبآئہن او اٰبآء بعولتہن او ابنآئہن او ابنآء بعولتہن او اخوانہن او بنی اخوانہن او بنی اخواتہن او نسآئہن او ما ملکت ایمانہن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظہروا علی عورات النسآء ولا یضربن بارجلہن لیعلم ما یخفین من زینتہن وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون لعلکم تفلحون (پ ۱۸ - ع ۱۰)

جس کا مطلب اور ترجمہ حسب ذیل ہے:- یعنی

"اے پیغمبر! مسلمانوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس میں اُن کی زیادہ صفائی ہے۔ لوگ جو کچھ بھی کیا کرتے ہیں اللہ کو سب خبر ہے۔ اور اے پیغمبر! مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ (بھی) اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ مگر جو اس میں سے چاروناچار کھلا رہتا ہے (تو اُس کا ظاہر ہو جانا مضائقہ کی بات نہیں) اور اپنے سینوں پر دوپٹوں کی بکل مارے رہیں۔ اور اپنی زینت کسی پر ظاہر ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے خاوند کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی ملکیت لونڈی وغیرہ پر یا گھر کے ایسے خدمتگاروں پر جو مرد تو ہیں مگر عورتوں سے کچھ غرض نہیں رکھتے یا لڑکوں پر جو عورتوں کے پردے کی بات سے آگاہ نہیں اور مسلمان عورتیں چلتے وقت اپنے پاؤں ایسے زور سے نہ رکھیں کہ غیر لوگوں کو اُن کے اندرونی زیور کی خبر ہو۔ اور مسلمانو! تم اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح و نجات حاصل کرو"۔

کاش! مسلمانوں کو اپنے مذہب سے ذرا بھی آگاہی ہوتی اور وہ آج اُس بداعتقادی کے گڑھے میں نہ پڑے ہوتے جس کے نیست و نابود کرنے کے لیے ہزارہا جلیل القدر انبیا و رسل مبعوث ہوئے۔ بلکہ یہ اُس کی بیخ کنی میں حد سے زیادہ کوشش کرتے۔ وہ بدرسم کیا ہے؟ اولیاء اللہ سے مرادیں پورا ہونے اور قضائے حاجات کا اعتقاد اور قبروں سے استمداد۔

حالانکہ آنحضرت خاتم الرسل فداہ ابی واُمی نے خود اپنی نسبت فرمایا لاتطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسی ابن مریم۔ جسکا مطلب خواجہ حالی نے بہت عمدہ ادا کیا ہے۔ کہ ؎

نصاریٰ نے جسطرح کھایا ہے دھوکا  کہ سمجھے وہ عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا  مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا

سب انسان ہیں واں جسطرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اسکا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم  نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھسے کم تم  کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

مگر غضب تو یہ ہے کہ جو معاملہ افضل الرسل کے ساتھ کرنا ممنوع تھا۔ وہ آج اُن بزرگوں اور اولیاؤں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جو اُن کی اُمت کے افراد ہیں اور جن کی ولایت بھی کسی قطعی دلیل سے ثابت نہیں۔

اے ملعون ابلیس! تو کبھی تو مسلمانوں کا پیچھا چھوڑتا! اُٹھے! تیرا ستیاناس ہو! تو بھی ان کو اس گڑھے میں ڈال رہا ہے۔ کسی اہل دل نے کیا دردبھرے لہجے میں کہا ہے ؎

ہے شیطان دشمن اولاد آدم  سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
ہمیشہ درپئے مکر و دغا ہے  جہاں بھٹکے یہ اُس کا مدعا ہے
کوئی کب داؤں سے اسکے بچا ہے  جہاں کو درہم و برہم کیا ہے

کسی کو بت پرستی سے سکھایا
کسی کو ہے وہ قبروں پر جھکاتا

سجھائی کافروں کو بت کی تکریم  کرائی پتھروں سے اُن کی تعظیم
مسلمانوں کو دیکھا اس سے برہم  انہیں ظالم نے دی قبروں کی تعلیم

غرض اللہ سے دونوں کو روکا
بھلا کر راہ جا خندق میں جھونکا

جاہل مسلمانوں کا کہانتک رونا روؤں۔ انہی حضرت گنج بخش

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات دیکھکر جب لوگ آپ کو داتا - داتا کہنے لگ گئے - تو آپ اس بات سے برافروختہ ہوئے اور اپنی ایک تصنیف میں فرمایا کہ مرد علی اترا خلق داتا داتا میگوید و تو داتا نئی! اگر لوگ پھر بھی داتا کہنے سے باز نہ آئے - افسوس!

میری یہ دونو باتیں ربے ربرگی اور شرک پر ملامت) مسلمانوں اور خاصکر میری اپنی قوم کے کشمیری بھائیوں کو بہت بری معلوم ہونگی اور ضرور ہونی ہی چاہئیں - کیونکہ قاعدہ ہے - کہ الحق مُرٌّ سچی بات کڑوی لگتی ہے - مگر میری بڑے ادب سے گذارش ہے کہ وہ اس میرے بیان کو کشمیری زبان کا فقرہ "ہون وورن کاروان پکن" رکتے ہوئے کہا کرتے ہیں قافلے چلا کرتے ہیں) کہکر ہی نظر انداز نکریں گے - بلکہ حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے اس سونے سے لکھنے کے لائق فرمان کو بھی ذرا دل میں جگہ دینگے کہ انظر الیٰ ما قال ولا تنظر الیٰ من قال

(از میمہ اخبار روزانہ)

**اڈیٹر** - راقم مضمون نے اصل مسئلہ عرس پر بحث نہیں کی جو ان سب خرابیوں کی جڑ ہے - جس کی بابت حضور نبوی نے فرمایا ہے - لا تجعلوا قبری عیدًا (میری قبر کو عید کیطرح میلہ گاہ نہ بنانا) چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پیغمبری وصیت پر ایسا عمل کیا کہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ خلافت راشدہ بلکہ اس سے بعد بھی کسی زمانہ میں رسالت مآب کی قبر منور پر عرس ہوا ہو - یہی وجہ ہے کہ تمام فقہا اور محدثین اس کی حرمت کے قائل ہیں -

## شریفون کیلئے جا شرم

خدا کے نزدیک جو شریف ہیں - ان کا تو مختصر بیان صرف دو حرف ہے - جو خود خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے - ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی شرافت کی بنیاد تقوی ہے - اور حدیث شریف میں ہے - اشراف امتی حملۃ القرآن - یعنی میری امت کے شریف وہی ہیں جو قرآن شریف کے احکام کے متحمل ہوتے ہیں یہ معیار تو خدا کے نزدیک ہے مگر آج کل شرافت اور رذالت پیشوں کی وجہ سے سمجھی گئی ہے - سو ایسے کوتہ اندیش شریف جو اپنی شرافت کے گھمنڈ میں ڈوبے جاتے ہیں اشتہار مندرجہ ذیل غور سے پڑھیں اور اپنی مصنوعی شرافت کو حقیقی شرافت بنانے کی کوشش کریں -

## اشتہار واجب الاظہار

اقوام ماشکیان نے باہم اپنی برادری میں یہ اتفاق کیا ہے کہ نماز پنجگانہ جو خدائے تعالےٰ کا فرض ہر ایک اہل اسلام پر ہے - حتی الامکان ان کو دل وجان سے وقت پر ادا کریں - اس پر بعض بعض لوگ استقامت کرتے ہیں اور بعض بعض دار مدار و بہانہ ناپاکی پارچات اظہار کرتے ہیں - اب اس عبادت خدائے تعالیٰ کو پورے طور پر ادا کرنے کے واسطے صاحبان اہل اسلام کی امداد ضروری ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے اپنے سقے ماشکی کو تنبیہ کرے کہ جب تک وہ نماز پنجگانہ دل و جان سے ادا نہ کریگا - تب تک ہم اس سے پانی نہیں لاوینگے - امید قوی ہے کہ یہ لوگ اس تنبیہ سے نماز پر قائم ہو کر استقامت کرینگے - پس جو صاحبان اہل اسلام اس کار صواب میں کوشش کرینگے - اللہ تبارک و تعالیٰ سے مفت کا ثواب بے حساب حاصل کرینگے -

المشتہران

چوہدری عیدا و امام الدین فتا بک و الہی بخش و نواب الدین مہتمم امرتسر

اڈیٹر - خدا استقامت اور برکت بخشے

## جملہ علما اہل سنت کیخدمت میں ایک سوال

از مولوی عبد الرحمن بکاوی

اس علاقہ ریاست برامپور میں موحدین متبع سنت سید المرسلین

ahmadimuslim.de

بعد رکوع کے ہاتھ اٹھائے رہتے ہیں نیچے کو نہیں گراتے لہذا احقر بھی اسی طرح کرتا ہے۔ اور علمائے اہلحدیث سے بذریعہ خطوط و بذریعہ اخبار اہلحدیث و شحنہ ہند سوال کئے مگر کوئی جواب شافی نہیں دیتا۔ نہیں معلوم کہ کیوں کتمان حق پر عمل کر لیا ہے؟ کیا اظہار حق کرنا اور دلیل نہ دینا چھوڑنے کی اور سائل کا جواب نہ دینا۔ کیوں اسباب کو پسند کیا ہے۔ میرے ایک دوست جناب مولوی عبد الغفار صاحب باتفاق کار ضروری دہلی حال میں تشریف لیگئے۔ مولانا...... محدث سلمہ سے اس امر میں پوچھا۔ فرمایا کہ میں جب کبھی بلرام پور کی طرف آؤنگا۔ اس وقت جواب دیا جاویگا۔ سبحان اللہ یہ ہمارے علماء جو رہبر ہیں انکا جواب ہے۔ اور دیگر مولوی...... صاحب ڈو(؟)لکھم ضلع بستی تشریف موضع سنجول لائے۔ بعد قیل و قال لبیا کے دلیل تحریری عطا فرمائی جو ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے۔ ارسال ثابت ہے مگر دلیل اسیقدر ہے جیسا کہ اول عصر[1] کو رکوع جاتے وقت ہے کتبہ...... بقلم خود (؟) مولینا...... صاحب کا یہ حال ہے کہ سب علما کے نزدیک ہر دلعزیز ہیں۔ باشندگان علاقہ ہذا کے ان کے مطیع ہیں۔ لگے ہے چین گما ہے چنان۔ اب جس قدر علماء اہلحدیث ہندوستان میں ہیں ان کو قسم دیکر اسی خالق اکبر کی لکھتا ہوں کہ دو ہفتہ کے اندر اندر بذریعہ اخبار اہلحدیث و شحنہ ہند جواب صحیح حدیث سے مرحمت فرماویں۔

**اڈیٹر۔** میرے ناقص علم میں تو کوئی حدیث یاد نہیں۔ مگر یقین ہے کہ ہوگی۔ علمائے کرام توجہ فرماویں۔

## فضول خرچی سے بچو

بہت تباہ کئے گھر فضول خرچی نے
خزانے ہو گئے خالی سے لٹے جو گنجینے
اسی نے اہل ریاست سے مال و زر چھینے
اسی کی نوک سے غربال ہیں بہت سینے
خراب و خستہ ہوا جس کا ہاتھ خالی ہے
جو زر نہیں ہے تو رخصت فراغ حالی ہے
جدھر فضول میں اشتغال ادھر ہے صرف فضول
بڑھا جہاں غم افلاس دل وہاں ہے ملول
ہو بار صرف سے خالی خزانہ معقول
ہو مد خرچ سے کیونکر رقم کسی کو وصول
جو خالی حوض کو کردو اُلیچ اُلیچ کے تمام
کہاں تلک آب فراہم شدہ سے نکلے کام
بہت وسیع میں جیسے فضول خرچی کے
نہ گھر لٹے جب تک مزے رہیں چسکے
برے جو شوق ہیں دشمن یہی بنیں جی کے
یہی تو کیسۂ زر پھاڑ ڈالیں سی سی کے
دکھائیں عادت بیجا نے شوخیاں ہیہات
اڑی ہیں دامن دولت کی دھجیاں ہیہات
چراغ دن کو جلانا فضول ہی ہے کام
امیر کو جو دیا ہے زر تو کیا ہے نفع عوام
لٹا دو مال کو بے وجہ گر تو کیا ہو تمام
نہ سمجھو تم زر حاصل شدہ کو مال حرام
جو قدر زر نہیں کرتے امیر کیا ہونگے
عدو ہے شاہ جو ہیں وہ وزیر کیا ہونگے
شراب نوشی و عیاشی و بد افعالی
انہی بلاؤں سے انسان کا ہاتھ ہوا خالی
نہ ہو نمائش بیجا سے مرتبہ عالی
مٹا کے گھر نہ ہوا کوئی محو خوشحالی
لٹا کے زر بکر و فخر اہل دنیا میں
مزا کہاں ہے سخاوت کا صرف بیجا میں

(از سول ملٹری)

[1] مورد جسطرح کا لفظ ان کی قلم کا ہے نقل کر دیا ہے۔ نامہ نگار

ahmadimuslim.de

# مسافر کا بیجا جوش و خروش

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

معزز دوستوں سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اسوقت میں اخبار مسافر ہٹراپچ کے دوسرے نمبر کا وہ مضمون جو شری رام جی پنڈت سپرنٹنڈنٹ اڈیٹر اخبار ہذا نے خاص میرے مضمون آریہ سماج کی تہذیب مندرجہ اہلحدیث نمبر ۲۰ کی تردید میں مغضوب الغضب ہو کر شائع کیا ہے دیکھ رہا ہوں اڈیٹر صاحب نے جو کچھ بیان آریہ اور دھوکہ دہی سنائی ہیں مجھکو ممکن نہیں اور نہ اہل اسلام کو یہ شیوہ ہے شیوہ ہی کیونکہ ہمکو قرآن مجید کی یہ تعلیم ہی نہیں ہے اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھلایا ہے اسلئے ناظرین معاف فرماویں میں ویسی روش نہیں اختیار کرونگا بلکہ ؎

اگر نادان بوحشت سخت گوید
خردمندش بنرمی دل بجوید

پہلے میں اپنے ناظرین کو یہ بتلاتا ہوں کہ میں نے اہلحدیث نمبر ۲۰ میں سات فقرات مندرجہ ذیل آریہ مسافر سے بنا بر اظہار تہذیب آریہ سماج کے شائع کئے تھے۔ جو یہ ہیں۔ (۱) بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی جیسے مینے لکھا تھا۔ کہ اہل اسلام لنگوٹی نہیں باندھتے تو اگر اہل لنگوٹی کو لنگوٹی سو جھی۔ یا کوئی اور عادت ہوگی۔ (۲) یہ کہ دم چھلا ساتھ لگا لاتے۔ (۳) اس پر مضمون تحریر کیا تھا جیسے آریہ سماج کے ہمراہ چمن منڈلی اور یہ کہ خبط محمدی کا علاج ایسے معاذاللہ اور فقرہ (۴) قرآن میں تمام لغویات و خرافات ہیں ہم نعوذ باللہ تحریر کیا تھا۔ (۵) یہ تھا کہ گو وہ خود بھی دیا گیا مسلمانوں کو بت پرست دیا ہے اور ان کا خاص رنگ مسلمانوں کو خبط باطل کا نتیجہ۔ ان فقرات پر کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں خود تہذیب کو بتلا رہے ہیں مگر ہمارے دوست کے خیال میں یہ سب مہذب فقرے ہیں۔ جو سراسر خوش فہمی ہے۔ آپ نمبر ا پر فرماتے ہیں کہ آپکو اہلحدیث کا اصطلاحی فقرہ کیوں برا معلوم ہوا اڈیٹر مسافر کے خیال میں یہ اصطلاحی فقرہ مہذب ہے کہ برا کر کے ابھی کیا ہے کل کو گالی گلوچ بھی اصطلاح میں داخل ہو کر مہذب ہو جائیگی۔ بہت اچھا صاحب آپ ہی انصاف فرمائیں اگر کوئی سوامی دیانند کو یوں کہے کہ سوامی جی مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم مغفور سے چاند کے پور بھاگتے ہیں تو آپکو کسقدر برا معلوم ہوگا۔ پھر لنگوٹی یا سیال کا نام لینا کہیں جملہ ہے اسکا نام ہوا گناہ ہو۔ وہ بھی بے موقع بے محل جہاں لنگوٹی کا کیا ذکر تھا۔ جہاں آپکے پالی کی بھائی نے تحریر کیا ہے ذرا گریہ کہا کہ یہ خلاف تہذیب ہے یا لکھدیا کہ یا کوئی اور عادت ہوگی تو کیا قباحت کی لنگوٹی کا ذکر ہو تو بھی باوا جاتا ہے پھر آپ جانتے ہیں کہ بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی آپکے بھائی نے کس کی نسبت تحریر کیا ہے۔ سنئے یہ فقرہ آپکے بھائی آریہ نے جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ترک اسلام کی نسبت تحریر کیا ہے جنہوں نے آریہ سماج کو میدان سے بھگا دیا ہے جبکہ

مقابلہ پر آریہ سماج کی دال ہمیشہ کچی رہتی ہے۔ پس اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ کیسے برگزیدہ سردار کی شان میں ایسا فقرہ کہنا کسقدر زبون ہے حضور آپ کہ یہ ان کا نتیجہ آپ نے فضول انکساری ظرف زمان کو ظرف مکان سمجھ لیا صاحب معاف فرمائیے آریہ کو لنگوٹی سے کیا نسبت دال صاحب وقت تحریر فقرہ بالا یہ منتر زیر نظر تھا۔

ایشور فرماتا ہے کہ او مخاطب میں تیری زبان کو پاک کرتا ہوں تیری سانس کو پاک کرتا ہوں تیری آنکھوں کو پاک کرتا ہوں تیری تو ندی کو پاک کرتا ہوں تیرے پیشاب کی جگہ کو پاک کرتا ہوں تیری پاخانہ کی جگہ کو پاک کرتا ہوں۔ دیکھو یجر وید ادھیائے ۶ منتر ۱۴۔ اب سمجھ صاحب یہ تو خیال کیا کہ جب ایشور پاک کرتا ہے تو کیا تعجب کہ آریہ بھی پاک کرتا ہو ان میں عضو آپکا فضول ہے۔ بوالطت کا ذکر بعض عضو کا ثبوت دینے کو واسطے آپ اڈیٹر دیا اسلام تو اسکا قطعی دشمن ہے شارع علیہ السلام نے اسکی سزا سنگساری مقرر کی ہے دیکھو صحاح ستہ مسلمانوں نہیں بلکہ تعدد ازدواج کو جائز رکھنے والوں کو اس سے کیا مطلب ایسا کام تو اکثر مجرد کیا کرتے ہیں۔ فقرہ ۲ دوم میں جو میں نے آریہ سماج کی دم یعنی منڈلی کو کہا تھا تو آپ نے بہت برا مانا اور جہٹ سے لکھدیا کہ چمن منڈلی ہند تقصور کا مجموعہ ہوتی ہے صاحب یہ سب درست ہے کہ چمن منڈلی میں مہذب لوگ شامل ہوتے ہیں مگر کیا برا فعل بھی مہذبوں کی شمولیت سے اچھا ہو جاتا ہے یہ تو آپ نے خوب ہی اصول بتلایا ہے لالہ صاحب ذرا ہم کو سمجھ فرمائیے کہ کرشن میں اور منڈلی میں کیا فرق ہے جہاں شروع ہے۔ نمبر ۳ دوم پر آپکا اجتہاد بھی ایسا ہی ہے کہ گالی کو ذرا جتلا کر رہا ہے آپ نے معاذاللہ اور نعوذ باللہ سے الخاموشی نیم رضا کا نتیجہ نکالا کیا کیوں نہ شاباش دوں آپکا اجتہاد دیسا ہی فضول ہے جیسا کہ ماسٹر آتما رام صاحب امرتسری کا الم ادوم کا نکاح ثابت کرنے میں رائگان گیا۔ یہی ویدک تہذیب ہے بھی وید کا ترجمہ اور شملہ لوگ سے عیاں ہے کہ اولاد نہ ہونے پر اپنی عورت کو غیر کی آغوش میں دو دیکھو منتر کہ ای تکلیف تو دے ہے کہ علاوہ اسکے ہو اولاد حاصل کرے سے بریں عقل و دانش ببائد گریست۔ نمبر ۴ سے آپ نے تحریر کیا کہ ایسے فقرات اکثر محررات زبان دانی حسب موقع فرمایا کرتے ہیں بہت اچھا اگر کوئی شخص کہے کہ وید ... کی اولاد ہیں تو ہرگز ہرگز غلط آپ بہت خوش ہونگے مگر میں ایسا نہیں سمجھتا کہ ایک گروہ کا دوسرے کی نسبت ایسا لکھنا خیر مہذب لفظ اپنے قلم سے نکالو ویسے الفاظ کا استعمال آریہ سماج کر سکا ہے۔ نمبر ۵ پر آپ فرماتے ہیں کہ آپ قوم کا رنگ ناراض ہیں تو مجھے شکر ہے کہ میں نے ادھر شاباش کیوں نہ ہو جہاں آپ لوگوں کی تصنیف کا مقصود ہے۔ بلکہ ہم باتوں سے ناراض نہیں ہیں اور نہ کسی اور بات سے بلکہ خلاف تہذیب کہا تھا اسلئے کہ ایک عمدہ چیز کو برا کہنا بہتر ہے تشبیہ دینا کیسا ہے آپ کی سپرد انصاف کو چھوڑتا ہوں کہ سوامی دیانند کی بنیاد نکالے ہیں جو شور و غل سندھ میں مچا ہے اسکو اگر کوئی یوں تشبیہ دے کہ یہ شور و غل ایسا ہے جیسا کہ کسی گاؤں میں خنزیر کی آنے سے ہوا ہو تو آپ کیا کہینگے

# انتخاب الاخبار

**درخواست قبول** ۲۱ اپریل کے پرچہ میں دو درخواستیں لکھی گئی تھیں۔ ان میں سے نمبرا کی درخواست مولوی ابو محمد عبد القادر صاحب بکرم پوری بنگال اسنے قبول کرکے قیمت بھیجدی ہے چنانچہ ان کی طرف سے پرچہ اہلحدیث ایک سال تک بنام عبید اللہ امیر الدین بمقام عدالت گڈہ ضلع سیالکوٹ جاری کیا گیا۔

اول نمبر کے لیئے بھی کوئی صاحب توجہ فرماویں۔

**امرتسر** میں سکھوں اور ہندوؤں کا تنازع بڑھتا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سکھوں نے اپنے دربار سے ہندو برہمنوں کو نکالدیا کہ یہاں بت پرستی کی جگہ نہیں۔ فریقین کے جلسے ہورہے ہیں

**امرتسر** والا ہر روز کے گرنتھ کرکے قادیانی بخوف زلزلہ اندرہ مکانوں سے نکلکر میدانوں میں خیمہ زن ہو رہے ہیں اخدا احمقوں کا بھلا کرے)

جس انگریز نے پیشگوئی کی تھی کہ ۱۱ مئی کو سخت زلزلہ آئیگا اس کی تردید جہوں نے ایک لائق جوتشی اور انگریزوں نے کردی ہے **امرتسر** کے سقوں نے اتفاق کیا ہے کہ سب نماز پڑھینگے مگر معماروں کو زلزلے کا کوئی اثر نہیں حالانکہ معماروں پر اس زلزلہ سے دو احسان ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ زلزلہ لیسے وقت نہ آیا بلکہ معمار بلند عمارتوں پر کام کرتے ہوتے ورنہ ضرور گر کر مر جاتے دوسرا احسان یہ کہ زلزلہ کی وجہ کام کی کثرت ہوکر ان کی مزدوری قریباً دگنی ہو گئی۔ مگر انسان بڑا ناشکرا ہے۔

لاہور میں ایک اور یوروپین بچہ طاعون سے تلف ہوا۔ (مسیح قادیانی کا مخالف ہوگا)

**آجکل** امیر صاحب کابل کی طبیعت مرض نقرس سے ناساز ہے۔ ظاہرا امیر صاحب کا یہ مرض معمولی معلوم ہوتا ہے (خدا عافیت بخشے)

**جنگ موجودہ کی خاص باتیں۔** زمانہ موجودہ میں کوئی بھی مسلسل لڑائی ۳ دن سے زیادہ برابر جاری نہیں رہی تھی لیکن موجودہ جنگ میں لیاؤ یانگ کی لڑائی ۸ دن اور شاہو کی لڑائی ۵ دن اور موکڈن کی لڑائی ۱۴ دن تک مسلسل طور سے جاری رہی اسلئے یہ یقین اور خیال کرتا کہ زمانہ موجودہ میں نو ایجاد ہتھیاروں کی مدد اور عظیم فوجوں کے میدان جنگ میں لانے سے لڑائی بجلدی ختم ہو جاتی ہے۔ بیکار اور فضول ثابت ہوا۔

**لیاؤ یانگ** کی لڑائی میں روس اور جاپان دونوں جنگجو سلطنتوں کی فوجوں کی تعداد ۴ لاکھ ساٹھ ہزار اور جنگ شاہو میں طرفین کی فوج کی تعداد ۶ لاکھ ۔۔ ہزار اور جنگ موکڈن میں ۷ لاکھ ۵۰ ہزار تعداد تھی۔ مارشل اویاما کے صدر مقام ... میں اطراف و جوانب سے ۴۰۰ تار اور ٹیلیفون کے دفتروں کا تعلق تھا۔

**بالجالی** نے فرانس سے ایک لائق انجنیر بلایا ہے تاکہ دجلہ و فرات کی طغیانی سے جو نقصان ہر سال ہوتا رہتا ہے اسکا انسداد کرے۔ حفاظتی انجنیروں کی ایک جماعت بھی اس کے شریک تھی۔ اور بطور رشوتی سب ملکر تدابیر سوچ رہے ہیں

۳ مئی کے ڈیلی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ شملہ میں زلزلہ کی حرکت پچھلے ہفتہ تک برابر محسوس ہوتی تھی۔ کبھی کبھی زلزلہ کی سی گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر صاحب کلو کا بیان ہے کہ بیرونی علاقہ سراج میں زلزلہ سے جو نقصان شدید ہوا ہے اس کی رپورٹ مکمل ہو گئی۔ خلاصہ یہ کہ ۵۰ آدمی مرے ہیں۔ ۱۴۰ زخمی ہوئے ۳۹۸ مویشی ہلاک ہوئے۔ اور ۱۹۵۷ بھیڑ بکریاں ضائع ہوئیں اور ۲ ہزار ۷ گھر مسمار ہوگئے۔ اور یہ بھی عرضی میں آیا ہے کہ ۴۴۴ گھر تباہ ہوئے۔ اندرونی علاقہ سراج کی رپورٹ ہنوز غیر مکمل۔ یہاں متصلات سے بدرجہا زیادہ نقصان ہوا۔

پالمپور میں اب بھی روزمرہ زمین میں شگاف ہوتے ہیں۔ کچھ میل کے فاصلہ پر ایک برفانی پہاڑی نظر آتی ہے جسمیں اکثر زلزلہ آتا رہتا ہے۔ شاید یہی آتش فشان ہے۔ ماہران طبقات الارض اسکے دریافت کرنے کو گئے ہوئے ہیں۔

ahmadimuslim.de

## دی پیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بہتیرے آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنک ہرگز نہ سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاٹری کے کشش کا ایسا انداز و بند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہم نے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیرونجات کے بہت سے کارخانے والے ہیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہم سے ہی عمدہ مال منگاکر باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور تجربہ ہمارا ساطع ہے وہ اسباب کے شاہد ہیں کہ یہ صرف ایسی بات کا اظہار ہو

**غیر معمولی رعایت۔** ہم نے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور "ارزاں فروشی لسیار فروشی" پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی ٹرنک بلا | | بحساب فی انچ | | | | | کیس بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۳۶ انچ | ۳۳ انچ | ۳۰ انچ | ۲۷ انچ | ۲۴ انچ | ۲۱ انچ | ۱۸ انچ | ۱۲ فی انچ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | تالہ جستی ۲ فی انچ |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| ٹرنک تیار شدہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | . | کیس بکس سٹیل ۲ فی انچ |

نوٹ:۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط کتابت بنام ذیل ہو

المشتہر

عبدالعزیز اینڈ کو ٹرنک میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

## طب سلیمانی ناظم حفظان صحت

اگر آپکو اپنی صحت کی ضرورت ہے تو ہمارے کارخانہ کی تیار شدہ ادویہ کا استعمال رکھیں جنکی ترکیب میں کسی مذہب و ملت کے خلاف کوئی چیز نہیں ملائی جاتی شافی مطلق کی عنایت سے ہیری کارخانہ کی خاص دوائیں اپنے اثر کرشمون سے پبلک کو اپنا گرویدہ بنا رہی ہیں اگر آپ تندرست ہیں تو حفظ ماتقدم کے طور پر لائف پلیڈ کی ایک گولی یا کارخانہ کے طب سلیمانی یعنی چورن ہاضمہ کی ایک چٹکی کا روزانہ استعمال رکھیں جس سے صحت قائم رہکر جگر میں خون صالح پیدا ہوتا ہے اور جسم کا وزن اور حجم ترقی کرتا جاتا ہے دل و دماغ اور بصارت میں طاقت۔ آلات تنفس۔ آلات بول و براز صاف ہوکر معدہ میں قوت اور دل میں فرحت رہتی ہے۔ اور اگر کوئی خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہو تو کارخانہ ہذا کی مناسب ادویہ سے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

**طب سلیمانی**۔ یعنی چورن ہاضمہ معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اس کی قوت کا محافظ رہتا ہے حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہوکر خون جید پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہوکر چستی اور مردانگی پیدا ہوتی ہے جس سے انسان صحیح المزاج والقوی رہ سکتا ہے طب سلیمانی قبض کو رفع کرتا ہے اسلئے اس کے استعمال سے خون کی تمام خرابیاں دور ہوجاتی ہیں۔

ہمارا ایجاد کردہ نمک سلیمانی۔ گردہ اور مثانہ کی پوری محافظت کرکے معدہ اور جگر کے تمام فضلات فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے اسی سبب سے بار بار پیشاب آنے کو روکتا ہے اور گنٹھیا کو بھی مفید ہے ہمارا مجوزہ طب سلیمانی۔ امراض معدہ مثل کمی اشتہا۔ درد شکم۔ قراقر۔ ترش یا جلی ہوئی ڈکارین۔ اسہال پیچش بدہضمی ہیضہ تخمہ متلی قے۔ بکثرت ریح۔ قبض دائمی یا عارضی اور قولنج وغیرہ میں تیر بہدف کا کام دیتا ہے یہ طب سلیمانی بواسیر خونی و بادی یا ریحی مستورات کے ایام معمولہ کی خرابیوں اور امراض چشم مثلاً تیزی بصارت اور قوت باہ کیواسطے بھی مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ آنہ قیمت ایک بوتل جس میں سات شیشیاں ہونگی پانچ روپے صرف

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی مالک شفاخانہ چشتیہ واقع امرتسر متصل ڈاکخانہ امرتسر چوک

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

للہ الحمد

# اہلحدیث

امرتسر ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے ... | ۱۰ |
| والیان ریاست سے ... | ۲۵ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے ... | للعہ |
| عام خریداروں سے ... | عہ ۱۲ |
| چھ ماہ کے لئے ... | عہ |

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک ارسال ہوگی۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت مالک سے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھدینا ضروری ہے۔

## قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر

شکر ہے کہ اہل اخبار والوں کے عرض معروض کرنے سے صاحب موصوف نے شہر کی صفائی پر توجہ فرمائی ہے سڑکوں کی مرمت بھی شروع ہو گئی ہے مگر افسوس ہے کہ خاطر خواہ کام نہیں۔ صفائی کے لئے جب تک کوئی علیحدہ افسر خاص نگرانی کے لئے مقرر نہ ہو (جیسا کہ اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں لکھا گیا ہے) جس کو اہالی شہر ہر قسم کی شکایت بذریعہ کارڈ یا دستی چٹھی کے کریں وہ فوراً تعمیل کرے تب تک انتظام درست نہیں ہو سکتا۔ یہ محض معمولی پوش ہے۔ سڑکوں کی مرمت بھی برائے نام ہو رہی ہے صاحب بہادر خود ملاحظہ فرما دیں تو معلوم ہو سکتا ہے کہ دونوں کناروں سے درمیان اونچا چاہئے مگر امرتسر کے کاریگر اسکے برخلاف میانہ ڈھلوان کا کام شروع ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو سکتا ہے کہ ایسی سڑک کتنے دنوں تک کام دے سکتی ہے

# انجمن حمایت اسلام لاہور میں اختلاف

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم

پاک پروردگار کا کلام اپنی صداقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ آیت زیب عنوان میں جو دعوے اور حکم کیا ہے اسکی تعمیل کے فوائد اور عدم تعمیل کے نقصانات بھی ساتھ ہی فرما دیئے ہیں۔ یعنے ارشاد ہے کہ نزاع نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری عزت برباد ہو جائے گی۔ اس کلام ہدایت نظام کے صدق میں کیا کلام ہے۔ کوئی سلطنت کوئی ملک کوئی خاندان ایسا نہیں مل سکتا جو نزاع کے نتیجے میں اگر بے عزت نہ ہوا ہو۔ خدا نہ کرے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں جو اختلاف بعلت پیدا ہوا اس سے بھی آیت کریمہ اپنا جلوہ دکھاوے۔ گو آیت کی تصدیق بجا ہے۔ مگر خدا محض اپنے فضل سے اس اثر کو ملتوی بلکہ مسدود فرماوے۔ لیکن مسلمانوں کے اعمال بد افعال اس امر کے مقتضی ہیں۔ تعجب ہے جو لوگ علمائے اسلام پر زبان لعن و طعن اسلیئے دراز کیا کرتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرکے مسلمانوں کا شیرازہ پراگندہ کرتے ہیں۔ اُن کو ایک جا جمع نہیں ہونے دیتے۔ اُن کو متفرق گروہ گروہ کرکے ترقی سے روک رکھا ہے۔ ایک دوسرے کا دشمن بنا رکھا ہے۔ یہ کردیا وہ کر دیا۔ یہانتک کہ بقول اڈیٹر کرزن گزٹ جبتک علمائے اسلام دنیا کے طبقے پر زندہ ہیں مسلمان کبھی ترقی نہیں کرینگے۔ غرض علمائے اسلام سے تو تعلیمیافتہ پارٹی صرف اسلیئے کشیدہ خاطر تھی کہ یہ لوگ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرتے ہیں۔ جو ہمارے خیال میں ایک حد تک صحیح ہے کہ بعض علما میں یہ عیب بیشک ہے۔ لیکن اب یہ کیا سننے میں آتا ہے کہ وہی تعلیم یافتہ پارٹی اسلامیہ کالج اور انجمن حمایت اسلام پر سر پھٹول ہو رہی ہے کہ الامان والحفیظ۔ انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے پر بقول معزز معاصر وطن لٹھ چل جانے کا خطرہ تھا۔ کیا علمائے کرام کی دل آزاری کی رجعت تو نہیں پڑی۔ سچ ہے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

پیسہ اخبار لاہور وکیل امرتسر جیسے حامیان قوم ایسے کچھ بگڑے ہیں کہ گویا اُدھار کھائے بیٹھے ہیں جو پرچہ دیکھو اس میں انجمن کی مخالفت انجمن کی برائی۔ ہمیں چونکہ یہ غرض نہیں کہ ہم اس پارٹی فیلنگ (مخالفت) سے کوئی حصہ لیں۔ اور سچ یہ ہے کہ آجتک فریق مخالف کی کسی تقریر اور تحریر سے ہمیں کوئی وجہ معقول مخالفت کی معلوم ہی نہیں ہوئی۔ اسلیئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ حق بجانب کون پارٹی ہے۔ ہاں البتہ بحکم تعلیم قرآنی ہم اتنا جانتے ہیں کہ جتنا فساد کرنیوالوں کو گناہ ہوتا ہے اتنا ہی انہیں خاموش رہنے والوں کو بھی۔ چنانچہ ارشاد ہے ان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما (مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر جھگڑیں تو انہیں مصالحت کرا دیا کرو) اسلیئے ہمیں اتنے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی معذرۃ الی ربکم ولعلہم یتقون ہمیں اس امر میں بیشک حیرانی ہے کہ کیا کسی تجویز کے پیش کرنے یا پاس کرنے کے عمل کرنے کے متعلق انجمن کے کوئی قواعد بھی ہیں یا نہیں۔ پھر جس تجویز کے متعلق اتنا اختلاف ہو رہا ہو کہ ایک فریق دوسرے فریق کی ذاتیات تک حملہ آور ہو رہا ہے۔ اس تجویز کو حسب انجمن میں باقاعدہ پیش کرکے پاس یا فیل کرا کر نزاع کو ختم کیوں نہیں کیا جاتا۔ اگر پاس ہو جائے تو مخالف فریق برا نہ منائے اگر فیل ہو جائے تو موافق پارٹی رنجیدہ نہ ہو بلکہ حسب قواعد انجمن کاربند رہے۔ یاد رکھو اگر یہی طرح چندے الگ الگ ہونا بیان ہوتی رہیں تو قانون قدرت کسی کا لحاظ نہ کریگا۔ خطرہ ہے کہ آیت کریمہ مندرجہ عنوان اپنا جلوہ دکھائیگی جسکا نقشہ بہت برا ہے۔ پھر اس وقت کوئی اصلاح کارگر نہ ہوگی۔ کوئی تجویز نہ سوجھی جائیگی۔

اس بیان سے ہماری غرض یہی ہے کہ کہ انجمن کی بہبودی بنی رہے ورنہ ہم ہی یہ باور نہیں کر سکتے کہ انجمن کوئی معصوموں اور بے گناہ ہونے کی جماعت ہے۔ انجمن کے کالج یا مدرسہ میں کوئی تعلیمی نقص نہیں ہے جہانتک انہیں اپنے فن سے واقفی ہے عربی مدرسہ تو انجمن کا بہت کچھ قابل اصلاح ہے یہانتک کہ انجمن کے خود اپنے اصول کے خلاف ہے۔ انجمن کو یاد ہوگا۔ جو اسنے اول مدرس کی تلاش کے لئے پیسہ اخبار وغیرہ میں اشتہار دیا تھا۔ کیا پھر انجمن نے اس اشتہار کی کسی شرط کو بھی ملحوظ رکھا تھا جو باعث شرم ہے مگر ساتھ ہی اسکے ہم جانتے ہیں کہ بندوں کے کام خطاؤں اور غلطیوں اور خود غرضیوں سے خالی نہیں ہوتے لیکن اُن غلطیوں کی وجہ سے بنے بنائے کام کی تخریب کے درپے ہونا انصاف نہیں۔

پیسہ اخبار کے لائق اڈیٹر کو یاد ہوگا کہ جن سر سید احمد خان کا انتقال ہوا تھا تو علی گڈہ کالج کے متعلق پیسہ اخبار میں کئی ایک مضامین آتے تھے یہانتک کہ ایک مضمون بغرض اندراج آتا تو اسی وقت اُسکے متعلق تار آتا کہ ابھی درج مت کرنا چنانچہ آپنے میرے سامنے جبکہ میں اپنے کسی اشتہار کے تصفیہ کے لئے ہمراہی منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام آپکے دفتر میں گیا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔ ان کے دماغوں میں فتور ہوگیا ہے۔ تو مہربان من اُن الفاظ اور اس رائے کو جو آپ اس وقت متعلقان علیگڈہ کالج کی نسبت قایم کرتے تھے یاد کرکے بیرونی دنیا کی رائے کو اپنے حق میں قیاس کر لیجئے۔ کیا رونے کا مقام نہیں ہے کہ آپ جیں اخبار آپ لوگوں کو سمجھائیں۔

اللہ اکبر۔ ہم وہ مسلمان تھے کہ نادی کی تعلیم اور دعاؤں کے یہ ہی دعا تھی کہ اللہم لا تشمت بی عدوی۔ بہت کچھ تحقیق ہو چکی ہے بہت کچھ سفحے کے اُڑ چکے ہیں۔ اتفاق کرو کیوں عام مسلمانوں کو الٹا سبق سکھاتے ہو کہ وہ بھی ہماری طرف دیکھ دیکھ کر بات بات میں الجھا کریں۔ یاد رکھو ہمیں اس بات کا رنج تو اتنا نہیں کہ ایک اسلامی انجمن کے ممبران اور ہواخواہان میں یہ اختلاف ہے بلکہ خطرہ ہے تو یہ ہے کہ قانون قدرت کسی کا لحاظ نہیں کریگا۔ چند سے ایسا ہی رہیگا تو (خدا نکرے) آیت کریمہ اپنا صدق دکھادیگی اور ضرور دکھا دیگی۔

اخیر میں ہم اپنے معزز توکل معصر وکیل سے بابت اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ معاف رکھئے اصلاح جب ہی ہو سکتی ہے کہ دونو کا خیال پیدا ہو لیکن جب یہ کمبخت آیا تو بس پھر خیر نہیں۔ آپنے اپنا حق ادا کر دیا۔ اب آپ ذرا خاموش رہیں دیکھیں کارکنان انجمن کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ مگر اتنا بھی یاد رہے کہ کام بنانا ذرا مشکل ہے بگاڑنا مشکل نہیں۔ بیچارہ جولاہا محنت شاقہ سے اپنی گرگہہ پر تانا تنتا ہے جس کو مرغا ایک ہی چونچ سے ایکدم میں خراب کر دیتا ہے۔

اس سے بڑھکر افسوس ہے کہ قوم میں کوئی صاحب اثر نہیں جو بیچ بچاؤ کرکے اس طوفان بے تمیزی کا خاتمہ کرا دے۔ اب تو اس آگ کے شعلے دور دور تک پہنچانے لگے ہیں۔ پیسہ اخبار ہفتہ وار میں لگتے ہاتھ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کو بھی لتاڑا گیا ہے جسکا

نہایت رنج ہے۔ اور نہیں تو۔ رنج تو اسلئے ہے کہ ایک بزرگ جنہوں نے تحریری کوجس سے بہت سی قومی خدمات ہوئی ہیں ایسے ناشائستہ الفاظ سے یاد کیا گیا۔ جو قطع نظر ذاتی اعزاز کے صرف طول عمری کے لحاظ سے بھی نازیبا ہے۔ حدیث شریف میں ہے من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا (جو بڑے کی عزت نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں)۔ رنج اس لئے نہیں کہ اختلاف کے آثار ایسے ہوا ہی کرتے ہیں خدا کرے یہ اختلاف جلد مٹ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس اختلاف کا نتیجہ بھی مدرسہ دیوبند کی طرح ہو۔ اخیر میں ہم حسب دستور سر برآوردگان قوم کو توجہ دلاکر بمنت گذارش کرتے ہیں کہ دور دور بیٹھے تماشہ دیکھتے رہیں۔ خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج جناب راجہ جہانداد خان صاحب وغیرہ وغیرہ بزرگان قوم ہماری گذارش کے خاص مخاطب ہیں۔ الیس منکم رجل رشید۔

## انجمن اتحادیہ ہائی کورٹ

بزرگ اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکی مہربانیوں سے قوی امید ہے کہ میرے ان چند سطر بے ربط جملوں کو اپنے گرانبہا اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور فرمائینگے۔

اسمیں کسی کو کلام نہیں کہ جتنے عالم اور کائنات عالم ہیں سب حادثہ اور بتدریج نشو ونما پاتے ہیں۔ بڑے بڑے شجاع وبہادر جو میدان کارزار میں اپنے مخالفوں کو نیچا دکھا رہے ہیں۔ وہی اس کے قبل ایک ایسا وقت بھی دیکھ چکے ہیں جو گھٹنوں پر ٹیک کر چلنا دشوار جانتے تھے۔ اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کے لیکچرار اور پر اثر مقرر جو مجالس متعددہ میں بے رعب کہتے ہوئے کہاں کہاں نہیں پہنچتے ہیں انکا بھی ایک ایسا زمانہ گذرا ہے جو مختلف بے اختیاری سے کہاں کہاں کرتے تھے۔ جب اللہ پاک رب العزت کو کو انکے نیت مخلص کے باعث نوازنا منظور ہوا تو انہیں یہ منصب بخشا جسکا شکر واجب ہے۔

میں نہایت ادب سے معزز اڈیٹر سے اُس ریمارک (یہ تو ابھی محض

ahmadimuslim.de

کچھ کر کے دکھایا ہے) کے بابت جو اہلحدیث مورخہ ۱۴ صفر میں کیا گیا ہے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ بہار کے مسلمان کچھ مسلمانان پنجاب کے سے تو ہیں نہیں کہ نہیں اپنے مولا کا خوف ہو علوم دینیہ کے شائق ہوں۔ یہاں کی خلقت بھی پنجاب سے کم نہیں۔ اُمرا کے لڑکے عموماً انگریزی میں بھرتی ہوتے ہی تھے۔ اُن کی دیکھا دیکھی متوسط الحال لوگوں نے بھی تقلید کرنی شروع کر دی۔ باقی رہے جو مخص مفلس و قلاش ہیں وہ بھی تو عربی تعلیم کی نمک مرچی کو آمادہ ہیں۔ مگر کیا اثر اُن کی آمادگی کافی ہو گی ہرگز نہیں۔ امراء اور رؤسا کی توجہ ضرور ہے لیکن اُنکا تو مذاق ہی کچھ اور ہے۔ خاص شہر عظیم آباد کی آبادی تقریباً پانچ لاکھ ہے اور اس میں صرف ایک مدرسہ (مدرسہ اصلاح المسلمین) جسکا خرچ قریب قریب آٹھ یا نو سو روپیہ سالانہ کے ہوگا انجام کو نہیں پہنچتا ہے اور یوں محکمہ جدالیہ کے ممبر بنکر وکیل و مختار کی مٹھیاں گرمانے کے بڑے شائق۔

مسلمانو! غیرت چاہیئے۔

اس لنگڑے لولے مدرسہ کے طلبہ کی کوشش سے اس انجمن کی بنا قائم کی گئی ہے۔ مگر خدا کی ذات جامع صفات سے (اگر نیت خالص ہے تو) بہت کچھ امید ہے۔ الحمدللہ کہ اہل مطابع میں سے پہلا نمبر معاون جو داخل رجسٹر ہوا ہے جناب مولینا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل امرتسری) کا ہے۔ جنہوں نے اپنے مطبع کی کتب موجودہ میں سے ایک ایک نسخہ ہر کتاب کا نصف قیمت پر مرحمت فرمایا ہے۔ ممبران انجمن بہت شکر گذار ہیں۔ اور جن بزرگوں نے آئندہ کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی۔ و جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواروی۔ مگر ارسال کتاب میں توقف کی وجہ شاید ناشناسائی ہو تو جناب مولوی عبد الرحیم صاحب (صاحب تذکرہ صادقہ) محلہ میر شکار ٹولہ ڈاک خانہ گلزار باغ بانکی پور کی معرفت مرحمت فرمائیں۔ اور بعض اُن حضرات سے خاص طور پر مخاطب ہوتا ہوں جنکے پاس انجمن کی طرف سے جوابی کارڈ ارسال کئے جاتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اگر معاونت منظور نہ ہو تو جواب سے تو سرفراز فرمایا کریں۔

(راقم برکت اللہ مہتمم انجمن اتحادیہ ڈاکخانہ مہندرو بانکی پور)

**اڈیٹر۔** تو آخر اب اُٹھو گے بھی یا یوں ہی مضمون نویسی ہی کروگے۔ اگر اٹھو گے تو کہاں کو جاؤ گے۔ کوئی سمت بھی مقرر ہے۔ ہماری کوئی سنے تو اس قسم انجمن مسلمان بنائیں جسکے ممبر دو دو تین تین ملکر ہر محلہ کی مسجد میں مغرب کے وقت پہنچکر مسلمانوں کو خستہ حالی پر مطلع کیا کریں۔ پھر ترقی ہونے پر گاؤں در گاؤں پھریں صرف آئندہ دینی اور دنیاوی خطرات سے آگاہ کریں۔ نہ اپنا جھگڑا چھیڑیں یا نہ کسی کا جھگڑا مول لیں۔

# کاہن کادیانی بیشک رسول ہے

(از مولوی اللہ دتا سہل ضلع سیالکوٹ)

کون کہتا ہے کہ کاہن کادیانی رسول اور نبی نہیں ہے۔ اور اُسکا منکر مستوجب سزا نہیں ہے۔ بے شک کادیانی کرشن جی مہاراج ہیں اور رسول ہیں۔ اور اسمیں بھی مُوئے برابر شک نہیں کہ کادیانی مہاراج ہی کل عذابوں کا سبب ہیں دنیا میں کادیانی کی موجودگی میں کونسا ایسا عذاب نہ آیا ہوگا جسکا باعث کاہن کادیانی جی نے اپنی تکذیب کا سبب نہیں بتایا ہوگا۔ ابجو زلزلہ آیا ہے آپ اپنے اشتہاروں میں لکھتے ہیں کہ یہ عذاب زلزلہ کا اسلئے آیا ہے کہ میری شناخت ہو جائے۔ (اشتہار ۱۸ اپریل۔)

سچ ہے اسپر تو میں دل صاد کرتا ہوں۔ اور آپ کی تصدیق میں جناب (فداہ ابی و امی) حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی حدیث نقل کرتا ہوں۔ چنانچہ

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعواہما واحدۃ وحتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول وحتی یقبض العلم وتکثر الزلازل ویتقارب الزمان وتظہر الفتن ویکثر الہرج

آخر تک یعنی ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ آپس میں لڑینگے دو بڑے گروہ دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ اور یہانتک کہ قریب تیس کے بڑے جھوٹے دجال ظاہر ہونگے۔ ہر ایک گمان کرے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور یہانتک کہ قبض ہوگا علم اور بہت ہونگے زلزلے اور قریب ہو جائیگا زمانہ۔ اور فتنے فساد ظاہر ہونگے۔ آخر حدیث تک۔ بخاری چھاپہ مصری جلد ۴ صفحہ ۱۵۶ سطر ۳۰ لغایت ۳۲۔

اس حدیث سے آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ مرزا جی ہی کے سبب

ahmadimuslim.de

زلزلہ آیا اور آتا رہیگا - کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ کی پیشگوئی میں لفظ زلازل جو جمع کا صیغہ اور قبل اسکے اکثر کا لفظ موجود ہے کہ بہت سے زلزلے آئینگے کیوں ظہور نہو - اس سے ثابت ہوا کہ مرزا جی رسول ہیں کون رسول ہیں - وہی تیسوں دجالوں میں سے ایک دجال یا تیس کذاب رسولوں میں سے ایک رسول ہیں - پھر کیا وجہ جو زلزلہ نہ آتے - جو لوگ مرزا جی کے اشتہارات اور زلزلہ آنے میں شک کرتے ہیں اور مخالفت ظاہر کرتے ہیں سخت عیب ظاہر کرتے ہیں جبکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح موجود ہے کہ جب کوئی دجال نبوت کا دعوے کریگا تو زلزلے آئینگے پھر چون و چرا کی کیا وجہ ہیں تو مرزا جی یا کرشن قادیانی مہاراج جی کے اشتہارات متفق ہوں - اور مخالفوں سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوں - ہاں البتہ اتنی بات ضروری ظاہر کر دینے کے قابل ہے کہ مرزا جی نے ۸ اپریل کے اشتہار ۱۹۰۵ء [illegible] میں سخت غلطی کھائی ہے وہ یہ ہے کہ مجھے علم نہیں کہ زلزلے سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت؟ بہت خوب کرشن جی آپ کو علم نہیں یا ہر ایک عربی دان کو اگر آپ کو علم نہیں تو میں بتا دیتا ہوں زلزلہ کے معنے بھونچال یا زمین کے لرزنے کے ہیں - مگر مجھے یہی پتہ نہیں لگتا کہ جناب نے آفت کا لفظ کسطرح سے لکھدیا - جناب کرشن جی مہاراج آفت کے لئے تو کرب کا لفظ ہونا چاہئیے - جو الہام میں درج نہیں لہذا یا تو آپکی غلطی ہے یا آپکا ملہم کا ہو لگیا ہوگا چاہئیے کہ آخر لگا کر کرب لکھدیتا تھا - تاکہ آپ کو اسقدر ندامت نہ اٹھانی پڑتی - پھر آپ لکھتے ہیں مجھے علم نہیں دیا گیا کہ یہ حادثہ کب ہوگا - (جبتک جناب کا وجود موجود رہیگا) پھر آپ لکھتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ چند دنوں یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اسکو چند مہینوں تک یا چند سال کو بعد ظاہر فرمائیگا - شاباش شاباش مرزا جی تیرے کیا کہنے آپ کے سوا کون ایسے پختہ بچنے بتا دے - مرزا جی اگر یہ پیشگوئی ہی اپنے معنوں پر پوری نہو برائے خدا پھر ایسے خدا کو تو نمستے کیکر خلاصی ہی کرانی بہتر ہے - اور بہت سے زلزلوں حادثوں کے منتظر رہیں اور میں بھی منتظر ہوں -

**الہامات مرزا** - مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں پر مفصل بحث اور تردید لیگئی ہے - قیمت ۵ر (مینجر)

# زلزلہ اور اسکا اثر جسم انسان پر

(از جناب ڈاکٹر رعبنداس صاحب منشی امرتسر)

۴ تاریخ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کے زلزلے سے جو نقصان جان و مال کا کانگڑہ گلو پالم پور اور اسکے گرد و نواح میں ہوا ہے برسوں تک نہیں بھولیگا اور جسکی یاد سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - خدا ایسا دن دوبارہ نہ دکھلاوے - ایسے سخت زلزلے کا اثر دماغ پر ہوتا ہے [illegible]

[illegible] جو اس روز تھوڑی دیر بعد تجربہ میں آیا - بہت اشخاص نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ بیماری کانپتی ہیں - اور موٹی پنڈلی میں تکلا وٹ معلوم ہوتی ہے ( )

اُن کو سمجھایا گیا کہ یہ زلزلہ کا اثر دماغ پر ہونے سے ہوا ہے خود بخود اچھا ہو جائیگا فکر کی بات نہیں -

۲ - چار یوم بعد اس حادثہ کے مجھکو ایک بیمار نے اپنے گھر بلایا اور بیان کیا کہ مجھکو تاریخ زلزلہ سے بخار آتا ہے - ہر چند علاج دیسی انگریزی کیا ہے فائدہ نہیں ہوا ہے - اور تین چار روز سے نیند نہیں آئی -

حالت مریض بوقت ملاحظہ - حرارت تھرمامیٹر بغل میں ۱۰۱ - آنکھیں چڑھی ہوئی - سر درد نیم پاگل کی سی شکل -

میں نے اس مریض کو عصبانی بخار تشخیص کرکے تسکین بخش دوائی دی - [illegible] اور مریض دو روز میں اچھا ہو گیا -

۳ - ایک بیمار مولوی - بعد زلزلہ سودانگ مکچر سے اچھا ہو گیا -

۴ - سلسل البول بعد زلزلہ یہی سودانگ دوائی سے اچھا ہو گیا -

۵ - پیارے ایڈیٹر میں آپ کے اخبار کے ناظرین سے ملتجی ہوں (خاصکر حکیم صاحبان اور ڈاکٹر صاحبان) کہ اگر اُن کے تجربہ میں زلزلہ کے بعد ایسے بیمار (جنکے دماغ پر زلزلہ کا اثر ہوا ہو -) آئے ہوں تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرمائیں -

اڈیٹر صاحب بھونچال کے پیدا ہونے کی متعلق مختلف روائتیں اخبار و نیں اور زبانزد خلق ہیں - کوئی کہتا ہے کہ زمین گئو کے سینگ پر ٹھہری ہوئی ہے - کوئی کہتا ہے شیش ناگ یعنی سانپ پر کوئی کچھ - سائنس دان کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے آگ ہے جب اُسکی شدت سے حرارت بڑھ جاتی

ahmadimuslim.de

ہے تو زمین پھٹ جاتی ہے۔ زلزلہ ہوتا ہے۔ آپ مہربانی کرکے یا آپ کی ناظرین میں سے کوئی حکیم قرآن شریف تحریر فرماویں کہ کیا وجہ ہے۔ کیا کچھ انسانوں کے اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔ یا کیا؟

# پان کے فوائد

(از حکیم سید شریف حسین صاحب باذق۔ حیثی بیاسنیہ۔ حال مقامی کہریاداں)

اس کو تنبول و تانبول و تانبول و تملول کہتے ہیں۔ یہ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ مفتح و مفرح و مشہی و مقوی دل و دماغ و جگر و معدہ و منبہی و مدر فضلات و مفتت حصاۃ و مقوی حافظ و فہم اور حصول نشاط کے لئے مفید ہے اور اسکا چبانا جیسا کہ رائج مختلف حصص ہندوستان میں ہے رطوبت دہن کے لئے مفید ہے و تقویت لثہ و دندان کے لئے بالخاصہ اثر رکھتا ہے۔ ضماد القیام جراحات کو نافع ہے و مصفی صوت و نافع ضیق و باہ ہے۔

ڈاکٹر عبداس صاحب جیسے چیچنے لفظوں میں اسکے امتناع کی تحریک کرنا چاہتے ہیں کہیں پان کہانے سے دانت کا رنگت میں فرق بتاتے ہیں کہیں بد ہضمی کا باعث ٹھہراتے ہیں۔ نہیں دانت کے گرنے میں تخصص بدلیل بیان کرتے ہیں۔ بہلا جسکے اتنے فوائد ہوں جیسے میں بالا میں درج کرچکا۔ اس کے امتناع کی تحریک بلادلیل عبث نہیں ہے؟ —

علاوہ بریں اسکے ہمراہ کتھ چونہ سپاری ملاکر گلوریاں کھائی جاتی ہیں کتھ جسکو کات کہتے ہیں دوسرے درجہ میں بارد یابس ہے فوائد اسکو سنئے۔ رادع قابض مجفف حابس اسہال۔ مقوی دندان و لثہ و مسوڑھ۔ دافع قلاع۔ و کرم شکم و جریان منی و سیج و زحیر و تپ و برص و قروح امعاء۔

سپاری جسکی عربی فوفل اور فارسی پوپل ہے دوسرے درجہ بارد یابس ہے۔ فوائد بغور سنئے۔ رادع۔ قابض۔ مانع صعود بخرہ بدماغ۔ نافع امراض دہان۔ و دندان۔ و آورام غلیظ و درد پہلو و تقویت دل و معدہ و حبس اسہال و اوجاع حارہ۔

چونا جسے فارسی میں آہک کہتے ہیں دوسرے درجہ میں حار یابس

یہ نزف الدم کا قاطع ہے۔ رعاف کے لئے نفوخاً اکسیر ہے تقویت اعضا اسکے لئے بے نظیر ہے۔ بد ہضمی کے ادفاع کا جزو اعظم ہی چونا ہے کیسے ہی بد ہضمی کیوں نہ ہو صرف چونے کو گونی خاک میں لپیٹ کر فرو ملکو کر جائے تو فوراً شکایت رفع ہو جاتی ہے

پان میں تین اشیاء مرکب کرکے گلوریاں بنتی ہیں اور اسے ہندوستانی بلکہ اور روگ بھی کہاتے ہیں۔ پان اگر بذاتہ گرم و خشک ہے تو اشیائے مرکبہ اسکی بارد یابس ہیں ایسی ہی ترکیب شدہ اشیاء معتدل کہے جاتے ہیں۔ اور یہ مضر کسی مزاج والے کو نہیں ہو سکتا ہے۔ طرفہ یہ ہے ڈاکٹر صاحب جوش میں ذکر کہتے ہیں "ختّاب جیسے کسی کام میں نہیں آتے"۔ یہ اور بھی سہی۔ ضماد اسکا التیام جراحات کو مفید۔ اور ورم کے لئے اکسیر۔

# اخبار اہلحدیث کے متعلق ایک مشورہ

(از مولوی ابو محمد عبد القادر صاحب چکر دھر پوری)

اما بعد۔ واضح ہو کہ آپکا اخبار گوہر بار اہلحدیث دامہ اللہ تعالی کی صفت و خوبی نام ہی سے ظاہر و باہر ہے بہت ہی عمدہ اور مفید اخبار ہے۔ لہذا عاجز دعا گو ہے کہ رب العالمین اسکو قبول فرماکر عام مسلمانوں کو اسکی طرف راغب کرے۔ ہر شہر قصبہ و قریہ میں گھر گھر جاری و ساری ہو ہر جگہ ہر ایک خاص و عام اسکو وقعت کی نظروں سے دیکھنے لگیں اور بہت ہی اشاعت و ترقی ہوتی جاوے۔ مگر ساتھ ہی اسکے کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ اور کل کوششوں کا لب لباب عاجز کے خیال ناقص میں عام طور سے مشہور کرنا معلوم ہوتا ہے یعنی خوب کوشش سے اچھی طرح شہرت دی جاوے۔ عموماً ہر جگہ ہر شخص کو اسکی اطلاع دی جاوے خصوصاً صاحبان اہل حدیث کے کل سربرآوردہ امراء و رؤساء و مولوی صاحبان و سرداران وغیرہم کو چھپا ہوا اشتہار ارسال کرکے نئے خریدار پیدا کرنے کے واسطے توجہ دلائی جاوے۔ تاکہ وہ حضرات اپنے اپنے دوست آشنا اور تابعداروں اسکا شوق دلاویں اور اسکی خوبی اور ضرورت سمجھا کر ہر شخص دو چار نئے خریدار بنادیں اور سعادت ضرور

ahmadimuslim.de

ثواب عظیم حاصل کریں۔

یہ تجربہ شدہ ہے کہ کوئی شے ہو جبتک اچھی طرح مشہور و معروف نہ ہو لے ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ امر مدنظر رکھکر شہرت عام کرنے کے تین ذریعے انسب معلوم ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر (۱) بڑے بڑے نامی گرامی زیادہ چھپنے والے اخباروں میں اہلحدیث کا اشتہار قیمت دیکے برابر کچھ دنوں تک شایع کرانا مثلاً شحنۂ ہند۔ وطن پیسہ اخبار۔ وکیل۔ انوار الاسلام۔ کرزن گزٹ۔ تحفۂ دکن وغیرہ۔

نمبر (۲) بڑے سائز کا پوسٹ کارڈ جس میں اہلحدیث کا اشتہار بھی ہو جیسا کہ عاجز بطور نمونہ کے ایک عدد روانہ خدمت کرتا ہے چھپاکر کفایت سے فروخت کرانا۔ یعنے صرف ۴ آنہ فی سینکڑہ۔ اُمید قوی ہے کہ بہت فروخت ہو۔ اور مفت میں اشتہار جاری ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ہر شہر میں اُسکی فروختگی کے لئے ایجنٹ مقرر کئے جاویںگے۔ (آپکے علاقہ میں آپکو کیا۔ اڈیٹر)

نمبر (۳) یہ کہ اہلحدیث کا اشتہار دس پندرہ ہزار چھپواکر ہر جگہ ہر شخص کو تقسیم کرانا۔ اور اپنے ہر اخبار کے خریدار کے شامل دو تین پندرہ عدد روانہ کرکے نیا خریدار پیدا کرنے کی تاکید کی کوشش کرنے کی طرف توجہ دلانا وغیرہ جیسا کہ آپ قبل میں اشتہار دے چکے ہیں۔ بار دیگر ویسا ہی مگر واضح طور پر اشتہار دینا وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ غالباً ایسا کرنے میں جیسا کہ مندرجہ بالا عرض کیا گیا ہے۔ آپ کو کوئی عذر نہ ہوگا بلکہ آنجناب خود ایسا کرنا چاہتے ہونگے۔

الا کم تحویل تنگی خرچ یا کم آمدنی وغیرہ مانع ہونگی۔

لہذا اسکی دو صورت ہیں۔ اول یہ کہ آپ اہلحدیث کی تحویل میں اور روپیہ لگا دیں اچھی طرح دل کھول کے حسب ضرورت صرف کریں۔ تحویل بڑھا دیں ترقی ہونے کی صورت جیسی ہو کرتے جاویں۔ قبل میں دو ایک سال بجائے فائدہ کے نقصان ہونے سے بھی آخر کو فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ جب آپنے مثلاً ۵۰۰ روپیہ صرف کرکے اشاعت وغیرہ کیا اور اُسکے ذریعہ سے کم از کم ہزار دو ہزار خریدار بڑھ گئے تو نقصان ہوا یا کہ فائدہ یقیناً فائدہ ہوگا۔

دوم یہ کہ اگر آپ اس قدر خرچ کرکے اشاعت کرنے سے مجبور ہیں اور ایسا کرنے میں فائدہ ہے تو اس حالت میں اہلحدیث کے واسطے امدادی فنڈ کے عنوان سے اہلحدیث میں اشتہار جاری کریں۔

حضرات ناظرین اہلحدیث سے امید قوی ہے کہ وے حضرات ضرور اسقدر امداد کرنے سے کوتاہی نہ کرینگے۔ جسقدر کہ آپ کو اسکی اشاعت کے لئے کافی ہوگا۔ ہر ایک ایسا شخص جسکو اسکا خیال ہے ایک روپیہ آٹھ آنہ چار آنہ ارسال کرکے ایک عظیم الشان ثواب کے کام کو انجام دینے میں تکلیف نہ سمجھینگے۔ بلکہ بشوق بجا لاوینگے۔ اور اسنے میں آپ کا کام ہی نکل آویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مثل مشہور ہے۔ سات پانچ کی لاٹھی ایک کا بوجھ۔

دیگر یہ کہ جماعت اہلحدیث میں مثل اور گروہوں کے بفضلہٖ تعالیٰ بڑے بڑے لوگ موجود ہیں۔ اس ذریعہ سے اگر خدا کی مہربانی ہو تو دو چار کیا دس بیس بلکہ سَو سَو روپیہ ایک ایک شخص دے سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ غالباً دینگے۔ چنانچہ ایسے ذرایع سے بخوبی مذہب حقہ اہلحدیث کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ ہو کہ غریبوں کو جنکو بالکل وسعت نہیں ہے اور اُن کے اخبار دیکھنے کی مخالف اسلام کو شکستیں اور قوم کی بہبودی حاصل ہونے کی اُمید ہو اُنکے نام اخبار مفت جاری کر سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُس کے بیس پچیس یا حسب مناسب جتنے ہوں اُن والیان ریاست و رؤسا کو جو اسکی خریدنے کی فکر اور فرمایش نہیں کرتے اُن کے پاس بھی اہلحدیث روانہ کیا جائے یا یوں کہئے کہ مذہب حقہ کی دعوت دیا جائے تو بجا ہے جیسا کہ امیر المومنین اعلیحضرت سلطان المعظم و شریف مکہ معظمہ و بعض اکابر رؤسائے عرب۔ اور اعلیحضرت امیر کابل و اُن کے وزراء و اعلیحضرت نظام والی حیدرآباد دکن اور اُن کے بعض جاگیرداران۔ و جناب بیگم صاحبہ بھوپال اور اُن کے بعض ملازمین حکام۔ و جناب نواب صاحب والی ریاست ٹونک و جناب نواب والی ریاست رامپور و بعض اکابر پنجاب مثل سودا گر دہلی و دہلی والے بڑے بڑے نامی گرامی

کلکتہ و بمبئی اور رنگون وغیرہ وغیرہ ۔ فقط والسلام ۔

**اڈیٹر۔** سب سے آسان تجویز یہی ہے کہ قدر دانان اہلحدیث اپنا پرچہ سمجھکر ہمیشہ اسکی اشاعت میں لگے رہیں۔ کسی حد پر محدود نہ ہوں ۔ اور اس کام کو ایک دینی کام موجب ثواب جانیں ۔

# مناجات عاجز

اے خدا دل کو نہ ہوگی بیقراری کبتلک
اور آنکھوں سے ہماری اشکباری کبتلک

یا الٰہ العٰلمین دنیا ستم کرتی رہی
ظلم سے طاعون کے اب آہ و زاری کبتلک

کر رہا ہے چند برسوں سے یہ بربادی وہ
ہوگی یارب اس بلا سے رستگاری کبتلک

ہو رہے ہیں یتیم چھوٹے بچے بادو دیدہ
ان یتیموں کی کرو اب کون یاری کبتلک

کرتی جاتی ہیں گود ماں خالی وہ اولاد عزیز
باپ کی جان اور ماں کی دو لاری کبتلک

کمسنی میں سینکڑوں بیوہ ولاوارثی تیرے
در بدر ماری پھریں قسمت کی ماری کبتلک

بچوں اور بیووں کا نوحہ سنتے ہیں شام و سحر
رات دن روتی رہیں آنکھیں ہماری کبتلک

دن یتیموں کے بیاں شب کو سنائیں گریہ و بعض
نیند آتی ہی نہیں اختر شماری کبتلک

مال و زر برباد ہو اور جان ہی بچتی نہیں
بے تمار بچے کی کریں بیمار داری کبتلک

ایک کو دفنا کے پھرتے ہی ہوا فوراً خیال
موت سکتے آتی ہے اب کسکی باری کبتلک

اک گھڑی میں گھر کا گھر خالی ہوگیا گو ہو پڑوس
ہے یہ ضرب المثل ناپائداری کبتلک

سینکڑوں لاوارثی نعشیں پڑی ہیں نظر گور ذمت
گاڑی جاتی ہیں ہر نعشوں کی خواری کبتلک

حال حسرت دیکھتے اور سنتے جی گھبرا گیا
یا خدا کرتے رہیں مردہ شماری کبتلک

جنگل و میدان یا زیر شجر جا کر رہیں
اچھے اچھے چھوڑ کر محل و اٹاری کبتلک

گھر کو خالی چھوڑ کر جانوں کو لیکر چل بسے
نذر ہو چوروں کے سب دولت ہماری کبتلک

رات کو شبنم ہے مثل زہر یہ اور دن کو دھوپ
ماہی بے آب سی بیقراری کبتلک

گھر میں لیٹے سو طرح کی نعمتیں کہاتے تھے
ریگ و صحرا میں کریں فاقہ گذاری کبتلک

ماندیاں شرفاء کی شکیں شل ہوئیں ہوئے
زیر سایہ برگ و شجر کے فاقہ داری کبتلک

سخت تنہا پہ گرد اس چیونٹی کو ہو آپکا عذاب
زندہ درگوروں سی ہو حالت ہماری کبتلک

جبکہ نافرمانیاں حد سے زیادہ ہو گئیں
یہ سبب ہے پھر گرتا بلا تو بردباری کبتلک

زر جو کی پوری ہوئی تعنت از اعمال بد کی اے خدا
آہ عصیاں کی رہے امید واری کبتلک

شان قہاری تری جی بھر کے ہم نے دیکھ لی
باپ پال ہو بھی جو تیرا لطف ہو بیڑا ہوا

بحر بے پایان و گرداب مصیبت میں تباہ
ایسے شہر کون و مکاں خلقت تری کرتی رہی

ضایع ہوتے جاتے ہیں بندے ترے آگے کیا
پاچکے جیسا کیا تھا اب تو ہم پر رحم کر

ہم تو اپنے جرم کے اقرار کرتے ہیں وہے
عذر خواہی کر رہے ہیں ہر طرح سے ہم ترا

ہو تو ہو مصنوع ہو صانع کی صنعت آشکار
ابھی عبرت ہو ہمیں قہر خدا کو دیکھکر

گرچہ کچھ بھی ہے تو پھیروں کر شجرہ کو
باپ دادوں کے چلن سے تا ابد کرنکلا

بادۂ غفلت کی پائی خوب ہی ہم نے سزا
کبر میں فرعون اور نمرود کے استغفار پر

ساری عمریں فسق و عصیاں میں گذاریں ہم نے
واسطہ دیتے ہیں ہم تجھکو رسول پاک کا

ہمراز و ج شفیع المذنبین دل کا چین
پھر خلفائے مہر سالکان راہ حق

پھر صحابہ و آل و شہید کربلا
از طفیل حضرت خیر النساء بنت رسول

رحم کی تیری ہم امیدواری کب تلک
دیکھینگے ہم شفقت پروردگاری کب تلک

ہو رسول اللہ کی اُمت پیاری کب تلک
اس بلا کیفیت سے گریہ و زاری کب تلک

جوش میں آئیگی بحر کردگاری کب تلک
ہے تری قہر و غضب کی پائداری کب تلک

تیری رحمت کی کریں ہم انتظاری کب تلک
غرق بحر انفعال و شرمساری کب تلک

جب نہیں مصنوع تو لطف صنع باری کب تلک
اور دیں رکھتے ہیں ہم آیات باری کب تلک

دیکھتے ہیں شوق سے مسلم بخاری کب تلک
دیکھیں ہم میں آتی ہے پرہیزگاری کب تلک

تیری تعلیق ہے اب بھی ہم سے تشنہ کاری کب تلک
تیری یعنی دنیا ہے ہم میں خاکساری کب تلک

ہو کریں کیا کر بھی آئے دینداری کب تلک
دیکھنے آتی ہے تو مطلب براری کب تلک

اس بلا سے جانستاں سے رستگاری کب تلک
خلق پر ہوتی ہے رحم و لطف باری کب تلک

ہوتی ہے میری دعا مقبول باری کب تلک
بند ہوگی خلق کی یہ آہ و زاری کب تلک

گر دعا مقبول ہو بندگان صالحین
ہم بھی رہے دعا بندہ سیاری کبتلک

## درخواستیں

نمبر ۳۲ ۔ ایک صاحب اہل علم رائے پور سے اخبار مفت طلب کرتے ہیں۔

نمبر ۳۳ ایک شخص موضع دودہ ضلع گورداسپور سے اخبار کی بابت درخواست کرتے ہیں۔ نمبر ۳۵ ۔ میر مصطفیٰ علی صاحب از ناگپور لکھتے ہیں میرا ایک دوست تفسیر ثنائی اردو کا شائق ہے مگر نادار ہے چھ روپیہ قیمت میں سے ایک روپیہ میں دونگا۔ احباب کرم توجہ فرماویں ۔

تفسیر ثنائی ... اور نیز ... قیمت (۱ر) الہامات مرزا قیمت (۴ر) منکوحۂ مرزا قیمت (۲ر) رجسٹر

# ایک نیچری قرآنی کے لباس میں

**ہم نظر باز و نسے تو چھپ نسکا جان جہاں + تو جہاں جا کہ چھپا ہمنے وہیں دیکھ لیا**

امرت سر کے ایک لوکل اخبار میں اندنوں ایک نیچری نے عجیب طرز اختیار کر رکہا ہے۔ اُسنے اہلحدیث کے ایک سادہ دل دوست کے کندہے پر بندوق رکہکر تمام دنیا کے مسلمانوں پر چلانی چاہی تھی۔ مگر صد شکر ہے کہ دوست مذکور نے رفیق اہلحدیث میں آکر ۱۵۔۲۰ آدمیوں کے سامنے ہماری بیان مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۵ مئی کی تصدیق کی۔ اور صاف کہا کہ جو مضمون میرے نام پر لکہا گیا ہے وہ میرا لکہا ہوا نہیں۔ اور یہ کہ میں نے فریق ثانی کو کہدیا تہا کہ مولوی صاحب کا جواب معقول ہے۔ اسلئے ہمیں دوست مذکور کی راستبازی پر خوشی ہے۔ اب کے پیر نیچری مذکور نے وہی مسئلہ اٹہایا ہے۔ یعنے تمام دُنیا کے مسلمانوں کے خلاف کسی خاص وجہ سے اُسکا دعوٰے ہے کہ دادا کی نرینہ اولاد کے ہوتے ہوئے بھی پوتا وارث ہونا چاہیئے۔ اور اس دعوے پر آیت یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ کو پیش کرتا ہے۔ چنانچہ بعد ذکر آیت کے لکہتا ہے

نمبر (۱) "اب اسکی دو صورتیں ہو سکتی ہیں اوّلاً۔ یا تو بیٹوں اور بیٹیوں "
"اور پوتوں اور پوتیوں وغیرہم یعنے سب اولاد کو یکجا کر کے اُن "
"میں سے ہر مرد کو ہر عورت سے دو چند حصہ دیا جائے۔

نمبر (۲) "ثانیاً۔ دیا ہر بیٹے بیٹی کو پہلی اولاد ہونے کے باعث اپنی اپنی اولاد "
"پرورش میں روک قرار دیکے اوّلاً اُن بیٹے بیٹیوں کو ہی ورثہ "
"دیا جاوے۔ اور اگر کسی پوتی پوتے کا باپ مرگیا ہو یعنے "
"روک جاتی رہی ہو۔ تو اُسوقت پوتے پوتی کو بھی بالضرور حصہ "
"ملے۔ اسکی بھی دو صورتیں ممکن ہیں۔ پہلی یہ کہ پوتے پوتیوں کو "
"اپنے اعمام کے ساتھ محض اولاد کے مفہوم کے مطابق "
"حصہ دیا جائے۔

نمبر (۳) "اور دوسری صورت یہ ہے کہ مردہ بیٹے کی اولاد کو جو کہ "
"دوسری اولاد ہے اور جن سے وارث ہونے کی روک "
"جاتی رہی ہے پہلے والد کا قایم مقام قرار دیکے۔ دیگر پہلی "
"اولاد کے ساتھ یعنے اُن کے چچوں کے ساتھ ایک ہی حصہ دیا جاوے "
"حاصل کلام جبتک اولاد کے لفظ میں پوتے پوتیاں داخل ہیں خواہ "
"کوئی ہی صورت تقسیم کی کیوں نہ سمجھی جائے۔ پوتے پوتیوں کا "
"حصہ کلام اللہ شریف سے بالضرور ثابت ہے"

یہ ہے اصل مدعا اُن کے سارے مضمون کا۔ جسپر ہمنے بغرض آسانی نمبر لگا دیئے ہیں۔ کل تین صورتیں ہوئیں۔ اب سُنئے آپکی یہ تینوں صورتیں غلط ہیں۔ شاید اسی لئے آپ نے کوئی صورت خاص اختیار نہیں کی۔

پہلی صورت کی بنا تو یہ ہے کہ پوتے کو مستقل وارث سمجہا جائے۔ حالانکہ تیسری صورت میں آپ اُسکو قایمقام لکہتے ہیں اور اسی مضمون میں کئی ایک جگہ پوتے کو بیٹے کا قایمقام لکہتے ہیں۔ اسلئے اب اسکو اصل مستقل وارث قرار دینا خبط نہیں تو کیا ہے۔ اور سنئے اگر پوتے مستقل وارث ہوں۔ جیسکہ باپ کو ہوتے ہی وارث نہیں۔ تو بتلاؤ ایک شخص کے دو بیٹے ہیں ایک بیٹے کے آگے چار بیٹے ہیں۔ تو کیا اب یہ چار پوتے اور انکا باپ شخص مذکور کی جایداد سے پانچ حصے لینگے اور دوسرا بیٹا ایک حصہ لیگا۔ کیا آپ کا انصاف اور ایمان یہی حکم کرتا ہے۔ کیا آیت کا یہی مطلب ہے؟

دوسری صورت بھی آپکو مضر ہے مگر آپ خوش قسمتی سے سمجھتے نہیں باپ کو بیٹے کے لئے جو آپ اس صورت میں روک مانتے ہیں تو کیوں؟ صرف اسلئے کہ پوتوں کو حصہ اُسکے ذریعے سے ہو کر پہونچتا ہے۔ بس یہی ہم کہتے ہیں کہ پوتوں کو چونکہ اپنے باپ کے ذریعہ سے حصہ پہونچتا تہا جو اصل مورث اعلیٰ (دادا) کی زندگی میں مرگیا۔ اسلئے اسکی مثال وہی ہوئی کہ راجباہہ میں نہر کے ذریعہ سے پانی دریا کا پہونچتا تہا مگر پانی پہنچنے سے پہلے نہر کا تعلق دریا سے ٹوٹ گیا۔ تو راجباہہ میں پانی کہاں سے آئیگا۔

پہر دیکھئے۔ آپ کا علمی سرمایہ کہ آپ اس صورت کی دو صورتیں لکہتے ہیں۔ حالانکہ جس کو آپنے پہلی قسم اس مقسم کی بنایا ہے۔ اس میں مقسم کی ماہیت کا ثبوت نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ مقسم میں روک کا مفہوم داخل ہے اور تقسیم کی صورت اولیٰ میں محض اولاد کا ذکر ہے جس میں روک کا مفہوم نہیں۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ آنکھوں نور نہیں اور نام نین سُکھ ہے۔ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔ پہلے تو



ahmadimuslim.de

ہیں تمام دنیا کے علماء کو ڈانٹتے مگر تقسیم کے مفہوم کی خبر نہیں۔ تیسری صورت بھی غلط بلکہ آپ کو مضر۔ کیونکہ پوتوں کو ولد کا قائم مقام کہنا صحیح آنکی محرومی کی دلیل ہے۔ جسکا مفصل بیان ۱۵ ربیع کے اہلحدیث میں ہم کر آئے ہیں۔ اور آپکی صورت اول میں ہی کچھہ لکھا گیا ہے۔

پیارے دوست سنو! اہل معقول کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ علت بعید کا اثر معلول تک نہیں پہنچتا۔ بلکہ اسکا اثر اپنے معلول پر ہوتا ہے۔ پھر معلول اول اپنا اثر اپنے معلول پر پہونچاتا ہے۔ اسی عقلی اصول کے مطابق شریعت میں ترکہ کی تقسیم ہے کہ دادا کی جائداد سے پوتا اُسی صورت میں حصہ لیگا جب دادا کا اصلی بیٹا

یہ ہے مختصر بالاختصار آپکی تحریر کا جواب ہے ؎

انکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

باقی علماء کرام اور خاکسار کی نسبت جو آپنے بدزبانی سے کام لیا ہو اُسکا ہمیں کوئی رنج نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں ؎

چو محبت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

## فتویٰ

س نمبر ۲۰۶۔ ہر سال تاریخ و یوم مقررہ پر اولیاء اللہ کے مقابر اور اکابر کے مزارات پر بزم طرب ترتیب دینا میلہ لگانا اور روشنی وشیرینی وغیرہ کا اہتمام کرنا (جسکا نام عرف عام میں عرس مشہور ہے) جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں ہے تو اسمیں کیا قباحت اور دین کا کونسا نقصان ہے۔

س نمبر ۲۰۷۔ اولیاء اللہ کے مقابر اور مزارات کی زیارات کے لئے دور دراز کا سفر کر کے جانا جیسے خواجہ معین الدین اجمیری کی مزار کی زیارت کے لئے جاتے ہیں درست ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۲۰۸۔ عورتوں کا قبروں اور مزاروں کی زیارت کے لئے جانا درست ہے یا نہیں۔ اگر درست نہیں ہے تو کونسی دلیل ہے؟

س نمبر ۲۰۹۔ اکثر دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے نام کے مصنوعی اور فرضی مزار بنا کر ان مزاروں کی زیارت کیلئے لوگ جاتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ پس فرضی مزار بنانا اور ان کی زیارت کو جانا گناہ ہے یا نہیں۔ اور اگر گناہ ہے تو کس قسم کا گناہ ہے۔

س نمبر ۲۱۰۔ اہل اسلام کو کتابی اور غیر کتابی کافروں یعنی یہود ونصاریٰ ہنود و مجوس سے میل ملاپ رکھنا انسے مصافحہ کرنا اور ان کے گھر کھانا کھانا انکی دعوتیں وضیافتیں قبول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۱۱۔ نکاح میں مہر زیادہ باندھنا چاہیے یا کم۔ اور مہر کی مقدار اور حد کہاں تک ہے۔ اور جناب رسالتمآب صلعم کی بنات طاہرات کے مہر کسقدر باندھے گئے تھے۔ والسائل عبد الرؤف از باسم بہار

ج نمبر ۲۰۶۔ عرس وغیرہ کرنے کا شرع شریف میں کوئی ثبوت نہیں بلکہ ایسا دن کی عید بنانے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے لا تجعلوا قبری عیدا۔ لا تجعلوا قبری وثنا۔ ان عرسوں ہی کی بدولت اہل اسلام میں قبر پرستی کی وبا پھیلی ہے۔ خدا مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

ج نمبر ۲۰۷۔ ناجائز ہے مسجد الحرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مکان کے اعزاز سے سفر کر کے جانا جائز نہیں۔ لا تشد الرحال الا الی ثلاث مساجد۔

ج نمبر ۲۰۸۔ عورتوں کو قبروں کی زیارت سے حدیث میں منع آیا ہے کرایا ہے ... کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا (یعنی میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم کیا کرو) اس حدیث میں ... مذکر کا صیغہ ہے مگر بعض علماء عورتوں کو بھی اس اجازت میں شامل سمجھتے ہیں تاہم عورتوں کا نہ جانا ہی بہتر ہے۔

ج نمبر ۲۰۹۔ فرضی اور مصنوعی مزار بنانے والوں پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔ پھر زیارت کیسی۔

ج نمبر ۲۱۰۔ اگر انکی دعوتیں کہانے میں کوئی مذہبی نقصان نہو یعنی عوام پر انکی مذہب کی خوبی کا اثر نہ پہنچتا ہو تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

ج نمبر ۲۱۱۔ مہر کی بابت شریعت نے ترغیب دی ہے کہ جس نکاح میں مہر کم ہوگا وہ موجب برکت ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مہر کی زیادتی کوئی عزت ہوتی تو آنحضرت کی بنات طاہرات کا مہر سب سے زیادہ ہوتا حالانکہ حضرت فاطمہ

ahmadimuslim.de

## انتخاب الاخبار

**۱۱ مئی** سے ۱۴ مئی تک زلزلہ کی پیشگوئی کی تاریخیں تہیں جو بخیریت گذر گئیں۔ ۱۴ و ۱۵ مئی کو امرتسر لاہور میں جا بہیں معلوم یہ خبر کیونکر بجلی کی طرح پہیل گئی۔ کہ قادیانی کرشن جی اس دنیا سے سدہار گئے (زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجہو)

**ہندوستان** میں پچہلی دو صدیوں میں جو زلزلے آئے وہ سب سنہ ۱۸۱۹ء کے زلزلہ علاقہ کچہ کے سوا کوہ ہمالیہ سے ہی اٹہتے رہے۔ سنہ ۱۸۳۷ء کے زلزلے نے جو آسام سے آیا بنگال میں تین لاکہہ جانیں ضایع کیں۔ اسوقت بہی شاید کسی مسیح یا مہدی پر ایمان نہ لایا گیا ہوگا۔ سنہ ۱۷۶۲ء اور سنہ ۱۸۲۹ء میں بنگال و برہما کو زلزلہ سے سخت نقصان پہونچا۔ سنہ ۱۸۳۲ء کے زلزلہ میں نیپال و بنگال کو بہت صدمہ پہنچا۔ سنہ ۱۸۶۹ء کے زلزلہ میں جو کچہار سے اٹہا آسام و مشرقی بنگال تہ و بالا ہوئے۔ سنہ ۱۸۹۷ء کے زلزلہ آسام نے مونگیر تک صوبہ بنگال کو بہی ویران کر دیا تہا اور نینی تال تک محسوس ہوا۔ یہ کوہ ہمالیہ کے شمال مشرقی حصے کے چند بڑے بڑے زلزلوں کے سن ہیں۔ شمال مغربی حصہ کے بڑے بڑے زلزلے حسب ذیل ہیں:۔ سنہ ۱۷۲۰ء اور سنہ ۱۸۰۳ء کے زلزلے دلی تک بشدت محسوس ہوئے قطب صاحب کی لاٹہ کی بالائی منزل سنہ ۱۸۰۳ء کے زلزلہ ہی میں گری تہی۔ لاہور میں سنہ ۱۸۲۷ء میں سخت زلزلہ آیا۔ کشمیر میں سنہ ۱۸۲۸ء اور سنہ ۱۸۸۵ء میں شدید زلزلے آئے۔ آخری سال کے مئی و اگست کے درمیان کشمیر میں متواتر زلزلہ آتا رہا۔ جسکے دوران میں ۳۵ سو جانیں ضائع ہوئیں سنہ ۱۸۴۲ء میں جس زلزلہ نے افغانی قصبہ جلال آباد کے قلعہ کو منہدم کر دیا۔ وہ مسوری تک محسوس ہوا تہا۔ مبصروں کا بیان ہے کہ سلسلہ کوہستان ہمالیہ کی اکثر چوٹیاں ابہی پوری بلندی تک نہیں پہونچیں۔ اُن کے نیچے ابہی آتش فشانی مادہ موجود ہے جو گاہ گاہ اُنکو اونچا کرتا رہتا ہے۔ ایک مبصر کا بیان ہے کہ شملہ کا ٹون ہال جس بلندی پر ہے وہ اسی طرح اُبہری تہی اور ایک دن پہر اپنی اصلی سطح پر بیٹہہ جاویگی جاپان میں سنہ ۱۸۸۵ء سے سنہ ۱۸۹۲ء تک ۸۳۳۱ زلزلے یعنے بالاوسط فی سال

ایک ہزار آئے۔ (وطن)

**کانگڑہ** کے ایک استادہ مکان کے ملبہ سے ۲۵ دن کے بعد ایک چکور جو پنجرہ میں بند تہی۔ زندہ نکلی۔ (یہی وہیت اُسی کی صفت ہے)

**برھمو اخبار** دہرم پرچارک لکہتا ہے۔ کہ اگنی ہوتری صاحب آج سے چند سال پہلے زلزلہ کو حکمت ربانی بتلاتے تہے اور خدا کو رحیم و کریم سمجہتے تہے مگر اب اس زلزلہ کے موقعہ پر وہ اُن لوگوں پر جو خدا کو رحیم بتلاتے ہیں سخت خفا ہو رہے ہیں۔ (کیسی عقل کے مالک ہیں۔)

**حصار** میں جاٹ کانفرنس نے منعقد ہو کر یہ رزولیوشن پاس کیا۔ کہ پنجاب کے تمام جاٹوں کو چاہئے کہ عدالت میں جانے کی جگہ وہ اپنے تنازعات پنچایتوں کو قایم کر کے اُن کے ذریعہ سے فیصلہ کرایا کریں۔ (مسلمانو اُٹہو تم بہی)

**کراچی** کے بندرگاہ کے قریب ساحل سمندر پر سینکڑوں مردہ مچہلیاں پڑی ہوئی پائی گئیں۔

**شاہ** ایران اغلباً ماہ آئندہ میں سیر و سیاحت کے لئے فرانس میں وارد ہونگے (دور کا مر ہی گیا ہے۔)

**سائبیریا** میں جہیل بیکال کے گرد اگرد کی ریلوے لائن برف کے تودہ کے گر پڑنے سے ٹوٹ گئی ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہے۔

**ایک** معزز فرانسیسی موسومہ ایم لوگبین کو سعد گے کے لڑکے اور ایک انگریز کے جاپانیوں نے جاسوسی کے الزام میں ٹوکیو میں گرفتار کر لیا۔

**تار لینے والے تار کی شرح میں ترمیم** یکم جولائی آئندہ سے ڈیفرڈ قسم کی تاریں چار آنے محصول ادا کرنے پر دس لفظ تار میں بہیجے جا سکینگے دس الفاظ سے زیادہ الفاظ ہونے کی حالت میں ہر زائد لفظ کا ایک آنہ محصول لگیگا۔ لیکن اب اس تار میں پتہ کے الفاظ کا بہی محصول لگا کریگا۔ جو ابتک نہیں لگا کرتا تہا ابتک پتہ کے چہ لفظ مفت بہیجے جاتے تہے۔ لیکن پہر تار کے مضمون میں چار آنے کا محصول ادا کرنے پر صرف وہی لفظ بہیجے سکتے تہے۔ بات تو وہی رہی لیکن اب مضمون کا زیادہ بہیجے سکا کرینگے بشرطیکہ پتہ کے الفاظ کم ہوں۔

**خدیو مصر** نے حال میں ایک حکم جاری کیا ہے جو مصر کی مختلط عدالتوں میں انگریزی عدالت کی زبان سمجہی جاوے (دنیا کی شان جسکی لاٹہی اسکی بہینس)

ahmadimuslim.de

## دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک ! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن ہونے کے لحاظ سے نگاہ کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں ان کے رنگ روغن بالکل جاتے ہیں افسوس ہے کہ انکی بناوٹ کے نقطوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیوپاریوں سے کئی کام جو دار ہیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو نقصان ہوتا ہے اسی وقت کو دور کرنے میں قیمت میں رعایت کر دی ہے۔ اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ صرف یہی بات کافی ہے۔

**غیر معمولی رعایت** ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے بجائے ۳ رفی انچ کے ۲ رفی انچ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں۔ اور ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| کیش بکس | بحساب قیمت آنہ فی انچہ | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲ رفی انچہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۲۸ انچ | ۳۰ انچ | ۳۴ انچ | ۳۶ انچ | پیمائش ٹرنک |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | قیمت اصل |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | قیمت رعایتی |
| کیش بکس سٹیل ... فی انچ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

**نوٹ** ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت ذیل پر۔

**المشتھر عبدالعزیز عبداللہ ٹرنک ساز کھارا بند کوٹھا نہ ... بازار کریم پور شہر سیالکوٹ**

## ملح سلیمانی یا ضامن صحت

اگر آپ کو اپنی صحت کی ضرورت ہے تو ہمارے کارخانہ کی تیار شدہ ادویہ کا استعمال رکھیں جنکی ترکیب میں کسی مذہب و ملت کی کے خلاف کوئی چیز ملائی نہیں جاتی شافی مطلق کی عنایت سے میرے کارخانہ کی خاص خاص دوائیں اپنے پر اثر کرشموں سے پبلک کو اپنا گرویدہ بنا رہی ہیں۔ اگر آپ بالکل تندرست ہیں تو حفظ ماتقدم کے طور پر کف بلغم کی ایک گولی یا کارخانہ کا ملح سلیمانی یعنے جوارش ہاضمہ کی ٹکی کا روزانہ استعمال رکھیں جس سے صحت قائم ہو کر جگر میں خون صالح پیدا ہوتا ہے اور جسم کا حجم اور وزن ترقی پاتا رہتا ہے دل و دماغ اور معدہ میں طاقت آلات تنفس۔ آلات بول و براز صاف ہو کر ہضم میں قوت اور دل میں فرحت رہتی ہے۔ اور خدانخواستہ اگر کوئی کسی مرض میں مبتلا ہو تو کارخانہ ہذا کی مناسب ادویہ سے رفع کرنے کی کوشش کریں مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے۔

**ملح سلیمانی** یعنے جوارش ہاضمہ معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی قوت کا محافظ رہتا ہے۔ حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون جدید پیدا ہوتا ہے جس سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہو کر چستی اور مردانگی پیدا ہوتی ہے جس سے انسان صحیح القوی رہ سکتا ہے۔ ملح سلیمانی قبض کو رفع کرتا ہے اسلئے اسکے استعمال سے خون کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں ہمارا ایجاد کردہ نمک سلیمانی گردہ اور مثانہ کی پوری محافظت کر کے معدہ اور جگر کے تمام فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہے اسی وجہ سے بار بار پیشاب آنے کو روکتا ہے اور گنٹھیا کو بھی مفید ہے ہمارا **مجوزہ ملح سلیمانی** امراض معدی مثل کمی اشتہا درد و نفخ۔ قراقر۔ ترش یا جلی ہوئی ڈکاریں۔ اسہال ہچکی بدہضمی ہیضہ تخمہ متلی قے۔ قلت یا کثرت بول قبض دائمی یا عارضی۔ اور قولنج وغیرہ میں تیر بہدف کا کام دیتا ہے۔ یہ ملح سلیمانی بواسیر خونی و بادی یا ریحی مستورات کے ایام معمولہ کی خرابیوں اور امراض چشم خاصکر تیزی بصارت اور قوت باہ کے واسطے بھی مفید ہے قیمت فی شیشی ۸ قیمت ایک درجن جسمیں سات شیشیاں ہونگی ۵ روپے۔ **المشتھر حکیم محمد ابراہیم چشتی مالک شفاخانہ چشتیہ امرتسر کٹڑہ ڈھال امرتسر کوکنست**

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

# اہلحدیث

SOHDRA 25 JU. 05

امرتسر ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۲۳ ماہ جون سنہ ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عـہ |
| والیان ریاست سے | ـہ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے .. | ع/ ۱۲ |
| چھ ماہ کے لئے .. .. | عہ/ ۸ |

قیمت ہر حال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس ہوگی۔

نامہ نگاروں کی مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ مالک سے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھدینا ضروری ہے۔

# قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ کرشن جی موصوف نے ۱۰ اپریل کے الحکم میں اپنے اڈیٹروں اور مریدوں کو اہلحدیث وغیرہ مخالفین کے جواب دینے سے روک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان سب کو تفویض الی اللہ کرو اللہ تعالیٰ کی یہ وحی بتاتی ہے کہ وہ آپ فیصلہ کرنے والا ہے خدا تعالیٰ کے اس فعل میں اپنا دخل بھی معصیت ہے۔ وہ خود احکم الحاکمین ہے۔ تمہارے قلم میں اتنا زور نہیں ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کے فعل میں ہوگا۔

اس پر قدیمی فرمانبردار اڈیٹر الحکم نے اپنا ریمارک لکھا تھا کہ خدا کے مامور اور مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ

ہیں کبھی مخالف کی جواب میں یہ قلم اٹھاؤں پس اہلحدیث ہو یا کوئی اور اخبار جو ہمیں
سلسلہ عالیہ پر اعتراض کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مہدی اور مسیح کی توہین کرتا
بے باکی اور شوخی کے ساتھ گالیاں دینے میں اپنی کامیابی سمجھتا ہے وہ جسقدر
گالیاں دینی چاہتا ہے دیتا رہے۔ میں اسکو مخاطب نہیں کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ
کے فیصلہ پر نظر رکھونگا۔ آج سے یہ سلسلہ الحکم میں بند کیا جاتا ہے اور خدائی
فیصلہ کا انتظار فَانْتَظِرُوا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (الحکم ۱۰ اپریل
صفحہ ۱۲ کالم ۴)

لیکن افسوس کہ اڈیٹر صاحب سے اس عہد کو نہ نبھایا تھوڑے عرصہ
ہی دنوں بعد ۱۰ مئی کے الحکم کے صفحہ ۲ پر پیسہ اخبار کو جوابات دیئے جسکے
سر پر ایک شعر بھی لکھا کہ

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

اس شعر کے بعد ایک بڑا لمبا مضمون پیسہ اخبار کے جواب میں لکھا ہے۔
پھر اسی پرچہ ۱۰ مئی کے صفحہ ۵ پر اخبار وطن لاہور کے ایک مضمون کا جواب دیا
ہے جسکی سرخی یہ ہے "وطن کے ایڈیٹر تو خاموشی ہی بہتر تھی"
پھر ۲۴ مئی کے صفحہ ۱۱ پر پیسہ اخبار اور پرکاش کو جواب دینے کی کوشش
کی ہے۔ غرض اسی طرح کئی ایک مخالفوں کو جوابات دینے میں مضامین لکھے
ہیں۔

## سوال یہ ہے کہ

کیا اب آسمانی فیصلہ کا انتظار نہیں رہا یا فیصلہ ہو گیا۔ تو کیا آپ کے
خلاف منشا ہوا ہے جو اپنے قلم سے کام لینے لگ گئے۔ نہیں بلکہ اصل یہ ہے
کرشن جی بھی اپنے قول و اقرار کے اتنے پکے نہیں آپ نے کئی ایک دفعہ توبہ کی مگر وہ
توبہ کی ایک رندی کی توبہ سے زیادہ دیرپا ثابت نہ ہوئی۔ جو کہتا ہے ؎

شب کو مے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہی حال جناب کرشن جی کا ہے۔ چنانچہ ۱۰ اپریل کے الحکم میں آپ نے خاموشی
کا سلسلہ دیا تو ۱۰ اپریل کو ایک اشتہار الندا چھاپا جسمیں پیسہ اخبار
وغیرہ کے نام سے لیکر جواب دینے پر ۲۴ مئی کو اشتہار چھاپا۔ وہ تو
سارے کا سارا ہی پیسہ اخبار کے ایک مضمون کا جواب ہے۔ یعنی پیسہ
اخبار نے لکھا تھا کہ جبکہ مرزا صاحب نے گورنمنٹ سے وعدہ کیا ہوا ہے
کہ میں کسی شخص کی نسبت خوفناک پیشگوئی کا اظہار نہ کرونگا۔ تو اب زلزلہ کی پیشگوئی
کیوں کی۔ گورنمنٹ کو اسپر توجہ دلائی تھی اسپر حضرت مسیح اور مہاراج کرشن جی
کو لالے پڑ گئے تو ۲۴ مئی کو گورنمنٹ کے حضور میں ایک معذرت لکھی جس
میں پیسہ اخبار کو جواب دینے کی کوشش کی۔
یہ وجہ ہے کہ الحکم کے اڈیٹر کو بھی حوصلہ ہوا کہ وہ مخالفوں کو جواب دینے
لگا کیونکہ اسنے دیکھا کہ خود بدولت مہاراج ہی اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے
مسیح مہدی کرشن اور کیا نہیں کیا ہی خدا کے فیصلہ سے پہلے قلم اٹھا چکے
ہیں۔ پھر ہمارا تو منصب ہی یہی ہے کہ ؎

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

لیکن کیا اہلحدیث کا حق نہیں کہ کرشن جی مہاراج سے درخواست کرے کہ ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہمنے آپ کا کیا گناہ کیا کہ ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے۔ اور اہلحدیث کو
فیصلہ الٰہی کا انتظار بتاتے ہو کیا حق تلفی ہے کیا اہلحدیث کا کوئی قصور ہے
ہاں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ اہلحدیث معمولی باتیں نہیں لکھا کرتا۔ بلکہ چونکہ آپ
کے گھر کا بھیدی ہے اسلئے ہر ایک بات پتہ کی کہتا ہے جس کا جواب مشکل ہے۔
اچھا اور نہیں تو براہ مہربانی اتنا تو بتا دو کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم
اور مولوی محمد اسمٰعیل علیگڈھی مرحوم نے کس جگہ لکھا ہے کہ ہم دونوں
(مرزا اور مولویوں) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا۔ جیسا کہ کرشن
جی مہاراج کا دعوے ہے جسکا ذکر اہلحدیث کے کئی ایک سابقہ نمبروں میں
مفصل ہو چکا ہے۔ اگر مہاراج خود بتلا دیں تو مبلغ پانسو اور اگر ان کا
کوئی چیلہ بتلا دے تو دو سو روپیہ انعام لیں۔
اگر نہ بتلایا تو پبلک جان جائیگی کہ ؎

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانہ کی طرح رنگ بدلنے والے

## [illegible]

دنیا کے جتنے کام ہیں بغیر سہولت کے بغیر مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہیں۔ اسلئے جن جن حضرات کے نمبر چٹ درج ذیل ہیں وہ مطلع رہیں کہ آئندہ ہفتہ انکو نام نامی پر اخبار سالانہ قیمت کا وی پی پہنچیگا۔ اگر خدانخواستہ انکو کوئی عذر ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بخشیں۔ ایسا نہ کریں کہ وی پی واپس کردیں۔ اپنا اپنا نمبر چٹ ملاحظہ فرمائیں اور خط پر بھی نمبر ضرور لکھیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۱۹۰ | ۲۹۶ | ۳۲۳ | ۴۱۱ |
| ۳۶ | ۱۱۶ | ۲۹۹ | ۳۳۰ | ۴۱۲ |
| ۱۰۵ | ۱۲۳ | ۳۰۱ | ۳۳۳ | ۴۲۶ |
| ۱۰۷ | ۲۲۶ | ۳۱۰ | ۳۳۴ | ۴۲۸ |
| ۱۱۴ | ۲۲۹ | ۳۱۱ | ۳۳۶ | ۴۲۹ |
| ۱۲۶ | ۲۴۲ | ۳۱۵ | ۳۳۷ | ۴۳۰ |
| ۱۳۹ | ۲۴۹ | ۳۱۶ | ۳۴۰ | ۴۳۹ |
| ۱۵۴ | ۲۵۰ | ۳۱۹ | ۳۵۱ | ۴۴۰ |
| ۱۶۵ | ۲۵۳ | ۳۲۰ | ۳۵۴ | ۴۴۷ |
| ۱۸۹ | ۲۶۲ | ۳۲۱ | ۳۸۳ | ۴۵۰ |
| ۱۹۱ | ۲۷۹ | ۳۲۲ | ۴۱۰ | ۴۹۴ |
| ۵۱۳ | ۵۱۴ | ۵۱۷ | | |

## ہمعصر سناتن دھرم گزٹ لاہور

دوستانہ شکایت کرتا ہے کہ اہلحدیث مرزا صاحب قادیانی کو کرشن جی لکھا کرتے ہیں کیونکہ کرشن جی ہمارے (ہندوؤں کے) ایک بڑے واجب التعظیم اوتار ہوئے ہیں۔ گویا ہمعصر موصوف کے نزدیک مرزا جی کو کرشن کہنے سے اصل کرشن کی ہتک ہوتی ہے۔ مگر ہمعصر موصوف کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث مرزا جی کو کرشن لکھتا ہے تو اسلئے کہ خود مرزا جی نے اپنے لئے یہ لقب تجویز کیا ہے۔ دوم ہمیشہ کرشن کے ساتھ قادیانی کا لفظ بھی ہوتا ہے۔ جسکے صاف معنے ہیں۔ کہ اصل کرشن جی نہیں بلکہ ایک مصنوعی کرشن مراد ہے۔ کرشن کے ساتھ قادیانی کا لفظ موجودہ کرشن کے جعلی ہونے کو مظہر ہے لہذا اس سے ہندو پبلک کی کوئی دلشکنی نہیں۔ اسلئے کہ جس طرح ہم مرزا جی کو قادیانی کرشن لکھتے ہیں۔ اسی طرح قادیانی مسیح اور قادیانی مہدی بھی تو لکھا کرتے ہیں پھر کیا ان لفظوں سے مسلمانوں یا عیسائیوں کی دلشکنی ہے۔ ہرگز نہیں۔

غرض قادیانی کا لفظ اصلی معنوں سے پھیرنے کے لئے کافی ہے امید ہے کہ معزز ہمعصر ہمارے اس عذر کو قبول کریگا۔

## ہائے اسلام

(از منشی عبد الغفور صاحب سابق اڈیٹر [illegible] انبالہ)

یہ ایک ایسا پر حسرت جملہ ہے جسکی صدائیں عرصہ دراز سے نالہ درد انگیز بنکر کانوں میں گونج رہی ہیں اسلامی دنیا کے ہر ہر گوشہ میں ہائے اسلام ہائے اسلام کی آوازوں سے وہ اودھم مچا رکھا ہے جسکی شرح کا یارا انسانی قدرت سے بالکل باہر ہے۔ کون فرد بشر ہے جسکے لب اس سے آشنا نہیں۔ جدھر دیکھئے اسی کا رونا ہے۔ جہاں سنئے یہی پکار رہے۔ مگر بیچارہ اسلام ہے کہ باوجود اتنے دردمندان اولوالعزم کی غیر معمولی ہمدردی کے بھی اپنے آپ کو بجائے ترقی کے روز بروز رو بانحطاط دیکھ کر نہایت ہی مایوسانہ نگاہوں سے ٹکٹکی باندھے ہر ایک کا منہ تک رہا ہے۔

یہاں پر یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جسکے لئے اس قدر ناقابل برداشت فریاد و فغانی کی گریہ و زاری ہو اسکی ترقی کی کوششوں سے انکو غافل کہنا تو ناممکن محض ہوگا۔ پھر ایسی دل ہلا دینے والی فریاد و فغان اور اس عظیم الشان قومی جماعت کی بھاری نگرانی پر بھی روز افزوں تنزل ہی کی جانب اسلام کے جھکتے چلے جانے اور عروج کی طرف قدم نہ بڑھانے کا سبب ہے؟ اسکے جواب میں کل مسلمانوں سے عموماً اور ان کے سر آوردوں سے خصوصاً دست بستہ بہت ہی ادب کے ساتھ گستاخیوں کی معافی مانگ کر میں اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔

ahmadimuslim.de

میری قوم کی تقسیم اول دو قسموں کیطرف ہے ایک تو اُولٰئِکَ
کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلّ کی مصداق جنکا عدم اور وجود دونوں
برابر ہے یہ بجز اسکے اور کچھ نہیں جانتے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلئے کہ باپ
دادا مسلمان کہے جاتے تھے وبس۔ نہ اسکی خبر ہے کہ اسلام کسکو کہتے ہیں
نہ یہ معلوم کہ مسلمان کون ہے اُس کو کرنا چاہئیے۔

دوسری قسم وہ جو سب کچھ جانتی اور اسلام کے ہر نیک و بد کو سمجھتی ہے
لیکن افسوس کہ یہ بھی دو قسموں پر اس طرح منقسم ہو گئی ہے کہ ایک کو دوسرے
سے کوئی نسبت نہیں۔ اول صاحب ثروت فارغ البال دوم پراگندہ روزی
پریشان احوال۔

اول الذکر خواب غفلت کے نشے میں سرشار رہنے کے باعث از خود
رفتہ و بیکار رہے اور دن رات کے ناچ گانوں سیر تماشوں میں منہمک ہونے
سے ساقط الاعتبار۔ نہ تو دل میں درد ہے نہ دور میں گزارہ۔ نہ اسلام کی
بربادی کا غم ہے نہ ترقی کی خوشی۔ جنکا خاکا بعض احوال دیگر سر برآوردگان
قوم ذکر آئندہ موقع موقع سے مختصر ذکر کئے جاوینگے۔ مولانا قیس اُردوی
نے اپنے مسدس میں یوں لکھا ہے۔

نصیبوں سے اللہ نے دی ہے جو دولت ۔ تو ایسا چڑھا نشہ خواب غفلت
کہ کہو بیٹھے سب پاس دین و شریعت ۔ حیا کو حیا اُن سے غیرت کو غیرت
نہ جنت کی خواہش نہ دوزخ کا ڈر ہو
نہ ہے خوف خالق نہ شرم بشر ہے

نہ علم و عمل سے سروکار اُن کو ۔ نہ مرغوب نیکوں کی گفتار اُن کو
نہ کچھ صحبت بد سے انکار اُن کو ۔ نہ ہے سفلہ پن سے ذرا عار اُن کو
خدا کی خدائی میں آزاد ہیں وہ
کسی رنگ میں ہوں غرض شاد ہیں وہ

نہ بچوں کو تعلیم اچھی دلائیں ۔ نہ اخلاق پاکیزہ انکو سکھائیں
تماشوں میں سب اپنی دولت لٹائیں ۔ جو سمجھائے کوئی تو احمق بنائیں
پھر ایسوں سے اُمید کیا خیر کی ہو
طبیعت میں جب اس بلا کی ہو

اب رہگئی صرف قسم دویم اسی کو رونے والی کہئیے یا پیٹنے والی
ہاتھ پاؤں پٹکنے والی سمجھئے یا سر دھننے والی۔ جو کچھ ہے وہ یہی ہے

مگر اس میں سے بھی بیشتر اشخاص کا شور و شیون نقالوں کی نقلوں سے
زیادہ وزن نہیں رکھتے۔ جسطرح اخباران آبادیوں کے بعض سیاحوں
کا قاعدہ ہے کہ دلچسپ آرٹیکل یا انوکھی خبر دیکھکر ہر جلسہ ہر محفل میں
اپنی اظہار واقفیت کے لئے اُسی کو واجب الاعلان جانتے ہیں۔ اسی
طرح یہ بھی کسی اخبار یا رسالہ کسی وعظ یا لکچر میں ہائے اسلام کا جملہ
دیکھکر خون لگا کر شہیدوں میں ملنے کے طور پر اُسی کی دہوم مچا اُٹھتے
ہیں لیکن محض زبانی ہی زبانی۔ جو ہرگز ہرگز مفید مطلب نہیں۔ ہاں بیشک
تھوڑے لوگ ایسے سچے ہمدرد اسلام بھی ہیں اور ضرور ہیں کہ جنکے پہلوؤں
میں دل ہیں تو دلوں میں درد۔ دردوں میں کراہ تو کراہوں میں اثر۔
اسلامی تباہی پر آگ سی انہیں دلوں ہی سے اُٹھتی ہیں۔ اور دلوں ہی میں جا کر بیٹھتی
ہیں۔ اگرچہ ترقی اسلام کے مختلف ذرایع اختیار کرنے کی وجہ سے یہ بھی دو
گروہوں میں منقسم سمجھے جاتے ہیں کوئی نئی روشنی پر گرویدہ کوئی دین متین کا
حامی تاہم میرے خیال میں ظاہری دعووں کے اعتبار سے بلحاظ مقصود
دونوں گروہ ایک ہی ہیں۔ ایک کو دوسرے سے علیحدہ سمجھنا اور اُن کی
ہمدردیوں کا شکر گزار نہ ہونا انصاف کا خون کرنا ہے۔ مگر رونا ہے تو
اسکا رونا ہے کہ تقدیر کی خوبیوں کو کیا کہئے دونوں کی چالوں میں کچھ
ایسا بل پڑا ہے کہ جو رفتار ہے وہ دیوانہ وار جو روش ہے وہ دور
از کار۔ اُن کی ہر ادا جسکو باعث ترقی اسلام ہونا تھا اپنا اُلٹا اثر
دکھا دکھا کر بجائے نیکنامی انہیں کے دینی و مذہبی دامن پر بدنامی کا دھبہ
لگاتی ہے۔ ع

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

پہلے گروہ کا یہ خیال کہ مذہب کے لئے دولت اور دولت کے واسطے
اُنکے رسالوں کی تحریریں مزورہ ہیں کسی طرح قابل تعریض نہیں۔ بلکہ ایک
نہایت ہی قابل تحسین دور اندیشی کا ثبوت ہے لیکن اس جگہ اسباب کا پوچھنا
بیجا نہ ہوگا۔ کہ صرف قوم قوم پکارنا ہائے اسلام ہائے اسلام کہہ کہہ کر
علوم جدیدہ کی طرف مائل ہونا اور حکومت کی کرسیوں پر بیٹھنا یا دیا ہے
شعار اسلامی سے بالکل اجنبی بنکر فرائض مذہبیہ کو خیرباد ہی کیوں نہ کہا جائے
فقط دنیاوی اعزاز کا حاصل کرنا ہی اسلام یا مسلمانوں کی ترقی ہے؟ یا نہیں

ahmadiyyamuslim.de

اغیار کے دلوں پر اسلام کی خوبیوں۔ پروردگار عالم کے واحد معبود حقیقی۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی مرسل۔ اور اُنکے احکام اور آپکی سُنتوں کے واجب العمل ہونے کا کوئی اثر ہو سکتا ہے۔؟ آہ ؎

کدھر ہیں محبت کا دم بھرنیوالے ہوا خواہی قوم پر مرنے والے
وہ فکر و غم خیر و شر کرنے والے تنزل سے اسلام کے ڈرنے والا

یہ دعویٰ غضب کا پھر اُسپر یہ آفت
مذاہب اوائیں نہ اچھی شباہت

پھرو ں چڑھے خوابگاہوں سے آنا صنمخانے قبروں کو بیچ کر جانا
شعار شریعت سے نفرت جتانا نمازوں سے روزوں سے جی کو چرانا

ترقی مسلمانوں کی کیا یہی ہے؟
یہی دین انکا ہے؟ دنیا یہی ہے؟

یہ سنتے ہی غالباً ہر شخص بول اٹھیگا کہ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ امور تو اسلامی ترقی کی راہ میں زبردست روک پیدا کرنے والے روڑے کنکر سمجھے جائینگے۔ اور یہی فہم کو صحیح ہونا چاہئے بھی۔ کیونکہ اسلام کی ترقی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اُسکے محاسن کے ظاہر ہونے اور اسلام کا رونا فرائض سے غفلت کے باعث اُسکی خوبیوں کے ہویدا نہ ہونے پر حسرت و افسوس کا نام ہے۔ تو جن مراسم دینیہ کو ہمارے اسلاف نے اپنا ہر پانی کرکے سینچا تھا اور جن کے صدقے میں اُمت مرحومہ نے دارین کی سعادتیں حاصل کی ہوں آج اُنہیں کو ہم ناشدنی دعویدار حمایت اسلام ہوکر امر لایعنی سمجھیں اور نصوص شرعیہ موجود ہوتے اُن کو پس پشت ڈالکر خدا اور رسول کے حکموں کی نافرمانی اور اپنے بزرگوں کی مساعی جمیلہ کا خون کریں تو اُس کو تھوڑی سے تھوڑی عقل کا آدمی بھی کسی طرح ترقی اسلام کا ذریعہ باور نہ کریگا۔ ہاں چونکہ فطرةً ہمیشہ انسان بڑوں کی ریس اختیار کیا کرتا ہے اور اگر درحقیقت مذہب کو دولت کی ضرورت ہے تو زیادہ تر اسی واسطے ہے بھی۔ اسلئے اگر یہ گروہ شاہی زبان میں علوم و فنون کی تعلیم و تعلم اور دنیاوی عزتوں کے ساتھ ساتھ دینی کاموں کی بجاآوری میں بھی کوشاں رہتا اور نیک نمونہ بنکر دوسروں کو بھی اپنی ہی چالیں چلاتا تو اسلام اسپر جتنا فخر کرتا سزاوار تھا۔ اور واس سے اسلامی ترقی کی جسقدر اُمیدیں کی جاتیں روا تہیں۔ اور اُسوقت اسکی چیخیں بھی نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتیں مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ باوجود ان بڑی بڑی لنترانیوں کے اسکی اسلامی حالت سخت عبرتناک نظر آتی ہے۔ آہ ؎

بتائیں تو کس کی شکایت روا ہے مری بات حق یا تُم اُنکو گلا ہے
اسی پر اب اس امر کا فیصلا ہے وہ خود کہدیں جو کچھ بھلا یا بُرا ہو

کوئی دوسرا انہیں کاہے کو بولے
جو سمجھے وہی راز سربستہ کھولے

اگر کرکے علم و ہنر میں ترقی بگڑنے نہ دیتے وہ کچھ خصلت اپنی
تو سیری زباں آج ہرگز نہ کھلتی پسند آتی ہر وضع ہر چال اُن کی

وہی باعث فخر اقوام ہوتے
وہی نازش اہل اسلام ہوتے

مگر ہائے افسوس ہوکر وہ قابل بڑے فلسفی ہوشمند اور عاقل
رہے دین سے بے خبر مثل جاہل تو اس طرح کی قابلیت سے حاصل؟

نہ کام آئیگی صرف دنیا کی عزت
نہ پیدا ہو جبتک کہ عقبیٰ کی عزت

دوسرے گروہ دعویدار حمایت دین نے (جسکا دستور العمل قرآن و حدیث کے سوا اور کچھ ہونا ہی نہ تھا) چند فرضی القاب سے مختلف جماعتوں میں تقسیم ہوکر بعضیروں نے اسلام میں وہ وہ رنگ آمیزیاں کی ہیں کہ جو دین کبھی اپنی سادگی سے ساری مخلوق کو عاشق و شیدا بنائے ہوئے تھا اب اسی کا اصلی حسن خداداد مصنوعی گلکاریوں میں چھپکر اپنے عالم فریب رنگ ظاہر کرنے سے مجبور ہو رہا ہے۔

صوفیہ کرام کو دیکھئے تو جن جن باتوں کی شریعت میں اصل نہیں وہ ان صاحبان طریقت کے نزدیک رکن اعظم اسلام سمجھے جا رہے ہیں۔

نہ قرآن میں ذکر جس امر کا ہو احادیث میں جو نہ وارد ہوا ہو
صحابہؓ نے جس کو نہ دیکھا سنا ہو فقیہوں نے باطل جسے کر دیا ہو

اُسے فرض و واجب سے بھی بڑھ کو جانیں
ہزار اُنکو سمجھائیے وہ نہ مانیں ؎

جو باتیں کہ اسلام میں ناروا ہیں سراسر خلاف طریق ہدیٰ ہیں
وہ ہر چند سب کے لئے ناسزا ہیں مگر تارک اُن کے یہ برملا ہیں ؎

بزرگوں کو الزام دینے لگا کر

ahmadimuslim.de

جو جو جگ کرتے ہیں جائز بتا کر

علمائے عظام کی طرف نظر اُٹھا یئے تو ممبروں پر صلاح و تقویٰ کے وعظ انجمنوں میں اتحاد و اتفاق کی گفتگو مگر بقول شخصے ؎

واعظاں کیں جلوہ در محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

جب متقدمین میں بیٹھے یا رسالہ بازی پر تلے تو بعض جزوی اختلافات (جنہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ظہور پذیر ہو کر ذرہ بھر بھی ایک کو دوسرے سے الگ نہ ہونے دیا تھا) آن کی بدولت مسلمانوں کے ہر ہر شخص کو دوسرے بھائیوں کی آنکھوں میں مستوجب فتوائے کفر بنا رہے ہیں۔

مرے بھی ہیں الحاد بان زمانہ ہے مشہور آفاق جنکا ترانہ
بظاہر ہے شکل انکی گو عالمانہ مگر سارے عادات ہیں جاہلانہ

کسی کو نہ رہنے دیں مل جل کے باہم
پڑے پھوٹ دنیا میں انکو نہیں غم

کہیں ترک تقلید پر ہے لڑائی کہیں جہر آمین میں ہاتھا پائی
کبھی بات باتوں میں وہ کاوکاوئی کہ ممکن نہیں حشر تک ہو صفائی

وہ دین نبی پاک صاف اور اجلا
لیے مولویوں نے ایسا بگاڑا

نہ قرآن پڑھ کر سنائیں کسی کو نہ مطلب کی باتیں بتائیں کسی کو
نہ اچھے خصائل سکھائیں کسی کو نہ بدکاریوں سے بچائیں کسی کو

یہی رہبر دین خیر الوریٰ ہیں
یہی رہبر جادۂ مصطفےٰ ہیں

بجائے اسکے کہ یہ سرغنائے قوم و ملت گنہگاروں کو پرہیزگار بنائے ایکا نور کو ایمان دار بناتے نہایت ہی شرم سے دیکھا جاتا ہے کہ روز افزوں انہیں کی جماعت کے لوگوں سے (خفیف سے خفیف اختلاف کے باعث جو نا گزیر ہے) ایک دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج کر رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

پچھلے گروہ کے بعض بعض حضرات اگرچہ تہ دل سے کتاب و سنت کے جاں نثار کہیں ہیں ہی تو تعلی و خود بینی نے کچھ اس طرح دشمن بنکر چھپا کر آ کہ جہاں آپس میں لطف و اخلاق کی افزونی ہوتی وہاں دن بدن باخود ہا نفتار

ہی انقلاب پیدا ہوتا دیکھا جا رہا ہے

کسی کو ہوئی کاش توفیق حاصل بنا سنتوں کا نصیبوں سے عامل
تو پیدا ہوا دل میں یہ زعم باطل کہ بس ہو گئے جنتیوں میں داخل

نہ سمجھو اپنے کو غیر بس ہر کسی سے
جسے چاہو جو کچھ کہو تم خوشی سے

منہ اپنا یگانوں بیگانوں سے موڑا زمانے کی تقلید بیجا کو چھوڑا
نہ جبتک کہ بیہودہ رسموں کو توڑا کسی سے محبت کا رشتہ نہ جوڑا

مگر نفس سرکش کی طاعت نہ چھوٹی
مسلمان بھائی کی غیبت نہ چھوٹی

اگر غیر کرتے یہ سب بے محابا ذرا بھی محل تعجب نہیں تھا
ہے رونا مجھے کچھ تو اسکا ہو گیا کہ اہلحدیث اور انکا یہ شیوا

انہی کی ادا ایسی بے باک ہو گی
تو اوروں سے اُمید کیا خاک ہو گی

اسکا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ روئے زمین پر کوئی صاحب اخلاص ہے ہی نہیں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہر ہر جماعت اہل اسلام میں کچھ ایسے باخدا لوگ بھی ضرور ہیں (اور ہونا چاہئیں) جو اسلام کی خدمتوں کو پوری پوری طرح پر انجام دے رہے ہیں۔ اور یہی توقع اگر کچھ کی بھی جا سکتی ہے تو انہیں سے۔ لیکن چونکہ وہ قلت تعداد کی وجہ سے انگلیوں پر شمار کیے جانے کے قابل ہیں۔ اسلئے ایسے محل پر انکے ذکر کی ضرورت نہیں۔

کچھ الزام میرا یہ سب پر نہیں ہے جو کہدوں کوئی اس سے باہر نہیں ہے
طبیعت ہر اک کی برابر نہیں ہے ہے اخلاص لیکن یہ اکثر نہیں ہے

کہیں ہوں گے دو چار اچھے بھی ہونگے
خدا کی محبت میں مرتے بھی ہونگے

مسلمانو! شرم سے شرم! جب تمہاری اور تمہاری قوم کی یہ حالت ہو تو کس منہ سے دعویدار حمایت اسلام ہوتے ہو؟ خدا کے لئے جو نکو اپنی حالتوں پر غور کرو۔ قرآن و حدیث کو مضبوط پکڑ کے احکام خداوندی اور فرمان نبوی کے بموجب اپنے عقائد و اعمال کو ٹھیک بناؤ۔ ایحضرات علماء آپ ہی لوگوں کے ہاتھوں میں دین اسلام کی باگ ہے۔ اس وحدہٗ لاشریک کا صدقہ جسکے قبضہ قدرت میں تمام ذی ارواح کی جانیں ہیں۔ آیہ کریمہ

الہام کی تحقیق قیمت ۱/
عقل و علم قیمت ۱/
نماز و روزے قیمت ۱/ (منیجر)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا پر نظر کرکے اختلافی جھگڑوں سے رشتۂ اخوت کو نہ توڑیئے اور شیطانی کیدوں نفس کی پیرویوں سے بچکر بہت جلد وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کے سچے مخاطب ہوجائیے۔ اور حسب حکم باری تعالیٰ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا مشرکوں کے مٹانے اور مطابق ارشاد پیغمبری اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ بدعتوں کے دور کرنے میں جانیں لڑا دیجئے مصنوعی کھونگوں کو اسلام کے پرنور چہرہ سے اٹھاکر دشمنوں کو اسکے عالم فریب حسن کا نظارہ کرا دیجئے۔ پھر دیکھئے کہ اسلام کیا ترقی پاتا ہے اور آپکی قوم وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ کی کیسی مصداق بنتی ہے۔ اے پروردگار عالم سب مخلوقوں کے خالق اے خداوند کریم دنیا و دین کے مالک! تو اپنے مسلمان بندوں کے حال زار پر رحم فرما۔ انکی لوح دل سے کینہ کپٹ۔ بغض۔ عداوت۔ ریا۔ غرور۔ عجب دور کرکے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اصلی معنی کا نقش بنا دے۔ اپنی اور اپنے حبیب کی محبت اور دین اسلام کی خدمت پر انکو کمربستہ کردے۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ اخویم۔ ہند کو اسلامی اسلام ہر داعیہ کرنے کو کوئی آواز جزاک اللہ

## ماں باپ کی

### از خلف عابد موتیہاری ضلع چمپارن

بعد حمد و نعت واجب ہے ثنا ماں باپ کی
خوبیٔ قسمت سے ملتی ہے لقا ماں باپ کی
گر خدا خالق حقیقی ہے مجازی والدین
بعد فرضوں کے اطاعت ہے بجا ماں باپ کی
جب عبادات خدا سے ہرج ہو کچھ بھی انہیں
چھوڑ دو نفلوں کو تم بہر رضا ماں باپ کی
لاکھ ہو بدکار گر ماں باپ کو راضی رکھے

بے شبہ ہے جنتی گر ہو دعا ماں باپ کی
ہے خبر میں اُن کی خاطر کی گئی جنت مباح
جو کہ کرتے ہیں اطاعت بے ریا ماں باپ کی
لاکھ عبادت تم کرو یا اتقا اپنی جتاؤ
ہے یہ سب برباد ہو گر اک خفا ماں باپ کی
صرف یک فرماں بری سے ماں کے غوث اعظم ہوئے
ہوگا وہ کیا جو کرے خدمت سدا ماں باپ کی
یک دعا سے ماں کے صدہا ہوگئے اصحاب حق
ہوگا وہ کیا جو کہ دل سے لے دعا ماں باپ کی
چند لکڑے حاجیو لاؤگے کعبہ کا غلاف
ہے مشقت ہم کو ملتی ہے ردا ماں باپ کی
رحمتِ حق انپہ نازل ہوتی رہتی ہے سدا
لے رہے ہیں شوق دل سے جو دعا ماں باپ کی
جتنے ہیں دنیا میں خویش و اقربا و جاں نثار
ہر کسی سے بڑھ کے عزت ہے سوا ماں باپ کی
ہر طرح راضی رکھو ان کو جہاں تک ہو سکے
جان تک دے سکتے ہو گر ہو رضا ماں باپ کی
رنج میں غم میں مصیبت میں غرض ہر حال میں
دوستو کرتے رہو خدمت ادا ماں باپ کی
جس طرح دنیا میں چمکتے ہیں وہ مثل آفتاب
دل سے جو تعظیم کرتے ہیں سدا ماں باپ کی
جس گھڑی جب دم پکاریں حاضر ہو مثل غلام
ناخلف ہوکر سنے دیگر صدا ماں باپ کی
زن و بچوں کے لئے ہر روز رنگتا ہے پلاؤ
حیف ہے خشکہ شبینہ ہو غذا ماں باپ کی
ریشمی کپڑا اسلاؤ تم مہینے میں دو چار
پوششیں یک آنہ گز ہو موٹیا ماں باپ کی
ننگے ہوکے آپ رہ کر پالتے تھے وہ تجھے
خوب سوچی ہے جزا اسے پر دغا ماں باپ کی

الہامی کتاب
وید اور قرآن
سکھ مت
قیمت ۱۰/
حدوث دنیا
قیمت
حدوث وید
قیمت

کوچ و کرسی و مسہری پر تو خود ہیں جلوہ گر
خاک پر یک بوریا ہوتی ہے جا ماں باپ کی

بیبیوں کے ہاتھ سے ہر دم اُنہیں تکلیف ہو
دو طلاق اُنکو اگر ہو التجا ماں باپ کی

بیبیاں سامنے سے جھگڑیں اور تم دیکھا کرو
خاک کر دے گی نہیں اکدن جفا ماں باپ کی

بیبیوں کے شر کا ہرگز کچھ نہیں ہوتا خیال
روز سنتے رہتے ہیں اک اک خطا ماں باپ کی

بیبیوں کے سامنے ماں یک کنیزک ہو گئی
کیا ہوئی یارب یہ سب مہر و وفا ماں باپ کی

کیوں نہیں دنیا سے ہو جاتے ہیں یہ سب ناپدید
ہو کہ ہر اولاد ایسی بے حیا ماں باپ کی

کیا اُنکو اُن کے دل میں تھیں ہر وقت پرورش
خوب ہی بدلائی تمنے مدعا ماں باپ کی

وقت میں اپنے دُکھاتا ہے جو دل اُن کا کبھی
اپنی اولادوں سے ملتی ہے جزا ماں باپ کی

اب جوانی آگئی کر لو جہانتک ہو سکے
یاد بچپن کی بھی رکھو کچھ وفا ماں باپ کی

دین و دنیا میں بدلا اُسکا پاؤ گے ضرور
رائیگاں ہرگز نجائیگی تمنا ماں باپ کی

جب کسی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں وہ
شافی مطلق سے چاہو تم شفا ماں باپ کی

جان سے زر سے زن و اولاد سے خدمت کرو
وقت آخر میں نہ لو تم بد دعا ماں باپ کی

بعض تیرہ بخت تو نزدیک تک جاتے نہیں
تا نہ لگ جائے کہیں ناقص ہوا ماں باپ کی

رات بھر بے چین رکھا خورد سالی میں اُنہیں
اب جوانی میں ہی کر لو کچھ سزا ماں باپ کی

بعض ایسے ہیں شقی جو اپنے مطلب کے لئے
چاہتے رہتے ہیں ہر ساعت فنا ماں باپ کی

حق اُنکا جب ادا ہو گر لکھے نسخہ طبیب
سر کا اپنے مغز دیدہ ہو دوا ماں باپ کی

خوش نصیبی تمہیں دولت ملی یہ لازوال
آخرش اکدن تو آئیگی قضا ماں باپ کی

شیر خواری کا زمانہ کچھ تو سوچ لے کور دل
دیکھ لے دنیا میں الفت اور وفا ماں باپ کی

کس خوشی سے رہتے ہیں ہم زیر ظل والدین
ہم نہ بھولینگے کبھی ہرگز رضا ماں باپ کی

اس جلیل بے نوا کو یا خدا توفیق دے
رات دن کرتا رہے خدمت ادا ماں باپ کی

---

# یاد آخرت

(از منشی برکت علی صاحب برکت پنشنر لودھانوی)

اے یار چشم دل سے تو عقبیٰ کا دور دیکھ
عاشق ہو اسکا جان سے با چشم زار دیکھ

رو وہ سیاہ کاری کا عذر تو بدو
خیالات پر ثمر کے چمن کی بہار دیکھ

دنیا ہے ایک لمحہ غنیمت ہیں چند روز
نیکی میں اپنے نفس کو مطلب برآر دیکھ

ہاں دیکھیں رہ کے صنعت پروردگار دیکھ
یاد خدا کے واسطے تو روزگار دیکھ

جو اہل علم و فضل ہیں مخدوم کیوں نہ ہوں
خدام قوم نکلے نہیں اُنکو عار دیکھ

گوشہ نشیں جو سادہ ہے ہوں عالم نیک
کیا حال ہوگا قوم کا آنکھیں اُٹھا کے دیکھ

خود بینی و خود داری و غفلت کی نیند تو
سوتے ہیں ابھی اوٹ میں غفلت شعار دیکھ

اے قوم تیرے بیٹے ہیں قابل جو رحم کے
ہیں کون؟ تو شول ذرا بار بار دیکھ

ماں باپ اور شفقت پدری کے ہیں ...
ہیں وہ یتیم جو کہ ہیں بیدل فگار دیکھ

ہر ایک اہل درد کے دینا ہے بھائی سکے
اُٹھتا ہے جو دل سے درد کبر تا ہے پیار دیکھ

اسلام ہی کیجیا کہ پودے ہیں جو یتیم
ضائع ہوا نہیں تو ہوا بیکار دیکھ

کس کی نگاہ دیکھ لے ہر قوم کے یتیم
بیٹھے ہیں اُن کی گود میں با افتخار دیکھ

اسلامیہ جو خلد ہے مفلس یتامیٰ کا
مقصود انجمن ہے یہی خوشگوار دیکھ

دار الیتامیٰ ہے یہ تو سوچ کس لئے
سامان پر مدار ہے جو لقمہ اور دیکھ

مالک ہو قوم انکی نہیں کوئی غیر ہے ❊ عزت ہو اسمیں قوم کی اسکا قرار دیکھ
اس کام سے گر ہو سکے ہو عاقبت درست ❊ ساعی ہیں غیر تو بھی تو اپنا تبار دیکھ
مال زکوٰۃ ہی سے مسلمان سب اگر ❊ دریا دلی سے دیویں تو بیڑا ہے پار دیکھ
خدمات دین صدق سے بے فرو جاہ چاہیئے ❊ نیت ہو صاف اور ہو دل بے غبار دیکھ
علم حدیث سنت نبوی کا باغ ہے ❊ خوشبو گلوں سے اسمیں ہے مشک تتار دیکھ
دل میں ہو قصد شہر دہلی کی سیر کا ❊ اکتا گیا ہوں ہند کا میں کاروبار دیکھ
مضمون اپنا سادہ ہے اس سانچہ کی غزل ❊ عبدالرؤف ساکن باسم برار دیکھ
ماہ صفر کا پرچہ اہلحدیث دیکھ ❊ یعنے گذشتہ سالہ اپریل کا فیل و تار دیکھ
کیا ہی پر از نصیحت انکی ہے یہ غزل ❊ مصری دوا میں ڈالا ہے ترشی کی جار دیکھ
بیان اس سے ہوتا ہے پر اضمیر یہ ❊ خیالات پر مبالغہ کی یہ نظار دیکھ

برکت تیرے ہو کام میں برکات خیر سے
عزم الامور خیر میں انجام کار دیکھ

# نظم

(ازجناب مولوی سید حسن علی صاحب ناگپوری)

جسکو ہو منظور بزم احمدی ❊ پہلے وہ ہو جائے پیرو سنتی
جسکو ہو منظور تعظیم رسول ❊ وہ کرے سنت کو حضرت کی قبول
جسکو راضی کرنا ہو پروردگار ❊ وہ کرے سنت کے موافق کاروبار
جسکو جنت لینا ہے اللہ سے ❊ وہ رکھے الفت رسول اللہ سے
جسکا محشر میں پیمبر یار ہو ❊ اسکا بیشک پار و بیڑا پار ہو
اسلئے بس چاہیئے اے مومنو ❊ جز پیمبر قول دیگر مت سنو
ہیں خطائیں قول میں غیروں کے یار ❊ جنکا جگہ جگہ رہا ہے بیشمار
ہے کلام اللہ کلام ذوالجلال ❊ جسمیں لکھی ہیں صفات لازوال
بے خطا و پاک ہے قرآن مجید ❊ بعد اسکے ہے حدیث باسعید
یا اثر ہو معتبر تو مان لو ❊ ناسخ و منسوخ کو پہچان لو
بعد اُس کے لاکھوں جھگڑے پڑ گئے ❊ اپنی اپنی رائے پر سب اڑ گئے
رائیوں نے سنت کا گھر ویران کیا ❊ بدعتوں کا درجہ عالیشان کیا
سنت نبوی کو بدعت کر دیئے ❊ شرک و بدعت واجب و سنت کئے
رائے پر چلتے ہیں اکثر بدعتی ❊ سنتوں کو لیتے ہیں سب جستی
ہے محبت سنتوں پر اس قدر ❊ جسقدر کرتی ہے مادر پر پسر
منکروں کے دل کے اندر ای خدا ❊ خار سی چبھتی ہے سنت کی صدا
جو کہ منکر ہیں حدیثوں کے شقی ❊ ہیں وہی لاریب منکر دوزخی
منکر معراج ہیں گے جو بشر ❊ اُن کو فاسق جانو تم اے خوش سیر
حکم خالق سے گئے خیر الانام ❊ آسمانوں پر نہیں اسمیں کلام
شک کریں اس میں وہ ہیں گے بدعتی ❊ یا کہ نصرانی یہودی خارجی
قادیانی ہو یا ہو چکڑالوی ❊ اُن کو جانو دشمن دین نبی
بدعتی سنت سے چڑتے ہیں مدام ❊ خواہش دل کا کیا کرتے ہیں کام
سہرا کنگنا شادیوں میں باندہ لیں ❊ اچھے اچھے عالموں کو بھاند لیں
پیر مشائخ بن کے تسبیح ہاتھ میں ❊ جاکے بیٹھیں عالموں کے ساتھ میں
وعظ ہے گر خواہش دل تو وہاں ❊ سر ہلا کے بولے کیا ہی ہے بیاں
تیجہ دسواں تو سبھی جائز کئے ❊ اور چہلم کے لئے فتوے دئیے
گیارہویں یا کہ ہو وے بارہویں ❊ سب کو جائز کر دیا ہے بالیقین
عرس ہو وے پیر یا شبیر کا ❊ یا کہ بکرا ہو کسی بے پیر کا
سب کو کہتے ہیں حلال و بے ریا ❊ کون کرتا ہے منع دیکھوں ذرا
ہے وہابی جو منع ان کو کرے ❊ انسے تم رہنا عزیزو بس پرے
کیونکہ وہ ہیں مصطفےٰ سے بدگماں ❊ انکا وہ دوزخ ہے ٹھکانا مہرباں
ہیں ولی و انبیا حاضر سبھی ❊ انسے تم مانگو مرادیں بس ابھی
حاضر و ناظر ہیں سارے انبیاء ❊ اور نفع دیتے ہیں ہمکو با خدا
ابتو ہم کو ہو گیا ہے اعتقاد ❊ کیونکہ دیتے ہیں ہماری وہ مراد
اور ہمارے جد امجد ہی تمام ❊ بس انہیں رسموں پہ قائم تھے مدام
اسلئے ہمنے پسند انکو کیا ❊ ترک کرنا اسکا اب مشکل پڑا
سنئے یہ تو واعظوں کا حال ہے ❊ کس طرح دنیا میں یہ بدچال ہے

ان کے مکر و فن سے مت آ ما حسن
کیونکہ یہ سب ناریوں کے ہیں چلن

---

**تفسیر ثنائی** اُردو چار جلدیں ۴ اب تک تیار ہیں قیمت
مجلد محصولڈاک مبلغ ۱ لے ر باقی بھی عنقریب ـ

(منیجر)

# فتوے

س نمبر ۲۲۷ - ائمہ اربعہ یعنے امام اعظم امام شافعی - امام مالک - اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - کس کس جگہ پیدا ہوئے اور کس کس سنہ میں ہوئے اور کس کس جگہ وہ رہے - اور کس کس جگہ مدفون ہوئے - ائمہ اربعہ میں سے کس کس نے حدیث کی کتاب تصنیف کی ہے اور انکی کتابوں کا کیا کیا نام ہے -

س نمبر ۲۲۹ - اور جس امام نے حدیث کی کتاب تصنیف کی ہو تو اُسکی کتاب کو محدثین نے یعنے اہل سنت وجماعت نے صحاح ستہ میں داخل کیا ہے یا نہ اگر کیا ہے تو کس درجہ میں - اگر نہیں کیا تو کیا باعث -

س نمبر ۲۳۰ - جس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم یعنے دو تو روایت کریں وہ کس درجہ کی ہوتی ہے اور جو شخص ایسی حدیث پر عمل نکرے وہ شخص کیسا ہے -

س نمبر ۲۳۱ - مثنوی مولانائے روم میں مقلد اور محقق کا کچھ ذکر ہے یا نہیں - اگر ہے تو اصل ابیات درج فرما کر مشکور فرمائیں - (بندہ اللہ دتا خریدار)

ج نمبر ۲۲۸ - امام ابوحنیفہ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے - اور ۱۵۰ھ میں کوفہ ہی میں انتقال فرمایا - رحمہ اللہ - امام مالک ۹۵ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ ہی میں ۱۷۹ھ میں انتقال ہوا - رحمہ اللہ - امام شافعی مقام غزہ میں ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور مصر میں ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ - امام احمد بن حنبل بغداد میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد ہی میں ۲۴۱ھ میں انتقال ہوا - رحمہ اللہ - ان بزرگوں کے مناقب اور مختلف سفروں کا حال طبقات کی کتابوں میں مفصل ملتا ہے - اُمت اسلامیہ کے چشم وچراغ تھے دین کے ستون تھے اور نائبان انبیاء تھے - رضی اللہ عنہم اجمعین - امام مالک کی موطا امام احمد کی مسند امام شافعی کی اُم ہیں - پہلی دو مطبوعہ ہیں تیسری کی طبع کا علم نہیں - امام ابوحنیفہ صاحب کے نام پر بھی ایک مسند مشہور ہے - مگر تحقیق نہیں ہوا کہ اُنہی کی ہے -

ج نمبر ۲۲۹ - موطا امام مالک کو بعض علماء نے صحاح ستہ میں لکھا ہے مگر جمہور کی رائے یہی ہے کہ صحاح ستہ - بخاری - مسلم - ابوداود - ترمذی نسائی - ابن ماجہ ہیں -

ج نمبر ۲۳۰ - بخاری مسلم کی حدیث کو متفق علیہ یعنے اجماعی صحیح کہتے ہیں - جو شخص اُسپر عمل نہ کرے وہ گنہگار ہے جو اس سے انکار کرے وہ بدعتی ہے -

ج نمبر ۲۳۱ - مجھے یاد نہیں -

س نمبر ۲۳۲ - ہم لوگ چند اشخاص نوکری پیشہ ہیں جسے برابر ہمیشہ دیہاتوں پر جانیکا اتفاق ہوتا ہے اور کم از کم دس کوس پندرہ کوس کی منزل کرنی پڑتی ہے - غرضکہ ہم لوگوں کا یہی پیشہ ہے - کبھی چار روز کبھی پانچ روز سفر میں رہنا پڑتا ہے - تو ایسی صورت میں نماز قصر پڑھنا چاہیئے یا نہیں - اور سفر کی حد سے مطلع فرمایا جاوے کہ حد سفر کہاں تک ہے اور جب قصر دو رکعت فرض پڑھی جاوے تو اُس حالت میں نماز سنت پڑھی جاویگی یا نہیں اور جمع بین الصلوتین کس حالت میں پڑھی جاویگی - نماز ظہر وعصر و مغرب وعشا ایسی حالت میں کہ ابر ہو اور وہ شخص سفر میں ہو یا اپنے مکان پر مقیم ہو اور ایک وقت کی نماز مسجد میں پڑھنے جاوے اور اُسوقت آثار ابر خراب نظر پڑے تو ایسی حالت میں نماز عشا کی پڑھے تو خلاف مسئلہ ہے یا نہیں - امید وار ہوں کہ اپنے اخبار اہلحدیث میں شایع کر دیا جاوے -

(راقم منور خاں تحصیل دیوریا ضلع گورکھپور)

ج نمبر ۲۳۲ - جس صورت میں ملازم کو سرکار کی طرف سے سفر خرچ ملتا ہے اُس صورت میں قصر ہی جائز ہے اور سفر کے معنے اور تحدید یہی ہے کہ عرف عام میں اتنی منزل چلنے والے کو مسافر کہتے ہوں - سرکار کی طرف سے کسی مسافت پر سفر خرچ ملنا اس امر کی دلیل ہے کہ اُس مسافت کو عرف عام وخاص میں سفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن صحیح تر یہ ہے کہ سفر میں قصر کرنا جائز افضل ہے ضروری نہیں پس اگر کوئی شخص سفر میں پوری نماز پڑھے تو بہت بہتر اور موجب مزید ثواب ہے - سفر میں سنتیں نوافل کے حکم میں ہوتی ہیں بلکہ فجر کی سنتیں اور وتر بدستور مؤکدہ ہیں - جمع بین الصلوتین بھی بحالت ضرورت ہوگا - کیونکہ آیت قرآنیہ میں فرمایا گیا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنے نماز مسلمانوں پر وقت بوقت مقرر ہے - اگر سفر میں جمع کی ضرورت آن پڑے - تو ظہر عصر اور مغرب عشاء کو ملا سکتا ہے -

چودہویں صدی کا مسیح } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کا نشیب وفراز ناول کے پیرایہ میں ایسا کہ جہانتک تمام کتاب نہ دیکھ چھوڑنے کو جی نہ چاہے - مجلد قیمت عہ مر

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**افسوس** ۲۰ جون کو اہلحدیث کا ایک قدردان فوت ہو گیا۔ مرحوم امرتسر کا رہنے والا نام مولوی عبد الغفار تھا۔ جوان صالح مرحوم کو کچھ دنوں سے کفار کے مباحثات میں دلچسپی ہوئی تھی کئی ایک دفعہ امرتسر میں آریوں سے مباحثے ہوئے۔ مرحوم کے کارناموں سے امید بندھی تھی کہ کسی روز کوئی کام نمایاں کریگا۔ مگر ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

امید ہے ناظرین اہلحدیث سے اگر ہو سکے تو جنازہ غائب پڑھینگے۔ اللھم اغفرلہ مرحوم نے کچھ زر۔ بھائی۔ ماں۔ اور ایک لڑکا نابالغ ہے خدا اُن کو سلامت رکھے۔

لنڈن میں اطلاع پہنچی ہے کہ روس نے ایک جرمنی قیصر فریڈرک نامی سٹیمر ۱۰ ہزار ٹن کا بقیمت ۲ لاکھ ۵۷ ہزار پونڈ خرید کیا ہے۔

**روسی جنرل** لنیوچ کی رپورٹ ہے کہ ۱۱ جون کو متعدد مقابلے ہوئے کبھی روسی اور کبھی جاپانی حملہ آور ہوتے تھے۔

**گفتگوئی صلح** پر خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ روس و جاپان کے وکلا باختیار مختار ہیگ میں ملاقی ہونگے۔ (بعد کی خبر ہے) واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے کہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وکلائے فریقین کے اجتماع کے لئے واشنگٹن منتخب کیا جائیگا۔

**پنڈت لیکھرام** (جو مباحثہ نگینہ کے اثر سے مسلمان ہوئے) عرف عبد الحق صاحب کا لیکچر ۱۲ ماہ حال کو مقام ڈیرہ دون مسجد جامع پلٹن بازار بڑے پرزور اور موثر طریقہ سے ہوا۔ وید کے ترجمہ کرنے میں جو غلطیاں لوگوں نے کی ہیں انکو بوضاحت بیان کیا۔ مخلوق پرستی کے نقائص اور توحید کی فضیلتیں ایسی عمدگی سے بتائیں کہ ہر مذہب و ملت کے حاضرین پر یکساں اثر تھا۔

## بھڑاپچ میں قبول اسلام

| نمبر | کفری نام | ولدیت | سکونت | عمر | قوم | اسلامی نام | جنکے ہاتھ پر اسلام لائے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | بچھو | عبداللہ | بوراہپور | نو سال | مرتد | سکینہ | مولوی [illegible] |
| ۲ | رلیشری | [illegible] | [illegible] | [illegible] سال | اہیر | دین محمد | " |
| ۳ | سرجا | نرسو | بھدون | نو سال | اہیر | افضیا | " |
| ۴ | جیکرن | ۔ | [illegible] ضلع [illegible] | [illegible] سال | کرمی | عبداللہ | مولوی [illegible] |

**سکندر آباد** ضلع بلند شہر میں دو نوجوان برہمن آریہ جو سنسکرت سے واقف اور دونوں ہی نہایت چھبیلے جوان ہیں برضا و رغبت خود مسلمان ہو گئے ہیں۔ خیال ہے کہ ان کے گھر کے بعض اور بھی آدمی انکا ساتھ دینگے۔

**ریلوے سٹیشن** جینید کے چند باحمیت مسلمان ملازموں نے انجمن ہدایت الاسلام نام ایک انجمن قائم کی ہے کہ واعظ ملازم رکھکر عام ناخواندہ اور جاہل مسلمانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے جابجا بھیجے جائیں۔ خداوند کریم اسے اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ (کہیں پنجاب کی بڑی انجمنوں کی طرح صرف دکھانے کو وعدہ نہ ہو۔)

**آگرہ** میں بہت سے ڈاکو مع اسلحہ گرفتار کئے گئے ہیں انمیں سے ڈمبر سنگھ و کرن سنگھ مارے گئے۔ سب انسپکٹر کی ٹانگ زخمی ہوئی۔ ڈمبر سنگھ کے ہاتھوں بہت لوگ زخمی ہوئے۔

**خدا کا شکر** ہے کہ ہندوستان میں اب طاعون کمی پر ہے اور دن بدن کم ہوتا جاتا ہے۔ (کیا مرزا صاحب کی مخالفت کم ہے؟)

**محمد الله** کے کثیر التعداد شاگرد ہندمیں وعظ کہتے پھرتے ہیں کہ امیر حبیب اللہ خاں والی دولت خداداد افغانستان کی اطاعت واجب ہے۔

**قاہرہ** میں خبر ہے کہ پرنس بارچ نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اگر دول عظام نے کریٹ کے انتظام میں اور کسی کو اسکا شریک کرنا چاہا جیسے کہ تجویز ہو رہی ہے تو میں مستعفی ہو جاؤنگا۔ اور کسی کا شریک ہو کر ہرگز کریٹ میں کام نہ کرونگا۔ (با ہو ہم اور غیر دونوں یکجا ہم نہ ہونگے ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے۔)

**کلو** میں زلزلے کے جھکولے ہنوز برابر آ رہے ہیں۔ چنانچہ ۲ جھکولے ۲۷۔ اور پانچ ۲۸۔ مئی کو آئے ہیں۔

**موضع** شاہجہانپور ضلع سیتاپور میں ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ ستی ہو گئی۔ (جہالت کے آثار)

**الہ آباد** میں خبر ہے کہ جنوبی افریقہ کو عنقریب ایک مشنری بھیجنے والی ہے۔ بھائی پرمانند اس کام کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ (ہم اس بلند پروازی پر آریہ پبلک کو مبارک دیتے ہیں مگر خطرہ یہ ہے کہ کہیں افریقن پبلک کو نیوگ جیسی مفید تعلیم سے وحشت نہ ہو)

**سوننج** چھتیس گڑھ ضلع گیا موضع کہریانواں کے چند مسلمانوں

# دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی ایسی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ روغن کراتے ہیں اور ہمسے ہی عمدہ مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں۔ اسطرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے ہمنے قیمت میں رعایت کر دی ہے جیسے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

## غیر معمولی رعایت

ہمنے قیمت میں ہی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنے آزرس تھوڑی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ اُمید ہے کہ معزز خریدار ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی انچ ... فی انچ ... بحساب تین آنہ فی انچ | | | | | | | کیش بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پیمائش ٹرنک قیمت اصل | ۰-۳۰ انچ [illegible] | ۳۳-۰ انچ [illegible] | ۳۰-۰ انچ [illegible] | ۲۸-۰ انچ [illegible] | ۳۴-۰ انچ [illegible] | ۳۱-۰ انچ [illegible] | ۱۸-۰ انچ [illegible] | ۱۲ ارفی انچ تا ۱۸ انچ سبتی ورقی انچ |
| قیمت رعایتی ٹرنک تین تالہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] ۱۴ | کیش بکس سٹیل ... فی انچ |

نوٹ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

المشتہر
**عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرس**
**بازار کریم پور شہر سیالکوٹ**

# درِ شفا بند سمجھکر مایوس نہ ہو

ہمارا زندگی بخش ... حکیم صاحب

ہماری مشہور اور زود اثر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اُٹھاؤ۔ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ اُن کو منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں۔ اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی کا استعمال کرنا چاہئے۔ نہیں بلکہ حفظ ماتقدم کے طور کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ اندنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں کہ جہاں موذی طاعون نہ ہو اس لئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے۔ یعنے یہ کہ ہمارے جوہر مصفی خون کا ضرور استعمال رکھیں۔ اسی سے خون فاسد کا قلع و قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں۔ لائف پلز کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں۔ از سر نو عالم شباب دکھلاتا ہے۔ قیمت فی بکس (۴۸) گولی عہ

**جوہر مصفی خون** قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں عہ

**ملہم سلیمانی** امراض معدی کے قلع و قمع کرتے میں اکسیر ہے۔ فی شیشی عہ رفی بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے عہ

**روغن طلا** خلاف قانون قدرت عمل آمد کرنیسے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں۔ تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایسے لوگ اگر اطمینان قلبی چاہیں۔ تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف تین روپے دیئے ہیں۔

**خوشبودار منجن**۔ قیمت فی شیشی ۲ ار۔
**آتشک کی دوائی** قیمت عہ۔
**سوزاک کی دوائی** قیمت عہ۔
**بواسیر کی گولیاں** قیمت عہ۔ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

**حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر**

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپکر شایع ہوا۔

مناسب حیلیں اختیار کیجاتی ہیں یعنے غیر مذاہب سے جاکر مناظرہ کرنا بلا کر اعتراضات کا موقع دینا اور تردید کرنا سنا واقفوں کو اسلامی اصول و فروع سے واقف کرنا ضعفاء کا اعتقاد پختہ کرنا۔ شکوک دفع کرنا۔ گرے ہوؤنکو پھر مسلمان کرنا۔ جاتے ہوؤنکو روکنا۔ غرض دین اسلام کی حفاظت و اشاعت اصلی مقصد ہے۔ اور نومسلموں کی پرورش وغیرہ۔ چنانچہ امسال کئی عیسائی مسلمان کئے جو زیر پرورش و تربیت ہیں گذشتہ سال میں ایک واعظ نصاری کو مشرف باسلام کیا تھا۔ جو اب تک اسلامی خدمت میں سرگرم ہیں خلاصہ کارروائی کا یہ ہے۔ ۱۵۔ جون سنہ رواں کو نو بجے شب کے اجلاس شروع ہوا۔ مکان جھنڈیوں۔ کتبوں۔ میز کرسیوں برقی لیمپوں سے مزین تھا سکرٹری کی تحریک اور مولوی ابو النصر صاحب آہ دہلوی کی تائید پر جناب منشی محمد حسین صاحب رئیس اعظم بمبئی نے کرسی صدارت کو شرف بخشا اور سکرٹری مولوی عبد الرؤف خانصاحب نے سالانہ کارروائی آمد و خرچ کا حساب وغیرہ وغیرہ سنایا۔ مخلوق کا ہجوم اسقدر کثیر تھا کہ کیا۔ ایک نوجوان فاضل مشہور لیکچرار مولوی محی الدین صاحب آزاد دہلوی ایڈیٹر لسان الصدق نے اپنی پرجوش اور عالمانہ لکچر سے جلسہ کو آئینہ حیرت اور مرقع عبرت بنا دیا۔ چاروں طرف سے آفرین آفرین ہوتی تھی اس جلسہ میں تجویز ہوئی۔ کہ نومسلم فنڈ قائم کیا جاوے۔ اور مشن میں سے گئے واپس لئے جائیں کل مصارف نمائندہ اور مصر منافع و محصول جواز مشن سے بہت ستارہ کہا ہے اسکے بعد منشی نظیر حسین خانصاحب سخا دہلوی محمڈن مشنری و مالک علمی پریس بمبئی کی باری تھی اور منشی صاحب موصوف نے احادیث سے قرون اولے میں نومسلموں کے ساتھ ہمدردی بیان کی۔ اسوقت خود مقرر اور اہل جلسہ سب آبدیدہ تھے اسکے بعد جناب مولوی ابو النصر صاحب آہ دہلوی کی باری تھی مگر وقت کی کمی سے مولانا صاحب نے جناب حافظ عبد الرحمن صاحب سیاح ممالک اسلامیہ کا تحریری لیکچر پڑھنا قبول کیا۔ (جو کسی اشد ضرورت سے تشریف نہ لاسکے تھے) جزاہ اللہ خیرا کہ ہمدردی اور یک جہتی کی اعلے مثال قایم کی ورنہ جناب حافظ صاحب ممدوح کا لیکچر رہ جاتا۔ اسکے بعد مسٹر یونس صاحب ارمنی الاصل نے نہایت فصیح فارسی میں اتفاق پر تقریر کی۔ اُن کے بعد جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب ثاقب بدایونی مخاطب بہ پہلوان سخن نے ایک بے نظیر اردو قصیدہ تقریباً سو شعر کا پڑھا آخری مناجات کے اشعار تو ایسے سوزناک اور رقت انگیز تھے کہ الامان مجلس کو ہلا دیا۔ مولانا حالی مدظلہ کے قصیدہ التیاثیہ کا مزا آگیا۔ آپکے بعد جناب مولوی محمد اکرام الدین صاحب نے نظم اور نثر میں ایسا کچھ فرمایا کہ سبکو گرویدہ کر دیا۔ افسوس کہ انجمن کے دوسرے سکرٹری جناب حاجی سجاد حسین صاحب دہلوی اور جناب مولوی مرزا محمد بیگ صاحب واعظ سید نصار کی تقریریں تنگی وقت سے رہ گئیں اور شب کو ۱۲ بجے کے قریب جناب صدر مجلس کی تقریر پر جلسہ ختم اور چندہ شروع ہوا۔ اسی اثنا میں انجمن حمایت اردو کمیٹی کی طرف سے درخواست پیش ہوئی اور اجازت پر ایک نوجوان ممبر تقریر کو اٹھا۔ کہ امداد کس طرح سے ہوتی ہے روپے سے علم سے ہاتھ پاؤں سے روپے کے لئے امراء علم کے لئے فضلا موجود ہیں لیکن ہاتھ پاؤں کی مدد اور ان کے لائق اور نہ کوئی دینے والا نہ ایسا کوئی باقاعدہ صیغہ ہیں ایک ہفتہ سے انجمن کے ہیرو مولوی عبد الرؤف خاں صاحب سکرٹری کو رات دن محنت شاقہ میں گرفتار پاتا ہوں لہذا میری یہ درخواست ہے کہ قومی والنٹیر مقرر کئے جائیں جنکا کام اعلے سے ادنے خدمت تک ہو اور ہم لوگ سب سے پہلے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ انجمن کے رقعے بانٹیں گے کرسیاں جھاڑینگے۔ جھاڑو دینگے چندہ اگھاوینگے اور کبھی انکار نہ کریں۔ انجمن جس نمونہ کی چاہے ہمکو وردی بنوا دے۔ ہم اوسکی قیمت ادا کر دینگے ہم میں سے دو ممبر سنسکرت خواں ایف اے اور باقی منشی مولوی انٹرنس۔ ایف اے بی اے ہیں۔ علمی اور ادنی خدمت میں بھی شریک رہینگے صدر مجلس نے بڑی گرمجوشی سے درخواست قبول کی اور نہایت قدر و منزلت سے شکریہ ادا کیا قوم نے بڑی حیرت سے دیکھا اور غیر مذاہب کے حاضرین پر عجیب اثر پڑا۔ اور اسلامی اخوت کی بے نظیر مثال قائم ہوئی اسکے بعد حضرت صدارت مآب نے بآواز بلند فرمایا کہ سب صاحب دل کھول کر چندہ دیں کیونکہ جسقدر آپ دینگے اوسیقدر ہم تمہارا دینگے۔ فوراً تین سو روپیہ کے قریب چندہ ہوا اور اسقدر عالیجناب صدر مجلس صاحب نے عنایت فرما دیا۔ آپ بھی اس سے بہت خوش ہونگے اور آپکی بدولت قوم بھی۔ اللہ تعالی تمام متعلقان انجمن خصوصاً صدر مجلس صاحب اور جان نثار سکرٹری اور دیگر متوسلین کو جزائے خیر دے آمین بعد میں عرض کیا جاویگا۔

راقم۔ (ایک مسلمان از بمبئی)

---

**تغلیب الاسلام**۔ بجواب تہذیب الاسلام و ہرسپال ایسیہ کا جلد اول و دوم شائع ہو گئی ہیں جن کو نہ پہونچی ہوں طلب فرمالیں۔ مینجر

ahmadimuslim.de

# فتوے

سوال نمبر ۲۲۷۔ ایک شخص نے اپنی بی بی کو غیر سے ملوث ہوتے ہوئے بچشم خود دیکھ لیا۔ اور عورت بھی اس گناہ کے سرزد ہونے کا اقبال کرتی ہے۔ لیکن توبہ کرنے اور دوبارہ اس فعل کے مرتکب نہ ہونے کا اقرار کرتی اور خاوند سے بھی اس گناہ کی معافی چاہتی ہے تو کیا وہ شخص اس عورت کو اس کی تقصیر سے درگذر کر کے زوجیت میں رکھ سکتا ہے یا بمجرد اس فعل کے سرزد ہونے کے نکاح اس کا ٹوٹ جا کر طلاق واقع ہو جاتی ہے

س نمبر ۲۲۸۔ نکاح کے بعد دعوت ولیمہ دولہا کتنے دن تک کر سکتا ہے۔ اگر پہلے دوسرے اور تیسرے دن تک ولیمہ نہ کیا تو بعد اسکے کر سکتا ہے یا نہیں۔ اور ولیمہ کے لئے زفاف شرط ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص تین دن تک ایسے لوگوں کی دعوت پے درپے کرتا رہا ہو پہلے دن کی دعوت ولیمہ میں شریک نہ ہوئے تھے۔ تو آیا یہ کھانا اس کا ریا کا کھانا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ (راقم خریدار نمبر ۱۰۰۰ از مدراس)

جواب نمبر ۲۲۷۔ محض زنا ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا قرآن مجید میں بھی عورتوں کے زنا کرنے پر سزا دینے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا حضرت! میری عورت ہے کہ لا ترد ید لامس یعنی وہ کسی سے انکار نہیں کرتی۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دے اُس نے کہا حضرت! میری اس سے دیرینہ محبت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا رکھ لے اور اُسے سمجھاتا رہ۔ غرض کسی فریق کے زنا کرنے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

ج نمبر ۲۲۸۔ ولیمہ کی بابت ارشاد نبوی ہے۔ کہ طعام الیوم الاول حق والثانی سنة والثالث سمعة۔ یعنی پہلے روز کی دعوت ولیمہ تو موکد ہے۔ دوسری سنت ہے۔ تیسری ریا ہے۔ اسکے معنی ہیں کہ تیسری دعوت کو ریا کہا گیا ہے۔ اگر کسی امر مانع سے پہلے ہی روز دعوت نہ ہو سکے تو دوسرے تیسرے روز جائز ہے۔ دعوتیں تین چار جائز نہیں۔ ولیمہ کے لئے زفاف شرط نہیں۔

س نمبر ۲۲۹۔ دس بجے روز ایک شخص کھانا کھا کر کسی کام کو بوٹ بھی قسم کے جو ٹخنوں سے اوپر تک ہوتے ہیں پہنکر جب کہ وضو نہیں کیا ہوا روانہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ نہ بجے پیشین جب موقعہ ہوئی۔ وہاں وضو کر کے اور بوٹ ڈالے ہوئے پاؤں پر مسح کر کے نماز پیشین ادا کر لیتا ہے۔ اس کی نماز ہوئی یا نہ؟ اور بدین خیال کہ وہ ایسے موقعہ پر مسح جائز ہے وہ شرعاً گنہگار ہے یا نہ؟ اور ایسے شخص پر جو مذکورة الصدر صورت میں پاؤں کا مسح جائز جانتا ہے حکم کفر ہو سکتا ہے یا نہ؟ اور ایسا شخص جو بدین خیال کہ مذکورة الصدر نے بغیر وضو کئے ہوئے پاؤں میں بوٹ ڈال لئے اور پھر بوقت نماز ان پر مسح کرنا کافی تصور کیا۔ اُس کو کافر کہتا ہے۔ مگر ترک فرض اس نے کیا اگر واقعی اسپر شرعاً حکم کفر عاید نہیں ہو سکتا تو کہنے والا کیا ہوا؟ (ایک خریدار)

ج نمبر ۲۲۹۔ شخص مذکور کا وضو نہیں ہوا نہ نماز ہوئی جب تک باقاعدہ وضو کر کے بوٹ نہ پہنے۔ ہاں کافر نہیں ہوا۔ کیونکہ شاید وہ مسح کے لئے بوجہ بے خبری کے وضو ضروری نہ جانتا ہو۔ گنہگار ہے۔ نہ اُس کو کافر کہنے والا کافر ہے۔ کیونکہ وہ بھی ایک شرعی آڑ سے اسپر حکم کفر لگاتا ہے گو واقع میں غلط ہے۔ مگر شرعی آڑ سے کہتا ہے اسلئے معذور ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو منافق کہا تھا حالانکہ وہ مومن تھا۔ مگر چونکہ ایک امر شرعی سے کہا تھا۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے حضرت عمر پر وہ فتویٰ حضور نبوی نے نہ لگایا جو ایک حدیث میں آتا ہے کہ اذا رمی رجل رجلا بالکفر او الفسوق ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک یعنی جو کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اگر وہ در اصل ایسا نہیں تو وہ کفر و فسق اسی پر لوٹتا ہے۔ اس حدیث سے بہت لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جو بھی کسی کو کسی نے کافر کہا پس اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہوا۔ حالانکہ اس حدیث کا مطلب یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ محض عداوت سے جو کسی شخص کو کافر یا فاسق کہے اگر وہ ایسا نہیں تو خود ہوگا۔ اور اگر کسی شرعی دلیل کی آڑ میں کہے گو وہ دلیل واقع میں کمزور ہی ہو تو کہنے والا کافر نہ ہوگا جیسے بے نماز کو بعض علما سلف کافر کہتے ہیں اور بعض کافر نہیں کہتے مگر کافر نہیں کہنے والے کہنے والوں کو بھی کافر نہیں جانتے۔ مختصر یہ کہ کفر کا دروازہ بڑا سخت ہے۔ جب تک کسی شخص کے کلام کی تاویل ہو سکے اس کی تاویل کرنی چاہئے۔ اور بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی اسلام ہی میں رکھنا چاہئے۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** کی انجمن ... کے پہلے جلسوں نے انکار کیا کہ سب نماز پڑھ چکے ... دونوں میں ... پر اجماع کیا دونوں ہیں اب زور اجرت ... مستحق ہونے ہیں دیکھیں کیا حشر ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ یہ لوگ بلند پرواز ہی کرتے ہیں جانتے ہی بھاگنا چاہتے ہیں اس لئے گرپڑتے ہیں یہ کام قدرت کے مطابق آہستہ آہستہ ترقی کرے دیرپا ہوتا ہے۔

**قادیان** کے آریہ اخبار نے اہلحدیث کی خبر دو ہندوؤں کے مسلمان ہونے کی غلط قرار دیکر لکھا کہ اہلحدیث ہمیشہ آریوں کے برخلاف اسی طرح کی بے سروپا خبریں لکھا کرتا ہے حالانکہ وہ خبر وہاں سے لی تھی جو اخبار مذکور کے اڈیٹر کی ... ہے۔

**۲۵ جون** واشنگٹن میں یقین کیا جاتا ہے کہ روس و جاپان کے وکلاء مجاز ماہ اگست میں ملاقی ہونے تک باعث وجوہ التوار جنگ نہ ہوگا۔

**۲۶ جون** روس و جاپان نے پریذیڈنٹ روزولٹ کو مطلع کیا ہے کہ غالباً یقین ہے کہ وکلاء مجاز ماہ اگست کے عشرہ اول کے اندر ریاستہائے متحدہ (امریکہ) میں ملاقی ہونگے۔

**محمڈن** ایجوکیشنل کانفرنس کے آئندہ اجلاس علیگڑھ کے پریذیڈنٹ نواب بہادر خلیفہ سید محمد حسین ممبر کونسل پٹیالہ ہونگے۔

**لاہور** میں ایک نوعمر ہندو بیوہ کو انجمن حامی شادی بیوگان نے بیاہ دیا کئی روز کے بعد ... کو پتہ لگا کہ بڑی جدوجہد کے بعد انہیں لڑکی سے ملنے کی اجازت دی گئی مگر لڑکی واپس نہ کی۔ اب ہندو فرقہ لاہور میں اس معاملہ پر موافق و مخالف لکچر ہو رہے ہیں۔ آریہ سماجی بھی مخالف ہونگی

**لاہور** میں صفائی کی حالت سخت قابل اعتراض ہے

**جامع مسجد** امرتسر بنا نہادہ شیخ خیر الدین کے دو مینار زلزلہ سے گرگئے ہیں۔ مگر ابھی مسلمانوں کو انکی تعمیر کی طرف توجہ نہیں ہوئی (افسوس)

**لاہور** میں آجکل دیوانہ کتوں کی کثرت کی شکایت ہے۔ کئی ایک تلف کئے جاچکے ہیں۔

**عدالت** صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر جہلم کی عدالت سے ۲۰ جون کو ایک ہندو شخص کو جو چھاؤنی جہلم میں کچھ مزدوری وغیرہ کیا کرتا تھا کسی کی جیب چرانے کے عوض ۲ سال قید سخت اور ۳۰ ضرب بید کی سزا ملی۔

**ہفتہ مختتمہ** ۲۰ جون کو پنجاب میں طاعون سے ۳۶۱۲ اموات ہوئیں پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۱۱۲۳۱ تھیں۔

**مکیریاں** ضلع ہوشیارپور کا ایک ساہوکار ۹ ہزار کی مالیت کی چوری کے الزام میں ماخوذ تھا۔ عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے معاف ہو گیا۔ مال جو اس سے برآمد ہوا تھا۔ اُسی کے حوالہ کیا گیا۔

**ہوگلی** کے ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے ... سٹیشن ماسٹر پر ... نالش کی ہے کہ اس نے اسکو بلا وجہ پولیس کی حراست میں کردیا۔ مقدمہ زور سے چل رہا ہے (ریلوی ملازموں کی سینہ زوری)

**لاہور** اور امرتسر کے درمیان پیدل سفر کرتا ہوا ایک شخص پکڑا گیا جسکے پاس سے ۵ سیر افیون اور ایک سیر چرس برآمد ہوئی۔ عدالت میں چالان کیا گیا (دلیری)

**ایک** آتشباز نے دو صندوقوں میں آتشبازی بھر کر بذریعہ ریل روانہ کئے۔ راستہ میں تصادم ہوا۔ ایک قلی مرگیا اور ایک مجروح ہوا۔ آتشباز کو ۲ سال قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی (عبرت)

**دہلی** میں فوجی قواعد کیلئے میدان بنایا جاتا ہے ۹ سو میل مربع کے دور میں قواعد ہوگی۔

**بمبئی** میں برقی روشنی کی کلیں پہنچ گئی ہیں۔ آئندہ اگست تک قلعہ میں برقی روشنی کا انتظام ہوجائیگا۔

**ایک** بابی لیڈر ہندوستان کو آتے ہیں جنکا نام مرزا محرم ہے ان کیساتھ مسٹر سپرنگ بھی ہیں مرزا صاحب بابی مذہب کے مقتدر پیشوا ہیں اور مسٹر موصوف بھی اسی مذہب کے ایک امریکن جنٹلمین ہیں کلکتہ علیگڑھ سے ہوتے لاہور بھی آئینگے (اسموقعہ پر مرزا قادیانی اور مرزا محرم کا مناظرہ کرانا چاہئیے)

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

**جاپان** میں مچھلیاں مردہ نہیں زندہ خریدی جاتی ہیں ماہی گیر بڑے بڑے پانی کے ناند برتنوں میں لئے گلی کوچوں میں بیچتے پھرتے ہیں۔

**ٹرکی** دو اول درجہ کے جنگی جہاز زرہ پوش اور ۱۲ اول درجہ کی جنگی کشتیاں اور سات تارپیڈو شکن اور بنوانا چاہتی ہے۔ اس لئے یورپ کے مشہور جہاز ساز کارخانوں سے خط وکتابت ہو رہی ہے۔

# دی ہیگ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی ایسی سٹیل کیس ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے لگا ہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں افسوس کہ آج کل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہم نے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر اپنا گزارہ چلاتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی وقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت**۔ ہم نے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۲ر فی انچ ۲ر فی انچ کر دی ہے۔ یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزان فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | نمبر [illegible] | نمبر [illegible] | بحساب تین آنے فی انچ | | | | | | کیس بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پیمائش ٹرنک | ۳۶/۳۰ انچ | ۳۰/۳۰ انچ | ۲۷ انچ | ۲۴ انچ | ۲۱ انچ | ۱۸ انچ | ۱۵ انچ | ۱۲ انچ | ۱۲ فی انچ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نالہ جستی ۸ر فی انچ |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| شکل یہ تین تالہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | • | کیبن بکس سٹیل ۸ر فی انچ |

نوٹ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

**عبد العزیز ثناء اللہ رکھا ایشد گو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ**

# در شفا بند سمجھکر مایوس نہ بیٹھو

ہمارا فن حق

ہماری مشہور اور پُرتاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اُٹھاؤ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجربہ دوائیں مسلم ہیں تو آپ اُن کو منگانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں اور یہی خام خیال ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی استعمال کرنی چاہیئے نہیں بلکہ حفظ ماتقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو۔ اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے یعنی یہ کہ ہمارے **جوہر مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں۔ اسی سے خون فاسد کا قلع و قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں۔ لائف پلز کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں از سرِ نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

**جوہر مصفی خون**۔ قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں عہ

**ملح سلیمانی**۔ امراض معدی کے قلع و قمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فی بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے عہ

**روغن طلا**۔ خلاف قانون قدرت عملدرآمد کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے۔ بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ایسے لوگ اگر اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جس کی قیمت صرف تین روپے رکھے رہے ہے۔

**خوشبودار منجن**۔ قیمت فی شیشی ۲ر

**آتشک کی دوائی**۔ قیمت عہ

**بواسیر کی گولیاں**۔ قیمت عہ

آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔

ملنے کا پتہ

**حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگہ امرتسر**

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل۔ مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار اہلحدیث اتوار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

# اہلحدیث

جلد ۲

نمبر ۳۶

امرتسر ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| جاگیرداران و روساء سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھ ماہ کے لئے | [illegible] |
| ممالک غیر سے | [illegible] |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ مفت بیرنگ ڈاک واپس نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

# ایڈیٹری کی مشکلات

عربی میں ایک فقرہ ضرب المثل ہے کہ من صنف هدف (جو کوئی تصنیف کرے وہ لوگوں کے اعتراضات کیلئے نشانہ بنایا جاتا ہے) مگر کسی باقاعدہ موقت الشیوع رسالہ یا اخبار کی اڈیٹری تصنیف سے کہیں بڑھکر نازک اور موجب اعتراض ہے کیونکہ کسی رسالہ میں اگر کوئی بسیط مضمون نکلا اور پڑھا اور بس۔ مگر جو ہفتہ یا ہر روز جو اخبار نکلتے ہیں۔ اون میں ایک ہی پرچہ میں کئی کئی مضامین ہونگی وجہ سے کسی ایک سے موافقت یا مخالفت رائے کا اندیشہ ہے خصوصاً اخبار اہلحدیث کی ایڈیٹری میں جو مشکلات ہیں وہ سب سے زیادہ ہیں ایک طرف سے آواز آتی ہے کہ آپ مسلمانوں کے کسی فریق کے خلاف نہ لکھا کریں بس

ahmadimuslim.de

مخالفین اسلام ہی کی سرکوبی کریں دوسری طرف سے زور ڈالا جاتا ہے کہ قادیانی کرشن کی خوب خبر لیجئے تیسرے ہیں کہ مضامین پر مضامین بھیجتے ہیں اور سخت زوردار الفاظ میں اُن کے درج کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ چوتھے ہیں اونکا یہی اعتراض ہے کہ اڈیٹر اپنا مضمون تو لکھتا نہیں اوہر اودہر کی جمع کر دیتا ہے ایک صاحب ہیں کہ اخلاق اور توحید کی نظمیں بھیجکر چاہتے ہیں کہ ناظرین اہلحدیث کو مستفیض فرماویں دوسرے ہیں کہ اوسپر معترض ہیں کہ ان نظموں سے کیا فائدہ۔ اتنی جگہ کوئی مضمون ہی لکھا جاوے تو بہتر ہے چنانچہ کلکتہ کے رسالہ ضیاء الاسلام میں کسی صاحب نے یہی اعتراض اٹھایا حالانکہ جسمیں یہ اعتراض چھپا ہے خود اس میں بھی نظمیں ہوتی ہیں شروع سے اوسکا فائل اُٹھا کر دیکھئے نظم ضرور ملیگی ایک صاحب اس امر کے متقاضی تھے کہ ایک ورق پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری چھپا کرے ادہر یہ خیال تھا کہ اس مضمون کی کئی ایک کتابیں مفصل لکھی ہیں ادہر سے خاموشی رہی ادہر سے تقاضا آخر وہ خفا ہو گئے کہ آپ ہماری حسب منشاء کام نہیں کرتے لہذا ہم اخبار نہیں لینگے اودہر بعض صاحب ایسے ہیں کہ اپنے مضمون کو درج نہ پائیں تو آپے سے باہر حالانکہ اخبار کی شرائط میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ کہ اڈیٹر ان شرائط میں سے کسی ایک کا بھی پابند ہے اس سے اڈیٹر کی مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ مصنف سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ پس جو شخص ان مشکلات میں ہو کیا اوسکا حق نہیں کہ اوسکو معمولی باتوں میں معذور تصور کیا جاوے اور مشورہ دیگر فیصلہ لکھنے کے ہاتھ میں چھوڑا جاوے وسوا العذر عند کرام الناس مقبول

## دادا کی وراثت پوتے کو

یہ وہی مسئلہ ہے جسکے متعلق چند دفعہ اہلحدیث میں مضامین نکل چکے ہیں جنکو کافی سمجھکر آئندہ کیلئے اس فضول بحث کو بند کر دیا گیا تھا مگر امرتسر کا ایک رکن اخبار اپنے تیسرے جنم کے پہلے ہی نمبر میں اہل حدیث کو پھر مخاطب کرتا ہے کہ اس بحث کو بند نہ کرنا چاہیئے بلکہ ایک حد تک پہنچانا چاہیئے تاکہ فیصلہ ہو سکے۔ لیکن وہ یہ نہیں بتلاتا کہ فیصلہ کی صورت کیا ہے۔ یہ کہ راقم مضمون یا اوسکا فریق مسائل اور مصنوعی اڈیٹر تسلیم کرلے یہ محالات سے ہے یا ملک کے سوا کوئی صورت ہے

یہی ہے مسئلہ تو بالکل صاف ہے مگر آپ اپنے دعوی کی تعیین کرتے نہیں تو دلیل کیا دینگے ہم چند صورتیں لکھکر صرف آپسے آپ کے دعوی کی تعیین کرانا چاہتے ہیں۔

(۱) ایک شخص مرگیا اوسکی اولاد میں دو بیٹیاں ایک بیٹے کے دو بیٹے (یعنی مرحوم کے پوتے) اور دو لڑکیاں ہیں

(۲) ایک شخص مرگیا اوسکا ایک لڑکا ایک پوتا ہے۔

(۳) ایک شخص مرگیا اوسکا ایک لڑکا ایک لڑکی ایک پوتا ایک پوتی ہے۔

(۴) ایک شخص مرگیا اوسکی صلبی اولاد تو کوئی نہیں البتہ پوتا۔ پوتی ہیں صرف

صورت اخیرہ میں ہم قائل ہیں کہ دادا کا حصہ پوتوں کو پہونچیگا۔ باقی کی مثال ہمنے دریا نہر اور راجباہہ سے دی تھی اور کہا تھا کہ جبتک دریا سے پانی نہر میں نہ آئیگا راجباہہ میں کبھی نہیں آ سکیگا ٹھیک اسیطرح جبتک دادا کی جائیداد پوتے کے باپ کی طرف منتقل نہ ہوگی پوتا حقدار نہیں ہو سکتا اسپر آپنے جلدی میں بغیر سمجھنے مطلب کے اعتراض کر دیا کہ چوتھی صورت میں پھر کیوں پوتے کو وارث کرتے ہو جبکہ اوسکے باپ کا انتقال ہی دادا سے پہلے ہو چکا ہے حالانکہ اسکا جواب اوسی توجیہ میں مل سکتا تھا کہ چوتھی صورت میں اسلئے وارث ہے کہ پوتے کا چچا جو دادا کا حقیقی اور صلبی بیٹا ہونے کیوجہ سے پوتے کو مانع ارث ہے اب نہیں رہا۔ بوجہ نہ ہونے درمیانی وسائل قریبہ کے اب پوتے کو براہ راست دادا سے تعلق ہو گیا ہے۔ گویا اس صورت میں وہ دادا کے ساتھ راجباہہ کی نسبت نہیں رکھتا بلکہ خود اوسکے حق میں نہر کا حکم ہے۔

ہمنے تو جہانتک ہو سکا اپنے مذہب اور دلیل کی تفصیل کر دی مگر افسوس کہ آپنے آجتک اپنے مذہب کی تعیین ہی نہیں کی پس آپ جبتک اپنے مذہب کی تعیین نہ کریں اور صور مذکورہ میں سے اپنی پسندیدہ صورت کو صاف لفظوں میں لکھکر دعوی و دلیل کی مطابقت نہ کرینگے۔ جواب مانگنے کا حق نہیں رکھتے۔

## قادیان کی سیر

از قاضی ظہور الحسن صاحب ساکن سیوہارہ ضلع بجنور

جو گرمیاں تو گزرانی تھیں در قادیان رہنی ہے لیے کہ مسعود مرزا صاحب نے بار حیات بنی

گولیاں ہاضم
دافع شکم درد و نافع ...
قیمت ۲ درجن ۱۲ ...
... ۱۲ درجن ...
گولیاں مقوی دماغ
جو نہایت اعلے اشیا
کی گئی ہیں دماغ کیلئے
خدا کے فضل سے ان
استعمال سے قوت
اور اعضاء رئیسہ کو ہی
قیمت ۲ درجن عہ
مرزا عبد القادر بیگ
چوک پاسیاں محلہ

ماہ جون ۱۹۰۵ء میں میں قادیان پہنچا یہ ایک چھوٹا سا بے رونق قصبہ ہے یہاں کے باشندے مفلوک الحال زیادہ باعلم کم ہیں سب سے پہلے میں نے مرزا صاحب کا مدرسہ اور بورڈنگ دیکھا انتظام آسائش طلبا اور طرز تعلیم قابل تعریف ہے مگر زیادہ وقت معلمین و متعلمین کا بحث مباحثہ اور مرزا کی کرامات و معجزات کے بیان میں گذرتا ہے اسکے بعد مہمان خانہ دیکھا۔ جہاں ایک معقول رقم روزانہ اسپر سے صرف ہوتی ہے متعدد اور نفیس کھانے طیار رہتے ہیں سفید پوشوں کی خاصی مدارات ہوتی ہے غریب کو یہاں بھی اور جگہ سے چار دھکے زیادہ پڑتے ہیں۔ پھر مرزا صاحب کا مکان دیکھا جو پختہ اور وسیع ہے اب اس میں فیشن ایبل کمروں کا اضافہ ہو رہا ہے تھوڑی ہی دور آگے چلکر ایک پرانی مسجد ہے اسی کے صحن میں مرزا صاحب کے والد کا مزار ہے قبر کے قریب منارۃ المسیح (جسکی فضول اور بیکار تعمیر آجکل نہیں ہو رہی) واقعہ ہے جہانتک مجھکو تحقیق ہوا ہے مرزا صاحب کی جائدادی آمدنی مصارف مذکورہ کا عشر عشیر بھی برداشت نہیں کر سکتی یہ اخراجات اسی گراں قدر ٹیکس سے پورے ہوتے ہیں جو مریدین ادا کرتے ہیں مرزا صاحب ادائے نماز پنجگانہ کے لئے باہر آتے ہیں اسیوقت نو واردوں سے مختصر ملاقات ہو جاتی ہے۔ البتہ نماز مغرب کے بعد کچھ دیر بیٹھتے ہیں تنہائی میں کسی سے نہیں ملتے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب خدا نے ان سے حفاظت کا وعدہ کر لیا ہے۔ تو یہ احتیاط کیوں ہے؟ نماز با جماعت ہوتی ہے خود ایک ہی مصلے پر امام کے برابر کھڑے ہوتے ہیں نماز میں امام اور مقتدیوں کے رونے کی آوازیں آتی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے۔ آجکل قصبہ سے باہر ایک باغ میں معہ کثیر تعداد مریدین کے مقیم ہیں۔ ڈیرہ خیمہ شامیانہ استادہ ہیں جنکی کثرت اور شان و شوکت کو دیکھکر یہ گمان ہوتا ہے کہ کسی والی ملک کا کیمپ ہے مرزا صاحب خوش پوشاک خوش خوراک آدمی ہیں غالباً سیر بھر عطر روزانہ ملا جاتا ہوگا۔ قیمتی ادویات مصفے مفرح مقوی ہمیشہ کی الاشر و طیاری ہوتی رہتی ہے۔ الغرض ہر قسم کا سامان عیش و عشرت کافی طور پر مہیا ہے اور مرزا صاحب خوب لذات دنیاوی کے مزے اڑاتے ہیں اور اسقدر ثروت اور دولت کے حاصل ہونے پر باوجود وعدے کے امسال حج بیت اللہ سے محروم ہیں سخت تعجب کا مقام ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک ہوئے ہیں۔ کبھی اس قسم کے ٹھاٹھ نہیں ڈالے بلکہ لذات نفسانی اور اظہار شان و شکوہ سے متنفر رہے اور جناب عیسے مسیح تو بالکل ہی تارک الدنیا تھے۔ مرزا صاحب جو آپکو جناب سرور کائنات صلعم کا متبع صادق امام امت مرحومہ اور مسیح موعود بتاویں۔ ان کے خلاف تعیش آمیز زندگی بسر کریں میرے خیال میں انبیاء اور ائمہ و اولیاء اسلام اور دنیا کے تمام مذاہب کے مقدس لوگوں میں کوئی کبھی عیش پسند نہیں ہوا۔؎

سیکھے معشوق کے انداز زمانے تم نے
جیسی طینت تھی وہی رنگ نکالے تم نے

نماز عصر سے قبل میں نے حکیم نور الدین صاحب (جو قادیانی کشتی کے ناخدا ہیں) سے عرض کیا کہ مجھکو مرزا صاحب کی خدمت میں کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اسلئے میں چاہتا ہوں کہ مجھکو اسکا موقع دیا جاوے حکیم صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت صاحب زبانی مباحثہ کو ناپسند کرتے ہیں اور اکثر ناراض ہو جاتے ہیں۔ آپ جو کچھ چاہیں۔ بعد نماز مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں تھوڑی دیر میں اذان ہوئی اور مرزا صاحب برآمد ہوئے سلام مصافحہ کے بعد مختصر بات چیت کر کے نماز کو کھڑے ہو گئے اور بعد نماز فوراً چلے گئے میں حکیم صاحب کیساتھ ان کے مقام نشست پر چلا آیا۔ اور اسطرح گفتگو شروع ہوئی۔

حکیم صاحب:- ہاں صاحب! آپ فرمائیے۔ آپ کیا دریافت کرنا چاہتے ہیں؟

میں:- پہلے یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں نہ کوئی پیر زادہ ہوں نہ امیر زادہ نہ عالم نہ کہیں کا حاکم نہ موجودہ علماء یا صوفیا میں سے کسی سے بیعت ہوں الغرض مجھ میں کوئی بات ایسی نہیں جس سے مجھکو مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہونے پر یہ خیال ہو۔ کہ ان سے بیعت کرنے میں میری ہتک یا کوئی حرج ہے اسکے بعد یہ گذارش ہے۔ کہ آپ نے کس عقلی دلیل سے مرزا صاحب کو مامور من اللہ سمجھا۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ جو لوگ مامور من اللہ ہوتے ہیں۔ ان کی ماموریت سے جناب باری عز اسمہ کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خلق اللہ اور مریدین حق کو برکات اور فوائد حاصل ہوں اسلئے معلوم ہونا چاہیئے کہ مرزا صاحب کی ماموریت سے خلق خدا اور اسلام کو کیا کیا فوائد اور برکات حاصل ہوئی

حکیم صاحب:- اول یہ کہ اگر مرزا صاحب مامور من اللہ نہ ہوتے تو اللہ تعالے ضرور انپر عذاب نازل کرتا اور اتنی دراز مدت تک مہلت نہ دیتا۔ دوم حضرت صاحب کی ان عظیم الشان پیشین گوئیوں کا راست ثابت ہو

؎ بلا از آسمان آمد بہ سید خانۂ غریب کجا است (ایڈیٹر)   ؎ کیوں؟ چہ حجت نماند جفاجوئے را۔ بہ یکبار گردن کشد و مرا (ایڈیٹر)

جبکا قوت وعلم انسانی سے بالاتر اور مثیل انبیاء کے ہونا عقل سلیم تسلیم کرتی ہے
سوم حضرت صاحب کے عربی الہامات جنکی خوبی پر مثل قرآن شریف کے دعویٰ ہے۔ چنانچہ آجتک کسی نے اس مقابلہ میں کامیابی حاصل نہیں کی آپ بھی کسی عالم کی کوئی عربی تصنیف یا مضمون ایسا بتلاویں۔ جو حضرت اقدس کے الہامات کا ہم پلہ ہو۔

چہارم:۔ استقلال کیونکہ کاذب بے انتہا مصائب ومخالفت کی تاب نہیں لا سکتا۔

پنجم:۔ آپکا صبر واخلاق جو مثل انبیاء کے ہے۔

ششم ضرورت وقت کہ اسلام میں نئے نئے فرقے پیدا ہوگئے جنکی وجہ سے ترقی اسلام مسدود ہوگئی تھی۔ باہمی اختلافات غیروں کے اعتراضات سے صداقت پر پردہ پڑ گیا تھا۔ سب کو متحد ومتفق کرنے وراہ مستقیم پر لانیکیلئے ایک امام کی ضرورت تھی۔ سید ہے اور صاف دلائل اور کرامات صادقہ سے سبکو دین حق کا راستہ دکھلایا گیا مسلمانوں کے دلوں سے بغض اور عناد کو نکالا گیا خونی مہدی کی آمد کے عقیدہ کو جسکے سبب مسلمان غیروں کی خون آشامی کیلئے منتظر تھے باطل کیا۔ خلق خدا میں اتفاق پھیلایا۔ دشمنان اسلام جو کمال دلیری سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے حضرت صاحب نے انکو ایسے دندان شکن جواب دئیے کہ سب دم بخود ہوگئے ان سچے دلائل اور کراماتوں کو دیکھکر ششدر اکثر اسلام کے گرویدہ ہوگئے۔ یہ فوائد نہیں جو دین خدا کو حضرت اقدس کی ماموریت سے پہنچے اور یہ ایسے سیدہے سادہ دلائل حضرت صاحب کی ماموریت کے ہیں کہ جنپر غور کرنیسے خوش فہم اور طالب حق کو تردد کا مقام نہیں رہتا۔

میں:۔ جو لوگ اللہ پر افترا کریں۔ انپر عذاب نازل ہونیکی کوئی میعاد مقرر ہے جو کسی آیت یا حدیث کے حوالہ سے فرماویں۔ اور کوئی ایسی پیشین گوئی پیش کریں جو ٹھیک وقت پر موافق مطلب ظاہری معنی کے پوری ہوئی ہو۔ اور کونسا نیا فرقہ اسلام میں پیدا ہوا ہے۔

حکیم صاحب:۔ کسی آیت یا حدیث میں خدا پر افترا کرنیوالوں پر عذاب نازل ہونے کی کوئی میعاد مقرر نہیں ہے۔ لیکن مسیلمہ کذاب وغیرہ کے حالات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بہت جلد مبتلائے عذاب ہو جاتے ہیں لیکھرام کی نسبت پیشگوئی اسکے مرنے سے عرصہ دراز پہلے کی تھی اوسکے تفصیلی حالات کئی بار مشتہر ہوچکے ہیں۔ اگر آپکو اس سے آگاہی نہیں ہے تو فرماویں۔ ابھی اشتہارات وکتابیں منگا کر دکھلایا جاوے اسیطرح صدہا پیشین گوئیاں ہیں۔ اور ایسا تو بارہا اتفاق ہوا ہے جسکے شاہد یہاں کے کئی آریہ ہیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔ آج ہمارے نام فلاں مقام سے اتنے روپیہ کا منی آرڈر آئیگا تہوڑی دیر گے بعد منی آرڈر آ گیا۔ اسیطرح زلزلہ کی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ جو بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ بعض پیشگوئیوں میں استعارات بھی ہیں۔ اس زمانہ میں ایک تو علیگڈہ والے سید نے نیچری مذہب ایجاد کیا اور اسلام میں تفرقہ ڈالا۔

میں:۔ آپ کی پہلی دلیل کا جواب یہ ہے جبکہ کسی آیت یا حدیث میں اللہ پر افترا کرنیوالوں کے لئے کوئی میعاد نزول عذاب کیواسطے مقرر نہیں تو مرزا صاحب کا ابتک مبتلائے عذاب ہونا ان کے دعویٰ کی صداقت پر دلیل نہیں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے آئندہ مبتلا ہو۔ مصرعہ

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

میرے نزدیک جن لوگوں نے اللہ پر افترا کیا ہے ان میں بعض ایسے ہوئے ہیں کہ اونکا کچھ تہوڑے ہی عرصہ میں خاتمہ کر دیا گیا جیسے مسیلمہ کذاب وغیرہ۔ اور اکثر ایسے ہوئے ہیں کہ انکا معاملہ عاقبت پر رکہا گیا ہے۔ جیسے محرفین متقدمین توریت وانجیل۔ مصنفین ژند اوستا وغیرہ جنہوں نے اپنے خیالی مضامین اور من گھڑت مسائل کو جناب باری کی طرف منسوب کر کے ایسا مروج کیا۔ کہ ان کے معتقدین کی تعداد پیروان دین حق سے زیادہ ہے اور اب ان کے مقلدین دلائل سے ان انسانی تصانیف کو الہامی ثابت کر کے افترا پر افترا کر رہے ہیں۔ اور تمام آفات سے محفوظ ہیں چونکہ یہ زمانہ غایت درجہ شر وفتن اور امتحان اہل ایمان کا ہے اس لئے غالباً مرزا صاحب آخر قسم کے لوگوں میں ہونگے۔ دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ اکثر پیشین گوئیاں تو ایسی ہیں۔ کہ جنمیں نہ کوئی میعاد ہے اور نہ ہونیوالے معاملہ کا صاف مذکور ہے جیسے زلزلہ کا ایک دہکا اسمیں نہ کوئی میعاد مقرر ہے جیسا کہ مرزائی اشتہارات سے ثابت ہوتا ہے نہ یہ معلوم ہے کہ درحقیقت زلزلہ ہی ہوگا یا کسی اور آفت کو زلزلہ سے تعبیر کیا ہے۔ اس قسم کی پیشین گوئیاں تو ضرور پوری ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ تمام آفات اور قیامت تک کا زمانہ اس پیشگوئی کے تحت میں داخل ہے۔ جنکی پیشین گوئیوں میں میعاد اور حادثہ کا نام دونو باتیں ہوتی ہیں۔ اکثر صحیح ہوتی ہیں۔ بعض غلط۔ اس مقابلہ میں انکا نمبر

---

ؔ جنکی مفصل بحث رسالہ "الہامات مرزا" میں ملتی ہے جسکے جواب کیلئے مبلغ دو ہزار روپیہ انعام [illegible] اہلحدیث امرتسر سے ملتا ہے (ایڈیٹر) [illegible]
[illegible] بھی ملا ہوگا۔ خود حضرت کی [illegible] پاکیزہ اخلاق ہیں کہ آپ خود بھی اشتہار [illegible]

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب سے بڑا ہوا ہو کوئی مرزائی پیشین گوئی ایسی نہیں جو موافق اپنے ظاہری معنی کے ٹھیک وقت پر پوری ہوئی ہو۔ اور اسکو معمولی نجومین کی پیشین گوئیوں کے مقابل میں رکھ سکیں جیسے آتھم اور احمد بیگ کی لڑکی والی پیشین گوئیاں لیکھرام والی پیشینگوئی میں عذاب کا وعدہ ہے نہ کہ موت کا موت چونکہ لازمی سبب پر وارد ہوتی ہے اور اسکے لئے کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ اسلئے موت معہ اپنے سبب کے خواہ مرض ہو۔ یا قتل یا غرق وغیرہ داخل عذاب نہیں ہوسکتی۔ علاوہ ازیں وہ اپنی میعاد سے ایکسال قبل قوم میں آئی جبکہ مرزا صاحب کو تحفہ گولڑویہ میں اقبال ہے اسکی تاویل یہ کی گئی ہے کہ لیکھرام اپنی بدزبانی میں بڑھ گیا تھا اس لئے ایک سال قبل مورد عذاب ہوا۔ لیکن جو شخص یہ جانتا ہے کہ خدا صادق الوعد ہے۔ وہ ایسی لچر تاویل کو کب قبول کرسکتا ہے خصوصاً ایسے نازک موقعہ پر جبکہ خدا نے اپنی ایک مامور کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک میعاد مقرر کی ہو۔ اور اسمیں کسی قسم کی تشریح بھی تقدیم و تاخیر کی نسبت نہ ہو۔ پھر اسمیں کمی بیشی واقع ہو۔ قادیانی آریے لیکھرامی استفسار پر مرزائی کراہو اور پیشین گوئیوں کی تصدیق سے انکار کرچکے ہیں۔ ستیارتھ کی آمد کی پیشین گوئی ایک معمولی امر ہے۔ عام قاعدہ ہے کہ روپیہ بھیجنے والا دو چار روز قبل اطلاع دے دیتا ہے زلزلہ کی پیشینگوئی کو مرزا صاحب خود ازالہ اوہام حصہ اول میں بے حقیقت قرار دے چکے ہیں اور قبل از آمد زلزلہ کوئی اشتہار ان کی طرف سے بہ تعین تاریخ صاف الفاظ میں نہیں ہوا اور اب تو اسی نام سے الہاموں کی ڈاک لگ گئی وہ سادہو جس نے دہم سالہ میں ایکروز قبل کہا تھا۔ کہ کل ایسا خوفناک زلزلہ آئیگا۔ اور اب ایک بڑی آفت کے آنے کی خبر دیتا پھرتا ہے مرزا صاحب سے سبقت لیگیا۔ جن پیشگوئیوں میں استعارات بتلائے جاتے ہیں وہ ایسے نرالے ہیں۔ جنکو سنکر احمق بھی ہنستے ہیں۔ جیسے آتھم والی پیشگوئی ہیں جب وہ مرگ ہاویہ میں نہ گرا۔ تو اسکے خائف ہونے کو ہاویہ بنایا۔ اور اسکے دل میں تائب ہونیکو (جسکا علیم خدا ہے۔ لیکن بظاہر آثار نہیں پائے گئے) موت سے بچنے کا سبب ٹھیرایا۔ تیسری دلیل کا جواب یہ ہے۔ کہ مرزا کی عربی الہامات میں زیادہ حصہ آیات قرآنی اور احادیث محبوب سبحانی و مشہور شعراء و علماء کے کلام کا ہوتا ہے۔ البتہ مرزا صاحب کہیں مقدم موخر کر دیتے یا کوئی لفظ بڑھا دیتے ہیں جیسا کہ لیکھرام والی پیشین گوئی عجل جسد لہ خوار۔ اور زلزلہ کی پیشین گوئی ایسی صورت میں انکا عدیم النظیر ہونا مرزا صاحب کی ماموریت کا ثبوت نہیں ہوسکتا اسپر بھی پیسہ اخبار وغیرہ میں ان کے مقابلہ پر عربی عبارتیں لکھی جاتی ہیں الہامی قصیدہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بہت سی غلطیاں نکالیں اور مرزا صاحب سے بجز سکوت کے کچھ نہ بن پڑا۔ متقدمین کی تصنیف بہت سی ایسی کتب عربی میں موجود ہیں کہ جنکے مقابلہ پر مرزا صاحب ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتے علماء زمانہ حال میں سے ہندوستان میں ایک عربی اخبار البیان نکلتا ہے مولانا رحیم اللہ صاحب بجنوری نے ایک کتاب جسکا نام غالباً آیۃ العلوم ہے مولوی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر القرآن بکلام الرحمن تصنیف کی ہے مصر و عرب کا تو ذکر ہی کیا ہے اگر کچھ حوصلہ ہے۔ تو مرزا صاحب مرد میدان بنیں اور تصانیف مذکورہ جیسے اپنے الہامات کا مقابلہ کریں۔ اور جو غلطیاں انکو الہامی قصیدہ میں نکالی گئی تھیں۔ انکا تسلی بخش جواب دیں۔ چوتھی دلیل کا جواب یہ ہے۔ کہ مفصل بیان فرمائیے۔ کہ کونسے ناقابل برداشت مصائب مرزا صاحب کو پڑے ہیں اور کسکی مخالفت سے کونسا عظیم الشان نقصان پہونچا زیادہ سے زیادہ کسی مولوی نے تکفیر کا فتویٰ دیدیا ہو۔ لیکن آپ کی حضرت نے اسکا بدلہ نہ چھوڑا ہوگا۔ جناب من یہ گورنمنٹ انگلشیہ کا پر امن عہد حکومت ہے جو جسکا جی چاہے کرے اور جبتک چاہے نباہے۔ کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح سید اور پنڈت دیانند کے استقلال پر نظر کیجیو اور انہیں بھی ایمان لائیے۔ پانچویں دلیل کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کو صابر و خلیق کہنا برعکس نہند نام زنگی کافور کا مصداق ہے۔ باوجودیکہ خدا نے ان سے نصرت و حفاظت کا وعدہ کر لیا ہے۔ اسپر بھی اگر کوئی ان پر ایک دعوی کرے تو وہ دس کرتے ہیں۔ جناب رسالتمآب کی پیروی نہیں کرتے۔ کہ جو آپ پر ظلم کرتا تھا ان سے نیکی سے پیش آتے تھے جنہوں نے کھانے میں زہر دیا انکی بہتری چاہی جو تارک الوطنی اور طرح طرح کے مصائب کا باعث ہوئے۔ انکو امن دیا حفاظت کی۔ اخلاق کی یہ کیفیت۔ اگر کسی نے ایک سخت کلمہ کہا یا لکھا ہے۔ تو اسکو ہزار گالیاں سنائیں مولوی صاحب بٹالوی وغیرہ کے مقابلے کی تحریرات شاہد ہیں۔ بلکہ جنہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔ ان کی نسبت خواہ مخواہ بعض تصانیف میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جیسے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مسلمانوں

جسکی مثال احمد بیگ کی لڑکی والا الہام ہے سنعیدھا سیرتھا الاولی (رسالہ انجام آتھم) یعنے ہم اوسکو نکاح کر کے تیرے پاس لائینگے جسکی مرزا صاحب کو امید

ahmadimuslim.de

کی دل آزاری کیلئے امام مہدی اہل اسلام کو خونی مہدی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا
اگر کوئی متلاشی حق کوئی شبہ پیش کرے تو ناراض ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ
بیشتر فرما چکے ہیں۔ گویا زود رنج بھی ہیں۔ احمد بیگ کی لڑکی کے معاملہ میں
فضل احمد کی بیوی کو کیسے ناجائز دباؤ دیئے۔ انکی وحشتناک تحریریں مولوی
ثناء اللہ صاحب نے رسالہ الہامات مرزا میں چھاپی ہیں۔ اور مرزا صاحب
کی طرف سے ان کی تغلیط نہیں کیگئی۔ اگر وہ تحریریں فرضی ہوتیں تو مرزا صاحب
ایسے نہ تھے جو مولوی صاحب پر بغیر دعوے کئے یا جواب دیئے رہ جاتے۔ یہ تمام
معاملات آپ کے حضرت صاحب کی سخت مزاجی۔ خود غرضی۔ نفس پروری
کو بڑی صفائی سے ثابت کرتے ہیں صبر و اخلاق میں کبھی سر سید کا نمبر
بڑھا ہوا ہے کسی اخبار کا کوئی نمبر انکے ہجو سے خالی نہیں ہوتا تھا اور نہایت
فحش گالیاں اسکو لکھی اور چھاپی تھیں۔ اگر وہ آپ کے حضرت صاحب
کی طرح دعویٰ کرتا۔ تو سو دو سو آدمی ضرور سیراب ہو جاتے تکفیر کے فتووں
کا شمار تو مشکل ہے۔ بہتوں کو اسکی تکفیر کی بدولت حج نصیب ہو گیا اور
اسیوجہ سے ہمنے کرشن قادیانی سے اوسکا مقابلہ کیا۔ اسپر اسنے نہ کسی پر
دعویٰ کیا نہ کسیکو گالی دی نہ کافر کہا۔ جھوٹی دلیل کا جواب یہ ہے۔ اسوقت اسلام
میں جسقدر فرقے موجود ہیں۔ سب کے سب صدیوں سے تھے۔ امام رازی
امام غزالی۔ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے عہد میں نیچری فرقہ کا ہونا
ثابت ہے غالباً مولوی شبلی صاحب نے تذکرہ ہارون رشید میں بھی اس قسم
کے عقائد کے لوگوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ آجکل ترقی اسلام بھی بغیر کسی مہدی
کے بفضلہ تعالیٰ روز بروز افزوں ہے۔ انگلستان وغیرہ میں بہت سے
لوگ مشرف باسلام ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی ہندوستان میں چین
ملک کو کوئی حصہ کی نہیں۔ اور اتحاد و اتفاق بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اور ان
میں سے کسی بات میں آپکے حضرت صاحب کے مشن کو دخل نہیں حالات مذکورہ سے
ثابت ہے۔ کہ اسوقت کسی امام کی ضرورت نہیں البتہ زمانہ شناس علماء
کی جو بفضل خدا اب پوری ہوتے جاتے ہیں مرزا صاحب کی ماموریت تو صرف
پنجاب ہی کے لئے مخصوص معلوم ہوتی ہے ورنہ اول درجہ پر جو سرچشمہ ہر
دین متین کا مرزائی کیمپ ہوتا۔ اور عرب میں نہ خود گئے۔ نہ کسی دوسرے
معتمد حواری کی سرکردگی میں مشن روانہ کیا مقصد اصلی کو چھوڑ دیا جسکے ساتھ
سب کچھ حاصل ہو جاتا۔ اور مسیح کی فرضی قبر تلاش کرنیکو مشن دوڑا دیا۔ صرف
اشتہار بازی سے حق تبلیغ ادا نہیں ہو سکتا بتلایئے! کتنے عرب اور ایرانی
روسی۔ جاپانی مرید ہوئے۔ پنجاب میں ہی دس بارہ ہزار آدمی مرزائی ہوئے
ہونگے اور اشتہاروں میں کبھی پچاس ہزار کبھی ایک لاکھ تعداد ظاہر کرنے
سے نہ رعب بڑھ سکتا ہے نہ صداقت ثابت ہوتی ہے مولانا حاجی امداد اللہ
مہاجر مولوی فضل الرحمن خواجہ اللہ بخش حاجی وارث علی صاحبان رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین میں سے ہر ایک صاحب کے مریدین کی تعداد لاکھوں ہے اور مولانا
احمد حسن امروہی و مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مدظلہم العالی کے مریدین
اور معتقدین کا شمار مشکل ہے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ہر شہر و قصبہ کی
آبادی میں سے پچھتر فیصدی مسلمان ان حضرات کے معتقد ہیں اور ایسے ہی
حضرات لوگوں کو صراط مستقیم پر لانے اور متحد کرنے میں ساعی و مصروف ہیں
چونکہ یہ کام اونہوں نے محض خلوص سے اختیار کر رکھا ہے اس لئے ان
کی سعی ایک حد تک کامیاب ہے مرزا صاحب نے بجائے اتحاد و اتفاق کے
اپنے جدید فرقہ کی بنیاد قائم کر کے مسلمانوں میں نفاق ڈالدیا اور بجائے راہ راست
پر راہنمائی کرنیکے لغو پیشین گوئیاں اور ناواہیات رکیک کر کے بہتوں کو انبیاء
سے بدظن اور اسلام سے مشکوک کر دیا۔ مصرعہ

حیف در دین نبی رخنہ گری پیدا شد

یہ آپکا فرمانا غیر صحیح ہے کہ مسلمانوں کو غیر مذاہب والوں سے بغض و عناد
تھا۔ اگر تھا بھی تو فرمایئے! آپکے حضرت نے اسکا کیا انسداد کیا۔ عوام پر اسکا کیا
اثر ہے اور کیا ہو سکتا ہے اگر اپنی جماعت کی نسبت ارشاد ہے تو یہ مٹھی بھر
آدمی کس شمار قطار میں ہیں غیروں کا تو ذکر ہی کیا ہے مرزائیوں کو تو مسلمانوں
سے عناد ہے مرزائی اور مرزائیوں کی تالیفات شاہد ہیں لیکن لیکھرام آتھم
وغیرہ کی نسبت پیشگوئیاں کر کے ہندوؤں اور عیسائیوں سے عمر بھر
جھگڑا اپنا ہوا دیا۔ جہاں ایسے مہدی کا انتظار ہے جو مسلمانوں کی نہایت
درجہ کی ذلت و قلت کی حالت میں مامور ہو گا۔ مثلاً لوگوں۔ مذہب میں
رخنہ اندازوں سے یہ لفظ حق طلبی بدلا لیگا اور ظلم و فساد کو دور کریگا۔ اوسکو
خونی مہدی کہنا بیجا ہے خونی وہ ہوتا ہے جو بغیر گناہ کسیکو قتل کرے یا کسی
کی موت کا باعث بنے۔ جیسے کرشن قادیانی لیکھرام آتھم مولوی رسل بابا
مرحوم اور مولوی اسمعیل علیگڈہی مرحوم اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم
اور خدا جانے کون کون جیسا کہ تحفہ گولڑویہ میں مذکور ہیں (بقول خود بلا شبہ)

کارخانہ
یہ کارخانہ
بڑی نیکنامی
بڑی فہرست
روانہ ہوگی
ناگر
یہ تیل خاص
نیا ایجاد ہوا
پہونچتے روکتا
سر درد وغیرہ کو
فی شیشی ۸
مینجر کارخانہ
تسنیم

اونکی وجہ سے مرے مصرع

زندوں کو مارنے کو مسیح زماں ہو

ذرا کسی نے مخالفت کی اور مرزا جی نے کوسنے کو ہاتھ اوٹھایا جب جناب رسالتمآب رونق افروز عالم ہوئے۔ تو ملک پر برکات کا نزول ہوا قحط دور ہوا عرب فارسیوں کی غلامی سے آزاد مرفہ الحال ہوئے۔ مرزا صاحب کی تشریف آوری سے ایسے قحط پڑے کہ الحفیظ ؎

نہ بر کوہ سبزہ نہ در باغ شخ
ملخ بوستان خورد و مردم ملخ

طاعون ایسا پھیلا کہ الامان۔ خدا کے دارالامان میں بہت سے گھر بے چراغ اور بہت بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ طاعون سے دارالامان اور مرزائی جماعت دونو محفوظ نہ رہی لیکن اس عاصی کا وطن بفضلہ تعالی ابتک محفوظ ہے زلزلہ ایسا آیا کہ جو نمونہ تھا ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم ؎

جگہ جو امن کی ڈھونڈی تو راہ بھی نہ ملی
وہ قہر تھا کہ خدا کی پناہ بھی نہ ملی

اور جسقدر دیہات قصبات شہر اضلاع قادیاں کے قریب تھے انہی کو سب سے زیادہ ان آفات سے حصہ ملا ہے۔ الغرض جو آفت آئی ہے وہ مرزا صاحب ہی کی بدولت۔ جیسا کہ ان کے اشتہارات و تالیفات سے ثابت ہوتا ہے مصرعہ

آگے آگے ترے قامت کے قیامت آئی

سو جناب من ایسے امام کو دور ہی سے سلام ہے اور جو کچھ جرمانہ تجویز کریں ہم دینے کو طیار ہیں بشرطیکہ دنیا سے جلد تشریف لیجاویں تاکہ خلق خدا آفات سے نجات پاوے مصرعہ

ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا

مخالفین کے رد میں جو مرزا صاحب نے کثیر التعداد کتابیں تالیف کی ہیں کسی ایک کتاب میں بتلا دیجئے کہ آپ کے مجدد صاحب نے کون کون سے مسائل کے قابل اطمینان جواب دئے ہیں۔ جو متقدمین یا متاخرین میں سے کسی کو نہیں سوجھے۔ اور انکی تصانیف میں مجملا یا مفصل مذکور نہیں اور کونسا مخالف دم بخود ہوا۔ ہنود کو یہ عرصہ کہ رد اسلام میں متعدد انجمنیں

جاری اور بہت سی کتابیں تالیف کریں مرزا صاحب ہی کی وجہ سے ہوا ہے مصرعہ

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

کرشن قادیانی نے بزرگان ہنود و نصاریٰ کو ایک سخت کلمہ لکھکر جناب رسالتمآب اور دیگر بزرگان دین کی شان میں لاکھوں گستاخانہ کلمات لکھائے ہیں اور ملک کی ہر تالیف میں اگر ایک ورق کسی کے رد یا جواب میں ہے تو تین ورق اپنی کرامات کے تذکروں سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ بھی ایک اشتہار کا ذریعہ انکا ہے جیسے آجکل اکثر سوداگر جنتریاں وغیرہ بنا کر اسمیں اپنی تجارتی مال کا اشتہار درج کرتے ہیں جب ایسے کہ ہم نے براہین احمدیہ کا جواب لکھا۔ آپکے گرو تو خاموش ہو رہے آپ نے اس کا جواب الجواب دیا۔ پھر اس نے متعدد رسائل لکھ ڈالے آخر آپ بھی ہٹ کر بیٹھ گئے۔ مجبوراً علماء کرام نے توجہ کی اور ایک ایک کے پرخچے اڑا دیئے مرزا کی کراماتوں کو دیکھکر کون کون سے پادری یا پنڈت یا سو پچاس غیر مذاہب والے ایمان لائے ہیں بلکہ ان کے ساتھ ہی مخالفین نے انبیاء کے بھی ٹھٹھے اڑائے ہیں۔ ان کے سوا مولویوں نے بہت سے مسلمان کئے اور کر رہے ہیں ہاں کرشن قادیانی کے دعوے اور کراماتوں کا اتنا اثر ضرور ہوا ہے کہ بہت سے مسلمان معجزات وغیرہ کے منکر ہو گئے کئی مسلمان آریہ عیسائی بن گئے عبد الغفور بی اے محمد عمر وغیرہ جو اب آریہ ہیں انکی وجہ یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ خوب یاد آیا۔ کوئٹہ بلوچستان میں ایک عیسائی اتفاقاً مسیح بافضل مسیح مجھکو ملا تھا۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میں پہلے مسلمان تھا۔ پھر مرزائی ہو گیا۔ جب قادیان عرصہ تک رہا اور مرزا صاحب کے حالات دیکھے تو مجھکو خیال ہوا۔ کہ آپ کے نبی آخر زمان نے بھی ایسے ہی ڈھنگ ڈالے ہونگے۔ میرے نزدیک تو مرزا صاحب کو آپ سے بھی احتیاط کرنی چاہئیے۔ (مگر یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ بغیر آپ کے انکا کام نہیں چل سکتا) کیونکہ جب میں آپ کے پاس آکر بیٹھا تھا۔ تو آپ انہیں علم شریعت سے فرار ہے تھے۔ (کہ جب میری عمر دو برس کی تھی۔ تو میں فلان صوفی صاحب کا مرید ہوا۔ پانچ سات سال بعد ان سے عقیدت نہ رہی تو ایک دوسرے فقیر صاحب سے بیعت کی۔ کچھ عرصہ بعد انکی حالت اچھی نہ معلوم ہوئی تو ایک مولوی صاحب کا مرید ہوا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد ان کی بیعت شکست کرکے حضرت صاحب کے قدموں پر آپڑا) ؎

اللہ رے تلون رہی کیا تھا ابھی کیا ہو شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

ahmadimuslim.de

اس تلون مزاجی سے بعید نہیں - کہ اگر لندن جانا ہو - تو جناب عیسائی بھی ہو جاوین - المختصر کوئی ایک عقل سلیم مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی معہود تو ایک طرف مقدس عالم یا خیر خواہ اسلام بھی نہیں کر سکتا - کرشن کا خطاب البتہ میرے خیال مین مرزا صاحب کیلئے موزون ہے -

حکیم صاحب :- آپ نے فرمایا تہا کہ مجھکو کچھ شبہات پیش کرنے ہین اسلئے مینے کچھ مختصر دلائل عرض کئے تہے - اب آپکی تقریر سے معلوم ہوا کہ آپ مباحثہ کرنیکو آئے ہین اور برسر منبر مینا میرے درس کا وقت ہے اسلئے مجبور ہون شعر

جاہل سے کر نہ مباحثہ راہ پر ہے کبھی
جہل سے جو جہل اپنے تا مسلمان ہی رہا
اگر پھر کبھی تشریف لاوین - تو مناسب ہے -
میں ، لیجئے اسلام ہیار زندہ صحبت باقی -

# عتاب نامہ

## مرقومہ جناب مولوی عبد اللطیف صاحب از سینٹرل جیل ...

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ ۱۲ مئی کے پرچہ مین سائل کے ایک سوال کو آپنے درج کیا ہے وہ یہ ہے کہ بعد رکوع جو رفع یدین کرتے ہین اوسکو بعد چہوڑ دینیکی حدیث لائیے سائل خود بھی ہاتھ نہیں چہوڑتا - اوسیطرح سجدے مین چلا جاتا ہے آپ نے اوسکا جواب کچھہ نہیں دیا بلکہ یون لکھدیا کہ علماء دین توجہ فرماوین قصور معاف اول تو ایسے سوال لاطائل کا درج اخبار کرنا نہ چاہئیے - کیونکہ مخالفین دریدہ دہن کا سمجھہ لوگون مین طعن و مذاق کا موقع ہو جاتا ہے - اگر سوال درج کیا تہا - تو جواب بھی اسکے ساتھہ درج کیا جاتا علماء دین کو متوجہ کرنیکی کیا ضرورت - آپ خود ہر طرح سے جواب دیسکتے تہے اگر سائل نے ان احادیث کا مضمون نہیں سنا تہا تو آپ نے سنا دیا ہوتا کہ نماز میں ہر رکن کے بعد اسقدر ٹہیرو کہ اعضاء جسم اپنی اپنی جگہہ آرام سے آجائین پھر دوسرے رکن کا قصد کرو جب رکوع کے بعد رفع یدین کی تو ابہین دوسرے رکن شروع نہ ہو پہونچے - اور قومہ مین قیام کیا - تو اب ہر اعضاء کو اپنی جگہ آنا چاہئیے معلوم نہیں کہ سائل کے ہاتھہ تہیں آرام کا ادراک شاید اکثر ہین یاران شریف

جیسا آپ فرماتے ہین کہ سائل ہاتھ نہیں چہوڑتا اور دونون ہاتھہ کندہون پر چپکائے ہوئے سجدے مین چلا جاتا ہے چاہے گھٹنے ٹیکیں یا پیشانی کیا اچھی سمجھ ہے اور برجستہ قیاس لفقہ فی الدین کیا اسیکو کہتے ہین - اور یہ بھی آیا ہے کہ بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قومہ مین اسقدر قیام فرماتے تہے کہ بعض اصحابہ کو گمان گزرتا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاید کچھہ سہو ہوا لیکن آپ دیر مین سجدے مین جاتے تہے اور قومہ میں دعائین بھی پڑہتے تہے - تو اتنی دیر تک ہاتہونکو مونڈہون تک اوٹہائے رکہنا تکلیف کا باعث ہوگا نہ آرام کا - اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعد رفع یدین کے ہاتہ اپنی جگہہ پر آنا چاہئیں - اگر مناسب ہو - تو یہ مضمون درج اخبار کر دیجئے مین آپ کا خادم ہون اور علی غیر خواہ میری عرض محض اللہ کے واسطے ہے - میرے سوالون کے جواب بذریعہ خط یا بذریعہ اخبار تحریر فرمائیے اخبار مین ایسی عبارت ہو کہ جس سے لوگون مین وحشت پیدا نہ ہو - سوال نمبر ۲ کے جواب مین آپنے پرچہ مین لکہا ہے - کہ گانا بجانا شادی وغیرہ مین جائز ہے - حدیث عائشہ رض سے اعلان نکاح مین صرف دف کا بجانا ثابت ہوتا ہے - سو آپکو ایسا ہی لکہنا چاہئیے تہا - کہ دف بجانا اعلان نکاح مین جائز ہے کچھہ فرض و سنت نہیں اور وہ کب کہ جو فحش و واہیات نہ ہو - جیسا کہ ہندوستان مین ہوتا ہے اور عامر رض کی حدیث تحریر فرمائی - اور شادی مین گانا جائز کر دیا حضرت من غور تو فرمائیے کہ حضرت عامر رض بھی ایک صحابی تہے اونکو بھی اوس پر تعجب ہوا - حالانکہ وہ لڑکیون کا گانا حمد و نعت اور بہادریان شجاعان بدر وغیرہ کی گاتی ہونگی - نہ کہ ہندوستان کا سا گانا کہ جو فحش و واہیات سے خالی نہیں ہوتا - آپکے شائع کرنے سے اسی گانیکا علانیہ شروع ہو گیا - اور خوش مزاج لوگون کے حوصلے نکلنے لگے سوال نمبر ۳ کے جواب مین آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ڈہولک اور نقارہ اور تاشہ بجانے کی مخالفت مین کوئی حدیث نہیں آئی - سبحان اللہ العظیم اور قوال اسمعیلی وغیرہ جو صرف ڈہولک ہی پر گاتے بجاتے ہین اونپر کیا الزام رہا - کیونکہ ڈہولک کی مخالفت مین تو کوئی حدیث آئی ہی نہیں - اب کیا تہا چہٹی ہوئی اور وہ جو لوگ بخوف طعن و تشنیع عوام کو باجے گاجے سے پرہیز کرتے تہے اب دل کہول کر بیدھڑک شادیوں

ahmadimuslim.de

میں گانے بجانے لگے جب اونکو ڈہولک بجانیسے منع کیا جاتا ہے تب وہ آپ کی
تحریر پیش کر دیتے ہیں۔ حضرت سلمکن اگر آپ یون تحریر فرماتے کہ ڈہولک اور نقارہ
اور تاشہ بجانا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ اسکا ہی کافی تہا نہیں معلوم کہ آپکا
خیال اوسوقت کہاں تہا؟ افسوس صد افسوس سوال نمبر ۲ مین آپنے ایک پرچہ مین
تحریر فرمایا ہے مسمریزم کا علم سیکہنا اور اوسپر عمل کرنا میرے نزدیک کچہ قباحت
نہیں اور جسکی سیکہ مخالفت معلوم ہو۔ تو تحریر کرین۔ سائل تحصیل علم مسمریزم کو
اگر یہ جواب دیا جاتا کہ اہل اسلام کے نزدیک مسمریزم کی کچہ اصل نہیں۔ قرآن و حدیث
اور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین سے اسکا پتہ نہیں لگتا جو چیز ایسی بے اصل ہو
اوسکے بدعت ہونے مین کیا شک ہے جناب من ہمنے بچشم خود دیکہا ہے کہ عاملان مسمریزم
مسمریزم مانند جادو اور ٹونکے کی سی کارروائیان کیا کرتے ہین اکثر چہوٹے بچون کو
کسی رنگ سے بیہوش کرکے غیب کی باتین پوچہا کرتے ہین وہ بیہوش لڑکا
غیب کی باتین بتلاتا جاتا ہے۔ اور عاملان مسمریزم آمنا و صدقنا کہتے جاتے
ہیں۔ معلم مسمریزم مفتی انوار پرشاد صدیقی ایڈیٹر جامع العلوم مراد آباد نے ایک کتاب
مسمی زندہ کرامات لکہی ہے وہ ہماری نظر سے گزری لاحول و لاقوۃ ایسی ایسی
خرافات شعبدہ بازیون کو دین محمدی سے کیا علاقہ۔ یہ وہ انوار پرشاد صوفی ہین کہ
جنکو پانچ چہ سال کی قید ہوئی تہی۔ لیکن مسمریزم نے قید خانہ مین کچہ بہی امداد نکی
اور زندہ کرامات نے کچہ بہی اثر نہ دکہایا نعوذ باللہ منہا حضرت من تمیز
صحیح و باطل کا ثواب و عذاب تا قیامت مفتی کے نامہ اعمال مین درج ہوتا رہیگا۔
سوال نمبر ۳ آپنے ایک پرچہ اہلحدیث مین لکہا ہے کہ فونوگراف مین اگر اچہی غزلیں بہی
ہون۔ تو سننے کا مضائقہ نہیں اور علماء سلف و خلف ہر قسم کا باجا سننے کو حرام
فرماتے ہین۔ اوسکے لہو و لعب اور لغو ہونے مین شک نہیں اگر درست ہے
تو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ اور آثار صحابہ سے باجے سے راگ سننا
ثابت کر دیجئے۔ خدا خدا کرکے گانا بجانا شادیون مین اور سوائے اسکے علماء
سلف و خلف کی کوشش سے موقوف ہوا تہا۔ آپکی تحریر سے تہوڑا تہوڑا جاری
ہو چلا۔ اور آپسمین جنگ و جدل شروع ہونے لگی اللہ رحم کرے مولٰنا شاہ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے اپنے کسی رسالہ مین لکہا ہے باین الفاظ کہ محدث
خشک کے قول پر مطمئن نہ ہو بیٹہے مخدوم من جبکہ اہلحدیث ائمہ مجتہدین کے قول
مخالف حدیث کو نہیں مانتے۔ تو ایک عالم خلف کے قول کو بے سند کیونکر تسلیم
کر سکتے ہین۔ یا تو ان سائل کا جواب بدلیل کامل تحریر فرمائیے ورنہ رجوع کر لیجئے۔

اور ہم سب کو اپنا خادم تصور کیجئے ہم لوگ آپکے ہم مسلک و ہم ملت ہین نہ مخالف
ہمین تو صرف آگاہ کرنا منظور ہے وہ یہی محض اللہ واسطے ۲ جون کے پرچہ اہلحدیث مین
لکہا ہے کہ بعد رکوع ہاتہ چہوڑنے چاہئیں اس سرخی کے نیچے چار سطر کے بعد لکہا
ہے۔ کہ جو اشخاص بعد رفعیدین کے پہلے ہاتہ نہیں چہوڑتے بلکہ باندہ رکہتے
ہین غلطی پر ہیں۔ سائل کے سوال کا یہ جواب ہی نہیں سائل کہتا ہے کہ بعد رکوع جو
رفعیدین کرتے رفع کے بعد چہوڑنیکی حدیث لاؤ۔ سائل ہاتہ نہیں چہوڑتا بلکہ ویسے
ہی سجدے مین چلا جاتا ہے ابن عمر رض سے جو حدیث متفق علیہ مولوی عبد اللہ
صاحب نے لکہی ہے اوس سے یہ ثابت کیا ہے کہ بعد رکوع رفعیدین کرکے ہاتہ
باندہتے ہین یا سجدے مین جاتے ہین بلکہ سائل کے جواب مین مشکواۃ باب
صفۃ الصلوٰۃ فصل اول کی پہلی حدیث جو ابو ہریرہ رض سے منقول ہے اوسکے
فقرے کافی ہو سکتے ہین ہر رکن کے بعد اطمینان سے ٹہیرو اور اطمینان جبہی ہوگا
کہ ہر اعضاء اپنی جگہ آجائیگا ورنہ اطمینان نہ ہوگا اسکو سوچ سمجہکر تحریر فرمائیے باقی
آئندہ۔ اکثر خطوط احقر کے آپنے جواب نہیں دئیے یہانتک کہ ایک رجسٹری شدہ
پاکٹ جواب طلب بہیجا اوسکا بہی جواب ندارد۔ بہلا اور کچہ نہیں اتنا تو لکہا
ہوتا۔ کہ یہ رسالہ تیرا چہپنے کے لائق ہے یا نہیں۔ تو اسکے جواب کی کیا امید
ہے لیکن ضرور خیال فرمائیے کہ اگر آپ اس خط کا بہی جواب نہ دینگے تو
ہم لوگ بروز قیامت خدا کے روبرو آپ پر استغاثہ کرینگے۔
اللہ تعالیٰ جلشانہ نے آپکو علم و رشد ہدیٰ سے شرف عطا فرمایا ہے
اللہ رب العزت آپکا اور ہمارا سب کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین
اسی ۲ جون کے پرچہ مین مباحثہ علیگڈہ کی کیفیت دیکہی الحمد للہ

ساری خدائی یکطرف ، فضل الٰہی یکطرف

اللہ تعالیٰ جسکی حفاظت کرے اوسکو کون نقصان پہنچا سکتا ہے؟

(ایڈیٹر) جس سوال کا جواب نہ معلوم ہو اوسکا جواب یہی ہے کہ ما انا من المتکلفین واللہ اعلم کہکر دوسرے عالم کی طرف سپرد کرے
بس یہی طریقہ سلف کا ہے جسکو آپ محبوب جانتے ہین۔ ۳ شادیون مین گانا بجانا
جائز ہے اور فرض واجب سنت نہیں۔ مین تو ان دونون عبارتون کا مطلب ایک
ہی جانتا ہون نہیں معلوم آپ نے کیا فرق سمجہا ہے۔ ہندوستان مین اگر فحش گانا
ہی منع ہے مگر اس سے غیر فحش گانے کی ممانعت کیونکر ہوگئی ڈہولک وغیرہ کا
ذکر شادیون مین ہے نہ کہ عام طور پر۔ آپ نے غور سے نہیں دیکہا ہاں آپکا

ahmadimuslim.de

یہ کہنا کہ یوں لکھتے کہ ڈھولک اور نقارہ وغیرہ شرع میں ثابت نہیں۔ اتنا ہی کافی تھا۔ مولانا یہ جواب سوال سے مطابق نہیں سوال اگر امور عبادیہ سے ہو یعنی ایسے کسی کام سے جسکو کرنیوالا ثواب جانتا ہے۔ تو اسکے جواب میں یہ کہنا ضروری ہے کہ یہ کام قرآن و حدیث سے ثابت نہیں یعنے شریعت نے اسپر ثواب کا وعدہ نہیں دیا۔ پس اسکو ثواب کی نیت سے کرنا بدعت ہے لیکن اگر سوال کسی ایسے کام سے ہو جسکا کرنا موجب ثواب نہیں بلکہ سائل کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس کام کے کرنے پر مواخذہ تو نہیں تو اسکا جواب یہی ہے کہ اس کام کی ممانعت نہیں آئی۔ غرض موجب ثواب کے لئے ثبوت من الشرع ضروری ہے اور عدم مواخذہ کے لئے عدم ذکر کافی ہے حدیث ذرونی ما ترکتکم کے یہی معنے ہیں۔ کہ اس سوال میں آپ یہی اصول مذکورہ بھول گئے ہیں مولانا کون کہتا ہے کہ سمرنیم سیکہنا سنت ہے جسکا ثبوت آپ قرآن و حدیث یا سلف سے چاہتے ہیں۔ سائل اگر پوچھتا ہے تو صرف یہ ہے کہ سمرنیم بھی مثل ٹیلیگرام۔ ٹیلیفون ریڈیو وغیرہ فنون کے ایک علم ہے جو لوگے قدرت کے استعمال سے ترقی پاتا ہے یہ اسکا ہی دعوی نہیں کہ ہم غیب دان ہیں۔ شاید اس سوال میں بھی آپ اصول مذکورہ بھول گئے۔ فونوگراف سننا جو کوئی کار ثواب نہیں اسکی بابت پوچھتے کہ اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے دیجئے۔ لیکن جو ایسا نہ کہے بلکہ صرف مباح کا قائل ہو۔ وہ بھی اس لحاظ سے کہ شریعت میں اسکی بابت کوئی حکم یا ممانعت نہیں آئی۔ تو اس سے کیا پوچھو گے بس اسکا جواب یہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذرونی ما ترکتکم (جبتک میں تمہیں چھوڑ دوں تم مجھے چھوڑ دو یعنے جبتک میں تمہیں کوئی حکم نہ دوں تم بھی مجھے توضیح اور کرید نہ کیا کرو۔ افسوس عموماً آجکل علمائے کرام اس اصول کو بھول جاتے ہیں۔ کا مبحث … میں پڑ جاتے ہیں۔ میں آپ کی راست بیانی کا شکر گذار ہوں۔ جزاک اللہ یہی طریقہ سلف کا تھا۔ میں آپکے خطوط کے جوابات ہمیشہ دیا کرتا ہوں۔ خصوصاً رجسٹری خط کا جواب تو فوراً دیا تھا۔ شاید ملا نہ ہوگا افسوس ہے

پیغامبر رقیب ہے یہ خبر نہ تھی
دنیا کے کاروبار ہیں سب اعتبار پر

## غزل

### در ترغیب توحید و سنت از منشی عبد الرؤف موحد ساکن ناسم

دن رات یاں یہ عامل توحید رہ فرور
تیرے تصور علم ہوں جنت میں ہے قصور

خالی زبان سے دعوے توحید ہے عبث
اعمال سے بھی وحدت مولیٰ کا ہو ظہور

کفار بھی خدا کو تو واحد ہی کہتے ہیں
کرتے ہیں شرک ساتھ وہ نیوں اگرچہ شکور

معبود انبیا غیروں کو گردانتے ہیں وہ
نار سقر ہے انکو لئے گر ہے فی النشور

مومن کہاکے قبر سے لئے حاجت نا کشا
یہ شرک ہی ہے شرک نہ بخشے کبھی غفور

سنت پہ رہ مدام دل و جان سے نثار
بس رات اور تکال ہے یہ بدعت کا سب غرور

یاں سنت نبی کا مختصر ہے جو کوئی
ہے وہ ذلیل چہرہ پہ اوسکی نہیں ہے نور

جو مولوی زبان کی خاطر ہو دخل
ہے گرم اوسکو واسطے دوزخ کا داں تنور

حج کو بجا لے اور غنا کا جو دم بھرے
دیگ سقر میں ہو گا غتی دم۔ وہ پر ضرور

ہر عرس و میلہ بدعت و بھٹا ہے اور نفسر
جائز کہے او داغ میں اسکو تو ہو فتور

یہ قبر کا غلاف و چراغاں و رسم شمع
ہے بدعت عظیم رہ اس سے سدا نفور

خیر القرون میں نہ تھا انکا پتہ کہیں
شر القرون میں ہو گیا انکا ہے ظہور

ہے یہ دعا موحد عاجز کی اے خدا
بخشش سب گناہ۔ تو رحیم ہے اور غفور

### وصیت نامہ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مرحوم ساکن چھپرہ

ڈرتے رہو اللہ سے ہر کام میں
پڑیو مت شیطان کے تم دام میں

دیکھیو محتاج کو تم کچھ ضرور
بات کرنے میں نہ کیجیو تم غرور

بیٹو میری عقل سے تم رکھیو کام
سب سے بولو نرم اور شیریں کلام

غصہ جب آوے تو اسکو ٹالیو
کام گھر کا دیکھیو اور بھالیو

کار دنیا میں ہو قانون کے لحاظ
حکم حاکم کا ہے ہر دم حفاظ

کاروبار آئین کے سب ساتھ ہو
غصہ سے آئین میں مت بات ہو

عکس آئین کام میں گر جاؤ گے
حکم حاکم سے بہت پچھتاؤ گے

بیٹو تم آئین رکھیو اپنے پاس
غیر کی اس بات میں ہو دو ناس

تقلیب الاسلام جلد دوم تیار ہے قیمت ۲ / منیجر

# انتخاب الاخبار

**وہ بہاگ گیا:-** موضع تیجہ ضلع گورداسپور میں ایک جامع مسجد بنی تھی۔ بانی مسجد نے جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کو جمعہ پڑھانے کے لئے دعوت دی۔ صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار اور کئی ایک اور دوست بھی گئے اوس نواح میں ایک مرزائی نیم مولوی نے بھی کچھ شورش مچا رکھی تھی چنانچہ بانی مسجد نے مولوی مذکور کو بھی بلایا۔ کہ آکر تحقیق کر لیں۔ جسکا جواب آیا۔ کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو قاعدہ رو سے طور پر بندی کرو۔ تو ہم آئینگے۔ کیوں نہ ہو۔ نہ نو من تیل ہو۔ نہ رادہا ناچے۔ (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

**مولوی** نور احمد مرزائی ساکن موضع لودی ننگل ضلع گورداسپور کا لڑکا طاعون سے مرگیا۔ (افسوس کہ مسیح مہدی اور کرشن جی کی بیعت نے کچھ فائدہ نہ دیا خسر الدنیا و الآخرۃ)

**شکر** ہے کہ امرتسر میں بھی ۱۲ الحجہ کو خوب بارش ہوئی۔

**امرتسر** میں آجکل میونسپل الیکشن کا تذکرہ [?] ہو رہا ہے۔ ہم اس کے متعلق آئندہ ایک لیڈر آرٹیکل لکھینگے۔ انشاء اللہ

**روسی** اور جاپانی مراسلات مظہر ہیں کہ گذشتہ جنگ بیشک برابر جنگ رہی جسمیں فریقین کو نقصانات عظیم اٹھانے پڑے۔

**ایک** روسی وزیر نے پیرس کے سیٹین [?] سے بیان کیا کہ تا وقتیکہ موجودہ منشا کا فیصلہ نہ ہو چکیگا شرائط صلح کا طے ہونا دشوار ہو اگر اس جنگ میں شکست ہوگئی تو روس ہرگز اسبات کو نہ مانیگا کہ ولاڈیواسٹک اور سگہالین جاپانیوں کو دیدیئے جائیں اور روس بحر الکاہل میں اپنا بیڑہ نہ رکھے یہ ممکن ہے کہ منچوریا پورٹ آرتھر اور تاوان جنگ کا معاملہ طے ہو جاوے۔

**کہا جاتا ہے** کہ امریکہ، جرمنی اور فرانس کا منشا ہے کہ جاپان شرائط صلح کو نرم کرے۔ مگر انگریزوں کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے۔ اسلئے کہ جاپان کو دبا کر اسکو جائز حقوق سے محروم کرنا صریح ناانصافی ہے۔

**سلطان المعظم** نے حکم دیا ہے کہ حبشہ میں جس مسجد کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے اسکے لئے نہایت عمدہ قیمتی سجادے بھیجے جائیں۔

**لکھنؤ** میں ۳۔ جولائی کی شب کو تقریباً ۱ انچ بارش ہوئی۔ لیکن ہنوز پورے طور سے برسات شروع نہیں ہوئی۔

**پونا** میں ستماہ حال کی شام سے بارش شروع ہوئی۔ اور ۴ کی دوپہر کو خوب زور سے برسا۔

**تمام** دنیا کے مسلمانوں کی نسبت مختلف اندازے کئے گئے ہیں مگر کسی سے ٹھیک اندازہ نہیں ہو سکا۔ کیونکہ فقط چین اور سوڈان میں اسقدر مسلمان ہیں کہ انکی تعداد کا اندازہ کرنا نہایت دشوار ہے۔ پھر بھی ایک تخمینی اندازہ جو عربی جرائد نے مختلف مردم شماریوں سے مرتب کیا ہے یہ ہے۔ یورپ میں ۱۰۷۹۴۴۴۸۔ ایشیاء میں ۹۹۷۲۳۴۴۳۲۳۱۔ افریقہ و بحر محیط ہند میں ۱۰۱۰۳۱۰۰۰۔ اوقیانوس میں ۳۰۷۰۳۵۰۰۰۔ میزان کل ۲۰۳۴۴۳۵۳۳۲۲ (خدائی فوج کو خدا ہی جانتا ہے۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ)

**منصوری** میں ۳۔ جولائی کو بوقت صبح زور کی بارش ہوئی۔ شملہ میں بھی دو تین روز سے بارش ہو رہی ہے۔

**بابی** مذہب کا لیڈر حکیم سید مرزا محمد ایرانی لاہور میں آرہا ہے انارکلی میں ایک بیٹھک پر فروکش ہے اور ہر اہل مذہب کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ اسکے پاس آکر مذہبی تحقیقات کریں (کیا قادیانی سے بھی ملاقات ہوگی)

**قسطنطنیہ** میں ۱۰۔ ۱۱ جون کو مسلسل اس زور کا بھونچال آیا کہ کئی مکانات بیٹھ گئے جنرل دمشقی پاشا اپنے مکان کے نیچے دبکر شہید ہوگئے اور بہت سے اور شخص زخمی ہوئے۔ محل چراغان کو بہت صدمہ پہنچا۔ اور اکثر مساجد کے مینار ہل گئے ہیں مسجد ایا صوفیا کا بھی ایک مینار شکستہ حالت میں ہے اسکی چوٹی کی برجی گر گئی ہے۔ بندرگاہ میں جو جہاز لنگر انداز تھے انکو بھی بہت نقصان پہنچا۔ مصیبت زدگان کی امداد کیلئے حسب الحکم سلطان المعظم ایک کمیٹی ہوئی ہے۔ محل چراغان مشرف سلطان عبد العزیز شہید نے لنڈن کے کرسٹل پیلیس (محل بلورین) کے نمونہ پر کئی کروڑ روپیہ کے خرچ سے تعمیر کرایا تھا۔

**قسطنطنیہ** میں یونانی و یورپین ادویہ مفرد و مرکب کی قیمتیں بھی سرکاری طور پر مقرر کیگئی ہیں۔

**ترکی** ڈاکٹر رفعت حسام الدین پاشا پروفیسر مدرسہ طبیہ استنبول نے چیچک کی نئی چیپ (دجاگ) ایجاد کی ہے جس حالت مرض میں اسکا ٹیکہ کرنیسے بیماری دفع ہو جاتی ہے۔ اس غیر قانون [?] کامیابی پر خود سلطان المعظم نے بھی موجد کو مبارکباد کہلا بھیجی

ahmadimuslim.de

# دی بلیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز بین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ ملسکتی ہیں - جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے سجاؤ سے نگاہ ہو کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں - تو چند روز میں انکو جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل لاڑی کے ٹکڑوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے - اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہمنے عرصے سے یہ کام شروع کیا ہؤا ہے اور ہماری کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے - کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا - کیوں! ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کرا لیتے ہیں اور ہم سے عمدہ مال منگا کر باہر بھجوا تے ہیں اسی طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اُسی دقت کو دور کرنیکے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے - اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں - کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے -

**غیر معمولی رعایت** :- ہمنے قیمت میں کیسی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچہ ۲ فی انچہ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزان فروشی لیبا نفروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے - امید ہے کہ معزز ناظرین ہماری محنت کی داد دینگے -

| | فی انچہ ۲ | فی انچہ ۲ | بحساب تین آنے فی انچہ | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پیمائش ٹرنک | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیس بکس ۱۲ فی انچہ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | تار دستی ۲ فی انچہ |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| ٹرنک تین تار | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیس بکس سٹیل ۱ فی انچہ |

نوٹ :- ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا - تمام خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو

**عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ**

# در شفا بند سمجھکر مایوس نہ پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور زود تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ - کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ انکو منگانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں - اور یہی خام خیال ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی استعمال کرنی چاہئے نہیں بلکہ حفظ ماتقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہو - اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی - کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے - یعنے یہ کہ ہماری **جوہر مصفے خون** کا ضرور استعمال رکھیں - اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کیلئے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں - لائف پلز کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں از سرنو عالم شباب دکھاتا ہے - قیمت فی بکس ۴۸ گولی عہ

**جوہر مصفے خون** قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں عہ

**تلخ سلیمانی** - امراض معدی کے قلع وقمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فیبوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے عہ

**روغن طلاء** - خلاف قانون قدرت عملدرآمد کرنے سے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں - تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی ہے اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ایسے لوگ اگر اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلاء سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف عہ ہے

**خوشبودار منجن** - قیمت فی شیشی ۲

**آتشک کی دوائی** - قیمت عا

**بواسیر کی گولیاں** - قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے

ملنے کا پتہ

**حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر**

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کو دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لہ الحمد

# اہل حدیث

[illegible]

جلد ۲

امرتسر ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ء مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| روسا و جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھہ ماہ کے لئے | [illegible] |
| ممالک غیر سے | [illegible] |

قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے - نمونہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس +

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی +

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھدینا چاہئے

## نماز جمعہ کی چھٹی اور اسلامی اخبارات

اہلحدیث مورخہ ۲۸ جولائی میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ جمعہ کی نماز کیلئے ایک گھنٹہ چھٹی ہونی چاہئے - جسکی نظیر گورنمنٹ پنجاب کے صیغہ تعلیم میں موجود ہے کہ مسٹر بل ڈائرکٹر صیغہ تعلیم کی فیاضی سے تمام سرکاری سکولوں میں آرڈر ہو چکا ہے کہ نماز جمعہ کے لئے وقت دیا جایا کرے - اسیطرح گورنمنٹ کے تمام محکموں میں اجازت ہو - تو گورنمنٹ کی عنایات اور رعایا نوازی سے کچھہ بھی بعید نہیں - سو یہ تحریک چونکہ ایک قومی تائیدکا

محتاج ہے اسلئے اہلحدیث پرچہ مذکورہ میں اسلامی اخبارات کو عموماً خصوصاً تائید کیلئے توجہ دلائی تھی۔ جہانتک معلوم ہوا بعض ہمعصروں (مخزن وکیل امرتسر۔ صحیفہ بجنور) نے بڑے زوردار الفاظ میں اس تجویز کی تائید کی ہے البتہ باقی اسلامی پرچوں کی ہمدردی کا ہنوز ظہور نہیں ہوا۔ پس امید ہے کہ پنجابی اسلامی اخبارات خصوصاً اور تمام ہندوستانی پرچے عموماً اس تجویز کی تائید فرماوینگے۔ نہ صرف تائید بلکہ اسکو تکمیل تک پہنچانے کیلئے جو ذرائع اون کی سمجھ میں ہونگے اون کا بھی اظہار کرکے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

# غار اصحاب کہف کی نسبت جدید حالات

منجملہ ان باتوں کے جو رب العباد نے نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرمائیں۔ اور جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے قصہ اصحاب کہف بھی ہے جو پارہ ۱۵ سورہ کہف میں مذکور ہے اصحاب کہف کون تھے؟ اور انکا قصہ کسطرح ہے؟ اور ان کا زمانہ کونسا تھا سو جیسا کہ مفسرین لکھتے ہیں یہ دقیانوس بادشاہ کے زمانہ کا یہ قصہ ہے دقیانوس ایک کافر اور ظالم بادشاہ تھا۔ اسکا دین بت پرستی تھا وہ اور اسکے زمانہ کے سب لوگ عبادت اصنام کیا کرتے تھے۔ اُن میں چند اشخاص کو جو باشندگان دقیانوس کے باشندے اور امرا کے بیٹے تھے خدا نے ہدایت کی اور اُن کے دلوں میں ڈالا گیا۔ کہ معبود حقیقی انکا خدا ہی پاک خالق زمین و زمان ہے نہ وہ بیجان و بے زبان بت وہ بیلا پکار اٹھے۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا (ہمارا پروردگار زمین و آسمان کا رب ہے ہم اُسکے بغیر کسیکو معبود نہیں کہینگے) جب اُن کے دلوں میں نور توحید شعلہ زن ہوا۔ اور تجلی ذات واحد نے اُن کے سینوں کو منور کیا۔ تو وہ اپنی قوم کی نازک حالت دیکھکر اُن کو ملامت کرنے لگے۔ اور کہنے لگے هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؕ (یہ ہماری عجیب قوم ہے۔ جو سوائے پروردگار حقیقی کے اور معبود بنا بیٹھے ہیں۔ کیوں نہیں انپر کوئی روشن دلیل لاتے۔ یہ کتنی ظلم کی بات ہے کہ خدا پر جھوٹا افترا باندھ لیا جاوے) انکا یہ کہنا تھا کہ قوم میں مخالفت کی آگ بھڑک اُٹھی۔ اور سب کے سب انکو ایذا دینے کے درپے ہوگئے چونکہ وہ بھی امرا قوم میں سے تھے۔ قوم کی مخالفت کی اُنہوں نے پرواہ نہ کی اور کلمہ حق کہنے سے باز نہ آئے۔ رفتہ رفتہ یہ معاملہ بادشاہ وقت دقیانوس تک پہنچایا گیا۔ اُس نے بلا کسی قسم کی تحقیقات کے حکم نافذ کیا۔ کہ وہ واجب القتل ہیں۔ جہاں ملیں اُن کو جان سے ماردیا جاوے۔ جب ان کو اس امر کی اطلاع پہنچی تو وہ شہر سے بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے۔ جہاں وہ اب تک سوئے ہوئے ہیں اس غار کے متعلق شہر جہلم کے باشندے مسمی میاں جواہر قوم زرگر نے اپنا چشمدید واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ یہ غار موضع خواجہ الطون سے نصف میل پر واقعہ ہے۔ غار کے اندر نصف میل جانے پر شمالاً جنوباً دو راستے ملتے ہیں۔ شمالی راستہ پر سو قدم کے فاصلے سے سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر چڑھنے پر لکڑیکا جنگلا نظر آتا ہے اور اس جنگلے کے اندر کتا بیٹھا ہوا دکھائی دیتا ہے اسکا جسم صحیح سالم آنکھیں کھلی ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونکا کبھی کاٹ کھانے کو لپکتے کا رنگ مجبورا (سرخ و سیاہ) ہے۔ کتے کے پرے کچھ آدمی سوئے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ جن پر چادر پڑی ہوئی ہے اور انکی جسمانی ساخت میں کسیطرح کا فتور نہیں پایا جاتا۔ ہر ایک عضو صاف صاف ظاہر ہوتا ہے ہرطرح تحقیق کیا گیا ہے۔ اس میں کسی قسم کا دہوکا یا فریب نہیں ہے خواجہ الطون کے قریب تھوڑے فاصلے پر شہر دقیانوس کے آثار ابتک پائے جاتے ہیں۔ یہ ملک ترکستان اور علاقہ چارم میں کہلاتا ہے اور روم و روس کی سرحد میں واقع ہے۔

(سول ملٹری گزٹ)

ahmadimuslim.de

# ہردواگنج میں آریوں کا مسلمانوں سے مباحثہ

(از علی گڈھ)

یہاں سوامی درشنانند جی سناتن دھرمیوں سے گفتگو کرنیکو تشریف لائے تھے۔ لیکن ۳۰ جولائی ۱۹۰۵ء کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک کا وقت تمام اہل اسلام سے گفتگو کرنیکا بھی مقرر کردیا۔ چونکہ یہ قصبہ علیگڈھ سے چار کوس پر واقع ہے اسوجہ سے علیگڈھ کے آریہ صاحبوں نے مابین جناب ڈاکٹر اشرف خانصاحب اور سوامی درشنانند جی کے گفتگو کرنیکی تحریک کی چنانچہ ڈاکٹر صاحب شب کے ہمراہیت مسلمانوں کی خواہش سے ہردواگنج میں تشریف لیگئے ۸ بجنے میں دس منٹ باقی تھے کہ حسب الارشاد پنڈت مراری لال صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج اول ایک بھجن گایا گیا اور آٹھ بجے ختم کردیا گیا بعد اسکے ڈاکٹر صاحب نے تحریری اعتراض کیا کہ سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش کے سمولاس اٹھ میں لکھتے ہیں کہ سورج میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔ اور یہ ہی وید ان کی ہدایت کیواسطے کافی ہے۔ اور تیسرے سمولاس میں سندھیا اور اگنی ہوتر کے دو وقت بتلائے ہیں اور کہا ہے کہ دن اور رات کے ملاپ میں یعنے طلوع اور غروب کیوقت پرمیشر کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہیئے بلکہ اس کام کے نہ کرنیوالا کو شودر بتلایا ہے اور دو وقتوں کے علاوہ تیسرے وقت کی نفی بھی کیگئی ہے تو اب سوال یہ ہے کہ سندھیا اور اگنی ہوتر کے دو وقت سورج میں جسکو رگوید بھاش بھومکا صفحہ ۹۲ پر بذات خود روشن بتایا گیا ہے کس طرح قائم ہوسکتی ہیں۔ اس بذات خود روشن سورج کے لئے کسی سیاہ کرہ کی جو سورج کی روشنی کو دبا کر تاریک کرے ضرورت ہے۔ کیونکہ سورج تو بذات خود روشن ہے اور دوسرے کروں کو روشن کرنیوالا۔ اسمیں رات اور دن کا ملاپ کہاں جو اس عقدہ لاینحل کو سمجھائیے اور سورج میں سندھیا اور اگنی ہوتر کے اوقات بتائیے اول تو سوامی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر پر تعجب کیا اور کہا کہ یہ ستیارتھ پرکاش میں کہاں ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے نہایت فراخ دلی سے سوامی جی کے ہاتھ میں اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش دیکر اور پڑھ کر سنایا۔ اور اعتراض کو خوب ذہن نشین کرایا۔ ادھر سوامی جی نے اپنے چیلوں سے جو دائیں بائیں کتابوں کے انبار لگائے بیٹھے تھے ان مقامات کو نکلوایا اور کچھ دیر غور کرنے کے بعد جواب دیا کہ سورج کے آبادانسان جب سوگئے اسیکا نام رات اور جب جاگ گئے اسکا نام دن رکھ لیا ہوگا۔ اور انہیں دو اوقات میں سندھیا اور اگنی ہوتر بھی ہوتا ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے جوابدیا کہ یہاں بھی صدہا اشخاص دن میں سوجاتے ہیں تو کیا وہ رات کہلائے گی ہرگز نہیں عقل سلیم ایسا کبھی تسلیم نہیں کریگی۔ دوسرے جب ویدہی سے سمجھکر سوامی دیانند جی جو آپ کے اعتقاد کے بموجب ایک رشی بلکہ مہرشی تھے اور جو کچھ اونہوں نے کہا وہ سب ویدہی کے موافق کہا۔ غروب اور طلوع آفتاب کا وقت سندھیا اور اگنی ہوتر کے لئے مقرر کیا ہے اگر سوجانے اور جاگ اٹھنے ہی نام رات اور دن ہوتا۔ تو وہ مہارشی ہوکر وید کے خلاف کہیں ایسا تحریر نہ فرماتے وہ بھی سوجانے اور جاگ جانیکا نام رات اور دن مقرر کرتے اسکے بعد سوامی درشنانند جی نے فرمایا کہ سوریہ سدھانت والے نے اٹھارہ سورج اور مانے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہاں کیلئے بھی کوئی اور سورج ہو۔ گو سورج دوسرے کروں کو روشنی پہنچاتا ہو لیکن جسطرح اپنی آنکھ آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح سورج کو دوسرے سورج کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ سورج کو دوسرے سورج کی جب ضرورت ہو۔ جبکہ وہ خود سورج نہ ہو۔ دوسرے دیانند جی رگوید بھاش بھومکا میں لکھتے ہیں کہ وہ بذات خود روشن ہے اور سب کروں کو روشنی پہنچانیوالا۔ اور آپ کی آنکھ کی مثال بھی ٹھیک نہیں ہے۔ آنکھ بذات خود روشن نہیں بلکہ محتاج بالغیر ہے اگر بذات خود روشن ہوتی۔ تو کسی دوسری روشنی کی محتاج نہ ہوتی۔ آپ کو تو کوئی ایسی دلیل پیش کرنی چاہئیے۔ کہ سورج کے مقابلہ میں کوئی تاریک کرہ ہو۔ جو سورج کی روشنی پر غالب آکر اسکو تاریک کرے تاکہ وہ حصہ رات اور اسکی ذاتی روشنی دن کہلائے۔ اگر دوسرا سورج سورج کے مقابل پایا جاوے۔ تو سوائے اسکے یہ ہی نتیجہ ہوسکتا ہے کہ وہ کبھی روشن اور وہ کبھی روشن۔ غرضیکہ یکساں دن رہا وہ غروب اور طلوع کا وقت

ahmadimuslim.de

جو دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں لکھ چکے ہیں۔ کسیطرح قایم نہیں ہو سکتا۔ آخرکار اسکے جواب میں درشنانند جی نے فرمایا۔ کہ اول تو یہ وقت سندھیا اور اگنی ہوتر کا جو طلوع اور غروب کا ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے یہ مسئلہ سوسائیٹی کا مقرر کیا ہوا ہے وید کا نہیں ہے۔ اگر وید کا ہے تو وید کا آپ حوالہ دیجئے دوسری یہ ہو کہ جہاں چھ مہینے کی رات اور چھ مہینے کا دن ہوتا ہے جسطرح وہاں پابندی اوقات کا انتظام ہوتا ہے اسیطرح سورج میں کر لیا ہوگا۔ کچھ دشواری نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ کہ میں مانتا ہوں۔ کہ اس کرہ زمین پر جہاں چھ ماہ رات (مڈنائیٹ) اور چھ ماہ کا دن ہوتا ہے لیکن اسجگہ سے جہاں بارہ گھنٹہ کی رات اور بارہ گھنٹہ کا دن ہو بوجہ آمد و رفت دونوں جگہ کے اس طلوع اور غروب آفتاب کے وقت کا اندازہ اُس جگہ لگا سکتے ہیں یا کم انکم دن اور رات کا تفاوت تو وہاں موجود ہے جیسا کہ آپ نے کہا کہ چھ مہینے کی رات اور چھ مہینے کا دن۔ لیکن سورج جو ایک آتش کرہ ہے اور کسی دوسرے کرہ میں وہاں کے لوگوں کی آمد و رفت کبھی ثابت نہیں جو وہاں کے مطابق اندازہ کرکے سندھیا اور اگنی ہوتر کے دو وقت جس میں اندازاً بارہ بارہ گھنٹہ کا فاصلہ ہے مقرر کریں دوسرے اوقات مقرر کردہ سوسائیٹی کا یہ جواب یہ ہے (حاضرین جلسہ کو ڈاکٹر صاحب نے مخاطب کرکے کہا) کہ صاحبو! آج درشنانند جی میرے مقابلہ میں اعتراض کا جواب نہ دیتے ہوئے اپنی اوقات عبادت کو سوسائٹی کا مسئلہ بتاتے ہیں حالانکہ کسی ودوان نے مہرشی سوامی دیانند جی سے نہیں دریافت کیا کہ ان عبادت کے وقتوں کا حوالہ وید سے دیجئے تب ہم مانیں گے ان کا قول تو آپ نے بلا چون وچرا تسلیم کر لیا اور ابتک اسپر برابر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ افسوس کہ عبادت کا وقت اور سوسائٹی مقرر کرے۔ علاوہ ازیں تمام دھرم اور ادھرم کے بیان کا ماخذ تو وید مانا جاتا ہے۔ لیکن اوقات عبادت بیان کرنے سے قاصر سمجھا جاوے۔ یہ خوبی بھی وید ہی کی ہے سوامی جی کو چاہئے۔ کہ یا تو ان باتوں کا معقول جواب دیں ورنہ تسلیم کریں۔ کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔ بعد اسکے سوامی جی نے نہایت لاچاری سے جواب دیا۔ کہ میں تو جواب دے چکا۔ آپ مانیں یا نہ مانیں یہ فرما کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ بعد ختم جلسہ ڈاکٹر صاحب نے درشنانند جی سے آکر جا کر ملاقات کی اور دریافت کیا۔ کہ آپ علیگڈھ بھی تشریف لاویں گے جواب دیا کہ میں علیگڈھ نہیں آؤنگا۔ اسکے بعد جناب ڈاکٹر صاحب فوراً علیگڈھ واپس تشریف لے آئے۔ شام کو معلوم ہوا۔ کہ درشنانند جی علیگڈھ ٹاؤنہال لائبریری میں آریہ سماج پر لیکچر دینگے۔ اول تو ایک تعجب ہوا۔ کہ سوامی جی نے تو علیگڈھ آنے سے انکار کیا تھا یہ معاملہ کیا ہے؟ آخرکار اسبات کی تصدیق ہو گئی کہ سروانیح سے سوامی جی تشریف لا کر آج ضرور ضرور ٹاؤنہال لائبریری میں لیکچر دینگے۔ ڈاکٹر صاحب بھی سوامی جی سے دوبارہ گفتگو کرنے کے اشتیاق میں وقت مقررہ پر بہمراہی جناب مولوی عبدالتواب صاحب و نیز دیگر مسلمانان علیگڈھ جلسہ میں تشریف لیگئے۔ بعد ختم لیکچر کے مولوی صاحب موصوف نے حسب تحریک جناب ڈاکٹر صاحب لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ صاحبو ہم قرآن کی کچھ عظمت بیان کرنا چاہتے ہیں۔ سوامی جی نے جو کچھ فرمایا ہم لوگوں نے سنا لیکن وید کی کوئی خوبی نہیں بیان فرمائی اب میں قرآن کی خوبیاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپکو قرآن کے کلام الہی ہونے میں شک ہو۔ تو اعتراض کریں ادھر سے جواب لیں یہ کہنا ہی تھا کہ بابو پنا لعل صاحب وکیل نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ہم اسوقت گفتگو کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہمنے یہ جلسہ اس غرض سے کیا ہے بلکہ ہمارے ایک مشہور و معروف سوامی درشنانند جی یہاں تشریف لائے ہیں اسلئے ہمنے انکا کچھ بیان سننا چاہا۔ اب ہم لوگ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہتے یہ کہکر لوگوں کو اشارہ کر دیا کہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور چلدیئے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نکلا

(راقم سید جواد علی رضوی اہل قرآن والحدیث از علیگڈھ)

## امرتسر کا مباحثہ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث! السلام علیکم۔

میں واقعی حال مباحثہ کا (جو درمیان حکیم غلام رسول صدیقی امرتسری و ماسٹر آتما رام صاحب کے ۲۰ و ۲۱ جولائی بروز شنبہ یکشنبہ بات کو قریباً

ahmadimuslim.de

وہ بھیجے ہوا تہا ٹہیک ٹہیک لکہتا ہوں امید ہے کہ آپ اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر بندہ کو ممنون احسان کرینگے۔

حکیم صاحب نے بعد تمہید یہ مقولہ پنڈت دیانند جی کا پڑہکر سنا دیا کہ جس طرح گولر میں کیڑے پیدا ہوکر اسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے حکیم صاحب نے بطرز استفسار یہ بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ وید منتر کے معنی ہیں یا اوسکی تاویل و تفسیر بیان کیگئی ہے بہرحال میں اسکو کلام دیانند جی سرستی کا سمجہتا ہوں۔ مگر میرے نزدیک اس مثال پر بہت سے اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ اول یہ کلام بصورت دعوی بلا دلیل واقع ہوئی ہے جو قابل تسلیم نہیں۔ امر دوئم یہ تمثیل ہے پس تمثیل کا مرتبہ منطق میں برہان کے برابر نہیں ہوسکتا۔ امر سوم مادی شے جو محسوس بحواس ظاہرہ ہو۔ اوسکی تمثیل غیر مادی و غیر محسوس کیساتھ دینا مفید یقین نہیں۔ امر چہارم۔ اگر جہان پرمیشور کے جوف میں ہی مانا جاوے۔ تو انکا باہمی علاقہ ظرف مظروف یا حال و محل یا لازم و ملزوم کا ہوگا۔ امر پنجم جب خدا محیط جہان ہے۔ تو اوسکی شکل کروی یا مستطیل یا مثلث یا مربع وغیرہ عقلاً ہی ہی کسی قسم کی متصور ہوگی۔ اگر وید اسکے جواب سے معرا ہے۔ تو میں بھی اسکا مطالبہ نہیں کرتا۔ ہاں اگر اساتذہ میں ماسٹر صاحب معقولانہ کچھ بیان فرماوینگے۔ تو میں خوشی سے سنونگا مگر ہم ماسٹر صاحب کی واقعی تعریف کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے مان لیا۔ کہ گولر والی مثال وید منتر میں نہیں بلکہ یہ کلام دیانند سرستی کا ہے اور یہ بھی اونہوں نے مان لیا کہ ہم نہیں بتا سکتے کہ باوجود خدا محیط ہونے کے کس شکل پر ہے۔ اور یہ بھی اونہوں نے فرما دیا کہ گولر والی عبارت معقولی طرز کے خلاف ہے۔ اور یہ بھی کہ تمثیل بیشک برہان کے مقابل بیقدر ہے اور محسوس کی مثال بھی غیر محسوس کیساتھ دینا درست نہیں۔ حکیم صاحب نے اسپر یہ کہا کہ لازم اپنے ملزوم کا عبد نہیں ہوتا۔

اس سے آگے کا مضمون اہلحدیث مورخہ ۴ اگست میں آپکا نامہ نگار لکھوا چکا ہے ناظرین ہفتہ گذشتہ کا پرچہ ملاحظہ فرماویں۔

راقم علی محمد حکیم امرتسر

# مسئلہ ضاد و ظاء

ماخوذ از فتاوی مولانا عبدالحی صاحب مرحوم

مرقومہ عبدالقدیر صاحب آزپٹنہ

ناظرین باتمکین پر واضح رہے کہ میں رسالہ تعلیم الاسلام کا مطالعہ کرتا تہا۔ کہ یکایک میری نگاہ وسط ولا الضالین پر پڑی جسکو دیکہکر بیحد متعجب ہوا کہ اس رسالہ کے اڈیٹر نے یہ لمبا چوڑا اشتہار دیا تہا کہ سوائے مسائل متفقہ فرقہائے اسلام کے اس رسالہ میں فروعی مسائل کا اندراج نہوگا۔ مگر اڈیٹر رسالہ نے ایفائے وعدہ نہ کیا اور اپنے قول اول سے منحرف ہوگیا مگر میری دانست میں اڈیٹر رسالہ ہذا شطرنج کی چال چلا تہا کہ جب رسالہ ہذا کو شہرت حاصل ہو جائیگی اوسوقت اپنا پیر پہیلاؤنگا۔ آخر اوسکی پوشیدہ کارروائیوں کا پورے طور سے بہنڈا پہوٹ گیا۔ مگر مسلمانوں کی نااتفاقی پر افسوس کرتا ہوں اور دیکہتا ہوں کہ کشتی عین سمندر کے منجدہار میں پہنسی ہوئی ہے اور مسلمانوں کی وہ نازک حالت ہو رہی ہے شاید ہی مشکل سے کوئی تدبیر ان کی آپس میں ملاپ کی ہوسکتی ہے مگر کوئی لیڈر ان کے درمیان کس طرح مصالحت کرا سکتا ہے۔ اسواسطے کہ یہ مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں سیرت میں عزازیل کے بھی اُستاد ہیں مصالحت کب ہونے دینگے۔ اگر ہم مسلمانوں میں مصالحت ہو جاوے گی۔ تو ان مکار مولویوں کو دانہ بھی نصیب نہ ہوگا۔ اور رجوع ان کو کتون کی موت مار ڈالیگی مگر یہ مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں بسیرت شیطان ہیں اونکی سرکوبی کرنے واسطے بعض فرقہ اہل اسلام جنمیں سچائی کی روح موجود ہو اللہ تعالے نے پیدا کر دیا ہے۔ تاکہ مخلوق خداوندی ان کی وجہ سے مجسم شیطانوں کے بہکانے سے گمراہ نہو جائے۔ وہ فرقے ہر وقت ان گمراہ کرنے والے فرقوں کو سمجہانے رہتے ہیں۔ مگر واہ رے عزازیل نے تو ان گمراہوں کو ایسی پکی صلاح دیدی ہے شاید ہی مشکل سے راہ راست پر آوینگے۔ اور یہ گمراہ جاہل مولوی اپنے ہمراہ تمام عوام الناس کو گمراہی کے گڑہے میں گرانیکی فکر کر رہے ہیں۔ مگر میری دانست میں یہ مولوی مجسم شیطان قابل اس سزا کے تہے۔ کہ ان کو توپوں پر دم کرا دیا جاتا۔ تاکہ پہر کبھی دوسرے مولانا صاحبان کو اس قسم کے فعل بد کرنیکی جرات

میاں ایسے سخت الفاظ لکہنا اخلاق نبویہ کے خلاف ہیں آئندہ پرہیز کریں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

نہ ہوتی۔ مگر مجھکو ایسا کرنے سے قانون سرکار مانع ہے ورنہ میں ان شیطان صفتوں
کے ساتھ ایسا برتاؤ ضرور ہی کرتا۔ پس اس تحریر سے ان بدخلق لوگوں کو
آگاہی ہو کہ وہ آپس میں فروعی مسائل نہ چھیڑیں ورنہ ان کے ایسا کرنے
سے اسلام ہی دنیا سے رحلت کر جاویگا۔ تو ان مولویوں کو گدائی کرنی
پڑیگی دیگر قوموں کے سامنے اونکو اپنا منہ چھپانا پڑیگا۔ اے مولویو! مزدوری
کرو۔ اور کہنچیا ڈہوؤ۔ اور مخلوق خداوندی کو راہ راست پر لانیکی کوشش کرو
ورنہ اول جو گروہ جہنم میں بھیجا جاویگا۔ تمہیں لوگ ہونگے۔ مگر میں حافظ
جی صاحب سے جو اس تحریر کے لکھنے والے ہیں التجا کرتا ہوں کہ اس تحریر
کو وہ اپنے اوپر محمول نہ کریں بلکہ یہ روئے سخن تمام مکار مولویوں کی طرف ہے
اے ناظرین میں اسقدر لکھکر بس کرکے اپنے اصل مطلب کی طرف واپس آتا ہوں
جسکا لکھنا میری دانست میں فرض ہے قبل اسکے کہ میں اپنی تحریر کا افتتاح
کروں میرے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوئے جسکا اظہار کرنا میں
ضروری خیال کرتا ہوں جب میں نے اس مسئلہ کے ضبط تحریر میں لانے کیلئے قلم
اٹھایا اسوقت میں نے سوچا کہ جسکی تم خود مذمت کرتے ہو۔ اور خود بھی اوسی مسئلہ
پر لکھنے کے لئے قلم اوٹھاتے ہو۔ پس اسوقت میں نے اس مضمون کے لکھنے سے
اعراض کیا۔ مگر میرے پراگندہ خیالات منتشر ہو گئے اوسوقت میرے خیالات دوسری
طرف دوڑے اور سوچتے سوچتے میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اس مسئلہ میں کسی لائق مولوی
کو حکم گرداننا چاہئے۔ جسکی تحریر فیصلہ کن ہو گی۔ لہذا میں نے مولانا عبد الحی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس مسئلہ کا حکم گردانا۔ لہذا انکا استفسار نقل کیا جاتا
ہے۔ استفسار اول جلد دوم صفحہ ۳۲۶۔

**سوال:۔** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ضاد مشابہ ظاء کے ہے
یا نہیں اگر ہے تو ضاد کی جگہ ظاء پڑہنے سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں اور
اس زمانہ میں اکثر لوگ ذ اور ز کے مشابہ پڑہتے ہیں اسکی کوئی دلیل کتب معتبرہ سے
ہے یا نہیں برتقدیر نہ ہونے کے ضاد کو مشابہ ذ اور ز کے پڑہنے سے نماز فاسد
ہو گی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

**الجواب** ہو الموافق بالصواب۔ ماہرین شریعت غرّا پر پوشیدہ نہ
ہے کہ ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاء معجمہ کے جملہ کتب تفسیر و فقہ و صرف
و تجوید سے ثابت ہوتا ہے شاہ عبد العزیز صاحب نے تحت آیت کریمہ
وما ہو علی الغیب بضنین کی تفسیر فتح العزیز میں ضاد کا مشتبہ الصوت
ہونا ساتھ ظاء معجمہ کے لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں ہے فثبت بما ذکرنا
ان المشابهة بين الظاء والضاد شديدة وان التمييز عسير واذا ثبت
هذا فنقول لو كان هذا الفرق معتبرا لوقع السؤال عنه في زمان رسول
الله صلعم وفي ازمنة الصحابة عند دخول العجم في الاسلام
فلما لم ينقل وقوع السؤال عن هذه المسئلة البتة علمنا ان التمييز بين
هذين الحرفين ليس في محل التكليف اه اور بیضاوی شریف کے حاشیہ
پر ہے والباعث على هذه الاشارة ان اكثر الناس خصوصا العجم
كانوا في الزمان الاول لا يعلمون الفرق بينهما اه رضی شرح شافیہ
میں ہے وبعض الحروف اذا وقفت عليها خرج معها مثل النفخة و
لم ينضغط ضغط الاول وهي الظاء والذال والضاد والزاء وجہد المقل
میں مرقوم ہے الضاد والظاء والذال المعجمات الثلث متشاكلة في
الجهر والرخاوة ومتشابهة في السمع والضاد فيه وليشبه صوتها
(ای صوت الضاد معجمہ) صوت الظاء المعجمة لضرورة اه اور
سراج شرح شاطبی میں لکھا ہے ان هذه الثلث (اى الضاد والظاء
والذال) متشابهة في السمع والضاد لا تفرق من الظاء الا باختلاف
المخرج وزيادة الاستطالة في الضاد ولولاهما لكانت احدهما
عين الاخرى اور محمد بن محمد الجزری تمہید فی علم التجوید میں فرماتے ہیں واعلم
ان هذا الحرف ليس في الحروف ما يعسر على اللسان مثله والناس
يتفاوتون في النطق به فمنهم من يجعله ظاء لانه يشارك الظاء
في صفاتها كلها ويزيد عليها بالاستطالة فلولا الاستطالة واختلاف
المخرجين لكانت ظاء وهم اكثر الشاميين وبعض اهل الشرق
اور رعایہ تصنیف امام ابو محمد مکی مصنفہ ۴۳۰ھ میں مذکور ہے کہ ضاد سننے میں
ظاء کے مانند ہے اور شیخ جمال حنفی مکی کے فتوی میں ہے کہ ضاد کو ظاء پڑہنا
لغت اکثر اہل عرب کا ہے اور حاشیہ جہد المقل میں مسطور ہے فمنهم من يجعلها
ظاء وهذا ليس بعجب لثبوت المشابهة وعسر التمييز بينهما والتعليل
لانه يشارك الظاء في صفاتها كلها ويزيد عليها بالاستطالة
اور کیمیائے سعادت میں ہے فرق میان ضاد و ظاء اگر نتواند روا باشد
حاصل یہ ہے کہ تمام کتب فقہ و تفسیر سے ثابت ہوتا ہے کہ ضاد مشابہ ظاء
ہے اور کسیقدر ذال اور زاء کے بھی ہے لیکن ظاء کیساتھ بہت

مشابہ ہے کیونکہ ضاد اور ظاء میں صرف ایک صفت کا فرق ہے یعنے ضاد مستطیل ہے اور ظاء قصیر اگر استطاعت ضاد میں نہ ہوتی تو عین ظاء ہوتا جیسا کہ عبارت تمہید وغیرہ سے معلوم ہوا بخلاف دال کے کہ ضاد اور دال میں سات صفتوں کا فرق ہے ض رخوہ ہے د شدیدہ ض ساکنہ ہے د مقلقلہ ض مطبقہ ہے د منفتحہ ض مستعلیہ ہے د مستفلہ ض مفخمہ ہے د مرققہ ض مستطیلہ ہے د قصیرہ ض منفوخہ اور ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاء کے اتنی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے ولولا غرابتہ المقام لاتیت بھا وھی ھذہ بعانہ جہد المقل تمہید جزریہ شرح جزریہ دوسری شرح ملا علی قاری کی نشر منہاج طیبتہ النشر تمہید رسالہ مولانا عبدالرحیم شیخو فیض شاطبی تفسیر کبیر اتقان (یہ وہی اتقان ہے جو کہ حافظ جی صاحب کے نزدیک بہت معتبر کتاب ہے) کشاف بیضاوی حاشیہ بیضاوی عزیزی حسینی (یہ تفسیر میرے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہے مگر حافظ جی صاحب اس تفسیر کے معتبر ہونیکے قائل ہیں) فتاوی قاضیخان - عالمگیری - کبیری - برہان - تجنیس - خلاصتہ الفتاوی درمختار - طحطاوی - شامی - خزانتہ المفتیین - خزانتہ الاکمل - حلیہ - فتاوی نقشبندیہ - برہانیہ - غیاثیہ - تاتارخانیہ - خانیہ - خزانتہ الروایات رسائل الارکان - تہذیب - ذخیرہ - فتح القدیر - خیریہ - جامع الروایات مفتاح الصلوات - محاسن العمل - البیان الجزیل - احیاء العلوم - کیمیائے سعادت - زاد الاخرت - رسالہ شافیہ - زیلعی - جاربردی - فصول اکبری - فتاوی برہنہ - رسالہ نجم الدین - مختار الفتاوی سمرقندی - منیہ - مجموعہ سلطانی لغتیہ الزاد - میزان - حروف الہجاء - وجیز کردری - اور جب یہ بات ثابت ہوگئی - کہ ضاد مشابہ ظاء کے ہے تو قاعدہ کلیہ جملہ کتب تفسیر و فقہ کا یہ ہے کہ جن دو حرفوں میں فرق بآسانی ممکن ہے انکے بدلجانے سے نماز فاسد ہوتی ہے اور اگر فرق ان دو حرفوں میں مشکل ہے - تو اکثر کا مذہب یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوتی اور یہی مذہب متاخرین کا ہے اور یہ مذہب بہت معتدل اور پسندیدہ ہے اور مذہب متقدمین کا یہ ہے کہ ضاد کو ظاء پڑہنے سے بھی نماز فاسد ہوجاتی ہے پس لفظ والضالین کی جگہ دالین پڑہنے سے سب کے نزدیک نماز فاسد ہوتی ہے (حافظ جی صاحب کی تحریر کا ماحصل یہ ہے کہ دالین پڑہنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی - مگر میرے نزدیک حافظ جی صاحب کا قول مردود ہے اور نہ کسی متقدمین و متاخرین کے موافق ہے) اور ظاء پڑہنے سے اکثر کے نزدیک نہیں فاسد ہوتی ہے اور اسی پر فتوی ہے پہلے چند عبارات فقہ اوپر ثبوت فساد نماز کے پڑہنے دالین سے لکھا جاویگا رد المحتار میں ہے وان کان الخطاء بابدال حرف بحرف فان امکن الفصل بینھما بلا کلفة کالصاد مع الطاء بان قرا الطالحات مکان الصالحات فاتفقوا علی انہ مفسد وان لم یمکن الا بمشقة کالظاء مع الضاد والصاد مع السین فاکثرھم علی عدم الفساد لعموم البلوی آہ ھکذا فی فتاوی قاضیخان و فتح القدیر و نہر الفائق اور عالمگیری میں ہے وان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقة کالطاء مع الصاد فقرا الطالحات مکان الصالحات تفسد صلوتہ عند الکل وان کان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقة کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء مع التاء اختلف المشائخ قال اکثرھم لا تفسد صلوتہ آہ اور تاتارخانیہ میں مرقوم ہے الاصل فیما اذا ذکر حرفا مکان حرف وغیر المعنی ان امکن الفصل بینھما بلا مشقة تفسد وان لم یمکن الا بمشقة کالظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المھملتین والطاء مع التاء قال اکثرھم لا تفسد آہ

اب عبارت اوپر فساد پڑہنے والین کے لکھی جاتی ہے قاضیخان میں مذکور ہے ولو قرء الظالین بالظاء او بالذال لا تفسد صلوتہ ولو قرء الدالین تفسد آہ اور خلاصتہ الفتاوی میں مذکور ہے ولو قرا الظالین بالظاء او الذال او بالزاء لا تفسد حاصل تقریر مذکورہ بالا کا یہ ہے - ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاء کے بلا نزاع ثابت ہے اور جس شخص سے مخرج ضاد نہ ادا ہو وہ ظاء پڑہے - اور اس سے نماز اکثر کے نزدیک فاسد نہیں ہوتی وھذا ھو الحق والصواب اور ضاد کو مشابہ دال کے پڑہنے پر کوئی دلیل صرف و تجوید و فقہ و تفسیر سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ یہ سب علوم اوسکی غلطی ہونے پر دال ہیں - اور ایک حرف دوسرے حرف سے بدلنا ایسے ہو - تاکہ وہ اسکے مشابہ ہو - اور ظاہر ہے - کہ ضاد اور دال سے سات صفتوں میں اختلاف ہے - جیسا کہ اوپر گذرا -

جب یہ مسئلہ سب کتابوں سے ثابت ہوا - تو مسلمانوں کو چاہئے - کہ بہت جلد اسکے عامل ہو جاویں - نہ یہ کہ آپس میں جنگ و جدال و زد و کوب جو بالاتفاق حرام ہے کریں واللہ اعلم بالصواب۔

بفضل خدا
جاری ہے بڑی
ے کارخانہ سے
قیمت فی شیشی
کارخانہ فرحت

ahmadimuslim.de

فی الواقع بمذہب مختار جمہور ضاد کی جگہ پر اگر ظا پڑھیگا یا دال نماز فاسد نہ ہوگی۔ فتاوی بزازیہ میں ہے وقال غیر المغضوب بالظاء والذال بالذال والظاء فیل لا تفسد لعموم البلوی فان العوام لا یعرفون مخارج الحروف وکثیر من المشائخ افتوا بہ انتہی اور خزانۃ المفتیین میں خلاصۃ الفتاوی سے منقول ہے ان ذکر حرفا مکان حرف غیر المعنی فان امکن الفصل کالظاء مکان الضاد تفسد صلوتہ وان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد والطاء مع التاء والصاد مع السین الاکثر علی انہ لا تفسد انتہی واللہ اعلم۔

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

عبارت رسالہ تعلیم الاسلام جسکی تردید مجھکو منظور تھی وہ یہ تھی کہ والضالین کے ضاد کو بہت احتیاط سے اوسکے مخرج سے ادا کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ ضالین نہ ادا ہو ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی ان اللہ امر بترتیل القرآن وہو ما افل علی بعض من رعایۃ الحروف من المخارج کما صرح بہ فی الحسینی والزاہدی وہو فرض بالصلوۃ تفسد بدونہ (تفسیر احمدی) حاصل یہ ہے کہ حروف کو انکے مخرج سے ادا کرنیکا حکم کیا ہے اللہ تعالی نے اور وہ فرض ہے۔ پس نماز بغیر اسکے فاسد ہے (الخ اقول) حافظ جی اس عبارت کے سمجھنے میں غلطی کی۔ اسواسطے کہ لفظ دراصل یہ تھا لم بغیر الضاد من الظاء جسکو حافظ جی صاحب نے کاتب کی غلطی بجا لم عبارت بان جو کہ خلاف جمہور کے ہے کیونکہ میں نے فتاوی نوشتہ عبد الحی صاحب سے صاف ثابت کر دیا ہے جو کہ ضاد و ظا میں فرق نہیں کرتے ہیں آنکے فاسد ہو جانی مثلاً کسی نے صالحات کی جگہ طالحات پڑھا۔ تو بیشک اوسکی نماز فاسد ہو جائیگی جو لوگ ضالین کو والین پڑھتے ہیں وہ ٹھیک کا فرمان۔ دوسرے جو حافظ جی صاحب نے آگے چل کر اپنی تحریر کی تصدیق کیلئے فتاوی مولانا عبد الحی صاحب جلد ثالث کا حوالہ دیا ہے میں اس عبارت کو بھی نقل کر دیتا ہوں۔ تاکہ عوام الناس کے دلوں سے یہ غلطی دور ہو جاوے عبارت فتاوی مولانا صاحب موصوف یہ ہے:۔

سوال:۔ کسے کہ حرفے از قرآن شریف بحرف دیگر بدل نماید یا کم کند یا زائد سازد کافر است یا نہ؟

جواب:۔ کافر است فی الشفا للقاضی عیاض قد اجمع المسلمون علی نقص من القرآن حرفا قاصدا لذالک او بدلہ بحرف آخر مکان او زاد فیہ حرفا آخر مما لم یشتمل علیہ المصحف الذی وقع الاجماع علیہ واجمع علی انہ لیس من القرآن عامدا لکل ہذا انہ کافر انتہی

اس عبارت سے حافظ جی صاحب کا مفروضہ دعوی باطل ہو گیا۔ اور پھر دوبارہ چوں وچرا کرنے کی گنجائش حافظ جی کے لئے نہیں۔

# لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی!

وکیل بنمبر ۳۲ جلد ۱۰ کے پرچہ میں ندوۃ العلماء کے ایک رکن رکین کے صاحبزادہ کا مضمون چھپا ہے جسمیں آیت کریمہ مذکورہ بالا کے متعلق بحث کی گئی ہے ہمکو اس سے بحث نہیں کہ فی نفسہ یہ تحریر کیسی ہے۔ صرف صاحبزادہ موصوف کو اونہیں کی چند باتوں کی طرف ہمکو توجہ دلانا مقصود ہے۔ لہذا عبارات ذیل ملاحظہ ہوں۔

(۱) آپ فرماتے ہیں:۔ اس زمانہ میں جبکہ قوم کے لیڈر قوم کی بہبودی اور مسلمانوں میں باہمی اتفاق و اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اسکی کوشش میں ہیں ایسے مسائل کی چھیڑ چھاڑ جس سے مسلمانوں کے فرقوں میں ایک جوش و برہمی پیدا ہو۔ تعجب ہے کیونکر روا رکھی جاتی ہے۔ اسکے بعد ہمارے مہربان فرماتے ہیں:۔ کہ وہابی گو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر یہ فرقہ حدیث کو نہیں مانتا۔ کیا یہ جملہ جوش اور برہمی پیدا کرنے والا نہیں حدیث نبوی فرقہ اہل حدیث کا دین و ایمان نہیں بلکہ جان اور اسپر یہ جملہ! قوم کے لیڈر کے ایک صاحبزادہ صاحب کے قلم سے نہایت بعید ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اب یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کے کیا معنے ہونگے؎

لا تنہ عن خلق و تاتی مثلہ
عار علیک اذا فعلت عظیم

ahmadimuslim.de

وہابی کا لفظ جو محض دل دکھانے کو استعمال کیا گیا جس کی ممانعت گورنمنٹ سے ہو چکی ہے کیسی بیباکی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ آیہ لاتنابزوا بالالقاب صرف صحابہؓ کے لئے تھی یا تمام امت محمدیہ کے لئے۔

۳) صاحبزادہ صاحب نے لیس للانسان الا ماسعی میں لام تملیک کا لیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں "بلکہ آیت سے غیر کی سعی کا اپنی ملک ہونے کی نفی ہے" اور ارشاد ہوتا ہے کہ انسان اپنی سعی کا مالک ہوتا ہے۔ نہ غیر کی سعی کا اور اگر اس نے اپنی سعی ہدیہ اور ہبہ کر دی تو اس کا نفع پہنچنے کی نفی کہاں ہے؟ خلاصہ یہ کہ لیس للانسان الا ماسعی میں ملک کی نفی اور استثنا ہے نہ نفع کا۔

جناب کس اسلامی تفسیر میں آیہ مذکورہ بالا میں لام تملیک یا ملک کی نفی اور استثنا لکھا ہے۔ تفسیر بیضاوی اور اس کے حواشی قونوی۔ شیخ زادہ۔ شہاب خفاجی اور تفسیر کشاف۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر خازن۔ تفسیر نیشاپوری۔ تفسیر محی الدین بن عربی تفسیر روح البیان۔ تفسیر ابو السعود۔ تفسیر در منثور۔ تفسیر ابن جریر طبری۔ مدارک۔ فتح البیان۔ ابن کثیر۔ حاشیہ جمل۔ فتح الرحمن وغیرہ وغیرہ ہمارے سامنے موجود ہیں لہٰذا جناب کا یہ فرمانا کہ اس سے غیر کو نفع پہنچانے کی نفی کہاں سے نکلتی ہے ایک عجیب بات ہے اور جناب کا یہ فرمانا کہ یہ تخصیص کہاں سے نکال لی؟ آیت سے تو کوئی تخصیص نہیں نکلتی عجب تر ہے کیونکہ یہ تو ایسا ہی ہوا۔ جیسے کسی نے کہا کہ "ماجاءنی الا زید" میں خصوصیت کہاں سے نکال لی۔ جناب اور نہیں تو مختصر المعانی کے بحث قصر کی ملاحظہ فرما لیتے۔ قصر کی چار صورتوں میں سے یہ دوسری صورت ہے۔ جو نفی اور استثنا سے ہوا کرتی ہے۔ افسوس جناب نے غور سے کام نہیں لیا۔

جناب نے خیال نہیں فرمایا دیکھئے سورہ بقر میں ارشاد ہوا "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت" دونوں آیتیں ایک دوسری کی مؤید ہیں یہاں قصر کی چوتھی صورت پائی جاتی ہے۔ جو بتقدیم معمول ہوا کرتی ہے شاید یہاں بھی جناب فرما دیں کہ خصوصیت کہاں سے نکالی۔

ہاں اگر فرما دیں کہ یہ آیتیں اگلی امتوں یا کفار کے لئے خاص ہیں تو میرے پاس کیا بلکہ تمام اسلامی دنیا میں بجز خاموشی اس کا جواب نہیں۔ کیونکہ اصول حنفی "العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب" و "شرائع من قبلنا شرائعنا ما لم یرد علیہ الانکار" بے معنی ہو جائیگا۔

یہ لطیفہ بھی جناب کے فہم کا ایک لطیفہ ہے۔ آیت کریمہ سے تو اسی قدر مفہوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کو وہی ملیگا۔ جو اس نے کمایا نہ کچھ اور۔ جناب نے یہ کہاں سے نکال لیا کہ ہر سعی اس کی ضرور ملیگی۔ پس بطور قیاس و نتیجہ یہ فرمانا کہ روزہ و نماز و قرآن خوانی کو غیر کے لئے ہبہ کرنا یہ بھی سعی ہوئی اور ہر سعی ضرور ملے گی۔ پس یہ بھی ملے گی۔ کیا بہتیرے عمل انسان کے بوجہ علی غیر منہاج الشریعۃ ہونے کے لغو نہیں ہو جاتے۔ اگرچہ فاعل مومن ہی کیوں نہ ہو۔ مثل مشہور ہے حلوائی کی دوکان بابا جان کا فاتحہ۔

(۵) اب رہا آپ کا یہ فرمانا "اگر آیت کے یہی معنی ہیں تب تو بڑی مشکل ہے اور قرآن کی بہتیری آیتیں اس ایک آیت کے مخالف و معارض پڑینگی" جناب آیت مذکورہ کے تو وہی معنی ہیں جو فرقہ اہل حدیث کے ایک مقتدا شخص نے بیان کیا۔ اور یہی معنی تمام مفسرین لکھتے ہیں کہ انسان کو وہی ملیگا جو اس نے سعی کی۔ اور جو اشکال جناب نے بیان کیا ہے وہ اشکال نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ جن جن طریقوں سے قرآن پاک یا صحیح حدیثوں سے مردوں کو نفع پہنچانے کا ثبوت ہے۔ وہ اس آیہ کریمہ سے خاص کر لیا جائیگا۔ سفارش۔ دعا۔ استغفار وغیرہ وغیرہ۔ غرض جو جو طریقے حدیث صحیح یا کلام اللہ کی آیت میں وارد ہوئے ہیں۔ سب اس آیہ کریمہ سے خاص ہیں لیکن اس سے قرآن خوانی کا ہبہ نماز کا ہبہ۔ عرس کے قل کا ہبہ و فاتحہ وغیرہ کا ہبہ۔ کس طرح ثابت ہوا۔ ہبہ میں تملیک اور قبضہ شرط ہے۔ جناب ادائے وصیت و دعا و استغفار۔ و سفارش والے دین ہو تعلیم یہ حسنہ۔ و مومن کی خاطرداری اور شے ہے اور ہبا اور شے ہے ہدایہ کا کتاب الہبہ ملاحظہ ہو جن آیتوں کو آپ نے وکیل نمبر ۳ جلد ۱۱ میں پیش کیا ہے ان سے ایصال ثواب کیونکر ثابت ہوا۔ یہی ایصال ثواب تو محل تحریر ہے

(الراقم عبد السلام اعظمی)

## بقیہ مکالمہ عقل

جا کے اسپین میں کوئی دیکھے ۔ اُن کے باویگاداں پہ بھی آثار
قہر ڈایا زمانے نے کیسا ۔ شکست کیوں اُن کی ہو گئی رفتار
جس قدر کہ تباہ ہیں یہ لوگ ۔ کوئی دنیا میں ہے نہیں زنہار
جن کی سنگیں عمارتیں کل تھیں ۔ آج ہے اُن کی جھونپڑی مسمار
اب نہ وہ گل رہے نہ وہ بلبل ۔ کیسا جنگل یہ ہو گیا گلزار
بوم بیٹھا جگہ پہ بلبل کے ۔ گل کے بدلہ اُگا ہے خار

ahmadimuslim.de

کہاں گئی آہ ان کو کس کی نظر
ان پہ کیوں ایسی آگئی شامت
مارے پھرتے گلی گلی میں ہیں
جو زمانے میں فخر عالم تھے
جبہ سائیاں کہار ہے ہیں آج وہی
کل جو مشکلکشا تھے غیروں کے
کل زمانے میں دھاک تھی جنکی
سانپہ چھوڑا زمانے نے کیسا
بولتا آج وہاں ہے الو
شکل جاتی نہیں ہے پہچانی
دشمن جان بھائی کا بھائی
آج کوڑی کفن کو پاس نہیں
روز ہوتی ہے ان کی حالت غیر
جیلخانہ میں کوئی گر دیکھے
ایک ہونے کو ہوئے غیر کوئی
کیسی حالت بدل گئی ان کی
کچھ سمجھ میں میری نہیں آتا

ہو گیا ہار ان کو گیا آزار
کس لئے ان پہ ایسی ہے ادبار
دیکھی جاتی نہیں یہ حالت زار
آج نظروں میں سب کی ہیں بیکار
کل جو تھے اپنی قوم کے سردار
آج خود دست و پا سے ہیں لاچار
آج خود ہو گئے ذلیل و خوار
ہو گئی سرد گرمئ بازار
کل جہاں بلبلوں کی تھی چہکار
اس قدر ان پہ چھا گیا ادبار
کل جو تھے یار آج ہیں اغیار
کل تلک جو تھے افسر التجار
آج گر چھت گری تو کل دیوار
تو مسلمان ہو گئے پانچ ہیں چار
دس میں نو ورنہ ہیں یہ ہی نادار
کیسی کایا پلٹ گئی یکبار
کیوں ہوئی ان کی ایسی حالت زار

اب نہ وہ دن رہے نہ وہ راتیں
ہو گئیں خواب و خیال سب باتیں

تب کہا عقل نے کہ اے علمان
وجہ یہ ہے کہ جب تلک یہ لوگ
پنج وقتی نماز پڑھتے تھے
خوب پکے ہوئے تھے سنت کو
چھوڑتے تھے کسی نہ حالت میں
جس طرح تھا نبی نے فرمایا
نام کے واسطے نہ تھے مومن
ہوں کسی حال میں مگر یہ لوگ
خاص اللہ کے لئے سب کام
جو تھا غیروں کے واسطے مشکل

کس لئے ہو رہے ہو تم حیران
رہے پکڑے حدیث و قرآن
اور رکھتے تھے روزہ رمضان
اور مذہب پہ لیتے تھے قربان
ہو لیتے تھے نہ مذہبی قربان
ویسے ہی کام کرتے تھے ہر آن
بلکہ پکا یقین اور ایمان
چھوڑتے تھے نہ مذہبی ارکان
خواہش دل کی خوش ہو رحمان
تھا وہی ان کے واسطے آسان

مذہبی ان میں رہتی تھی اخوت
جھوٹی باتوں سے سخت نفرت تھی
شرک سے دور دور رہتے تھے
حق کے کہنے سے یہ نڈر تھے
تب تلک قوم یہ رہی اچھی
اپنے مذہب کو جب سے چھوڑ دیا
اب بھی مذہب کو گر نہ پکڑینگے
نام مٹ جائے گا زمانے سے
اب ترقی کا نام ہے عنقا
نام کو آپ اپنے دیتے ہیں
ان کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ
اپنے ہی حال پر نظر کر تو
کیسے باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
دیکھکر کے کلام کو تیرے
سب سمجھتے ہیں متقی تجھ کو
دم جھلا تیرے نام کے بھرتے
دل میں اپنے تو سوچ کیا ہے تو
زہد و تقوے سے تجھکو کیا نسبت
پنج وقتی نماز بھی تجھ سے نہ
نام کے واسطے مسلمان ہو
سب سے گالی گلوچ کرتا ہے
کون سی ہے برائی دنیا میں
غیر کا اس میں کیا بگڑتا ہے

تھا برابر گدا ہو یا سلطان
اور سچائی پر جان سے قربان
ہر گھڑی نام حق تھا ورد زبان
کچھ نہ پروا تھی اس میں جاتی جان
جیسا فرمایا تم نے ای عثمان
ہو گئے تب سبھی بے سرو سامان
تو رہیں گے اسی طرح حیران
چند دن کے یہ اور ہیں مہمان
ہے تنزل اب ہر گھڑی ہر آن
کام دیکھو تو ثانی شیطان
فعل اور قول ہیں نہیں یکسان
دیکھ اپنے کو ہی تو اے عثمان
ہے تو شیریں سخن فصیح بیان
سن کے اشعار تیرے ای نادان
پارسا جانتے ہیں سب انسان
مولوی کا لگا ہے میں قربان
اپنے فعلوں پہ کر نظر نادان
مولوی اور تو! خدا کی شان
ہائے ہوتی نہیں ادا نادان
فی الحقیقت ہے پیرو شیطان
کرتا رہتا ہے ہر کسی پر لعن
جس سے کہ تو بچا ہے ای شیطان
اپنا ہی کر رہا ہے خود نقصان

ہائے افسوس صد ہزار افسوس
تیری حالت پہ لاکھ بار افسوس (باقی آئندہ)

**معذرت** مضامین کی کثرت جانکنگ ہے کہ کئی ایک مضمون بوجہ
بعض مضامین درج ہو نہیں سکتے ہاں اسی لئے
اس دفعہ فتوے بھی درج نہیں ہو سکے نامہ نگار اور دستہ بستہ معافی
خواہ دین (ایڈیٹر)

# انتخاب الاخبار

**کرشن قادیانی** نے اپنے مقرب خاص حکیم فضل الدین بھیروی کو نکالدیا۔ کیوں؟ ایڈیٹر الحکم بتلاویگا۔

**دینا نگر** ضلع گورداسپور میں آریوں کے سالانہ جلسہ پر مسلمانوں کے درخواست دینے سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا کہ آریہ شہر میں پھیرے وقت مسلمانوں کے محلوں میں نہ جائیں۔ دو تین گھنٹے مسلمانوں سے نجات کے مسئلہ پر مباحثہ بھی ہوا۔ الحمد للہ اسلام کا اچھا اثر ثابت ہوا

**بعض آریہ اخبار** لکھتے ہیں کہ اہلحدیث نے پنڈت لبشند اس کے مسلمان ہونے کی خبر غلط لکھی ہے حالانکہ پنڈت موصوف کے ہم دستی لکھے ہوئے کارڈ ہمیں آچکے ہیں۔ کہ میں مباحثہ نگینہ میں شریک تھا۔ اب مسلمان ہوں اور لیکچر دیتا ہوں

**امرتسر**۔ بلکہ کل پنجاب میں امساک باراں کیوجہ سے سخت گرمی ہے (خدا رحم کرے۔)

**قبول اسلام**۔ انجمن ضیاء الاسلام کی تحریک سے جو لوگ آج تک مشرف باسلام ہوئے ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔

| | نام مسیحی | اسلامی نام | تعلق | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| (۱) | عبد المالک | عبد المالک | کشتیکی ایم الیہ | بخوشی انجمن سے اجازت لیکر مدراس چلا گیا |
| (۲) | اشان چرن | عبد الرحمن | الائنس مشن | ناگپور ریلوی میں ملازم ہے |
| (۳) | چارلس | ولی محمد | امریکن | بوجہ خرابی اطوار و عادات انجمن سے خارج کیا گیا |
| (۴) | مسٹر فولر | عبد اللطیف | اسٹریلیا | احمد آباد میں پینٹر کا کام کرتا ہے |
| (۵) | پال | ابراہیم | بیتھبو ڈسٹ | انجمن میں زردوزی سیکھتا ہے |
| (۶) | الیگذر | عبد الرحمن | ۔۔۔ | ۔۔۔۔۔۔ |
| (۷) | گوپال | عبد الرحیم | ہندو | ۔۔۔۔۔۔۔ |
| (۸) | جان | عبد اللہ | میتھوڈسٹ مشن | رنگسازی سیکھتا ہے |
| (۹) | پی ایڈ ورڈ | عبد الشکور | ساکن گوہ | انجمن میں پینٹر کا کام سیکھتا ہے |

(۱) ایک ہندو مسلمان ہوا ہے جس نے اپنے نام کے اظہار کی ممانعت کی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جب اپنے بیٹے کو مسلمان کرنے میں کامیاب ہونگا فی الفور ظاہر ہوجاؤنگا۔ سکرٹری انجمن

**کالکا** میں اہل اسلام چندہ کر کے ایک مسجد بنوانے لگے لیکن میونسپلٹی نے اجازت نہیں دی۔ (کیوں؟)

**منصوری** میں چند گھوسیوں پر خالص دودھ نہ بیچنے کے جرم میں جرمانہ ہونے پر گھوسیوں نے ہڑتال کر دی (کمال کیا)

**نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مرحومہ** نے تاج المساجد بھوپال کے لئے جو طلبوری مصلا بنوایا تھا اسے بیگم صاحبہ حال فروخت کرنا چاہتی ہیں (کیوں؟ نام نیک رفتگان ضائع مکن)

**سیلون** میں ۶ سو کے قریب ٹمپرنس سوسٹیاں قائم ہیں۔ جن کے ممبروں کی تعداد ایک لاکھ اسی ہزار ہے

**کریٹ** میں ترکوں کے خلاف پھر جوش بغاوت برپا ہوا ہے افواج سلطانی کے ساتھ پھر کئی موقعوں پر خونریز مقابلے ہوئے (یورپ کی مہربانی)

**سلطان المعظم** نے ایک بھاری فوج حدیدہ سے صنعا کی طرف سرکشوں اور مفسدوں کی سرکوبی کے لئے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے (فی الحرکتہ برکتہ)

**کراچی** میں پانچ فقیروں کو عام سڑک پر بھیک مانگنے کے جرم میں عدالت سے دو دو روپیہ جرمانہ یا چھ چھ یوم قید کی سزا ملی۔ (کیوں تمام ہندوستان کے لئے یہ قانون جاری نہیں کیا جاتا)

**کراچی** میں بہار کا دلفریب موسم ہے۔ رات کو کپڑا اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (خدا کی شان امرتسر لاہور ترس رہا ہے)

**امریکہ** میں ایک موسی پیغمبر کے پیرو ۴ سو پچاس فٹ لمبی ۵۰ فٹ چوڑی اور ۴۵ فٹ اونچی کشتی نوح تیار کر رہے ہیں۔ ان کے پیغمبر نے پیشینگوئی کی ہے کہ ۱۹۱۵ء میں ایک ایسا طوفان آئیگا جیسا نوح ؑ کے وقت آیا تھا (ہمارے قادیانی پیغمبر سے تو یہ پیغمبر اچھے ہیں ہے وقت تو بتلا دیا۔ یہ تو نہیں کہ زلزلہ آئیگا۔ کب؟ میں نہیں جانتا)

**کریٹ** کے باغیوں نے حاکم خیر سگالے قونصلوں کی ہدایت پر ہتھیار ڈالنے سے قطعی انکار کر دیا۔ لہٰذا جزیرہ مذکور میں فوجی قانون نافذ کیا گیا۔ (آنچہ دانا کند کند نادان۔ لیک بعد از حصول رسوائی)

# دی بلحیت ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز برین ملک! آج بہتیک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے بہت بانکے ہوں لوگ دیدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آج کل لاری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہم نے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیوں! ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہیں سے رنگ و روغن کرانے میں اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر بیچتے ہیں اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت** ۔ قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کر دی ہے یہ صرف اس لئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور اگر ان عروشی لبیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی ٹرنک اپنی اپنی انچ | بحساب ۲ فی انچ | | | | | | کیس بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پیمائش ٹرنک | ۲۱ انچ | ۲۴ انچ | ۲۷ انچ | ۳۰ انچ | ۳۳ انچ | ۳۶ انچ | ۳۹ انچ | ۱۲ فی انچ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | تالہ جستی ۲ فی انچ |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۰ | ایسی بکس سٹیل ۲ فی انچ |

**نوٹ** ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملے گا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

**عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکر بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ**

# در شفا بند مجھکر مایوس مت پھیرو

## مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھائیے کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ ان کے منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں اور یہ عام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی استعمال کرنی چاہئے نہیں بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے یعنی یہ کہ ہمارے **جوہر مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں اس سے خون فاسد کا قلع و قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں لائف پلز کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی [illegible]

**جوہر مصفی خون** ۔ قیمت فی شیشی خورد [illegible] شیشی کلاں [illegible]

**ملہم سلیمانی** ۔ امراض معدی کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی صرف [illegible] بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے [illegible]

**روغن طلا** ۔ خلاف قانون قدرت عمل درآمد کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے۔ بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور پیدا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جس کی قیمت صرف تین روپے ہے۔

**خوشبودار منجن** ۔ قیمت فی شیشی [illegible]

**آتشک کی دوائی** ۔ قیمت [illegible]

**بواسیر کی گولیاں** ۔ قیمت [illegible]

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ ملنے کا پتہ:

**حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر**

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل، مطبع اہلحدیث میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

حصہ دوم ایل نمبر (۳۵)

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لہ الحمد

# اہلحدیث

امرتسر ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۵ اگست سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | لعہ |
| والیان ریاست سے | ہے |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | عہ |
| چھ ماہ کے لئے | ۱۲ آ |
| ممالک غیر سے | عمہ ہے |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے نمونہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا چاہیئے۔

## موت العالِم موت العالَم

ایک عالم کا فوت ہونا گویا ایک جہان کا فوت ہونا ہے خصوصاً ایسے عالم کا جس کا رسوخ اور اقتدار قوم کے دلوں پر کامل طور سے ہو۔ اس کا فوت ہونا تو بالکل اس حدیث کا مصداق ہے جس میں ارشاد ہے کہ خداوند تعالیٰ علم کو دلوں سے نہیں چھینیگا بلکہ علماء کے مرنے سے علم چھینا جائیگا۔ کہ علماء راسخین مر جائیں گے۔ تو لوگ جہلا کو اپنا پیشوا بنائینگے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے مسلمانوں کی بدقسمتی پر کیا کم ہے۔ کہ استاذ فاضل محمد عبدہ مفتی دیار مصریہ کے انتقال کی خبر ہنوز کانوں میں گونج رہی تھی کہ مندیان

میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر پہنچی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کس پایہ کے عالم تھے اظہار کی حاجت نہیں۔ حنفیوں میں مرحوم ہی کی کوشش سے حدیث کی اشاعت ہوئی ہے بدعات و رسوم قبیحہ کی بیخکنی آپ ہی کے طفیل ہوئی سال بھر میں دورہ حدیث کا ختم کرانا کوئی تھوڑی بات نہ تھی حضرت میاں صاحب دہلوی قدس سرہ اور حضرت ممدوح ہی کی توجہ سے گھر گھر حدیث کا چرچا ہوا ہے۔ مدرسہ دیوبند اور سہارنپور کے علاوہ کئی ایک مدارس آپ کی زیر نگرانی تھیں مدت سے آنکھوں سے معذور تھے ہر چند خدام آنکھیں بنوانے کی بابت عرض کیا کرتے تھے۔ مگر آپ یہی عذر کرتے کہ نمازوں میں خلل آئیگا۔ کیونکہ کچھ مدت کے لئے ڈاکٹر بالکل بے حس وحرکت رہنے کا حکم دیا کرتے ہیں۔ آخر عمر زہریلے سانپ کے ڈسنے سے آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں دنیائے فانی کو چھوڑ کر جاودانی رستہ لیا اور خدام کو قلق میں چھوڑ کر خدا کے سپرد کیا رحمہ اللہ۔

غیرت حق کو ایک طبعی ناگزیر امر ہے جس سے کسی کو چارہ نہیں لیکن فکر ہے تو دو امور کا ہے ایک تو یہ کہ مدرسہ دیوبند کا کیا حشر ہوگا۔ گو یقین ہے کہ خدا نیک دل بزرگوں کی بنیاد بدرسیہ قائم رکھا کرتا ہے مگر خیر کسی وجہ کی وجاہت کو بھی اسمیں ظاہری طور سے دخل ہوتا ہے خدا کرے مدرسہ کو کوئی صدمہ نہ پہنچے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دیکھیں کرشن قادیانی اپنے الہامی تھیلے سے کون کون الہام نکالتا ہے۔ ایک الہام تو اسکا مشہور ہے جو ایسے ہی اثر وقت کے لئے تجویز ہے۔ تَحِیْءُ الصَّنَادِيْدُ اِلَی الْقُبُوْرِ (بڑے بڑے سردار قبروں میں چلے جائیں گے) دیکھیں اسکے سوا اور بھی کوئی ہے یا یہی ہر جا ہے۔

شور بختاں بآرزو خواہند ― مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

مولانا مرحوم کے دو صاحبزادہ تھے۔ چھوٹا تو عین شباب میں کئی سال ہوئے فوت ہوگیا تھا۔ بڑے صاحبزادہ مولوی حکیم مسعود احمد صاحب ہیں جو طبابت کیا کرتے ہیں۔ بہر حال آپکی قایم مقامی کا مسئلہ مشکل ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

## مجدد دہلوی کو اور سوجھی

مسلمانوں کی خوش قسمتی سے آجکل مجددوں کا دور دورہ رہا ہے اور لقیہ کا علاقہ تو بہت ہی خیز تھا۔ ہندوستان بھی مجدد خیز ہو قادیانی مجدد ہی کیا کم تھے کہ دہلی میں ایک اور نئے مجدد (مرزا حیرت) پیدا ہو گئے چشم بد دور آپکو ہمیشہ سے یہی خبط ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی تراشی جائے۔ کہ لوگوں میں خوب شہرت ہو اور بقول شخصے ؎

بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

خوب کام ہے۔ سالہائے گذشتہ کی تجدیدات کو جانے دیجئے آجکل ایک نئی آپکو سوجھی ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہادت تک نہیں پہنچے بلکہ قسطنطنیہ کی طرف تن تنہا چلے گئے تھے تا حال تو آپ نے صرف دعوی ہی دعوی ظاہر کیا ہے۔ اسپر دلیل کوئی نہیں لکھی۔ ہم چشم براہ ہیں۔ کہ مجدد صاحب اس دعوی کا کیا ثبوت دینگے۔ اور کب دینگے؟ یا اپنے سے سابق مجدد قادیانی کی طرح اپنے دعوی کی دلیل محض اپنا الہام بتلا دینگے۔ ہمارے دوست جو انکا شہود کا ہمسے جواب چاہتے ہیں۔ وہ ذرہ ٹھنڈے دل سے حسب مذہب عالم مناظرہ مجدد صاحب سے دلائل تو سن لیں۔

ہاں مجدد صاحب! ہَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

## درخواست نکاح

ایک صاحب نکاح کی درخواست کرتے ہیں۔ عورت میں صفات مذکورہ ذیل ہوں عمر ۲۰ - تا ۲۵ سال - صاحب صورت اور سیرت کم از کم اسقدر خواندہ ہو۔ کہ قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ سکے۔ مزید خط و کتابت میاں قادر بخش صاحب انچیف برف خانہ گوڑیال ضلع سے ہونی چاہئے۔

**ایک سچا خواب:** ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی رشید احمد صاحب جناب مولوی غلام علی صاحب امرتسری جناب مولوی حافظ عبد الحلیم صاحب مدراسی اور حضرت عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہم ایک جگہ بااعزاز تشریف فرما ہیں۔ کیا عجب: الرؤیا الصالحۃ جزء من النبوۃ

# ایک نو آریہ کا مسلمان ہونا

(از حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

۲۸ جون کو آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے سالانہ جلسہ پر ایک جوان لڑکے منشی عبد الرحیم کو (جو پچھلے دنوں مطبع اہلحدیث میں کتابت کرتا تھا) آریہ (ست دہاری) بنایا گیا تھا۔ جسکی کیفیت مع حواشی کے آرین اخباروں میں خوب پھیلائی گئی۔ خدا کی شان ایک ہی مہینہ گذرا تھا۔ کہ منشی صاحب مذکور اتفاقاً مولوی ابو الوفا ثناء اللہ سے مل گئے۔ بس پھر کیا تھا۔ وہی ہوا جو منشی موصوف کے الفاظ میں آگے آتا ہے۔ چنانچہ ۲ بجے بعد دوپہر ۴ بجے جلسہ کی منادی بھی کرائی گئی بعد نماز عصر انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ کیا گیا۔ سب سے پہلے سکرٹری نے ایک مختصر سی تقریر میں اسلام کی خوبیاں اور آریہ سماج کے غلط خیالات کا ذکر کیا۔ ازاں بعد ڈاکٹر غلام رسول صاحب نے ایک مطلب خیز مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ نے بڑی بلند آواز سے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو آریوں کے جوابات دینے کے لئے وقف کرتا ہوں۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ میں ان کے موقف کی رجسٹری بھی تصدیق کرتا ہوں۔ اس کے بعد جناب مولوی صاحب موصوف نے تقریر فرمائی۔ فرمایا۔ کہ اسلام میں نو واردوں کا داخلہ کوئی نئی بات نہیں جسکے لئے کسی جلسہ کی ضرورت ہو۔ پھر جلسہ کیوں کیا گیا؟ صرف اسلئے کہ ہمارے دوست آریہ سماجی ایک معمولی بات کو بتنگڑ بنا کر دکھاتے ہیں۔ یہی منشی عبد الرحیم کا واقعہ آرین اخباروں نے اسکو کہاں تک مشہور کر دیا۔ کہ گویا ؎

زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

اسلئے ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ جلسہ کر کے انہیں دکھایا جاوے۔ کہ جس سونے کی چڑیا پر آپ لوگوں کو ناز رہتا۔ وہ ہماری طرف اڑ آئی ہے۔ اسی ضمن میں آریوں کی تعلیم کے متعلق کچھ مختصر سی تقریر فرمائی بعد ازاں منشی عبد الرحیم نے بزبان خود تقریر کی۔ جو ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی درج ذیل ہے۔ وھو ھذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

صاحبان! آجکا دن میرے لئے نہایت مبارک ہے۔ کہ میں از سر نو اسلام سے مشرف ہوتا ہوں۔ میں بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۰۵ء اسی شہر امرتسر میں آرین ڈبیٹنگ کلب کے سالانہ جلسے پر آریہ بنا تھا۔ جسکی وجہ کئی ماہ کی بد صحبت کا اثر تھا۔ میں نے جو مضمون اسوقت بیان کیا تھا۔ وہ بالکل مختصر سا تھا۔ مگر اسکو بیوجہ آریوں نے طول طویل کر دیا۔ خیر الحمد للہ کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب سے جو میری ملاقات ہوئی۔ تو میری قسمت کا ستارہ چمکا۔ مولوی صاحب موصوف نے صرف اتنا سوال مجھ سے کیا۔ کہ آریہ دہرم میں کیا فضیلت دیکھی۔ سوال کیا تھا؟ میری آنکھیں اس نے کھول دیں۔ ہر چند میں نے جواب دینے کی کوشش کی۔ مگر مولانا صاحب کے سوال نے میرے دل کو ایسا مضبوط پکڑا کہ نکلنے نہ دیا۔ آخر سوچ سمجھکر میں نے تناسخ کو پیش کیا۔ مگر مولوی صاحب نے مجھ کو تناسخ کی ماہیت اور آریہ دہرم کا اعتقاد جو آریوں کی کتابوں سے دکھایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ واقعی میں نے تناسخ کو نہیں سمجھا تھا۔ جونہی مولوی صاحب نے تناسخ کی اصل ماہیت مجھے سمجھائی تو اپنی غلطی مجھے ساتھ ہی سمجھ میں آگئی۔ چونکہ اس سے زیادہ میں کوئی فضیلت نہ جانتا تھا۔ اب میں نے بخوشی اپنی چوٹی منڈوا لی اور جنیو توڑ دیا۔ جو یہ ہے۔ اور میں ان کے ساتھ آریہ دہرم کو رخصت کرتا ہوں۔

اسکے علاوہ آریوں کے مخفی حالات جو منشی صاحب نے زبانی بیان کئے۔ الامان و الحفیظ تو بہ ہی بھلی۔ منشی صاحب نے نام بنام بتلایا کہ فلاں زنانہ آریہ سکول کی فلاں مدرسہ۔ فلاں فلاں کام کرتے ہوئے پکڑی گئی۔ فلاں شخص کو فلاں سے ملاپ تھا۔ جو سب کو معلوم تھا۔ یہ بھی کہا۔ کہ میں ان کے ایک نکاح میں بھی شریک ہوا تھا لڑکی کو نہایت زینت دار بنا کر مجلس میں لائے۔ دولہے نے دلہن کا ہاتھ پکڑا اور آگ کے ارد گرد پھیرے لگائے۔ چاند ستارے انکو دکھائے گئے۔ نہیں معلوم یہ آگ کے ارد گرد پھرنا کس مطلب کے لئے ہوتا ہے اگر آگ کی پرستش نہیں تو اور کیا ہے؟ اسکے بعد اپنی چوٹی کے بال اور جنیو دکھا کر آریہ دہرم کو سلام کیا۔

ahmadimuslim.de

# ایک نو مسلم کی سرگذشت اور تازہ مژدہ

میرا نام شرن لعل پسر گوپال داس قوم برہمن گوت سارسوت ساکن محلہ ویراگی کوچہ فیروزپور پنجاب کا ہوں۔ میں ہندو مذہب کا سیوک گورنمنٹ کا طالبعلم تھا۔ کلاس میں ہندو آریہ مسلمان عیسائی سکھ وغیرہ قسم قسم کے لڑکے ہونے کے سبب باہمی چھیڑ چھاڑ رہتی۔ سوا آریہ سماج کا ہفتہ وار جلسہ ہوتا۔ بندہ بھی اس میں شریک ہوتا اور جہاں کہیں شہر میں کتھا ہوتی وہاں بھی جا کر سنتا اور عیسائیوں سے بھی بات چیت۔ سچے مذہب کی تلاش کا شوق غالب ہوا۔ آخر ہر جانب ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ پادریوں کی کتاب دین حق کی تحقیق اور میزان الدین وغیرہ مطالعہ کی۔ اپنے ہندو مذہب اور آریہ سماج کی کتابیں دیکھیں۔ کسی کو ٹھیک نہ پایا۔ ہندو دھرم کی محبت اور آریت کی عزت دل سے جاتی رہی۔ عیسائیوں کی تثلیث اور کفارہ کی دل نے قبول نہ کی۔ مسلمانوں کے وعظ سننے میں آئے۔ اردو ترجمہ دیکھا۔ دل کو تسکین اور طبیعت کو سیری ہوئی اب مسلمانوں کی صحبت اور مجلس کے سوا جی کہیں نہیں لگتا اور اسی طرح اور تحقیق جاری ہو گئی۔ یہ حال میرے بھائی ہربنس لال جی کو معلوم ہوا کہ اسکے خیالات ہندو دھرم سے پھر گئے ہیں اس نے مجھے خوب مارا۔ اور آریہ ہو جانے کی توجہ دلائی۔ میں نے اسکی اسبات کو منظور نہ کیا اور بھاگ نکلا۔ اور قادیان ضلع گورداسپور پہنچا۔ پنڈت سوم راج آریہ منتری نے سمجھانا شروع کیا۔ ان کی تقریر پیچ در پیچ دلفریب لفظوں میں اگرچہ پورا پورا افسوں تھی۔ مگر میرے دل پر اسکا اثر کچھ نہ پڑا۔ اور اونکی چکنی چپڑی باتوں پر میری سیری نہ ہوئی۔ انکا جادو بیکار ہو گیا اور بالکل یقین ہو گیا کہ سماج میں کر آوی اور نیوگ اور تثلیث کے سوا کوئی چیز نہیں اور جاہل اور کاہل اسمیں شریک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ انکو مذہبی تعصب اور دلی عناد نے اندھا کر رکھا ہے۔ اسلئے وہ سچائی کو نہیں دیکھ سکتے ورنہ سچائی ان سے دور نہیں جب ان کا منتر خالی گیا۔ اور میرا رجحان اسلام کی طرف پورا پورا پایا۔ تو سوم راج نے میرے بھائی مذکور کو چٹھی لکھی کہ اپنے بھائی کو آکر لیجاؤ۔ کیونکہ اسکے خیالات اسلام کی طرف ہو گئے۔ اور ہندو دھرم سے پھر گئے ہیں۔ مبادا کہ مسلمان ہو جائے اس خبر وحشتناک کے سنتے ہی وہ دوڑا آیا۔ اور مجھکو مکان پر واپس لیگیا اور جسقدر ہو سکا

اس نے مجھے مارا۔ اور ادھ مؤا کر ڈالا۔ اور وہ جوں جوں مجھے مارتا میرا دل اللہ ہی اللہ پکارتا۔ اور کلمہ پڑھتا اور کہتا تھا کہ اگر اب ان ظالموں سے نجات پاؤں تو فوراً مسلمان ہو جاؤں۔ ایکا منٹ کی دیر نہ لگاؤں اور بظاہر توبہ تلا کر کے پیچھا چھوڑا لیا جب میں نے اس مار سے نجات پائی اور پورے دو مہینہ کا وقفہ دیکر چل نکلا اور منشی بہاری لال جی چچازاد بھائی کے پاس ڈیلائی گھر کانپور میں آکر فروکش ہوا اور بدستور سابق خفیہ طور پر مذہبی چھان بین کرتا رہا۔ نہ معلوم میرے حالات سے میرا چچازاد بھائی کیسے آگاہ ہو گیا اس نے میرے بھائی جلاد کو خبر کر دی۔ وہ فوراً آیا۔ اور مکان میں بند کر کے مجھے خوب مارا۔ اور ریل میں ڈالکر واپس لے گیا۔ میری بی بی میری ماتا میری بلائیں لیتیں اور میں اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہونیکے سبب رنجور رہتا اور دیوانہ سا نظر آتا۔ امسال جو خدا تعالیٰ نے مہربانی کی میری ماتا۔ اور میرے اس سنگدل بھائی کو اجودھیا کے جھولنی ساون کے میلہ کا شوق ہوا۔ اور وہ مجھکو بھی میلے میں ساتھ لائے اور خوب بیفکری سے جا بجا گھومتے اور راجو دھیا کے ٹھاکروں کی پوجا کرنے لگے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا اور ان کی ناشائستہ حرکتوں پر ہنستا کہ کیسے نادان ہیں کہ جو بیجان مورتیوں پر فدا اور قربان ہیں عقلمند اس خدا کو پوجتے ہیں جو سبکا خالق۔ رازق اور محافظ اور نگہبان ہے اور یہ نادان انکو پوجتے ہیں کہ جو انسان کے بنائے ہوئے ہیں اور انسان ہی ان کے نگہبان ہیں۔ آخر بت پرستی سے جی سخت گھبرایا اور ایکدن ماتا جی سے علی الصبح دو پیسے لیکر پوریاں خریدنے کا بہانہ کیا اور سیدھا دریا کے سر جو پہنچا۔ اوسوقت کشتی پار جانے کو تیار تھی لپس میں بھی ایک پیسہ دیکر انمیں سوار ہو لیا۔ اور ایک آن میں پار پہنچ گیا۔ نواب گنج پہنچا وہاں سٹیشن پر بہادر گنج علاقہ نیپال گنج کے ایک شیخ صاحب ملگئے میں نے ان سے کل حقیقت حال عرض کی انہوں نے مجھکو تشفی دی اور اپنے ہمراہ لے لیا جب منکاپور پہنچے۔ تو فرمایا کہ تم گونڈہ جاؤ۔ وہاں انجمن اسلامیہ میں تعلیم پاؤ۔ اگر وہاں موقع نہوا تو مجھے اطلاع دینا۔ میں اپنے پاس بلا لونگا۔ القصہ میں گونڈہ آیا۔ بابو اسرائیل بنگالی سے ملاقات ہوئی۔ اونہوں نے مجھے شیخ محمد اسمعیل گھڑی ساز کی دوکان پر بھیجا۔ انہوں نے دن

گھر مجھے اپنے پاس رکھا پھر حافظ محمد یوسف صاحب کے مشورہ سے مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی کے پاس ہردوئی بھیجدیا۔ مولوی صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی اور تمام حقیقت حال سنکر انہوں نے مجھے اُسی دن شام کے وقت مسجد جامع میں کل مذاہب باطلہ سے توبہ کرائی دین اسلام میں داخل کیا اور میرا نام شیخ عبد اللہ رکھا اور میری جان دنیا میں غیر کی پرستش سے اور آخرت میں کل عذابوں سے رہا ہوئی اب میں برضا و رغبت جامع مسجد ہردوئی میں رہتا اور دین اسلام کی تعلیم پاتا ہوں۔ جس کو پبلک وغیرہ نے میری درشن کرنے ہوں۔ شوق سے تشریف لاکر کرلیں۔ اور جن وجوہات سے مینے ہندو مت چھوڑا۔ آریہ دھرم قبول نہیں ہوا اور دین اسلام سے مشرف ہوا۔ وہ ٹریکٹ کے طور پر علیحدہ شائع کرونگا۔ شائقین منتظر رہیں۔ وباللہ توفیق ۱۔ اگست ۱۹۰۶ء

راقم شیخ عبد اللہ سابق رام شرن

از ہردوئی (اودھ)

# ایمان کی کہیں گر ایمان ہو تو سب کچھ

(نامہ نگار خود ذمہ وار ہیں)

ہندوستانی آبادیوں میں جہاں دوسری دوسری زبانیں نمایاں ترقیاں حاصل کر رہی ہیں وہاں اردو لٹریچر نے بھی کچھ اسطرح دلفریب شکلوں میں اپنے کل پرزے سنبھالے کہ اسکی پیاری ادا و نکو دیکھ دیکھکر مخالفانہ تقریروں تحریروں پر بھی لیگانے تو بیگانے بیگانے تک فریفتہ ہوئے اور بمصداق حب الشئ لیعمی ویصم حریفاں جو فروش گندم نما کی سخن سازیوں کو عین صلاح سمجھنے لگے اور در حقیقت یہ ایسا ہی جادو ہوا اور چلتا افسوں ہے جسکی برقی تاثیرات سے بچنا بچانا ہر عامل کا کام نہیں۔

دور کیوں جایئے یہی احناف کرام اور اہلحدیث کی نزاعی دنیا کی سیر سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ گذشتہ زمانوں میں عموماً اور فی زمانا بھی پولیٹیکل خیالات سے نا بہرہ یاب دماغ والوں میں خصوصاً جبکہ بیچارے اہلحدیث روز روز کے مظالم توڑنے اور مسجدوں میں یاد الٰہی سے روکے جانے کے باعث تنگ آکر عدالتوں میں استغاثہ رجوع کر کرکے گوگر یا حاصل کرنے لگے۔ تو حضرات مقلدین کی تقریروں اور تحریروں نے وہ وہ جگر خراش پیرایہ اختیار کئے جنکے معاندانہ اندازوں کے سمجھنے میں معمولی سے معمولی فہم والوں کو بھی ذرا دقت نہیں پڑتی۔ مگر جب اونکی مہذب سوسائٹیوں سے چلے بھنے فقروں پر بھی اہلحدیث کو آگے ہی بڑھتے اور روز افزوں مقاصد حسنہ میں پوری پوری کامیابیاں پاتے دیکھا نہ گیا تو بقول شخصے

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

اپنے ہی فرقہ والوں کے اظہار تعصب کی اوٹ میں غریب اہلحدیث پر مقدمہ بازیوں سے اختلاف بڑھانے کا الزام لگا لگا کر دلوں کے پھپھولے توڑنے کے ہتھکنڈے نکالے گئے اور دوستی کے پردہ میں انکو استغاثہ عدالت اور مسجدوں میں جانیکی کوششوں سے باز رکھنے کے لئے بغرض مطلب براری یوں زبان آرائیاں کی جانے لگیں کہ گو کیسا عمل کچھ ہو حنفیوں کا اہلحدیث کو مسجدوں سے روکنا نازیبا حرکت ہے۔ مگر اہلحدیث کی بھی (باوجود ادعائے اتباع سنت) یہ کیا زبردستی ہے کہ احناف کی مسجدوں میں نماز پڑھیں ہی گے اور اس ضد سے مقدمات مساجد کے فیصلے غیر اقوام سے کرا کر تمام مسلمانوں اور اسلام کو ذلیل کرنے پر تل بیٹھے۔ یہ نفسانیت نہیں تو کیا ہے؟ باوجود مسلمانوں میں ایسے مقدمات لڑنا جھگڑنا قرآن وحدیث میں کہاں آیا ہے؟ گھروں ہی میں نمازیں کیوں نہیں پڑھ لیا کرتے اور کاش بغیر مسجدوں میں پڑھے نماز نہ ہوتی ہوں تو اپنے فرقہ والوں کی مسجد میں پڑھتے یا اگر اون کے فرقے والوں کی مسجد نہ ہو۔ تو جو روپے مقدمہ بازیوں میں صرف ہوتے ہیں اُن سے کوئی مسجد ہی علیحدہ بنوا لی ہوتی جسکا اثر از روئے سخن کے بھانپنے والوں پر تو کب پڑنے لگا ہے

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

لیکن ہاں اکثر احناف بالانصاف جنہیں مساجد میں روک ٹوک کرنے اور اہلحدیث سے بغض و عناد رکھنے میں سخت مخالفت ہے اور احیاناً بعض افراد اہلحدیث بھی یہ تو خیال کرتے نہیں کہ

ahmadimuslim.de

برملا نتھا ئی دشمن تکیہ کردن ابلہی ست
پائبوس سیل از پا افگند دیوار را

بلکہ محض چکنی چپڑی مصنوعی تقریروں کے دام تزویر میں پھنسکر اولٹے دشمنوں ہی کے ہمزبان بنجاتے ہیں۔ حالانکہ ایسے مقدمات کو فریق مقدمہ کی ذاتی استنجا زدہ پر حمل کر کے نفسانیت کا الزام لگانا بالکل قیاس مع الفارق ہے وہ اپنی ذات خاص کے لئے ہرگز نہیں لڑتے۔ انکا مقصود تو یہ ہے کہ انصاف پرور گورنمنٹ کی مدد سے بزور قوانین شرعیہ و فیصلہ عدالتہائے عالیہ عوام الناس تک پر اہلحدیث کا پکا مسلمان اور ہر مسجد میں جاکر نماز خوانی کا مستحق ہونا ثابت کر کے بنا پر مثل مشہور کہ آگ کا جلا آگ ہی سے مانتا ہے" مقدمات مساجد ہی کے ذریعے سے مسجدوں کے جھگڑے چکائے اور دشمنوں کو فتنہ انگیزیوں سے روک کر اپنے ساتھ ساتھ عامہ خلائق پر مسجدوں کے دروازے کھلوا لئے جائیں۔ تاکہ کل فرقہ ہائے اہلسنت والجماعۃ کو عموماً اور عاملان بالحدیث کو خصوصاً نادانستہ بھی کسی مسجد میں جاکر معرض خطر میں پڑنے کا خوف نہ رہے اور سب بندگان خدا وابستہ کلمہ توحید حنفی ہوں یا شافعی مالکی ہوں خواہ حنبلی۔ اہل فقہ ہوں یا اہلحدیث صاحب شریعت ہوں کہ صاحب طریقت (عام ہے دل سے کوئی کسیکو کیسا ہی جانے) ایک شامل اپنے شہنشاہ حقیقی پناہ کی حضور میں مؤدبانہ سربسجود ہو کر حق غلامی ادا کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ الحق یعلو ولا یعلیٰ عنقریب وہ دن آنیوالا ہے اور آکر رہیگا۔

رہا غیر اقوام سے مقدمات کے فیصلے کرانا اگر اسکا مورد الزام ہونا جائز ہو تو میرے برادران احناف ہی کو۔ کیونکہ یہی حضرات اسکے باعث ہیں اور پھر اس سے اسلام یا تو تمام مسلمانوں کی ذلت کیوں ہونے لگی؟ پہلا دعویٰ تو بقول جناب مولوی حالی کلیتہ باطل ہے رباعی

پاتے ہیں زبوں جو حال اہل اسلام — اسلام پہ خندہ زن ہیں اقوام تمام
بد پرہیزی سے بگڑ جو اپنی بیمار — اور مفت میں ہو گیا مسیحا بدنام

اور دوسرا خدشہ اسلئے کہ اس میں سب کی رسوائی ہرگز نہیں۔ اگر ہے تو فقط انہی کی جو مسجدوں سے روکتے ہیں جسکا بہت بڑا صدمہ مجھے خود بھی ہے کہ بسا اوقات نہایت حسرت سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ افسوس قرآن و حدیث و فقہ کے ایسے صاف متفق علیہا مسائل سمجھیں تو اغیار اور نہ سمجھ میں آئیں انکی إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ ہائے مخالفین اسلام انہیں کیا کہتے ہونگے؟ شرم شرم شرم مگر ع

اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست

اس میں کسیکا قصور ہی کیا ہے؟ لیس للانسان الا ما سعی جو جیسا کرے گا۔ ویسا بھگتے گا ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

اسکی فکر تو حضور والا ہی کو ہونا تھی اور اگر کوئی شخص کسی کی ذلت و رسوائی ہی کا لحاظ کیا کرے تو شرک و بدعت کے قلع قمع کی فکروں اور دیگر ممنوعات شرعیہ کے مٹانے کی کوششوں میں بھی تو تحریروں تقریروں مباحثوں مناظروں سے کام لینے کے باعث غیر اقوام کی نگاہوں میں مسلمانوں کی سبکی کا احتمال پیدا ہو سکتا ہے تو کیا مرضی ہے احقاق حق کا ارادہ ہی نہ کیا جائے (گستاخی معاف شاید مہذب سوسائٹی والوں کا یہی مقصود ہو۔ تو عجب نہیں) انکو واضح باد ؎

یہی ہے فہم عالی تو بڑھی اسلام کی شوکت
ادا خدمت ہوئی خوش ہو جیو دیکھی گئی ہمت

علاوہ بریں اہلحدیث نے یہ جھگڑا مٹانے کے لئے پہلے کیا کچھ کوششیں نہیں کیں۔ کتابیں لکھیں مستند ائمہ احناف دوبارہ امتناع کے فتوے شائع کئے۔ اس پر بھی جب لوگ باز نہ آئے شب و روز ظلم و ستم پر کمربستہ ہی رہے اور علمائے حق پسند احناف اور بڑے بڑے ریفارمر بھی (جو اسوقت لمبے لمبے لکچروں میں اہلحدیث کی چارہ جوئی عدالت پر طعنہ زنیاں کر رہے ہیں) اپنی اپنی بدنامیوں کے ڈر یا واللہ اعلم کسی اور مصلحت سے لب بمہر بیٹھے ناروا ظلموں کو دیکھا کئے اور کسیطرح ان ستم زدوں کی فریادوں پر چونک تک نہیں تو آخر ؎

صبر کی انتہا بھی کچھ کب تک
آہ سینے سے آگئی لب تک

عدالتوں میں سلسلہ جنبانیاں کرنا پڑیں۔ ایسی حالت میں بھی انہیں کے سر الزام رکھنا اگرچہ نمک بر جراحت پاشیدن کا مضمون

ہے تاہم سے

شکایت کے عوض ہم شکر کرتے ہیں ستم تیرا
مزا لینے لگے تجھ سہتے سہتے ستم تیرا

اور باہم مسلمانوں میں ایسے ایسے مقدمے دائر کرنیکا ثبوت قرآن و حدیث میں ہے یا نہیں۔ اسکی نسبت میرا یہ سوال ہے کہ دلیل من حیث الوقوع مانگی جاتی ہے یا من حیث امکان الوقوع بصورت اول معترضین کی طلب دلیل سے اونکی ناواقفیت کا تعجب خیز اثر ٹپکتا ہے کیونکہ شارع علیہ السلام کے عہد مبارک میں ایسے جھگڑوں کا کوئی سبب ہی نہ تھا پھر وقوع نزاع سے کیا سروکار؟ بلکہ آپ کے بعد صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و دیگر اکابر دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی باوجود اختلاف مسائل مزاحمت مساجد کی ناپاک تکراریں کسی تک نہ گئیں چہ جائیکہ خلفاء عظام یا سلاطین عالی مقام کے پاس استغاثہ کی نوبت پہنچتا۔ تو بھی میں معترضین کا منہ بند کرنے کے لئے دل خوش کرنیکو کہہ دیتا ہوں کہ اسکا ثبوت من حیث الوقوع قرآن و حدیث کیا معنے فقہ و تفسیر و اقوال بزرگان تک سے نہیں ملتا ہے لیکن اسکا نہ ملنا آپ کے لئے مفید مطلب نہیں۔ ہم اہلحدیث ہی کا مثبت مدعی ہے اور شق ثانی کی کافی دلیل بایں طور کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کچھ زیادہ بارہ سو برس تک کسی مسلمان کا کسی مسلمان کو بفحوائے آیہ کریمہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا مسجدوں سے نہ روکنا صاف بتا رہا ہے کہ یہ مزاحمت ایک فعل منکر ہے اور جو فعل منکر ہے وہ اپنی خلاف کے معروف ہونیکو مستلزم ہے تو مسجد میں جانے دینا بھی ایک خاص فرد افراد معروفات سے ہوگا کیونکہ اُس سے روکنا ایک خاص فرد افراد منکرات سے ہے اور بحکم قرآنی وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وارشاد محمدی والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر او لیوشکن اللّٰہ ان یبعث علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعنہ ولا یستجاب لکم ہر معروف کے لئے عموماً امر اور ہر منکر کے واسطے عموماً نہی واجب ہے اور چونکہ خاص عام کو افراد کے احکام میں اوسکا تابع ہوا کرتا ہے اسلئے مسجدوں میں جانے دینے کے لئے بھی امر اور اس سے روکنے کے لئے نہی واجبات سے ہوئی پھر ہر ایک انمیں سے (امر ہو چاہے نہی) کبھی تو بلا واسطہ ہوتا ہے کبھی بواسطہ اول محتاج دلیل نہیں۔ اور ثانی یا تو کتابتہً ہوگا یا نیابتہً پہلی صورت پر سرور کائنات سید الموجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہرقل (شاہ روم) کے پاس بایں مضمون فانی ادعوک بداعیۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یؤتک اللّٰہ اجرک مرتین وان تولیت فعلیک اثم الاریسیین ویا اھل الکتٰب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہ شیئا الخ نامہ بھیجنا اور دوسری صورت پر آپ کا حضرت معاذ رض کو یہ تعلیم دیکر انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللّٰہ قد فرض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللّٰہ قد فرض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیائھم فترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینھا وبین اللّٰہ حجاب یمن کی طرف روانہ کرنا شاہد عدل ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ مقدمات دائر کرنا (خصوصاً ایسی انصاف پسند سلطنت میں کہ ہر شخص اپنے مذہب کے موافق کاربند رہنے اور امور دینی کے رواج دینے کا مجاز ہے) حکام سے بصدور ڈگری مسجدوں میں جانے کی اجازت دلوانا اور مزاحمت سے باز رکھوانا بھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر بالواسطہ کا ایک نہایت ہی مضبوط اور مستحکم ذریعہ ہے۔ تو قرآن شریف و حدیث سے ایسے مقدمات دائر کرنے کا من حیث امکان الوقوع جواز ہی نہیں بلکہ وجوب ثابت ہو گیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر واقعی مہذب سوسائٹی والو لکو (بلا طرفداری کسی خاص فریق کے) اہل اسلام کی ان باہمی لڑائیوں سے روحانی صدمہ پہنچا اور مسجدوں سے روکنے کو ایک ظالمانہ کاروائی تصور فرماتے تو اونہیں حضرات مانعین ہی سے اس ناجائز حرکت کی دلیل طلب کرکے بصورت عدم ثبوت مظالم کے روکنے اور مقدمہ بازیوں کی نوبت نہ آنے دینے میں جانیں لڑا دیتے لیکن عجیب عبرت کا مقام ہے کہ باوجود ہنگامہ

ahmadimuslim.de

عظیم برپا رہنے کے بھی جب تک منجانب اہلحدیث عدالتی کارروائیاں نہیں کی گئی تھیں۔ کسی کے دل میں بھی (نقل باطل انکی) تمام اہل اسلام یا اسلام کی بدنامی کا خیال تو پیدا نہیں ہوا۔ اور اب اہلحدیث کو عدالتوں سے لے کاٹیا اور مزاحموں کو ذلیل و خوار ہوتے دیکھ کر اُن کے دلوں میں اسقدر درد پیدا ہو گیا کہ گوشے گوشے سے یہی صدائیں سنی جاتی ہیں کہ مقدمات مساجد کے باعث اسلام اور اہل اسلام کی سخت رسوائی ہو رہی ہے تو کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انکی دلی خواہش یہی ہے کہ اہلحدیث ہمیشہ ہمیشہ کو مسجدوں سے رُکے رہیں؟ میری دانست میں تو تھوڑی فہم کا بھی آدمی بول اٹھیگا کہ ضرور یہی بات ہے اور کل وہی شعور اس ابلہ فریب پالیسی کو سمجھ جائینگے ؎

کرشمے غمزے سب ایسے فتنۂ عالم سمجھتے ہیں
تری اس چشم دزدیدہ کی تیور ہم سمجھتے ہیں

اور اب بھی گیا گیا ہے؟ اگر دل میں اسلام اور مسلمانوں کا سچا درد ہے تو حسبۃً للہ اپنا اپنا عزیز و قیمتی وقت تھوڑا تھوڑا صرف کر کے ہر شہر کے بارسوخ لوگ اپنے اپنے علاقہ کے حلما سے احناف کو اکٹھا کر کے اکی بات کی تہہ الکش کردیں، اور جہانتک ہو مقدمات کے نتائج کو سمجھا کر یہ کہدیں کہ اختلافی مسئلوں میں بحث مباحثہ کریں، ذکر میں کتابیں لکھیں یہ کہیں مگر کسی سے مسجدوں کی آمد و شد میں مزاحم نہ ہوں اور درصورت مخالفت سب لوگ انکی ہمدردی سے دست بردار ہو جائیں پھر دیکھیں کہ کس طرح باتوں کی کشاکش سے نجات ہو جاتی ہے اور خدانخواستہ اسپر بھی وہ نہ مانیں تو آئیندہ انکی تقدیر۔

یہاں پر ماہ گذشتہ ۳۰ رجون کے اخبار اہلحدیث کی اس تحریر کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو "نا اتفاقی اور تعصب" کے عنوان سے ایک نوجوان ہر دلعزیز نامہ نگار نے شائع کی ہے اگرچہ اس میں بھی اہلحدیث پر الزام لگانے میں بمقتضائے کم سنی بلا غور و فکر یا سخن پروران زمانہ کے سحر آمیز لکچروں سے متاثر ہونیکے باعث وہی مذہب سوسائٹیوں کی روش اختیار کی گئی ہے جسکا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ تاہم احناف پر ریمارک کرنے میں تعلیم اسلامی کے خلاف مسلمانوں کی عملی کارروائیوں پر جابجا آہ سرد بھرنا۔ اور آیۂ قرآنی اور احادیث نبی کے بموجب کا مسجد نبوی میں آپ کے اذن سے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے عبادت کرنیکا ذکر میرے ہونہار نامہ نگار کی نیک نیتی پر کافی شہادت دے رہا ہے۔

خوش باش کیوں نہ ہو ع
این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

لیکن افسوس کہ بالمقابل کذا انہی اہلحدیث نے مثل ما نحن فیہ کو نظر انداز کر کے مسجدوں میں اٹھے بازیاں ہونیکا ذکر کرتے وقت بلا تحقیق **آرہ** کا نام لیا گیا۔ اسلئے آئیندہ اس قسم کی غیر محقق باتوں کے درج کرنے میں احتیاط کرانیکی غرض سے میں آرہ کا مختصر ٹھیک ٹھیک واقعہ اسکے متعلق بیان کر دینا مناسب جانتا ہوں۔

یہاں کی مسجد شاہی (جو حنفی المذہب ممبروں کی زیر نگرانی ہے) کے متعلق کچھ دکانیں ہیں جنکے کرایہ کی آمدنی سے اخراجات ضروریہ کے بعد جو کچھ بچ رہتا وہ پہلے حافظ واحد صاحب مرحوم کی مشہور کوٹھی میں جمع ہوا کرتا تھا۔ اور اب (اون کے وارثوں کے دیوالہ نکالنے سے مسجد کا روپیہ بے انتظام ہونے سے) دوسری کوٹھی میں جمع ہونے لگا۔

چند برسوں میں کچھ کثرت سے روپئے پسماندہ ہو جانے کے باعث ایک مولوی صاحب نے (جو شاید ممبر مسجد ہونیکا بھی دعوی رکھتے ہیں اور کچھ دنوں قبل مدرسہ حنفیہ آرہ کے سکریٹری بھی تھے) انہیں کسی کا شا کو آمادہ کر کے مسجد کے روپئے سے مدرسہ حنفیہ کیلئے ایک مولوی کا مشاہرہ منظور کرنے کی درخواست ممبروں کے پاس دلوائی اور دو تین دوسرے ممبروں کو اپنا ہمزبان بنا کر بوقت کمیٹی اوسپر رضامندی ظاہر کی لیکن بخیال مال اللہ بعض مسجد ممبروں کی غالب رائے نامنظوری کی جانب دیکھ کر ایک دوسری تاریخ مقرر کر کے عام مسلمانوں کی جمعیت کے لئے منادی کرائی اور بعض معتبرین بڑی سرگرمی سے بار بار اپیل کر اظہار رائے کے واسطے مستعد کر کے ساتھ لائے۔ اثنائے تقریر میں انکے مخالف ممبروں نے پسماندہ روپئے کا سالانہ اوسط نکالنے کو خطیب مسجد سے سابق کوٹھی کے دیوالہ نکلنے کا سنہ دریافت کیا اون کے بتانے میں کچھ دیر ہوئی۔ تو ایک شخص نے گھبرا کر یہ کہا۔ کہ "مولوی صاحب کو تو یاد ہی ہوگا"۔ اونہیں سے پوچھ لیا جائے مولوی صاحب تو سب سے پیچھے ہی بیٹھے تھے خدا جانے اُس کوٹھی کے دیوالہ کا سنہ بتانے میں کیا شرم تھی۔ کہ اس جملے نے قہر برپا دیا غصے سے آگ بھبوکا بنگئے۔ فوراً آستین چڑھا کر اول فول بکتے اور غصہ کھڑے

ahmadimuslim.de

ہوئے بازاری خلقت ساتھ دی اشارہ پاتے ہی بے قصور اُس غریب پر ٹوٹ پڑی۔ جن رحم دل لوگوں نے رفع شر اور اُس بیچارہ کے چھڑانیکا ارادہ کیا وہ بھی اوسی کیا کچھی بنا کر زد پر لائے گئے ؎

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
تو نیز برسر بام آکہ خوش تماشائیست

پھر کیا تھا؟ آپس ہی میں خوب دال روٹیاں بٹگئیں ؎

شعلے بھڑک بھڑک کے اوٹھے دلکو داغ سے
آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اُس پر غضب یہ دیکھئے کہ جو جو لوگ پٹے وہی آفت کے مارے مجرم بھی بنائے گئے۔ فوجداری کا مقدمہ دائر ہوا۔ خیریت گذری کہ صلح ہو گئی۔ اللہ ہی کو معلوم ہے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا۔

چونکہ جلسہ ندوۃ العلماء کے آغاز و جو دہی میں اسکی ایک بہت بڑی لاگ تھی۔ آخرین برکت کی بدولت مولانا امانت اللہ صاحب غازیپوری و مولانا ابو محمد ابراہیم صاحب آروی رحمۃ اللہ علیہا نے مسلمانوں کو باہمی اختلافات یہاں سے مٹا دئے تھے اور دونوں جماعت کے لوگ اپنی اپنی تحقیق کے موافق برابر ایکساتھ جامع مسجد مذکور میں نمازیں پڑھا کرتے تھے اور یہ مولوی صاحب مسبوق الذکر کے خلاف طبع ہوتا تھا۔ اسلئے جب وہ دونوں حضرات راہی ملک بقا ہوئے تو انکو میدان خالی ملا۔ اون دونوں بزرگوں کی مساعی جمیلہ کا خون کرکے مولانا غازیپوری مرحوم کے مریدوں میں اپنا زور دکھانے اور نام و نمود بڑھانے کے لئے فتنہ خوابیدہ کے جگانے کی سوجھی اور وقتاً فوقتاً کبھی خود کبھی دوسروں سے برسر ممبر اہلحدیث کی شان میں طنز آمیز کلمے کہنے کہلانے لگے۔ مگر اہلحدیث کے صبر و سکوت سے فساد کرنیکا کوئی موقعہ نہیں ملتا تھا۔ اتفاقاً اُس مقدمہ کے دوران میں خرچ کے لئے چار روپیوں کی ضرورت پڑی تو آپ مولوی و مولانا تو تھے ہی فوراً اسکو مسجد میں اہلحدیث کی آمد و شد کی تکرار کا جامہ پہنا کر تحصیل چندہ شروع کر دی تھی۔ مگر صلح ہوتے ہی یہ شرم دامنگیر ہوئی کہ بات تھی کچھ اور مشہور کی گئی کچھ اور لوگوں میں جھوٹا بنتا پڑا۔ اسکی بناء پر تو کیونکر ہو آخر کچھ سوچ سمجھکر پہلے سے تو شر پیدا کرنے کا ذہن بندہا ہی تھا۔ اب اونکو کو بڑا کھیلنے کا بہانہ مل گیا۔ چنانچہ عین جمعہ کے دن ایک ذی علم با خدا اہلحدیث کو (جو مدتوں سے فریضہ پنجگانہ و جمعہ وہیں ادا کیا کرتے تھے) مخاطب کر کے مسجد میں نمازخوانی کی ممانعت کر دی ؎

گلے میں بخت کے اونکا بھی کچھ قصہ نکل آیا
ہوئی تھی صلح کس مشکل سے پھر جھگڑا نکل آیا

حسرت بالائے حسرت یہ ہے۔ کہ مولانا غازیپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں نے ایسی متبرک صلح کے توڑنے میں مرحوم کی روح کو صدمہ پہنچانا گوارا کر کے مولوی صاحب کا ساتھ کیونکر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہرحال اونکی اس مزاحمت کا بجز اسکے کہ عدالت میں استغاثہ دائر کر کے ڈگری حاصل کی گئی۔ کوئی دوسرا جواب نہیں دیا گیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ آجتک آرہ میں مسجدوں کی آمد و شد کی بابت کبھی دنگہ تکرار کی نوبت نہیں آئی۔ اور جو لٹھ بازیاں ہوئیں۔ اونکی حقیقت میں نے ظاہر کر دی۔ پھر نہایت تعجب کی بات ہے۔ کہ احناف کے آپس ہی کی لٹھ بازیونکی نسبت اہلحدیث کی طرف کر دینے کی جرأت کیونکر کیجاتی ہے۔

راقم۔ حق شناس از آرہ

## ختنہ کے فوائد

ازجناب ڈاکٹر ارجنداس صاحب پنشنر از امرتسر

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث زاد عنایتہ۔ تسلیم۔ پیشتر کہ میں ختنہ کے فوائد اور نکرنے کے نقصان بیان کروں میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ ختنہ اہل اسلام کیلئے ایک ضروری امر ہے اگر ایسا ہی ہو تو مستورات کیواسطے کیا حکم ہے اور ختنہ کے عوض میں کیا کیا جاتا ہو کیونکہ عورتیں بھی اسلام میں داخل ہیں۔

ہندو قُل میں تو جنیو اور چوٹی ہندوپن کی علامت رکھتی ہیں اور عورتوں میں ہر دو چیز ندارد۔ بہتوں سے دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ عورت جنیو چوٹی کی مستحق نہیں کیا تعجب کی بات ہے آپ یا آپ کے ناظرین میں سے دو تین کیواسطے مفصل تحریر فرماویں کہ کیا بات ہو۔ ختنہ نہ کرنیسے ذیل کی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ۱۔ اعضائے تناسل کے آگے کا چمڑہ سکڑ نیسے فاری موسس ۔ سفید رطوبت جو حشفہ پر نہ صاف کرنیسے جم جاتی ہو خارش پیدا کر کے بہلانا سکھتیں اور ایک قسم کی رسولی جسکا نام ای پی تھیلی اوما ہے۔ ۲۔ بہت زیادہ چمڑہ پڑا رہنیسے فعل اعضا میں قدسے...

ملہ عورتوں کا ختنہ کوئی نہیں نہ کسی حدیث سے ثابت ہے نہ کسی نے کیا ہے وجہ وہی ہو جو آپ خود ہی ختنہ کے فوائد میں بیان فرماوینگے۔ (اڈیٹر)

...رخانہ عطر و تیل
...خانہ عطر و تیل کا قدیم سے
...ہر طرح کی فہرست طلب کرنے
...مفت روانہ ہوگی۔
...ناگر تیل
...خاص ہمارے کارخانہ
...ایجاد ہوا ہے۔ بالوں کو
...ٹوٹنے سے روکتا ہے
...آنکھوں۔ درد سر وغیرہ کو
...ہے۔
...محصول ذمہ
...
...مینیجر کارخانہ عطر...
...قنوج

ahmadimuslim.de

# فتویٰ

خطوط نویسین عموماً اور سائلین فتوی خصوصاً صاف اور خوشخط لکھا کریں جو بلا تکلیف پڑھا جاوے بعض احباب کے سوالات کے جوابات اسی لئے دیر سے نکلتے ہیں کہ اون کی تحریر پڑھنے میں دقت ہوتی ہے (ایڈیٹر)

س نمبر ۲۵۳: حضرت پیران پیر و شیخ سعدی اور مولانا روم یہ بزرگوار مقلد تھے یا نہیں اگر تھے تو کسکے؟ س نمبر ۲۵۴: بہشت اور دوزخ آسمان پر ہوگا یا نہیں پر؟ س نمبر ۲۵۵: کسی شخص کی بیوی مرجاوے تو اسکا شوہر اسکو غسل دیکتا ہے یا نہیں؟ س نمبر ۲۵۶: رنڈی اور سود خوار کے گھر کا کھانا اور پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ س نمبر ۲۵۷: وتر کی نماز میں دعاء قنوت ہاتھ اٹھاکر پڑھنا چاہئے یا کسطرح جائز ہے؟ س نمبر ۲۵۸: جو لوگ نماز میں (ضاد) کی جگہ (دواد) پڑھتے ہیں اونکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ (راقم محمد ابراہیم از کلکتہ)

ج نمبر ۲۵۳: حضرات صوفیہ کا طریقہ جو انکی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے وہ تو یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب فتوح الغیب میں فرماتے ہیں اجعل الکتاب والسنۃ امامک یعنی قرآن و حدیث کو اپنا امام بنالے ولا تنظر الی ما قیل او قال ادھر ادھر کسی کی بات کو مت دیکھ۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی کتاب میں مترجم یا ناقل یا مصنف نے انکو کسی مذہب کا مقلد لکھدیا ہو۔ سو یہ لکھنے والے کی ذاتی رائے ہے جسکا ثبوت انکے ذمہ ہے لکھنے والے تو امام بخاری جیسے محدث مجتہد اور امام کو بھی شافعی لکھدیتے ہیں حالانکہ صحیح بخاری ہی میں امام شافعی کا رد ملتا ہے۔ پھر کسی کو ایسے لکھنے سے کیا ہوتا ہے۔ بجواب نمبر ۲۵۴: زمین پر ہوگا۔ خدا فرماتا ہے الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء (یعنی جنت والے کہینگے) خدا کا شکر ہے جسنے ہمکو اس زمین کا وارث بنایا ہے۔ ارض یا زمین اسی خاک کے حصے کو کہتے ہیں جس پر ہم اور دیگر حیوانات بستے ہیں۔ ج نمبر ۲۵۵: مرد اپنی مردہ بیوی کو غسل دیکتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خود ہی غسل دیا تھا اور ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔ ج نمبر ۲۵۶: زنا اور سود کی کمائی تو کسیطرح جائز نہیں۔ ج نمبر ۲۵۷: وتروں میں قنوت کے وقت ہاتھ اٹھانا نہ اٹھانا تو ذکر نہیں ملتا البتہ دعا کیلئے عام طور پر ہاتھ اٹھانا آداب دعا سے ہے اسلئے اگر اٹھاکر کیجاوے تو مستحب ہے۔ ج نمبر ۲۵۸: محققین کے نزدیک دواد اگرچہ کوئی حرف نہیں مگر چونکہ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہو رہا ہے اسلئے (ض) کی جگہ پر (د) پڑھنے والے کے پیچھے بھی نماز ہوجاتی ہے اور خاکسار بلا تامل پڑھ لیتا ہے۔

س نمبر ۲۵۹: علامت مشرک و بدعتی کیا ہے؟ س نمبر ۲۶۰: مشرک و بدعتی اور اہل کتاب۔ یہود و نصارا مجوس و ہنود وغیرہ میں کیا فرق ہے؟ اور اہل اسلام ان لوگوں کے ساتھ کسطرح پیش آئیں اور کیا برتاؤ رکھیں؟ س نمبر ۲۶۱: شوہر اپنی مردہ بیوی کو چھو سکتا ہے یا نہیں؟ س نمبر ۲۶۲: بعد فرض نماز مغرب و عشاء لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ مارنا باواز بلند راگ کے ساتھ مسجد میں صحیح کیا جائز ہے یا نہیں (اگر ناجائز ہے تو قباحت کیا ہے) س نمبر ۲۶۳: ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنیکا کیا ثبوت ہے (راقم عبدالغفار از ہالپور ضلع مونگیر)

ج نمبر ۲۵۹: مشرک کی علامت قرآن شریف میں بتلائی گئی ہے اذا قیل لہم لا الہ الا اللہ یستکبرون۔ یعنی جب وہ اللہ کی توحید خالص (جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دنیا میں پہنچی ہے) کا ذکر سنتے ہیں تو تکبر سے سرگرداں ہوجاتے ہیں۔ پس جو شخص خالص توحید سے کبیدہ خاطر ہو۔ وہ مشرک ہے کسی بدعتی کی علامت حضرت پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیہ میں فرماتے ہیں منہا الوقیعۃ فی اہل الاثر یعنی جو لوگ حدیث رسول پر چلنے والے ہیں انکی بدگوئی کرتے ہیں۔ ج نمبر ۲۶۰: مشرک تو وہ ہے جو خدا کی کسی مخلوق کو کسی صفت میں جزءً یا کلاً شریک سمجھے یا کسی مخلوق سے کلاً یا جزءً وہ معاملہ کرے جو خدا کے ساتھ کرنا چاہئے جیسے طلب امداد۔ قضائی حاجات وغیرہ اور بدعتی وہ ہے جو اسلام کا مدعی ہو مگر کوئی ایسا کام کرکے ثواب سمجھے جس پر شریعت نے ثواب کا وعدہ نہیں دیا۔ یہود وہ ہیں جنکا دعویٰ ہے کہ ہم حضرت موسیٰ کی کتاب کو مانتے ہیں اور حضرت عیسیٰ اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے قائل نہیں۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کے پیرو کہلاتے ہیں اور نبوت محمدیہ سے منکر ہیں۔ مجوس آتش پرست ہیں۔ ہنود بت پرست۔ ان سب کیساتھ وہی معاملہ کریں جو قرآن شریف نے ہمکو بتایا ہے کہ انسے دلی دوستی نہ رکھیں دنیاوی معاملات سے منع نہیں خوش اخلاقی سے پیش آویں کوئی بات سمجھانی ہو تو اچھے اخلاق سے سمجھائیں خدا فرماتا ہے قولوا للناس حسنا (سب لوگوں سے نیک بات کہا کرو) حضرات انبیاء علیہم السلام اسی لئے مبعوث ہوئے کہ اخلاق کی تکمیل کریں بداخلاقی کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ ج نمبر ۲۶۱: شوہر اپنی بیوی کو ہاتھ لگا سکتا ہے غسل دے سکتا ہے (دیکھو جواب ۲۵۵) ج نمبر ۲۶۲: بعد نماز کلمہ طیبہ کا بلند آواز پڑھنا تو فی الجملہ ثابت ہے مگر بطریق راگ اور سرود نہیں ہونا چاہئے حدیثوں میں آتا ہے کہ صحابہ کرام بعد نماز بلند آواز سے تکبیرات وغیرہ پڑھا کرتے تھے ج نمبر ۲۶۳: ایک...

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**قادیانی** اخبار الحکم حکیم فضل الدین کے نکلے جانے سے انکار کرتا ہے ہمیں وہ خبر شیخ نور احمد مرزائی سے منشی امام محمد کاتب مرزا کے ذریعہ سے پہنچی تھی۔ (گنہ بگردن راوی)

**راجہ صاحب** کشمیر کو مال اختیار ملینگے۔ لیکن کیا وہ ان اختیارات سے کوئی اچھا فائدہ اٹھائینگے؟

**امرتسر** میں آج کل چوریوں کی کثرت ہے۔ حکام توجہ فرماویں۔

**لکھنؤ** کے میونسپل بورڈ نے چیف پلیگ افسر کی رپورٹ پر ایک ہزار روپیہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو چوہے پکڑنا تجویز کیا ہے۔ یہ روپیہ شہر کے چوہوں کی ہلاکت میں صرف ہوگا۔ (چوہوں کی شامت مگر مرزا صاحب قادیانی سے کوئی مشورہ نہیں لیتا)

**بمبئی** کے اہل شہر نے ایک بڑا بھاری جلسہ کر کے شاہزادہ صاحب کی کوئی عظیم یادگار قائم کرنے کی تجویز کی ہے (وہی کریں گے جو عموماً ہندوستانی بدبخت ایسے موقعہ پر بے فائدہ یادگاریں کیا کرتے ہیں کہ مجسمہ کھڑا کریں)

**دارجیلنگ** میں آتش زدگی کی واردات سے ۲½ لاکھ روپیہ کا نقصان ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

**طاعون** نقشہ جات مظہر ہیں۔ کہ ہفتہ گذشتہ میں کل ہندوستان میں ۱۵۰۲ واردتیں اور ۱۳۷۲ اموات ہوئیں تفصیل اموات حسب ذیل ہے:- ۹۹۵ بمبئی پریذیڈنسی- ۱۰۹ برہما- ۷۴ مدراس ۳۸ بنگال- ۴۷ صوبجات متوسط- ۵۷ میسور- ۳ حیدرآباد ۲۰ پنجاب ٭

**کیمپ لاہور** شاہزادہ صاحب کے لاہور تشریف لانے پر حسب ذیل امپیریل سروس ٹروپس چھاؤنی میانمیر میں موجود ہونگی ٭ پٹیالہ لانسرز۔ ۱-۲- پٹیالہ انفنٹری بہاولپور کیمل کورز- نابھہ- جیند وکپورتھلہ انفنٹری ہم فرید کوٹ- سرمور اور مالیر کوٹلہ کی سفرمینا۔

**مدراس** میں ہیضہ کا بہت زور ہے روزانہ پچاس ساٹھ کیس ہوتے ہیں (خدا رحم کرے)

**راجہ صاحب مجیٹھیا** نے نیشنل کانگرس بنارس کی نمائش کے فنڈ میں ۲ ہزار روپیہ چندہ دیا۔

**نینی تال** میں انشقاق الارض سے زمین پھٹ گئی جس سے راستہ ترک کیا۔

**دینا جپور** کی ریاست حفاظت یادگار قدیم کے قانون کے زیر اثر ہوگی

**روس** میں قحط کی خبر سنکر ہندوستان سے وہاں غلہ روانہ ہونے لگا ہے جس سے یہاں بھی قحط کا اندیشہ ہے۔

**بقول** نامہ نگار اخبار عام سرینگر (کشمیر) میں تھوڑے عرصے سے ایک بوڑھا فقیر مسلمان وارد ہوا ہے۔ جو اپنا اسم شریف کسی کو نہیں بتلاتے اور کہتے ہیں کہ میں عرب کا باشندہ ہوں اور یہاں خلق خدا کو مفت بغیر کسی ہدیہ کے آرام دینے کے ملنے آیا ہوں۔ اور ہر ایک بیمار کو خواہ وہ کیسا ہی کیا گذرا ہو اکثوں نہیں چنگا بھلا کر دونگا۔ پوری ایک صدی گذرگئی جب یہاں ہماری قوم کا ایک شخص وارد ہوا تھا۔ اور اسکا بھی یہی کام تھا۔ جو کہ میں کرنے آیا ہوں۔ میرے جانے کے سو برس بعد پھر ایک شخص اسی طرح یہاں وارد ہوگا۔ (ہمارے قادیانی مسیح سے اچھے نکلے۔ کہ نقد بھی تو کچھ دیتے ہیں۔ ان کی طرح نہیں۔ کہ سب کچھ روحانی ہی روحانی ہو)

**جاپانی** زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے منتخب شدہ افسر فروری ۱۹۰۷ء میں جاپان بھیجے جائینگے۔ اور آئندہ بھی فروری میں روانہ ہوا کرینگے۔

**ٹرکی** و جاپان میں عنقریب تعلقات سفارت قائم ہونے والے ہیں۔ (افسوس ٹرکی اور ایران میں آجتک بھی سفارتی قائم نہ ہو سکے۔ کیا یہی اخوت اسلامی ہے؟)

**سلطان المعظم** پر گرنیڈ پھینکنے والے وہ بلغاری تھے۔ جو گرفتار ہو کر کیفر کردار کو پہنچے۔ (خس کم جہاں پاک)

**جاپانی** مصنفین اپنی قوم کو مذہب اسلام کی تعلیم حاصل کرنیکی تحریک کر رہے ہیں کیونکہ وہ سمجھ گئے ہیں کہ مذہب اسلام کی سچائی دریافت کرنے کے لئے ہر قسم کی سہولت پیدا کرنیکی درخواست کیلئے ہم مسلمانان چین کے بعض مشنری جاپان میں اسلامی تبلیغ پھیلانے میں کوشاں ہیں

**ملتان** میں ایک عیسائی عورت معہ اپنے خاوند اور بچوں کے مسلمان ہوگئی ہے

لارڈ کرزن نے استعفا دیدیا جو منظور بھی ہوگیا (علی گڈھ گزٹ) + ماسٹر شفیع الحسن کرتپوری ۴½ سال آریہ رہکر مسلمان ہوگئے۔

ahmadimuslim.de

# دی سلیسیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بیشک آپکو بہت سی ایسے سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں انکو جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹو نکا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بہیر و تجارت کے بہت سے کارخانہ دار ہم سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے عموماً مال منگا کر باہر بھیجواتے ہیں اسطرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جنسے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔ معمولی رعایت ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳ر فی انچ کے ۲ر فی انچ کر دی ہے اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور اُرزاں فروشی و بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی انچ ۱ر | فی انچ ۲ر | بحساب ۳ر فی انچ | | | | | کیس بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| چپٹا ٹرنک | ۳۰ انچ | ۳۶ انچ | ۳۰ انچ | ۲۸ انچ | ۲۴ انچ | ۲۰ انچ | ۱۸ انچ | ۱۲ر فی انچ |
| قیمت اصل | سیٹ | ہیے | ۸ر | عہ | للعہ | ۱۲ہ | ۱۰ہ | تا ۲ہ حسبی ۶ر فی انچ |
| قیمت رعایتی | لعہ | سے | للعہ | للعہ | ۱۲ہ | ۱۲ہ | ۲ہ | |
| ٹرنک نیز پائدار | الہ | سے | عہ | ۔ | عہ | عہ | ۔ | کیس بکس سٹیل ۱۲ر فی انچ |

نوٹ:۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

# در شفا بند سمجھکر مالوس نہ پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ کیونکہ جب علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ ان کے منگانے میں پھر کیوں تامل کرتے ہیں اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوائی استعمال کرنی چاہئیے بلکہ حفظ ماتقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو۔ اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی۔ کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے لیجئے یہ کہ ہماری جوہر مصفی خون کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری رکھیں لائف پلز کا ایک کورس جسمیں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

جوہر مصفی خون قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں ایک

ملہم سلیمانی۔ امراض معدہ کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ

فیبونل جو برابر ہے سات شیشیوں کے عہ

روغن طلا رخلاف قانون قدرت عمل کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں۔ تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہتے ہیں۔ تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف تین روپے (سے) ہے

خوشبودار منجن قیمت فی شیشی ۲ر ۔ آتشک کی دوائی قیمت عہ

بواسیر کی گولیاں۔ قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد لله

# اہلحدیث

امرتسر ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ مطابق یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۵ عیسوی یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عہ |
| والیان ریاست سے | ہے |
| روسا و جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ع |
| چھ ماہ کے لئے | عہ |
| ممالک غیر سے | ہے |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے - نمونہ بھی پرچہ - بیرنگ ڈاک واپس
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت
و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے - ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری

## اہلحدیث کمپنی

تجارت کے فوائد کسی سے مخفی نہیں قرآن شریف میں تجارت کو فضل آلہی فرمایا ہے تجارت کی ترغیب اور وسعت دینے کو ایام حج میں بھی فرمایا لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ تم پر گناہ نہیں کہ تم ایام حج میں بھی فضل آلہی طلب کرو یعنی تجارت کرو اور نفع اٹھاؤ حدیث شریف میں پیغمبر صادق المصدوق علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء یعنی راست باز امانت دار سوداگر انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں کا ساتھی ہوگا۔ اس سے زیادہ فضیلت تجارت کی کیا ہوگی

مگر افسوس کہ جسقدر جس حکم کی بابت قرآن و حدیث میں فضائل اور فوائد آئے ہیں اوسیقدر مسلمان اُس حکم سے غافل ہوتے ہیں سب سے ضروری اور مدار نجات حکم توحید ہے۔ مگر افسوس کیا نقشہ دیکھا جاتا ہے تو اوسی (توحید) کے متعلق مسلمانوں کے حق میں وہ آیت صادق آتی ہے جس میں ارشاد ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ یعنے خدا پر ایمان لا کر بھی بہت سے لوگ شرک کرتے ہیں۔ دوم ضروری حکم نماز ہے اوسکا یہ حال ہے۔ کہ ناگفتہ بہ اول تو نمازیوں کی تعداد ہی بے نمازوں کے مقابلہ پر ہیچ۔ پھر نمازیوں میں بہت سے ایسے جنکے حق میں ارشاد ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنے ایسے نمازیوں کے حق میں افسوس ہے۔ جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں (اونہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں اور ہمکو کیا کرنا چاہئے) اسی قسم سے تجارت ہے جسکے فوائد اور فضائل أظهر من الشمس ہیں مگر مسلمان اس سے بدستور بے بہرہ۔ آجکل ممالک یورپ نے جسقدر ترقی کی ہے اس سب ترقی کا مخفی راز تجارت ہے۔ چونکہ ہندوستانیوں کو بھی تجارت کے فوائد تھوڑے دنوں سے محسوس ہونے لگے ہیں اس لئے مسلمان بھی کہیں کہیں اِجرا لیطی حرکت کرنے لگے ہیں جو بموجب في الحركة بركة (حرکت میں برکت ہے) فائدہ بھی اُٹھاتے ہیں اس لئے اہلحدیث کے دفتر میں یہ تجویز پاس کیگئی ہے کہ مشترکہ سرمایہ سے ایک کمپنی

## اہلحدیث کمپنی

قایم کیجاوے۔ جسکے حصہ دار ہر ایک مسلمان عموماً اور جماعت اہلحدیث خصوصاً ہوں۔ بغرض آسانی ہر حصہ مبلغ پانچ روپیہ کا ہوگا۔ کیونکہ متمول اصحاب تو جتنے چاہینگے زیادہ خرید سکینگے۔ غربا کی شرکت چونکہ ضروری ہے اسلئے جتنا حصہ کم ہوگا۔ اوسی قدر غربا زیادہ شریک ہونگے۔ باقی مفصل قواعد کہ کمپنی کا سر دفتر کہاں ہوگا۔ اسکے منتظم کون ہونگے اسکے حصوں کی وصولی کتنی قسطوں میں ہوگی وغیرہ وغیرہ بعد میں شائع ہونگے۔ سردست ناظرین اہلحدیث سے امید ہے کہ اس تجویز کے متعلق اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشینگے۔

چودھویں صدی کا مسیح۔ مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری قابل دید مجلد (۶)

# ایک آریہ کے سوال؟

ایک آریہ سے میری دو بدو ہوئی جو کہتا تھا۔ کہ ہمیں بدلائل ثابت کرو۔ کہ جو رحیم اور عادل ہو۔ وہ کیسے قہار اور جبار ہو سکتا ہے اور یہ ممکن نہیں کہ خدا ظالم بھی اور رحیم بھی ہو۔ مہربانی فرماکر بدلائل عقلی اور حکم ربانی کے مطابق مفصل اسکا جواب بذریعہ اپنے پرچہ مبارک کے شائع فرماکر ممنون فرماویں۔

(آپکا تابعدار احمد الدین خریدار نمبر ۴۲۵ محلہ امام صاحب شہر سیالکوٹ)

## جواب

(ع) سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

افسوس ہے کہ آریوں کے دعوے تو بڑے بڑے ہیں۔ مگر ثبوت کچھ بھی نہیں۔ ہاتھی کے دانتوں کی طرح باہر کے دانت کچھ ہیں۔ اندر کے کچھ۔ اصل میں موجودہ نسل کا بھی قصور نہیں ہے سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کو انہوں نے شوق و ذوق سے پڑھا ہے اور اسکو مثل آسمانی اور الہامی کتاب کے دیکھا ہے بس پھر تو کیا تھا۔ جو کچھ اس میں سوامی نے لکھا۔ ان کے لئے مثل وید کے الہامی ہو گیا۔ انکو کوئی غرض نہیں کہ خود بھی تحقیق کریں یا دوسرے مذاہب کے لوگوں سے ان کی کتابوں کا مطلب تحصیل کریں حالانکہ سوامی جی کی تحقیقات بالخصوص دوسرے مذاہب کی نسبت بالکل ناقص ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے اس مضمون کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہوا ہے۔ جس کا نام سوامی دیانند کا علم و عقل ہے۔

خیر اس تمہید کے بعد ہم اصل سوال کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ دو لفظ سوال میں زیر بحث ہیں جبّار اور قہار ان دونوں لفظوں کے اصل معنے سمجھنے ہی سے سوال بے اصل ہو جاتا ہے جبّر کے معنے ہیں بگڑے کا بنانا یا کسی حال کی اصلاح کرنا۔ دیکھو لغت کی کتاب صراح میں ہے جبر شکستہ بستن و نیکو کردن حال کسے یعنے کسی کا حال درست کر دینا۔ احادیث میں بکثرت یہ دعا آئی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللهم اهدني واجبرني

ahmadimuslim.de

واجبرنی (اے اللہ مجھ پر اپنا کرم کا اور میری حالت درست کر) اس میں اجبر امر کا صیغہ ہے جس کا مصدر جبر ہے اسی طرح قہر کا لفظ ہے اس لفظ کے معنے ہیں غلبہ کے ہیں۔ قاموس میں ہے القہر الغلبۃ صراح میں ہے قہر چیرہ شدن یعنے غالب آنا انہی معنے سے خدا کو قاہر اور قہار کہا جاتا ہے۔ یعنے اپنی رعیت اور مخلوق پر غالب اور ضابط جسکے قبضہ قدرت سے کوئی سرتابی نہ کر سکے تبلائیے ان معنے سے خدا کو قہار اور جبار کہنا خدا کی صفات کاملہ کا مظہر ہے یا موجب ظلم ہے۔ ہاں اردو میں جابر جبار اور قاہر۔ قہار کے معنے ایسے آتے ہیں جو ظلم کے قریب ہیں مگر عربی اسکی ذمہ وار نہیں۔ اسکی شالین کیلئے ایک ہم نے تعلیم الاسلام میں لکھی ہیں۔ کہ عربی لفظ اصل عربی میں کچھ اور معنے رکھتا ہے۔ مگر اردو فارسی میں آنکر کچھ اور ہو جاتا ہے مختصر یہ کہ ہم خدا کو ظالم نہیں کہتے خدا خود فرماتا ہے لیس بظلام للعبید میں بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہوں۔ ہاں قہار۔ جبار اور رحیم مانتے ہیں اور یہ تینوں صفات باہم متناقض یا متضاد نہیں۔ جس طرح سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ رحم اور انصاف متضاد نہیں اسیطرح قہر جبر اور عدل اصل عربی معنے سے متضاد نہیں جو کچھ ہے سوامی جی کی سمجھ کا نتیجہ ہے۔

چو لشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است ٭ سخن شناس نہ دلبر ا خطا اینجاست

## سندہی نو آریوں کی اصلیت

آریہ سماج کے حالات اور عادات کے جاننے والوں کو ان کی کسی روایت پر جبتک کہ خود تحقیق نہ کریں۔ کسیطرح اعتبار اور اعتماد نہیں ہوتا۔ بات کا تبنگڑ اور رائی سے پہاڑ بنا دینا تو ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے پچھلے دنوں مقام لاڑکانہ علاقہ سندھ میں جو چند لوگوں کو آریہ بنایا گیا تہا۔ ان کی نسبت آریہ اخباروں نے وہ اودہم مچائی کہ الامان والحفیظ۔ پہلے تو ہمنے اسکو بھی آریہ اصول مذکورہ بالا پر جانچ کر معمولی سمجھا۔ مگر جب آریہ اخباروں کی اودہم حد سے گزر گئی۔ تو اہلحدیث مورخہ ۱۸ اگست میں سندہی دوستوں کو تکلیف دی گئی۔ کہ ان نو آریوں کے مفصل حالات لکھیں۔ چنانچہ ہمارے مکرم دوست جناب سید علی نواز شاہ صاحب نے اس تکلیف کو امید سے زیادہ خوبی کیساتھ نباہا صاحب موصوف کا مراسلہ فارسی میں ہے۔ جو اصل الفاظ ہی میں درج کرنا مناسب سمجھا گیا۔ خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ لوگ اصل میں ہندو ہیں نوابان سندھ کے ہاں ملازمت کیوجہ سے بعض رسوم اسلامی کبھی ادا کر لیتے تھے چنانچہ ان کے اور ان کے باپ دادوں کے بھی ہندوانہ ہیں اور مردوں کو آگ جلاتے رہے ہیں۔ کچھ تفصیل کیساتھ ان کے نام اور ان کے حالات اور کاروبار لکھے ہیں جو اصل فارسی میں قابل دید ہیں۔ اسلامی پیسہ جول سے عموماً اور انوار الاسلام۔ البشیر۔ پیسہ اخبار۔ ہمدرد اسلام آگرہ۔ وکیل۔ پیسہ اخبار۔ تعلیم الاسلام وغیرہ سے خصوصاً امید ہے کہ ان حالات کو اصل الفاظ میں مع کل یا مختصر ترجمہ کے درج کر کے اپنے ناظرین کو آگاہ کریں گے (اڈیٹر)

## مراسلہ فارسی

(مرسلہ جناب سید نواز علی شاہ صاحب ممبر میونسپل کمیٹی لاڑکانہ سندھ)

دعوات وافرہ وتحیات متکاثرہ واصل متواصل باد۔ بندہ یک مضمون در اخبار جناب یعنی اہلحدیث مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ دید۔ واز نظرم گذشت کہ مختصراً مقصدش این است کہ در اخبارات قوم ہنود آریہ خبر ہند و شدن قوم شیخاں کہ بہ تعداد ۷۵ در شہر لاڑکانہ سندھ بسیار سرگرمی شائع میشود۔ اگر کدام از دوستان سندھ مارا از کیفیت و احوال اوشان کما حقہ واقف گرداند باعث مشکوری خواہد بود انتہی ملخصاً۔ بنا برآں تحریر میشود۔ کہ از احوال این قوم ہنود کہ در اخبارات مخالفان بقوم شیخاں منسوب کردہ میشوند۔ چنانکہ بندہ واقف است دیگران واقف نیست چند وبندہ را بابعضے از ایشاں کمال دوستی درمیان است لہذا بمقتضائے من خوب میشناسم شیخان ناحقی را۔ آنچہ احوال اوشان است بے کم وکاست مے نگارم عنان حق گوئی و صداقت بازی را از دست نمیدہم وہرچہ تا حال بود وشدہ است ہمہ مینویسم جناب عالی نام جد این قوم بدلداس است وپے بدل داس در عہد میر صاحبان حکام سندھ بر عہدہ کارداری وغیرہ عامل بود وا ولبغوائے الناس علی دین ملوکھم البتہ بخاطر خود را برسم ورسوم اہل اسلام یعنی حاکماں وقت

ahmadimuslim.de

مائل بسیاست وآں میل خاطر او بداں حد رسیده بود که شاید دراں زمان بالشیخ نیز ملقب شده بود اما ہمہ رسوم ہندواں بجا می آورد و تابع کیش اوشان بود پسر او بدل داس صاف و صریح ہندو بود چنانکه خود نام او ہماں گواه عادل است یکے از و شاں مستر آنلائی بود که سه چہار سال میشود که وفات کرده است و موجب رسم ہنود در بساں سوختانیده شد او نوکر سرکار انگریزی بود و در جیکیب آباد مختار کار بود و بغایت دوست ما بود ما بارہا بر مکان او مہماں شده بودیم اما ہندو لبت اکل و شرب ما از خانہ اہل اسلام میکنانید نه ما در خانه او میخوردیم و نه او مارا از خانه خود طعام و آب میداد باعث آں مخالفت مذہب بود سه که او ہندو بود و ما مسلمان الحال آریه مرداں که منسوب بشیخاں کرده میگویند که ہندو شده اند یک پسر او ست و دیگر برادر زادگان او و دیگر خویش و اقربا که اسمائے او ہستند که نامہائے مرداں اوشاں در ذیل ایں کاغذ خواہم داد - جناب عالی ایں ہمه از ہفت پشت ہندو بوده و تا تاریخ ارقام ایں کاغذ ہماں طریق سابق ہندواں ہستند مگر جناب را معلوم خواہد بود که ایں قوم که دیانند پرست ہست - اکثر صاحب مذہب که پیشتر گمراه و کافر باشد بدست اوشاں برسد او را با اہل اسلام منسوب ساخته میگویند که او را آریه کرده ایم و ایں سخن موجب فخر خود ہا میدانند - ایں قوم ساکنان ملک علاقه سندھ را ہمیں مثال است ایشاں در اصل خود را ہندواں عاملاں میگویند و دیگر ہندواں شہر خود را محض ہندو بھائی بند میگویانند و مطیع برہمنان اند و ایں قوم عامل چنداں برہمن پرست نیستند و کار حسب گفته برہمن ہائے شہر و پنچایت نمیکنند - لہٰذا مابین ہندواں شہر و ایں ہندواں منسوب بعاملاں شسته مادرشد و دختراں بیکدیگر و خوردن و نوشیدن از چند ایام مسدود بود که طرفین باک اینہے نداشتند و خیال ایں مخالفت رسمے نمیکردند الحال هر دو آنجا بعضے از ہندواں درمیاں آمدند و خود را مصلح طرفین مقرر کردند و سخن درمیاں گردید که ایں برادراں ما ہستند ناحق ہمراه اوشان ایں مخالفت جنگ و جدال در آمده است و چوں اصول طرفین یک است فروع اوشاں نیز باں برابر باشد که فرع تابع اصل است لہٰذا ہر دو فریق مخالف عہد کیا ہ میشود که در امکانه جمع شدند و فریق مقتدایان خود را جمع کردند از طرف ہندواں شہر برہمناں آمدند و از طرف فریق ثانی اعنی عاملان پنڈت ہا جمع آمدند و بعد قیل و قال چار پنج روز قوم آریه و پنڈت ہا فتوی دادند که ہمراه اوشاں خورد و نوش

وغیره ہمه رسوم جاری باید داشت و قوم ہندواں شہر لفتوی برہمناں گفتند که اکل و شرب ہمراه اوشاں نباید کرد و اوشاں را بر حال خود باید گذاشت پس ہمیں است حقیقت ہندو شدن شیخان ار کانه که مرقوم شد اکنوں ظاہر باشد که کدام صاحب عقل و ایمان و شخص انصاف پسند خواہد گفت که شیخاں در رقبه ہنود در آمدند و اسلام و اہل اسلام را گذاشته ہندو شدند معاذ الله ہرگز کسے اینچنیں نخواہد گفت - مگر ایں قوم آریه که اینچنیں بہتان و دروغگوئی شعار اوشاں شده است خواه مخواه ایں دروغ را بہ نمونه دیگر ابله فریب شائع میکنند اکنوں من نامہائے آں ہندو صاحباں که نسبت شیخاں یاد کرده میگویند که در اصل شیخ مسلمان بودند الحال ہندو شده اند در ذیل مے نگارم انصاف پسند آدم بگوید که از آدم یا ایں دم در علاقه تمام دنیا ہر کدام مسلمان یکے ازیں نامہا نام نہاده شده است یا نه - من میگویم نه نه - ہرگز بر کدام مسلماں ایں نام نہاده نشده است و نه شایاں حال بلند اقبال سعادت مآل اہل اسلام است که بر شخص نہادن ایں نامہا شوند - لعنة الله علی الکاذبین - ایں است نامہائے سرگرداں آں قوم متہم که من ہر یکے را بذات خود می شناسم

| | |
|---|---|
| موتیا رام | شوکت رائے |
| شاہداس | سوتی رام |
| کشنداس | بہار سنگه |
| چمن داس | صاحب راؤ |
| ولیسرام | حشمت راؤ |
| سلامت راؤ · ایسرداس | چندیرام |

و باقی ہمه اہل و عیال ایں ہا اند که قریب ۵۰ میشوند - ہر نامہائے اوشاں و بر نامہائے پدران اوشاں نظر باید انداخت پس باید گفت که اینہا که بودند الحال کیستند من با ایماں میگویم و کفی بالله شهیدا که اوشاں از قوم ہنود بود - و الحال ہم ہماں ہنود اند دیگر ہیچ

آریه اخبار اگر تم دیکھیں تو ان لوگوں کے اسلامی نام بتلاویں -

سه تا سیه رو شود ہر که در وغش باشد

خاکسار نے سندھ جانے کا اراده کیا تھا اور جناب شاه صاحب مضموں نگار

[illegible]

ahmadimuslim.de

# رفع الیدین کے متعلق اصلاحی مضمون

(از مولوی عبد الرحمٰن صاحب عمرپوری)

رفع الیدین صرف ہاتھ اوٹھانیکو کہتے ہیں جیسا کہ تکبیر تحریمہ کیوقت ہاتھ اوٹھائے جاتے ہیں اور قبل رکوع البتہ مطلق رفع سے احتمال ہوسکتا ہے کہ رفع کسقدر مدت تک رہی۔ مگر یہ احتمال جملہ معترضہ (رفعہما کذلک) سے رفع ہو گیا یعنے بعد رکوع کے ایسا ہی ہاتھوں کو اوٹھاتے جیسا کہ وقت تکبیر تحریمہ ۲۳ جون کے اخبار ہذا میں مدعی امرتسر نے اسکے خلاف پر خامہ فرسائی کی ہے مگر بہت ٹھوکریں کھائیں خود بھی اس جملہ کے منع پہ تحریر کرتے ہیں کہ (رفع یدین جس ہیئت سے رکوع میں جاتے۔ وقت کیجاوے اوسی ہیئت سے بعد رکوع ہے) نہ معلوم اس ہیئت کذائی کو جو پہلی ہیئت سے تشبیہ دیکر سمجھائی گئی دگرگوں کیوں سمجھا اور اس بدعی کے عامل ہوئے پھر دوسروں پہ بدعت کا فتوی خاکسار پہلے بھی تحریر جواب اخبار ہذا میں ایسی بے انصافیوں اور زیادتیوں کی نسبت تحریر کر چکا ہے ابھی آپ اپنے مدعا کو پورے طور سے ثابت نہیں کر سکے۔ لہٰذا آپکا فتوی مقبول نہ ہوگا۔ آپ نے ہماری عبارت نقل کرکے اُس سے دعوے کا استحکام چاہا تھا۔ مگر چال بھول گئے بیشک علمائے امت کے موافق رہکر آپ فائدہ اٹھا سکتے تھے (من شذ شذ فی النار)

ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں دلیل مدعی کے لئے ہوتی ہو مانع اور نہ تسلیم کرنیوالے کے لئے نہیں ہوتی شاید آپ پہ یہ قول گراں ہوا۔ جو ناراضی ظاہر کی اور دلیل نہ دے سکے۔ صرف رفع الیدین اگر آپ کے نزدیک دلیل احتمالی تھی۔ تو اوسکا فیصلہ ہو چکا۔ آپ کے نزدیک اور کوئی حدیث لائق استدلال ہو۔ تو پیش کرو۔ صرف اپنے قول فعل پر اصرار شاید آپکے نزدیک دلیل ناشنی ہے۔ بغیر دلیل کیونکہ کوئی مدعی فائز المرام نہیں ہوسکتا۔ مولانا حمید اللہ صاحب عافاہ اللہ سے شاید آپکو دلی ناراضگی ہے۔ جو انکو بالخصوص ذکر کیا گیا۔ پھر اخیر میں اون کے جواب کی تردید کو ظاہر کیا گیا ہمنے بھی تحریر کو لاجوابی کا رتبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ

حضرت ممدوح ایسے امور کے جواب میں بیفائدہ تحریرات پسند نہیں کرتے بلکہ الیا ہی تحریر بھی فرما دیتے ہیں سو آپ محض بے سامان میدان خالی سمجھکر غضب بے نشانہ خالی ہاتھ چلا رہے ہیں۔ رفع یدین کامل ہونے پر آپ نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ بلکہ یہ کہدیا کہ اگر یہ قاعدہ کلیہ مانا جاوے۔ کہ ایک رکن کے بعد دوسرا رکن شروع کرنیمیں فعل کامل ہونے کے لئے کچھ وقت عدم فعل کا پایا جانا بھی ضروری ہے الخ اس سے کسکو انکار ہوسکتا ہے کہ ہر فعل و حالت و اتمام اوسیوقت مانا جاوے گا۔ کہ اوسکا عدم پایا جاوے پھر دوسرے فعل کے شروع کرنے نہ کرنے کی اس ہیں بحث نہیں ہے۔ کیونکہ ہم پہلے ہی تحریر کر چکے ہیں۔ کہ صرف عن الاصل بلا دلیل جائز نہیں اور جب دلیل شرعی موجود ہوتے پھر کسیکو اس میں کلام نہیں۔ آپکا لکھنا (یہ قاعدہ شروع اللہ اکبر سے اختتام سلام تک برابر جاری رہنا چاہئے۔ یہ کیا بات ہے کہ صرف اسی موقعہ پہ اس فعل رفع یدین کی تکمیل پر صاحب ارسال کو خیال پیدا ہوا) بالکل غلط اور لغو تھا۔ ہماری پہلی تحریر سے اسکا جواب ہو گیا ہے پھر ملاحظہ کیجئے اور نظر انصاف و غور سے تدبر کیجئے جلدی اور اضطراب کی ضرورت نہیں یہ معاملہ مذہبی و اسلامی ہے۔ کیا ہماری تحریر سے ثابت نہیں ہو گیا کہ وقت تکبیر تحریمہ جو رفع الیدین کیا جاتا ہے اوسکے بعد اگر ہاتھ باندھنا ثابت نہ ہوتا۔ تو ضرور ہاتھ چھوڑ کر قیام کیا جاتا۔ کیونکہ بحالت قیام اصلی حالت یہی ہے اسیطرح اور ارکان میں ہمارا یہی مسلک ہے۔ کہ جس طرح حکم شرعی ہے اوسی طرح بجا لایا جاوے اور اصل حالت و فعل بغیر دلیل شرعی متغیر نہ کیجاوے لہٰذا ہمارا قول دربارہ تکمیل رفع یدین بدستور رہا اور آپ نے اسپر غور نہ کیا یا ضد و نفسانیت سے رد کردیا اور جملہ صادقہ ولا یفعل ذلک حین یسجد سے جو آپ نے مطلب لیا ہے وہ کلام کو فصاحت اور بلاغت سے نا آشنا اور غیر مزین بنا کر اصل مطلب کو فنا کرتا ہے کیونکہ تعرف الاشیاء باضدادھا جب پہلے ہی سے ہاتھوں کی حالت ایسی ہی کہ رفع الیدین جدید کا شبہ ہی نہیں ہوسکتا پھر نفی کی ضرورت ہی معدوم ہے۔ سجدہ دیکھنے کو چشم بینا چاہئے۔ وہی مطلب درست اور موزوں ہے۔ جسپر آپ کو جوش آیا اور غلا[...]

ahmadimuslim.de

پر آمادہ ہوئے یعنے ناقہ اصل حالت اور وضع خلقی پر چھوٹ گئے۔ پھر رفع یدین حدیث کی بھی یکیفیت ورنہ کلام اس طرح درست ہوتا ولا یوسلرھا حتی یبصحبا جیسا کہ اہل بصیرت پر ظاہر ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ یہ باتیں ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ افسوس کہ جواب میں بہت بے انصافی سے کام دیا ہے۔ ہماری تمثیل کو آپ خوب سمجھے اور بہت اچھی ترمیم کے دریا کی حد خشکی اور عدم آب سے آپ نے یہ خیال کر لیا کہ رفع یدین اور رکوع کا مقابلہ ہے خیر دوبارہ تفہیم کیلئے حاضر ہوں دریا سے مطلب رفع یدین بحالت قیام ابتدا رکوع ہے اور اوسکا عدم وخشکی بنام مذکور بغیر رفع یدین کے رکوع عمل دیگر وبجہ دیگر ہے لہذا ایک دوسرے دریا اور نہر کے درمیان فرق ضروری ہے کہ انتہاء وحد معلوم ہو گئی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک جگہ پر دو دریا مل جاتے ہیں۔ پس یہ ہمکو پہلے سے تسلیم ہے کیونکہ حکم خالق مالک شریعت جس جگہ چاہے دو دریا کو ملا کر اپنی قدرت کاملہ ظاہر کرے اور انسان کی اصلی حالت کو اپنے قبضہ میں ثابت کرے معلوم ہوتا ہے کہ مجیب صاحب کو جوش والے کا جبیق ہوا ہے مذہبی جوش کا یہ مقتضے نہیں ہے کہ کوئی بے سوچے سمجھے زبان وقلم کو تحرک میں لاوے مخالفت امور دینیہ وعناد اساتذہ وعلمائے حقانی کیوجہ سے بھی یہ قباحتیں پیش آ گئی ہیں۔ کہ معلومات ناقص علمی مذاق مفقود تسلیم حق وترک ضد وعناد معدوم آپ کی یا آپ کے ہم مشربوں کی کل تحریرات پر نظر کی جائے گی جبکا ہمکو علانیہ ہو۔ اوسمیں مذہب ہے مولوی عبدالرحمان دیکھا دی سائل کا سکوت مناسب نہیں ہے تسلیم وتردید کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور انکا دخل در معقولات روا نہ رکھیں اظہار حق پر کمربستہ ہیں + (ایڈیٹر) براہ مہربانی مضمون نگار اپنے مضمون کو السیٰ طرق

# روزہ کی فلاسفی

(از شیخ احمد اللہ دہلوی)

ورنہ فیض محمدؐ وا ہے آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جا جسکا جی چاہے

اہل بصیرت پر مخفی نہیں ہے کہ آئے دن ہمارے مخالفین عموماً آریہ سماجی خصوصاً روزہ پر طرح طرح کے اعتراض کیا کرتے ہیں جسکا سبب صرف اونکی کم فہمی اور ہٹ دھرمی ہے ہمارے بعض مسلمان بھائی بھی جو نئی روشنی کے جامہ کو زیب تن کئے ہوئے ہیں روزہ کو اسلام کا ایک عضو معطل سمجھتے ہیں اسلئے یہ عاجز چاہتا ہے کہ روزہ جیسے عمدہ فعل کی فلاسفی کو تحریر کرکے ہدیہ ناظرین کرے شائد ہمارے دوستوں معترضوں کو کچھ مفاد حاصل ہو۔ گو مجھ جیسے ہیچمدان کا روزہ کی فلاسفی تحریر کرنا ایک نازیبا فعل ہے۔ کیونکہ میں کیا اور میری حیثیت کیا؟ من آنم کہ من دانم تاہم بحکم بلغوا عنی ولو آیۃ جو کچھ ہو سکتا ہے پیش کرتا ہوں۔ روزہ کی فلاسفی تو کچھ کلام بھی نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی آیت کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ سے صاف ظاہر ہے۔ صرف حکمت وفلسفیت میں کلام ہے اوسکو ملاحظہ فرمایئے

اول۔ یہ کہ روزہ میں تہذیب واخلاق کی تعلیم مرکوز ہے۔ کیونکہ روزہ نہ صرف کھانے سے رکے رہنے کا نام ہے بلکہ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ منہ۔ زبان۔ دل۔ دست وپا وغیرہ کل اعضا کو قبضہ میں رکھنے کا نام ہے۔ آنکھ کا روزہ کسی بری چیز کو نہ دیکھنا۔ کسی عورت کیطرف بدنگاہی نہ کرنی۔ کان کا روزہ بری باتوں کا نہ سننا زبان کا روزہ جھوٹ غیبت چغلخوری وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ پاؤں کا روزہ کسی بری مجلس میں نہ جانا۔ وشریک ہونا۔ ہاتھ کا روزہ کسی برے فعل کو نہ کرنا دل کا روزہ کسی بری بات کو دل میں جگہ نہ دینا۔ شہوت نفسانی سے اعضاء کو روکنا وغیرہ ہے۔ حاصل کلام یہ کہ روزے میں اچھے کاموں کی ترغیب اور بری کاموں کی زجر وتوبیخ منظور ہے نفس کشی کی مشق ہوتی ہے۔ درستی واخلاق کا اعلے ذریعہ ہے مثل مشہور ہے جیسے عادت ڈالو ویسے پڑتی ہے۔ سچے روزہ داروں کے عادات وافعال بطور نمونہ موجود ہیں۔ جو کوئی پیٹ کے روزے کے ساتھ کل اعضاء کا بھی روزہ رکھیگا (جیسے کہ اسلام کی تعلیم ہے) تو بیشک تہذیب واخلاق میں

اوسکا پایہ بلند ہوگا ہر ایک نظروں میں پیوستہ وہ سعادتمند ہوگا اہل ریا کا کچھ ذکر نہیں کیونکہ اونکو دین ودنیا کی فکر نہیں وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں صرف ناموری کے واسطے اون کے افعال سے اسلام پر اعتراض کرنا جہالت ہے حماقت ہے رذالت ہے شرارت ہے *

دوسری حکمت یہ کہ امیر کبیر کو جب روزہ رکھنے سے بھوک کی شدت معلوم ہوگی ۔ محسوس ہوگی ۔ تو وہ سمجھیگا کہ غربا و مساکین کی بھی ایسی ہی بلکہ اس سے بھی بڑھکر حالت ہوگی تب وہ ترس کھائیگا ہمدردی کا خیال کریگا ان خدا پر رحم کریگا یتیموں مسکینوں غریبوں کی خبر لیگا خیر وخیرات کریگا دان دیگا زکوۃ ادا کریگا ثواب دارین حاصل کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے اسکے بھی صدہا نمونہ موجود ہیں مثل مشہور ہے کہ جب اپنے پر گذرتی ہے تب دوسرے کا درد وغم معلوم ہوتا ہے اور جب آپ عیش وعشرت میں ہو ۔ اوسوقت یہی معلوم ہوتا ہے کہ سب ہم ہی جیسے آرام وچین میں ہیں پس معلوم ہوا کہ روزہ میں ایک یہ بھی رمز ہے یا بالفاظ دیگر فلاسفی ہے *

تیسرے یہ کہ روزہ ہر درد وغم کی دوا ہے روزہ ہزارہا امراض کو دور کرتا ہے بسا اوقات آزمایا گیا ہے کہ جو مرض علاج سے نہیں گیا وہ فاقہ سے جاتا رہا ۔ اسیطرح مرض متعدی وغیر متعدی ۱۱/۱۲ ماہ میں ایک ماہ کے روزہ سے کافور ہو جاتا ہے صحت کیلئے اسواسطے روزہ رکھنا ایک بہت عمدہ فعل ہے ہمارے اس کلام کی تائید ایک آریہ اخبار بڑے زور شور سے (بعنوان ذیل کرتا ہے :-

## ورت رکھنا یا فاقہ کرنا

ایک حکیم کا قول ہے کہ اگر وقتاً فوقتاً انسان فاقہ کرنیکا عادی ہے ۔ تو اس کی صحت کے لئے یہ عادت دوا سے زیادہ فائدہ مند ہوگی آگے چلکر وہ بیان کرتا ہے کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسے آدمی کمتر ملینگے جو صرف ضرورت کیوقت کھاتے ہوں انکی اشتہا دراصل معدہ کی اشتہا نہیں ہوتی بلکہ وقت کی پابندی کر عادی اور طبیعت کی تعلیم کی وجہ سے ہے اصلی اشتہا قوت ذائقہ منہ اور اندرونی اعضاء کیلئے حد درجہ کی لذیذ اور خوشگوار نجاتی ہے جسکا اندازہ کمتر آدمیوں کو ہو سکتا ہے غریب اپنی ناداری کیوجہ سے (اور پابندی اصول کیوجہ سے مسلمان) فاقہ کشی کی مصیبت کو برداشت کرتے ہیں ۔ لیکن یہ اون آفات سے محفوظ رہتے ہیں جو بلا ضرورت کھانیوالوں پر حملہ کرتے رہتے ہیں اگر یہ لوگ کبھی کبھی ضرورت کے موافق فاقہ کرلیا کریں (جیسے کہ مسلمان رمضان میں) تو اون کو معدہ کی نہ صرف زائل شدہ طاقت حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی ۔ بلکہ دماغ صاف جسم ہلکا اور تندرستی اچھی رہیگی معدہ کی خرابی کا سب سے زیادہ اثر دماغ پر پڑتا ہے (دیکھو رسالہ دہرم[سلہ] دتیہ لائلپور جلد اول عدد ۱ بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کا آخری ورق)

درحقیقت اس رسالہ کے لائق اڈیٹر نے بہت دریا دلی سے ہماری تائید کی ہے کیسے زبردست الفاظ میں ہمارے دعوی کی تصدیق کی ہے ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہیں ۔ واللہ کیا لاجواب شاہد ہے چونکہ ابھی ایک ہی شاہد ہمنے پیش کیا ہے شاید سوپا بڑا اسنتہ کسی اور گواہ کا بھی انتظار کرے کیونکہ عموماً ہر دعوی میں دو شہود کا ہونا ضروری ہے اسلئے یہ عاجز ایک سوپا بڑا شاہد جسکا گراتا ہے ۔ سوپا ہمنے اسلئے کہا ۔ کہ یہ شکاری کا مشہور اڈیٹر ہو خواب غفلت میں باوجود قدرت کے متنبہ ہونے کے خراٹے لے رہا ہے بحر وسر منتاہو کی شہادت سنئے !

نیو یارک میں ایک شخص نے چالیس روز کا روزہ رکھا ۔
گنٹھیا کے مرض میں یہ شخص مبتلا تھا اب اسکا گنٹھیا جاتا رہا !

(شکاری مجریہ ۵ ستمبر ۱۹۰۵ء جلد ۱ عدد ۱)

اب چونکہ ہمارا سوپا جاگ اٹھا ہر دو شاہد گذر گئے اور شہادتیں بھی بہت اچھی دی ہیں اسلئے حاکم بھی سوائے اسکے اور کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا ہے ۔ کہ درحقیقت روزہ بہت عمدہ فعل ہے صحت کو عزیز رکھنے والوں پر روزہ رکھنا فرض ہے روزہ میں صدہا حکمتیں مستتر ہیں مگر دیکھنے کو چشم بینا چاہئے

اور انصاف پسند دل تسلیم کرنے کو ۔ لہذا اس فیصلہ کے بعد ما بدولت

سلہ جسکا اڈیٹر مسلمان ہوچکا ہے (اڈیٹر)

کبھی ٹونگہ کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ کدھر ہیں ہمارے عزیز دوست اور کدھر ہیں وہ متعصب حضرات جو کہتے ہیں کہ روزہ محض ایک فضول شئے ہے آویں اور دیکھیں یہ ہے روزہ کی مختصر سی فلاسفی اور حکمت دونوں کو مسلم مخالف بھی کون آریہ سماجک جنکے رگ وریشہ میں تعصب وہٹ دھرمی کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی ہو بغض وحسد کی آگ ان کے سینوں میں بھڑکتی ہے جسکا نمونہ سماجک تحریریں موجود ہیں اگر اندازہ کرنیکا شوق ہو۔ تو ستیارتھ پرکاش تکذیب وخبط لیکھرام ترک اسلام وتہذیب الاسلام دہرمپال وغیرہ کو دیکھ لیں۔ اگر ان کے جواب کی تمنا ہو۔ تو حق پرکاش تہذیب المکذبین ترک اسلام۔ برق اسلام۔ ترک اسلام تغلیب الاسلام وغیرہ کا مطالعہ کرو۔ بخوبی حق وناحق کا فیصلہ ہو جائیگا۔

خیر اب اگر کوئی صاحب روزہ کی فلاسفی ملاحظہ فرمانے کے بعد دہرمپالی اعتراض پیش کریں گے کہ صاحب یہ تو مسلم ہے کہ روزہ بہت عمدہ فعل ہے صحت کیواسطے بہت ضروری ہے مگر قطب شمالی میں کیا کیا جاویگا۔ تو پہلے تو انیجانب ایسے شخص کو ہٹ پال یا تعصب پال کا خطاب دینگے اور ازاں بعد اسطرح جواب تحریر کرینگے کہ صاحب نامرد کو تلوار سے کیا واسطہ احمق پاگل کو نصیحت سے کیا تعلق لؤلؤ مکنون کو گدھیا سے کیا رشتہ؟ بلبل کو خس وخاشاک سے کیا مطلب؟ علی ہذا رمضان المبارک کو آریوں کے قدیمی وطن قطب شمال سے کیا سروکار وہاں رمضان جاتا ہی نہیں پس جہاں رمضان نہیں وہاں روزہ چہ معنے دارد قرآن تو یہ بتلاتا ہے کہ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ پس جو کوئی تم میں سے رمضان کو پاوے وہ روزہ رکھے جب وہاں رمضان ہی نہیں تو روزہ کا ذکر فضول الہ میاں علیم کل ہیں جانتے تھے کہ وہاں کے باشندے آریے پیٹ کے پالنے والے بھوک کی تاب نہ لا سکینگے۔ اس لئے وہاں رمضان ہی کو نہیں بھیجا (دیکھو دیانند کی سوانح عمری کلاں صفحہ ۲۲ میں صاف موجود ہے کہ دیانند نے بھوک کے مارے برت کو توڑ دیا تھا) ناظرین حیران ہونگے کہ یہ قطب شمال کے باشندوں کو آریہ کیوں کہتا ہے سنیئے حضرت یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جہانتک میں خیال کرتا ہوں مجھکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہاں نہ ہجری مہینے کیا بلکہ انگریزی مہینے بھی نہ ہونگے نہ صرف انگریزی بلکہ اور بھی کسی قسم کے کوئی مہینے نہ ہونگے اگر کوئی اور مہینے ہیں تو رمضان بھی ہو سکتا ہے مگر نہیں ہرگز نہیں ضرور ہے کہ وہ مقام مہینوں سے قطعی خالی ہوگا صرف سمت ہونگے سمت بھی وہ جسمیں مہینہ نہ ہو۔ ایسا سمت بجز آریہ سمت کے اور کوئی نہیں ہے۔ یہی وہاں کا سمت ہے جب آریا وہاں سے کسی وجہ سے نکلے تو یہاں اپنے سمت بھی بعض پتھروں وغیرہ پر کندہ پیچھے انکا گھسٹتا چلا آیا۔ کوئی پیچیدار بات نہیں ہے ناظرین کی حیرانی فضول ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ وہاں رمضان نہیں۔ وہاں کے باشندے رمضان کو نہیں پا سکتے لہذا اونپر روزہ ضروری نہیں ہاں اگر اپنی صحت کو عزیز سمجھتے ہوں تو جس طرح دیگر کام اندازہ سے کرتے ہیں روزہ بھی رکھ سکتے ہیں قرآن مجید کسی پر جبر نہیں کرتا صاف ارشاد ہے نہ صرف ایک جگہ بلکہ متعدد مقامات پر کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اللہ کسیکو اوسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ پس یہ جاہلانہ یا مجاہلانہ اعتراض بھی بیخ وبن سے ایسا اڑ گیا جیسے گدہے کے سر مبارک سے سینگ۔ لہذا میں اپنے خامہ کو روکتا ہوں اور ناظرین سے رخصت چاہتا ہوں۔ اگر زندہ رہا۔ تو پھر کسی رنگ میں حاضر ہو کر قدمبوسی حاصل کرونگا۔ اگر دیگر اسلامی پرچوں کے اڈیٹر بھی مناسب سمجھیں۔ تو اس مضمون کو اپنے کسی پرچہ میں بھی جگہ دیں۔ مگر شرط یہ کہ ایک پرچہ عاجز کو بھی مرحمت فرمادیں۔ والسلام!

پیارے دوستو! اب انیجانب رخصت ہوتے ہیں ع
پھر ملینگے اگر خدا لایا

## کرشن قادیانی کا دعوی نبوت ورسالت

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وحی اور نبوت کے مدعی نہیں ہیں۔ ان کی خدمت میں مرزا صاحب کے چند الہام معہ ترجمہ جو انہوں نے خود کیا ہے اون کی کتابوں سے معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ تا کہ اہل انصاف کیلئے تسلی کا باعث ہو اور مخالف کو

ahmadimuslim.de

انکار کی گنجائش نہ ہو۔ مگر پہلے ایک صحیح حدیث مشکوٰۃ سے معہ ترجمہ بھی نقل کرتا ہوں۔ تاکہ سب پر یہ بات بھی ظاہر ہو جاوے کہ نبوت کے مدعی کا نام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟

دیکھو مشکوٰۃ کتاب الفتن میں عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ :۔ (ترجمہ)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا۔ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت رکھی جاویگی تلوار میری اُمّت میں نہیں اوٹھائی جاوے گی تلوار و قتل اُس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لو جینگے کتنے قبیلے میری اُمّت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے۔ کہ ہوں گے میری اُمّت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی خدا کے ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیّین ہوں۔ نہیں کوئی نبی دوسرا میرے بعد۔ اور ہمیشہ ایک جماعت اُمّت میری سے ثابت رہیگی حق پر نہیں ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے اون کی یہانتک کہ آوے حکم خدا کا روائیت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے۔

ف :۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مدعیان نبوت کو مخبر صادق صلعم نے کذاب کہا ہے اور یہ بھی بیان کردیا۔ کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنے میرے بعد قیامت تک نبی کا لفظ کسی کے نام پر صادق نہ ہوگا۔ اسواسطے کہ نبوّت مجھ پر ہی ختم کیگئی ہے :۔

آب میں ذیل میں چند کتب مرزا صاحب سے مرزا کی نبوت کا ذکر کرتا ہوں۔

(۱) دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۳ میں تحریر کرتے ہیں وھو ھذا خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

ف :۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب ولی خود اُمتی بھی ہیں اور نبی بھی۔ لپس دعوی اونکا حدیث مرقومہ بالا کے مطابق ہے۔ لپس نام میں بھی بموجب حدیث ضرور مطابقت ہو جاویگی۔

(۲) دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ میں ھو ھذا :۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

ف :۔ کیا یہ کھلے طور پر رسول ہونیکا دعوی نہیں ہے اور کیا ہے

(۳) اربعین نمبر ۲ کے صفحہ ۶ میں ھو ھذا :۔ داعی الی اللہ اور سراج منیر یہ وہی دو خطاب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف میں دئے گئے پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دئے گئے۔

ف :۔ اس عبارت سے دو امر صاف ظاہر ہیں (۱) مرزا صاحب کا الہام بھی قرآن کی آیات کے برابر ہے (۲) مرزا صاحب بھی رسولخدا محمد مصطفےٰ کی طرح داعی الی اللہ و سراج منیر ہیں۔ افسوس غ۔ ل۔ الف تم پھر نام کے پہلے کیسا ہے۔

(۴) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۲۳ میں وھو ھذا :۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ صفحہ ۲۳ میں ترجمہ اونکو کہدے کہ اگر خدا تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

ف :۔ افسوس کہ مرزا غلام احمد بھی بذریعہ الہام بطور آیت قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی پیروی کرانے کے لئے مدعی ہوئے ہیں یہ کہہ کے بطور نبوت کے دعویٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے

(۵) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۳ میں وھو ھذا :۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔

ف :۔ مرزا صاحب نے اس الہام کا ترجمہ تو نہیں لکھا۔ مگر مطلب تو ظاہر ہے کہ جیسا رسولخدا صلعم کو قرآن مجید میں حوض کوثر کی خوشخبری دی گئی تھی ویسے ہی مرزا صاحب بھی حوض کوثر دئے جانے کے مدعی ہیں شاید یہ حوض اُن لوگوں کے واسطے ہوگا جنکو رسولخدا صلعم اپنے حوض سے قیامت کے دن ہٹائینگے۔ یعنے فرماوینگے سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ :۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ترغیب الاسلام جلد اول
جواب تہذیب الاسلام
دربیان نو توبہ
قیمت
تعلیب الاسلام جلد دوم
قیمت
ترغیب الاسلام جلد سوم
عقرب شرع
بیکن بیبی مسیح
منیجر اہلحدیث
امرتسر

# فتوے

**س نمبر ۲۶۴** :- چاند گرہن و سورج گرہن کی نماز یعنے صلوۃ الکسوف کے پڑھنے کا حکم ہے وہ کیوں ہے اور کس طرح سے ہم لوگ مجبور کئے جاتے ہیں کہ یہ نماز پڑھیں اسکا جواب عقلی اور فلسفی مرحمت فرمایا جاوے کہ فلاں وجہ فلاں دلیل سے یہ نماز پڑھنا ضرور ہے۔ راقم سید قطب الدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ انجمن اسلامیہ از معرفت محمد محی الدین پورہ :-

**ج نمبر ۲۶۵** :- ہر ایک شخص کی ایک غایت اور غرض ہوتی ہے وہ اسکو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے ہر ایک کام میں اس سے وہ ملحوظ رہتی ہے سرکار کی طرف سے آبپاشی۔ ریل۔ تار۔ ڈاک وغیرہ کے انتظامات ہیں تو ان سے بھی ایک غرض مدنظر ہے کہ رعایا کو آرام ہو اور خزانہ میں آمدنی ہو۔ اسیطرح ایک آدمی تاجر ہے اسکو بھی اپنا نفع اور بڑے ہونے کی مدنظر ہے اسیطرح شریعت کی بھی غایت اور مقصود ہے وہ کیا ہے عبادت خداوندی چنانچہ ارشاد ہے کہ ما خلقنا الجن والانس الا لیعبدون (ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے) پس اس غرض و غایت کو مدنظر رکھکر جسطرح گورنمنٹ دراسا رعایا کو فائدہ پہنچا خزانہ کی آمدنی کا ذریعہ بناتی ہے اسیطرح شریعت نے بھی خسوف کسوف کو موقع پر نشان قدرت کا اظہار کرکے بندوں کو خالق کی طرف جھکنے کا حکم دیا ہے اور اگر غور کریں۔ تو نیچوقتہ نمازیں بھی اسی بنا پر ہیں۔ کہ یہ اوقات قدرت کے مظاہر ہیں :

**س نمبر ۲۶۵** :- سورہ نساء میں جن کنیزوں کے بلا نکاح مرد پر حلال ہونیکا ذکر ہے وہ ہندوستان یا دیگر ممالک میں آجکل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کس وجہ سے نہیں ہیں۔ اور وہ کونسی شرطیں ہیں جنکے پورا کرنے سے کنیز مذکورہ بالا حلال ہو جائیں

**س نمبر ۲۶۶** :- قربانی وعقیقہ کے بکروں وغیرہ کی کھالوں کو جو مساکین کا حق ہے اسلامی مدارس میں صرف کرنا یا مساکین طالبعلم کو کتب اسلامی یا اخبار خرید کر دیدینا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو قرآن و حدیث سے ثبوت نقل فرمائیے (فرید احمد)

**ج نمبر ۲۶۵** :- کنیز وہ عورت ہوتی ہے جو کفار کی لڑائی میں غلبہ کیوقت مال غنیمت میں ہاتھ آئے یا کسی سے مول لی جائے چونکہ آجکل ایسی صورت نہیں ہوتی۔ اسلئے کنیز کہیں بھی نہیں ملتی

**ج نمبر ۲۶۶** :- قربانی وعقیقہ کی کھالیں مدارس اسلامی میں وقف کتب میں مساکین کے وظائف میں لگ سکتی ہیں جیسے انکا گوشت ہر ایک شخص کھا سکتا ہے وہی حکم چمڑے کا ہے

**س نمبر ۲۶۷** نا معلوم شخص کا حمل ہو تو اس عورت کو حالت حمل میں دوسرے شخص سے نکاح کر لینا جائز ہے یا نہیں ؟

**س نمبر ۲۶۸** جو شخص نا معلوم حمل والی عورت کا نکاح جانکر کر دے اسکی کیا سزا ہے (علی محمد از موضع سہل ضلع گورداسپور)

**ج نمبر ۲۶۷** :- حمل مانع نکاح ہے شخص معلوم ہو یا نہو حدیث شریف میں منع ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے اولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن

**ج نمبر ۲۶۸** :- گنہگار ہے توبہ کرے۔

**س نمبر ۲۶۹** :- نماز نافلہ مثل تہجد و وتر کوئی شخص بحالت ملازمت دورہ نہر یا اس قسم کے اور محکمہ کی جو ایک کوٹھی سے دوسری کوٹھی میں جا کر آرام لیتا ہے بخوف سانپ و دیگر اس قسم کے موذیات کے ڈر کر اور خیال غیر درست کیوجہ سے فرش زمین کو غیر محفوظ سمجھکر اندھیری رات کیوجہ سے بستر کر چارپائی مصروف کے اوپر بچھا پاک کپڑا بچھا کر اور چارپائی کو کھینچ تا کہ ٹھیک ہموار کرکے پڑھ سکتا ہے یا نہ۔ دوئم صورت مذکورہ کے سوائے کسی اور عذر سے یا بلا عذر یہی نافلہ نماز یا سنت مؤکدہ و غیر مؤکدہ و وتر پڑھ لی تو جائز ہو یا نا جائز۔ سوم صفت مواقعہ ممنوعہ مثل مزبلہ مجزرہ و مقبرہ وغیرہ زد فی الحدیث مختصر مذکور لحاظ رکھکر باقی مواقعات میں مسجد کے اپنی تنگی یا چوکی یا ٹین کی چھت یا اور اس قسم کی چیزوں کے اوپر نماز نافلہ تہجد و سنت و وتر مذکورہ بالا جائز سمجھ سکتا ہے یا نہیں چارپائی جو فی زمانا موجود نہیں تھی اس شق میں مقصود ہے یا نہیں (نواب بخش)

**ج نمبر ۲۶۹** :- چارپائی پر نماز کے عدم جواز کی کوئی دلیل ہمارے علم میں نہیں ہے ایکی غایت درجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حدیث میں آیا جعلت لی الارض مسجدا وطہورا یعنے آنحضرت نے فرمایا ہے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا گیا ہے اور چارپائی زمین نہیں ہوتی بلکہ زمین سے اونچی ہوتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ لکڑی کی تخت

# انتخاب الاخبار

**کرشن قادیانی** کو تازہ الہام ہوا۔ فرح عیسیٰ و من معہ۔ دیکھئے عیسےٰ اور اسکے ساتھی گھبرائے (ممنے درلعین قایل)

**اسلامی رونق**۔ جناب شیخ عبدالحق (سابق پنڈت لشنداس آریہ) آجکل امرتسر میں رونق افروز ہیں۔ انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام دو لیکچر ہوئے۔ لیکچر کیا تھے لبس سنتو سے تعلق رکھتے تھے آپ ایک اچھی عمر رسیدہ بزرگ ہیں آپ نے اپنے مسلمان ہونیکی وجہ میں فرمایا کہ مباحثہ دیوریا ضلع گورکھپور میں آریوں کی طرف سے شریک تھا بس اُسی مباحثہ نے میرے دل میں اسلام کا بیج لگا دیا پھر نگینہ کے مباحثہ سے وہ بیج نہ دب سکا۔ آخر میں کھلم کھلا مسلمان ہوگیا۔ اثناء تقریر میں کہا کہ میں گنگوہ میں حضرت مولوی رشید احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں بھی میں نے اپنے اسلام کی وجہ ان مباحثات کو بتایا۔ تو مولوی صاحب موصوف نے فرمایا۔ اگرچہ مولوی ثناء اللہ سے ہمارا چند باتوں میں اختلاف ہے۔ مگر ہماری دعا ہے۔ کہ خدا اوسکو برکت دے وہ اسلام کا شیر ہے اوسنے کفار کے حملوں کو بڑے زور سے نہ صرف روکا ہے بلکہ اون پر حملے کرکے اون کی جمعیت کو پریشان کردیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ مجھے ان خدمات دینی پر کوئی فخر نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمے کنی ✽ منت ازو بداں کہ بخدمت گذاشتت

جلسے بڑی کامیابی اور رونق سے ہوتے رہے مزید رونق کی وجہ یہ ہوئی کہ جناب مولوی عبدالسبحان صاحب بلہوری اتفاقاً دہلی سے تشریف لائے اور مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی درخواست پر آپنے بھی اہالی امرتسر کو محظوظ فرمایا مولانا صاحب کی خوش بیانی کے متعلق ماشاء اللہ کچھ کہنے سننے کی حاجت نہیں کہاں ہیں وہ لوگ جو ان مباحثات کو فضول جانا کرتے ہیں اور کہاں ہیں وہ لوگ جو لکھا کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے مباحثات بھی جلا دینے کے قابل ہیں۔

شیخ صاحب نے اثناء تقریر میں فرمایا۔ کہ آریہ لوگ مجھے گالیاں دیتے دیتے یہ بھی کہدیتے ہیں کہ یہ پہلا الٹی مسلمان ہے میں اُن سے یوں فیصلہ کرتا ہوں کہ آکر دیکھ لو کہ ابھی تک میں سب سے ختنہ ہوں۔

ہمارے خیال میں بھی یہ طریق فیصلہ بہت اچھا ہے۔ افسوس ہے کہ آریہ اخبار اب تک انکاری ہیں کہ کوئی پنڈت لشنداس مسلمان نہیں (حکیم صدرالدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

**دینا نگر** ضلع گورداسپور کی انجمن نصرت الاسلام نے سلطان المعظم کی سلامتی پر شکریہ کا جلسہ کیا اور جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اہلحدیث نے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا جنازہ غائب پڑھکر دعاء مغفرت کی (نامہ نگار)

**امرتسر** میں ابتک امساک باراں ہے جس سے قحط کا سخت اندیشہ ہے۔

**مراد آباد** میں ہیضہ و تپ لرزہ کی شکایت ہے

**چوک** لکھنؤ میں تین ڈاکوؤں نے ایک صراف کو لوٹ لیا۔

**پونا** میں ایک مارواڑی کو چوری کا مال خرید نے کے جرم میں چھ ماہ قید سخت و سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی

**میدان** کلکتہ میں ایک بنگالی بابو کو چند ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔

**پرنس آف ویلز** کو کلکتہ میں ۲۰ ہزار کا سنجانب میونسپلٹی نذر کیا جائیگا (کس رقم سے؟)

**بیوقت بارش** سے بنگال میں کاشت پٹسن میں بمقابلہ دہ سالہ اوسط کے ۲۳۶۰۰۰ ایکڑ کی کمی ہے۔

**امیر کابل** جنگ روس و جاپان کے واقعات کو نہایت غور سے دیکھ رہے ہیں۔ اُن کا خیال ہے۔ کہ جو کچھ جاپانیوں نے کیا ہے وہ افغان بھی کرسکتے ہیں

**بنارس** میں سنسکرت کالج کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ چندہ ہوا جسمیں ۳۰ ہزار روپیہ مہاراجہ بنارس نے دیا۔

**نواب جوناگڈھ** نے حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی فاحشہ عورت یا کسبی ۳ ماہ کے اندر شادی نہ کرے گی تو اسکا تمام مال و اسباب ضبط کرلیا جائیگا نواب صاحب کی بیدار مغزی کی جتنی تعریف کیجائے تھوڑی ہے کاش کہ دیگر ہندو اور مسلمانی ریاستیں اسبات کی تقلید کرتی ہوئیں ریاستوں کو شیطنت سے پاک کرسکیں (اسلامی ہدایت کے موافق فاحشہ کا روپیہ کسی کام کا نہیں)

**چین** میں امریکن تجارت کے خلاف جوش بڑھ رہا ہے۔

**روس** نے دو سو ملین روبل اندرون ملک سے قرضہ لینے کا اعلان شایع کیا ہے

ahmadimuslim.de

# دی سپیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے اسراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہم سے عموماً مال منگاکر باہر بھیجا کرتے ہیں اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کو شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت۔** ہمنے قیمت میں بھی نسبت تخفیف کردی ہے یعنے بجائے ۳ر فی انچ کے ۲ر فی انچ کردی ہے اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارا مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریدار ہماری محنت کی داد دینگے

| | فی انچ ۲ر | فی انچ ۲ر | بحساب ۳ر فی انچ | | | | | کیس بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پیمائش ٹرنک | ۲۷، ۳۰ انچ | ۳۳ انچ | ۳۶ انچ | ۳۹ انچ | ۴۲ انچ | ۴۵ انچ | ۴۸ انچ | ۱۲ر فی انچ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | تالہ جستی ۲ر فی انچ |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| ٹرنک تین تالہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | • | کیس بکس سٹیل ۲ر فی انچ |

نوٹ۔ لیکن جو خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت ذیل پر ہو۔

**عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ**

# درِ شفا بند سمجھکر مایوس پھیرو

مدارِ زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پُر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ اس کے منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوائی استعمال کرنی چاہئے نہیں بلکہ حفظ ماتقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیاتِ خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپکو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جاوے یعنی یہ کہ ہمارا جوہر **مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کیلئے اسطو لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں لائف پلز کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

**جوہر مصفے خون** قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں عمہ
**ملہم سلیمانی** امراض معدی کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فیمبو تل جو برابر ہے سات شیشیوں کے صہ ہے
**روغن طلا** خلاف قانون قدرت عمداً رآمد کرنیسے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہتے ہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں۔ جسکی قیمت صرف تین روپے ہے۔
**خوشبودار منجن**۔ قیمت فی شیشی ۲ر
**آتشک کی دوائی** قیمت عہ **بواسیر کی گولیاں** قیمت عہ
آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ (ملنے کا پتہ)

**حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی**
چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار بہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR,

# اہلحدیث

امرتسر ۱۴ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

ORA
9 SE
05

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھ ماہ کیلئے | [illegible] |
| ممالک غیر سے | [illegible] |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بھی پرچہ بیرنگ ڈاک والیس ۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی ۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

## معذرت

اخبار کے متعلق مضامین کی کثرت اپنے خیالات کی اشاعت اور ذمہ داری سے اڈیٹر کو جسقدر تکلیف ہوتی ہو کسی دوسرے کو اسپر اطلاع نہیں ہو سکتی اہلحدیث چونکہ ہر ایک میدان کا سپاہی ہے لہذا مضامین کی کثرت اسکے لئے مناسب ہے اس لئے اخبار کی ترقی کرنیکا خیال مدت سے لگ رہا ہے کہ بجائے ۱۲ صفحوں کے ۱۶ صفحے کردیئے جائیں اور قیمت میں خفیف سی زیادتی ہو۔ مگر یہ ترقی تب تک نہیں ہو سکتی جب تک

### ہمارے دوست

ترقی نہ کریں یعنے مقدور بھر اپنے احباب میں اہلحدیث کی اشاعت کریں اور ہر ایک صاحب کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ حسب طاقت خریدار

بنائیں جب ہمارے دوست پوری توجہ کرینگے ہماری اس کمی کو پورا کرینگے تو ہم بھی اخبار کے چار صفحہ زائد کردینگے - انشاءاللہ تعالیٰ -
کسی دوست نے بکثرت سے بعض مضامین آئے ہوئے ہیں جنکو برابر درج ہونے کو کئی دنوں کا اور وقفہ پڑنے کا خطرہ ہو مگر اُن کے لکھنے والے حضرات کو کسی وجہ سے بدگمانی ہورہی ہے اسلیئے اب کی دفعہ دو ہفتوں کا اخبار اکٹھا نکالا گیا ہے۔ ناظرین اہلحدیث کی تیز رفتاری پر شاباش کہیں کہ وقت سے ایک ہفتہ پہلے حاضر خدمت ہوتا ہے +

## مولود شریف پر سوال؟

از سید حسن پھلواری سلمہ

حضرت مولانا السلام علیکم - ۱۱ - اگست کے اہلحدیث میں جنابنے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مجدد مولوی رشید احمد صاحب جناب مولوی عبدالحی صاحب یہ سب بزرگوار مولود شریف کو بدعت فرماتے ہیں اور قرآن حدیث سے اسکا ثبوت نہیں ملتا +
مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ بہلا مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے کہاں اور کس کتاب میں اسے بدعت کہا اور ناجائز بتایا ہے؟ اگر بدعت فرمایا ہے - تو بدعت حسنہ و مندوبہ قرار دیا ہے؟ جوابسے مع نقل عبارت مولانا مرحوم جلد مطلع فرماویں ؟ - انتہی

اڈیٹر - میں آپ کے اس سوال کی قدر کرتا ہوں شاباش! اسیطرح مسائل کی تحقیق ہو - تو مفید ہوسکتی ہے لیکن سوائے مولانا عبدالحی مرحوم کے باقی حضرات کی بابت سوال نہ کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ ان کی بابت آپ کو یقین ہے کہ واقعی وہ مولود مروجہ کے مخالف ہیں این ہم غنیمت است - پس مولانا مرحوم کا فتویٰ غور سے سُنئے اور بدعت سئیہ یا حسنہ کا فیصلہ آپ ہی کر لیجئے - مولانا کا فتویٰ یہ ہے -

"قیام بوقت ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ آج کل ہوتا ہے صحابہ اور تابعین و تبع تابعین اور فقہاء مجتہدین کے زمانہ میں ہرگز نہ تھا مفسرین اور شارحان حدیث میں سے کسی نے اسکو ذکر نہیں کیا نہ اشارۃً نہ صراحۃً نہ فقہاء متاخرین نے ایسی تصریحات اور قواعد جزئیات میں اسکو داخل کیا ہے صاحب شامی نے اسکو اصل بدعت کہا ہے اور بعض کتب فقہ میں اسکو بدعت سیئہ لکھا ہے چنانچہ رسالہ تفہیم المسائل میں منقول کتب معتبرہ منقول ہے اسلیئے اس میں اختلاف عظیم ہے پرہیزگار علماء قرون ثلثہ صحابہ تابعین تبع تابعین اور مجتہدین کے زمانہ میں نہ پانیکی وجہ سے اور مفسرین اور شراح حدیث اور فقہاء متقدمین اور متاخرین حتی کہ جو لوگ نفس ذکر ولادت کو جائز کہتے ہیں ان کے بھی انکار اور صاحب سیرت شامیہ کے اسکو اصل بدعت کہنے کی وجہ سے اور بعض فقہ کی کتابوں میں اسکی خرابی ہونیکی وجہ سے اس سے منع کرتے ہیں اور بدعت سئیہ کہتے ہیں اور آجکل کے بعض خواص اور عوام رسم آنحضرت کی تعظیم کے شبہ سے بدعت کہکر مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب جانتے ہیں اور اسکے تارک کو بے تمیز بے ادب اور منکر کو کافر سمجھتے ہیں حالانکہ اگر بنظر انصاف دیکھیں تو یہ قیام افراد تعظیم میں داخل ہی نہیں:
اور کن عرب کا کسی فعل کو بعد قرون ثلثہ یعنی نوے برس کی حجت نہیں ابن الہمام اور عینی اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم اپنی کتابوں میں لکھ گئے - دیکھیے جسکا جی چاہے اور بطور استشہاد ایک کتاب کی عبارت لکھے دیتا ہوں:

قلت هذا انما كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم والخلفا الراشدين الى انقضاء القرن الثالث وهي تسعون سنة فاما بعد ذالك فقد تغيرت الاحوال وكثرت البدع خصوصاً في زماننا هذا على ما لا يخفى انتهى ما في العيني يعنی عینی حنفی نے لکھا ہے کہ مسئلہ رہنا اہل مدینہ کا ثابت ہے اور ان کے عمل کا حجت اور دلیل ہونا سوائے اسکے نہیں کہ تھا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین میں تمام ثلثہ کے گذرنے تک کہ وہ نوے برس ہیں لیکن بعد قرون ثلثہ کے پس تحقیق متغیر ہوئے احوال اور بہت ہوئیں بدعتیں خصوصاً ہمارے زمانہ میں اور یہی ملا علی قاری نے مستقل ایک رسالہ بدعات مولدین میں لکھا ہے دیکھے جسکا جی چاہے - (مختصر مجموعہ فتاوی جلد دوم صفحہ ۴۴ و جلد اول صفحہ ۳۰۶)

غالباً آپ کے اس سوال کا جواب ہو لیا - باقی آپ کی تحریر میں جو کسی کو

ahmadimuslim.de

جواب بارہ میں آپ بھیجتے ہیں بوجہ عام مفید نہ ہونیکے درج نہیں ہو سکتیں یہ بتاؤ آپ ہی سے نہیں ہر ایک آپکے مد مقابل کی بھی کوئی تحریر شائع نہیں کی۔ کیونکہ اخبار سب ناظرین کا ہے پس اڈیٹر کا فرض ہے۔ کہ اگر سب کا لحاظ نہ کر سکے تو اکثر کا تو خیال رکھے اسلئے مضمون نگاروں کو عموماً اور آپ کی خدمت میں خصوصاً اور آپکے مد مقابل صاحب کی خدمت میں خصوصاً التماس کیجاتی ہے کہ مضمون عام فہم لکھا کریں جس سے ہر ایک پڑھنے والے کو خواہ وہ پہلے مضمون (مردود) سے واقف ہو یا نہ۔ آپکا مضمون خوب سمجھ میں آجائے

## لارڈ کرزن اور خالد بن ولید

اس نوٹ کے لکھنے کا باعث ہے۔ حضرت مسیح کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے آجکل لاٹ کرزن والسرائے ہند کے استعفا دینے کا چرچا اخباروں میں ہو رہا ہے اور بہت لمبے چوڑے مضامین لکھے جا رہے ہیں لیکن مطلب سعدی دیگر است۔ اہلحدیث کی غرض مثل دیگر اخباروں کے دنیاوی نہیں بلکہ ایک مذہبی ہے۔ لاٹ کرزن نے استعفا کیوں دیا اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ لارڈ کچنر سپہ سالار افواج ہند نے ایک تجویز کی تھی جو لاٹ کرزن کے منشا کے خلاف تھی۔ اسی ناچاقی میں سپہ سالار نے استعفا دیا جو منظور نہوا۔ اور وہ بجائے خود بحال ہے۔ آخر کار وزراء انگلستان نے لارڈ کچنر کی تجویز سے اتفاق کیا اسپر بات بڑھتے بڑھتے یہانتک نوبت پہنچی کہ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے استعفا دیدیا۔ جو منظور کیا گیا۔ یہ ہے مختصر بیان لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر انگریزی قوم کے ہیروؤں کے استعفا دینے کا۔ اسکے مقابلہ پر ہم اپنے ایک ہیرو (نرنگ) کا حال سنا کر حضرت مسیح کے قول مذکور کی تصدیق چاہتے ہیں

سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار افواج اسلامیہ تھے جس نے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب کے بغاوت فرو کی اور شام کا ملک دمشق تک فتح کیا اتنے میں خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔ خلیفہ ثانی کی مصلحت یہ ہوئی کہ حضرت ابو عبیدہ کو (جو خالد کے ماتحت تھے) سپہ سالار کر کے خالد کو انکا ماتحت کیا جاوے چنانچہ یہ حکم دمشق میں خالد کو عین لڑائی کے وقت پہنچا۔ مگر خالد نے اس حکم کو کس حلم اور حوصلہ سے سنا۔ اللہ اللہ تمام دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ خدا کی رضا جوئی کے لئے کام کرنیوالے ایسے ہوتے ہیں کام تو برابر جاری رکھا لیکن بعد فتح جب مال غنیمت جمع کر کے امام کے پاس لائے تو فرمایا ابو عبیدہ کے پاس لے جاؤ۔ امیر المومنین نے سپہ سالار انکو بنایا ہے میں انکا ماتحت ہوں اللہ اللہ! یہ جلادت اور یہ حلم حالانکہ خالد کا زور اور فوج کا اسپر اعتماد یا اسقدر تھا۔ کہ اگر خالد اسوقت ذرہ سا سر ہلا دیتے تو وہ بغاوت ہوتی کہ شاید و باید۔ مگر شاباش کہ ذرا بھی چوں نہیں کیا سچ ہے ؎

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

ادھر ہمارے لاٹ کرزن اور کچنر ہیں کہ ذرہ سے اختلاف رائے پر جسکا تصفیہ حکام بالا دست نے باختیار خود کر دیا۔ آپے سے باہر ہوکر استعفا دیتے ہیں اور ہندوستان سے یہ شعر پڑھتے ہوئے تشریف لیجانے کو طیار ہیں ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

## بے زبانوں کی فریاد

دیکھئے دنیا میں کیا کیا چیز ندارد ہے۔ السلام علیکم ندارد۔ مصافحہ ندارد۔ معانقہ ندارد مزاج پرسی ندارد۔ بڑوں کی عزت ندارد۔ چھوٹوں پر رحم ندارد۔ ہائیں! اٹھیں ارے میاں غیر تو ہے آپ ہیں کہاں مولوی صاحب کچھ نہ پوچھو۔ زمانہ کی چرخ پلٹنے سے طبیعت ایسی کشمکش میں ہے جس چیز کو دیکھئے وہ ندارد ہے جسبات کو دیکھئے وہ ندارد۔ لیجئے آپ سن ڈالئے بزرگوں میں سے محبت ندارد۔ خردوں میں سے اطاعت ندارد۔ شریفوں میں وفا ندارد۔ شریف ندارد۔ ایفائے وعدہ ندارد۔ اسسال ابر میں پانی ندارد۔ اسیوجہ سے فصل خریف ندارد۔ مسلمانوں کے بچوں میں ادب ندارد۔ اخلاق ندارد۔ مسلمانوں میں رحم ندارد۔ انصاف ندارد۔ مسافروں کی خبرگیری ندارد۔ علماء کی عزت ندارد۔ قومی ہمدردی ندارد

ahmadimuslim.de

خوشی ندارد۔ ہمت ندارد۔ خدا و رسول کی پیروی ندارد۔ خیر کی سعی ندارد۔ ہوش ندارد۔ حواس ندارد۔ اخبار کی قیمت ندارد۔ عاقلوں کی نصیحت ندارد۔ عالموں کی صحبت ندارد۔ یہ ندارد۔ وہ ندارد۔ مگر ایک اور ندارد۔ وہ کیا۔ معلموں کی تنخواہ ندارد۔ کیا اونکو تنخواہ نہیں ملتی؟ جی خوش! آپ بھی تعجب کیساتھ دریافت فرماتے ہیں۔ کیا کبھی آپ پر نہیں گذری۔ لیجئے اونکی تنخواہ کا حال بھی سنئیے کچا چٹھا سنئیے اول مدرس کی تنخواہ ہی قلیل اور پھر غضب یہ ہے کہ ایک تنخواہ میں وہ کہ اون بیچارے غریب مدرسوں کو چار چھ ماہ میں تنخواہ ملتی ہے وہ بھی زیادہ دام جمع ہونے سے ہاتھ کی مٹھی نہیں کھلتی ہے۔ بھلا فرمائیے تو سہی کہ مدرس لوگ طلباء کی تعلیم کو کیسے نہ بیگار سمجھتے ہونگے۔ افسوس صد افسوس اپنی جناب خیر اندیش حاتم صفت سے اصرار کیساتھ ملتجی ہوں کہ اگر آپ اون مدرسوں کو تنخواہ ماہ بماہ عطا فرمادیں تو ہمکو یقین ہے کہ وہ مدرس ایسی خوشدلی اور مدہانہ کوششوں سے کام دیں۔ کہ جس سے وہ جلد ترقی ہوجائیگی جناب باتیں تو تمہاری باون تولہ پاؤ رتی کی ہیں مگر آج آپ اپنا سارا خواب خیال یا بدولت کے دیوے کہہ گذریگے۔ بہت اچھا اینجانب پھر مراقبہ میں جاتے ہیں ہاں لو مولوی صاحب ذرا اسطرف توجہ دل فرماکر ہمارے خیالی پلاؤں کو سن لیجئے۔ نیکوں کی صحبت ندارد۔ حیا ندارد۔ شرم ندارد۔ برکت ندارد۔ کھانوں پر بسم اللہ ندارد۔ تاثیر زبانی ندارد سنت نبویہ ندارد۔ شادیوں میں طریقہ نبوی ندارد۔ باتوں میں صدق ندارد مزدور کی اجرت ندارد۔ مسلمانوں کو مسلمانوں پر رحم ندارد۔ پردہ ندارد۔ جھوٹ میں سچ ندارد گالیوں سے پرہیز ندارد۔ خوش معاملگی ندارد۔ سائل کی مراد ندارد۔ سائل کا جواب ندارد۔ اخباروں میں مضمون شائع ہونا[1] ندارد۔ مسلمانوں میں علم ندارد۔ نماز صلوا کما رأیتمونی اصلی ندارد۔ روزہ ندارد۔ حج ندارد خیرات ندارد۔ صدقہ ندارد۔ کہ کیسے گے کی تواضع ندارد۔ زر و زیور کی زکوٰۃ ندارد۔ بکریوں کی زکوٰۃ۔ گائیوں بھینسوں کی زکوٰۃ ندارد۔ غلہ میں عشر دنیا ندارد۔ محبت اسلامی ندارد۔ یہ ندارد۔ وہ ندارد۔ ہم ندارد۔ تم ندارد۔ اسلام کی برکت ندارد۔ افسوس یہ اور وہ سب ندارد۔ پھر ہم پکے مسلمان کیونکر ندارد۔ ارے میاں افسوس کی بات ہے کہ تمنے ایسی لمبی چوڑی دردناک خبر کیوں سنائی۔ کہ جس سے طبیعت کو اور رنج ہو۔ بس بس اب ختم کیجئے۔ اب ہم ختم کرتے ہیں (رخصت) یغفر اللہ لنا ولکم (راقم نامہ نگار از دیکھا سیلی)

[1] بشرطیکہ غیر مفید ہو (ایڈیٹر)

# تعزیہ پرستی

(از مستری عظیم بخش صاحب)

بندہ کئی وجہ سے مضمون مندرجہ ذیل ارسال خدمت آنجناب نہ کرسکا اور اسکے اندراج کا وقت میرے خیال میں اب ہی تھا۔ اگر میرا خیال درست ہے۔ تو اگر عین وقت پر پہنچنے کی شکایت سے درگذر فرماکر مضمون ہذا کو اخبار اہلحدیث کے کسی کونے میں جگہ عنایت فرمائیے اور مضمون ہذا کی عبارت میں تغیر و تبدل کرنیکا آپکو اختیار ہے اس مضمون کے دو عنوان درج ذیل ہیں۔ جو مناسب ہو۔ وہ درج فرمائیے

(شاہجہانپور کے تعزیہ داری کا چہلم) یا (چہلم ضمیمہ محرم)

میں ہفتہ عشرہ سے شاہجہانپور میں مقیم ہوں۔ آج دو پہر کے بعد بہت سے مرد اور عورتوں کو جو نام کے مسلمان تھے لباس فاخرہ پہنے ہوئے شہر کے مشرق کیجانب جاتے ہوئے دیکھا۔ ایک برہمن سے جو میرے قریب ہی رہتا ہے معلوم ہوا۔ کہ آج چہلم اور کربلا میں اسکا میلا ہے (میں نے اخبار اہلحدیث نمبر ۴۴ میں یہ ظاہر کردیا ہے۔ کہ ملک اودھ میں ہندو بھی تعزیہ پرستی کرتے ہیں) بندہ نے خیال کیا کہ بھلا میلے کو کربلا میں کیا تعلق؟ لہٰذا بغرض تحقیق میں نے بھی وہاں جانیکا ارادہ کیا لیکن من تشبہ بقوم فھو منھم کا خیال آکر یہ ارادہ ملتوی کردیا۔ اور خاموش ہوا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد انما الاعمال بالنیات کو یاد کرنے سے پھر ارادہ مصمم کرلیا اور روانہ کربلا ہوگیا شہر کی جانب شرقی ایک ندی ہے اسکے نزدیک پہنچکر دیکھا تو واقعی ایک لشکر جرار بتقاضائے خواہشات نفسانی مجتمع ہورہا ہے اور اس سے وہ تاریخی واقعہ یاد آگیا جو حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید کے مابین بابت خلافت ہوا تھا۔ گویا لشکر یزید کو نیاز باتحتی عبداللہ ابن زیاد نہر فرات پر جمع ہورہا ہے۔ (یہ مجمع بھی ندی کے متصل ہی تھا) اون ظالموں نے تو امام اور اُن کے ہمراہیوں کو صرف ایک دو روز ہی میں شہید کیا تھا اور یہ ہر سال اون کی نقل کرکے اون کی ہتک کرتے ہیں تو کیا یہ اون سے کم ہیں۔ ہرگز نہیں۔ لیکن چونکہ نہر فرات پر سامان آسائش و بادشاہی و عیاشی موجود نہیں تھے اسلئے اس مجمع کو میرے نزدیک رام لیلا پر تشبیہ بیجانہ ہوگا کیونکہ یہاں پر ہر عمر کے مرد اور عورت اور بچے اور طوائف اور حلوائی اور

کباڑی اور بنواڑی۔ اور لباطی اور بت فروش اور کئی قسم کے تماشے والے موجود تھے رام لیلا میں راون کا بانس اور کاغذ کا بت ہوتا ہے علی ہٰذا یہاں تعزیے موجود تھے اور انگریزی باجا وغیرہ بڑی دہوم سے بج رہا تہا۔ یہ مرد اور عورت تقریباً بارہ بجے شب کو واپس گئے۔ یہ بات مشہور ہے کہ ایسے میلوں میں اکثر لوگوں کی خواہشات بدکاری پوری ہوتی ہیں۔ عجب نہیں کہ سچ ہو۔ کیونکہ ان عورات نے جو ۱۲ بجے دن کے گئی تھیں وہ کیا چیز تھی جو ۱۲ بجے رات تک دیکھی اور دن میں نہ معلوم ہوئی اور شاید یہ اپنے تئیں پردہ وغیرہ احکام شرعی کا مکلف بھی نہیں جانتی ہیں لیکن افسوس کیا ان کے مردوں کو شرم نہیں کہ ان کی بہو اور بیٹیوں کو ہزاروں لوگ غیر محرم بازار بہا تو دیکھتے ہیں مگر ان عورتوں کا ایک دوسرا فریق پورا ہی تہا جبکہ اپنے تئیں بہو ولٹین ہونیکا ثبوت دینے کی کوشش کر رہا تہا۔ یہ فریق گاڑی اور یکوں اور چھکڑوں میں جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے بیٹھا تہا۔ اور ہزاروں کو اپنی نظر میں سے نکال آیا تہا اور بہتیرے صورت پرست بہی ادہر اودہر ان کے نزدیک ہی چکر لگا رہے تھے۔ افسوس ان عورتوں کو رسول خدا کا یہ حکم کیوں نہیں منوا لیتے۔ جو حضرت نے امہات المومنین حضرت میمونہ اور حضرت ام سلمہ کو کسی نابینا صحابی کے دیکھنے سے منع کرنے کی بابت فرمایا تہا۔ کہ یہ نابینا ہے۔ تو تم تو نابینا نہیں ہو۔ لیکن جب ان کے مرد ہی اس بے غیرتی کو باعث فخر جانیں۔ تو یہ بیچاریاں کیا کریں؟ سارے کربلا میں حسینی اور یزیدی دو فریق تھے اب نہیں معلوم کہ یہ تعزیہ پرست کونسے فریق کے حامی ہیں اگر یہ کہا جائے کہ ظالم کے حامی ہیں تو یزید وغیرہ کو کیوں برا کہتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ مظلوم کے حامی ہیں۔ تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ لوگ پنجہ وغیرہ (شہدائے کربلا کے کٹے ہوئے ہاتھوں کی نقل) علم کرتے ہیں۔ شہدائے کربلا کی نعش کی نقل بنا کر اونکی تشہیر کرتے ہیں۔ جو کہ خاص یزیدی لشکر نے فتح کی خوشی میں یا حاکم کے حکم سے کئے تھے اور ڈہول تاشے وغیرہ باب شریعت میں ممنوع ہیں۔ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کے لشکر میں آ کیسا ہونا کیونکر ممکن ہے۔ علی ہٰذا تو جب بھی وہ ایکدوسرے کے واسطے نہیں کر سکتے تھے کیونکہ حرام ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ نقال ہونے کے علاوہ یہ اور کسی طرف بھی نہیں ہیں اور مسلمان کہلا کر اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں جو

اپنے آپکو بڑے عقلمند جانتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ تعزیہ داری بدعت حسنہ ہے اور اسکی وجہ سے غیر مذاہب کے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں اور اسلامی رعب قائم ہے۔

بدعت کی بابت تو حضرت نے فرمایا ہے کل بدعتہ ضلالتہ وکل ضلالتہ فی النار اور حسنہ ہیں اسمیں تعزیہ پرستی اور عورتوں کی بیرنگی اور بدفعلی اور باجوں کی دہوم دہام ہی کا نام ہے تو بہت خوب اور غیر مذاہب کے جو لوگ ان باتوں کو دیکھکر مسلمان ہوتے ہیں اونکا مسلمان ہونا ہی کیا ہے وہ کنوئیں میں سے نکلکر کہائی میں گر پڑتے ہیں کیونکہ پہلے تو پتھر وغیرہ کے بت پوجتے تھے اور اب بانس اور کاغذ کا بت پوجنے لگے اور اسلامی رعب اور شان و شوکت کا قائم رہنا اگر انہی فعلوں پر منحصر ہے تو یہ فعل اور تو ہولی میں بدرجہا موجود ہیں۔ پہر اسلام ہی کی کیا خوبی رہی۔

# پیارے اسلام کی نازک حالت کا فوٹو

(از شیخ احمد اللہ صاحب از امروہہ)

زمین چمن گل کہلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

کون نہیں جانتا کہ فی زمانا پیارے اسلام کی کیا حالت ہے! پیارا اسلام کس مصیبت میں گرفتار ہے کس آفت میں مبتلا ہے کس کشمکش میں پہنسا ہے کس کٹہ دستہ میں اسیر ہے آہ افسوس پیارے اسلام کی اس نازک حالت کو دیکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے بلکہ بہی شق ہوا جاتا ہے ذرا بہر غور کرو۔ ہائے اسلام پیارے اسلام کی حالت ناگفتہ بہ ہے ہائے ہائے اسلام ایسا جگر خراش لفظ ہے جسکو سنکر دل میں درد ہوتا ہے۔ زبان میں آہ آہ ہیں ٹیس۔ ٹیس میں کراہ کراہ میں اف نکلتی ہے! پیارا اسلام کس بیکسی کے عالم میں گرفتار ہے کیسے دگرگوں حالت ہو رہی ہے ایک طرف تو آریہ وغیرہ مخالفین اسلام اسلام پر دانت چبا رہے ہیں طرح طرح سے حملہ کر رہے ہیں حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں کہ پیارا اسلام اس عالم سے یا کم از کم آریہ ورت (ہندوستان) سے قطعاً نیست و نابود ہو جائے پیارے اسلام کا نام لیوا کوئی بہی باقی نہ رہے۔

ahmadimuslim.de

بلکہ حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹ جائے شب و روز اسلام پاک اور جناب لولاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سرگرم ہیں پنڈت لیکھرام آریہ مقتول وقت مرگ یہ فقرہ کہہ مرا ہے کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو۔ اسپر ہمارے آریہ بھائی کیسے کیسے حاشیے چڑھاتے ہیں۔ اپنی قوم کو کن کن الفاظ میں کیسا جوش دلاتے ہیں شاباش ہے آریہ قوم کو اور اسکے اس جوش قومی کو شاباش۔ آہ پیارے اسلام کی مخالفت کرنا انکی ہو گویا آبائی پیشہ ہو رہا ہے بچہ بچہ مسلمانوں پر حملہ آور نظر آتا ہے خواہ اوسکی لیاقت ستیارتھ پرکاش ہی تک محدود ہو۔ مگر اپنے لیکچر یا دیا کہیان میں اسلام اور بانی اسلام پر ضرور حملہ کرے گا۔ اس آریہ قوم نے ایک یہ بھی رزولیوشن لکھا ہے کہ جو کوئی اسلام کی تردید میں کتابیں لکھے اوسکو انعام دیا جاوے خاطر اسلام کے خلاف لیکچر دینے والے آپدیشک رکھے گئے ہیں خاص اسلام و قرآن کی مخالفت میں رسالہ جاری کیا گیا یہ رسالہ بھی کوئی معمولی رسالہ نہیں بلکہ آ... صفحہ ضخامت کا ماہواری رسالہ عرصہ سے جاری ہے اور یہ سب باتیں صرف آریہ مقتول کے اس فقرہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو کو مد نظر رکھکر عالم ظہور میں لائی گئی ہیں۔ غرضیکہ کوئی طریقہ کوئی دقیقہ ان لوگوں نے پیارے اسلام کے نیست و نابود کرنے میں باقی نہیں چھوڑا ہے۔ آہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی و اسم گرامی حقارت سے لینا قرآن پاک کی سر بازار تحقیر کرنا تو انکا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ان بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے میں یہ گروہ انسان کسی طرح مردود شیطان سے کم کوشش نہیں کرتے ہیں کلیات آریہ مقتول ستیارتھ پرکاش۔ ترک اسلام۔ تہذیب الاسلام وغیرہ کتابیں دیکھنے والے اصحاب بخوبی جانتے ہیں کہ یہ فرقہ اسلام پاک اور نبی کریم کی شان میں کیسے کیسے مغلظات استعمال کرتا ہے۔ آہ کیا اس سے پیشتر بھی کبھی کسی نے پیارے اسلام کی نسبت ایسے گندہ الفاظ استعمال کیے۔ آہ کبھی نہیں ہرگز نہیں آہ اسلام کے مخالف پہلے بھی تھے ہاں پیارے اسلام کے معاند بھی تھے۔ مگر کیا ایسے مغلظات استعمال کرتے تھے ہرگز نہیں آہ! پھر کیا ہے؟ کچھ نہیں۔ کچھ تو ہمارے علماء کی غفلت ہے اور کچھ زمانہ کی نیرنگی آہ ؎

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے<br>
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے!

کچھ شک نہیں۔ کہ اگر ہمارے علماء خواب شیرین سے بیدار ہوں اور آپس کی نااتفاقی کو جو آکاس بیل کی طرح پیارے اسلام پر پھیل رہی ہے دور کرنا شروع کر دیں۔ اور ادہر مخالفین کو جو دیمک کے مانند شجر اسلام میں چمٹے ہیں جڑ سے رگڑنا شروع کر دیں جیسا کہ بعض علماء کر رہے ہیں پھر دیکھیں ہمارے پیارے اسلام کی حالت کیسی نکلتی ہے۔ مگر نہیں اگر آریہ سماج اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہے تو دوسری طرف ہمارے علماء کرام آپس میں ایکدوسرے کو کھائے جاتے ہیں شب و روز بجائے اتحاد و اتفاق کو تفرقہ و نفاق کو تقویت دے رہے ہیں۔ جہاں کسی نے ذرا بھی انکی منشا کے خلاف کام کیا۔ پس فوراً مورد لعن طعن ہو گیا کفر کے فتوے استنجوں کے ڈھیلوں یا برساتی کیڑوں کی مانند جد بد بکھر رہے ہیں۔ اگر ذرا بھی چوں کی فوراً چھپ کر اخباروں میں شائع کر دیا آہ! افسوس اگر کسی نے اپنے خلاف آمین کہی یا رفع یدین کیا۔ فوراً جھگڑے پر آمادہ ہو گئے۔ گویا اس بیچارہ نے حدیث کے خلاف کیا ہے۔ نعوذ باللہ۔ اگر کہیں فاتحہ خلف امام پر جھگڑا ہے تو دوسری طرف میلاد وغیرہ مسائل پر ہاتھا پائی ہے۔ کہیں تقلید عدم تقلید پر مباحثہ ہے کہیں مقلدین غیر مقلدین (اہلحدیث) کو در عدالت جھانکا رہے ہیں کہیں اہلحدیث مقلدین کو عدالت دکھا رہے ہیں۔ اگر ان سے اور آگے بڑھو تو مرزائیوں چکڑالویوں سے جا چمٹے خیر یہ بھی غنیمت مگر افسوس تو یہ ہے کہ وہ اس سے آگے بڑھنا جانتے ہی نہیں۔ آہ! پیارے اسلام کی حالت پر نظر تو کیجئے۔ ایک طرف تو ایک صاحب مسیح موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں دوسرے صاحب حدیثوں کو جھوٹے قصے کہتے ہیں۔ تیسرے صاحب کہتے ہیں کہ قرآن سے بھی ... آیات کو علیحدہ کرو۔ چوتھے صاحب فرماتے ہیں۔ کہ آؤ ہمسے روحانی علاج کراؤ ہمنے روحانی مدرسہ کھولا ہے ہم نہیں سب ایک دوسرے کے خلاف ہیں اسلیئے خوب ایکدوسرے پر لعن طعن ہو رہے ہیں آہ! افسوس آخر یہ ہیں کون؟ لاریب پیارے اسلام کے افراد ہیں اپنے قیاسی یا اجتہادی غلطی سے ایک دوسرے کے مخالف ہو رہے ہیں یہ سب گلشن اسلام کے پھول ہیں کسی میں زیادہ خوشبو ہے کسی میں کم۔ غرضیکہ یہ سب ایک ہی ... اگر نظر غور و فکر سے دیکھا جائے تو فوراً یہ شعر زبان پر آتا ہو گا ؎

ہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ❊ من انداز قدت را می شناسم

مگر نظر انصاف سے دیکھئے کون رگ و ریشہ میں تعصب ایسا سرایت ہو گیا ہے کہ کچھ کرنے ہی نہیں دیتا ہے جہاں ذرا اختلاف ہوا۔ پس فوراً دو کوڑی کو کفر کا فتویٰ خرید لیا گیا۔ درحقیقت کفر ہے بھی بڑا ارزاں کوڑی کوڑی کو بھی کوئی نہیں پوچھتا ہے آہ! افسوس پھر وہی کلمہ نکلتا ہے کہ ہائے اسلام تیرا کیا حال ہے تو کچھ کس حالت میں ہے تیرے عمل کا کیا حال ہے آہ! کون آنکھ ہے جو اسلام کی ایسی نازک حالت پر آنکھ آنسو نہ روئیگی۔ کون دل ہے؟ جو یہ نقشہ کو دیکھ کر پاش پاش نہ ہوگا اُف غضب ہائے یہ اختلاف تو پہلے زمانہ میں باعث رحمت تھا۔ کیا اب یہی باعث زحمت ہو گیا آہ افسوس ؎

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا ٭ ولیکن مدار اُسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا ٭ خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا

آہ! آجکل یہ اختلاف بجائے مسلمانوں کے دیگر اقوام کو عموماً آریہ سماج کو خصوصاً فائدہ دے رہا ہے اور پیارے اسلام میں اختلاف باعث بغض و عناد ہو رہا ہے۔ سچ ہے ؎

جو فرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اُس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے

مسلمانو! او غیرت مند مسلمانو! سنتے ہو یا نہیں اگر چند روز اور یہی حالت رہی۔ تو خوب یاد رکھو ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے لئے دورِ زماں مٹ رہا ہے

میرے پیارے مسلمان بھائیو! سید الانبیاء کے حلقہ بگوش غلامو! اٹھو جاگو! بیدار ہو۔ خود سنبھلو۔ دوسروں کو سنبھالو۔ ابھی وقت باقی ہے لو ؎

غافل! تجھے گھڑیال یہ کرتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اے میرے پیارے علماء اس آپس کے تفرقہ کو مٹاؤ! اس تُو تُو میں میں کو موقوف کرو۔ دیکھئے آپ لوگوں کے اختلاف نے ہم عوام کا کیا حال کیا ہے مخالفین اسلام کو کیسا موقعہ دیا ہے وہ کیسے بغلیں بجا رہے ہیں کیسی باچھیں کھل رہی ہیں لاریب آپکے اختلاف کا نتیجہ ہے میں راست راست کہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ آپس میں اتفاق کریں تو ہم عوام کا نفاق حرف غلط کی طرح عالم ہستی سے مٹ جائے مگر ہمکو امید نہیں ہے کہ آپ لوگ اتفاق کی طرف رُخ بھی کریں کچھ شک نہیں کہ زیادہ تر نفاق کا بیج بونے والے یہ حنفی علماء ہیں ہم اپنے ناظرین کو ایک ہفتہ کا جھگڑا دکھلانا چاہتے ہیں جو اڈیٹر ہمدرد نے اڈیٹر اہلحدیث سے چھیڑا ہوا ہے فریقین یعنے ہمدرد اور اہلحدیث کی تحریر کا موازنہ اگر کیا جائے تو اسکو ایک دفتر چاہئے میرا فیصلہ یہ ہے کہ اہلحدیث کی تحریر سے ثقاہت کی بو آتی ہے اور ہمدرد کی تحریر سے جہالت ٹپکتی ہے ہماری تصدیق وہ حضرات خود کرینگے جو دونوں پرچوں کو انصاف سے دیکھتے ہونگے یہاں پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں کہ ۱ ہمدرد اسلام آگرہ نے یہ چھیڑ کیوں کی؟ ۲ ایسی سخت تحریر کیوں ہوتی ہے؟ الجواب:۔ حکیم عبدالغنی صاحب نے نگینہ سے مباحثہ نگینہ برائے ریویو خدمت اقدس روانہ کیا آپنے اوس پر چند اعتراض جڑ دئے حکیم صاحب نے اعتراض کیا آپنے ہمدرد اسلام میں شائع کر دئیے ۳ چونکہ مناظرہ مرتبہ اڈیٹر اہلحدیث ہے اہلحدیث نے اون اعتراضوں کے جواب مگر مختصر دیدئے اور بتلا دیا کہ مولانا اسکا یہ مطلب ہے مگر مولانا ایسے کب تھے کہ اپنی نسبت کوئی تحریر دیکھ سکتے۔ نہ معلوم کب سے خار کھائے بیٹھے تھے اس موقع کو غنیمت سمجھا اڈیٹر اہلحدیث کو خوب ہی بے نقط سنائیں مولوی ابوالوفا صاحب نے چاہا کہ مولانا صاحب کو ٹھنڈا کر دیں ورنہ مخالفین ہنسینگے پھر ملائم طریقہ سے سمجھا دیا۔ مگر مولانا ابوالفرح کب ٹھنڈے ہونے والے تھے اور بھی آگ بگولا ہو گئے چار پانچ پرچوں میں سلسلہ خوب چلے کچھ لے پھوڑے اور بہت تیری دہت تیری کر گئے ہوئے دیگر بزرگان دین پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ چنانچہ ہمدرد اسلام مجریہ ۲ ربیع الاول ۱۳۳۹ ہجری کے صفحہ ۱ میں مولوی ابوالوفا کی تحریر۔ آپ دیوبند و نگینہ میں علماء سے علیحدہ ہے پھر فرماتے ہیں کہ وہ علمائے دین کہ جن کو عقائد اندرونی پر کچھ بھی اثر نہیں رکھتے اور رکابی مذہب کی طرح جیسا وقت ہمیں ویسا کرتے ہیں ایسے انسان کو الگ تھلگ رہنا بہتر ہے پھر صفحہ ۲ میں فرماتے ہیں کہ جب کوئی ایسا عالم پیدا ہو اونکا ہم عقیدہ جماعت میں امام بنتا ہے کہ جو سیدنا رسول کو حرام کہتا ہے اور کالے کاگ کو کہا تیکو جائز ہی نہیں بلکہ خود کھاتا اور دوسروں کو کھلانے کی ترغیب دلاتا ہو۔ تو اوسکے سمجھ معلوم ہونے پر مولانا ابوالفرح سے شریک جماعت نہ ہونگے تو اونکا یہ فعل کوئی بیجا نہیں۔ ان ہر دو تحریروں سے کیا معلوم ہوا کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے زبان حال سے اپنے مدعا کو ظاہر کر رہی ہیں صرف یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ یہ تحریر اڈیٹر ہمدرد اسلام کی کن علماء کی نسبت ہے

ahmadmuslim.de

پس سنئے حضرت مولانا محمود حسن صاحب مدرس اعلیٰ دیوبند حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہہ حضرت مولانا حافظ احمد صاحب دیوبند مولانا محمد حسن صاحب مرادآباد مولانا حاجی احمد علی صاحب میرٹھ وغیرہ علمائے احناف حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی مولانا شاہ عین الحق صاحب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری مولانا مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری مولانا ابو رحمت حسن صاحب محدث دہلوی مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ علمائے کرام ہیں۔ جواد ایڈیٹر ہمدرد بدعت کے خیال ناقص میں اپنے اندر باہر کچھ بھی اثر نہیں رکھتے ہیں یہ سب انکا بیان مطلب ہیں نعوذ باللہ من ذالک ص۱ کی تحریر خاصکر علمائے دیوبند گنگوہ وغیرہ کی نسبت ہے آپکے زعم فاسد میں علمائے دیوبند میلاد نبی کریم کو حرام کہتے ہیں اور رسالے کہتے کو حلال لا حول ولا قوۃ خوب سمجھے میلاد رسول اللہ کو کوئی بھی حرام نہیں کہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ پہلے اپنے دوست ہمدرد بدعت کو علمائے دیوبند اور علمائے اہلحدیث کے اقوال سے میلاد کا جواز دکھلاؤں زاں بعد اپنے دوست سے دربارہ میلاد کچھ سوال کروں۔ پس غور فرمائیے مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری اپنے فتاوے کے صفحہ ۷ میں فرماتے ہیں۔ کہ ذکر کرنا پیدائش ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح روایتوں کے ساتھ ہو موجب خیر و برکت ہے سطر۔ لغایت ملاحظہ کرو۔ مولانا رشید احمد صاحب کا فتویٰ عدم جواز قیام میں ہے اور براہین قاطعہ علی ظلام انوار ساطعہ کے ص۳ کو ملاحظہ کیجئے جہاں صاف صاف مرقوم ہے کہ ذکر میلاد فخر عالم علیہ السلام کو کوئی منع نہیں کرتا۔ اسکے بعد اصلاح الرسوم مولانا اشرف علی صاحب کی بھی ملاحظہ فرمائیے اب آئیے میں آپکو علمائے اہلحدیث کے اقوال جواز محفل میں دکھلاؤں اہلحدیث ۱۲ جلد ۲ ص کے کالم ایک میں ایک فتویٰ دربارہ محفل میلاد درج ہے جسمیں مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کون نہیں جانتا کہ بلاشبہ محمود ہے الخ اور مولانا صدیق حسن خانصاحب کلمۃ الحق میں فرماتے ہیں۔ کہ در پردہ مباد کہ مدعا از تحریر این ادلہ آنست کہ ذکر کیفیت ولادت باسعادت فخر البشر و در بیان نقل احوال برکت اشتمال آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام از محذورات و ممنوعات است حاشا وکلا۔ بلکہ یاد کردن و درود فرستادن بر رسول مقبول و ادراک حقائق حالات آنجناب صلعم اگر خالی از محرمات و مکروہات باشد و بطور ورد و وظیفہ بود۔ موجب فرحت بسیار و برکت بیشمار و مثمر ثواب روز افزوں و منتج حسنات گونا گوں است از علامات صدق واتباع محبت و کمال ایمان و ہر کہ بہرہ از نعمت اسلام و دولت ایمان دارد۔ زینہار وائم بقصد تنقیص نشنود ہیچ جائیکہ گراہی بدعت حامی سنت این قسم سخن بلب آشنا کند۔ زاں بعد مولانا موصوف نے چند اشعار نعتیہ رقم کئے ہیں ان تحریرات سے اظہر من الشمس ہے کہ نفس ذکر میلاد کو کوئی عالم بھی نہیں منع کرتا ہے خواہ مقلد ہے یا اہلحدیث سب موجب خیر و برکت کہتے ہیں اب سنئے میرے چند سوال؟

۱۔ براہ مہربانی آپ میلاد مروجہ کو جسمیں کثرت روشنی بھی ہو پڑھنے والے بھی خوش الحان امرد ہوں گلے بازی بھی ہو وقت ذکر تولد قیام بھی ہو احادیث صحیحہ سے ثابت فرمائیے۔

چونکہ احادیث صحیحہ سے ثبوت غیر ممکن ہے بجز اسکے کہ حسان رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر آنحضرت کی مدح کیا کرتے تھے جسکو میلاد سے کوئی مطلب نہیں اسلئے سوال

۲۔ یہ ہے کہ آپ صحابہ ہی کے زمانے میں ایسی مجلس کا ثبوت دیجئے مگر یہ بھی غیر ممکن پس سوال

۳۔ آپکی آسانی کے لئے یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے اقوال سے ایسے محفل کو ثابت فرمائیے جنکے ہم اور آپ معتقد ہیں اگر یہ بھی محال ہو تو سوال

۴۔ سنئے کہ ائمہ اربعہ کے اقوال سے اچھا انکو بھی نظر انداز کر دیجئے امام محمد رح اور امام ابو یوسف رح کے اقوال سے سہی اگر وہی جواب غیر ممکن ہو تو سوال :-

۵۔ خیر القرون میں آپ اسکا وجود ہی ثابت کیجئے اچھا لیجئے ہم آپ کی خاطر ایک سوال اور کرتا ہوں کہ مولود مروجہ بہیئت کذائیہ پر آپ اجماع ہی دکھلائیے جسوقت آپ اجماع دکھلائینگے اوسوقت ہم بتلا دینگے کہ زمان حدوث محفل میلاد میں کسقدر علماء مخالف تھے اور آپ کسقدر ہیں۔

رہا یہ کہ کالے کاگ کھانیکو علمائے دیوبند حلال کہتے ہیں محض غلط ہے علماء دیوبند نے جو کچھ اسکے متعلق تحریر کیا ہے وہ سابقین کے اقوال مندرجہ ہے باقی رہا مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث پر آپکا حملہ اسپر ہم کوئی نوٹس نہیں لینگے اور مولانا صاحب سے بھی یہی عرض کرو

ahmadimuslim.de

کہ آپ بھی صبر کیجئے ہرگز جواب کے واسطے قلم نہ اٹھایئے - ناظرین خود فیصلہ کرلینگے آپ بھی واقف ہیں کہ

ان اللہ مع الصابرین

# کرشن قادیانی کا دعویٰ نبوت و رسالت

(گذشتہ اشاعت سے پیوستہ)

(۵) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۲۳ میں وحی لکھا - وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین صفحہ ۲۵ میں ترجمہ لکھا ہے تجھے دنیا پر رحمت کے لئے بھیجا ہے۔

(ف) مرزا صاحب بذریعہ الہام بمقابلہ امت قرآن محمد صلعم کی طرح رحمۃ للعالمین ہونے کے بھی مدعی ہیں شاید وہ طاعون وغیرہ کی پیشگوئیاں اسی واسطے کرتے ہیں

(۶) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۶ میں وحی لکھا - وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی صفحہ ۳۶ میں ترجمہ اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا جو کچھ تم سنتے ہو - یہ خدا کی وحی ہے -

(ف) قرآن مجید میں جیسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر بات کو خدا کی وحی کہا گیا - ویسا ہی مرزا صاحب بذریعہ الہام ہر ایک بات کو خدا کی وحی کہتے ہیں مگر ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مرزا صاحب کے مریدوں سے چند سوالوں کے جوابوں کا طلبگار ہوتا ہوں :-

اے مرزائیو! اگر مرزا صاحب کا یہ دعوی کہ میری ہر بات خدا کی وحی ہے تمہارے نزدیک درست ہے

تو سوال یہ ہیں - ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۶ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ عنقریب تمام ہندو مسلمان ہو جائینگے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دیگا - اسبات کو عرصہ گیارہ بارہ سال کا گذر چکا ہے :-

(۱) اس عرصہ میں خاص قادیان میں کتنے ہندو مسلمان ہوئے ہیں ؟

(۲) اور تمام ہندوستان کے ہندوؤں کے مسلمان ہونے میں کتنا عرصہ باقی ہے -

(۳) ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۶ میں لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۸ء میں مجھکو یہ الہام ہوا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں تمہارے نکاح میں آویگی۔

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۸ میں لکھا ہے کہ ۱۸۹۱ء میں سخت بیماری کی حالت میں مرزا صاحب کے دل میں پہلے الہام کے باعث یہ خیال ہوا۔ کہ ابتک مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے میرا نکاح کیوں نہ ہوا - شاید پہلا الہام میں نے غلط سمجھا ہے تو دوسرا الہام ہوا - الحق من ربک فلا تکونن من الممترین - یعنے یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے اور تو کیوں شک کرتا ہے -

(۴) آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۴۰ میں اپنے الہام کا ترجمہ لکھتے ہیں وہ لوگ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ اپنے رب کی قسم سچ ہے - تم اسبات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہمنے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے - میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا - اور نشان دیکھکر منہ پھیر لینگے کہ یہ کوئی پکا فریب یا جادو ہے -

(ف) اگر سچ مچ ہی خدا نے مرزا صاحب کا نکاح اس عورت کیساتھ باندھ دیا تھا - تو پھر بغیر طلاق اور بغیر موت مرزا صاحب اس عورت کی شادی دوسرے شخص کیساتھ کیوں ہوئی ؟

(۵) اور اس عورت کی شادی ہو جانے کے بعد مرزا صاحب نے اشتہار میں ظاہر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اس عورت کا خاوند ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۹۲ء تک مرجائیگا - مگر یہ بھی غلط نکلا - کیونکہ آسمانی منکوحہ کا دوسرا خاوند میعاد مقررہ کے اندر فوت نہ ہوا - بلکہ وہ ابتک خدا کے فضل سے زندہ ہے -

(۶) اور اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۴ میں جسکو مرزا صاحب نے سنہ ۱۹۰۰ء میں تصنیف کیا ہے لکھتے ہیں - کہ یردھا الیک اور حاشیہ میں لکھتے ہیں یردھا الیک سے صاف ظاہر ہے کہ ایک دفعہ اس عورت کا جانا اور واپس آنا شرط ہے -

(ف) مرزا صاحب نے ۱۲ برس کے عرصہ میں ایک عورت کے شوق میں چند الہام کہے جو غلط ہی نکلے ناحق صادق خدا پر جھوٹ بولا ہے حال ہو یہ اوسکے الہامات کا جسکو دعوی ہے وحی ہر بات ہے :- [illegible]

ahmadimuslim.de

# رنجش بے سود

(از مولوی محمد صاحب [illegible])

اللہ جانے آج کل ہمارے علمائے حقانی کو جو بصفت لایخافون لومۃ لائم کے ہیں۔ ان صاحبوں کو کیا ہو گیا ہے کہ آگے دن ایک نہ ایک خلش پیدا ہوتا رہتا ہے ابھی جنگ تقلید وغیرہ سے پورے طور پر فراغت نہیں پائی ہے کہ اب اس زور شور کے ساتھ آپس میں تردید رفع وقت سمع اللہ لمن حمدہ کے کہ حدیث رفع ہاتھ سے ثبوت جسکا پایا جاتا ہے ہونے لگی اور پھر ایسے پیرایہ میں الفاظ خلاف تہذیب مثل پیٹ جھاڑ کے زبان و قلم سے نکال نکال کر ختم ہونے لگی۔ اور یہ خیال دوڑانے لگی کہ ہمنے اچھا جواب دیا ہے کیا خوب ایک عتاب نامہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون سے ہم نا ن دیگر سے نیست کا مضمون ٹھیک رہا تھا یہ ہی سمجھکر جواب نہیں لکھا کہ کسی قسم کی بدگمانی اور جھگڑا نہ پیدا ہووے بڑی خرابی تو یہ ہے کہ یہ بحث اخباروں میں شائع ہو اور ہمارے علمائے کرام جن پر پوری طور پر اعتماد جملہ حدیثین کا ہے سکوت کو کام میں لا رہے ہیں۔ کیسے افسوس بقول کسی کے ؎

نہ تو دل کھچ کہا نہیں جاتا ÷ اور بن کہے رہا نہیں جاتا

ہمارے علماء میں جدھر دیکھو۔ اودھر خانہ جنگیوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ تو میں اور تو تو کا ڈنکا بج رہا ہے انا للہ الخ اور بڑے بڑے علماء اسپر ہماری زبان کو تھامے ہوئے سکوت میں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں کیا قیامت کا خوف نہیں۔ کتمان حق کا جامہ کیوں نہیں اتارتے۔ جمدان دیہاڑے قلم کو اوٹھا کر کے حق بات کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ارسال کا ثبوت ہو ظاہر کر کے مشرق مغرب میں بذریعہ اخبار کھپلا دیں اس سے بڑھکر اور کوئی خوشی کی بات نہیں معلوم ہوگی۔ کیوں کتمان حق پر تکیہ لگائے آرام سے چین کر رہے ہیں کیوں نہیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دکھلاتے ؎

بھرا ہے علم کا دریا شناور تیر کر آوے
و ورنہ تابان لگے جو ہاتھ تہ تک سبکو دکھلاوے

وائے برحال علماء امرتسری خصوصاً مولانا عبد الجبار صاحب و مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری و مولانا شمس الحق صاحب کیوں آپ نے سکوت اختیار کیا ہے اگر جنگ و جدال سے مزا آتا ہے تو بس خوب تماشا کیا کیجئے۔ عند اللہ اسکے جواب دہ آپ ہی ہونگے اور ہم لوگ اجر و مصیب ہونگے۔ انشاء اللہ تعالے اگر حدیث ارسال کی نہ ملنے کی وجہ سے سکوت ہے تو بس ہمارا بھی رفع ہاتھ کا پورا پورا ثبوت ہے باقی السلام علیکم ورحمۃ اللہ یغفر اللہ لنا ولکم

# لیس للانسان الا ما سعی

مکرمی جناب اڈیٹر اہلحدیث! السلام علیکم۔ گیارہ اگست کے اہلحدیث میں میرے مضمون "لیس للانسان الا ما سعی" کی جناب مولوی عبد السلام صاحب اعظمی نے تردید کی اور اسپر چند اعتراضات کئے ہیں لہذا جواب بھی آپ ہی کی خدمت میں ارسال ہے۔ تاکہ آپ اسے شائع فرما کر مجھے ممنون کریں۔ وہو ہذا۔

لیس سنئے! میں نے آیت لیس للانسان الا ما سعی میں جو لام تملیک کا لکھا ہے آپ پوچھتے ہیں کہ یہ کس اسلامی تفسیر میں لکھا ہے؟ فلاں فلاں تفسیر میں میرے پیش نظر ہیں کسی میں اسکا ذکر نہیں جناب! انہیں چند تفاسیر میں اسلامی تفسیروں کو محدود نہ کیجئے اور نظر کو ذرا اور وسیع فرمائیے روح المعانی جو سید آلوسی محقق عراقی کی نو جلد میں بہت ہی معتبر تفسیر ہے ملاحظہ ہو۔ اس آیت کی تفسیر میں ہے:-

ونحوہ کلام ابن عطیۃ قال والتحریر عندی فی ہذہ الآیۃ ان ملاک المعنی ہو اللام من قولہ سبحانہ "للانسان" فاذا حققت الشیٔ الذی حق الانسان ان یقول فیہ لی کذا لم تجدہ الا سعیہ وما یکون من رحمۃ بشفاعۃ او رعایۃ اب صالح او ابن صالح او تضعیف حسنات او نحو ذلک فلیس ہو للانسان ولا یسعہ ان یقول لی کذا وکذا الا علی تجوز والحاق بما ہو لحقیقۃ (جلد ۹۔ صفحہ ۲۷)

اس سے بھی واضح طور سے سنئے تفسیر جامع البیان کو

ahmadimuslim.de

ایک زمانے میں اہلحدیث نے بڑی آب وتاب سے شائع کیا تھا) میں آئۃ مذکورہ کی تفسیر میں لکھا ہے:- او معناہ لا یملک شیئا غیر ذلک وان کان قد یحصل لہ بفضل اللہ وبدعاء الغیر وصدقتہ لہ نفع لکن ھو لا یملک ذلک (جامع البیان برحاشیہ جلالین مطبوعہ دہلی ؎)

ان تفسیروں کے علاوہ اور کتابوں میں بھی اکثر علماء نے اس آیت میں لام تملیک کا لکھا ہے تحفۃ المحبین شرح احیاء العلوم (ص۴۲۵ جلد ثانی) میں علامہ زبیدی محدث جنکی قطع نظر اس کے کہ تمام دنیا کے اہلحدیث میں فرید عصر گذرے ہیں نواب صدیق حسن خانصاحب نے بھی اتحاف النبلاء میں بہت کچھہ مدح سرائی کی ہے تحریر فرماتے ہیں:- وذھب بعض اھل البدع من اھل الکلام الی عدم وصول شیء البتۃ لا الدعاء ولا غیرہ وقولہ مردود بالکتاب والسنۃ واستدلال بقولہ تعالیٰ وان لیس للانسان الا ما سعی مدفوع بانہ لم ینف انتفاع الرجل بسعی غیرہ وانما نفی ملک غیر سعیہ واما سعی غیرہ فھو ملک لساعیہ فان شاء ان یبذلہ وان شاء ان یبقیہ لنفسہ وھو سبحانہ وتعالیٰ لم یقل انہ لا ینتفع الا بما سعی۔

اور تقریباً ایسا ہی ملا علی قاری حنفی محدث شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں اور کچھہ تغیر کیساتھ مذکورہ عبارت کو لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ- وبین الامرین فرق بین فاخبر اللہ تعالیٰ ان لا یملک الا سعیہ الی قولہ وھو سبحانہ لم یقل لا ینتفع الا بما سعی

اچھا ان کو چھوڑئیے اور آئیے! میں آپکو فرقہ اہلحدیث کے پیشوا ومقتدا اور اخص الخواص جنکو رأس المحققین وتاج المدققین وناصر السنہ وشیخ الاسلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور جنکی مدح وثنا میں فرقہ اہلحدیث نے بجزو کا جزو سیاہ کرڈالا ہے۔ اور مجلدات تیار کی ہیں یعنی ابن قیم اور ابن تیمیہ کے پاس لیچلوں۔ یقین ہے کہ آپ ان کی باتوں پر ضرور وثوق اور ان کے ارشاد کو تسلیم کرینگے کتاب الروح (ص۲۰۰) میں علامہ ابن قیم لیس للانسان الا ما سعی کی تفسیر میں لکھتے ہیں وقالت طائفۃ اخری القرآن لم ینف انتفاع الرجل بسعی غیرہ وانما نفی ملکہ لغیر سعیہ الی قولہ وھو سبحانہ لم یقل لا ینتفع الا بما سعی۔ وکان شیخنا یختار ھذہ الطریقۃ (دیکھئے یہ بھی لام تملیک کا لیتے

اور فرماتے ہیں کہ اسی کو ہمارے شیخ (ابن تیمیہ) اختیار کرتے اور ترجیح دیتے تھے)

افسوس اور سخت حیرت ہے کہ علامہ ابن تیمیہ جنکی تعریف وتوصیف سے اتحاف النبلاء وغیرہ کے صفحے کے صفحے بھرے پڑے ہوں۔ اور جنکا رتبہ اہلحدیث کے نزدیک اتنا ہو جتنا کہ ہم لوگوں کے نزدیک حضرت سیدی ومولائی محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت خواجہ خواجگان حبیب اللہ خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہما وقدس سرہما العزیز وغیرہما کا رتبہ ہو۔ ان کے قول وتفسیر پر تعجب کیا جائے اور ایک نئی بات سمجھی جائے یہی باتیں دلوں میں اس خیال کا باعث ہوتی ہیں کہ اس زمانے کے اہلحدیث اگلے محدثین واہلحدیث کے مسلک وطریقے پر نہیں ہیں اور آپکا یہ سوال و تعجب آپ لوگوں کی قصر نظر پر دال ہو آپ لکھتے ہیں کہ ٭ ہاں اگر آپ فرماویں کہ یہ آیتیں اگلی امتوں یا کفار کے لئے خاص ہیں۔ تو میرے پاس کیا بلکہ تمام اسلامی دنیا میں بجز خاموشی اسکا جواب نہیں ٭۔ سبحان اللہ- جناب! میں نے تو ایسا نہیں کہا اور نہ کہونگا لیکن ذرا آپ اپنی مذکورہ بالا تفاسیر یا تفسیروں کو ملاحظہ فرمائیں کہ کن کن بزرگوں نے آیت مذکورہ کو اگلی امتوں یا کفار کے حق میں یا منسوخ کہا ہے۔

ایک جماعت اس امر کی قائل ہے کہ یہ آیت اگلی امتوں یا کفار کے حق میں ہو جیسا کہ تفسیر نیشاپوری۔ تفسیر کبیر وغیرہما اور کتاب الروح وشرح الصدور وغیرہ سے پتہ لگتا ہے۔ اور حضرت عکرمہ اور ربیع ابن انس وغیرہما اسی طرف گئے ہیں جیسا کہ تفسیر روح المعانی (جلد ۹ ص۲۰۲) میں ہے وقال عکرمۃ کان ھذا الحکم فی قوم ابراھیم وموسی علیھما السلام واما ھذہ الامۃ فللانسان منھا ما سعی غیرہ الخ وقال الربیع الانسان ھنا الکافر واما المؤمن فلہ ما سعی وما سعی لہ غیرہ- وکذا فی شرح الصدور للسیوطی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت اس کے منسوخ ہونے کی قائل ہو جیسا کہ تفسیر ابن جریر طبری و تفسیر روح المعانی وغیرہ میں ہو اور ابن حزم ظاہری محدث نے اپنے رسالہ ناسخ ومنسوخ میں اسی مسلک کو اختیار کیا ہو لکھتے ہیں کہ- قولہ تعالیٰ وان لیس للانسان الا ما سعی نسخت بقولہ والذین آمنوا واتبعتھم الایۃ الخ (رسالہ الناسخ والمنسوخ برحاشیہ جلالین جلد ۲ ص۲۰)

ابن حزم ظاہری کو آپ لوگوں کا چھوڑ دینا ایک اور بھی عجب عجائب ہے

٭ کیا آپ کے نزدیک وہ ایسے نہیں؟ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

لانکم تعلمون قدرہ وتبحرہ فی العلوم النقلیۃ وسعۃ نظرہ فی دقائق القرآنیۃ والحدیثیۃ

جناب اعظمی صاحب! آپ نے جن تفسیروں کے نام گنوائے ہیں اگر ان میں لام تملیک کا ذکر نہیں تو اور توجیہات ہیں لیکن کسی مفسر نے سوائے معتزلی یا معتزلی العقائد کے۔ اس آیت سے نفی انتفاع پر استدلال اور ایصال ثواب کا انکار نہیں کیا ہے جیسا کہ مولوی احمد حسن شوکت نے بالکلیہ انکار کیا ہے افسوس ہے کہ آپ بھی ان کی تائید کرتے ہیں کہ آیت مذکورہ کے تو وہی معنی ہیں جو فرقہ اہلحدیث کے ایک مقتدا شخص نے بیان کیا۔ مگر الزام سے بچنے کے لئے پھر جلدی سے آیت کو عام مخصوص منہ البعض کہہ کر انتفاع کے قائل ہو جاتے ہیں لیکن واضح رہے کہ آپ کے مقتدا آیت کو عام مخصوص منہ البعض بھی نہیں کہتے تو بالکلیہ انتفاع کا انکار ہے۔

نمبر الطیفہ بھی بے دلیل نہیں جیسے تو الطیفہ ہی سمجھ کر کہا ہو اور علماء نے استدلال کیا ہے ملا علی قاری منح الازہر شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:—

والجواب ان الذی اهدی ثواب عمله لغیره سعی فی ایصال الثواب الی ذلك الغیر فیکون له ما سعی بهذه الآیة ولا یکون له ما سعی الا بوصول الثواب الیه فکانت الحجة لنا لا علینا۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ جو عمل علے غیر منہاج الشریعۃ ہوگا وہ لغو ہوگا۔ لیکن ایصال ثواب تو مشروع و ماموربہ ہے ؎

آپ فرماتے ہیں کہ قرآن خوانی کا ہبہ نماز کا ہبہ۔ عرس کے قُل کا ہبہ فاتحہ وغیرہ کا ہبہ کس طرح ثابت ہوا؟ افسوس ہے کہ آپ ایک ایسے امر کا انکار کرتے ہیں جسکے قائل و مجوز بڑے بڑے علماء سلف ہیں جیسے حضرت امام احمد ابن حنبل[1] حافظ شمس الدین بن عبد الواحد المقدسی ابو محمد سمرقندی حافظ ابن حجر عسقلانی امام محمد غزالی۔ ابو محمد عبد الحق (صاحب کتاب العاقبہ) علامہ ابن قیم (پیشوائے اہلحدیث) علامہ زبیدی محدث و علامہ جلال الدین سیوطی وملا علی قاری اور ایک جماعت عظیمہ محدثین کی مثل امام عبد الوہاب شعرانی و شاہ ولی اللہ محدث و شاہ عبد العزیز محدث اور قاضی ثناء اللہ امام اہلحدیث و مولوی اسمعیل شہید پیشوائے اہلحدیث و نواب صدیق حسن خانصاحب مقتدائے اہلحدیث وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے ایصال ثواب بطریقہ ہدیہ و ہبہ کے جواز کے قائل ہیں۔ مگر آپ کے نزدیک غیر مشروع ہے۔

سنئے! فتح القدیر شرح ہدایہ کتاب الحج باب الحج عن الغیر اور شرح الصدور (ص۱۲) وغیرہ میں ہے۔ کہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے یہ حدیث مروی ہے اخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل هو الله احد عن علی مرفوعاً من مر علی المقابر وقرأ قل هو الله احد احدی عشرة مرة ثم وهب اجره للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات اور اسی (شرح الصدور ص۱۲) میں ہے اخرج ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائده عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله احد والهاكم التكاثر ثم قال اللهم انی جعلت ثواب ما قرأت من كلامك لاهل المقابر من المومنین والمومنات كانوا شفعاء له الی الله تعالی

پیشوائے اہلحدیث علامہ ابن قیم کتاب الروح (ص۱۲) میں جمہور سلف اور خاص کر امام احمد ابن حنبل کا مسلک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وقال ایضاً ای الامام احمد اقرءوا آیة الكرسی ثلث مرات وقل هو الله احد وقل اللهم ان فضله لاهل المقابر اور شرح الصدور میں ہے وفی الاحیاء للغزالی والعاقبة لعبد الحق عن احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرءوا بفاتحة الكتاب والمعوذتین وقل هو الله احد واجعلوا ذلك لاهل المقابر فانه یصل الیهم (ص۱۲) دیکھئے! فاتحہ کا پورا طریقہ مذکور ہے۔ غرض بہت سے آثار و اخبار اس بارہ میں موجود ہیں احادیث گو ضعاف کہے جائیں۔ لیکن مجموعہ طرق سے حسن ہو جاتے ہیں جیسا کہ شرح الصدور (ص۱۲) میں ہے کہ فمجموعها یدل علی ان لذلك اصلاً وبان المسلمین مازالوا فی كل عصر یجتمعون ویقرءون لموتاهم من غیر نكیر فكان ذلك اجماعاً۔

یہ شبہ کہ ہبہ میں تملیک و قبضہ شرط ہے عجب طرح کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ تملیک و قبضہ محسوسات میں ہوتا ہے اور ایصال ثواب محسوسات میں ہو نہیں۔ ورنہ کیا آپ اسکا ثبوت دیسکتے ہیں کہ انسان اپنے لئے جو کچھ حسنات و خیرات و سعی کرتا ہے۔ اسکی اُسے تملیک حاصل ہو جاتی اور وہ اسپر قابض ہو جاتا ہے؟

کتاب الروح میں آپ کے علامہ ابن قیم نے مختلف جگہوں میں مسئلہ ہبہ کی بحثیں کی ہیں۔ مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد سے منگا کر ملاحظہ کیجیئو

[1] امام احمد بن حنبل پہلے اسکے منکر تھے پھر رجوع کیا جبکہ انہیں اس بارہ میں اثر ملگئی کما فی شرح الصدور ص۱۰ و کتاب الروح ص۱۲ من شاء فلیرجع الیهما

ahmadmuslim.de

ایک جگہ (ص۲۰۹ میں) لکھتے ہیں:۔ وانا ننتفع بالاسقاط فکذا ان ینتفع بالھبة والاھداء ولا فرق بینھما فان ثواب العمل حق المھدی الواھب فاذا جعله للمیت انتقل الیه کما ان ما علی المیت من الحقوق من الدین وغیرہ ھو محض حق الحی فاذا ابرأہ وصل الابراء الیه وسقط من ذمته فکلاھما حق الحی فای نص او قیاس او قاعدة من قواعد الشرع یوجب وصول احدھما ویمنع وصول الاخر الخ۔

ھدایہ باب الحج عن الغیر میں ہے الاصل فی ھذا ان الانسان له ان یجعل ثواب عمله لغیرہ الی قوله عند اھل السنة والجماعة۔

علامہ شوکانی امام المحدثین نیل الاوطار کی جلد دوم ص۲۰۹ میں لکھتے ہیں وقد اختلف فی غیر الصدقة من اعمال البر ھل یصل الی المیت فذھب المعتزلة الی انه لا یصل الی المیت شیٔ واستدلوا بعموم الایة وقال فی شرح الکنز للانسان ان یجعل ثواب عمله لغیرہ الی قوله ویصل ذلک الی المیت وینفعه عند اھل السنة

کتب حدیث کے باب الصوم الصدقہ یا باب الجنائز میں شراح کے اقوال دیکھئے

مسک الختام میں جناب نواب صدیق حسن خانصاحب فرماتے ہیں شیخ در ترجمہ گفتہ در آثار قرأت فاتحۃ الکتاب ومعوذتین وقل ہو اللہ وگردانیدن ثواب برائے اہل مقابر آمدہ است۔

امام عبدالوہاب شعرانی کشف الغمہ (ص۲۵ جلد اول) میں فرماتے ہیں کہ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلعم یحث علی الدعاء والصدقة القرب المھداة للاموات من اقاربھم واخوانھم ویقول ذلک کله ینفعھم الخ۔

زبدة النصائح میں مولانا اسمعیل شہید مرحوم پیشوائے اہلحدیث کی تقریر شرح وبسط سے موجود ہے اور ساہا رو ہے کے بجز روزوں کے قائل ہیں ص۱۳ و ص۱۰ وغیرہ غور سے ملاحظہ ہو۔ تطویل کے خوف سے نقل نہیں کر سکتا۔

جناب من! باوجود ان آثار واخبار واقوال کے۔ پھر بھی اگر آپ اس کو انکار کردیں۔ تو اس کا کوئی جواب نہیں۔ لیکن ذرا انصاف شرط ہے

وما علینا الا البلاغ ؎

ان عدت عدنا وان دافیت وافینا
وان ھجرت فانا قد تکافینا

(الراقم خاکسار حسن پھلواروی)

# ایک حنفی دوست کا عنایت نامہ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اخبار مطبوعہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء میں ایک مضمون بعنوان مسئلہ فساد اور نخا میری نظر سے گزرا۔ راقم مضمون نے شروع میں "ماخوذ از فتاوے مولانا عبد الحی صاحب" لکھکر ہر ایک کو اس مضمون کے مطالعہ کی ترغیب دلائی ہے۔ مگر دیباچہ مضمون میں ایسی درافشانی کی ہے کہ الامان۔ اس مضمون کو حد سے زیادہ گندہ ہونیکی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ نے کبھی حاشیہ پر اعتراض کر لیا کہ مضمون سخت ہے اور ایسے سخت الفاظ کا لکھنا اخلاق نبویہ کے خلاف ہے۔

راقم مضمون کی دریدہ دہنی اور دراز زبانی کی کوئی انتہا نہیں لفظ لفظ سے پانی پی پی کر کوس رہا ہے اس پر بھی اسکو آپ پر ناز ہے کہ وہ یوں ہے اور وہ قبیل ایسکے کہ میں اس شخص کو اسکی بداخلاقی پر متوجہ کرکے اسکو توبہ و معذرت کرنیکی ترغیب دوں تمہیں ناظرین با تمکین کو اسی اخبار کے صفحہ ۔ کے مطالعہ کی تکلیف دیتا ہوں۔ کوئی عبدالسلام صاحب اعظمی بذیل عنوان "لیس للانسان الا ما سعی" مضمون کے ابتداء میں یوں قمطراز ہیں۔

"وہابی کا لفظ جو محض دل دکھانے کو استعمال کیا جسکی مالعت گورنمنٹ سے ہو چکی ہے ہم نہیں سمجھتے کہ آیہ لاتنابزوا بالالقاب صرف صحابہؓ کے لیئے تھی یا تمام امت محمدیہ کے لیئے"

اب قابل غور یہ امر ہے کہ ایک ہی فرقہ کے ایک رکن تو لفظ وہابی کو دل دکھانے والا لفظ بتا دیں اور دوسرے رکن دنیا کی تمام گالیوں کو دوسروں کے حق میں روا رکھیں۔ ناظرین! خود ہی غور فرما دیں۔ کہ ہم لوگوں پر ہمیشہ سخت زبانی کا الزام لگایا جاتا ہے لیکن کوئی صاحب لِلّٰہ نمونہ مضمون زیر بحث کی سی گندی کسی مقلد کی طرف سے بحق غیر مقلدین بتا سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

(۲) اس میں شک نہیں۔ کہ بعض لوگ اب بھی وہابی کا لفظ لکھدیتے ہیں لیکن

یہ لفظ جیسا عبد السلام صاحب کا خیال ہے دل دکھانیوالا نہیں انکو یاد ہوگا۔ کہ جب اہلحدیث کا لقب آپ نے اختیار نہیں کیا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں آپ لوگ فخر سے اپنے آپکو وہابی کہتے تھے بلکہ ایک شعر ہر ایک اہلحدیث کی زبان پر ہوتا تھا جسکا مفہوم یہ ہے کہ وہابی کے معنی ہیں رحمان والا (النسبۃ طرف وہاب کہ اسماء وصفات الہیہ سے ہے) اور جو وہابی نہیں وہ شیطان والا ہے مجھکو وہ شعر یاد نہیں مگر آپ کو ضرور یاد ہوگا۔ البتہ بعض یورپین مصنفین (مثلاً ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر) نے لفظ وہابی کے معنے باغی لکھے اسلئے اس لفظ سے آپ لوگوں کو چڑ ہوگئی۔ مگر اس لفظ کے معنے باغی کسی طرح نہیں ہوسکتے انہیں دنوں میں آپ لوگوں نے اپنے لئے لفظ محمدی تجویز کیا۔ لیکن جب یاروں نے اسپر یہ حاشیہ چڑھایا کہ وہابی نے الاصل غلط لفظ تھا۔ کیونکہ اس فرقہ کی ابتداء محمد ابن عبد الوہاب سے ہے نہ کہ عبد الوہاب سے اسلئے محمدی ٹھیک ہے تاکہ نسبت بطرف اصل ابتدا کرنیوالے کے ہو اسکے بعد آپ لوگوں نے اپنے لئے [2] لفظ موحد تجویز کیا جو ابتک بھی باوجود اختیار کرنے لقب اہلحدیث کے آپ انکو اپنے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جب اس لفظ میں بھی یہ نقص محسوس کیا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر موحد مسلم ہو۔ کیونکہ عیسائیوں میں فرقہ یونی ٹیرین موحد ہے کفار میں بھی بعض فرقے موحد ہیں مگر وہ مسلمان نہیں۔ برخلاف اسکے یہ صحیح ہے کہ ہر مسلمان موحد ہے کیونکہ اسلام مرصفا ایمان بالتوحید وبالرسالۃ کا نام ہے اسلئے مولوی صاحب موصوف نے بڑی غور وخوض کے بعد لفظ اہلحدیث اپنے لئے تجویز کیا۔ لیکن یہ لفظ بھی از روئے انصاف کسی طرح سے آپ لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہوسکتا بلحاظ استدلال بالحدیث تمام اسلامی فرقے جو احادیث نبوی کو مانتے اور واجب العمل سمجھتے ہیں اہل حدیث ہیں یہ دوسری بات ہے کہ کسی فرقہ کے نزدیک صحاح ستہ معتبر ہوں اور کسی کے نزدیک اور کوئی مجموعہ۔ بہرحال حدیث پر عامل ہیں اور اگر اسی نام کو آپ لوگ خاص بھی کرنا چاہیں تو لیجئے آپ کے فخر فرقہ (جسکی بدولت آپکو اہل حدیث کہلانا نصیب ہوا) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اصل مقررہ کے مطابق ہم آپکی تسلی کر سکتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف رسالہ نصیحت نامہ کے صفحہ ۳ میں بذیل الجواب تحریر فرماتے ہیں کہ اہل حدیث واہلسنت ہونیکا مناط صرف کتب الحدیث سے استدلال نہیں ہے یہ استدلال تو غیر اہلحدیث حنفیہ شیعہ وغیرہ بھی کرتے ہیں۔ بلکہ مناط اہلحدیث اہل سنت ہونیکا اہل حدیث واہلسنت کے اصول کی پابندی ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو فرقہ اصول کا پابند ہے وہی اہلحدیث ہے مولوی صاحب نے استدلال بالحدیث کو تو الگ ہی رکھدیا۔ پس آپ لوگوں کے لئے اس لفظ کی کوئی تخصیص نہ رہی جب ہم سب اہل حدیث ہیں تو کوئی لفظ مابہ الامتیاز ضرور ہونا چاہئے۔

اب میں اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ راقم مضمون زیر بحث نے ایک دفعہ برا بھلا کہنے پر کفایت نہ سمجھی بلکہ لگا تار گالیاں دیتا چلا گیا ہے۔ چنانچہ پہلے اس نے لکھا کہ:۔

"اسواسطے کہ بعض مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں بسیرت میں عزازیل کے بھی استاد ہیں"

یہ لکھکر اسکا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اور پھر یوں ارقام کیا کہ:۔

"ان مکار مولویوں کو رجوع کبھی نصیب نہ ہوگا اور رجوع انکو کتوں کی موت مار ڈالیگی"

(ہرچند کہ راقم مضمون مقلد نہیں اور تقلید شخصی کو کفر وشرک جانتا ہے مگر برخلاف اپنے مسلک کے کتوں کی موت کی خواہش میں اُسنے مرزا کادیانی کی تقلید کی۔ خدا تعصب کا ناس کرے۔ آہ تعصب بری بلا ہے)

آپ سمجھے انکی تشفی پھر بھی نہیں ہوئی۔ دوسری دفعہ پھر لکھ مارا کہ یہ مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں بسیرت شیطان ہیں (برائے خدا یہ تو بتادیں کہ چلتے میں آپ کو تو کوئی مولوی کچھ نہیں کہتا تھا۔ اگر ایسا ہو تو آپ بڑا غضب کرتے ہیں اور ہاں یہ بھی تو بتا دیجئے کہ تمام مولوی جو اختلافی مسائل پر بحث کرتے ہیں آپکے خطاب کے مستحق ہیں یا خاص کسی فرقہ سے آپکو عداوت ہے اگر پہلی بات ہے تو میں آپکو ایسے مولویوں کی فہرست بنا کر بھیجدونگا افسوس کہ آپ نے ضد اور عداوت کے جوش میں دیکھا بھی نہیں کہ اختلافی مسائل تو امام بخاری نے بھی بیان کئے پس ایسے ناشائستہ الفاظ علماء العموم لکھنا کس طرح زیبا ہیں۔

اسکے بعد پھر لکھتے ہیں کہ: یہ گمراہ جاہل مولوی اپنے ہمراہ تمام عوام الناس کو گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی فکر کر رہے ہیں۔ مگر میری دانست میں یہ مولوی مجسم شیطان قابل اس سزا کے تھے کہ ان کو توپوں پر دم کرا دیا جاتا۔ تاکہ پھر کبھی دوسرے مولانا صاحبان کو اس قسم کے فعل بد کرنے کی جرأت

[1] [illegible]

[2] چونکہ اس سے الغیر کا اشتباہ ہوتا تھا اسلئے بدل دیا گیا۔ بڑا کیا۔ لاتقولوا راعنا پر غور کرو۔ (اڈیٹر)

نہ ہوتی۔ مگر مجھکو ایسا کرنے سے قانون سرکار مانع ہے ورنہ میں ان شیطان صورتوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ آپکو خدا و رسول کی اتباع سے تو کام ہی نہیں اگر آپ اطاعت خدا و رسول کو اپنے لئے لازمی بناتے تو ایسے ناشائستہ اور بد تہذیبی کے الفاظ نہ لکھتے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ اگر آپ کے بس میں ہوتا۔ تو آپ تو لوں سے بھی اڑا دیتے مگر مالک و مصالح حقیقی نے ہر ایک کو اسکی سرشت اور طبیعت کے موافق اختیارات دئے ہیں سچ ہے خدا گنجے کو ناخن نہیں دیتا ولنعم ما قیل و انعم ما قال

گربہ مسکیں اگر پر داشتے ٭ تخم گنجشک از جہاں بر داشتے

این و عتانغ گاؤ گر خر داشتے ٭ ہیچکس را در جہاں نگذاشتے

تعجب ہے کہ پہلی سطروں میں تو مولویوں کو صورت انسان سمجھا اور سیرت میں البتہ جو چاہا کہدیا لیکن غصہ اور عداوت نے طبیعت پر اسقدر قبضہ جمایا کہ چند سطریں لکھنے کے بعد ان کے تصور میں صورتیں بھی شیطان نظر آنے لگیں جو لوگ فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں انکو سوائے ذات معبود مطلق کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا پس ہر ایک کیواسطے یہی قاعدہ ہے۔

ہاں صاحب! اتنا تو بتا دیجئے کہ فعل بد سے آپ کی کیا مراد ہے آپ شرم کیوں کرتے ہیں جو فعل بد کسی سے آپ کے مقابلہ میں سر زد ہوا ہے اسکو ظاہر کر دیتے تاکہ اسی ایک کو عبرت ہوتی اگر ایک نے فعل بد کیا ہو تو آپ تمام دنیا کے مولویوں کو کیوں کوستے ہیں؟!

اسکے بعد آپ یوں در افشانی کرتے ہیں کہ "پس اس تحریر سے ان بد خلق لوگوں کو آگاہی ہو دو۔ کہ وہ آپس میں فروعی مسائل نہ چھیڑیں" سبحان اللہ چشم بد دور۔ آپکا خلق تو بلا کا ہے ایسے خلق کا نمونہ ابتدائی آفرینش عالم سے نہیں ملا۔ یہ تو بتائیے کہ مولوی آپکے جیسا خلق رکھیں اگر اسیکا نام خلق ہے جو آپ سے ظاہر ہوا ہے تو مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں اس خلق سے حصہ نہیں ملا۔ ہر ایک مسلمان کو خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اخلاق نبویہ کا حصہ عطا فرماوے اور آپ کے سے اخلاق سے خدا دشمنوں کو بھی بچاوے۔

آخری حملہ جو چٹھی نامہ نگار نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ "اے مولویو! مزدوری کرو اور کھینچا کھینچ ہوؤ اور مخلوق خداوندی کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرو۔ ورنہ اول جو گروہ جہنم میں جائیگا تمہیں لوگ ہو گے" ہاں صاحب اگر خداوند کریم آپکو جہنم کا داروغہ مقرر کر دے تو تعجب نہیں کہ آپ

لوگوں کو زبردستی کھینچ کر لے جاویں مگر آپ اطمینان رکھیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ امر خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ جسکو چاہے جنت میں بھیجو اور جسکو چاہے جہنم میں بھیجے۔ ہاں آپ کی یہ نصیحت بجا ہے کہ لوگوں کو راہ راست پر لانیکی کوشش کی جاوے لیکن اس کوشش کا نتیجہ بھی کسی کے اختیار میں نہیں تمام دنیا اگر نصیحت پذیر ہو جاوے۔ مگر جن لوگوں کی طبیعت میں ضد عداوت اور تعصب نے گھر کر لیا ہو۔ وہ اس نعمت سے بے بہرہ ہی رہینگے آخر دنیا میں ہی تو وہ لوگ بھی ہیں جنکے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور یہ بھی یاد رکھو کہ انہو آپکو ایسے لوگ خواہ کتنا ہی مومن اور مسلمان ظاہر کریں مگر فیصلہ ہو چکا ہو کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔ پس فرمائیے کہ ایسے لوگوں کو بیچارے مولوی کس طرح راہ راست پر لاسکتے ہیں۔

ناظرین غور فرماویں کہ مضمون نگار مذکور نے اسقدر زبان درازی مولویوں کے کس جرم پر ظاہر کی ہے صرف یہ جرم کہ وہ اختلافی اور فروعی مسائل پر بحث کر رہے ہیں لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہو کہ اسکو پہلے سوچ لینا چاہئے تھا کہ جس مضمون کی تمہید میں اُنہے ناپاک الفاظ کا استعمال کیا ہو کیا وہ اتفاقی اور اصولی مسئلہ ہے سنو میاں! اختلافی مسائل صحابہ کبار کے زمانہ سے شروع ہوئے اور قیامت تک رہینگے کوئی محدث یا فقیہ دنیا میں ایسا نہ نکلیگا جسنے فروعی اور اختلافی مسائل پر بحث نہ کی ہو۔ تم خود سوچو کہ ہندوستان میں کس نے اختلافی مسائل کی بحث میں ابتدا کی آپ لوگوں کے طریقہ کے پھیلنے سے پہلے تمام ہندوستان اختلافات اور فساد سے بچا ہوا تھا مگر آپ لوگوں کا قدم مبارک جب سے ہندوستان میں آیا۔ اسی دن سے فتنہ و فساد مقدمات نفاق شروع ہو گئے اور اسی باہمی نفاق نے آج مسلمانوں کو اسقدر ذلیل کر رکھا ہو کہ الاماں۔ باایںہمہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اختلافی و فروعی مسائل میں بحث کرنا منع ہے

جس اخبار میں مضمون نگار نے اپنا مہذب مضمون چھپوایا ہو اسکی کوئی اشاعت ایسی ہو گی جسمیں فروعی اختلافی مسائل میں سے کسی نہ کسی مسئلہ کا اظہار ہو یا کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کی کوئی تصنیف ایسی ہو گی جسمیں اختلافی مسائل پر بحث نہ ہو۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ مضمون نگار مذکور نے کیوں اختلافی مسائل کی آڑ میں

اپنی اندرونی حالت کا نقشہ اخبار میں کھینچا[1]۔

مسٹر میاں لکھنوی! اختلافی و فروعی مسائل پر بحث کرنا تو کسی صورت سے ناجائز ہو یا ممنوع نہیں ہو سکتا۔ البتہ بحث میں تہذیب اور احتیاط کی شرط ہو البتہ اگر کوئی بری بات ہے تو وہ یہ ہے جو آپ نے اپنے مضمون میں دکھلائی۔

ہر چند کہ بحکم جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا و دیگر آیات قرآنیہ کے اگر آپ کی نسبت ایسی ہی دلشکن باتیں تحریر کر دی جاتیں تو ہمارا حق تھا۔ مگر ہم عفو سے کام لیتے ہیں کیونکہ عفو کو بہ نسبت قصاص کے زیادہ درجہ حاصل ہے لیکن چند باتیں بطور نصیحت کے لکھنا ضروری ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسے و ہارون علیہما السلام کو فرعون سے ہمکلام ہونے کے لئے بھی یہ حکم فرمایا کہ وقولا لہ قولا لینا یعنے فرعون کے ساتھ نرم کلامی سے پیش آنا اور آنحضرت محمد ﷺ کو یہ حکم فرمایا کہ وجادلھم بالتی ھی احسن یعنے مخالفین سے احسن طریق سے مجادلہ کرو یعنے محبت و نرمی سے پیش آؤ۔ پس آپ غور فرماویں کہ جب کفار کے لئے ایسے خلق کی تعلیم دی گئی ہے تو کیا جائز ہو سکتا ہے کہ اہل اسلام بلکہ اہل اسلام کے علماء کی نسبت ایسے درشت الفاظ استعمال کئے جائیں جو پنجاب کے چوہڑے بھی زبان سے نہ نکال سکیں۔

بالآخر میں اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی حدیث بخاری سے نقل کرتا ہوں اور توجہ دلاتا ہوں جسکو آپ لوگ قرآن شریف پر (قولاً نہیں بلکہ فعلاً) ترجیح دیتے ہیں۔ اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کان فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان۔ واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر۔ فجر کے معنی مرقات میں یوں لکھے ہیں کہ ای شتم ورمی بالاشیاء القبیحۃ

اب میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم بطفیل اپنے حبیب پاک کے ہم سبکو نیک اخلاق بنا دے اور ان علامتوں سے بچنے رہنے کی توفیق عطا فرما دے آمین:۔

خاکسار غلام احمد اخگر امرتسری

(ایڈیٹر) ہمنے خود ہی نامہ نگار کو سخت کلامی پر متنبہ کر دیا تھا اسلئے انکے جواب کی حاجت نو تھی بہر حال انکو کوئی کسر نہ رہی۔ آئندہ کو اس نزاع کے متعلق تحریرات درج نہ ہونگی۔ ہاں اصل مسئلہ کے متعلق انکار نہیں

## سچے مسیح کی قبر

ایک ہے انسان جسکی دو زباں ✦ یہ تو ہیں بس میرزائے قادیاں

دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۷۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں وہو ہذا ۔ یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا زندہ ہو گیا۔

ف ۱ - اس عبارت سے بقول مرزا صاحب دو امر ظاہر ہیں ۔ اول یہ کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ٹھہرا ۔ (دوم) گلیل میں دفن ہونے کے بعد دفن شدہ جسم زندہ نہیں ہوا۔

اور ستارہ قیصر ہند کے صفحہ ۱۳ میں لکھتے ہیں وہو ہذا ۔ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔

(سوال) اے مرزائیو! ایمان سے ہی سچ کہو کہ بقول مرزا صاحب مسیح علیہ السلام گلیل میں تو فوت ہوئے اور مدفون شدہ جسم بھی پھر زندہ نہیں ہوا۔ تو پھر کشمیر میں اُن کی قبر کس طرح سے ہو گی۔ تم کچھ عقل سے بھی کام لیا کرتے ہو یا اندھے مقلد کی مانند ہو۔ تم دیدہ و دانستہ حق اور باطل میں فرق نہیں کرتے ہو یا حق کی طرف رجوع کرنا عار سمجھتے ہو۔ تم کس طرح ایسے شخص کی بات پر اعتبار کرتے ہو جسکو اپنے قول پر ہی اعتبار نہیں رہتا۔ تم جلد توبہ کر دو۔ ورنہ میرے سوال کا جواب دو۔ کہ دونوں میں سے کیوں آپکے مرشد صاحب کی ازالہ اوہام کی عبارت سچی یا ستارہ قیصر ہند کی۔

الراقم:- اللہ دتا از جھنگ

## تاثیر الخمار

(از جناب ڈاکٹر رامانند صاحب جگادھری ضلع انبالہ)

چونکہ میرے خیال میں اہلحدیث اخبار امرتسر اسلامی اخبارات میں ایک خاص اخبار ہے۔ کیونکہ اس کے مضامین خصوصیت سے ایک اعلے درجہ کی

[1] کب اور کس مسئلہ میں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ترتیب سے مرتب ہو گئے ہیں اسلئے ہیں نے یہی مناسب سمجھا کہ اسی شریف اخبار کے ذریعہ سے حفظ صحت کے متعلق پبلک کی خدمت میں کچھ عرض کیا جاوے سید ہے کو اولٹا سمجھنا یا آلٹے کو سیدا سمجھنا یا سیدہے کو سیدہا اور آلٹے کو آلٹا سمجھنا یہ پبلک کے علم اور عقل پر موقوف ہے۔

چونکہ ہماری پاس چند معززین کے خطوط ہمارے مضمون کی تائید میں موصول ہوئے ہیں اور انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ واقعی ایسے مضامین نہایت مفید عام ہیں اسلئے ہم حتے المقدور مضامین کو درج کرانے کی کوشش کرینگے۔

اے واعظان دین۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ لوگ تہ دل سے کوشاں ہیں کہ خلقت راہ راست پر آوے۔ دین حق پر قایم ہو۔ لوگوں کے عمل برائیوں سے پاک ہوں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آپکو معلوم ہوگا کہ جب کسی مقام پر بدمعاشوں کے مجمع کی تشریف آوری ہوتی ہے تو شریف آدمیوں کے مجمع کو وہاں سے فی الفور ہٹ جانا پڑتا ہے اس طرح سے جبکہ تمہاری تعداد سے زیادہ انسان دیگر انسانوں کو ہر وقت بدمعاشی کی تعلیم دیتے ہیں لوگوں کو سلفے۔ بھنگ۔ مدک۔ تمباکو۔ شراب پینا سکھلا رہیں۔ رنڈی بازی۔ قمار بازی زناکاری کی طرف ہر وقت کھینچلاتے رہتے ہیں کوکین کھانا سکھلاتے ہیں۔ اور ہر وقت طرح طرح کی بدمعاشی عیاشی چالاکی پڑہاتے رہتے ہیں تو تمہاری خفیف سی کوشش اُن لوگوں پر کس طرح غالب آسکتی ہے میری رائے ناقص کے مطابق مذہبی اصول اور فروعات کی طرف توجہ غور کرنا۔ کیونکہ جبتک لوگوں کے دل عیبوں اور طرح طرح کی نشہ بازیوں بدچال چلنیوں سے پاک نہ ہونگے۔ تب تک اُن لوگوں کا کیا مذہب قرار دیا جاسکتا ہے۔ مذہب کا اصول ہر وقت چھیڑ چھاڑ بحث مباحثہ تردید ترمیم پر مبنی نہیں ہے بلکہ مذہب کا بڑا اصول اسبات پر مبنی ہے کہ تمام دنیا بھر کے لوگوں کی عملی زندگی درست ہو جاوے اور لوگ راہ راست پر آجائیں۔ خدا کے نزدیک اُس بدسیرت سید اور مولوی سے وہ شخص ادنی پیشہ والا اچھا ہے۔ کہ جو نیک سیرت ہو۔ اُس دہم کر باز پنڈت سے وہ شودر اچھا ہے کہ جو اپنی اوقات بسری نیکی کے ساتھ کرتا ہو۔ پس زیادہ طول طویل مضمون کی اخبار میں گنجایش نہیں ہوگی دانا کو اشارہ ہی کافی ہے۔ لیکن اگر اپنی سوسائٹیوں کو یا اپنے لائق ممبروں کو اپنے مذہب یا دین میں قایم رکھنا چاہتے ہو (خواہ اُنکی تعداد تھوڑی ہی ہو۔ کیونکہ حکما کے نزدیک ایک لاکھہ بدمعاشوں کے مجمع سے ایک شریف آدمی بہتر ہے) تو اپنے لکچروں میں اپنے وعظوں میں لوگوں کو پہلے اپنی عملی زندگی نیک بنانے کی ترغیب دو۔ اُن کی شرابیں چھڑاؤ۔ انکو مذہبًا اور طبًا سلفے تاڑی۔ بھنگ۔ افیون۔ شراب کے نقصانات بتلاؤ (دیکھو قانون رسالہ حفظ صحت نمبر ۲ مصنفہ ڈاکٹر پرمانند صاحب جگادہری صفحہ ۸۰ جو اس پتہ سے مفت ملتا ہے) حقیقی عشق کی راہ سکہلاؤ۔ بداعمالیوں کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم اپنے مدعا میں کامیابی حاصل کرو۔ اور لوگ اپنے اپنے راستہ کو سمجہیں اور اُسپر قایم ہوں۔ ورنہ اس توتو اور میں میں سوائے لڑکوں کے کھیل کے نتیجہ کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے اسکا نتیجہ تو یہ ہوتا ہے کہ اُدھر ہندوؤں میں ہزاروں فرقے ہوگئے اُدھر دین اسلام میں بیسیوں آدمی اپنی ڈھ ہنگ علیحدہ ہی ہانکتے اگ کچھو چلو لوگوں کے لئے تماشا ہوگیا اور پبلک کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ جب عالماں ہی کے دل بغض سے بھری ہوئے ہیں ایک کی بات کو ایک پسند نہیں کرتا۔ ایک کو دیکھکر ایک ٹھنڈا نہیں ہوتا بلکہ جلتا ہے تو پھر ان کی تحریر یا تقریر میں کیا اثر ہوگا۔ اور اُس سے نتیجہ ہی کیا نکلیگا۔ کیونکہ جو آدمی خود فضیحتے میں مبتلا ہوں وہ دوسروں کو کیا نصیحت کرسکتے ہیں۔ (باقی آیندہ)

## غزل

(از مولوی حاجی سید حسن صاحب ناگپوری)

ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے
جب تو وہ ہو گا مسلمان لن ترانی چھوڑ دے

جس کو ہو سنت پیاری اُسپہ واجب ہو گیا
فعل بدعت چھوڑ دے اور من بانی چھوڑ دے

شیوۂ منکر کو وہ ہرگز نہ دے دل میں جگہ
اور خیال فاسقانہ دل میں لانی چھوڑ دے

ہے نشانی مومنوں کی ظاہر و باطن یہی
رسم باطل رسم سنت میں ملانی چھوڑ دے

لہ ہندوستان کے تباہ کرنے کیلئے ایک اور نشیلی اور غارت گر چیز ولایت سے بنکر آئی ہے جسکا ذکر ہم دوسرے پرچہ میں تشریح طور پر کرینگے۔

ahmadimuslim.de

انتشار اباند ہے یہ سنت ہے کوئی مومن ذرا
جھوٹ مضمونوں کی رہ نعت بنانی چھوڑ دے
کیونکہ کاذب پہ خدا کی لعنت و پھٹکار ہے
اسلئے حق بات میں ناحق ملانی چھوڑ دے
نیک ظن رہنا مدامی بدگماں ہرگز نہ بن
بدگمانی میں زباں اپنی ہلانی چھوڑ دے
جھوٹ گو اکثر منافق ہوتے ہیں بے ایماں
اب نفاقی دل کو اپنے یار جانی چھوڑ دے
ایسی باتوں سے خدا اور مصطفےٰ بیزار ہیں
کام مکاروں کے تو اب کامرانی چھوڑ دے
کام شرع کے مطابق کر تو بس اپنے مدام
مشرکوں کے کام بد کی کل نشانی چھوڑ دے
ہے جو ظاہر پا شرع تو دل بھی ویسا ہی تو رکھ
مرد بن جا اے میاں! چالیں زنانی چھوڑ دے
شرع کا ہو جا مقلد مصطفےٰ کی چال چل
بے شرع رسمیں تو اب اے بھا کرانی چھوڑ دے
رکھ محبت تو حدیث مصطفےٰ سے روز و شب
کفر و بدعت شرک سے رشتہ لگانی چھوڑ دے
مفسدیں سے بے شک خدا اور مصطفےٰ کو ہیں عدو
تو فسادی بن نہ اب ایذا رسانی چھوڑ دے
زندگی ہے پنج روزہ اسپہ مت مغرور ہو
بے حیائی کی جہاں میں زندگانی چھوڑ دے
جس سے راضی ہو خدا اور رسول اللہ بھی
فرض ہے کرنا وہی سب بے ایمانی چھوڑ دے
حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن
تو کبھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑ دے

**چودھویں صدی کا مسیح** مرزا قادیانی کے سوانح زندگی ناول کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ

# دنیا کی زندگی

(از جناب محمد عبدالرحمن صاحب)

آہ اعتبار زندگی کیا ایک دن مرجانا بھی ہے — کیا ہوا اگرچہ میسر تاج شاہانہ بھی ہے
عرصہ فانی ہے یہ کیا نہیں تجھکو خبر — جو یہاں آیا تو اسکو کوچ کر جانا بھی ہے
بھول مت اس کنج کو دل الفت فرزند و زن — جسمیں تنہائی کے باعث تجھکو گھبرانا بھی ہے
بستر گل پہ اگرچہ کیا ہوا لیٹا کوئی — آہ بر فرش زمیں وہ پاؤں پھیلانا بھی ہے
اس چمن میں عندلیبو گو کہ ہے فصل بہار — دیکھنا پھر تم خزاں کے روز کا آنا بھی ہے
آج تک تو چین سے گذری نہیں معلوم ہے — زندگی بھر آہ کیا کیا رنج و غم کھانا بھی ہے
پھر کیا دی فائدہ گر ہو فرشتہ لعنتی — بندۂ خاکی تو بس در خاک ملجانا بھی ہے
سنت نبوی سے ہرگز مت بچتی مت خفا — امتی تجھکو اگر منظور کہلانا بھی ہے
کر لے نیکی یا بدی ایدل جو کرنا ہے کر آج — یاد رکھ آخر تجھے اک روز پچھتانا بھی ہے
ہو وہی پند و وعظ پہ کیونکہ منافق ہو — گر وہ سر اپنا ہلا کر ظاہر اترانا بھی ہے
مت نظر کیجیو یہ آبادی ملک زندگی — جب ہے آبادی تو اسکے ساتھ ویرانہ بھی ہے
یہ نہ جانیو اے دل کیا اپنا جو ہے چھپ جائیگا — دیکھکر واں دفتر اعمال شرمانا بھی ہے
موڑ نا سنت سے منہ ہرگز نہ اپنا اے اخی — صورت اپنی مصطفےٰ کو کیونکہ دکھلانا بھی ہے
اے مسافر کیجیے تیار ہی زاد سفر — توشہ منزل اگر ہمراہ لیجانا بھی ہے
موڑ لیتی ہو تخلیہ اپنا منہ کیوں آج ہی — گور تنگ قبر میں افسوس پہنچانا بھی ہے
منحصر اس پیرہن ہی پہ نہیں اپنا لباس — چار کو ہاتھوں کفن اک بار پہنانا بھی ہے
ارض خوشی میں ... — کیا ہوا ای جان من گو خویش بیگانہ بھی ہے

رحم کیجیو یا خدا کا سب ہو نا مل مرت
تیرے بندوں میں سے اک بندہ یہ دیوانہ بھی ہے

# بقیہ مکالمہ عقل

(از مولوی محمد عثمان صاحب مختار ...)

سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء

سن چکا عقل جب یہ جواب — تب کہا میں نے اے ابوالالباب
میرے بارہ میں جو کہا تو نے — کوئی شک کی نہیں ہے یاں تجاب

لہ بقیہ نظم گم ہو گیا تھا دوبارہ طلب کرکے بہ تعذر ہو گیا۔ اسلئے چند ایک نمبروں کا فاصلہ ہو گیا (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

خود مُقِر ہوں گناہ پر اپنے
شرم آتی ہے اپنے مالک کو
جیسے جیسے گناہ کئے ہم نے
آج ظاہر ہوں گر زمانے پر
پاس تک بیٹھنے نہ دیں مجھکو
لب پہ توبہ و دل میں ہوس گناہ
ہے ابھی تک مزاج میں مجھ میں
اچھی صورت جہاں نظر آئی۔
لیک صدقہ میں اپنے مولا کے
میرا مالک ہے وہ خدا تعالےٰ
مجھکو دیتا ہے نعمتیں کیا کیا
چھوڑ دے مجھکو میرے مولا پر
میں ہوں راضی رضا پہ مالک کے
لیک مجھکو بتا تو وہ ترکیب
دن وہی ہوں۔ ہوں اور وہی باتیں
تب کہا عقل نے کہ اے حضرت
اب بھی سنبھلیں تو کچھ نہیں مشکل
پہلے سب ہوویں شرع کے پابند
جس طرح ہو نبی نے فرمایا
جو کریں کام وہ خدا کے لئے۔
خوب مضبوط پکڑیں سنت کو
چھوڑیں ہرگز کسی نہ حالت میں
چھوڑ دیں جو حرام شرع میں ہوں
دیں بچوں کو مذہبی تعلیم
مذہبی رنگ میں رنگا جاویں
ہو لی ہیں پھر ترقیاں کیا کیا
انکا ڈنکا بجے زمانے میں
ہو ویسے پہلی سی دولت و حشمت
عقل یہ کہکے چپ ہوئی آخر

جانتا ہوں کہ ہوں ذلیل و خراب
کیا دکھاؤنگا منہ بروز حساب
جیسے جیسے کئے ہیں کام خراب
منہ نہ دیکھیں مرا کبھی احباب
میری صورت نہ دیکھیں شیخ و شاب
کیا بے شرم ہوں میں خانہ خراب
مانتا ہی نہیں دل بیتاب
ہوگئے آپ ماہی بے آب
اور ہے ترساں یہ دل بیتاب
ہے غفور الرحیم اور تواب
جسکا ممکن نہیں کہ ہو بیحساب
میرے بارے میں کرنہ اور خطاب
جانتا میں نہیں ثواب و عذاب
جیسے ہیں یہ قوم ہو کے پھر شاداب
ہو رہیں ہیں جواب خیال و خواب
اپنے ہاتھوں سے ہو گئی ہیں خراب
عود کر آوے ان کی پہلی شباب
لوٹ کر ہونچے جو ان شیخ و شاب
ویسے ہی کام سب کریں احباب
جیسے حضرت کے کرتے تھے اصحاب
خوب تھامیں رہیں خدا کی کتاب
ہاشمی خلق احمدی آداب
جیسے جگا۔ زنا و سود و شراب
تا وہ سمجھیں ہے کیا ثواب و عذاب
کے سب مرد و زن و شیخ و شاب
دیکھ لیں اسکو کرکے سب اجتناب
نام سے کانپیں رستم و سہراب
مدح خواں ہوں جہاں کے شیخ و شاب
سوچ دل میں یہ پند ہیں نایاب

اے خدا اے جہاں کے مالک | اے غفور الرحیم و اے تواب
دین اسلام کی خبر تو لے
باغ اسلام کا پھلے پھولے

# مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات از منشی عبدالرؤف

موحد مقیم باسم برار

الٰہی میں ہوں بندہ گنہگار ہوں
خدایا میں احقر خطا کار ہوں
مجھے نفس و شیطان نے عاجز کیا
گناہوں کا میرے نہیں کچھ شمار
گناہوں میں گذری ہے میری عمر سب
نہیں میرے پاس حسن عمل یک ذرا
خطاؤں سے معمور ہوں بال بال
رہا دیو لیس مجھ پہ ہر دم قوی
نہیں مجھ سا عاصی جہاں میں کوئی
ہو دنیائے دوں کی مجھے بس ہوس
میں جاؤں کہاں چھوڑ کر تیرا در
کروں کس سے جا کر میں اپنا عرض حال
پہ قلبی قساوت میری دور کر
ہو رحمت جو تیری تو زحمت ہو دور
مری عرض ہے اے خدائے جہان
تو ہی بس سمیع المناجات ہے
گذرتی مری غم میں اوقات ہے
بدرگاہ عذر آورم اے کریم
تو عصیان ایں عاصی خستہ حال
ملیح تو باشم ہمہ روز و شب

جب جرائم سے اپنے گرانبار ہوں
تری مغفرت کا طلبگار ہوں
ترے در پہ لایا ہوں میں التجا
تو ہی بخش دے میرے آمرزگار
میں ہوں منفعل تجھ سوا کون میرا رب
فقط تیری رحمت کا ہے آسرا
عبادت کا یکدم نہ آیا خیال
رہی نفس امارہ کی پیروی
رہا اب آگئے ہے مشکل گھڑی
مجھے باز رکھ اس سے فریادرس
خطاؤں سے میری تو کر درگذر
تو ہی عرض سن میری ایزد تعال!
مرا دل تو رحمت سے معمور کر
مجھے بخشدے اے خدائے غفور
بچا نار دوزخ سے مجھکو اماں
تو ہی ہے میرا قاضی حاجات ہے
تو ہی دافع کرب و آفات ہے
کہ ہستی غفور و رؤف و رحیم
بحق عفو اے خالق ذوالجلال
ہمیں بخش عرض از کرم اے پاک رب

دعائے موحد کنوں کن قبول
بحق جناب محمد رسول

ahmadimuslim.de

# ایضاً و لہ غزل نصیحت آمیز

رکھتے ہیں ہم ذریعہ رسول کریم کا
خیر البشر کا امتی اس نے کیا ہمیں
رتبہ بیاں کرے کوئی فخر رسل کا کیا
توحید پر عمل کرو اے مومنو! مدام
ہوگی نہ مغفرت کبھی شرک کی خبیر
جو مولوی کہ جھوٹے مسائل بتا رہے
اکثر مشائخ ہمکو نظر آئے پر دغل
کر جان و دل سے مرشد کامل کی پیروی
دوزخ کی آگ اسکو شکم میں بھرے گا وہ
حج کو نہ جائے اور نہ دے مال کی زکوٰۃ

کیا خوف ہمکو ہووے عذاب جحیم کا
کیا ہی ہوا ہے ہم پہ فضل خدائے کریم کا
جسکے قدم سے فخر ہے عرش عظیم کا
ہر حکم تمکو بس ہے رب الحکیم کا
ہو اور ٹھکانہ بس ایسے رحیم کا
چکھنے مزا وہاں پہ عذاب الیم کا
اصلا نہیں ہے پاس انہیں شرع قویم کا
ادی بتا ہو وہی رہ مستقیم کا
کھاتا ہے مال جو کوئی یاں پر یتیم کا
قارون کیا ہے ہوگا شمار اس اثیم کا

ہو خاتمہ بخیر ہو تحلیل کا اے خدا
آساں صراط سے ہو گذر اس اثیم کا

# تقریظات (ریویو)

**الایمان**:۔ اس رسالہ میں جناب مولوی محمود علی صاحب مولوی فاضل نے ایمان کی بحث کے متعلق تمام آیات کو جمع کیا ہے اور ۱۱۶ صفحہ کی ضخامت کی کتاب اسی مضمون میں لکھی ہے جسمیں کئی ایک مسائل ایمانیہ کا ذکر ملتا ہے لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ۔ قیمت ۱۰؍ پتہ منیجر اخبار وکیل امرتسر

**جواز اللحم**:۔ اس رسالہ میں شیخ عزیز اللہ صاحب نے گوشت خوری کے جواز پر بحث کی ہے۔ اور ... سے ثابت کیا ہے کہ گوشت خوری منع نہیں۔ قیمت ۲؍ (پتہ) ... انجمن اسلامیہ بدایون

**عصر جدید** یہ ایک ماہواری رسالہ ہے اس میں اصلاح رسوم اور تمدن کے متعلق مضامین نکلا کرتے ہیں مسلمانوں کی رسوم کی اصلاح اصل قرآن و حدیث ہی کی اشاعت سے ہوگی مگر رسالہ مذکور کے حامی بھی اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں۔ خدا ان کی سعی بارآور کرے۔ قیمت سالانہ عہ (پتہ) منیجر عصر جدید بالے کوٹلہ

**نماز مترجم**:۔ یہ نماز با ترجمہ ہونے کے علاوہ منظوم بھی ہے نہایت خوشخط کاغذ عمدہ قیمت ۱؍ (پتہ) مولوی محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل مشہر سیالکوٹ

# جہاد

مخالفین اسلام کے عموماً آریہ صاحبان کے بیچ خصوصاً لفظ جہاد ایسی چڑ ہوگئی ہے کہ جس کتاب کو خواہ تکذیب سیکھرمی ہو یا تہذیب یالی ہو کوئی کتاب دیکھو اسیکا رونا ملیگا لفظ جہاد کی صورت دیکھنے سے آریہ صاحبان بھر تھر کانپتے ہیں نام سننے سے جان نکلتی ہے مگر یہ سب باتیں بسبب جہالت کے ہیں تحقیق حق ابطال باطل سے واسطہ نہیں تعصب وہٹ دھرمی پیوست ہو رہی ہیں اگر کسی نے اصلیت بتلانیکا ارادہ کیا فوراً صلواتیں سنانے پر آمادہ ہو گئے مگر ہم اسکا خیال نہیں کرتے ہیں کہ ہماری سماجک بہائی ہمکو کیا صلہ دینگے اس مختصر مضمون میں جہاد کی اصلیت بتلاتے ہیں غور سے سنئیے جہاد مشتق ہے جہد و جہد سے جسکے معنے ہیں کوشش کرنیکے ہمارے ان معنی کی تصدیق آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جسمیں حضور انور نے جہاد کی تین قسمیں بتلائی ہیں۔ حدیث یہ ہے

فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن۔ جس نے ہاتھ سے جہاد کیا وہ بھی ایمان دار ہے اب غور طلب یہ مسئلہ ہے کہ اگر جہاد کے معنے کفار کو تہ تیغ کرنا ہیں تو لسانی اور قلبی جہاد کے کیا معنی ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ حدیث زبان حال سے بتلا رہی ہے کہ جہد و جہد جہاد کے معنے کوشش کرنے کے ہیں جو آجکل بھی ہو رہی ہے دین حق کی تائید میں کتابیں لکھنا یہ دستی جہاد میں داخل ہے اور زبان سے وعظ و نصیحت کرنا لیے دعا و مناجات کرنا زبانی و دلی جہاد ہیں آریوں کو مناسب ہے کہ اس لفظ جہاد سے ہرگز خائف نہوں اسکی سیرت کو ملاحظہ کریں میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں کوئی آیت اس قسم کی نہیں ملیگی جسکے یہ معنے ہوں کہ کفار کو بوجہ کفر کے تہ تیغ کرو اور دکھلانے والے کو منہ مانگا انعام مگر اسکا خیال رہے کہ نقل عبارت میں تحریری اور سینہ زوری نہ ہو ورنہ ع چہ کار سے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی کا مصداق ہونا پڑیگا سوامی دیانند بھی فرماتے ہیں کہ آگا پیچھا نہ دیکھکر معنے کرنا

ahmadmuslim.de

# فتویٰ

**سوال نمبر ۲۷۰:** کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث اس بارہ میں کہ ہندوستان کی اکثر بستیوں میں ہلال رمضان پہلے ایکروز دیکھا گیا اور اسکے قرب وجوار یعنے پانچ دس تیس چالیس۔ پچاس سو دو سو میل پر بعض بستیوں میں دوسرے روز دیکھا گیا اور ہر بستی والوں نے اپنے اپنے حساب پر روزہ رکھا اور دونوں فریق نے ایک ہی روز ہلال شوال دیکھکر عید الفطر ادا کی جنہوں نے پہلے روزہ رکھا انکو پورے تیس روزے اور جنہوں نے پیچھے رکھا انکو انتیس روزے میسر ہوئے تو اب جنکو کہ پہلے روز چاند نظر نہیں آیا۔ وے روزہ رکھنے کے واسطے دوسری بستی والوں کی گواہی طلب کرنا ضرور ہے کہ نہیں اور جنکو انتیس روزے میسر ہوئے اُن پر ایک روزہ کی قضا لازم آئیگی یا نہ؟

**سوال نمبر ۲۷۱:** کسی بستی میں روزہ رکھے پانچ دس روز کے بعد دوسرے بستی والوں نے خط سے یا خود آکر گواہی دی کہ تم سے آگے ایکروز ہمنے چاند دیکھکر روزہ رکھا ہے تو انکی گواہی قبول کیجائے گی۔ یا نہیں اور اُن گواہوں کے اعتبار پر مثلاً دسویں کو گیارھواں روزہ قرار دینا اور اپنی نیت وعدد کو بدلنا جائز ہے یا نہ اور چاند کے بارہ میں گواہی طلب کرنا سو روزہ رکھنے کے قبل ہے یا بعد؟

**سوال نمبر ۲۷۲:** کتب فقہ میں چاند کیلئے قصر کی حد تک کی گواہی لینا جائز جو لکھا ہے سو وہ کس کا قول ہے اور اس بارہ میں آئمہ اربعہ نے کیا فرمایا ہے اور صحابہ سے کیا مروی ہے اور حدیثوں سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

السائل: شیخ عبد الصمد انداپانڈی چری علاقہ فرانس

**جواب نمبر ۲۷۰:** اس امر میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایک ملک والوں کے چاند دیکھنے سے دوسری ملک والوں پر رمضان لازم آتا ہے یا نہیں تحقیق یہ ہے کہ بہت دور دراز ملک والوں پر تو لازم نہ ہوگا مگر قریب قریب کے لوگوں پر لازم ہے پس صورت مرقومہ میں قریب قریب کے لوگوں پر تو رمضان فرض اُسی روز ہوا تھا جس روز دیکھنے والوں پر ہوا تھا اس لئے اُنکو ایکروز کا روزہ بطور قضا کے رکھنا چاہئے۔

**جواب نمبر ۲۷۱:** اگر شہادت معتبر ہو۔ تو اپنی نیت بدل دینا چاہئے۔

**جواب نمبر ۲۷۲:** ردالمحتار میں بعض علماء کے اقوال لکھے ہیں کہ علماء شافعیہ کا مذہب یہی ہے کہ ایک ملک والوں کا دیکھنا دوسرے ملک والوں پر حجت نہیں ہوسکتا۔ صحابہ میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ترمذی میں آتی ہے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ ہمنے ملک شام میں فلاں روز چاند دیکھا۔ جو ابن عباس کی رویت سے ایکروز قبل کی تھی ابن عباس نے کہا ہم تو اپنی ہی رویت کو معتبر جانینگے۔ کیونکہ ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے ردالمحتار میں اس مذہب (عدم اعتبار رویت) پر ایک اور دلیل بھی عمدہ لکھی ہے کہ نمازوں کے لئے ایک ملک کے اوقات دوسرے ملک والوں پر لازم نہیں یعنے یہ جائز نہیں کہ پنجاب والے مدراس والوں کے زوال کے وقت نماز پڑھیں جو آدھ گھنٹہ پہلے ہوتا ہے بلکہ جسوقت اُنکے ہاں زوال ہوگا۔ اُسوقت اُنکو نماز ظہر واجب ہوگی۔ پس اگر چاند کی رویت ایک ملک والوں کی دوسرے ملک والوں کو لازم ہو جاوے تو نماز کے اوقات کیوں لازم نہ ہوں۔ واقعی یہ دلیل نہایت عمدہ ہے

**سوال نمبر ۲۷۳:** زیور مستعمل پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر ۲۷۴:** سنت فجر کی اگر پہلے نماز فرض کے پڑھ سکا تو بعد فرض اسکے پڑھنا افضل واولیٰ ہے یا بعد طلوع آفتاب کے۔

**سوال نمبر ۲۷۵:** ہندہ کا شوہر زید پانچ چھ برس سے کہیں چلا گیا۔ اور ہندہ کو معلوم ہے کہ شوہر ہمارا فلاں مقام پر ہے لیکن خرچ وخط خطوط کبھی کبھی نہیں بھیجتا ہے گویا ہندہ سے زید کو کوئی تعلق نہیں ایسی حالت میں ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں اور ہندہ نوجوان ہے چاہتی ہے کہ اگر شرع حکم دے تو نکاح کر لیں۔

**سوال نمبر ۲۷۶:** بکری کا بچہ سؤر کا دودھ پیکر پرورش پایا اب وہ بچہ کا گوشت حلال ہوگا یا حرام؟

**سوال نمبر ۲۷۷:** زید کہتا ہے کہ چمڑا مردار کا بیچکر اسکے پیسہ وغیرہ سے کھانا جائز ہے۔

**سوال نمبر ۲۷۸:** امام خطبہ پڑھنے کو منبر پر چڑھتے وقت السلام علیکم کہے۔ تو یہ السلام علیکم کہنا اُسوقت کا کہنا سنت ہے یا مستحب ہے یا کیا؟

**سوال نمبر ۲۷۹:** جمعہ کا خطبہ نعت اللہ پڑھا ہویں اور غار عبد القادر آیا یہ جائز ہے یا کیا؟

**سوال نمبر ۲۸۰:** طاعون کے بیماری میں جو حدیث ہے کہ جسم گلٹی ہیں

ahmadimuslim.de

طاعون ہو۔ وہاں مت جاؤ۔ اور وہاں سے نہ نکلو۔ اگر کوئی شخص بخوف طاعون بھاگ کر مرا۔ تو کیسی موت ہوگی بینوا بالحدیث والقرآن توجروا عند الرحمٰن۔ (راقم محمد انوار الحسن گیا مدنپور۔ کرنال)

**جواب نمبر ۲۷۳:۔** کریر کی زکوٰۃ فرض ہونے میں اختلاف ہے فقیر کے نزدیک فرض نہیں۔

**جواب نمبر ۲۷۴:۔** بعد نماز فرض پڑھ سکتا ہے اگر طلوع سورج کے بعد پڑھے تو اچھا ہے۔ کیونکہ اختلاف سے نکل جاویگا۔

**جواب نمبر ۲۷۵:۔** ایک دو دفعہ معتبر ذریعہ سے خاوند کو کہلا بھیجے کہ میرے حقوق ادا کرو۔ اگر نہ مانے تو مفتی اسکے فسخ نکاح کا فتوی دے سکتا ہے۔ شرح وقایہ میں ہے کہ خاوند نان ونفقہ نہ دے سکے تو عورت کے تقاضا کرنے پر قاضی فسخ نکاح کا حکم دیدے جب نان ونفقہ نہ دے سکنے پر یہ حکم ہے تو صحبت معاشرت وغیرہ نہ دینے سے یہ حکم بطریق اولیٰ ہوگا۔

**جواب نمبر ۲۷۶:۔** حلال ہے۔ جبکہ عرف عام میں اسکو بکری کہا جاتا ہے تو شریعت میں بھی بکری ہے۔

**جواب نمبر ۲۷۷:۔** مردار کا چمڑہ بیچنا جائز ہے حدیث میں ایسا آیا ہے۔

**جواب نمبر ۲۷۸:۔** سنت ہے حدیث میں آیا ہے۔

**جواب نمبر ۲۷۹:۔** اگر نعمت اللہ جماعت نہ کرا سکے تو خیر۔ اگر پڑھا سکے تو وہی پڑھاوے۔ کیونکہ مسلمانوں میں تو اتنا ایسا ہی چلا آیا ہے

**جواب نمبر ۲۸۰:۔** جو شخص طاعون سے ڈر کر بھاگا اور مر گیا وہ سخت گنہگار ہے۔

**سوال نمبر ۲۸۱:۔** جب زید نے ہندہ سے نکاح کیا تھا۔ تو پہلے خاوند سے ایک لڑکا ہندہ کے ساتھ تھا زید نے مثل اپنے بیٹے کے اسکی شادی کی تھی اور اسے اپنا بیٹا کہتا تھا ہندہ کے مرنے کے بعد اُس لڑکے کی منکوحہ بی بی سے اسکا نکاح جائز ہے یا نہیں (خریدار اہلحدیث ۵۵۲)

**جواب نمبر ۲۸۱:۔** جائز ہے کسی کے لڑکے کو اپنا لڑکا کہنا منع ہے اور اگر کہہ بھی دیا۔ تو بیٹا نہیں ہو سکتا خود پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کی بیوی سے نکاح کیا جسکو آپ نے اترنے سے پہلے متبنّٰے کیا تھا اُس نکاح کی اجازت پر خدا نے فرمایا لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِيٓ أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ یعنے نبی کو اسلئے اُس نکاح کی اجازت ہوئی تھی کہ مسلمانوں کو اپنے متبنّوں کی بیویوں سے نکاح کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔

**سوال نمبر ۲۸۲:۔** ایک شخص اپنا مال نقد قیمت سے دو روپیہ میں بیچتا ہے اور قرض لینے والوں کو سوا دو یا اڑھائی روپیہ میں تین مہینے یا چار مہینے کے وعدہ پر دیتا ہے زید کہتا ہے کہ قرض فروخت کرنے میں زیادہ قیمت لینا داخل سود ہوگا۔ اگرچہ نیت سود کی نہ ہو۔ اور نہ سود کچھ مقرر کیا ہو۔ عمرو کہتا ہے کہ جائز ہے کیونکہ نہ اوسکی نیت سود لینے کی ہے اور نہ سود مقرر کیا ہے بینوا توجروا۔ (خریدار اہلحدیث ۲۰۴۳)

**جواب نمبر ۲۸۲:۔** جائز ہے۔ اہلحدیث میں پہلے بھی کئی دفعہ یہ مسئلہ آچکا ہے مع صحیح ترمذی نیل الاوطار کے حوالہ سے جواز کا جواب دیا گیا تھا۔

**سوال نمبر ۲۸۳:۔** ایک چاردیواری کا احاطہ گھیرا ہوا ہے اسی احاطہ میں ایک قبرستان اور ایک مسجد ہے۔ اور وہاں پر ایک دولہا کی درگاہ بھی ہے اور قبرستان کے قبلہ رخ مسجد ہے۔ پس ایسی مسجد میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور قبرستان کا مجاور ہے مسجد کا پیش امام بھی ہے اور فقیر ہے۔ اور جبکہ مسجد میں چراغ روشن کیا جاتا ہو تب ولی کے مزار پر بھی چراغ جلایا جاتا ہے۔ اور ولی کی قبر پر غلاف وغیرہ بھی ڈالا گیا ہے۔ پس اس صورت میں اُس پیش امام کے پیچھے جو اُس قبرستان کا مجاور اور ولی کے مزار کا خادم ہے نمازیوں کی نماز ہو سکتی ہے۔ یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(محمد ابراہیم از اون ملک بہار)

**جواب نمبر ۲۸۳:۔** مسجد کے احاطہ میں قبلہ رخ اگر قبریں ایسی ہیں جو نمازی کے سامنے آتی ہوں۔ تو نماز جائز نہیں۔ اور اگر ایسی صورت نہیں تو نماز جائز ہے مجاور مذکور کا اگر مشرکانہ عقیدہ ہے تو اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔

---

**حق پرکاش** } آریوں کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا معقول اور دندان شکن جواب ہے۔ قیمت ۱۲؍
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**افسوس** مولانا عبدالحمید صاحب ساکن پٹنہ از خاندان مولانا ولایت علی صاحب مرحوم انتقال فرما گئے اللہم اغفرلہٗ جماعت اہلحدیث سے توقع ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھینگے

**یہ ہفتہ** امرتسر میں بڑی رونق کا گذرا ہے شیخ عبدالحق (سابق پنڈت لکشمنداس) آریوں کے لیکچر بڑے زور شور سے ہوتے رہے آریوں کو اعلان ہوا گیا کہ ۶ بجے سے دس بجے تک شیخ صاحب ڈیرہ پر خاص آریوں کو جواب دیا کرینگے مگر افسوس کہ کوئی سماجی نہ آیا۔ اسی ہفتہ ایک جوان لڑکا انٹرنس پاس ساکن ضلع رہتک نام ونہرم داس عبدالرحیم بنا اور ایک بالغ لڑکا نام لچھمی داس عبدالقیوم ہوا۔ خدا ان کو ثابت قدم رکھے آمین۔

**تحقیق ہوا** ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے مرید خاص حکیم فضل الدین بھیرہ کو اس جرم میں کارمفوضہ سے الگ کیا ہے کہ وہ کتابوں کی قیمت زیادہ لیتے تھے

**سوامی** درشنانند مناظر دیدیا ضلع گورکھپور بقول سناتن دہرم گزٹ (بحوالہ تحفہ ہند) آریوں سے الگ ہوکر ہندوؤں میں جاملے کیا سچ ہے؟ آریہ اخبار بتا دینگے؟

**روس وجاپان کی صلح** کا ہونا غلب ہے۔ جاپان نے تاوان جنگ کا دعوی چھوڑ دیا۔

۱۲ اگست کو جاپان اور انگلستان میں ایک نئے معاہدہ پر لارڈ لینسڈون اور بیرن ہیاشی کے دستخط ہو گئے اس معاہدہ میں یہ قرار پایا ہے کہ کسی طاقت کی طرف سے اندیشہ ہونے پر فریقین میں سے ایک دوسرے کے فوائد کی نگرانی کریگا۔ اکثر حلقوں میں اس معاہدہ کو تحفظ ہندوستان کی گارنٹی سمجھا جاتا ہے۔

**روسی حملہ پسپا کر دیا گیا**۔ مارشل اویاما جاپانی کی رپورٹ ہے کہ ۲۶ تاریخ کو رنگ سنگ کے شمال مشرق اور دیگر مقامات پر بڑی بھاری لڑائی ہوئی جسمیں روسیوں کو پسپا کر کے ان کی تمام پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

**التوائے جنگ** بیرن کاسورا کی وساطت سے جاپان نے التوائے جنگ کو منظور کر لیا ہے مگر عہدنامہ صلح پر دستخط ہونے سے پہلے اسپر عملدرآمد نہ کیا جائے گا۔

**طاعون**۔ ہفتہ گذشتہ میں ۳۰۲۰۶ وارداتیں اور حسب تفصیل ذیل ۲۰۵۰ طاعونی اموات ہوئیں۔ بمبئی پریزیڈنسی ۱۲۲۷۔ مدراس ۷۸۔ بنگال ۵ صوبجات متحدہ ۶۲۔ پنجاب ۱۴۔ برہما ۹۔ صوبجات متوسط ۳۵ بھی ۱۰۷۔ وسط ہند ۲۲۔ راجپوتانہ ۱ (کرشن قادیانی کی مہربانی)

**کلکتہ** میں ایک مسلمان گاڑی کی جھپٹ میں آکر مر گیا۔

**مہاراجہ بڑودہ** نے حکم دیا ہے کہ اوقاف ریاست کے تمام متولی آمدنی کا باقاعدہ حساب رکھا کریں۔ تاکہ افسران ریاست جب چاہیں دیکھ سکیں۔

**مدراس** اور لکھنؤ میں ہیضہ ترقی پر ہے (خدا فضل کرے)

**سکندرآباد** پولیس نے جعلی نوٹ بنانے والے چار آدمی گرفتار کئے ہیں دو یوریشین دو ہندوستانی ہیں۔

**پرنس آف ویلز** کی تشریف آوری پر کلکتہ میں پندرہ ہزار روپیہ کی آتشبازی چھوڑی جائے گی (کیوں؟ اسلئے کہ ہند میں قحط عام کے آثار ہیں؟)

**ملا مُلا** اکا ایک سٹ گرو پشاور آیا ہوا ہے ہزاروں مرد و عورتیں اسکی زیارت کو جاتے ہیں۔

**مرغ** لڑانے کے جرم میں لاہور میں دو آدمیوں پر دس دس روپے جرمانہ ہوا (بہت کم ہے)

**کلکتہ** کا ایک اخبار راوی ہے کہ لارڈ منٹو آئندہ وائسرائے اسی ماہ ستمبر میں آجائیں گے (خیر مقدم)

**آگرہ** میں ایک مقدمہ قتل عورت کی نسبت پولیس نے چالان کیا ملزم کو جرم سے اقبال تھا۔ عورت جیتی جاگتی نکل آئی (کیا قادیانی مسیح کا معجزہ ہے)

**قادیان** میں ۳۰ اگست کو کرشن قادیانی کی بیلی الماری کے تختے سے چوٹ لگی جسکی وجہ سے آپکو سخت تکلیف ہوئی۔ اب زخم اچھا ہے اوسی تاریخ کو یہ الہام ہوا فخر عیسی ومن معہ (گھبرا گیا عیسی اور اسکے ساتھی) اور کہا یہ گھبراہٹ سر کی چوٹ کے باعث ہوئی یا کوئی اور موجب ہو خدا خیر کرے ۳۱ اگست کو آپنے صبح کی رویا میں چند مرغے ایک بکرا بھی دیکھا اور اوپر سے ایک بلی بھی منہ میں ہاتھ لئے آگئی لیکن خیر یہ ہوئی کہ مرغے نہ چھینے۔ پھر آپ ان مرغوں کو ذبح کرینگے ۳۱ اگست کو الہام ہوا پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا (از الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء)

**اسلامک ڈیبیٹنگ کلب امرتسر** کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو قرار پایا ہے۔ باہر کے صاحب بھی تشریف لاویں

ahmadimuslim.de

# دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج تک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتے ہیں۔ جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل اناڑی کے ٹکڑوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ خصوصیات کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت کے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ اور روغن کراتے ہیں اور ہمسے عموماً مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت:** ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنے بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کر دی ہے یہ اسلیئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ان نفع فروشی نبیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی انچ ۲ فی انچ | | بحساب ۳ فی انچ | | | | | کیس بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| چوڑائی لمبائی ٹرنک | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | ۱۲ فی انچ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | تمام پیتی ۲ فی انچ |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| ڈاک کمیشن کرایہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | . | کیس بکس سٹیل ۲ فی انچ |

نوٹ:۔ ایک درجن کی خرید پر ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

# درشفا بند سمجھکر مایوس پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور زُود تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ ان کے منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں۔ اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوائی استعمال کرنی چاہیئے۔ نہیں بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو۔ اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپکو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جاوے یعنے یہ کہ جواہر **مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہو جاتا ہے اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں لائف پلز کا کورس جسمیں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۸ ؎ ۴۰ گولی ہے

**جواہر مصفی خون** – قیمت شیشی خورد ۱ ؎ شیشی کلاں ۲ ؎

**علاج سیلانی:**۔ امراض معدی کے قلع قمع کرنے کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۱ ؎ فیصد تیل جو برا ہے سات شیشیوں کے ہے۔

**روغن طلاء** – خلاف قانون قدرت عادات کر کے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور پیدا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلاء سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف تین روپے ہے۔

**خوشبودار منجن** – قیمت فی شیشی ۱۲

**آتشک کی دوائی** ۱ ؎ قیمت عار بواسیر کی گولیاں قیمت ۱ ؎ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ (اسلئے کا پتہ)

## حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی

چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کو دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

R. L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

# اہلحدیث

امرتسر ۱۳ ۔ شعبان المعظم ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| روسا و جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھہ ماہ کے لئے | [illegible] |
| ممالک غیر کے لئے | [illegible] |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے نمونہ نہیں بھیجا جاتا۔ بیرنگ ڈاک واپس۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے۔

## بدایوں علماء بدایوں اور جلسہ بدایوں

بدایوں ایک پرانا شہر بریلی سے ۲۰ کوس کے فاصلے پر ہے آبادی تخمیناً چالیس ہزار ہے جنمیں تخمیناً ۲۶ ہزار مسلمان ہیں مذہبی طور سے ہمیشہ سے اس شہر پر علماء اہل سنت (برعکس نہند نام زنگی کافور) کا تسلط رہا ہے جنکا اعتقاد ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب مثل خدا کے نہ جانے وہ کافر ہے فرق صرف یہ ہے کہ خدا کا علم اصلی ہے اور آنحضرت کا تعلیمی مگر کیفیت کے اعتبار سے فرق نہیں چنانچہ مولوی احمد رضا خاں بریلی میں اور مولوی عبدالقادر مرحوم بدایوں میں اس مذہب کے بڑے سرگروہ تھے

ahmadimuslim.de

مولوی اکبر صاحب کے انتقال کرنے کے بعد ان کے صاحبزادے مولوی عبد الصمد صاحب جانشین ہیں۔ اسی شہر میں چند نوجوانوں نے زمانہ کی ضرورت محسوس کرکے ایک انجمن قائم کی ہے جس کا اصلی مقصد جیسا بیان کیا ہے کفار آریہ وغیرہم کے مقابلہ کی تیاری کرنا ہے۔ اسی انجمن کا سالانہ جلسہ ۶ ستمبر اور یکم اکتوبر کو تھا۔ انجمن موصوف کی طرف سے حسب دستور اطراف و جوانب میں دعوت پہنچی [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ کے پروگرام [illegible] رد آریہ [illegible] تھا۔ آریہ [illegible] تو [illegible] اور پنڈت [illegible] سوامی [illegible] مباحثہ ہو چکے ہیں [illegible] تو میدان میں آگئیں ۔ اور مباحثہ کریں۔ جس کا جواب انجمن موصوف کی طرف سے دیا گیا کہ جلسہ [illegible] میدان [illegible] مباحثہ کی طرف اپنے اشتہار میں [illegible] خبر اس [illegible] کو تو بہانہ ہی چاہئے تھا اب وہ شیخ سعدی مرحوم کے شعر:

سگ [illegible] دست [illegible] ، سعدی [illegible] فریاد

کی [illegible] کو سنانی پڑتی ہے۔

اثناء وعظ میں کہیں مسئلہ توحید اور اتفاق کا ذکر کرتے ہوئے [illegible] بیان بھی آیا [illegible] کفر کے فتوے [illegible] علماء نے [illegible] کفر کی [illegible] اور ایک وجہ اسلام کی ہو [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لا الہ الا اللہ [illegible] علماء [illegible] چنانچہ انہوں نے ایک اشتہار [illegible] شائع کیا ہے:-

## اشتہار

انجمن اسلامیہ [illegible] کا سالانہ جلسہ [illegible] ۱۹۱۱ء کو قرار پایا تھا اور مقصد جلسہ رد آریہ بتایا جاتا ہے۔ اس میں [illegible] علماء غیر مقلدین مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب اور مولوی نور محمد صاحب [illegible] شریک ہوئے ہیں [illegible] خلاف [illegible] جلسہ کے [illegible] جلسہ میں ایسے امور بیان ہیں آئے جو مذہب اہل سنت کے خلاف [illegible] تھے [illegible] چونکہ جلسہ رد آریہ کا [illegible] نہیں اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ بعد ختم جلسہ کے مولوی صاحبان [illegible] کلمہ گو اہل قبلہ و دیگر مسائل [illegible] کرکے [illegible] بحث و مناظرہ تحریری یا تقریری کرلیں یا اپنے دعوے کو [illegible] فقط

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر [illegible]

## خادمان اہلسنت والجماعت [illegible]

آریہ [illegible] مشتہرین [illegible] اہلسنت [illegible] اسلئے اسکا جواب بانیان جلسہ کی طرف سے جو دیا گیا وہ درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## افتراء

کسی شخص نے محض [illegible] نفسانیت کے [illegible] خادمان اہلسنت والجماعت کے نام سے ایک اشتہار [illegible] مضمون شائع کیا ہے کہ خدانخواستہ کسی مسئلہ پر [illegible] مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری [illegible] مباحثہ [illegible] کرنا چاہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے اور [illegible] صاحب موصوف نے [illegible] عقائد ہم اہل سنت والجماعت کے [illegible] اس اشتہار پنجاب کی توجہ کو (جو محض [illegible] صاحب آریہ صاحبان پر حقانیت مذہب اسلام ثابت کرنے کے لئے آیا ہے) دوسری طرف پھیرنے کے لئے کسی مخالف اسلام کی [illegible] پردازی ہے۔

والسلام

المشتہر

# خادمان اہلسنت والجماعت

چونکہ یہ جواب ایک حد تک معقول تھا اسلئے اسکا جواب جو دیا گیا اُس میں مشتہرین کے نام (بالنّام) درج کئے گئے جو یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## اشتہار

مولوی ثناءاللہ صاحب کی غیر مقلدی و مخالفت عقائد اہل سنت چھپی دبی بات نہیں ہے اونکی تصانیف اور اُن کا اخبار اہلحدیث مشہور ہیں وہ اور مولوی نور محمد صاحب بدایوں کے جلسہ انجمن میں خاص الغرض رد آریہ و مناظرۂ آریہ آئے ہیں انکو ایسے موقعہ پر ہرگز مناسب تھا کہ اس قسم کی باتیں مجمع اہل سنت وجماعت میں کرتے جو اس عظیم الشان فرقہ حنفیہ کی دلشکنی کا باعث ہوتیں اور مخالفت مذہب اہل سنت اُن سے نکلتی یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ اس قسم کی مناقشت کا اظہار ایسے وقت میں جبکہ مرحلہ مقابلہ مخالفین اسلام درپیش ہے زیبا نہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ جلسہ کے قواعد و مقاصد کے خلاف گفتگو کرنا اور خاص کر ایسے جس سے اُس جلسہ کے اتفاقی حالات کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ ہرگز نہ چاہئے۔ مولوی نور محمد و مولوی ثناءاللہ صاحب کے بہت بیانات ایسے واقع ہوئے جو اُن کے مناسب نہ تھے فرقہ حنفیہ اہلسنت کی دلشکنی ہوئی حالانکہ اسی فرقہ حنفیہ والے بڑے مؤید اس جلسہ کے ہیں یہ بھی بیان کیا گیا کہ کسی کلمہ گو پر کفر کا حکم نہیں ہو سکتا گو کچھ ہی عقیدہ ہو۔ حالانکہ یہ بات مذہب اہلسنت کے صریح خلاف ہے یہ بھی بیان ہوا کہ توسّل و استعانت اولیا تو درکنار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام بلکہ خود حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم سے بھی نہ چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ چند ایسی باتیں ہیں جن سے عام جلسہ میں کشیدگی کا اظہار ہوا۔ اسوجہ سے ہم خادمان اہل سنّت نے ایک اشتہار شائع کیا جسمیں صاف لکھدیا کہ ہم جلسہ رد آریہ کو برہم نہیں کرنا چاہتے لہٰذا مولوی صاحبان بعد اختتام جلسہ اگر چاہیں تو مناظرہ کرلیں ایک پرچہ اخبار کے ذریعہ سے اس اشتہار اہلسنت کی تردید ظاہر کیگئی اور اس سچے اشتہار کو افترا بتایا گیا حالانکہ معہ ہرگز افترا نہیں ہے آپسے جلسہ والے جانتے ہیں کہ اہلسنت بدایوں مولوی صاحبان کے بیان سے ضرور رنجیدہ ہوئے چونکہ آریہ کے مقابلہ کا خلاف نہ منظور تھا۔ اور نہ ہے اس سبب سے پہلے بھی کہا گیا تھا اور اب بھی کہا جاتا ہے کہ مولوی صاحبان جب رد آریہ سے فارغ ہولیں اور خدا کرے کامیاب ہوں۔ تو اُن مضامین میں جو مخالف اہل سنّت کہے گئے ہیں وہ چاہیں تو مناظرہ کرلیں۔ مولوی صاحبان تا ختم جلسہ رد آریہ اپنی توجہ کو دوسری جانب مائل نہ کریں فقط

المشتہر

حکیم محمد عبد الناصر سخاوت حسین۔ محمد فضل احمد پنجابی۔ محمد رحمٰن بخش قادری۔ سید معین الدین۔ عظیم الدین۔ محمد یعقوب وغیرہ۔

مجھے اس سے تو مطلب نہیں کہ ان اشتہاروں کا اصلی محرر اور محرک کون ہے ہاں میں اتنا جانتا ہوں کہ ان مشتہرین میں سے ایک صاحب جنکا نام سید معین الدین ہے معہ چند ہمراہیوں کے میرے پاس آئے میں نے پوچھا کہ تم خود مباحثہ کروگے یا کوئی اور۔ تو اُنہوں نے چار مولوی صاحبان کے نام لئے جنمیں سے دو اسوقت مجھے یاد نہیں لیکن مولوی فضل احمد اور مولوی عبد المقتدر وغیرہ میں نے کہا بہتر ہے تم ان اپنے سب علماء کا دستخطی رقعہ اس مضمون کا لے آؤ کہ ہم بحث کریں گے اور ہم میں سے بحث کیلئے فلاں شخص پیش ہوگا۔ اور اسکا ساختہ پرداختہ ہمکو منظور ہوگا۔ سید معین الدین چونکہ بذات خود ایک نوجوان انگریزی خوان جنٹلمین ہے اُسنے بلکہ اُسکے سب ہمراہیوں نے اس رائے کو پسند کیا۔ مگر جبتک میں بدایوں میں رہا۔ اس مضمون کا کوئی رقعہ میرے پاس نہ پہنچا اسلئے میں معہ مولوی نور محمد صاحب چلا آیا مگر چونکہ اشتہاروں میں مباحثہ کو تقریری میں محدود نہ کیا تھا۔ بلکہ تحریری اور تقریری میں اختیار دیا ہے چونکہ تحریری مباحثہ کے لئے میرا جانا ضروری بدایوں میں ضروری نہیں اسلئے مولوی صاحبان کو اجازت ہے کہ اپنا مضمون بیشک بھیجدیں اہلحدیث میں معہ جواب درج کرکے اُن کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ سید معین الدین سلمہ سے امید ہے کہ وہ حسب وعدہ اپنے علماء کرام کو متوجہ کرینگے۔ میں اونکو مجبور نہیں کرتا کہ اہلحدیث ہی میں درج

* مولانا یہ لفظ تو کسی کے منہ سے کبھی نہ نکلا تھا (اڈیٹر) بجز اگر نہیں تھا تو اشتہار کی کیا حاجت تھی۔ ایک رقعہ ہی کافی تھا (اڈیٹر)

کرائیں بیشک چھاپ کر الگ شائع کریں۔ مگر ایک پرچہ دفتر اہلحدیث میں بھی بھیجدیں جسکا جواب اونکو بھیجا جایا کریگا۔

مضمون زیر بحث سب سے پہلے استمداد بالمخلوق ہے اور مسائل اس سے بعد ہونگے۔ کیونکہ یہی ایک مسئلہ ہے جو فریقین کے نزدیک کفر یا اسلام کا حکم رکھتا ہے۔ والسلام خیر ختام

## آریہ اخباروں کی ایمانداری

اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "ایک نومسلم کی سرگذشت" آمدہ از مقام ... چھپا تھا۔ اسپر بیچارے قادیان کے آریہ اخبار نے دُر افشانی کی اور تو کچھ نہ ہو سکا مضمون مذکور کو اہلحدیث کے ایڈیٹر کی اختراع بتلایا اُس کے بعد اوسکے مقلد اخبار مسافر آگرہ نے اوسکی تقلید کی اور وہی مضمون نقل کر دیا اور عنوان رکھا کہ "اہل حدیث کا سفید جھوٹ"۔ حالانکہ وہ مضمون آج تک ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر دونوں نالائق امرتسر میں کسی اپنے وکیل کو دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔ تو ہم دکھا سکتے ہیں۔ مگر ... اور تسدید تک کرا دینے کے ہم سے آپ پھینسنگے کہ ناحق جھوٹ بول کر کسی پر افترا لگانا کہو جی کون دھرم ہے؟

## میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا

گذشتہ سے پیوستہ

اور کہ واقعہ میں آپ سرے ہی سے ابن مریم کے نزول سماوی کے قائل نہ تھے۔ تو اس صورت میں آپکا صریح کذب لازم آتا ہے اور یہ کہ جو لکھا کہ میں پہلے خود نزول سماوی ابن مریم کا قائل تھا... وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال مرزا صاحب پیچیدگی میں پڑے ہیں یہ ہے اس شخص کی اختلاف بیانی جسکا کچھ اور حصہ بھی آگے چلکر دکھاؤنگا۔ درحقیقت مسلمانوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کو شرک لکھنا ایک ہوائی اور نفسانی کلمہ ہے۔ جسکی وجہ سے مرزا صاحب کی ذات پر مذکورہ بالا سخت اعتراضات پڑتے ہیں اور محض نفسانی کلمات (بعداوت اہل اسلام) کی بنا پر ہی مسلمانوں کو مشرک گردانتے

کا فعل ہی اس امر کی مکمل دلیل ہے کہ مرزا صاحب خدا کیطرف سے ہونا تو کیا ایک ہوشیار مسلم کی حیثیت بھی نہیں رکھتے کیونکہ مومن کو حضرت نبی نے ذکی اور صاحب فراست فرمایا ہے کہ اتقوا فراسۃ المومن ۔۔ مرزا صاحب تو بیجا اختلاف بیانی میں بڑی ٹھوکریں کھا چکے ہیں اور کھا رہے ہیں۔ یہی اختلاف جو ایسا وسیع ہے واقع میں بفحوائے آیت وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ معیار قائم ہو کر اسی امر کی دلیل ہے۔ کہ مرزا صاحب کبھی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتے اور کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ اونہیں محفوظ رکھنے کے لئے اُن کے ساتھ ہرگز نہیں ہے۔ پھر بشری تقاضے اونہیں لغزش میں ڈال ہی دیتے ہیں جیسا کہ ذکر ہوا۔ آپکے اختلافات کا کچھ اور نمونہ بھی جو وہاں قادیاں میں بیٹھے دیکھا یا سنا۔ آگے چلکر اپنے موقعہ پر انشاء اللہ۔ کہا جائیگا۔

غرضیکہ دیکھنا یہ تھا کہ مرزا صاحب کو کہاں فرصت کہ عملی اور اعتقادی زندگی سنوارنے کے لئے توجہ کریں۔ آپ نے بقول قاضی امیر حسین صاحب مرزائی موصوف تو ابھی بعض عقائد کی آیات میں بھی غور نہیں کی (جیسا کہ اوپر بیان ہوا) اور لہٰذا تمام عقائد کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکا۔ کیا صحیح بخاری کے امام حکم دعوی کا یہ نمونہ مجھے ایک قطعی معیار کا کام نہ دے سکتا تھا۔ کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ میں نے حکیم نور الدین صاحب اور قاضی صاحب موصوف سے بارہا سنا ہے۔ کہ حضرت فرماتے ہیں کہ جس طریق پر میں قوم کو چلانا چاہتا ہوں ابھی تک اوسکی طرف قوم نے منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اوّل تو یہ کیونکر ہوا۔ کہ اسقدر انبیاء کے کمالات کا مجمع اور اپنے وقت پر کبھی احمد کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ کبھی نوح کبھی ابراہیم سے مخاطب ہوا اولوالعزم نبی کیا اتنا جاذب اثر بھی نہ رکھتا تھا۔ کہ پچیس سالہ تعلیم سے مرزائیوں کے منہ اس راستہ پر لاتا۔ جس پر وہ نہیں چلانا چاہتا تھا۔ ثانیاً یہ کہ اگر قوم نے ابھی تک منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ دیکھے کیونکر۔ جب اونہیں امام کا ذاتی نمونہ نہ ملا۔ اور امام اُن کے رنج و راحت میں شریک نہ ہوا۔ تو پھر اثر ہی کیا ہو۔ بھلا مرزا صاحب نے پچھلے ایام میں محمد افضل ایڈیٹر البدر کی بیمار پرسی کی یا کبھی جنازہ پر تشریف لے گئے حاشا! بلکہ جیسا کہ پیر سراج الحق النعمانی

نے محمد شاہ پسر قاضی صاحب موصوف طاعونی مرض کے ساتھ چھ دن بیمار
کہ مرزائی محمد شاہ مرحوم کے جنازہ پر بھی نہیں گئے۔ صاف طور سے کہا کہ
حضور کی طرف سے افضل مرحوم کے بیمار ہونے پر مولوی نورالدین صاحب
نے چھوٹی مسجد میں لوگوں کے اجتماع پر (جو بوقت نماز ہوتا ہے) حضور
کا رقعہ مجلس کو پڑھ کر سنایا۔ کہ محمد افضل کو طاعون ہو گیا ہے اور کہ اُس نے غضب
کیا ہے کہ کلاں مسجد میں چلا آیا۔ لہٰذا اب اسکے پاس کوئی بھی وہاں نہ جاوے
پھر تو افضل جیسی بیچارگی سے مرا۔ سو دنیا کو معلوم ہے اس تنہائی کی موت
اور مرزائیوں کی ایسی ڈرپوکی اور سرد مہری سے وہ متنفر مرحوم کی ایک عورت
کو حاصل ہوا کہ اُس نے مرزائیت سے بھی جواب دیدیا اور جب وہ قطع تعلق کر کے
قادیاں سے چلنے لگی اور میرے روبرو مولوی عبید اللہ صاحب بسمل ماسٹر عربی
مدرس فارسی قادیاں کالج و سکول نے مولوی نورالدین صاحب کے سامنے میرے
روبرو اُس عورت کی یہ بیزاری حکیم صاحب پر ظاہر کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ
معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو دل سے حضرت صاحب سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور
شاید یہی وجہ موت افضل مرحوم کی ہو۔ تو مولوی عبید اللہ صاحب جو میری طرح
خلاف ہدایت مرزا صاحب محض آشنائی سابقہ کی وجہ سے افضل کے سرہانے
رہے تھے طیش میں آ کر بولے کہ مولوی صاحب! کیا افضل کو حضرت سے
دل سے تعلق نہ تھا جس نے مرتے دم تک استقلال دکھایا اور علیین مرتے ہوئے
بولا کہ میں مرزا صاحب پر ایمان رکھتے ہوئے مرتا ہوں جس پر حکیم صاحب نے
گھسیانا ہو کر جواب دیا کہ خیر اس عورت کو تو کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر افسوس کہ حکیم
صاحب نے نہ سوچا کہ عورت کا پختہ ایمان تو مرزائیوں کی سرد مہری کے
نمونہ ہی سے ٹوٹا۔ جس سے وہ سمجھانے پر بھی تعلق توڑنے سے نہیں
رہتی تھی اور غصہ میں آ کر وہ سناتی تھی۔ جو مرزائیوں ہی کو خوب معلوم
ہے میں خود اُن دنوں بماہ اپریل وہاں قادیاں میں تھا اور یہ جھگڑا اپریل
ہی میں درپیش تھا۔ جبکہ افضل مرحوم کا متروکہ تقسیم ہو رہا تھا اور وہ عورت
سخت طیش میں آئی ہوئی تھی۔ پھر یہ تو افضل مرحوم سے گذری جس پر افسوس
سے کہا جاتا ہے کہ بجواب اعتراض اخبار شحنہ حق تک جو قادیاں کی گلیوں
کی طرف سے نکلتا ہے خواہ مخواہ اڈیٹر الحکم نے انہیں کو سراسر غلط لکھ مارا۔
کہ افضل مرحوم سے پوری ہمدردی و رفاقت کا ساتھ دیا گیا تھا۔ حاشا! مرزا
صاحب نے تو جیسا کہ بیان ہوا۔ رقعہ کے ذریعہ سے لوگوں کو افضل مرحوم کے
پاس جانے سے منع کیا تھا۔ یہی ہمدردی کے معنی ہیں؟ کیا یہ سخت سے سخت افسوس
کا مقام نہیں کہ اڈیٹر الحکم خواہ مخواہ مرزائیت کی تائید میں سرگرم رہتا ہے
مولوی عبید اللہ صاحب نے محض اپنی ہمدردی سے مرحوم کا آخیر دم تک
ساتھ دیا۔ خدا کی قسم کہ جب حکیم صاحب کیساتھ مولوی عبید اللہ صاحب
کی مذکورہ بالا قیل و قال ہو چکی۔ تو میں اٹھکر اکیلا اُن کے ساتھ ہو لیا مولوی
صاحب موصوف نے مرزائیوں کی سخت شکایت کی کہ کوئی بھی مرزائی مرحوم
کے پاس بیمار پرسی یا جنازہ کے لئے نہیں آیا اور بولے کہ میں نے مرزا
صاحب کو صرف اتنا مان لیا ہے کہ وہ جھوٹ نہیں کہتے بلکہ سچ کہتے ہیں مگر
نہ یہ کہ کسی مرزائی کو صدیق اکبر یا عمر پر ترجیح دیتا پھروں۔ آپکی غرض اس سے
حکیم صاحب کے رتبہ کی نسبت تھی اور میری آخری دن مجھے بولے کہ میں بھی
اسی غور میں ہوں کہ مرزا صاحب کے معاملہ کی اصلیت معلوم کروں۔ پھر یہ شخص
تو ابھی مجمل سا ایمان رکھے ہوئے تھا۔ وہ مرزا صاحب یا مرزائیوں کے طلب
و تلبیس کا پیرو نہ تھا۔ اور نہ مرزائیوں کی مجلسوں یا نورالدین کے درس میں جاتا
ہے۔ کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نمونہ کا اسپر کوئی اثر نہ پڑا اور اپنی
طبعی مستقل مزاجی میں مرزائیوں سے ممتاز ہے۔ لہٰذا اُس نے طاعون زدہ
افضل کے پاس جانے۔ اُسکی تیمارداری کرنے۔ اُسکی میت کے ساتھ
رہنے میں باوجود ممانعت مذکورہ کبھی دریغ نہ کیا۔ پھر یہی شخص تھا کہ محمد شاہ
کے جنازہ کے ساتھ کچھ جوش طبعی استقلال سے گیا۔ یہ افضل مرحوم سے
ہمدردی ہوئی۔ ایسا ہی محمد شاہ مذکور مرحوم سے ہوئی جسکا وہ نتیجہ ہوا کہ
قاضی امیر حسین نے اپنے لڑکے کے مرنے کے دوسرے دن بذریعہ رقعہ
مرزا صاحب کو قوم کی نسبت سخت شکایت کی جس پر آپنے قاضی صاحب کی دلجوئی
کے لئے نماز کے وقت مرزائیوں کو تنبیہ کی۔ کہ تم تو کفار سے بھی بدتر
ہو۔ اگر تم میں جنازہ پر جانے تک کی ہمدردی نہ ہو۔ مگر یہ یاد رہے کہ محمد شاہ
کے بیماری کے دنوں اندر والے باغ کے دروازہ پر خادم مرزا صاحب
(وہ غالباً مہدی حسین شاہ تھا) کا پہرا لگا ہوا تھا۔ اور وہ لوگوں کو تنبیہ بھی
دکھایا جاتا تھا کہ حضرت نے اندر والے باغ میں (جہاں حضرت کا ڈیرہ
تھا) آنے سے مطلق منع کیا ہے اور اپنی اولاد کو بھی باہر نکلنے سے منع کی
ہوئی تھی۔ چنانچہ حضور کی مذکورہ بالا ہدایت کے بعد مرزائیوں میں ابو سعید
کے دوکان کے آگے یہ قیل و قال پھر سے روبرو ہوئی۔ کہ ہم تو خدام

عطر و تیل
عطر و تیل کا قدیم جاری
فہرست طلب
مفت روانہ ہوگی
تیل
کارخانہ سے ایجاد
بالوں کو سفید ہونے
تا ہے نزلہ اور
دردسر وغیرہ کو مفید
محصول
مشتہر
رحمت آفرین نسیم
قنوج

اور پیر صاحب (خسر و مرزا صاحب) اندر والے باغ میں بھی نہیں جانے دیتے تھے پھر ہمکو بعض کے پاس جانے کی کیسی اجازت تھی جبکہ لاگ کا اسقدر خوف تھا۔ بعض کہتے تھے کہ یہ خادم کی ساخت ہے وہ سچ نہیں کہتے ہیں۔ اوس کا پاس رقعہ بھی ہے جب گفتگو کے دوران میں افضل مرحوم کے ذکر پر پیر صاحب موصوف بولے کہ ہمنے تمہی سے طاعون زدہ مریض کے پاس جانے سے منع کیا تھا۔ جب سے افضل مرحوم کی بیماری کے موقعہ پر حکیم نورالدین صاحب نے حضرت کا رقعہ جیبی مسجد میں سنا کر مرحوم کے پاس جانے سے منع کیا تھا اس پر (میں نے حیران ہو کر اس مجلس میں کہ جب پیر صاحب موصوف سے کہا کہ آیا واقعہ میں حکیم صاحب نے وہ رقعہ مجلس میں پڑھ کر منع کیا تھا۔ تو آپنے بڑی سنجیدگی اور تاکید سے جواب دیا کہ واقعہ میں ہمکو بذریعہ رقعہ منع کی گئی تھی۔ اس مجلس میں قاضی صاحب موصوف بھی موجود تھے۔ اور ابو سعید بھی حاضر تھا کسی نے پیر صاحب پر جرح نہ کی۔ اور جرح کیونکر کرتے۔ پیر صاحب موصوف مرزائیوں کے بڑے صاحب کشف سمجھے جاتے ہیں۔ پھر میں نے قاضی صاحب کو توجہ دلائی کہ آپ کی سختی مرزائیوں پر محمد شاہ آپ کے پسر کی موت پر پاس نہ آنے میں بہت زیادہ تھی کیونکہ وہ رقعہ مذکور کے وقت سے ہی سمجھے ہوئے تھے کہ ہم بڑی مسجد میں یا کسی طاعون زدہ مرزائی بھائی کے پاس نہیں جانا ہے اور یہی وجہ تھی کہ آج تک ہر ایک مرزائی یہی سمجھے ہوئے ہے کہ ایسا کرنا منع ہے۔ چنانچہ افضل مرحوم کو قضا کئے ہوئے عرصہ گذرا۔ مگر ابتک بورڈنگ والے بورڈنگ میں ہی نماز پڑھتے ہیں ورنہ ان کی جماعت ہمیشہ بڑی مسجد میں ہی ہوا کرتی تھی۔ اور وہ سب یہی کہتے ہیں کہ اس مسجد میں جانا منع ہے۔ مرزائیوں کا قصور ہی کیا ہے۔ (باقی دارد)

## جھوٹے پر لعنت

آریہ اخبار ہنکاری امرتسر میں عبدالرحیم سابق ست دہرمی کے نام سے ایک مضمون چھپا ہے کہ مجھے مولوی صاحب نے جبراً مسلمان کیا اور میری چوٹی کاٹ دی یہ کیا وہ کیا۔ افسوس ہے آریہ اخبار ایسے بے سروپا فضول باتوں پر ناز کرتے ہیں حالانکہ یہ سراسر غلط ہو بہلا اگر جبراً مسلمان کیا گیا تھا تو وہ خاص واقعات جو آرین اسٹریلوں کے اندرونی راز کے اس نے جلسہ میں بیان کئے تھے

وہ کس نے اسے سکہائے تھے؟ اور کس نے اس سے کہلوائے تھے۔ پھر جو اس نے ایک مضمون ہنکاری کی ہتیا کا دہی لکھکر ہمکو دیا تھا جو ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ کس نے لکھوایا تھا؟ پھر اس مضمون مندرجہ ہنکاری کے غلط ہونے پر اسی مضمون میں ثبوت ملتا ہے کہ راقم مضمون نے اب تک بھی اپنا نام **عبدالرحیم** ہی لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ **ست دہرمی** کو وہ اب بھی خیرباد کہتا ہے جن نہیں اس مضمون کے کذب کا ثبوت ہے۔ اور فرضی معلوم ہوتا ہے بہر حال کوئی محجوب ہے اس پردہ زنگاری میں

## استفسارات

مستری امام الدین صاحب از مقام سیالکوٹ محلہ کریم پورہ سے دریافت کرتے ہیں کہ کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی وغیرہ کے سوداگران آہن کے نام کوئی صاحب بتلا دیں۔ تو مشکور ہونگا۔

سید عباس شاہ صاحب از مقام اسٹیشن باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ (سندھ) دریافت فرماتے ہیں کوئی کتاب مسائل زکوۃ۔ صدقات وغیرہ قلمی یا مطبوعہ ہو تو کوئی صاحب پتہ بتلا دیں (اڈیٹر) اردو میں اس مضمون کی کتابیں مولوی رحیم بخش لاہوری مرحوم کی ہیں۔ (پتہ) مولوی عبدالرحیم خلف مولوی رحیم بخش لاہور مسجد چینیاں۔

مستری عظیم بخش صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ میرے ایک دوست کو تفسیر ثنائی کا شوق ہے کوئی صاحب اونکی امداد کریں تو ایک روپیہ میں بھی دونگا (اڈیٹر) اس قسم کی ایک درخواست پہلے میر مصطفے علی صاحب نے ایک دوست کی بابت کی تھی جسکے لئے حافظ بابو محمد اسمعیل صاحب مقیم جہانسی نے عنایت کئے اور ایک روپیہ بابا چراغ الدین درزی کسبہ بیلی نے دیا۔ ایک روپیہ کی کمی ہے بہتر ہے کہ اصحاب ہمت توجہ کریں۔

منشی محمد یامین صاحب از کوہ چکروتہ۔ دریافت کرتے ہیں کہ ایک شخص پنجابی نام عبدالرحمن عمرہ ۳۰ سال رنگ گورا فیشن انگریزی اب آپ کو ریاست اوکھچہ کے رؤسا میں سے کہتا ہے پہلا نام ہرنام سنگھ بتلاتا ہے۔ کسی صاحب کو اسکا حال معلوم ہو۔ تو اطلاع دیں۔

مولوی مہدی حسن صاحب از ٹھہرڈا گدام چوسہ دریافت کرتے ہیں کہ ترجمہ

جناب مولانا شاہ عین الحق
تحریر فرماتے ہیں ... کہ میرے
بمبئی میں بخیر و عافیت داخل ہوا
چونکہ از حد بھری ہوئی تھی اور
حجرہ ملا تاکہ پانچ سکان البلاد
لو ۵ روپیہ کو دو قطعہ ایک
کرایہ پر لیا۔ آجکل کا حال
ہوں تو سطر لقیہ پر ۲ روزہ
کا خرچ فی کس ہوتا ہے اور
کی دوکان پر فی کس ہو دو
امسال حجاج کا خاص نظم
وطن تک کی ٹکٹ
خرید نا ہوگا۔ اسکی سیادہ
ہوگی ہوقت الیسی اسکی ٹکٹ
والپس ہو نگا۔ اور پانچسو
حاجیوں کی خبر غلط ہے۔ اس سال
کثرت سے جارہے ہیں۔ سفر میں
کثرت نہیں دیکھی تھی۔ باقی خیر
قرنطینہ کے مکان سے
بالکل کاست جا رہے ہیں
احباب۔ خط لکھنے کو کہا
کس کس کو لکھوں۔
جہاز نے کی الیسی ہے
جو خریدا ہے سطلے پر جا
کل مرد و زن ۲۵ آدمی ہیں

ahmadimuslim.de

تم ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء

اہلحدیث (جنکی بابت مولوی ابویحییٰ حکیم محمد صاحب شاہجہانپوری نے لکھنے کا اعلان دیا تھا) طیار ہوئے یا نہیں؟ (اڈیٹر) غالباً ابھی نہیں امید ہے کہ مولوی صاحب اس کام کو توجہ سے کرینگے۔

**افسوس** اس ہفتہ دو صاحبوں کے انتقال کی خبر پہنچی ایک میاں جان محمد ساکن پارسہ شستی جگراؤں ضلع لودہیانہ۔ دوسری زوجہ محمد یوسف فیض آبادی اِنَّا لِلّٰہِ خدا ان کو مغفرت کرے اور ان کے لپسماندگان کو توفیق صبر عنایت کرے ناظرین اہلحدیث سے توقع ہے کہ دونوں مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھکر دعا کرینگے۔ اللّٰھم اغفر لھما یہاں پڑھا گیا۔

## مرزائی کی توبہ

میں اتفاق زمانہ یا اپنی غلطی سے قادیانی یعنے مرزا غلام احمد صاحب کا مرید ہوگیا تھا مگر اب مجھکو اچھی طرح سے ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب کے دعوے بالکل غلط ہیں لہٰذا اب میں اون کا نہ مرید ہوں اور نہ ان کے دعوے کو مانتا ہوں لہٰذا بطور اطلاع کے عریضہ ارسال خدمت ہے براہ مہربانی اسکو بطور اطلاع کے اپنے اخبار میں شائع کر دیجئے۔ نہایت مشکور ہونگا:۔ والسلام

راقم :۔ محمود علیخاں از آگرہ

## بمبئی میں میلہ

(از نامہ نگار)

جناب عالی بالتسلیم نیاز۔ آج چوپاٹی پر گنپتی کا میلہ تہا۔ میلوں تک آدمی بھرے ہوئے تھے عیسائی اور اسلامی مشنری وہاں اپنے اپنے کام کو گئے تھے عیسائی مشنری تو شام تک ناکام پھر کر واپس آگئے اور ایک لفظ کہنے کا بھی موقع نہ پایا۔ اور انجمن ضیاء الاسلام کے پرجوش سکرٹری اور اراکین نے ایک بلند جگہ پر جگہ پر کام شروع کیا۔ ایک طرف دریائے ناپیدا کنار لہرا رہا تہا اور ایک طرف فضائل اسلام کا بحر ذخار طغیانی دکھا رہا تہا اول مولوی مرزا محمد بیگ صاحب دہلوی واعظ رد نصاریٰ نے دیر تک خوب بیان فرمایا پھر ایک پرجوش شیلے جوان منشی انظار الحسن نے بہت عمدگی اور سنجیدگی سے رد تناسخ پر معقول دلائل بیان کئے تو عین بعد مغرب سید نظیر حسین صاحب سخا دہلوی محمڈن مشنری و مالک علمی پریس بمبئی نے بیان شروع کیا اور اول ہی جملہ مختلف الاقوام حاضرین کو چیلنج دیا کہ جسکو حقانیت اسلام پر شک ہو بے تکلف اصولی سوال کرے۔ میں ایک ناچیز مسلمان اسکے جواب دینے کو تیار ہوں۔ ورنہ میں اعتراض کرتا ہوں جسکو حقانیت کا دعویٰ ہو جواب دینے کو تیار ہو جاوے۔ افسوس کہ وقت نے فرصت نہ دی اور مولوی صاحب موصوف فضائل اسلام ناتمام چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔

## ریویو یا تقریظ

**انگریزی خالق باری**۔ اس رسالہ میں مصنف نے انگریزی الفاظ کو فارسی خالق باری کی طرز پر جمع کیا ہے۔ جو واقعی قابل قدر ہے مثال کے لئے ایک شعر یہاں پر نقل کیا جاتا ہے:۔

ملکی و جنگی۔ سولین۔ ملٹری ❊ سول سروس ہے ملکی نوکری

لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت ۲/ (پتہ) مطبع افضل المطابع مراد آباد

## پہلے مجھے دیکھئے

مبلغات کی ضرورت کا اظہار ضروری نہیں۔ دنیا کا کوئی کام بھی بغیر اس کے نہیں چلتا۔ اسلئے جن اصحاب کے نمبر مع مقام درج ذیل ہیں وہ متنبہ رہیں کہ انکی قیمت ختم ہے یا ختم ہونے کو ہے خود بھیجدیں یا بذریعہ وی پی طلب کیجائیگی۔ خدانخواستہ منظور نہ ہو تو مطلع فرماویں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۳۹ | نگینہ | ۳۸۵ | سنبل |
| ۳۶۷ | کوہاٹ | ۵۰۳ | ہندریانوالہ ضلع سیالکوٹ |
| ۳۷۴ | کالیکی | ۵۰۹ | ہنگولی بہنجولی |
| ۳۷۵ | بہیرو پرگنہ سنتال | ۵۱۷ | مدناس (گونڈہ) |
| ۳۷۶ | گنمپٹ | ۵۵۹ | سیالکوٹ |
| ۳۷۸ | ناگپور | ۵۶۵ | ایلور (علاقہ مدراس) |
| ۳۹۲ | کھریانوالہ | ۳۹۰ | کنجبہ ریاست کرشنہ راجپوتانہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۶۵ | پنوکے | ۴ | جھنگ |
| ۳ | لودھیانہ | ۵ | دلیودہا (ور جھنگ) |
| ۳۹۵ | حیدرآباد (دکن) | ۵ | فتح پور مہنا نوالہ (فیروزپور) |
| ۳۹۶ | کوٹھی باسم | ۵ | شیالی |

# خطبۂ حضرت ابی الدرداء فی اہل الشام

(ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ایھا الانعم الیناء و دیار — لن تدع الدار المنون خنانک المبانی
ازھا الھنا یبقی و لفنی — کل شی لبقہ من الانسان

قاضی ابوالعباس الجرجانی تمسے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بلند سنگین عمارتیں موت کو تمہارے پاس پہنچنے نہ دینگی؟ دیکھو! آنکھیں کھولو! موت اچانک آن پہنچیگی یہ قلعے جو تمنے بنائے ہیں اور یہ مورچے جو تمنے جمائے ہیں۔ کسی طرح موت کی سد راہ نہ ہونگے۔ تمہاری آنکھ میچ جائیگی۔ یہ سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا۔ یہ محل و فصیل مدت تک نمودار رہیگی۔ لیکن تمہارا نشان تک نہ ملیگا۔ تمہاری مٹی کے ذرے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک اڑتے پھرینگے پس ٹھیرو! آگے نہ بڑھو۔ اور اپنا دل اس ناپایدار دنیا سے نہ لگاؤ۔ اور بجائے ان سنگین عمارتوں کے عمل کی مستحکم عمارت بناؤ۔ زندہ دل کو آباد کرو۔ اس کورِ دیہ کو آباد کرنے سے تمہیں کیا فائدہ ہے؟ مسگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ کوئی دنیا دار ادھر توجہ نہیں کرتا۔ کسیکو باغ لگانے کا شوق ہے اور کسیکو گاؤں بسانے کا ذوق ہے۔ دل کی آبادی، اخلاق کی درستی کی طرف کسیکو توجہ نہیں ہے مسلمانوں پر خصوصاً ایسی غفلت چھائی ہے کہ اہل استطاعت بڑی عظیم الشان عمارتوں ہی کو ناموری کا ذریعہ تصور کرتے ہیں اور درستی اخلاق سے آنکھ بند کر لیتے ہیں اسپر کچھ توجہ نہیں کرتے بچوں کو جاہل رکھتے ہیں۔ تعلیم کے اخراجات کو بار گراں تصور کرتے ہیں اور اپنی ہمت خرید جایداد اور بنائے عمارت پر مبذول رکھتے ہیں گویا وہ زندہ دلی کی کچھ قدر و منزلت نہیں کرتے۔ اینٹ پتھروں کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ جا بجا متقدمین و آبا و اجداد کے بنائے ہوئے مکان ویران پڑے دکھلائی دیتے ہیں جنکو مرمت شکست و ریخت کی استطاعت بھی اُن کی نسلوں میں نہیں ہے اس غفلت کی جہالت کے سوا اور کیا وجہ دی جا سکتی ہے لال قلعہ جامع مسجد تاج گنج اور ایسے ہی دنیا کی اور مشہور عمارتیں کس مصرف کی ہیں؟ لوگ انہیں بڑے بادشاہوں کی اولوالعزمی کی علامات تصور کرتے ہیں۔ اور ان کی مدح سرائی میں قصیدے اور ان کی بربادی پر مرثیے لکھتے پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر انصاف سے پوچھو۔ تو یہ سب عمارتیں اپنے بانیوں کی غفلت اور تنگ حوصلگی کا ثبوت دیتی ہیں اور بتلاتی ہیں۔ کہ دیکھو۔ ہشیار رہو جو لوگ ایسے فضولیات کی طرف اپنی توجہ مبذول کر کے ہیں وہ دنیا میں بربادی کا بیج بوتے ہیں اپنی اولاد کو غلام بنا دینے کی بنیاد ڈالتے ہیں وہی شاہان مغلیہ ان عمارتوں کے بانی تھے۔ آج انہیں کی اولاد ایسے مبتذل اور خوار پڑی پھرتی ہے کہ چشم عبرت بین کھلی کی کھلی رہجاتی ہے یہ لکھنؤ کی بارہ دری اور بڑے بڑے امام باڑے کس مصرف کے ہیں جنکے بانیوں کی اولاد آج پریشان و سرگردان در بدر بھیک مانگتی نظر آتی ہے۔ اندلس (Spain) کا سلطانی محل الحمرا کس خوبی کا ہے اور کیا صفت کا مستحق ہے جبکہ اُن خلفاء اور سلاطین کی اولاد آج وہاں کنجڑوں کی طرح خانہ بدوش اور رذیل کاموں کی آرزو کرتی ہے اور آب و نان کو محتاج ہو کر اور انسانی شمائل سے محروم اور علوم و فنون سے بے بہرہ ہے اسی طرح دنیا بھر کی بڑی عمارات کا حال ہے اگر دیکھو تم دہوکہ میں نہ آنا اور یہ آرزو نہ کرنا کہ ہم بھی ایسی ہی یادگاریں چھوڑ جانے کی کوشش کریں۔ نہیں۔ اگر دنیا میں کامیاب ہو کر رہنا چاہتے ہو اور اطمینان سے مفارقت کرنے کی آرزو رکھتے ہو۔ اور آخرت میں سرخرو ہونے کی تمنے تمہیں ہو۔ تو اپنی اولاد اور بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤ اُن کے دلوں کو زندہ کرو انہیں انسان بناؤ۔ یہی عمل بالمعروف تمہاری یادگار ہے تمہاری نسلیں جنکے بعد دیگرے ایک دوسرے سے یہ ودیعت پائینگی۔ اس سے فائدہ اٹھائینگی اور ہمیشہ تمہیں یاد رکھینگی اور دعائے خیر دینگی تمہارا یہ صدقہ جاریہ مدتوں رہیگا۔ اور ابد تک تمہیں ثواب پہنچیگا۔

جب حضرت ابو درداء ملک شام کے حاکم ہو کر وہاں تشریف لے گئے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ یا اہل الشام اسمعوا قول اخ لکم ناصح فاجتمعوا علیہ۔ فقال۔ مالی اراکم تبنون ما لا تسکنون و تجمعون ما لا تاکلون۔ و تقولون ما لا تدرکون۔ ان الذین کانوا قبلکم۔ بنو مشیدا واملوا بعیدا وجمعوا کثیرا۔ فاصبح املھم غرورا وجمعھم بورا ومساکنھم قبورا۔ اے شام کے باشندو! تمہارا ایک بھائی ناصح تمسے کچھ کہنا چاہتا ہے ذرا کان لگاؤ اور سنو! لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا

سلہ ۱۰ اکتوبر کے پرچہ میں جو مضمون دختہ وصادق ارادت کے متعلق نکلا ہے وہ علیگڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ سے ماخوذ تھا منقول عنہ کا نام لکھنا سہو کاتب سے

میں تجویز ہوں کہ تم ایسے مکانات بناتے ہو جنہیں تم نہ رہو گے تم اتنا سامان جمع کرتے ہو جو تم کھا نہ سکو گے تم ایسی دور کی تکتے ہو جو تم نہیں کر سکو گے دیکھو! تم سے پہلے تمہارے بزرگوں نے پکی عمارتیں بنائیں اور سنگین بنیادیں ڈالیں۔ انہوں نے بہت ہی طول امل رکھی۔ مال وافر جمع کیا۔ لیکن بتلاؤ تو آخر ہوا کیا اور یہ سب چیزیں کس کام آئیں؟ دیکھو وہ خاک میں پڑے سوتے ہیں۔ انکی امیدیں خاک میں ملگئیں۔ ان کے مجمع متفرق و منتشر ہوگئے ان کے غرور ذلیل ہوگئے۔

ظاہر ہے کہ دنیا کوئی استقامت کی جگہ نہیں ہے جیسے پرندے رات کو سرائے بسیرا لیتے ہیں ویسے ہی انسان بھی یہاں مسافرانہ آیا ہے اسکی پہلی منزل رحم مادر میں تھی۔ یہ دنیا راستہ ہے۔ جسکو طے کرکے وہ گوشہ لحد میں مقیم ہوگا۔ اور مرنے کے بعد ہی اسے پوری راحت اور مستقل قیام کی جگہ حاصل ہوگی جیسے مسافر کو اپنے سفر میں مختلف پڑاؤ ملتے ہیں منزلوں پر سرائے اور ڈاک بنگلے آتے ہیں ریل پر سے گذرنے والے کو اسٹیشن ملتے ہیں ویسے ہی یہ رات دن ہفتہ مہینہ۔ سال وغیرہ چھوٹی بڑی منزلیں ہیں جنکو طے کرتے ہوئے آخر وہ انتہائی منزل گور غریباں کو جا پہنچتا ہے اور وہیں اپنا ڈیرہ ڈالتا ہے وہی مستقل مستقر ہے اور وہی سب کا گھر۔

سعدی فرماتے ہیں کہ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است و چوں بر می آید مفرح ذات۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ جو دم گذرتا ہے اسیقدر عمر کم ہوتی ہے یہ نفس گویا وہ قدم ہیں جو مسافر رکھتا ہے اور جسقدر وہ آگے بڑھتا ہے موت نزدیک آتی جاتی ہے جب تک انسان میں جی لگا رہیگا اپنی اصلی منزل مقصود سے دور ہٹتا جائیگا۔ جیسے کوئی مسافر کسی پل پر سے اسی پل کی درستی اور اصلاح میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اسکی منزل کھوٹی پڑ جاتی ہے ویسے ہی جو کوئی لحد خاک آلود کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور اُسکو رشک ارم بنانے کی فکر نہ کرے وہ اپنی فرصت کھو بیٹھتا ہے اور ہم اُسے کیسے ہوشمند کہہ سکتے ہیں؟ دانشمند دور اندیش وہی ہے جو ان زائل سرور اور اس نہال ساز و سامان سے دل بستگی نہیں رکھتا۔ اور ان کے زہر سے ہلاک نہیں ہوتا جب وہ بڑے بڑے مکانات بنا لیتا ہے۔ رات دن انہیں کی درستی اور اصلاح میں لگا رہتا ہے اور اصل مقصد کی طرف توجہ کرنے کی اسے مہلت ہی نہیں ملتی جیسا ہم نے کہا ہے امرا کو بڑے بڑے باغات اور عالیشان محل سرائے بنانے میں توغل رہتا ہے

اپنی یا اپنی اولاد کی درستی اخلاق کی طرف توجہ کرنے کی مہلت ہی انہیں نہیں ملتی۔ جو سیم و زر کا انبار دُر و مروارید کا ڈھیر۔ بیش بہا جواہر کی کان وہ بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کی وقعت خاک سیاہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ جسکا بوجھ اور الم فراق کی شدت اپنے مالکوں کے دل کو پست اور حسرت میں سرنگوں اور شکستہ کردیتی ہے یہ مال و دولت صرف اتنی ہی ہمارے کام کی ہے کہ ہم اس سے کام لیں۔ اپنی اولاد اور متعلقین و بنی نوع کے فوائد کیلئے خرچ کریں۔ اُن کو تعلیم دیں۔ اخلاق سکھلاکر اور انسان بنائیں ورنہ۔

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

اگر مذہب سے پوچھا جائے تب بھی یہی فتوی ملیگا جس مال و دولت کو ہم نے ذریعہ حلال سے تحصیل ہے اور نیک کاموں میں صرف کیا ہے وہی ہمارے کام کا اور ہمارا ہے اور جو ناجائز طور سے فراہم کیا۔ اور اٹھا رکھا ہے اسکا عذاب ہماری گردن پر رہیگا۔ ان سب امور پر غور کرنے کے بعد انسان کیسے اپنے دل کو اباطیل الدنیا کے دام تزویر میں پھنسا سکتا ہے۔ فی الحقیقت انسان کبھی ادھر توجہ ہی نہیں کرتا۔

ایہا الناس جہاں جائے تن آسائی نیست
مرد دانا بجہاں داشتن ارزانی نیست

تمہیں بیسیوں زندہ مثالیں ملینگی۔ لوگ حرام و حلال سے بلا تامل مال و دولت فراہم کرتے ہیں قصر عالی بنا رفیع الشان بناتے ہیں۔ لیکن اپنے دل کی اندھیری کوٹھڑی کو منور نہیں کرتے۔ اپنی اولاد کو تربیت نہیں دیتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ امور اضافی ہیں اور اصل منشاء انسان کی پیدائش کا صرف جائداد پیدا کرنا اور بڑے بڑے مکانات بنانا ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے اور سخت برباد کرنے والی آفت جس نے مسلمانوں کی سلطنتوں کو تباہ کر دیا۔ خاندانوں کو مٹا دیا۔ انسانیت کے جواہرات کو مسل ڈالا سچے اخلاقوں کو پامال کیا۔ حریت کی نعمت سلب کرادی اور عبودیت کا طوق ہماری گردن میں ڈال دیا۔ (باقی آئندہ)

## استفسار

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث زاد عنایتہ

تسلیم! آپ کے ناظرین اخبار میں سے کوئی صاحب تحریر فرماویں کہ مردہ کا جلانا بہتر ہے یا دفن کرنا۔ قابل وجوہات سے مفصل تحریر ہونی چاہئے۔ تعصب دور ہو۔

راقم ڈاکٹر ارجن داس الحقانی ننگل امرتسر

ahmadimuslim.de

# فتویٰ

**س نمبر ۲۹۱** :- کسی شخص نے اپنا کچھ روپیہ برائے حفاظت جمع کرایا ہوا ہے۔ لیکن بنک والے اُس سے ذریعہ بیوپار و سود ہی نفع حاصل کرتے ہیں۔ بنک والوں کا دستور ہے کہ ۲ فیصدی دیتے ہیں ایک روپیہ فیصدی سود خود لیتے ہیں ناجائز ہونے کی وجہ سے مسلمان روپیہ جمع کنندہ سود نہیں لیتا۔ بنک والوں کو جو کہ ٹہیرے سے متمول ہیں۔ فائدہ پہنچتا ہے اگر وہ شخص بجائے اسکے سود لیکر کسی تنگدست مسکین کو دیدے تو اُس مسکین کو فائدہ پہنچے تو کیا نقص ہے؟ (شیخ مہر الدین از کوئلی)

**ج نمبر ۲۹۱** :- سود تو بہرحال منع ہے اگر مسکین کو فائدہ پہنچانا منظور ہے۔ تو جائداد غیر منقولہ خرید کر یا کسی کمپنی میں شریک ہو کر بآسانی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

**س نمبر ۲۹۲** :- جس مسجد میں جمعہ کی جماعت ہو گئی ہو۔ اگر وہاں کہیں سے دو چار نمازی اور آجائیں۔ تو انکو جمعہ ثانیہ مسجد مذکور میں جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں ہے تو ممانعت کی سند چاہئے۔ حالانکہ اس گاؤں میں دوسری مسجد موجود نہیں ہے۔ (شیخ احمد الدین خریدار علاقہ ....)

**س نمبر ۲۹۳** :- ایک حافظ صاحب نے ایک غریب طالب علم سے ایک کتاب پڑہی اب وہ غریب طالب العلم کا استاد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ حافظ صاحب طالب علم مذکور کو حقیر جانے تو کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

**س نمبر ۲۹۴** :- آیت شریف :- فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ سے مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے آپ اسکے اصل معنے اخبار میں شائع فرماویں (ایضاً)

**ج نمبر ۲۹۲** :- میری علم میں منع کی کوئی دلیل نہیں اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مطلع کریں۔

**ج نمبر ۲۹۳** :- اُستاد بننے کے لئے غریبی امیری کو دخل نہیں جس سے کوئی علم یا ہنر سیکھا جائے وہ اُستاد ہے اسکی بے ادبی کرنی یا اسکو حقیر جاننا گناہ ہے۔

**ج نمبر ۲۹۴** :- آیت موصوفہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے مگر قبل قیامت۔ کیونکہ اس آیت میں قیامت کا ذکر ہے اور اس سے کوئی بھی منکر نہیں۔ کہ قیامت سے پہلے حضرت ممدوح کا انتقال ضرور ہوگا

**س نمبر ۲۹۵** :- کسی شخص کو سفر درپیش ہو اور وہ قائم ہو ایسی حالت میں اُس نے کسی عورت سے دن مقرر کر کے یعنی وہ جبتک سفر میں رہے تب تک آٹھ دن کیلئے کسی عورت سے نکاح کر لیا۔ بعدہٗ وقت آنے پر اُس نے اُس عورت کو طلاق دیدیا اور مہر اسکا مثلاً پانچ روپیہ یا دو روپیہ جو مقرر ہوا تھا دیدیا ایسی حالت میں آپ کیا فرماتے ہیں ضرور مطلع فرماویں۔ (خریدار اہلحدیث ....)

**ج نمبر ۲۹۵** :- اس قسم کے تعلق کو متعہ کہتے ہیں اہل سنت کے ہاں یہ جائز نہیں احادیث میں منع آیا ہے۔

**س نمبر ۲۹۶** :- ایک شخص اس حدیث پر عمل کرتا ہے جو کہ بخاری میں آئی ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہو۔ تو غسل دونوں پر واجب نہیں اور اس عمل سے نماز وغیرہ میں تو کوئی حرج نہیں ہوتا ہے اور سلف صالحین سے بھی اس حدیث پر کسی کا عمل آیا ہے یا نہیں۔ براہ مہربانی اپنے اخبار اہلحدیث میں جواب باصواب سے مطلع فرماویں (راقم ایک خریدار اہلحدیث)

**ج نمبر ۲۹۶** :- مسئلہ ہذا میں سلف صالحین میں قلیل سا اختلاف رہا ہے جمہور صحابہ تابعین وغیرہم رضی اللہ عنہم کا مذہب تو یہی رہا ہے کہ انزال ہو یا نہو محض ختان سے ختان ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے احادیث بھی اسی مضمون کی آئی ہیں ہاں بعض اکابر کی رائے یہی تھی کہ جبتک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہے۔ اگر شخص مذکور خود عالم ہے احادیث کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ یا کسی محقق عالم نے جسپر اسکو حسن ظن ہے ایسا فتویٰ دیا ہے تو اسکی نماز ہو جائیگی انشاءاللہ مسئلہ اختلافی میں سلف کا یہی طریق تھا۔

**س نمبر ۲۹۷** :- مرزائیوں کے ساتھ کھانا جائز ہے یا نہیں (خریدار ونگلری)

**ج نمبر ۲۹۷** :- اسلام میں چھوت چھات مثل ہندوؤں کے تو نہیں اس لحاظ سے کسی مذہب کا فرد کسی کے ساتھ بھی کھا لیتے ہیں کوئی قباحت نہیں۔ ہاں بعض دعوتیں جو موجب ازدیاد محبت فریقین کے ہوتی ہیں اُن میں کسی بیدین آدمی (مرزائی ہو یا کوئی اور) کے ساتھ نہ کھانا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ لَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ یعنے دوستانہ دعوت متقیوں کی کیا کرو۔ اور انہی سے دوستانہ ملاپ کیا کرو۔

**تقلیب الاسلام** جلد سوم عنقریب شائع ہونیوالی ہے شائقین جلدی طلب کریں

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**سفر حج** از جناب شاہ عین الحق صاحب: ہم لوگ بخیر و عافیت بمبئی پہنچ گئے تو اسکی خبر آپکو دے چکے ہیں۔ بہ نظر تشفی احباب منتظرین اپنے ضرور جواب دیا ہوگا۔ [illegible] کے بعد ہم لوگ آغا صاحب محمد حسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر حجاج کے آفس میں اُن کے ہیڈ کلارک (آیا مرتضیٰ چندو) سے ملے اُس نے بڑی مہربانی سے جو حضرات بھی [illegible] کردیں اور بار بار ایک ایک بات کو مکرر پوچھنے والوں کے پوچھنے پر بھی جواب [illegible] کشادہ خاطر ہوا۔

پھر ہم لوگ (ڈاکٹ) [illegible] واسطے آغا صاحب مذکور الصدر سے ملے اگرچہ [illegible] اُن کے ہیڈ کلارک نے [illegible] منتظر کر رکھا تھا [illegible] ایک [illegible] آدمی ہم لوگوں سے [illegible] تو اتنی کی امید [illegible] ہم لوگوں سے [illegible] سے دریافت کیا [illegible] حجاج کے [illegible] حکم ہے چونکہ تیار ہو چکی [illegible] کرایہ [illegible] فی ٹکٹ تینتیس روپیہ مقرر ہوا ہے اور ٹرسٹ اور [illegible] جہاز کی راستے پر [illegible] اور انکو دریافت کیا۔ تو معلوم کرکے [illegible] اور گرانی نرخ کے سبب پردہ نشین عورتوں کی تکلیف کا خیال کرکے نہایت قلق ہوا۔ کاش گورنمنٹ حجاج کی صحت و سلامتی کا جسطرح خیال کرکے قرنطینہ کا بندوبست کرتی ہے اسیطرح اُن کے مال کا خیال کرکے نرخ [illegible] کا مقرر کردیتی۔ تو بڑا احسان ہوتا۔ آج ۷ شعبان مطابق ۷ اکتوبر روز شنبہ کو حجاج کی واپسی ٹکٹ خریدنیکا وقت دس بجے دیا گیا تھا۔ بسبب مہربانی آغا محمد حسن کے اور نیز بسبب [illegible] انسپکٹر غلام حسین صاحب کے اور نیز بسبب ملاقات بعض [illegible] کے جو حقیر کے ساتھ سابق حجوں میں تھے [illegible] آفس کھلنے کیساتھ اول اول ہم لوگوں کے لئے ٹکٹ کا [illegible] کا بندوبست ہوگیا۔ اور اندر آفس کے جاکر ٹکٹ [illegible] گئی۔

چونکہ ہم لوگوں کے بعض احباب بھی اس سفر میں شرکت کی غرض سے [illegible] گئے ہوئے ہیں اور رات مولوی محمد زبید صاحب ساکن ٹوبا نوال کا ۱۴ آدمی کا قافلہ بمبئی پہنچ گیا [illegible] اور ٹکٹ لئے گئے جسمیں ہر شخص کا نام [illegible] اسکے مکان کا نشان اور قیمت [illegible] درج ہوتی ہے۔ [illegible] اور [illegible] بکثرت [illegible] اگرچہ ہم لوگ اپنی اپنی خاص وجاہت کی وجہ [illegible] ٹکٹ [illegible] لیکن یہ خوشی بالکل سخت [illegible] سے بدل جاتی تھی جبکہ ہم اپنے دیگر بھائیوں کو سخت [illegible] پریشان ہوتے دیکھتے تھے یہ گورنمنٹ کے عمال کی سخت [illegible] ہے کہ جب ٹکٹ کا حجاج کیلئے قانون نافذ ہو چکا تو ایک اسٹیشن حجاج کی کثرت کا خیال کرکے [illegible] بنا دیا تھا اور [illegible] کہ ہر روز فلاں وقت سے فلاں وقت تک اسقدر حجاج ٹکٹ لے جایا کریں۔

[illegible] حجاج کو [illegible] حفاظت مال کی کرنا [illegible] ٹکٹ نہ ملی تو پیچھے رہ [illegible] اور اگر [illegible] جہاز میں [illegible] [illegible] (باقی آئندہ)

**سچی خبر کی تصدیق**: [illegible] ہم نے لکھا تھا کہ پنڈت [illegible] انگلینڈ میں مسلمان ہوگئے ہیں آریہ اخباروں نے اسپر ناحق [illegible] کی خبر کو غلط کہا۔ انکو چاہیئے کہ اہلحدیث [illegible] میں پنڈت صاحب کا [illegible] اپنی غلطی کا اقرار کریں۔

**قبول اسلام**: [illegible] اکتوبر کو ریاست اندور میں [illegible] مسری کرشن [illegible] کے ہاتھ پر [illegible] اسلام [illegible] فضل الرحمن نام رکھا گیا (قطب الدین شاہ واعظ از [illegible])

**مہتمم مدرسہ القرآن** [illegible] ہاتھ پر دو کس ہندو مرد اور [illegible] مسلمان ہوئے اسلامی نام [illegible] اور کرم [illegible] رکھا گیا [illegible] مسلمانوں کو [illegible]

**طاعون**: [illegible] امرات کی کثرت ہوتی جاتی

۱۳، ۱۴، ۱۵ [illegible] انجمن اسلامیہ مظفر نگر کا جلسہ ہوگا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بھی شریک ہونگے

ahmadimuslim.de

# دی سلیبیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ مل سکتے ہیں۔ جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں افسوس کہ آج کل لالچی کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہتسے کارخانہ والے ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے ہی عمدہ مال منگا کر باہر بھیجواتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے۔ اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت:** ہمنے قیمت میں کبھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ہر فی انچ کے ۳ر فی انچ کر دی ہے۔ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں۔ اور ارزاں فروشی بسیار فروشی ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی انچہ ۱۰؍ | فی انچہ | بحساب ۳ر فی انچہ | | | | | گیس بکس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| چمڑا الٹی شکنجہ | ۴×۲۴ انچہ | ۳۳ انچہ | ۳۰ انچہ | ۲۷ انچہ | ۲۴ انچہ | ۱۸ انچہ | ۱۰ انچہ | ۱۲ر فی انچہ |
| قیمت اصل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | تالہ حبشی ۶ر فی درجن |
| قیمت رعایتی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| ٹرنک تیار | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | . | گیس بکس سٹیل ۳ر فی انچہ |

نوٹ:۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

**عبد العزیز ثناء اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ**

# تصدیق اور خواہش

جناب فیضمآب حکیم حاذق محمد ابراہیم صاحب المعروف چشتی دام ظلکم۔ بعد از سلام مسنون آنکہ۔ کمترین نے جو ہر مصفےٰ خون کی خورد شیشی بقیمت عہ۔ آپ سے جولائی ۱۹۰۵ء کو منگوائی وہ اصل بہت ہی عمدہ دوائی ہے کمترین کا بچہ بعمر دو سالہ جسکے تمام جسم میں مادہ آتشک کا سخت اثر تھا۔ اور وہ مجھسے متاثر تھا یعنی در اصل ہماری پہلے مجھکو ہوئی اور میرے باعث میرے بچے کو۔ کمترین نے اسکا علاج دیسی و ڈاکٹری بہت کچھ کیا مگر صحت نہ ہوئی لہذا حضور کا علاج بذریعہ جوہر مصفےٰ خون ہوا۔ بفضل خدا یہ دوائی بہت کچھ مفید ثابت ہوئی لڑکا سابق میں ایسا موٹا تازہ نہ تھا۔ جیسا کہ اب۔ مہربانی فرما کر ایک شیشی خورد جوہر مصفےٰ خون کی اور ارسال فرما دیجئے گا۔

الراقم:۔ نیاز مند مبارز خاں مالگذار موضع سیل گاؤں ضلع بیتول ۲۱ ستمبر ۱۹۰۵ء

جناب چشتی صاحب! السلام علیکم۔ آپکے کارخانہ سے بندہ نے کئی اشخاص کو دوائی منگوا دی اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر ایک کو خاطر خواہ آرام ہوتا رہا مگر کمترین کا داماد جسکی عمر ۲۲ سال کی ہے اسکو کھانسی بہت آتی ہے اور خون اور پیپ بدبودار تھوکتے میں آتا ہے۔ سو آپ اسکی دوائی روانہ کریں۔

مرسلہ۔ عبد المجید خاں از بیتول۔ تاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء

**اطلاع:۔** کیونکہ موسم سرما شروع ہوتا ہے اسواسطے کارخانہ ہذا میں ماء اللحم انگوری دوبارہ تیار کیا جاویگا۔ جسکی تصدیق کیواسطے صرف اسقدر لکھنا کافی ہو سکتا ہے کہ اسکے مشتاق پہلے ہی سے خطوط لکھ رہے ہیں کہ ہمارے لئے اتنی بوتلیں تیار رہیں اور اگر کسی صاحب کو خواہش ہو۔ تو میں بڑے ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ دو حرف خط تحریر فرما کر کارخانہ کی عزت افزائی کریں۔

(۱) نوٹ:۔ کوئی خط بندہ کے نام ہو۔ اگر اوپر لفظ چشتی نہ ہوگا۔ تو بندہ اسکی تعمیل کا ذمہ وار نہیں اور نہ ہی وہ خط مجھے ملیگا۔

(۲) نوٹ:۔ ہر ایک مرض کا علاج بڑی جانفشانی سے کیا جاتا ہے جو صاحب باہر بلانا چاہیں۔ بذریعہ خط و کتابت پہلے فیصلہ کریں۔

**حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی**
**چوک وزیر سنگھ امرتسر**

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No. 352.

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR


# اہلحدیث

امرتسر ۲۷- شعبان المعظم ۱۳۲۳ء مطابق ۲۷- اکتوبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے

والیان ریاست سے

رؤسا و جاگیرداروں سے

عام خریداروں سے

چھ ماہ کے لئے

ممالک غیر سے

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے - نمونہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس ہوگی - نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی - اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے - جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

## ضروری اطلاع

بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کی عمر کے دو سال ختم ہوگئے ہیں لہٰذا حسب دستور یہ خادم ہر سال ایک ہفتہ رخصت لیتا ہے اور انشاء اللہ ناظرین کو سال سوم کی مبارکباد کہنے کے لئے ۱۰- نومبر کو حاضر ہوگا اس خوشی کی تقریب پر کتب موجودہ دفتر کی قیمتوں میں ۱۳- نومبر تک (جو کہ اول جلد سوم کی تاریخ ہے) ثلث قیمت کی رعایت ہوگی۔ لیکن ڈاک نہیں - فہرست کتب صفحہ گیارہ پر ملاحظہ ہو - جن اصحاب کی قیمت ختم ہو گئی ہے وہ مہربانی فرما کر خود ہی منی آرڈر کے ذریعہ بھیجدیں - ویلو پی کیا جائیگا - ورنہ عدم منظوری کی اطلاع دیں - (ایڈیٹر)

# اشاعۃ السنہ پر

## ریویو

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ نمبر میں تو میں نے اس امر پر بحث کی تھی کہ جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی فاضل اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے جو مذہب اہلحدیث کی تعریف کی ہے وہ جامع مانع بھی نہیں اور اندرونی نقص سے بھی خالی نہیں۔ اس نمبر میں آپکی تعریف کو صحیح مانے لیتا ہوں تاہم آپکا مدعا کہ خاکسار اہلحدیث نہیں۔ کیونکہ آیت کوثر کی تفسیر (بخیال آپکے) حدیث نبوی کے خلاف کی ہے ثابت نہیں ہو سکتا۔ آپنے تمام زور لگا کر اپنے دعوی کا ثبوت ان الفاظ میں دیا ہے کہ

جو شخص اہلحدیث کہلاتا ہو۔ اور وہ تمام احادیث صحیحہ کو واجب العمل سمجھتا اور مانتا ہو۔ مگر کسی ایک حدیث نبوی کو جسکی صحت اسکے نزدیک مسلم ہو۔ اور اسکے مقابلہ میں کوئی حدیث یا نص قرآنی درست آویز نہ ہو۔ اور وہ حدیث ہو بھی ایسی جو نص نبوی قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر کرتی ہو۔ اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امر متعلق اعتقاد کا قول شرح بیان فرمایا ہے (جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث متعلق تفسیر آیت کوثر ہے) صرف اسوجہ سے کہ اس کے زعم فاسد اور فہم کاسد میں وہ حدیث لغوی معنے سے زیادتی ہے یعنے عام معنے لغت عرب کو ایک خاص معنے لغوی کو خاص کرتی ہے نہیں مانتا اور اس حدیث کو تفسیر آیت کوثر قرار دینا پسند نہیں کرتا۔ یا اسکو جائز نہیں سمجھتا۔ اور اسکو عربیت کے برخلاف جانتا ہے وہ اہلحدیث نہیں ہے (صفحہ ۲۲)

اس ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت کوثر کی تفسیر چونکہ حضور نبوی[۱] نے حوض اور نہر کے ساتھ فرمائی ہے۔ تو جو شخص (مثل مصنف تفسیر القرآن) ان معنے کو کوثر کی تفسیر نہیں مانتا وہ اہلحدیث نہیں ہے۔

خدا کا فضل ہے کہ اس تقریر کا جواب مجھکو کہیں اور جگہ سے تلاش کرنا نہیں پڑا۔ خود مولانا ممدوح ہی کے کلام میں بلکہ اسی جلد پر آپکے حاشیہ میں جواب ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

اگر کوئی شخص کسی حدیث کی صحت میں متردد ہو یا اس حدیث کے مقابلہ میں کوئی اور حدیث دست آویز رکھتا ہو۔ اور اس حدیث کی نظر سے وہ اس حدیث میں کوئی تاویل کرتا ہو۔ وہ اس حدیث کے انکار سے منکر حدیث نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس حدیث کا ماول اور دوسری حدیث کا متمسک کہلاتا ہے جیسا کہ بعض فقہا و محدثین کا حال ہے حاشیہ صفحہ ۲۲

اس تقریر کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر کوئی شخص کسی حدیث کی تاویل اس سبب سے کرتا ہے کہ اسکے خیال میں وہ حدیث کسی آیت یا دیگر حدیث سے متعارض ہے تو وہ شخص منکر حدیث نہیں یعنے اس پر فتوی خارج از اہلحدیث ہونیکا نہیں لگ سکتا۔

بغرض توضیح مقام اس مطلب کی ایک مثال میں دیتا ہوں۔

حدیث شریف میں آیا ہے:۔ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب (یعنے بغیر سورہ الحمد پڑھنے کے نماز جائز نہیں) اسی حدیث سے اہلحدیث عموماً اور مولانا ابوسعید صاحب خصوصاً امام کے پیچھے قرأت فاتحہ فرض جانتے ہیں مگر اور علماء جنمیں جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (امرتسری) بھی ہیں اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ حدیث آیت قرآنی سے متعارض ہے جس میں ارشاد ہے فاقرؤا ما تیسر من القرآن (یعنے جسقدر قرآن تمکو آسان ہو پڑھ لیا کرو) مگر مولانا ممدوح باوجودیکہ قرأت خلف الامام کے وجوب کے ایسے قائل ہیں کہ رکوع میں ملنے والے کو رکعت پانے کا فتوی نہیں دیتے اور مولوی عبدالجبار صاحب کے انکار وجوب پر سخت ناراض ہیں (اشاعۃ السنہ جلد ۱۰) مگر با این ہمہ مولانا موصوف مولوی صاحب ممدوح کو اہلحدیث کا سرتاج مانتے ہیں (دیکھو اشاعۃ السنہ جلد ۲ صفحہ ۳)

ٹھیک اسی طرح خاکسار نے آیت کوثر کے معنے لغت عرب سے کئے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف صاف شہادت دیتا ہے کہ انا انزلنٰہ قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون یعنے قرآن عربی زبان میں اسلئے ہم نے اتارا ہے کہ تم (عرب کے باشندے) اسے بخوبی سمجھو۔ اس آیت نے کلیتہً

[۱] سرسید احمد خاں بھی تو ایسے ہی تھے۔ تو کیا وہ سن کر اہلحدیث نہ ہوئے اور خاکسار سن کر (اڈیٹر)

ahmadmuslim.de

اصول مقرر کیا ہے کہ قرآن شریف کی تفسیر عربی زبان کے قواعد اور لغات سے جو ہوگی وہ صحیح ہوگی۔ اس دعوے کا مفصل ثبوت مع اقوال مفسرین قبرین میں نے رسالہ **آیات متشابہات** اور **الکلام المبین** میں لکھا ہے ناظرین وہاں دیکھ سکتے ہیں۔

ایک مثال یہاں پر بھی عرض کرتا ہوں قرآن شریف میں ہے اصبروا و صابروا **وَرَابِطُوا** یعنے صبر کرو اور صبر کراؤ اور مضبوطی رکھو۔

اس آیت میں رابطوا کا لفظ قابل غور ہے۔

حدیث شریف میں اس لفظ کی تفسیر یوں آئی ہے کہ انتظار الصلوۃ **بعد الصلوۃ فذالکم الرباط فذالکم الرباط** یعنے ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے۔ یہی رباط ہے جس کا اس آیت میں رابطوا سے بندوں کو حکم ہے اس حدیث نے آیت موصوفہ کی بخوبی تفسیر کر دی ہے ایسی کہ بقول مولانا ابو سعید صاحب اُس کے خلاف تفسیر کرنا ہی دائرہ اہل حدیث سے خارج ہونے کا موجب ہے حالانکہ جمہور مفسرین اس آیت کے معنے تفسیر نبوی کے خلاف کرتے ہیں چنانچہ تفسیر **فتح البیان** میں مذکور ہے ای اقیموا فی الثغور رابطین خیلکم (حدود اسلامیہ کی نگہبانی کرو یعنے سرحدی حفاظت کرو۔ ان معنے کی نسبت صاحب تفسیر **فتح البیان** لکھتے ہیں ھذا قول جمہور المفسرین (اکثر مفسرین کا یہی قول ہے)

اِس موقع پر مجھے یہ غرض مدنظر نہیں کہ میں ان آیات کی تفسیر (خواہ میری کی ہوئی یا دوسرے مفسرین کی) کی صحت بتلاؤں اور یہ ثابت کروں کہ آیت کوثر کی تفسیر جو میں نے کی ہے وہی صحیح ہے اسکا مفصل ذکر تو رسالہ **آیات متشابہات** میں ملیگا جس میں ایسی احادیث کی تطبیق آیات قرآنیہ کرنے کا احسن طریق بتلایا ہے اور مفسرین محدثین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔ یہاں پر غرض صرف یہ ہے کہ آیت موصوفہ کی تفسیر بالکل اسی اصول پر ہے جو محدثین اور مفسرین ایسے مواقع پر جہاں اونکو کسی آیت قرآنی کی تفسیر سیاق قرآن یا لغت عرب کے خلاف احادیث میں ملتی ہے تو اس آیت کی تفسیر اور احادیث کی تطبیق میں جو اصول وہ پیش نظر رکھا کرتے ہیں اور جس اصول سے اس مشکل کو حل کرتے ہیں۔ میں نے بھی اپنے علم و عقل کے مطابق ایسا ہی کیا ہے۔ چنانچہ جو معنے آیت موصوف کے کئے ہیں۔ وہ سلف میں بعض کا بر نے کئے ہیں جنکو خود مولانا ممدوح نے تفسیر **فتح البیان** سے بصفحہ ۲۲۲ نقل کئے ہیں کہ:۔ **قال ابو بکر بن عیاش ہو کثرۃ الاصحاب والامۃ** اس قول کا ترجمہ مولانا ہی کے الفاظ میں نقل کرتا ہوں۔ ابوبکر عیاش کا قول ہے کہ آنحضرت کی امت و اصحاب کی کثرت مراد ہے۔ اس قول کو نقل کر کے مولانا ممدوح آگے رسید دیتے ہیں:۔ کہ

> اس قول کو عزیز امرتسری (خاکسار) نے چرایا ہے اور تفسیر عربی میں بیان کیا ہے کیونکہ کسی کا حوالہ نہیں دیا اور ایجاد بندہ قرار دیا ہے۔

مگر مولوی صاحب جلدی میں بھول گئے کہ میں نے تو تمام تفسیر میں کسی جگہ بھی کسی پہلے مفسر کا حوالہ نہیں دیا پھر اسجگہ پر کیا شکایت ہے میں ہی نے یہ جرم نہیں کیا جو کوئی میری طرح مختصر تفسیر لکھیگا یا جس نے پہلے لکھی ہے اس نے ایسا ہی کیا ہے وہ **جلالین - جامع البیان** وغیرہ کو ملاحظہ کریں کہ کن حضرات نے جن متقدمین سے تفسیریں نقل کی ہیں اُن کے نام لئے ہیں؟ علاوہ اسکے میرا اگر یہی قصور ہے اور میرے اسی جرم کی پاداش میں آپکو اتنی تکلیف ہوئی (کہ مع تمام خاندان غزنویہ کے مجھکو اہل حدیث سے تو کیا جنت سے بھی نکالنے پر زور لگائے اور ناکام رہے جس ناکامی کے افسوس میں خاکسار بھی آپ حضرات کا شریک حال ہے) تو میں مانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی مجھے نہیں معلوم تھا۔ کہ میرا پالا ایسے علماء کرام سے پڑتا ہے جنکو علم تفسیر میں ایسا تبحر ہوگا کہ بغیر بتلائے اونکو معلوم نہ ہو سکیگا کہ متقدمین نے بھی یہ تفسیر کی ہے۔ اگر یہی غصہ ہے تو ہاتھ بڑھائے اور مصافحہ کیجئے۔

> شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
> حوریاں رقص کناں سجدہ شکرانہ زدند

اب میں اپنے کرم مولانا سے ایک اور طریق سے مصافحہ کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔ کہ

> اہلحدیث و اہلسنت ہونیکا مناط صرف کتب اہلحدیث سے استدلال نہیں ہے یہ استدلال تو غیر اہلحدیث حنفیہ شیعہ وغیرہ بھی کرتے ہیں بلکہ مناط اہلحدیث اہلسنت ہونیکا اہلحدیث و اہل سنت کے اصول کی پابندی

ahmadimuslim.de

ہے جسکی تفصیل ہمارے مضمون "اہلحدیث اور انکا مذہب اور اُن کے شناخت کی علامات" میں ہو چکی ہے اور غیر اہل حدیث کے اصول و اشخاص سے تبری چنانچہ آیت فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ کا مفاد ہے بناءً علیہ اہلحدیث زمانہ حال جن سے سوال ہے باوجود اختلافات جزئیہ اہلحدیث ہیں اور مصنف تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن بھی اگر اصول اہلحدیث و اہلسنت کا پابند ہے۔ اور مخالفین مذہب اہلحدیث و اہلسنت (جہمیہ معتزلہ وغیرہ) سے تبری کا خواستگار ہے اور ہمیشہ ان کو گمراہ کہے اور جہاں جہاں اس کی تفسیر میں جہمیہ و معتزلہ سے اسکا توافق ہو گیا ہے اسکی نسبت صاف یہ ظاہر کرتے ہے کہ یہ توافق محض توارد ہے اور نتیجہ اور اجتہاد ان گمراہوں کی موافقت اسکو ہرگز نظر نہیں ہے اور ان مقامات میں جہاں پابندی اصول اہلحدیث ان گمراہوں کی مخالفت ضروری معلوم ہو ان مقامات میں وہ ان گمراہوں کی مخالفت کیلئے تیار ہو تو وہ بھی خادم اہلسنت والجماعت ہے اور جو اسکی نسبت توافق اہل بدعت کی نظر سے فتوے جہمیت و اعتزال لگایا گیا ہے وہ رفع ہو جائیگا کیونکہ لازم المذہب

لیس بمذہب

اس کلام نصیحت نظام میں مولانا ممدوح نے بہت ہی خوب فیصلہ دیا۔ اس کلام منقولہ سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ تفسیر کے بعض مقامات کی غلطی جہمیہ اور معتزلہ سے موافقت باعث خروج نہیں جبتک کہ اُن کے اصول پر مبنی نہ ہو۔ پس اب مطلع بالکل صاف ہے۔ مجھے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ نہ میں کسی اپنی کتاب سے حوالہ دیتا ہوں۔ بلکہ خود مولوی صاحب ہی کے کلام سے اسی صفحہ میں چند سطور نقل کرتا ہوں جن سے خود بخود ثابت ہو جائیگا کہ مولانا ممدوح کا کانشنس (ضمیر) میری بابت کیا فیصلہ کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

> اس جواب میں چونکہ ایک ایسی شرط تھی جسکا تم رسالہ الکلام المبین میں اپنا تمسک تمہید خلاف ظاہر کر چکے تھے اور اپنے عمل و اعتقاد سے رجوع کرنا تمہارے لئے ایک مشکل امر تھا۔ لہذا تمنے اس جواب کو نہ لیا۔ اور یہ کہا۔ کہ میرے سوال کا قطعی جواب دو۔ اور جو میری حالت رسالہ الکلام المبین سے تمکو معلوم اور ثابت ہوتی ہو اسکو پیش نظر رکھکر بتاؤ۔ کہ میں اہلحدیث ہوں یا نہیں اس کے جواب میں تمکو یہ کہا گیا۔ کہ قطعی جواب میں تمہارا نقصان ہوگا اور وہ تمہارے مدعا کے خلاف نکلیگا۔ اور یہ بھی تمکو بتلایا کہا گیا کہ الزامات و اعتراضات اربعین کے پانچ حصے ہیں:۔
>
> اول:۔ یہ الزام کہ تم دیدار الٰہی اور معجزات و کرامات وغیرہ کے منکر ہو۔
>
> دوم:۔ یہ کہ تمنے اس تفسیر میں کل مسلمانوں کا خلاف کیا ہے۔
>
> سوم:۔ یہ کہ اس تفسیر میں تمام مفسرین کا خلاف کیا ہے۔
>
> چہارم:۔ یہ کہ تمنے بہت جگہ تفسیر میں حدیث صحیح نبوی کو چھوڑ دیا ہے
>
> پنجم:۔ یہ کہ تمنے معتزلہ وغیرہ اہل بدعت کا اتباع کیا ہے۔
>
> سو منجملہ ان الزامات کے پہلے تین الزامات سے تم چھوٹ گئے اور الکلام المبین میں انکا جواب ادا ہو گیا مگر چوتھے اور پانچویں الزام سے تم بری نہیں ہوئے۔ گو حدیث کو تم نے دلی زبان سے مان لیا ہے مگر بعض احادیث کا مفسر قرآن ہونا تسلیم نہیں کیا اور اقوال معتزلہ وغیرہ سے تبری و بیزاری کا اظہار بھی نہیں کیا بلکہ ان کے اقوال سے تمسک کو جائز رکھا۔ اور ایک جگہ الکلام المبین میں ابو مسلم جاحظ معتزلی کو برا کہنے سے تمنے منع کر دیا ہے۔

اس نمبر شماری میں خطاب سے دو ہی نمبر گانہ تسلیم کئے ہیں جو تعریف مذہب اہلحدیث میں مذکور ہے۔ کیونکہ نمبر اول اور نمبر پنجم ایک ہی ہے۔ اسلئے کہ دیدار الٰہی اور معجزات وغیرہ سے انکار کرنا یعنی معتزلہ وغیرہ اہل بدعت کا اتباع ہے۔ ایسا ہی نمبر دوم اور نمبر سوم ایک ہی ہے کیونکہ تمام مسلمانوں کے خلاف کرنے کے معنے یہی ہیں۔ کہ تمام مفسرین کا خلاف کیا۔ ورنہ اور کون مسلمان ہیں جنکے خلاف کرنیکا الزام قرآن کی تفسیر میں مفسر کو خارج کر سکتا ہے۔ کیا عوام مسلمانوں کا خلاف بھی اس حد تک گناہ کبیرہ ہے کہ مصنف اہلحدیث سے خارج ہو جاوے (حیہ خوش) پس آپ کے پیش کردہ پانچ نمبروں میں سے دو نمبر (نمبر پنجم اور نمبر دوم) تو حذف ہو گئے باقی رہے نمبر اول اور نمبر سوم اور نمبر چہارم۔ سو انمیں سے دو کی بابت تو آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ کلام المبین لکھکر تم ان الزامات سے بری ہو گئے۔ رہا چوتھا الزام کہ میں (خاکسار) نے بعض جگہ حدیث نبوی کو چھوڑا ہے۔ سو اسکی تفصیلات میں اور عرض کر چکا ہوں۔ جن سے اصولاً آپ بھی متفق ہیں۔ کہ کسی آیت یا حدیث کی وجہ سے کسی حدیث کی تاویل کیجاوے۔ تو عامل خارج از اہل حدیث نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ بہت سے مفسرین اور محدثین رحمہم اللہ کو آیات میں ایسی ہی تاویل کیا کرتے

ahmadimuslim.de

ہیں جنکا ذکر مسیح تمثیلات میں نے رسالہ آیات متشابہات میں کیا ہے اور ایک مثال اور بھی بتلائی ہے (یہ جدا بات ہے کہ آپ ان آیات میں ان مفسرین کے اقوال صحیح بتلائیں جو بتلائیں مگر تاویل کو تو خارج نہیں جانتے یہی میری غرض ہے) پس اگر محض کسی حدیث کے خلاف تفسیر کرنا ہی موجب اخراج ہے۔ تو آپ سچ جانئے کہ جنت میں آپ اکیلے ہی رہ جائینگے۔ اور آپ کے ساتھ دوسرا اہلحدیث کوئی نہ ہوگا۔

افسوس کہ اخبار کے کالم اس مضمون کو طول دینے سے مانع ہیں۔ ورنہ اس مضمون کے متعلق میرے خیالات تو ابھی بہت کچھ باقی ہیں ؎

گفت گو آئین درویشی نبود
ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

آپ اتنی گذارش ضروری ہے کہ تمام تفسیر میں خاندان غزنویہ نے تو طرز ور لگا کر چالیس غلطیاں نکالی تھیں مگر آپ کے نزدیک صرف ایک ہی غلطی آیت کوشش کی ہے (جو خاندان موصوف کے نزدیک غلط نہیں) پس آپ اپنے اصول کو مدنظر رکھکر باقی تفسیر کی نسبت مناسب رائے سے اپنے ناظرین کو آگاہ نہ کریں۔ تو خیال ہے نہ انصافی ہوگی آپکا اصول جو سونے سے لکھنے کے قابل ہے یہ ہے جو آپ نے رسالہ تعلیم الدین وغیرہ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب پر ریویو دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

چند غلطیاں ان کتابوں میں ہیں مگر چند اغلاط سے ساری کتابیں بیکار نہیں ہو جاتیں اور عام فائدہ رسانی سے ساقط نہیں ہوتیں (اہلحدیث ۲۰ صفحہ ۲۴)

آہ ؎

گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم ہم سے وفا کچھ تو ادھر بھی

آخر میں آپکی راست بازی اور بے لاگ نصیحت کو جو قابل نہ ہوں تو شائد ناشکری ہوگی۔ کہ آپ نے اپنی معمولی راست گوئی سے محض مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اشاعۃ السنہ کے قدیمی خریدار خوش الحان واعظ کی بالمشافہ بھی لکھدی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :- کہ

ایک دلکش خوش الحان واعظ ایک اجنبی عورت کو اڑا کر ہمارے گھر میں لایا۔ اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے میں نے اُسے اپنے مکان میں نہ بسنے دیا تو وہ ایک معزز منشی (نور الدین) کے گھر میں بسنے گیا جہاں سے اسکا اصلی خاوند آکر اسکو لے گیا (ملخصاً صفحہ ۳۰۳)

پیارے آپ کے اس اظہار کی شکر گذار ہوں۔ لیکن اگر آپ ایسے واعظ کا نام نامی بھی ظاہر کر دیتے۔ تو بطور شکریہ کے مستحق ہوتے۔ کیونکہ ایک تو اس سے وہ فائدہ یقینی طور پر حاصل ہوتا جسکے لئے آپ نے ظاہر کیا ہو کہ مسلمان ایسے واعظوں کے وعظوں سے بچیں دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق مشکوک مشتبہ غیر معین مسلمانوں پر نہ ہوتا بہر حال اگر پہلے اسکا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے کہ آئندہ کسی پرچہ میں کر دینگے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو مطلع فرما دینگے تاکہ اہلحدیث کے ذریعہ اظہار کیا جاوے۔ کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راوی کی جرح یا ایسے بدنام کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔ فقط [illegible]

# اپنی زبانی جھوٹ کا اقرار

(از حکیم احمد الدین صاحب امرتسری)

اخبار [illegible] میں کسی نام کے مسلمان نے اسلامیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کلب امرتسر کی کیفیت لکھی ہے کہ فریقین آریہ اور مسلمان خواہ مخواہ آگئے۔ [illegible] سے حسن فضول کرتے رہیں اور مباحثہ کے متعلق لکھا ہے کہ مسلمانوں کے مباحث (مولوی ثناء اللہ صاحب) نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ یونہی ادھر ادھر کی کہکر وقت گذارتے رہے اتنے میں نماز عصر کا وقت آگیا۔ اور مجلس برخاست ہو گئی تھی۔

اس عقل کے پتلے کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی۔ کہ لوگ مجھے کیا کہیں گے اور اسکے جھوٹ کا ثبوت خود اسکی تحریر میں ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام جی کا مباحثہ تو شروع ہی نماز عصر کے بعد ۵ بجے ہوا۔ کچھ نہیں معلوم اس خبطی کو کیا سوجھی کہ نماز عصر کا ذکر خواہ مخواہ کر دیا۔ آخر خدا جھوٹے کو خود اسکی زبان سے ذلیل کرا دیتا ہے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

ماسٹر آتما رام جیسے راست باز منش سے تعجب ہے کہ ایسی جھوٹی تحریر انہوں نے کیونکر اخبار میں درج کی شائع کی ؎

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد

ahmadimuslim.de

# نظافت وطہارت

(ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

جاپانی قوم بحیثیت مجموعی اپنے بدن کو پاک وصاف رکھتی ہے اس صفائی سے جاپانیوں کا مقصد کوئی مذہبی رسومات کا ادا کرنا نہیں ہے اور نہ یورپین اقوام کی طرح وہ تو احتیاط صحت کی پابندی کے لحاظ سے نہاتے دھوتے رہتے ہیں بلکہ وہ نہایت نفاست پسند ہو پاکیزگی کی ایسی قدر کرتے ہیں کہ بغیر شست وشو کے انہیں چین نہیں پڑتی اور انکی طبیعت کو اطمینان نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ شریف لوگ بہت مدح وثنا و صفت کے مستحق ہیں۔ کسی چیز کی خوبی یا عیوب ونقصانات کو مذہبی یا کسی اور دباؤ سے ماننا اسپر عمل کرنا یا اس سے بچنا چنداں کچھ بالکل تعریف کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ فعل ارادہ قلبی سے پیدا نہیں ہوتا۔ اور نیت سے نہیں نکلتا اسلئے اسکا کیا اجر وثواب ہو سکتا ہے؟ کیونکہ الاعمال بالنیات کا مسئلہ سب کو مسلم ہے کیا اچھا ہو کہ ایسے قلبی جذبے تمام اقوام میں پھیل جائیں اور لوگ نیک کرداری کو صرف نیک ہونے کی وجہ سے پسند کریں اور بدمعاملگی کو معیوب اور مضر ہونیکی حیثیت سے چھوڑیں۔ نیکی کے خیالات چاہئے کہ لازمی طور پر ہمارے دل میں جاگزین ہو جائیں اور انکا اثر ایسا ہو۔ جیسا کہ قدرتی باتوں کا اثر ہوتا ہے جو کام ہو۔ خلوص نیت سے ہو۔ ایسے عمدہ خیالات کی عدم موجودگی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں صفائی اور پاکیزگی کا خیال نہایت ہی ناقص قسم کا ہے جو لوگ نماز کے پابند ہیں۔ وہ ضرور وضو کر لیتے ہیں اور اپنی دانست میں فرض ادا کر کے ثواب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے پوچھو کہ انکو نہائے دھوئے کتنے مہینے ہوئے۔ انکا جواب باعث تاسف وتعجب ہوگا۔ امر غلاظت کے طریقہ میں امیر وغریب سب برابر ہیں۔ ہندوستان جیسے گرم ملک میں انکو نہانے دھونے کی ہفتوں مہینوں میں نوبت آتی ہے ان کے کپڑے جلد میں بدبو آنے لگتی ہے مگر وہ نماز کے پابند ہیں مسجد میں جماعت سے اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور اصل غرض انسانی سے غافل ہیں ان کے پاس کھڑے ہونے والے کو نفرت پیدا ہوتی ہے اور اسکا دم گھٹتا ہے ایسی حالت میں نماز کا کیا ثواب ملتا ہوگا۔ کپڑوں کو صاف رکھنے اور بدن کو دھونے میں روپیہ پیسہ میں تو کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ ہر شخص پانی کا ڈول کھینچکر نہا سکتا ہے اور اپنے میلے کپڑے دھو سکتا ہے۔ مگر یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب دل میں سچا نور ایمان ہو اور خود غلاظت سے نفرت ہو۔ مذہبی خیال سے نہیں۔ انسانیت کی حیثیت سے۔

آنحضرت کو صفائی اور پاکیزگی کا اسقدر خیال رہتا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت پر صعب نہ سمجھتا۔ تو ہر وقت نماز کے لئے غسل لازم کر دیتا عرب جیسے ملک میں جہاں پانی کا قحط ہے پانچ وقت ہاتھ منہہ ناک چہرہ بازو سر گردن اور پیر قدم کا دن میں دہونا اور استنجا کرنا فرض قرار دیا جانا ہی بہت بڑی دلیل صفائی اور نفاست کی ہے اور ایسے ملکوں میں جہاں پانی کی کثرت ہو۔ وہاں اگر پانچ دفعہ نہیں تو ایک دفعہ تو ضرور نہانا لازمی ہونا چاہئے۔ (Cleanliness is next to godliness) ایک انگریزی مثل ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ نظافت تقوی کے درجہ کی ہے۔ لیکن مسلمانوں میں تقوی ہی کے معنی کچھ ایسے رواج پاگئے ہیں کہ جسقدر میلا کچیلا اور بھنگڑ آدمی کا ہوگا اُسیقدر اُسکو ولایت اور قرب آلہی میں دخیل تصور کرتے ہیں جو شخص حرام حلال میں تمیز نہیں کرتا۔ اور رات دن غلاظت میں لتھڑا رہتا ہے اسی کو قطب وقت اور مقرب بارگاہ آلہی خیال کرتے ہیں۔ جو کوئی حدود شرعی کا محافظ نہیں ننگا مادرزاد کسی ٹوٹے کی نالی میں ستا پڑا اُلو کی نظر پڑتا ہے۔ جو عمر بھر میں کبھی نہایا دھویا نہیں۔ جس نے کبھی کوئی کلمہ خیر منہہ سے نہیں نکالا۔ جس نے بنی نوع انسان کی بہتری میں ایک قدم بھی نہیں رکھا اور رات دن خیرات کے ٹکڑوں پر بسر کئے ہوں اسی کو مجذوب وقت اور زمانے کا کامل گنتے ہیں۔

ترجو النجاة ولم تسلك مسالكها
ان السفينة لا تجری علی الیبس

یہ تو بعینہ ایسا ہی ہے کہ کوئی ریت پر کشتی چلائے اور جہنم کی راہ پر چلکر یہ امید رکھے کہ میں نجات حاصل کرونگا اور خلد بریں میں داخل ہو جاؤنگا۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

اے مسلمانو! ذرا اپنی چشم عبرت بیں کھولو۔ اور دیکھو کہ نظافت وپاکیزگی کا تمہیں کتنا حکم ہے اور تم اس سے کتنے غافل ہو۔ آنحضرت نے عمر بھر کبھی پیاز اور گردہ نہیں کھایا۔ پیاز تو بدبو کے سبب سے اور گردہ اس سبب سے کہ پیشاب کا مخرج ہے اور خفیف سی مہک اس میں آیا کرتی ہے۔ اب مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ اکثر پیاز کھا کر اپنا گندہ منہہ لیکر مسجد کو ادائے فرض کے لئے تشریف لیجاتے ہیں اور اسکی بدبو پھیلاتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں کی طبیعت کو مکدر کر دیتے ہیں جنکے اثر سے ساجدوں کے دماغ پر

اثر پیدا کرتے ہیں۔ اور جنکی صورت نمازیوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرتی ہے اور جنکی حفاظت کا فکر ان کے خیال کو گھیرے رہتا ہے۔ ایسی حالت میں ذرا بتلاؤ کہ ایسی مسجد میں کسی کی نماز درست ہوتی ہوگی۔ اگر تم کسی مسجد میں گھسو جہاں دیندار نمازی مجتمع ہو رہے ہیں تو تمہیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا تم مرغیوں کے ڈربے میں داخل ہو گئے۔ ہر طرف سے جھکتے ہوئے کپڑوں میلے کچیلے اجسام اور بڑھے ہوئے لبوں اور منہ کی بھبک تمہیں پریشان کر دیگی۔ لیکن چونکہ

این خانہ تمام آفتاب است

کسی کو کچھ نہیں کہتا اور رکوع اور سجدہ کرکے اپنے دل کو خوش کر لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے اپنا فرض ادا کر لیا۔ ہمیں اس میں کلام ہے کہ ایسی حالت میں فرض ادا بھی ہو سکتا ہے جو ہمارا اصل اسلام کا صفائی اور طہارت ہے وہ تو مفقود ہے اور کسی کو اس کے پورا ہونے کا ذرا تاسف نہیں۔

قدرت نے طہارت فطرت مخلوقات میں رکھی ہے۔ دیکھو ادنیٰ ادنیٰ جانور بھی کیسے اُجلے رہتے ہیں۔ ہر ایک کسی نہ کسی طرح اپنے جسم کو صاف ستھرا بنائے رکھتی ہے مگر یہ میل کچیل کی پوٹ حضرت انسان ہی ہیں جنکو اپنی بد تہذیبی پر کبھی شرم نہیں آتی۔ اسلئے ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انسان میں خوبیوں کے اختیار کرنے کی عادت ایسی ہو جانی چاہئے کہ قدرتی طور پر اسکا اظہار ہو جائے کسی کے دباؤ سے اسکا ظہور ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ صفائی کا مسلمان نمازیوں میں۔ جنکو غلاظت کا بوجھ لیکر خدا کے سامنے جاتے ہوئے شرم نہیں انہیں اپنے پڑوسیوں کی تکلیف اور اذیت کا کیا لحاظ ہو سکتا ہے؟ یہ سب قصور ہی ہمارے علماء کا ہے جنکی پیروی ہم سب کرتے ہیں۔ مدعیان علم خود اپنی غلاظت کو ہی اپنے متبرک سمجھے جانیکا ذریعہ سمجھتے ہیں کبھی اپنے مواعظوں میں لوگوں کو ادھر توجہ نہیں دلاتے اور اس میں اُن کا کیا قصور ہے؟ ان غریبوں نے ایسے ہی اُستادوں سے پڑھا ہے ایسے ہی لوگوں میں پرورش پائی ہے جو احکامات شرعی میں اُن پر کھینچا تانی سے عمل کرکے دکھلاتے ہیں۔ اُن کی خود طبیعت میں کدورت و ساختہ بھری ہوئی ہے پس اصلاح ہو۔ تو کہاں سے تہذیب آئے تو کس طرح؟

انہیں مدعیان علم کی تعلیم کا یہ اثر ہے کہ مسجدوں میں حوض کا پانی ایسا گندلا اور میل سے ملکر کھاری ہو جاتا ہے اسی میں میلا کچیلا پیر ڈال دیتے ہیں اور اسی پانی سے آنکھیں دھوتے ہیں اور اسی سے کلیاں کرتے ہیں اور

ایران میں تو ایسے حوضوں کا بہت ہی بُرا استعمال کیا جاتا ہے کہ اس میں حقہ تازہ کر لیتے ہیں اور برتن دھوتے ہیں اور اسی میں استنجا بھی پاک کرتے ہیں اور پھر وہی وضو کے کام بھی آتا ہے اگر ایسے مقامات میں جہاں پانی کا کال ہو ایسا عمل کیا جاوے۔ تو مجبوری ہے لیکن اب تو طبیعتوں کی کثافت نے اس ناپاکی کو ایسا شرعی جامہ پہنا دیا ہے کہ ہم لوگوں کو ایسی باتوں سے نفرت ہی پیدا نہیں ہوتی۔ گو ہندوستان میں کثرت میاہ کی کوئی حد نہیں ہے مگر تاہم لوگوں کو یہ بدبودار اور متعفن پانی ناگوار نہیں گزرتا۔

یہ غلاظت دنیا کے سب حصوں میں پھیلی ہے۔ روس کے نیم مشرقی لوگ ایسے کثافت پسند ہیں کہ انہیں ایسے میل کچیل کے سبب سے کالا (بلیک پیپل Black People) کہتے ہیں اگر انگلستان یا اسکاٹ لینڈ کے ایسے قصبات میں جاکر دیکھو۔ جہاں کاروبار کے کارخانے ہیں یا خاص لندن کی اندرونی گلیوں میں گھسو تو بالکل بنارس یا دہلی کی گلیوں سے مشابہت پائی جائیگی۔ اگر گرمی کے موسم میں تمہیں لندن کے عوام الناس کے اژدحام میں جانیکا اتفاق ہو۔ تو بدبو کے ابخرات کی وہی کیفیت ہوگی۔ جو ہندوستان کے مجمعوں میں ہوتی ہے وہ مجمع کیا ہے مسجد کے نمازیوں کا ہو یا اور کسی قسم کا ہو۔ لیکن یاد رہے کہ لندن کے لوگوں کو ایک بڑی مجبوری ہے وہ کبھی باہر غسل نہیں کر سکتے۔ جیسے ہندوستان میں سڑکوں پر لوگ ننگے نہایا کرتے ہیں وہاں دستور نہیں ہے۔ دوم سردی کی کثرت کی وجہ سے عام طور پر ٹھنڈے پانی سے نہانا ممکن نہیں ہے اور مزید براں ہر کسیکو نہانے کی جگہ اور پانی کا چشمہ میسر نہیں آتا اور گرم پانی کا حمام تو غربا کی مقدرت سے باہر ہے کبھی مہینوں یا برسوں میں اسکی نوبت نصیب ہوتی ہوگی۔ مصر میں حالانکہ پانی کی کثرت ہے لیکن مسلمان اور عیسائی دونوں فرقوں میں عام طور پر غسل کا چنداں رواج نہیں ہے جسکی وجہ سوائے غفلت اور عدم حس نفاست اور کچھ نہیں ہے۔

ہندوستان میں ہمارے ہموطن اور پردیسی ہندوؤں میں نہانے دھونے کا چرچا ہے لیکن اسکو صاف مذہبی طور پر مانتے ہیں اور بری طرح سے اسکا استعمال باقی رہ گیا ہے ذرا سے پانی سے اپنے بدن کو چپڑ لیتے ہیں اور اپنا فرض ادا کر دیتے ہیں۔ یہاں بھی وہی غلطی ہے کہ نہانے کے فوائد انہیں معلوم نہیں کرائے گئے اُن کو مذہبی طور پر یہ بتلایا گیا ہے کہ کھانے سے پہلے نہانا بھی ایک مذہبی عبادت ہے۔ اگر لوگ جاپانیوں کی طرح

ahmadimuslim.de

سے طہارت کو فرض انسانیت سمجھیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ اس رسم کا اچھا استعمال بھی شروع ہو جاوے۔

کہتے ہیں کہ جیسے ہی موسم میں تمام جاپانی لوگوں کے مجمع میں شریک ہو ہرگز برے ابخرات و بدبو وغیرہ کا نام و نشان نہیں پایا جائیگا جسکی یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں طہارت اور پاکیزگی کا خیال فطری ہی طور پر حلول کر گیا ہے ہر کس و ناکس شست و شو کو ایسا ہی ضروری سمجھتا ہے جیسا کہ سانس لینے کو جسکو بغیر زندہ رہنا محال ہے۔

## ایک حنفی دوست کا جواب

(از چوہدری محمد اسمعیل صاحب [illegible])

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اخبار مطبوعہ ستمبر ۱۹۰۵ء میں میرے بھائی حنفی المذہب کا ایک مضمون مردہ دلوں کا زندہ کرنیوالا بھی دیکھا۔ قیافہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ محقق حنفی منصف مزاج ہیں مگر [illegible] اور فقروں کے ایک فقرہ آپکا زیادہ قابل اعتراض ہے وہ یہ کہ آپ لوگوں کے طریق کے پہلے سے پہلے ہندوستان اختلافات سے بچا ہوا تھا۔ مگر آپ لوگوں کا قدم مبارک جب سے ہندوستان میں آیا ہے اوسیدن سے فتنہ و فساد مقدمات نفاق شروع ہو گئے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپکا یہ جملہ کہاں تک صحیح ہے آپ کا ناوک خیال نشانِ مقصد پر ٹھیک نہیں بیٹھا۔ جناب من یہ فقرہ آپکا محبت و ملت سے خالی ہے ہم تو آپ لوگوں کو اپنا بھائی ہمدرد غمخوار تصور کرتے ہیں۔ مگر آپ خدا جانے کیا سمجھتے ہیں۔ شرک و بدعت کی رد و قدح میں ہم آپ دونوں شریک ہیں۔ پھر اس میں اہلحدیث کی تخصیص کیا۔ اگر آپ کو شہر میں خدانخواستہ مشرکین بہت ہو جائیں تعزیہ داری و قبر پرستی کو روا رکھیں۔ نماز غوثیہ پڑھا کریں دوسری نماز سے بیزار ہوں اللہ و رسول کی اطاعت چھوڑ بیٹھیں۔ آپ سے کہیں جسطرح ہم لوگ ہیں اسی طرح تم بھی ہو۔ مسجد میں نماز شرعی نہ ادا کرنے دیں۔ نماز غوثیہ اگر نہ پڑھو تو نکلے مارکے باہر نکالدیں۔ اور سوقت مجبوری عدالت میں دعوی آپ کریں اور ہوں آپ ہی فتحیاب ہوں۔ اوسوقت وہ مسلمان کیسی شکایت مذکورہ بالا پیش کریں۔ اور آپ کو فسادی اور ظالم قرار دیں۔ تو آپ اسکو نادان

لینگے چشم حقیقت و دیدۂ معرفت سے بغور انصاف ملاحظہ فرماویں امید ہے کہ آپ اپنے اس خیال کو واپس لینگے۔

## میں نے مرزا جی کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

### مرزا جی کی اختلاف بیانی

مرزا صاحب کے ماہ اپریل و مئی سنہ ۱۹۰۵ء کے اشتہارات کے مضامین نے جو غور سے پڑھنے پر باہم متناقض ہیں گویا ایک دلیل ہیں مرزا صاحب کی اختلاف بیانی نے میری توجہ کو کھینچا اور حسن اتفاق سے جب میں منشی محمد افضل کاتب ریویو آف ریلیجنز کے پاس جاکر رہنے لگا۔ تو انہوں نے مجھے مطالعہ کتب مرزائیہ جو انکے پاس تھیں تحریک کی ریویو آف ریلیجنز کے چند نمبرات اور چند کتابیں جو ایک جلد میں تھیں اور مختلف مواقع پر دفتر الحکم میں جاکر چند اخبار دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا۔ اس امر پر کوئی طویل بحث چھیڑنا ضروری نہیں سمجھتا کہ مرزا صاحب کی تحریر میں بہت اختلاف بیانی ہے ہر شخص انکی کتب خود مطالعہ کرکے ایسے دیکھ سکتا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند ایسے اختلافات پیش کرتا ہوں جو ان کتب و اخبارات کے پڑھنے سے میری نظر پڑے ہیں۔

حال ہی میں کسی نے مرزا صاحب کے برخلاف وکیل اخبار میں بحوالہ پیسہ اخبار مضمون دیا ہے کہ مرزا صاحب اب زلزلہ روزمرہ کے وقوع پر بحوالہ پیشگوئی انجیل اپنے ہی اشتہار الدعوات میں نبوت کی دلیل گردان رہے ہیں حالانکہ زلزلہ اور طاعون خاص مسیح کی پیشگوئیوں پر استہزا کرتے ہوئے صاف طور پر لکھ چکے ہیں۔ کہ بھلا زلزلہ کا آنا اور مری کا پڑنا اور جدالوں کا وقوع میں آنا بھی کبھی پیشگوئیاں ہو سکتا ہے اور کہ ایسی چیزیں وقوع میں آتی ہی رہتی ہیں پھر مرزا صاحب کا اب انہی وقائع کے اتفاقاً وجود میں آنے پر اس قدر زور دینا سخت حیرت ناک ہے۔ اور تعجب آتا ہے کہ اس قلب نبوت کو وہ خاص پیشگوئیاں جو انہی کی خاطر مقدر اور مکنون غیب تھیں۔ کیوں پیشگوئیاں تک نہ سمجھیں اور کیوں اس حقائق بیں اور نبوی دل نے جسے خداوند تعالیٰ نے [illegible] کیا ہی ہی دکھلاتا ہے۔ کیونکر اپنی نبوت کی ایسی کامل دلیل پر طنز کرے۔ اور تعجب ہے کہ کیوں خدا تعالیٰ نے اس مولود حق

والہام کو ایسے بیجا طور پر کرنے سے روکا کہ یہی تو چیزیں ہیں جو تیری خارق عادت نہیں آگئی ہیں۔ اور نیز اقلب نبوت انہیں پیشگوئیاں تک نہیں سمجھتا۔ پھر اب اتفاقاً وہ نہیں چیزوں کے پیش آنے پر جنہیں مرزا صاحب معمولی سنت اللہ سمجھتے تھے۔ کیوں وہی قلب نبوت ان نہیں بطور خوارق اور غیر معمولی دلیل نبوت سمجھنے لگ پڑا۔ یہ ہے ایک نمونہ اس شخص کی اختلاف بیانی کا۔

عشہ اور لو عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ لبید کے قصیدہ کے اول شعر کے پہلے مصرع الہام شدہ کے یہ شخص (مرزا صاحب) معنے کرکے اسی حصری الفاظ سے طاعون پر لگا چکے ہیں چنانچہ اخبار الحکم ماہ نومبر میں مرقوم ہے کہ ۔ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ طاعون سخت پڑیگی۔ اور کوئی جگہ امن کی نہ رہیگی اور کہ میرے الہام عفت الدیار ...... الخ کے یہی معنے ہیں۔

آب ناظرین ہم یہی کے حصری لفظ پر غور کریں۔ گو وہ الوصیت میں اسی الہام کے معنے پر زور دیتے ہیں اور طاعون کے سخت پڑنے سے ٹال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ یعنے طاعون پڑیگی اور سخت پڑیگی اور اس اشتہار کے مضمون کا سارا مطلب صاف اور صریح طور سے الہام مذکور کے معنے طاعون ہی پر اطلاق کرتا ہے مگر نیز کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ طاعون بھی اس میں ہی مقصود ہے۔ جسکا مقصود الہام میں ہے اور ساتھ ہی زلزلہ بھی ہو سکتا ہے اور یہ کہ مرزا صاحب نے صرف اجتہاداً اسوقت طاعون پر اسکا اطلاق کر دیا ہے اور کہ زلزلہ کے آنے پر کھل گیا کہ اس سے مراد زلزلہ ہی تھا۔ تو اول تو طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیوں مرزا صاحب نے اسی الہام کی بنا پر طاعون کے پڑنے پر اسقدر زور دیا۔ اور کیوں نہ لکھدیا کہ میرے نزدیک اسکے صحیح معنے سمجھ میں آگئے ہیں۔ کہ اس سے مراد طاعون بھی ہو سکتا ہے اور کچھ اور بھی۔ تاکہ اسوقت انسان اس طبعی وسواس سے چھوٹ جاتا۔ کہ یہ شخص اتفاقی واقعات کے پیش آنے پر انہیں اپنی نسبت لگا لیتا ہے اور تاکہ کوئی راہ فیصلہ کی نکلتی اب تو اخفاء و اخفا ہو گیا ہے پھر اندریں مسلمان کا جسکا یہ مذہبی فرض ہے کہ وہ دین میں محتاط ہو کر کسی مدعی نبوت کے غلط دعوی سے بچیں مرزا صاحب پر وسواس کرتے ہیں کیا مقصود ہے اور کیوں انہیں قصور وار ٹھہرا کر کہا جاتا ہے۔

ثانیاً یہ کہ اچھا الوصیت میں اجتہادی طور سے اس الہام کے معنے طاعون کی نسبت اطلاق کرنے اور اسپر زور دینے میں حضرت نے غلطی کی لیکن آپکو کیا حق تھا۔ کہ اس الہام کے معنے نسبت طاعون کے حصری لفظ یہی سے کرتے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ حالانکہ نبی کو بلکہ کسی معمولی شریف یا مسلم کو بھی یہ ہرگز حق نہیں پہنچتا۔ کہ ایسی صورت میں کسی خیالی معنے کو ایسے حصری الفاظ سے ایکدفعہ قطعی کردے اور کسی دوسری دفعہ اس سے پھر کر صرف یہ کہدے کہ محض اجتہادی غلطی تھی۔ دیکھئے ایک کیسی صریح اختلاف بیانی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایسا ہونا مرزا صاحب کے بشری تقاضا سے تھا۔ اور کہ خدا تعالے نے انہیں ایسا کرنے وقت محفوظ نہیں رکھا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالی کا محافظ یہ قدرت مرزا صاحب پر نہیں ہے۔ لہذا وہ سخت ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

عشہ اور لو مرزا صاحب اشتہار **قابل توجہ گورنمنٹ** میں صاف صاف کہتے ہیں۔ کہ میں خود آنے والے زلزلے کے خوف سے باہر پڑا ہوں۔ اور کثیر خرچ بھی برداشت کر رہا ہوں۔ لیکن ظاہر ہے کہ آپ آنے والے زلزلے کے خوف سے گھر سے باہر نہیں نکلے۔ کیونکہ مرزا صاحب ۴ - اپریل یوم گذشتہ زلزلہ کی صبح ہی کو مکان کو چھوڑ کر باغ میں آگئے۔ حالانکہ وہ زلزلہ ہو چکا تھا اب آنے والے زلزلہ کا الہام ۹ اپریل کو ہوا۔ پھر اس قلب نبوت کو جسکو الہام وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ہو چکا تھا۔ اسقدر پریشانی ہوئی حالانکہ زلزلہ درحقیقت کہیں متصل نہیں آرہا تھا۔ نہ ہی اسوقت آنیوالے زلزلے کا اس شخص کو کوئی علم تک تھا۔ کیونکہ الہام مذکور جیسا کہ ذکر ہوا۔ ۹ - اپریل ۱۹۰۵ء کو ہوا۔

اگر اعتراض کیا جاوے کہ پیغمبر صلعم بھی کفار سے چھپنے غار میں جا بیٹھے تھے۔ تو کیا کہنے والے کو خود عبرت نہیں ہوتی۔ کہ یہ فعل پیغمبر صاحب صلعم کا قبل از نزول وحی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ تھا۔ اور نیز یہ کہ وہاں کیا کرتا خدا کے عذاب سے بچانے کے لئے نہ تھا جسکی نسبت آیا ہو کہ آئی المقر۔ اور یہاں تو آپ جیسا کہ کہا جاتا ہے زلزلے سے بھاگ اور باوجود اپنے الہام وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ الخ بھاگ گئے۔ دیکھئے یہ کیسی اختلاف بیانی بلکہ خلاف بیانی ہے۔

(باقی آئندہ)

---

**نوٹ** :- چونکہ مولانا صاحب مباحثہ کے واسطے ہندوستان میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اسواسطے نوٹ درج نہیں ہوئے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**قصبہ** بلاسپور تحصیل جگادہری ضلع انبالہ میں مسمی فقیریا خاکروب کی اہلیہ کے ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء کو بروز اتوار تین لڑکیاں ایکساتھ پیدا ہوئیں جو اسی روز یکے بعد دیگرے شام تک فوت ہوگئیں اور

**نیز** اسی قصبہ میں ایک گڈریا کی بکری نے جنگل میں جسے ہو کر ایک بچہ دیا جسکے دونوں جانب دو مونہہ تھے اور گڈریہ خوف کے سبب سے اوسکو جنگل میں چھوڑکر چلا آیا۔ (نامہ نگار از جگادہری) خلاف قانون قدرت نہ ماننے والو کہاں ہو

**حضور** شہزادی ویلز صاحبہ نے ازرہ تلطف شاہانہ ہندوستانی مستورات کی طرف سے کا ایڈریس ٹاؤن ہال میں قبول فرمانا منظور کیا ہے۔

**لنڈن** کی مسجد کے چندہ میں ہز امپیریل مجسٹی شاہ ایران نے ۱۲ ہزار سو قران امداد میں دیئے اور حاجی محمد حسین آغا نے ۵۰۰ پونڈ دیکر عزت حاصل کی شاہ موصوف نے مسجد کے نقشہ جات وغیرہ بغور ملاحظہ فرمائے امید ہے کہ شاہ موصوف آگے کو بہت زیادہ اعانت فرمائیں گے۔

**سمندر میں عجیب نظارہ** ہانگ کانگ کا ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ دریا ملی بندر کے کنارے پر سمندر کا پانی سرخ اور متعفن ہو گیا ہے رات کے وقت پانی سے شعلے اٹھتے ہیں اور کبھی کبھی بجلی کی سی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا بادل کا ٹکڑا آکر گر پڑا ہے لوگ بڑی رات گئے تک یہ نظارہ دیکھنے کے لئے جمع رہتے ہیں

**ہولناک آندھی** سیالکوٹ ضلع گجرات میں ۲۳ ستمبر رات کے ۹ بجے ایسی سخت ہولناک آندھی آئی کہ مخلوق خدا سہم گئی ۳ گھنٹہ تک سخت زور رہا مکانوں کے چھت اڑ گئے پھر زور سے بارش ہوئی مکانات شق ہو کر پانی سے بھر گئے میونسپلٹی کی لالٹینیں جو سڑکوں پر لگی ہوئی تھیں سب اوکھڑ گئیں ہزاروں پرندے مر گئے باغ ویران ہو گئے نقصان جان بھی بہت ہوا (الامان)

**عجیب کنواں**۔ تمام دنیا کے کنوؤں کا قاعدہ ہے کہ ان کے سوتوں سے پانی کے چشمے بہا کرتے ہیں۔ لیکن کنیڈا میں ایک عجیب قسم کا کنواں ہے جسکے سوتوں سے بجائے پانی کے ریت کی رو نکلتی ہے معلوم نہیں وہ کیا طاقت ہے جو کنوئیں کی سطح سے ... فٹ کی گہرائی سے ریت کو اس طرح اوپر اچھال رہی ہے۔

**ضلع** وردہا (ممالک متوسط) کے ایک سکول ماسٹر نے ایک بچہ کو کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ اور جب اسکے والد کو کھانے کے لئے لایا تو کوٹھڑی کھولنے پر معلوم ہوا کہ بچہ کے گرد ایک موٹا سانپ لپٹا ہے اور بچہ مرا پڑا تھا۔ ماسٹر جی دھر لئے گئے۔

**ملازئی** (سرحدی علاقہ) کے ایک ہندو نے اپنی عورت کو ٹانک کے ایک ہندو کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ جب شہری کی پہلی عورت نے غصہ میں آکر افیون کھا کر خودکشی کر لی شرم! شرم!!

**محکمہ** پولیس میں ۲۳ فیصدی کانسٹیبل لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

**لارڈ منٹو** صاحب گھوڑ دوڑوں میں خوب حصہ لینا چاہتے ہیں اسلئے ولایت سے چند جانور لاتے ہیں۔

**چیمپس** میں دو چار لڑکیاں ایک خفیہ پولیس کے انسپکٹر نے دو پارسل چرا کر لیجاتی ہوئیں گرفتار کیں۔

**بمبئی** کے مسلمان شہزادہ صاحب کے خیر مقدم میں مساجد اور مشہور مقامات کو بقعہ نور بنائیں گے اور اظہار خوشی میں جلسے ہونگے۔

**کرشمہ قدرت** موضع سرلی علاقہ گوجرانوالہ کے ٹھاری سنگھ کی بیوی ۲ ماہ کا بچہ چھوڑ کر انتقال کر گئی تھی۔ باپ اس شیر خوار بچہ کو بہلانے کی غرض سے اپنے پستان منہ میں دیدیا کرتا۔ چند روز میں چھاتیوں میں کافی دودھ اتر آیا۔ اب لڑکا ڈیڑھ سال کا ہو گیا جو باپ کا دودھ پی کر پرورش پا رہا ہے۔

**شاہی سیاحت** کے موقع پر جو تعداد افواج ہونیوالی ہے وہ راولپنڈی سے دس میل آگے ہوگی۔

**خوشی** کی بات ہے کہ انگلستان میں اس سال بھی امتحانات میں ہندوستانیوں نے انعام حاصل کئے جنمیں ہندو مسلمان دونوں ہیں۔

**پایونیر** لکھتا ہے کہ یہ بات سرکاری طور سے بیان کی گئی ہے کہ پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کی یادگار میں محصول نمک میں تخفیف کئے جانے کی افواہ غلط ہے (کیوں نہ ہو)

**انگلستان** کے مشہور پہلوان سینڈو نے اپنے علاج سے ایک پارسی کو جو ۱۰ سال سے بیمار چلا آتا تھا۔ تین مہینے میں اچھا کر کے ۵ ہزار روپیہ مریض سے معاوضہ حاصل کر لیا۔

مندرجہ ذیل کتابوں کی قیمت میں ۳۱ نومبر ۱۹۰۶ء تک ثلث قیمت کی رعایت کیجاویگی پھر اصل قیمت درج ہے

(۱)

# کتب خانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف کتابوں کی فہرست

**تفسیر ثنائی اردو:-** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے یہی تفسیر دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں چار زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت صلعم کی نبوت کا ثبوت ہے ایسا کہ مخالف سے مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو جنمیں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
جلد دوم سورۂ آل عمران و نساء ۱۲ ر عہ
جلد سوم سورۂ مائدہ انعام اعراف عہ
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ ر عہ

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** اس طرز پر آجتک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ اس کے سمجھنے پر کسی دوسری کتاب سے استدلال یا استشہاد ضروری نہیں مشکل سے مشکل مقامات پر کیسی عمدگی سے حل کیا گیا ہے۔ معقول متشابہات کو معقول طریق سے حل کیا گیا ہے غرض عربی سلسلہ میں ایک قابل قدر تفسیر ہے۔ کل تفسیر کی قیمت عہ محصول عہ

**تقابل ثلاثہ** (توریت۔ انجیل۔ قرآن کا مقابلہ) صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت

ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے (عہ)

**الہامی کتاب:-** وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث ہے جس کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت . . . . . . . (۱۰)

**حق پرکاش:-** آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں۔ جسکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت . . . (۱۲)

**ترک اسلام:-** بابو عبد الغفور (دھرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ شروع میں ثبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے کامل قیمت (عہ)

**آدیب العرب:-** [illegible] کو عربی کی ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ ارد و خوان بلا مدد اُستاد سمجھ جائے [illegible] اور کامیاب ہو سکے [illegible] قیمت [illegible]

**اسلامی تاریخ:-** آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت [illegible]

**خصائل النبی:-** شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کیلئے مفید ہے کئی دفعہ چھپ چکی ہے (۲)

**تغلیب الاسلام:-** بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (دھرم پال) جلد اول قیمت . . . (عہ)
**ایضاً** جلد دوم قیمت . . . (۶)
**ایضاً** جلد سوم قیمت . . . [illegible]

**مناظرہ نگینہ:-** مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۳ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا۔ قابل دید ہے قیمت [illegible]

**السلام علیکم:-** اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ قیمت (۱)

**اہلحدیث کا مذہب:-** فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں مگر بہ ثبوت اور بغیر کسی کی دل آزاری کے (۲)

**نماز اربعہ:-** اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام۔ عیسائی۔ ہندو۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ (۲)

**اسلام اور برٹش لا:-** یعنی سیاست محمدیہ اور تعزیرات انگریزیہ کا مقابلہ۔ ضابطہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ کر کے بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہو (عہ)

**بحث تناسخ:-** تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت (۲)

**ہدایت الزوجین:-** نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت . . . (۱)

**رسوم اسلامیہ:-** رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور اتباع سنت نبویہ کی تاکید قیمت . . . (۱)

**الہامات مرزا:-** مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے [illegible] مرزا قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے (۵)

**حدوث** [illegible] کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

**سوامی دیانند کا علم و عقل** قیمت (۱)

**چودھویں صدی کا مسیح:-** مرزا قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ قیمت مجلد (عہ)

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی:-** دونوں ضروری بحثیں کیسی اچھی ہے قیمت . . . (۲)

المشتہر:- مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# ڈمی بیٹ اینڈ سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ

شائقین ایک وقت تھا بیشک اکثر بہت سی ایسی سپورٹنگ اشیاء ہر جگہ ملسکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ وروغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں ان کے جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ اصل لاٹری سے نکٹوں کا ایسا انداز ونہ طریق نکلا ہے۔ جو غور کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے انکا بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہماری کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھہ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھہ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ وروغن کرتے ہیں اور ہم دستکاری کے بہت کے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ وروغن کرلیتے ہیں اور ہم سے ہی عمدہ مال منگا کر باہر بھجواتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی وقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعائت۔** ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنی بجائے ۳ر فی انچہ ۲ر فی انچہ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ان فروشی لبیار فروشی کا پرہمارا عمل ہے علاوہ رعائت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ حضرات خریدار ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فی انچہ ۲ر | | | | | | | | |
| | ۱۲ انچ | ۱۳ انچ | ۱۴ انچ | ۱۵ انچ | ۱۶ انچ | ۱۷ انچ | ۱۸ انچ | ۱۹-۲۰ انچ |
| قیمت رعایتی | لعہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |

نوٹ:۔ تکہ زمین سکے خریدار کو ایک طرف سے مفت ملیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

تمام خط وکتابت بپتہ ذیل ہو

عبد العزیز واللہ دتہ کہار سٹکوٹ ریکٹ میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

# تصدیق اور خواہش

بخدمت جناب فیضمآب حکیم حاذق محمد ابراہیم صاحب المعروف چشتی دام ظلکم بعد سلام مسنون آنکہ۔ کمترین نے جوہر مصفےٰ خون کی خورد شیشی بقیمت ۲ ءآپ سے ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء کو منگوائی درحقیقت بہت ہی عمدہ دوائی ہے کمترین کا بچہ بعمر ۱۴ سالہ جسکے تمام جسم میں مادہ آتشک کا سخت اثر تھا اور وہ مجھسے متاثر تھا یعنے دراصل بیماری پہلے مجھکو ہوئی اور میری باعث میرے بچے کو۔ کمترین نے اسکا علاج ویسی وڈاکٹری بہت کچھہ کیا۔ مگر صحت نہ ہوئی لہذا حضور کا علاج بذریعہ جوہر مصفےٰ خون کیا۔ بفضل خدا یہ دوائی بہت کچھہ مفید ثابت ہوئی لڑکا سابق میں ایسا موٹا تازہ نہ تھا جیسا کہ اب۔ مہربانی فرماکر ایک شیشی خورد جوہر مصفےٰ خون کی اور ارسال فرمائیگا۔

**الراقم** نیازمند ابدار خاں لنگڑا مو ضع سیال گاؤں ضلع بٹیول ۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء

جناب چشتی صاحب! السلام علیکم آپ کے کارخانہ سے بندہ نے کئی اشخاص کو دوائی منگا کر دی اور اللہ کے فضل وکرم سے ہر ایک کو خاطر خواہ آرام ہوتا رہا۔ مگر کمترین کا داماد جسکی عمر ۲۰ سال کی ہے اسکو کھانسی بہت آتی ہے اور خون اور پیپ بدبودار قے میں آتا ہے سو آپ اسکی دوائی روانہ کریں۔ مرسلہ عبد الحمید خاں از بٹیول۔ تاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء

**اطلاع** چونکہ موسم سرما شروع ہوتا ہے اسواسطے کارخانہ ہذا میں ماء اللحم العنبری دوائی تیار کیا جاویگا جسکی تصدیق کیواسطے صرف اسیقدر لکھنا کافی ہوسکتا ہے کہ آپکے تیار ہونے سے پہلے ہی سے خطوط لکھہ رہے ہیں کہ ہمارے لئے اتنی بوتلیں تیار رہیں۔ اور اگر کسی صاحب کو خواہش ہو۔ تو عرض ہے کہ ابھی سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ حسب ضابطہ تحریر فرماکر کارخانہ کی عزت افزائی کریں۔

(۱) نوٹ:۔ کوئی خط بندہ کے نام ہو اگر اسپر لفظ چشتی نہوگا۔ تو بندہ اسکی تعمیل کا ذمہ وار نہیں اور نہ ہی وہ خط مجھے ملیگا۔

(۲) نوٹ:۔ ہر ایک مرض کا علاج طبی جانفشانی سے کیا جاتا ہے جو صاحب باہر والا ہو انہیں بذریعہ خط وکتابت پہلے فیصلہ کرلیں۔

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کو دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R. G. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد للہ

# اہل حدیث

امرتسر ۱۲۔ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار اہلحدیث

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھ ماہ کے لئے | [illegible] |
| ممالک غیر سے | [illegible] |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بیرنگ آنے پر واپس۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ نمبر خریداری کو ضرور لکھنا چاہئے۔

## میرا سفر

**مظفر نگر** ۱۳۔ اکتوبر کو بعد مغرب حسب دعوت احباب مظفر نگر میں بذریعہ ریل پہنچا۔ جہاں مظفر نگر کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۱۳۔ ۱۴ تاریخ کو قرار پایا تھا۔ ... اور علمائے کرام جناب مولانا حاجی احمد علی صاحب ... جناب مولوی غلام محمد صاحب ... جناب مولوی ابو محمد صاحب ... صاحب ساکن جھجر ضلع رہتک۔ ... مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی مولوی یوسف علی صاحب ... جلسہ کی کیفیت یہ تھی کہ پارسال تو یہ جلسہ ... تھا ... پارسال تاکثر تقریروں کا رو ... مخالفین اسلام ... امسال منتظمین جلسہ ... پسند طبیعتوں نے فیصلہ کر لیا تھا ...

منشا یہ ہی ہے دیگر غیر قوموں سے مجادلہ یا مناقشہ ہو۔ کیونکہ سال گذشتہ آریہ سماج نے اسلام پر بڑی سختی سے حملے کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی تھی جسکا علاج ضروری تھا جو سال گذشتہ کر لیا گیا مگر امسال تو آریہ سماج نے ابھی جلسہ ہی نہیں کیا بہتر ہے کہ ہم اپنی آشتی پسندی کا ثبوت دینے میں سبقت کریں۔ چنانچہ انجمن کی اس دور اندیشی کا یہ اثر ہوا کہ عموماً اہل ہنود اور آریہ اور خصوصاً حکام ضلع برابر جلسہ میں شریک ہو کر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوتے رہے بلکہ جناب لالہ [illegible] نے بھی اجازت لیکر ایک تقریر [illegible] کہ گئے تینوں کی صحت اور تصدیق کا اقرار کیا اور فریقین کو سمجھایا کہ آپس کی مخالفت اور منازعت کیوں کرتے ہیں سب باہمی متفق ہو کر اصول متفقہ کی کیوں اشاعت نہیں کرتے۔ اسکے بعد بیوگان کی شادی نہ کرنے پر مسلمانوں کو ملامت کی کہ تم نے ہندوؤں سے یہ برا طریقہ کیوں سیکھا ہے جبکہ تمہارے ہاں قرآن وحدیث وغیرہ میں اسکے متعلق صاف صاف احکام ہیں۔

ابو الوفاء امرتسری نے لالہ صاحب کی تقریر پر ایک شعر پڑھا کہ ع

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر * پردہ میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

لالہ صاحب موصوف کے بعد ابو الوفاء کی تقریر تھی جس میں لالہ صاحب کی تجویز شادی بیوگان کی بڑے زور سے تائید کی گئی۔ سب علماء کرام نے اپنے وقت پر خوب آشتی آمیز لہجہ سے حاضرین کو مستفیض فرمایا جلسہ میں وہ نقشہ خصوصاً قابل دید تھا جبکہ انجمن کی طرف سے اسلام کا نقشہ ایک شجرہ (درخت) کی صورت میں دکھایا گیا۔ اور حکیم مظہر حسین صاحب نے شجرۃ الاسلام کی طرف اشارہ کر کے منظومہ ذیل سنایا

## شجرہ اسلام عربی

شجر اسلام وہ جسکو محمد نے لگایا تھا ... شجر اسلام وہ جسکو صحابہ نے بڑھایا تھا
شجر اسلام وہ جسکا تمام عالم پہ سایا تھا ... رہا باقی نہ جسکے فیض سے اپنا پرایا تھا

فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

نہیں یہ وہ شجر جسکو کہ بانی نے زمیں پائی ... صحابہ نے بلایا خون اس سے پرورش پائی
ائمہ نے کری خدمت جو تھی اس پر بلا آئی ... ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اسکی شکل بگڑ جائی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

ہے اس شجر مقدس کو کنکوں سے ٹپا پالا ... اور اس کی [illegible] میں ہر خاص نے [illegible]
کرو ہمت کہ ہو سرسبز پھر ہوں پھل [illegible] ... تمہاری متفق کوشش سے ہو پھر بھی گل لالہ

فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

لگا دیا باغ باغیچہ خبر اسکی نہیں کچھ بھی ... اڑا دو خوب گل بہتر خبر اسکی نہیں کچھ بھی
ہوا کہ اسلام پر حملہ خبر اسکی نہیں کچھ بھی ... کہاں [illegible] خبر اسکی نہیں کچھ بھی

[illegible]
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

کبھی فرمان باری بھی کسی صورت سے ٹلتے ہیں ... نہ جبتک قوم خود بدلے نہیں وہ بھی بدلتے ہیں
بھلا ان گلوں سے کبھی کہیں کچھ کام چلتے ہیں ... نہیں چھوٹا بڑا کوئی ہیں اپنی راہ چلتے ہیں

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

نہ اخلاق محمد ہم میں نے غیرت رہا باقی ... نہ آداب شریعت ہے نہ عہد اتفاق باقی
بتا لیں کیا کہ ہم میں کیا گیا اور کیا رہا باقی ... جنہیں سب نے تستی ایک یہ جذبہ اگر رہا باقی

فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

ہے اپنوں سے عداوت اور غیروں سے محبت ہے ... جو صدمہ غیر سے پہنچا ہمیں گلہ ہر ایک کا شکایت ہے
جو اپنا بات بھی کہدے تو قیامت برپا ہوتی ہے ... بھلا وہ قوم کیا سنبھلے کہ جسکی ایسی حالت ہے

فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

کریں حسد ہیں کچھ نہیں کہ کیوں اپنی یہ حالت ہے ... خصوصاً بھائی کو بھائی سے اپنے کیوں عداوت ہے
ہیں کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ جہالت کی بدولت ہے ... یقیناً جانو سمجھو علم اکسیر ہے دولت ہے

فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ تم میں اگر ہے خود سری باقی ... تو لیس جان لو سمجھیں اسی سبب سے [illegible] باقی
کہو ہمسایہ اس [illegible] نہ زندگی باقی ... مسلمانو اگر تم میں حمیت ہو زندگی باقی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو تہمت نہ سو کہیے یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

ahmadimuslim.de

اخیر جلسہ کے جبکہ ابو الوفا امرتسری کی تقریر متعلق خاتمہ کے ہو چکی۔ تو سکرٹری آریہ سماج مظفر نگر سٹیج پر تشریف لائے اور کہا کہ میں آریہ سماج مظفر نگر کی طرف سے انجمن اور علماء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ جس طرح امسال علماء کرام نے اپنے مواعظ و نصائح سے ہم لوگوں کو مستفیض فرمایا ہمیشہ فرماوینگے۔ چونکہ یہ تقریر اصل میں انجمن کی صلح جویانہ پالیسی کا نتیجہ تھا۔ اس لئے ابو الوفا نے کھڑے ہو کر ایک شعر پڑھا ؎

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم ان کو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

کچھ شک نہیں کہ مظفر نگر کا جلسہ سال گذشتہ سے باعتبار کثرت حاضرین بہت ترقی پر تھا۔ خداوند کریم اسکے بانیوں کی نیت میں خلوص اور عمل میں برکت دے۔

## میرٹھ

مظفر نگر ہی میں جناب مولوی حافظ محمود علی صاحب میرٹھی اپنے کو میرٹھ میں چونکہ آریوں نے بہت سر اٹھا رکھا ہے اور مسلمانوں کو مباحثہ کے لئے چیلنج پر چیلنج دیتے ہیں۔ گو مسلمان بھی اس کام کر رہے ہیں مگر آپ کے چلنے سے ذرا تازگی پیدا ہو جائیگی۔ اسلئے آپ ضرور چلیں۔ پہلے تو میں یہ سمجھ کر یہ کوئی ایسا کام نہیں کہ میں جاؤں چنانچہ میرے مہربان مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند نے بھی یہی رائے دی۔ مگر حافظ محمود علی صاحب اور مولوی احمد حسین صاحب اور مولوی احمد مختار صاحب کے اصرار سے مجبور ہو کر آخر ہمراہی طوطی ہند ایک شب کے لئے میرٹھ گیا جہاں پر اہالی میرٹھ کے اصرار سے دو شب ٹھیرنا پڑا۔ جامع مسجد میں دونوں رات وعظ ہوئے جن میں مسلمانوں کی تعداد اچھی خاصی ہوتی تھی۔ مسلمانوں کے علاوہ سماجی دوست بھی بکثرت آتے تھے۔ آریوں کی سخت کلامی اور درشت تحریروں سے مسلمانوں میں ایک خاص جوش تھا۔ مسلمان عموماً کہتے تھے۔ کہ بعد رمضان ضرور مباحثہ ہوگا۔

## سہارنپور

میرٹھ سے فارغ ہو کر ہمراہی طوطی ہند سہارنپوری دوستوں کے تقاضے پر سہارنپور پہنچے اور جناب حافظ عبد القدوس صاحب کی کوٹھی پر ٹھیرے ۱۹ تاریخ ایک روز سہارنپور رہے۔ سہارنپور کے واقعات میں ایک یہی واقع قابل ذکر ہے کہ راجہ صاحب سوکیت منڈی کے صاحبزادہ* نوجوان بڑے پرجوش سماجی یہاں موجود تھے۔ جناب حافظ عبد القدوس صاحب کی اطلاع کرکے مجھے ملنے کو تشریف لائے اور چند گھنٹوں تک بڑی محبت سے گفتگو مذہبی ہوتی رہی۔ جسکا خلاصہ یہ نکلا کہ صاحبزادہ صاحب نے بڑی سچائی سے تسلیم کیا۔ کہ آریہ سماج کے اصول سے موجودہ حالت اور موجودہ قالب میں ہماری نجات نہ ہوگی خیر یہ تو ایک ایسی گفتگو تھی جو عموماً اہالی مذاہب میں ہوا کرتی ہے لطف خیز بات یہ ہوئی کہ صاحبزادہ موصوف کے منہ سے نکل گیا۔ کہ سر سید احمد خاں نے لکھا ہے کہ قرآن شریف قابل ترمیم و تنسیخ ہے یہ سنکر سید نور الحسن صاحب سب ججبار سہارنپور چونکے۔ کہ اے ہیں یہ کیا؟ سر سید نے ہرگز ایسا نہیں لکھا۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا۔ کہ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ سید صاحب نے کہا۔ اگر ہو۔ تو میں آریہ ہو جاؤنگا۔ چنانچہ دونوں صاحبوں کا معاہدہ مجلس میں طے ہو گیا مگر چونکہ مضمون مذکور کے دکھانیکا تقرر تا پنجم صاحبزادہ صاحب نے نہیں کیا تھا۔ اس لئے ابھی تک اسکے فیصلے کی کوئی خبر نہیں آئی۔ ہم حافظ عبد القدوس صاحب سے امید کرتے ہیں۔ کہ اس معاہدہ کے انجام سے بہت جلد مطلع فرمائینگے۔

## ہردوئی

سہارنپور سے روانہ ہو کر ہم اور طوطی ہند ہردوئی پہنچے جہاں ۲۱ و ۲۲ تک جلسہ تھا۔ جہاں پر ہم سے پہلے شاہ ابو صالح صاحب دہلوی پہنچے ہوئے تھے اور ہم سے بعد جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی اور شاہ ابو الخیر صاحب غازیپوری بھی تشریف لائے۔ کچھ شک نہیں کہ ہردوئی والوں نے جلسہ کو مزین اور شاندار بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی شامیانہ نہایت وسیع اور خوش نما تھا۔ شب کے وقت روشنی کا سین نقشہ نہایت دلفریب ہوتا تھا۔ نشست حاضرین بھی عجیب قرینہ سے تھی۔ علماء کرام کیلئے تو بہت بڑا وسیع تخت تھا جسپر کرسیاں ہوتی تھیں علاوہ اسکے تمام پنڈال میں کرسیوں کی لائن تھی۔ کرسیوں کے آگے گز گز بھر کے تختوں کی لائن تھی۔ درمیان میں دری کا فرش نہایت موزوں اور خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ گو حاضرین کی کثرت مظفر نگر کے جلسہ کے برابر نہ تھی۔ مگر خوشنمائی میں یہ جلسہ سب جلسوں پر فوقیت رکھتا تھا۔ ہردوئی میں لیکچروں اور وعظوں کا وہ طرز نہ تھا۔ جو مظفر نگر میں تھا۔ یہاں برابر اپنے سماجی دوستوں وغیرہ سے روئے سخن تھا۔ چنانچہ ابو الوفا کے حصے میں تو اکثر یہی مضامین ہوتے تھے۔ خدا کی شان ہر جلسے کا رنگ جدا ہے۔ دیگر ت کا جلوہ ہردوئی کے جلسہ میں نظر آتا تھا۔ ہر ایک عالم اور واعظ اپنا جدا رنگ دکھاتا تھا۔ کوئی کسی مضمون پر کوئی کسی مضمون پر غرض عجب سماں تھا۔ البتہ ان سب علمائے کرام میں سے شاہ ابو الخیر صاحب غازیپوری کا وعظ خاص قابل ذکر ہے کہ آپ کا لب و لہجہ نہایت رقت آمیز تھا۔ آواز بہت جمیل اور بلند ان تھک ہے۔ مگر افسوس کہ آپ نے تمام وعظ میں کہیں بھی جملے سے بھی

* پ ٹھکوری سنگ ورما

ahmadimuslim.de

آیت قرآنی یا حدیث رسالت پناہی نہ پڑھی بلکہ مثنوی مولانا روم ہی کے اشعار پڑھتو ہے۔ اور یہی کا تعجب اور نہی کی تفسیر آدمی کا شان نزول میں سنے ایسا وعظ جو کہ قرآن و حدیث سے خالی ہو کبھی نہ سنا تھا۔ جیسا کہ شاہ صاحب سے سنا۔ اگر مثنوی ہی میں سے کبھی بطور نصیحت کوئی شعر پڑھا جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ تمام دارومدار اسی پر رکھا جاتا ہے اور خدا کی پاک کتاب کو پس پشت ڈالا جاتا ہے۔ یہ لطف یہ ہے کہ ہمارے واعظوں کو اس امر کی کبھی تمیز نہیں رہتی یا نہیں ہوتی۔ کہ ہر محفل فن رجال کا مطلب ہے

ہر کسے را بہر کارے ساختند

ہر ایک فن کے لئے امام اور اہل الگ الگ ہوتے ہیں۔ یہ کیا ضرور ہے۔ کہ سیبویہ جو علم نحو کا امام ہے اُس سے حدیث کی روایت بھی صحیح ہو۔ یا امام بخاری جو فن حدیث میں امام دنیا ہے اُس سے صرف کا صیغہ اور علم کلام کا مسئلہ بھی حل ہو سکے۔ ٹھیک اسی طرح مولانا رومی مرحوم فن تصوف میں جو امام ہیں اپنی ہی ذہن میں لگے ہیں۔ کیا ضرور ہے کہ اُنکی حکایات اور روایات کو بھی ہم صحیح جانکر مجالس وعظ میں اسی طرح بیان کریں جیسے بالکل صحیحین کی حدیثیں بیان کرتے ہیں علاوہ اسکے مولانا مرحوم نے اُن حکایات کو محض بطور تمثیل کے بیان کیا گیا ہے نہ کہ بطور بیان واقعی۔ اسلئے اسکے قصوں کو واقعی سمجھنا دوسری غلطی ہے مثال کے طور پر شاہ ابوالخیر صاحب کے وعظ کا ایک قصہ سناتے ہیں۔ آپ نے بڑی رنگ آمیزی سے فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے دو تین دفعہ بدکاروں کی ہدایت کے لئے جانیکا حکم ہوا۔ جنہوں نے حضرت یونس کو بہت مارا جب ہوش میں آئے۔ تو جبرائیل نے آکر سلام عرض کیا اور کہا کہ رب العالمین فرماتا ہے تم پھر انہی بندوں کو جاکر سمجھاؤ۔ حضرت یونس ع یہ سنکر سخت برافروختہ ہوئے کہا کہ میں ایسی نبوت و رسالت کو نہیں اٹھا سکتا آپ مجھکو سبکدوش کیجئے۔ نعوذ باللہ حضرت یونس علیہ السلام جیسا نبی ایسا گستاخانہ جواب خداوند تعالیٰ کو دیں جو شان نبوت کے خلاف ہے۔

علاوہ اسکے عین اثناء دعا میں بڑے زور سے چلا کر فرماتے رہے کہ مسلمانو! کہو! **یا رسول اللہ یا رسول اللہ** اصل یہ ہے کہ چونکہ ہمارے بعض واعظ خود قرآن و حدیث سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اور سامعین کو خوش کرنا بھی ان کا مقصود ہوتا ہے اسلئے ادھر ادھر کی ڈینگیں مارکر وقت پورا کر جاتے ہیں۔ اسی سلئے مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم دیوبندی نے فرمایا ہے۔ العلم ما کان فیہ قال حدثنا وما سواہ ذالک وسواس الشیاطین۔

آہ جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کی تعریف کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ کہ آپ کبھی باوجودیکہ مثنوی کے متبحر عالم ہیں مگر وعظ میں خصوصاً ہر وقت کے وعظ میں بالکل قرآن و حدیث ہی ورد زبان رہا۔ مثنوی کا کوئی شعر بطور تمثیل کے آگیا۔ تو پڑھ دیا۔ کیوں نہ ہو حضرت شیخ الکل شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمذ اور روحانی تاثیر کا اتنا بھی اثر نہ ہو۔ تو پھر کیا؟

انجمن اسلامیہ ہردوئی نے اپنی کمال آزادگی سے قواعد انجمن کی نسبت رائے ظاہر کرنے کی درخواست کی۔ تو گذشتہ پرچہ میں عرض کیا گیا۔ تفصیل کیلئے بذریعہ اخبار وعدہ ہوا۔ جسکا آج ایفا ہوتا ہے۔

انجمن کے مقاصد کی دفعہ ۲ یہ ہے کہ اخوت اسلامی کو قائم کرنا اتحاد و ہمدردی پر کوشش کرنا عبادت و تعزیت کے مراسم کو رواج دینا۔

اس دفعہ کے مضمون کو یوں بدلنا چاہئے۔ کہ شادی غمی کے مراسم کو بطریق مسنون رواج دینا۔ گو انجمن کے ذہن میں یہی مضمون ہوگا۔ مگر الفاظ سے بھی ظاہر ہونا چاہئے۔

انجمن کے قواعد کی دفعہ ۳ یہ ہے کہ اس انجمن کا کل کاروبار مجلس عام کے ہاتھ میں ہوگا جسکا انعقاد دوران جلسہ سالانہ میں بموجودگی ایک جماعت کثیر مسلمانوں کے ہوگا۔

دفعہ ۴ یہ ہے کہ اس انجمن کا کل کاروبار اُن ممبروں کے مشورہ سے ہوگا جو مجلس عام میں فہرست ممبران سے منتخب کئے جاوینگے۔ یہ مجلس شوریٰ کے نام سے نامزد ہوگی اور انکو کاروبار یا انتظام کے لئے انہیں ممبروں میں سے چند ممبر منتخب کرے گی جنکے ہاتھ میں کل انتظامات ہونگے۔ یہ مجلس منتظمہ کہلائیگی۔

اِن دونوں دفعوں کے ملانے سے عجیب مضمون خبط ہوتا ہے دفعہ ۳ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کاروبار مجلس عام کے ہاتھ میں ہے دفعہ ۴ کے حصہ اول سے معلوم ہوتا ہے کہ کل کاروبار مجلس شوریٰ کے ہاتھ میں ہے سارے دفعہ کے آخری حصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل کاروبار کرنیوالی مجلس منتظمہ ہے۔ اسلئے اِن دفعات کو صاف کرنا چاہئے کہ کل کاروبار سے کیا مطلب ہے ہمارے خیال میں اِن دفعات کا مضمون یوں ہونا چاہئے کہ

آں انجمن کے کل کاروبار زیر نگرانی مجلس شوریٰ ہوا کریں گے
مجلس شوریٰ کے ماتحت ایک مجلس منتظمہ ہوگی۔ جسکا انتخاب مجلس شوریٰ کے ممبروں سے مجلس شوریٰ کیا کرے گی اور بوقت ضرورت مناسب قرعہ اندازی سے بھی کام لیا جائے گا۔

جو صاحب سو روپیہ ماہوار مستقل چندہ دینگے۔ وہ انجمن کے عام ممبر کہلائینگے ایسے ممبروں کا اجلاس سالانہ جلسہ کے موقع پر ہوا کرے گا۔ جس میں انجمن کی گذشتہ سالانہ کارروائی دکھائی جایا کرے گی۔ وغیرہ وغیرہ
[illegible]
کرینگا۔ ممبر انجمن ہوگا۔

دفعہ ۵۔ ہر مسلمان بذریعہ عطا کرنے ایک ماہواری چندہ کے جبتک کہ وہ اس کا ذمہ وار ہے شریک انجمن متصور ہوگا ⁂

ان دو دفعوں میں سے ایک فضول ہے۔ شریک انجمن اور ممبر انجمن میں کیا فرق ہے؟ ہاں اگر دفعہ ۵ کے عطیہ سے مراد سو سے کم ہے تو اس کی تشریح ہونی چاہئے۔ پھر شریک اور ممبر کی تعریف بتلائی ہوگی ⁂

دفعہ ۸ میں کہا گیا کہ جو حضرات کم از کم دو سو روپیہ یکمشت انجمن کو عطا فرمائینگے۔ وہ مربی کہلائینگے۔ مگر ایسے مربی کے حقوق کی تشریح نہیں کی گئی۔ کیا ہوں گے یا صرف خان بہادر اور رائے بہادر کا وزن ہے ⁂

دفعہ ۲۰ ہے کہ بجٹ حسابات جمع خرچ سال گذشتہ و تخمینہ آئندہ جو مجلس شوریٰ پیش کریگی منظور کر لیا جائے گا۔ پھر پیش کرنے کی حاجت ہی کیا ہے تو ایک اطلاع اور رپورٹ ہے نہ کہ اجازت۔ اس صورت میں الفاظ منظوری پیش ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔

دفعہ ۲۷ میں مجلس شوریٰ کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے کہ مجلس شوریٰ وہ مجلس ہوگی۔ جو ہر انگریزی مہینے کی ۲۰ تاریخ کو ماہوار ہوا کرے گی ⁂

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو مجلس ۲۲ تاریخ کو منعقد ہو وہ مجلس شوریٰ ہے حالانکہ دفعہ ۳۵ میں ہے کہ مجلس منتظمہ کا انعقاد ہفتہ میں ایک مرتبہ ہوا کرے گا۔ بوقت ضرورت اس سے جلدی بھی ہو سکتا ہے۔ بہلا اگر اسی مجلس منتظمہ کا اجلاس بموجب دفعہ ۲۰ تاریخ کو انعقاد پا گیا۔ تو یہی مجلس شوریٰ بنجائیگی یا نہیں ہرگز نہیں۔ پس دفعہ ۲۷ کی اصلاح ہونی چاہئے۔ کہ مجلس شوریٰ وہ ہوگی جو ایسی اور ایسی ہو۔ نہ کہ اسکا انعقاد ہی اسکی تعریف بنایا جائے۔ جس سے تعریف مانع رہے۔

دفعہ ۳۳ میں ہے کہ اس مجلس کا صدر انجمن کے جلسے میں اراکین موجودہ میں سے منتخب ہوا کریگا۔ یہ کیسی نا قابل معافی غلطی ہے کہ جس مجلس کے ہاتھ میں کل کام ہیں اوسکا صدر انجمن کوئی مستقل نہیں ہے بلکہ عارضی ہر جلسے کے موقع پر نئے نئے صدر بنائے جاتے ہیں۔

غرض انجمن کے قواعد میں بہت سی الجھنیں ہیں۔ افسوس کہ اخبار کے کالم تفصیل کی اجازت نہیں دیتے۔ میری رائے ناقص تو وہ ہی فقرہ ہیں
[illegible]
مقررہ ماہوار چندہ دہندگان ہیں جن کا اجلاس … سال … جنکی ممبری کا وجود اور عدم چندے کے وجود و عدم پر مبنی ہو۔ دوئم مجلس شوریٰ جسکے ممبر کل کاروبار کے ذمہ وار ہونگے۔ سوم مجلس منتظمہ جو اعلیٰ سب کمیٹی مجلس شوریٰ کے ماتحت ہوگی جسکے ممبر گیارہ سے زائد نہ ہونگے اس کا کام صرف یہ ہوگا۔ کہ جو تجویز زیادہ غور اور تحقیق طلب مجلس شوریٰ سے اسکے سپرد ہو۔ اوسکو بعد کامل غور کے مجلس شوریٰ میں رپورٹ کرے مجلس منتظمہ کا انتخاب مجلس شوریٰ کے اختیار میں ہوگا۔ اور مجلس شوریٰ اپنا اور اپنے عہدہ داروں کا انتخاب عام ممبروں سے خود کرے گی جنکی رپورٹ مجلس عام میں ہوا کرے گی

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ممبران انجمن میری اس نکتہ چینی کو مخلصانہ سمجھکر کچھ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ⁂ میں ممبران انجمن کی آزادگی طبع کی قدر کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے بذریعہ اخبار ریویو کرنے کی اجازت دی ⁂

آہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ … مولوی ابو رحمت صاحب جنکا وطن … شریک جلسہ نہ ہوئے جنکے متعلق فریقین کے بیانات سننے میں آئے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ ہر فریق دوسرے کو ملزم ٹھہراتا ہے۔ ہماری غرض یہاں کسی کے حق میں فیصلہ دینے کی نہیں۔ اسلئے دونوں فریقوں کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے ملکر کام کریں ⁂

دو دل یک شود بشکند کوہ را

ہر دولی کے جلسہ کو اس امر نے بھی خصوصیت … کہ دو … ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ ایک کا نام عبدالغفور رکھا گیا۔

ahmadimuslim.de

ہاں یاد آیا بقول ؎

ہر کجا کہ رسید یم آسماں پیدا ست

تیرہ دلی میں کسی موضع کے ایک رئیس میرے پاس پہنچے ۔ اور حدیث کے ثبوت کی نسبت کچھ اپنے شکوک بیان کئے اس وقت چند ایک احباب بیٹھے تھے جنمیں ایک میرے عزیز مولوی اسرار الحق طوطی ہندکبھی تھے ۔ بلکہ طوطی منہ ہی نے کہا کہ یہ صاحب آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں ۔ بار ہو شکر ہے کہ میری تقریر سے ان صاحب کو ایسا انکشاف ہوا کہ اسی مجلس میں مان گئے کہ حدیث کے متعلق میرے جو شبہات سالہا سال سے تھے ۔ بالکل رفع ہو گئے الحمد للہ

تیرہ دلی ہی میں اہل بریلی کا آدمی خط لیکر پہنچا ۔ کہ بریلی میں دستار بندی کا جلسہ ہے جلدی آئیے میں نے عذر کیا تو مخرب کو میرے مکرم دوست جناب مولوی محمد یسین صاحب مدرس مدرسہ بریلی خود آپہنچے اور مُصر ہوئے ۔ کہ اگر خود نہیں جاتے تو مولوی اسرار الحق صاحب کو عوض بھیجیے ۔ ہر چند ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ ہونا شاق تھا ۔ اور دونوں کا ارادہ آرہ جانیکا مصمم ہو چکا تھا ۔ مگر مولوی صاحب موصوف کی خاطر سے پہلے طوطی ہند کی جدائی باول ناخواستہ یہ شعر پڑھتے ہوئے منظور کی ؎

ساطلب بعد الدار عنکم لتقربوا
وتسکب عیناي الدموع لتجمدا

چنانچہ وہ بریلی گئے اور میں ایک شب کے لئے بنارس آگیا ۔

**بنارس** کی انجمن تائید الاسلام در حقیقت اسلامیہ ڈیبیٹنگ کلب مجلس مناظرہ ہے ۔ آپ انکے اہتمام میں وعظ کا ایک جلسہ ہوا ۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے بنارس کے خاص واقعات ذرہ کان لگا کر سننے کے قابل ہیں :-

بنارس ہندؤں کا ایک بڑا مقدس شہر اور پرانا معبد ہے جہاں آج تک بھی سنسکرت کا علم و فضل اپنا اپنا جلوہ دکھا رہا ہے ۔ پرانے ہندؤں کا تمدن اور معاشرت معلوم کرنا ہو ۔ تو بنارس ہی سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ مندروں اور گھاٹوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں گویا یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ؎

از بنارس نروم معبد عام است اینجا
ہر برہمن لپسر لچھمن و رام است اینجا

یہ سنا تھا ۔ کہ بنارس کی صبح اور لکھنؤ کی شام ۔ اس لئے میں صبح ہی اپنے ایک دوست محبوب علی سلمہ اللہ کو لیکر گنگا کے کنارے کنارے مندروں اور گھاٹوں کی سیر کو چلا ۔ اگرچہ ہندؤں کی سوشل حالت اور برہنہ گردی کا نمونہ پنجاب میں بھی ملتا ہے مگر خاص بنارس کو جیسا کچھ اعزاز ہے ویسا ہی اس امر میں بھی فوقیت ہے ۔

بنارس کے گھاٹوں ہی پر جا کر معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو مستورات کے لفظ سے تعبیر کرنا شاید ہندؤں میں دستور نہیں بلکہ اصل نام اونکا مکشوفات ہونا چاہئے یعنے ننگی ۔ بالکل سر کھلا بدن برہنہ بلا خوف گنگا کے گھاٹوں پر اشنان ہو رہے ہیں ۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے ایک مندر پہ تو یہانتک غضب دیکھا کہ کوک شاستر (جسکے چھپنے کی گورنمنٹ سے سخت ممانعت ہے) اُس کے استنوں کی تمام تصویریں لگی ہیں ۔ کہیں عورت کو الٹا کر کے جماع کی صورت بنائی گئی ہے ۔ کہیں بائیں جانب سے کہیں دائیں طرف سے ۔ پھر لطف یہ کہ تمام حرکات کلاں کی مورتوں کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہیں جن کے آلۂ تناسل بھی کلاں کے نظر آتے ہیں ۔ بعض جگہ تو یہانتک غضب ڈھایا گیا ہے کہ ایک عورت کو ایک مرد سپیشل طور پر لئے کھڑا ہے دوسرا اسکے پیچھے کھڑا ہے گویا اُسکو کہہ رہا ہے کہ جلدی سے ہٹ ۔ تو میں ہی شروع ہوں الخ ۔ میں سچ کہتا ہوں ۔ کہ ایسے مندروں سے شیطان بھی لاحول پڑھتا ہوا گذرتا ہوگا ۔ اب سوال یہ ہے کہ میں کیوں گیا ۔ صرف اس لئے کہ اسلام کی تہذیب کا مقابلہ کروں اور پبلک پر ظاہر کروں کہ اسلام یہ ہے اور ہمارا قدیمی ملکی مذہب یہ ہے آہ اسلام ؎

تجھے نقش پا کے سجدہ نے یہانتک کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

مہادیو اور پاربتی کے آلۂ تناسل اور جائے مخصوص کا شمار ہی نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں پتھروں کے آلۂ تناسل اور پاربتی کی جائے مخصوص ملتی ہیں جہاں دیکھو یہی نظر آتا ہے کہ مہادیو کا آلۂ تناسل پاربتی کے جائے مخصوص میں داخل کئے ہوئے ہے (نعوذ باللہ)

خیر یہ تو مردوں کی تصویریں ہیں ۔ جنکو کسی نے دیکھا نہیں صرف نمونہ ہی دکھایا گیا ہے اس سے بڑھکر زندہ مثال بھی موجود ہے ۔ گنگا کے گھاٹ پر ایک فقیر صورت تشریف فرما ہیں ۔ جو ایک کاٹھ کی چھوٹی سی کوٹھری میں رہتے ہیں ۔ فقیر کیا ہے مجموعہ کمالات ہے بالکل برہنہ ۔ لنگا ڈنگ

کارخانۂ عطر فروشی
گر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ... کے مشہور قدیم کارخانہ ... سے منگوائیے

مختصر فہرست

| نام عطر | قیمت فی تولہ |
| --- | --- |
| گلاب | [illegible] |
| کیوڑہ | [illegible] |
| موتیا | [illegible] |
| حنا | [illegible] |
| چنبیلی | [illegible] |

مفصل فہرست منگائیے
المشتہر [illegible] کارخانہ
قنوج

ahmadimuslim.de

کبھی نہیں ذکر دیہ دونوں ہیں۔ اس فقیر کی کرامت یہ ہے کہ ہندو استریاں (عورتیں) اسکے پاس آتی ہیں اور بغرض حصول اولاد اسکے ذکر کو ملکر اُس کا ایک کر جاتی ہیں (استغفر اللہ) سچ تو یہ ہے کہ شیطان کی اب دنیا میں کوئی حاجت نہیں رہی ہمیں تو شکایت نہیں۔ کہ بنارس میں بت پرستی اعلیٰ معیار پر ترقی کئے ہوئے ہیں۔ نہ یہ شکایت ہے۔ کہ گنگا کے گھاٹ پر ایک جگہ کرم کنڈ (حوض) ہے جس میں نہایت ہی غلیظ پانی رہتا ہے جس میں باعتقاد ہندواں نہانے سے تمام پاپ جھڑ جاتے ہیں۔ مگر شکایت یہ تو ہے کہ ایسی بیجا باتیں اور مورتیں بنائی گئی ہیں جنکو دیکھ کر شریف آدمی کی آنکھیں نیچے ہو جاتی ہیں۔ گو ان تصاویر سے ہمارے ہندی بزرگوں کی معاشرت (سوشل لائف) کا پتہ بخوبی ملسکتا ہے۔ اور خوب عیاں ہوتا ہے۔ کہ اُس زمانہ میں انسان کا جوڑا (نر و مادہ) کبھی بنوں اور جنگلوں میں دیگر حیوانات کی طرح باہمی مباشرت کرتے اور برہنہ ہونگے۔ مگر اب اس ترقی کے زمانہ میں کیوں پرانی پردہ پوشی کی پردہ دری کیجاتی ہے افسوس کہ ہماری نہایت ہی پیاری **آریہ سماج** بیگ اتہام سے تو خواہ مخواہ الجھتی ہے مگر بنارس کے مندروں کی طرف رخ بھی تو نہیں کرتی۔ بلکہ جہاں تک تحقیق ہوا۔ آریہ سماج بنارس میں بہت ہی کمزور حالت میں ہے اگر آریہ سماج ان خرابیوں کی طرف توجہ کرے۔ تو ہم بھی مسلمانوں کو ترغیب دیں گے۔ کہ آریہ سماج کا اس کام میں ہاتھ بٹائیں۔ اس سے بڑھکر افسوس ہے کہ **گورنمنٹ** نے بعض بندش فحش کی وجہ سے **کوک شاستر** (کتاب) کا چھپنا تو بند کر دیا۔ مگر اوسکا زندہ نمونہ جو بنارس میں دیکھا جاتا ہے اوسکو بند نہیں کرتی۔ میں نے امرتسر میں آنکر بڑی حیرانی سے اپنے مکرم دوست جناب ڈاکٹر اجودھیا داس اسسٹنٹ سرجن پنشنر سے ذکر کیا۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ بنارس میں آپنے کیا دیکھا۔ اگر جگن ناتھ جی کے مندر میں جائیں۔ تو اور بھی حیران ہوں بیٹھے کہا کیا خوب ہے

این خانہ ہمہ آفتاب است

## آرہ

خیر خدا خدا کرکے بنارس سے چلکر ۲۹ تاریخ کو بعد مغرب آرہ پہنچا۔ جہاں پر مدرسہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ یہ جلسہ بالکل جلسہ نعمانیہ لاہور کی طرح ایک ہی گروہ کا ہوتا ہے جیسے نعمانیہ میں صرف حنفی علماء ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس جلسہ میں صرف اہلحدیث علماء ہوتے ہیں اس جلسہ میں شیخ الحدیث جناب شیخ حسین صاحب عرب محدث بھوپال صدر نشین تھے۔ حاضرین میں خاص قابل ذکر فخر [illegible] مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولانا عبد الجبار صاحب عمر پوری۔ مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی و دیگر علمائے پورب و ترہت وغیرہ تھے۔ اس جلسہ میں بڑی خوبی یہ محسوس ہوتی تھی کہ الفاظی کم اور عمل زیادہ۔ تقریریں سیدھی سادی مگر رقت آمیز صرف قرآن و حدیث کا ذکر اذکار اور یہ وجہ ہے کہ یہ جلسہ صرف اسلام کی اصل سادگی کا مظہر تھا مگر ہم کبھی ابو الوفا کی تقریر کے وقت عموماً دیکھا جاتا تھا۔ کہ ہمارے سماجی دوست بکثرت آتے تھے جو یہ اُن کا حق ہی ادا ہوتا تھا۔ بلکہ آخری روز کی آخری تقریر جو شب کو ہوئی تھی۔ اس میں تو بہت زیادہ رونق بخش سماجی ممبروں ہی سے تھا۔ جلسہ میں فارغ طلباء کو دستار فضیلت بھی بندھی۔ یہ سب کچھ تو ہوا۔ مگر ہمیں ایک بات کا افسوس ہے کہ مدرسہ کیسی محکم بنیاد پر نہیں نہیں نہ تو اوسکا مستقل سرمایہ ہے نہ اسکے شوریٰ کی کوئی بہت سے لوگ ممبر ہیں۔ اگر مہتمم صاحب تعجب سے سنیں۔ تو ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اس مدرسہ کو ایسے طریق سے چلائیں جیسے سر سید احمد خاں علیگڈھ کالج کو چلایا کرتے تھے۔ کیا معنے؟ جس طرح کالج کے ٹرسٹی (ممبر) ہر صوبہ سے منتخب کئے جاتے ہیں اُن سے صلاح مشورہ لیکر کثرت رائے پر عمل ہوتا ہے۔ اسیطرح مدرسہ احمدیہ کے ممبر ہر صوبہ بلکہ ہر شہر کے اہلحدیثوں میں سے قابل قابل آدمی چنے جائیں اسکا ادنیٰ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں میں اس مدرسہ کی ہمدردی پیدا ہوگی وقت پر اگر کوئی وفد بغرض تحصیل چندہ دورہ کریگا۔ تو کامیابی کی توقع ہوگی۔ اسی طرح کچھ مدت کی کوشش سے مدرسہ کا سرمایہ مستقل بننے کی امید ہے۔ جسکی مستقل آمدنی سے مدرسہ کا دائمی قیام متصور ہوگا۔ ورنہ یہ مثل تو مشہور ہے کہ چندہ تا چندہ۔ ان عام ممبران کے ماتحت ایک مجلس منتظمہ ہو جو خاص آرہ یا اسکے قرب و جوار میں رہتے ہوں۔ اونکا اجلاس تو مناسب وقت پر ہوا کرے۔ مگر عام ممبران سال میں ایک دفعہ تو ضرور جمع ہوا کریں۔ شاید مہتمم صاحب اس تجویز کے متعلق یہ عذر کریں کہ وجہ تو کوئی کرتا نہیں۔ یہ بہت [illegible] کوشش ہو کریں۔ تو اسکے جواب میں گذارش ہے کہ

خدا پنج انگشت یکساں نکرد

تمام ممبران کسی انجمن میں جمع نہیں ہو سکتے۔ ان ذوالحس عام ہوتا ہو مگر آرہ نہ آئیں۔ تو اونکی شرکت معنوی سمجھی جاتی ہے۔ ہو بقدر کوئی علیگڈھ کالج ہی کو دیکھئے۔ کہ بسا اوقات کورم بھی پورا نہیں ہوتا۔ تو کیا کالج بند ہو گیا کالج یونہی چھوڑ دیتے ہیں۔ یا کیا اونکی شرکت بالکل بے فائدہ ہے غرض مختصر یہ ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کو اہلحدیث کا ایک مستقل مرکز تعلیم بنانیکی کوشش کیجائے اسکے متعلق جو تجویز مناسب سمجھیں عمل میں لاویں بہتر ہے کہ مہتمم صاحب اخبار اہلحدیث

ahmadimuslim.de

تو اس کوشش کو چھوڑ کر ناظرین کی رائے سے فائدہ حاصل کریں۔

اہلحدیث میں مدرسہ کی روئداد مطبوعہ پڑھی ریویو کرنا ارادہ ہے جسکی بابت تاہم افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ ہنوز زمانہ کی رفتار سے بالکل بے خبر ہے روئداد سے نہ تو طریقہ تعلیم ظاہر ہوتا ہے نہ اوسکی ظاہری صورت اس قابل ہے۔ کہ ہندوستان کے کسی ٹھیک مدرسہ کی روئداد سے مقابلہ کرسکے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مدرسہ احمدیہ کی روئداد علیگڑھ کالج یا نیشنل کانگرس کی رپورٹ کی طرح بہت ٹھیک تکلف کی ہو۔ نہیں مگر مدرسہ دیوبند وغیرہ کی مشابہ تو ہو۔ یہ بعض کلمات مخلصانہ سمجھنے سے کسی طرح رکا نہیں جاتا۔ آج دنیا کی آباد قوموں نے اسی طریق ترقی کی ہے کہ اپنے عیوب کو بلا تکلف سننے کے عادی ہیں۔

آرہ کے جلسہ میں امسال بھی پار سال کی طرح خاکسار کے نزاع کا ذکر آ ہی آیا یعنی ہمارے مکرم مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی فیصلہ آرہ کے متعلق اپیل لیکر پہنچے جسکا منشا یہ تھا کہ منصفان نے فیصلہ میں غلطی کی ہے کہ مصنف تفسیر القرآن دخاکسار کو اہل حدیث سے خارج نہیں کیا۔ افسوس ہے مولانا ممدوح کو مصری وجہ سے کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑی ہیں۔ مولانا صاحب کے وعظ کا حصہ بھی بہت سا خاکسار ہی کیلئے وقف تھا۔ اس تقریر کے جواب دینے کا تو یہ موقع نہیں۔ ہاں میں نے جب سنا کہ مولانا صاحب آج وجوہات اپیل مجلس کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں نے بھی ایک رقعہ حضرات منصفین کی خدمت میں لکھا۔ جو درج ذیل ہے:۔

بخدمت شریف جناب مکرم مولوی شمس الحق صاحب و مولانا حافظ عبداللہ صاحب!
السلام علیکم! مجھے سنایا ہے کہ میری نسبت آج شب کو کچھ گفتگو ہوگی۔ گو آپ صاحبان پر مخفی نہ ہوگا۔ الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر امور متنازعہ منفصلہ سابقہ کی نسبت کچھ گفتگو ہے یعنے اربعین اور کلام المبین کی نسبت مکرر فیصلہ کرنا چاہا گیا ہے تو قبول نظر ثانی جناب مولانا ابوسعید صاحب کے معتمد بھی اس معاہدہ پر ہو فریقین ہیں نیز ان چالیس مقامات کے سوا اور کوئی مقام پیش نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی اور مقام ہے تو جدید معاہدہ بین الفریقین لکھا جائے نیز بعد مولانا ابوسعید صاحب کی تقریر یا تحریر کے خاکسار سے بھی جواب طلب کیا جاوے خاکسار اس منصفانہ تجویز سے مولانا ابوسعید صاحب کو بھی انکار نہ ہوگا کیونکہ جناب موصوف خود ہی اپنے اشتہار میں اس صورت سے فیصلہ ہونا تجویز فرما چکے ہیں اس امر کا آپ صاحبان کو اختیار ہوگا۔ کہ دونوں صاحب فیصلہ کر دیں یا بالاتفاق تیسرے کسی صاحب کو شریک کرلیں خاکسار ان مراتب کے تصفیہ کئے بغیر کوئی تحریر یا تقریر آپ نہ کرینگے۔ آئندہ اختیار۔ (ابوالوفا) ۲۶۔ اکتوبر

یہ رقعہ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب نے بمشورہ جناب مولانا شمس الحق صاحب کے مجلس میں پڑھ دیا۔ مگر مولانا ابوسعید صاحب نے معاملہ پر دستخط نہ کئے۔ مجھے تو کسی نے اتنا بھی نہ پوچھا۔ کہ تیرے منہ میں کے دانت ہیں البتہ عام طور پر علماء اور دیگر اصحاب جو یہ سنتے کہ مولانا صاحب فیصلہ کی اپیل لیکر آئے ہیں۔ تو حیران انگشت بدنداں ہوتے کہ کس ضروری کام کے لئے مولانا صاحب نے اتنا سفر کیا۔

آخر چند اہالی آرہ نے امام جامع مسجد کی معرفت کہلوایا۔ کہ آپ جمعہ پڑھا جائیں اور سر تکمیہ۔ دانا پور وغیرہ کے دوست بھی ابعد تھے کہ ہمارے ساتھ چلو۔ مگر میں چونکہ ہوشیارپور کے جلسہ پر پہنچنا تھا۔ اسلئے دوسری صبح کو ڈاک گاڑی پر سوار ہوکر ہوا۔ کو عصر کے وقت ہوشیارپور پہنچا۔

غالباً ناظرین منتظر ہونگے۔ کہ مولانا ابوسعید صاحب کی اپیل کا انجام کیا ہوا کیونکہ لودہیانہ سے میرے مکرم دوست منشی برکت علی صاحب پنشنر نے لکھا ہے۔ کہ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب واپسی کیوقت لودہیانہ اترے تھے فرمانے لگے۔ کہ مولوی ثناء اللہ کا اہلحدیث سے خارج ہونا علماء آرہ کے پاس ثابت کرآیا ہوں اسی طرح ممکن ہے جیسے دوستوں کو اصل حال سے اطلاع نہ ہو۔ لہٰذا انکی اطلاع کے لئے میں اپنی نہیں کہتا۔ بلکہ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب منصف کی تحریر نقل کر دیتا ہوں۔ جو امرتسر میں پہنچنے کے بعد آئی ہے جناب حافظ صاحب فرماتے ہیں:۔

گو شب جمعہ سے شب شنبہ تک جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کی جانب سے جو جو تحریرات آپ کی پیش ہوئی ہیں۔ ان میں سے کوئی عبارت مذہب ممدوح کے خیال کی مؤید ثابت نہیں ہوئی۔ گفتگو صرف زبانی ہوئی کچھ لکھا نہیں گیا۔ الکوثر کی تفسیر کے متعلق گفتگو تھی۔ آج بروز شنبہ تشریف لیجاتے ہیں۔

عبارت مذکورہ کا مطلب صاف ہے کہ مولانا صاحب کی اپیل کے وجوہات مجلس کی نظر میں کافی ثابت نہیں ہوئے۔ نتیجہ ظاہر

آرہ میں خاصہ قابل شکایت بات جو دیکھی گئی وہ شہر کی صفائی ہے تمام شہر میں

عموماً اور تمام مدرسہ احمدیہ پر خصوصاً اسقدر تعفن تھا کہ الامان۔ ہمیں معلوم ہوتا تھا کہ یہاں پر میونسپل کمیٹی کا وجود ہی نہیں۔ مہتمم صاحب اگر میونسپل کمیٹی کو توجہ دلا دیں۔ تو اگر نہیں تو ایسی تعلیمگاہ کے موقع پر تو صفائی ہو جایا کرے۔ یا کم از کم ایام جلسہ میں اپنے ہی خرچ سے صفائی کرا دی جایا کرے ٭

## ہوشیارپور

خیر اس قصے کو یہاں ہی چھوڑ کر میں اپنے ناظرین کو ہوشیارپور میں لاتا ہوں۔ ہوشیارپور میں ایک انجمن اور ایک مختصر سا سکول مڈل تک ہے جسکو اب انٹرنس تک کرنے کا خیال کیا جاتا ہے یہ سکول انجمن حمایت اسلام لاہور کے سکول کے طرز پر ہے۔

الحمد للہ یہاں پر جناب شاہ سلیمان صاحب اور طوطی ہند سے بہم ملاقات ہوئی۔ اس جلسہ میں جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری۔ جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مولوی سید عبد العلیم صاحب جالندہری۔ مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند رہتکی وغیرہ شریک تھے علماء کرام نے اپنے وقت پر مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ مگر ابوالوفا کے حصہ میں یہاں بھی عموماً سامعین پر تقریر سے رو کے سخن رہا۔ کیونکہ اس موقع پر سامعین مستورات عموماً تشریف لایا کرتے تھے اور ہم کی طرف سے بھی یہی درخواست ہوتی تھی۔ کہ انکا حق ادا کرنا مناسب ہے۔ اسلئے ابوالوفا بھی اس شعر کو پڑھتا ہوا کھڑا ہوتا ہے

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

انجمن اسلامیہ ہوشیارپور کا جلسہ حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کے مشابہ ہے ہوشیارپور میں ایک ہی واقع ایسا ہوا۔ جو مذہبی لحاظ سے قابل درج اخبار اہلحدیث ہے۔ ایک شخص نے فتویٰ پوچھا اور جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے جواب دیا اور باقی علماء کرام نے سوائے مولوی عبد العلیم صاحب جالندہری کے سب نے تصدیق فرمائی۔ سوال مع جواب درج ذیل ہے ٭

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کوئی شخص کہے۔ کہ جو لوگ قرآن شریف کو اوپر طعام کے جیسا کہ اب فی زمانہ مروج ہے مسنون نہ جانے اوسکو کافر اور ملعون کہنا بلکہ شریعت سے باہر کرنا چاہئیے جب لفظ قرئت القرآن علی الطعام مسجد میں داخل ہوئے۔ تو اوسکو باہر نکالو اور تین یوم تک مسجد کی مٹی اکھاڑ ڈالو یہ کہتا اور اوسکا مطابق شریعت محمدیہ کے درست ہے یا خلاف اور قائل قابل امامت ہو سکتا ہے یا نہیں۔ دیگر نذر لغیر اللہ کو بسم اللہ پڑھکر ذبح کرنے سے کھا لینا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا وتوجروا!

## الجواب

ایسا شخص یعنے قائل مذکور جاہل اور متبدع اور دین سے ناواقف ہے اوس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ٭

اور نذر لغیر اللہ شریعت محمدیہ میں ہرگز درست نہیں اور اگر کوئی جانور نذر لغیر اللہ کیا ہو۔ اور اوسکی نیت دوسروں کے نام قربانی کرنے کی ہو۔ تو اگرچہ رسمی طور کو بسم اللہ کہہ کر ذبح کرلے۔ تو بھی وہ حلال نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد سلیمان القادری الچشتی پھلواروی عفی عنہ

ان تمام جلسوں میں ایک کمی عام طور پر دیکھی کہ عورتوں کے استفادہ کی کوئی تجویز نہ کی گئی تھی۔ ہر جگہ دہلی میں تھی۔ مگر وہ کچھ کافی نہ تھی چنانچہ ابوالوفا نے بعض جگہ منتظمین جلسہ کو اسطرف توجہ بھی دلائی تھی۔ امید ہے کہ آئندہ منتظمان جلسہ اسکا ضرور خیال رکھینگے۔ کیونکہ اصلاح کی ابتدا عورتوں سے جبتک شروع ہو گی باقاعدہ نہ ہوگی۔ والعلم عند اللہ

ہمارے شکر ہے۔ کہ خاکسار سفر میں عموماً تندرست رہا۔ اور یکم رمضان کو دوپہر کے وقت اپنے وطن میں دوستوں سے آن ملا۔ الحمد للہ

# ایک اہلحدیث کا اہل قرآن سے مطالبہ

از مولوی شفیع الحسن ہاشمی

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۲۵ پ کے چھٹے رکوع میں وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ( ترجمہ ) اور نہیں لائق کسی بشر کو یہ کہ کلام کرے اس سے اللہ صاحب مگر جی میں القا کرنے پر یا پردہ کے پیچھے سے (اپنی شان کے لائق) یا بھیجے فرشتہ پیغام لانے والا پس اوسکے جی میں ڈالدیوے اس کے حکم سے جو کچھ اللہ صاحب چاہے تحقیق وہ بلند ہے حکمت والا۔ اس میں جناب باری نے وحی کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ اوّل وحی جبرائیل فرشتہ کی معرفت بھیجنا خواہ اس میں الفاظ ہوں یا نہ ہوں۔ اگر الفاظ ہوئے تو وہ قرآن اور کلام کہلائیگا اور جو الفاظ نہ ہوئے۔ تو فرشتے نے زبانی اسکا حکم سنا دیا کہ فلاں کلام میں ایسا اور ایسا کیجیو

ahmadimuslim.de

(اس طرح حکم کھینچئے (شق دوم کو وحی خفی کہینگے اور وہ حدیث ہے) دوم۔ وحی وہ ہے جو جناب باری مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ یعنے پردۂ غیبی سے بشر کے ساتھ کلام کرے اور انسان اسکے سمجھنے سے قاصر نہ ہو سوم وحی وہ ہے جو جناب باری کوئی حکم دل میں بلا واسطہ کے القا کردیوے۔ جیسے وہ شخص نور اپرا پچھ لیوے۔

آپ تعریفات جناب باری یہ ہیں کہ فرشتہ کا آنا تو ہر بشر کے پاس غیر ممکن ہے۔ کیونکہ یہ مراتب پیغمبروں کے ہیں پیغمبروں کے سوائے فرشتہ کسی کے پاس نہیں آسکتا۔ اب رہا پردہ غیبی سے ندا کرنا اور دل میں الہام ہونا یہ باتیں ضرور قابل غور ہیں۔ سو یہ طریقہ قیامت تک جاری رہیگا۔ کیونکہ لفظ آنحضرت نے کوئی میں البشیر ہے اور لنبیّ نہیں ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ پیغمبروں سے تعلق ندائے غیبی بھی ہو اور الہام کا سلسلہ بھی ہو۔ مگر فرشتہ کا آنا غیر نبی کے لئے غیر ممکن ہے نہ کہ نبی کے واسطے ندائے غیبی اور الہام کا ہونا غیر ممکن سمجھا جاوے۔ آپ اشاعۃ القرآن کے منقولہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالی مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ کسی کے ساتھ کلام کرے اس طریق سے بھی ایک گروہ انبیاء اور رسل کو احکام تبلائے گئے ہیں گو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک تینوں قسم کی وحی کے گروہ جدا جدا ہیں۔ جس پر کتاب اوتری ہے اُسے دوسری اور تیسری قسم کی وحی سے کلام نہیں لیا گیا۔ اور جس پر ندائے غیبی یا الہام ہو اہے اوس پر کتاب نہیں اتاری گئی اور ہم ثابت کرتے ہیں۔ کہ پیغمبروں سے جناب باری نے تینوں قسم کی وحی سے کام لیا ہے۔ آپ کی عبارت مرقومہ سے تینوں قسم کی وحی کا بطور کرنا تو ثابت ہے کہ آپ تینوں قسم کی وحی مانتے ہیں مگر جدا جدا گروہ مانتے ہیں۔ اگرچہ بات ہے۔ اب آپ تبلاویں۔ کہ کیا یہ تینوں قسم کی وحی ایک پیغمبر پر موقع محل کے ساتھ جاری ہوسکتی ہیں یا نہیں۔ پس آپکے ذمہ یہ بات قابل ثبوت ہوگی۔ کہ جس نبی کو اللہ صاحب نے کتاب اور فیصلہ دیا ہے۔ پہر اُس سے مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ یا القاء کی رو سے کبھی کلام خداوند تعالی نے نہیں کیا۔ تو یہ مانند مستخسین کے طریق اور تقسیم ہو نیسے جناب باری انبیاء پیغمبر اور نبی سے موقع اور محل کے ساتھ بیشک کلام کرسکتا ہے جب موسی علیہ السلام کو توریت عنایت کیگئی تھی۔ تو اُس سے ماقبل جناب باری کا کلام کرنا ثابت ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہو کہ کوہ طور پر موسی علیہ السلام سے مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ کیساتھ جناب باری نے کلام کیا۔ اسمیں غالبا سب کا اتفاق ہے اور کوئی مخالف نہیں اور جب موسی علیہ السلام کو بمقابل فرعون علیہ لعنت کے حکم ہوا تہا کہ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ یعنے کہا پروردگار نے کہ اے موسیٰ تو خوف مت کر بیشک تو ہی (دنیا) میدان میں (فرعون پر) غالب اور زبردست رہنے والا ہے اب مدعی اہل قرآن تبلاویں۔ کہ توریت سے پہلے یہ حکم کسی قسم کی وحی کا تہا۔ اور توریت کا ملنا بہت مدت بعد ثابت ہے۔ کہ اون کی قوم میں اونکا حکم اور عبادت کا مد موجود تہا۔ لوگوں کی سفارش سے کہ آپکی موت کے بعد ہم کسطرح دین کی بات پر چلینگے۔ ایک کتاب آسمانی ہونی چاہئے۔ تب توریت کی طلب میں کوہ طور پر موسے علیہ السلام پہنچے۔

آپ تبلائیے یہ میدان میں حکم آنا کس قسم کا تہا۔ اگر بذریعہ جبرائیل یہ حکم آیا تہا تو یہ ثابت کیجئے۔ کہ الفاظ تھے یا غیر الفاظ کے ساتھ آنا ہوا تہا۔ اسکا ثابت کرنا آپکے ذمہ ہے نہ کہ ہمارا ذمہ ہو۔ ہم تو یہ بات تسلیم کئے ہوئے ہیں۔ کہ جناب باری دنیا کے انتظام اور انصرام کے لئے انہیں نبی سے تینوں قسم کی وحی سے کام لیتا ہے۔ مخالف تو آپ ہی ہیں کہ آپ نے تینوں قسم کی وحی کے واسطے تین گروہ انبیاء علیہم السلام کے تسلیم اور قبول کر رکھے ہیں۔ اور مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ اور القا کی رو سے کلام خداوند کا ہونا غیر ممکن اور غیر محل سمجھتے ہیں۔ پس ممکن ہے کہ خداوند تعالی کا میدان میں یہ حکم بھیجنا بذریعہ جبرائیل وحی خفی یا مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ اور یا الہام کے طور پر ہو۔ جب ان تینوں قسم کی وحی سے کلام کرنا خداتعالی کا ایک ہی نبی اور ایک پیغمبر سے ثابت ہوا۔ تو ہمارے نبی اقدس بطریق اولیٰ مستحق اسبات کے ہیں کہ شریعت کا انتظام اور انصرام اور اہتمام کرایا جائیگا اور یہی کونسا اللہ صاحب کی عادت لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ کے برخلاف ہو گیا۔ موسی علیہ السلام تینوں قسم کی وحی سے ممتاز اور حقدار ہوں اور ہمارے نبی کے حق میں یہ بات غیر ممکن سمجھی جاوے۔ شائد آپ کے سوا کسی اس میں کوئی مخالف نہ ہوگا۔ جب ہمارے نبی بھی تینوں قسم کی وحی کے حقدار ہیں تو کیا حدیث شریف یعنے ان تینوں قسم کی وحی میں سے ایک قسم کی ہی وحی سمجھی جاوے۔ مزید سمجھی جاویگی (تفسیر المعروف اچھی والے خوشے لامعہ الاسلام)

## خاص اطلاع

اہلحدیث کے ناظرین کو اہلحدیث کا تیسرا سال مبارک ہو۔ جن جن صاحب کی قیمت ختم ہوچکی ہے۔ اونکا فرض ہے۔ کہ آئندہ سال کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجیں یا آئندہ اخبار کا وی پی وصول کرکے مشکور فرماویں۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو انکار ہو۔ تو مہربانی فرما کر اسی ہفتہ میں اطلاع بخشیں۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**آریہ سماج** لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۸ نومبر کو ہوگا۔ ۲۷ کو ۵ بجے شام سے ۹ بجے تک مباحثہ ہوگا۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جائیں گے (ایڈیٹر)

**امرتسر** میں اب کی دفعہ دیوالی کے موقعہ پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے قماربازی کو جرم نہیں قرار دیا۔ سر بازار جوا ہوتا رہا۔ (خدا کی شان)

**مدرسہ احمدیہ** آرہ کے سالانہ جلسہ پر قریب ایک ہزار کے چندہ ہوا۔ سال گزشتہ سے کم۔ افسوس۔

**دیسی صنعت** کو ترقی دینے کے جلسے پنجاب میں جابجا ہو رہے ہیں اور اثر بھی ہر ہفتہ ہوتا ہے۔ دیکھیں یہ جوش کتنے دنوں تک رہیگا۔

**کلکتہ** میں تو یہ حال ہے کہ بازار میں ولائتی بوٹ کی مرمت تک نہیں کرتے۔

**کرکانہ** علاقہ سندھ میں جہاں ۶۰ نام کے مسلمان آریہ بنائے گئے تھے ۲۵ کس مسلمان ہو چکے ہیں۔ ابھی سلسلہ جاری ہے۔ (سپہ سالار)

**کرشن قادیانی** حرم محترم کو دہلی کی سیر کرانے کے لئے دہلی گئے تھے واپسی کے وقت کچھ وقت امرتسر میں بھی ٹھہرے لیکن داخلہ پرائیویٹ تھا۔ کچھ تبلیغ نہ فرمائی۔ (الہام ایسا ہی ہوا تھا)

**کرشن جی** کا مرید خاص بلکہ امام مولوی عبدالکریم سیالکوٹی دنبل سے فوت ہوگیا جس کی بابت کئی ایک الہام تھے (مفصل آئندہ)

**شاہزادہ ویلز** ۔ مارچ کو علیگڈھ کالج میں بھی تشریف لیجائینگے۔

**سلطان المعظم** اور معل یورپ کی مقدونیہ کے انتظام مال کی نسبت کچھ کشیدگی سی ہوتی جاتی ہے (خدا شر کے بہانگیزد کہ خیر ما باشد)

**کلکتہ** کے سرکاری پریس کے کمپازیٹروں کی ہڑتال کا نتیجہ آخر بیچارے دیسیوں ہی کے حق میں مضر ثابت ہوا۔ منجملہ سرغناؤں کے تین جو پورلشین تھے دوبارہ کام پر لگا لئے گئے اور ہم دیسیوں کو جواب دیدیا گیا۔ (زلہ بر عضو ضعیف مے افتد)

**لاہور** میں کوچہ مغل حویلی کے قریب ایک مسلمان مددعلی نامی کے پاس ایک پٹھان کچھ دنوں سے رہا کرتا تھا۔ ۴ اکتوبر کو اس پٹھان نے یکایک چھری لیکر مددعلی پر حملہ کیا مگر وہ بچ گیا۔ تمام دن وہ چھری سے لوگوں کو ڈراتا رہا۔ آخر پولیس موقعہ پر پہنچ گئی اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔

**افسوس** ہمارے دوست جناب ڈاکٹر شیخ عبدالوہاب صاحب ساکن پاپڑ ضلع اکولہ انتقال کر گئے۔ انا للہ رحمۃ اللہ۔ اہلحدیث سے امید ہے کہ مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں گے (عبدالرؤف آف باسم)

**پولیس** نے حیدرآباد سندھ میں ایک جعلی سکہ بنانیوالے کو گرفتار کیا ہے۔

**کلکتہ** میں پرنس و پرنسس آف ویلز کا استقبال پرنسپ گھاٹ پر ہوگا۔ جہاں وہ جہاز سے اتر کر خالی کشتی میں بیٹھ کے پہنچینگے۔

**سیالکوٹ** میں پنجابی مسلمانوں کی ایک سفر مینا کمپنی ریلوے کی حفاظت کیلئے بھرتی ہونیوالی ہے۔

**سودیشی تحریک** کے اثر سے دوسرے شہروں کی طرح لدھیانہ بھی خالی نہیں یہاں کے تعلیم یافتہ اصحاب نے دیسی اشیاء کے استعمال کا عہد کرلیا ہے اور بیچارے شور و غل کے کاٹ کے لئے مستعد ہیں۔

**اکالگڈھ** میں ۱۱۰ آدمیوں نے اسبات کا عہد کرلیا ہے کہ وہ آئندہ سے ولایتی کپڑا استعمال نہ کرینگے۔ وہاں اب دیسی کپڑے کی دوکان کھلنے والی ہے۔

**سودیشی تحریک** کلکتہ میں ایسی ترقی کر گئی ہے کہ وہاں کے لوگوں نے اس کو تقویت دینے کے لئے ایک ایکجان کی اصلی ندرگی شروع کردی ہے۔

**پندرہ** سال کے بعد بنارس کے بلوہ سنہ ۱۸۹۱ء کا ایک مجرم سمی ...... گرفتار کیا گیا ہے۔

**طہران** سے حبل المتین کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ چند اعلی درجہ کے حکام بعض اصلی مقاصد کو رواج دینے کی غرض سے پایۂ تخت میں بلائے گئے ہیں منجملہ ان کے شاہزادہ اعلام شعاع السلطنت مع قوام الملک ساحل پارس کے طہران کی طرف روانہ ہوگئے۔

**سیفٹ پیٹرزبرگ** (پایۂ تخت روس) میں افواہ ہے کہ بحیرۂ اسود کے بیڑہ کے جہازوں نے بغاوت کی ہے اسیاستوپول اور کچھ کنن قتل کئے گئے ایک اور افواہ ہے کہ جنرل ٹریپاف ہلاک کردیا گیا ہے۔

**اوڈیسہ** میں اب اطمینان ہے مگر فساد کی آگ اندر ہی اندر سلگ رہی ہے۔ کل کی لڑائی کا نتیجہ نہایت وحشتناک تھا۔ کیونکہ کاسکوں نے کمال بیدردی اور بے رحمی سے ان لوگوں کی طرف توجہ کی تھی۔

**مکانے** سے سالی لینڈ سے ملک صومالی کے ساحل کی ایک قوم نے حملہ کرکے تمام ..... لوٹ لیا ..... نہر سویز سے فاکسل جہاز کو ..... جہاز ..... جہازات روانہ ہوگئے ہیں۔

پٹنہ میں جتنے مقدمات تھے ۳۱۔ اکتوبر کو بحمد اللہ سب اہلحدیث کے حق میں فیصل ہو

# دی سیسیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج آپکو بہت سی ایسی سٹیل کیس ٹرنک ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ اور روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں ان کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آجکل بازاری کیسٹ نکسوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدے کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیرونجات کو بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہمیں سے ہی عموماً مال منگا کر باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعائت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں۔ کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعائت**:۔ ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے۔ پہلے بجائے ۳ فی انچ ۲ فی انچ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں۔ اور ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعائت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہائت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی انچ ۲ / | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | [illegible] انچ | ۱۲ انچ | [illegible] انچ |
| قیمت معافی | للعہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | |

نوٹ:۔ کیونکہ جن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے

المشتہر
العبد عزیز اللہ کھاکھا اینڈ کو ٹرنک میکرس بازار امام الدین شہر سیالکوٹ

# مجرب دوائیں

**عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ** ⟩ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں یعنی مصفی خون۔ معدہ ہاضمہ۔ نزلہ آمرزی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا سمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عا تین بوتل صہ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عہ

**طلاء** ⟩ جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سا خیال کرتے تھے۔ اس بیش عزیز طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اس کے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے (سے)

**جواہر ہاضمہ** ⟩ اگر آپ کا ہاضمہ درست نہیں۔ تو اسکی ایک چٹکی نوش فرمایئے بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے مخصوص ہیں گی۔ قیمت فی شیشی ۲۔ اونس عہ

**لائف پلز حبوب حیات** ⟩ اگر آپکے بچے کوئی امتحان پاس کرنا ہو۔ یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا خط اٹھائیں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین بکس کورس بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ سجا بخ سرعت۔ رقت۔ سیلان البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کو اسلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں عہ

**جوہر مصفی خون** ⟩ فساد خون۔ سوزش خشک۔ خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ یعنی ہر قسم کے جوہر کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض مذکورہ سے محفوظ رہتے ہیں قیمت فی شیشی [illegible]

**سرمہ عزیزی** ⟩ اسکی ایک ایک سلائی اپنے کیمیائی اثر کے سبب سے ٹپپ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ممیرہ کا خاص سرمہ فی تولہ عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.G.L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

# الحمد للہ
# اہلحدیث

امرتسر ۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ والیان ریاست سے | ۱۰ |
| روساء و جاگیرداروں سے | ۵ |
| عام خریداروں سے | ۲ |
| چھ ماہ کیلئے | ۱ |
| ممالک غیر سے | ۳ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بھی پرچہ ہے۔ بیرنگ ڈاک واپس
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے۔

# کرشن قادیانی امرتسر میں

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی ہے قدرت
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

کرشن جی مہاراج حرم محترم کو دہلی کی سیر کرانے لے گئے تھے۔ واپسی کے وقت حسب دعوت احباب امرتسر میں اترے۔ پہلے تو یہی معلوم تھا کہ شاید صرف درشن ہی درشن کرانا منظور ہے۔ چنانچہ گذشتہ نمبر اہل حدیث میں لکھا گیا تھا۔ "دو شغلہ پرائیویٹ ہے۔ تبلیغ کچھ نہیں۔" مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ بقول شخصے۔ کہ

اذا رحیث کنت من الکلام ضیاعا

سچ ہے۔ مہدی۔ کرشن اور خاموشی؟ این چہ معنی۔ چنانچہ آپ نے اشتہار

زلوایا کہ ۱۹ نومبر کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک بابو گنپت لعل صاحب کے تھیٹر ہال میں حضور اینجانب کا اور ۳ بجے بعد دوپہر حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب کا لیکچر ہوگا پھر تو کیا تھا۔ مخلوق ہے کہ جوق جوق ہال پوچھے ہی چلے جا رہے ہیں۔ بعض بلکہ بہت کم تو لیکچر کا مضمون سننے کو جا رہے ہیں۔ مگر اکثر صرف مہاراج کے درشن کو پراپت ہونے کے لئے اچھلتے کودتے چلانگیں مارتے ہوئے تھیٹر ہال میں پہنچے۔ مگر وہاں مشکل یہ ہوئی کہ ایک تو اندر جگہ کم اور لوگ بہت گویا ؎

جائے تنگست و مردماں بسیار ۔۔۔ وقنا ربنا عذاب النار

کا پورا نقشہ نظر آ رہا تھا۔ دوسرے ہال مذکور سے باہر مسلمان واعظ کھڑے ہیں۔ کہ یہ شخص ایسا ہے ویسا ہے۔ جو اس کو ایسا نہ جانے وہ ویسا ہے۔ عوام بیچارے اس کشمکش میں حیران کہ الٰہی ماجرا کیا ہے ؎

دو گونہ رنج و عذابست جان مجنوں را ۔۔۔ بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

لیکن جہاں تک ہو سکا حاضرین نے اپنا مدعا پورا کیا۔ یعنی کرشن جی کے درشن اچھی طرح کر لئے۔ کیونکہ مہاراج خود بدولت کھڑے ہو کر لیکچر دیتے تھے۔ مگر آخر کار یہ وقت پیش آئی کہ عاشقان زار جب دیدار پر انوار سے مستفیض ہوئے تو پھر ان سے صبر و شکیب محال۔ وہ تو یہی چاہیں۔ کہ جس طرح ہو سکے مہاراج کے چرنوں پر گر پڑیں۔ وہ شور اٹھا۔ کہ کوئی کسی کی نہ سنتا۔ راویان کا بیان ہے کہ شروع ہی سے حاضرین اپنے جذبہ شوق میں خاموش نہ بیٹھ سکتے تھے۔ مگر کرشن جی نے جب اثنائے تقریر میں بدست خاص چاء کی پیالی اٹھا کر پی لی۔ پھر تو حضار کو کوئی چیز نہ روک سکی۔ نہ پولیس کا خوف۔ نہ کسی رئیس کی آؤ بھگت۔ ادھر سے آواز آ رہی ہے۔ کہ رمضان شریف میں سور کھایا۔ دوسرا کہہ رہا ہے شراب پی ہے۔ تیسری آواز آ رہی ہے۔ کہ روزے دارو! روزے چھوڑ دو۔ چوتھا کچھ۔ پانچواں کچھ۔ یہاں تک کہ کرشن جی کے حق میں اس پیالی نے وہی اثر کیا جو امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں زہر کی پیالی نے کیا تھا۔ یعنی ایسے خاموش ہوئے کہ تھیٹر کے پردوں میں راجہ اندر کی طرح جا چھپے۔ گو یہ مسئلہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنا ضروری نہیں۔ تاہم عوام کا یہ شور و شغب کرنا ضرور کوئی "ازالہ" اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ خدا ہی کو [illegible] جی کی ایسی گت کرانی منظور تھی۔ بہرحال افسوس ہے کہ [illegible] سے پبلک محروم رہی۔ جس کے سننے کا ہمیں تو نہیں مگر کئی ایک امرتسری باشندوں کو شوق تھا۔ ہمیں کیوں نہیں۔ اسلئے کہ ہم نے اپنے احباب سے سورہ یوسف کے اختصار کی طرح لیکچر کا مضمون پہلے ہی بتا دیا تھا۔

کسی عدیم الفرصت نے ایک مولوی صاحب سے عرض کیا کہ حضرت میں نوکری پر جانے کو پا برکاب ہوں۔ مگر سورہ یوسف کا مطلب سننا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ۱۲ رکوع کی سورت ایسے تنگ وقت میں کیونکر آپ کو با ترجمہ سنا سکتا ہوں۔ آخر شخص مذکور کے تنگ کرنے پر مولوی صاحب نے سورہ یوسف کا اختصار کیا۔ کہ "پیرے بود۔ پسرے داشت۔ گم کرد۔ باز یافت" یعنی ایک ضعیف العمر بڈھا تھا۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ وہ گم ہو گیا۔ پھر مل گیا۔ ٹھیک اسی طرح مہاراج کے لیکچر کا مضمون بلکہ کل تصنیفات کو اگر ہم چاہیں۔ تو اپنے کرشن پنتھی سجنوں کے لئے دریا کو کوزہ میں بھر دیں۔ غور سے سنئے:۔

"مسیح اسرائیلی مرگیا۔ ہندوستان میں طاعون آگیا۔ میرے مرید اتنے ہو گئے۔ لہذا میں مسیح اور کرشن"

ق ا شخصے زمین گول ہے کیونکہ چاول سفید ہیں۔ چنانچہ انہیں تینوں مقدمات کو مہاراج نے بیان کرنا شروع کیا تھا۔ کہ واقعات مذکورہ بالا پیش آئے اور مجمع منتشر ہو گیا۔ مہاراج راجہ اندر کی طرح تھیٹر کے پیچھے میں ہو گئے۔ تو لوگوں نے بے صبری میں تھیٹر کے دروازوں کو گھیر لیا مہاراج کے چیلوں نے مہاراج کو اندر روک رکھا۔ اگر نکلنا چاہتے ہیں تو سیوا میں نویدن کرتے ہیں ؎

سو دانہ مشکل [illegible] لڑکے پہرے میں تھڑوں سو دانا [illegible]

آخر مہاراج [illegible] پھر تو کیا تھا۔ مشتاقان زیارت لپکے ہر ایک نے حسب طاقت رتھ مہاراج کی تقبیل کی پولیس کے سپاہیوں کو بھی دو چار رسید ہوئیں۔ راویان حال کا بیان ہے کہ کسی ظالم نے حضرت کے سر مبارک پر بھی ایک پرانا جوتا رسید کر ہی دیا۔ گاڑی کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں کوچوان سر اوندھا ڈالے ہوئے گاڑی لیکر وہ بھاگا۔ وہ بھاگا۔ عوام بھی پیچھے پیچھے یہ شعر پڑھتے ہوئے پیچھے جاتے ہیں کہ ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے ۔۔۔ سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہو ویگا نبوت کا ۔۔۔ پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

گو ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ مسلمان قوم کو ہمیشہ تکالیف اٹھانی ہی پڑتی ہیں پہلے زمانے کو قصّوں کو جانے دیجئے اسی زمانے کے ریفارمر آپ ہی کے ہمعصر سوامی دیانند سرسوتی سے کیا کیا نہیں ہوتی رہی۔ مگر آپ سے ایسا ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ آپکا ایک الہام جنرل رول (و عام قاعدہ) تو یہ ہے کہ اِنّی مُہِینٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ یعنے اللہ فرماتا ہے اے مرزا جو تیری ہتک کرنیوالا تو سمجھا جو تیری ہتک کرنیکا ارادہ بھی کریگا۔ میں اسکو بھی ذلیل کرونگا۔ یہ بھی الہام ہے کہ جو تیرے مقابل آئیگا مغلوب ہوگا۔ یہ بھی الہام ہے۔ عدو یہ تیرا منہ اور ہمارا منہ خدا کا منہ ہے۔ یہ بھی الہام ہے۔ جو تو کہیگا میں تیری سنونگا۔ وغیرہ وغیرہ تو پھر ایسے الہامات کے ہوتے ہوئے بھی یہ ذلت کہ ان الہامات کی تکذیب تو ضرور ہو۔ مگر کہیں کہ ہمیشہ ہر نبی کو فتح و نصرت کے الہامات ہوتے رہے۔ مگر شروع شروع میں تکالیف کا سامنا رہا۔ مگر آخر کار جواب یہ ہو کہ آپ ان الہامات کو کئی ایک دفعہ زمانہ حال سے لگا چکے ہیں کہ فلاں مخالف کو الہام ہوگیا۔ بس یہی وہ الا الہام سچا ہوگیا۔ فلاں مخالف کو عدالت میں کرسی نہیں ملی۔ لیس الہام سچا ہوگیا۔ پھر کیونکر ہم مان سکتے ہیں کہ ان الہامات کا وقت آئندہ زمانہ ہے اس ہماری رائے میں تو سارا ہی عیب اس الہام (انّی مُہِین والے) کی زہر ہے۔ سنئی ہے جو بالکل سہل و قابل تسلیم ہے۔ وہ یہ ہے کہ مُہِین کی ھ کو ع سے بدل دو۔ بس معنی اور مطلب بالکل صاف ہے اصل میں مرزا صاحب کو غلطی ہوئی جو الہام یوں تھا۔ اِنّی مُعِینٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ (جو تیری اہانت کریگا۔ خدا اسکا مددگار ہوگا۔ جو واقع کے بھی بالکل مطابق ہے جسکے لئے کسی قسم کے تکلف کی حاجت نہیں۔

خیر یہ واقع جو ہوا سو ہوا مگر بڑی بات یہ ہوئی کہ تیسرے پہر کو پنڈت نور الدین صاحب کا لیکچر تھا۔ ادہر انجمن نصرت السنۃ نے جلسہ کا [illegible] کیا تھا۔ ادہر پولیس کو صبح کے جلسہ سے سبق مل چکا تھا اسلئے انہوں نے حکیم صاحب کو بھی کہ دونوں جلسے بند کر دیئے کہ ممکن ہے کہ فرض جی یا ان کے کسی چیلے کا بھیس مرزا نیا جائے۔

اس کے [illegible] بڑی حیرانی بخش بات یہ واقع ہے کہ علماء کرام امرتسر نے ایک اشتہار دیا ہے جو یہ ہے:

## علماے اسلام
اور
## مرزا صاحب قادیانی

چونکہ آجکل مرزا صاحب لاہور سے امرتسر میں آکر زور شور سے جلسے شروع کئے ہیں اسلئے علماء کرام جنکے دستخط ذیل میں درج ہیں۔ آپ سے آپکی نبوت و مسیحائی کا ثبوت لینا چاہتے ہیں۔ پس اگر آپ سچے ہیں۔ تو بر سر میدان بتائیں اور اپنا ثبوت علمی یا معانی جو کچھ بھی آپ رکھتے ہیں۔ پیش کریں۔ آپکا ایسا نہ کرنا یہ میدان سے چلا جانا آپکے کذب کی کافی دلیل ہوگی۔ المشتہر حکیم [illegible] الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر ۹ نومبر ۱۹۰۵ء

دستخط علمائے کرام

ابو عبیدہ احمد اللہ امرتسری۔ عبد الجبار غزنوی۔ ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری۔ ابو الحسن غلام مصطفےٰ امرتسری۔ حکیم ابو تراب محمد عبد الحق۔ سید حیدر علی شاہ سنبھلی خلیفہ عبد الرحمن۔ نور احمد عفی اللہ عنہ۔ ابو یوسف عبد العلیم امرتسری۔ [illegible] سلام الدین امرتسری۔

اس اشتہار کے علاوہ جناب مولوی سید حیدر علی صاحب مدرس اسلامیہ سکول شاخ دینیات نے ایک خط حضرت کی خدمت میں لکھا۔ جو درج ذیل ہے۔

جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

السلام علے من اتبع الھدیٰ

میں مدت سے چاہتا تھا۔ آپ سے وفات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں گفتگو کروں خوش قسمتی سے آپ امرتسر میں تشریف لے آئے ہیں اور مکان آپکا [illegible] ہی سے موجود ہے اور اچھا موقعہ ہے کہ ایک عام جلسہ میں تصفیہ ہو جاوے اور روز مرہ کا باہمی تنازع تو رفع ہو جاوے۔ غالباً اس قسم کا تصفیہ آج تک نہ ہوا ہوگا۔

جن آیات اور احادیث سے آپ مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرینگے انہیں آیات کی عبارات مقدرہ سے جو آپکا ترجمہ ہے وہی تسلیم کر کے مسیح علیہ السلام کی وفات کا رد کر کے ہم حیات ثابت کرینگے۔ اور نیز طریق فلسفہ سے یہ ثابت کیا جاویگا۔ کہ خدا ایک بشر کو جبکو چاہے جسقدر چاہئے زندہ رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ فلسفہ کے جس پہلو کو آپ پسند کریں منظور ہے۔ مگر یہ التماس ہے کہ بغیر بحث کے آپکا امرتسر سے تشریف لیجانا اچھا نہیں۔ ورنہ گریز تصور ہوگا۔ اور خاص و عام کی آگاہی کیلئے ہمیں مجبوراً آپکا اشتہار دینا پڑیگا۔ خلق خدا میں تفرقہ اندازی ٹھیک نہیں [illegible]

یہ بیان ملا ہے کہ خاندان رسالت (کاذبہ) مع اپنے باڈی گارڈ اور اڈی کانگ کے اسی شب کو براست لاہور تشریف لیگئے۔ آپکے جانے کے بعد لوگوں نے

ahmadimuslim.de

کیا خیال کیا۔ اظہار کی حاجت نہیں۔ مگر ہاں ہم اُن لوگوں سے متفق نہیں ہو سکتے۔ جو آپ کے چلے جانے کے بعد کہتے پھرتے ہیں کہ؎

لئے اردو تو ہم وہاں سے بھاگ گیا ✦ ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

ہاں یاد ہم آیا۔ کہ جن دنوں خاندان نبوتیہ کی کوشش سے میری عربی تفسیر کی چالیس غلطیاں شائع ہوئی تھیں۔ تو قادیانی اخبار الحکم نے لکھا تھا۔ کہ شمولد میں جھوٹا ہو جانے کا الہام حضرت جی کو پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔ جسکی سچائی کی ابتدا امرتسر سے ہوئی ہے۔ مگر افسوس کہ علمائے امرتسر کے اشتہار مذکور نے ثابت کر دیا۔ کہ گو علماء آپس میں کسی وجہ خاص سے سر بہ پیکار کریں مگر جناب کے حق میں سب متفق ہیں ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
انہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

# نصیحت نامہ نمبر ۲

(از مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی)

میرے عزیز روحانی فرزند مولوی ابو الوفا جعل اللہ شیمتہ الوفا وقاہ الریاء والسمعہ والخیلاء

تحیتہ سنت سنیہ و دعوت قلبیہ رضیہ کے بعد واضح خاطر عاطر ہو کہ آنعزیز کا ریویو اشاعتہ السنہ پہنچا۔ کیا اور دل (نہ لفظی خیالی) مسرت سے پڑھا۔ شکر ہے اس عزیز نے مہر سکوت سالانہ کو توڑا۔ اور میرے مضامین ناصحانہ کو (جو قبل اشاعت عام جلد بستم اشاعتہ السنہ قلمی و مطبوعہ آنعزیز کے پاس بھیجے گئے۔ اور عدم توجہ اور جواب کے محل نہ ہوئے۔ اور بعض بلا مطالعہ واپس کر دئے گئے) اپنے دیکھنا اور ان پر ریویو لکھنا شروع کیا ہے

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ✦ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اس سے امید کیجا سکتی ہے کہ اگر اسی طرح آپ کا دیکھنا پڑھنا جاری رہا۔ تو بہت جلد یہ نہفتہ حق کہل جائیگا۔ کہ اہلحدیث کون شخص ہو سکتا ہے۔ اور آنعزیز کون ہیں اہلحدیث یا کچھ اور۔ میں آپ کے ریویو بعنوان دیگر نصیحت بہ نصیحت چند نمبروں میں (جنمیں سے یہ نصیحت نامہ دوسرا نمبر ہے) کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میری اس نصیحت کو مان لیں۔ کہ ان نمبروں کو اپنی اخبار اہل حدیث میں شائع کیا کریں۔ جنمیں سب کا ذاتی کلام میرا اور پبلک اہلحدیث ناظرین کا فائدہ ہے کہ میری نصیحت جلد پھیلنے لگی۔ کیونکہ آپ کا اخبار ہفتہ وار ہے اور میرا رسالہ بوقت

ہو سکے۔ تو ماہوار۔ ورنہ (خدانخواستہ باشد) سہ ماہی و ششماہی یا سالانہ۔ لہذا رسالہ ہذا میں ان نمبروں کا شائع ہونا وہ اثر نہ پیدا کریگا۔ جو اخبار میں شائع ہونا۔

آپ کا اس میں یہ فائدہ ہے۔ کہ آپکو بلا مشقت بیکار گئی کہیں (اخبار کیلئے مضامین مل جاوینگے اور ساتھ کا ساتھ اسمیں نون یا کہانڈ ملانے (جواب مضامین پڑھ یا پہلا مینے) کا موقعہ ہاتھ آویگا۔

پبلک ناظرین کا یہ فائدہ ہے کہ انکو ریویو اور ریویو پر ریویو میں موازنہ و محاکمہ کرنے کیلئے ایک ہفتہ سے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑیگا۔ اور اس انتظار سے ان کی خاطر میں انتشار پیدا ہوگا۔ آپکو یہ طریق نصیحت پسند ہے تو میرے اس خط کو معہ اجابت اپنی اخبار میں شائع کر دیں۔ اس سے کوئی مخفی مصلحت یا عملی حکمت مانع ہو۔ تو بذریعہ خط ہی اجابت کریں تاکہ نمبر سوم نصیحت نامہ خاکسار روانہ کرے۔

میری دلی خواہش و تمنا ہے۔ کہ آپ جیسے اہلحدیث حقیقی و لیسے ہی بنے رہیں اور جماعت اہلحدیث سے خارج نہ ہوں (واللہ علی ذلک شہید و کفی باللہ شہیدا) اور یہی عرصہ دراز تک سال سے میری کوشش ہو (جو میرے مضامین نصیحت نامہ ابو الوفاء کی بیوفائی و اپیل فیصلہ امرتسر کے مطالعہ سے پبلک پر آفتاب کی طرح ظاہر ہو سکتی ہے) اسی محبت بے لوث و بے ریا (خود پسند و خود آرائی) کو یہ حرص ہوگی۔ کہ جو کچھ بھلا یا برا اسکے دل میں خیال گذرے یا اسکی قلم و زبان سے نکل جائے۔ وہی صحیح تسلیم کیا جائے۔ اور وہ معیب الرائے و معصوم از خطا مسلم ہو۔ میں تو اسکو کفر جانتا ہوں اور ایسے خیال والے کو عبد النفس سمجھتا ہوں۔ اور خاص کر آپ کی نسبت جو میری تفسیر عربی اور رسائل اردو اور آیات متشابہات اور الکلام المبین کے فیصل نامہ دیکھکر اور آپ سے بالمشافہ تحریری گفتگو کرکے خیال پیدا ہو گیا ہے کہ آپ اہلحدیث نہیں۔ بلکہ کچھ اور ہیں اس خیال کے غلط ہو جانے کو میں صحیح ہو جانے کی نسبت بہتر و مفید جانتا ہوں۔ اور دل سے آرزو اور خدا تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ کوئی خدا کا بندہ ایسا پیدا ہو۔ کہ میرے اس خیال کو دلائل سے غلط کر دکھاوے۔ اور اس خیال کے ضرر سے مجھکو اور آپکو اور تمام مسلمانوں کو خصوصاً اہلحدیث کو ؎

مژدے از غیب بر دل آید کہ کارے بکند

بعض غلط و مشتبہ شکوک

اس دلی تمنا پر بھی پہلے تو میں خدا تعالی کو گواہ کرتا ہوں (و کفی باللہ شہیدا) پھر ایک دلیل پیش کرتا ہوں جس سے سامعین کو یقین بھی ہوگا۔ کہ میں اس دعوی میں سچا ہوں۔ نہ متکلف وہ دلیل یہ ہے کہ آپ جیسے ذہین ...



کارخانہ عطر و خمیرہ جات لکھنؤ

اگر آپکو عمدہ عطر و ... کی ضرورت ہو تو کارخانہ نسیم سے منگوا لیجئے۔

مختصر فہرست

| تعداد | قیمت فی تولہ | نام عطر |
| --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | گلاب |
| [illegible] | [illegible] | کیوڑہ |
| [illegible] | [illegible] | موتیا |
| [illegible] | [illegible] | حنا |
| | [illegible] | چنبیلی |

مفصل فہرست منگوائیے

المشتہر منیجر کارخانہ نسیم۔ لکھنؤ

صاحب سیف قلم و گفتار کو جماعت اہلحدیث میں داخل سمجھتے ہیں (بشرطیکہ بپابندی اصول مذہب اہلحدیث ہو) مقابلہ اہل بدعت کے لئے اہلحدیث کو اور مقابلہ آریہ وغیرہ اہل مذاہب غیر کیلئے عام اہل اسلام کو فائدہ ہے اور خارج کرنیمیں نقصان۔ اس عام نفع و نقصان کے علاوہ خاص میری ذات کے لئے یہ نفع و نقصان ہے۔ کہ بصورت اخراج مجھے آپکے مقابلہ کیلئے بہت کچھ اشاعۃ السنہ میں کرنا پڑیگا۔ اور یہ مقابلہ مجھے اور میرے رسالہ کو (جو بقول میرے دوست مولوی کرم الدین صاحب ایڈیٹر اخبار سراج الاخبار آگے ہی فرو رفتگی میں رہتا ہے) ملحدین و مخالفین اصول اسلام کے مقابلہ سے روک لیگا۔ لہذا مجھے اس عزیز (اپنے روحانی فرزند) کو جدا کرنے سے (جو مجبوراً اوسکی تصانیف کراہی ہیں) اسقدر رنج ہوگا۔ کہ اسقدر رنج مجھے اپنے صلبی فرزندوں کی جدائی سے (جو اُن کی بدعملی کراہی ہو) اور اسکی تفصیل میرے مضمون وصیت اور نصیحت مندرجہ جلد ۲۲ اشاعۃ السنہ ہوئی ہے۔ نہ ہوگا۔ پس آپ حسبۃً للہ و نصحاً لدین اللہ وارشاداً لخلق اللہ میری اس تجویز کو مان لیں۔ اور اسی نصیحت نمبر ۳ کو درج اخبار کر مجھے آپکو اہلحدیث بتانیکا جلد موقعہ دیں۔ فیصلہ آرہ نے جس پر آپکو اہلحدیث ہونے کے ثبوت میں ناز ہے۔ آپکو محققین اہلحدیث کی نظر میں اہلحدیث نہیں بنایا۔ اور اس فیصلہ میں اصل اصول مذہب اہلحدیث کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ صرف اسکی جزئیات مسائل میں محاکمہ کیا ہے۔ اس امر کی تفصیل با دلیل خاکسار نے اس فیصلہ کے اپیل میں چالیس صفحہ میں کی ہے۔ جو فاضل منصفوں کی خدمت میں بغرض نظر ثانی پیش کی گئی ہے۔ وہ اپیل ہنوز ملاحظہ میں پھر رہی ہے۔ اور فراہیج (تقبول منصفوں [illegible] کے کامل اجلاس [illegible] تک پیش نہیں ہوئی۔ اس اپیل سے [illegible]

(جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ احمدیہ آرہ و جناب مولوی شمس الحق صاحب رئیس پٹنہ نے فرداً فرداً رائے ظاہر کردی ہے جس سے دلائل اپیل کے [illegible] صحیح و مسلم ہو چکی ہے۔ اگر کچھ شک و تامل ہے تو ایجاب صغری [illegible] جو آپکا اصل رسالہ آیات متشابہات (جسکی [illegible] میں آچکے ہیں [illegible] پیل سے اصل مطلب ہوتی ہے) دیکھکر رفع ہو جائے گا۔

اور درصورت عدم ثبوت ایجاب صغری خاکسار بڑی خوشی سے اپنی اپیل واعتراض کو واپس لے لیگا۔ مگر ان حضرات ثلثہ کا اتفاقی فیصلہ ہنوز ظاہر نہیں ہوا۔ [illegible] ہی اوسکے ظاہر ہونے کی جلد امید ہے۔ کیونکہ تیسرے منصف شاہ عین الحق صاحب بہاری مبارک سفر حج میں ہیں۔ پس اگر آپ کا اخبار اہلحدیث واقعی اسم بامسمی ہے۔ تو وہ اس فیصلہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ جسکی آسان اور کوتاہ راہ یہی صورت ہے۔ کہ وہ آپ کی نسبت میرے خیالات کو خود شائع و مشتہر کریں اور اونمیں جو اوسکو عذر ہو یا خلاف ہو۔ وہ اوسکو بھی شائع کردیں۔ اہلحدیث کے اہل علم و صاحب تحقیق خود ان خیالات کا اگزیمنیشین (امتحان) اور انصاف کرلینگے۔ اور غالباً اس نزاع کا انفصال بہت جلد دو تین نمبروں میں ہوجائیگا اسی صورت سے اصل دلائل کو اپیل فیصلہ آرہ بھی اسی اخبار میں درج ہوجائینگے۔ اور حضرات منصفین کی نظر ثانی کی ضرورت باقی نہ رہیگی۔ اور ایسی تجویز سے خاکسار ہیچمدان کی حضرات منصفین سے (اگر اونہوں نے بے انصافی کی) شکایت کی نوبت نہ آئیگی۔ یہ نصیحت بہت سی برکات اور مصالح خیر کی مثمر ہے پس آپ اس شصت سالہ بوڑھے باپ کی نصیحت کو مان ہی لیں اور اس میں کچھ چون و چرا نہ کریں اور اس بیت کو عمل میں لے آویں ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

(راقم تمہارا وہی پرانا ناصح ابو سعید محمد حسین)

**خاکسار** نے ان مضامین تو کئی ایک وجوہ سے درج نہیں کیا۔ ایک تو حضرت مولانا ابو عبیدہ احمد اللہ صاحب امرتسری ہی مانع ہیں۔ دوم ناظرین اہلحدیث کے اکثر بلکہ قریب کل ناظرین اس باہمی نزاع کو نا پسند کرتے ہیں۔ سوم یہ ممکن نہیں [illegible] آپکی نظیر آج کل کہیں ملتی ہے کہ دو اہل قلم نے آپس میں فیصلہ کرلیا ہو۔ اسلئے میں آپکی پیش کردہ تجویز کو منظور کرتا ہوں۔ جو اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ ص ۱۷۶ پر آپنے لکھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مولوی کرم الدین صاحب ہی کو تم منصف مان لو۔ یا اپنے رسالہ الکلام المبین

---

کے منصفوں کا اس میں کیا قصور ہے جبکہ اربعین کے مصنفوں نے (جنمیں آپ بھی ایک اعلی رکن ہیں) اخیر جزئیات ہی پر بحث کی ہے منصفوں کو (جنکو سپرد اربعین و کلام المبین ہی میں محاکمہ کرنا کیا گیا تھا) انہوں نے کبھی تو اونہیں جزئیات کے جوابات لکھنے تھے آپ ہی نے حضرت غزنویہ کو [illegible] ت کو چھوڑ کر کلیات پیش کرو۔ اگرچہ آپکی نہ مانے۔ تو آپ اربعین پر دستخط نہ کرتے اچھا اگر پہلے نہیں تو اب ہی سہی صبح کا بھولا شام کو واپس آئے۔ تو وہ بھولا نہیں جاتا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

مصدقین محدثین بنگال و تربیت دردہ پنجاب میں سے کسی محدث کو منصف تسلیم کرلو۔ پھر اگر میری تحریری یا تقریری بیان و دلائل کو مسٹر منصف نے مان لیا۔ کہ جو کچھ میں نے اس تحریر میں کہا ہے وہ لائق تلقی بالقبول ہے تو تمنے اپنی شوخی و گستاخی کو واپس لے لینا۔ ورنہ میں تمہارا الوہا مان لونگا۔ اور اُستاذ ہو کر شاگردی کا اقبال کرونگا۔"

پس آپ میرا اخراج کا مضمون مدلل لکھکر قلمی میرے پاس بھیجدیں میں اوسکا جواب لکھکر آپ ہی کے پیش کردہ منصفوں میں سے کسی ایک صاحب سے فیصلہ کراکر وہی فیصلہ بذریعہ اہلحدیث اور اشاعۃ السنۃ شائع کیا جاویگا۔ اور آئندہ کو بقول آپکے سہ

گر من شدی من تو شدم تو تن شدی من جان شدم
تا کس نگوید بعد ازاں تو دیگری من دیگرم

اور اگر آپ اس تجویز کو بھی منظور نفرماویں۔ جو آپ ہی کی پیش کردہ ہے جسکی نامنظوری کی کوئی وجہ نہیں۔ تو پھر پبلک خود ہی جان لیگی کہ سہ

بیخودی بے سبب نہیں غالب ۔ کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

پس اس صورت میں براہ کرم مجھکو میرے حال پر چھوڑدیں۔ میں جو کچھ ہوں میرا معاملہ خدا سے ہے جسنے مجھے یہ اعزاز دیا ہے سہ

نکریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا لیگی

اخیر میں میں آپ کی بندگانہ عزت افزائی کا شکر گزار ہوں جو خاکسار کی نسبت قومی خدمات کا آنجناب نے اعتراف کیا ہے

روحانی فرزند کے سمجھنے میں نہیں سکتا۔ کہ آپ ہر ایک تحریر میں یہ لفظ کیوں لکھتے ہیں اور اسکا مطلب کیا ہے؟ شاید آپ کی مراد وہی ہے جو آپنے اپنے نصیحت نامہ میں لکھا ہے کہ تم (خاکسار) جناب حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی کے شاگرد ہو۔ اور حافظ صاحب میرے شاگرد ہیں۔ اسوجہ سے تم (خاکسار) میرے پوتے ہو مگر افسوس ہے اس توجیہ میں آپسے متفق نہیں ہو سکتا۔ آپکو یاد ہوگا۔ ایکدفعہ اسکا بے زبانی بھی عرض کیا تھا مگر چونکہ آپ ہمیشہ اس طرز کو پڑے فخر سے لکھتے کوئی اہل علم پسند نہ کریگا۔ اسلئے مجبوری جواب معروض ہے سہ اے حضرت ... بعید کا اخر ... تک نہیں پہنچتا۔ (قطعی ملاحظہ ہو)

علاوہ اسکے آپ سے جناب حافظ صاحب ممدوح نے (بقول حافظ صاحب) بیضاوی کا ربع پارہ پڑھا تھا جو خاکسار نے اُن سے نہیں پڑھا۔ پس جس فن میں وہ آپسے مستفیض ہیں اُس فن میں وہ میرے اُستاد نہیں۔ پس آپ کی مثال یہ ہوئی۔ کہ کسی شخص نے آپ سے بخاری پڑھی اور اُس سے کسی نے سینا سیکھا۔ تو آپ کا اُس سے کیا تعلق؟ ہاں میں خدا کو شاہد کرکے کہتا ہوں کہ میں آپکو اپنا بزرگ جانتا ہوں۔ لیکن نہ اسوجہ سے جو آپ بار بار مفاخرت سے فرمایا کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کے علم و فضل اور عمر کی وجہ سے بحکم نبوی من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا (جو بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ مسلمانوں سے نہیں) آپکی تعظیم کرتا ہوں۔ ہاں آپ کو اختیار ہے۔ کہ آپ حدیث مرقوم کے دوسرے جملہ پر عمل کریں یا نہ کریں۔ آپ کا خادم ابو الوفا

# مدرسہ احمدیہ آرہ کی بدنظمی

(یکے از طالبعلمان مدرسہ)

فاضل اڈیٹر! السلام علیکم۔ چونکہ آپ لوگ (اڈیٹران) مسلمان قوم میں سے ہیں۔ اس لئے اسوقت ایک مضمون (جو در اصل ایک سچے واقعہ کی مختصر کیفیت اور دلی حسرت کا نمونہ ہے اور جس میں بحد راست بازی اور صداقت سے کام لیا گیا ہے) آپکی خدمت میں ... کرتا ہوں آپ اسے اپنے اخبار گوہر بار میں ضرور شائع فرماکر مجھے مشکور فرماوینگے۔ اور اسکے بعد آپ مع جملہ ناظرین باتمکین نیاد ... پر انصاف فرماکر اُن بھائیوں کی (جو واقعہ مذکورہ ذیل میں ہیں) اصلاح فرماوینگے سہ

میرے دل کو دیکھکر میری ...
بندہ پرور انصاف ...

آہ! مدرسہ احمدیہ افسوس جسوقت تیرا پیارا نام ... کی عجیب حالت ہوتی ہے۔ ہائے جسوقت تیرے مرحوم بانی کو یاد کرکے بے اختیار ہو جاتا ہے اوسکی خوبیاں اُسکا علم و فضل اوسکی شرافت اوسکی صداقت اوسکی راست بازی راست گوئی زبان زد خلائق ہو رہی ہے اوسکا اخلاق اوسکا ... مرقت یاد کرکے کلیجہ منہ کو آتا ہے آہ! اُس شریف صورت رئیس سیرت ... سامنے کیسے کیسے

ahmadmuslim.de

جوہر ہے۔ اُس اچھی ذات میں فیض رسانی کا مادہ ازل نے ودیعت کر دیا تھا۔ اُسکو اُس کریم النفس نے اپنے اسلام کی بہی خواہی میں اپنے کو وقف کر دیا۔ اپنی قوم کی بہلائی میں جان لڑا دی۔ بیشک بیشک وہ اپنے مالک کا قربان بردار بندہ تھا۔ اور اپنے سچے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا سچا شیدائی اور حقیقی عاشق تھا۔ آہ! بجان بھی دی تو اُسی مالک کی راہ۔ اور اُسی محبوب کے جوار میں۔ اُس نے قوم کی اصلاح میں صرف مالی جمع خرچ نہیں لڑایا بلکہ اپنے کو اخلاق محمدی کا نمونہ بنا کر دکھا دیا۔ افسوس کن خوبیوں کو اسکے کہوں اور کن کو نہیں۔ آہ! مدرسہ احمدیہ!! او اسکی مبارک ذات کے تجھ میں کتنی خوبیاں تہیں۔ تجھ سے بھی کسقدر فیض جاری تہے۔ تجھ میں اخلاق محمدی اور تربیت نبوی کی تعلیم ہوتی تھی۔ تیرا نظم دلفریب تھا اور تیری تہذیب دلکش تھی تیرے طلبا اُس کو سکھایا جاتا تھا۔ کہ دشمنوں سے بھی دوستی کا برتاو رکھو۔ اور دوستوں سے بھائیوں کا سا اتحاد رکھو۔ مسلمان ہو۔ تو ظاہر اور باطن یکساں رکھو۔ اہلحدیث ہو تو قول فعل مطابق کتاب اللہ اور کتاب الرسول رکھو۔ جھگڑو تو پھر دل صاف کرو۔ انصاف کرو تو حق پسندی اور خدا ترسی کا لحاظ رکھو۔ وغیرہ وغیرہ۔

مگر اے مدرسہ احمدیہ۔ اب نہ تو تجھ میں وہ خوبیاں ہیں اور نہ تجھ پر وہ اوصاف۔ ہائے وہ تیرا نظم دلفریب کیا ہوا۔ تیری دلکش تہذیب کہاں گئی؟ تیرے وہ اخلاق محمدی کیا ہوئے۔ تیری نبوی تربیت کیا ہوئی۔ تیری راست بازی کی تعلیم کہاں گئی؟ تیری حق پسندی کس نے چھین لی۔ تیرے ظاہر باطن کے خلاف ہو گئے تجھ میں اہلحدیث کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ تو نے اپنے دوستوں کو دشمن سمجھا اور اپنے معمولی دشمنوں کو دشمن خدا سے بھی بڑھ کر جانا۔ ہائے افسوس اور ہزار افسوس مدرسہ احمدیہ جبسے تیرے سر سے تیرے مرحوم بانی کا سایہ اُٹھ گیا۔ ابھی روز ہمنے سمجھا تھا۔ کہ تیرا اب خدا ہی حافظ۔ آخر جسکا ہمیں ڈر تھا بانظر دل سے دیکھتا ہوں۔ آجتک جو کچھ تو سنبھلا ہوا تھا۔ وہ تیرے اُسی مرحوم بانی کی ذات کا فیض باقی تھا۔ ... تیرے کارکنوں نے کب ہی کا تجھے خاک میں ملایا تھا۔

مہربان اچھے ناظرین آپکو میری اس تحریر سے تعجب ہوگا کہ معاملہ کیا ہے اور مدرسہ احمدیہ کے بارہ میں کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ آپ نے کبھی نہیں دیکھی اور میں بھی نہیں چاہتا تھا۔ کہ کبھی ایسی خبر آپ کے پیش نظر کروں اور نہ چاہتا ہوں۔ مگر اسوقت تو نہایت مجبوری ہی مجبوری ہے۔ کہ مجبوراً آپ کو ناخطہ کی تکلیف دوں۔ مدرسہ کی حالت دیکھکر دو برس سے بخدا ارادہ ہوتا تھا۔ کہ آپ جیسے مصلحان قوم کی حضور میں اسکے پیش کروں۔ مگر اسخیال سے کہ شاید اسکے کارکنوں کی حالت سدہر جاوے کبھی نہ لکھا۔ اب اسکی بدنظمیاں اور بداخلاقیاں حد سے گذر گئیں۔ تو البتہ مجبوراً لکھنا ہی پڑا۔ اسکی بدنظمیوں کو ایک ایک کرکے اگر لکھوں۔ تو دفتر بھی کافی نہ ہو۔ لیکن مختصر یہ ہے کہ وہ چار روز ہوئے جو اسکی بداخلاقی سے بدیل ہو کر گیارہ بارہ طالب علموں نے اپنا نام خارج کرا لیا اور بہتے چلے جانیکو طیار ہو رہے ہیں۔ مگر بعض بعض مجبوری سے اونہوں نے ناجائز قیام رکھا ہے۔ اولاً تو یہاں نہ کوئی بورڈنگ ہوس ہے اور نہ کوئی اتالیق نہ نگران جیسے معمولی مدرسوں کی طرح بھی کسی غریب سے غریب طالب العلم کو ایک وقت بھی مدرسہ سے کہانیکا انتظام نہیں۔ اوسپر لطف یہ ہے۔ کہ روز نئے نئے قانون بالا لحاق قانون نافذ ہوسکتے ہیں محض ذرا ذرا کی باتوں میں جرمانہ اور سزا کیلیے موجود۔ معزز طالب علموں سے وہ کام لینا جو محض اُن کی ذات کے برخلاف اور اچھے طالب علموں کی شان میں ویسے کلمات کہنے اور ویسی ویسی سزائیں تجویز کرنی جو اُن کی شان کے بالکل ہی خلاف۔ ابھی دو چار روز کا ایک واقعہ ہوا جسمیں ہم بارہ تیرہ طالب علموں نے نام خارج کرا لیا۔ ایک قابل حسرت واقعہ ہے۔ ایک روز ناظم مدرسہ نے چھ سات طالب علموں کے بارہ میں (جن سے عرصہ سے ناظم کو رنجش تہی) رپورٹ دیا۔ کہ یہ لوگ تھیٹر میں گئے تہے۔ کیونکہ بالتحقیق معلوم ہوا۔ کہ تھیٹر کا ٹکٹ ان لوگوں نے قبل ہی منگوایا تہا۔ حالانکہ وہ بیچارے طلبا اپنے ایک دوست کے یہاں مدعو تھے۔

رپورٹ مہتمم اعلےٰ کے پاس گذری مہتمم اعلےٰ نے طالب علموں کو بلا کر اظہار لینا شروع کیا۔ طالب علموں نے دعوت میں جانا اظہار کیا اور اسکے ثبوت میں دعوت کا وہ رقعہ پیش کیا۔ جو اُن کی طلبی میں داعی نے تحریر کیا تھا۔ اور داعی کا بھی اقرار تہا۔ کہ بیشک یہ لوگ شب کو میرے یہاں دعوت میں گئے تھے۔ مگر ناظم نے اظہار کیا۔ کہ نہیں یہ لوگ تھیٹر میں ضرور گئے ہونگے اور اپنی صداقت میں ایک گواہ پیش کیا۔ لیکن اُس گواہ نے اظہار کیا کہ میں نے کبھی ان لوگوں کو تھیٹر میں آتے جاتے نہیں دیکھا۔ اور نہ میں نے ناظم سے کہا ہے مہتمم اعلےٰ نے کہا کہ سچ سچ کہو۔ اسپر بھی اُس نے اپنے قول کو ویسے ہی ادا کیا۔ اور یہی لوگوں کا اظہار تہا۔ مگر کسی نے جانیکا اظہار نہ دیا۔ لیکن مہتمم نے جو فیصلہ کیا وہ قابل ملاحظہ ہوگا۔ "ناظم نے جو کچھ رپورٹ دیا ہے صحیح ہے۔ کیونکہ وہ سچا ہے اور تم لوگ جھوٹے تم لوگ دغا... یہ رقعہ جعلی ہے داعی بھی جہوٹا ہے تم لوگ تھیٹر میں ضرور گئے تھے۔ دیکھو تم لوگ شریف نہیں کمینے ہو۔ ذلیل ہو مفتر

تعلیم الاسلام
جلد سوم
...
قیمت

ahmadimuslim.de

کی تو نہیں سے چلے چوڑے ہو جیا کا کام کر رہے ہیں۔ اگر میاں نہیں تو تہہ ٹیڑھی میں کہیکر جاتے تم کمینوں کے مدرسہ میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ ابھی یہاں سے اٹھو۔ فوراً چلے جاؤ۔ کوئی خوشامد نہیں۔ طالب علموں نے کہا۔ حضور ہم لوگوں کا جرم کسی طرح اظہار گواہاں سے ثابت نہیں ہوتا۔ جسکے جواب میں مہتمم اعلے نے کہا۔ کہ نہیں نہیں تم لوگ اول درجہ کے مجرم ٹھیرے اور جھوٹے کذاب ثابت ہوئے۔ مگر ہاں تم میں سے ایک طالب علم بری کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ تم میں نہ ہوگا۔ اور وہ مزید بری ہے۔ ہمارے فاضل ایڈیٹر اور پیارے ناظرین! آپ ملاحظہ فرماویں اور بنظر انصاف سے توجہ فرماکر غور کریں کہ اظہار کیسا ہوا۔ اور فیصلہ کیسا۔ اور لطف یہ ہے کہ اسی اظہار اور گواہی سے سب طالب العلم مجرم قرار دئے جائیں اور ایک طالب العلم بوجہ رشتہ داری اور جزئیت مدرس اعلی کے بری کیا جاوے۔ وہ طالب علم جو بری کیا گیا مدرس اعلی کے جزئیت خاص میں سے تھا۔ اگرچہ نہیں لکھے جانیوالوں میں ناظم نے اوسے نہیں بھی شمار کیا تھا۔

ہائے افسوس ہے زمانہ کی حالت پر مہتمم اعلے نے اپنے فیصلہ میں خدا کا ذرا بھی خوف نہ کیا۔ بلکہ مدرس اعلے اور ناظم کا البتہ خوف وخیال کیا۔ کیونکہ اگر اللہ کا خوف ہوتا تو تمامی طالب علم کو بوجہ عدم ثبوت جرم بری کرتا۔ اور اگر بزعم خود مجرم ہی ٹھیرانا تھا۔ تو سب ملزموں کو مجرم ہی قرار دیتا۔ حالانکہ ایسا نہیں کیا بلکہ ایک کو بوجہ جزئیت مدرس اعلی بری کردیا اور دوسروں کو بخیال بخشش ناظم مجرم قرار دیا۔ اور ایسے ایسے کلمات سنائے کہ ہرگز ان غریب طلباؤں کے شایاں نہ تھے۔ اوّلاً تو جماعت اعلے میں پڑھنے والے دوسرے شریف اور ذی حیثیت طلبا تھے بلکہ اُن میں بعض تو ایسے خاندان کے تھے کہ جنکے ہندوستان میں اپنا ثانی نہیں رکھا۔ اوسکے خاندان کے علم وفضل کا شہرہ آفتاب کی مانند روشن۔ ہندوستان میں کونسا مولوی ہو جو انکے خاندان سے بہرہ مند ہوا ہو۔ اور انکے بزرگ کا شاگرد نہ ہو۔ خاصکر علماء فرقہ اہلحدیث تو زیادہ تر اونکے ممنون ہیں۔ افسوس اُس شریف لڑکے کے ساتھ بھی مہتمم نے ایسے ایسے کلمات کہے جو ایک کمینہ کے حق میں بھی بیجا نہ ہونگے اُن بیچاروں کی غیرت کا تقاضا نہ ہوا۔ کہ ایسی ذلت اوٹھا کر اس مدرسہ میں رہیں فوراً ہی نام خارج کرالیا۔ اور مدرسہ سے باہر ہو گئے حضرات اب آپ ہی انصاف فرماویں کہ اظہار کیسا ہوا۔ اور فیصلہ کیسا ہوا۔ کیونکہ میں نے اظہار اور فیصلہ کی کیفیت حلفاً تحریر کی ہے۔ ان طلباؤں کی ایسی ذلت دیکھکر اور بھی آٹھ دس نے نام خارج کرالیا منجملہ اُن کے ایک میں بھی ہوں۔ نام خارج کرالینے [illegible] افسوس ہے۔ تو صرف اسیقدر کہ ہمارا شفیق استاد (مدرس [illegible]) [illegible] بیک

وہ بزرگ قابل تعریف ہے اگرچہ مدرسہ چھوٹا مگر اپنے استاد کی خوبیاں تا برگ نہ بھولینگی۔ مدرسہ کی حالت قابل افسوس ہے۔ دو برس سے اسکی بدنظمی حد سے گذر گئی ہے مصلحان قوم کو اسکی طرف توجہ لازمی اور واجب ہے۔ ناظرین میری بات (بدنظمی کے متعلق) کو شاید غیر معتبر تصور فرماویں۔ اسلئے میں اُن خطوں کی نقل کئے دیتا ہوں۔ جو جونپور قاضی ٹولہ کے عالی خاندان اور مشہور ومعروف جوان صالح مولوی صاحب نے اپنے دوستوں (مقیمان مدرسہ احمدیہ) کو سال گذشتہ میں لکھا تھا۔ مولوی صاحب کے دست خاص کا وہ خط لکھا ہوا ہے اور میرے پاس اصل خطوط موجود ہیں وقت ضرورت میں اصل بھی دکھا سکتا ہوں۔ اسکی نقل یہ ہے۔

از جونپور زیر مسجد کلاں          باسمہ سبحانہ          ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

عزیزم مولوی .... سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم! اس وقت آپ کے تین کارڈ سامنے رکھے ہیں ایک ابھی اس وقت آیا ہے۔ اور دو ۲ کو ایک عقد مجھے ملے تھے۔ حالات معلوم ہوکر نہایت افسوس ہوا مدرسہ کا انتظام منتظم کی ناتجربہ کاری پر مبنی ہے ایک دم سے کوئی انتظام نہیں ہوسکتا۔ اور پھر آخر سال میں ایسے ایسے انتظامات جاری کرنا جس سے لڑکے بیدل ہوں اور گھبرا کر چلدیں۔ مدرسہ کو تنزل کرنا ہے۔ یہ وقت اسکا نہ تھا افسوس کہ میں نہیں ہوں۔ ورنہ یہ سب دقتیں آپ کو اٹھانی نہ پڑتیں۔ انتظام بڑے دماغ کا کام ہے ؎ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ اور آخیر سال مدرسہ کو نہ چھوڑیں۔ امتحان کا زمانہ قریب ہے۔ مدرسہ بے رونق ہوجائیگا۔ آئندہ [illegible] پر غور کیجئیگا۔ اور جو رائے مناسب ہوگی عمل کیجئیگا۔ یہ احکام منتظم [illegible] ہوتے ہیں یا اعلے مہتمم کے۔ ...... صاحب بہت ہی صاحب رسوخ ہیں اور وفا ہیں بلکہ یقیناً آپ کے بہی خواہ ہیں۔ اُن کے مشورہ سے کام کیجئیگا۔ اپنا ہاتھ پاؤں سنبھال کر تمام باتوں کا خیال کرکے رہو کوئی پرواہ کی بات نہیں ؎

تو پاک باش و برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازراں

خیر اندیش ..........

(ایڈیٹر) بوجہ طوالت بلاطائل باقی خطوط چھوڑ دئے گئے ہیں۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.G.L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

# اہلحدیث

امرتسر ۲۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| روسا و جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھ ماہ کیلئے | [illegible] |
| ممالک غیر سے | [illegible] |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے - نمونہ یہی پرچہ ہے - بیرنگ خطوط واپس ہونگے - نامہ نگاروں کے مضامین و تازہ خبریں بشرط پسند بصحت درج ہونگی ۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونا چاہیے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

## مجدد دہلوی کی غلط بیانی

(از سید حسن پھلواروی عفی عنہ)

مرزا حیرت مجدد دہلوی نے پہلے تو صرف واقعہ شہادت سید الشہدا جناب سیدنا امام حسین علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار کیا اور اسے ایک فرضی اور فرضی قصہ بتلایا تھا - لیکن اب آپکو جنگ جمل اور جنگ صفین سے بھی انکار ہے اور یہ تاریخی اہم واقعات بھی مرزا صاحب کے نزدیک من گھڑت اور فرضی قصے ہیں - کرزن گزٹ مطبوعہ یکم اکتوبر کے صفحہ ۲ کے صفحوں ان واقعات کو بطلان و انکار میں سیاہ کئے گئے ہیں اور عوام الناس ان کو بلا تحقیق مان لینگے اور کہینگے کہ اگر یہ واقعات صحیح ہوتے تو اس کا ثبوت دیا جاتا اور انہیں بہلانے کے لئے آپ نے چند کتابوں کی عبارات بھی [illegible] کی ہیں اور

بیان کیا ہے کہ پہلے بھی محققین نے ان واقعات کو غلط اور بے بنیاد بتایا ہے۔ حالانکہ وہ اقوال و عبارات ایک ذی فہم کے نزدیک مرزا صاحب کے دعویٰ کی دلیل نہیں ہو سکتیں اور غضب تو یہ ہے کہ ان اقوال اور عبارتوں کے نقل کرنے میں بھی دیانت اور سچائی سے کام نہیں لیا گیا۔ لفظاً اور معناً تحریف کر دی ہیں اور بڑی چالاکی کی ہے۔ لیکن واضح ہو کہ ... [illegible] ... ست کر ... یہ ... نہاں جائے الیشان گیرندہ جناب مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کہ جمل و صفین وغیرہ کی لڑائیاں نہیں ہوئیں شرح عقائد نسفی کے عبارت نقل کی ہے کہ ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر لما ورد من الاحادیث الصحیحۃ فی مناقبھم و وجوب الکف عن الطعن فیھم الی قولہ وما وقع بینھم من المنازعات والمحاربات۔ یعنے نیکو اور بھلائی کے صحابہ کا ذکر کرنے سے رُک جا کیونکہ ان کی فضیلتوں میں اور ان کی شان میں طعن کرنے سے ضروری رُک جانے میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں ... اس قول تک کہ اور ان کے درمیان جھگڑے اور لڑائیاں واقع نہیں ہوئیں۔

یہ ہے مرزا صاحب کی عبارت جو انہوں نے کرزن گزٹ مطبوعہ یکم اکتوبر میں لکھی ہے۔ اللہ اکبر! شرح عقائد نسفی کی عبارت میں مجدد دہلوی نے کیسی تحریف کی ہے۔ شرح عقائد چھاپہ مجتبائی دہلی کا صفحہ ۱۱۸ جس کا جی چاہے دیکھ لے وما وقع کی اصل عبارت یوں ہے وما وقع بینھم من المنازعات والمحاربات فلہ محامل وتاویلات۔ ما موصولہ ہے اور مبتدا ہے جس کی خبر فلہ محامل ہے یعنے جو کچھ ان کے باہم لڑائیاں اور تنازعات واقع ہوئے ان کے محامل ہیں اور ان کی تاویلات کی جاتی ہیں۔ مرزا صاحب نے کمال ذکاوت و ذہانت کے باعث ایسی نرالی تحریف کی ہے۔ کہ اوّل تو خبر کو جس کا جی چاہتا ہو اصل خبر (فلہ محامل وتاویلات) کو بالکل اڑا دیا۔ پھر ما موصولہ کو ما نافیہ قرار دیا اور المنازعات اور المحاربات کے درمیان ’’لا‘‘ بڑھا دیا۔ اور اس طرح تغیر و تبدل کر کے عبارت کو اپنے دعویٰ کی شہادت بنا کر ثبوت پیش کیا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے کسی نے کہا کہ نماز پڑھنے کی ممانعت خود خدا کرتا ہے اور فرماتا ہے لا تقربوا الصلوٰۃ۔ حالانکہ خدا نے فرمایا ہے:-

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی

لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ طلبہ ہنستے ہیں کہ کیا مرزا صاحب اتنی استعداد بھی نہیں رکھتے کہ ما موصولہ اور نافیہ میں تمیز کر سکیں اور مبتدا اور خبر کو پہچان سکیں۔

استغفر اللہ۔ افسوس کہ وہ شخص جس کا دعویٰ ہو کہ ہم نے آسمانی حکم سے کمر ہمت چست باندھ لی ہے۔ اور ہم پر بہت سی خدا کی رازیں منکشف ہو گئے ہیں اور وہ شخص جس کا سینہ حضور انور کی پاک زیارت سے نور خدا کیساتھ ... کر لیا ہو اور روح القدس جس کے بار بار ہم قرین ہو۔ اور خدا کا ہاتھ جس کے ساتھ ... بلکہ ... ہو اس کا ایسی افترا پردازی و بددیانتی کا مرتکب ہونا تعجب کی بات نہیں ہے۔

جناب حیرت نے اور عبارتیں جو نقل کی ہیں وہ بھی ان کے دعویٰ کی دلیل نہیں ہو سکتیں جنگ جمل و جنگ صفین یا ان کے باہمی محاربات و منازعات کا کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ ہاں ان عبارتوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے اور ان اقوال کا منشاء یہ ہے کہ اس باب میں متعصبین اور روافض و جہلائے ارفاض نے بہت سے واقعات اور روایات گھڑ لی ہیں۔ جو در اصل غلط ہیں اور یہ ایک واقعی اور سچی بات ہے ابن دقیق العید کا قول نقل کرنے میں بھی اُس کا یہ ہے اگر ... وما کان صحیحا اوّلنا بتاویلات حسنۃ لان الثناء علیھم من اللہ سابق۔ سو احاطہ تحریر سے باہر کر دیا گیا ہے۔

مرزا صاحب لوگوں کو دھوکہ اور مغالطہ دیکر اہل سنت کی عقائد کی کتاب علامہ سعد الدین تفتازانی کی شرح عقائد نسفی سے (علامہ کی عبارت میں تحریف و تبدیل کر کے) جنگ جمل و صفین کو غلط واقعہ ثابت کرنے چلے ہیں۔ لیکن انہیں یہ خیال ہی نہیں کہ یہ واقعات تو ایک طرف رہے خود واقعہ شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا کافی و وافی ثبوت علامہ سعد الدین تفتازانی (جن کی کتاب کی عبارت آپ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت و سند میں پیش کی ہے) کے قول سے نکلتا ہے جس مقام کی عبارت شرح عقائد کی آپ نے نقل کی ہے اُسی جگہ چند سطروں کے بعد لعن یزید کے بارہ میں علامہ مذکور اس طرح لکھتے ہیں:-

وبعضھم اطلق اللعن علیہ انہ کفر حین امر بقتل الحسین واتفقوا علی جواز اللعن علی من قتلہ او امر بہ او اجازہ و رضی بہ والحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذالک واھانتہ اھل بیت النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احاداً۔

اور لقتل الحسین کا حاشیہ ملاحظہ ہو محشی صاحب لکھتے ہیں:-

قال اھل السنۃ والجماعۃ ان الحسین علیہ السلام کان الحق فی یدہ وقد قتل مظلوما

فرمائیے جس کتاب کو آپ نے (مرزا صاحب) اپنے دعوی کی سند میں لانا چاہا تھا۔ اسی سے آپ کی تردید اور آپ کے دعوی کا ابطال ہو گیا اور جس بزرگ (علامہ سعد الدین تفتازانی) کو آپ نے اپنا موافق اور سمجھا یا بنایا تھا۔ وہی آپ کے اوہام باطلہ کی تردید کرنیوالا اور آپ کے دعوی کا مبطل نکلا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

# اسلام اجمیر میں

(ماخوذ از وکیل)

دنیا میں آج سینکڑوں مذہب ہیں لیکن ان کے مقابلہ میں اگر اسلام کو کوئی عظیم الشان خصوصیت حاصل ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ توحید کی جیسی تعلیم اس مذہب نے دنیا کے سامنے پیش کی۔ اسکی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی دنیا میں جتنے مذہب آئے سب کا اصلی مقصد صرف یہی رہا کہ توحید کا سبق دنیا کو یاد کرائیں اور اس الٰہی مرکز سے ہٹنے نہ دیں۔ یہ جو سچے مذہب کا حقیقی عنصر ہے لیکن چونکہ ان کی تعلیم بالکل سطحی اور توحید کے تمام پہلوؤں پر حاوی نہ تھی اسلئے اس کا اثر پائدار نہیں رہا۔ اور بانی مذہب کی آنکھیں جہاں بند ہوئیں۔ وہیں شرک کا شعور قدم قدم میں نظر آنے لگا۔ مذہب **عیسوی** کا بانی یقیناً اسی واحد اور حقیقی رب العالمین کی منادی کرتا رہا جسکی وحدت کا یقین دلانا اسلام کا اصلی مقصد رہا ہے۔ لیکن ابھی یہ مذہب سو برس کی عمر تک بھی نہیں پہنچا تھا۔ کہ تثلیث اور **الوہیت مسیح** کا اعتقاد مسیحی کا جزو لاینفک ہو گیا اور وہ محترم اور باعظمت جان جو در حقیقت توحید کی سچی تعلیم پر قربان ہو گئی تھی۔ کفارہ کی عجیب و غریب صورت میں نادان عیسائیوں کو اپنا جلوہ دکھلانے لگی۔ اسلام نے دنیا میں آکر در حقیقت کوئی نیا کام نہیں کیا۔ اور نہ وہ اس امر کا مدعی ہے اسکا بڑا کارنامہ صرف یہ ہے۔ کہ ہاں اس نے اسی توحید کے بھولے ہوئے سبق کو اس تکمیل اور پائداری کیساتھ دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ کہ صدیوں تک اسکا اثر زائل نہیں ہوا۔ یہانتک کہ توحید کا تمغہ آج بھی اسکے پیروؤں کی عام علامت ہے۔ اور اسلام اور توحید مرادف الفاظ سمجھے جاتے ہیں۔

اسلام سے پہلے جتنے مذہب آئے۔ ان کی تعلیم **توحید فی الذات** تک محدود تھی۔ انہوں نے صرف یہ بتلایا کہ خدا ہے اور ایک ہے پھر اس تعلیم کو تشابہات اور تمثیلات میں اس طرح چھپا دیا کہ عام نگاہیں اسکی تہ تک نہ پہنچ سکیں۔ بانی مذہب کا سایہ جبتک قوم پر رہا۔ وہ اس مرکز پر قائم رہی۔ مگر جب انکو ذاتی تفحص اور غور و فکر کا موقعہ ملا۔ تو ظاہر بینی اور دھوکہ کھانیوالی طبیعتوں کی غلطیاں ظاہر ہونے لگیں۔ وہ **توحید فی الذات** پر قائم رہے۔ لیکن اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کی اسقدر عظمت اور غیر معمولی عزت کرنے لگے۔ کہ رفتہ رفتہ انہیں خدا سے ملا دیا۔ ان کی تصویریں بنا کر ان کی پرستش کرتے تھے۔ مگر یہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ ان کی عزت اور تعظیم ہے ان کے کمالات اور احسان کی کہ انکو خدا کا مقرب قرار دیتے تھے اور اسلئے خدا اور مخلوق میں انہیں ایک ذریعہ سمجھتے تھے جن کے بغیر دنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ انکو خوش کرنے کیلئے ان کی پرستش کرتے تھے نذریں چڑھاتے تھے۔ کیونکہ ان کے خیال میں خدا کی رضامندی انکی رضامندی پر موقوف تھی بانی مذہب کو اپنا ہادی اور نجات دہندہ سمجھکر اس امر کا مستحق جانتے تھے کہ خدا کیساتھ اس کا بھی غیر معمولی احترام کیا جاوے۔ اور جو تعلیم وہ اسکے بتلائے ہوئے خدا کی کرتے ہیں اس میں خدا کے بتلانیوالے کو بھی شریک کیا جاوے۔ باوجود ان تمام باتوں کے وہ خود کو موحد سمجھتے تھے۔ اور **توحید فی الذات** پر قائم تھے کیونکہ ان کو صرف اس امر کا یقین دلایا گیا تھا کہ خدا ایک ہے۔ اسکی ممانعت نہیں کیگئی تھی کہ جو افعال و خیالات اسکے لئے مخصوص ہیں۔ ان میں کسی کو شریک نہ کیا جاوے۔ یہ خیالات بڑھتے بڑھتے ایک زمانہ میں اسقدر محیط ہو جاتے۔ کہ وہ بالآخر نام توحید بھی مفقود ہو جاتی اور مذہب کا مفہوم صرف یہی خیالات رہ جاتے۔

اسلام کا جب ظہور ہوا۔ تو اس نے پہلی نگاہ اس غلطی پر ڈالی۔ اس نے توحید فی الذات کے ساتھ ہی توحید فی الصفات کی بھی تعلیم دی اور ہمیشہ کیلئے اس غلط فہمی کا دروازہ بند کر دیا۔ اس نے بتلایا کہ توحید کا مفہوم صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ زبان سے خدا کی وحدت کا اقرار کر لیا جاوے۔ بلکہ جو صفات کہ اسکے لئے مخصوص ہیں یا جن افعال کا وہ حقیقی مستحق ہے۔ ان میں اوروں کو بھی شریک کر لیا جاوے۔ نبی صرف خدا کا بھیجا ہوا ایک بندہ ہے۔ جو دنیا میں آکر دنیا کی غلطیوں کو دور کرتا ہے خدا کے آگے وہ بھی ویسا ہی ایک عاجز بندہ ہے۔ جیسے اور انسان ہیں۔ اس نے یہ مکمل تعلیم نہایت صفائی اور سادگی کیساتھ پیش کر دی اور بار بار اتنی مرتبہ اس سبق کو دہرایا۔ کہ اس آج ہی دارالعلوم کے ہر متعلم کے دل پر توحید کا نقش کالحجر ہو گیا۔

ahmadimuslim.de

حقیقت یہ ہے۔ کہ فطرت انسانی کی طاقت سے یہ بات بالکل باہر ہے کہ وہ کسی ان دیکھی اور انسانی صفات سے منزہ ذات کا تصور اپنے ذہن میں پیدا کر سکے وہ جب کسی چیز کا تصور اپنے ذہن میں پیدا کرتا ہے تو اسکے خال و خط کو اسی طرح آراستہ کرتا ہے جس طرح انسے خال و خط آئینہ میں نظر آتے ہیں اسلام سے پہلے جتنے روحانی پیشوا آئے انہوں نے کوشش کی۔ کہ عام انسانی ذہن ایک ایسی ہستی کا وجود تسلیم کرلیں جو انسانی صفات سے بالکل منزہ ہے۔ مگر چونکہ ان کی تعلیم سطحی نامکمل اور وقت بہات سے بھری ہوئی تھی اسلئے اسکا اثر پائیدار نہیں رہا۔ تھوڑے ہی زمانہ میں اقتضائے فطرت کا ظہور ہوا۔ اور ایک ایسی ہستی کو ملن کردو سے پیرائیوں میں شرک اور بت پرستی شروع ہو گئی اسلام نے سب سے پہلا اسکا علاج کیا۔ خدا کی ذات و صفات کو نہائیت صاف اور سادہ پیرایہ میں بار بار ذہن نشین کیا۔ اور اچھی طرح سمجھا دیا۔ کہ خدا کو ایک مان کر اسکو صفات میں انسانوں کو شریک کرنا خدا کو ایک ماننا نہیں ہے۔ بلکہ شرک اور قطعی شرک ہے پیشوایان مذہبی اور اولیاء کی بے انتہا وقعت کیجاتی تھی۔ اور انہیں خدا سے ملادیتے تھے اسلئے فرمایا کہ۔ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله بڑی غلطی یہ تھی کہ غلاۃ نبی کے بالکل ہو مختلف وجوں کو اس طرح ملادیتے تھے۔ کہ امتیاز اٹھ جاتا تھا۔ اسی غلطی میں مسیح کے پیرو تباہ ہو گئے اس لئے اس غلطی کا ہمیشہ کیلئے دروازہ بند کردیا کہ قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله بار بار ذہن نشین کیا۔ کہ انما انا بشر مثلكم۔ میں بھی تمہاری ہی طرح ایک بندہ ہوں اس تعلیم کا یہ اثر تھا۔ کہ تمام صحابہ خالص توحید کے رنگ میں رنگ گئے تھے۔ **فاروق اعظم** رضؓ نے جب ایک ایسے درخت کی طرف بغرض زیارت لوگوں کو دوڑتے دیکھا۔ جسکے سایہ میں بیٹھ کر **آنحضرت** (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیعت لی تھی تو فوراً حکم دیا۔ کہ جڑ سے کاٹ کر پھینکدیا جاوے۔ ورنہ اسکی بھی پرستش شروع ہو جائے گی۔

غرض کہ اسلام کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے **توحید فی الصفات** کی تعلیم دیکر توحید کو درجہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ اور مذاہب سابقہ میں جتنی خرابیاں پیدا ہوئیں اور توحید کو چھوڑ کر شرک کی طرف لوگ متوجہ ہو گئے اسکی اصل وجہ یہی ہے۔ کہ **توحید فی الصفات** کی تکمیل [illegible] ان مذاہب کی [illegible] تھی۔ لیکن آج جسقدر افسوس کیا جاوے کم ہے کہ وہ **خصوصیت** اسلام کی [illegible] مسلمانوں سے مفقود ہوتی جاتی ہے جس **شرک فی الصفات** نے [illegible] کو تباہ کیا۔ جس ناجائز عظمت اور عزت نے دنیا کے اور مذہبوں کو شرک بنا دیا [illegible]

وہی خرابی زیادہ وسیع پیمانہ میں اب مسلمانوں میں پھیل رہی ہے اور کوئی اس پر توجہ نہیں کرتا۔ توحید کا مفہوم مسلمانوں نے صرف یہ سمجھ لیا ہے کہ زبان سے خدا کی وحدت کا اقرار کرلیا جاوے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ لی جاوے اور ان دو مرحلوں کے طے ہو جانے کے بعد مردوں کی پرستش۔ زندوں کی عبادت۔ قبروں کیلئے شد الرحال اور اور جتنی باتیں اس قسم کی ہیں۔ ہزار مرتبہ کیجائیں مگر نہ انکا اثر توحید پر کچھ اثر پڑتا ہے اور نہ ایمان میں کچھ فرق آتا ہے۔

بڑی مشکل یہ ہے کہ یہ حالت صرف عوام کی نہیں ہے جنکے سمجھانیکی کوشش کیجاوے۔ سینکڑوں عالم ان تمام باتوں کی تائید میں کتابیں تصنیف کر چکے ہیں قرآن و حدیث سے ثبوت بہم پہنچا چکے ہیں اور ان مشرکانہ خیالات کی عجیب عجیب تاویلیں کی ہیں خود ان پرستش گاہوں میں شریک ہوتے ہیں۔ قبروں کا طواف کرتے ہیں۔ وہاں کی خاک کو خاک شفا بتلاتے ہیں اور خود بیمار ہو جاتے ہیں۔ تو اسے کھاتے ہیں۔ جب پڑھے لکھے جاہلوں کو کیونکر سمجھایا جاوے؟

**آنحضرت** (صلی اللہ علیہ وسلم) نے زیارت قبور کی بالکل ممانعت کردی تھی لیکن پھر اجازت دیدی۔ ہمارے علماء اس اجازت پر اپنے چوڑے حاشیے چڑھاتے ہیں اور اس سے **استفاضہ عن القبور** اور شد الرحال کی اجازت کا استدلال کرتے ہیں مگر یہ بالکل القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے حدیث کے الفاظ صاف بتلاتے ہیں کہ ابتدا میں ممانعت صرف اس خوف پر مبنی تھی۔ کہ ذرا سا سہارا پاکر کہیں قبروں کی پرستش شروع نہ ہو جاوے لیکن جب اسلام کی تعلیم نے اچھی طرح لوگوں کے دلوں میں گھر کرلیا اور یہ احتیاط ضروری نہ رہی۔ تو پھر زیارت کی اجازت دیدی گئی۔ مگر ساتھ ہی اسکی وجہ بھی بتلادی۔ کہ انها تذكركم الموت۔ کہ قبروں کا دیکھنا تمہیں موت یاد دلاتا ہے[1]

اس حدیث۔ نے اس امر کا قطعی فیصلہ کردیا ہے کہ قبروں کی زیارت اگر جائز ہو سکتی ہے تو صرف اسی صورت میں جبکہ عبرت کی غرض سے زیارت کیجاوے اور نہ اور تمام صورتوں میں ناجائز ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ ان مشرکانہ افعال کی تائید میں یہ حدیث پیش کیجاتی ہے اور اس علت میں غور نہیں کیا جاتا۔ جو اجازت کے ساتھ **آنحضرت** (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کردی ہے۔

اس حدیث کے علاوہ اور بھی چند حدیثیں پیش کیجاتی ہیں جنمیں ایک **حضرت فاطمہ** رضؓ کے متعلق ہے۔ کہ وہ **حضرت عباس** رضؓ کی قبر کی زیارت [illegible]

[1] کنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها لانها تذكركم الموت

ahmadimuslim.de

کو آتش لیف لے گئی تہیں۔ مگر اس حدیث کو اور اس قسم کی تمام حدیثوں کو صحیح تسلیم کر لینے کے بعد سمجھ میں نہیں آتا کہ قبر پرستی پر کیا اثر پڑ سکتا ہو۔ ثبوت تو اس امر کا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ نے ان ہی اغراض سے قبروں کی زیارت کی۔ جن اغراض سے آجکل اجمیر یا۔ قبر علی کا سفر کیا جاتا ہے؟

عیسائیوں کو جس چیز نے تباہ کیا وہ صرف نبی اور اولیا کی حد اعتدال سے بڑھی ہوئی عظمت اور وقعت ہے اسلام نے اسی بے اعتدالی کا علاج کیا اور نبی کی حقیقت اور ماہیت اچھی طرح بتلا دی۔ مگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق جو بیہودہ اور مشرکانہ باتیں اس جماعت میں مشہور ہیں انکو ایک طرف رکھکر اگر دوسری طرف الوہیت مسیح کا مسئلہ رکھا جاوے تو ہم ایسے ظاہر بینوں کو وہ باریک فرق نہیں معلوم ہو سکتا۔ جو ان دونوں مسئلوں میں شاید باقی رہ گیا ہو میم احمد کا لطیفہ تو مولود خوانوں اور واعظوں کی زبانوں پر چڑھا ہی ہوا ہو مگر حیرت یہ ہے کہ ہمارے یہاں کے مشہور صوفی مفسر بھی اس بے اعتدالی سے نہ بچ سکے روح البیان کا مشہور مصنف جب آنحضرت کی عبدیت کو ایک اضافی چیز قرار دیکر باطن میں ...... تسلیم کرلے تو ان جاہل اور نالائق مولود خوانوں کے وظیفہ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

(ان البشریۃ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام علیہا واضافیۃ فظاہرہ وعبد وباطنہ حق۔ روح البیان جلد چہارم تفسیر سورۃ فتح)

اس قبر پرستی کو خوشنما بنانے کے لئے ایک عجیب وغریب تھیوری تصنیف کرکے اسلام کے سر تھوپی گئی ہے جو عیسائیوں کے تصنیف کردہ مسئلہ کفارہ سے بھی کہیں زیادہ دلچسپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ...... ایم بزرگ اور ولی اللہ خدا کے باعظمت دربار میں ہم گناہگاروں کا ایک وسیلہ ہیں جنکے بغیر نہ تو ہماری آواز وہاں تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہمارے گناہ معاف ہو سکتے ہیں ہم ہزار نمازیں پڑھیں ہزار روزے رکھیں۔ حج ادا کریں مگر جبتک ان کی چوکھٹ پر جبہ سائی نہ کیجاوے اور اُن کی قبروں کا طواف کرکے انہیں خوش نہ کیا جائے۔ نہ نماز کا پڑھنا کام آسکتا ہے نہ روزے کا رکھنا باعث نجات ہو سکتا ہے برخلاف اسکے عمر بھر عیاشی اور سیہ کاری کا شغلہ رہے نہ کبھی مسجد کی صورت دیکھی ہو۔ اور نہ کبھی بھولے سے ایکدن کا روزہ رکھا ہو مگر جہاں یا شیخ عبدالقادر الجیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ شروع کیا۔ اور اجمیر شریف پہنچکر قبر مبارک کو بوسہ دیدیا۔ وہیں تمام گناہ جھڑ گئے اور تمام سیہ کاریوں سے اسطرح پاک ہو گئے کہ من لاذنب لہ اسلام ان تمام بیہودہ خیالات سے پاک ہے۔ اسکی سچی تعلیم ہے کہ :-

اذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

خدا کے بے نیاز دربار میں نہ کسی کی سفارش کی ضرورت ہے۔ نہ کسی وسیلہ کی۔ وہ ہر گنہگار اور سیہ کار کی مغفرت کے لئے اور اسکی دعا کے سننے کیلئے ہر وقت تیار ہے۔ نہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی سفارش سے وہ کسی کی دعا سنتا ہے نہ حضرت معین الدین اجمیری کی خوشامد سے۔ سچے دل اور بے لاگ توبہ کی ضرورت ہے جو نہ اجمیر کے سفر سے حاصل ہو سکتی ہو اور نہ اور قبروں کی پرستش سے بلکہ اسکا ایک اور ہی ذریعہ ہے۔ جو ان خاک کے تودوں میں نہیں مل سکتا۔ اگر اُسے تلاش کرنا ہے تو اُس زندہ ادمی کی طرف توجہ کرو۔ جسکا یہ سچا دعوی ہے کہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین

ایک مثل مشہور ہے کہ زندہ ہاتھی کی قیمت ایک لاکھ تو مردہ ہاتھی کی قیمت دو لاکھ یہی حال اس مردہ پرست قوم کا ہے زندہ درویشوں اور ولیوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں لیکن جہاں روح قفس عنصری سے نکلی اور وہ مردہ جسم مرجع خلائق بنگیا۔ بھلا کوئی ان قبر پرستوں سے پوچھے کہ بت پرست ہندو اور مسیح پرست عیسائی کو تم کیوں کافر سمجھتے ہو؟ اگر توحید کا مطلب یہی ہے جو تمہارا عمل بتلا رہا ہے۔ تو ان بیچاروں نے کیا قصور کیا ہے؟ اگر وہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں تو تم قبروں کے آگے سجدہ کرتے ہو۔ اگر وہ بتوں کے آگے اپنی مرادیں لیجاتے ہیں۔ تو تم قبروں سے اپنی مرادیں مانگتے ہو۔ اگر تم ان قبر والوں کو یا ان میں سونے والوں کو خدا نہیں سمجھتے۔ تو وہ بھی ان بتوں کو حقیقی خدا نہیں سمجھتے۔ پھر تم میں اور اُن میں فرق کیا ہوا؟ اگر کچھ فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ وہ بھی ایک انسانی صورت کی پرستش کرتے ہیں اور تم صرف مٹی کے ڈھیر کی پرستش کرتے ہو۔ کیا اسکے اور بھی کچھ فرق ہے؟ عیسائیوں نے اگر مسیح کو خدا سمجھ لیا۔ تو کیا برا کیا۔ جبکہ صورت احدی کو صرف میم کے پردہ نے صورت احمدی بنا دیا ہے؟ اگر وہ مسیح کے خون کو تمام عیسائیوں کے گناہ کا کفارہ سمجھتے ہیں تو کیا برا سمجھتے ہیں جبکہ ایک ایک ولی ہزاروں گنہگاروں کو اپنی سفارش سے جنت میں لیجا سکتا ہے اور جبکہ بغیر ان کی سفارش کے کسیکا گناہ معاف ہی نہیں ہو سکتا۔ خدا کیلئے بتاؤ کہ تم میں اور ان میں کیا فرق ہے؟ کیا صرف اتنا ہی کہ ...... انہوں نے دنیا بھر کے گناہ کا بوجھ صرف مسیح کی گردن پر لا دیا ہے اور تم نے بہت سے ولیوں میں تقسیم کر دیا ہے بھلا اور بھی کچھ فرق ہے؟ افسوس ہے کہ تم نے کبھی نہیں بتلایا ...... (باقی)

تمہارا قرآن تمہارا مجموعہ احادیث تمہارے انہیں بزرگوں کے اقوال جنکی تم پرستش کرتے ہو۔ ان تمام باتوں سے خالی ہیں۔ سچ سچ بتلاؤ تم نے یہ باتیں کہاں سے لی ہیں؟ کیا ہندوؤں سے لی ہیں؟ کیا رومن کیتھولک عیسائیوں سے لی ہیں؟ اگر خود تمہارا اسلام ان تمام باتوں کا مجوز ہے۔ تو اس اسلام سے آریہ اور پراٹسٹنٹ عیسائی اچھے ہیں۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب خود تم اس شرک اور انسان پرستی میں ڈوبے ہوئے ہو۔ تو اور قوموں پر کیوں اعتراض کرتے ہو؟

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر + کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں   پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں

اجمیر میں چار دن ٹھیرا۔ اور وہ حیرت انگیز حالات دیکھے جنکے تفصیل ذکر کیلئے سینکڑوں صفحے کافی نہیں۔ عیاش اور زناکار آدمی کیلئے حقیقت یہ ہے کہ اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں۔ ہندوستان کی وہ گراں قیمت رنڈیاں جنکی رونمائی کے لئے سینکڑوں روپے کافی نہوں۔ اونکا دیدار یہاں مفت میں حاصل ہو سکتا ہے اور نہایت آسانی سے تمام معاملات طے پا سکتے ہیں ہمارے دوست الفرقان کو اگرچہ انکی دل فریب صورتوں میں بھی عقیدت اور معرفت کا جلوہ نظر آتا ہے۔ مگر ہماری نگاہیں اسقدر باریک بیں نہیں ہیں ہم تو یہی جانتے ہیں۔ کہ اجمیر شریف حسن جہاں سوز کی ایک منڈی شدہ ہے۔ جو شخص حسن کا خریدار ہو۔ وہ وہاں کی سیر ضرور کرے جنکی آنکھیں سرمۂ معرفت سے مزین ہیں وہ اس عقیدت اور صفائی طبیعت کا خود ہی اندازہ کر لینگے۔

اس قبر پرستی کے سلسلہ میں عجیب عجیب رسمیں ایجاد کیگئی ہیں جنکے ماخذ کی مجھے سخت تلاش ہے اجمیر میں عرس کے سات دن قرار دئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر دن ایک خاص رسم کیساتھ تعلق رکھتا ہے مثلاً چھٹے یا ساتویں دن قبر کو گلاب سے غسل دیتے ہیں۔ اور پھر وہ گلاب تمام مجاوروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور وہ اسمیں اور پانی ملاکر اپنے مہمان زائروں یا حاجیوں کے پاس فروخت کر ڈالتے ہیں۔ یہ پانی آب زمزم سے بھی خاصیت میں بڑھا ہوا ہے جس قسم کی بیماری ہو۔ یا کیسے ہی سخت آسیب ہو۔ اس کا ایک قطرہ مریض کو پلا دینا ہمیشہ کیلئے کافی ہو۔ افسوس ہے کہ لکھنؤ کے زبدۃ الحکما اس آبحیات سے بیخبر ہیں۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے دواؤں کی زحمت سے آزاد ہو جاتے۔ ایک شیشی گلاب کی اجمیر سے منگواکر عدد بھر کے پانی میں ملا دی جائے۔ اور پھر چھوٹی بڑی شیشیوں میں بھر کر شربت آبحیات کی منادی سے ہندوستان بھر گونج اٹھے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

یہاں نکتہ سے مراد رسالہ عبدالواسع کے نکتے نہیں ہیں بلکہ میم احمد کا نکتہ قبر پرستی کا نکتہ۔ رنڈیوں کے مزارات پر تشریف لانے کا نکتہ اور اسی قسم کے اور دلچسپ نکتے۔ جن کی ہم ایسے وہابیوں کو پوری خبر نہیں۔

ابو الکلام آزاد دہلوی۔ لکھنؤ

# ختنہ

(از جناب ڈاکٹر راما نند صاحب جگادھری ضلع انبالہ)

میں آج اس شرط کو یاد دلاتا ہوں کہ جو ایک ڈاکٹر صاحب کیطرف سے ختنہ کے بارے میں چھپی تھی واضح ہو کہ خداوند کریم نے خلقت میں کوئی ایسی چیز بغرض بنائی ہے۔ کہ جسکی بناوٹ میں انسان کو ترمیم و تنسیخ کرنے کی ضرورت پڑے مثل دل و دماغ۔ انتڑی۔ جگر۔ گردہ۔ وغیرہ وغیرہ جیسے کہ جسکے سب اعضائے رئیسہ ہیں۔ ویسے عضو تناسل بھی ایک عضو رئیس ہے۔ چونکہ سب کی بناوٹ مکمل ہے اسلئے آلہ تناسل کی بناوٹ بھی مکمل ہے ہاں بعض بچے ایسے دیکھنے میں آئے ہیں کہ جنکے حشفہ کا اوپر کا پردہ اگر ایام طفلی میں نہ کھلنے لگے۔ تو ایام جوانی میں ان کو اس پردہ کے نہ کھلنے سے ازحد تکلیف ہوتی ہے۔ زیادہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے اس لحاظ سے ہم یہ رائے تو نہیں دے سکتے کہ اس پردہ کو کاٹ ڈالنا چاہئے۔ لیکن یہ رائے قائم ہو سکتی ہے کہ ایام طفلی میں اسکو کھولتے رہنا چاہئے جیسے کہ خداوند کریم نے آنکھ کے اوپر کا پردہ آنکھ کی حفاظت کے لئے بنایا ہوا ہے ایسے حشفہ ایک نہایت ہی نرم جگہ ہے پس اس کی حفاظت کے لئے بھی بالضرور پردہ ہونا چاہئے تھا۔ اگر معترض کہے کہ ختنہ کرانے سے اہل اسلام کو کچھ نقصان کیوں نہیں ہوتا۔ تو ہمارا جواب ہے کہ اگر ایک انسان کی انگلی کاٹ دی جائے اور پھر وہ مندمل ہو جاوے۔ پھر جب اس میں

ع ہمارے مکرم بابو اجندا س صاحب امرتسری جنہوں نے ختنہ کا کرانا ضروری لکھا تھا
ع بچہ ہونے کے بعد دائیہ اوسکا آنول نال ([illegible]) پھر کیوں کاٹتی ہے
ناخن بال وغیرہ کیوں کٹوالتے ہیں (ایڈیٹر)

× یہ تعزیہ

رام سے تو انسان معدوم ہو جاتا ہے (ایڈیٹر) ے آنکھ تو ہر وقت ہوا میں ننگی رہتی ہے اسلئے پردہ کی حاجت ہو مگر وہ تو ایسا نہیں (ایڈیٹر)


کارخانہ عطر و
اگر آپکو عمدہ عطریات کے مشہور قدیم کو نسیم سے منگوائیں ہو جائے گی۔
محصول

| نام عطر | قیمت فی تولہ |
| --- | --- |
| گلاب | [illegible] |
| کیوڑہ | [illegible] |
| موتیا | [illegible] |
| حنا | [illegible] |
| چنبیلی | [illegible] |

نمونہ مفت
المشتہر مینیجر
نسیم

درد یا زخم نہ رہے۔ تو کیا انسان کی صحت میں فرق پڑ جائیگا؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ کہ ایک قدرتی چیز قطع ہو جائے گی۔ لیکن اگر یہ سوال اُٹھایا جائے کہ ختنہ کرانا مذہباً گناہ یا ثواب میں داخل ہے تو ہم ضرور کہینگے کہ نہ تو کوئی گناہ ہے نہ ثواب ہے۔ یہ مسئلہ علم طب سے تعلق رکھتا ہے۔ مذہبی اصول سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس فروعات سے ہے لیس علم طب میں تو کسی حکیم یا ڈاکٹر یا وید نے اس مسئلہ کی تصدیق نہیں کی ہے۔ مذہبی فروعات کو جو لوگ ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ کس طرح منع ہو سکتے ہیں؟

# اڈیٹر الحکم کی دیانتداری

(از مولوی محمد نعمت اللہ خان شاہجہانپوری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

معزز ناظرین! اڈیٹر الحکم نے بریلی اور شاہجہانپور کے خلاف بیجا خیالات چھاپ کر اپنی جماعت کو جوش دلانا اور ہمدردی کا ناجائز طریق اختیار کیا ہے۔ چنانچہ الحکم مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۱۶ء میں لکھتا ہے:۔

آسی طرح پر اب شاہجہانپور کے غریب احمدی جماعت کو دکھ دینے کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ اور انکو اشتعال دلانے کیلئے گندے اشتہار جاری کئے جاتے ہیں۔ مگر وہ بیچارے صبر کرتے ہیں اور اللہ کے حضور ہی اپنی اس تکلیف کیلئے فریاد کرتے ہیں۔

آگے چلکر لکھتا ہے:۔

میری رائے میں بریلی اور شاہجہانپور کے احمدیوں کو مناسب طریق سے مقامی حکام کو اپنی تکالیف سے مطلع کر دینا چاہئیے۔

ناظرین! ہم اصل واقعہ آپکے سامنے پیش کر کے انصاف چاہتے ہیں۔ کہ اڈیٹر الحکم سچا ہے یا ہم۔ گندے اشتہار ہمنے شائع کئے یا مرزائیان شاہجہانپور نے۔ اور بانی اسکا کون ہوا؟ ہمکو بریلی کے حالات سے واقفیت نہیں نہ ہم وہاں کے ذمہ دار ہاں شاہجہانپور کے حالات ہمسے سنئے اپریل ۱۹۱۶ء میں ایک اشتہار الانذار مرزائیوں کے طرف سے تمام ضلع شاہجہانپور میں تقسیم ہوا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک عظیم الشان زلزلہ آنیوالا ہے۔ جو زلزلہ حال سے بڑھا چڑھا ہوگا۔ اور اس میں منشاء یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ مرزا کادیانی کو مسیح موعود مان لو۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ لوگ ایک مامور من اللہ (رسول اللہ) کی تکذیب کرتے ہیں۔ مرزائیوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ لوگوں کو جا بیجا بہکانا اور گمراہ کرنا شروع کر دیا اور بعض سادہ لوح بے علم بہکا بھی کہاں گئے اس اشتہار سے شہر میں کھلبلی پڑ گئی اور لوگ پریشان ہونے لگے۔ عوام کے عقائد بگڑنے کا اندیشہ ہوا۔ تو ہمنے حضرت اقدس جناب ابو المعظم سید محمد اعظم شاہ صاحب مفتی شاہجہانپور کے حکم سے علمائے لدھیانہ کا فتوی مرتب کر کے تمام ضلع میں شائع کر دیا جسکا مضمون یہ تھا۔ کہ مرزا صاحب اور انکے معتقد اسلام سے خارج ہیں۔ ان سے اسلامی طریق پر میل جول رکھنا ناجائز ہے۔ انکے عقائد ملحدانہ ہیں۔ ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں اور مرزا کادیانی کے عقائد بھی اوسکی تصانیف سے بحوالہ صفحہ وکتاب لکھے ہیں مثلاً حضرت عیسے علیہ السلام وامام حسین علیہ السلام کی وہ توہین کرتا ہے ختم نبوت من کل الوجوہ کا منکر ہے۔ معراج کا منکر ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے کو مسمریزم خیال کرتا ہے رسالت اور نبوت اور نزول وحی کا دعوی ہے اور یہ فتوی شائع اس غرض سے کیا گیا تھا کہ عوام مرزائیوں سے علیحدہ رہیں تاکہ عقائد ملحدانہ کے اثر سے محفوظ رہیں۔ اور غیر راہ و رسم میل جول سے کسی قسم کا فتنہ بپا نہ ہو۔ کیونکہ مرزائیوں کی عادت ہے کہ بزرگان دین کی شان میں توہین آمیز اور گستاخانہ کلمات بک دیتے ہیں جیسا کہ ان کی تحریرات سے ظاہر ہے) اور ظاہر ہے کہ عوام اوسکا جواب کس طرح دینا جانتے ہیں۔ لہذا مناسب یہی معلوم ہوا (اور شریعت کا بھی یہی حکم ہے) کہ تمام اہل اسلام کو ان سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تاکہ امن میں کسی قسم کا خلل نہ ہو۔ مگر مرزائی فساد پر ایسے آمادہ ہیں کہ اشتہار پر اشتہار دینا شروع کر دیا۔ کہ ہمکو الگ کیوں کیا؟ ہمارا کیا قصور تھا قطع نظر علمی بحث کے ہم کہتے ہیں کہ شر و فساد سے مطلب کیا ہم تمکو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور اپنے یہاں موت شادی میں شامل نہیں کرتے۔ زبردستی کس بات پر اور شادی کیسی اور بار بار اشتہار بازی کیا مطلب؟ ناظرین ذرا ملاحظہ فرماویں۔ کہ جب مرزائیوں کو کسیطرح کامیابی نہ ہوئی۔ تو جون ۱۹۱۶ء میں ایک اشتہار اظہار الحق ملا شائع کیا جسمیں ہمارے بزرگان ملت کا کفرنامہ لکھا گیا اور تمام معتقدین لدھیانہ کو گندے اور ناپاک الفاظ سے یاد کیا۔ اور پھر اسی ماہ میں دو اشتہار الحق علے وعلے اور شائع کئے جس میں ایک تحریر ایک عالم مع فریب اور دغا دیکھی تھی وہ چھاپ دی اور لکھ دیا کہ یہ الہامی تھی کہ مرزائیوں سے بالکل قطع

لے ڈاکٹر ارجنداس صاحب ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن بزنگر ... کافی نہیں؟ (ایڈیٹر)

فرحت افزا النسیم ... کارخانہ فرحت افزا قنوج

مگر اسکا مطلب بگاڑ گیا اور تیسری تحریر ایک غیر معروف شخص کی چھاپکر اپنی غرض کے موافق ذاتیات پر حملے شروع کردیئے ہمنے بھی مجبور ہوکر اسی ماہ جون میں ایک چھوٹا سا اعلان اون نہیں بزرگوار سے جنکو دہوکا دیاگیا تہا۔ لکھکر شائع کردیا۔ اور کل مکاریکو مرزائیوں کی ظاہر کردیں اور نیز اسی ماہ جون میں ایک اشتہار فتنۂ المسیح بھی ہمنے شائع کیا جسمیں دوسرے بزرگوار کی تحریر درج ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے مرزائیوں نے اُن بزرگوار کے منشاء کے خلاف اوسکا مطلب لکھا تہا اور مرزا کادیانی کے عقائد کفریہ بحوالہ کتب از صفحہ بھی درج کئے ہیں۔ اور ان کے غلط ثابت کرنے پر سو روپیہ کا انعام بھی رکہا ہے جوکہ جمع ہیں۔ اور مناظرہ کا نوٹس بھی اُس میں دیاہے۔ کہ بحث ہوکر فیصلہ ہوجائے۔ ہمنے اُس نوٹس میں یہ ظاہر کردیا ہے کہ ایک غیر مذہب کا آدمی مقرر ہو۔ وہ جسکے حق میں فیصلہ کردے۔ وہی غالب اور فریق مغلوب غالب کا مذہب فوراً قبول کرلے۔ ورنہ مناظرہ کا خرچ جو پہلے عقائد کفریہ کا جواب دیکر انعام حاصل کیا۔ اور نہ مناظرہ کا ابتک جواب دیا۔ ہاں ایک اشتہار الحق بجواب اعلان شائع کردیا۔ اور اوسمیں تمام مفتیان شاہجہانپور کو خصوصاً حضرت اقدس جناب مولانا محمد اعظم شاہ صاحب مفتی شاہجہانپور کو دل کھول کر برا بھلا کہہ ہمکو تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ مرزائی بجز تبرے بازی کے علمی جواب دینگے اور نہ مناظرہ منظور کرینگے۔ کریں کیسے جب حقانیت اور علمیت بھی ہو۔ اونکا دل خود اُن کی تکذیب کرتاہے یہ سنت تو اُن کے پیر صاحب کی ہے کہ دہلی سے دم دبا کر قادیان دم لیا۔ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل کادیان تشریف لیگئے۔ اور یہانتک کہا کہ مرزا ۳ گھنٹہ کامل تقریر کریں۔ اور وہ صرف ۱۰ منٹ مگر یہ بھی منظور نہ کیا۔ پہر مرید اُنکے سنت مرزائی کے خلاف کیونکر کریں۔ مگر ایڈیٹر الحکم کو لازم نہ تہا۔ کہ خلاف واقعہ مضمون درج اخبار کرکے اپنی جماعت کو خوش کرنا شروع کردیتا۔ کیا وہ اپنے سوا کسیکو پڑہا لکھا نہیں سمجھتا یا یہ خبر نہیں کہ ہندوستان میں اور اخبار بھی ہیں۔ اوسکو اس بات کی خبر نہ تہی۔ کہ اوسکی قلعی کھل جائیگی۔ اگر اب کسیکو یقین نہو۔ تو ۲ کا ٹکٹ بھیجکر ہمسے فریقین کے اشتہار منگاکر خود انصاف کرلیں۔ یا ہمکو بیرنگ پیکیٹ کی اجازت دیدیں اور صرف یہی نہیں کہ خود ہی دیکھکر اطمینان کرلیں بلکہ اخبار میں اپنی رائے منصفانہ ظاہر کرکے ہمکو ممنون فرمائیں ہمنے ۱۰ ہزار اشتہارات آجتک مفت تقسیم کئے ہیں۔ ارادہ ہے کہ اس دجالی فتنہ کے انسداد کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ برابر مفت تقسیم ہوں۔ مگر یہ کام ایک شخص نہیں کرسکتا۔

اور اب ہم ایڈیٹر الحکم کی دیانت داری ظاہر کرتے ہیں ہمنے فریقین کے اشتہارات ایک معتبر مرزائی کے پاس کادیاں بہیج دئے تہے اور پہنچنے کے بعد خط بھی آیا تہا۔ جو کہ موجود ہے مگر پرائیویٹ خطوط کا نام شائع کرنا تہذیب اور دیانت کے خلاف ہے۔ ورنہ ہم ظاہر کردیتے۔ جبکہ کادیاں اشتہار پہنچ گئے۔ تو ایڈیٹر الحکم نے ضرور دیکھے ہونگے۔ اگر نہیں دیکھے تو رائے کس امر پر اور کیونکر دیتا ہے۔ اور جب اُس نے اشتہار دیکھکر رائے دی تو ہم بجز اسکے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین تو ہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ایڈیٹر مذکور کی سادگی تو دیکھو کہ اپنی طرح گورنمنٹ عالیہ کو بھی سادہ لوح سمجھتا ہے۔ یا آزادی کے قانون سے ناواقف محض یا واقفی ہے جو لکہتا ہے کہ مقامی حکام سے اطلاع کرنا چاہئے۔ اوسکو اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ مذہبی خیالات مہذبانہ طریقہ سے بذریعہ اشتہار یا اخبار کے شائع کرنا جرم نہیں اور اگر ہے تو تمام دنیا کے لیڈر اور واعظ مجرم ہیں اور سب سے اول اُسکا پیر علیہ ما علیہ۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ اُس نے ایسی محدود قابلیت پر اللہ جسکے فرائض ہیں ظاہر ہیں۔ اپنے ہاتھ میں کیوں لئے ہیں۔ اُس نے مقامی حکام یا گورنمنٹ کو ایسا بیخبر سمجھ رکہا ہے کہ ضلع شاہجہانپور اور دور دور اکثر شہروں میں ۷-۸ اشتہار تقسیم ہوں اور حکام کو خبر نہو۔ الحمدللہ گورنمنٹ عالیہ اتنی بڑی سلطنت کا انتظام ایڈیٹر مذکور کے بہروسہ پر کررہی ہے۔ کہ حضرت انہی ۲ پہر میں خبر دیں تو ہو ورنہ وہ بیخبر رہے۔ مگر ہم ایڈیٹر صاحب کی منشاء اچہی طرح سمجھ گئے غالباً غرض یہ ہے کہ کوئی مرزائی اپنا سر پہوڑ کر یا کوئی حرکت کرکے جہوٹے دعوی پر چند علماء اسلام کو پہانسی دلائے مگر یہ اُس خیال خام سے ہاتھ دہو لے ایسا نہ ہو۔ کہ اولٹی گلے آنتیں پڑجائیں۔ کیونکہ بے قصور پہانسنا مذاق نہیں ہے۔ مگر فی الحقیقت ایڈیٹر صاحب کا یہی منشاء دلی ہے جو کہ ہمنے اپنے قیاس سے ظاہر کیا۔ تو اُس نے لکہنے کی ناحق تکلیف گوارا کی اوسکے پیرو گہنٹال مرزائی کادیانی کی کہوپری مبارک ایک الماری کے تختہ سے زخمی ہوگئی ہے۔ اونکو بیرنگ شاہجہانپور بہیجکر کسی چوکر اور سپروالا ہوتا۔ دعوی کرادیا ہوتا تاکہ ہزار دو ہزار اینٹہ لیجاتے۔ مگر یہ کام اہل علم کا نہیں۔ البتہ اوباش ایسا کیا کرتے ہیں۔ غالباً ایڈیٹر صاحب کا ایسا خیال ناقص نہوگا۔ اب ہم اخیر میں مرزا کادیانی سے اوسکے سر پہوٹنے پر ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ مگر اس عمر میں غریب پر خدائی غضب نازل ہوگا۔ جو کہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

کی نسبت مرزا کادیانی کی کھوپڑی میں خیالات توہین آمیز بھرے ہوتے تھے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنا غضب اوس پر نازل کر کے کھوپڑی پر بہادر دو ۔ مگر جب کبھی وہ باز نہ آیا۔ اور ایک مضمون اسی اخبار میں ایک اور نشان ظاہر ہوا کی سرخی سے لکھ ہی مارا۔ اور اوس میں مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرنے پر خوشی ظاہر کر کے یہ ظاہر کیا۔ کہ مولانا صاحب کو ۲۴ روز قبل سانپ سونگھ گیا تھا۔ اُسی سے آپکا انتقال ہوا۔ اور اوس کی اخبار میں طرح طرح کی تعریف ہوتی تھی۔ مگر وہ امن تھا۔ کیونکہ مسیح موعود اور خدا کے مرسل کو اُس نے باوجود زمانہ پانے کے نہیں پہچانا اور محروم گیا۔ اور نہ خود ہی گمراہ گیا بلکہ بہت سے اوسکی وجہ سے حجاب میں پڑے رہے امید کہ اوسکی موت سے اور لوگ عبرت حاصل کر کے خدا کے راستباز اور مرسل کو مان لیں ۔ اس لغو اور بیہودہ دعوی پر دو صحیح اور اچھی دلیلیں لکھی ہیں اوّل یہ کہ مرزا کو الہام ہوا تھا تخرج الصدور الی القبور یعنے جو لوگ بڑے بڑے سند نشین اور اکابر قرار دئے گئے ہیں وہ قبروں کی طرف نکالے جاوینگے۔ کیا مطلب کہ بڑے بڑے بزرگ اور صاحب وجاہت جو بنے ہوئے ہیں وہ عنقریب مرنے والے ہیں چنانچہ مولانا سید نذیر حسین اس پیشگوئی کا مصداق ہوا۔ اسیطرح رشید احمد صاحب بھی اسکے مصداق ٹھہرے ۔ دلیل دوم مولوی رشید احمد صاحب کی موت ایک اور پہلو سے بھی نشان عظیم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انجام آتھم میں جو لوگ مباہلہ کیواسطے بلایا گیا تھا۔ اون میں سے مولوی رشید احمد صاحب بھی ایک تھے۔ اور اس مباہلہ کا نتیجہ مندرجہ ذیل پہلے قرار دئے تھے۔ کہ کسیکو اندھا کر دے اور کسیکو مجنون۔ اور کسیکو مفلوج اور کسیکو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ کا شکار بناوے وغیرہ الاخرہ۔ دعوی کی نسبت عرض یہ ہے کہ اسیطرح دوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ افسوس ہے مرزا کادیانی پر کہ وہ اپنی جہالت سے مولانا صاحب کی شان کو نہ پہچانا۔ اور محروم رہا اور نہ خود ہی گمراہ ہوا۔ بلکہ ہزاروں جاہلوں کو گمراہ کر دیا۔ امید ہے کہ لوگ اسکے سر پھوٹنے سے عبرت حاصل کریں۔ ان کی بابت علمائے اسلام کے پہلے ہی سے تحریریں اور الہام تھے کہ یہ ذلیل و خوار ہوگا لینے لڑکے کی بجائے دختر ہوئی ۔ پھر لڑکا مرا۔ مقدمہ میں ذلیل ہوا۔ اب مولانا صاحب کی شان میں بے ادبی کی۔ کھوپڑی پھوٹ گیا۔ وغیر ذلک ۔ اب دلیل اوّل کا حال ملاحظہ ہو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بالکل بےمعنی ہے۔ ایسا غیر فصیح کلام ایک ادنیٰ عربی دان بھی نہیں لکھ سکتا چہ جائیکہ خدا

کلام ہو۔ اگر جملہ تخرج الصدور الی القبور میں الیٰ انتہائی غایت کیلئے ہے۔ تو معنے یہ ہونگے کہ نکالے جاوینگے بڑے لوگ قبروں کی طرف۔ اس سے موت کیا ثابت ہوئی۔ اُن قبروں کی طرف جانا نکلا۔ اور اگر الی کے تحت میں مفہوم قبور داخل کیا جاوے یا الی بمعنے فی یعنے ظرف کہا جاوے۔ تو تخرج صحیح نہ ہوگا۔ آخر اسکا مطلب کیا ہوا کہ بڑے لوگ قبروں میں خارج ہونگے۔ ہاں بجائے تخرج کے تدخل ہو۔ تو صحیح ہو جاویگا۔ اُسوقت میں یہ معنے ہونگے۔ کہ بڑے لوگ قبروں میں داخل ہونگے ۔ ایسی حالت میں تخرج اور الی دونوں خارج کر کے اس طرح لکھا جاوے۔ تدخل الصدور القبور۔ تو البتہ درست ہو ہماری رائے میں ایک چھوٹے سے جملہ میں دو جگہ اصلاح دینا ایک فضول امر ہے۔ معنے ایسے کرنے چاہئیں۔ کہ الہام کے الفاظ میں کچھ اصلاح ہو۔ اور مطابقت بھی ہو جاوے تو اسکے معنے ہم سے سنئے الی بمعنی من کر لئے جاویں۔ تو معنے یہ ہونگے۔ کہ بڑے بڑے لوگ قبروں سے نکلینگے۔ یعنے دنیا جو تنگ و تار مثل قبر کے ہے اُس سے بڑے لوگ نکل کر یعنے مر کر حیات ابدی پاوینگے۔ اس معنے سے مولانا سید نذیر حسین صاحب و مولانا رشید احمد صاحب رحمہم اللہ دونوں بزرگواروں کا مرنا صحیح ہے۔ مرزا بقول خود اپنا الہام سمجھنے میں قاصر ہے اُس سے اجتہادی غلطیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیوں کادیانی صاحب الہام آپکا سمجھنے درست کیا۔ شاگردی میں ہمکو داخل کرو۔ تو ہم ایسے نکات بیسیوں بتا دیں۔ قطع نظر اعتراض بالا کے غیر فصیح ہونا کوئی باطل نہیں کر سکتا ہمکو مرزا کی حالت پر بار بار افسوس آتا ہے کہ اسکو کچھ لیاقت نے کیسا گمراہ کر رکھا ہے اور مریدین پر بھی حیرت ہے کہ وہ ایسی لغو باتیں بھی بلا سوچے سمجھے تسلیم کر لیتے ہیں کیا انہیں کوئی بھی پڑھا لکھا موجود نہیں آخر خیال تو فرمائیے کیا بات ہے۔ کہ بڑے لوگ مرینگے۔ کیا دنیا میں چھوٹے لوگ نہیں مرتے کیا یہ بات اگر کوئی لال بیگی بھی کہدے۔ تو کیا اسکی یہ بات ہر منٹ پر پوری نہ ہوگی۔ اس میں عجیب بات کونسی ہے سنو اگر خیال نہیں ہے تو ہم بتاتے ہیں وہ اپنا الہام خاں بہادر جناب ڈپٹی [illegible] شاہجہانپوری کے مرنے پر [illegible] تو کیا ہوتا۔ کہ اگر مرنا ہی باعث تصدیق و تکذیب ہے۔ تو کادیانی پرچے اہلحدیث والحکم وغیرہ دیکھکر شمار کرو کہ اسکے کتنے مرید طاعون (جسمیں اسکا دعویٰ تھا کہ میرا کوئی مرید نہیں مریگا) اور غیر طاعون سے مرے ابھی حال میں ایڈیٹر البدر مرزا کا خاص چیلا طاعون میں مرا ہے

ahmadimuslim.de

# فتوے

**س نمبر ۹:-** بعد انتقال کے اولیاء اللہ بالخصوص رسول اللہ صلعم خواب میں نظر آتے ہیں۔ تو ان کی روح مع جسم کے یا صرف روح دکھلائی دیتی ہے جواب بموجب حدیث و قرآن۔ (فیاض الدین از دہلی)

**ج نمبر ۹:-** اس کی کیفیت مفصل قرآن و حدیث میں میری نظر سے نہیں گذری صرف اتنا دیکھا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے جو شخص مجھکو خواب میں دیکھے وہ سمجھے کہ واقعی مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام بزرگان کی شبیہ اور تمثال نظر آتی ہے وہ خود نہیں۔ واللہ اعلم

**س نمبر ۱۰:-** اکثر زندہ شخص خواب میں معلوم ہوتے ہیں اور انسے گفتگو اندر خواب کے ہوتی ہے۔ تو کیا راز؟ جواب بموجب قرآن و حدیث۔ (سائل ایضاً)

**ج نمبر ۱۰:-** جواب مذکور ایضاً

**س نمبر ۱۱:-** ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہوا جسکے تین لڑکے ایک دختر ہیں۔ متوفیہ کا روپیہ وغیرہ خاوند کی ملکیت ہے۔ یا بچوں کا بھی حصہ ہے اگر حصہ ہے۔ تو خاوند بچوں کا حصہ کسقدر۔ جواب بموجب قرآن و حدیث (ایضاً)

**ج نمبر ۱۱:-** اٹھائیس حصے کر کے بتفصیل ذیل تقسیم ہونگے۔

۲۸ جملہ

| زوجہ | لڑکے ۳ | لڑکی |
| --- | --- | --- |
| ۷ | ۱۸- فی لڑکا ۶ | ۳ |

**س نمبر ۱۲:-** مثلاً نماز ظہر کی جماعت کے بعد ایک شخص آیا اور اسکے ساتھ بموجب حدیث شریف بغرض ثواب پہونچانے جماعت کے شریک ہوا۔ تو اس صورت میں وہ شخص (جو شریک جماعت ہوا) اپنی دو سنتیں بجا لا سکتا ہے یا نہیں جواب بموجب قرآن و حدیث ہو۔ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۲:-** نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو نماز اس نے مع امام کے پڑھی ہے وہ نفل ہے سنتوں کی جماعت نہیں ہوتی۔

**س نمبر ۱۳:-** مثلاً نماز مغرب کی جماعت کی ایک رکعت ہو چکی۔ اسی اثنا میں چند آدمی آکر شریک جماعت ہوئے۔ مسبوق نمازیوں میں سے ایک شخص آسکے پیچھے امام بن سکتا ہے یا نہیں۔ جواب قرآن و حدیث سے ہو۔ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۳:-** مسبوق کی امامت کا حکم گذشتہ اخبار میں ہو چکا ہے کہ قیاساً جائز ہے۔

**س نمبر ۱۴:-** نماز میں کسی شخص کا وضو ٹوٹ جاوے تو دوبارہ وضو کرکے از سر نو نماز پڑھے یا جہاں سے وضو ٹوٹا۔ اسی موقع سے نماز کی بنا قائم کرے۔ جواب حدیث سے ہو۔ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۴:-** اس میں اختلاف ہے کہ نماز پڑھی ہوئی پر بنا کر سکتا ہے یا نہیں حنفیہ کہتے ہیں کر سکتا ہے دیگر علماء کہتے ہیں نہیں ایک حدیث بنا کرنے کی بھی آئی ہے مگر ضعیف ہے سر نو پڑھنے کی قوی ہے۔ سر نو نماز کا پڑھنا حنفیہ کے نزدیک بھی اولیٰ اور بہتر ہے پس ایسا ہی کرے کہ اختلاف سے نکل جاوے۔ اگر کوئی شخص پہلی نماز ہی پر بنا کرلے تو بھی چونکہ مسئلہ اختلافی ہے کسی حرام کا مرتکب نہ ہوگا۔

**س نمبر ۱۵:-** کوئی شخص اپنی بیوی کو بخوشی دو صد یا کم و بیش کا زیور دیکر عرصہ دراز میں بوجہ کسی تکلیف یا اپنی خوشی سے دوسرا نکاح خاوند نے کر لیا جدید بیوی کو سابقہ بیوی سے نصفا نصفی زیور تقسیم کر کے دینا چاہتا ہے سابقہ بیوی زیور دینے سے انکاری ہے اور کہتی ہے ملکیت میری کا زیور ہو گیا جبکہ خوشی سے مجھکو دیا۔ تو آیا خاوند کی ملکیت کا زیور ہے یا سابقہ بیوی کا حق خاوند کو زیور لینے کا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۵:-** اگر زیور بہ نیت زینت دیا ہے اور ہبہ نہیں کیا۔ تو خاوند کا ہے اور اگر بہ نیت ہبہ دیا ہے۔ تو عورت کا ہے اسکی تحقیق خود ان کی نیت اور رواج سے ہو سکتی ہے۔

**س نمبر ۱۶:-** ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دینی چاہتا ہے جو کچھ زیور بیوی کو پہنا دیا گیا ہے۔ اسکا روپیہ مہر علی میں خاوند مجرا کر سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۶:-** اگر مہر صرف نقدی روپیہ ٹھہرا تھا۔ تو مجرا کر سکتا ہے اور اگر نقد روپیہ کیساتھ کچھ زیور بھی مقرر ہوا تھا۔ اور وہ زیور یہی ہے تو پھر اس سے الگ ہوگا دگو عرف شرع میں سب مہر ہی ہے الگ نہیں کر سکتا۔ (ہمارے ہاں یہ دستور ہے کہ نکاح کیوقت لڑکی کی طرف سے لکھوایا جاتا ہے۔ کہ مثلاً مبلغ چار سو مہر دو سو کا زیور۔ ایک سو کے کپڑے۔ بعض قوموں میں ایسا نہیں کرتے بلکہ صرف اتنا ہوتا ہے۔ کہ بعوض مہر دو سو نکاح کر دیا۔ زیور الگ نہیں کہا جاتا) سو اگر صورت اول ہے۔ تو زیور بھی چونکہ خاوند کے ذمے ہے اسلئے مہر میں مجرا نہ ہوگا۔ اگر صورت ثانی ہے۔ تو مجرا ہو جائیگا۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

شاہزادہ صاحب ... ۲۳ ... نومبر کو ... تک بیکانیر رہینگے ۔ ۲۶ نومبر سے یکم دسمبر تک ... ۴ دسمبر تک لشکپور ... ۵ سے ۸ تک راولپنڈی ۹ دسمبر سے ۱۰ تک جموں ۱۱ دسمبر امرتسر ۔ ۱۲ سے ۱۵ دہلی ۔ ۱۶ سے ۱۹ ۔ آگرہ ۲۰ ۔ ۲۲ سے ۲۵ گوالیار ۔ ۲۶ ۔ ۲۸ لکھنؤ ۲۹ دسمبر سے ۸ جنوری تک کلکتہ ۷ و ۸ جنوری دارجیلنگ ۹ ۔ کلکتہ ۱۰ ۔ ۱۱ سے ۱۳ تک ... ۱۲ سے ۱۵ تک رنگون ۱۴ ۔ ۱۸ تک ... ۲۰ ... سیر دریا ۔ ۱۲ جنوری رنگون ۲۲ و ۲۳ جہاز پر ۲۴ ۔ ۲۸ مدراس ۲۹ جنوری سے ۴ فروری تک میسور ۔ ۵ سے ۸ تک بنگلور ۔ ۸ سے ۱۵ تک نظام حیدرآباد ۔ ۱۶ فروری ریل میں سفر ۔ ۱۷ فروری اور ۱۹ و ۲۰ بنارس ۲۱ فروری سے ۴ مارچ تک نیپال ... مارچ علیگڈھ ۔ ۷ و ۹ مارچ شملہ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ اپریل تک ... ۱۲ سے ۱۶ کوئٹہ ۔ ۱۷ سے ۱۹ کراچی ۔ ۱۹ مارچ کو کراچی سے انگلینڈ کو روانگی ۔

**لاڑکانہ** علاقہ سندھ میں جہاں آنکوں نے ... ۵ مسلمانوں کو آریہ بنایا تھا علماء اسلام کی کوشش سے ۵۹۹ تک نو مسلموں کی تعداد پہنچ چکی ہے اور ہنوز سلسلہ جاری ہے ۔ اللہم زد

**انجمن اسلامیہ** ہردوئی کی جشن ۱۶ ۔ اکتوبر سے ۱۲ نومبر تک ہوگی ہر مرد و عورت مسلمان ہونے ... ایسی انجمنوں کو ترقی دے آمین

**یورپ** کی سلطنتوں نے متفقہ نوٹس سلطان المعظم کو دیا ہے کہ یا تو صوبہ مقدونیہ کا مالی انتظام ہمارے سپرد کرو یا جنگ (خدا شر سے بر انگیز د کہ خیر ما باشد) واہ رے یورپ تیرے انصاف کے کیا کہنے ہیں ۔

**کجکلاہ** شاہ ایران نے ملک میں انوار علم پھیلانے کیلئے ملک فرانس سے چند عالم مختلف قسم کی تعلیم دینے کے واسطے بلوائے ہیں انہیں سے دو علم طب اور تشریح اعضاء کی تعلیم دینگے ۔ اور دو شخص ملکی محکموں میں اور باقی فوجی محکمہ میں مامور ہونگے ۔ ان لوگوں سے تین سال کی ملازمت کا قرار لے لیا گیا ہے ۔ (خدا کی شان مسلمان اب کوئی ایسا نہیں ملسکتا)

**تفلس** علاقہ روس کے مسلمانوں نے قفقاز کے گورنر جنرل سے ایک اخلاقی مجلس قائم کرنیکی اجازت مانگی جسکے مقاصد و اغراض سے حاکم کو واقف کیا گیا تھا گورنر نے غور کرنے کے بعد اجازت دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ اس انجمن کا منشاء یہ ہے کہ ہر ضلع کے ذی علم لوگ جمع ہو کر مسلمانوں کی فلاح کی تجویزیں سوچیں (جیسے ندوۃ العلماء کا دعوی تھا)

**حاجی** سلیمان بک مشہور روسی مالدار جنہوں نے شہر ... میں بلاد قوم میں ایک مدرسہ خاص اپنے خرچ سے قائم کیا ہے اسوقت لائق بچے ہیں ایکسو دس طلباء علم صنعت ... رجسٹر میں ہیں ان کے علاوہ انہوں نے ایک مجلس کی جو اشاعت علوم و دینیات کی تعلیم وغیرہ کا کام کرنے کیلئے قائم ہوگی ۔ پندرہ سو روپیہ جیب خاص سے اور چالیس ہزار روبل اپنے دیگر عزیزوں کیطرف سے عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ (غنیمت ہے)

**لاہور** کے سبزی فروشوں نے ایکا کر کے کام بند کر دیا ۔ وجہ یہ کہ پہلے میونسپلٹی بعد بکری کے اس محصول لیتی تھی اب فروخت سے پہلے لینے لگی (کہیں سہارنپور کے لقر قصابوں کا سا ایکا نہ ہو)

**حضور نظام** کی قلمرو میں عیسائیوں کے بڑے دن کی طرح عید کی تعطیل آٹھ روز تک دیجائیگی (کیوں نہ ہو جسکی لاٹھی اوسکی بھینس)

**گورنمنٹ نظام** (حیدرآباد دکن) دو طالبعلموں کو وظیفہ دیکر انجینرنگ کالج پونا میں بھیجنے والی ہے

**ریلوے** ... کانفرنس آئندہ میں دو باتوں پر خاص بحث ہوگی ایک زنانہ ... مقرر ہونے پر دوسرے عورتوں کے امن و حفاظت کے متعلق (بہت مناسب)

**اشاعت اسلامیہ** کالج لاہور کے خرچ کا تخمینہ ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ ہے اسکے علاوہ ایک مسجد بھی بنائی جائیگی ۔ کمیٹی نے سب سے بہتر نقشہ پیش کرنیوالے کیلئے پانسو روپیہ انعام تجویز کیا ہے

**شیخ** غلام محی الدین صاحب صوفی نے امیر صاحب کابل سے درخواست کی ہے کہ ان کے مرنے کے بعد بھی پچاس روپیہ ماہوار کا وظیفہ انجمن حمایت اسلام کی جماعت حفظ قرآن کے نام جاری رہنے کی منظوری دیجائے ۔

**لاہور** میں حضور پرنس آف ویلز کے استقبال کی تیاریوں کے لئے بقیہ چندہ فراہم کرنے کا جلسہ ہوا ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر خود چندہ لکھتے جاتے تھے تین ہزار سے زیادہ چندہ لکھا گیا ۔ سب رقموں کو ملاکر ۳۰ ہزار کی رقم پوری ہو جانا کچھہ بات نہیں ... بادشاہ ہونگے دورہ میں سب رعایا مال ... جائیگی

ahmadimuslim.de

# دی سیالکوٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آجکل آپکو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ ملسکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں افسوس کہ آجکل لاہری کے تاجروں نکالا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہمرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہے اور ہماری کام میں یہ باخصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکائت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں! ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہائت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور ہمیشہ ہی عمدہ مال منگا کر باہر بھیجواتے ہیں سا س طرح سے خریداراں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعائت کردی ہے اور جنہیں ہمارا معاملہ ہے۔ وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعائیت:۔** ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنے بجائے ۳ کے فی انچ ۲ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی لبیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعائیت کے ہماری مال میں یہ خوبی ہے کہ نہائت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداراں ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی انچ | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۳۳ انچ | ۳۰ انچ | ۲۸ انچ | ۲۴ انچ | ۲۲ انچ | ۱۸ انچ | ۱۶ انچ | |
| قیمت رعایتی | للعہ | ۱۲/ بے | بے | بے | ۱۳/ ے | ۳/ ے | عا | |

نوٹ:۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔

**عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ**

# مجرب دوائیں

**عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ** } یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی۔ مبہی مصفیٰ خون۔ مقوی ہاضمہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا حسن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل (عہ) پوری بوتل عار تین بوتل صہ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عہ

**طلاء** } جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب اپنی مردانگی کو سست کا سا خیال کرتے ہیں اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو جاتے ہیں۔ اگر ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ

**جواہر ہاضمہ** } اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک ہی خوراک نوش فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲ تولہ (عہ)

**لائف پلز، حبوب حیات** } اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی بوجہ کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا لطف اٹھاویں سچ جانئے کہ جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لا تا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۲ گولیاں (عہ)

**جوہر مصفی خون:۔** } فسادات خون۔ تر و خشک خارش خنازیر بھگندر پھنسی۔ پھوڑہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے فی شیشی خورد عہ کلاں عار

**سرمہ عزیزی** } اسکی ایک ایک سلائی اکسیر کیمیا کی اثر کے سبب سے چنبا۔ آشوب۔ دھندھ۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ ممیرہ کا خالص سرمہ فی تولہ (صہ)

**المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر**

الارشاد ... کے اہتمام سے (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث سے چھپ کر شائع ہوتا

R.G.L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR,

# اہلحدیث

امرتسر ۱۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| رئیسوں و جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھ ماہ کیلئے | [illegible] |
| ممالک غیر سے | [illegible] |

قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے۔ نمونہ بھی ۲ کو بھیجا جاتا ہے۔ بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے اور خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے۔

## سلطان المعظم دول یورپ سے کیوں نہیں ڈرتے

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست

آجکل اخباروں میں بڑی چرچا ہو رہی ہے۔ کہ دول یورپ آسٹریا روس فرانس انگلستان نے سلطان المعظم پر دباؤ ڈالا ہے۔ کہ مقدونیہ کا مالی انتظام ہمارے سپرد کیا جاوے کیونکہ وہ بہت ضروری ہے۔ مگر سلطان المعظم نے ان کی دھمکی کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ تیار ہو جاؤ۔ اسپر لوگ متعجب ہیں کہ سلطان المعظم باوجود یکہ اکیلا ہونے کے کیوں یورپ سے اس وقت بھی نہیں دبتے۔ کوئی تو اسکی وجہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ ترک آجکل بڑے مضبوط ہیں ترک کی سلطنت وہ نہیں جو اس سے دس سال پہلے تھی کوئی اسکی

وجہ بتلاتے ہیں کہ سلطان المعظم کی ذاتی شجاعت اسکی باعث ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ جرمنی کی دوستی پر بھروسہ ہے۔ غرض جتنے منہ اوتنی باتیں مگر اہلحدیث کی رائے میں وہی وجہ صحیح ہے۔ جو خدا کی پاک کتاب قرآن شریف نے بتلائی ہے یعنے یہ کہ عیسائیوں کا باہمی اتفاق نہو گا۔ غور سے سنئے!

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ پ ۶ ع

یعنے عیسائیوں سے ہم (خدا) نے وعدہ لیا تہا۔ پھر وہ دو نصل اس وعظ و نصیحت سے جو ان کو کیگئی تھی۔ بہت سا حصہ بہول گئے۔ پس ہم نے اون میں قیامت تک بغض و عداوت ڈالدی ہے۔

اس آیت کا مطلب صاف ہے۔ کہ بحکم خداوندی عیسائی دنیا کبہی کسی کام پر جمع نہو سکیگی۔ چونکہ سلطان المعظم مسلمان ہیں۔ قرآن خواں ہیں بلکہ عالم ہیں۔ اونکو اس آیت قرآنی پر بھی نظر ہے۔ اور ایمان ہے اسلئے وہ یورپ کی گیدڑ بھبکیوں سے جو چار پانچ سلطنتیں ملکر بھی دیتی ہیں نہیں ڈرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں ؎ کہ

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى

(ظاہر میں تو جمع ہیں۔ مگر دل ان کے الگ الگ ہیں) ہمارے مسلمان بہائی جو ایسی خبروں سے پریشان ہوکر دست بدعا ہوتے ہیں۔ اونکو بھی چاہئیے کہ آیت موصوفہ کو بغور پڑہیں۔ ہاں دعا میں جدوجہد بیشک کریں اور ان الفاظ سے کریں کہ

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَامْكُرْ لَنَا وَلَا تَمْكُرْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى عَدُوِّنَا وَعَدُوِّكَ رَبَّنَا اَنْتَ وَلِيُّنَا لَا وَلِيَّ لَنَا اِلَّا اَنْتَ

## (خدا کی باتیں خدا ہی جانے)

ہر چند کہ خداوند تعالیٰ کی پاک کتاب نے صاف صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ خدا کی ذات کے سوا کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتا تاہم مخلوق اپنے معمولی سے ناقص علم پر ایسی نازاں ہوتی ہے۔ کہ بالکل صحیح قابل اعتقاد جانتی ہے۔ عموماً خبریں کا اب کی دفعہ اتفاق تہا۔ کہ عید الفطر بدھ کے روز ہوگی اس خیال نے یہانتک اثر کیا تہا۔ کہ عموماً مسلمان بھی یہی سمجہے بیٹھے تھے مگر آخر بات کیا ہوئی؟ کہ ایک دو نہیں سینکڑوں شہادتیں مختلف مقامات پر پہونچیں۔ کہ چاند دو شنبہ کو دیکہا گیا ہے۔ چنانچہ پنجاب میں عموماً عید سہ شنبہ (منگل) کے روز ہوئی۔ عید کے روز تو عموماً ہندو ہنستے تھے کہ مسلمان بھی عجیب پرکالے ہیں باوجودیکہ دوج نہیں لگی۔ مگر ان کو چاند نظر آ گیا۔ کوئی کہے۔ فلاں رئیس کی بیوی نے دیکہا ہے۔ کوئی کہے فلاں مسلمان کی لڑکی نے دیکہا ہے۔ مگر جب دوسری شب ہوئی۔ تو چاند کی کمیت اور کیفیت دیکھکر سب مان گئے کہ ہاں واقعی سچ ہے ؎

بھٹکتے پہرتے ہیں اُسکی راہ میں ہزار عقل مند پڑتی کرور ہا سیانے
نظیر دیکہا جو غور کرکے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

---

# ہماری ناک

(ماخوذ از عصر جدید)

ہمارا روئے سخن اس ناک کی طرف نہیں۔ جو کسی کے مصحف رخ پر پہنچی کہلاتی ہے بلکہ یہاں ایک موہوم اور دماغی "ناک" سے بحث ہے۔ جو اگرچہ وجود فی الخارج نہیں رکھتی۔ مگر ہے سچ مچ کی "ناک" سے زیادہ تیکہی نکیلی اور نازک۔

جس طرح "کمریار" کو یار لوگوں نے بناتے بناتے آنا بگاڑا۔ کہ اسکا وجود عدم سے جا ملایا۔ اسیطرح ہماری بے سنغری۔ نالائقی۔ بیہودگی اور عاقبت نااندیشی نے اس رائی کا پربت بنا کھڑا کیا۔ کمر یار کو تو اگلے۔ ان کے پیدا کرنے کے لئے شاعروں کا زور تخیل جانب عدم کھینچے لئے جاتا تہا۔ اور اس "ناک" کی بدولت۔ "ان" کے نہ جانے دینے کے خبط میں ہم اپنے ہاتھوں منہ کے بل تباہی اور افلاسی کے گڑہے میں آگرے۔ زر۔ زیور۔ زمین سب کھو بیٹھے مفلس۔ قلاش۔ نادار ہو گئے۔ بہیک مانگنے لگے۔ اور مرنے کے قابل نہ رہے۔ مگر یاں ہے بے غیرتی وہیں پڑے "ناک" "ناک" پکار رہے ہیں۔ نکلنے کی فکر نہیں۔ مگر "ناک" کا سودا سر میں اسی طرح موجود ہے۔

ہماری حالت اس بدمست کی سی ہے۔ جو سر راہ کیچڑ میں لت پت دنیا و مافیہا سے بیخبر پڑا ہو۔ بے درد راہ رو اسپر پھبتیاں کہتے ہنستے گذر رہے ہوں اور اُسے جب کبہی ذرا ظہور ہوش آتا ہو۔ جام ہی جام پکارتا ہو۔

ahmadimuslim.de

بابا کا انتقال ہوا۔ اور نہیں، ناک کی ٹھہری۔ بیٹے کا بیاہ رچایا۔ اور ناک ہی کی سوجھی۔ جائداد بٹ جائے۔ مکان کے ٹکڑے ہو جائیں۔ رہنے کو جھونپڑا نہ رہے بلا سے۔ مگر ناک ہاتھ سے نہ جائے۔ کوتاہ نظری کو دیکھو کہ ناک سے آگے کچھ سوجھتا ہی نہیں!۔

دو پیسوں کی جگہ اگر چار نہ خرچ کریں۔ تو ہماری ناک نہیں رہتی۔ اور ہر کام میں ناک کی سوجھی اور سر ناک نہ کٹی۔ ناک نہ ہوئی پانی کا بلبلا یا دلی والوں کی گنش ہوئی کہ ذرا دامن نسیم چھوا۔ یا انگلی کا پھول لگا۔ اور کہیں نہ تھی۔

میرے ایک دوست فرماتے تھے۔ کہ ان کے شہر کے ایک صاحب کسی کی دیکھا دیکھی عشرہ محرم میں بطور نیاز لوگوں کو کھانا کھلانے لگے۔ ابتداً تو کچھ اہتمام تھا۔ مگر پھر بہت ہی بھول گئے اور کھانے کی یہ کیفیت کہ بغیر پانی کے حلق سے نیچے نہ اترا کرے۔ ایک بار کھانے میں کسی نے شکایت کی تو آپ ظریف بولے۔ کہ میاں جانتے نہیں یہ تبرک ہے اور تبرک آنست کہ از حلق فرو نرود۔ خیر یہ تو ایک لطیفہ تھا۔ آگے سنئے کہ یہ نو دولت صاحب اب کبھی کبھی جب سے اس رسم نیاز کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن نہیں چھوڑ سکتے اور فرماتے ہیں کہ کبھی ہم چھوڑ تو دیں۔ مگر ناک نہیں رہتی۔ دنیا کیا کہیگی۔ اسلئے لکیر پیٹے جاتے ہیں۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کس قدر لغو حرکت ہے کیا ایمان واعتقاد ہے۔ دین ومذہب کے معاملات میں دنیا کی طعن وتشنیع کا کیا خوف اول تو انسان بے سوچے سمجھے ایسی حرکت ہی کیوں کرے خصوصاً ایسے کاموں میں چاہیئے اخلاص وعقیدہ۔ جب یہ نہیں تو کچھ نہیں۔ الاعمال بالنیات کوئی ان بزرگوار سے پوچھے۔ کہ حضرت آپ کو کسے نفل کا ثواب ہوا۔ گھر سے روپیہ خرچ کیا۔ اہتمام والتزام کی تکلیف برداشت کی اور جو کچھ کیا۔ صرف نام ونمود کو۔ پھر آپ اللہ میاں سے چاہتے کیا ہیں؟ ہائے ہماری عاقبت نااندیشی اور حق ناشناسی کا برا ہو۔ جس نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا۔ ازیں سو ماندہ۔ وزاں سو درماندہ۔ اور یہ صرف ایک مثال ہے ممکن ہے بیسیوں سینکڑوں جاہل ایسا ہی کرتے ہوں۔

کیا بھیڑیا دھسان خلقت ہے۔ تباہ ہوئی جاتی ہے۔ لپی پتی ہے۔ مرمٹی ہے۔ مگر اپنی واہیوں سے باز نہیں آتی۔ اسلاف کا سا تقدس نہیں۔ اپنی حالت پر نظر نہیں۔ مگر فکر یہی ہے کہ رسوم شادی غمی پر کوئی دقیقہ بیہودگی اٹھا نہ رکھا جائے۔ زمین خالصے لگتی ہے زیور بکتا ہے۔ مکان رہن ہوتا ہے۔ مگر خوش ہیں۔ کہ ناک تو رہی

اگر فرزند رشید کی شادی ہے۔ تو آبا جان فرماتے ہیں۔ بیٹا لائق ہوگا۔ اور پیدا کر لیگا۔ نہیں تو اپنی آپ بھگتیگا۔ یہ چیزیں دنیا میں اسی لئے ہوتی ہیں۔ قبر میں تو کوئی ساتھ لے ہی نہیں جاتا۔ کیا معقول!

اور بابا مر گئے۔ تو چھوٹے میاں۔ اگر مقدور سے زیادہ روپیہ فضول طور سے نہ اڑا دیں۔ خلاف الصدق نہیں۔ نمودار نہیں۔ سعادت مند نہیں۔ ناک والے نہیں۔ چوری کریں ڈاکہ ماریں۔ دغا کریں۔ فریب کریں۔ قرض لیں۔ غرض جس طرح بن پڑے۔ روپیہ جھٹیائیں اور یہ ہولی کھیلیں اور مستعد اور ہیں۔ اگر کوئی تعریف کرے۔ تو بڑے ناز نیاز سے فرمائیں۔ جناب میرے پاس کیا ہے اور میں کس لائق ہوں۔ یہ تو جو کچھ ہے انہی مرحوم کا صدقہ ہے۔ بجا ارشاد ہے۔

خدا جانے یہ ناک کا ہے کی ہے کہ زمین بکے۔ تو یہ انگل بھر اور ٹیڑھی ہو۔ مکان کی رجسٹری ہو۔ تو اس میں ایک نئی آن نکلے۔ زیور کے کوڑی ہوں۔ تو اسکا حسن دوبالا ہو۔ بھیک مانگنے لگیں۔ تو اسکی شان میں فرق نہ آئے مگر ادھر ترک فضول کا خیال دل میں آیا۔ اور ادھر ناک کٹی۔

یہ ناک کیا ہے دشمن مادر زاد ہے کہ ہمیں دنیا میں فراغ بالی اور عقبیٰ میں خوشحال دیکھنا ہی نہیں چاہتی۔ اور ہم ایسے رسم ورواج کے بندے ہوئے ہیں کہ ذرا سی خلاف ورزی میں گویا کفر وبدعت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

خدا اور رسول خدا کی احکام کی خلاف ورزی ہو۔ تو ہو۔ نماز چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے۔ روزہ نہ رہے تو نہ رہے۔ زکوٰۃ نہ دیں۔ قرض نہ دیں۔ خمس نہ ادا ہو تو نہ ادا ہو۔ اس سے ہمارے دین۔ ہمارے مذہب۔ ہماری عزت۔ ہماری وجاہت میں کچھ نقص واقع نہیں ہو سکتا۔ مگر جہاں ہی کسی رسم فضول مہمل کے چھوڑنے کا ارادہ کیا۔ گویا

گئے دونوں جہان کے کام سے ہم
نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

ہم اپنی اولاد کی شادی محض اس غرض اور اس خواہش سے کرتے ہیں کہ وہ پھلیں پھولیں۔ پیدا ان کے بچے ہوں۔ اور آئندہ زندگی با آرام بسر کریں۔ کون باپ ہے جو اپنی اولاد کو خوشحال وشادکام دیکھنا نہ چاہتا ہو۔ اور حتی الامکان اسکی آسائش کا سامان مہیا نہ کرتا ہو۔ مگر شادی بیاہ کے وقت اندھی تقلید سے الیسی فضول

رسمیں ادا کرتے ہیں کہ شرعاً جائز ہوتی ہیں نہ عقلاً اور نہ اخلاقاً۔ میں پوچھتا ہوں
کیا خواہ مخواہ رسوم و نام اور امیرانہ ٹھاٹھ سے شادی بیاہ کرنا ضروری ہے؟ اگر
نہیں تو کیوں لنگوٹی میں پھاگ کھیلا جاتا ہے۔ کیا فرض ہے کہ آپ جایداد ہی
بیچکر شادی اولاد کریں؟ اگر نہیں۔ تو کیوں اثاث البیت تک نیلام کیا جاتا ہو
اور کیوں اپنے نور نظر لخت جگر کی آئندہ زندگی تلخ کیجاتی ہے۔ کیا ایک ادنیٰ
مجبر اول یہ گوارا کرسکتا ہے۔ کہ شادی کرتے ہی کاسہ گدائی اسکے ہاتھ میں دیدیا
جائے یعنے چھوٹتے ہی ہزار معاش ہیں اسکے دروازہ گدائی کرتی پھرے؟
نہیں تو ایسی بیسیوں مثالیں ملتی ہیں۔ کہ ابا جان نے فرزند عزیز کی شادی
تو بڑے ہی تزک و احتشام اور بڑی شان و شکوہ سے کی۔ مگر بعد میں دیوالہ نکل گیا۔ محض
اس وجہ سے کہ عاقبت نااندیشی کی تھی اور چادر دیکھکر پاؤں نہیں پھیلائے
تھے۔ بعض مثالیں ایسی بھی مشاہدہ میں آتی ہیں کہ کسی گھر میں آمدنی کے
آم ہوکر روپیہ آن گرا۔ اور باوجود کسی سے سنبھلتے نہ سمٹا۔ تو فرزند رشید نے مٹھیاں
بھر بھر کر اڑانا شروع کیا اور بڑے میاں کے چہلم تک سب ہلکے ہو بیٹھے ؎

اگرچہ زنتواند لیس تمام گشت

اور ایک چہلم پر ہی تو بس نہیں۔ تیجا۔ ساتواں۔ شبرات کا حلوا اور خدا جانے
کیا اور کیا واہی تباہی رسمیں ادا کر کرکے گنتے دنوں میں ایسے ہو بیٹھے جیسے
پورٹ آرتھر میں روسی جنرل سٹاسل۔

رہی نیاز نذر ہم کہتے ہیں۔ کہ محرم میں ہونی چاہئے اور ضرور ہونی چاہئے
مگر کس طرح ہو خالصۃً لوجہ اللہ۔ مسابقت۔ منافست اور آرزوئے شہرت سے
بالکل پاک۔ یہ نہیں کہ اگر نہ کی تو ناک کٹ جائے گی۔

حسین علیہ السلام نے حمایت اسلام میں وہ کام کیا۔ جو از آدم تا ایندم
کسی سے نہ ہوگا۔ کیا کوئی نظیر ایسی ہے؟ پس نہیں ایسے معظم و برگزیدہ کائنات
عالم کی یادگار ضرور قائم رکھنی چاہئے۔ اور با احسن الوجوہ رکھنی چاہئے۔

بلاشبہ یہ عرض ہے کہ دیکھئے یورپ میں معمولی دنیا داروں کی یادگاریں
قائم کیجاتی ہیں۔ انگلستان میں مصنفوں کے مسودے بلکہ بعض کی جوتیاں تک
عجائب خانوں میں تبرکاً محفوظ رکھی ہیں اور ان کو بڑی عظمت کی نگاہ سے
دیکھا جاتا ہے۔

حسین علیہ السلام نے تو وہ کام کیا ہے جو قیامت تک صفحۂ دنیا سے محو ہونیوالا
نہیں۔ یہ یادگار تو بدرجہ اولیٰ قائم رکھنی چاہئے مگر نہایت احتیاط سے کہ شریعت
مقدس کی آنکھ میں خار کی طرح نہ کھٹکے۔ یعنے فضول اور فضول طریقہ کے اخراجات
کی وجہ سے قرآن شریف کی مخالفت نہ ہو۔ اور اپنی حیثیت کا خیال رہے۔ اور
سودی قرض نہ لینا پڑے ایسا ہی شادی اور غمی کے موقعوں پر احتیاط اور سنجیدگی
سے کام کرنا چاہئے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ تم کچھ کھاؤ پیو مت۔ اور ہمیشہ ہمیشہ
کے لئے روزہ رکھکر بیٹھ جاؤ۔ نہیں۔ کھاؤ۔ پیو۔ مگر حد سے نہ بڑھو۔
کیونکہ خدا بیشک حد سے گذرنیوالوں کو ناپسند کرتا ہے (قرآن)

خیرات کرو۔ مگر اسکا مصرف صحیح تشخیص کرکے بغرض خدا کیلئے۔ بدعت
پرستی چھوڑ دو۔ وہ تو پیٹ بھرے کے چوچلے تھے اسلاف نے جو کچھ کیا تو
حکمت ہے کہ اسوقت کیلئے موزوں ہو۔ مگر اسوقت تو جھونپڑوں میں رہکر
محلوں کے خواب دیکھنے کا مصداق ہے۔

کیسی ناک؟ اور کہاں کی شرم؟ یہ شرم نہیں بلکہ بیشرمی ہے۔ کہ
گھر پھونک کر تماشا دیکھا جاوے۔ ذرا حمیت و غیرت سے کام لو۔ ذرا عقل و تمیز سے
غور کرو۔ اخلاقی جرأت کے جوہر دکھاؤ۔ اور جہانتک ہوسکے جتنی چادر ہو اتنے
ہی پاؤں پھیلاؤ۔ ورنہ یہ ناک تو آج نہیں کل۔ کل نہیں پرسوں۔ آخر ایک روز
کٹ کر رہیگی۔ اور تمہیں دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہ چھوڑیگی۔ فقط

سید علمدار حسین واسطی نیوتنی

# فیصلہ آرہ

ابھی کیا ہی ٹھیک بلیتی سے کہا گیا ہے کہ جسکا آخر دن بدن ظاہر ہوتا جاتا ہے
تو آمد رمضان کو جناب مولانا ابوسعید احمد اللہ صاحب امرتسری نے مجھے
بلاکر فرمایا۔ کہ آج تم ہماری مسجد میں خطبہ پڑھاؤ۔ اور جماعت کراؤ۔ خاکسار نے
کسیقدر تامل کے بعد منظور کیا۔ خطبہ میں امرتسر کے نزاع کے متعلق
بھی کچھ بیان ہوا۔ فیصلہ آرہ کا بھی ذکر آیا۔ آخر بعد نماز مولانا ممدوح نے
کمال دیانتداری سے فرمایا۔ کہ ہم تو مولوی ثناء اللہ کو اہلحدیث سے خارج جانتے
تھے۔ مگر علماء آرہ نے جو علم و فضل اور دیانت و تقویٰ میں ہم سب سے
بڑھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ کردیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ کی چودہ غلطیاں
ہیں۔ مگر ان غلطیوں کی وجہ سے وہ خارج نہیں۔ اسلئے ہم بھی منظور کرتے
ہیں۔ دوسرے ہی جمعہ یعنے ۴ شوال کو چند معززین جناب مولوی عبدالجبار صاحب

غزنوی کی نسبت کہہ دیں گے۔ اور فیصلہ آرہ کا ذکر کیا۔ تو فرمایا کہ آرہ کیا ہے اور کیا ہوا ہم نہیں جانتے۔

آپ صاحب آپ کیوں جانتے لگے۔ ہمارے علمائے آرہ تب تو عالم تھے جب اربعین کا فتویٰ بغرض دستخط ان کے پاس بھیجا گیا تھا۔ اب علمائے آرہ کو دل سے شبہ ہے۔ اپنی اربعین کے متعلق رہی کہ فیصلہ وہ تو یقیناً مسلمہ علمائے وہابیہ ہیں آپ کے کل یا کرام ہیں۔ ان سب اور ان کی نسبت لکھا گیا ہے تو میں کہہ دیتا ہوں۔

جناب مولانا شمس الحق صاحب۔ جناب مولانا محمد بشیر صاحب۔ جناب مولانا رشید احمد صاحب مرحوم حضرات علماء دیوبند۔ جناب مولانا ابو عبیدہ احمد اللہ صاحب۔ جناب مولانا محمد سعید صاحب بنارسی مرحوم۔ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی جناب مولانا حافظ عبد المنان صاحب۔ جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب ٹونکی جناب مولانا شیخ حسین صاحب عرب محدث بھوپال۔ جناب خلیفہ غلام علی صاحب امرتسری۔ (ان صاحب نے لکھا تھا کہ ثناء اللہ کو مسلمانوں کی قبروں میں بھی نہ دفن کیا جائے۔ مگر پھر رجوع کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے دھوکا دیا گیا تھا۔ ان کی تحریر کلام المبین میں چھپ چکی ہے) یہ حضرات اربعین کے کاتب نہیں۔ ان کی تحریریں کلام المبین اور فیصلہ آرہ میں بھی چھپ چکی ہیں کہ مصنف تفسیر القرآن (خاکسار) اہلسنت اور اہلحدیث سے خارج نہیں۔ البتہ عرب صاحب کی تحریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ سو آج لکھتا ہوں۔

جناب ڈاکٹر ابو محمد جمال الدین صاحب پنشنر پشاوری اپنے خط (۷ جولائی ۱۹۰۵ء) میں لکھتے ہیں:-

بھوپال میں آپ کی نسبت میں نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی عرب صاحب سے دریافت کیا تو فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث سے ہرگز خارج نہیں۔ اور عبداللہ غازی پوری (جو مشتہر فیصلہ آرہ) ہمارے دوست ہیں۔ ان کی تحقیق پر ہم کو اطمینان ہے۔ (گویا یہ فیصلہ منظور ہوا۔ اسلئے شیخ صاحب ممدوح آرہ کے جلسہ پر خاکسار کے پیچھے نماز پڑھی) اس سے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

پس میری دانست میں ہندوستان و پنجاب میں بجز مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب و مولوی احمد اللہ صاحب آپ کے استاد کے آپ کو کوئی اہلحدیث سے نہیں نکالتا۔

جناب مولانا ابو عبیدہ احمد اللہ صاحب مدظلہ کا ارشاد ہے تو اوپر لکھی گئی ہے کہ فیصلہ آرہ سے پہلے بھی یہ نہیں۔

تیسرے مولوی ابو سعید صاحب سو وہ بھی اپنی تحریر مندرجہ اہلحدیث ۲۷ نومبر میں مان چکے ہیں کہ اگر مضمون سے میرا ثبوت کافی نہ جانا۔ تو میں شیخ صاحب سے اپنی اپیل اور اعتراض واپس لے لونگا۔ اور مسید مصنف مولانا حافظ عبداللہ صاحب کی تحریر اہلحدیث مورخہ ۸ نومبر میں چھپ چکی ہے کہ مولوی صاحب کا ثبوت کافی نہیں۔ بس اب نزاع کیا رہا۔ اگر کچھ ہے تو اس کے لئے بھی انصاف مان لیں۔ تاکہ آئندہ کو۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اہلحدیث کے ناظرین وغیرہ ہم کو بخوبی معلوم ہوگا کہ خاکسار ابتدا ہی سے اس نزاع کو اپنے گھر کا جھگڑا سمجھ کر سمیٹنے کی فکر میں رہا ہے۔ اسلئے میں یہی چاہتا رہا۔ کہ خانگی منصف ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے خارج کر دیں۔ تو میں رجوع کرونگا۔ اور اگر وہ داخل رکھیں۔ تو داخل رہا جاؤں۔ مگر افسوس کہ دو ثانی اسکو طول ہی دیتے گئے خیر۔

نکرد کس بقسمت رضا است

**ایک اہم سوال:-** خاندان غزنویہ کی اس حرکت کو محمود سمجھنے والے اہل علم سے میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ الیقین لا یزول بالشک یعنے جس چیز کا وجود یقین سے ثابت ہو چکا ہو محض شک سے اسکی نفی نہیں ہو سکتی۔ پس جبکہ آپ ہی کی اربعین کے مفتیوں میں سے اکثر مفتی صاف فرماتے ہیں۔ کہ مصنف تفسیر القرآن اہلحدیث سے خارج نہیں۔ گو یہ اربعین کا فتویٰ آپ لوگوں کے نزدیک اربعین تو قطعی ہو۔ مگر یہ قطعی نہ ہو۔ لیکن اربعین کے فتویٰ کو تو قطعیت سے خارج کرتا ہے جس سے میرا اخراج مشکوک ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے دخول یقینی تھا۔ پس وہ یقین اس شک بلکہ وہم سے کیونکر زوال پذیر ہو گیا۔

اگر ابھی نہ فہمیدہ باشی تو اس شیشہ خانہ بشکنی

**لطیفہ:-** ۴ شوال یوم جمعہ کو ایک صاحب عازم حج نے علمائے امرتسر کی دعوت کی جس میں علماء اور خاندان غزنویہ سب سے پہلے موجود تھے خاکسار بھی پہنچا اور السلام علیکم کہکر بیٹھ گیا۔ کھانے سے پیشتر ہاتھ دھو لانے لگے تو خاندان

سو صوفہ ہاتھ دھو کر سب کے سب رفو چکر ہو گئے ۔ کیوں ؟ ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا وانصرنا علی عدو
وعدونا (ابوالوفاء)

# دنیا کی بے ثباتی

مرے بھائیو اب تو مجھ سے بتاؤ    گرفتار حرص و ہوا کیوں بنے ہو
بہت سو چکے خواب غفلت سے جاگو    روانہ ہوا قافلہ تم پڑے ہو
زمانے کی رفتار کی کچھ خبر ہے
شب وصل گذری کہ وقت سحر ہے

جہاں تک کہ ممکن ہو اس زندگی میں    نہ اور بھو کبھی الفت دنیوی میں
فراغت میں ہر ایک فاقہ کشی میں    رہو ایک حالت سے شادی غمی میں
یہی ہے تمہارے سنبھلنے کی صورت
کہ منہ بلا سے نکلنے کی صورت

بلا سو دل کو پھنسانا بلا میں    خیال عبث فکر عیش و غنا میں
یہی سب سے بہتر ہو دار فنا میں    مجھے کا سیر ہو ہر دم اسکی رضا میں
تلاش اسکی لازم ہے تمکو یہاں پر
کہ راحت ہے کس بات میں اور کہاں پر

جو راحت سے کرنی بسر زندگی ہو    اگر کوئی چاہے کہ ہر دم خوشی ہو
تو دنیا سے نفرت اُسے لازمی ہو    خدا کی محبت دلوں میں بسی ہو
ہمیشہ اُسے عیش و عشرت ہو حاصل
پس مرگ لاریب جنت ہو حاصل

نہ ہوں خواہشیں آرزوئیں جو دل میں    بلا آنے پائے نہ کچھ زندگی میں
رہیں ہم سدا شرع کی پیروی میں    بسر عمر ہو روزہ و بندگی میں
کنارہ کریں جبکہ دنیا کے غم سے
تو عالم میں بہتر نہ ہو کوئی ہم سے

کہاں ہے زمانے میں نوشیروانی    کہاں ہے سکندر کی کشورستانی
سلاطین عالم کی عالم نشانی    فقط اب کتابوں میں ہے اک کہانی
گئے خاک میں گلرخاں کیسے کیسے
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

کسی نے دکھائی بہت یاں شجاعت    کسی نے مچائی بہت قتل و غارت
کسی نے بنائیں ہزاروں عمارت    مگر موت نے دی نہ دم بھر کی مہلت
نہ بنتے بگڑتے ہوئی دیر ۔ دیکھا؟
عجب آسماں کا الٹ پھیر دیکھا

اٹھ اے بیخبر اب خبردار ہو کر    پڑا راہ پر کیا ہے سرشار ہو کر
بہت دور جانا ہے ہوشیار ہو کر    سفر میں رہا کر تو ہشیار ہو کر
تجھے نیند اے مست غفلت ہے کیسی
تو ہے بے خبر تیری حالت ہے کیسی

شفا پر ہے امید کیا اس جہاں سے    نہیں ساتھ دینے کا کوئی یہاں سے
فدا ہونگے احباب لیکن زباں سے    گذر جاؤ گے تم محبت میں جاں سے
زمانے میں شہوت پرستی کو چھوڑو
صنم خانۂ دہر ہستی کو چھوڑو!

(تحفہ حسن)

# سو سال عمر

ایک انگریزی اخبار ویکلی ٹربیون میگزین میں سو سال جینے کا حسب ذیل نسخہ چھپا ہے :-

(۱) کچھ مت کھاؤ ۔ جو تم چبا نہیں سکتے ۔ ہر ایک لقمہ کو ۲۵ دفعہ سے لیکر ۵۰ دفعہ تک چباؤ ۔ لقمہ مت نگلو ۔ جب تک کہ ملائی کی طرح ملائم نہ ہو جاوے کھانے میں پانی یا شراب نہ استعمال کرو ۔ خوراک کم کھاؤ ۔

(۲) دن میں دس گلاس پانی کے (عرق نکلا ہوا بہتر ہے) پیو ۔ پھلوں کے رس بھی کھاؤ ۔ دو گلاس صبح پی لو ۔ تین سہ پہر کو ۔ تین دوپہر سے پہلے اور دو سوتے وقت ۔

(۳) میدہ کی اشیاء کبھی نہ کھاؤ ۔ جہاں تک ممکن ہو ۔ بدون پکی ہوئی چیز سے گذارہ کرو ۔ پھل ۔ مغزیات ۔ ترکاریاں عمدہ خوراک ہیں ۔ صاف زیتون

کا تیل بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

(۴) سات یا آٹھ گھنٹے کے فاصلے سے دن میں کھاؤ۔ صرف اسوقت کھاؤ۔ کہ جب کھانیکی خواہش ہو۔ جب طبیعت علیل ہو۔ تو فاقہ کرو۔ آدمی اکثر اس سے دگنا بھی کھاتے ہیں جتنا کہ درصل اُن کو ضرورت ہوتی ہے +

(۵) کھلی ہوا میں سوؤ۔ یا کھڑکی کھلی رکھو۔ سات یا آٹھ گھنٹہ سوؤ۔ ہر وقت صاف ہوا کی خواہش کرو۔ کبھی بند مکان میں نہ رہو۔ سانس گہرا لیا کرو۔ اور پیٹ تک سانس لینے کی عادت ڈالو +

(۶) غسل اور ورزش سے جسم کو نرم رکھو۔ دہوپ کی خواہش کرو۔ قدرتی طور پر رہو۔ پوشاک کے نیچے فلالین کے کپڑے نہ پہنو +

(۷) بہرحال۔ کہ تم کتنے ہی بڑے ہو۔ غم و تفکرات بھولجایا کرو +

(۸) آٹھ گھنٹے روزانہ دل لگا کر اپنا کام کیا کرو۔ اور اس ضرب المثل کا خیال رکھو۔ کہ اب کرنا چاہیئے +

(۹) سردیوں میں اپنے آپ کو مت سینکتے رہا کرو۔ بوجھ دار بگلسی اور بند جاہے کیسی سردی ہو۔ مت رکھو۔ جسمانی مقابلہ کی طاقت بڑھاؤ گھوڑا رکھو۔ مگر ہر وقت اُس پر نہ چڑھا کرو۔ ہاتھ میں رکھا کرو۔ کہ ضرورت کے وقت کام آوے۔ بہت پیدل ہی چلو +

(۱۰) تندرستی خوشی اور کامیابی کے برخلاف باتوں کو سوچو۔ اور ان سے دور رہو۔ کسی سے خوف مت کرو۔ دل کی طاقت بڑھاؤ۔ ہمیشہ خوش رہنے اور تمام حالتوں میں کچھ نہ کچھ خوبی محسوس کرنیکی کوشش کرو۔ سیدھے بیٹھو۔ اور سیدھے ہی کھڑے ہوا کرو +

(۱۱) جانو کہ صرف ایک بیماری ہے۔ مگر اسکی نشانیاں ہزار ہیں ادویات و آدمی صحت نہیں بخش سکتے۔ قدرت ہی علاج کرتی ہے +

(سول اینڈ ملٹری گزٹ بحوالہ آگرہ)

# میں نے مرزا صاحب کو کیسا پایا

## خلاف بیانی مرزا صاحب پر میری نظر

علاوہ ان سب مذکورہ بالا امور کے جو میں نے قادیان میں رہکر معلوم کئے

قریباً سب سے معتبر فیصلہ کی چیز جو میں سمجھتی ہوں۔ جس نے خصوصاً مجھے فیصلہ کی طرف توجہ دلائی۔ مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کا اشتہار الخبر "کرشن قادیانی سے فیصلہ" تھا۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی تائید میں برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم سخت زیادتی سے کام لیا۔ بلکہ اس زیادتی کو ثبوت نبوت گردانا۔ اور پھر بلاد اسلامیہ تک ایسے چھاپ کر پہنچایا گیا۔ چنانچہ مولوی عبداللہ کشمیری مرزائی نے جس نے ایکدفعہ مجھے کہا تھا۔ کہ میں تو اسواسطے مرزائی بنا ہوں۔ کہ الہام مرزا صاحب کا قائل ہو کر نفسی وساوس سے بچوں۔ جو برخلاف رسالت مسلم پڑتے رہتے ہیں۔ جب بلاد اسلامیہ کو مخاطب کرکے اشتہار چھپوایا۔ تو اس میں مولوی غلام دستگیر کی (طبعی) موت کو بڑے زور سے ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا۔ اور مجھے خیال آتا ہے۔ کہ محمد اعظم کے پاس ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو یورپ اور امریکہ کو مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت لیکر جاتا ہے۔ اسے میں نے چھپا ہوا دیکھا تھا۔ آپ وہاں کے لوگ اسکی کیا تردید کر سکتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ مرحوم ہرگز بقول مرزا صاحب اپنی استدعا سے نہیں مرے۔ اور قطعاً کوئی استدعا اس قسم کی انہوں نے نہیں کی۔ پھر مرزا صاحب کا اس پر زور دینا کہ وہ اپنی استدعا سے مرے اور کہ اپنی موت کی صفائی سے درخواست کی سخت زیادتی ہے۔ ظاہراً جب مرزا صاحب نے مرحوم کی طرف منسوب کرکے عبارتیں نقل کیں۔ اور عبارت پر موٹا ڈیش (انگریزی میں) تو ہرگز اسوقت اُن کے پاس کتاب نہ تھی۔ اور صرف دل میں کچھ خیال کرکے وہ عبارتیں لکھدیں۔ جسمیں صریح خلاف بیانی ہو گئی۔ حاشا کہ اولوالعزم نبی تو کیا ایک بھلا مانس آدمی سے بھی ارادۃً ایسا امر وقوع تک میں نہیں آتا +

یا اگر اُن کے پاس کتاب تو موجود تھی۔ مگر عمداً انہوں نے مرحوم کی نسبت ایسا لکھ مارا۔ تو پھر ازیں صورت صریح بہتان مرحوم کے برخلاف باندھا حاشا کہ نبی ایسا کرے۔ مولوی غلام دستگیر نے جس کی کتاب کا وہ موقعہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس پڑھا۔ ہرگز استدعا نہیں کی۔ خواہ کوئی مرزا صاحب کا فدائی یہ کہدے۔ کہ ان کا ایسا کرنا کسی رعب کی وجہ سے تہا۔ یا یہ کہدے۔ کہ بطور عذاب اول کی موت پہلے ہوئی۔ مگر کلام تو اس میں ہے۔ کہ اُس نے ہرگز کوئی اپنی نسبت استدعا نہیں

کی۔ اور کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا اور مسلمہ بطور معیار کے اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرنا اور غلط عبارتیں نقل کر دینا اور اوپر سے اکسیر کی اکسیر کھینچ دینا نہایت ہی مکروہ زیادتی ہے۔ مرحوم مسلمانوں کا امام یا مجدد نہ تھا۔ کہ نہ مرتا۔ اپنی طبعی موت بفحوائے لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون سے فوت ہوئے۔ مرزا صاحب اگر چالیس سال بعد ناکام مر جائیں۔ تو بھی اُن کی دعا پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ اُس نے صرف مرزا صاحب کی نسبت ہدایت ورنہ ہلاکت کی استدعا کی۔ کیا یہ صریح خلاف بیانی اعلیٰ درجہ کا معیار اس امر پر نہیں ہے۔ کہ مرزا صاحب ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ اور کہ ہرگز خدا تعالیٰ کا ید قدرت اُن کی محافظت نہیں کر رہا۔ لہٰذا وہ سخت ٹھوکریں کھا رہے ہیں؟

اب جبکہ ان سب مذکورہ بالا امور کو بطور معیار اس کے مجموعاً لیا جائے حالانکہ ان میں سے ہر ایک بھی بجائے خود مرزا صاحب کے بطلان میں محکم دلیل ہے اور اسپر خیال کیا جاوے۔ کہ یہ سب امور ایسے شخص سے وقوع میں آئے۔ جو کہ اولوالعزم نبی ہونیکا مدعی ہے اور جسے آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسےٰؑ

؎ ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا۔ کہ کئی دفعہ اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرزائی مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل علیگڈہی مرحوم کی کتابوں سے وہ مضمون دکھادے جو مرزا صاحب ان کی نسبت لکھتے ہیں تو نقد دو سو روپیہ انعام میں دونگا اور اگر خود جملت (مرزا صاحب) دکھادیں تو پانسو نذرانہ کرونگا اور آئندہ کو مخالفت میں قلم نہ اٹھاؤنگا مگر افسوس کہ آجتک اس صاف اور سیدھے فیصلے کیطرف بھی نہ مرزا صاحب کو نہ کسی مرزائی کو رخ کرنیکا حوصلہ ہوا۔ باوجودیکہ الحکم کے اڈیٹر کو جناب حافظ عبد القدیر صاحب سہارنپوری نے غیرت بھی دلائی کہ یہ کیا ڈوب مرنے کی بات ہے کہ اہلحدیث ایک نہایت فیصلہ چاہتا ہے مگر آپ لوگ متوجہ نہیں ہوتے۔ جسکے جواب میں اڈیٹر مذکور نے انکو لکھا کہ میں اسکے لئے حتی المقدور کوشش کرونگا مگر افسوس آجتک بالکل سناٹا ہی رہا۔ ان سے یہ ہے حتی المقدور کوشش کی ہوگی۔ مگر لائیں کہاں سے افسوس کہ ایسے لوگ بھی دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہم دین اور رضاء الٰہی کی خاطر مرزائی بنے ہیں۔ اور ہم متقی ہیں۔ اور ہم ہی مومن خالص ہیں باقی کل دنیا کے مسلمان بدنصیب ہیں۔ اندھے ہیں بلکہ کافر ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ انّا للہ ؎

ہر کہ شیطاں بسکند نامش ولی ٭ گر ولی اینست لعنت بر ولی

مرزائیو! احمدی ہو تو آؤ نہیں کل نجہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا ٭

(اڈیٹر)

و عیسےٰ محمد صلعم علیہ السلام کے کمالات کا مجموعہ بتلایا جاتا ہے۔ جسکو انکے الہامات میں کبھی موسیٰ کبھی عیسےٰ کبھی نوح کبھی آدم ہو وغیرہ سے خطاب کیا گیا ہے۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ انبیاء بھی اگر ایسے ہو گذرے ہیں۔ تو ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہیں ہو سکتے ٭ (باقی آئندہ)

## تقریظات (ریویو)

**تاویل القرآن**:۔ اس کتاب میں عیسائیوں نے اپنا پرانا جوش نکالا ہے۔ یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ قرآن شریف کے صحیح معنے مسلمان نہیں سمجھتے اور یہ کہ قرآن شریف میں تغیر و تبدل کیا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ حالانکہ اسکا ثبوت دینا بہت ہی مشکل ہے۔ بخلاف اسکے بائیبل کی نسبت یہ دعوی بہت ہی سہل ہے خود اندرونی شہادت کافی ہے۔ یہودی۔ اور یونی ٹیرین عیسائی بائیبل سے محض توحید سمجھتے ہیں۔ مگر پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک وغیرہ عیسائی فرقے تثلیث نکالتے ہیں۔ علی ہذا بائیبل کا الہامی مجموعہ رومن کیتھولک کے نزدیک زیادہ ہے۔ اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک کم۔ تعجب ہے۔ عیسائیوں کو اس طرف تو توجہ نہیں۔ مگر قرآن شریف کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ مسیح کا قول سچ ہے کہ

"ظالم کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا مگر دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے"

بہرحال مذہبی مباحث میں مخالفین کے خیالات کا ذخیرہ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۳ (پتہ) ریلیجس بک انارکلی لاہور

**ضیاء الاسلام**:۔ اس کتاب میں قابل مصنف نے عیسائیوں کے سوالات کو اسلام سے صاف کیا ہے اور یورپین مصنفوں کی تحقیقات اور اقوال سے بہت کچھ کام لیا ہے۔ معلومات کا کافی ذخیرہ ہے۔ قابل دید کتاب ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸/ (پتہ) تاج کمیشن ایجنسی ڈاکٹر اسٹریٹ بمبئی

؎ دیکھو رسالہ نور الدین صفحہ ۱۳ (اڈیٹر)

؎ کرشن قادیانی کی غرض یہی ہے۔ کہ منکرین انبیاء سب کو ایسا ہی جانیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

# دیانندی اخبارات کو چیلنج

(نامہ نگار خود ذمہ دار)

دیانندی پرچہ دہرم پرچارک جالندہر۔ دیانندی گزٹ لاہور اخبار مباحثہ جالیلی وغیرہ وغیرہ کے اڈیٹروں مہاشوں نے جناب پنڈت لیکہرام صاحب نو مسلم کے اسلام لانے پر پوری دیانندی تکتی سی سیلک بالخصوص مہاشہ صاحبان کی آنکھوں میں گرم ریت ڈالکر ثابت کرنا چاہتا کہ پنڈت لیکہرام ہرگز مسلمان نہیں ہوئے۔ اور خصوصاً معزز اسلامی اخبارات وطن وکیل وغیرہ پر تیز دانت کرکے ایک عجیب غریب صورت میں اپنا اصلی مدعا یہ ظاہر کیا کہ مہاشہ جی نے کبھی کہا تھا اور صاف زوردار الفاظ میں بیان کیا تھا۔ کہ دیانندی دہرم کو قبول کرنے کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی ویدک دہرمی سے نکلکر اسلام کو قبول کرسکے اور یہ بھی لکھا تھا۔ کہ مہاشہ صاحبان اسلامی اخبارات کی لاف گزاف پر ہرگز اعتماد نہ کریں کیونکہ آئندہ کبھی کبھی انکی یہ بیانات پڑہنے میں آویں ہم اڈیٹر ستیہ دہرم وغیرہ کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے جو بیچارے اس دیانندی دہرم کے سخت تنزل و بربادی کے وقت میں لاف و گزاف اور بے تکی بڑ ہانک کر اپنا الوحق نمک ادا کر رہے ہیں اور ناخنوں تک کا زور لگا کر اسلام اور اہل اسلام پر مشہور دیانندی تعصب کا زہر پلا رہے جو اسکی تعلیمات تالیفات ولیاقت کا بدیہی نتیجہ تہا۔ پہینکتے ہیں کوتاہی نہیں کرتے ہیں واقعی ستیہ دہرم پرچارک وغیرہ کی محنت قابل داد ہو سکتی ہے اگر ہم ان حضرات مہاشہ صاحبان سے جنہوں نے ایسے سفید جھوٹ و صریح بہتان کی اشاعت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے صرف اسقدر ماسا التماس کرنیکی اجازت چاہتے ہیں کہ پنڈت لیکہرام صاحب نو مسلم کیساتھ جنہوں نے نگینہ میں اسلام قبول کرکے پیر شہر امرتسر میں بعد کے دیانندی تعلیم کا پلیتھن نکالا تھا۔ اور اجکل پٹیالہ میں ہیں۔ کیا یہ آسیہ نہ تہے؟

ہاں اسلام کو یہ فخر آج ہی نہیں ہمیشہ سے مقدس اسلام نمایاں فتحیاب اور اپنے مخالفین و معاندین پر غالب رہا ہے۔ اگر کسی ایک آدھ نوجوان کی پوتر بیگ پر رال ٹپک گئی۔ تو کوئی تعجب کا مقام نہیں جہاں لاکہوں کی تعداد میں ہر قسم اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ آپکی تثلیث پرست اور سچے سرجن سی دیانند سوامی نے تثلیث کا گھول مول سبق سیکہا ہو شب و روز داخل اسلام ہو رہے جا رہے ہیں۔ اسکے لئے لیورپول کی زبردست و قبیلی انگریزی جماعت کی اشاعت مذہبی میں حیرت انگیز کارگذاری گواہ ہے۔ اور ادہر کن مسلمانوں کی حالات اسپر شاہد ہیں۔ افریقہ میں بھی وہ اشاعت مذہبی اسلام ہو رہی ہے جسکی نظیر نہیں۔ اسیطرح چین جاپان۔ آسٹریلیا وغیرہ وغیرہ ممالک پر نظر ڈالئے۔ اور آپ کی یہ بے نام و نشان حقیری جماعت وہ کبھی ہندوستان کے سے وسیع ملک میں انگلیوں پر شمار کرنے کے لائق

اور آسپر کبھی گھاس پارٹی اور ماس پارٹی کی مخالفت اور شب و روز انجمن بلکہ دنیائے عالم سے چہیڑ چہاڑ۔ اور ساتھ ہی آپ کی نیوگی تجویزوں اور گشتکوں کی تعلیمات کا فوٹو پیش بہار (العجب العجب) سمجھدار آدمی کو بیساختہ ہنسا تا ہے۔ (شعر)

ثبت کریں آرزو خدائی کی　　یہ شان ہے تیری کبریائی کی

آپ اور اسلام سے مقابلہ۔ چیگیڈر روکی آنکہیں اور آفتاب بالمقابل سے معاملہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کہیں دماغ تو نہیں چکر کہا گیا۔ خیر ہم آپکو چیلنج دیتے ہیں۔ اور راسیر انعام بھی دینے کو طیار ہیں۔ اور آپکو تازہ مژدہ سناتے ہیں۔ امید کہ آپ مرد میدان بنکر اس چیلنج کو شرف قبولیت بخشینگے (۱) جناب ماسٹر دہرم دت صاحب سماجی اڈیٹر رسالہ دہرم اوپدیش لال لوجو چند روز ہیوئے بیناسو نگہہ کر تمام امرتسر اہل آدمیوں کے سامنے اس دیانندی ویدک تعلیم سے بیزار ہوکر پہر مسلمان ہو گئے ہیں (۲) جناب پنڈت جگدنبا پرشاد صاحب اوپدیشک لعلے آریہ سماج رانچی نے (بقول دیانندیاں) حجاز قبہ و یورپ میں سماج کی خدمت کرنیکیلئے جان توڑ کوشش کرچکے ہیں بمقام دہلی لال کنواں کمرو زینت محل موجودہ روز کے مناظرہ اہل اسلام کے بعد اپنی صریح غلطی اور ویدک دیانندی کی حیا سوز اور غلط تعلیم سے تائب ہوکر اسلامی حلقہ یا ہوا تاج وحدت سر پر رکھا ہے (۳) بابو نانک چند صاحب ساکن لاہور سابق سماجی نے بمقام فیض آباد میں ویدک تعلیم کا جہول اتار کر سینکڑوں آدمیوں کے سامنے مشرف باسلام ہوکر میدان صداقت میں قدم دہرا ہے (۴) لاڑکانہ علاقہ سندھ میں قریباً ۷ سو ویدی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم ستیہ دہرم پرچارک اور اسکے حلقہ بگوش دیانندی اڈیٹروں کو بہ بلند ترین علل میں چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر ہمارا مذکورۃ الصدر تمام بیان صحیح نہ ہو۔ تو ہم بخوشی ثابت تاوان ادا کرنیکو طیار ہیں اور آئندہ متنبہ کرتے ہیں کہ آپ کی یہ معاہدہ بازی جو بیہودگی آپکی زیادہ نقصان کا موجب ہوگی۔ اگر آپ مرد میدان ہیں۔ تو مردانہ وار میدان تحقیق میں قدم رکھئے۔ ساتھ ہی ہم آپکو کسطرح میدان صداقت کیطرف لئے چلتے ہیں اور آپکی چشم دید شہادت سے آپکا ناطقہ بند کرنیکو طیار ہو رہے ہیں۔ اب ہم لاڑکانہ کے متعلق بھی چیلنج دیتی ہوئی بیان کر رہے ہیں کہ اگر کسی دیانندی مہاشہ کو سوائے لمبا لکھنے اور جھوٹی خبر شائع کرنیکی تحقیقات کرنے کے لئے ہی کچھ سکت باقی ہو۔ تو ہم اونسکو اچھی طرح ساتھ لیجاکر اونسکی طمانیت کرنیکو طیار ہیں اور بصورت نہ ہونے کے سو ویدی نو مسلموں کے ہم مستحق تاوان ہونگے۔ اب بھی اگر کوئی دیانندی حسب عادت شریفہ اپنی ہٹ دہرمی اور ناقابل سچائی پردہ پوشیوں کی بیسود کوشش میں اسیطرح مبتلا پایا گیا جس طرح دیانندیوں سے ہمیشہ ظہور میں آتے رہتے ہیں تو غیر۔ جہاں سے ہمارا مدعا خالی نہیں

ahmadimuslim.de

# فتویٰ

**س نمبر ۱۷** :- زید عالم فقیہہ و صرفی نحوی ہو تقلید شخصی میں ایسا سرگرم ہو کہ تقلید شخصی کو شل فرض جانتا ہو جہاں اپنے امام صاحب کا قول مخالف حدیث نبویہ صحیحہ غیر منسوخ کو پاتا ہے تو حدیث شریف کو صحیح غیر منسوخ کو مقابل قول امام انہی کے رد کرتا ہو . . . . . . . اور یہ کہتا ہو جو حدیث میرے امام صاحب کے قول کے مخالف ہو۔ اگرچہ اسکو محدثین صحاح ستہ نے بھی روایت کیا ہو۔ اور اسکو صحیح غیر منسوخ بھی کہا ہو۔ تو میں اُس حدیث نبوی کو قول امام کے آگے مردود کہونگا۔ ہرگز عمل نہ کرونگا ایسا شخص کیسا ہے؟ انا حبا ہلیلہ

**ج نمبر (۱۷)** :- ایسا شخص گنہگار ہے۔ جاہل ہے۔ کیونکہ اصل اتباع خدا اور رسول کا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ یعنے خدا کے اتارے ہوئے کلام کی پیروی کرو۔ ایسے شخص کو بہت جلد اس خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ علماء محدثین اور مجتہدین کی پیروی اسی حد تک ہے جہانتک اُن کے اقوال کسی آیت یا حدیث سے مدلل ہوں اور اگر آیت یا حدیث نہ ہو۔ تو پھر نہیں +

**س نمبر ۱۸** :- سوال فاتحہ خلف الامام پڑھنا کیسا ہے قرآن مجید میں تو ارشاد ہے۔ کہ جب وقت قرآن پڑھا جاوے۔ سنو اور چپ رہو۔ تاکہ رحم کئے جاؤ۔ حدیث شریف میں آیا ہو کہ نہیں نماز ہوتی اُس شخص کی جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی۔ بدلیل لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب اگر امام کے پیچھے پڑھیں۔ تو مخالفت قرآن مجید کی ہوتی ہے۔ اگر نہ پڑھیں۔ تو حدیث سے نماز نہیں ہوتی حنفیہ مقلدین تو حدیث لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو کہتے ہیں۔ کہ یہ اصولیین فقہ والے اسکو مردود سمجھتے ہیں۔ کہ مخالف ہے کتاب اللہ کے جو حدیث کہ قرآن مجید کے مخالف ہو۔ وہ مردود ہے (ایضاً)

**ج نمبر ۱۸** :- فاتحہ خلف الامام ضرور پڑھنا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہو لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بھا یعنے جو فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز جائز نہیں۔ آیت قرآنی عام نہیں بلکہ اُس صورت میں مخصوص ہو کہ جب قرآن شریف وعظ و نصیحت کے لئے پڑھا جاوے۔ نماز میں وعظ و نصیحت کیلئے نہیں پڑھا جاتا۔ اگر بطور وعظ و نصیحت پڑھا جاتا۔ تو نماز میں ترجمہ کرنا بھی ضروری تھا۔ پس آیت کے معنے یہ نہیں کہ امام کے پیچھے کچھ مت پڑھو۔ بھلا اگر یہ مطلب ہو۔ تو امام کو پڑھنے کے وقت اگر کوئی آئے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر کیوں شریک نماز ہوتا ہے حالانکہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بھی ایک کلام ہے پھر اتنا بولنے کی کیوں اجازت دیجاتی ہو جس دلیل سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کی اجازت ہوتی ہو اُسی سے فاتحہ پڑھنے کی ملتی ہو

**س نمبر ۱۹** :- آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حج الوداع کے بعد جو وعظ وادی خم غدیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی شان میں فرمایا۔ اس سے صاف معلوم ہو سکتا ہو کہ بعد انتقال آنحضرت صلعم خلافت حق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے ہوتی تھی۔ پس مینجیا حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر و حضرت عثمان کا خلافت پر بحکم حدیث صحیح یا اجماع امت کے ہے؟ آقا در بخش از داؤد سندھ

**ج نمبر ۱۹** :- غدیر کے موقع پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق میں فرمایا۔ اور سکے الفاظ یہ ہیں۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ یعنے جسکا میں مولا ہوں۔ علی بھی اسکا مولا ہے اے اللہ جو علی کو مولا بناوے۔ تو اسکا مولا ہو۔ اور جو علی سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس روایت میں صرف ایک ہی لفظ تحقیق طلب ہے۔ یعنے مولا جسکے معنے خلیفہ، حاکم، دوست، آقا وغیرہ سب آتے ہیں مگر اس روایت میں متصل ہی جو یہ لفظ ہے عاد من عاداہ یعنے جو علی سے عداوت رکھے۔ تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہو کہ یہ مولا یعنے محبوب اور دوست کے ہو۔ اسی لئے حضرت عمرؓ نے یہ حدیث سنی۔ تو کہا بخ بخ ابا حسن اصبحت مولای ومولا کل مومن پس یہ حدیث خلافت علی کو کسی طرح مستلزم نہیں۔ حضرت ابوبکر کی خلافت بحکم حدیث نبوی اور بحکم اجماع اُمت ثابت ہے +

**س نمبر ۲۰** :- ما تقولون فی ھذہ العبارۃ قال فی شرح العقائد والحق ان رضاء یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذلک واھانتہ اھل بیت النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ آحادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ

**ج نمبر ۲۰** :- عبارت منقولہ شرح عقائد میں تو ہے مگر میں اس سے متفق نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کے لئے جنت کی بشارت دی۔ یزید بھی اُس میں تھا۔ گو وہ عام حکم ہے۔ جسکی تخصیص کا دعوی ہو سکتا ہے مگر لعنت کرنے سے مالحت اتنی بھی کافی ہے اسی لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یزید پر لعنت نہیں کی + (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** میں یہ ہفتہ اریوں پر بڑی بھاری (قیامت) کا گذرا ہے پنڈت جگت پرشاد جی متھرا کے پانڈے آئے ہوئے ہیں۔ جنکی فاضلانہ تقریر سے سناتن جیوں کو ہوش آ رہے ہیں۔ ہم نے خود بھی اُن کا لیکچر سنا۔ جس میں وہ بت پرستی اور عبادت کا ثبوت وید سے دیتے تھے۔ تقریر بڑی پُر زور تھی۔ آریوں کو تو آڑے ہاتھوں لیتے تھے اثناءِ تقریر میں کئی بار آریوں کو مباحثہ کا نوٹس دیا گیا۔ کہا۔ کہ مباحثہ کئے بغیر میں ہرگز نہ جاؤنگا۔ یہ بھی کہا۔ کہ آریہ کہا کرتے ہیں۔ کہ بھاگ گئے کیا وہ خدا ہیں۔ کہ میں اُن سے بھاگ جاؤں۔ خدا بھی اگر سماجی بن جائے تو میں اُس سے بھی بحث کرونگا۔ نہیں معلوم ہماری سماجی جوشیلوں کو کیا سانپ سونگھ گیا۔ کہ صدائے برنخواست۔ شاید ہو رہے ہیں پیمانہ کی شکست سے کمزور ہو رہے ہیں ٭

**سلطنت ٹرکی** پر یورپ کی دباؤ کی خبروں سے مسلمان تو حسش ہو رہے ہیں۔ افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ کہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ ٹرکی کیجائے وہ خبریہ تا ہو کر لیا [illegible]

[illegible] سلطنتوں (آسٹریا روس۔ فرانس۔ انگلینڈ) سے جنگ ہوئی۔ تو اسکا نشان یہ ہوگا۔ کہ حج کرنے سے لوگ روکے جائیں گے۔ جبتک حج کو جا رہے ہیں جنگ نہیں ہے محض گیدڑ بھبکیاں ہیں۔ انگریز ایسے کم عقل نہیں۔ کہ اپنی کروڑہا رعایا کی بددعائیں سنینگے جسکی یہ کیفیت ہے ؎

تبرس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

**اس ہفتہ** امرتسر لاہور کے درمیان ٹرینوں کی خفیف سی ٹکر ہو گئی ٭

**افسوس** صد افسوس مرزا صاحب قادیانی کو ۲۴ نومبر کے روز الہام ہُوا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ؏ لوگ تو یہ سنکر **خوش کہ جہاں پاک** ہائے کہینگے۔ مگر ہماری یہ رائے نہیں ٭

**۲۴** - نومبر کو ایک ہندو مسمی شاما جامع مسجد ڈلہوزی (صد۔ بازار) میں برضائے خود مشرف باسلام ہُوا اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا ٭

**امیر صاحب** کے غزنی روانہ ہونے سے پہلے تراہ کے ماتی خیل جرگہ نے کابل حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ اگرچہ ہم شیعہ ہیں مگر ہمیشہ بادشاہ کی وفادار رعایا رہے ہیں سُنی آفریدی بھی شیعوں کو سخت تکلیف پہنچاتے ہیں اسکے متعلق امیر صاحب نے حال ہی غزنی سے ملا سید اکبر کے نام ایک فرمان بھیجا ہے جسکی رو سے ملا موصوف نے آفریدیوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ اب اگر وہ شیعوں سے کچھ مزاحمت کریں گے تو سزا پائینگے امیر صاحب نے علاقہ غزنی کے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ عنقریب یہیں یہاں کارخانہ کھولینگے جس سے علاقہ کو بڑے منافع پہنچینگے ٭

**حضور نظام** دکن مدینہ منورہ کو ایک نقشہ نویس بھیجنے والے ہیں۔ تا کہ وہاں ایک خاص نقشہ کے موافق حجاج کے لئے مسافر خانہ تعمیر کیا جائے ٭

**جو** رپورٹیں روس کے صوبجات سے آئی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر اضلاع میں کاشتکاروں کے درمیان سخت بلوے برپا ہو رہے ہیں۔ اور قصبات میں لوگوں نے کام بند کر دئیے ہیں ٭

**سینٹ پیٹرس برگ** (دار السلطنت روس) کے کارخانوں کے مالکوں نے بالاتفاق کارخانوں کے بند کرنے کا قاعدہ جاری کر رہے ہیں۔ کیونکہ کاریگر دراصل آٹھ گھنٹہ کام کرتے ہیں اور پورے دن کی تنخواہ طلب کرتے ہیں ٭

**ایک** سرکاری مراسلہ میں جو سینٹ پیٹرس برگ میں مشتہر کیا گیا ہے سپاہیوں کی بغاوت [illegible] گیا ہے۔ مراسلہ میں یہ درج ہے کہ حالات تسلیم کی گئی ہے کہ لوٹ کھسوٹ کا اندیشہ نہیں ہے یہ افواہ مشہور ہے کہ سینٹ پیٹرس برگ کی بحری پلٹنوں میں بھی ناراضی پھیلتی جاتی ہے۔ کل فوج بدل ہے اور باغیوں کی شریک ہو گئی ہے۔ صرف ایک رجمنٹ خیر خواہ رہی ہے۔ مراسلہ مذکور میں جو انسدادی تدابیر کا کچھ ذکر نہیں ہے اُس سے اس افواہ کی تصدیق ہوتی ہے کہ تمام جنگی جہاز باغیوں کے قبضہ میں ہیں۔ بغاوت کا انتظام بڑی ہوشیاری کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور سوچ سمجھکر اس پر عمل کیا گیا ہے ٭

**وزیروں** کی کونسل نے پندرہ ملین روبل طہماں ریلوے کی ترقی وغیرہ کے لئے منظور کئے ہیں۔ اسکو میں ہڑتال پھیلتی جاتی ہے اور ہڑتال والے بیدریغ لوٹ گھسوٹ کر رہے ہیں ٭

**ہزارہا** روسی قیدی ملاڈی واسٹک میں اسیر ہیں وہ بھی باغی ہیں اور انہوں نے کل کلب میں اپنے افسروں پر حملہ کیا۔ اور چار قتل اور زخمی کئے ہیں کاسکوں نے پھر امن قائم کیا ٭

**مولوی** قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جاپان کی مذہبی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہو گئے ٭ (معلوم نہیں یہ کون صاحب ہیں دہلوی دوست اطلاع دیں)

**مولوی برہان الدین** مرزائی جہلمی گجگیاہ (افسوس)

# دی سیالکوٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج آپکو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آجکل اکثری کے ٹکٹوں کا ایسا اندادھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے جس وقت سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ خاص خصوصیت کرتے ہیں پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیوپاری کے بیسیوں عموماً مال منگا کر بازار میں بیچ لیتے ہیں۔ اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی وقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

**غیر معمولی رعایت:** پہلے قیمت میں بھی انتہا تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳۰ کے فی انچ ۲۸ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی یہ ہمارا اصل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے۔ کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے۔ کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

| | فی انچ | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۳۰×۳۳ انچ | ۳۰ انچ | ۲۸ انچ | ۲۶ انچ | ۲۴ انچ | ۲۰ انچ | ۱۸ انچ |
| قیمت عاشقی | للعہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

نوٹ:۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے

## عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک

## میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

# مجرب دوائیں

**عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ** — یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی مبہی مصفی خون مقوی ہاضمہ۔ نزلہ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا مسمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل (عہ) پوری بوتل ہر تین بوتل صہ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل (عہ)

**طلاء** — جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے ہیں اس بے نظیر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (للعہ)

**جواہر ہاضمہ** — اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۱۲ اونس (عہ)

**لائف پلز محبوب حیات** — اگر آپکو کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھاویں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین ہفتہ کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے مستعمل کی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان منی۔ رقت سیلان البول۔ تقطیر البول لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں (عہ)

**جوہر مصفیٰ خون** — فسادات خون۔ تر و خشک خارش خنازیر۔ بھگندر آتشک پیپ کو بہت جلد زائل کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے شیشی خورد (عہ) کلاں (للعہ)

**سرمہ عزیزی** — اسکی ایک ایک سلائی اکسیر کیمیائی اثر رکھتی ہے پیپ آشوب چشم غبار۔ جالا۔ سرخی۔ دھند کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ ممیرے کا خالص سرمہ فی تولہ (عہ)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L.N° 352

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

# اہلحدیث

امرتسر ۳ شوال المکرم ۱۳۲۳ ہجری مطابق یکم دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ المبارک

اطلاع

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دینی خدمات کرنا۔

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات ...

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ۔۔

والیان ریاست سے ... ۔۔

رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... عا

چھ ماہ کیلئے ... ۔۔

ممالک غیر سے ... ۔۔

... چاہیئے۔ نمونہ بھی رجسٹر ... بیرنگ واپس ہو ...

... مضامین اور تازہ خبریں بشرط ... مفت درج ہونگی

... کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔

... نام مالک مطبع ہونی چاہئے ... خریداری نمبر ... لکھنا ...

## آریہ سماج کی اداییں

بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے ترا ... تو دل کا

خدا کی شان ہے کہ آریہ سماج کا دعویٰ بلکہ چوتھا اصول کہ سچائی کے ماننے اور جھوٹ کے چھوڑنے کو ہمیشہ طیار رہنا چاہئے۔ کیسا خوش کن اصول ہے مگر جب آریہ سماج کا برتاؤ دیکھا جاتا ہے تو یقین ہو جاتا ہے کہ ... کے واسطے دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور۔ اسلام دل خدا کی سچے دین ہے تو انکو کیا ... ہے کہ اسلام اگر ... توسیع کرنے کرانا ... ہے ...

... جب خدا ... تو ہم ... کے

سوامی دیانند نے اپنی معمولی ناواقفی سے ستیارتھ پرکاش میں وہ سوال قرآن شریف پر جو کئے ہیں۔ بس انکو تو وحی آسمانی سمجھتے ہیں گو ان کے جوابات علماء اسلام نے کافی دے دئے ہیں مگر آریہ سماجی ہیں کہ بحکم

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگوئیم

اونہی کا راگ الاپتے جاتے ہیں سوامی جی کے بعد پنڈت لیکھرام مقتول آیا۔ تو اسنے بھی اسی نیو پر بنیاد اٹھائی۔ خیر وہ تو ایک حد تک معذور تھا۔ کیونکہ لیکھرام کی زندگی تک ستیارتھ پرکاش کا جواب مسلمانوں کی طرف سے شائع نہ ہوا تھا۔ کیونکہ ستیارتھ ہی ملک کی عام زبان (اردو) میں ہنوز شائع نہ تھی افسوس تو مہاشہ دہرمپال سے ہے کہ باوجودیکہ اسکے وقت ستیارتھ پرکاش کا جواب حق پرکاش چھپ چکا تھا۔ مگر اس بھلے مانس نے اسے ٹہرا گزشتہ سمجھکر چھوا بھی نہیں وہی اعتراضات معمولی ہیر وپہیر سے ایک سو سولہ تک پہنچا دئیے۔ جنکے جوابات علماء اسلام نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق کئی ایک دئے سا بتو امید تھی کہ آریہ سماجی آیندہ کو ایسے اعتراضات کرنے سے ذرا رکا کرینگے۔ کیونکہ ان کے کل اعتراضونکا ذخیرہ بس یہی دو کتابیں ہیں یعنے ستیارتھ پرکاش اور ترک اسلام جن کے جوابات کافی ہو چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ اس نوجوان پارٹی کی نسبت ہماری امید اور توقع کا وہی حشر ہوا جو کسی استاد کا قول ہے ؎

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

آریہ اخبار پرکاش لاہور میں ایک اعتراض روزہ کی نسبت چھپا ہے جسکا جواب ترک اسلام میں خاکسار دے چکا ہے مگر معترض جو نام آریہ ہو اس لئے اس سے یہ توقع کرنی کہ اس نے مطلب دیکھا ہوگا یا دیکھکر قبول کیا ہوگا بالکل ایک ہوس خام ہے آریہ اور قبول حق؟ اینچہ بوالعجبی است۔ خیر بہرحال معترض کا سوال اسی کی عبارت میں لکھا جاتا ہے آپ لکھتے ہیں:-

## روزہ رکھنے اور کھولنے کا وقت

روایت ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس گیا اور پوچھا کہ روزہ کس وقت کھولا جائے تو جواب ملا۔ کہ جبوقت آفتاب غروب ہو جائے تو چھوڑ دے الآخر ایک سادہ مزاج شخص تھا دلمیں خیال گذرا۔ کہ اگر آفتاب غروب ہونے میں بارہ گھنٹے تو پہر کیا کیا جائے۔ لہذا آسنے سادگی سے پوچھا کہ اگر آفتاب آدہی رات تک بھی غروب نہ ہو۔ تو پہر کیا کیا جائے۔ قاضی نے اسکا جواب معقول دینے کی بجائے اسکی سادگی پر ہنس دیا۔ اور اسے بیوقوف سمجھا۔

مگر اسوقت معمولی طور پر جغرافیہ دان دنیا جانتی ہے کہ بعض ممالک میں آفتاب ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر نہ چڑھتا یا چھپتا نہیں اور چونکہ روزہ رکھنا ہر تمام شخص کیلئے ضروری چیز ہے مناسب ہے کہ مناسب وقت کے وقفہ پر روزہ رکھ لیا جاوے اور کھول دیا جاوے جو ملاحظہ اکثیر

اصل سوال کا مطلب یہ ہے۔ کہ چونکہ بعض ممالک میں چھ چھ ماہ کا دن رہتا ہے اسلئے وہاں اتنی مدت کا روزہ کیونکر رکھا جا سکتا ہے؟ قرآن شریف نے خود اس سوال کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو عام قانون سے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنے اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسکی طاقت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتا۔ جسکو وہ برداشت نہ کر سکے پس اگر وہ لوگ بھی ہماری طرح چھ ماہ کے دن میں روزہ نہیں رکھ سکتے تو ان پر روزہ فرض ہی نہیں دوم خاص جواب یہ دیا ہے کہ روزہ کی بابت فرمایا ہے مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو کوئی رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزہ رکھے اسی لئے اگر ایسی صورت ہو۔ کہ لنڈن میں رمضان کا چاند چڑہے مگر امرتسر میں نہ چڑہے۔ تو اس روز ہم روزہ نہ رکھینگے۔ کیونکہ ہمارے حق میں وہ دن رمضان کا نہیں۔ پس جب یہ اصول ہے کہ جس کو رمضان کا مہینہ ملے وہی روزہ رکھے۔ تو اب بتلائیے جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوگی وہاں رمضان شریف ہی نہ ہوگا۔ تو روزہ کیسے؟

سماجیو۔ بتلاؤ! متکلم کے خلاف منشاء کلام کر کے سمجھنا کس کا کام ہوتا ہیں
(دیباچہ ستیارتھ ص دیکھکر بتلانا)

سماجی صاحبو! یہ تو ہو لیا۔ آؤ اب ہم تمہیں ایک اندھیر کی سیر کرائیں۔

سوامی جی ص۳۰ پر لکھتے ہیں ا۔ کہ سورج کے طلوع ہونے کہ ایک آریہ کو سندھیا کرنی چاہئے (بہت خوب) پہر ص۴۳ کہ سورج کے کرہ میں بھی لوگ بستے ہیں۔ آن کے لئے بھی وید ہے۔ لیکن انکو بھی اسی وید پر عمل کرنا ہوگا

ahmadmuslim.de

پہنچے اور کون جا پہنچے۔ خیر ما ماجرا ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت) بس بتلاؤ۔ کہ جو لوگ سوریج دیوتا میں رہتے ہیں۔ ان کی سندھیا کا کون کون وقت ہے؟ طلوع و غروب آفتاب کا وہاں بھی ہے؟ ذرہ سوچکر کہنا کہیں گھبراہٹ میں سوامی درشنانند جی کی طرح نہ کہدینا۔ کہ انکا سورج اور ہے؟

**سماجی ممبرو!** گھبرانے کی بات نہیں ہفتہ دو ہفتہ بلکہ مہینہ دو مہینے سوچکر جواب دینا۔ جلدی کیا ہے؟ مہاشہ دہرم پال۔ اڈیٹر اندر پرکاش آریہ مسافر۔ پرکاش ہتکاری۔ منش سمار وغیرہ کو بھی ملاو۔ مگر یاد رکھو ؎

قیامت خیز ہے افسانہ پر درد و غم میرا
نہ کہلاؤ زباں میری نہ اٹھواؤ قلم میرا

## کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی

رات کو تھوڑی سی پی صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہ کسی اوباش رند شرب کا قول ہے مگر جب ہم بغور دیکھتے ہیں تو ہمیں خیال گذرتا ہے کہ کہیں ہمارے قادیانی کرشن مہاراج کا تو نہیں۔ آپ نے (القبول) خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ میں کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ کب کیا؟ رسالہ انجام آتھم کے اخیر صفحہ پر۔ خاکسار جب بدعوت مہاراج اُردو دلت پر قادیان پہنچا۔ تو مہاراج نے جب بھی یہی عذر کیا تھا۔ کہ میں ذوالیشور سے عہد کیا ہوا ہے۔ کہ کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ خیر اس عذر کا صدق کذب معلوم کرنے کے لئے تو رسالہ الہامات مرزا ہے نے دیکھنا ہو۔ دیکھ لے۔ بہر حال آپ آجتک یہی کبھی کبھی اس کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں جب مہاراج براجمان ہو گئے تو ایک تقریر کے ضمن میں آپنے فرمایا۔ کہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ کل نبی مر چکے ہیں۔ یہ سنکر مولوی حافظ محمد کا لکھوی کھڑے ہو گئے کہ مرزا صاحب! ہاں آیت تو پڑھ دیجئے جسمیں ذکر ہے کہ کل نبی (مر چکے ہیں)۔ مہاراج نے فرمایا کہ ہم بحث نہیں کرتے۔ حافظ موصوف کہ یہ بحث نہیں ہے میں تو صرف اس آیت کا حوالہ پوچھتا ہوں نہ تو کچھ کہنا تھا نہ کہا۔ یہی کہتے گئے۔ کہ ہم نے بحث نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ حافظ صاحب موصوف کے ایسے صاف اور سیدھے سوال کو تو یوں ٹال دیا گیا۔ لیکن (حسب بیان اخبار الحکم ۱۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء) قادیان میں جب ایک ترک اور ایک یہودی نے آنکر چند سوال کئے۔ تو ان کو بڑی خوشی سے جواب دئے اور خوب بھی لکھوا کر توجہ سے سوال و جواب ہوئے اوس وقت نہ تو کوئی وعدہ یاد آیا۔ نہ کوئی خلاف معاہدہ کا خوف ہوا۔ کیوں نہ ہو ؎

اذا غلبت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

بالکل ٹھیک ہے ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ اونہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

کیا الحکم کا اڈیٹر بتلا سکتا ہے؟ کہ بحث و مباحثہ (جس سے کرشن جی کی توبہ ہے اُس) کی تعریف کیا ہے اور یہ کہ کرشن جی نے کہاں تک بحث و مباحثہ کرنے سے خدا کیساتھ وعدہ کیا ہے؟

**لطیفہ۔** امرتسر میں جو مہاراج کی درشا ہوئی وہ ناظرین اہلحدیث نمبر ۲ میں ملاحظہ کر چکے ہونگے۔ اُس کے متعلق الحکم ۱۷ نومبر میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت اقدس (مہاراج) نے اسی صبح یعنے ۹ نومبر کو خواب میں گنتی دیکھے تھے اور فرمایا تھا کہ گنتے فساد ہوتے ہیں (کون پوچھے کہ ثبوت کیا؟ کوئی لغت ہے یا اصول تعبیر) پھر الہام ہوا۔ انی مع الرسول اقوم یعنے خدا فرماتا ہے کہ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ پھر لکھا ہے کہ امرتسر میں جو مفسدوں نے فساد کیا۔ وہ یہی تھا جسکا الہام پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔ بہت خوب۔ مگر جناب والا اس پر بھی دو طرح سے آپ ہی ملزم ہیں جبکہ خدا نے آپکو اس فساد کی خبر بھی دی تھی۔ تو پھر آپ کیوں لیکچر دینے گئے۔ کیوں حکم خداوندی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (آپ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو) کا خلاف کیا حالانکہ اسی آیت کے مطابق آپ لاہور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ والوں کے مقابلہ پر نہ اٹھے تھے۔ کہ ان کے ساتھ آدمی زیادہ ہیں مجھے مار ڈالینگے۔ مگر یہاں آپکو یہ نہ سوجھی۔

دوسری وجہ اس الہام کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ جب خدا نے

ahmadimuslim.de

آپ کے ساتھ ہونیکا وعدہ کیا تھا تو اُسنے پھر آپکا ساتھ کیوں نہ دیا۔ کیوں آپکو (بقول اڈیٹر ریویو) بھیڑیوں کی بار میں چھوڑ دیا۔ آپکو یاد ہوگا۔ کہ یہی الہام آپ سے پہلے ایک سچے رسول (موسیٰ علیہ السلام) کو ہوا تھا جسکے الفاظ یہ تھے اِنَّنِي مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى یعنے اے موسیٰ تو اور تیرا بھائی فرعون کے پاس جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ ہونگا۔ سنونگا اور دیکھونگا۔ اس الہام نے دربار فرعونی میں وہ جلوہ دکھایا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ اور ہارون یکہ و تنہا تھے مگر فرعون سے نہ کسی اُسکے حمائتی سے یہ جرأت ہوئی۔ کہ موسیٰ کی طرف انگلی بھی اٹھا سکے۔

مرزائیو [illegible] سمجھیو !! دیکھنا سچے اور جھوٹے الہاموں میں تمیز ہو سکتی ہے یا نہیں ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

# میاں عبدالعزیز ساکن موضع تیجہ

## ضلع گورداسپور کا جواب

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا۔ کہ میاں عبدالعزیز مذکور نے اخبار الحکم قادیان میں دعوی کیا تھا۔ کہ آپ (خاکسار) دکھا دیں کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت آنحضرت کیطرح کیا ہے تو میں مبلغ پانسو روپیہ آپکو انعام دونگا۔ جس کا جواب اہلحدیث میں دیا گیا تھا۔ کہ آپ روپیہ کسی مہاجن کے ہاں جمع کرائیں اور منصف مقرر کریں۔ تو میں دکھا دونگا۔ اسکا جواب عبدالعزیز مذکور نے بذریعہ اخبار الحکم بہت لمبا چوڑا (حسب عادت رسول خود) گالی گلوچ کا بھرا بھجوا دیا۔ خیر اُن گالیوں کا جواب ہمارے پاس نہیں البتہ روپیہ جمع کرانے کے متعلق جو ایک فقرہ اُس نے لکھا ہے اوسکا جواب دینا ضروری ہے آپ لکھتے ہیں۔ کہ تم تو پانچ سال میں جواب دوگے۔ تو ہمارا پانسو روپیہ اتنے سال بلا منافع یونہی رکا رہیگا۔ پھر اُس منافع کا اندازہ لگا کر کئی سو کی رقم داخل کرنے کو مجھے کہا ہے جسکا جواب یہ ہے کہ میں تو اپنا دعوی ثابت کرنے کو پانچ منٹ سے زیادہ نہ لونگا۔ آپ کو کس نے کہا کہ پانچ سال میں ثبوت دونگا۔ مرزا جی کے متعلق کوئی دعوی ایسا ہے کہ ایک واقف کار آدمی کو اُس کے ثبوت دینے میں پانچ منٹ بھی لگیں پس آپ مطمئن رہیں۔ میں منصف کے سامنے پانچ منٹوں میں نہیں تین منٹوں میں اپنے دعوے کا ثبوت دیدونگا۔ اگر ثبوت نہوا۔ تو آپ فوراً اپنا روپیہ واپس لیجائیے گا۔ مرد میدان بنو! گھبرانے کی بات کیا ہے اپنے مضمون نگار دہقانی فاضل کو بھی ساتھ لیتے آنا۔ وہی تمہاری مدد کریگا بس اب ادہر اودہر کی باتیں نہ بناؤ۔ اپنے وعدہ کو یاد کرکے فوراً رقم کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کرا کر مجھے اطلاع دو۔

# اسلام و جاپان

مسٹر حسان تیوشن چینی مسلم کی کتاب چھپنے کے بعد جو کمیٹی انجمن ادیان جاپانی نے اسلامیہ مسائل پر غور کرنے کے لئے قائم کی تھی۔ اُن کی تحقیقات کا کچھ نتیجہ جاپانی رسالہ شوکیہ میں اس طرح مندرج ہوا ہے۔

کمیٹی مجلس نے موضوع بحث کو تین حصوں میں تقسیم کیا مسئلہ عبادت، تو مسٹر کوریا و شرکاؤ کے سپرد ہوا۔ اسیطرح مسائل معاملات یا تمدن مسٹر چودا [illegible] کے سپرد ہوگئے اور عقوبات کے مسائل مسٹر الیوداوا کے سپرد ہوئے انہیں سے ہر ایک کیساتھ چینی آدمی مشکل مسائل میں مدد دینے کے لئے مقرر کئے گئے اور مسٹر حسان تیوشن مولف کتاب کو چین سے بلایا گیا۔ حسان تیوشن بڑی خوشی سے حاضر ہوئے۔ پھر ان تینوں مضامین پر علیحدہ علیحدہ بحث شروع ہوئی اور آخر کار مسئلہ توحید یعنے (لا الہ الا اللہ) پر آکر بحث ٹھہر گئی مسٹر کوریا نے اپنے تمام منطقی اور علمی دلائل تعدد خدا ثابت کرنے کیلئے خرچ کئے لیکن جیسا کہ معلوم ہوتا ہے غلبہ ان کی جانب نہیں رہا۔ کیونکہ ان جاپانی بحث میں مسٹر حسان تیوشن کی رائے کیطرف میلان کرگئے [illegible] اب یہ قرار دیا ہے کہ جو مسئلہ اسلامی ہمیں ٹھیک یا صحیح معلوم ہو۔ تمام اخبارات دینیہ میں چھپوا دیا جاوے تاکہ جمہور کو اوس سے واقفیت ہو۔ اور علاوہ اسکے جو مسئلہ کمیٹی میں طے ہو چکا ہو۔ اسکی چھپوا کر عوام الناس اور شہر بازار میں تقسیم کیجائیں۔ اس وقت ہم ناظرین کے سامنے تمام بحث کا

کارخانہ
اگر آپ کو عمدہ
کے مشہور قدیم
سے منگوا لیجئے
نام عطر قیمت
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
چنبیلی
مفصل
المشتہر
نسیم

معذور ہیں۔ لیکن ہم اسقدر یقیناً کہ سکتے ہیں کہ جاپان میں مسئلہ توحید کی تائید بہت سرعت سے شروع ہو گئی ہے مسٹر کوریما کا ابھی مقابلہ پر اٹھ کھڑا ہونا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔ کیونکہ جب بحث زیادہ شد و مد اور تحقیق سے ہوگی تاکہ مسئلہ کی پوری چھان بین ہو جائے تو ہر ایک جاپانی پر حق ظاہر ہو جائیگا۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ منقول از اللامعہ)

# میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث ۲۷ر اکتوبر ۱۹۰۶ء)

## مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر میرا متوجہ ہونا اور میرا اُسے حرف بحرف خلاف پانا

چونکہ میں نے تمام کتب مرزا صاحب مطالعہ نہیں کی تھیں نہ تو مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے کونسی پیشگوئیاں کیں اور کہاں کہاں تک بموجب مضمون الفاظ کے وہ پوری ہوئیں مفید کے فضل سے اسباب کیسے کہ آیا واقعہ میں کوئی ایسی پیشگوئیاں بھی ہیں جو صحیح طور سے غلط نکلی ہوں۔ محمد اعظم کے پاس رہتے ہوئے میں نے حسن اتفاق سے مرزا صاحب کی دافع البلاء کا مطالعہ کیا۔ تو میں نے طاعون کی نسبت بڑے زور کی پیشگوئی اس خلاصہ کی درج پائی کہ بفحوائے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ قادیان طاعون سے محفوظ رہیگا۔ اور پھر اسکی تائید تشریح الہام لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمَقَامُ سے کیگئی تھی اور حاشیہ میں مندرج ہے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کیس شاذ و نادر کے طور پر قادیان میں ہو جاوے مگر ایسی طاعون کا فلاں قسم ہرگز نہیں پڑیگا کہ جس سے افراتفری پڑے اور لوگ بھاگیں۔ پھر قادیان میں پہنچ کر میں نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا۔ کہ پچھلے سال ایسی سخت طاعون پڑ چکی ہے کہ قریباً چار سو آدمی قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں ہلاک ہوئے۔ اور یہ بھی سنا۔ کہ قریباً بیس اکیس کیس روزانہ ہوتے تھے۔ الامان! الحافظ میں نے جو مرزا صاحب کے استاد کے بیٹے اتنے جانتے ہیں اور جو مرزا صاحب کی لمبی لمبی منقبتیں بیان کرتے رہتے ہیں (مگر حالت یہ کہ محمد اعظم موصوف سے میں نے سنا کہ وہ مرزائی تک نہیں ہیں۔ اور بیعت تک کبھی نہیں کی ہوئی ہے بلکہ مرزا صاحب کی طرف سے ان کو نہیں کچھ روپیہ خیرات کے طور پر ملتا رہتا ہے یہ طرز زندگی کے ایسے لوگوں کی ناقابل سمجھ کی ہے۔ پھر مرزائی لوگ مرزا صاحب کی نسبت شہادت بھی ایسے غیر مرزائیوں کی پیش کرتے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ بعض دفعہ ہوا۔

ایسا ہی محمد علی شاہ صاحب کی بابت میں نے سنا کہ وہ کبھی بیعت تک نہیں ہوئے۔ مگر جب میں اسکی جگہ پر پہنچ گیا۔ تو انکے جوش و خروش کو جو مرزا صاحب کی موافقت میں ظاہر کرتے اور وہ تپاک جس سے مرزائی صاحبان سے کھلا کھلا دیکھکر میں حیران ہو گیا خصوصاً جبکہ میں نے یہ سنا کہ اس شخص نے مرزا صاحب کی بیعت تک بھی نہیں کی ہوئی ہے لیکہ مرزائی صاحب سے میں سن چکا تھا۔ کہ یہ شخص مرزا صاحب کے ابتدائی سن کا واقف ہے اور کہ وہ ہمیشہ سے اُن کی نسبت دعا کرتا رہا ہے اور نیز اُس نے ایک کہانی بھی سنائی تھی۔ ان حالات میں ایسے اشخاص کی نسبت کو میں سمجھ تک نہ سکا۔ کہ معاملہ کیا ہے؟) کی زبانی جو محمد اعظم سے کلام کر رہے تھے اتفاقاً ایک شام کو سن لیا۔ کہ قادیان سے طاعون سے بھاگ گئے ہوئے لوگ ابتک قادیان میں واپس نہیں آئے۔ اور باہر رہتے ہیں واللہ اعلم یہ کہاں تک صحیح ہے مگر ایک جاہل ہندو دہقان سے جو قادیان کے باہر مویشی چرا رہا تھا ملا میں نے پوچھا۔ کہ طاعون قادیان میں پڑی تھی اور کہ سینکڑوں آدمی مرے میں نے پوچھا۔ کہ آیا لوگوں میں افراتفری بھی پڑی تھی؟ اُس نے جواب دیا کہ اللہ اللہ! پھر ہلاکر قادیان کے مغرب طرف جہاں میری ملاقات ہوئی اور باقی ہر طرف قادیان کو کہا کہ بہانک سب بستی سے نکل گئے تھے۔ اور عرصہ تک باہر پڑے رہے تھے علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ ہوس میں بھی سنا تھا۔ کہ بورڈنگ ہوس چند روز بند کر دیا گیا تھا۔ اور لڑکوں کو کہا گیا تھا۔ کہ طاعون بھاگنے کے پیچھے اپنے گھروں کو منتشر ہو جاویں۔ یہ ہے۔ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ کا جو نشانہ کہ پیشتر ہے اور یہ ہے افراتفری نہ ہونے اور شاذ و نادر کیس کا نمونہ۔ میں حیران رہ گیا۔ کہ ایسی زور کی پیشگوئی جو ایسی جرأت سے دافع البلاء میں کیجاوے کہ فلاں [illegible] کی نسبت کر دیں۔ کہ وہاں طاعون نہ پڑیگی۔ بھلا خدا کی خدائی میں کون آدم زاد ہے اور کون اتنی دلیری خدا تعالیٰ پر کر سکے کہ حکماً ایسا دعویٰ کرے۔ خدا کی بے نیازی نے قادیان سے بخلاف پیشگوئی مرزا صاحب کیا کچھ کر دکھایا۔ توبہ!! توبہ!! ایسی صاف طور سے ہر ایک لفظ پیشگوئی کو توڑ کر بلکہ مرزا صاحب کی احتیاطی تاویل کو بھی پہاڑ کر سخت افراتفری اور چیخ پکار پیدا کر دی۔

کوئی مرزائی طاعون سے مرا یا نہ مرا۔ یہ ایک روشن چیز ہے (خواہ کوئی کہتا کہے

ahmadimuslim.de

کہ درحقیقت اُسکے ضمن میں رحمت ہے۔ خودساختہ کہانیوں یعنے اناجیل موجودہ کی رو سے یسوع مسیح نے بھی آسلطنت حواریوں کو دے ہی دی تھی۔ جواب روحانی دشمنی سے تعبیر کرتے پادری پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جن جن امم ماضیہ کی نسبت یا کسی شخص کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ وہ عذاب سے ہلاک ہوا۔ وہ درحقیقت ابتلا نہ بلکہ رحمت تھا۔ اور کہ وہ شخص تمام گناہوں سے پاک کرکے بہشت میں پہنچایا گیا۔ دیکھئے کیسی صفائی سے پیشگوئی غلط نکلی۔ اور پیشگوئی کے ان مرزا صاحب کے الفاظ کی اب کوئی کیا تاویل کریگا جسمیں مرزا صاحب کی حاشیہ والی مفصل تاویل باطلی معنی کا بطلان بھی صاف صاف خدا تعالےٰ نے ظاہر کردیا۔ مجھے کسی سے کوئی نفسی بغض نہیں ہے۔ الحمدللہ کہ میں نے تو وہ کچھ دیکھا۔ جس نے مجھے تذبذب سے نکال دیا۔ ڈیرہ غازی خاں میں منشی عبدالرحمٰن خاں مرزائی مدرس برانچ سکول کے پاس رہکر مجھے مرزا صاحب کی نسبت ان کی تعریفیں سن سنکر ٹیڑھا سوار تھا۔ اور میں اُس شخص کے پاس رہتے رہتے نیک اعتقاد کرکے خیالات دوڑاتا تھا۔ الحمدللہ کہ خود تحقیق کرکے فیصلہ کرلیا۔ کیا نبی اور نبی بھی اولوالعزم جو ابن مریم سے کہیں بہتر کا مدعی ہو۔ اور جو اعلے انبیاء کے کمالات کا جامع ہو۔ کی پیشگوئی صاف طور سے غلط ہوکر پیشگوئی کے الفاظ کو مٹا دیوے اور پھر بھی مانا جاوے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ حاشا ظاہر ہے کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ بشری لئے مرزا صاحب کی اپنی طرف سے لکھی ہوئی تھی جو ہرگز پوری نہ ہوئی۔ بلکہ اُسکا عکس ہوگیا۔ پھر کیونکر سمجھا جاوے کہ نبی محض ہوائی خیالات کی بناء پر تمامیں جسکی دی گئی استغفراللہ انبیاء تو لقولہ تعالےٰ وھم بامرہ یعملون۔ ہرگز اپنی طرف سے تحدی نہیں کرتا کیا یہ پیشگوئی کا صاف طور سے خلاف ہونا جو آئندہ الفاظ میں تھی اور جسکی کوئی بھی تاویل نہیں کرسکتا۔ اس طرح برباد جانا محکم معیار ہو کر اس امر کے لئے بالکل کافی نہیں ہے کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہوسکتے ہیں تو صرف نمونہ کے طور پر کچھ پیش کرتا ہوں۔ جو اتفاقاً میری نظر سے گذرگیا۔ نہ معلوم مرزا صاحب کے تمام گذشتہ حالات پر بصیرت سے غور کرنے اور اُن کی تمام تصنیفات کی ورق گردانی کرکے پیشگوئیاں کے الفاظ کو واقعات سے مقابلہ کرنے پر اور نہیں تو کئی پیشگوئیوں سے مقابلہ دینے پر کیا کچھ مرزا صاحب کا اندر معلوم ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ میں نے کچھ اور بھی پایا جو ذکر ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

**چودھویں صدی کا مسیح** (مہاتما دیانی کی زندگی کے حالات بطرز ناول نہایت دلچسپ (عہ)

# قتل المؤذی قبل الایذا

## بچھو کے کاٹے کا ایک آسان علاج

(از جناب ڈاکٹر ارجنداس صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پنشنر امرتسری)

اکثر اخباروں میں مختلف قسم کا علاج دیکھنے میں آیا اور کتابوں میں بھی ایسا ہی دیکھا گیا۔ چنانچہ سراج الاخبار جہلم میں تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہوگا کہ دیکھنے میں آیا۔ کہ درخت نیم کا چھال تمباکو کے طور پر چلم میں جلاکر ڈنگ کی جگہ پر لگانے سے آرام ہوجاتا ہے مگر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

چند سال ہوئے۔ انڈین میڈیکل گزٹ میں دیکھا تھا۔ کہ لائیکوار امونیا اور لائیکوار سوڈا اور پانی ہموزن ملاکر پچکاری زیر جلد جائے ڈنگ پر لگانی مفید ہے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک میڈیکل پیپر بنام مرآت الطبابت امرتسر میں شائع ہوتا تھا۔ اس میں ایک جوتشی حکیم صاحب کا ریوپک ایسڈ میں روئی ترکرکے اور پھر تیل میں ترکرکے جلاکے ڈنگ پر لگانا مفید بتلاتے تھے۔

ایک ڈاکٹر صاحب کاسٹک لگانا مفید لکھتے ہیں۔

ایک صاحب اسپیکولا۔ لائیکوار امونیا کا پولٹس ناظمہ مفید لکھتے ہیں طب اکبری میں یوں لکھا ہے:۔ کہ اول صورت جہاں ڈنگ مارا ہو اس جگہ سے اوپر بند لگائیں اور زہر کو منہ سے یا محاجم یعنی سینگی سے کھینچیں اور گرم پانی یا پانی اور سبوس اور نمک اور سداب کے جوشاندہ سے دھوئیں اور بندق ہندی منہ میں چبائیں اور اسی کو کہرل میں گھسکر لیپ جائے ڈنگ پر لگانا بھی مفید ہے۔

ہندی میں تعلوق تختہ سہاگہ ملاکر سونگھاتے ہیں اور اندراین کی جڑ ہڑتال۔ تامر کو گھسکر اس کا لیپ جائے ڈنگ پر لگاتے ہیں وغیرہ۔

پیارے ... ازرہ کیا کہ بچھو کے کاٹنے کے بعد مذکورہ بالا ادویات انگریزی یونانی ہندی بغیر دوکانات کے کیسے دستیاب ہوسکتی ہیں؟ اور اگر صبح کا انتظار کیا جاوے۔ تو بیمار خدا کے حوالے۔ درد کی تکلیف اٹھاکر چپکا ہورہیگا۔ میں ایک ایسی آسان چیز بتلاتا ہوں جو اسکے واسطے اکسیر کا

ahmadimuslim.de

کا حکم رکھتی ہیں۔ اور میرے تجربہ میں کئی سال تک مفید ثابت ہوئی ہے اور زہر ایک جگہ جہاں انسان کی بود و باش ہے۔ دستیاب ہو سکتی ہے۔

ذرا ٹھیرو! اصل ماہیت زہر بچھو۔ جو عرض کرتا ہوں بڑے بڑے ڈاکٹروں نے کیمسٹری کے ذریعہ سے بتایا ہے:۔ کہ جب بچھو کے زہر کا امتحان کیا گیا تو ایک قسم کا تیزاب پایا گیا ہے (فورمک ایسڈ) یہ زہر تیزاب ہونے کے سبب سے ایسی جلن اور درد پیدا کرتا ہے۔ کہ الامان۔ جب یہ معلوم ہوا۔ کہ باعث جلن اور درد کا یہ ہے۔ تو علاج آسان۔ تیزاب کا اثر زائل کرنے کیواسطے کہار (alkali) دوائی کا استعمال کرنا چاہئے۔ اسلئے سوڈا یا امونیا کا عرق یعنی سولیوشن لگانا چاہیو چونکہ ہر ایک گھر یا ہر ایک دوکان میں سوڈا۔ امونیا نہیں ملسکتا اور خاصکر رات کیوقت اسواسطے ایک نہایت آسان چیز بتلاتا ہوں۔ جس کا اقرار اوپر کیا ہے اور وہ ہر ایک جگہ ملسکتی ہے وہ کیا ہے۔ وہ کہانیکا نمک جسکو انگریزی میں کلورائیڈ اوف سوڈیم کہتے ہیں۔ اب آپ منتظر ہونگے۔ کہ یہ کیونکر لگایا جاوے۔

**ترکیب استعمال:۔** تھوڑا سا باریک نمک (چٹکی بھر) جائے ڈنگ بچھو پر چھڑک کر اوپر دو تین قطرہ پانی ڈالکر دس بیس سکنڈ خوب ملو۔ فوراً آرام ہوگا مجھے روپڑ ضلع انبالہ اور ریاست بیکانیر میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ ان جگہوں میں موسم برسات میں یہ موذی رات کے وقت (جب کسی شخص کو کسی الماری یا طاق میں کوئی چیز اٹھانے یا رکھنے کا امر پیش میں اتفاق پڑتا ہو) اکثر کاٹ کہاتا ہے تو اسوقت سوائے ہائے ہائے اور کچھ یاد نہیں رہتا۔ میں نے نمک کا خوب تیز پانی بناکر (نمک دو ڈرام پانی ایک اونس) رکھوا یا ہوا تھا۔ جہاں بیمار آیا۔ دو چار قطرہ نمک والے پانی کے لگاکر ملے اور درد اچھا ہو گیا۔ اور بیمار دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

پیارے ناظرین! اگر آپ میں سے کسی کو ایسی جگہ رہنے کا اتفاق ہو جس جگہ بچھو زیادہ ہوں۔ تو ضرور آزمائش کیلئے علاج کریں اور اگر مفید ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث اپنی تحریر سے مطلع فرماویں۔

یہ کوکل یعنی خاص ڈنگ کی جگہ کا علاج کیا گیا ہے اب جنرل یعنی اندرونی دوائی دینا سخت حالتوں میں لکھتا ہوں۔ اگر سخت ڈنگ لگنے کے سبب سے بیمار غشی کی حالت میں ہو جاوے۔ تو مفرح قلب ادویات مثلاً اسپرٹ امونیا۔ برانڈی وغیرہ۔ اور درد دفع کرنے کے واسطے مرکبات افیون دینے چاہئیں۔ اگر گردن کے سامنے اور دائیں بائیں شہد کی مکھی یا بھڑ یا بچھو کے کاٹنے سے ورم ہو جاوے۔ تو ٹکور کرنا یا جونک لگانا مفید ہوتا ہے۔ نہایت سخت ورم کی حالت میں عمل جراحی سے ہوا کی نالی کھولنا اچھا ہے۔

کبھی کبھی موت بھی بہت ڈنگ لگنے سے ہو جاتی ہے میرے دوست (ایمانی حکیم) اسبات کا تعجب نکریں۔ کیونکہ جب ایک شہد کی مکھی کاٹتی ہے تو خفیف ورم ہوتا ہے۔ اگر سو پچاس مل کر کاٹیں۔ تو زہر کی مقدار زیادہ ہونے سے بیمار مر جاتا ہے۔ بہت برس ہوئے۔ کہ ایک شخص شادی کرکے واپس اپنے گاؤں کو جا رہا تھا دلہن کے وقت راستہ میں ایک بڑ کے درخت کے نیچے آرام کرنیکے لئے ٹھیرا اس درخت پر مکھیوں کا چھتا تھا۔ اور بدبختی اتفاق سے یا کسی کے چھیڑنے سے مکھی دولہا اور دلہن اور ایک شخص کو ایسا کاٹا۔ کہ دونوں وہاں ہی مر گئے۔

دوسرا کیس ایک فرانسیسی جنٹلمین کا درج کتاب ہے۔ اس بیچارہ کو کھیڑ نے چھاتی پر ایسا کاٹا۔ کہ چند منٹ میں مر گیا۔ اسی لئے قتل الموذی قبل الایذا کا مسئلہ درست ہے۔ لیکن یہ ہر وقت نہیں۔

کسی اخبار میں دیکھا کہ ایک شخص کا مقابلہ جنگل میں ایک سانپ سے ہوا تھا۔ سانپ نے ایسا پھونکار امارا۔ کہ اس شخص کا تمام جسم جھلس گیا اور دوسرے دن مر گیا۔ ایسے موذی سے بچنا ہی اچھا ہے مثل مشہور ہے کہ

شیر کے شکار میں جان کا اندیشہ

ایسے موذی کا مارنا ثواب میں داخل ہے۔

# محنت ہی سب کچھ ہے

بیخبر ہوش میں آ کہ یہ ہشیاری ہے  بیخبر وقت کی اب وقت خبرداری ہے
کیوں عبث شغلہ غفلت بیکاری ہے  کیوں جہالت کی ہوا شام و سحر جاری ہے

ہار سستی نہیں کیوں سر سے جدا ہوتا ہے
کیسی غفلت ہے کہ دل اپنا پڑا سوتا ہے

ہائے غفلت ہو بڑا تو غضب کرتی ہے  جو تجھے خوشحال نا اہل میں لعب کرتی ہے
پیش سستی جو مصیبت کا سبب کرتی ہے  ہم انساں یہ کیسی چال عجب کرتی ہے

ہے غفلت سے جو ہشیار ہوا۔ خوار ہوا
سستی ایسے غم و آزاد ہوا — خوار ہوا

ahmadimuslim.de

جی چراتا ہے جو محنت سے وہ ہوتا ہے ذلیل  یہی غفلت ہے بد اقبالی انساں کی دلیل
کام محنت کے وسیلے سے فقط ہے تکمیل  بار سستی سے تو مند بھی ہو جاوے علیل
فی الحقیقت ہے بشر کے لئے محنت راحت
آہ سستی غفلت سے ہے رخصت راحت

تندرستی کا عدو مشغلۂ غفلت ہے  رات دن سوئیو بستر پہ تو کیا راحت ہے
کام سے جی کو چرایا تو بڑی ذلت ہے  کام ہی جب نہ کیا ختم تو پھر آفت ہے
وہی ناکام ہے جو کام نہیں کر سکتا
دم راحت وہ خواب میں بھی بھر سکتا

عادت غفلت و سستی نے ستم ڈھائے ہیں  زور بیکاری و افلاس نے دکھلائے ہیں
اسکے بس میں جو ہیں [illegible]  مرد ہیں صنعت مردہ نظر آئے ہیں
اسی غفلت کا ثمرا ہے کہ بگاڑا اس نے
پہلوانوں کو بھی دنگل میں پچھاڑا اس نے

اہل غفلت کا نظر آتا ہے دنیا میں ہجوم  گو کہ لوگوں کو ہوئی کم پئے تحصیل علوم
نہ ہوئی جن کو جہالت کے نتیجے معلوم  فائدہ علم کے کس طرح انہیں ہوں معلوم
یہی غفلت کا اثر ہے کہ جو بیہوش ہیں وہ
شاہد شیخ و معیت سے ہم آغوش ہیں وہ

مال و دولت میں ترقی کو سمجھا دخل محال  بڑی سستی کی جو عادت تو ہو طاقت کو زوال
علم جمع تھا سب کہاں گئے جب اہل و عیال  مفلسی نے کیا پھر اہل وطن کو کنگال
اپنا سرمایہ نہ گھٹتا تو نہ تنگی ہوتی
یوں نہ بدنام زمانہ کی دو رنگی ہوتی

دیکھئے عادی محنت جو نہیں ہیں اطفال  پڑھنے لکھنے کا ہی شغل ان کیلئے اہمال
امتحانات میں شرکت تو ہوئی سالہا سال  کامیابی نے نہ دکھلایا مگر ان کو جمال
جو سبق یاد نہیں کرتے ہیں غافل ہیں وہی
کام میں کرتے جو محنت نہیں غافل ہیں وہی

کاہلی کا ہی جو خوگر وہ ہے بیکار سدا  کام جو کر نہیں سکتا ہے وہ ہو خوار سدا
جسم میں جسکے نہ طاقت ہو وہ آزار سدا  جسکی صحت میں خلل ہو وہ ہے بیمار سدا
کاہلی جاہلی کی جڑ ہے سمجھو مطلب
صورت راحت و توقیر ہے محنت کا سبب

کرو محنت تو تمہیں دولت و عزت آ جائے  نہ کہو کہتے ہیں تم اگر لطف سنا چاہتے ہو

خدمت نخل کرو گر تو ثمر کا مزہ آئے  غوطہ دریا میں لگاؤ تو گہر ہاتھ آئے
محنت انساں کی نہیں کرتا ہے بیکار خدا
کام جو کرتا ہے اس کا ہے مددگار خدا

پڑھنے لکھنے کے ہیں جو دنیا میں جاری دستور  فائدے اسکے ہیں ظاہر تو نتیجہ مشہور
یہ وہ دولت ہے کہ انسان بنے اہل شعور  خانۂ راحت دنیا ہو اسی سے معمور
جسم اگر حق نے دیا تم کو تو محنت کرلو
دامن نقد تمنا سے تمنا بھر لو

یہی غفلت ہے جو انساں کو کرے خوار و تباہ  وقت کی قدر سے مطلب ہے نہ کچھ کام کی چاہ
گھر میں بیٹھے نظر آنے لگی افلاس کی راہ  دور فاقہ میں اٹھا تو ذرا پھر کی نہ نگاہ
ہو جو افلاس تو پھر پاس نہ آئے کوئی
مرد مفلس کو نہ عزت سے بلائے کوئی

مفلسی گھیرتی ہو تو فکر بشر دم بھر میں  خاک اڑنے لگے پیسہ نہ اگر ہو گھر میں
بال بچے ہوں خفا درد و الم ہو سر میں  بیقراری کا طیر ہے جوش دل مضطر میں
سچ ہے افلاس سے بڑھکر کوئی آزار نہیں
بڑھ کے مفلس سے زمانہ میں کوئی خوار نہیں

دفع افلاس کی تدبیر اگر ہے منظور  کاہلی چھوڑ دو ہو سستی و غفلت کافور
کرو محنت کرو محنت ہے اگر کچھ بھی شعور  اسی محنت سے ہے ملے دولت و اعزاز ضرور
یہ وہ محنت ہے کہ ملتا ہے خدا بھی اس سے
فائدے اسکے سوا اور کہیں ہم کس سے

پڑھو لکھو کرو محنت کہ ہو یاور تقدیر  خواب غفلت سے اٹھو سوچو مناسب تدبیر
کام کے وقت کرو کام نہ کچھ ہو تاخیر  ہے یہی سہل سا نسخہ پئے مطلب اکسیر
اے محنت [illegible] طول بیان محنت
غرض مطلب سے ہے سو دار ہے شان محنت

(از محمد سرمد)

## مردہ دفن کرنا چاہئے

(از حکیم بشیر احمد صاحب حیدرآبادی)

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث سلام مسنون آنکہ۔ آپ کے اخبار نمبر (۲۹) میں ایک استفسار

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث سے شائع ہوتا ہے

R.G.L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

# اہلحدیث

امرتسر ۱۸ شوال المکرم ۱۳۲۳ہجری مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | - |
| والیان ریاست سے | - |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | - |
| عام خریداروں سے | - |
| چھ ماہ کے لئے | - |
| ممالک غیر سے | - |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے نمونہ مفت پرچہ بیرنگ خطوط نا ملتفت ہونگے۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

## مرزا حیرت دہلوی اور مرزا صاحب قادیانی

آنکے سجادہ نشین تسلیم ہوا ہے بعد

ہم نے کسی گذشتہ نمبر اہلحدیث میں بدلائل واضح ثابت کیا تھا۔ کہ ہر دو مرزا صاحبان اپنی خو خصلت میں یکساں ہیں اور مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔ ان وجوہ اور دلائل کے علاوہ اور بھی کئی ایک وجوہ ایسے پیدا ہو گئی ہیں جو ہمارے دعوے کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ بعض معزز ہمعصروں (مثل وطن وغیرہ) کی رائیں پہنچنے سے ہمیں اپنے دعوے کا یقین ہوتا ہے۔ ہمعصر وطن نے مرزا حیرت صاحب کی نسبت لکھا تھا۔ کہ اگر کوئی الگ ہو کر آپ سے کلام حسین کی شہادت کا واقع پوچھے تو آپ صاف کہینگے۔ کہ میاں بائولے ہوئے انکار کیا ہے؟ ہم تو صرف شہرت چاہتے ہیں۔ یہی گمان مرزا صاحب

قادیانی کی نسبت بعض اکابر کا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ دل سے نہیں کہتے بلکہ محض دنیا سازی سے کہتے ہیں۔ کئی ہفتوں سے بوجہ سفر وغیرہ ضروریات کرزن گزٹ نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اب جو دیکھا۔ تو مرزا حیرت صاحب کی تقریر مندرجہ ۲۳۔ اکتوبر پر نظر پڑی۔ تو سخت حیرت نہیں بلکہ خوشی ہوئی کہ ہمارا وہ ظن کا خیال قریب قریب صحیح ثابت ہوا۔ آپنے اصل مضمون کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی بعض دُور از کار باتوں کو لیکر ہماری مباحثہ کے چیلنج کو یوں ہی ٹال دیا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہل حدیث ۲۰ اکتوبر میں لکھا گیا تھا۔ کہ حیرت صاحب اپنے اعلان کے مطابق لاہور آئیں تو امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے متعلق ہم سے بحث کر لیں۔ اسکا جواب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ بہت اچھا آتا ہوں مگر غیرت گذری کہ ایسا جواب نہ آیا۔ کیونکہ ایسا جواب آنے سے ہماری پہلے دعویٰ کی تکذیب لازم آتی تھی۔ کہ یہ دونوں مرزا صاحبان ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں یعنی بہت سے امور میں باہمی مشابہت رکھتے ہیں۔ مباحثہ سے گریز کرنے میں بھی ان حضرات کو پوری مشابہت ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں متعدد مقامات پر مجھے دعوت دی تھی کہ قادیان میں آکر تحقیق کرلو۔ لیکن جب خاکسار بلا [illegible] کی طرح قادیان بھی جا پہونچا۔ تو حضرت کو یاد آگیا۔ کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ کسی مخالف سے بحث نہ کرونگا۔ اسیطرح مرزا صاحب دہلوی نے اس مشابہت کو پورا کیا کہ پہلے تو بڑے زور سے دعویٰ کیا۔ کہ کوئی مخالف ہے۔ کہ ہم سے بحث کرلے۔ لاہور دہلی۔ لکھنؤ۔ کلکتہ۔ ان شہروں میں سے کہیں آجائے مگر جب ہم نے لاہور کو منتخب کرکے مرزا صاحب دہلوی کو چیلنج دیا۔ تو مرزا قادیانی کی طرح لگے آنے بہانے کرنے چنانچہ اسی پرچہ ۲۳۔ اکتوبر میں لکھتے ہیں۔ کہ

"جب آپکی تحقیق کی یہ کیفیت ہے تو آپ حضرت امام حسین کی شہادت کیونکر ثابت کرسکینگے اور کون ایسا کم عقل ہوگا۔ کہ آپ سے مناظرہ کرکے وہ اپنے اور لاکھوں آدمیوں کے وقت کا خون کریگا۔"

اس کلام ہدایت نظام میں جناب حیرت صاحب نے اپنے حق میں تعلّی اور مخاطب کی جو توہین کی ہے۔ وہ مخفی نہیں۔ بہر حال لطف یہ ہے۔ کہ خود ہی بطور طنز کے مجھے لکھتے ہیں کہ

علماء کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ مخاطب کو جاہل بتاویں ۲۳۔ اکتوبر

حیرت صاحب ابتدا سے یہ علماء کا یہ پہلا فرض آپ نے کیوں اختیار کرلیا کیا آپ اپنے کو اس فرض کا متحمل جانتے ہیں؟ ہاں یاد آیا۔ کہ آپ تحمل کیا اس فرض کے موجد ہیں۔ آپ نے اس ایجاد کا فخر ان دنوں حاصل کیا تھا جن دنوں آپ نے جناب مولوی حافظ نذیر احمد خاں صاحب ڈپٹی لیکچرار کو زیر مشق بنا کر کہا تھا کہ اپنے معمولی اور چھچھورپن سے اُن کے صغار کو بھی کبار بنا رہے تھے۔ ہم اُن دنوں تو آپکو بہت ہی فخر تھا۔ جن دنوں آپ علماء اسلام پر زور دار اور دو دھاری تلوار سے حملے کرتے تھے۔

حیرت صاحب! آپ بھی یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ علماء اپنے مخاطب کو جاہل سمجھتے ہیں؟ واللہ! ایں چہ بو العجبی است۔ تمام دنیا کی گندی گالیاں جو آپنے علماء کرام کو عموماً اور مولوی نذیر احمد خاں کو خصوصاً دی ہیں۔ اخباری دنیا ابھی نہیں بھول گئی ہے؟ پھر اس پر [illegible]؟

ہاں بغور توجہ فرمائیے! کہ خاکسار چونکہ آپ کی دعوت مباحثہ کو قبول کر چکا ہے اسلئے آپکا فرض ہے کہ آپ اپنی دعوت سے روگرداں نہ ہوں۔ اور ناحق اپنی خجالت پر پبلک کو مطلع نہ کریں ۲۳۔ اکتوبر کے پرچہ میں جو آپ نے اہلحدیث کی نسبت بعض اعتراضات لکھے ہیں اسکا جواب بھی اُسی جلسہ مباحثہ میں سب سے پہلے سُن لیجئے گا۔ پس آپ طیار ہو جائیں اور روانگی کی اطلاع خاکسار کو دیں تاکہ امرتسر سے ایک ساتھ لاہور کو جائیں۔

ہاں کہے آپکا مقرر تا صدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

## آرین اخبارات کی غلط بیانی

(مرسلہ از برٹش افریقہ)

مولانا! السلام علیکم۔ چونکہ آپ وقتاً فوقتاً ان آریہ مسٹروں کی غلط بیانی پر جو اُن کے اخباروں کا شیوہ ہے ان کی گوشمالی کیا کرتے ہیں گذارش ہے کہ مفصلہ ذیل چند سطور کو آپ ضرور ملاحظہ فرماویں۔ شاید آپ کی دلچسپی کا باعث ہوں۔ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا آریہ گزٹ اگر آپکی نظر سے گذرا ہو تو شاید آپکو یاد ہوگا۔ کہ صفحہ ۶ پر ایڈیٹر صاحب نے [illegible] کی کارروائی کو ایک افریقی آریہ کی زبانی درج کیا ہے جسکا بہت سا حصہ تو سراسر غلط ہے۔ نہ معلوم ان لوگوں کو اپنے آپ ہی جھوٹی تعریف [illegible]

حاصل ہوتا ہے - میں ایک باہر کے سٹیشن پر ملازم ہوں اور اتفاق سے چند روز کے لئے انہیں ایام میں نیروبی آیا ہوا تھا - جب کہ بھائی صاحب موصوف نیروبی میں تشریف لائے تھے جس فصاحت و بلاغت سے اونہوں نے یہاں پر انگریزی اردو میں لکچر دئے اور جو کچھ ہر دلعزیزی اونہوں نے یہاں کی پبلک میں حاصل کی تھی اسکو کچھ یہیں کے لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں - یا بھائی صاحب موصوف کا دل ہی جانتا ہوگا - مگر ہم نے خیال کیا تھا کہ ہمیں اس سے کیا غرض ؟ یہ ان لوگوں کے اپنے معاملات ہیں مگر جب میں دیکھتا ہوں - کہ باوجود اس شرمندگی کے جو ان آریہ صاحبان کو بھائی پرمانند کے لکچروں سے حاصل ہوئی - یہ لوگ اس کارروائی پر نہ صرف فخر کرتے ہیں - بلکہ ہندوستان میں بھی لوگوں کو دھوکا دہی کی کوشش کرتے ہیں - اسلئے میں آپ کو بھائی صاحب کے لکچروں کا ایک معمولی سا اسکیچ کھینچکر بتاتا ہوں

۱۱ - جولائی کی صبح کو آریاؤں نے عام لوگوں میں یہ مشہور کردیا کہ ہندوستان میں امسال کانگریس کے جلسہ پر یہ قرار پایا ہے کہ چند ڈیلیگیٹ ہندوستان کی طرف سے انگلستان روانہ کئے جائیں تاکہ وہ رعایا کے حقوق گورنمنٹ کے گوش گذار کریں - چنانچہ لالہ لاجپت رائے وغیرہ تو براہ راست روانہ انگلستان ہو گئے اور بھائی پرمانند صاحب پہلے جنوبی افریقہ کو تشریف لیجا رہے ہیں وہاں سے ہم یہاں کی رعایا کی تکالیف کے مختصر سے نوٹ لیکر انگلستان جا کر دوسرے ڈیلیگیٹوں میں جا ملینگے - آپ غور فرما سکتے ہیں - کہ اس قسم کا فسانہ سنکر جو خواہ مخواہ ہر ایک ہندوستانی کا دل ایسے شخص کے خیر مقدم کے لئے جاتا ہے جو ملک کی بہبودی کے لئے دور دراز سفر پر جا رہا ہو - چنانچہ جب خبر ملی ٹھیک ہے - کہ نیروبی اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے واسطے قریباً چالیس معزز ہندوستانی جنمیں ہر مذہب و ملت کے آدمی شامل تھے - گئے - میں کہتا ہوں - چالیس کیا بلا مبالغہ تمام ان ریلوے کارخانے کے قلیوں کے پچاس سے زیادہ آدمی تھے - اب پلیٹ فارم پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں - کوئی کہتا تھا کہ ان کے گزشتہ ... کرنا چاہئے - کہ ریلوے لائن بناتے وقت یہاں پر ہزاروں جانیں بیجا تلف ہو گئیں - سیکڑوں آدمیوں کو شیر کھا گئے - اور اب جبکہ سب کام تیار ہو گیا ہے تو انگریز آن موجود ہوئے ہیں غرضیکہ ہر ایک اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کر رہا ہے - خیر اتنے میں گاڑی آپہنچی - لوگوں کی نظریں سیکنڈ اور فرسٹ کلاس گاڑیوں کی طرف تھیں کہ ان میں سے کسی میں پروفیسر صاحب متمکن ہونگے اور چونکہ کسی کو شناخت تو تھی ہی نہیں سب لوگ ایک پارسی کی طرف جو کہ سیکنڈ کلاس میں سے اترا تھا - تقریباً اٹھا لینے کو جھپٹ ہی پڑے تھے کہ ادھر سے جناب صاحب انٹرمیڈیٹ میں سے ایک پرانی وضع کا گھٹنا پہنے ہوئے لمبا سا بے وضع سا کوٹ اور پگڑی پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک پوتھی لئے ہوئے نکل آئے - اور خود آکر نمستے کہکر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا - بس پھر کیا تھا - پھولوں کے ہاروں کی شامت آگئی - کچھ اسکے سر پر کچھ اسکے کپڑوں پر کچھ پاؤں میں غرضیکہ آریہ مہاشوں نے سارے پلیٹ فارم پر پھول بکھیر دئے - مگر ہوشیار ہندوستانی اور خصوصاً انگریز لوگ حیران تھے - کہ یہ لوگ اس بیچارہ سادہ لوح کی اسقدر خوشامد پلید کر رہے ہیں - اس کے اپنے بشرہ سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اسقدر عزت یا آؤ بھگت کے قابل نہیں - مگر تاہم بعض لوگوں کا بقول شخصے ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

یہ خیال تھا کہ ممکن ہے - یہ شخص ایک عالم متبحر ہو - سادہ پوشاک پر کچھ منحصر نہیں - غرضیکہ ان کو بگھی میں بٹھا کر یہ لوگ ان کو گھر لیگئے - مگر پھر تمام ہندو ہی ہندو رہ گئے - کیونکہ مسلمان اور دیگر اقوام کو تو اسیوقت تسلی ہو گئی تھی - جسوقت گاڑی سے اترتے ہی سماج کے پردھان صاحب نے اپنی ہی سماج کے ممبروں کو ان سے انٹروڈیوس کرایا - کہ یہ سماج کے پردھان ہیں - یہ منتری ہیں - یہ خزانچی ہیں - یہ بڑے سرگرم ممبر ہیں - وغیرہ اور لوگوں کا جو اس قدر تکلیف اٹھا کر آئے تھے نام ہی نہیں - اسدن ہم پروفیسر صاحب سے دوسرے دن شام تک کے لئے رخصت ہوئے دوسرے دن میں بازار میں کچھ سودا لے رہا تھا - اور دوسری گاڑی میں اپنے اسٹیشن کو واپس جانے کی تیاری کر رہا تھا - کہ ایک انگریزی تقسیم ہوتا ہوا دیکھا - جسمیں لکھا تھا - کہ مسٹر پرمانند صاحب ایم اے پروفیسر ڈی اے وی کالج تین دن تک سماج میں انگریزی و اردو لیکچر دے کر سب پبلک کو مستفید کرینگے - یہ دیکھکر میری بیتاب طبیعت نے مجھے مجبور کیا - کہ خواہ کچھ ہی ہو - اور دو روز اور ٹھہر کر ضرور ہی سنوں اس میں شک نہیں کہ ایم اے اور پروفیسر کے لفظ نے عوام کو غیر معمولی طور پر اپنی طرف متوجہ کیا ہوا تھا - چنانچہ اسدن سماج کا سارا صحن ہندو مسلمانوں سے

گوائی (داخل گئی) اور عیسائیوں سے بھرا ہوا تھا اور ہر ایک کے دل میں یہ تھا کہ اب پروفیسر صاحب کھڑے ہو کر ایک فصیح اور مدلل لیکچر دینگے جس سے کہ یہاں پر پبلک کی نظروں میں آگے سے زیادہ پنجابیوں کی وقعت ہو جاویگی کہ ان میں بھی ایسے ایسے لائق اشخاص ہوتے ہیں۔ مگر ؎

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

پروفیسر صاحب کے اٹھتے ہی تاڑنے والی نظروں نے تاڑ لیا کہ پروفیسر صاحب صرف کالج کے طالب علموں میں ہی لیکچر دینے والے ہیں۔ پبلک میں لیکچر دینا ان کے لئے ذرا ٹیڑھی کھیر ہو گی۔ کیونکہ آپ کے ہاتھ اور پاؤں کانپ رہے تھے جیسا کہ ان پر لرزہ کا دورہ ہوا ہو۔ اور پروفیسر صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ بادجودیکہ سلسلہ کلام کے جو انہوں نے اول ہی سے شروع کیا تھا۔ آپ کو پاس لفظوں کا ذخیرہ اسقدر کم تھا کہ ان کو اپنے مطلب کے اظہار کے لئے موزوں لفظ نہ ملنے کی وجہ سے اصلی مقصد ہی خبط ہو جاتا تھا۔ یہاں کے بنگالی اور مدراسی لوگ وغیرہ انگشت بدندان تھے کہ پنجاب کے علاقہ میں ایسے ہی گریجویٹ نکلتے ہیں جو پوری روانی کے ساتھ اظہار مطلب انگریزی زبان میں نہیں کر سکتے۔ یہاں تک نوبت ہو جاتا تھا۔ کہ دو دو تین تین بار ایک فقرہ کو شروع کر کے جب آگے لفظ نہیں ملا۔ تو پھر اس فقرہ کو دہرایا۔ اور آخرکار چھوڑ کر دوسری طرز پر بیان کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر کسی طرح کرتے دہرتے بن نہ پڑتی تھی اور دیکھئے۔ آپ بیان بھی کیا کرنے لگے ہیں ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی میں پبلک کو سنانے لگے ہیں جو کہ سینکڑوں کتابوں میں چھپ چکا ہوا ہے۔ القصہ ادھر ادھر کی باتوں میں تھوڑا سا وقت ٹال کر آپ اپنی سمجھ کے بموجب دھن پہ آ گئے۔ اور عیسائیوں کے مذہب پر بزدلانہ حملے کرنے لگے (مسلمانوں کی طرف اسوجہ سے پہلے مخاطب نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان کے ساتھ آگے ہی سے سنا ہے۔ کہ مقدمہ بازی تک نوبت پہنچ چکی تھی) عیسائی وہاں پر کوئی انگریز تو تھا ہی نہیں۔ معمولی گوائی ہی تھے۔ ان میں سے بعض کو تو بیہودہ الفاظ سنکر جوش آ گیا۔ مگر تاہم ان میں سے ایک شخص نے نہایت ضبط سے کام لیکر کہا۔ لکچرار صاحب ہمیں آپ کے مذہب کے حالات دریافت کرنیکا ازحد شوق ہے اور ہم کو آپ کے کامل ہونے سے ازحد دلچسپی ہے بشرطیکہ آپ اپنے تمام اصول بلا کم و کاست بیان کر کے ہمیں سنا دیں (خواہ نیوگ کا ذکر نہی ہو) اور اس طرح سے آپ ہمارے پیغمبر (حضرت عیسے) کی شان میں برے بھلے الفاظ کہکر ہماری نظروں میں کچھ زیادہ وقعت حاصل نہیں کر سکتے مگر اسپر پریذیڈنٹ صاحب نے (جو کہ خدا نہ خواستہ ایک نہایت متعصب شخص ہے) جواب دیا۔ کہ ان کو اسی طرز پر سلسلہ کلام ختم کرنے دیجئے۔ اور بعد میں اعتراض کر لینا۔ اسپر تمام عیسائی لوگ جن کی تعداد ادسط سے زیادہ تھی۔ سلام کہکر اٹھ گئے۔ باقی وہی ڈھاک کے تین پات سماج کے دو چار دس ممبر رہ گئے تھے۔ مجھے اسبات پر بے اختیار ہنسی آتی تھی۔ کہ سماجک بھائیوں نے بیچارے غریب ان پڑھ بازار کے بنئے لوگوں کو بھی گھیر گھار کر اپنی رونق بڑھانے کے لئے سماج میں باندھ رکھا تھا۔ اور وہ بھی ایسے تھے۔ کہ باوجود انگریزی کا ایک لفظ نہ سمجھنے کے وہاں پر بیوقوفوں کی طرح آگے بڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے بعض سر ہلا ہلا کر واہ واہ بھی کر رہے تھے (کیا کہنے ہیں) اس میں شک نہیں کہ اسوقت مجھے خود ان کی حالت پر رحم آ رہا تھا۔ اور میں دل ہی دل میں کہ رہا تھا۔ کہ ان بیوقوفوں نے اپنی جہالت سے ایک بھرے ہوئے مجمع کو خالی کر دیا ہے۔ اور اب مبلغ ہندوستان سا معلوم ہوتا ہے میں آگے پھر دو دن گیا ہی نہیں۔ مگر لوگوں سے سنا۔ بہت کم آدمی جاتے تھے خوشیکہ آپ انگریزی اسقدر روانی سے بھی نہیں بول سکتے تھے جیسے کہ بعض ریلوے گارڈ اور اسٹیشن ماسٹر بول لیتے ہیں۔ اردو کا تو حال آپ جانتے ہی ہیں ہو مطلب خبط کرنے کے لئے ایک فقرہ میں دو حرف اردو کے تو چار بھاشا کے تو پانچ کہاشا کے بھر کر ٹھیٹی سی بنا دیتے ہو جسکا ایک ادنی نمونہ آپ کے مجوزہ میموریل تغلیب الاسلام حصہ دوم[1] میں موجود ہے۔ بھائی جی نے اور تو اور میں کہتا ہوں۔ کہ ہندوستانیوں کی اسلاک میں بھی سہی مٹی خراب کر دی۔ کیونکہ عموماً انگریزوں کا اس دن سے ان لکچروں کا ذکر سنکر یہ یقین ہو گیا ہو کہ ہندوستانیوں میں جو بی اے ایم اے ہوتے ہیں۔ وہ بھی برائے نام ہی ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی کندہ ناتراش ہی کالجوں سے نکل آتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ان سے آریہ سماج نے کونسی فخر کی بات حاصل کر لی ہے بلکہ الٹا شرم کا مقام ہے۔

(راقم:- ایک سچی کہنے والا)

(ایڈیٹر) خط کو مزن کر کے بھیجا کیجئے۔ ۲ کیا تصویر ایماہا دینا ہے ہو؟

[1] جواب تغلیب الاسلام جسکی قیمت ۶/ روپیہ۔ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح البخاری

(از سید حسن بسمل پھلواروی)

تمام اہل سنت والجماعت کے نزدیک صحیح بخاری اصح الکتب ہے اور عامہ اہل علم اسکی صحت پر متفق ہیں۔ اسکی حدیثوں کو موضوع کہنا تو بڑی بات ہے ضعیف بھی نہیں کہا جا سکتا۔ ناسخ و منسوخ کی بحث یا راجح و مرجوح کی تکرار الگ شے ہے اسکو صحت اور سقم سے بحث نہیں۔ غرض یہ کہ اسکی حدیثیں اور واقعات سچے اور صحیح ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ عالیجناب میرزا حیرت صاحب نے واقعہ شہادت سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے انکار کرتے ہوئے بخاری کی الجامع مسند الصحیح و معتبر کتاب ہے کی حدیث و روایت کو (جو چونکہ امر ہے جناب سید الشہداء کی شہادت کا مذکور ہے) لغو اور غلط بتلاتے ہیں صحیح بخاری جلد اول باب مناقب الحسن والحسین صفحہ ۵۳۰ میں شہادت کے متعلق دو حدیثیں مذکور ہیں ایک جناب عبد اللہ بن عمر رض کی کہ آپنے ایک عراقی کے احرام میں قتل مکھی کے استفسار پر فرمایا۔ کہ اہل عراق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے (امام حسین) کو تو قتل کر ڈالا۔ اور مجھ سے قتل مکھی کے بارہ میں پوچھتے ہیں۔ دوسری حدیث حضرت انس رض کی ہے۔ کہ ابن زیاد بدنہاد کے پاس امام حسین کا سر لایا گیا۔ تو اسنے چھڑی سے حضرت امام کے لب و دنداں کو جنبش دی۔ اور آپ کے حسن کی بابت کچھ کہا۔ اسپر جناب انس رض بولے یہ (حسین رض) رسول خدا صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ اول الذکر سے تو میرزا صاحب نے بالکل چشم پوشی کی لیکن حضرت انس رض کی روایت پر اپنی عقلی شبہات پیش کرکے اسے غلط اور کذب فرماتے ہیں کہ ان گزٹ مطبوعہ ۱۵ دسمبر صفحہ ۲ میں جہانتک ہو سکا اس روایت پر شبہات پیش کئے ہیں۔ جنکا خلاصہ یہ ہے:۔ کہ حضرت انس رض جیسے جلیل القدر صحابی اور خادم رسول اللہ کا اس مقام پر ہونا اور ابن زیاد کا اُن کے سامنے بے ادبی کرنا اور انکا خاموش رہنا۔ بالکل عقل کے خلاف ہے اور حضرت انس رض کی توہین ہے مشکل یہ ہے کہ میرزا صاحب کو کوئی سمجھا دے تو کسطرح اور کیونکر؟ طبقات صحابہ کو وہ نہ مانینگے۔ کتب حدیث کو وہ نہ مانینگے۔ اور علم معقولات کا یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

حضرات! جناب انس رض نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی خاص شہر سے دو فرسخ تک اُن کے مکانات اور باغات تھے۔ جیساکہ خود صحیح بخاری کے کتاب الجمعہ میں ہے اور اصابہ صفحہ ۱۳۰ اور استیعاب جلد اول صفحہ ۳۲ میں بھی مذکور ہے اور بصرہ کے عمائد و ممتاز لوگوں میں انکا شمار تھا اور ابن زیاد وہیں بصرہ کا گورنر تھا۔ پھر وہ کوفہ کا حاکم ہو کر قتل سید الشہداء پر مامور ہوا۔ کہ انبیا وقت اور بدامنی کے وقت سیاستہً عمائد اور رؤساء شہر و اطراف و جوانب حاضر کئے جاتے ہیں۔ اور اس سے مقصود سطوت و جبروت ہوتی ہے ابن زیاد نے اسی قاعدہ کے بموجب زید ابن ارقم رض اور انس رض بن مالک وغیرہما کو بھی بلوا لیا ہوگا۔ یہ کوئی عقل کے خلاف بات نہیں۔

اب رہی یہ بات کہ حضرت انس رض سے صبر کیونکر ہو سکا اور اس بے ادبی و گستاخی پر اڑ کیوں نہ بیٹھے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ اتنے میں اسقدر قابو نہیں پاتے تھے۔ اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے اور زیادہ فتنہ کا بازار گرم کرنا اُن کی مصلحت کے بالکل ہی خلاف تھا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے حضرت عثمان رض کس بیرحمی سے قتل کئے گئے اسوقت حضرت سیدنا علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت سعد ابن ابی وقاص حضرت ابوہریرہ اور دیگر اعیان صحابہ رضوان اللہ علیہم موجود تھے۔ اپنی مجبوریوں سے وہ اُن کی حمایت نہ کر سکے اور بعضے تو ایسے مجبور تھے۔ کہ اُن کے جنازہ پر بھی حاضر نہ ہو سکے۔ اسیطرح حضرت عبد اللہ بن زبیر رض کو مکہ میں سولی پر چڑھایا۔ اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رض اور جناب عبد اللہ بن عمر رض نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ لیکن بجز صبر کے اور کیا کیا۔ کوئی عاقل ان بزرگوار کو الزام نہیں دے سکتا۔ اسیطرح سے حضرت انس رض پر بھی کوئی الزام نہیں اور حضرت انس مصیبت زدہ بلاؤں پر اسقدر صابر تھے۔ کہ خود اُن کی گردن پر حجاج نے اونکو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے مہر کر دی تھی مگر بیچارے حضرت انس رض صابر و شاکر رہے استیعاب جلد اول صفحہ ۳۲ میں یہ قصہ مسند کے ساتھ موجود ہے۔ غرض اس حدیث پر جو آپ نے شبہات کئے ہیں وہ صحیح نہیں بلکہ لغو ہیں اور یہ حدیث اور یہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔ اگر اس حدیث کے اسناد و رواۃ کے متعلق آپکو کوئی شک ہو۔ تو اسے بھی لیجئے۔ اس حدیث کے جتنے رواۃ ہیں محمد بن حسین۔ حسین ابن محمد۔ جریر اور محمد بن سیرین کوئی بھی ایسا نہیں جسپر ادنی تہمت تشیع کی لگائی گئی ہو۔ کتب رجال تقریب التہذیب لسان المیزان میزان الاعتدال وغیرہ ملاحظہ فرمالیجئے۔ ان لوگوں کے احوال میں ثقۃ ثبت عابد کبیر القدر وغیرہ لکھا ہوا ہے۔ پھر ایسے اسناد کو غیر ثقہ بتانا اور متروک غلط اور بالکل بیہودہ کہنا کسقدر بیباکی اور نادانی ہے۔

۱؎ تو بہتر ہے کہ مولوی عبد الکریم اور لاہور کے مولوی غلام ... اور اہل سنت سے نہ ہونگے۔ جو صحت بخاری کے قائل نہیں۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

آب میں بخاری شریف کی اصل حدیث مع ترجمہ نقل کرکے پھر مرزا صاحب کا ترجمہ نقل کرتا ہوں ۔ حدثنا محمد بن حسین بن ابراھیم قال ثنا حسین بن محمد ثنا جریر عن محمد عن انس بن مالک قال اتی عبید اللہ بن زیاد برأس الحسین فجعل فی طشت فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا فقال انس کان اشبھہم برسول اللہ صلعم وکان مخضوبا بالوسمہ یعنی ابن زیاد کے پاس امام حسین کا سر لایا گیا اور ایک طشت میں رکھا گیا ۔ پس وہ ٹھکراتا تھا ۔ اور امام ؑ کے حسن کے بارہ میں کچھ بولا ۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا یہ رسول خدا سے بہت مشابہ تھے اور امام مظلوم ؑ وسمہ کا خضاب لگائے ہوئے تھے ۔

آب مرزا صاحب کا ترجمہ ملاحظہ ہو ۔ کرزن گزٹ مطبوعہ ۱۵ اکتوبر صفحہ ۲ کالم اول کے شروع میں ہے ۔ مثلاً صحیح بخاری نے جہاں حضرت امام حسین ؑ کے فضائل سے بحث کی ہے وہاں اتنا تذکرہ اور کر دیا ہے کہ جب عبید اللہ ابن زیاد کے پاس حضرت امام حسین کا سر لایا گیا ۔ تو حضرت انس نے جو ابن زیاد کے دربار میں موجود تھے سر کو دیکھ کے فرمایا کہ ابن زیاد جن لبوں پر بید کھ رہا ہے ان لبوں پر میں نے رسول اللہ کے لب کو مس کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔ حضرات ! یہ ترجمہ ہے یا محض افترا ۔ انس ؓ نے تو لبوں کے مس کرنیکا ذکر بھی نہیں کیا ۔ ہندوستان میں اسوقت عربی جاننے والے خدا کے فضل سے بہت ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کی تراشیدہ عبارت بخاری میں کہیں ہے ؟ ہرگز نہیں اصل یہ ہے کہ یہ زید ابن ارقم کا واقعہ ہے جو اور کتب حدیث میں مندرج ہے مرزا صاحب کو وہ سنا سنایا یاد تھا جھٹ اُسے بخاری کے سر تھوپ دیا بس اسی سے مرزا صاحب کی تبحر علمی کا اندازہ ہو سکتا ہے ۔ افسوس ہے کہ وہ اصل کتاب نہیں دیکھتے ۔ یا شاید ترجمہ کی لیاقت نہیں رکھتے اور پھر ایک عظیم الشان دعوی کر بیٹھتے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نوٹ ۔ دیگر ایڈیٹران اخبار سے بھی امید ہے کہ باہ خیر خواہی قومی عام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے اس ضروری مضمون کو اپنے پرچوں میں جگہ دیکر مجھے ممنون فرماویں گے والسلام

(ایڈیٹر) جب مرزا حیرت جناب شاہ محمد سلیمان صاحب آپ کے والد صاحب سے مباحثہ کرنیپر آمادہ ہیں ۔ تو پھر اخباروں میں دلیل بازی کا کیا کام ایک جا بیٹھکر سب فیصلے ہوجائیں گے ۔ لیکن کیا حیرت صاحب مباحثہ کرینگے شروع میں نیشنل ریڈیکل دیکھئے ۔

# حساب دوستان در دل

اصحاب ذیل کی قیمت ختم ہو گئی ہے لہذا اطلاع دیکر مہربانی کرکے یا تو خود ہی قیمت بھیجدیں ۔ یا وی پی وصول فرمالیں ورنہ عدم ضرورت نامنظوری کی اطلاع بخشیں تو یہ مہربانی ہوگی ۔

| نمبر | مقام | نمبر | مقام |
|---|---|---|---|
| ع۳۷ | امرتسر | ع۵۶۹ | دینا نگر |
| ع۸ | ایضاً | ع۵۷۳ | بہاولپور |
| ع۱۱ | ایضاً | ع۵۷۶ | بمبئی |
| ع۳۲۸ | ننہاگل ۔ ضراسہ | ع۵۸۵ | بالاساقہ |
| ع۳۳۱ | بانگی لوہ | ع۵۸۶ | اونچہر |
| ع۴۱۹ | سنگھری | ع۵۸۹ | کلالاں |
| ع۴۲۶ | دلودا | ع۵۹۰ | جھنگ |
| ع۴۲۹ | جانکے | ع۵۹۳ | اسکوٹ |
| ع۴۴۳ | جیم بیم | ع۳۱۷ | باسم |
| ع۴۴۷ | داناپور | ع۱۸۱ | |
| ع۴۶۳ | کھپرہ | ع۴۵۳ | |
| ع۵۰۵ | سہانپور | ع۴۷۹ | منٹگمری |
| ع۵۶۷ | بارہ کہوٹی | ع۲۰۳ | لوگنڈاریلوے انبالہ |
| ع۵۶۸ | کمپ بیلی | ع۱۸۸ | سیالکوٹ |

# اخلاقی جرأت

جو ہماری اصطلاح میں صاف گوئی یا نڈر ہو کر جرأت سے کام کرنیکی عادت کہلاتی ہے آدمی کے انسان بننے کے لئے ایسی ہی ضرورت ہے جیسے کہ زندہ رہنے کیلئے صاف و پاکیزہ ہوا کی ۔ اس پاکیزہ خصلت کا منشا یہ ہے کہ انسان دل سے نہایت الائی بنا ہے اور جس چیز کو صحیح اور حق سمجھتا ہو ۔ کسی دوسرے کے خوف یا خطر سے اسکے دائرہ سے قدم باہر نہ نکالے ۔ اور اس بات سے نہ ڈرے ۔ کہ یہ لوگ مجھے بدنام کرینگے یا نقصان پہنچائیں گے یا جو نفع ذرا سا جھوٹ بول کر یا ریاکاری یا دکھلاوے سے حاصل ہو سکتا ہے ۔ جاتا رہیگا ۔ جو کوئی ان فضولیات

ahmadimuslim.de

کی خاطر یا لوگوں کے خوش کرنے کے لئے ایسی چکنی چپڑی باتیں بنائے اور جادۂ انصاف و صدق سے منحرف ہو سمجھلو کہ اسقدر اسکا ایمان ضعیف ہے اور اسحالت میں کہ جب سیدھی اسکی انسانیت میں کمی ہے اور انسانیت میں کمی ہونے سے وہ شرافت اسلام کا کم مستحق بنتا جاتا ہے - کیونکہ انسانیت اور اسلام دونوں ایک ہی جامع صفت کے مختلف نام ہیں - جو درجات اور تفصیل پر حاوی ہیں ۔

اس زمانہ میں نہایت شرم و تاسف کی بات ہے کہ ہم لوگوں کی ایسی ردی حالت ہے - کہ اس ملکۂ صفت کی طرف کم لوگ توجہ کرتے ہیں اور جو ایسا بزدل اور ضعیف الاخلاق (Moral Cow-ard) ہو - کہ ذاتی مصلحتوں کا لحاظ رکھکر حق کا خون کرے اور ریاکاری اور کذب کی بدولت اپنا کام نکالے اور دنیا میں ترقی پائے - اسکی عام طور پر تعریف کیجاتی ہے اور اسکو چلتا پرزا اور ہوشیار کہتے ہیں اور جو کوئی اپنی سچی رائے پر ثابت قدم رہے اور نیک نیتی سے اپنا کام کئے جاوے وہ ضرور بہت سی تکلیفیں جھیلتا ہے - بہت نقصان اوٹھاتا ہے اور عام لوگ اسکی مذمت کیا کرتے ہیں - اور اسکو نکما کہتے ہیں - اور دنیا کے کام کا نہیں سمجھتے - ان کی رائے میں دنیا صرف بے ایمانی سے حاصل ہوتی ہے - جیسا کہ ہمارے بزرگوں نے پہلے کہی ہے - چنانچہ مولانا روم کا قول ہے ؎

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

جبکہ ہم شجاع یا بہادر کہتے ہیں اسکے بھی یہی معنے ہیں کہ ان صفتوں سے موصوف شخص اپنے حق پر ثابت قدم و مستقیم رہتا ہے اسکے بچانے میں اپنی جان کھیل جاتا ہے - ایسی ہی اخلاقی صفات استقامۃ السیرۃ و صفو النیۃ کی ہمیں جرات دلاتی ہیں کہ ہم آزادانہ اور نڈر ہوکر اپنی سچی رائے پر اڑے رہیں اور اپنے ہم جنسوں اور ہم مجلسوں کے طعن و تشنیع کی پرواہ نہ کریں - اکثر دیندار سیدان شجاعت میں بہادر مردانگی دکھا کر اپنی جان دیدیتے ہیں - مگر اپنا دین نہیں چھوڑتے - جب مسلمانوں کو ملک اسپین (Spain) سے نکلنا پڑا - عیسائیوں نے ان کو شاید چوبیس گھنٹہ کی مہلت دی تھی - کہ اس عرصہ میں یا تو ملک چھوڑدیں یا عیسائی ہو جائیں ورنہ قتل کئے جائیں گے - جنکو جہاز اور کشتیاں ملگئیں چھوڑ بھاگے - باقی لکھوکھا سمندر میں ڈوب مرے - یا تہ تیغ ہوئے - مگر اپنا مذہب نہ چھوڑا - ایسے ہی جب مسلمانوں نے ایران میں دخل کیا - "اطاعت" یا "اسلام" کا فرمان جاری تھا - نہایت تنگ منش خاندان ہندوستان کو ہجرت کر گئے - جا بتیرہ سو برس سے علاقہ بمبئی میں

آباد ہیں - یہ سب طرح کی شجاعت کی مثالیں ہیں ۔

جبکہ اخلاقی جرات (Moral Courage) کہتے ہیں اسکی جیسا کہ ہمنے اوپر کہا ہے یہی تعریف ہے کہ انسان اپنی رائے کے اظہار کرنے میں خائف نہ ہو - جو مذہب رکھتا ہو - اسی پر قائم رہے - تقیہ سے کام نہ لے جیسے کسی معمولی بہادر کو جان تک کا کچھ بھی اندیشہ نہیں رہتا - اور وہ باستقلال اپنے دشمن سے لڑتا ہے اور جان دیدیتا ہے ایسے ہی ثابت الرائے شخص اپنے دوستوں یا اپنی برادری یا غیروں کی مخالفت کی پرواہ نہیں کیا کرتا - اور جو بات کو سچی سمجھتا ہے - اس سے نہیں ہٹتا - پس یہ دونوں شجاعتیں جسمانی اور روحانی کہلائی جاسکتی ہیں اور یہ لازم نہیں کہ ہر پہلوان یا دلیر سپاہی جو اپنی جان ہتھیلی پر لئے رہتا ہے اسکے دل کا روحانی حصہ بھی ویسا ہی شجاعت سے بھرا ہو - گو میدان میں وہ اپنے دشمنوں کی گولیوں کی بوچھاڑ میں سینہ سپر کئے تا کمر لڑتا ہو اور تلوار چلاتا ہے - ممکن ہے کہ اپنی برادری میں وہ زبان کھولنے کی جرات بھی نہ کرتا ہو - اور اپنی رائے کو ظاہر کرتے ہوئے ڈرتا ہو ۔

علامہ ثعالبی نے لکھا ہے کہ حجاج (مشہور ظالم خلیفہ) نے کسی دن خطبہ پڑھنے میں بہت دیر لگائی - ایک شخص نے اٹھکر کہا - الصلاۃ فان الوقت لا ینتظرو الرب لا یعذر - کہ جلدی نماز پڑھ لیجئے وقت آپکا منتظر نہیں رہیگا - اور خدا آپکا عذر نہیں سنیگا - بادشاہ نے غصہ ہو کر اسے قید میں بھیجدیا - لوگ سفارش لیکر حجاج پاس گئے - اور کہا کہ شاید وہ دیوانہ ہے - کہ اس نے ایسی گستاخی کی - اسے معاف کر دیجئے - حجاج نے جواب دیا - کہ اگر وہ اپنی دیوانگی کا اعتراف کرے - تو میں اسے چھوڑدونگا - جب یہ خبر اس بیگناہ کو پہنچی - اس نے کہا کہ معاذ اللہ لا ازعم ان اللہ ابتلانی وقد عافانی معاذ اللہ میں کیسے خدا پر جھوٹا الزام لگاؤں - خدا نے مجھے تندرست پیدا کیا ہے - جب حجاج نے اسکا جواب سنا - بہت متاثر ہوا - اسکی سچائی اور ثابت الرائے ہونے کی داد دی اور اسکو چھوڑ دیا ۔

جن دنوں یورپ میں مبارزت اثنین (Duel) یعنی مدعی و مدعا علیہ کا آپس میں اپنا حق ثابت کرنے کے لئے لڑنے کا رواج تھا - انگلستان میں سب بھلے آدمی اس بیرحمی اور نا انصافی کی رسم کے عیوب سمجھتے تھے برادری میں ذلیل ہونے کے خوف سے اکثروں کو ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی جانیں دینی پڑتی تھیں - مثلاً اگر کسی شریف آدمی کی اسکی برادری کا کوئی شرابی و

ahmadimuslim.de

آوارہ مزاج شخص کسیطرح توہین کرتا۔ تو برادری اُسے مجبور کرتی تھی کہ وہ اپنی عزت اپنی ہتک عزت کا بدلہ لے اور معذور تلوار و طپنچہ لیکر میدان قتال میں شرافت کی داد دیں۔ اگر کوئی انکار کرتا۔ وہ درجہ شرافت سے درکات ذلت میں گرجاتا۔ اور اہل برادری اسے بھلا مانس کہنا چھوڑ دیتے۔ اس خوف کے مارے ہر شخص اس مروجہ رسم کی اطاعت کیا کرتا۔ اور ہمیشہ ناگہانی اذیت اور موت کا نشانہ بنا رہتا۔ کسیکو اتنی جرات نہ تھی۔ کہ وہ اس لغو قاعدے کے خلاف زبان کھولتا۔ گو ایسے لوگ ضرور ان دنوں بھی ہونگے۔ جو ان کو بیہودہ اور مُضر تصور کرتے ہونگے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کی عقلیں اس درجہ پر نہ پہنچی ہوں۔ اور عربوں کی تہذیب و تمدن کا اثر اس وقت تک ان پر مؤثر نہ ہوا ہو۔ ان جسمانی اور روحانی شجاعتوں میں سے تعجب کی بات ہے کہ روحانی شجاعت کی کم قدری ہے۔ جسکی وجہ یہ ہو کہ بہادر سپاہی کو ہر کوئی شاباش دیتا ہے ساری دنیا اُسے سر پر بٹھاتی ہے اور اُسکا نام عزت سے لیتی ہے لیکن روحانی شجاع اول تو اپنی برادری میں مطعون بنتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ سارے میں بدنام ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں اخلاقی جرات کم ظاہر ہوتی ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہم دنیا سے ڈریں اور خوف کے مارے حق کو چھپائے رکھیں۔ اگر ایسا ہوتا اور سب آدمیوں پر بہیمیت غالب ہوتی۔ تو دنیا میں اصلاح و تہذیب کی اشاعت نہ ہوتی۔ مگر جو دل قدرت نے اعلیٰ سچے بنائے ہیں۔ وہ کبھی ایسی کمزوریوں سے متاثر نہیں ہوتے حقیقت کا نور انمیں چمکتا ہے اور بطلان کی ظلمات و تاریک جھیروں کو منور دیتا ہے۔

جب آنحضرت نے اپنے ملحد و بت پرست قبیلوں کو ہدایت کرنی شروع کی تھی جہلا نے ان کو کیسی تکلیفیں دیں اور اذیتیں پہونچائیں۔ یہانتک کہ آپکو کفار کے خوف سے اپنا وطن مالوفہ چھوڑنا پڑا۔ مگر آپنے اپنی حقیقی مستقل مزاجی اور اخلاص سے کام لیا۔ اور آخر وہی جانی دشمن جان نثار دوست و انصار بن گئے۔ جن کی مثالیں دنیا میں کہیں اور دکھائی نہیں دیتیں۔

ایسے ہی لوتھر Luther نے جو خود رومن کیتھلک فرقہ کا بڑا پادری تھا اپنے پیر و مرشد پوپ (Pope) کے احکامات کی خرابیوں کو دیکھکر مخالفت کی جرات کی۔ گو ابتدا میں اسے بہت ہی مصائب کا سامنا ہوا مگر آخرکار اسے ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ آج تمام عیسائی ممالک میں کروڑوں اسکی پیروی کرتے ہیں٭

ایسے ہی اصمعی نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید نے ایک روز خوب دھوم دھام سے محفل جمائی اور بڑے جشن منانے کی تجویز کی حکیم ابوالعتاہیہ کو بھی مدعو کیا اور فرمائش کی کہ ہماری بزم عیش و عشرت کی تعریف میں کچھ کہئے حکیم ممدوح کو والی ملک کا ایسے جلسوں میں دل لگانا اور کار منصبی سے اغماض ناپسند آیا۔ نصیحت کے اشعار پڑھے اور موت یاد دلائی۔ آخری شعر یہ تھے:۔

فاذا النفوس تقعقعت ٭ فی ظل حشرجۃ الصدور

فهناك تعلم موقنا ٭ ما کنت الا فی غرور

یعنے جب جانکندنی کا وقت ہوگا۔ اور سانس اٹک کر آئیگا۔ تجھے ثابت ہوجائیگا کہ یہ سب دل لگی کی چیزیں محض دھوکہ کی ٹٹیاں ہیں۔ جن سے بچنا چاہئے۔ ہارون الرشید زار زار رونے لگے وزیر فضل ابن یحییٰ نے حکیم موصوف سے کہا۔ یہ کیا موقعہ نصیحت کا تھا۔ تمنے خوش کرنے کے بدلے حضور کو رلا دیا۔ لیکن اس زندہ دل بادشاہ نے کہا۔ کہ "دعه فانه رآنا فی عمی فکره ان یزیدنا" یعنے اسے رہنے دو۔ یہ ہمارے دلی خیرخواہ ہیں۔ ہمارا اندھاپن انہیں پسند نہیں آیا۔ اور یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا مرض اور ترقی کر جائے٭ (باقی آئندہ)

# تاریخ فتح

(از حکیم محمد شریف صاحب عظیم آبادی)

اس شہر عظیم آباد (پٹنہ) میں نسبت دو مسجدوں کے اہلحدیث و حنفی فرقے کے مابین مقدمہ دائر تھا۔ اسمیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اہلحدیث کو کامیاب کیا۔ دو مسجد متنازعہ میں اہلحدیثوں کو بدستور سابق ادائے نماز الحمد کی اور ارکان کے ساتھ اجازت ملی۔ چنانچہ اسکی فتحیابی کی تاریخ ترسیل خدمت ہے۔ اگر اخبار اہلحدیث میں اسکو جگہ دیجئے۔ تو ممنون و مشکور ہونگا۔

## وھو ھذا

| | |
|---|---|
| اے مومناں مبارک شکر خدا بیاری | حمد و صلوۃ برخواں برخاک زجبینے |
| آں مسجدیکہ از تو با ظلم در گرفتند | با توسط نمودہ خلاق آن و اینہا |
| دیدند سال گشتم در گوش فخر ملہم | مسجد ز دست رفتہ باز آمدہ۔ بگفتا |

۱۳۲۳ھ


ahmadimuslim.de

# مرزا صاحب اور مرزائیوں کو میں نے کیسا پایا۔

گذشتہ سے پیوستہ

## مرزائیوں کے الہام پر نظر

الہام کی نسبت جس نے مجھے زیادہ حیرت میں ڈالا۔ میں نے سنا کہ متعدد مرزائیوں کو ہوتا ہے۔ منفصلہ بالا امور دیکھنے کے بعد یہ یقین نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ مرزائیوں کا الہام بمعنی اصطلاحی (خدا تعالیٰ کی طرف سے) ہوتا ہو۔ کوئی انکار وغیرہ ہوں تو بعید نظر آتا تھا۔ مرزائیوں کو بموجب قول انکے خواب آتے ہیں جو بمقابلہ حدیث وحی نبوی کے ہرگز سند نہیں سمجھے جا سکتے۔ ہاں میں نے یہ بھی سنا کہ بعض مرزائیوں کو اس قسم کا الہام بھی ہوتا ہے۔ کہ یا تو انکی زبانیں خود بخود چلتی ہیں۔ یا کوئی آواز سنائی دیتی ہے۔ ماسٹر عبدالرحمن مدرس قادیان نے ایک دن کہا تھا۔ کہ مجھ کو آواز بھی بعض دفعہ آتی ہے۔ اور بعض دوسرے موقع پر زبان بھی خود بخود چل پڑتی ہے۔ میں ایسی چیزوں کی کیفیت پر کوئی گفتگو کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ شائد علماء اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں۔ مجھے اول یہ دکھانا ہے۔ کہ آیا یہ الہامات (میں انہیں بمعنی مطلق القا کہونگا) آیا مرزائیوں سے خاص ہیں۔ یا کہ غیر مرزائیوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر غیر مرزائیوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ تو پھر متابعت مرزا صاحب کی وجہ نہوئی بلکہ کئی اور اسباب بطور فن وغیرہ ٹھیرے۔ آیا جو آئندہ کے لئے ہوویں۔ وہ سب پوری بھی ہوتے ہیں۔ اور کہ کس قسم کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک امر میں میں نمونہ کے طور پر کچھ ذکر کرونگا۔ جو مجھے اتفاقاً وہاں معلوم ہو گیا +

اس بارہ میں کہ آیا بعض انہیں سے کسی خاص قسم کے بھی ہیں۔ میں اسقدر کہتا ہوں کہ ایکدفعہ ماسٹر محمد الدین صاحب سابق کلرک دفتر و مہتمم بورڈنگ ہاؤس قادیان نے اتفاقاً مجھ سے ذکر کیا۔ کہ مولوی نوردین صاحب نے کہا تھا۔ کہ میں (حکیم صاحب) ایکدفعہ رام موہن رائے بنگالی کی کتاب پڑھ رہا تھا کہ مجھے الہام ہوا۔ کہ ’’ایس مان ہا دی دی کتاب نہ پڑھ‘‘ (لفظ ہا دی کا فحش و شتم ہے۔ میں نے خوف گرفت قانون و شرافت کے خیال سے سالم نہیں لکھا۔ ناظرین یا، کا حرف آگے دل میں بڑھا کر سمجھ سکتے ہیں +

اب خدا تعالیٰ فحش اور شتم کے الہام سے مبرا ہے۔ قرآن میں کفار پر غلظت کی گئی ہے۔ انہیں لعین کہا گیا ہے۔ مگر شتم اور فحش ہرگز ذکر نہیں ہوا فرج کا لفظ قرآن میں ذکر ہوا ہے۔ مگر یہ لفظ عربی میں فحش نہیں ہے۔ فرج عام طور پر کشائش کو کہتے ہیں۔ سوراخ اور کشائش بمقابلہ تنگی پر بھی بولتے ہیں۔ ایسا ہی ایک کافر کی نسبت زنیم (بدکار) کا لفظ آیا ہے مگر وہ ہرگز شتم نہیں ہے۔ واللہ اعلم کہ یہاں حکیم صاحب کے الہام میں کیوں یہ فحش اختیار کی گئی۔ آیا ایسا ہو کر بھی وہ خدائے منزہ قدوس موصوف بصفات کمال سے ہو سکتا ہے۔ ناظرین خود اسپر رائے زنی کریں +

اس امر کے بارہ میں کہ ایسے رسومات مرزائیوں سے خاص ہیں یا کسی اور کو بھی ہو جاتے ہیں۔ گذارش ہے کہ میں نے مرزا صاحب کی دافع البلاء میں پڑھا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ فلاں فلاں آدمی منشی الٰہی بخش وغیرہ مخالفین جو اپنے آپکو ملہم خیال کرتے ہیں الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مرزائی بھی ملہم ہیں۔ اگر یہ کہا جاوے کہ انپر اعتماد نہیں تو سخت زیادتی ہے۔ کیونکہ وہ سنجیدہ اور معتبر آدمی ہیں علاوہ بریں اندرون صحت مرزائیوں کے معتبر ہونے کی کیا دلیل ہوگی۔ کیونکہ سنجیدگی اور پوزیشن اور یوم الحساب کے ایمان میں جو خوف دلاکر سچائی پر کھینچو سکا خصوصاً ذریعہ ہے۔ ظاہراً وہ لوگ بہ نسبت مرزائیوں کے اچھے ہیں۔

اور پیر سراج الحق صاحب نعمانی مشہور ملہم مرزائی کبھی کبھی رات کو آکر بیٹھ جاتے اور میرے ساتھ باتیں یا کبھی مذہبی تکرار کرتے۔ ایکدن اثنائے گفتگو میں آپنے ابوسعید مذکور وغیرہ کے روبرو فرمایا۔ کہ میرے بڑے بھائی مرزا صاحب کے دعویٰ کے بڑے مخالف ہیں۔ اور کہ میں نے اس زلزلے کے آنے پر انہیں خط لکھا۔ کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیشگوئی پر یہ زلزلہ آیا ہے۔ اور ابھی ایک اور مہیب زلزلہ آنے والا ہے۔ اب آپ ایمان لائیں۔ مجھکو (پیر صاحب کو) وہاں سے جواب آیا کہ گذشتہ زلزلہ آئندہ ماہ اپریل کی نسبت تو مجھ کو خود سابقاً الہام ہو چکا تھا۔ اور کہ چنانچہ میں نے (سجادہ نشین پیر صاحب مخالف مرزا صاحب) دس یا بارہ ہزار خط جنکی ٹھیک تعداد مجھ (کاتب مضمون ہذا) کو یاد نہیں) مریدوں کے نام ہوشیار رہنے اور احتیاط کرنے کو بھیجے اور کہ میرے کسی مرید سے پوچھ لو۔ آخر میں نے اپنے سب مریدوں کو سمجھا تو نہیں دیا۔ پیر صاحب موصوف فرمانے لگے۔ کہ خط مذکور یعنی مرسلہ انکے بڑے بھائی موصوف سجادہ نشین میں یہ بھی درج تھا کہ ساتھ ہی مجھ کو (بلعد پیر صاحب کو) الہام ہوا۔ کہ سلسلہ مرزائیہ نابود ہونے والا ہے تم پیر صاحب، واپس آجاؤ۔ انتہی۔

باقی آئندہ

ahmadimuslim.de

# فتویٰ

سوال نمبر ۲۱ - ما تقولون فی ھذا الحدیث قال النبی ما طلعت الشمس ولا غربت بعد النبیین والمرسلین علیٰ احد افضل من ابی بکر رضی اللہ ھذا الحدیث صحیح ام موضوع + (قادر بخش از دادو سندہ) +

جواب نمبر ۲۱ - مضمون صحیح ہے +

سوال نمبر ۲۲ - وتر واجب است یا سنت مؤکدہ! (ایضاً)

جواب نمبر ۲۲ - جمہور علماء کا حتیٰ کہ صاحبین ابو یوسف - محمد کا بھی یہی مذہب ہے کہ وتر سنت مؤکدہ ہیں۔ صرف امام ابو حنیفہ صاحب کا مذہب وجوب ہے + [illegible]

سوال نمبر ۲۳ - ذات باریتعالیٰ کی عرش کے اوپر ہے یا نیچے بھی ہے! (ایضاً)

جواب نمبر ۲۳ - ذات باریتعالیٰ شانہٗ عرش پر ہے اور فرش پر بھی ہے ھو معکم اینما کنتم (والتفصیل فی محلہ) +

سوال نمبر ۲۴ - خدا بخش مرحوم کو پانچ لڑکے عبدالرزاق - عبدالقادر - عبدالغنی - عبدالغفار - عبدالرحمٰن ہیں۔ عبدالرزاق خدا بخش کے سامنے مرگیا۔ جسکو عرصہ تخمیناً اٹھارہ سال کا ہؤا - اب عبدالرزاق کا لڑکا عبدالحمید اپنے چچوں یعنی عبدالرزاق کے بھائیوں عبدالقادر وغیرہ سے اپنے باپ کا حصہ مانگتا ہے - آیا اسکو حصہ شرعاً پہونچتا ہے یا نہیں؟ نیز خدا بخش کی بیوی بھی موجود ہے اسکا بھی کس قدر حصہ ہے؟ بینوا توجروا - (عبداللہ از برام پور ضلع گونڈہ)

جواب نمبر ۲۴ - عبدالرزاق چونکہ باپ سے پہلے مرگیا ہے اسلئے وراثت اُس کی طرف منتقل نہیں ہوئی - جب اُسکی طرف نہیں ہوئی تو اس کے بیٹے کیطرف بھی نہیں ہوگی - پس عبدالحمید وارث نہوگا - تمام مال خدا بخش کے باقی ورثا کو ملیگا خدا بخش کی بیوی کا آٹھواں حصہ ہوگا +

سوال نمبر ۲۵ - (ا) زکوٰۃ نکالنے والے کو اختیار کل جز خرچ کرنیکا دست خاص سے ہے یا کہ نہیں؟ (ب) وذی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین کو دے سکتا ہے یا کہ نہیں؟ (ج) مسجد یا مدرسہ میں دے سکتا ہے یعنی خرچ کرسکتا ہے یا کہ نہیں؟ (د) مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کے متوکل لوگوں کو دے سکتا ہے یا کہ نہیں؟ بینوا توجروا

(راقم خریدار نمبر ۱۲۷)

جواب نمبر ۲۵ - (ا) ہے - (ب) دے سکتا ہے - (ج) نہیں - (د) اپنے شہر کے مساکین مقدم ہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے - تؤخذ من اغنیائھم وترد علیٰ فقرائھم ہاں اگر نہوں یا کچھ حصہ اُنکو دیکر بھیجدے تو جائز ہے +

سوال نمبر ۲۶ - خطیب منبر پر کھڑا ہوتے وقت السلام علیکم کہے یا نہیں از روئے قرآن وحدیث کیا حکم ہے؟ (محمد انوار الحسن - ضلع گیا)

جواب نمبر ۲۶ - بوقت شروع خطبہ امام کا السلام علیکم کہنا سنت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم کہا کرتے تھے +

سوال نمبر ۲۷ - امام مسافر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور مقتدی جب باقیماندہ دو رکعت پورا کرنے کو کھڑا ہو - اُسکے شامل دوسرا شخص نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ (...)

جواب نمبر ۲۷ - اس میں اختلاف ہے مگر اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ دوسرا شخص ملکر نماز پڑھ سکتا ہے - کیونکہ وہ اپنی اپنی نماز میں مستقل ہے +

سوال نمبر ۲۸ - بہا نجی ہمارے اہلحدیث بھائی کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو غیر صحیح بلکہ شرک سمجھتے ہیں۔ اسی لئے میں نے آپکو تکلیف دی ہے کہ آپ اس باہمی نزاع کو اُٹھا دیں اور اصلاح بین اہلحدیث آپ پر فرض ہے اسکا جواب آپ مہربانی فرماکر اخبار اہلحدیث میں بحوالہ کتب معتبرہ چھپوادیں تو عین نوازش ہوگی اور اللہ آپ کو جزائے خیر دیگا - فقط

جواب نمبر ۲۸ - کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں - ایک لا الٰہ الا اللہ - دوسرا محمد رسول اللہ - پہلا حصہ تو شرک کی نفی اور توحید کا صحیح ثبوت ہے دوسرا حصہ رسالت کا اقرار ہے - شرک کہاں سے ہے؟ اس کو شرک کہنے والے تو پنڈت دیانند اور اسکے چیلے تمام دیانندی آریے ہیں مگر یا انکی یہ سمجھ ہے - شرک تو جب ہو کہ رسول کو خدا کی الوہیت میں ملایا جائے - جب کلمہ طیبہ کے دونوں حصوں کا مطلب الگ الگ ہے - ایک کا اقرار توحید - دوسرے کا اقرار رسالت - تو شرک کیونکر ہؤا؟ ہاں بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے - کہ یہ کلمہ قرآن شریف میں اس طرح نہیں آیا - یہ بھی انکی غلطی ہے لا الٰہ الا اللہ بھی قرآن مجید میں موجود ہے اور محمد رسول اللہ بھی ہے - ہاں ایک جگہ ملا نہیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ قرآن شریف جو تیس پاروں کا مجموعہ ہے مسلمان آدمی سب کو مانتا ہے - اگر ایک حکم پہلے پارہ میں ہو اور ایک تیسویں میں تو عمل اور ایمان میں دونوں مجتمع ہوتے ہیں - گو انکا حکم اور الفاظ الگ الگ ہوں - پس کلمہ طیبہ کے دونوں جز اگرچہ قرآن شریف میں ایک جگہ مجتمع نہیں مگر مؤمنوں کی اعتقاد اور ایمان میں ایک جگہ مجتمع ہیں +

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

آخر مسلمانوں کی دعائیں قبول ہوئیں کہ سلطان المعظم اور دول یورپ کا جھگڑا سلطان کے استقلال سے مٹ گیا یا مٹنے کو ہے کہ مقدونیہ میں دول یورپ کے وکیل مالی مشیر ہو گئے جنمیں ایک ترک بھی ہوگا - اور انکی رپورٹ پر جو حکم سلطان المعظم منظور فرما دینگے وہی نافذ ہوگا - چلو چی جنگی شد +

اس ہفتہ مسلمانوں کی خوش قسمتی سے خواجہ غلام الثقلین صاحب امرتسر تشریف لائے - ایک لیکچر آپکا اسلامیہ سکول میں اصلاح رسوم کے متعلق ہوا - دوسرا مولوی ثناء اللہ صاحب کے اصرار سے انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام ہوا - مولوی صاحب موصوف نے خواجہ صاحب کی یادگار میں سو نسخہ رسالہ اور رسوم اسلامیہ کا مفت تقسیم کیا - (سکرٹری انجمن)

پنجاب کے دار السلطنت (شہر لاہور) میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جسنے ملک معظم ایڈورڈ کو تار دیا کہ سلطان المعظم ہمارے مذہبی بادشاہ ہیں ان سے بگاڑ نہ کرنا چاہیے - مگر سہ رموز مملکت خویش خسروان دانند -

ہمارے دوست مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی کے ہاں فرزند رشید پیدا ہوا ہے - آپنے اس خوشی میں کتابوں کی قیمت اخیر ذی قعدہ تک نصف کر دی ہے - پتہ دفتر النذیر میرٹھ +

شکر ہے کہ مہاشہ جگہ دت (سابق منشی محمد عبد اللہ) جو یکم نومبر کو لاہور میں آریہ بنے تھے - ۱۱ دسمبر کو لاہور میں مسلمان ہو گئے - انکا مفصل لیکچر خود انکا لکھا ہوا آئندہ ہفتہ درج ہوگا -

شاہزادہ صاحب بلند اقبال مع لیڈی صاحبہ ۱۱ دسمبر کو امرتسر تشریف لائے - مخلوق کا ہجوم ایسا تھا کہ بلا مبالغہ تل پھینکنے کو جگہ نہ ملتی تھی - لیکن اس تمام سیاحت کی نسبت سوچنے والے دلوں میں یہ خیال اٹھتا ہے کہ یہ سیاحت رعیت کے فائدہ کے لئے ہے یا شاہزادہ صاحب کی محض تفریح کیغرض؟ اگر رعیت کے فائدہ کیلئے ہے تو کیا فائدہ؟ اور اگر تفریح ہے تو خرچ کس کا ہوتا ہے؟

لڑکانہ علاقہ سندھ میں نومسلموں کی تعداد ۲۳۶۹ تک پہونچ گئی +

بے تار کے برقی ذریعہ سے سر رشتہ ٹیلیگراف نے کلکتہ سے جزیرہ انڈمان سے کلکتہ کو آنے جانے والے جہازوں پر پیغام پہنچانے کا اعلان کر دیا ہے +

کانگڑہ کے زلزلہ زدگان کے امدادی فنڈ کی تعداد یکم ماہ حال کو ۲۳ لاکھ ۴۲ ہزار ۱۷۴ روپیہ تک پہنچ گئی +

پولیس مجسٹریٹ کلکتہ نے ایک بنگالی طالب علم کو کہ جس نے پولیس کے کام میں مداخلت کر کے "بندے ماترم" کا شور مچایا - اور ایک قیدی کو پولیس کی حراست سے چھڑانے کی کوشش کی اور شارع عام میں شور مچایا ۱۵ ضرب تازیانہ کی سزا دی +

تمام پنجاب کی خشک زمینوں میں فصل ربیع کی تخم ریزی کرنے کے لئے بارش کی سخت ضرورت ہے - اللھم اسقنا +

کانگڑہ کے تمام حلوائیوں اور دوکانداروں نے غیر ملک کی بنی ہوئی شکر نہ استعمال کرنیکا عہد کر لیا ہے +

نواب محسن الملک سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہو گئے - (مبارک!)

مسٹر بالفور وزیر انگلستان مستعفی ہو گئے - ملک معظم نے سر ہنری کیمبل نیر کو طلب فرمایا ہے +

روس کی حالت ایک عظیم سازش میں شریک ہونے کی شک میں امپیریل گارڈ کے بہت سے سپاہی اور افسر ارکوسید میں گرفتار کئے گئے -

روس کی موجودہ حالت کا عکس پیرس کی منڈی میں ظاہر ہوتا ہے - جہاں روسی ہنڈی کی قیمت بہت گھٹ گئی ہے - فرانس میں روسی سٹاک کے پانچ سو ملین سٹرلنگ ہیں - قسطوں کی ادائگی کے لئے تشویش ظاہر کیجاتی ہے -

کیف میں بغاوت ہوئی مفسد سفر مینا اور کا سکوں میں خوب لڑائی ہوئی جانبین کے بہت سے آدمی مجروح ہوئے اڈیسہ کے یہودیوں نے ایک درخواست روسی حدود کی مہذب اقوام سے کی ہے - وہ کہتی ہیں - یہودیوں کا نام و نشان مٹانے کیلئے سپاہ برانگیختہ کیجا رہی ہے - اس بے نظیر افسوسناک سانحہ کا انسداد کیا جاوے +

احکام سلطانی تاکیداً صادر ہوئے ہیں کہ آہنی سامان اور دوسری ضروری چیزیں حمیدیہ حجاز ریلوے کیواسطے بہت جلد روانہ کیجائیں تاکہ لائن جلدی تیار ہو جاوے - حجاز ریلوے کیواسطے پتھر کا کوئلہ انگلستان سے خرید کیا جاتا تھا - لیکن ضروری مقدار کا آرڈر دیدیا گیا ہے - شرط یہ ہے کہ وقت معینہ پر مال بندرگاہ بیروت اور حیفا پر

ahmadimuslim.de

# قابل دید کتابیں

**تفسیر ثنائی اردو** اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کو دو کالم میں ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایسی تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے۔ جس میں ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ جنمیں سے سر دست چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد اول سورۃ فاتحہ وبقر قیمت عا، جلد دوم سورۃ آل عمران نسا۔ قیمت عہ جلد سوم سورۃ مائدہ۔ انعام۔ اعراف عا، جلد چہارم تا سورۃ نحل ۱ پاؤ عہ چاروں جلدیں یکجا خریدار کو معہ محصولڈاک صرف ۶ سے

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی** اس طرز پر آجتک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی۔ بڑی خوبی اسمیں یہ ہے کہ ہر آیت کے معنی پر کسی دوسری آیت سے استدلال یا استشہاد ضرور ہے مشکل مقامات پر ترکیب نحوی بھی بتلائی گئی ہے معقول طلب مقامات کو معقول طریق سے حل کیا گیا ہے غرض عربی سلسلہ میں ایک قابل قدر تفسیر ہے کل تفسیر کی قیمت عہ کم استطاعت طلبا اور علما سے عہ

**تقابل ثلثہ** یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا نقطائی فیصلہ ہے

**آیات متشابہات** اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳ ۔

**الہامی کتاب** ۔ وید اور قرآن کو الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ قرآن مجید کو الہامی ہونیکا کامل ثبوت نام بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔

بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۳ ، تہذیب ہنود بوجہ اہم فرائض پر

**ملنے کا پتہ** مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

# مجرب دوائیں

**عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ** یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں مصفی خون۔ محمد ہاضمہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب ضعف دماغ۔ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضاء رئیسہ وشریفہ کو قوت دینے کے سوا حسن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت فی بوتل بتل عہ، پوری بوتل عا، تین بوتل عہ، تین روپے سو ناپاؤ کو خریدار کو بجساب عہ فی بوتل

**طلاء** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے تو اس بے نظیر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے۔ اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (جوب حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (۳ ملے)

**جواہر ہاضمہ** اگر آپ کا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ،

**لائف پلز جوب حیات** اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو۔ یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ معمولی وکثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لایف پلز کا تین تکبیر طاقت کو بحال شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنمیں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر ضعف معدہ۔ سیلان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ و رعشہ کیواسطے درحقیقت لاجواب دوا ہے۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں (عہ)

**جوہر مصفی خون** فسادات خون۔ تر وخشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر آتشک۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے فی شیشی خورد عہ، کلاں عا،

**سرمہ عزیزی** اسکی ایک ایک سلائی آنکھ کی پیاس بجھا دیتی ہے انکو سب سے پیپ آشوب۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ نمونہ کا خاص سرمہ (عہ)

**المشتہر** حکیم محمد ابراہیم جنبشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.G.L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

الحمد لله

# اہلحدیث

امرتسر ۲۵ شوال المکرم ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| رؤسا اور جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھ ماہ کیلئے | [illegible] |
| ممالک غیر سے | [illegible] |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بھی ۲ کا ٹکٹ بھیجنے پر۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مہتمم مطبع ہونی چاہئیں۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے۔

## ایک نو آریہ کا مسلمان ہونا۔

از حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر

آج ہم جس نو آریہ کو پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اخباری دنیا میں مشہور نہیں کیا گیا۔ مگر اس مشہور نہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ اس سے پہلے کوئی ایک مشہور کردہ کو انجمن ہذا نے دبوچ لیا ہے یہ صاحب منشی محمد عبداللہ ہیں۔ جو ماہ نومبر میں آریہ بنائے گئے تھے۔ ۱۰ دسمبر کو جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سے ملے۔ ۱۱ کو انجمن نصرت السنۃ کے زیر اہتمام جلسہ کر کے ان کے اسلام کا اعلان کیا گیا۔ اس سے زیادہ کیا عرض کروں۔ جو لیکچر صاحب موصوف نے پڑھ کر سنایا۔ اور مطبوعہ عرض و پیش کرانے اخبار اہلحدیث کے حوالے وہی کافی ہے جو یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# میں کون تھا اور کون ہوں

میں قدیمی مسلمان پابند تمام ارکان موافق قرآن شریف و حدیث کے تھا اور جسکی طلب سے ہوں وہ یکتا تابعدار و جان نثار قرآن شریف و حدیث کا ہے اور وہ اسقفت ریاست کوٹہ میں ملازم ہیں اور مجھکو بہت شوق دین محمدی کی منادی کرنے کا تھا لیکے جس شہر میں گیا۔ وعظ کیا اور دیگر مذہبوں سے مقابلہ ہوتے رہے اور دیگر مذاہب کی کتب بینی کرتا رہا۔ ۱۸۹۳ء سے ستمبر کو گڑھ سے چلکر بمبئی آگیا۔ وہاں کی پر وعظ کرنا شروع کر دیا۔ اور مدرسہ اسلامیہ کوکن میں نجرا بیکا کام کرتا تھا۔ اور عام جلسوں میں خاص کر اتفاق ہوا کرتا تھا۔ اسی اثنا میں خیال پیدا ہوا۔ اور ستیارتھ پرکاش کا چودھواں سملاس دیکھا جس میں قرآن کریم کی تردید کرتے ہوئے یہ دکھلایا ہے کہ یہ کتاب کلام الٰہی ہونے کے قابل نہیں ہے اور اسلام بہت سے بہتان باندھتے ہوئے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اسکے اندر تعصب پرستی بہت ترقی پر ہے۔ بعد ازاں یہ خیال ہوا کہ ان کے مذہب کی سچائی کیسے ظاہر ہو۔ لہٰذا آریہ دہرم کے قبول کئے تو ظاہر ہونا بہت مشکل ہو جبتک اسلام سے دست بردار ہو۔ تب تک کل کائنات آریہ دہرم کی حالت معلوم نہیں کر سکتا۔ خفیا کچھ دل نے بھی مشورہ دیا کہ کچھ روز کے لئے اسلام سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور ان کی اندرونی کاروائی حاصل کرو۔ اسلئے یکم نومبر کو آریہ سماج بمبئی میں شخصی اسلام کا درخواستی لیکچر دیتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ میں اسلام کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھکو شدھ کرلیں۔ تو سماج نے سوچکر جواب دیا۔ کہ ہم آپکو لاہور شدھی سبھا میں روانہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپکو منظور ہے؟ میں نے منظور کرلیا۔ ۲ یکم نومبر کو بمبئی کلکتہ سے لاہور روانہ کر دیا گیا۔ ۴ نومبر بروز سنیچر آریہ سماج وچھووالی لاہور میں آگیا اور ۵ نومبر ۱۹۰۵ء بروز اتوار شدھی کی کاروائی پنڈت لوپانند و بھگت رام نے کی اور غور و نوش کا انتظام ذاتی خرچ سے ڈاکٹر چیتانند کے مکان پر ہو گیا۔ اور بمبئی سے بذریعہ تار پنڈت ڈاکٹر کے پاس بھیجا گیا تھا۔ بعد میں سدانند آریہ دہرم کے موافق سندھیا وغیرہ کرنی شروع کی۔ اور ستیارتھ پرکاش اور یجروید جسمیں سوج کی اماگنی کی تعلیم ہے پڑہنا شروع کیا اور اسکی لفظی معنوں سے کام لیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس میں تو بالکل محض الفاظ اور واہیات استعمال ہے جس سے خداوند کریم کا ملنا اور اس سے قرب حاصل کرنا بہت ہی بعید ہے اور سب سے اول بڑی بھاری بیکا کام نیوگ ہے اور دوسرے درجہ پر مسئلہ آواگون ہے۔ وہ بالکل ہی مخش ہے جسکی تعلیم اہل اسلام کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ظاہر کرتا ہوں کہ تناسخ کی کیا حالت ہے مثلاً مسئلہ تناسخ۔ فرضاً کریں زید کی والدہ کا انتقال ہوا۔ لڑکی کمسنی میں تہی اور والدہ نے ایک ایسی جگہ جنم لیا جہاں پر بعد پرورش ہونے زید کے اسکے ساتھ شادی ہوئی۔ تو زید نے گویا والدہ کی روح یعنے والدہ کے ساتھ جماع کیا۔

دوسرا مسئلہ گوشت کا کہ گوشت کہ نہیں۔ فرض کرو کہ روح نے گندم کے درخت میں جنم لیا۔ تو پھر اسکو کاٹ کر شکم پروری کی۔ پھر بکرے کے گوشت کہا نہیں کیوں عار ہے؟ سوئم ایک ہی قوم ویدک دہرم کی پابند جسمیں ایک گروہ ماس پارٹی جو گوشت کو جائز بتلاوے اور دوسرا گروہ گھاس پارٹی جو گوشت خوری کو ناجائز بتلاوے۔ غرضیکہ جو کچھ بیتے ویدک دہرم میں رہکر حاصل کیا۔ اور لطف اٹھایا۔ اوسکو میں ہی جانتا ہوں کیا ہی مزہ کا وقت گزرتا تھا۔ مگر افسوس کہ جس لذت کا انجام برا ہو اسکو کون دانا پسند کر سکتا ہے! اسلئے میں اب توبہ کرتا ہوں تمام گناہوں سے اور اللہ اکیلے کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں جس نے اپنے کلام پاک کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سچائی کے ساتھ نازل فرمایا۔ میرے گناہوں کو معاف فرماوے اور میں غلط راہ سے دست بردار ہوکر دین محمدی کے سایہ میں آتا ہوں اور توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ اہل اسلام حاضرین جلسہ میری توبہ کے شاہد ہیں دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جسکے عمل سے قرب الٰہی حاصل ہو سوائے اسلام کے۔ اسکے برابر کوئی دین سچا اور پاک نہیں ہے اور آئینی توبہ الٰہی توبہ

(خادم قوم العباد دین رسول اللہ محمد عبد اللہ پسر مولوی خدا بخش پیلا سائنسٹ کوٹہ)

جلسہ میں مختلف تقریریں ہوئیں خاکسار سکرٹری کے علاوہ جناب مولوی ابوالوفا صاحب اور جناب مولوی حکیم ابو تراب محمد عبد الحق صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ مولانا ابوالوفا نے فرمایا۔ کہ گو منشی عبد اللہ صاحب اپنا جانا آریوں کے حالات معلوم کرنے کو بتلاتے ہیں۔ مگر اسلام اسکی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کافروں

---

۱ یہ صرف آپکا خیال ہے ورنہ مشکل کیا ہے کیا اسوقت جتنے مناظر آریوں سے مباحثہ کرتے ہیں وہ بھی کسی زمانہ میں آریہ بنے تھے؟ (اڈیٹر) ۲ مہاشہ جی وہ کیا تھے؟ ذرا بتلایا تو ہوتا اگرچہ زبانی آپ بتلا چکے ہیں۔ مگر تحریر بھی دیا ہوتا۔ تو ناظرین بھی حظ اٹھا لیتے (اڈیٹر)

سکے حالات معلوم کرنے کو کافر بن جاؤ۔ علاوہ اسکے آریوں کے کونسے حالات مخفی ہیں جو انہیں جاکر معلوم کرنے کی ضرورت ہے منشی صاحب نے اپنا جھنڈو آتار کر پھینک دیا۔ جو غلام محمد بخش صاحب لاہوری نے مع سرٹیفیکیٹ آریہ سماج کے نے لیا۔ انکا خیال ہوگا۔ کہ یہ لاہور کے آریوں کی امانت ہے انہی کو پہنچائی جائے تو بہتر ہے ؎ بس ہو چکی سماج تو بستر اٹھائیے۔

## اخبار الاسلام سیالکوٹ

کے خریدار نمبر ۹۲ و ۹۰ نامصفائی معاملہ کی سخت شکایت کرتے ہیں مراسلت طویلہ ان کی بتاکید تمام آئی ہے مگر ہم اسکو مصلحتاً درج نہیں کرتے اور مثل سابق اپنے معزز دوست منشی کریم بخش صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ ان کی شکایات پر توجہ فرماویں (اڈیٹر)

## روئی دُھننے کی مشین؟

منشی غلام حیدر صاحب سوداگر چرم لکھتے ہیں۔ کہ ہم لوگوں نے ایک کمپنی قائم کی ہے۔ جس میں قریب پانچہزار روپیہ کے جمع ہو گیا ہے آپ یا آپکا کوئی خریدار اطلاع دیں۔ کہ روئی دُھننے کی مشین کس جگہ سے ملسکتی ہے؟

(پتہ احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔ منشی غلام حیدر)

## کرشن قادیانی

نے شیخ الکل محدث دہلوی کی تاریخ وفات لکھی تھی مات ضال ھائما جو از روئے علم نحو غلط ہے۔ کیونکہ اس میں ذوالحال (ضال) نکرہ ہے جو خلاف نحو ہے خاکسار نے عبدالکریم مرزائی کی موت کی تاریخ قرآن مجید سے نکالی ہے۔ آپ اسکو درج اخبار کرکے ممنون فرماویں۔ جملہ تاریخ وفات یہ ہے:۔

اعد له عذابا عظیما

۱۹۰۵ء

(راقم۔ مرزا محمد بیگ از لاہور)

## مرزا حیرت صاحب خود والیں

(از سید حسن صاحب [illegible] دہلی)

یوسف صاحب بعد علیکم السلام۔ ۲۳ نومبر کے کرزن گزٹ میں میں نے اپنے نام آپ کی کھلی چٹھی دیکھی۔ آپ نے میری نسبت جو کچھ لکھا ہے میں اسکا جواب دینا نہیں چاہتا۔ میری اس کھلی چٹھی کا مدعا یہ ہے کہ آپ نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت قبلہ ام مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب ایک علمی مناظرہ کیوں نہیں کرتے جسمیں منصفانہ طریقہ سے بلا تعصب سچا معاملہ طے کیا جاوے۔ اور یہ کہ مرزا حیرت صاحب ہر شخص سے بحث کیلئے طیار ہیں۔ تو جناب من حضرت قبلہ ام مدظلہ اس امر پر مستعد ہیں لیکن صرف آپ کے یا آپ جیسوں کے کہدینے سے ایسا نہیں ہو سکتا جبتک کہ جناب مرزا حیرت صاحب خود اپنی طرف سے اس مضمون کو شائع نہ فرمادیں۔ کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مجھ سے مباحثہ یا مناظرہ کر لیں۔ یا میں آپ سے مباحثہ کیلئے طیار ہوں۔ جسوقت مرزا صاحب اپنی طرف سے ایسا مضمون شائع کریں گے جناب حضرت مولانا قبلہ مدظلہ دہلی میں یا جہاں مرزا صاحب فرماویں گے علمائے اسلام اور غیر قوموں کے اہل علم اور فاضلوں کے سامنے مباحثہ و مناظرہ کریں گے اور فیصلہ غیر قوم کے اہل علم کے ہاتھوں میں رہیگا۔ میں اسلئے کہتا ہوں۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ آپکے کہنے پر حضرت مولانا مدظلہ طیاری کریں اور مباحثہ کے لئے مستعد ہو جائیں۔ تو جناب مرزا صاحب حیلہ حوالہ کرنے لگیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ تمام مسلمانوں کی وکالت لاؤ وغیرہ ذالک جیسا کہ جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کو کہا۔ یا جس طرح اور [illegible] کرنا دیا ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور کوئی ایسا مضمون خود مرزا حیرت صاحب سے شائع کرائیں گے۔ اور جناب مرزا صاحب اس سے پہلو تہی نہ فرماوینگے۔ والسلام

## نامۂ حکیم بنام آریہ مسافر

جناب نے میرے مضمون کو ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء کے رسالہ آریہ مسافر صفحہ ۲۱ و ۲۲ میں تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ سطر اخیر صفحہ ۲۱ اور سطر اول صفحہ ۲۲ میں یہ مضمون درج ہے۔ جسکو میں اسجگہ ضرورتاً نقل کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ (اگر آپ اپنے اصول یعنی اعتقادی مسائل کو میرے مقابلہ میں معقولی لیکچر منطقی طرز پر ثبوت کو پہنچائینگے تو میں آریہ

ahlmuslim.de

مع عالم کے ہم اقوال ہونیکو طیار ہوں) میرے مہربان آپکے خدا کی تعریف میں جواب ۱ میں وہ دعوے پیش کئے ہیں پھر جواب نمبر ۵ میں سات دعوے قائم کئے ہیں جو سب کے سب بلا دلیل ہیں حتی کہ میں منطقی اصول کی رو سے ثبوت کا طالب ہوں۔ اگر میں ہر ایک دعوی کے لئے آپسے دلیل طلب کرتا۔ تو میرا حق تھا۔ لیکن آپکا رسالہ صرف میرے ہی مضمون کے لئے وقف نہیں کیا گیا۔ بلکہ مختلف مضامین کا ذخیرہ ہے اسلئے میں اسوقت درگذر کر کے عرض کرتا ہوں کہ جناب نے عدم کو جواب میں تسلیم کیا ہے کہ انفعال باری طبعی (سبحانہ) کے ہیں اور اسی نمبر میں فرماتے ہیں کہ مادہ حالت لطیف سے کثیف میں آنیوالا ہے اور ارواح مادیہ کو ہو گئے والے ہیں۔ (میں سمجھتا ہوں کہ ارواح کا تعلق مادہ کیساتھ ضروری ہی ہے) میرے مہربان یہ مناسب ہوگا۔ کہ آپ صفت طبعی و فعل طبعی کا فرق بیان فرما کر بندہ کو مشکور فرماوینگے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ فعل طبعی اور صفت طبعی میں التباس واقع ہو۔ نیز انفعال طبعی کا اثر دوسرے پر اتفاقاً ہوتا ہے یا قصداً۔ میں جانتا ہوں قصداً نہ ہوتا ہوگا۔ کیونکہ قصد میں ارادہ کا ہونا ضروریات سے ہے اور جواب نمبر ۵ میں آپ نے بعض تعلق کے تعلقات کا ذکر کیا ہے کیا ایک ہی تعلق محیط و محاط کا درست نہ تھا بلکہ سوال میں لفظ تعلق تھا جواب میں بھی ہوتا۔ تو مطابقت ہو جاتی۔ پھر آپ اسی نمبر میں فرماتے ہیں۔ کہ خدا ان ہر دو (مادہ و ارواح) میں موجود ہے کیا نہ دونو خدا میں موجود نہیں ہیں۔ پھر آپنے فرمایا ہے کہ روح و مادہ خدا کے سہارے ہر زمان میں۔ جب مادہ و ارواح اپنے وجود کیلئے خود ہی باعث ہیں یعنی خدا نہ انکی علت فاعلی ہے نہ علت مادی ٹھہر سکتا ہے۔ تو پھر سہارا ہونے کیا معنے پھر مادہ خود بخود متشکل ہونیوالا ہے۔ اسکو آپ جواب نمبر اول میں مان چکے ہیں۔ اور روح کا ملاپ مادہ سے طبعی ہے ہاں اگر ان دونوں میں باہم سہارا ہو تو کسیقدر درست ہو سکتا۔ چونکہ روح محرک و مادہ متحرک (جس سے انکار نہ ہوگا) پس یہی دونوں وجود ترکیب کیلئے کافی و وافی ہو سکتے ہیں تیسرے کی طرف مادہ و ارواح کو کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ کسی کی مخلوق نہ انکا کوئی خالق ہے اور یہی آپکا مسلمہ ہے۔ اور اب جواب نمبر ا میں روح کو صاحب علم و ارادہ فرما چکے ہیں۔ پس اس سے ضرور ہے کہ روح و مادہ کے ملاپ سے اجسام کا وجود پایا جائے ایسی حالت میں خدا تو کیسی دھندوں سے بھی بچا رہتا ہے۔ میرے تیسرے سوال کو جناب نے اول جواب کا اثر جسکا خلاصہ عبارت بالا میں ضمناً آچکا ہے۔ اب میں قصداً دوسرے لفظوں میں عرض کرتا ہوں

مثلاً مادہ جو ازلی و قدیم مانا گیا ہے اسکی کوئی علت فاعلی اور نہ مادی ہے پس ظاہر ہوا کہ اپنے وجود قدیمی کا خود ہی باعث ہے۔ جب وہ اپنی ذات کے لئے کسیکا محتاج نہیں۔ تو صفات میں کیوں دوسرے کا محتاج ہو۔ اسلئے کہ مرتبہ ذات عقلاً مرتبہ صفات پر مقدم ہے جبتک کوئی ذات موجود نہ ہو۔ اوسکی کوئی صفت نہیں بیان نہیں آسکتی اور آپ نمبر ۲ کے جواب میں فرماتے ہیں۔ چونکہ یہ تینوں (خدا و مادہ و روح) ازلی ہیں اسلئے ان میں سے کسیکو بلحاظ زمانہ باقی پر تقدم ذاتی نہیں ہو سکتا اس جگہ آپنے دعوی کو مع دلیل پیش کیا ہے۔ لیکن منطقی یا نیاتک ایسے دعوی اور دلیل پر سکوت اختیار کرتا۔ میرے مہربان زمانہ کا مشترک یا ایک ہونا تقدم ذاتی کو مانع نہیں ہو سکتا۔ میں آپکی بھی اسی امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ بھی توجہ تام فرماوینگے مثلاً جسوقت پنکھا ہاتھ سے ہلایا جاتا ہے۔ تو دونوں یعنے ہاتھ اور پنکھے کی حرکت کا زمانہ ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر عقل باور کرتی ہے کہ ہاتھ کے ہلنے سے پنکھا ہلتا ہے اور یہی تقدم ذاتی ہے یعنے ہاتھ اپنی ذات سے ہلتا ہے اور پنکھا ہاتھ کے ہلنے سے۔ پس واضح ہوا کہ مساوات زمانہ دو یا تین اشیا میں تقدم ذاتی کے منافی نہیں۔ نیز آپ سوال ۸ کے جواب میں تینوں قدیموں (خدا۔ مادہ۔ روح) میں مؤثر کے اثر کو متاثر پر مقدم نہیں مانتے صاحب من مؤثر اثر کنندہ اثر کرنیوالا۔ اور متاثر اثر پذیرندہ اثر قبول کرنیوالا ہے یہ ظاہر ہے کہ اثر قبول کرنے ہی کے بعد شئے متاثر کہلاتی ہے۔ وہ اثر مؤثر میں متاثر سے مقدم ہونا ضروری ہے۔ گو زمانہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ امر بدیہی ہے بارود جلنے اور آگ لگنے کا زمانہ ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ جلانیکا اثر آگ میں مقدم نہیں۔ اور جسم انسان بعض اوقات برف سے سردی محسوس کرتا ہے اور زمانہ ایک ہی ہوتا ہے کیا عقل باور کر سکتی ہے کہ برودت برف میں ذاتاً مقدم ہے اچھا صاحب آپ کے خیال میں الٰہی قدیم (مادہ۔ روح۔ خدا) میں مؤثر کا اثر متاثر پر مقدم نہیں ہوتا۔ تو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ ان تینوں میں سے کوئی متاثر بھی کسی اثر کا ہے یا نہ۔ اگر نہیں تو کیا وجہ اور اگر ہے تو کس طرح باقی ازلیت دنیا کی باعث ہیں سامنے بہت سے ہم بلحاظ [illegible] ان چیزوں کے علاوہ انسان خود بھی کلی [illegible] ثابت کر سکتا ہے فی الحال میں قدامت مادہ و ارواح پر سلسلہ جاری کرتا ہوں [illegible] اونکی

ahmadimuslim.de

قدامت بخوبی ذہن نشین ہوجائی بالآخر خیال فرمائیو۔ کہ جب جب سے اُن کے قدیم ہونیمیں جنکو شک ہوگا۔ وہ وہ شک میرا آپ رفع فرمادیں گے۔

## مسٹر بل صاحب اور ٹمپرنس

مسٹر موصوف بھی عجیب اخلاق کے آدمی ہیں جب سے آپ پنجاب یونیورسٹی کے ڈائرکٹر ہوئے ہیں۔ کئی ایک کام آپ نے ایسے کئے ہیں کہ کسی کسی افسر سے ہو سکتے ہیں۔ مدارس میں نماز جمعہ کیلئے ایک گھنٹہ کی رخصت کا حکم آپ ہی نے دیا۔ اب ٹمپرنس سوسائٹیوں کی استدعا پر مسٹر ممدوح نے حکم دیا ہے:۔ کہ سرکاری مدارس میں سگار سگرٹ نہ پئے جائیں نہ بکا کریں۔ کیونکہ یہ استعمال منشیات کے لئے پہلا زینہ ہے اس حکم کے متعلق ہم مسٹر ممدوح کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ٹمپرنس سوسائٹیوں کو عموماً اور امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کو خصوصاً مبارکباد کہتے ہیں۔

## آرین اخبار غلط گوئی کیوں کرتے ہیں

(از حکیم محمد الدین صاحب امرتسری)

جھوٹ بولنا ہر مذہب میں برا سمجھا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ ہمارے بعض آریہ دوست اسکو گئو ماتا کے پیشاب کی طرح پوتر جان کر پی جاتے ہیں لاہور کے مباحثہ میں جو ۲۴ نومبر کو ہوا تھا۔ خاکسار خود موجود تھا جس میں آریوں کے لیڈر مہاتما منشی رام جی کی وہ گت ہوئی تھی۔ کہ خدا کسی کی نہ کرے۔ کیونکہ ایک تو مہاتما اس فن مباحثہ میں رنگروٹ تھے دوئم مسئلہ ہی ایسا تھا۔ کہ تمام دنیا کے آریہ جمع ہوجائیں تو جواب نہ دے سکیں یعنے **شادی ہوگاں** سوئم مقابلہ کس سے جو ہر میدان میں نبرد آزما یعنے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ کثر اللہ۔ مگر افسوس کہ ان آرین اخباروں نے اس ذلت اور رسوائی کو دھونے کی بہت کوشش کی۔ لیکن وہ سیاہی کچھ ایسی نہ تھی۔ کہ دھوئی جاتی۔ بلکہ الک کی سیاہی کی طرح اور بھی چمکتی جاتی ہے سب سے بڑھکر قادیان کے آریہ اخبار پر افسوس ہے جو اپنے معمول دروغ بے فروغ کو نہ کافی جان کر مزید حاشیہ لگاتا ہے کہ یہ مولوی صاحب نے دوران تقریر

میں بہت بیہودگی اور بدتہذیبی سے کام لیا وہ علیحدہ ذکر کرنے کے قابل ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ ان راست گوؤں کو راستی سے کیوں اتنی عداوت ہے لیکن ہاں خیریت سے اڈیٹر صاحب ہیں بھی تو آخر ایک بڑی اعلیٰ لیاقت کے ہیں اسلئے آپ اگر ہیرہ کے اظہار غم واندوہ کو بدتہذیبی کہیں تو کیا عجب؟ آپ کی لیاقت کا نمونہ تو اس بھی کافی ہے کہ سکھوں کی مباحثہ کی کیفیت لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ کہ پنڈت لیکھرانند جی (آریہ) نے اپنے گرنتھ وغیرہ سے استشہاد کیا۔ کہ **فریقین** سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور نتیجہ یہی کیا۔

واہ اڈیٹر صاحب! آپ کے کیا کہنے ہیں۔ آریہ سماج لاہور اس آپکے **فریقین** کے لفظ کو سوچے اور اسکا مطلب جانے۔ تو آئندہ کو رپورٹ لکھنا تو کیا سماج کے جلسہ میں شریک ہونے کی بھی آپکو اجازت نہ دے اور دور ہی سے آپ کو پیغام بھجوادے کہ مہاراج

آپ کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

## میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس پہلی کاتب مضمون نے پیر صاحب پر سوال کیا۔ کہ آیا آپکا وہ بڑا بھائی شریف اور نیک عمل آدمی ہے۔ بولے وہ حرام خور نہیں ہے نمازی ہے اور دیگر عمدہ صفتیں بھی بیان کیں جنکا مطلب یہ تھا۔ کہ واقعی وہ نیک عمل ہے۔ اور ورد وظیفہ کا پابند ہے۔ اور کہ وہ (برادر پیر صاحب) مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ کوئی بڑی بات نہیں کہ مرزا صاحب ملہم ہوں۔ کیونکہ ہم بھی ملہم ہیں۔ سائل کے متعجب ہونے پر پیر صاحب موصوف بولے کہ میری بھائی کا آمدہ خط میرے گھر اور چھت پر رکھا ہے۔ دیکھئے یہ پیر صاحب کا بڑا بھائی نکو کار ہے۔ جو الہام کا مدعی ہے اگر یہ الہام ہے تو مرزا صاحب کی مخالفت میں بھی لوگوں کو ہو رہا ہے۔ پھر کیا دلیل ہے کہ مرزائیوں کا الہام خدا کے ارادے سے ہے۔ اور انکا نہیں۔ اور یہ بھی کہ ایسا الہام حسب تفصیل مذکورہ خاصہ مرزائیہ نہ ہوا۔ بلکہ مرزا صاحب کی مخالفت میں اوروں کو بھی ہوتا ہے۔ اور وہ پھر پورا بھی ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ ... تقریر

بالانسبت درانہ تھا۔ پھر مرزائیوں کا الہام قابل التفات نہ تخمینہ اسا اور نہ دلیل ثبوت نبا۔

اس امر کی بابت کہ ایسے الہامات سب پورے بھی ہوتے ہیں اس قدر گذارش ہے۔ کہ جب لوگ عام طور سے کہتے ہیں کہ فلاں فلاں الہام خاص مرزا صاحب کے پورے نہیں ہوئے تو اور وں کا کیا کہنا ہے ناں اسقدر اور بھی گذارش ہے کہ سردی کے موسم میں بماہ مارچ میرا قادیان سے اول دفعہ کے چلے جانے سے کچھ روز پہلے ایک روز سویرے مجھے سفید ریش باورچی لورڈ انگ ہوس مسمی مسیح اللہ نے باورچی خانہ میں جانے پر یہ الہام سنایا۔ کہ رات تہجد کے وقت میری زبان پر خود بخود یہ چند بار جاری ہو گیا کہ مولوی عبداللہ مر گیا۔ مولوی عبداللہ مر گیا۔ واضح ہے کہ مجھے وہاں لنگر میں مولوی عبداللہ کہا جاتا تھا۔ اور باورچی صاحب موصوف بھی مجھے مولوی کہکر پکارتے تھے۔ نہ معلوم اسکا کیا مطلب تھا۔ انتہی

میں نے پوچھا کہ آیا یہ میری نسبت ہوا ہے۔ کہ آیا یہ میری نسبت ہوا ہو بولے معلوم نہیں۔ پھر بولے۔ اور مولوی عبداللہ کشمیری بھی تو مولوی عبداللہ ہیں (مگر وہ اسوقت وہاں موجود نہ تھے) اور مولوی عبداللہ چکڑالوی بھی تو ہے۔ واللہ اعلم یہ الہام کس کی نسبت ہوا۔ انتہی سبحان اللہ دنیا بھر کی نسبت اب قیاس کر لیا جاوے کہ کوئی مولوی عبداللہ تو مر جاویگا مگر ناظرین واقف رہیں کہ خواہ اُن کے ان لئے ہوئے اشخاص میں سے کسی کو لیا جاوے۔ یہ ہم تینوں مذکورین اب تک زندہ ہیں۔ آئندہ ہم میں سے کوئی بقضائے الٰہی مر جاوے۔ تو مر جاوے۔ خصوصاً میں جو وہاں لنگر میں تو مولوی کہلائے جانیوالا میں ہی تھا۔ اور میں ابتک بفضل تعالےٰ زندہ ہی ہوں۔ پھر یہ ہے سلم مرزائیوں کے ایسے الہامات کا پورا ہونا۔ جیسے اُن کی زبانیں بعض دفعہ خود بخود چل جاتی ہیں (بقول اُن کے) اور لو علاوہ ازیں ایک دن میری واپسی پر قادیان میں حکیم نورالدین کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ سید مہدی حسین ہندوستانی خادم مرزا صاحب کچھ فاصلے پر اپنے لڑکے کو مار رہے تھے۔ حکیم مصرف نے دیکھکر اُنکو جھڑکی سے بلوایا۔ جب وہ مضطرب حالت میں جو غصہ عارضی پہنچنے سے تھی آیا۔ تو حکیم صاحب نے میرے روبرو اُسے یوں مخاطب کیا۔ ایسا ہے تو تمہیں بقول تمہارے جھوٹے یا سچے الہام ہوتے ہیں۔ اور اس ...

زیادتی بھی پر کرتے ہو۔ میں سنکر حیران ہوا۔ کہ حکیم صاحب کے نزدیک بھی الہام مرزائیانہ بعض جھوٹے بعض سچے ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ میں رہتے ہوئے سنا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے منع فرمایا ہے۔ کہ عام طور سے مرزائی لوگ اپنے اپنے الہام مشہور نہ کریں کیونکہ ان لوگوں کو الہامات وغیرہ کی کوئی تمیز کچھ نہیں ہے۔

پھر ایسے بھی تو مرزائیوں کے الہامات ہیں۔ جیسا مسیح اللہ باورچی کو ہوئے تھے۔ پھر بھلا ایسے الہامات بمقابلہ احادیث نبویہ صحیحہ کے مرزا صاحب کے مسیح ابن مریم بنا سکتے ہیں جو شام و دمشق میں ہے جو بیت المقدس و دمشق وغیرہ میں ہو گا۔ اور بھلا انہی کو ہم ... گردانیں۔ اور سابقہ امم کو گمراہ کہیں اور انہیں صورت آنحضرت صلعم کی حدیث لا تزال طائفۃ من امتی ... علی الحق الی یوم الحق کو غلط ٹھہرائیں۔ کیونکہ بموجب قول مرزا صاحب ابن مریم کے حیات کے قائلین کو مشرک ٹھہرا کر کیونکہ ایسے عقیدے کو آپنے مشرکانہ فرمایا ہے) کوئی بھی فرقہ تو نہیں رہتا۔ جو حق پر ہو۔ پھر حسب تفصیل مکتوبہ بالا جس الہام کی کیفیت ہوا ہے۔ کہ نہ تو مرزائیوں سے مختص ہو۔ بلکہ غیر مرزائیوں کو بھی ہو کر پورا ہو جاوے۔ اور مرزائیوں کو تو خاص الفاظ میں بھی ہوں۔ اور پھر جیسا کہ کہا گیا۔ پورا بھی نہ ہو۔ ایسے الہام ... کہ صحیح احادیث پیغمبر صلعم کو ترک کریں۔ اور قرآن کی وہ ... مرزا صاحب کریں۔ جنہیں الفاظ سے ثابت نہ کر سکیں۔ اور جس سے قرآن کا الہام لازم آتا ہو۔ یہ نہ صحیح تھا۔ استغفر اللہ ... کر کے اسلام سے دست بردار ہو جائیں۔ صرف اسلئے کہ مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہو۔ ہمیں تو اسلام منظور ہے۔ نہ کہ مرزا صاحب۔ (باقی آئندہ)

# اخلاقی جرأت

مرسلہ ... گذشتہ سے پیوستہ

ہندوستان میں اس روحانی ... کی بہت ہی کمی ہے۔ بکی وجہ عام لوگوں کی افلاس اور ... کی ذلت میں گرفتاری کے

لہ ... کہیں آپ کے الہام ... ایک سے جب دو ہو گئے پھر لطف یکتائی نہیں

(ایڈیٹر)

سوا اور کچھ بتلائی نہیں جا سکتی۔ ذرا ذرا سی باتوں میں اگر تلاش کرو۔ ہزاروں مثالیں دکھلائی دینگی۔ بیاہ شادیوں اور ماتم وغیرہ کی بُری رسموں کی پابندی سے خاندان برباد ہوئے چلے جاتے ہیں۔ مگر بہت ہی کم لوگ ادھر توجہ کرتے ہیں حالانکہ اُن کی برائی اور نا موجب ہونے کے قائل ہیں اور خود بھی اصلاح کے طرف دار کہلاتے ہیں لیکن پڑی ہوئی لکیر سے ہٹنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حریت کی عادت اور اپنے نفس پر اعتماد کی خصلتوں سے کم تعلق رہا ہے۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کی عادتیں بھی بگاڑ جاتے ہیں۔ اور اپنی سی بزدلی کا انہیں سبق پڑھا کر مشق کرا دیتے ہیں۔ برادری سے باہر نکلو۔ دوستوں اور لین دین والوں میں جاؤ وہاں بھی یہی کیفیت ہے۔ کوئی منہ پھوڑ کر نہیں کہتا۔ اور اسلئے اس گروہ کی خرابیاں رفع نہیں ہو سکتیں۔ وہی بلکہ اس سے بھی زیادہ مشکل ہے ماتحت اور افسر کے تعلقات کی حالت لوگ بدوماغ یا مغرور افسر کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ ہمیشہ اس کے بُرے برتاؤ یا بدزبانی کے آپس میں اور غیروں کے روبرو شاکی رہتے ہیں۔ لیکن کسی کو جرأت نہیں پڑتی۔ کہ اسے متنبہ کرے بلکہ اُن عیب خرابیوں پر خوشامد اور تعلق میں تعریف کرتے چلے جاتے ہیں لطف یہ ہے کہ جسقدر یہ بڑھتے ہیں۔ وہ زیادہ پیچھے ہٹتا ہے۔ کیونکہ ایسے خوشامدیوں کی دون ہمتی اور پست حوصلگی کا روز بروز زیادہ ثبوت ملتا ہے ان کی ذلت اور اسکی رعونیت حساب تناسب سے بڑھتی رہتی ہیں۔ یہانتک کہ وہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اور اُن کے سلام کا جواب تک نہیں دیتا۔ اور یہ بڑی ذلت ہے جو انسانیت پر بٹہ لگاتی ہے تعلیم کا پہلا اور بہلا جوہر یہی ہے کہ انسان کو ایمانداری سکھلائے جب اس میں کمی ہوگی۔ صفات انسانی و اخلاق حسنہ میں ضرور نقص پیدا ہوگا۔ اور رذائل ان کی جگہ گھیر لینگے۔ پس انسان پر لازم ہے کہ اصلاح نفس اور تہذیب اخلاق پر پوری توجہ مبذول رکھے۔

علیک نفسک فتش عن معایبها
دخل عن عثرات الناس للناس

اور اپنے نفس کے عیب جانچ پڑتال کر نکالے اور اُن کی اصلاح کرے اپنا وقت دوسرے کی عیب جوئی اور غیبت میں برباد کرنے سے بچائے۔

ایسے لوگوں سے جو اخلاقی جرأت نہیں رکھتے دنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے وہ اپنی سرخروئی کیلئے غیر مستحق بنا دیتے ہیں اور اُن کی ناجائز مدح سرائی میں مبالغہ کرتے ہیں۔ اور اس کوتاہ اندیشی سے اپنے ممدوح کے اندھے بن کر بڑھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے عیوب کو وہ معیوب نہیں سمجھتا۔ بلکہ اُن کو جوہر تصور کرتا ہے۔ لیکن جو ممدوح نابینا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے خوشامدیوں کی بناوٹی اخلاق کو بُرا کہتا ہے اور اُن کی نسبت بہت ذلیل رائے قائم کر لیتا ہے۔ چنانچہ کسی بھلے آدمی نے ایک ایسے یوروپین سے جو خوش خلق تھا پوچھا۔ کہ ہندوستان آپکو پسند ہے یا نہیں؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ ملک تو اچھا ہے۔ مگر یہاں کے لوگ پسند نہیں۔ جو جھوٹی ثنا و صفت کرنے کیلئے آمادہ رہتے ہیں وغیرہ اور سچ ہے۔

لعمرک ما ضاقت بلاد باهلها ۔ ولکن اخلاق الرجال تضیق

ملک والوں کے بُرے اخلاق سے ملک برا بن جاتا ہے اور ایسے ہی لوگ بیجا اظہار محبت و عظمت سے اصل اور بجا مستحقوں کے حقوق کی قدر کھو دیتے ہیں گویا گدھے گھوڑے کو ایک کر دکھلاتے ہیں۔ جس سے وہ خود اپنی عقل اور اپنے نام پر بٹہ لگاتے ہیں۔ اُن کی قدردانی کی کچھ بھی وقعت نہیں رہتی۔ ایسی بزدلی کی عادت سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔

## غزل نصیحت آمیز

(از منشی عبدالرؤف متحمل مقیم باسم براں)

عذر خواہی میں رہو حق سے مناجات کرو
کسی سائل کو نہ جھڑکو۔ رہو اخلاق کا لحاظ
یہی کام آئیگا محشر میں یہ تبدیل کی دعا
کرو ایثار یہ تعلیمی و ابدال ہیں علام
گرہو زیباس تو لبس خوب کھلاؤ بھوکے کو
کسبیوں بھانڈوں کو زرو دینے سے لیتے ہو عذاب
بیروں ازحد ہے فضیلت تو علوم دین کی
سکھو جہال کی صحبت سے سلام نفرت
جو بلا مجھی نہیں شرک اور بدعت کیطرف
کرکی القوۃ الایمان ہو ایماں کو قوی
امر حق نہ چھپاؤ۔ نہ مداہن ہو جاؤ

تارک فعل معاصی ہو حسنات کرو
خشمگیں ہو کے نہ تم اُس سے مقالات کرو
دو مساکین کو تم جو خیرات کرو
خوش ہو مہماں سے خوب اسکی مدارات کرو
مثل تمارمعلن کر نہ تم مال کا سوء رات کرو
اور تم یاو مساکیں یہ جو صدقات کرو
باندو اس کے بھرو دین کی اشاعات کرو
لبس تعاد ت طرز علما کی جو عادات کرو
ترک ملاقات کرو ان سے نہ تم بات کرو
خود و تم ہو اور ٹھہو تو نہ ہیچ خرافات کرو
نیند و طامات سے تم سبکو دیا بات کرو

مقدرت ہو تو کرو جہد کہ یہ ہی فرض الٰہ
بت پرستی کے نشاں ہو یہ واللہ بیشک
مسئلۂ ... کا نہیں شرع میں اصلاً جائز
حال اور قال کی محفل کا نہیں کچھ بھی ثبوت
ہے یہ قرآن میں ارشاد جناب باری

عیش و عشرت میں نہ تم صرف سیہ اوقات کرو
فرضی قبروں کی تم ہرگز نہ زیارات کرو
جبر سے تم تو نہ اسباب کی اثبات کرو
لیس قرآن خوانی سے تم کسب حالات
زندہ وحدت کو کرو شرک کو تم مات کرو

اے ... جلد رکھو تم سیف قلم کو عریاں
قاطع شرک بنو ۔ دفع بدعات کرو

## بدایوں

کہ اخبار ذوالقرنین میں اہلحدیث کے جواب دینے کی کسی مضمون نگار نے جرأت کی تھی ۔ مگر افسوس کہ دودھ کے دانت لیکر جو آئے ۔ تو ذرہ سی ترشی سے کھٹے ہو گئے ۔ آپ مسئلہ علم غیب کے متعلق خود ہی لکھتے ہیں ۔ کہ پیغمبر خدا اور خدا کا علم دونوں برابر ہیں ۔ میں اسکی بابت مولوی عبد المقتدر صاحب سے دریافت کروں گا ۔ اُس وقت کھرے کھوٹے کا حال معلوم ہو جائیگا ۔

برخوردار شاباش! معلوم کئے بغیر ہی جواب دینے لگ جانا تمہارا ہی حوصلہ ہے ۔ کہئے ، نومبر سے آجتک بھی دریافت کیا یا نہیں غالباً کیا ہوگا ۔ اسی لئے پھر کوئی تحریر نہیں لکھی ۔ نہ کیا ہو ۔ تو اب کر لو ۔ اور سوال ہم بتلاتے ہیں :۔ کہ

کیا فرماتے ہیں علماء حنفیہ اس مسئلہ میں کہ جو کوئی یہ کہے ۔ کہ آنحضرت کو تمام چیزوں کا حال معلوم تھا ۔ اور ہے وہ مسلمان ہے یا کافر بدلائل قرآن وحدیث بتلا کر اجر پاویں :۔ سائل سید معین الدین

اس کا جواب بدستخطی اپنے مولانا کے حاصل کریں ۔ پھر دیکھیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ۔ ہم تو منتظر تھے ۔ کہ آپ نے حسب اقرار خود دریافت کر لیا ۔ مگر افسوس کہ ؎

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

باقی تمہارے مضمون کا جواب اس جواب آنے پر موقوف ہے ۔ کیونکہ اصل یہی ہے ۔ باقی فرع ۔

## تقریظات

**نہمائش** } اس رسالہ میں فاضل مصنف نے مولوی عمر کریم پٹنوی کے اشتہار کا جواب لکھا ہے ۔ جس میں مولوی مذکور نے صحیح بخاری پر جرح قدح کی تھی ۔ فاضل مصنف نے بڑی متانت اور دلائل سے منکر کے جواب دئے ہیں ۔ قیمت ۲ر (پتہ) صادق پریس پٹنہ

**ابطال تناسخ** } اس رسالہ میں مصنف نے تناسخ کا ابطال دلائل عقلیہ سے کیا ہے گو اس مضمون پر کئی ایک رسالے لکھے گئے ہیں ۔ لیکن ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اسکی فروخت کو مصنف نے دو مسجدوں کی مرمت کیلئے وقف کر دیا ہے قیمت ۴ر ۔ (پتہ) ڈاکٹر غفار داد خاں مقام گگھر ریاست پٹیالہ ۔

**فتاوی سعیدیہ** } مولانا محمد سعید مرحوم اسی کو اکثر اہلحدیث جانتے ہونگے ۔ مرحوم کے فتووں کو ان کے صاحبزادہ نے جمع کر کے کتاب کی صورت میں چھپوا دیا ہے ۔ قیمت ۲ر (پتہ) مطبع سعید المطابع ۔ دارانگر ۔ بنارس

## اے ناداں دل میں سوچ ذری

از مولوی محمد عثمان صاحب مختار شہر چھپرہ ضلع سارن

تو کیا کرنے کو آیا تھا
دیکھ کیا کر کے افسوس چلا
جس نے کہ کیا ہے پیدا تجھکو
اُس مالک کو بسرا دیا
در در جو مارا پھرتا ہے
یہ شرک نہیں تو اور ہے کیا
جس دم آفت میں پڑتا ہے
وہ منتر جپ ہے شرک بھلا
مردوں سے مدد کا ہے خواہاں

اے ناداں دل میں سوچ ذری
اے ناداں دل میں سوچ ذری
کچھ عقل سلیم عطا ہے تجھکو
اے ناداں دل میں سوچ ذری
پیروں پر سب کچھ گرتا ہے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
سب منتر جنتر کرتا ہے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
قبروں پہ سر جھکاتا ہے

وہ روان سے ملنگیں ہے دعا
وہ مردہ تو خود بے بس ہے
وہ کام تمہارا کیا دے گا
یہ دولت دنیا مال سبھی
گر نیک نہیں کچھ کام کیا
دھن دولت آنی جانی ہے
کچھ کام نہیں تیرے آویگا
دھن دولت سے گر کچھ ہیں آ
برباد ہوا — برباد ہوا
جس روز سے ہو نفسی نفسی
اس دن کتنا پچھتاویگا
جو آیا ہے وہ جاوے گا
سب دھوکے کی ٹٹی دنیا
جب موت کا آوے گا پہرا
بس مٹی میں مل جاوے گا۔
تو ہے اور قصہ کا گوشہ ہے
یہ محل اماڑی چھوٹے گا۔
دنیا کے کاموں میں چستی
غفلت کیا پسند ہوئی تیری
سن اک دن ایسا ہووے گا
اور ناک پکڑ کر رووے گا
جبتک باقی ہے دم میں دم
یہی کام تمہارے آویگا
کر مالک سے اپنے الفت
ہو حاصل جیسے نور ضیا

اے ناداں دل میں سوچ ذری
کچھ کر نہیں سکتا جبکہ بس ہے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
ہو جاوے گا جنجال تجھے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
یہ دنیا ہی خود فانی ہے۔
اے ناداں دل میں سوچ ذری
مالک کو اپنے بھول گیا۔
اے ناداں دل میں سوچ ذری
نہیں کام کسی کے آوے کوئی
اے ناداں دل میں سوچ ذری
کوئی نہیں سنے پاوے گا۔
اے ناداں دل میں سوچ ذری
یہ حسن جوانی سب تیرا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
مٹی میں ایک دن سونا ہے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
اور دین کے کاموں میں سستی
اے ناداں دل میں سوچ ذری
تو قبر میں تنہا سووے گا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
کر یاد خدا کی تو ہر دم
اے ناداں دل میں سوچ ذری
اے عثمان خوب پکڑ سنت
اے ناداں دل میں سوچ ذری

# آریہ مسافر سے دو دو باتیں

(از ایم معراج الدین امرتسری)

بگرامی خدمت اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث السلام علیکم: مہربانی کرکے ان چند سطور کو اپنے بیش بہا اخبار کے کونے میں جگہ دیکر نیاز مند کو ممنون و مشکور فرماویں؛

تیرے مہربان مہاشہ وزیر چند صاحب - تسلیم انبندہ نے آپ کے رسالہ آریہ مسافر ماہ اکتوبر سنہ ۰۵ء کے صفحہ ۱۳ پر مضمون بابت اصلیت روح کے دیکھا میں بہت خوش ہوا - کہ روح کی اصلیت کا بیان ہے جسکو آجتک کسی نے بیان نہیں کیا مگر جب اسکی اصلیت پر یقین پڑھنے کیلئے کچھ عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آپ آئندہ رسالہ میں جگہ دیکر عقدہ کشائی فرماویں گے اور ایک کاپی مجھکو بھی عنایت کرینگے۔

**لالہ وزیر چند صاحب** - ویدک فلسفہ میں روح یا جیو آتما کوئی مخلوق شے نہیں ہو

**ایم معراج الدین:** - یہ ایک دعوی تقلیدی ہے جسکے لئے کوئی دلیل نہیں دی گئی امر کہ جب روح کس طرح مخلوق ہوا - سمجھو اکسی چیز کی ماہیت پر علم نہ ہونے سے اسکا انکار نہیں ہو سکتا - یہ انکا قول ہے جو مثبت روح ہیں گر جو جسم غیر مرئی ہیں اگر وہ فلاسفی کا حصہ تھا حال کے سائینس داں روح کے وجود سے منکر ہیں تو آپکو اس مسئلہ کی طرف التفات نہیں کر سکتے - آپ روح کا ماننا ہی وہم کی طرح بتلاتے ہیں۔

**آریہ** - وہ کلام ہے نہ ہیولیٰ نہ سانس نہ کوئی مادی مرکب ہے بلکہ ایک جدا کوئی کیفیت ہے

**مسلمان** - آپ نے بیان نافی کا مرتبہ اختیار کیا ہے گو بعض کلام کی وجہ بھی ہو لیکن آپ انکاری ہیں - آپ سے دلیل نہیں طلب کیجاتی اسلئے کہ مدعا علیہ سے وجہ انکار طلب کرنا درست نہیں۔

**آریہ** - بلکہ ایک قائم بالذات مفرد ہستی ہے جو کہ نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ فنا ہوگی

**مسلمان** - یہ آپکا محض دعوی ہے جسکے لئے کوئی دلیل نہیں کیا جس چیز کا وجود حواس خمسہ یا عشر سے نہ پایا جاوے اس پر آپ دلیل پیدا کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں فنا و پیدائش مشاہدہ میں آسکتے ہیں جبکہ یہ دونوں جاری ہوتے ہیں اور محسوس ہوتی ہے گو آلات سے ہی کیوں نہ ہو - قطع نظر اسکے روح کی تعریف قائم بالذات مفرد ہستی وغیرہ جو آپ نے بیان فرمائی ہے یہ علم منطق کے بالکل خلاف ہے - اسلئے ان کے ہاں کسی چیز کی ایسی تعریف چاہیئے - کہ صرف اسکی ذات اس تعریف کی مستحق ہو - دوسری کوئی چیز اس میں شامل نہ ہو جاوے - آپکی اس تعریف میں روح کیساتھ خدا اور مادہ بھی برابر شریک ہیں اسلئے یہ تعریف بیکار۔

**چودھویں صدی کا مسیح** مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری ناول کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں - دلچسپ کتاب قیمت مجلد عہ

[illegible]

# فتوے

سوال نمبر ۲۹۔ جب ایک شخص نے چار رکعت نماز علیحدہ ادا کر دی ہو۔ تو پھر جماعت امام نے کرائی ہو۔ تو کیا وہ شخص اور چار رکعت فرض امام سے گذار سکتا ہو تو پہلے فرض جو کہ پڑھ چکا ہیں۔ انکو دل میں کیا خیال کرنا چاہئے؟ (شرف الدین راولپنڈی)

جواب نمبر ۲۹۔ پچھلی نماز بہ نیت نفل پڑھ سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:۔ "فانها لك نافلة" +

سوال نمبر ۳۰۔ نماز کے وقت سجدہ دونوں ہاتھوں کے درمیان دینا چاہئے یا کہ ہاتھوں سے آگے کی طرف؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۰۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان کرنا چاہئے۔ مگر کہنیاں اونچی رکھے +

سوال نمبر ۳۱۔ اکثر اہلحدیث بوقت التحیات جب بہت کی انگلی کھڑی کرتے ہیں جب کہ وہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پر پہنچتے ہیں جس حالت میں انسان اپنی زبان سے اور دل سے اقرار کرتا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے حق کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے عبد اور نبی ہیں تو یہ فعل کرنے کا کیا فائدہ؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۱۔ جب نماز کے تمام ارکان ظاہری باطنی خشوع خضوع سے مرکب ہیں تو انگلی اٹھانا بھی اسی قسم سے ہے پھر اور ارکان پر سوال نہیں تو اس پر کیا سوال؟ +

سوال نمبر ۳۲۔ اہلحدیث ماہ رمضان میں ۸ تراویح اور حنفی ۲۰ تراویح کر کے پڑھتے ہیں ہر ایک مسئلہ کا جواب اندر حدیث ضروری ہے۔ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۲۔ اسکا جواب تو وہی ہے جو علامہ عینی حنفی نے شرح ہدایہ میں دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آٹھ ہی ثابت ہیں۔ بیس بعض صحابہ کرام کا فعل ہے اسی لئے اہلحدیث کا مذہب ہے کہ آٹھ سنت ہیں۔ آٹھ سے زیادہ بحکم ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ مستحب ہیں +

سوال نمبر ۳۳۔ کیا حضرت رسول کریم نے ہاتھ سینے پر باندھ کر کے نماز پڑھی ہے اور عورتوں اور مردوں کے ہاتھ باندھنے کا کچھ فرق ہے۔ اور حضرت کریم کو اس جگہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے کس شخص نے دیکھا ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۳۔ صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے کہ وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا کہ سینہ پر ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ اس میں عورت مرد کی کوئی تمیز نہیں جیسے نماز رکوع وغیرہ میں۔ تعجب ہے بعض لوگ صرف اسی فعل میں عورتوں مردوں کی تمیز پوچھا کرتے ہیں۔ حالانکہ باقی ارکان میں بھی تمیز نہیں۔ جب رکن اور فعل میں شریعت تمیز بتلا دے اسی میں ہوگی۔ باقی میں کیا ضروری ہے؟ +

سوال نمبر ۳۴۔ چند اشخاص جمع ہو کر ایک فنڈ کھولیں اور کچھ چندہ جمع کر کے ماہواری چندہ لیا کریں اور جس وقت انہیں سے ایک ممبر مر جاوے تو اس کے پسماندگان کو اس سے دو چند فنڈ سے امداد کیجاوے۔ تو کیا از روئے شرع درست ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۴۔ چونکہ محض نفع رسانی مردہ کے پسماندگان کی غرض ہے اسلئے جائز ہے۔ سود کا جو احتمال ہے وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ یہاں دو طرف ہیں ایک تو فنڈ یا انجمن یعنی مجمع من حیث المجمع۔ دوئم وہ شخص مردہ یا اس کے وارث شخص مردہ گویا انجمن سے احسان کرتا ہے اور انجمن وعدہ کرتی ہے کہ اس احسان کے عوض میں بھی تیری ضرورت کیوقت تم سے یا تمہارے وارثوں سے سلوک کرینگی اور غرض سب کی یہ ہے کہ ہم سب ملکر ایک دوسرے کی مدد کریں +

سوال نمبر ۳۵۔ ایک شخص سود خوار ہے جو بنیا بھی رکھتا ہے اور تجارت بھی کرتا ہے اس کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (نذیر احمد خاں۔ ضلع گونڈہ)

جواب نمبر ۳۵۔ حدیث شریف میں ہے الحلال بین والحرام بین وما بینھما مشتبہات یعنی حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور درمیان انکے مشتبہات ہیں پس اگر وہ تجارت کی آمدنی سے (بشرطیکہ اس میں سود کا روپیہ نہ لگا ہو) پکائے تو حلال بین ہے۔ اور اگر سود کے روپیہ سے پکائے تو حرام بین ہے۔ اور کھانے والے کو معلوم نہ ہو یا خود پکانے والے کو بھی اس آمدنی کی تمیز نہ ہو تو مشتبہ ہے اسکی بابت فرمایا ہے فمن اتقی الشبھات فقد استبرء لدینہ یعنی جو کوئی ایسی مشتبہ چیزوں سے بھی بچے پس جانو کہ اس نے اپنا دین بچا لیا۔ گو حرام قطعی نہیں تاہم پرہیز اچھا ہے لیکن جب صورت میں معلوم ہو جائے کہ اس کھانے کا روپیہ تجارت کی آمدنی کا ہے تو وہ حلال ہے +

سوال نمبر ۳۶۔ اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ چاندی کے برتن تمام ناجائز ہیں اور بعض احباب یہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کا فتوی ہو چکا ہے کہ جو تا کہ کے جاتے ہیں خواہ زنجیر کے ہوں خواہ بلا زنجیر انکے نزدیک جائز ہیں یا ناجائز اگر ناجائز ہیں تو کونسے درجہ کے حرام یا مکروہ تنزیہی؟ (مولوی عبد الغنی از سنبھل ضلع مراد آباد)

جواب نمبر ۳۶۔ حدیث شریف میں یوں آیا ہے کہ چاندی سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کو حلال ہے۔ مولانا مرحوم کا فتوی میں نے نہیں دیکھا نہ سنا۔ اسلئے کچھ نہیں کہہ سکتا +

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

شکر ہے کہ سخت ضرورت کیوقت امرتسر وغیرہ مقامات میں ۱۱ دسمبر کو کسی قدر ترشح ہوا۔ آئندہ کو زیادہ کی امید ہے۔

افسوس ہے کرشن قادیانی کو بار بار الہام ہونے لگے ہیں کہ تیری میعاد قریب ہے۔ (خدا خیر کرے)۔

مزید افسوس یہ کہ قادیان میں مرزائیوں کو مارپیٹ ہو رہی ہے جسکی بابت الحکم اور بدر کے اڈیٹر لکھتے ہیں کہ ہمارا جی جان۔ مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔ دل تو سچی قادیان تجھے دارالامان بھی کہا گیا مگر تیرا امان بھی کچھ ایسا اکبر بادشاہ کے قرانی لباس کی طرح ہے کہ حلال زادوں کو نظر نہیں آتا۔ مفصل پرچہ۔

علیگڈھ کالج میں ۸ ماہ مارچ کو پرنس آف ویلز ولیعہد سلطنت انگلستان دعوت لنچ تناول فرمائینگے اور بورڈنگ ہوس کا ملاحظہ کرینگے۔

اس موقعہ پر ریاست مالیرکوٹلہ کی فوج رسالہ اور سفر مینا پرنس آف ویلز کے ہمکارٹ میں متعین ہوگی۔

ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور اور نواب صاحب مالیرکوٹلہ بھی علیگڈھ کالج کی طرف سے اسوقت شہزادہ صاحب کے استقبال میں شریک ہونگے۔

نواب صاحب بہاولپور نے لارڈ کرزن میموریل فنڈ میں ایک ہزار روپیہ کا چندہ عطا کیا۔

ضلع رہتک میں عظیم ٹڈی دل نے نمودار ہو کر فصل ربیع کو کچھ نقصان پہنچایا۔ (خدا فضل کرے)۔

وزیر اعظم جرمنی نے جرمنی پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ہمارا اپنی بحری طاقت کو مضبوط کرنا اور جنگی جہازوں کا بنانا صرف اپنی حفاظت کی غرض ہے۔ اس سے انگلستان پر حملہ کرنیکا مطلب نہیں ہے۔ (دیکھا چور کی داڑھی میں تنکا ہے؟)

جامع مسجد دہلی کی سیر کرکے شہزادہ صاحب نے اپنی سیر کی یادگار کے طور پر ۱۰۰۰ روپیہ جامع مسجد کے اخراجات کیلئے پیش کئے۔ (شانِ سلطنت سے اس رقم کو کیا نسبت؟ تاہم موجب شکریہ ہے)۔

کوہ قاف میں آجکل گورنمنٹ روس کی برخلاف مذہبی بغاوت اور طوائف الملوکی ہو رہی ہے۔ بخرابی انتظام روس کیوجہ سے پانچ ہزار مسلمان کوہ قاف سے ترکِ وطن کرکے جہازوں میں قسطنطنیہ وارد ہوئے اور سلطان المعظم سے درخواست کی کہ اپنی رعایا بناکر

ہمکو روم میں آباد ہونیکی اجازت فرمائیں۔ تا ابھی ان سب مسافروں کے آباد ہونیکا انتظام کر رہا ہے۔

روسی مزدوروں کے قائم مقاموں کی ایک کونسل ۱۰ ماہ حال کو منعقد ہوئی تاکہ کرونسٹاٹ کے گرفتار کرنے کی تجویز پر غور کرے۔ نیز انہوں نے عام ہڑتال کی تجویز کو ایک اور موقع پر اٹھا رکھا۔ تاوقتیکہ ہر ایک کارروائی مکمل ہو کر کامیابی کا یقین ہو جائے۔

یورپ اور سینٹ پیٹرسبرگ کو مابین سلسلہ تار کی آمد و رفت کل چند گھنٹے کے لئے قائم ہوگئی تھی مگر پھر منقطع ہوگئی۔ عام طور پر افواہیں اڑ رہی ہیں کہ صوبجات بالٹک کے چرچ ناپاک کئے جائینگے۔ زمیندار قتل اور سامان لوٹ لیا جائیگا۔ (چاہ کندہ را چاہ درپیش)۔

روسی صوبجات کے گورنران کو جہاں ابتک جنگی قانون نافذ نہیں ہوا تھا تین ماہ کے لئے اسکا عملی برتاؤ کرنے کو اختیارات دئے گئے۔

صوبجات بالٹک کی اصلاح کے لئے زار نے ایک خاص گورنر جنرل مقرر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ ایک کمیشن امراء میں سے منتخب کیا جائے اور ہدایت کی ہے کہ کسان اور میونسپل کمیٹیاں اپنے ملک کی اصلاح کرنیمیں مدد دیں۔ چونکہ انقلاب پسند جماعت موجودہ فیوڈل اور انتخابی طرز انتظام کے انسداد کی فکر میں ہے۔ بارہ ہزار کاسک بھی ادھر بھیجے گئے ہیں

کلکتہ میں افواہ اڑی تھی کہ ہنری وزارت کیوجہ سے لارڈ منٹو مستعفی ہو جائینگے۔ مگر مسٹر بابندمیٹر کا جزو دعویٰ سے اسکی تردید کرتا ہے۔ دوسری افواہ بہت بادی نے اڑائی ہے کہ لاٹ صاحب بنگال حضور ولیعہد کے کلکتہ سے چلے جانے کے بعد مستعفی ہو کر ولایت چلے جائینگے نہ معلوم یہ افواہ کہانتک درست ہوگی۔

کلکتہ میں پر نو دنیا دو حضور ولیعہد کی تشریف آوری کے متعلق زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ گاڑیوں کا کرایہ ابھی سے نہایت گراں ہوگیا۔

رنگون میں بعض انگلشی والوں کی اسقدر کثرت ہوگئی ہے کہ بار سوم میونسپلٹی نے گورنمنٹ سے فریاد کی کہ انسداد گداگری کا قانون پاس کیا جائے۔ (بہت ضروری ہے۔ خدا کرے گورنمنٹ متوجہ ہو)۔

قبول اسلام۔ ابو تمارام بی اے ایل ایل بی رئیس دیوبند نے جمعہ گذشتہ کو بمقام مظفرنگر اسلام قبول کیا۔

لالہ سندر داس صاحب ساکن منڈی کیمپ ضلع راولپنڈی بھی مسلمان ہوگئے۔ نام عبد الغفور رکھا گیا۔

میانمیر۔ میں ایک شخص بالغ مسلمان ہوا۔ نام عبد الصبور رکھا گیا

اس سال چین کے امراء و روساء کے چند ہونہار لڑکے قسطنطنیہ کے مدرسہ حربیہ میں جو روسا عرب کے لئے مخصوص ہے آکر داخل ہونگے +

مدرسہ تعلیم القرآن لاہور کا سالانہ جلسہ اخیر دسمبر کو ہوگا + علی گڈھ میں ایک شخص مسمی توتی رام آریہ مسلمان ہوا۔ عبد الغنی نام رکھا گیا۔

آجکل امرتسر میں ہندوؤں اور آریوں کا مباحثہ ہو رہا ہے۔ انجمن نصرت السنہ نے بھی چیلنج دیا ہے۔ دیدہ باید۔


ahmadimuslim.de

# قابل دید کتابیں

**الہامی کتاب** اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت قیمت (۱)

**حق پرکاش** آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جسکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت (۱۲)

**آیات متشابہات** اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق (۳)

**تہذیب** - مہذبوں کے رذائل واضح طور پر بتلائے گئے ہیں تو پائی

**ترک اسلام** بابو عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلایل۔ قیمت (۶)

**ادب العرب** صرف ونحو عربی کو ایسے آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے قیمت - (۸)

**اسلامی تاریخ** آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طبیعہ بطرز مکالمہ بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت - - (۱)

**خصائل النبی** شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کے لئے مفید ہے - قیمت - - - (۱)

**تغلیب الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال)

جلد اول قیمت - - - - - (ھ)

〃 دوم 〃 - - - - - - (۶)

〃 سوئم 〃 - - - - - - (ھ)

**مناظرہ نگینہ** مشہور ومعروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۳ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت (۸)

**المشتہر: مینیجر مطبع اہل حدیث امرتسر**

# مجرب دوائیں

**عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ** یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ کا تیار کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی۔ مشتہی۔ مصفیٔ خون۔ معدہ آخشہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعضاء ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ دل دماغ و جگر کو تقویت دینے کے علاوہ سمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ بڑی بوتل عا تین بوتل عہ تین روپے سے زیادہ کو خریدار کو بجائے عشرہ فی بوتل

**طلاء** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بیجا عادتوں سے جیسے شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے۔ اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی (عہ)

**جواہر ہاضمہ** اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک ہی خوراک ہاضمہ کو بالکل درست کر دیگی قیمت فی شیشی ۴ر - اور قسم عمدہ

**لائف پلز حبوب حیات** اگر آپ نے کوئی استعمال نہیں کیا ہے یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ طرح طرح کی محنت سے درماندہ ہو کر اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین ہفتہ کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیلئے در حقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس عہ

**جوہر مصفی خون** ازالہ خون۔ تر وخشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ امراض میں بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں عہ

**سرمہ عزیزی** یہ ایک سلاجیت کیمیائی اثر ہے جسکے سبب چھپ کر شوسیہ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے

**المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر**

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.C.L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

اہلحدیث

امرتسر ۲- ذیقعد ۱۳۲۳ہجری مطابق ۲۹- دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| روسا و جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| چھ ماہ کیلئے | [illegible] |
| ممالک غیر کیلئے | [illegible] |

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے نمونہ یعنی پرچہ بیرنگ ڈاک والپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ خریدار کو نمبر خرید لکھنا چاہئے۔

## امرتسر کی صفائی شہر کیلئے موجب شرم ہے

امرتسر اگرچہ پنجاب کا صدر مقام نہیں مگر تجارتی مرکز اور کثرت مردم شماری کی حیثیت سے پنجاب میں اول درجہ پر ہے۔ یہاں کی میونسپل کمیٹی کی آمدنی پنجاب کی بعض ریاستوں کے برابر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جس غرض کیلئے میونسپل کمیٹی علاج تجویز ہوئی تھی۔ امرتسر پبلک کی خوش قسمتی سے وہ دن بدن بڑھتا گیا۔ صفائی کے متعلق تو وا ویلا تھا ہی مگر سب سے بڑی تکلیف جو اہالی امرتسر کو ہے جسکا ذکر اہلحدیث میں کئی دفعہ آچکا ہے سڑکوں کی نادرستی ہے۔ بارش سے سڑکوں پر جو کیچڑ ہوتی ہے۔ تو باشندگان کو چلنے میں ایسی دقت ہوتی ہے کہ کئی کئی روز کاروبار قریب بند رہتا ہے۔ پر لطف یہ ہے کہ سوائے ہال بازار کے جہاں صاحب بہادروں کی آمد و رفت

ہے۔ تمام شہر میں خصوصاً تنگ منڈی تعلہ بھنگیاں وغیرہ وغیرہ دور دراز کے محلوں میں روشنی اکثر نہیں ہوتی۔ جہاں ہوتی ہے وہ ناکافی ہے بارش کے بعد چلنے میں جو دقت اور تکلیف ہوتی ہے اسے وہی جانتے ہیں جو ایسی کیچڑ میں خصوصاً رات کے وقت چلتے ہیں۔ صاحب پریذیڈنٹ اور سکرٹری میونسپل کمیٹی اگر کیچڑ میں ولایتی جوتہ پہن کر شہر میں پیدل چلیں تو سلک کی تکلیف کا حال معلوم ہو۔ بہرحال باوجود اس تکلیف کے افسوس ہے کہ کمیٹی کیوں متوجہ ہو کر سڑکوں کو درست نہیں کراتی۔ اگر سڑکوں کی درستی پر زیادہ خرچ ہوتا ہو تو کیوں عملہ صفائی سے کیچڑ کی صفائی نہیں کرائی جاتی جیسے مسٹر نکل سابق سکرٹری کے زمانہ میں کبھی کیا جاتا تھا۔ بارش کے بعد کیچڑ کو جمع کر کے باہر پہنچا دیا جائے۔ جو فروخت بھی ہو سکیگا۔ امید ہے کہ لبرل ممبر خصوصاً اہلحدیث کے ممبر جناب مولانا مولوی احمد اللہ صاحب کمیٹی میں اس سوال کو اٹھائینگے۔ کیا لوکل اخبار معزز وکیل۔ اہلحدیث۔ مخبر۔ سیلاب۔ خالصہ وغیرہ اس طرف توجہ نہ کریں گے؟

## ایک آریہ کا ضروری سوال

یوں تو آریوں کے سوالات سن سنکر ہمارے کان بھی سُن ہو گئے اور جواب دیتے دیتے قلم بھی گھس گئے بلکہ شگاف پڑ گئے۔ جب سے سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں ۱۵۹ اعتراض قرآن شریف پر کرکے اُن کے ہاتھ میں دئیے ہیں۔ یہ بیچارے اُن پرستیوں کی طرح جو ٹوٹ کے ڈوڈوں کی تلاش میں نکلے اور ایک پر ایک گرے تھے۔ ایک پر گرے جاتے ہیں کوئی بھی خاطر کر غور سے کام لے۔ غور اور آریہ؟ نصیب اعداء۔

نیز اس مضمون کی زیادہ تفصیل اور توضیح کی حاجت نہیں خود ان کی کتابیں اور اخبار ہی شاہد عدل ہیں۔ مگر جس سوال کا آج ہم جواب دینے لگے ہیں وہ ایک بڑا ہی بھاری اور کٹھن بلکہ مشکل اور دشوار ہے۔ اور اس کا جواب ہم سے دہن پڑا۔ تو خدا جانے کوئی بھی دنیا بھر میں اس نہایت ہی مشکل سوال کا جواب دے سکے۔ بہرحال چونکہ وہ سوال نہایت ہی مشکل اور کٹھن ہے۔ اس لئے ہم اس کو رسالہ آریہ مسافر سے سائل کے اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:۔

## مسلمان بھائیوں سے ہمارا سوال

گو موجودہ زمانے میں کسیکو کسیکی خیالی بلند پروازی کے بال و پر نوچنے کا حق نہیں ہے لیکن جبتک دنیا میں مذہبی تاریکی کا وجود ہے انصاف کا روشن سورج بھی ہر وقت موجود رہیگا۔ مذہبی میدان کے بہادروں کے کارنامے ابھی دنیا سے مٹے نہیں۔ جن جن ہتھیاروں سے اپنے اپنے فریق مقابل پر وار کئے گئے ہیں۔ اُن کی چمک دمک ابھی تک تاریخی صفحوں میں اسیطرح قائم ہے جس طرح فونوگراف میں بھری ہوئی آواز۔

اسوقت دنیا کے سارے مدعیان مذہب کے جہادی پریڈ کا بیان منشاء نہیں ہے بلکہ بالفعل صرف ویدک دہرمی اور محمدی صاحبان کے میگزین کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ کسکا کتنا کس قدر بل ہے۔ جب یہ بات ہر عقلمند کی مانی ہوئی ہے کہ مذہب کی علت غائی انسان تمام جذبات نفسانی سے پاک کرکے پوتر رہتی زندگی بسر کرانا اور اس انتہائی معراج پر پہنچانا ہے جسکا نام مکتی ہے۔ تو پھر اس میں کیا تحبث ہے۔ کہ مذہبی صداقت کیلئے جہادی سپرٹ کے خون آشام تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن پیشتر اسکے کہ ہم فریقین کے میگزین کی جانچ بین کریں دینی اور دنیوی معرکہ آرائیوں کے آلات حرب وضرب کا فرق استعمال بھی بتلا دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ ماہران جنگ جانتے ہیں۔ کہ لڑائی کا سامان دنیوی نبرد آزما کے قبضے میں جسقدر ہوگا۔ اسی پر اسکی فتح منحصر ہے لیکن دینی جنگ میں علاوہ تیر و تفنگ کے فریق مقابل کی جنگی قوت کی ماہیت شیٔ بھی پوری پوری واقفیت ہونا ایک امر ضروری ہے بغیر اسکے مبارز طلبی کا اعلان کیا مضحکہ خیز جنون کا نشان ہے۔ اب آئیے اسی معیار پر مندرجہ بالا دونوں معرکہ آرایان دین کی میگزین کا معائنہ کریں اور ہر ایک کے جوہر قابلیت سے منصفانہ اندازہ لیں۔ قطع نظر دیگر وجوہات کے قرآن شریف وحدیث اسلامی دنیا کا مسلمہ اعجاز ہے۔ اور ساری جسمانی و روحانی علوم کا آتالیق اول ہے مقدس اسلیوں کا سرمایہ ناز یہ بات تو بالکل فیصلہ شدہ ہے کہ محولہ بالا کتب متبرکہ کی تفاسیر علی الترتیب عربی و فارسی و سنسکرت میں تحریر کی گئی ہیں۔ بلکہ اسقدر اور اضافہ کر دینا چاہئے۔ کہ اسلامی کتب مقدسہ کا مسلمہ ترجمہ اُردو میں بھی موجود ہے۔

گو طرفین کی صف آرائی میں بیسیوں کتابی اسلحے سے کام لیا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

اور بغیر اسکی تکمیل کے میدان مباحثہ میں اترنے والے کی بالکل اس من چلے منچلے کی
سی مثال دی جا سکتی ہے۔ جس نے ابھی شمشیر پر قدم کی چمک بھی
نہیں دیکھی ہے اور چڑیا کی فتح کے زعم فاسد میں جھوم رہا ہے مگر
ہمیں مدن سے چشم پوشی کر کے صرف انہی خراب ہتھیاروں کا نام لیا
ہے جنکے کند اور بیکار ہو جانے سے ہار جیت کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے
کیونکہ جبتک اس میدان کے جنگجو کے مضبوط بازو میں قوت اور ان کے
فولادی پنجہ میں چمکتی ہوئی تلوار کا قبضہ ہے۔ نارانشا کا سر دارہ۔ وہ ہرگز
جسمانی شکست پر شادیانے نہیں بجائے جاتے بلکہ روحانی فتح کے
گیت گائے جاتے ہیں یہ وہ میدان نہیں ہے جہاں شاہی قوت کے
ساتھ ایک کمزور زخمی کے سر پر خونخوار تلوار لئے ہوئے کہا جائے کہ پڑھ کلمہ
پڑھ ورنہ جہادی قربانی کے لئے آگے بڑھ۔ نام یاد نہیں کسی
اہل الرائے نے سوامی جی کا یہ کہنا ایک کامیابی کی کیسی سچی جنگ کیا
وہی ہے کہ اسلامی جہادیوں نے تو صرف خونخوارانہ حملوں میں ہزاروں بت
توڑ ڈالے تاہم بت پرستی کی بیخکنی نہ کر سکے لیکن اس تنہا مجتہد نے
خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر پرماتما کی محبت پرستوں کے دلوں سے
نکال دی ہے۔ آفرین۔

اب صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ ان دونوں ڈاکوؤں میں سے کسقدر کون کون ان کی
فریق مخالف کے اصول جنگ سے واقف اور ماہر ہے غالباً ہمارے اس
جنگی تلازمہ سے کوئی منکر نہ ہوگا کہ فارسی قلعہ بندی بالکل عربی اصول پر
کیگئی ہے۔ بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک عربی بہادر اپنے عجمی سپاہیوں سے
انہیں کی زبان اور وردی میں کام لے رہا ہے اور وہ بھی انہیں فرمانبردار
کا ایک لشکری ہے اب دیکھئے کہ ہندوؤں (آریوں) میں عربی فارسی
اردو اور مسلمانوں میں سنسکرت جاننے والوں کی کیا نسبت ہے؟
اگر اس کا جائزہ کیا جائے تو ہندو (آریہ) فریق کیطرف سے لاکھوں
شہ سوار عربی فارسی تلواریں چلاتے ہوئے آپکو نظر آئیں گے لیکن مسلمانوں
نے ان ہتھیاروں کی شکل بھی نہ دیکھی ہوگی۔ کیا اس امر واقعی سے
کوئی انکار کر سکتا ہے کہ اسلامی سلطنت کے زیر اثر ہندو (آریہ) قوم
کی شاہی علمی ترقی رشک و حسد کی نگاہ سے نہیں دیکھی گئی ایسی حالت
میں بھی اگر ہندوؤں (آریہ) کو کوئی تعصب اسلامی لٹریچر سے ناواقف
رکھے۔ تو غالباً آپ میرے اس قول کی تائید کریں گے کہ وہ ہٹ دھرم ہے
تاریخ دنیا نے بھی آجتک ایسا کوئی عالم مسلمان پیش نہیں کیا جسے کہ سنسکرت
ادبستان کا ابجد خواں ہی کہا جا سکتا۔ اب میں اپنی اس دلیل کی طرز کو
بھی تبدیل کر کے آپ سے سوال کرتا ہوں کہ موجودہ زمانے میں ہمارے
کسطرح ایسے مسلمان بھائیوں کے دو چار نام ہی شمار کرا دیجئے جنہوں
نے کسی سنسکرت کتب میں زانوئے ادب تہ کیا ہو۔ تاکہ میدان ہاتھ سے
نہ جا سکے۔ میں تو یہ کہونگا۔ کہ سنسکرت دانی کی دنیا گر یوں ہمارا شاہ
ہی ہمارے نظر میں ہمارے مسلمان بھائیوں کو مس نہیں ہے اور یہ ثبوت کو نہ
انہیں دعاؤں پر ختم کرونگا کہ جبتک ہماری تھیوسوفی ویاتند سرسوتی کی مشہور تصانیف
کا اردو ترجمہ نہ ہو لیا۔ کسی مسلمان بھائی کو اعتراض نہایت بیباکانہ ...
دنیا کی سنسکرت دانی کا ایک اور پر لطف مذاق سن لیجئے کہ آجکل سودیشی
تحریک کو اسلامی پرچوں کے فاضل نے جب لکھا (سودیسی) لکھا تھا
اب اگر ہماری عربی فارسی تعلیم کی سکیم پوچھئے تو ہمارے مسلمان استاد
کا نام نہایت شکر گذاری کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ ایسے کسی کی
پر نہ بھی جنگ میں آریوں کے مقابل قدم جما تا آپ ہی جیسے نہتے دلاوروں
کا کام ہے۔ آپ نے جو کچھ ابتک اس میدان میں اعتراضی نشانہ بازی
کی ہے اس میں بالکل ضیاء کی شست اور پر انکی قوت سے کام
لیا گیا ہے اول آپ اپنی مقدسہ تفاسیر اور مستند ترجموں پر آنکھ
بند کر کے قلم چھیڑیں بعدہ کسی آہین استاد کی شاگردی کر کے کچھ
اہلیت پیدا کر لیں۔ پھر اس جنگ کا رنگ دیکھیں۔ اسوقت دنیا کو معلوم
ہو جائے گا۔ کہ فتح کا سہرا کس کی شمشیر پر بندھا جاتا ہے لیکن تو

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی ٭ کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

ہمارے اس سے بیچ رہا یہ کہ اگر کوئی صاحب سوال زیر بحث سے علیحدہ
نہ ہوتے ہوئے اس پرچہ میں منصفانہ جواب لکھینگے۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں
کہ ان کی معقولیت پر ضرور غور کرونگا۔ فقط۔ خاکسار ...
(بسمل)

اس شاعر فضول یا معقول مضمون سے کیا سوال پیدا ہوتا۔ ناظرین
اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جہاں تک ہماری سمجھ کام دیتی ہے اس ساری بیہودہ سرائی
کا مطلب صرف یہ ہے کہ مسلمان مولوی سنسکرت نہیں جانتے تو مباحثہ

کیونکر کرتے ہیں۔ مگر جناب نے یہ نہ فرمایا کہ آریہ مناظروں نے کس یونیورسٹی میں سولوی فاضل کی ڈگری حاصل کی ہے آجتک ہندوستان میں آریوں سے بڑے بڑے کئی مباحثے ہو چکے ہیں ایک دینا نگر ضلع گورکھپور میں دوم نگینہ ضلع بجنور میں جو کئی کئی دنوں تک بڑی پیمانے پر ہوتے رہے جسکا نتیجہ کیا تھا۔ ناظرین اہلحدیث وقتاً فوقتاً اوس سے مطلع ہو گئے ہیں۔ یہ موقع اسکے بیان کا نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان بڑے بڑے مباحثوں میں جو آریہ مناظر پیش ہوئے تھے۔ وہ کہانتک عربی جانتے تھے ذرا راقم مضمون یا اڈیٹر آریہ مسافر ہی بتلا دیں۔ سوان آریہ مناظروں کو بھولے ہوں۔ تو ہم ہی بتلائے دیتا ہوں پہلے مباحثہ میں ہیڈ مناظر سری سوامی درشنانند جی سرسوتی مہا اپدیشک تھے۔ دوسرے میں جناب ماسٹر آتما رام جی اڈیٹر پرچارک امرتسری تھے۔ ان دونوں کی عربی کا اندازہ جو ہم جانتے ہیں۔ آپ کی نظر میں تو شاید غلط ہو۔ مگر بتلا دیتے ہیں۔ اگر غلط ثابت ہوا۔ تو ہم اپنی رائے کو واپس لینے کو تیار ہیں۔

امرتسر میں ایک طالبعلم انگریزی پڑھا کرتا تھا۔ اوسکی عادت تھی کہ جہاں کوئی انگریزی سائن بورڈ دیکھا۔ پڑھنے لگ گیا۔ ایک دفعہ لاہور کے میلہ شالامار کے موقع پر لاہور کے سائن بورڈوں کو پڑھنے لگا۔ تو اسکے دوستوں میں سے ایک نے کہا۔ کیا لکھا ہے جھٹ سے بولا۔ لے۔ بل۔ مسٹی۔ بیل بام کی پیلی جہانتک اس طالب علم نے انگریزی میں ڈگری حاصل کی تھی اوسی قدر ہمارے ان آریہ مناظروں کو عربی کا ڈپلومہ حاصل ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ آریہ سماج نے ان معقولوں کو کیوں پیش کیا؟ بجائیکہ بقول نامہ نگار آریوں میں کئی ایک سو سے عربی دان موجود ہیں۔ اسکا جواب دینا راقم مضمون یا اڈیٹر آریہ مسافر کا فرض ہے اسی سے آپ کے اس فقرہ کی تصدیق کیجائیگی کہ آریوں میں عربی دان کتنے ایک ہیں۔

**اوہو!** ہم تو دور چلے گئے ہماری بھی وہی شکل ہو گئی کہ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔ ہاں مہاشہ جی! آپ اتنا تو بتلائیے! کہ آریوں کو جگانے والا کون سو رہا ہے؟ آریہ سماج کا بانی کون ریفارمر ہے۔ آریوں کا رشی نہیں۔ مہرشی کون ہے۔ آریوں کو کل دنیا کے مذاہب کا رد کرکے ایک جامع کتاب ہاتھ دینے والا کون ہے؟ ہاں جسکی تصویر کی تعظیم بلکہ (بقول نامہ نگار پرچارک ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء) اسلام نیاز کیجاتی ہے۔ وہ کون بزرگ ہے؟ پہلے سوال تو ہم ہی بتلائے دیتے ہیں۔ وہ بزرگ اور مہانبہ سوامی دیانند جی سرسوتی ہیں۔ تو کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ انھوں نے جو تمام مذاہب کا (بخیال خویش) رد کیا ہے۔ تو کیا وہ سب علوم (عبرانی۔ عربی۔ انگریزی۔ گورمکھی) وغیرہ سے واقف تھے۔ یا کہ محض ترجموں ہی سے بعض جگہ محض ایجاد بندہ سے کام لیا؟

کس قدر شرم کی بات ہے کہ جنکا گروہ مہاگرو۔ دوسرے مذاہب کی کتابوں کے اصلی علوم سے تو کجا۔ ترجموں کی زبانوں کو بھی نہ جانتا ہو (کیونکہ سوامی جی عربی چھوڑ فارسی اردو بھی نہ جانتے تھے) وہی مسلمانوں پر اعتراض کریں۔ کہ بغیر سنسکرت دانی کے ہمارے سامنے مباحثہ کرنے کو کیوں آتے ہیں اور

الٹے ہی شکوہ کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
بے طاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

حالانکہ آجتک یہ تو ہوتا رہا۔ کہ مسلمانوں نے آریوں کے مقابل کسی ترجمہ قرآنی کا کوئی موقع غلط کہا ہو۔ مگر آریوں نے مسلمانوں کے پیش کردہ تراجم کو غلط نہیں کہا۔ پھر جب تمہارے ترجمے ہی ایسے مستند مانے گئے ہیں۔ کہ کبھی اوسکی غلطی کے تم خود بھی قائل نہیں ہوئے تو ہم اگر اسی سے اپنا کام نکال لیں۔ تو کیا حرج ہے؟

غالباً جواب تو آپکا اسیقدر کافی تھا۔ مگر آپ کی مزید تشفی کیلئے ہم نمبروار دیتے ہیں۔ **سنو!**

عـ۱ اگر سچے ہو۔ تو گن کر دکھاؤ۔ حیرانی ہے کہ گذشتہ مردم شماری میں بے ذبے کر آریوں کی کل تعداد ایک لاکھ سے قریب قریب تھی۔ خلقی خان کی ۔ سنہ۱۹۰۱ء میں اسی لاکھ نے یہانتک ترقی کی۔ کہ اون میں لاکھوں عربی فارسی دان بھی موجود ہیں **واہ رے جھوٹ تیرا آسرا** +

ہاں ہاں یاد آیا۔ اس نمبر میں نامہ نگار نے کس ہوشیاری سے کام کیا ہے کہ ہندو لکھکر خط وحدانی میں (آریہ) لکھا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہو کہ آریہ ہندو ہیں۔ شکر ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ پر تعداد بڑھانے کو ہندو تو بنے۔ ورنہ ابھی چند ہی روز گذرے ہیں۔ جو کہا جاتا تھا۔ کہ ہم ہندو نہیں **ہندو چور کو کہتے ہیں**۔ مسلمانوں کو خوش ہونا چاہئے۔ کہ اون کی خاطر ان کے دوست آریہ سماجی کیا کیا دقتیں اٹھا رہے ہیں آہ

اوس نقش پا کے سجدے نے یانتک کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

عـ۲ اس دعوی کو توڑنے کو اسوقت بھی مسلمانوں میں نمونہ موجود ہیں

شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی - مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی وغیرہ موجود ہیں۔

ہاں یاد آیا بفحوائے ؎

خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را

گو مسلمانوں میں زیادہ سنسکرت داں نہ تھے - مگر اسلام کی تو ہمیشہ سے عادت ہی یہی ہے کہ ہندوؤں ہی سے سب کچھ لیتا ہے اسوقت جو ۷ کروڑ کی تعداد مسلمانوں کی ہے - یہ کہاں سے آئی ہے - ہندوؤں ہی سے - ٹھیک اسی اصول کے مطابق اسلام کو چونکہ سنسکرت دانوں کی ضرورت تھی اُس نے ایک ہندو پنڈت اور ایک آریہ پنڈت اپنے میں داخل کر لیا - پہلے صاحب کا نام حال شیخ عبد السلام ہے جو آجکل سہارنپور میں مسلمان طلباء کو سنسکرت پڑھاتے ہیں - دوسرے صاحب کا نام شیخ عبد الحق ہے جو آجکل ڈیرہ میں مقیم ہیں - یہ دونوں صاحب مباحثہ دیوریا کی فتح کی لوٹ ہیں

ص۳ میں مسلمانوں کو نامہربان لکھتے ہیں

ص۴ میں اونکی شاگردی کا اقرار ہے بہلا مہاشہ جی اگر آپ فارسی جانتے ہیں - تو اپنے فعل شنیع کو یاد کر کے ذرہ مندرجہ ذیل فارسی کے شعر کے معنے تو دیکھ کرے ؎

کس نیاموخت علم تیر از من * کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ص۵ میں سوامی کی تصانیف کے ترجمہ کو مسلمانوں کا مدار کار بنایا ہے سچ کہتے ہو جب سے تم لوگوں نے ملک کی عام زبان (اردو) میں ترجمہ کیا ہے تو ہمیں تو لینے کے دینے پڑ گئے - مہاشہ جی سچ کہنا پچھتاتے تو بہت ہو گے اسلئے تو آجتک ویدکا ترجمہ نہیں کیا - حالانکہ رسالہ آریہ مسافر میں شروع بھی ہوا - مگر آخر خوف اعدا غالب آیا - خیر جو کچھ تقدیر میں تھا ہو گذرا - خیر ترجمہ سے پہلے آریہ سماج حملہ آور ہوتا تھا - اب مسلمان ہیں کہ ہر جگہ سماج میں گھسے چلے جاتے ہیں - اور آریہ سماج یہ شعر پڑھتا ہوا بھاگے چلا جاتا ہے ؎

کبھی معشوق ہم بھی تھے جواب عاشق کہلاتے ہیں
کسیکا دل دکھایا تھا اُسی کی داد پاتے ہیں

ص۷ میں مسلمانوں کی بڑی غلطی سوادیشی کے لفظ کی نکالی گئی ہے جہانتک ہمیں معلوم ہے قادیان کے بدر اخبار میں یہ لفظ یوں آتا ہے - سو اسکی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لفظ اردو لٹریچر میں بالکل نیا آیا ہے - اسلئے اگر سودیشی کی جگہ سوادیشی لکھا جائے - تو کیا تعجب ہے نہ ذرا اپنے دراز زبان مہاشہ دہرمپال اور بدزبان اڈیٹر مسافر ہی کو دیکھئے - کہ ہمیشہ تاہمشوزیہ ہی لکھا کرتے ہیں - اوروں کو جانے دو - آپ خود ہی ضمیمہ ۹ میں اپنا لفظ "تقدیسہ" ملاحظہ فرمائیے - کہ کس جانور کا نام ہے - افسوس ہم نے اپنی عادت کے خلاف ایسی خردہ گیری کی - کیونکہ ہمارے مخاطب اوچھی باتوں پر آ گئے ہیں -

ص۸ جیسے آپ کا اور آپکے لیڈر بلکہ مہرشی کا کام تھا - کہ باوجود عبرانی - عربی - فارسی اور اردو سے ناواقف اور محض نابلد ہونے کے قرآن شریف اور بائبل پر منہ زوریاں کر گئے ہیں آہ! کیا سچ ہے ؎

اس سادگی پہ کون نہ مرجاوے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

تو مہاشہ جی بنتے

## صحیح مسلم اور میرزا حیرت

(از سید حسن پھلواری سلمہ)

صحیح بخاری کے متعلق جو کچھ میرزا حیرت صاحب نے تحریر فرمایا تھا - اور اسکی روایات پر جو شبہات پیش کئے تھے - اوسکی تردید اور اُن کے جوابات گذشتہ پرچہ میں بعنوان اصح الکتب دئے جا چکے ہیں -

اب صحیح مسلم کو ملاحظہ فرمائیے اور اسکے متعلق میرزا صاحب نے جو کچھ ترقیم فرمایا ہے سنئیے!

صحیح مسلم میں مناقب حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی حدیثیں تو موجود ہیں - لیکن شہادت کے متعلق اس میں کوئی حدیث یا کوئی روایت و پیشین گوئی نہیں پائی جاتی - اسلئے کہ اُس میں صرف مناقب سے بحث ہے - لیکن ہمارے محقق عالیجناب حیرت واجتہاد مآب میرزا حیرت صاحب ۲۰ ستمبر کے کرزن گزٹ دہلی صفحہ ۳ کالم دوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"یہ پیشگوئی (یعنے ام الفضل رض کی روایت) ہمارے ہاں صحاح ستہ میں کہیں بھی نہیں مذکور ہے صرف مسلم نے بیہقی سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے - الخ"

سمجھ میں نہیں آتا - کہ صحیح مسلم یا امام مسلم کی کسی کتاب میں بیہقی رح کی روایت

ahmadimuslim.de

کیونکہ منقول ہو سکتی ہے۔ کہاں بیہقی اور کہاں مسلم؟ امام مسلم تیسری صدی کے بزرگ ہیں۔ ان کی وفات سنہ ۲۶۱ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ ان کے احوال میں بستان المحدثین اور اتحاف النبلاء صفحہ ۱۳ میں ہے کہ:

تولد شدہ در سنہ دو صد و شش بود و وفات بالاتفاق شام یکشنبہ

بست و پنجم رجب سنہ دو صد و شصت و یک

اور بیہقی پانچویں صدی کے شخص ہیں۔ اور سنہ ۴۵۸ھ میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ بستان المحدثین وغیرہ میں اور اتحاف النبلاء کے صفحہ ۱۹۱ میں ان کے ذکر میں ہے کہ:

وفات او در نہم جمادی الاولی سنہ چہار صد و پنجاہ و ہشت در شہر نیشاپور واقع شد۔ الا ان تابوت نہادہ بہ بیہقی آوردند الخ۔

بھلا کوئی اہل علم اور کوئی عاقل و صاحب فہم اس امر کو تسلیم کر سکتا ہے کہ امام مسلم نے بیہقی سے کوئی روایت صحیح مسلم وغیرہ میں نقل کی ہو؟ دو ڈھائی سو برس قبل از وجود کسی کی روایت کرنا بجز مرزا صاحب[1] کے کسی کی عقل تسلیم نہیں کرتی۔ اور مرزا صاحب کی اس عبارت سے کہ یہ بات صحاح ستہ میں کہیں بھی مذکور نہیں صرف مسلم نے بیہقی سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے نزدیک صحیح مسلم صحاح ستہ میں داخل نہیں ہے یہ اور طرفہ تماشا ہے۔ اور امام الفضل کی روایت جو آپ نے پیش کی ہے اسمیں غضب متزاد یہ کیا ہے کہ:

امام حسین کے پیدا ہوتے ہی حضور انور کو آسمان سے یہ اطلاع دے دی گئی تھی کہ آپ کے نواسے کو آپ ہی کی امت شہید کریگی۔

بیہقی کی روایت جو سر الشہادتین و صواعق محرقہ و ازالۃ الخفاء وغیرہ وغیرہ میں موجود ہے حاشا و کلا اس میں کہیں بھی یہ نہیں ہے کہ امام حسین کے پیدا ہوتے ہی حضور کو اطلاع دیدی گئی تھی۔ یہ محض جھوٹ اور افترا ہے جو اہلسنت کی کتابوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایڈیٹر۔ اسی لئے تو اہلحدیث معتقدین مرزا قوں کو ایک ہی کینڈے میں لکھا کرتا ہے۔

[1] دنیاوی لوگوں کی عقلیں تسلیم نہ کریں۔ تو نہ کریں لیکن جو روح القدس سے الہام اور اللہ تائید پا کر بولتا ہے اوسکی عقل اور ہی ہے جیسے محمد دہلوی (اڈیٹر)

# ہدایت و گمراہی خیر و شر کا خالق خدا تعالیٰ ہے

(از مولوی سید عبداللہ صاحب ایلوری)

قال اللہ تعالیٰ فی محکم کتابہ۔ کذٰلک یضل اللہ من یشاء و یھدی من یشاء (ترجمہ) یونہی گمراہ کرتا ہے خدا تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے (مدثر)

اور فرمایا خدا تعالیٰ نے فان اللہ یضل من یشاء و یھدی من یشاء فلا تذھب نفسک علیھم حسرات (ترجمہ) پس ہر آئنہ خدا گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پس چاہیے کہ ہلاک نہ ہو تیری جان ان پر حسرت سے (فاطر)

اور فرمایا خدا تعالیٰ نے۔ قل ان اللہ یضل من یشاء و یھدی الیہ من اناب (ترجمہ) کہہ اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے طرف اپنی اسکو جسنے رجوع کیا (رعد)

اور فرمایا یضل اللہ الظالمین و یفعل اللہ ما یشاء (ترجمہ) گمراہ کرتا ہے خدا ظالموں کو اور کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے (ابراہیم)

اور فرمایا و من یضلل اللہ فما لہ من ھاد (ترجمہ) اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہیں اسکے واسطے کوئی ہدایت کرنیوالا (مومن)

یہ آیات قرآنی ہیں۔ کہ جن سے خدا کا ہدایت کنندہ اور گمراہ کنندہ ہونا صریح اور بیانات ہوتا ہے۔ اور حدیث صحیح میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے:

ان الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ

(ترجمہ) جمیع ستائش سزاوار ہیں واسطے خدا کے ہم حمد بیان کرتے ہیں اسکی ۔۔۔ اور مدد چاہتے ہیں اس سے جسکو ہدایت کرے خدا تعالیٰ تو اسکو کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں ہے اور جسکو گمراہ کرے تو اسکو کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود (حق) مگر اللہ تعالیٰ اکیلا۔ نہیں شریک ہے اسکا کوئی اور ہر آئنہ محمد صلعم بندے اسکے ہیں اور رسول اسکے۔ یہ ایک مذکور حدیث کا ہے۔ جس میں

almuslim.de

آنحضرت صلعم[ل] نے ضماد بن ثعلبہ ازدی کو جو ایک مرد طبیب اور جھاڑ پھونک کرنیوالا تھا۔ انہیں کلمات سے اسکے جواب میں سنانے شروع کئے۔ حدیث طویل جبرئیل علیہ السلام میں سوال جبرائیل ع فاخبرنی عن الارکان پر آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ کہ باور کرے تو خدا کا اور اسکے فرشتوں کا اور کتابوں کا اور آخرت کے دن کا اور باور کرے تو تقدیر کو بخیر وشر اسکے انتہی یعنی خیر وشر تقدیر واندازہ جناب باری تعالیٰ سے ہے۔

امام نووی نے اسکی شرح میں فرمایا۔ وصارت القدریۃ فی ازمان المتاخر تعتقد اثبات القدر لکن یقولون الخیر من اللہ والشر من غیرہ تعالی اللہ عن قولہم۔ مطلب یہ کہ ابتدائے زمانہ منکرین تقدیر میں یہ طائفہ ایسا تھا۔ کہ تقدیر ہی کا انکار کرتا تھا۔ مگر پچھلے زمانہ کے قدریوں میں۔ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ وہ معتقد اثبات تقدیر کے ہیں۔ ولیکن یہ کہتے ہیں کہ خیر خدا کی طرف سے ہے اور شر طرف سے غیر خدا کے تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس قول سے بلند وپاک ہے۔ علامہ نجم الدین عمر نسفی نے اپنی مختصر عقائد میں فرمایا۔ واللہ تعالی خالق لافعال العباد۔ خدائے تعالیٰ پیدا کرنیوالا ہے بندوں کے افعال کا۔ اسکی شرح تفتازانی میں کہا۔ ومجوس تو سے از کفار است کہ بدو خالق قائل اند خالق خیر را یزداں وخالق شر را اہرمن نامند وقدریہ در حقیقت از ایشاں نیز بدتر اند کہ قائل اند بخالقان غیر متناہی انتہی یعنی مجوس ایک قوم ہے کافروں سے کہ قائل ہیں دو خالق کے۔ خالق خیر کو کہتے ہیں یزداں اور خالق شر کو کہتے ہیں اہرمن۔ اور قدریہ درحقیقت ان سے بھی بدتر ہیں جو قائل ہیں اسقدر خالقوں کے۔ کہ گنتی ان کی پوری نہیں ہوتی انتہی من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان۔ کفر سے اور ایمان سے اور بندگی اور نافرمانی سے یعنی خدائے تعالیٰ ان تمام کا پیدا کرنیوالا ہے خواہ وہ ایمان ہو۔ خواہ کفر طاعت ہو یا نافرمانی وھی کلھا بارادتہ ومشیتہ تعالیٰ وتقدس اور یہ تمام افعال بندوں کے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے تھوڑے ہوں یا بہت نیک ہوں یا بد کفر ہو۔ یا عصیاں ارادہ وخواہش

ل نہیں معلوم یہ صلعم کیوں لکھا جاتا ہے تمام عبارت لکھنے میں وقت کی کمی حارج ہو گر پورا درود لکھنے میں حارج ہو۔ ہمارے نامہ نگار آئندہ کو پورا درود لکھا کریں یہ جائز نہیں (اڈیٹر)

خدائے تعالیٰ وتقدس سے ہے وحکمہ اور اسکے حکم سے وتقدیرہ اور اندازہ کرنا ہے۔ اس خدا تعالیٰ کا تا آنکہ علامہ مذکور نے کہا۔ واللہ یہدی من یشاء ویضل من یشاء۔ خدا راہ دکھاتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے انتہی۔

جناب شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنی عقائد مختصر میں فرماتے ہیں فالکفر والمعاصی کلھا بخلقہ وارادتہ لابرضاہ یعنے کفر اور گناہ تمام چیزیں ٹھیک خدا کی پیدائش اور اسکے ارادہ سے ہیں نہ اسکے پسند کرنے سے اس کتاب کے شارح نے کہا۔ والحاصل ان القدر وما یقع من خیرہ وشرہ ومرہ کائن عنہ سبحانہ وتعالیٰ ما شاء کان وما لا فلا فالکفر المنتسب الیہ سبحانہ وھی کونہ من خلقہ علی مقتضی حکمتہ ولا اعتراض علیہ فانہ مالک الملک یتصرف فیہ کیف یشاء ولا یتضرر بشئی کما لا ینتفع بہ ولہ نسبۃ الی المکلف وھی وقوعہ باختیارہ وکسبہ والاعتراض واقع علیہ فی فعلہ لانہ اسخط مولاہ واستحق عقوبۃ الآئمۃ فی عقباہ لا برضاہ لقولہ تعالیٰ ولا یرضی لعبادہ الکفر لان الکفر توجب للمقت الذی ہو اشد الغضب وھو نیا فی رضاء الرب المتعلق بالاکان وحسن الادب فالمعصیۃ کیت بامر اللہ تعالیٰ ولکن بمشیتہ لا بمحبتہ وبقضائہ لا برضاہ وبتخلیقہ لا بتوفیقہ قال القاضی فی ما لا بد منہ وکلما یقع من الخیر والشر فی کلما اتہ یرتکب العبد من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان کلھا بارادتہ تعالیٰ لکن سبحانہ لا یرضی بالکفر والمعصیۃ ووعد علیہما العذاب ویرضی بالطاعۃ والایمان ووعد علیہ بالثواب فالارادہ شئی اخر والرضا شئی اخر انتہی (ترجمہ) حاصل یہ ہے کہ تقدیر اور جو واقع ہوتا ہے خیر وشر اسکا تلخ وشیریں سے اسکا ہونے والا ہے بجانب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جو اسنے چاہا ہوا۔ اور جو نہیں سو نہیں۔ پس کفر اسکے لئے ایک نسبت ہے طرف خدا کے وہ کیا ہے اسکا ہونا ہے آفرینش خدا سے اسکی حکمت کے مقتضے پہ اور کچھ اعتراض خدا پر نہیں۔ کیونکہ وہ مالک الملک ہے اپنی بادشاہت میں تصرف کرتا ہے جسطرح کہ چاہتا ہے۔ اور کسی شئے سے وہ ضرریاب نہیں ہوتا۔ جیسے کہ وہ منتفع کبھی نہیں ہوتا۔ اس سے اور کفر کو ایک نسبت ہے مکلف کی طرف بھی وہ کیا ہے وہ واقع ہونا ہے۔ اسکا باختیار وکسب اسکے اور اعتراض واقع ہونیوالا ہے فعل میں مکلف کے اسلئے کہ اس نے

ahmadimuslim.de

اپنے مولا کو ناخوش کیا اور سزاوار ہوا ہمیشہ کے عذاب کا اپنی عاقبت میں (اور جو اس نے فرمایا لا یرضٰی اور پسند نہیں رکھتا کفر کو۔ یہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور پسند نہیں کرتا ہے خدا اپنے بندوں کے لئے کفر کو۔ کیونکہ کفر موجب اس ناخوشی کا ہے جو سخت تر ہے غضب کا اور وہ منافی ہے اس رضاء رب کے جو علاقہ رکھنے والی ہے ایمان سے اور حسن ادب سے۔ پس معصیت نہیں ہے اللہ کے کرنے سے نہ اسکی توفیق سے۔ قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم پانی پتی مالابد منہ میں فرمایا ہے۔ کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے۔ خیر و شر سے اور جو کچھ کہ مرتکب ہوتا ہے۔ اسکا بندہ کفر و ایمان و طاعت و عصیان سے ہر ایک اسکا بارادۂ خدا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا کفر و معصیت سے اور مقرر فرمایا ہے اس پر عذاب کو اور راضی ہوتا ہے طاعت و ایمان سے اور وعدہ فرمایا ہے اس پر ثواب کا پس ارادہ ایک دوسری چیز ہے اور رضامندی ایک دوسری چیز۔ انتہی*

**اڈیٹر:۔** فاضل راقم کو چاہیے تھا۔ کہ پہلے تو اس مضمون کے لکھنے کی وجہ بیان کرتے۔ کہ کیا ضرورت پیش آئی۔ پھر اسکی تفصیل کرتے کہ خدا گمراہ کرنے والا کن معنے سے ہے اور اسکی ایک دو مثالیں محسوس دیتے اور شیطان کن معنے سے گمراہ کرنیوالا ہے۔ یہ سب ہو کر بھی مضمون کو صاف اردو میں لکھتے لیکن ہمارے خیال میں جب بھی یہ کام آجکل کے مسلمانوں کے لئے کچھ کارآمد نہ ہوتا۔ مسئلہ صحیح ہے۔ لیکن مصلحت نہیں معلوم ہوتا ہے لاہور میں اس مسئلہ کے متعلق کچھ گفتگو ہے۔ مگر ہمارے خیال میں یہ نزاع لفظی ہوگی۔ اگر فریق ثانی بھی اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔ تو ہمیں بھی اندازہ کرنے کا موقع مل سکے*

## خاص اطلاع

اہلحدیث کے ناظرین کو اہلحدیث کا تیسرا سال مبارک ہو۔ جن جن اصحاب کی قیمت ختم ہو چکی ہے۔ انکو اختیار ہے کہ آئندہ سال کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا آئندہ اخبار کا وی پی وصول کرکے مشکور فرماویں خدانخواستہ اگر کسی صاحب کو انکار ہو۔ تو براہ مہربانی اس ہفتہ میں اطلاع بخشیں*

(مینیجر)

# امرتسر میں آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ

متھرا کے پنڈت جگت پرشاد جی نے آکر چیلنج پر چیلنج دیئے تو آخر کار مباحثہ کی ٹھیری۔ مگر افسوس کہ امرتسر کی پبلک کو اس مباحثہ کی وجہ سے سخت پریشانی برداشت کرنی پڑی۔ پہلے تو ایک روز کھلے بندوں ہوا۔ مگر جو مکان تجویز ہوا تھا۔ وہ ناکافی ثابت ہوا۔ اور سنا ہے کہ اس میں اینٹیں بھی پڑیں یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس نے ماریں۔ اسلئے پولیس کی رپورٹ پر صاحب ضلع نے مباحثہ کا ہونا بند کردیا۔ آخر فریقین کی درخواست پر یہ منظور ہوا کہ دو دو سو آدمی فریقین کے بذریعہ ٹکٹ کے شریک جلسہ ہوا کریں۔ مگر پھر کچھ ضمنی وجوہات ایسے پیش آتے رہے۔ کہ آج اس محلہ میں مکان تجویز ہوا ہے تو کل کسی ایسے دور دراز محلے میں جو بعد المشرقین کی نسبت رکھتا ہو۔ علاوہ اسکے آپس کی کھچ کھچیاں ان کی ایسی پیش آئیں۔ کہ مباحثہ اپنی پوری عمر کو نہ پہنچ سکا۔ کیا ہمارے دیانتدار دوست مسلمانوں کو مہذب کہنے میں اب بھی رکینگے۔ کہ دیوبند اور نگینہ میں آٹھ آٹھ دس دس روز مباحثہ ہوتا رہا۔ مگر کسی مسلمان نے نہ تو اینٹ ماری نہ برا لفظ بولا۔ سماجیو ادہر سے کہنا۔ اگر ان مباحثات میں مسلمان کچھ فساد کرتے۔ تو نفس انجام انکا فریقین کے حق میں اچھا نہ ہوتا۔ مگر سردست تو جتنے آریہ وہاں موجود تھے۔ جنتی ہو جاتے۔ لیکن کسی مسلمان نے بھی باوجود سماجیوں کی زباں درازی کے اف تک نہ کی۔ اور نہایت ہی شائستگی سے مباحثہ کو انجام دیا۔ خیر اس ضمنی ذکر کو چھوڑ کر ہم اصل مطلب پر آتے ہیں۔ کہ اس مباحثہ میں کون غالب رہا۔ منتظمان جلسہ کی بے انتظامی بلکہ ناقابلی کی وجہ سے ہم اسبارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اسلئے کہ فریقین نے اسبارہ میں غور نہ کیا۔ کہ یہ ایک ایسا جلسہ ہے کہ اسکی جتنی شہرت ہو۔ مفید اور مطلوب ہے پھر اس شہرت کا ذریعہ کیا تھا۔ یہی کہ شہر امرتسر بلکہ لاہور کے جملہ اخبارات کے اڈیٹروں کو مدعو کرتے اور ٹکٹ بھیجتے۔ کہ وہ بلا تکلف شریک جلسہ ہو کر سنیں اور کیفیت جلسہ کو اپنے اپنے پرچوں میں شائع کریں۔ مگر افسوس کہ منتظمان جلسہ نے یا تو اپنی ناقابلیت کی وجہ سے یا اندرونی کمزوری سے ایسا نہ کیا۔ مبادا کوئی غیر قوم ہماری اندرونی ضعف پر مطلع ہو سکے۔ ہماری تعلیمیافتہ آریہ پارٹی اس الزام کی زیادہ مورد ہے کہ باوجود

ahmadimuslim.de

روشن دماغ ہونے کے انہوں نے یہ تجویز کی - کہ جہاں دو سو دو سو ٹکٹ فریقین کے لئے تھیں - سو پچاس ٹکٹ اڈیٹران اخبارات کے لئے بھی الگ ہوتیں -

ہاں ایک دو مضمون کی نسبت ہم قیاساً یا فریقین کی شہادت سے کچھ رائے دے سکتے ہیں یعنے مورتی پوجا اور نیوگ - نمبر اول میں ہندوؤں کو غلبہ ہوا اور نمبر دوم میں آریوں کو - جسکی تفصیل یہ ہے کہ ہندوؤں کا مضمون جو یہ تھا - کہ ویدوں میں مورتی پوجا کا حکم ہے - اسکا ثبوت بیشک کافی ملتا ہے - آریوں کا مذہب ہے - کہ وید میں نیوگ کا حکم ہے - اس میں پنڈت جی کی ہٹ دھرمی ہوگی - کہ انکار کریں - بس یہ دونوں مضمون ہمارے کام کے ہیں - اسی اصول سے کہا گیا ہے ؎

دو مرغ جنگی شکستند فائدہ نیزہ گر

خیر اس مباحثہ کی نسبت مفصل رائے نہ دے سکنے کا جسقدر ہمیں رنج ہے اس سے بڑھکر رنج ہے کہ انجمن نصرت السنہ امرتسر نے دونوں کو مندرجہ ذیل چیلنج دیا -

## آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ
اور
## اسلام کا دونوں کو چیلنج

آجکل امرتسر کی پبلک بڑے شوق سے آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ سن رہی ہے - مسائل وہی ان کے باہمی اختلافی ہیں کہ خدا اوتار ہو سکتا ہے بت پرستی جائز ہے یا نہیں وغیرہ وغیرہ - ہم بھی اس کے نتیجہ کے منتظر ہیں اور دل سے متمنی ہیں کہ خدا راستی کو فتح کرے - لیکن کیا اچھا ہو - کہ یہ دونوں فریق اپنے پرانے رفیق اسلام سے بھی دو دو باتیں کرلیں - اور ثابت کر دکھائیں کہ جن ویدوں کی تعلیم اور تکمیل پر اسقدر جنگ وجدال ہو رہا ہے - ان کی اصلیت کیا ہے - پس اس سے بہتر موقع کیا ہوگا - کہ دونوں قومیں (یعنے ہندوؤں اور آریوں) کے پنڈت اسوقت امرتسر میں موجود ہیں دونوں ملکر ہماری طرف متوجہ ہوں - نوٹ :- آریہ سماج اس اشتہار کا خصوصیت سے مخاطب ہے "

المشتہر حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر ۲۰ دسمبر ۱۶ء

مگر افسوس کہ اس اشتہار کا آجتک بھی کوئی جواب نہ آیا ؎

بس ہو چکی سماج تو ٹیبل اٹھائیے

## سر منڈاتے ہی اولے پڑے

افسوس مہاشہ جی دھرمپال نو آریہ نے ایک رسالہ اندر نکالنا چاہا تھا پہلے تو کوئی پریس والا ذمہ نہ لیتا تھا - آخر جب ایک منچلے ہندو نے ذمہ لیا جی - تو کاپیاں پتھر پر چڑھتے ہی پتھر ٹوٹ گئے - افسوس ہے کہ اندر کی منحوس شعاعوں نے بیچارے مالک پریس پر بھی نزلہ گرایا - کیوں نہ ہو - ایک پاپ دس گھر دلز کو لیکر ڈوبتا ہے +

## عجیب قدرت کا نظارہ

ہمارے دوست منشی نور احمد امرتسری نے ۲۴ دسمبر کو اپنے لڑکے کے ولیمہ پر دوستوں کو بلایا - خدا کی شان صبح ولیمہ تھا - رات کو دوسری بہو مرگئی ادہر کھانا پک رہا ہے تو ادہر جنازہ طیار ہے - جب صبح کو اسے دفن کرکے آئے تو اتنے میں ولیمہ کے مہمان جمع ہونے شروع ہوئے - تو بہائی کی بیٹی مرگئی - اللہ اکبر تمام حاضرین خدا کی قدرت اور جلالت کا اظہار کرتے تھے اور مانتے تھے - کہ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى (وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے) ناظرین دعا کریں کہ خدا ہمارے دوست منشی صاحب کو اس مصیبت کا نعم البدل عطا کرے - آمین

## تقریظ (ریویو)

**شہادت القرآن :-** اس کتاب کے پہلے حصے میں حضرت مسیح کی حیات کا ثبوت دیا گیا ہے - جسکی قیمت ۸ر تھی - اس دوسرے حصے (زیر ریویو) میں مرزا صاحب قادیانی کی تیس پیش کردہ آیات متعلقہ وفات مسیح کے جوابات ہیں - گو اس مضمون پر اور علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے لیکن ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اس کتاب کے مصنف ہمارے دوست مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ ہیں - جو کتاب کی خوبی کی کافی ضمانت ہے - لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۸ر - پتہ پنجاب پریس شہر سیالکوٹ

# فتوے

**س نمبر ۳۷:**۔ ایک بالغہ عورت بیوہ کا نابالغ سے نکاح ہوا تھا ایک ماہ بعد بسبب نااتفاقی باہمی مبلغ پچاس روپیہ نابالغ مذکور کے والد نے عورت کی جانب سے لینے جسکے ساتھ نکاح کرنا تھا۔ لیکر نکاح کرلیا۔ کوئی انتظار عدت کا نہیں کیا اب آپ یہ فرماویں۔ کہ کیا یہ نکاح جائز ہے جواب بواپسی ارسال فرماویں۔ خریدار ۱۳۲۲

**ج نمبر ۳۷:**۔ سوال واضح نہیں سمجھا گیا۔ اگر مطلب یہ ہو کہ عورت مذکورہ کو نابالغ کی طلاق سے علیحدہ ہو کر عدت گذارنی ضروری ہو۔ یا نہیں تو جواب یہ ہے کہ نابالغ ہو یا بالغ جس خاوند سے جماع یا بقول اکثر علماء خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو اسکی طلاق میں عدت نہیں ہوتی مَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا

**س نمبر ۳۸:**۔ اگر کوئی شخص یہ نیت کرے کہ جس طرح عید اضحیٰ میں گذشتگان عزیز و اقارب کی طرف سے قربانی کیجاتی ہو اسی طرح جناب رسولخدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے کوئی ذبیحہ قربانی کیجاوے۔ تو ایسی قربانی کے بارہ میں حسب شرع شریف کیا حکم ہے اور اس قربانی کا گوشت حسب معمول آیا وہ خود صرف میں لاسکتا ہے۔ اور عزیز و احباب کو تقسیم کرسکتا ہے۔ یا صرف فقرا و مساکین کو دے سکتا ہے۔ واضح طور سے بیان فرماویں اللہ اجر عظیم عطا فرماویگا۔ راقم

عبد الرحیم خریدار اہلحدیث ۳۰۴۴

**ج نمبر ۳۸:**۔ بعض صحابہ ایسا کرتے تھے۔ جیسا اور قربانیوں کا حکم ہے۔ ویسا اسکا بھی ہے۔ فرق کوئی نہیں دوستوں احبابوں کو بھی کھلائے اور فقراء کو بھی دیدے۔

**س نمبر ۳۹:**۔ باشندگان شہر چنیوٹ نے ایک انجمن اسلامیہ کچھ عرصہ سے قائم کی ہوئی ہو جسکی تجویز سے مدرسہ اسلامی کھولا گیا ہو مدرسہ مذکور میں متمول لوگوں اور متوسط درجہ اور غریبوں کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور تعلیم دینیات یعنے قرآن شریف رسالہائے دینیات مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور اور کتب اردو فارسی سلسلہ تعلیم مرتبہ انجمن مذکور اور نماز کے سوا۔ انگریزی حساب جغرافیہ اما کی تعلیم بھی دیجاتی ہو۔ اور کوئی فیس نہیں ہے انجمن غریب یتیم و مسکین طلبا کو مفت کتابیں دیتی ہے اہل سنت جماعت کے سوا کسیکو تعلیم نہیں دیجاتی کیا ایسا مدرسہ مصرف زکوٰۃ ہوسکتا ہے اور جو لوگ مال زکوٰۃ سے اسکی امداد کے واسطے چندہ دیتے ہیں۔ جبکہ قابض انجمن ہے ان کی زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے بینوا و توجروا۔

راقم دوست محمد

**ج نمبر ۳۹:**۔ اگر مذکورۃ کا حساب الگ ہے۔ اور زکوٰۃ کا روپیہ صرف غربا کی امداد پر لگایا جاتا ہے۔ یعنے غربا کو جو کتابیں وغیرہ دیجاتی ہیں۔ تو وہ ان کی ملکیت کیجاتی ہیں۔ تو زکوٰۃ کا دینا جائز ہے۔ نہیں تو نہیں۔ منتظمان مدرسہ کو چاہئے کہ بجائے معافی فیس کے غریب طالبعلموں کے وظائف مقرر کرکے نقد روپیہ انکو دیں۔ پھر وہ چند دنوں بعد فیس میں وصول کریں۔ تاکہ اس روپیہ پر غربا کی ملکیت متحقق ہو جاوے۔ کیونکہ ادائے زکوٰۃ میں ملکیت شرط ہے اس میں کوئی لیچ نہیں۔ کہ انجمن قابض ہے نہ غربا خود۔ کیونکہ انجمن بھی قابض ہے۔ تو غربا کی وکالتاً ہے نہ کہ برائے خود اصالتاً۔

**س نمبر ۴۰:**۔ اولیاء زندگان را چہ قدر تصرف است اگر کلام شیخ غائب شود و بعید و صد میل دور باشد از احوال آن اعلام مستیوان فرمائید یا نہ بحفظ احکام

**س نمبر ۴۱:**۔ اگر زمیندار کاشتکار را قطعہ زمین برائے زراعت بایں عقد میدہد کہ فلاں عدد روپیہ اولاً خواہم گرفت۔ پس قطعہ مذکور آبادکن ہرچہ پیدائش زمین درخلال مدت پیدا گردید۔ سہ حق تو است وکاشتکار ہم بریں راضی میشود۔ آیا ایں عقد صحیح است یا فاسد اگر صحیح است تابکدام وجہ واگر زمیندار اولاً روپیہ پیدائش روپیہ مقصود بگیرد تا عقد او صحیح خواہد شد یا نہ یعنے پیدائش زمین بروپیہ فروخت میکند لیکن پیدائش مجہول است معلوم نیست۔ (ایضاً)

**س نمبر ۴۲:**۔ شخصے وفات کرد پسر صغیر و زوجہ بگذاشت تخمینہ طعام از مال متروک متوفی اشتٹ وررد بہ نیت ایصال ثواب او کرایم محتاج مساکین راداده شود یا نہ واگر داده شود تا در مال یتیم مذکور کہ وارث او گردید و آمدت لازم خواہد آمد۔ (ایضاً)

**ج نمبر ۴۰:**۔ اولیاء کرام بلکہ انبیاء علیہم السلام را از خود ہیچ طاقت و قدرت نیست قال اللہ تعالیٰ قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا۔ آرے اگر خدائے تعالیٰ اوشان را اعلام نماید ایشان اعلان کنند۔ لیکن اعلان ہیچ قطعی باشد و اعلان ولی غیر قطعی۔ قال اللہ تعالیٰ لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

**ج نمبر ۴۱:**۔ جائز است زیرا کہ ایں صورت کرایہ الارض است یعنی زمین بکرایہ میدہد وسیگیرد کرایہ زمین جائز است۔

**ج نمبر ۴۲:**۔ بعد تقسیم حصص از حصہ زوجہ برضائے او کردہ آید بغیر تقسیم نے۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**انگلستان میں جنون** یورپ اور یورپ میں خصوصاً انگریز حفظان صحت کا بیحد خیال رکھتے ہیں اور علوم و تمدن کی ترقی نے جو اسباب صحت اور حفاظت کے مہیا کر دئیے ہیں۔ اُن سے پورے طور پر منتفع ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ باوجود اس ممتاز خصوصیت کے انگلستان میں **دیوانوں** کی تعداد روز بروز ترقی کر رہی ہے حسن۔ حال میں جو تعداد سرکاری طور پر مشتہر کیگئی ہے۔ ایک لاکھ انیس ہزار آٹھ سو انتیس ہے۔ جب ہم اس تعداد کو انگلستان کی عام مردم شماری کے مقابلہ میں رکھتے ہیں۔ تو اوسط طور پر ہر **دو سو پچاسی** آدمیوں کے بعد **ایک** آدمی دیوانہ ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ دس سال پہلے عام اوسط ۲۹۳ تھا اور اس سے پیشتر اس سے بھی کم انگلستان کی طبی جماعتوں نے جب اس خوفناک ترقی کے اصلی اسباب تلاش کئے تو بحث و تجربہ کے بعد دو وجہیں ثابت ہوئیں **پہلی** وجہ یہ ہے کہ انگلستان میں **شراب نوشی** کی عادت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ شراب کا اصلی جزو الکحل ہے اور الکحل دماغی قوت کیلئے سم قاتل ہے۔ **ٹمپرنس گائیڈ** سے خبردار!

**ایک گورکھا سپاہی** نے ایک مہترانی کی عصمت خراب کرنے کی کوشش کی مگر آدمی اسکی مدد کو پہنچ گئے۔

**گورنمنٹ** نے منظور کر لیا ہے کہ پورولیا سے رانچی تک زیر نگرانی بنگال ناگپور ریلوے ایک چھوٹی پٹڑی کی ریلوے لائن جاری کیجائے۔

**رنگون** میں سرکاری طور پر خزانچیوں اور تمام لوگوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ آجکل مصنوعی روپے کثرت سے چل گئے ہیں۔

**پونا** میں مسلح پولیس کے چپڑاسیوں نے ایک بیوہ کے گھر میں نقب لگا کر دو ہزار کا مال چرایا تھا۔ اب وہ گرفتار ہیں (کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگا)

**رنگون** میں ۱۰ لاکھ روپے کے سرمایہ سے ایک بنک جاری ہوا ہے فی حصہ ۱۰ روپے مقرر ہے۔

**گورنمنٹ ہند** نے لوکل گورنمنٹوں کو ہدایت کی ہے کہ تعلیمی کتابوں کے لئے دیسی کارخانوں سے کاغذ خریدا جایا کرے۔

**مہاراجہ** سائیکل ورکس لاہور نے ارادہ کیا ہے کہ خود بائیسکل تیار کرے جس کے پرزے بھی دیسی ساخت کے ہوں۔

**ریاستہائے** فریدکوٹ و کپورتھلہ میں غیر ملک کے قند فروخت کرنے کی سرکاری طور پر ممانعت ہو گئی ہے۔

**ہزہائینس** نواب صاحب رامپور نے ۵۰ ہزار اور مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ۴۰ ہزار روپیہ حضور ولیعہد کی یادگاری کالج لکھنؤ کو دیا۔ چندہ کی مقدار دس لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

**گورنمنٹ** نے طاعون کے امتحان کے لئے ایک کمیشن منتخب کیا ہے جو یہ امتحان کرے گی کہ انسان اور چوہوں میں طاعون کس طرح پھیلتا ہے؟

**چین** میں سودیشی تحریک دن بدن ترقی کر رہی ہے۔

**روسی** ملاحوں نے بھی بغاوت شروع کر دی ہے۔

**جن** لوگوں نے سلطان المعظم کو جولائی گذشتہ میں گولہ سے اُڑانا چاہا تھا۔ انمیں سے تین ارمنیوں اور ایک بلجیم کے باشندہ کو سزائے موت کا حکم دیا۔

**سننے** میں آیا ہے کہ بوجہ ناراضگی تقسیم بنگال کلکتہ کے بہت سے دیسی باشندوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ بموقع تشریف آوری حضور ولیعہد کسی قسم کی خوشی یا جلسہ میں حصہ نہ لیں بلکہ جسطرف سے سواری گذرنے والی ہو سب لوگ دروازہ بند کر کے مکانوں میں چھپے رہیں رات کو روشنی نہ کیجائے (نتیجہ کیا؟)

**اہل بنگال** نے قومی یونیورسٹی کے لئے اسوقت تک ۲۶ لاکھ روپیہ جمع کر لیا (ہمت مرداں مدد خدا)

**چند** ہفتوں سے پیرس میں چار انارکسٹوں پر مقدمہ چل رہا ہے انہوں نے مئی گذشتہ کو شاہ سپین کے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ جبکہ وہ پریذیڈنٹ فرانس کے ہمراہ ایک گاڑی پر سوار تماشا سے واپس آ رہے تھے۔

**فرانس** میں ایک غبارہ بنایا گیا ہے کہ جس پر چھ آدمی سوار ہو کر ۱۵۰۰ فیٹ تک بلند جا سکتے ہیں۔ اسکی مدد سے دشمن کی فوج کی نقل و حرکت معلوم کر سکتے اور خاص مقامات کے نقشے اتار سکتے ہیں۔ ساتھ ہی اسکا یہ بھی قانون پاس ہونیوالا ہے کہ تمام طلباء کو دو سال تک جنگی تعلیم حکماً دیجائے جسمیں انہیں چاند ماری قواعد وغیرہ کی ابتدائی تعلیم دیجائیگی۔


ahmadimuslim.de

# قابل قدر کتابیں

**السلام علیکم** — اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ہے۔ قیمت ۱/

**اہل حدیث کا مذہب** — فرقہ اہلحدیث (موحدین) کے مسائل کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ مگر بڑی متانت اور بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ۲/

**نماز اربعہ** — اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی۔ ہندو آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ قیمت ۲/

**اسلام اور برٹش لا** — یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضحہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے قیمت ۳/

**بحث تناسخ** — تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲/

**ہدایت الزوجین** — نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱/

**رسوم اسلامیہ** — رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید۔ اور اتباع سنت نبویہ کی تاکید۔ قیمت ۱/

**الہامات مرزا** — مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے۔ قیمت ۵/

**حدوث وید**:— وید کی قدامت کا ابطال وید سے۔ قیمت ۱/

**سوامی دیانند کا علم و عقل**:— قیمت ۱/

**چودھویں صدی کا مسیح** — مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰ قیمت مجلد ۸/

(المشتہر — مینیجر کتب خانہ اہل حدیث امرتسر)

# مجرب دوائیں

**ماء اللحم انگوری دو آتشہ** — یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلے درجہ کی مقوی۔ مشتہی۔ مصفی خون۔ ممد ہاضمہ ہیں۔ عرق ماء اللحم مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا سمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلے درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل ۱/ پوری بوتل ۲/ تین بوتل صہ۔ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل ۱۸/

**طلاء** — جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے۔ اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے۔ اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپیہ (عہ)

**جواہر ہاضمہ** — اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں۔ تو اسکی ایک گولی نوش فرماویں بفضلہ تعالی کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲/ اونس ۱/

**لائف پلز حب حیات** — اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہے۔ یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت [illegible] درماندہ نہ ہوں۔ اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھاویں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے جمعلی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ سرکا چکر۔ سستی حرکت۔ رقت۔ سیلان البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کے واسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے فی بکس ۱/ گولیاں ۱۸/

**جوہر مصفے خون** — فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ پھنسی پھوڑہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال سے ہمیشہ امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے فی شیشی خورد صر۔ کلاں عہ۔

**سرمہ عزیزی** — اسکی ایک ایک سلائی اپنے کیمیائی اثر کے سبب پیپ۔ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتا ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ۔ ممیرہ کا خاص سرمہ فی تولہ (صہ)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک سری سنگھ امرتسر

حسب الایماء مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

للہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر

پیش ہیں مصطفیٰ جان مسلم اہل سنن

جلد ۳ — نمبر ۹

امرتسر - ۹ ذی قعدہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ عیسوی یوم جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

۱ - دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

۲ - مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا +

۳ - گورنمنٹ اور مسلمانوں میں تعلقات کی گہرائیت رکھنا

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے .. .. | عـ |
| والیان ریاست سے .. .. | ؎ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے .. .. | للعہ |
| عام خریداروں سے .. .. | ۲/۸ |
| چھ ماہ کیلئے .. .. | ۱/۸ |
| ممالک غیر کیلئے .. .. | ۴ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔ نمونہ بھی پرچہ۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس +

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی +

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے +

جملہ خطوط و رسید قیمت اخبار و رسالہ بنام مالک مطبع ہونی چاہئیں

## کرشن قادیانی کو الہام کیسے ہوتے ہیں؟

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا۔
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا۔

آجتک ہندو مسلمان سرگردان تھے کہ یا اللہ! یہ کیا ماجرا ہے کہ مرزا صاحب کرشن قادیانی حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ حالانکہ انکی کیفیت یہ ہے کہ اگر دن کی خبر دیں تو رات ہو جاتی ہے اور اگر رات کا کہیں تو دن ہو جاتا ہے۔ کانے کو بغرض صحت دم کرتے ہیں تو اندھا کر دیتے ہیں۔ غرض آپکے الہامات کی کیفیت سب کو معلوم ہے بطور نمونہ چند ایک ہم بھی بتلاتے ہیں۔ ۱ نمبر اول عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مر جائیگا۔ (وہ زندہ رہا) پنڈت لیکھرام خرق عادت عذاب آئیگا۔ (حالانکہ کوئی خرق عادت عذاب نہ آیا) محمدی بیگم

(جو رشتہ میں آپ کی بھانجی ہے) آپکے نکاح میں آنیکی (مدت گذر گئی مگر وہ بیٹھی اپنے خاوند کے پاس ہے) قادیان طاعون سے محفوظ رہیگی (مگر وہاں ایسی طاعون آئی کہ الاماں! مہاراج کا سکول بھی کثرت طاعون سے بند رہا) تیرے مریدوں کو طاعون نہو گا (آخر ہوا یہانتک کہ ایڈیٹر البدر ایسی طاعون کا شکار ہوگیا) مولوی ثناء اللہ قادیان میں الہامات کی تحقیق کیلئے نہیں آئیگا (مگر بلائے بے درمان کیطرح جا پہونچا اور آپ حرم سرا میں چھپ گئے) غرض کہانتک گنوائے جائیں۔ رسالہ **الہامات مرزا** میں پوری کیفیت آپ کے الہاموں کی مل سکتی ہے۔

ہاں بڑی مشکل تو یہ باقی رہتی تھی کہ جو عموماً جہلا کے دلوں میں کھٹکتی تھی کہ مرزا صاحب قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتے ہیں۔ خواب آتے ہیں۔ پس اگر وہ الہام انکے جھوٹے ہیں تو وہ ایسی سخت قسمیں کیوں کھاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ قادیانی اخبار الحکم ۱۰ دسمبر سے یہ عقدہ حل ہوگیا ہم ناظرین کی مزید اطلاع کیلئے الحکم کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں پھر اسپر اپنا مناسب ریمارک کرینگے۔

"۲۔۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء مرزا صاحب نے رؤیا دیکھی کہ ایک لیوار سا ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین *

ترجمہ۔ اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔

ترجمہ۔ اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کیطرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آجکل روپیہ کی ضرورت ہے لنگر میں خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اسواسطے جماعت کو چاہئے کہ اس حکم پر توجہ کریں فرمایا۔ مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کیواسطے ذبح کیجاتی ہے اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کیواسطے انڈا دیتی ہے۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہ یہ بیچہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے۔ اور سردی زدہ ہے اس کیواسطے ہم کیا کریں۔ سوچکر انہیں یہ صلاح قرار پائی۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے اسکے واسطے کیا دعوت طیار کیجائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ انکے گوشت کا کباب انکے مہمان کیواسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اسطرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز کو سنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو جیسا کچھ خیال یا ضرورت در پیش ہو۔ اسکے متعلق جو تجویز آپکو سوجھتی ہے۔ اسکا نام آپکی اصطلاح میں الہام ہے۔ جسمیں ہمیں کیا کسی کو بھی کلام نہ ہوگا۔ کیونکہ لا مشاحة فی الاصطلاح جب مضمون واضح ہو جائے تو اصطلاح میں اعتراض نہیں ہوا کرتا۔ پس آپکے الہامات کی بنا آپ کے خیالات پر ہے یہی وجہ ہے کہ جن دنوں آپکو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی امام خود کی صحت کا خیال تھا تو صحت کے الہام اور خواب آتے رہے لیکن جب اسکی حالت ردی اور قریب یاس کے ہوگئی تو مشتبہ خواب آنے لگے۔ آخر نتیجہ وہی ہوا جو مشیت ایزدی میں تھا۔ مگر آپ دونوں حالتوں میں سچے۔

جس طرح کلام کے **صدق و کذب** کی تعریف میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ کلام وہ سچا ہے جو متکلم کے خیال اور اعتقاد کے مطابق ہو اور جھوٹا وہ ہے جو متکلم کے اعتقاد کے خلاف ہو۔ پس انکے نزدیک اگر کوئی مشرک اعتقاد رکھکر لا الہ الا اللہ کہیگا تو وہ بھی جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ اسکا اعتقاد اس کے خلاف ہے اور اگر کوئی تثلیث کا اعتقاد رکھکر عیسے ابن اللہ کہیگا تو سچا ہے کیونکہ اسکا اعتقاد وہی ہے۔ گو نجات کا مستحق نہ ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح آج ظاہر ہوا کہ الہام کی تعریف میں مرزا جی کا اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپکے نزدیک الہام کی تعریف

---

۱؎ قادیان میں ایسی چرچا رہتی ہوگی۔ مگر افسوس کہ آپ خود تو ایسے نہیں۔ خاکسار حسب دعوت آپکے قادیان پہونچا۔ مگر مہاراج ایسے روٹھے کہ بہو جن تو کیا درشن بھی نہ دئے۔

(اہلحدیث)

میں مرزا جی کا اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپ کے نزدیک الہام کی تعریف یہ ہے کہ کسی ضرورت کے مطابق کوئی تدبیر سوجھ جائے خواہ وہ انجام کار کارآمد ہو یا نہ ہو۔ پس اس اصول کو مدنظر رکھ کر آپ کے جملہ الہام سچے ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور ہم آسمانی منکوحہ کو پیش کرتے ہیں جس پر مرزا جی کے معاند بہت کچھ دانت پیسا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ جس وقت آپکی نظر اس باعصمت پری پیکر پر پڑی تو آپکے دل میں بقول ؎

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی
بازار خویش و آتش ما تیز مے کنی۔

جوش پیدا ہوا تو آپکو سوجھی کہ اسکے والد کو لکھا جائے کہ اگر تو نے اس لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ کر دیا تو تمہاری خانہ ویرانی ہوگی۔ یہ ہوگا۔ وہ ہوگا۔ انسان ضعیف البنیان ضرر سے عموماً ڈرتا ہے فوراً قابو آجائینگے اور کام بنجائیگا۔ چونکہ آپ کا الہام ان خیالات سے بالکل مطابق ہے۔ اس لئے یہ الہام سچ ہیں ؎

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند
ہر کس بشوق خویش حدیثے دارد۔

## زمانہ بر سرِ جنگ ست یا علی[1] مددے

آجتک قادیاں کو دارالامان سنتے سنتے تھک گئے اور ہمارے کان بھی سن ہوگئے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ قادیاں کن معنے سے دارالامان ہے۔ پہلے تو ہم سنتے رہے کہ یہاں طاعون نہیں آئیگا ان معنے سے دارالامان ہے پھر جب [illegible] بھی طاعون آیا ایسا کہ الامان یہاں تک کہ مرزا جی کے مریدوں کو بھی چٹ پٹ کر گیا۔

تو ہم نے سمجھا کہ شائد ان معنی سے قادیاں دارالامان ہے کہ جیسے دوسرے مقامات پر مرزائیوں کو مارپیٹ سے آؤ بھگت ہوتی ہے قادیاں میں نہ ہوتی ہوگی اسلئے انکے حق میں دارالامان ہے مگر افسوس کہ الحکم ۲۱ دسمبر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال بھی صحیح نہیں بلکہ بقول ؎

ہر کجا رسیدیم آسماں پیدا است

مرزائیوں کے حق میں ہر ایک جگہ میں پٹنا ہی مقدر ہے۔

الحکم لکھتا ہے:-

[1] علی اللہ کا نام بھی ہے اور یہاں وہی مراد ہے۔ ایڈیٹر

## قادیاں میں سکھا شاہی۔

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہیں۔ میں آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھتا رہتا ہوں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیاں کے حالات لکھتا ہوں اور یہ حالات اب نہایت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ قادیاں کے سکھوں کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہو گئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کسّیاں اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کسّیوں کے خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی وہ حملہ کر کے چھین لے جاتے ہیں اور ہم خاموشی کے ساتھ انکی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہیں لیکن اب صبر کی حد ہو چکی زیادہ انتظار کرنے کی ہم میں طاقت نہیں۔ یہی اس لئے ہم متواتر انکے مظالم مقامی اور ذمہ وار حکام کو سنائیں گے اپنے دکھ کی دوا انہیں سے چاہیں گے۔

تازہ واقعہ ۱۴ دسمبر کی صبح کا ہے کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوا کر کے آپڑے۔ اور اس غریب کو سخت مارا وہ کسی طرح انکے قبضہ سے نکل بھاگا اور بھاگ کر کسی مکان میں گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اسکے گھر کے دروازے پر پہنچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی اور سخت گالیاں دیتے تھے۔ کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ بڑی تشویش پیدا ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام و مفدار قادیاں کو اطلاع دی گئی۔ وہ سنتے ہی موقع واردات پر پہنچے اور انہوں نے آکر نہایت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا۔ لیکن یہ لوگ بڑے جوش میں تھے۔ ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے اور کہتے تھے کہ بس مار دو اور خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی جس پر منشی سندھی خان صاحب ہیڈ کانسٹیبل تفتیش کیلئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے اور انہوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ جیسا کہ انکی عادت ہیں موقعہ واردات کو دیکھا اور سب کے

ahmadmuslim.de

بیانات لئے۔ اور ۱۴ کس ملزم قرار دیکر ۱۹ تاریخ مقدمہ چالان کرنے کیواسطے مقرر کی۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں جنکی بابت غالباً بعض گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدلل ہو سکیگی کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جسکے متعلق مقامی عموماً حکام یقیناً بے خبر نہیں ہونگے۔ قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملہ کر چکے ہیں۔ ایسی سلطنت شاہی سرکار انگریزی کے راج میں سخت افسوس ہے (اور قادیان کا خطاب دار الامان اسوقت کس قدر بیجا ہے ! اہلحدیث) اور اگر اسکا تدارک نہ کیا گیا تو ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے اور اس امر میں اڈیٹر الحکم کو مشکل یوں ہے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا رہا ہے خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے جسکے لئے میں اپنے ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ کو خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جن لوگوں کا بیجا خلاف قانون ہو رہا ہے اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہیں اور انکی تہ میں جو امر ہے اسکا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاویگا۔" اڈیٹر الحکم

واقعی ہمیں بھی آپکے پٹنے سے دو رنج ہیں ایک تو آپ لوگوں کے پٹنے کا یہ تو ظاہر۔ دوسرا سخت رنج یہ ہے کہ قادیان کے **دار الامان** ہونے کے اب ہم کیا معنے سمجھیں؟ برائے مہربانی قادیانی اڈیٹران ہمارے اس عقدہ کو حل کردیں تو ہم انکے مشکور ہونگے۔ ورنہ کہا جائیگا ؎

| | |
|---|---|
| بیا با چشم روشن تا جہاد قادیاں بینی | دو با بینی بلا بینی غرض دار الزیاں بینی |
| یکے قطاع نسل و یک امام بھنگیاں بینی | مسیح ابن مریم بچہ چنگیز خان بینی |

**عجیب و غریب نو ایجاد قفل**
اس قسم کا قفل ابھی تک ہندوستان در ولایتیں بھی ایجاد نہیں ہوا اس میں یہ خوبی ہے کہ خزانہ کے صندوق میں اسکو لگا کر کنجی بھی قفل کے اندر چھوڑ دی جاوے تو کچھ ہرج نہیں۔ لہذا جملہ دستکاروں کاریگروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو شخص اس قفل کو اسی کنجی یا دوسری کنجی سے آدھ گھنٹہ کی مہلت میں کھول دیں تو پانچسو روپیہ انعام ہیں اور جو صاحب وہ قفل خریدنا چاہیں بعوض مبلغ پانچسو روپیہ خرید سکتے ہیں +
**المشتہر مستری قادر بخش انجینیر ہیڈ وائیں کمپنی لمٹیڈ کوڑیالہ دھلی**

# میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

## حکیم نور الدین صاحب کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونیکا حال

جب مجھو حسب فرمودہ حکیم صاحب خود مطالعہ کتب کرنا پڑا۔ تو چونکہ مرزائیوں کے پاس رہنے میں میرا بہت سا وقت کشمکش میں ضائع ہو جاتا جس سے مجھے بڑی نفرت تھی۔ لہذا بوجوہ آخری انجام کار میں انسے الگ ہو کر اول محمد علیشاہ کے مکان پر اور پھر وہاں سے منشی محمد اعظم صاحب کے مکان پر جا رہا چونکہ میرا روٹی کا کوئی پختہ انتظام باوجود حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنے کے بھی نہیں ہوا تھا فقط باورچی بورڈنگ نے خود میرا آٹا تنور میں لگا دینا منظور کیا تھا اور یہ انتظام بے قاعدہ تھا لہذا مجھو یقین تھا کہ عارضی ہونے کیوجہ سے آخر کار نہ رہیگا۔ لہذا بصورت قادیاں سے جلد جانا پڑیگا۔ لہذا میں نے اکیلے رہکر بنصاب مقررہ حکیم صاحب کی ابتدائی چار کتابوں کو پڑھنے اور پھر جلد ذہن لینے کی ٹھانی تاکہ چلے جانے کی نوبت آنے سے پہلے ان چار کتابوں کو خریدنے کی ضرورت نہ پڑے لہذا میں نے حکیم صاحب کے پاس زائد از پندرہ روز تک آنا بند کر دیا۔ کیونکہ جب انکے پیچھے نماز تک پڑھنا ناجائز سمجھ چکا تھا۔ لہذا انکے پاس جاکر وقت ضائع کرنا بے سود سمجھا۔ غرض کہ کچھ عرصہ میں میں نے چار رسائل مذکور ختم کر لئے اور انکو دوہرا کر ختم کرنے سے کچھ تھوڑا سا حصہ باقی تھا کہ میری روٹی کا بورڈنگ میں پکنا بند ہو گیا اور مجھ پر بدظنی ہوئی کہ یہ شخص مرزا صاحب کے قتل کے لئے یہاں مقیم ہے۔ پھر جب دن میرا حکیم صاحب سے تکرار ہوا تو اثناء گفتگو میں مجھو معلوم ہوا کہ آپ بھی باوجود نیک ظنی کی تعلیم دینے کے میری نسبت اس بدظنی سے محفوظ نہیں ہیں۔ آپ نے باثناء گفتگو میرے اس کہنے پر کہ میں صرف تعلیم عربی اور پرائیویٹ تعلیم انگریزی کے لئے قادیان میں آیا تھا۔ جوش میں آکر فرما دیا کہ ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ تم یہاں دینی یا دنیاوی تعلیم کے لئے مقیم ہوئے ہو اور کہ ہم تو نہیں جانتے کہ تم یہاں کیوں مقیم ہو"

استغفر اللہ! نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہوکر آپ کا فرض تھا کہ مجھ پر اسقدر بدظنی نہ کرتے۔ خصوصاً جبکہ میں انکے ہی کہنے اور انہی کے وعدے پر عربی پڑھنے کے لئے واپس قادیان میں آیا تھا۔ اور پھر کسے اخیر پر کہہ بھی دیا تھا کہ میں نے ابتدائی چار حصے اس نصاب تعلیم سے جو آپ نے لکھ دئے تھے۔ باپابندی ہدایات جناب اکیلے رہ کر اور خود تعلیم کرکے دوہرا لئے ہیں اور کہ یہ ضروری کام تھا لہذا مجھو

ahmadimuslim.de

الاول فالاول اسی پر خصوصاً متوجہ ہوا۔ اور آپکے پاس اس عرصہ میں نہیں آیا ہوں۔ تو پھر آپ کو جوش آگیا میری نسبت یہ کہنے کا کیا حق تھا کہ ہم تو نہیں جانتے کہ تم یہاں کیوں ٹھیرے ہو؟ اس سے آپنے مجھ پر صاف طور سے وہی شک کیا جو چند اور مرزائیوں نے اڑا دیا تھا۔ کہ میں قادیان میں قتل کرنے کیلئے ہی مقیم تھا۔ جس سے مجھے طبعاً جوش آگیا اور اُسے جو کچھ بالمقابل ہوا یا وہ آپ کے اور آپکی اسوقت کے جلیس مصاحبین کو خوب معلوم ہے جوش اس لئے آیا کہ مجھ پر ایسی بدظنی کیگئی حالانکہ یہ شخص درس میں پکارتا رہتا ہے کہ بدظنی سے بچو کہ یہ بہت بری ہے۔ شائد اس سے آپ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ دنیا مرزا صاحب کے رطب و یابس کو بے چون وچرا لے اور کہ اس سے زیادہ کسی اور بدظنی سے بچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گویا مرزا صاحب کے دعوٰی کو تسلیم نہ کرنے ہی کو بدظنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ آپ کو یاد رہے کہ اگر کسی شخص کو دیکھا جائے کہ وہ ایک دوسرے شخص کو گالیاں نکالتا چلا جا رہا ہے۔ تو جو شخص اُسکی نسبت یہ کہدے کہ یہ شخص اُس دوسرے شخص سے کدورت رکھتا ہے اُسکی یہ بدظنی نہیں ہوگی کیونکہ اسباب و علامات دیکھکر جو شخص باقاعدہ طور سے نتیجہ نکالے وہ ظن نہیں ہے اور مرزا صاحب کے نہ ماننے والے علماء اس معیار کے بموجب مرزا صاحب کی تردید کرنے میں ہرگز بدظن نہیں کہلائے جاسکتے۔

غرض کہ یہ تو حکیم صاحب کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونے کا حال ہے اور ظن بھی وہ جسکی نسبت قرآن شریف میں آیا ہے کہ:۔

اجتنبوا کثیرا من الظن الخ

## اس شخص کا کچھ اور خاکہ جس کا کوئی خاص نام مرزائیوں کے چند احسانات کیوجہ سے میں نہیں رکھ سکتا۔

(۱) قادیاں میں ایک لڑکا سا مسمی بہ مہدی گجرات (گوذشت) میرا بھی وہ واقف ہوگیا تھا۔ ایک دن میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا کچھ پڑھتے بھی رہتے ہو! کہنے لگا ہاں کچھ تھوڑا پڑھتا ہوں اور کہ میں پہلے کچھ نہیں پڑھتا تھا۔ حکیم صاحب نے مجھے کہا تھا کہ بعض آدمی پڑھتے ہیں اور پڑھکر بعض فلاں طرز کے بنتے ہیں اور بعض فلاں طرز کے اور بعض صرف آشنا ہوجاتے ہیں کہ فقط گھر کو کفایت کرتے ہیں۔ تم اتنا تو پڑھ لو کہ گھر کے لئے کافی ہو جاؤ۔ اور یہ بھی کہا کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ بھی ہے (اسوقت مجھے وہ رشتہ یاد نہیں) ۔ یہ تو مہدی مذکور کا اپنا بیان ہے۔ اب غالباً اپریل کا مہینہ تھا کہ ایک دن جبکہ میں حکیم صاحب کے پاس باغ میں بیٹھا تھا ایک ہندوستانی قدرت اللہ نام! یہ مہدی مذکور جنگڑو ہوئے حکیم صاحب کے پاس آئے جھگڑا کچھ اس قسم کا تھا کہ مہدی مذکور نے قدرت اللہ کو حکیم صاحب کے ذخیرہ سے کوئی ایسی دوائی جو کہ فی الحقیقت اسے مضر تھی اور اُسکی طلبی دوائی کہ نہ تھی۔ اُسے موافق بتلاکر دیدی تھی۔ جو اُسے انجام کار معلوم ہوگئی۔ حکیم صاحب کے پاس لے آنے پر جہانتک مجھے یاد ہے قدرت اللہ نے اس خلاصہ کی تقریر کی کہ اس نے مجھے فلاں دوائی دیدی اور میں نے یہ سمجھکر کہ آپکے مطب میں آنے جانے والا ہے اسپر اعتبار کرلیا۔ پس حکیم صاحب جو قدرت اللہ کے خلاف ظاہر کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ ناراضگی سے مہدی کیطرف اشارہ کرکے بولے کہ میں تو اس شخص کو جانتا تک نہیں ہوں کہ یہ کون ہے۔ اور نہ کبھی یہ شخص میرے پاس آیا ہے۔ میں حکیم صاحب کی یہ تقریر سنکر حیران رہ گیا۔ مہدی مذکور مرزائی۔ اور قادیان کا رہنے والا حکیم صاحب کے درس میں تو کم از کم سدا جانے والا۔ آپنے کہڑے ہی سے مرزائیوں میں بالکل ممتاز اور ہتمیز جبیر آنکھ پڑتے ہی جسکے در پے ہو جانا مرزائیوں میں بستے والا۔ اور جا بجا پڑنے۔ اور پھر انہیں خون کیطرح گھسا ہوا ادھر نورالدین جیسا چوکنا آدمی جسکا ایک رسالہ اشاعۃ القرآن جو انکے پاس رکھا ہوا تھا۔ انکی بے توجہی میں میں نے اٹھا کر دیکھا اور معلوم کرکے کہ وہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا شائع کردہ ہے انکے پڑھنے کا شائق ہو کر آپ سے اجازت چاہنے پر انہیں یہ جتلانے پر کہ آپ کا فلاں رسالہ دیکھنے کو میں نے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو میں ہوشیار آدمی ہوں۔ اگرچہ بظاہر میری توجہ نہ تھی۔ تو بھی میں خبردار رہتا ہوں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ یہ حکیم صاحب اُس مہدی کو جانتے تک نہ ہوں۔ اب پھر مہدی کے مذکورہ بیان کے موازنہ سے کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ ہے اور کہ ابتداءً آپ نے مجھے اس طرح تعلیم پانے کی تاکید کی۔ حکیم صاحب کے مذکورہ بالا قول پر تعجب آنا ایک قدرتی امر تھا۔ امید ہے خود ناظرین حکیم صاحب کے طرز مقال پر غور کرکے خود نتیجہ نکال لیں۔ باقی دارد۔


کارخانہ عطر فرحت افزائے نسیم

اگر آپکو عمدہ تیل و عطر کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ نسیم

افزائے نسیم سے منگوا لیجئے۔ روح خوش ہو جائیگی مفصل فہرست منگوا لینے سے معلوم ہوجائیگا۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

# آریہ مسافر سے دو دو باتیں

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء)

آریہ:- اس کو کوئی توڑ پھوڑ یا نیست نابود نہیں کر سکتا۔ یہ غیر مرکب اور غیر مخلوق ہونے کے باعث ان حوادث کے دائرہ اثر سے باہر ہے۔

مسلمان:- توڑنے پھوڑنے کا اثر جس جاندار پر واقع ہوتا ہے وہ دکھ محسوس کرتا ہے۔ جسم حیوان میں دکھ کون اٹھاتا ہے روح یا مادہ۔ روح ذی شعور ہے وہی اٹھاتا ہوگا۔ کیونکہ مادہ مدرک نہیں جسکو آپ جڑھ بتاتے ہیں۔ پھر آپ لکھتے ہیں۔ غیر مرکب اور غیر مخلوق۔ کیا خدا اور مادہ ایسا نہیں۔ یہ تعریف بھی بموجب قاعدہ بالا کے ردی ہے۔ مادے کو کس طرح مرکب بنا ئینگے۔ جبکہ وہ مائیکراس کوپ (خوردبین) سے بھی دیکھا نہیں جاتا تو حکم مرکب کیونکر لگا سکتے ہو۔ فلاسفر یورپ بھی اس امر کے قائل ہیں کہ مادہ کسی نہ کسی جسم میں ہم پر ظاہر ہوتا ہے۔

آریہ:- اگر ایسا نہ مانا جائے تو دہرم کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔

مسلمان:- دہرم کی بنیاد کے قیام کے لئے لوگوں کو دھینگا دھینگی سے منواتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ وید سب معقولات سے پر ہیں۔ معقول کسی جانور کا نام ہے یا منطق کا۔ منطق کے رو سے تحریر بالا قبولیت کے قابل نہیں۔ والسلام

مرقومہ۔ ایم معراج الدین چوک کندا۔ ڈاب کھٹیکاں۔ شہر امرتسر۔

# دیانندیوں کی ناکامی

سچوں کا بول بالا جھوٹوں کا منہ کالا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دیانندی لوگ اپنے دہرم کے پھیلانے میں بے طرح سرگرم ہیں جس طرح بھی ہو دم جھانسہ دیکر سادہ لوحوں کو پھانس لیتے ہیں اور جب وقت انکو تعلیم ویدک دہرم شروع کراتے ہیں تو جو وحدہٗ لاشریک اور اکیلے معبود برحق سے محبت رکھتے ہیں وہ انکے الفاظ کے معنے کو بغور سوچکر اس منزل تک جلدی پہونچ جاتے ہیں کہ واقعی ویدک دہرم میں کوئی قرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور فوراً وہ دیانندی مت سے تائب اور دست بردار ہوکر اسلام کی قبولیت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ مگر جو صرف عیش پرستی اور شہوت رانی کی غرض سے دیانندی گروہ میں شامل ہوتے ہیں۔ انکو بہر کیا جاتا ہے۔ چپڑی اور دو دو

پھر کیا تھا تمام کے بربہچاری اور شریان وہاں تاجی مشہور ہوئے اور خوب عیش اڑانے لگے۔ مگر فی زمانہ جو اسلام سے گیا بھی تو اپنی مطلب براری کر کے پھر محمدی جھنڈے کے تلے آگیا۔ اور رحمت حق نے اُسے قبول کیا۔ ایسے موقع پر از حد شرمساری آریوں کو اٹھانی پڑتی ہے۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک گیا اور واپسی کے وقت اور ایک آدھ کو ہمراہ لایا۔

آریوں اور انکے گورو نے اسلام پر قلم تو اٹھایا مگر محض بے سود لکھ لینے کے دینے پڑ گئے اور ناکامیاب ہوئے ایسے کہ رہی سہی گھر کی پونجی کے ضائع ہونیکے خطرہ میں پڑ گئے۔ اگر اسلام کے سوا اور قوموں پر دیانندجی ہاتھ اٹھاتے تو جب آریہ دہرم کو کامیابی کا حاصل ہو ایک امر ممکن تہا۔ اسلام سے جو الجھتے ہیں اپنا ہی نقصان کرتے ہیں اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

اہل اسلام سے عیسائی نہ جیتینگے کبھی — پادری ہم سے اولجھتے ہیں نہ کریں بوالعجبی
خشنری آپکی امت میں ہیں لاکھوں ہی ابھی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
ایک طرف آریہ بہکاتے ہیں دیکر لکچر — ایک طرف پادری پہیلاتے ہیں کچھ کہہ کر مکر
ایک طرف باہمی جھگڑوں سے ہوئی حالت ابتر — چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
یا قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی +

راقم۔ خادم اہل اسلام محمد عبداللہ و مخلص اسلام رد نصاریٰ و آریہ اظہار الحق
ریاست کوٹہ۔ راجپوتانہ

# تعلیمیافتہ مسلمانوں کے لئے معقول سبیل معاش

یہ دریافت کرنا کمال مسرت کا موجب ہے کہ علاقہ شمالی نائجیریا واقعہ مغربی افریقہ کی گورنمنٹ نے ایک خاص یورپین ایجنٹ کو صرف اس غرض سے ہندوستان بھیجا ہے کہ وہ گورنمنٹ مذکور کے لئے متعدد پنجابی مسلمان کلرک ملازم رکھکر اپنے ساتھ لیجائیں۔ تمام لائق۔ تندرست و جفاکش مسلمان اس امر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ نائجیریا میں کم از کم تین سال مقیم رہنے کا ایگریمنٹ لکھنے کو تیار رہیں۔ بجو درخواست کہ دفتر ہذا کو دیگئی ہے اس میں کسی امتحان یا کارکردگی کے سرٹیفکیٹ کی قید نہیں۔ مگر قرینہ سے پایا جاتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لئے جائیں گے۔ اور تجربہ کاروں کو نو آموزوں پر ترجیح دیجائیگی۔ کیونکہ تنخواہ

بہت معقول دو سو سے تین سو روپیہ ماہوار تک ہے۔ کرایہ دونوں طرف کا راشن سمیت ملیگا۔ اور تین ماہ کی تنخواہ پیشگی بھی دیجائیگی۔ جو صاحب بالفعل سرکاری ملازم ہوں وہ اپنی خدمات ایجنٹ صاحب کے ذریعہ سے نائجیریا میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔ اور درخواستیں معہ نقول اسناد اس پتہ پر بہت جلد روانہ فرمائینگا

Mr. P. Carrigan
Transport Office
Northern Nigeria
S.V.T. Corps Bungalow
Umballa Cantt.

## مسئلہ سنت الفجر

(از جناب حافظ محمد حسن صاحب خلف مولوی سراج الدین صاحب مرحوم)

واضح ہو کہ ایک مضمون بعنوان مسئلہ سنت الفجر مرقومہ حافظ احمد علی صاحب بٹالوی مندرجہ رسالہ الہدیٰ (لاہور) نمبرہ بابت ماہ رجب المرجب میری نظر سے گذرا۔ اس مضمون میں حافظ صاحب نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ راجح اور اقویٰ مذہب یہی ہے کہ فجر کی جماعت کے ہوتے ہوتے اسی مسجد میں سنتیں پڑھ لی گو آواز قرءت آتی ہو۔ بشرطیکہ وہ جان لے کہ ایک رکعت جماعت کی پالونگا اور اگر جماعت کے فوت ہونیکا اندیشہ ہے تو فرضوں میں شامل ہوجائے اور سنتیں بعد از طلوع شمس پڑھے اور قبل از طلوع ادا نہ کرے۔ چونکہ یہ فیصلہ احادیث صحیحہ سے برخلاف ہے مجھے اسکے ماننے میں تامل ہے اور حافظ صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں۔ میں اپنے مضمون میں احادیث صحیحہ سے اس مسئلہ کی تحقیق کرونگا۔ اور ثابت کرونگا کہ جماعت فرض کے ہوتے ہوتے کوئی نماز نوافل ہو یا سنن ہرگز درست نہیں ہوتی۔ حافظ صاحب سے بھی امید قوی ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو بسر و چشم قبول فرمادینگے۔

اس مضمون کے دو پہلو ہونگے۔ شق اول تو یہ ہوگی کہ آیا نماز فرض کے ہوتے ہوئے اور کوئی نماز نوافل ہوں یا سنن ادا ہوتی ہے یا نہیں۔ شق ثانی یہ کہ آیا صبح کی نماز فرض کے بعد فرضوں کے متصل ہی سنت الفجر جائز ہے یا نہیں۔ میں شق اول کی بابت کہتا ہوں کہ حافظ صاحب نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔ راجح اور قوی مذہب یہی ہے کہ فرض کے ہوتے ہوتے کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔ اور احادیث بھی اسی کی مؤید ہیں۔

صحیح ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ دارمی وغیرہ میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ۔ جب اقامت ہوجائے تو کوئی نماز سوائے ان فرائض کے نہیں ہوتی۔ یہ حدیث کھلم کھلا پکار رہی ہے کہ جب نماز فرض کی اقامت ہوجائے تو کوئی نماز سوائے فرائض کے نفل ہو یا سنت نہیں ہوتی۔ اور یہ حدیث اپنے معنے میں ایسی صاف اور واضح ہے کہ محتاج تشریح کی نہیں اور اس سے یہی معنے متبادر الی الذہن ہوتے ہیں۔ حافظ صاحب نے اپنے مضمون میں اس حدیث کو صحیح مانا ہے اور اسکی صحت میں کلام نہیں کیا لیکن یہ کہدیا کہ گو حدیث صحیح ہے مگر عام نہیں۔ کیونکہ فجر کی سنتوں کی خاص تاکید آئی ہے۔ اور اس کے بعد سنتوں کی تاکید میں دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی سنتوں کو نہ چھوڑو گو تم کو لشکر منع کرے اور یہ سنتیں دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ اور اس کے بعد یہ لکھتے ہیں کہ دونوں فضیلتوں کا حاصل کرنا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ سنتیں پڑھکر جماعت سے ملجاوے۔ میں مودبانہ حافظ صاحب سے استفسار کرتا ہوں کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ عام نہیں اور سنت الفجر اس سے مستثنیٰ ہیں آپ نے اپنے دعوے کی کوئی دلیل پیش نہیں کی اور دعویٰ بلا دلیل قابل سماعت نہیں۔ جب شارع علیہ السلام نے کھلے بندوں پکار کر کہدیا کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ تو پھر آپ کو کیا دقت پیش آئی کہ آپ خواہ مخواہ اسمیں تاویلات رکیکہ سے کام لیتے ہیں۔ مانا کہ فجر کی سنتوں کی تاکید شدید آئی ہے لیکن یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے بھی مسجد میں سنتیں پڑھ لے۔ اسکے لئے تو جدا اور مضبوط دلیل درکار ہے جو آپ نے پیش نہیں کی اور جو دلیل آپ نے پیش کی ہے وہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے اور اسکا ضعف انشاء اللہ تعالیٰ اسکے جواب سے ظاہر ہوتا ہے۔ تاکید سے تو صرف اتنی بات کا ثبوت [illegible] ہے۔ کہ ان

ahmadimuslim.de

سنتوں کو چھوڑنا نہ چاہئیے۔ ہم بھی تو ترک نہیں کرتے۔ بلکہ موافق حدیث نبوی بطریق احسن ادا کرتے ہیں۔ سنتوں کی تاکید تو مسلم ہے لیکن انکا رتبہ کسی حالت میں فرضوں سے نہیں بڑھ سکتا۔ آپ کا یہ لکھنا کہ فضیلت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ سنتیں پڑھکر جماعت میں شامل ہو جاوے محض دعویٰ بلا دلیل ہے جو قابل التفات نہیں آپ کے دعوے کا اثبات تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ آپ ایسی صحیح حدیث پیش کریں جسمیں حکم ہو۔ کہ فرضوں کی جماعت کے ہوتے ہوئے بھی سنتیں پڑھ لینی جائز ہیں۔ ودونہ خرط القتاد۔

محدثین رحمہم اللہ تو جہاں کہیں یہ حدیث لاتے ہیں اسکو عام ہی ٹھہراتے ہیں۔ امام مسلمین حافظ خطابی معالم السنن شرح سنن ابوداؤد میں اس حدیث کے نیچے تحریر فرماتے ہیں قلت فی ھذا بیان انہ ممنوع من رکعتی الفجر ومن غیرھا الا المکتوبۃ میں کہتا ہوں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو خواہ فجر کی سنتیں ہوں یا کوئی اور نماز سوائے ان فرائض کے سب ممنوع ہیں۔ وقال النووی فی شرح مسلم فیھا النھی الصریح عن افتتاح نافلۃ بعد اقامۃ الصلوٰۃ سواء کانت راتبۃ کسنۃ الصبح والظھر او غیرھما امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اقامت ہو جانے کے بعد نماز نوافل پڑھنے کی صریح نہی وارد ہے خواہ وہ سنتیں مؤکدہ ہوں جیسے صبح ظہر کی یا کوئی اور۔ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں فیہ منع التنفل بعد الشروع فی اقامۃ الصلوٰۃ سواء کانت راتبۃ ام لا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اقامت ہو جانے کے بعد نوافل خواہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ پڑھنے منع ہیں۔

بہت سی صحیح حدیثیں ایسی ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زجر اور توبیخ فرمائی۔ اور اس امر کو سخت مکروہ سمجھا جس سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ جماعت کے ہوتے وقت سنتیں ادا نہیں کرنی چاہئیں۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی رکعتی الفجر اذن المؤذن یقیم فغمز النبی منکبہ وقال الا کان ھذا قبل ھذا۔ قال العراقی اسنادہ جید۔ یعنی طبرانی نے کبیر میں ابوموسی الاشعری سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا فجر کی دو سنتیں پڑھتے دیکھا تو آپ نے اس شخص کے دونوں کندھے پکڑے اور فرمایا کہ خبردار ہو کہ اس نماز کا وقت اس سے پہلے تھا۔ یعنی سنت پڑھنے کا وقت جماعت کے قائم ہونے سے پہلے ہوتا ہے اور جب جماعت کھڑی ہو جاوے تو جماعت کے ساتھ نماز فرض پڑھنا چاہئیے۔

واخرج مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ واللفظ لمسلم عن عاصم الاحول عن عبداللہ بن سرجس قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فلان بای الصلوتین اعتددت ابصلوتک وحدک ام بصلوتک معنا۔ صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی ابن ماجہ ابن عاصم احول نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت فجر کی نماز میں تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے مسجد کی ایک جانب دو رکعت پڑھیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں شامل ہوا جب رسول اکرم نے سلام پھیرا تو آپ نے اس شخص کو فرمایا کہ اے فلاں ان دونوں نمازوں میں سے تو نے کونسی نماز کو نماز میں شمار کیا ہے۔ جو تو نے تنہا پڑھی تھی اسکو نماز ٹھہرایا یا اسکو جو ہمارے ساتھ پڑھی؟ یعنی آپ نے اسکو طنز اور زجر سے فرمایا کہ بعد ہو جانے تکبیر کے تو وقت فرض نماز ہی کا ہوتا ہے۔ سنتوں کا وقت تو اس سے پہلے تھا۔ اب جو تو نے اقامت ہو چکنے کے بعد ایک اکیلے نماز پڑھی اور ایک جماعت کے ساتھ پڑھی۔ ان دونوں میں سے کونسی نماز کو فرض ٹھہرایا۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں۔ فیہ دلیل علی انہ لا یصلی بعد الاقامۃ نافلۃ وان کان یدرک الصلوٰۃ مع الامام ورد علی من قال ان علم انہ یدرک الرکعۃ الاولی او الثانیۃ یصلی النافلۃ اس میں اس امر کی دلیل ہے کہ اقامت کے بعد کوئی نفلی نماز نہ پڑھی جاوے۔ اگرچہ وہ نفل پڑھکر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو سکے اور اس شخص کا رد ہے جس نے یہ کہا ہے کہ اگر جانتا ہے کہ پہلی رکعت یا دوسری رکعت پائیگا۔ تو سنتیں پڑھ لے۔ اس حدیث سے آپ کے اس قول کی بھی (کہ اگر ایک رکعت کے ملجانے کی بھی امید ہو تو سنتیں پڑھکر جماعت سے ملے) پوری تردید ہو گئی۔

اور آپکے اس قول کی بھی تردید ہوتی ہے۔ کہ جماعت کے ہوتے ہوئے

ahmadmuslim.de

مسجد میں گوشہ میں سنتیں پڑھ لے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ اس شخص نے نماز مسجد کی ایک جانب میں پڑھی تھی جماعت کے پاس اور اسی صف میں بھی نہیں پڑھی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر انکار کیا۔

وقال البیہقی فی المعرفۃ بعد روایۃ حدیث عبد اللہ بن سرجس الذی رواہ مسلم فی الصحیح عن زہیر ابن حرب عن مروان بن معاویہ ورواہ عبد الواحد بن زیاد عن عاصم وقال یصلی رکعتین قبل ان یصل الی الصف وھذا یرد قول من زعم انہ انما انکرہ لا یصالہ بالصفوف فی حال اشتغالہ بالرکعتین او لانہ لم یجعل بین النفل والفرض فصلا بتقدم او بتکلم لان ھذا قد اخبر انہ صلاھما فی جانب المسجد قبل ان یصل الی الصف ثم دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بیہقی نے معرفۃ میں حدیث عبد اللہ بن سرجس کی روائت کے بعد جسکو مسلم نے روایت کیا کہا کہ مسلم نے اپنی صحیح میں زہیر ابن حرب اس نے مروان بن معاویہ سے اور عبد الواحد بن زیاد نے عاصم سے روایت کیا۔ اور کہا اس شخص نے دو رکعت صف میں ملنے سے پہلے ادا کی تھیں۔ اور اس میں صریح رد ہے۔ اس شخص کا جسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اس لئے تہا کہ وہ شخص صفوں کیساتھ سنتیں ادا کر رہا تہا۔ اور اس نے نفل اور فرض کے درمیان تقدم اور تکلم سے فرق نہیں کیا۔ کیونکہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے جانب مسجد میں صف سے الگ سنتیں پڑھی تھیں۔ پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں شامل ہوا اور اسپر آنحضرت نے انکار کردیا۔

وقال الخطابی فی معالم السنن شرح سنن ابی داؤد فی ھذا دلیل علی انہ اذا صادف الامام فی الفریضۃ لم یشتغل برکعتی الفجر ویترکھما الی ان یقضیھما بعد الصلوۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصلیھما صلوتک مسئلۃ انکار یریل بذالک تنکبۃ علی فعلہ وفیہ دلالۃ علی انہ لایجوز لہ ان یفعل ذلک وان کان الوقت یتسع الفراغ منھا قبل خروج الامام من صلوتہ۔ لان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ام بصلوتک معنا یدل علی انہ ادرک الصلوۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد فراغہ من الرکعتین یعنی خطابی نے معالم السنن شرح سنن ابو داؤد میں کہا کہ اس حدیث میں اسبات کی دلیل ہے کہ جب امام فرضوں کی جماعت میں شامل ہو جاوے تو فجر کی سنتیں نہ پڑھے اور انکو چھوڑ دے اور بعد نماز کے ادا کرے اور آنحضرت کے اتصلیھما صلوتک فرمانے سے مراد استفہام انکاری ہے اور اس سے سنتیں پڑھنے والے پر زجر کرنا مراد ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ امام کی نماز سے فارغ ہونے سے پہلے سنتیں پڑھکر نماز میں ملجانیکا وقت بھی ہو تو بھی وہ سنتیں نہ پڑھے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ام بصلوتک معنا دلالت کرتا ہے کہ وہ شخص دو رکعت سنت سے فارغ ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماعت میں ملگیا تہا۔ اور اس کو آپنے اس امر پر زجر فرمائی وقال ابن عبد البر کل ھذا انکار فیہ لذالک الفعل فلا یجوز لاحد ان یصلی فی المسجد شیئا من النوافل اذا اقیمت المکتوبۃ کذا فی شرح الموطا للزرقانی یعنی ابن عبد البر نے کہا کہ ان سب حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے والے پر انکار فرمایا ہے پس کسی کے لئے جائز نہیں کہ جب اقامت نماز فرض ہو جائے تو مسجد میں کوئی نوافل وسنتیں پڑھے زرقانی شرح موطا میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اخرج البخاری عن حفص ابن عاصم عن عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل وقد اقیمت الصلوۃ یصلی رکعتین وفی روایۃ لہ رای رجلا وقد اقیمت الصلوۃ یصلی رکعتین فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاث بہ الناس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح اربعا الصبح اربعا یعنی بخاری میں ابن بحینہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت ایک شخص پر گذرے کہ وہ اقامت نماز ہونے کے بعد دو رکعت سنتیں پڑھ رہا تہا اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضور نے ایک شخص کو دیکھا کہ اقامت ہو چکنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ رہا ہے۔ جب آنحضرت نماز سے فارغ ہوئے لوگ اس شخص کے گرد ہو گئے پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھیگا۔

(باقی آئندہ)

السلام علیکم :۔ سلام کے متعلق مسائل اور اسلامی سلام کی فضیلت۔ قیمت ۱؎
ہدایت الزوجین :۔ خاوند بیوی کے حقوق۔ قیمت ۱؎
اہلحدیث کا مذہب :۔ فرقہ اہلحدیث (موحدین) کے متعلق کہ وہ کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن سے انکار کرتے ہیں۔ قیمت ۲؎
مینیجر مطبع اہلحدیث سے طلب کرو۔

ahmadimuslim.de

# ناظرین مطلع رہیں

چونکہ مولویصاحب ریاست مالیرکوٹلہ اور بنارس کے سفر کیلئے تشریف لیگئے ہیں۔ اس لئے اکی بار بجائے فتوی کے اس صفحہ پر بھی خبریں درج کیجاتی ہیں مستفتی مطمئن رہیں کہ مولویصاحب ہفتہ عشرہ تک واپس امرتسر تشریف لے آوینگے۔

راقم کاتب اہلحدیث

# انتخاب الاخبار

**قبول اسلام**۔ ۱۷ شوال کو بوقت عصر ایک ہندو مسمی رام دیال ولد چرنجی لال قوم کایستھ عمر ۱۵ سال ساکن و زمیندار موضع ہنگول ضلع رائے بریلی حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب نگرام ضلع لکھنؤ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا اسلامی نام غلام مولے رکھا گیا۔ اللہم زد فزد

**دعائے فتح و نصرت امیر المومنین سلطان عبد الحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ** جو مدراس میں عام طور پر شائع کیگئی اور مساجد میں مانگی گئی تھی:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اللہم لک الحمد کلہ لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل لمن ھدیت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللہم ابسط علینا من برکاتک ورحمتک وفضلک ورزقک اللہم قاتل الکفرۃ الذین یکذبون رسلک ویصدون عن سبیلک واجعل علیہم رجزک و عذابک الٰہ الحق آمین۔ اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وسریع الحساب وھازم الاحزاب اھزمہم وزلزلہم وانصرنا علیہم اللہم انا نجعلک فی نحورہم ونعوذ بک من شرورہم اللہم استر عوراتنا وآمن روعاتنا اللہم بسطوۃ جبروت قہرک وبسرعۃ اغاثۃ نصرک وبغیرتک لانتہاک حرماتک وحمایتک لمن احتمی بآیاتک نسألک یا اللہ یا سمیع یا قریب یا مستعصر یا قہار یا شدید البطش یا جبار یا من لا یعجزہ قہر الجبابرۃ ولا یعظم علیہ ھلاک المتمردۃ من الملوک الاکاسرۃ نسألک اللہم ان تجعل من کادنا فی نحرہ ومکرہ من مکرنا عائدا علیہ وحفرۃ من حفر لنا واقعا فیہا ومن نصب لنا شبکۃ الخداع اجعلہ یا سیدی مساقا الیہا ومصادفیہا واسیرا لدیہا اللہم بحق کہیعص اکفنا شر العدی ولقہم الردی واجعلہم لکل حبیب فدی وسلط اللہم علیہم عاجل النقم فی الیوم وفی الغد اللہم بدد شملہم اللہم فرق جمعہم اللہم قلل عددہم وفلل حدہم اللہم اجعل دائرۃ السوء علیہم اللہم ارسل العذاب الیہم اللہم مزقہم کل ممزق مزقتہ اعدائک انتصارا لانبیائک ورسلک واولیائک۔ اللہم انصر سلطاننا خلیفۃ المسلمین وامیر المؤمنین خادم الحرمین الشریفین عبد الحمید خان الغازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وبارک فی عمرہ ودولتہ آمین وصل علی سید المرسلین حبیبک وسیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

**معزز ہمعصر سول ملٹری گزٹ** لاہور سترہویں قسط کی روانگی بالفاظ ذیل ایڈیٹوریل نوٹ تحریر کرتا ہے "ایڈیٹر وطن نے ۲۲۸۰ روپیہ کی سترہویں قسط قسطنطنیہ کو روانہ کی ہے۔ وہ ابتک کل ۲۴۰۳۰ روپیہ بھیج چکا ہے اس قسط کا بڑا حصہ ہنگو کے آفریدیوں اور مسلمانان جالندھر و جہلم نے دیا۔ فورٹ لوکہارٹ کی فوج کے مسلمان بھی اپنے کمان افسر کی اجازت سے حجاز ریلوے کیلئے چندہ جمع کر رہے ہیں جسکا مقدونیہ نے افغانوں کو بھی جو پہلے لاپرواہ تھے توجہ دلادی ہے اور اب وہ فیاضی و سرگرمی کے ساتھ اس مقدس ریل کے لئے چندہ فراہم کر رہے ہیں۔ بقول ترکی اخبارات آخر نومبر تک ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ حجاز ریلوے فنڈ کو چندہ سے ملا ہے حیفہ درعالائن ۲۴ اکتوبر سے عام آمد و رفت کیلئے کھل گئی ہے آخر اگست تک حجاز ریلوے اور اسکی شاخوں پر تقریبا ۸ کروڑ یا مقرر یا ستر ملین خرچ ہونگے اور ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ پیاستر اس فنڈ کے حساب میں عثمانیہ بنک میں جمع تھے۔ پہلے ۷ سو کیلو میٹر (کیلو میٹر ۵/۸ میل) پر ۸۰ ہزار روپیہ یا ۴۰ ہزار روپیہ فی میل کے حساب سے خرچ ہوا۔ ہندوستان میں فی میل ایک لاکھ روپیہ خرچ کی اوسط پڑتی ہے۔ آگے چونکہ علاقہ صاف ہے اسلئے خرچ اور بھی کم ہوگا حجاز ریلوے باغلب وجوہ چھ ماہ تک مدینہ منورہ پہونچ جائیگی اسوقت لائن پر تیس انجن کام کر رہے ہیں"

پچھلے ہفتہ شمالی اور وسطی پنجاب میں اچھی بارش ہوگئی۔ بادل اکثر اوقات گھر گھر کے

## آریوں اور سکھوں کا جنگ و جدال

۳۰ دسمبر کو ۸ بجے رات کو امرتسر کٹڑہ سفید میں آریوں اور سکھوں کی انسکھ گرنتھ ہول پر بحث تھی اور وید کا پاٹ سکھ بھی اور اسی سے منش مکتی پاتا ہے مباحثہ شروع ہوا تو پہلے ایک سکھ سردار نے اس منتر کا ترجمہ باقاعدہ گرو گرنتھ صاحب کیا۔ مگر آریہ دہرم کب مانتا ہے انکے ہاتھ میں تو سوامی دیانند ایک ایسی نفاق کی تلوار دے گئے ہیں کہ انکے روبرو کسی کو بھی سچا نہیں جانتے۔ بعد ازاں بھائی گنڈہ سنگھ نے دوبارہ باقاعدہ ترجمہ کیا۔ تو اب آگے چلکر جواب ندارد پریزیڈنٹ صاحب پھر تو تو میں میں پر آگئے۔ اور بقول کسے

چو حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

یکا یک آریوں کے گروہ سے شور و غوغا اٹھا اور نوبت مار پیٹ شروع ہوئی۔ افسوس! کہ اس قوم نے اسلام سے بگاڑ کرکے منہ کی کھائی۔ پنڈت جگت پرشاد کو ایک ہزار روپیہ انعام وید حفظ سنا دینے پر دیا۔ مگر اسلام کو چیلنج نہ دیا۔ ورنہ ایک بچہ بھی مسلمانوں کا کلام اللہ حفظ سنا دیتا۔ اب ہم آریہ دہرم کو دو ہزار روپیہ انعام دیتے ہیں اگر چاروں وید معہ منش سمرتی حفظ سنا دی۔

آئندہ پرچہ میں میرا مضمون ہوگا سوامی دیانند کا چوہا اُستاد"

راقم محمد عبد اللہ واعظ اسلام ریاست کوٹہ حال وارد امرتسر

شہر لنڈن نے اپنی طرف سے لارڈ کرزن کو پارلیمنٹ کا ممبر مقرر کرنا چاہا تھا لیکن انہوں نے اس بنا پر کہ میرے تقرر سے اختلاف پڑیگا۔ معذرت چاہی +

مارکوئیس ایٹو جاپان کی طرف سے کوریا میں رزیڈنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں +

قسطنطنیہ میں ایک شخص مسمی ژوری ساکن بلجیم اور اور پندرہ ارمنی لوگوں پر اس جرم میں مقدمہ قائم ہوا کہ انہوں نے ۲۱ جولائی گذشتہ کو حضرت سلطان المعظم کو ہلاک کر ڈالنے کی نیت سے بم کا گولہ چلایا تھا اور ۱۶ ارمنی لوگ اس جرم میں زیر تحقیقات ہیں کہ انکے پاس بھک سے اڑ جانے والے آتشی مادہ کا بہت سا سامان نکلا ہے۔ ژوری کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے۔ اُس نے اپنے جرم کا صاف اقرار کیا اور کہا کہ میں نے اس سازش میں بدل وجان مدد دی ہے۔ ہم لوگوں کا خیال ہے کہ سلطنت ترکی میں نئے بادشاہ کی ضرورت ہے اور ارمنی لوگوں کی بہتری بھی موجودہ سلطان کے مر جانے پر ہے +

ایک انگریزی سیاح کا جو ابھی مقدونیہ سے چلا آتا ہے بیان ہے کہ مقدونیہ کے عیسائی ترکوں سے ذرا بھی نفرت نہیں کرتے۔ البتہ ایک فریق کے عیسائی دوسرے فریق کو نہیں دیکھ سکتے اور یہی چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کو کچا کھا جائیں۔

(اہلحدیث۔ بالکل سچ ہے تعصب ہم جیسا وقلو ام شتی کے یہی معنے ہیں) +

ہمعصر سناتن دہرم گزٹ لاہور بھی عجب سادہ لوحی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ سکھر کے آریہ اخبار کے کہنے پر یہ بھی مریدوں کی طرح مان گیا کہ ہاں سندہ میں قبول اسلام کے واقعات مسلمانوں ہی کی زیادتی پر مبنی ہیں +

سلطان المعظم نے منیر پاشا کی ماتحتی میں ملک مین کو ایک کمیشن بھیجنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ جو تمام ملک کا دورہ کرکے ہر ایک مقام پر ہونیوالی اصلاحات کی ضرورت پر رپورٹ مرتب کریگی۔ تاکہ انتظام کی ضروری کمی پوری کرکے آئندہ بدنظمی کا خطرہ ہی مٹا دیا جاوے۔ منیر پاشا پیرس میں دولت علیہ کے عہدہ سفارت پر ممتاز اور نہایت قابل مدبر ہیں انکی تحقیقات میں بہت کچھ فائدہ کی باتیں عیاں ہونگی +

اللوا لکھتا ہے کہ اسکے پاس ایک معتبر مصری مسلمان مقیم لنڈن کی تحریر آئی ہے جسمیں درج ہے کہ شہر لنڈن میں جس قدر مسلمان موجود ہیں سب نے فراہم ہو کر معاملات مقدونیہ پر بحث کی اور یہ تجویز پاس ہوئی کہ ہر ایک یورپین حکومت اور اخبار کو اس معاملہ سے آگاہ کیا جاوے کہ تمام دنیا کے مسلمان یورپ کے اس برتاؤ سے سخت ناراض ہیں جو وہ خلافت اسلامی سے کر رہے ہیں۔ اور اسوقت تمام یورپ کو بتا دینا چاہئے کہ مسلمان ایک زندہ قوم ہیں۔

اللوا ایک یورپین اخبار کی سند پر تحریر کرتا ہے کہ خود شاہ اٹلی نے دول یورپ اور سلطان کے مابین پڑکر جھگڑا چکا دیا +

اللوا لکھتا ہے کہ گو دول یورپ کی یادداشت میں صرف اسقدر ترمیم مانی گئی ہے کہ مالی کمیشن میں ایک ترکی قائمقام بھی شامل رکھا جاویگا۔ اور اسکی تجویزیں بابعالی کی منظوری سے نافذ ہونگی لیکن بغور دیکھنے سے پتا چل سکتا ہے کہ دول نے کیا چاہا تھا اور طے کیا ہوا۔ اب دراصل یہ کمیشن بابعالی کے زیر اثر رہیگا۔ اور پہلی صورت یہ تھی کہ بابعالی مقدونیہ سے بیدخل ہو جائے +

مصر اور انگلستان کے مابین آنے جانیوالے خطوط کا محصول ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء سے ایک آنہ (ملینی) کر دیا گیا۔ اور مصری حکومت اسبات کیلئے تیار ہے کہ دیگر ممالک کی گورنمنٹیں بھی ایسی معاملت پر رضامند ہوں تو وہ انکی ڈاک میں بھی تخفیف کر دیگی

ahmadimuslim.de

## حکیم محمد سرفراز خان صاحب مالک دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کی ادویات

**برقی سٹ** اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے میں نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے کہ اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ اس سے قریباً دو ہزار بیمار صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت صرف سے تین روپیہ

**مومیائی** یہ افغانستان کے پہاڑوں کے پتھروں کا جوہر ہے جو مارچ اور اپریل کے مہینے میں خود بخود نکلتا ہے۔ یہ دوائی ابتدائی سل ودق اور جریان۔ دماغی و بدنی کمزوری اور درد کمر کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دوائی کھلا دینے سے درد کو فوراً دور کر دیتی ہے۔ ہزاروں آدمیوں پر یہ دوائی تجربہ ہو گئی ہے۔ قیمت فی چھٹانک جو قریباً ۲ ماہ کیلئے کافی ہے صرف عہ

**سرمہ مقوی البصر** آنکھوں کو تراوت بخشتا ہے۔ خارش۔ دھند۔ پانی بہنا وغیرہ امراض کو زائل کر کے نظر کو تقویت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف عہ

**فاسفرس کمپونڈ پلز** یہ گولیاں ولایت کے شاہی خاندان کے دوا ساز کی تیار کردہ ہیں۔ انہیں فاسفورس۔ ڈامیانہ۔ کوکا۔ فولاد۔ سونا وغیرہ تمام مقوی اور بیش بہا اجزا موجود ہیں۔ سرعت۔ جریان۔ نامردی کو دور کرنیمیں اکسیر ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں عہ

**جوہر دافعہ آتشک** تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف عا

**کشتہ فولاد** قیمت فی تولہ عار۔ **کشتہ قلعی** قیمت فی تولہ عہ

**دائم قبض کی دوائی** قیمت ۲۰ گولیاں عہ

**تلی کی مجرب دوائی** قیمت عہ

**مستورات کا حیض جاری کرنیکی مجرب دوا**۔ قیمت ۲۰ خوراک عہ

پرچہ ترکیب استعمال دوائی کیساتھ ارسال ہوگا

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار +

**المشتہر** منشی علم الدین منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ فلعہ۔ امرتسر۔

## مجرب دوائیں

**عرق ماء اللحم انگوری و آتشہ** یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلی درجہ کی مقوی۔ مبہی۔ مصفی خون۔ مصلح معدہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا سمن بدن و مفرح القلوب بھی ہے مگر اعلی درجہ کا۔ قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عا تین بوتل صہ تین روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو حساب عہ فی بوتل

**طلاء** جو لوگ اپنی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے۔ اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (محبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی سے

**جواہر ہاضم** اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک ٹکیہ نوش فرمادیں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہیں گے قیمت فی شیشی ۳۰ (ٹکیہ عہ)

**لائف پلز محبوب حیات** اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین ہفتے کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ ٹکیوں سے دفع ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں (عہ)

**جوہر مصفی خون** فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ آتشک۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے بحفظ تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے شیشی خورد عہ کلاں عار

**سرمہ عزیزی** اسکی ایک سلائی اپنی کیمیائی اثر سے پیپ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ میری کا خاص سرمہ (صہ)

**المشتہر**

حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) در مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

# الحمد للہ

# اہلحدیث امرتسر

جلد ۳ — نمبر

امرتسر ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مبارک

## مقاصد اخبار ہذا

۱۔ دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی ... بہبودی خصوصاً کرنا۔

۳۔ ... مذہبی ... کے تعلقات ... لاؤ ... بہبود ...

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ سے | عہ |
| والیان ریاست سے | ہے |
| رؤسا و جاگیرداران سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | عہ |
| ... کے لئے | |
| ممالک غیر کے لئے | |

... نمونہ بھی پرچہ ... تیز رنگ خطوط وغیرہ واپس ... مفت درج ہونگی مگر بشرط پسند ۔ اُجرت اشتہارات ... بذریعہ خط کتابت ہو سکتا ہے۔

تمام خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہیے

## انجمن تائید الاسلام بنارس کا سالانہ جلسہ

انجمن ہذا کی عمر اسوقت تک کل ۱۲ ماہ کی ہے ۔ یہ اس غرض سے قائم ہوئی تھی کہ مسلمانوں کو مخالفوں سے مناظرہ کرنے کی مشق کرائی جائے جسکو ڈبیٹنگ کلب کہتے ہیں جیسی کہ امرتسر میں ہے ۔ اس انجمن نے بنارس میں اچھی خاصی ترقی کی ۔ ... کی یہ ہے کہ مختلف خیالات کے مسلمان اسکے اندر جمع ہو سکتے ہیں ... پورے طور پر ابھی ... کا اتفاق اور اتحاد نہیں تاہم مقبول ہے

... اول الف با تا شخوانی ۔

... قرآن درس خواندن کے قاری

موجودہ صورت بھی غنیمت ہے۔ اس انجمن کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کو تھا جس میں انجمن نے اپنی بساط سے بڑھکر دور دراز کے مشاہیر علماء کرام کو شریک جلسہ کیا تھا۔ علماء کرام کے علاوہ خاص قابل ذکر بابو عبدالعزیز صاحب (سابق ہندو بابو تیرتھ) آ... ہیں جنہوں نے بڑے زور سے اپنے اسلام لانے کی وجوہات پر لیکچر دیئے۔ آریوں کو آپکے لیکچر پر اعتراضات کرنے کے لئے موقع دیا گیا تھا مگر کوئی نہ بولا۔ شائد سمجھے کہ ع گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ یا اس لئے کہ بنارس جیسے عظیم الشان ہندوانہ شہر میں سماج کی حالت جس ترقی پر چاہئے تھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندؤں نے سماج کو مباحثہ کے لئے چیلنج بھی دیا مگر افسوس کہ سماج نے ادھر بھی رخ نہ کیا۔ خیر بہر حال انجمن کا جلسہ بڑی خیر وخوبی سے پورا ہوا گو ضمناً بعض بے عنوانیاں ہوئی ہیں مگر وہ ایسی نہیں کہ انجمن کے حوصلہ کو کسی طرح پست کرنے کی موجب ہوں بلکہ بوجہ کم سنی کے قابل معافی تھیں۔ کثرت حاضرین کی یہ کیفیت تھی کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ پنجاب میں ایک عالیشان جلسہ ہوتا ہے مگر بلا مبالغہ اس سے قریب قریب دگنی کثرت تھی غرض ہزاروں کا مجمع تھا پھر مجمع بھی کیسا کہ جو آیا اخیر تک نہیں ہلا۔ جلسہ کے صدر جناب مولوی شاہ ابو الخیر صاحب غازیپوری تھے۔ بڑے بڑے مشہور علماء۔ واعظ اور لیکچرار تھے جنہیں عجیب قدرت کی بوقلمونی نظر آتی تھی۔ کوئی تو صرف قرآن وحدیث پڑھتا تھا جیسے جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی بعض مثنوی روم کے شارح تھے جیسے جناب شاہ ابو الخیر صاحب۔ بعض مرکب القوی جیسے جناب مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری۔ ایسا ہی بعض عربی خواں تو بعض سنسکرت کے ودوان جیسے بابو عبدالعزیز صاحب اور مولوی ابو رحمت صاحب وغیرہ غرض جلسہ کیا تھا ایک مرکب القوی معجون تھا۔ انجمن اور صدر انجمن کیطرف سے سخت تاکید تھی کہ کوئی صاحب اختلافی مسئلہ بیان نہ کریں۔ چنانچہ صدر انجمن شاہ ابو الخیر صاحب اس امر کے بڑی سختی سے نگران رہتے تھے۔ خاکسار کے بیان میں توحید کا ذکر تھا۔ اور آیت زیر تفسیر یہ تھی کہ۔ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا الآیۃ شاہ صاحب کو خیال ہوا کہ اس ذکر میں کہیں رخ دوسری طرف نہ ہو جائے۔ یعنی موجودہ مسلمانوں کا ذکر ہو جو اللہ کے سوا پیروں فقیروں سے مرادیں مانگتے پھرتے اور مشرکانہ خیال دل ودماغ میں رکھتے ہیں فوراً رقعہ تاکیدی دیدیا کہ "اختلافی مسئلہ بیان نہ فرمائیگا۔ خاکسار نے بھی اس حکم کی تعمیل کی مگر بڑے ادب سے کہنا پڑتا ہے کہ صدر انجمن جناب شاہ ابو الخیر صاحب خود اسپر عامل نہ ہوئے [illegible] جیسے اخیر تھی [illegible] صدر انجمن ہو آپکا فرض تھا اور جس قسم کی تقریر آپکو کرنی چاہئے تھی [illegible]

ذکر ہی نہیں وہ کام تو کسی کانگریس یا کانفرنس کے پریزیڈنٹ کا ہے جو کسی باقاعدہ جلسہ کے صدر ہوں۔ ہاں افسوس یہ ہے کہ جو کچھ بھی شاہ صاحب نے فرمایا اس میں انجمن کی ہدایت اور اپنے منصب کو بالکل بھول گئے۔ آپنے حسب عادت اثناء وعظ میں کئی ایک دفعہ یا رسول اللہ۔ یا رسول اللہ کے نعرے مارے۔ بلکہ مسلمانوں سے بھی فرمائش کر کے خوب نعرے بلند کرائے کہ مسلمانو! کہو! یا رسول اللہ۔ ہم کیا عموماً اہل علم خصوصاً تعلیم یافتہ جنٹلمین انگشت بدنداں تھے کہ شاہ صاحب کیا کر رہے ہیں۔ اول تو یہ لفظ ہی قرآن مجید کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیر القرون (صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین) کے زمانہ میں کوئی اسکی نظیر نہیں ملتی کہ کسی صحابی نے اس قسم کی ندا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا ہو۔ مالیر کوٹلہ کے جلسہ کے موقع پر جامع مسجد میں بھی ایک مولوی صاحب نے کہا کہ خبیب صحابی نے شہید ہوتے وقت یا رسول اللہ کہا تھا۔ لیکن جب ایک لڑکے نے پوچھا کہ ثبوت کیا ہے؟ تو بخاری اور قاضی عیاض کا نام لیکر ٹالدیا۔ اگر مولویصاحب مذکور صحیح بخاری سے یہ قصہ انہی لفظوں میں دکھلادیں تو ہم انکو انعام دینے پر طیار ہیں۔ علاوہ اس کے مانا کہ جناب شاہ صاحب کے خیال میں اس قسم کی ندا کرنا منع نہیں لیکن آپ تو جانتے تھے کہ جماعت اہلحدیث اس قسم کی نداؤں کو ناجائز جانتے ہیں۔ پھر آپنے باوجود صدر جلسہ ہونے کے اس کی کوئی پرواہ نہ کی شاباش ہے جماعت اہل حدیث پر کہ انہوں نے آپکی اس ناجائز کارروائی کو نہایت ہی صبر وتحمل سے دیکھا اور سنا۔ خدانخواستہ اگر کوئی شخص ذرہ بھی چوں کر دیتا اور اتنا ہی کہدیتا کہ مولویصاحب! اس قسم کے الفاظ ندائیہ زبان مبارک سے نہ نکالئے کیونکہ اہلحدیث کے نزدیک یہ ناجائز ہیں اور آپ اس جلسہ کے صدر ہونے کیوجہ سے خود ذمہ دار ہیں [illegible] سوچئے کہ جلسہ کا خاتمہ کیسا ہوتا۔ مگر جماعت اہلحدیث جیسی کہ ہمیشہ سے امن پسند ہے اس نے اپنی امن پسندی کا اس موقع پر بھی پورا ثبوت دیا۔ اس لئے جناب شاہ صاحب کی خدمت میں ادب سے ہم عرض کرتے ہیں کہ آئندہ کو آپ کم زبان بے ضرر اور امن پسند جماعت کی قدر کیا کریں [illegible]

ہم رونے پہ آجائیں تو دریا ہی بہادیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

آخیر میں ہم انجمن تائید الاسلام کے ممبران کو [illegible] دلاتے کہ چونکہ خدا کے فضل سے جلسہ کی کیفیت دیکھکر امید پائی ہے کہ انجمن خوب ترقی کریگی۔ اس لئے انجمن کو چاہیے کہ اپنی تحقیقات اور [illegible]

ahmadimuslim.de

ایک ہی غرض (اشاعت اسلام) تجویز کریں۔ اور اس غرض کے لحاظ سے اگر ممکن ہو تو نام بھی اشاعت اسلام ہی تبدیل کر دیں۔ اور اس غرض کی تکمیل کے لئے سردست ایک واعظ مقرر کریں جو شہر اور اطراف میں مسلمانوں کو تو تعلیم اسلام کرے اور غیروں کو تبلیغ اسلام۔ پھر جیسی جیسی انجمن میں وسعت بڑھتی جائیگی واعظوں کو بڑھاتی جائے۔ باقی ماہواری رسالہ وغیرہ کی سردست نہ تو انجمن کو ضرورت ہے۔ اور نہ ہی وہ کچھ مفید ہے۔ آئندہ اختیار ؎

من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔

## مضمون حیرت انگیز

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ!
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا۔

پچھلے ہفتہ خاکسار بتقریب جلسہ انجمن اشاعت اسلام بابیر گولہ۔ وہاں سے بناس اور بنارس سے حسب دعوت احباب بمقام آرہ پہنچا تو دیکھتا کیا ہوں کہ بحکم ع

بہر زمین کہ رسیدیم آسماں پیدا است

وہاں پر ایک اشتہار پڑا ہے جو ضمیمہ ہے رسالہ ضیاء السنۃ کا۔ اُس کا عنوان ہے یہ مضمون حیرت انگیز۔ از مولوی شرف الدین صاحب پنجابی نزیل دہلی۔ مضمون پڑھکر ہمیں بھی اُس کے عنوان کی تصدیق ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مضمون واقعی حیرت انگیز ہے۔ مگر مضمون بتلانے سے پہلے راقم مضمون کی تعریف ضروری ہے کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ آج ماجرا کہ کے ہم صفیر ہیں جنکا دعویٰ ہے کہ خاکسار اہلحدیث سے خارج ہے۔ معلوم نہ تھا ہی اس کے آپ میں یہ خوبی بھی ہے یا یوں کہو کہ حاتمی صفت ہے کہ معاہدہ آرہ پر آپکے دستخط بھی ہیں۔ بلکہ وہی مسودہ حافظ عبدالوہاب صاحب نزیل دہلی کے دستخط بھی آپ ہی کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں پس اب سنئے آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

”میں نے سنا ہے کہ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری فرمایا واقعی مولوی ثناء اللہ اہلحدیث میں ایسا خارج نہیں پہلے تو ہم انکو اہلحدیث سے خارج جانتے تھے مگر آرہ نے جو عالم فضل و تقوی میں ہم سب سے بڑھے ہوئے ہیں انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ مولوی ثناء اللہ کی جو وہ غلطیاں ہیں مگر ان غلطیوں کی وجہ سے خارج نہیں۔

اس لئے ہمکو بھی منظور ہے (یعنی ہم بھی انکی تقلید کرتے ہیں اعاذنا اللہ منہا) مجھکو اس سے نہایت تعجب ہوا کہ اول آپنے کس زور شور سے فتوے دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اہلحدیث سے خارج ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ آپکا فتوے بے سوچے سمجھے تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا آپنے محاکمہ غور سے نہیں دیکھا کہ اُس میں کس قدر حق گوئی سے کام لیا گیا ہے“

ناظرین حیران ہوں تو تعجب نہیں کیونکہ مضمون کا نام ہی حیرت انگیز ہے۔ دیکھئے تو جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور حضرات حاکمین پر کیا خفگی ہے۔ مولویصاحب موصوف پر تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے معاہدہ کو جو اس نزاع کے رفع کرنے کے لئے آرہ میں لکھا گیا تھا اور مولویصاحب ممدوح کے دستخط بھی اُسپر تھے بحکم اَوْفُوْا بِالْعُهُوْدِ (وعدہ پورا کیا کرو) ایفاء عہد کیا اور حضرات حاکمین کا یہ جرم کہ انہوں نے کمال محنت اور انصاف سے فیصلہ لکھا۔ مگر ہاں راقم مضمون اور آپکے ائمہ ہدیٰ کے خلاف منشاء ضرور لکھا پس یہی انکا قصور ہے۔ آہ ؎

کمش بتیغ ستم والہان نصفت را۔
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر۔

اے مولانا! غور طلب بات تو یہ ہے کہ آیا اس قسم کا معاہدہ جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے چنانچہ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے اپنے نزاع کو رفع کرنے کو منصف مقرر کئے بلکہ دور کیوں جائیں خود آپکے ائمہ ہدیٰ علماء غزنویہ نے جو مفتیوں سے فتوی لیا تو یہ بھی ایک منصف نامہ ہی ہے۔ فرق ہے تو یہ ہے کہ ”تنہا پیش قاضی روی آئی راضی“ والی مثال ہے بلکہ آپ تو دہی معاہدہ پہ دستخط کرکے اُس کی جواز کے قائل ہو چکے ہیں۔ تو پس جس معاہدہ کا کرنا جائز ہے اُسکا ایفاء ضروری ہے۔ پھر کیوں منہ سے آپ مولانا احمد اللہ صاحب پر الزام تقلید لگاتے اور منہ چڑاتے ہیں کیا ورخفا ہوتے ہیں؟ حدیث شریف میں آیا ہے:-

لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ

یعنی جو وعدہ پورا نہ کرے اُسکا دین مضبوط نہیں۔ پس اس حدیث کو یاد کرکے اُس معاہدہ پر اپنے دستخطوں کو دیکھکر بتلا دیں کہ قصور وار کون ہے؟ آہ ؎

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں!
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا نہیں؟

معلوم اللہ علیہ انصاف تو یہ ہے کہ جس طرح حضرت مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اُسی طرح آپ بھی آئندہ مضمون میں ایفاء عہد کا اعلان

ahmadimuslim.de

کریں ورنہ دنیا جان جائیگی کہ خیرنا وابن خیرنا (ہم میں اچھا اور اچھے کا بیٹا) کہنے والے اسوقت دہلی میں بھی ہیں جو اہالی دہلی کے لئے سخت باعث توہین ہوگا ؛

# میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

نمبر ۲ حکیم نورالدین صاحب نے جب مجھے یہ کہا کر خود مطالعہ کیا کرو جیسا اوپر بیان ہوا تو میرا اکثر بیکار رہنا ابوسعید عرب کی دوکان پر ہوا میں نے بلا وجہ واپس باغ میں جانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ خصوصاً ایک انگریزی کتاب کی نقل میں لگ گیا جس پر مجھے قریباً پندرہ روز لگے۔ درمیان میں ایک دن میں نے ابوسعید مذکور کی طرف سے مولوی ثناءاللہ صاحب کے برخلاف نکلا ہوا۔ ایک اشتہار دیکھا جس میں مولوی صاحب موصوف کو للکارا گیا تھا۔ کہ جس معیار سے آپ آنحضرت کی رسالت کے قائل ہیں اسی معیار سے ہم مرزا صاحب کے دعوےٰ رسالت کو صحیح ثابت کر سکتے ہیں الخ میں نے اسوقت ابوسعید مذکور پر حیرت ظاہر کی کہ کہاں تو جو دین سے محض ناواقف ہے اور کہاں مولوی ثناءاللہ صاحب؟ جو قادیاں میں خاص مرزا صاحب سے مباحثہ کرنے آئے۔ لو میں اب مولوی صاحب کی طرف سے معیار کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ نبی کبھی بھی کسی پر افترا نہیں کرتے اور نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کا یہ حال ہے کہ زندوں پر تو کجا ہی مردگان بھی آپ سے نہیں چھوٹے ۔ مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسمٰعیل علی گڈھی کے متعلق مرزا جی کے افترا کا قصہ سب کو یاد ہوگا۔

## ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب پر کچھ

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (ایڈیٹر صادق) کی نسبت صرف اس قدر کہدینا کافی ہے کہ یہ وہی آدمی ہے جس نے بحمایت مرزا صاحب افترا کے بڑے زور سے اپنی کتاب ختمیۃ الاسلام میں جسکی نسبت کسی مرزائی نے کہا ہے کہ گویا آسمانی فرشتہ نے لکھا ہے مولوی غلام دستگیر کی موت کو ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بلاکت ہی اگر ضروری تھی تو کیوں مولوی عبدالحق غزنوی باوجود صاف مباہلہ کرنے کے ہلاک نہ ہوا۔ دیکھو مرزا صاحب اس مباہلہ کو تحفہ غزنویہ میں صاف طور سے تسلیم کرتے ہیں اور اپنی نسبت اس مباہلہ کے اثر کی یہ کامیابی دکھلاتے ہیں کہ مجھے مریدوں نے بعد اس مباہلہ کے ہزار روپیہ بھیجا ہے۔ افسوس! پھر ماسٹر عبدالرحمٰن اس افترا میں شریک اور شامل ہیں کہ مولوی غلام دستگیر اپنے استدعائی موت اور مباہلہ سے مرا۔ استغفراللہ! اگر عبدالرحمٰن موصوف کو کچھ غیرت ہے تو وہ مولوی ثناءاللہ صاحب کے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۷ء کے کہ انکو مبلغ دوسو روپیہ انعام جو غلام دستگیر صاحب مرحوم کی کتاب سے وہ مضمون یا عبارت دکھلانے والے کے حق میں شائع ہوا خیال کرکے تکلیف ہونگے ورنہ کسی غار میں جاکر منہ چھپایا ہوگا۔ کیونکہ میرے خیال میں وہ ایک باحیا آدمی ہیں۔ آخر کچھ نہ کچھ فیصلہ کیا ہی ہوگا۔ یہ ہے نمونہ اس جماعت کے قسط وعدل وصدق کا۔

## مولوی عبدالکریم

مولوی عبدالکریم کی صحبت بفضلہ تعالیٰ مجھ کو چنداں میسر نہیں ہوئی صرف ایک دن اوہیں اکیلا پاکر یہ سوال خدمت میں پیش کیا گیا۔

**میں:** کیا آپ مرزا صاحب کی حقیقت اور انکے دعوےٰ کے صدق پر کوئی قطعی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟

**مولوی صاحب:** میں ایسی چیزوں کو پسند نہیں کرتا خصوصاً میں بیمار ہوں۔ مولوی نورالدین صاحب اس مطلب کے لئے کافی ہیں۔

**میں:** مگر آپ تو تندرست معلوم ہوتے ہیں جب جمعہ کے خطبہ میں بڑے زور سے تقریریں کرتے ہیں۔

**مولوی صاحب:** (کچھ طیش سے) تو کیا میں جھوٹ بولتا ہوں؟

**میں:** یہ ضرور نہیں کہ آپ کا ایسا کہنا محض جھوٹ کی بنا پر ہو۔ ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے تئیں بیمار گردانتے ہوں۔ مگر آپ طیش کیوں کر جاتے ہیں۔

**مولوی صاحب:** نہیں میں واقعی بیمار ہوں۔ مجھ کو ذیابیطس ہو گیا ہے ... سو خیر مرزا صاحب اس مطلب کے لئے موجود ہیں۔ میں طیش نہیں ہوا ... اگر ہم طیش کریں تو پھر ہم نے سیکھا کیا ہے۔

**میں:** (مکالمہ سے مایوس ہوکر) اچھا۔ سلام علیکم۔

ملہ افسوس کسی مرزائی کو خصوصاً اڈیٹران اخبارات مرزائیہ کو یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ غلام دستگیر اور مولوی اسمٰعیل مرحوم علی گڈھی کی تحریرات سے وہ مضمون دکھادیں۔ جو مرزا صاحب نے ... کیا ہے۔ ... ہم کو لیں۔ شرم! اڈیٹر

ahmadimuslim.de

میں نے اُن سے یہ معلوم کرکے کہ آپ ایسے مکالمہ اور گفتگو کو پسند نہیں کرتے - بعد ازاں کبھی اُن سے نہیں بولا تھا - گذشتہ موقعہ پر صرف میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپکے اعجاز گفتگو جو وہ بہ ثبوت دعوے مرزا صاحب پیش کرتے ہیں - دیکھ لوں کہ وہ کس طرز سے اس میں چلتے ہیں مگر مجھے کچھ بھی اس میں وصول نہؤا - اور میں بفضلہ تعالیٰ اس باز پرس قیامت سے بچ گیا کہ کیوں قیمتی وقت اُنکے پاس جانے میں ضائع کیا تھا کیونکہ اُنکی قرآن پر استہزا کرنے میں اُن کے پاس بخلاف آیت لا تقعدوا معہم بیٹھا تھا کیونکہ عام طور پر مرزائیوں کی تفسیر جو مرزا صاحب کے کمالات ڈھونڈنے ہی کو جھکتی رہتی ہے - یقیناً قرآن پر صریح استہزا ہے - جیسا کہ حکیم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اب اس جوابدہی کا خوف ہے - خدا معاف کرے +

پھر بھی اس شخص کا خلق مرزائی بتلانے کو صرف ایک بات بتلاتا ہوں کہ مجھے منشی محمد اعظم صاحب نے جو انکے مکان پر رہتے ہوئے سنائی تھی منشی صاحب موصوف جو کہ قرآن کے پڑھ سکنے تک سے معذور تھے کہتے تھے کہ میرے سامنے مرزا حیرت صاحب کا مترجم قرآن خرید لائے اور دیکھنے لگے کہ تجوید سے عبارت پڑھنا وقف کرنا وغیرہ سیکھتا ہوں لیکن فلاں [illegible] کو کس طرح جھکا [illegible] ذکر خیر اس مضمون میں ہو چکا ہے تمام غیر مرزائی مولویوں کو ایک ہی ضرب زبان سے نشانہ بنا کر ایسے کوستے کہ میرا دل گویا پارہ پارہ ہو جاتا مجھے فضول گفتگو سے نفرت تھی لہٰذا میں بہت دفعہ چپ کر کے سو رہتا - ہاں کبھی سخت زیادتی پر غیرت ایمانی اگر جوش میں آجاتا تو مجبوراً سخت الزامی جواب دینا پڑتا - آپ نے مولوی عبدالکریم کی نسبت ذکر کر کے فرمایا کہ آج مولوی عبدالکریم نے حامد علی مہتمم مہمان خانہ کو کہا کہ ایک ٹھنڈی صراحی [illegible] سودا قیمت خرید لاؤ اور کہ پھر وہ شخص ایک صراحی مولویصاحب کے پاس خرید لایا جو بہت ٹھنڈی تھی - مگر کچھ ایسی خوبصورت نہ تھی - مولویصاحب کو کچھ ایسی تیزی آئی کہ فرمایا ابھی وقت جاؤ اور پیسے واپس لاؤ - مجھے پیسوں کی سخت ضرورت ہے - محمد اعظم مذکور نے کہا کہ وہ صراحی [illegible] تھی مگر وہ خوبصورت نہ تھی مجھے تعجب آتا ہے کہ آیا واقعی مولویصاحب نے [illegible] ایسی صراحی کی قیمت یعنی کل تین پیسے پر [illegible] تہذیب کو دیدیا - یا یہ صرف تقاضائے خلق مرزائی سے تھا +

[illegible]

ہویں صدی کا مسیح :- مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری لٹریری ناول نہایت دلچسپ قیمت ۸ر

# مسئلہ سنت الفجر

(گذشتہ سے پیوستہ)

واخرج مسلم وابن ماجۃ واللفظ لمسلم عن عبد اللہ بن مالک بن بحینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل یصلی وقد اقیمت صلوٰۃ الصبح فکلمہ بشیء لا ندری ما ہو فلما انصرفنا احطنا بہ نقول ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی یوشک ان یصلی احدکم الصبح اربعا

یعنی صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں عبداللہ بن بحینہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ وہ وقت کھڑے ہوتے جماعت نماز فجر کے نماز سنت پڑھ رہا تھا پھر آپ نے اُس سے کچھ کلام کیا کہ ہم نہیں سمجھا - پھر جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو اُس کے گرد ہو گئے اور پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کیا فرمایا تھا! اُس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ارشاد کیا - قریب ہے کہ پڑھیگا ایک تمہارا نماز فجر کی چار رکعت یعنی پڑھنا سنت کا وقت کھڑی ہونے جماعت کے برابر فرض کے ٹھیرایا ہے - آخر رفتہ رفتہ سنت کو برابر فرض کے اعتقاد کریگا - اور یہ اعتقاد سنت کو فرض کے درجہ میں پہونچا دیگا - قال النووی فی شرح مسلم فی معنی قولہ علیہ السلام الصلی الصبح اربعا ہو استفہام انکار ومعناہ انہ لا یشرع بعد الاقامۃ للصبح الا الفریضۃ فاذا صلی رکعتین نافلۃ بعد الاقامۃ ثم صلی معہم الفریضۃ صار فی معنی من صلی الصبح اربعا لانہ صلی بعد الاقامۃ اربعا

یعنی امام نووی نے شرح مسلم میں آنحضرت کے قول الصلی الصبح اربعا کے معنے میں کہا ہے کہ یہ استفہام انکاری ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ صبح کی نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد صرف فریضہ نماز ہی شروع کیجاوے پس جو شخص اقامت ہو چکنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھکر جماعت میں شامل ہؤا تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ اس نے اقامت کے بعد چار رکعت نماز پڑھی - اور عینی حنفی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے والمراد ان الصلوٰۃ الواجبۃ اذا اقیم لہا فلا یصلی فی وقتہا غیرہا من الصلوٰۃ فانہ اذا صلی رکعتین مثلا بعد الاقامۃ نافلۃ لہا ثم صلی معہم الفریضۃ صار فی معنی من صلی الصبح اربعا لانہ صلی بعد الاقامۃ اربعا (یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ جب نماز فرض کی اقامت ہو جاوے تو اُس کے ہوتے [illegible] دوسری نماز نہ پڑھی جاوے - مثلاً ایک شخص نے اقامت کے بعد

ahmadimuslim.de

دو رکعت نفل (سنتیں) پڑھیں اور فرض نماز میں شامل ہو گیا تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ اُس نے صبح کی نماز چار رکعت پڑھی۔ کیونکہ اُس نے اقامت کے بعد چار رکعت پڑھی ہیں۔

واخرج الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس قال اقیمت الصلوٰۃ فقمت اصلی الرکعتین فجذبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتصلی الصبح اربعا رواہ ایضا البیہقی والبزار وابو یعلی وابن حبان وابن خزیمۃ فی صحیحیہما کذا فی نیل الاوطار۔

یعنی حاکم نے مستدرک میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد میں دو رکعت سنت پڑھنے لگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور فرمایا کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھیگا؟ اور اس حدیث کو بیہقی اور بزار اور ابو یعلی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور طبرانی نے روایت کیا۔ ایسا ہی فتح الباری و نیل الاوطار میں ہے۔

قال الشیخ سلام اللہ فی المحلی فی شرح الموطا ومن الحنفیۃ من قال انما انکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال الصبح اربعا لانہ صلی الفرض او لان الرجل صلاہا فی المسجد بلا حائل فشوش علی المصلین ویرد الاحتمال الاول قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلوتان معا والا کان ہذا قبل ہذا ویرد الثانی ما فی مسلم عن ابن سرجس دخل رجل المسجد وہو صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد فانہ یدل علی ان اداء الرجل کان فی جانب لا مخالطا للصف بلا حائل انتہی۔

یعنی شیخ سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا میں لکھا ہے کہ بعض حنفی کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس واسطے زجر فرمایا ہوگا کہ آپ نے یہ سمجھا ہوگا کہ یہ شخص نماز فرض پڑھتا ہے یا اس واسطے کہ وہ شخص مسجد میں بغیر اوٹ ستون وغیرہ کے جماعت کے پاس پڑھتا ہوگا۔ اور اس سے نمازی پریشان خاطر ہوتے ہونگے۔ سو یہ دونوں احتمال غلط ہیں۔ پہلا اس لئے کہ حضور نے فرمایا اصلوتان معا یعنی دو نماز فرض و سنت ایک وقت میں پڑھتے ہو! اور دو نمازوں کے لفظ سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ ایک سنت اور ایک فرض تھی اور دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا الا کان قبل ہذا یعنی خبردار ہو کہ اس نماز کا وقت اس سے پہلے تھا یعنی سنت پڑھنے کا وقت جماعت کے ہونے سے پہلے ہوتا ہے۔ ۳۱ ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ یہ سنتیں پڑھ رہا تھا۔ دوسرا امر یہ غلط ہے کہ جو حدیث صحیح مسلم کی عبداللہ بن سرجس سے آئی ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ اس شخص نے سنتیں الگ مسجد کی ایک جانب میں پڑھی تھیں۔ جماعت کے پاس صف میں نہیں پڑھی تھیں۔

حافظ صاحب سے مجھے قوی امید ہے کہ اتنے دلائل واضحہ و براہین قویہ کے ہوتے ہوئے اپنی تحقیق پر قائم نہ رہینگے اور امام ہمام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان واجب الاذعان اترکوا قولی بخبر الرسول فاذا صح الحدیث فہو مذہبی کو مدنظر فرما کر اپنے خیال سے رجوع فرما دینگے اور تاویلات سے کام نہ لیں گے کیونکہ شرع میں رجوع کوئی مذموم امر نہیں ہے۔ بلکہ بڑے بڑے اماموں سے ثابت ہے ابوالعتاہیہ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

اذا التضح الصواب فلا تدعہ فانک کلما ذقت الصواب
وجدت لہ علی اللہوات بردا کبرد الماء حین صفا وطابا

اب میں آپ کے استثناء الا رکعتی الفجر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور ثابت کر دونگا کہ یہ استثناء بالکل بے اصل ہے۔ اگر آپ بنظر انصاف کام لیں گے تو میرے دلائل پڑھ کر آپ ضرور پکار اٹھینگے کہ ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔

آپ تحریر فرماتے ہیں "ہاں فجر کی دو سنتوں کا پڑھنا قبل از شمول فرض کے احادیث و آثار سے ثابت ہوا" فرمائیے آپ نے کونسی احادیث اپنے دعوے کی تائید میں بیان کی ہیں؟ لفظ احادیث تو جمع ہے مہربانی کر کے ایک حدیث صحیح ہی دکھلائیے جس سے آپکا مدعا ثابت ہو۔ جہاں تک میں نے آپکا مضمون دیکھا ہے احادیث تو کجا ایک حدیث صحیح بھی ایسی پیش نہیں کی جیسے حدیث صحیح اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ سے اس امر کی صراحت بلا تاویل معلوم ہوتی ہے کہ نماز فرض کے ہوتے ہوئے کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔ آپ لکھتے ہیں کہ بخاری کے حاشیہ پر مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری مرحوم نے اپنے استاد مولانا اسحٰق صاحب سے بیہقی سے یہ لکھا ہے فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ الا رکعتی الفجر نہیں یہ بیہقی کی اس روایت میں حجاج بن نصیر و عباد بن کثیر ہیں (اور وہ دونوں ضعیف ہیں) حجاج بن نصیر کو بخاری اور نسائی نے ضعیف کہا اور ابوداؤد نے اسکو متروک کہا۔ اور عباد بن کثیر کو محدثین نے متروک اور راوی احادیث کا ذبہ لکھا ہے۔ کذا فی ۔۔۔

ahmadimuslim.de

وقال الحافظ ابن القیم فی اعلام الموقعین المثال السادس والخمسون رد السنۃ الصحیحۃ الصریحۃ انہ لا یجوز التنفل اذا اقیمت الفرض کما فی صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ ثم ذکر الحافظ حدیث عبد اللہ بن بحینۃ وعبد اللہ بن سرجس وابن عباس وقال بعد ذالک فردت ہذہ السنن کلہا بما رواہ حجاج بن نصیر المتروک عن عباد بن کثیر عن لیث عن عطاء عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ وزاد الا رکعتی الصبح وہذہ الزیادۃ کاسمہا زیادۃ فی الحدیث لا اصل لہا۔ یعنی ابو جنیفین علامہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں مثال ۵۶ رد سنہ صحیحہ کی یہ ہے کہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ جب فرضوں کی اقامت ہو جائے تو نفل وسنن نہیں ہوتے جیسا کہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جاوے تو کوئی نماز سوائے فرائض کے نہیں ہوتی پھر حافظ ابن قیم نے حدیث عبد اللہ بن بحینہ و عبد اللہ بن سرجس و ابن عباس کی بیان کی ہے اور اس کے بعد کہا کہ یہ تمام احادیث صحیحہ حجاج بن نصیر متروک کی حدیث سے جو ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب اقامت فرائض ہو جائے تو کوئی نماز نہیں ہوتی مگر دو رکعتیں فجر کی رد کی جاتی ہیں۔ یہ زیادتی جملہ الا رکعتی الفجر ایسی بے اصل زیادتی ہے جیسا کہ حجاج بن نصیر کا نام متروک ہے یعنی چونکہ حجاج بن نصیر متروک ہے اس لئے یہ جملہ بھی محض بے اصل ہے۔ وقال العلامۃ عبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر واما زیادۃ الا رکعتی الفجر فی خبر فلا صلوۃ الا المکتوبۃ فلا اصل لہا کما بینہ البیہقی اور علامہ عبد الرؤف المناوی نے شرح جامع الصغیر میں لکھتے ہیں کہ حدیث فلا صلوۃ الا المکتوبۃ میں زیادتی جملہ الا رکعتی الفجر بالکل بے اصل ہے جیسا کہ بیہقی نے بیان کیا۔ حافظ صاحب! اتنو بیہقی نے بے اصل ٹھہرا دیا ہے جس کی شہادت آپ نے پیش کی تھی۔ قاعدہ ہے کہ مخالف شہادت دے تو مدعی کا دعویٰ خارج ہو جاتا ہے تو اب جس جملہ کو بے اصل ٹھہرا کر آپ کے دعوے پیش کیا [illegible] بھی خارج ہونا چاہئے وقال الشوکانی فی الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ۔ قال البیہقی ہذہ الزیادۃ لا اصل لہا فی اسنادہ حجاج بن نصیر وعباد بن کثیر وہما ضعیفان وقال فی المحلی شرح الموطا واما زیادۃ الا رکعتی الصبح فقال البیہقی ہذہ الزیادۃ لا اصل لہا یعنی شوکانی نے نیل الاوطار اور فوائد مجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں کہا ہے کہ بیہقی نے کہا اس زیادتی کی کچھ اصل نہیں اور اس کی اسناد میں حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں۔ اور شیخ سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا میں لکھا ہے کہ زیادتی الا رکعتی الفجر کے بارہ میں بیہقی نے کہا کہ اس کی کچھ اصل نہیں اور یہ زیادتی حدیث ذیل کے معارض بھی ہے اس لئے بھی قابل حجت نہیں۔ قال الحافظ فی فتح الباری وزاد مسلم بن خالد عن عمرو بن دینار فی ہذا الحدیث قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اخرجہ ابن عدی واسنادہ حسن۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا کہ مسلم بن خالد نے عمرو بن دینار سے حدیث اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ میں یہ الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنی جب آنحضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کوئی نماز سوائے فرض کے نہیں ہو سکتی تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ فجر کی دو رکعت بھی نہ پڑھیں؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ بھی نہ پڑھو۔ قال الشوکانی فی شرح المنتقی قد روی البیہقی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنی علامہ شوکانی نے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار میں کہا کہ بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب اقامت ہو جاوے تو کوئی نماز سوائے فرضوں کے نہیں ہوتی۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ دو سنتیں فجر کی بھی نہیں ہوتیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی نہیں ہوتیں۔ وقال الزرقانی فی شرح الموطا والشیخ سلام اللہ فی المحلی زاد فی روایۃ ابن عدی باسناد حسن قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اور زرقانی نے شرح موطا میں اور شیخ سلام اللہ نے محلی میں کہا کہ ابن عدی کی روایت میں باسناد حسن یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں بھی نہیں ہوتیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی نہیں ہوتیں اس حدیث میں اگرچہ مسلم بن خالد و یحییٰ بن نصر متکلم فیہ ہیں لیکن اکثر ائمہ حدیث نے انکی توثیق بھی کی ہے تاہم ہر حالت میں یہ حدیث حسن ہے [illegible]

[illegible]

ص کتب مرحوم نے مولینا مولوی احمد علی صاحب مرحوم کو ایک خط میں [illegible]

ahmadimuslim.de

خوف طوالت سے درج نہیں کیا جاتا اس مسئلہ میں ملزم قرار دیا تھا چنانچہ اسی اہل زیادتی یعنی الا رکعتی الفجر کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا - جماعت فرض کی ہوتے ہوئے نوافل وسنن کا ادا کرنا خواہ وہ کیسے موکدہ کیوں نہوں عقلاً بھی مکروہ اور ناجائز معلوم ہوتا ہے - کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ اصلی نماز صرف فرض ہے - باقی سب اسکا تتمہ ہیں اصل کو چھوڑکر تتمہ کے پیچھے پڑنا بعید از عقل ہے - عجب حیرت ہے - کہ مؤذن تو حی علی الصلوٰۃ اور قد قامت الصلوٰۃ پکار کر نمازی کو شاہنشاہ اور احکم الحاکمین کی حاضری کے بلاتا ہے اور نمازی ہے کہ اسکی ایک نہیں سنتا - اور دربار خاص سے محروم رہکر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جدی مسجد بناتا ہے - امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ان الحکمۃ فیہ ان یتفرغ للفریضۃ من اولہا فیشرع عقیب شروع الامام واذا اشتغل بنافلۃ فاتہ الاحرام وفاتہ بعض مکملات الفریضۃ فالفریضۃ اولیٰ بالمحافظۃ علی اکمالہا یعنی جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں نہ پڑھنے میں یہ حکمت ہے کہ خاطر جمعی سے ابتدا جماعت فرض میں ملجاوے اور اگر وہ سنتوں میں مشغول ہوگیا تو ثواب تکبیر اولیٰ اور بعض اور مکملات فرائض سے محروم رہیگا - پس حفاظت فرض بوجہ کمال مقدم ہے - حافظ صاحب نے اس عقلی دلیل کا امام طحاوی کی طرف سے یہ جواب نقل کیا ہے کہ وہ سب کے سب اس پر متفق ہیں کہ اگر گھر میں ہو اور معلوم ہو جاوے کہ جماعت شروع ہوگئی ہے اگر جماعت کے فوت ہونیکا خوف نہ ہو تو چاہئے کہ دو رکعت سنت پڑھ لے ہاں اگر خوف ہے کہ نماز جاتی رہیگی تو نہ پڑھے اور اسپر انکا اجماع نہیں کہ فرضوں کی طرف سعی کرنا گھر میں سنتیں پڑھنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے اور جب گھر میں پڑھنے کی اجازت ہو تو مسجد میں بھی ہونی چاہئے۔

مجھے معلوم نہیں کہ حافظ صاحب نے یہ اتفاق کہاں سے نکال لیا - اہلحدیث کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے آپ خواہ مخواہ انکے سر تھوپ رہے ہیں جب اہلحدیث کا یہ مذہب ہی نہیں تو آپ کی دلیل کی بنیاد جسکا دارومدار صرف اسی خیالی اتفاق پر تھا منہدم ہوگئی - اور آپکا سارا تانا بانا تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ثابت ہوا۔ دیگر اگر بفرض محال یہ مذہب ہو بھی تب بھی آپکا استدلال صحیح نہیں مسجد کے فعل کو گھر کے فعل پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے + (باقی دارد)

فرقہ اہلحدیث کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو
**اہل حدیث کا مذہب** :- مانتے ہیں اور کن سے انکاری ہیں قیمت ۳
**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** :- دونوں مضمونوں پر بحث - ۲

# مکافات عمل

ترا قہر یارب یہ دنیا پہ کیا ہے / کہ رنج والم میں زمانہ پھنسا ہے
کہیں سے تو رونے کی آتی صدا ہے / کہیں قتل دشمن روز وشب ہو رہا ہے

غرض ایک ماتم جہاں میں بپا ہے
نہیں گر ترا قہر یہ - اور کیا ہے

ہزار حملے ہوئے نذر طاعون انساں / لڑائی نے لاکھوں کی اک دن میں لی جاں
جسے دیکھو ہے بحال پریشاں / ہوئی وہ رحمت کے تھے جتنے ساماں

جو کھانا ملا بھی تو کپڑا نہیں ہے
جو کپڑا میسر تو کھانا نہیں ہے۔

کہیں فصل پالے کی شدت نے ماری / کہیں خشکسالی سے جینا ہے بھاری
وہ غم کی گھٹا ہے زمانے پہ طاری / کہ انساں ہے دنیا میں جینے سے عاری

کوئی گھر نہیں جو نہ ماتم کدا ہو
جہاں سے نہ رونے کی آتی صدا ہو

چھڑی کچھ ادہر روس وتوران میں ہے / کچھ آن بن ادہر روس وایران میں ہے
لڑائی چلا روس وجاپان میں ہے / کہ کوسوں زمیں سرخ میدان میں ہے

لڑائی نے وہ خوں کے دریا بہائے
جو اب تک نہ دیکھے نہ سننے میں آئے

مصیبت پہ اور اک مصیبت یہ آئی / قیامت پہ اور اک قیامت یہ آئی
صعوبت پہ تازہ صعوبت یہ آئی / وہ بنگال پہ اک تازہ آفت یہ آئی

[illegible] ہی گھر زلزلے نے گرائے
[illegible] وہ یوں کام آئے

ہوا کانگڑہ اس سے غارت سراسر / تباہ ہوگئے اور بھی شہر اکثر
مکانوں کے اندر مری گر کے دب کر / ستم ڈھا گیا یہ پہاڑوں کے اوپر

قیامت سماں اپنا دکھلا رہی تھی
زمیں بید کی طرح تھرا رہی تھی

[illegible] نہیں گرنا مکانوں کا گرنا / وہ گرجوں کا [illegible]
وہ برجوں کا اور سائبانوں کا گرنا / وہ دیواروں [illegible]

تباہی کا عالم عجب ہاں بپا تھا

ahmadimuslim.de

خدا کا غضب تہا کہ یہ زلزلہ تہا

جو اندر تھے باہر وہ آنے نہ پائے | قدم بھر بھی آگے وہ جانے نہ پائے
وہ سوتے تھے اُنکو جگانے نہ پائے | مدد کو بھی اپنی بُلانے نہ پائے

کھڑا جو جہاں تھا وہیں رہگیا وہ

پڑا جو جہاں تھا وہیں رہگیا وہ

مصیبت سے ہر شخص تھرّا رہا ہے | جسے دیکھئے دکھ میں چلا رہا ہے
ستم پر ستم آسمان ڈہا رہا ہے | بُرا یہ زمانہ جواب آرہا ہے

نتیجہ یہ سب اپنے اعمال کا ہے

یہ انجام سب اپنے افعال کا ہے

(اردو [illegible])

## علماءِ اہلحدیث سے ایک سوال

از سید معین الدین [illegible]

حدیث میں آیا ہے:-

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

ب سائل صرف تحقیق کے لئے یہ پوچھتا ہے کہ ازروئے احادیث میں منہم سے کیا مراد ہے؟ آیا اُس فعل کا مرتکب عندالله وظاہراً اُس قوم میں شمار کیا جائیگا؟ یقیناً اور نفس الامر میں وہ اسی کا ایک فرد ہو جائیگا؟ یعنی مثلاً ایک ن کسی کافر کے جلسہ میں شریک ہوا یا اُنکی تائید کی - یا اپنی صورت ہمیشہ کافروں بنائے رہتا ہے یعنی ہندوؤں کی طرح قشقہ یا جنیو [illegible] ہمراکثر ہندو انکا گلو میں حمائل شکل سے ڈالے رہتے ہیں) یا نصاریٰ کی ہیئت و [illegible] وضع و روش پر ختیار کئے رہتا ہے - تو وہ حقیقتاً دائرہ اسلام سے نکل گیا اور مسلمانیت سے خارج ہو گیا - یا صورۃً اور ظاہراً اُسکو کافر یا نصرانی جیسا کہینگے [illegible] اگر ہو اور کسی مسلمان کے جلسوں میں یا اُن جیسا لباس [illegible] مشابہت اور رفق کی عمومیت اسی کو چاہتی ہے اس [illegible] [illegible] اپنے اپنے گو کافر ہو جائیں اور کافر لیا کریں تو اپنے کفر [illegible] [illegible] فائدہ تہدید کا باطل ہوتا ہے - کیونکہ تہدید سے یہ مقصود ہوتا [illegible] سے بچو اسی لئے عربی میں ایاک والاسد - ایاک والنار [illegible] ہے - دیکھو دیکھو آگ ہے - بولتے ہیں اور اس سے مقصود [illegible]

شیر کے کاٹ کھانے اور آگ کے جلجانے سے بچانا ہوتا ہے نہ کہ شیر کی صورت اور آگ کے بھاپ سے بچانا - مانحن فیہ میں اگر صورتاً وہ کافر ہوا تو کیا نقصان دل تو مطمئن ہے اور نفس الامر میں تو وہ مسلمان ہے پھر یہ دھمکی کیسی؟

ہمارے علماء مہربانی فرماکر جلد اسکا صحیح جواب دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

والسلام

**جواب** حکم دو قسم کے ہوتے ہیں ظاہری اور باطنی جنکو فقہا کی اصطلاح میں قضا اور فیما بینہ وبین اللہ کہتے ہیں یعنی ایک تو وہ حکم ہے جسکا نفاذ کرنا قاضی کا کام ہے اور ایک وہ حکم ہے جسکا نفاذ خدا ئے عالم الغیب کا کام ہے مثلاً ایک شخص ظاہری ارکان کی پابندی سے نماز پڑھتا ہے تو قاضی اس کے مسلمان ہونے کا حکم لگائیگا لیکن یہ حکم باطنی حکم کے توفیق کو مستلزم نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ جس شخص کی بابت قاضی مسلمان ہونیکا حکم لگائے وہ عنداللہ بھی مسلمان ہی ہو یا جسکی صحت نماز کا حکم کیا جائے وہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کی نماز صحیح ہو - بلکہ وہ حکم اُسکی اندرونی حالت پر مبنی ہے جسکو علام الغیوب ہی جانتا ہے - الغرض حکم دو طرح کے ہوتے ہیں - ایک ظاہری اور ایک باطنی - پس جو شخص کافروں کی کسی ایسی مجلس میں شریک ہوگا جو بالکل اونہیں سے مخصوص ہو ایسا کہ اُنکی شرکت کو بالکل اونہیں معنوں سے سمجھا جائے جن معنے سے اُن کفار کی شرکت ہے تو کچھ شک نہیں کہ قاضی کے حکم میں وہ اونہیں میں سے ہوگا پھر اگر اسکا دل بھی اُسی خیال پر ہے تو عنداللہ بھی وہ ایسا ہی ہے اور اگر اس خیال پر نہیں تو نہیں ان اللہ علیم بذات الصدور - اسی طرح اسکا عکس ہے لوکہ ایک کافر مسلمانوں کی مجلس مخصوصہ مثل جماعت صلوٰۃ وغیرہ میں بالکل ایسی طرز سے شریک ہوگا کہ دیکھنے والا اُسکو اونہی مسلمانوں کا ایک فرد سمجھے تو کچھ شک نہیں کہ قاضی کے حکم میں وہ مسلمان ہے جبتک اُس کے دل کی اسکی نقیض متحقق نہو - ما لکم فی المنافقین فئتین والی آیت اسی مضمون کی تشریح کرتی ہے - پس حدیث موصوف کے معنے بالکل صاف ہیں کہ جس طریق سے شخص کسی قوم کا فرد بنے ایسا کہ دیکھنے میں اونہی میں کا معلوم ہو تو وہ عند الحکم اونہی میں کا ہے اور اگر اسکا دل موافق ہو تو عنداللہ بھی ویسا ہی ہے اور اگر مخالف ہے تو عنداللہ بھی مخالف ہے - پس جو شخص ہندو یا نصاریٰ کی سی ظاہری وضع رکھتا ہو اگر ایسی [illegible] وضع ہے جو اُسکو اونہی میں کا ایک فرد جانتا ہو تو بیشک قاضی کے حکم میں وہ ایسا ہی ہوگا - پھر اگر اُس کے دل میں بھی ایمان ہے تو علیم بذات الصدور سے [illegible]

# فتوے

## التماس

فتووں کے متعلق میں کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہوں کہ میں اپنی تحقیق ناقص اور علم قاصر پر اعتماد نہیں رکھتا۔ اسلئے جو صاحب کسی فتوے میں غلطی پاویں۔ خاکسار کو اطلاع کر دیا کریں۔ تاکہ دوبارہ غور ہو سکے۔ آج پھر اس التماس کو علماء کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ میں تو فتوے کے مضمون کو بند ہی کر دیتا مگر بہت سے احباب اس مضمون کے بحال رکھنے پر اصرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اسی مضمون کے لئے اخبار لیتے ہیں اور یہی دیکھا کرتے ہیں۔ اسلئے خاکسار مجبور ہے۔

ابو الوفاء

**سوال نمبر ۴۳** - زید شادی شدہ اپنی بھاوج بیوہ ماموں زاد سے نکاح کا خواہاں تھا۔ زوجہ زید نے زید کی ساسنے جو زید کی ماسی سے ذکر کیا کہ زید کے بھائی بکر نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے جو امر مسلم اور مشہور ہے۔ تو زید کی ماسی نے کہا کہ زید نے فلاں موقعہ پر اپنی نانی کا دودھ پیا تھا۔ بلکہ غالباً یاد پڑتا ہے کہ زید کی ماسی نے بکر کے دودھ پینے کا انکار کیا یعنی خلاف واقع تھا۔ اور زید کے دودھ پینے کی ترسی تائید کی۔ چندروز بعد زوجہ زید کا انتقال ہو گیا۔ اور زید کی ماسی بھی مر گئی۔ زید کے بھائی خالد نے زید کو بیوہ مذکورہ سے نکاح کرنے کو کہا۔ زید نے اپنی ماسی کی بات خالد کو کہی۔ خالد نے زید کو کہا کہ یہ بات بالکل غلط ہے محض تمہاری زوجہ اور بکر کی زوجہ نے یہ بات مکر ماسی سے کہلائی ہے تاکہ تمہاری زوجہ کی سوکن نہ بنے۔ بکر کی زوجہ نے یہ بات میرے روبرو اور نیز میری زوجہ کے روبرو بیان کی کہ یہ ہماری ہی بناوٹ تھی۔ ایک دیگر ہمسایہ عورت نے بھی اس بناوٹ کا علم ہونا ظاہر کیا۔ جب زوجہ بکر سے دریافت ہوا تو اس نے کہا کہ زوجہ زید نے کہا تھا کہ ماسی یوں کہتی ہے مگر مجھ کو زوجہ زید کی بناوٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس رضاعت کی بابت صرف ایک عورت غیر مرضیہ کی شہادت ہے جیسا حال مذکور ہوا۔ اصل حال تو جناب باری تعالیٰ کو معلوم ہے پس ایسی حالت میں زید بیوہ مذکورہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(گل محمد ملازم مدرسہ احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور)

**جواب نمبر ۴۳** - فتوے سے کر سکتا ہے تقوی سے نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا۔ کہ حضرت ایک بڑھیا عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں [illegible] بیوی کو دودھ پلایا ہے مگر نہ تو اسے کوئی جانتا ہے نہ کسی کو خبر ہے۔ تو کیا میں اپنی بیوی کو رکھوں یا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا کیف وقد قیل یعنی جب یہ بات کہی گئی ہے تو کیسے رکھتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں شبہ بھی پڑ جائے وہاں بھی چھوڑ دینا بہتر ہے لیکن شرعی طور پر ثبوت نہیں۔ ہاں پرہیزگاری ہے۔ حرام نہیں۔ امام بخاری اس حدیث کو اتقاء الشبہات میں لائے ہیں۔

**سوال نمبر ۴۴** - عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا یا نہیں؟ اگر آپ کا انتقال نہیں ہوا تو قرب قیامت جو نازل ہونا سنا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے یا اپنی شریعت بموجب انجیل پھیلائیں گے؟ اگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے تو انکا پیغمبری کا درجہ رہیگا یا نہیں؟ اور میدان حشر میں کس درجہ میں ہونگے؟ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو امتی ہوئے پیغمبری کا درجہ نہ رہا اگر پیغمبری کا درجہ رہا تو خاتم النبیین ہونے میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام و شک پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر عقلی و نقلی جواب دیں۔

(حافظ محمد فاروق از دہلی - خریدار اہلحدیث)

**جواب نمبر ۴۴** - قرآن و حدیث کے ظاہری معانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں چنانچہ ارشاد ہے وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا یعنی کافروں نے حضرت مسیح کو ہرگز قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اسے اٹھا لیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔" یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ جتلا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا رفع کسی ایسی طرح سے ہوا ہے کہ لوگوں کی نظروں اور خیالوں میں مستبعد اور خلاف قانون قدرت ہے جیسے کہ مخالف حضرات [illegible] اور ان کے فیضیاب مرزا صاحب قادیان کہتے ہیں اسی لئے عزیزاً حکیماً کا لفظ لگایا گیا ہے۔ ورنہ اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد تھا۔ یہ تو عموماً ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے پھر اس اشتباہ کو رفع کرنے کو عزیزاً حکیماً کیوں فرمایا۔ پس حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور قریب قیامت تشریف لائیں گے اور اسلامی شریعت [illegible] ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابع تھے یا [illegible] بیٹھا۔ کوئی نبی اگر کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت [illegible] ناواقفوں کے خیالات ہیں۔ کیا جتنے نبی آئے [illegible] اور شریعت الگ لائے ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ اپنی [illegible]

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

افسوس مرزا صاحب قادیانی کو موت کے الہام نے ایسا مجبور کیا کہ آپ نے آخری وصیت بھی شائع کر دی ہے (مفصل آئندہ) +

کہا جاتا ہے کہ نیشنل کانگرس بنارس اب کی دفعہ بہت کامیابی سے ہوئی +

علی گڈھ کانفرنس کی تجویزات میں ایک تجویز اشاعت قرآن کی بھی۔ نہیں معلوم اسکا کیا حشر ہوا۔ تعجب ہے علی گڈھ کا آرگن وکیل بھی اس سے خاموش ہے حالانکہ دنیا پبلک کی آنکھیں ایسی تجویز پر لگ رہی ہیں +

قادیانی کرشن جی کو تازہ الہام ہوا ہے:- اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ (واہ واہ! کیا اچھا الہام ہے) +

حضور ولیعہد بہادر نے بذریعہ تار انجمن تائید الاسلام بنارس کا شکریہ ادا کیا +

دار السلطنت روس کے مزدوروں نے اپنی کونسل میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ عام ہڑتال ملتوی کر کے عام بغاوت کریں۔ اور تشدد کی حکومت قائم کر دیں۔ گورنمنٹ نے اس کے برخلاف اعلان شائع کیا ہے کہ عام بغاوت کی تیاریاں نہایت سختی اور جبر کے ساتھ دبا دی جائینگی +

ہفتہ کے دن گولہ باری سے جو نقصان ماسکو (روس) میں ہوا ہے اس کا تخمینہ کئی کروڑ روبل کیا جاتا ہے۔ باشندوں کو حکام نے پہلے ہی مطلع کر دیا تھا اس لئے وہ گولہ باری سے پیشتر ہی اس حصہ شہر کو خالی کر گئے تھے +

سلطان المعظم کا فرمان [illegible] جنرل رمی والوں کی تنخواہ پولیس دس فیصدی اضافہ کیا جائے مگر جو لوگ کہ فی الحال خدمت میں کسی صدمہ سے بیکار ہو کر خانہ نشین ہو گئے ہیں انکے وظائف ۲۵ فیصدی بڑھ جائیں گے +

محکمہ فوجی کی ونات سے حکم صادر ہوا ہے کہ پانچ سو آدمی کو کہ تین ہزار ریلوے لائن پر کام کرنے کے لئے روانہ کئے جائیں۔ یہ لوگ مٹی کا کام کرتے ہیں +

ہندوستانی حاجیوں کی امسال زیادہ تعداد ہوگی۔ انکی حکومت نے انکی جانب خاص توجہ رکھنے کا حکم صادر کیا ہے +

اینٹاپیک کے اس [illegible] کی تفصیلی حالات سے جو سلطان المعظم کی [illegible] روپیہ پہنچا نے کی غرض سے جامع حمیدیہ میں [illegible] گیا تھا۔ تحقیقات ہو رہی ہے

ہوا ہے کہ اس گولہ کے اڑانے کے لئے ستر ہزار پونڈ صرف کئے گئے تھے۔ اسلئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی رقم کہاں سے ملی؟ بیشک یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اس پردہ زنگاری میں کچھ

فرانس کے بنکوں میں دستور ہے کہ جب کوئی مشتبہ شخص روپیہ لینے جاتا ہے تو اسکی تصویر وہاں چھپ جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص جعلسازی سے روپیہ وصول کرلے تو فوراً اسکا فوٹو بطور حلیہ شائع کر دیتے ہیں جسکے ذریعہ وہ بآسانی گرفتار کیا جا سکتا ہے لیکن دھوکہ باز اصحاب بھی ایسے باکمال ہوتے ہیں کہ وہ وہاں بھیس بدلکر جاتے اور روپیہ اڑا لیتے ہیں حال میں ایک عیار نے بھروپ بدلکر زر کثیر حاصل کر لیا۔ فوٹو کے ذریعہ سے ایک اور بھلا مانس پکڑا ہوا ہے جسکی شباہت تصویر سے ملتی جلتی ہے (کرے کوئی بھرے کوئی) +

اجمیر میں ایک خونخوار بندر وارد ہے جو نئی بازار اور کڑکی چوک میں گشت کر رہا ہے کئی آدمی اس نے جان سے مار ڈالے کئی زخمی کئے۔ آخر پولیس کے قابو آیا +

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادہولال نے ۳ لاکھ روپیہ اور دو ہندوؤں کو جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا تین تین لاکھ روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ شاباش! (اسلامی یونیورسٹی کے حامیو! کہاں ہو!) +

اس یونیورسٹی میں ہندوؤں کے علاوہ مسلمان اور عیسائی سب لوگوں کو تعلیم دیجائیگی۔ (مگر تبعاً اور طفیل) +

ہندو یونیورسٹی کے قائم کرنے کی غرض یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو صرف سودیشی پوشاک ہی کا دلدادہ نہ بنایا جائے۔ بلکہ تعلیم کے طریقے اور انکے خیالات بھی سودیشی کے رنگ میں رنگے جائیں گے (محب الوطن از ملک سلیمان خوشتر) +

بنارس میں سادن دہاڑے ایک شیر چلا آیا اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا (آخر مارا گیا) +

روس نے فرانس میں ۳۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے کہ روس کی پولیٹکل حالت آجکل اچھی نہیں ہے اس لئے فرانس کے مہاجن اسوقت قرضہ نہیں دے سکتے۔ (خدا کی شان! یہی روس ہے جو سلطنت عثمانیہ ٹرکی کو مرد بیمار کہا کرتا ہے تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ) +

یورپ کی سلطنت ناروے نے اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ امسال سے عورتیں عدالت اور کچہریوں میں ججی کی کرسی پر بیٹھکر مقدمات میں فیصلے کر سکتی ہیں اور وکالت بھی کر سکتی ہیں +

سودیشی تحریک کے باعث بنگالیوں کی بڑی بے اعتنائی ہو گئی ہے اسکی بابت بریسال میں جو پولیٹکل جلسہ ہوا تھا اسمیں پولیس نے [illegible] کے [illegible]

# دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کی ادویات

**برقی سٹ** اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سستی کوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ +

**مومیائی** یہ دوائی ابتدائی سل دق۔ دماغی و دلی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے یا ہڈی ورتی اکھڑنے پر درد کو فوراً دور کرتی ہے۔ بچوں کو برق کھلانے سے فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی ہو اور روز کام کی شکایت ہو انکو لئے محافظ صحت ہے قیمت فی چھٹانک جو قریباً ۲ ماہ کے لئے کافی ہے صرف ایک روپیہ +

**سرمہ مقوی البصر** آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ خارش۔ دھند۔ جریان آب وغیرہ امراض کو زائل کر کے نظر کو تقویت دیتا ہے قیمت فی تولہ عہ

**فاسفرس کمپونڈ پلز** یہ گولیاں ولایت کے شاہی خاندان کے دواساز کی تیار کردہ ہیں انمیں فاسفورس۔ ڈامیانہ۔ کوکا۔ فولاد وغیرہ تمام مقوی اور بیش بہا اجزاء موجود ہیں۔ سرعت۔ جریان اور نامردی کے دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں ایک روپیہ +

**جوہر دافع آتشک** تازہ آتشک ایک اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف دو روپے +

**تلی کی مجرب دوائی** قیمت عہ

**دائم قبض کی دوائی** قیمت ۶۰ گولیاں عہ

**کشتہ فولاد** قیمت فی تولہ عہ

**کشتہ قلعی** قیمت فی تولہ عہ

**مستورات کا حیض جاری کی مجرب دوائی** قیمت ۲۰ خوراک عہ

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

ترکیب استعمال کا پرچہ ادویات کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ بھنگیاں

# مجرب دوائیں

**عرق ماء اللحم انگوری و آتشہ** یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی مبہی مصفی خون۔ مولد منی۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہے۔ یہ عرق اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا حسن بدن اور مفرح القلب بھی ہے مگر اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت نصف بوتل عہ۔ پوری بوتل۔ تین بوتل۔ تین سے زیادہ خریدار کو بحساب عہ فی بوتل۔

**طلا** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب نامردی کے شکار ہو گئے ہیں اور اپنی زندگی کا ساتھ خیال کرتے ہیں۔ اس دوا طلا کی استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اگر ہمراہ ہماری لا نف پلز (جوب حیات) کی استعمال سے اندرونی اعصابی نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ہے،

**جوارش ہاضم** اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو ابھی ایک شیشی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس عہ)

**لائف پلز (حبوب حیات)** اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی وکثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو انکو اپنی جیبوں میں رکھیں۔ لائف پلز کے تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ روز میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ [illegible]۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کو دفع کرنے میں بے بدل دوا ہے۔ قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں دعہ)

**جوہر مصفی خون** فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ پھنسی۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ [illegible] کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

**[illegible]** اسکی ایک ایک سلائی آنکھ کیمیائی اثر [illegible] دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کر [illegible] استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ

ایک بڑھیا [illegible] مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل



ahmadimuslim.de

دستی خط یا ڈاک کی ذریعے انکو اطلاع دیا کریں۔ چند خاکروب یا جو کچھ ان سے مناسب تعداد میں اُس کے ماتحت اُس کے دفتر میں موجود رہیں اور شکایت پہونچتے ہی فوراً صفائی کے لئے مدد بھیجی جائے۔ بعد ازاں اُس علاقہ کے علاوہ صفائی کی رپورٹ ہیڈ آفس میں بھیجدے۔ جہاں سے مناسب حکم صادر ہو۔ اسکا نتیجہ تو صاف ہے کہ اہالی شہر کو آرام ملیگا۔ یہہ غضب نہ ہوگا کہ بدبو کے مارے تو دماغ بند ہو رہے ہیں اور تعفن تمام محلے میں پھیل رہا ہے مگر کہیں تو کس کو؟ صفائی کے داروغے تو کہیں صبح کے وقت بڑی بڑی بازاروں میں گشت لگا کر چلدیتے۔ بھنگی ہنتر پھر کسکو دکھائی دیتے ہیں؟

اُمید ہے کہ ہمارے ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر اور کمشنر بہادر اسپر ضرور توجہ کرینگے ممبران کمیٹی بھی اگر اپنے مواقع وعدوں کو جو الیکشن کے موقع پر کیا کرتے ہیں یاد رکھتے ہوں تو امید ہے اس تجویز کو بہت جلد پاس ہوتے ہم سنیں گے۔

اگر اس مجمل یاد دہانی پر بھی ممبر صاحبان متوجہ نہوئے تو پھر نام بنام انکی خدمت میں فریاد کر کے اعادہ الیکشن کے لئے مواد جمع کرینگے۔ انشاء اللہ

اُمید ہے کہ دیگر کل اخبارات بھی اسپر توجہ کرینگے۔

# خاتونِ جنت

اسی نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ انجمن رفیق الاسلام امرتسر نے شائع کیا ہے جس میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حالات طیبہ لکھے ہیں۔ اس رسالہ کیوجہ سے آجکل امرتسر میں ایک عجیب شورش مچ رہی ہے کیونکہ مصنف اسکا ایک سُنّی مذہب ہے اور انجمن کے ممبر بھی سنی ہیں تاہم اس میں بعض واقعات ایسے لکھے گئے ہیں جنہیں نہ صرف یہی نقص ہے کہ اصحاب ثلاثہ خصوصاً حضرت عمر کی نسبت بدگمانی بڑھانے والے ہیں بلکہ یہی ہے کہ کسی معتبر کتاب میں پائے بھی نہیں جاتے اس لئے سنی پبلک انجمن کی اس کارروائی سے سخت کبیدہ خاطر ہے۔ مثلاً رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت فاطمہ کو دھمکایا کہ تمہارے گھر میں خلافت کے برخلاف سازشیں ہوتی ہیں۔ اگر بند نہوئیں تو میں انہیں پھونک دونگا" نعوذ باللہ کیسی فضول بات ہے جو روایتاً درایتاً کسی طرح صحیح نہیں۔ نہیں معلوم! مصنف تو تعلیمیافتہ جنٹلمین ہیں۔ پھر ایسی بے سروپا باتیں انکو کیونکر پسند خاطر ہوئیں! شاید ناواقفی کیوجہ سے ہو۔

پھر صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ "فاطمۃ الزہرا والد کے ترکہ نہ ملنے کیوجہ سے سخت غمگین رہتیں۔ آخرکار قبرستان میں ایک جھونپڑی بنالی جس کا نام بیت الحزن رکھا اُسی میں رہتیں اور جب زیادہ دل گھبراتا تو روضۂ پاک پر جاکر اتنا روتیں کہ ہچکیاں بندھ جاتیں اور غشی بھی طاری ہو جاتی۔" استغفر اللہ یہ روایات نہ صرف غلط ہیں بلکہ خاندان نبوت کی سخت توہین ہے کہ وہ دنیاوی مال و اسباب کیلئے ایسے بیتاب ہوتے تھے جیسے کہ عموماً دنیادار ہوتے ہیں حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فاطمۃ الزہرا اور تمام اہل بیت کو حدیث نبوی سُنادی تھی کہ پیغمبروں کا مال تقسیم نہیں ہوا کرتا۔ جو نہ صرف سنیوں کی کتابوں میں مروی ہے بلکہ شیعوں کی مستند کتابوں میں بھی ہے جسکی تفصیل ہمارے رسالہ اہلحدیث کا مذہب میں ہے اور مصنف موصوف خود بھی صفحہ ۳۰ پر لکھتا ہے کہ خلافت کیطرف سے اعلان شائع ہوا کہ قرآن کے مطابق رسول مقبول کا کوئی ترکہ نہیں ہے۔ پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ خاندان نبوت کو ترکہ نہ ملنے کیوجہ سے ایسا صدمہ ہوا ہو۔ بہرحال جہانتک ہمیں معلوم کیا ہے اس رسالہ کی سُنی پبلک انجمن کیطرف سے سخت کبیدہ خاطر ہے انجمن کو چاہیئے کہ بہت جلد اسکی تلافی کرے۔

مصنف نے دیباچہ میں چند ایک علماء کا شکریہ کیا ہے کہ "انہوں نے مجھے مدد دی ہے" گو یہ ہو سکتا ہے کہ یہ مدد کسی اور مضمون کے لئے ہو۔ تاہم سنی پبلک ان علماء پر بھی بدگمان ہو رہی ہے لیکن سُنا جاتا ہے کہ یہ علماء صاف انکاری ہیں کہ ہمنے مصنف کو کوئی مشورہ نہیں دیا" بلکہ تردیدی اشتہار چھپنے کی خبر بھی سُنی جاتی ہے۔

# مرزا صاحب قادیانی کا خاتمہ

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئی کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانْ

اللہ اللہ انسان بھی عجیب مختلف خیالات اور مختلف قوتوں کا مجموعہ ہے ایک وقت میں ایسا کمزور ہوتا ہے کہ ایک چیونٹی کی مدافعت پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ زبان حال نہیں بلکہ قال سے کہنے لگجاتا ہے کہ ؎

آج میں وہ ہوں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہوئے تو اک آن میں ہلا ڈالوں۔

آخر اپنے زعم فاسد اور بیجا غرور میں یہانتک ترقی کرجاتا ہے کہ اس کے

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. G. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR,

لله الحمد

اخبار

# اہلحدیث

نمبر ۱۱ — جلد ۳

امرتسر ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مبارک

## مقاصد اخبار سالانہ

۱- دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +

۲- مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا +

۳- گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عــہ |
| والیان ریاست سے | ـــــعہ |
| رؤسا وجاگیرداران سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۔ |
| چھ ماہ کے لئے | ۔ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۔ |

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے + نمونہ بھی پرچہ + بیرنگ خطوط وغیرہ واپس +
نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں مفت درج ہونگی مگر بشرط پسند +

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کیجئے +

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے

## شہر امرتسر کی صفائی

### قابل توجہ صاحب کمشنر بہادر اور صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر

شہر امرتسر کی صفائی کی بابت اہلحدیث نے کئی ایک دفعہ میونسپل کمیٹی اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پریزیڈنٹ کو توجہ دلائی۔ مگر تا حال کوئی مستقل تجویز منظور نہیں ہوئی۔ لہذا آج ہم صاحب کمشنر بہادر کو امرتسر کی بے زبان رعایا کی فریاد سناتے ہیں کہ امرتسر جیسے عظیم الشان تجارتی مرکز میں صفائی کا کبھی معقول انتظام نہ ہوگا۔ جبتک اہلحدیث کی پیش کردہ تجویز پر عمل نہ ہوگا وہ تجویز جیسی کہ مفید ہے ویسی ہی کم خرچ بالانشین ہے ایک نیسی افسر صرف اس کام کے لئے مقرر ہو کہ اہالی شہر اپنے اپنے محلہ کی شکایات کی بذریعہ

منہ سے یہ بھی نکلنے لگجاتا ہے کہ

نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ

لیکن ربّ العالمین خالق کائنات نے اسکو سر پر ایک ایسا محوط جھلا رکھا ہے جسکا نام **موت** ہے۔ اگر کوئی چیز اسکو سیدھا رکھنیوالی ہو تو بس وہی ہے۔ سچ ہے

موت نے کردیا لاچار وگرنہ انسان
ہے وہ خود بین کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

یہی ایک چیز ہے جسکی یاد بہت سے انسانوں کو موجب ہدایت ہو سکتی ہے۔ تسپر بھی افسوس ہے کہ بعض لوگ اسکو یاد رکھکر بھی بلکہ سامنے رای العین دیکھکر بھی یقین نہیں رکھتے۔ احادیث میں یہ واقع موجود ہے کہ ابوجہل کو جب دم آخر تھا ایک صحابی نے دیکھا تو کہا تو ابوجہل ہے! تو کمبخت سے اتنا تو نہ ہو سکا کہ اس دم واپسی میں کچھ آئندہ کی فکر کرتا۔ بولا ہائے افسوس رہا تو یہ کہ کاش کوئی شریف آدمی مجھے قتل کرتا۔ ان زمینداروں کے لونڈوں سے قتل ہونا میرے لئے سخت توہین ہے"

اسی طرح مسیلمۃ الکذاب جب مدینہ منورہ آیا۔ تو خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اسکو سمجھانے کیلئے تشریف لے گئے تو کمبخت کہنے لگا کہ "اے محمد! اگر آپ لکھدیں کہ آپکے انتقال فرمانے کے بعد میں آپکا جانشین ہوں تو میں آپ کی تابعداری اختیار کرتا ہوں"! آپنے فرمایا ملک خدا کا ہے جسکو چاہے دے۔ میں تو اللہ کے حکم کے بغیر تجھے یہ لکڑی (جو اسوقت آپکے ہاتھ میں تھی) بھی نہیں دے سکتا"

غرض اس قسم کی کئی ایک مثالیں ملتی ہیں کہ بہت سے لوگوں کو موت کے تصور سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ ان کے دماغ میں اس زندگی کے علاوہ کوئی دوسری زندگی نہ تھی۔ ٹھیک اسی طرح ہمارے زمانہ کے مجدد بلکہ مہدی بلکہ مسیح بلکہ کرشن قادیانی ہیں۔ آپ کو آجکل موت کا جسقدر تصور ہے آپ کی تحریر موسومہ الوصیت سے معلوم ہو سکتا ہے جسکا خلاصہ ہم بھی درج ذیل کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آپکو ایسے دم واپسی میں بھی وہی دھن لگ رہی ہے کہ کسی طرح میرے بعد بھی میرا نام باقی رہے اور یہ نہیں جانتے کہ نام کے ساتھ **نیکی** نہ ہوئی تو صرف نام باقی رہنے سے کیا فائدہ؟

خیر بہرحال آپنے ایک رسالہ **الوصیت** ۲۴ دسمبر کو ۲۰ صفحات کا شائع کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے* ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو۔ تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانیکا میدان خالی ہے۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ اگر میں نے یہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کیطرف سے آگیا اور صریح اور یقینی معنی قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ان ظالموں کا شیوہ ہے۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزار ہا نشان ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء میں آیا جسکی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہونگے نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھکو معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنے والی ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کیطرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کردی یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا۔ اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کردیگا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ آتِيكَ بَغْتَةً یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ اور پھر فرمایا

یہ اپنی دوکان (اڈیٹر)

* گویا آپکا معافی ہے (اڈیٹر)

جھوٹ ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

زندگیوں کا خاتمہ ۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا میں کچھ حوادث پڑیں۔ اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچکر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اسکا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جسکی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسکو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیہا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئیے جائیں کہ وہی لوگ اسمیں داخل ہو سکیں جو اپنی صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجا لانا ہوگا۔

(۱) اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جسکی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائیگا اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھیرا رہتا ہے جو گذرگاہ ہے اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہیگا اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اسکی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھدے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونیوالا متقی ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اسکی کوئی بھی جائداد نہیں۔ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

## ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو اُنکی وصیت پر عملدرآمد انکی موت کے بعد ہوگا۔ لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں۔ جو درج ہو چکی ہیں تو انکے وارثوں کو چاہیے کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں انکی میت کو رکھکر قادیان میں پہنچا دیں۔

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ انکو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے

ahmadimuslim.de

ہمیشہ کرنیکے تو تم پر ظاہر ہوں۔

کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھ کر یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔ دیکھو اسکو۔

(رسالہ الوصیۃ)

ہمیں نہ تو اس وصیت مرزائیہ کی نسبت کچھ کہنا ہے۔ نہ ہی آپ کے بہشتی مقبرہ کی بابت کیونکہ وصیت کی بابت ہر ایک شخص کو اختیار ہے جو چاہے کرے۔ مقبرہ کی بابت بھی آپکا اختیار ہے جو جی میں آئے نام تجویز کریں۔ آپ سے پہلے پاک پٹن میں دنیا سازوں نے ایک دروازہ کا نام بہشتی دروازہ رکھا ہوا ہے تو انہیں کون مانع ہے؟ بلکہ بہتر ہے احمق دور دراز سے مدد ہا ہزار ہا بلکہ لاکھہا روپیہ کھینچتے ہیں۔ پس آپکو بھی اگر اس بہشتی مقبرہ کیوجہ سے بہشت (دولت) ملگئی تو کیا تعجب کا مقام ہے؟

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمی ماند

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ آپ اس جہان سے تشریف لیجانے کو ہیں اور وصیت بھی کر چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ کی بنیاد بھی لگا چکے ہیں۔ لیکن آسمانی منکوحہ کو پاس لانے کی کوئی فکر نہیں۔ مرزائی جماعت بھول گئی ہے مرزا صاحب کا یہ الہام قطعی ہے کہ آسمانی منکوحہ دینکے نکاح میں آئیگی آپکا الہام ہے اور وہ آجکل ایک دوسرے شخص کے ہاں آباد ہے اور خدا کے فضل سے صاحب اولاد اس کی بابت آپکا الہام ہے کہ) آخر کار تیرے نکاح میں آئیگی اور ضرور آئیگی۔ پس جبتک یہ نکاح نہولے تبتک تو آپکی زندگی یقینی ہے بعد نکاح آپکا اختیار ہے کہ خواہ جلد خواہ بدیر تشریف لیجائیگا۔ سردست اس تجویز کو ملتوی فرمائیے آئندہ آپکا اختیار ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا جی کا الہام متعلقہ نکاح آسمانی منکوحہ ادنکو انتقال فرمانے سے قبول ادنکو مانع نہیں کیونکہ آپ پر جب اعتراض ہوا کہ احادیث کے ظاہری نشانات کے ساتھ آپ نہیں آئے۔ مسیح موعود کا نزول تو دمشق میں ہوگا۔ آپ قادیاں میں کیسے تشریف لائے ہیں؟ تو اسکا جواب آپنے ازالہ اوہام صفحہ ۱۷۴ طبع اول پر دیا کہ بعض کام مریدوں کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور پیروں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں پس کیا عجب کہ میرا کوئی مرید دمشق میں چلا جائے یا ظاہری نشان اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوں۔ تو بس وہ کام بھی میری ہی نام لگینگے۔ پس اس الہامی نکاح کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔ کہ ممکن ہے اسکا حصہ دار بھی کوئی مرید ہی ہو اور آنجناب کے نام لگایا جائے تو کس کا سر پھرا ہے کہ خواہ مخواہ اعتراض کرے۔

پس اس اصول عامہ سے آپکی بہت پر یہ سوال بھی وارد نہیں ہو سکتا کہ مسیح موعود کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ منورہ میں دفن ہوگا اور آپنے اپنا بہشتی مقبرہ قادیاں شریف میں بنایا ہے ممکن ہے وہاں بھی کوئی مرید ہی چلا جائے آئندہ کی بات کو کون تکذیب کر سکتا ہے۔ سردست تو اس اصول نے آپکو بہت کچھ فائدہ دیا۔ آئندہ کو جو جیتا رہیگا وہ جانیگا اور جو جانیگا بھی تو کیا آپ کو قبر میں الزام دینے آئیگا؟ چلو جی خیر بہرحال تو آپکے انتقال بے ملال پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کریگا تو اہلحدیث جواب دینے کو طیار ہے آپ اس کی فکر نہ کیجئے تشریف لیجائیے۔ لیکن ہم ان لوگوں سے متفق نہیں ہو سکتے جو ابھی سے آپکے مرثیوں کا مقطع "جس کم جہاں پاک" کہنے کو طیار ہیں۔

---

# حسابِ دوستاں در دل

اصحاب ذیل مطلع رہیں کہ انکی قیمت ختم ہے آئندہ پرچہ انکے نام وی پی پہونچیگا۔ یا منی آرڈر بھیجدیں۔ درصورت انکار یا کسی مانع کے اطلاع بخشیں۔ مینیجر

| | | | |
|---|---|---|---|
| نمبر ۱۸۴ | دہلی | ۴۵۵ | نوشہرہ |
| ۱۹۴ | لودھیانہ | ۴۲۰ | کہگول داناپور |
| ۱۹۹ | کیمپ سیالکوٹ | ۴۲۱ | دلیل پور |
| ۲۰۲ | بھیری براول | ۴۵۶ | سیالکوٹ |
| ۲۰۴ | مراد نگر | ۴۵۷ | چھاؤنی منی پور |
| ۲۰۶ | سیانیر | ۴۵۹ | احمد پور |
| ۲۲۰ | ولال پور | ۴۵۸ | بداؤں |
| ۳۰۷ | سرائے بازید پور | ۴۲۳ | موضع میرپور |
| ۳۴۷ | (کلیری) | ۵۲۶ | راولپنڈی |
| ۴۵۱ | علیگڈھ | ۲۰۱ | گورکھپور |
| ۴۵۳ | سیالکوٹ | ۲۰۷ | کلکتہ |
| ۴۵۴ | اجمیر | ۲۱۰ | شہر احمد آباد |
| ۵۱۴ | کوٹلی | | |

# علماءِ اہل حدیث سے استفسار

پیارے اڈیٹر اہلحدیث۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہماری اس ٹوٹی پھوٹی ناپسندیدہ تحریر کو جس میں چند سوال واقع ہیں اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجکو ممنون فرماویں گے۔ میں ایک پردیسی بہاری حنفی طریقہ کا طالب العلم ہوں۔ چونکہ بہار کے آب و دانہ نے مجھ جلاوطن کردیا ہے ہم اسطو مدت تین چار سال سے عظیم آباد پٹنہ جو شہروں میں قدیم شہر شمار کیا جاتا ہے رہیں بنارس اور اہلحدیث کے مدرسہ میں تعلیم پا رہا ہوں چونکہ ایک روز ایک پیارے دوست غمگسار انیس غمخوار نے عاجز کو اس بات کی تکلیف فرمائی کہ چند سوال با بیں مضمون آپ اپنی جامہ الفاظ میں آراستہ پیراستہ کرکے طلب حق کی غرض سے پیارے اڈیٹر وغیرہ سے عموماً اور علماء اہلحدیث پٹنہ سے خصوصاً جواب طلب کریں۔ لہذا انکے ہو بہو فرمان کے بموجب پانچ سوال منضبط کرکے حضرات ہر خاص و عام مذکورہ بالا کی خدمت میں التماس کیجاتی ہے کہ ضرور انکا جواب باصواب عنایت فرماکر احقر کو اپنے احسان کا مرہون بنائینگے۔

سوال اوّل۔ جب کسی دو مسلمان میں عموماً اور دو عالموں میں خصوصاً کسی وجہ سے رنجش ہوگئی ہو پس تین روز کے بعد بھی اگر اسیطرح رنجش کو قائم رکھے تو بموجب ارشاد نبی اکرم محمد صلعم کے جب کوئی مسلمان کسی مسلمان سے تین روز کے بعد تک اگر بغض اور کینہ رکھے تو انکی عبادت مقبول نہیں اور جب انکی عبادت غیر مقبول ٹھہری تو نماز بھی علی ہذا القیاس غیر مقبول ٹھہری۔ کیونکہ عبادت عام ہے اور انتفائے عام مستلزم انتفائے اخص ہے تو گویا اس نے قصداً نماز ترک کی۔ پس انکو من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر کے ایسا شخص کافر ہے یا نہیں؟

سوال دوم۔ آپکے بزرگوں کی کتابوں (رسائل تسعہ وغیرہ) میں جو چار پانچ قسم کی شرک مرقوم و منقوش ہے تو آپ لوگ بھی اس کے معتقد ہیں یا نہیں؟ بر تقدیر ثانی ہم احناف کی شان میں مشرک کا لفظ استعمال کرنا محض حماقت اور جہالت ہے نادانی کیا۔ و بر تقدیر اوّل یہ تو بتائیے کہ مقدمہ میں خاص معین وکیل یا بیرسٹر اس غرض سے مقرر کرنا کہ بطفیل انکے مقدمہ ہمارا سرسبز ہوگا یہ استعانت لغیر اللہ

---

ملے اس تحریر کے درج کرنے میں بلا وجہ غیر معمولی دیر ہوئی۔ راقم مضمون معاف فرماویں۔ (اڈیٹر)

(خواہ مردہ ہو یا زندہ) کہاں جائز ہے؟

سوال سوم۔ خواہ آپکے پیشواؤں کی تحریر یا کوئی ٹوٹی پھوٹی بھی حدیث ہو تو بتائیے کہ دینی اسلام کے مادہ میں مسلمان سے مقدمہ لڑنیکا ثبوت ہے؟ اور سلف صالحین سے لیکر خلف تک ایسا کبھی اتفاق ہوا کیوں نہوا؟ حالانکہ جوش اسلامی انکے اندر تم سے کہیں بڑھکر تھی۔

سوال چہارم۔ طہارت کے مادہ میں آپکا فتویٰ ہے کہ ایک مد سے زیادہ پانی صرف کرنا اسراف میں داخل ہے۔ یہ تو فرمائیے کہ لوگوں سے بھیک مانگ مانگ کر اپنا ہر لوکوئی مصداقہ نہیں بے اندازہ روپیہ خرچ کرنا جس مقدمہ میں کہ دس بیس روپیہ کے وکیل وغیرہ کی فیس میں کاموں کا پورا انجام ممکن ہو قصداً دو سو یا روپیہ کا بیرسٹر مقرر کرنا صریح اس آیت کریمہ (ان اللہ لا یحب المسرفین) کے خلاف ہے یا نہیں؟

سوال پنجم۔ جس گروہ میں دو سردار ہوں اور دونوں طرف ایسی جماعت حادث ہوگئی ہو کہ ایک دوسرے سردار کی بات کو غیر معتبر سمجھتا ہو بلکہ جو اپنا سردار کہتا ہے اسی کو حق اور معتبر جانتا ہے آیا یہ تقلید شخصی ہے یا نہیں؟ بر شق ثانی میں یہ پوچھتا ہوں کہ تقلید شخصی سے تم نے کیا معنی سمجھا ہے بیان کرو۔ و بر شق اول پھر کیا وجہ ہے کہ مقلدین تقلید کے وجہ سے طعن و تشنیع کے مستحق ہوں؟ فقط

راقم شیخ حبیب اللہ بہاری نشہ عظیم آبادی محلہ شاہ ارزانی

جواب نمبر ۱۔ عقلاً و نقلاً یہ بات محقق ہے کہ لازم کو التزام نہیں کیا جاتا اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ لازم المذہب لیس بمذہب پس جن دو شخصوں کی بابت سوال ہے۔ فائت سے فائت انکا فعل بحکم ترک ہی ہوگا نہ کہ حقیقتاً ترک۔ پس حدیث مرقومہ کے مصداق نہیں ہوسکتے۔

جواب نمبر ۲۔ ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست۔

جو امور خداوند تعالیٰ نے خاص اپنے قبضۂ قدرت میں رکھے ہیں (جیسے عطاء اولاد فراخی رزق۔ صحت مریض وغیرہ) ان میں کسی مخلوق سے استمداد کرنا شرک ہے۔ لیکن جن امور کو بندوں کی استطاعت میں دیا ہے بحکم تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ان میں مخلوق سے استمداد جائز ہے۔ کیا آپنے کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ بھی قرآن میں نہیں دیکھا؟

جواب نمبر ۳۔ کیا آپ کو معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پرملال کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے السلام علیکم

کہا حضرت عثمان نے جواب نہ دیا - تو حضرت عمر نے خلیفہ وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس امر کی شکایت کی جسکو آجکل کے محاورہ میں عرضی کہتے ہیں - آخر خلیفہ وقت نے حضرت عثمان سے جواب طلب کیا - تو حضرت عثمان نے عذر کیا کہ میں ایک فکر میں تھا اس لئے میں نے انکا سلام سنا ہی نہیں - بتلائیے یہ مقدمہ مذہبی حقوق پر تھا یا دنیاوی لالچ پر؟ مساجد کے متعلق کوئی مقدمہ نہ تھا کیونکہ مسلمانوں میں یہ رسم ہی نہ تھی کہ ایک فریق دوسرے کو مسجد سے نکالدیں البتہ جن لوگوں نے مسلمانوں کو مساجد سے نکالا تھا اُن کی نسبت کہا گیا تھا کہ :-

آخرجوھم من حیث اخرجوکم

مگر مجھے خطرہ ہے کہ آپ کہینگے یہ آیات تو مخالفین اسلام کے حق میں ہیں لیکن آپکو واضح رہے کہ خدا کی کتاب میں جب کسی قوم یا شخص کی بُرائی مذکور ہوتی ہے - دراصل وہ بُرائی اُن کے فعل کی ہوتی ہے جو فاعل تک متعدی ہو کر اسکو بھی آلودہ کرتی ہے پس جو فعل مشرکوں کے ضمن میں قابل عوض و لائق مقابلہ ہو مسلمانوں میں بھی ہے - اس سے واضح ترسُننا چاہیں تو خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق اور مانعین زکوٰۃ کا قصہ پڑھو - کہ کیوں صدیق اکبر نے باوجود مخالفت کل صحابہ کے اُن پر فوج کشی کی تھی؟ کیا یہ دنیاوی جنگ تھی؟ غالباً آپکے سوال کا جواب آگیا -

**جواب نمبر ۴** - ایک ادنیٰ درجہ ہے یہ کس نے کہا کہ اس سے زیادہ دوامرات ہے؟ خیر یہ تو آپکے سماع کی غلطی ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اہلحدیث کے مذہب سے براہ راست واقف نہیں - ایسا ہی مقدمہ بازی کی نسبت بھی آپنے غلطی کھائی ہے - کبھی ممکن نہیں کہ دس بیس کے وکیل سو دو سو کے بیرسٹر کے برابر کام دے سکیں - اور اگر دیں بھی تو موکل کو دونوں کا اعتبار نہیں ہو سکتا - نہ ہی عدالت میں دونوں کا رسوخ یکساں ہوتا ہے - یہ محض آپکی ضد اور سخن پروری ہے -

**جواب نمبر ۵** - تقلید شخصی کے معنے ہیں کسی اُمتی کے اجتہادات کو قابل سند بنایا جائے اور ہمیشہ دینی امور میں اُسی ایک کے فہم کی پابندی کیجائے - کچھ شک نہیں کہ ایسا اتباع کرنا کسی اُمتی کا حق نہیں - پس اگر سرداران مذکورین بھی ایسا ہی اتباع کراتے ہیں - تو کچھ شک نہیں کہ تقلید شخصی ہے مگر جبتک اُنکا یہ برتاؤ معلوم نہو حکم نہیں لگایا جا سکتا - واللہ اعلم

**فتوحات اہلحدیث** چیف کورٹ - ہائی کورٹ پنجاب - اودھ - بنگال اور انگلستان کی عدالتوں کے وہ فیصلے جو اہلحدیث کی تائید میں ہوئی ہیں - ایک جا جمع کئے گئے ہیں یہ کتاب عنقریب چھپکر نکلنے والی ہے - قیمت ۴ر مینیجر اہلحدیث امرتسر

# مَیں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا؟

گذشتہ سے پیوستہ

## کس کس طرز کے آدمیوں کو مَیں نے مرزائی پایا؟

جب مرزائیوں کو مَیں دیکھ چکا اور انکو اُن حالات پر جو اتفاقاً مجھ پر کھلتے گئے غور کر چکا تو مَیں نے پایا کہ عام طور پر قبل از قبول مرزائیت وہ ایسے آدمی تھے کہ کسی ایک یا دوسری وجہ سے وسواس کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے لیکن پھر عموماً ویسے آدمی بزدل تھے لہذا اُنکا دل طبعاً اُس جاہل کیطرح جو بہت گندہ عمر بسر کرتا ہے تو پھر خدا کے عذاب سے بچنے کا دل کو سہارا دینے کے لئے کسی بدکار پیر تک کی بیعت میں سبقت کرتا ہے کہ اُس کے طفیل میں ہر ایک بازپرس سے محفوظ رہونگا - چنانچہ یہاں ضلع ڈیرہ غازیخاں میں جہاں پیروں کا بڑا رواج ہے اور تونسہ اور چاچڑ کی قبریں گویا ایک عالم کی گمراہی کا باعث ہو رہی ہیں بیعت کنندگان کا بڑا مقصود یہی نظر آتا ہے - اندھے دھند جہالت میں پڑکر اور قرآن کریم کی تعلیم سے صدیوں سے اور پشت ہا پشت سے غفلت میں رہکر انہیں یہ کبھی نہ سوجھی کہ آخرت کے امتحان کے پاس کرنے اور فرضیات کا حساب دینے میں بموجب صریح آیت اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ وغیرہ و نیز دیگر آیات لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا - وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ - انسان کے لئے اپنے اعمال و خدا کی رحمت کے سوا اور کوئی بھی امداد نہیں ہے - کسی سہارے کیطرف مائل تھا - عام طور پر یہ کم از کم قلت نے اور نہیں ایک ٹہرس بند صادق اور بموجب مضمون الغریق بالحشیش دل جمعی کے لئے اپنے خیال میں ایک بلا سے نکلے اور مرزائی ہو گئے -

بعض ایسے بھی نظر آئے جو محض جاہلیت اور فرط خوش اعتقادی سے کہ بھلا آپ کسطرح کبھی خلاف بولتے ہونگے مرزائی بن گئے -

ایک گروہ ایسا بھی نظر پڑا جو مرزا صاحب کی نسبت شور سنکر آپ کی بابت وسواس میں پڑا جب طبعاً وہ آپکی نسبت خواب دیکھنے لگ پڑا اور آخر مرزا صاحب کی موافقت میں کسی خواب کے دیکھنے پر اس امت میں داخل ہوا -

کچھ ایسے بھی ہیں جو ابتداءً غیر مسلم مثلاً ہندو وغیرہ تھے اور کسی بات کی پسندیدگی پر مثلاً بابا نانک صاحب کی نسبت مرزا صاحب کے موحد لکھنے سے اُن کے دل پگھل گئے جس پر وہ مسلمان ہو گئے -

ahmadimuslim.de

چند ایک مولوی بھی ہیں جو فخر مرزائیاں ہیں اور جن کے مرزائی ہونے کی وجہ زمانہ کی رفتار اور یورپ کے میلانِ الحاد کے اثر سے آزاد تو نہ ہو سکے مگر بہ سرد یا خیال نے انہیں نرالے اعتقاد کا بنایا۔ اور کسی خاص فرقہ اسلام میں شامل ہو سکنے سے یہ محسوس کرکے کہ انکے خیالات مرزا صاحب سے ملتے ہیں۔ دل کے عقیدہ کو برحق سمجھکر اور مرزا صاحب سے اسکی تائید پاکر ایک برادری بنانے اور ایک فرقے کے افراد بنانے کو جھٹ مرزائی ہوگئے۔

اور بہت سا حصہ جہلا کا ایسا ہی ہے جنہیں مرزا صاحب کے کمالات کی نسبت مبالغہ کلامی کہ حضور ایسے ہیں ویسے ہیں۔ اوّل خوش اعتقاد بنا کر مرزائی کراتی ہے۔ پھر عدم بصیرت اور مرزائیوں کی تاویلات کیوجہ سے قادیاں میں آنے پر بھی بمضمون مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا۔ اپنی ابتدا خراب ہونے سے انجام میں بھی کوتاہ بین ہوکر گمراہ ہی رہجاتے ہیں اور زعم میں پڑتے ہیں۔ کہ حضور ہی کیوجہ سے الہامات وغیرہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ فی الحقیقت (جیسا کہ اس مضمون میں دکھلایا گیا ہے) ایسی چیزیں مرزائیوں کی نسبت خاص نہیں ہیں +

ہاں ہم نے بعض مرزائیوں کو جیلا شریف و بے تکلف بھی پایا۔ اور جہانتک کہ انہیں کسی کے قبولِ مرزائیت کی کچھ بھی امید ہو خلیق بھی دیکھا۔ مگر عام مسلمانوں کی نسبت تعصب وران میں مخالفت بعض دفعہ عام احادیث آنحضرت صلعم کے صریح ذہنی معنی اور علی ہذا بعض آیاتِ قرآن کے صریح مضمون پر کچوں کی طرح اٹھ بیٹھے کراتا ہے۔ غرضکہ عام طور پر اس قوم کو مسلمانوں کے عروج کے خیال پر کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ وہ سلطنت ٹرکی اور اعلیحضرت خادم الحرمین وخلیفۃ المسلمین سلطان المعظم کی خوبصورت طرز حکمرانی کے ذکر سے انکو عموماً کچھ سرور نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر تو یورپ کے دباؤ سے جو ٹرکی پر مسلمانوں کی قومیت کو توڑنے اور اسلام کا بخیہ ادھیڑنے کیلئے سالہا سال سے اس سلطنت عظمیٰ پر ڈال رہا ہے اور ہمیشہ اس میں خوفناک سازشی تحریکیں کھود رہی ہیں انبساط میں آتے ہیں۔ ہاں بعض نئے تعلیمیافتہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے کالجوں اور سکولوں میں تعلیم پانے سے عام قومیت کا خیال ہوا اور پھر وہ کسی وجہ سے مرزائی ہو گئے پر بھی اس خیال کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ ہائے افسوس کہ مسلمان پہلے ہی تفرقے میں پڑے بمضمون وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ خراب وخوار ہو رہے ہیں اور اس فرقے نے تو تفرقے کی خوفناک راہ نکالی ہے جس پر رونے کی سوا کوئی چارہ نہیں نظر آتا۔ خدا ہی ہے جو اس تفرقے کا فیصلہ کرے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔

راقم محمد عبد اللہ — محرر شیخ جمیل محمد خان

# مسئلہ سنّت الفجر

گذشتہ سے پیوستہ

اَیُّہا الناظرین! اب میں بحمد اللہ تعالیٰ حدیث شریف کے استدلال سے فارغ ہوکر کتب معتبرہ فقہ حنفیہ کیطرف متوجہ ہوتا ہوں اور ثابت کرونگا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے مسجد میں سنتیں پڑھنا کتب معتبرہ فقہ میں بھی مکروہ لکھا ہے تاکہ جو لوگ صرف کتب فقہ ہی کو قابل العمل سمجھتے ہیں انکو لئے باعث اطمینان ہو۔

بحر الرائق میں ہے:۔ وذکر ابو الولوالجی امام یصلی الفجر فی المسجد فجاء رجل یصلی الفجر فی المسجد الخارج اختلف المشایخ فیہ فقال بعضہم لا یکرہ وقال بعضہم یکرہ لان ذلک کلہ کمکان واحد بدلیل جواز الاقتداء لمن کان فی المسجد الخارج بمن کان فی المسجد الداخل واذا اختلف المشایخ فان الاحتیاط ان لا یفعل۔ یعنی ابو الولوالجی نے کہا کہ جب امام فجر کی نماز مسجد کے اندر کے درجہ میں پڑھ رہا ہو۔ اسوقت کوئی باہر کے درجہ میں سنت پڑھنی شروع کردے تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مکروہ نہیں اور بعض کہتے ہیں۔ کہ مکروہ ہے اسلئے کہ اندر اور باہر کا درجہ ایک ہی مکان کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اگر امام مسجد کے اندر ہو اور مقتدی باہر تو نماز جائز ہے اور جب علماء کو کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو احتیاط اسی میں ہے کہ اس کام کو نہ کریں۔ ف: یہ احتیاط اسوقت ہے کہ جب طرفین کی دلیل برابر ہو اور کسی جانب کو ترجیح نہ ہو اور جبکہ ایک طرف قوی دلیل اور حدیث صحیح سے مؤید ہو تو اسپر فی الفور عمل کرنا چاہیے۔ اور محلی میں محیط رضوی سے منقول ہے:۔ وفی المحیط الرضوی اختلفوا فی الکراہیۃ فیما اذا صلی فی المسجد الخارج والامام فی الداخل فقیل لا یکرہ وقیل یکرہ لان ذلک کلہ کمکان واحد فاذا اختلف المشایخ فیہ کان الاحوط ان لا یصلی۔ جب امام مسجد کے اندر ہو اور کوئی آدمی باہر صحن میں نماز پڑھتا ہے اس کے ہونے میں اختلاف ہے کسی نے کہا مکروہ نہیں اور کسی نے کہا مکروہ ہے۔ اسلئے کہ اندر اور باہر بمنزلہ ایک ہی مکان کے ہے چونکہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف

ahmadimuslim.de

ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ پڑھے۔

تو ایہ میں ہے ومن انتہی الی الامام فی صلوٰۃ الفجر وھو لم یصل رکعتی الفجر ان خشی ان تفوتہ رکعۃ ویدرک الاخری یصلی رکعتی الفجر عند باب المسجد ثم یدخل وان خشی فوتہما دخل مع الامام لان ثواب الجماعۃ اعظم والوعید بالترک الزم والتقیید بالاداء عند باب المسجد یدل علی الکراھیۃ فی المسجد اذا کان الامام فی الصلوٰۃ۔ یعنی جو شخص مسجد میں آیا اور امام جماعت فجر میں ہے اور اس شخص نے دو رکعت سنت الفجر ابھی ادا نہیں کیں۔ اگر خوف ہو کہ ایک رکعت جاتی رہیگی اور دوسری میں شامل ہو جاوٗنگا تو سنت الفجر دروازہ مسجد کے قریب ادا کرکے جماعت میں ملجاوے اور اگر یہ خوف ہو کہ سنتیں پڑھنے میں دونوں رکعت فرض فوت ہو جاتی ہیں تو جماعت میں ملجاوے اور سنتیں چھوڑ دے۔ کیونکہ جماعت کا ثواب بہت بڑا ہے اور اس کے ترک میں سخت وعید لازم آتی ہے اور مسجد کے دروازہ کی قید اس امر پر دال ہے کہ مسجد میں سنتیں پڑھنا جب امام جماعت میں ہو مکروہ ہے اور فتح القدیر میں ہے۔ والتقیید بالاداء عند باب المسجد یدل علی الکراھۃ فی المسجد اذا کان الامام فی الصلوٰۃ لما روی عنہ علیہ السلام اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ ولانہ یتشبہ المخالفۃ للجماعۃ والانتباذ عنہم فینبغی ان لا یصلی فی المسجد اذا لم یکن عند باب المسجد مکان لان ترک المکروہ مقدم علی فعل السنۃ۔ مسجد کے دروازہ کے قریب سنتیں پڑھنے کی قید لگانے سے معلوم ہوا کہ جماعت کے وقت مسجد میں سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب جماعت قائم ہو جائے تو سوائے فرائض کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔ اور اس لئے کہ ایسا کرنے میں جماعت سے مخالفت اور الگ ہونے کی صورت پائی جاتی ہے۔ پس چاہئے کہ اگر دروازہ کے پاس جگہ نہ پاوے۔ تو سنت کو مسجد میں نہ پڑھے۔ کیونکہ یہ کام مکروہ ہے اور مکروہ کام چھوڑ دینا سنت کے ادا کرنے پر مقدم ہے۔ درمختار میں ہے واذا خاف فوت رکعتی الفجر لاشتغالہ بسنتہا ترکہا لکون الجماعۃ اکمل والا ان رجا ادراک رکعۃ فی ظاہر المذہب وقیل التشہد لا یترکہا بل یصلیہا عند باب المسجد ان وجد مکانا والا ترکہا لان ترک المکروہ مقدم علی فعل السنۃ۔ جب سنتیں پڑھنے میں دونوں رکعت جماعت کے فوت ہو جانیکا خطرہ ہو تو سنت کو ترک کر دو کیونکہ جماعت افضل ہے اور اگر امید ہو کہ سنت پڑھکر ایک رکعت میں اور بقول ضعیف التحیات میں امام کے ساتھ ملجاویگا۔ تو مسجد کے دروازہ کے نزدیک اگر جگہ پاوے تو سنت پڑھ لے اور اگر جگہ نہ پاوے۔ تو نہ پڑھے واسطے کہ مکروہ کام کا چھوڑ دینا سنت کے ادا کرنے پر مقدم ہے۔ رد المحتار میں ہے قولہ عند باب المسجد ای خارج المسجد یعنی دروازہ مسجد کے پاس سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے باہر پڑھے۔ اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے رکعتی الفجر عند باب المسجد ثم یدخل کہ دو رکعت سنت فجر کی دروازہ مسجد کے پاس پڑھکر مسجد میں داخل ہو۔

ناظرین مرقومۃ الصدر حوالجات کتب معتبرہ فقہ حنفیہ سے اظہر من الشمس ہے کہ جماعت فجر کے ہوتے ہوئے مسجد میں سنتیں ادا کرنا خواہ جماعت کے قریب ہو یا دور بالکل مکروہ ہے اور اگر جماعت میں ملجانے کی امید ہو تو مسجد کے باہر پڑھے نہ مسجد میں۔ اور حافظ صاحب کے دعوے کی پوری تردید ہوتی ہے۔ امید قوی ہے کہ اب تو حافظ صاحب کو چون وچرا کی گنجائش نہ ہوگی اور ضد اور تعصب سے کنارہ کش ہو کر محاکمہ نبوی اور فیصلہ فقہاء کو بسر وچشم منظور کرینگے۔ باقی دارد

# سوال از جمیع علمائے دین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمرو کہتا ہے معرفت ذات وصفات باری تعالیٰ شانہ ومطالب قرآن وحدیث بر دانستن علم فلسفہ ومنطق موقوف است وتعلم منطق وفلسفہ بدرجہ اولیٰ واجب وجائز است۔ ودانستن آن ہر دو برائے مناظرہ مخالفین ضروری است۔ وبغیر آن ہر دو مخالفین اسلام را قائل نمو توانکرد وعلم فلسفہ ومنطق یک نعمت است بلکہ دو۔ اور زید کہتا ہے کہ یہ تمام باتیں بالکل محض غلط ہیں صرف قرآن وحدیث ہر چیز کے سمجھنے کیلئے کافی ووافی وشافی ہے۔ اور اسکا پڑھنے والا بدعتی وکافر ہے اور منطق وفلسفہ دو نہیں ہے بلکہ ایک ہے۔ تو آیا کسکا قول ٹھیک ہے اور یا دونوں ہے کسکا بعض قول غلط ہے اور کسکا بعض صحیح؟ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔ راقم ایک مستفسر

**جواب**:- عمرو کے خیال کو لوگ پہلے بھی ہو گئے ہیں کچھ شک نہیں کہ ہر ایک کام کا مدار نیت پر ہے انما الاعمال بالنیات بالکل صحیح اصول ہے۔ پس اگر کسی شخص کو فطرتی طور پر ایسی قوت گفتگو ہو کہ بغیر ان علوم کو مخالفین کو قائل کر سکتا ہو تو اس کے لئے ان علوم کا پڑھنا بیشک تضییع اوقات ہے۔ لیکن عام طور پر تو یہی دیکھا جاتا ہے کہ یہ علوم مناظرہ میں مفید ہوتے ہیں۔ امام شوکانی بھی اسی رائے کے موید ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ان علوم کو نماز مشقی سے پڑھنا چاہئے اگر کوئی منع کرے تو کان نہیں دھرنا یہ علوم پڑھنے کے بعد خود ہی انکا نفع و نقصان معلوم ہو جائیگا۔ البتہ یہ بھی صحیح ہے کہ ان علوم کو اعلیٰ درجہ کا جائز بلکہ علوم آلیہ سمجھو۔

# فتوے

**سوال نمبر ۴۵** - ایک عورت کا بوجہ لاحق ہونے ایام حیض کے آٹھ روزہ اُس کے قضا ہو گئے۔ عید کے بعد چار پانچ روز بقید حیات رہی پھر اُس عورت کا انتقال ہو گیا تو اس صورت میں اُس عورت سے اُس روزہ کی قضا ساقط ہو گئی یا اُسکے ذمہ رہی؟ بینوا توجروا

(مولوی ابو تراب محمد عبدالوہاب اسلم - از مقام شیخ علی پور ضلع مرشد آباد)

**جواب نمبر ۴۵** - اگر عورت مذکورہ بعد عید کے صحیح سالم تندرست رہی تو ان پانچ دنوں کی قضا اُسپر لازم ہے جسکی بابت دو حدیثیں آئی ہیں ایک میں آیا ہے کہ ولی میت روزہ رکھے ایک میں آیا ہے کھانا کھلاوے۔ خاکسار کے علم ناقص میں کھانا کھلانا اچھا ہے۔ فی روزہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہئے +

**سوال نمبر ۴۶** - درود تاج کے پڑھنے کے بارہ میں - درود تاج میں جو (دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ) عبارت ہے چنانچہ ایسے الفاظ خدائے برحق کیواسطے موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں جو ایسے کلمات کا کہنا جائز ہے؟ تو بذریعہ اخبار گوہر بار نیاز مند کا اطمینان فرماویں - ممنون و مشکور ہونگا۔

(سید اعظم علی ضلعدار نہر سرہند - خریدار نمبر ۵۸۹)

**جواب نمبر ۴۶** - ایسے الفاظ بیشک خدا ہی کی ذات بابرکات کے لئے موزوں ہیں۔ اگر قائلین اِن الفاظ کی تاویل کریں کہ ان الفاظ سے حقیقت مراد نہیں بلکہ مجازی معنے مراد ہیں۔ اوّل تو مجازی کے لئے قرینہ کوئی نہیں - دوئم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ درود کس طرح پڑھیں! تو آپنے فرمایا پڑھو اللّٰھم صل علی محمد آخر تک - پھر کیا یہ درود جو آنحضرت نے سکھایا ہے کافی نہیں؟ حدیث بخاری میں ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو کہا کہ تم اس طرح دعا کرو اللّٰھم اسئلک بنبیک اُس نے یوں کہدیا۔ اللّٰھم انی اسئلک برسولک یعنی نبی کی جگہ رسول کہدیا۔ تو آپنے فرمایا وہی کہو جو میں نے تجھو سکھایا ہے۔ اس سے صاف سمجھا گیا کہ الفاظ نبوی کے مقابلہ پر کوئی خود ساختہ لفظ کہنا جائز نہیں خواہ اُس کے معنے صحیح بھی ہوں۔ مسلمانوں کے حال پر افسوس ہے کہ تعلیم نبوی کی تو قدر نہیں کرتے۔ مگر اپنی ایجادوں پر فخر کرتے ہیں اور رواج دیتے ہیں +

**سوال نمبر ۴۷** - درینوقت اگر کدام عملدار از اہل اسلام بر قصبہ ملک مقرر شدہ آمد چند مسلمانان باہم متفق گردیدہ اورا دعوت طعام کردند و چند احباء خود را ہم برائے شرکت آں مجلس خواندند۔ آیا دراں مجلس شخصے اہل التقویٰ را شریک شدن جائز است یا نہ واگر کسے گوید کہ ایں مجلس ودریا، و سمعت داخل است قول او صحیح است یا نہ - ؟ بینوا بالبرہان اجرکم الرحمن - راقم حافظ احمدی از نو شہرہ فیروز - حیدرآباد

**جواب نمبر ۴۷** - صورت سوال مذکورہ دو شق دارد - اوّل اینکہ آیا عامل سرکاری را دعوت کردن و اورا قبول کردن جائز است یا نہ - دوئم اینکہ ایں جائز است کہ ہمراہ مہمان اہل زائد کسے را بطور تبع دعوت کردہ آید یا نہ - جواب شق اوّل جائز است بشرطیکہ در داعی و مدعو قدیم رابطہ اینچنیں باشد و درایں دعوت کردن و خوردن نیز اجرائے ظلمے مدنظر نباشد - صاحب ہدایہ ہم بجواز ایں بشرط مذکور فتویٰ دادہ - شق دوئم ہم جائز است یک نوبت حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما دعوت مہمان کردند و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را نیز خواندند - انما لکل امرء ما نوی اصل عام است +

**سوال نمبر ۴۸** - زکوٰۃ سیدوں کو دینا چاہئے یا نہیں حالانکہ وہ محتاج ہوں؟ دوسرا کسی کو سہ یا سوت کے کپڑوں میں زری دہاریں ہوں تو اُسے استعمال کرنا مردوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ (محمد عبدالحمید - خریدار اخبار)

**جواب نمبر ۴۸** - سیدوں کو زکوٰۃ دینا اور لینا جائز نہیں - حدیثوں میں ایسا ہی آیا ہے۔ اگرچہ متاخرین حنفیہ باین خیال کہ خمس سے حصہ اُنکو نہیں ملتا جواز کے قائل ہوئے ہیں۔ مگر حدیث کے مقابلہ میں یہ محض رائے ہے جو قابل قبول نہیں ہو سکتی مسکین ہیں تو اور طرح سے اُنکے ساتھ سلوک کیا جائے - کپڑا مذکور جائز ہے کیونکہ ممانعت کی کوئی دلیل نہیں خواہ مخواہ کی تنگی ہے - جو حضرت واسعا کی مصداق ہے

**سوال نمبر ۴۹** - میرے پاس ایک مزارع ہے جسکے ساتھ ایک عورت بیوہ ہے جو نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اُس بیوہ کے پہلے خاوند کو عرصہ ۸ سال کا ہوا کہ مر چلا گیا ہے - اب اُسکا نہ تو پتہ ملتا ہے۔ اور وہ عورت اگر خاوند کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں؟ جیسا حکم ہووے اخبار میں تحریر کیا جاوے - تاکید بعد تاکید۔ بندہ آپ کا بہت ممنون و مشکور ہوگا - (غلام محمد چک نمبر ۲۴ - سندھ - خریدار اخبار)

**جواب نمبر ۴۹** - اگر خاوند الکل ہی مفقود الخبر ہے۔ نہ کوئی خط آتا ہے نہ کوئی آدمی - تو عورت مذکورہ نکاح کر سکتی ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فیصلہ ہے - امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے - صاحب رد المحتار نے اسکو جائز رکھا ہے حضرت مولوی رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی نے بھی اسکا فتویٰ دیا ہے +

**حق پرکاش** آریوں کے گرو سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا مفصل اور مکمل جواب جس میں ایک سو سے زیادہ اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں قیمت ۱۱ر
**ترک اسلام** کا جواب عبدالغفور (دھرم پال) کی رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۱ر

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**امسال** بمبئی کے بندر سے ۱۰ ۱ ہزار حاجی گئے ہیں۔ گذشتہ آٹھ دس سالوں میں ۱۲-۱۳ ہزار ہوتے تھے +

**روس** میں بغاوت بدستور ہے۔ ایک جگہ دبتی ہے تو دوسری اُبھرتی ہے +

**حجاز ریلوے** جتنی طیار ہو چکی ہے فی گھنٹہ ۳۰ میل چلتی ہے۔ ہندوستان کی ڈاک کے برابر ہے +

**حضور وائسرائے** موسم بہار میں کلکتہ سے روانہ ہو کر راستہ میں دہلی اور آگرہ کی سیر کرینگے۔ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ دہلی سے روانہ ہو کر پشاور کی سیر بھی کریں۔ غرضکہ حضور وائسرائے اس سال اپریل کے تیسرے ہفتہ میں شملہ میں رونق افروز ہو جائینگے +

**الہ آباد** کے کمبھ کے میلہ میں بارہ جاتریوں کو ہیضہ ہو گیا جنمیں سے چھ مر گئے۔ اس لئے لوکل گورنمنٹ نے اعلان شائع کیا ہے کہ اگر جاتری اس موقعہ پر بکثرت الہ آباد جمع نہ ہوں تو بہتر ہے +

**گورنمنٹ** نے میلہ کی حفظان صحت کے لئے پوری تدبیریں کی ہیں۔ دیسی فوج کو میلہ کے انتظام پر مقرر نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ ۴۰۰ پولیس کے سپاہی اور طلب کر لئے گئے ہیں +

**پرنس آف ویلز** نے رنگون روانہ ہونے سے پہلے حضور وائسرائے اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال کو چاندی کے پیالے تحفۃً عطا کئے اور حضور وائسرائے کے اسٹاف کے ممبروں کو شاہی سیاحت کی یادگار میں بہت سے تحفے دئیے۔

**سندھ** کے شہر ٹھٹہ میں ۲۵ ماہ حال سے گھوڑوں کی نمائش شروع ہوگی۔ اس میلہ میں سانڈ گھوڑے اور خچر بھی فروخت ہونگے۔

**راجہ** صاحب بلرامپور کو کہ جنہوں نے حال میں لکھنؤ کے میڈیکل کالج میں تین لاکھ روپے کا چندہ عطا کیا لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے الہ آباد یونیورسٹی کا لائف ممبر مقرر کیا (کیا روپیہ دینے کی وجہ سے یا ذاتی لیاقت سے؟) +

**انگوٹھے** کے نشان کی شناخت میں دانستہ جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں پنڈت کنہیا لال انسپکٹر پولیس الہ آباد کو دو سال قید سخت کی سزا دیگئی۔

**روس** کے مظلوم یہودیوں کی امداد کے لئے ہندوستان میں اب تک ۲۹۵۴۳ روپیہ کلکتہ کمیٹی کے پاس جمع ہو چکے ہیں (ہندوستان بھی عجیب فیاض ہے کہ اپنوں کو بھوکا چھوڑ کر بھی دوسروں کو دیتا ہے) +

**امریکن گورنمنٹ** نے مراکو کانفرنس میں اپنے ڈیلیگیٹوں کو بھیجکر یہ ہدایت کر دی ہے کہ کانفرنس میں ایسی رائے دیں کہ جس سے روس اور جرمنی میں پھوٹ نہ پڑے۔ (کیا اس ہدایت سے فرمان خداوندی اَغْرَیْنَا بَیْنَہُمُ الْعَدَاوَۃَ غلط ہو جائیگا!) +

**بمبئی** میں شارع عام پر ۶۲ فقیر بھیک مانگتے پھرتے تھے تو پولیس نے اس جرم میں انکا چالان کر دیا۔ مسٹر کیمپ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے ان سب کو سزا دیدی۔ بعض کو پندرہ دن اور بعض کو ایک مہینہ قید با مشقت کی سزا دیگئی۔ (کیا یہ قانون جو ہندوستان کے لئے رحمت آیا ہے صرف بمبئی ہی کے لئے رہیگا!) +

**طاعون** ہفتہ مختتمہ ۶ ماہ حال کو کل ہندوستان میں طاعون سے ۴۲۷۸ موتیں بمقابلہ ہفتہ ماسبق کی ۳۲۸۲ موتوں کے ہوئیں۔ منجملہ ان اموات کے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۱۸۴ بنگال میں ۱۰۷۳۔ احاطہ بمبئی میں ۸۰۲ پنجاب میں ۵۶۲۔ ممالک متوسط میں ۲۲۸ اور برما میں ۱۱۴ موتیں ہوئیں۔

**ولایات عثمانیہ** میں جو لوگ ہجرت کر کے چلے آئے تھے انہیں آباد ہونے اور کاشتکاری کے لئے اراضیات دیگئی تھیں اور چھ سال تک لگان معاف تھا اب جنکی مدت ختم ہو چکی اُن پر لگان مقرر کیا جانا شروع ہوا ہے اور وہ ملک کے اصلی باشندے شمار کئے جاتے ہیں +

**جلالتمآب** سلطان المعظم نے اُن بحری سپاہیوں اور افسروں کو نقد انعامات عطا کئے ہیں جو آبنائے ڈارڈنلز کے حفاظتی مورچوں پر متعین ہیں +

**اب** یہ طے پا گیا کہ اس سال حاجیوں کے حج سے واپس آنے تک حجاز ریلوے لائن مقام مدائن صالح تک بالکل مکمل کر دیجائے اور جو غلہ سالانہ اہل حرمین کے لئے جاتا ہے وہ بھی یہاں تک اسی ریلوے کے ذریعہ سے ارسال ہو +

**موصل** اور بغداد کی ولایتوں سے چالیس صندوق قدیم یادگاروں سے بھرے ہوئے قسطنطنیہ میں آئے اور سب چیزیں سلطانی عجائب خانہ میں داخل کی گئیں +

**راجپوتانہ** میں اسوقت تعداد قحط زدگان ۳۰۰۶۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اے جی جی صاحب عارضی طور پر کمشنر قحط مقرر کئے گئے +

**ابتدائے اپریل** لغایت اکتوبر گذشتہ ممالک غیر سے ۴۲ لاکھ ۶۳ ہزار ۷۰۵ روپیہ قیمت کی چاندی ہندوستان میں لائی گئی +

**پنجاب** کی فصلوں کے متعلق ۴ جنوری کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔ بجز اضلاع جھنگ۔ فیروزپور۔ لاہور۔ ملتان باقی اضلاع میں معمولی بارش ہوئی۔ ضلع انبالہ۔ امرتسر اور گورداسپور میں تخم گندم گران اور ضلع جالندھر میں ارزاں ہو رہا ہے۔ فصل پنبہ کی چنائی ختم ہو گئی گنے کا رس نکالا جا رہا ہے۔ بہت سے اضلاع میں بارش کی سخت ضرورت ہے۔ اضلاع رہتک۔ گوڑگانواں۔ دہلی اور امرتسر میں بوجہ قلت چارہ مویشی کمزور ہو رہے ہیں +

بقول شحنۂ ہند مرزا حیرت دہلوی کو منحی الفوں سے چپکا استغاثہ بھی کر دیا۔ افسوس

# مشک آنست کہ خود ببوید

**برقی سٹ** — اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی اسمیں روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ الغرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ۔

**مومیائی** — یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھلا دیں سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی کھلانے سے فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی اور نزلہ زکام کی شکایت ہو ان کیلئے مجانح صحت ہے۔ ... کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن لوگوں کے ہاں بسبب رقت منی کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض ہر قسم کی کمزوری کے لئے یہ تیر بہدف علاج ہے۔ یونانی اور ویدک طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا مومیائی کا ایسا زود اثر اور مقوی دوا کوئی نہیں۔ ایک دفعہ آزما دیکھیں قیمت فی چھٹانک جو قریباً ۴ ماہ کے لئے کافی ہے صرف ۸عہ

**سرمہ مقوی بصر** — آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ خارش۔ دھند۔ پانی بہنا وغیرہ امراض کو زائل کر کے نظر کو تقویت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ عمر

**جوہر دافعہ آتشک** — تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف عا؍ دو روپے

**تلی کی مجرب دوائی** قیمت عہ؍

**دائم قبض کی دوائی** قیمت ۲۰ گولیاں عہ؍

**کشتہ فولاد** قیمت ع؍

**مستورات کا حیض جاری کرنیکی مجرب دوائی** قیمت ۱۰ خوراک عہ

**کشتہ قلعی** قیمت فی تولہ عہ

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

**المشتہر**

علم الدین مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ بھنگیاں

# مجرب دوائیں

**عرق ماء اللحم انگوری وآتشہ** — یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی بہی مصفی خون۔ مولد منی مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہے۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ شریفہ کو قوت دینے کے سوا حسن بدن اور مفرح القلب بھی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت نصف بوتل عہ۔ پوری بوتل عا؍۔ تین بوتل صہ تین سے زیادہ کو خریدار سے

**طلا** — جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں و بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اب بے خبر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے انکو ہمراہ ہماری لائف پلز (جوہر حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے

**جواہر ہاضمہ** — اگر آپ کا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرما دیں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہیں گے۔ قیمت فی شیشی ایک عہ

**لائف پلز یا جوہر حیات** — اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی وکثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کے تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل البول تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے بے بدل دوا ہے۔ قیمت فی بکس ۴۲ گولیاں ع؍

**جوہر مصفی خون** — فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ پھنسی۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے۔ شیشی خورد عہ کلاں عا؍

**سرمہ عزیزی** — اسکی ایک ایک سلائی اپنی کیمیائی اثر کے سبب سے پیپ۔ آشوب دھند غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ نیر کا خاص سرمہ صہ

**المشتہر**

حکیم محمد ابراہیم چشتی۔ چوک ہری سنگھ امرتسر شہر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب انکے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

R L No 322

صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

ما اہل حدیثیم و دغا را نشناسیم

للہ الحمد

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

نیست بجز حدیث مصطفیٰ ...

## شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ..

والیان ریاست سے

رؤسا و جاگیرداران سے

عام خریداروں سے

چھ ماہ کے لئے

ممالک غیر سے سالانہ ..

## اغراض و مقاصد

۱ - دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

۲ - مسلمانوں کی عموماً اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

۳ - گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہو۔

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| ہمارے دوست | صفحہ ۱ |
| فتوحات اہلحدیث | ” ” |
| مدینۃ القرآن | ” ” ۲ |
| بعض آریہ اخبارات کا ادھپاپن | ” ” |
| بسم اللہ ... | ” ” ۳ |
| مسئلہ سنت الفجر | ” ” ۶ |
| دینی تعلیم میں تدابیر اصلاح | ” ” ۸ |
| کرنا ! قرآب ... | ” ” ۹ |
| فتوے | ” ” ۱۰ |
| انتخاب الاخبار | ” ” ۱۱ |
| تندرستی ہزار نعمت ہے | ” ” ۱۲ |
| آہ دنیا تیری بے وفائی | ” ” |


نمبر ۱۲ — امرتسر - ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مبارک — جلد ۳

# اہلحدیث

امرتسر - یوم جمعہ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

## ہمارے دوست

چندونوں سے اخبار کی اشاعت میں سست ہیں حالانکہ اخبار ہنوز اس ترقی پر نہیں پہونچا جس پر اس کو پہونچنا چاہئے بلکہ یوں کہئے کہ ابھی وہ اس حد پر بھی نہیں پہونچا کہ اسکا معزز اخباروں میں شمار ہو سکے۔ اس دو سال کے عرصہ میں بعض احباب کیطرف سے جس قدر کوشش ظہور میں آئی خدا تعالیٰ اُنکو جزائے خیر دے لیکن کچھ دنوں سے ہر طرف سستی کے آثار ہیں۔ اسلئے ہمارے دوست منتظر ہیں کہ آئندہ ہفتہ کے پرچہ میں انکو دو تین اشتہار ملیں گے۔ مع زبانی ترغیب کے وہ اشتہار دوستوں تک پہونچا دیں جزاکم اللہ خیرا۔

جو صاحب ایک خریدار بھی مستقل پیدا کر کے سالانہ قیمت بھجوا دیں گے انکو علاوہ ڈاک کے مطبع کیطرف سے رسالہ فتوحات اہلحدیث مفت نذر ہوگا۔

## فتوحات اہلحدیث

بالکل تیار ہے۔ اس رسالہ میں بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے درج کئے گئے ہیں جنمیں جماعت اہلحدیث کو چیف کورٹ پنجاب۔ الہ آباد۔ بنگال اور لنڈن وغیرہ میں فتوحات حاصل ہوئی۔ یہ رسالہ ہر ایک اہلحدیث آدمی کے پاس ہونا ضروری ہے تاکہ مخالفوں کی شر سے محفوظ ہو اور وقت ضرورت کارآمد ہو۔ قیمت بھی اس لحاظ سے بہت کم رکھی گئی ہے کہ ہر ایک اہلحدیث اسے خرید سکے۔ یعنی سوائے محصولڈاک ۲؎

منیجر مطبع اہلحدیث

ahmadimuslim.de

# مدرسۃ القرآن سیالکوٹ

یہ مدرسہ زیر نگرانی جناب مولوی حکیم محمد شفیع صاحب عرصہ سے جاری ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے یتیم اور شہری اس میں مذہبی تعلیم پاتے ہیں اور خدا کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہے۔ مگر اس ترقی کے ساتھ ایسے بچوں کے لئے مسجد کی جیسی ضرورت تھی وہ کسی مسلمان سے مخفی نہیں۔ سیالکوٹ کے قصابوں کا خدا بھلا کرے اور جزائے خیر دے کہ انہوں نے ایک مسجد بھی بنوا دی۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ تمام اہالی شہر سیالکوٹ ان قصابوں کے مشکور و ممنون ہیں۔ نامہ نگار از سیالکوٹ

# بعض آریہ اخبارات کا اوچھاپن

ولقد مررت علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی

یہ ایک عربی کا شعر ہے جسمیں کسی حکیم فلاسفر نے اخلاقی فلسفہ کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ میں ایک کمینہ کے پاس گذرا جو مجھ کو گالیاں دیتا تھا۔ مگر میں اُس سے طرح دیکر چلا گیا اور ظاہر کیا کہ وہ مجھ سے مخاطب نہیں۔ مطلب یہ کہ بسا اوقات دانا کسی ایسے شخص سے تو تو میں میں نہیں کیا کرتے جسکو وہ کسی وجہ سے اہل نہ جانیں۔ بعض آریہ اخبار (مثل مسافر آگرہ) کی بابت بھی ہمارا طریق رہا کہ ہم نے کبھی نہیں یا بہت کم اس کی طرف توجہ کی کیونکہ یہ اخبار اپنی ابتداء آفرینش سے چونکہ پنڈت لیکھرام مقتول کے نام پر جاری ہوا ہے اس لئے ضروری تھا کہ اُس کے اخلاق اور برتاؤ کا اثر اس میں بھی ہوتا۔ پس اس کی بدزبانی اور دل آزاری کو ہمنے اس کی جبلی عادت سمجھ کر شعر مندرجہ عنوان پر عمل کیا۔ مگر اس کی وہی مثال ہوئی کہ بھلا مانس تو اپنی عزت سے ڈرے اور لُچا کہے کہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ آپ بنارس کی کانفرنس اور آریہ سماج بنارس کا حال لکھتے لکھتے اپنی جبلی عادت کا بڑے اوچھے پن سے اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| مسٹر ثناء اللہ اور ہم | اس موقعہ پر گھوڑے کے نعل لگتو دیکھکر مینڈکی نے بھی پاؤں آگے کر دیا۔ کہ |

پہلے میرے ہی نعل لگو۔ چنانچہ مسلمانوں نے بھی دیکھا دیکھی اپنا جلسہ کرڈالا جسکی کارروائی ابھی دستیاب نہیں ہوئی۔ بعد ملنے جائیگی۔

سنتے ہیں کہ مسٹر ثناء اللہ صاحب وہاں بھی جا براجے ہیں لیکن ہمیں تعجب ہے کہ مولوی صاحب جگہ بجگہ تو بھاگے بھاگے پھرتے ہیں مگر آگرہ سے سو سو کوس بھاگتے ہیں۔ ہماری عین تمنا ہے کہ مولوی صاحب کبھی ہمارے بھی مقابل آئیں۔ مگر وہ کیوں ہمیں ایسا موقعہ دینے لگے ہیں یہاں تو ترکی تمام ہو جائیگا خوف دامنگیر ہے۔ اغلباً اسی خیال سے آپ ہماری آمد کا حال سنکر بدایوں سے بھاگ گئے تھے۔ لیکن خیر کیا مضائقہ ہے سو دن چور کے تو ایکدن سادہ کا۔ کسی نہ کسی روز ہم ہی ادہر ہی سے جا دبائینگے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ مولوی صاحب مارے خوف کے ہم سے آنکھ نہ ملائیں لیکن ہم تو ہر طرح تیار ہیں۔ تقریری نہ سہی تو تحریری ہی بات چیت سہی مگر بھئی ہماری اعتراضات کا جواب تو درکنار مسافر کا نام ہی آپکو کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ ارے میاں کچھ تو بولو! ۲۰ دسمبر

ناظرین غور کریں کہ اس بھلے مانس کی عقل کیونکر چکرا رہی ہے۔ اتنی تھوڑی سی عبارت میں اس نے گرگٹ کیطرح تین رنگ بدلے ہیں۔ پہلے تو مسٹر لکھا۔ پھر مولوی پھر میاں۔ گناہ کیا بتلایا! یہ کہ تم بنارس کیوں گئے؟ اجی لالہ صاحب ہم اسلئے کہ بنارس گئے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے جانے سے آریہ سماج کو سخت صدمہ پہنچیگا۔ توبہ توبہ۔ ایسے پوتر (پاک) شہر میں ہمارا کیا کام۔ جہاں مندر والے ننگی ننگی مورتیں کوک شاستر کے مخفی آسن یاد کرا رہی ہوں۔ پھر کس اوچھے پن سے اپنی شیخی کی بڑ ہانکتے ہیں۔ کہ آگرہ سے مولوی صاحب سو سو کوس بھاگتے ہیں ہمارے سامنے نہیں آتے۔ اجی لالہ صاحب! آپ کو معلوم نہیں کہ ہمارا تو اصول ہی یہ ہے کہ ـــــ بن بلائے نہ کسی یار کے گھر جائینگے۔

بدایوں میں تو آریوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ نہ تو کسی کو آپ کے آنے کی خبر تھی اور نہ یہی یہ ممکن تھا کہ آریہ سماج کے فاضل سوامی درشنانند بدایوں کے ہوتے ہوئے آریہ سماج بدایوں تمکو مباحثہ میں پیش کرتی۔ نہ ہمنے تمہارا آنا وہاں سُنا۔ یہ تو معلوم تمہارا وروغ بے فروغ ہے ہمیں معلوم ہے۔ وروغ کے بدلے میں تمکو کس جون میں جانا ہوگا۔ سُنو!

جہاں کے مسلمان حسب ضرورت ہمکو بلاتے ہیں جنکو آریہ سماج کا کوئی علاج کرانا ہوتا ہے ہم بھی طوعاً وکرہاً چلے جاتے ہیں چنانچہ اسی اصول سے میرٹھ کے مسلمانوں نے اکتوبر میں بلایا تھا کہ آئیے۔ مسافر کے ایڈیٹر نے فساد پھیلایا ہے انکا علاج کرائیے تو بندہ وہاں بھی پہونچا۔ مگر افسوس کہ مسافر مسافرانہ چال چلگیا۔ پس اگر

ahmadimuslim.de

آگرہ والوں کو آریہ سماج کے علاج کرانے کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ وہاں بھی پہونچینگے اور دیکھ لینگے کہ مسافر کا اڈیٹر بیچارہ کتنے پانی میں ہے۔ مگر بظاہر یقین نہیں کہ مسلمانان آگرہ کو اس کی ضرورت ہو کیونکہ وہاں پر کسی انسانی علاج کی ضرورت نہیں بھی اس لئے کہ مقدمات میں آریہ سماج کی فحش کلامی سے جو آسمانی علاج ہوا ہے غالباً وہی کافی ہے۔

علاوہ اس کے یہ کیسی آریہ لیڈروں کی ہتک اور توہین ہے کہ اسوقت جتنے بڑے بڑے آریہ لیکچرار اور مناظر ہیں ان سب سے تو خاکسار کی گفتگو کئی کئی بار ہو چکی ہے۔ دیوبند اور نگینہ کے بڑے بڑے کئی کئی دن کے مباحثات لوگوں کو ابھی تک یاد ہیں جو کل کی بات ہے جنمیں آریہ مناظروں کے پل بندھے ہوئے تھے علاوہ انکے کئی ایک مباحثات مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً ہوتے رہے اور ہوتے رہتے ہیں۔ ابھی نومبر کے اخیر تمہاری پارٹی کے لیڈر مہاتما منشی رام جی سے لاہور سماج میں مباحثہ ہوا جسمیں جو کچھ ہوا وہ حاضرین کو یاد ہوگا۔ اسکا تو یہاں ذکر نہیں مطلب یہ ہے کہ جب آریہ سماج کے قریباً کل بڑے بڑے لیڈروں سے مباحثات ہو چکے ہیں اور اون کے رعب نے مجھ پر اتنا اثر بھی نہ کیا جتنا کہ کسی شریف آدمی کو نیوگ سے ڈر لگتا ہے تو پھر مسافر اخبار کے اڈیٹر لالہ جی کا یہ لکھنا کہ مجھسے بھاگتے ہو کیسا غلط اور جھوٹ سراسر فضول تعلی ہونے کے علاوہ ان آریہ مناظروں کی کسرشان نہیں تو کیا ہے گویا اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ تمام مناظر اور لیکچرار جو دیوبند نگینہ وغیرہ مقامات پر بر سر میدان مباحثہ آئے تھے وہ کچھ بھی نہ تھے اگر ہیں تو مہاشہ جی مسافر کے اڈیٹر ہیں۔ ان سے ضرور ڈرنا چاہیئے حالانکہ آپ کی ولادت با سعادت کو ابھی خیریت سے بقول شخصے "کے آدمی وکے پیر شدی" حبہ حبہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے۔

**او مسافر!** یہ مت سمجھنا کہ اہلحدیث تمہاری جوابات کسی کمزوری کیوجہ سے نہیں دیتا۔ بلکہ اصل وجہ وہی ہے جو اوپر عنوان میں ہم بتلا آئے ہیں۔ بہتر ہو کہ تم اپنی روش دل آزاری اور بدزبانی کو جو سماج کی گھٹی میں ڈالی گئی ہو بدل دو۔ ورنہ یاد رکھو ؎

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

**حق پرکاش**
آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جنکا مکمل اور مفصل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہو۔ قیمت ۱۲ / منیجر اہلحدیث

# اسراف

آج کل پرانی خلاف مذہب رسموں کی ایسی پابندی کیجاتی ہے اور انمیں اس قدر فضول خرچی کیجاتی ہے کہ ایک تقریب پر ہی برسوں کا اندوختہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہر ایک کی آمدنی کے ذرائع تنگ ہو گئے ہیں اور ضروریات زندگی بڑھ گئی ہیں۔ یہ فضول رسمیں اور انکی رکھ رکھاؤ ایک نہایت ہی ناگوار بار ہے جس نے ہزاروں متمول خاندانوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اگر رسوم پرستی کا یہی سلسلہ جاری رہا تو سمجھنا چاہیئے کہ آخر ش مسلمان ایک دن صفحہ ہستی سے معدوم ہو جائینگے۔ ہم جانتے ہیں کہ بہت سی رسمیں جو ہم شادی وغمی کے موقعوں پر کرتے ہیں غیر مسلم قوموں سے اخذ کیگئی ہیں اور وہ بالکل خلاف مذہب ہیں۔ تاہم تقلید نے ایسا پابند کر لیا ہے کہ اب ہمکو آزاد کرنا سہجا نہیں ہے۔ ایک نہیں ہزاروں مثالیں ایسی معلوم ہیں۔ جہاں قرض لے لیکر اور جائدادیں رہن رکھ رکھکر تقریبوں پر روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہوا کہ وہ ذریعہ معاش جس سے آئندہ زندگی آسانی کے ساتھ بسر ہو سکتی تھی۔ ہمیشہ کے لئے جاتا رہا۔ اور وہی نام ونمود کے شیدائی اب نادار ہو کر دوسروں کے دست نگر ہو گئے۔ بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کی زندگی کو بھی ذلیل و خوار کر دیا۔ کیا قسمتی کی اس سے زیادہ صاف کوئی دلیل ہو سکتی ہے؟ کہ جن رسموں کو خلاف شریعت اور خلاف عقل کہتے ہیں۔ انکو انجام دینے میں زیور اور مکان سکونت بیچنے کو اور مہاجنوں کے آگے ہاتھ پھیلانے کو اپنی عزت سمجھتے ہیں اور جھوٹی عارضی نمود اور تباہ کن شہرت کی خواہش یا برادری کے خیالی خوف کے مقابلہ میں نہ عقل کا حکم مانتے ہیں نہ شرع کا فتویٰ۔ بغرضکہ ہماری ان فضول خرچیوں کا نتیجہ ہے کہ قوم کی حالت تباہ ہے۔ عزیز ذلیل ہو گئے ہیں شریف خاک میں ملگئے ہیں اور افلاس و تباہی گھر گھر پھیلا رہی ہے۔

جیسے کہ اور قوموں نے تعلیم سے فائدے اٹھائے ہیں امید تھی کہ تعلیم کے بعد ہماری قوم میں سے بھی یہ برائیاں معدوم ہو جائینگی اور سوشل حالت میں اصلاح ہو جائیگی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ آدمی بھی جنہیں ہم تعلیم یافتہ کہتے ہیں تقلید اور رسم و رواج کی بیڑی میں گرفتار ہیں اور نہایت رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ رسم و رواج ہندوستان کے مسلمانوں میں مذہب پر غالب ہیں۔ غیبت کو مذہب نے بدکاری سے برا بتایا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ غیبت کرنیوالے کے کچھ مواخذہ نہیں ہوتا۔ اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ جن باتوں کا رواج ہو گیا ہے خواہ وہ کتنی ہی بری ہوں اسقدر بری نہیں سمجھی جاتیں جس قدر وہ خصائل برے سمجھے جاتے ہیں جنکا رواج کم ہے۔ رواج کی یہانتک حکومت ہے کہ ایسی

اہلحدیث کا
اس کتاب میں
کے مسائل کا بیا
جن باتوں کے د
قابل نہیں ان
قیمت ۴
نماز اربعہ
اسلامی نماز کے
اور دیگر مذاہب ا
عیسائی ہندو
کی عبادتوں
قیمت ۲
مینیجر اہلحد
امرتسر

ahmadimuslim.de

پہلی صدی میں غلاموں کی آزادی پر بہت سی ایسی لڑائیاں ہوئیں جنہیں خود غلاموں نے اپنی آزادی کے خلاف ان لوگوں سے جنگ کی جو ان کو غلامی سے نکال دینا چاہتے تھے۔ اور یہ ایک عمدہ مثال رواج پر آنکھیں بند کرکے عمل کرنیکی ہے۔ اسی طرح جو سمجھ ہمارے نو تعلیم یافتہ نوجوانوں نے بھی پیدا ہونے کے دن سے رسموں اور رواجوں کی پرستش دیکھی ہے اور ہر طرف سے فضول رسموں اور انکی پابندی کے تماشے انکے کانوں میں آتے رہتے ہیں تو وہ بھی بوجہ میلان تقلید وہی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اگر بفرض محال خدا کا کوئی نیک بندہ ایسا ہوا بھی جس نے ان برائیوں کا اور لکھتے چھوڑنے کا خیال کیا تو رواج کے عاشق انکو دبانے کیلئے تیار رہے۔ بدنامی کا خیال پیش کیا جاتا ہے عورتوں اور عزیزوں کی ناراضگی مجسم سامنے کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ اور چار و ناچار بیچارے کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ لکیر کے فقیر بنکر یہ تو سب کچھ کیا جاتا ہے اور مزید براں ایک اور تباہی جو انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہے وہ جدید رسموں کی پابندی اور فیشن کے لوازمات ہیں جن کو وہ بہت شوق سے اور خوشی سے پورا کرتے ہیں۔

اس موقع پر ایک نقل دلچسپی سے خالی نہ ہوگی جو شکاگو کے ایک میگزین میں چھپی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ذرا ذرا سی فضول خرچیوں میں جنہیں ہم معمولی سمجھ کر درگزر کرتے ہیں کیسی بڑی بڑی خرابیاں ہیں۔ "فنری کی لڑکی جلی کے ہاتھ سے مکان کی کھڑکی کا ایک آئینہ کیا ٹوٹا کہ فنری نے سارا گھر سر پر اٹھا لیا ایک طرف تو بچی سہم گئی۔ دوسری طرف گھر کی عورتیں اور پاس پڑوس کے آدمی جمع ہوگئے۔ کوئی کہتا تھا کہ اس قسم کے واقعات کبھی کبھی بہتری کیواسطے بشارت ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا تھا ایسی شکست ریخت سے روپیہ کا سرکولیشن ہوتا ہے۔ ملک کو فائدہ پہنچتا ہے اور تجارت کو ترقی ہوتی ہے۔ اگر آئینے نہ ٹوٹا کریں تو آئینے کے کارخانوں کا دوالہ نکلجائے۔ کوئی بولا کہ پرانے کی بجائے نیا شیشہ لگایا جائیگا۔ اور آئینہ والا دس آنے لیکر بچی اور گھر کے مالک کو دعا بھی دیگا۔ غرضکہ لوگوں نے سب ہی کچھ کہا لیکن فنری کے چہرے اور آنکھوں سے غصہ کی سرخی کم نہ ہوئی تھی نہ ہوئی۔ اور آخر ڈانٹ کے یہ کہا کہ تم لوگ تو سب باتیں بناتے ہو ایک پیسہ بھی بیجا خرچ ہونے سے دل دکھنا چاہئے۔ بچے اسی طرح تو خراب ہوتے ہیں اور بڑے ہو کر مسرف ہو جاتے ہیں اور مال کے بیجا خرچ ہو جانے پر انکا دل نہیں دکھتا یہ دس آنے کے پیسے آئینے کی درستی میں بالکل اکارت جائینگے۔ اگر یہی پیسے جلی کے بوٹ کی درستی میں صرف ہوتے تو ٹھکانے لگتے۔ اسکا بوٹ بھی نیا ہو جاتا اور تجارت میں بھی ترقی ہوتی اور روپیہ کا سرکولیشن بھی موقعہ پر ہوتا۔ اگر ان دس آنے کی کتاب خرید دی جاتی تو بھی ایک دوسری ضرورت رفع ہو جاتی۔ شیشہ بھی کھڑکی میں لگ جاتا اور ایک دوسرا کام بھی نکلجاتا۔ اب جو دس آنے اس ٹوٹے ہوئے آئینے کی جگہ دوسرے آئینے کے لگانے میں صرف ہونگے وہ صرف میری ہی تھیلی میں سے کم نہ ہونگے بلکہ قومی سرمایہ میں اسقدر کمی ہو جائیگی"۔ اسراف ایسی خراب عادت ہے جس سے نہ صرف مسرف کمبختی میں آجاتا ہے بلکہ خاندان و ملک بھی اسکی بدولت تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس چھوٹی سی حکایت میں نہایت مفید اصول بیان کئے گئے ہیں۔ مگر ایسے تعلیم یافتہ گویا معدوم ہیں جو اپنی فضول خرچی کا انجام سوچتے ہیں یا جن کو اس پر کسی قسم کا افسوس ہوتا ہو۔

یہ بات کسی شہادت کی محتاج نہیں کہ ہم انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کے گھروں میں یورپ کا اسباب افراط سے دیکھتے ہیں اور اس کا روز افزوں شوق پاتے ہیں۔ خوش پوشاکی کا اس قدر شوق ہوگیا ہے کہ انکی آمدنی کا بڑا حصہ اسی کی نذر ہوتا ہے۔ غریب سے غریب آدمی کو بھی یہ خبط ہوتا ہے کہ اس کی پوشاک فیشن کے مطابق ہو اور وہ کسی طرح امرا سے کم نہ ہو۔ نہایت ہی کم آمدنی رکھنیوالے آدمیوں کو بھی ہم نے پانچ پانچ روپے کا سوٹ اور دس دس روپے کا جوتہ پہنے ہوئے دیکھا ہے خواہ وہ قرض ہی کی بدولت ہو اگر قرض نہ بھی ہو تو وہی روپیہ جو اس طرح بیجا صرف ہوا اور بہت سے ضروری کاموں میں آسکتا تھا۔ اس سے یہ منشا نہیں ہے کہ کثیف و ذلیل کپڑے پہنے جائیں کیونکہ ہر شخص کو صاف اور خوشنما لباس پہننا ضروری ہے مگر قیمتی ضروری نہیں۔ اگر کافی روپیہ موجود نہیں ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم موٹا اور کم قیمت کپڑا استعمال سے نہ پہنیں۔ علاوہ اس کے ہمیشہ یہ کوشش کیجاتی ہے کہ وہ بظاہر خوشحال اور متمول معلوم ہوویں۔ اسی لئے وہ ہر کام میں اپنی حیثیت سے زیادہ صرف کرتے ہیں۔ مکان اور نوکر مقدرت سے زیادہ رکھتے ہیں بہت سے لوگ تھیٹر اور رقص و سرود کے اس قدر شوقین ہیں کہ سال بھر کی بچت چند روز میں خرچ کر دیتے ہیں اور مروجہ فیشن کے لحاظ سے حقہ چھوڑ کر قیمتی سگار اور سگرٹ پیتے ہیں۔ بلکہ بعض کو تو ام الخبائث سے بھی پرہیز نہیں ہے۔ غرضکہ ہر طرف وہ اخراجات نظر آتے ہیں جن کے لئے بڑی سے بڑی آمدنی بھی کفایت نہیں کر سکتی۔ پھر بھی ہر وقت پریشان اور اسی خیال میں سرگردان رہتے ہیں کہ فلاں چیز کی کمی ہے۔ گاڑی کی پوشش خراب ہوگئی ہے۔ ایک گھوڑے سے کام نہیں چلتا۔ زین بدلنا ضروری ہے۔ اگر کسی کے پاس ایسی بائیسکل دیکھ لیں جس میں کسی نئی قسم کا پیڈل لگا ہوا ہے تو جب تک خواہ کیسی ہی بیش قیمت ہو یہ نہ خرید لیں خواب و خور حرام ہے۔ یہ شام کو ٹھنڈی سڑک پر ہوا خوری کو نہیں جاتے۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ

ahmadmuslim.de

روز ایک نیا غم خریدنے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کسی کے پاس کوئی نئی چیز دیکھی اور رات بفکر ینہ حرام ہوئی کہ کب صبح ہو اور سوداگر کے ہاں سے خریدیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی تعلیم و تربیت کے عمدہ فوائد اور پاکیزہ نتائج سے تو ہم محروم ہیں مگر ان کا زہریلا اور خاردار پہلو ہم کو تباہ کئے ڈالتا ہے

ایک مشہور مصنف نے بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ موجودات میں جتنی بیکار چیزیں ہیں ان میں سب سے زیادہ بیکار وہ شخص ہے جو محض فیشن کا بندہ ہے جس کو اپنا دشمن اور انگریز سوداگروں کا دوست کہنا چاہیے۔ جتنے طریقے زندگی کے ہیں ان میں وہ طریقہ زندگی کا بدترین ہے جس میں فقط شیخی و نمود کے لئے کوئی شخص اپنی سوسائٹی میں اپنی حیثیت و مقدور سے زیادہ فیشن رکھتا ہے فیشن میں بھی افراط و تفریط دونوں بُری ہیں اور وہی شخص مرد ہے جو اپنی سادگی و اعتدال مزاجی سے زمانے کے فیشن کا مقابلہ کرتا ہے۔ نمائش کے شوقینوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ میانہ روی سے اگر کوئی شخص انکو مفلس سمجھے تو کم آمدنی ہونا کوئی فوجداری کا جرم نہیں ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ آدمی محض دوسروں پر
[illegible]
خرچی سے جلد صرف کر ڈالے اور اپنے بال بچوں کو تباہی کا در بدر کہائے۔ یہ ایک قسم کی بزدلی ہے کہ انسان اپنی حالت موجودہ کو شکر و صبر کے ساتھ برداشت نہ کرے اور اصلی حالت سے زیادہ لوگوں پر جھوٹا اثر اپنی دولت کا ڈالے یہ صرف بزدلی ہی نہیں بلکہ ایک قسم کی دغا ہے اور ہر شخص کو محض ظاہری نمائش کے لئے ایسے افعال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جو اخلاق اور مذہب دونوں کی رُو سے معیوب اور دنیوی اعتبار سے نقصان رساں ہوں۔ علاوہ ازیں اصلیت کبھی نہ کبھی ضرور ظاہر ہو جاتی ہے۔

نئے تعلیم یافتہ گروہ کے ممبر ضروریات زندگی میں اسراف کرتے ہیں مگر وہ ایک بہت بڑی دولت ضائع کرتے ہیں۔ جو پھر کبھی میسر نہیں ہو سکتی یعنی وقت تمام انبیائے کرام حکماء علماء اور دانشمند یہی نصیحت کرتے آئے کہ وقت کی قدر کرو اور اسے ضائع نہ ہونے دو۔ تاریخ بھی ہمکو یہی سبق دیتی ہے اور صدیوں کا تجربہ بھی ہم کو یہی سکھلاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری سمجھ میں یہ ابتک نہیں آیا۔ کہ وقت کیسی قیمتی چیز ہے اور وہ خدا کی کیسی بڑی امانت ہے۔ ہر چیز دنیا میں ایسی ہے کہ اسکی تلافی ہو سکتی ہے لیکن صرف وقت ہی ایک ایسی شئے ہے جس کا

بدلہ نہیں ہو سکتا ان لوگوں کے وقت کا ایک بڑا حصہ انکی کمائی کیطرح فیشن اور اس کے رکھ رکھاؤ میں خرچ ہوتا ہے۔ اور جو اس سے بچتا ہے وہ بیکاری اور کھیل یا چند فضول کاموں میں گذر جاتا ہے۔ یہ بات کبھی ان کے خیال میں بھی نہیں آتی۔ کہ انکو کیا فرائض ہیں اور وہ فرائض ادا کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیے۔

دولت اور وقت کا عمدہ استعمال قوم میں ایک بڑی قوت ہے اور جب قوم کے تعلیم یافتہ گروہ تک میں یہ باتیں مفقود ہوں تو ان سے کیا امید ہو سکتی ہے اور اگر ہم انگریزی سوشیل رواجات اختیار کرتے ہیں تو ہم کو سمجھ لینا چاہیے کہ ان سے اسی وقت کوئی فائدہ ہو سکتا ہے جبکہ کامل تقلید کیجائے ورنہ صرف ان چند باتوں کی تقلید کر لینے سے جن سے مصارف تو بڑھ جاتے ہیں اور آمدنی نہیں بڑھتی کچھ حاصل نہیں ہے بلکہ بدبختی ہے۔ ہم میں انکی سی علم دوستی پیدا ہونی چاہیے۔ انکی سی کمائی کے ڈھنگ اختیار کرنے چاہئیں۔ اور انکی طرح اولاد کی تعلیم سب پر مقدم سمجھنی چاہیے۔ مسلمانوں میں قومی دولت بڑھنے کی سب سے اول اور اشد ضرورت ہے پس اس بارے میں انگریزوں کی تقلید کرنی لازم ہے۔ اگر ہماری تعلیم یافتہ جماعت
[illegible]
علوم جدیدہ کی تعلیم پائی ہے جس نے ہمارے فہم اور ادراک کو روشن کرنے میں مدد دی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی اصلی حالت کی اصلاح نہ کریں اور مسلمانوں کو تباہی سے نہ بچائیں۔

اسی طرح میں پرانی رسموں کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں کچھ اچھی باتیں شامل ہیں۔ تو انکو ضرور جاری رکھنا چاہیے۔ مگر کسی رسم و رواج پر صرف اس بنا پر عمل کرنا ٹھیک نہیں ہے کہ ایسا رواج ہے بلکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ جب کسی رواج میں نقص پایا جائے تو اسکی اصلاح کیجائے اور برا ثابت ہو تو اس کو ترک کر دیا جائے اور خواہ بالفعل ساری کی ساری رسمیں جاری رکھی جاویں مگر اس کا خیال رکھنا قطعی لازم اور ضروری ہے۔ کہ تمام تقریبوں میں اسی قدر خرچ ہو جسکے مہیا کرنے کے لئے ہر کوئی شخص بآسانی اور بغیر دیگر مصارف ضروری ولابدی میں تنگی اٹھائے قادر ہو سکتا ہو اور جو اہل دولت مسلمان زیادہ اخراجات کا بار بآسانی اٹھا سکتے ہیں۔ انکو بھی اپنی قوم کی بہتری کیواسطے رسم و رواج کے طور پر خرچ میں کمی کرنی چاہیے کیونکہ یہ امر انسانی خصائل میں سے ہے کہ ہر شخص اپنی حقارت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس اگر یہ رواج جاری رہیگا تو نہ صرف مالدار لوگ خوب صرف کرینگے بلکہ وہ لوگ بھی

ahmadimuslim.de

جن کے پاس دولت کم ہے۔ یہ دکھلانے کے لئے کہ ہم مفلس نہیں ہیں زیادہ خرچ کرنے پر آمادہ ہونگے۔ اور اپنے آپ کو تباہ کرلینگے۔

زمانے کا ہم کو تجربہ ہو چکا ہے۔ غفلت کے نتیجے ہم دیکھ چکے ہیں۔ اپنی نا اہلی سے ہم نے اپنی یہ حالت کرلی کہ جو ہمارے دست نگر تھے ہم انکے محتاج ہیں جن کو ہم حقارت سے دیکھتے تھے وہ ہمیں ذلیل سمجھتے ہیں جنکو ہم ناتربیت یافتہ کہتے تھے۔ وہ ہمیں جاہل جانتے ہیں۔ غرضکہ جہانتک ہم اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو تباہ کرسکتے تھے کرچکے اور جہانتک ہم سے ہوسکتا تھا ذلیل وخوار ہوئے۔ ہم نے بزرگوں کی کمائی لٹا دی اور اب ہم میں نہ دولت باقی ہے اور نہ فضیلت۔ اگر اب بھی ہم نے زمانے کی ضرورتوں کا ساتھ نہ دیا اور رسم ورواج کی پابندی سے آزاد نہ ہوئے۔ تو ہمارا بھی خانہ بدوش اور صحرا نورد قوموں کا سا حال ہوگا جیسے سیپری۔ اور کنجر وغیرہ ان اشخاص اور خاندانوں کا بقیہ ہیں جنہوں نے پرانی رسموں کو نہیں چھوڑا اور تمام دنیا آگے کو نکل گئی۔ یا جیسے روس کے مسلمان ہیں جنکا منتشر گروہ نہایت درجہ حقیر سمجھا جاتا ہے اسی قوم تاتار کے لوگ جنکی باجگذار روس کے بڑے بڑے بادشاہ رہ چکے ہیں اب اس کو خوش نصیبی سمجھتے ہیں کہ چھوٹی پیسہ کما کر پیٹ بھرلیں اور روزی کے لئے پھٹے پرانے کپڑے گلی گلی بیچتے پھریں۔ اہل یورپ پرانے رواجوں کو توڑ کر اور تعلیم پاکر کیسے اونچے ہوگئے ہیں اور اب ہندو بھائی تجارت ودولت میں کیسے آگے نکلے جاتے ہیں۔ صرف اسی سبب سے کہ انہیں تباہ کن رواجوں کی عزت کم ہوتی جاتی ہے۔ (وکیل)

## مسئلہ سنت الفجر

گذشتہ سے پیوستہ

باقی رہے آثار جو آپنے طحاوی سے نقل کئے ہیں انکے جواب میں میں اتنا ہی عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ حدیث صحیح مرفوع کا مقابلہ یہ آثار ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔ صحابہ کا فعل جب حدیث صحیح کے مقابلہ میں ہو ہرگز حجت نہیں ہوسکتا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہدیا کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ اور جماعت کے ہوتے سنتیں پڑھنے والے کو زجر وتوبیخ فرمائی تو انکے مقابل میں کسی دوسرے فعل کو حجت گرداننا کب درست ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے لم اکن ادع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول احد من الناس یعنی میں کسی آدمی کے کہنے سے سنت کو ترک نہیں کرسکتا۔ علاوہ اسکے جب ہم آثار پر نظر غور کرتے ہیں تو صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کے برخلاف بھی پاتے ہیں۔ ہاں آپنے تین صحابہ کے نام پیش کئے جن سے جماعت کے ہوتے وقت سنتوں کا پڑھنا مروی ہے۔ عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مسعود۔ ابو الدرداء۔ کیونکہ عبداللہ بن عمر سے مسجد میں جماعت کے ہوتے ہوئے سنتوں کا پڑھنا ثابت نہیں جو آثار آپنے نقل کئے ہیں وہ سب کے سب خارج المسجد کے بابت ہیں۔ اور علاوہ اس کے ان سے انکا خلاف بھی ثابت ہے مگر ان تین صحابہ کے مقابلہ میں ہماری طرف عمر بن خطاب۔ عبداللہ بن عمر۔ ابوہریرہ۔ ابوموسیٰ الاشعری وحذیفہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ قال الخطابی فی معالم السنن روی عن ابن عمر بن الخطاب انہ کان یضرب الرجل اذا راٰہ یصلی الرکعتین والامام فی الصلوٰۃ۔ یعنی خطابی نے معالم السنن میں کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جب کسی شخص کو جماعت ہوتے ہوئے سنتیں پڑھتا دیکھتے تو انکو مارتے تھے وقال المنذری فی مختصر سنن ابی داؤد وقال ابوھریرۃ بظاھرہ وروی عن عمر انہ کان یضرب علی صلوٰۃ الرکعتین بعد الاقامۃ اور منذری نے مختصر سنن ابو داؤد میں کہا کہ ابو ہریرہ نے بھی ظاہر حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ پر عمل کرنے کو لئے کہا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد سنتیں پڑھنے والے کو مارا کرتے تھے قال البیہقی فی المعرفۃ واذا ثبت الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا حجۃ فی فعل احد بعدہ کیف وقد روی عن عمر بن الخطاب انہ کان اذا رای رجلا یصلی وھو یسمع الاقامۃ ضربہ وعن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فحصبہ وقال اتصلی الصبح اربعا۔ بیہقی نے معرفت میں کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث صحیح ثابت ہوگئی تو اس کے بعد کسی فعل سے حجت واستدلال پکڑنا جائز نہیں (حافظ صاحب غور سے پڑھیں۔ یہ وہ بیہقی ہے جنکی ناتمام حدیث الا رکعتی الفجر آپ نے پیش کرکے اپنا دعویٰ ثابت کیا تھا) یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ حالانکہ عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آپ جب کسی کو دیکھتے کہ نماز سنن پڑھتا ہے درحالیکہ وہ اقامت سن رہا ہے تو اس کو مارتے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ آپنے ایک شخص کو دیکھا کہ دو رکعت پڑھتا ہے اور مؤذن اقامت کہہ رہا ہے تو آپنے اسکو کنکر مارے اور فرمایا کہ کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھتا ہے؟

وقال ابن القیم فی اعلام الموقعین قال حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فحصبہ وقال اتصلی الصبح اربعا اور علامہ ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہا۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

فرحت افزا
اگر آپکو عطر ...
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
حنبلی

اقتدا ابو موسی الاشعری و حذیفہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ آئے اور جماعت فجر ہو رہی تھی تو بغیر سنتیں پڑھے جماعت میں شریک ہو گئے اس کو ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔ اب لیجئے تابعین کو۔ آپ نے اپنا سارا زور مارکر تین تابعین پیش کئے ہیں یعنے حسن بصری و مسروق و شعبی۔ اگر ہم اس کے مقابل میں آپ سے زیادہ تابعی آپکی مخالفت میں پیش کریں تو ہمارا دعویٰ ثابت۔ سعید بن جبیر۔ ابن سیرین۔ عروہ بن زبیر۔ ابراہیم النخعی۔ عطاء۔ اور شافعی۔ احمد بن حنبل۔ ابن مبارک۔ اسحاق جمہور محدثین ہمارے موافق ہیں۔ قال الخطابی روی الکراھۃ فی ذالک عن ابن عمر و ابی ھریرۃ وکرہ ذالک سعید بن جبیر وعروۃ بن زبیر و ابراھیم النخعی وعطاء والیہ ذھب الشافعی واحمد بن حنبل وقال المنذری مثلہ۔ خطابی نے کہا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے کی کراہیت عبداللہ بن عمرو ابو ہریرہ سے مروی ہے اور سعید بن جبیر و ابن سیرین و عروہ بن زبیر و ابراہیم النخعی و عطا نے مکروہ جانا ہے اور شافعی و احمد سے بھی کراہت روایت کیگئی ہے اور منذری نے بھی ایسا ہی کہا ہے وقال الترمذی فی جامعہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلعم وغیرھم اذا اقیمت الصلوٰۃ ان لا یصلی الرجل الا المکتوبۃ وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یعنی ترمذی نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو کوئی شخص سوائے ان فرائض کے اور کوئی نماز نہ پڑھے اور یہی کہا سفیان ثوری اور ابن المبارک و شافعی و احمد و اسحاق نے اور علامہ شوکانی نے طاؤس و مسلم بن عقیل اور محمد بن جریر کو بھی زیادہ کیا ہے۔

اب میں شق ثانی کو لیتا ہوں اور سنت صحیحہ سے ثابت کرونگا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اس کے متصل ہی دو رکعت سنت الفجر پڑھ لینی جائز ہیں اور حافظ صاحب نے اس کے برخلاف جو دلائل پیش کئے ہیں وہ سب کے سب بالکل بے سود اور کمزور ہیں۔ آپ نے نماز فجر کے متصل سنتیں پڑھنے والوں کی ایک ہی دلیل دقیس کی حدیث جو ترمذی نے روائیت کی ہے) بیان کی ہے اور یہ جرح کی ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور حدیث مرسل حجت نہیں ہو سکتی۔ ہاں مانا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن حدیث مرسل آپکے مذہب میں تو حجت ہے۔ مقدمہ مشکوٰۃ تصنیف شیخ عبدالحق دہلوی ملاحظہ ہو وعند ابی حنیفۃ ومالک المرسل مقبول قطعاً یعنی امام ابو حنیفہ و امام مالک کے نزدیک حدیث مرسل بہر صورت مقبول ہے اور مقدمہ صحیح مسلم میں ہے ومذھب مالک و ابی حنیفۃ واحمد واکثر الفقھاء انہ یحتج بہ ومذھب الشافعی انہ اذا انضم الی المرسل ما یعضدہ احتج بہ یعنی امام مالک و ابو حنیفہ۔ امام احمد کا یہ مذہب ہے کہ حدیث مرسل کے ساتھ بہر صورت حجت پکڑی جا سکتی ہے۔ امام شافعی کا یہ مذہب ہے کہ مرسل کے ساتھ اگر کوئی اور حدیث ملجاوے جو مرسل کو قوی کردے تو مرسل بھی حجت ہو سکتی ہے۔ حافظ صاحب امام صاحب جنکے آپ مقلد ہیں وہ تو مرسل کو حجت مانتے ہیں اور آپ ہیں کہ اس کو حجت نہیں سمجھتے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ فلا اذا واقع ہے اور یہ دو معنے رکھتا ہے۔ لیجئے ہم ایسی حدیث پیش کرتے ہیں جس میں فلا اذا کا لفظ بھی نہیں ہے ابوداؤد اور دارقطنی نے بھی یہ حدیث روائیت کرکے لکھا ہے فسکت رسول اللہ یعنی چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ان روایتوں میں لفظ فلا اذا نہ ہونے سے آپ کا سارا اعتراض کافور ہو گیا۔ آپ نے تو بس ترمذی کی حدیث دیکھکر جھٹ سے اعتراض شروع کر دیئے مشکوٰۃ تو دیکھلی ہوتی اور جب دوسری حدیثوں میں فسکت کا لفظ آچکا ہے تو ضروری ہے فلا اذا کے یہی معنے کئے جائیں جو ہم کرتے ہیں۔

اب رہا حافظ صاحب کا یہ اعتراض کہ یہ حدیث کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ مرسل کے درجہ سے خارج نہیں ہو سکتی۔ روایت لبسند متصل چاہئے۔ لیجئے ہم بعد خوشی ایسی روائیت پیش کرتے ہیں جو متصل سند سے مروی ہے اور راوی بھی ثقہ ہیں۔ امید ہے کہ اب آپ کو سوائے تسلیم کے کوئی عذر و حیلہ باقی نہیں رہیگا اخرج ابن حبان فی صحیحہ حدثنا محمد بن اسحاق بن خزیمۃ ودصیف بن عبداللہ الحافظ قالا حدثنا الربیع ابن سلیمان قال حدثنا اسد بن موسیٰ قال ثنا اللیث بن سعد قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس بن قھد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ولم یکن رکع رکعتی الفجر فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فرکع رکعتی الفجر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ فلم ینکر واخرجہ احمد ایضاً یعنی ابن حبان نے اپنی صحیح میں قیس بن قہد سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور اس نے دو رکعت سنت الفجر نہیں پڑھی تھیں۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دو رکعت سنت الفجر پڑھیں اور آنحضرت

ahmadimuslim.de

اُس کی طرف دیکھ رہے تھے اور اسپر کچھ انکار نہیں کیا اور امام احمد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اب تو آپ کا مرسل ہونیکا بہانہ بھی اڑگیا فالحمد للہ علی ذلک

واخرج الدارقطنی فی سننہ حدثنا ابوبکر النیسابوری ثنا الربیع بن سلیمان ونصر بن مرزوق قالا نا اسد بن موسی ثنا اللیث ابن سعد عن یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ انہ جاء والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ الفجر فصلی معہ فلما سلم قام فصلی رکعتی الفجر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ھاتان الرکعتان قال لم اکن صلیتھما قبل الفجر فسکت ولم یقل شیئا یعنی دارقطنی نے روایت کی ہے یحیی بن سعید کے دادا قیس بن قہد سے کہ وہ آیا اور آنحضرت صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ پس اُس نے آپکے ساتھ نماز پڑھی۔ جب جناب نماز سے فارغ ہوئے تو قیس نے اُٹھکر دو رکعت سنت الفجر پڑھیں۔ آپنے فرمایا کہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں اُس نے کہا یہ فجر کی دو سنتیں ہیں جو قبل از جماعت میں ادا نہ کرسکا تھا۔ پس آنحضرت چپ رہے اور کچھ نہ کہا قال الشوکانی فی نیل الاوطار وقول الترمذی انہ مرسل لیس بجید فقد جاء متصلا من روایۃ یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس۔ رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ وابن حبان فی طریقہ و البیہقی فی سننہ عن یحیی عن سعید عن ابیہ عن جدہ یعنی علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں کہا کہ ترمذی کا کہنا کہ حدیث مرسل ہے قوی نہیں۔ یہ متصل روایت کے ساتھ یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور ابن حبان و بیہقی نے بھی روایت کیا۔ فقط والسلام

**انتباہ** حافظ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر وہ جواب میں قلم اٹھائیں تو انہیں لازم ہے کہ احادیث صحیحہ کو معرض استدلال میں لادیں اور صرف اقوال پیش کرنے سے اجتناب کریں۔ (الہدیٰ)

## ضرورت ہو

تو ایک ہمارے دوست جوان صالح نابینا۔ حافظ قرآن۔ علوم عربیہ سے واقف صرف ونحو۔ منطق۔ حدیث۔ فقہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کوئی صاحب کسی مناسب خدمت پر چاہیں تو طلب فرما سکتے ہیں۔ حافظ صاحب کو تدریس کا شوق ہے۔ باقی امور کا تصفیہ خود حافظ صاحب سے ہو سکتا ہے۔

پتہ آپکا یہ ہے:- حافظ محمد الدین مقام کلانور ضلع گورداسپور (پنجاب)

# دینی تعلیم میں تدابیر اصلاح

حضرت صاحب الفضیلۃ العلامۃ الشیخ محمد شاکر شیخ علمائے اسکندریہ نے سنہ ۱۳۴۹ ہجری میں تعلیم دینی و اصلاحات کے متعلق جو تقریر حال میں کی ہے۔ ہم اسکا ترجمہ شائع کرتے ہیں:-

سالانہ تقریر سے گذشتہ سال کی کارروائی پر تقریظ اور آئندہ سال بھر کے لئے ہدایت مدنظر ہوتی ہے اور جو آدمی دل سے کام کرتا ہے۔ ایسے صاحبان افکار عالیہ و ارباب ثاقبہ کے روبرو اپنی کارگذاری کا کچا چٹھا پیش کرنے میں کیسی خوشی و مسرت ہوتی ہے۔ تاکہ اس کی خوبیوں پر خلاق کی شاباش کا فتوے سُنے اور اپنے دل کو بڑھاوے اور اپنے ارادہ پر مستقل ہو جائے اور اپنے عزم پر جزم لگائے اور اس کی برائیوں اور عیوب پر انکی نکتہ چینی سے مستفید ہوکر چشم بصیرت کھولے اور انکو ترک کرے۔ دنیا میں ایسا آدمی کون اور کہاں ہے جو غلطی نہیں کرتا اور ٹھوکر نہیں کھاتا۔ غلطی کرنا انسان کا خاصہ ہے۔ آدمی کبھی درست چلتا ہے۔ کبھی راستہ بھول جاتا ہے۔ کبھی خطا پر ہوتا ہے اور کبھی ثواب پر۔ اور جو آدمی حسن نیت (earnestness) سلامۃ الضمیر (Soundness of mind) نبالۃ المقصد (Nobility of purpose) رکھتا ہو اسکے غلطی کھانے میں کوئی عیب نہیں ہے۔ عیبوں میں سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی غلطی کھائے اور پھر اپنی غلطی سے واقف ہونے پر بھی ہٹ دھرمی اور کبر و غرور سے اسی پر اصرار کئے چلا جائے۔

اب ہم اپنے علماء اسکندریہ کی کارگذاری کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ ہمیں کیسی مسرت ہو اگر ہمارے ملک کے علماء تعلیم دینی کے مسائل پر بحث و تفحص کرنے کے لئے جمع ہوا کریں تاکہ دینی تعلیم میں ترقی ہو اور ہر طبقہ کے مصری مسلمانوں کے بچوں کو اس سے فائدہ پہونچانے کی تدابیر سوچی جائیں۔ اور ایسا سلسلہ تعلیم بنایا جائے جو بالکل اسلامی ہو اور شریعت حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرے۔ اور احکام قرآنی پر مبنی ہو اور سب مسلمانوں کی دینی تعلیم انہیں اصولوں پر قائم کیجائے جن پر اسلام کا دار و مدار ہے جنکی تفصیل یہ ہے:- ایک خدا کا ماننا آنحضرت کی رسالت کا قائل ہونا۔ نماز پڑھنا۔ زکوۃ دینا۔ روزہ رکھنا۔ حج کرنا۔ اور یہ تعلیم ایسی پھیلائی جائے کہ مصری بچوں میں ایک بھی ایسا نظر نہ پڑے جو خود کسی فرض یا سنت کو ترک کرے اور جو کسی دوسرے کو حتی المقدور ترک کرنے

ahmadimuslim.de

سے۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

عقلائے اسلام و عظمائے امت کو متنبہ ہونا چاہئے کہ دینی تعلیم بالکل فقیروں اور محتاجوں ہی کا حصہ ہوا جاتی ہے۔ اب طبقہ متوسط میں بہت کم لوگ ادھر توجہ کرتے ہیں اور امرا میں کہیں اس کا نام و نشان بھی دکھلائی نہیں دیتا۔ اور یہ خطرہ کچھ کم اندیشہ و اندوہ کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ جسقدر زمانہ بڑھتا جائیگا متوسط و اعلےٰ طبقات کے لوگ اس سے علیحدہ اور بے بہرہ ہوتے جائینگے اور کچھ دنوں بعد صرف فقرا ہی میں دینداری کی باتیں اور دینی علوم دکھلائی دینگے۔ اور ایسی حالت میں تمام دینی کاروبار فقرا کے ہاتھ آ جائیں گے اور انکے سوائے کوئی دوسرا انہیں سمجھنے بوجھنے کی قابلیت ہی نہ رکھ سکیگا۔ جسکا لازمی نتیجہ یہی نکلیگا کہ فقرا دینی خدمت کے عہدوں پر مقرر ہونگے۔ ایسی صورت میں دینی افسر مفلس و قلاش اور مالدار لوگ بے دین و ملحد نظر آئیں گے۔ اور ہم اس تفریق سے ایسے نتیجے نکال سکتے ہیں جنسے قومی سر دا سعل(؟)۔ عقلاء اور عام مسلمانوں کو سبق عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

مسلمان بزرگ اور علماء کو چاہئے کہ اس مسئلہ پر غور کریں اور اپنے بچوں کو خالص دینی تعلیم علمائے باعمل کی نگرانی میں دلائیں کہ جب وہ اس سے فراغت حاصل کر کے نکلیں۔ دینی اور قومی دونوں خدمات ادا کرنے کی استعداد رکھتے ہوں اور شرافت انسانیہ کے معنی کامل طور سے سمجھتے ہوں۔ اور عادات خبیثہ سے بچتے ہوں۔ اور خسران الدنیا والعاقبہ سے برطرف رہنا جانتے ہوں۔ اگر ہمارے قومی امرا اپنی اولاد کے لئے ایسی تعلیم و تربیت کو پسند کریں۔ تو اس سے دینی تعلیم کو بہت بڑی مدد ملیگی۔ اور عوام الناس کے دلوں میں اسکا شوق جم جائیگا۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ نسال الھدایۃ والتوفیق لاقوم طریق۔

سال رواں میں طالب علموں کی تعداد کا حال یہ ہے کہ اس سال دینیات کی تحصیل کے لئے اسکندریہ میں طلبا بکثرت آئے۔ آخر سال گذشتہ میں طالب علموں کی تعداد ۱۴۳ تھی۔ اس سال ۳۰ طالب علموں کا اضافہ ہوا اور کل تعداد ۲۱۷ ہوگئی جنمیں سے ۳۰ جامع دمشق سے اور ۲۲ الازہر سے اور ۴ جامع الاحمدی سے آکر یہاں شامل ہوئے۔

بہت سے طالب علموں کا یہ خیال ہے کہ علم دینی پڑھنے کے صرف یہی معنے ہیں کہ انسان اپنا نام مشغولوں کی فہرست میں درج کرا لے تاکہ اس کو مقررہ وظیفہ ملتا رہے اور پھر جو چاہے پڑھے اور جو چاہے سیکھے۔ کوئی اسکا نگراں اور پرسان حال نہ ہو۔ جہاں چاہے جائے جو چاہے کرے۔ جب چاہے یہ تعلیم چھوڑ دے اور اور کام اختیار کرے جو علوم دین کی شان کے شایاں نہیں یا جن میں مشغول ہونے کی صورت میں علم سے قطع تعلق سا ہو جاتا ہے اور اپنے طالب کو کسی علمی شرف و درجہ کے لائق نہیں رکھتی۔ گو اس نے جامع ازہر کے قوانین کے مطابق مدت مقررہ اپنے مدرسہ میں بسر کی ہو۔

لیکن یہ گمان بہت دنوں تک نہ چلیگا اور طالب علموں کو یقین ہو جائیگا کہ معلم اپنے طالب علموں کی پوری نگرانی کرتے ہیں اور انکے تمام حالات کو جانچتے ہیں اور ہرگز گوارا نہیں کرتے کہ کوئی طالب علم مہمل رہے اور کھیل کود میں بسر کرے یا اپنی توجہ کو اور طرف مائل رکھے۔ جو تحصیل علم میں حارج ہو اور نہ کوئی بری عادات و اطوار والا اپنی بری صحبت اور مخالطت سے ایسے لوگوں کو بگاڑنے کا موقع پائیگا جنکو خوش خلق اساتذہ اپنی صحبت کی برکت سے سنوارتے ہیں۔ اور اسی لئے ہمیشہ ہر طالب علم سے الگ الگ کیفیت پوچھی جاتی ہے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ سب طالب علم بری صحبت سے بچے رہینگے اور پھر معلم ایسی دشواریوں سے فارغ ہو جائینگے

(از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

## کس نے؟ شراب نے!

امیدوں کو دبا دیا۔ کس نے؟ شراب نے　　منہ یاس کا دکھا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
ہندوستان سے دار نشاط و سرور کو　　دارالمحن بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
ہندوستان کی شمع ترقی کو شام سے　　افسوس ہے بجھا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
[illegible] جو کہ تھے مخدوم فخر قوم　　خادم انہیں بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
پتلے تھے جو کہ عقل و فراست کے دہر میں　　نادان انہیں بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
تھے جو ہنر پہ پیشہ تہذیب مغربی　　رسوا انہیں بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
جس قوم کو عروج تمول پہ ناز تھا　　نیچا اسے دکھا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
بیکار۔ فاقہ مست۔ بداخلاق۔ ننگ دہر　　اس ہند کو بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
اے ہند! تیری غیرت صد مہ جبین پر　　داغ سیہ لگا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
اک قاضی ٹمپرنس کی توقیر جس نے کی　　دل سے اسے بھلا دیا۔ کس نے؟ شراب نے

ٹمپرنس گائیڈ

**جناب حافظ عبدالقدوس صاحب** سہارنپوری کی کوٹھی پر ایک معاہدہ ہوا تھا۔ جو اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۱ میں درج ہو چکا ہے۔ حافظ صاحب موصوف اس معاہدہ کو انجام تک پہونچا کر

ahmadimuslim.de

# فتوے

**سوال نمبر ۵۰** - پیتل کا برتن مثل گلاس دلوٹا وگھڑا وتھال وبدہنہ وغیرہ مسلمانوں کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ صحیح حدیث سے دلیل ہونا چاہئے اگر صحیح حدیث میں ہو اور کوئی شخص انکار کرے تو وہ مسلمان رہیگا یا نہیں؟ یعنی یہ کہے کہ ہم حدیث نہیں مانتے اس صورت میں مسلمان رہیگا یا کافر؟ بینوا توجروا۔

**سوال نمبر ۵۱** - اگر انگریز یعنی نصاریٰ مدرسہ اسلامیہ میں کچھ روپیہ امداد کرے تو وہ لینا درست ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر ۵۲** - زید نے عمر کو کہا کہ مجھکو اسوقت دس روپے قرض دو۔ عمر نے کہا کہ اگر اس شرط پر لو تو البتہ دے سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر تم مجھکو ماہ چیت میں فی روپیہ ۲۰ کا وزن گندم ہمیں سیر کے حساب سے دس روپیہ میں پانچ من گندم دو تو ضرور روپیہ دس دونگا۔ زید راضی ہوکر دس روپیہ لیا۔ جب وقت آیا عمر نے اس سے پانچ من گندم طلب کیا۔ زید نے کہا امسال تو کل گندم دے نہیں سکتا تین من لو اور باقی دو من آئندہ سال دونگا۔ عمر نے کہا فی الحال تو بازار میں گندم کی نرخ فی روپیہ دس سیر کا ہے اس حساب سے تو دو من گندم کی قیمت آٹھ روپے ہوئی۔ خیر تم مجھکو تین من گیہوں اور آٹھ روپیہ کا تمسک لکھدو۔ اس نے راضی ہوکر تین من گندم دیا اور آٹھ روپیہ کا تمسک لکھدیا۔ آیا یہ بیع سلم ہوئی یا نہیں؟ اور یہ زید کیواسطے نقد تین من گندم اور آٹھ روپیہ لینا درست ہوا یا نہیں؟ اور اگر تمسک نہ لکھ لے اسی وقت تین من گندم اور جو باقی تین من گندم کی قیمت آٹھ روپیہ لے تو درست ہے یا حرام؟

**جواب نمبر ۵۰** - پیتل کے برتن جائز ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے ذروني ما تركتكم (یعنی جبتک میں تمہیں کچھ نہ کہا کروں تم بھی کرید مت کیا کرو) پس پیتل کے برتنوں سے منع نہیں تو اس کے جواز کی یہی دلیل ہے۔ حدیث کے منکر کو علماء اصول نے بدعتی لکھا۔ کافر نہیں۔ (دیکھو نور الانوار۔ توضیح۔ تلویح وغیرہ)

**جواب نمبر ۵۱** - جبتک یہ معلوم نہو کہ غیر اللہ کے نام پر دیتا ہے درست ہے۔

**جواب نمبر ۵۲** - جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے لا تاخذ الا سلمك اور راس مالك یعنی یا تو وہ چیز لیا کرو جسکی بیع سلم ہوئی تھی یا اپنا راس المال لیا کرو اس کے علاوہ اور نہیں۔ صورت مرقومہ میں چونکہ ایسا نہیں کیا گیا بلکہ قبل از قبضہ سلم یا راس مال جدید تمسک کرایا گیا ہے۔ اس لئے جائز نہیں۔ اور اگر تمسک نہ لکھو اور باقی کی

**سوال نمبر ۵۳** - میرے ایک دوست نے ایک عورت خاوندوالی سے اقرار کرلیا اور قسم قرآن مجید اوٹھائی کہ نہ میں کسی سے فعل کرونگی نہ تم نے کرنا۔ خاوند سے طلاق لیکر یا ایسے طور تمہاری ہمراہ ہونگی۔ اب عورت کو خاوند طلاق نہیں دیتا۔ دوست صاحب مجبور ہیں کہ میں حلف قرآن مجید کرچکا ہوں۔ آپ یہ مسئلہ بتلاویں اس مرد کو کسی جگہ گھر یا کسی جگہ باہر فعل کرنا مناسب ہے یا گناہ ہے بمہربانی اخبار ہفتہ وار آئندہ چھاپ کر سرفراز فرماویں۔ باہر کا فعل تو خود بخود گناہ لیکن صرف مطلب ہے کہ ایسی قسم جائز ہوتی ہے یا نہیں۔

**سوال نمبر ۵۴** - اور نیز قرآن مجید بامعنے یعنی جسکا ترجمہ اردو میں ہوا ہے آپ سے یا کسی دیگر جگہ سے ملسکتا ہے تو بذریعہ اخبار اطلاع بخشیں میں خریدنا چاہتا ہوں (؟)

**سوال نمبر ۵۵** - اور سکھ جو جھٹکا کھاتے ہیں ان کے گھر سے روٹی کھانی مسلمان کو جائز ہے یا نہ؟ (خریدار نمبر ۶۰۲)

**جواب نمبر ۵۳** - اول تو قرآن شریف کی قسم ہی ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے من حلف بغير الله فقد اشرك (جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم کھائے وہ مشرک ہو) علاوہ اس کے اس قسم کی قسموں کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے اور اس قسم کے خلاف کام کرنے میں مصلحت اور بہتری ہو تو اس قسم کو توڑکر وہ کام بہتری کا کرے اور قسم کا کفارہ دے قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم پس شخص مذکور اپنے قول سے تائب ہوکر گھر میں بدستور جائے اور قسم کا کفارہ دے۔ یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا تین روزے رکھے۔

**جواب نمبر ۵۴** - قرآن مجید مترجم کئی ایک جگہ سے دستیاب ہوسکتے ہیں۔ مطبع انصاری دہلی یا مطبع القرآن امرتسر وغیرہ سے طلب کرو۔

**جواب نمبر ۵۵** - اسلام میں چھوت چھات تو نہیں البتہ پاکی ناپاکی کا حکم ہے پس سکھوں کے ہاں سے وہ کھانا جو حرام نہو کھا لینا جائز ہے۔ اور جو مذہب اسلام میں حرام ہو وہ ناجائز ہے۔

**سوال نمبر ۵۶** - تجہیز وتکفین کے بعد حاضرین جنازہ کو دعوت دیکر شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس شیرینی کا کھانا حلال ہے یا حرام۔ (محمد غلیم الدین خریدار نمبر ۱۶۷۔ از عبداللہ پور دوکان)

**جواب نمبر ۵۶** - اسراف ہے۔ کفار کی رسم ہے۔ خلاف سنت ہے پرہیز واجب ہے۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**لاڑکانہ** (سندھ) میں جہاں آریوں نے ۶۰ کس مصنوعی مسلمانوں کو آریہ بنایا تھا۔ تیرہ سو سے زیادہ کس مسلمان ہو چکے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد للّٰہ بارک +

**یوروپ کے** ڈاکٹر مستی کلین نے ایسی دوا دریافت کرلی ہے جسکے استعمال سے طاعون بالکل نہیں ہو سکتی (تو وہ کب نکالینگے۔ جب دنیا فنا ہو جائیگی؟)

**کہا جاتا ہے** کہ آجتک ایسی مانع طاعون کوئی دوائی دریافت نہیں ہوئی تھی جسکو استعمال سے طاعون قطعی نہ ہو سکے۔ اگر تجربہ سے ڈاکٹر کلین اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوگئے تو مخلوق خدا پر احسان کرنیوالوں کی فہرست میں انکا نام بھی ایک ممتاز جگہ پائیگا دیگر مشکل یہ ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی سے اچھی چل پڑیگی۔ وہ خفا ہو جائینگے کہ لے دیکر طاعون ہی تو میری سچائی کی دلیل تھی۔ کمبخت تو نے اُسے بھی دور کر دیا! جا اب تو بھی بے شمار ایام میں مرجائیگا۔) +

**نادرن بنگال** ریلوے پر دو مال گاڑیوں میں ٹکر ہوگئی۔ ایک ڈرائیور اور ایک فائرمین کٹ کر مر گئے۔

**چین** میں یہ ظالمانہ رسم مدت مدید سے قایم تھی کہ عورتوں کے پاؤں بچپن میں ایسے سخت باندھ دئیے جاتے تھے جسکی وجہ سے عورتیں چلنے سے معذور تھیں پھدک پھدک کر چلا کرتی تھیں۔

**شہنشاہ بیگم چین** نے اب ایک شہنشاہی فرمان جاری کرکے تمام سلطنت میں اس ظالمانہ رسم کی موقوفی کا حسب ضابطہ اعلان کردیا۔ چینی صوبجات کے گورنروں نے اس فرمان پر پوری طور پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔

**اس حکم** کی خلاف ورزی کرنیوالے کو سخت سزا دیجاتی ہے۔

**چین میں** اس ظالمانہ رسم کی موقوفی اس قدر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے کہ اسکولوں کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی پیروں کی بندش کے خلاف گیت گاتے ہیں (زندہ قومیں تمام اپنے عیوب کی اصلاح میں لگی ہوئی ہیں مگر ایک ہم ہیں کہ ہم میں کوئی عیب ہی نہیں۔ اصلاح کیسی!)

**آئرلینڈ والے** چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں پارلیمنٹ الگ قائم کیجائے۔ گورنمنٹ انگلستان اس بات کو منظور نہیں کرتی اس لئے آئرلینڈ والے اکثر فساد کرتے رہتے ہیں۔ (بلے کرینگے)

**آئرلینڈ** میں ایک نئی آئرش مجلس حال میں قایم ہوئی ہے۔ اس مجلس نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس بات کی کوشش کیجائیگی کہ انگلستان کی ساختہ اشیاء کو بالکل نہ خریدا جائے اور باشندہ آئرلینڈ کو برٹش بحری یا بحری فوج میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور آئرلینڈ میں انگریزی زبان میں گفتگو کرنا لوگوں سے ترک کرائی جائے سب لوگ اپنے ہی ملک کی دیسی زبان بولیں۔ (آئرلینڈ انگلستان کے ساتھ ایک جزیرہ ہے یہ قریبیوں کا حال ہے تو بیچارے بنگالیوں پر کیا خفگی ہے جو اتنی دور ہیں؟)

**ہفتہ مختتمہ** ۱۳ ماہ حال میں کل ہندوستان میں طاعون سے ۴۲۴۰ موتیں اس سے پہلے ہفتہ میں ۴۲۷۸ ہوئی تھیں۔ منجملہ اسکے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۱۶۷۔ بنگال میں ۱۱۴۴۔ احاطہ بمبئی میں ۵۹۵۔ پنجاب میں ۱۲۲۔ ممالک متوسط میں ۳۳۳ اور برما میں ۱۳۰ موتیں ہوئیں۔

**احاطہ مدراس** میں گذشتہ ہفتہ تین چار روز خوب بارش ہوئی۔ کثرت بارش سے مدراس ریلوے کی شمال مغربی سیکشن پر تین جگہ سے اور شمال مشرقی سیکشن پر دو جگہ سے ریل کی سڑک بہ گئی۔ ایسٹ کوسٹ ریلوے کی لائن ابھی تک درست نہیں ہوئی۔ ڈاک اور مسافر ایک ٹرین میں سے اترکر دوسری ٹرین میں سوار کردیتے ہیں۔ ساؤتھ انڈین ریلوے کی گدرسیکشن کی لائن بھی کئی جگہ سے بہ گئی۔ بمبئی لائن سے سڑک درست کرلیگئی۔ (خدا کی شان ایک حصہ ملک کا خشکی سے تباہ ہے تو دوسرا کثرت تری سے ویران!) +

**تمام پنجاب** میں بارش کی سخت ضرورت ہے۔ قحط نمایاں ہے۔ اللّٰھم اسقنا غیثا مغیثا ولا تجعلنا من القانطین +

**سودیشی تحریک** کے اثر سے امریکہ کے بیگار بہت سستے ہو گئے ہیں کیونکہ کساد بازاری کی وجہ سے تاجر ادنیٰ سے ادنیٰ نام قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ (اب دیسی کیا مقابلہ کرینگے!) +

**راجہ صاحب** کولہاپور نے دس لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے پارچہ بافی کا کارخانہ جاری کیا ہے (قابل تقلید ہے)

**ایک افغان** اہلکار عبدالعزیز خاں جو عرصہ سے پشاور میں پناہ گزین اور سابق میں امیر صاحب کا پرچہ نویس تھا۔ کابل میں طلب ہوکر امیر صاحب کی کونسل کا ممبر مقرر ہوگیا۔ (دیکھو من تشاء)

**ضلع شاہپور** میں یکم فروری کو بمقام سرگودہ نئی تحصیل قائم کیجائیگی۔

**مرزا قادیانی** کو الہام ہوا ہے یا شمس یا قمر انت منی وانا منک ۱۵ معنی یہ کہ اے چاند تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (سبحان اللہ جل جلالہ!)

**امرتسر** میں ۲۴ جنوری کی شب کو ۸ ½ بجے زلزلہ کا سخت جھونکا آیا۔ (خدا کی پناہ)

# تندرستی ہزار نعمت ہے

**برقی سٹ** اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلاکی ہو جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پہ آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہو جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑہتا اور طاقت پیدا ہوتی ہو۔ غرضکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہو۔ **قیمت صرف تین روپے**

**بینظیر مقوی و مُبہی دوائی** یعنی مومیائی یہ مومیائی ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑہانے کیلئے اکسیر ہو۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہوجاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تہوڑے عرصے میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑہوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہو جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو اُن کے لئے محافظ صحت ہو۔ ... دو رتی کہا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہو۔ اور جن لوگوں کے ہاں بسبب قلت نطفہ اولاد نہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کرکے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ مختصر یہ کہ مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہو۔ یونانی طب اور ویدک کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو۔ ایک دفعہ آزمائیے اور فائدہ اُٹھائیے **قیمت فی چھٹانک** ... ماہ کیلئے کافی ہو۔

**سُرمہ مُقوی البصر** آنکھوں کو تراوت بخشتا ہو۔ خارش۔ دہند۔ پھولا وغیرہ امراض کو زائل کرکے بینائی کو تقویت دیتا ہو۔ فی تولہ ...

**جوہر دافعہ آتشک** تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف ...

**کم سنی شادی کے** نقصانات سے واقفیت حاصل کرکے اسکے بد نتائج اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب **داغ دل** خرید کر مطالعہ کرو قیمت ...

**نوٹ** محصولڈاک بذمہ خریدار۔ اور ہر ایک مرض کے علاج کا نسخہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ہر ایک صاحب طلب کرسکتے ہیں۔

جملہ ادویہ اشتہار ہذا علم الدین (مینیجر دی میڈیسن ایجنسی) کٹرہ تلوکچند بیلیا امرتسر ہو

# آہ! دُنیا تیری بیوفائی!

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہی
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہی
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمیں شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہی

ہمارے ناظرین حکیم محمد ابراہیم چشتی سے واقف ہونگے جنکا اشتہار ہر ہفتہ اسی کالم میں دیکھا کرتے تھے۔ آج اُنکو دار فانی چھوڑے ہوئے چھ روز ہوگئے ہیں۔ نمونیہ پلیگ سے مرحوم کا انتقال ہوا۔ جوان۔ صالح۔ کم زبان۔ شریف النفس۔ اولاد پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے خرد سال چھوڑے ہیں۔ والدین کے علاوہ تین بھائی ایک بہن بھی ہے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ

حسب الارشاد مولینا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

## اہلحدیث

امرتسر

امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ یوم جمعہ مبارک — جلد ۳

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی ... کرنا۔

**مضامین**

| صفحہ | |
|---|---|
| ۱ | ... نے خوب کیا |
| ۲ | ... |
| ۳ | ... کے متعلق ایک ... خواب |
| ۵ | ... صاحب ... بہادر پٹنہ |
| ۸ | ایڈیٹر اہلحدیث سے ایک ... سوال |
| ۹ | مرزا کا تریاق اور اخبار وطن لاہور |
| ۱۰ | ... انتخاب الاخبار |

**شرح قیمت سالانہ**

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | ... |
| والیان ریاست سے | ... |
| رؤسا و جاگیرداران سے | ... |
| عام خریداروں سے | ... |
| ... | ... |
| ممالک غیر سے سالانہ | ... |

**قواعد و ضوابط**

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
... خطوط ... واپس ہونگے۔
... مضامین ... ایڈیٹر ... لیند ... ہو گی۔
... اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط ... کیجئے۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونا چاہیے۔

# اہلحدیث

امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ یوم الجمعۃ المبارکۃ

## مجدد دہلوی مرزا حیرت نے خوب کیا

کہ شیعوں کے امام مولوی فاضل محمد ہارون صاحب کو دعوت مباحثہ جلسہ عام میں دی ہے۔ یہ حوصلہ آپکو شائد اسلئے ہوا ہے کہ بقول آپکے مولوی محمد ہارون جلسہ عام میں بولنے کی عادت یا طاقت نہیں رکھتے۔ خیر بہر حال ہماری رائے میں بھی یہی احسن ہے کہ علماء شیعہ ایسی دعوت مرزائیہ کو رد نہ کریں بلکہ بغیر حیلہ حوالہ کے میدان میں آجائیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے مجدد دہلوی نے مضمون کا چیلنج تو دیا۔ نہ ہمارا چیلنج قبول فرمایا۔ اب بھی اگر آنکو یہ معلوم ہو کہ حسین کتب شیعہ سے ثابت نہیں تو غیر شیعوں سے جواب لیں۔ لیکن اگر سنیوں کی کتب سے بھی انکار ہو تو خاکسار دہلی آنے کو بھی حاضر ہے صرف آپکے بلانے کی دیر ہے۔ مگر حسب منشا آپکے مجمع عام میں مناظرہ ہوگا

چونکہ دہلی آپ کا شہر ہے آپ ہی کی دعوت ہے اسلئے کل انتظام جلسہ آپ کے ذمہ ہوگا۔ میں اکیلا شائد آپ ہی کی فرودگاہ پر فروکش ہو جاؤں۔ مرزا صاحب! واللہ اگر آپ مان جائیں تو لطف آجائے ؎

| | |
|---|---|
| پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں | جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں |

### شکایت

ہمارے کرم دوست مرزا حیرت نے مولوی محمد ہارون صاحب شیعہ کی شکایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا رسالہ ثبوت شہادت جو مرزا صاحب کے رد میں لکھا ہے مرزا صاحب کو نہیں بھیجا۔ مگر افسوس کہ آپ خود بھی اسی فعل شنیع کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کتاب رد شہادت جو آپنے لکھی ہے ہم نے سنا ہے کہ اس میں خاکسار کا بھی ذکر ہے مگر ہمیں سوائے اس کے آج تک خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب! سچ ہے؟ ؎

ہر کسے ناصح برائے دیگراں

## حسب اطلاع سابق

آج کے پرچہ کے ساتھ اشتہارات ارسال ہیں۔ اہلحدیث کے قدردان اپنے دوستوں کو دکھادیں اور زبانی ترغیب بھی دیں۔ آپکا مخلص مینیجر اہلحدیث

**معذرت** مضمون مندرجہ ذیل کیوجہ سے خلافت اور امامت کا مضمون آئندہ ہفتہ پر ملتوی رہا۔ (ایڈیٹر)

## صمصامِ صمدیہ پر ریویو

ہر کس از دستِ غیر نالہ کند
سعدی از دستِ خویشتن فریاد

گو ابتدائے اسلام کے دشمنوں نے اسلام پر ہر طرح کے حملات کئے اور کرتے ہیں۔ مگر اسلام کی فولادی دیوار سے ہمیشہ سر ٹکراتے اور کھیلاتے رہے۔ اسلام کی حدود اربعہ کی حفاظت نے ان کے حملوں کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا اس لئے اسلام کو ان سے کوئی نقصان نہ پہونچا۔ ہاں بیرونی دشمنوں سے تو محفوظ رہا۔ مگر اسکے چھپے رستم اندر کے دشمن اسکو گو بظاہر نقصان نہیں پہونچا سکے تاہم اس میں شک نہیں کہ اسکی نورانی ہیئت کو ایسا بدل دیا کہ گویا ایک رومی خوش شکل صورت سے حبشی سیاہ فام نظر آنے لگا۔ باوجودیکہ اسلام کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہی تمام خرابیوں کے لئے بیخ کن ہے مگر جب نفسانیت اور انانیت آجائے تو بقول ؎ چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد۔ اس کلمہ کو بھی کوئی نہیں سنتا۔

ایک زمانہ تو مسلمانوں پر وہ تھا کہ قرآن و حدیث سے بے خبر تھے۔ ہندوستان بھر میں کہیں بڑے بڑے کتبخانوں میں چند نسخے قلمی صحیح بخاری کے ہوتے تھے۔ اب یہ زمانہ ہے کہ ہر ایک شہر۔ قصبہ۔ گاؤں میں نہ صرف متن بخاری ملتی ہے بلکہ با ترجمہ میسر ہے مگر افسوس کہ اس علمی ترقی نے مسلمانوں کو اتنا فائدہ نہ دیا جتنا چاہئے تھا۔ سچ ہے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

اس شومیٔ قسمت کا پہلا اثر یہ ہوا کہ انہوں نے خلاف منشا خداوندی اور خلاف مرضی رسالت پناہی اپنی اپنی طرف سے خیالات۔ معتقدات اور عبادات ایجاد کئے جنکو عام طور پر ہمارے ناظرین جانتے ہیں۔ مگر ہم بھی آج رسالہ مندرجہ عنوان سے بطور نمونہ کچھ انکو سناتے ہیں۔

اور شہروں میں بھی ان خیالات کے لوگ ہونگے مگر امرتسر کو بریلی۔ بدایوں کے بعد یہ فضیلت ہے کہ یہ شہر جیسا کہ سکھوں کا ایک بڑا مندر اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہزاروں ہندو بت پرست اس میں رہتے ہیں۔ اسی کے قریب قریب شاتن دھرمی مسلمان بھی بکثرت اس میں پائے جاتے ہیں۔ اسی لئے اس شہر سے آئے دن کوئی نہ کوئی رسالہ اس قسم کے خیالات کا نکلتا رہتا ہے جسکا مختصر مضمون یہ ہوتا ہے کہ ؎

| | | |
|---|---|---|
| خانہ پہ۔ اور بزرگوں سے بھی کہنا | | یہی ہے دین یا رواس کو لینا۔ |

شاتنی مسلمانوں نے آجکل ایک رسالہ نکالا ہے جسکا نام ہے صمصام صمدیہ ہے۔ اس کے مضامین کی فہرست یہ ہے:۔

(۱) بارشیشہ۔ (۲) نذر و نیاز۔ (۳) بیعت مستورات۔ (۴) عرس شریف (۵) استمداد اولیاء اللہ و تصرف ایشان (۶) شیئاً للہ۔ (۷) علم غیب۔

اس مختصر ریویو میں تمام مضامین پر بحث کرنے سے تو ہم قاصر ہیں نیز اہلحدیث کو چنداں اس کی ضرورت ہے۔ صرف ایک دو مسئلوں کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

مصنف مسئلہ استمداد اولیاء کے ثبوت میں لکھتا ہے اور لطف یہ ہے کہ آیت سے ثبوت دیتا ہے مگر منکرین بھی عجیب کٹھڈی کے ہیں ایک نہیں سنتے سنئے آپ لکھتے ہیں:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ (خیر یہ سے اسکا ترجمہ ان لفظوں میں کرتے ہیں) ای ایماندارو! میری اس مخلوق سے مدد طلب کرو جنکو تم روزہ (مولانا! روزہ کسکا ترجمہ ہے؟) اور نماز کہتے ہو۔ (پھر آپ بہت ہی بڑی کوشش سے بطریق مجتہدانہ اس نتیجہ پا نے اتباع کو اطلاع دیتے ہیں کہ) پس ثابت ہوا کہ نیک مخلوق سے مدد لینا جائز و مامور ہے،، صفحہ ۶۱ (مولانا! یہاں جائز ہی لکھا۔ امر تو وجوب کو چاہتا ہے۔ فرض اور واجب سے کیوں تنزل کیا!)

واہ واہ! مولانا کی دلیل تو صاف قرآن شریف سے نکل آئی۔ مگر واہ رے وہابیو! تم لوگ قرآن سے بھی منکر ہو۔ اسی لئے تو مولانا اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر فرماتے ہیں ؎ "شامتِ اعمالِ ما شکل وہابیہ گرفت"

واقعی آپ کی بد اعمالی انتہا کو پہونچ گئی ہے اسلئے خدائے غیور کیطرف سے سزا کا نزول شروع ہو گیا۔ آپ کی اس آیت لکھنے سے مجھے ایک قصہ یاد آیا۔ جو میرے ایک دوست نے بیان کیا تھا کہ میں ایک مسجد میں گیا۔ وہاں ایک مولوی صاحب تشریف فرما تھے وہ کسی کا ... حقہ نہ پیا کرتے تھے جو کوئی ... وہ بڑے غصے سے اسے دھتکارتے اور یہ کہتے اِنَّ اللّٰهَ ... عَلِیْمٌ ... جس سے اس کے مخاطب سمجھتے کہ شاید اس آیت میں جو ... حقہ پینا منع ہو گا۔ ...

اسکی یہ نبض پہچان لی اور ایک جوٹھا حقہ لیکر اس کے منہ سے لگا دیا اور کہا پیا کیوں نہیں؟ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ" حالانکہ نہ سمیع علیم کا وہ مطلب، نہ علیم قدیر کا یہ مفہوم تھا۔ صرف ہم دونوں کی ایجاد تھی۔

یہی حال اس مولانا بالٹی کا ہے کہ جو مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں اسے آیت قرآنی سے ثابت کرتے ہیں اسکی تو ہم بھی داد دیتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی کم عقلمند موجود ہیں۔

ہمارے اہل علم ناظرین آیت کے یہ معنے سنکر متعجب ہوتے ہونگے مگر انکا تعجب کتاب مراح الارواح کا دیباچہ دیکھنے سے رفع ہوجائیگا جس میں مصنف کتاب مذکور نے قاعدہ کلیہ کہا ہے کہ [illegible] یعنی جو لوگ صرف نحو و دیگر علوم عربیہ سے خالی ہوتے ہیں [illegible] کے معانی بیان کرنے میں ٹھوکریں کھایا کرتے ہیں۔ [illegible] نہیں کیونکہ آپ کی تحصیل تو ماشاء اللہ صرف میر [illegible] افسوس جو قول مفتی صاحب پر ہے (جنکا ذکر آگے آتا ہے) جو باوجودیکہ رات دن انا خیر کا وظیفہ رٹتے ہیں۔ پھر بھی ایک ایسے بے علم مصنف کی کتاب پر تقریظ لکھدینے کو فخر جانتے ہیں۔

خیر بہرحال اب سنئے آپنے اس آیت میں کہانتک تحریف کی ہے۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ استعانت کا لفظ اپنے مفعول بہ کی طرف بغیر (ب) کے منسوب ہوتا ہے مثلاً کہا کرتے ہیں استعنتہ میں نے اُس سے مدد چاہی۔ اسی طرح اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل مقدم بغیر (ب) کے آئی ہے اسی کو اس کے مفعول بہ کو مستعان کہتے ہیں نہ مستعان بہ۔ قرآن شریف میں ہے رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ۔ اور اس کے ساتھ جس اسم پر (ب) جارہ ہو وہ مفعول بہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ آلہ اور ذریعہ ہوتا ہے۔ پس آیت کے معنے حسب قواعد عربیہ اور شہادت قرآن یہ ہوئے کہ اے مسلمانو! صبر اور نماز کے ساتھ خدا سے مدد چاہا کرو۔ چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے "مدد جوئید در تحصیل ثواب آخرت بصبر و نماز" دیکھئے [illegible] مطلب یہ کہ جب تمہیں کوئی تکلیف پہونچے تو صبر کرو اور نماز پڑھا کرو خدا کیا کہ وہ ضرور تمہاری مدد کریگا۔ چنانچہ اس آیت کے ساتھ ہی متصل یہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ خدا تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے یعنی وہ ضرور ایسے صابروں کی مدد کریگا۔

مولانا بالٹی کے ممبرو! اور مفتیو! دیکھا جن فضلا کو آپ صفحہ ۹ پر حقارتاً "فضلاء سارٹیفکیٹ" کہتے ہو۔ وہ سارٹیفکیٹ یہی تو ہے جس سے آپ لوگ محروم ہیں اور [illegible] کے انگور کی طرح کھٹا کہتے ہیں۔ آہ ؎

| | |
|---|---|
| عشق بازی تو۔ جانے اور ہم نادان ہیں | نا سمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا نہیں |

اچھا مولانا! بتلائیے اگر ہم آپ کے حسب منشاء آیت پر عمل کریں تو کس طرح کریں۔ یہی کہ صبح شام کم از کم سو دانہ کی ایک تسبیح پڑھا کریں کہ یا صبر امددنی۔ یا صلوٰۃ اعینینی (اے صبر میری مدد کر۔ اے نماز میری اعانت کر)؟ بتلائیے تو کبھی آپنے بھی اس آیت پر عمل کیا؟ واہ مولانا! سچ ہے ؎

گر تو قرآن بریں نمط خوانی | ببری رونق مسلمانی

"کیا ایسی دیانت اور لیاقت پر علماء کرام کے نام اس طرح لیا کرتے ہو؟ کتابیں مسئلہ پر بڑے بڑے غیر مقلدین مثل اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں خرم علی نے نصیحۃ المسلمین میں غلام علی امرتسری نے اثنا عشریہ میں ثناء اللہ نے مذہب اہلحدیث میں تردیدیں لکھی ہیں" صفحہ ۶۵۔

مصنف رسالہ سے تو ایسی گستاخی اور تعلی کے الفاظ کچھ تعجب انگیز نہیں تعجب تو انکے مفتی صاحب سے ہے جنکی بے معنے تقریظ بڑے فخر سے اخیر رسالہ میں لگائی گئی ہے کہ وہ خود تو اپنے رسالہ مولود وغیرہ میں مولانا اسماعیل دہلوی مرحوم کو شہید لکھتے ہیں لیکن جب کوئی نااہل انکی ہتک کرتا ہے تو اس کے ساتھ بھی ہو جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے لقب (مفتی) میں (ی) اسم فاعل کی نہیں بلکہ نسبت کی ہے یعنی مفت کے نوکر یا مفت خورے۔ آپ کا اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ الراجی الی رحمۃ اللہ لکھنا بھی یہی جتلا رہا ہے کہ آپ خیریت سے واقعی پہلے معنے ہی کے مفتی ہیں۔

دوسرا مسئلہ قابل نمونہ علم غیب ہے اس کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"خلاصہ یہ ہے کہ مومن کو یہ یقین کرنا واجب ہے کہ خدا عالم الغیب بالذات و بالاستقلال ہے اور اس کے انبیاء و اولیاء عالم غیب بالواسطہ و غیر مستقل ہیں" صفحہ ۶۷

حالانکہ اس خبط کا رد خدا تعالےٰ نے جن صاف اور سیدھے لفظوں میں کیا ہے شائد ہی کسی کفری اور شرکی بات کا کیا ہو۔ صاف ارشاد ہے۔ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ

---

[1] اس لفظ کی غلطی ہم بتلانا نہیں چاہتے۔ علم ادب سے واقف خوب جانتے ہیں۔ [illegible] سے ہمارا روئے سخن نہیں۔ (اڈیٹر)

لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء۔ مگر اس کا مطلب بتلانے سے پہلے رسالہ مذکورہ کے مفتی (معنی اول) کو سمجھانے کے لئے ایک منطقی قاعدہ کہتے ہیں۔ مفتی صاحب! سنئے! انتفاء التالی یستلزم انتفاء المقدم جسکو دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ لازم کے انتفاء اور انعدام سے ملزوم کا انتفا اور انعدام ثابت ہوتا ہے یعنی اگر ثابت ہو جائے کہ اسوقت اجالا نہیں بلکہ سخت گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے۔ تو ثابت ہوگا کہ جس جس چیز سے اجالا ہوتا ہے اُنمیں سے اسوقت کوئی بھی نہیں خواہ سورج ہو یا چاند مشعل ہو یا دیا۔ سب کا انعدام لازم آئیگا۔ یعنی سمجھا جائیگا کہ اندھیرے کیوقت اُنمیں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ پس اب سنئے آیت کریمہ کے معنے۔ رب العالمین اپنے رسول پاک کو فرماتا ہے کہ اے میرے نبی! تو انسے کہدے کہ اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو بہت سی بھلائی اپنے لئے جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہوتی یعنی مجھکو تکالیف کا پہنچنا اور آفات ارضی و سماوی سے برابر حصہ دار رہنا ہی بتلا رہا ہے کہ علم غیب مجھ میں نہیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ اس کلام ہدایت نظام میں اللہ تعالیٰ نے علم غیب کے لئے استکثار خیر وغیرہ کو لازم قرار دیکر اسکی نفی کی ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ استکثار خیر وغیرہ یعنی آئندہ کے منافع کا جمع کر لینا اور مضرات سے بچنا جیسے مستقل اور بالذات غیب دانی کو لازم ہے۔ غیر مستقل اور بالواسطہ غیب دانی کو بھی لازم ہے۔ کیونکہ استکثار خیر علم پر متفرع ہے۔ اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے ؎

لو ان عبدا درا الفعل یبلدون للفتی

کا عقابہ لم تلفہ یتندم

یعنی اگر آئندہ کے واقعات انسان کو معلوم ہوں تو کبھی ندامت نہ اُٹھائے پس جبکہ رب العالمین نے لازم عام کی نفی کر دی تو ملزوم (علم غیب) بالقسم خود ہی معدوم ہو گیا۔ والا فاین التلازم؟

اہلحدیث کو حدیث نفس کے پیرو کہنے والو! ہماری اس تقریر کو سمجھے ہو؟

آہ ؎ ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی نادان ہونگے

اسی لئے فقہا رحمہم اللہ نے بالاجماع لکھا ہے کہ جزم الحنفیۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب (شرح فقہ اکبر) یعنی جو کوئی کہے کہ پیغمبر خدا غیب جانتے تھے۔ علماء حنفیہ اُسکو کافر جانتے ہیں۔ اسی کی تائید میں دیکھو فتاوی عالمگیری۔ قاضیخان وغیرہ۔

ہم نے رسالہ مذکورہ کو بغور دیکھا کہ کہیں فقہا پر بھی ان اقوال کی وجہ سے وہابیت کا ... چلایا ہے یا نہیں مگر افسوس کہ تمام رسالہ میں ان اقوال کو بڑی گوشت کی طرح چھوتا ہی نہیں اور ان اقوال کے پاس سے یوں نکل گئے کہ گویا خبر ہی نہیں اور ... کے لئے یہی دو مسئلے کافی ہیں جن پر باقی رسالہ کو قیاس کر سکتے ہیں۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

مختصر یہ کہ رسالہ مذکورہ شاتن دہری مسلمانوں کے لئے تو مؤید ہے مگر عربی ... اسلام کا بیخ کن ہے۔ خدا اسکے مصنف کو اسکا بدلہ دے۔ اخبار کا کالم زیادہ ... ریویو کی اجازت نہیں دیتا۔ ورنہ ناظرین کو مصنف اور خود ساختہ مفتی صاحب ... متقرظ کی لیاقت اور ذہانت کے کرشمے اور بھی دکھا دئے جاتے ... گرچہ چند از درویشی نبود ورنہ باتو ماجراہا داشتیم

# فیصلہ آرہ کے متعلق ایک سچا خواب

(از مولوی نور محمد صاحب امرتسر۔ تالاب ...)

میں بحمد اللہ اُس حدیث سے واقف ہوں جس میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹا خواب بنانا سب جھوٹوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔ اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے ۸ ذی الحجہ مطابق ۳ فروری شب کے تین بجے قریب صبح کے خواب دیکھا کہ جناب سرورکائنات مع خلفائے اربعہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین حالت احرام میں ایک جگہ تشریف فرما ہیں اور حضرات علماء کرام یعنی مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ حافظ عبد العظیم صاحب دیلوری۔ جناب مولانا ابو عبد اللہ غلام العلی صاحب امرتسری۔ حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی اور جناب مولانا مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور خاکسار بھی وہاں احرام کی حالت میں ہیں۔

میں نے جناب مولوی غلام العلی صاحب مرحوم سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپنے فرمایا کہ ایام حج ہیں اور جناب رسالت مآب تشریف فرما ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ہاتھ میں اپنی تفسیر القرآن عربی ہے۔ میں نے مولوی غلام العلی صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ اس تفسیر کے متعلق بہتر ہے آپ اسوقت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرائیں۔ اسپر مولوی صاحب ممدوح نے وہ تفسیر رسالت مآب کی خدمت میں پیش کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ

سلہ ... ز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ۔ من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

ahmadimuslim.de

بیڑا اب کوئی جھگڑا نہیں رہا - علماء آرہ نے بڑی دیانتداری سے فیصلہ کیا ہے کہ مصنف کو اہلحدیث سے خارج کیا۔"

اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ اسی تفسیر کی برکت سے خدا نے مصنف پر مہربانی کی ہے - اتنے میں دیکھا کہ ایک تخت مزین اور مرصع آیا جس پر جناب سرور کائنات مع صحابہ کبار کے بیٹھ گئے اور حضرات کرام یعنی مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی - مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی مولوی غلام العلی صاحب امرتسری اور جناب حافظ عبد العظیم صاحب نے چاروں پائے اس تخت کے پکڑ لئے اور اوپر کو اڑ گئے - اتنے میں بارش کی آواز سے میری نیند کھل گئی ؛ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

---

# فیصلہ صاحب جج بہادر پٹنہ

## دربارہ مقدمہ مابین اہلحدیث و حنفیہ بابت مسجد محلہ بکسر ٹولہ و مسجد محلہ محمد پور شاہگنج ضلع پٹنہ

مرسلہ جناب منشی عبد الرحیم صاحب از دانا پور محلہ نیگولہ۔

اگرچہ بفضلہ تعالیٰ چیف کورٹ - ہائیکورٹ - پریوی کونسل - لنڈن وغیرہ میں ہمیشہ سے جماعت اہلحدیث کو مقدمات میں فتوحات ہوتی رہی ہیں جنکا مجموعہ ایک رسالہ کی صورت میں چھپا گیا ہے جسکا نام فتوحات اہلحدیث ہے مگر چونکہ یہ فیصلہ ان ہی فیصلوں کا نتیجہ ہے - نیز اس مقدمہ کی بابت ایک حنفی مولوی صاحب ساکن ضلع پٹنہ نے فرمایا تھا کہ حنفی ہمیشہ سے مقدمات میں شکست کھاتے رہے ہیں مگر ابکی دفعہ پٹنہ کے مقدمہ میں امید ہے کہ فتح ہوگی - اسلئے فیصلہ ہذا درج کیا جاتا ہے۔ (اڈیٹر)

اپیل بنارا ئے فیصلہ بابو جے پرشاد پانڈے منصف دوئم پٹنہ - تاریخ ۲۸ مئی ۱۹۰۵ء اپیل نمبر ۱۰۱ سنہ ۱۹۰۵ء - اپیل نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۹۰۵ء -

نمبر ۱۰۱ مدعیان اپیلانٹان - و شیخ ہدایت اللہ وغیرہ مدعیان اپیلانٹان -

اپیل نمبر ۱۰۱ محمد عبد السبحان وغیرہ بنام مدعا علیہم رسپانڈنٹان -

اپیل نمبر ۱۰۲ محمد عبد الکریم وغیرہ مدعا علیہم رسپانڈنٹان -

منجانب اپیلانٹان مسٹر مانک و بابو گنگا و مہر و بابو شام لال وکلاء -

منجانب رسپانڈنٹان بابو ابناس چندر گھوس و سید غلام قادر وکلاء -

**فیصلہ** یہ دو اپیل جو مقدمہ میں ہیں جسکو عدالت ماتحت نے ایکساتھ تجویز کیا ہے - دونوں مقدمہ میں فریق مختلف ہیں - سوائے عبد الکریم کے جو دونوں مقدمہ میں مدعا علیہ ہے - فریق مختلف فرقہ کے مسلمان ہیں - مدعیان اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور یہ دعویٰ ہے کہ فرقہ سُنّی میں ہیں - مدعا علیہم لوگ سُنّی فرقہ حنفی کے ہیں اور اس ملک کے زیادہ تر مسلمان اسی فرقہ کے ہیں -

دونوں مقدمہ میں اوّل زیر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا مسلمانان فرقہ مدعیان کو حق نماز پڑھنے کا مسجد حنفی میں ہے یا نہیں - اگر ہے تو کس قدر ہے - منصف کی ڈگری بحق مدعا علیہم ہے - مدعیان نے اپیل اس ڈگری کی کی ہے - ہمنے تجویز میں اسکو کچھ وقت صرف کیا ہے اسوجہ سے نہیں کہ بعد بحث سننے کے ہمکو کچھ شبہ تھا کہ کیا فیصلہ ہونا چاہیئے - بلکہ اسوجہ سے کہ لائق وکیل نے مدعا علیہم کے ہمکو ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب انڈین مسلمان پڑھنے کے لئے کہا تھا جسکو ہمنے پڑھ ڈالا ہے - باقی ایشو اسی مقدمہ میں عدالت ماتحت نے تنقیح کیا ہے جس میں سے ایشو مفصلۂ ذیل بحق مدعیان عدالت ماتحت نے فیصل کیا ہے -

نمبر ۱ - آیا کورٹ فیس ادا کردہ مدعیان کافی ہے یا نہیں -

نمبر ۲ - آیا یہ سب مقدمات قابل تجویز عدالت دیوانی ہیں یا نہیں -

نمبر ۳ - آیا یہ سب مقدمات استدعا و دخل قابل چلنے کے ہیں یا نہیں اور آیا دفعہ ۴۲ و دفعہ ۵۴ قانون دادرسی مانع سماعت مقدمہ ہذا ہے یا نہیں -

نمبر ۸ - آیا مقدمات مذکورہ میں نقص فریق و تعدد دعویٰ ہے یا نہیں -

نمبر ۹ - آیا مقدمات مذکورہ میں تمادی مؤثر ہے یا نہیں -

ان سب ایشو کے تجویز کی کوئی ضرورت نہیں ہے چونکہ مدعا علیہم نے کوئی کراس اپیل نسبت اس کے نہیں کیا ہے - البتہ ایشو میں ایشو نمبر ۴ کا یہ منشا ہے کہ آیا مدعیان کو وجہ نالش ہے یا نہیں - ایشو نمبر ۵ و نمبر ۶ و نمبر ۷ و نمبر ۱۰ میں اصل امر تجویز طلب ہے - ایشو نمبر ۱۱ نسبت اس رواج کے ہے جسکی نسبت مدعا علیہم کا بیان ہے کہ پٹنہ میں ایسا رواج ہے - ایشو نمبر ۱۲ نسبت اس امر کے کہ آیا مدعیان کو دادرسی کرنا خلاف پبلک پالسی کے ہوگا یا نہیں - ہم ان سب کو سلسلہ وار تجویز کرینگے -

ایشو نمبر ۴ حسب ذیل ہے - آیا مدعیان کو کوئی وجہ نالش بمقابلہ مدعا علیہم خاصکر بمقابلہ عبد الکریم مدعا علیہ کے ہے یا نہیں - ایک مقدمہ میں یعنی مقدمہ نمبر ۴۷ - اپیل نمبر ۱۰۱

میں وہ بنائے نالش مبنی ہے اور اس واقعہ سے جو محمد پور شاہ گنج کی مسجد میں بتاریخ یکم مئی ۱۹۲۵ء کو ہوا تھا۔ نسبت اسکو استغاثہ قربان علی یکے از مدعیان نے عدالت فوجداری میں کیا تھا۔ اگرچہ یہ بات صحیح ہے کہ قربان علی کا استغاثہ نسبت اس واقعہ کے تھا جو آٹھ یا نو بجے رات کیوقت ہوا تھا جسکی نسبت کوئی ذکر مقدمہ ہذا میں نہیں کیا گیا ہے قربان علی نے استغاثہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکو اور اسکے اہل فرقہ کے ساتھ تین چار روز سے مسجد میں نماز پڑھنے میں مزاحمت ہوتی ہے۔ قربان علی کا یہ مطلب ہوگا کہ تین چار روز قبل یکم مئی کے اور نیز یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ تین چار روز قبل آٹھ نبجے شب اس تاریخ کے کہ عرضی میں اس موقعہ کہ یہ بیان ہے کہ مدعیان کے ساتھ مزاحمت نماز پڑھنے میں کیا ہوئی اور منشی عبدالرحمن اپنے اظہار میں اس مزاحمت کو بیان کرتا ہے جو شام کے وقت یکم مئی کو ہوا تھا۔ سوائے عبدالکریم کے کل مدعا علیہم کا جسکا یہ بیان ہے کہ ہمکو کوئی سروکار اس معاملہ سے نہیں ہے۔ علاوہ اس کے ایک کو انکار ہے کہ مدعیان کو کوئی حق نماز خوانی کا نہیں ہے۔ اس میں یہ استدعا ہے کہ درخواست مدعا علیہم نے صیغہ فوجداری میں دیا تھا۔ مدعیان کو ہدایت کیجائے کہ وہ دادرسی اپنی عدالت دیوانی سے چاہیں۔ عرضی دعویٰ مقدمہ نمبر ۴۸ و اپیل نمبر ۱۰۴ میں یہ بیان ہے کہ مدعیان کے ساتھ مزاحمت نماز پڑھنے میں مسجد بکسریہ ٹولہ میں ہوئی اور نوٹس جسکا مفہوم عرضیدعویٰ میں درج ہے اور جو مقبولہ فریق کا ہے حسب منشا دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مدعیان پر تعمیل پایا۔ یہاں بھی سوائے عبدالکریم کے جملہ مدعا علیہم کو نماز خوانی سے مدعیان کے انکار ہے۔ ہمارے خیال میں لائق منصف کا یہ نتیجہ نکالنا کہ مدعیان کو کوئی وجہ نالش کسی مقدمہ میں پیدا نہیں ہوئی ہے۔ مبنی اوپر پوچ اور کوتاہ دلائل کے ہے۔ جیسا کہ مسٹر مانک صاحب نے بحث کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دونوں مقدمہ میں مدعیان کو وجوہات اور اسباب کافی اس بات کیلئے تھا کہ وہ لوگ عدالت دیوانی میں جائیں اور اس بات کی تجویز کرادیں کہ آیا ان لوگوں کو ان مسجدوں میں نماز پڑھنے کا حق ہے یا نہیں۔ ہم بہرکیف عبدالکریم کو مستثنا کرتے ہیں کہ جسکے خلاف میں مدعیان کو وجہ نالش نہیں ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اسوجہ سے مدعا علیہم کے شامل کردیا ہے کہ چونکہ وہ مختار مدعا علیہم کا فوجداری میں تھا۔

وہ سب ایشو جسمیں پہل بات مقدمہ کی ہے مفصلہ ذیل ہے:۔

ایشو نمبر ۵۔ آیا مساجد متنازعہ حنفیوں کی بنائی ہوئی ہیں یا نہیں ہے اور صرف حنفیوں کیواسطے بنائی گئی ہیں یا نہیں۔ ایشو نمبر ۶ آیا مدعیان سُنّی مسلمان ہیں یا نہیں یہ ہیں بغرض تو اس فرقہ کے ہیں یا نہیں جسکو مدعا علیہم ہیں۔ ایشو نمبر ۷۔ آیا مدعیان کے طریقہ نماز پڑھنے کا مساجد متنازعہ میں سے ہے یا نہیں۔ ایشو نمبر ۱۰۔ آیا طریقہ نماز مدعیان کا ایسا ہے یا نہیں کہ جس سے مدعا علیہم کو تکلیف و خلل نماز پڑھنے میں پہنچتا ہے اور اگر ایسا ہے تو آیا مدعیان مستحق نماز پڑھنے کے مساجد متنازعہ میں ہیں یا نہیں۔ اہمیت تیری سمجھ میں یہ سب ایشو صاف ہے اور ان سب ایشو کے تجویز میں ہم معمولی طرز اختیار کرینگے۔ یعنی پہلے واقعات کو لکھینگے بعد اسکے نظیرات۔

ریعیت ایشو نمبر ۵ کے میری یہ رائے ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں مسجدیں بنا کہ جنکی تعمیر کی ہیں اور حنفیوں کے مصرف میں بھی رہی ہیں اور مطابق عام کی ... حنفیوں کے مصرف میں رہیں۔ دربارہ مسجد بکسریہ ٹولہ کے منصف نے شہادت کا اعتبار کیا ہے اور یہ بیان گواہوں کا ہے کہ وقت وقف کرنے مسجد مذکورہ کے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ مسجد صرف حنفیوں کیواسطے مخصوص ہے۔ محمد پور شاہ گنج کی مسجد کے بارہ میں منصف کی یہ رائے ہے کہ کوئی اعلان اس قسم کے واسطے حنفیوں کے نہیں کیا گیا۔ لیکن مسجد مذکور صرف حنفیوں کے مصرف میں رہی۔ مطابق اس رائے کے جو میرے دربارہ شہادت کے ہے صرف اسی قدر دکھلانا کافی نہیں کہ دونوں مسجدیں صرف حنفیوں کے مصرف کیواسطے وقف کیگئی ہیں عدالت میں یہ بات کوئی ایسی بھاری نہیں ہے چونکہ حکام ہائیکورٹ کی رائے کے اندر داخل ہے۔ ایک فل بنچ الہ آباد ہائیکورٹ کی رائے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ (جلد ۱۲ الہ آباد صفحہ ۴۹۴) یہ ہے۔ جو کہ مسجد راہ خدا میں وقف کیگئی وہ واسطے کل مسلمانان کے ہے اور قانوناً کسی خاص فرقہ کے استعمال کے لئے نہیں مخصوص[1] ہوسکتی۔ یہ بھی رائے پریوی کونسل کی بھی بمقدمہ فضل کریم

[1] لاہور کے اہل قرآن کو بھی اپنی مسجد کے وقف نامہ میں یہی خبط سوجھا ہے کہتے ہیں سوائے اہل قرآن (منکرین حدیث) کے دوسرے کسی فرقہ کو نماز پڑھنے کا حق نہ ہوگا۔ چونکہ یہ بندش منشا خداوندی کے خلاف تھی اسلئے تعطیب القلوب نے حکام مجازی سے بھی یہی فیصلہ کرایا کہ مساجد میں خواہ وہ کسی فرقہ کی بنائی ہوں ہر ایک مسلمان نماز پڑھ سکتا ہے۔ کہتے ہیں بھی ہے کہ اگر کوئی بانی اپنی مسجد کو اپنے ہی فرقہ کے لئے مخصوص کرے تو بھی لوگ اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں افسوس ایسے مسلمان جو مساجد کو مخصوص کرنیکی خواہش [illegible] نہیں دیکھتے کہ سب فرقوں کیلئے کھلا ہے بلکہ من دخلہ کان آمنا۔ اے خدا تو مسلمانوں کو سمجھ عطا فرما۔ [illegible]

[2] یہ تمام فیصلہ ایک جا طبع کیا گیا ہے جس کا نام اتحاد اہلحدیث ہے۔ ہر قیمت پر دفتر اہلحدیث سے ملیگا۔

فرحت افزا

بنام مولا بخش (جلد ۱۸ کلکتہ صفحہ ۲۵۶) ہے لیکن … رائے ظاہر کی گئی تھی ایک ایسے مقدمہ میں جسمیں کل فریق سُنّی تھے یا سُنّی ہونیکا دعویٰ رکھتے تھے حقیقتاً یہ حائل اُس جگہ پر ہو جہاں مختلف فرقے سُنّی کے ہوں اور پریوی کونسل نے کوئی رائے دربارہ اوّل قول فل بنچ کے نہیں ظاہر کیا۔ چونکہ واقعات جسمیں مقدمہ کے ایسے تھے کہ جسمیں اسکی ضرورت نہ ہوئی لیکن اس نظیر پر عمل ہائیکورٹ کلکتہ نے بمقدمہ آدم شیخ بنام عیسیٰ شیخ (جلد … کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ …) … ہے۔ وہ مقدمہ بھی درمیان سنیوں کے تھا۔ فیصلہ مذکور میں رائے ذیل ہے۔ … اسلام میں وہ مکان جو عبادت خدا کیواسطے مخصوص کیا گیا ہے کسی … فرقہ کی ملک نہیں ہے ہر مسلمان چاہے کسی فرقہ کا ہو اسکو حق اسبات کا ہے کہ نماز اپنے طریقہ کے مطابق اُس مسجد میں پڑھے بشرطیکہ قصداً مخل … نہ دے کسی جماعت کو … طریقہ عبادت کے اختلاف … کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق جو کہ ہر مسلمان کو حاصل ہو زائل نہیں … یہ بات صحیح ہے کہ نہ الہ آباد والے مقدمہ اور نہ کلکتہ کے مقدمہ میں یہ بات تجویز پائی تھی کہ مسجد وقت وقف کرنے کے بذریعہ کسی وثیقہ کے یا زبانی کسی خاص فرقہ کے استعمال کیلئے وقف کیگئی تھی اس لئے کوئی تجویز اس بارہ میں نہ ہوئی۔ لیکن یہ امر صاف ہے کہ بہت زور آور شہادت کی مسلمانوں کی کتابوں سے ضرورت ہوگی۔ اُس رائے سے اختلاف کرنے کیلئے جو عام طور پر اور بہت زوروں کے ساتھ مختلف ہائیکورٹ کے حکاموں نے ظاہر کیا ہے لیکن کچھ کوشش اس شہادت کے پیش کرنے کی اس مقدمہ میں نہیں کیگئی۔ شافعی مذہب کا قانون ولسن صاحب کی شرح محمدی صفحہ ۲۳ سے دکھلایا گیا ہے۔ لیکن اس مقدمہ کے کوئی فریق کو دعوے شافعی ہونے کا نہیں ہے۔ اسلئے اُس فرقہ کا قانون اسمیں موثر نہیں ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر دو قوں یا ایک مسجد خاصکر حنفیوں کیواسطے بنائی بھی گئی ہو۔ تاہم اس سے مدعا علیہم کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ان سب نقشجات کے ایک اور فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ کا بمقدمہ اپیل نمبر ۲۵۹ بابت ۱۹… شیخ فرزند وغیرہ بنام شیخ محمد اسمٰعیل وغیرہ اس بارہ میں ہے۔ یہ فیصلہ چھپا نہیں لیکن اس مضمون کا ہے جیسا کہ چھپا ہوا فیصلہ ہے۔ یہ امر لکھنا ضرور ہے کہ وہ قابل جج کہ جنکی رائے اس مسئلہ قانون میں الہ آباد ہائیکورٹ میں لی گئی وہ مسٹر جسٹس محمود نہایت مشہور شرح محمدی کے مقنن تھے۔ اور ہمکو کوئی اختلاف مسٹر امیر علی کی تحریر میں اس رائے میں نہیں پایا۔

در بارہ ایشو نمبر ۷ کے میری رائے ہے کہ مدعیان ہر دو مقدمہ کے بیشک سُنّی ہیں جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور انکا دوسرا مرادف نام عامل بالحدیث ہے اور یہ الفاظ سابق کے مقدمات میں جو عدالت میں آئے ہیں انکی شان میں مستعمل کئے گئے ہیں لیکن انکے دشمنان انکو وہابی کہتے ہیں تاکہ لوگوں کو انکی طرف سے تعصب پیدا ہو۔ اور وہ تعصب حقیقتاً پیدا ہوا ہے۔ مذہبی نہیں ہے۔ اگرچہ اسلام میں مذہب و سیاست ایسا دونوں ملا ہوا ہے کہ دونوں میں فرق کرنا مشکل ہے۔ پڑھنے سے ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب کے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بعض متعصب وہابیوں نے مذہبی اور تمدنی آزادی کو توڑ دیا۔ لیکن غیر متعصب اور … وہابیوں نے اپنے کو صرف مذہب کے دائرہ میں رکھا اور صرف اسبات کی کوشش کی کہ ہمارے مذہب کی درستگی ہو۔ مدعیان اُس حد تک جو بیان کیا گیا ہو مدعیان اگر وہابی ہیں تو مستحق اونکے فرض مذہبی اپنے مطابق شرع محمدی کے ہیں کل نظائر کا اتفاق اس امر میں ہے کہ مطابق شرع محمدی کے وہابی لوگ فرقہ سُنّی میں داخل ہیں اگرچہ وہ لوگ بعض امور عقاید و طریقہ میں بعض سُنیوں سے فرق کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہنٹر نے ان لوگوں کے بارہ میں یہ کہا ہے کہ یہ لوگ تو یا فرقہ سُنّی ہیں لیکن مدعیان کو وہابی ہونے سے انکار ہے۔ اس انکار سے ان لوگوں کے یہ مان لینا چاہیئے کہ یہ لوگ ان خراب اور ناشائستہ مسئلوں کو جو مسایل وہابی کے مشہور ہیں نہیں مانتے ہیں۔ مدعیان بیشک فرقہ حنفی سے جدا ہیں لیکن وہ لوگ سُنّی مذہب ہیں جیسا کہ سابق کے مقدمات میں ظاہر ہوا ہے کہ درمیان میں فرقہ اہلحدیث و فرقہ حنفی کے وہ بہاری فرق طریقہ نماز میں ہے۔ نماز پڑھنے میں حنفی لوگ آمین آہستہ کہتے ہیں اور اہلحدیث زور سے کہتے ہیں۔ اہلحدیث ہاتھ اٹھاتے ہیں یعنی رفع یدین کرتے ہیں اور حنفی ہاتھ نہیں اٹھاتے ہیں۔ مسٹر … نے اپنی کتاب میں … مقدمہ (جلد ۱۲ الہ آباد … وجلد ۱۲ الہ آباد … جلد ۲۳ الہ آباد وجلد ۱۸ کلکتہ …) فرقہ اہلحدیث کے بدل خلاصہ کیا ہے کہ ان سب مقدمات میں نئی بات کرنے والے … لوگ ہیں جو اپنے کو عامل بالحدیث کہتے ہیں اور جنکو ان کے دشمنان وہابی کہتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ لوگ سُنّی مسلمان ہیں۔ اور ان دو امور … مقدمہ میں … آمین و رفع یدین … صفحہ ۳۹) ہم اس بات کو نوٹ کرتے ہیں کہ بمقدمہ … بنام … نئی بات کرنے والے لوگ غیر مقلد … ہیں۔

در بارہ ایشو نمبر ۶ و نمبر ۱ … ظاہر ہے کہ مطابق ان نظائر اور قانون کے جیسا کہ ہمنے پہلے کہا ہے مدعیان سُنّی ہیں اور انکو استحقاق نماز پڑھنے

کا مساجد متنازعہ میں اس شرط سے ہے کہ وہ لوگ اس حق کو اپنی نیک نیتی سے واسطے عبادت کے عمل میں لاویں۔ عام قانون ملک نے جو شرط اس حق پر عائد کیا ہے اسکو صاحب جج راج صاحب نے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ حسب ذیل بیان کیا ہے۔

**قول راج صاحب**:۔ یہ امر صاف طور سے معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی شک اس میں نہیں ہے کہ اگر کوئی مسلمان نیک نیتی سے واسطے عبادت کرنے کے نہیں۔ بلکہ بدنیتی سے واسطے خلل ڈالنے کے مسجد میں جائے اور خلل ڈالے اور نقص امن پیدا کرے تو بیشک ماخوذ قانون فوجداری ملک کا ہوگا۔ جبکہ یہ امر ایک مسلمان کے لئے صحیح ہے تو ضرور ہے کہ اگر ایک جماعت کی واسطے خلل ڈالنے کسی کے نماز میں مشورہ کریں اور کوئی ایسا فعل ظاہر کریں کہ جس سے خلل پیدا ہو تو بیشک وہ لوگ قانون فوجداری کے ماخوذ ہونگے۔ ایسی غرض و نیت اخذ کی ایک جماعت کے ساتھ ثابت کرنا آسان ہوگا۔ بہ نسبت ایک شخص کے ساتھ ثابت کرنے میں۔

ایشو نمبر ۱۱ حسب ذیل ہے۔ آیا حنفی وہابی شیعہ کے مختلف مساجد واسطے نماز پڑھنے کے شہر پٹنہ میں ہے یا نہیں۔ اور آیا کوئی ایسا رسم و رواج یہاں ہے یا نہیں کہ جسکے مطابق ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ والے کی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تجویز کہ ہر فرقہ کے مسلمان کی مسجد اس پٹنہ میں موجود ہے قابل پسند ہے ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ عام طور پر ایک فرقہ کا آدمی اپنے فرقہ کی مسجد میں جاتا ہے دوسری فرقہ کی مسجد میں نہیں جاتا ہے یہ امر فطرۃً قابل قیاس ہے۔ لائق منصف معلوم ہوتا ہے کہ اس سے اور آگے بڑھ گئے۔ انکی تجویز یہ ہے کہ اگرچہ مدعا علیہم نے رواج مندرجہ بیان تحریری میں یعنی کہ ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ کی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا ہے ثابت نہیں کیا لیکن باوجود اسکے یہ مدعا علیہم نے محدود رواج ثابت کیا ہے کہ ایک فرقہ کا آدمی دوسرے فرقہ کی جماعت کی نماز میں جو اس فرقہ کی مسجد میں ہو رہی ہو۔ نہیں شریک ہو سکتا ہے۔ وہ جا سکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے اُس مسجد میں ان وقتوں میں جس وقت جماعت نہیں کھڑی ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک اوّلاً شہادت اس بارہ میں جیسی کہ چاہیے نہیں گذری ہے اور ثانیاً رواج مذکور خلاف حکم شرع محمدی کے ہے جیسا کہ قانون مذکور نظائر مسئلہ بالا میں پایا جاتا ہے۔ اس ایشو کے دوسرے جز کا جواب نفی میں ہونا چاہیے (یعنی ایسا رواج [illegible]

ایشو نمبر ۱۲ حسب ذیل ہے [illegible] جیسی مدعیان کے خلاف پبلک پالیسی ہوگا یا نہیں (یعنی خلاف مصلحت سیاست [illegible] ہیں) یہ امر صاف ظاہر ہے اُن

نظائر سے کہ جنکا ذکر قبل ہو چکا ہے۔ وہ حق جسکا دعویٰ مدعیان کرتے ہیں اُنکے مستحق مدعیان از روئے شرع محمدی کے ہیں۔ یہ امر ہرگز خلاف پبلک پالیسی کے نہ ہوگا۔ کہ مدعیان کو ڈگری بہ تقراری نسبت اُس حق کے دیا جاوے۔ ہمنے کل ایشو کو تجویز کیا ہے۔ یہ مقدمہ دکھاتا ہے کہ اس سے مسلمانوں میں اس شہر کے ہلچل ہے کوئی عام رائے اس تنازعہ مادہ میں بے موقع ہوگا اور مجکو نہ اسکا علم ہے اور نہ اتنا اختیار [illegible] لوگوں [illegible] یہ ظاہر ہے کہ میری رائے نصیحتانہ کا کوئی اثر ہو۔ لیکن ہم مسٹر جان راج صاحب جج ہائیکورٹ الہ آباد کی رائے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ نقل کر سکتے اور یہ کہہ سکتے [illegible] امر استعمال کرنا حقوق کا نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے چاہیے۔ اور یہ بہتر اور زیادہ دانشمندانہ ہوگا کہ وہ لوگ جنکو طریقہ میں ہو اپنی جداگانہ عبادت گاہ رکھیں [illegible] کہ [illegible] مدعیان ہیں۔ لیکن ہر ایک فریق کو اس مقدمہ کے اسباب [illegible] کے پوشیدہ وراز کے سامنے بڑی عاقل اور بے جوش والے [illegible] انکار کرے کہ اپنے کو بہت حقیر اور غیر متعصب بنا دیں۔ اُن لوگوں کے مقابلہ میں جنسے اور اُن سے طریقہ میں کچھ فرق ہو

### یہ حکم دیا جاتا ہے

کہ ڈگری عدالت ماتحت کی مسترد کی گئی۔ سوائے اُس قدر جزو ڈگری کے جسکو عبدالکریم سے تعلق ہے۔ بمقابلہ عبدالکریم دونوں اپیل مسترد کی گئی اور مدعیان پر مقدمہ کے عبدالکریم کو خرچہ دینگے۔ بہ نسبت دیگر مدعا علیہم مقدمہ کے ڈگری کل دادرسی کی جو مدعیان نے اپنی عرضی دعویٰ میں چاہا ہے تمام کیجاوے۔ ہر ڈگری میں یہ بات اعلان کیجاویگی کہ مدعیان استعمال میں اپنے حقوق کے پابند عام قانون ملک کے ہیں۔ کل مدعا علیہم مقدمہ کے سوائے عبدالکریم کے خرچہ عدالت ماتحت و عدالت اپیل کے مدعیان کو بحساب فیصدی چھ روپیہ سیکڑا سالانہ ادا کرینگے فقط

## اڈیٹر اہلحدیث سے ایک ضروری سوال

غزنوی جھگڑے کے فتوے تو رہے ایک طرف میں صرف ایک بات پوچھتا ہوں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آپکی نسبت کہتے ہیں کہ آپ احادیث صحیحہ مرفوعہ کو مفسر قرآن نہیں مانتے۔ کیا یہ سچ ہے؟

راقم آپکا دوست اور اہلحدیث کا خریدار

**جواب**:۔ میں نے کبھی کسی حدیث سے انکار کیا نہ تفسیر نبوی کا سے۔

میں ہمیشہ سے اسی اصول پر ہوں کہ احادیث نبویہ کو عموماً اور مفسرہ قرآن کو خصوصاً اہلحدیث کے طریق پر مانتا ہوں۔ جو شخص احادیث اور ان کو محدثین کے طرز پر نہ مانے میں انکو اس باب میں گمراہ اور غلطی پر جانتا ہوں۔ یہی الفاظ میں نے جناب مولوی صاحب ممدوح کی خدمت میں خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال کے مکان پر عرض کئے تھے تو صاحب موصوف نے فرمایا کہ محدثین کو جہنم میں ڈالو۔ ہم نہیں جانتے وہ کون ۔۔ ہیں؟ جس کے جواب میں میں نے کہا تھا معاف ۔۔۔ میں تو ان کا ساتھ دونگا۔ آپکا نہیں۔

مختصر یہ کہ میں محدثین کی روش پر ہوں۔ اسی ۔۔۔ کی ایک تحریر جناب مولانا ابو عبیدا حمداللہ صاحب امرتسری کو بھی دی تھی جو انہوں نے بذریعہ اشتہار شایع کردی تھی۔ ابو الوفاء

## مرزا صاحب کے قتل کا فیصلہ

ہونے کے متعلق گذشتہ پرچہ میں ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا۔ اس کے متعلق ایک راز افشا کرنا باقی ہے مگر قادیانی اخبار بدر کا مضمون دیکھکر ہم لکھینگے۔ ناظرین ذرہ صبر کریں۔

## مرزا صاحب قادیانی اور اخبار وطن لاہور

چند دنوں سے مرزا صاحب کیطرف سے اخبار وطن کے معزز اڈیٹر کے ساتھ خط و کتابت ہورہی تھی کہ رسالہ ریویو جو مرزا صاحب کے ہاں سے اردو اور انگریزی میں ماہواری نکلتا ہے اسکو یورپ۔ امریکہ اور جاپان میں بکثرت مفت بھیجا جایا کرے۔ اڈیٹر وطن نے کہا تھا کہ اگر اس میں مرزائیت کا ذکر نہ ہوا کرے بلکہ صرف اسلام ہی کے مسائل اور تبلیغ ہو تو ہم اسکی اشاعت میں کوشش کریں گے۔ مرزا صاحب کیطرف سے بعد کسی قدر حیص بیص کے یہ منظور ہوا کہ ہم اپنے خیالات الگ ضمیمہ میں چھپا یا کریں گے۔ اور رسالہ بالکل اسلامی مسائل پر ہوگا۔ اسپر اڈیٹر وطن نے راضی ہوکر رسالہ کی خریداری اور اشاعت کے متعلق بڑے زور سے سفارش کی ہے مگر ہمارے خیال میں اڈیٹر موصوف نے جلدی سے کام لیا۔ گو ہم تو رسالہ کے مضامین کو بھی سرسیّد کی کاسہ لیسی جانتے ہیں۔ مگر یہاں پر اس کے مضامین سے بحث نہیں البتہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ معزز اڈیٹر وطن باوجود تجربہ کار اور معاملہ فہم ہونے کے مرزائی داؤ میں کس طرح آگیا۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر بعد اشاعت کثیرہ مرزا صاحب نے اپنا یہ وعدہ توڑ دیا اور اس عہد شکنی کے لئے یہ بہانہ جتنا لیا کہ مجھے ایسا ہی الہام ہوا ہے۔ کیا آپکو یاد نہیں کہ جب ان ذات شریف نے عبداللہ آتھم کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ پندرہ ماہ میں مرجائیگا لیکن جب نہ مرا تو یہ الہام گھڑ لیا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ وہ دلمیں ڈر گیا۔ اس موقع پر اگر مسلمانوں نے ان حضرت کو الگ نہ کیا ہوتا تو تمام دنیا کے مسلمانوں کو وہی ندامت حاصل ہوتی جو بقول محمد علیخان صاحب رئیس الیر کوٹلہ مرزا اسمٰعیل کو ہوئی۔ ازاں بعد کس آن بان اور زور و شور سے رسالہ اعجاز احمدی میں خاکسار کو دعوت دی کہ قادیان میں آکر میرے ساتھ تحقیق کر لو اور ساتھ ہی اسکو پیشگوئی بھی جڑ دی کہ تو کبھی نہیں آئیگا۔ مگر جب خاکسار بلا کسی ہے درمان کیطرح ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان دار الزیان پر حملہ آور ہوا تو جھٹ سے ذات شریف نے کہدیا کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی سے بحث نہ کرونگا اور کس دلیری اور جرأت سے اپنے رسالہ انجام آتھم کا حوالہ دیا حالانکہ اس میں خدا کے ساتھ کوئی بھی وعدہ نہیں۔ اگر کوئی مرزائی دکھا دے تو مبلغ سو روپیہ انعام لے بغرض یہی قسم کے بیسیوں الہام ان حضرت کے تمام کاشنہ دیکھے گئے ہیں کہ بقول ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

آپکے وعدے بقول نار روس توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں۔ اس بات کی بھی کوئی ضمانت ہے کہ جو ضمیمہ الگ چھاپینگے وہ بھی رسالہ کے ساتھ ساتھ یورپ کو بھیجا جائیگا آخر اس ضمیمہ کو رسالہ ماہواری سے اتنا تعلق تو ہوگا کہ اس پر ضمیمہ لکھا ہوگا۔ نہ اس بات کی ضمانت ہو سکتی ہے کہ مرزا صاحب کا کوئی مضمون اس میں درج ہو اور اس عنوان سے ہو کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود کا ہے۔ غرض یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ مرزائیت کا اسمیں کسی پیرایہ میں ذکر یا تبلیغ نہ ہو۔

علاوہ اس کے اگر صرف اسلام ہی کے مسائل پر بحث ہوگی تو اسلام بھی تو وہی بتلاوینگے جسکا نمونہ وہ خود بنتے ہیں چنانچہ اس امت کے حکیم (جو در اصل مریض نا قابل علاج ہیں) آریوں کے جواب میں لکھتے ہیں وہ اڈیٹر صاحب اور دیگر ناظرین کے لئے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہے۔

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشا حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پڑھا ۔۔۔ ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات اور خوارق کا انکار ہے ۔۔۔ ایک مدیں ان تمام ہزاروں

سابق

سلہ یہاں کے الفاظ ایسے سخت ہیں کہ میں نقل کرنا بھی گناہ جانتا ہوں۔ (اڈیٹر)

+ آپکا خلاصہ اس مضمون کا رسالہ اہانت مرزا میں درج ہے۔ منہ

ahmadimuslim.de

معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا کسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا لیا۔ اسوقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیا علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جسکا یہ دعویٰ ہے کہ اسے وہ **تمام طاقتیں** کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکہائے وہی عجائبات زندہ اور تازہ خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکہانے کو تیار ہے۔ کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے۔

(رسالہ نورالدین صفحہ ۱۲۰)

کیا اس عبارت کا مطلب یہ نہیں۔ کہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو مرزا داری
مناوی

فرمائیے! کیا اسی اسلام کی اشاعت آپ کرانا چاہتے ہیں اور اسی اسلام کی اشاعت پر اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہیں؟ جسکا نمونہ بلکہ کل انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا مجموعہ قادیان میں ذات شریف ہیں۔

اڈیٹر صاحب! معاف رکھئے گا۔ اگر آپنے اس رائے کو نہ بدلا تو اسلام کے اول ضرر رساں آپ ہونگے۔ آپ ایک ایسے مشن کی ترقی کے حامی ہونگے گو بالالتزام نہ سہی باللزوم ہی سہی جسکی بنیاد سراسر کذب۔ بہتان۔ افترا۔ دغا۔ فریب۔ جعلسازی۔ عیاری غرض تمام دنیا کی چالبازی پر مبنی ہے۔ آپ بہت جلد دیکھینگے کہ آپ کو خود اس رائے سے رجوع کرنا پڑیگا۔ امید ہے کہ پیسہ اخبار۔ کرزن گزٹ وکیل۔ شحنۂ ہند۔ روزگار۔ سراج الاخبار۔ عصر جدید۔ البشیر۔ سول ملٹری نیوز وغیرہ وغیرہ معزز اسلامی اخبار اس اہم قومی معاملہ کو یونہی نہیں چھوڑینگے۔

---

مولوی صاحب کی ناسازی طبع اور [illegible] کہ [illegible] موت ہونے کی وجہ سے فتوے نہیں لکھے گئے۔ دکا[illegible]

# تقریظات

**سَمّٰیکُمُ الْمُسْلِمِیْن** اس رسالہ میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ تمام کلمہ گویوں کا [illegible] مسلمان ہے۔ اس کے سوا باقی نام حنفی۔ شافعی شیعہ اور اہلحدیث وغیرہ [illegible] خلاف ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مصنف کی کوشش قابل قدر ہے۔ خدا کوئی د[illegible] قانون پر لائے کہ یہ تفریق جو ان ناموں کیوجہ سے پیدا ہوئی ہے اٹھ جائے۔ ہم [illegible] کہ اہلحدیث نام بھی مسلمان نام جیسا منجانب اللہ نہیں لیکن دوسرے ناموں [illegible] کسی قدر فرق ہے کہ دوسرے نام امتیوں کیطرف منسوب ہیں اور یہ نام پیغمبر علیہ السلام کیطرف۔ تاہم خدا مصنف کی کوشش مشکور کرے ممکن ہے کسی وقت اثر [illegible] ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے قیمت ۱ پتہ:۔ مولوی حشمت [illegible] [illegible] ضلع [illegible]

**البسملۃ** اس رسالہ میں ایک [illegible] عالم نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر سورت کے اول بسم اللہ جہر سے پڑھنا چاہئے قیمت ۱ پتہ:۔ دفتر اصلاح کھجوہ ضلع سارن۔

**المقالۃ المرضیہ** اس رسالہ میں اس مسئلہ پر بحث کیگئی ہے کہ ایک گھر کی طرف سے ایک بچہ قربانی کافی ہے زبان فارسی قابل دید ہے۔ صادق پریس پٹنہ میں چھپا ہے۔

**تردید شرائط الہام دیانندی** اس رسالہ میں ان شرائط کی تردید کیگئی ہے جو آریہ لوگ الہام کیلئے لگایا کرتے ہیں لکھائی چھپائی گو اچھی نہیں تاہم پڑھی جاتی ہے قیمت مرقوم نہیں۔ غالباً ۱ ہوگی پتہ قاضی فضل الدین صاحب مقام مراڑہ ضلع گوجرانوالہ

**مصادر رشتہ** اس کتاب میں لائق مصنف نے چھ زبانوں (عربی۔ فارسی ترکی انگریزی پشتو اور اردو) کے مصادر ہم معنے جمع کئے ہیں کتاب بے نظیر ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ قیمت ۸ پتہ مولوی نذیرالدین احمد۔ بنارس۔ دارانگر

**خلاصہ بید** اس رسالہ میں وید کے مضامین پر بالاختصار نظر کیگئی ہے مصنف اسکا نیم بلکہ پون مرزائی ہے مرزا قادیانی کو امام الزمان لکھتا ہے مگر مرزائی اپنے اخباروں میں اسکو منافق کہتے ہیں اسلئے ہم بھی مصنف کو مشورہ دیتے ہیں کہ ع دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا۔ قیمت ۲ پتہ صوفی عبدالرحمن مالیر کوٹلہ

**اندر** یہ ماہواری رسالہ مہاشہ دہرمپال (سابق عبدالغفور) نے جاری کیا ہے اور ہمارے پاس بغرض ریویو بھیجا ہے۔ پس رسالہ کے مضامین کی نسبت کیا کہنا مسلمان عموماً مہاشہ جی کے قلم سے واقف ہیں۔ ترک اسلام اور تہذیب الاسلام وغیرہ رسالے نمونہ کافی ہیں۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**ندوۃ العلماء** کے طلبا کا وفد (ڈیپوٹیشن) بانس بریلی۔ امروہہ۔ بدایوں۔ گورکھپور۔ اعظم گڑھ۔ غازیپور۔ علی گڑھ۔ گونڈا وغیرہ میں جلسے [illegible] عام مجالس میں عمدہ کی تعلیم کا نمونہ اپنے آپ کو پیش کریگا۔ مگر افسوس کہ پنجاب کو کیوں [illegible] آگیا۔

**کرشن قادیانی** کا ایک مرید جان محمد امرتسر میں ۱۲ فروری [illegible] طاعون سے مرگیا (افسوس!)

**مدرسۃ القرآن** شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ فروری کو ہوگا انشاءاللہ

**قبول اسلام**۔ بروز دوشنبہ عید اضحی کے دن عیدگاہ بیرون [illegible] ایک شخص جسکا نام پہلے کرم چند تھا اور باشندہ چکوال ضلع جہلم کا ہے جو پہلے آریہ اپدیشک بھی رہچکا ہے۔ مجمع عام میں مشرف باسلام ہوا [illegible] عبدالرحمن رکھا گیا۔

(نامہ نگار)

(یہ شخص اگر رنگ گورا۔ قد متوسط۔ رخسار کو ابھرے ہوئے ہیں تو بڑا مکار ہے کئی دفعہ مسلمان ہوکر مسلمانوں کو فریب دیچکا ہے اس سے پرہیز رہے)

**نیپال کی** ترائی میں پرنس آف ویلز کے شکار کے لئے پورا انتظام کرلیا گیا۔ ان جنگلات میں کئی سال سے کوئی بندوق نہیں چلائی گئی۔ امید ہے کہ خوب شکار ہاتھ لگیگا۔

**ترکی گورنمنٹ** نے دو ہزار فوج ردیف اور پہاڑی توپخانہ کی دو باٹریاں بغاوت فرو کرنے کے لئے یمن اور روانہ کیں۔ (بغاوت فرو ہوچکی اب پھر بغاوت کی خبر پہنچی!)

**روسی ڈوما** (پارلیمنٹ) کے ممبروں کا انتخاب ۲۰ اپریل کو ہوگا۔ اور اس کا پہلا جلسہ ۲۸ اپریل کو منعقد ہوگا۔ (آخر زار روس نے بعد صد خرابی پارلیمنٹ کا اقرار کیا۔ آنچہ دانا کند کند ناداں۔ لیک بعد از حصول رسوائی)

**امیر کابل** نے غلہ اور نمک کی درآمد افغانستان پر محصول چنگی لینا موقوف کردیا اس سے رعایا افغانستان امیر صاحب کی بہت مشکور ہے۔

**آتشزدگی** رنگون میں ایک کارخانہ چاول جلگیا۔ ۲ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا

**لارڈ منٹو** نے ایک ہزار روپیہ مسلمانان مدارس کی تعلیم کی امداد میں دیئے اور انجمن اسلام کو مدرسوں کو جاکر ملاحظہ کیا اور مسلمانوں کو نصیحت کی کہ تعلیم میں برابر آگے بڑھے جاؤ نہیں بہتر ہے۔ دیگر اقوام سے تعلیم میں پیچھے نہ رہو۔ ۱۴ ماہ حال کو لارڈ موصوف گورنری مدارس کے عہدہ سے سبکدوش ہوکر [illegible] روانہ ہوگئے۔

**حکومت عثمانیہ** نے مقام "خداوندگار" میں ایک صنعتی مدرسہ بڑے پیمانہ پر قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ مدرسہ لڑکیوں کے لئے خاص ہوگا۔ اور انہیں کل کارآمد دستکاریاں اس میں سکھائی جاینگی۔ مدرسہ سے متعلق ایک نمائش کا کمرہ بھی رہیگا جسمیں وہاں کی بنی ہوئی چیزیں نمونہ اور فروخت کے لئے رکھی جاینگی۔ منتظم کہتے ہیں سامان تیار کرنے کے واسطے مقرر ہوگئی ہے اور امید ہے کہ آئندہ عید جلوس سلطانی کے موقعہ پر مدرسہ کا افتتاح بھی عمل میں آجائیگا۔

**روسی مسلمان مہاجرین** جوق در جوق حکومت عثمانیہ میں آکر پناہ گزین ہورہے ہیں اور سلطنت کی طرف سے انکو آرام پہونچانے اور مناسب جگہ دینے کی بیش از بیش کوشش ہورہی ہے۔ صرف شہر قونیہ میں ۲۲۵ مہاجروں کو جگہ ملی ہے۔ سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ مہاجرین کی نوآباد دیہاتوں میں مسجدیں اور مدرسے بھی منجانب گورنمنٹ قائم کئے جائیں۔ یہ دیہات صوبہ "ینکدہ" میں بسائے جاسکتے ہیں۔ اناطولی ریلوے نے مہاجرین کو کرایہ وغیرہ کی بھی رعایتیں دی ہیں۔

**مصر کے** محکمہ بحری شفاخانہ کا جو قائم مقام جدہ کے بندرگاہ میں رہتا ہے افسر حکومت مصر کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ امسال حاجیوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ ۲۰ جنوری تک ۱۵ ہزار حاجی جدہ کے بندرگاہ پر آپہنچے ہیں۔ اس میں ہر ایک ملک کے لوگ شامل ہیں۔

**مصر کے** چند باہمت لوگوں نے ایک کمپنی قائم کی ہے جسکا نام "شرکت سلطانیہ" رکھا ہے یہ لوگ عثمانی ممالک کی مصنوعات کا بیوپار اور بنکنگ وغیرہ کا بھی کام کرینگے۔

**لڑکانہ سندھ** سے مولوی محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ تعداد نومسلمان ۱۷۷ کے قریب ہوچکی ہے۔

**جاپانی جنگی تعلیم**۔ یہ انتظام پایہ تکمیل کو پہونچ گیا ہے کہ ہر سال چار انگریزی اور تین ہندوستانی افسر جاپان بھیجے جائیں۔ جہاں وہ جاپانی فوج کے ہمراہ رہکر پہلے سال جاپانی زبان سیکھیں گے۔ اور دوسرے سال اپنی فوجی خدمات کی اصلاح کیا کرینگے۔ (واہ رے جاپان!)

**الہ آباد** کا تار ہے کہ ۱۳ جنوری کے ریلوے تصادم میں دونوں انجن ٹکراکر ٹکڑے ہوگئے۔ ۱۴ مال گاڑیاں اور تین مسافر گاڑیاں درجہ سوم کی ٹوٹ گئیں۔ مسافر گاڑی کا یورپین ڈرائیور ہلاک ہوا۔

**مکہ معظمہ** کی تازہ ترین خبر [سابق] ہے کہ ابھی تک بفضلہ تعالیٰ حاج کی صحت اچھی ہے۔ حجاج جاوا [illegible] ہندوستان و افغانستان کے بہت آگیا۔

گذشتہ ہفتہ جن گولیوں کے مفت دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے جاری ہیں جن صاحب نے منگائی ہیں جلد بہت جلد منگالیں ہر بابت اخراجات محصول [illegible] فی پیکٹ [illegible] سے کم ہونگی حکیم محمد الدین مالک شفاخانہ محمدیہ امرتسر چوک فرید

# تندرستی ہزار نعمت ہے

**برقی سٹ** — اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ الغرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ۳ روپے

**بے نظیر مقوی و منبہی دوائی** — یعنی موسیائی۔ یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنی سے دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ۱/۲ رتی روزانہ کھلانے سے فربہ کرتی ہے۔ بڈھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ مختصر یہ کہ دوائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر و مقوی دوائی آج تک کوئی ہو ایک دفعہ آزمائو اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک [illegible]

**جوہر دافعہ آتشک** — تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پورانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت [illegible]

**سرمہ مقوی بصر** — یہ سرمہ آنکھوں کی بہت سی امراض کو زائل کرتا اور بینائی کو تقویت دیتا ہے۔ قیمت [illegible]

**صغر سنی شادی** — نقصانات سے واقفیت حاصل کر کے اس کے نتائج اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل خرید کر مطالعہ کرو۔ قیمت ۵ر

**ہدائیت** — مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ ہر ایک مرض کی مجربہ دوائی ہمارے ہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

المشتہر

خادم الدین دیسی میڈیسین ایجنسی، کٹڑہ قلعہ۔ شہر امرتسر

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ تیار شدہ ... کو درجن کی خاطر سستی ... سستا ہے اور حکم کی تعمیل فرمایش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| ٹوپی ساٹن ... سے ... تک فی عدد | کلاہ سادہ ۱۰ سے ۷ر تک |
| ٹوپی ... ۸ سے ... تک | کلاہ زرین ... سے ... تک |
| پٹی دیسی سرکاری ۱۲ ر اسے ۱۴ ر تک فی جوڑہ | پٹی سپیشل ... سے ... تک فی جوڑہ |
| پٹی پشمینہ ... سے ... تک | پٹی بہت بڑھیا ... تک |
| کمبل دیسی ... سے ... تک فی عدد | کمبل فوجی ... سے ... تک |
| لوئی سفید ... | چادر پشمینہ ... سے ... تک فی جوڑہ |
| جراب دو دستانہ ... | خشاش و پاجامہ اونی ... سے ... تک |
| ... سوتی ... سے ... تک | ... سوتی ۸ر سے ... تک |
| فوجی زین خاکی ۱۲ ر گز سے ... تک | پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ر سے ... تک فی گز |
| صافہ لسری ... سے ... تک | صافہ لسری خاکی ... سے ... تک |
| ازار بند سوتی ۸ر سے ۳ر تک فی عدد | رومال سوتی ... سے ... تک فی درجن |
| ... ریشمی ۱۲ ر ... | ... ریشمی ۸ر سے ... تک فی عدد |
| تھان گبرون ... سے ... تک | دری برائے پلنگ ... سے ... تک |
| جوڑہ سادہ ساخت ... | فرشی فرمایش آنے پر تیار ہو سکتی ہے |
| ... زرین ... | چوتھی ... سے ... تک |
| رنگیاں اونی ... سے ... تک | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |
| رنگین لوئی ... گز طول ... گز عرض ... سے ... تک | |

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمر بند۔ سینڈل زین۔ جین۔ جھالر سوتی و زرین۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری کا دلیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ نسبتاً دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمایش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

(نوٹ) سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر روانہ کیا جائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط لکھیں۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول اینڈ ملٹری کنٹریکٹرز لودھانہ

---

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، اڈیٹر اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L. No 352

الملک لله
اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے — ۵۰ر
والیان ریاست سے — ۲۵ر
رؤسا و جاگیرداران سے — للعہ
عام خریداران سے — ۲/
ششماہی — ۱۲
چھ ماہ کمیشنے — ۱۰ر
ممالک غیر سے سالانہ — ۸ر

**قواعد و ضوابط**

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔ نامہ نگاروں کی مرسلہ خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا۔

**جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہو**

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**فہرست مضامین**

| | صفحہ |
|---|---|
| امرتسر میں کیچڑ کی تکلیف | ۱ |
| اخبار وکیل اور فتوحات اہلحدیث | ۲ |
| مرزا قادیانی اور تحدی کرد اہل حق | ۳ |
| آریہ ساجیوں کی نئی منطق | ۵ |
| آریوں کی خوش بیانی | ۶ |
| گورنمنٹ پنجاب۔ وکیل اور تقلیب | ۷ |
| ماہ محرم اور تعزیہ | ″ |
| انتخاب الاخبار | ۱۱ |

نمبر ۱۷ — امرتسر ۲ مارچ ۱۹۰۶ء مطابق ۵ محرم ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ — جلد ۳

**نہایت ضروری تاکید**

جس صاحب کو ڈاکخانہ کی غلطی سے اس روز اخبار نہ پہونچے جس روز کہ عموماً اونکو پہونچا کرتا ہو تو وہ حسب ایک روز بعد اطلاع دیں مگر نمبر خریداری کا جو اخبار کی چٹ پر ہمیشہ لکھا ہوتا ہے اور نمبر اخبار گم شدہ ضرور ساتھ لکھیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ ہو

منیجر اہلحدیث

# اہلحدیث

امرتسر ۲ مارچ ۱۹۰۶ء مطابق ۵ محرم ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ

## امرتسر میں بارش اور کیچڑ کی تکلیف

### قابل توجہ پریذیڈنٹ و اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر

بارہا اہلحدیث میں اس قسم کی شکایت چھپ چکی ہیں جنہیں سو بہت کم کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ تاہم اہلحدیث اپنا فرض جانتا ہے کہ بے زبان اہالی شہر کی تکالیف کو اپنے حکام بااختیار کے کانوں تک پہونچاوے۔ ہائے افسوس! ہم دیسیوں کی قسمت کہاں کہ ہم میں بھی کسی انتظام کی قابلیت ہو۔ گورنمنٹ کی طرف سے میونسپل کمیٹی اسی لئے بنائی گئی تھی کہ دیسی شرفا اپنی ضرورتوں کے مطابق اپنا آپ انتظام کیا کرینگے۔ مگر افسوس سے

جہاں جاؤ میونسپل کمیٹی کی شکایت سنوگے۔ امرتسر جیسے تجارتی مرکز میں یہ حال ہے کہ صرف ایک ہال بازار (جو صاحب بہادروں کی آمد و رفت کا موقع ہے) بطور نمائش کے گویا تمام شہر کی جان جوکھوں سمجھو۔ صفائی کا نمونہ ہے نہ بارش میں کیچڑ ہے نہ کسی طرح کا میلا ہے۔ لیکن نہیں معلوم ہال بازار کے سوا باقی بازاروں نے کیا گناہ کیا ہے کہ صفائی تو رہی بجائے خود ایک روز کہیں بھولے سے بھی بارش ہو تو کئی کئی روز چلنا پھرنا بند ہو جاتا ہے۔ دیسی جوتہ کیچڑ سے ایسا ملتا ہے جیسے مدت کے بچھڑے دوست ایک دوسرے سے گلے گیر ہو کر چھوڑنے میں نہیں آتے۔ یا جیسے مقناطیس لوہے کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ کوئی بیچارہ ادہر دہم سے گرتا ہے۔ کوئی ادہر گر جاتا ہے۔ رات کیوقت تو خصوصاً چلنا پھرنا قطعی بند ہو جاتا ہے۔ ایک تو کیچڑ کی تکلیف ہے۔ دوسرے روشنی بھی ہال بازار کے سوا باقی سب شہر میں خیر سلا۔ ممبران کمیٹی سب کچھ دیکھتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اونہیں فرصت ہی نہیں۔ یا وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چھوٹے درجہ کا کام ہمارا منصب نہیں۔ اس لئے ہم حسب دستور صاحب ڈپٹی کمشنر اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ شہر کی سڑکوں کی

| | |
|---|---|
| ہندوستان قسمت ما چہ شود از رہبر کامل | کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را |

حالت بہت خراب ہے۔ مرمت کرانے کے علاوہ اس بات کا مستقل انتظام کر دیا جائے کہ بارش کے بعد فوراً ہی کیچڑ اٹھا دیا جایا کرے۔ جیسا کہ مسٹر ڈکل کے زمانہ میں کبھی ہوتا تھا۔ اس انتظام میں کوئی زاید خرچ بھی نہیں وہی ملازمان صفائی اس کام کے لئے کافی ہونگے۔

صاحب بہادر کی خدمت میں گذارش کرنے کے بعد ہم اپنے اہلحدیث کے ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب کی خدمت میں بھی التماس کرتے ہیں کہ اور نہیں تو آپ ہی اپنے موکل اہلحدیث کی معروضات پر متوجہ ہو کر کمیٹی میں اس سوال کو اٹھائیں۔ اور کیچڑ کے متعلق مستقل انتظام کرائیں۔

خلافت اور امامت کا مضمون آئندہ ہفتہ

## اخبار وکیل اور فتوحات اہلحدیث

رسالہ "فتوحات اہلحدیث" پر ریویو کرتے ہوئے ہمارے معزز دوست اڈیٹر وکیل امرتسر نے چند ایک ریمارک نیک نیتی سے غلط فہمی سے کئے ہیں۔ اسلئے انکے جواب معروض ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:-

رسالہ فتوحات کی اشاعت مضر ہے کیونکہ مسلمانوں میں آجکل فرقہ بندی کی بجائے اتحاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز عدالتوں سے کسی فریق کا جیت جانا انکی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتا دنیاوی عدالتوں میں تو بسا اوقات ناحق فیصلے بھی ہو جاتے ہیں۔

جواباً گذارش ہے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرانیکا خیال جیسا اہلحدیث کو ہے شاید کسی کو ہو۔ مگر اہلحدیث مسلمانوں کے تفرقوں کو اسی اصول سے مٹانا چاہتا ہے جس طرح قرآن و حدیث کی تعلیم ہے۔ غور سے سنئے قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ یعنی مسلمانوں کے دو گروہوں میں اگر لڑائی ہو تو صلاح کر دیا کرو۔ مگر صلاح نہ مانکر جو فریق بغاوت ہی اختیار کرے تو تم باغی سے مقابلہ کرنے لگو جبتک کہ وہ اللہ کے حکم کیطرف مائل نہ ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اپنے بھائی کی مدد کیا کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا حضرت ظالم کی کیا مدد کریں؟ فرمایا ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسکو ظلم سے روکدو۔

قرآن و حدیث کے بموجب ہمکو پہلے یہ دیکھنا ہے کہ جس نزاع کے فیصلے رسالہ "فتوحات اہلحدیث" میں جمع کئے گئے ہیں وہ نزاع کیا ہے اور کس کی جانب سے انکی ابتدا ہوئی اور ابتک ہے۔ کچھ شک نہیں کہ نزاع مذکور صرف اس امر پر تھی اور اب بھی ہے کہ اہلحدیث کو حنفی بھائی اپنی مسجدوں میں نماز نہیں پڑھنے دیتے اور اہلحدیث صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے طریق پر نماز ادا کریں۔ چونکہ اس دعویٰ میں اہلحدیث حق پر ہیں اور خاصکر ہمارے معزز دوست اڈیٹر وکیل کے مشرب کے مطابق تو بالکل ہی حق پر ہیں۔ کیونکہ وہ تو کل مسلمانوں کا نہ صرف اتفاق بلکہ اتحاد چاہتے ہیں۔ اسلئے بحکم حدیث و قرآن مسلمان کا فرض ہے کہ مظلوم کی حمایت کریں اور ظالم کو ظلم سے روکیں۔ مگر حالات موجودہ میں کسی شخص کو اس کے خلاف منشا روکنا تو ممکن نہیں۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ انکی مخالفت کی ناکامی کا اسکو یقین دلایا جائے۔ اور خوب ذہن نشین کرایا جائے کہ اگر تو ایسا کریگا۔ تو قانون وقت سے تیری مخالفت ہوگی۔ تو اس کرنے سے غالباً فریق بادی اور باغی اپنی بغاوت کو چھوڑ کر رو بصلح ہو جائیگا۔ چنانچہ ان فیصلوں کے بعد جن جگہوں میں فساد عظیم تھا۔ آج وہاں دونوں فریق بغلگیر ہو کر ایک ہی مسجد میں اپنے اپنے طریق پر نماز ادا کرتے ہیں۔ میرٹھ کی جامع مسجد اس نظیر کے لئے کافی ہے۔ ہاں اگر اس تفرقہ کی ابتدا اہلحدیث کیطرف سے ہوتی اور خفیہ اس میں کامیاب ہوتے تو ہم اہلحدیث کو اسی طرح ڈانٹتے۔ مگر آپکو معلوم ہے کہ بے زبان اہلحدیث تو کسی کلمہ گو کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا کرتے۔ خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ افسوس ہے کہ ہم نے دیباچہ فتوحات میں مجملاً یہ جواب لکھدیا ہے تاہم معزز دوست نے کتاب مذکور کو کراہت کی نظر سے دیکھا۔

علاوہ اس کے معاف رکھئے۔ آپنے اتحاد اور اتفاق میں فرق نہیں کیا۔ مسلمانوں میں اتفاق تو عادتاً ممکن ہے۔ مگر اتحاد ممکن نہیں اور نہ کبھی ہوا۔ اتفاق تو یہ ہے کہ ہر ایک فریق اپنی خصوصیت کو قائم رکھکر دوسرے فریق سے غرض مشترک میں کھلی پیشانی شریک ہو اور اس مشترک غرض کو ایسی طرح نباہیں کہ معلوم نہو کہ کوئی کون ہے کوئی کون۔ چنانچہ آپنے بھی ملاحظہ کیا

تہا کہ ہماری مشترک دوست خواجہ غلام الثقلین صاحب شیعہ کے لیکچر متعلقہ اصلاح رسوم اور ندوہ کے وفد کے جلسے کرانے میں آپ اور خاکسار کیسے ساعی تھے کہ ؎ من تو شدم تو جاں شدی

کے مصداق - ندوۃ العلماء کا مقصد بھی یہی ہے - اسی لئے جماعت اہلحدیث سے ندوہ کی مخالفت نہ ہوئی - اگر ہوئی تو حضرات حنفیہ ہی کی طرف سے ہوئی - ہاں اتحاد یہ ہو کہ مسلمانوں میں کسی طرح کا اختلاف باقی نہ ہو جو ایک کا خیال اور مذہب کسی حکم کی فرضیت - وجوب - حرمت - سنیت یا استحباب کی بابت ہو وہی کل دنیا کے مسلمانوں کا ہو پس اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو معاف رکھئے ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

اور اگر شق اول یعنی مسلمانوں کا اتفاق چاہتے ہیں تو فتوحات اہلحدیث کو کیوں اُس اتفاق کے مخالف جانتے ہیں - حالانکہ ایک معنے سے رسالہ "فتوحات اہلحدیث" ایسے اتفاق میں خلل اندازی کو مانع ہے - دوئم جبکہ اتفاق خود چاہتا ہے کہ ہر ایک فریق اپنی اپنی نوعیت قایم رکھکر صرف غرض مشترک میں شریک ہوں تو کیا جماعت اہلحدیث کا حق نہیں کہ وہ بھی اپنی نوعیت کو بحال رکھیں بحالیکہ وہ مظلوم بھی ہوں - ایڈیٹر صاحب! آپ جیسے اہلحدیث علماء کے صحبت یافتہ بھی اہلحدیث سے ایسا سلوک کریں - تو کیا افسوس کا مقام نہیں؟ آہ ؎ جب نہ ہوئے آشنا کوئی حقیقت آشنا -

فی الحقیقت بے حقیقت ہم نہ ہوں تو کون ہو

دوسرے سوال کا جواب بھی مختصر یہ ہو کہ عدالتی فیصلے بیشک سچائی کی دلیل ہوتے ہیں جبکہ شریعت غراء کی تائید سے مؤید ہوں - چونکہ یہ فیصلجات جو رسالہ فتوحات اہلحدیث میں درج ہیں (کہ اہلحدیث حنفیوں کی مسجدوں میں اپنے طریق پر نماز ادا کر سکتے ہیں) بالکل شریعت غراء کے مطابق ہیں - اس لئے یہ دلیل اس بات کی ہو کہ یہ فیصلے حق بحق دار رسید کے مصداق ہیں -

---

## ندوۃ العلماء کا وفد امرتسر میں

جناب مولانا شبلی صاحب - شاہ محمد سلیمان صاحب - مولانا شاہ نظام الدین صاحب: ندوہ کی طرف سے بطور وفد امرتسر میں آئے ہیں ایک جلسہ اسلامیہ سکول میں زیر اہتمام انجمن اسلامیہ ہوا دوسرا زیر اہتمام انجمن نصرت السنہ متصل اہلحدیث کے ہوا - حاضرین کی تعداد اچھی خاصی تھی - چندہ بھی معقول ہوا - مفصل آئندہ -

## کیسا بھاری ٹیکس ہے

ہر ایک سلطنت میں حسب ضرورت ٹیکس ہوتے ہیں جو رعایا کی ثروت اور آمدنی کے لحاظ سے لگائے جاتے ہیں - مگر قادیانی سلطنت کے ٹیکس جیسے سنگین ہیں روئے زمین کی کسی سلطنت کے نہ ہونگے - قادیانی کرشن جی نے اپنے شدادی بہشت کے لئے جو ٹیکس تجویز کئے ہیں - وہ تو ہمارے ناظرین کسی گذشتہ نمبر اہلحدیث میں دیکھ چکے ہیں - لیکن اُس سے بعد جو ضروری ہدایات وصیت کنندگان یا داخل شدگان شدادی بہشت کے لئے تجویز ہوئی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ :-

جو اجاب کوئی جائداد نہیں رکھتے - مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں - وہ اپنی آمد کا کم از کم دسواں ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن (قادیان) کے سپرد کریں "

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء)

کیا کہنے ہیں - آخر شدادی بہشت میں جگہ لینی کوئی آسان کام تو نہیں - بتلاؤ کسی شخص کی دس روپیہ ماہوار آمدنی ہو - ایک بیوی - دو تین بچے - کنبہ داری کے علاوہ سفید پوشی - پھر ساتھ ہی اسکے شدادی بہشت کی ہوس - تو وہ بیچارہ کمبختی کا مارا کیا کچھ نہ کر گذریگا -

مرزائیو! کرشن بنتیو! کیا اُس حدیث کے یہی معنے ہیں؟ جسمیں یہ لفظ بھی ہے - یفیض المال (مسیح موعود مال لٹا دیگا) واہ تمہاری قسمت پھوٹی کہ تمکو مسیح بھی ملا تو ایسا کہ تمہاری ہی چمڑے اتاری - گو کسی بہانہ سے ہی ہو ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل + کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

---

## مرزا صاحب قادیانی اور پنڈت گرو ہاری لعل لاہوری

بعض لوگوں کا خیال ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کو کچھ رمل یا جفر میں دخل ہو انہی علوم سے وہ مدد لیکر آئندہ کی پیشگوئیاں کرتے ہیں - مگر ہم ابتدا ہی سے اس خیال سے مخالف ہیں - آج اس مخالفت کی ایک دلیل ہم بیان کرتے ہیں - ذرہ ہمارے مرزائی دوست غور سے سنیں - آج ہم مرزا صاحب قادیانی کی ایک بڑی زبردست اور مشہور پیشگوئی کو پنڈت گرو ہاری لعل منجم کی پیشگوئی سے مقابلہ کر کے دکھلاتے ہیں - کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مرزا صاحب

تفسیر ثنائی
جلد اول ۱؏
" دوم ۱؏
" سوم ۱؏
" چہارم ۱؏
چاروں جلد یکجا
یکمشت خریدار
سے معہ محصول
صرف ۴؏
مینجر اہلحدیث
امرتسر

ahmadimuslim.de

علم نجوم سے مدد لیتے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہے بلکہ انکی مدد اور منبع فیض جو ہو وہ خود قرآن شریف ہی نے بتلایا ہے جو ہم بھی سنائینگے۔

پنڈت گردھاری لعل نے اپنی مشہور عالم جنتری میں ماہ فروری کے متعلق لکھا ہے :-

ہوا زیادہ چلیگی۔ ۱۶۔ ۲۱ و ۲۳ فروری کو آسمان ابر محیط اور بعض مقامات مثل لاہور جموں۔ امرتسر۔ پشاور میں خفیف بارش ہوگی۔ وغیرہ "

یہ پیشگوئی کیسی صاف صاف لفظوں میں مقید بقید تاریخ ہے۔ گو اس کے صدق میں اتنا شبہ ہے کہ ۱۶ فروری کے بجائے ۱۴ فروری کو خفیف اور ۱۶ اور ۱۷ کو شدید بارش ہوئی جس سے قرآن شریف کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ (اللہ ہی بارش اتارتا ہے اور وہی اس کے وقت کو بھی جانتا ہے) بہر حال جو کچھ ہوا ہم تو پنڈت جی کی صفائی بیان کی داد دیتے ہیں اور مانتے ہیں کہ واقعی اگر پیشگوئی ہو تو یہ ہے۔

اس کے مقابلہ میں ذرا کرشن بھگت کی بھی سنئے۔ یوں تو ماشاء اللہ آپ کی تمام پیشگوئیاں نورٌ علیٰ نور اور ظہورٌ علیٰ ظہور ہی ہوتی ہیں۔ مگر قریب کی ایک پیشگوئی کا مقابلہ مناسب ہے۔ آپ اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں :-

پھر خدا نے مجھ خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔ وہ بہار کے دن ہونگے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی۔ مجھ معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد بھی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔

یہاں تو بھلا بہار کے موسم ہی کو وسعت دے رہے ہیں لیکن دوسری تحریروں میں خیریت سے زلزلہ کو بھی وسیع معنے میں لیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

" مجھ یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زلزلہ واقعی بھونچال ہوگا یا کوئی اور مصیبت ہوگی "

بتلایئے! اس مجمل کلام کو اس صریح بیان سے کیا نسبت؟ مگر واہ رے مرزائیو! شاباش تمکو کہ تم اتنی ہی پر قانع ہو کر خدا کی بہشت کے لئے دسواں اور پانچواں حصہ دینے کو تیار ہو جاتے ہو۔ آخر یہ بھی تو کم نہیں ؎

ایں کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باراں شد

پس جو لوگ جناب مرزا صاحب کی نسبت بدگمانی رکھتے ہیں۔ کہ آپ نجوم یا جفر میں کچھ دستگاہ رکھتے ہیں۔ ان کو شرمانا چاہئے کہ نجومیوں کی پیشگوئیاں کیا ایسی ہی مجمل اور غیر مقید ہوتی ہیں (واہ)

اب سنئے ہم مرزا صاحب کے الہامات کی اصلیت بتلاتے ہیں کہ نہ تو انکے الہامات علم نجوم پر متفرع ہیں نہ علم جفر پر۔ بلکہ انکی بنا وہی ہے جو کلام اللہ شریف میں ہے کہ۔ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ۔ یعنی شیاطین ہمیشہ جھوٹے مفتریوں اور مجرموں پر اترا کرتے ہیں جو سنی سنائی باتیں ان تک پہونچاتے ہیں اور بہت سے جھوٹے ہوتے ہیں۔

مرزا صاحب کی پیشگوئیوں بلکہ معمولی گفتگو کے کذب میں کسی کو کیا شک ہے پیشگوئیوں کا حال تو رسالہ الہامات مرزا سے معلوم ہو سکتا ہے۔ معمولی دعووں اور کلام کا کذب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل مرحوم کی بابت بہتان لگایا کہ انہوں نے آپ (خود بدولت) کے ساتھ اپنی کتابوں میں مباہلہ کیا ہے کہ جو ہم (مرزا صاحب اور مولویصاحبوں) میں سے جھوٹا ہو وہ پہلے مرے۔ چنانچہ وہ دونوں مر گئے۔ اس افترا اور کذب اور سراسر جعل نے مرزائی منتیوں پر وہ اثر کیا ہے کہ مرزائی عقل کے اندھے بلا سوچے سمجھے اندھا دھند اس مباہلہ کو نقل در نقل کرتے جاتے ہیں۔ اور اہلحدیث کیطرف توجہ نہیں کرتے کہ مدت مدید سے کہہ رہا ہے کہ مولوی صاحبوں کی کتابوں کا یہ مضمون دکھا دو اور مبلغ پانسو نقد لو۔ مگر کیا مجال کہ کوئی مرزائی دکھانے کا حوصلہ کرے ؎

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

مرزا جی کے یہی وہ اسرار ہیں جنکے افشا کرنے کا اہلحدیث کو خاص فخر حاصل ہے جسپر قادیاں کا بے نور اخبار بدر ۱۶ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ

" اہلحدیث میں کبھی کوئی لطیف مضمون تو ہوا نہیں البتہ عشقیہ اشعار کا ذخیرہ کر رکھا ہے "

ہاں صاحب! لطیف مضمون مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام الزمان اور کیا نہیں کیا کی صحبت کے بغیر کہاں۔ آہ ؎

عشق بازی تو نہ جانا اور ہم ناداں ہیں + نا سمجھ کہتا ہے ناصح! تو نے کیا سمجھا ہمیں

ahmadimuslim.de

باقی پرچہ مورخہ ۱۶ کا جواب آئندہ دیا جاویگا۔ جب وہ اپنے مضمون کو ختم کریگا۔ ناظرین ذرہ تامل فرماویں۔

# آریہ سماجیوں کی نئی منطق

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اولٹا
ہم اولٹے بات اولٹی یار اولٹا۔

اونٹ سے کسی نے پوچھا تھا کہ تیری گردن کیوں ایسی ٹیڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یاروں کی اور کونسی کل سیدھی ہے یہی حال ہمارے سماجی دوستوں کا ہے۔ خیر ہے انکی ہر ایک دانائی ہے۔

ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہمارے دوست بابو عبدالعزیز (سابق جگد مبا پرشاد اپدیشک آریہ حال وارد دہلی۔ زینت محل) نے مسلمان ہو کر ایک رسالہ "ترک وید" لکھا۔ اس میں انہوں نے آریہ سماج کو چھوڑنے کی وجوہات لکھی ہیں اسپر آرین اخبارات کے کیمپ میں تو بم کا گولہ چل گیا۔ مگر خیر یہی کہ یہ انکار نہیں کیا کہ بابو صاحب آریہ نہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے آریہ سماجوں میں اپنی ملازمت کو متعدد سرٹیفکیٹ چھاپ دئے تھے۔ چنانچہ لاہور کے پرکالے اخبار "پرکاش" نے بھی ایک بڑا لمبا لیڈر آرٹیکل بابو صاحب کے رسالہ "ترک وید" پر لکھا۔ اس سارے آرٹیکل کا جواب تو بابو صاحب موصوف ہی دینگے جنکا حق ہے مگر ہم آرین منطق کا نمونہ دکھانے کو دو ایک فقرے پرکاش جی کے نقل کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں:۔

(۱) لالہ جگد مبا پرشاد (شیخ عبدالعزیز) گوشت خوری کو اب بھی برا سمجھتے ہیں

(۲) مذہب اسلام میں داخل ہوتے ہوئے انہوں نے کافی تحقیقات کرلی ہے کہ اسلام کے اصولوں میں گوشت کھانا کوئی لازمی امر نہیں جسکی مرضی ہو کھاوے جسکی مرضی نہ ہو نہ کھاوے۔

(۳) لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قرآن شریف میں گوشت کھانا ممنوع ہے۔ کیا کوئی بھی اہل اسلام گوشت کھانا حرام سمجھتا ہے؟ (۱۴ فروری صفحہ ۵ کالم ۲)

ناظرین! لالہ پرکاش جی کے یہ تینوں فقرے بغور پڑھیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پہلا فقرہ دوسرے فقرے کی نقیض ہے اور تیسرا دوسرے کے برعکس۔ فقرہ اول میں آپنے دعویٰ کیا ہے کہ بابو عبدالعزیز گوشت کھانا برا جانتے ہیں۔ دوسرے میں خود ہی اسکی تردید ہے کہ جسکا جی چاہے کھاوے۔ پھر ساتھ ہی اس کے کس جرأت اور بیباکی یا نادانی سے بابو صاحب پر سوال کرتے ہیں کہ تبلاؤ قرآن میں گوشت کھانا منع ہے؟ اور یہ بھی تبلاؤ کہ کوئی مسلمان گوشت کھانا حرام جانتا ہے؟

اللہ رے منطق دانی! جنکو حرام اور جائز میں بھی تمیز نہیں وہ بھی فلاسفر اور بی اے اور گریجویٹ اور کیا نہیں کیا بلکہ اسلام اور اہل اسلام کے علماء سے منہ ملاتے ہیں۔

لالہ جی! سنئے۔ حرام وہ کام ہوتا ہے جسکا کرنا صحیح نہو۔ اور جائز وہ ہوتا جسکا کرنا صحیح ہو۔ قانونی اصطلاح میں مثال چاہو تو سنو! چوری کرنا حرام ہے مگر بازاروں میں کھاتے اور گاتے پھرنا جائز ہے۔ ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ بازاروں میں کھاتے اور گاتے پھرنا قانون میں نہ تو لازمی ہے نہ منع ہے جسکا جی چاہے کھائے اور گائے تو کیا اسپر آپکو اعتراض کرنیکا حق حاصل ہے کہ دکھاؤ قانون کی کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ بازاروں میں گاتے اور کھاتے پھرنا حرام یعنی منع ہے۔ واللہ اگر تم ایسا سوال کروگے۔ تو اسکا یہی جواب سنوگے کہ ؎

اولٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے۔

ہاں یاد آیا کہ پرکاش کے اڈیٹر کو باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے یہ کیا سوجھی کہ بابو عبدالعزیز صاحب پر ایسا بے معنی سوال کیا۔ جسکا نہ سر ہے نہ پیر۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جسطرح بیٹے کے جسم پر باپ کے خون کا اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح چیلوں اور مریدوں کے اخلاق پر بھی علی العموم پیر اور گرو کے اخلاق اور عادات کا اثر پہونچتا ہے۔ ہندو کونسل فارمر سوامی دیانند جی بھی ایسے ہی کیا کرتے ہیں۔ جس نے آپکی عادت شریفہ کا مفصل ملاحظہ کرنا ہو وہ ہمارا رسالہ "سوامی دیانند کا علم و عقل" دیکھے نمونہ کے طور پر ایک مثال یہاں بھی تبلاتے ہیں۔

قرآن شریف سورہ نحل میں ذکر ہے کہ مشرکین عرب فرشتوں کو خدا کی لڑکیاں تبلاتے ہیں۔ اس ذکر کے بعد اس خیال کی تردید بھی اسی جگہ کردی گئی ہے چنانچہ سوامی جی خود اس ذکر کو معہ تردید ان لفظوں میں نقل کرتے ہیں:۔

"یہ مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں۔ پاکی ہے اسکو"

(ستیارتھ طبع اول صفحہ ۷۰۶)

مطلب یہ کہ مشرک اللہ کے لئے بیٹیاں تبلاتے ہیں۔ اسکا رد یوں کیا گیا کہ سُبْحَانَهٗ یعنی خدا بیٹے بیٹیوں سے پاک ہے۔ باوجودیکہ قرآن شریف کی آیت

ؔ مضمون دراصل سماچار سے نقل ہے مگر ہم اسے پرکاش کا کہتے ہیں کیونکہ اڈیٹر پرکاش نے اسکو لیڈر میں لکھا ہے جو اڈیٹری کی قابلیت کی دلیل ہے۔ (اڈیٹر) ؎ آئندہ پرچہ میں نکلیگا۔ انشاءاللہ (اڈیٹر)

چودھویں صدی کا مسیح
مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری
بطرز ناول
نہایت دلچسپ
صفحات ۱۳۲
قیمت مجلد ۸؍
مینیجر اہلحدیث امرتسر

میں صاف صاف اس خیال کی تردید بھی کر دی گئی - تاہم سوامی جی مسلمانوں پر اور اسلام اور قرآن پہ اعتراض کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ :-

اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا ! بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں - بیٹے کیوں نہیں مقرر کیوں جاتے ! اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں اسکا کیا باعث ہے ! بتلاؤ ؟

(ستیارتھ - صفحہ ۔۔۔)

ناظرین اور سماجک پبلک ہی تبلائیں کہ سوامی جی کے اس سوال کا جواب ہماری ذمہ ہے - یا عرب کے مشرکوں کے ذمہ ؟ اور یہ بھی تبلا دیں کہ اڈیٹر صاحب کا سوال بابو عبدالعزیز صاحب سے اسی قسم کا ہے یا نہ جو سوامی جی نے قرآن شریف پر کیا ہے ؟ اس کے بعد پھر حافظ شیرازی مرحوم کے شعر کی (کسیقدر ترمیم سے) تصدیق کریں ؎

نامردیاں تو بسوئے صلح چوں آئیم چوں
تو بسوئے فتنہ و پیکار دارد وپیر !-

## آریوں کی خوش بیانی

یوں تو تمام ہندوستان کو ہمارے دیانندی دوستوں کی خوش بیانی اور نرم کلامی کا تب ہی یقین ہے جب سے ستیارتھ پرکاش اردو میں ہو کر عام پھیلائی گئی ہے جسمیں اہل مذاہب کو تین سو تو گالیاں دی ہیں جنکی کسی قدر فہرست ۳ مارچ ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث کے علاوہ تغلیب الاسلام جلد دوم میں دی گئی ہے مگر آج ہم ایک سماجی اخبار کی درفشانی خاص اسی کے الفاظ میں نقل کر کے آریہ سماج کے لیڈروں کو توجہ دلاتے ہیں کہ کیا ایسی بزبانی سے آپ دیش کی ترقی و ملک کی بہتری کروگے ؟ شرم !

آگرہ کے اخبار مسافر کی سنئے ! آپ فرماتے ہیں :-

**فضیلت کی دُمچی** | چونکہ ہمارے دوست میاں ثناءاللہ اڈیٹر اخبار اہلحدیث نے مضمون درکمنون ایک لائق و معزز نامہ نگار رسالہ آریہ مسافر جالندھر کے جواب باصواب کے ہاری آکر اور مسلمانوں میں بہت سنسکرت دان عالم و فاضل ہیں لکھ لکھا کر جواب معقول سے اپنے کو مجہول پا کر میدان نبرد آزمائی علمی سے اپنی لاچاری دکھلا کر بہ تقلید خیرالماکرین وہی اپنا پرانا جال بچھایا - انہوں نکاید مسلمان و عقاید قرآنی کو عمل میں لا کر بے سود اپنی زشت کرداری پر پھر بھی ہنسایا ہے - معزز نامہ نگار پر اپنے سفلانہ خیالات کی گوہر فشانی کرتے ہوئے - اپنی نورہ چینی سے نامناسب تیس اپنی قوم و پیشے ہو تو اہلیت سے اغماض کر کے معنی تقدس وغیرہ الفاظ کے بیچ میں پڑ کر بہت ہی چیٹ پٹاتا ہے - جیسے شاعر نے آپکو یہ سنایا ہے ؎

بند تہہ ہوا سونہ مُنہ مَوڑی ہی سکار کا
پڑ گیا پھندا گلے میں حلقہ و ستار کا

اسپر طرہ یہ کہ با وجود و فضیلت جات مسافر کے مسافر یہی دم چلاتا ہے - انکی پائے رقیب جا شے دہر میاں کو جہاں دیکھ طرف چدرائی سے بہ نادان تبلاتا ہے پھر زبان درازی کا الہام نکالکر عبارت منشیانہ سے نا آشنائی روشنی کا شیدا الفظ اہنود پر غلطی کا الزام لاتا ہے - سچ تو یہ ایک ادنیٰ اہنجیان کی عقل تقصیر ہے لہذا مسافر کو فی الحال اسکی تشریح میں تاخیر ہے - اور دم دراز میاں سے جو فضیلت کی دُمچی لٹکائے پھرتا ہے اول دریافت کیا جاتا ہے کہ تا ہنود کے غلط ثابت کرنیمیں دلائل علمی لائیے - انہوں خلف الرشید ہی خیرالماکرین کی ادا منتظر ہیں کہ کس طرح داؤ گھات سے چلاتا ہے - عیاران عرب کے گرے سبقت لیجاتا ہے - بصورت عدم پیروی دعویٰ بلا ثبوت خارج ہو جائیگا دم دراز دم کا مسکرالشہ دما رہیجا ئیگا - ۳۰ جنوری

خدا را کوئی آریہ سماجی اتنا تو بتلا دو کہ مہاشہ جی کہتے کیا ہیں ؟ اور کس بات کا جواب دیتے ہیں اور کیا دیتے ہیں - ہم تبلاتے ہیں کہ رسالہ آریہ مسافر میں کسی نامہ نگار نے لکھا تھا - کہ مسلمانوں کے مولوی علم سنسکرت سے بیخبر ہیں تو ویدوں پر کیوں معترض ہوتے ہیں جسکا جواب اہلحدیث مورخہ میں دیا گیا تھا - کہ مولوی لوگ تو بھلا سنسکرت سے بے خبر ہیں کہ اردو ترجموں سے کام چلا کر مجرم ہیں لیکن دیانندی اور خود دیانند جی کونسے عربی کے عالم فاضل اور یونیورسٹی کے اورینٹل کالج کے ڈگری یافتہ تھے جو قرآن شریف پر معترض ہوئے ؟ خیریت سے آپ اسکا جواب دینے لگے ہیں مگر واہ جی کیا کہنے ہیں - سماجیو تم بھی کیسے خوش قسمت ہو کہ ایسے ایسے ودوان تمہارے

کارخانہ ...
اگر آپ کو ...
ہو تو قنو ...
عطر فرح ...
مشکو البیم ...
نام عطر ...
گلاب ...
کیوڑہ ...
موتیا ...
حنا ...
پنجاب ...

ahmadimuslim.de

لیڈر اور رہبر ہیں وافسوس سے

گل گئے گلشن گئے جنگل دہتورے رہ گئے
اُٹھ گئے دانا جہاں سے بیوقوف رہ گئے

# گورنمنٹ پنجاب نے

سنہ ۱۹۱۵ء کے نقصان کپاس سے تجربہ حاصل کر کے ایک مفید اشتہار کے ذریعہ سے زمینداروں کو مطلع کیا ہے کہ کپاس کو سونڈیوں سے بچانے کے لئے بھنڈی کے پودے کپاس کے کھیت کے قریب لگائیں۔ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی کا پودا بھی ہے اواخر جولائی کے اول پودوں کو جلادیں۔ تو کپاس نقصان سے محفوظ رہیگی۔ یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ اس سال کپاس زیادہ رقبہ میں نہ بوئی جائے۔

# وکیل اور تغلیب الاسلام

ہمارے معزز دوست اڈیٹر وکیل نے تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام پر بھی ریویو کیا ہے جسکی بابت وہ شکریہ کے مستحق ہیں مگر ایک چبھتا سا اعتراض بھی کیا ہے کہ اکثر جگہ متانت کے خلاف عبارت ہے جو ایسے فاضل مصنف کی شان کے خلاف ہے۔ بیشک ہم جانتے ہیں کہ جو طریق ہم نے تغلیب الاسلام میں برتا ہے۔ وہ طریق وہ نہیں ہے جو سابق میں ہم خود برتا کرتے تھے۔ لیکن اس تبدیلی کا جواب خود کتاب کے اندر ہی کسی حاشیہ پر دیا گیا ہے۔ کہ جسطرح جادوگروں کے مقابلہ کے لئے جادو کا سیکھنا علماء نے جائز لکھا ہے۔ اسی طرح ہم بھی پھکڑباز آریہ کے مقابلہ کے لئے اس طریق کے اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ آریہ سماجی مصنف اب دلیل بازی سے عاجز آکر پھکڑبازی سے اسلام پر فتح پانی چاہتے ہیں۔ اس لئے بحکم اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مجبوراً یہ طریق اختیار کرنا پڑا ۔ ؎

اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی
بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

# ماہِ محرم اور تعزیہ

از شیخ احمد اللہ صاحب از ہرچ دہلی

بعد نماز عید ضحیٰ اور فراغ سو مہلت اچانک خیال آیا کہ بیرونی احباب کے احباب سے بھی عید ملنا ایک لازمی امر ہے گو جسمانی نہو روحانی سہی۔ فوراً دل نے کہا کہ ہاں خیال تو اچھا ہے لیکن یہ تو بتلاؤ کہ بیرونی احباب کے لئے تحفہ کیا تجویز کیا ہے (خوبی) جواب دیا کہ ماہ محرم قریب ہے اسکے فضائل تحریر کر اور اسمیں جو کچھ ممنوعات شرعیہ اور مکروہات قبیحہ مسلمان بجالاتے ہیں۔ انکی برائیاں قرآن و حدیث سے بیان کر۔ شاید تیرا یہ تحفہ قبول ہوکر باعث سعادت دارین ہو۔

پس اے محبان شریعت محمدیہ اور اے عاشقان سنت نبویہ گوش حق نیوش سے سنو کہ فضائل ماہ محرم کے اسقدر ہیں جنکا تحریر کرنا مجھ ناچیز سے قطعاً غیر ممکن ہے۔ اسلئے حسب لیاقت مختصراً تحریر کرتا ہوں۔ لاریب یہ محرم وہ مہینہ ہے جسمیں یہ عالم عالم عدم سے وجود میں آیا تھا۔ اور پھر اسی ماہ میں جامہ عدمیت کو زیب تن کریگا۔ آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اکرموا شہر اللہ المحرم فمن اکرم المحرم اکرمہ اللہ بالجنۃ ونجاہ من النار یعنی محرم اللہ کا مہینہ ہے اسکی بزرگی کرو جس نے اسکی بزرگی کی اللہ جل شانہ اسکو جنت میں اعلیٰ درجہ دیگا۔ اور آتش دوزخ سے بچا دیگا۔ مہینہ کی بزرگی یہی ہے کہ تمام مکروہات شرعیہ سے احتراز واجتناب کیا جائے اور حق جلشانہ کی خوشنودی اور اپنی بہتری کیواسطے کفر و شرک وغیرہ بداعمال کو ترک کرکے امور شرعیہ کو معمول بنایا جاوے حتی الامکان مالی وبدنی عبادات میں سرگرمی کیجئے اگر دن کو صائم ہو تو رات کو قائم ہو۔ اس ماہ میں عبادت وریاضت کرنیوالوں کے بڑے بڑے درجے ہونگے۔ اس ماہ میں عبادت کرنیکا لا انتہا اجر و ثواب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ فرمایا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب روزوں سے بہتر روزے بعد رمضان شریف کے محرم کے روزے ہیں اور بعد فرضوں کے احسن الصلوٰۃ محرم کی نماز ہے۔ الخ ایک جگہ فرمایا

لہ گو مکروہات شرعیہ سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ لیکن چونکہ یہ مہینہ بزرگ مانا گیا ہے۔ اسمیں نیک اعمال کا ثواب کثیر ہے۔ اسیطرح بدافعال کا عذاب بھی بہت ہے۔ اس لئے ایسا کہا گیا کہ اگر ہمیشہ تم بدافعال میں مبتلا رہتے ہو۔ تو اسمیں تو بچو ۱۲

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام جلد چہارم (دوازدہ رسالہ)
جلد اول ۵ر
" دوم ۶ر
" سوم ۵ر
تینوں جلدیں یکجا خریدار سے محصول معاف۔
مینیجر اہلحدیث امرتسر

من صام آخر یوم ذی الحجۃ واول یوم من المحرم فکانما صام الدھر کلہ و غفرلہ ذنوب ستین سنۃ جس نے روزہ رکھا آخر تاریخ ذی الحجہ اور محرم کی پہلی تاریخ کو گویا اُس نے سال بھر تک روزے رکھے۔ ساٹھ برس کے گناہوں کا کفارہ ہوا۔ اللہ الصمد! دوسری جگہ فرمایا من صام اول یوم المحرم یعنی جس نے روزہ رکھا پہلی دوسری اور پچھلی تاریخ محرم کو اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کیواسطے تین شہر بناتا ہے اور ہر شہر میں تین تین قصر اور ہر قصر میں تیس تیس دالان اور ہر دالان میں اشجار و انہار اور گاؤ تکیہ تخت حوریں و غلمان و طفل وغیرہ گوناگون نعما مہیا کرتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے۔ من صام عشر ایام من اول المحرم فکانما عبداللہ عشر الالف عام لیلہا و صام نہارھا جسنے دس روزے محرم کے پہلے عشرہ میں رکھے اُسکے واسطے اسقدر ثواب ہے کہ گویا دس ہزار برس ایسی عبادت الٰہی کی دنکو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا۔ اللہ اکبر کہاں تک تحریر کروں۔ ایک جگہ آقائی نامدار محمد رسول اللہ نے فرمایا ہے جو کوئی روزہ رکھے عاشورہ کے حق تعالیٰ شانہ اُس کیواسطے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جسمیں دن کو روزہ رکھا ہو اور رات کو قیام کیا ہو۔ واللہ غور کا مقام ہے فرمان ہے کہ اگر مومن زمین بھر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تب بھی عاشورا کی فضیلت کو نہ پاویگا۔ اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے کھولدیئے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے داخل ہو۔ من صام یوم عاشوراء لم تمسہ النار جس نے عاشورا کا روزہ رکھا اُسکو آتش دوزخ نہیں چھوئیگی۔ جل جلالہ۔ کیا شان ہے روز عاشورا کی۔ خوشا نصیب اُس کے جو محرم یا عشرہ محرم بالخصوص یوم عاشورہ کو صائم النہار و قائم اللیل ہو۔ مگر تف ہے ہماری حالت پر اور لعنت ہے ہماری خصال و اعمال پر مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب کے ہم مصداق ہیں۔ جو لغویات و خرافات دوسرے مہینوں میں نہیں کرتے ہیں وہ اس مہینہ خصوصاً عشرہ اول و عاشورا کو کرتے ہیں افسوس۔ گویا احکام ربی سے ہمکو ضد قلبی ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اس عدول حکمی کا مزہ بہت عمدہ اور اچھا چکھوگے۔ دوستو! اصل حقیقت یہ ہے کہ ہماری دلوں میں خوف خدا نہیں ہے اگر شمہ برابر بھی ہوتا تو ہم اپنی حالت پر ضرور غور کرتے اور سوچتے کہ ہم کو کیا کرنا چاہئے اور کیا کر رہے ہیں ہمکو حکم کیا ہے ہم کیوں پیدا ہوئے ہیں۔ آیا ہماری متعلق کوئی احکام ہیں یا یونہی فضول ہماری پیدایش ہے۔ وہاں تو ارشاد ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اور ہم نے نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر اپنی عبادت کیواسطے۔ دوسری جگہ یوں فرمایا ہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا کیا تم نے سمجھ لیا کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا ہے! دہرگز نہیں، مگر یہاں کیا ہے عبادت خدا سے غافل۔ پیر پرستی۔ فقیر پرستی۔ مدار و سالار پرستی میں مست۔ جھنڈوں چھڑیوں تعزیوں چبوتروں قبروں وغیرہ پر سجدیں کرتے پھرتے ہیں۔ خدا کو بھولے سے بھی نہیں یاد کرتے۔ جو سب کا داتا سب کا والی سب کا مولیٰ واحد فی الذات و واحد فی الصفات ہے۔ گو نماز جمعہ یا عیدین میں إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تیری ہی پوجا کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ضرور ہی کہتے ہیں۔ لیکن کچھ نہیں شب و روز غیر خدا سے طالب امداد ہیں خصوص محرم آیا اور تعزیہ پرستی کی بازار گرم ہوئی۔ عبادت ہے تو یہی ہے۔ ریاضت ہے تو یہی ہے۔ ماہ محرم اور عشرہ محرم کی عزت و عظمت ہے تو یہی ہے۔ آلات حرب ٹپا بانا پھری گدکا وغیرہ نکل پڑے ہر طرف شیطانی غول نظر آنے لگے جدھر جسطرف نگاہ اٹھا کر دیکھو وہی کاغذ و ابرک بانس و قیل وغیرہ دوشوں پر سوار ہے۔ خود ساختہ و پرداختہ پہ ہر فرد بشر نثار ہے۔ ایوڑی کوڑی چپیر اچھر گر رہی ہے ہر سو سے رول بال ڈھول دھال کی صدا آرہی ہے کوئی گلا پھاڑ رہا ہے۔ کوئی سینہ کوٹ رہا ہے اگر ایک طرف سے حسن یا حسین کی صدا آرہی ہے تو دوسری طرف سے یک نعرہ محمدی یا حسین کی آواز سنائی دیتی ہے (نعوذ باللہ) اذان ہو رہی ہے تو کچھ پرواہ نہیں۔ نماز قضا ہو رہی ہے تو کچھ خوف نہیں۔ خلاف شریعت ہے تو کوئی ڈر نہیں۔ کفر و شرک ہے تو کوئی کھٹکا نہیں۔ اسراف و تبذیر ہے تو کوئی کھٹکا نہیں۔ بیجائے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے اور یاد خدا کرنے کے نوحہ ہے سینہ کوبی ہے غش طاری ہے لیکن وہی مشرکانہ آواز حسن یا حسین یک نعرہ محمدی یا حسین زبان[۱] سے جاری ہے۔ سر بازار توہین اہلبیت و ازواج مطہرات کر رہے ہیں کچھ شرم نہیں کچھ حیا نہیں۔ ہاں اگر کوئی کہدے کہ بھائی ذرہ اپنی والدہ شریفہ اور ہمشیرہ عزیزہ کا مرثیہ تو اسیطرح نام بنام بازار میں سنائیے۔ پھر دیکھیے کیسا کودتے اچھلتے ہیں۔ کیسا گھگھی کا ناچ ناچتے ہیں اور کیسے لال پیلے

[۱] خوب یاد رکھو کہ وقت مردن اور بعد مردن بھی بروز منکر نکیر بجائے کلمہ شہادت کے وہی الفاظ زبان سے نکلینگے جن کی مشق اس عالم میں کی ہوگی۔ اس لئے مناسب ہے کہ کفریہ الفاظ سے جلد توبہ کرو اور اللہ اللہ رٹا کرو ۱۲

[۱] یہ حدیثیں کہاں سے لائے ہو؟ محرم کی ۹-۱۰ تاریخوں کے روزے آئے ہیں۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

انہیں دکھلاتے ہیں مگر افسوس ازواج مطہرات خاندان نبوت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قصص سناتے ہوئے اتنی بھی شرم نہیں آتی ہے افسوس اسپر دعوٰی محبت اہلبیت۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ تف ہے ایسی محبت پر اور لعنت ہے ایسے عزو عظمت پر۔ مسلمانو! ہوش میں آؤ۔ بیدار ہو کس خواب شیریں میں ہو تمہاری یہ تعزیہ داری تو سراسر یزید کی نقل ہے فرق اتنا ہے کہ اُس نے صرف ایک بار سر مبارک کو بازار میں گشت کرایا تھا اور تم ہر سال نقل بنا کر لاتے ہو۔ وہاں اگر حقیقی سر تھا تو یہاں مصنوعی ونقلی قبر ہے۔ بتلاؤ تم میں اور یزید میں کیا فرق رہا۔ بظاہر تو تمہارا رتبہ اُس سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ تو ایک دفعہ اس ناشائستہ حرکت کا مرتکب ہوا تھا۔ تم ہر سال بلکہ سال میں دو مرتبہ اسکا ارتکاب کرتے ہو۔ تمہارے ہی حق میں کسی نے کہا ہے۔

وہ تو ایک دن کر گیا تم بعد سال | اُنکے فعلوں کی دکھاتے ہو مثال
سچ کہو غالب ہیں نائب یا غیب | ہو یزید روسیاہ کے تم رقیب

افسوس۔ تمہارا نمبر یزید سے زیادہ۔ شرم کرو شرم۔ درحقیقت توہین اہلبیت وازواج مطہرات میں یزید نے ہرگز ہرگز اتنا غلو نہیں کیا تھا۔ جتنا تم کرتے ہو اور جلدی توبہ کرو۔ ان لغویات وخرافات کو چھوڑو اور خوب یاد رکھو کہ تعزیہ بوجوہات ذیل فی النار والسقر ہے۔

۱؎ شریعت محمدیہ اور خیر القرون سے اسکی اصلیت ثابت نہیں بلا اختلاف کسی فرقہ کے یہ بدعت ہے اور بدعت کی برائی جسقدر ہے اسکو بیان کیواسطے ایک جدا دفتر چاہیئے۔ مختصر یہ کہ فرمایا ہمارے شفیع ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من احدث فی امرنا ما لیس منہ فہو رد جس نے نکالی ہمارے دین میں کوئی نئی چیز جو اُسمیں نہیں تو وہ چیز باطل ومردود ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار تمام بدعتیں گمراہی ہیں اور کل گمراہی آگ میں۔ ان ہر دو احادیث سے معلوم ہوا کہ بدعت مردود وگمراہی ہے اور اسکا مرتکب دوزخی۔

۲؎ یہ تعزیہ داری بعینہ جنم کنہیا کے مشابہ ہے جسطرح اہل ہنود سال بعد کرتے ہیں اسیطرح تم بھی سال بعد تعزیہ نکالتے ہو لہذا بحکم من تشبہ بقوم فہو منہم قابل رد ہے۔ ہاں اگر روز قیامت کفار کی ہمراہی چاہتے ہو تو تمہاری خوشی۔

۳؎ یہ سیدنا امام حسن وحسین رضوان اللہ علیہم کی سراسر توہین ہے کہ تم نے انکو کاغذ وابرک وغیرہ سے تعبیر کیا۔ یاد رکھو کہ مقربان ایزدی کی بے ادبی جہنم کی کنجی ہے۔

۴؎ یہ شرک ہے کیونکہ صدہا ہزارہا آدمی اسکو سجدہ کرتے ہیں اُس سے استمداد چاہتے ہیں اسکی منت مانتے ہیں اس سے دعائیں کرتے ہیں۔ اسمیں طرح طرح کی عرضیاں لٹکاتے ہیں۔ اسکے نیچے نکلنا باعث اجر وثواب جانتے ہیں اور یہ سب اقسام شرک میں داخل ہے کیونکہ خدا نہ صرف واحد فی الذات ہے بلکہ وہ واحد فی الصفات بھی ہے جیسطرح اُسکی ذات میں کوئی ساجھی وشریک نہیں ہے اسی طرح اسکی صفات بھی بے مثل وندیم ہیں۔ اُس کے صفات میں کسی کو شریک کرنا اسکے سوا کسی غیر پیر ولی وقطب کے تعزیہ وغیرہ سے استمداد چاہنا۔ دعائیں مانگنا قطعاً شرک ہے اور اسکا مرتکب بحکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ ومأواہ النار ابدی جہنمی ہے۔

خبر قرآن میں ہے یہ محقق۔ نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا۔ یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

۵؎ اگر صرف اسکو دل بہلاوہ مانا جاوے جیسا کہ بعض لوگ کہا کرتے ہیں تو کچھ شک نہیں کہ یہ ایک فضول کام بزرگان دین کی اہانت کے علاوہ دین کو کھیل کود بنانا ہے جو بحکم وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ۔ باعث عذاب دردناک ہے نیز بحکم أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا تمکو خدا نے عبث اور فضول نہیں پیدا کیا ہے جو تم فضول کام کرتے ہو۔ اسکا مٹانا اور اسکو نیست ونابود کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

۶؎ یہ تعزیہ داری بت پرستی بھی ہے۔ کیونکہ جس طرح اہل ہنود بتوں پر ہار پھول ایڑی کوڑی گنا وغیرہ چڑھاتے ہیں اسی طرح اکثر مسلمان تعزیہ پر اشیاء مذکور چڑھاتے ہیں نیز اکثر ہنود بھی مثل دیگر بتوں کے اسکو بھی پوجتے ہیں اسپر چڑھاوا چڑھاتے ہیں منتیں مانتے ہیں حال یہ کہ جو کچھ انکے بتوں سے کرتے ہیں وہی تعزیہ سے بھی کرتے ہیں لہذا تعزیہ پرستی اور بت پرستی میں کچھ فرق نہیں ہے اور یہ تعزیہ ہی کو بت ہی۔ کیونکہ بت کی تین قسمیں ہیں۔ نصب۔ صنم۔ وثن۔ نصب وہ بت ہیں جو کسی مقام پر جما ہو۔ مثلاً قبر۔ جھنڈا اور درخت وغیرہ اور صنم اُس بت کو کہتے ہیں جو کسی کی صورت ہو کسی مہ جبین کی صورت ہو۔ وثن اُس بت کا نام ہے جو کسی مقام پر جما نہ ہو کسی کی صورت نہ ہو ہر جگہ جا آسکے جیسے تعزیہ وغیرہ پس اسلام چونکہ بت شکن ہے نہ بت پرست اہلئے اسکو مٹانا چاہیئے۔ خوب یاد رکھو کہ بت پرستی فرعونی اور کفر کا قدیمی فعل ہے مسلمانوں کو اس سے احتراز لازم ہے۔

۷؎ یہ تعزیہ روضہ کی نقل ہے اور اس میں مصنوعی قبریں ہوتی ہیں۔

مرکوب بدعت
مسائل بدعیہ کی تردید اور شادی بیاہ کی اور نیوتے کی رسموں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے
قیمت ۱؎
مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مصنوعی قبریں بنانا - اور ایسی قبروں کی زیارت کرنا بہت ہی برا ہے احادیث ذیل ملاحظہ ہوں - فرمایا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد الصنم جو کوئی زیارت کرے ایسی قبر کی جسمیں مردہ نہو تو گویا اُس نے بت پرستی کی (۲) من زار قبرا بلا میت فھو کافر جو زیارت کرے ایسی قبر کی جسمیں مردہ نہو تو وہ کافر ہے (۳) من زار بلا مزار فھو ملعون جو زیارت کرے بلا مردہ قبر کی وہ ملعون ہے (۴) من زار قبرا بلا مزار فقد ضل واضل جس نے زیارت کی قبر کی جسمیں مردہ نہیں ہے تو وہ گمراہ ہؤا اور اُس نے دوسروں کو گمراہ کیا - لہذا بروئے احادیث مذکور تعزیہ داری کو نیست و نابود کرنا ایک لازمی امر ہے کیونکہ اس کے نقل روضہ یا مصنوعی قبر ہونے میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے - اور مصنوعی قبر کی زیارت کفر ہے - اور کفار کی جگہ جہنم ہے -

ﷴ نوحہ کرنا مرثیہ پڑہنا چیخنا چلانا سینہ کوٹنا خود مکروہ و ممنوع ہے باحادیث ذیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوۃ الجاھلیۃ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے ہماری جماعت سے وہ شخص جو تماچے مارے اور گریبان پھاڑے اور پکارے جاہلیت کا پکارنا - دوسری جگہ فرمایا انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق میں اُس سے بیزار ہوں جو سر کے بال نوچے اور آواز سے روئے اور گریبان پھاڑے - ایک جگہ ارشاد ہے کہ نوحہ کرنیوالے اور گانیوالے پر فرشتہ مغفرت نہیں چاہتے ہیں - نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے - صحیح حدیث موجود ہے پس ان احادیث سے چیخنے چلانے سینہ کوبی - مرثیہ پڑہنے وغیرہ کی حرمت ظاہر ہے اور یہ سب لوازمات تعزیہ سے ہیں - لہذا تعزیہ کا نیست کرنا ضروری ہے -

ﷺ تعزیوں میں باجا بجاتے ہیں - ماتم کرتے ہیں اور باجا بجانا خود حرام ہے جیسا کہ ارشاد ہے - آقائے نامدار محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ان اللہ تعالی حرم الخمر والمیسر والکوبۃ بیشک اللہ تعالی نے حرام کی شراب اور جوا اور ڈہول ڈہولک وغیرہ باجے - لہذا تعزیہ داری کو چھوڑنا چاہئے -

عنا یہ تعزیہ داری باعث ترک عبادات بھی ہے - بسا اوقات دیکھا گیا کہ لوگ مرثیوں وغیرہ کے پڑہنے میں مشغول ہیں نمازیں قضا ہو رہی ہیں لیکن کچھ پرواہ نہیں جسکی بابت ارشاد ہے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جس نے قصداً نماز ترک کی وہ کافر ہے - پس اسکو میٹنا ایک ضروری کام ہے -

ﷲ چونکہ تعزیہ داری کفر و شرک ہے لہذا اُس میں صدہا اور ہزارہا روپیہ خرچ کرنا فضول خرچی ہے - اور روپیہ پیسہ کے فضول خرچ کرنے والے اور بیجا صرف کرنیوالے بحکم اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ شیطان کے بھائی ہیں برادران شیطان کی جگہ کون؟ کچھ شک نہیں النار دار المستقر ہے ایک جگہ فرمان ہے - اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اللہ جل شانہ فضول خرچ کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا - اس سے معلوم ہؤا کہ فضول خرچنے والے شیطان کے دوست اور اللہ کے دشمن ہیں اور دشمنان خدا کی جگہ ظاہر ہے - پس اے محبان شریعت اس رسم تعزیہ داری کو اس عالم سے نیست و نابود کرو اسکی برائیاں تم نے سن لیں اس کے نقصانات تمکو معلوم ہو گئے اسکی تمام شقیں کفر و شرک یا حرام و مکروہ ہیں کوئی شق ایسی نہیں ہے جس سے یہ جائز بھی ہو سکے - ہاں بعض حضرات کہدیا کرتے ہیں کہ اسمیں اسلام کی شان نظر آتی ہے جو سراسر نادانی و حمق پر مبنی ہے جسمیں کفر و شرک ہے جسکی وجہ سے اسلام بلکہ سچے اسلام پر بت پرستی کا الزام لگے - مخالفین بات بات میں مسلمانوں کو ملزم گردانتے ہیں کہ تم بھی تعزیہ پرستی کرتے ہو - پس خیال کرنیکا مقام ہے کہ یہ اسلام کی شان نظر آتی ہے یا توہین ہوتی ہے اگر ایسا ہی اسلام کی شان دکھلانا منظور ہے تو اس رسم تعزیہ داری کو مٹا کر جو روپیہ اس کفر و شرک میں خرچ کرتے ہو اور اخوان الشیاطین کا خطاب لیتے ہو - اُس سے ہر قصبہ و ضلع وغیرہ میں سالانہ جلسہ قائم کرو علماء دین کو بلاؤ وعظ کہلاؤ پھر دیکھو اسلام کی کیسی کچھ شان نظر آتی ہے نہ کفر ہے نہ شرک ہے بلکہ ہم خرما و ہم ثواب ہے -

پس بہت جلد اس خرافات و لغویات سے باز آؤ - ماہ محرم کی بزرگی کرو - مالی و بدنی عبادت کرکے مدارج علیا حاصل کرو اور ڈرو اُس دن سے کہ جبدن کوئی کسی کے کام نہ آئیگا - اور وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ کا سما ہوگا کسی حاکم مجازی کا پتہ نہوگا للہ الواحد القہار کا نقارہ بجتا ہوگا - ہمارے تمہارے اعمالنامہ جو کراماً کاتبین دوشنوں پر سوار علیکم و کاست تحریر کر رہے ہیں پیش ہونگے - پھر یاد رکھو کہ جنکے اعمال اچھے نکلے ؤ تو مزے کرینگے انکے واسطے حکم ہوگا فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اور جنکے اعمال برے نکلے بدعتی ثابت ہوئے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے حوض کوثر سے دھتکار دینگے - اور انکا ٹھکانا بجز جہنم کے اور کہیں نہوگا - لہذا اے دوستو ہمارا جو کام تہا ہم کرچکے ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے ؎

مراد ما نصیحت بود و گفتیم ۔ ✣ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

سلہ دوستو! اس رسم تعزیہ داری کا مٹانا بحکم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ - ہر مسلمانوں پر فرض ہے -

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**امرتسر میں آریوں سے مباحثہ** ۲۴- فروری کو امرتسر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا۔ جسمیں دو گھنٹے مباحثہ کے لئے ہوئے۔ پہلے تو صرف مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ہی مباحثہ کیا کرتے تھے۔ مگر ابکی دفعہ آریوں نے کہا کہ ہر قوم اور ہر ایک شخص کے لئے یہ وقت ہے۔ اسلئے ایک سکھ ایک سادھو اور چار مسلمانوں پر دو گھنٹے تقسیم ہوئے۔ پہلے سکھوں نے ہَوَن پر سوال کیا۔ کہ یہ آتش پرستی ہے کیونکہ آگ جلا کر اگنی (آگ) سے مراد مانگی جاتی ہے۔ آریوں کی طرف سے جواب دینے کو ماسٹر آتمارام جی نکلے جواب ملا کہ اگنی سے مراد خدا ہے۔ اس کے بعد حکیم غلام رسول صاحب امرتسری اٹھے۔ سوال کیا کہ آریوں کے اصول کے مطابق جب خدا ہر ایک جگہ ہے تو یہ اجسام خدا کے عین ہیں یا غیر۔ اگر غیر ہیں تو وہ ہر جگہ نہ ہوا اگر عین ہیں تو عبادت کس کی کیجاوے۔ جواب ملا کہ ایک معنی سے عین ہیں ایک معنی سے غیر۔ بہت سا وقت عین غیر کے معنے کرنے میں گذر گیا۔ اس سے بعد حکیم عبدالعزیز صاحب اٹھے انہوں نے بھی حکیم غلام رسول صاحب کے سوال کا گویا [illegible] بیان کیا۔ پرمیشور کے محیط اور محاط ہونے پر سوال کئے اور بعض منتروں کے ترجمے پیش کئے جسکے جواب میں ماسٹر جی نے خواہ مخواہ طول کلامی میں وقت کھویا کہ سنسکرت ایسی مکمل زبان ہے کہ عربی فارسی میں اس کے الفاظ کا پورا پورا مطلب ادا نہیں ہو سکتا۔ ہم نے برہمچریہ کے لئے لفظ تلاش کیا نہیں ملا۔ سرو دیاپک کے لئے نہیں ملا۔ حالانکہ اس بیجا فخر کا کوئی موقع نہ تھا۔ اگر نہیں ملا تو آپکی تلاش ناقص ہوگی خیر اس سے بعد خاکسار اٹھا اور نیوگ کی فلاسفی پوچھی کہ یہ کیا راز ہے کہ نطفہ کسی کا اور بیٹا کسی کا؟ اسکا جواب دینے میں ماسٹر جی نے خوب ہی ناخنوں تک زور لگایا۔ جسکا اندازہ ناظرین خوب کر سکتے ہیں۔ سب سے اخیر آریوں کے قدیمی دوست مولانا ابوالوفا اٹھے جنکی طرف کل جلسہ کی نظریں بندہ ہی تھیں۔ مگر افسوس کہ آریوں نے حسب عادت مولانا صاحب سے وہی بے انصافی کی جو ہمیشہ کیا کرتے ہیں یعنی جتنا وقت قاعدہ کے مطابق ان کا حق تھا۔ پورا نہ دیا۔ مولانا صاحب نے حاضرین کو توجہ دلاکر جتنا ملا اسمیں ایک ایسا سوال اٹھایا جو مولانا کے سابقہ مباحثات میں سننے میں نہیں آیا تھا۔ آپنے پوچھا کہ وید کے منتروں کا الہام مقدم تھا یا وید کی زبان کا جواب ملا کہ الفاظ اور معانی کبھی علیحدہ نہیں ہوتے۔ دونوں ملکر بذریعہ الہام شروع دنیا میں ایسے وقت میں الہام ہوئے تھے جبکہ کوئی زبان نہ تھی۔ مولوی صاحب نے کہا کیا اس وقت کی تمام ضرورتوں کے الفاظ وید میں ہیں۔ جواب ملا وید کوئی لغات کی کتاب ہے۔ نہیں بلکہ ہر ایک چیز کے اصول ہیں مولوی صاحب نے کہا۔ اچھا ویدوں کے الفاظ کے علاوہ باقی الفاظ ہمیں کن کو الہام ہوئے تھے۔ اسکا جواب ملا کہ عربی ناقص ہے فارسی ناقص سب زبانیں ناقص ہیں۔ ماسٹر جی زبانوں کے نقصانات بتلانے پر ایسے تلے بیٹھے ہیں کہ ہر بات میں خواہ مخواہ زبانوں کے نقصانات لا گھسیٹتے ہیں۔ گویا جانتے تمام دنیا کی زبانوں کے آپ ماہر ہیں۔ خیر اتنے میں وقت ختم ہوگیا۔ اخیر پانچ منٹ باقی تھے کہ آریہ سماج نے اپنے ایک کھلونے (ماسٹر مست رام بہرے) کو اڑھائی منٹ بولنے کی اجازت دی۔ مست رام جی نے اپنی معمولی زیرکی سے جان لیا کہ آریہ سماج مجھ سے دل لگی کرتا ہے چنانچہ اس نے کہا کہ کچھ حرج کی بات نہیں کہ آریوں سے اور لوگ دل لگی کریں۔ اور آریہ مجھ سے کریں ۲½ منٹوں میں بھلا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اتنے میں لوگ حق کی جے مناتے ہوئے نکل آئے۔ (حکیم محمد الدین۔ سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر)

**بنارس** کے اہل اسلام کے فخر جناب مولوی نذیر الدین احمد صاحب پریزیڈنٹ انجمن تائید الاسلام بنارس نے ایک عربی قصیدہ مدحیہ جناب شاہزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا جسکی رسید بڑی مسرت کے ساتھ پہنچی ہے (کیا صرف رسید ہی؟ شان شاہی تو کسی درباری کی ہی مقتضی تھی۔)

**عازمان حج** بمبئی کے کیمپ سگریگیشن سے ۱۹۰۴ء میں ۱۷۶۱۶ اور ۱۹۰۵ء میں ۱۲۴۴۹- اور امسال میں ۱۸۳۴۸ مکہ معظمہ کو حج کیلئے روانہ ہوئے۔ اس سال کیمپ سگریگیشن میں صرف ایک عازم حج طاعون میں مبتلا پایا گیا۔ (شاید ان ۱۸ ہزار حاجیوں میں صرف یہی ایک شخص مرزا جی کا مخالف ہوگا جسے طاعون نے آ دبوچا۔ اور باقی سب کے سب خاص الخاص مرید۔ کیوں مرزا جی ٹھیک ہوا نا؟)

**جلال آباد** کے شمال میں وادی کنار اور مغرب میں خوگیانی علاقہ ہے۔ اسمیں گنے کی کاشت ہوئی اور وہاں کا تیار شدہ گڑ امیر صاحب کو پیش کیا گیا جس پر حکم دیا گیا ہے کہ ہندوستان سے اچھے گنوں کا بیج منگایا جاوے۔

**افسوس** ہے کہ اقلیم [illegible] کا بادشاہ اعلیحضرت [illegible] کی یادگار [illegible] مرزا [illegible] ارشد ایک ماہ تک عارضہ بخار میں مبتلا رہکر ۲۱ فروری ۱۹۰۶ء کو [illegible] ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ سلسلہ نسب آپکا ددھیال کیطرف سے [illegible] شاہ [illegible] اور ننہیال کیطرف سے ابو ظفر بہادر شاہ سے ملتا ہے۔ [illegible]

**ضروری اطلاع**

تفسیر القرآن عربی ختم ہو چکی ہے کوئی صاحب درخواست خریداری نہ بھیجیں [illegible] اعلیٰ [illegible]

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## برقی سٹ

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردگی شست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور قوت پیدا ہوتی ہے الغرض یہ سٹ مردمی کا مکمل علاج ہے قیمت [illegible]

## معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کیلئے ازحد مفید ہے۔ طالبعلموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسکا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible]

## جریان کی دوائی

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۸ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) [illegible]

## نہایت مقوی و مبہی دوائی

یعنی حب مومیائی۔ یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری دردکمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو درتی کھلانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو رتی رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ مختصر یہ کہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ وید ک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کہیں ہو۔ ایکدفعہ آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی چھٹانک [illegible]

## صغرسنی شادی

یا خانہ بربادی کے ہیبتناک نقصانات سے اگر واقفیت حاصل کر کے اسکے بد نتائج اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل خرید کر مطالعہ کرو۔ جو علاوہ نظم و نثر اور خوبی عبارت کے نتیجہ خیز اور نصیحت آمیز فسانہ ہے۔ قیمت مع محصول ۷/

**جملہ ادویات کا محصول بذمہ خریدار**

**المشتہر علم الدین منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ۔ شہر امرتسر**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے۔ دور دراز کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد | کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک |
| " زرین [illegible] سے [illegible] تک " | " زرین [illegible] " [illegible] " |
| پٹی دیسی اونی ۱۲ [illegible] " [illegible] " فی جوڑہ | پٹی سرج [illegible] " [illegible] " فی جوڑہ |
| " پشمینہ [illegible] " [illegible] " " | " بڑھیا [illegible] " [illegible] " |
| کمبل دیسی [illegible] " [illegible] " فی عدد | کمبل فوجی [illegible] " [illegible] " |
| وولی سفید [illegible] " [illegible] " " | چادر پشمینہ [illegible] " [illegible] " فی جوڑہ |
| جرابیں دستانہ اونی [illegible] سے [illegible] " فی جوڑہ | بنیان و پاجامہ اونی [illegible] سے [illegible] تک |
| " سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن | " سوتی [illegible] سے [illegible] تک |
| فیتہ زرین خاکی ۱۲ ار گز سے [illegible] تک | پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ [illegible] سے [illegible] تک ۹ گز |
| صافہ ٹسری اودی [illegible] سے [illegible] تک | صافہ ٹسری خاکی [illegible] سے [illegible] تک |
| آزار بند سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی عدد | رومال سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن |
| " ریشمی ۱۲ [illegible] " [illegible] " " | " ریشمی [illegible] سے [illegible] تک فی عدد |
| تھان گبرون باریک و موٹا للعہ سو گز [illegible] تک | دری برائے پلنگ [illegible] سے [illegible] تک |
| جوتہ سادہ ساخت لودہانہ [illegible] سے [illegible] تک فی جوڑہ | جھٹی و دوتہی [illegible] سے [illegible] تک |
| لنگیاں اور لہنگی [illegible] سے [illegible] تک | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔ |
| جوتہ زرین ہوشیارپوری [illegible] سے [illegible] تک | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |
| زنگین لوئی [illegible] گز طول [illegible] گز عرض [illegible] سے [illegible] | |

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمر بند۔ سیٹل زرین بٹن۔ جھالر سوتی و زرین بیج اونی و سنہری و سرپیچ دیسی اونی و سنہری و دوپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط لکھیں۔

**المشتہر**

**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ**

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

R.L. No. 352

**اغراض و مقاصد**
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات ... کرنا۔

**شرح قیمت سالانہ**
گورنمنٹ عالیہ سے
والیان ریاست سے
رؤسا و جاگیرداران سے
عام خریداران سے
... سکے لئے
ممالک غیر سے سالانہ

قیمت بہر حال پیشگی ...
بیرنگ خطوط وغیرہ ...
نامہ نگاروں کے ...
پسند مفت درج ہو ...
اجرت اشتہارات ...
ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

# اہلحدیث

**فہرست مضامین**
| | صفحہ |
|---|---|
| ... کی ترقی | ۱ |
| ... مشین میں الہام ... | ۲ |
| ... آریہ کا سوال | ۴ |
| ... ویدیزم پر بحث | ۵ |
| من کفیہ بقوم فہو منہم | ۷ |
| نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیے | ۸ |

نمبر ۱۹ امرتسر ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۰ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعہ جلد ۳

# اہلحدیث

امرتسر ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۰ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعہ

## اہلحدیث کی ترقی

اہلحدیث کے مضامین چونکہ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ مخالفین اسلام اور مخالفین حدیث خیر الانام سب کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اس لئے جس کثرت سے مضامین آتے ہیں درج نہیں ہو سکتے کئی کئی ہفتے پڑے رہکر نوبت آتی ہے۔ بہت سے اخبارات کے مضامین قابل جواب کے جوابات رہ جاتے ہیں۔ نامہ نگار الگ شاکی ہیں کہ ہمارے مضامین دیر سے نکلتے ہیں۔ اور بعض خریدار کہتے ہیں کہ ہر اخبار میں قادیانی مشن کی تردید ضرور ہوا کرے۔ بعض ان کے برخلاف بعض آریوں اور دیگر مخالفین اسلام کی تردید بھی نہیں چاہتے۔ بلکہ صرف اسلامی مسائل ہی کا ذکر چاہتے ہیں۔ بعض ان کے برخلاف فتووں کا درج ہونا بھی خلاف مصلحت جانتے ہیں۔ بعض فتووں کے صفحوں کو پورا ورق کرنے پر مصر ہیں غرض اہلحدیث کے اڈیٹر کو جسقدر دقتیں ہیں کسی اور اڈیٹر کو نہ ہونگی۔ اس لئے مدت سے خیال دامنگیر تھا کہ اخبار کی ترقی کیجائے۔ آخر یہ قرار پایا کہ یا تو اخبار کو ہفتہ میں دو دفعہ کیا جائے یا سردست بجائے ۱۲ صفحات کے ۱۶ صفحات کر دئے جائیں۔ قیمت میں بھی برائے نام اضافہ ہوگا۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشیں کہ کونسی صورت اختیار کیجائے۔ مگر یہ سب کچھ اس پر مبنی ہوگا کہ اہلحدیث کے قدردان اپنی قدردانی کا ثبوت دیں کہ ہر ایک صاحب دو ایک خریدار جدید پیدا کریں جنکو ثواب آخرت کے علاوہ انکی طلب پر حسب وعدہ فتوحات اہلحدیث یا "دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن" جو وہ پسند کریں مفت نذر ہوگا۔

**تفسیر ثنائی** مفت ملنے کی درخواست جو کسی پرچہ اہلحدیث میں چھپی تھی وہ بذریعہ میر مصطفے علی صاحب ناگپوری سائل کو پہونچا دیگئی ہے۔

شیخ محمد ابراہیم صاحب ہیڈ کانسٹیبل نے مبلغ دو ... اخبار کو انکے مناسب موقع خرچ کر دینے کا اختیار دیا تھا۔ اس لئے انکے عوض اخبار اہلحدیث بنام

مولوی حافظ محمد الدین صاحب کلانوری ضلع گورداسپور جاری کیا گیا۔

# ایک درخواست

جملہ ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت میں ایک اہل اسلام حنفی مشرب جو بحیثیت ایک طالب علم کے ایک بلدہ میں تعلیم ہے عرض رسا ہے کہ بندہ میں اتنی استطاعت نہیں ہے کہ اخبار اہلحدیث کو بقیمت خرید کر سکوں لیکن اخبار مذکورہ کے مطالعہ کو سعادت دارین خیال کرتا ہوں۔ اور نہایت ہی شائق ہوں کہ کوئی صاحب میرے نام اخبار اہلحدیث ایک سال کیلئے حسبتہً للہ جاری کرا دیں۔

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

اگر کوئی صاحب اس امر خیر کی طرف توجہ فرما دیں تو قیمت مطبع مذکورہ میں ارسال فرما دیں اور اخبار مذکور میں مشتہر کرا دیں۔ فقط

سائل بندۂ آلہ العالمین تابع رحمۃ للعالمین از نگینہ

## قادیانی مشین میں الہام باقی { ع جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جا

بہتو ہمارے ناظرین خوب آگاہ ہو چکے کہ قادیانی مشین میں جسقدر روزانہ الہامات طیار ہوتے ہیں شاید اتنے کاغذ بھی کسی مشین میں نہیں چھپتے ہونگے پھر لطف یہ کہ ایسی صفائی سے پورے کئے جاتے ہیں کہ اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں کی طرح بجز حلال زادوں کے کسی دوسرے کو نظر نہیں آسکتے۔ کیوں نہو ے

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باران شد

۴ اپریل کے زلزلہ شدیدہ کے بعد قادیانی کرشن جی نے ۸۔ اپریل کو ایک اشتہار دیا تہا۔ جسکا نام تہا الانذار۔ اُس میں آپنے اپنی معمولی کرتب سے یہ ثابت کرکے کہ اس شدید زلزلہ کی خبر میں نے پہلے ہی تبلا دی تہی (حالانکہ سفید جھوٹ کہیں بھی نہیں تبلائی تہی جسکا مفصل رد اہلحدیث مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء میں آچکا ہے) آیندہ کو بھی ایک زلزلہ شدیدہ کی پیشگوئی کی تہی۔ چنانچہ آپکے اصلی الفاظ یہ ہیں:۔

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ زلزلۃ الساعۃ۔ قُوا انفسکم ان اللہ مع الابرار۔ دنی منک الفضل جاء الحق و زهق الباطل۔ ترجمہ مع شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگیگا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو دنیا پر آئیگی جسکو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئیگا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اسکو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائیگا۔ بہر حال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہے یا بعید ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے **سخت خطرناک ہے** اگر ہمدردی خلق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔ وہ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کرکے خبر دی تہی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا۔ اور یکدفعہ **موتا موتی** ظہور میں آجائیگی۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تہی اور پیشگوئی مذکور یہ ہے عفت الدیار محلها و مقامها یعنی بہت سی مخلوق کو شامت دینے والی تباہی آئیگی جس سے مکانات بے نشان ہو جائینگے ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملیگا کہ کہاں تہے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہیں؟ کہ عفت الدیار محلها و مقامها۔ اے عزیزو! اس کے یہی معنے ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام و نشان نہیں رہیگا طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جب حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دیگئی تہی اس کے تو یہ معنے ہیں کہ نہ خانہ رہیگا نہ صاحب خانہ سو خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پیدا ہوگیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اسکی نسبت الحکم یا البدر میں یہی خبر دیگئی تہی وہ تو جو ہوا سو ہوا۔ مگر اس کے بعد جو آنیوالا حادثہ ہے وہ **بہت بڑھکر ہے۔**"

یہ جو کرشن جی کا پہلا الہام اسی کی تائید میں آپنے پھر ایک منادی الندا آء من وحی السماء لکھا جسکے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں ۹ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔

ahmadimuslim.de

پھر رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۰ پر لکھا کہ:-

خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا - اور پھر فرمایا لک نری آیات و نھدم مایعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائینگے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم انکو گراتے جائینگے - اور پھر فرمایا - بھونچال آیا اور شدت سے آیا - زمین تہ و بالا کر دی یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا -

یہ سب حوالجات آئندہ زلزلہ کی جو کیفیت بتلاتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے سب کی سب عبارات باعلیٰ ندا کہہ رہی ہیں کہ آئندہ زلزلہ جسکی آپنے پیشگوئی کی ہے - بہت ہی شدید اور ۴ اپریل والے زلزلہ سے بہت سخت بلکہ قیامت کا نمونہ ہوگا - تمام مکانات گر جائیں گے - قوم لوط کی تباہی جیسا ہوگا -

اب ہم پہلے ناظرین سے پوچھتے ہیں کہ خدا لاانصاف سے خدا کو حاضر و ناظر جانکر سچ سچ کہدیجئے کہ ۴ اپریل کے زلزلہ شدیدہ کے بعد ایسا کوئی زلزلہ آیا جسپر اس مرزائیہ پیشگوئی کو چسپان کیا جائے؟ (ھذا بحری)

بعد اس وجدانی شہادت کے اب کرشن جی کی سنئے! آپنے یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو ایک اشتہار دیا ہے جسکی عبارت کو ہم فقرہ فقرہ کرکے ہند سے لگا کر نقل کرتے ہیں -

(۱) اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا - یہ وہی زلزلہ تھا جسکی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا - پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شایع کر دی تھی سو الحمد للہ والمنت کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا -

(۲) لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کیوقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جسکے الفاظ یہ ہیں - زلزلہ آنے کو ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنیکو ہے اور یہ زلزلہ اسکا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا -

(۳) میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۴ میں قبل از وقت لکھا تھا - صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی -

(۴) سو یہ وہ زلزلہ تھا - جسکا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا -

(۵) اور ممکن ہے کہ وہ موعودہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ابھی موسم بہار میں ہی آوے -

کرشن پنتھیو! ایسی راست بازی کو لیکر تم جاپان - امریکہ اور یورپ میں اسلام پھیلاؤ گے - تف ہے ایسی دروغگوئی پر اور حیف ہے ایسی بددیانتی پر - کہاں وہ زلزلہ جسکو باوجودیکہ سال بھر ہونے کو ہے تاہم مخلوق خدا ایسی سہمگین ہے کہ نام سنکر بدن پر زلزلہ آتا ہے - اور کہاں یہ - میں اپنی ہی کہوں کہ واللہ مجھے اسکی خبر تک نہیں ہوئی - میری اہلیہ کو بچے نے اسوقت اٹھا دیا تھا تو اس نے مجھے کہا کہ بھونچال آیا - میں نے کہا کوئی نہیں - تمہیں یونہی شبہ ہوا ہوگا - اسی طرح بہت سے لوگ اس سے بے خبر ہیں - پھر بتلاؤ یہ اس زلزلہ والی پیشگوئی کو کیونکر سچا کر سکتا ہے جس سے کوئی مکان بیجا تھا نہ مکین -

اسپر طرہ یہ کہ ایسی معمولی بھونچال کو کرشن جی کا چیلہ بدر کا اڈیٹر ۸ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ۴ - اپریل کے زلزلہ سے زیادہ تیز تھا - سچ ہے

این کرامت ولی ماچہ عجب ✣ گربہ شاشید و گفت باران شد

مرزائی گریجوایٹو! اور علم و فضل کے مدعیو! آؤ ہم تمہیں اسی اشتہار میں کرشن جی کی مخبوط الحواسی اور پریشانی دکھائیں - پھر تم نے خود ہی بتلانا کہ مہاراج خود پاگل ہیں یا پاگل گر -

فقرہ نمبر اول میں آپ لکھتے ہیں کہ یہ وہی زلزلہ تھا جسکی نسبت میں نے کہا تھا یعنی جسکو اوپر کی عبارتوں میں قیامت کا نمونہ کہا ہے اور جو بہار کے موسم میں آنا تھا - چنانچہ اس پر فخر کرتے ہیں اور خدا کا شکر کرتے ہیں کہ بہار کے ایام میں عین پیشگوئی کے مطابق زلزلہ آیا - اور صاف کہتے ہیں کہ اسی کی پیشگوئی رسالہ الوصیت وغیرہ میں کی تھی -

پھر فقرہ دوم میں ابھی اپنے قول پر قول کرتے ہیں اور صاف طور سے اسکا رد کرتے ہیں کہ قیامت کا نمونہ ابھی نہیں آیا - وہ ابھی آنیکو ہے -

فقرہ سوئم میں لکھتے ہیں کہ ایک نہیں کئی زلزلوں کے آنے کی مجھے خبر دی گئی ہے

فقرہ چہارم میں فقرہ نمبر ۱ کی تردید کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہی زلزلہ تھا بہار کے موسم میں آنا تھا سو آگیا -

فقرہ نمبر ۵ میں پھر اس سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں - ممکن ہے کہ وہ موعود

ahmadimuslim.de

زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔

مرزائیو! خدارا بتلا سکتے ہو کہ جس اتنی سی عبارت میں اتنے اختلافات ہوں کیا وہ قرآن مجید کی تصدیق نہیں کر سکتی کہ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (یعنی جس کلام میں اختلاف ہو وہ اللہ کے ہاں سے نہیں ہوا کرتا) کیا اسی دیانت اور لیاقت پر تم لوگ مرزا جی کو مسیح۔ مہدی۔ کرشن گوپال سلطان القلم۔ ابن الرسول اور ابن اللہ وغیرہ وغیرہ کیا نہیں کیا کہا کرتے ہو؟

اللہ اللہ! ؎

بت کریں آرزو خدائی کی ✦ شان ہے تیری کبریائی کی۔

اچھا ہم ایک ہی سوال آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ یہ بتلا دیں۔ یہ ۲۸ فروری کا زلزلہ آپ کا موعودہ زلزلہ یعنی قیامت کا نمونہ تھا یا نہیں۔ اگر تھا تو پھر آپ قیامت کے نمونہ والے زلزلہ کو آئندہ پر کیوں ڈالتے ہیں۔ اور اگر نہیں تھا تو اپنی پیشگوئی کو اس سے کیوں چسپاں کرتے ہیں اور کیوں فقرہ نمبر اول میں کہتے ہو کہ یہ وہی زلزلہ تھا۔؟

شاید ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ ایسی بیہودہ بکواس کون سنتا اور مانتا ہے جسکے دفعیہ کے لئے اہلحدیث کو اتنی محنت کرنی پڑی تو ایسے دوست ہمیں معاف رکھیں اور اس مقولہ کو بالکل ٹھیک جانیں کہ لولا الحمقاء لبطلت الدنیا (اگر احمق نہ ہوتے تو دنیا برباد ہو جاتی)۔

مرزا جی کے ایسے تفنن دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلجاتا ہے ؎

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دل ربا تم ہو ✦ خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

خدا کی شان! ع چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمو ماند

ایسے بدیہی البطلان دعوی اور تناقض مضمون پر بھی قادیانی اخبار بدر کا اڈیٹر ناز کرتا ہوا کہتا ہے۔

زلزلہ کی پیشگوئی پوری ہوئی اب مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی ابراہیم سیالکوٹی غزنوی صاحبان سے سننا چاہتے ہیں کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء

خاکسار کا بیان تو آپ سن ہی چکے ہیں۔ دیگر علماء مذکورین کو بھی اسی پر قیاس کرلو۔ ہاں مرزائیت کے فورنے اڈیٹر مذکور کو بے نور کر رکھا ہو تو کسی کا کیا قصور! جیسا کہ وہ بار بار ناسمجھی سے میری شہادت متعلقہ مقدمہ مرزا صاحب پر چڑھا ہوا لکھتا ہے کہ:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے عرض ہے کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنی اُس تقویٰ سے کام نہ لیں جسکو مطابق جھوٹ جو ری زنا غیبت سب جائز ہونے کی شہادت دیچکے ہیں۔ ۹ مارچ

حالانکہ آپ خود اس کے مرتکب (فاعل) ہیں اس بیان میں بھی جھوٹ بولتے ہیں اور الزام مجھ پر لگاتے ہیں۔ شہادت میں سوال یہ تھا کہ جھوٹ بولنے والا بھی متقی ہو سکتا ہے۔ میں نے جواب دیا تھا کہ اگر توحید پر پختہ ہے تو ایک قسم کا متقی ہو سکتا ہے۔ یہ تو بیان مجسٹریٹ کی تحریر میں آچکا ہے مگر جب تمہارے دونوں وکیلوں نے (جنھیں ایک مولویت کا بھی دعویدار ہے) ناک چڑھائی تو میں نے کہا ذرہ تفسیر بیضاوی دیکھکر آنا تھا۔ اگر اب بھی آپ کو شبہ ہو۔ تو بیضاوی میں ھدی للمتقین کی تفسیر پڑھکر بتلائیے کہ میری شہادت غلط ہے؟ اور اگر بیضاوی پر اعتبار نہ ہو تو سنئے قرآن شریف میں آتا ہے تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا یعنی جنت کے وارث ہم متقیوں کو کرینگے۔ اور حدیث ابو ذر کی تو مشہور ہے جسمیں یہ الفاظ بھی ہیں وان زنا وان سرق اس حدیث کا مطلب اپنے مصنوعی باپ (حکیم نور الدین) سے پوچھکر قرآن کی آیت سے ملا کر نتیجہ نکالو۔ پھر میری شہادت کو جانچو۔ آہ! افسوس ؎

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان تجھ سے ہوا ناسمجھ کہتا ہو ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں۔

# ایک آریہ کا سوال۔

جناب مولانا صاحب تسلیم۔

ایک آریہ نے مجھ سے دو بدو ہو کر یہ سوال کیا کہ مسلمان لوگ سؤر کا گوشت کیوں نہیں کھاتے اور گائے کا گوشت کیوں نہیں کھاتے ہیں۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے وہ بھی چرندہ ہے اور یہ بھی چرندہ ہے پھر یہ کیوں حرام کر دیا۔ مہربانی فرما کر بذریعہ اخبار اہلحدیث کے اسکا جواب دیں۔

راقم ایک مسلمان از امروہہ

**جواب** گو علماء نے اس کے جواب طبی طور پر بھی دئیے ہیں کہ سؤر کا گوشت مضر ہے اور گائے کا مضر نہیں مگر میرے خیال میں یہ جواب کافی نہیں کیونکہ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اور طبیب کا رتبہ ایک سا ہے جو بات طبیب کی سمجھ میں آئے وہی نبی بتلائے حالانکہ نبی کی شان

ahmadimuslim.de

اخلاقی امراض رفع ہوتی ہیں۔ نیز نبوت کا منصب تعلیم التقویٰ و خشیۃ اللہ ہے ارشاد ہے۔ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ۔ یعنی ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی ہدایت کی تھی کہ اللہ کا خوف دل میں پیدا کرو۔ چونکہ نبوت کا اصل منصب تقویٰ و انابت الی اللہ ہے اس لئے نبوت کی تعلیم روحانی اصلاح کی طرف منعطف اور متوجہ رہتی ہے جسمانی اصلاح پر اگر کبھی توجہ ہو تو تبعاً اور ضمناً ہوتی ہے۔ پس سؤر کے گوشت کو اخلاقی اثر کی وجہ سے منع کیا ہے جو گائو کے گوشت میں نہیں۔ اسی لئے اس گوشت کے حق میں فَإِنَّهُ رِجْسٌ ناپاک فرمایا ہے اسی طرح غیر اللہ کے نام کی چیز کو بھی خواہ وہ بکری ہو فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ باعث گناہ فرمایا ہے حالانکہ اسی قسم کی بکری کا گوشت اللہ کے نام پر ہو تو جائز ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ نبوت جن باتوں سے منع کرتی ہے۔ وہ روحانی اثر کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ نہ کہ محض جسمانی لحاظ سے۔ پس سؤر کے گوشت میں جو اخلاقی نقصان بے شرمی۔ بدوضعی۔ سوء اخلاق۔ دنیا پرستی کے نشان ہم دیکھتے ہیں۔ وہ گائو وغیرہ کے گوشت میں نہیں۔ اسی لئے کل نبیوں کی تعلیم میں سور حرام ہے اور منوسمرتی میں جنگلی سور کی ممانعت ہے۔ مفصل کیلئے رسالہ حق پرکاش دیکھو۔

# ترک ویدیزم پر بحث

گذشتہ سے پیوستہ

ناظرین! وہ اس معمہ کو بھی سمجھ لینگے۔ کہ آریہ صاحبان کہتے تو یہ ہیں کہ ہم دیانندی نہیں ہیں (پس گویا دیانند کی تصنیفات سے انکو سروکار نہیں ہے) اور ہمارا مذہب وید ہے۔ لیکن ویدوں کو نہ تو ان میں سے ایک فی ہزار نے بھی پڑھا ہے اور نہ کسی کو خاک بھی پتہ ہے کہ ویدوں میں کیا کچھ لکھا پڑا بھرا پڑا ہے۔ اور جب کہ ہم معترض ان سے یہ کہیں کہ بھائی! دیانند کی فلاں بات ویدوں یا ویدک گرنتھوں خواہ دیگر مستند کتب کے فلاں اندراج سے یوں خلاف پڑتی ہے یا یہ کہ دیانند کا پیش کردہ فلاں حوالہ اُن کے ترجمہ سے خلاف معنے مطلب رکھتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ تو اس کے جواب میں وہ یوں فرماتے ہیں کہ بھائی! دیانند نے جو کچھ لکھا پڑھا اس کے لئے وہ خود مختار تھے۔ قلم اُن کے ہاتھ میں تھی۔ جو چاہا کاغذ کالا کر گئے۔ اب اُنکی تصنیفات میں بلا اُنکی اجازت کوئی ایک حرف بھی گھٹا بڑھا تو سکتا ہی نہیں ہے؟

واہ! ہم کہتے ہیں کہ پھر دیانند کی تصنیفات کو (جن کے حوالہ جات سے خلاف اندراج ہونا ثابت ہو رہا ہے) آریہ صاحبان دیگر قوموں کے روبرو کیوں پیش کرتے ہیں۔

(۵) آگے لکھا ہے کہ "آپ فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کے ممبر لیا مانتے ہوئے بھی قریب ۱۶ کے سوامی جی کو نربھرانت مانتے ہیں۔ بیجا ارشاد تھا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ آریہ سماج میں سولہ برس رہ کر کیا مانتے رہے۔ اگر آپ نربھرانت (غلطیوں سے خالی) نہیں مانتے تھے اور اب نہیں مانتے تو سوامی جی کی غلطی معلوم ہونے سے آپکے عقیدہ کا کیا نقصان تھا۔ اور آپ کو آریہ سماج کے ترک کرنے کی کیا ضرورت تھی جس طرح باوجودیکہ ۹۹ اہل اسلام گوشت خوار ہیں آپ پرہیزگار ہو کر بھی مذہب اسلام ترک کرنے پر تیار نہیں ہیں"

اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک میں کبھی سوامی دیانند کو نربھرانت (غلطیوں سے پاک) ماننے کے لئے ہرگز ہرگز بھی تیار نہ تھا۔ اور اگرچہ جس طرح دیگران کی حالت ہے کہ وہ آریہ سماج کی ڈھول میں شروع سے آخر تک پول ہی پول دیکھنے پر بھی اس پالیسی کو مدنظر رکھکر زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں اسی طرح بہت عرصہ تک میں بھی خاموش رہا لیکن جب ملک میں بہت جا بجا آریہ سماج کی طرف سے ویدک دھرم کا کام کرتے ہوئے میں نے یہ محسوس کیا کہ جو لوگ سوامی جی کو نربھرانت نہیں مانتے وہ اس پلیٹ فارم پر کام کر ہی نہیں سکتے۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ جبکہ آریہ سماج در اصل دیانندیزم سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے تو اس کو ترک کر کے پھر اسی قدیم مذہب سناتن دھرم میں واپس جاویں۔ اور وہ وقتی دیانندی خیالات کہ جو در اصل ویدوں شاستروں وغیرہ سے ٹکر نہیں کھاتے اگر نکال ڈالا جاوے تو آریہ سماج کے اندر پھر سوا سناتن دھرم کے اور رہ ہی کیا جاتا ہے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اس بات کی بھی تحقیقات کرنی چاہئے کہ آیا ہندو ویدزم سے باہر بھی کہیں کچھ ہے یا نہیں۔ کیونکہ پرانوں کے جس گہرے خندق سے نکل کر میں آریہ سماج (مصنوعی جواہرات) کی چمک دمک پر لٹو ہو گیا تھا۔ پھر اسی خندق میں بھی واپس جانا مناسب نہ خیال کیا۔ الغرض دہلی آنے پر تحقیقات سے مجھے یقین ہو گیا کہ جن اصولوں پر سوامی جی موہت ہو کر اپنی قوم میں رواج دینا چاہتے تھے وہ سب کے سب (بلکہ انکا زیادہ حصہ) اسلام کے اندر موجود ہیں۔ خاصکر یہ بات کہ ایک ہی وحدہ لاشریک پرم ایشور کی ہی عبادت کرنی چاہئیے۔

ناظرین ہمارے رسالہ ترک ویدیزم میں ایک فقرہ پائینگے جو اس بات کو صاف کر دیتا ہے اور وہ حسب ذیل ہے:-

"...... اس درجہ تک پہونچ گیا کہ آریہ سماج کا اوپدیشک بنجو کی پرجوش کوشش کا نتیجہ یہ ہے جو آج ظاہر ہو رہا ہے۔ (کہ انکو دائرہ ہی سے باہر جانا پڑا)"

اور جبکہ گوشت کھانے والوں کی مثال سے یہ کہا گیا ہے کہ ۹۹ کے ساتھ ایک کے مانند آریہ سماج میں بھی دیگران ۹۹ دیانندی مہاشیوں (دیانند کو غلطیوں سے پاک تصور کرنے والوں) کے ساتھ ایک میں بھی پڑا رہتا۔ تو کیا حرج تھا۔ پس واضح ہو کہ گوشت کا کھانا یا نہ کھانا ایسا کوئی سوال نہیں ہے جو نا سکر جبکہ ہم آریوں (کالجیٹ صاحبان) اور ہندوؤں (کالیستھوں میں ۹۹/۱۰۰) کو بھی ایسا ہی پاتے ہیں لیکن جہاں موجودہ آریہ سماج میں یہ نقص موجود ہے کہ انکے اصول خود انکی تسلیم کردہ کتابوں سے خلاف ہیں وہاں وہ خدا کی صفات میں ایسی زبردست غلط فہمی پھیلا رہی ہے جو ناستک (دہریہ) کے درجہ تک پہونچ جاتی ہے۔ مثلاً یہ کہ (۱) خدا قانون قدرت کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا (۲) وہ رحم کر کے کسی کو کچھ بخشش نہیں کرتا۔ (۳) مناجات سے مانگی ہوئی اشیا، نہیں ملتیں (۴) خدا آئندہ کا حال نہیں جانتا (۵) جس طرح ایک کمہار بلا مٹی کے گھڑا یا سونار بغیر سونا چاندی کے زیورات نہیں گھڑ سکتا اسی طرح خدا بھی بلا روح اور مادہ کے خلقت کو نہیں پیدا کر سکتا وغیرہ

ناظرین! بھلا ایسی گمراہی کی تعلیم کو کون تسلیم کریگا۔ سوا ان متعصب دماغوں کے جنہوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ۹۹ کے ساتھ سو فاں بھی پول میں پول ہی ملاتا چلا جاوے۔

(۶) آگے لکھا ہے کہ "آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ایک خاص شلوک منوسمرتی کی بابت فرماتے ہیں کہ سوامی جی کی سنچ کی عبارت نکال ڈالی جاوے اور منوجی کا شلوک اسکے عوض میں داخل کر لیویں اسقدر کرنے سے کوئی اصول میں فرق نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی اصولی فرق نہ ہو مگر آپ کی نصیحت پر عمل کرنا ایک گناہ بے لذت ہوگا"

واہ! معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار صاحب نہ تو سنسکرت جانتے ہیں (جسکے بغیر ویدوں کے منتقد بنکر کسی معترض کے سوالات پر قلم اٹھانا سراسر ناظرین کا وقت کھونا ہے) اور نہ ستیارتھ پرکاش کو ہی غور کی نظر سے پڑھا ہے۔

اے مہاشے جی! یہ کون کہتا ہے کہ سوامی جی کی عبارت کے عوض میں منو کا شلوک داخل کیا جاوے حقیقت یہ ہے کہ سوامی جی وہاں پر خود منوسمرتی کی گیارہویں ادھیائے کا چھٹواں شلوک اپنی رائے کی تائید میں پیش کر رہے ہیں لیکن کیا اس بات کو دیکھکر اور سنکر منصف مزاج سوچنے سمجھنے والوں کو تعجب نہ ہوگا۔ کہ منو میں وہ عبارت موجود نہیں ہے جیسے سوامی جی نے سنچ گرنت کر کے لکھ دیا ہے۔ اب ناظرین تبلاویں کہ کیا منوسمرتی جیسی مشہور کتاب کا نام لے کر اگر کوئی شخص اپنی سنچ کی عبارت کو عوام میں ظاہر کرے یہ کہتا ہوا کہ یہ بات منوسمرتی میں لکھی ہوئی ہے لیکن وہ بات منوسمرتی میں در اصل شروع سے آخر تک نہ پائی جائے تو کیا اس شخص کو مغالطہ باز نہ کہا جائیگا؟

(۷) آگے فرماتے ہیں "اگر لالہ جگدمبا پرشاد اصول نویس ویدانت۔ اصول بدھ ہوا یوگ۔ اصول درن بوستہا پر کوئی بحث کرتے اور دکھلاتے کہ سوامی جی کی رائے یا آریہ سماج کا سدھانت اس بارہ میں غلط ہے تو بھی انکے ترک ویدیزم کا کچھ مطلب ہو سکتا تھا"

اسکا جواب یہ ہے کہ ہم نے اپنی کتاب تحفہ آریہ سماج میں یہ بہت معقولیت کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ سوامی جی کی ایسی باتیں جو سناتن دہرم والوں سے خلاف ہیں (بلکہ اہل اسلام و عیسائیوں سے موافقت رکھتی ہیں) وہ اصل مسلمانوں عیسائیوں یا اہل یوروپ کی نقل ہیں جنکا آریہ قوم کی قدیم سے قدیم کتب میں کہیں پتہ نہیں ملتا۔ پس اگر حوالہ جات پر گول مول تاویلوں اور پیچدار تشریحوں کے دلدل میں عوام کو نہ پھنسا کر یہ صاف صاف اظہار کر دیا جاتا کہ "بھائی! جو کچھ ہماری قوم (ہندو یا آریہ قوم) میں ہے وہ ہم نے دیگر اقوام سے لئے ہیتے ہیں۔ کیونکہ ایسا کئے بغیر ہم ترقی کے گھوڑدوڑ میں یقیناً پیچھے رہ جائینگے اور وہ دیگر قومیں بازی جیت لیونگی" تو جہاں سناتن دہرمیوں کو کوئی موقع کسی قسم کے اعتراض کا نہ رہ جاتا وہاں مسلمانوں عیسائیوں کے لیڈران کو بھی سوامی جی یا آریہ صاحبان کی صاف گوئی پر خوشی ہوتی۔

(۸) مضمون نگار مہاشے! آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جن اوپنشدوں نے جرمنی کے فلاسفر شوپن ہار کو حسب قول آپکے شانتی دی اور جن اپنشدوں کی تعلیم نے کمارل بھٹ اور سوامی شنکر اچاریہ کو تسلی بخشی وہ دیانندی تفسیر اور آرین عجیب و غریب تاویلوں کے دلدل سے پاک تھیں۔ آپ نوٹ کر لیویں

سلہ اس کا ثبوت ملنے کے تو ہم بھی بہت مشتاق ہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کر تمام اوپنشدیں شنکر فلاسفی (یا نوین ویدانت) سے بھری پڑی ہیں۔ اگر ان اوپنشدوں کی جملہ تفاسیر کو بالائے طاق رکھکر ان کے الفاظ سے ہی مطلب کو نکالنے کی کوشش کریں تو یقیناً دیانندی تعلیم کافور ہو جاتی ہے اور بیشک ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اوپنشدیں علم الٰہی کے معلومات کے لئے بہت مستند کتابیں ہیں۔ مگر نہ تو وہ آریہ سماج کے اصولوں کی تائید کرتی ہیں اور نہ ہی ان پر اسکی کوئی خصوصیت ہے۔

ناظرین! آپ ہماری کتاب تحفۂ آریہ سماج حصہ اول کا کوئی مضمون ایسا نہ پائینگے جسمیں آریہ سماج کے گمراہ کرنے والی تعلیم کو خاص اوپنشدوں کے ہی حوالہ جات سے رد نہ کر دیا گیا ہو۔ بلکہ مادہ اور روح کی قدامت کی تردید میں تو ان اوپنشدوں نے وہ کام دیا کہ واقعی آریوں سے کبھی خواب میں بھی جواب نہ بن آویگا۔ تعجب ہے کہ جو اوپنشدیں سوامی جی کے بنے بنائے قلعہ کو چکنا چور کر رہی ہیں ان پر مضمون نگار صاحب پھولے نہیں سماتے۔

آئی مضمون نگار مہاراج! آپ کو کیا یہ بھی پتہ ہے کہ خاکسار اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اسلامی توحید اور اوپنشدوں کا لب لباب ایک ہی ثابت کر دیا جاوے۔ جی ہاں! آپ کو چاہیے یہ سنکر تعجب ہوتا ہو مگر خدا کے فضل سے کافی مصالح ایک جا کر لیا گیا ہے۔ اور جلد یا دیر سے آپ کو کسی ایسی تصنیف کا بھی پتہ ملجائیگا۔ فقط

سچائی پسند عبد العزیز المعروف جگد مبا پرشاد ورما از زینت محل دہلی۔

## سفارش

اگر کسی رئیس کو کسی سند یافتہ تجربہ کار طبیب یا بیدار مغز اچھا ل خوش عقیدہ عالم اتالیق یا استاد ادیب کی یا کسی مدرسہ میں یا کسی مدرسہ دینیات عربیہ خصوصاً دینیات پڑھانے کے لئے ضرورت ہو وہ مولوی حکیم محمد سجاد حسین ساکن قصبہ بادن ضلع ہردوئی۔ اودھ سے درخواست کریں۔ مولوی صاحب [illegible] مخالفین اسلام کے جوابات بھی بہت اچھے لکھتے ہیں۔ اور وعظ [illegible] اچھا کہتے ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ مولوی صاحب موصوف سے [illegible]

**حق پرکاش**۔ سوامی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش مفصل جواب قیمت ۱۲
منیجر اہلحدیث

## مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔

اہلحدیث کے ایک گذشتہ پرچہ میں جناب مولوی سید شاہ محمد معین الدین صاحب بضوی پھلواروی کا جو سوال متعلق حدیث مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَمَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ چھپا تھا۔ چونکہ آپنے تحریر فرمایا تھا کہ اور لوگوں کے جوابات بھی شایع کئے جائینگے۔ لہذا اس کے متعلق جو کچھ میرے فہم میں آیا ہے لکھکر ارسال کرتا ہوں۔ والسلام

منھم سے یہ مراد ہے کہ اس فعل کا جو مرتکب ہوگا۔ وہ فی الواقع شرعاً اسی قوم کا ایک فرد ہو جائیگا۔ لیکن ان دونوں حدیثوں میں جو حکم ہے وہ عام مخصوص منہ البعض ہے اور مخصص مثلاً یہ حدیثیں ہیں (انما یبعث الناس علی نیاتہم) اور (ان اللہ لا ینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم) تو یہاں وہ خاص مشابہت منہی عنہا ہے جو ایسے امر میں ہو کہ وہ کسی قوم کے شعار مذہب ہو اور اس امر کی نسبت اس قوم کا جیسا عقیدہ درباره اس کے حسن یا قبح کے ہو اسی عقیدہ کے ساتھ اس امر کا ارتکاب دوسرا شخص بھی کرے۔ اور اس امر کے بارہ میں کوئی خاص حکم شارع کا نہ ثابت ہو۔ تو جب کوئی شخص ایسی مشابہت کسی قوم کی اختیار کریگا۔ تو وہ شرعاً اسی قوم کا ایک فرد قرار دیدیا جائیگا۔ البتہ بعض دوسری احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر کسی امر میں (کہ وہ شرعاً مامور بہ نہ ہو) مخالفین کی مشابہت نہ کرنی چاہیئے لیکن ان احادیث میں کوئی وعید نہیں وارد ہے۔ لہذا تطبیق احادیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے کہ خاص مشابہت مذکورہ کے بارہ میں نہی تحریمی ہے۔ اسواسطے کہ اسمیں وعید وارد ہے اور عام مشابہت

**پھر نہ کہنا**

کہ خبر نہیں ہوئی۔ اب بہت تھوڑی شیشیاں مصفی خون و مقوی اعضاء رئیسہ گولیوں کی برائے نمونہ مفت تقسیم کرنیکو باقی رہ گئی ہیں جن صاحبان نے گولیاں استعمال کی ہیں وہ انکو فوائد سے مطلع کریں یہ وہی بے نظیر گولیاں ہیں جنکا اشتہار اہلحدیث کی کسی گذشتہ پرچہ میں شایع ہو چکا ہے ہر صاحب کو ایک شیشی ۳۰ گولیاں صرف اخراجات ڈاک وغیرہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہیں۔ ۳ شیشیاں سے کم کا وی پی روانہ نہیں ہو سکتا۔ نوٹ جن صاحبان نے گولیاں استعمال کی ہیں وہ سرٹیفکیٹ بھیج رہے ہیں۔

حکیم محمد الدین۔ امرتسر چوک لوہگڑھ

ahmadimuslim.de

مخالفین کی کسی امر میں دکہ وہ شرعاً مامور بہ نہیں - نیز منہی عنہا ہے لیکن اُسکی نہی تنزیہی ہے اسواسطے کہ اُس میں وعید وارد نہیں -

البتہ سد ذریعہ کے لحاظ سے عام مشابہت سے بھی اجتناب بہت ہی ضرور ہے علی الخصوص اسوقت میں کہ عام مشابہت بہت جلد خاص مشابہت مذکورہ کی جانب منتقضی ہوجاتی ہے - عام مشابہت سے بھی بنظر احتیاط پرہیز کرنا بہت ضرور ہے - تو اگر کوئی مسلمان کسی کافر کے جلسہ میں شریک ہوا یا اُسکی تائید کی یا اپنی صورت بجنسہ کافر کی بنائے رہتا ہے مثلاً زنار باندھتا ہے یا اُس نے نصاریٰ کی وضع اختیار کرلی ہے - تو اگر اُس جلسہ میں کوئی امر موجب شرک و کفر کیا جاتا ہو یا ایسے امر میں اُس کافر کی مشابہت کرے جو اُس کافر کے شعار مذہب سے ہو مثلاً زنار باندھا اور وہ شخص اُس جلسہ اور اُس امر کے حسن کا معتقد ہو تو وہ شخص کافر قرار دیا جائیگا - اور اگر وہ جلسہ اُس کافر کا مذہبی جلسہ نہو اور وہ امر اُس کافر کے شعار مذہب سے نہو - تو ایسی صورت میں وہ شخص کافر نہ قرار دیا جائیگا - لیکن ایسے جلسہ میں شرکت اور ایسے امر میں مشابہت اختیار کرنی بھی شرعاً منہی عنہا ہے - البتہ یہ امر اصل میں نہی تنزیہی ہے - لیکن اس میں بھی بلحاظ تغیر زمانہ کے نہایت درجہ کا قبح لغیرہ ثابت ہوتا ہے - لہذا ایسے جلسے کی شرکت اور ایسی مشابہت سے بھی اہل اسلام کو اجتناب کرنا بہت ضروری ہے اسواسطے کہ ایسے امر سے اگرچہ کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا جائیگا لیکن آئندہ خارج ہوجانے کا اشد خوف ہے -

ہذا - واللہ الموفق للحق والصواب -

حررہ محمد عبدالواحد مدرس اوّل مدرسہ مجیبیہ پھلواری ضلع پٹنہ

---

## نظرِ انصاف سے ملاحظہ فرمائیے!

حضرات ناظرین! میں اس تقریر کو ایک ایسے مسئلہ پر ختم کرتا ہوں - جو باتفاق علمار سلف و خلف کے مردود ہی سمجھا جاتا رہا اور ایسے ایک فعل کو ترک کی ترغیب دلاتا ہوں جسکی شہرت و کثرت چھوٹے اور بڑے شہروں میں ہوچکی ہے لعد بعض نافہم علما بھی کرنے لگے ہیں - اس تقریر سے انشاء اللہ وہی لوگ فائدہ اور نصیحت لیں گے جو منصف نے الشریعت ہیں اور جنکو خدا نے شیطان کے دہوکے سے محفوظ رکھا ہو گر پھر بھی خدائے تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ اس کی برائی تمام مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھیگی اور تمام مسلمان اس تقریر سے فائدہ اٹھائینگے - اور اس عاصی کو اجر خیر کا موقع حاصل ہوگا - اے پیارے ناظرین جب تم کو شوق ہے کہ تمام اولیاء اور ائمہ کو مانیں تو تم کیوں بدعت سے اجتناب نہیں کرتے کیا تم کو معلوم نہیں کہ بدعت کیسی بلا ہے - پہلے تو تم بدعت کے معنی سمجھ لو - بدعت کہتے ہیں جو چیز کہ دین میں نئی نکالی جائے بغیر دلیل شرعی کے جیسے آجکل کی رسوم شادی - چہلم چھٹی بگیارہویں بارہویں - ستر ہویں وغیرہ یہ ایسے رسوم و فعل ہیں جنکو نہ کسی صحابی نے کیا ہے نہ کسی عالم نہ کسی امام نے نہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے - کیا صحابہ کو اولاد پیدا نہیں ہوئی ہوگی جو اُنہوں نے چہلہ چھٹی نہیں کیا - کیا اُنہیں کوئی انتقال نہیں کیا ہوگا - جو اُنہوں نے چہلم - دسواں نہیں کیا - افسوس ہمارا کیا برا خیال ہے - ذرا سوچنا چاہیے - ذرا غور و فکر کرنا چاہیے کیا انہیں بری رسم و رواج میں عمر صرف ہوجائیگی - اور پھر کیا صورت سے خدا کے سامنے جائینگے - چلو خیر یہ تبلادو کسی امام کی کتاب میں تم کہیں بھی یہ رسوم پائے ہو - یا تبلادوگے کہ انہوں نے کسی کی بارہویں گیارہویں کیا ہے یا چہلہ چھٹی چہلم - دسواں - جب ایسے رسوم جنکو شرع سے کچھ بھی تعلق نہیں اور محض ہیچ ہیں تو کیا ضرورت کہ ہم اُنکو کئے چلے جاویں - آپ خود سمجھ سکتے ہو کہ یہ سب فضول رسم و رواج ہیں - کوئی تو ماخوذ ہیں اہل ہنود سے - کوئی کے خود موجد ہیں - پھر ہم پر افسوس ہو کہ اہل ہنود کے رسوم کو ترقی دیں - اور خود کرنے لگیں - پھر اب سمجھ لیجیے اور ایک سیدھی سادی تقریر میں بدعت کی تعریف سمجھا دی گئی - مگر اب حدیث و اقوال علماء اور اولیاء سے اسکی برائی سمجھائی جاتی ہے -

ابن ماجہ - طبرانی اور ابن ابی حاتم نے کتاب السنۃ میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یتوب عن بدعتہ ترجمہ - انکار کیا اللہ نے یہ کہ قبول کرے عمل اہل بدعت کا یہاں تک کہ توبہ کرے بدعت سے - دیکھیے حضرات حدیث کیا کہہ رہی ہے بھلا جب ہم چہلہ چھٹی دسویں گیارہویں کیا کریں اور بہت ساری عبادت کریں نماز پڑھیں تو کیا یہ ہماری نماز قبول ہوگی - جیسے صاف بیہقی و ابن ماجہ میں مروی ہے لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا ویخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین یعنی نہیں قبول کریگا اللہ صاحب بدعت کی نماز روزہ حج زکوۃ جہاد عمرہ نہ فرض نہ نفل کو اور اسلام سے باہر ہوجاتا ہے جیسے کہ نکلجاتا ہے بال آٹے سے - گویا مسلمان نہیں رہتا - یہ حدیث اہل بدعت کو عبرت

ahmadimuslim.de

دلانے کے لئے کافی ہے خواہ عالم ہو خواہ جاہل۔ جب تمام اعمال کارت جاتے ہیں اور یہ رسوم ہماری وبال ہوتے ہیں تو ایسے رواج و رسم کو چھوڑ دینے میں ہرگز تاخیر نہ کرنا چاہئے۔ اور یہ مضمون حدیث کا کچھ معمولی مضمون نہیں بلکہ یہ سخت حکم ہے۔ کیا ہمارے اعمال اکارت جانے میں کچھ شک ہے؟ ہرگز نہیں۔ جسکو دل سے ان حدیثوں پر ایمان لانا ہے تو بدعت سے سو کوس دور بھاگتا۔ اور فضیل ابن عیاض نے تو بیان کیا ہے کہ میں نے سفیان ابن عیینہ کو سنا کہتے تھے کہ جو شخص پیچھے گیا بدعتی کے جنازے کے اسپر خدا تعالیٰ غصہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ لوٹ کر آئے۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کوئی چیز ایجاد کرے (دین میں) یا ایجاد میں رونق دے پس اسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اور بہت ساری حدیثیں بدعت کو اور اہل بدعت کو مردود بتلاتی ہوئی آئی ہیں۔ مگر صرف ایک دو حدیث بیان کر دی ہیں جو عاقلوں کو کافی ووافی ہیں۔ اب اقوال اولیاء و اقوال علماء کے بیان کرتا ہوں۔

غنیۃ الطالبین جو حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اس میں ارشاد ہے کہ واعلم ان لاھل البدع علامات یعرفون بھا فعلامۃ اھل البدع الوقیعۃ فی اھل الاثر تحقیق واسطے بدعتیوں کے علامات ہیں کہ وہ اُن سے پہچانے جاتے ہیں پس علامت بدعتی کی مذمت کرنا ہے اہلحدیث کی چنانچہ پھر فرماتے ہیں ولا اسم لھم الا اسم واحد وھو اصحاب الحدیث۔ یعنی اُن کے پندرہ نام نہیں نقشبندی شافعی نہیں بلکہ اُنکا ایک ہی نام ہے وہ کیا ہے اہلحدیث۔ یہ قول پاک صاف بدعتی کو مذموم کر دیا اور اہلحدیث کو ممدوح۔ اب جو لوگ اِن رسومات کے تارک کو بُرا بھلا کہتے ہیں وہ موافق اس قول کے بدعتیوں میں داخل یا بدعتی ہوتے ہیں یا نہیں۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ اور بہت سے علماء نے تو کہا ہے کہ بدعتی سے سلام کر دینا چاہئے اور جو بدعتی سے سلام ترک نہیں کیا وہ بھی انکے جیسا ہو گیا پس معلوم ہوا کہ شرکت عرسیات میلے ٹھیلے وغیرہ کی خواہ تماشہ کی غرض سے ہو اہل بدعت میں داخل کر دیتی ہے۔ اور صواعق میں خزائی سے منقول ہے اھل البدعۃ کلاب النار بدعتی لوگ کتے ہیں دوزخ کے۔ اور ابو نعیم نے نقل کیا کہ اھل البدعۃ شر الخلق والخلیقۃ۔ بدعتی لوگ بدتر ہیں تمام مخلوق خدا سے اور بعضوں نے اسکو ترجمہ میں یوں کہا ہے خلق سے مراد جانور اور خلیقہ سے مراد آدمی۔ تو مطلب اسکا یہ ہے کہ آدمی بدعتی جانوروں سے بدتر ہے۔ میرے مشفق ناظرین جب بدعتی ایسا برا ہے اور تمام ائمہ اور علما کے اقوال سے مردود کہلا رہا ہے اور لعنتی بن رہا ہے تو انکو کیا توبہ کر کے ان سب بری رسوم کو چھوڑنا چاہئے یا نہیں۔ ذرا بھائی عقل کو نزدیک لاؤ۔ عقل سے آشنا بناؤ۔ بس یہی حال ہے عرسیات وغیرہ کا۔

ابو النعیم محمد عبد العظیم۔

## کھانسی کی دوا حاضر ہے

بجواب استفسار مطبوعہ اہلحدیث ۲۳ فروری ۱۹۱۶ء کو کھانسی کی مجرب دوائی مندرجہ ذیل ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شنگرف | کالی مرچ | گندھک آملہ سار | سونٹھ | پیپل | |
| ۱ تولہ | ۲ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ | |

سہاگہ ۱ تولہ اس میں ایک دن کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنا دیں۔ کھانسی اور اس کے تمام متعلقین دور ہو نگے۔

(ٹھاکر دت شرما وید اڈیٹر دیش اپکارک فیملی ڈاکٹر لاہور)

## افسوس صد افسوس

اخباری دنیا میں کون ایسا ہے جو منشی کریم بخش مالک رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ کو نہ جانتا ہو۔ افسوس کہ آپ ۷ مارچ کو وبائی طاعون سے مع دو کس دیگر اپنے کنبے کے جنمیں مرحوم کا باپ اور دادا بھی تھے فوت ہو گئے۔ چار لڑکے خورد سال ہیں جنمیں سے بڑا لڑکا دس سال کا ہوگا۔ مرحوم کوئی امیر یا عالم نہ تھا۔ مگر قوم کے درد سے دردمند تھا۔ جناب مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی نے مدرسۃ القرآن سیالکوٹ کے جلسہ پر ۱۱ مارچ کو مرحوم کی وفات کے متعلق ایک نظم پڑھی جس میں تاریخی مادہ کا یہ شعر تھا ؎

وہ تو ہے مغفور اور مغفور اسکا ہو سال
بخش اے مولا کریم اور کر اُسے جنت عطا۔

چونکہ رسالہ انوار الاسلام کا اجرا انکا بر شکل معلوم ہوتا ہے اسلئے ناظرین اہلحدیث میں سے کسی صاحب کا بقایا مرحوم کیطرف ہو تو للہ معاف کر دیں اور مرحوم کی نماز جنازہ

# فتوے

سوال نمبر ۴/۷۔ سود پر روپیہ دینا حرام ہے۔ علی ہذا لینا بھی حرام ہے کہ نہیں؟ قرآن وحدیث سے جواب دیجئے۔

سوال نمبر ۵/۷۔ دار الحرب میں سود لینا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ دار الحرب کسکو کہتے ہیں؟ (راقم المعروف عبد اللہ میاں مقام ارتراج ضلع بڑودہ)

جواب نمبر ۴/۷۔ سود کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوٰ وموکلہ یعنی سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت ہے۔ اس حدیث سے سود کا لینا اور دینا دونوں منع کئے جاتے ہیں لیکن اس حدیث کے معنے یہ نہوں کہ موکل یعنی کھلانے والے سے مراد یہ ہے کہ سود کی آمدنی سے کسی کو کھلانے والا۔ اسلئے علمائے کرام سے امید ہے کہ اس احتمال کے رفع کرنے کی طرف توجہ فرمائینگے۔

جواب نمبر ۵/۷۔ دار الحرب وہ ملک ہے جسکے بادشاہ سے مسلمانوں کا بادشاہ برسر جنگ ہو۔ یا جنگ کرنا اُن سے جائز ہو۔ ایسے ملک کے رہنے والوں سے سود لینے کے جواز کے متعلق ایک روایت آئی ہے کہ لا ربوٰ بین الحربی والمسلم یعنی مسلمان (جو دار الاسلام کا رہنے والا ہو) میں اور دار الحرب کے رہنے والے کافروں میں سود کا لین دین جائز ہے مگر یہ روایت صحیح نہیں دوم اس کا ترجمہ ہی تبلا رہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں سے متعلق نہیں۔

سوال نمبر ۶/۷۔ سعید کہتا ہے کہ ہم جب سود لیتے ہیں اور خدا ورسول سے نہیں ڈرتے تو کسی عالم سے ڈر کر سود کا لینا کیوں ترک کریں۔ بلکہ جو لوگ سود ہی کا روبار نہیں کرتے اور سود نہیں لیتے وہی لوگ دنیا میں ہمیشہ ذلیل ومفلس ومحتاج رہتے ہیں اور رہینگے"۔ تو جس شخص کا ایسا اعتقاد ہو وہ مسلمان ہے یا نہیں اور اسکے ساتھ مواکلت ومجالست، ومخالطت سلام وکلام از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۷/۷۔ بکر نے سود پر مہاجن سے روپیہ لیا۔ اسکا سود ادا کرتا ہے لیکن اسکو عمدہ کام نہیں سمجھتا اور باعث ترقی وفلاح نہیں جانتا۔ گناہ سمجھتا ہے خدا و رسول سے ڈرتا ہے خلاف شریعت جانتا ہے۔ مگر ضرورت نے اسکو ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ بہر حال بکر سود کے معاملہ میں شامل ہے ایسی حالت میں بکر مسلمان ہے یا نہیں اور اس کے ساتھ مواکلت ومجالست ومخالطت وسلام وکلام از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۸/۷۔ اشیاء مسکرات مثلاً شراب۔ گانجہ۔ افیون وغیرہ۔ و نیز محرمات مثلاً لحم خنزیر وغیرہ انکا کھانا شرع میں حرام ہے لیکن انکا چھونا بھی حرام ہے یا نہیں اور یہ اشیاء ناپاک ہیں یا نہیں۔ اگر کسی طرح سے شراب کی چھینٹ کپڑے پر پڑ جاوے یا دوا کی ضرورت سے گانجہ افیون جیب میں پڑی ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے؟ کہ دھونا یا علیحدہ کر دینا ضروری ہوگا۔ بینوا بالدلیل والبرہان۔ راقم طالب حق از کلکتہ

جواب نمبر ۶/۷۔ زید کے دل میں اگر تصدیق توحید و اقرار رسالت ہے تو مسلمان ہے حدیث شریف میں ہے کسی مسلمان کو گناہ کبیرہ کی وجہ سے خارج نہ کیا کرو بیشک گناہگار ہے۔ جنازہ بھی پڑھا جائیگا۔

جواب نمبر ۷/۷۔ بکر مسلمان ہے۔ جب زید مسلمان ہے جسکا قصور بکر سے زیادہ ہے۔ تو بکر کیوں نہیں جسکا قصور بھی کم ہے۔ کیونکہ یہ گناہ کا اقرار کرتا ہے۔

جواب نمبر ۸/۷۔ شراب۔ خنزیر کی نجاست کا ذکر تو قرآن وحدیث میں آتا ہے۔ لیکن افیون۔ گانجہ وغیرہ کی حرمت آئی ہے۔ نجاست کا لفظ مجھے یاد نہیں مگر حرام سب ہیں اس لئے سور کے گوشت اور شراب سے کپڑا ناپاک ہو جائیگا تو دھونا پڑیگا۔ حرام چیز کا استعمال دوا کے طور پر بھی جائز نہیں حدیث شریف میں ہے ان اللہ لم یجعل فی الحرام شفاء (خدا نے حرام چیزوں میں شفا نہیں کی)۔

سوال نمبر ۹/۷۔ والیان صغیر وصغیرہ نسبت یعنی منگنی کو آپس میں نفاق ہونے سے توڑ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۰/۷۔ صغیر وصغیرہ کہ والدین نے نسبت کی۔ بعد بلوغت کے لڑکا یا لڑکی وہ نسبت توڑ سکتے ہیں یا نہیں؟ (قاضی قاسم میاں۔ اناگوندل۔ کاٹھیاواڑ)

جواب نمبر ۹/۷۔ نکاح توڑنے کا اختیار تو ولی کو نہیں مگر محض نسبت میں اگر کوئی خرابی دیکھیں تو توڑ سکتے ہیں۔

جواب نمبر ۱۰/۷۔ کتب فقہ شرح وقایہ وغیرہ میں بھی یہ مسئلہ ملتا ہے کہ باپ یا دادا کا کیا ہوا نکاح لازم ہو جاتا ہے اور انکے سوا اگر کوئی اور ولی (چچا یا بھائی وغیرہ) کرائے تو بعد بلوغت صغیر اور صغیرہ کو اختیار فسخ ہے۔ اگر لڑکا فسخ کریگا تو قبل از زفاف نصف مہر دیگا۔ کیونکہ نکاح ہو چکا ہے۔ اختیار فسخ ثبوت نکاح پر متفرع ہے۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**نامۂ مکی** میں بخیریت تمام مکہ معظمہ پونچا۔ عرفہ یہاں سنیچر کو ہوا اور اتوار کو دس تاریخ ذالحجہ ہوئی۔ اس سال مکہ معظمہ میں اہلحدیث بہت ہیں۔ میر شاہ عین الحق صاحب سے روزانہ ملتا رہتا ہوں۔ شاہ صاحب بیمار بھی ہو گئے تھے۔ مگر اب صحت ہے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی اور مولوی عبدالحکیم صاحب نصیر آبادی بھی یہاں موجود ہیں۔ مفصل کیفیت اپنے سفر کی بوقت ملاقات عرض کرونگا۔ (ڈاکٹر اشرف خاں علی گڈہی از مکہ معظمہ) ۱۹ ذی الحجہ

**افسوس** مولوی حکیم محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسۃ القرآن سیالکوٹ ۱۲ مارچ کو طاعون سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نے بڑی محنت سے ایک چھوٹا سا یتیم خانہ اور اسلامیہ سکول جاری کیا تھا۔ جسکا اب خدا حافظ۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

**بمبئی** کے ایک سیٹھ آدم پیر بہائی جی نے علی گڈہ کالج کے لئے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ عنایت کیا (کون کہتا ہے کہ مسلمان دیتے نہیں۔ دیتے ہیں مگر لینے والا اور ٹھیک حسب موقع خرچ کرنے والا کوئی نہیں)۔

**امیر صاحب** کابل نے اپنی سلطنت میں ٹیلی فون لگانے کا حکم فرمایا۔

**شاہزادہ صاحب** نے علی گڈہ کالج کا ملاحظہ کیا اور بہت خوشی ظاہر فرمائی

**امرتسر** میں ہولیوں کی بدولت بڑی لڑائی ہوئی ایک دو خون بھی ہوئے (نہیں معلوم گورنمنٹ تعزیوں اور ہولیوں جیسی خرابی کیوں بند نہیں کرتی)

**مرزا صاحب** قادیانی کے رسالہ کی امداد کے لئے اخبار وطن نے ایک فنڈ قائم کیا تھا اس شرط پر کہ مرزائی خیالات کو اس میں دخل نہ ہوگا آخر کار اہلحدیث کا خیال یا پیشگوئی سچی ہوئی کہ مرزائی ایڈیٹر نے کہا کہ ہم اپنے اعتقادات ضرور بیچینگے جسپر وطن نے اس فنڈ کو بند کر دیا۔

**کلارک آباد** ضلع لاہور میں ۲۲ کس مسلمان ہو گئے (منقول آئندہ)

**انجمن نصرت الاسلام** دینا نگر ضلع گورداسپور کا جلسہ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو ہوگا۔ دہلی کے مولوی عبدالمجید صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب (سابق جگدیبا پرشاد ورما) امرتسر سے مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب بھی شریک ہونگے۔

**پٹنہ** میں ایک کمہار گرفتار ہوا جو شہد کی چربی سے گھی بنا کر لوگوں میں فروخت کرتا تھا۔

**ایک انگریز** سیاح جو آجکل صوبجات متحدہ سینا اور برہم نگر کی سیر کر رہا ہے لکھتا ہے کہ مسلمانوں کی سچی عبادت اور سچی جمعیت اور دینداری کے آگے عیسائیوں کی نمائشی عبادت بالکل بے بنیاد ہے (والفضل ما شہدت بہ الاعداء)

**روس** نے جنگ روس و جاپان کا حساب شائع کیا ہے جسمیں کل خرچ ۱۷ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا) بیان کیا گیا ہے۔ لیکن روس کی حالت صریحاً سخت نازک ہو رہی ہے۔ سلطنت پر کئی ہزار ملین روبل (روبل سوا روپیہ کا) کا قرضہ ہے۔ ریلوے لائنیں بیکار پڑی ہیں انپر کوئی سفر نہیں کرتا۔ بنک سب بند پڑے ہیں۔ جہاز لنگر ڈالے کھڑے ہیں۔ تجار بے زر اور کسان بھوکے ہو گئے ہیں۔

**حضور وائسرائے** دہلی میں سر جان نکلسن کے بُت کے اوپر سے پردہ اٹھانے کی رسم آئندہ ماہ کے شروع میں اپنے ہاتھ سے انجام دینگے۔ (تعجب ہے جس بت پرستی کو تمام خاندان رسالت مٹاتے چلے آئے ہیں آج اس الٹی روشنی کے زمانے میں اُس کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اس زمانے کے مدعی نبوت قادیانی کرشن جی اُٹھے تو وہ اپنی تصویر کے ہی دام کھرے کرنے لگ گئے)

**بمبئی** میں شہتیروں اور کڑیوں کے کارخانہ میں ایک لیمپ کے الٹ جانے سے آگ لگ گئی اندازاً تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

**تقسیم بنگالہ** کو نئے سکرٹری آف سٹیٹ نے منسوخ کر کے مشرقی بنگالہ کو بدستور قدیم بنگالہ کے ساتھ ایک ہی لفٹنٹ گورنر کی نگرانی میں کیوں نہ کر دیا۔ اس امر سے ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے بنگالیوں نے کلکتہ میں الگ الگ بیس جگہ جلسے کئے اور ہر جلسہ میں تقسیم بنگالہ پر اعتراض کے ریزولیوشن پاس کئے گئے (اس حکم سے ہمیں بھی افسوس ہے۔ کیونکہ ہمارے قادیانی کرشن جی نے ایک بڑا ہانکی تھی کہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائیگی۔ شاید بعد مرنے کے ہو)

**شہزادہ صاحب** کی تشریف بری کی یادگار میں علیگڈہ کالج میں سائنس کی تعلیم کے لئے ایک اسکول قائم کیا جائیگا۔ اس اسکول کا نام پرنس آف ویلز سائنس اسکول ہوگا۔ اسکول کے لئے دو لاکھ ۳۸ ہزار روپے چندہ جمع ہو چکا ہے اس کے علاوہ ۱½ لاکھ کے وعدے ہو چکے ہیں۔

**امسال حج** میں ۲ لاکھ ۷۰ ہزار مسلمانوں کا اجتماع تھا۔ حجاج کی صحت ابتک بفضلہ تعالیٰ اچھی بتائی جاتی ہے۔

**امریکہ** کی مشہور مدبر مسٹر برین جو چاندی کے سکہ کے بالخصوص مؤید ہیں ہندوستان کی سیر کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ کلکتہ میں وہ حضور وائسرائے کے مہمان تھے۔

**ندوۃ العلماء** کا سالانہ جلسہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اپریل کو بنارس میں ہوگا۔

# سامانِ تندرستی

## برقی سٹ

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی تاثیر سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت مع محصول ہے (تین روپیہ پانچ آنہ)

## معجون تیرہ رتن

نزلہ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کو دفعیہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ طالبعلموں وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور اسے استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ...

## ممسکِ جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت ۲۸ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) مع محصول ...

## مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ دردکمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ۱/۲ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو۔ اُن کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اُٹھائیے قیمت فی چھٹانک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) ... مع محصول

## صغرسنی شادی

کے نقصانات اور ضرر سے بچنا چاہو۔ تو کتاب پیغام دل خرید کر مطالعہ کرو قیمت ...

المشتہر علم الدین منیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ امرتسر



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں دستیاب ہوتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال فوراً بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ... فی عدد
" زرین ... "
پٹی دیسی اونی ۱۲ / ۱۴ فی جوڑا
" پشمینہ ... "
کمبل دیسی ... فی عدد
لوئی سفید ... "
جراب دستانہ اونی ... فی جوڑا
" سوتی ... فی درجن
فوجی زین خاکی ۱۲ / گز ... تک
صافہ ٹسری اودہ ... "
ازار بند سوتی ... فی عدد
" ریشمی ۱۲ / ... "
تھان گبرون باریک موٹا ... تک
جوتہ سادہ ساخت لودیانہ ... تک
" زرین ہوشیار پوری ... "
لنگیاں اور دہوتی ... "
رنگین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض ... "

کلاہ سادہ ... تک
" زرین ... "
پٹی سرخ ... فی جوڑا
" جھبیا ... "
کمبل فوجی ... "
چادر پشمینہ ... فی جوڑا
بنیان و پاجامہ اونی ...
" سوتی ... تک
پٹی باڈی گوٹ فی تھان ... تک فی گز
صافہ ٹسری خاکی ... "
رومال سوتی ... فی درجن
" ریشمی ... فی عدد
پگڑی دو رخی ... "
دری برائے پلنگ ... تک
دری فرشی فرمائش کے مطابق تیار ہو سکتی ہے
باقی فہرست منگا کر دیکھو۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ بیلٹ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین پیچ اونی و سنہری و روپہری دیسی اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ


حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) انچارج مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

R.L. No. 352

SOHDRA 25 MA. 06

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**فہرست مضامین**


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| تفسیر القرآن عربی ختم ہو | ۱ |
| اخبار کیوں گم ہوتے ہیں؟ | ۱ |
| خلافت و راشدہ | ۲ |
| تغلیب الاسلام - مہر نگال | ۳ |
| علماء اہلحدیث سے سوال | ۴ |
| تقریظات - چند استفسارات | |
| کیا مرزا بھی اسلام ... یا ... | |
| کرشن گوپالی ... درخواست ... | |
| فتوے - انتخاب الاخبار، اشتہارات | ۱۲/۱۳ |


لمن الملک

# اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

ابوالوفاء ثناء اللہ

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے
والیان ریاست سے
رؤسا و جاگیرداران سے
عام خریداران سے
چھ ماہ کے لئے
ممالک غیر سے

**قواعد و ضوابط**

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہوں گے۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ خط و کتابت کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

نمبر ۲۰ | امرتسر ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۷ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ | جلد ۳

## اہلحدیث

امرتسر ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۷ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ

## تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی ختم ہے

اس لئے کوئی صاحب خریداری کی درخواست نہ بھیجیں۔ ہاں پیشتر بھی بذریعہ اہلحدیث مورخہ ۲ مارچ التماس کی تھی اور اب بھی کیجاتی ہے کہ جس کسی صاحب کو کسی قسم کی غلطی تفسیر القرآن میں (چھاپہ کی یا مضمون کی) معلوم ہو وہ براہ مہربانی حسبۃً للہ خاکسار راقم کو مطلع فرماویں۔ میں اسپر کافی غور کرونگا۔ مَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ

(ابوالوفاء)

## اخبارات کیوں گم ہوتی ہیں؟

کئی ایکدفعہ اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ اہلحدیث برابر ہر ایک خریدار کو بھیجا جاتا ہے۔ تاہم جسکو نہیں پہنچتا وہ دفتر کو نہ بھیجے۔ بلکہ ڈاکخانہ کی سہل انگاری پر محمول کرے۔ اسی لئے ہر دفعہ سر ورق پر تاکیدی نوٹس لکھ دیا جاتا ہے۔ مگر تاہم بعض دوست اہلحدیث کے ایسے شیدائی ہیں کہ انکی ذرہ سی بھی جدائی پر ہر قسم کی بدگمانی کو روا رکھ لیتے ہیں۔ بعض دوست عموماً لکھا کرتے ہیں کہ وطن بھی ہمارے پاس آتا ہے وہ گم نہیں ہوتا تو اہلحدیث کیوں گم ہوتا ہے؟ تو ایسے اصحاب خود ۲ پرچ کا وطن دیکھیں کہ وہ کسطرح سے اخبار نہ پہنچنے سے نالاں ہے۔ اہلحدیث تو ہر طرح اپنے معاملہ کی صفائی کرنے کو طیار ہے کہ دوبارہ طلب کرنے پر بھی بھیجا جاتا ہے مگر اسکا کیا علاج ہو کہ بعض حضرات چپکے سے کئی کئی ہفتوں بعد خط لکھدیتے ہیں کہ تین ہفتوں سے اخبار نہیں آیا۔ پانچ ہفتوں سے نہیں پہنچا۔ پھر طرفہ یہ کہ نہ اپنا نمبر نہ اخبار کا نمبر نہ پتہ۔ حالانکہ اسی ہفتہ لکھنے کی سخت تاکید ہوتی ہے۔ ایسے اصحاب ذرہ اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو بھی لکھ دیا کریں تو زیادہ مفید ہو۔ دفتر ہذا سے تو ہر طرح احتیاط کے ساتھ اخبارات بھیجے جاتے ہیں اور آئندہ کو بھی بہر صورت احتیاط سے کام لیا جاویگا۔

# خلافت اور امامت

## گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ پرچہ میں ہم اس بحث کو یہاں تک پہونچا چکے تھے کہ حضرت علی کی خلافت کے متعلق جو روایات بیان کیجاتی ہیں۔ وہ تو اس مدعا کیلئے صاف نہیں البتہ جو روایات حضرت ابوبکر کی خلافت کے متعلق آتی ہیں وہ بہت صاف ہیں۔ ہم چاہتے تھے کہ اس مرحلے سے جلدی نکلکر اپنے اصلی مطلب پر پہونچیں اور رسالہ اصلاح کا جواب دیں۔ جسکا وعدہ شروع مضمون میں ہوا تھا۔ کہ ناگاہ اس ہفتہ رسالہ مذکورہ میں ایک نیا شگوفہ دیکھنے میں آیا۔ جسکی طرف ہم اپنے مشفق شیعہ دوست کو توجہ دلاتے ہیں۔ جنکے ملامتی خط کا ذکر پہلے کسی پرچہ میں آچکا ہے۔

بہرحال رسالہ مذکورہ میں ایک سوال بڑے زور و شور سے تمام علماء اہل سنت سے کیا گیا ہے۔ اور اسے ہمارے مضمون سے تعلق بھی ہے اس لئے اسکا جواب دینا مقدم ہے۔

**سوال از جمیع علماء اہلسنت**

کیا فرماتے ہیں علماء اہلسنت اس بارہ میں کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اون دس سنتوں کا امر کیا جس میں ختنہ اور بال کا کاٹنا بھی ہے اور آپ حسب الارشاد انکو بجالائے تو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں تیری اولاد میں سے بھی بجز ظالموں کے امام و پیشوا بناؤنگا جیسے حق تعالیٰ فرماتا ہے واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات الی قولہ عھدی الظالمین یعنی یاد کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آزمایا ابراہیم کو اس کے پروردگار نے کئی امور میں پس پورا کیا انکو ابراہیم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق میں کرنیوالا ہوں تجھکو آگلوں کے لئے امام۔ حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ الٰہی میری اولاد میں سے بھی کوئی امام کرینگا۔ خدا نے کہا کہ میں تیری اولاد کو امام کرونگا۔ لیکن ظالموں کو میرا عہد نہ پہونچیگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امامت ظالموں کو نہ پہونچیگی۔ اور آپ لوگوں کے خلفا بایں سبب ظالم تھے کیونکہ خدا فرماتا ہے ان الشرک لظلم عظیم یعنی بہ تحقیق کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ و نیز فرماتا ہے والکافرون ھم الظالمون اور کافر لوگ وہی ظالم ہیں۔ اور یہ مسلم ہے کہ آپکے خلفائے ثلثہ سن شیخوخیت تک مشرک اور کافر رہے اور بت پوجا کئے پس خواہ کتنا ہی بہت بڑے عالم تھے ایسی امامت آپکو کس طرح پہونچ سکتی ہے؟ (سائل فقیر ایک طالب علم از کھجوہ (اصلاح بابت قوم صفر ۵۰))

معلوم ہوتا ہے کہ طالب علم مذکور کسی مشفق استاد سے نہیں پڑھتا ورنہ یہ سوال نہ کرتا۔ اگر پڑھتا ہے تو اسکا استاد اور وہ دونوں اس مشہور قول کے مصداق ہیں ؎ نکتہ داں نشود کرم گرکتاب خورد۔

طالب علم صاحب! آپکو معلوم نہیں کہ مشتق پر حکم لگانے کی علت مبدأ ہوتا ہے۔ سارق (چور) کو سزا دینے کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ تو اسکی علت کیا ہے؟ سرقہ (چوری)۔ زانی کو کیوں سزا ملتی ہے۔ اسکی علت کیا ہے؟ زنا۔ ٹھیک اسی طرح ظالموں کو عہد ابراہیمی نہ پہونچنے کی علت کیا ہے؟ ظلم (شرک و کفر) لیکن ساتھ ہی اسکو یہ بھی آپکو یا آپ کے مشفق استاد کو معلوم ہے کہ قضیہ مشروطہ میں مادام الوصف حکم ہوتا ہے۔ یاد نہیں؟ منطق کا پہلا سبق ہے۔ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لا دائما اس لا دائما کو جانتے ہو کدھر اشارہ ہے؟ ای بعض الکاتب لیس بمتحرک الاصابع فی وقت ما یعنی جبتک کاتب کو کتابت کا وصف حاصل ہے حرکت اصابع بھی حاصل ہے جب وہ وصف زائل ہو تو وہ حکم بھی ساقط۔

پس اس قاعدہ کے مطابق آؤ ہم تمہیں بتلادیں کہ الاسلام یھدم ما کان قبلہ (یعنی اسلام پہلے تمام گناہوں کو ملیامیٹ کردیتا ہے) اس حدیث میں اگر آپکو شبہ ہو کہ سنی طریق سے منقول ہے اسلئے حجت نہیں تو قرآن شریف ہی کو دیکھئے کیا ارشاد ہوتا ہے۔ قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفرلھم ما قد سلف (پ ۹ ع ۱۹) یعنی اے نبی تو کافروں سے کہدو اگر باز آجاویں اور توبہ کرلیں تو انکے سابقہ سب گناہ معاف کئے جائینگے۔ اس سے بڑھکر دوسری آیت میں فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفرلکم ذنوبکم (اے نبی تو ان سے کہدو اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا) اس آیت میں گنہگار تائبین کو بجائے مغفرت کے مزید احسان کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ کہ تم بجائے گنہگار ہونے کے کفر و شرک سے توبہ کرنے پر خدا کے محبوب بنجاؤگے پس بتلائیے کہ اس آیت اور حدیث میں خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا حصہ نہیں؟ جبکہ انہوں نے توبہ کی اور پیغمبر علیہ السلام کے پیرو بن گئے تو پھر یہ وعدہ خداوندی ان سے کیوں متخلف ہوگا کہ پچھلے گناہ معاف ہو کر خدا کے محبوب نہ بنے ہوں۔

**طالب علم صاحب!** افسوس آپکو نا مشفق اُستاد نے سخت دھوکہ دیا۔ غور سے سنئے! اگر آپ کی تقریر پر عمل کیا جائے تو آج اسلام اور پیغمبر علیہ السلام کو بھی جواب دینا پڑیگا۔ سنئے! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ خدا نے تجھکو **ضال** پایا۔ پس ہدایت کی اور ضالین کی بابت فرمایا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (اے خدا ہمکو ضالین کی راہ سے بچائیو) چونکہ تم طالب علم ہو اس لئے تم کو میزان کے قاعدہ سے بتلاتا ہوں (النبی کان ضالا (صغریٰ) ولا شئ من الضالین بمتبع (کبریٰ) نتیجہ تم خود ہی سمجھ لو۔ پس جس قاعدہ سے آپ اور آپکے فاضل اڈیٹر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو متبوع بتلاتے ہیں اُسی قاعدہ سے ہم خلفائے ثلاثہ کو سمجھتے ہیں۔

علاوہ اس کے تم نے امام کے لفظ کو بھی غور سے نہیں دیکھا۔ امام کا لفظ کئی ایک معنوں پر بولا جاتا ہے۔ خواہ حقیقت مجاز کہو یا مشترک۔ پیغمبر۔ خلیفۂ وقت۔ حاکم وقت۔ امام نماز۔ اب غور طلب بات یہی کہ آیت موصوفہ میں ان معانی میں سے کون سے معنے مراد ہیں۔ اس عقدہ کے حل کرنے کے لئے حضرت ابراہیم کی امامت کو نظیر بنایا جائے تو امر سہل ہے۔ کہ جس قسم کی امامت حضرت ابراہیم کو ملی تھی اُس قسم کی امامت کی نفی کیگئی ہے کہ ظالموں کو نہیں پہونچیگی۔ کیونکہ پہلے ارشاد ہے قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا (اے ابراہیم میں تجھکو لوگوں کا امام بنانا چاہتا ہوں۔ اسپر ابراہیم نے عرض کیا وَمِن ذُرِّيَّتِي میری اولاد میں سے بھی کسی کو۔ فرمایا لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (ظالم میری ولی عہد نہونگے) اس ساری آیت کو بغور دیکھا جائے تو ظالموں سے امامت نبوت کی نفی کیگئی ہے۔ ان معنے سے اگر آپ شروطہ عامہ کو مطلقہ عامہ کے معنے میں بھی لے لیں۔ تو ہم آپ سے متعرض نہونگے مختصر یہ کہ آپ کا دعوےٰ ہے کہ امامت بمعنی خلافت ظالموں کو نہیں پہونچ سکتی۔ مگر دلیل سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ امامت بمعنی نبوت ظالموں کو نہیں پہونچتی۔ خاتم التقریب۔ (باقیدارد)

**تغلیب الاسلام** کی نسبت ہمارے کرم دوست مولوی محمد فیروز الدین صاحب ڈسکوی سیالکوٹ سے ایک تحریر بھیجتے ہیں۔ گو اس قسم کی تحریرات کو ہم نے کبھی شائع نہیں کیا۔ مگر چونکہ ہمارے معزز ہمعصر وکیل امرتسر نے تغلیب پر کچھ ریمارک کیا تھا۔ جسکا جواب بھی گذشتہ اہلحدیث میں دیا گیا۔ اس لئے یہ تحریر درج کیجاتی ہے تاکہ ناظرین کو اندازہ لگانے کا موقع مل سکے کہ آریوں کے متعلق واقف کاروں اور نبرد آزماؤں کی کیا رائے ہے۔ اور وہ کارڈ حسب ذیل ہے۔

مجاہد اسلام و فخر اہل اسلام جناب مولوی صاحب زاد لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رات کو اتفاقاً جناب کی تالیف کتاب یعنی تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام دہرمپال متفرق مقامات سے میرے مطالعہ میں آئی۔ ترک اسلام میں میرے خیال میں جو کمی رہ گئی تھی۔ واقعی تغلیب الاسلام نے وہ پوری کردی میں آپکا اس بارہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ہر مسلمان کو آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میرا ارادہ تہذیب کے جواب لکھنے کا تھا۔ لیکن اب میں نے فسخ کردیا ہے۔ آپ کی تغلیب فی الحقیقت اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان۔ ہر آریہ اور ہر ایک فرد بشر کے ہاتھ میں ہو۔ کچھ شبہ نہیں کہ آپنے کسی قدر ظرافت کی چاشنی دی ہے۔ لیکن ایسے بیہودہ اور غیر متین کتاب یعنی تہذیب کے جواب میں بغیر اسکے چارہ نہ تھا۔ میں آپکو اس کتاب کے لکھنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور گذارش کرتا ہوں کہ کتاب تکذیب براہین احمدیہ ہر دو جلد اور خبط قادیان کا جواب بھی براہ مہربانی آپ اپنے قلم سے نکالیں۔ اُن کے متفرق جواب ہوئے ہیں اور اچھے ہوئے ہیں مگر مفصل اور مکمل کوئی نہیں۔ یہ آپ ہی کا حصہ ہے کہ تکذیب کے خبط کے کل اغلاط اور غیر معتبر کتابوں کے حوالجات کو بکلی صاف کر دیجئے میں نے خود بھی کئی دفعہ ان کے جواب لکھنے کا ارادہ کیا لیکن عدیم الفرصتی مانع رہی۔ اب آپکو ہر مرزئی و ہر آریہ کے آپ ہی اس کے اہل و موزوں ہیں۔

**اڈیٹر**:۔ دعا فرماویں تو آپکی فرمائش کی تعمیل کرنے کی خدا توفیق دے۔ آمین

## دہرمپال ہے یا دہرمگال؟

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے / لقب ...

ہمارے ناظرین حاشا دہرمپال (سابق مسٹر عبدالغفور) سے واقف ہونگے جنہوں نے آریہ سماجی بنکر رسالہ ترک اسلام لکھا جسے آریوں نے ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک ہوا کی طرح پھیلایا جسمیں حاشا جی

ahmadimuslim.de

نے اپنی روحانی باپ سوامی دیانند کی طرح مسلمانوں کو اور مسلمانوں کی قرآن کو بے انت گالیاں دیں۔ اور وہ وہ بُرے الفاظ لکھے کہ جنکی کوئی حد نہیں۔ جن میں سے کسی قدر ہم نے تغلیب الاسلام جلد اوّل کے دیباچہ میں نقل کی ہیں۔ خیر اِس ذکر کا تو موقع اور ہے۔ بدگوئی اور بدزبانی میں تو مہاشہ جی آریہ سماج کے کسی سابق لیڈر سے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ کیونکہ ان سے پہلے آریہ سماج کے جتنے لیڈر ہو چکے ہیں اُن سب کو اِس فن (دل آزاری) میں کمال حاصل تھا۔ ہاں ایک بات میں مہاشہ جی سب سے سبقت لیگئے ہیں۔ کیا ہے؟ دروغگوئی اور افترا پردازی رسالہ ترکِ اسلام کے جواب کا یہاں موقع نہیں۔ اُسکا جواب تو ترکِ اسلام میں دیا گیا ہے۔ مگر حال کی ایک تحریر میں بھی مہاشہ جی اپنی عادت سے نہیں چوکے۔ آپ رسالہ اُزالہ کے صفحہ ۱۹۹ پر لکھتے ہیں:۔

"سدرۃ المنتہی کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں کہ معراج کی رات کو حضرت محمد صاحب نے آسمان بالا پر اِس درخت کے بیر توڑ کر کھائے تھے۔ تو اِس وجہ سے بہشتی درخت ہونے کیوجہ سے مسلمان بیری کے درخت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہانتک کہ بعض دیندار اہل اسلام اپنے مردوں کو غسل میت کرواتے وقت بیری کے پتوں کو بھگو کر ہی غسل دیا کرتے ہیں"

حیف ہے اِس دروغ گوئی پر اور نفرین ہے اِس کذب بیانی پر۔ کون مسلمان یہ کہتا ہے اور کون اہل اسلام بیری کی عزت کرتا ہے۔ اور کہاں اسلام نے انکو یہ سکھلایا ہے؟ مسلمانوں کو بیری کی عزت کبھی خواب میں بھی نہیں سوجھی۔ اسلام کی تعلیم تو کیا کسی مسلمان کا بھی یہ خیال نہیں۔ مگر چونکہ ویدک مت والے لوگ پیپل اور بڑھ وغیرہ درختوں کو پوجتے ہیں اِس لئے مہاشہ جی نے اُنکا عوض اُتارنے کو مسلمانوں پر بھی یہ افترا کر دیا! سماجیو! جھوٹ بولکر احمقوں کو بہاندنا کہو جی کون دہرم ہے؟

ہم نے اِس مضمون کے شروع میں کہا ہے کہ مہاشہ جی نے اپنے روحانی باپ دیانند جی کی طرح بدزبانی کی ہے ہمارے اِس دعوے پر شاید کوئی سماجی دوست برا منائے اور ہمارا یہ بیان بھی مہاشہ جی کے بیان کی طرح محض جھوٹ ہی سمجھے۔ اِسلئے ہم ستیارتھ کا صرف ایک مقام بتلاتے ہیں۔ باقی جنکو دیکھنے ہوں وہ تغلیب الاسلام جلد ۲ کے شروع میں دیکھو۔

قرآن شریف کی سورۃ احزاب میں ذکر ہے کہ کفار کو جب جہنم میں ڈالا جائیگا تو وہ کہیں گے کہ خدا وندا جن لوگوں نے ہمکو گمراہ کیا تھا (اٰتِہِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْہُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا) اُنکو دگنا عذاب کر اور بڑی لعنت کر"۔ چنانچہ اِسی ترجمہ کو سوامی دیانند جی خود صفحہ ۷۰۲ طبع اوّل پر نقل کرتے ہیں مگر پھر بھی اِس پر در افشانی کرتے ہیں کہ:۔

"واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں" صفحہ مذکور

سماجیو! بتلاؤ اِس عبارت میں سوامی جی نے کتنے جرموں کا ارتکاب کیا سنئے! (۱) متکلم کے خلاف منشاء کلام کے معنے کئے۔ اِس کی سزا کیا ہے وہی جو خود ہی ستیارتھ کے دیباچہ صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں کہ متکلم کے خلاف منشاء معنے کرنے والے بڑے ضدی متمرد۔ سرکش عقل کے کھوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ (۲) پیغمبروں کو برا کہا۔ حالانکہ خود ہی ستیارتھ طبع اوّل صفحہ ۷۰۵ پر فرمایا تھا کہ ہر مذہب کی دہرماتما لوگوں کی تعظیم کرنی چاہئے۔ (۳) مسلمانوں کے مذہب کی توہین کی اسکی سزا کیا ہے؟ وہی جو خود ہی صفحہ ۷۰۵ پر تجویز فرمائی ہے کہ:۔

"اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دہرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا جہالت کی بات ہے"

سماجیو! اگر اپنے گرو کو ان الزامات سے بچانا چاہو جو تمہارا پرم دہرم اور اوّل فرض ہے) تو ہمارا رسالہ سوامی دیانند کا علم و عقل دیکھکر اسکا جواب دو۔ یا کم از کم اِس مقام ہی کا جواب بتلاؤ۔ مگر کیا تم دو گے؟ ہرگز نہیں البتہ ستیارتھ وغیرہ جیسی بیانوں کے ذریعہ سے گالیاں دوگے۔ جنکو سننے کے ہم ہمیشہ سے عادی ہیں۔

ہم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو + آج دیکھیں کاٹ تیری ابروئے خمدار کا

## علماء اہلحدیث سے سوال

بخدمت جناب فاضل اڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مسئلہ آمین بالجہر و رفع یدین جو فرقہ اہلحدیث میں مروج ہے کو اِس فرقہ کو اِس مسئلہ پر کیفیک مجھے بیساختہ ہنسی آتی ہے۔ اور جب اسکی بابت علماء اہلحدیث سے دریافت کی جاتی ہے تو فوراً یہ لوگ ایک دو حدیثیں سنا کر تسلی کر دیتے ہیں اور اگر پھر ان پر کچھ اعتراض کریں تو جھٹ کفر کا فتویٰ موجود۔ میں نہیں جانتا۔ کہ

ahmadimuslim.de

اس فرقہ نے حدیثوں کو کیا سمجھ رکھا ہے کہ اسپر اعتراض کرنے والوں کو کافر بنانے سے نہیں رکتے۔ کلام باری کی آیتوں پر تو ہیں سوچنے اور سمجھنے کے لئے خداوند کریم کا خود ارشاد ہو رہا ہے۔ لیکن جہاں حدیث شریف آئی فوراً زبان بندی کا ارشاد۔ کوئی کلام نہ کرنا۔ ہرگز نہ سوچنا ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ کلام باری کی آیتوں کا تو یہ فرقہ شانِ نزول دیکھتا ہے۔ مگر کیا حدیثوں کا شانِ صدر کوئی نہیں۔ آپ ہی فرمائیے کہ اگر کوئی غیر مذہب کا شخص جس پر آپ اپنا کفر کا فتوےٰ نہ استعمال کر سکتے ہوں آپ پر اعتراض کرے تو آپ لوگ کیا جواب دینگے۔ کہ حدیث میں یوں ہی ارشاد ہے۔ پس ہم لوگ جو آمین بالجہر اور رفع یدین کو منسوخ جانتے ہیں۔ تو اسی دلیل سے جانتے ہیں کہ ہر ایک کام اپنے اسباب کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ یعنی روٹی جو پکانی پڑتی ہے صرف بھوک رفع کرنے کے لئے۔ کپڑا پہنتے ہیں برہنگی دور کرنے کے لئے۔ پس آمین بالجہر صرف اس لئے کہجاتی تھی کہ سورہ فاتحہ میں چونکہ نصف حصہ خداوند کریم کا حمد و ثنا ہے اور نصف بندوں کے لئے دعا ہے۔ اور اس میں ہر قسم کی حمد و دعائیں آجاتی ہیں۔ جب یہ پڑہی جاتی تو یہودی غصے میں آجاتے اور کہتے کہ ہر ایک حمد اور دعا تو مسلمان لیگئے ہمارے لئے کیا رہا۔ انکو چڑانے کے لئے مسلمان آمین بالجہر کہتے۔ پس آپ انصاف سے بتائیے کس زمانہ ہمارے نماز پڑھنے کے وقت کون سے یہودی جمع ہوتے ہیں۔ جن کے چڑانے کے لئے آمین بالجہر کہجاتی ہے۔ جب اسباب ہی نہیں تو کام کا کرنا چہ معنے دارد۔ ایسا ہی رفع یدین صرف اس لئے تھی کہ منافق بغلوں اور آستینوں میں بت رکھ کرلے آتے۔ اور بوقت سجدہ پیشانی اُن پر رکھتے جس کے انسداد کے لئے رفع یدین کا حکم ہوا۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کی بغلوں میں کون سے بت ہوتے ہیں جن کے گرانے کے لئے آپ رفع یدین کرتے ہیں۔ یا وہی بات ہے۔

ع آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

خلاف عقل بات کے نہ ماننے والو کچھ اپنی عقل سے بھی کام لیا کرو۔ امید کرتا ہوں کہ آپ میرا اس ناقص مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دینگے۔ جگہ دینگے۔ کیونکہ ہر مسلمان کے شکوک کو رفع کرنا آپکا فرض ہے۔

راقم۔ شیخ عبدالرحمان از جالندہر۔ بازار شیخاں۔

**جواب** } آپ کو کیا پڑی ہے کہ آپ غضب آلودہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ بلا خوف ادہر آئیے اور خلق محمدی کا مزا پائیے۔ مگر آپکا یہ الزام علماء اہلحدیث ہی پر لگانا غلط ہے۔ ہر ایک فرقہ میں اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جنکی نسبت یہ شکائیت کچھ بیجا نہیں ہے،

کوئی مسئلہ پوچھنے اُن سے جائے　　　تو گردن پہ بار گراں لے کے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اسمیں لائے　　　تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے

ستون (چشم بددور) ہیں آپ دین کے
نمونہ ہیں خلقِ رسولِ امین کے

حنفی بھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں۔ اعتبار نہو تو لاہور کی بیگم شاہی مسجد میں جاکر امتحان کرلو۔ خیر اب سنئے اصل مسئلہ کا جواب۔ دونوں دعووں کا ثبوت آپکے ذمہ تھا جو آپ نے نہیں دیا۔ کونسی روائت میں آتا ہے کہ یہودیوں کو چڑانے کی غرض سے تعلیم ہوئی تھی۔ ایسا ہی کس حدیث میں آتا ہے کہ منافقوں کے بتوں کی غرض سے رفع یدین سکھلائی گئی تھی۔ بھائی صاحب یہ مانیں تو جاہل واعظ مسجدوں میں کہا کرتے ہیں جن کو نہ خدا کا خوف ہوتا ہے نہ رسول سے شرم۔ تمکو کیا پڑی کہ ایسی بے ثبوت بے مطلب باتوں کے پیچھے پڑ رہے ہو سنو۔ اگر رفع یدین اس غرض سے تھی جو تم نے بیان کی ہے تو کیا یہ غرض رفع یدین عندالرکوع کے کرنے سے پوری ہو سکتی ہے۔ آپ کسی وزندار چیز کو بغل میں لیکر رفع یدین کریں۔ پھر دیکھیں وہ گرتی ہے؟ ہرگز نہ گریگی۔ اور اگر رکوع کے وقت رفع یدین سے گر سکتی ہے تو یقین جانئے کہ پہلی رفع یدین سے بھی (جو سب لوگ افتتاح صلوٰۃ کے وقت کرتے ہیں) گر سکتی ہے۔

افسوس ہے کہ لوگ سنت نبوی کو کن حیلوں حوالوں سے ٹلاتے ہیں کیا آپکے کسی امام اور مجتہد بلکہ کسی معتبر مصنف نے بھی یہ دعوےٰ کیا ہے جو تم نے کسی سے سن سنا کر کر دیا ہے۔ اچھا تو ہم بغرض محال آپ کی بات مانے لیتے ہیں کہ رفع یدین اور آمین کے اسباب وہی تھے جو تم نے تبلائے تو کیا حج کے طواف میں رمل (تیز روی) کا سبب بھی تو کوئی تھا۔ آپ کو یاد نہو تو سنئے! آپکی معتبر کتاب شرح وقایہ کے الفاظ یہ ہیں:-

کان سببہ اظہار الجلادۃ للمشرکین حیث قالوا اضناھم حمّٰی یثرب۔ یعنی اُسکا سبب مشرکوں کو اپنا زور دکھانا تہا۔ کیونکہ انہوں نے کہا تہا کہ مسلمانوں کو مدینہ کے تپ نے کمزور کر دیا ہے۔" لیکن کیا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اسکا جواب بھی شرح وقایہ ہی کے الفاظ میں سنئے!

ثم بقی الحکم بعد زوال السبب فی زمن النبی علیہ السلام وبعدہ۔ یعنی یہ حکم

ahmadimuslim.de

(تیز روی نا موافق ہیں) آنحضرت کے وقت اور بعد بھی باقی رہا۔ پس پہلے آپ اپنے علماء سے ملوانے میں رَمَل (تیز روی) کو منسوخ کرائیں پھر ہم سے رفع یدین و آمین بالجہر کی منسوخی پر ندو دیں۔ اور آئندہ کو سنت نبوی کو از خود منسوخ ٹھیرا لینے کا حوصلہ نہ کرنا۔ خدا فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

# تقریظات

## فتاویٰ رشیدیہ

یعنی مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی کے فتووں کا حصہ اول شائع کیا گیا ہے۔ حنفی مذہب کی اصلی شکل مروجہ شرک و بدعت سے پاک صاف دیکھنی مراد ہو تو فتاویٰ رشیدیہ کافی ہیں۔ لیکن خاصہ بشری ہے کہ بعض جگہ بڑے بڑے مشہور علماء کو بھی سنی سنائی باتوں کا اثر ہو جایا کرتا ہے۔ جو تحقیق میں صحیح نہیں ہوتیں۔ اسی طرح مولانا ممدوح کو اہلحدیث کی نسبت یہ خبر پہنچائی گئی ہوگی کہ یہ لوگ مجتہدین کو برا کہتے ہیں۔ اس لئے مولانا صاحب نے بھی ایک سوال کے جواب میں اہلحدیثوں کی برائی میں مجتہدین کو برا کہنا تحریر فرمایا ہے۔ مگر جب کوئی شخص بغرض تحقیق اہلحدیث کی مستند کتابیں خصوصاً شیخ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب معیار الحق دیکھیگا تو اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ اہلحدیث کسی امام کو برا نہیں کہتے بلکہ سب کا ادب کرتے ہیں۔ اگر کوئی برا کہے تو اسکی ذاتی اور شخصی قباحت ہے۔ مذہب اہلحدیث اور تمام قوم کو اس سے کوئی سروکار نہیں جیسے حنفیوں میں بھی ایسا ہے جو ائمہ حدیث خصوصاً امام المحدثین امام بخاری رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہیں۔ بمثال کے لئے مولوی غلام قادر بھیروی حال مقیم لاہور موجود ہیں۔ کتاب کی لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ۸ر پتہ شیخ عزیز الدین علی نظر مراد آباد۔ محلہ سا ہو۔

## کتاب المنفردات والوحدان وکتاب الضعفاء الصغیر وکتاب الضعفاء والمتروکین

یہ تینوں کتابوں کا مجموعہ جناب مولوی زین العابدین صاحب نے شائع کیا ہے فن حدیث میں ایسا مجموعہ ایک عمدہ اضافہ ہوا ہے کتاب اول امام مسلم کی تصنیف ہے دوئم امام بخاری کی۔ سوئم امام نسائی کی ہے۔ علم الرجال کے متعلق ایسی کتابوں کی سخت ضرورت ہے کتاب المنفردات وہی ہے جسکا ذکر شرح نخبہ کے مصنف نے بھی کیا ہے کہ امام مسلم نے اس نام کی ایک کتاب تصنیف کی ہے اس میں اُن راویوں کو درج کیا ہے جن سے صرف ایک ہی شخص نے روایت کی ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ مگر خط اردو ہے اگر عربی ہوتا تو اچھا تھا۔ سوا محصول ایک روپیہ پر ملیگی۔ پتہ حیدر آباد دکن۔ بازار عیسیٰ میاں۔ کوچہ نانا میاں۔ مکان قطب الدین صاحب متصل مولوی زین العابدین صاحب سے ملیگی۔

## دعاوی قادیانی

اس کتاب میں مصنف نے مرزا صاحب قادیانی کے کل دعووں کی اصل عبارتیں بحوالہ صفحات لکھی ہیں اور بعض مناسب ریمارک بھی کئے ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ اچھا ہے۔ قیمت ۲ر پتہ منشی اللہ دتا صاحب مقام جھنگ دروازہ

## حل کلیات غالب

استاد غالب مرحوم کو کون نہیں جانتا انکے کلام کی جو قدر ہے وہ بھی مخفی نہیں پھر ہمارے محمد و مشرقی مولوی احمد حسن صاحب شوکت میرٹھی کا حل ہونے پر تھا گو زیادہ کھینچنے کی حاجت نہیں۔ سخندان اصحاب خود ہی اندازہ لگا لیں کہ کلیات کس کی ہیں اور حل کس کا ہے۔ واقعی استاد غالب کے کلام کو حل کرنے کے لئے ایسے شارح کی ضرورت تھی۔ قیمت عہ پتہ شوکت المطابع میرٹھ

## پارہ کی گولی

یہ گولی حسب تجویز مجوزہ ہو دودھ میں ملا کر دودھ پیا جاوے تو بہت طاقت دیتا ہے۔ اور خاص وقت میں منہ میں رکھی جاوے تو مفید ہوتی ہے۔ قیمت گولی کلاں صہ پتہ حکیم ٹھاکر دت شرما مالک اخبار دیش اپکارک لاہور۔

## مشکی ٹکیاں

ان ٹکیوں کی بابت مشتہر کا دعویٰ ہے کہ پان میں کھانے سے خوشبو اور گلو صاف رہتا ہے۔ قیمت دو سو ٹکیاں ۸ر پتہ ا۔ سید عبد الرحمن لکھنؤ بنگلہ نمبر ۹

## روئداد مدرسہ احسانی بھروچ بندر

سال اوّل بابت ۱۳۲۳ ہجری

چندہ دہندگان تو درج ہے۔ مگر نصاب تعلیم وغیرہ طرز تعلیم کو کچھ بیج نہیں۔ مہتمم صاحب مدرسہ۔ آئندہ کو مدرسہ دیوبند اور سہارنپور کی طرز

ahmadimuslim.de

پر روئداد لکھا کریں۔ تاکہ دیکھنے والوں کو جملہ حالات سے واقف معلوم ہو سکیں۔

## چند استفسارات

نمبر۱ میلاد مروجہ کی تردید میں کسقدر کتابیں آجتک طبع ہوئی ہیں۔ کہاں کہاں سے کس کس قیمت پر مل سکتی ہیں؟

نمبر۲۔ انوار ساطعہ مؤلفہ مولوی عبد السمیع رامپوری کا علاوہ براہین قاطعہ کے اور بھی کوئی جواب ہوا ہے۔ اگر ہوئے ہیں تو کہاں سے مل سکتے ہیں۔

نمبر۳۔ کتب مصنفہ ڈپٹی امداد علی صاحب کانپوری در رد میلاد مروجہ کہاں سے ملتی ہیں۔ کتاب کلمۃ الحق فارسی مؤلفہ نواب صدیق حسن صاحب یا کسی دیگر مولوی صدیق حسن کی بتردید میلاد مروجہ کہاں سے ملیگی۔ میرے پاس قلمی تھی۔ مگر کھوئی گئی۔

نمبر۴ درد دندان کیڑی وغیرہ کی نسبت مجرب نسخہ مطلوب ہو۔

امید کہ ناظرین مفصل جوابات سے سرفراز فرمائینگے۔

شیخ احمد اللہ از دہلی۔

## کیا تلوار کے زور سے اسلام پھیل رہا ہے یا عیسائیت؟

ملتان لائن پر اسٹیشن کوٹ رادھا کشن سے ۳ میل کے فاصلہ پر عیسائیوں نے ایک گاؤں آباد کر کے اسکا نام کلارک آباد رکھا ہے جسکو جہنم آباد کہنا کسی صورت بیجا نہ ہوگا۔ غریب ہندو اور خاکروب قوم کے جو لوگ عیسائی ہو جاتے ہیں انکو بجائے کالے پانی کے بدتر جگہ میں بھیجنے کے اس قصبہ کلارک آباد میں بھیجا جاتا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے راج میں اگر کسی نے ایک انسانی گروہ کی بردہ فروشی اور غلامی سے بدتر درجہ کی حالت۔ عیسائیوں کے مقدس فرشتہ شکل اور شیطانی سیرت پادریوں کے ہاتھ سے ہوتے ہوئے دیکھنی ہو تو انکا اس گاؤں کلارک آباد کے ہندو اور خاکروب کرائی شدہ لوگوں کی حالت کو جا کر بچشم خود دیکھ لینا چاہئے۔ ان لوگوں کو دیکھ کر ہر عقلمند کو اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ غریب جاہل لوگ عیسائی پادریوں کے ہاتھ میں پھنسکر کسی قسم کی تکلیفوں سے کچھ آسایش حاصل کر لیتے ہیں یا اس دنیاوی زندگی میں ہی ابدالآباد جہنم میں جھونک دئے جاتے ہیں۔ یہ غریب نادان جبتک یہاں عیسائیت میں رہتے ہیں تو محض ایک لدو گدھے یا بیل کے آگے لگے ہوئے بیل کی طرح دن کاٹتے ہیں۔ اور جب انکی آنکھ کھلتی ہے یا انکو کچھ دین و دنیا کی ہوش آتی ہے تو اسوقت یہ اپنے آپکو شیطانی شکنجہ و جال میں ایسے جکڑے ہوئے پاتے ہیں کہ نہ اس جہنم آباد سے یارائے گریز نہ چارہ گریز ماندن۔

آپ حیران ہونگے کہ میں لاڑکانہ سندھ سے آکر یہاں وہاں کیسے پہونچگیا۔ عرصہ دو ماہ سے یہاں کے باشندہ عیسائی پادریوں کی نہایت بدسلوکی سے زچ ہو کر بہت کوشش کر رہے تھے۔ کہ کسی صورت ہمکو اس شیطان کے پھندے سے نجات ملے۔ حتی کہ لاہور کی شاہی مسجد میں آکر کئی دفعہ انہوں نے چاہا کہ کوئی صاحب ہمکو خدا کیواسطے مشرف باسلام ہونے کی تجویز بتلادے۔ ہمارا سب گاؤں مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ مگر جہنم آباد میں جانیکو کوئی جرأت کہاں سے لائے؟ جناب لیڈی پریم دیوی صاحبہ کے شدھ کرنے کے بعد کہیں ان ہمارے شیعوں اور ہمارے شیعوں کی اولاد کروڑوں صدیوں سے بچھڑے ہوئے آریہ دھرتی بھائیوں کو اس وطنی مجاہد کی خبر لگی۔ پھر کیا تھا اس سپھل کا رن منتی ۲۰ اشٹمی سُدی مارچ وار چھنچھر گھڑی، پل چلتیوں۔ سیگھ راس۔ شگن اور گرہ سیدھ تھی۔ آدمی گھٹنے پر سوار ہو کر کوٹ رادھا جی کرشن مہاراج میں پرمیشور کا نام لیکر پہونچگیو۔ اس سرو سیوانند کی کرپا سے انتظام یہ سوجھا کہ موضع اعظم آباد اپنے مسلمان بھائی مرزا اعظم بیگ کا گاؤں اپنا ہی ہے۔ یہاں مسجد خانہ خدا میں ہم چلکر بیٹھتے ہیں۔ کلارک آباد کے سب بچے زن و مرد جو مسلمان ہونا چاہتے ہیں یہیں بیل گاڑی میں لاد کر لگوا لیجیو اس لیئے وہاں مسجد میں جا بیٹھے۔ ہمکو کہاں خبر تھی کہ یہ تو مرزا جی کا بھی دارالامان ہے مسجد کے مولوی صاحب کے دریافت فرمانے پر ہمنے صاف صاف اپنی غرض و حال کہدیا۔ انہوں نے موجودہ مرزا جی کو مذکورہ بالا خبر دی۔ غرضیکہ فوراً سے پیشتر گاؤں خالی کر دینے کا مرزا شاہی حکم جاری ہوگیا۔ اپیل کرنے پر حکم ہوا کہ ہمارے بہت سے دنیاوی تعلقات چونکہ پادریوں کے ساتھ ایسے نازک ہیں کہ ہماری تکمیل انکے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ انکی زمین میں سے ہو کر ہماری زمین میں نہر آنے والی ہے اور آپ کے یہاں ایسا کام کرنے سے بجائے نہر کے ہمپر پادریوں کا قہر آجائیگا قصہ کوتاہ۔ لاچار موضع اعظم آباد کا مورچہ ہمکو چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد یہاں سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر آباد کار مسلمانوں کا ایک دوسرا گاؤں موضع ترکی قریب تھا۔ مگر اس موضع کے مسلمانوں نے بھی ہماری مقصد سے آگاہی پاکر اپنی تنگی تمام کر دی غرض سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہ سوجھا کہ اب کلارک آباد ہی میں چلو جو کچھ ہو سو ہو۔ ادھر بیچاری ذیل کے نومسلموں حال کو جب ہمارے اعظم آباد آنیکی

ahmadimuslim.de

خبر ملی تو ایکدم کلارک آباد کے لوگوں نے ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ نمبردار تک کوچ کر کے اعظم آباد آنے کی تیاری کی تو تمام گاؤں میں ہلچل مچگئی اور پادریوں نے انکو اپنا پھندہ دکھلایا طرح طرح کی شیر بھبکیاں دیں اور گاؤں سے نکلنے نہ دیا۔ آخر میں کلارک آباد میں ہم بھی پہونچگئے۔ خدا جانے کس چال پر پادریوں نے مسلمانوں کو یہاں ایک چھوٹی کچی مسجد بنانے دی تھی۔ اپنے گاؤں میں ہماری داخل ہونے پر اُس کے ملاں میاں عبداللہ صاحب پر پادریوں کا غضب آ ٹوٹا۔ مسجد میں ہمارے داخل ہونے سے پیشتر میاں جی کو مع اسباب باہر نکالکر مسجد کا قبضہ لیلیا گاؤں کے بچہ بچہ کی زبان پر یہ بات جاری ہے۔ کہ پادری صاحب کو بلا قصور ہر شخص کو قید کر دینے کا ہر وقت اختیار ہے۔ تھوڑی سی تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ گو پادری صاحب کو آنریری مجسٹریٹی کا اختیار بھی حاصل ہے۔ مگر یہاں ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ زمین کے مالک تو پادری ہیں اور باقی سب کے سب اعلیٰ نمبردار سے لیکر ادنیٰ تک کاشتکار ہیں۔ اور اس حکمت عملی سے سب کو اپنا مالی قرضدار بنا چھوڑا ہے۔ اب کوئی انہیں سے اگر عیسائی بنا ہے تو اُس کو سارا دن لگاتار محنت و مشقت و مزدوری کرنے پر پاشن کے فیاضی لنگر کی شوربہ روٹی ملجاتی ہے۔ ورنہ جسدن کسی نے عیسائیت کا جوا اپنی گردن سے اُتارا تو اُسی دن انکو اپنی دیوانی ڈگریاں میں لاہور کے جیلخانہ کی سیر کرنے کو بھیجدیا۔ ایسی تکلیف دینے پر بھی گردونواح کے گاؤں پر اسقدر بیجا تحکم اور دباؤ ڈالا ہوا ہے کہ اتنا ہم لوگوں پر ایک گورنر کا بھی نہیں۔ کیا مجال ہے کلارک آباد کا کوئی آدمی اگر مسلمان ہوجائے تو گردونواح کے کسی گاؤں میں کوئی رہنے کے لئے اُنکو کرایہ پر بھی جگہ تک دیکھ سکے۔ پھر کیا یہ اوروں کے زور سے عیسائیت کا پھیلانا نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر عیسائی مذہب کے قبول کر لینے سے یہی نجات حاصل ہوسکتی ہے کہ جو بیچارے ان کلارک آباد کے کرانیوں کو ان پادریوں کی مہربانی سے حاصل ہوئی ہے تو حیف ہے ایسی نجات پر اور کروڑ حیف ہے ایسی نجات لینے دینے والوں پر۔ قصہ کوتاہ آخر کار یہ آپکا نیازمند کلارک آباد کے چار بڑے گھرانے کے سب زن و مرد اور بچوں کو جنمیں وہاں کا نمبردار بھی شامل تھا۔ بیل گاڑیوں پر سوار کر کے لاچار کوٹ رادھاکشن کے اسٹیشن والے بازار میں لے آیا۔ اور برسر بازار تمام ہندو مسلمانوں کے روبرو سب کو مشرف باسلام کیا۔ اس سے پیشتر بھی لوکانہ سندہ سے آ کے ہی چند ہندوؤں کو مشرف باسلام کیا تھا۔ سب کی فہرست خدمت اقدس میں حاضر کرتا ہوں۔ اس کو کہتے ہیں بے تلوار کے اسلام کا پھیلنا اور بچھڑے ہوئے بھائیوں کو دشمنوں کے قبضہ سے نکالکر اپنے ساتھ ملانا۔

او آریہ بھائیو۔ اب ذرہ کچھ آپ بھی کلارک آباد کے میدان میں نکلو اور کچھ اپنے آریہ دھرم کے گن دکھلاؤ۔ خلق خدا ذرا آپ کی پرتی ندھی سبھا کی شدھی کی کرتوت بھی دیکھنا چاہتی ہے۔ کیونکہ عملی کارروائی دیکھنے دکھلانے سے زیادہ سچائی کا کیا تجربہ و ثبوت ہوسکتا ہے۔

## فہرست نومسلمان

| نمبر شمار | نام اصلی | ولدیت | قوم | سکونت | اسلامی نام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جوالا دیہ | خزانہ رام | ہندو راجپوت | ملازم ریلوے ورکشاپ لاہور | جمال الدین |
| ۲ | لیڈی پیم دیوی | مسٹر اوگسٹی | عیسائی | قلعہ گوجر سنگھ | فاطمہ |
| ۳ | سوہنی | زوجہ پوچا | ہندو جاٹ | ضلع حصار حال لاہور | برکت بی بی |
| ۴ | پسر | 〃 | 〃 | 〃 | سلطان محمد |
| ۵ | پوچا | گنگا دہر | 〃 | 〃 | کریم بخش |
| ۶ | چیندو | ملا | خاکروب | ملازم [illegible] لاہور | چراغ دین |
| ۷ | بوٹا سنگھ | شہنا سنگھ | عیسائی | کلارک آباد | بدر الدین |
| ۸ | سادہو سنگھ | بوٹا سنگھ | 〃 | 〃 | علم دین |
| ۹ | خیرو | 〃 | 〃 | 〃 | خیر الدین |
| ۱۰ | گوہر دیوی دختر | 〃 | 〃 | 〃 | گوہر بی بی |
| ۱۱ | روڑی زوجہ | 〃 | 〃 | 〃 | رحمت بی بی |
| ۱۲ | جیون سنگھ | دانا سنگھ | 〃 | نمبردار 〃 | امام الدین |
| ۱۳ | خوشحال سنگھ | جیون سنگھ | 〃 | 〃 | خوشی محمد |
| ۱۴ | بسو دختر | 〃 | 〃 | 〃 | فاطمہ |
| ۱۵ | حسو دختر | 〃 | 〃 | 〃 | حسن بی بی |
| ۱۶ | شیر خوار بچہ | 〃 | 〃 | 〃 | مریم |
| ۱۷ | بچنی زوجہ | 〃 | 〃 | 〃 | نعمت بی بی |
| ۱۸ | رانجھا | شہنانا | 〃 | 〃 | دین محمد |
| ۱۹ | پسر 〃 | رانجھا | 〃 | 〃 | غلام حسین |
| ۲۰ | پیاری دختر | 〃 | 〃 | 〃 | عزیز بی بی |
| ۲۱ | ایلس 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | آمنہ |
| ۲۲ | آسو زوجہ | 〃 | 〃 | 〃 | عائشہ |
| ۲۳ | کیسر سنگھ | منگل سنگھ | 〃 | 〃 | فضل دین |

جملہ ۲۳

نیازمند محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور

ahmadimuslim.de

# کرشن قادیانی پر ایمان لانیوالا خارج از امت رسول اللہ ہی

بلکہ مرتد من الاسلام کہیں تو بجا ہی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمکو خدا یا رسول پاک کا یہ حکم نہیں کہ خدا اور رسول کے حکم احکام کو چھوڑ کر غیروں کے امر و نواہی کے عامل ہوں مگر عیسیٰ علیہ السلام کیوں نہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں امر و نواہی کو جو خدا اور اُس کے رسول برحق نے تعلیم فرمایا تھا۔ تازہ کرنے کے لئے آئینگے۔ اونہیں کو پہیلا ئینگے۔ انکو کوئی نئے حکم یا نئی باتیں نہونگی۔ مگر کرشن جی کے سینکڑوں امر و نواہی ہیں۔ یہ کیسے مسیح ہو گیا۔ تہوڑی دیر کے لئے یہ ہی مان لیا جاوے کہ مثیل عیسےٰ ہو تو بہلا اوصاف مثل عیسیٰ کے کہاں ہیں۔ جب اسکو سینکڑوں امر و نواہی ہیں تو اسکا ایک دین ہی علیحدہ ہی۔ اور یہ سب خدائے عزوجل و رسول پاک کے احکام سے باہر ہیں اس لئے مرزا مرتد ہوا اور اُس کی امر و نواہی کے عامل بہی خارج از امت رسول اللہ ہیں اور اُس کے کاذب ہونے کے لئے وہی دلیل یعنی عیسےٰ مخالف خدا اور رسول ہی کے امر و نواہی کو پہیلا ئینگے۔ اپنے نئے حکم نئی ایجاد نہ کرینگے۔ کافی و وافی ہی۔

دوسری صاف بات کہلی بتلائے دیتا ہوں جتنے مرزائی ہیں اپنے نام کے بعد احمدی لکہتے ہیں غلام احمد کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ کبہی محمدی نہیں لکہتے۔ (اعوذ باللہ) پہر حضرت کی امت ہونیکا دعویٰ کرنا باطل ہی اور یہ کونسی حدیث میں ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائینگے۔ تو لوگ احمدی کہلا ئینگے۔ یہ کہیں نہیں بلکہ سب محمدی کہلائینگے۔ صرف آپ پر اتنی ہی تصدیق کرنا چاہیے کہ یہ عیسیٰ ہیں نہ کہ انکے امر و نواہی کے عامل ہونا۔ یہاں ایک اعتراض مرزائیوں کا یہ ہوگا کہ بعض مجتہدوں کے اجتہاد بہی تو کبہی خلاف قرآن و حدیث کے ہوتے ہیں۔ تو انکے امر و نواہی بہی علیحدہ ہوئے یہ کیوں نہیں خارج من الاسلام ہوئے (نعوذ باللہ) اسکا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ جتنے مجتہدوں نے اجتہاد کیا ہی تو وہ قرآن و حدیث کے احکام پر ہی کیا ہے۔ کوئی علیحدہ انکا حکم نہیں تہا۔ بخلاف کرشن جی کے انکے کوئی حکم و احکام کو حدیث و قرآن سے مطلق تعلق نہیں بلکہ انکی شاستر ہی علیحدہ ہی اور دوسرے جتنے مجتہد تھے انکا ساتھ ہی یہ قول بہی ہوتا تہا کہ ہمارا اجتہاد جو خلاف حدیث و قرآن ہو تو مطلق چہوڑ دو بخلاف مرزا کے یہ تو اپنی نئی دین بنانے کی کوشش میں ہے جیسے ایک زمانہ میں مسیلمہ کذاب کا خیال تہا۔ پہر ساتھ ہی کتنے بہائیوں کا بوجہ نافہمی یہ اعتراض ہوگا کہ مرزا تو کلمہ پڑھتا ہے اُسکی نئی امر و نواہی کے علاوہ اچھی باتیں بہی تو کہتا ہے۔ شرک و بدعت کی برائی بتلاتا ہے۔ اسمیں دو اعتراض ہیں۔ پہلی بات کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اسکا کلمہ پڑہنا ایسا ہی ہے جیسے منافق حضرت رسول اللہ کیوقت میں پڑہلیا کرتے تہے۔ یا جیسے اب ہنود پڑہ لیں دوسری اسکی اچھی باتیں ایسی ہیں کہ دس اچھی تو دس بری۔ اچھی بتلاتے ہی لوگ سمجھ جائیں کہ یہ کیا اچھی باتیں موافق سنت کے بتلاتا ہے۔ اور دوسرا اپنے امر و نواہی۔ اسلئے کہ پہلا اپنی امت ہو۔ اسکی اچھی باتوں کی طرف خیال کرنا ایسا ہے۔ کہ جیسے کاہنوں کی سچی باتوں پر ایمان لانا۔ جیسے کاہنوں کی سچی اچھی بری باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اسیطرح کرشن جی کی صحیح باتوں کو بہی نہ ماننا صرف حدیث و قرآن کافی ہے۔ کرشن جی سے ہی صحیح باتیں کا ہیکو لیں۔ غرض یہ کہ اس مرزا کا دین ایک نیا دین ہے۔ ہر اُس کی امت والا اُس ہی کیطرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں۔ اور اسکی نئی امر و نواہی کے عامل ہیں۔ اسوجہ سے یہ خارج از امت رسول اللہ کہے گئے ہیں۔ اور عام سنیوں کو کہا جاتا ہے کہ اس کی اچھی بری باتوں کو ہرگز نہ دیکہیں۔ اچھی باتوں کا خیال نہ فرمائیں۔ ورنہ ضرور اسکی بد باتوں کا بہی عامل ہونا ہوگا۔ جو خلاف قرآن و حدیث عمل ہو جائیگا۔ (نعوذ باللہ) کیا وہ حدیث معلوم نہیں جو چند صحابی مسجد نبوی میں کتاب آسمانی دیکھ رہے تہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غصہ ہوئے۔ اُس کے دیکہنے سے منع فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تہی کہ ان کے خیالات نہ پلٹ جائیں اس لئے دست بستہ مسلمانوں سے عرض کرتا ہوں کہ مرزا جی کی اچھی باتوں کا ہرگز خیال نہ فرمادیں۔ انکو نکمیں نہ آنے دیں یہ اپیل عام تقریر صرف مسلمانوں کو اُس کی اچھی بری باتوں سے بچانے کے لئے لکہی ہے اور اُس کے اصول و مذہب کا رد انشاءاللہ تعالیٰ پہر کسی ہفتہ میں درج ہوگا۔

ابوالنعیم محمد عبدالعظیم عیدآبادی

## مناجات

از مولوی محمد عثمان صاحب مختار جہرہ ضلع معارف

| | |
|---|---|
| اے اللہ تعالیٰ اے واجب العلیٰ | وسیلہ ہے میرا قبل از دعا |
| گواہی میں دیتا ہوں یہ بار بار | کہ تو ہی اکیلا ہے پروردگار |

سوا تیرے معبود کوئی نہیں
نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے نہیں
اکیلا ہے اور آپ ہی آپ ہے
نہ جورو نہ بیٹا نہ ماں باپ ہے
کسی بات کی تجھ کو پروا نہیں
کفو تیرا بھی کوئی اصلا نہیں
زمانے کی توصیف تیرے لئے
جہاں تک ہے تعریف تیرے لئے
بجز تیرے معبود کوئی نہیں
ہے اس بات کا مجھ کو عین الیقیں
ہر ایک کی تیرے ہاتھ میں جان ہے
تو بندوں کا اپنے نگہبان ہے
بڑا بابرکت تیرا نام ہے
تیرا نام جپنے میں آرام ہے
تیرا کام رحمت سے خالی نہیں
کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں
تیرے ہاتھ میں ہے دل ہر ایک کا
جدھر چاہتا ہے اُدھر پھیرتا
جو کچھ چاہتا ہے وہ کرتا ہے تو
کسی سے بھی ہرگز نہ ڈرتا ہے تو
کسی میں نہیں ایسی قدرت خدا
کرے کام میں تیرے چون و چرا
ہم عاجز ہیں بندہ گنہگار ہیں
گناہوں میں اپنے گرفتار ہیں
خدایا ہماری بُری چال نے
الٰہی میری خباثت اعمال نے
گنہ کی ندی میں ڈبویا مجھے
غرض دین و دنیا سے کھویا مجھے
مدد تیری جبتک نہ ہو اے خدا
نکلنے کا کچھ بھی نہیں آسرا
بہت عاجزی و بہت انکسار
تیرے در پہ کرتا ہوں یا کردگار
تیرے رحم کا ہوں میں امیدوار
تو کر رحم اے پاک پروردگار
الٰہی میں کرتا ہوں تجھ سے سوال
بچا آگ دوزخ سے یا ذوالجلال
مصیبت زدہ ہوں و رنجور ہوں
گدا پا شکستہ ہوں مجبور ہوں
گناہوں کو میرے بخش دے کریم
کہ ہے نام تیرا غفور الرحیم
میری اگلی پچھلی گناہیں ہوں معاف
گناہوں سے کر دے مجھے پاک صاف
تیری ذات سے ہے یہ پوری امید
کہ ہو میل سے جیسا کپڑا سفید
گناہوں کو رحمت کے پانی سے دھو
کہ دل مثل آئینے کے صاف ہو
بچا مجھکو یارب بُرے کام سے
الگ رکھ مجھے رنج و آلام سے
مجھے دین و دنیا میں دلشاد رکھ
میرے لڑکے بالوں کو آباد رکھ

مجھے سیدھے رستہ چلا اے خدا
ہے رو رو کے یہ عثمان کرتا دعا

## مینیجر کیطرف سے معذرت

مولوی صاحب چونکہ مظفر نگر وغیرہ کے سفر کو گئے ہوئے ہیں استفتے درج نہیں ہو سکے

## اہلحدیث کی پُرجوش نامہ نگار

اہلحدیث ایک مذہبی پرچہ ہے

اسکو ہر قسم کی لغزش سے پاک و صاف ہونا چاہئیے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کی اغیار کا نمبر احباب سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ میں ایک لمحہ کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ اغیار کو کوئی موقع ایسا دیا جائے۔ کہ اسکو ستم عبارت پر مضحکہ اڑائیں یا یہ کہیں کہ اہلحدیث کے کالموں میں بسا اوقات خرگیر کی بھرتی ہوتی ہے۔

۱۰ فروری کے اہلحدیث میں اتحاد و اتفاق کے عنوان سے جو مضمون چھپا ہے۔ اس میں ہائے وائے کی بے محل پکار نے اور لفظوں کی بے موقع تکرار نے کسقدر بے لطفی پیدا کر دی ہے۔ اور ۲۳ فروری کے اہلحدیث میں جو نظم قومی مسدس کی سرخی سے شایع ہوئی ہے وہ موزونیت سے کتنی پرے ہے۔ میرے خیال میں ایسے مضامین اور نظم اغیار کو منہ آنے کا موقع دینگے۔

مضمون اعلیٰ درجہ کی انشا پردازی کا نمونہ نہ ہو نہ سہی۔ ربط اور ترتیب سے تو الگ نہ ہو۔ نظم نازک خیالی کا بالاتر درجہ نہ رکھتا ہو نہ سہی۔ وزن اور قافیہ سے تو دور نہ ہو۔ نامہ نگار بھائیوں کے اخلاص حب قومی۔ جوش ہمدردی کی داد دئیے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ مگر کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ایسے پُرجوش حضرات اپنی تحریر مطبع میں بھیجنے کے قبل اپنے استاد یا کسی اور کامل الفن بزرگ کو دکھلا لیں۔ اہلحدیث کی ہمدردی اس تحریر کا باعث ہوئی ہے نکتہ چینی۔ خاطر شکنی۔ خودنمائی مقصود نہیں (وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ) اگر میرے بھائیوں کو ناگوار گذرے امید وار ہوں معاف فرمائینگے۔ والسلام

(ہیچمدان (ڈاکٹر) محمد زمان عفی عنہ از پہاڑی جونک دتبت)

## اے ترک من مناز کہ ترکی تمام شد

دگرگوں میشود احوال عالم
ہر لحظہ بہر ساعت بہر دم

زمانہ کی نیرنگیاں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں وہ قومیں خوش نصیب ہیں جو رفتار زمانہ کا ساتھ دیتی ہیں اور جو قومیں اس کے خلاف راہ ہیں وہ بدنصیب۔ عالم کے موجودہ مشاہدات اسکی کافی شہادت دیتے ہیں۔ قادر مطلق کا منشا اور قدرت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اقوام دنیا رفتار زمانہ سے ساز باز رکھیں۔ اسکا بین ثبوت یہ ہے کہ پیغمبران علیہم السلام جب جب مبعوث ہوئے ہیں معجزات اور نشانیاں انکو اقتضائے زمانہ کے موافق عطا ہوئی ہیں سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے جب نزول اجلال فرمایا ہے عرب میں فصاحت اور بلاغت کا معرکہ گرم تھا۔ اسی لئے کلام پاک اعلیٰ درجہ کا فصیح و بلیغ نازل ہوا۔

تحصیل ضروری ہی نہیں۔ واجب فرض بلکہ فرض اہم ہے۔ انہیں علوم ملی کا باعث ہے

ahmadimuslim.de

## انتخاب الاخبار

**بگھرہ ضلع مظفر نگر** میں اسلامی جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بھی شریک تھے (مفصل آئندہ)

**مولوی فیروز الدین صاحب** سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ رسالہ انوار الاسلام جاری رہیگا۔ انشاء اللہ۔

**افسوس** کہ امسال تعزیوں کیوجہ سے انبالہ میں فساد ہوا۔ تعزیہ داروں نے کسی غیر معمولی رستہ سے جانا چاہا تھا۔ پولیس نے روکا تو خوب گتھم گتھا ہوا۔ ملزم گرفتار کئے گئے۔ مسلمانو! تمہاری حالت پر بہت موزون ہے خسر الدنیا والآخرۃ کب سمجھو گے اور کب جاگو گے۔ کن کاموں میں اپنا وقت اور روپیہ صرف کر رہے ہو۔

صحیح بخاری میں قریباً ۱۰ ہزار حدیثیں ہیں جو ۶ لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے درج کی گئی ہیں۔ ایکسو ساٹھ کتاب ہیں اور تین ہزار چار سو پچاس باب ہیں۔ ان تمام شیوخ کی تعداد جن سے صحیح بخاری میں حدیثیں لی گئی ہیں دو سو نواسی ہے۔

لاہور کے مولوی سید ابوالقاسم صاحب مشہور شیعی فاضل نے بعمر ۵۰ سال صرف [illegible] [illegible] [illegible] افسوس آپ کی تفسیر بھی نامکمل رہی۔)

**ولایت** کے ایک جوتشی مسٹر گور لکھتے ہیں کہ عنقریب آفتاب اس ستارہ سے ٹکر کھانے والا ہے جو اسوقت بالکل دھندلا دکھائی دیتا ہے۔ یہ ستارہ آج سے ۱۱۰ برس قبل آفتاب سے چار ارب میل کے فاصلہ پر تھا۔ لیکن چودہ برس بعد وہ یورینس میں پہونچ جائیگا۔ اور آفتاب کے ساتھ اس زور سے ٹکر کھائیگا کہ سورج زمین پر چل پھر جائیگی۔ اور لاکھوں جانیں تباہ ہونگی۔ (العلم عند اللہ)

**مردے کا خط** ۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر مسٹر رچرڈ کو فوت ہوئے ایک مہینہ گذرا ہے۔ مرتے وقت اپنے دوستوں سے کہہ گئے تھے کہ مرنے کے بعد تم سے خط و کتابت جاری رکھنے کی کوشش کرونگا۔ اب ایک امریکن اخبار کہتا ہے کہ ڈاکٹر متوفی کی روح نے ایک شخص مسٹر ڈرائیٹ کے نام روانہ کیا ہے اور انکی روح نے اپنی خط و کتابت کا یقین دلانے کے لئے یہ بھی لکھا کہ ایک خط پروفیسر ہسکوپ کے نام بھی آئیگا۔ اسکے بعد پروفیسر مذکور کے نام بھی خط موصول ہوا۔ لوگوں کو اس بات کا یقین نہیں آتا۔ لیکن سائنٹیفکل انسٹی ٹیوٹ اس کی نسبت سرگرمی سے تحقیقات کر رہا ہے۔

**لکھپتی حجام** ۔ یہ بات تعجب انگیز ہے کہ حجام بھی لکھپتی ہو سکے۔ لیکن ناظرین کو یہ خبر سنکر حیرت ہوگی۔ کہ شکاگو میں اسوقت چار لکھپتی ایسے موجود ہیں جنہوں نے صرف حجامت خانے کھولنے کے باعث تمول حاصل کیا ہے۔ ان حجامت خانوں میں ایک شخص طامس ولیم نامی کام کرتا ہے اسکی سالانہ تنخواہ نو ہزار روپیہ ہے اور جو انعام ملتے ہیں وہ مزید برآں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ شخص دن بھر میں صرف چار حجامتیں کر سکتا ہے اگر زیادہ کرے تو اور تاوان لیتا ہے۔ ہندوستان میں نو ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ کسی تحصیلدار کی بھی نہیں ہوتی۔

**انجمن حمایت اسلام** لاہور کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء کو ایسٹر کی تعطیلات میں ہوگا۔

**طاعون سے محفوظ رہنا** ۔ فیہ شفاء للناس ۔ شہد کی نسبت کلام الٰہی میں آیا ہے۔ اور فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر مہینہ میں تین دن نہار منہ شہد (خالص) چاٹ لیا کریگا وہ بڑی بڑی آفات و بلیات (ارضی و سماوی مثلاً ہیضہ و طاعون وغیرہ امراض مہلکہ) سے محفوظ رہیگا۔ [illegible] حقیر بارہا اپنے وطن مالوف قصبہ کشنی ضلع سلطانپور اور خاص کر شہر لکھنؤ محلہ مولوی گنج و پاٹا نالہ وغیرہ میں اسکا تجربہ خود کرتا رہا اور نفع خلق اللہ کے لئے محفل وعظ و پند وغیرہ میں اس کی ہدایت کر کے لوگوں کو اس طرف ترغیب دلاتا رہا۔ چنانچہ اب اپنے تجربہ کے بعد مسکین کو یقین کامل ہو گیا ہے کہ جس جس نے حسب معمول شرعی اسکا استعمال کیا۔ بفضلہ تعالیٰ وہ قصبہ میں بچکے سب ہر بلا و ہر مرض خصوصاً وبا و طاعون سے محفوظ رہے۔ ہر مہینہ عربی کی پہلی دوسری تیسری تاریخ کو متواتر ایک یا تین تین انگلی شہد خالص چاٹ لینا چاہیے یہی مسکین کا بھی مسلک ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

راقم ابوالبشر محمد بہار احمد قادری سلطانپوری

**زنانہ تعلیم** ۔ لاہور کے زنانہ نارمل سکول میں اسوقت ۳۰ عورتیں تعلیم پا رہی ہیں اور ۴ عورتیں استانیوں کا کام کر رہی ہیں۔

**پھانسی** ۔ بائیسویں رسالہ جہلم کے سوار کو پھانسی دیگئی جس نے جمعدار کے بیٹے کو قتل کر دیا تھا۔

**لدھیانہ** پولیس نے قمار بازوں کا گروہ گرفتار کیا جس میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سارجنٹ پولیس بھی شامل تھا۔

امرتسر کے مقدمہ آمین کی تاریخ بلا کسی کارروائی کے ۲ اپریل مقرر ہوئی۔

ahmadimuslim.de

# سامانِ تندرستی

## برقی سٹ برائے نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سُست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔

قیمت مع محصول (عہ) تین روپیہ پانچ آنہ

## مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ دماغی و بدنی کمزوری۔ دیگر جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ وزکام کی شکایت ہو ان کو محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب تپتی نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ وید ک اور یونانی طب کی کتابیں اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔) مع محصول عہ

## ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان بالکل روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) مع محصول عہ

## معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کیلئے از حد مفید ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت عہ

صغر سنی شادی کے نقصانات اور عزیزی بچانا چاہو تو کتاب داغِ دل کو ملاحظہ کرو۔ قیمت ۴؍

المشتہر علم دین منیجر دی سیڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ۔ امرتسر پنجاب

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لنگی سادہ ۱۲ سے صہ تک فی عدد | کلاہ سادہ ۲ سے ۹ تک |
| " زرین ۱۲ " صہ " " | " زرین عہ " صہ " |
| پٹی دیسی اعلیٰ ۱۲ سے ۱۴ " فی جوڑہ | پٹی سرحد ۱۲ " ۱۲ " فی جوڑہ |
| " پشمینہ ۱۰ سے " صہ " | " بڑھیا ۱۲ " ۱۴ " |
| کمبل دیسی ۱۰ سے " صہ " فی عدد | کمبل فوجی للعہ " صہ " |
| لوئی سفید صہ " عہ " | چادر پشمینہ عہ " صہ " " |
| جراب دستانہ اونی ۸ سے عہ " فی جوڑہ | بنیان و پاجامہ اونی ۱۲ سے صہ " |
| " سوتی ۳ سے ۱۲ " فی درجن | " سوتی ۲ " عا " |
| ڈبی زرین خاکی ۱۲ گرہ سے ۱۲ " | پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ سے ۱۰ " ۹ گز |
| صافہ لنگی اودہ سے " صہ " | صافہ لنگی خاکی ۱۲ " عہ " |
| ازاربند سوتی ۲ " ۱۴ " فی عدد | رومال سوتی ۱۲ " عا فی درجن |
| " ریشمی ۱۲ " ۱ " " | " ریشمی ۸ " ۱ فی عدد |
| تھان گبرون باریک و موٹا للعہ " عہ " | جرابیں بند و تہبند ۱ " ۸ " |
| جوتہ سادہ بخت لدھیانہ ۱۲ " للعہ " | دری برائے پلنگ عا " ۱ " |
| " زرین جوتیاں پشاوری عا " عہ " | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے |
| لنگیاں اور ہنگی ۱۲ " ۱ " | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |
| زنگین لوئی وغیرہ غرض ہر قسم ہوسکے " | |

علاوہ انکے ہر قسم کا مال۔ دولتی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل زرین۔ بٹن۔ جیب سوتی و زرین۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری دیسی اعلیٰ و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا پتہ خوشخط تحریر

**المشتہر**

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ شہر

---

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسر نے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

RLN 352.

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

# الحمد للہ
# اخبار
# اہلحدیث

**شرح قیمت سالانہ**

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عـــہ |
| والیان ریاست سے | ... |
| رؤسا و جاگیرداران سے | ... |
| عام خریداروں سے | ... |
| چھ ماہ کے لئے | ... |
| ممالک غیر سے سالانہ | ... |

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
**مالک مطبع اہلحدیث امرتسر**
ہونی چاہیے

نمبر [illegible] | [illegible] ۱۸ صفر ۱۳۲۷ھ یوم الجمعۃ | جلد ۳

# کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟

قادیانی اخبار بدر نے اس عنوان سے ۹ مارچ کے پرچہ میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں ثابت کرنا چاہا ہے کہ کرشن جی قادیانی کے منکر کافر ہیں۔ چونکہ یہ مضمون دراصل ہمارا اور انکا فیصلہ کن ہے نیز ان دوستوں کی توجہ بھی چاہتا ہے جو کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نہ تو رسول بنتے ہیں نہ خدا کہلاتے ہیں۔ وہ تو صرف مجدد بننے کے مدعی ہیں اسپر انکا ایک پرانا مصرع بھی پڑھا کرتے ہیں کہ ؎

من نیستم رسول و نہ آوردہ ام کتاب

لیکن وہ نہیں جانتے کہ قادیانی مشین میں ہر سال نئی طرح کے الہامات بنتے جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ اگر یہ کہا ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لاوینگے تو دوسری مرتبہ یہ لکھدیتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح ہرگز نہ آئیں گے۔ غرض اسی قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ؎

ایک جا رہتی نہیں عاشق بدنام کہیں ٭ دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

بہرحال ہم بدر کا مضمون بتلا کر جواب دیتے ہیں۔

ایک فضول اور بے مطلب تمہید کے بعد کہ کافر کے معنی لغوی کیا ہیں اور شرعی کیا ہیں۔ آپنے علماء اسلام سے تین سوال کئے ہیں یا یوں کہئے کہ اپنی دلیل بلکہ دلائل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ لہذا ہم بھی آپ کی تقریر کو نمبروار مع جواب لکھیں گے پس سنئے! آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"اس تمہید کے بعد اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے مخالفین کافر ہیں یا نہیں اور اس کے واسطے میں چند ایک باتیں نمبروار پیش کرتا ہوں جس سے خود بخود ثابت ہوجائیگا کہ وہ لوگ کیا ہیں۔

(۱) خود ان لوگوں سے اور ان لوگوں کے مولویوں سے سوال کرنا چاہیے کہ تمہارے نزدیک جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے نکلنے والا ہے جب وہ آویگا۔ تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے وہ کافر ہونگے یا نہ ہونگے۔

ہماری ایمان میں یہ مسیح اور مہدی وہی موعود ہے جس کا وعدہ ہم کو دیا گیا تھا اور یہ سچا ہے"

**جواب**:۔ مطلب تو آپ کا صاف ہے کہ تم مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ماننے والوں کو کافر جانتے ہو۔ جیسے کہ ہم لوگ مسیح موعود کے منکروں کو کافر کہتے ہیں گے انہوں

(۱) آپ نے اس دعویٰ اور دلیل میں اپنے پیر و مرشد کی طرح دجل سے کام لیا۔ اول تو ہم نہیں کہتے کہ مسیح موعود زمین سے نکلیگا۔ دوئم ہمارے مسیح موعود اور تمہارے مسیح میں فرق ہے۔ غور سے سنو!

اگر مسیح موعود کسی ایسی جگہ میں آئیگا۔ جو جگہ اُس کے نزول کی حدیثوں میں آئی ہے مثلاً دمشق کی بجائے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں نازل ہوگا۔ جیسے تمہارا مسیح بجائے دمشق کے قادیان میں آیا ہے۔ تو ایسی صورت میں وہ مسیح خواہ تمام کار مفوضہ بھی کر دکھائیگا تاہم اسکا منکر کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ ظاہر الفاظ حدیث کے اسکی تائید میں نہ ہونگے۔ اور ان ہی الفاظ سے وہ استدلال کرتا ہوگا۔ کہ مسیح موعود کا نزول تو حدیثوں میں منارہ دمشق کے قریب آیا ہے۔ لہذا میں تم کو نہیں مانتا۔ پھر وہ شخص کافر کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھسے پوچھئے تو میں اُس شخص کو بھی کافر نہ کہونگا۔ جو مسیح کے دمشق میں نازل ہونے کی صورت میں بھی اُس سے انکاری ہو۔ مگر کسی شرعی وجہ اور تاویل سے نہ کہ انکار اور استکبار سے۔ اسکی نظیر ہمارے پاس موجود ہے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضرت نے خلیفہ بنایا اور شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ حالانکہ ایک فرقہ دوسرے کی بات سے منکر ہے۔ تاہم اس وجہ سے کوئی کسی کو کافر نہیں کہتا۔ بس مسیح موعود یا مہدی مسعود کا درجہ بھی بلحاظ اپنی حیثیت کے ان حضرات جیسا ہے اور بلحاظ رسالت سابقہ کے اعلیٰ اور افضل ہو جس کو وہ منکر بھی منکر نہوگا۔

مختصر یہ کہ تمہارا خیال بھی غلط اور تمہارا قیاس بھی غلط۔

نمبر دوم میں آپ لکھتے ہیں:-

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ کفر اُس شخص کو جا کر لگتا ہے بشرطیکہ وہ کافر ہو۔ لیکن اگر وہ کافر نہ ہو تو لوٹ کر وہ کفر اُس شخص کو جا لگتا ہے جس نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے۔ اگر وہ (نعوذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں۔ تب تو علماء کی بات بن گئی اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر یہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا؟ بینوا و توجروا

اس نمبر میں بھی آپ نے بے سوچے سمجھے اپنے کرشن جی کا پس خوردہ کھایا ہے جس پر پہلا موقع افسوس کا نہیں۔ کیونکہ تم لوگوں کی عادت ہی یہی ہے کہ سه

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

سنو!

(۳) دعویٰ: چونکہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اُنکا منکر کافر ہے یہ تمہارا دعویٰ عام ہے مگر دلیل میں تم نے اس کفر کی بنا تکفیر مرزا کو بنایا ہے۔ حالانکہ دلیل کا تکفیر نہیں اس سے تو تمہاری علمی لیاقت اور مناظرہ دانی معلوم ہوتی ہے۔ کہ دعوی اور دلیل میں مطابقت نہیں جانتے ہو۔ اب سنو! دلیل کا مستقم۔ اس حدیث کے یہ معنی نہیں جو تمہارے کرشن جی نے تم کو سکھائے ہیں کہ جو شخص کسی کو کافر کہے پس اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہے بھلا اگر ایسا ہوتا تو بتلاؤ کتنے علماء ہیں جو بے نماز کو کافر واجب القتل کہتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جن کے نزدیک وہ کافر نہیں ہے تو کیا جنکے نزدیک بے نماز کافر نہیں اُن کے نزدیک بے نماز کو کافر کہنے والے کافر ہونگے؟ نعوذ باللہ

ناظرین کی خاطر واضح مثال دیتا ہوں کہ امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بے نماز کافر ہے۔ مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک کافر نہیں حالانکہ امام ابو حنیفہ اور ان کے متبع امام شافعی کو کافر نہیں کہتے کہ اُس نے ایک ایسے شخص کو کافر کیوں کہا جو در اصل کافر نہ تھا۔

اس سے بھی اوپر چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جب حاطب بن ابی بلتعہ کا خط مکہ کے مشرکوں کے نام کا پکڑا گیا۔ تو آنحضرت کے سامنے حضرت عمر نے کہا حضرت! یہ **منافق** ہے مجھ کو اجازت ہو کہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا یہ بدری ہے۔ خدا نے انکو بخش چھوڑا ہے۔

تبلائیے! حاطب کو جو بشہادت نبوی نہ صرف مسلمان تھا بلکہ مغفور اور بخشیدہ مسلمان تھا حضرت عمر نے منافق کہا (جو کافر کے برابر کا بلکہ سخت تر لفظ ہے) تو کیوں نہ حضرت عمر کو اس کہنے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر یا منافق کہا؟ کیوں نہ تجدید اسلام اُن سے کرایا۔

**سنو!** اس کی اصل وجہ ہم بتلاتے ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی شخص کو محض عناد اور نفسانیت سے کافر کہے تو وہ کفر اسی پر لوٹتا ہے نہ اُس شخص پر جو کسی دوسرے کو کسی شرعی وجہ سے کافر کہتا ہے گو وہ وجہ واقع میں غلط ہو اور وہ شخص خدا کے نزدیک مسلمان ہی ہو۔ کیونکہ حدیث مذکور کے اگر ایسے عام معنے کئے جائیں تو بڑے بڑے لوگوں پر (جنکا میں بطور نمونہ ذکر کر آیا ہوں) بھی زد پہنچتی ہے مگر در اصل نہیں کیونکہ بے نماز کو کافر کہنے والے بظاہر آیت حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عمر نے بھی بظاہر حال پر بنا کر کے حاطب کو منافق کہا تھا۔ کیونکہ اُس نے ایک ایسے راز کی خبر مشرکین مکہ کو بتلانی چاہی تھی جسکو آنحضرت بصیغہ تاکید مخفی رکھتے تھے۔ اس لئے نہ تو حضرت عمر پر آپ خفا ہوئے

ahmadimuslim.de

نہ ہی امام شافعی وغیرہ مکفرین تارک الصلوٰۃ پر امام ابو حنیفہ اور انکے اتباع غیر مکفرین نے کفر کا فتویٰ لگایا۔

ٹھیک اسی طرح تمہارے پیر مغان کو کافر کہنے والے دلائل شرعیہ سے کافر کہتے ہیں۔ نہ کہ ضد اور نفسانیت سے۔ یہ بات جدا ہے کہ تم مہاراج کرشن جی کے معجزات ایسے ظاہر باہر جانتے ہو کہ ان سے سوائے ضدی اور نفسانی آدمی کے دوسرا کوئی شخص منکر نہیں ہوسکتا۔ سو یہ تمہاری خوش قسمتی ہے۔ اس بیہودہ خیال کے رفع کرنے کو ہمارا رسالہ **الہامات مرزا** بغور پڑھو۔

نمبر سوئم میں آپ لکھتے ہیں:۔

(۳) خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح بن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہو وہ تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا۔ یا مسلمان؟

---

حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے۔ اسکا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتلائیو۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے تین سوال اس جگہ پیش کئے ہیں۔ یہ سوال اُن علماء کے سامنے پیش کرنے چاہئیں جو ہمارے مخالف ہیں اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں۔ وہی جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہیں۔

آئے صد بار التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

آجتک تو اگر ہم کہتے تھے کہ کرشن جی کو دعویٰ رسالت اور نبوت کا ہے یعنی وہ رسول اور نبی بننے کے دعویدار ہیں تو ہمارا کہنا ضد اور تعصب پر مبنی سمجھا جاتا تھا۔ اور مرزائی تو کیا ہمارے بعض دوست بھی اس کو ہمارا افترا ہی جانتے تھے۔ اب ایسے لوگ ذرہ غور سے بدر کی منقولہ زیر خط عبارت کو بغور پڑھیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو آپ کے پیر و مرشد کی رسالت بھی اس شعر کی مصداق ہے کہ

رسولِ قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

دویم اگر وہ واقعی رسول ہوں بھی تو چونکہ ان کا منکر آیت قرآنی سے استدلال کی بنا پر انکاری ہے نیز اُن کے معجزات ماشاء اللہ خود دیکھتا ہے کہ کاٹنے کو لئے دعا کرتے ہیں تو اندھا ہو جاتا ہے۔ جنکی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ اسلئے

اخلاق کا یہ حال ہو کہ زندوں اور مردوں سب پر افترا کرتے ہیں چنانچہ مولوی محمد اسماعیل مرحوم اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کے قصے تو ناظرین بارہا سن چکے ہیں اس لئے وہ ناقل ہو کیونکہ آیت قرآنی سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول نہیں ہوگا۔ اسکی مثال سابقہ رسولوں میں آپ نہیں بتلا سکتے کہ کتب سابقہ میں کوئی آیت اس مضمون کی آئی ہو کہ اب کوئی رسول نہیں آئیگا۔ پھر کوئی رسول آیا ہو تو اُس کے منکر کو بھی علماء نے کافر کہا ہو۔

بدر کے اڈیٹر سے امید ہو کہ ہماری جوابات کو ٹھنڈے دل سے دیکھیگا۔ صحیح پاوے تو اخبار میں تصدیق کرے ورنہ با دلائل تغلیط ؂

من آنچہ شرط وفا بود باتو میگوئیم۔
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔

# دیانندیوں کی مسلّمہ کتاب سے زبان سنسکرت کی قدامت کا بدیہی بطلان

از ...

ہمارے دیانندی دوست اپنے عام لکچروں اور تحریروں میں اہل اسلام اور دیگر اقوام کے روبرو نہایت چکنے چپڑے کلمات ملمع دار الفاظ اور من موہنے جملوں میں ہمیشہ تعلی اور ڈینگ کی لیا کرتے ہیں کہ وید ازلی ہیں۔ ابدی ہیں۔ پرمیشور کی اصلی گیان ہیں اور ایشور کے ذاتی صفات ہیں اور سنسکرت زبان جو ویدوں کی زبان ہے وہ روئے زمین کی تمام زبانوں سے قدیم ہو۔ لیکن اِن جملہ دعاوی کے ہماری دوستوں کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اور انکی دعاوی کا ترکش۔ دلائل کے تیروں سے ایسا ہی خالی ہے جیسا کسی سماجی کا دل قبول حق کے نور سے۔

رسالہ رد قدامت وید جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مطبوع ہوکر اپنے معزز ناظرین با تمکین کو بہت ہی محظوظ کریگا۔ اُس میں اِن سب دعاوی کا بطلان بخوبی کیا گیا ہو نیز اس کتاب کے اندر نفس ویدوں کی بابت عیسائی وغیرہ اہل مذاہب کے علاوہ صرف بزرگان ہنود اور مہید ہر وغیرہ ودوان پنڈتوں کی رائیں ۲۸ سے زیادہ مفصل مع حوالہ کتب مندرج ہیں یعنی کوئی کہتا ہو کہ وید کلام آفتاب ہو۔ کوئی کہتا ہو کہ تینوں وید پرجاپت کی بنائی ہوئی ہیں کوئی کہتا ہو کہ وید کا مصنف بیاس جی ہیں کوئی کہتا ہو کہ برہما جی ذہنکو اگنی سے دوہا۔ کوئی کہتا ہو کہ چاروں وید برہما جی کو چار چلے ہیں باقی سب بیاس جی کی شرح۔ کوئی کہتا ہو کہ وید نہ تو کلام خدا ہو اور نہ کلام برہما بلکہ برہما کے مفسر ...

ahmadiyyamuslim.de

کے بنائے ہوئے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ وید خاص ایک کی تصنیف نہیں۔ بلکہ سینکڑوں ہزاروں دیوتاؤں کے کلام ہیں ان آریوں کے جو وسط ایشیا میں روانہ ہوئے تھے۔ انہیں سے ہر ایک کی سیر و سیاحت کے بیانات ہیں اور ان میں سے اکثر مصنفوں کے نام بھی اسمیں پائے جاتے ہیں۔

الغرض اسی قسم کے ۲۰ حیرت انگیز اقوال رد قدامت وید کے اندر اس کتاب کی بابت مندرج ہیں جنکو سماجی دوست قدیم لازوال۔ لاتبدل اور الہامی کی لاٹھ سے زیادہ مضبوط بتاتے ہیں کتاب مذکور میں جناب سنیاسی پنڈت دیانند جی کے مترجمہ منتر وید بہت سے نقل کرکے معزز ناظرین سے عموماً اور سنیاسن جی کے مت والے چیلوں سے خصوصاً بنظر انصاف دیکھکر ویدوں کی قدامت کی بابت نتیجہ نکالنے کی درخواست کیگئی ہے سو اس کتاب کا ایک ادنیٰ شمہ ہدیہ ناظرین اہلحدیث ہے۔ غور سے سنئے!

(۱) آریہ مسافر میگزین رسالہ ماہ جنوری ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۹۰ میں ہے کہ یہ ہم آریہ لوگوں کا عقیدہ ہے اور ہم مانتے ہیں کہ اگنی۔ وایو۔ انگرہ اور آدتیہ یہ لوگ (رشی) آدی سرشٹی کے موقعہ پر عین عالم شباب میں بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اور ایک منٹ بھی گزرا نہ ہوا بلکہ پیدا ہوتے ہی انہوں نے جہاں ان کی آنکھوں کے لئے سورج کی روشنی پائی وہاں روحانی آنکھوں کے لئے ایشوری علم کی تحریک دل میں حاصل کی۔ یعنی ملہم ہوگئے۔ اور پھر لکھا ہے خدا کو الہام ملہم کو انکی پیدائش کے وقت ہی دینا چاہئے تھا

(۲) سنیاسی جی نے اپدیش منجری کے صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ آدی سرشٹی (یعنی ابتدائی دنیا) میں سب انسان بچپن کی سی حالت میں تھے۔ انکی بڑی کوئی امر بھی نہیں تھا۔ نہ ہی ابتک کوئی تالوت تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ۔ بس اس سے زیادہ کام آدمی کا سرشٹی میں نہیں تھا۔ ایسی حالت آدمی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی۔ پھر منشیوں کو وید کا گیان دیا انتہی

**سماجی دوستو!** سنیاسی جی کا چیلا یعنی آریہ مسافر میگزین تو کہتا ہے۔ کہ جہاں وہ رشی ماں سے پیدا ہوتے ہی ویدوں کا الہام ہوا اور گرو صاحب فرماتے ہیں کہ پیدا ہونے سے کچھ عرصہ کے بعد ویدوں کا الہام ہوا۔ اب منصف مزاج سماجی مہاتما بالضرور بتائیں کہ گرو اور چیلا ان دونوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا واقعی دونوں کے دعاوی دلائل سے ویسے ہی خالی ہیں جیسے چیل کا گھونسلا ماس سے یا گدھے کا سر سینگ سے گو ہم اس میں تو شک نہیں کہ ایک دوسری کی متضاد باتیں یا کالوں کے بچوں کی مانند ہوتی ہیں (ستیارتھ ص ۹۰)

یا انمیں سے ایک کی بات سچی اور دوسری کی جھوٹی۔ ایسا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں (ستیارتھ ص ۳۲۵)

یا اجتماع ضدین کی وجہ سے دونوں باتیں درست نہیں (ستیارتھ ص ۲۹۶)

(اگر ہم نے فرض کر لیا کہ ان دونوں میں سے ایک راست ہے تو بھی) ایسی راستی جو دروغ سے ملی ہوئی ہے وہ بھی قابل الترک ہے یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں (مثل ستیارتھ پرکاش وکلیات آریہ مسافر وغیرہ) میں ہے۔ انکو ایسا ترک کرنا چاہئے جیسے زہر آلود کھانے کی چیزیں ترک کی جاتی ہیں (ستیارتھ ص ۹۳) (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مترجم بابو نہال سنگھ ص ۱۳)

(چونکہ دیانندی مذہب میں متناقض خیالات ہیں اس لئے) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیانندی مذہب[1] کے مسائل ایک شخص کے بنائے ہوئے نہیں ہیں بلکہ بہت لوگوں نے بنایا ہے۔ (ستیارتھ ص ۲۹۸)

جس طرح ہانڈی کے پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ آیا سب چاول یکسر پکے ہیں یا کچے ہیں اسی طرح اس تھوڑی سی تحریر (یعنی دیانندیوں کے دو ایک باہم متضاد خیالات کے معلوم کرنے) سے نیک نہاد لوگ (اگرچہ وہ سماجی طائفہ ہی سے کیوں نہ ہوں) بہت سی باتیں (یعنی بہت سی باتوں کا تضاد) سمجھ لیں گے (سماجی مت والے) عقلمندوں کے سامنے بہت کہنا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے عقلمند لوگ تمام مطلب سمجھ ہی لیتے ہیں (ستیارتھ ص ۶۱۲)

بہرحال سنیاسی جی جو کہ بقول سماجی پارٹی کے اعلیٰ ممبر پنڈت لیکھرام کے ملک شجاعت سے وایس شدہ تھے (دیکھو رسالہ راہ نجات ص ۳ مندرجہ کلیات آریہ مسافر ص ۲۶۵ کالم ۲) اور بقول سنیاسی جی کے روحانی سپوت بابو نہال سنگھ صاحب کے سوامی جی کا کلام بید پرمان ہے۔ سوامی جی کی تصنیفات مانش گرنتھ نہیں بلکہ آریش گرنتھ (یعنی رشی کی بنائی ہوئی کتابیں) ہیں (دیباچہ مترجم رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ص ۵)

اس بنا پر ظن غالب قریب یقین یہی ہے کہ سنیاسی جی نے اپدیش منجری کے ص ۱۰ میں جس مضمون پر دستخط کر دیا ہے اور جو ابھی نمبر (۲) میں درج ہو چکا ہے دیانندی مہاتما درست اسی کو بالضرور قابل قبول اور لائق تسلیم سمجھینگے اور چیلے

[1] دیانندی مذہب کے مسائل کی جگہ سنیاسی جی نے قرآن لکھا ہو ترجمہ کے لحاظ سے یعنی بجائے قرآن کے الفاظ مندرجہ بالا لکھدئے ہیں منہ

ahmadimuslim.de

کی بات کو لغو - جھوٹ اور پوچ و لچر خیال کرینگے لہذا ہمیں کچھ دریافت کرنا ضرور ہی ہے - سنیاسی جی تو یہ سب اپدیش کر کے یوجا اپنی دروغ بیانیوں کے جو مرتبع دیانندی در دروغ کے نمبر ۱-۲-۳ میں مندرج ہیں کسی بھوگ جونی میں الوپ ہو گئے اسے ہم کیونکر پوچھیں اب انکے مہا سنیاسی چیلے ہی بالضرور بتائیں کہ نزول یا الہام وید سے پہلے قدرت کی بے نوٹ بخچے کانوں سے جو شبد سنتے تھے وہ شبد سنسکرت زبان کے تھے جسمیں کہ وید کا الہام ہوا یا وہ شبد کسی دوسری زبان کی تھی - اگر سنسکرت زبان کے وہ شبد تھے اور اسی زبان میں ویدوں کا نزول ہوا تو یہ بات ویدک پرمیشور کی صریح نا انصافی اور کھلی طرفداری کی روشن دلیل اور نہایت ہی واضح علامت ہے کہ ویدوں کو ایسی زبان میں نازل کیا جس زبان کو نزول وید کے پہلے کچھ عرصہ تک ملہمان وید اور بہت سے آدمی سرشٹی یعنی ایشوری سرشٹی کے پیدا شدہ اشخاص باہم بولتے تھے - اور ان کے کان اور دل و دماغ ان شبدوں سے بالکل آشنا تھے - ان کے لئے ویدک پرمیشور نے بڑی سہولت روا رکھی اور دوسروں کو اس زبان کے پڑھنے اور سیکھنے کی تکلیف میں مبتلا کیا - یہ طرفداری دیانندیوں کے نزدیک یقیناً ظلم عظیم ہے لہذا اس زبان میں انزال وید - دیانندی اعتقاد کے بموجب کسی طرح درست نہیں ہو سکتا دیکھو ستیارتھ

پس دیانندی دوستوں کو بالضرور اور لامحالہ تسلیم کرنا پڑیگا - کہ نزول وید سے پہلے کچھ عرصہ تک جس زبان کے شبد کو کانوں سے ملہمان وید اور تمام پیدا شدہ اشخاص سنتے رہے وہ یقیناً سنسکرت کے علاوہ کوئی دوسری زبان - عربی خواہ فارسی وغیرہ کے شبد تھے - اس صورت میں سماجی دوستوں کا دلکش ترانہ سنسکرت زبان کی قدامت کا محض لچر و پوچ ہوا جاتا ہے - دوستو! ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

دیانندی مترو - اب بھی سنسکرت زبان کو غیر قدیم کہو گے یا نہیں - کیونکہ جو چیز جیسی ہوتی ہے اسکو ویسا جاننا علم اور اسکے خلاف جاننا لاعلمی اور جہالت ہے - (ستیارتھ ص۱۴۰) مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو - (ستیارتھ ص۹۵)

معزز ناظرین اب اگر ان (سنیاسی جی) کی ایسی ایسی ناممکن کہانیاں لکھیں تو تھے پوتوں کی طرح بہت بڑھ جائیگا - اس لئے زیادہ نہیں (ستیارتھ ص۶۰) - اگر آپ حضرات کو ایسے دلچسپ اور لائل اعتراضات کے دیکھنے کا کچھ شوق ہو تو میری کتاب بہار دیانندی مسدرجہ جو قریباً تین سو صفحوں میں ختم ہوئی ہے اور

جسکے جواب باصواب کی بابت بہت سے علماء اسلام کی طرف سے پچیس ہزار روپیہ سے زائد انعام موعود ہے (س) کے طبع کا انتظار فرما دیں - فقط

راقم دیانندی دوستوں کا ایک ادنیٰ سیوک از تحصیل دیوبند ضلع گوجرانوالہ

## اتفاق و اتحاد

ہزار ہزار شکر اس مالک دوجہان کا ہے کہ آج مسرت پر مسرت اور فرحت پر فرحت ہمیں حاصل ہے اور بشاشت کے ترانہ ہائے عیش انگیز جان و دل میں لطف تازہ دے رہے ہیں کیونکہ پوچھ رہے ہیں کہ کون کہتا ہے کہ کون کہتا ہے کہ مسلمانوں میں اتفاق نہیں - جب چاہتے ہیں ہر فریق ایک دل ہو کر مخالفوں سے میدان مناظرہ جیت لیتے ہیں خدا کرے سچ ہو خصوصاً اہلحدیثوں کو تو اخلاق و اتفاق کی چنداں ضرورت نہیں سمجھ چکے ہیں کہ حق بات کے ظاہر کرنے میں ہم اکیلے ہزار آدمی میں کافی ہیں کیوں بھائی اتفاق و محبت کے یہی معنی ہیں کہ ہماری پیاری بھائی متفق حنفیہ اور اہلحدیث کوئی نیک رائے بذریعہ پرچہ اہلحدیث ظاہر فرما دیں انکو اپنے دلوں میں ہاں ٹھیک مان کر خاموش ہو جانا - اسکا دل خوش کرنے کیلئے کچھ کوشش نہ کرنا - اہلحدیث ۹ فروری میں ایک رائے جناب مولوی عبدالعزیز صاحب نیپی تالی نے ظاہر فرمائی تھی - آپ ہمارے بھائیوں نے دور نہیں دیا انکی افسوس یہی باعث رنج و ملال ہے ہم کل بھائی مسلمانوں کو دو ایک نسخے بہت سہل بتلاتے ہیں انشاءاللہ یہ مرض کہنہ نا اتفاقی بالکل دور ہو کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیگا - اگر یہ موذی پھر پاس آیا تو جو کچھ جرمانہ دیں جب آپس میں جھگڑا ہو تو رجوع کرو طرف حدیث و قرآن کو - دیگر یہ کہ جب ہمارے بھائی نیک رائے بتلا دیں اسکو بدل و جان قبول کر لینا و امداد و درمے قدمے سخنے مدد کرنا - پس محبت و اتفاق کی علامت ہے - اسکو خوب یاد کر لینا - ہزار ہا روپے صرف کرو گے اتفاق اتفاق ہر گلی کوچہ پکارتے پھرو گے - مگر بغیر اسکے پانا غیر ممکن ہے - گو کہ ہمارا یہ مضمون اسوقت نقارخانہ میں طوطی پر شکستہ کی آواز زیادہ وقعت نہیں رکھتی تاہم ہم اپنے برادران دین غیر متعصبین سے گذارش کرتے ہیں کہ ان نسخوں کا استعمال ہمیشہ رکھیں پھر دیکھیں کہ کس قدر آپس میں محبت بڑھتی ہے اور اتفاق کا بازار کیسا گرم ہوتا ہے اے اللہ تو ہماری آرزو کو کل مقصود سے ایسا پُر کر کہ انکی بو کی نکہت سے تمام بھائی مسلمانوں کا دل و دماغ معطر ہو جائے اور دل کی پلیدی کسی روش سے دور ہو جائے اور یہ دعا ہمراہ ہر زبان دل میں نکلے آمین ثم آمین

آؤ میرے پیارے ناظرین سب کے سب کہو آمین یا رب العلمین - مرحبا اے میرے آمین کہنے والے ظلم ظالم و بے دین کے سہنے والے - راقم محمد اسماعیل از اناجوڑیا -

ahmadimuslim.de

# قابل توجہ ناظرین اہلحدیث

بعنوان بالا ایک مضمون پرچہ نمبر ۱۳ جلد ۳ مطبوعہ ۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک ذی حوصلہ خریدار اہلحدیث نے شائع کر دیا ہے اور جمیع ناظرین اہلحدیث سے رائے طلب کی گئی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

مضمون استفتا جو پرچہ اہلحدیث میں چھپتا ہے اگر مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے ایک سالم ورق پر ہو جائے تو بہتر ہے جو اخبار سے نکال کر علیحدہ کتاب کی صورت میں رکھا جاوے اور تلاش اخبار میں جو دقت کہ مسائل کے دریافت کرتے وقت ہوتی ہے دور ہو۔ اس بارہ میں آپ لوگ بھی اپنی رائے سے اڈیٹر صاحب کو مطلع فرماویں

میرا زمانہ سے ارادہ تھا کہ میں بھی اس کی نسبت اپنے ناقص خیال کے مطابق اپنے معزز اڈیٹر کو تکلیف دوں مگر عدیم الفرصتی مانع رہی اور یوں ہی امروز فردا میں گزرتا گیا۔ کہ ہمارے لائق خریدار نے اس میں سبقت کی۔ میرے نزدیک کاتب مضمون کی رائے بہت صحیح ہے۔ اس میں شک نہیں کہ فتوؤں کا پڑھنا اور ہم اہلحدیثوں کے لئے خصوصاً نہایت ہی بکار آمد ہے۔ مگر ہر چیز کا جو ہر اور ہر شے کی اصلی خوبی تب ظاہر ہوتی ہے وہ ہمہ فتاوی میں ہے اسکی نسبت جہاں تک دلچسپی ظاہر کی جائے بجا ہے اور جس قدر اس کی آسانی و عمدگی کی صورتیں در اس نکالی جائیں زیبا ہیں۔ شاید اہلحدیث اس سے واقف ہوگا کہ اس طرف نہ قادیانی سے کوئی بحث ہے اور نہ آریوں سے تکرار۔ نہ حیرت سے بحث۔ میری دانست میں اس طرف شاذ و نادر ہی ایسے ناظرین ہونگے جو بادل ناخواستہ بھی ان کالموں کی طرف نظر ڈال لیتے ہوں۔ میرا قیاس اگر صحیح ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ان خریداروں میں کل نہیں تو اکثر صرف فتاوی ہی کی وجہ سے خریدار ہیں۔ بلکہ خود اہلحدیث ایک مرتبہ ایسا لکھ چکا ہے شاید اس کو یاد بھی ہوگا۔ اگر اہلحدیث ہمارے مقلد بھائیوں اور حضرات شیعوں کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول فرماتا تو غالباً ہم خریداران بہت کچھ محظوظ ہوتے اول الذکر کی نسبت تو گاہے گاہے ہوتے ہوئے بھی کوئی نہ کوئی ٹوٹی ہوئی زبان سے کچھ خبر لے لیتا ہے۔ آخر الذکر کی نسبت تو تحمل و بردباری کی مسہری میں خوب گہری نیندیں لے رہا تھا کہ دنیا و ما فیہا سے بے خبر مگر صلاح بے فلاح کی بانگ بے ہنگام نے آخر جگا ہی دیا ہے۔ اہلحدیث اب سمجھ چکا ہے کہ ع کہ تحمل بسیار مرد را بے قدر

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا معزز و محترم پرچہ اہلحدیث اپنے عنوان خلافت و امامت کے سلسلہ کو ہمیشہ کیلئے یا جب تک اصلاح کی پوری صلاح نہ ہو جاری رکھیگا۔ عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور۔ لکھتے لکھتے میرا قلم کہاں سے کہاں بہک گیا۔ غرض میں ایک ضروری بات تھی وہ ادا ہو گئی۔ ناظرین معاف کرینگے آمدم برسر مطلب کاتب مضمون کی نسبت ہمارے فاضل اڈیٹر نے اپنی رائے یوں ظاہر فرمائی ہے:-

"ایک صفحہ فتوی کا زاید کرنے سے ایک تو مضامین کا صفحہ کم ہو جائیگا"

چونکہ کاتب مضمون نے عام ناظرین اہلحدیث سے رائے طلب کی ہے۔ علاوہ ہمارا ذاتی نفع ہی مقصود ہے اس لئے مجھے مجبوراً اپنے فاضل اڈیٹر کی رائے سے مخالفت کرنی پڑی۔ مضامین کا صفحہ کم ہو جائے تو ہو جائے اسمیں ہرج ہی کیا ہے۔ آخر بدیہی تو بکار آمد چیز ہے بلکہ مضامین سے زیادہ علاوہ اسکے دو چار استفتا درج کر کے بقیہ کالم سادہ چھوڑ دیئے جاوینگے تو اور نقصان ہوگا جیسا کہ ہمارے فاضل اڈیٹر کی رائے ہے۔ پورا ایک ورق یا دو ورق ہونے سے کوئی ہرج نہیں ہو سکتا ہے ہاں البتہ فتوی کے شائع ہونے سے جبتک پورا ورق نہ ہو توقف ضرور ہوگا۔ تو سائلین جنکو عجلت ہوگی بذریعہ تحریر قلمی طلب کر سکتے ہیں جیسا کہ پہلے چند بار اہلحدیث عام نوٹس دے چکا ہے پھر اڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"دوم ایسے بہانہ سے تمام اخبار محفوظ رکھا جاتا ہے اگر فتوے الگ کر دیئے جائیں تو باقی اخبار سے بے اعتنائی ہو جائیگی"

جن لوگوں کو دیگر مضامین سے بھی دلچسپی ہے وہ ضرور ہی کل پرچوں کو محفوظ رکھینگے۔ چاہے فتاوی اسمیں ہوں یا نہوں۔ اگر انہیں کچھ دلچسپی نہیں ہے صرف فتاوی ہی دیکھنا چاہتے ہیں تو باوجود موجود ہونے کل پرچوں کے بھی انپر نظر نہیں ڈال سکتے۔ پس وجود عدم و وجود دونوں برابر۔ اس پر مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے جسکو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ شروع میں جب میں شرف اسلام سے مشرف ہوا تو ضلع مظفرپور کے ایک رئیس کے یہاں بذریعہ ملازمت بسر اوقات کرتا رہا۔ رئیس ممدوح کو کتابوں کے خریدنے و رکھنے کا حد سے زیادہ شوق تھا اور الماریاں صحاح و تفسیر و اخلاق وغیرہ بیش بہا کتابوں سے بھری پڑی تھیں۔ میں اپنی خوش نصیبی سے برابر ان کتابوں کے مطالعہ سے مستفید ہوتا رہا۔ جہاں مجھے قریب قریب پندرہ برس رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ کبھی کسی وقت کسی ساعت میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی کتاب دینیہ مثل حدیث یا تفسیر یا اخلاق کے انکی نظر مبارک سے سرفراز ہوئی ہو۔ اور جب انہوں نے کبھی کچھ ملاحظہ بھی فرمایا تو صرف قصص و حکایات ہی کو دیکھتے رہے۔ اس سے بھی دلچسپ یہ واقعہ ہے کہ احیاء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ سے آپ نیت نماز کے فرض ہونے کو بعض جا تقلید کی عبارت کو جو خاص موقع کے لئے مجبور کرتا ہے، مجھے دکھلاتے اور جب میں مسئلہ تلفظ نیت یا نیت لسانی کو جو

ahmadimuslim.de

رام نے پوری طرح دھجیاں اڑائی ہیں۔ پیش کرتا۔ تو گویا اونکے نزدیک وہ پشتو تہا کہ وہ پڑھ ہی نہیں سکتے تھے اور اس طرح اُس سے منہ پھیر لیتے جیسے مریض مایوس الصحت دوا سے۔

اب ناظرین خود ہی نتیجہ نکال لینگے۔ ہم اپنے اصل مقصد کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک فتاووں کی نسبت کچھ آسانی کی راہیں وصورتیں نکالنی چاہئے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اوائل ماہ کے کل پرچے بلا فتاوی کے شائع ہوں آخر ماہ کا پرچہ بھی ۲۴ صفحہ بلا فتاوی کے شائع ہو۔ مگر اُس میں دو ورق یعنی چار صفحہ فتاوی مثل ضمیمہ کے شائع ہوں جنکا نمبر صفحہ کو پرچہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اور اُس ضمیمہ فتاوی کا نمبر صفحہ بہ ترتیب ضمیمہ ہو۔ اگر کچھ سوال یا عبارت کے لئے جگہ نہ رہے تو دوسرے وقت کے لئے اوٹھا رکھا جائے۔ اگر کچھ کالم سادہ بچ جاوے تو اُس میں محض فتوے منتخب وچیدہ علماء کرام مثل شیخ الکل یا نواب صاحب مرحوم سے کالم پورا کر دیا جائے۔ مگر یہ صورت اُس صورت میں ممکن ہے کہ جمیع ناظرین اہلحدیث مقدار قیمت پر کچھ اضافہ فرمادیں اور اپنی منظوری سے اہلحدیث کو اطلاع دیں۔ اور اہلحدیث بھی قیمت اضافہ سے ناظرین کو مطلع کردے۔ و منظور کنندگان کے نام نامیوں کو بھی درج کرے۔ تاکہ دوسروں سے خریداروں کو توجہ ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب دو ورق یعنی ۸ کالم کا پورا ذخیرہ جمع ہوجائے جس تاریخ جس ہفتہ میں چھپا ہو شائع ہوا کرے۔ اور بجائے اُس کے دو ورق اصل پرچے سے کم کردیا جائے ایسی صورت میں اضافہ قیمت کی ضرورت نہیں۔ مگر کاغذ و چھپائی اچھی ہو اور تقطیع مناسب و قطع پر ہو۔ عرضاً وطولاً مناسب انداز پر رہے تاکہ بصورت کتاب خوشنما معلوم ہو۔ اور وہ بھی باتیں ہیں جو صورت ۱ میں درج ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بصورت انع کسی امر اہلحدیث ایسا کرنا نہیں چاہتا جس کے نفع ونقصان و ذمہ داریوں کو ہم سے زیادہ وہ جانتا ہے۔ تو آخری رائے میری یہ ہے کہ ہر جلد کا ایک کامل فہرست جسمیں صرف دو خانہ ہوں پہلا خانہ چھوٹا ہو۔ اُس میں صرف نمبر پرچہ درج کیا جائے۔ دوسرا بڑا خانہ ہو جسمیں سوال کا خلاصہ لکھا جائے اور جسقدر سوالات نمبر ۱ میں ہو سب کا خلاصہ اُس میں درج ہو اور جن فتاوی پر تعاقب کیا گیا ہے انکا ذکر حاشیہ پر معہ پتہ ونشان ضرور ہو۔ معہ جواب۔ اگر یہ ایسا ہو تو گذشتہ جلدوں کے لئے بھی اہلحدیث کو تکلیف اٹھانی پڑیگی اور جلد رواں کو لئے سال آخر میں۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر اہلحدیث اس کے کرنے سے بھی مجبور ہے تو خیر گندم میسر نشود پرچہ کے ٹائٹل پیج ہی پر جہاں فہرست مضامین درج ہوتی ہے۔ وہاں ہی کل سوالات کو مختصر الفاظ میں بطور فہرست لکھ دئیے جائیں ما ہم ہرچہ از دوست میرسد نیکوست پر عمل کرکے صابر وشاکر رہینگے۔ اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو جیسی رائے ہمارا فاضل اڈیٹر یا ناظرین اہلحدیث تجویز فرمادیں عین قبول ومنظور ہو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اور احباب وناظرین اسبارہ میں اپنی رائے سے مطلع فرمادیں گے۔

ہمیں نہایت ادب ومعذرت سے کہنا پڑتا ہے کہ کاتب مضمون کا اصل مطلب دقت تلاش فتاوی سے تہا۔ جسکے　فاضل اڈیٹر نے کوئی صورت نہیں نکالی ورنہ کوئی تجویز پوچھو دعمل میں لانے کا وعدہ کیا جس سے گونہ ہم کو تقویت ہوتی اور ہم بے صبری سے کام نہیں لیتے۔ فاضل اڈیٹر نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ہماری نا قابل تسکین تسلی بخش نہیں ہے۔

ہم اپنے معزز ومحترم پرچہ اہلحدیث کی صداقت وراستبازی پر جو اہل خوب کا شیوہ ہے۔ مبارکباد دیتے ہیں کہ باوجود مخالفت اپنے اڈیٹر کے بھی ہر ایک مضمون کو شائع کرتا ہے۔ اور مجھے بھی ایسا ہی امید ہے۔

خادم المؤمنین محمد عبد الصمد نو مسلم تخلص عابد　از

**اڈیٹر:-** چونکہ بہت سے دوست ایسی رائے پر ہیں اسلئے ارادہ ہے کہ آئندہ کو فتووں کا ایک ورق سالم کردیا جاویگا۔ انشاء اللہ

# قادیانی شدادی بہشت کا سنگین ٹیکس

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا کہ تہوڑے دن ہوئے اہلحدیث میں مرزا صاحب قادیانی کے بہشتی قبرستان کے چندہ کے متعلق ایک مضمون اڈیٹر صاحب کی طرف سے شائع ہوا تہا جس کا عنوان تہا "کیسا بھاری ٹیکس ہے" جسکا سارا مطلب یہ تہا کہ مرزا صاحب کے ٹیکس جو وہ اپنے مریدوں پر لگاتے ہیں حد سے زیادہ سنگین ہوتے ہیں اور آپکے بہشتی قبرستان کے ٹیکس کا خاص طور پر ذکر کیا تہا جو حقیقت میں بالکل سچ اور بلا مبالغہ تہا۔ مگر بندہ کا ایک نامہ نگار میاں غیر سے اس مضمون پر اپنا غضب وجوش اسے پڑا اشا عتنے کے ہو مندرجہ ذیل عبارت لکھکر جواب طلب کرتا ہے:-

"مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو بلحاظ جائداد وآمدنی کا دینے کا حکم دیا گیا ہے اس کو آپ نے شدادی بہشت کا لالچ قرار دیا ہے اور بہشتی ٹیکس تجویز فرمایا ہے۔ تو اس پر خاکسار کی عرض ہے کہ اگر بلحاظ حصہ آمدنی وجائداد کا دینا ٹیکس اور شدادی بہشت ہے تو جس نے یہ حکم فرمایا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی جب تک اپنی پیاری سے پیاری چیز اللہ تعالیٰ کی راہ

الہامات مرزا

قیمت

میں خرچ نہ کرو جبتک۔ تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے" الخ"

سو اونہیں واضح ہو کہ یہ آیت عام ہے اور تفصیل و تشریح کی محتاج ہے اُسکی تشریح وہ آیت کرتی ہے جسمیں ارشاد ہے۔ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ یعنی اے رسول اچھے مسلمان پوچھتے ہیں کہ اللہ کے راہ میں کیا خرچ کریں تو کہہ دے کہ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں سے بڑھا ہوا خرچ کرو" اسکا مطلب بالکل صاف ہے کہ اپنی حاجات ضروریہ کو پورا کرنے کے بعد جو کچھ بچے اُس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ نہ کہ قرض دام لیکر خواہ نخواہ قرضدار بنو۔ اس مضمون کی زیادہ تائید اور تفصیل وہ حدیث کرتی ہے جسمیں آیا ہے کہ ایک شخص حضور کے پاس آیا اور اُس نے عرض کیا حضرت میرے پاس ایک دینار ہے۔ اسکا مصرف بتلائیے۔ آپ نے فرمایا اُسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو وغیرہ

زکوٰۃ بیشک اسلامی ٹیکس ہے مگر اُسکا اور مرزاجی کے ٹیکس کا زمین آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ وہ مال کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے۔ جو سال بعد دیجاتی ہے مگر جو مال حاجت اصلی سے زیادہ نہو اسپر زکوٰۃ نہیں۔ جیسے کھانے کا غلہ۔ پہننے کے کپڑے۔ گھر کے برتنے کا اسباب۔ سواری کے جانور۔ مزدوری کے ہتھیار۔ پڑھنے کی کتابیں وغیرہ۔

اب ذرہ دیکھو مرزائی ٹیکس سے اسکا موازنہ جسمیں ۱/۱۰ حصہ ماہواری دینے کا حکم کرتے ہیں اور وہ بھی حاجات اصلی کا گلا گھونٹ کر۔ اور کوئی عذر منظور نہیں کیا جاتا۔ کسی کی اولاد بھوکی مرے تو مرزا صاحب کی بلا سے۔ انکو کیا۔ انہوں نے تو اس ٹیکس کی ادائگی سے اپنی اولاد کو مستثنےٰ کرلیا۔ مگر اُدھر دیکھئے کہ حضور انور نے اپنی آل پاک کو باوجود حاجت کے زکوٰۃ لینا سختی سے منع فرمادیا۔

پس خود ہی انصاف کر لیجئے کہ کونسا ٹیکس سنگین ہے۔ سچ ہے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

مختصر یہ کہ اسلام میں اسکی نظیر آپ نہیں دکھا سکتے کہ ایک غریب آدمی دس روپیہ کی ماہوار آمد والا ایک روپیہ ہر ماہ کے بعد بہشتی مقبرہ کے لئے دیوے یہ تو صریح ظلم ہے۔ شاید اسی لئے تو مرزائیوں کی وصیتوں کا دورہ بند گیا۔

راقم علم الدین از امرتسر

## جماعت اہلحدیث کا اصول

ان حضرات کو اس مضمون کے ملاحظہ کرنے کیلئے خصوصًا زیادہ توجہ دلاتا ہوں جو اہلحدیث سے سوءظن رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپنے بارہا اقسام کی باتیں سنی ہونگی۔ کوئی تو اہلحدیث کو دشمن رسول بتاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ لوگ منکر رسالت ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ فرقہ مثل روافض و خوارج کے ہے۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں اور ہر طرح سے لوگ اہلحدیث کو بدنام کرنے اور بہتان لگاتے ہیں جسکو دفعیہ کے لئے اور اُن بدگمانیوں کے ازالہ کے لئے کچھ اپنی ٹوٹی پھوٹی مختصر تقریر سے مطلع کرتا ہوں۔ ذرا بنظر انصاف ملاحظہ فرمانا۔

بھائیو! اہلحدیث کا پہلا اصول پورے کلمہ طیبہ پر ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا اور محمد بندے اسکے ہیں اور رسول بھیجے خدا کے۔ ساتھ غیروں کو شریک کرنا غیروں کی پرستش کرنا شرک باللہ ہے۔ اسی طرح رسول اللہ کے سوا غیروں کی اتباع کرنا شرک فی الرسالت ہے۔ اس اصول کو مدنظر زیادہ رکھا گیا ہے کیونکہ کلمہ خالی زبان سے پڑھ دینے کو اسلام نہیں کہتے بلکہ تصدیق بالقلب و عمل بالارکان و اقرار باللسان کو اسلام کہتے ہیں۔ دوسرا اصول حضرات اہلحدیث کا یہ ہے کہ ہمکو اتباع خدا اور رسول کی واجب و فرض ہے۔ اور عام علما کی بطور جائز۔ تو ہم بحکم أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کتاب اللہ اور کتاب الرسول کو اپنا رہبر جانینگے اور یہ دونوں کتاب ہدایت کے لئے بالکل کافی و وافی ہیں اسی وجہ سے کسی کے قول و قیاس کو نہ مانیں گے۔ اتباع رسول کی چھوڑ کر غیر کی اتباع کرکے خدا کے نافرمان نہ ہونگے۔ بمنطوق الحدیث من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ۔ اور عام علماء کی بحکم فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔ و اطیعوا اولی الامر کی اتباع کرینگے۔ مگر ان علماء کے کسی قول و قیاس کو بوجہ حدیث ملنے کے ہرگز نہ مانینگے۔ حدیث کے ملتے ہی تقلید کے ہار کو توڑ ڈالیں گے۔ اسوجہ سے کہ اہل الذکر سے تعلیم اونکے قیاس و قول کی پانا مراد نہیں ہے نہ کسی ایک خاص امام یا عالم کی تقلید کرنا۔ بلکہ قرآن و حدیث سے مسائل کو سمجھنا اور تمام علماء کی تقلید کرنا مراد ہے۔ خواہ زمانہ سلف کے ہوں یا خلف کے۔ اور یہی اصل مدنظر رکھا گیا ہے کہ اگر حدیث و قرآن سے کوئی مسئلہ نہ ملے تو بحکم اطیعوا اولی الامر کے اونکے قیاس و اجتہاد مناسب کو کام میں لائینگے اور یاد رکھو اولی الامر بھی عام ہے خواہ سلف کا ہو یا خلف کا۔ اس سے بھی کوئی تقلید خاص و حصر کی شکل نہیں نکلتی۔ مگر الحمد للہ اب تو کسی کے قول و قیاس لینے کی مطلق ضرورت باقی نہ رہی کیونکہ احادیث رسول ابھی مکمل بالکل بلا حاجت غیروں کے اقوال کے جمع ہوگئی ہیں اور یہی اصل زیر نظر رکھا گیا ہے۔ کہ المذاہب اربعہ کو برحق بلا کسی ایک کے انکار کے جانیں نہ زبان سے خالی کہتے رہیں۔ جیسے اور لوگ زبان سے برحق تو کہتے ہیں مگر برحق

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

قیمت بہرحال پیشگی لی جاتی ہے [illegible]

[illegible]

**شرح قیمت سالانہ**

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| رؤسا و جاگیرداران سے | [illegible] |
| عام خریداران سے | [illegible] |
| چھ ماہ کے لئے | [illegible] |
| ممالک غیر سے سالانہ | [illegible] |

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

[illegible]

# اہلحدیث

نمبر ۲۱ | امرتسر ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۴ صفر سنہ ۱۳۲۴ھ | جلد نمبر ۳

## کرشن قادیانی کی جھوٹ پر قلعی

لا تحوا اس نبت کو انتجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے چیلوں کو ہدایت کی تھی کہ خبردار اہلحدیث کا جواب مت دینا۔ چنانچہ کچھ مدت تو آپ کے دام افتادہ اسی حیص و بیص میں رہے۔ مگر آخر جب اہلحدیث کے حملوں کی زد چاروں طرف سے پڑنے لگی بخصوصاً مولوی غلام دستگیر اور مولوی محمد اسمٰعیل علی گڑھی مرحومین کے افترا کے ثبوت کا تقاضا جب اپنی حد سے متجاوز ہو گیا تو آخر قادیانی اخبار بدر کے ایک نامہ نگار [illegible] نے ایک مضمون ۹ مارچ کے بدر میں شائع کیا جو داناؤں کے نزدیک مرزائیوں کی حرکت مذبوحی اور اہل حدیث کی پکڑ کی مضبوطی کا ثبوت دے رہا ہے۔ چونکہ وہ مضمون تمام کا تمام ہی قابل دید ہے۔ اسلئے ہم اس کو جو ہمارے سوال سے متعلق ہے۔ تمام کا تمام ہی نقل کرتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے مرزا صاحب کرشن قادیانی کے الفاظ ناظرین کی آگاہی کے لئے مکرر نقل کرتے ہیں۔

ناظرین آگاہ ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں دعویٰ کیا ہے۔ کہ مولوی اسمٰعیل علی گڑھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہو وہ پہلے مر جائے۔ چنانچہ ایک جگہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ان نادان ظالموں سے تو مولوی غلام دستگیر اچھا رہا۔ کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی۔ یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں تو پہلے مجھے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ بعد اس کے بہت جلد خدا نے اسے موت دیدی۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۔)

نمونہ کیلئے یہی عبارت کافی ہے باقی ۹ مارچ کے اہلحدیث میں نقل ہو چکی ہیں ہمارا اعتراض صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اس کلام میں جھوٹ بولا ہے۔ فریب دیا ہے۔ افترا باندھا ہے۔ جو کسی نبی یا ولی کی شان سے تو کیا۔ ادنیٰ مومن کی شان سے بھی بعید ہے کیونکہ اس کلام میں دعویٰ تو یہ کیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر نے (اور اس کو سوا اور مقاموں پر مولوی اسمٰعیل علی گڑھی نے بھی) یہ دعا کی ہے کہ ہم دونوں (مرزا اور مولوی) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔ حالانکہ یہ دعا انہوں نے نہیں کی۔ صرف آپ کی موت سے نا جائز

ahmadimuslim.de

فائدہ اُٹھانے کو قادیانی کرشن نے بات بنائی ہے - اس اعتراض کو ہماری ناظرین مدت سے سنتے چلے آئے ہیں - مگر اسکا جواب نہیں سنا تھا - آج ہم اوسکو جواب بھی سناتے ہیں - جو قادیانی اخبار بدر مورخہ ۹ مارچ میں چھپا ہے - وہ یہ ہے:-

"اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے - اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بددعا کرے جیسی کہ اُس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے - یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بددعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے - دوم یہ کہ اگر ضروری ہے تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں - امر اول کی نسبت میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ہرگز ضروری نہیں ہے - کیونکہ حضرت اقدس نے بھی یہ لکھا ہے کہ اگر آپ ایسی قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اسقدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جاوے اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جھڑ جاویں - اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے - تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاوینگی - کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں جو شخص میری بددعا کریگا وہ بددعا اُسی پر پڑیگی - اب ہم اُس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی بددعا کی ضرور کی اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے"

**ناظرین!** غور کریں کہ کس طرح سے راقم مضمون دبی زبان سے اہلحدیث کے سوال کو پختہ کر رہا ہے - سوال تو صرف یہ تھا اور ہے کہ کرشن جی نے جو دونوں مولوی صاحبان کی نسبت ایک حکایت کی ہے اُسکا محکی عنہ بتلاؤ ورنہ اس حکایت کو جھوٹا کہو - بہلا صاف لفظوں میں تو نہیں کہتا - کہ یہ حکایت جھوٹ ہے - مگر حسب عادت شریفہ ایچ پیچ کرتا ہے - یہ ضروری نہیں وہ ضروری نہیں کچھ بھی ضروری نہو - ہمیں کیا - ہم نے تو یہ پوچھا تھا کہ دکھاؤ دونوں مولوی صاحبان نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے - سو آپنے بتلایا تو نہیں بلکہ تسلیم کر لیا کہ اس مضمون کی دعا [illegible] حاجت مطلق [illegible] صاحب یہ تو ضروری نہیں مگر جس نے نہ کی ہو اُس پر بہتان لگا دینا ضروری ہے - نہ آپنے مرزا صاحب کی اُس کتاب کا حوالہ دیا جسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ میرے مخالفوں کی بددعائیں انہیں پر پڑینگی - خیر اور سنو آپ لکھتے ہیں:-

"اور ہمارا یہ دعویٰ کہ قصوری کی موت ہی حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرنے میں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو، قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بددعا کا ذکر تو کیا ہے لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راستباز بندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں - یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبیین کو یہ تحدی جواب سکھاتا ہے فانتظروا انی معکم من المنتظرین ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم متربصون علیہم دائرۃ السوء وغیر ذالک - پس اگر قرآن کی بتلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جاوے - تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بیّن اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم جسقدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے اُسکو منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی ثبوت اس کی بددعا ہے اور اس کے بعد اسکا ناکام جانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے"

اللہ ری طول پر [illegible] بے معنی تھا - ہے جناب من آپ کسی کی موت سے استدلال کریں یا نہ کریں اس سے تو ہمیں مطلب نہیں - اگر مرزا صاحب یہ کہتے ہیں کہ مولوی قصوری اور مولوی علی گڑھی کے مرنے سے میری سچائی کا ثبوت ہوتا ہے تو ہم بھی یہ جانکر کہ

شور بختاں بآرزو خواہند | مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

خاموش رہتے کہ آپ نے تو غضب کیا کہ ان دو مولویوں کی نسبت ایک ایسی خبر دی - کہ جسکا مخبر عنہ نہیں پایا جاتا ہے جسکی مثال بعینہ یہ ہے کہ زید کی نشست کی حالت میں اسکو قیام کی خبر دیں - جسے دانا جان سکتے ہیں کہ سراسر کذب ہے - جو قادیانی مشین میں سینکڑوں نہیں ہزاروں گز بنا جاتا ہے -

**ناظرین!** خدارا انصاف کریں کہ جس مضمون کا ثبوت مانگا گیا تھا یعنی یہ کہ مولوی صاحبوں نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے - اُس کی نسبت راقم مضمون کس حوصلہ سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں - "کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو" سبحان اللہ! ایسے

ahmadimuslim.de

ہی اگر کوئی شخص اہلحدیث کے اعتراض کی مضبوطی نہ مانے تو سہ

پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھو تو کیا سمجھے

اس سے آگے چلکر پیر بڑی ہوشیاری سے اپنے ناظرین کی کا نٹھ کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

عجیب یہ ثابت ہوگیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لیے
بھی دعا کرے لہذا اب اسکو ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی کہ اس نے
اپنے لئے بھی بد دعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتاؤں گا کہ قصوری نے
اپنے لئے بھی بد دعا موت کی ہے اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے
کے لئے میں آیت مباہلہ کیطرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ
الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہاں پر نہ تو کسی
کاذکر ہے نہ اگر مگر کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اسکا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو
فی الواقعہ اور عند اللہ کاذب ہیں۔ انپر لعنت کریں اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر
بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور نبی کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل
ہوتا ہے اور کاذب ہونیکا وہم وگمان تک نہیں ہوتا اور فریق ثانی بھی
تب ہی مباہلہ پر جرأت کرسکتا ہے کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو
کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کرسکتا جیسے وہ لوگ
کہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پر مدعو فرمایا تھا چونکہ وہ
اپنے آپکے صدق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکھتے
تھے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کرسکے تھے۔ اس سے
صاف ثابت ہوا کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے انہیں تو ہر ایک کا یہی یقین
ہوگا کہ ہم کاذبین کا مصداق نہیں ہیں۔ بلکہ فریق مقابل ہے اور انکی بد دعا
کا یہ مطلب ہوگا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے لیکن تاہم
اس کے پھر بھی یہ بد دعا عام رہیگی کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا ہے
نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو۔ پس جنمیں یہ کذب واقعی
ہوگا انپر یہ بد دعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے کہ اے اللہ میرے مقابل کو
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چونکہ یہاں پر بھی کذب واقعی علت قرار
دیا گیا ہے جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا۔ بلکہ اسکے ساتھ بھی ثابت نہیں ہوا
[illegible]

[illegible] مورد خاص ہو اور لعنت کا عام ہو تو حکم عام رہتا ہے۔

[illegible]

(خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہیگی۔ اس تمہید کے بعد
قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳ سطر
۴ سے صفحہ ۴ سطر ۱۶ تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ
مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزند نادول کو لیکر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور
سب شرائط بھی میں نے منظور کر لئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ
جواب کسی کی معرفت دیا کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلی اشتہار دو۔ تب ہم
مباہلہ کریں گے۔ تو اسوقت میں نے یقین کرلیا کہ یہ اشتہار سے گریز ہے اور میں
مایوس ہوکر واپس چلا گیا۔ پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتا ہے جیسا
کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور
سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا۔ ویسا ہی
دعا والتجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو . . . .
مورد اس آیت قرآنی کا بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب
العٰلمین الخ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی
قصوری نے دعا کی۔ ظاہر ہے کہ اس آیت میں بھی تو تین ہی ہیں اگر گو اور قطع
دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے جس کی تو داعی کے
ساتھ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتھ ہے اور نہ اس کے مورد
بنانے کا یہ مطلب ہے کہ پہلے الذین ظلموا کا آپکو مورد بنا اور پھر قطع دابر کا بلکہ
یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہو اس کا قطع دابر کر۔ ہاں جس طرح ہر ایک
فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل
ہوتا۔ اسیطرح قصوری کے نزدیک بھی الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص
مرزا صاحب ہیں۔ لیکن جسطرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنے مفہوم اور علت کے
عموم کی وجہ سے عام بد دعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں
کرسکتا۔ خواہ وہ تخصیص نیت [illegible]
[illegible] فقطع دابر القوم الذین ظلموا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ahmadimuslim.de

ہی ایسے موجود کی کہ اس کی خود ہی دعا او... شہادت دیکھو ہیں کہ غلط ...
اس میں موجود نہیں تو یہ اسکا اختیار ہے لیکن ناحق ہم اس بات کے ماننے کے
لئے تیار نہیں ہیں۔ غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں
کے کلام کے معنے کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بد دعا کا
خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو
واقعی مصداق ہو اس کا قطع دابر کردے اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہے۔

واہ سبحان اللہ ؎ یہ تو حضرت ہیں لے لوں زبان تیغ کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

ہمیں حیران ہیں کہ کس قدر لوگوں نے شرم و حیا بیچ دی ہے کیوں اتنی عداوت کہ کبھی ہو ... باوجود
تو صداقت ہی ہے کہ مرزا صاحب نے ایک حکایت کی ہے کہ مولوی صاحبان نے بد دعا کی پر
اس حکایت اور تعبیر کا ثبوت کہاں ہے۔ ہاں اگر مرزا صاحب ... کہ چونکہ مولوی
غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڈھی نے تعبیر بد دعا کی تھی خدا نے ان دونوں کو پکڑا اور
وہ مر گئے تو پھر بھی قادیاں تک اتکا آتا تب کہ ... تو یہ کہا کہ یہ لکھتے ہیں۔
انہوں نے دعا یہ کی تھی حالانکہ انہوں نے یہ دعا نہیں کی جس سے آج دنیا میں مرزا
صاحب کو پہلی ذلتوں پر ایک ذلت اور پڑی۔

چونکہ راقم مضمون کا ضمیر ایسی بیجا تاویل پر خود اسکو نادم کر رہا ہے اور اندر سے
ایک باریک سی آواز اسکو آرہی ہے کہ یہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے اس لئے اس نے
ایک اور چال نکالی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی روایت بالمعنی کثرت کے
ساتھ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ حامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمداً کا
سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی
عام بد دعا کی روایت بالمعنی کردی تو کونسا نقص لازم آگیا"

کیوں نہ ہو ؎ پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند

روایت بالمعنی ہو تو ایسی ہی ہو کہ جس سے لفظ اور مضمون دونوں بدل جائیں۔ بلکہ مضمون ہی الٹ جائے کوئی
شخص کہے کہ زید نے کھانا کھایا اس کی روایت بالمعنی آپ یوں کریں کہ زید مر گیا تا جیسے
کوئی تعاقب کرے کہ کہاں مرا تو آپ کہیں کہ لمبا اوقات کھانا کھانے سے ہو کہ مر بھی جاتا
ہے اس لئے یہ میری روایت بالمعنے ہے۔ واہ سبحان اللہ! مرزائی جماعت کی توجیہ یہ
کہاں تک پہنچی ہے کہ ہر ایک بات میں جدت ہے۔ سچ ہے ؎

امت او ہمہ یاران ... الدجل الرقباء ... استاد کند ... اللئام ...

روایت بالمعنی کے تو صاف معنی ہیں کہ الفاظ گو نہ ہوں مگر معنی وہی ہوں اسی لئے محدثین نے
روایت بالمعنی کی صحت کے لئے یہ ضروری شرط لگائی ہے کہ راوی قادر الکلام ہو یعنی جس
زبان میں روایت کرتا ہے اس کے مترادفات و مشترکات وغیرہ سے بخوبی واقف
ہو۔ تاکہ تبدیل الفاظ میں غلطی نہ کر جائے۔ یہ کیا روایت بالمعنی ہے کہ جو مضمون متکلم کے
خواب و خیال میں بھی نہ ہو وہ تراش کر اس کے ذمہ لگا دیا جاوے اور اسکو روایت بالمعنے
کہا جائے۔ ایسی تحریف اور افتراء کو قادیانی محاورہ میں روایت بالمعنے کہیں تو تعجب نہیں۔

چونکہ اس تاویل پر بھی راقم مضمون کا دل اسکی تکذیب کرتا تھا۔ اس لئے اس نے ایک نئی
چال اختیار کی۔ آپ لکھتے ہیں:-

"اور چونکہ موت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بد دعاؤں میں عرفاً یہی
مفہوم ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مرجاوے۔ نہ یہ کہ کبھی مرجاوے۔ اسی واسطے
خدا تعالی نے ایسے عذاب میں بھی دانتم منتظرون فرمایا اور یہ
مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خدا وند کریم وامر بالمعروف فرماتا ہے
تو اگر اس معروف و معتبر شرط کو ظاہر کردیا تو کونسا نقص ہو گیا۔ ہر ایک
عقلمند غور کر سکتا ہے کہ اگر قصوری کی اس عام بد دعا کی تفصیل کریں تو بجز
اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں اور حق پر نہیں ہوں تو مجھ کو پہلے
ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجھ سے
پہلے ہلاک کر"

سبحان اللہ! ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

حوالہ گندم جواب چنا۔ بہت خوب! یہی سہی۔ مگر آخر مرے کون۔ وہی جسکو بقول
قائل نے بد دعا کی ہو نہ کہ خود مرجائے۔ پس بتقدیر تسلیم آپ کی اس تقریر کے مولوی
غلام دستگیر کے کلام کے یہ معنی ہوئے کہ مجھے نہیں۔ اے خداوندا! مرزا قادیانی کو میری
زندگی میں موت دے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف فوت ہو چکے ہیں اور مرزا صاحب
زندہ ہیں اسلئے کہا جائیگا کہ آپکی توجیہ کے مطابق مولوی صاحب کی دعا قبول نہ ہوئی۔
اور بس۔ نہ کہ وہ مباہلہ کے اثر کی زد میں آگیا۔ مہربان من! ذرہ ایمانداری سے نہیں تو
علمداری ہی سے کام لیجئے۔ کہتے ہو کچھ تو سوچو کہ جتنے مقدمات آپ نے جمع کئے
ہیں سب کے سب شعری ہیں ایک بھی تو بدیہی یا مدلل نہیں۔ سوال تو صرف
یہ ہے کہ آپکے پیر مغاں نے اپنی نبوت کے دلائل میں یہ دلیل بڑے زور شور سے بیان
کی ہے اور تمام دنیا کو چیلنج دیا ہے لکھتے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور
نہیں۔ مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم

ahmadimuslim.de

دونوں میں سے جو جھوٹا ہو۔ وہ پہلے مریگا" (اشتہار انعامی پانسو صفحہ ۲)

پس اس خبر کی تصدیق کر کے اس حکایت کا محکی عنہ بتلا دیجئے۔ یاد رکھو کہ اس کلام میں لکھتا ہوں فعل ہے اور ہم کے لفظ سے لیکر مریگا تک اسکا مفعول ہے اگر آپ وہی محمد سرور ہیں جو کسی زمانہ مدرسہ نعمانیہ لاہور میں پڑھتے تھے تو میرا خیال ہے کہ آپ نے معقول اور فلسفہ کی کتابیں بھی پڑھی تھیں۔ پھر ایسے علوم آپ ایسے بہوت کیوں ہیں کہ ایک خبر کا مخبر عنہ اور حکایت کا محکی عنہ بھی نہیں جانتے کہ کس طرح ہوتا ہے۔ کیا وہی باتیں تو سچ نہیں کہ ؎

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جوں دھری تھی تیوں ہی دھری رہی

ہاں یاد رہے کہ آپکے پیغمبر صاحب نے مولوی عبد الحق کے نام پر بہتان لگایا ہو۔ مگر آپنے ابھی ایک ہی کی طرف توجہ کی ہو۔ مہربانی کر کے جناب مولوی محمد اسماعیل مرحوم علیگڈھی کیطرف بھی توجہ فرمائیے اور جس طرح مولوی غلام دستگیر کی عبارت نقل کی ہے علیگڈھی مرحوم کی بھی کیفیت لکھی۔ بابت آپکے پیغمبر صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل نے صفائی سے خدا سے یہ درخواست کی کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے وہ مرجائے۔ سو خدا نے اُسکو بھی جلد تر اس جہان سے رخصت کر دیا"

(ضمیمہ تریاق القلوب انعامی پانسو صفحہ ۶)

اب میں آپ کو اور ناظرین کو بتلاؤں کہ کرشن جی کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جب کوئی انکا مخالف مری بس جھٹ سے اُسکی بابت یہ منصوبہ گھڑ لیا کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنا۔ افترا باندھنا۔ تو ان ذات شریف کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہو۔ مگر اسپر بھی افسوس ہو کہ انکو دام افتادوں کو ذرہ بھی خبر نہیں ہوتی۔ کس آن بان سے اسلام کا نمونہ انہی حضرت کو پیش کرتے ہیں بلکہ کس شرم وحیا سے کہا کرتے ہیں کہ تمام انبیاء کے کمالات کا مجموعہ ذات شریف ہیں۔ (دیکھو رسالہ نور الدین صفحہ ۱۲۰)

ناظرین! غور سے ان ذات شریف کی چالبازی سنئے۔ آتھم عیسائی سے جو آپ کا مباحثہ ہوا تھا۔ تو اُس کے اخیر میں آپنے ایک پیشگوئی کی تھی جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہو وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" (کتاب جنگ مقدس صفحہ ۱۸۹)

صاف عبارت ہو۔ پندرہ ماہ کی قید بھی لگائی گئی ہو جو کسی حاشیہ یا شرح کی محتاج نہیں لیکن قادیانی خر سے خدا محفوظ رکھے۔ جب آتھم پندرہ ماہ میں باوجود عیسائی رہنے کے بھی نہ مرا بلکہ سات ماہ بعد مرا تو آپ نے ایسی صاف مضمون کو جو تمام ملک میں شایع ہو چکا تھا اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کو ایک سادہ قالب میں بدلا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں ۔ کہ:۔

"میں نے ڈپٹی آتھم کو جنگ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے۔ وہ پہلے مریگا۔ سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دیگیا" (اشتہار انعامی پانسو صفحہ ۲)

دیکھو تو کیسی روایت بالمعنی کی اور کس ہوشیاری سے حمقا کے کان کترے ہیں اور کس جرأت سے پندرہ مہینہ کی قید اڑا کر پہلے کا لفظ لکھ دیا جسکے یہ معنے ہیں کہ اگر آتھم آج کے روز بھی مرتا تو بھی آپکی بڑ سچی تھی حالانکہ یہ پیشگوئی جون ۱۸۹۳ء میں ہوئی تھی جسکے پندرہ ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء میں پورے ہو چکے ہیں جسکو آج تیرہ سال گذر گئے ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں کرشن جی کے اسرار نہانی جنکے افشا کرنے کا اہلحدیث کو خاص فخر ہے۔ مرزا جی سچ ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں ✤ گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

راقم مضمون (محمد سرور) نے میرے رسالہ الہامات مرزا کے بعض مقامات پر بھی کچھ خامہ فرسائی کی ہو۔ مگر میں اسکا جواب نہیں دیتا۔ جبتک کہ اُس رسالہ کا مکمل جواب شایع نہ ہو۔ خلط مبحث کرنا قادیانی شان ہے نہ کہ مناظرین کی۔

## ویدوں کی ابتدا

"یہ مضمون آریہ اخبار پرکاش میں بھیجا تھا جو اس ہفتہ لکھا گیا چھپیگا

ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے یہاں بھی درج کیا جاتا ہے۔ جواب آنے پر مع جواب الجواب بھی درج ہوگا" (اڈیٹر)

ڈیر اڈیٹر۔ تسلیم۔ میں آپ کے اخبار میں بحث کا کالم دیکھکر بہت خوش ہوا اسلئے میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپکے اخبار سے کچھ فائدہ حاصل کروں۔ اور آپ کے ناظرین کو فائدہ پہونچاؤں۔ سماجک پبلک کے دعوے تحقیق (جسکو سالہا سال ہو گئے سنتے ہوئے گذرے ہیں) سے امید ہو کہ شاید کوئی کان حق شنوا اور کوئی دل حق جو نکل آوے

سوال۔ یہ تو میں نہیں پوچھتا۔ کہ ویدوں کے لانیوالے کون صاحب تھے۔ کیونکہ سالہا سال کا تجربہ بتلا رہا ہو۔ کہ اسکا جواب آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں یا دینا نہیں چاہتا۔ اسلئے اس سوال کا پیش کرنا خواہ مخواہ کی تضیع اوقات ہے۔ ہاں اتنا پوچھتا ہوں کہ ملہمان وید نے جب وید سنایا تھا۔ تو اُسوقت زبان (لنگویج) مقدم تھی یا معنے کا گیان مقدم تھا۔ نیز ان لوگوں کو جنکو وید کا گیان اور تعلیم ملہمان نے بتلائی

مناظرہ نگینہ
مشہور و معروف مباحثہ جو ۱۸ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا۔ نہایت عمدہ قابل دید ہے
قیمت ۸/
مینیجر اہلحدیث امرتسر

اور یہ کہا کہ ایشور کی طرف سے ہمیں الہام ہوا ہے۔ ان ملہموں کا اعتبار اور یقین کیونکر ہوا کہ واقعی یہ ایسے ہیں کہ انکو ایشور کا گیان الہام ہو سکتا ہے کیونکہ سوامی جی لکھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی شروع دنیا میں جوان جوان پیدا ہوئے تھے۔ کیا ان ملہمان نے کوئی معجزہ دکھایا تھا۔ یا کوئی ایسا ثبوت دیا تھا۔ کہ ان لوگوں نے انکو الہامی مانا۔ اس مختصر سے سوال کا جواب مہربانی کرکے بحوالہ وید منتر دیا جاوے۔ میں جانتا ہوں کہ میرے سماجک پریمی اس کے جواب میں بجیر کسی طرح سے حملہ آور ہونگے۔ مگر یہ یاد رہے کہ انکی حملہ آوری سے سوال حل نہو سکیگا۔ بلکہ اصل جواب ہی سے حل ہوگا۔

واضح ہو کہ ابھی اصل سوال میرا باقی ہے۔ سردست صرف اتنا دریافت ہے۔ جواب پر مجیبان جو روش اختیار کریں اسپر اعتراض مبنی ہوگا۔ انشاء اللہ

یا زندہ صحبت باقی۔

میں ہوں سماج کا سچا بہی خواہ ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) از امرتسر

## بگھرہ ضلع مظفرنگر میں جلسہ

۱۷ لغایت ۱۸ مارچ کو قصبہ بگھرہ میں مدرسہ کا جلسہ تھا۔ جس میں علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے اہل اسلام بہت محظوظ ہوئے۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ قصبہ مذکورہ کی سرگرگان کی تمام رنجشیں اسی جلسہ کی برکت سے دور ہو گئیں جسکی تفصیل خود انہی کے اشتہار میں درج کیجاتی ہے۔ (اڈیٹر)

## بگھرہ ضلع مظفرنگر کا جلسہ مبارک ہوا

ہمارے اُجڑے دیار بگھرہ میں کسی اسلامی جلسہ کا ہونا اور علماء کرام کا تشریف لانا تو ایک نعمت غیر مترقبہ ہے مگر اس جلسہ میں جو خیر و برکت دوامی وقوع میں آئی وہ سب سے زیادہ نعمت ہے۔ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری دو جلسہ میں تشریف لائے تھے انہوں نے سنا کہ اس قصبہ کے رؤسا، اور سرگرگان میں کچھ ایسے نزاعات ہیں جنکی دور تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ عدالتوں میں فریقین خراب ہو رہے ہیں۔ اسلامی اخوت کے بجائے عداوت قائم ہے تو مولانا موصوف نے سب سرگرگان کو ایک جا جمع کرکے سمجھایا اور مسودہ مندرجہ ذیل پیش کرکے ہم سب کے دستخط کرا لئے۔ دستخطوں کے بعد سب کو ایک دوسرے سے معانقہ کرایا۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کی نوبت بنوبت ضیافت دعوت کرنا چنانچہ ہم سب نے منظور کیا۔ ازاں بعد مولانا ممدوح نے جلسہ وعظ میں علماء کرام اور دیگر سینکڑوں حاضرین کے سامنے اس مسودہ کو پیش کرکے فرمایا کہ جو کوئی اس

معاہدہ صلح کا خلاف کرے اسپر خدا کی رسول کی اور سب مسلمانوں کی لعنت ہو۔ اسپر سب حاضرین نے آمین پکارا۔

چونکہ ایسے معاہدہ صلح کا چھپ کر شائع ہونا مفید ہے تاکہ دوسری مسلمان بھائیوں کو بھی سبق حاصل ہو۔ اس لئے ہم نے اسکو شائع کیا ہے۔ خداوند کریم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس کار خیر کا عوض نیک عطا کرے اور مسلمانوں کے سروں پر آپکو تا دیر قائم رکھو۔

## معاہدہ صلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) ما یا نکہ جن کے دستخط اس کاغذ پر ہیں اقرار کرتے ہیں اور اس اقرار پر خدا کو گواہ کرتے ہیں کہ ہم آپس کی نزاعات کو آج سے یکدم چھوڑ دیا اور سب ملکر باہم برادرانہ سلوک کرینگے۔ اگر کوئی نزاع خدانخواستہ ہم میں ہوگا۔ تو خانگی منصفوں کے فیصلہ پر راضی ہونگے۔ نہ عدالت میں جائینگے اور نہ کسی کو عدالت میں پہونچائینگے غرض سب کے سب بلا تفریق قومی بھائیوں کی طرح باہمی محبت سے رہینگے۔

(۲) اپنی رسومات کی اصلاح یوں کرینگے کہ جس رسم کی شریعت ہم کو اجازت دیگی اسکو کرینگے اور جس رسم کی اجازت شریعت سے نہوگی۔ اسکو چھوڑ دینگے۔ شادی غمی کی فضول خرچیوں کو یکدم چھوڑتے ہیں اور خدا کو اس وعدہ پر گواہ کرتے ہیں۔

### العبد

سید خورشید حسین نمبردار عرف عبداللہ بقلم خود — قاضی حمید الدین بقلم خود

محمد سلیمان — عنایت حسین — احمد حسن ولد عبدالرحمان — سید تجمل حسین

حکیم غلام محی الدین بقلم خود — باقر علی بیگ بقلم خود

عبدالرحمان — سراج الحق بقلم خود — یعقوب علی عرف اللہ رکھا پسر عوض علی

مرزا بیگ بقلم خود — نور محمد عرف تھتو بقلم خود — اللہ رکھا بقلم خود

مرزا عزیز بیگ مراد پورہ — محمد خان بقلم خود — محمد اسحٰق پسر اللہ رضی نمبردار مہر برادری

بو علی — الٰہی بخش پسر جانی — کلو پسر فوند — کلو — عبدالغنی — اللہ بخش

### گواہ شد

(مولوی) محمد منفعت علی دیوبندی بقلم خود — (مولوی) فیض الحسن انصاری کیرانوی

(مولوی) محمد یوسف بقلم خود ساکن بگھرہ — (منشی) محمد ناظم پسر اعظم علی ساکن مظفرنگر بقلم خود

محبوب علی بقلم خود — محمد جان ولد قاضی عبدالخالق بقلم خود

(مولوی) ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری بقلم خود — (مولوی) محمد صدیق بقلم خود امرتسری

کارخا
اگر آپکو ع
کے مشہور
نیم قنوج
فرحت ا
روح خو
عطر
گلاب
کیوڑہ
مرتیا
حنا
چنبیلا
مشک
بانہ
خس
ناگرۃ
مفصل
کیجائیگ
فرہ

ahmadimuslim.de

## ایک سوال

جناب مولانا صاحب۔ آپ نے ابتدا سے محمدوں کو خوب پکڑا۔ مرزا قادیانی اور چکڑالوی کے دانت توڑ کر ہیں۔ مگر کیا وجہ ہے کہ کچھ مدت سے آپ نے چکڑالوی کو چھوڑ رکھا ہے اس محمدی کی تردید کا کہیں نام بھی نہیں آتا۔ (مولوی) عبد الحق از مقام کلاں ضلع منٹگمری

## جواب

چکڑالوی کے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھا گیا ہے جس کا نام ہے دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ قیمت بھی بہت کم ہے یعنی ۲؍ مع محصول۔ اس لئے اس کا ذکر اخبار میں ضروری نہیں سمجھا گیا۔

## ایک درخواست

راقم الحروف محض بے بضاعت و کم مایہ آدمی ہے اور پرچہ اہلحدیث کے دیکھنے اور اس سے فائدہ حاصل کرنیکا از حد تمنا و شتیاق عاجز کو ہے۔ مگر بوجہ تنگدستی کے پرچہ مذکور کے خریدنے سے عاجز اور قاصر رہ جاتا ہوں لہٰذا آپ حضرات اسلام کے دردمندوں کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ خدا کے واسطے کوئی اللہ کا بندہ میرے لئے کمر باندھ کر میری شوق و غربت کو خیال کر کے میرے نام پرچہ جاری کرا دے۔ اور خدا سے اسکی جزا خیر پا دے۔

والسلام پتہ محمد عبد اللطیف ڈاکخانہ نوکھا ضلع دربھنگہ

## ایک اور درخواست

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کے ایک نو مسلم مسمی عبد الشکور کو انگریزی قرآن شریف کی ضرورت ہے۔ نو مسلم مذکور سوائے انگریزی زبان کے اور کوئی زبان نہیں جانتا ہے۔ ترجمہ کسی مسلمان صاحب نے کیا ہو۔ معززین ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب ایک نسخہ عنایت فرمائیں۔ عند اللہ ماجور ہونگے۔

نیاز مند سید احمد علی دوق عارضی سکرٹری انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

**اڈیٹر**:۔ جو صاحب کسی سائل کی درخواست پر کچھ عطا فرمایا کریں وہ انکی تعیین بھی کر دیا کریں کہ فلاں شخص کو دیا جاتا ہے جسکی درخواست فلاں پرچہ میں چھپی تھی۔

## اہلحدیث کی فتح

از نامہ نگار

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ دین محمدی کے ظاہر کرنے میں مدد غیبی فرماتا ہے اور اپنے کلام میں بھی اسطرح تسکین امت محمدیہ اور دبدبہ شان اور عظمت اپنی کے فرما دیا ہے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ویسا ہی ظہور بصداقت کلام ربانی صد ہا طرح ہر جگہ ہوا کرتا ہے۔ مقام چاپی باسہ۔ ضلع سنگھبوم۔ صد ہا برس سے ایک مسجد تیار کردہ حنفی المذہب کی ہے اس مسجد میں حنفی اور اہلحدیث ہمراہ نماز برابر پڑھا کرتے تھے۔ عرصہ چھ ماہ کا ہوتا ہے کہ حنفی المذہب نے اہلحدیث کو بتکرار مسجد مذکورہ سے نکالنا چاہا اور پولیس افسر کو اطلاع دیا کہ زیادتی اہلحدیث کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی مسجد میں نماز پڑھنے آتے ہیں۔ آپ ان لوگوں کو منع کریں ورنہ فساد عظیم ہوگا۔ پولیس افسر نے بروز جمعہ مسجد میں آکر انتظام کیا۔ اور بوجہ فساد کے اہلحدیث مسجد سے چلے گئے۔ اور فوجداری مقدمہ پولیس نے دونوں فریق کے اوپر دفعہ ۱۰۷ کا چلایا۔ اسپر حکم مجسٹریٹ کا ہوا کہ حنفی المذہب و اہلحدیث دونوں کا مچلکہ و ضمانت لیکر حکم دیا کہ دونوں فریق مسجد مذکورہ میں اپنے اپنے طریق سے نماز پڑھیں۔ اس کے بعد فریقین نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔ ضمانت و مچلکہ سے خلاصی پائی۔ خلاصی ہونے کے بعد پھر حنفی المذہب نے اہلحدیثوں کو مسجد سے نکال دیا۔ اہلحدیث میں سے ایک شخص مسمی منشی عبد اللطیف صاحب نے عدالت دیوانی میں اپنی دادرسی نماز پڑھنے کے لئے مسجد مذکورہ میں دائر کیا۔ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو منصف صاحب بہادر ضلع سنگھبوم نے اہلحدیثوں کو ڈگری دیکر حکم دیا کہ تم لوگ اس مسجد میں نماز و دیگر فرائض اپنے طریقے سے ادا کر سکتے ہو۔ چونکہ جناب منصف صاحب بہادر اگرچہ بنگالی ہندو ہیں۔ مگر اس مقدمہ مذکورہ کو مدبرانہ و عالمانہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔

نقل فیصلہ وصول ہو جانے سے انشاء اللہ تعالیٰ پیش خدمت کرونگا۔ زیادہ والسلام

**اڈیٹر**:۔ ضرور بھیجو گا۔

## من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم

از عبد اللہ بہاری ثم عظیم آبادی

صاحبو! یہ دو مذہب (حنفی اور اہلحدیث) جو بالفعل اپنے تقابل کے ساتھ ربع مسکون میں اپنا غلغلہ انداز ہو رہے ہیں واقعی شارع علیہ السلام کے نزدیک ناجی فرقہ میں ہے۔ مگر اختلاف مذہبی کی وجہ سے جو آپس میں نا اتفاقیاں پڑی ہوئی ہیں جس سے ایک مذہب والے دیگر اہل مذہب سے خار کھاتے ہیں اور بھائی بھائی بننے کو برا اور قبیح تصور کرتے ہیں تو آیا نفس الامر میں ان دو مذہب مذکور میں حقیقی انفصال ہے کہ ہر ایک مذہب اپنے مقابل مذہب والے کو مضل اور گمراہ ٹھیراتا ہے۔ کیا ایسا ہے۔ نہیں نہیں ایسا نہیں۔ بلکہ دونوں فریق اسی آقائے عربی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور غلام ہیں اور جب ایک ہی آقا کے فرمانبردار ہیں اور دونوں ایک ہی دربار اسلام میں پہنچنے والے ہیں۔ تو آپس میں نا اتفاقی کیسی! یہ عقل سلیم سے کوسوں دور ہے گو عظیم آباد کے بعض احناف بزرگ کا بیان کرنا یہ زعم ہے کہ اہل سنت و جماعت کے حنفی اور اہلحدیث یہ دونوں قسم ہیں اور قسمیں باہم متباین ہوا کرتی ہیں جیسے انسان اور فرس۔ یہ دونوں قسم ہیں حیوان کے اور باہم انکے ایک کا حمل دوسرے پر صحیح نہیں جیسے الانسان لیس بفرس و الفرس لیس بانسان اسی بنا پر حنفی اہلحدیث پر اور اہلحدیث حنفی پر محمول نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر فریق

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے ...

... فرحت افزائی ... قنوج ... کارخانہ عطر فرحت افزائی ... فہرست ... قیمت فی تولہ ... فی شیشی ... فہرست طلب کرنے پر روانہ ... المشتہر مینیجر کارخانہ ... فرحت افزائی نسیم قنوج

ahmadimuslim.de

سکے وجہ اختلاف مذہب کے آپس کے دیگر معدوم اور مبطل اسی قاعدہ سے قطع تعلق (کل) ثابت کرتے ہیں۔ یہ محض فاسد اور قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ باہم قسمیں کی مباینت ذات میں ہوتی ہے اور حنفی اور اہلحدیث فی نفس الامر میں کوئی ذاتی نہیں کہ قاعدہ مذکورہ بالا کا مصداق ہوں۔ ہاں لفظی مباینت البتہ ہو۔ مگر لفظی مباینت حمل سے مانع نہیں ہوتی ہے دیکھو اسد اور غضنفر اس میں لفظی مباینت موجود ہے لیکن ایک دوسرے پر محمول ہے۔ پس اسی طرح حنفی اور اہلحدیث میں مغائرت اور مباینت وہی ٹھیرا اسلئے بمقتضائے عقل تعصب سے تسلیم کرنا پڑیگا کہ اسلامی اور شرعی لغت کے سمجھنے میں قاصر ہو دیکھو لغت شارع میں ہے انما المؤمنون اخوة تو معلوم ہوا کہ ہم دونوں اسلامی بھائی ہیں اور ہم دونوں بھائیوں کو تعصب کمبخت نے غیر بنا دیا ہے ورنہ درحقیقت ہم آپس میں ایک دوسرے کے مونس غمخوار ہیں۔ دیکھو ہم لوگوں کو دینی استاد حضرت مولائی آقا عربی نے بھی یہی سبق دیا کہ لا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔ لوگو ایک دوسرے کی ٹوہ نہ لیا کرو عیب جوئی نہ کرو حسد نہ کرو کسی سے بغض نہ رکھو اور بندگان خدا ہم بھائی بنکر رہو۔ پیارے مسلمانو! جب یہ بات تم اللہ پاک کے فضل و کرم سے سمجھ گئے کہ باہم آپس میں مسلمان بھائی ہیں تب یہ بھی سمجھ لو کہ ہر مسلمان بھائی خواہ عالم ہو یا ان پڑھ خواہ مسلم ہو یا ... ہر فرد اس بات کا مدعی ہے کہ ہم جان نثار و عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اپنے دعوی کی محبت کوئی صرف آپکی نعت اور توصیف کی ... سے اظہار کرتا ہے اور یوں کہتا ہے ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا | مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا | وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ

یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

اور کوئی تو اپنے عشق کے دلیل میں آپ کے فراق میں سسکتے اور سلگتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو دریا نالہ دلوں کو کباب بناتے ہیں اور اپنے شیریں زبان اور کلمہ درد گداز سے آقا عربی مالک مدنی فداہ روحی کیلئے انکی مفارقت اور جدائی انجمن عام میں ظاہر کرتے ہیں ؎

زمہجوری برآمد جان عالم | ترحم یا نبی اللہ ترحم

نہ آخر رحمۃ للعالمینی | ز محروماں چرا غافل نشینی

صاحبو! یہ عشق محمدی اور حب احمدی کی محبت اور دلیل نہیں۔ ہاں مجھکو اس سے انکار نہیں کہ آپکے خاص خاص غلام ان پر آپ کی مزید پیروی اور اتباع کیوجہ سے انتہا میں

سلہ یہ کیسا جلا ہے اور کیسا حمل ہے کل افرادی یا خود تبع کو حمل (اڈیٹر)

آکر ایک کیفیت اور حالت طاری ہوتی ہے کہ زبان حال سے ایسے کلمات بولنے لگتے ہیں بلکہ عشق محمدی کی دلیل اور برہان یہ ہے کہ جس طرح ہم لوگوں کو آقا عربی نے سبق دیا ہے اسکو آموختہ اور تعمیل مضمون حکم میں سرمست اور بدمست ہونا چاہئے۔ دیکھو حضور نے یہ سبق دیا ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین (الحدیث) یعنی لازم ہے تم پر کہ تم نے میری اور میرے خلفاء راشدین کے طریقہ کو دیکھا پس آپکے عشق اور محبت کی یہی دلیل ہے یا جو کہے سو سب بجا ہو ورنہ نہیں تو صرف منہ کی صدا ہے ؎

ذوق رکھ سنت گرامی کا | ہے شرف آپ کی غلامی سے

جو کوئی پیرو رسول نہیں | لاکھ طاعت کرے قبول نہیں

چنانچہ اللہ پاک کا کلام بھی اسی بات کی شہادت دیتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اے میرے پیارے حبیب تم دنیا سے فرما دیجئے اگر اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اور میرے قدم بقدم چلو اللہ تمکو دوست رکھیگا اور حضور بھی ارشاد فرماتے ہیں من احیی سنتی فقد احبنی جس نے میری طریقہ اور روش کو زندہ کیا اس نے مجھے دوست بنایا۔ بیشک آپ کے عشق اور محبت کا ثبوت اور اسکی دلیل آپکے ہو بہو چلنا۔ یہ آپکے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مبارک تھا۔ دیکھو حضرت عبداللہ بن عمر کی حکایت کہ حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے سفر کرنے میں جہاں استراحت فرماتے اور جس مقام پر ٹھیر جاتے اور جس جگہ جو کچھ کرتے ہو بہو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایسا جب ادہر سے تشریف لاتے تو کرتے حتی کہ جس جگہ پر حضور نے استنجا فرمایا تھا اس جگہ اگر حاجت نہ بھی ہوتی۔ تو تبرکاً تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اللہ اللہ میرے پیارے مسلمان بھائیو! اتباع اسکا نام ہے اور پیروی اسکو کہتے ہیں۔ جب ہم لوگ کو بھی آپ کے اتباع اور پیروی کا سچا دعویٰ ہے تو عجوا من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی کے آپ کی سنت مردہ کو شہر میں ایک جگہ جمعہ ہونا چاہئے جسکی مثل تفصیل عون المعبود شرح سنن ابی داؤد وغیرہ کتب احادیث اور انکی شروح میں موجود ہے اسکو زندہ کرنے میں کوشش بلیغ کریں اور اسکا ثواب جو ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہو فعمل بہا الناس کان لہ مثل اجر من عمل بہا لا ینقص من اجورہم شیئا اس سکے ہم اور آپ دونوں مسلمان بھائی مستحق ہوتے تو کیا اچھا ہوتا ؎

کر یا ندو برخوردار زعقل یا نکو۔

**اڈیٹر** آپنے یہ نہ بتلایا کہ اس تفریق کا موجب کون ہوتا ہے۔ کون دوسرے سے نفرت کرتا ہے۔ کون دوسرے کو حتی المقدور اپنی مساجد سے روکتا ہے

ahmadimuslim.de

# اہل اسلام کی حالت

ہے اشعار فطری ہو رغبت زیادہ — اسی کے ہو کہنے کی عادت زیادہ
دیا چھوڑ اب ہجو غزلوں کا کہنا — سبب یہ کہ ہو اسمیں لذت زیادہ
وہ شاعر جو اس دام میں پھنس گئے ہیں — انہیں کو ملی ہے نکبت زیادہ
بہت ہوگئے ہند میں اب سخنور — اسی واسطے ہے یہ ذلت زیادہ
جو تعلیم اچھی نہیں عالموں کی — تو گویا خاک ہوگی لیاقت زیادہ
پڑھا لیں وہ تاریخ و سائنس تک — اسی کی ہے اب تو ضرورت زیادہ
کتاب و سنت کا چرچا گیا اٹھ — ہے اس زمانہ میں شرک و بدعت زیادہ
مٹا نور توحید اور شرک چمکا — ہو اب ہند میں انکی ذلت زیادہ
وہ کل ہو کیا چیز کچھ جانتے ہو — ملی سب کو حق سے یہ نعمت زیادہ
انہی کے موافق ہوں سب کام انکو — دلوں میں اگر ہو قناعت زیادہ
جو ہیں مولوی انکی حالت ہی بدتر — ہر اک بات میں ہو جہالت زیادہ
زباں سے جھگڑو وہی ہے کام انکو — تعصب کی جانب ہو رغبت زیادہ
وہ باتوں میں کافر بنائینگے فوراً — انہیں کفر سے ہو محبت زیادہ
نہ لاوینگے اسلام میں کافروں کو — انہیں ہے کہاں انکی فرصت زیادہ
جو ہیں واعظین ان کا اقوال ہو تو — تو دولت کی ہے صداقت زیادہ
مسلماں جو ہیں نام کے ہیں مسلماں — ہے زیور سے انکو محبت زیادہ
طوالت سے ہوتی ہے تقریر انکی — زباں میں ہے انکی فصاحت زیادہ
وہ دو چار باتوں کی کوشش کرینگے — کہاں اس سے بڑھنے کی طاقت زیادہ
یہ کوشش ہو ہر دم کہ اٹھ جائے پردہ — مگر انکو اس میں ہے وقت زیادہ
چلن چاہتے ہیں وہ آزاد بننا — کہ ہو شرع کی تا نہ شدت زیادہ
یہ خواہش ہے ہر دم کہ ازواج انکی — کریں آشناؤں سے الفت زیادہ
کہاں تک کہیگا کرو اب ختم قیصر — تجھے طول کی کیوں ہے عادت زیادہ

## فوائد عامہ کیلئے معلومات

نیوزی لینڈ میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ دفتروں کے ملازم کنوارے ہوں۔

نیوزی لینڈ میں عورتوں کی قیمت ۳ پونڈ سے ۱۶۰ پونڈ تک ہے - شمالی گنی ایکا میں ایک عورت پانچ کپڑوں کے عوض ملتی ہے۔

کاؤنٹ سومین امیر ہیں دکٹوریہ آنجہانی - کا کوئی دوسرا خوش اقبال اور مدت حیات تک سلطنت کرنیوالا کتب تواریخ سے ثابت نہیں ہوتا۔

توپ کا موجد افلاطون تھا جس نے چینیوں سے پہنچنے پہلے توپ ایجاد کی تھی جس میں بھک سے اڑنے والا مصالحہ بال وغیرہ ادویہ سے بنایا تھا - جب توپیں فائر کی جاتی تہیں اور انکی منہ سے آگ اور دھواں نکلتا تھا - تو چینی مارے خوف کے فرار ہو جاتے تہو۔

چینیوں کا یہ خیال تہا کہ کوئی آسمانی دیو افلاطون کی مدد کے لئے آیا ہے۔

شاہ ایران کے پاس ایسا خیمہ ہے جسکی نظیر ساری دنیا میں نہیں - یہ "سرا پردہ نادری" کے نام سے موسوم ہے۔

نادر شاہ والی ایران جواہرات کی جو تیس گاڑیاں ہندوستان سے لیگیا تھا - وہ سب کے سب اس میں جڑی ہیں انکی چوبیں مرصع ہیں۔

بمقابلہ دریائے نیل کے کوئی نہر انجنیروں کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والی نہیں - یہ نہر ان قطعات زمین کو سیراب کرتی ہے - جہاں پانی نہیں برستا - وہاں کے باشندوں کو معلوم ہی نہیں کہ برسات کسے کہتے ہیں اور آسمان سے پانی گرنا کیا چیز ہے؟

ابو الفیض فیضی کی بے نقط تفسیر "سواطع الالہام" ہندوستان کی بڑی یادگار ہے۔

فرانس میں مچھلیوں کے شکار کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ ایک طمعدار کانٹا میں آئینہ لٹکا رہتا ہے مچھلی جب آئینہ میں اپنا عکس دیکھتی ہے تو وہ اس کے لینے کے لئے لپکتی ہے اور پھنسکر شکار ہو جاتی ہے۔

جاپان میں بہت سی عورتیں ہمیشہ خاموش رہتی ہیں انہیں خاموشی کی تعلیم دیجاتی ہے۔

چند ہفتے ہوئے بیلون کے ذریعہ سے اڑکر ایک شخص مین لنڈن سے پیرس دار الخلافہ فرانس پہنچا - چھ گھنٹوں میں تین سو میل کی مسافت طے کی۔

انگلستان میں ۱۸۹۱ء میں ۱۷ ہزار ۵ سو چھیانوے عورتیں کلرک اور محرر کے عہدہ پر مامور تہیں - ترقی کرتے کرتے انکی تعداد ۱۹۰۱ء میں ۵۵ ہزار ۷۸۴ تک ہو گئی۔

پرنس آف ویلز اور انکی صاحبزادی کو فن شاعری میں خوب مہارت ہے۔

ہندوستان میں ایک عجیب قسم کی شہد کی مکھی ہے جو اپنا کام اتوار کو انجام دیتی ہے۔

سارے جہان سے زیادہ فرانس میں تھیٹر ہیں جنکی تعداد ۳۲۸۳ ہے۔

صد سالہ عمر کے آدمی جرمن امپائر میں ۷۷۸ فرانس میں ۲۱۳ - انگلستان میں ۱۴۶ اسکاٹ لینڈ میں ۴۶ سویڈن میں ۱۰ ناروے میں ۱۰ بیلجیم میں ۵ ڈنمارک میں ۲ - سپین میں ۴۱۰ سرویا میں ۵۷۵ ہیں۔

شاہ سرویا کے خاندان کی ابتدا ۱۳۳۱ء میں ہوئی تہی موجودہ فرمانروا اسی خاندان سے ہیں۔

راقم ابو الحامد سید محمد فرخ سیر قیصر بہاری


**مباحثہ دیوریا**

یہ وہ مباحثہ ہے جس نے پورب میں اسلام کا سکہ مخالفوں کے دلوں پر جما دیا تھا - آریوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا - قیمت ۸/

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر


ahmadmuslim.de

# فتوے

**سوال نمبر ۸۱** - جو لوگ متبع سنت بعض لوگوں کو اتباع سنت کی غرض سے مرید کر لیتے ہیں جیسے اگلے بزرگ مجدد الف ثانی یا مولانا اسماعیل صاحب شہید مرید کر کے اپنے مرشدوں کا نام سلسلہ وار حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک لکھکر دیتے تھے - وہ جائز ہے یا ناجائز - شرک ہے یا بدعت؟ بخلاف اُن پیران اجہل کے کہ وہ صرف شجرہ کے ہی بہروسے پر جنتی اور دوزخی بنا دیتے ہیں - اہل بدعت پیر پرست اُس شجرہ کو باعث نجات جان کر قبر ان کی دہونی اور خوشبو وغیرہ لگاتے رہتے ہیں اور وقت مرنے کے قبر میں رکھوالیتے ہیں -

**سوال نمبر ۸۲** - موزہ پر مسح کرنا مسافر اور مقیم کو آیا ہے - وہ ہر قسم کے موزہ پر ہے یا کوئی تخصیص ہے؟ زید کہتا ہے کہ موزہ چرمی پر مسح کرنا چاہیئے - عمرو کہتا ہے کہ موزہ ہر چیز کا چاہے سوتی ہو یا کپڑے کا ہو یا اونی ہو یا بالوں کا کسی چیز کا ہو سب پر مسح کرنا جائز ہے - ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے -

سید نور محمد

**جواب نمبر ۸۱** - شجرہ ارادت شش سند تحصیل کے ہے اس سے زیادہ نہیں ہیں - جو لوگ اس سے افعال مذکورہ کرتے ہیں ثواب نہیں کرتے اور جو لوگ صرف شجرہ ہی پر نجات جانتے ہیں انکی سخت غلطی ہے - نجات تو صرف قرآن شریف رکھنے اور خوشبو ملنے اور لکھوانے سے اگر ہو سکتی ہو تو بھی نہ ہوگی جب تک اُس پر عمل نہ ہوگا -

**جواب نمبر ۸۲** - موزہ تو چرم ہی کا ہوتا ہے - جوراب کپڑے یا سوت کی ہوتی ہے - ترمذی وغیرہ میں حدیث ہے کہ مسح رسول اللہ علی الجوربین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جورابوں پر مسح کیا - بعض علماء کا مذہب ہے کہ اُن جورابوں پر جائز ہے جنکو تلہ پر چمڑہ لگا ہو - بعض کا خیال ہے کہ جو سوتی اور مضبوط ہوں - مگر یہ سب خیالات ہی خیالات ہیں - کوئی آیت یا حدیث ان خیالات پر مجبور نہیں کرتی م

**سوال نمبر ۸۳** - صبح کی نماز میں ایک شخص فرض پڑھ چکا اور بعد اسکی جماعت ہوئی کیا وہ جماعت میں شریک ہو سکتا ہے؟

**سوال نمبر ۸۴** - قبل دو رکعت نماز جمعہ کسقدر سنتیں پڑھنی چاہئیں اور اگر فوت ہو جاویں تو کسوقت ادا کیجاویں -

**سوال نمبر ۸۵** - جنب کی حالت میں قرآن شریف زبانی پڑھنی کا کیا حکم ہے -

**سوال نمبر ۸۶** - زید حافظ قرآن ہے اور مسئلہ مسائل سے بخوبی واقف نہیں ہے اور قوم کا تیلی یا دہوبی اور اسکی ذات کے لوگ زیادہ تر غلطی کرتے ہیں - در پیشہ بیٹھیاری کا ہوتا ہے؟ آیا ایسا شخص بموجودگی دیگر اشخاص جو مسئلہ مسائل سے واقف ہوں اور قوم کے لحاظ سے شریف ہوں - اور شرک و بدعت سے بچتے ہوں پیش امام ہو سکتا ہے؟

محمد شیر خاں از رائے بریلی

**جواب نمبر ۸۳** - ایک حدیث میں آیا ہے کہ صبح اور عصر کی نماز کے بعد نماز نہ پڑھا کرو - اس حدیث کے معنی جمہور علماء تو یہی کرتے ہیں کہ مطلق کوئی نماز نہ پڑھی جائے مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے معنے کرتی ہیں - کہ آنحضرت کا مطلب ہے - جو لوگ صبح اور عصر کی نماز کو دیر سے پڑھتے ہیں - ایسے کہ صبح طلوع غروب کے قریب آجاتا ہے - انکو منع فرمایا ہے - یہ نہیں کہ نوافل پڑھنے کو منع کیا - ان معنوں سے اگر کوئی شخص صبح کی نماز پڑھکر بہ نیت نوافل جماعت میں شریک ہو جائے تو حرج نہیں - علماء کرام سے توقع ہے کہ اپنی اپنی تحقیق سے مطلع فرماوینگے

**جواب نمبر ۸۴** - صاحب سفر السعادت لکھتے ہیں کہ جمعہ کی سنتیں قبل از فرض کوئی نہیں - صرف تحیۃ الوضوء کی دو رکعتیں ہیں - ہاں نفل جتنے چاہے پڑھے -

**جواب نمبر ۸۵** - حدیث شریف میں آیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن ما لم یکن جنبا یعنی آنحضرت ہمکو قرآن پڑھاتے تھے جبتک ہم جنبی نہوتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی قرآن نہ پڑھے -

**جواب نمبر ۸۶** - امامت کی صورتیں دو ہیں - تقرر اور نباہ یعنی جب شروع میں کسی مسجد کے لئے یا کسی نماز کے لئے امام مقرر کیا جائے تو اُسوقت یہ قاعدہ ہے کہ جو سب سے زیادہ علم والا ہو اسکو امام بنایا جاوے - پھر چاہے اُس سے بھی زیادہ علم والا آجاوے تو اسکو حکم ہے کہ مقررہ امام کی اقتدا کرے - پس اگر زید کی امامت کا تقرر ہو چکا ہے تو سب کو اسکی اقتدا کرنی چاہئے - حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو - قومی فرق شریعت میں نہیں رکھا گیا - بلال رضی اللہ عنہ کس قوم کے تھے اور ابوجہل کس کا؟ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ -

**سوال نمبر ۸۷** - عیدگاہ کے لئے ایک ہندو خدا کے نام پر زمین دیتا ہے - کیا اُس زمین میں نماز پڑھنی جائز ہے؟

کرم الٰہی از جہال پور ضلع نمبرہ ۴۷

**جواب نمبر ۸۷** - اگر اُس کا مال حلال کمائی کا ہے تو جائز ہے - مکہ کے مشرکوں نے کعبہ شریف کی دوبارہ بنا کی تھی پھر آنحضرت اسی میں نماز پڑھتے رہے - بعض لوگوں کو شاید شبہ ہو کہ قرآن شریف میں آیا ہے ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ - یعنے مشرکوں کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مسجدوں کو بنا دیں - تو اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ مشرک عبادت کے ساتھ آباد نہیں کرتے - کیونکہ وہ خالص عبادت نہیں کرتے جیسا کہ فرمایا

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**سلطان المعظم** نے حکم دیا ہے کہ حرم آیندہ تک ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچ جاوے (مبارک)

**ترکوں** اور مصریوں کا سرحدی نزاع ابھی ختم نہیں ہوا (ع کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں)۔

**پشاور** میں ۱۱ مارچ کو چار کس بلا مرزا خانصاحب مشنری اسلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوگئے۔ اسلامی نام دین محمد۔ فاطمہ بی بی۔ غلام محمد۔ نور بی بی رکھے گئے۔

**امسال** عام طور پر تمام حاجی سرزمین حجاز سے بہت خوش واپس آرہے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ انہیں حج میں نہایت آرام اور آسانیاں ملی ہیں۔ زیادہ تر تکالیف مصری حجاج کو ہوتی تھیں۔

**گورنمنٹ** روس کو اندیشہ ہے کہ شرپسند طلباء اپریل میں پھر شورش کرینگے۔ اس لئے انکو سدباب کیلئے تیاریاں کیجاری ہیں۔ مسلح فوجیں تمام سٹیشنوں پر تیار رہینگی اور مسٹر مارکونی تمام سلطنت میں بے تار پیغام رسانی کا انتظام کر رہے ہیں۔ گورنروں اور افسروں کے نام حکم جاری ہوگئے ہیں۔ کہ جو طلباء یونیورسٹی کے مقفل ہونے پر ہڑتال کے اظہار سے سکولوں سے غیر حاضر ہیں انکو اخراج کیا جاوے۔

**حیرت انگیز موت** اس ہفتہ امرتسر میں ایک عجیب موت ہوئی کہ عدالت میں ایک شخص اپنا بیان دیکر ذرہ سا بیٹھا ہے کہ بیٹھنے کے ساتھ ہی فوراً دم برابر۔ اللہ اکبر ع جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔

**مستی چک** ضلع سارن میں جلسہ ہوا مگر واعظین تشریف نہ لائے صرف جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ تشریف لائے جنکی وجہ سے جلسہ میں کچھ تو رونق ہوگئی۔ (نامہ نگار)

**امرتسر** میں اس ہفتہ خوب رونق رہی مولوی ابو رحمت صاحب مولوی عبدالمجید صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب (سابق جگدمبا پرشاد آریہ) تشریف لائے اور انجمن نصرت السنۃ کے زیر اہتمام خوب لیکچر دئے۔

**گورنر** مدراس نے مدراس کے باشندوں کی طرف سے پرنس آف ویلز کو ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت سلامی کے ساتھ وطن پہونچنے اور خدا حافظ کا تار دیا۔

**پرنس آف ویلز** نے کراچی سے روانہ ہوتے وقت اس تار کا جواب دیا جس میں مدراس کے باشندوں کا انکے شفقت آمیز پیغام کا شکریہ ادا کیا (معمولی باتیں حسب ضابطہ ہیں)۔

**ریاست فریدکوٹ** کے دو قدیم اور تجربہ کار ملازم منشی عبدالغفور خاں و سردار دراین سنگھ کونسل کے ممبر اور رسالدار پرتاب سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب پریذیڈنٹ کونسل مقرر کئے گئے۔ صاحب کمشنر قسمت جالندھر ریاست فریدکوٹ کے انتظام پر عام نگرانی رکھینگے۔ (افسوس کہ راجہ فریدکوٹ کے بڑے معتمد اور اتالیق جو اپنی خداداد قابلیت سے مشہور ہیں۔ یعنی مولوی ولی اللہ صاحب انکو کونسل میں نہ لیا گیا)۔

**نیشنل بنک** لاہور کے ایک چپراسی کو دس ہزار روپیہ کے نوٹ رجسٹری شدہ خط میں ڈاک میں ڈالنے کے لئے دئے گئے چپراسی نے وہ تمام نوٹ لفافہ میں سے نکالکر چھپا دئے لیکن راز کے افشا ہونے پر اس نے پولیس میں اپنے جرم کا اقبال کر کے وہ سب نوٹ پولیس کو بتا دئے۔

**سلطنت جرمنی** کی مردم شماری حال ہی میں کی گئی ۶ کروڑ ۲ لاکھ ۵ ہزار ایک سو ۸۳ آدمیوں کی آبادی پائی گئی۔ (کیا خدا کی شان ہے۔ ہندوستان ہی کے مسلمان اس سے زائد ہیں مگر ہیں کیا؟ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ)۔

**مراکو** کے دعویدار سلطنت نے مراکو کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو آگاہ کیا ہے کہ مراکو کا اصلی سلطان میں ہوں (نتیجہ کیا؟ یہی کہ وہ مرغ بیگانہ کنند فائدہ نیست گیر)۔

**ہمدرد ہند** بحوالہ ایک اخبار لکھتا ہے کہ نکودر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر سماج کے ممبروں نے رہتیوں کے ساتھ کھانا نہیں کھایا۔ اس لئے رہتیوں نے کہہ دیا کہ ہم مسلمان ہونے کو تیار ہوگئے۔ ایک شخص تو پہلے ہی فوراً جاکر مسلمان ہوگیا۔ (دیکھیں آریہ سماج کے متعلق کہہ رہا تھا جو شخص غصہ میں تبدیل مذہب کرتے ہیں۔ پہلے بھی ایسا ہی کیا ہوگا)

**احکام سلطانی** صادر ہوگئے ہیں کہ کارخانجات یورپ کو حجاز ریلوے کے متعلق جتنی فرمائشیں دیگئی ہیں وہ جلد تیار کرائی جائیں۔ اور براہ بندر بیروت اندرون مقاموں پر ارسال ہوں۔

**ٹرکی حکومت** نے حکم دیا ہے کہ ٹرکی قلمرو میں جسقدر دوا فروشوں کی دوکانیں ہیں سب کا سالانہ معائنہ کیا جائیگا اور دیکھا جائیگا۔ کہ وہ کیسی دوائیں فروخت کرتی ہیں اور کس مقدار کی ادویات انکو یہاں سالانہ فروخت ہوتی ہیں۔

**شام** کے فوجی شفاخانے میں آگ لگ گئی جس سے تین مکان جل گئے سپاہیوں اور پولیس والوں کے دوڑ پہنچنے سے آگ جلد بجھ گئی۔ جلتے ہوئے مکانات سے مریض ایسی آسانی سے نکالے گئے کہ انہیں ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی۔

**گذشتہ** ہفتہ کے شروع میں کلکتہ میں ایک طوفان آیا۔ ٹیلیگراف کمپنی کی برقی تار پر بجلی گری۔ فوراً تمام بازار جگمگانے لگا۔ خیر گذری کہ کسی قسم کا نقصان جان نہیں ہوا۔

ahmadimuslim.de

# سامانِ تندرستی

## برقی سٹ برائے نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پڑیکی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا۔ اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت [illegible]

## مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ دردکمر۔ جریانِ منی کے دفعیہ اور کم منی کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ چھدرا اور نزلہ وزکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب قلت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ڈیسک یا ویونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزماؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔ قیمت فی چھٹانک جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی، مع محصول [illegible]

## ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی گاڑھی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۸ خوراک جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی، مع محصول [illegible]

## معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت [illegible]

## صغر سنی شادی

کے نقصانات اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت [illegible]

المشتہر

علم دین۔ مینیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ قلعہ امرتسر پنجاب

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ وارزاں ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
〃 زرین [illegible] 〃 [illegible] 〃
پٹی دیسی اونی ۱۲ 〃 ۱۴ 〃 فی جوڑہ
〃 پشمینہ [illegible] 〃 [illegible] 〃
کمبل دیسی [illegible] 〃 [illegible] 〃 فی عدد
لوئی سفید [illegible] 〃 [illegible] 〃
جراب و دستانہ اونی [illegible] سے [illegible] 〃 فی جوڑہ
〃 سوتی [illegible] سے [illegible] 〃 فی درجن
فوجی زین خاکی ۱۲ گز سے [illegible] 〃
صافہ لٹھری اودہ [illegible] 〃 [illegible] 〃
ازار بند سوتی ۲ 〃 ۴ 〃 فی عدد
〃 ریشمی ۱۲ 〃 [illegible] 〃
تہمان گبرون بایک و دوشالہ [illegible] 〃
جوتہ سادہ تختہ دانہ [illegible] 〃 [illegible] 〃
〃 زرین ہوشیار پوری [illegible] 〃 [illegible] 〃
ڈنگیاں اور پنجی کی [illegible] 〃 [illegible] 〃
زنگیین لوئی ۳ گز طول ۱ گز عرض [illegible] سے

کلاہ سادہ ۲ 〃 سے ۹ 〃 تک
〃 زرین [illegible] 〃 [illegible] 〃
پٹی سرج [illegible] 〃 [illegible] 〃 فی جوڑہ
〃 بڑھیا [illegible] 〃 [illegible] 〃
کمبل فوجی [illegible] 〃 [illegible] 〃
چادر پشمینہ [illegible] 〃 [illegible] 〃
بنیان و پاجامہ اونی [illegible] 〃 [illegible] 〃
〃 سوتی ۲ 〃 [illegible] 〃
پٹی بابو کوٹ فی تہان ۸ 〃 [illegible] 〃 ۹ گز
رومال سوتی [illegible] 〃 [illegible] 〃 فی درجن
صافہ لٹھری خاکی [illegible] 〃 [illegible] 〃
رومال ریشمی ۸ 〃 [illegible] 〃 فی عدد
چوتہی ودوتہی [illegible] 〃 ۸ 〃
دری بابو پلنگ [illegible] 〃 [illegible] 〃
دری فرمائش کرنے پر تیار ہو سکتی ہے۔
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری و لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بنسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے کے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودھانہ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے۔

R.L.N. 359.

# اہلحدیث

نمبر ۲۴ | امرتسر مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۲۵ صفر ۱۳۲۴ھ ہجری | جلد ۳

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے عـــہ

والیان ریاست سے ؏

رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۳

ششماہی کیلئے ۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۴

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ کل خط و کتابت و ارسال زر بنام

**مالک مطبع اہلحدیث امرتسر**

ہونا چاہئے۔

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی ... کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

... پیشگی آنی چاہئے۔

... وغیرہ واپس ہونگی۔

(۳) نامہ نگاروں کی مضامین اور مضامین ... پسند مفت درج ہونگے۔

## دہرمپال کا مکر

کبھی معشوق سے تھے وہ کبھی جواب عاشق کہاں پر
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

مہاشہ دہرمپال آریہ نے اسلام چھوڑنے اور آریہ بننے کی وجوہات میں جو ایک مختصر سا رسالہ (ترک اسلام) شائع کیا تھا۔ اُس میں سب سے زبردست اور پہلا اعتراض قرآن شریف پر یہ تھا۔ کہ قرآن میں خدا تعالیٰ کی نسبت مکر کا لفظ آیا ہے یعنی لکھا ہے کہ خدا نے مکر کیا۔ اسکا جواب ہم نے ترک اسلام میں دیا تھا کہ لفظ مکر کے معنی عربی میں کچھ ناپسند نہیں۔ البتہ اردو فارسی کے استعمال میں کچھ کراہت ہے۔ عربی میں اسکے معنے صرف مخفی طور پر کام کرنیکے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے سب کام مخفی ہوتے ہیں اسلئے خدا کی نسبت قرآن شریف میں مکر کا اطلاق ہوا ہے۔ مگر اردو فارسی میں دہوکہ دینے کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس استعمال کا قرآن ذمہ دار نہیں۔ ایسا ہوتا بھی ہے کہ ایک زبان کا لفظ دوسری زبان میں جب جاتا ہے۔ تو بعض اوقات اُس کے معنی میں تغیر آ جاتا ہے۔ یہ اُس تقریر کا خلاصہ جو ترک اسلام میں ہم نے لکھی تھی مہاشہ دہرمپال جی نے اسکا جواب لکھا تھا کہ:-

فی زمانہ بھی سینکڑوں الفاظ ایک زبان سے دوسری میں جا رہے ہیں گو کچھ حروف بیجا میں کچھ فرق آ جاتا ہو۔ مگر مفہوم وہی رہتا ہے جو پہلی زبان میں تھا مثلاً ہندی لفظ ڈکیتی کو انگریزی زبان والوں نے ڈیکائٹی Decoity بنایا۔ اسی طرح ڈاکو سے ڈیکائٹ Decoit علیٰ ہذا القیاس لوٹ سے لوٹ Loot کر لیا۔ اسی طرح ہندی والوں نے انگریزی الفاظ کو مروڑ توڑ کر اپنے ڈھب کا بنا لیا مثلاً ریکروٹ Recruit سے رنگروٹ آرڈرلی orderly سے اردلی۔ کیچنگ ہوس Catching house سے کانجی ہوس۔ میڈیم Madame سے میم۔ غرض اُکو دنیا لینا چاہتی ہے۔ مگر ایک لفظ کے معنے جو ایک زبان میں ہیں۔ اُسی لفظ کے وہی معنے دوسری میں بھی رہتے ہیں؟ (تہذیب ... صفحہ ...)

اِس کے جواب میں پہر ہم نے تقابل الاسلام ... میں کئی ایک مثالیں بتلائیں جنمیں تغیر معنوی ثابت ہے۔ نتیجہ یہ کہ آخر کار ہماری کوشش بارآور ہوئی کہ ہمارے دوست دہرمپال نے خود ہی اپنے اس اصول کو رد کر دیا۔

آپ آپنے رسالہ اندر بابت فروری ۱۹۰۶ء میں ہر دل عزیز کے عنوان

ahmadimuslim

سے نیچو لکھتے ہیں:-
"عزیز عربی میں زبردست کو کہتے ہیں - عام بول چال میں عزیز کے معنے پیارا کئے جاتے ہیں" صفحہ (۴۳)

پیارے پال! بتا سکتے ہو یہ تغیر اس لفظ میں کیوں ہوا کیا یہ تغیر تمہارے اس اصول مندرجہ تہذیب جلد اول صفحہ ۴ کے خلاف ہے یا نہیں جس میں تم بڑے دعوے سے لکھتے ہو کہ ایک لفظ کے معنے جو ایک زبان میں ہیں اسی لفظ کے وہی معنے دوسری میں ہوتے ہیں۔

پس لفظ مکر کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے چنانچہ علماء کرام نے اسکی وجوہات مفصل لکھی ہیں۔

ساتھی دوستو! دیکھا نہ یہ ہے دل جلوں کی آہ کا اثر
کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر + پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

## منطق نہ پڑھو

اس عنوان سے ایک مضمون اہلحدیث کے کسی گذشتہ پرچہ میں صاحبزادہ مولوی محمد ابو القاسم بنارسی کا نکلا تھا - جس پر اڈیٹر نے از خود ہی نوٹ لگائی تھی - تاہم ہمارے ہمعصر آرین اخبار ون دشل آریہ گزٹ لاہور نے اس مضمون کو تمام مسلمانوں کی رائے قرار دیکر اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے - خیر یہ تو انکی عادت ہی ہے کہ [illegible] رائے اور قومی خیال میں مطلب کے لئے تمیز ہی نہیں ہوا کرتی - تاہم اسکا جواب [illegible] سے ایک قابل نامہ نگاروں نے لکھا تھا - جسکا جواب آج پھر صاحبزادہ صاحب کی طرف سے پہونچا ہے۔ دھنلا

ناظرین! آپ نے [illegible] (ترکی تمام شد) کا مضمون اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ مارچ میں دیکھا ہوگا - خاکسار نے جو (منطق و فلسفہ نہ پڑھو) کی ترغیب کا ایک مضمون اہلحدیث ۲۳ فروری میں لکھا تھا - اسی کی تردید میں اس کا مضمون تھا - مگر اتنا بھی یاد رکھیگا - مجیب صاحب کے جواب کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ قرآن و حدیث لیکر مت ناز کر کیونکہ اسکا زمانہ تمام ہوا - چنانچہ آپ نے اسکی تائید میں ایک مصرعہ بھی لائے ہیں کہ "زمانہ باتو نسازد تو با زمانہ بساز" - یعنی اگرچہ زمانہ تیری موافقت نہ کرے لیکن تو زمانہ کی موافقت کر - نہیں معلوم یہ کس کلام اللہ کی آیت کی تفسیر ہے - یا کس حدیث کا مضمون ہے - اس سے مطلب یہ صاف ہوتا ہے کہ اگر زمانہ میں رنڈی بازی ہوتی ہو - تو تو بھی رنڈی بازی کر - اگر زمانہ میں نیچری بنتے جاتے ہوں - تو تو بھی نیچری بنکر داڑھی مونڈ - مونچھیں بڑھا - کوٹ پتلون - بوٹ پہن - شراب پی - عیاشی کر - جھوٹ بول یا نہیں تو اگر زمانہ میں آریہ بڑھتے جاتے ہوں تو تو بھی آریہ بنکر نیوگ کر - لاحول ولا قوة - چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال - ہاں تو آپکا مطلب اس مصرعہ بالا سے یہ تھا کہ قرآن و حدیث کو لیکر ناز نہ کرو - کیونکہ اب اسکا زمانہ نہیں ہے - اب منطق و فلسفہ کا زمانہ ہے - اب اسکو لینا چاہئے - استغفر اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ارشاد فرماتے ہیں ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنة رسوله اسکو چنگل سے چھوڑ کر لن تضلوا سے فضلوا واضلوا بلکہ کل ضلالة فی النار میں داخل ہو جاویں! تو یہ کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں - اور آپ مجیب صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ "وہ قومیں خوش نصیب ہیں جو زمانہ کا ساتھ دیتی ہیں اور جو قومیں اس کے خلاف راہ ہیں وہ بد نصیب" تو بہت ٹھیک جناب جو زمانہ کی موافقت کریگا - وہ ضرور ان فحش افعالوں سے بد نصیب ہوگا - اور ذرا دیکھئے مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ "قادر مطلق کا منشا قدرت بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اقوام دنیا رفتار زمانہ سے ساز باز رکھیں اسکا بین ثبوت یہ ہے کہ پیغمبران علیہم السلام جب مبعوث ہوئے ہیں معجزات اور نشانیاں انکو اقتضائے زمانہ کے موافق عطا ہوئی ہیں" جناب من آجکل کونسا ایسا نبی مبعوث ہوا ہے کہ اسکو منطق و فلسفہ کا معجزہ دیا گیا ہے جو اسپر زمانہ عمل کرے - ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین تھے تو آپ پر جو نازل ہوا ہے اور جو آپنے حکم فرمایا ہے اسپر عمل ہوگا یا زمانہ کے ڈھکوسلے منطق و فلسفہ پر - اور آپکے قول سے تو خود ہی آپ کے دعوے کی تردید ہوتی ہے - اور آپ لکھتے ہیں کہ "اگر ایسا ہو ویسا نہ ہو تو منطق و فلسفہ کی تحصیل واجب فرض بلکہ فرض اہم ہے" نہیں معلوم کس دلیل سے آپ نے اسپر بھی فرضیت کا سکہ جما دیا اور [illegible] مقرر کر دیا سچ ہے

مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ذرا سا طبقات ذہبی کے صفحہ ۱۸۵ کا ملاحظہ فرمایا ہوتا کہ یہ کیا لکھتے ہیں کہ [illegible] گمان ہے علم منطق اور علم حکمت داخل ہیں یہ سب ایسے علم ہیں کہ سلب کر لیتے ہیں ایمان کو اور پیدا کر دیتے ہیں شکوک کو

لہ یہ مطلب غلط ہے بلکہ صحیح مطلب یہ ہے کہ سامان اور آلات جنگی و علمی چونکہ ہر زمانہ کے الگ الگ ہیں اسلئے ان کے استعمال میں تم زمانہ کے ساتھ موافقت کرو - مثلاً پہلے زمانہ میں تیروں سے جنگ ہوتی تھی اب توپ بندوق سے یا پچھلے زمانہ میں علمی کتابیں لکھی جاتی تھیں - اب چھاپہ ہے - پس تم ادہیں پرانے تیروں اور علمی تحریروں پر جمے ہو - ورنہ حرف غلط کی طرح مٹا دئیے جاؤگے - (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اور حیرانی کو اور یہ ایسے علم ہیں کہ واللہ نہ تو صحابہ کا علم تھا۔ نہ تابعی کا۔ نہ فلاں نہ فلاں فلاں کا۔ بلکہ انکا علم قرآن و حدیث اور فقہ اور نحو تھا۔ امام ابو یوسف نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جو منطق و فلسفہ پڑھ وہ زندیق ہے۔ جناب ابن محدثوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ سادی کا غذ کی تعظیم کرنی چاہئے۔ اگر اس میں لفظ منطق لکھا ہو تو اس سے استنجا کرنا درست ہے اور جلال الدین سیوطی نے مفتاح العلوم میں فرمایا ہے۔ وتحرم الفلسفة کالمنطق بالاجماع السلف یعنی اجماع سلف سے جیسے منطق حرام ہے دیسے فلسفہ بھی حرام ہے اور ابجد العلوم میں لکھا ہے کہ منطقی لوگ اپنی آخری عمر میں اندھے اور بہرے اور گونگے اور کوڑھی ہو گئے تھے۔ اور ابجد العلوم صفحہ ۵۰۲ و تاریخ ابن خلدون صفحہ ۴۵۳ میں ہے وضرر ھا فی الدین کثیر اور ابجد العلوم صفحہ ۵۰۵ - و ابن خلدون صفحہ ۴۵۳ میں ہے واما البراھین التی فیزعمون انھا علی مدعیاتھم فی الموجودات وغیرھو تھا علی معیار المنطق وقالوانھی قاصرة وغیر وافیة بالغرض ترجمہ لیکن وہ دلیلیں جو لوگ گمان کرتے ہیں انکو اپنے دعوی پر موجودات میں اور پیش کرتے ہیں انکو منطق اور انکے قانون معیار پر۔ پس وہ منطق غرض کو نہیں پورا کر سکتی۔ اور وہ اس سے قاصر ہے تو جب ایسا ہوا تو بعد ہی اسکو فرماتے ہیں۔ فوجب علینا ترکھا یعنی اب اسکا چھوڑ دینا واجب ہوا۔ اور ابجد العلوم صفحہ ۵۰۹ - اور ابن خلدون صفحہ ۴۵۵ میں ہے وکانت غیر وافیة بالمقصود ہم کہتے ہیں علم منطق و فلسفہ کسی صورت سے مقصود کو پورا نہیں کر سکتا۔ جناب مجیب صاحب کہاں تک لکھا جاوے۔ من یلیق خلاف ذلک تعلیہ بالبرھان اور ابجد العلوم صفحہ ۵۰۹ - و ابن خلدون صفحہ ۴۵۷ میں ہے و لکن نظر من ینظر فیھا من الشرعیات والاطلاع علی التفسیر والفقہ ولا یکبن احد علیھا وھو خلو من علوم الملة ترجمہ یعنی جس نے دیکھنا ہو وہ شریع کی کتابیں اور تفسیر اور فقہ کو دیکھو۔ اور اس منطق پر نہ جھکو۔ کیونکہ یہ خالی ہے علم ملت سے۔

محمد ابوالقاسم از بنارس

اڈیٹر۔ منطق کے رد کرنے کو اقوال الرجال کا پیش کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ منطقی لوگ بے دلیل اقوال الرجال کو سند نہیں جانا کرتے۔ پس آپ کا فرض تھا کہ آپ نفس منطق میں خرابی دکھاتے۔ جو آپنے نہیں کیا۔ قرآن و حدیث کون کہتا ہے کافی نہیں۔ بات تو یہ ہے کہ جس طرح قرآن و حدیث کے سمجھنے کو علوم صرف و نحو و لغات کی حاجت ہے۔ اسی طرح اس کے دلائل اور بحث و مباحثہ کو سمجھنے اور منکرین کو سمجھانے کیلئے کسی عقلی علم منطق وغیرہ کی حاجت ہے یا نہیں۔ بس بات یہ ہے باقی باتیں سب زائد ہیں۔

# تقریظات (ریویوز)

## تحفہ آریہ سماج

یہ کتاب ہمارے معزز اسلامی بھائی بابو عبدالعزیز صاحب (دگجیا پرشاد) نے لکھی ہے۔ کتاب کی خوبی خود اسی سے ثابت ہے کہ اسکو مختلف مضامین کے جوابات پر مبلغ تین ہزار دو سو روپیہ کا اشتہار ہے۔ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی اغلاط کو کھول کھول کر دکھایا ہے اور خوب واضح کیا ہے کہ سوامی جی کے خیالات کا رد خود انکی مسلمہ کتابوں سے ہوتا ہے بڑی خوبی یہ ہے کہ کلام اعلیٰ درجہ کی شریفانہ مہذب پیرایہ میں ہے۔ غرض اس کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مثل بالکل سچ ہے ؎ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ دفتر اہلحدیث میں چند نسخے بغرض فروخت موجود ہیں۔

قیمت ۱۲/ آریوں سے ۸/

## نذر وارثی یعنی جان بیدم

اس کتاب میں مختلف نظمیں اور مدحیں ہیں جنمیں بعض مشتبہ ہیں تو بعض شرکیہ چنانچہ حضرت پیر صاحب کی مدح میں یہ بھی لکھا ہے ؎

شیئاً للہ اونچی کے لاڈلے ✦ اک نظر ہو سائے گدا ہو غوث پاک

ڈوبتے بیڑے لگا گھاٹ پر ✦ آپ ایسے ناخدا ہو غوث پاک

علی ہذا القیاس۔ ہمارے خیال میں ایسی کتابیں مسلمانوں کے لئے سم قاتل سے زیادہ مضر ہیں۔ اس لئے ہم اس کے ملنے کا پتہ بتلانا بھی اچھا نہیں سمجھتے۔

## سفارش

ہمارے ایک دوست علاقہ جموں پور کے ہیں۔ خوش عقیدہ اور اردو فارسی ناگری میں خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ شریف خاندان کے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو انکی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو دفتر اہلحدیث کی معرفت دریافت کر سکتے ہیں۔ سر دست ماہوار پر قناعت کر سکتے ہیں۔ آئندہ ترقی کار کی حسب پسندیدگی مالک۔

مولوی حافظ محمد حبیب کلانوری۔ ایک نابینا عالم ہیں۔ قرآن کے حافظ ہیں کتب درسیہ۔ صرف و نحو۔ منطق۔ حدیث۔ تفسیر بخوبی پڑھا سکتے ہیں۔ تدریس کا شوق رکھتے ہیں۔ خوش عقیدہ ہیں۔ کسی جگہ آپ کی خدمات کی ضرورت ہو تو دفتر ہذا سے خط و کتابت کریں۔

## مدرسۃ القرآن اور مدرسۃ العلوم

یہ دونوں مدرسے سیالکوٹ میں ہیں۔ پتہ بالا مدرسہ

ahmadimuslim.de

نئے طرز کا ہے جو ہنوز اپر پرائمری تک کھلا ہے۔ مگر خدا کی شان کھلتے ہی اس کے بانی مولوی محمد شفیع مرحوم مع اپنی کئی ایک قریبی رشتہ داروں کے ملک عدم کو چلے گئے۔ منشی کریم بخش مرحوم مالک نور الاسلام بھی اس مدرسہ کے ایک رکن تھے۔

دوسرا مدرسہ عربی کا ہے جو جماعت اہلحدیث کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔ بلحاظ حالت موجودہ ہم ایک مخلصانہ سفارش کرنے سے رک نہیں سکتے۔ کہ دونوں مدرسوں کو ایک ہی باضابطہ انجمن کی زیر نگرانی کر دیا جاوے۔ تو غالباً بہت مفید ہوگا۔ اس تجویز کی طرف ہم اپنے سیالکوٹی احباب کو عموماً اور جناب مولوی فیروز الدین صاحب۔ مولوی حکیم خدا بخش صاحب۔ مولوی احمد الدین صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب اور دیگر سرپرستان کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں کہ زمانہ کی ضرورتوں پر نظر ڈالیں اور معمولی سی باتوں پر بنا کر کے علیحدہ علیحدہ عمارات قائم نہ کریں۔ اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرح عربی۔ انگریزی کا مدرسہ ایک ساتھ چلا دیں۔

ما علینا الا البلاغ

## سناتن دہرمی کتھا

از محمد جمیل طالب علم امرتسری

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم بندہ ایک روز کٹرہ جیمل سنگھ بازار ریشم والا کوچہ دہوبیاں کی ایک مسجد میں نماز پڑھ بیٹھے کے کثرت اتفاق سے چلا گیا۔ عشا کا وقت تھا۔ نماز پڑھ کر ہفت خوان کتھا سنائی کرنے لگے۔ بعد ازاں ایک ملا صاحب وعظ فرمانے لگے۔ اور بہت سی بے تکی باتیں کہیں۔ جنمیں سے ایک دو جو قابل ذکر ہیں۔ عرض کرتا ہوں۔ حضرت پیر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات کا بیان کرتے کرتے کہا کہ جب آپ پڑھنے بیٹھے تو استاد نے بسم اللہ پڑھائی اور اس کے خواص بتلائے کہ جب کوئی پتھر پر بسم اللہ پڑہے تو وہ سونا ہو جاتا ہے اور مردے پر پڑہی جائے تو زندہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب کچھ عرصہ ہوا تو ایک روز پیر صاحب نے اپنے استاد صاحب کو کچھ غمگین پایا اور پوچھا کیا باعث ہے۔ استاد نے کہا کہ میری دو لڑکیاں جوان ہیں اور انکی شادی کے لئے میرے پاس کچھ سامان نہیں۔ پیر صاحب نے ایک پتھر اٹھایا اور بسم اللہ پڑہی تو وہ سونا ہو گیا۔ جو استاد صاحب کو لڑکیوں کی شادی کے سامان کے لئے دیدیا۔ استاد صاحب یہ دیکھکر حیران و ششدر رہ گئے۔ اور دل میں خیال کیا کہ میں نے تو یونہی عبد القادر سے یہ بات کہی تھی اور اس نے تو سچ مچ سونا بنا دیا۔ ہو نہ ہو میں خود سونا بناؤں۔ چنانچہ اُن سے مخفی طور پر اپنے باقی شاگردوں کو حکم دیا۔ کہ سب جاکر پتھر جمع کر لاؤ۔ جب سب شاگرد پتھر جمع کر لائے تو استاد صاحب رات بھر دم کرتے رہے۔ مگر ایک پتھر بھی سونا نہ ہوا۔ سب پتھر کے پتھر ہی رہے۔ اور استاد صاحب اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

پھر بیان کیا کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا فوت ہو گیا۔ اُسکے والدین پیر جی کے استاد کے پاس آئے۔ کہ ہمارا لڑکا زندہ کر دیجئے۔ انہوں نے دوسرے وقت جانے کا وعدہ کیا۔ اور پھر الگ جاکر پیر صاحب سے مشورہ کیا۔ کہ کیا کیا جائے مجھ سے تو لڑکا زندہ نہیں ہو سکیگا۔ اگر نہ جاؤں تو بھی شرم کی بات ہوگی۔ پیر صاحب نے کہا کہ آپ کہدو کہ اگر کوئی بڑا آدمی مرتا تو میں زندہ کرنے جاتا۔ یہ چھوٹا بچہ ہے اسے تو میرا شاگرد زندہ کر سکیگا۔ چنانچہ استاد صاحب نے یہ کہکر پیر صاحب کو لڑکا زندہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ پیر صاحب نے بسم اللہ پڑھکر لڑکا زندہ کر دیا مگر جب ان کاموں کی خبر پیر صاحب کے والد کو ہوئی تو اُس نے آپ کو ان کاموں سے سختی سے منع کیا۔ اور مارنے پیٹنے تک نوبت پہونچی۔ پیر صاحب ڈرتے ہوئے بھاگے۔ جس طرف کو بھاگ کر گئے۔ ادہر قبرستان تھا۔ زندہ تو کوئی فریاد رس نہ ملا۔ آپ نے مُردوں کو آوازیں دیں کہ آؤ مُردو! میری مدد کرو۔ یہ کہنا تھا کہ سب مُردے قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اُن کی آن میں حمایت کر کے والد کی مار پیٹ سے آپ کو بچا لیا۔

**ناظرین!** اس کتھا کی صحت کا اندازہ آپ خود ہی لگائیں۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ اس کے بعد ایک آواز آتی کہ بولو جی سناتن دہرم کی جے۔

## غزل در ترغیب توحید و سنت

از منشی عبد الرؤف صاحب

سلیقہ اللہ نے جنت میں جائے جسکا جی چاہے
کرو جو نوش یاں پر شوق سے جام بحر وحدت
رکھو وحدت سے گر رغبت بنو جو عامل سنت
ذریعہ ہے ہدایت کا میاں اب بعد کلام اللہ
کلام اللہ کے ہے بعد بس درجہ حدیثوں کا
شقی ازلی ہو رکھتا ہے احادیث نبی سے بغض
کتاب اللہ کے بعد از بخاری اپنی رہبر ہے
بخار آتا ہے بدعی کو تو بس نام بخاری پر
ثنا اللہ کرتے ہیں اشاعت یاں حدیثوں کی
کیا جاری انہوں نے پرچہ اخبار اک یکتا

تو اپنا نام دوزخ سے بچائے جس کا جی چاہے
تو واں پہ ساغر کوثر کو پائے جسکا جی چاہے
موحد بنکر وہ سُنّی کہائے جسکا جی چاہے
کلام اللہ کو ہادی بنائے جسکا جی چاہے
احادیث نبی سے لو لگائے جسکا جی چاہے
حدیثات نبی سے فیض پائے جسکا جی چاہے
بخاری سے وہ رہبر بنائے جسکا جی چاہے
بخاری کے حسد سے خار کھائے جسکا جی چاہے
بس انکی پیروی سے نفع پائے جسکا جی چاہے
پڑہے خود اور غیروں کو سنائے جسکا جی چاہے

ahmadimuslim.de

صحیفہ یہ تو ہے بے مثل لاثانی ہے لاثانی
مل اپنا بن رہا کرتا ہے جس کی یہ کرامت ہے
نبی کی بارہویں اور گیارہویں برخیرات و نذر کی
خلاف شرع نبوی کے محرم کی عزا داری
تہتک تعزیہ داری ہے بیچ اسلام کو بیشک
اگر نہ پاس ہو تو کر تصرف فی سبیل اللہ
یہاں عرسوں میں کیا ہے پیر جی کھا آتا ہو
عبادت کا ڈھنگ ہیں ہزاروں میں یہ دنیا کمانے کو
انہی کے حیلوں نے ایک دوفی بڑی کو بھی
مریدوں کا تو یہ معبود ہے شیطان کا عابد

کوئی ثانی نہیں ایسا بتا دو جس کا جی چاہے
مضامین اسکو پڑھ کر ملا دو جس کا جی چاہے
یہ ہے بدعت تو اس سے بچا دو جس کا جی چاہے
سند اسکی شریعت سے بتا دو جس کا جی چاہے
تو مسلم ہو کے وہ مشرک کہا دو جس کا جی چاہے
سخاوت کا صلہ مالک سے پا دو جس کا جی چاہے
عوض ذکا صحت کے اسکو ستا دو جس کا جی چاہے
پچو دنیا کو دو دن عقبی گنوا دو جس کا جی چاہے
اگر منظور ہو تو دیکھ جا دو جس کا جی چاہے
کرو سجدہ اسے مرتد کہا دو جس کا جی چاہے

موحد کا بیان ہے سر بسر توحید سے معمور۔
اسے منکر رہ وحدت پہ آ دو جس کا جی چاہے۔

# قادیانی خیانت

از مسٹر فضل ڈیلر ترقی لاہور

چونکہ آپ کے اخبار میں مرزا صاحب کی کارروائیوں کے متعلق مضامین چھپتے رہتے ہیں اور آپ اُن کی خلاف بیانی وغیرہ امور سے لوگوں کو مطلع کرتے رہتے ہیں۔ مفصلہ ذیل اقتباس خدمت شریف میں بغرض اندراج ارسال کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ امر ایک عیسائی رسالے کے متعلق ہے مگر جہاں تک میرا علم ہے اسلام نے کبھی یہ لوگوں کو نہیں سکھایا کہ مخالف کی باتوں کو تحریف کر کے یا ان کے اصلی معنوں کو بگاڑ کر خواہ اُس سے اسلام کی تائید ہی مقصود کیوں نہ ہو لوگوں کے سامنے پیش کر کے آنکھ دھوکا دیا جائے۔ یقیناً یہ حرکت ہر ایک حق پسند کے نزدیک قابل نفرین ہے۔ وھو ھذا

ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۳۲ پر لکھتے ہیں کہ:۔
"تجلی کے تازہ نمبر میں بائبل کے عنوان کے نیچے لکھا ہے کہ ایک زمانہ تھا جب مسیحی علماء کا یہ خیال تھا کہ بائبل کلام الٰہی ہے۔ مگر زیادہ غور و فکر اور آزادانہ تحقیقات و حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا۔"

مقابلہ کیلئے دیکھو تجلی بابت ماہ فروری صفحہ ۵۳ جہاں لکھا ہوا ہے کہ:۔
"ایک زمانہ تھا جبکہ بعض مسیحی علماء کا یہی خیال تھا کہ بائبل خدا کا کلام ان معنوں میں ہے کہ اس کا ہر ایک حرف خدا کا لکھا ہوا ہے۔ اور نبی یا رسول فقط بطور ایک قلم کے تھا جس کو الٰہی مصنف نے استعمال کیا۔ [illegible]

کل بیانات خواہ علوم طبیعیہ یا تاریخ کے متعلق ہیں تمام و کمال حرف بحرف صحیح و درست ہیں یا ان میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہے۔ زیادہ غور و فکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا ہے۔"

آپ دیکھتے ہیں کہ دو فقرے مشتے نمونہ از خروارے نقل کرتا ہوں۔ سارا مضمون اسی قسم کی غلط بیانیوں سے بھرا ہوا ہے اور ہر طرح سے پبلک کو دھوکا میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کرنا ایمانداری ہے؟

قادیانی ایڈیٹر جواب دیں۔ (اہلحدیث)

## حسابِ ہندوستان فرول

اصحاب ذیل کی قیمت ختم ہو چکی ہے اطلاع دی گئی ہے۔ مہربانی سے دی پی آنے پر وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔ (اہلحدیث)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵۱۲ | میرٹھ | ۵۱۲ | دہلی |
| ۵۲۱ | بجاری | ۵۲۲ | بالاکوٹ |
| ۶۲۳ | رامپور | ۵۲۲ | مدراس |
| ۵۲۸ | گیا | ۵۲۹ | کلکتہ |
| ۵۳۰ | کلکتہ | ۵۳۳ | بسم اللہ پور |
| ۵۳۱ | دہلی | ۵۶۲ | بجاری |
| ۵۵۸ | گنور | ۶۴۲ | شملہ |
| ۶۵۱ | دانم باڑی | ۶۵۲ | موگل |
| ۶۶۳ | سرہیاں خورد | ۲۶۲ | نیرولی |
| [illegible] | سیالکوٹ | ۳۰۱ | امرتسر |
| ۵۱۳ | امرتسر | ۳۸۸ | جالندھر |

اسباحثہ دیوبریا

یہ وہ مباحثہ ہے جس نے پورب میں اسلام کا سکہ بٹھا دیا اور کے دلوں پر جو آریوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ قیمت ۵ مینیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

ahmadimuslim.de

ہم وہ سرو ہیں چمن پہ تہا تاج شہنشاہی نثار
ناگہاں سیل حوادث کی جو اک موج آگئی
اب نہ وہ سر ہے نہ سودا ہے نہ نشان شکوہ

ہم وہ تن ہیں جن پہ موزوں خسروانہ تہی قبا
دم کے دم میں اِس تن خاکی کا قریہ بہ گیا
بیکسانہ یاں پڑے کہاتے ہیں جنگل کی ہوا

گرچہ فرزند علی تہا ضبط میں کامل مگر
سرگذشت اسکی یہ سن کر سر یہاں چکرا گیا

# حل مسائل

از مولوی محمد علیم الدین صاحب کلکتی۔ مٹیا برج۔

۲۶ جنوری سنہ ۱۹ء کو اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۵ لکہا گیا تہا۔ کہ پیتل کے برتن جائز ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ذر وفی ما ترکتکم (یعنی جبتک میں تمہیں کچہ نہ کہا کروں۔ تم بہی کرید مت کرو) پس پیتل کے برتنوں کے برتنوں سے منع نہیں تو اسکی جواز کی یہی دلیل ہے۔

اس مقام پر حدیث عبد اللہ بن زید کی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی تور من صفر فتوضا الخ رواہ البخاری فی باب الغسل والوضوء فی المخضب والقدح والخشب والحجارۃ۔ تائید کرتی ہے عبارت مذکورہ بالا کی یعنی عبد اللہ بن زید کہتے ہیں تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نکالا ہم نے آپکے لئے پانی ایک کوزہ میں وہ کوزہ پیتل کا تہا۔ پس وضو کیا آپنے" یہ حدیث اس بارہ میں بہت ہی واضح و بین وقابل استدلال ہے۔ لیکن ابو داؤد میں ہے عن عبد اللہ بن مسلم السلمی المروزی ابی طیبۃ عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من شبہ فقال لہ مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ یعنی روایت ہے عبد اللہ بن مسلم سلمی مروزی ابی طیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے تحقیق ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس کے پاس ایک انگشتری پیتل کی تہی۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو۔ کیا ہوا ہے مجہکو کہ پاتا ہوں تجہ سے بو بتوں کی پس ڈالدیا اس نے اس انگشتری کو۔ اسکی شرح عون المعبود میں ہے قال ابو حاتم الرازی یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ کہا ابو حاتم رازی نے لکہی جاتی ہے حدیث اسکی (یعنی حدیث عبد اللہ بن مسلم سلمی مروزی ابی طیبہ کی) اور حجت نہیں پکڑی جاتی ہے ساتھ اسکے۔ اس سبب سے پیتل کے برتن استعمال کرنا ثابت ہوا اور کو صحیح حدیث کے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۵ اگست سنہ ۱۹ء کے اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۲۵ لکہا گیا تہا۔ کہ وتروں میں دعا قنوت کیوقت ہاتھ اٹہانا یا نہ اٹہانا ثابت نہیں اسکے متعلق ۲۳ فروری سنہ ۱۹ء کے اہلحدیث میں لکہا ہے۔ جناب مولوی محمد فقیر خاں صاحب از بنارس تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ پر ایک حدیث صحیح ہے جسمیں یہ الفاظ بہی ہیں۔ فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ الغداۃ رفع یدیہ فدعا علیہم یعنی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکہا۔ کہ ہاتھ اٹہا کر مخالفوں پر بددعا کی۔ مگر اس حدیث سے بہی تو صبح کی قنوت میں ہاتھ اٹہانا ثابت ہوا نہ کہ وتروں میں حالانکہ سوال مذکور وتروں سے تہا ہاں اس حدیث سے وتروں کے لئے ایک جلی مقیس علیہ ملسکتا ہے۔ مولویصاحب کو خدا جزائے خیر دے۔ واضح ہو کہ قول اوپر ہوا جب کاکہ وتروں کے لئے ایک جلی مقیس علیہ ملسکتا ہے۔ یہ قول بہت صحیح ہے اور اسی طرح سے ایک روایت معجم صغیر طبرانی میں ہے۔ قال انس فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما صلی الغداۃ رفع یدیہ یدعو علیہم ان دونوں حدیثوں سے صبح کی نماز میں ہاتہوں کا اٹہانا ثابت ہوتا ہے۔ دعا کیوقت میں۔ لیکن ان دونوں میں کہیں لفظ قنوت کا نہیں ہے۔ چاہے مراد اس سے قنوت ہی ہو۔ لیکن ان دونوں کے لئے وہ حدیث تائید کرتی ہے جسکو حاکم نے تخریج کیا ہے وہ یہ ہے چنانچہ سبل السلام میں ہے حدیث ابی ھریرۃ الذی اخرجہ الحاکم وصححہ بانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع من صلوٰۃ الصبح فی الرکعۃ الثانیۃ یرفع یدیہ فیدعو بھذا الدعاء اللھم اھدنی فیمن ھدیت الخ یعنی حدیث ابو ہریرہ کی جسکو حاکم نے تخریج کیا ہے۔ اور اسکو صحیح کہا ہے باین طور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹہاتے تہے اپنے سر مبارک کو رکوع سے صبح کی دوسری رکعت سے تو اٹہاتے دونوں ہاتھ مبارک کو پس دعا کرتے تہے۔ اللھم اھدنی فیمن ھدیت۔ اس حدیث کو اگرچہ حاکم نے صحیح کہا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ حدیث ضعیف ہے چنانچہ سبل السلام والے نے اسکی تشریح کردی ہے۔ تاہم ان دونوں حدیثوں سے یہ حدیث زیادہ واضح ہے جسکا لانا ضروری ہے۔ اور جلد ثالث مسند احمد کو حاشیہ پر منتخب کنز العمال میں ہے عن ابی عثمان قال کان عمر یقنت بنا بعد الرکوع ویرفع یدیہ فی قنوت الفجر حتی یبدو ضبعاہ ویسمع صوتہ من وراء المسجد یعنی روایت ہے ابی عثمان سے کہا انہوں نے کہ حضرت عمر قنوت پڑہتے تہے۔ ہم لوگوں کے ساتھ بعد رکوع کے اور اٹہاتے تہے دونوں ہاتہوں کو قنوت فجر میں یہانتک کہ ظاہر ہوتیں دونوں بغلیں انکی۔ اور سنی جاتی تہی آواز انکی مسجد کے پیچہے سے۔ اور اسی میں ہے عن مکحول انہ قنت فی صلوٰۃ الصبح بعد الرکوع ورفع یدیہ الخ اور روایت ہے مکحول سے کہ انہوں نے دعا قنوت کو پڑہا نماز صبح میں بعد رکوع کے اور اٹہایا دونوں ہاتہوں کو الخ

کارخانہ عطر
نسیم
اگر آپکو عمدہ
تو توجہ کریں
فرحت افزا
روح خوش
طلب کریں
نرخ تجمیم
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
جنا
چنبیلی
مشک
حنمت
پانڈی
خس
ناگرمتہا
انا
میتہ

احادیث ثلاثہ اور دونوں آثار مذکورہ بالا سے استدلال کیا جاتا ہے اثبات پر کہ وتر کی قنوت میں رفع الیدین جائز ہے۔ اور اسی طرح سے انہیں احادیث و آثار سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اثبات پر کہ کسی حادثہ کے وقت ماسوائے نماز فجر کے ظہر و عصر و مغرب و عشاء کی دعا قنوت میں رفع الیدین جائز ہے۔ اسلئے کہ مطلق قنوت میں رفع الیدین ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اقوال سے بعض علماء محدثین کے چنانچہ امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰت الخ میں لکھتے ہیں ویستحب رفع الیدین فیہ یعنی مستحب ہے رفع الیدین کرنا اُس میں یعنی جمیع صلوٰت کی قنوت میں کہ اُن میں نماز وتر بھی شامل ہے۔ اور کتاب الکسوف تحت میں حدیث وھو قائم فی الصلوٰۃ رافع یدیہ فجعل یسبح الی قولہ ویدعو کے لکھتے ہیں فیہ دلیل لاصحابنا فی رفع الیدین فی القنوت ورد علی من یقول لا ترفع الایدی فی دعوات الصلوٰۃ۔ اس میں دلیل ہے واسطے اصحاب ہمارے کے رفع الیدین کرنے میں قنوت میں۔ اور ردّ ہے اُن لوگوں کے جو کہتے ہیں۔ کہ نہ اُٹھایا جاوے ہاتھ نماز کی دعاؤں میں۔ اگرچہ اس حدیث میں لفظ قنوت کا نہیں ہے لیکن امام نووی نے اس رفع الیدین کو اسی معنے پر حمل کیا ہے۔ اس حدیث کی شرح سے بھی سمجھا جاتا ہے کہ دعا قنوت میں رفع الیدین کرنا ماسوائے نماز فرائض کے اور نمازوں میں بھی جائز ہے۔ اس بنا پر متعلی کی قنوت میں رفع الیدین کر سکتے ہیں۔

واضح ہو کہ اس رفع الیدین سے مراد یہ ہے کہ دعا کرتے ہوئے ہاتھوں کو اُٹھائے رہے اور دعا قنوت کو پڑھتے جاوے۔ نہ یہ کہ اللہ اکبر کہکر رفع الیدین کر کے ہاتھوں کو باندھ لیوے اور اس کے بعد دعا قنوت کو پڑھے۔ چنانچہ احیاء العلوم میں ہے ویرفع الیدیہم حذاء الصدر ویمسح الوجہ عند ختم الدعاء لحدیث نقل فیہ یعنی اُٹھا دیں اپنے ہاتھوں کو مقابلہ میں سینہ کے اور مسح کرے ہاتھوں سے مونہہ کو بوقت ختم کرنے دعا کے بسبب اُس حدیث کے جو نقل کی گئی ہے اس بارہ میں۔

واللہ اعلم بالصواب۔

۲۳ فروری ۱۹۱۸ء کے اہلحدیث میں لکھا گیا ہے۔ سوال نمبر ۶۶۔ عمر کہتا ہے کہ قربانی و عقیقہ و صدقہ کے جانوروں کا چمڑا فروخت کر کے اُسکی قیمت سے اینٹ مٹی پتھر وغیرہ خرید کر مسجد میں لگانا چاہئے۔ یا مسجد کے فرش فروش وغیرہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ کچھ قباحت نہیں۔ زید کہتا ہے کہ وہ چمڑا قربانی وغیرہ کا حق غرباء و مساکین کا ہے بلکہ یتیم اور مسافروں کو بھی اُس میں سے دیا جاوے۔ مسجد میں ایسا ہرگز نہ دیا جاوے بلکہ زکوٰۃ و خیرات و صدقہ کا پیسہ تعمیر و مرمت و زینت مساجد میں خرچ کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ حق غرباء و مساکین و یتیم ثابت ہے۔ امید وار ہوں کون سچا ہے۔ کس کے قول پر عمل کیا جاوے۔

چنانچہ اُسی میں ایک مختصر جواب بھی دیا گیا ہے لیکن اُس کے آخر میں اڈیٹر صاحب نے اسکے متعلق اور لوگوں کو ترغیب دلایا ہے کہ اپنی اپنی تحقیق سے قوم کو مستفید فرماویں گے جو لکھیں گے درج اخبار کیا جاویگا۔ اس بنا پر اس حقیر ناچیز کی سمجھ ناقص میں جو کچھ آیا ہے اُسکو یہاں پر ظاہر کرتا ہے۔

**الجواب** سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ان دونوں میں سے عمر کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور زید کی بات غیر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ زید نے قربانی کے چمڑے کو زکوٰۃ کے ساتھ تشبیہ دی ہے لیکن یہ تشبیہ کسی حدیث و اقوال صحابہ وغیرہ سے ثابت نہیں ہوئی۔ زکوٰۃ دینے والا اپنی زکوٰۃ کے مال کو اپنے کام میں تصرف نہیں کر سکتا ہے بخلاف قربانی کرنے والا کے کہ وہ اپنی قربانی کے چمڑے کو اپنے تصرف میں لا سکتا ہے چنانچہ منتقی الاخبار میں ایک حدیث مسند احمد کی بروایت ابی سعید لائے ہیں وہ روایت کرتے ہیں قتادہ بن نعمان سے اُس میں یہ الفاظ ہیں ولا تبیعوا لحوم الھدی والاضاحی وکلوا وتصدقوا واستمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا الخ یعنی اور نہ بیچو تم ہدی اور قربانی کے گوشت کو اور کھاؤ تم اور صدقہ کرو تم اور فائدہ اُٹھاؤ تم اُنکی چمڑے سے اور نہ بیچو تم اُس کو۔ اس حدیث سے قربانی کے چمڑے سے مشک وغیرہ بنانا اور اپنے کام میں لانا درست و ثابت ہوا بخلاف زکوٰۃ کے کہ زکوٰۃ دینے والا اپنی زکوٰۃ کے مال کو اپنے کام میں نہیں لا سکتا ہے۔ بلکہ اُس پر فرض ہے کہ اُس مال کو مصارف زکوٰۃ میں دیدیوے اور اس حدیث کو ابن کثیر نے سورہ حج کی تفسیر میں بیان فرمایا اور ابن حجر نے فتح الباری میں اسکو مرفوع کہا ہے۔ اور ایسا ہی مرفوع کہا ہے اسکو عون الباری والے نے لیکن نیل الاوطار والے نے اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور کہا اُس نے کہ کہا مجمع الزوائد میں یہ حدیث مرسل صحیح الاسناد ہے۔ لیکن تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ حدیث مرسل صحیح الاسناد ہے۔ اسلئے کہ یہ حدیث مسند احمد کی بلدرابع میں ہے۔ زبید نے اس حدیث کو ابی سعید سے روایت کیا ہے۔ زبید اور ابی سعید کے درمیان میں لقا نہیں ہے۔ اسلئے کہ زبید طبقہ سادسہ میں سے ہے ایسا ہی تقریب التہذیب میں ہے اور اللہ اعلم کہ طبقہ سادسہ کے کسی کی ملاقات کسی صحابہ سے نہیں ہوئی اس بنا پر حدیث مرسل ہو گئی۔ لیکن اس حدیث کے لئے ایک قوی شاہد ہے چنانچہ امام مسلم نے باب بیان ما کان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث الخ میں۔ اور ابو داؤد نے باب حبس

اہلحدیث کا مذہب
فقہ اہلحدیث
یعنی مومنین کا مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ مگر بڑی متانت اور بغیر کسی کی دل آزاری کے۔
قیمت

ahmadimuslim.de

لحوم الاضاحی ہیں۔ اور نسائی نے عنوان الادخار من الاضاحی میں اور امام مالک نے موطا کے عنوان ادخار لحوم الضحایا میں۔ اور امام احمد نے مسند میں حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ عبارت مسلم کی یہ ہے تقول دب اہل ابیات من اہل البادیۃ حضرت الاضحی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا ثلاثا ثم تصدقوا بما بقی فلما کان بعد ذلک قالوا یا رسول اللہ ان الناس یتخذون الاسقیۃ من ضحایاھم ویجملون فیہا الودک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک قالوا نہیت ان توکل لحوم الضحایا بعد ثلاث فقال نہیتکم من اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا انتہٰی یعنی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ بہت سے لوگ دیہات سے آئے قربانی کے دنوں میں زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کر لیو تم واسطے تین دن کے پھر صدقہ کرو تم باقی کو قربانی میں سے۔ پس جبکہ ہوا بعد اسکو۔ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ بیشک لوگ بناتے ہیں مشکیں اپنی قربانی کے چمڑے سے اور پگھلا کر ڈالتے ہیں اس میں چربی کو۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کیا ہے یہ (یعنی یہ تو تمہارے واسطے جائز ہے۔ باوجود اس بات کے پھر تم کیوں سوال کرتے ہو) کہا ان لوگوں نے منع کیا آپنے یہ کہ کھایا جاوے گوشت بعد تین دن کے۔ پس فرمایا آپنے منع کیا تھا میں نے تم لوگوں کو بہ سبب ان آنے والوں کے جو آگئے تھے۔ پس کھاؤ تم اور صدقہ کرو تم۔ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اس سے ضحی کیلئے اپنی قربانی کے چمڑے سے مشک وغیرہ بنا کر فائدہ حاصل کرنا ثابت ہوا۔ اسکو سبب سے مسند احمد کی حدیث مذکورہ کی تقویت ہوگئی اور ابن کثیر نے سورہ حج کی تفسیر میں عامر شعبی کے تین قولوں کو نقل کیا ہے منجملہ انکو ایک قول یہ ہے۔ ان شئت فامسک یعنی اگر چاہے تو تو اس چمڑہ سے فائدہ حاصل کر۔ اور قسطلانی صحیح بخاری کی شرح باب صدقہ کرنے چمڑا ہدی کے میں لکھا ہے۔ قال النووی فی شرح مسلم ومذہبنا انہ لا یجوز بیع جلد الھدی ولا الاضحی ولا شیئ من اجزائہا سواء کانا تطوعا او واجبین لکن ان کانا تطوعا فلہ الانتفاع بالجلد وغیرہ بہ۔ قال مالک واحمد ترجمہ کہا نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں اور مذہب ہم لوگوں کا یہ ہے کہ نہیں جائز ہے بیچنا چمڑا ہدی اور قربانی کا اور نہ کوئی چیز انکے اجزا میں سے برابر ہے کہ ہو دیں یہ دونوں تطوع یا واجب۔ لیکن اگر ہیں تطوع تو ان کے مالک کے واسطے جائز ہے فائدہ حاصل کرنا چمڑہ وغیرہ سے اور ایسا ہی کہا امام مالک و احمد نے اور عون المعبود شرح ابی داؤد میں ہے قال الخطابی وما کان تطوعا کالضحایا والھدایا کہا خطابی نے اور جو چیز کہ تطوع ہے مثل قربانی اور ہدی کے۔ غرض اس قول سے یہ ہے کہ قربانی کرنے والا اپنی قربانی کے چمڑے سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور قسطلانی میں ہے قال المرداوی من الحنابلۃ فی تنقیحہ ولہ ان ینتفع بجلدھا وجلدہا او یتصدق بہ ویحرم بیعہما وشیئ منہا کہا مرداوی نے حنبلیوں میں سے اپنی تنقیح میں اور واسطے اس مالک ہدی و قربانی کے جائز ہے یہ کہ نفع حاصل کرے ان کے چمڑے سے اور جھول ان کے سے۔ یا یہ کہ وہ شخص صدقہ کرے ان چیزوں کو اور حرام ہے بیچنا ان دونوں کا یا کوئی اندرونی ان میں سے۔ اور نیل الاوطار میں تحت میں حدیث قتادہ بن نعمان مذکور کے کہا ہے الاذن بالانتفاع بہا بغیر البیع وقد روی عن محمد بن حسن انہ ان یشتری مسکہا غربالا او غیرہا من آلۃ البیت لاشیئا من الماکول وقال الثوری لا یبیعہ ولکن یجعلہ سقاء وشیئا فی البیت وھو ظاہر الحدیث یعنی اس حدیث میں اذن ہے نفع حاصل کرنے میں ساتھ ان چمڑوں کے بغیر فروخت کے اور تحقیق مروی ہے محمد بن حسن سے بیشک اس مالک چمڑا کیلئے جائز ہے یہ کہ خریدے عوض میں اس چمڑہ کے چھلنی کو یا اور کسی چیز کو گھر کے اسبابوں میں سے اور نہ خریدے کوئی چیز کھانے کی قسموں میں سے (غرض یہ کہ محمد بن حسن چمڑے کو فروخت کرکے اس قیمت سے گھر کے اسباب کو خرید کر فائدہ اٹھانے کے قائل ہیں) اور کہا ثوری نے نہ بیچے اس چمڑے کو اور لیکن بنا دے اس چمڑہ سے مشک کو۔ یا پرانا اشک کو گھر کے لئے اور یہ قول موافق ظاہر حدیث کے ہے (یعنی ثوری اس چمڑے کے فروخت کے قائل نہیں ہیں، بلکہ بغیر فروخت کے ویسے ہی اس چمڑے سے فائدہ اٹھانے کے قائل ہیں)

اور ہدایہ میں ہے ویتصدق بجلدہا لانہ جزء منہا او یعمل منہ آلۃ تستعمل فی البیت کالنطع والجراب والغربال ونحوہا لان الانتفاع بہ غیر محرم ولا باس بان یشتری بہ ما ینتفع بہ فی البیت بعینہ مع بقائہ استحسانا وذلک مثل ما ذکرنا لان للبدل حکم المبدل۔ ترجمہ اور صدقہ کرے انکو چمڑے کو اسواسطے کہ وہ ایک جزو ہے اسی قربانی میں سے یا یہ کہ بنا دے اس سے کوئی ایسی قسم کا آلہ جو مستعمل ہوتا ہے۔ گھر میں مثل فرش اور جراب اور چھلنی کے اور مانند انکے۔ اسواسطے کہ نفع حاصل کرنا انکو ساتھ منع نہیں ہے اور نہیں ہے کچھ مضائقہ بایں طور کہ مول لیوے اسکے عوض میں ایسی چیز کہ جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

گھر میں بعینہ ساتھ باقی رہنے اس چیز کے یہ بیچنا استعمال درست ہے اور یہ شامل
اس چیز کے ہے جو ذکر کیا ہے اسلئے کہ حکم بدل کا شامل حکم مبدل منہ کے ہے۔ محمد بن
حسن کے قول اور ہدایہ کی عبارت سے فروخت کرنا چمڑے کا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن
نہ مطلقاً بلکہ ساتھ شرط مذکور کے۔ اور بعض حدیثوں میں ان چمڑوں کے فروخت کی
ممانعت آئی ہے۔ جیسا کہ حدیث مسند احمد کی قتادہ بن نعمان کی جو مذکور ہو چکی ہے
اسمیں یہ الفاظ ہیں ولا تبیعوا جلودھا یعنے نہ بیچو تم اس چمڑے کو۔ اور الترغیب والترہیب
حافظ منذری میں ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من باع جلد اضحیتہ فلا اضحیۃ لہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
قال الحافظ فی اسنادہ عبد اللہ بن عیاش القتبانی المصری مختلف فیہ
وقد جاء فی غیر ما حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم النہی عن بیع جلد
الاضحیۃ یعنی روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول
[illegible] جو شخص بیچے چمڑہ اپنی قربانی کا پس اسکی قربانی نہیں
ہوئی روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد ہے کہا حافظ نے اسناد میں
اسکے عبد اللہ بن عیاش القتبانی المصری ہے مختلف فیہ [illegible]
میں کلام ہے اور تقریب التہذیب میں ہے صدوق یغلط اخرج لہ مسلم فی
الشواھد) اور بہت سی حدیثوں میں اس چمڑے کے بیچنے کی ممانعت آچکی ہے
یہ لوگ یعنی محمد بن حسن وصاحب ہدایہ وغیرہ ان حدیثوں کی اس طرح تاویل کرتے
ہیں۔ کہ اسکو بیچکر اسکی قیمت کو کھا لینا نہ چاہیے۔ لیکن اسکو بیچکر اس قیمت کو خیرات
کر دینا۔ یا اس سے گھر کے کوئی اسباب خریدنا منع نہیں ہے۔ اب اصل مطلب
کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ قربانی کا چمڑہ کسی طرح سے زکوۃ کے ساتھ مشابہ
نہیں ہے۔ بہلو کہ قربانی کے چمڑے سے فائدہ اٹھانا قربانی کرنے والے کو حق میں ان
صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ بخلاف زکوۃ کے کہ اس
سے زکوۃ دینے والا اپنے استعمال میں نہیں لا سکتا۔ اور زید نے اس چمڑے کو خیرات
وصدقہ کے ساتھ جو تشبیہ دی ہے اس تشبیہ دینے میں اس نے دھوکا کھایا ہے
کیونکہ جو روپیہ وغیرہ مسجد میں دیا جاتا ہے۔ وہ صدقہ وخیرات نہیں تو اور کیا ہے
ان صدقہ وخیرات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک واجب جیسا زکوۃ وکفارہ وغیرہ۔ اس
میں سے مسجد میں دینا منع ہے اور دوسرا تطوع اور اس دوسرے سے مسجد میں دینا
منع نہیں ہے۔ اسی طرح سے اس چمڑے کا حکم ہے۔ کیونکہ اس چمڑے کا صدقہ کرنا۔ واجب
نہیں ہے۔ ورنہ پھر اسکا کیا معنے ہوگا۔ واستمتعوا بجلودھا یا ان الناس یتخذون

الاسقیۃ من ضحایاھم وغیرہ وغیرہ اس جگہ پہ اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو انکے قربانی کے چمڑا وجھول وگوشت کو فقرا پر
تقسیم کر دینے کا حکم دیا تھا۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ امر وجوب کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ
یہ امر واسطے استحباب کے ہے چنانچہ قسطلانی میں ہے۔ والظاھر ان ھذا الامر
امر استحباب اور کہا ابن حجر نے فتح الباری میں باب الجلال للبدن میں اور قسطلانی
نے باب یتصدق بجلال البدن میں قال المھلب لیس التصدق بجلال البدن فرضا
کہا مہلب نے صدقہ کرنا جھول اونٹ کا فرض نہیں ہے۔ ان عبارتوں سے یہ بات
ثابت ہوئی کہ صدقہ کرنا اس چمڑے کا فرض نہیں ہے بلکہ اس سے نفع حاصل
کرنا اپنے گھر کے درست ہے۔ تو مسجد میں دینا ان چیزوں کا بدرجہ اولیٰ درست
ہوگا۔ کیونکہ اس قربانی کے ساتھ اور ایک تقرب الی اللہ اسمیں حاصل ہے اور یہی حکم
ہے چمڑا عقیقہ وصدقہ تطوع کا۔ واللہ اعلم۔

## تارک صلوٰۃ کافر ہے

[illegible]

چونکہ فی زمانہ اکثر لوگ نماز کو
مطلق کچھ نہیں سمجھتے اور عشا
[illegible]

ہوئی نماز کو کھو دیتے ہیں۔ دنیا کے پھندوں میں صبح وشام مغروق رہکر نماز کے ترک کو
آسان اور خفیف گناہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ ایسے لوگ بیشک کافر ہیں جو ذیل میں بحوالہ
احادیث صحیحہ انشاء اللہ معلوم ہو جائیگا۔ غرضکہ اب زمانہ کی حالت عجب نازک
ہے۔ خدا کی عبادت سے یعنی پنجوقتہ سے غافل ہیں۔ نفس کے چور ہیں ذرا بھی
خدا کا ڈر نہیں۔ نماز تو پڑھتے نہیں پھر مغرور ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ مدعی ہیں کہ شفاعت
یا بخشش کے مستحق ہیں نعوذ باللہ۔ خدا کی مخلوق اپنے خالق کی عبادت نہ کرکے اسکے
دربار میں دست بستہ نہ کھڑی ہو کے پھر یہ زعم باطل رکھتے ہیں کہ خدا بخشدیگا۔
یہ بڑی ہی عجب کی گفتگو ہے۔ کیونکہ صاف قرآنی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بے نماز کا
دوزخ کا ٹھکانا ہے وہ دوزخ میں جائیگا۔ جیسے ایک جگہ ارشاد ہے۔ مَا سَلَكَكُمْ
فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ
الْخَائِضِينَ۔ یعنی دوزخ والوں کو سوال ہوگا کہ دوزخ میں تم کیوں پڑے وہ کہینگے
اسلئے کہ ہم نہ نماز پڑھتے تھے نہ غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے بلکہ ہم اور بیہودہ ہر کی فضول
باتوں میں اپنا عزیز وقت ضایع کیا کرتے تھے۔

اور اللہ اللہ۔ نیچرل خیال کے جنٹل مینوں کے نزدیک تو نماز پڑھنے والا حقیر سمجھا
جاتا ہے اور اسپر ہر طرح کے قہقہے اڑاتے ہیں۔ انکی حالت ایسی نازک ہے کہ خود

ahmadimuslim.de

تو نہ کریں۔ لیکن دوسروں کو بھی نیک کام سے روکیں۔ اور اُن کی مثال ایسی ہے جیسی شیطان لعین۔ کہ عبدوں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اور نیچرل خیال والو! ذرہ تو خدا سے ڈرو۔ قیامت میں خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ کیا تم اپنی نیچری شترالی خیالیں سمجھتے ہو کہ تم خدا کے سامنے نہ جاؤ گے۔ افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لا ترجعون۔ اگر اسی طرح کا گمان باطل ہے تو تم کو قریب میں معلوم ہو جائیگا۔ کلا سوف تعلمون۔ اور او بے نمازیو! کیا تم نے صرف اسلامی نام و لباس کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ اگر اسی طرح تمہاری سمجھ ہے تو تم نہایت غلطی پر ہو۔ اگر مسلمان بننا چاہتے ہو تو نماز پڑھا کرو۔ نماز کی پابندی رکھو۔ تعجب تو ہے اُن مشائخین دنیا داروں پر اور اُن تقیہ کرنے والے مولویوں پر جو سلاطین یا لوگوں کو یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم تمکو قیامت میں چھوڑا لینگے۔ اور تمکو نماز معاف ہے۔ خدا اور رسول کے احکام کے ساتھ یہ بھی ایک طرح کا تمسخر ہے۔ کاش اگر نمازی لوگ بے نمازیوں سے مخالطت و مجالست نہ رکھتے تو شاید ان بے نمازی عاصیوں باغیوں کو عبرت لینا ہوتا یا وہ عبرت حاصل کرتے۔

حضرات! نماز کیا ہے۔ ظاہری باطنی بیماریوں کو دور کر کے جسمانی روحانی صفائی کرنیوالی ہے۔ نماز کیا ہے۔ سنئیے۔ کاہلی کو بھگا کے چالاکی چستی پیدا کرنے والی ہے۔ نماز کیا ہے کفار و مسلمانوں میں فرق رکھنے والی ہے ورنہ بے نمازیوں اور کافروں میں کوئی کسی طرح کا فرق نہیں۔

افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانی کا دعویٰ ہے لیکن کوئی بھی بات اسلام کی نہیں نماز تو پڑھتے نہیں پھر دعویٰ اسلام کا ہے ۔ مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی

ازیں آئیں بے دینیاں پریشانی پریشانی

اب کئی احادیث صحیحہ پیش ناظرین اپنے اس دعویٰ پر کرتا ہوں کہ تارک صلوٰۃ کافر ہے۔ حضرات علماء و حضرات فقہا ہرگز ان صحیح احادیث میں تاویل نہ کریں جیسے بعض فقہا نے تاویل کیا ہے۔ مگر انکی تاویل محقق علماؤں کے پاس غلط ٹھیر گئی ہے۔ افسوس کہاں ہے وہ زمانہ جسمیں کہ بے نمازیوں کو کافر سمجھتے تھے۔ اُن سے مخالطت مجالست ہرگز نہیں رکھتے تھے۔ دیارهم خالية ومنازلهم بالية ورسومهم قد عفت وحسومهم قد انطمست ما بقي منهم احد

نظم

فاین کرام الصید من آل هاشم ... ولا هاشم باق ولا انهم بقوا

تبدلهم ایام البلاء فتبدد ... وفرقهم ریب المنون ففرقوا

اور بجز ایسی حالت ہے فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات

... نہ کوئی اسلام کی بات باقی ✦ اگر ہے کسی میں تو ہے اتفاقی

اب ملاحظہ فرمائیے اُن احادیث کو جو کھلے بے نمازیوں کو کافر کہہ رہی ہیں۔

ابن ماجہ میں ہے۔ درمیان عبد اور کفر کے فرق یہی ترک نماز کا ہے۔ ابوداؤد و نسائی میں ہے۔ نہیں ہے کفر اور بندے کے درمیان کچھ فرق مگر ترک صلوٰۃ۔ مسلم میں ہے بین الرجل وبین الشرك اوالكفر ترك الصلوٰة یعنی درمیان مرد اور کفر اور شرک کے ترک نمازہی کا فرق ہے۔ ان سب احادیث کا کیا منشا ہے۔ یہی منشا ہے کہ بے نمازی کافر ہے۔ اور کھلی صاف احادیث دیکھو۔ طبرانی کا لفظ ہے۔ جس نے ترک کیا نماز کو عمداً وہ صاف کافر ہو گیا۔ اور اسی میں ہے درمیان اسلام کی اور دین کے قواعد تین ہیں۔ جنپر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے اُس میں سے ایک کو بھی چھوڑا کھلا کافر ہو گیا۔ گواہی دینا کلمہ لا اله الا الله کی۔ نماز فرض پڑھنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور اسی میں عبادہ بن صامت سے مروی ہے مت چھوڑو تم نماز کو جس نے عمداً ترک کیا وہ امت سے خارج ہوا۔ بخاری میں ہے من لم یصل فهو کافر ابوالدرداء سے مروی ہے لا ایمان لمن لا صلوٰة له اور محمد ابن نصر سے مروی ہے ان تارك الصلوٰة کافر اور ایک جگہ ہے من ترك الصلوٰة متعمدا فقد کفر۔ پس باوجود ان احادیث صحیحہ کی شہادت کے کافر نہ سمجھنا حدیث کا انکار کرنا ہے۔ پس یہ چھوٹی سی تقریر کافی ہے واسطے سمجھانے کے۔ اگر اسپر بھی نہ مانے تو انکا اختیار ہے وما علینا الا البلاغ۔

راقم ابوالنعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی

# شہر خموشاں

ٹھنڈی ٹھنڈی تھی ہوا اور رہی بھی چاندنی

رفتہ رفتہ لگی یاد عزیزان وطن

قبریں تھیں کچھ ٹوٹی پھوٹی کچھ تھیں گور کفن

آمد آمد دیکھکر اس مجمع نو خیز کی

اس اندھیری گور میں ہے بیکسی تیری رفیق

ہم ہی تھے جو آئے دیواں ہی کل ہوا جو کہ ہو

تھیں جوانی کی ترنگیں عیش کے دن تھے گنو

ٹوٹی پھوٹی قبر میں یاں اب پڑے ہو بے قیام

کی خیانت جنکی خاطر جس پہ کھوئی آبرو

پرورش میں جنکی ہوتے تھے بہم ہر دم ملال

تھی جدائی جن کی سوہان جگر اور دلخراش

ٹھوکروں سے روندتے ہیں وہ لحد کو با ...

تارے چھپتے جاتے تھے میلی ہوئی تھی روشنی

مقبرہ میں دوستوں کے مار ہے بے گور و کفن

بیکسی تھی جنکی ہمدم حسرتیں تھیں سوگوار

ٹوٹی سی اک قبر سے آئی صدائے بیکسی

عاجزی اور بیکسی میں کون ہے تجھ سا شفیق

خون میں گرمی سر میں سودا دل میں حرص خلد کی

موت کا آنا نہ تھا دل میں کبھی ہرگز خیال

ظلم تھے جانے والوں کے سدا ہوتے تھے ہم

پوری کرتے تھے خوشی سے جنکی اک اک آرزو

ایک دم راحت سے بھلاتا نہ تھا جن کا خیال

جن کے سر کو کھنے سے ہوتا تھا کلیجہ پاش پاش

یاد بھی انکو نہیں دفن ہم کو کر گیا

# انتخاب الاخبار

**ندوۃ العلماء** کا سالانہ جلسہ بنارس میں باوجود حنفیوں کی مخالفت کے بخیریت تمام ہوا۔ مفصل آئندہ۔

**پنجاب گورنمنٹ** کے دفاتر ۹ مئی کو لاہور میں بند ہوکر ۱۲ مئی کو شملہ میں پھر کھل جاوینگے۔

**نارتھ ویسٹرن ریلوی** کی آمدنی سال ختمہ ۱۳ مارچ گذشتہ میں ۵ کروڑ ۲۷ لاکھ ۱۲ ہزار روپے ہوئی۔

**لاہور** سے بارہ پٹھانوں نے تھرڈ کلاس کا ٹکٹ کلکتہ کا لیا۔ بکنگ کلرک نے ہر ایک پٹھان سے ٹکٹ کی قیمت کے مقررہ کرایہ سے ایک ایک روپیہ زیادہ لے لیا۔ پولیس کو اس معاملہ کی اطلاع دیگئی۔ بکنگ آفس میں روپے کی پڑتال کرنے پر پٹھانوں کی شکایات صحیح پائی گئیں تاکو بارہ روپے واپس کردئے گئے۔ معلوم نہیں بکنگ کلرک بھی ہرجہ کا وہی کے جرم میں گرفتار کیا گیا یا نہیں۔ (بکنگ کلرکوں کی تنخواہ معقول ہونی چاہئے تاکہ ایسی بددیانتی اُن سے سرزد نہو)

**مرگوئی** میں ایک قیمتی موتی سمندر میں سے نکالا گیا۔ مبصرین اسکی قیمت ۱۵ ہزار سے ۳۰ ہزار روپے تک بتلاتے ہیں۔ (خدا کی شان)

**کلکتہ** میں سہ ماہی ختمہ ۳۱ ماہ گذشتہ کو متفرق طریقوں سے ۲۸۷۳۸ چوہے ہلاک کئے گئے۔ اوّل زندہ چوہے کے پکڑنے پر دو آنے فی چوہا انعام دیا جاتا تھا۔ اب صرف ایک آنہ دیا جاتا ہے۔

**بمبئی** کے بندرگاہ کے پورٹ ٹرسٹ کی آمدنی سال ختمہ ۳۱ ماہ گذشتہ میں لاکھ ۲۱ ہزار روپے ہوئی۔ خرچ ۷۶ لاکھ روپے ہوا۔ نو لاکھ سے زیادہ روپے بچت میں موجود ہیں۔

**انجمن حمایت اسلام** لاہور کا سالانہ جلسہ بغیر کسی مخالفت کے بخیر و خوبی ختم ہوا چندہ ۳۰ ہزار روپے ہوا۔ اللھم زد فزد۔

**پونا** کے قریب دریا مولا میں ایک ہندو عورت رامابائی نام کپڑے دھوتی ہوئی گہرے پانی میں گر پڑی۔ اسکا خاوند اس کے بچانے کیلئے گیا۔ لیکن وہ تیرنا نہ جانتا تھا۔ عورت نے اسکو پکڑ لیا۔ ڈوبنے سے بچنے کی کشمکش میں دونوں ڈوب گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد دونوں کی نعشیں پانی پر تیرتی ہوئی پائی گئیں رہ بدیا در منافع بنشینہا ست اگر خواہی سلامت بر کنار ست۔ یہ ہے شیرازی پیشگوئی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔

قادیانی کیطرح نہیں کہ کاٹنے کو دم کرے تو اندھا ہو جاوے۔ اور اگر کسی کے مرنے کی پیشگوئی کرے تو باوجود اختتام عمر طبعی کے مرتے مرتے قادیانی پیشگوئی کی تکذیب کو زندہ رہجائے۔)

**ہندوستان** میں آجکل ۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۴ سو ۳۸ قحط زدے امدادی کاموں پر لگے ہوئے ہیں۔ انمیں سے ایک لاکھ ۱۹ ہزار صوبجات متحدہ میں ہیں۔ باقی دوسرے صوبوں میں۔

**ایسٹ انڈین ریلوے** کو سنہ رواں کی پہلی سہ ماہی میں بہ نسبت سال گذشتہ کے اسی عرصہ کے پونے ۱۱ لاکھ روپے زیادہ کی آمدنی ہوئی۔

**برٹش گیانا** کے ملک میں کئی ایسی عورتوں کے سر اس جرم میں مونڈ والدئے گئے کہ وہ دسمبر گذشتہ کے بلوہ میں شریک تھیں۔ لارڈ ایلگن کالونیل سکرٹری نے اب یہ حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ سے عورتوں کو ان کے سر مونڈا دینے کی سزا نہ دیجایا کرے۔

**جرمن** سے ۵۴ متفرق پیشہ ور مرد و عورت ابی سینا کو جاتے ہیں۔ یہ لوگ حرفت اور صنعت کا کام حبش کو سکھلائیں گے۔ یہ اپنے ہمراہ زراعتی آلات بھی لیگئے ہیں۔ یہ سب آدمی تین سال تک ابی سینیا میں رہیں گے۔ اس مہم سے آخری مقصد ابی سینیا میں جرمن کی تجارت پھیلانے کا ہے۔

**نٹال** کا باغی مفسد بم باٹا بھاگ گیا۔ انگریزی فوج نے اُس کے دیہات اور زراعت کو برباد کر دیا۔ بم باٹا زولولینڈ کے اسقدر گنجان جنگل میں بھاگ گیا ہے کہ جہاں اسکا تعاقب مشکل ہے۔ فوج واپس آرہی ہے۔

**روس** و کروڑ پونڈ کا اور نیا قرضہ لینے والا ہے۔ جرمنی کے بینکوں نے روس کو اور قرضہ دینے سے انکار کر دیا۔ (جو شخص اپنی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلائے اُس کا اسکے سوا اور کیا حشر ہوگا)

**روس** نے روپیہ کی طرف سے پریشان ہوکر اب عایا پر انکم ٹیکس لگانے کا اعلان کیا ہے۔ بجالیکہ ہندوستان میں یہ ٹیکس ۱۵ سال سے قائم ہے۔

**مدنا پور** میں کھودی رام باکو نامی ایک ۱۵ سالہ طالب علم گرفتار ہوا ہے۔ یہ بنگالی بازار میں ایک پمفلٹ بانٹتا پھرتا تھا۔ جس کا عنوان تھا کیا یہی ہمارے بادشاہ ہیں؟ تھا۔ ایک کنسٹیبل نے اسکو گرفتار کیا جس سے وہ چھوٹ کر بھاگ گیا۔ مگر بابو نیشیندر کرجی انسپکٹر نے مجسٹریٹ کے حکم سے اسے پھر گرفتار کر لیا۔ ضمانت منظور نہیں ہوئی۔ مدناپور میں اس سے بڑا جوش پھیل رہا ہے۔

**مدراس** میں بھی ندواتی بنک کھلنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

اسلام اور برٹش لاء
یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیکا مقابلہ جسمیں فوجداری دیوانی و مالگزاری وغیرہ میں انگریزی لاء اسلامی قوانین کا مقابلہ کرکے بالکل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے
قیمت ۸؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

## سامانِ تندرستی

### برقی سٹ برائے دفعیہ نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سست رگوں کا پانی دور ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلنگ کی ہے جسنے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ۵ روپیہ

### معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے از حد مفید ہے۔ طالب علموں وکلاء اور دیگر دماغی محنت کرنے والے کو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۲ روپیہ

### مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ ورم۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو پڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتی ہی ایک رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ۱ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کر دیتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور تنزل و کام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے جماع کے بعد ۱ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور قوی دوا شائد ہی ہو۔ ایک دفعہ آزمائو اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی۔ مع محصول ۱ روپیہ

### ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہوتی جاتی ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک دو سے کم روانہ نہ کیجائیگی۔ مع محصول ۱ روپیہ

### صغر سنی شادی

کے نقصانات اور مضرت سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت ۲ آنہ

**المشتہر**
علم الدین مینیجر دی ہیلتھ ایجنسی۔ کٹڑہ دلہ سنگھ۔ امرتسر

## مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال قیمتی وی پی بھیجا جاتا ہے

### مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| ٹوپی سادہ ۸ سے ۱۲ تک فی عدد | کلاہ سادہ ۶ سے ۱۰ تک |
| " زرین ۲ سے ۸ " " | " زرین ۸ " ۱۲ " |
| پیٹی دیسی اونی ۱۲ سے ۱۴ " فی جوڑہ | پیٹی سیج ۲ سے ۵ " فی جوڑہ |
| " ریشمینہ ۸ " ۱۲ " " | " جرسیا ۲ " ۴ " |
| کمبل دیسی ۱ " ۸ " فی عدد | کمبل فوجی ۲ " ۶ " |
| لوئی سفید ۲ " ۶ " " | چادر پشمینہ ۸ " ۱۲ " " |
| جراب و دستانہ اونی ۸ سے ۱۲ تک فی جوڑہ | بنیان و پاجامہ اونی ۲ سے ۶ " |
| " سوتی ۲ سے ۸ تک فی درجن | " سوتی ۶ سے ۱۲ تک |
| فوجی زرین خاکی ۱۲ گز سے ۲ تک | پیٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ سے ۱۲ تک |
| صافہ ململ اودہ ۸ سے ۱۲ تک | و گز |
| ازار بند سوتی ۴ سے ۸ تک فی عدد | رومال سوتی ۲ سے ۱۲ تک فی درجن |
| " ریشمی ۱۲ سے ۱۶ تک | صافہ ململ خاکی ۲ سے ۶ تک |
| تھان گبرڈن باریک موٹا ۱۲ سے ۱۶ تک | رومال ریشمی ۸ سے ۱۲ تک فی عدد |
| جوتہ سادہ ساخت لدھیانہ ۲ سے ۱۲ " | جوتی ودو تہی ۲ " ۶ " |
| " زرین تیار شدہ پری ۲ سے ۱۲ " | دری برائے پلنگ ۱۲ سے ۱۶ تک |
| لنگیاں اونی و سوتی ۲ سے ۶ " | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے |
| رنگین لوئی ۔ گول الغرض ۲ سے ۸ " | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ میڈل۔ زرین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین۔ ہیچ اونی و سنہری و روپہری دلیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

**نوٹ**۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

**المشتہر**
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

یہ اخبار نہایت آب وتاب سے ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352

# اخبار اہلحدیث

امرتسر


**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے عہ
والیان ریاست سے عہ
رؤسا وجاگیرداران سے لعہ
عام خریداروں سے
چھ ماہ کے لئے
ممالک غیر سے سالانہ ہے

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے - جملہ خط وکتابت ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے -

**اغراض ومقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا -
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا -
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا -

**قواعد وضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے -
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے -

نمبر ۲۵ | امرتسر مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء عیسوی مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ | جلد ۳

## میرا سفر اور ندوة العلماء کا جلسہ

(بیجا طلاع ۱۰ اپریل کو چلکر)

کھگول ضلع پٹنہ کے جلسہ پر ۱۲ تاریخ کو پہونچگیا - اہالی جلسہ نے اشتہار دیا تھا کہ کسی آریہ مہاشہ کو اسلام پر کوئی شبہ ہو - ایک دو روز پہلے اطلاع دیں تو جلسہ میں اُن کے شبہ کو رفع نکالا جائیگا لیکن خوشی کی بات ہے کہ چند ایک مباحثات سے اب یہ نوبت آگئی ہے کہ باوجود اشتہار دینے کے سامنے کوئی دوست پیش نہیں ہوئے - اسکی وجہ یا تو یہ ہے - کہ آریوں کو اب اسلام پر کوئی شبہ ہی نہیں - یا یہ ہے کہ وہ اب جانتے ہیں کہ مسلمان ڈیفنس (مدافعت) پر قدرت رکھتے ہیں - خیر بہر حال جلسہ میں بہت سے علماء شریک تھے - زمانہ حال کے ابراہیم ادہم جناب مکرم شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن چھپرہ - علماء آرہ ہمارے مکرم دوست شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی - جناب مولوی شاہ علی نعمت صاحب پھلواروی - مولوی عبد الہادی صاحب وغیرہ شریک جلسہ تھے اور اپنے اپنے وقت میں سب حضرات نے حاضرین کو محظوظ فرمایا جزاہم اللہ خیر الجزاء -

جلسہ کھگول سے فارغ ہو کر سیدھا بنارس ندوة العلماء کے جلسہ میں پہونچا - ندوة کا جلسہ بظاہر تو خیر و خوبی سے تمام ہوا - چندہ بھی ۱۲ ہزار سے زائد لکھوایا گیا -

ندوہ کے طلباء نے بھی خوب نمونہ دکھلایا - علمی نمائش بھی کامیابی سے ہوئی جس میں پرانی پرانی کتابیں دکھاکر مولانا شبلی نے حفاظت ورعایت علم کی ترغیب دی -

صاحب کمشنر اور کلکٹر صاحب وغیرہ بھی اس جلسہ میں شریک تھے - مزید خوشی یہ ہے کہ نمائشی کتب میں اہلحدیث کے فخر جناب مولانا محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی کی بہت سی کتابیں تھیں -

لیکن بغور دیکھا جائے تو ہمارے خیال میں ندوہ نے گو اس اجلاس کو سب سے موسوم کیا تھا - لیکن انتظامی حیثیت سے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ندوہ [illegible] تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بنارس کے حنفیوں نے شور اُٹھایا کہ اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار ابو الوفاء کو خصوصاً شریک نہ کیا جائے - اگر یہ لوگ شریک ہونگے تو ہم نہ ہونگے کیونکہ

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

اس شور وغوغا کی خبر مجھکو کھگول جاتے ہوئے اسٹیشن بنارس پر احباب کے ذریعہ سے ملی جو خصوصاً مجھکو بھی شرکت سے مانع تھے - اور کہتے تھے - کہ جماعت اہلحدیث بنارس آپ کی منتظر ہے - میں نے اُن سے کہا جب ارکان ندوہ ہم کو چاہتے ہیں تو شریک

ہونا چاہیے اور مفسدین معاندین کی باتوں کا خیال مت کیجیے انہوں نے کہا کہ ہم کو علماء کو بیان کرنے کا موقع نہ دیگی میں نے کہا مذہب یہ انکا اختیار ہے اس سے ہم کو سروکار نہ رکھنا چاہیے - خیر یہ تو ان حضرات سے میری گفتگو گیا - وہاں علماء آرہ کی خدمت میں شرکت کی تحریک کی چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا اور قرار پایا کہ ایک ٹرین حضرات علماء آرہ مجھ سے پہلے چلیں - وہ آرہ آکر اپنا انتظام کرکے دوسری ٹرین سے مجھ سے آملیں - لیکن ناظرین افسوس سے سنیں گے کہ جب میں آرہ کو سٹیشن پہونچا تو علماء آرہ کا خط مجھے ملا کہ ہم ان مرسلہ دو خطوں کی وجہ سے نہیں آسکتے ان دو خطوں میں ایک خط تو جماعت اہلحدیث کا تھا کہ یہاں کے حنفی شور و غل کرتے ہیں دوسرا خط جناب مولانا شبلی کا تھا - کہ آپ (حضرات علماء آرہ) سے تو کسی کو پرخاش نہیں - البتہ مولوی ثناء اللہ کے آنے سے لوگ ناراض ہیں (کیونکہ انہوں نے ایکدفعہ لکھا تھا - کہ یا رسول اللہ کا وظیفہ پڑھنا منع ہے) اس خط سے حضرات علماء آرہ اس نتیجہ پر پہونچے کہ یہ علت چونکہ سب اہلحدیثوں میں مشترک ہے اسلئے ہم نہیں جاتے - تاہم میں اس کوشش میں رہا کہ کسی طرح علماء آرہ شریک جلسہ ہوں - چنانچہ بنارس پہونچکر معززین اہلحدیث سے ایک خط لکھوایا اور ایک تار دیا کہ آپ حضرات (علماء آرہ) ضرور تشریف لاویں - جناب مولوی شبلی سے بھی بتاکید کہا کہ آپ بھی تار دیں انہوں نے وعدہ بھی کیا (دینے کا علم نہیں) بارے الحمد للہ کہ کوشش کامیاب ہوئی - جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب مع دیگر علماء کے تشریف لائے مگر کمال ہی افسوس سے ناظرین سنیں گے کہ شریک جلسہ نہ ہوئے کیونکہ انہوں نے آتے ہی یہ دریافت کیا کہ علماء اہلحدیث کو بیان کرنیکا موقع ملا ہے - جواب میں کہا گیا نہیں - بس انہوں نے شرکت جلسہ سے انکار کر دیا - اس افسوس پر ذیل افسوس یہ ہے کہ اس کارروائی اور شور و غل کے بانی مبانی جناب مولوی شاہ ابوالخیر صاحب غازیپوری تھے - جو ندوۃ العلماء کے رکن رکین بلکہ تیسرے جلسہ کے صدر انجمن تھے - اللہ رے ؎

کون رہبر ہوگا جب خضر بہکانے لگا -

آپ کو یہ شیخ تھا کہ انجمن تائید الاسلام بنارس کے جلسہ پر بھی آپ صدر انجمن تھے اور قرار پا چکا تھا - کہ کوئی فریق کسی فریق کے برخلاف عقائد تقریر نہ کرے مگر آپ نے باوجود صدر جلسہ اور ذمہ دار انتظام ہونے کے اپنے وعظ میں بڑے زور سے چلا چلا کر کہا - لوگو! کہو یا رسول اللہ ہماری فریاد سنئے! اسپر اہلحدیث میں جلسہ مذکورہ کی کیفیت لکھتے ہوئے سیکرٹری ایڈیٹر بھی یہ ریمارک کیا گیا تھا - کہ آپکو یہ طریق زیبا نہ تھا کیونکہ اس طرح کے کلمات سلف صالحین صحابہ تابعین سے منقول نہیں اور اگر آپکے خیال میں جائز ہو تو بھی چونکہ جلسہ میں اہلحدیث بھی شریک تھے - جو ایسے طریق سے ندا کرنا جائز نہیں جانتے اسلئے حسب قرار داد جلسہ جسکے آپ ذمہ دار تھے آپ کو ایسے الفاظ کا استعمال مناسب نہ تھا - اسپر بجائے اسکے کہ جناب شاہ صاحب نادم ہوتے اور اپنا معذرت نامہ اہلحدیث میں شائع کراتے انکا ندوۃ العلماء کے جلسہ پر (جس کے آپ رکن رکین بلکہ صدر نشین تھے) نزلہ گرایا اور وہی اوس اور خزرج کی پرانی لڑائی کو سرنو تازہ کر دیا - آہ ؎

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا اوٹھا + رحم کی جا او نہیں آجاتا ہے غصہ اٹھا

باور ہو سکتا ہے کہ آپنے ایڈیٹر اہلحدیث کو بخشوانے کی ضمانت بھی دی ہی وعظ میں فرمایا کہ امام ابوحنیفہ صاحب کو کسی شخص نے دہیٹر مارا تھا - تو امام صاحب نے فرمایا میں تجھے بھی ... اگر میں تجھکو ماروں تو تیرا مغز نکال دوں اگر میں اپنے شاگردوں کو بلالوں تو تیری وہ خبر لیں کہ یاد ہی ہو - اگر میں حاکم وقت سے کہوں تو تجھکو گرفتار کرادوں اور اگر میں خدا سے دعا کروں تو ... مگر میں ایسا نہیں کرتا - بلکہ وعدہ کرتا ہوں کہ جس روز خدا مجھکو جنت میں بلانے کا حکم دیگا تجھے بھی ساتھ لیجاؤنگا اسپر حاضرین نے جھٹ سبحان اللہ پکارا - تو جناب نے فرمایا اسی طرح میری جو کہ جن دوستوں کو رنج آیا ہے میں انکا مشکور ہوں مگر میں بدلہ لینا نہیں چاہتا - بلکہ وعدہ کرتا ہوں کہ جب خدا مجھے کہیگا کہ ای ابوالخیر جا جنت میں تو میں عرض کرونگا - اس صاحب اخبار کو بھی میرے ساتھ بھیجیے - واہ وا! کیا کہنے ہیں معلوم نہیں ایسی زبردست روائیت کو علامہ شبلی نے امام ابوحنیفہ صاحب کی سوانح عمری میں کیوں درج نہ کیا - نہیں معلوم ان لوگوں نے وعظ گوئی کو دروغ گوئی کے مرادف یعنی ہم معنی جانا ہوا ہے - امام ابوحنیفہ صاحب کی کتب فقہ میں تو یہ لکھا ہے کہ دہیٹر اور تھپڑ کا قصاص و دیت وغیرہ نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس میں برابری نہیں ہو سکتی اور قصاص میں برابری شرط ہے - مگر امام صاحب اس شخص کو دھمکا دیں کہ میں تجھکو ہلاک کرادونگا - کس جرم پر؟ ... ایک ... نے جلسہ خاص میں فرمایا کہ امام رازی کا جب انتقال ہونے لگا تو شیطان نے آکر ان سے خدا کے وجود کی دلیل مانگی امام ممدوح نے سات سو دلیلیں دیں مگر ساری کی ساری شیطان نے توڑدیں اسپر قریب تھا کہ امام ممدوح خدا سے منکر ہو کر انتقال کرتے - فوراً دو سو کوس کے امام صاحب کے پیر نے پکارا کہ ای رازی تو شیطان کو کہدو کہ خدا کا وجود بے دلیل ہے بدون ہے کیا دلیل ہو - میں نے خدا کو بے دلیل مانا ہے - کوئی پوچھے اس روایت کا علم آپ کو کیسے ہوا - امام ممدوح تو انتقال کر گئے تھے - ان پیر صاحب نے کہا تو

ahmadimuslim.de

نے کس سے کہا؟ اور وہ سات سو دلائل کیا تھے - صرف ایک دو تو بیان کرتے پھر وجواب شیطان نے دئیے تھے وہ بھی شائع ہوتے تاکہ اندازہ ہو سکتا (پنجاب پیسہ)۔ ممکن ہے کہ ایسی گپ گوئی کے جلسہ میں اہلحدیثوں کو وعظ گوئی کا موقع مل سکے - جنکا حال ہے ؎ العلم ما کان فیہ قال حدثنا ۔ وما سوی ذاک وسواس الشیاطین

لیکن سوال یہ ہے کہ ارکان ندوہ نے جبکہ علماء اہلحدیث کو بتقاضا شدید طلب کیا چنانچہ خاکسار کے نام بھی چار خط آئے تھے - اور بنارسی اہلحدیثوں کے ہمراہ پر وقت بیخ کا وعدہ بھی کیا پھر کیوں علماء اہلحدیث کو وعظ کا موقع نہ دیا جس سے تمام اہلحدیث سخت کشیدہ خاطر تھے - تو اسکا جواب یہ ہے کہ ندوۃ العلماء کو یقین ہے کہ اہلحدیثوں کی طرف سے ندوہ کو کبھی ضرر نہ پہونچیگا - اور نہ کبھی پہونچا ہے یہ صلح جو اور امن پسند قوم تو ایسی ہے کہ جس مجمع یا انجمن کی نسبت انہیں یقین ہو جائے کہ ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہیں مگر ضرر بھی نہ ہوگا - تو یہ اس کے بھی حامی ہیں یہی وجہ ہے کہ سالہا سال ہوئے ہیں کہ ایک دفعہ شہر میں مولانا اور کبیر احمد صاحب مرحوم آروی سے کٹرہ ککیاں کی مسجد کلاں میں ابن محمد جو گشتہ پوچھا کہ ایک دفعہ آپ شیخ کے جلسہ میں نہ جائینگے؟ تو آپنے فرمایا کچھ ادھر سے کچھ ادھر سے بھی دخانش ہے - مگر تاہم مجھ اور میرے دوستوں کو ندوہ کی جہت سے کبھی نہ ہوئی یہانتک کہ امرتسر کے جلسہ میں خاص مجھکو بے وجہ تکلیف پہونچی تاہم میں نے اس کی بھی پرواہ نہ کی اسی لئے ارکان ندوہ اہلحدیثوں کی طرف سے مطمئن ہیں - کیونکہ انکو یقین ہے کہ ان سے ہمیں ضرر نہ ہوگا - پسچ ہے ؎

وہ کب ظالم ستاتا ہے مرے آزردہ ہونے کو ✲ سمجھ رکھا ہے ظالم نے پھنسا دل کب نکلتا ہے

پھر یہ تو ندوہ کے جلسہ کا مجمل مذہبی پہلو ہے - اب ہم ذرہ اخلاقی کیفیت بھی بتلاتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ندوہ جو اصلاح کا مدعی ہے ہنوز خود کہاں تک اصلاح طلب ہے پہلا اعلان جو ندوہ کے متعلق شائع ہوا تھا - اس کے دو ایک جملے یہاں نقل کرتے ہیں -

"یہ جلسہ خاص ٹاؤن ہال کے اندر ہوگا - جلسہ خاص کے روزانہ دو اجلاس ہوا کرینگے - ایک ساڑھے چھ بجے صبح سے ساڑھے دس بجے تک دوسرا بعد نماز مغرب ۶ بجے شام سے ۹ بجے تک"

حالانکہ تمام کارروائی اسکی برخلاف ہوئی پہلے ہی روز کے پروگرام میں لکھا تھا - ساڑھے چھ بجے شام سے ۹ بجے تک جلسہ ہوگا -

حالانکہ مسلمان اپنے اپنے مقاموں پر نماز مغرب سے فارغ ہوکر ساڑھے چھ بجے مقام جلسہ پر پہونچ ہی نہ سکتے تھے - جسکا لحاظ رکھنا ندوہ کا فرض تھا - پھر لطف یہ کہ جلسہ بھی ساڑھے سات بجے شروع ہوا - کیوں ہوا کیا حاضرین نہ آئے تھے - نہیں حاضرین تو بیچارے خوشی کے مارے کسی نہ کسی طرح وقت پر پہونچ ہی گئے تھے - بلکہ ارکان ندوہ ہی تشریف نہ لائے تھے - پھر جو آخرکار خراماں خراماں تشریف لائے تو حسب پروگرام صدر انجمن صاحب جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی بنائے گئے آپکی تقریر کے لئے ایک گھنٹہ تھا جو قریباً پونے دو گھنٹوں میں ختم ہوئی - اس کے بعد رپورٹ کا سنانا تجویز تھا - جو بلا وجہ ملتوی کیا گیا - اس کے بعد جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس بھیکن پور کی تقریر کا وقت تھا - جو تشریف نہ لائے تھے - خیر جلسہ برخاست ہوا -

جناب صدر انجمن کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا - کہ پرانے اور نئے تعلیمیافتہ دونوں غلط راہ چل رہے تھے پہلوان دونوں کو ملانے کیلئے ندوہ کی ضرورت تھی - پرانے علم دار یعنی مولوی صاحبان پر بہت افسوس ظاہر کیا - جسکے ہم بھی قائل ہیں مگر ایک دو آپ نے جماعت اہلحدیث پر بھی چھاڑ دئیے جو خاص تشکریہ کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں آپ نے فرمایا غضب ہے مسجدوں کی بابت مقدمہ بازی کرتے ہیں بلکہ ان مقدمہ بازیوں کا شرعی ثبوت دیتے ہیں - ایکدفعہ اخبار اہلحدیث میں ایک آرٹیکل اس مضمون کا نکلا تھا لیکن اسپر تو آپنے افسوس کیا - مگر یہ نہ سوچا کہ ان فسادوں کی ابتدا کس کی طرف سے ہوتی ہے کیا کبھی کسی اہلحدیث کی مسجد سے بھی کسی حنفی کو اس وجہ سے نکالا گیا کہ آمین اونچی کیوں نہیں کرتا - یا کسی شیعہ کو بھی اس وجہ سے نکالا ہو کہ یہ ہاتھ چھوڑ کر نماز کیوں پڑھتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمیشہ ان مظالم کی ابتدا برادران حنفیہ کی طرف سے ہوتی ہے جنکے مظالم کو روکنے کے لئے لاچار عدالتوں میں چارہ جوئی کیجاتی ہے پس اگر یہ فعل برا ہے تو بموجب حدیث نبوی المستبان ما قالا فعلی البادی منہما ما لم یعتد المظلوم یعنی گالی گلوچ کرنے والے دو آدمی جو کچھ بھی بکیں اس سب کا گناہ شروع کرنیوالے پر ہے جبتک مظلوم حد سے نہ بڑھے - فرمائیے اس حدیث کے مطابق یہ سب گناہ کس فریق پر ہے؟

پھر لطف یہ کہ اعلان اول میں تو لکھا گیا تھا کہ جلسہ خاص کے روزانہ دو اجلاس ہوا کرینگے - حالانکہ ایک ہی ہوا - اگر عام وعظ کی خاطر جلسہ خاص کو بجائے دو کے ایک کر دیا تھا تو اعلان اول دیتے ہوئے کیوں نہ اس خطرہ پر کامل غور کیا گیا - افسوس ہے کہ ہم مسلمان نہیں جانتے کہ جلسوں کے اشتہارات اور پروگرام پبلک سے ایک قسم کا معاہدہ ہوتا ہے - پھر اسے بے سوچے سمجھے جاری کرنا اور بار بار بدلنا ایسا ایک اخلاقی جرم ہے جو ناقابل معافی ہے - خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا مگر جماعت

دلیل الفرقان
بجواب
اہل القرآن
مولوی عبد اللہ
چکڑالوی
قرآن
مفصل
نماز کا
جواب
دیا ہے
قیمت
جلد
مینیجر
اہلحدیث
امرتسر

ahmadimuslim.de

اہلحدیث کو عموماً اور اڈیٹر اہلحدیث کو خصوصاً ندوہ سے دلی ہمدردی ہے اسلئے مثل سابق چند ایک تجاویز پیش کرنے کی معافی چاہی جاتی ہے - چونکہ ہمیشہ ندوہ کے جلسوں پر علماء حنفیہ کیطرف سے کسی نہ کسی پیرایہ میں فساد ہوتا رہتا ہے - ادہر اہلحدیث کو بھی پورے حقوق نہیں ملتے - اس لئے اگر مناسب ہو تو عام اعلان کر دیا جائے - کہ آئندہ کو سوائے علماء حنفیہ کے کسی مذہب کے عالم کو شریک نہ کیا جائیگا - بلکہ ندوۃ العلماء کی بجائے ندوۃ الحنفیہ نام رکھا جائے اور اگر یہ تجویز ندوہ کے سابقہ اصولوں کے خلاف ہو - تو پھر جھجھک جھجھک کر کام نہ کریں کھلے بندوں علماء اہلحدیث کو شریک کیا جائے ارکان انتظامیہ ندوہ کی روز بروز کمی ہوتی جاتی ہے - یہانتک کہ جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی بھی کسی وجہ سے علیحدہ ہیں وجہ ہمیں معلوم ہو مگر ہم بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ دونوں فریقوں کی اس میں ہتک ہے - پس آئندہ کو ندوۃ العلماء اہلحدیث کے علماء جناب مولوی سید عبد السلام صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم مغفور دہلوی - جناب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی - جناب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری - جناب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی - جناب مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی - جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپوری - جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری - جناب مولوی محمد حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ لودہانہ وغیرہ) کو ارکان انتظامیہ میں شریک کریں - اگر ان میں سے کوئی صاحب از خود شریک نہ ہوں تو انکی جگہ کوئی اور ہو سکتا -

دوسری تجویز یہ ہے کہ ندوہ اپنا اجلاس سالانہ اول تو کرے ہی نہیں بلکہ وقتاً وفد روانہ کیا کریں - اور اگر کرے تو مثل انجمن حمایت اسلام لاہور کے اپنے ہی صدر مقام پر کرے -

تیسری بڑی ضروری تجویز یہ ہے کہ جلسہ کو مثل جلسہ حمایت اسلام لاہور و دیگر انجمن ہائے اسلامیہ کے بلا ٹکٹ عام کیا جائے - اگر علماء کے کسی خاص مشورہ کی ضرورت ہو - تو نوٹس دیکر بشرکت کوتوال شہر خاص مشورہ بھی کیا جائے تو حرج نہیں مگر ٹکٹ وغیرہ کا اس میں بکھیڑا نہ ہو - بلکہ صرف تعارف اور معمولی بات چیت اور دردمندی کا اظہار یا کوئی مفید تجویز - پھر دیکھیں کہ ندوہ کیسے سرسبز ہوتا ہے -

ارکان ندوہ اس بد دلی کا اندازہ نہیں کر سکتے جو بوجہ ٹکٹ کے عوام میں پیدا ہوتی ہے - ندوہ کا نفرنس کی ریس نہ کرے جسکی حمایت میں تعلیم جدید بلکہ خود گورنمنٹ ہے - مگر ندوہ چونکہ مذہبی جلسہ ہے اسلئے گورنمنٹ کا فرض نہیں کہ اسکی امداد پر کمربستہ ہو اور نہ ندوہ کو گورنمنٹ کی کسی خاص امداد کی توقع کرنی چاہئے - بلکہ ندوہ شکایت کیونکہ گورنمنٹ انگریزی کوئی مذہبی گورنمنٹ نہیں بلکہ اپنے کاموں کے ... میں لاکر ایسے طریق سے کیا کریں جس سے مسلمانوں کو ندوہ کی طرف نورغبت ہو - من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم - تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

بعد جلسہ ندوۃ العلماء کے اہلحدیثوں کے شوق سے خاکسار کے دو لیکچر ہوئے - لیکچروں کا مضمون تھا اسلام اور آریہ سماج اشتہار میں لکھا گیا تھا - کہ لیکچر کے مضمون پر کوئی آریہ صاحب اعتراض کرنا چاہیں گے تو موقع دیا جائیگا چنانچہ چند ایک آریہ آئے اور ایک بڑے لالہ صاحب کھڑے بھی ہوئے - مگر یہ پیچ لگائی کہ سوال و جواب تحریری ہوں - جواب دیا گیا کہ لیکچر تقریری ہے جس پر اعتراض و جواب بھی تقریری ہونگے - اور یہ سماج کا بھی قاعدہ ہے کہ وہ ہر جگہ میں تحریر نہیں ہوتی - پانچ پانچ منٹ وقت ہے اس میں کیا تحریر ہو کیا نقل ہو کیا سنایا جائے - کیا لکھا جائے - اسلئے اگر آپ کو کوئی سوال ہے تو زبانی کرو - مگر آریوں نے آخر تک نہ مانا لیکچر میں جناب مولوی غلام ... اور جناب مولانا حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلٰی دار العلوم ندوۃ العلماء ... بھی تھے - جناب مولوی غلام محمد صاحب نے ارکان ندوہ کی طرف عدم شرکت کا عذر کیا اور نصف گھنٹے تک وعظ بھی فرمایا -

## بنارس

میں ابکی دفعہ ہندو کالج بھی دیکھا گیا - جو ایک امریکن لیڈی اینی بیسنٹ کی کوشش سے قائم ہے - کالج کی عمارت نہایت خوشنما ہے - مگر علی گڈہ کالج سے اسے کوئی نسبت نہیں - ہاں ایک بات قابل باموجب فخر اس کالج میں ایسی ہے جو علی گڈہ کالج کو نصیب نہیں اور نہ نصیب ہو سکتی ہے اور نہ اسکو زیبا ہے وہ کیا ہے؟ وہی ہندو مذہب کا پوتر معبود مہادیو جی کا لنگ اور پاربتی کی بھگ کالج کے وسیع میدان میں دونوں کو نمایاں طور سے نصب کیا گیا ہے جو کالج سے علمی کالج ہونے کا سیاہ ٹیکہ اتار کر ہندو مذہبی کالج کے نام سے مزین کرتا ہے -

## پھلواری

اب ہم اپنے ناظرین کو پھلواری شریف کی سیر کراتے ہیں - کھنگول ہی میں ہمارے مکرم دوست جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کے بھائی مولوی ایوب صاحب اور صاحبزادہ حسن میاں نے پھلواری چلنے پر اصرار کیا - چنانچہ خاکسار بہمراہی جناب شاہ محمد عین الحق صاحب پھلواری پہونچے - یہ سنکر سنا کہ سجادہ نشین جناب شاہ بدر الدین صاحب ملنا چاہتے ہیں مگر قانون سجادہ نشینی کی پابندی سے خود نہیں آسکتے - اسلئے میں ہی یہ شعر پڑھتا ہوا پہونچا - کہ

ahmadmuslim.de

وہ نہ آئیں تو تو ہی چل عاجز + ایسی میں کیا بری شان جاتی ہے

سجادہ نشین صاحب بہت ہی متواضع روشن ضمیر ہیں بخلاف صوفیا زمانہ کے آپ میں ایک وصف خاص ہے کہ آپ کو کتب اور اخبار بینی کا بہت شوق ہے یہانتک کہ لاہور کے چکڑالوی صاحب کی کتابیں بھی آپ کے پاس موجود ہیں۔ بلکہ مطالعہ بھی کر چکے ہیں مگر ایک بات با ادب کہنے کی ہم اجازت چاہتے ہیں کہ حضرت کے مزاج مبارک میں جیسی اپنے منصب کی وضعداری کی پابندی ہے۔ اتباع سنت کی نہیں۔ مثلاً ملاقات کے وقت مسنون طریق تو یہ ہے کہ آنیوالا السلام علیکم کہے اور سننے والا وعلیکم السلام مگر حضرت کی درگاہ میں یہ طریق ہم نے نہیں دیکھا۔ بلکہ یہ دیکھا ہے کہ جب کوئی آتا تو ہندو والوں کی طرح ہاتھ اور سر سے آداب بجا لاتا۔ اور حضرت صاحب بھی اسی طرح نصف قد کھڑے ہو کر تعظیم دیتے۔ میں حیران تہا کہ آپکی تو یہ وضعداری ہے کہ کسی معزز سے معزز مہمان کو بھی جاکر نہ ملنا اور کہاں ایسے حد تو اضع جسکی شریعت بھی اجازت نہیں دیتی۔ اسلئے حضرت ممدوح کی جناب میں با ادب عرض ہے۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کو بالخصوص متعلق اتباع سنت کو ملاحظہ فرمایا کریں خصوصاً وہ مکتوب جس میں حضرت ممدوح فرماتے ہیں۔

"الآن آرزوئے من ہمہ ہمیں است الا آنکہ احیاء سنت کردہ آید از سنن نبویہ"

جب مشائخ ایسے بیجا تکلفات کرینگے تو مریدین کیا کچھ نہ کرینگے۔

بہ نیم بیضہ جو سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

**بنارس** کا ایک عجیب واقع لکھنا رہ گیا۔ ایک شخص کا بٹوا گر گیا جس میں ۱۸۔ اشرفیاں تھیں۔ اتفاقاً وہ کسی دوکاندار نے اٹھا لیا۔ جب مالک تلاش کرتا آیا تو نیک نیت دوکاندار نے بعینہ وہ بٹوا اُسے دیدیا۔ مالک نے دو اشرفیاں اُسکو انعام دیں مگر گھر پر جاکر از خود یا کسی کے بہکانے سے اُس نے دعویٰ کر دیا کہ میری بٹوے میں ۲۲۔ اشرفیاں تھیں ۴۔ اس نے رکھ لی ہیں۔ حاکم اصلیت سمجھ گیا۔ اس لئے اُس نے فیصلہ دیا کہ یہ بٹوا جس میں ۱۸۔ اشرفیاں ہیں تمہارا نہیں ہے تو دوکاندار کو دیدو۔ اور اپنا بٹوا جس میں ۲۲۔ اشرفیاں ہیں تلاش کرو جہاں ملے لے لو واہ!

کلجگ نہیں کرجگ ہے یہ یہاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

بنارس میں رہ کر مسلمانوں کی شومئی قسمت کا یقین اور بھی زیادہ ہو گیا۔ پنجاب میں تو ہم محرم کے تعزیوں ہی کو روتے تھے مگر بنارس اور لکھنؤ وغیرہ مقامات پر شہادت کی چہلم بھی بڑے زور و شور سے ہوتی ہے۔ الامان والحفیظ ہزار ہا روپیہ اس قوم کا اٹھتا ہے جس قوم کو دشمن لوگ محتاج اور بھکتے ہیں واللہ ایسی فضولیاں دیکھ دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے۔

گر مسلمانی ہمیں ست کہ پایۂ داریم + وائے گر از پس امروز بود فردا۔

## امرتسر میں آمین کا مقدمہ

از حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرت السنہ

امرتسر میں آجتک اس قسم کا مقدمہ نہوا تہا۔ کیونکہ بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث وفقہم اللہ کی کثرت ہے تو مساجد بھی انکی اپنی بہت ہیں۔ مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی جو تمام عالم کے مسلمانوں پر تقسیم ہو رہی ہے امرتسر اس سے بے نصیب کیسے رہ سکتا تھا۔ کڑہ رامگڑھیاں میں ایک مسجد ہے جہاں چند ایک اہلحدیث ہیں۔ باقی حنفی کچھ مدت سے آپس میں ملے جلے نمازیں پڑہتے تھے آمین بالجہر بھی کرتے تھے۔ نہ کوئی فساد تہا نہ کوئی رنج کہ یکایک برادران حنفیہ کو جوش آیا اور اہلحدیثوں کو نکالدیا ان میں سے ایک نے حفظ امن کی درخواست دی مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ سردار جیون سنگھ صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ہاں پیش ہوا۔ سردار صاحب نے فریقین سے کہا کہ اپنے اپنے مولویوں کو لاؤ چنانچہ ۲۰۔ اپریل کو اہلحدیث کی طرف سے جناب مولوی احمد اللہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب اور حنفی بھائیوں کی طرف سے مولوی عبد الصمد صاحب پیش ہوئے جنسے مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک زمانہ میں علم غیب پر مباحثہ ہوا تھا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے عدالت میں جاکر حاکم کے آنے سے پہلے کئی ایک آدمیوں سے مصالحت کی بابت کہا۔ یہانتک کہ مولوی محی الدین صاحب حنفی کی وساطت سے مولوی عبد الصمد صاحب کو بھی کہلوایا کہ آپس میں فیصلہ کر لیجو مگر مولوی عبد الصمد صاحب نے جواب دیا کہ اب آپس میں کیا ہوگا۔ عدالت ہی فیصلہ کریگی۔ آخر کار عدالت میں پیش ہوئے تو سردار صاحب نے محض نیک نیتی سے فرمایا کہ میں نے آپ لوگوں کو اسلئے بلوایا ہے کہ ان لوگوں کی مصالحت کرادیں۔ پس آپ لوگ خوب کوشش کرکے ان میں مصالحت کرادو چنانچہ سردار صاحب کے حکم کے مطابق تینوں مولوی صاحبان ایک محفوظ مکان میں بغرض مصالحت بیٹھے۔ خاکسار بھی وہاں جا حاضر ہوا مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا معاملہ بالکل سہل ہے ہر ایک فریق اپنے اپنے مذہب پر عمل کرے۔ اہلحدیث کے مذہب میں آمین بالجہر کہنا سنت ہے وہ بالجہر کہیں حنفیوں کے مذہب میں گو بالجہر کہنا سنت نہیں۔ مگر سننا حرام بھی نہیں۔ پس دونوں فریق اپنے اپنے مذہب پر رہیں۔ اسی کی تائید جناب مولوی احمد اللہ صاحب نے بھی فرمائی

مگر مولوی عبدالصمد صاحب حنفی نے فرمایا آمین بالجہر سننے سے حنفی کی نماز میں قصور آتا ہے کیونکہ خشوع میں فرق آجاتا ہے۔ اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کوئی نقلی روایت اس دعوے پر فرمایئے۔ فرمایا یہ تو بدیہی ہے بدیہی پر کیا روایت۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کسی علم کے مسائل بدیہی نہیں ہوتے۔ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ علاوہ اسکے مکہ شریف میں جب شافعیوں کے ساتھ حنفی شریک ہوکر نماز پڑھتے ہیں تو کیا وہاں خشوع نہیں جاتا؟ اسکا جواب مولوی عبدالصمد نے دیا وہ شافعی کے مقلد ہوتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا گو وہ مقلد ہیں مگر فعل تو وہی ہے جو یہاں مخل خشوع ہے۔ پھر وہاں کیوں نہیں۔ غرض اسی قسم کی باتیں خوب ہوئیں آخر کار اہلحدیث علماء نے تو یہی لکھا کہ ہر ایک فریق اپنے اپنے مذہب پر عمل کرے مگر حنفی مولوی صاحب نے لکھا کہ چونکہ آمین بالجہر حنفی مذہب میں منع ہے اہلحدیث جب حنفیوں کی جماعت میں شریک ہوں تو آمین بالجہر نہ کہیں اور جب اکیلے پڑھیں تو کہا کریں۔ چنانچہ تینوں علماء کی رپورٹ حاکم کی خدمت میں بھیجی گئیں۔

ناظرین انصاف! اس امر پر غور کریں کہ کون فریق دوسرے پر ناحق کا دباؤ خلاف مذہب ڈالتا ہے۔ اور کون انصاف سے کہتا ہے کہ اگر تم ہمارے مذہب پر عمل نہیں کرتے تو نہ کرو۔ مگر ہمیں کیوں تنگ کرتے ہو۔ گروہ فریق آزادی پابندی [illegible] کرنے دینگے۔ اس ظلم اور بیجا ضد کا اندازہ ناظرین خود ہی لگالیں۔

آخر کار عدالت میں جب تینوں علماء کی رائیں پیش ہوئیں تو عدالت نے راضی نامہ لکھوایا کہ اہلحدیث اگر الگ نماز پڑھیں تو بیشک مسجد میں پڑھا کریں۔ لیکن اگر حنفیوں کی جماعت میں ملکر پڑھیں تو آمین بالجہر کہیں مگر بہت بلند نہ ہو۔ بہت خوب مگر یہ تجویز بھی کوئی قانونی تجویز نہیں۔ بلکہ ایک مصالحت کی صورت ہے ورنہ قانون نے بنا بر تمام حقوق وکی رکھے ہیں اور چیف کورٹ اور ہائیکورٹ کے فیصلے موجود ہیں کہ حقیقی بلند آواز سے اہلحدیث کا مذہب ہدایت کرتا ہے کہیں۔ مگر چونکہ مسلمانوں میں مقدمہ بازی کوئی خوش آئند نہیں اہلحدیث نے مصالحت ہوئی بحکم (الصلح خیر) ہم بھی اسی پر خوش ہیں امید ہے کہ امرتسر کے حنفی علماء آئندہ کو ایسی مقدمہ بازی تک نوبت نہ پہنچنے دیا کرینگے۔ خدا مسلمانوں کو نیک توفیق دے۔ (حکیم محمد الدین از امرتسر)

## میرے سماجی دوستو!

نمسکار۔ ذرا اس سوال کا وید سے جواب دیجئیگا۔ اور تحقیق دھرم [illegible]

سوال۔ فرمائیے کسی مہاشہ کی ایک عورت تین چار آدمیوں سے زنا کراتی ہو جسکا علم اس مہاشہ کو اب پوری طرح سے ہوگیا۔ پس دریافت طلب یہ ہیکہ صورت مذکورہ میں وید کا کیا پرمان ہے؟ اسکا شوہر اسکو طلاق دیدے۔ یا جیسا نیوگ شاستر میں مصرف ہے مگر یہی مرد صبح [illegible] تین چار بچے بھی رکھتی ہے نیوگ کی بھی حاجت نہیں تمہارا مسافر بیکار یا بازگالیاں [illegible]۔ مگر جواب بھی عنایت ہو تو جانیں۔

ہم بھی ہیں سینہ سپر تیغ ستم [illegible] ہو سو ہو * آج دیکھیں کاٹ تیری ابروئے خمدار کا

راقم سماجیوں کا [illegible] خاکسار محمد عبدالہادی ہلسوی عظیم آبادی

## کرشن قادیانی کی دھوکا دہی

روایت ہے بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ یعنی قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بیشک اوتریگا تم میں ابن مریم حکم کریں گے۔ انصاف کرینگے۔ توڑیگا صلیب کو اور قتل کرینگے خنزیر کو۔ اور موقوف کریگا جزیہ لینا۔ ایک حدیث صحیح مسلم میں بروایت ابوہریرہ یوں بھی آئی ہے۔ واللہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا فلیکسرن الصلیب یعنی قسم ہے خدا کی البتہ اتریگا عیسے ابن مریم حاکم کرینگے انصاف کرینگے پس البتہ توڑ [illegible]۔ ان حدیثوں میں مخبر صادق نے خدا کی قسم کھا کر اوترنا عیسے علیہ السلام کا بیان [illegible] کچھ باتیں ان حدیثوں کی قابل غور ہیں (۱) رسول خدا کا عیسے علیہ السلام کے اوترنے کیواسطے قسم کھانا۔ ورنہ کہ مرزا صاحب کیواسطے (۲) عیسے ابن مریم کیواسطے کیسی الفاظوں میں امت کو جتلانا (۳) حکم کرنا عیسے علیہ السلام کا انصاف و عدل کے ساتھ امت محمدیہ کو ورنہ کہ روٹی کمانے کو واسطے مرزا صاحب کی طرح (۴) توڑنا صلیب نصاریٰ کا جس صلیب کو نصاریٰ [illegible] اور شرف سمجھتے ہیں ورنہ کہ مرزا صاحب کی جھوٹی تاویلیں اور زلی گھڑنت (۵) قتل کرنا خنزیر کا ورنہ خنزیر کیطرح کل بنی آدم خنزیر سمجھتے ہیں (۶) ناجائز ہونا جزیہ کا جزیہ کا ناجائز ہونا تو مرزا صاحب کے کچھ مفید نہیں۔ رہا صلیب کا توڑنا رسول خدا کا الفاظ ابن مریم کا بیان کرنا اور امت کو یقین قسمیں کھا کر دلانا خنزیر کا حقیقتاً قتل کرنا اور صلیب وہ صلیب جسکو آنحضرت کے وقت میں صلیب کہتے تھے۔ وہ مراد ہونا البتہ قابل غور ہے۔ کیا مرزا صاحب انکی نسبت اتنی باتیں حقیقتاً ثابت کرسکتے ہیں کہ انہوں نے حقیقت میں یہ کام دنیا میں آکر پورے کئے۔ ویسے تو ہمارے ناظرین اخبار اہلحدیث کو ہمیشہ اور ہر ہفتہ مرزا صاحب کا فوٹو کھینچا ہوا دیکھتے ہونگے۔ مگر چند باتیں بندہ بھی آپ کی ذات ستودہ صفات سے دریافت کرنا قابل صواب سمجھتا ہے۔ پہلے اس کے کہ میں کچھ کہوں یہ بات قابل غور ہونا چاہئے کہ کلام کے


کارخانہ فرحت [illegible] قنوج

اگر آپ کو عمدہ تیل [illegible] تو قنوج کے مشہور [illegible] فرحت افزائے نسیم روح خوش ہو جائیگا طلب کرنے [illegible]

مختصر فہرست

| نام عطر | قیمت |
| --- | --- |
| گلاب | ۶ر |
| کیوڑہ | ۶ر |
| موتیا | ۶ر |
| حنا | ۶ر |
| چنبیلی | ۶ر |
| مشک عنبر | ۶ |
| مدمت | ۶ |
| باندی | ۶ |
| خس | ۶ |
| ناگرتیل | [illegible] |

المشتہر مینیجر کارخانہ [illegible]

معنے کرنے میں ہمیشہ دو حال ہوا کرتے ہیں۔ ایک حقیقی۔ دوسرے مجازی۔ یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب معنے حقیقی نہ بن سکیں اسوقت مجازی معنے کیا کرتے ہیں اور ویسے ہی حقیقت مقدم ہوتی ہے مجاز پر۔ اب مجازی معنے بہت سے ہیں۔ چنانچہ انہیں سے ایک معنے استعاری بھی ہوتے ہیں۔ تمام [illegible] مرزا صاحب کا استعاری حالت کا طاری ہونا۔ ناظرین جان سکتے ہیں کہ حقیقت سے کچھ غرض نہیں مگر دہوکہ دینے کو اسطرح مجازی معنے [illegible] خواہ مخواہ استعمال کرتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب ظاہر الفاظ سے [illegible] کرتے ہیں نے فلاں فلاں مقام پر صلیب کی تکسیر کی۔ کیا خنزیر کا قتل کرنا ظاہر طور پر مرزا صاحب ثابت کرسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اگر مرزا صاحب نے قتل خنزیر مراد رکھا ہے تو استعارۃً اور تاویلاً کسی دوسرے پہلو سے مان رکھا ہے [illegible]

[illegible]

نا ماں کی نسبت سے کلام خدا و رسول میں الفاظ ابن مریم سے ظاہر و بیّن ہونا کیا معنے رکھتا ہے۔ اگر حدیث کے راوی باپ کا نام بہول گئے تھے۔ تو کیا خدا وند کریم بھی بہول گیا تھا۔ کہ انکو ماں کے نام سے مشہور کیا۔ اور باپ کے نام کو چھپایا نعوذ باللہ یا تو مرزا صاحب کہدیویں کہ کلام خدا و رسول میں غلطی واقعہ ہوئی ہے۔ یا صاف الفاظ میں اپنی غلطی کا اقرار کریں۔ افسوس تو ہم کو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنی ہمیشہ دعاوی میں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اسپر خود انکی تحریر قدیم و جدید شہادت دے رہی ہے کہ وہ ہمیشہ پبلک کے دہوکہ دینے کو اسطرح استعارہ اور مجاز اختیار کیا ہی کرتے ہیں۔ ان ہر دو حدیث کے معنے اگر لفظی ہی کرکے عوام الناس کو سنائے جائیں تو سبکو یقین ہو جاویگا کہ بیشک ابن مریم جنکا ذکر قرآن پاک میں ہے مراد ہیں اور مرزا صاحب ہرگز ہرگز مراد نہیں ہوسکتے۔ مگر چند مولوی جو مرزا صاحب کے گرویدہ ہیں وہ کیوں سمجھکر جان بوجھکر مرزا صاحب کے جال تزویر میں آگئے۔ یقین ہے کہ ہمارے ناظرین ان حدیثوں کو غور سے پڑھینگے۔ اور مرزائی دوستوں کو سمجھاوینگے۔

راقم محمد شفیع المحسن سکندر آبادی

---

# قابل توجہ افسران محکمہ ڈاک

سرکاری محکموں میں یہ محکمہ ایسا ضروری اور مفید ہے کہ گورنمنٹ نے بھی جسقدر اس میں اہتمام کیا ہے۔ اور حکام اعلیٰ نے جسقدر توجہ دی ہے کہ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ مگر افسوس کہ اہل اخبار و رسائل و نامہ نگاران جنکا تمام تر تعلق محکمہ ڈاک سے ہے۔ اسقدر نالاں رہتے ہیں جسکی کوئی حد نہیں۔ ہم اپنے ذاتی تجربہ اور محدود تعلقات پر کہہ سکتے ہیں کہ حکام بالا دست نے ہماری شکایتوں کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اُس پر کوئی خاص توجہ کی جائے۔ شاید ہی کوئی مہینہ ایسا گذرتا ہو جسمیں ہمیں پرچہ نہ پہونچنے کی شکایت نہ کرنی پڑتی ہو اور خون جگر نہ پینا ہوتا ہو۔ ہم تو آسانی ایک پائی خرچ کرکے مطبع میں اطلاع کرسکتے ہیں اور مجبوری کا ہتے ہیں۔ مگر ہمارے ایسے ہزار ہا خریدار ہیں سب کی ہی ناگفتہ بہ حالت ہوگی پھر کارخانہ اسقدر کثیر پرچہ مکرر کہاں سے فراہم کرسکتا ہے۔ آخر اسکا نتیجہ یہی ہے کہ ہم کارخانہ کو بے مروت و بیجا جمعیت پر ادکا رخانہ بیکو بے ایمان اور جہوٹا سمجھیں کیونکہ ہم سے ممکن ہے کہ وہ بدگمان ہو اور خیال کرے [illegible] یہ سب [illegible]

[illegible]

کر دیتے ہیں۔ یا چٹھی رساں عمداً یا سہواً دوسروں کو دے دیتے ہیں جس وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اخبار رجسٹری تو ہے نہیں جسکی جوابدہی ہے۔ یہ تو پرچوں کی حالت ہے اب ہماری نامہ نگاری کی کیفیت سنو۔ متعدد تحریریں میں نے بغرض اشاعت بذریعہ پیڈ خط کے بھیجیں بعد انتظار کافی مجھے یقین ہوگیا۔ کہ وہ کل تحریریں ضائع ہوگئیں۔ بعد ازاں میں نے اُن سب تحریروں کو بذریعہ پیکٹ بک روانہ کیں اُس میں بھی اکثر ضائع ہوئیں۔ تحریر سے اڈیٹر صاحب اہلحدیث کے معلوم ہوا کہ صرف میری ایک تحریر انکو ملی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اعزہ و اقارب کے خطوط وغیرہ نہایت بدخط و ناخواندہ یہانتک کہ ہم مشکل سے پڑھ سکتے ہیں۔ وہ کہیں ضائع نہیں ہوتے۔ جسقدر کچہری میں صرف اخبار ہی کو متعلق ہیں اُنہی کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ پیڈ لفافہ بھی مطبع ہمکو جو مطبع سے آتا یا جاتا ہے چھپی سا تلف کر دیتے ہیں یا تحریریں بنظر ملاحظہ مضامین وغیرہ بعض کلرک صاحب کی نذر ہوتی ہیں جسکو باعث یہ ہی پانچ کل تحریروں کو جو تلف شدہ ہیں کرر بذریعہ رجسٹری کارخانہ میں بہیجنا پڑی۔ یہ دکھ درد کی کہانی چھپی تحریر ہے جو پانچ تلف شدہ تحریروں کے ساتھ رجسٹری ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ اہلکاران ڈاک اپنے فرائض منصبی کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے جس سے ہمیں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر جناب صاحب

---

مباحثہ دیوریا یہ وہ مباحثہ ہے جسمیں نے … بپورب میں اسلام کا سکہ … امید ہے … خاک … ملادیا تو قیمت … مینیجر اہلحدیث امرتسر

… الیے … فہرست … جائیگی … افزائی

ahmadimuslim.de

پوسٹ ماسٹر بقدرِ حسن نالی رکھتے تو غالباً ہماری تکلیفیں کم ہو سکتی ہیں یا دیہ مصیبت ہم لوگوں پر سے ٹل سکتی ہے مگر افسوس اگر ہم شکایت کرتے ہیں تو شکایت کرنے پر وہاں سے ایسا نام آتا ہے کہ اسکو بھرتے بھرتے ہم تھک جاتے ہیں۔ وہ ہرگز پڑھنے کو اس کو دیکھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکی تحقیقات اس گرما گرمی اور شور و زور سے ہوگی کہ گویا دو چار غلان ہوگیا ہے۔ مگر ہوتا ہواتا کچھ بھی نہیں اور سوائے رونے دھونے کے ہمارے اخبار ہی میں کیا ہے افسوس کہ ہماری آہ و نالوں کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ نہیں نہیں ہماری گورنمنٹ و حکام رعایا پرور ضرور ہیں تم کو شکایت کا موقع نہیں دیتی۔ ہم کو اپنا کام کئے جانا چاہئیے ؎

آمد شد کو جاناں سے نہ عابد باز آ + مہرباں الکن کبھی وہ ماہرو ہو جائیگا

## جاپان میں اشاعت اسلام ہو یا ہند میں

بعد السلام مسنون الاسلام

آنکہ ہر جگہ کے مسلمانوں کی جہالت اور ضلالت کی کیفیت اگر لکھنا چاہیں تو ہر سکے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ صلوۃ و صوم کی پابندی تو درکنار انکو نام بھی مسلمانوں کے سے نہیں۔ انکی نسبت ہمارے معزز دوست منشی غلام محمد صاحب ترسی سوداگر شال کے دو خطوط اخبار رفیق دار الاسلام امرتسر مطبوعہ یکم مارچ میں شائع ہوئے تھے۔ اور امید تھی کہ جاپان وغیرہ غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے حامی ان خطوں کو ملاحظہ کر کے بجائے جاپان پہلے اپنے ملک (خصوصاً ضلع پورنیہ) کے مسلمانوں کی اصلاح کیطرف توجہ دینگے۔ مگر افسوس کہ ہماری یہ تمنا خاک میں ملی کیونکہ اس کے بعد بھی ہم دفن وغیرہ بعض اسلامی پرچوں کو اسی امر پر زور دیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بارے خدا ہی درماندہ قوم پر رحم فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔ (خاکسار رجب علی سوداگر شال از مدہونی ضلع پورنیہ)

## ایک مرزائی کی توبہ

ماہ فروری ۱۹۰۶ء میں اتفاقاً میری کم بختی جو آئی تو یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا ایک الہام اخبار الحکم میں پڑھا کہ اب میرا وقت نزدیک آگیا۔ میرے دل میں وسوسہ پڑ گیا کہ اب مرزا صاحب کا آخری وقت ہے ایسا نہ ہو کہ میں محروم رہ جاؤں۔

میں نے اس خیال کے آتے ہی بلا سوچے سمجھے بیعت کا خط لکھدیا۔ جسکا مضمون یہ تھا۔ کہ مجھے کوئی دنیا کی ہوس نہیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ روحانی فیض حاصل ہو اور قرآن شریف کے معارف مجھ پر کھل جاویں۔ اس وقت سترہ پارے ختم کر چکا ہوں۔ وہاں سے جواب آیا کہ تقوی اور طہارت میں کوشش کرو۔ اب جس وقت میں نے بیعت کا خط لکھا اس روز سے میری یہ حالت ہوئی کہ وہی بے قراری اور اضطرابی۔ تیس پہلو نقشبندی [illegible] کی صحبت میں تھا اور میرا قلب جاری تھا۔ وہ بھی بند ہوگیا۔ اور وہ جو اسرار [illegible] دیکھا کرتا تھا۔ بند ہوگئے۔ اور قرآن شریف کے پڑھنے سے بھی جو [illegible] لذت نماز میں یا رات کے جاگنے میں ملتی تھی۔ وہ بھی نہ رہی کیوں رہتی [illegible] دلوں والے تھے۔ چنانچہ ۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء کی درمیانی رات کو خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں ایک ایسے مکان میں ہوں جو بہت روشن ہے۔ اسکی [illegible] ایک مکان ہے جسمیں ایک چراغ ہلکا سا ٹمٹماتا ہے۔ میں اس روشن مکان [illegible] اور ایک گنجان شہر میں ہوں۔ وہاں سرگردان اور حیران ہوں کہ کوئی رستہ نہیں ملتا۔ آخر پھرتا پھرتا باہر کی طرف آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کھنڈرات سے ہیں کچھ مقبرے بھی ٹوٹے ہوئے ہیں۔ ایک طرف ایک زمین تر و دکی ہوئی ہے ایسی جگہ ہے جہاں سے دور معلوم ہوتا ہے۔ وہاں سے پیچھے نظر کر کے اس شہر کو دیکھتا ہوں تو اس شہر میں بھی اجاڑ نظر آتی ہے۔ اور بعد تھوڑی دیر کے معلوم ہوتی ہیں پیچھے سے بانگ آئی میں نے خیال کیا کہ مرزا صاحب کی بیعت سے میرا نور ایمان جاتا رہا ہے۔ اُسی وقت آنکھ اپنے عقیدے سے توبہ کی اور ایک خط فسخ بیعت کا [illegible] آج ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو لکھدیا۔ استغفار کر رہا ہوں۔ تمام مومن بھائیوں [illegible] سے میری عرض ہے کہ میرے حق میں دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہی تسلی جو میرے دل میں تھی عطا فرما دے۔ اور سابقہ عنایات سے ممتاز کرے۔ (راقم محمد الدین مدرس از رعیہ ضلع سیالکوٹ)

**اڈیٹر**۔ آپ کی طرح کئی ایک مرزائی بھی اپنے خوابوں پر اعتماد کر کے مرزا سے بیعت کر لیتے ہیں مگر قرآن مجید نے ایسی حالت ہی کو غلط فرمایا ہے اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ خوابوں پر کسی دینی مسئلہ کی تحقیق کا انحصار سمجھنا ضمناً اپنے دعویٰ نبوت کے برابر ہے۔ خیر بہرحال آپ کا خواب مرزائیوں کے خوابوں کے لئے آہن با آہن زد کا مصداق ہے۔

## تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بطرز جدید نہایت ہی لطیف پیرایہ میں لکھی گئی ہے زمانہ حال کے الحاد و ارتداد کا کافی علاج ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔ جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲ جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۱۲ جلد سوئم مائدہ، انعام، اعراف ۱۲ جلد چہارم تا سورۂ نحل ۱۴ پارہ ۱۲ چاروں جلدوں کی خریداری کیساتھ رسالہ [illegible] مفت تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ ۔

المشتہر مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# فتویٰ

سوال نمبر ۹۴ - اس سود کی تشریح کی ضرورت ہے جو مذہب [illegible] کے ہر فرقہ کے رو سے دینا لینا جائز نہیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۴ از کوٹہ ریاست)

جواب نمبر ۹۴ - قرآن شریف میں تو یہی حکم ہے ذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا یعنی جو چیز سود کی تمہاری کسی کے ذمہ باقی رہ گئی ہو۔ اسے چھوڑ دو۔ یہ بھی فرمایا فَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ یعنی اگر تم توبہ کرو تو صرف اصل مال تمہارا حق ہے۔ اسکے علاوہ زیادہ تشریح کسی صاحب کی سمجھ میں آوے تو مدلل کر کے بھیجیں شائع کر دیا جائیگا۔

سوال نمبر ۹۵ - مسمی محمد بخش کی ایک منکوحہ عورت [illegible] اسکے فرزند و دختر بھی ہیں محمد بخش نے ایک اور بیوہ عورت سے [illegible] محمد بخش فوت ہو گیا ہے۔ اب انکی وراثت سے عورت کو [illegible] علاوہ مہر کیا حق ہے بذریعہ اخبار تحریر فرما دیں۔
آپ کا خادم خریدار نمبر ۶۵۰

جواب نمبر ۹۵ - اگر دونوں عورتیں زندہ ہیں تو ہر ایک کو سولہواں حصہ یعنی ہر ایک عورت کو علاوہ مہر مقررہ کے فی روپیہ ایک آنہ ملیگا۔ اور اگر ایک زندہ ہے تو فی روپیہ ۲ آنہ اسکو ملیگا۔

سوال نمبر ۹۶ - بندہ بضرورت بمبئی روانہ ہوا جہاں [illegible] موحدین بعد نماز فرض کے امام کے ساتھ دعا نہیں مانگتے۔ نہ امام مقتدیوں کے ساتھ اکیلے اکیلے دعا مانگتے ہیں میں نے مولوی محمد جعفر سے کہا انہوں نے کہا کہ امام کیساتھ مقتدیوں کا دعا مانگنا اس ہیئت کذائی سے ثابت نہیں بلکہ امام ابن تیمیہ نے بدعت لکھا ہے اور میں نے بزرگان سلف جناب میاں نذیر حسین و نواب قطب الدین خاں و مولوی رشید احمد و مولوی محمد قاسم صاحبان مرحومین و دیگر علماء کو مقتدیوں کے ساتھ دعا مانگتے دیکھا ہے۔ سوائے اسکو سورۃ فاتحہ کے بعد امام کے ساتھ آمین کہتے ہیں اور دعا قنوت کیساتھ امام کے پیچھے سب آمین کہتے ہیں۔ اوقات دعا میں بعد فرضوں کے قبولیت کا ذکر آیا ہے براہ خدا جواب بذریعہ اخبار تحریر فرمائیے۔
عبد اللطیف ظریف تاجر کتب بڑودہ محلہ سوداگر [illegible] مسجد

جواب نمبر ۹۶ - احادیث میں اتنا تو ذکر آتا ہے کہ بعد فرائض کے دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ بھی آتا ہے کہ ذکر دعا کرنے میں قبولیت ہے یہی وجہ ہے کہ عیدگاہ میں حائضہ عورتوں کو بھی شریک ہونے کے لئے حکم دیکر فرمایا کہ يَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ یعنی حائضہ عورتیں مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ دعا جماعت کی بہتر اور اَدْنیٰ بالقبول ہے منفرد سے۔ اس مسئلہ میں حضرت میاں صاحب دہلوی مرحوم مغفور کا بھی ایک فتویٰ ہے جو کتاب میزان الاعتدال کے اخیر پر لگا ہوا ہے۔

سوال نمبر ۹۷ - ذوی القربیٰ کون لوگ ہوتے ہیں۔ ماں کے علاقہ دار کہاں تک اور باپ کے علاقہ دار کہاں تک۔ اور ان لوگوں کو کتنا حصہ دینا چاہئے اور ذوی القربیٰ کی تشریح فرمائیے۔

سوال نمبر ۹۸ - ایک شخص نے قبل از فصل کے روپیہ دیکر فصل پر اجناس خرید کیا۔ مثلاً اسوقت فی روپیہ دس سیر ہے اور فصل پر بیس سیر کے حساب سے لیا تو یہ سود میں داخل ہو گیا۔ مثلاً جنس آج ایک زراعت کنندہ کو ایک من گندم دیا اور فصل پر دو من لیا تو اسکا شمار سود ہو گیا۔

سوال نمبر ۹۹ - چچیری ہمشیرہ کی بیٹی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱۰۰ - اندر اذان شریف کے جو کان میں انگلیاں رکھا کرتے ہیں۔ یہ کیا وجہ ہے اور اگر کانوں میں انگلیاں نہ رکھی تو درست ہے یا نہیں۔
فقیر محمد مشن والا [illegible] مومن آباد ضلع شولاپور

جواب نمبر ۹۷ - حدیث شریف میں آیا ہے اپنی نسب سے اتنے رشتے یاد کیا کرو جتنے سے سلوک کر سکو اسکی تعیین نہیں کہ ایک پشت تک ذوی القربیٰ ہیں یا دو تک ہاں الاقرب فالاقرب یعنی قریب بعید سے زیادہ مستحق ہے مثلاً دادا کی نسبت باپ زیادہ حق رکھتا ہے اور پردادا کی نسبت سے دادا زیادہ احسان کا حق رکھتا ہے وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ

جواب نمبر ۹۸ - سود ہے۔ ہاں اگر پیشگی بھاؤ مقرر کر کے تعیین جنس روپیہ دیا جائے خواہ وہ بھاؤ موسم سے زیادہ ہی ہو۔ تو بھی جائز ہے جسکا نام بیع سلم ہے حدیث میں [illegible]

جواب نمبر ۹۹ - چچیری بہن خود جائز ہے تو اس کی لڑکی کیوں جائز نہیں۔ جائز ہے۔ شرعی ممانعت نہیں۔

جواب نمبر ۱۰۰ - اسکی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انگلیاں کانوں میں رکھنے سے آواز دور تک جاتی ہے۔ نہ رکھی تو خلاف سنت ہے۔

سوال نمبر ۱۰۱ - خالد نے بکر کی وراثت سے جو بعض سود کی آمدنی رکھتا تھا وفات کے بعد حصہ پایا۔ اگر خالد اس مال موروثی کو جو اسکو بکر کی وراثت سے ملا ہے فرائض دینی (حج۔ زکوٰۃ وغیرہ) میں صرف کرے تو آیا وہ فرائض سے سبکدوش ہو سکتا ہے اور اگر خالد اس مال موروثی سے کوئی مسجد تعمیر کرا دے یا کوئی چاہ نصب کرا دے تو آیا مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔ اور چاہ کا پانی پینا جائز ہے یا نہیں۔ اور خالد کو

اس مال موروثی کو کس جگہ صرف کرنا واجب ہے بینوا توجروا

احقر محمد عمر نقلنویس از فیروز پور

**جواب نمبر ۱۰۱** - اگر خالد مال متروکہ کو بکر میں کوشش سے تمیز کر سکتا ہے کہ کتنا اصل مال ہے اور کتنا سود ہے تو وہ سود کو الگ کر کے باقی مال سے سب نیک کام کر سکتا ہے۔ سود سود دہندوں کو واپس کر دے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا۔ تو اندازاً ہی تمیز کر دے۔ اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو تمام مال فقراء و مساکین کو دیدے اور خود کو ایسے مشتبہ مال سے بچائے تو بہتر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے الحلال واضح والحرام بین وما بینہما مشتبہات فمن اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ یعنی حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان امور مشتبہ ہیں لیکن جو کوئی ان مشتبہ امور سے بچیگا وہ اپنے دین کو بچا لیگا۔ ایسے روپیہ کی مسجد مشتبہ ہے۔ نماز پڑھنے سے فرضیت تو شاید ادا ہو جائیگی۔ مگر مسجد کا ثواب نہ ملیگا۔ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب خدا پاک کمائی ہی قبول کرتا ہے۔

**سوال نمبر ۱۰۲** - کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث اس مسئلہ میں کہ اسماء و صفات باری تعالیٰ عین ذات ہیں یا غیر ذات اور حادث ہیں یا قدیم اسکا جواب شافی بحوالہ آیات قرآنی و احادیث نبوی تحریر فرماویں۔ بینوا توجروا

حفیظ اللہ از بنارس

**جواب نمبر ۱۰۲** - اسماء و صفات شاید غلطی سے لکھا گیا ہے یوں چاہئے تھا کہ صفات باری - خیر - مسئلہ ہذا میں قدیم الایام سے اختلاف چلا آیا ہے - چونکہ شریعت نے ہمکو اس میں کوئی تکلیف نہیں دی اسلئے اہلحدیث کا مسلک تو وہی ہے کہ ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل بخوان ای فضول

ہاں کتب مناظرہ کے لحاظ سے فقیر کی رائے صوفیا کے مشرب پر ہے کہ صفات باری عین ذات ہیں - بلکہ صفات کوئی الگ چیز ہی نہیں وہی ذات باری من حیث الانکشاف علم ہے وہی ذات بحت من حیث التکوین خالق ہے - یہی معنی ہیں اس روایت کے کہ کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ علماء کرام اس مسئلہ کے متعلق اگر کچھ فرماوینگے تو بخوشی درج کیا جائیگا - پس خدا اور خدا کی صفات سب قدیم ہیں -

**سوال نمبر ۱۰۳** - زید گاہے گاہے نماز پڑھتا تھا کبھی قصداً اور کبھی سہواً اور گاہے غفلت سے نماز نہیں پڑھتا تھا - مگر چند روز سے تائب ہو کر پابند نماز پنجگانہ ہو گیا ہے اور دریافت طلب یہ ہے کہ زید اس نماز فائتہ کی تلافی کس طور کرے یا بعد توبہ کرنے کے بدا خذہ نماز قضا شدہ کا زید کے ذمہ سے ساقط ہو گیا۔ جواب مدلل بدلائل صحیحہ تحریر فرمائیگا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل خوش نویس از راولپنڈی

**جواب نمبر ۱۰۳** - قرآن و حدیث سے یہ مضمون ملتا ہے کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے توبہ کرنیوالا بے گناہ جیسا ہو جاتا ہے۔ نماز فائتہ کی قضا اگر اسکو معلوم ہو تو قضا پوری کرے اور اگر معلوم نہیں تو اندازہ سے ہر نماز کے ساتھ ۔ الگ الگ قضا بھی کرتا جاوے - کیونکہ فائتہ نمازوں کی قضا شرعاً ثابت ہے - حدیث میں آتا ہے کہ خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم با وجود یکہ خندق کے روز جہاد میں مصروف رہنے کی وجہ سے نمازیں فوت ہوئی تھیں تاہم قضا کیں۔

**سوال نمبر ۱۰۴** - ماہر یعنی بھی اجارہ دار رواج ہے کہ نمک کو غلہ کیواسطے سیشہ بیچتا ہے وہ جائز ہے یا نہیں۔ سوال کیا کہ مرزا

**سوال نمبر ۱۰۵** - اکثر اشخاص کو روپیہ تو نہیں - مگر زمین اور باغات اور درخت مویشی وغیرہ مال ہے بیچ کر حج کو جاویں تو وسعت ہو سکتی ہے مگر پھر پیچھے کیواسطے کوئی صورت معاش نہیں رہتا - کیا انکو حج فرض ہوتا یا نہیں بیان فرماویں -

**سوال نمبر ۱۰۶** - نماز مغرب کو نماز عشاء کے ساتھ اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں اگر اقتدا کر سکتا ہے تو کس طرح پڑھی جاوے - تو تمہ تو یہ ہے کہ خلاف امام معلوم ہوتا ہے توضیح فرماویں

**سوال نمبر ۱۰۷** - کوئی شخص اہلحدیث محمدی ہو گیا تو باپ اسکا بحق ہے اپنے عطیہ اور مقبوضہ زمین و مکانات وغیرہ سے محروم رکھتا ہے اور دادا کی ملکوہ یہ زمین و مکان تھا اسکو بھی باپ نے ضبط کیا ہے۔ اب بیٹا اہلحدیث بوجہ فرزند اپنے کے در بدر حیران پریشان پھرتا ہے کیا وہ بذریعہ عدالت دعویٰ کر سکتا ہے یا نہیں - یا کسی کو محتاج دیکھ کر قناعت کر سکتا ہے یا نہیں۔ (ابو الحسن بیتی از مسجد سوہر ضلع کوہاٹ)

**جواب نمبر ۱۰۴** - دونوں سوال ہو بہو یہی ہیں جن کی بابت حکم ہے فبیعوا کیف شئتم اذا کان یداً بید یعنی نقد سے نقد کو بیچا کرو - پس صورت مذکورہ کی بیع ناجائز ہے -

**جواب نمبر ۱۰۵** - ایک حدیث شریف میں (جو مشکوٰۃ میں بھی ہے) آیا ہے کہ جو شخص جائداد وغیر منقولہ کو بیچکر اسی قسم کی جائداد غیر منقولہ نہ لے تو اس میں برکت نہیں ہوتی پس شخص مذکور کو زمین بیچکر حج کو نہ جانا چاہئے - اگر بہت ہی شوق ہو تو کسی مہربان سے قرض حسنہ لیکر چلا جاوے مگر اس طریق سے نہ جاوے کہ زمین بیچکر ایک عذاب سر پر لے - دوئم آئندہ کے لئے بے روزگار ہو جاوے میرے علم ناقص میں اسلام ایسی تعلیم نہیں دیتا - لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا علاوہ اسکے یہی مسئلہ متعلق علیہ ہے

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** میں آج کل طاعون کی شدت ہے۔ اللہم الارحمٰن ایسے بندوں کے گناہ معاف فرماتے۔

**مولوی** محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی ہمشیرہ فوت ہوگئی مولوی صاحب ممدوح ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب کی استدعا کرتے ہیں امرتسر میں پڑھا گیا۔

**عجیب موت** مولوی نبی بخش صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر بود دفتر اہلحدیث میں لینے تھے سکول جو تھے کہ راستہ میں سینہ کو دبا کر بیٹھ گئے۔ بیٹے نے دریافت کیا تو درد معلوم ہوا انتظار ہی سے روح پرواز کر گئی مرحوم پرانے موحد تھے۔ اہلحدیث کے ناظرین سے استدعا ہے کہ مولوی محمد ابراہیم کی ہمشیرہ کے ساتھ ہی مرحوم کا جنازہ غائب بھی پڑھیں۔

**جناب** مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری کی آنکھ نزلہ سے ماؤف ہو کر بگڑ گئی تھی [illegible]

**نواب صاحب** ڈاکہ کی خواہش کے موافق محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ کا اجلاس اس سال ماہ دسمبر میں ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔

**اسلامیہ کالج** لاہور سے اس سال بی۔ اے کے امتحان میں گیارہ طالب علم شریک ہوئے۔ اُن میں سے آٹھ بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ یہ نتیجہ بہت اچھا ہے۔ بی۔ اے میں اسلامیہ کالج کے کسی سال اتنے طالب علم آجتک پاس نہیں ہوئے تھے۔ بلحاظ نتیجہ اسلامیہ کالج اس سال تمام پنجاب میں اول نمبر پر رہا۔

**انجمن** حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں اس سال ۱۲ ہزار روپے نقد چندہ جمع ہوا اور بارہ ہزار روپے کا چندہ دینے کی اقرار ہوئے۔ (اللہم زد فزد)

**پنجاب** میں شراب کی دوکانیں کس قدر ہیں اور کہاں کہاں ہیں۔ اس بات کی تحقیقات ہو رہی ہے اغلباً شراب کی دوکانوں پر شراب لے کر پینے کے روج کو گورنمنٹ بند کرنیوالی ہے۔ (خدا کرے بالکل بند ہو)

**ترکوں** کو بے بنیاد رپورٹوں پر یہ شبہ ہوگیا تھا کہ انگریزوں اور مصریوں کا ارادہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر قبضہ کر لینے کا ہے اسلئے انہوں نے طابہ پر قبضہ کر لیا۔

**طابہ** کے متعلق مختار پاشا ترکی ہائی کمشنر متعینہ مصر خدیو مصر سے ذاتی طور پر گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ خدیو اپنا علاقہ چھوڑ دینے پر شاید رضامند ہوجائیگا

**شدید زلزلہ** امریکہ کے کئی شہروں میں زلزلہ کے سخت ہلاک صدمات محسوس ہوئے۔ شہر سان فرانسسکو میں ۱۸ ماہ حال کو ۵ بجے صبح کے زلزلہ آیا۔ اور تین منٹ تک رہا۔ لوگ خوف کے مارے مکانات کو چھوڑ کر بازاروں اور کوچوں میں نکل گئے۔ ہزار ہا مکانات گر گئے تمام شہر میں مکانات کے گرنے اور لوہے کو رگڑ پہونچنے سے آگ لگ گئی۔ ایک ہزار سے زیادہ آدمی کچلکر مر گئے۔ اور ایک ہزار سے زیادہ کے چوٹیں آئیں۔ تار اور ٹیلیفون کے دفتر جل گئے۔ دو لاکھ آدمی بے گھر ہوگئے۔ تمام شہر جل رہا ہے۔ امریکہ کی فوج کی دو رجمنٹیں باشندوں کے مال کی جو گلیوں میں پڑا ہوا ہے حفاظت کر رہی ہیں۔ اندازاً تیس کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ باشندوں کے لئے خوراک اور خیموں کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ تار کا دفتر جل جانے سے خبریں ابھی کم آئیں ہیں بعد کو مفصل جان و مال کے نقصان کی خبریں معلوم ہونگی۔ (کیا مرزا صاحب قادیانی اس سے فائدہ نہ لینگے)

**طاعون** ہفتہ مختتمہ ۱۴ ماہ حال کو طاعون سے ۵۵۸۲ اموات کل ہندوستان میں ہوئیں۔ منجملہ ان اموات کے پنجاب میں ۵۵۱۹ موتیں ہوئیں۔ شکر ہے کہ گزشتہ سال کے ماہ اپریل میں طاعون کی جس قدر شدت تھی وہ اس سال نہیں ہے۔

**قادیانی** گذشتہ ہی کو نازہ الہام ہوا کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ آ رہا ہے دخیر کی خبر کہاں ؟)

**آنریبل** مسٹر گوکھلے گزشتہ ہفتہ کو بمبئی سے انگلستان کو روانہ ہوگئے ستمبر تک واپس نہیں آئینگے۔

تھوڑا عرصہ ہوا گورنمنٹ چین نے چند نوجوانوں کو بے تار کی تار برقی کا کام سیکھنے کے لئے بھیجا تھا جو اب کام سے بخوبی واقف ہو کر اپنے وطن میں لوٹ آئے اور ایک سلسلہ بے تار کی تار برقی کا قائم ہونیوالا ہے۔

**سلطان** المعظم نے ولایات رومیلیا میں ۲۴ نئے ٹیلیگراف آفس قائم کئے جانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

**حجاز** ریلوے کے ٹریفک منیجر اور بحر سفید کے کشتی جنگی جہازوں کے کمانیر کو حکم دیا گیا ہے کہ ریلوے مذکور کا جس قدر سامان یورپ سے جہازوں پر بار ہو کر بندرگاہ بیروت میں پہنچ گیا ہے وہ تمام جہازات بندرگاہ حیفا کو روانہ کر دئے جائیں۔

**ڈھاکہ** کالج کے متعلق ہوٹل وغیرہ کیلئے نواب صاحب ڈھاکہ نے ایک لاکھ ۴ ہزار اور نواب سید علی چودھری نے ۳۵ ہزار دئے۔ نواب محسن الملک بہادر نے ایک پر زور لیکچر دیا۔

شملہ کے رومن کیتھولک گرجا کے لئے وزیر ہند نے ۴ ہزار کی امداد منظور کی ہے۔

اسلام
برنشر
یعنی سیا
محمد لیدو
انگریزی
ضمیمہ
دیوانی
دیوانی
وغیرہ
ادا
کا
دا

ahmadimuslim.de

# سامان تندرستی

## برقی سٹ برائے دفعیہ نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے - اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے - جنسے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے - مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے - قیمت سے

## معجون تیر کارتن

تزلہ - کھانسی - ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے از حد مفید ہے - طالب علموں - وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کے لئے ضرور استعمال کرنا چاہئے - قیمت عہ

## مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور دماغی و بدنی کمزوری درد کمر جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے - چوٹ لگتے ہی دو رتی کھالینے سے درد فوراً دور ہوجاتا ہے - بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑی عرصہ میں فربہ کرتی ہے - بڈھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے - جماع کے بعد ۲ رتی کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو - وہ اسے استعمال کرکے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں - الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے - ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں - ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو - ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے قیمت فی پیکٹ ... جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی، مع محصول ...

## ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہوجاتا ہے - اور منی بستہ اور گاڑھی ہوتی جاتی ہے - قیمت ۴۸ خوراک دجن سے کم روانہ نہ کی جائیگی، معہ محصول ...

## صغر سنی شادی

کے نقصانات اور مضرات سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو - قیمت معہ محصول ...

المشتہر

علم الدین منیجر دی یونین ایجنسی - کٹرہ قلعہ شہر امرتسر - پنجاب

# مفصلہ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ اور ارزاں ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لنگی سادہ ... سے ... تک فی عدد | کلاہ سادہ ... سے ... تک |
| " زری دار ... سے ... " | " زرین ... " ... " |
| پٹی دیسی اعلیٰ ۱۲ر " ۱۴ر فی جوڑہ | پٹی سرج ... " ... " فی جوڑہ |
| " پشمینہ ... " ... " | " بڑھیا ... " ... " |
| کمبل دیسی ... " بقدر ... فی عدد | کمبل فوجی ... " ... " |
| لوئی سفید ... " ... " | چادر پشمینہ ... " ... " |

جراب ودستانہ اور گلوبند ... اجزا ... وپاجامہ اونی ... سے ... " سوتی ... سے ... تک ... خیال کرو، سوتی ... سے ... تک

| | |
|---|---|
| فوجی زین خاکی ۱۲ر گز سے ... تک | پٹی برائے کوٹ فی تھان ... سے ... تک ۹ گز |
| صافہ ململ اودھ ... سے ... تک | |
| ازار بند سوتی ... سے ... تک فی عدد | رومال سوتی ... سے ... تک فی درجن |
| " ریشمی ۱۱ر سے ... تک | صافہ ململ خاکی ... سے ... تک |
| تھان گبرون باریک و موٹا ... سے ... تک | رومال ریشمی ... سے ... تک فی عدد |
| جوتا سادہ ساخت لدھیانہ ... سے ... " | چوتہی دوسوتی ... سے ... " |
| " زرین ہوشیارپوری ... سے ... " | دری برائے پلنگ ... سے ... تک |
| لنگیاں اور ... ... سے ... " | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے |
| بیگمی لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض ... سے ... " | باقی فہرست منگوا کر دیکھو |

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال - فوجی اسباب - لنگیاں - کمر بند - سیڈل - زین - بٹن - جھالر سوتی و زرین - بیج اونی و سنہری و روپہری - ولیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا - ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں - پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی

### نوٹ

سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے - عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا - اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودھانہ - پنجاب


مطبع اہلحدیث امرتسر میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کے حسب الارشاد چھپکر شائع ہوا -

یہ اخبار ہر ایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے۔

R.L. № 352

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے عــہ
والیان ریاست سے ــعہ
رؤسا و جاگیرداران سے للعہ
عام خریداروں سے ۱۲ عہ / ۴ عہ / ۱ عہ
چھ ماہ کے لئے عــہ
ممالک غیر سے سالانہ ــــہ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونا چاہئے۔

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی
حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً
مذہبی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات
مضبوط کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین
بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

| نمبر ۲۶ | امرتسر ۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ہجری المقدس | جلد ۳ |
|---|---|---|

**معذرت** | خلافت کا مضمون آئندہ درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔

## کھسیانی بلی کھمبہ نوچے

یہ ایک مثل ہو کہ جب بلی تنگ آتی ہے تو ستون کو نوچنے لگتی ہے یہی حال آج کل ہماری قادیانی پارٹی کا ہے۔ جب سے اہلحدیث میں انکا تعاقب شروع ہوا ہے۔ کئی ایک پہلوؤں سے اُنھوں نے اس مثل کو پورا کیا ہو۔ مگر خدا کے فضل سے ایک بھی نہیں چلا۔ اب ایک تازہ کر نکالا ہے۔ ۱۰ اپریل کے الحکم میں ایک مضمون نکلا ہے جسکا عنوان ہے "اہلحدیث امرتسری سے استفسار" ہم نے جب اس عنوان کو دیکھا تو خیال ہوا کہ شائد کوئی معقول سوال ہوگا۔ مگر افسوس کہ زنگ آلودہ قادیانی مشین میں کبھی معقول بات کا خیال "جیسے گدھے کو نسلوں سے ماس کی تاثر" بنتا ہو؟ معقول ہو یا نامعقول جواب تو دینا ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

**اہلحدیث امرتسری سے استفسار** | قبل ازیں ہم نے ثناء اللہ امرتسری کو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کے سوال نمبر ۴ کے جوابات بغرض تحریر جواب بجواب بھیجا تھا جسکو آج تک فاضل صاحب نے ہضم کر کے ڈکار تک نہ لیا۔ پھر ہم امرتسری ٹھیکہ دار سے مطالبہ اُس مضمون کے جواب کا کرتے ہیں۔

اور وہ امور اور استفسار پیش کرتے ہیں۔ دیکھیں کہ ایمانداری سے انکا بھی کوئی جواب دیتے ہیں یا حسب عادت خود دم سادہ لیتے ہیں۔

سنئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۳ پر یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ "یہ میرے منشاء ہو بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہو جسمیں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے ۔۔۔

وہ مضمون وفات مسیح کے متعلق تھا۔ چونکہ میں تحقیق جان چکا ہوں کہ مرزائیوں کو وفات مسیح کے متعلق مباحثہ کرنا بالکل بے سود ہے۔ بلکہ تضییع اوقات ہو اسلئے جواب نہیں دیا۔ کیونکہ وفات مسیح سے مرزا کے صدق و کذب کو کوئی بھی تعلق نہیں۔ مرزا صاحب کا صدق یا کذب تو انکی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی رسالہ شہادت القرآن کے صفحہ ۷۵ پر یہی لکھتے ہیں کہ میری پیشگوئیوں کو دیکھو پھر نہیں معلوم مرزائی لوگ ایسے بیہودہ اور فضول مسئلہ کو کیوں پیش کرتے ہیں۔ اور پیشگوئیوں کی تحقیق سے کیوں بچتے ہیں جیسے عیسائی تثلیث سے اور آریہ نیوگ سے۔

ہمیں تعجب ہے کہ مرزائی کو مضمون مندرجہ بدر ۲۶ اپریل کا جواب ابھی نہیں ملا ہو۔ (اہلحدیث)

یہ جو ۲۰ اپریل کے پرچہ میں چھپی ہو۔ اُنکی جواب نہ کچھ ۔۔۔

ahmadimuslim.de

میں ہی جھوٹا ہوں ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو گا" انتہی بقدر الحاجۃ
پھر آگے چلکر تحریر فرمایا ہے "اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے
ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس اب اس کو کوئی انکار نہیں کہ
وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے ان کو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ
کے لئے کافی ہے" صفحہ ۱۲ سطر ۱۸

"مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بات خود آزما لیں۔ آنکو غلام دستگیر ہی کیا کام"
"کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں" صفحہ ۱۸-۳۰ سطر ۲۰
"میں یہ پیشگوئی بھی دیئے فرما دی ہے کہ ... اگر اس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد
ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جاتا ہے تو ضرور وہ (ثناء اللہ) پہلے مرینگے"
یہ عبارات صاف طور پر اپنا مدعا اور مطلب بیان کر رہی ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے
لوگوں کی زبانی بھی سنا ہے کہ ثناء اللہ ایسے مباہلہ کے لئے مستعد ہے اور خود ثناء اللہ
کے دستخطی تحریر بھی ملاحظہ فرمائی ہے کہ وہ ایسے مقابلہ کے لئے داخل ہو چکا ہے۔ نیز
یہ بھی ان سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بڑی
فراخ حوصلگی سے ایسے مقابلہ کو منظور فرما لیا ہے اور ثناء اللہ کو اجازت بھی دیدی
ہے۔ کہ وہ ضرور ایسے میدان میں نکلو اور یہ بھی علی الاعلان فرما دیا ہے کہ اگر ثناء اللہ
اس چیلنج پر آمادہ ہو گیا تو ضرور پہلے مر جائیگا۔ اب اسکا جواب بصورت اقرار
مندرجہ ذیل ہونا چاہئے تھا۔ کہ بیشک میں (ثناء اللہ) اس مقابلہ کیواسطے طیار
ہوں اور وہ اشتہار حسب تصریح مندرجہ ص ۳۷ (اعجاز احمدی) شائع کرتا ہوں؟
غنیمت ہے کہ جو جواب اہلحدیث کی طرف سے اس غلط گوئی کا ہونا تھا وہ اس قسم
مضمون نے خود ہی لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ اور بصورت انکار یہ جواب ہوتا (۱) کہ میں نے آج تک کبھی ایسا ارادہ
ظاہر نہیں کیا۔ نہ کسی کے سامنے یہ ذکر آیا۔ مرزا صاحب نے کسی سے سنا ہو
اُس کا نام بتلا دیں ورنہ یہ غلط بیانی تصور ہو گی۔
(۲) میری کوئی تحریر دستخطی یا غیر دستخطی جس میں میں نے ایسے مقابلہ کیواسطے مستعدی
دکھلائی ہو۔ اگر ایسی تحریر ہے تو مرزا صاحب پیش کریں۔ ورنہ یہ بھی جھوٹ
سمجھا جائیگا"

تس پر بھی مرزائی بھی دستخطی ہیں کہ یہ سب کچھ کارستانی تمہارے پیر مغاں کی ہے جس نے سب
سے اول خدا پر افترا کیا اس کے بعد اس کے رسولوں پر ازاں بعد مولوی اسمٰعیل مرحوم
علی گڑھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری پر بہتان باندھا کہ وہ میرے ساتھ
مباہلہ کر کے مر گئے۔ جس کا ثبوت دینے پر حضرت کو پانسو روپیہ کا انعام ملتا ہے اور
مرزائیوں کو ۲ سو کا اشتہار ہے۔ لیکن افسوس کہ ع

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

اب یہ نیا شگوفہ خاص میری ذات سے متعلق ہے۔ پس اگر تم اپنے باپ کے
سپوت اور پیر کے مخلص مرید ہو تو میری تحریر بحروف بحرف کرشن جی سے شائع
کراؤ۔ پھر ایک عام مجمع میں جو تمہاری خاطر قادیان کے قریب بٹالہ ہی میں کیا
جائیگا۔ اُس تحریر کا معائنہ ہوگا۔ اُس سے بعد جواب دونگا۔ لیکن یاد رکھو ایسی
تحریر کو میری دستخطی نہ پاؤگے بلکہ یہ سب کرشمہ اسی دجال اکبر کے ہیں جسکی شان میں
بالکل صحیح ہے ع

جفا جو۔ سنگدل۔ بے رحم۔ کاذب * لقب جتنے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو۔

پس تمہارا پہلا فرض ہے کہ تم اپنے بوڑھے باپ کی اور اپنے پیر مغاں کی عزت بچالو
ورنہ دنیا جان جائیگی۔ کہ قادیانی مشن میں بجز اس کے کچھ نہیں کہ ع

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی اُن سے سیکھ جا

## ویدوں کی ابتدا

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اہلحدیث مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۰ء میں ایک مضمون نکلا تھا۔ جو وہ مل آریہ اخبار پرکاش میں آریوں پر سوال کیا گیا تھا۔ اسکا جواب اخبار مذکور میں ایک آریہ صاحب نے دیا ہے آج ہم اُس سارے مضمون کو مع جواب اپنے ناظرین کے لئے درج کرتے ہیں اخبار کو ہی بھیجا ہے امید ہے اُس میں بھی درج ہو جائیگا۔

## اسلامی سوال کا جواب

آپ کے تبلیغی اخبار میں سوامی کالم کا کھلنا ہی تھا کہ دھڑا دھڑ بحث شروع ہو گئی۔ تعجب ہے کہ جب سوامی کالم محدود اور مقید ہے تو ایک ہی وقت میں بہت سے مضامین پر کیونکر بحث ہو سکیگی۔ لالہ [illegible] صرف لالہ الکبیر کا بہ دھرمپال کے ساتھ ایک مضمون پر مباحثہ شروع ہوا تھا بہتر ہوتا کہ اس مضمون کے متعلق کل تحریرات نکل چکتیں تو پھر کسی دوسرے مضمون پر بحث اٹھائی جاتی۔ لیکن ابھی تک تو انکی وہ بھی الفس کشی کا خاتمہ بھی نہیں ہوا کہ لالہ رادھا کشن بائبل کے باب پیدائش پر تلاش کر کے آدم اور حوا کی فلاسفی پر بحث کرنے لگ گئے۔ ناظرین اب بعد اس قسم کے سوالوں سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ابھی تک ایک مضمون پر بحث جاری ہے اور اُس کے ختم ہونے پر جب کوئی صاحب آریا

لہ غلطی ہو گئی ایک ہی پرچہ پرکاش کے خالی بھی گزری ہیں۔ (اہلحدیث)

... کی بھول
مصنفہ بابو ...
جگہ جگہ ...
سوامی دیانند کی
غلطیاں نمایاں
کر کے دکھائی
ہیں۔ بہت بڑی
ضخیم کتاب ہے
قیمت ۱۲
ترک وید ...
تنکوید ...
دونوں کتابوں
میں بابو صاحب
نے آریہ مت
کے چھوڑنے کی
وجوہات لکھی
ہیں۔
مینیجر
اہلحدیث امرتسر

متعلقہ انکار پر بحث اُٹھانے کا قصد کرینگے تو اسوقت تک لالہ رام کشن
کا مضمون مطبوعہ ۲۷ مارچ ناظرین کے دماغ سے مفقود ہو چکا ہوگا۔ اور
یہ امر نا ممکن معلوم ہوتا ہے کہ دونوں انکاروں پر ایک ساتھ بحث ہو سکے کیونکہ
اخبار میں اتنی گنجائش کہاں؟ لیکن خیر جہاں تک ہو سکا لالہ رام کشن کے
ساتھ ہاتھ ملا چکے ہیں اسلئے اُن سے وہ خود ہی نپٹ لیں گے۔ میں اسوقت
اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ جن کی طرف سے اسلامی
سوالات آپ کے ۲۷ مارچ کے پرچے میں شائع ہوئے ہیں کچھ گفتگو کروں۔ میرے
خیال میں مولوی ثناء اللہ کے لئے بھی یہی مناسب تہا کہ وہ اپنے سوالات اُس
وقت پیش کرتے جبکہ قرآن کی الکریت نفس کشی پر بحث ختم ہو لیتی۔ لیکن چونکہ وہ
اپنے سوالات پیش کر چکے ہیں۔ اسلئے اُنکا جواب دینا لازمی ہے۔ مولوی صاحب
نے اپنے سوالات پیش کر چکنے کے بعد خوف ظاہر کیا ہے کہ آریہ سماج کی طرف
سے اُن پر کسی قسم کے حملے ہونگے۔ سو اُنکا یہ خوف بے بنیاد نہیں ہے۔ کیونکہ [illegible]
سے دل دہل رہے ہیں۔ جب وہ خود سوالات کے شروع میں ہی
آریہ سماج پر چوٹیں کرنے سے باز نہیں رہ سکے۔ تو آریہ سماجیوں کے حملوں سے
وہ کیوں خائف نہ ہوں۔ مولوی صاحب کے لیکھ کو غور سے پڑھا جائے تو صاف معلوم
ہوگا کہ وہ شروع میں ہی آریہ سماج پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ پہلے تو آپ فرماتے
ہیں کہ "شاید کوئی کان حق شنو اور کوئی دل حق جو نکل آئے" جس کے صاف معنے
یہ ہیں کہ وہ آریہ سماجیوں کو عام طور پر حق شنو اور حق جو نہیں سمجھتے۔ جو اُن پر نہایت
ہی بے رحمانہ حملہ ہے۔ دوسرے مقام پر آپ یوں رقمطراز ہیں کہ "یہ تو میں نہیں
پوچھتا کہ ویدوں کے لانے والے کون تھے۔ کیونکہ سالہا سال کا تجربہ بتلا رہا ہے کہ
اس کا جواب آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں۔ اس لئے اس سوال کا پیش کرنا خواہ
مخواہ کی تضییع اوقات ہی ہوگا" اس کے جواب میں اگر یہ لکھا جائے کہ مولوی صاحب نے
صریحاً ایک جھوٹا الزام آریہ سماج پر لگایا ہے۔ تو شاید مولوی صاحب کی دلآزاری
ہوگی۔ اسلئے صرف اتنا کہنا کافی ہوگا۔ کہ مولوی صاحب کا یہ خیال بالکل غلط اور
بے بنیاد ہے۔ آریہ سماج الہامِ وید کے نام ہر وقت بتانے کیلئے تیار ہے۔ جس
شخص نے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کیا ہو وہ اس معمولی سوال کا جواب نہایت
ہی تسلی بخش دے سکتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ جب مولوی صاحب ستیارتھ پرکاش کے
مطالعہ کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ تو وید اتپتی کا حصہ اُن کی نظر سے کیونکر غائب ہو گیا
[illegible] اگر پیدائش وید کے متعلق ستیارتھ پرکاش کے لیکھ کا مطالعہ فرمائیں
تو اُن پر الہامِ وید کے نام بخوبی روشن ہو جائینگے۔ مگر یہ تو اُنکا تجاہلِ عارفانہ
ہے۔ اُن کو تو آریہ سماج پر حملہ کرنا مقصود تہا۔ سو اُنہوں نے کر دیا۔ لیکن
اگر مولوی صاحب کا تجربہ کچھ اسی قسم کا ہو کہ کسی چیز کی موجودگی پر بھی وہ اُس کی
وجود سے انکار کرتے ہی رہیں گے۔ تو اُن کے سوالات کے جواب دینے کی کوشش
کرنا فضول ہے۔ ہاں اگر اُنہیں حق و باطل کا فیصلہ منظور ہو اور تعصب اور ہٹ
دھرمی سے کام نہیں تو اُن کی تسلی کرنے کی کوشش کیجائیگی۔ ایسی صورت میں لازم
ہے کہ وہ اِدھر اُدھر کی باتوں کو چھوڑ کر صاف طور پر سوال کریں۔ انکی یہ دھمکی کہ
"جواب میں مجیب نے جو شق اختیار کی اُسپر اعتراض ہی ہوگا" سراسر بے سود ہے کیونکہ
اُنہیں اعتراض کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ علاوہ اس کے مجھے یہ بڑی حیرانی ہے
کہ مولوی صاحب اپنے سوالات پیش کر چکنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ابھی اصل سوال
انکا باقی ہے۔ میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو کسی نے اصل
سوال پیش کرنے سے منع کیا ہے۔ یا آپنے اسکو بطور توپ کے گولے کے بعد
میں چھوڑنے کے لئے رکھا ہوا ہے؟ کیا اس سے بھی کوئی دھمکی مقصود ہے؟ اگر آپ
حق و باطل کے فیصلہ کے طالب ہیں تو کیوں نہیں اصل سوال ہی پیش کرتے تاکہ
آپ کے تمام سوالات کے جواب اکٹھے دئیے جا سکیں۔ میں مولوی صاحب کو یقین دلاتا
ہوں کہ اگر وہ خود حملوں سے اجتناب کرینگے۔ تو آریہ سماج کی طرف سے اُن پر کسی
قسم کا حملہ ہرگز نہیں ہوگا۔"

مسلمان بھائیوں کا سچا خیرخواہ ہرچنداس شرما بی اے۔

## اسلامی جواب

ڈیئر ایڈیٹر تسلیم۔ ۲۰ اپریل کے پرکاش میں میرے سوال کا جواب نکلا۔ مگر چونکہ میں
سفر میں تہا۔ اسلئے ۲۴ کو میں نے دیکھا۔ مجیب صاحب بی اے نے اپنے مضمون کا نام جواب
تو رکھا ہے۔ مگر ناظرین خود ہی بتلا سکتے ہیں کہ میری کس بات کا جواب ہے۔ پہلے تو آپ لکھتے
ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کو چاہئے تھا کہ اپنے سوالات اُس وقت کرتے جبکہ قرآن کی نفس
کشی کی بحث ختم ہو لیتی۔ کیوں صاحب یہ مجھ پر واجب کیوں کیا جاتا ہے۔ اگر ایک بحث
کے دوران میں دوسری بحث کو درج کرنا منع ہے تو ایڈیٹر کا فرض تہا کہ میرے سوالات
کو [illegible] کا سچا [illegible] ہم مسلمانوں کو اُس بحث سے کوئی سروکار نہیں پھر
آپنے الہامِ وید [illegible] کا ادعا کیا ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ آپنے میرا مطلب نہیں
سمجھا۔ جناب من! آپ یہ خیال کر سکتے ہیں کہ ایک [illegible] طرح آریہ سماج کے بڑے
بڑے مباحثوں میں مقابل ہوا ہو۔ آریہ سماج [illegible] واقف ہو۔ کہ

ahmadimuslim.de

آریہ سماج ملہمان وید کے نام اگنی - وایو وغیرہ بتلایا کرتا ہے - میرا مطلب صرف نام پوچھنے سے نہ تھا - بلکہ اُن ناموں کے ثبوت سے تھا -

پھر آپ لکھتے ہیں کہ "مجھے بڑی حیرانی ہے کہ مولوی صاحب اپنے سوالات پیش کر چکنے کے بعد فرماتے ہیں - کہ ابھی اصل سوال اُنکا باقی ہے - آپ کو کسی نے اصل سوال پیش کرنے سے منع کیا ہے؟"

جناب من! کسی آدمی نے تو منع نہیں کیا - البتہ علمی قواعد نے منع کیا تھا - آپ ہی اتنے ہیں - آئیو تولا (اقلیدس) آپ کو خوب یاد ہوگی - جبتک اصل موضوعہ نہ بیان ہو لیں یا جبتک ایک شکل نہ بیان ہو لے - دوسری کا ذکر نہیں کیا جاتا - اسی طرح میری اصلی سوالات کو اس سوال سے نسبت ہو جسکا جواب دیتے آپ اُٹھے مگر کچھ بھی نہ دیا -

خیر میں آپکی خاطر اصل سوال ہی پیش کئے دیتا ہوں پس غور سے سنئے! مگر اس سوال کو مختصر لفظوں میں پھر دہرا دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو اصل مضمون مستحضر ہو جائے -

ویدوں کے نزول کیوقت زبان (سنسکرت) مقدم تھی یا ویدوں کا الہام ؟ اگر زبان مقدم تھی تو آریہ سماج کا اصول کہ سب علموں کا مخزن وید ہیں غلط ہوا - کیونکہ زبان مقدم ہے جسمیں ملہمان وید اپنے الہام کو اظہار کرتے تھے - اور اگر زبان (یعنی سنسکرت جو کہ اُس وقت ہو) مقدم نہ تھی بلکہ ویدوں کے الہام ہی سے زبان جانتے ہوئے تو سوال یہ ہے کہ ویدوں کے ملہموں نے ویدوں کو کیسے سمجھا ہوگا - اگر ایشوری گیان اور تفہیم سے سمجھا تھا تو سامعین کو جو اُس وقت بقول سوامی دیانند جی ہزاروں کی تعداد میں تھے - کیسے سمجھایا ہوگا - پس آپ مہربانی کر کے ادھر ادھر کے اُلاہنے چھوڑ کر اصل سوال کا جواب دیں مگر پہلے اس بات کے اقرار سے کہ زبان مقدم تھی یا الہام -

یار زندہ صحبت باقی

آریوں کا بہی خواہ ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) امرتسری

## وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

قرآن مجید کہ جو مسلمانوں کے عقیدہ میں کلام ربانی ہے

اور ہم خود بحیثیت مسلمان یہی عقیدہ رکھتے ہیں - خداوند تعالیٰ ہمارے اسی عقیدہ کو قائم رکھے وہ زبان عربی میں ہے اور علمائے یورپ کی حالت یہ ہے کہ عربی زبان جاننے والے ولایت میں بہت کم تھے - اور اس لئے بہت کم لوگوں میں صلاحیت قرآن مجید کے سمجھنے کی تھی - اس صدی کے قبل جو صدی گذری - اسمیں علماء یورپ نے عربی زبان کی طرف توجہ کی اور اب جرمن کے ملک میں خصوصاً بہتیرے علمائے جرمن عربی داں ہیں - اور عربی زبان کی کتابوں کی بہت قدر ہے خصوصاً قدیم کتب کی بہت تلاش ہے اور اس کی فراہمی میں کوشش کر رہے ہیں - گیبتی ایک بڑا جرمن فلسفی نپولین کا معاصر تھا - اور یہ عربی مطلق نہیں جانتا تھا - اس نے قرآن کے ترجمہ کو لیٹن زبان میں جو پیرس پر سبی ٹیرین دیلنکون نے کیا تھا پڑھا - یہ فرقہ سخت متعصب نصرانی تھا اور ترجمہ میں انواع غلطیاں کئے تھے - گیبتی لکھتا ہے کہ جب ہم نے اسکو پہلی مرتبہ پڑھا تو میرا جی بہت گھبرایا کہ یہ ایک عجیب غیر مسلسل کتاب ہے - اُس کے بعد میں نے ایکدفعہ پھر غور سے پڑھا - تب میری گھبراہٹ ذرا کم ہوئی - تیسری دفعہ میں نے اُس کو بڑے غور و خوض سے پڑھنا شروع کیا - تو میں نے دیکھا کہ یہ ایک بڑی عظیم الشان کتاب ہے - اس رائے کو گیبتی کے روڈول نے اپنے ترجمہ قرآن کا عنوان کیا ہے - ہیوز نے ایک لغت مصطلحات شرعیہ اسلام پر لکھی ہے اُسمیں لفظ قرآن بھی آیا ہے - تحت میں اس لفظ کے چند علماء کی رائے لیکر چھاپی ہے - اسٹین گیس ایک بڑا عالم عربی زبان کا لکھتا ہے - کہ جب گیبتی قرآن کا ترجمہ لیٹن زبان میں پڑھکر متاثر ہوا اور وہ وہ شخص تھا کہ جسکی بچپن سے تعلیم مذہب نصرانی کی ہوئی تھی - جب اُس کے دل پر ترجمہ قرآن نے جو لیٹن زبان میں تھا - اس قدر عظمت اور شان قرآن کی پیدا کی تو اُن لوگوں کا حال کیا ہوا ہوگا - جن لوگوں نے زبان سے رسول اللہ کے قرآن کو سنا جو اُن کی زبان مادری میں تھا خود قرآن کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ رسول اللہ اگر رسول نہیں تھے - تو قریب بدرجہ رسالت تھے - اسٹین گیس بھی خود نصرانی ہے - اور اُس کے دل پر بھی نقش مسیحائی ایام طفولیت سے جما ہوا تھا - باایں ہمہ اس نے رسول اللہ کو ایک سچا نیک نیت آدمی خدا کی راہ بتلانے والا سمجھا - اس سے تو بالاتفاق لوگ قائل ہیں کہ سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا جواب کسی کتب مقدسہ متقدمہ میں نہیں ہے - اب میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کی جو یہ آیت ہے کہ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اس نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ رسول اللہ کی ذات مقدس باعث رحمت کی عالم پر ہوئی - ناظرین کتب تاریخ پر نظر ڈالیں گے - تو یہ بات بخوبی ثابت ہو جائیگی - کہ حقوق انسانی رومیوں کے وقت میں اساسانیوں اور کیانیوں کے وقت میں کیا تھے اور اسلام نے کس آسانی کے ساتھ عرب میں اور اُن ملکوں میں جن کو فتح کئے بدلے - میں تفصیل اس کو پیچھے عرض کرونگا - اسوقت ایک ادنیٰ سا امر گذارش کرتا ہوں کہ انگلستان کہ جو بڑی سولائیزڈ قوم ہے اُس کو بارہ سو برس کے بعد اپنے قانون موجودہ کو (یعنی بعد از دولج خاہر اور خشو ایک بجہ گئی) جب اس قانون پر اعتراض ایک بڑے فلسفی نے انگلستان کے کیا اور اپنے تحریر نمبر میں کامیاب ہوا - بالآخر منسوخ کرنا پڑا - میرا دعویٰ اس تحریر میں یہ ہے کہ یہ آیت قرآنی کہ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وہ جملہ ہے کہ جس کو میں اگر یہ نہ قبول بھی کر لیجائے کہ حضرت جبرئیل باری تعالیٰ کے یہاں سے رسول اللہ کے پاس لائے

یہ تو ضرور قبول کرو نگا۔ کہ یہ جملہ پیشگوئی کلام ہو اور ضرور ملہم بالغیب ہو کیونکہ یہ وہ پیشگوئی کرتا ہے۔ جس کے قائل سب مورخین ہیں کہ رسول اللہ کی ذات اقدس کی بدولت جو کچھ بھلائیاں مخلوق کے ساتھ ہوئیں۔ وہ سب بنا اُس کی ہیں جن کی بنیاد پر لوتھر نے اصول مذہب عیسائی میں تغیرات کئے۔ اسکوٹ اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ایک سو انیس میں لکھتا ہے

It is accorded to every seeker after truth the inestimable priviledge of private interpretation and individual opinion, an inherent right of man refused by Christianity until the time of Luther, who on account of his advocacy of this innovation was himself denounced as a Mohammadan, & in certain countries of Europe not asserted until the seventeenth century, except in secret and under the threatening shadows of the stake and the scaffold.

ملخص اس عبارت کا یہ ہے:-

اسلام نے ہر ایک متلاشی حق کو یہ حق دیا ہے کہ خانگی طور سے اپنا مطلب لگاوے اور اپنی رائے قایم کرے یہ فطرتی حق انسان کا تھا جسکو مذہب عیسائی نے ہر شخص پر بند کیا تھا۔ یہانتک کہ زمانہ لوتھر کا آیا۔ اور اس نے جو اس معاملہ میں تقریریں کیں تو اس پر الزام مسلمان ہونے کا لگایا گیا۔ اور چند ملکوں میں یورپ کی ساتویں صدی تک کسی شخص کو مجال اس کے کہنے کی نہیں تھی۔ دوسرا جملہ اسکوٹ کا یہ ہے کہ اسلام نے تجرد کو منع کیا اور دو سو برس تک بعد رحلت رسول اللہ کے فقیر اور درویش اسلام میں نہیں تھے۔ اسلام نے کسی قدر پرانے زمانے کی قواعد کو رکھا مگر جو بری تھے اونکو نکالدیا اور جو بھلے تھے اونکو رہنے دیا۔ اسلام نے مذہبی خیالات اور مذہبی پابندیوں سے قوم کو عقیدت مند کیا۔ خانگی مہمان نوازیوں کا تمام مخلوق کو پابند کیا اور ہر شکل و صورت سے منع فرمایا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا پرستوں

کے دلوں میں عزت رحم انصاف اور خدا کے عظیم الشان ہونیکا خیال جما۔ اسکوٹ صفحہ ۱۱۶ جلد اول میں لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا خیال واجب الوجود کی عظمت کا ایسا ہے کہ جس تک کسی کا خیال نہیں پہونچتا ہے۔ جب اُس کی ذات اُس کی مخلوق کے اوپر ہے تو جو تعریف اُس کی باوجود خواہشیں اُس کے پاس پیش کیجاتی ہیں۔ وہ بلاوساطت کسی کے یا کسی خاص ذات والے کے ہے کہ جس کے لئے کوئی حقوق قایم ہیں۔ اب ملاحظہ فرمایا جائے کہ اس مصنف نے کس قدر انصاف کو راہ دی ہے اور اُس کی خوبیاں کن لفظوں میں لکھی ہیں اسی صفحہ کی دوسری دفعہ میں لکھتا ہے۔ کہ اسقدر سرگرمی کے ساتھ باری تعالیٰ کے قوی اور قادر مطلق ہونیکا خیال مسلمانوں کے دماغ میں آیا۔ کہ انہوں نے بت پرستی کی بیخ کنی کر دی۔ انہوں نے آدم خوری کی بیخ کنی کر دی اور انسانی قربانی کو ناجائز کر دیا۔ لڑائی کی سختیوں کو ملایم کر دیا۔ قوم مفتوحہ کو آزاد کیا۔ اور آئندہ کے حقوق اُن کو اس شرط پر دئیے کہ وہ اسلام قبول کریں۔ اسلام نے اُن قیدیوں پر جنکا کوئی معین نہ تھا تشدد ہونے نہیں دیا۔ اور مقتول کی لاش کو جو ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے موقوف کیا۔ فیوڈل سسٹم (یعنی زمینداری طریقے) اٹھا کر مخلوق کو آرام پہونچایا۔ عورتوں کی حیثیت کو بلند کر دیا۔ اور وہ جو شہوانی طریقہ عورتوں کے ساتھ تعلق کرنے کا ایام جاہلیت میں تھا۔ اسکو مسدود کیا۔ انصافانہ طریقہ طلاق کا بتلا دیا۔ اس لئے کہ پہلے عورت کو چھوڑ دینا۔ مرضی پر شوہر کے موقوف تھا۔ زوجہ کو شوہر کی سختیوں اور نا انصافیوں سے بچایا۔ بچوں کو مار ڈالنے کی جو رسم جاری تھی۔ اسکو بالکل مسدود کالعدم کر دیا۔ شراب اور ہر قسم کے نشے کو موقوف کیا۔ اگرچہ غلاموں کا رہنا جائز رکھا۔ مگر غلاموں کی حیثیت بڑھانے کے لئے بہت کچھ کیا۔ غلام اپنے آقاؤں سے بے تکلف تھے اور آقاؤں سے پدرانہ سلوک پاتے تھے۔ غلاموں کی آزادی نہایت محمود کی گئی تھی اور یہ نہایت عمدہ گناہوں سے بچنے کی چیز تھی۔ یہ ایک ضروری امر مسلمانوں کے لئے قائم کیا گیا کہ وہ انکساری کریں اور مرضی باری تعالیٰ پر رضا و تسلیم اختیار کریں۔ وہ قاعدہ عرب کا جو خون کے عوض خون کا تھا۔ یعنی اگر کسی قبیلے کے کسی فرد نے دوسرے قبیلے کے کسی کو مارا تو وہ خون قبیلے کے کل افراد سے طلب کیا جاتا تھا۔ اُس کو یہانتک کمزور کیا کہ وہ بالکل اُٹھ گیا۔ اور صرف قاتل ہی مستوجب سزا ٹھیرا جائداد کو محفوظ کیے کے جو قبائل عرب بعوض اپنے خزانہ کے لیا کرتے تھے اُس کو کالعدم کر دیا اور جو لوگ تجارت میں تاجروں سے بطور ٹیکس بہت کچھ لیا کرتے تھے اسکو موقوف کر کے تاجروں کے نفع پر عشر مقرر کیا تاکہ تجارت [illegible] اور سخت سزا اُن لوگوں کو دی جو بے انتہا سود کھاتے تھے اور [illegible] تھے قواعد جاری کئے

نسبت استعداد اس فرقے کی جنہوں نے ہی کاروانوں اور مسافروں کو لوٹا کرتے تھے۔ ختنہ جو ایک پرانی رسم تھی اس کو جاری رکھا۔ اور جو یہ ایک نہایت مفید چیز ہے۔ اسلام اصول کے ساتھ مجموعہ اچھو کا اصل کا ہے۔ اسلام میں ایسا کوئی فرقہ نہیں تھا۔ جنہیں امور کو اپنا پیشہ گرفتہ۔ اور مذہبی کل امورات مذہبی کو انجام دو۔ جیسا کہ مندروں یا معبدوں میں لوگ [illegible] مذہب [illegible] قرآن پڑھنے والوں کو منع کیا گیا۔ بلکہ اسکا معاوضہ لیں [illegible] امورات میں ترقی کی خواہش اور تجربہ کا خیال کرنا ویسا کہ جو عیسائی معبدوں میں موجود ہے وہ سب اسلام سے دور کئے گئے بعض لوگوں نے اپنا مذہب چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ اُن کے ساتھ کوئی مخاصمہ نہیں کیا گیا۔ مگر جو لوگ کہ دوسرے مذہبوں کے سردار تھے تو ان کے حقوق لوگوں سے ٹیکس لینے کے بند کر دیئے گئے نوجوان مسلمانوں پر جس حیثیت اور عزت کا ہو۔ یہ لازم کیا گیا کہ لوگوں سے باخلاق ملے اور ماں باپ کی اطاعت کرے۔ دیکھو صفحہ اکیس اٹھارہ ہسٹری آف دی مورشن امپائر مصنفہ اسکوٹ جو کتاب فیلاڈلفیا اور لنڈن میں سنہ ۱۹۰۴ء میں چھپی ہے۔ اب ناظرین سے التماس یہ ہے کہ جو اصول ہمارے بانی اسلام نے قائم کئے۔ انہیں پر عمل ہماری حکمران قوم کا ہے۔ جنکو دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی توجہ اور عنایت سے یہ اصول قائم ہوئے ہیں۔ کہاں ہیں اقوال پیغمبران مرسل کے جو ان اقوال کے علی الرغم کے مقابلہ میں ہوں۔ [illegible] کہ انہیں اقوال کے اوپر عمل تمام یورپ کا ہے کہ نہیں؟ اور لوتھر صاحب جو بڑے مجدد اور ریفارمر عیسائی کہلاتے ہیں جیسا مائی اسکوٹ صاحب کے انہوں نے کل اصول مذہبی اسلام سے لئے ہیں۔ بیچارے اسکوٹ نے اس کتاب کو لکھ کر سخت بدنامیاں حاصل کیں اور اسپر علماء یورپ معترض ہوا ہیں مگر بقول شخصے کہ حق گفتن در مذہب ما [illegible] است۔ اسی اصول پر اسکاٹ نے عمل کیا ہے۔ اب ناظرین سے عرض یہ ہے کہ یہی ایک آیت قرآن مجید کی کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کافی اور بس ہے اس بات کے باور کرنے کے لئے کہ رسول اللہ کے پاس حضرت جبرئیل اس آیت کو نہ بھی لاتے ہوں۔ تو بھی یہ معجزہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بالغیب تھے جنکو یہ خیال تھا کہ [illegible] کا عالم ہونگا۔ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی شخص اس کا قائل بھی ہو کہ آپکے معجزے جو آپ کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں۔ وہ سب صحیح نہیں یا سارا قرآن حضرت جبرئیل لائے اور حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک لائے۔ مگر یہ ماننا ضرور ہوگا کہ ابتدا آدم تا ایندم کوئی شخص ریگستان میں بلا کسی قسم کی تعلیم کے ایسا پیدا ہوا [illegible] کہ پوپ اور قیصر ایک ذات میں مجتمع ہو۔ پوپ بنا [illegible] کے اور قیصر سے قیصری حضرات غور کیجئے۔ اگر قرآن الہامی

اللہ ہی نے بنایا تو دوسرا کوئی کہہ سکتا تھا جبتک بڑا کاہن یا نجومی نہ ہو کہ میں رحمۃ للعالمین ہونے والا ہوں۔ اس کے بعد پیچ تو یہ ہے کہ نہ کسی مولوی کی تفسیر کی حاجت ہے اور نہ کسی محدث کی حدیث کی۔ مسلمان ہونے کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ اپنے صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں۔ اسلام نے نہ کسی کو پریسٹ بنایا نہ کسی کو امام بنایا۔ اب جو جسکا جی چاہے پنجا گرو یا جسکو چاہے بنا دے۔

انسٹیٹیوٹ گزٹ

**بجواب استفسار** مندرجہ اہلحدیث نمبر ۲۰ جلد ۳ مطبوعہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء التماس ہے کہ مانعین کی جانب سے صدہا کتب تردید مولود مروجہ میں شائع ہوچکی ہیں چنانچہ ۲۴ میرے پاس موجود ہیں لیکن وہ مجموعاً ایک ہی دو مرتبہ چھپی ہیں فی الحال کسی پریس سے دستیاب ہونا محال ہے۔ البتہ سلسلہ تردید دافع الاوہام مولوی حاجی علاؤالدین صاحب رامپوری سے ملسکتا ہے اور ایک رسالہ قانون شریعت محمدی مطبع یوسفی دہلی میں چھپا ہے جو مطبع سے ملسکتا ہے اور حال میں ایک ضخیم کتاب انوری پریس لکھنؤ میں شائع ہوئی ہے جسکا نام فتح الموحد ہے یہ ایک جامع کتاب ہے جو مجوزین مولد کے تمام رسائل سیف الاسلام وہادی المضلین و ذوالفقار قاطع کفار و تنبیہ الملحدین و شمشیر براں ورد وہابیہ و سیف المسلمین و نیر الناس و کید لا مذہبان و انوار ساطعہ و دافع الاوہام و اشباع الکلام و نفحۃ العرب و لامع النور وغیرہ کا اسمیں نہایت تحقیق سے جواب دیا گیا ہے۔ بعد ہ رموز و دلائل سے مولد و قیام کا عدم جواز ثابت کیا گیا۔ میری خیال میں ایسی جامع کتاب ابتک شائع نہیں ہوئی۔ اصل قیمت اسکی ایک روپیہ تھی لیکن جناب مولینا ثناءاللہ صاحب اڈیٹر دام مجدہ کی سفارش سے ۱۲ مقرر کردی ہے۔ اور حافظ سید سردار حسین صاحب تاجر کتب رائے بریلی بازار پیر گنج سے ملسکتی ہے۔ علاوہ انکے انوار ساطعہ کے دو جواب ہیں ایک جسکا نام براہین قاطعہ ہے ایک نسخہ ہندی پڑھتے ہے اور دوسرا مولوی محمد یحیٰی تاجر کتب گنگوہ ضلع سہارنپور سے ملسکتا ہے اور ڈپٹی امداد اللہ صاحب کی تالیفات بھی مولوی محمد صاحب سے ملسکتی ہیں۔ کلمۃ الحق مطبوعہ کا ملنا اب شاید محال ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو میں نقل کر کے بھیج سکتا ہوں۔ المجیب محمد شیر خاں رائے بریلی

## کیا اللہ تعالیٰ کو خدا یا پرمیشور یا گاڈ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

امرتسر کے ایک مولوی صاحب نے جو اس سوال کا [illegible] سے ضرور متحیر ہونگے۔

کارخانہ عطر
اگر آپکو عمدہ
خوشبو
فرحت افزا
روح خوش
طلب کرنے
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
حفیلی
مشک قمہ
مد قیمت

ahmadimuslim.de

یہاں پر ہم ایک تمہیدی مضمون لکھکر وہ موعودہ جواب مولانا امرتسری کا سنا دینگے

جب نعرۂ اللہ اکبر ہندوستان کے قلعوں کی چار دیواریوں سے گونج نہ اٹھتا تھا اور اسلامی جھنڈا اور ہلالی پھریرا ہندوستان کے قلعوں کی فصیلوں پر لہریا نہ مارتا تھا اسوقت ہندوستان بحیرۂ عرب سے خلیج بنگال تک اور بحر ہند سے کوہ ہمالیہ تک کفرستان ہی کفرستان تھا - جب لوگوں نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اور ان الدین عند اللہ الاسلام وغیرہ جیسی آیتوں کو قبول کیا تو اس ملک نے بجائے کفرستان کے "ہندوستان جنت نشان" کا لقب پایا اور چار طرف توحید و سنت کی بو پھیل گئی اور ہر فرد بشر احمد کا شیدائی اور محمد کا فدائی نظر آنے لگا -

درمیان میں اہل اسلام ہندوستان کی حالت ردی ہوگئی تھی جسکا اثر اجتک موجود ہے - شرک و بدعت میں سب مبتلا تھے - توحید و سنت کو بھول گئے تھے -

اسی زمانہ میں ایک بزرگ جس کے خاندان کو یہ فخر حاصل تھا کہ اپنے خاندان کے سوا کسی دوسرے سے الف بے سے لیکر انتہائی کتابوں تک ایک حرف بھی نہ پڑھا تھا (یعنی مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید محدث دہلوی نے اہل اسلام کی حالت پر رحم کھا کر اصلاح کے لئے بیڑا اٹھایا اور وہ آیات اور وہ حدیثیں معہ ترجمہ سنائیں جن سے ان کے کان نا آشنا تھے - عوام کا تو کیا ذکر ہے بعض خواص بھی برافروختہ ہوکر انکی مخالفت میں یہ شعر پڑھتے ہوئے کھڑے ہوگئے ؎

ہم بھی ہر سینہ سپر قاتل لگا جو ہوسو ہو ٭ آج دیکھیں کاٹ تیرے ابروئے خمدار کا

اور انپر کفر کا فتوی لگایا -

الغرض یہی وہ ہندوستان ہے جسنے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر بنایا اور جب اسکا خمیر زور کرتا گیا گاہ گاہ وقتاً فوقتاً بڑے بڑے اولیاء کبار و بزرگان اطہار کو کافر بنانا مجھ بغیر شہید پڑا - اب چودھویں صدی میں بھی شمس العلماء شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر کفر کا فتوی لگایا جس سے کہ آپکی کتاب "معیار الحق" کے دیکھنے والے پڑھنے والے اور طبع کرانے والے سب کو کافر بنایا - مولانا شہید پر ۱۸۲ فتوے چسپاں کرائے - ندوۃ العلماء کے شریک و اراکین حتی کہ ندوۃ العلماء کے سیٹ پر بیٹھنے والے کو بھی کافر کہدیا - اسی ہندوستان نے مقدمہ لڑنے میں حاکم وقت کی زبان سے ہمارے اہلحدیث کو ... یہ الفاظ کہلوایا کہ "اہلحدیث مسلمان ہی نہیں ہیں"

[illegible] مولوی فاضل امرتسری پر ایک تازہ ستم یہ ... لگایا -

اسی زمانہ میں مولوی صاحب موصوف کے مکفرین سے ایک مولوی صاحب (جو سوال عنوان کے مجیب ہیں) نے ایک کتاب لکھی جس میں یہ اعتراض کیا کہ "مولوی ثناء اللہ صاحب مباحثہ آریہ میں جو اللہ تعالی کو پرمیشور وایشور وغیرہ کہتے ہیں اور اسکو جائز جانتے ہیں یہ غلطی ہے - اللہ تعالی کا نام غیر عربی زبان میں لینا جائز نہیں"

مولانا صاحب موصوف صرف طلاقت لسانی ہی نہیں ہیں بلکہ عالم ہونیکا مادہ بھی رکھتے ہیں آپ مباحثہ آریہ میں بھی شریک ہوکر انکے اعتراضوں کے جواب دینے میں دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں - آپ کے ان مباحثوں میں پرمیشور وغیرہ الفاظ کے آپکی زبان سے نکلنے پر اہلحدیث کے ایک نامہ نگار نے یہ اعتراض کیا کہ آپ "دیگراں را نصیحت خود را فضیحت" کے پورے مصداق بنتے ہیں - اللہ تعالی کے اسم پاک غیر عربی زبان میں لینے سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو غلطی قرار دیتے ہیں - اور خود اسکو مرتکب ہیں"

اس اعتراض کے جواب میں مولانا مختصر تصریح کے بعد ضمیمہ الاسلام امرتسر میں لکھتے ہیں کہ "میں اب بھی اسی کا قائل ہوں کہ اسماء الہی توقیفی ہیں - اکثر اہلحدیث و جمہور محدثین کا بھی مذہب ہے کہ خدا کے نام جو شریعت میں آئے ہیں ان ہی ناموں سے اللہ کو پکارنا چاہئے - اور مباحثہ میں جو لفظ پرمیشور میری زبان سے نکلا تھا وہ ستیارتھ کی نقل تھی"

مجھ جیسے مولاناؤں کی طرح یہ فتوی دینا نہیں ہے کہ "پرمیشور" کا کہنے والا کافر ہوگا - یا فاسق بلکہ مقصود یہ ہے کہ مولانا صاحب اور دیگر علماء "دیگراں را نصیحت خود را فضیحت" کو مسلک نہ بنیں - آخر مضمون: جس اللہ کا نام غیر عربی زبان میں لینے پر ریمارک کرینگا - یہاں پر ہمیں یہ بھی دکھلانا منظور ہے - کہ جن حضرت نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اللہ کو پرمیشور کہنے پر کتاب لکھی ہے انہوں نے اپنے اس مضمون میں جسمیں اہلحدیث کے نامہ نگار کے اعتراض کا جواب دیا ہے اپنے اعتراض کا کہاں تک خلاف کیا ہے

وہ لفظ جو میرے مضمون میں مسئلہ زیر بحث ہے لفظ "خدا" ہے - مولانا صاحب اس لفظ کو شرعی لفظ سمجھتے ہیں - مگر شرعی لفظ وہ نہیں ہے - جو وہ کہیں بلکہ شرعی لفظ وہ ہیں جو دلائل شرعیہ قرآن - حدیث - اجماع صحابہ - قیاس مجتہدین سے ثابت ہوں "خدا" اور "خداوند کریم" فارسی زبان کے الفاظ ہیں جیسے کہ "ستود رب" کہتے ہیں جیسے پرمیشور سنسکرت زبان میں اور گاڈ انگریزی زبان میں اللہ کو کہتے ہیں ویسے ہی خدا فارسی زبان میں اللہ کو کہتے ہیں -

ان کے مضمون میں مندرجہ ذیل مقامات میں وہ "خدا" اور "خداوند کریم" کے الفاظ بھی ... ہیں - [illegible]

رفرحت افزائے
ہم قشعرج
بل و دھلی کی ضرورت
پشہور قدیم کارخانہ عطر
نسیم سے منگوائیے
ہوجائیگی مفصل فہرست
پر ارسال کیجائیگی
[illegible]
قیمت فی تولہ
۷ مر سے ۱ روپیہ تک
" " " "
" " صہ "
" " صہ "
" " صہ "
" " صہ "
" " صہ "
" " صہ "
" صہ
ع
رحت افزائے
نوج

ahmadimuslim.de

(۱) آپ کے خدا کو کون ضرورت پیش آئی۔

(۲) اور حضرت جبرئیل کو خدا نے القا کیا اور نیز خداوند تعالیٰ میں کوئی واسطہ نہیں

(۳) علاوہ بریں جبرئیل کا سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر نہ جانے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ قرآن شریف خدا کا کلام نہیں۔

(۴) آریہ صاحبان جانتے ہیں کہ خدا دانا اور بڑا حکیم ہے۔

(۵) یہ تو روز روشن کی طرح ہر ایک کو معلوم ہے کہ خدا دانا اور بڑا رحیم اور مہربانی کرنیوالا ہے۔

(۶) لیکن کیا اس سے آپ کے خدا کی (نعوذ باللہ) یا وید کے مصنف کی جہالت اور عدم واقفیت ثابت نہیں ہوتی ضرور ہوتی ہے۔

(۷) اگر خبر نہ تھی تو خدا کا علم ازلی ابدی نہ ہوا۔

(۸) کہ وید خدا کا الہام نہیں۔

(۹) اور ہمارے مسلمات سے ہے کہ خداوند کریم قادر مطلق بالاختیار ہے نہ بالاضطرار۔

(۱۰) اب یہی اگر خدا کو یکشپاتی کہیں تو آپ کا اختیار ہے۔

(۱۱) میرے خیال میں خدا کے فعل کو عبث کی طرف منسوب کرنا بہت ہی بُرا ہے۔

(۱۲) کہ یہ الفاظ کسی آدمی کے ہیں جو خدا کو یا دوسرے انسان کو مخاطب کر کے کہتا ہے ان الفاظ کے ہوتے ہوئے پھر بھی ویدوں کو خدا کا کلام اور آسمانی کتاب کہتے جائیں۔

(۱۳) حقیقتاً وید خدا کا الہام اور کلام نہیں ہو سکتا۔

(۱۴) اگر ہر جزو کو واجب الوجود اور قدیم کہیں تو خداوند تعالیٰ اور جوہر فرد دونوں واجب الوجود اور قدامت میں شریک ہونگے۔

(۱۵) لہذا خداوند تعالیٰ مرکب نہیں ہو سکتا۔ اور جزو لایتجزیٰ یا مادہ کو قدیم اور واجب الوجود ماننے سے یہ محال لازم آتا ہے۔ کہ خدا مرکب ہو۔

(۱۶) خدا میں پہلی تینوں صورتیں باطل ہیں پس ثابت ہوا کہ خدا کا قبضہ روح اور مادہ پر بالجبر ہے۔

(۱۷) کیا آپ کا خدا ایسا کمزور ہے اور ضعیف القویٰ ہے کہ بدون مادہ کے کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ تو پھر وہ خدا کہاں رہا! خدا میں تو بڑی شکتی اور طاقت ہے کہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۱۸) یعنی خداوند کریم سے تمام مادیات وغیر مادیات پیدا ہوئی۔

(۱۹) کہ خدا کے نام جو شریعت میں آئے ہیں اُن ہی ناموں سے اللہ کو پکارنا چاہیے

(۲۰) اسی طرح سے میں نے جو خدا کا نام پیشور سنسکرت بولا تھا۔ وہ نقلاً تھا نہ عملاً

ضیاء الاسلام میں مولانا کا وہ مضمون دیکھنے سے ایک بات اور پیدا ہو گئی۔ جس پر ہمکو لکھنا ضرور ہوا لہذا ہم اللہ کا نام غیر عربی زبان میں لینے پر بیمار کر کے اس مسئلہ پر بحث شروع کرینگے۔

الغرض خیر۔ اس مسئلہ میں ہمارا قول فیصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام بطور عبادت غیر عربی زبان میں لینا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام اُن ہی الفاظ میں لینا چاہیے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور جو اسماء حسنیٰ کے نام کے ساتھ موسوم ہیں لیکن بطور تذکرہ مباحث وغیرہ میں فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ اردو۔ انگریزی وغیرہ زبان میں لینا جائز ہے ؎

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے ✣ عصائے پیری ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

## موحدانہ غزل

از سید محمد فرخ

دل سے مضمون طرح سنت نکلنا چاہیے ✣ تابع قرآں کا اس سے جی بہلنا چاہیے
ہمکو بخشا ہے خدا نے شافع احمد رسول ✣ مومنو! تم کو مسرت سے اچھلنا چاہیے
اہل بدعت! خوف محشر کی نہیں کچھ ہے تم ✣ ڈرسے محشر کے تمہارا دل دہلنا چاہیے
دور ہے عقبےٰ کی منزل اور رستہ پرخطر ✣ رہستہ تحقیق کر کے ہم کو چلنا چاہیے
ہمکو خارستان بدعت میں ہوا ہے دل ملول ✣ گلشن سنت میں ایدل اب ٹہلنا چاہیے
واسطے اصحاب دیں کے سرمۂ احمد ہے ✣ مصطفےٰ کی خاک پا آنکھوں سے ملنا چاہیے
شاہ کوثر نے کہا جب بدعتی کو دور دور ✣ راہ سنت سے بھلا پھر کیوں پھسلنا چاہیے
حشر کے نزدیک اب بھٹکا ذب آگئی ✣ کلمہ اسلام والو! اب سنبھلنا چاہیے
امت احمد خدایا ہے گناہ میں مبتلا ✣ تیر دریائے مراحم اب ابلنا چاہیے
نادل اور ناکسے دل کو مت فرخ ✣ سنت و قرآن سے جی کو بہلنا چاہیے

## کرشن قادیانی سے ہم کیوں بیعت کریں؟

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم کرشن جی مہاراج یہ طمع دیتے تھے۔ کہ میری بیعت کرنیوالوں کو آسمان پر طاعون کا ٹیکہ ہو جاتا ہے۔ مگر جب ہم نے دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ جس مرزائی کو طاعون ہوا وہ نہ بچا۔ یہانتک کہ کرشن جی کے دائیں ہاتھ پر بیٹھنے والا اخبار البدر کا اڈیٹر محمد افضل قادیان میں مرا اور امرتسر میں بھی جس مرزائی کو طاعون ہوا نہ بچا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ میری بچی کو طاعون ہوا لیکن محض خدا کے فضل سے بچ گئی اب سوال یہ ہے کہ ہم کرشن جی کی کیوں بیعت کریں؟ امید ہے کہ مرزائی اسکا جواب دینگے۔

خاکسار محمد بخش امرتسر کٹڑہ خزانہ

# فتوے

**سوال نمبر ۱۰۸** - بزرگوں کی وفات مولود کی تاریخ تقرب الیہم مقرر کیا تھا - بعد معلوم ہونے شرک و بدعت ہونے کے بہ نیت ایصال ثواب کے انہیں تاریخ مقررہ پر کر سکتا ہے یا نہیں؟

ابو الحسن تبتی خریدار نمبر ۶۴۳

**جواب نمبر ۱۰۸** - تقرر تاریخ کو امر شرعی نہ جانے یعنی اس تاریخ سے کوئی مزید ثواب کا خیال نہ ہو تو کر سکتا ہے -

**سوال نمبر ۱۰۹** - زید نے بکر سے دو پونڈ چار رضریدی مگر بکر نے تین پونڈ بھیجکر قیمت دو پونڈ کی وصول کی - ایک پونڈ زائد کو کیا کرنا چاہئے؟

حافظ رکن عالم از ناگمرال

**جواب نمبر ۱۰۹** - بکر سے دریافت کیا جائے کہ اس نے تیسرا پونڈ غلطی سے بھیجا ہے یا دانستہ - غلطی سے بھیجا ہے تو واپس لینا چاہے تو واپس کرو - معاف کرنا چاہے تو معاف - بہرحال بکر سے دریافت ہو -

**سوال نمبر ۱۱۰** - کفار اہل کتاب وغیرہ یعنی نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے ابدان پاک ہیں یا نہیں؟ اور ان لوگوں سے اہل اسلام کو مصافحہ و معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر ۱۱۱** - نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے ساتھ اکل و شرب کا کیا حکم ہے؟ درحالیکہ ماکول و مشروب حرام شرعی نہ ہو اور نیز خمر و مردار و لحم الخنزیر سے پاک ہو - پس درصورت ان کا فرین و مشرکین کے ساتھ اہل اسلام کو کھانا پینا اور ان کی دعوتوں اور ضیافتوں میں شریک ہونا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر ۱۱۲** - ذبیحہ اہل کتاب کا اہل اسلام کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ اور عند الذبح تسمیہ کہنا ضروری ہے یا غیر ضروری؟ یعنی اہل کتاب نصاریٰ و یہود کا ذبیحہ جو بدون تسمیہ کے ذبح کیا گیا ہو تو اس کا کھانا اہل اسلام کو روا ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر ۱۱۳** - بجواز استعمال ادویہ انگریزی کا کیا حکم ہے کہ اس کے بعض اجزا کو فرقی ارباب اہل دعوٰی سے مرکب بتلاتے ہیں لیکن وہ ادویہ نشہ نہ لاتی ہوں خصوصاً ایسے مواقع میں کہ جہاں ادویہ کوئی طبیب سوائے ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو -

**سوال نمبر ۱۱۴** - اہل اسلام کو دنیوی معاملات میں کفار اہل کتاب اور غیر اہل کتاب کے ساتھ میل جول رکھنا اور لڑکی نصاریٰ و مجوس کفرہ کی اہل اسلام کو نکاح کرنی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

**سوال نمبر ۱۱۵** - اہل اسلام کو علم و زبان انگریزی و ہندی سیکھنا درست ہے یا نہیں اور بعد تحصیل علوم دینی دیگر علوم - تاریخ - جغرافیہ - ریاضی - منطق و فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنی جائز ہے یا گناہ؟ اور اس شعر کا کیا مطلب ہے؟ ؎

علم دین ست فقہ و تفسیر و حدیث + ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

اور اس شعر پر عمل کرنا ضروری ہے - یا نہیں؟

**سوال ۱۱۶** - بعض علماء کہتے ہیں کہ اس ملک ہندوستان میں جمعہ کی نماز ادا کرنی جائز نہیں ہے - کیونکہ ملک ہندوستان میں حکومت اسلامیہ مفقود اور سلطنت کفار موجود ہے - بعض علماء اس کے برعکس حکم دیتے ہیں - کہ گو کہ ہند میں حکومت اسلامیہ مفقود ہے - لاکن نماز جمعہ ادا ہو جاتی ہے - اور ضرور نماز جمعہ ادا کرنی چاہئے - بعض حضرات نماز جمعہ و ظہر دونوں کو ادا کرتے اور ادا کرنیکا حکم دیتے ہیں - پس عوام اہل اسلام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہئے؟

**سوال ۱۱۷** - اذان اور اقامت میں آنحضرت کا نام مبارک سنکر انگوٹھے چومنے کا رواج عام ہو گیا ہے - اور اس کو باعث محبت رسول مقبول اور کار ثواب سمجھا جاتا ہے - پس یہ فعل ابہامین کا ثواب ہے یا مباح یا بدعت؟

**سوال ۱۱۸** - بعد ادائے نماز پنجگانہ و جمعہ باہم مصافحہ اور نماز عیدین کے بعد مصافحہ اور معانقہ کیا جاتا ہے پس یہ مصافحہ اور معانقہ درست و مباح سمجھا جائے یا نہیں؟ اور مصافحہ و معانقہ کا محل اور موقع کونسا ہے - اور مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہئے یا صرف ایک ہاتھ سے - اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے میں نصاریٰ کے ساتھ مناسبت و مشابہت ہے یا نہیں؟

السائل عبد اللطیف از باسم ملک بہار

**جواب نمبر ۱۱۰** - قرآن شریف میں ہے - [إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ] یعنی مشرک ناپاک ہیں اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے کہ انکے بدن ناپاک ہیں یا دل ناپاک ہیں اس میں علماء کے دو گروہ ہیں لیکن قرآن شریف کی دوسری آیت میں یوں آیا ہے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ یعنی کفار جو کچھ کرتے ہیں ان کے کاموں نے ان کے دلوں پہ زنگ لگا دیا ہے - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار مشرکین کی نجاست قلبی ہے نہ بدنی پس مصافحہ معانقہ میرے علم میں ناجائز نہیں - واللہ اعلم عند اللہ

**جواب نمبر ۱۱۱** - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی - بلکہ کھانا بھی کھایا تھی اسلئے اسلام میں چھوت نہیں -

**جواب نمبر ۱۱۲** - قرآن شریف میں ہے - وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ یعنی اہل کتاب کا طعام تمکو حلال ہے - اس طعام کی تفسیر میں علماء مفسرین نے گوشت وغیرہ مراد لیا ہے - اور لکھا ہے کہ اگر غیر اللہ (مسیح وغیرہ) کے نام پر ذبح نہ کریں تو جائز ہے -

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ۱۱۳ - شراب کا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں - حدیث شریف میں آیا ہے - ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام یعنی جو چیز زیادہ مقدار نشہ دے وہ تہوڑی بھی حرام ہے پس جس دوا میں شراب ہوگی خواہ کم ہو یا زیادہ وہ حرام ہے - ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں کوئی نہ کوئی دیسی طریق علاج کا نہو -

جواب ۱۱۴ - جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ یہودی کی زمین کو اجرت پرپانی دیا تہا - حضرت یوسف علیہ السلام نے کافر بادشاہ کی نوکری کی -

جواب ۱۱۵ - جائز ہے - چونکہ علوم عربیہ کی تحصیل میں منطق فلسفہ پڑہایا جاتا ہے تو تاریخ جغرافیہ نے کیا گناہ کیا ہے - جبکہ محدثین نے بہی علم حدیث کے لئے تاریخ دانی کو ضروری کہا ہو - شعر مذکور کا مطلب یہ ہے کہ دینی ضرورتوں کے لئے علم حدیث تفسیر اور فقہ پڑہنی چاہیئے - دینی ضروریات مسائل کی انکے سوا اور کسی علم سے متعلق نہ کہنی چاہئیں - ہاں اگر کوئی دنیاوی مطلب کسی علم سے حاصل کرنا ہو تو جائز ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عبرانی سیکھنے کیلئے مامور فرمایا تہا -

جواب ۱۱۶ - مخبر عالم کی بات کی شہادت قرآن و حدیث دیں تو اسے قبول کریں جہوکی شہر الٰہ میں مسلمان بادشاہ کا ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر ثبوت اسکا نہیں - پس جو شخص مدعی ہو اس سے ثبوت طلب کریں اگر کافی ثبوت دے تو خیر ورنہ دعویٰ غلط مگر ثبوت مشکل بلکہ محال ہے -

جواب نمبر ۱۱۷ - بے ثبوت ہے - کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا - اسلئے بدعت ہے

جواب نمبر ۱۱۸ - مصافحہ عام طور پر تو سنت ہے مگر ان مواضع کی خصوصیت سے کرنا بدعت ہے ہاں اگر کوئی شخص ان مواضع کو بہی اسی عموم میں سمجھ کر کرے تو جائز بلکہ سنت ہے مصافحہ ایک ہاتھ سے ہی ہے دو سے بہی ہے (بخاری)

سوال نمبر ۱۱۹ - زید اپنی عورت ہندہ کو نکاح کر کے نو سال کا زمانہ ہوتا ہے - مذکور نے نو سال تک ہندہ کو اچہی طرح سے نہ رکہا اور تکلیف بہی دیتا تہا - اور نان و نفقہ سے تنگ کر رکہا تہا - اور سب و شتم اور مار شروع کر کے گہر سے چلدیا - ہندہ اپنے والدین کے گہر کو گئی - اسنے کیونت ہندہ کو حمل تہا - تولد ہونے کی پیشتر ہی ایکدفعہ شوہر کے مکان کو اپنی والدہ کو ساتھ لیکر گئی - ہندہ کو دیکہتے ہی زید نے کہا تو کیوں آئی میرے گہر کو میں تجہ سے راضی نہیں چلاجا اپنے گہر کو - ہندہ شوہر کی مکان سے آکر چار سال کا عرصہ ہوتا ہے - تولد ہونے کی کیفیت بہی لکہکر روانہ کی - نہ تو خطوط کا جواب دیتا ہے نہ تو بلاتا ہے - نہ تو نان و نفقہ کی خبر لیتا ہے - اب ہندہ نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے - اس بارہ میں قرآن و حدیث سے کیا حکم ہے درج اخبار فرما کر جواب باصواب سے بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں - اس شہر کا قاضی فسخ نکاح کر کے دوسرے کوئی شخص کو نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

راقم صوبیدار محمد زین العابدین پنشن خریدار نمبر ۵۹۶ ازپر لاکمڑی ضلع گنجام

جواب نمبر ۱۱۹ - قرآن شریف میں فرمایا ہے عاشروھن بالمعروف یعنی عورتوں سے حسن سلوک سے نباہ کیا کرو - حدیث شریف میں آیا ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یعنی اسلام میں ضرر رسانی کسی طرح جائز نہیں - اسی لئے علماء میں ایسی عورت کے حق میں (جسکو خاوند بوجہ ناداری کے نان نفقہ نہ دے سکے) اختلاف ہوا کہ اسکا نکاح فسخ ہوجائیگا - یا نہیں - علماء حنفیہ اسکے مخالف تھے کہتے تہے لا یفرق بینہما لعجزہ عنہا ویؤمر بالاستدانۃ علیہ یعنی فسخ نکاح نہ کیا جاوے - بلکہ عورت کو حکم دیا جاوے کہ خاوند کے نام پر قرض اٹہا کر کہاوے - مگر چونکہ یہ تجویز بالکل ناپائدار تہی اسلئے کہ جو شخص نادار ہو اسکو خود تو قرضہ ملتا نہیں اسکے نام پر اسکی عورت کو کون دیگا اسلئے علماء حنفیہ نے خود اس رائے کو چہوڑدیا - چنانچہ شرح وقایہ میں ہے - اصحابنا لما شاھدوا الضرورۃ فی التفریق لان دفع الحاجۃ الدائمۃ لا یتیسر بالاستدانۃ والظاھر انہا لا تجد من یقرضہا وغنی الزوج امر متوھم استحسنوا ان ینصب القاضی نائبا شافعی المذھب یفرق بینہما یعنی ہمارے علماء نے جب علیحدگی کرادینے ہی میں ضرورت سمجہی کیونکہ دائمی حاجت قرض لینے سے پوری نہیں ہوسکتی اور ایسا کوئی شخص مل ہی نہیں سکتا جو ہمیشہ عورت کو قرض دیتا جاوے اور خاوند کی آسودگی اور غنا ایک موہومی امر ہے اسلئے یہ بات پسند کیگئی ہے کہ قاضی اگر حنفی مذہب ہے - تو اپنا نائب کسی شافعی کو کردے جو ان دونوں میں تفریق کردے" (باب النفقہ)

جب نادار کے حق میں یہ حکم ہے جو ایک حد تک قدرتی معذور بہی ہے اور نان نفقہ کے علاوہ باقی حقوق زن و شوئی ادا کرتا ہے - تو جو ظالم نہ نان نفقہ دے نہ حقوق زن و شوئی ادا کرے - تو ایسے ظالم کے پہندے سے عورت مسکینہ کو بہت جلد چہڑا لینا چاہیئے - پس شہر کے قاضی یا مفتی صاحب عورت مذکورہ کا شرعی طور پر فسخ نکاح کرا سکتے ہیں -

سوال ۱۲۰ - ایک کس عورت مسلمان نے مذہب عیسائی اختیار کرلیا - اور اپنے خاوند مسلمان سے علیحدہ ہوکر عرصہ چہ سات ماہ تک عیسائیوں میں رہی اب پہر عورت مذکورہ مذہب عیسائی سے تائب ہوکر مشرف باسلام ہوگئی ہے - آپ یہ فرماویں - کہ کیا بدون طلاق دینے خاوند اول مسلمان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں -

سوال ۱۲۱ - ایک شخص نے ایک عورت بیوہ سے نکاح کیا - مگر بعد نکاح ہوجانے کے

# انتخاب الاخبار

**لالہ تارا چند صاحب** آریہ اپدیشک نے تین سال کی کامل تحقیقات کے بعد مذہب اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام شیخ عبدالرحمن رکھا گیا ہے۔ ۲۷ کو ۵ بجے شام منڈا گڑھ میں قبول اسلام پر ۲ گھنٹہ لیکچر دیا۔ آریہ مت اور اسلام کی تعلیم کا مقابلہ کیا گیا۔

**بابو عبدالعزیز صاحب** نگینہ بہار پرشاد آجکل پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ لاہور۔ میانمیر۔ لودھانہ میں لیکچر ہوئے۔ مگر کوئی آریہ مہاشہ نہ بولا۔

**امرتسر** میں مسلمانوں نے عیدگاہ میں جمعہ کے روز علکرد فعیہ طاعون کے لئے دعا کی۔

**کہتے ہیں** ترکوں اور انگریزوں میں مصر کی وجہ سے کشیدگی ہوتی جاتی ہے۔ (خدا شر سے بدانگیزد کہ در آن خیر ما باشد)

**امریکہ کے علاقہ میں** جو زلزلہ شدید آیا ہے۔ کرشن قادیانی اسکو اپنا اثر بتلاتے ہیں زکیوں نہو۔ آپکے وجود بے جود سے خیر کہاں ؟)

**دہلی میں** مرزائیوں اور عیسائیوں میں مسئلہ صلیب مسیح پر بحث ہوئی نامہ نگار لکھتا ہے کہ مرزائی مسیح کی صلیبی موت سے منکر تھے۔ غالب رہے۔ مگر اُن کے دلائل کا ذکر نہیں کرتا جن سے وہ غالب ہے۔ مرزائی اور کسی کام میں غلبہ فدہ مشتبہ امر ہے۔

**کلکتہ** میں بدمعاشوں کا ایک گروہ گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ گروہ متفرق ریلوی لائنوں پر دیسی مسافروں کو دھتورا دیکر ان کا مال و اسباب چرا لیتا تھا۔ (نتیجہ نکلا کہ مسافر کسی کے ہاتھ سے کوئی چیز کھانے سے احتیاط کریں)

**اس گروہ** کا سرغنہ رام سہائی ہے یہ شخص گذشتہ نومبر ہی میں جیلخانہ سے رہا ہوا تھا۔ اور اس نے رہائی پاتے ہی دیسی مسافروں کو دھتورا پلاکر بیہوش کر کے انکا مال اور اسباب لوٹنا شروع کردیا۔

**ہندوستان** کے کئی شہروں میں گذشتہ ہفتہ سخت آتش زدگی ہوئی۔ لاکھوں روپے کا نقصان ہوگیا۔

**کلکتہ** کے جس شخص نے قیصر ہند کا تمغہ عجائب خانہ میں سے چرا لیا تھا۔ اُسنے اپنے جرم سے اقبال کرلیا۔ مجسٹریٹ نے اسکو ۵ ماہ قید با مشقت کی سزا دی۔

**کابل میں** گذشتہ ماہ ۱۶ انچہ برف باری ہوئی۔

**روس** کا پادری فادر گیپن جو اول انقلاب پسندوں کا سرغنہ تھا۔ روسی پولیس کا جاسوس بن گیا تھا۔ اسلئے روسی انقلاب پسندوں نے فادر گیپن کو خفیہ طور سے مار ڈالا

(ایسے کو دیا)

**طاعون**۔ ہفتہ مختتمہ ۲۱ ماہ اپریل در تمام ہندوستان میں ۱۴۷۶۹ طاعونی اموات بمقابلہ ہفتہ سابقہ کی ۱۵ ہزار موتوں کے ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۷۲۹۳ ممالک متحدہ میں ۳۸۱۲ بنگال میں ۳۵۱۸۔ احاطہ بمبئی میں ۱۹۱۳ اور بہار میں ۱۸۵ موتیں ہوئیں۔ (خدا اپنے بندوں پر رحم فرما دے)

**بابو سرندر ناتھ بینرجی** کو جرمانہ ہونے سے ہندوؤں میں عموماً اور بنگالیوں میں خصوصاً نیا جوش پھیل گیا ہے۔

**بندروں کی زبان**۔ سکاگو یونیورسٹی میں بندروں کی زبان سیکھنے کی کوشش ہوتی ہے۔ اس غرض کے لئے بہت سے بندر پنجروں میں رکھے گئے ہیں۔ (شاید یہ اُن لوگوں نے تحریک کی ہوگی۔ جنکا خیال ہے کہ انسان پہلے بندر تھا۔ ترقی کرتا کرتا انسان بن گیا اب ابتدائی زبان سیکھنے کا پھر شوق ہوا)

**اگرچہ** جاپانی عورتیں اپنے سر کے بالوں کی نہایت شائق ہوتی ہیں۔ پھر بھی بہت سی عورتوں نے بالوں کے سنگار کا خرچ کاٹ کردہ رقم خرچہ جنگ کے چندہ میں دینی شروع کی ہے۔

**پشاور** کی سرحد پر شب قدر کے قریب دجار میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا چار دیہاتی مارے گئے۔ ڈاکو اپنے ساتھ کچھ مال بھی لے گئے۔ اور باوجود سخت تعاقب کے ہاتھ نہیں آئے۔

**سانفرانسسکو** (امریکہ) میں صبح ۵ بجے زلزلہ آیا۔ لوگ گھروں سے نکلکر باہر بھاگے۔ زلزلہ تین منٹ تک رہا۔ شمال مشرقی اور کارخانہ کے حصے میں بہت نقصان پہونچا۔ تمام ضلع میں بہت نقصان ہوا۔ ایک سو آدمی مر گئے۔ اور تقریباً ایک ہزار زخمی ہوئے۔ گری ہوئی عمارتوں میں آگ لگ گئی۔ تمام شہر میں پھیلنے کا اندیشہ بھی ہوا۔ اور گیس کی نالیوں کے پھٹنے اور پانی کی نالیوں کے سبب سے آگ بجھانے میں بڑی دقت پیش آئی۔

**بابعالی** نے مہاجرین کی خبرگیری مجلس سے ہجرت کر کے آنیوالوں کی بابت مردم شماری طلب کی ہے تاکہ معلوم ہوسکے کہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں کس قدر تارک الوطن مسلمان بلاد عثمانیہ میں آکر آباد ہوئے ہیں اور حکومت عثمانیہ نے انکی امداد پر کس قدر رقم خرچ کی ہے۔ احکام سلطانی صادر ہوئے ہیں کہ مہاجرین کو جو زمینیں دی گئی ہیں اُن میں سے جہانتک ممکن ہو کوئی قطعہ غیر مزروعہ نہ رہنے پائے تاکہ آبادی کا فائدہ فوت نہ ہو۔

**جموں**۔ گوجرانوالہ میں طاعون زوروں پر ہے۔ امرتسر میں پلیگ کے ساتھ کالرا کی شکایت بھی ہے

ahmadimuslim.de

# سامان زندہ رہستی

## بہشتی سٹ اور دفعیہ نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی بتی روغن کی

جسکو استعمال ہو مرتبہ گھنٹہ کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی بتی پڑی کی ہے جسے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ہے

## جہان تبصرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ۔ اور نسیان کے لئے اکسیر مفید ہے۔ طالبعلموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والوں کو جنکا ہو ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۶

## مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور دماغی و بدنی کمزوری درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے میں دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو دو رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کر دیتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں سبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایک دفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک (ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ کیجائیگی) محصول علاوہ

## مسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلی روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی پختہ اور گاڑھی ہوتی جاتی ہے۔ قیمت ... (ایک درجن سے کم روانہ نہ کیجائیگی) محصول علاوہ

## صغر سنی شادی

کے مضرات اور نقصان سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت ۷ر

المشتہر

علم الدین مینیجر دی میڈیسن ایجنسی

کٹڑہ قلعہ۔ امرتسر۔ (پنجاب)



# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ مل سکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۔ سے ۔ تک فی عدد
" زرین ۔ " ۔ " "
پٹی دیسی اونی ۱۲ ر " ۱۴ ر " فی جوڑہ
" پشمینہ ۔ " ۔ " "
کمبل دیسی ۔ " ۔ " فی عدد
لوئی سفید ۔ " ۔ " "
جراب دوستانہ اونی ۸ ر " ۔ " فی جوڑہ
" سوتی ۔ سے ۔ تک فی درجن
فوجی زین خاکی ۱۲ ر گز سے ۔ تک
صافہ ٹسری اودہ ۔ سے ۔ تک
ازاربند سوتی ۔ سے ۔ تک فی عدد
" ریشمی ۱۲ ر " ۔ تک "
تہمان گبرون باریک و موٹا للعہ سے ۔ تک
جوتہ سادہ ساخت لدھیانہ ۔ سے ۔ "
" زرین ہوشیارپوری ۔ سے ۔ "
لنگیاں اوڑھنی کی ۔ سے ۔ "
رنگین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض ۔ سے ۔ تک

کلاہ سادہ ۔ سے ۔ تک فی عدد
" زرین ۔ " ۔ "
پٹی مہرج ۔ " ۔ " فی جوڑہ
" ترجھیا ۔ " ۔ " "
کمبل فوجی ۔ " ۔ " فی عدد
چادر پشمینہ ۔ " ۔ " "
بنیان و پاجامہ اونی ۔ " ۔ " "
" سوتی ۔ سے ۔ تک "
پٹی براؤ کوٹ فی تہان ۔ سے ۔ تک ۱۰ گز
رومال سوتی ۔ سے ۔ تک فی درجن
صافہ ٹسری خاکی ۔ سے ۔ تک
رومال ریشمی ۔ سے ۔ تک فی عدد
چوتہی ودوتہی ۔ سے ۔ تک "
دری برائے پلنگ ۔ سے ۔ تک
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے
: تی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جہار سوتی و زرین۔ بیج اونی و سنہری و سہری ولیس اونی و سنہری و سہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

### نوٹ

سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو پیشگی یا نقد روپے آنے پر پارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ۔


حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No. 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عہ

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداران سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

چھ ماہ کے لئے ...

مالک غیر سے سالانہ ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونا چاہئے

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

عام مسلمانوں کے تعلقات کی ...

قواعد وضوابط

... ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

... خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

... نگاروں کی خبریں اور مضامین

... مفت درج ہونگے۔

نمبر ۲۷ | امرتسر مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ عیسوی مطابق ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ ہجری | جلد ۳

**معذرت** اس ہفتہ بھی بوجہ دیگر مضامین کے خلافت کا مضمون درج نہ ہو سکا۔ آئندہ ہفتہ سے ضرور مسلسل درج ہوگا۔ انشاء اللہ

## امرتسر میں ایک ہندو رئیس کے ہاں شادی

ہم نے سمجھا تھا کہ حالی کا شعر مسلمانوں ہی کے حق میں ہو کہ ؎

نہیں راس یاں جاہ پیسہ کسی کو + مبارک نہیں جیسو پیسہ کسی کو

مگر اس ہفتہ امرتسر میں ایک ہندو رئیس کے بھتیجے کی شادی سے معلوم ہوا کہ شعر مذکور ہندوستان کی بدقسمتی سے کل ہندوستانیوں پر چسپاں ہے۔ شہر کی تمام طوائف اس شادی میں کیا کفایت کر سکتی تھیں، بنارس۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ میرٹھ تک بھی کفایت نہ ہوئی تو کلکتہ کی مشہور طوائف مسمات گوہر جان کو بھی دعوت دی گئی اور گیارہ سو روپیہ روزانہ ایام اقامت کے اور ساڑھے پانسو روپیہ روزانہ ایام سفر کا مقرر ہوا۔ جس روز سٹیشن امرتسر پر طوائف مذکورہ آئی تو سٹیشن پر لوگوں کا اتنا ہجوم تھا۔ جتنا گورنر یا لفٹنٹ گورنر کے گرد پروانوں کا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سنا جاتا ہے کہ جب وہ کوٹھی کے اس کمرہ میں آئی جہاں بڑے بڑے معزز رئیس

...

اور عمدہ داد بیٹھے ہو۔ سب کے سب سر و قد تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ اس زمانہ کی آزادی کا نہیں بلکہ تعلیم کا نتیجہ ہے۔ جنس و دہرم۔ مذہب۔ اور اخلاق کو بالکل ایک بیکار چیز بنا دیا ہے۔ افسوس!

## دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی

مقالہ ایڈیٹر

کرشن قادیانی کے چیلے چانٹے اہلحدیث کے تعاقبات سے تنگ آکر ادھر ادھر کی باتیں بنا رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اہلحدیث انکو سبز باغ میں سیر کرنیکو جانے دے۔ ۲۰ اپریل کے اہلحدیث میں ناظرین نے ایک مضمون پڑھا ہوگا جس میں جناب مولانا محمد بشیر صاحب بھوپالی کا ایک خط درج تھا۔ کہ قادیانی اخباروں نے انکی نسبت نہ یاں بکا ہے۔ محض قادیانی اخلاق کا اظہار ہو ورنہ دراصل بات کچھ بھی نہیں۔ اسکو جواب میں پھر قادیانی اخبار الحکم ۲۴ اپریل میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جسکی تعمیل پر رقم مضمون نے جناب مولانا ممدوح کے لئے مبلغ پچاس روپیہ اور اڈیٹر اخبار سے اپنی طرف سے مبلغ سو روپیہ انعام بھی مقرر کیا ہے۔ کام کیا ہے؟ جسپر اتنی بخشش بہادر قوم قادیان کے روحانی خزانہ سے دیجائیگی۔ دو ہیں۔ ایک تو دہلی میں مرزائی جلسہ کرینگے۔ اس

ahmadimuslim.de

جلسہ میں مولوی محمد بشیر صاحب حلف اٹھائینگے۔ کہ جو خط میری طرف سے مرزائیوں نے شائع کیا ہے وہ میرا نہیں۔ دوسرا کام جسپر اڈیٹر الحکم نے مبلغ سو روپیہ دینا کہا ہے یہ ہے کہ امرتسر میں مولوی صاحب کو بلوئیں اور وہ جلسہ میں کھڑے ہو کر کہیں کہ قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ بجسد العنصری آسمان پر گیا اور پھر وہی اُتریگا اور جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوٰئے مسیح موعود میں جھوٹے مفتری علی اللہ ہیں۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔"

واہ واہ: بعض بھولے ناظرین کہینگے کہ کام تو بالکل مختصر ہے۔ پھر مولانا ممدوح بلا علاوہ ڈیڑہ سو کی رقم کے اعلائی کام سمجھکر ہی اگر کریں تاکہ ایک کاذب ہمیشہ کے لئے خاموش ہو تو بہتر ہے۔ سو ایسے دوست جواب کو غور سے سنیں۔ ان دجاجلہ کے راز اہلحدیث سے پوچھیں۔ پہلا کام تو فضول ہے کیونکہ مولانا موصوف نے اُس خط سے انکار ہی نہیں کیا۔ تو جلسہ میں اقرار کیا۔ بلکہ اُس خط کی توجیہ بیان کی ہے۔ اُس خط میں یہ لکھا ہے کہ مجھکو بھی ملاقات کا شوق ہے اور خط مندرجہ اہلحدیث ۱۰ اپریل میں لکھا ہے کہ میں نے ملاقات سے انکار کیا۔ اس میں کوئی تعارض نہیں۔ بسا اوقات طبعی طور پر کسی کام کے کرنیکا شوق ہوتا ہے یا کسی شخص کے ملنے کا اشتیاق ہوتا ہے مگر وضعداری یا مصلحت دینی کے لحاظ سے انکار کر دیا جاتا ہے اس میں تعارض سمجھنا قادیانی دجاجلہ کی خوش فہمی ہے۔ دوسرا کام بھی بظاہر تو آسان ہے۔ ہر ایک عالم کا فرض ہے کہ جو بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو وہ کہے چنانچہ مولانا محمد بشیر صاحب نے بھی یہ باتیں جو جلسہ میں اُن سے کہلوائی جاتی ہیں چھاپ کر مشتہر کر دی ہوئی ہیں مگر پھر بھی اُن سے جلسہ پر یہ کیوں کہلوایا جاتا ہے سو اس راز کے سمجھنے کے لئے لعنت کے فقرہ کا مطلب سمجھنا مقدم ہے پس سب کچھ اسی میں راز سربستہ ہے۔ کیا معنے؟ معنے یہ کہ اس جلسہ کے بعد اگر مولانا موصوف کو ذرہ زکام بھی ہوا تو یہ ذات شریف کہدینگے کہ بس یہی اُس لعنت کا اثر ہے۔ جو جلسہ میں جھوٹے پر کہی گئی تھی۔ ہاں اگر یہ لعنت کا جملہ چھوڑ دیں یا اگر انکو لعنت ہی سے محبت ہے تو ذرا اس لعنت کی تشریح کر دیں۔ کہ اسکا اثر کیا ہوگا۔ مگر وہ تشریح بدستخطی کرشن جی کے ہو۔ ایسا نہو کہ آئندہ کو حضرت صاحب کو کوئی الہام ہو جائے کہ مولانا ممدوح کو جو فلاں روز نزلہ یا زکام ہوا تھا بس یہی اُس لعنت کا اثر ہے جو جھوٹے پر ہوئی تھی۔ اور چیلے چانٹے بھی سبحان اللہ جل جلالہ کہتے ہوئے آمنا و صدقنا کہنے لگ جائیں جب وہ ایسا کہینگے تو ہم بھی مولانا ممدوح سے درخواست کرینگے کہ اس مضمون کا ایک نقلی خط بھیجدیں جو اہلحدیث میں شائع کیا جاوے۔ امید ہے کہ مولانا ممدوح بھی منظور فرماوینگے۔

ناظرین! آپ لوگ یہ باتیں کوئی فرضی نہ جانیں۔ ان ذات شریفوں سے ایسی قسم کی نظایر پہلے ہو چکی ہیں۔ آتھم عیسائی کی بابت پندرہ ماہ میں مرنیکا الہام ہوا۔ آخر جب نہ مرا تو منصوبہ گھڑ لیا کہ میری پیشگوئی سے دل میں ڈر گیا اس لئے بچ گیا۔ اگر نہیں ڈرا تو جلسہ میں قسم کھائے پھر دیکھو سال تک اُسکو کیا ہوتا ہے۔ اُس بڈھے تجربہ کار نے جانا کہ پہلی پیشگوئی کے خاتمہ پر جو ان حضرت کو ذلت نصیب ہوئی ہے کہ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ ؎

مہینے پندرہ جو گذرے کے گذرے + ہے آتھم زندہ اے غلام مرزا
تری تکذیب کی خشش د قمر نے (؟) + ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تونے + کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا

کوئی یہ کہتا پھرتا ہے کہ ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے + سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہو دیگا نبوت کا + پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

یہ حضرت اس ذلت کو ایک سال تک ملتوی کرنا چاہتے ہیں الٹی انکی بلا کو غرض پڑی تھی کہ وہ جلسہ میں قسم کھاتا۔ ایسا ہی جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابو الحسن صاحب تبتی حال مقیم مسوبرہ (شملہ) اور ملا محمد بخش لاہوری کی بابت متفقہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر یہ توبہ نہ کرینگے اور میری مخالفت نہ چھوڑینگے تو تیرہ ماہ کے عرصہ میں ان کو سخت ذلت پہونچیگی۔ آخر کیا ہوا۔ میعاد گذرنے کے بعد جب سوال ہوا کہ کیا ذلت پہونچی تو بہت سی ذلتیں گنوا دیں منجملہ اُن کے ایک بڑی ذلت یہ پہونچی کہ سرکار کی طرف سے مولوی صاحب کو چار مربع یعنی دو تین سو بیگھہ اراضی ملی ہے بس یہی ذلت ہے کیونکہ زمینداری کا پیشہ ذلیل ہے۔ اسپر بھی سوال ہوا کہ اچھا مولوی صاحب کو تو یہ ذلت پہونچی خدا کرے سب مومنوں کو ایسی ذلت پہونچے۔ کہ سینکڑوں بیگھوں اراضی کے زمیندار بنجائیں، مگر باقی اور مخصوصوں کو کیا ذلت پہونچی؟ تو اسکا جواب دیا کہ انکی ذلت اصلی نہ تھی تبعی تھی جب مولوی صاحب کو پہونچگئی تو بس وہ بھی ذلیل ہو گئے واہ کیا کہنے ہیں ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باراں شد

مرزائیو! کرشن پنتھیو! تم تو ایک فضول کام کے لئے جلسہ کرنا چاہتے ہو۔ مگر ہم تمہیں ایک ضروری کام کے لئے جلسہ میں بلاتے ہیں۔ اور انعام بھی دیتے ہیں۔ پس سنو! تمہارے پیر و مرشد بلکہ مجدد بلکہ مہدی بلکہ مسیح بلکہ کرشن گوپال (؟) قادیانی نے اپنی تصنیفات میں اپنی نبوت کے دلائل میں ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ کوئی

ahmadimuslim.de

غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل مرحوم علی گڈھی نے دعا کی تھی کہ خداوندا! جو ہم دونوں (مولویصاحبان) اور (مرزا صاحب) میں سے جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مرے۔ چنانچہ وہ مرگئے۔ اس مضمون کی دعا دونوں مرحوموں کی کتابوں سے دکھا دو تو مبلغ پانسو نقد ہم سے انعام لو دیکھو ہم اس میں کوئی بحث نہیں کرتے کوئی لعنت نہیں کرتے نہ کہاتے۔ صرف اس مضمون کا جو تمہارے مسیح نے لکھا ہے مولوی صاحبان کی کتابوں سے ثبوت چاہتے ہیں۔ وہ بھی اسلئے کہ تمہارے مہدی اور مسیح نے اس دعا کو اپنی نبوت کی صداقت پر بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ تمہاری خاطر جلسہ بٹالہ میں ہوگا۔ جو قادیاں سے سات آٹھ کوس ہے اور امرتسر سے اٹھارہ کوس۔ تین معزز غیرجانبدار اشخاص اُس عبارت کا فیصلہ کرینگے اور سب حاضرین کے سامنے مرزا صاحب کی عبارت اور مولوی صاحبان کی عبارتیں سنا کر اپنا فیصلہ دینگے

**مرزائیو!** حوصلہ ہے تو یہ کام کرو ؎

تا سیاہ روئے شود ہرکہ دروغش باشد

**اڈیٹر الحکم!** تمہارا تو مقدم فرض ہے کہ تم اس جلسہ میں آؤ۔ تمہیں یاد نہیں کہ تم نے جناب حافظ عبد القدوس صاحب سہارنپوری کو لکھا تھا۔ کہ میں حتی المقدور اس امر کے متعلق کوشش کرونگا۔ کیا تمہاری کوشش کا نتیجہ یہی ہے کہ دم بخود ہو رہے ؎

چنیں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

**مرزائیو!** کیا تمہاری غیرت کا یہی تقاضا ہے کہ ایک مخالف تم سے ایک ایسی بات کا ثبوت مانگتا ہے جسکو تمہارے نبی نے اپنی صداقت کی دلیل پیش کیا ہے مگر تم ہو کہ کروٹ بھی نہیں لیتے۔ سچ پوچھو تو ایسی بے حمیت اور بے غیرت زندگی سے تمہارے لئے مرجانا بہتر ہے کیا تم اتنی کو کافی جانوگے۔ اور ثبوت دینے کو آؤگے؟ ہرگز نہیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ اہلحدیث کی پکڑ ایسی ویسی نہیں ؎

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل ✚ میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

# بابو عبد العزیز صاحب (جگد مبا پرشاد) لودہانہ میں

از بابو برکت علی صاحب پنشنر لودہانوی

جناب شیخ عبد العزیز صاحب (سابق بابو جگد مبا پرشاد صاحب ورما آریہ پریچک ملک برہما) معہ جناب مولوی عبد المجید صاحب لاہور سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں اتفاقًا لودہانہ میں بھی ایک روز کے لئے قیام فرمایا۔ اور ۲۲۔ اپریل ۱۹۰۶ء سے ۲۶ تک وعظ و لیکچر ہوتے رہے۔ اہل اسلام لودہانہ کو خصوصًا و دیگر عام شائقین کو عمومًا محظوظ فرمایا۔ ہر روز ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک شام کیوقت لیکچر ہوتے اور رات کے ۹ بجے کے قریب سے گھنٹہ دو گھنٹہ وعظ مختلف احباب کے مکانات پر۔ دو موقعوں پر ہوتی رہی۔ لیکچر شیخ عبد العزیز صاحب متعلق آریہ سماج کی تعلیم اور اسکی کتب مسلمہ سے اسکو تعلق ہے جیسا کچھ ہے۔ لیکچر دیئے گئے مولوی عبد المجید صاحب نے بدستور سابق چیلنج دیا کہ یوں تو بحثیں ختم نہ ہونگی جواب الجواب چلے ہی جاویں گے۔ اور سلسلہ چلا ہی جاویگا۔ صورت تصفیہ کی یہ ہے کہ ایک میز پر سب کتابیں جنہیں آسمانی کتب ہونیکا دعویٰ ہے رکھی جاویں۔ یا جو کہ خدا کی طرف سے مانی جاتی ہیں وہ باہم مقابلہ کے لئے ایک میز پر رکھی جاویں۔ پہر میں تو قرآن مجید پیش ہونگا۔ اور جو جو خوبیاں اور مضامین بیان کروں۔ بالمقابل دوسرے صاحب بھی ویسا ہی بیان بالترتیب سناتے جائیں۔ پھر دیکھا جائیگا۔ کہ کونسی کتاب غالب ہے۔ اور کونسی کتاب لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے جو کتاب اپنی طرف خلق اللہ کو زیادہ ہو لا و دو ہی کھینچتی ہے۔ ورنہ یہ بھی فرمایا کہ دہرمپال نو آریہ کو عربی سے اس قدر مس نہیں ہے۔ جسقدر شیخ عبد العزیز صاحب کو سنسکرت سے ہے۔ اگر انکو عربی لٹریچر کا دعویٰ ہے تو جن شرائط سے ہم چاہیں عربی عبارت کی ترکیب اور بے اعراب عربی عبارت یا اشعار کو پڑھ جائیں۔ تب ہم انکی عربیت کے قائل ہونگے ورنہ زبانی لاف زنی سے کیا فائدہ اگر عربی تو ہم سے پڑھی ہوتی او نئی فلسفی روشنی کا چسکا نہ ہوتا۔ تو تبدیل مذہب کی ضرورت ہی کیا تھی۔ عربی میں وہ فلسفہ اور سائنس موجود ہیں جو موجودہ اور پرانے فلسفیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ مہاتما جگدمبا پرشاد یعنی شیخ ابو عبد العزیز صاحب نے آپشدوں سے و ویدوں کا ستیارتھ بیان کیا کہ اس سے قدامت مادہ ثابت ہی نہیں اور یہ بھی دکھلایا کہ یہ بھی محض سوامی جی کی بناوٹیں ہیں جو کہ لفظی ترجمہ سے علیحدہ ہو کر کی گئی ہیں اور کتاب آریہ سماج کی پول موسوم بہ تحفہ آریہ سماج میں انہیں مسائل کو درج کر کے تین ہزار دوسو کا چیلنج دیا ہے کہ جو کوئی ان سوالوں کا جواب دیگا اسکو وہ روپیہ دیا جاویگا۔ چنانچہ روپیہ شیخ محمد صدیق صاحب خلف محمد عمر صاحبان تاجران دہلی کے پاس جمع کرا دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ جواب صحیح ہو سکے۔ منصفان مسلمہ فریقین کی رائے سے روپیہ دیا جاویگا۔ اور ہر ایک جلسہ میں یہی مشتہر ہوتا رہا۔ اور آریہ صاحبان عام اہل مذہب وملت کو شمولیت جلسہ اور تحقیقات علمی کی عام اجازت تھی۔ آریہ صاحبان نوٹ تو کرتے رہے سوال کوئی نہیں اٹھایا۔ حالانکہ مسائل کی علمی تحقیق

---

سلہ امرتسر میں عیسائیوں سے ہمارا ایک دفعہ ایسا مقابلہ ہوا تھا۔ (اڈیٹر)

سلہ یہ کتاب دفتر اہلحدیث سے مل سکتی ہے۔ (اڈیٹر)

مباحثہ دیوریا

یہ وہ مباحثہ ہے جس نے پورب میں اسلام کا سکہ مخالفوں کے دلوں پر جما یا تھا آریوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ قیمت ۶؍

مینیجر اہلحدیث امرتسر

کی صاف اجازت تھی مگر اب سنا جاتا ہے کہ آریہ صاحب بوجہ بحث کو فضول جانکر الگ ہو بیٹھے۔ تحقیق حق و باطل کا طریق جو بحث کے ذریعہ ہوا کرتا ہے اسکو ترک کرنیکا مشورہ کر رہے ہیں۔ دیکھنا چاہئے کہ یہ بات کہاں تک صحیح ہے۔ بعض آریہ صاحبوں نے شیخ صاحب کو الزام دیا کہ … روپے نہ ملنے پر مسلمان ہو گئے۔ چونکہ بالکل بے بنیاد نکلا یہ جو تحریر کا حوالہ دیتے ہیں اسکی تحریری جواب مانگتے ہیں اس کا جواب بھی شائع ہو چکا ہے۔ آخر شب کو … مولوی عبدالمجید صاحب کا وعظ اور دو طالب علموں کی نظمیں سنائی گئیں۔ اور انہوں نے نہایت خوش لہجہ سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بابو صاحب شیخ عبدالعزیز نے بھی معمولی اخلاق انعام کا دیا اور کسی قدر اختلافات لفظی کا حال سنایا بلکہ سوامی دیانند جی کیا کر گئے ہیں بابو جی صاحب کے وعظ کا خلاصہ تھا کہ مسلمانو! آپس میں اتفاق رکھو۔ ورنہ تمہاری غفلت غیر قوموں کے نزدیک ہوگی اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔

## ہائے ندوہ!

از مولوی حبیب … [illegible]

اف ری کزی محبت کہ ترے سوختہ جان
جس جگہ بیٹھ گئے آگ لگا کے اٹھے

اخبارات میں ندوہ کے متعلق مضامین دیکھکر کہ ندوۃ العلماء پر اس تھوڑی سی مدت میں تین دور گذر گئے ہیں۔ ایک اسکا آغاز۔ دوسرا اسکا ضعف۔ تیسرا دور ۱۳۲۳ھ سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس دور میں … ندوہ بنارس میں سالانہ جلسہ کی تحریک شروع ہوئی اور بالآخر قرعہ فال بنارس کے نام پر نکلا اور یہ بھی ہو گیا کہ ۱۴-۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ صفر ۱۳۲۴ھ روز شنبہ۔ یکشنبہ۔ دوشنبہ انشاء اللہ تعالیٰ ندوۃ العلماء کا (یا بعنوان جلسہ منعقد ہوگا) مجھے بھی اسوجہ سے کہ ندوہ ایک اسلامی جلسہ ہے اسکی برکات و فیوض سے مستفید اور انکی زیارت سے مشرف ہونیکا شوق پیدا ہوا اور بنام خدا ہرچہ بادا باد کہکر بنارس پہنچا۔

یہاں پہنچکر ندوہ کی کیفیتیں ملاحظہ کرکے ندوہ کے متعلق جو خیال پیدا ہوا اسکا اظہار قوم پر عموماً اور اراکین ندوہ پر خصوصاً مناسب بلکہ انسب معلوم ہوا قبل اظہار یہ گذارش کر دینا بھی ضرور ہے کہ مجھکو ندوہ کے ساتھ اسکو اسلامی جلسہ ہونے کیوجہ سے وہی تعلق محبت۔ ہمدردی ہے جو ایک بہی خواہ اسلام خیر اندیش ہمدرد مسلمان کو ہونا چاہئے اسلئے ندوہ کے متعلق میری خیالات کا اظہار اسی ہمدردی و محبت کے اعتبار سے صرف بہی خواہی خیر اندیشی۔ اصلاح پر مبنی ہونگے ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

میرا تو یہ خیال تھا کہ ندوہ کا یہ نیا (تیسرا) دور جو شروع ہوا ہے وہ ضرور تلافی مافات کریگا۔ اور قوم کے حق میں پہلے کے اعتبار سے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ اراکین ندوہ کی سرگرمی قابل قدر ہوگی۔ مگر افسوس خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

غالباً ہر اسلامی جلسہ کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوتے ہیں۔

بادنوق (؟) اسلام کے رُخ انور سے گرد اٹھانا (؟)۔ قوم کو موعظہ حسنہ سے بہبود فرمانا۔ انکی صلاح و فلاح کی ترکیبیں سوچنا۔ باہمی نفاق و شقاق کے دور کرنے کی کوششیں کرنا۔ تمدن و معاشرت کے طریق بتانا۔ خوابیدہ قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنا۔ قرآن مجید۔ حدیث شریف کی اشاعت کرنا اور ان اغراض کے ساتھ لازمی طور پر جلسہ کا ایسا عنوان ہونا کہ اگر قوم انکی طرز و اداء سے اچھا سبق نہ لے تو اسکو برا اثر پڑنے کا بھی موقع نہ ملے۔ اور ان اغراض کے حاصل کرنے کے لئے … مسلمان قوم کی شرکت کو ضروری سمجھنا … لومۃ لائم کے … مصداق ہیں اور انکو مجوزہ اغراض و مقاصد پر آزادی کے ساتھ تقریر کرنیکا موقع دینا وغیرہ وغیرہ

بحیثیت اسلامی جلسہ ہونے کے ندوہ کے اندرونی اغراض بھی یہی ہونگے گو ان اغراض و مقاصد اور ان کے لوازم کے انجام دینے میں ندوہ کو کہاں تک … حاصل ہوئی اسکو اہل بنارس و شرکاء جلسہ ہی خوب جانتے ہیں۔

اگر میں مجنوں کی چشم لیلیٰ بین سے کام لوں تو اس میں شک نہیں کہ یہ جلسہ ندوۃ العلماء قوم کی پہچان کا لب … اتحاد کی روح پھونکنے والا اور … تنزل کے نہایت عمیق گڑھے سے ترقی کرکے اعلیٰ اوج پر پہنچانیوالا ہے۔ مگر افسوس اگر میں ایسا کروں تو مجھے … خائن کے بد لقب سے ملقب ہونے کے لئے آمادہ ہو جانا چاہئے۔

منتظمان ندوہ کی غیر معمولی زینت اور جلسہ گاہ میں شرکت کے لئے ایک روپیہ فی کس بطور محصول ادا کرنا اور پہرہ کا وہ حسن انتظام جس سے اسلامی جلسہ کی شان … ہے یا … انکی نظیر سلف صالحین سے آجتک نہیں پائی۔ یہ سب ایسی باتیں … نہیں چاہتا کہ انکا تذکرہ کرکے قوم کے دل کو ندوہ کی جانب سے برا … کم مایہ اور غریب مسلمان جو محصول ادا کرنے کی لیاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور انکا ندوہ کے مبارک جلسہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کیلئے واویلا کرنا اور اس خاص جلسہ کے منظر اور سین دیکھنے کے شوق میں بیتابانہ ہجوم کرنا اور اس پر انکا پہرہ والوں سے دھکے دھکیا کھا کر مایوسی کے ساتھ آہ کرتے ہوئے وہاں سے پلٹنا بیلے …

ahmadimuslim.de

پر درد واقعات ہیں جو ایسے شخص کو بھی آٹھ آٹھ آنسو رُلا سکتے ہیں جس کے دل میں ذرا سا بھی رحم نہو۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بے عنوانیاں بھی ندوہ کے اغراض میں سے تھیں یا اراکین ندوہ کے حسن انتظام کا نمونہ تھا۔

ایسے جلسہ سے جسکے حسن انتظام کا یہ حال ہو اور اس کے اراکین اسکو اُن اغراض کے انجام دینے میں جنہیں سے ایک باہمی اتحاد بھی ہے جانبداری اور تعصب سے کام لیں، قوم کہاں تک بہرہ مند ہو سکتی ہے۔ یہ فیصلہ میں انکو اراکین ندوہ ہی کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔

اسلام! تو اچھا ہے مگر افسوس صد افسوس تیرے اس زمانے کے نام لیوا اچھے نہیں ہیں۔ ہماری بے عنوانیوں سے جو تیری شان کے خلاف ہیں۔ تیرا بارونق چہرہ ہرگز بے رونق نہیں ہو سکتا۔

اسلام! تیرا چہرہ آفتاب سے بھی زیادہ روشن اور تاباں ہے۔ ہماری بد اعمالیاں ہزار گرد اڑائیں۔ مگر تیرا منور اور درخشاں چہرہ ہرگز غبار آلودہ اور بدنما نہیں ہو سکتا۔

اسلام! تیرے اصول پاک ہیں ہماری شامت سے تیرے پاک اصول پر دھبا نہیں آسکتا۔

اسلام! تو وہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلے جانشین نے تیری خاطر کیسی اور ہی تھی۔

اسلام! ابتداءً تو نے ایسے لوگوں کے کنار عاطفت میں پرورش پائی تھی جنہوں نے تیرے حقوق کے ادا کرنے میں اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کی

اسلام! تیری سادگی اور مبارک صورت نے تھوڑے عرصہ میں تمام جہان کو اپنا شیدا اور فریفتہ بنا لیا تھا۔

اسلام! تو نے قلیل عرصہ میں ایک عالم کی کایا پلٹ دی۔

اسلام! اب بھی تو وہی اسلام ہے۔ تیرے وہی پاک اصول ہیں۔ تیرے اگلے قدردان اور جان نثار قبروں میں لیٹے ہوئے اس طرح خواب عدم کے مزے لے رہے ہیں کہ شور حشر ہی انکو جگائیگا تو وہ جاگینگے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جزاهم الله خير الجزاء

مگر افسوس! تیرے موجودہ جان نثار (الا ماشاء اللہ) اگرچہ بہت کچھ تیری جان نثاری کا دم بھرتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ اس مصنوعی جان نثاری کے پردہ میں اپنی ذاتی غرضوں کے پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ہے

لاکھ وہ چھپتے گئے چال سے پہچان گئے + اسکو وارفتہ قیامت کی خبر کہتے ہیں

ناظرین! تو اصلاحی جلسہ ہونے کی حیثیت سے اہل اسلام کے حق میں ایک لہلہاتا ہوا باغ تھا۔ اور جس طرح بوستان چمن سے چمن کی زینت ہوتی ہے۔ اسی طرح تیرے پاکیزہ اصول اور تیری مصالح آمیز اغراض اور تیرے اعلیٰ مقاصد تجھکو زیادہ رونق بخشنے والے تھے مگر ہائے افسوس کہ تیرے اراکین کی کارروائیاں تیرے لئے باد سموم کے جھونکے ثابت ہوئیں۔ ہے

دوست ہی دشمن جاں ہو گیا اپنا حافظ + نوش دارو نے کیا اثر سم پیدا

حسب قرارداد پروگرام جو صاحب تقریر کرنے کیلئے اسٹیج پر تشریف لاتے تھے۔ انکی تقریر ان کے بیان ان کے محدود خیالات نے باہمی اختلاف اور عداوت کی ترقی اور قوم کے اشتعال طبع میں مدد دینے میں سہاگہ کا سا کام کیا۔ وفاق کی بیخکنی کی گئی اور نفاق کی بنیاد ڈالی گئی۔ اتحاد کو خیرباد کہا گیا اور اختلاف کو مرحبا۔

منجملہ اغراض ندوہ ایک غرض باہمی اتفاق و اتحاد بھی ہے جن اصول پر یہ قائم ہوا تھا۔ ان کے خلاف تقریر کرنا ندوہ کے حق میں بد اندیشی۔ تنگ ظنی اور سر سے اسکی بیخکنی کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ ندوہ بنارس ایسے زرخیز شہر میں (اور شہروں کے اعتبار سے جہاں جہاں ندوہ قائم ہوا) ناکام رہا۔ جو ندوہ ایسے بانشان و شوکت جلسہ کے لئے غایت درجہ کی ہزیمت ہے۔ اسلئے میری رائے ہے کہ ندوہ کو پرشان و شوکت جلسہ کل مکروہات سے پاک کرکے اسلامی طریقے پر قائم کیا جاوے تا افسردہ قوم میں دم مسیحائی کا اثر دکھائے اور اس میں شرکت کے لحاظ سے ایسے مصلحان قوم کا خیر مقدم کیا جائے اور انکو آزادی کے ساتھ تقریر کرنے کا موقع دیا جائے جو اہل حق میں لومۃ لائم کی اصلاً پرواہ نہیں کرتے ورنہ یاد رہے کہ انہیں کانوں سے ایک دن سننا پڑیگا۔ کہ ندوہ ہو گیا ہے

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد + بے دولتی از نفاق خیزد

شاید میری یہ تحریر اراکین ندوہ کے ملال طبع کا باعث ہو۔ مگر چونکہ میں نہیں چاہتا کہ ندوہ کو بکام دشمنان دیکھوں اسلئے میں نے اسقدر لکھنے کی جرأت کی۔ امید ہے کہ آپ مجھے معاف فرمائیں گے۔ فقط

راقم بہی خواہ اسلام ع-س-ن- از ریاست نیپال

# اہلحدیث کی فتح

گو عدالت ہائے عالیہ پریوی کونسل کے فیصلوں کے بعد [illegible] مقامی فیصلوں کی اشاعت چنداں ضروری نہیں۔ مگر اس خیال سے کہ [illegible] تاہم مشفق جو جماعت اہلحدیث کو مقدمہ بازی کا الزام لگایا کرتے ہیں وہ غور کریں کہ جو لوگ فیصلہ [illegible] [illegible] وہ عدالت کے [illegible] کی مدافعت [illegible] کے لائق ہیں [illegible]

کوئی دیکھو دیکھا [illegible]

اڈیٹر

## ترجمہ فیصلہ جناب منصف صاحب بہادر [illegible]

## مابین اہل حدیث و حنفیہ بابت مسجد صدر بازار قصبہ چائی باسہ

بعدالت منصف چائی باسہ تاریخ منفصلہ ۱۹ فروری [illegible]

عبداللطیف مدعی (اہلحدیث) **بنام** میر یادعلی و دیگر اشخاص مدعا علیہم (حنفی)

قصبہ چائی باسہ کے صدر بازار میں ایک مسجد واقع ہے۔ [illegible] کے مقدمہ کے بارہ میں مدعی کا یہ بیان ہے کہ وہ اور دوسرے مسلمانان سنی فرقہ اہلحدیث برابر اس مسجد میں بطریق فرمان خدا و رسول اور اپنے طریقہ پر آمین بالجہر اور رفع الیدین کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ بتاریخ ۳ ماہ نومبر ۱۹۱۵ء جبکہ مدعی وہاں نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ تو مدعا علیہم نے اوسکو روکا۔ اور یہ مدافعت خلاف قانون سرزد ہوئی کیونکہ مسجد ملک خدا ہے۔ جہاں ہر فرد مسلمان کو استحقاق نماز پڑھنے کا ہے۔ فلہذا مدعی نے یہ مقدمہ دائر کیا۔ باین اغراض کہ چونکہ از روئے شرع محمدی اوسکو حق آمین بالجہر اور رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہے۔ اس لئے اوسی مسجد متنازعہ میں واسطے نماز و دیگر مذہبی فرائض اپنے مطلب سے ادا کرنے کی اجازت دیجائے بغیر کسی قسم کی مزاحمت منجانب فریق مدعا علیہم کے۔ اور حکم امتناعی دوامی جاری کیا جاوے۔ کہ مدعا علیہم مزاحمت کرنے سے باز رہیں۔

مدعا علیہم کا عذر ہے۔ کہ مدعی کا ظہور دعویٰ نہیں ہے۔ اور یہ مقدمہ قابل چلنے کے نہیں ہے۔ کیونکہ مدعی نے حسب دفعہ ۳۰ [illegible] اجازت حاصل نہیں کی۔ اور اس غرض کا دعویٰ [illegible] اور اہل سنت سنی ساکنان چائی باسہ کو [illegible] نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ اور یہ مسجد تعمیر کردہ ایک شخص [illegible] نامی کی ہے جس نے خاص حنفی مسلمانوں کے استعمال کے لئے بنائی تھی۔ اور اب یہ ذاتی ملکیت اس کے وارثوں کی ہے۔ [illegible] ایک مسجد بڑے بازار میں متصل مکان [illegible] جو خاص فرقہ اہلحدیث کی ہے۔ اور مدعی [illegible] نہیں ہے۔ اور اس کو اجازت مسجد [illegible] سے دیگئی تھی۔ باین خیال [illegible] مگر جب یہ غلطی ظاہر ہوئی تو وہ اس مسجد [illegible]

تجویز

[illegible] اس امر کی تجویز پر منحصر ہے اور فیصلہ ایشوز دفعہ ۳ کے

ایشو نمبر ۱۔ مدعی نے دعویٰ بغرض استقرار حق ادائے نماز خاص اپنے لئے کیا ہے۔ نہ کسی جماعت عام کے اشخاص کے لئے اور اسی وجہ سے یہ مقدمہ قابل سماعت ہے۔

ایشو نمبر ۲۔ چونکہ [illegible] کی درخواست کی گئی ہے جس لئے اس میں [illegible] کورٹ فیس کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اور ہم تجویز کرتے ہیں کہ اس میں اسٹامپ فیس کافی ادا کیا گیا ہے۔

ایشو نمبر ۴۔ صفائی [illegible] یہ عذر ہے۔ کہ اور دوسرے مسلمانان فرقہ حنفیہ کو بھی فریق بنانا چاہئے تھا۔ مگر چونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ دوسرے حنفیوں نے مدعی کو مزاحمت کی۔ اس لئے یہ اعتراض بے جا ہے۔

ایشو نمبر ۶ و ۵۔ یہ دونوں ایشو بہت آسانی سے ایک ساتھ تجویز کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ مسجد متنازعہ خاص حنفی مسلمانوں کے استعمال کے لئے بنائی گئی ہے جو فرقہ حنفیہ سے سابق میں یہ مسجد بہت چھوٹی سی تھی۔ اور اس مقام پر جہاں غلام درگاہی نے

ahmadimuslim.de

تعمیر کی گئی تھی بعد ازاں وہ توڑ دی گئی۔ اور وہاں اسی جگہ پر ایک بہت بڑی مسجد اٹھائی گئی۔ مگر کس کے صرف سے تعمیر کی گئی شہادت سے یہ امر ظاہر نہیں ہوا۔ وارثان غلام درگاہی کا کوئی حق اس ملکیت پر نہیں ہو سکتا ہے۔ نہ وہ عدالت میں حاضر ہوئے۔ اور نہ کوئی دعوی کیا۔ یہ صحیح ہے کہ مسلمانان حنفیہ نے بہت دنوں سے اس میں نماز پڑھی ہے مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ مسجد خاص انہیں لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ ایسی کوئی شہادت مسل میں نہیں ہے۔ کہ یہ مسجد خاص کسی فرقہ کی مسلمانوں کے لئے وقف کی گئی ہے۔ علاوہ بریں حسب قانون شرع محمدی ایسی پابندی ہو نہیں سکتی ہے۔ بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ (انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ الہ آباد صفحہ ۴۹۴)

یہ بات قرار پا چکی ہے کہ بموجب شرع محمدی کوئی مسجد کسی خاص جماعت یا فرقہ سنی مسلمانوں کے لئے وقف بالخصوص نہیں کیجا سکتی ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کل مسلمان جا سکتے ہیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق مستحق اتفاق عبادت کر سکتے ہیں۔ کوئی ایک فرقہ یا حصہ جماعت مسلمانوں کا کسی دوسرے فرقہ کو اس حق کے استعمال سے باز نہیں رکھ سکتا ہے کہ اسی قسم کی نظیر کلکتہ ہائی کورٹ نے بھی قائم کی ہے بمقدمہ آدم شیخ بنام عیسی شیخ (جلد ۱ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۷۶۱) اوس میں لکھا ہے کہ کوئی مسلمان کسی فرقہ کا ہو۔ کسی مسجد میں اپنے طریقہ پر نماز ادا کرنے کا مستحق ہے اسوقت تک جب تک کہ وہ عمداً خلل انداز یا تکلیف دہ کسی دوسری جماعت کا نہ ہو۔ کوئی جماعت جو عبادت خدا کے لئے وقف یا مخصوص کیجاوے۔ وہ کسی خاص فرقہ کی ملک ہو نہیں سکتی ہے۔ بحیثیت سرو اسلام طریقہ عبادت کے اختلاف کی وجہ سے جماعت کے کسی شخص کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق جو ہر مسلمان کو حاصل ہے زائل نہیں ہو سکتا"

انیشو ۲ — مدعا علیہ کا ایجاب ہے۔ کہ شافعی مذہب والے لفظ آمین بہ آواز بلند کہتے ہیں اور رفع الیدین بھی کرتے ہیں ایک حدیث کا ارشاد ہے کہ فاس شروع نماز پڑھ کانوں تک ہاتھ اٹھانے ہیں جیسا کہ اہلحدیث کرتے ہیں۔ مدعا علیہم کو دس مسجد میں شافعیوں کے ساتھ ہی نماز پڑھنے میں کوئی عذر یا اعتراض نہیں ہے۔

انہیں وجوہات سے یہ قابل سماعت دلیل او نکے انکار کرنے کی مدعی کے ساتھ اوسی مقام پر نماز پڑھنے کیلئے نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہ ساری باتیں ہمارے نزدیک محض سند معلوم ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہلحدیث خاص سنی مسلمان ہیں باستثنیٰ بعض فرقے سنیوں کے ایسے ہیں کہ چاروں اماموں کی پیروی (یعنی تقلید) سے باہر ہیں اور اہلحدیث بھی ایسی قسم شہادت صفائی منجانب مدعا علیہم پیگذری ہے کہ یہ مسلمان ہیں اور استعمال آمین بالجہر ورفع الیدین متعلق ایک اصل سنی فرقہ سے ہے اور یہ دونوں فعل آمین بالجہر اور رفع الیدین ایک یا زیادہ ان چاروں اماموں سے ثابت ہے جنکی سنی پیروی کیا کرتے ہیں کوئی سند بہ نسبت اہل حدیث کے ایسی نہیں دکھائی گئی کہ جو اپنے طریقہ پر فرائض مذہبی و نماز ادا کرنے کے کسی متعصب مسلمان نے بھی ایسا سمجھا ہو کہ وہ لوگ پیرو پیغمبر (خدا صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں ہیں۔ اور چونکہ کوئی مسجد مسلمانوں کے کسی خاص فرقہ کے استعمال کیلئے وقف یا بالخصوص نہیں ہو سکتی ہے۔ لہذا مدعی کو مطابق اپنے طریقہ وعقیدہ کے اوسی مسجد متنازعہ میں نماز پڑھنے وعبادت کرنے کا حق حاصل ہے پس انیشو ۲ و ۳ اسطرح پر فیصل کیے گئے۔

انیشو نمبر ۱ — یہ بات تردید نہیں کی گئی کہ مدعی اس مسجد متنازعہ میں سالہا سال عبادت کرتا چلا آتا ہے اور چونکہ اب وہ اوس عبادت گاہ سے نکالدیا گیا اسلئے اوسکو وجہ نالش اور چارہ جوئی کی ہے۔ یہ بیان کہ ایک علیحدہ مسجد اہلحدیث کی شہر بازار میں ہے پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا شہادتیں جو پیش کی گئیں اون سے صرف یہی ثابت ہوتی کہ جب یہ مقدمہ فوجداری میں چل رہا تھا۔ اوسوقت اہلحدیث کسی مکان میں یکجا جمع ہو کے اور نمازیں ادا کر لیتے تھے انہیں حالات و وجوہات سے غور کرنے سے ہم تجویز کرتے ہیں کہ یہ مقدمہ نیک نیتی پر مبنی ہے اور مدعی کو حسب استدعا یہ حق حاصل ہے کہ ہمیشہ کیلئے اوسکو عبادت کرنے سے امتناع نکرے۔

انیشو ۴ — وجوہات بالا سے مدعی کو چارہ جوئی درباره اوسکے حق حاصل ہے لہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ ڈگری کیا جاوے اور یہ ظاہر کیا جاوے کہ مدعی کو نماز ساتھ آمین بالجہر ورفع الیدین کی اور دیگر فرائض مذہبی ادا کرنے کا حق اوسی مسجد متنازعہ میں حاصل ہے۔ اور مدعا علیہم کو کسی طرح کا استحقاق اوسکو روکنے اور ادائے نماز و فرائض مذہبی سے باز رکھنے کا نہیں ہے اور خرچہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ مدعی کو خرچہ مدعا علیہم سے دلوا دیا جائے۔

دستخط | حکم عدالت بزبان انگریزی ہو ناقص بود منصف چائی باسہ

## بجنبہ بھی دیکھئے

ماہ مئی میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہے اونکے نمبر ذیل میں ہیں آئندہ کو انکار ہو تو مہربانی کر کے انکاری اطلاع فرمادیں وی پی کر کر انکار کرینگے تو ناحق نقصان ہوگا اور انکو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ مینیجر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۰۷ | ۳۰۰ | ۳۱۵ | ۳۱۷ |
| ۳۳۰ | ۳۶۶ | ۴۱۰ | ۴۱۷ |
| ۴۵۰ | ۵۲۴ | ۵۳۲ | ۵۳۵ |
| ۵۴۰ | ۵۴۲ | ۵۴۳ | ۵۴۴ |
| ۵۴۵ | ۵۴۶ | ۵۵۰ | ۵۵۱ |
| ۵۵۲ | ۵۵۳ | ۵۵۵ | ۵۵۶ |
| ۵۵۷ | ۵۵۸ | ۵۶۰ | ۵۶۱ |
| ۵۷۱ | ۱۹۰ | ۱۶۱ | ۱۴۴ |
| ۹۵ | ۵۹ | ۶۶۳ | ۱۱۳ |
| ۵۳ | ۱۰۵ | ۶۷ | ۵۱ |
| ۴۲۸ | ۲۰۱ | ۷۱ | ۷۰ |
| ۸۷ | ۱۵۰ | ۱۰۶ | ۱۲۲ |
| ۲۰۳ | ۲۸۱ | ۴۹۹ | ۵۹۶ |

۱۸۵

## جوابات علماء حنفیہ

۶ اپریل کے اہلحدیث میں ایک نامہ نگار نے کئی ایک سوالات علماء حنفیہ سے کئے تھے جنکے جوابات مرسلہ مولوی امام الدین صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ آج درج ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہی سوالات ہیں جنکی وجہ سے امرتسر میں سخت آتش فساد بھڑکی تھی کیونکہ عوام میں یہ شہرت ہو گئی تھی کہ خاکسار نے ایسے فتوے دیئے ہیں کہ شراب حلال ہے اور حالہ بہن سے نکاح جائز ہے چنانچہ اس واقعہ کیلئے مضمون مذکور بذریعہ اشتہار شہر میں شائع کیا گیا۔ مگر افسوس کہ امرتسر کے علماء حنفیہ نے جواب تو نہ دیا البتہ عوام میں جوش پھیلادی کہ ایک روز ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ دفتر اہلحدیث میں آگئے اور خواہ مخواہ ادہر اُدہر کی چند باتیں کر کے چلاتے جب کہا گیا کہ کتابوں کے حوالے تو دیکھ جاؤ تو بولے دیکھے ہوئے ہیں بہرحال مولوی امام الدین صاحب نے وہ کام کیا جو کرنا چاہئے۔ اسلئے اون کا جواب درج کیا جاتا ہے ناظرین بغور ملاحظہ فرمادیں۔ (اڈیٹر)

**جواب استفتا** کہ کیا فرماتے ہیں علماء و فقہاء حنفیہ ذیل کے فقہی مسائل کے بارہ میں کہ آیا ان مسئلوں پر عمل کرنا اور مذہب حنفیہ کے موافق تقلید کرنا ہر مقلد کو واجب ہے۔ یا کہ نہیں اور اگر وہ مقلد ان مسئلوں پر عمل و تقلید نہ کرے بلکہ برا سمجھے تو وہ غیر مقلد ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ **اقول** ذیل کے فقہی مسائل پر عمل کرنا اور مذہب حنفیہ کے موافق تقلید کرنا ہر مقلد کو واجب ہے بلکہ فرض ہے اور جو شخص انکو برا سمجھے وہ غیر مقلد ہے اور سواد اعظم سے خارج ہے۔

قولہ فقہ غایت الاوطار ترجمہ اردو در المختار مطبع نولکشور کی جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۶ میں لکھا ہے کہ اگر جانور نجاست وغیر نجاست دونو کھاتا ہو اسطرح کہ اسکا گوشت گندہ نہو تو حلال ہے جیسے وہ حیوان حلال ہے جو پالا گیا دودھ سے سور کے اسواسطے کہ اوسکا گوشت متغیر نہیں ہوتا اور جو دودھ اوسکا نیست و نابود ہو جاتا ہے اوسکا کچھ اثر باقی نہیں رہتا۔ اقول۔ دیکھو شامی جلد ۵ کے صفحہ ۲۱۲ میں لکھا ہے کہ عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اسکے یہ معنے ہیں کہ ایسا حیوان اوسوقت حلال ہے کہ جب وہ اسکے بعد چند روز تک مثل گائے وغیرہ کے چارہ کھاتا رہے اور شرح وہبانیہ میں قنیہ سے منقول ہے کہ تب وہ حلال ہے کہ جب بہت دنوں کے بعد ذبح کیا جاوے ورنہ نہیں انتہی پس اس مسئلہ پر عقلاً و نقلاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا ورنہ لازم آئیگا کہ آپ ترکاریاں وغیرہ کھایا کریں کیونکہ ان میں بھی غلاظت وگوہ سے کہا ڈالا جاتا ہے مگر انکو تو آپ چلاؤ کے ہمراہ مزے سے خوش جان کر لیتے ہیں اور فقہ کے بیان پر اعتراض کرتے ہیں۔ افسوس کہ آپکو رسالہ فتح المغیث بفقہ الحدیث کی بھی خبر نہیں کہ اسکے صفحہ میں لکھا ہے کہ اصل ہر چیز میں حلت ہے اور نہیں حرام مگر وہ چیز جسکو حرام کیا خدا اور رسول نے اور جس چیز سے سکوت کیا خدا اور رسول نے وہ معاف ہے تو اب آپ فرمادیں کہ خدا رسول نے ایسے حیوان کو جو سور کے دودھ سے پلا ہے اور بہت عرصہ کے بعد ذبح کیا گیا ہے کہ جب اسکے دودھ کا اثر زائل ہو گیا ہے کہاں حرام

دلیل کیا ہے؟ (اڈیٹر) اسی مصری مطبع کی پانچویں جلد صفحہ ۲۱۲ میں تو یہ مسئلہ نہیں ہے۔ بہت خوب پھر آپ نے یا آپکے اسلاف نے چند روز تک چارہ کی قید کہاں سے لگائی؟ جسکے لئے بھی کوئی آیت حدیث ہے؟ (اڈیٹر)

# فتویٰ

**سوال نمبر ۱۲۲**۔ ایک لڑکی نے اپنی نانی کے پاس پرورش پائی اور بعض دفعہ نانی کی پستان میں منہ ڈالتی تو ایک قسم کی رطوبت جسکا رنگ سفید نہ تھا۔ پستانوں سے چوستی اس لحاظ سے دودھ کی حرمت اس پر ثابت ہوتی ہے یا نہ؟ بذریعہ اخبار اس کے جواب سے اطلاع بخشیں۔ عبد العزیز از لادھوکا ضلع فیروزپور

**جواب نمبر ۱۲۲**۔ جبتک دودھ نہ پئے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے پانچ دفعہ دودھ پینے سے دودھ کی حرمت آتی ہے۔ صورت مرقومہ میں تو دودھ کا وجود ہی نہیں۔

**سوال نمبر ۱۲۳**۔ ایک بیچاری اپنے خاوند کی سختی کے سبب ایک اور کے ساتھ نکل آئی اور پھر وہ دونو مسلمان ہو گئے لیکن پہلا خاوند زندہ ہے انکا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بقلم عبد العزیز۔ از لادھوکا ضلع فیروزپور

**جواب نمبر ۱۲۳**۔ اگر صدق دل سے مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور زناکاری سے تائب ہیں تو نکاح جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له

**سوال نمبر ۱۲۴**۔ بعد ادائے نماز ہر ایک مصلی درود شریف کا ورد اور ذکر کرتا ہے۔ صف اول کے بعد صف ثانی پس پشت ہو جاتی ہے اور صف ثالث بھی علے ہذا القیاس تینوں چاروں صفوں کے نمازی اپنی اپنی جگہ درود شریف پڑھ رہے ہیں۔ پس اس صورت میں کوئی شرعی ممانعت بھی ہو سکتی ہے یعنی کیا حالت میں بیٹھے پیچھے ایک دوسرے کے درود شریف پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ جب کہ وہ تمام ایک ہی کام میں مشغول ہیں۔ از قاضی کرم الدین مستملی بھیرہ

**جواب نمبر ۱۲۴**۔ درود پڑھنے والا کسی کے پیچھے بیٹھے ہونے سے درود پڑھنے میں کوئی خلل نہیں نہ بیٹھ کرنے والے تو گناہ ہے۔

**سوال نمبر ۱۲۵**۔ ہمارے کل شہر میں ختنہ کے وقت لوگوں کو جمع کر کے بعد ختنہ ہونے کے بطور تواضع پان سپاری اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے یا نہ۔ دیگر کسی کے گھر منگنی کرنا ہو تو لوگ کیسے ہی کرنے کے بعد شرط و شروط بابت لین دین کے پان سپاری اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہ۔ عبد المجید خاں تاجر بیدالمیو

**جواب نمبر ۱۲۵**۔ جائز ہے۔ ختنہ کی دعوت بھی بعض علما نے مسنون دعوتوں میں شمار کی ہے۔ سبیل الاوطار بان الالیق تو کوئی دعوت بھی نہیں معمولی تواضع ہے۔

**سوال نمبر ۱۲۶**۔ ایک شخص کی ایک سالی ہے اور دونوں کی طبیعت دونوں پر ہے۔ جو بیوی اسکے گھر میں پہلے ہے اسکی وہ حقیقی ہمشیرہ ہے۔ گویا سالی اور وہ چاہتا ہے۔ اگر جائز ہووے تو اس سے بھی نکاح کر لوں نکاح وہ بھی چاہتی ہے کہ ہو جاوے اور مرد بھی چاہتا ہے کہ ہو جاوے۔ اور بیوی اسکی نہ معلوم کہ راضی ہو یا نہ ہو۔

**جواب نمبر ۱۲۶**۔ جبتک پہلی عورت نکاح میں ہے سالی سے نکاح جائز نہیں۔ خدا فرماتا ہے وان تجمعوا بین الاختین دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

**سوال نمبر ۱۲۷**۔ اکثر علماء کی زبانی سنا گیا ہے کہ بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آنا دنیا میں بند ہو گیا مگر قریب قیامت پھر اسکی کیا دلیل۔ فیاض الدین از دہلی

**جواب نمبر ۱۲۷**۔ نبوت کا چونکہ خاتمہ ہو گیا ہے پس جبرئیل کا بغرض تبلیغ رسالت آنا بند ہے۔ ولکن رسول الله وخاتم النبیین

**سوال نمبر ۱۲۸**۔ اکثر علماء کی زبانی یہ بھی سنا گیا ہے کہ جناب خضر علیہ السلام زندہ ہیں بھولے ہوئے مسافر کو راستہ بتاتے ہیں یہ روایت صحیح ہے یا غلط۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے خضر حیات علیہ السلام کی ملاقات ہوئی یا نہیں۔ جواب ساتھ بحث طویل یا دلیل قوی سے ہو۔ فیاض الدین از دہلی

**جواب نمبر ۱۲۸**۔ حضرت خضر کی زندگی پر کوئی دلیل (آیت یا حدیث) نہیں ہے۔ بلکہ ایک روایت میں آیا ہے لو کان الخضر حیا لزارنی یعنے حضرت فرماتے ہیں اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی مرحوم نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

**سوال نمبر ۱۲۹**۔ عصر نماز کی جماعت ہو رہی ہے ایک شخص یعنی زید دو رکعت گذر جانے پر شامل ہوا۔ اسکے بعد ایک شخص یعنی عمر آیا۔ جس سے تین رکعت فوت ہوئیں ایک رکعت پائی جبکہ امام نے سلام پھیرا تو عمر نے زید کو اپنا امام بنایا۔ اب عمر کو موافق تعداد رکعت کے جلسہ استراحت دوسری رکعت میں کرنا چاہئے تھا۔ جو زید

دلیل الفرقان
بجواب
اہل القرآن
مولوی عبد اللہ
چکڑالوی اہل قرآن
کے رسالہ مفصل
متعلق نماز کا
کامل جواب نابر
دیا
قیمت
۳؍
جلد منگوائیے
مینیجر
اہلحدیث
امرتسر
آئی ج

ahmadimuslim.de

کی اقتدا میں فوت ہوگیا۔ اس صورت میں عمر کو سجدہ سہو کرنا لازمی ہے یا نہیں ایسی صورت سے ہر شخص اپنا امام شرعاً بنا سکتا ہے یا نہیں جواب مدلل ہو۔

**جواب نمبر ۱۲۹۔** جلسہ استراحت کو ترک سے گو قصداً ہی ہو سجدہ سہو لازم نہیں آتا کیونکہ یہ ایک مستحب امر ہے واجب یا سنت موکدہ نہیں خصوصاً صورت مذکورہ میں تو وہ امام کی اقتدا کی وجہ سے معذور بھی ہے صورت مرقومہ میں زید کی امامت کے مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث اور شافعیہ کے ہاں جائز ہے حنفیہ مانع ہیں کہتے ہیں کہ دونوں نے ملکر تیسرے شخص کی جو پہلے امام تھا اقتدا کی تھی یعنی دونوں تیسرے علت کے معلول ہیں پس اب وہ ایک دوسرے کے لئے علت معلول نہیں ہو سکتے اسکے جواب میں کہا جا سکتا ہے جتنے وقت تک امام کیساتھ ملکر نماز پڑھتے تھے۔ وہ معلول اور تابع تھے جب امام نے سلام دیا اور یہ کھڑے ہوئے تو اپنی اپنی نماز میں مستقل ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ حنفیوں کے نزدیک بھی اب ان پر قرأت فاتحہ واجب ہے اور اگر بھول جائیں تو سجدہ سہو بھی لازم آئیگا۔ حالانکہ مقتدی پر دونوں نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ بقیہ نماز میں یہ مقتدی نہیں بلکہ مستقل ہیں لہذا انکی اقتدا مانع نہیں ہوگی۔

**سوال نمبر ۱۳۰۔** ایک شخص کرشن بھگتی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ملا۔ اور بہت کچھ بعد گفتگو کہنے لگا کہ ہم کلمہ گو ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں۔ البتہ مسیح موعود جناب مرزا صاحب کو جانتے ہیں جسسے ہماری مسلمانی میں کچھ فرق نہیں آسکتا ہے اور تم بھی اگر مسیح موعود مانو تو ایمان میں تمہارے کچھ ضرر نہوگا۔ مہربانی فرماکر دلیل قوی سے مفصل جواب دیں کہ کرشن قادیانی کی بابت کیا اعتقاد ہونا چاہیئے اور انکے مریدوں سے میل جول رکھنا اور انکو مسلمان سمجھنا چاہیئے یا نہیں۔ فقط (فیاض الدین و علی حیدر خریدار اخبار ۱۸۱ ازدہلی)

**جواب نمبر ۱۳۰۔** کرشن قادیانی کی بابت ہم اب کچھ نہیں کہتے جو اس نے اپنے لئے خود کہا ہے۔ وہی کہتے ہیں عبداللہ آتھم عیسائی کے مباحثہ کی خاتمہ پر اسنے ایک پیشگوئی کی تھی اور کہا تھا کہ اگر یہ جھوٹی نکلے تو مجھے لعنتیوں کا لعنتی اور شیطانوں کا شیطان جانو سو چونکہ وہ غلط نکلی اسلئے جو کچھ کرشن جی نے کہا تھا ہم بھی وہی کہتے ہیں ہاں جس کسی کو اس پیشگوئی کے کذب میں شک ہو وہ رسالہ انعامات مرزا دیکھ لے پس مرزائیوں سے مسلمانوں کی طرح میل جول کرنا نہ چاہئے

خریدار ۶۲۳۲ کے سوال کی عبارت نہیں پڑھی گئی۔

**سوال نمبر ۱۳۱۔** اہل شریعت کا حکم کسی ایسی رسم کی بات جو بعضوں کو قبیح اور بعض اسکو اچھا خیال کریں اور اسکے جائز یا ناجائز ہونیکی لئے نہ پایا جاوے۔ آپکی اسمیں کیا رائے ہے۔ مثلاً تعزیہ بنانا۔ اہل شیعہ اسکو کار ثواب سمجھتے ہیں اور اہل حدیث اسکو بت پرستی اور بدعت خیال کرتے ہیں۔ آپ براہ مہربانی قرآن اور حدیث سے ثابت کر کے مشکور فرماویں کہ یہ کس طرح بت پرستی اور بدعت ہے جواب سے مفصل طور پر فرماویں۔ سید محمد حنیف بہرام پور۔

**جواب نمبر ۱۳۱۔** حدیث شریف میں آیا ہے۔ الحلال بین والحرام بین وما بینہما مشتبہات۔ یعنی حلال بھی واضح ہے حرام بھی واضح ہے۔ انکے درمیان بعض باتیں مشتبہ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں حرام حلال کا مسئلہ واضح ہے۔ اور جو بعض لوگ محرمات میں اختلاف کرتے کرتے ہیں۔ یہ انکی کج فہمی ہے۔ تعزیہ جو بابت ہے سو ان سب چیزوں کو قرآن شریف نے ایک ساتھ رد فرمایا ہے۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم مشرکو! تم اور اللہ کے سوا جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو سب کے سب جہنم کی ایندھن ہو۔ پس جو چیز اللہ کے سوا پرستش کی جائے اسکا یہی حکم ہے اسیلئے کہا گیا ہے۔

تعزیہ والا ہیں تو بتخانہ اجاڑ — مسجد میں مضبوط کر شل پہاڑ
تعزیہ قندیل کو لاتوں سے بہاڑ — دین احمد میں یہ بیک خار ہے


## اسلامی خوشخبری

قیمت اصل — قیمت رعایتی

یہ کتب بارہ سے تک رعایتی قیمت پر فروخت ہونگی۔

بالکل قلیل نسخے باقی ہیں

قرآن شریف مع دو ترجمہ بین السطور فارسی شاہ ولی اللہ صاحب اردو شاہ عبد القادر صاحب دہلوی جو بقلم سطور خفا شدہ بر حاشیہ تفسیر موضح القرآن و کامل تفسیر عباسی عربی۔ — للعہ — جہ

تفسیر حسینی فارسی جلد مطبوعہ بمبئی۔ نہایت عمدہ۔ — عہ — ۸

مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی

پتہ۔ مولوی عبد الرحیم خلف مولوی رحیم بخش صاحب
لاہور مسجد چینیانوالی


ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**افسوس** - مولوی سلیمان صاحب وکیل جہلم جو بڑے جوشیلے موحد تھے عالم شباب میں طاعون سے شہید ہوئے - مرحوم کے بھائی اور دوست ناظرین اہلحدیث سے التجا کرتے ہیں کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھکر مرحوم کے پس ماندگان کو ممنون فرماویں امرتسر میں پڑھا گیا - اللھم اغفرلہ -

**امرتسر** - میں ابھی طاعون کی شدت ہے - اللھم ارحم

**ولیعہد** بہادر حضور نظام دکن کا نکاح شرع شریف کے مطابق بالکل سادہ طور سے ہوا - ایک لاکھ روپیہ چھ ہزار اشرفی اور سات ہزار دینار سرخ مہر معجل باندا جو دلہن کو اسی وقت ادا کردیا گیا -

**تمام متمول** مسلمانوں کو جو شادی اور بیاہ کے موقعوں پر ناچ رنگ اور خلاف شرع باتوں پر لاکھوں روپیہ برباد کردیتے ہیں اس سادہ شادی کی تقلید کرنی چاہئے

**ریاست جاوره** کے نواب صاحب بالغ ہوگئے انکی عمر ۲۱ سال سے زیادہ ہوگئی اسلئے حضور وائسرائے نے انکو اختیارات حکمرانی عطا کردئے -

ہزہائینس نواب صاحب جاوره نے مسند نشینی کی خوشی میں اپنی رعایا کو بقایا لگان کے ۷ لاکھ روپیہ معاف کردیا -

**جاوره کی ریاست** سے علیگڈہ کالج کو ۶۰۰ روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا اب نواب صاحب نے علیگڈہ کالج کو ۱۲ سو روپیہ سالانہ کا عطیہ دینا منظور کرلیا -

**بابعالی** نے صاف طور سے کہدیا ہے کہ جب تک مشترک طور سے حد بندی نہ ہوگی طابہ سے ترکی فوج ہٹائی نہیں جائیگی

**ایرانی سفیر** کو بابعالی ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ایران اور روم دونوں اسلامی ممالک ہیں اسلئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دونو ملکوں میں جو تنازعہ ہو وہ نہایت جلد رفع ہوجائے اسلئے ایرانی گورنمنٹ کو چاہئے ایک کمیشن حدبندی کے لئے سرحد پر بھیجدے -

**مصر کی مجلہ** دلن میں ترکی اور مصری سرحد کے متعلق انگریزی گورنمنٹ کو برا کہا جاتا ہے اور مصری اسلامی اخبارات نہایت سخت آرٹیکل برٹش گورنمنٹ کی کارروائی کے خلاف لکھ رہے ہیں -

**برٹش گورنمنٹ** نے ۳ ماہ حال کو ترکی گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ دس روز کے اندر اندر ترکی فوجوں کو مصری علاقہ سے ہٹا لیا جائے (ایسا کئی دفعہ ہوا ان دونو سلطنتوں کے تعلقات ایسے بیچ در بیچ وابستہ ہیں کہ جنگ کا احتمال بھی نہیں)

**معروترکی** - لارڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں بیان کیا کہ بابعالی نے اب تک طابہ کے دعوے سے ہاتھ نہیں اٹھایا - باہمی قرارداد سے حدبندی ہوجانے کی توقع ہے -

**دہلی میں** ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے دہلی بنک قائم قرار پایا ہے

**سلطان المعظم** نے حکم دیا ہے کہ محرم آئندہ تک ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچ جائے

**ایک ڈاکٹر** کا ارادہ ہے کہ برٹش پارلیمنٹ میں اس مضمون کا مسودہ پیش کریں کہ بچے تمباکو نہ پینے پائیں - اور جو شخص ۱۶ سال سے کم عمر بچے کے ہاتھ تمباکو بیچے اس پر جرمانہ پانچ روپیہ سے پچاس پر ہونا چاہئے)

**پچھلے ہفتہ** وبار طاعون سے ہندوستان میں ۱۷۰۶۹ اموات بمقابلہ ۱۵ ہزار ہفتہ سابقہ کے واقع ہوئیں جسکے منجملہ صرف صوبہ پنجاب میں ۹۰۴۳ اموات ہوئی ہیں -

**امریکن گورنمنٹ** اس بات پر غور کررہی ہے کہ غیر ملکوں کے تارکان وطن کو اپنے وطن میں آنے سے بند کرے کیونکہ تعداد کئے تجربہ سے زیادہ ہوتی ہے وہ نکمے آدمیوں کو ساحل پر اترنے سے روکیگی -

**گورنمنٹ ہند** نے اجازت دیدی ہے کہ اگر کوئی ہندوستانی چین یا کوریا میں خلاف قانون کام کرے تو جیلخانے میں بھیج دیا جاوے

انگریزی سپاہ کے مصر میں زیادہ تعداد میں جانے سے ترکی سپاہ زیادہ تیز ہوسکتی ہے -

**ٹیونس** سے ایک خبر پیرس کی اخبار ٹیمس میں شائع ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ قیصر جرمنی مسلمانوں کے اصلی محافظ ہیں لیکن سلطان ترکی ٹیونس واپس لینے والے ہیں کہا جاتا ہے کہ مغلبی مارکیٹ میں بنیا کا کمشنر جرمن اقتدار سے مارا گیا تھا سیکوٹو کی بغاوت بھی جرمنی کی سازش سے ہوئی تھی -

**رڑکی میں** موڈل انجنیرنگ کالج کی تعمیر پر اندازاً ۶ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ خرچ ہوگا

# سامانِ تندرستی

**بیٹری سٹ برائے دفعیہ نامردی** | اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف ایک گھنٹی کی اندر اندر کمزوری رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی بلٹنگی جس سے اصلی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے۔ اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ے

**معجون نیرہ تن** | نزلہ کھانسی ضعف دماغ اور نسیان کے لئے از حد مفید ہے۔ طالبعلموں، وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسے ضرور استعمال کرنا چاہئیے۔ قیمت عہ

**مومیائی مقوی باہ** | یہ دوائی ابتدائی سل دق، اور دماغی و دلی کمزوری دور کر کے جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو پیدا کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگی ہو تو ایک دو رتی کھانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ایک رتی روزانہ کھلاؤ تو تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصا پیری کا دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد ۲ رتی کھانے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کو یاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشہ دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ وید ک و یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزما کر دیکھو فائدہ اٹھاؤ۔ قیمت فی چھٹانک (جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی۔ مع محصول عصہ

**ممسک جریان** | اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلی روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت ۲۰ خوراک (جس سے کم روانہ کیجائیگی) عہ

**صغر سنی شادی** | کے مضرات اور نقصان سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو قیمت ۲ر

المشتہر

علم الدین مینیجر دی میڈیسن ایجنسی
کٹڑہ قلعہ امرتسر۔ (پنجاب)

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ وارزاں ملسکتا ہے۔ آرڈر کی تعمیل فرمائش آنے پر فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر پہنچایا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| ٹوپی سادہ ۸/ سے ۲ تک فی عدد | کلاہ سادہ ۱/ سے ۹/ تک |
| ٹوپی زرین ۸/ سے ۸ | کلاہ زرین عمدہ سے ۷ |
| پٹی دیسی اونی ۱۲ سے ۱۴ فی جوڑہ | پٹی سرج ولایتی ۱۲ سے ۱۴ فی جوڑہ |
| پٹی پشمینہ ۲ سے ۷ | پٹی بڑھیا ۲ سے ۴ |
| کمبل دیسی ۲ سے ۴ | کمبل فوجی ۱۰ سے ۱۴ |
| لوئی سفید ۷ سے ۱۴ | چادر پشمینہ ۷ سے ۱۴ |
| جراب و دستانہ اونی ۸/ سے ۲ تک فی جوڑہ | بنیان و پاجامہ اونی ۲ سے ۷ |
| جراب سوتی ۸/ سے ۲ تک فی درجن | بنیان سوتی ۶ سے ۱۲ تک |
| فوجی زرین خاکی ۱۲ گز سے ۲۰ تک | پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ سے ۱۲ تک ۹ گز |
| ازار بند ریشمی اودہ ۸/ سے ۲ تک | رومال سوتی ۸/ سے ۲ تک فی درجن |
| ازار بند سوتی ۸/ سے ۱۸ تک فی عدد | صافہ لنگی خاکی ۲ سے ۷ تک |
| ازار بند ریشمی ۱/ سے ۲ تک | رومال ریشمی ۸/ سے ۲ تک فی عدد |
| تھان گرون باریک و موٹا ۸/ سے ۲ تک | جوتی ووتی ۸ سے ۱۴ |
| جوتہ سادہ ساخت امرتسر ۸ سے ۱۴ | دری برائے پلنگ ۸ سے ۱۲ تک |
| جوتہ زرین ہوشیارپوری ۸ سے ۱۴ | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے |
| لنگیاں اور لنگی کی ۸ سے ۲ | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |
| رنگین لوئی ۸ گز طول اور عرض ۸ سے ۲ | |

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب لنگیاں۔ کمربند سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جمال سوتی و زرین ہیچ اونی و سوری ورد دبیری ولیس اونی دسوری ورد دبیری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

### نوٹ

سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ**

مطبع اہلحدیث امرتسر میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کے حسب الارشاد چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. No. 352.

الملک للہ

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

پس اہلحدیث مصطفیٰ باشند

ہم ہیں کیوں حدیث کے دم

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کو مضبوط کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے عہ

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداران ...

عام خریداروں سے ...

چھ ماہ کے لئے ...

ممالک غیر سے ...

اجرت ... کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ...

مالک ... ہونا چاہیے۔

اہلحدیث
جناب مولوی عبد الحمید
سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ
...

**ضروری اطلاع**

اخبار برابر ہر جمعہ کو ہر ایک کو نام پر جاتا ہے تاہم اگر کسی صاحب کو نہ ملے تو ایک روز انتظار کر کے اطلاع دیا کریں۔ زیادہ دیر نہ لگایا کریں ورنہ شکایت معاف۔ اور اپنے پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں شکایتی خط لکھا کر ڈاکخانہ کا انتظام بھی کریں۔

**مینیجر**

نمبر ۲۸ | امرتسر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ہجری | جلد ۳

## خلافت و امامت

۲۰ اپریل کے اہلحدیث میں ہم نے اس بحث کو یہاں تک پہنچایا تھا کہ شیعوں نے جو اس آیت قرآنی سے استدلال کیا ہے لا ینال عہدی الظالمین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وارضاہ کو امامت نہیں پہنچ سکتی تھی کیونکہ وہ (بقول شیعہ) ظالم تھے۔ یہ استدلال غلط ہے۔ آج ہم اُن کے باقی حصہ کا جواب دیتے ہیں۔ جسمیں شیعہ راقم نے جناب صدیق کا ظالم ہونا ثابت کیا ہے یا کرنا چاہا ہے۔

راقم مضمون نے اس دعوے پر دو قسم کی آیات سے استدلال کیا ہے۔ پہلی قسم کی آیات وہ ہیں جو عموماً کفار کے حق میں ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"چونکہ معنے ظلم میں بحث طولانی ہے لہذا ہم اس کی تحقیق کو بھی قرآن شریف ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آیت والکافرون ہم الظالمون سے کافر کا ظالم ہونا و من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بالحق (ای بمحمد صلعم) لما جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین سے مفتری و کذاب علی اللہ و علی الرسول کا ظالم تر ہونا ثابت ہے" (رسالہ اصلاح کجھوہ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ)

قرآن مجید ایسی دلیل پر ہیچ ہو مت کیا نہیں کرتا۔ ناظرین کی خاطر اس کی ایسی ذیل کی ذرہ تشریح کرنی بھی مناسب ہے۔ آپکا مطلب ہے کہ کفار مشرکین کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے چونکہ ابوبکر بھی اسلام لانے سے پہلے ضرور کافر تھے مشرک تھے۔ لہذا ظالم ہوئے اور ظالموں سے امامت کی نفی قرآن شریف میں کیگئی ہے۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو یہ دلیل اس دلیل سے بھی کمزور ہے جو فلسفی مگر مخبوط الحواس نے اپنے دعوے پر بیان کی تھی کہ چونکہ چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے۔ واہ سبحان اللہ! افسوس ہے اگر آپ کو قرآن شریف پر عبور نہ تھا۔ تو منطق دانی ہی سے کام لیتے کہ مطلقہ عامہ مطلقہ عامہ کی نقیض نہیں ہوتا۔ یہ ممکن ہے کہ ایک وقت میں ایک شخص کا فر ہونے کی وجہ سے ظالم ہو۔ مورد عتاب الٰہی ہو۔ دوسرے وقت میں توبہ کرنے سے مورد رحمت الٰہی ہو جائے۔ اسمیں کیا خرابی؟

اور سنو! مشتق پر حکم لگانے سے مبدا اُسکی علت ہوتا ہے جسکو معقولی اصطلاح میں شرط عامہ کہنا چاہیے۔ پس ظالم سے نفی امامت کرنے کے یہ معنے ہوئے کہ ظالم جب تک ظالم رہے امامت اس سے مسلوب ہے۔ لیکن جب ظلم کا وصف اس سے مسلوب ہو جائے تو امامت کی نفی بھی اس سے مسلوب ہو جائیگی۔ اب ہم آیات قرآنیہ سے آپ پر یہ امر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام میں داخل ہو کر بھی ظالم رہے تھے یا عادل۔ جسکو پیش ...

ahmadimuslim.de

حالانکہ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی ظلم کرے پھر توبہ کرے اور برائی کے بعد نیکی کرے تو میں اسکو بخشدیتا ہوں
کیونکہ میں بخشنہار مہربان ہوں۔ ایک اور بھی سنئے! اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا جو کوئی توبہ کرکے
ایمان لائے اور نیک اعمال کرے تو خدا اس کی برائیوں کے بدلے میں نیکیاں دیتا ہے اور
اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

دوست ان آیات کو غور سے دیکھو کہ رب العالمین کے وعدے کیا ہیں اور تم
لوگوں کی تسکین اور تسلی کیا ہے۔ علاوہ اسکے یہ تو سب جانتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے
اعلیٰ الطبقہ اور خیر القرون صحابہ کرام کا ہے۔ حالانکہ صحابہ کرام ذکر شدہ جیسے ہی تھے کہ بعد کفر و
شرک کے مسلمان ہوئے تھے جنکو پہلے نوید پہونچا تہا۔ کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا یعنی خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشدیگا۔
جب انہوں نے اس نوید پر عمل کیا تو مژدہ پہونچا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ یعنی خدا ان
سے راضی ہوا یہ خدا سے راضی ہوئے۔ اب کیسی تعصب کا ایسے بزرگوں کو ظالم کہنا جنہوں نے
اسلام میں آکر جب آیات مرقومہ رحمت خداوندی سے حصہ وافر پایا ہو۔ حقیقت میں
خدا تعالیٰ کی شان میں بڑی گستاخی ہے۔

اس سے آگے راقم مضمون نے دوسری قسم کی آیات نقل کی ہیں جو یہ ہیں
(۱) اول آیت فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ
(۲) دوسری آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ
سے مغرورین جہاد کا ظالم ہونا بنص قطعی ثابت ہے اب واقعہ سقیفہ اور شمائل خلیفہ
سے فوائیا اقسام ظلم کو منطبق کرنا چاہئے۔ یہ امر مسلم ہے کہ حضرت ابوبکر قبل از
بعثت منزہ مصداق اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ کے تھے اور قرآن سے کہیں انکی اسلام کی
صحت نہیں ہوئی بلکہ انکو فرارات احد و خندق و خیبر و حنین سے ظالم ہونا بنص
قرآن ہی ثابت ہوگیا ہے جو بعد اس کے عدم قرار جس پر انکی اسلام کا قرار ہونا پایا
نہیں گیا۔ اور کوئی آیۃ عفو فرار حنین پر جو آخر غزوات میں پیش آیا نہیں آیا؟
عربی میں ایک مثل ہے الغریق یتشبث بالحشیش جسکو اردو میں یوں مثل بنایا گیا ہے
"مرتا کیا نہیں کرتا" وہی حال ہمارے نامہ نگار اور شیعہ پارٹی کا ہے۔ افسوس ہے کہ
آپکی تقریر بھی ماشاء اللہ ایسی ہے کہ بقول "گونگی کی بولی کو گونگی کی ماں سمجھے" آخر ہمیں
ہی انکی تشریح کرنی پڑتی ہے۔ آپ کا مطلب ہے کہ آیات مرقومہ میں جہاد سے منہ پھیرنیوالے
کو ظالم کہا گیا ہے۔ اور صحابہ بلکہ صدیق بھی جنگ حنین کے روز روگردان ہوگئے تھے؟

اب سنو! جواب۔ پہلی آیت میں تو بنی اسرائیل کے ایک واقعہ کی حکایت
ہے کہ انہوں نے جنگ کرنے سے روگردانی کی اور ظالم بنے۔ دوسری آیت میں
مشرکین کا ذکر ہے۔ کہ خدا چاہیگا تو انہیں بخشیگا۔ چاہیگا تو عذاب دیگا تمہیں اس
امر میں اختیار نہیں۔ چنانچہ آپ کے منقولہ الفاظ سے پہلے یوں ہے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ
اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دانتوں پر زخم لگے
تھے تو آپنے فرمایا کیف یفلح قوم دموا نبیہم یعنی جس قوم نے اپنے نبی کو ہی خون
آلودہ کر دیا وہ کس طرح نجات پاویگی اس پر آیت مرقومہ نازل ہوئی تھی کہ اے نبی تجھے اس
میں کچھ اختیار نہیں خدا چاہے تو معاف کرے چاہے تو عذاب کرے۔ فانہم ظالمون۔
اس میں شک نہیں کہ ظالم تو بیشک ہیں۔ بتائیے اسے ابوبکر سے کیا تعلق۔ سوا اسکے
کیا کہا جائے کہ ؎ گلست سعدی و در چشم دشمنان خار است

شیعہ کو اہل بیت کی محبت نے ایسا غالی کر دیا ہے کہ خواہ مخواہ صحابہ ثلاثہ
خصوصاً حضرت ابوبکر پر الزام لگاتے ہیں جیسے مسیح کی محبت غالیہ میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر عیسائی بیجا نکتہ چینی کرتے ہیں۔ مگر اس سے کیا
فائدہ! مناسب ہے کہ حنین کی کیفیت بھی ذرہ قرآن شریف سے بتائی جائے۔ پس سنو!
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ
شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ
جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ (پ۱۰ ع۱۰) یعنی خدا نے کئی ایک مواقع پر تمہاری مدد کی خاصکر
حنین کے روز بھی تمہاری مدد کی۔ جب تم اپنی بہتات پر نازاں تھے پس وہ بہتات
تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہوگئی۔ پھر تم پیٹھ دیکر
بھاگے۔ پھر اللہ نے اپنی تسلی رسول پر اور مومنوں پر نازل کی اور فوج بھیجی جسکو تم نے
نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا اور یہی بدلہ کافروں کا ہے۔"

جنگ حنین میں صحابہ کرام بارہ ہزار تھے انکی کثرت کبھی نہ ہوئی تھی چونکہ جماعت
کثیر تھی اور ساز و سامان بھی خوب تھا۔ اسلئے فطرتاً تفاول لازم تھا۔ اتنے میں کفار نے
ایکدم شدت سے حملہ کیا تو مسلمانوں کے پیر نکلے اور سب بھاگ گئے مگر بعد پھر جمع
ہوکر حملہ آور ہوئے تو فتح پاگئے۔ یہ ہے مختصر کیفیت حنین کی جسکی طرف راقم مضمون نے
اشارہ کیا ہے کیا عجیبہ ہے کہ جو کبھی جنگ میں شریک ہوئے ہیں یا شیعہ کے ذریعہ سے
واقف ہیں وہ جان سکتے ہیں کہ اس قسم کی ہزیمت فتح کا پیش خیمہ [illegible]

اسلامی نحو
یہ کتاب ماہ مئی
فروخت ہونگی
قرآن شریف
فارسی شاہ ولی
عبدالقادر [illegible]
حاشیہ برحاشیہ
و کامل تفسیر عباسی
قیمت [illegible]
تفسیر حسینی
نہایت عمدہ
مفصل فہرست
مفت ارسال ہو
پتہ مولوی [illegible]
مولوی حکیم [illegible]
لاہور

بلکہ ہوا بگڑا جاننے سے ایسی بے ترتیبی ہو جاتی ہے کہ بسا اوقات افسر بھی ایسی ہزیمتوں سے چشم پوشی کر جاتے ہیں۔ علاوہ اسکے جبکہ قرآن شریف کی اسی آیت میں ارشاد ہے کہ خدا نے رسول پر اور مومنوں پر تسکین نازل فرمائی۔ تو اب کسی کے اعتراض کا کیا موقع۔ ایسا ہی احد کے متعلق بھی فوج میں بے ترتیبی ہو گئی تھی۔ مگر آخر کار ایک جا جمع ہو گئے۔ اور رب العالمین نے بھی یہ قصور سب مومنوں کا معاف فرمایا۔ کیونکہ کسی بے فرمانی کی وجہ سے نہ تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ (پ ۴ ع ۸)۔ پس بتائیے خدا کی معافی پر کون ناراض ہوتے ہیں؟ اسکا جواب غور طلب ہے۔

ہاں یہ خوب کہی کہ ابوبکر کے اسلام کی صحت قرآن سے نہیں ہوئی ہم اس سوال سے بہت خوش ہوئے۔ خدا آپکو راہ راست دکھا کر خوش کرے ؎

ای وقت تو خوش باش کہ وقت ما خوش کردی

اگر تجھے مومن ہو تو غور سے سنو! لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ خدا مومنوں سے راضی ہوا جب انہوں نے حدیبیہ کے روز نبی کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی۔ بتلائیے حدیبیہ کے روز حضرت صدیق اکبر بھی موجود تھے یا نہیں۔ موجود کیا تھے تمام کارکن ہی وہی تھے پس انصاف سے کہنا کہ اس آیت سے صدیق کے ایمان کے ثبوت کے علاوہ رضاء الٰہی کی سند کا ثبوت بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ منظور نہ ہو تو آپ ہی ذرہ حضرت علی کے ایمان کی کیفیت قرآن شریف سے بتلا دیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی خارجی آپ پر بھی یہی اعتراض کر دے۔ تو آپکو لینے کے دینے پڑ جائیں۔

باقی دارد

## شہادت امام حسین علیہ السلام اور مرزا حیرت دہلوی

اگرچہ ہمارے خیال میں امام ممدوح کی شہادت کا واقعہ ایک متواتر ہے جس کے لئے کسی لمبے چوڑے مضمون یا کتاب کی ضرورت نہیں۔ اور جو مرزا حیرت دہلوی انکاری ہوئے ہیں۔ تو یہ انکی ایک حکمت عملی ہے ورنہ بقول معزز ایڈیٹر اخبار وطن مرزا صاحب کا دل اس واقعہ سے انکاری نہیں۔ مگر چونکہ یہ مضمون ہمارے ایک دوست مولوی عبد اللطیف صاحب ساکن سیندہ ورجا ضلع امراوتی کی محنت کا نتیجہ ہے اسلئے درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بخدمت مخدوم و مکرم مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب مد ظلہ کو بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ یہ ایک مضمون نصیحت آمیز و فرحت انگیز سیدھا سادہ رنگا پھیکا بیدانہ خدمت بابرکت کرتا ہوں۔ براہ کرم اپنے اخبار گہربار کے گوشہ میں جگہ کر کے نذر ناظرین فرمائیے اور ضرور ضرور شایع کر دیجیے۔ اجر سے خالی نہ ہوگا۔ حضرت من آنم کہ من دانم۔ میں نہ عالم ہوں نہ منشی کامل نہ شاعر ہوں نہ نرا جاہل ایک دیہاتی معلم ہوں۔ علماء دین متین اہل سنت والجماعت کی کفش برداری اور صحبت کیمیا خاصیت کے اثر سے میری تقریر و تحریر میں کسی قدر رنگت آ گئی ہے۔ امید ہے کہ کوئی صاحب فصیح و بلیغ میری انشا و املا و محاورہ و غیر محاورہ پر طعنہ زن نہ ہوں۔ نفس مضمون و منشا خاکسار کو ذرہ سیدھی اور گہری نظر سے ملاحظہ فرمائیں۔ کیونکہ بقول دیگرے ؎

قبح کے دیکھنے والے تو بہت ہیں مگر پر یہاں حسن شناسان سخن تھوڑے ہیں

بہر تقریب اپنی کیفیت بیان کر چکا۔ دیکھئے اب سنئے عرصہ چند روز سے مرزا حیرت دہلوی کے مضامین کرزن گزٹ میں نظر سے گذرے کبھی تو ہنسی آتی ہے اور کبھی مرزا صاحب کے حال پر افسوس آتا ہے۔ مرزا صاحب کی کسی عبارت سے رفضیت ٹپکتی ہے اور کسی تقریر سے خارجیت مگر ہم انکو نہ بالکل رافضی کہہ سکتے ہیں نہ سراسر خارجی اور مرزا صاحب سنی تو کسی حالت میں رہ ہی نہیں سکتے۔ ہم مرزا صاحب ہی کی تحریر سے رافضیت اور خارجیت دونوں ثابت کر دکھائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ دو تین باتیں ہماری اور سن لیجئے جو عبارتیں اس مضمون میں مرزا صاحب کتب شیعہ بحار الانوار و کلینی وغیرہ وغیرہ سے نکالکر شیعوں کو نیچا دکھا رہے ہیں اور تعزیہ مہندی شدہ پنجہ علم وغیرہ کی مذمت کر رہے ہیں اسپر تو ہم بھی صاد کرتے ہیں کہ طریقہ سلف صالح و اہل سنت کا یہی تھا۔ مگر کوئی نئی بات نہیں کی کیونکہ علماء سلف و خلف اہل سنت اس بدعت ناخلف کی ہمیشہ سے بیخ کنی کرتے ہی چلے آئے ہیں اور ہنوز کر رہے ہیں۔ مگر اسوقت میں تا ما اخبار نہ تھا کہ مجدد دہلوی کی طرح شہرت پاتے۔ تعزیہ داری تابوت پرستی ہمایوں کے وقت سے ہندوستان میں جاری ہوئی ہے۔ جبہی سے عالموں نے انکی مذمت شروع کر دی ہے۔ ذرہ ان کتابوں کو ملاحظہ فرمائیے تحفہ اثنا عشریہ مولانا شاہ عبد العزیز کا رسالہ سیف المسلول قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کا منتہی الکلام مولانا حیدر علی کا و بلاد سیف قاطع مولانا امداد حسین قنوجی کا رد مذہب شیعہ میں امام کوٹی کے ڈہنڈہوں اور کہیں کا نقد وغیرہ سب کی ہجو اور مذمت میں بہت کچھ لکھا ہے۔ ذرہ ہندی سے آٹھ دس برس پہلے سیف قاطع کے آخر ورق میں یہ چند شعر آپ دیکھئے تھے وہ مجھ کو یاد ہیں ؎

حرم میں ہو گئے عالم تمام کرسی سے جو پاؤں پڑے نگر مسیح شنا [illegible]
ذرہ تو خور کرو دل میں کیا وہ کیا تارک - جو رکو جلتے ہو آگے علم [illegible]

؎ دشتی سے ہند کا [illegible] کی کا سم نافع تعریف بھی کرنی تھی۔ (ایڈیٹر)

مباحثہ دیوبند
یہ وہ مباحثہ ہے
جس نے پورے طور پر
اسلام کا سکہ
مخالفوں کے
دلوں پر جمایا تھا
آریوں کی نیست
کو خاک میں ملا دیا تھا
قیمت ۸/
مینیجر
اہلحدیث
امرتسر

ایک رسالہ تحفۃ الاحباب نام کا سنہ ۱۳۰۴ھ میں لکھا تھا اُس میں تقریر اور تعزیہ پرستی کا بھی طریق ذکر فرمایا ہے۔ یہ چند جملے اسلئے تحریر کئے گئے ہیں کہ مرزا صاحب کے ہم مسلک و معتقدین اُن کی تحریر پر ناز کرتے ہیں کہ سوائے ہمارے پیر جی صاحب مجدد دہلوی کے کسی اور عالم سنی نے تعزیہ کی مذمت نہیں کی۔ مگر ان پر یہ بات ظاہر ہو کہ سوا قادیانی اور مجدد ثانی کے اور کسی نے مامور من اللہ ہونیکا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر غور کیا جائے تو ہر عالم دیندار مامور من اللہ ہے ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند ٭ میلِ او را در دلش انداختند

مجھے افسوس کہ حضرت صاحب تو قادیان سے کبھی گزرے نہیں کہ سید خورشید نشد جو شہ چشم دشمن دل باشد – اب یہ کیا تھا چھڑی اور دو۔ روح القدس سے تو مرزا صاحب کو تعلیم روحانی ہوتی رہتی ہے وہی ظاہری کی کیا ضرورت ہے معراج ہو کر رفتہ رفتہ ہو جاتی حضرت صاحب کے ہم مسلکو ہوشیار رہو۔ تمہارے واسطے آسمانی سیڑھی تیار ہوتی ہے پیارو بیٹھو کیونکہ بعد ختم ان کی جب چاہو تب سیر آسمان کر لیا کرو۔ بقول شخصے ؎

اور میں نظم کی تو نے کلکانی ہیں مخصوص کلام۔ تم تم خلجان تری تقریر یکسان ہے

اُن مرزا صاحب زما کانان اور پیرلا نیو۔ لیکن نہیں بلکہ ایسے ہم مسلکوں اور ہم عقیدوں سے تمہاری کوئی بھی نہیں۔ کیا جھوٹا ہو سکے کیونکہ جو بات روایت بیان کرنا کافی نہیں ہم کہتے ہیں ضرور کافی ہے۔ حدیث نبوی اسپر دال ہے کیوں مجدد صاحب جو ایک شخص اور نے لسان زبان دراز فضول صحابی و تابعی و محدثین پا اکابرین دائمہ مجتہدین و تحقیق علماء راسخ۔ رسول امین کو حق سے ناواقف اور بہیجی بلکہ نادان و نا سمجھ کہے اور تحقیر علماء و صلحاء دیندار اللہ میں زبان کھولے اور برخلاف جمہور علماء ائمہ اہلسنت کے نئی بات بے سند جہان میں مشہور کرے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے اور علماء کو ناواقف و غلط فہم قرار دے۔ وہ شخص دیندار ہے یا بیدین۔ واللہ بڑا بیدین منہ زور و مرتد و گمراہ ہے اور ناواقف نا سمجھ محض ہے۔ بلکہ مسیلمہ کذاب کا چھوٹا بھائی ہے اسنے تکذیب رسالت کی۔ اُس نے تکذیب شہادت کچھ کم تیرہ سو برس سے تمام علماء اہل سنت امت محمدی المحدیث و متعلمین المحدثین شیعہ و خوارج وہ قصہ کربلا و شہادت امام حسین علیہ السلام کی تصدیق کرتے چلے آئے ہیں اور مجدد دہلوی فرماتے ہیں کہ امام مظلوم خفیہ قسطنطنیہ کو بھاگ گئے شہید نہیں ہوئے۔ ولیل و برہان ہیچ نیست۔ واہ حضرت کیا کہنا ہے۔ ایسا منہ زور مردان میں کم سے کے بعد دیکھنے میں نہیں آیا نہ سنا گیا۔ مرزا صاحب نے

سلہ مکمل مضمون پر لکھنا چاہئے۔ ادہر ادہر کی باتیں خوب نہیں۔ (ایڈیٹر)

اپنی ضد سے جو بڑھا آنکی خرابی آئی – ٭ خاک میں لوٹتے ہیں یار کہ گیسو ہو کر

معلوم ہوا کہ آپ بڑے سچے محدث اور بڑے سچے با سند مورخ اور بڑے گہرے مفسر ہیں اگر مضمون تو آپ سچے سے تو ہی ہونگے لعنت اللہ علی الکاذبین اب سچے آپکی ہمہ دانی اور تعلیم روحانی کی کشف و کرامتیں بیان کیجاتی ہیں اچھی طرح توٹ پوٹ کر گہری نظر سے غور فرمائیے – آپنے جو صحیح بخاری شریف کا ترجمہ کرایا ہے اسکو صفحہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ کے حالات سعادت آیات لکھے ہیں کل عبارت بسبب طول کے نہیں لکھتا اسکا خلاصہ لکھتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں کہ صحاح کی سب کتابوں میں صحیح بخاری اوّل درجہ کی معتبر ہے جسمیں کوئی حدیث ضعیف نہیں۔ کتاب اللہ کے بعد یہ کتاب رسول اللہ ہے۔ جملہ محدثین کا اسپر اتفاق ہے۔ کہ محمد اسماعیل بخاری سب جماعت محدثین میں افضل ہیں۔ آنکو اساتذہ نے آن سے علم حدیث پڑھا ہے صرف چار حدیثوں میں اختلاف تہا۔ مگر ترجیح امام بخاری ہی کے قول کو رہی۔ اب وہ چاروں ہی صحیح رہیں پھر اس کتاب کے صحیح ہونے میں کیا شک رہا۔ آپکے اس دلیرانہ حملوں کی توصیف ممکن نہیں۔ آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو۔ باوجود صحیح تسلیم کر لینے کے پہلو تو آپنے امام بخاری پر ہی ہاتھ صاف کیا۔ کہ حدیث حضرت انس کو غلط ٹھیرا کر اس جلیل القدر صحابی کو کہ اک مدت دراز تک حضور انور کی خدمت بابرکت میں فیض یاب رہے نامردی کا دہبہ لگا دیا اور شہادت کے متعلق جتنی حدیثیں ہیں سب کو بزعم خود موضوع کر دیا نعوذ باللہ منہا اگر آپ سر پیٹ کر رہ گئیں اور روح القدس فرشتے سے امداد چاہیں۔ مگر آپ حدیث مذکور کو غلط نہیں کر سکتے۔ کیوں جناب مرزا صاحب امام اعظم نے کہ تبع تابعی تھے بسبب قتل کرنے امام مظلوم کے یزید پلید پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا بلکہ اُسپر لعنت کا بھی حکم نہیں دیا علیہ ما علیہ کا لفظ فرمایا۔ کیا اس قول سے شہادت امام مظلوم کی ثابت نہیں ہوتی۔ امام بخاری ایسے بڑے محدث محقق غلط قول کو درج بخاری کرکے اپنی صحیح کو کیوں بٹہ لگا لیتے۔ روضۃ الشہداء ملا حسین کاشفی مفسر تفسیر حسینی کے اور صواعق محرقہ و شواہد النبوۃ کہ جنمیں احوال پر ملال شہادت حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا بسند کامل تحریر ہے – ذرہ ان کتب معتبرہ کا مطالعہ تو کیا ہوتا – مولانا مخدوم قدس سرہ سراج ہدایت و آفتاب معرفت اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

در جہاں ہستند بسیاران یزید ٭ کو حسینا تا کند او را شہید

اور حضرت شاہ بو علی قلندر عارف باللہ حقیقت آگاہ اپنی مثنوی کے صفحہ میں فرماتے ہیں ؎

ahmadimuslim.de

این سخن در گوش ما زنہار جواں | مولوی گفتہ ز دورئے امتحاں
ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں | ایں خیال ست و محال است و جنوں
بہر دنیا آب یزید نا خلف | دین خود کردہ برائے او تلف
زال دنیا چوں در آمد در نکاح | کرد بر خود خون آں سید مباح
داد بازی ہمچو کس را پیر زال | کرد او را در دو عالم پائمال

اور نیز عقاید و اقوال علماء خلف کو ملاحظہ کیجئے اور گوش دل سے سنئے! مولانا محمد حسین گلزار ابراہیم کے صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں ؎

کربلا میں قرۃ العین نبی | لال زہرا کا حسین ابن علی
قتل ہوکے ہاتھ سے ہوا شہید | دے سا ہنا کلام دل پاو کے یزید

اور نواب سید صدیق حسن خاں مرحوم عالم بے عدیل فاضل جلیل مجدد بے قال و قیل اپنے رسالہ تثبیت المصاب کے صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں کہ قصہ پرغصہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا بہت طول طویل ہے۔ مگر ہم مختصر لکھتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کربلا میں ہاتھ سے لشکریان یزید کے معہ پنجہ ہمراہیان شہید ہوئے قاتل وہی لوگ تھے جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے عجب نام کے مسلمان اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بضعہ رسول خدا سے اس طرح پیش آئے حالانکہ زمانہ انکا عہد نبوت سے بغایت قریب تھا۔ تو بقیہ نسل امام حسین علیہ السلام کو اگر ہاتھ سے ایسے مسلمانوں کے ہر زمانہ میں تکلیف پہونچتی رہی تو کیا بعید ہے۔

اترجوا امۃ قتلت حسینا | شفاعۃ جدہ یوم الحساب

لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد شہادت امام حسین کے بہت جلد انتقام دنیاوی لیلیا۔ اور انتقام عقبیٰ باقی رہا۔ بعد چھ ماہ کے یزید پلید مرض استسقا میں مبتلا ہو کر مرگیا۔ اور ستر ہزار آدمی جو اس معرکہ کربلا میں شریک یا راضی بقتل امام مظلوم تھے مختار وغیرہ کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اور نزدیک اکثر اہل علم کے یزید پلید مستحق لعنت ٹھیرا کما قال اللہ تعالیٰ لعنۃ اللہ علی الظالمین۔

کہ کرد او ہمہ عالم گمان ظلم بزہ | کہ تیر لعنت جاوید را نشانہ شد

جناب مرزا صاحب! ان بزرگان دین و شیفتگان رسول امین کے عقاید و تحریر و تقریر کے مقابلہ میں آپ کے عقیدہ اور مسلک نے سرد یا دبے اہل کو ہزلیات مرزائیل اور جعفری زٹل سمجھنا چاہئے اسپر بھی بعض ناداں دین اسلام سے بیخبر آپکی طول طویل تحریر کے دام تزویر میں پھنسکر دین و ایمان کھو بیٹھے اور کھو بیٹھینگے۔

گر یہی بے خبری حضرت والا ہوگی | تو وہ پودین کا سب تہ و بالا ہوگی

یہ تو فرمائیے! اقرار و انکار شہادت امام حسین کو صفت ایمان کس اہل سنت نے لکھا ہے۔ اور کون کہتا ہے یہ تو آپکی خانہ ساز باتیں اور شعبدہ بازیاں ہیں چالاکی اور دہوکا دہی تو آپکا مسلک ہے بعض شیعہ تو اصحاب کبار سے سوء ادبی کرتے ہیں وہ بھی ادہر ادہر دیکھکر۔ مگر آپنے تو غضب کر ڈالا کہ تمام علماء کرام کے مسلک کو ملیا میٹ کردیا انا للہ و انا الیہ راجعون ؎

وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہیں | اپنے بھی حال پر تمہیں اب تو نظر نہیں

لیکن یہ تو فرمائیے کہ حدیث صحیحہ کو بے دہڑک غلط کردیا اور اقوال مستند علماء سلف و خلف کو جھوٹا بتایا اور جس شخص کو تمام امت محمد فخر سلطان جہان اور امام زمان سمجھیں اور منصف مزاج مورخ نصاریٰ وغیرہ انکی جرات اور بہادری و استقلال کی نظیریں دیں اور مرزا صاحب انکو بزدل بنا کر کسی تنگ کوچہ سے قسطنطنیہ بھگا دیں اور پھر بھی آپ محب حسین ہونیکا دعویٰ کریں ؎

دل میں تو کفر تیرے تجھپر غضب خدا کا | اور داغ سجدہ کعبہ پھر ماتھا دعا کا
کم ہوگا داغ سا بھی مکار اے زبیر | جو بت کا شیفتہ ہو اور نام لے خدا کا

مرزا صاحب آپ کو آپکے بدظنی کی قسم اور تعلیم روحانی اور روح القدس کی اور تحریر مسلسل و تقریر بے سود کی قسم بھلا کوئی شخص تو ہم کو مانند حضرت امام حسین علیہ السلام کے مستقل مزاج تکلیف و مصیبت میں صابر و شاکر بہوکا پیاسا اور جسکے تمام رفیق اور نور چشم گلشن نبوت کے پہول اور ہمراہی بیکسانہ ظالموں کے ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوں اور خفا ہراساں نہو اور وہی طمطراق قایم ہو۔ اور ہزاروں دشمنوں سے عاجز ہو اور بیعت فاسق کرکے اپنے دین و ایمان کو ہاتھ سے نہ دے۔ اور تن تنہا ہزاروں اشقیا سے مقابلہ کرے اور شہید ہو۔ آدم علیہ السلام سے آجتک۔ تو بتا دیجئے لیکن آپ کیا بتائیں گے آپ تو امام مظلوم کی عدم شہادت اور نامردی کے مدعی ہیں۔ مرد خدا ذرا تو خدا سے ڈرے ہوتے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس عزت کیا ہوتا اپنے زور میں آپ بہی گر پڑے نہ گرد دیکھا نہ خندق نہ نیچا دیکھا نہ اونچا نہ کانٹا دیکھا نہ پتھر۔ آنکھیں میچ دہڑام سے گر ہی پڑے اللہ تعالیٰ آپ کو کانٹوں اور پتھروں سے بچاوے اور توبہ کی توفیق دیوے۔ حضرت من! دو مردوں کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹا لینا دیوثوں کی نادانی ہے لیکن کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ بہول چوک سے تو انبیا علیہم السلام بھی نہیں بچے ؎

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں | وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

ذرا ادہر دیکھئے تو ہم آپ کی رافضیت اور خارجیت آپکی تحریر سے ثابت کرتے ہیں

[illegible]

ahmadimuslim.de

اگر آپ منصف مزاج ہیں تو تسلیم کرینگے لیکن یہ آپکی عادت شریفہ کہاں ہیں ہرگز
کسی ایک شاعر نے آپکا شعار ہو سو

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو + اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

باقی آئندہ

## بقیہ جوابات منجانب علما حنفیہ

اخبار اہلحدیث میں چند سوال [illegible] کے چھپے تھے جن سوالات کا مضمون گو فقہ حنفیہ کی کتابوں میں ملتا ہے مگر چونکہ بعض احباب ایسے سوالات کا اندراج موجب فتنہ و فساد جانتے ہیں اور امرتسر میں تو بہت ہی شور شر ہوا ہے ناظرین اہلحدیث مطلع رہیں کہ آئندہ کو اس قسم کے سوالات درج نہ ہونگے گو اخبار اہلحدیث ایک خاص مذاق کا پرچہ ہے [illegible] نامی سے ظاہر ہے [illegible] کا درج ہونا [illegible] اور نہیں [illegible] سے احتیاط ہوگی ہاں حسب وعدہ جوابات درج [illegible]

(اڈیٹر)

قولہ فقہ کی معتبر کتاب ہدایہ جلد اول چھاپہ مصطفائی کے صفحہ ۹۰ میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنی محرمات ابدی مثل ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ جو وہ محرمات ابدی ہیں ان سے جانکر نکاح کرے اور ان سے صحبت کرے تو امام اعظم کے نزدیک اسپر حد نہیں آتی۔

اقول کیوں جھوٹ بولتے ہو کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کہاں ایسا لکھا ہے کہ جو شخص ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ محرمات ابدی سے جانکر نکاح کرے بلکہ وہاں تو صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت ایسی سے نکاح کرکے وطی کرے جو جس سے اسکا نکاح حلال نہ تھا تو ایسے شخص کا امام اعظم کے نزدیک حکم یہ ہے کہ حد نہ ماری جاوے لیکن تعزیر دیجاوے اگر اسکو اس بات کا علم تھا کہ میرا اس سے نکاح جائز نہیں اور صاحبین (امام

سلہ مولانا صاف فرمائیے ہم نے تو سمجھا تھا کہ آپ بڑے بہت علوم سے واقف ہونگے مگر آپکی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ امام ابوحنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ مولوی [illegible] مصنف رسالہ آفتاب [illegible] کے متعلق بھی آپ نے ساری عبارت صفحوں کے صفحے بلکہ کل تحریر حرف بحرف رسالہ مذکورہ کی نقل کرکے اپنی طرف نسبت کی ہے [illegible] ناز یبا بلکہ ناجائز فعل ہے مولوی [illegible] ہدایہ کی منقولہ عبارت کا یہی مطلب ہے [illegible] بلکہ نص صریح دکھاتا ہوں [illegible] حرم علیہ نکاحہا [illegible] لا حد علیہ عند ابی حنیفۃ [illegible] وان قال علمت انہا علی حرام [illegible] فرمائیے یہ نام کافی ہیں یا نہیں۔ [illegible]

شافعی کہتے ہیں کہ اگر وہ جانتا تھا تو اسکو حد ماری جاوے چنانچہ عبارت بعینہ یہ ہے ومن تزوج امرأۃ لا یحل له نکاحها فوطئها لا یجب علیه الحد عند ابی حنیفۃ [illegible] اذا کان عالما بذلک وقال ابو یوسف ومحمد والشافعی علیه الحد اذا کان عالما بذلک [illegible] دیکھو اس عبارت میں کہاں محرمات ابدیہ مثل ماں بہن بیٹی کو کیا بلکہ کنایتا بھی ذکر آیا ہے جو آپنے کچھ کا کچھ ظاہر کر دیا۔

[illegible] + جنہ کیا دی ددغا باشد

آپ کا جو لفظ [illegible] امرأۃ لا یحل له نکاحها سے جھٹ ماں بہن بیٹی کی طرف خیال جا دوڑا یہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ یہ مگر آپ تسلی رکھیں کہ مسلمانوں میں ایسا غافل کوئی ہوگا جو ماں بہن اور بیٹی سے نکاح کرنیکی جرات کرسکے۔ اگر شاذونادر کوئی آپ جیسا ہم خیال ایسی جرات کر بھی سکے تو وہاں نکاح کی قید لگی ہوئی ہے اور نکاح بغیر دو عاقل بالغ مسلمانوں کی گواہی کے ہو ہی نہیں سکتا۔ پس ظاہر ہے کہ گواہ کیونکر ایسی حرکت کرنیکی اجازت دینگے اور خود گواہ بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ ہونگے پس یہاں مراد ان عورتوں سے [illegible] جنکی حرمت کا حال ہر کس و ناکس کو معلوم نہیں۔ مثلاً کسی کی لونڈی سے بغیر اجازت [illegible] کے نکاح کرلینا یا کسی غلام کا بغیر اذن اپنے مولیٰ کے کسی عورت سے نکاح کرنا یا سالی سے نکاح بحیات انکی بہن کے یا کسی عورت ایسی سے نکاح کرلینا جسکی والدہ سے اس نے زنا کیا ہو یا شہوت سے اسکے ہاتھ لگایا ہو یا اسکی فرج داخل پر شہوت سے نظر کی ہو۔ یا بہن نسبی کی رضاعی بیٹی سے یا رضاعی بیٹی سے علیٰ ہذا القیاس اور بہت سی عورتیں ہیں جن سے نکاح ناجائز ہوتا عوام کیا بلکہ بعض خواص کو بھی معلوم نہیں اور انہیں عورتوں سے نکاح کی یہاں مراد ہے اور ایسی عورتوں سے نکاح کا [illegible] وقوع میں آجانا قریب الفہم ہے نہ وہ جو آپنے براہ عداوت یا قصور عقل کے سمجھا ہے کیونکہ ایسی صورت کا وقوع میں آنا گو محال عقلی نہیں مگر محال عرفی میں تو کوئی شبہ نہیں اور حد امام صاحب کے نزدیک اس لئے واجب نہیں کہ نکاح کرنے سے شبہ پڑگیا ہے اور نکاح کے شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ ترمذی وغیرہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ نکحت بغیر اذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل فنکاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها الی آخر الحدیث

یعنی ہر ایک بالغ عورت جو نکاح کرے بغیر اذن اپنے ولی کے پس نکاح اسکا باطل ہے باطل ہے باطل ہے پس اگر ایسے خاوند نے اسکو دخول کیا ہے پس واسطے اسکے ہے مہر اسکا بسبب اسکے جو فائدہ پکڑا ہے اس نے اسکی فرج سے۔ پس دیکھو حدیث اس بات

ahmadimuslim.de

ایں سخن در گوش دار اے جواں ... مولوی گفتہ زروئے امتحاں
ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں ... ایں خیال ست محال ست جنوں
بہر دنیا آں یزید نا خلف ... دین خود کردہ بیاں او تلف
زال دنیا چوں بدو آمد درنگاہ ... کرد برخود خون آں سید مباح
داد بازی ہچو کس را پیر زال ... کرد او را در دو عالم پائمال

اور بہ عقاید و اقوال علماء خلف کو ملاحظہ کیجئے اور گوش دل سے سنئے! مولانا محمد حسن گلزار ابراہیم کے صفحہ ۳۸ میں فرماتے ہیں ؎

کربلا میں قرۃ العین نبی ... لال زہرا کا حسین ابن علی
قتل ہو کر آہ مظلوم و شہید ... اور اپنا نام دل پاک یزید

اور نواب سید صدیق حسن خان مرحوم عالم بے عدیل فاضل جلیل مجدد یہ قال وقیل اپنے رسالہ تثبیت المصائب کے صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں کہ قصہ پر غصہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا بہت طول طویل ہے۔ مگر ہم مختصر لکھتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کربلا میں ہاتھ سے لشکریان یزید کے مع اپنے ہمراہیان شہید ہوئے قاتل وہی لوگ تھے جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے جب نام کے مسلمان اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بضعہ رسول خدا سے اس طرح پیش آئے حالانکہ زمانہ انکا عہد نبوت سے بغایت قریب تھا۔ تو بقیہ نسل امام حسین علیہ السلام کو اگر ہاتھ سے ایسے مسلمانوں کے ہر زمانہ میں تکلیف پہنچتی رہی تو کیا بعید ہے۔

اترجوا امۃ قتلت حسینا ... شفاعۃ جدہ یوم الحساب

لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد شہادت امام حسین کے بہت جلد انتقام دنیا وی لے لیا اور انتقام عقبیٰ باقی رہا۔ بعد چھ ماہ کے یزید پلید مرض استسقاء میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ اور ستر ہزار آدمی جو اس معرکہ کربلا میں شریک یا راضی بقتل امام مظلوم تھے مختار وغیرہ کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اور نزدیک اکثر اہل علم کے یزید پلید مستحق لعنت ٹھہرا کما قال اللہ تعالیٰ لعنت اللہ علی الظالمین

کہ کرد او ہمہ عالم گمان ظلم بزہ ✤ کہ تیر لعنت جاوید را نشانہ شد

جناب مرزا صاحب! ان بزرگان دین و شیفتگان رسول امین کے عقاید اور تحریر و تقریر کے مقابلہ میں آپ کے عقیدہ اور مسلک نے سر دیا دبے اہل کو ہزلیات میں اہل اور جعفری ذٹل سمجھنا چاہئے اس پر بھی بعض نادان دین اسلام سے بے خبر آپکی طول طویل تحریر کے دام تزویر میں پھنسکر دین و ایمان کھو بیٹھے اور کھو بیٹھینگے۔

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا ✤ کار طفلاں تمام خواہد شد

(گر یہی تحریر حضرت والا ہوگی ✤ تادو پید پدی سب تہ و بالا ہوگی)

یہ تو فرمائیے! اقرار و انکار شہادت امام حسین کو صفت ایمان کس اہل سنت نے لکھا ہے۔ اور کون کہتا ہے یہ تو آپکی خانہ ساز باتیں اور شعبدہ بازیاں ہیں چالاکی اور دھوکا دہی تو آپکا مسلک ہی ہے بعض شیعہ تو اصحاب کبار سے سو ادبی کرتے ہیں وہ بھی ادہر اودہر دیکھکر۔ مگر آپنے تو غضب کر ڈالا کہ تمام علماء کرام کے مسلک کو ملیا میٹ کر دیا انا للہ و انا الیہ راجعون ؎

وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہیں ... اپنے ہی حال پر تمہیں اب تو نظر نہیں

لیکن یہ تو فرمائیے کہ حدیث صحیح کو بے دہڑک غلط کر دینا اور اقوال مستند علماء سلف و خلف کو جھوٹا بتانا اور جس شخص کو تمام امت محمد فخر سلطانان جہان اور امام زمان سمجھیں اور منصف مزاج سو۔ بلکہ نصاریٰ وغیرہ انکی جرأت اور بہادری و استقلال کی نظیریں دیں اور مرزا صاحب ان کو بزدل بنا کر کسی ننگ کو چہ سے قسطنطنیہ بھگا دیں اور پھر بھی آپ محب حسین ہونیکا دعویٰ کریں ؎

دل میں تو کفر تیرے تجھ پر غضب خدا کا ... اور داغ سوئے کعبہ پھر ما نگنا دعا کا
کم ہوگا داغ سا بھی مکار اتنا بڑا ... جو بت کا شیفتہ ہو اور نام لے خدا کا

مرزا صاحب آپ کو آپکے بد طینتی کی قسم اور تعلیم بے حقانی اور روح القدس کی اور تحریر مسلسل و تقریر بے سود کی قسم بھلا کوئی شخص تو ہم کو مانند حضرت امام حسین علیہ السلام کے مستقل مزاج تکلیف و مصیبت میں صابر و شاکر بھوکا پیاسا اور جسکے تمام رفیق اور نور چشم گلشن نبوت کے پھول اور ہمراہی بیکسانہ ظالموں کے ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوں اور فدا ہو اسپر ہوں اور وہی طمطراق قائم رہے۔ اور ہزاروں دشمنوں سے عاجز ہو اور بیعت فاسق کر کے اپنا دین و ایمان کو ہاتھ سے نہ دے۔ اور تن تنہا ہزاروں اشقیا سے مقابلہ کرے اور شہید ہو۔ آدم علیہ السلام سے آجتک۔ تو بتا دیجئے لیکن آپ کیا بتائیں گے آپ تو امام مظلوم کی عدم شہادت اور نامردی کے مدعی ہیں۔ مرد خدا ذرا تو خدا سے ڈرتے ہو تے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس عزت کیا چہیتا انکو نظروں میں آپ بھی گر پڑے نہ گرد ہا دیکھا نہ خندق نہ نیچا دیکھا نہ اونچا نہ کانٹا دیکھا نہ تیغ آنکھیں بیچ دہ پلم سے گرہی پڑے اللہ تعالیٰ آپ کو کانٹوں اور پتھروں سے بچاوے اور توبہ کی توفیق دے۔ حضرت من: دوسروں کی بد گوئی کے واسطے اپنی ناک کٹوا دینا ویسی ہی نادانی ہے لیکن کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ بھول چوک سے تو انبیا علیہم السلام بھی نہیں بچے ؎

گرتے ہیں شاہسوار ہی میدان جنگ میں ✤ وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے

ذرا ادہر دیکھئے ہم آپ کی رافضیت اور خارجیت آپکی تحریر سے ثابت کرتے ہیں

ahmadimuslim.de

اگر آپ منصف مزاج ہیں تو تسلیم کرینگے لیکن یہ آپکی عادت شریفہ کو ... منظور
کی ایک ... آپکا شعار ہو گیا ہے
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ٭ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

باقی آئندہ

# بقیہ جوابات منجانب علماء حنفیہ

... کے اہلحدیث میں چند سوال ... کے جواب ... سوالات
کا مضمون گو فقہ حنفیہ کی کتابوں میں ملتا ہو مگر چونکہ بعض احباب ایسے سوالات کا
... موجب فتنہ و فساد جانتے ہیں اور امرتسر میں تو بہت ہی شہرہ ہوا اسلئے
ناظرین اہلحدیث مطلع رہیں کہ آئندہ کو اس قسم کے سوالات درج نہ ہونگے گو اخبار اہل
حدیث ایک خاص مذاق کا ... ہے جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے ... ایسے سوالات
کا درج ہونا خصوصاً ... جواب لینے کے ارادہ ... مجبور
اور نہیں ... حدیث شریف ... آئندہ ...
سے احتیاط ہوگی ہاں حسب وعدہ جوابات ... جو سابقہ پرچہ کا بقیہ
ہے۔ (اڈیٹر)

قولہ۔ فقہ کی معتبر کتاب ہدایہ جلد اول چھاپہ مصطفائی کے صفحہ ۴۹۱ میں لکھا ہے کہ جو شخص
اپنی محرمات ابدی مثل ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ چودہ محرمات ابدی سے جانکر نکاح کرے
اور ان سے صحبت کرے تو امام اعظم کے نزدیک اسپر حد نہیں آتی۔

اقول۔ کیوں جھوٹ بولتے ہو کچھ تو خدا کا خوف کرو کہاں ایسا لکھا ہے کہ جو شخص ماں اور
بہن اور بیٹی وغیرہ محرمات ابدی سے جانکر نکاح کرے بلکہ وہاں تو صرف اتنا ہی لکھا
ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت ایسی سے نکاح کرکے وطی کر بیٹھے جس سے اسکا نکاح
حلال نہ تھا تو ایسے شخص کا امام اعظم کے نزدیک حکم یہ ہے کہ حد نہ ماری جاوے۔ لیکن تعزیر
دیجاوے اگر اسکو اس بات کا علم تھا کہ میرا اس سے نکاح جائز نہیں اور صاحبین و امام

---

۱؎ مولانا صاف فرمائیے ہم نے تو سمجھا تھا کہ آپ براہ راست علوم سے واقف ہونگے مگر آپکی
تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ امام ابوحنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ مولوی ... مصنف
رسالہ ... کے مقلد ہیں آپ نے ساری عبارت صفحوں کے صفحے بلکہ کل تحریر حرف بحرف
رسالہ مذکورہ کی نقل کرکے اپنی طرف نسبت کی ہے ... ایک
نازیبا بلکہ ناجائز فعل ہے مولوی ... موصوف نے آپکو اور عوام کو دھوکہ دیا ہے سنئے!
ہدایہ کی منقولہ عبارت کا یہی مطلب ہو گو ... استنباط کی طرف نہیں لیجاتا
بلکہ نص صریح دکھاتا ہوں ... فتاوی قاضیخان کتاب الحدود دیکھئے۔ لو تزوج بذات رحم
محرم نحو البنت والاخت والام والعمۃ والخالۃ ... لا حد فی قول ابی حنیفۃ
وان قال علمت انہا علی حرام ... ہاں ہم ... نکاح

شافعی کہتے ہیں کہ اگر وہ جانتا تھا تو اسکو حد ماری جاوے چنانچہ عبارت بعینہ یہ ہے ومن
تزوج امرءۃ لا یحل لہ نکاحہا ووطیہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفۃ ...
عقوبۃ اذا کان علم بذلک وقال ابو یوسف ومحمد والشافعی علیہ الحد ...
... دیکھو اس عبارت میں کہاں محرمات ابدیہ مثل ماں بہن بیٹی کا
... ذکر آیا ہے ... آپ نے کچھ کا کچھ ظاہر کر دیا ہے

وائے برفہم ... ٭ جملہ کیا دی دو دغا باشد

آپ کا جو لفظ امرءۃ لا یحل لہ نکاحہا سے جھٹ ماں بہن بیٹی کی طرف خیال جا
... یہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ہے مگر آپ تسلی رکھیں کہ مسلمانوں میں
ایسا غافل کوئی ہوگا جو ماں بہن اور بیٹی سے نکاح کرنیکی جرأت کرسکے۔ اگر شاذو نادر
کوئی آپ جیسا ہم خیال ... کرے بھی تو وہاں نکاح کی تیاری ہوئی ہو اور نکاح
بغیر دو عاقل بالغ مسلمانوں کی گواہی کے ہو بھی نہیں سکتا۔ پس ظاہر ہے کہ گواہ کیونکر
ایسی حرکت کرنیکی اجازت دینگے اور خود گواہ بنکر خسر الدنیا والآخرۃ ہونگے۔ پس یہاں
مراد ان عورتوں ... جنکی حرمت کا حال ہر کس ومہ کو معلوم نہیں۔ مثلاً کسی
کی لونڈی سے بغیر اجازت ... مولا کے نکاح کر لینا یا کسی غلام کا بغیر اذن اپنے
مولی کے کسی عورت سے نکاح کرنا یا سالی سے نکاح بحیات انکی بہن کے یا کسی عورت
ایسی سے نکاح کر بیٹھنا جنکی والدہ سے اس نے زنا کیا ہو یا شہوت سے اسے ہاتھ
لگایا ہو یا اسکی فرج داخل پر شہوت سے نظر کی ہو۔ یا بہن نسبی کی رضاعی بیٹی سے یا رضاعی
بیٹی سے علی ہذا القیاس اور بہت سی عورتیں ہیں جن سے نکاح ناجائز ہوتا عوام کیا
بلکہ بعض خواص کو بھی معلوم نہیں اور انہیں عورتوں سے نکاح کی یہاں مراد ہے اور
ایسی عورتوں سے نکاح کا معاملہ وقوع میں آجانا قریب الفہم ہے نہ وہ جو آپنے بماہ
عداوت یا قصور عقل کے سمجھ لیا ہے کیونکہ ایسی صورت کا وقوع میں آنا گو محال عقلی
نہیں مگر محال عرفی میں تو کوئی شبہ نہیں اور امام صاحب کے نزدیک اسکی وجہ
یہ ہے کہ نکاح کرنے سے شبہ پڑگیا ہے اور نکاح کے شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے
چنانچہ ترمذی وداری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ایما امرءۃ نکحت بغیر اذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل
فنکاحہا باطل فان دخل بہا فلہا المہر بما استحل من فرجہا الی آخر الحدیث
یعنی ہر ایک نابالغہ عورت جو نکاح کرے بغیر اذن اپنے ولی کے پس نکاح اسکا باطل ہے
باطل ہے باطل ہے پس اگر ایسے خاوند نے اسکو دخول کیا ہو پس واسطے اسکے ہے مہر اسکے
بسبب اسکے جو فائدہ پکڑا ہے اس نے اسکی فرج سے۔ پس دیکھئے حدیث اس بات

ahmadimuslim.de

پر نص بھی ہے کہ جب کسی مرد و عورت میں نکاح کا معاملہ وقوع میں آجائے اور گو اُس نکاح سے نفس الامر میں وہ عورت مرد پر حلال نہو۔ مگر تاہم اگر وہ اُس سے وطی کر بیٹھے تو مرد پر کوئی حد نہیں ورنہ وطی کرنے سے جس طرح حضرت نے مرد کو اُس کے مہر ادا کرنیکا مستوجب قرار دیا ہے اسی طرح اگر وطی سے کوئی وبال بھی اُسپر عاید ہوتا تو ضرور اسکی بھی حضرت ساتھ ہی تصریح فرما دیتے اور نیز شبہ کی نسبت حضرت نے فرمایا ہو کہ شبہ سے حدود ساقط ہو جاتی ہیں۔ گو وہ شبہ برائے نام ہی ہو چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرءوا الحدود بالشبہات اور ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ نے[1] ادفعوا الحدود عن عباد اللہ ما وجدتم له مدفعا اور ترمذی نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے ادرءوا الحدود عن المسلمین ما استطعتم[2] اسلئے حضرت علی نے حیلتا ایک عورت سے فرمایا کہ شاید سوتے ہیں وہ تیرے اوپر آپڑا یا زبردستی کی ہو یا تیرے مولی نے تیرا نکاح کر دیا ہے اور اسکو چھپاتی ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے لیکن اگر وہ جانتا تھا تو اسکو تعزیر دیجاویگی اور تعزیر تین سوط سے لیکر انتالیس سوط تک قاضی کی رائے پر ہے جیسا کہ اُسکی رائے میں ہو آنے لگائے اور کبھی گناہ سخت میں تعزیر ساتھ قتل کے بھی دیجاتی ہے۔ جیسا کہ شامی کی جلد ثالث کے صفحہ ۱۷۹ میں اور صاحبین کہتے ہیں کہ اگر وہ جانتا تھا کہ وہ عورت اُسپر حرام ہے تو اُسکو حد ماری جاوے اور اکثر علماء کا اسی پر فتویٰ ہے چنانچہ در المختار میں لکھا ہے۔ وقال ان علم الحرمة حد وعلیہ الفتوی اور شامی میں مضمرات سے منقول ہے قال: اذا تزوج محرمه یجد عندنا وعلیہ الفتوی وكذا في الفتح نقلا عن الخلاصة ان الفتوی على قولهما انتهى یہاں سے صاف ثابت ہوا کہ جب عمداً غیر حلال عورت سے نکاح کر کے اُس سے صحبت کرنے پر اسکو اہل حنفیہ کے نزدیک حد ماری جاویگی تو محرمات ابدی سے ایسی حرکت کرنے پر تو وہ ضرور مستحق حد ہوگا خصوصاً جبکہ صاحبین کہتے ہیں کہ نکاح محرمات پر اگر اسکو حرمت کا علم تھا تو حد واجب ہے اور صاحبین کا ایسا قول خود امام صاحب کا قول ہو جیسا کہ میزان شعرانی کے صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے ونقل الشیخ كمال الدین بن الهمام عن اصحاب ابی حنیفة كابی یوسف ومحمد وزفر والحسن انهم کانوا یقولون ما قلنا في مسئلة قولا الا وهو روايتنا عن ابی حنیفة واقسموا علی ذلك ايمانا مغلظة فعلم ان من اخذ بقول واحد من اصحاب ابی حنیفة

[1] یہ حدیث مسند امام اعظم کے صفحہ ۱۸۰ میں ہے۔ [2] یہ حدیث ابن ماجہ کے باب الحدود میں ہے۔ [3] یہ حدیث مشکوٰۃ کی کتاب الحدود کے فصل دوم میں ہے۔ (باقی آئندہ)

فهو آخذ بقول ابی حنیفة انتهى ملخصاً* (باقی آئندہ)

# مولوی احمد رضا بریلوی مکہ شریف میں

(نامہ نگار ذمہ دار ہے)

ہمارے ناظرین اِن مولوی صاحب کو بخوبی جانتے ہونگے جو نہ جانتے ہوں اونہیں اتنا خبر تو ہوگی کہ ندوہ کے مقابلہ میں ایک جدوہ ہوا کرتا ہے جنکا فتویٰ ہے کہ ندوہ میں شریک ہونیوالے کافر ہیں۔ اُس جدوہ کے بانی مبانی یہی حضرت ہیں آپکے نزدیک مسلمان وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانے وغیرہ پس یہ ہے ان حضرت کا مختصر سا تعارف (اڈیٹر)

بخدمت شریف محی السنۃ وقامع البدعۃ جناب مولانا مولوی ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ملتمس ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر اس خبر کو جسے میں اب لکھتا ہوں اپنے پرچہ میں جگہ دیں۔ وہ خبر یہ ہے کہ مولوی عبد الغفور صاحب[1] لکھتے ہیں کہ مکہ معظمہ سے چلتے وقت ایک واقعہ ہوا کہ احمد رضا خان بریلوی نے مفتی کلاں کو جواب معزول ہیں ملایا اور عبد القادر شیبی کو اپنے ساتھ متفق کرکے شریف مکہ کے یہاں یہ استغاثہ پیش کرایا کہ مولوی خلیل احمد سہارنپوری جنہوں نے رسالہ براہین قاطعہ بجواب رسالہ براہین ساطعہ لکھا ہے اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ہونا یعنی امکان کذب فعلی اور مدینہ جانے کو حرام اور درود پڑھنے کو ناجائز کہتا ہے۔ شریف نے یہ کہکر ٹال دیا کہ جو مسلمان ہوگا اُسکا ہرگز عقیدہ ایسا نہو گا۔ اتفاق سے ملا شعیب مغربی مالکی شریف کے ہاں موجود تھے انہوں نے کہا کہ اگر بیان مستغیث سچ ہے تو قائل کے کلام کا مطلب فلاں فلاں ہو سکتا ہے مولوی خلیل احمد کو ملا شعیب سے نہ دید ہے نہ شنید ہو مگر یہ تائید غیبی ہوگئی۔ اسی اثنا میں ایک خط ہندوستان سے اسوقت بذریعہ شیبی بنام شاہ محمد معصوم صاحب آیا جبکہ شاہ صاحب شیبی کے پاس بیٹھے تھے شیبی نے کہا یہ خط کیا ہے شاہ صاحب نے کہا کہ اسکا مضمون یہ ہے احمد رضا گیا ہوا ہے۔ اُسکا شیوہ بزرگان دین واکابر اسلام کو برا کہنے اور کافر بنانے کا ہے۔ وہ مولوی رشید احمد مرحوم گنگوہی اور مولوی محمد قاسم صاحب مغفور نانوتوی حتی کہ مولوی اسماعیل شہید اور شاہ ولی اللہ کو کافر کہتا ہے اُس خط کو سنکر شیبی نے شریف کے یہاں پیش کیا اُسمیں یہ بھی تھا کہ جو شخص رسول اللہ کو مثل باری تعالیٰ کے عالم الغیب عالم الکلیات والجزئیات ما کان وما یکون نہیں کہتا ہے

[1] مولوی عبد الغفور صاحب ساکن دھنا مضافات میں ہجرت کرنے کے لئے مکہ معظمہ گئے ہیں وہاں سے بہت واقعات لکھتے رہتے ہیں چنانچہ یہ خط انکا ماخوذ ہے جسمیں یہ واقعات لکھے ہیں۔

ahmadimuslim.de

اسکو بھی کافر کہتا ہے۔ چنانچہ شریف نے احمد رضا کو طلب کر کے کہا کہ تم شاہ ولی اللہ کی تکفیر ثابت کرو۔ و کہا سے مکہ تک نظر بند رہو۔ کہیں جانے نہ پاؤگے۔ مولوی خلیل احمد نے اپنا رسالہ مفتی کو دیا اور کہا کہ اسکا ترجمہ کسی شخص معتمد سے کرا کے غور کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس کام کے لئے مولوی کوثر علی کو تجویز کیا۔ مولوی خلیل احمد یہاں مدینہ میں موجود ہیں۔ روز چہارشنبہ انکی ملاقات کو گئے۔ وہ ابن ماجہ تین چار عرب کو پڑھا رہے تھے انہوں نے کہا کہ واقعہ صحیح ہے کہ ہمارے آنے کے بعد دو قافلہ مکہ سے آچکے ہیں۔ مگر احمد رضا خاں ہنوز نہیں آیا۔ اس زمانہ میں ایک شیوہ ہو گیا ہے کہ جب کوئی اہل حق کہتا ہے۔ تو خواہ مخواہ اسکو ایذا پہنچانے میں ہمارے حنفی بھائی کمر بستہ تعاقب کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ انتہی بلفظہ۔ اسکے بعد مولوی صاحب نے ایک خط عدن سے روز جمعہ ۶ صفر کو لکھا جسمیں واقعہ مذکور و اسکا متعلق یہ ہے کہ مکہ معظمہ سے آتے ہوئے لوگوں سے جو جدہ سے آگبوٹ پر ہمراہ ہوئے معلوم ہوا کہ شریف مکہ کے رو برو احمد رضا خاں سے دربارہ سمیع ہونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب طلب کیا۔ انہوں نے دلائل تحریر کر جو دئیے شریف صاحب کے مجلس میں بیٹھا ہوا مولانا شعیب مغربی مالکی سے شریف نے تردید پوچھی لائے ۴۰ حدیثیں و چند آیات قرآنی جو بیانات شریف کے سامنے پڑھیں۔ حرمین شریفین میں ایسے عقیدہ پر نفرین کرتے ہیں حتی کہ جن لوگوں نے جو سنا تو استغفر اللہ پڑھا کہ مجھو الزام دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری ہماری واپسی کے بعد ایک ہفتہ مدینہ طیبہ میں ٹھہر کر ینبوع میں پہونچ گئے تھے۔ دوسری آگبوٹ میں آتے ہونگے۔ احمد رضا خاں جو ان کے پھنسانے کو گیا تھا وہ خود ہنوز مکہ معظمہ میں پھنسا ہوا ہے۔

(مولوی) عبدالرحمن از گیلان ضلع مونگیر

## اسی مضمون کا ایک اور خط

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ عاجز مع الخیر والعافیت ۸ مئی سنہ ۱۹۱۰ء روز یکشنبہ کو سفر حج سے غریبکدہ پہونچا ہے بعض وقائع صادقہ مکہ معظمہ کو درج اخبار کے لئے تحریر کرتا ہوں۔

مولوی احمد رضا خانصاحب نے مفتی کمال کی سے (جو آجکل عہدہ افتاء سے معزول ہیں) ربط حاصل کر کے بوساطت انکے جناب شریف صاحب کے یہاں اطلاع کی کہ خلیل احمد سہارنپوری جناب باری عز اسمہ کو کذب فعلی کا قائل ہے اور عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالی جھوٹ بولا کرتا ہے؎

؎ اسی اصول پر حضرت میاں صاحب محدث دہلوی مرحوم و مغفور کو ایام حج میں تکلیف پہونچانے کا ارادہ کیا گیا تھا جسمیں آخر کار حضرت ممدوح بحکم كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ اعداء کے شر سے محفوظ رہے تھے۔ (اڈیٹر)

شریف صاحب نے یہ کہکر ٹال دیا کہ ہمارے دانستہ مسلمان خصوصًا جو حج کرنیکو آیا ہو ہرگز ایسا عقیدہ نہیں رکھتا ہوگا۔ اتفاقًا اس مجلس میں مولانا محمد شعیب صاحب مغربی مالکی جو امام و خطیب حرم محترم ہیں موجود تھے اگرچہ وہ مولوی خلیل احمد کو جانتے بھی نہ تھے مگر بتاکید مولوی لبیبا کے شریف صاحب سے کہا کہ اگر بالفرض کوئی قائل بھی ہو تو اسکا مطلب اور انکی غرض کذا و کذا ہوگی۔ الغرض شریف صاحب نے خبر رساں کو تہمت دہندہ معاندانہ ذب سمجھا اور جھوٹے اتہام کی طرف توجہ نکی۔ بیچارے مولوی خلیل احمد کو قبل سے کوئی خبر نہ تھی جب خبر ہوئی تب مفتی کمال کے یہاں جاکر اپنی برات کے لئے اپنا رسالہ براہین قاطعہ پیش کیا۔ چونکہ وہ رسالہ اردو زبان میں تھا مفتی صاحب نے مولوی کوثر علی صاحب سے (جو ان کے نزدیک معتمد اور زبان عربی و اردو کے ماہر تھے) تمامی مضمون رسالہ کو سنا۔ لہذا سنکر و سمجھکر خاموش ہو رہے۔ اور مولوی صاحب سے معافی چاہی۔

اور اخیر ذیحجہ میں مولوی خلیل احمد روانہ مدینہ طیبہ ہوئے اور پچیس روز وہاں قیام رکھکر روانہ وطن براہ ینبوع ہو گئے۔

بعد چند روز کے اتفاقًا جناب شاہ محمد معصوم صاحب مجددی حنفی سید عبدالقادر شیبی کے یہاں بیٹھے تھے کہ ایک خط ہندوستان سے بنام شاہ صاحب موصوف بذریعہ شیبی صاحب کے پہونچا۔ شیبی صاحب نے پوچھا کہ یہ کیسا خط ہے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ اس میں چند مسائل اعتقادیات کے درج ہیں۔ از انجملہ یہ ہے کہ احمد رضا خاں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سمیع ہونیکا قائل ہے اور وہ اعتقاد راسخ رکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دور اور نزدیک سے یکساں سنا کرتے ہیں۔ شیبی صاحب کو اس عقیدہ پر بہت تعجب ہوا اور اس خط کو شریف صاحب کے یہاں پیش کر دیا۔

شریف صاحب نے مولانا محمد شعیب سے اس عقیدہ کی تحقیق کی آپنے اس عقیدہ کے بطلان میں چالیس دلیلیں فی البدیہہ زبانی پیش کیں۔ شریف صاحب نے سنتے ہی احمد رضا خاں کو باضابطہ طلب کر کے اولًا اس عقیدہ جدیدہ کی تصدیق کرائی بعدہ اسکی دلیل پوچھی اور اس عقیدہ کی اصل اور اسکا ثبوت طلب کیا۔ جب خانصاحب بروقت دلیل و ثبوت دینے سے مجبور ہوئے تو نظر بند کر کے حکم نافذ کیا کہ تا پیش کرنے دلیل اور دکھلانے ثبوت اپنے عقیدہ کے خانصاحب نظر بند ہیں اور مکہ معظمہ سے باہر جانے نہ پاویں اس عقیدہ جدیدہ کو جب اہل عرب حتی کہ بدو لوگوں نے سنا تو سبھوں نے نفرین کیا اور کر رہے ہیں۔ از انجا کہ راقم ۱۹ اپریل کو جدہ ہوکر غریبخانہ چلا آیا۔ مابعد کی مجھکو خبر نہیں کہ آیا خانصاحب نے دلائل پیش کیں یا نہ۔ والسلام

راقم زیارت حسین بہاری تازہ وارد از عربستان

ahmadimuslim.de

# فتوے

**سوال ۱۳۲** - ایک شخص کا کسی کمپنی معتبر سے یہ وعدہ ہوا ہے کہ تین یا چار سال میں بحساب خفیف اقساط ایک ہزار پچاس روپے تمہارے پاس جمع کرا دونگا - کمپنی اس شرط پر لیتی ہے کہ روپیہ جو تم جمع کراتے رہو - یا امانت رکھتے رہو - کمپنی کو اس کے برتنے کی اجازت ہو - اور نیز قریب آٹھ آنہ سالانہ حفاظت کا بھی کمپنی لیگی - مگر میعاد مقررہ کے بعد سب کا سب روپیہ فوراً ادا کر دیگی - امانت رکھنے والا منظور کرتا ہے کمپنی یہ رعایت بھی کرتی ہے - کہ اگر خدانخواستہ تم اس عرصہ میں مرگیا اور روپیہ جتنا جمع کراتا تھا - نہ کرا سکا تو بھی کمپنی تمہارے بال بچوں کو پورا روپیہ ادا کر دیگی - یہ معاہدہ از روئے شرع جائز ہے یا نہیں -

بندہ محمد فاضل ہاسپٹل اسسٹنٹ سول ہسپتال سیالکوٹ

**جواب نمبر ۱۳۲** - اس قسم کی کمپنیاں جتنی بنتی ہیں اصل غرض انکی مردگان کے ورثا سے سلوک کرنے کی ہوتی ہے یہ نہیں ہوتا کہ کچھ رقم وصول کرکے کچھ بطور سود کے ملائینگے کیونکہ بانیان کمپنی پہلے ہی اس بات کو سوچ لیتے ہیں کہ اپنی گرہ سے کچھ نہ نکلے جہانتک ہو سکے شرکا ہی سے پوری رقم مع سارے اخراجات کے لیجائے نہ کہ تھوڑی لیکر سود دیا جائے اگر وہ ایسے قواعد بنائیں اور پہلے ہی سے سود دینے کی نیت کریں تو کمی کہاں سے پوری کریں - البتہ بعض صورتوں میں کمپنی کو کمی پوری کرنی پڑجاتی ہے سو ایک لازمی امر ہے - اصل بناء کمپنی اس غرض سے نہیں نہ عقدا یہ مقصود ہے - پس میرے علم ناقص میں ایسی کمپنیوں کی شرکت مباح ہے - (علماء کرام اگر اس کو غلط سمجھیں تو بادلیل مطلع فرما دیں)

**سوال نمبر ۱۳۳** - ایک شخص نے ایک جانور کو تلوار سے ذبح کیا تو کر دیا ابھی وہ جانور تڑپتا ہے اور جس اسمیں باقی ہے یا چیتے نے سر جانور کا نقر کیا ہے اور باقی تمام تڑپتا ہے اسکو ذبح کر کے کہایا جاوے - یا نہ ؟ (خریدار ۳۲۵ ملتان شہر)

**جواب نمبر ۱۳۳** - قرآن مجید میں ہے الا ما ذکیتم یعنی جس جانور کو درندہ کہا جائے اسکو اگر تم ذبح کرلو تو جائز ہے پس جانور مذکور کو اگر ذبح کیا گیا ہے - تو جائز ہے -

**سوال ۱۳۴** - زید اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ رات کو ایک چارپائی پر سویا جب شہوت نے زور دیا - تو اس نے عضو مخصوص کے کچھ حصہ کا دخول کرنے کے بعد پھر نکال لیا اور اپنا آزار بند باندھ کر سو گیا - تو کیا اب اسکو نہانا فرض ہو گیا یا نہ ! صرف صبح کو اٹھکر استنجا وضو کرکے نماز پڑھ لے یا نہائے -

عضو کا انتشار ہو کر فرو ہونے کے بعد اس کے سرے پر کسی قدر رطوبت نمودار ہو کر پاجامہ کو لگ گئی تو کیا اب اسکو دہونا چاہئے یا بغیر دہونے کے نماز ہو سکتی ہے -

**سوال ۱۳۵** - زید جمعہ کی نماز کیواسطے نہانیکو تیار ہوا اس نے خیال کیا کہ یوں بھی نہانا ہے چلو طبیعت کو بھی خوش کر لو جو اس نے اسی وقت عیال خود کے ساتھ جماع کیا - اور پھر نہا کر جمعہ کی نماز کو چلا گیا - کیا یہ جماع اسکا جائز تھا یا منع ہے - (خریدار ۵۲۳)

**جواب ۱۳۴** - حدیث شریف میں آیا ہے اذا جلس بین شعبھا الاربع ثم جھدھا فقد وجب الغسل وان لم ینزل (مسلم) یعنی جب عورت مرد جمع ہو کر خاص کام کرنے لگیں - تو گو انزال پورا ہوا عضو پورا داخل ہو غسل واجب ہو جاتا ہے عضو پر جو رطوبت لگی ہو اسکو غسل سے پہلے دہو ڈالے -

**جواب ۱۳۵** - جائز بلکہ مستحب ہے ایک حدیث میں جمعہ کی بابت ہے من غسل واغتسل یعنی جو شخص خود نہائے اور دوسرے کو نہلائے اسکو ایسا ثواب ہے " اسکے کئی ایک مطلب علماء نے لکھے ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ دوسرے کو نہلانے کے معنے یہ ہیں کہ جمعہ کے روز بیوی سے ملاپ کرے تو خود بھی نہائے اور اسکو بھی نہلائے پس یہ کام زید کا جائز ہے -

**سوال ۱۳۶** - روز جمعہ کے قبل الجمعہ پڑھنے کے پہلے الصلاۃ قبل الجمعہ سنۃ رسول اللہ باواز بلند پکار کے صلاۃ دیتے ہیں وہ کیسا ہے اہلحدیث سے اور حنفی مذہب سے خلاصہ کرنا -

**سوال ۱۳۷** - اگر یہ ایک بکرا بت کے نام سے کندوری کرنیکو خیا اور دو تین ماہ تک اسی بت کے نام سے پکارا گیا - اب وقت ذبح کے ایک مسلمان متقی اسکو ساتھ بسم اللہ اکبر کہکر ذبح کرے تو وہ اہلحدیث کے مذہب میں حلال ہے یا نہیں اور حنفی مذہب میں کیا ہے اطلاع کرنا -

**سوال ۱۳۸** - احتیاط الظہر بعد الجمعہ چار رکعت پڑہنا درست ہے یا نہیں اس نماز کو حنفی نہیں پڑہتے اور بعضے اہلحدیث پڑہتے ہیں اور بعضے نہیں پڑہتے - جلد بجلد خلاصہ کرنا - (محمد عزیز الدین ولد نجم الدین قاضی از میل گاؤں ضلع خاندیس)

**جواب ۱۳۶** - یہ بدعت ہے کسی حدیث نبوی میں اور آثار صحابہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا -

**جواب ۱۳۷** - اس مسئلہ میں اختلاف ہے خاکسار کی ناقص تحقیق میں حرام ہے قرآن شریف میں ہے - ما اھل بہ لغیر اللہ جس چیز کو غیر اللہ کے نام پکارا جاوے بطور تقرب پکارا جائے یا مقرر کیا جائے - اس آیت میں اس چیز کو حرام فرمایا ہے نہ صرف نہیں نہا ...

الاسلام اور ... انگریزی ... قیمت ... ملنے کا پتہ اہلحدیث امرتسر

مروج ذبح ہونے تک اُسی وقت سے موصوف ہو یہ مسئلہ بالخصوص تو اہلحدیث اور حنفیوں میں مختلف فیہ نہیں ہے البتہ ہر عالم کی تحقیق اور رائے الگ الگ ہو۔

**جواب نمبر ۱۳۸** - احتیاطاً الظہر کا پڑھنا بدعت ہے کسی آیت حدیث میں نہیں آیا فقہ کی معتبر کتاب درمختار میں بھی اس سے منع کیا ہے - یہ آپ نے غلط لکھا کہ حنفی نہیں پڑھتے اہلحدیث پڑھتے ہیں - بلکہ اسکے برعکس ہے کہ بعض حنفی پڑھتے ہیں اور اہلحدیث کوئی نہیں پڑھتا۔

**سوال نمبر ۱۳۹** - اگر کسی سے کسی قصور کی وجہ سے اُسکا بزرگ ناراض ہو گیا ہو اور خود معافی طلب کرے اور خدا کا واسطہ بھی ڈالے لیکن بزرگ معاف نہ کرے تو اس بارہ میں خدا اور رسول کا کیا حکم ہے - (خریدار ۳۶۶)

**جواب نمبر ۱۳۹** - قرآن شریف میں ہے وان تعفوا اقرب للتقوی (پ۲-ع ۱۵) معاف کرنا پرہیزگاری کے بہت قریب ہے - در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست

**سوال ۱۴۰** - زید نے اپنی عورت کو طلاق دی - اس کے بعد عدت میں رجوع کیا - پھر آٹھ نو ماہ کے بعد طلاق دی - اور عدت کے اندر رجوع کیا - پھر دو سال کے بعد طلاق دی - اب وہ اس اپنی عورت سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

حافظ خدا بخش از بٹالہ

**جواب ۱۴۰** - چونکہ تین طلاقیں اپنے اپنے وقت پر ہو چکی ہیں تو اب رجوع نہیں ہو سکتا۔ لاتحل له حتی تنکح زوجا غیرہ جبتک دوسرے خاوند سے نکاح کرکے باقاعدہ طلاق لیکر عدت گذار کر نکاح نہ کرے جائز نہیں۔

**سوال ۱۴۱** - نکاح کے بعد شادی کے کھانے کو تعویذ الایا لتیں بیہودہ لکھا ہے اور قرض لیکر یا مکان باغ وغیرہ گروی رکھکر یا بھیک کھانے کو حرام لکھا ہے - ہمارے یہاں لوگ ایسے ہی قرض لیکر یا مکان وغیرہ گروی رکھکر شادی کے پہلے کھانا کیا کرتے ہیں کوئی نہ کوئی قرض لے کر کرتا ہے لیکن کرتا ہے شادی کے بعد ایک شخص ان کھانوں سے انکار کرتا ہے تو لوگ اسپر طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو کھانا نہیں کھاتا تو مت کھا لیکن ہمارے ساتھ کھانے میں شریک رہ یعنی ہمارے ساتھ فقط بیٹھ تو کیا ان کے ساتھ بیٹھنے میں کچھ برائی ہے یا نہیں۔

**سوال ۱۴۲** - نکاح میں مروج کو پانچوں کلمے پڑھانا اور دعا قنوت اللهم انا نستعینك ونستغفرك پڑھانا سنت ہے یا بدعت۔

**سوال ۱۴۳** - ایک شخص کہتا ہے کہ فرض اور نفلوں کے بعد دعا میں پہلے یا پیچھے درود نہ پڑھنے سے وہ دعا مردود ہے اور دلیل اسکی یہ حدیثیں ہیں جو کہ مشکوۃ کے باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں کیا ان حدیثوں سے دعا کا مردود ہونا ثابت ہوتا ہے اور فرضوں کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں۔

**سوال ۱۴۴** - ایک شخص اپنی بیوی کو سسرال سے اپنے مکان کو لیجاتا تھا۔ نصف راستے میں رات کو مقام ہوا - خاوند رات کو اس عورت کو وہیں چھوڑ کر اپنے مکان کو چلا گیا وہ عورت صبح کو اپنے والدین کے مکان کو چلی گئی - عورت کے والدین نے اسکو نامرد خیال کرکے کچھ دنوں بعد اس شخص سے طلاق لیکر دوسرے شخص سے نکاح کر دیا - عدت گذرنے کے پہلے کیا یہ نکاح صحیح ہے اور عدت کا گذرنا ضروری نہیں۔ ان سوالوں کے جواب ساتھ دلیل کے ہوں۔ (خریدار ۳۶۰)

**جواب نمبر ۱۴۱** - بُری رسموں میں بیٹھنا بھی خواہ خود شریک نہ ہو تو بھی گناہ ہے خدا فرماتا ہے لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنی ظالموں کی طرف میلان اور میل بھی کرو ورنہ تمکو بھی عذاب پہنچیگا - جتنے درجے کوئی مخالفت شریعت کی کرتا ہے اُسی قدر ظالم ہوتا ہے پس ایسے لوگوں کے ساتھ جو شادی میں خلاف سنت وغیرہ کرکے رسوم قبیحہ کے بانی یا مروج ہوتے ہیں اس کام یا مجلس میں شریک ہونا جائز نہیں۔

**جواب نمبر ۱۴۲** - یہ بھی ایک قابل ترک رسم ہے شریعت کا تو حکم نہیں - ملانوں کی ایجاد ہے۔

**جواب ۱۴۳** - بغیر درود کے دعا کا معلق ہونا تو آیا ہے اگر مردود کے لفظ سے یہی مراد ہو تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی اور مراد ہے تو نہیں - بعد فرضوں کے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کی ایک دو ضعیف حدیثیں آئی ہیں حضرت میاں صاحب دہلوی رحمہ اللہ کا ایک فتوی ہے جو میزان الاعتدال کے ساتھ ملحق ہے۔

**جواب ۱۴۴** - نکاح عدت کے پورا ہونے سے پہلے صحیح نہیں - خدا فرماتا ہے لا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله یعنی جبتک عدت پوری نہ ہو نکاح کا قصد بھی نہ کرو۔

**سوال نمبر ۱۴۵** - جناب مولانا مصافحہ ایک ہاتھ سے سنت ہے یا دونوں ہاتھوں سے جس طرح سنت ہو اسکی دلیل تحریر فرمائیے - اگر دونوں طرح سے سنت ہے - تو دونوں دلیلیں تحریر ہوں۔

**جواب نمبر ۱۴۵** - ایک ہاتھ سے سنت ہے دو سے بھی جائز ہے صحیح بخاری میں حدیث ہے - صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت کا ایک ہاتھ میرے دو ہاتھوں میں تھا۔

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

**پورنیہ میں ژالہ باری ہو یا قہر باری** - کل شام کو جبکہ دھیمی دھیمی رفتار سے سرد ہوا کے خوشگوار جھونکے پژمردہ دلوں کو تازگی بخشتے تھے - اور دن بھر کی شدت گرمی میں تھکے ماندے مزدوروں کو ابر رحمت کی آمد آمد کے خوشگوار نظارے وصال یار کی خوشی سے زیادہ مسرور کر رہے تھے - تو فلک کج رفتار کو یکایک اُنکی خوشنودی پر حسد ہوا اور ان پژمردہ دلوں کی تازگی اُسے ناگوار گذری - یعنی دفعۃً وہ ٹھنڈی ٹھنڈی مرطوب ہوا سخت آندھی بنکر اس زور سے چلی کہ اُس نے تمام راحت و آرام کو عوف دہراس سے بدل دیا - اور یہی معلوم ہوتا کہ عنقریب یہ آندھی تمام مکانات کو صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیگی - علاوہ ازیں بجلی کی چمک اور بادل کی گرج کا یہ زور تھا کہ انسان تو کیا شیر بھی جنگلوں میں اس کی ہیبت سے کانپ رہے تھے - اسپر بھی اکتفا نہوئی بلکہ اس غضب کی ژالہ باری شروع ہوئی کہ جسے دیکھکر ہر فرد بشر الامان و الحفیظ پکارتا تھا - اور بڑے بڑے سن رسیدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے آجتک کبھی اتنا اتنا بڑا اولہ پڑتے نہیں دیکھا - یعنی ہر ایک اولہ ڈیڑھ ڈیڑھ سیر دو دو سیر کے قریب وزن میں اور کرکٹ بال (گیند) سے دگنا چوگنا حجم میں تھا اور اس زور سے پڑتا تھا کہ مکانات کے کھپریل چور چور ہو گئے -

قریبًا بیس منٹ تک یہ عالم محشر برپا رہا - جس سے صدہا درخت جڑ سے اکھڑ گئے اور ہزارہا پرندے اپنے آشیانے چھوڑ کر جنگلوں اور راستوں میں خواب عدم کی گہری اور ٹھنڈی نیند سو گئے - الغرض طوفان کیا تھا - ہم گنہگاروں کی تنبیہ کیواسطے یہ ذوالجلال عالمین کی قدرت کاملہ کا ایک کرشمہ تھا - مگر وائے برحال ما کہ ہم اسپر بھی نصیحت نہیں پکڑتے اور بدستور دنیا وی لہو و لعب میں مصروف ہیں -

خاکسار غلام محمد امرتسری از پورنیہ - ۸ مئی ۱۹۰۶ء

**مرزا صاحب قادیانی** کو الہام ہوا لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا خدا آسمان پیدا نکرتا) واہ کیا کہنے ہیں -

**ترکوں** اور انگریزوں میں مصر کیوجہ سے کشیدگی بڑھتی جاتی ہے مسلمانان ہند کو چاہئے کہ فورًا اپنے بادشاہ کی خدمت میں عرضداشت بھیجیں کہ ترکوں اور انگریزوں کی لڑائی میں مسلمان سخت شکستہ خاطر ہونگے - اور خدا سے بھی دعا کریں کہ وہ ہو جو ہمارے لئے بہتر ہو -

**امرتسر** میں طاعون کا زور ہے گو روبتنزل ہے -

**کلکتہ میں** ایک لاکھ ۵۰ ہزار کے جعلی نوٹ تین شخص بنگال بنک میں فروخت کرتے پکڑے گئے اور سشن سپرد ہیں -

**ترکی محکمہ فوج** میں جس قدر کاریگر کام کرتے تھے اُنکی بڑی تعداد حال میں حجاز ریلوے لائن پر کام کرنے کے لئے بھیجدی گئی ہے مقصود یہ ہے کہ کسی طرح یہ لائن اس سال کے اختتام پر مدینہ منورہ تک تیار ہو جاوے - لوہار معمار اور بڑھئی وغیرہ کاریگروں کی بہاری جماعت بھی بھیجی گئی ہے -

**۱۲ اپریل** کو ایرانی سفیر نے باب عالی کو ایک سخت لہجہ کی یادداشت بھیجی جس میں قضیہ سرحد کے متعلق بہت جلد رضامند بنانے والا فیصلہ کرنے پر زور دیا ہے - باب عالی کے پاس سرحدی افسروں کے جو تار آتے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ممالک ایران میں ترکی افواج کے طویل قیام نے خلیج فارس کے کئی قبیلوں میں بغاوت اور سرکشی کے آثار عیاں کر دئیے ہیں -

**اخبار رماتان** لکھتا ہے کہ شمالی ایران میں مدت سے دبی ہوئی آتش فساد اب ایکبارگی شعلہ زن ہو گئی ہے جسکے اسباب مذہبی تعصب اور قحط کی سختی کہے جا سکتے ہیں - شہر مشہد میں بیس یورپین قتل کر دئے گئے - جو گمان غالب یعنی عیسائی تھے اور ممکن ہے کہ اس ہنگامے کی وجہ سے روسی حکومت کو سرحدوں پر اپنی فوج بڑھانے کی ضرورت لاحق ہو ورنہ قیام امن کی کوئی صورت نہیں بن پڑیگی -

**امیر صاحب افغانستان** کی بابت یہ افواہ ہے کہ وہ آئندہ موسم سرما میں ہندوستان کی سیر کے لئے تشریف لائیں گے - انکی خاطر و مدارات کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے پانچ لاکھ روپئے کی رقم منظور کی -

**آنریبل ملک عمر حیات خاں** نے اسلامیہ کالج لاہور میں ایک بڑے کمرے کو ۴ ہزار روپیہ کے صرف سے تعمیر کرا دینے کا اقرار کیا - ایسے دو کمرے آٹھ ہزار روپیہ کے صرف سے آنریبل نواب فتح علی خاں قزلباش نے بنوا دینے کا وعدہ کیا ہے - اب چار بڑے بڑے کمروں میں سے صرف ایک کمرہ بنوانے کیلئے کسی اولوالعزم کی ضرورت ہے -

**سررشتہ ڈاکخانہ** کے مسلمان ملازمین دو ہزار روپیہ کے صرف سے اسلامیہ کالج لاہور میں ایک کمرہ بنوانے کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں - جو شخص پچاس روپے سے زیادہ چندہ دیگا - اسکا نام کمرہ کی دیوار پر کندہ کیا جائیگا -

**مصر اور شام** کی سرحد پر ترکی گورنمنٹ نے ایک لاکھ ایکڑ مصری زمین پر قبضہ کر لیا ہے -

دلیل القرآن بجواب اہل القرآن مولوی [illegible] چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ مفصل متعلق نماز کا کامل جواب قابل دید قیمت [illegible] ملنے کا پتہ اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

# قابل دید کتب

الہامی کتاب جس میں وید اور قرآن کو الہام میں مسلمان و آریہ عالموں کی مفصل بحث.
بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہو قرآن مجید کا الہامی ہونیکا کامل ثبوت [illegible]
حق پرکاش جس میں آریوں کی گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف
پر [illegible] اعتراضات کئے ہیں جسکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھئے
[illegible] قیمت (۱۲)

آیات متشابہات جس میں اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق [illegible]
تہذیب [illegible] جس میں [illegible] واضح طور پر بتلائے گئے ہیں [illegible]
تحریک اسلام جس میں بابو عبد الغفور (دھرم پال) کے رسالہ تحریک اسلام
کا مستقل اور مفصل جواب [illegible] نبوت محمدیہ کا ثبوت اور الہیہ
[illegible] قرآن مجید کے دلائل قیمت (۲)

التعرب جس میں صرف نحو عربی کو ایسی آسان طریق سے لکھا ہے کہ اردو
خوان بلا مدد استاد [illegible] مطالب سمجھ سکتا ہے اور کامیاب ہوسکتا [illegible]
[illegible] نے پسند فرمایا ہے قیمت (۸)
اسلامی تاریخ جس میں آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات [illegible]
حکایات بچوں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت (۱۰)

خصائل النبی جس میں شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں بچوں
کیلئے مفید ہے ...... قیمت ...... (۱۰)

تغلیب الاسلام جس میں جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دھرم پال)
جلد اول قیمت .. .. .. .. (۱۲)
" دوم " .. .. .. .. (۶)
" سوئم " .. .. .. .. (۵)
مناظرہ نگینہ جس میں مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۶ء میں
بمقام نگینہ ہوا تھا۔ نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت ۸

مینجر اہلحدیث امرتسر

# مفصلہ ذیل مال

[illegible] کارخانہ [illegible] ہمارا [illegible] تیار ہوتا ہے اور حکم کی تعمیل [illegible]
[illegible] اور ہر وقت بہ بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لونگی سادہ [illegible] فی عدد | کارڈ سادہ [illegible] |
| " زرین [illegible] | " زرین [illegible] " |
| پٹی دیسی اونی [illegible] فی جوڑہ | پٹی [illegible] فی جوڑہ |
| " پشمینہ [illegible] | " پشمینہ [illegible] |
| کمبل دیسی [illegible] فی عدد | کمبل [illegible] فی عدد |
| لوئی سفید [illegible] | چادر پشمینہ [illegible] |
| جراب دستانہ اونی [illegible] فی جوڑہ | بنیان [illegible] |
| " سوتی [illegible] فی درجن | " سوتی [illegible] |
| نوجی زرین خاکی [illegible] | پٹی [illegible] |
| حافہ [illegible] | [illegible] |
| ازار بند سوتی [illegible] فی عدد | [illegible] سوتی [illegible] فی درجن |
| " ریشمی [illegible] | " [illegible] |
| تہبان گردن [illegible] | رومال [illegible] فی عدد |
| جوتہ سادہ ساخت [illegible] | چوتہ [illegible] |
| " زرین [illegible] | دری [illegible] |
| تکیاں اور [illegible] | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے |
| [illegible] | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |

علاوہ انکے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب [illegible] کمربند [illegible] زرین [illegible] سوتی۔
وزرین [illegible] اونی [illegible] سنہری [illegible] وغیرہ وغیرہ نسبت
دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں [illegible] ایک بار ضرور آزمائش کی خاطر منگا
کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود دیکھ لو کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی

## نوٹ

سوداگروں کو خاص رعایت کیساتھ مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی
نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر میں مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کے حسب الارشاد چھپکر شائع ہوا۔

# فتویٰ

**سوال ۱۴۶** - بھیڑیا بکری کی چیتا یا شیر ایک رگ یا دو رگ کاٹ جاوے بسبب درد کچھ قدر بیہوش ہووے - اسکو ذبح کرنے میں کیا حکم ہو - اور اگر اسکا گوشت کہانا جائز ہے تو قرآن اور حدیث سے مطلع فرما دیں -

**سوال ۱۴۷** - اگر کسی خشک چھپڑی میں سور کا خون ایک قطرہ یا زیادہ پڑ جاوے اور پھر بارش سے وہ چھپڑی کا پُر ہو جاوے - تو اس کے پانی کے استعمال کا کیا حکم ہے -

جلال الدین گوجر از سروٹ علاقہ جسوٹہ ڈاکخانہ ریاسی ریاست جموں

**جواب نمبر ۱۴۶** - اسکا جواب نمبر ۱۳۳ میں ہو چکا ہے - کہ ذبح کر سکیں تو جائز ہے -

**جواب نمبر ۱۴۷** - کوئی حرج نہیں - ایک تو خشک ہے - دوم چھپڑی میں پانی بہت کثیر ہے اسلئے پاک ہے -

**سوال نمبر ۱۴۸** - زید عمرو کا چچا زاد بھائی ہے زید کی زوجہ عمرو کے دوسرے چچا کی بیٹی ہے - کیا زید کی لڑکی جو رشتہ میں عمرو کی مصنوعی بھتیجی اور بھانجی ہے شرعاً عمرو سے منسوب ہو سکتی ہے -

**سوال نمبر ۱۴۹** - حقہ پینے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اور حقہ پینا شرعاً کیسا ہے -

**سوال نمبر ۱۵۰** - محفل میلاد یا محرم کی محفل میں صرف محفل کا حال دریافت کرنے کے لئے شریک ہونا کیسا ہے -

**سوال نمبر ۱۵۱** - وتر کسطرح پڑھنے چاہئے کیا سبب ہے کہ اہلحدیث وتر علیحدہ طرز سے پڑھتے ہیں اور حنفی جدا - (راقم شیخ عبد الرحمن از جالندھر)

**جواب نمبر ۱۴۸** - ہو سکتی ہے جب اُسکی ماں سے (جو زید کی چچا زاد بہن ہے) زید کا نکاح ہو سکتا ہے تو اس سے کیوں نہ ہوگا -

**جواب نمبر ۱۴۹** - حقہ پینا بُرا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکر اور مفتر دونوں سے منع فرمایا تمباکو مسکر نہیں مفتر تو ضرور ہے مگر وضو نہیں ٹوٹتا - مفتر اُسے کہیں جو نہ عادت والے کے دماغ کو چکرا دے - یہ تمباکو میں ہے

**جواب نمبر ۱۵۰** - حدیث شریف میں آیا ہے انما الاعمال بالنیات اعمال کا بدلہ نیتوں پر ہے - پس جس نیت سے جائیگا ویسا بدلہ پائیگا -

**جواب نمبر ۱۵۱** - وتروں کی بابت روایات متعددہ آئی ہیں کسی نے کسی روایت پر عمل کیا ہے کسی نے کسی پر اہلحدیث اور حنفیہ میں وتروں کی بابت تعداد رکعات کا اختلاف ہے یعنی اہلحدیث کہتے ہیں ایک رکعت بھی جائز ہے چنانچہ صحیح مسلم کی ایک روائیت ہے - امام احمد کہتے ہیں ایک رکعت والی روائیت سب سے زیادہ قوی ہے تین بھی جائز ہیں پانچ بھی درست ہیں - سات بھی - نو بھی - گیارہ رکعتیں بھی وتر ہو سکتی ہیں - حنفیہ کے نزدیک وتر صرف تین رکعتیں ہیں کم و بیش نہیں - مگر احادیث میں آتی ہیں -

**سوال نمبر ۱۵۲** - وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ الآیۃ تابوت سے کیا مراد ہے اکثر مفسرین مثلاً معالم التنزیل موضح القرآن وغیرہ نے تابوت سے مراد صندوق لی ہے جسمیں تبرکات اور تصاویر پیغمبران مثلاً موسے و ہارون و دیگر پیغمبران علیہم السلام کی تہیں - اب ہمارا مدعا یہ ہے کہ مفسرین علیہم الرحمۃ نے تصویریں کہاں سے مراد لیں - اگر درحقیقت تصویریں تہیں تو مسئلہ توحید تو سب پیغمبروں پر یکساں تھا - فرق تو صرف عبادات میں تھا - تصویر کا رکھنا کیوں عبادت اور نزول رحمت میں دخل تھا - اور اس تابوت کو کیوں اُس زمانہ میں پیغمبر اور بادشاہ اعدا کے مقابلہ کی فتح یابی کے لئے پیش رکھتے تھے - اور بنی اسرائیل اُن مقدس تصویروں کے گم جانے سے تکلیف میں پڑے تھے براہ نوازش جواب واضح دیں اور قرآن و حدیث سے ہو - (بندہ غلام حیدر سوداگر چرم از احمد پور)

**جواب ۱۵۲** - معالم التنزیل میں تصویروں کا ذکر نہیں - آپ غور سے دیکھیں میں صرف بَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ ہے یعنی اس صندوق میں وہ چیزیں تہیں جو حضرت موسی اور ہارون کی قوم نے یا خود اونہوں نے چھوڑی تہیں - اسی کی تفسیر میں صاحب معالم نے لکھا ہے کان فیہ لوحان من التوراۃ وکان فیہ عصا موسیٰ ونعلاہ وعمامۃ ھارون وعصاہ وقفیز من المن یعنی اُس صندوق میں تورات کی دو لوحیں اور حضرت موسیٰ کا عصا اور دو جوتیاں اور حضرت ہارون کا عمامہ اور عصا اور من میں سے کچھ تھا - بس قصہ ہی ختم ہے ہاں اگر کوئی مفسر تصویر کا ذکر بھی کرے تو اُس کا ثبوت دیکھنا چاہئے کیونکہ وہ خود تو اُس واقعہ کے چشم دید حالات بتلاتا ہی نہیں - کہیں سے ثبوت دے تو اُس ثبوت کو دیکھو کیسا ہے اگر اُس ثبوت کی انتہا قرآن و حدیث صحیح پر ہو تو مان لو نہیں تو ضرورت نہیں - یہی عام فیصلے کی صورت ہے -

آنچہ نہ قال ست و نہ قال الرسول + فضل بود فضل مخوان اے فضول

**سوال ۱۵۳** - ذوی القربیٰ کون لوگ کہلاتے ہیں باپ کیطرف سے کون ہوتے ہیں اور ماں کی طرف سے کون ہوتے ہیں اور کہاں تک ذوی القربیٰ کہلائینگے یعنی باپ کی کون سے رشتہ تک اور ماں کے کہاں تک اس مسئلہ کو اچھی طرح

ahmadimuslim.de

اردو زبان میں تشریح کے ساتھ تحریر فرما دیں۔

**سوال نمبر ۱۵۴** - ایک شخص نے قبل از فصل کے زراعت کنندہ سے گندم خریدا اب بازار میں دس سیر فی روپیہ فروخت ہو رہی ہے اور ہم نے فصل پر بیس سیر کے حساب سے اس زراعت کنندہ سے لیا تو جائز ہے یا کیا۔

**سوال ۱۵۵** - اذان شریف کہتے وقت کان میں انگلیاں رکھکر کہتے ہیں اسکا کیا سبب ہے اگر کان میں انگلیاں نہ رکھکر کیا جائے تو درست ہے یا نہیں۔

**سوال ۱۵۶** - ایک زراعت کنندہ کو ہم نے قبل از ... کے ایک من گندم دیا اور بوقت فصل کے دو من لیا تو درست ہے یا نہیں۔

**سوال نمبر ۱۵۷** - نماز جمعہ میں خطیب منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھنا شروع کرے اسوقت خواہ اول خطبہ ہو خواہ ثانی خطبہ ہو۔ نماز سنت و نوافل پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

**سوال نمبر ۱۵۸** - صاحب نصاب شخص کتنے مال ہونے پر کہلائیگا۔

**سوال نمبر ۱۵۹** - اور قربانی ایک شخص الک نکال دینا یا فطرہ کے جیسا فی آدمی کیطرف سے دینا یہ کونسا درست ہے۔

**سوال نمبر ۱۶۰** - قربانی کا گوشت و فطرہ کا اجناس سیدوں کو دینا درست ہے یا نہیں۔

**سوال نمبر ۱۶۱** - لباس کچھ رنگ پر نماز درست ہے یا نہیں ... سر پر ہو تو نماز جائز ہے یا نہیں۔

**سوال نمبر ۱۶۲** - بچوں کو بعد عمر چار سال و چار مہینے کے بسم اللہ خوانی پڑھا کر طعام پختہ کر کے لوگوں کو کھلایا جاتا ہے یہ مسئلہ حدیث سے درست ہے یا مروجی بات ہے۔

**سوال نمبر ۱۶۳** - نماز جمعہ جامع مسجد میں پڑھا جائے اور دوسری مساجد میں پڑھنا افضل ہے یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ (راقم فقیر محمد شن والا ڈاکخانہ مومن آباد ضلع ...)

**جواب نمبر ۱۵۳** - حدیث شریف میں آتا آیا ہے کہ اپنے رشتہ میں سے اتنے لوگوں کو ضرور جان رکھا کرو۔ جتنے سے سلوک کر سکو۔ تفسیر ابن جریر میں آتا ہے وہم ذوو قرابة احدنا من قبیل ابیه او امه ... من احد الطرفین احسانا ... ۔ تفسیر فتح البیان میں ہے صاحب القرابة هو من یصح اطلاق اسم القربی علیه وان کان بعیدا یعنی جن لوگوں پر قرابت کا لفظ بولا جاسکے پس ذوالقربی ہے کسی آیت یا حدیث میں ذوالقربی کی حد نہیں آئی معلوم ہوتا ہے کہ اس بیان کو عرف عام میں چھوڑ گیا ہے یعنی جس شخص کو عرف عام میں رشتہ کہتے ہوں وہی ذوالقربی ہے ...

**جواب ۱۵۴** - اگر قبل از فصل بھاؤ مقرر کیا گیا ہے۔ خواہ موسم کے بھاؤ سے زیادہ ہو یا کم جائز ہے۔

**جواب ۱۵۵** - انگلیاں رکھنے سے آواز اونچی نکلتی ہے اگر کان میں انگلیاں نہ رکھیگا تو خلاف سنت ہوگا۔

**جواب ۱۵۶** - ناجائز ہے۔ غلہ کی بیع برابر برابر ہونی چاہئے۔

**جواب ۱۵۷** - جو شخص مسجد میں آئے اور خطبہ ہوتا ہو۔ اسے دو رکعت بنیت تحیة المسجد پڑھنی جائز ہیں۔ حدیث شریف میں ہے اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیرکع رکعتین خفیفتین یعنی جب کوئی آدمی آوے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعتیں خفیف سی پڑھ لیا کرے اس سے زیادہ نہیں اور ... پڑھکر بیٹھا ہوا کچھ نہ پڑھے بلکہ خاموش ہو کر خطبہ سنے۔

**جواب نمبر ۱۵۸** - وہ سو درم نقرئی ہیں جو آجکل کے حساب سے قریبا پچاس پچپن روپیہ ہوتے ہیں۔ جو حاجات ضروریہ سے بچتے ہوں۔

**جواب نمبر ۱۵۹** - یہ سوال سمجھا نہیں گیا۔

**جواب نمبر ۱۶۰** - قربانی کا گوشت تو ... ہے اسکو ... دینا جائز ہے ... صدقہ ...

**جواب نمبر ۱۶۱** - کچا رنگ منع نہیں البتہ زعفرانی رنگ منع ہے۔

**جواب نمبر ۱۶۲** - مذہبی طریقہ تو نہیں ہے اسلئے اگر کوئی شخص ثواب کی نیت سے کریگا تو بدعت ہو اور اگر عرفی لحاظ سے کرے تو خیر۔

**جواب ۱۶۳** - نماز جمعہ جامع مسجد میں افضل ہے باقی مساجد میں بھی جائز ہے کوئی آیت یا صحیح حدیث صریح منع پر نہیں آئی۔

**سوال نمبر ۱۶۴** - مسیح ... سے تیرہویں چودہویں سورج گرہن ہوتی ... اندر ماہ رمضان نے لکھا بعض روایت والے ہیں میرے استاد لکھنوی نے احوال الآخرۃ میں قول لکھا ہے اور مرزائیوں نے اسکو حدیث کہا ہے۔ آپ اخبار میں جواب درج فرمادیں (حافظ غلام محمد ... ضلع ملتان)

**جواب نمبر ۱۶۴** - اس مضمون کی کوئی حدیث مرفوع نہیں آئی محمد بن علی کا قول ہے جو وہ بھی صحیح نہیں جسکے الفاظ یہ ہیں۔ ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینخسف القمر فی اول لیلة من رمضان والشمس فی النصف منه۔ یعنی محمد بن علی جو بہت نیچے کے طبقہ کا راوی ہے کہتا ہے کہ ہماری مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے آسمان زمین بنے ہیں کبھی نہیں ہوئیں وہ یہ ہیں کہ چاند کو رمضان ...

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**ترکوں اور انگریزوں** میں جو مصر کے متعلق کشیدگی تھی الحمد للہ فیصلہ ہو گیا۔ یا ہونے کو ہے۔ ہمارے ہی جو سلطان المعظم کہتے تھے یعنی انگریزوں کے دخل بغیر ترکی اور مصری کمیشن حد بندی کا فیصلہ کرینگی۔

**امرتسر** میں ۱۰ مئی کو بعد دوپہر ۴۔۵ بجے کے درمیان زلزلہ کے تین جھٹکے آئے (خدا رحم کرے)

**افسوس** اس ہفتہ الحدیث کے قدردان کئی ایک فوت ہو گئے۔ جناب صوبیدار زین العابدین صاحب پر لاکھڑی (مدراس)۔ منشی حیات محمد ساہو والہ ضلع سیالکوٹ طاعون سے فوت ہو گئے۔ منشی موصوف نے پہلے والدہ کے انتقال کی خبر لکھکر جنازہ پڑھنے کی التجا کی تھی۔ خدا کی شان تھوڑے ہی روز بعد آپ چل بسے۔ مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن موضع انبوہ ضلع بیر بھوم بنگال کے والد ماجد بھی طاعون سے فوت ہو گئے۔ جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ پڑھیں۔

**بنگال** میں آجکل بلیں مفت بٹ رہی ہیں۔

**شہر گوجرانوالہ** طاعون کی وجہ سے سنسان پڑا ہوا ہے۔

**امرتسر** میں طاعون اب تنزل پر ہے۔ ۵۰۔۶۰ کے درمیان فوتیدگی کا نمبر تھا اب ۳۰۔۴۰ کے درمیان ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

**کرشن قادیانی** کا ایک راسخ مرید ڈاکٹر عبد الحکیم خان (پٹیالہ) برگشتہ ہو گیا (مفصل آئندہ)

**رنگون** کے قریب گورنمنٹ برما انجنیری کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری کرنے والی ہے۔ اس مدرسہ کیلئے ۳۹۰ ایکڑ زمین لیگئی ہے۔ زمین کی قیمت و تعمیر کا خرچ ملکر ۲ لاکھ روپیہ صرف ہونگے۔

**برہما** میں آجکل جیسی سخت اور شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ ایسی سخت گرمی پہلے کبھی نہیں پڑی۔ برہمی لوگ اس غیر معمولی گرمی کی شدت سے سخت نالاں ہیں۔

**اڑلیسہ** میں ہاتھ سے بنے ہوئے ٹسر اور روئی کے کپڑے بہت بنے جاتے تھے۔ لیکن کلوں کے بنے ہوئے کپڑوں کی وہ ارزانی میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔

**احاطہ بمبئی** کے جن جن اضلاع میں خشک سالی ہے وہاں اب مویشیوں کے لئے چارہ بالکل نہیں ملتا۔ ہزارہا مویشی مر رہے ہیں اگر جلد بارش نہ ہوئی تو بڑی کثرت سے مویشی ضائع ہونگے۔

**بے تار** کے برقی پیغام رسانی کے ذریعہ سے ہندوستان سے پورٹ بلیئر اپریل گذشتہ میں ۳۶۳ پیغام بھیجے گئے اور ۳۲۸ پیغام پورٹ بلیئر سے ہندوستان کو آئے۔

**افواہ** ہے کہ چھاؤنی ملتان میں آئندہ موسم سرما میں فوج کم کر دیجاویگی صرف ایک توپخانہ کی باڑی اور ایک دیسی پلٹن مقیم رہیگی۔

**روسی مجلس نیابی** (پارلیمنٹ) کے لئے جن مسلمان ممبروں کا انتخاب ہوا ہے ان میں بارہ ممبر وکیل اخبار نویس۔ ڈاکٹر اور علماء کی جماعت میں سے ہیں۔ اور یہ لوگ قوم کی بہبود و فلاح کے دلدادہ ہیں۔ جس سے امید ہوتی ہے کہ روسی مسلمانوں کی آئندہ سدھر جائیگی۔ پہلے بھی ان لوگوں نے اسلامی خیرخواہی میں بہت کچھ سرگرمی دکھائی ہے (خدا کرے کہ ہمارے وہاں کے ہمدردان اسلام جیسے ہوں جنکی شکلیں ہی مسلمانوں کی سی نہیں)

**حکومت عثمانیہ** نے محکمہ تار و ڈاک کے دو قابل افسروں کو اس غرض سے جرمنی روانہ کیا ہے کہ وہ بے تار کی تار برقی کا استعمال سیکھ آئیں۔

**حجاز ریلوے** کی سرعت آمیز ترقی [illegible] اہل ہمت کو [illegible] ولایت دیار بکر سے ۷۵ ہزار کی رقم [illegible] ولایتوں سے بھی رقمیں آرہی ہیں۔

**اہل مصر** میں آجکل مجلس نیابی (پارلیمنٹ) قائم کرنے کا جوش بہت ترقی پر ہے۔ اخبارات میں اس موضوع پر بہت پُر زور بحث ہو رہی ہے۔ اور ملک کے اہل الرائے کے طویل مضامین مراسلات میں شائع ہو رہے ہیں۔

**بلغاریہ** کے علاقوں میں زلزلوں کی شدت بہت بڑھگئی ہے۔ تشیلا نامی ایک مقام کے اطراف میں لوگوں نے گھروں کی سکونت ترک کر دی ہے۔

**بستی غزال** ضلع جالندھر میں اس ہفتہ اسلامی جلسہ تھا۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب بھی مدعو تھے۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا اور علماء کرام (مثل مولوی عبد القیوم صاحب جالندھری۔ مولوی حکیم فضل محمد صاحب۔ مولوی افتخار الحق وزیرکی وغیرہ) بھی تھے۔ جناب ابو الوفا نے ایک جوش دلاکر حاضرین سے مختصر سا وعدہ لیا کہ جھوٹ کبھی نہ بولینگے۔ یہ وعدہ بظاہر تو تھوڑا سا ہے حقیقت سب خرابیوں کے لئے بیخ کن ہے۔ خدا ان [illegible] کو ثابت قدم رکھے۔

(خاکسار محمد امرتسری)

ahmadimuslim.de

## قابل ملاحظہ کتابیں

تسلیم علیکم — اسلامی سلام کی احکام اور دیگر مذاہب کو سلاموں سے مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ہے۔ قیمت ۱/

[illegible] اہل حدیث کا مذہب — فرقہ اہلحدیث (موحدین) کے مسائل کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن سے انکاری ہیں مگر بڑی متانت اور بغیر کسی کی دل آزاری — قیمت ۲/

[illegible] ذاربعہ — اسلامی نماز کی احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام تائی۔ ہندو۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ۔ قیمت ۲/

اسلام اور برٹش لاء — یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ تعزیرات فوجداری۔ دیوانی یا مالگزاری [illegible] انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے

سوال تنسیخ — ناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۳/

تحفہ ہدایت الزوجین — نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱/

رسوم اسلامیہ — رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور سنت نبویہ کی تائید۔ قیمت ۱/

الہامات مرزا — مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے۔ قیمت ۵/

حدوث وید — وید کی قدامت کا ابطال دیا ہے قیمت ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ قیمت ۱/

چودھویں صدی کا مسیح — مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر منیجر کتب خانہ اہلحدیث امرتسر

## مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے۔ اور حکم کی تعمیل فوراً ہوتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

### مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۸/ سے ۱۲/ تک فی عدد — گلاہ سادہ ۶/ سے ۹/ تک
〃 زردین عہ 〃 ۱۲/ 〃 — 〃 زردین عہ 〃 ۱۲/ 〃
پٹی دیسی اونی ۱۲/ 〃 ۱۲/ 〃 فی جوڑہ — پٹی سبز ۸/ 〃 ۱۲/ 〃 فی جوڑہ
〃 پشمینہ عہ 〃 ۱۲/ 〃 — 〃 بڑھیا ۸/ 〃 ۲/ 〃
کمبل دیسی عہ 〃 فی عدد — کمبل فوجی [illegible] عہ 〃 فی عدد
لوئی سفید ۸/ عہ 〃 — چادر پشمینہ عہ 〃 فی جوڑہ
جراب دو دستانہ اونی ۸/ عہ فی جوڑہ — بنیان دیا جا [illegible] اونی ہے 〃
〃 سوتی ۸/ سے ۱۲/ تک فی درجن — 〃 سوتی ۸/ سے ۱۲/ تک
فوجی زین خاکی ۱۲/ گز سے ۱۲/ تک — پٹی براڈ کوٹ فی تہان سے
جانگیا [illegible] سرخ سے ۱۲/ تک فی گز
ازار بند سوتی ۸/ سے ۱۲/ تک فی عدد — جانگیا خاکی ۸/ سے ۱۲/ تک
رومال سوتی ۸/ سے ۱۲/ تک فی درجن — 〃 ریشمی ۱۲/ 〃
تہان گردن باریک [illegible] — 〃 ریشمی ۸/ 〃 فی عدد
جوتہ سادہ [illegible] — دری براڈ پلنگ [illegible]
لنگیاں اوڑھنی [illegible] — چوتہی [illegible]
جوتہ زرین ہوشیارپوری [illegible] — دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے
رنگین پوتی ۳ گز طول [illegible] — باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب لنگیاں [illegible] زین بٹن [illegible] زین پیج اونی [illegible] دیسی اونی [illegible] وغیرہ وغیرہ سب دیگر سوداگروں کے ہماری ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار ضرور منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے [illegible] دی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط لکھیں

المشتہر شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر میں مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل کے حسب الارشاد چھپکر شایع ہوا۔

پرچہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپ کر شائع ہوتا ہے

شرح قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible] ریاست [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہر قسم [illegible]
[illegible]
خط و کتابت و ترسیل زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہیے

# اخبار اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی
حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً
دینی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی
نگہداشت کرنا۔
قواعد ضروریہ
(۱) قیمت [illegible] پیشگی لی جاتی ہے
(۲) [illegible]
(۳) نامہ نگاروں [illegible]
بشرطیکہ مفت درج ہونگے

نمبر ۳۰ امرتسر جمعہ [illegible] جون سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ جلد ۳

خلافت کا مضمون بوجہ اور ضروری مضامین کے درج نہیں ہو سکا۔ آئندہ درج ہوگا۔ ان شاء اللہ

## کیا مرزا قادیانی اور رسولوں کی طرح ہیں؟

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر * گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

ہمارے حضرت مرزا صاحب پنجابی نبی کا ہمیشہ سے دعویٰ ہے کہ میں مثل اور رسولوں کے رسول ہوں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا * منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

بلکہ انکا یہی قول ہے کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو * اس سے بہتر غلام احمد ہے

آپ اس بات پر بہی زور دیا کرتے ہیں کہ میری نبوت اور رسالت کو منہاج نبوت پر جانچو۔ ہر چند کئی ایک دفعہ اس حضرت کی نبوت کو منہاج نبوت پر جانچا گیا۔ جسکا نتیجہ یہی نکلا کہ:

مولوی قادیانی کی رسالت * جہالت ہے جہالت ہے ضلالت

مگر آج جس طریق اور منہاج نبوت سے ہم آپ کی نبوت کی جانچ کرنا چاہتے ہیں وہ سابقہ منہاجوں سے نرالا ہے پہلے وہ منہاج بتلا دینا ضروری ہے۔ حدیث ہرقل بخاری میں مشہور ہے جب آنحضرت [illegible] کے چند صحابی ہرقل کے دربار میں پہنچے تو ہرقل نے اُن سے بہت سے سوال کئے منجملہ اُن کے ایک یہ بہی تہا کہ داخل [illegible] اسلام [illegible] کیا اُس نبی کے ماننے والوں میں سے کوئی اُس کے دین کو برا جان کر مرتد بہی ہو جاتا ہے؟ جواب ملا کہ نہیں۔ ہرقل بادشاہ نے کہا کہ ہمیشہ سچے نبیوں کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ [illegible] کوئی نہیں پہرتا۔ [illegible] منہاج نبوت ہے کہ نبی کے اصحاب میں سے کوئی مرتد نہیں ہوتا جس نے [illegible] خالص دل سے قبول کیا ہو۔ اب ہم اسی منہاج سے مرزا جی کی نبوت کو [illegible] دیکھو کہ [illegible] قادیانی جی سے برگشتہ ہو گئے [illegible] آپ کا ایک ناسخ الاعتقاد مرید جس نے مرزا صاحب کی تائید میں تصنیفات کر کے اپنی جیب خاص سے چہ ہزار روپے لگا کر [illegible] شائع کیا ہے اور [illegible] صاحب کے جنکو [illegible] ایک قسم کے [illegible] بہشت کے ملنے کا [illegible] دیا ہوا ہے جنکا نام ڈاکٹر

عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ہے۔ سالہا سال کے تجربہ کے بعد آپ مرزا صاحب سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ چنانچہ خود حضرت نے انکی علیحدگی کا اعلان اپنے اخباروں میں دیا ہے۔

"چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا۔ بلکہ اپنے خط میں اور سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بیہودہ تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھکو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا۔ اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا اور بہت سی ایسی گالیاں دیں۔ جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوش عداوت سے سراسر دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیشگوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں۔ مجھکو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں۔ جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پروا نہیں کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز، حرام خور، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر مجھے ثابت کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھیرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا۔ جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندۂ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہوں اور اسی کے فیصلہ کو دیکھ رہا ہوں۔ اور اسی اشتہار پر ختم کرتا ہوں۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون۔"

(بدر ۲۴ مئی صفحہ ۱)

اس اعلان سے بلا کسی بیان کے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب پکے مرزائی کے راسخ الاعتقاد مرید تھے مگر اب جو ہیں وہ ظاہر ہے۔ اب خود ڈاکٹر صاحب کا بیان بھی پڑھیے جو قلمی خط میں ہمکو پہونچا ہے۔

"جناب من! تسلیم۔ جس خط و کتابت کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجھکو اپنی جماعت سے خارج کیا وہ میں نے چھپوانی شروع کر دی ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو جاویگا۔ کہ مرزا صاحب کیسے علم و عقل اور کیسے اخلاق کے انسان ہیں۔ میں لکھتا کچھ ہوں اور وہ سمجھتے کچھ ہیں۔ میں ہزارہا بینات قرآنی پیش کرتا ہوں اور وہ انکو ردی کرتے [illegible] دیتے ہیں۔ میں حضرت مسیح الزمان انکو کہتا ہوں اور وہ مجھکو مرتد بتاتے ہیں خداوند عالم قرآن مجید۔ اسلام اور تمام انبیا کی توہین کرتے ہیں۔ کروڑہا مسلمانوں کو بلا وجہ خارج از اسلام اور غیر ناجی قرار دیتے ہیں اور تمام عالم کو جہنمی قرار دیتے ہیں۔ وباؤں اور حوادثات کو خواہ [illegible] میں ہوں یا اٹلی میں یا فارموسا میں یا سان فرانسسکو میں خواہ انکو حضرت جی کی خبر بھی ہو یا نہ ہو اپنی تکذیب کا ہی نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ خداوند عالم کو ایک باولا اور دلی سمجھ لیا ہے جو جوش خیال میں از خود رفتہ ہو کر مرزا کی خاطر دنیا کو تباہ کرتا پھرتا ہے۔ اور اتنا بھی نہیں سوچتا کہ انکی اصل مکذب اور دشمن کون ہیں دنیا میں کہیں تباہی آوے تو خود مرزا اور انکے مرید فیلین ہو جاتے اور یہ مناتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے ایک نشان ظاہر ہوا ہے اور ہر وقت اس ہوس اور انتظار میں ہیں کہ دنیا تباہ ہو۔ فلاں ہلاک ہو جس قدر زیادہ تباہی آوے اسی قدر انکی گہری عید ہو وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ وہ میرے خلاف البدر اور الحکم میں اعلان شائع کر چکے ہیں اور میرا کوئی خط شائع نہیں کیا۔ اسلئے اصل خط و کتابت آپکی خدمت میں بھیجکر ملتمس ہوں کہ بغرض رفاہ عام آپ اس تمام خط و کتابت کو تھوڑی تھوڑی کر کے اپنے اخبار میں شائع کریں یا بطور ریویو کچھ عبارت لکھ کر یہ اعلان شائع کر دیں کہ کل خط و کتابت ایک رسالہ میں جمع ہو گئی ہے جسکا نام الذکر الحکیم نمبر ۲ ہے وہ ایک آنہ یا بذریعہ ٹکٹ ڈاک کے بھیجنے پر معہ پتہ ذیل پر مل سکتی ہے۔ منیجر مطبع عزیزی [illegible]

مرزا جی کے اڈیٹر! اور لنگ کے سافیلنو! کیا کہتے ہو۔ اب بھی سمجھ جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو یومئذ یتذکر الانسان وانّی لہ الذکری ؎

لو ان صدق الفعل یصدق القول* کا عقابہ لہ تلفہ یتقدم ۳؎

ڈاکٹر صاحب اور مرزا صاحب کا جس مسئلہ میں اختلاف ہوا ہے وہ یہ ہے کہ نبوت محمدیہ کے منکر عمل صالح کر کے مستحق نجات ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ مرزا صاحب منکر ہیں اور ڈاکٹر صاحب قائل ہیں۔ مسئلہ کے متعلق تو جمہور کا خیال مرزا صاحب کے ساتھ ہوگا مگر ہم نے صرف یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا دعویٰ مثیلیت انبیاء کا غلط ہے۔ رسول قادیانی کی رسالت ۔ ابطالت ہے ابطالات ہے ابطالت

# غزل اول در ذکر میرزا قادیان

از نتیجہ طبع جناب مولوی عبد العزیز صاحب خلف الصدق حضرت مولانا غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ بجواب اشعار مندرجہ لوح اخبار الحکم قادیان

چہ گویم با تو گر تو ہی چہار در قادیاں بینی    دو صد بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

---

الا اے میرزا آخر دریں کفراں بیاں بینی    بماہ راستی بازآ کہ از دوزخ اماں بینی

گنہ دیں را زدی کبرا خود فعلی کن بر دل از سر    چو زیں دنیا روی بیروں ازیں ہیچ آں زماں بینی

نہ زیبد بیجائی ز تو اے کاذب دغاباز    تو آں مو سزد زاں امر خود ابر گراں بینی

کجا معصوم رب اللہ کجا دجال مردودی    دریں امر نیست مہدی اندر ایں تماشا بینی

چو با آں کلمۃ الرحمٰن چگونہ نسبتی داری    نبیدانم چرا خود را با و از ہم سراں بینی

کجا مرسل کجا کاذب چہ باہم نسبتے دارد    مثیلش گشتہ شوی خود را چرا یکبار نشاں بینی

بکن اثبات رسالت ورا اول باز کن دعویٰ    روا نبود بجز ایماں تو خود را اہل آں بینی

چو شر زد دروجہ تو ہمہ چہ شنود کا فر    کجا دار الاماں گفتن بگفتش شائیگاں بینی

بخواں شرف المکان بالمکین کا قول معقول است    نکو بیا چوں شرف نبود کجا آں مکاں بینی

نعلے سایہ برطانیہ ہر قصبہ و شہری    شدہ دار الاماں اکنوں نہ تنہا قادیاں بینی

وگر چیلی کعبہ دار الاماں باشد مراد تو    معاذ اللہ کجا کعبہ کجا دیر مغاں بینی

ندا داری شرم از دار الاماں گفتن دہ خود را    مگر آں دار کفر است و شبہ و گماں بینی

ہر آنکہ رفت نزد تو بیعت کرد بر دست    شدہ از مسلمانان مرتد سلک کافراں بینی

بکفر خویش میتازی مگر مرگت نمیاد آید    چو روز مرگ پیش آید تو خود را مستہاں بینی

دما تو دنیا بدہ حق را ملائک چوں بجو برند    برائے روح خود مفتوح نہ باب آسماں بینی

بروز حشر چوں طلبند برائے بریں دعویٰ    ورا آنجا دریں جوابش خویش باعجم اللساں بینی

دو کار تو نہ باشد اندر آں دم از مریدانت    مگر ہر یک بحال خویشتن حسرت کناں بینی

نہ نور الدین بکار آید نہ برہان بیخ نہ امروہی برہان الدین جہلمی    غرض ہر یک ز تو بیزار خود در دل نفرت کناں بینی

جواب عقبہ یہ ہمراہت بہ صبح درد فرود آیند    برائے ہر یکی آنجا نہ یکی چوں خساں بینی

کنند اظہار بیخ و غم ز کثرت از تو دلہا    برائے خویشتن ہر یک سراں طعنہ زناں بینی

بگویند تو کہ اے مرزا چو ما را کردہ گمراہ    چہ تدبیر نجات اکنوں دریں بیخ گراں بینی

نو گوئی من ہم ہیچ ہوں من شما باشید ہمراہم    نہ خود را اندراں زندہ و نے از مرگاں بینی

ہمیگویم ترا از پہر نصیحت بگذر از الحاد    کزیں الحاد روز نو خویشتن را سرگراں بینی

بہار باغ اینجہاں گرچہ دو روزی گشتہ سرسبز    ولیکن اندریں بستاں تو روزی ہم خزاں بینی

بہار گل ساعت نخواہد ماند ایں رونق    نہ مرغان نوا سنجاں پس در گلستاں بینی

ندیا قوت مفرح حافظت از مرگ نتواہد شد    اگرچہ چند روز آں را بہی تفریح یکساں بینی

بوقت کوچ زیں دنیا نہ حالت پیچیدہ آید    اگرچہ در دل خود عزت آں بے کراں بینی

نہ فرزند ایں خویشان نہ اخشان صحبت ہمدم    بفکر قسمت احوال ہر یک را زاں بینی

چو نعش مرد ہاں از خانہ سوئے مقبرہ گیرند    برائے نصرتت آندم نہ کس از مرد ماں بینی

بجز در زیر تختہ نہ بادہ سوئے خانہ باز آیند    نہ از اتباع خود یاری ورا آنجا آں بینی

ملائک چوں بپرسندت زِ اسلام ای عدو دیں    نہ دانم در جواب شاں چہ چیزیں بر زباں بینی

چو در دنیا نہ دانستی چہ اسلام ست مذہب ہست    جوابی بر زبان خود گواہ واں بینی

ندا آید بقبر آنگہ کہ ایں کاذب بقبول آمد    بجز آتش نہ فرشی دیگری از پرنیاں بینی

بگیرد تنگ چوں قبرت بہ آں آہ از گلو زیاد    ورا آنجا مغیثی نے نہ خود را معاں بینی

مرا از جانبت رنجی بجا طرفیست اے مرزا    اگر گویم مسلماں باش تا روئے جناں بینی

ہمیگوید ترا عبد العزیز از صدق و از اخلاص    بکن توبہ کہ خود را در حشر از ناجیاں بینی

**اڈیٹر:**— سعدی لودہانوی سلمہ سے امید ہے کہ مرزا کے حقوق ادا کرنے کی نیت سے اس نظم کو مخمس یا مسدس اردو میں کرینگے کیونکہ ان کو مرزا صاحب سے قدیمی ایک تعلق ہے بس ؎ شکر یارانِ خود ما با فزائی قدر۔

## ہمارے دوست

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی اشاعت میں شست ہے ہی مگر بعض دوست مدت سے متقاضی تھے کہ مطبع کی طرف سے کارڈ چھپوائے جائیں جن پر اخبار کا اشتہار ہو ایسی کارڈ کو ہم استعمال کرینگے۔ مطبع میں بھی یہ تجویز مدت سے زیر غور تھی آخر کار وہ کارڈ

چھپوا دیے گئے [illegible] اخبار اہلحدیث کا اشتہار [illegible] بلکہ اہلحدیث کے مذہب
کی بھی ایک طرح [illegible] نمونہ [illegible] فائدہ کا
مگر یہ قیمت [illegible] اہلحدیث کی قدردان
کارکنوں کو [illegible] استعمال کرینگے [illegible] دوگا
نہیں بلکہ [illegible] مذہب اہلحدیث کی اشاعت
ہوگی [illegible] ناظرین سے [illegible]
[illegible] آسان ہی

## ایک درخواست

گذارش ہے کہ سال گذشتہ ایک صاحب نے (اللہ تبارک وتعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے) میری بجائے قیمت اخبار اہلحدیث ادا کی تھی - خاکسار اسکے مطالعہ پُرترتیب سے مستفیض ہوتا رہا - مگر ایسے بڑے [illegible] سے ظاہر و باہر کرتا ہوں کہ اب مجھکو

فیض سے خواص وعوام یکساں فائز المرام ہوتے تھے مسجد ابھی نا تیار پڑی ہے - کیونکہ سابقہ میعاد چندہ ختم ہو چکی ہے - لہذا بھائی مسلمانوں کی خدمت بابرکت میں ملتمس ہوں کہ اگر کوئی بھائی ازراہ کرم وعنایت صدقہ جاریہ جانکر میرے نام اخبار ہذا یعنی اخبار اہلحدیث جاری فرماویں تو عنداللہ ماجور وعند الناس مشکور ہوگا

خاکسار عبید اللہ امیرالدین حنفی عنہ از موضع عدالت گڑھ ڈاکخانہ صدر سیالکوٹ

## بقیہ جوابات منجانب علماء حنفیہ

**قولہ** کتاب فتاوی قاضی خاں کی جلد اول کے صفحہ ۱۱۰ میں لکھا ہے کہ جبکہ سوئی ہوئی عورت اور مجنونہ عورت سے صحبت کرے خاوند اسکا تو ان دونوں پر روزہ کی قضا ہے نہ کفارہ اور زفر امام اعظم کے شاگرد نے کہا ہے کہ نہیں ٹوٹتا روزہ اُن دونوں کا - **اقول** جب سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت کو یہ خبر نہیں کہ اُن سے جماع کیا گیا ہے تو پھر اونپر کیا رہ گیا ہاں اگر مرد وطی کنندہ کی نسبت یہ کہا جاتا کہ اُسپر قضا ہے نہ کفارہ تو البتہ جائے اعتراض تھی حالانکہ اُسپر قضا کفارہ دونوں ہیں چنانچہ شامی میں لکھا ہے واما الواطی فعلیہ القضاء والکفارۃ انتہی اور یہ حکم یعنی قضا وکفارۃ دونوں دینا کسی کو بھی قیاسی لگایا گیا ہے ورنہ حدیث میں تو اس کو بھی قضا وکفارہ دونوں نہیں اگر ہیں تو بیان کرو - اور بخاری میں ہے قال سعید بن المسیب والشعبی وابن جبیر وابراھیم وقتادۃ وحماد یقضی یوما مکانہ صفحہ ۲۵۹ چھاپہ مصطفائی یعنی سعید بن مسیب اور شعبی وابن جبیر وابراہیم وقتادہ وحماد فرماتے ہیں واس شخص کے حق میں جو بغیر عذر ومرض کے عمداً روزہ کو توڑ دیوے خواہ کسطرح توڑے) ایک روزہ قضا کرے یعنی اُسپر قضا ہی کفارہ نہیں - جو فتاویٰ میں لکھا ہے کہ سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت سے صحبت کرے قضا ہے کفارہ نہیں ان دونوں مسئلوں کو صحیح بخاری کا یہ مسئلہ شامل ہے۔

**قولہ** کتب فقہ ہدایہ چھاپہ مصطفائی کی جلد اول کے صفحہ ۵۷۰ میں اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ ذمی جزیہ دینے والا اگر ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے تو اسکو امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک عہد ذمی نہیں ٹوٹتا اسکو قتل نہ کرنا چاہیئے **اقول** اسکی صورت یہ ہے کہ جب ذمی نے ظاہر میں بطور عادت کے گالیاں نہیں دیں کیونکہ حضرت کو گالی دینا کفر ہے اور ذمی اس سے پہلے ہی کافر ہے یعنی پہلے ہی کفر موجود ہے پس جب اسکا کفر قدیم مانع اُس کے ذمی ہونے نہ ہوا تو کفر طاری جو بحالت ذمی اس سے صادر ہوا وہ کیونکر اُس کے عہد کو توڑ دیگا لیکن باوجود اسکے بھی امام صاحب قائل ہیں کہ اسکو تعزیر دیجاوے - چنانچہ درمختار میں ہے

ویوجب الذی ویعاقب علی سب دین الاسلام او القرآن او النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال العینی و اختاری فی السب انہ یقتل وتبعہ ابن الھمام وبہ افتی شیخنا الخیر الرملی انتھی شامی پس ہرگز لا یلزم من عدم النقض عدم القتل وقد صرحوا قاطبۃ بانہ یعزر علی ذالک ویؤدب وھو یدل علی جواز قتلہ زجرا لغیرہ اذ یجوز الترقی فی التعزیر الی القتل اذا عظم موجبہ انتھی لیکن اگر ذمی ظاہر میں گالی دے اور یا گالی دینے میں معتاد ہوگیا ہو تو بالاتفاق قتل کیا جاوے چنانچہ شامی میں لکھا ہے فلو اعلن بشتمہ او اعتادہ قتل ولو امرأۃ وبہ یفتی الیوم انتھی **قولہ** غایۃ الاوطار جلد سوم کے صفحہ ۵۰ میں لکھا ہے کہ اگر مسلمان نے وکیل کیا ذمی کو شراب یا سور کے بیچنے یا خرید نے کیواسطے تو یہ توکیل اور بیع و شرا امام اعظم کے نزدیک صحیح ہے۔ **اقول** اس عبارت کے آگے کا فقرہ مع اشد کراہت لکھتے آپکی قلم ٹوٹ جاتی تھی جو آپنے دیدہ و دانستہ چھوڑدیا لیکن اگر آپ لکھدیتے تو اعتراض کس طرح ہوسکتا یہاں تو آپنے بعینہ لا تقربوا الصلوٰۃ پر عمل کیا ہے جس سے آپ کی دیانتداری خوب پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے خلاصہ یہ کہ ایسی توکیل و بیع و شرا امام اعظم کے نزدیک جائز ہے مگر سخت کراہیت یعنی کراہت تحریمی کے ساتھ ہو اس سے زیادہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

**قولہ** منیۃ المصلی فقہ حنفی کی کتاب جو لاہور میں طبع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۳۲ میں لکھا ہے کہ خنزیر کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے اور بیع اسکی جائز ہے۔ **اقول** حکم بیع غیر ظاہر روایت کے ہے اگر آپ سب عبارت لکھدیتے تو امید تھی کہ یہ اعتراض آپکو نہ پیدا ہوتا مگر دلی مقصود کے واسطے اسطرح نہ کیا اور وہ یہ تھا کہ لوگوں کو فقہی مسائل پر بدظنی ہوجاوے اور اصل عبارت اسکی یہ ہے نفی ظاہر الروایۃ عن اصحابنا انہ لا یطہر وعلیہ عامۃ المشائخ اور فتویٰ بھی اسی پر ہے اور معترض نے اسطرح کیا ہے جیسا کہ کوئی شخص یہ کہدے کہ فلاں بیمار ہو اور فلاں رکوع اور فلاں آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے لا تقربوا الصلوٰۃ فافہم

راقم امام الدین امام مسجد کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔

**اڈیٹر**۔ جن سوالات کے جوابات یہ ہیں وہ ۲۶۔ اپریل کے پرچہ میں بعنوان علمائے حنفیہ سے چند سوال ایک نامہ نگار کی طرف سے چھاپے گئے تھے۔ یہ سوالات اس خیال سے چھپے تھے جیسے کہ خود اسی مضمون کے نیچے نوٹ سے ظاہر ہے کہ انکے جوابات جو آئینگے وہ بھی بذریعہ اخبار مشتہر ہونگے چنانچہ مولویصاحب کی طرف سے جوابات بھی چھپ چکے ہیں۔ ابھی اتنا ہی نہیں دریافت ہوا کہ امرتسر کے حنفیوں کو خیال پیدا ہوا ہے کہ یہ سوالات اڈیٹر نے بہ نیت دل آزاری از خود شائع کئے ہیں۔ ہم صدق دل سے اس بات سے برأت ظاہر کرتے ہیں انکار کر چکے ہیں اور اب بھی کرتے ہیں کہ یہ سوالات نہ ہمارے ہیں نہ کسی بدنیتی سے چھپے ہیں۔ ہم کو نہایت افسوس ہے کہ اس تحریر سے حنفیوں کے دل رنجیدہ ہوئے۔ نامہ نگار مذکور نے جہاں کہیں یہ لکھا ہے کہ فلاں امر کی نسبت امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک کوئی حد نہیں یہ چاہئے تھا کہ یہ شعر پڑھتا کہ تعزیر اور ہے۔ امید ہے کہ ہمارے بھائی ٹھنڈے دل سے اصل واقع پر غور کرینگے تو ہمیں اس معاملہ میں بیقصور پاوینگے۔ امرتسر کے پرچے باتہ بھی اکثر یاد رکہ آئندہ کو اس قسم کے سوالات و مضامین درج اخبار نہ کرینگے۔ اطلاع آئندہ کو اس مضمون کا سلسلہ بند کیا جاتا ہے۔ مولوی امام الدین صاحب کا مذکورہ بالا مضمون آنا ہی آیا تھا اگر بقیہ آیا تو درج کیا جائیگا۔ مگر اس سے زیادہ اس مضمون کو طول نہ دیا جائیگا۔ نہ کوئی اور جواب چھپیگا نہ جواب الجواب۔

## شہادت امام حسین علیہ السلام اور مرزا حیرت دہلوی

گزشتہ سے پیوستہ

افسوس ہے اپنی مخاطب مرزا صاحب کو چھوڑ کر ادہر ادہر چلا گیا۔ وہ میری بابت منتظر ہونگے۔ ہاں جناب مجدد صاحب آپکے اس نو ایجاد مسالک نے ہندوستان بھر تہلکہ ڈالدیا۔ بھولے بھالے سیدھے سادھے سنیوں کے عقیدہ بگڑنے لگے۔ اللہ سے ترے حشت کی اپنچا سی نہ ظالم اک جہاں پہونچا۔ ادہر جھکی اودہر سنگی یہاں پہونچا وہاں پہونچا۔

کیا انکار شہادت میں آپ فتحیاب ہوسکتے ہیں کیا اس ذریعہ سے آپ پیٹ بھر سکتے ہیں میاں اللہ تعالیٰ رازق ہے کوئی اور ڈھنگ نکالا ہوتا۔ آپ جو دنیا بھر کے خلاف نئی نئی قاشیں کے مضمون تراش رہے ہیں اور کتاب شہادت کہہ رہے ہیں۔ انکا نام رکھنے میں بھی تو آپنے غلطی کی ہے اسکا نام کتاب انکار یا ابطال شہادت رکھا ہوتا تاکہ آپکے ہم مسلک پہلی فی جلد دس روپیہ پیشگی داخل کرکے آپکا خزانہ بھر دیتے آپکی دانائی اور دور اندیشی کے تو ہم بھی قائل ہیں الدنیا خذ دکا دنبد الا بالذر کے معنے آپنے اچھی طرح سمجھ لئے ہیں۔ ادھ الدنیا جیفۃ طالبہا کلاب کو ابھی اچھی طرح نہیں سمجھا۔ مرزا صاحب میں آپکا ہر طرح خیرخواہ ہوں مجھے آپ اپنا بدخواہ نہ سمجھیں بلکہ آپکی مدد کو تیار ہوں لیکن ایک بات شاید مجھسے نہ ہوسکے۔ پیسہ اخبار میں ایک خادم نیک بی بی ہوہ نے ایک مضمون نصیحت آمیز آپکی

ahmadimuslim.de

[illegible] ہو گیا ہے تاکہ [illegible] سر ہو مضمون [illegible]

[illegible] علماء و فضلاء [illegible]

[illegible] تعلیم ہے [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible] اللہ جل شانہ

[illegible] علم کی طرح [illegible] سے روشنی ہو۔ اور [illegible]

[illegible] طلب کریں اور [illegible]

[illegible] مقام [illegible]

[illegible] وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ

[illegible] اگرچہ میں ایک ادنیٰ دیہاتی آدمی ہوں۔ مگر

[illegible] کہ تشنیعوں [illegible] اور

[illegible] ہر طرف سے گئے تھے اکثر علماء اہل حق

[illegible] فلاں مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

راقم عبد اللطیف [illegible] ضلع [illegible]

## مسلمان اور آریہ میں تحاکم

از [illegible] اظہرم [illegible]

اہلحدیث مجریہ [illegible] اپریل میں مولوی عبد اللہ [illegible] نے آریوں سے سوال

کیا تھا کہ [illegible] کسی جہاں شہر کی عورت تین چار آدمیوں سے زنا کراتی ہے جس کا علم اس

جماعت کو بخوبی ہو گیا پس دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں

وید کا کیا فرمان ہے آیا اسکا نیوگ [illegible] ویدک [illegible]

ہے۔ [illegible] نیوگ کی حاجت نہیں ہے

[illegible] مسافر آگرہ نے اپنی جبلی عادت کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی

[illegible] دیا ہے اور کیا ہی معقول دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"چونکہ ویدک تعلیم شرک و زنا سے مبرا ہے اُنکی بنیاد برہم چریہ جیسے متبرک اصول

پر قائم ہے لہٰذا ویدک دھرمیوں سے اس گناہ عظیم کا سرزد ہونا ناممکن الوقوع

ہے یہ آپکے سوال کا جواب ہے [illegible]

[illegible] آریہ سماجی [illegible] آریہ مستقل سکے نام کی برکت

ہے [illegible] مشکل رہی نہیں بلکہ

محال ہے۔

[illegible] آریوں سے ایسے فعل کا سرزد ہونا ناممکن ہو محض

فضول [illegible] آریہ [illegible] کا کوئی [illegible] اسکا ثبوت نہیں ہے

[illegible] آپکے سوال سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ زنا و شرک کے علاوہ [illegible] آپکے خیال [illegible] کی تعلیم سے ویدوں

اور جتنے گناہ آریہ جہاں [illegible] کرتے ہیں وہ سب ویدک تعلیم ہی سے کرتے ہیں۔ [illegible]

کی تعلیم ویدوں میں موجود ہے اگر کہو کہ آریہ گناہ کرتے ہی نہیں ہیں تو [illegible] بجواب

دینگے کہ اگر آریہ معصوم ہیں تو یہ تمام سزائیں جو منوسمرتی اور منوسمرتی سے اخذ کرکے

ستیارتھ پرکاش میں درج کی گئی ہیں کن گناہ گاروں کے واسطے ہیں کیا منو مہاراج

کے زمانہ میں (بقول آریہ) بجز آریوں کے کوئی اور قومیں مسلمان عیسائی وغیرہ

[illegible] صاحب [illegible] میدان میں تشریف لائیگا۔ موجودہ آریہ تو

[illegible] آپکے گرو [illegible] کہ وہ بھی معصوم نہ تھے

[illegible] اور ماسٹر آتمارام جی مفصلہ ذیل صفات بتاتے ہیں

۱۔ بت پرست شیو کے پجاری وہ تھے۔

۲۔ دعوے الوہیت اُن سے سرزد ہوا۔

۳۔ والدین کی نافرمانی انہوں نے کی۔

۴۔ بھنگ انہوں نے نوش فرمائی۔

۵۔ جھوٹ وہ بولے۔

۶۔ دھوکہ بازی انہوں نے کی۔ وغیرہ وغیرہ مفصل دیکھو میرا مضمون پنڈت

دیانند بانی آریہ سماج کے چند صفات مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء

موجودہ آریوں کی معصومیت کا ثبوت کیا کوئی تو سوامی جی کی تصویر کو پوجتا ہے کوئی

آتش پرستی میں مشغول کوئی گوشت خوری میں محو۔ کہیں کہ لاکھوں کوئی سماجی روپیہ غبن

کر رہا ہے۔ کوئی سرکاری روپیہ ہضم کر رہا ہے (رمزائیں) کوئی جرمانہ دے رہا ہے

کوئی قید میں پڑا ہے۔ زنا تو زنا۔ اکثر خلاف وضع فطری کے ارتکاب کرنے

سے بھی نڈر۔ گو انکا یہ فعل منو مہاراج کے فرمان مندرجہ ذیل کے بموجب جائز نہیں

"مفعش کو چھوٹ کہکے اور حیوان سے اغلام کرنے یا حیض والی عورت سے

بھوگ کرنے یا پانی میں بیٹھ ڈالنے سے سانپ سن کر چھ برت کو پرائشچت کے واسطے دھارن کرے۔ ۱۸/۱۱

برہمن کشتری ویش اگر گاڑی میں سوار ہو کر یا پانی میں داخل ہو کر یا دن کے وقت مرد یا عورت سے جماع کریں تو معہ کپڑوں کے اشنان کرنا چاہیئے ۱۹/۱۱"

لیکن اخلاق اور قانون انگلشیہ کے بموجب ضرور گناہ عظیم ہے۔

اگر ایڈیٹر صاحب کو ظلم اور اہلحدیث کے گندہ ہونیکا خیال ہوتا تو ضرور نام بنام گنا دیتے کہ فلاں آریہ فلاں گناہ کا مرتکب ہے اور فلاں فلاں کا دلدادہ۔

پس ایسی حالت میں مسافر کے دعویٰ کو بجز ڈسمس کرنے کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

۔ ۲ مسافر نے آپکے سوال کا جواب وید میں مفقود ہے لکھکر آریہ سماج کے اس دعویٰ کو وید مخزن العلوم والفنون ہے توڑ دیا۔ اجی مسافر صاحب! کیا زانیہ عورت اور زانی مرد کی سزا وید میں نہیں۔ واللہ آپنے خوب بتلایا معلوم ہوا کہ اسی طرح دیگر باتیں بھی وید سے مفقود ہونگی۔

ناظرین! اصل یہ ہے کہ چونکہ مسافر بیچارہ سفر کا تھکا ماندہ ہے اسلئے شائد مولوی صاحب کے سوال کو سمجھا نہیں۔ مولوی صاحب تو زانیہ عورت کی سزا وید سے دریافت کرتے ہیں۔ اور مسافر صاحب کہتے ہیں کہ وید میں زنا کی تعلیم نہیں ہے۔ ماشاء اللہ اگر تعلیم ہوتی تو غضب ڈھا دیا تھا۔ مگر نہیں معلوم ہوا کہ وید میں سزا کے زنا نہیں ہے خوب بہر کیا ہے مزی کرو۔ شمار کہدیا نہ کرو۔ (آپ خود ملاحظہ)

مولوی عبد الہادی صاحب کا سوال نہایت عمدہ اور معقول ہے گو غیر ضروری تھا۔ کیونکہ جہاں طلاق نہیں اور کوئی مرد نہیں وہاں بجز شمار کے اور کیا ہوگا۔ گیا وہ نمک کا شمار تو پوچھی کیا کہتے ہیں۔ اسقدر تو سمجھ لیتے کہ ہم سے بھلا نہیں ہوتا ہوگا۔ اور اس سے نیوگ کرائی ہے گو شرائط کے خلاف ہے۔ لیکن مسافر کا جواب بالکل لچر اور فضول ہے۔ مسافر جی اگر ہمت ہو تو وید سے بیان کرو کہ ایسی حالت میں انسان کو کیا کرنا چاہیئے۔ اسلام تو ایسی حالت میں اگر عورت فواحش سے نہ رکے طلاق کا فتویٰ دیتا ہے مسافر نے جو اہلحدیث سے ایک سوال کا جواب اسکے خلاف نقل کیا ہے وہ اس کے فہم کا قصور ہے۔

وہاں بھی یہی حکم ہے چھوڑدو طلاق دیدو۔ اگر وہ بھی محبت دامنگیر ہو تو فواحش کرنے دو۔ اگر یہ بھی نہ مانے تو وہی طلاق طلاق۔ آریہ مذہب تو وہ نہیں۔ سینکڑوں کی باری آجائے عورت جو چاہے سو کرے خواہ شوہر کی

نافرمانی کرے احکام وید سے انکار ہے اور تمام برائیاں کرے لیکن چھٹکارا غیر ممکن محال۔ افسوس۔

ہاں کیوں مسافر اگر کوئی عورت آریہ مذہب چھوڑ کر ہندو عیسائی یا مسلمان ہو چکا تو ایسی حالت میں شوہر کیا کرے طلاق دے یا خود بھی آریہ مذہب چھوڑ دے وید مقدس کا پریان ہو۔ ادھر اودھر کی غپ شپ نہ ہو۔ آخر میں ہم اپنے دوست مسافر کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی روش کو تبدیل کرے اس بدزبانی اور سخت کلامی کو چھوڑ دے مسافر کے واسطے یہ روش بہت بُری ہے۔ مسافر کو ہر دلعزیز ہونا چاہیئے۔

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند۔ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را۔

# قابل توجہ حامیان اشاعت اسلام

بجناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد سلام آنکہ ۲۷۔ اپریل کے اہلحدیث میں ایک مختصر سا نوٹ بعنوان "جاپان میں اشاعت اسلام ہو یا ہند میں" نکلا تھا جو بندہ کی نظر سے گذرا۔ اسکے متعلق یہاں کے مزید حالات لکھکر ارسال خدمت کرتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ ازراہ ہمدردی قومی ان چند سطور کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

جہاں ملک کے بعض دوسرے حصص میں اسلامی انجمنوں اور دینی مدارس کے قائم ہونے کی فرحت بخش خبریں سنکر طبائع کو خوشی ہوتی ہے اور اپنی سوئی ہوئی قوم کے بیدار ہونے کی امیدیں ہر مردہ دلوں کو تازگی بخشتی ہیں وہاں تمام دردمند ان قوم یہ خبر سنکر نہایت متاسف ہونگے کہ اس ضلع پورنیہ (ملک بنگال) کے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ یعنی یہاں کوئی اسلامی سکول یا انجمن برائے نام بھی نہیں ہے حالانکہ اس ضلع کے بہت سے مسلمان اسقدر متمول و خوشحال ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو فرداً فرداً بھی سکول قائم کر سکتے ہیں مگر سچ ہے ع توانگری بدل است نہ بمال۔

یہی وجہ ہے کہ یہاں کے مسلمان سخت جاہل اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہیں۔ انکی جہالت کی ادنےٰ مثال یہ ہے کہ اکثر دیہات کے نام بھی مسلمانوں کے سے نہیں۔ یعنی بہاری۔ گوپال۔ شیخ گنگل۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ ہیں۔ توکل و استقلال قوا ضعیف ہو گئے نام بھی نہیں۔ مثال کے طور پر ایک نہ دو قصہ تحریر کرتا ہوں تاکہ ناظرین [illegible] کا اندازہ لگا سکیں۔ وہ یہ ہے کہ موضع [illegible] کے مسلمانوں نے ایک ہندو کو زمین گو [illegible] زمین بوئی کاشت لیکر چند سال [illegible] رجسٹری کروا چکے [illegible] سے

ahmadimuslim.de

ایک شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان نہ تو کبھی گائے ذبح کرینگے اور نہ ہی کبھی گائے کا گوشت کھائینگے۔ بصورت خلاف ورزی اس شرط کے گوہر بابو کو اختیار ہوگا کہ وہ ان مسلمانوں کے مکانات کو جلادیں اور انکو اراضی سے بیدخل کر دیں" اس سے میری مراد یہ نہیں کہ مسلمانوں کے لئے گائے کا گوشت کھانا فرض ہے اور اس فرض کے ترک کرنے سے وہ گنہگار ہوتے ہیں بلکہ مجھ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ان لوگوں کو دنیاوی خواہشات نے کسقدر اندھا کر رکھا ہے۔

اب خاص شہر پورنیہ کا حال سنئے یہاں (باوجودیکہ کئی متمول مسلمان آباد ہیں) بعض مساجد نہایت ہی خستہ غیر آباد اور کسمپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی ہیں اور زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ "اے دنیا کے عاشقو! جہاں اپنے رہائشی مکانات کو پختہ و بارونق بنانے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہو وہاں ہم خانہ ہائے خدا کی مرمت ہی کرادو تا بروز حشر اس مواخذہ عظیم سے مخلصی پاؤ" مگر وہاں تعزیہ داری اور مجالس میلاد کو ہی فرض عبادت سمجھ کر سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ اسمیں صرف کیا جاتا ہے۔ ان بے زبانوں کی صدا ہی کون سنے ہے ؎

کون سنتا ہے فغان درویش ✤ قہر درویش بجان درویش۔

اعدا ایسا ہی ہوا ہر وہ ذہن میں ہے جو شہر سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر ہے اور جس جگہ عدالت کچہری واقعہ ہونے کے باعث بہت سے ملازمت پیشہ مسلمان رہا کے سب غیر ضلاع بہ وہاں ۔ مرشدآباد و پٹنہ و مونگیر کے باشندے ہیں رہتے ہیں دو مسجدیں بے شرع ہیں۔

پس جائے انصاف ہے کہ خود جس ملک کے مسلمانوں کی یہ حالت ہو انکو ایسی ابتری حالت میں چھوڑ کر غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے جانا یا دوسروں کو جانیکی تحریک کرنا کیسا بجا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

تو کار زمین را نکو ساختی ✤ کہ با آسمان نیز پرداختی۔

خادم قوم ڈاکٹر غلام محمد امرتسری از پورنیہ

## غزل در ترغیب اتباع رسول ﷺ

از منشی عبدالرزاق صاحب موحد

دوستوں کو چاہئے غیر اور نبی کی اتباع ✤ مرسل برحق والا محمد مصطفےٰ کی اتباع

لاکھ گر اعمال صالح ہوں تو بالکل ہیچ ہیں ✤ گر نہ ہو بیک نہ ختم الانبیا کی اتباع

جنت الفردوس میں پاؤ مہ ہی اعلیٰ مقام ✤ ہو کرو یارو حبیب کبریا کی اتباع

دعوئ عشق نبی ہے اور سنت سے گریز ✤ کیا اسی کا نام ہے شاہ ہدیٰ کی اتباع

عاشق صادق نبی کا ہے وہی بیشک جو مرد ✤ شوق دل سے جو کرے ہر مصطفےٰ کی اتباع

اتباع مصطفےٰ ہے تم پہ یارو فرض عین ✤ جان و دل سے تم کرو اس پیشوا کی اتباع

اتباع مصطفےٰ کے بعد تم پر فرض ہے ✤ دین کے حامی چار یار باصفا کی اتباع

چھوڑ کر اللہ کو قبروں سے چاہتے ہو مراد ✤ کیا یہی ہے خاص اس حاجت روا کی اتباع

پیرزادے ہیں بہت سے ایسی نکاذ و خبیث ✤ کرتے ہیں دن رات بس نفس و ہوا کی اتباع

چھوڑ دو تقلید شخصی مولوی صاحب ابھی ✤ بس کرو فخر الرسل بدر الدجیٰ کی اتباع

اے موحد تو کیا کر صدق دل سے روز و شب ✤ ہاں تو برحق رسول دوسرا کی اتباع

## نظام اسلام

مزہ جب ہے ہیں گر ہم دو قالب یکجاں ہوکر ✤ اگر روٹھے کوئی اسکو منالیں مہرباں ہوکر

سکھایا ہے یہی اسلام نے یکسر خدا حق نے ✤ کہ مسلم سب ہیں آپس میں یکدل یکزباں ہوکر

سر مو بھی نہیں ہے فرق شیعہ اور سنی میں ✤ مٹا دیں مادہ جھگڑے سودگی دنیا ہوکر

نکالا کرکے جھگڑا ہم کو آپس کی خصومت نے ✤ امنگیں دل کی دل ہی میں رہیں دردِ نہاں ہوکر

وظیفہ آج کل یہ ہو گیا ہے قوم کا اپنی ✤ جھگڑنا۔ بولنا۔ لڑنا۔ جھگڑنا بدزباں ہوکر

کیا بغداد کو برباد اپنی خانہ جنگی نے ✤ مٹایا نام غرناطہ کا بے نام و نشاں ہوکر

کبھی تھا ہم تھے کہ ڈنکا تھا ہمارا ساری عالم پر ✤ وہ تھا ہم ہیں کہ اب پھرتے ہیں [illegible]

چڑھی جاتی ہیں قومیں غیر معراج ترقی پر ✤ مگر ہم ہیں کہ بیٹھے ہیں [illegible]

خدا حافظ ہے ایسی قوم کا جسکی یہ حالت ہو ✤ سکتا ہے کوئی کوئی پڑا ہے نیم [illegible]

یہی حالت اگر چندے رہی تو دیکھ لیجئے گا ✤ یہاں سے ہی نکلنا ہو رہیگا [illegible]

فقیران کے بچوں کو نہیں ملتا اگر دانہ کا ✤ لحد میں سو رہے ہیں [illegible]

نصیب ایسی کو گدڑی جس طرح گدڑی میں لعل آئے ✤ فدائی قوم کہلائیں یہ بچے نوجواں ہوکر

## شراب ناصر سعدی مرحوم

کیسہ ما کہ اقبال باشد غلام ✤ نہ بیگانہ کبھی و خضر روز سیاہ نام

ملک لوش دا فیری و بادہ خوار ✤ کجا روز محشر شود رستگار

ز میکش کی ہوگی کبھی بہتری ✤ دگر روز بخ زش کنند چو کری

نکالیں نہ منہ اس کو اہل خرد ✤ نگہ بانی تو کو شید الطاف بود

نشوں سے شرارت ز کرا کتاب ✤ مکن خانہ زندگانی خراب

سمن از مسکرات و شرارت حذر ✤ کہ ہم گم شود نام نیکو اہل ہنر

ahmadimuslim.de

# فتوے

سوال نمبر ۱۶۵ - عورت بلا محرم اور بلا شوہر ایک دن کی مسافت پر اپنے گھر سے جا سکتی ہے یا نہیں؟ (عبد اللہ گیلانوی)

جواب نمبر ۱۶۵ - جائز نہیں - حدیث میں منع آیا ہے -

سوال نمبر ۱۶۶ - تمباکو دراصل نشی و مسکر شئے ہے یا نہیں اور اسکا کھانا یا اسکا پینا حقہ میں بھر کر پینا مباح ہے یا نہیں - بعض علماء اسکو حرام قرار دیتے ہیں اور بعض حلال و مباح بتلاتے ہیں پس درینصورت عوام اہل اسلام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہئے - (الشیخ محمد ابراہیم ایوت محل [illegible])

جواب نمبر ۱۶۶ - تمباکو نشی تو نہیں ہے البتہ مفتر ہے یعنی دماغ کو چکر دیتا ہے اسلئے بحکم حدیث نبوی نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر تمباکو نوشی منع ہے -

سوال ۱۶۷ - زید نے عمر کا مکان پانچ صد روپیہ میں ۳ سال کیواسطے رہن رکھا اور عمر سے ایک کرایہ نامہ تا میعاد فک رہن مبلغ [illegible] کی شرح سے معہ ماہوار تحریر کرا لیا کیا یہ زر کرایہ یعنی معہ ماہوار شرعاً لینا و دینا جائز ہے؟ (مولوی امام [illegible])

جواب ۱۶۷ - یہ سود ہے جسکا لینا دینا منع ہے حرم الربوا

سوال ۱۶۸ - ایک منکوحہ عورت جسکا خاوند حقوق زوجیت میں سے ایک حق بھی ادا نہیں کرتا ہے - آیا وہ اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے اگر کرا سکتی ہے تو کتنی مدت کے بعد اور آجکل شرعی فیصلہ کرنے والے قاضی نہیں ہیں - تو وہ کس سے فسخ کرائے -

سوال نمبر ۱۶۹ - ایک نابالغ لڑکی کا نکاح جسکا والد فوت ہو چکا ہے اسکی والدہ بغیر دادے کی اجازت سے کرا سکتی ہے یا کہ نہیں - اس سوال کا جواب فقہ حنفیہ کے مطابق ہونا چاہئے -

سوال نمبر ۱۷۰ - اگر کوئی ہندو ملازم پیشہ مسجد کی تعمیر کیواسطے کچھ روپیہ دے آیا وہ لیکر مسجد پر لگانا جائز ہے یا کہ نہیں -

جواب نمبر ۱۶۸ - یہ مسئلہ کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں آ چکا ہے کہ درصورت ادا نہ کرنے حقوق زوجیت کے عورت کو فسخ نکاح کرانے کا اختیار ہے کتب فقہ مثل شرح وقایہ وغیرہ میں یہ بات ملتی ہے البتہ یہ سوال غور طلب ہے کہ آجکل کیا کرے آجکل ڈسٹرکٹ جج ضلع کے حاکم کو درخواست فسخ نکاح مع وجوہات دینے سے حکم مل سکتا ہے اگر بلا اجازت حاکم کے کریگی تو خطرہ ہے خاوند حسب قانون تعزیرات

از دواج ثانی ہیں دونوں بیویوں کے درمیان (زوج ثانی) کو تکلیف نہ پہنچا ہو -

جواب نمبر ۱۶۹ - ناجائز ہے اس صورت میں اہلحدیث اور حنفیوں کا اختلاف نہیں لا نکاح الا بولی -

جواب نمبر ۱۷۰ - حلال کمائی ہو تو جائز ہے مکہ کے مشرکوں نے کعبہ شریف بنا کیا تھا جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح کامل کے بھی نہیں گرایا - نہ گرانے کا کبھی خیال فرمایا بدستور اسی کو قائم رکھا - شاید بعض لوگوں کو اس آیت سے اس کے عدم جواز کا شبہ ہو جسمیں ذکر ہے إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ الآیۃ یعنی مسجدوں کو آباد کرنا صرف انہی لوگوں کا کام ہے جو پکے مسلمان ہوں تو واضح رہے کہ اس آیت میں مساجد کی آبادی مراد ہے - آبادی اور چیز ہے اور بنا اور چیز - آبادی تو بیشک ایمانداروں ہی کا کام ہے کیونکہ وہی اس میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی مساجد کی آبادی ہے کہ جس مطلب کیلئے بنائی گئی ہیں وہ ان میں کیا جاوے -

سوال نمبر ۱۷۱ - ایک شخص مسلمان ہندو لوگوں کے تیوہار ہولی میں اس طرح شریک ہوتا ہے کہ اپنے انتظام سے اس روز ناچ کراتا ہے اور عبیر جو ایک قسم کا سرخ رنگ ہے جسکو ہندو اس روز ایک دوسرے کو لگاتے ہیں لگاتا ہے اور ناچ کے ساتھ ساتھ جیسا کہ ہندو لوگوں میں رسم ہے گاتا ہے اور اپنے اس فعل کو صرف لہو ولعب تصور کرتا ہے یہ فعل اسکا گناہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو صرف لہو ولعب ہے یا گناہ کبیرہ ہے یا کس قسم کا گناہ ہے؟ (فضل الرحمن از [illegible])

جواب نمبر ۱۷۱ - گناہ کبیرہ ہونے میں تو شک ہی نہیں ایک تو ہندوؤں کی رسم دوم کفار کی رسم بھی گناہ کبیرہ ہے [illegible] - حدیث شریف میں آیا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جو کسی جماعت کی تعداد بڑھاوے وہ انہی میں سے ہے پس ایسے شخص کو توبہ کرنی چاہئے -

سوال نمبر ۱۷۲ - سورت فاتحہ کے بیچ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اتصال اور انفصال دونوں جائز ہیں یا نہیں - (مرسلہ سید احمد شاہ پیر از [illegible])

جواب نمبر ۱۷۲ - حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں وصل کیا کرتے تھے یعنی الرحمن الرحیم کو ایک ساتھ پڑھتے تھے -

سوال نمبر ۱۷۳ - ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک ہی طلاق اہلحدیث کہتے ہیں پس جس حدیث کی بنا پر یہ تین طلاق ایک ہی شمار کی گئی وہ کل حدیث معہ ترجمہ

ahmadimuslim.de

کتاب تحریر فرماتے - اور قبول کیا اس حدیث کو مذاہب اربعہ کے کسی امام نے یا صرف اہلحدیث ہی کے مذہب میں قابل قبول ہے - (محمد سلیمان مختار عدالت از دیناج پور)

**جواب نمبر ۱۷۳** - حدیث کے الفاظ یہ ہیں عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلث واحدۃ فقال عمر ابن الخطاب ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لہم فیہ اناۃ فلو امضیناہ علیہم فامضاہ علیہم (مسلم) ائمہ اربعہ نے اس روایت کے پچھلے حصے پر عمل کیا ہے یعنی حضرت عمر کے اپنے فیصلے پر عمل کرتے ہیں - اور اہلحدیث کہتے ہیں کہ چونکہ اس امر میں پیغمبر خدا کی مرفوع حدیث موجود ہے اسلئے حکم شرعی تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا - اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سیاسی ہے جو خلافت کے ساتھ تھا - شرعی نہیں کہ دائمی رہتا - یہ ہے اختلاف ائمہ اربعہ اور ائمہ اہلحدیث کا

**سوال نمبر ۱۷۴** - اکثر جگہ مسلمانوں میں دستور ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو مردہ کے وارث ایسا کرتے ہیں کہ قرآن شریف لیکر ایک ملاں کو دیتے ہیں اور چند کلمات اسی قسم کے کہتے ہیں کہ اس مرنے والے کے جتنے گناہ ہیں سب تیرے ذمہ میں وہ اقرار کرلیتا ہے یہ کام تکبر کرتے ہیں یہ فعل بدعت ہے یا کیا ؟ (محمد ادریس از رنگون)

**جواب نمبر ۱۷۴** - سخت بدعت ہے - بلکہ قریب کفر ہے خدا فرماتا ہے ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ (کیا اللہ کے سوا ان مشرکوں کے اور کوئی معبود ہیں جنہوں نے انکو ایسی باتوں کی اجازت دی ہے جنکی اجازت خدا نے نہیں دی) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جن باتوں کی اجازت خدا نے نہ دی ہو - انکو شرعی حکم بنالینا گویا خدا کے ساتھ شریک مقرر کرنا ہے اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنی جو کوئی ہمارے دین میں ایسی بات نکالے جو اسمیں نہیں وہ مردود ہے - خدا فرماتا ہے - لا تزر وازرۃ وزر اخری

**سوال نمبر ۱۷۵** - رسول مقبول کے جسم مبارک کا سایہ تھا یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۱۷۶** - افیون کھانے والے کو امام بنانا چاہئے یا نہیں - افیونی کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں اور افیون کھانے والا کیسا ہے ولدالزنا کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں جبکہ ولدالزنا نمازی اور اہلحدیث ہو -

**سوال نمبر ۱۷۷** - جو شخص نماز و روزہ ادا نہیں کرتا - اور بدکار اور زناکار ہے اور مرگیا اور توبہ کیا تو جنازہ پڑہا جائے یا نہیں - اور اگر بلا توبہ مرا تو جنازہ پڑہنا چاہئے یا نہیں ؟ (خریدار ۳۵۰)

**جواب نمبر ۱۷۵** - رسول صلی اللہ علیہ وسلم جمیع لوازمات بشریہ میں بنی آدم کے شریک تھے انما انا بشر مثلکم نص قطعی ہے - سایہ نہ ہونے کی روایت صحیح کوئی نہیں آئی اسلئے سایہ کی نفی نہیں کیجاسکتی -

**جواب نمبر ۱۷۶** - افیون بحکم نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر حرام ہے اور افیون کھانے والا گنہگار ہے مگر نماز اُس کے پیچھے درست ہے - حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑہ لیا کرو - حرامزادہ کے پیچھے بھی نماز درست ہے اسکا قصور نہیں -

**جواب نمبر ۱۷۷** - بے نماز بدکار اگر ایماندار ہو تو جنازہ پڑہا جائے - البتہ جو لوگ بے نماز کو کافر کہتے ہیں وہ اُس کے جنازہ سے بھی منع کہتے ہیں -

**سوال نمبر ۱۷۸** - قرآن شریف غیر مخلوق است یا نہ اگر کسے گوید کہ قرآن شریف مخلوق است گوینده چہ حکم دارند -

**سوال نمبر ۱۷۹** - اہل قبور را استمداد کرده آید یا نہ ؟ (ابو احمد محمد قادر بخش از جیتھڑ)

**جواب نمبر ۱۷۸** - نزد فقیر ایں نزاع لفظی ست تا وقتیکہ موضوع بحث قرار یافتہ نشود نزاع لفظی باشد پس نخستین تحقیق مصداق قرآن باید کرد کہ در قضیہ القرآن مخلوق او مخلوق موضوع چیست یعنی از قرآن کلام نفسی مراد ست یا کلام لفظی پس ہرچہ مراد باشد حکم مناسب او باشد - قرآن مخلوق ست ایں حکم ہم صحیح ست زیرا کہ ایں حکم بکلام لفظی ست یعنی ایں حروف و اصوات کہ بتحریک شفتین حاصل شوند یا بکتابت کاتب پیدا گردند - زیرا کہ ایں ہمہ فعل مخلوق ست و فعل مخلوق ہم مخلوق - قال اللہ تعالیٰ واللہ خلقکم وما تعملون یعنی خدا شمارا و افعال شمارا پیدا کرده ست واگر مراد از قرآن کلام نفسی ست کہ صفت باری تعالیٰ شانہ ست پس آن غیر مخلوق قال تعالیٰ انہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ ہمیں فیصلہ امام المتکلمین امام رازی کرده است -

**جواب نمبر ۱۷۹** - استمداد از مخلوق حرام ست قال اللہ تعالیٰ ایاک نستعین خاص از تو استمداد کنیم نہ از مخلوقے زنده باشد یا مرده - البتہ در امور یکہ مقدور بندگان باشد بحکم تعاونوا علی البر والتقوی دراں امور جائز باشد لیکن مردگان دراں امور ہم ہیچ قدرت ندارند -

**سوال نمبر ۱۸۰** - ایک شخص کا وضو نہیں ٹہرتا - ہر وقت پیشاب کی ریح خارج ہوتی رہتی ہے وہ نماز کی کیا صورت کرے - (المستفسر مولوی عبدالحق جوہری)

**جواب نمبر ۱۸۰** - ایسا شخص معذور ہے بحکم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا ایکدفعہ

# انتخاب الاخبار

**نیروبی** برٹش افریقہ سے نامہ نگار لکھتا ہے کہ:-

"یہاں پر اگر کوئی مسلمان عالم شخص اپنا کچھ وقت یہاں کے باشندوں کو اسلامی تعلیم دینے کے لئے وقف کرسکے تو ہزارہا آدمی مشرف باسلام ہوجاویں۔ یہ لوگ بالکل جنگلی ہیں ان کا کوئی مذہب نہیں مگر اتنا ہے کہ جو لوگ ختنہ نہیں کراتے اُن سے نفرت کرتے ہیں۔ اور دوسرے دل سے رغبت۔ بہ سبب اسلام کی طرف اتفاقیہ میلان ہے۔ عیسائی مشنری باوجود ہزارہا روپیہ خرچ کرنے کے بھی ناکام ہیں۔ یہ لوگ جو چند روز تک بھی مسلمانوں کے درمیان نوکری وغیرہ کرتے ہیں تو کلمہ شریف پڑھنے لگ جاتے ہیں گو اُن کا کلمہ زبان تک ہی محدود ہوتا ہے تاہم امید کیجاتی ہے کہ اگر کوئی محنت کرے تو یہ لوگ فوراً اسلام کی طرف راغب ہوں۔ ہز ہائینس سر آغا خاں صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ یہاں سے جاکر چند عربی زبان والا علما تعلیم کیواسطے روانہ کرینگے۔ مگر تاحال کوئی شخص نہیں آیا۔ جاپان وغیرہ میں تو کتابیں وغیرہ شائع کرنی پڑتی ہونگی۔ یہاں تو صرف چند آدمیوں کی ضرورت ہے جو اِن کی زبان سیکھ کر جو کہ بہت جلدی آ سکتی ہے، وعظ کریں۔ یہاں کی زبان عربی زبان کی بگڑی ہوئی شاخ ہے اور ایک عربی دان کو بہت جلد آ سکتی ہے۔"

**امرتسر** میں بفضلہ تعالیٰ اب طاعون کی بہت کمی ہے۔

**اس ہفتہ** امرتسر میں کئی ایک خون ناحق ہوئے ہیں۔ ایک شخص نے اپنی عورت کو مار کر دفنا دیا مگر پولیس میں رپورٹ ہونے سے نکالی گئی۔ ایک پولیس مین نے ایک گنہگار کو ڈنڈے سے دھکیلا بس اتنے ہی سے اسکا کام تمام ہوگیا۔ دو عورتوں کو زیور کے لالچ سے قتل کیا گیا۔ ایک جوان لڑکا تالاب میں تیرتا ہوا ڈوب مرا۔

**افسوس** اس ہفتہ جماعت اہلحدیث کے ایک بڑے معاون یعنی حافظ امام الدین صاحب رئیس علی گڈھ کے انتقال ہونے کی خبر درحقیقت اثر پہنچی۔ مرحوم عمر طبعی سے اگرچہ متجاوز تھے مگر جماعت اہلحدیث کو جو آپکی ضرورت تھی وہ کبھی بھی ختم ہونے والی نہ تھی۔ خدا مرحوم کو بخشے اور آپکے صاحبزادوں کو آپکا سچا قائم مقام بنا دے۔ جماعت اہلحدیث سے التماس ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

**شملہ** کالکا ریلوے کو گورنمنٹ آف انڈیا ۲۵ لاکھ روپے میں خریدنے والی ہے۔

**حضور** وائسرائے غالباً موسم سرما کے آغاز میں حیدرآباد دکن میں جاکر نظام دکن سے ملاقات کریں گے۔ اور موسم گرما کے اختتام پر کشمیر تشریف لیجائیں گے۔ گو ابھی یہ دونوں باتیں بالکل طے نہیں ہوئیں۔

**کشمیر** میں برقی قوت دریائے جہلم سے پیدا کرنے کی تجویزیں اب کیجا ہو رہی ہیں۔ آئندہ جاڑے کے موسم میں ریلوے بنانے کا کام شروع کردیا جائیگا۔

**گورنمنٹ** کالجوں کے تمام پروفیسروں کو آئندہ سے سرکار کیطرف سے رہنے کیلئے مکانات مفت بلا کرایہ ملا کریں گے۔ اسبارہ میں جلد حکم جاری ہونے والا ہے۔

**ہائیکورٹ** الہ آباد میں کام کی کثرت ہے۔ نیا ایک جج مقرر کرکے ججوں کی تعداد ۶ کردی جائیگی۔

**قحط زدوں** کی تعداد کل ہندوستان میں اب ۳ لاکھ ۴۷ ہزار رہ گئی ہے سینٹرل انڈیا میں آٹھ ہزار اور ممالک متحدہ میں ۹ ہزار قحط زدے کم ہوگئے۔ راجپوتانہ اور بمبئی میں قحط زدوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے۔

**ہز آنر** لفٹنٹ گورنر پنجاب کی رائے نہایت عمدہ ہے کہ نابالغوں کی جس قدر جائدادیں پنجاب میں کورٹ آف وارڈس کی زیر نگرانی ہوں انکی بچت کے نقد روپیہ سے گورنمنٹ کے کاغذات نہ ہی خرید کئے جائیں بلکہ ریلوے لائنوں کے حصے بھی مول لئے جائیں کہ جن سے زیادہ منافع حاصل ہو سکتا ہے۔

**طاعون** سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۲۶ ماہ مئی کو ۱۱ ہزار ۴ سو ۱۴ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۵ ہزار ۶ سو ۳۳ موتیں ہوئی تھیں۔ منجملہ ۱۱ ہزار ۴ سو ۱۴ کے پنجاب میں ۷ ہزار ۸ سو ۹۶ موتیں ہوئیں۔

**سلطنت متحدہ امریکہ** نے ۳۰ لاکھ پونڈ کی لاگت سے ایک اوّل درجہ کا جنگی جہاز بنانا تجویز کیا۔ (دیکھا کہتے ہیں)

**سیالکوٹ** میں پلیگ بکثرت پھیل رہا ہے لیکن پیشتر کی نسبت اب کم آدمی مرتے ہیں۔

**کشمیر** میں ایک مسلمان رضا آغا نامی ہے اسکی عمر ۲۶ برس کی ہے اور کوٹواڑی کا کام کرتا ہے۔ اسکا قد ۸ فیٹ ۴ انچ ہے اور سینہ کا دورہ ۵۰ انچ ہے۔

**تحصیل** دہلی میں چارہ کی قلت سے کسانوں کو سخت تکلیف ہو رہی ہے۔

**رنگون** میں ۴۸ گھنٹوں کے اندر ہیضہ سے ۱۹ نئی واردات ہوئیں جن میں سے دو مرگئے اور چھ اچھے ہوگئے۔ ایک [illegible] ہیضہ کی شکار ہوئی۔

**محکمہ** زراعت برہما کے متعلق ہمالی میں ۳۰ ہزار روپے کی لاگت سے ۵۰ ایکڑ پر مشتمل قطعہ اراضی قائم ہونے والا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ اور اوورسیروں کے لئے مکانات بہت جلد بنیں گے۔

**کلکتہ** اور بمبئی کے مابین ڈاک کیلئے جو موجودہ راستہ ہے اس سے زیادہ مختصر راستہ نکالنے کی تحریک ہے۔

# قابل دید کتب

**تفسیر ثنائی اُردو** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمے کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ جن میں سے سردست چار چھپ رہی ہیں۔

جلد اول: سورۂ فاتحہ و بقرہ قیمت ۔۔۔ ۱۲
" دوم: " آل عمران و نساء ۔۔ ۱۲
" سوم: " مائدہ ۔۔ انعام ۔ اعراف " ۱۲
" چہارم: تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱۲

**تقابل ثلاثہ** (توریت انجیل۔ قرآن کا مقابلہ) مصنفہ ۔۔۔ تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت (۸)

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** دونوں مضمونوں پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۔۔ ۔۔ ۲

عنزت کی زندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔ (۱)
سرکوب بدعت۔ مسائل ۔۔۔ کی تردید۔ قیمت ۱
الہام۔ الہام کی تشریح کی گئی ہے قیمت ۱
فیصلہ آرہ ۔۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱

**مشتہر**
مہتمم کتب خانہ اہل حدیث امرتسر

# مفید ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ۔۔۔ اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال ۔۔۔ بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لونگی ریسادہ ۸ سے ۔۔ تک فی عدد | کلاہ سادہ ۶ سے ۹ رنگ فی عدد |
| " زرین ۔۔ " ۔۔ " " | " زرین ۔۔ " ۔۔ " " |
| " اونی ۔۔ " ۔۔ " " | رومال ریشمی ۸ " ۔۔ " " |
| ازاربند سوتی ۲ " " ۱۴ " " | کمبل دیسی ۔۔ " ۔۔ " |
| " ریشمی ۱۲ " " ۔۔ " " | لوئی سفید ۔۔ " ۔۔ " " |
| تھان گبرون یارکپ ۔۔ " ۔۔ " | پٹی دیسی اونی ۱۲ " ۱۴ " فی جوڑہ |
| جوتہ ساخت لدھیانہ ۔۔ " ۔۔ " | " پشمینہ ۔۔ " ۔۔ " |
| " زرین ہوشیارپوری ۔۔ " ۔۔ " | جراب دوستانہ اونی ۸ " ۔۔ " |
| جراب دوستانہ سوتی ۔۔ " ۔۔ فی درجن | پٹی سرج ۔۔ " ۔۔ " |
| رومال سوتی ۔۔ " ۔۔ " | " بڑھیا ۔۔ " ۔۔ |
| فوجی زرین خاکی ۱۲ گز سے ۔۔ " | کمبل فوجی ۔۔ " ۔۔ " |
| صافہ ریشمی ۔۔ " ۔۔ " | چادر پشمینہ ۔۔ " ۔۔ " |
| " خاکی ۔۔ " ۔۔ " | بنیان و پاجامہ اونی ۔۔ " ۔۔ |
| رنگین لوئی ۳ گز طول ۱ گز عرض ۔۔ | " سوتی ۶ " سے ۔۔ تک |
| دری دو دوتہی ۔۔ " ۔۔ " | پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ " ۔۔ " و گز |
| دری برائے پلنگ ۔۔ " ۔۔ " | |
| " فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |

۔۔۔ علاوہ اس کے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب لنگیاں ۔۔۔ سوتی اور ریشمی اونی ۔۔۔ پشمینہ وغیرہ وغیرہ بجنسہ دیگر سوداگروں کی بہ نسبت ارزاں ملیگا ایک دفعہ بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں ۔۔۔ دکارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو ۔۔۔ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا

**المشتہر**
شیخ ۔۔۔ محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز شہر لودیانہ



ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 35

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دنیوی خدمات کرنا۔

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی ... کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

... پیشگی آنی چاہئے۔

... خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

... کی خبریں اور مضامین بشرط ... بلا قیمت طبع ہونگے۔

له الملك

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... للعہ

رؤساء و جاگیرداران سے

عام خریداروں سے

چھ ماہ کے لئے

ممالک غیر سے سالانہ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

**مالک مطبع اہلحدیث امرتسر**

ہونی چاہئے۔

**نمبر ۳۱ امرتسر مورخہ ۸ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۲۴ ہجری جلد ۳**

## خلافت اور امامت

۱۸۔ مئی کے اہلحدیث میں ہم نے اس بحث کو یہاں تک پہونچایا تھا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو شیعہ نے ظالم کہا تھا۔ غلط ہے اور جو ان کے ایمان کا ثبوت قرآن شریف سے مانگا تھا وہ بھی دیا تھا۔ اب آج ہم رسالہ اصلاح کی تقریر کے اُس حصہ کی اصلاح کرتے ہیں جو شیعہ سنی میں اول باعث فساد ہوئی تھی۔ یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کا ورثا میں مثل اُمتیوں کے تقسیم نہونا۔ اس مسئلہ کی آڑ میں تو جو کچھ شیعہ نے زہر اُگلے ہیں سب جہان کو معلوم ہیں۔ مگر در حقیقت یہ سب غصہ اور زہر انکا محض جہالت اور خود اپنی کتابوں سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ ہمیں علماء شیعہ پر اتنا تعجب نہیں جتنا علماء سنت پر ہے کہ آجتک ہم نے کسی عالم سنت کی تصنیف میں اسکا جواب شیعہ کی مستند اور مسلم کتابوں سے نہیں پایا۔ ناظرین! ہمارے ان دونوں دعووں سے تعجب نکریں۔ بلکہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھنڈے دل سے غور کریں تو اونپر ہمارا صدق ظاہر ہو جائیگا۔

خیر بہر حال شیعہ جو سلوک مسلمانوں کے اول المحسنین کے ساتھ ہوا ہے اسکا بالاجمال بیان مندرجہ ذیل منقولہ کلام سے ہو سکتا ہے۔

یہاں پر تضیہ فدک کو منضم کر کے معنی ظلم کو منطبق کرنا چاہئے کہ آیا ظلم سابق و حال اور مستقبل بھی ملکر معنے اس کے صحیح ہوتے ہیں۔ یا کیا۔ ہم اسجگہ پر دعوی فدک کی عظمت اور ہبہ کی عظمت کو پیش کرنا نہیں چاہتے کہ یہ امر خلاف دعوی یک دیگر ظلم گیر کے ہوگا اور دلائل اس کے کثیر و بسیط بھی ہیں جنسے حذر کرنا اختیار کیا گیا ہے بلکہ ہم بنظر تحقیق حق کے صحاح کی چند حدیثوں کو پیش کرتے ہیں جو بجواب دعوی فدک کی بعد تنقید داخل صحاح ہوئی ہیں اور کتب سیر کی مرویات بھی پیش کیجاتی خالی رد و قدح سے نہیں کہ اکثر مواقع پر انکو نامعتبر کہدیا جاتا ہے۔ اول وہ حدیث مشہور ہے جو بر طبق دعوی فدک کے سر وقت حضرت صدیق ... فرما دیتے تھے کہ ان رسول اللہ قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد من ھذا المال کما اخرجہ البخاری و مسلم والجوہری واللفظ للجوہری یعنی بہ تحقیق رسول خدا نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء کسی کو وارث نہیں چھوڑتے ہیں جو چیز کہ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوا اور جز این نیست کہ آل محمد اس مال سے بقدر ماکول کھاتے ہیں۔ اور کھائینگے۔ اس حدیث میں دو مطلے ہیں ایک متروکہ نبی کا صدقہ ہونا۔ دوسرے آل محمد کو صدقہ خوار قرار دینا۔

دوسری حدیث وہ ہے جو بعد فراہمی خاطر شوش اور بعد علاوہ آمد تصرفات صدقہ مذکورہ
کے مصارف ذاتی اور اپنے عمال اور اولاد و عیال کی ظاہر فرمائی گئی ہے کہ رسول خدا
نے فرمایا کہ لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی
فھو صدقۃ متفق علیہ کما فی المشکوٰۃ یعنی میرے ورثاء دینار میرے ترکہ سے
تقسیم نہ کریں گے اور جو میں نے چھوڑا ہے وہ بعد نفقہ ازواج و مایحتاج عمال کے صدقہ
ہے۔ اسمیں ازواج و عمال صدقہ خوار قرار نہیں دئیے گئے۔ فافہم۔ تیسری حدیث
وہ ہے کہ جو بعد نظر غور فرمانے صدقہ مخصوص دینار مذکورہ اور صدقہ ثابت ہونے
باغات واراضیات کے متروکہ نبی میں ابوبکر صدیق نے ارشاد فرمائی ہے کہ:۔
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اذا اطعم نبیاً
طعمۃ فھی للذی یقوم من بعدہ مختصر ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جو نبی کو وجہ معاش
بذل فرماتا ہے پس وہ بعد نبی حق اسکے قائم مقام کا ہے۔ جو ابوداؤد محدث نے
سنن کی کتاب میراث النبی وقصہ فدک میں اسکو لکھا ہے جسکا مفاد احکام میراث
قرآنی سے بالکل علیحدہ تازہ بتازہ انتقال متروکہ کا بحق خلیفہ ہے اور جو
دشواریاں بوجہ خصوصیت صدقہ کے خلیفہ کو بذل وعطا میں سامنے آتی تھیں
اور بوجہ صدقہ ہونے متروکہ کے کل مسلمان اسکے مستحق تھے اور خصوصیت اسکی
صرف کے مصارف جہاد و تجہیز جیوش میں تھی اور دیگر خواہش خلیفہ میں صرف کرنا
مثل عطائے فدک عثمان مروان مورث طعن وملام تھا۔ وہ سب اشکالات اس
حدیث نے حل کر دئیے مگر ساتھ ہی ساتھ اسکو تصرف فدک میں جو صدقہ ہونا
بیان ہوا تھا۔ وہ اس حدیث متروکہ نبی بحق خلیفہ نے جلوکہ مقبوضہ ذاتی جتلا دیا
جسطرح فی زماننا متولیان اوقاف بھی یہی شعار پیروی خلفاء اکبار میں اختیار
کئے ہوئے ہیں کہ ابتداء میں بڑے متقی عقائد متولی موقوفہ بنتے ہیں دانہ خردل
قم قل سے بھی نکالکر اغیار موقوفہ میں شامل کیا کرتے ہیں اور حبہ حبہ کا حساب
کیا کرتے ہیں بالآخر جب تابیافتہ ہو جاتے ہیں سب ہتھیالیں بالاتفاق
رنگا رنگ قبضہ مالکانہ میں لے آتے ہیں۔ اسطرح خلیفہ صاحب نے متروکہ نبی کو
صدقہ بتلایا اور بنظر تالیف قلب نثار کے اونکو بھی مستحق ہونا لکھا پھر اسی صدقہ
میں سے نفقات ازواج و مؤنۃ عمال حسب ضرورت خلل مخصوص ہو مستثنیٰ
ہونا فرما دیا اور دوسرے نمبر پر اس متروکہ پیغمبر کے خود مالک بلا شرکت غیرے
بنگئے اور اس دوران میں کبھی تو وعدہ انما یأکل آل محمد من ھذا المال کو یاد
نہیں کیا۔ حدیث حضرت عائشہ فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ منہا

شیئاً فوجدت من ذلک علی ابی بکر وھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت یعنی
ابوبکر نے انکار کیا کہ فاطمہ کو فدک میں سے کچھ بھی حوالہ کریں پس وہ سیدہ
ابوبکر سے غضبناک ہوئیں اور مہاجرت کی ابوبکر سے یہانتک کہ انتقال فرمایا
اس خلف وعدگی شاہد ہے اور یہ علامت اذا حدث کذب واذا وعد خلف
واذا ائتمن خان صحیح مسلم میں مخصوص گروہ نامور کے ماثور ہے جنہیں حضرت خلیفہ
نے اپنے اظہار سیرت سے پیشقدمی فرما کر اس گروہ کی پیشوائی قبول فرمائی۔"
ناظرین اس کلام بے نظام کا خلاصہ سمجھ گئے ہونگے کہ سارا غصہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ترکہ سے حصہ کیوں نہ دیا۔ کیوں حدیث مصنوعی بنالی۔ پس تمام مدار کار یہی بات
ہے لیکن جب ہم اسکا ثبوت شیعوں ہی کی معتبر کتابوں سے دینگے تو ہمارے ناظرین حیران
ہونگے۔ کہ ان علماء شیعہ مدعیان علم و عقل کو کیا کسی کی بد دعا لگ گئی ہے کہ ایسی بہکی
بہکی باتیں کرتے ہیں۔ جنپر مثل صادق آتی کہ اپنا گھر شیشوں کا بنا کر دوسروں پر
پتھر برسائیں۔ بخاری ومسلم کی جس حدیث پر راقم مضمون نے اتنی خفگی کی ہے۔ انہی
معنے کی حدیث خود شیعہ کی معتبر کتاب کلینی میں موجود ہے۔ پس غور سے سنئے!
قال ان العلماء ورثۃ الانبیاء وذلک ان العلماء لم یورثوا درھما ولا دینارا
وانما اورثوا احادیث من احادیثھم فمن اخذ بشئ منھا اخذ حظا وافرا۔
(اصول کلینی کتاب العلم) یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انبیاء کے
وارث علماء ہوتے ہیں کیونکہ انبیاء درہم و دینار تو وراثت میں دیتے نہیں۔ وہ تو علم
کی باتیں دیا کرتے ہیں۔ پس جو کوئی ان علمی باتوں کو لیتا ہے حقیقت میں وہی کامل
حصہ لیتا ہے۔"

اس حدیث مندرجہ کلینی کے جو معنے علماء شیعہ خصوصاً مجتہد العصر اڈیٹر رسالہ اصلاح
کے نزدیک ہو سکیں وہ ذرہ تشریح کے ساتھ شایع کریں۔ مگر جو لفظی ترجمہ ہے وہ تو یہی
ہے جو ہم نے لکھا ہے جسکا مطلب صاف وہی ہے جو بخاری ومسلم کی متفقہ حدیث میں آیا
ہے جسکو راقم مضمون مذکورہ نے حضرت صدیق کی زود فہمی کا نتیجہ قرار دیا ہے مگر نہیں
معلوم مقدس علماء شیعہ نے اپنے سلسلہ روایت سے اسکو اپنی معتبر کتاب کلینی میں کیوں درج
ہونے دیا۔ شاید کلینی خلافت صدیقیہ کے زمانہ میں تصنیف ہوئی ہوگی۔ اسلئے
مصنف نے از راہ تقیہ حدیث مذکور درج کر دی۔ ولا سبحان اللہ۔ پس جناب
شیعہ اس حدیث مندرجہ کلینی کا معقول جواب دیں۔ انکا حق نہیں کہ صدیق اکبر پر
عدم تقسیم ترکہ نبی کی وجہ سے اعتراض کریں۔

ahmadimuslim.de

ایسا ہی حدیث نمبر اول اور نمبر دوئم میں جو تعارض آپنے بنایا ہی یہ بھی آپکی خوش فہمی اور حدیث دانی کی دلیل ہی۔ سنئے! حدیث نمبر اول میں روائت مجملہ ہی اور نمبر دوئم میں کسی قدر مفصل۔ حدیث نمبر سوئم کی نسبت بھی آپکی محض بدگمانی اور کدورت نفسانی ہی ورنہ مضمون صاف ہی کہ خلیفہ وقت چونکہ کل امور متعلقہ نبی کا نائب ہے اسلئے انکا ترکہ بھی انکی تولیت میں ہی اسی لئے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ واکرم نے حضرت علی مرتضیٰ اور عباس رضی اللہ عنہما سے بوقت نزاع فرمادیا تھا کہ تم سے اگر ترکہ نبی کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ تو چھوڑدو میں خود انتظام کردونگا۔ مگر یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ میں تقسیم کرکے تمکو حصے بانٹ دوں۔ باقی جسقدر باتیں ہیں فضول ہیں اور سب کی سب اس غیظ وغضب پر مبنی ہیں کہ حضرت صدیق نے حضرت سیدہ کو ترکہ سے حصہ نہیں دیا لیکن جب خود شیعہ کی حدیث مذکورہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا ترکہ مالی نہیں ہوتا۔ بلکہ علمی ہوتا ہے تو جبتک اس حدیث کو علما شیعہ متفق ہوکر حرف غلط کی طرح نہ مٹائیں گے۔ کوئی جواب انکا قابل جواب نہوگا۔

چوتھی حدیث میں جسقدر غلط گوئی آپنے کی ہی مجھو خطرہ ہے کہ آپ کی تمام عمر کی مرثیہ خوانی کا ثواب ضایع ہوگیا ہو۔ حدیث مذکور کا شروع یوں ہی۔ کہ:۔

ان فاطمة والعباس اتيا ابا بكر يلتمسان ميراثهما من رسول الله صلى الله عليه وسلم (دیکھو بخاری کتاب الفرائض) یعنے حضرت فاطمہ اور عباس دونوں ابوبکر صدیق کے پاس اپنی وراثت طلب کرنے کو آئے جو پیغمبر خدا سے انکو پہنچتی تھی۔ اسپر ابوبکر نے حدیث معلومہ بیان کرکے دینے سے انکار کیا۔ اس حدیث کا مطلب ہی کہ انکو بطور وراثت دینے سے انکار کیا۔ جو انکا مقصود تھا۔ نہ یہ کہ بلا خرچ خوراک کے بھی نہ دیا۔ واللہ اگر تم ایسے معنے اس حدیث سے سمجھو تو شیخ سعدی مرحوم کا قول بالکل صادق آئیگا کہ ؎ گلست سعدی ودرچشم دشمناں خارست۔

پس بخاری میں اس حدیث کا سیاق سباق دیکھو اور اپنے الزامات بیہودہ کو واپس لو ورنہ مجھو خطرہ ہے کہ تم ان لوگوں میں ہوجاؤ جنکی بابت قرآن شریف میں ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا یعنی جو لوگ ایمانداروں کو بغیر کسی گناہ کے ایذا دیتے ہیں وہ بہت بڑے بہتان اور ظاہر گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (باقی باقی)

# ہمارے حنفی بھائی

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ✦ کہ بامن کرد ہرچہ آشنا کرد

زمانہ ترقی کرگیا۔ علمی روشنی نے جہالت کی ظلمت کو فنا کردیا۔ دینی اور دنیاوی تحقیقات کی انتہا ہوچکی۔ مگر تاہم ہمارے بعض برادر ہیں کہ انکو وہی تنگ تاریک کنواں ہی باغ جنت نظر آرہا ہی انکو زعم میں دنیا ہے تو انکی چاردیواری اگر دین ہی تو معمولی گپ گذاری۔ ۲۰- اپریل کے اہلحدیث میں ایک امرتسری نامہ نگار کا مضمون چھپا تھا جمیں نامہ نگار نے لکھا تھا کہ میں نے ایک مسجد میں وعظ سنا ہے کہ حضرت پیر صاحب نے لڑکپن میں بسم اللہ پڑھکر پتھر کو سونا کردیا۔ ایک مردہ کو زندہ کردیا۔ پیر صاحب کے والد ایک روز خفا ہوئے اور پیر صاحب قبرستان کی طرف بھاگے اور مردوں کو پکارا۔ تو سب مردے زندہ ہوکر پیر صاحب کی حمایت کرنے لگے وغیرہ وغیرہ

ایسی ایک فضول اور سراسر جھوٹی روائت کا رد بھی ہمارے بھائیوں کو ناگوار گذرا گویا انکے نزدیک اسلام ہی تو یہی ہے کہ جو کچھ وہ کہیں انکو تسلیم کیا جائے۔ چنانچہ انبالہ کا اخبار تیغ اسلام اس مضمون کو دیکھکر آپے سے باہر ہوکر لکھتا ہے۔ **"بول وہاب نجدی کی جے"** اس عنوان کو قائم کرنے ایک مختصر سی تمہید کے بعد لکھتا ہے:۔

یہ بڑے بڑے مولائق فائق عالم فاضل یہ جھگڑا طے نہ کرسکتے تو پھر ہمارے بیچارے مولنا مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری کیا کرسکتے ہیں اگر آپکو وہابیت پسند ہی تو آپ شوق سے اس کے پابند رہیں جو آپ ہو اس کے مسائل پوچھیں ذوق سے بتائیں۔ یہ کیا انصاف ہی کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے اپنے حنفی بھائیوں کے ساتھ چھیڑ خانی کئے جانا۔ اور انکا دل دکھانا۔ دیگر وہابیوں کی نظروں سے انہیں گرانا۔ پھر آپس میں نفاقی شعلوں کا بھڑکنا۔ کس قدر اسلام کو نقصان دہ ہی اگرچہ ہم خود تو نہیں چاہتے۔ کہ اپنے وہابی بھائیوں کے ساتھ تیغ وسپر ہوں جسکا نتیجہ سوا نقصان کے اور نہ نکلیگا اور جو نکلا ہی وہ یہ کہ حنفیوں اور وہابیوں میں نزاع بڑھی۔ اسلام میں ضعف آیا۔ مگر آپ کی تحریرات نے آج وہاب نجدی کی یاد دی کہ تعصب وہابی کے چھوکرے نے اہلحدیث ۲۰- اپریل صفحہ ۳ پہ بعنوان تنساتن دہرمی لکھا اور ایک مضمون شائع کرکے اپنے آپ کو آریوں کا ایک گروہ قرار دیا ہے اور حنفیوں کو سناتن دہرمی اور اولیاء کرام کی کرامات کو سناتن دہرم والوں

کی کہانی بنائی ہے۔ آخر میں جو ان کی تحقیق منافقین وہم کی جو عبارت نقل کی جبکہ یہ مضمون ہماری ہاں پڑھا گیا۔ اسوقت بے ساختہ ہماری زبان سے یہ کلمہ نکلا "بول وہابی نجدی کی جے" زبان سے یہ نکلنا ہی تہا کہ چند اصحاب جو اسوقت موجود تھے سب نے یکزبان ہوکر کہا "وہابی نجدی کی جے" اسپر جو کے ساتہ دفتر گونج اٹھا۔ بعد میں وہ سب اصحاب شرمندہ ہوئے کہ یہ کیسی حرکت ہم سے سرزد ہوئی۔ خیر اب اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ مولانا موصوف کی ایسی قبیح حرکات کو کون محبت کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے۔ ہم ایسے اخبارات کو جنمیں مسلمانوں کے دل دکھائے جائیں۔ اور آپس ہی میں انکی کشتی کرائی جائے۔ ... دہلی میں مرزا صاحب ہیں اور امرتسر میں مولوی صاحب پس دو چار اور ایسے ہی ہو جائیں تو اسلام کا کام تمام ہے۔ اخبارات قلاع و ملت اور بہبودی قوم کے لئے نکالا جانے کیا مولوی صاحب کے دل میں یہ سمائی ہوئی ہے کہ ہم ہی دنیا کی ... کے واسطے پیدا ہوئے ہیں اور باقی یہ کروڑہا بندگان خدا امت رسول اللہ ... تہے یا مولوی صاحب کی تمنا یہ ہو کہ حنفیوں اور وہابیوں کا تصفیہ ہو جائے۔ یہ بھی محال ہے۔ جبکہ صدیوں میں شیعوں اور سنیوں کا جھگڑا طے نہ ہوا۔ تو آپکی ... بیچارہ نجدی ... اس کے پیروں کا جھگڑا کیونکر برسوں میں طے ہو سکتا ہے"

ناظرین! اڈیٹر اخبار مذکور کی دیانت داری دیکھو کہ اخبار اہلحدیث کے مضمون کا خلاصہ تک نہیں دیا۔ تاکہ ناظرین جان سکتے کہ واقع کیا ہے اور اڈیٹر صاحب کس بات پر اتنے خفا ہوئے ہیں۔ **اڈیٹر صاحب!** ہمیں آپ پر نہیں بلکہ آپ کے ناظرین پر رحم آتا ہے کہ آپ اسلام کے وکیل بنکر آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ پر نکلے ہیں اور اپنے ناظرین کو اسلام کی سچی تعلیم پہونچانے کے ذمہ دار ہوئے ہیں مگر خیریت سے آپنے اسلام سمجھا تو یہ کہ ایسی گپوں اور کوڑھ مغز ملاؤں کی دل خوش کن زٹلوں کو اور ایسی بیہودہ اور بے ثبوت گپوں کا رد کرنا باعث تفرقہ جانتے ہیں۔

اڈیٹر صاحب! مجھے آپ کی حالت پر بہت ترس آتا ہے کہ آپکو اتنی بھی خبر نہیں کہ دنیا بھر کی غلطیوں کو صاف کرنا اسلام کا پہلا فرض ہے۔ اسلام کہتا ہے کونوا مع الصادقین سچوں کا ساتھ دو۔ اسلام کہتا ہے لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا ظالموں کیطرف بالکل نہ جھکو مگر افسوس ہے کہ آپ ایسی دل خوش کن گپوں کے رد کرنے کو دربدہ اور کیا نہیں کیا تصور فرماتے ہیں۔ واہ جی اسلامی وکیل آپ کے کیا کہنے ہیں۔

اڈیٹر صاحب! حقیقت میں آپنے جیسا اسلام کو نہیں سمجھا حنفی مذہب کو بھی نہیں جانا

آ گیا ہے۔ حنفی مذہب ان گپوں کا نام نہیں ہے ورنہ آپ سمجھ گئے ہوتے۔ عقیدہ نہو تو علمائے دیوبند سے جو اسوقت حنفی مذہب کے پیشوا ہیں دریافت کریں۔ اگر دور جانے کی تکلیف ہو تو آپ کے قریب انبالہ میں جناب مولوی نور الحسن صاحب حنفی مدرس ہیں انہی سے دریافت کریں کہ ایسی گپوں کے رد کرنے سے حنفی مذہب کی کونسی چول ڈھیلی ہوتی ہے۔

علاوہ اس کے آپ کی سادگی پر یہی دلیل ہے کہ آپ جماعت اہلحدیث کو عبد الوہاب نجدی کے پیرو کہتے ہیں۔ جیسے عام جاہل لوگ کہا کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ ہی کی معتبر اور فقہ کی مستند کتاب رد المختار میں لکھا ہے کہ عبد الوہاب حنبلی مذہب کا مقلد تہا (دیکھو رد المختار باب البغات) اور مولانا رشید احمد صاحب مرحوم حنفی گنگوہی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں انکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب انکا حنبلی تہا۔ (دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸) دیکھو آپ نے اپنے ہی بزرگان کی مخالفت کس طرح سے کی ہے۔ ایک تو آپنے عبد الوہاب نجدی کی تحقیر شان کی حالانکہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم انکی مدح فرماتے ہیں۔ دوئم آپنے کیسا سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ بولا کہ اہلحدیث کو عبد الوہاب کے پیرو کہا۔ حالانکہ وہ حنبلی مذہب کا مقلد تہا۔ اور اہلحدیث تو جیسے حنفی مذہب کے مقلد نہیں حنبلی کے بھی نہیں۔ ان کے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔ انکا مذہب ہی تو بس یہ ہے کہ

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ آریوں کے مقابلہ پر ایسا اسلام اور ایسا حنفی مذہب لیکر نہ نکلیگا۔ ورنہ آریہ تو کیا سناتنی ہندؤں کے مقابلہ میں بھی آپ نہ ٹہر سکینگے

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

میں جانتا ہوں کہ آپ یا آپ کے حواری موالی ہم پر خفا ہونگے اور خفگی میں شاید جواب بھی کچھ لکہیں۔ مگر سب سے مقدم فرض آپ کا یہ ہونا چاہئے کہ اس گپ کی سند بتاکر صحت کو پہونچا دیں یا محققین علمائے حنفیہ سے مستصواب کریں ورنہ سمجھا جائیگا کہ آپ بھی انہیں میں سے ایک ہیں جنکی حق میں کہا گیا ہے

ہر کس کہ بقرآن و خبر زو نہ رہی ✦ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی

## رسالت محمدی کا ثبوت

از مولوی ابو النعیم محمد عبد العظیم صاحب حیدرآبادی

ناظرین! فی زمانہ مخالفین اسلام نے ایسا سر اٹھایا کہ مسلمانوں کے منہ تکتے

ahmadimuslim.de

یہاں تک نوبت پہونچائی کہ ہمارے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعوذ باللہ رسالت کے انکار پر جھوٹی دلیلیں، باطل خیالات، محض واہیات تقریریں کرتے اور تحریریں لکھتے ہیں مگر خدا کا فضل ہے اور سچ ہے کہ اسلام روز افزوں ترقی کرتا رہیگا۔ ایسے مولویوں کے سر اٹھانے سے ہرگز ممکن نہیں کہ اسلام پر ذرا بھی دھبا آئے یا ترقی میں فرق ہو۔ اور بڑا رحم ہے خدا کا اسلام پر کہ انکی سرکوب اور رد کرنیوالے بھی موجود ہی رہتے ہیں۔ جب وہ سر اٹھاتے ہیں تو اُن کے سر کو تحریر و تقریر سے کچل دیتے ہیں فالحمد للہ۔

پیارے ناظرین! چونکہ یہ لوگ رسالت کے انکار پر تحریر و تقریر سے گمراہ کرنے پر مستعد ہیں اسلئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ انکا رد کیا کریں اسی وجہ سے میں ثبوت رسالت پر میرے سردار خاتم النبیین شفیع المذنبین ماحی الشرک والکفر افضل الانبیاء والرسل کے اس تقریر کو ختم کرونگا۔ اور آپ ہی کے حالات طیبات سے رسالت کا ثبوت دونگا۔ اور آپ ہی کی حالتوں کو بتلا کر یہ ثابت کردونگا۔ کہ بیشک آپ مبعوث من اللہ ہیں اور انکا پورا ثبوت صرف عقلاً دیکر دل جلے آریوں کو جلاؤں گا۔ اور نیز دوسرے منکران رسول کو۔ ناظرین! پہلے میں اُن منکران رسول اللہ سے پوچھتا ہوں جیسے عیسائی یا یہودی کہ تم عیسے موسے کو کس طرح مانا اور کیوں؟ جواب اگر یہ دیا جائے کہ انکے معجزات سے جیسے موسے کا عصا کو سانپ کردینا اور اُنکا جادوگروں کے سانپوں کو نگل جانا۔ اور جیسے عیسے علیہ السلام کا مردوں کا جلانا تو پھر صریح کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کئی ایک معجزے بتلائے تھے جیسے انشقاق قمر اور سفر کے راہوں میں پانی نہ ملے تو آپکے مبارک انگلیوں سے پانی اتنا جاری ہوتا جس سے کروڑوں لوگ سیراب اور اپنے حوائج وغیرہ سے فارغ ہوتے اور دوسرے کثیر معجزے ہیں جنکی تفصیل و ذکر کے لئے اہلحدیث کے چار پرچے بھی بس نہونگے۔ لوگو اسی وجہ سے اسلام لانے میں تامل ہو تو پھر ان معجزات رسول اللہ پر غور کر کے کیوں مشرف باسلام نہیں ہوتے۔ چلو خیر اگر ان معجزات کا بھی تمہیں خیال نہیں ہوتا بلکہ اعوذ باللہ رسالت کا انکار ہی ہے تو اب اس رسالت کا ثبوت دیکھو جو اور طرح سے محض آپکے حالات بتلا کر دیا گیا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے آپنے نہ کبھی کسی اُستاد کی صورت دیکھی نہ کبھی کسی مکتب خانہ کی نہ آپ کبھی کسی عالم یا فاضل یا ادیب یا حکیم کی صحبت میں رہے نہ آپکے سر پر سایہ والدین تھا جو آپ کچھ علم حاصل کرتے۔ اس حالت پر آپ نے اپنی قوم میں رسالت کا دعوٰی کیا۔ خدایا وہ قوم ایسی۔ دل انکے ایسے سخت جیسے پتھر۔ جنگوں میں ایسے چالاک کہ اگر اتفاق سے دنیا اور لڑنا چاہیئے تو لوٹ لیتے اور کفر و شرک میں مبتلا۔ بیرحمی۔ بداعمالی۔ بدکرداری رگ رگ میں جوش زن حد درجہ بالکل غافل حرام کاری۔ بیحیائی پر نازاں۔ خونریزی کا خانہ جنگی کے بڑے مشتاق۔ رعونت کے بندے مزاجوں کے غلام۔ جہالت کے پتلے۔ ظالم۔ سنگدل۔ سفاک۔ جھگڑالو۔ ہٹیلے۔ ضدیلے۔ غرض سے

چلن اُن کے جتنے تھے سب وحشیانہ ٭ ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ۔

ناظرین! ان سب باتوں کے علاوہ ایسی ہی حالت اس قوم کی تھی۔ اگر کیسے سے کیسا بڑا فصیح و بلیغ اُنکو سمجھاتا گروہ نہ مانیں اس طرح کہ سخت حالت میں بھی آپ نے رسالت کا دعوٰی کرتے تھے اور اپنے وہ خداداد فصیح تقریر و شیریں بیان و فیض زبان سے انکی جہالت کو چھوڑایا اور ان میں مواخات کر دیا اور اتفاق کو بڑھا دیا انکو بت پرستی شرک کفر سے بچایا اور وہ جو تماثیلوں کی پرستش کرتے تھے۔ قبور دل کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔ اُن سے استغاثہ طلب کرتے تھے۔ اولاد مانگتے تھے۔ ہر قسم کی تمنا بر لانے کی درخواست کرتے تھے چھوڑایا اور یہ نصیحت کرتے تھے علیہ التحیۃ والسلام أتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم شیئا ولا یضرکم افّ لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون۔ اور اسی طرح سینکڑوں نصیحتیں کیں۔ حاصل تمام کل جہالت کی باتوں کو مٹایا۔ خیال کرنیکی بات ہے۔ یہ جاہل قوم ان نصائح کو سنکر موم جیسی ہوگئی۔ جہالت۔ خونریزی۔ جنگجوئی باہمی سے باز آئی۔ اتفاق کو بڑھایا۔ بدچلن بدکرداری بداعمالی بت پرستی شرک و کفر سے تائب ہوگئی۔ غرض وہ کیا زبان ہوگی جس سے ایسی جاہل قوم سب اچھے اطوار سے منہ موڑی وہ کیا فصاحت ہوگی جس سے اچھے اچھے فصحاء قائل و نادم ہوتے تھے وہ کیا بلاغت ہوگی جس سے بڑے بڑے بلغاء مطیع ہوگئے۔ بیشک بڑی بات وہ کیسا سمجھانے والا ہوگا جس سے ایسی پوچ ہیچ قوم راہ راست پر آئی چلو۔ نعوذ باللہ حضرت کی رسالت کے قطع نظر یہ تو بتلاؤ کہ ایسا شخص کون ہوگا۔ جو اتنے بڑی جاہل قوم کو اُن کے بد اطواروں سے اپنی تھوڑی مدت عمر رسالت میں بچایا۔ یہی کہو گے کہ ایسا شخص بڑا ہی فصیح و بلیغ ہے بلکہ سید الفصحاء والبلغاء کہیں تو بجا ہے اور جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُمّی تھے اور اُمّی تھے پھر اتنی فصاحت و بلاغت جس پر بڑے بڑے فصحاء بلغاء شیدا۔ یہ حالت سوائے خدا کے رسول کے کسی کی نہیں ہو سکتی پس یہی ہے ثبوت آپکی رسالت کا۔ مگر منکروں کو کہاں یہ عقل کہ سمجھیں یہ منکران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم انکو ایسے نبی کی طرف لاتے ہیں جنکی یہ ساری حالتیں بھی ظاہر ہو چکیں۔

پھر اب اُن مسلمانوں کے فرقوں پر افسوس کرتا ہوں جنہوں نے ایسے رسول کی اتباع

ahmadimuslim.de

کو کافی نہ سمجھا اور دید دیگر کو شریک کیا۔ دیو مسلمان کیا اپنے نبی کے اقوال جو اپنے سنت
قوم کے لئے کافی تھے - ہم مسلمانوں کے لئے تو کافی ہونگے جو زید بکر عمر کے اقوال و قیاسات کی
ضرورت ہوتی ہے - خدایا افسوس ہوا ہی زندگی پر جو گردل میں رہ طاعت کی اتباع
میں ہو رہیں ہے

ناحق تجھو اور کچھ ہوس ہے ✦ قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے -
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار -

# آریوں سے چند سوال

(از نامہ نگار) - چونکہ بزعم خود آریہ سماج ایک آسمانی کتاب کا پیرو ہو انکا عقیدہ ہے کہ چار وید چار رشیوں اگنی وایو - ادیتہ - انگرہ کو شروع دنیا میں الہام ہوئے تھے - لہٰذا آج ہم جانب بھی دقطع نظر اس سے کہ یہ کون لوگ تھے کہاں کے باشندے تھے کسی تاریخ میں انکا کچھ ذکر ہے یا نہیں حقیقت میں انکا وجود تھا یا غلطی سے عناصر اربعہ کو رشی مان لیا ہی آریہ صاحبان سے طریقہ الہام وغیرہ کی نسبت چند سوال کرتے ہیں - امید کہ متعصب اور ہٹ دھرم حضرات تو پورے ان اوقات کا خون کرنیکی طرف نہ متوجہ ہوں - ہاں وہ حضرات جن کے دل میں کسی قدر انصاف ہے ضرور اس طرف رخ کریں -

عا ویدوں کے الہام کی کیا صورت تھی - آیا ایشور نے خود کسی شکل میں آکر رشیوں سے کلام کیا تھا یا کسی دوسرے وجود کے ذریعہ سے - اگر دوسرے کے ذریعہ سے کلام کیا تھا تو وہ کون تھا - جواب وید سے عنایت ہو -

عہ۲ اگر ایشور نے خود کلام نہیں کیا تھا اور نہ کسی کے ذریعہ سے تو کیا رشیوں کو پردہ غیب سے کوئی آواز آتی تھی - اگر آتی تھی تو کس طرف سے - پیچھے سے اوپر سے داہنے سے بائیں سے نیچے سے یا آگے سے اور یہ کس طرح معلوم ہوا تھا - کہ یہ ایشور بانی ہے - کیا ایشور نے بتلا دیا تھا - کہ میں متکلم ایشور ہوں - جواب وید سے تحریر ہو -

عہ۳ اگر آواز تھی تو کیسی تھی سائیں سائیں اور دائیں دائیں کی صدا تھی یا صاف صاف الفاظ - جواب کسی معتبر کتاب یا وید سے ہو -

عہ۴ یہ تو عمدہ کی بات ہے کہ جو شخص جن الفاظ سے نا واقف ہو وہ انکی زبان سے متعدد مرتبہ بتلانے سے بمشکل ادا ہوتے ہیں لہٰذا عرض ہے کہ وہ الفاظ رشیوں کی سمجھ میں جلدی سے آگئے تھے یا ایشور کو بار بار بتلانے پڑے تھے -

عہ۵ اگر بار بار بتلائے تھے تو بامعنے بتلائے تھے یا بے معنی - اگر بامعنی بتلائے تھے تو رشیوں نے انکے مفہوم کو کیسے سمجھا تھا - جواب وید سے ہو -

عہ۶ اگر یہ وہ غیب سے کوئی آواز بھی نہیں آتی تھی تو کیا رشیوں نے اپنے ادنیٰ خیالات کو جو (ف) انوں کو عموماً آیا کرتے ہیں - الہام سمجھ لیا تھا - اگر ایسا تھا تو ہر فرد بشر ملہم ہوا رشیوں کی خصوصیت مفقود -

عہ۷ چار وید ایک ہی زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے - یا بازمنہ مختلف اگر ایک ہی زمانہ تھا تو چاروں رشیوں کو ایک ہی قسم کی آواز یا خیالات آتے تھے یا جدا جدا اگر ایک ہی قسم کی آواز یا خیالات تھے تو چار وید کیوں ہوئے - اور اگر خیالات نہیں بلکہ آواز ہی تھی تو یہ کیسے معلوم ہوتا تھا کہ ایشور فلاں کی پکار ہے -

عہ۸ ہر رشی کو اس کے شنیدہ مجموعہ کا نام ایشور نے بتلایا تھا یا خود رشیوں نے رکھا تھا - جواب وید سے مرحمت ہو -

عہ۹ وید کے چار حصے کرنیکا حکم ایشور نے دیا تھا - یا خود رشیوں نے چار حصوں پر منقسم کیا تھا - ہاں یا کسی اور نے - اگر کسی اور نے تو کس زمانہ میں - جواب وید سے مسطر ہو -

عہ۱۰ رشیوں نے وید کو زبانی یاد کیا تھا یا کوئی اور طریقہ حفاظت کا معلوم تھا -

عہ۱۱ مجموعہ حال رشیوں کا جمع کردہ ہے یا کسی دوسرے کا - آیا رشیوں نے اسی طریق پر جمع کیا تھا - یا کسی دوسری صورت میں -

عہ۱۲ رشیوں کی تبلیغ و اشاعت کی کیا صورت تھی صرف ویدوں کے الفاظ کی اشاعت کرتے تھے یا مطالب سے بھی آگاہ کرتے تھے -

عہ۱۳ نزول وید سے پیشتر رشیوں کی کون زبان تھی وہ اپنے مطالب کو کن الفاظ میں ادا کرتے تھے - جواب کسی معتبر تاریخ یا وید سے ہو -

عہ۱۴ جبکہ رشی لوگ سنسکرت سے نا واقف تھے تو ایشور نے وید کو اونہیں کے الفاظ اور اونہیں کے مفہوم میں کیوں نہیں پرکاش کیا - (ایک مرتبہ انگریزی میں کہنا اور دوسری مرتبہ اردو میں بھاشا کہاں کا اصول ہے) جواب وید سے ہو -

عہ۱۵ رشیوں سے وید کس نے پڑھا اور پھر اس سے کس نے اور اسی طرح کس نے علی ہٰذا آجتک کا سلسلہ روایت مطلوب ہے اگر یہ سلسلہ نہیں ہے تو کیسے معلوم ہوا کہ یہ وہی وید بلا ترمیم و تنسیخ موجود ہیں جواب وید سے ہو یا کسی معتبر تاریخ سے -

عہ۱۶ جبکہ سوامی دیانند کوئی ملہم نہیں تھے تو ان کے بتلانے سے کیسے مانا جا سکتا ہے کہ یہ وہی وید موجود ہے -

مجیب صاحب سے عرض ہے کہ جواب میں کسی رشی کی پستک سوامی دیانند و لیکھرام وغیرہ کی تصانیف کی نقول سے احتراز کریں انکی حقیقت خوب معلوم ہے - ہر سوال کا

جواب وید مقدس یا کسی معتبر تواریخ سے مثبت یا منفی میں عنایت ہو خیالی ڈھکوسلہ گری بازی بھی نہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اینجانب کی تسلی نہ ہوگی۔

اب دیگر سوالات ملاحظہ فرمائیے اور انکا جواب نہایت عاقلانہ خواہ وید سے یا کسی دیگر معتبر تواریخ سے تحریر کیجئے۔

## دیگر سوالات

۱۔ سور۔ کتے۔ شیر۔ بلی۔ بھیڑیئے۔ گیدڑ وغیرہ کا دودھ کھانا آریوں میں جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو کیوں؟

۲۔ قانون قدرت کیا چیز ہے آیا محدود ہے یا غیر محدود عقل انسانی اُسپر احاطہ کر سکتی ہے یا نہیں۔

۳۔ انسان کو ایشور کے ہر کام کرنیکا قانون معلوم ہے یا نہیں۔

۴۔ ایشور اس سنسار کو کتنے مرتبہ بنا اور بگاڑ چکا ہے کچھ وید میں ہے یا نہیں۔

۵۔ روحوں کی تعداد کس قدر ہے کچھ وید نے بتلائی ہے یا نہیں

۶۔ روحوں کی تعداد ایشور کو معلوم ہے کچھ ویدوں سے پتہ لگتا ہے یا نہیں۔

۷۔ کیا تناسخ کا ظہور برسات ہی میں ہوتا ہے کہ ہزاروں قسم کے کیڑے کوڑے چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔

۸۔ کس عمل کے کرنے سے کونسا جنم ملتا ہے اسکی کچھ تشریح ویدوں میں ہو اگر کوئی چاہے کہ میں دوسرے جنم میں گھوڑا بنوں یا استری تو کون سا عمل کرے۔

۹۔ ایشور کہاں ہے کس حالت میں ہے۔ ایسے وقت میں جیسا کہ یہ ہے کہاں رہتا ہے؟ وید مقدس میں کچھ ذکر ہے۔

۱۰۔ وید مقدس کے ذریعہ سے یہ بتلائی کہ سوامی دیانند اور پنڈت لیکھرام اپنے اعمال کے باعث آج اور اسوقت اس زمانہ میں کس جون میں ہیں۔

**تلک عشرۃ کاملۃ**

دیکھئے آریہ اخبار تو خیر لیکن ہمارے ناظرین یاد رکھیں کہ مسافر والے ان سوالات کو دیکھکر بہت کچھ بلبلائیگا لیکن بفضول۔ ہاں اگر کوئی معقول مہذب جواب دیگا۔ تو اینجانب بھی سمجھنے کی تکلیف کرینگے۔ لیجئے رخصت۔

**استفسار** حضور انور فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مفصل اور معتبر سوانح عمری مطلوب ہے۔ مکرر عرض ہے کہ معتبر سوانح مطلوب ہے ورنہ یوں تو صدہا موجود ہیں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو اطلاع دیں۔

(احمد اللہ)

## ہم اور ہمارے ناظرین

آجکل اخباروں میں ڈاکخانہ کی عام شکایت چھپتی ہے کہ اخبار نہیں پہنچتا اسی لئے اہلحدیث میں ہمیشہ سرورق پر نوٹس ہوتا ہے کہ فوراً اطلاع کرو اور اپنے ہاں کے ڈاکخانہ والوں کو بھی شکایتی خط بیرنگ بھیجکر انتظام کراؤ۔ مگر ناظرین تعجب سے سنینگے کہ ہر ہفتہ یہ ہدایت ہوکر بھی بعض دوست دو تین مہینوں کے بعد خط لکھدیتے ہیں کہ اتنے ہفتوں سے اخبار نہیں آیا چنانچہ خریدار ۷۴۳ ۲۷ مئی کو لکھتے ہیں کہ ۱۳ اپریل کے بعد کوئی اخبار آپ نے نہیں بھیجا۔ ایسا ہی خریدار ۳۶۹ لکھتے ہیں کہ چار ہفتے گذرے ہیں کہ اخبار اہلحدیث نہیں ملا۔ بتائیے! جبکہ خریدار ہی ایسے خاموش ہیں کہ کئی کئی ہفتوں تک لب بجنبند تو ہم ڈاکخانہ یا مینجر کیونکر انتظام کر سکتے ہیں التماس ہے کہ اگر اخبار باقاعدہ ملنا چاہتے ہیں۔ تو جس ہفتہ اخبار نہ پہنچے فوراً ایک کارڈ کی پیشانی پر شکایت ڈاکخانہ لکھکر جسکے اندر کی طرف مضمون ہو بیرنگ اپنے ڈاکخانہ کو بھیجیں سو وہ کچھ نہ کریں تو صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو لکھیں اور ایک کارڈ مینجر کے نام لکھیں ایکدو دفعہ ایسا کرنے سے خاطر خواہ انتظام ہوجائیگا۔

## حساب دوستان در دل

ماہ جون میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہے ان کے نمبر مع نشان کے درج ذیل ہیں مہربانی کرکے اگر وی پی وصول کرنے میں کوئی عذر ہو تو اطلاعی کارڈ لکھ دیا کریں۔ بڑا افسوس ہے کہ بعض دوست اطلاع پاکر بھی اطلاع نہیں دیتے مگر وی پی سے انکار کردیتے ہیں۔ بعض دوست بعد میں عذر کرتے ہیں کہ ہمارے پاس اُسوقت روپیہ نہ تھا۔ اسلئے وی پی واپس چلا گیا۔ سو ایسے دوستوں کو واضح رہے کہ اگر لینا ہو تو روپیہ نہ ہونے سے انکاری نہ کیا کریں بلکہ فارم یا اخبار پر لکھ دیا کریں کہ امانت رکھو اور نمبر وی پی کا جو ڈاکخانہ کی طرف سے سبز کاغذ پر لگا ہوتا ہے یاد رکھیں دو چار روز میں جب روپیہ میسر ہو۔ ڈاکخانہ میں نمبر وی پی کا بتا کرلے آیا کریں انکاری کرنے کی حاجت کیا ہے۔

بہرحال جن صاحب کو آئندہ اخبار خریدنا منظور نہ ہو وہ مہربانی کرکے کارڈ لکھ دیا کریں تو انکی بڑی عنایت ہو۔ انکا تو ایک پیسہ جائیگا۔ مگر انکو سکوت پر اعتبار کرکے وی پی کرنے میں تو ہمارا قریباً ۲/ کا حرج ہو جاتا ہے۔ پس اس التماس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ شرط دوستی یہ نہیں کہ آخر علیحدہ ہوتے

ahmadmuslim.de

وقت تکلیف دیکر علیحدہ ہوں سے دوستی را نشاید ایں غدار

مینیجر اہلحدیث امرتسر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱۶ | گورداسپور | ۵۶۵ | الور |
| ۱۵۲ | کیتھل | ۵۷۰ | مولاپور |
| ۲۱۷ | پاسم | ۵۷۶ | نیر بیلی |
| ۲۵۳ | بہیرہ | ۵۷۹ | آلہ منڈی کامان |
| ۳۲۴ | جالندھر | ۵۸۰ | بیلی بہیت |
| ۳۲۹ | احمد | ۵۸۱ | پھواڑہ |
| ۳۳۰ | چکہ ... پور | ۵۸۲ | اکوٹہ |
| ۳۳۳ | داہود ہاڑی | ۵۸۴ | درود |
| ۳۳۴ | مانہ | ۵۸۶ | ٹھٹھی |
| ۳۴۰ | دہاروڑ | ۵۹۳ | چندا گچھیہ |
| ۴۲۶ | دیرودا | ۵۹۴ | نمیر |
| ۴۲۹ | جاکے | ۵۹۵ | نوشہرہ فیروزپور |
| ۵۴۲ | امرتسر | ۵۹۶ | اگرہ |
| ۵۶۲ | ڈیرہ اسماعیل | ۵۹۹ | بلیال |
| ۵۴۵ | ڈولہ پختہ | ۶۰۰ | ساماتہ |
| ۵۵۲ | لائل پور | ۶۰۶ | سٹیشن کیمبلپور |
| ۵۵۵ | الور | ۶۲۱ | فیروزپور |
| ۶۹۷ | نوشہرہ | ۶۶۱ | ہنگولی |

## طریقہ پرورش اطفال

از انسٹیٹیوٹ علی گڑھ ۔
پرورش و تربیت اطفال تعلیم اطفال

سے جدا اگانہ ہے اور تربیت و پرورش معقول اطفال کی ضروری اور مقدم ہے اس لئے کہ ان میں قبول تعلیم کی صلاحیت پیدا کردے۔ ہمارے خیر خواہان قوم انجمنیں کرتے ہیں اور نزدیک و دور سے علماء کو مدعو فرماتے ہیں اس غرض سے کہ مسلمانوں کے اطفال کی معقول تعلیم کی صورتیں نکلیں۔ اسمیں شبہ نہیں کہ یہ بھی قوم کی ایک بڑی بھی خواہی ہے مگر یہ واضح رہے کہ اگر ابتدا ہی میں قوائے روحانی یا جسمانی میں نقصانات آگئے ہیں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اس نقصان کے ہوتے ہوئے بچوں کی طبیعت میں اخذ علم کی معقول طور سے صلاحیت پیدا ہو۔

پہلے ہمارے بہی خواہان قوم کو لازم ہے کہ جب بچہ چار برس کا ہو تو اس کی پرورش کے اسلوب پر غور کی نگاہ ڈالیں۔ ہندوستان کا ملک گرم ہے۔ ابتدا میں بچوں کو ایسی غذائیں ہرگز نہ دی جائیں جو بوجہ حرارت کے قبل از وقت قوی میں تحریک پیدا کردیں۔ ہندوستان میں اسوقت بھی ایک بڑی اور نہایت ذی فروغ قوم موجود ہے یعنی بنگالی۔ ان کے بچوں کو گوشت اور ایسی قوی غذائیں جو قوی کو قبل از وقت حرکت میں لائیں نہیں دیجاتیں۔ اپنی ہمسایہ ہندوؤں کی حالت دیکھو۔ اقسام گوشت کا استعمال ہندو گھروں میں بہت کم ہے۔ غرض ہر شخص کو جس امر کا لحاظ سب سے پہلے کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ بچوں کو ایسی گرم غذائیں نہ دیں جن سے قبل از وقت بلوغ ہو یا جو تیرہ چودہ برس کے لڑکوں کے انتشار دماغی کا باعث ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری قوم کے والدین اپنے بچوں کی تن پروری کی فکر میں ان کے قوئے طبعی اور قوائے روحانی کو برباد کردیتے ہیں۔

مجھے اسوقت نپولین کا ایک قول یاد آگیا۔ نپولین جب سرسبز ہوا اور وہ بڑا اور تمام فرانس اس کے قبضہ میں آیا اور تمام یورپ پر اس کا بڑا دبدبہ بیٹھا۔ تو اس کا بعد از تجربہ کثیر یہ قول تھا کہ افسوس فرانس میں بچوں کی پرورش کے لئے مائیں نہیں ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ بچوں کی پرورش اور نگرانی خصوصاً اسوقت تک کہ وہ پانچ چھ برس کی عمر کو پہونچیں ماؤں سے بڑھکر کوئی نہیں کرسکتا۔ ہماری ہندوستان کی عورتیں عدم تعلیم اور پردہ نشینی کے باعث سے دنیا سے بالکل بے خبر ہیں وہ بالکل اس قابل نہیں کہ کسی فعل کے نتیجہ کو سمجھیں ایسی حالت میں اسکی شدید ضرورت ہے کہ باپ خود بچوں کی نگرانی کرے اور اسکو متعلق بچوں کی ماؤں کو ہدایت معقول دیا کرے۔ جب بچہ دائی کی گود سے الگ ہو تو پھر اسکو ہرگز عورتوں میں نہ رہنے دینا چاہئے۔ ہم ہندوستانیوں کے گھروں میں لونڈیاں دائیاں مغلانیاں کثرت سے رہا کرتی ہیں۔ والدین کو ہمیشہ یہ چاہئے کہ بچوں کو اس فرقہ سے الگ رکھیں بعد مکتب بچوں کو مہذب لوگوں کی مجلس وصحبت میں بٹھائیں اور ہمیشہ اسکا لحاظ رکھیں کہ خانہ زاد چھوکرے بچوں کے ساتھ نہ رہیں کیونکہ یہی چھوکرے اکثر بہت سی بری خصلتیں پیدا کردیتے ہیں۔ جو طلبا بچوں کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسا کہ عموماً مسلمان گھروں میں دستور ہے تو انکی چال چلن کو بھی زیر نگرانی رکھیں۔ بچوں کو ہمیشہ ایسے اسکولوں میں دینا چاہیے کہ جو انہیں سلامت روی پیدا کردیں اور ان کے اخلاق حمیدہ کو بڑھائیں۔ ماسٹروں اور مدرسوں کو تو اسکو فرض منصبی سمجھنا چاہئے۔ مسٹر یونگ سررشتہ تعلیم کے ایک پرانے تجربہ کار آدمی تھے انہوں نے پٹنہ کالج کی ایک تقریب میں یہ کہا کہ مسلمانوں کے لڑکے بارہ چودہ برس کے سن تک تو بہت اچھی طرح پڑھتے ہیں مگر جب ان کا سن بڑھتا ہے انہیں غباوت آجاتی ہے یہ قول مسٹر یونگ صاحب کا بالکل مطابق واقع ہے۔ (باقی)

# فتاویٰ

**سوال نمبر ۱۸۱**- کوئی شخص کا نام محمد ہے تو کنیت ابو القاسم رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ سننے میں آتا ہے کہ شاید صرف آنحضرت کی حیات تک منع تھا۔ بعد وفات آپ کے جائز ہے تو آیا یہ ٹھیک ہے یا نہیں ہو صواب یا ناصواب کی دلیل حدیثوں سے عنایت فرماویں۔

راقم خریدار نمبر ۲۰۲۔

**جواب نمبر ۱۸۱**- حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بازار میں تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے ابو القاسم کہکر آواز دی آپ نے پھر کر دیکھا اُسنے کہا کہ حضرت میں آپ کو نہیں بلاتا بلکہ کسی دوسرے آدمی کو بلاتا ہوں۔ اسپر آپ نے فرمایا:- سمّوا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی یعنی میرا نام (محمد) تو رکھ لیا کرو۔ مگر میری کنیت (ابو القاسم) نہ رکھا کرو۔ بعض علماء نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم کو لیکر نفی عام کی ہے کہ کسی زمانہ میں بھی کنیت ابو القاسم جائز نہیں۔ بعض کی رائے ہے کہ چونکہ عرب کے لوگ اکثر کنیت سے بلایا کرتے ہیں اسلئے آنحضرت کے عین حیات میں اشتباہ ہو سکتا تھا۔ مگر اب نہیں اسلئے جائز ہے فقیر کے نزدیک رائے ثانی معقول ہے مگر رائے اول احوط ہے۔

**سوال نمبر ۱۸۲**- کوئی مرض متعدی بھی ہے۔ اگر متعدی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مثل ہیضہ۔ چیچک۔ خارش۔ طاعون وغیرہ پہلے ایک کو ہوتا ہے پھر دوسرے کو ہوتا ہے جاتا ہے اور سوا ایسے مرض کے دوسرا مرض ایسا نہیں پھیلتا [illegible] قرآن حدیث جواب عنایت فرماویں۔

**سوال نمبر ۱۸۳**- زید کہتا ہے کہ پھل جیسے آم۔ لیچی۔ امرود۔ ناشپاتی وغیرہ بلا اذن مالک اُس کے باغ یا پیڑ سے توڑ کر کھا سکتے ہیں اور جائز ہے مگر جب مالک اُسکا آیا تو منع کیا تو یہ جائز نہیں۔ اگر جائز ہے تو عمر کہتا ہے کہ ہم لوگوں کی غذا اکثر غلہ سے ہے یعنی چاول گندم وغیرہ اور پھل تو کبھی کبھی ملتا ہے۔ اور روزی ہم لوگوں کو غلہ کے ذریعہ ہے اور اللہ برتر فرماتا ہے کہ من الثمرات رزقا لکم یعنے پھلوں سے روزی دیا۔ تو زید قیاس زیادہ غلہ شامل ہو تو کیا یہ بھی جائز ہے۔ زید نے کہا کہ ثمرات غلہ تو نہیں کہتے عمر نے کہا کہ پھر اللہ برتر نے رزق میں صرف ثمرات یعنی پھلوں سے خاص فرمایا۔ اسکا کیا وجہ جواب قرآن و حدیث سے عنایت فرماویں۔

**جواب نمبر ۱۸۲**- حدیث میں آیا ہے لا عدویٰ یعنی کسی کا مرض کسی کو نہیں پہنچتا یہی سوال جو سائل نے کیا ہے کہ ایک کو ہیضہ ہونے سے سب پر پھیل جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے کہا تھا کہ حضرت ایک اونٹ کو خارش ہونے سے سب میں پھیل جاتی ہے حضور نے فرمایا من اجرب الاول یعنی پہلے کو کس نے لگی تھی پس جس نے پہلے کو لگی اُسی نے پچھلوں کو لگی۔ اگر سائل کی تشفی نہ ہو۔ تو یوں سمجھو کہ جو لوگ بیماریوں کو متعدی کہتے ہیں انکا اور جو لوگ انکار کرتے ہیں انکا مطلب ایک ہی ہے جس سے کہ جو بیماریاں بظاہر متعدی معلوم ہوتی ہیں وہ وبائی ہیں اور وبائی بیماری اُنکو کہتے ہیں جو ہوا میں سمیت پیدا ہونے سے ہوتی ہے۔ جیسے طاعون۔ ہیضہ۔ خارش وغیرہ اور اس قسم کی بیماری کے متعلق ڈاکٹر جو متعدی مرض کے قائل ہیں خود ہی کہتے ہیں کہ صرف بیمار کے ساتھ ملنے سے نہیں ہوتی بلکہ جس وقت انسان میں اُس کے اثر قبول کرنے کی قابلیت بھی ہو یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ طاعون زدوں کے ساتھ رہتے بلکہ لیٹ جاتے ہیں مگر انکو نہیں ہوتا اور بعض ذرہ سے قرب و جوار سے مبتلا ہو جاتے ہیں پس حضرت نے جو فرمایا کہ من اجرب الاول (پہلے کو کس نے خارش کی تھی؟) آجکل کا تجربہ اسکے خلاف نہیں مختصر یہ ہے کہ فی الحقیقت مرض متعدی کوئی نہیں جو متعدی معلوم ہو وہ مرض کا تعدیہ نہیں بلکہ ہوا کی سمیت کا اثر ہے۔ خواہ وہ ہوا اُس مریض کے اتصال سے زیادہ مضر ہو گئی ہو۔ اگر کوئی شخص اسی کو تعدیہ مرض کہتا ہے تو خیر یہ ایک اصطلاح ہے۔

**جواب نمبر ۱۸۳**- بلا اجازت مالک کے کوئی چیز لینی یا کھانی جائز نہیں۔ خدا فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل ایک دوسرے کے مال ناجائز طریق سے مت کھاؤ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک لڑکا درختوں پر سے پھل اتار کر کھایا کرتا تھا۔ مالکوں نے پکڑ کر حضور نبوی میں پیش کیا تو آنحضرت نے فرمایا جو نیچے گرا ہو وہ کھایا کر اوپر سے مت اتارا کر۔ یہ حکم بھی حضور کا عرف عام پر مبنی تھا کہ مالکان باغ نیچے گرے ہوئے پھلوں سے منع نہ کرتے تھے۔ لیکن جہاں کا عرف ایسا نہ ہو بلکہ گرے ہوؤں سے بھی منع کرتے ہوں تو وہاں گرا ہوا بھی نہ کھایا جائے۔

**سوال نمبر ۱۸۴**- ایک عورت نے اپنی عمر میں یکے بعد دیگرے تین خاوند کئے اور وہ سب مر گئے تو بہشت میں وہ عورت کس کو ملیگی۔ (چودھری جمعیت خان صاحب نمبردار ڈاکخانہ ستراہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

**جواب نمبر ۱۸۴**- جس خاوند کے نکاح میں مریگی اُسی کو ملیگی۔ نکاح ثانی ہونے سے پہلوں سے اُسکا تعلق ٹوٹ گیا۔ ادخلوا الجنۃ انتم و ازواجکم تحبرون۔ قیامت کے روز کہا جائیگا کہ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

**سوال نمبر ۱۸۵**- مورث نے ایک قطعہ مکان و کچھ زمین چھوڑ کر انتقال کیا اسکو ایک لڑکا ہے اور چار لڑکی از روئے قرآن و حدیث ہر ایک کو کسقدر حصہ ملیگا۔

**سوال نمبر ۱۸۶**- مورث کچھ جائداد اور ایک لڑکا و چار لڑکی چھوڑ کر انتقال کیا بعد تھوڑے زمانہ کے لڑکے نے ایک مہاجن کے یہاں جائداد مشترکہ کو مکفول کیا اور روپیہ سے خاص فائدہ حاصل کیا ابھی درمیان میں دو لڑکی مورث کے انتقال کیا۔ اُس لڑکی کو ایک لڑکا زندہ

ہے: بالغ ہے اور شوہر بھی جسکا انتقال ہو گیا۔ دریافت یہ ہے کہ لڑکی نفقہ شوہر چھوڑ کر انتقال کیا۔ اور دو لڑکی بیع شوہر خیال کے زندہ ہے۔ اور ان کے جو بھائی تھے جنہوں نے جائداد کو نقول کیا تھا۔ وہ بھی انتقال کیا۔ نفقہ ذکر ایک لڑکا نابالغ ہے اور بھائی کی بی بی دوسرا عقد کر لی اور دو تو قرآن حدیث کے جو لڑکی زندہ ہے اسکا اور ان میں کیا حصہ ہے اور اس کے آخر تجہیز کا کتنا یعنی بھائی کے لڑکیکا اور بہن کے لڑکیکا کتنا اور بہن کے شوہر کا بیٹا ہے اور بھائی کی بیوی کا کچھ حق ہے یا نہیں۔ اور جو بہن کو روپیہ کون ادا کریگا۔ [illegible]

**جواب نمبر ۱۸۵۔** کل جائداد کے چھ حصے ہونگے۔ جنہیں سے دو حصے لڑکے کو اور ایک ایک حصہ لڑکیوں کا ہے۔

**جواب نمبر ۱۸۶۔** کل جائداد کے چھ حصے ہونگے جتنا لڑکوں نے اڑا دیا۔ وہ آخر حصے سے وضع کیا جائیگا۔ جس لڑکی کا لڑکا زندہ ہے وہ اسکا وارث ہے اور جس کا کوئی نہیں رہا اسکا حصہ اس کے بعد زندہ بھائی بہنوں کو تقسیم کیا جائیگا۔ اور بیوی کے مال سے شوہر کو چوتھا حصہ ملتا ہے اگر اس بیوی کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو تو نصف ملتا ہے۔

**سوال نمبر ۱۸۷۔** کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں۔ سود ڈاک بینک یا دیگر بنک سے نصرانیوں یا ہنود سے سود لینا اور اپنے شرعی مصرف میں شامل خورد و نوش کے صرف کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر غیر شرعی مصرف میں صرف کرنا جائز ہے تو کونسا شرعی کام میں شامل مقدمہ بازی وغیرہ یا ٹیکس رشوت وغیرہ کے صرف کرنا یعنی مال حرام جو سود کو حرام رفت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مسئلہ مذکورہ بالا میں محدثین کیا فرماتے ہیں اور حضرات فقہاء کیا ارشاد کرتے ہیں۔ ائمہ مجتہدین و محدثین متفق الرائے ہیں یا نہیں۔ آیات قرآنی یا احادیث و اقوال فقہاء سے ہنود یا نصرانیوں سے سود لینے کے بارہ میں جو جو ان مجلسہ جواب میں درج ہونا چاہیے۔

**جواب نمبر ۱۸۷۔** علماء کرام توجہ کرکے جو جواب بھیجینگے درج کیا جاویگا۔

**سوال نمبر ۱۸۸۔** امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دی۔ بعد فراغت نماز مقتدیوں کو معلوم ہو جاوے کہ امام ناپاک یا بے وضو تھا۔ تو کیا مقتدیوں پر بھی نماز کا اعادہ لازم ہو؟ حدیث یصلون لکم فان اصابوا فلکم و ان اخطأوا فلکم و علیہم سے یہ دلیل پکڑنا کہ مقتدیوں کو امام کے محدث یا جنبی ہونے کی علم کی حالت میں بھی اعادہ لازم نہیں صحیح ہے یا نہیں۔ حدیث الامام ضامن قابل حجت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو ضمانت سے کیا مراد ہے۔ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ دارقطنی میں ہے بمقابلہ حدیث مرفوع الامام ضامن قابل حجت ہو یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ المستفتی [illegible] کوٹلی لوہاراں۔ ضلع سیالکوٹ۔

**جواب نمبر ۱۸۸۔** اعادہ لازم ہے کیونکہ امام مقتدی کے درمیان رابطہ فی الثبوت ہے جب امام کی نماز نہ ہوئی تو مقتدی کی کیسے ہوگی۔ حدیث الامام ضامن کے معنی ہیں کہ امام ادا کا ذمہ دار ہے یعنی ارکان اچھی طرح ادا کرے کیونکہ مقتدیوں نے اسی کی اقتدا میں کرنے ہیں لیکن صورت مرقومہ میں تو امام نے کچھ کیا حقیقتاً عدم کے حکم میں ہے پس حدیث مذکور کو اس مطلب سے کیا تعلق کیونکہ صورت مسئولہ میں تو امام حقیقتاً امام ہی نہیں۔ بلکہ نمازی بھی نہیں تو پہر امام والی حدیث سے میرا استدلال کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا۔ حدیث ان اخطأوا والی سے بھی ہمارے برخلاف استدلال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ حدیث اُن امور کے لئے ہے جو حد اولویت سے آگے کر جواز کے درجہ پر آ پہنچے ہوں۔ جیسے اول وقت چھوڑ کر اخیر وقت نماز پڑھنا۔ چنانچہ حدیث مذکور کے سیاق میں یہ بیان مذکور ہے۔ نہ یہ کہ ایسے امور میں بھی جو سرے سے نماز کے منافی ہو۔ حضرت عمر کا قول مسند جو دارقطنی مجھے یاد نہیں۔ غرض اس مضمون کے خلاف کوئی آیت یا حدیث نہیں ہے پس اعادہ لازم ہے۔

**سوال نمبر ۱۸۹۔** جس غرض کیلئے نکاح منعقد کیا جاتا ہے اور طرفین کے جو جو حقوق نکاح کے بعد قرار پاتے ہیں۔ اگر ایک جانب سے وہ پورے نہ کئے جاویں۔ تو دوسری جانب کو نکاح فسخ کرنے یا کرانے کی کوئی سبیل ہے یا نہیں خصوصاً ایسی عورت کے لئے جسکا شوہر مدت سے پاگل ہے۔ اور بیچاری نان و نفقہ اور دیگر حقوق زوجیت سے محروم ہے۔ تاکہ دوسرا نکاح کرکے بآرام اپنی زندگی بسر کرنے کا سامان کر سکے۔

**سوال نمبر ۱۹۰۔** خاتون کا نکاح بولایت اپنی ماموں کے صغر سنی میں ساتھ زید نابالغ کے ہوا۔ بعد بلوغت کے اب خاتون وہ عقد فسخ کرنا چاہتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب قرآن و حدیث صحیح سے عنایت ہو۔

**سوال نمبر ۱۹۱۔** نابالغ لڑکی کے نکاح کے بارہ میں خدا و رسول سے کیا حکم ہے۔ اور نابالغ لڑکا کے نکاح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کسی صحابی نے کیا ہے یا نہیں اسا یہی فعل کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب قرآن و حدیث صحیح سے عنایت ہو۔ دخیل ۲۶۶

**جواب نمبر ۱۸۹۔** یہ مسئلہ کئی دفعہ اہلحدیث میں آچکا ہے کہ عورت مذکورہ ڈسٹرکٹ جج کو ہاں درخواست دیکر فسخ نکاح کی اجازت لے سکتی ہے۔

**جواب نمبر ۱۹۰۔** لڑکی جب بالغ ہو تو اُسے فسخ نکاح کا اختیار ہے حدیث میں آیا ہے۔

**جواب نمبر ۱۹۱۔** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ کا نکاح سات سال میں کرا دیا تھا جو نابالغی کا زمانہ ہے۔

**سوال نمبر ۱۹۲۔** اگر صحبت کے وقت خاوند اپنی بیوی کے پستان چوستا ہے۔ تو نکاح میں کچھ خلل ہوتا ہے یا نہیں۔ بشرطیکہ وہ خاوند اپنی بیوی کے پستان اُن دنوں میں کبھی چوستا ہے جب کوئی بچہ دودھ پینے والا نہیں ہوتا۔ پستان میں دودھ ہوتا ہے بلکہ پستان خشک ہوتی ہے جسمیں دودھ نہیں ہوتا۔ محمد علی سعدی۔

**جواب نمبر ۱۹۲۔** دونوں صورتوں میں بلکہ دودھ کی حالت میں بھی ہو تو نکاح میں خلل نہیں آتا۔ ہاں اگر دودھ پی لیگا تو اُن علماء کے نزدیک جو رضاع کبیر کے قائل ہیں نکاح فسخ ہونے کا خطرہ ہے جمہور کے نزدیک کوئی نہیں۔

# انتخاب الاخبار

**بریلی** سے نامہ نگار لکھتا ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری وطن پہونچ گئے ہیں مگر احمد رضا خاں کا ابھی پتہ نہیں ملا۔ نہ معلوم کیا گذری۔ (چاہ کندرا چاہ در پیش)

**پنجاب** میں اس سال گیہوں کی پیداوار بڑی کثرت سے ہوگی۔ اب تک کسی سال اتنی پیدا نہیں ہوئی معمول سے ۱۰ لاکھ ایکڑ زیادہ زمین پر اس سال گیہوں بوئے گئے۔ اندازاً معمول سے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ من گیہوں زیادہ پیدا ہوگا۔

**شمالی** ہند میں دو تین ہفتہ سے غیر معمولی شدت سے گرمی ہو رہی ہے۔ کوہ ہمالیہ پر برف غیر معمولی طور سے جلد جلد پگل رہا ہے۔ برف کے پگلنے سے پنجاب کے دریاؤں میں پانی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اس سبب سے آب پاشی کی نہروں میں اس سال پانی بکثرت موجود رہیگا۔

**شدت گرمی** کی وجہ سے پنجاب کے طاعون زدہ اضلاع میں طاعون کم ہوتی جاتی ہے۔ امرتسر میں خاصکر کمی ہے۔ (الحمد للہ)

**ایک آنہ والا ٹکٹ** جو ڈاک کے ٹکٹ اور رسید کے ٹکٹ دونوں کا کام دیگا انگلستان میں بن رہا ہے۔ یہ ٹکٹ ماہ نومبر آئندہ تک بن کر ہندوستان آ جائیگا۔

**صوبہ** مشرقی بنگال اور آسام کے لفٹنٹ گورنر نے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو ہدایت کر دی ہے کہ آئندہ جتنی منظور شدہ پڑہائی کی نئی کتابیں چھپیں وہ ہندوستان کے بنے ہوئے کاغذ پر چھپیں اور ہندوستان کے چھاپہ خانوں ہی میں شایع ہوں۔

**بمبئی** کے جمشید جی بندر میں دبی ہوئی روئی کی ۷ ہزار بوریاں آگ لگنے سے جل گئیں اندازاً ۷ لاکھ کا نقصان ہوا۔

**رنگون** پر وم بانچ ریلوی کے اسٹیشن میں آگ لگ گئی۔ تمام اسٹیشن جلکر خاکستر ہو گیا

**بھامو** اور چین کے تجارتی راستہ پر دریائے شویلی کا معلق لوہے کا پل گذشتہ سال بہ گیا۔ چینیوں نے اس پل کو اب پھر بنا لیا۔

**پیر** کی شب کو میسور میں زور کی بارش ہوئی۔ تین دفعہ بجلی گری جس سے شہر کے کئی مکانات کو نقصان پہونچا۔

**برٹش گورنمنٹ** ترکی اور مصری تعلقات کا مسئلہ اٹھانا نہیں چاہتی تھی اور نہ مقدونیہ کے معاملہ میں برٹش گورنمنٹ کا ارادہ تنہا کارروائی کرنیکا ہے۔ جو کارروائی سب سلطنتیں کرینگی انگلستان بھی اسمیں شریک رہیگا۔

**لاہور** میں عنقریب ایک زنانہ ہائی اسکول قائم ہونیوالا ہے جہاں لڑکیوں کو پردہ کے ساتھ اسلام کے ساتھ تعلیم دیجائیگی۔

**لودہانہ** میں چند روز سے گرمی کا زور شور ہے۔ مطلع گرد آلود رہتا ہے۔ شہر میں اب مرض طاعون اور ہیضہ سے امن ہے۔

**ایک** ہولناک طوفان چاندپور میں آیا۔ جہاز گہاٹ سے اڑکر کہیں کے کہیں جا رہے۔ لنگر کھو گئے اور کئی جہازوں کی چھتیں ہی کھو گئیں۔ ایک جہاز کا تختہ سمن اڑ گیا۔ خوش قسمتی سے وہاں کوئی افسر نہ تہا۔ ورنہ بہت سی جانیں ہلاک ہو جاتیں۔ ساحل پر جسقدر جنگلہ اور دفتر تھے۔ وہ سب برباد ہو گئے۔ ۲۴ ریل گاڑیاں اڑکر دور جا پڑیں۔ بنگال آسام ریلوی کے دفتر کتاب کی چھت اڑ گئی۔ مسٹر ریڈ ایند کمپنی کے عمارات کا ایک حصہ برباد ہو گیا۔ اور ایک ہیڈ بابو ہلاک ہو گیا۔ طوفان ایک محدود علاقہ ہی میں آیا۔ ورنہ بہت نقصان ہوتا۔ (خدا کی پناہ)

**ایسا ہی** ۲۲ مئی کو پشاور میں سخت طوفان مع دباران آیا۔ بجلی گرنے سے ایک آدمی مر گیا۔ اور ایک سخت زخمی ہوا۔

**کالنز نامی** ایک انگریز کو جو روسی جاسوس تہا۔ آغاز سال گذشتہ میں گیارہ سال کی سزا ہوئی تہی۔ مگر اب وہ رہا کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ پرنس آرتھر آف کناٹ کی سیاست کے موقعہ پر ٹوکیو کے اخبارات میں ایک چٹھی شایع ہوئی تہی۔ اور اس میں سفارش کیگئی تہی۔ کہ جاپانیوں اور انگریزوں کے تعلقات کے اظہار کی خاطر کالنز کو رہا کر دیا جائے چنانچہ حکام نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔

**گورنمنٹ** ہند نے پچھلے ہفتہ میں ضرب سکہ کیلئے ۳۲ لاکھ تولے چاندی خریدی۔ ایک کروڑ ۹۹ لاکھ کی زیر ضرب اور ۶۸ لاکھ ولایت سے آ رہی ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۰ مئی کے اندر سیالکوٹ کے تمام اضلاع میں خفیف بارش ہوئی۔ نرخ ارزاں ہو چلا ہے۔ فصل خریف کی تخم ریزی جاری ہے فصل زائد کی حالت اچھی ہے۔ دہلی کی غیر سیراب زمینوں پر فصل ربیع کا پیداوار اوسط سے کم ہے خصوص ضلع جالندہر میں پنبہ کو کیڑے سے نقصان پہونچا۔ مویشیوں کی حالت اچھی ہے۔ صوبہ بھر میں اب چارہ کافی ہے۔ پانی کی کچھ شکایت نہیں۔

**ہندوستانی** ریلوں کیلئے سامان خریدنے کی تجویز ہو رہی ہے کچھ کام ہندوستان کے اندر ہی ہونا قرار پایا ہے۔

**بمبئی** اور کلکتہ کے مابین تار بذریعہ آلہ بلڈٹ ٹائپ رائیٹر چھپکر شایع ہوا کریگا۔ اس طریقہ کو چونکہ نہایت کامیابی ہوئی۔ اسلئے محکمہ تار کا ارادہ ہے کہ اسے وسیع پیمانہ پر جاری کیا جائے۔

**گورنمنٹ ہند** آئندہ سال مدراس ریلوی اور سدرن مرہٹہ ریلوی کو خریدیگی۔

# قابل دید کتب

**الہامی کتاب** - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث ... تمام مباحث کا فیصلہ ہے - قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت قیمت ۱۰/

**حق پرکاش** - آریوں کے گورو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جسکا یہ مفصل اور مکمل جواب ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱۲/

**آیات متشابہات** - اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳/

**تنقید تہذیب** - مہذبوں کو قرآن کی ... واضح طور پر بتائے گئے ہیں ۱/

**ترک اسلام** - بابو عبد الغفور (نو آریہ دہرمپال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل - قیمت ۶/

**ادب العرب** - صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی طالب سمجھ سکے اور کامیاب ہوسکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۸/

**اسلامی تاریخ** - آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایت بچوں کے لئے بہت مفید ہے - قیمت ۱/

**خصائل النبی** - شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کیلئے مفید ہے - قیمت ۱/

**تغلیب الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دہرمپال)

جلد اول - قیمت ... (۵/)
" دوم - " ... (۶/)
" سوم - " ... (۵/)
" چہارم - " ...

**مناظرہ نگینہ** - مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۹ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا۔ نہایت عمدہ قابل دید ہے - قیمت ۸/

منیجر اہلحدیث امرتسر

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانے سے نہایت عمدہ و ارزاں مال مل سکتا ہے۔ اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے - اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ... سے ... تک فی عدد کلاہ سادہ ۶/ سے ۹/ تک
" زرین ... " زرین ...
پٹی دیسی اونی ... فی جوڑہ پٹی سرخ ... فی جوڑہ
" پشمینہ ... " بڑھیا ...
کمبل دیسی ... فی عدد کمبل فوجی ... فی عدد
لوئی سفید ... چادر پشمینہ ... فی جوڑہ
جراب و دستانہ اونی ... فی جوڑہ بنیان و پاجامہ اونی ...
" سوتی ... فی درجن " سوتی ... تک
فوجی زین خاکی ۱۲ گز سے ... تک پٹی برائے گوشت فی تھان ...
صافہ ٹسری اودہ ... ۹ گز آزار بند سوتی ... تک فی عدد
" فلکی ... " ریشمی ۱۲ ...
رومال سوتی ... تک جیب رومال گردن و بائیسکل ... تک
" ریشمی ۸ ... فی عدد جوتہ سادہ ساخت لودیانہ ... فی جوڑہ
دری برائے پلنگ ... تک لنگیاں اوڑھنے کی ... تک
جوتی زنانہ ... جوتہ زرین ہوشیارپوری ...
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے۔ رنگین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض ... تک
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں کمربند سیٹڈان ... جرابیں سوتی و زرین پیچ اونی و سنہری و روپہری و لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے یہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانے کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔ **نوٹ** سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاویگا خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا - پتہ خوشخط لکھیں - المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

حسب الارشاد مولینا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. № 352.

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

لہ الملک

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔۔ للعہ

والیان ریاست سے

رؤسا و جاگیرداران سے

عام خریداروں سے

چھ ماہ کیلئے

ممالک غیر سے سالانہ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونی چاہیے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند ملت شائع ہونگے۔

نمبر ۳۳ امرتسر مورخہ ۲۲ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ ہجری جلد ۳

خلافت کا بقیہ آئندہ ہفتہ ختم کیا جاویگا۔ انشاءاللہ

# بقیہ تصدیق الاحادیث

گزشتہ پرچہ میں ہم نے اس مضمون کو آریوں کے جواب پر ختم کیا تھا۔ آج ہم اُن سوالات کے جواب دیتے ہیں جو امرتسر کے ایک حنفی مذہب نیچری مذاق شخص نے شائع کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث جواب طلب کئے ہیں۔ یہ اشتہار چونکہ طول طویل ہے اسلئے نمبر وار کر کے جواب دئے جائینگے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"معیار چند سوال ارباب دانش جو اپنے آپ کو اہلحدیث خیال فرماتے ہیں۔ انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ وہ سوالوں کا جواب قرآن و احادیث صحیحہ سے نکالکر تشفی سے مل ہوا تمام فرمائیں۔

(۱) اقسام احادیث میں سے کس قسم کی حدیث پر عمل کرنا صحیح ہے..... جواب صحیح حدیث ہے"

جواب نمبر ۱۔ آپکے اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے کہی کی خود ہی خبر نہیں کہ کہتے کیا ہو جناب من! آپکی لیاقت علمی تو اسی سے ظاہر ہے کہ آپ جواب کی نوعیت مقرر کرتے ہیں کہ صحیح حدیث سے جواب دو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح حدیث آپکے نزدیک قابل سند و حجت ہے۔ پس آپکے سوال کا جواب بھی یہی ہے کہ اقسام احادیث میں سے صحیح حدیث واجب العمل ہے اُس سے بعد حسن بھی اُسی کے حکم میں ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے انزلوا الناس منازلھم یعنی جو شخص جس جگہ کے لائق ہو اُسکو وہاں ہی بٹھایا کرو۔ چونکہ صحیح حدیث کے راوی اعلیٰ درجہ کے صادق ہوتے ہیں اور انکی سند کا اتصال وغیرہ بھی کامل ہوتا ہے لہذا وہ حسن سے مقدم ہے جس میں یہ صفات علی الکمال نہیں ہوتیں۔ آگے چلئے۔

"سوال نمبر ۲۔ سب کتابوں سے افضل کون کتاب تصور کیجاتی ہے؟ جواب صحیح حدیث سے۔

سوال نمبر ۳۔ مراتب احادیث کا قانون کس حدیث سے مرتب ہوا؟ جواب صحیح حدیث سے۔"

جواب نمبر ۲-۳۔ بعد قرآن مجید کے صحیحین یعنی بخاری مسلم افضل ہیں۔ دلیل اس دعوے کی وہی روایت مذکورہ بالا ہے۔ اور اسی سے مراتب حدیث کا بھی ثبوت ہوتا ہے کیونکہ اس میں انسانوں کے ساتھ حسب مراتب برتاؤ کرنے کا حکم ہے جو عام ہے۔ اگر کسی سنت یکسر عذر نہیں سنت۔

"سوال نمبر ۴۔ خیر القرون کس زمانہ تک تصور ہے؟ جواب صحیح حدیث سے"

جواب نمبر ۴۔ بعض علماء خلافت راشدہ تک فرماتے ہیں۔ اور حدیث صحیح سے بھی

اس کی تائید ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ خلافت نبوت تیس سال تک ہوگی۔

**سوال نمبر ۵**۔ ان زمانوں میں کون اور کس قدر کتابیں تالیف ہوئیں؟ جواب صحیح حدیث سے۔"

**جواب نمبر ۵**۔ موجودہ کتب مصنفہ میں سے بصورت کذائی کوئی کتاب نہ تھی البتہ اتنا ضرور تھا۔ یعنی ہر ایک محدث اور عالم کے پاس مسودات میں احادیث لکھی ہوئی تھیں۔ ان واقعات تاریخیہ کا ثبوت حدیث صحیح سے مانگنا جہالت ہے کہ آپکو یہ لفظ بے سمجھی سے کہنا پڑا ہے۔ تمہارے جیسے کسی حدیث خوان کا قصہ ہے۔ کہ گفتگو یہ تھی کہ حسن بصری کی ملاقات ابوہریرہؓ سے ہوئی تھی یا نہیں۔ اس نے مجلس میں جھٹ سے روایت بیان کر دی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحسن لم یلق ابا ھریرۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن بصری ابوہریرہ سے نہیں ملے۔ یہی حال آپکی لیاقت اور دیانت کا ہے کہ مابعد کے واقعات کا ثبوت آنحضرت کی حدیث سے مانگتے ہو۔ اور اگر آپ کہیں کہ میری مراد حدیث سے آنحضرت کی حدیث نہیں بلکہ سچی اور معتبر روایت مراد ہے خواہ تاریخی ہو۔ تو اول تو یہ خیال غلط ہے کیونکہ شروع سوالات سے آپ یہ لفظ بولتے چلے آئے ہیں اور محدثین کے عام محاورہ میں بلا قرینہ حدیث کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو آنحضرت کا فرمان یعنی مرفوع حدیث مراد ہوتی ہے۔ اور اگر تاریخی شہادت ہی تم کو کافی ہے تو کتب طبقات ملاحظہ کرو (بشرطیکہ سمجھنے کی لیاقت ہو)

**سوال نمبر ۶**۔ جس زمانہ میں جو کتاب تالیف ہوئی اسکا یقینی ثبوت جواب صحیح حدیث سے۔

**جواب نمبر ۶**۔ آپکی اس مخبوط الحواسی پر رحم آتا ہے کہ آپکا زبانی دعویٰ تو یہ تھا کہ ہم سنتے ہیں مگر اس تحریر سے بالکل ثبوت کو پہنچ گیا۔ لیکن آپ کو مبارک ہو کہ اس خبط میں آپکے شریک ایک اور صاحب بھی ہیں یعنی دہلی کے مرزا حیرت جو کہا کرتے ہیں کہ امام حسین کی شہادت کا ثبوت کسی مرفوع حدیث سے دکھاؤ۔ سنو واقعات تاریخیہ کا ثبوت تاریخ سے ہوتا ہے اور انکی تسلیم کے لئے قاعدہ کلیہ کے طور پر آیت اور حدیث ہمارے پاس موجود ہے اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اور حدیث مذکورہ بالا انزلوا الناس منازلہم۔

آپکے اس سوال سے ہمیں خطرہ ہے کہ آپ امام ابوحنیفہ صاحب کے وجود کی نسبت بھی یہ سوال نہ کریں کہ کسی صحیح حدیث میں بتاؤ۔ امام ممدوح کب پیدا ہوئے تھے۔ مہربان من! کتب مصنفہ کا ثبوت تاریخی بیان اور علم طبقات سے ہوتا ہے نہ کہ صحیح حدیثوں سے۔

**سوال نمبر ۷**۔ نماز سری میں اگر مقتدی صراط الذین انعمت علیہم پڑھتا ہو۔ امام نے رکوع کیا۔ تو مقتدی الحمد پڑھے یا متابعت امام کرے؟ جواب صحیح حدیث سے۔"

**جواب نمبر ۷**۔ حدیث میں آیا ہے کہ اذا رکع فارکعوا یعنی جب امام رکوع کو جاوے تو تم بھی رکوع کو چلے جاؤ۔ پس شخص مذکور امام کے ساتھ ہی رکوع میں جاوے۔

**سوال نمبر ۸**۔ امام کا الحمد ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا یہاں تک کہ مقتدی الحمد پڑھ سکیں اور ان سکتات کی حد مقرر کرنیکا ثبوت۔ جواب صحیح حدیث سے۔"

**جواب نمبر ۸**۔ اہلحدیث اسکے قائل نہیں۔ البتہ امام شافعی کہتے ہیں سو ان سے پوچھو۔ اگر ہماری وکالت منظور ہو تو ہم ہی بتلاتے ہیں۔ امام شافعی کے اس مسئلہ میں کئی ایک قول ہیں۔ یہ قول بھی ہے اور یہ قول قرآن شریف اور حدیث کو جمع کرنے کی بنا پر ہے کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے جب قرآن سنو تو خاموش رہو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسلئے ان دونوں میں تعارض رفع کرنے کو امام شافعی نے ایک قول میں یہ کہا تھا۔ مگر اہلحدیث نے یہ نہیں کہا۔

**سوال نمبر ۹**۔ نماز مغرب کی دوسری رکعت کے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے مقتدی امام کے ساتھ شامل ہوا۔ امام کے ساتھ التحیات پڑھا۔ اور یہ رکعت اس مقتدی کی محسوب نہیں۔ پھر دوسری رکعت میں التحیات پڑھا۔ اور امام فارغ ہوا نماز سے اس مقتدی کی یہ پہلی رکعت ہے۔ اب وہ مقتدی جو امام سے علیحدہ ہوکر یعنی دوسری اور تیسری رکعت میں بھی التحیات پڑھیگا۔ پس چار دفعہ التحیات کا پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ایک نماز میں پڑھنا ثابت ہے یا نہ۔ جواب صحیح حدیث سے۔"

**جواب نمبر ۹**۔ حدیث میں آیا ہے اذا اتی احدکم والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام یعنی جب کوئی شخص جماعت میں آ ملے تو جس حال میں امام ہو اور جو کچھ کرتا ہو وہی کرے۔ اس حدیث کے حکم کے مطابق تو شخص مذکور کو امام کے ساتھ جہاں وہ ہو ملنا ضروری ہے پھر جو کچھ امام کرتا جائے۔ کرے۔ اخیر خاتمہ پر جتنی رکعتیں اسکی رہ گئی ہوں بحکم فاقضوا ما سبقکم (جو رہ گیا ہو اسکو پورا کرو) انکو پورا کرے مگر اخیر میں قعدہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کان یختم الصلوٰۃ بالتسلیم یعنی آنحضرت نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے تھے۔ اور سلام کا محل تو احادیث میں صاف لفظوں میں آیا ہے۔ کہ التحیات اور درود اور دعا کے بعد ہے۔ پس شخص مذکور نے جتنے التحیات امام کے ساتھ پائے۔ سب احادیث کے مطابق پائے اور جو اکیلے اس نے ادا کیا وہ بھی حدیث کے مطابق کیا۔

**سوال نمبر ۱۰**۔ مسلم میں روایت ہے طلحہ بن مصرف سے۔ اس نے کہا میں نے پوچھا عبداللہ بیٹے ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے۔ کیا وصیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پس کہا اس نے نہیں۔ میں نے کہا پھر کس طرح

ahmadimuslim.de

مسلمانوں پر وصیت کی یا کس طرح امر کیا وصیت کے ساتھ اس نے کہا اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ۔ اسی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ تحقیق سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ لکھو تم مجھ سے (دین کے بارے میں) کچھ اور جو کوئی لکھیگا مجھ سے سوائے قرآن کے پس چاہیئے کہ مٹا دے۔ زبانی مجھ سے حدیث بیان کرنے میں حرج نہیں"

**جواب نمبر ۱**:- اس سوال کی تقریر سائل مضمون نے ہم سے بالمشافہ کی تھی کہ احادیث کا لکھنا منع ہے۔ میں نے کہا اگر کہو تو بحث کر دوں تو تم کو اپنے مذہب سے توبہ کرنی ہوگی۔ آؤ تحریری اقرار کر دیں اتنا سنتے ہی بھاگ گئے۔ خدا کی شان مثل مشہور ہے من جہل شیئا عاداہ جو کوئی کسی چیز کو نہیں جانتا اس سے عداوت رکھتا ہے۔ اسی شخص پر صادق ہے۔ اس شخص کے دل و دماغ میں سمایا تو یہ ہے کہ علم منطق میں ارسطو سے بڑھکر ہوں۔ طبابت میں تو جالینوس میرا شاگرد ہے۔ فن حدیث میں جسکا ایک سبق بھی کسی محدث سے آپنے نہیں پڑھا ہوگا، تو آپکے پایہ کو کوئی بڑا محدث بھی کیا پا سکتا ہے۔ گویا انا خیر کا قول من کل الوجوہ اسی شخص پر ہم نے صادق آتے دیکھا ہے۔ مگر حیرت سے کیفیت یہ ہے کہ عربی میں اپنا نام بھی پورا صحیح نہیں لکھ سکتے۔ اگر کسی کو شک ہو۔ تو آپکے رسالہ التحقیق کا سرورق ملاحظہ کرے۔ کہ دونوں عربی سطریں ہیں جنمیں صرف اپنا اور اپنے استاد و شہر کا نام آپنے لکھا ہے مگر غلطیوں کا عشرہ کاملہ ہوگا۔ خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں ہم نے جواب دینا ہے ممکن ہے آپ کو ان جوابات ہی سے ہدایت ہو جائے۔ پس سنو! آپکے سوال کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حدیثوں کا لکھنا منع ہے۔ مگر آپ کو معلوم نہیں کہ یہ ممانعت اسی وقت تک تھی جبتک لوگوں کو قرآن و حدیث میں خاص تمیز حاصل نہ ہوئی تھی۔ یعنی کلام الٰہی اور واقعات رسالت پناہی میں جب تمیز ہو گئی تو حضور نے حدیث لکھنے کی اجازت فرمائی تھی چنانچہ امام بخاری نے ایک باب بھی کتاب العلم کا لکھا ہے اور اس میں کئی ایک حدیثیں مرفوع لکھی ہیں۔ جنمیں احادیث منع سے بعد کی ہیں۔ پس اسکی مثال یوں سمجھو جیسے حضور نے شراب سے قطعی نفرت دلانے کو فرمایا کہ برتنوں میں کھانا پینا بھی منع فرما دیا تھا۔ مگر آخر کار جب لوگوں کو کامل نفرت ہوگئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کر سکتے۔ پس تم انہیں کھایا پیا کرو۔

(باقی باقی)

## مرزا صاحب قادیانی سے مباہلہ

جناب مولانا صاحب دام فیضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب نے جو مضمون بابو علی احمد میانیری کلرک کے جواب میں اخبار اہلحدیث میں شائع کیا ہے۔ وہ خاکسار نے اسکو حرف بحرف سنا دیا۔ اصل سوال صرف اتنا ہی تھا کہ جناب مرزا صاحب سے مباہلہ کی درخواست کریں جس پر جناب نے جواب میں تحریر فرمایا کہ **مباہلہ شریعت میں جائز نہیں**۔ اسپر بابو علی احمد نے قرآن شریف کی یہ آیت پیش کی ہے جس سے جواز مباہلہ کا پایا جاتا ہے۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِن دُونِ النَّاسِ یعنی یہودیوں کو ارشاد ہے کہ موت کی آرزو کریں۔ اور پھر پیشگوئی ہے کہ کبھی نہیں کرینگے۔ اسی طرح مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ موت کی آرزو کرو۔ اور پھر اگر مولوی کتنی ہی دعائیں کریں۔ مگر میں ہی کامیاب رہونگا۔ قرآن شریف کی ایک اور آیت سے بھی مباہلہ ثابت ہوتا ہے۔ جہاں ارشاد ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بلاتے ہیں اور تم بھی اپنی اولاد کو بلاؤ اور پھر دعا مانگو۔ فقط اخبار مذکورہ بالا آیات پر روشنی ڈالیں۔

ثناء اللہ کلرک از میانیر

**جواب**:- اسی مضمون کا ایک کارڈ حافظ عبدالقدوس صاحب میانیری کا بھی آیا ہے۔ پس واضح ہو کہ میں نے یہ نہیں لکھا کہ مباہلہ شریعت میں جائز نہیں۔ اگرچہ مرزا صاحب اسکو ناجائز لکھتے ہیں۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۶۲ میں لکھتے تو یہ لکھا تھا کہ ہمکو تحقیق مذہب کیلئے تو اس قسم کے مباہلوں کی تعلیم نہیں آئی کہ ہم اس قسم کی دعا کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔" (دیکھو اہلحدیث ۱۵ مئی صفحہ ۴ کالم ۲)

آپکی پیش کردہ آیت اول پر مرزا صاحب عامل نہیں۔ آپ غور کریں۔ کہاں یہ مضمون کہ مخالفوں سے کہا جائے۔ تم اپنے لئے موت چاہو جسکی کوئی قید نہیں کہ کتنے دنوں تک مروگے اور کہاں یہ مضمون کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔ ان دونوں مضمونوں میں جو فرق ہے وہ اہل علم اور اہل زبان پر مخفی نہیں۔ ہاں اگر مرزا صاحب اس آیت پر عمل کر کے اپنے مخالفوں کو موت مانگنے کی درخواست کرتے تو مسلمان مخالف کہہ سکتے کہ ہمیں موت مانگنے سے چونکہ منع کیا گیا ہے۔ اسلئے ہم تحقیق مذہب کیلئے خلاف تعلیم مذہب نہیں کر سکتے۔ حدیث صحیح میں ہے جو بخاری کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب الجنائز باب تمنی الموت میں بھی ملتی ہے۔ لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعلہ یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان یستعتب (کوئی تم میں سے موت نہ مانگا کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیک ہے۔ تو نیکی زیادہ کرے اور اگر بد ہے تو شاید توبہ کرلے) پس اس حدیث کے مطابق ہر ایک مسلمان خصوصاً اہلحدیث مسلمان مرزا صاحب کی درخواست کا جواب دے سکتے ہیں کہ موت کی تمنا ہمارے مذہب میں منع ہے یہی سبب ہے کہ آجتک مرزا صاحب نے بھی اس قسم کی درخواست نہیں کی جو آیت مرقومہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہود سے کی تھی کیونکہ مرزا صاحب جانتے ہونگے کہ میں اپنے مخالف مسلمانوں کو یہ دعوت دونگا تو وہ یہ حدیث پیش کر دینگے۔ ہاں یہودیوں میں چونکہ یہ ممانعت نہ تھی۔ نیز وہ اپنے بمقابلہ

چودھویں صدی کا مسیح
مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۸ قیمت مجلد عہ
الہامات مرزا
مرزا قادیانی کی نبوت کی پولیں اسی سال نے ڈھیلی کر دی اسکی بڑی بڑی مشہور پیشگوئیوں کی لاجواب تکذیب کی ہے ابھی حال میں
قیمت ۸
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

سکے خود معترف تھے اور دل سے پیغمبر خدا کے صدق کے اقراری تھے چنانچہ ارشاد ہے يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ یعنی پیغمبر علیہ السلام کو ایسا سچا نبی جانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو اپنے بیٹے جانتے ہیں۔ اسلئے انکی خاموشی اس بنا پر نہ تھی۔ کہ انکو ایسی درخواست کرنے سے ان کا مذہب مانع ہے۔ جیسا کہ عبداللہ آتھم عیسائی کو جب مرزا صاحب نے بعد گذر جانے میعاد پیشگوئی کے قسم کھانے کو کہا تھا۔ تو اس نے عذر کیا تھا کہ انجیل متی میں قسم کھانے سے منع آیا ہے۔ اسلئے میں تصدیق مذہب کی خاطر مذہب کے خلاف نہیں کر سکتا۔ جس کا کوئی معقول جواب مرزا صاحب سے بن نہ پڑا تھا۔ غرض یہودیوں کا قسم سے انحراف کرنا باوجودیکہ ان کے مذہب میں منع نہ تھا۔ صاف نبوت محمدیہ کے صدق اور اُنکی بداعمالی کا ثبوت ہے چنانچہ ارشاد ہے وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ یعنی یہودی اپنی بدعملی کے خوف کے مارے ہرگز ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کرینگے اور اللہ بھی ظالموں کو جانتا ہے۔ پس آیت اول کا تو جواب ہو لیا۔ کہ ہم اس آیت کے مخاطب نہیں ہو سکتے۔ نہ مرزا صاحب اس کے قائل بن سکتے ہیں۔ جب تک کہ احادیث نبویہ کو ایک دم منسوخ نہ کر دیں۔

البتہ آیت ثانیہ پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں چنانچہ مرزا صاحب سے میں اس قسم کا مباہلہ خود مرزا صاحب سے ہو بھی چکا ہے جس کا نتیجہ بفضلہ تعالیٰ ایسا ہوا کہ سب دنیا نے جان لیا کہ مرزا صاحب کا انجام بخیر نہیں۔

مگر میں اب بھی ایسے مباہلہ کے لئے طیار ہوں۔ جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے لیکن ساری آیت کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مباہلہ سے پہلے مباحثہ بھی ہے اور دلائل سے سمجھا کر پھر کہا گیا تھا کہ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ الآیۃ یعنی یہ دلائل سنکر اور مباحثہ کرکے بھی تم سے جھگڑا کریں۔ تو تم ان سے مباہلہ کرو۔ غرض مباہلہ سے پہلے مباحثہ کا ہونا ضروری ہے چنانچہ مرزا صاحب خود بھی اس کو مانتے ہیں کہ مباہلہ میں یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے (دیکھو ازالہ طبع اول صفحہ ۶۳۸) پس میں ایسے مباہلہ کے لئے بالکل طیار ہوں جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے جسے مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے۔

واضح رہے کہ یہ میری طیاری آج ہی سے نہیں ہوئی بلکہ ۱۸۹۷ء میں جب مرزا صاحب نے رسالہ انجام آتھم میں مجھکو مباہلہ کے لئے مدعو کیا تھا۔ تو میں نے ایک خط اس مضمون کا انکو بھیجا تھا۔ جس کا ذکر مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم میں حسب عادت شریف ادھورے طور سے گالیوں کی بوچھاڑ کے ساتھ کیا ہے جسکو ہم نے بھی اسی اصول پر مبنی سمجھا تھا جو سعدی مرحوم نے بتایا ہے۔

چو حجت نماند جفا جوئے را ۔ ٭ بہ پیکار گردن کشد روئے را ۔

مختصر یہ کہ جو طریق مباہلہ کا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اسکے لئے تو ہم طیار ہیں اور مرزا صاحب کہتے ہیں اسکا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حوصلہ سے کہتے ہیں کہ آؤ یہ کہو کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اول تو کوئی مسلمان اہل علم ایسا کریگا نہیں۔ دوم اگر کسی نے کیا اور اتفاقاً وہ مجھ سے پہلے مرگیا۔ تو میری چاندی تو کھری ہے اور اگر میں مرگیا تو کوئی کیا میری قبر پر الزام دینے آئیگا۔ مرے سو گئے۔ الزام کسکو؟ یہ ہیں آپکی وجوہات مخفیہ جو بقول شخصے سے

ہر زبان منطق الطیر ست جای لیک ہرگز جز سلیمان نشاید فہم این گفتار را ۔

اہلحدیث کے سوا کوئی کم سمجھتا ہے۔

## ہندوستان کے نام

معزز دوستو! ایک زمانہ سے یہ خیال دامنگیر تھا کہ ہندوستان کے ناموں کی اصلاح کی نسبت ایک مختصر تقریر لکھوں۔ مگر اسکو ساتھ ساتھ یہ خیال بھی تھا کہ اور دوسرے مضامین بھی لکھے جائیں۔ جب عاجز نے اُن مضامین سے فراغت حاصل کی تب اپنے خیال کو عام پر ظاہر کرنا مناسب سمجھا۔ اب آپ حضرات غور و فکر سے ملاحظہ فرمائیں۔

ناظرین! ہمارے زمانہ کا رواج ناموں کے متعلق بہت بُرا ہے۔ اس رواج کے مرید ان پڑھ ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اچھے اچھے علما ان مروجہ ناموں کے مقلد ہیں۔ خود کے بھی وہی مروجہ بُرے نام ہیں اپنے ناموں کو بدل نہیں دیتے۔ اور طرفہ اپنی اولاد اپنے بیٹیاں وغیرہم کا نام وہی مروجہ تجویز کرتے ہیں۔ افسوس ہے جب علما ہی اس رواج کے قائل نہیں۔ تو عامی کب چھوڑنے چلے۔ سچ ہے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

حضرات علماء نظر انصاف سے اس ہیچمدان کی تقریر کو ملاحظہ فرما دیں اور اپنے اپنے ہاتھ پر بیعت کئے ہوؤں نو مسلموں کا نام مروجہ نام تجویز نہ فرما دیں۔ بلکہ عمدہ نام توحید سے پُر شرک سے خالی تجویز کئے اور رکھے جائیں کیونکہ توحید اسلام کا رکن عمدہ ہے اور جب مسلمانی کا دعویٰ ہے تو کوئی فعل یا نام بھی توحید سے خالی نہونا چاہئے۔

حضرات دیکھئے۔ ہمارے مروجہ نام جو ہمارے ملک ہند میں رکھے گئے ہیں۔ یا رکھے جاتے ہیں۔ وہ دو حال سے خالی نہیں ہوتے۔ یا تو وہ شرک پر مبنی ہوتے ہیں یا مہمل غیر ترکیب جیسے غلام جیلانی۔ عبد العلی۔ غلام احمد وغیرہ۔ یعنی احمد کا غلام نعوذ باللہ غلام تو خدا کے ہیں اور اپنے کو غلام غیروں کا بناتے ہیں۔ یہاں آپ حیران ہونگے کہ غلام احمد جو نام ہے وہ کیسے برا کہا جاتا ہے اور یہ نام تو مدعی مسیحیت مرزا جی کا ہے۔ اب ناظرین کو ہم سمجھاتے ہیں کہ قادیان والوں کو مرزا صاحب کے بطلان دعویٰ پر انکا خود نام کافی ہے۔

ahmadimuslim.de

اگر مرزا جی مبعوث من اللہ ہوتے تو ضرور خدا پہلے اُن کے نام کی اصلاح کرتا اور انکو عبدیت میں کوئی نام تجویز کرتا جیسے کفار آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مذمم کہتے تھے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے آپکا اسم شریف محمد رکھا۔ چونکہ مرزا صاحب بھی جھوٹے ہیں اور انکا دعوے بھی باطل اُنکی وحی بھی غلط اسی وجہ سے نام وہی غیروں کی غلامیت کا رہا العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

اور بعض جیسے شیخ بدھن۔ پیر دان۔ مدار صاحب وغیرہ جاہل ہم میں اس قسم سے بجا رواج مروج ہے۔ جو اچھی طرح اصلاح طلب ہو۔ یا رو مسلمانوں کے نام تین حال سے خالی نہونا چاہئے۔ اور ضرور تو یہی ہے کہ شرک کا نام نہ ہو بلکہ توحیدی نام رکھا جائے جیسے عبدالصمد۔ عبدالرحیم۔ عبدالکریم۔ وغیرہ سبحان اللہ جیسا بندہ خدا کا بندہ ہے اُسکا اعتراف بھی ایسے ناموں سے اسی کی عبدیت کا رہیگا۔ یا نام شرک کے نہوں اور ثنا رہا ری پر مبنی ہوں جیسے ثناء اللہ۔ انشاء اللہ۔ احسان اللہ قس علیٰ ہذا القیاس۔ یا انبیاء کے نام رکھو جائیں۔ مگر کسی طرح سے شرک کی بُو نہ آوے [illegible] خیال نہ کیا۔ اگرچہ میں اپنی تقریر میں دوسری بحث چھیڑ رہا ہوں۔ مگر یہاں اسکا بھی کچھ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اور نیز یہ کہ لگے مضمون کے ضمن سے خالی ہے۔ پیارے دوستو! اسوجہ سے میری تقریر اُن حضرات کو بُری لگیگی۔ کہ جب وہ لوگ یا رسول اللہ کے وظیفہ کو سنت سمجھتے ہیں تو بھی وہ عبدیت رسول اللہ اور غیروں کی غلامیت کے نام تجویز کرنے میں کمی کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ میرے کو انکی طعانت مقصود نہیں صرف ہم بھی ان وظیفہ خوانوں سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں اس وظیفہ کا اصل یا حکم یا سنت یا مستحب قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ یا بزرگان سلف اور ائمہ کی کتب سے۔ اگر کسی کتاب میں لکھا ہے تو مزید ہمیں واقف کر کے داخل حسنات ہوں۔ کیا ظلم ہے اور کیا سفاہت ہے۔ علماء حنفیہ سلف لکھ گئے ہیں کہ جب کسی کا عقد ہو۔ اور کوئی گواہ موجود نہو تو اگر کوئی یہ کہے کہ خدا گواہ اور رسول یعنی اگر رسول کو بھی شاہد کیا۔ تو وہ کفر کے درجہ کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ شخص رسول اللہ کے ساتھ علم غیب ہونیکا خیال کیا (قاضیخاں وغیرہ) خیال کرنا چاہئے جب گواہی رسول اللہ کی موجب کفر ہے تو بدرجہ اعلیٰ یا رسول اللہ کر کے پکارنا علم غیب کا خیال کرنا ہے۔ اور یہ خیال کرنا ہی کہ رسول اللہ

ہمارے نماز کو سُنتے ہیں موجب و باعث کفر ہوگا۔ حاصل یہ ہے میری دوستو یہی چھل نہ پڑیں ضرور انصاف سے ملاحظہ فرمائیں۔ میری تقریر سے متفق ہوں۔ اس بیجا رواج کے اکھاڑنے میں کوشاں رہیں۔ اور نیز پھر عام علماء سے عموماً اور حضرات علماء اہلحدیث سے خصوصاً بعجز و ادب عرض کرتا ہوں کہ ضرور اپنی اپنی اولاد اور اپنے مریدوں کے نام اسلامی توحیدی تجویز کرتے رہیں نہ تو شرک کے جو ان نہ ہوں۔

ابوالعیسم محمد عبدالعظیم عفی عنہ

## علماء حنفیہ سے سوال

سائل خود ذمہ دار ہے

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ بندہ کو عرصہ دس سال سے آمین خفا کی بابت تحقیق کا خیال تھا سو بعد تحقیق معلوم ہوا کہ ہمارے حنفی بھائیوں کے پاس بجز رسم و رواج اور اجتہاد کے کوئی دلیل قرآن و حدیث سے نہیں۔ لہذا اب بذریعہ اشتہار کے عام حنفی لوگوں کو مدعو کرتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو اسباب میں کوئی حکم آمین خفا کی بابت معلوم ہو تو بعد تحقیق مطابقہ [illegible]

## حضرات علماء وکلاء اور عہدہ داران اہل اسلام کی خدمت میں اپیل

از جناب میر مصطفیٰ علی صاحب از ناگپور

جملہ ناظرین اہلحدیث خصوصاً اصحاب قانون دانان و عہدہ داران کی خدمت شریفہ میں عرض یہ ہے کہ آجکل ہر طرف سے یہی سنائی دیتا ہے۔ کہ خاوندوں نے اپنی عورتوں کو بہت ہی تکلیف دینا شروع کی ہے۔ اور کسی قسم کے خبرگیران نہیں ہیں۔ اسوجہ عورتیں عاجز آکر طلاق بھی مانگتی ہیں۔ لیکن طلاق بھی نہیں دیتے۔ امر مجبوری جب برداشت نہیں ہوتی تو کوئی اپنے والدین کے یہاں اور کوئی بھائی وغیرہ کے یہاں چلی جاتی ہیں اور اس جھگڑے میں کئی ماہ گذر جاتے ہیں مگر خاوند کی طرف سے یہی جواب ملتا ہے کہ ہم تا زندگی ہرگز طلاق نہ دینگے۔ اگر انکو سمجھایا جاوے کہ نا اتفاقی کی حالت میں اللہ و رسول کا یہی حکم ہے کہ طلاق دیدیا جاوے یا خلع کرا دیا جاوے اور مسلمان کا کام ہے کہ اپنے مالک کے حکم کی تعمیل بسر و چشم خوشی سے قبول

دلیل القرآن بجواب اہل القرآن

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ مفصل متعلقہ نماز کا کامل جواب [illegible]
درخواست بنام مینجر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

ahmadimuslim.de

کرے انکار کرنا بہتر نہیں۔ لکھو جواب میں کہتے ہیں کہ ہم کو کوئی کا فر سمجھے تو قبول ہے مگر طلاق دینا منظور نہیں۔ یہ شیرازہ چیز ہے۔ بذریعہ اخبار اہلحدیث جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) سے دریافت کیا۔ میرا سوال اور مولوی صاحب کا جواب برائے ملاحظہ درج ذیل ہے:۔

**سوال** ایک ظالم اپنی عورت کو بلا سبب از حد تکلیف دیتا ہے کھانا کپڑا بھی نہیں دیتا۔ اور عورت کو اُس کے پاس رہنے میں جان کا خوف ہے۔ طلاق بھی نہ دیتا ہو ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے کیا وہ عورت تمام عمر یونہی بیٹھی رہے یا کبھی اُس کے نکاح سے باہر بھی ہو سکتی ہے۔

**جواب** مسمات مذکورہ اپنے شہر کے کسی نیک بخت متقی عالم سے طلاق کا فتوےٰ لیکر بعد عدت نکاح ثانی کر سکتی ہے قرآن شریف میں حکم ہے لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا یعنی عورتوں کو تکلیف رسانی کے لئے مت روک رکھا کرو۔ بلکہ فرمایا عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اُن سے نیک برتاؤ کیا کرو۔ شرح وقایہ میں ہے یعنی جو خاوند محتاج ہو۔ عورت کو نان ونفقہ نہ دے سکے۔ انکی عورت کو قاضی خاوند سے جدا کر دے۔ یہ امام شافعی کا مذہب ہے یہ امام شافعی کا مذہب ہے۔ پھر صاحب شرح وقایہ لکھتے ہیں یعنی علماء حنفیہ نے بھی یہ امر پسند کیا ہے کہ قاضی دونوں میں جدائی کر دے۔ اور اگر قاضی حنفی مذہب کا ہو تو اپنا نائب شافعی مذہب کا مقرر کر کے تفریق کرا دے یہ حکم اُس صورت کا ہے۔ کہ خاوند نادار اور مفلس قلاش ہو چہ جائیکہ دانستہ تکلیف دیتا ہے تو ایسے ظالم کے حق تو بطریق اولیٰ یہی حکم ہے۔ چونکہ آجکل ایسا قاضی کوئی نہیں جو اسلامی احکام میں دست اندازی کر سکے۔ لہذا کسی دیندار عالم سے فتوےٰ لیکر فیصلہ کیا جاوے لیکن قانون کا بچاؤ ہر حال میں مقدم ہے۔ (اہلحدیث ۲۲ اپریل ۱۹۰۴ء)

چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے فتوے کے موافق عاجز نے جناب مولوی حمید اللہ صاحب ساکن قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ کی خدمت شریف میں سوال روانہ کیا۔ اور شہر میں کوئی مفتی نہ ہونے کی وجہ دوسری جگہ سے فتوےٰ لینے کی ضرورت ہوئی۔ خدا مولوی صاحب کو ہمیشہ خوش رکھو۔ انہوں نے بہت کوشش سے جواب لکھا جناب مولانا مولوی حمید اللہ صاحب کا بھی فتوےٰ مع سوال کے برائے ملاحظہ درج ذیل ہے۔

**سوال** جس عورت کا خاوند موافق اقرار ونوشتہ کے اپنی منکوحہ کے ساتھ برتاؤ نہ کرے اور طرح طرح کی ایذا میں دے۔ و نان نفقہ وغیرہ بھی برابر نہ دے۔ اس وجہ عورت اپنے والدین کے مکان میں آبیٹھے۔ اور از حد تکلیفوں و مار پیٹ وغیرہ کے باعث خاوند سے طلاق طلب کرے لیکن خاوند طلاق نہ دیتا ہو۔ [illegible]

نان نفقہ وغیرہ بھی کچھ نہیں دیا۔ اور نہ ملاقات ہوئی خاوند کے یہاں جانے میں جان کا خوف ہے کیونکہ ایک عورت نے کنوئیں میں جان دیدیا اور دوسری ۱۲-۱۳ سال سے والدین کے یہاں بیٹھی ہے اور تیسری کا احوال آپکے سامنے پیش کیا۔ ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے آیا ایسے شوہر سے وہ عورت علیحدہ کرائی جا سکتی ہے اور اسکا نکاح دوسرے سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**جواب** جس طرح اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ خاوندوں کی تابعداری واطاعت کریں۔ اسی طرح خاوندوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اپنی منکوحہ کو عزت و آرام سے رکھیں۔ سورہ نساء رکوع ۳ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی منکوحہ کے ساتھ اچھا سلوک اور خوش گذرانی کرو۔ اور سورہ بقر کے رکوع ۲۸ میں ہے۔ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یعنی پس رکھو انکو دستور کے موافق ورنہ رخصت کر دو دستور کے موافق اور اسکی اگلی آیت میں ہے وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا یعنی مت روک رکھو ان کو ستانے کی غرض سے۔ پس جب قرآن مجید میں صاف حکم آگیا کہ رکھو تو دستور کے موافق رکھو ورنہ رخصت کرو۔ اور ستانے کی غرض سے انکو اپنی قید میں مت رکھو تو مسلمان کو ہرگز جائز نہیں کہ جب زوجہ سے موافقت نہیں ہے اور جھگڑا رہتا ہے اور زوجہ تنگ و ناراض ہوکر طلاق بھی مانگتی ہے اور بہت عرصہ سے اپنے باپ کے گھر پڑی ہے۔ خاوند کے گھر جانے میں ایذا پہونچتی ہے یہاں تک کہ جان کا بھی خوف رکھتی ہے۔ تو ایسی حالت میں اُسکو طلاق نہ دے اور خواہ مخواہ قید نکاح میں ڈالے رکھے اور صحیح بخاری کی روایت سے روضۃ الندیہ صفحہ ۲۱۹ میں یہ حدیث موجود ہے۔ کہ ثابت ابن قیس کی زوجہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے خاوند سے جدائی چاہنے کی درخواست کی تو آپنے ثابت بن قیس کو بلا کر فرمایا کہ جو مہر تم نے دیا ہے وہ واپس لے لو اور اسکو چھوڑ دو۔ ان آیتوں سے اور اس حدیث سے یہ مسئلہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ جب خاوند اور زوجہ میں صلح اور موافقت نہ ہو سکے اور زوجہ تنگ ہوکر طلاق مانگے۔ تو خاوند کو لازم ہے کہ اُسکو طلاق دیدے۔ ہاں زوجہ کی طلاق مانگنے کی وجہ سے اتنی بات ضرور ہے کہ جو کچھ مہر زوجہ کا ہے اگر ابھی دیا نہیں ہے تو زوجہ کو اُس کا چھوڑنا لازم ہوگا۔ پس جب زوجہ جدائی چاہے۔ خاوند کو اتنا حق تو ہے کہ مہر چھوڑ لیوے اور اگر دے چکا ہے تو واپس لے۔ یہ حق ہرگز نہیں کہ زوجہ کو باوجود طلاق مانگنے کے طلاق نہ دے۔ اور بیڑی میں ستاتے رکھے۔ اگر وہ قرآن و حدیث کی عزت کرتا ہے تو وہ آیتوں اور حدیثوں کو سنکر فوراً اُس زوجہ کو طلاق دیدے اور اپنا دیا ہوا مہر واپس لے اور اگر وہ قرآن و حدیث کی تعمیل سے روگردانی کرے اور حاکم قاضی شرع اسلام کا یہاں ہے نہیں جو زبردستی کے ساتھ قرآن و حدیث کی تعمیل کرائے اور زوجہ جسم [illegible]

ahmadimuslim.de

فی الواقع سخت تکلیف میں ہو تو انکو صرف اپنے دل میں نہ کڑھو کیونکہ کسی طرح کا شبہ اور خدشہ ہے ہندایوں کرے کہ بموجب قاعدہ قانون بادشاہ وقت انکو ایک نوٹس اس مضمون کا دو کہ میرے تیرے درمیان اتنے عرصہ سے مخالفت ہے اور صلح اور موافقت کی صورت نہیں ہوئی پھر میں نے لاچار ہو کر تجھسے طلاق بھی مانگی مگر تم نے طلاق بھی نہیں دی اور میں سخت تکلیف میں ہوں اور اس حالت میں مجھ کو شریعت کیطرف سے نکاح کے فسخ کرنیکا اختیار ہے لہذا میں نے اپنے نکاح کو جو تم سے ہوا تھا فسخ کر دیا۔ میں نے نکاح کو توڑ دیا فقط۔ تمکو یہ نوٹس دیا گیا۔ اسکے بعد ۳ حیض یا ۳ ماہ تک عدت کرکے جہاں مناسب جانے اپنا نکاح کرلے۔ اس صورت میں مہر کا واپس کرنا بھی لازم نہیں آتا ہے۔ واللہ اعلم۔

حررہ العاجز حمید اللہ عفی عنہ ساکن قصبہ سرواوہ ضلع میرٹھ۔

اس کے بعد مولوی صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ نکاح کو فسخ کرنے کی کیا دلیل ہے اسکے جواب میں مولویصاحب تحریر فرماتے ہیں بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ زوجہ کو نان نفقہ کی تکلیف میں اور مخالفت و نفرت طبع یا اندیشہ ضرر شدید میں اپنے نکاح کو فسخ کر دینے کا اختیار حاصل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا یعنے اور مت روک رکھو انکو ستانے کے واسطے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا ضرر ولا ضرار یعنی نہ کوئی کسی کو ستا دے نہ ستایا جاوے۔ روضہ ندیہ صفحہ ۲۱ اور فرمایا رسول اللہ نے یعنی جس شخص نے کوئی کام ہماری شریعت کے خلاف کیا وہ کام رد ہے یعنی باطل و نامقبول ہے (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۹)

پس جب قرآن و حدیث نے صراحتاً اس بات کو منع کر دیا کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کو ستانے کیواسطے روک رکھے تو شریعت کی رو سے اسکو روک رکھنے کا اختیار مرد کو نہیں رہا۔ اور جب وہ اپنی بے وقوفی کے سبب یا شرارت کے سبب عورت کو طلاق نہ دے تو اس صورت میں اگر یوں فتوےٰ دیا جاوے کہ مرد کے طلاق دئیے بدون زوجہ علیحدہ نہیں ہو سکتی تو یہ مطلب ہوا کہ شریعت کا حکم لوگوں کے تابع ہے وہ چاہیں تو جاری ہوگا۔ اور نہ چاہیں تو جاری نہ ہوگا۔ حالانکہ حدیث ابوداؤد کی جو اوپر لکھ چکا ہوں۔ اس میں صاف مذکور ہے کہ شریعت کے خلاف کوئی عملدرآمد صحیح نہیں اور مقبول نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔ یعنی منصب نہیں ہے کسی ایمان والے مرد کا یا عورت کا کہ جب کسی کام میں اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول کوئی فیصلہ کردے پھر انکو اپنی مرضی کا اختیار باقی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو طلاق مانگنے پر اُن کے خاوند سے فوراً طلاق دلادی تو اب کسی حاکم کو یا مفتی کو ایسا حکم یا فتوےٰ دینا جائز نہیں کہ خاوند طلاق دینا نہ چاہے تو عورت کو مجبوراً اسکی قید میں رہنا پڑیگا بلکہ یہی فتوےٰ اور حکم دینا لازم ہے کہ اگر خاوند نہیں مانتا تو عورت نکاح کو فسخ کرے چنانچہ نفقہ نہ دینے والے کے بارہ میں رسول اللہ نے فرمادیا کہ انمیں جدائی کرا دیجاوے۔ روضہ ندیہ صفحہ ۲۱ اور جدائی یا طلاق سے ہو سکتی ہے یا فسخ سے اور فسخ یہ ہے کہ عورت اپنا نکاح فسخ کردے یعنی توڑ دے۔ اور نوٹس یا اطلاع لینے کو میں نے اسواسطے لکھا تھا کہ بدنیتی کا الزام یا ناجائز کارروائی کا الزام شرعاً یا قانوناً عورت پر یا دوسرے نکاح کرنیوالے پر قائم نہو۔

حررہ العاجز حمید اللہ عفی عنہ ساکن سراوا ضلع میرٹھ

اب جملہ ناظرین اہلحدیث خصوصاً اصحاب قانون دانان و عہدہ داران کیخدمت میں نہایت عاجزی سے عرض ہے کہ اگر مولویصاحب کے فتوےٰ کے موافق عورت اپنا نکاح فسخ کرکے اپنے خاوند کو نوٹس دیکر بعد ۳ ماہ کے نکاح کرے تو قانوناً مذمت ہے یا نہیں کیونکہ قانون کا بچاؤ بھی مقدم ہے اگر شرعی فیصلہ کے موافق قانونی فیصلہ بھی ہو تو بہت بہتر ہے۔ امید ہے کہ ہماری گورنمنٹ کا بھی ایسا ہی فیصلہ ہوگا۔ کیونکہ وہ بھی کسی پر زبردستی نہیں چاہتی اور کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتی۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی فیصلہ سرکار میں منظور ہو سکتا ہے۔ اگرچہ مولویصاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ نوٹس دینے سے قانون کا بچاؤ ہو جاتا ہے کیونکہ مولویصاحب پہلے فتوے میں تحریر فرماتے ہیں کہ بموجب قاعدہ قانون بادشاہ وقت انکو نوٹس دو اور دوسرے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں نوٹس یا اطلاع دینے کو میں نے اسواسطے لکھا تھا کہ بدنیتی کا الزام یا ناجائز کارروائی کا الزام شرعاً یا قانوناً عورت پر یا دوسرے نکاح کرنیوالے پر قائم نہ ہو۔ تاہم مجھکو شبہ ہے اگر مولویصاحب کے لکھنے کے موافق ہی قانون کا بھی منشا ہے یعنی اس میں کچھ بھی شبہ نہیں تو بہت بہتر ہے مگر حوالہ منہ ہو کہ کس جگہ یہ لکھا ہے شاید خدانخواستہ کسی نے آئندہ دعویٰ کیا تو کام آوے اور دقت نہ ہو۔ اگرچہ آپکو قانون کی تلاش میں دقت ہوگی مگر ثواب سے خالی نہیں۔ آپ سب صاحبوں کی خدمت میں یہ معاملہ اسوجہ پیش کیا گیا ہے کہ کسی قسم کی کارروائی کیجاوے کہ جسمیں ظالم اور سنگدل خاوند کے پنجہ سے عورت مسکینہ کا چھٹکارا ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس طرف ضروری متوجہ ہونگے۔ اور بموجب قانون معہ حوالہ بذریعہ اہلحدیث جواب سے مشرف فرماوینگے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں کو شرعی فیصلہ جو سب سے بڑھ کر ہے وہ منظور نہیں۔ اسوجہ آپ صاحبوں کو

تحفہ آریہ سماج یعنی آریہ سماج کی پول
مصنفہ بابو جگن ناتھ پرشاد (عبدالعزیز) جیسی باوصف موصوف نے سماجی مائند کی غلطیاں نمایاں کرکے دکھائی ہیں۔ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۸ ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

تکلیف دی گئی کیونکہ میں قانون سے واقف نہیں ورنہ تکلیف دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی - امر مجبوری سمجھ معاف فرمائیں -

دیگر عرض یہ ہے کہ کوئی مسلمان کسی جھگڑے کو مذہبی طور پر اپنے عالم سے فیصلہ کرائے اور اس فیصلہ پر عمل کیا جائے تو انگریزی سرکار فیصلہ کو منظور کریگی یا نہیں اور اسکے بارہ میں کیا قانون ہے -

**اڈیٹر** :- کئی دفعہ اہلحدیث میں لکھا گیا کہ ڈسٹرکٹ جج کے ہاں درخواست دیکر نکاح فسخ ہو سکتا ہے تاہم مزید علم کے لئے قانون دان صاحبان عموماً و جناب خانبہادر شیخ خدا بخش صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج اور جناب شیخ رکن الدین صاحب ڈسٹرکٹ جج کا نگڑہ سے بخصوصا درخواست ہے کہ توجہ فرما کر اس بارے میں اطلاع بخشیں -

## تقریظات (ریویو)

**حل نکات بیدل** - حضرت بیدل کی نازک خیالیاں کسی سے مخفی نہیں - مگر ہر ایک کا ان نکات تک پہونچنا مشکل ہی نہیں بلکہ محال تھا - اسلئے ایک ایسے ہی لائق اُستاد نے انکی شرح کی جو وقتی ہی اسی قابل تھا - یعنی ہمارے مکرم معزز دوست جناب مولوی احمد حسن صاحب شوکت اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ نے نکات بیدل کو حل فرمایا - جو حقیقت میں حل نہیں کیا - بلکہ اُنمیں جان ڈالدی ہے - شوکت صاحب کی شاعرانہ لیاقت ہی اس کتاب کی خوبی کی کافی ضمانت ہے - قیمت لکھی نہیں غالباً ایک روپیہ ہوگی

پتہ - شوکت المطابع میرٹھ

**السیف المسلول علی اعداء اہل بیت الرسول** - اس کتاب میں مصنف نے شیعوں کے کئی ایک سوالات کے جوابات دئیے ہیں خلافت کے مسئلہ پر بھی کسی قدر بحث کی ہے - لکھائی چھپائی اچھی ہے - قیمت ۴ر

پتہ - حاجی حفیظ الدین احمد سوداگر بنارس محلہ سرائے میران

**تصدیق شہادت** - حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے اثبات اور مرزا حیرت دہلوی کی ابطال میں یہ کتاب لکھی گئی ہے کتاب کے صفحات ۱۰۳ ہیں ۱۰ر کا ٹکٹ محصول بھیجنے پر منشی عبد الصمد خانصاحب کارندہ مقام موضع کلاں ضلع میرٹھ کو مفت مل سکتی ہے -

**طرد المسعود فی بحث المولود** - اس مختصر سے رسالے میں مولود کے عدم جواز پر بڑی خوبی سے بحث کیگئی ہے اور نہایت وضاحت کے ساتھ اپنا مدعا بغیر کسی ایچ پیچ کے ثابت کیا گیا ہے - لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے - قیمت مرقوم نہیں غالباً ۱ر محصول بھیجنے پر مفت ملتا ہے - پتہ - ڈاکٹر عبدالرزاق خانصاحب صوبہ دار سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ پلٹن گورکھا مقام ایبٹ آباد

**خطبات** - یہ خطبے سید عبد الحق صاحب بغدادی حال مقیم بمبئی نے عربی میں تصنیف کئے ہیں - عربی زبان نہایت صفا ہے احکام دینی اور اخلاق سے پُر ہیں مگر جبتک دیسی زبان میں ترجمہ نہوگا - کچھ فائدہ نہیں - اور اگر بغور دیکھیں تو جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ خطبے میں قرآن پڑھکر وعظ فرماتے تھے اور بس تو ایسی خطبوں کی کتابوں کی حاجت ہی نہیں رہتی - مگر چونکہ زمانہ روال میں ہمارے امامان مساجد بھی نیز بیت سے قرآن شریف سے ناواقف ہوتے ہیں اسلئے علما کو ایسے خطبوں کی ضرورت محسوس ہوئی قیمت ۱۰ر

پتہ - سید عبد الحق بمبئی مسجد شارع عالی -

## دہلوی سائل کا جواب

۲۵ مئی کے اہلحدیث میں جو جلد فرقہ اسلام سے ایک سوال چھپا ہے کہ تین مرقومہ آیات میں اختلاف کا شک ہوتا ہے - حالانکہ خدا نے قرآن میں اختلاف کی نفی کی ہے؟ تو اس کا ایک جواب گمنام ناظر پرچہ کی طرف سے یہ ہیکہ پہلی دونوں آیتوں میں سے ایک میں خدا نے اپنے اور اپنے رسولوں کے غلبہ کا - اور دوسری میں رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد کا وعدہ فرمایا ہے - رسل کے لفظ کیوجہ سے اختلاف کا شبہ ہوتا ہے - مگر رسولوں سے یہاں مقصود ہیں اہل صحیفہ و اہل کتاب اولوا العزم پیغمبران جو مشرکین کی جانب شریعت لیکر بھیجے گئے تھے - جیسے حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ - حضرت داؤد - حضرت عیسیٰ اور حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان سب پیغمبروں کی اگر ایسی نصرت نہ کیجاتی تو شریعت خداوندی جاری ہی نہ ہو سکتی - سوا ان کے جتنے انبیا کہ شہید کئے گئے (جنکی طرف تیسری آیت میں اشارہ ہے) وہ سب اگلے پیغمبروں کی تائید میں بھیجے گئے تھے نئی شریعت نہ لائے تھے - اور بنی اسرائیل جو خود موسوی شریعت کے پیرو تھے - مگر جادۂ اعتدال سے ہٹ گئے تھے اُن کی اصلاح و ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے - اور اُن کے قاتلین بھی بنی اسرائیل ہی تھے نہ مشرکین کفار - پس تیسری آیت میں بنی اسرائیل نافرمانوں کا بیان احوال ہے اور پہلی آیتوں میں بمقابلہ مشرکین کے پیغمبروں کی مدد و نصرت کا بیان ہے لہٰذا ان تینوں آیتوں میں کسی طرح کا کوئی اختلاف نہیں ہے - کما بیّن واللہ اعلم (ایک ناظر پرچہ اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

سوال نمبر ۲۰۹ - خدا تعالیٰ عزوجل قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ جسطرح تم منہ کرو اسی طرف ہی اللہ ہے۔ اس آیت سے ہمیں معلوم ہوا کہ جسطرف ہم چاہیں خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کو سجدہ کر سکتے ہیں۔ تو پھر ہمیں کیوں مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ ہم کعبۃ اللہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً کی طرف چہرہ کو پھیریں امید واثق ہے۔ کہ آپ بہت ہی وضاحت سے بدلائل میرے شک کو دور کریں گے۔

(خواجہ محمد عبدالحی نیفش از گورداسپور)

جواب نمبر ۲۰۹ - کعبۃ اللہ کیطرف منہ کرنیکا حکم بھی صریح آیت میں ہے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ یعنے جہاں کہیں تم ہو نماز کیوقت کعبہ شریف کی طرف منہ کیا کرو یہ آیت تو صریح اس امر کیلئے ہے۔ کہ کعبہ شریف کیطرف رخ کرنا چاہیئے رہی وہ آیت جو سائل نے نقل کی ہے۔ اسکے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ نماز کے علاوہ دعا وغیرہ کیوقت جدہر کو تم منہ کروگے خدا کی توجہ پاؤ گے یعنی خارج از نماز جو عبادت کرو۔ جدہر کو رخ کرو برابر ہے۔ دویم یہ کہ جب کعبہ شریف کی سمت معلوم نہو تو جدہر کو رخ ہو۔ جائز ہے۔ پس دونو آیتوں کا مطلب بجائے خود صحیح ہے۔ کوئی تناقض نہیں

سوال نمبر ۲۱۰ - ایک شخص دوکان شراب کی کرتا ہے۔ اور اسی میں دوکان پان کی وہ ہی شخص خاص فروخت کرتا ہے۔ تو ایسی حالت میں اسکے ہاں سے پان خرید کر کھانا جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۱ - زید کو عرصہ آٹھ برس کا ہوا کہ اپنے مکان کو نہیں گیا اور خط و کتابت و خرچ اپنی زوجہ کو حسب خواہش دیتا رہتا ہے۔ اور بعد آٹھ سال کے زید اپنے مکان کو جاوے تو ایسی حالت میں زید کا دوسرا نکاح ہونا چاہیئے یا وہی سابق کا نکاح

(محمد حسین خان ٹھیکیدار چماری ضلع علی گڈھ)

جواب نمبر ۲۱۰ - شراب حرام ہے۔ پان حلال ہے شراب نہ پیئے تو کوئی حرج نہیں۔

جواب نمبر ۲۱۱ - پہلا نکاح قائم ہے اسلئے دوسرے نکاح کی حاجت نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۲ - جمعہ کے بعد کی رکعت سنت پڑھنی چاہئیں۔

سوال نمبر ۲۱۳ - اپنے امام کو لقمہ دینا یعنے بھولا ہوا بتلانا چاہیئے یا نہیں نماز فریضہ میں۔

سوال نمبر ۲۱۴ - اذان ہوکر تکبیر ہوئی اور جماعت ہو چکی پھر دو چار نمازی جمع ہوئے اور جماعت کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر تکبیر کہی جاویگی یا نہیں۔ (خریدار نمبر ۵۵)

جواب نمبر ۲۱۲ - حدیث شریف میں آیا ہے۔ من کان مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا یعنے جمعہ کے بعد جو سنتیں پڑھنا چاہے وہ چار پڑھے۔ دو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ پس چار افضل ہیں اور دو جائز۔

جواب نمبر ۲۱۳ - جائز ہے۔

جواب نمبر ۲۱۴ - کہہ لیں کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۵ - ایک شخص ایک عورت کیساتھ زنا کرتا رہا ہے وہ اس عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۶ - ایک شخص ایک عورت کیساتھ زنا کرتا رہا ہے اب وہ عورت حاملہ ہے۔ کیا وہ عورت حالت حمل میں اس شخص کے ساتھ یا کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۷ - ایک لڑکی کے والد نے اپنے داماد سے قبل نکاح اپنی دختر کے ایک سو روپیہ نقد لیلیا نکاح کیوقت بھی مبلغ ایکسو روپیہ مہر مقرر ہوا بعد چند یوم کے لڑکی نے اپنے شوہر سے مہر طلب کیا۔ مرد نے کہا کہ تمہارے باپ نے مجھ سے لیلیا ہوا ہے۔ تو اپنے والد سے طلب کر اب اس عورت کا مہر باپ کے ذمہ ہے یا خاوند کے ذمہ ہے۔ (دالہ زنا از جھنگ)

جواب نمبر ۲۱۵ - حنفیہ کے نزدیک منع ہے۔ شافعیہ اور اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے۔ کیونکہ زنا سے کوئی رشتہ قائم نہیں ہوتا۔ پس وہ لڑکی مرد مذکور سے اجنبی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکی شخص مذکور کی طرح وارث نہیں۔

جواب نمبر ۲۱۶ - حدیث شریف میں اتنا آیا ہے۔ کہ غیر کی کھیتی کو پانی نہ دیا کرو۔ یعنی کسی حاملہ عورت سے نکاح مت کیا کرو اس سے دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا۔ تو منع ثابت ہوتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ صاحب کا قول بھی یہی ہے قرآن شریف کی آیت بھی یہی کہتی ہے۔ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ یعنے جب تک حمل وضع نہو نکاح جائز نہیں ہاں اسی زانی کی ساتھ بعض لوگوں کے خیال میں کرنا جائز ہے۔ مگر صحیح یہ ہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جائز نہیں کیونکہ شریعت مطہرہ نے اپنے حکم میں اس حمل کو نسب کے ثبوت کیلئے اسکا قرار نہیں دیا۔ لہٰذا وہ اسکے حق میں بھی وہی حکم رکھتی ہے۔ جو دوسرے کے حق میں ہے۔

جواب نمبر ۲۱۷ - نکاح کیوقت اگر تشریح ہو چکی ہے۔ کہ سو روپیہ جو قبل از

ahmadiyyamuslim.de

نکاح ہوگیا ہے وہی مہر ہے۔ تو وہی سمجھا جائیگا۔ نہیں تو مہر المثل جو خاوند کے ذمہ ہوگا۔ اور عورت اوس سے لے سکیگی۔ تشریح ہو چکی ہے تو خاوند [illegible] ہے باپ نے دینی ولایت سے وصول کیا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وصول کر لیا تھا۔

**سوال نمبر ۲۱۸** - زید کا بھانجا عمر نابالغ ہے۔ اور بجز زید کے اور کوئی اوسکا قریبی نہیں اور عمر کا مال تقریباً تین صد کے ہے حال مال مذکورہ لوگوں کی حفاظت میں ہے لوگ زید کو مجبور کرتے ہیں کہ اس مال کو اپنی حفاظت میں رکھو۔ زید غریب ہے اسلئے اوسکو اپنی خانگی اخراجات میں خرچ کر لینے کا خوف ہے۔ سو مال اپنی حفاظت میں نہیں لیتا۔ اور اگر وہ مال زید بھی نہ رکھے تو اوسکے ضائع ہو جانیکا خوف عظیم ہے۔ اور [illegible] ہے۔ اور اگر زید اوسکو یعنی مال کو اپنی حفاظت میں لے تو اوس کو کوئی کسی طرح کا فائدہ حاصل کر سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو کسطرح کیا جاوے۔ جسطرح کہ مال یتیم کا ضائع نہو۔ جواب بذریعہ اہلحدیث دیکر مشکور فرماویں۔ بینوا توجروا۔

الراقم [illegible] خان طبیب ساکن موضع [illegible]

**ج نمبر ۲۱۸** - یتیموں کا مال سرکاری خزانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ جج کے ہاں درخواست دیکر رکھوا دو۔ یا ڈاکخانہ کے بنک میں جمع کرا دو۔ اگر ماموں [illegible] امین ہے۔ تو اوسیکے پاس رہے۔ اور وہ اوس روپیہ کو تجارت میں لگا کر نفع میں سے اپنی محنت جتنا لے سکتا ہے خدا فرماتا ہے۔ ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف یعنے یتیم کا متولی اور امین اگر غریب ہے۔ تو دستور کے مطابق لے لیا کرے۔

**س نمبر ۲۱۹** - زید کا نکاح ہندہ سے ہوا۔ اور زید اپنی زوجہ کو اپنے مکان کو لیگیا۔ اور چند روز ہندہ کے والد نے اپنے مکان کو زید کے گھر سے رضامندی سے لیا یا۔ اب ہندہ کا والد اپنی لڑکی کو نہیں روانہ کرتا لوگوں کے سمجھانے سے راضی ہوا اس شرط پر کہ ایک اقرار نامہ زید تحریر کر دے تو روانہ کرتا ہوں اقرار نامہ یہ ہو کہ کہ زید اپنے والدین سے کچھ واسطہ نہ رکھے۔ بلکہ بات تک نہ کرے تو جب روانہ کرتا ہوں۔ یہ اقرار نامہ شرعاً جائز ہے۔ قرآن وحدیث سے اطلاع فرمائے خدا اجر دیگا۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۲)

**ج نمبر ۲۱۹** - یہ جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے الا شرطا احل حراما او حرم حلالا یعنے جو شرط ایسی ہو کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرے وہ جائز نہیں اگر ایسا اقرار نامہ لکھا جاوے تو اوسکا پورا کرنا لازم نہیں ماں باپ کی اطاعت فرض ہے۔ ایسی کہ اگر وہ کہیں کہ بیوی کو چھوڑ دے تو چھوڑ دینے کا حکم ہے۔ پھر یہ اقرار نامہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

**س نمبر ۲۲۰** - عرصہ تقریباً ایک سال کا گذرا کہ اس جانب سے دریافت کیا تھا۔ کہ جس عورت کا خاوند طلاق نہ دیتا ہو اور طرح طرح کی ایذائیں اپنی عورت کو دے اسوجہ عورت والدین کے گھر آجاوے اور خاوند کیطرف سے نان نفقہ بھی نہ ملا ہو۔ اس صورت میں عورت کیا کرے۔ تمام عمر یوں ہی بیٹھی رہے یا اوس کے نکاح سے باہر ہو سکتی ہے۔

جواب میں آپنے تحریر فرمایا تھا۔ کہ اپنے شہر کے مفتی سے اجازت لیکر [illegible] قانون دانان نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ اب عرض یہ ہے۔ کہ اگر شہر میں کوئی مفتی نہو۔ تو دوسرے شہر کے مفتی سے فتویٰ لے سکتی ہے یا نہیں اور دوسرے شہر کے مفتی کے فتوے پر عمل ہو سکتا ہے یا نہیں جواب از راہ نوازش اہلحدیث میں درج فرماویں۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۸)

**ج نمبر ۲۲۰** - ہاں دوسرے شہر کے مفتی سے بھی اجازت لیکر کر سکتی ہے مگر بہتر یہ ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ جج سے درخواست کر کے فسخ نکاح کی اجازت لیکر نکاح ثانی کرے۔

**س نمبر ۲۲۱** - جب کوئی مومن قرآن شریف پڑھتا ہو اور اوس میں کوئی سجدہ آجاوے اور اسوقت پڑھنے والا بے وضو ہو تو وہ سجدہ وضو کر کے کر دیوے یا بے وضو کر دے اور اگر وہ بے وضو کر دے تو اسکو کوئی گناہ ہے یا نہیں

(ایک سائل از پٹیالہ اسٹیٹ)

**ج نمبر ۲۲۱** - قرآن شریف میں جو سجدے آئے ہیں حدیث کے مطابق اونکا کرنا مستحب ہے۔ فرض واجب نہیں اگر قرآن پڑھتے وقت وضو ہو تو بہتر وضو کر کے سجدہ کرے۔ بے وضو بھی کرے تو جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ انما امرت بالوضوء للصلوٰۃ یعنے وضو کا حکم صرف نماز کیلئے ہے۔

**س نمبر ۲۲۲** - اگر کوئی شخص ہمیشہ ٹخنہ چھپا کر پاجامہ پہنا کرے صرف نماز کیوقت کھول لیوے تو وہ کس درجہ کا گنہگار ہے۔

(عبد الرحمٰن و فضل الرحمٰن پٹنہ)

**ج نمبر ۲۲۲** - ٹخنوں کو پاجامہ یا تہبند سے ڈھانپنے سے منع آیا ہے گو تکبر کا ارادہ نہو تو بھی ایسا نہ چاہئے حضرت ابوبکر صدیق کو ایکدفعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے ڈھیلا تہبند باندھے ہوئے دیکھا تو منع فرمایا گو تیرا ارادہ تکبر کا نہیں تاہم اونچا کیا کر اسلئے باوجود اطلاع ہونے کے ایسا کرنیوالا گنہگار ہے۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**اجمیر** میں گذشتہ ہفتہ بکثرت بارش ہونے سے نہایت فائدہ ہوا۔ خشکسالی کی وجہ سے ضلع اجمیر میں کنوؤں میں پینے کا پانی بھی بہت کم رہ گیا تھا۔ اور مویشیوں کو پانی کی سخت تکلیف تہی۔ یہ سب تکلیفیں بارش ہونے سے رفع ہوگئیں۔

**افواہ** ہے کہ امیر صاحب کابل سے ایک اخبار عنقریب جاری کرنیوالے ہیں۔

**امرتسر** میں ۱۹ جون کو خوب بارش ہوئی۔

**ڈسٹرکٹ جج** باریسال نے بابو سریندرا ناتھ بنرجی پر توہین عدالت کے جرم میں دوسو روپے جرمانہ کی سزا بحال رکھی۔ اور انکا اپیل نامنظور کیا۔ بابو مذکور نے ہائیکورٹ کلکتہ میں ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ کے خلاف اپیل مزید دائر کیا۔

**الہ آباد** میں گذشتہ ہفتہ آندھی کا سخت طوفان آیا۔ سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ کر ٹوٹ گئے آندھی کے بعد ۳ منٹ میں ڈیڑھ انچ بارش ہوئی۔

**آگرہ** میں گذشتہ ہپ کی صبح کو سرخ گھٹا آئی اور پہر یکایک تمام بادل اسقدر تاریک اور سیاہ ہوگئے کہ گویا بالکل رات ہوگئی چنانچہ لیمپ اور چراغ روشن کئے گئے کچھ عرصہ کے بعد تاریکی جاتی رہی زرد رنگت کے بادل رہ گئے پھر ہوا سے سب بادل اڑ گئے خفیف ترشح بھی ہوا۔

**خدیو مصر** ۹ ماہ حال کو قسطنطنیہ میں پہنچے اور سلطان المعظم سے ملکر اور انکو ساتھہ کہانا کہاکر اپنے محل واقع باسفرس میں مقیم ہوگئے۔

**ٹمپرنس ایسوسی ایشن۔** اینگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن لنڈن کا جلسہ بصدارت مسٹر سیموئیل اسمتہ ۲۳ مئی کو ہوا تہا۔ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ۱۹۰۳ء سنہ میں ہندوستان کے اندر شراب کی دکانوں کی تعداد (۱۱۸۴۷۲) تہی جو ۱۹۰۴ء میں (۱۲۸۷۵) تک پہنچ گئی۔ سالہائے مذکورہ کے مابین محصول آبکاری بجائے (۳۴۷۴۱۰۰) پونڈ کے (۵۲۹۱۰۰۰) پونڈ ہوگیا۔ گورنمنٹ ہند نے اس کے متعلق تحقیقات کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی تہی۔ اس ایسوسی ایشن کی ہندوستان میں (۳۰۰) شاخیں ہیں ایسوسی ایشن کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند شراب خواری کا سدباب کرنے میں حتے الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتی۔ ہندوستان میں ایسوسی ایشن کا کام صرف (۳۰۰) پونڈ سے چلتا ہے۔

**ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب** اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ جو مرزا صاحب قادیانی کے بیس سال مرید رہے۔ اور بڑے فنا فی المرزا تھے۔ ۱۹ جون کو امرتسر میں رونق افروز ہوئے انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام آپکا لیکچر ہوا۔ مضمون لیکچر یہ تہا کہ میں نے مرزا کو کیوں چھوڑا۔ آپ نے بڑی وضاحت سے مرزا صاحب کی قلعی کہولی۔ ثابت کیا کہ مرزا صاحب جہوٹ۔ دغا۔ فریب۔ خلاف ملہم کر چلتے ہیں۔ اہالی امرتسر کی درخواست پر چند روز کے بعد پہر آنے کا وعدہ کر گئے ہیں۔

**پنڈت** ہری سنگھ آریہ کو دہلی میں بدگوئی کرنے پر ایک سال تک سو روپیہ کی ضمانت اور پچاس پچاس کے مچلکے لئے گئے۔ ذکر ہے کی دریا

**نیلگری** ریلوے اور کونور تا گمنڈ ریلوے کو برقی طاقت سے چلانیکی تجویز پر اندازاً جس قدر خرچ ہوگا۔ اسپر گورنمنٹ آجکل غور کر رہی ہے۔

**ہندوستان** کی تمام ریلوے لائنوں پر یکم جنوری گذشتہ کو تمام ملازمین کی تعداد ۴ لاکہہ ۵۲ ہزار ۵۸ آدمی کی تہی ان میں سے ۶ ہزار پانسو ۳۵ یورپین ہیں اور ۹ ہزار ایکسو ۵۷ یوریشین ہیں باقی سب دیسی ہیں۔

**مدراس** میں دو مہینے سے زائد سے طاعون کا کوئی کیس نہیں ہوا ۲ اگست یہ بندرگاہ اب طاعون سے پاک وصاف قرار دے دیا جائیگا۔

**سرکاری** ریلوے لائنوں سے ششماہی ختمہ یکم ماہ حال میں ۲۷ لاکھہ ۴۹ ہزار دوسو ۱۱ روپے کی آمدنی ہوئی یہ آمدنی بمقابلہ گذشتہ سال کے اسی عرصہ کے بقدر ۵ ہزار نوسو ۹۴ روپے کم ہے۔

**میڈیکل** سکول لاہور کے اور ۱۱ طلبا پہر آکر اسکول میں داخل ہوگئے ۱۴۴ طلباء کالج میں ابھی تک واپس آکر داخل نہیں ہوئے۔

**سندھ** میں مصری روئی کی زراعت میں بڑی کامیابی ہوئی اسلئے اس سال ۷ ہزار ایکڑ پر مصری روئی وہاں کاشت کرنیکی تجویز ہے۔

**جرمنی** گورنمنٹ بغداد ریلوے کے علاوہ بغداد ریلوے کی ایک شاخ ایرانی سرحد تک بنانے اور خلیج ایران میں ایک بندرگاہ خریدنے کی تدبیر میں مصروف ہے۔

**نیوزی لینڈ** کے وزیر اعظم مسٹر سیڈن مرگئے یہ بادشاہت کے بڑے طرفدار اور نہایت عقلمند مدبر تھے ملک معظم قیصر ہند نے لارڈ پلنکٹ گورنر نیوزی لینڈ سے مرحوم کے انتقال پر دلی افسوس اور ہمدردی ظاہر کی

ahmadimuslim.de

# قابل دید کتابیں

**الہامی کتاب** } وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت .. .. .. .. ۱۰/

**حق پرکاش** } آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے آخیر تک اعتراضات کئے ہیں جیکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت .. .. ۱۲/

**آیات متشابہات** } اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳/

**تہذیب** } مہذبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں قیمت ۱ پا

**ترک اسلام** } بابو عبدالغفور (دھرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل
قیمت ........ ۶/

**ادب العرب** } صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے۔ کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علما نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت .. .. ۸/

**اسلامی تاریخ** } آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت .. .. .. ۱/

**خصائل النبی** } شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ ہے جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے مفید ہے
قیمت .. .. .. .. .. ۱/

**تغلیب الاسلام** } بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (دھرم پال) آریہ
جلد اوّل .. قیمت .. .. .. .. ۱۵/
〃 دوم .. 〃 .. .. .. .. ۶/
〃 سوم .. 〃 .. .. .. .. ۵/
〃 چہارم ۔ چھپ رہی ہے۔ ناظرین منتظر رہیں۔

المشتہر
مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

# مفصلۂ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ وارزاں مل سکتا ہے جنکی تعمیل فرمائش آرڈر فوراً کی جاتی ہے اور مال فوراً بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لونگی سادہ عہ سے صہ تک فی عدد | کلاہ سادہ ۱۰ سے ۹ تک فی عدد |
| 〃 زرین ہے لا عہ 〃 〃 | 〃 زرین عہ 〃 صہ 〃 〃 |
| 〃 اور ہنی کی عہ 〃 سے 〃 〃 | رومال ریشمی ۸ 〃 سے 〃 〃 |
| ازاربند سوتی ۲ 〃 〃 ۱۲ 〃 | کمبل دیسی سے 〃 صہ 〃 〃 |
| 〃 ریشمی ۱۲ 〃 سے 〃 〃 | لوئی سفید عہ 〃 عہ 〃 〃 |
| تھان گبرون باریک موٹا للعہ 〃 عہ 〃 | پٹی دیسی ادنی ۱۲ 〃 〃 ۱۴ فی جوڑہ |
| جوتہ ساخت لدھیانہ عہ 〃 للعہ 〃 | 〃 پشمینہ سے 〃 صہ 〃 〃 |
| 〃 زرین ہوشیار پوری عہ 〃 عہ | جراب دوستانہ ادنی ۸ 〃 〃 〃 |
| جراب دوستانہ سوتی عہ 〃 ۱۲ فی درجن | پٹی سرج عہ 〃 عہ 〃 〃 |
| رومال سوتی عہ 〃 عہ 〃 〃 | 〃 بڑھیا عہ 〃 ۸ 〃 〃 |
| فوجی زین خاکی ۱۲ گز سے عہ 〃 | کمبل فوجی للعہ 〃 عہ 〃 |
| صافہ لشری اودہ سے 〃 صہ 〃 | چادر پشمینہ عہ 〃 صہ 〃 |
| 〃 خاکی عہ 〃 صہ 〃 | بنیان، پاجامہ ادنی عہ 〃 صہ 〃 |
| رنگین لوئی سوگز طول ۱ گز عرض صہ سے عہ تک | 〃 سوتی ۶ 〃 سے عہ تک |
| چوتہی دو دتہی سے 〃 صہ 〃 | پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ 〃 عہ 〃 ۹ گز |
| دری برائے پلنگ عہ 〃 سے 〃 | باقی فہرست منگواکر دیکھو۔ |
| 〃 فرشی فرمائشی آرڈر پر تیار ہو سکتی ہے | |

علاوہ انکے ہر قسم کا فوجی اسباب۔ لنگیاں کمربند بیلٹ۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین پیچ ادنی و سنہری وغیرہ۔ ٹوپیاں ولیس ادنی و سنہری ورد پیری وغیرہ وغیرہ نسبت دیگر سوداگروں کی ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگواکر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔

نوٹ۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ ارسال وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ



ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No 352.

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

لہ الملک

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے
والیان ریاست
رؤسا و جاگیرداران
عام خریداروں سے
چھ ماہ کے لئے
ممالک غیر سے سالانہ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہوا کرے۔

**ضروری اطلاع**

اخبار برابر ہر جمعہ کو ہر ایک کے نام جاتا ہے تاہم اگر کسی صاحب کو نہ ملے۔ تو ایک روز انتظار کر کے اطلاع دیا کریں زیادہ دیر لگایا نہ کریں۔ ورنہ شکایت معاف اور اپنے پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں شکایتی خط لکھوا کر ڈاکخانہ کا انتظام بھی کرائیں۔

مینجر

نمبر ۳۴ امرتسر ۲۹ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۶ جمادی الاول ۱۳۲۴ ہجری المقدسہ جلد ۳

## بقیہ خلافت و امامت

۲۲ جون کے پرچہ میں یہ بحث یہانتک پہونچی تھی کہ شیعہ کی مستند کتاب کلینی میں روایت ہے کہ انبیاء علیہم السلام وراثت میں مال و دولت نہیں چھوڑ گئے بلکہ وراثت میں علم دیا کرتے ہیں۔ اس حدیث کے عربی الفاظ میں کتاب کی ایک غلطی رہ گئی تھی۔ گو ترجمہ صاف ہے یعنی عربی الفاظ یوں لکھے گئے ذلک ان العلماء لم یورثوا ما لا چاہئے یوں تھا۔ ذلک ان الانبیاء لم یورثوا اس لفظی غلطی کو علاوہ ایک صاحب نے سمجھا ہے کہ اس حدیث کلینی سے انبیا کی مالی وراثت کی نفی کیونکر ہوئی۔ بجواب صاحب اور نیز دیگر ہم خیال حضرات پر واضح ہو کہ روایت مذکورہ عربی الفاظ یوں ہیں ذلک ان الانبیاء لم یورثوا درهما ولا دینارا یعنی انبیا درہم و دینار کی وراثت نہیں چھوڑا کرتے۔ اس نفی کو پھر یوں موکد بتاکید فرمایا ہے انما اورثوا العلم۔ قاعدہ نحو کے مطابق حرف انما حصر کے لئے ہے پس ترجمہ یہ ہوا کہ اس کے سوا کوئی اور بات نہیں کہ انبیاء صرف علم کا ورثہ دیا کرتے ہیں۔ علماء عربی دان خوب جانتے ہیں کہ انما جس کلام پر آتا ہے وہ حقیقت میں نفی اور اثبات سے مرکب ہوتا ہے۔ پس اصل تقدیر کلام یوں ہے ما اورث الانبیاء الا العلم یعنی ما ورث الانبیاء الا العلم پس یہ کلام بلحاظ نفی اور اثبات کے بالکل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے مشابہ ہے جس طرح کلمہ طیبہ سے اللہ کے غیر سے معبودیت کی نفی ہوتی ہے اسی طرح روایت مذکورہ میں انبیاء سے بجز علم مالی ورثہ کی نفی ہوتی ہے۔

اصل بحث کا مقطع تو یہی روایت ہے جو شیعہ کی معتبر و مستند کتاب کلینی سے ہم نے نقل کی ہے مناسب تو یہ ہے کہ علماء شیعہ سب ملکر اس حدیث پر متوجہ ہوں اگر یہ روایت انکی کتاب میں نہ ہو تو انکار کریں۔ اور اگر ہو تو اقرار کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و ارضاہ کے دشمنوں کو سب و شتم سے باز کیا کریں۔ یا اس حدیث کی کوئی تشریح کریں مگر ایسی کہ قابل قبول علماء کے ہو۔ ایسی نہیں جو کرشن قادیانی احادیث مخالفہ کی کیا کرتے ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔

تسپر ہم رسالہ اصلاح کے باقی مضمون کا جواب ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ سارا مدار بحث ہمارے نزدیک حدیث مذکورہ پر ہے نیز بقیہ مضمون اصلاح میں کوئی علمی بات نہیں سوا دشنام دہی یا دل آزاری کے۔ اسلئے اس بحث کو اب ہم یہاں ختم کر کے ٹھنڈے دل سے شیعہ کا جواب خصوصاً روایت مذکورہ کے متعلق سننا چاہتے ہیں۔ علماء شیعہ سے التماس ہے کہ ادھر ادھر کے لاطائل چھوڑ کر صرف حدیث مذکورہ

کا جواب باصواب مرحمت فرماویں ۔

اور سے دیکھو تو جانا ہے گا بردی کا ۔ پس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہو فیصلہ دل کا

## بقیہ تصدیق الاحادیث

گذشتہ پرچہ میں یہ مضمون سوال نمبر ۱۰

تک پہونچا تھا ۔ مگر سوال نمبر ۱۰ کا نصف حصہ باقی ہے ۔ وہ بھی سن لیجیو ۔

**سوال** بخاری کی دوسری جلد میں ابی جحیفہ رضی اللہ سے روایت ہے کہا اس نے میں نے کہا علی رضی اللہ سے کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے اس نے کہا نہیں ۔ مگر کتاب اللہ کی یا سمجھ جو مسلم کو دیگئی یا جو کچھ اس صحیفہ میں ہے ابی جحیفہ نے کہا یہ صحیفہ کیا ہے ۔ حضرت علی نے کہا عقل[1] ۔ اور یہ بھی بروائیت ابن عباس کہا اس نے جب مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑھگئی دستت ہفرمایا سرور کائنات علیہ الف الف تحیۃ نے لاؤ میرے پاس کتاب تمہارے لئے لکھوں کتاب ۔ تم اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض غلبہ کر گئی اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے پس ہمارے لئے کافی ہے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اور فقرہ اس قرآنی آئیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کے مطابق درست ہے یا نہ ۔ مجھکو ضرورت محسوس ہوئی کہ علماء سے دریافت کروں کہ ایسی احادیث صحیحہ کے ہوتے ہوئے کیوں کتابیں لکھی گئی ہیں ۔ آپ صاحبان کو لازم ہے کہ جواب قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے عنایت فرماویں ۔

**جواب** ۔ اسکا پہلے پرچہ میں ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی احادیث لکھنے کی اجازت فرمائی تھی ۔ رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول حسبنا کتاب اللہ کہ خاص واقع خلافت کے متعلق ہے ۔ جو بالکل ٹھیک ہے کیونکہ کتاب اللہ میں خلافت کے دو اصل بیان کئے گئے ہیں خلیفہ کے متعلق تو یہ ہے کہ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ علم میں اسکو فضیلت ہو ۔ یعنی آجکل کے محاورہ کے مطابق پولیٹشن یا پولیٹکل مین ہو جسکو دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ رموز مملکت سے واقف ہو ۔ اور جسمانی ڈیل ڈول اور ظاہری وجاہت بھی رکھتا ہو ۔ نہ کہ ایسا نحیف البدن ہو کہ دیکھنے سے رعب سلطنت ہی نہ ہو سکے اور رعایا کی بابت یہ اصل ہے کہ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کے کام باہمی مشورہ سے ہوا کرتے ہیں ۔ ان دونوں آیتوں سے حضرت عمر اس نتیجہ پر پہونچے کہ خلافت کا فیصلہ قرآن شریف میں ہو چکا ہے ۔ آنحضرت بھی جو کچھ کرینگے اسی

[1] حدیث میں بیشک عقل کا لفظ ہے مگر اسکا ترجمہ دیت ہے یعنی معاوضہ خون ۔ بس راقم مضمون نے عقل کا ترجمہ عقل کرکے اپنی عقل کا ثبوت دیا ہے (اڈیٹر)

اصول سے کرینگے ۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حدیثوں کی کتابیں لکھنی منع ہیں ۔ (تمہارے خیال میں شائد امام ابو حنیفہ رح نے اسی لئے کوئی کتاب حدیث کی تصنیف کی نہ تحریر فرمائی)

**سوال نمبر ۱۱** ۔ مرغی ۔ بطخ و بٹیر جو نجاست خور ہیں ۔ ان کا کھانا درست ہے یا نہ اور یہ جانور جو نجاست کھاتے ہیں ۔ یہ نجاست ان کے جسم کو نجس کرتی ہے یا نہ ۔ اگر کرتی ہے تو ان کا کھانا کیونکر درست ہو سکتا ہے ۔ اگر ان کے جسم کو نجاست نجس نہیں کرتی ۔ تو دلیل کی ضرورت ہے ۔ جواب صحیح حدیث سے ۔

**جواب نمبر ۱۱** ۔ یہ سب جانور حلال ہیں ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ایک راوی کہتے ہیں ۔ میں ایک صحابی کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے مجھے کھانے کی تواضع کی ۔ میں نے کہا میں نے اسکو نجاست کھاتے دیکھا ۔ اسلئے میں نہیں کھاتا صحابی نے کہا آ میں تجھے ایک حدیث بتاؤں میں نے آنحضرت کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے ۔ لیکن تمہارا جو اس سوال سے مطلب ہے وہ ثابت نہ ہوگا آگے چلئے

**سوال نمبر ۱۲** ۔ در البہیۃ شیخ محمدی ورفع لاہو بیعقوہ و من کلاط بذکر فقتل دو کان بکرا و کذلک المفعول بہ اذا کان مختارا ترجمہ قتل کیا جائے وہ شخص جو اغلام کرے ۔ اگرچہ کنوارا ہو ۔ ایسا ہی قتل کیا جائے جو رضامندی سے اغلام کرائے کس آیت یا حدیث سے یہ حکم لگایا گیا ۔ اور اسکو شرع میں حد کہتے ہیں یا نہ ۔ شوکانی رحمۃ اللہ نے اس فقرہ کو نہیں معلوم ہوا کہ اگر شادی شدہ اغلام کرے اور جو جبرا اغلام کیا گیا ہو ۔ ایسی حالت میں شریعت غراء محمدیہ اللہ کر مجرموں کے لئے کیا اجازت دیتی ہے ۔ جواب صحیح حدیث سے ۔

**جواب نمبر ۱۲** ۔ در البہیۃ میں جو لوطی کے قتل کا فتوی ہے ۔ صحاح کی اس بھی اس مضمون کی روایات آئی ہیں اور دیگر قسم کی بھی ہیں ۔ مگر قرآن شریف میں اسکی سزا یہ ہے وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا یعنی لوطی فاعل اور مفعول دونوں کو سخت تکلیف پہونچاؤ ۔ جبتک کہ توبہ کر کے صلاحیت اختیار نہ کریں ۔ جب صلاحیت اختیار کریں تو ان کو چھوڑ دو ۔ بس یہی اسکی حد ہے ۔ اہلحدیث کسی کی شخصی رائے کے ذمہ دار نہیں بلکہ جو کچھ قرآن و حدیث میں ہے اسکو پابند ہیں ۔

**سوال نمبر ۱۳** ۔ بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے اور مسجد کسی چیز سے دھوئی نہ جاتی تھی ۔ جبکہ اس حدیث کی علت نہیں معلوم ہوتی ۔ بخاری علیہ الرحمۃ کا مطلب کیا ہے ۔ کیا کتے انکے نزدیک نجس نہیں ۔ یا کچھ اور بھید ہے ۔ بخاری علیہ الرحمۃ کو لازم تھا ۔ کہ وہ راوی سے اسکا مطلب دریافت کرتے اور یہ بھی دریافت کرتے وہ کتے شکاری تھے یا نہ ۔ یہ بھی دریافت فرمایا ہوتا کہ کتوں کے پاؤں صاف ہوتے تھے

ahmadimuslim.de

یا نجاست سو بھری۔ کیونکہ بخاری کی اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تھوک نمازی کا مسجد میں جو بائیں قدم کے نیچے گرائیگا۔ اسکا یہ کفارہ ہے کہ بعد نماز کے اس تھوک کو مٹی کے نیچے دبادے۔ دونوں حدیثوں کو ملا کر ثابت ہوتا ہے کہ کتے کے پاؤں سے نمازی کا تھوک برا ہے جواب قرآن و حدیث سے۔

**جواب نمبر ۱۳** سے سرستان منلق الیہ سے جابی ہے بند۔ جز سلیمانی شاید فہم گفتا رہا۔ میم بخاری کا مطلب سمجھنے کے لئے درس میں کچھ دقت لگانا چاہئے۔ یہ نہیں کہ گھر بیٹھے بٹھائے بخاری آجائے۔ سنو! تھوک کتے کے پاؤں سے برا نہیں۔ بلکہ تھوک ڈالنا برا ہے۔ نہ سمجھو ہو تو سنو! فعل برا ہے۔ مفعول برا اور ناپاک نہیں۔ کفارہ بھی فعل کا ہے۔ کتوں کے پاؤں کبھی نہ دھوئے ہوئے نہ ہوتے تھے بلکہ حدیث کا مضمون صاف ہے کہ یہی کتے جو گلی کوچوں میں پھرتے تھے مسجد میں سے بھی ادھر ادھر کبھی آجاتے تھے تو مسجد کو دھونے کا حکم نہ دیا جاتا۔

**سوال نمبر ۱۴** ۔ صحیح مسلم میں ہے ابن شہاب نے کہا میں نے سنا نہیں کہ سوا تین جگہ کے جھوٹ بولنے کی اجازت ہو۔ ایک تو لڑائی میں دوسرا باہم لوگوں کے صلح کرانے میں تیسرا عورت مرد آپس میں۔ اس حدیث میں لفظ النّاس آیا ہے اس سے خاص مسلمان مراد ہیں یا عامہ خلائق۔ میرے نزدیک جیسا یَآیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ میں عام ہے ویسا یہاں ہے۔ علاوہ اس کے میں نہیں سمجھ سکتا کہ آیت قرآنی کے خلاف کیوں اس حدیث پر عمل کیا جائے۔ چند آیتیں قرآنی لکھی جاتی ہیں چنانچہ ۱ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ۲ وانھم یقولون ما لا یفعلون ۳ ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم ۴ یایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۵ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۶ اور جو قرآن شریف میں اس قسم کی آیات ہیں مطلقاً جھوٹ بولنے سے منع فرماتی ہیں۔

**جواب نمبر ۱۴** ۔ جھوٹ تو ہر حال میں برا ہے۔ مگر بعض اوقات عارضی حسن قبح ذاتی پر غالب آکر قبح کو مغلوب کر دیتا ہے۔ مثلاً تجربے سے اکڑ کر چلنا برا ہے مگر میدان جنگ میں ایسا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اس میں عارضی حسن آنے سے ذاتی قبح دب جاتا ہے۔ اسی طرح ان مواضع میں غلط گوئی کا حکم ہے یہ نہیں کہ جھوٹ کا قبح ذاتی معدوم ہوگیا بلکہ عارضہ کیوجہ سے دب گیا جیسے مثال مذکور میں۔ (باقی آئندہ)

**تصحیح** ۔ گذشتہ پرچہ میں صفحہ اول پر بعض سوال نمبر اول میں "کس قسم کی حدیث" کو یوں پڑھو "کس قسم کی حدیث"

اہلحدیث کا مذہب ۴؍ حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۲؍ دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۲؍ فتوحات اہل حدیث۔ اہلحدیث کی نمایاں فتح ۲؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

# عرسوں کا ریفارم

ماخوذ از اخبار وکیل امرتسر

تمغۂ توحید پر فخر کرنے والو! کیا یہ سچ ہے کہ تم پنجوقتہ نماز کو وسیلۂ نماز سمجھتے ہو۔ رمضان شریف کے روزوں کو فریضۂ ناگزیر جانتے ہو۔ زکوٰۃ کو دین لازمی خیال کرتے ہو۔ اور سفر بیت اللہ کو ذریعہ مغفرت جانتے ہو؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو آؤ اس پریشان کن کشاکش سے تم کو نجات دلادیں۔ اور مذہبی زندگی کا ایک ایسا **کم خرچ بالانشین** نسخہ تبلادیں جو تفریح میں ان خشک مشاغل سے بدرجہا زیادہ دل خوش کن اور دلچسپ ہو۔

اگر تم شیعہ ہو تو امام باڑوں کے منبروں پر ناصیہ فرسائی کرو۔ تاتمہیں صنعت طلب فرائض سے سبکدوشی حاصل ہو۔ عشرہ محرم کی گریہ وزاری گیارہ مہینوں میں روزہ کے دکھ پہنچے مصیبت کو محبان حسین کے ذہن سے یوں مٹا دیتی ہے جیسے ربر یا اریزر حرف غلط کو سطح کاغذ سے۔ دسویں کا فاقہ رمضان المبارک کے تمام روزوں کا کفارہ۔ محفل عزا کی حاضری حی علی الفلاح کا نعم البدل۔ نیاز حسین اور خمس زکوٰۃ کا جواب اور حاضری عباس کعبۃ اللہ کے حج کی لبیک ہے۔

اگر اہل سنت والجماعت ہو تو مقابر اولیا پر جبہہ سائی کرو۔ تاتمہیں فلاح دارین نصیب ہو۔ سید علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے دربار میں کس چیز کی کمی ہے! کونسی مشکل ہے جو حضرت محبوب الٰہی سے حل نہیں ہوتی؟ سنو! پیران کلیر شریف تمہاری دعاؤں کے سننے اور تمہاری مرادوں کے برلانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ کیا خواجہ معین الدین کے مزار کا طواف طواف حرم سے کم ہے؟ غور کرو تو بابا فرید شکر گنج کا بہشتی دروازہ جنت الفردوس کا بکنگ آفس ہے جس سے ٹکٹ لیکر چلنے والے مسافران عدم کو نہ قبر کی تنگی کا خوف ہو نہ حشر نشر کے حساب کتاب کی پڑتال کا اندیشہ؟

عیاذاً باللہ

اسلام پاک نے محض توحید کامل کی بدولت تمام ادیان پر امتیاز اور برتری کی ڈگری حاصل کی۔ جتنا قرآن شریف نے موحدانہ تعلیم میں توغل کیا۔ اتنا بلکہ اس سے بھی زیادہ مشرکانہ تعمیل میں ہم نے انہماک کیا ہے۔ اگر مسلمانوں میں نفاق اور حسد نہ ہوتا اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے بزرگوں کو بنظر تحقیر دیکھتا تو مشترکہ معبودوں کے ذکر و شغل سے پرستاروں کو مرنے کی مہلت بھی نہ ملتی۔ ہندوؤں کو چھوڑ دو۔ وہ راس المشرکین ہیں جن کے تیس کروڑ لفر کا ۳۳ کروڑ دیوتا ہے۔ باقی اہل مذاہب کے مقابلہ

تحفہ آریہ سماج
یعنی
آریہ سماج کی پول
مصنفہ بابو جگدیا پرشاد (عبدالعزیز) حسین بابو صاحب
موصوف نے سوامی دیانند کی غلطیاں نمایاں کرکے دکھائی ہیں۔ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے۔
قیمت حصہ اول ۱۲؍
حصہ دوم ۱۲؍
منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

کرکے دیکھو تم کس نمبر پر کھڑے ہو؟ یہود حضرت عزیر کو مافوق الفطرۃ وجود قرار دیتے میں مغضوب ہوئے۔ زرتشتیوں پر یزدان اور اہرمن دو خدا تسلیم کرنے سے تباہی آئی۔ عیسائی الوہیت کے اقنوم ثلاثہ ماننے کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے علم او فطرت کے آگے ذلیل ہوگئے۔ صابئین سورج اور چاند کو سجدہ کرتے ہوئے ظلمات میں پڑ گئے۔ گبر آگ کو مظہر خدا سمجھنے میں دوزخ کا ایندھن بنے۔ غرض ایک ایک دو دو معبودوں کی پرستش کرنے والوں پر تو اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ کا فرد جرم قائم ہوا۔ ان مومنوں کا بتاؤ کیا حشر ہوگا۔ جو جابجا قبروں، چبوتروں اور جھنڈوں کے آگے سجدہ کرتے پھرتے ہیں۔ خدارا گریبانوں میں منہ ڈالو۔ کیا تمہارا یہ سفر رہنمائے اسلام اور خود تصلیف کردہ توحید کی وہی فلاسفی نہیں ہے جو مولانا حالی نے بیان کی ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر | جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر | جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں | اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں | شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

تعجب آور نہایت تعجب ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ بشرِ حافی معین الدین اجمیری اور ایسا ہی مبارک جیسے پاک نفس صوفیائے کرام جنکا وجود عبودیت کا اتم نمونہ تھا۔ جنہوں نے تبلیغ دین کی خاطر وطن مالوف کو چھوڑا۔ ناقابل گذر راستوں سے ہزارہا کوس کا پاپیادہ سفر کیا۔ اشاعت اسلام پر راحت و آرام حتی کہ مقدس جانوں کو قربان کر دیا۔ آج انہیں کے مزارات پر شرک و بدعت کے ہولناک سین دکھائی دیتے ہیں۔ طرفہ تر یہ کہ اس شرمناک تھیٹر میں کام کرنے والے ایکٹر وہ ہیں جنہیں ان بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کا ادعا ہے۔ کونسا فعل شنیع ہے جس کا ارتکاب وہاں نہیں ہوتا۔ لیکن وہی لوگ ان حرکات ناشائستہ کے مرتکب ہوتے ہیں جو اولیاء کرام کو زندہ جاوید اور حاضر و ناظر مانتے ہیں کاش وہ ان مشائخ کو زندہ یا آشوب عالم کے حوادث اور واقعات سے بے خبر تسلیم کرکے عالم برزخ میں استراحت فرماتا ہوا تصور کرتے۔ تا انکو نامہ اعمال کا حق تقرر اور شرع خشی سے روگشی ہوتا۔ داعجب العجب ہے وہ جو مردوں کو زندہ سمجھکر شرک سے اسماعات کا سرچشمہ پر قدم رکھتا ہے۔ دراز گیسو۔ سبز پوش۔ صوفی۔ اور گیروے رنگ

کے خرقہ پوش درویش مہربانی کرکے دیکھیں کہ انکے سامنے سرچشمہ ہدایت پر اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کا کیسا روشن سائین بورڈ آویزاں ہے۔

اس تخاطب میں میرا روئے سخن بالخصوص اُن حضرات کی طرف ہے جو برابر سال سے مروجہ عرسوں کی اصلاح میں انٹرسٹ لیتے رہے ہیں۔ چونکہ یہ رسم شرک فی الصفات کی مبسوط اکبر ہے۔ میں نے اسکی جزوی اصلاح کو بھی بمصداق SOMETHING IS BETTER THAN NOTHING) مالایدرک کلہ لایترک کلہ استحسان کی نظر سے دیکھا۔ آخر تیرہ مہینے کی ابدی طلسم ٹوٹا اور کاٹھ کی ہنڈیا کا پردہ فاش ہوا۔ وکیل مورخہ ۹ اپریل میں پیران کلیر شریف کا عرس کے عنوان سے عرسوں کے ریفارمر خواجہ حسن نظامی نے سال بھر کی دماغ سوزی کا دو کالموں میں اقتباس کرکے اپنی دیدہ ریزی کی غرض و غایت کو بیباکانہ ظاہر کر دیا ہے۔ اس طائل سلسلے میں وکیل کے کتنے کالموں کا خون ہوا؟ وہ فائل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خریداران اخبار کی کس قدر تضیع اوقات ہوئی۔ یا جنہیں ان مضامین سے دلچسپی نہ تھی۔ اُن کی کہاں تک حق تلفی ہوئی؟ اسکا وہ خود اندازہ کرینگے مجھے سر دست اپنے ممدوح کے کمال کی داد دینا ہے۔ استاد وہ جو کسی وضع کو اختیار کرے۔ تو اُسے نباہ کر دکھائے۔

خواجہ صاحب نے باوصف روشن ضمیر صوفی ہونے کے عرسوں کی اصلاح میں سجادہ نشینی کی شان کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بدعت کی اصلاح میں شرک کا ارتکاب ہو جائے تو ہو جائے مگر مطمح نظر سے نگاہ کا چوک جانا غضب ہے۔ فرماتے ہیں۔

یہ سنا گیا کہ سجادہ نشین صاحب اور شاہ التفات احمد صاحب رودولی کے ایما پر یہ ناچ میں کمی کی گئی تھی۔ اگر یہ سچ ہے تو ہم کو روح مبارک حضرت مخدوم پاک کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جنکی توجہ سے ان غلامان صابر کو ایسے نیک کام کی طرف خیال ہوا۔ اگر اسی طرح رفتہ رفتہ اصلاح کیگئی تو ایکدن ناچ بالکل بند ہو جائیگا۔ اور یہی ہماری مراد ہے جس کو صابر صاحب سے مانگنے ہم امسال پیران کلیر حاضر ہوئے تھے۔

عبارت بالا میں زیر خط الفاظ کے جملہ پڑھ کر حلقہ بگوشان توحید کا جگر شق ہوتا ہے اور وہ متحیر ہو کر رہجاتے ہیں کہ یہ آواز مکمل توحید پر فخر کرنے والے گروہ کے کسی فرد کی زبان سے نکلی ہے یا رومن کیتھولک چرچ کے گرد نواح میں رہنے والی جماعت کے کسی رکن کی زبان سے؟ ہاں! یہ الفاظ کسی جاہل اور عام آدمی کی زبان کے نہیں بلکہ ایسے روشن دماغ اور صاحب دل کے قلم سے منسوب ہیں جنکی نسبت ہمیں حسن ظن ہے کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی تحدی سے واقف ہو۔ خواجہ حسن نظامی صاحب کو غالباً عَبْدَہٗ[1] کی ضمیر واحد سے شبہ ہوا ہے کہ خدا ایک بندے کے لئے کافی ہونیکا دعوی کرتا ہے۔ پس ایک سے زائد لوں

[1] ضمیر ہو نہیں بلکہ لفظ عبد ہے جو مفرد ہے۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

پر متصرف ہونا اُس کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ اسلئے سجادہ نشین اور شاہ التفات احمد صاحب کے خیال کو اس نیک کام پر متوجہ پاکر خواجہ صاحب موصوف کو حضرت مخدوم پاک کی روح مبارک کا شکر گذار ہونا پڑا۔ کیونکہ اگر ضمیر واحد[1] کی جگہ تثنیہ کی ضمیر ہوتی تو اس صورت میں ان دونوں صاحبوں کو متوجہ کرنا مطلب المطلوب کی قدرت میں ہونا ثابت ہوتا مگر نہیں وہ اپنی ذات خاص کے لئے بھی خدا کو کافی سمجھتے ہیں شاید جھجکتے ہیں ورنہ کیا ضرورت تھی کہ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ کی صداقت پر انگوٹھے کا نشان لگا چکنے کے بعد بھی صابر صاحب سے ایک معمولی سی مراد مانگنے کی دھن میں پیران کلیر تک چلے گئے مجھے خواجہ صاحب سے تھوڑا بہت نیاز حاصل ہے۔ وہ ایک نفس کش اور صاحب حال درویش ہیں اگر یہ کہتا ہوں کہ خاندانی اوراد یا تسخیر ہمزاد میں مستغرق رہنے کی وجہ سے ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ پر انکی نظر نہیں پڑی تو انکی کوتہ نظری کا اقرار کرنا پڑتا ہے اگر یہ کہوں کہ اس وعدہ خداوندی سے انکو تسکین نہیں ہوئی۔ تو اور شامت ہے۔ ہرچہ بادا باد میں کسی بدگمانی سے اپنے دامن کو آلودہ کرنا نہیں چاہتا۔ وہ خود ہی فیصلہ کرکے دونوں میں سے ایک شق پر ٹِک مارک (صاد) کردیں۔ تاہم یہی معلوم ہوجائیگا کہ دن کی پانچ نمازوں کی چوالیس رکعتوں میں چالیس پر چار مرتبہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ پڑھنے کا مخدوم کے دل پر کیا اثر پڑتا ہے۔

یہ نمونہ ہے اُس تعلیم کا جو ہمارے روحانی پیشواؤں سے ہمیں مل رہی ہے دوسروں کی قبروں سے مرادیں مانگتے ہیں اور اپنی قبروں کی پرستش کا راستہ صاف کر رہے ہیں ہمیں کیوں نہیں کہا جاتا کہ يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ کی وقعت کسی مختص الوقت اور مختص المقام ایکٹ کی طرح منسوخ یا زائد المیعاد ہوگئی ہے۔ یا اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ کا نافذ کرنیوالا احکم الحاکمین معاذ اللہ ریٹائر ہوگیا ہے۔ اسلئے اب انکے احکام واجب التعمیل نہیں رہے۔

اولیاء پرستی کے ڈیفنس میں یہ دلفریب عذر پیش کیا جاتا ہے کہ یہ بزرگ بارگاہ خداوندی میں امت کے وکیل ہیں۔ جو ہمارے مفاد اور حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں لیکن اس برباد کن خیال کی قرآن پاک نے خود ہی تضحیک کی ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ اور مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ کے الٹیمیٹم سے خدائے تبارک وتعالیٰ توسل اور سفارت کے تمام مفروضہ تعلقات کو قطع کرتا ہے۔ اولیاء اللہ بیشک مقربان الٰہی ہیں۔ مگر تقرب الی اللہ تو خشیۃ اللہ و عبودیت کا نتیجہ ہے۔ نہ الوہیت کا مبدء۔ ہمارا واجب الوجود خدا وحدہٗ لاشریک ہے اُسے نہ کسی سفیر کی حاجت ہے نہ مشیر کی ضرورت۔ اُسکی شان پارلیمنٹری گورنمنٹ سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے وہ ایک لازوال مختار کل قلمرو پر فرمانروائی کرتا ہے اگر وہاں جمہوری سلطنت ہوتی تو ہمارے زمانہ کے رسمی صوفی اُسے کب چین سے بیٹھنے دیتے؟ آئے دن خدائی الیکشن کا جھمیلا رہتا اور قرعۂ انتخاب خدا جانے کس کس بزرگ کے نام پڑتا۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کے تاکیدی ارشاد کی تبلیغ وتعمیل اُس بزرگ ذات والا صفات پر فرض ہوئی تھی جسکی دو حرفی تعریف ہے۔ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ پس جب اعلیٰ ترین نوع انسان کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کی حامی نہیں بھرتا۔ تو انکے خدام سے تم کیوں ناواجب توقعات رکھتے ہو؟ خدائے غیور کی غیرت کبھی پسند نہیں کریگی کہ اُسے چھوڑ کر تم بوسیدہ ہڈیوں سے جا جا مرادیں مانگو جو قبروں کو میلا کرنے والے چیلوں سے اپنے عالی شان مقبروں کو بھی صاف نہیں رکھ سکتیں۔

عبرت کی غرض سے قبروں کی زیارت مسنون ہے (فانها تذکرکم الموت) لیکن جس نیت سے آج کل عبادت نما زیارتیں کیجاتی ہیں اور دور دور مقامات سے باقاعدہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ ہرگز قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ جن بزرگان دین کے اعمال حسنہ کی بنا پر یہ علاوہ شرکیہ حرکات وضع کیگئی ہیں۔ اُنکا عمل اسلام کے دلفریب گلگونہ مقدس چہرہ پر خوشنما خال تھا۔ جو افسوس ہے کہ زائرین کی بے اعتنائیوں سے ایک بدنما [illegible] کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ یہ دیکھکر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ فقراء کے ظالم ہاتھ اس بتکدہ کا زوال کے مرتکب ہوسکے ہیں۔ وہ فقراء نہیں جن کے فقر کے ہر سہ حرف ف ق ر علی الترتیب فاقہ۔ قناعت۔ ریاضت کے معنوں میں لئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ انکی شان میں تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم الفقر فخری فرماتے ہیں۔ بلکہ وہ نمائشی فقراء جنکا فقر عبارت ہے ف سے فسق و فجور۔ ق سے قبر پرستی اور ر سے ریاکاری اور ایسے ہی لئے الفقر سواد الوجہ فی الدارین کا مصداق صحیح ہے۔ اسی فقر نے اسلام کو مجروح کیا۔ یہی فقر مسلمانوں کے تنزل کا باعث ہوا۔ اسی نے گداگروں۔ بیٹے و پوتے پیروں اور سجادہ نشینوں کے جسم میں سرایت کرکے انہیں مفت خوری کی عادت ڈالی اور قوم پر بیجا قناعت کا فالج گرایا۔

---

[1] ضمیر واحد کی جگہ تثنیہ کی ضمیر نہیں بلکہ لفظ عبد مفرد کی جگہ جمع کا صیغہ عباد ہوتا۔ کیونکہ ضمیر مفرد اللہ کی طرف پھرتی ہے۔ عبد کی طرف نہیں۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اگر کھوج لگایا جائے تو مسلمانوں کے تنزل کا سراغ یقیناً قبر پرستی کے یوم ملامت سے چلتا ہے۔ اور توجہات کو دینیات میں مخلوط کرنے والے اکثر حالتوں میں وہی حضرات نکلیں گے جو حاملان شریعت کو ظاہر پرست اور خشک ملا کے نام سے پکارتے ہیں۔ سچ پوچھو تو توحید کے رخ کے خط و خال انہیں ظاہر پرست علماء کے ممنون ہیں جنہوں نے اسلام کو ان صاحبان باطن کی دستبرد سے بچایا۔ مولانا شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ جیسے خشک ملاؤں کے بار احسان سے ہندوستان کی اسلامی دنیا اسوقت تک سبکدوش نہیں ہو سکتی جبتک کہ احسان شناسی کا ریخ قائم ہے۔ اول درجہ کے ظاہر پرست حقیقت میں یہی باطنیت کے مدعی ہیں۔ جو پتھر اور مٹی کے اونچے اونچے ڈھیروں پر پھول چڑھاتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے صدہا بزرگ کا خذی خانقاہوں میں مدفون پڑے ہیں جن کی ان ظاہر بینوں کو پرواہ تک نہیں۔ لہذا بڑے وثوق سے کہا جاتا ہے کہ مشائخ عظام کے عرسوں سے کسی ثواب کا افادہ یا استفادہ اصلاً مقصود نہیں ہے جسقدر اس دلچسپ رسم میں مجاوروں اور سجادہ نشینوں کی پرورش مرعی رکھی گئی ہے۔ ان غریبوں نے قناعت کا عملی نمونہ دکھانے کیلئے سعی اور محنت کے ہاتھ پاؤں توڑ کر اس ذریعہ فتوح الغیب کے سوا تمام دروازے اپنے پر بند کر لئے ہیں۔ یہی نکتہ ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب ان صابری مشائخ سے خوش ہیں "جو تمام سال مریدین سے چندہ جمع کرتے اور اس عرس میں لاکر خرچ کرتے ہیں۔" نیز اس وجہ سے کہ وہ (یعنی صابریہ مشائخ) ہر شخص کو حاضری عرس کی تاکید کرتے ہیں۔

آہ! یہ خواجہ صاحب وہی پولیٹکل اکاؤنٹنٹ ہیں جنہوں نے پچھلے دنوں مسلمانوں کی ضروریات زندگی پر تین کروڑ روپیہ یومیہ کا حساب لگا کر تاسف ظاہر کیا تھا۔ کہ غیر قوم کی جیبوں میں چلا جاتا ہے اور غالباً اسی طرح عیدین کی فضول خرچیوں کا بھی تخمینہ لگایا تھا۔ وہی حضرت اب پیران کلیر کے ایک معمولی عرس پر ڈھائی لاکھ مرد و عورت کی تعداد پر بھی ھل من مزید کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ وہ جمع اور ضرب کے قاعدے کیا ہوئے؟ وہ میزان مستوفی کی رقمیں کہاں گئیں؟ خواجہ صاحب! آپ کو فرصت نہیں تو مجھ ہی وہ قاعدہ بتا دیجئے فی نفر اوسط لگا کر میزان کر دوں کہ کس قدر رقم ریلوے کمپنیوں کے خزانے میں چلی گئی اور کتنا روپیہ مجاوروں کی مقدس اور متبرک توندوں میں جمع ہوا۔ اور سب سے آخر یہ کہ کس قدر ارباب نشاط کی نذر ہوا؟ کس برتے پر عرسوں میں انسداد رقص کی تجویزیں پاس ہو رہی ہیں۔ مضامین حسن

ملفوظات حسن۔ آسمانی مدد۔ قاری شاہ سلیمان صاحب کی تحریک وغیرہ کے عنوانوں سے جو اصلاحیں کیجاتی ہیں۔ وہ نہ پیشوایان مرحوم کے لئے خوش آیند ہیں نہ ملت کے لئے مفید۔ خود مصلحین کے نقطہ خیال میں ان بزرگوں کا ظاہری حیات کی قید میں، اگر رنگ معمول رہا ہے۔ اور اب بھی وہ جیتے جاگتے ہیں۔ پھر یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ یہ "**سماع خانے مزارات سے دور بنائے جائیں اور انہیں انکے محبوب اور مرغوب مشاغل سے محروم رکھا جائے**" یاد رکھو! قبروں سے دور ہو یا نزدیک۔ جس جگہ محفلیں گرماؤ گے۔ وہ اپنی روحانی غذا کی خاطر وہیں موجود ہونگے ؎

گرچہ صد مرحلہ دور است زپیش نظرم * وجہ فی نظری کل غداۃ وعشی

**باقی رہا رقص**۔ سو اس میں بھی انہی مزامیر سے کام لیا جاتا ہے جو سرود و قوالی میں استعمال ہوتے ہیں۔ فرق صرف صنفی کی تذکیر و تانیث کا ہے۔ مگر وہ ان ناپاک طبیعتوں کے لئے خطرناک ہے۔ جو یہاں نہ سہی چکلوں میں نفس پروری کریں گے۔ سیاہ نفس خدا رسیدہ اور حقائق و معرفت پرست درویشوں کو کاہیکا خوف ہے۔ وہ صرف معنے کو دیکھتے ہیں۔ اور غلطی کرتا ہے جو سمجھتا ہے کہ صورت پر ان کی نظریں رہتی ہیں۔ پس انہیں سب کچھ مباح ہے ؎

تفاوت کند ہرگز آب زلال * گرش کوزہ زریں بود یا سفال

اسلام کی حالت نازک اور مسلمانوں کا ادبار تقاضا کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کی تمام کوششیں اسپر صرف ہونی چاہئیں کہ **عرسوں کی رسم** جس سے شرک و بدعت کے جرمز (GERMS) یعنی کیڑے پھیلتے ہیں اور مسلمانوں کی پسینہ کی کمائی کا بیدریغ خون ہوتا ہے۔ یک قلم بند کر دیجائے۔ لارڈ کرزن جیسے با حکمت حاکم کو دو سطروں سے مضمون بنا لینے والے قلم اور پرنس آف ویلز کے ایسے عالیدرجت شہزادہ کو چار لفظوں سے متاثر کر دینے والی زبان سے آئندہ اگر مفید قوم مضامین نہ نکلو تو خواجہ صاحب کی خود غلطی پر مجھ دست تاسف ملکر رہجانا پڑیگا۔

راقم نواب الدین سوداگر چرم از امرتسر۔

## سشن جج امرتسر کا فیصلہ بابت طلاق ثلاثہ

امرتسر میں ایک مقدمہ مدت سے دائر تھا۔ ایک شخص مسمی جلال الدین ولد سادن قوم بڑھئی ساکن امرتسر کٹڑہ نہال سنگھ نے اپنی عورت کو مجلس واحد میں تین طلاقیں دیکر بموجب فتوے اہلحدیث پھر ملاپ کر لیا تھا۔ مگر عورت مذکورہ کے والدین نے عورت کو اپنے گھر میں روک لیا۔ اسپر جلال الدین مذکور نے دعویٰ

ahmadimuslim.de

بازو کیا۔ عدالت میں فریقین کی طرف سے علماء پیش ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے مذہب کے مطابق شہادت دی۔ جلال الدین مدعی اہلحدیث ہے اُس نے اپنی طرف سے جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو اور فریق ثانی نے مولوی نور احمد صاحب حنفی امرتسری کو پیش کرایا۔ گو ڈپٹی پیر نصیر الدین صاحب نے مدعی کا دعویٰ خارج کر دیا۔ اسپر مدعی نے سشن جج کے ہاں اپیل کیا۔ سشن جج نے بعد دیکھنے مسل اور سننے بیان فریقین کے یکم جون سنہ رواں کو فیصلہ کیا کہ اپیل منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ۔ گویا سشن جج نے اس بات کا فیصلہ کر دیا۔ کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک ہی ہیں جیسا کہ اہلحدیث کا مذہب ہے۔

## اہلحدیث کے قدردان غور سے سنیں

اخبار اہلحدیث میں باوجودیکہ مضامین عموماً ایسے ہوتے ہیں جو سب مسلمانوں کو مفید ہوں۔ تاہم اسکا نام اہلحدیث کیوں تجویز ہوا؟ صرف اسلئے کہ فرقہ اہلحدیث کی نسبت جو غلط خیالات مخالفوں نے پھیلا رکھے ہیں۔ انکی اصلاح اسی نام سے ہوگی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ سخت مخالف ہیں وہ تو اس نام کے سنتے ہی خریدنا تو کجا ہاتھ سے چھونا بھی کبیرہ گناہ جانتے ہیں۔ اسکے مقابلہ پر اراوت مندوں کو اسکی تلافی کرنی چاہیئے تھی۔ کہ خوب زور و شور سے اہلحدیث کی اشاعت کر کے ایسی حد تک پہونچاتے کہ اخبار اہلحدیث بھی ملک کے ممتاز اخباروں میں شمار ہوتا مگر افسوس کہ بجز معدود چند احباب کے عموماً اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اسی غرض سے اہلحدیث کا رڈ چھپوا کر جنکا نمونہ یکم جون کے پرچہ میں چھپ چکا ہے۔ مگر انکی مانگ بھی کوئی جوش و خروش سے نہ ہوئی۔ اسلئے اب آخری التماس یہ ہے کہ اگر ہمارے دوست اہلحدیث کے قدردان جنکو اہلحدیث کے نام سے انس اور گہری محبت ہو۔ وہ توجہ سے سنیں۔ کہ یا تو ہمت کر کے ہر ایک صاحب کم از کم دو دو مستقل خریدار بناویں جو کوشش کریں تو کچھ مشکل نہیں۔ یا اجازت دیں کہ یہ نام تبدیل کر دیا جائے۔ گو مضامین اور پالیسی یہی رہیگی۔ مگر جسی وحشت جس نام سے دور یا کم ہو جائے وہ رکھا جائیگا۔ اب زیادہ کہنے کی حاجت نہیں۔ قدردان خود ہی فیصلہ کر لیں۔

جو صاحب دو خریدار مستقل پیدا کرینگے۔ انکو علاوہ ثواب آخرت کے کتاب **تقابل ثلاثہ یا چودھویں صدی کا مسیح** دونوں کی قیمت ایک ایک روپیہ ہے) جو وہ پسند کریں بلا محصولڈاک ۲۔ ر انعام بھی دیا جائیگا۔ اور اہلحدیث کا رپورٹ میں انکے نام کا اظہار بھی ہوگا۔ یہ مضمون دو تین دفعہ چھپیگا۔

## نظم مرزا غلام احمد قادیانی (مندرجہ الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء)

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہوں — پھر گئیں آنکھوں کے آگے سوز دل پر ہونگے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھسے پوچھو غافلو! — ہو گئے ہیں اسکا موجب میرے جھٹلانیکے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسےٰ پکاریگی مجھے — اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانیکے دن

## جواب

ہے ہمارا حافظ و ناصر وہ رب العالمین — کیسا خدا ہم پہ نہ ہو دیں آپ کا جھٹلانیکے دن
اپنے قصے کی تمہیں گر خبر ہوتی بے شبہ — پھر نہ آنکھوں کے آگے آتے کبھی لانیکے دن
یہ تو واللہ آپکے ہاتھوں کی سب کرتوت ہے — ورنہ کیا معلوم تہو قسمت کے پھر جانیکے دن
خود غضبکے آ رہے ہو تم حق کو نہیں پہچانتے — اسکا موجب ہیں تمہارے کفر پھیلانیکے دن
نام عیسےٰ یوں لکھا اسکا وکیل یا یہ ادب؟ — ہے یہی ایمان تمہارا ہیچ سمجھانیکے دن؟
اس مسلمانی پہ تم اوتار پھر تم ہو بنے؟ — ہیں یہی تو آپکے قرآن سے ہو جانیکے دن
کون ہو تیرے سوا یوں دشمن ایمان و دین — ڈگمگا کر یوں دکھائے اپنے جھٹلانیکے دن
رو دیا ہر طالب حق سن تری غم خیزیاں — یہ فریب و مکر اور یہ جال پھیلانیکے دن
یہ طریقہ کیا یہی ہے موزوں بر ایں پیش فرش — گھر میں بیٹھے بیٹھے ہی لاکھوں کما کھانیکے دن
سچ بتاؤ کیا یہی سمجھے شعار اسلام کا؟ — لوٹ کر کھانے کو اور گمراہ کر جانیکے دن
گر یہی حالت رہی تو آ رہیگی خدا غافلو! — سب بپے کا دیاں کے فنا ہو جانیکے دن
تیرہ وحشت آئیگا جب یوں جگہ جگہ تیرا — تا بہ کے قائم رہیں پھر فتنہ پھیلانیکے دن
جبتلک دعوی نبوت ہے یہ ہنگامہ و شرو — آپکے گمراہ اور دجال کہلانے کے دن
واہ مسلمانی تمہاری نظم بھی ایسی ہی — جسمیں ساری خلق سے مانگیں ہیں جانیکے دن
اسلئے میں چھوڑ کر اسکو کروں تجھ سے دعا — فضل سے اور لطف سے اب پھیلانیکے دن

## مناجات

تجھ سا کوئی نہیں ہے اے مرے مولا رحیم — فضل سے اب ختم کر دجال کے آنیکے دن
صد تحیات و سلام اسپر کہ جو بتلا گیا — ایسے دجالوں کے سب آ چکے ہیں جانیکے دن
ورنہ امت کب سمجھتی ایسے دجالوں کو مکر — گر نہ بتلاتا وہ اس گمراہ کے آنیکے دن
ہم تو عاجز ہیں گناہوں کے ہیں اپنے معترف — فضل سے ہی لا مرادیں ساری بر لانیکے دن
اپنے مطلب کیلئے یہ دیں کو کرتا ہے خراب — جلد لا یا رب تو اسکو ٹھیک ہو جانیکے دن

**چودھویں صدی کا مسیح**
مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰ قیمت مجلد ۱۲ ۔ عہ
**الہامات مرزا**
مرزا قادیانی کی نبوت کی چولیں اسی رسالہ نے ڈھیلی کر دیں اور اسکی بڑی بڑی مشہور پیشگوئیوں کی لاجواب تکذیب کی تو اسی رسالہ نے
قیمت ۵ ر
**مینیجر اہلحدیث امرتسر**

تیری بندوں کو تو یہ لینو نہیں دیتا ہے چین | اب تو اسکی خود خبر لے اور دکھا جانیکی دن
دے ہدایت تو اسے چشم بصیرت اسکی کھول | مانگتا ہو سب تیری بندوں کی مرجانیکی دن
گر نہیں جاتی تو پھر خس کم جہاں سب پاک ہو | اور چلو جائیں تیری خلقت کی گھبرانیکی دن
ہے یہ وہ دیں جسکو تو نے کامل و اکمل کیا | پھر یہ بدخواہ مانگتا ہو اسکو مٹ جانیکی دن
یہ تو وہ دیں ہے کہ جسکا آپ تو حافظ بنا | پھر یہ دشمن لا رہا ہے اسکو مرجھانیکی دن
رکھ ہمیشہ فضل سے اپنے اسے آزاد شرشد | سبز و شاداں اور نہ آویں اسپہ مرجھانیکی دن

الراقم یکے از سابق دار و تمنان مرزا غلام

## پیدا ہوتے ہی ایک بچہ کا باتیں کرنا

بازیل واقع امریکہ کے ایک کسان کی عورت نے ایک ایسی لڑکی جنی جو پیدا ہوتے ہی ماں سے باتیں کرنے لگی - یہ ولادت ایک زیتون کے درخت کے نیچے ہوئی - جننے کے بعد عورت اپنی لڑکی کو لیکر قریہ کی جانب جہاں اسکا مقام تھا روانہ ہوئی - راستہ میں جب درد سے کراہنے لگی - تو لڑکی یہ کہتی سنائی دی - کیوں اماں کراہتی کیوں ہو ؟ عورت ڈرگئی اور بچہ کو زمین پر پھینک کر بھاگنے لگی کہ کہیں شیطان نگا نہ گھونٹ دے - مگر لڑکی کو روتے دیکھکر پھر ماتا کا جوش ہوا اور سمجھی کہ میرا وہم تھا کہیں پیدا ہوتے ہی بچے بھی باتیں کرتے ہیں - اور اٹھا لے آئی جب ذرا نزدیک آئی تو پھر لڑکی کو یہ کہتے سنا اماں جان مجھو اٹھاؤ - کیا میں تمہارا بچہ نہیں - ایکی مرتبہ ایسی بھاگی کہ مکان پر جاکر ہی دم لیا - اور شوہر سے سب ماجرا کہا وہ بھی حیران ہوگیا - گاؤں کے مجسٹریٹ کے پاس گئی اور کیفیت سنائی وہ بھی ہنسا اور کچھ آدمی لڑکی کو اٹھالانے کے لئو انکے ہمراہ گئے - آدمی آئے اور لڑکی کو اٹھالے گئے - راستہ بھر لڑکی اسطرح روتی تھی کہ جیسے کوئی نوجوان روتا ہے - مجسٹریٹ بھی اسے دیکھکر حیران ہوا کیونکہ ظاہری بناوٹ کوئی پانچ برس کے بچہ کی تھی - جب مجسٹریٹ نے اس سے بات کی تو اس نے جواب دیا " میں کوئی عجیب مخلوق نہیں ہوں " اس کے بعد مرگئی - اور تحقیقات کے لئے لاش ہسپتال میں رکھی ہوئی ہے - اور اطراف و اکناف کے ڈاکٹر تحقیقات کے لئو چلے آتے ہیں کہ وہ کون جدید راز تھا جو اس ننھی جان کی گویائی کا باعث ہوا - اگر اس طرح کی کوئی بات ثابت ہوگئی تو موجودہ علم طب ایک اور بھی نقصان پا جائیگا - (داگی اخبار)

(اہلحدیث) سائنس اور نیچری چونکہ حضرت مسیح کی ولادت پر معترض تھے قدرت نے اپنا کرشمہ دکھا دیا -

تفسیر ثنائی چار جلدیں معہ محصول - عہ - مغفوات مرزا - رسوم اسلامیہ اسرار الصلاۃ علیکم السلام خصائل النبی اسرعیر الحمد بہت اور امرتسر

## مرزا صاحب قادیانی کا پوتہ علیگڈہ کالج میں

اس عنوان سے اخبار الحکم قادیان نے ان لوگوں کے سوالات کے جوابات دئے ہیں جنہوں نے مرزا صاحب کے پوتے عزیز احمد کے علی گڈہ کالج میں داخل ہونے پر کئے ہیں کہ اسلامیہ کالج لاہور کو چھوڑ کر علی گڈہ کیوں گیا اور کہ وہاں کی صحبت کا برا اثر اسے نہ ہوگا ؟ وغیرہ - مگر اہلحدیث کا اعتراض علیگڈہ کالج کے داخلہ پر نہیں بلکہ سرے سے اس نسبت پر ہے کہ عزیز احمد کو مرزا قادیانی کا پوتا کیوں کہا جاتا ہے جبکہ عزیز احمد کے والد ماجد مرزا سلطان احمد ہی کو مرزا صاحب نے اپنی بیٹوں کی فہرست میں نہیں لکھا - تو انکی بیٹے کو پوتہ کیوں کہا جاتا ہے - مرزا صاحب مواہب الرحمن صفحہ ... پر لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے چار بیٹے دئے ہیں حالانکہ مرزا سلطان احمد اور انکے بھائی مرزا فضل احمد کو بیٹوں میں گنتے تو چھ ہوتے - پھر یہ آج کیا بات سننے میں آتی ہے کہ مرزا سلطان احمد کے بیٹے مرزا عزیز احمد کو مرزا غلام احمد کا پوتہ کہا جاتا ہے ؟ شرم!

شاید ناظرین کو خیال ہو کہ یہ کیا بات ہے کہ جب مرزا سلطان احمد مرزا غلام احمد کا بیٹا ہو - بیٹا بھی ایسا لائق بیٹا کہ آج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ڈپٹی) ہے - پھر کیوں ایسے لائق بیٹے کو مرزا صاحب نے بیٹوں میں نہیں گنا - اسکا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کا من گھڑت اصول ہے کہ جو کوئی میرا مخالف ہے وہ ناجائز مولود ہے اسی غلط اصول پر شاید بنا کرکے لائق بیٹے کو اولاد سے الگ کر دیا ہے - کیونکہ مرزا سلطان احمد مرزا صاحب قادیانی کو مسیح مہدی نہیں مانتے -

بہر حال یہ ایک عقدہ لاینحل ہے کہ جس شخص کو اپنا بیٹا نہیں بنایا گیا اسکے بیٹے کو پوتہ کیوں کہا گیا - کیا الحکم اسکا جواب بھی دیگا ؟

## شیخ عبدالحق صاحب کا دورہ

جناب مولانا صاحب السلام علیکم - آپ کو معلوم ہو - میں نے آج کل قوم سنتال میں خوب زور کے ساتھ اسلام کو پھیلانا شروع کیا ہے اللہ پاک چند روز میں بہت ہی بڑی میری محنت کا پھل ظاہر کریگا - چار روز تک زبان سنتالی میں ہر دو ادیان قرآن مقدس کی منادی بڑی زور سے ہوئی - ہزاروں لوگ سنکر خوش ہوئے - یہ اول دفعہ ہوا ہے کہ ہر دو ادیان میں خالص توحید کا وعظ اس نے اپنی مہربانی سے جاری کروا دیا - آپ اور سب پڑھنے والے دعا کریں - اللہ اپنے دین کو ترقی دے - اور سنتال لوگوں میں دین جاری ہو -

ایڈیٹر - خدا آپکا ساتھی اور حامی ہو -

# فتاویٰ

**س نمبر ۲۲۳** - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دو فریق اہلحدیث ہی ہیں ایک کہتے ہیں کہ جمعہ میں خطبہ کے اندر وعظ اردو زبان میں ہونا چاہیے۔ اور فریق ثانی کا قول ہے۔ کہ اردو زبان میں اور خطبہ کے اندر وعظ نہیں ہونا چاہیے یہ بدعت ہے۔ اگر وعظ ہو بھی تو بعد نماز جمعہ کے ہو۔ ان دونوں میں کون حق پر ہے۔ اور کون ناحق پر۔ اسکا جواب مدلل ہو جانا چاہیے۔ اگر مناسب سمجھیں تو مولانا حافظ عبد اللہ صاحب و مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی و مولانا شمس الحق صاحب ڈیانوی بھی کچھ تحریر فرماویں کیونکہ اسکے اوپر یہاں بہت زد و کد ہو رہا ہے ہر دو فریق کیجانب سے۔

(عبد الرحمن و فضل الرحمان از پٹنہ)

**ج نمبر ۲۲۳** خطبہ میں وعظ ہونا چاہیے۔ بغیر وعظ کے خطبہ ہی نہیں ہوتا حدیث شریف میں آیا ہے۔ کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقرء القرآن و یذکر الناس (مشکوٰۃ) یعنی آنحضرت خطبہ میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرمایا کرتے۔ یہی مذہب تمام علماء سلف کا ہے۔ حنفیہ میں سے صاحبین [illegible] کی عبارت یوں ہے۔ نزد صاحبین فرض آنست کہ ذکر طویل باشد و در خطبہ خواندن مشتمل بر حمد و صلوٰۃ و تلاوت قرآن و وصیت مر مسلمانان را و استغفار برائے نفس خود و برائے مسلمانان نزد اکثر ائمہ فرض سنت و نزد امام ابو حنیفہ سنت ست ترک آن مکروہ - ایک حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت نے اثناء خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی شخص امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت آئے تو مختصر سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔ (مسلم) بخاری مسلم کی روایت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبہ العید کی کیفیت یوں آئی ہے فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفہم فیعظہم ویوصیہم ویأمرہم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشئ امر بہ ثم ینصرف یعنی بعد نماز آپ کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ پس آپ انکو وعظ فرماتے اور نصیحت کرتے اور حکم کرتے اور اگر آپ کسیطرف فوج روانہ کرنے کا ارادہ رکھتے تو اوسی خطبہ کی حالت میں حکم دیدیتے یا کسی چیز کا حکم کرنا چاہتے تو کر دیتے بعد ازاں پھر جاتے۔ اس حدیث سے خطبہ میں وعظ و تذکیر کا مفصل ثبوت ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سیاسی احکام بھی خطبہ میں کہے جا سکتے ہیں۔ اب اگر امیر المومنین ہو یا امیر المومنین کا نائب اور انچیف فوج کہیں بھیجیں جو دیسی زبان کے سوا عربی جانتی نہو تو کیا امیر المومنین انکو عربی ہی میں کہیگا کہ اذہبوا الی کذا اذہبوا الی کذا۔ کیا وہ اتنا سنکر تعمیل کر سکینگے یا نہ کرینگے۔ تو گنہگار بھی ہونگے واللہ۔ اگر امیر المومنین ایسا کریگا تو بڑا ہی فضول گو سمجھا جائیگا۔ کہ اوسکی مثال دنیا میں نہو گی۔ علاوہ اسکے حضرت عمر سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذرہ دیر کر کے آئے اور حضرت عمر اسوقت خطبہ پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر نے کہا ایۃ ساعۃ ہذا (یہ کیا وقت ہے) حضرت عثمان نے عذر کیا۔ ما زدت ان سمعت النداء وما زدت علی ان توضأت (یعنے تو اذان سنکر صرف وضو ہی کیا ہے۔ کوئی دیر نہیں کی) اس پر حضرت عمر نے اور غصہ ظاہر فرمایا۔ والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالغسل (ترمذی) کیا تو نے صرف وضو ہی کیا ہے۔ حالانکہ تو جانتا ہے۔ کہ پیغمبر خدا نے جمعہ کے روز غسل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس ساری گفتگو سے یہ تو صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ خطیب کسی ایسے شخص کو جو دیر سے آئے خاص خطاب بھی کر سکتا ہے۔ اور وہ بھی جواب دے سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آجکل اگر [illegible] تو عربی زبان میں یہ گفتگو ہو یا دیسی میں لیکن عربی زبان مخاطب نہیں جانتا تو کچھ شک نہیں کہ ایسی گفتگو نہ صرف بیکار ہو گی بلکہ تمام دنیا کے عقلاء ایسی حرکت کرنے والے خطیب کو پرلے درجہ کا احمق جانینگے اور اگر دیسی زبان میں ہو گی۔ تو پھر وعظ کا ہونا ثابت۔

ایسی حدیث سے اوس شبہ کا جواب بھی ہو سکتا ہے۔ جو مانعین ترجمہ کیطرف سے عموماً کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خطبہ میں غیر عربی زبان میں وعظ کہنا سنت ہوتا تو صحابہ کرام جب دوسرے ملکوں میں گئے تھے۔ تو انہوں نے کیوں نہ کیا۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے۔ کہ ایک کام جو بروایت صحیحہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو تو اوس پر عمل کرنے کیلئے صحابہ کا طریق عمل بھی دیکھا جائے کچھ ضرورت نہیں لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ہاں جو کوئی کسی ایسے کام کو جو آنحضرت سے ثابت ہو ترک کرے اوسکی طرف سے کسی قسم کا عذر ہونا چاہیے۔ کہ اوس فعل کے ثبوت میں شک ہو جاتا ہے۔ دوم صحابہ کرام جب غیر ملکوں میں گئے اول تو نہ وہاں کی زبان سے واقف تھے نہ وہاں کے لوگ اس کثرت سے مسلمان ہو کر شریک جمعہ ہوتے تھے۔ کہ انکی خاطر

ahmadimuslim.de

دیسی زبان میں وعظ کہنے کی ضرورت ہوتی جب اس ملک کے لوگ بکثرت مسلمان ہوگئے تو وہ عموماً میل جول کی وجہ سے کم و بیش عربی سے واقف ہو گئے تھے۔ جیسے آجکل چھاؤنیوں میں رہنے والے معمولی انگریزی بول چال سے واقف ہو جاتے ہیں۔ علاوہ اسکے صحابہ کا طرز عمل غایت مافی الباب معلوم نہیں کہ دیسی زبان میں وعظ کرتے تھے یا نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ عدم العلم سے عدم شئی لازم نہیں آتا۔ فافہم۔

خطبہ کے وقت امام کا پشت بقبلہ اور منہ بروئے حاضرین اونچے مقام پر کھڑا ہوتا تھا۔ یہیں کتاب بلکہ یا ایہا الناس کہنا ہی سلیم الفطرت آدمی کو ہدایت کر رہا ہے۔ کہ یہ کچھ ہم کو سمجھانا چاہتا ہے۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ وعظ ہی کیلئے ہے۔ یہی ایک وقت اسلام نے مسلمانوں میں روح پھونکنے کا رکھا تھا۔ افسوس کہ مولویوں کی غلط فہمی سے یہ بھی جاتا رہا۔ سامحہم اللہ

جہانتک مجھے معلوم ہے۔ ہر سہ اصحاب جنکو یہ سوال ہے یعنی جناب مولوی عبدالعزیز صاحب جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب جناب مولوی ابوالطیب محمد شمس الحق صاحب بھی خطبہ میں وعظ کے قائل ہیں بلکہ کرتے ہیں۔

اس مسئلہ کو مزید تفصیل سے دیکھنا ہو تو رسالہ اہلحدیث کا مذہب دیکھو۔

**س نمبر ۲۲۴۔** از روئے عقاید اسلامیہ بندوں کی جزا و سزا یوم الحساب پر مقرر رکھی گئی ہے۔ روز قیامت میں جناب رب الارباب بندوں کا حساب لیکر اعمال صالحہ و افعال سیئیہ کے اعتبار سے جنت و دوزخ میں داخل کریگا۔ اور یہ معاملہ بعث و نشر و حشر پر موقوف رکھا گیا ہے۔ پس یہ جو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بندہ گنہگار کو قبر میں عذاب کیا جاتا ہے۔ یہ کیسی بات ہے۔ قبل از حساب و انصاف یہ سزا کیسی اور قبر میں تو جسم بے روح رہ جاتا ہے۔ پس عذاب کی تکلیف بدن بیجان کو کیونکر محسوس ہوتی ہوگی۔ اور اگر یہ کہا جاتا ہے کہ بندہ قبر میں زندہ رہتا ہے۔ تو اس سے قبر پرستوں کے قول کو تقویت ہوتی ہے کہ کہا کرتے ہیں کہ اہل قبور ہماری التجائیں سنتے اور مرادیں برلاتے ہیں۔ ماسبکا مدلل و معقول جواب انعام فرما کر سائل کی طمانیت کلی کیجائے۔

(محمد شیخ احمد از باسم ملک برادم)

**ج نمبر ۲۲۴۔** جزا و سزا مرتے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے متقیوں کو فرشتے جب پاکیزہ حالت میں روح قبض کرتے ہیں۔ تو سلام کہتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس آیت اور اس کی ہم معنے اور کئی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک و بد اعمال کا نتیجہ مرتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ حدیث کا مضمون یہی ہے۔ من مات فقد قامت قیامتہ یعنے جو مرا اسکی قیامت تو قائم ہوگئی۔ یہ آرام یا تکلیف قبر کے حساب کی صفائی یا عدم صفائی پر ہے مگر اس کے علاوہ محشر میں جو ایک عام یوم الفصل ہے عام فیصلہ کیا جائیگا۔ اس روز جنت کا داخلہ ان لوگوں کو ہوگا۔ وہ آخری ہوگا۔ اور قبر میں جو جنت کا داخلہ ہوگا یہ ایک آسائش کا نام ہے۔ اسکی حقیقت بیان نہیں ہو سکتی کسی قدر تمثیلاً بیان اسکا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ قبر پرستوں کا اس سے کوئی مطلب پورا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو لوگ قبروں میں گرفتار عذاب ہیں ان سے تو انکا بھی کوئی مطلب نہیں۔ البتہ نیک بختوں کی نسبت سو دنیا کی زندگی میں جبکہ وہ ہمارے بیچ میں رہتے تھے۔ ہماری باتیں سنتے تھے۔ ہم ان کی سنتے تھے اس حال میں تو انکو یہ قدرت نہ تھی۔ کہ ہمارا کوئی اہم کام باختیار خود پورا کر سکیں۔ خدا تعالیٰ اپنے محبوب سید الانبیاء علیہم السلام کو فرماتا ہے قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا یعنی اے نبی! تو کہہ کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ جب سید الانبیاء کو یہ ارشاد ہے تو باقی لوگوں کا کیا شمار ہے۔

**س نمبر ۲۲۵۔** زید نے ہندہ سے نکاح کیا۔ اور زید کے ایک لڑکی زوجہ اول سے تھی۔ اور ہندہ کے لڑکا بطن ہندہ سے شوہر اول کا تھا۔ ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(محمد یوسف از فیض آباد)

**ج نمبر ۲۲۵۔** دونوں میں کوئی رشتہ حرمت کا نہیں ہے۔ اسلئے نکاح انکا جائز ہے۔ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ

**س نمبر ۲۲۶۔** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں زید نے ہندہ سے نکاح کر کے تخمیناً پانچ یا چھ سال کا عرصہ ہوا ہندہ بد زبان شاید کچھ کم دن اپنے مکان میں ہندہ کو رکھ کے دوسری فاحشہ کے فراق میں مبتلا ہو کر اپنی منکوحہ بی بی کو اپنے مکان سے نکال دیا۔ اور اس فاحشہ سے بعد ہونے ایک اولاد کے نکاح کر لیا۔ ہندہ زید سے نفقہ چاہتی ہے۔ نفقہ بھی نہیں دیتا۔ طلاق چاہتی ہے تو بھی طلاق نہیں دیتا۔ ہندہ حاکم کلکٹر کے پاس دعوی کرنے سے عاجز ہے۔ کیونکہ غریب ہے دوسرا

... اس کا نکاح تو بطریق اولیٰ فسخ ہو ... بشرطیکہ خلع و استعداد نکرے ... نکاح کرا سکتی ہے ...

# انتخاب الاخبار

نگینہ اور بجنور میں پھر آریوں نے سر اٹھایا ہے۔ مباحثہ کی تحریکات فریقین (مسلمانوں اور سماجیوں) میں ہو رہی ہیں۔ مسلمانان نگینہ کہتے ہیں کہ مباحثہ تو پہلے ہو چکا ہے۔ اب اگر ہو تو منصف مقرر ہو۔ لیکن آریہ منصف سے انکار کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی واعظ کا لڑکا جو چوری میں پکڑا گیا تھا۔ پولیس سے عدالت میں چالان ہو گیا۔ ۳۰ جولائی کو پیشی ہے۔ افسوس مولویصاحب کو اس ضعیفی میں نالائق اولاد سے سخت تکلیف پہنچی۔ اس سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس نالائق کی حمایت کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ لَا تَكُنْ لِلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا (یعنی بدمعاشوں کے حمایتی نہ بنا کرو)۔

پٹنہ میں اس ہفتہ دو ہندو مسلمان ہوئے ایک کا نام عبدالرحمٰن اور دوسرے کا نام فاطمہ رکھا گیا۔

مولوی عبدالرحیم صاحب ضلع بیر بھوم بنگال کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعاء خیر کی استدعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا۔

لاہور میں وبائی امراض چیچک وغیرہ کے علاج کے لئے عنقریب ایک ہسپتال بنایا جائیگا۔ ہسپتال کی عمارت کے نقشہ صیغہ تعمیرات میں بنائے جا رہے ہیں۔

باب عالی نے مزید ترکی فوج اور سامان جنگ روم و ایران کی متنازعہ سرحد پر بھیجدیا۔ ایرانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے باب عالی سے شکایت کی کہ ایسی کارروائی سے دونوں سلطنتوں کے تعلقات میں کشیدگی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

طفلس کے قریب سرحد روم و روس پر چند ترک روسی سرحد میں سے لکڑی کاٹتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ ترکی سپاہیوں نے مداخلت کر کے ترکوں کو چھڑا لیا۔ اس بات پر روسیوں اور ترکوں میں لڑائی ہو گئی۔ ترکوں اور روسی سرحدی گارڈوں میں آپس میں بندوقیں چلیں۔ ایک روسی سپاہی اس ہنگامہ میں مارا گیا۔

روس میں یہودیوں کے کشت و خون سے روس کے سرکاری نقدات زر کی قیمت بہت ہی کم ہو گئی۔

قیصر جرمنی نے ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے جرمن تجارتی جہازات کی تعداد کے بکثرت بڑھ جانے سے بڑی خوشی ظاہر کی اور بیان کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ تمام دنیا میں امن و امان رہے۔

قیصر جرمنی نے سلطان روم کے دو بیٹوں کو نشان عقاب کے اعلیٰ تمغے عطا کئے۔

ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان جو افغانی اخبار نکالنا چاہتے ہیں انکے متعلق مزید کیفیت معلوم ہوئی ہے۔ کہ ۱۵ سال قبل امیر عبدالرحمن مرحوم نے بھی کابل سے ایک نیم سرکاری اخبار جاری کرنا چاہا تھا۔ اور دہلی سے ایک لیتھو پریس منگا کر منشی عبدالرزاق نامی ایک شخص کو اسکا چارج دیدیا تھا۔ مگر کچھ تو منشی عبدالرزاق کے انتقال اور کچھ نامہ نگاروں کی کمی کی وجہ سے اخبار نہ نکل سکا۔ پریس اسوقت سے جاری ہے۔

دیر کی نزاع کیوجہ سے چترال کی سڑک پر آمد و رفت منقطع نہیں ہوئی۔ تازہ ترین خبریں مظہر ہیں کہ میاں گل اور ان کے معاون خوانین نے بادشاہ خان کی اطاعت قبول کر لی۔

انجمن حمایت اسلام کا جو ڈپوٹیشن امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہے۔ اس کی یہ غرض ہے کہ کالج کی عمارت کے لئے چندہ اور دس سال کا وظیفہ پیشگی طلب کرے۔

ایک جاپانی جہاز باربرداری بحیرہ کوریا میں ایک کان سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ اور پچاس آدمی ہلاک ہوئے۔ اس کے متعلق اس سے زیادہ ابھی تک اور کوئی اطلاع نہیں ملی۔

جلالتمآب سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ شہر بروصہ جو دولت عثمانیہ کا قدیم مرکز حکومت اور قدیم آل عثمان کی عظمت و جلال یادگار ہے ایک ٹریننگ اسکول کھولا جائے تاکہ مدرسوں کے لئے اچھے معلم اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مدرس دستیاب ہو سکیں۔ سکول کے ساتھ ایک ابتدائی مدرسہ بھی کھولا جائیگا۔ علاوہ بروصہ کے مضافات میں ۲۰ ابتدائی مدرسے بھی قائم کئے جائینگے۔ اس قسم کی مسلسل اور مستقل خبریں پڑھ لینے کے بعد کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ سلطان المعظم ملک کی اصلاح تعلیم سے غافل ہیں؟ ایک بڑی وسیع حکومت کی اصلاح ایک لمحہ میں نہیں ہو سکتی۔ جو تہائی صدی کوشش میں صرف ہو گئی۔ جب کہیں جا کر اتنا موقعہ ملا کہ مدرسوں کے قیام سے ملک کی جہالت دور کیجائے۔

پال مال گزٹ لنڈن نے "اسلام کی اشاعت افریقہ میں" کے عنوان سے ایک مبسوط مضمون لکھا تھا جس میں اس نے نہایت حیرت کے ساتھ یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اسلام جس سرعت کے ساتھ افریقہ میں پھیل رہا ہے۔ اسکو دیکھتے ہوئے یہ امید قائم کی جو عنقریب یہ وحشی خطہ اسلام کے زیر اثر آ جائیگا۔ غلط نہیں ہو سکتی۔

قلعہ لاہور کے قریب کئی مویشی میدان میں مارے گئے تھے۔ پتہ کچھ نہیں چلا۔ ۳ جون کو ذبح کے قریب ایک بھینس کو کسی نے زہر دیدیا جس سے بھینس مر گئی۔ مالک سامنے آ گیا وہ چور پکڑے گئے۔ اور چار پانچ بھاگ گئے۔ پولیس بھی موقع پر آ گئی۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

۲۵ انعام
پچیس روپیہ
عبدالحمید عمر ۱۸ سال
رنگ گندمی۔ بدن
گول۔ میانہ قد
سر پر پیشانی کی
طرف ایک زخم
کا نشان ہے
جوتوں میں تقریباً
ایک بالشت ہے
اردو اور کچھ انگریزی
بھی جانتا ہے ہانگ
کانگ سے کلکتہ کی
راہ امرتسر کو آنا
تھا۔ ابتک یہاں
نہیں پہنچا۔ اگر
کوئی صاحب اسکا
پتہ بتلائیں گے
اور مسٹر سے آ دیگا
یہاں پہنچا دیگا
تو علاوہ شکریہ کے
تنظیم ہونے کا
۲۵ سے
انعام بھی پائیگا
خاکسار
الٰہی بخش ساکن
امرتسر کٹڑہ
سنگھ کوچہ

ahmadimuslim.de

# کتبخانہ اہلحدیث

**الہامی کتاب** | وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ **قیمت** .. .. ۱۰/

**حق پرکاش** | آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جنکا مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے **قیمت** .. .. ۱۲/

**آیات متشابہات** | اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق **قیمت** ۸/

**تہذیب** | اہل مہنود کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں **قیمت** ۸/

**ترک اسلام** | بابو عبدالغفور (نو آریہ دہرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا مفصل اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل **قیمت** .. .. ۶/

**ادب العرب** | صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے۔ کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ **قیمت** .. .. ۸/

**اسلامی تاریخ** | آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ اور حکایات بچوں کیلئے بہت مفید ہے۔ **قیمت** .. ۱/

**خصائل النبی** | شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے مفید ہے۔ **قیمت** .. .. .. ۱/

**تغلیب اسلام** | بجواب تہذیب اسلام عبدالغفور نو آریہ دہرم پال)

**جلد اول** .. **قیمت** .. .. .. ۵/
" دوم .. .. .. " .. .. ۶/
" سوم .. .. " .. .. ۵/
" چہارم ۔ چھپ رہی ہے ۔ ناظرین رہیں۔

**المشتہر**
**مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر**

---

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ دستیاب ہو سکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لونگی سادہ عـہ سے صمہ تک فی عدد | کلاہ سادہ ۶ ر سے ۹ تک فی عدد |
| " زرین بے " عـہ " " | " زرین عـہ " صمہ " " |
| " اوڑھنی کی عـہ " سے " " | رومال ریشمی ۸ ر " سے " " |
| ازار بند سوتی ۲ ر " ۴ ر " " | کمبل ولیسی سے ر " صمہ " " |
| " ریشمی ۱۲ ر " سے ر " " | لوئی سفید معہ " عـہ " " |
| تہبان گبرون بارکیک موٹا للعہ " عـہ " | پٹی ولیسی ادنی ۱۲ ر " ۱۴ ر فی جوڑہ |
| جوتہ ساخت لودانہ عـہ " للعہ " | " پشمینہ سے " صمہ " " |
| " زرین ہوشیار پوری عـہ " عـہ " | جراب دوستانہ ادنی ۸ ر " عـہ " |
| جراب دوستانہ سوتی عـہ " سے فی جوڑ | پٹی مسیح عـہ " عـہ " |
| رومال سوتی عـہ " عـہ " | " بٹیالہ عـہ " عـہ " |
| فوجی زین خاکی ۱۲ ر گز " عـہ " | کمبل فوجی للعہ " عـہ " |
| صافہ نشری اودہ سے " صمہ " | چادر پشمینہ عـہ " صـہ " |
| " خاکی بے " عـہ " | بنیان پاجامہ ادنی بے " صمہ " |
| رنگین لوئی ۲ گز طول ۱ گز عرض صمہ سے | " سوتی ۶ ر " عـہ " |
| چوتہی دو دو تہی سے " بے " | پٹی ہٹ کی کوٹ فی تہان ۸ ر " عـہ وگز |
| دری بڑا ئی پلنگ عـہ " سے " | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |
| " فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔ | |

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں کمربند سیٹل ۔ زین پوش ۔ بہاولپوری سوتی و زرین پیچ ادنی و سنہری و ریشمی ولیس اونی و سنہری و ریشمی وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کو ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

**نوٹ** ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد سے پیشگی پر ارسال کیجائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

**المشتہر**
**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ**

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

REGISTERED L. № 352

THE AHLHADIS AMRITSAR

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... ٫عہ

والیان ریاست سے ... سے

روساو جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲/

چھ ماہ کے لئے ... ...

ممالک غیر سے سالانہ ... ...

**اجرت اشتہارات کا**

فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

**اغراض ومقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد وضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وصول نہ ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

| نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ | جلد ۳ |
|---|---|---|

ضروری اطلاع

خریدار زیادہ دیر نہ لگائیں ورنہ شکایت معاف اور ان کو پوسٹ بکس کی خدمت میں کسی خط بھیجکر ڈاک کا انتظام ہو کرائیں۔

مینیجر

## بقیہ تصدیق الاحادیث

(پچھلے نمبر میں اس مضمون نے)

ایک شخص حنفی مذہب نیچری مذاق کے اشتہار میں سے ۱۴ نمبروں تک جواب لکھے تھے۔ آج بقیہ کا جواب لکھتے ہیں:-

**سوال نمبر ۱۵[1]** صحیح مسلم کی حدیث اذا دبغ الاھاب فقد طھر اور ترمذی میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے - ایما اھاب دبغ فقد طھر ان دو حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد دباغت کے ہر حیوان کا چمڑا پاک ہوجاتا ہے اور داؤد ظاہری ولیث بن سعد اور بعض اہل الظواہر اس بات کے قائل ہوگئے ہیں کہ سور کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے شاید یہی انکا جواب ہو۔ مگر حنفیوں کے نزدیک قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر سے ہر ایک چیز سور کی نجس سمجھتے ہیں اور وہ فانہ کی ضمیر خنزیر کیطرف پھیرتے ہیں۔ بخلاف ان لوگوں کے کہ جنکا ذکر اوپر ہوچکا کیونکہ وہ فانہ کی ضمیر لحم کیطرف پھیرتے ہیں۔ پس ان کے نزدیک صرف سور کا گوشت نجس اور دوسری سب چیزیں سور کی نجس نہیں۔ جیسا کہ صاحب ہدایہ میں لکھا ہے کہ صرف سور کا گوشت نجس ہے اور باقی میں متنفر ہوں کہ کسی حیوان کا چمڑا قابل استعمال نہیں بتاتا ہے بموجب دو حدیثوں مسطورہ بالا کے اور کسی حیوان کا ناقابل فاعتبروا یا اولی الابصار

**جواب نمبر ۱۵** - اس مسئلہ میں چند مذہب ہیں جنمیں ایک مذہب بروایت صاحب نیل یہ ہے کہ ہر ایک قسم کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے مگر خاکسار راقم کے ناقص علم میں جو لوگ خنزیر کا چمڑا استثنے کرتے ہیں انکا مذہب صحیح ہے۔ جو گوشت کا حکم ہے وہی کھال کا۔ پس حدیث میں ایما اھاب مخصوص البعض ہے۔ آگے چلئے۔

**سوال نمبر ۱۶** - بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر تیسری دفعہ لونڈی زنا کرے تو اسکا مالک اسے ایک بالوں کی رسی کے عوض میں بیچ دے۔ دوسری حدیث اسی مضمون کی ابوہریرہ اور زید بن خالد نے بیان کی جس میں لفظ ضفیر ہے شاید یہ لفظ ضفر بالفتح نہ ہو۔ کیونکہ اس کے معنے قریباً درست ہوسکتے ہیں بہ نسبت ضفیر کے بخاری نے راوی سے دریافت نہیں کیا۔ کہ اس لونڈی کو کس کے پاس فروخت

[1] (حاشیہ کالم اول) اشتہار میں ان سوالوں کے نمبر غلط لگائے گئے ہیں جیسے سوال غلط ہیں عبارت بے ڈھب ہے ایسا ہی نمبر بھی غلط ہیں۔ گویا یہ بالکل ثبوت ہے سرتا پا غلط املا غلط انشا غلط۔ مگر ہم نے مضمون کے لحاظ سے از خود نمبر لگائے ہیں تاکہ ناظرین مضمون کا مقابلہ کرسکیں

راقم

کیا جاتا ہے۔ اگر مسلمان کے پاس بیچی جائے تو خلاف ہے۔ ہاں اس حدیث بخاری کا من خصائل الایمان ان یحب لاخیہ المسلم ما یحب لنفسہ من الخیر اور مسلمان لونڈی کو مشرک وغیرہ کے پاس فروخت کرنا آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں اس حدیث کی فقہ بیان کرنے سے فقاہت خوب ہی ٹپکیگی۔

**جواب نمبر ۱۶** - جس کے پاس چارپایہ ہے وہ گر عیب ظاہر کرکے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے من غشنا فلیس منا جو کوئی فریب سے کسی چیز کو بے اظہار عیب کے فروخت کرے وہ مسلمانوں سے نہیں۔ مسلمان کے پاس بیچو یہ کسی حدیث کا خلاف نہیں کیونکہ سودا میں یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز ایک آدمی کو پسند نہیں ہوتی تو دوسرے کو پسند ہوتی ہے۔ اگر آپ اصول پڑھے ہوتے تو عام اور مطلق کی بحث میں آپکو یہ علم ملتا کہ عموم کی تخصیص اور اطلاق کی تقیید بلا وجہ درست نہیں۔ جیسا کوئی حکم عام ہو ویسا ہی رکھنا چاہئے پس ظاہر ہے کہ جس کے پاس چارپایہ ہو دے۔

**سوال نمبر ۱۷** - بخاری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکہ گھر میں رکھنا افضل ہے مگر سرکہ جو استعمال کیا جاتا ہے وہ ضرور پہلے خمر میں بدل جاتا ہے۔ بموجب شہادت اسپیڈ اکٹری قرابادین جیسی طبع ہشتم میں لکھا ہے کہ جن جن چیزوں سے شراب بنتی ہے۔ ان چیزوں کا سرکہ بنتا ہے اسمیں بیچ کا ہونا ضروری ہے جو پہلے شراب بنتی ہے بعدہٗ سرکہ بنتا ہے۔ مہربانی کرکے ایسا نسخہ ارقام فرمائیں جو شراب میں بدلنے کے پہلے سرکہ بنجائے۔

**جواب** - یہ سوال دوا سازی کے متعلق ہے بہتر یہ ہے۔ کہ اسکا جواب کسی کمپونڈر سے پوچھیں۔ جو آپ کو کوئی نسخہ بتلادے۔ اگر شرعی مسئلہ پوچھتے ہو تو سنو! سرکہ بننے سے پہلے گو ایک مرتبہ میں اسکا خمیر ہوتا ہے جسمیں وہ سکر دیتا ہے۔ لیکن اسوقت وہ سرکہ نہیں کہلاتا اور جب سرکہ ہوتا ہے اسوقت اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ مختصر یہ کہ مرتبہ سکر مرتبہ سرکہ کے لئے معدات سے ہے جیسے انسان بننے کے لئے مضغہ وغیرہ کا رحم میں بننا ضروری ہے۔ تو کیا جس حال میں انسان مضغہ ہوتا ہے اسوقت بھی اسپر وہ حکم مرتب ہوتے ہیں جو انسانیت کے لباس میں آنکر ہوتے ہیں اور جسوقت وہ انسان ہوتا ہے اسوقت اسپر وہ احکام مرتب ہوتے ہیں جو نطفہ اور مضغہ پر ہوتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کہیں گے تو مجھے خطرہ ہے کہ آپ بچہ کھانا کو ناپاک اور نقلتوں نہ لگادیں۔

تیسرا طریقہ اسی طرح سرکہ کا حکم ہے کہ جسوقت وہ سرکہ ہے اسوقت شراب نہیں اور جسوقت وہ شراب ہے اسوقت سرکہ نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

باقی باقی

# تعاقب

۲۳ جون ۱۹۱۶ء کے اہلحدیث میں بسوال نمبر ۱۸ - ایک عورت نے اپنی عمر میں یکے بعد دیگرے تین خاوند کئے۔ اور وہ سبکے سب مومن ہیں۔ تو بہشت میں وہ عورت کس کو ملیگی یہ جواب دیا گیا تھا کہ جس خاوند کے نکاح میں مرگئی اسی کو ملیگی۔ نکاح ثانی ہونے سے پہلوں سے اسکا تعلق ٹوٹ گیا۔ ادخلوا الجنۃ انتم وازواجکم تحبرون قیامت کے روز کہا جائیگا۔ کہ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس جواب میں نظر ہے چنانچہ تفسیر درمنثور تحت میں آیت کریمہ فیھن خیرات حسان کے ہے اخرج ابن جریر والطبرانی وابن مردویۃ عن ام سلمۃ قلت یا رسول اللہ المرءۃ تتزوج الزوجین والثلاثۃ والاربعۃ فی الدنیا ثم تموت فتدخل الجنۃ ویدخلون معہا من یکون زوجہا منہم قال انہا تخیر فتختار احسنہم خلقا فتقول یا رب ان ھذا کان احسنہم معی خلقا فی الدنیا فزوجنیہ - یا ام سلمۃ ذہب حسن الخلق بخیر الدنیا والآخرۃ مختصرا۔ اور ایسا ہی تفسیر ابن کثیر تحت میں قولہ تعالیٰ انا انشانا ھن انشاء کے بحوالہ طبرانی۔ ام سلمہ سے اسی حدیث کو لکھا ہے اور امام ابن القیم نے اعلام الموقعین کی جلد دوم فصل و ختم الکتاب بذکر فصول میں بحوالہ طبرانی ام سلمہ سے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت اس بارہ میں مخیرہ ہے اور جنت میں اپنے شوہروں میں سے اسی شوہر کو اختیار کریگی جو کہ اس عورت کے ساتھ دنیا میں حسن خلق کے ساتھ پیش آتا تھا خواہ وہ اول ہو یا کوئی اور ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

الراقم محمد معین الدین - از مدرسہ اسلامیہ - پیلخانہ - جودھپور -

**اڈیٹر** - مقابلہ کیا گیا - آپکا بیان صحیح ہے - جزاک اللہ

# شیخ عبدالحق (سابق پنڈت بشنداس) صاحب کا دورہ

جناب مولوی صاحب کو میری جانب سے السلام علیکم کے بعد معلوم ہو۔ میں اب بیشی کس کو جو ہردوار سے ۳۰ کوس پرے جاتا ہوں۔ اس مقام پر بہت تپسّی سکونت کرتے ہیں۔ کئی کئی سادھو تپسّی دنیا کو تیاگ کئے بیٹھے ہیں ان کے پاس جاکے ان کا مطلب لیکے یعنی سادھو بنکے اپنا نام محمدی سادھو رکھونگا۔ اور انکو تعلیم کرونگا۔ آپ دعا کریں اللہ میری مدد کرے۔ دین پاک کو پہنچانا اور سنانا میرا کام ہے۔ آگے اپنے دین میں شامل کرنا اللہ کا کام ہے۔

عبدالحق عرف بشنداس ڈیرہ دون۔

**اڈیٹر** - شفا آپ کا ساتھی ہو۔ آپ اپنی کتابت کے لئے ایک جگہ مقرر کر رکھیں پھر ہاں

ahmadimuslim.de

سے جہاں آپ ہوں پہونچا کریں۔ آپ اُس جگہ اپنے انتقال مکانی کی خبر دیدیا کریں۔ میرے خیال میں دو جگہ مناسب ہیں لودہانہ میں بابو برکت علی صاحب اور سہارنپور میں حافظ عبد القدوس صاحب انہیں سے ایک جگہ کو آپ اپنا صدر مقام بنالیں اور انکو اپنے مقامات بدلنے کی اطلاع دیدیا کریں۔ یہ صاحب آپکی ڈاک وہاں پہونچا دیا کرینگے میں امید کرتا ہوں۔ کہ دونوں صاحب بخوشی اس تکلیف کو گوارا فرمادیں گے۔

## الحکم قادیان اور وکیل امرتسر

آجکل ہماری قادیانی پہلوان الحکم کی توجہ ہمارے معزز وکیل امرتسر پر ہو رہی ہے۔ آپنے اپنے معمولی مسیحائی رنگ میں آنکھ کم زبان وکیل کو خوب سنائی ہیں بے حیا۔ بے سمجھ۔ بے ایمان۔ بے غیرت۔ جاہل وغیرہ تو انکی الہامی مشین میں ہمیشہ چھپتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے وکیل ہی انکا جواب دے۔ مگر ہم تو الحکم سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ تمہارے مسیح۔ مہدی۔ اور کرشن گوپال جی مہاراج کا سرکلر تو یہ تھا کہ تم اہلحدیث اور دیگر مخالفوں میں سے کسی کا جواب نہ دو۔ خدا نے یہ فیصلہ خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تمہارا جواب خدا کے جواب سے بڑھکر نہیں ہوگا۔ اسپر تم نے خود ہی اقرار کیا تھا کہ آج سے خدا کے ماموں کے حکم سے ہم کسی مخالف کا جواب نہ دینگے۔ اب یہ کیا بات ہو کہ تم نے توبہ توڑدی گو اہلحدیث کی نسبت تو ابھی تک یہ توبہ بحال ہے۔ مگر معزز اور شریف وکیل سے کیوں تُو تُو مَیں مَیں پر آگئے! کیا کہیں کسی اُستاد کا قول تو نہیں سن لیا ہے

شب کو مَے خوب سی پی صبح اٹھتے توبہ کرلی ٭ رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

کیا الحکم اس حکم مسیحائی کا کوئی ناسخ پیش کرسکتا ہے؟ شائد وہ حکم خاص اہلحدیث کے حق میں تھا۔ بہت خوب!

## الاسلام فی عصر العلم

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو مصر میں بزبان عربی چھپتا ہے۔ اور اس میں اسلام کی حقیقت اور حقیت بیان کیجاتی ہے اور اسلام کے اصول اور مسلمانوں کے مذہبی خیالات اور موجودہ حالات سے بحث کی جاتی ہے۔ ہم اس کے ایک صفحہ کا ترجمہ شایع کرتے ہیں۔ ہمکو امید ہے کہ ہمارے بہائی مسلمانوں کو اُس کے دیکھنے سے بہت فائدہ ہوگا۔

### اسلام کیا ہے؟

اگر تمام لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ اسلام کے کیا معنے ہیں اور وہ اسکی حقیقت کو سمجھ لیں تو روئے زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے جو کسی دوسرے مذہب کا پیرو ہو کیونکہ وہ ہر ایک مصلح کا مطلوب۔ ہر ایک استعداد کا مقصود۔ ہر ایک احساس کے لئے طمانینت اور دین و ایمان کے معنوں میں ہر ایک عقل کی انتہا ہے۔ اور قرآن مجید کی اس آیت میں اسی رمز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور ہم نے تم کو تمام آدمیوں کے لئے بشیر اور نذیر بناکر بھیجا ہے لیکن اکثر آدمی اس بات کو نہیں جانتے۔

اگر اسلام ایسا مذہب نہو تا جو ہر استعداد پر منطبق اور ہر قابلیت کے مطابق اور ہر احساس کے مناسب ہو تو خداوند تعالیٰ اپنی تمام مخلوق جن وانس کو اُس کا مکلف نکرتا کیونکہ وہ ارشاد فرماتا ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا خداوند تعالیٰ کسی شخص کو اُسکی وسعت سے زیادہ حکم نہیں دیتا۔

یہ اجمال ہے جس کے لئے کسی قدر تفصیل کی ضرورت ہے ہم اس موضوع میں اختصار کے ساتھ بحث کرتے ہیں جس میں ہم اپنے ناظرین کے سامنے اس امر کی توضیح کرینگے کہ تمام مخلوق کو اس مذہب کا مکلف قرار دینے کے کیا معنے ہیں اور ہم علمائے اسلام کے اس قول کی تفسیر بیان کرینگے کہ عنقریب اسلام تمام مذاہب کا جانشین ہوگا۔ اور تمام نوع انسان اُس کی پیروی کے لئے مجبور ہوگی۔ اور وہ ہر ایک استعداد و قابلیت پر منطبق اور دنیا کی ہر ایک نسل کے مناسب حال ہے۔ یہ بحث نہایت مفید ہے جس سے ہم کو اسلام کی حقیقت نہایت وضاحت کے ساتھ معلوم ہوگی۔

### انسانی افراد کیحالت باعتبار تدین کے

آدمی تین قسموں پر منقسم ہیں۔ ایک طبقہ جہال کا ہے۔ جو وجود اور حیات اور عالم کے معنے مطلق نہیں جانتے۔ اگر ان امور کے متعلق کسی کو کچھ تھوڑا سا معلوم بھی ہے۔ تو وہ ناقص ہے۔ دوسرا طبقہ علما کا ہے جو علوم کی غایات پر وقوف رکھتے ہیں۔ اور جسقدر طبعی حقائق اور کائنات کے اسرار اور فطرت کے قوانین خداوند تعالیٰ کی مہربانی سے اسوقت دنیا کو معلوم ہوئے ہیں اُن کو جانتے ہیں۔ تیسرا طبقہ اوساط کا ہے جو نہ اسقدر ترقی یافتہ ہیں۔ کہ علما کے طبقہ میں شامل ہو جاویں اور نہ اس قدر پست ہیں کہ جہال کی سطح پر آتر آویں۔ بلکہ وہ ان دونوں طبقوں کے بین بین ہیں۔ یہ تینوں قسمیں ابتدائی ہیں جن کے درمیان بہت سی قسمیں اور بے شمار طبقے ہیں جن کی تعداد کا ضبط کرنا ناممکن ہے کیونکہ جہال طرح طرح اور قسم قسم کے ہوتے ہیں یہی حال علما اور اوساط کا ہے۔ چونکہ ان تمام بے شمار اقسام کا استقرار کرنا مشکل ہونے کے علاوہ ہماری اس بحث میں کچھ مفید نہیں ہے۔ اسلئے ہم صرف ان قسموں پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا مقصود یہ ہے کہ ہم ناظرین کے سامنے ایک ایسی عام اور مجمل تصویر پیش کردیں۔ جس کی بیشمار تفصیلی صورتیں ہوں۔ اور جنمیں ہر حالت اور ہر قسم کے لحاظ سے تغیر ہو جاتا ہے۔ اور جو کسی قاعدہ کلیہ کے تحت میں داخل نہیں

٭ ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ۔

تحفۂ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول
مصنفہ بابو عبد العزیز صاحب جگدیا پرشاد جس میں بابو صاحب موصوف نے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی بڑی بڑی غلطیاں نمایاں کرکے دکھائی ہیں
قیمت حصہ اول عہ
" " دوم عہ
میجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کیجئے

ہو سکتیں۔ پس اب ہم ان تینوں قسموں کی نسبت بلحاظ ان کے مذہبی تعلق کی گفتگو کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو اس اجمال کی تفصیل معلوم ہو جائے جو ہم نے اس بحث کی تمہید میں کی ہے۔

## طبقہ جہال کی حالت باعتبار تدین کے

ہمنے بیان کیا ہے کہ جہال کی بیشمار قسمیں ہیں جنکا حصر مشکل ہے اور اس مقام پر ان کے حصر سے کوئی فائدہ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ جاہل کا عام مفہوم ہمارے لئے کافی ہے۔

جاہل سے ہماری مراد صرف وہی شخص نہیں ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا کیونکہ بعض اوقات لکھا پڑھا آدمی اسقدر جاہل ہوتا ہے کہ اسکو اپنی جہالت کا بھی علم نہیں ہوتا۔

اگر ایک عالم کی زندگی کو انسان کی بیداری کی حالت کے ساتھ تشبیہ دینا ممکن ہو جبکہ عالم اس کے سامنے ہوتا ہے اور کائنات کی چیزیں اُنکی نظر میں ہوتی ہیں۔ اور وہ علت و معلول اور سبب اور نتیجہ کے لازمی ارتباط کا ادراک رکھتا ہے اور کائنات کے سلسلے تمام حلقے مسلسل اور مرتب اور منتظم طور پر اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ تو لامحالہ ایک جاہل شخص کی زندگی کو انسان کی خواب کی حالت کے ساتھ تشبیہ دینا چنداں مستبعد نہ ہوگا۔ خواب کی حالت میں بھی انسان دیکھتا اور سنتا ہے اور تمام امور کو جو حواس سے تعلق رکھتی ہیں محسوس کرتا ہے۔ لیکن یہ احساس ناقص اور نظم و ترتیب سے عاری ہوتا ہے۔ وہ علتوں کو دیکھتا ہے لیکن انکی معلولات کے دیکھنے کی قوت اپنے میں نہیں پاتا۔ اسی طرح معلولات کو دیکھتا ہے مگر ان کی علتیں اُسکی نظر سے پوشیدہ رہتی ہیں۔ پس وہ اُنکو باہم خلط ملط کر دیتا ہے بلکہ بعض اوقات وہ کسی چیز کے وجود کی علت ایسے امر کو سمجھتا ہے جو حقیقت میں اُس کے عدم کا سبب ہوتا ہے۔ حادثات پے در پے اور مسلسل اُسکی نظر سے گذرتے ہیں۔ مگر وہ ان کے باہمی ارتباط کو نہیں سمجھتا اور اُنکو کسی قاعدہ اور ضابطہ کے تحت میں داخل نہیں کر سکتا۔ ان کے تسلسل سے جو اثر اسپر ہوتا ہے وہ صرف یہی ہے کہ خوشی یا رنج کی کیفیت اُسپر طاری ہوتی ہے۔

جاہل عجائب عالم اور غرائب مصنوعات سے بہت کم تعجب کرتا ہے۔ کیونکہ اُسکو حسن و جمال کے حقیقی معنوں کا شعور نہایت ضعیف ہوتا ہے۔ نہ وہ نظم و ترتیب کو جانتا ہے اس کی لذت نہایت پست درجہ کی ہوتی ہے کیونکہ وہ معنوی لذات سے بوجہ اپنی ناقابلیت کے محروم ہوتا ہے۔ وہ صرف جسمانی لذتوں سے بہرہ مند ہوتا ہے بلکہ ان لذتوں کا شعور اُسکو ایک عالم شخص کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

ہم میں سے ہر شخص ذاتی طور پر جہالت سے واقف ہے اور اسکا ذائقہ وجدانی طور پر اچھی طرح چکھ چکا ہے جبکہ وہ بچہ تھا اور اُس کی عمر تقریباً ۔ اور ۱۱ برس کے درمیان تھی بعض خاص خاص حالتوں کے لحاظ سے اس اندازہ میں کمی بیشی ہونا ممکن ہے۔ مگر اس کمی بیشی سے نفس موضوع میں کوئی تغیر نہیں ہو سکتا پس ہم میں سے ہر شخص نے جہالت کا ذائقہ چکھا ہے اور اس لئے ہر شخص بقدر اپنے حافظہ کے غور و فکر کر کے جہالت کی اجمالی تصویر اپنے سامنے لا سکتا ہے۔

اس قسم کے جہال کے نزدیک دین کا ماحصل صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ انکے آلام و مصائب میں تخفیف کرتا اور بقائے اُخروی کا وعدہ کرتا اور نیز اس کے دشمنوں کو عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید کرتا ہے۔ جو امور اس سطح سے بالاتر ہیں اُن کا احساس طبقہ جہال میں نہایت کمزور ہوتا ہے اور اُنکی طرف رغبت اور بھی زیادہ کمزور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب کے باطل پرست لوگ عموماً جاہل ہوتے ہیں۔ بعض اوقات الف و عادت سے متاثر ہو کر اوسط طبقہ کے اشخاص اُن کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ شدت کیوقت تسلی اور وعدہ ثواب آخرت کے سوا اور کوئی امید اُنکو مذہب سے نہیں ہوتی۔ یہ خاصیت تمام مذاہب میں موجود ہے۔ گو وجوہ تسلی اور وسائل ثواب میں اختلاف ہو یہی وجہ ہے کہ کسی جاہل کے دل میں یہ خطرہ بھی نہیں گذر سکتا۔ کہ وہ اپنے دین میں شک و شبہ کر سکے۔ اگرچہ بعض اوقات مذہب کے قواعد کے اختلاف اور اُسکے اصول کے تناقض کو دیکھکر وہ متفکر اور مغموم ہوتا ہے لیکن جب اس قسم کے خطرات سے اُس کے وجدان میں حرج پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو وراثت اور تقلید کے حملے سے وہ تمام خطرات کافور ہو جاتے ہیں۔

مگر بہر حال تمام مذاہب کے جہال کی نسبت ایک جاہل مسلمان زیادہ تر خوشحال اور کشادہ دل اور خوش و خرم ہوتا ہے۔ اور خطرات بھی اُسکو بہت نہیں ستاتے ہیں۔ کیونکہ اُس کا مذہب اُس کو ایسے اعتقاد کے لئے مجبور نہیں کرتا جو سمجھ میں نہ آسکے۔ نہ اُسکو ایسے کاموں کا حکم دیتا ہے جنکا عمل میں لانا اُس پر شاق ہو۔ نہ اُنکو کسی خواہش اور رغبت کے فنا کر دینے کا حکم دیتا ہے پس وہ اپنے نفس میں ایک قسم کی آزادی محسوس کرتا ہے اور اپنے دل میں ایک ایسی خوشی اور سرور پاتا ہے اور آپنے اُسکو دیکھا ہوگا۔ کہ وہ نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی نماز روزہ اور رکوع و سجود اور تسبیح و تہلیل دعا اور تضرع میں مشغول رہتا ہے اور دل میں ہزار ہا بار اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ خدا نے اُسکو مسلمان پیدا کیا اور اسلام سے بڑھکر اُسکے نزدیک دنیا کی کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ اس کے دل میں اس امر کا خطرہ بھی نہیں گذرتا کہ وہ کسی وجہ سے اپنے دین سے مرتد ہو سکتا ہے حالانکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو ہم نے اکثر اوقات مسلمان ہوتے دیکھا ہے۔ اگر ایسے واقعات کی اشاعت کا التزام ہمارے ملک کے اخباروں اور رسالوں میں کیا جاتا تو یقین ہے کہ نو مسلموں کی سالانہ تعداد لاکھوں تک پہنچ جاتی۔ دیگر مذاہب کے بعض پیروں کی نسبت ہم نے سنا ہے۔ کہ وہ اپنے ہم مذہب لوگوں کو یہ کہکر دھمکاتے ہیں کہ اگر اُنکا مطلب پورا نہ کر دیا جائیگا۔ تو وہ مسلمان ہو جائینگے

ahmadimuslim.de

حالانکہ کسی اجہل سے اجہل مسلمان کی نسبت بھی اس قسم کا واقعہ نہیں سنا گیا۔ اگرچہ وہ کیسی تنگی اور مصیبت میں مبتلا ہو۔ یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ ایک مسلمان کے دل پر اگرچہ وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو ایک قسم کا سکون اور اطمینان طاری رہتا ہے (باقی دارد)

# آریہ سماج میں جہاد کی تعلیم

## از اخبار جیون تت لاہور

جوں جوں آریہ سماج کی عملی تعلیم کے نتیجے ہمارے ہموطنوں کے سامنے ظاہر ہوتے جاتے ہیں توں توں کچھ نہ کچھ لوگ اس تعلیم کو اصل رنگت میں دیکھتے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ ایک نہایت حیرانی اور تعجب کی بات ہے کہ جب آریہ سماج نے اپنا کام بظاہر ملکی ترقی کے نام سے اتفاق کی پکار کے ساتھ شروع کیا تھا۔ اور جس کا دعویٰ تھا۔ کہ اس کے پرچار کئے ہوئے "ویدک دھرم" کے ذریعہ کل ہندوستان ایک ہو جاویگا۔ اور جس فرضی دعوے کی بنا پر آریہ سماج کے مرحوم بانی اپنے معاصر ہندو لیڈر مثل بابو کیشب چندر سین۔ بابو نوین چندر رائے۔ راؤ بہادر بھولا ناتھ راؤ صاحبان وغیرہ سے اپیل کیا کرتے تھے کہ ملکی بھلائی اور قومی اتحاد کی خاطر وہ ایک مفید پالیسی کے ہندوؤں کی پہلی کتابوں یعنی ویدوں کو لوگوں کے سامنے اپنے ایمان کی بنیاد جتلا جاویں۔ تا کہ سب ہندوستانی ہو جاویں۔ اس قومی اتفاق اور اتحاد کی پکار کا عملی نتیجہ اب تک جو کچھ ظاہر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ سارے ملک یا ہندو قوم کو ملانا تو کہیں رہا۔ جو لوگ آریہ سماج کے بانی کے تیار کئے ہوئے ویدک عقیدوں اور ویدک سنتوں کے سامنے آنکھ بند سر تسلیم خم کر کے بھی آریہ سماج کے اندر آئے ہیں۔ وہ لوگ بھی آپس میں ایک دوسرے سے اس قدر بٹے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے اس قسم کا سلوک کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں کہ جس کی بابت واقفکاروں کو اصل حال معلوم ہونے پر سخت تعجب اور افسوس پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ گھاس پارٹی آریہ پارٹی کے پنڈت گوڈمل صاحب پریزیڈنٹ آریہ سماج سبی "آریہ گزٹ" مورخہ [illegible] ۱۹۱۲ء میں تحریر کرتے ہیں "میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ مردم خوار مہاتما کالج پارٹی کو اگر ان کا داؤ لگے تو ایک منٹ میں پھانسی پر چڑھا دیں" واہ! کیا خوب قومی اتفاق اور اتحاد کی سپرٹ آرہی ہے۔ اسی طرح پر مہاتما پارٹی کے مشہور لیڈر لالہ منشی رام صاحب بھی اپنے اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ [illegible] سن ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۹ پر دبی زبان سے تسلیم کرتے ہیں کہ "آریہ سماج کے اندر بھی اسی جہاد کی سپرٹ کا زور کہیں کہیں نظر آتا ہے" لیکن افسوس کہ آریہ سماج کی یہ خوفناک سپرٹ صرف اسکے آپس کے جھگڑوں اور آپس کے فرقوں میں ہی خوب زور دار طور پر ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ جن اور مذہبی جماعتوں کو بلا لحاظ اس کے کہ وہ کوئی ہندوؤں کی ہی جماعت میں سے ہوں یا ہندوؤں سے غیر کسی قوم کے لوگ ہوں۔ جہاں کہیں ایسی جگہ میں کام کرنا پڑتا ہے کہ جس جگہ کچھ ایسے لوگ موجود ہوں کہ جن پر آریہ سماج کی عملی تعلیم و تربیت کی رنگت نسبتاً کچھ زیادہ گہرا اثر جما چکی ہو۔ تو انہیں ان لوگوں کے اندر کی مذکورہ بالا قسم کی فطرت کا ایک یا دوسری شکل میں ثبوت ملنے کی بنا نہیں رکھ سکتا۔ اور ایسے کتنے ہی آریہ سماجی لوگ پتے سے غیر جماعتوں کے لوگوں کے اچھے سے اچھے اور مفید سے مفید کام کو محض اس لئے کہ اسے آریہ لوگ نہیں بلکہ کسی اور جماعت کے لوگ کر رہے ہیں۔ نقصان پہونچانے کے لئے جس طرح پر سرگرم کوشش کرتے ہیں۔ اور کتنی بار اپنی ان کوششوں میں کامیابی کے لئے جس جس قسم کے وسائل اختیار کرتے ہیں۔ انکو دیکھکر بہت دکھ اور افسوس پیدا ہوتا ہے!!

آریہ سماج کی تعلیم کے اس عملی نتیجہ کو دیکھکر اور ایک جگہ نہیں بلکہ بہت سے مقاموں اور بہت سے واقعات میں آئے ظاہر ہوتا ہوا معلوم کر کے نہ صرف ہمیں بارہا بہت تکلیف افسوس ہوا ہے۔ بلکہ ہمارے اور بھی کتنے ہی ہموطنوں کو آریہ سماج ان عملی نتیجوں کو دیکھکر بہت دکھ اور افسوس ہوا ہے۔ اور ہمارے اور ان کے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی ہے۔ کہ کاش آریہ سماج کی یہ خوفناک سپرٹ دور ہو جاوے۔ لیکن ابھی تک ہمارے ایسے ہموطنوں کی تعداد شاید بہت ہی کم ہے۔ کہ جن کی توجہ اس بات کا مطالعہ کرنے اور اسکی تہ تک پہونچنے کی طرف گئی ہو کہ وہ یہ معلوم کریں۔ کہ آخر کار اس ساری سپرٹ کی بنیاد دراصل کس چیز کی جڑ کہاں سے اور یہ پھل جس درخت سے پیدا ہو رہے ہیں اس کی پرورش کس قسم کے بیج سے ہو رہی ہے اور کیا وجہ ہے کہ ہندوؤں کی مختلف جماعتوں میں سے صرف آریہ سماج کو ہی یہ ناپسندیدہ شرف حاصل ہوا ہے۔ کہ وہ منہ سے اتفاق اتفاق پکار کر بھی نہ صرف یہ کہ ہندوستان کی مذہبی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ الجھتے رہتے ہیں۔ بلکہ دنوں دن خود انکی آپس میں بھی اس قدر پھوٹ اور نااتفاقی بڑھتی جاتی ہے کہ جسے دیکھ کر حیرت اور عبرت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں آریہ سماج کی مسلمہ اور مستند گرنتھوں کا مطالعہ کرنے کے بعد نہایت افسوس اور دلی دکھ کے ساتھ اس نتیجہ پر پہونچنا پڑا ہے۔ کہ علاوہ ان ذاتی اور قومی کمزوریوں اور نقصوں کے کہ جو ہماری قوم کی کثرت سے دیگر لوگوں اور دیگر جماعتوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور جو نقص اور خرابیاں بھی بے شک ہمارے ملک کے اندر پھوٹ اور نااتفاقی پھیلانے کا بڑا باعث اب تک رہی ہیں۔ اور اس وقت بھی آریہ سماج میں ہندوؤں کی اور سب جماعتوں کی نسبت یہ ایک بہت افسوسناک خصوصیت پائی جاتی ہے کہ اس میں اپنے سے مختلف مذہبی عقیدہ یا اصول رکھنے والوں سے نہ صرف یہی نفرت کی

ن
دلیل القرآن
بجواب
ن
اہل القرآن
یہ رسالہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ہے قیمت ۲/ درخواستیں بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر آنی چاہئیں۔

بلکہ انہیں جہاں تک ہو سکے بُرے سے بُرے ناموں سے یاد کرتے اور ان کے ساتھ نہایت متعصبانہ اور ناواجب ہاں ظالمانہ سلوک کرنے کی مذہبی طور پر باقاعدہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو تعلیم ہماری اپنی نگاہ میں مسلمانوں کے اس مسئلہ جہاد کی نسبت کچھ کم خوف ناک نہیں ہے کہ جس کے برخلاف بعض آریہ لوگ اپنے گھر کے حال سے ناواقف ہو کر اعتراض کی انگلی اٹھایا کرتے ہیں اور جسے کتنے ہی نسبتاً آزاد خیال مسلمان بھی ترک کرتے جاتے ہیں۔ ہاں ہم آریہ سماج کے ان مسلہ گرنتھوں کا مطالعہ کرنے کے بعد کہ جن کی آریہ سکولوں اور کالجوں اور آریہ پرچارکوں اور سماجوں میں عورتوں اور مردوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے اور جن کی گھٹی انہیں پلائی جاتی ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچنے کی بنا نہیں رکھ سکتے۔ کہ آریہ سماج کے اندر جہاد کی قسم کی جو خوفناک مگر باقاعدہ طور سے تعلیم دی گئی ہے اور جس کا مفصل حال ہم آگے بیان کریں گے۔ اسلام کی اُس تعلیم کی نسبت بھی بہت زیادہ خوفناک اور مضر نتیجے پیدا کرنے کے قابل ہے۔ کیونکہ جہاں اسلام کے عتاب کا نشانہ صرف غیر مسلمان لوگ ہی سمجھے جاتے ہیں وہاں آریہ سماج کی تعلیم خود ہندوؤں کو ہندوؤں سے "آریوں" کو آریوں سے ویدک دھرمیوں کو ویدک دھرمیوں سے اس قدر بگاڑ دینے کا اور ایک دوسرے کو اسقدر ستانے اور دکھ پہنچانے کا مصالح بہم پہنچا سکتی ہے اور اس تعلیم کے ماننے والوں کے ہاتھوں میں اس قدر خطرناک اوزار بخش سکتی ہے کہ جس کی نظیر شاید دنیا میں کسی اور جگہ ملنا مشکل ہو۔

بیشک ہم نہیں کہتے کہ آریہ سماج کے بانی نے اس بارے میں خدا اور اس کے الہام۔ وید اور شاستر۔ دھرم اور مذہب کے نام سے جو نہایت متعصبانہ اور غیر معمولی تنگدلی کی تعلیم دی ہے اس کا بیج کسی پرانے ہندو شاستر میں پایا نہیں جاتا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ زمانہ اپنی ترقی کی رفتار میں ایسی مضر اور دقیانوسی تعلیم کو کبھی کا ترک کر چکا تھا۔ اور تو اور خود ہندو سوسائٹی ایسی تنگدلی کی اور متعصبانہ تعلیم کو کبھی کی ترک اور فراموش کر چکی تھی۔ اور ہندو قوم ایسی متعصبانہ اور انسان کو انسان سے متنفر بنانے اور ان ٹالرینس INTOLERANCE کی سپرٹ کو ظہور کرانے والی تعلیم کو عملی طور سے نظر انداز کر کے صفحہ دنیا پر سب سے زیادہ بردبار اور سب سے زیادہ ٹالریشن والی قوم کہلانے اور ہونے کا فخر حاصل کر چکی تھی۔ اور یہ صرف آریہ سماج کے مرحوم بانی کے لئے فخر حاصل کرنا باقی رہ گیا تھا کہ وہ انیسویں صدی میں ظاہر ہو کر جبکہ مذہبی بربادی کا جھنڈا چاروں طرف آب و تاب سے اگر بہت مضبوطی کے ساتھ نہیں تو کم سے کم عام ذہنی رضامندی اور اقبال کے ساتھ لہرا رہا ہے اور جہاد اور مذہبی جنگ یا کروسیڈ کا نعرہ بلند کرنے والوں کی آوازیں مذہبی آزادی کے پرچار کی زبردست رَو کے سامنے بہت کچھ خاموش اور اُن کی خونخوار تلواریں بہت کچھ اپنی میانوں میں بند ہو چکی ہیں۔ ہاں یہ فخر آریہ سماج کے بانی کے لئے حاصل کرنا باقی رہ گیا

تھا کہ وہ ایسی تہذیب اور ذہنی اور روحانی آزادی کے زمانے میں ظاہر ہو کر نہ صرف پرانی ہندو کتابوں میں سے ایسے تنگدلی کے بیجوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر از سر نو اُن کا پرچار کرے بلکہ اپنی حاشیہ پردازی اور رنگ آمیزی کے ذریعہ اپنی مختلف تحریروں میں اُن کا خوب زور شور سے پرچار کرے کہ جس سے ہندو قوم اور تو اور آپس میں کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ختم ہو سکتی ہے۔ اسلئے وقت ہے کہ آریہ سماج کے بانی کی اس بارے میں خوفناک تعلیم کو نہ صرف نیچ عام سمجھدار ہموطنوں کے سامنے بلکہ خود نسبتاً سمجھدار اور نسبتاً روشن دماغ آریہ سماجی صاحبان کے سامنے بھی اس نیت سے پیش کیا جاوے کہ وہ دیکھیں کہ ایشور اور ویدوں کے نام سے اس پہلو میں آریہ سماج کے بانی صاحب جو تعلیم دے گئے ہیں۔ وہ اور تو اور خود بھارت ورش اور ہندو جاتی کے اس کے لئے ہی کس قدر خوفناک نتیجے پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے اور اگر دونوں دن اس پر عمل کرنے کی سپرٹ SPIRIT بڑھتی گئی اور آریہ سماج کا فاضل مگر غلط راہ پر جانے والا بانی ہماری آریہ سماجی ہموطنوں کے دلوں اور دماغوں پر وہ جگہ حاصل کر گیا کہ جو وہ اب دونوں دن حاصل کرتا جاتا ہے اور اس کی ہر بات میں تقلید کی سپرٹ آریہ سماج میں اسی طرح پر برابر بڑھتی چلی گئی کہ جس طرح پر کم سے کم آریہ سماج کے ایک بڑے فریق میں آجکل وہ بڑھتی گئی ہے تو کسی وقت ایسی حالت کے آنے کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ جب باہر کا کوئی رعب داب یا دباؤ اُٹھ جانے کی صورت میں اس تعلیم کی بدولت ہمارے قومی بھائی آپس میں ہی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور ہم آپس میں ہی کٹ کٹ کر ختم ہو جائیں۔ اور جس سرچشمہ کو اس کی اصل رنگت میں دیکھ کر ابھی ابھی ترک کر دینا یا اس کے اثر سے ہندو قوم کو بچا لینا ایک آسان کام ہو سکتا ہے۔ یہ اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کے زیادہ بڑھ جانے پر پھر سنبھلنا مشکل ہو جاوے۔ اسلئے ہم اپنے عام ہموطنوں اور سمجھدار آریہ سماجیوں کو اس خطرے سے بیدار کرنے کے لئے اور اس پہلو میں آریہ سماج کے بانی کی تعلیم کو اندھادھند مانتے جانے کی بجائے اسے اس کی اصل رنگت میں دیکھ کر اسے ترک کرنے کی ترغیب دینے کی نیت سے ہم نے چونکہ آریہ سماج کے بانی کی تعلیم میں سے مذکورہ بالا قسم کے کچھ انتخاب نہایت ضروری پیرا گرافس کے ساتھ درج کراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارے ہموطن انہیں غور سے مطالعہ کریں۔

(باقی آئندہ)

## اعلانِ حق

۲۲ جون کو مولوی محمد علی واعظ بڑی ساکن حال امرتسر مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی والی مسجد میں وعظ فرما رہے تھے۔ کہ اثناء وعظ میں حسب عادت مولوی صاحب موصوف کی توجہ اُن لوگوں کی طرف بھی پھر گئی۔ جنہیں حضرات غزنویہ نے کسی وجہ سے کوئی خونخوار لگا رکھا ہو گا انکو مغلظات سنانے۔ اسپر منشی محمد شریف صاحب متولی مسجد نے روکا کہ ایسے طریق سے وعظ

ahmadimuslim.de

مت کہو گے مولوی صاحب نہ رکے۔ انھے میں شور و شر ہوا جس پر مولوی صاحب منبر سے اتر گئے یا اتار دیے گئے۔ ۲۱ جون کو منشی محمد شریف صاحب نے ایک اشتہار اعلان حق شائع کیا جو مضمون درج ذیل ہے:۔

## اعلان حق

چونکہ آج کل علماء امرتسر کے درمیان عقائد و مسائل دینی کی بابت سخت اختلاف پڑا ہوا ہے کہ علاوہ تحقیق و تردید مسائل کے محض نفسانیت سے اپنے اپنے مقلدین و معاونین میں افتخار و اعزاز حاصل کرنے اور مخالف کو ذلیل و رسوا کرنے کے واسطے دین کو آلہ بنا کر بلا لحاظ قواعد شرعی و قوانین سرکاری کے اس طرح مخالفانہ نشانہ بازی وعظ آوری کرتے ہیں جس سے اثر انکے باہم اور عوام کے اندر سوائے ضلالت و رذالت کے اور کچھ نہیں پڑتا۔ اور اسی وجہ سے اکثر علماء با اقتدار کی قدر و منزلت عوام کے دلوں سے اٹھکر بدگمانی اور آزادی کا بازار گرم ہوتا جاتا ہے چنانچہ مسجد محمد عمر صاحب مرحوم واقعہ کٹڑہ مہاں سنگھ میں بعض واعظ اور طالب علم وہی روش مذکور اختیار کر کے وعظوں اور مجلسوں میں بے اعتدالی اور سختی سے اسلامی تہذیب اور قوانین مروجہ کی رعایت نہ کر کے حاکمانہ حکم لگاتے ہیں۔ جس سے دین و دنیا کی ذلت کا سراسر اندیشہ ہے۔ بعض باہمی صلاحیت اور حفظ امن کی نظر سے یہ اعلان دیتا ہوں کہ مسجد مذکور میں کوئی واعظ یا طالب علم جن کے پر جوش وعظ و کلمات اسلامی تہذیب و امن کے مخالف وقتاً فوقتاً میری سماعت میں آئے ہیں۔ وہ کبھی وعظ و مجلس کے اندر مسائل و عقائد کی تردید سخت الفاظ میں اس طرح نہ کریں جس سے کسی کے نام و ذات پر حملہ اثر پڑکر اشتعال کا باعث ہو۔ اگر تہذیب قرآنی کو مدنظر رکھکر مسائل و اصول عقائد پر مخلصانہ عالمانہ تردید و تحقیق کریں تو کچھ اعتراض نہیں۔ اگر اسکے خلاف ظہور میں آنے سے کچھ شور و فساد پیدا ہوا تو مجبوراً حکام وقت کو باضابطہ کار روائی و انتظام کیواسطے تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ جناب مولوی عبدالجبار صاحب امام مسجد جو بذات خود اخلاق[1] حلم سے کام لیتے ہیں۔ اپنے دیگر اہلیان و واعظان مسجد کو بھی بے اعتدالی سے باز رکھنے کے ذمہ دار ہونگے۔ نیز اگر میرا یہ اعلان عام طور پر مبنی بر اصلاح و حق سمجھا جاوے تو کل مساجد کے متولی و امام صاحبان کو اس کی تائید و تعمیل میں کوشش کرکے آجکل کے فحش اور لغو اشتہارات اور فتنہ انگیز وعظوں کو بند کرکے اسلام کی حمایت کرنی چاہیئے۔ ورنہ ناعاقبت اندیش واعظوں اور ملانوں کے نفسانی حملوں و خانہ جنگیوں سے جلد مخالف مذاہب کے مقابلہ میں سخت ہزیمت و ذلت کا خطرہ ہے۔ اب وہ وقت نہیں رہا کہ حمیت دین و اسلام کی باگ علماء بے باک کے ہاتھوں میں دیجاوے۔ بلکہ دینی حفاظت ہمیر خود واجب ہو کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ زمانہ کی آزادی[2] اکثر علماء آزاد منش کے خیالات کو اسلام کی تخریب میں مصروف کیا ہوا ہے۔

المشتہر

احقر محمد **شریف** عفی عنہ **ڈپٹی کلکٹر** نہر۔ متولی مسجد داروغہ محمد عمر صاحب مرحوم واقعہ کٹڑہ مہاں سنگھ **امرتسر**

**اڈیٹر**:۔ واقعی ڈپٹی صاحب کا یہ اعلان بہت سے مفاسد کو بند کرنے کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے لیکن ایسے لوگوں پر اسکا کچھ اثر ہوگا؟ ہم اس سوال کے جواب دینے کو تیار نہیں جو ہوگا۔ واقعات آئندہ سے خود ہی ثابت ہو جائیگا۔ ویاتیک بالاخبار من لم تزود

[1] انجمن میں حرکت نہیں ہے تو ناظرین ہیں کہاں سے آئی۔ مثال ہذا خود طلب ہو (اڈیٹر)

## حساب کتاب ضروری ہے

۱۵ جولائی پر جن اصحاب کی قیمت ختم ہے انکی نمبر معہ مقام کے ذیل میں درج ہیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ درصورت نامنظوری اطلاع بخشیں۔ تاکہ آئندہ ہفتہ انکی نام وی پی نہ کیا جاوے۔

خاکسار **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

| نمبر | مقام | نمبر | مقام |
|---|---|---|---|
| ۱۹۳ | جونیہا ریوہ | ۳۳۲ | امرتسر |
| ۳۸۳ | میو ہونگ | ۵۱۸ | امرتسر |
| ۵۳۲ | گوالیر ریٹ | ۵۷۰ | گورداسپور |
| ۲۰۲ | سرائے سعید | ۶۰۳ | پاک پٹن |
| ۲۰۳ | پسرور | ۶۱۰ | احمد خاں جھنڈہ |
| ۶۱۱ | باندا | ۶۱۲ | لال کرتہ |
| ۶۱۳ | چھاونی انبالہ | ۶۱۴ | بٹڈوہ |
| ۶۱۵ | سید مشت | ۶۱۶ | اترولہ |
| ۶۱۷ | گوندلا | ۶۱۸ | تھانہ دھیر کوٹ |
| ۶۱۹ | حیدرآباد سندھ | ۶۲۰ | لال کرتی |
| ۶۲۵ | گموئی (دیرہ) | ۷۰۲ | امرتسر |
| ۷۰۳ | مسوربڈہ | ۷۰۶ | سیوان |
| ۷۱۲ | کھاریاں خورد | | |

## التوحید راس الطاعات

چونکہ فی زمانہ شرک بکثرت ہوگیا ہے اور اسی کی کثرت کیوجہ سے ادبار و افلاس قوم میں بڑھتا چلا جا رہا ہے اور یہ بڑا شرک بڑے بڑے علماء و مشائخ جبہ و دستار پوشوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ افسوس ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی!

* از مولوی ابو النعیم صاحب حیدرآبادی

چودھویں صدی کا
**مسیح**
مرزا صاحب قادیانی
کی سوانح عمری بطرز
ناول نہایت دلچسپ
حجم ۱۴۰ صفحات
قیمت مجلد عسہ
**الہامات مرزا**
یہ رسالہ مرزا قادیانی
کی نبوت توڑنے
کو کافی ہے۔ اسی
رسالہ نے مرزائی
مذہب کی چولیں
ڈھیلی کر دیں۔
مرزا کی ہماری بابت
معارکۃ الآرا پیشگوئیوں
کی مدلل طور پر تکذیب
کی ایسی کہ منصف
مزاج آدمی کو بجز
تسلیم کے چارہ نہیں
قیمت ۵ر
**مینیجر اہلحدیث**
**امرتسر**

ahmadimuslim.de

اسوجہ سے ہم مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی قوم کو غفلت سے بیدار کریں اور علماء کو بلکہ پیر مشائخین کو آگاہ کریں اور انکی برائی کو دور کر بتلائیں اسی لئے ذیل میں مختصر تقریر کیجاتی ہے ملاحظہ ہو۔ پیارے ناظرین! ہم ذرا آج اپنی حالت کو غور کریں۔ اپنی طرز عمل پر فکر کریں اپنی روش و چلن کو دیکھیں۔ اپنے اسلام و ایمان پر نظر ڈالیں تو معلوم یہ ہوگا کہ نہ تو ہم میں کوئی اسلامی خصلتیں ہیں نہ عادتیں۔ نہ طرز اچھی ہے نہ روش اور ہماری سب حالت وہی حالت ہے جسکو مٹانے کے لئے آں سرور کائنات سید الانبیاء والمرسلین تشریف لائے تھے یا یوں کہئے ہماری حالت کفار و مشرکین عرب کی سی ہے جو اہل عرب میں قبل رسالت آں حضرت کے بکثرت تھی یا یہی کہا جائے تو ٹھیک ہے کہ ہماری حالت ہندوستان کے تھوڑے زمانہ قبل کی ہے۔

اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر جتنے انبیاء آئے تھے وہ اسی وقت اسی حالت میں جبکہ کسی قوم یا کسی فرقہ میں شرک پھیلتا ہے۔ کثرت سے ہوتا۔ اسی طرح جب شرک اہل عرب میں ترقی کر گیا۔ اور بڑے بڑے احبار میں مروج ہوا کہ کوئی نصاریٰ انبیاء کی پرستش کرنے لگا۔ اور کوئی لات منات اہل قبور سے استمداد چاہنے لگا اور منتیں مرادیں بیٹا بیٹی مانگنے لگا۔ تب خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین کو روانہ کیا۔ آپ نے رسول ہوکر کل کو اسلام کی دعوت دی اور بہت نصیحت فرمائے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ کیونکہ صاف اس آیت میں سزا بھی بتلائی گئی کہ انکو مشرک دلوں کو کہ وہ انبیاء و اولیاء کو بھی خدا کے مانند ذات و صفات میں متفق سمجھتے ہیں۔ یہ کافی فہمائش کی۔ نصیحت فرمایا اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا جب ان عمدہ نصائح کو عاقلوں نے سمجھ لیا۔ اور سب انکو بجا لانے لگے پیارو سبحان اللہ ذرا سے یہ یقین ہوگیا کہ سوائے خدائے عزوجل کے اور جس خالق نے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اور پرورش کرتا ہے کسی دوسرے سے خواہ نبی ہو یا ولی رتی برابر بھی کام نہیں نکل سکتا۔ توحید باری کو سمجھ گیا اور نیز توحید رسالت کو بھی کیا ہی سمجھ لیا۔ اسلام کی کیا حالت تھی جب یہ ان دو توحیدوں میں کچھ مستقل ہوگئے۔ تب تو اسلام بفضل اللہ وہ ترقی کرنے لگا۔ کہ روم شام مغرب و مشرق میں آفتاب کے مانند چمک گیا۔ اب یہاں بطور جملہ معترضہ توحید رسالت کا دو لفظی مطلب بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ توحید رسالت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر کی اتباع احکام امر و نواہی اور تمام کل چھوٹے بڑے امور میں شریک نہ کرنا خواہ کیسا ہی بڑا عالم ہو۔ یہی حالت تھی صحابہ کی۔ تابعین تبع تابعین کی یہاں سے یہ شرک بھی مروج ہوا۔ چونکہ ہم کو قرون ثلاثہ مشہود بالخیر کی پیروی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے دین و دنیا دونوں اسی پر چاہئے جو صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی تھی۔

(خیر آمدم بر سر مطلب) اب اپنے اصلی مطلب پر آتا ہوں۔ ناظرین بیشک دنیا میں تو اسلام پھیل گیا۔ مگر ہندوستان میں کسی زمانہ میں اسلام جس طرح بخوبی کثرت سے پھیلتا تھا۔ نہیں پہلا ہاں مسلمان تھوڑے تھے اور اسی زمانہ میں اہل ہنود بکثرت تھے۔ یہ اہل ہنود کی کثرت ان قلیل مسلمانوں کے لئے نہایت مضر تھی مضر یہ تھی کہ ان کی بت پرستی کو دیکھکر یہ قلیل مسلمان بھی اپنے بزرگوں کی قبروں جھنڈوں وغیرہ کی پرستش کرتے رہے۔ تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کے مسلمانوں کی اہل ہنود کی کثرت کی وجہ سے یہ حالت تھی کہ نام تو مسلمانی کا تھا مگر یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ نماز کسے کہتے ہیں۔ روزہ کیا ہے حج کیا بات۔ زکوٰۃ کس چیز کا نام ہے۔ اور تمام سب رسوم ہنود کے ادنیٰ سے تھے پھر ایک عرصہ بعد خدا کے فضل سے علماؤں کی کوشش کارگر ہوگئی اسلام نے ترقی کی ہندوستان کے ہر موضع ہر ضلع ہر تعلقہ میں اچھی طرح پھیل گیا۔ اور کوئی فرد ایسا باقی نہ رہا۔ جو نماز روزہ وغیرہ سے واقف نہو۔ اب رہا شرک بعضوں نے توبہ کر دی۔ مگر اکثروں کی وہ پہلی تیڑھی رگ نکلی وہی قبر پرستی جھنڈے پرستی اہل قبور سے منتیں مرادیں مانگنا قائم ہے۔ اب ہماری یہ حالت اصلاح طلب ہے اسی لئے بھائی مسلمانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی حالت کو غور کریں اس بلا میں گرفتار نہوں جس خدا کا ذمہ ہے کہ ہمکو پالیگا اور پالتا پوستا ہے اسی کی ہی پرستش عبادت کریں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے مصداق ہو جائیں جب منت جب مراد جب مدد چاہیں تو اُسی ذات وحدہ لاشریک لہ سے اٹھتے بیٹھتے پکاریں تو اُسی ایک خدائے عزوجل کو۔ یہاں ایک اور شبہ واقع ہوا اُسکا جواب بھی دیدینا اور اس شبہ کا رفع کر دینا مناسب ہے۔

ناظرین! یہ اُٹھتے بیٹھتے پکارنے کا رواج اچھے اچھے علماء میں ہے کہ یا رسول اللہ۔ یا علی وغیرہ پکارتے ہیں۔ اب ہم اس رواج کو اپنی دلیلوں سے نہیں توڑینگے۔ بلکہ ایسے علماء کے اقوالوں کو پیش کرینگے جو مشہور ہیں معروف ہیں امام ہیں۔ علماء پر مخفی نہوگا کہ ایک وقت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا گذر ایک قبر پر سے ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص اہل قبر کو مخاطب کرتا ہو۔ پکارتا ہے۔ کہتا ہے کہ اے فلانے تو میرا کام نہیں نکالتا۔ میرا کام پورا نہیں لاتا۔ آپ نے فرمایا تجھ کو ہلاکت و تربت یداک کیف تکلم اجسادا لا یستطیعون جوابا ولا یملکون شیئا ولا یسمعون صوتا وقرء وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ انتہی (کتب فی غرائب تحقیق المذاہب) ترجمہ۔ تو ہلاک ہو جاوے کیا بات کرتا ہے ایسے اجسام سے جو کہ طاقت جواب کی نہیں رکھتے ہیں اور نہ مالک ہیں کسی چیز کے اور نہ آواز و ندا کو سنتے ہیں۔ پھر آپ نے دلیل میں یہ آیت پڑھی وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ۔ جب یہ مُردے ندا کو نہیں سن سکتے تو پھر یا علی یا رسول اللہ پکارنا شرک ہوا یا نہیں۔ میں افسوس کرتا ہوں حنفاء پر جو اپنے امام کے قول کے بھی پابند نہیں ہیں۔ یہ کوئی وہابیوں کے گھر کی بات نہیں پھر ہمکو کیوں اسوجہ سے وہابی کہا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**سوال نمبر ۲۲۷** - تمباکو منشی و مسکر شئے ہے یا نہیں؟ اور اسکا کھانا پینا اور گڑ اکو بنا کر حقہ کے ذریعہ سے کھینچنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض علماء اسکو مباح - بعض فعل عبث اور بعض حرام قرار دیتے ہیں - پس عوام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہئے؟ امید کہ اسکا جواب خوب تصریح و تشریح کے ساتھ دیا جاوے - تاکہ اختلاف بیانی کی بلا رو دردسری سے نجات حاصل ہو - بینوا توجروا - (ابراہیم از ایوت محل ملک برار دکن)

**جواب نمبر ۲۲۷** - تمباکو منشی تو نہیں البتہ مفتر ہے یعنی نہ پینے کھانے والے کو پہلی دفعہ سر پیا چکر لاتا ہے گو بیہوش نہیں کرتا - یہی معنے فتنہ کے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر (ابوداؤد) یعنی آنحضرت نے نشہ اور فتور آور سے منع کیا ہے - پس تمباکو بحکم حدیث مرقومہ حرام نہیں تو مکروہ تو ضرور ہے - والعلم عند اللہ

**سوال نمبر ۲۲۸** - زید متنبی امام مسجد جامع اور عیدگاہ شہر ہے اور امامت - نکاح خوانی اور ذبیحت جانوران اکول اللحم کا موروثی حقدار و مختار خود کو سمجھتا ہے - اور اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ بجز میرے کوئی دوسرا شخص جمعہ و عیدین کی نماز و خطبہ نہیں پڑھا سکتا کیونکہ میں موروثی حقدار ہوں - ایک مرتبہ زید کسی وجہ سے نماز عید الاضحی کے موقع پر عیدگاہ میں وقت معینہ پر نہ پہنچ سکا مصلی وقت تنگ ہوتے اور قربانیاں کرنے میں دیر ہو جانیکی وجہ سے بیقرار ہونے لگے - آخرش ایک نووارد صاحب علم اور وجیہ و متقی و پرہیزگار مولویصاحب کو پیش امام بنا کر مصلیوں نے نماز ادا کرلی بعد الفراغ از نماز نووارد مولویصاحب نے خطبہ شروع کیا تھا - کہ زید بھی آن پہنچا - اور اپنی جگہ پر غیر شخص کو کھڑا ہوا دیکھکر سخت غضبناک ہوا اور بحالت غیظ و غضب واعظ مولویصاحب کے ہاتھ کو جھٹکا دیکر منبر سے نیچے کھینچ لیا اور بہت سب و شتم کیا - جماعت میں سخت برہمی اور ناراضگی پیدا ہوئی - اور تفرقہ پڑ گیا - بہت لوگ مولویصاحب کی جانبدار ہوگئے - اور بہت سے زید کی حمایت پر آمادہ ہوگئے - پس عرض سائل یہ ہے کہ زید کا یہ دعویٰ کہ میں مختار و موروثی حقدار امامت ہوں سوائے میرے دوسرا اس امر کا مجاز نہیں ہے - صحیح اور درست ہو یا نہیں؟ اور زید سے یہ حرکت نازیبا سرزد ہوئی یا نہیں اور وہ مورد ملام ہے یا قابل تحسین ہے - اسکا جواب باصواب ارقام فرماکر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں (سائل نظام الدین از ہاسم برار دکن)

**جواب نمبر ۲۲۸** - حدیث میں آیا ہے الامام ضامن والمؤذن مؤتمن یعنی امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے امام کی قدرے انتظاری تو کرنی چاہئے - لیکن اگر زیادہ دیر کرے تو کسی دوسرے شخص کا کھڑا ہو جانا بھی جائز ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ دیر ہوگئی - تو صحابہ نے عبدالرحمن بن عوف کو امام بنا کر نماز پڑھی - ایک رکعت ہو چکنے کے بعد حضور نبوی تشریف لائے اور جماعت میں کھڑے ہو کر نماز بالاقتدا ادا کرلی بعد کسی قسم کی خفگی نہیں فرمائی - امام مذکور کی خفگی کسی دنیاوی نقصان کے خوف سے ہوگی سو اسکا کیا علاج!

**سوال نمبر ۲۲۹** - فاتحہ مروجہ فیما بین الناس سنت ہے یا بدعت؟

(محمد بیگ ساز بنارس)

**جواب نمبر ۲۲۹** - فاتحہ مروجہ سے مراد اگر یہ ہو کہ کھانا سامنے رکھکر ہاتھ اٹھا کر قرآن شریف یا اور کچھ پڑھنا اور مردہ کو ثواب بخشنا - سو یہ بدعت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی حدیث میں ثابت نہیں - نہ صحابہ کرام سے آیا ہے اور اگر فاتحہ مروجہ سے مطلب ہے کہ مساکین کو کھانا بغرض ایصال ثواب کھلایا جائے اور اس سے زیادہ کچھ نہ ہو تو جائز ہے حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک شخص نے اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لئے کنواں لگوایا تھا -

**سوال نمبر ۲۳۰** - مرزا قادیانی نے جو تصویر اتروائی ہے اسکی نسبت شریعت کیا کہتی ہے اور کیا تصویر اتارنا یا باعزاز رکھنا - گناہ کبیرہ ہے یا نہیں؟ (ابو عبدالحی از کوٹہ)

**جواب نمبر ۲۳۰** - تصویر اتروانے اور رکھنے سے حدیثوں میں سخت منع آیا ہے - بخاری - مسلم کی حدیث ہے اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون یعنی قیامت کو روز سخت عذاب مصوروں کو ہوگا - ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں خدا کی رحمت خاصہ کا نزول نہیں ہوتا - احادیث میں تو اس سے منع آیا ہے رہے مرزا صاحب قادیانی سو انکو کون منع کرے جبکہ وہ (بزعم خود) مہدی مسیح - کرشن - نبی - رسول اللہ اور ابن اللہ ہیں - انکا اصول ہے کہ میرا حکم خدائی حکم ہے میں جس حدیث کو غلط کہوں غلط ہے جسکو صحیح کہوں صحیح ہے - پس ایسے شخص کو کون روک سکتا ہے؟ بعض لوگ پیسہ روپیہ وغیرہ کی تصویریں رکھنے سے تصویر کے رکھنے کا جواز سمجھا کرتے ہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ الضرورۃ تتقدر بقدرھا ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے مثلاً ایک شخص کسی لق و دق جنگل میں ہے جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اسکو میسر نہیں ہو سکتی ہے تو بحکم قرآن اسکو سور مردار وغیرہ کا کھانا جائز ہے - مگر آبادی میں آکر جائز نہیں - اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے لیکن بالاختیار ایسا کرنا جائز نہیں -

**سوال نمبر ۲۳۱** - ایک مولوی صاحب نے بڑے فخر سے وعظ میں فرمایا ہے کہ آجتک کوئی

ahmadimuslim.de

اہلحدیث یعنی غیر مقلدین میں سے ولی نہیں ہوئے اور جو ولی ہوئے وہ حنفی المذہب ہیں اسکا کیا ثبوت ہے اور ولی کس کو کہتے ہیں۔ کیا خلفاء راشدین و دیگر اصحاب تابعین و ائمہ مجتہدین و ائمہ محدثین صحاح ستہ و دیگر علماء محدثین وغیرہ بقول مولوی صاحب اولیاء کرام میں شمار ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ حنفی و شافعی وغیرہ سے مرسوم نہ تھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت مولانا روم و شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی وغیرہ کا کیا مذہب تھا۔ کیا یہ لوگ بھی تقلید شخصی کے پابند تھے۔ مولوی صاحب نے وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ جب امام شافعی امام اعظم کی قبر پر جاتے تھے تو جب وہاں نماز پڑھتے تو بلحاظ امام اعظم کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ یہ کہاں تک سچ ہے (محمد سلیم از مونگیر)

**جواب نمبر ۲۳۱**- اس قسم کی باتیں تفرقہ اندازی کی ہوتی ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے خود اسکا جواب قرآن شریف میں دیا ہے۔ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ یعنی عاقبت کی عزت نہ تمہارے خیالوں پر ہے نہ اہل کتاب کے خیالات پر ہے۔ بلکہ وہاں تو قانون یہ ہے کہ جو کوئی برا کام کریگا۔ بدلہ پاویگا۔ نہ حنفی ہونے سے نجات ہے نہ اہلحدیث بننے سے بلکہ الایمان و عمل صالح پر ہوگا۔ خداوندی اعمال صالحہ سے ہوگی شرعی تعریف کے مطابق تمام ائمہ دین امام ابو حنیفہ۔ شافعی بخاری مسلم۔ ترمذی حضرت پیر جیلانی شیخ سعدی وغیرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم ولی اللہ تھے اور یہ سب اہلحدیث تھے۔ انکی تصنیفیں خود موجود ہیں اذا صح الحدیث فہو مذہبی یعنی صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔ حضرت پیر کی کتاب فتوح الغیب موجود ہے جس میں فرماتے ہیں اجعل الکتاب والسنۃ امامک یعنی قرآن و حدیث کو اپنا امام بناؤ۔ امام شافعی امام ابو حنیفہ کی قبر پر رفع یدین چھوڑ دیتے تھے۔ یہ روایت صحیح غلط ہے۔ اول تو قبر پر نماز ہی درست نہیں۔ تو امام شافعی کو کیا اتنی بھی خبر نہ تھی۔ دوم اگر پڑھتے ہی تو کیا مردہ قبر کے اندر سے دیکھ سکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے انکو حیا آتی تھی۔ سوم کیا امام شافعی ایسے ہی دین میں مداہنت تھے کہ امام ابو حنیفہ کے لحاظ سے ایک ایسے فعل کو چھوڑ دیتے جسکو سنت جانتے تھے۔ قبر تو کیا؟ امام ابو حنیفہ خود بھی زندہ ہوتے تو امام شافعی کی دینداری اس بات کی مقتضی تھی کہ انکے سامنے بھی رفع یدین نہ چھوڑتے اور امام ابو حنیفہ صاحب سے امید تھی کہ وہ بھی اس پر کسی طرح سے کشیدہ نہ ہوتے۔ (یہ سب یاروں کی گپیں ہیں)۔

**سوال نمبر ۲۳۲**- اگر ایک شخص اپنے خسر کو یہ اقرار نامہ لکھدے کہ اگر میں اپنی عورت کو ماں باپ کے ملنے جلنے سے منع کروں یا کسی کام یا چیز کے لئے تکلیف دوں یا زدوکوب کروں تو میری عورت کو طلاق۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد ان شرائط کے فسخ کرنے کیلئے وہ اقرار نامہ پھاڑ دیا گیا۔ اب اگر وہ شخص شرائط مندرجہ اقرار نامہ میں سے کسی شرط کا مرتکب ہو۔ تو اس عورت کو طلاق واقع ہوگی یا نہیں یعنی اقرار نامہ کے پھاڑ دینے سے شرائط بھی ٹوٹ جاتی ہیں یا برقرار رہتی ہیں۔ دیگر یہ عرض ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اقرار نامہ لکھدیوے کہ اگر میں پانچ برس تک اپنی عورت کو مندرجہ بالا شرائط سے کسی شرط کا ارتکاب کروں یعنی زدوکوب کروں یا ملنے جلنے سے منع کروں تو میری عورت کو طلاق۔ اب اگر وہ شخص پانچ برس کے بعد کسی فعل کا مرتکب ہو تو عورت کو طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

**جواب نمبر ۲۳۲**- اقرار نامہ پھاڑنے سے کوئی نقصان نہیں یعنی شرعی طور پر عہد قائم ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ یعنی خدا پکڑیگا ان عہدوں پر جو پختہ کئے گئے ہونگے۔ تحریری ہوں یا تقریری۔ البتہ اقرار نامہ میں اقرار کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ماں باپ سے ملنے سے روکنے کا اسکا خلاف کرنے سے تو بیشک طلاق ہوگی مگر زدوکوب والے اقرار کا خلاف کرنے سے طلاق ہونے میں اختلاف ہے کیونکہ بوقت ضرورت مرد کو اختیار دیا گیا ہے کہ عورت کو بطور نصیحت مناسب طریق سے زدوکوب کرلے اور حدیث شریف میں ہے الا شرطا احل حراما او حرم حلالا یعنی ہر ایک شرط واجب العمل ہے مگر وہ شرط واجب العمل نہیں جو حرام کو حلال کرے اور حلال کو حرام۔ چونکہ یہ شرط مرد کی خداداد حکومت کے خلاف ہے اس لئے اسکا خلاف کرنے سے طلاق واقع ہونے میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک بھی واقع نہ ہوگی۔ اگر پانچ برس تک وعدہ ہے اور میعاد کے بعد خلاف ہوا ہے تو طلاق نہ ہوگی۔ مگر ماں باپ کی ملاقات سے روکنے سے گنہگار ہوگا۔

**سوال نمبر ۲۳۳**- جبکہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے ہو ہی نہیں سکتا ہے تو اس عورت بالغہ یا نابالغہ کا ولی کون ہوگا جس کا کوئی رشتہ دار ہی نہ ہو۔ حاکم تو کافر ہے اور قاضی قاضی شرعی نہیں رہا۔

**سوال نمبر ۲۳۴**- ہر شخص کے موت جس کے اعزا جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ سے کوئی فوت ہو تو مدت عزا تین دن جو مشہور ہیں (جیسے عورت کو خاوند کے فوت ہونے پر چار ماہ دس روز مقرر ہیں) اسکی کیا دلیل ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ مدت ہر رشتہ دار کے لئے ہے یا رشتہ میں کوئی تخصیص ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۰ از مدراس)

**جواب نمبر ۲۳۳**- جسکا کوئی ولی نہ ہو اسکا ولی حاکم وقت ہے اگر حاکم وقت بھی نہ ملے تو کنبہ اور برادری میں جو بڑا ہو نکاح کرا دے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص کے فوت ہونے پر اسکا ترکہ انکی برادری میں سے بڑی عمر والے والی کو دلا دیا تھا۔ کیونکہ قریبی وارث کا کوئی نہ تھا۔

**جواب نمبر ۲۳۴**- سوائے خاوند کے ہر ایک میت پر تین روز سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ اس میں کسی رشتہ دار کی تخصیص نہیں حدیث میں ایسا ہی آیا ہے (مشکوٰۃ باب العدۃ ملاحظہ ہو)۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**داناپور** سے شکایت آئی ہے کہ آریہ سماجی مسلمانوں پر سخت ظلم کرتے ہیں کسی کا شخصی معاملہ بھی کیوں نہو فوراً مذہبی اور قومی رنگت سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمارے دانا پوری دوست اطلاع دیں کہ اصلیت کیا ہے۔

**امرتسر** میں آجتک تین دفعہ عمدہ بارش ہو چکی ہے۔ الحمدللہ

**۳۰ جون** کو سید حیدر رضا بی اے دہلوی نے امرتسر میں ہندو وکیلوں کے اہتمام سے سودیشی مضمون پر لکچر دیا۔ لکچر کا مضمون تو وہی تھا۔ لیکن لفظوں میں خلاف معمولی درشتی تھی کئی ایک دفعہ سید صاحب نے یہ لفظ کہا کہ ہم ہم خوش ہیں کہ ہم کو گولیوں سے مار دیا جائے اس ذلت کی موت سے مرنا بہتر ہے "خطرہ ہے کہ متکلم بیالا ندہم کا دامن دہ را۔ سید صاحب کی تقریر تمام مسلمانوں کو آلودہ نہ کرے۔ سودیشی تحریک بذاتہٖ ایک مبارک تحریک ہو مگر جس طرز سے اسکو چلایا گیا ہے۔ داناؤں کے نزدیک نہایت نازیبا امر ہے۔

**جناب** مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور و منشی نواب الدین صاحب مرآسری کا جنکا مضمون گذشتہ ہفتہ عرسوں کا بیفادہ اہلحدیث میں نقل ہوا تھا بذریعہ اہلحدیث شکریہ ادا کرتے ہیں اور پتہ دریافت کرتے ہیں۔ منشی صاحب کا پتہ معرفت دفتر اخبار وکیل امرتسر ہے۔

**امیر ابن رشید** کے بعد انکے بیٹے ولایت نجد کے امیر تسلیم کئے گئے ہیں۔ سلطان المعظم نے باضابطہ اپنے حکم خاص سے امیر موصوف کو جانشین قرار دیا اور حکم عالی کے ساتھ مرصع تمغہ مجیدی درجہ اول مرحمت فرمایا۔ تمغہ کے علاوہ ۲۵۰ ترکی پاؤنڈ ماہوار وظیفہ بھی مقرر فرمادیا اور جو انعامات بارگاہ سلطانی سے مرحمت ہوتے ہیں ان میں بھی معقول اضافہ کیا گیا ہے۔

**تنسیخ قرنطینہ** کے متعلق سیکرٹری گورنمنٹ ہند نے آنریری سکرٹری انجمن اسلام بمبئی کو مطلع کیا ہے کہ گورنمنٹ کو حجاج کی تکالیف کا خود خیال ہے اور اسکا انسداد کرنا چاہتی ہے لیکن چونکہ بعض بین الاقوام معاہدہ وغیرہ سے مجبور ہے اسلئے صاحب وزیر ہند کے استمزاج کے بغیر اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔

**محمڈن** ڈیفنس ایسوسی ایشن صوبہ جدید نے ہز آنر سر بی فلر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے عہدے دینے کا ارادہ کیا ہے۔

**ہر ہفتہ** لاہور سے بجائے صرف انبالہ تک کے راولپنڈی تک ایک خاص ڈاک گاڑی ولایتی ڈاک لے جایا کریگی۔

بابو سریندر ناتھ بنرجی پر ناجایز جلوس نکالنے اور پولیس کا حکم نہ ماننے کا جو مقدمہ دوبارہ چلنے والا تھا۔ اس سے گورنمنٹ نے ۲۶ جون کو دست کشی اختیار کرلی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بابو صاحب کو ان کے وکلاء کی عدم موجودگی میں جملہ الزامات سے بری قرار دیا۔

**پردہ نشین** عورتوں کو مفت دوائی دینے کے لئے میونسپلٹی دہلی نے ایک نیا زنانہ ہسپتال قائم کرنا منظور کرلیا ہے۔ اس ہسپتال سے پردہ دار عورتیں روزانہ دوائی مفت آکر لیجایا کرینگی۔

**ہندوستان** کے تمام بڑے بڑے شہروں کی میونسپل کمیٹیوں کو زنانہ ہسپتال بنانے چاہئیں۔ انکی سخت ضرورت ہے۔

**قلعہ کانگڑہ** ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے صدمہ سے گرکر بالکل منہدم ہوگیا تھا۔ اب اسکی مرمت نہیں کیجائیگی۔ قلعہ کے کھنڈرات آثار قدیمہ کے دلچسپ اور تواریخی یادگار ہمیشہ رہینگے۔

**کانگڑہ کا شہر** بھی زلزلہ سے تباہ ہوگیا تھا۔ اس میں لوگ اب پھر مکانات بنا رہے ہیں۔ کانگڑہ کا عظیم الشان مندر بھی پھر بنایا جائیگا۔ تمام ہندوستان کے ہندؤں نے مندر کی تعمیر کے لئے چندہ کرکے ایک معقول رقم مہیا کردی (شاباش! حسن عقیدت بھی ایک عجیب چیز ہے)

**سمانو** نام ایک سنگدل غلام نے ریلوے ٹرین میں ایک مسافر کو شراب پلاکر اور اس کے بیہوش ہونے پر اس کے ہاتھ پاؤں باندھکر حیدرآباد کمرشل ریلوے سے رات کے وقت دریائے سندھ میں پھینکدیا۔ اس آدمی کو دریا میں گرتے ہوے ایک کشتی والے نے بچا لیا۔ سمانو کو عدالت سشن سے پانچ سال قید بامشقت کی سزا ہوئی (گورنمنٹ توجہ فرماکر کم سے کم ریل میں شراب نوشی تو بند کردے)

**برٹش گورنمنٹ** نے ولایات بصرہ و بغداد کی ناقابل اطمینان حالت کا نقشہ نہایت پُر زور الفاظ میں بابعالی کے سامنے پیش کیا۔ اور برٹش رعایا کے متعدد قتل کا ذکر کرکے انتظام کی خرابی بیان کی۔

**بابعالی** نے ایک ترکی کمیشن کو مقرر کرکے بغداد بھیجنے اور اس معاملہ کی تحقیقات کرنیکا حکم نافذ فرمایا۔

**یورپ** کے بعض حصوں میں اب بھی کبوتروں سے نامہ بری کا کام لیا جاتا ہے۔

**ماہ مئی** کے اندر جزیرہ انڈمان کو بے تار کی خبر رسانی کے ذریعہ سے ۴۳ خبریں آئی گئیں۔ امرتسر سے ترن تارن تک لائین بالکل تیار ہو چکی ہے۔ ہفتہ عشرہ تک جاری ہوگی۔

**درخواست قبول**

۱۶ مارچ کے پرچہ میں ایک درخواست مفت خریداری کے لئے چھپی تھی۔ سائل نے اپنا نام نہیں لکھا تھا صرف اتنا لکھا تھا میں بندہ آئی ایم ایس تابع رحمۃ للعالمین ڈاکخانہ کی مہر پر نگینہ چھپا ہوا تھا یہ درخواست ہمارے مکرم عبداللہ لال سوداگر افریقی نے منظور کی ہے سائل اپنا نام و پتہ بتلا دے تو اخبار جاری کیا جاویگا۔

میںجر
اخبار اہلحدیث
از امرتسر

# قابل دید کتب ہیں

**الہامی کتاب** وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث بحث کیا ہے۔ تمام مباحثہ کا فیصلہ اور قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰ /

**حق پرکاش** آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جسکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱۲ /

**آیات متشابہات** اصول تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳ /

**تہذیب** مذہبوں کے فرائض واضع طور پر بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۲ /

**ترک اسلام** بابو عبد الغفور دھرم پال کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل۔ قیمت ۶ /

**ادب العرب** صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بہی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۸ /

**اسلامی تاریخ** آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ کا بیان بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱ /

**خصائل النبی** شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت ۱ /

**تغلیب الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور دھرم پال آریہ

جلد اول قیمت ۵ /

〃 دوم 〃 ۵ /

〃 سوم 〃 ۵ /

〃 چہارم چھپ رہی ہے ناظرین منتظر رہیں۔

**المشتہر** مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

# منصفلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مال تیار ہوتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتی ہی فوراً کیجاتی ہے مال وقت پر بہیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

لونگی سادہ عہ سے صمہ تک فی عدد
〃 زرین ہے 〃 عہ 〃 〃
〃 اوڑہنی کی عہ 〃 ے 〃 〃
ازار بند سوتی مہ 〃 ہم 〃 〃
〃 ریشمی ۱۲ 〃 ے 〃 〃
تہان گبرون باریک موٹا للعہ 〃 عہ
جوتہ ساخت لودہانہ عہ 〃 للعہ 〃
〃 زرین ہپتہ پوری عگا 〃 سہ 〃
جراب دوستانہ سوتی عگا سے فی درجن
رومال سوتی عہ 〃 عگا 〃
فوجی زین خاکی ۱۲ گز 〃 عگا
صافہ ٹسری اودہ سے صمہ 〃
〃 خاکی سے 〃 عہ
رنگین لوئی سہ گز طول اڑہائی گز عرض صمہ 〃
بچوں کی دہوتی سے 〃 ہے 〃
دری براے پلنگ عگا 〃 ے 〃
〃 فرشی فرمائش پر تیار ہو سکتی ہے۔

کلاہ سادہ ۶ سے ۸ تک فی عدد
〃 زرین عہ 〃 صمہ 〃 〃
رومال ریشمی ۸ سے 〃 〃
کمبل دیسی ہے 〃 صمہ 〃 〃
دہسی سفید عہ 〃 عگا 〃
پٹی دیسی اونی ۱۲ 〃 صمہ فی جوڑہ
〃 پشمینہ سے 〃 صمہ 〃 〃
جراب دوستانہ اونی ۸ 〃 عہ 〃
پٹی سرج عم 〃 عہ 〃
〃 بڑہیا عگا 〃 عگا 〃
کمبل فوجی للعہ 〃 عہ 〃
چادر پشمینہ عہ 〃 صمہ 〃
بنیان پاجامہ اونی ہے 〃 صمہ 〃
〃 سوتی ۶ 〃 عگا 〃
پٹی برائے کوٹ فی تہان ۸ 〃 ہے فی گز
باقی فہرست منگوا کر دیکہو۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی جیسا جراب لنگیاں کمربند سپل زین بٹن چہار سوتی و زین پیچ اونی دسہری دو دہیری دلبس اونی دسہری دو دہیری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایک دفعہ بطور آزمائش کے تہوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پہر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

**نوٹ** سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بہیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

**المشتہر** شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ



ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے۔

Registered N: L 352.

# اہلحدیث

امرتسر

| شرح قیمت | | اغراض ومقاصد |
|---|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ<br>والیان ریاست سے ۔ [illegible]<br>روسا و جاگیرداران سے للعہ<br>عام خریدار [illegible]<br>ممالک غیر [illegible]<br>چھ ماہ کیلئے [illegible]<br>اُجرت [illegible]<br>کا فیصلہ [illegible]<br>جملہ خط وکتابت بنام مالک مطبع و اخبار [illegible] | | (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔<br>(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی [illegible]<br>گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات [illegible] کرنا<br>[illegible]<br>(۳) نامہ نگاروں کی خبریں [illegible]<br>بشرطیکہ صفت [illegible] ہونگی |

| جلد ۳ | مطبوعہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳ اگست ۱۹۰۶ء یوم جمعہ | نمبر ۳۹ |
|---|---|---|

## ختنہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ عرصہ ہوا اہلحدیث میں ہمارے مکرم ڈاکٹر ارجنداس صاحب اسسٹنٹ سول سرجن [illegible] امرتسر کے مضمون ختنہ کی تائید میں نکلے تھے بالمقابل ان کے [illegible] ڈاکٹر رامانند صاحب مالک آئل میڈیکل ہال جگادری کے مضامین ایک بخلاف ختنہ کی مخالفت میں چھپے تھے۔ اسپر ہمارے دوست بابو شمس الدین صاحب نے نیروبی برٹش افریقہ سے ایک انگریزی کی کتاب امریکہ کے ڈاکٹر کی تصنیف ختنہ کی تائید میں ہماری معرفت ڈاکٹر رامانند صاحب کے مطالعہ کیلئے بھیجی جسمیں امریکن ڈاکٹر نے بڑے زور سے ڈاکٹری طریق پر ختنہ کی تائید کی تھی۔ اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر ڈاکٹر رامانند صاحب نے ایک مضمون بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ امید ہے جناب ڈاکٹر ارجنداس صاحب بھی اس مضمون کو دیکھکر اسکی تائید یا تردید جو مناسب سمجھیں گے [illegible]۔

مکرم بندہ اڈیٹر صاحب تسلیم۔ از جانب ڈاکٹر رامانند صاحب جگادھری ضلع انبالہ۔ آج ایک کتاب متعلق ختنہ [illegible] میرے پاس [illegible] ہر ایک آدمی [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] لیکن [illegible] ایک امریکہ کے علم و [illegible] فیصلہ ہو جاوے

کوئی مسئلہ پایۂ [illegible] قرار نہیں پا سکتی۔

اول تو غور کرنا چاہیئے کہ یہ پردہ صرف انسان ہی کے حشفہ کے اوپر نہیں ہوتا بلکہ اکثر حیوانات کے حشفہ کے اوپر ہوتا ہے۔ تو کیا اس پردہ سے انکو کسی قسم کی دقت ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو کیا۔

کسی شخص کا یہ بیان کرنا کہ زمانہ سلف میں اسکا رواج تھا۔ تو کیا اگر کسی گروہ میں فضول رواج ہو جاوے اور جسپر کوئی دلیل قائم نہ ہو سکے اسکا انسداد نہ کرنا چاہیئے۔ علم طب کی تحقیق ہے کہ حکیم مطلق نے ہر ایک چیز میں ایسی بناوٹ رکھدی ہے کہ اس میں ترمیم یا [illegible] کرنے کی ضرورت نہیں۔ [illegible] ہر ایک چیز دنیا میں اپنے سامان کو اپنی طرف کھینچکر قدرتی طور پر کمال طور سے پرورش پا رہی ہے۔ اگر کہیں پر کوئی زیادتی ہو جاتی ہے تو وہ اس بات کی تاثیر سے [illegible] قدرتاً اس میں موجود ہے۔ [illegible]

نہ کیوں نہیں۔ آپ اپنے ہی دلیلوں کے پل باندھ دیں گے؟ خدا اپنے مضمون کو آگے پیچھے سے دیکھکر جواب دینا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے یا تو امریکن کتاب کا مطالعہ کیا ہی نہیں یا کیا ہے مگر جلدی جلدی میں۔ جب ہی تو آپکو ساری کتاب [illegible] سے اس سرے سے تک کوئی دلیل نظر نہیں آئی۔ [illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible]

ahmadimuslim.de

طور پر حشفہ کے اوپر کا پردہ حشفہ کی حفاظت اور اسکی حس قایم رکھنے کے لئے بنایا گیا ہو اس پردہ کو قطع کرنے سے حشفہ کا چمڑہ بہت سخت ہو جاتا ہے اور حشفہ کی حس بہت کم ہو جاتی ہے۔ جسکی دلیل ظاہر ہے اور یہ پردہ کا کہ جب حشفہ کا چمڑہ کپڑہ سے چھوتا رہتا ہے تو چونکہ اس کی قوت لامسہ ہر وقت فارغ ہوتی رہتی ہے۔ اسلئے کچھ عرصہ کے بعد قوت لامسہ کم ہو جاتی ہے اور حشفہ کی حفاظت کے لئے حشفہ کے اوپر کوئی چیز قایم نہیں رہتی۔ ماسوا اس کے یہ کتنی بڑی عقل ہو کہ ایک بیٹھے بٹھائے تندرست لڑکے کو دو تین ماہ کے لئے عضو میں زخم ڈالکر اور بیمار بنا کر اسکا علاج کیا جاوے کہ جو عضو کاٹنے کے لائق تو درکنار بلکہ حفاظت کرنے کے لائق ہے۔ شاید کسی خاص فرقہ کا یہ خیال ہو کہ انسان صرف جہاں تک اس سے ہوسکے خوب تمام عمر جماع کرتا رہے اور چار چار عورتوں سے دن رات جماع کریں تو اس نے یہ معاشرت زیادہ کرنے کی تدبیر نکالی ہو۔ ورنہ بموجب علم جماع کا سلسلہ صرف نسل انسان یا تسلسل اولاد کے لئے بنایا ہے۔ جبکہ ایک مرد اور ایک عورت کو نہایت کمی کے ساتھ عمل میں لانا چاہئے

---

ع اس جگہ مسئلہ تعدد ازدواج کا تو کوئی موقع نہ تھا۔ اس کے ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسئلہ ختنہ کو فن ڈاکٹری سے نہیں لکھتے۔ بلکہ مذہبی رنگت سے لکھتے ہیں جو آپ جیسے محقق کی شان سے بعید ہے۔ آپ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ ختنہ کرانا کوئی جماع میں جیسا کہ معین اور موئید ہے بہت بڑا اسپر کیا دلیل ہے کہ جماع نسل انسانی کو قایم رکھنے کے لئے ہے کیا جس شخص کی بیوی بانجھ ہو یا خود اس کے نطفہ میں نقصان ہو تو وہ جماع نہ کرے۔ علاوہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ حیوانات کو نسل کے باقی رکھنے کا مطلق خیال نہیں ہوتا گو پرورش کے وقت انہیں بہت محبت ہوتی ہے۔ مگر قبل از ولادت انکو اسکا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ تاہم جماع کرتے ہیں اور قدرت نے انکو اس کرنے پر قدرت دی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! یہ بات تو بالکل واضح ہو کہ انسان بلکہ کل حیوانوں کو کھانے پینے کی خواہش قدرتی ہے اسی خواہش کے پیدا کرنے سے ایک تیسری خواہش پیدا ہوتی ہے جس کے لئے قدرت نے نر کیلئے مادہ اور مادہ کیواسطے نر پیدا کیا ہے۔ نہ اس میں اولاد کے وجود کو دخل ہے نہ عدم کو۔ کیا آپ ایک ینگ مین رجوان مرد پچیس سالہ کو جسکی بیوی کو آج حمل ہوا ہے تین سال بند رہنے کا حکم دینگے۔ اور وہ آپکے اس حکم کی تعمیل کریگا جو نو مہینے تک حمل کا انتظار کرے۔ اس سے بعد پھر بچہ کے دودھ کی مدت کرتا رہے۔ بتلائیے اتنے عرصہ میں اسپر کیا کیا آفتیں نہ آئینگی۔ جو لوگ اس بات کے مدعی ہیں کہ جماع صرف نسل انسانی کے قایم رکھنے کے لئے ہے۔ انکا ضمیر (کانشنس) خود انکو ملامت کرتا ہوگا۔ مزید بحث اس مضمون پر ہمارے رسالہ **شادی بیوگان** میں ملسکتی ہے چونکہ آپنے خواہ مخواہ اس مسئلہ کا ذکر ختنہ کے مضمون میں کردیا ہے حالانکہ ختنہ سے اسکو کوئی تعلق نہ تھا۔ اسلئے جواب دیا گیا۔ رہا تعدد ازدواج کا حکم سو آپ اگر ہندو دھرم کے شاستروں کو مانتے ہیں تو تعدد ازدواج کی اجازت کے لئے منو سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۸۲ ملاحظہ کریں۔ (اڈیٹر)

---

لہ اس بارہ میں آپ کی شہادت سے ہماری شہادت زیادہ معتبر ہے۔ کیونکہ آپ پر تو شاید یہ کیفیت گذری نہیں۔ ہم پر تو گذری ہے۔ مگر حس میں کمی نہیں۔

(اڈیٹر)

سہ دو تین ماہ نہیں۔ دو ایک روز میں آرام ہو جاتا ہے مگر اس سے کم وقت میں جو ناڑہ دناف اکاٹنے کے بعد ناڑہ کو زخم اچھا ہونے میں لگتا ہے۔ جسکا کاٹنا آپ بھی ضروری جانتے ہونگے۔

(اڈیٹر)

ع ڈاکٹر صاحب کی تحریر بھی کچھ عجیب ڈھنگ کی ہو اپنے دعوی کی دلیل کا آپکے خود پتہ نہیں لگتا بات کو پہلے بیان کرتے ہیں پھر خود ہی اسکی تردید کردیتے ہیں پہلے کہا کہ جب چمڑہ کاٹا جاوے تو حشفہ میں قوت لامسہ کم ہو جاتی ہو جسکا صاف مطلب یہ ہو کہ بلا ختنہ آدمیوں میں قوت رجولیت پوری طاقتور ہو اور وہ خوب طور پر جماع کرسکتا ہو مگر جسکا حشفہ برہنہ ہو انکی قوت مردمی گھٹ جاتی ہو یعنی وہ کافی طور پر جماع نہیں کرسکتا لیکن آگے چلکر اسکی تردید کرتے ہیں کیونکہ لکھتے ہیں کہ جو لوگ چار چار عورتیں کرتے ہیں انہوں نے کثرت جماع کیلئے ختنہ کی تدبیر نکالی ہو ورنہ جماع تو صرف توالد تناسل کیلئے ہی جو مرد و عورت کو بہت تھوڑا کرنا چاہئے۔ جسکا دوسرے لفظوں میں مفہوم یہ ہے کہ چار چار عورتیں کرنیوالے بلا ختنہ رہکر زن و شوئی کے فرائض کو بوجہ کمی شہوت کے کافی طور پر پورا نہیں کرسکتے اسلئے وہ ختنہ کرتے ہیں جس کے باعث وہ دن رات چار چار عورتوں سے جماع کرسکتے ہیں۔ بتلائیے ڈاکٹر صاحب۔ اس تھوڑی سی عبارت میں اس قدر تناقض صاف دلالت کرتا ہو کہ آپ اس مضمون کو تحقیق سے نہیں بلکہ سنی سنائی لکھ رہے ہیں اگر صاحب آگے لکھتے تو انتظار تھا مگر جتنا آپکی تحقیق کا پتہ لگ گیا ہے بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا۔

---

مفت رسالہ **انجیل سوع**

مصنفہ جناب ڈاکٹر رامانند صاحب پروپرائٹر کارخانہ پانچجنیہ بائبل میڈیکل ناظرین! یہ وہ رسالہ ہے کہ جسکا مطالعہ کرکے انسان کو فوراً آنسو ٹپک پڑتے ہیں اور بیساختہ یہ لفظ زبان سے نکلتا ہے کہ ہائے میں مارا گیا اور آئندہ کیلئے بچ گیا۔ اب ایسے کام ترک کرونگا واقعی ایسی نادر کتاب کے مطالعہ سے نہ گذری ہوگی۔ (نوٹ) راجاؤں۔ امیروں۔ پیروں عالموں۔ فاضلوں اور عوام کو اطلاع دیجاتی ہو کہ اس اشتہار کو پڑھتے ہی لوگوں کو اکٹھا کرکے اور ان کے نام درج کرکے کہ انہوں آدمیوں کو کتنی رسالہ منگا رہے ہیں۔ فوراً جناب مہتمم صاحب مسافر ...

# نواب محسن الملک بہادر نے

ایک چھپی ہوئی تحریر بغرض اندراج اخبار ہمارے پاس بھیجی ہے جس میں نواب ممدوح نے اُن الزامات کے جوابات دئیے ہیں جو کالج پارٹی پر لگائے جاتے ہیں کہ انکو سلطان المعظم شاہ روم سے ہمدردی نہیں چنانچہ آپ کی تقریر کا لب لباب آپ ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔

"ہندوستان میں کونسا دیندار اور کونسا پکا مسلمان اور کونسا سلطان کا بڑا خیرخواہ اور مداح اور دعا گو ایسا ہے جس نے ہم سے بڑھکر اس معاملہ میں ہمدردی کا خیال ظاہر کیا ہو؟ ہم نے تو اپنے نام سے صاف صاف یہ لکھکر شائع کر دیا کہ تمام مسلمانوں کو سلطان سے ہمدردی اور محبت ہے اور جو لوگ سلطان سے ہمدردی کا انکار کرتے ہیں وہ یا تو ذلیل خوشامدی ہیں یا انکو اسلام سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ باوجود اس کے یہ کہنا کہ کالج نے والسرائے کو تار دیا کہ ہمکو سلطان سے کچھ ہمدردی نہیں ہے ایسا جھوٹ ہے کہ شیطان کو بھی اس سے زیادہ جھوٹا ہونا [illegible]۔ کوئی ہمکو کالج کی ایسی تحریر دکھائے جسمیں کالج نے سلطان سے ہمدردی نہ رکھنے کا اظہار کیا ہو۔ کوئی ہمکو وہ تار بتائے جو کالج کی طرف سے وائسرائے کے پاس بھیجا گیا ہو۔ کوئی ہمکو شیخ عبداللہ کے تار میں ہمدردی نہ رکھنے کے الفاظ دکھائے اور جو الزام کالج پر لگایا جاتا ہے اُسے ثابت کرے ہم ایسے جھوٹ بکنے والوں اور ایسے جھوٹ بولنے والوں کو امتحان کے میدان میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ تاکہ وہ میدان میں آئیں اور ایک لفظ بھی اپنی تحریر کا ثابت کریں اور ہم اور وہ سب کے سامنے لعنت اللہ علی الکاذبین کہیں۔" (محسن الملک)

اہلحدیث: یہ فیصلہ ہونا ضروری ہے ست [illegible] تا بیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

# حنفی بھائیوں کی بدگمانی

(نامہ نگار ذمہ دار ہے)

بدگمانی حد سے گذری بندہ پرور کبتلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرماوینگے کیا۔

ہمارے ناظرین! مثل مشہور ہے کہ ایک تو کریلا دوسرے نیم چڑھا ہمارے حنفی بھائی کچھ تو جہالت سے ہماری طرف سے بدگمان تھے ہی کچھ غصہ نے انکی ضد اور بڑھا دی۔ اب اگر ہم کوئی مسئلہ موافق فقہ حنفیہ کے بھی بیان کرتے ہیں تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ وہابیوں غیرمقلدوں کا ہے ضرور بالضرور حنفی مذہب کے خلاف ہوگا

اور اس کے دو ہی سبب ہیں جہالت اور ضد۔

ہم اپنے ان نادان بھائیوں کی جہالت پر اگر خون کے آنسو روئیں تو بیجا ہے اور انکی جاہلانہ ضد پر اگر دن رات اشک بہائیں تو روا ہے۔ مولوی حالی نے بہت خوب فرمایا ہے ؎

جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر ✦ تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر

عوام کا تو کیا ذکر جو لوگ مولوی بنے پھرتے ہیں انکو بھی یہ وقوف نہیں کہ اصول دین کیا ہیں۔ اگر کسی شیعہ سے پوچھئے کہ تمہارے مذہب کا اصول کیا ہے اور کون کون ائمہ ہیں تو گو وہ جاہل مطلق ہی ہو۔ مگر بتا دیگا کہ اصول یہ ہیں اور ائمہ فلان فلان لیکن اگر کسی حنفی سے پوچھئے تو فیصدی ۸۰ ایسے ملیں گے۔ جو یہ بھی نہ جانتے ہونگے کہ اصول کسے کہتے ہیں اور امام کسے؟ اور پھر آپسے باہر کہ اگر کوئی بتا دے تو اُسے کاٹ کھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

افسوس! اے قوم کبتک غفلت کا پردہ تیرے کانوں پر پڑا رہیگا کبتک ناسمجھی کی گھٹائیں تجھپر چھائی رہیں گی۔ کیا تو کبھی ہوشیار نہ ہوگی۔

حال کا ذکر ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کسی کو برہنہ دیکھ لیا تو وضو ٹوٹا یا نہیں۔ میں نے کہدیا کہ نہیں۔ باوجودیکہ جماعت فوت ہو گئی۔ مگر اس نے وضو کا اعادہ کیا۔

ہزاروں حنفی اپنے کو حنفی کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر یہ بھی نہیں جانتے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کون تھے۔ سید سالار۔ شیخ سدو۔ میران جی بڑے پیر کی پوجا میں ایسے سرگرمی کے ساتھ معروف رہتے ہیں۔ اگر کہو کہ یہ بات تو حنفی مذہب کے رُو سے بھی شرک ہے تو فوراً وہابی اور غیرمقلد کا خطاب دیکر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ نذر غیر اللہ کو امام ابوحنیفہ نے شرک فرمایا ہے اگر اُنسے کہو تو جواب یہی ملتا ہے کہ کیا ابوحنیفہ بھی وہابی اور غیرمقلد تھے۔

نماز میں اطمینان دینا اور ارکان کو تعدیل وطمانیت کے ساتھ ادا کرنا گو اہلحدیث کا خاصہ ہے مگر حنفی مذہب میں بھی افضل اور بہتر یہی ہے کہ نماز اچھی طرح پڑھی جائے چنانچہ منیہ و قدوری وغیرہ میں بھی مرقوم ہے کہ نماز کو اطمینان اور تعدیل کیساتھ ادا کرنا چاہئے اور طول قیام افضل ہے عدد رکعات سے رکوع میں کم سے کم تین تسبیح اور زیادہ سے زیادہ سات اور گیارہ تسبیح ہیں۔ قومہ جلسہ میں دیر کرنا بہت محمود ہے۔

مگر ابھی ایک نوجوان صالح نے (خدا اُس کی عمر میں برکت دے اور اُسے علم دین سے بہرہ ور فرمائے) نماز باقاعدہ پڑھنی شروع کی۔ قیام اور رکوع و سجود میں دیر تک [illegible]

ahmadimuslim.de

قعدہ اور جلسہ بھی ٹھیک ادا کیا۔ گو کہ نہ وہ آمین بالجہر کرتا۔ نہ رفع الیدین مگر صرف مذکورہ بالا جرم پر فل مچگیا۔ کہ لو غضب ہو گیا۔ لڑکا تو وہابی ہو گیا۔ اب کیا تھا وہابی وہابی کا شور مچگیا۔

بالآخر ایک صاحب نے مہتمم مسجد سے شکایت کی۔ جو دہی صاحب ہیں جنہوں نے خاکسار سے وضو لینے کا مسئلہ پوچھا تھا) مہتمم مسجد نے انکی شکایت پر اس لڑکے کو بلاکر تنبیہہ اور ملامت کرنی شروع کی۔ یہ مہتمم صاحب آٹھویں دن جمعہ جمعہ نماز پڑھا کرتے ہیں۔ اور قائم پنجگانہ نماز پڑھنا بھی وہابیوں کی علامت سمجھتے ہوں۔ لڑکا باوجودیکہ عربی دعائیں پڑھتا ہے مگر کم سخن حد سے زیادہ ہے اس نے اس شعر پر عمل کرکے ان کا کچھ جواب نہ دیا ؎

ہماری خاموشی میں بھی نہایت خوش بیانی ہے
برابر سو زبان کے ایک اپنی بے زبانی ہے

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی علامت بیان فرمائی ہے کہ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی منافق جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو کھڑے ہوتے ہیں تھکے ماندوں کیطرح۔ دکھاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا۔ مگر اب انسے کیا کہو۔ یہ تو یہی کہیں گے کہ یہ وہابی ہیں انکی بتائی ہوئی آیت کے خلاف کرنا ہی حنفی مذہب ہونے کی دلیل ہے۔

ٹھیک انکی ہرگز کوئی بات سمجھو
جو دن کو کہیں دن تو تم رات سمجھو۔

خاکسار محمد یوسف مہتمم انجمن محمدیہ فیض آباد۔

**اڈیٹر**۔ اس بارہ میں خنفیوں ہی کی کیا شکایت ہے۔ عام مسلمانوں کی کیا کم شکایت ہے کہ دین سے ایسے ناواقف ہیں کہ ہمارے کرم دوست جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے کسی ایک جلسوں میں بیان کیا کہ میں تعلیم یافتوں کی مجلس میں تھا کہ ایک بڑے تعلیم یافتہ نے کہا کہ شاہ صاحب میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ پیغمبر کی بیوی فاطمہ بہت پیاری تھی۔

ان وہابیت کا مضمون آجکل عرض عام ہو رہا ہے۔ مدعی لکھنو میں وہابی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کے ہمخیال ہیں۔ حنفی ہیں گو مقلد حنفی نہیں پنجاب میں وہابی اہلحدیث کو کہتے ہیں۔ مگر لطف یہ ہے کہ وہابی کو اگر لفظی معنے کے اعتبار سے دیکھیں تو نہایت مبارک لقب ہو۔ چنانچہ کسی اہلدل نے کہا ہے ؎

وہابی کا معنے ہے رحمان والا ✣ کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

ان معنے سے تو قرآن شریف میں سب مسلمانوں کو وہابی بننے کا حکم ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ جسکا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ علم پڑھ پڑھا کر اللہ والے (یعنی وہابی) بنجاؤ۔ وہابی اور ربانی کے معنی ایک ہی ہیں اور اگر اس لفظ (وہابی) کو عبد الوہاب یا محمد عبد الوہاب نجدی کی نسبت ہے تو کوئی جماعت (نہ حنفی نہ اہلحدیث) اسکو پسند نہیں کرتی۔ ہندوستان میں کوئی علماء غیر بھی ایسی نہیں جو عبد الوہاب یا محمد بن عبد الوہاب کو اپنا پیشوائے دین جانتی ہو۔ البتہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مغفور نے محمد بن عبد الوہاب کو دیندار عالم لکھا ہے (دیکھو مطبوعہ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۸) بغرض جہانتک غور کیا اس لفظ کے استعمال کرنے والے شاید خود بھی اسکا مطلب نہیں جانتے کہ ہم کسی کو وہابی کیوں کہتے ہیں البتہ اس لفظ کے عام استعمال سے اتنا نتیجہ نکلتا ہے جو کسی پنجابی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

جو کہندا سچ آہنوں کہندے وہابی ✣ ملاؤں لوک کر دیاں خرابی

## آمین بالسر کا جواب

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپکے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ جولائی کے پرچہ میں حسن میاں خلف مولوی محمد سلیمان صاحب مدظلہ کی ایک تحریر آمین بالسر کے ثبوت میں میری نظر سے گذری لیکن افسوس ہے کہ بسبب چند خدشات کے میری تشفی نہ ہوئی ان خدشات کو میں پیش کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ خود حسن میاں صاحب یا اور کوئی انکا ہمدرد یا حامی بعد تصفیہ انکو دور کرکے میری تشفی کریگا۔ تاکہ تحقیق کے مطابق طرز عمل اختیار کیا جاوے۔

آپ مولوی ابوالحسن شوق نیموی مرحوم و مغفور کی تحریر نقل کرتے ہیں جو یوں فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ مسلم ہو چکا ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا کے اخفا کا حکم قرآن میں موجود ہے۔ تو نتیجہ کل بلا ریب یہ ہوا کہ آمین اور دعا و کل دعاء ملحق بالاخفاء۔ یہ شکل قیاس اقترانی ہے کہ ترکیب قیاس ہی کے ورقبل مقدم و تالی مقدمہ مقدم صغریٰ اور کبریٰ انکا ہے مفقود ہیں۔

بذات الدعوی ترساہینا المکتوبۃ ✣ فالمواد فینہ منہما اللفظکویٰ

صغریٰ میں لفظ دعا کا صغریٰ پر محمول ہے اور کبریٰ میں اکبر کا موضوع وہ کہ نہیں ہو صغریٰ میں آمین کو دعا مجازاً کہا گیا ہے۔ اور کبریٰ میں حقیقی معنے دعا کے مراد ہیں۔ فاین التکرار ربا علیہ المدار۔ دلیل یہ ہے کہ آمین اگر حقیقتاً دعا ہوتی اور صرف اسی لفظ سے جناب باری عز اسمہ میں عرض مطلب کرنا کافی ہوتا تو استقلالاً علی الانفراد اسی لفظ کا دعا کے مقام میں تلفظ شغل اوراد وعیہ کے ثابت ہوتا۔ لیکن ہرگز ایسا نہیں بلکہ صرف

ahmadimuslim.de

آمین تمام دعا میں بجائے الفاظ دعا کے کہنا بالکل مہمل و بے معنی ہی بلکہ سبقت دعا اسکو لازم ہے۔ گویا اسکا حال بعینہ موکدات لفظی و معنوی کا حال ہے جیسے نفسہ عینہ کلہا کلہم اجمعون وغیرہ وغیرہ

تب صاف ظاہر ہو گیا ہوگا۔ کہ آمین پر دعا کا اطلاق مجاز ہے۔ دعا سو توابع دعا مراد ہے۔ آمین دعاء ای متمم الدعا او موکد للدعاء اور تمام مصری اور اہل لغت اسکو اسم فعل بمعنی امر حاضر یعنی اجب دعوتی ما افعل کذا کے لیتے ہیں۔ گویا دعا اسکا لازم معنی ہے اور استعمال لفظ کا معنی لازمی میں بھی مجاز ہی ہے۔ کبری کا یہی حال ہے۔ اسکی کلیت کے نواقض تو اسقدر ہیں جو حد حصر سے باہر ہیں ربنا اللہ المستعان بعد الفاتحۃ اھدنا الصراط المستقیم کا جہر جیسا ہے ویسا بعد خطبہ ہیں ادعیہ کا جہر کس پر مخفی ہے۔ استسقاء میں جہر دعا کون نہیں جانتا۔ اب بھی اگر کلیت باقی ہے تو یہ وہ کلیہ نہیں جو کتب متداولہ منطق میں مذکور ہوتا ہے۔

حد وسط حجت کا واضح دلالت ہونا چاہئے۔ آپکے قیاس میں حکم الاخفاء میں کس قدر ابہام اور خلط ہے۔ حکم شرعی کا اطلاق مندوب مباح واجب وغیرہ وغیرہ پر ہوتا ہے۔ حالانکہ الفاظ مشترکہ سے تعریفات میں سخت احتراز لازم ہے۔

اب اگر آپ امر کا لحاظ کر کے وجوب کا التزام کرینگے تو بھی استدلال مشکل ہے کل امر الوجوب کے کلیہ کا بھی وہی حال ہے جو کل دعاء حکمہ الاخفاء کا۔ عموم حالات میں تو اسکے کوئی اصولی بھی نہیں قائل ہیں۔

ع۳ حدیث سمرۃ ابن جندب میں اور آمین بالجہر کے احادیث میں کوئی منافات اور تناقض نہیں۔ وہ تو حضرت علیہ السلام کے سکتہ کا ذکر کرتے ہیں کہ قبل الفاتحہ اور بعد الفاتحہ دو سکتہ ہوتے تھے۔ آمین کا ذکر تو نفیاً یا اثباتاً ہے ہی نہیں۔ اگر آپ سکتہ کے لفظ سے استدلال کرینگے تو یاد رکھئے کہ آمین بالسر کا اثبات بھی مشکل ہو جاویگا۔ وھو الذی انت بصددہ اسلئے کہ میں پوچھتا ہوں کہ انصات و سکوت متکلم کے مطلقاً منافی ہے۔ یا نہیں؟ اگر آپنے کہا کہ ہاں تو ثبات بالسر غلط لان تکلما ولو سرا ینافی من السکوت وقد ادعیت المنافات مطلقا۔ اور اگر آپنے کہا کہ نہیں تو غایت حق پسندی اور مہربانی سے آپنے اہلحدیث کے ایک دوسرے مسلمہ مسئلہ دیعنی قرءۃ فاتحہ خلف الامام پر بہت چمکتی ہوئی روشنی ڈالی۔

اسی انصات سے جو آیت اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا میں مذکور ہے آپ لوگ عموماً وجوب سکوت مقتدی پر استدلال کرتے ہیں اور قرءۃ سری تو فاتحہ کے انصات منصوص کا منافی مانکر قرآن کے مدلول حکمی کا دفعہ قائلین پر لگاتے ہیں۔

گر انصات قرءۃ سری کے منافی نہو تو عدم قرءۃ خلف الامام کے استدلال کا لو ٹا لاٹھی قلعہ جسکی تعمیر عینی اور ابن الہمام جیسے ہنر مندوں کے ہاتھوں سے ہوئی تھی اور آپ لوگوں کے زعم میں آجتک محفوظ چلا آتا تھا۔ وہ ایک شیشہ کا مکان ٹھیر جائیگا۔ بقیہ استدلالوں پر مجھے خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں۔ ناظرین خود غور کرینگے۔

ع۲ حدیث ابو ہریرہ جو حمیدی کے مسند سے نقل کیگئی ہے اُس کے تامین بالجہر پر دال ہونے میں کوئی بھی شک نہیں ہو سکتا۔ لیکن اُس کے معنوں کو کس کس صناعی اور کارستانی سے متن میں ٹھونسا گیا ہے۔ ذرا تکلیف کر کے خود حسن بیان پھر متن سے ملا کر دیکھیں کیا ترجمہ اسی طرح کیا جاتا ہے؟ "بلکہ آہستہ کہتے تھے مگر اس طرح آواز کی سانس کھینچکر آمین کہتے تھے کہ قریب والے سن لیتے تھے"

عبارت حدیث یہ ہے رفع صوتہ وقال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول۔ ناظرین ترجمہ مذکورہ کو اس عبارت سے ملا کر دیکھیں کہ رفع صوتہ۔ اور آہستہ کہتے قال آمین مگر اسطرح آواز کی سانس کھینچکر آمین کہتے حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول کہ قریب والے سن لیتے۔ رفع صوتہ کے معنے میری سمجھ میں تو یہ ہیں کہ بلند کرتے آواز اپنی قال آمین آمین فرماتے یا آمین بولتے حتی یسمع یہانتک کہ سناتے یا سن پاتے صف اول کے قریب قریب والے لوگ۔

ہاں آپکا یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں کہ "مثل تجبیر کے نہیں کہتے" میں تو آمین کو تجبیرات کو قرأت کو ایک ہی درجہ میں۔ کہتا ہوں۔ عموماً حکم ہے لا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا۔ ہو سکتا ہے کہ آمین ان ساری جہریات سے اور بھی کم جہر کے ساتھ ہو۔ مگر راوی کے خود حدود بیان کردہ کے تو ضرور اندر ہی اندر ہوگی کہ قول اور تلفظ کے درجہ میں آوے اور آواز بھی ضرور بلند ہو۔ کہ صف اول میں جو لوگ قریب قریب ہوں سن لیں نہ کہ ادنی السر کے ساتھ آہستہ آمین کہو کہ کوئی بھی نہ سنے یا تلفظ بھی ادا نہ ہو مگر سانس کھینچکر کہے۔

اس حدیث میں اور خاص زیادہ ہے سو وہ یہ کہ "یہی تعلیماً تھا" اول تو آپ کو استمرار کی ملال نفی کرنی تھی پہر تعلیم کے دعوے پر کوئی بین ثبوت پیش کرنا تھا۔ بعض بعض آیتوں کے جہر پر آمین کا قیاس قیاس مع الفارق ہے اُس میں خود ہی نص ہے کہ احیانا یسمعنا الایۃ کبھی ایسا ہوتا کہ ایک دو آیت آپ سنا دیتے اور آمین والی احادیث میں کہیں احیانا نہیں ہے تو ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے نہ کوئی لفظی قرینہ ہے نہ معنوی۔

آپ کے دل میں خود ہی یہ سوال کھٹکا کہ صف اول کے لوگ جو قریب ہوں وہ

ضمیمہ اہلحدیث امرتسر [illegible]

# کتب خانہ اہلحدیث

**تفسیر ثنائی اردو** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے دیئے ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں بکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کی اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بہ دو شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو جسمیں سے درست چار جلدیں تیار ہیں۔

- جلد اول ۔ سورہ فاتحہ و بقر۔ قیمت عہ
- ” دوم ۔ ” آل عمران و نساء ۔ ”
- ” سوم ۔ ” مائدہ۔ انعام۔ اعراف ” ۔
- ” چہارم ۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ” ۔

[illegible]

**تقابل ثلاثہ** توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت عہ

**دلیل الفرقان** بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۷ر

**شادی بیوگان اور نیوگ** آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کار آمد ہے۔ قیمت ار

**آیات متشابہات** اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ہم **توجیہ** مذہبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں۔ ار

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مال ملتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

- لونگی سادہ ۔ صمہ تک فی عدد
- ” زرین ” عہ ” ”
- ” اوڑھنی کی ” سے ” ”
- ازار بند سوتی ۲ر ” ۴ر ” ”
- ” ریشمی ۳ر ” سے ” ”
- تہبان گردن باریک دو سوتا للعہ ” [illegible]
- جوتہ ساخت لدھیانہ عہ ” للعہ
- ” زرین ہوشیار پوری ۸ر ” [illegible] ”
- جراب موشتانہ سوتی ۲ر ” سے فی جوڑا
- رومال سوتی ۸ر ” ۲ر فی درجن
- فوجی زین خاکی رنگ پختہ ۱۲ گز ” [illegible]
- صافہ لٹھری ادھ سے ” صمہ ”
- ” خاکی ” ” [illegible] ”
- رنگین لوئی ۳ گز طول ۱ گز عرض صمہ سے ”
- ” چوتہی دو دہی سے ” سے
- دری برائے پلنگ ۲ر ” سے ”
- ” فرشی فرمائش کے بموجب تیار ہو سکتی ہے
- کلاہ سادہ ۲ر ” سے فی عدد
- ” زرین عہ ” صمہ ” ”
- رومال ریشمی ۸ر ” سے ” ”
- کمبل دیسی ۔ ” صمہ ” ”
- لوئی سفید ۸ر ” عہ ”
- پٹی دیسی اونی ” للعہ ۱۲ر ” فی جوڑا
- ” پشمینہ سے ” صمہ ” ”
- جرابیں دستانہ اونی ۸ر ” عہ ”
- بنٹی سرج ۸ر ” ۸ر ”
- ” بڑہیا ۸ر ” ۲ر ”
- کمبل فوجی للعہ ” عہ ”
- چادر پشمینہ عہ ” صہ ”
- بنیان پاجامہ اونی ” صمہ
- ” سوتی ۲ر ” عہ ”
- پٹی برائے کوٹ فی تہان ۸ر ” عہ گز
- باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا فوجی اسباب کمربند۔ میڈل۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین پیچ اونی و سنہری۔ دستہ پیری [illegible] اونی و سنہری و دستہ پیری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا اسا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار رہیگا۔

سید غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لدھیانہ

[illegible] اہلحدیث امرتسر [illegible] چھپا [illegible]

مرزا صاحب قادیانی کا کیا تعلق؟ اس میں تو ایک ایسے بزرگ کی خبر دی گئی ہے جو اخلاق حمیدہ اعلیٰ درجہ کے مثل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھتا ہوگا - اور مرزا صاحب کے اخلاق حمیدہ کے تو کیا کہنے ہیں - جھوٹ بولنا - وعدہ خلافی کرنا - جھوٹے الہام گھڑنا وغیرہ وغیرہ تو آپ کے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں -

علاوہ اسکے شاہ نعمت اللہ مرحوم کے قصیدے کئی ایک مشہور ہو رہے ہیں ایک تو یہی ہے جو اوپر مرقوم ہوا - ایک دو اور بھی ہیں جو درج ذیل ہیں -

## قصیدہ از ولی نعمت اللہ صاحب مرحوم کشمیری

راست گویم بادشاہی در جہاں پیدا شود نام او تیمور شاہ صاحبقران پیدا شود

بعد ازاں میراں شہِ کشورستاں گردد پدید والی صاحبقران اندر جہاں پیدا شود

بعد ازیں گردد عمر بن شیخ الکشورستاں درز مالش عیش و عشرت بیگماں پیدا شود

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ ایں بدنیا والی ہندوستاں پیدا شود

اندریں چوں رسد نوبت با براہیم شاہ زیں یقیں دان فتنہ در ملک آں پیدا شود

بعد نوبت بر ہمایوں میرسد از لا زوال بعد ازاں افغان یکی از آسماں پیدا شود

حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ دشمنی مثل شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود

میرود در ملک ایراں پیش اولاد رسول تاکہ قدر و منزلت آں قدرداں پیدا شود

تا زمانے آمدہ لشکر آورد آں سوئے ہند شیر شاہ فانی شود پس ابن آں پیدا شود

پس ہمایوں بادشاہ در ہند قابض میشود بعد ازاں اکبر شہِ کشورستاں پیدا شود

بعد ازاں شاہی جہانگیر ست گیتی را پناہ اینکہ آمد در جہاں بدیں جہاں پیدا شود

چوں کند عزم سفر آں ہم سوئے دار البقا ثانی صاحبقراں شاہ جہاں پیدا شود

پیشتر از قرن کمتر چہل فناہی میکند تاکہ پسرش خود بہ پیش بعد ازاں پیدا شود

تفرقہ گردد بعالم ملک او گردد خراب دیں محمد شاہ کز آں زماں پیدا شود

راستی کمتر شود کذب و دغل گردد فزوں دوست دشمن گردد و شک اندراں پیدا شود

بعد پسرش و بد آوازہ اندر جہاں والی در خلق عالم بیگماں پیدا شود

خلق راضی جملہ در دور او گردد فزوں بر جماعت ہائے عالم مرہٹاں پیدا شود

زیں چنیں در چند سالے پادشاہی او کند او نا گرہ در عالم پسر آں پیدا شود

از طفیل مقدمش آید جہاں در اعتدال ایں پسر آید پس از سر دی ازاں پیدا شود

نادر از ایران آید او ستاند ملک ہند قتل دہلی ہم بند تیغ آں پیدا شود

بعد ازاں شاہ تو قوی ہند در دست احمد شاہ او بملک ہند آید حکمراں پیدا شود

چوں کند عزم سفر سوئے بقا آں بادشاہ فتنہ در خاندانش بیگماں پیدا شود

قوم سکھاں چیرہ دستی میکنند بر مسلماں تا چہل ایں جبر و بدعت اندراں پیدا شود

بعد ازاں گردد نصاریٰ مالک ہندوستاں تمام تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

چوں شود در عہد او ہا جور و بدعت را رواج شاہ غربی ہم ز قلش بیگماں پیدا شود

فتح یابد شاہ غربستاں بزور تیغ و جہد قوم عیسیٰ را شکستے بیگماں پیدا شود

غلبۂ اسلام باشد تا چہل در ملک ہند بعدہ دجال ہم از اصفہاں پیدا شود

از زبانش رفع دجالے چو گویم بشنو عیسیٰ آید مہدی آخر زماں پیدا شود

با نصد و ہشتاد ہجرت بود تا ایں گفتہ شد در ہزار و دو صد و ہشتاد آں پیدا شود

آگہی شد نعمت اللہ شاہ را از سر غیب گفتہ او بیگماں بر مرد ماں پیدا شود

یہ سب باتیں حسن عقیدت کی ہیں - ورنہ کیا ثبوت کہ نعمت اللہ شاہ کشمیری کون تھے - پھر یہ قصیدہ انہی کا ہے - اگر ہے تو واقعی الہام سے کہا ہے - علاوہ اسکے قصیدہ مذکورہ اپنی اندرونی شہادت سے بھی غلط ٹھیرتا ہے - چنانچہ یہ شعر ؎

بعد ازاں گردد نصاریٰ مالک ہندوستاں تمام تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

قطع نظر شعر مذکور کی لفظی اور معنوی غلطیوں کے اس کی خبر بھی غلط ہے - کیونکہ عیسائیوں کی حکومت اس ملک میں سو سال تک لکھی ہے اُس سے بعد زوال ہوگا - حالانکہ نصاریٰ کی سلطنت ہندوستان پر سو سال سے پہلے کی ہے - سچ ہے ؎

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار ہر کہ گوید من بدانم تو از وے باور مدار

مصطفےٰ ہرگز نگفتے تا نگفتے جبرئیل جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

اسکے علاوہ شاہ نعمت اللہ مرحوم کا قصیدہ ایک اور بھی ہے جو ایک کشمیری کے ذریعہ سے ہمارے پاس پہونچا ہے جسکا مطلع یوں ہے ؎

چوں آخر زمانہ آید بایں زمانہ شہباز سدرہ بینی در دستہ زاغ

اس قصیدہ میں ایک دو شعر یوں بھی ہیں ؎

مردے ز نسل ترکاں ہمراہ شیخ دہلی گوید در مرغ دستاں در ملک ہندیانہ

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بیحد سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

اس قصیدے میں مرزا صاحب قادیانی اور انکے پیرو مرشد سر سید احمد خاں علیگڈہی کا نام لیکر رد کیا گیا ہے اور ان دونوں کو گمراہ کنندہ کہا گیا ہے - تو کیا مرزا جی ان شعروں کو بھی مانیں گے؟

قصیدہ اولیٰ میں ا - ح - م - د سے اگر احمد مراد ہو تو مرزا صاحب پر کسی طرح چسپاں نہیں ہو سکتا - کیونکہ انکا نام غلام احمد ہے - احمد نہیں - اگر احمد ہو تو پچھلے قصیدہ

**س نمبر ۲۵۹** - ایک رنڈی زانیہ اپنے سن بلوغ سے پیشہ زنا ہی کا
کرتی رہی۔ اوسکے بعد ایک زانی مرد سے اوس کو تعلق ہوا جسکی وجہ سے ایک زمانہ
کے بعد اوس سے نکاح کیا۔ اور زانیہ عورت برابر زنا کراتی رہی۔
اور عورت بازار میں برابر کوٹھے پر جس طرح سے رنڈی رہتی ہے رہی
کبھی پردہ میں نہیں رہی۔ اور اوس مرد کی چند عورت اس طرح
سے نکاح میں ہے۔ اور ایک بی بی بیاہی ہوئی اوسکو ہے۔ علاوہ اسکے
وہ مرد غیر رنڈیاں بازاری کے یہاں بھی جاتا ہے۔ اور وہ مرد اوس
رنڈی کا جس سے نکاح کیا تھا۔ کمائی بھی کھاتا رہا اور اوس عورت
زانیہ کے یہاں آتا جاتا رہا مگر اب عرصہ پانچ برس سے اوس عورت
اور مرد سے تعلق نہیں ہے۔ اور بجائے غیر شخص آتا جاتا ہے۔ اوسی
طرح سے وہ بھی اوس عورت کے مکان میں آتا جاتا ہے۔ اور خرچ اوس
عورت کو پانچ برس سے نہیں دیتا ہے۔ اور قطع تعلق ہے۔ مگر وہ
مرد اپنے شہر میں رہتا ہے۔ اور چند نکاح اوس مرد نے اسی طرح
سے کیا ہے۔ اور وہ عورت زانیہ بوجہ نہیں یعنی کچھ نہ رہنے کے اس وقت
تک زنا کرتی ہے۔ اس خیال سے دو نکاح دوسرے سے بغیر طلاق
اوس مرد کے کیونکر جائز ہوگا۔ اور وہ مرد طلاق دینے پر راضی نہیں
ہوتا ہے۔ اوس مرد کا خیال ہے۔ کہ جس قدر اوس عورت کے پاس
زیور وغیرہ ہے۔ جو اوسنے اپنے رنڈی کے پیشہ سے حاصل کیا ہے
بعد مرنے عورت مذکور کے اوسکو حاصل کرے اور لیوے۔
(۱) اب وہ عورت توبہ کرکے نکاح صالح طریقہ سے کرسکتی ہے یا نہیں
(۲) کیا اگر وہ عورت نکاح بغیر طلاق لئے سابق مرد کے جبکا اوپر ذکر
ہی کرے تو جائز ہوگا۔ یا نہیں یا اوسکو طلاق اوس سابق مرد سے
لینا ہوگا۔ (محمد نعیم خریدار اہل حدیث از ناگپور)

**ج نمبر ۲۵۹** - اس قسم کے نکاح جو رنڈیاں کرتی ہیں صرف اسلئے
کرتی ہیں کہ کوئی ایک مرد قبضے میں رہے۔ تاکہ وقت پر کام آئے اور
مرد جو ایسی رنڈیوں سے نکاح کرکے زناکاری کی اجازت دیتے
ہیں اور اوس پیشہ کی آمدنی سے کھاتے ہیں اونکی غرض بھی وہ
نہیں ہوتی جو نکاح سے ہونی چاہیئے۔ بلکہ شریعت نے دنیائی فوائد کے علاوہ
نکاح کی شرائط میں سے خداوند تعالےٰ نے احصان بھی فرمایا ہے
ارشاد ہے۔ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ یعنے نکاح اس مطلب کیلئے کرو
کہ باہمی ملکر شریفانہ گھر باریوں کیطرح زندگی گذارو صورت مذکورہ
میں چونکہ دونو (مرد عورت) کی نیت فاسد ہے اسلئے نکاح مذکور نہیں
ہوا۔ پس اب اگر عورت مذکورہ صلاحیت اور نیک نیتی سے نکاح
کرنا چاہتی ہے۔ تو بیشک کرلے۔ طلاق کی ضرورت نہیں۔

س نمبر ۲۶۰ - زید وخالد کی حقیت زمینداری نیلام ہوگئی اور زید کا باغ و
درخت مثمرہ بھی ظالموں نے بلا وجہ نیلام کرلیے زید کو اب باغ مذکور
مثمرہ سے پھل کھانا بلا اجازت درست ہے یا نہیں۔

س نمبر ۲۶۱ - زید وخالد کی حقیت نیلام ہوئی بکر نے خرید کی اسکے
بعد سرکار سے زید وخالد کو ایک ماہ کی مہلت ملی کہ روپیہ تم ادا کردو
ورنہ یہ نیلام بحال رہیگا۔ اسپر عمر نے زید سے کہا کہ تم یہ حقیت ہمکو
دیدو ہم تم کو اسکے صلہ میں تمہارا باغ قلمی انبہ کا جسمیں آراضی تمکو
چھوڑ دینگے اور تحریر بھی کرادینگے زید وخالد نے عمر کو وہ حقیت دیدی
اب جب کام ہوگیا۔ عمر وہ باغ زید اور خالد کو نہیں دیتا ہے اوس باغ
کا پھل وغیرہ کھانا و برتنا درست ہے یا حرام اور زید وخالد یا دونوں
کے لڑکے وغیرہ کھاویں جسطرح سے ہوسکے عند اللہ جائز ہے یا
نہیں۔ جائز ہونے کی کیا وجہ ہے۔ بینوا بالدلیل توجروا من اجر الجزیل
(راقم خریدار اہل حدیث نمبر ۵۱۶)

ج نمبر ۲۶۰ - ظلم سے فیصلہ ہوا ہے۔ تو کھانا جائز ہے۔ کیونکہ ہنوز
ملکیت اسی کی ہے۔ حدیث شریف میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میں اگر کسی کو غلطی سے کسی کا مال دلا دوں تو یہ مت سمجھا کرو
کہ رسول خدا نے دلوایا ہے۔ بلکہ میں اوسکے لئے آگ کے ٹکرے دیتا
ہوں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حاکم کے غلط فیصلے سے
مظلوم کی ملکیت زائل نہیں ہوتی۔ پس اوسکا پھل وغیرہ کھانا اوسکو
جائز ہے۔

ج نمبر ۲۶۱ - زید وخالد کی ملکیت سے وہ باغ بوجہ انتقال ملکیت کے
نکل چکا ہے عمر نے جو وعدہ کیا ہے۔ وہ بیع نہیں ہے۔ بلکہ صرف
آئندہ کیلئے وعدہ ہے چنانچہ اوسکا صیغہ استقبالیہ ہی کہہ رہا ہے۔ پس زید
خالد اور اونکی اولاد کو اوس باغ کا پھل کھانا جائز نہیں جبتک کہ باقاعدہ بیع

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۲۵۲ - زید نے اپنی پچیس سال کی عمر میں عمداً اور بیماری وغیرہ کی مختلف حالت میں نماز پنجگانہ کو قضا کر ڈالا قضا کے ادا کرنیکی کیا صورت ہے - مثلاً ظہر کی چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت ہے تو کیا ہر روز پانچوں وقت فرض سنت ادا کرنیکے بعد قضا بھی پڑھ لیا کرے - یا قبل ہی قضا کا ۴ سنت ۴ فرض ۲ سنت پڑھ لے اوسکے بعد روزمرہ کا فرض ادا کرے علیٰ ہذا القیاس اور چاروں وقتوں میں بھی احوال و صورت مذکورہ میں زید کس طرح سے کیا کریگا - جواب واضح اور مبین اور عام فہم حدیث قرآن سے خوب صحیح اور مدلل ہونا چاہیے -

س نمبر ۲۵۴ - بکر جاڑہ کے موسم میں بباعث سردی کیوجہ جب بد خوابی ہوتی ہے اور کمزور بھی ہے - تو صرف کمر سے نیچے تک بدن دھو ڈالتا ہے اور وضو کر ڈالتا ہے - سر میں زلف بھی ہے - غسل سے احتمال ہے نقصان ہی ہو - اور نہیں بھی لیکن غسل کے بعد سردی کیوجہ ۲ - ۳ - گھنٹہ تک اسکو صلاحیت نماز وغیرہ کی نہیں رہتی ہے - صورت مذکورہ میں بکر کو کیا کرنا چاہیے - حدیث قرآن سے تشفی بخش جواب ہونا چاہیے -

س نمبر ۲۵۵ - میں ایک طالب العلم اور متوسط درجہ کا آدمی ہوں اور تحصیل علم عربی کا شوق ہے - نہ یہ صلاحیت کہ معلم مکان پر رکھکر پڑھوں اور نہ یہ طاقت ہے کہ سفر کر کے پڑھوں - اسلئے برادران اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے برادران اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث پر فرض ہے کوئی صورت معقول پیدا کر کے اجر حسنہ کا اپنے کو مستحق بنائیں فقط والسلام مع الاکرام (محمد حبیب از کشونہ - خریدار نمبر ۲۰۴)

ج نمبر ۲۵۳ - قضا کے وقت سنتوں کی تاکید نہیں رہتی - جنگ احزاب میں جو آنحضرت کی چند نمازیں فوت ہوئی تھیں تو حضور نے پہلی کو پہلے پڑھا تھا پچھلی کو پیچھے - پس اگر وقت ملے تو فائتہ کو پہلے پڑھو اور اگر جماعت ہوتی ہو تو وقتی پہلے پڑھکر فائتہ کو پیچھے پڑھے - کیونکہ فائتہ کا وقت تو نکل ہی چکا ہے -

ج نمبر ۲۵۴ - سردی کیوقت وضو کرلے - جب سردی کا وقت نہو تو غسل جنابت کرے حدیث میں آیا ہے ایک شخص کے سر میں زخم لگا - آپکے اپنے ساتھ والوں سے غسل کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے وجوب غسل کا حکم بتلایا - اسکو غسل سے سخت تکلیف ہوئی آنحضرت کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا قاتلوہ قاتلہم اللہ انہوں نے اس بیچارہ کو قتل کیا - خدا انکو قتل کرے - تیمم کافی تھا - لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا - عام اصول ہے -

ج نمبر ۲۵۵ - یہ تو شاید نہو سکے اور آپ کی بھی یہ مراد نہو کہ کوئی مدرس مفت آکر آپکو مکان پر پڑھا جایا کرے - البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپکی لیاقت کے مطابق تفسیر حدیث وغیرہ کا اردو ذخیرہ جمع کرنے میں آپکی مدد کریں - سو اصحاب خیر سے امید ہے کہ اس کار خیر میں آپکی مدد کرینگے - اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ - الدال علی الخیر کفاعلہ -

س نمبر ۲۵۶ - جن لوگوں پر محمد یا ابراہیم یا اسمٰعیل یا یوسف کندہ ہو انکو لیکر پاخانہ کیطرف لیجانا اسمیں یا باہر جائز ہے یا ناجائز؟ زید کہتا ہے کہ بے ادبی ہے - عمر کہتا ہے کہ جائز ہے -

س نمبر ۲۵۷ - لڑکوں کو مسجد میں لانا ایک حدیث سے جائز معلوم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت آئی ہے انکو مشرح تحریر فرمائیے کہ کس حدیث پر عمل کیا جائے - (عبد اللطیف - از سیندور جا ضلع امراوتی صوبہ برار)

ج نمبر ۲۵۶ - اس نام کے متعلق تو کوئی ممانعت نہیں آئی بلکہ ان کے ناموں کے اصل مسمّی بھی ان جگہوں میں جایا کرتے تھے البتہ اتنا حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ لکھا تھا - پاخانہ جانے کیوقت اسکو اتار جاتے تھے اللہ کے نام کیوجہ سے - نہ محمد کیوجہ سے -

ج نمبر ۲۵۷ - لڑکوں کا مسجد میں آنا تو ثابت ہے حضرت حسن حسین وغیرہ رضی اللہ عنہم آیا کرتے تھے - مگر منع کی روایت مجھے یاد نہیں - اگر ہو تو احتیاط ہے کہ پاخانہ پیشاب نہ کردیں اگر یہ خطرہ نہو یا کم ہو تو بہر حال جائز ہے -

س نمبر ۲۵۸ - اہل مجالس میں کھانے کی تیاری ہوتی ہے - تو جس وقت ایک قسم کا کھانا یعنی فقط سوکھی روٹی لاکر دہری جاتی ہے اور سالن کی انتظاری میں دیر ہوتی رہتی ہے اس موقع پر روٹی کھانا شروع کرنا یا سالن یا کسی آدمی کی انتظاری کرنا اور روٹی کے چار ٹکڑے کرکے اکثر لوگ کھاتے ہیں تو مندرجہ ذکر موقع پر سنت طریقہ کھانیکا کیا حکم ہے؟ محمد ابراہیم بلہ بنسیل (از ایوت محل)

ج نمبر ۲۵۸ - جبتک پورا کھانا نہ آلے شروع نہ کرنا بہتر ہے - کیونکہ بغیر تمام کھانا رکھے جانے کے مالک کی گویا اجازت نہیں ہوتی - پس ادب بلکہ ضروری ہے - کہ جبتک سب کھانا نہ چنا جائے شروع نہ کریں - چار ٹکڑے کریں یا آٹھ کریں - جو پسند ہو کریں - یہ کوئی شرعی حکم نہیں اسلئے کرنیوالا اسکو شرعی حکم نہ جانے - اگر شرعی حکم جانیگا تو بدعت ہو جائیگا - حدیث شریف میں آیا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنی جو کوئی ایسا کام ایجاد کریگا شریعت نے حکم نہ کیا ہو وہ رد ہے

ahmadimuslim.de

## مجھے بھی ضرور دیکھئے

جن احباب کی قیمت اگست میں ختم ہوتی ہے انکے نمبر مع مقام درج ذیل ہیں۔ آئندہ کو خدانخواستہ نامنظوری ہو تو براہ مہربانی مطلع فرمادیں۔ ورنہ حسب دستور وی پی کیا جاویگا۔ خاکسار مینیجر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۶۲۲ | راولپنڈی | ۶۲۳ | قصبہ پالی |
| ۶۲۴ | تہانہ مچیوالہ | ۶۲۷ | چک ۲۴۱ |
| | | ۳۴۶ | مری |
| ۳۶۰ | احمد نگر | ۳۴۳ | پٹیالہ |
| ۶۲۸ | نیروبی (افریقہ) | ۶۳۱ | بہروڑ |
| ۳۵۷ | زکھار | ۳۷۹ | جیپور |
| ۷۱۶ | دودنگا | ۷۱۷ | گوڑ پور |
| ۷۲۰ | بیتل ہٹی | ۲۱۰ | گھنٹے کے باگر |
| ۷۲۶ | ٹرپٹی | ۷۴۷ | گڑبہ |
| ۷۵۶ | دوہ | ۷۲۱ | اجودہیا |

## شاہی محل بھی مسافرانہ سرائیں ہیں

ایک درویش ملک تاتار میں سفر کرتا

اہلحدیث کیلئے انگریزی سے ترجمہ کیا گیا

ہوا غلطی سے ایک بادشاہ کے محل میں چلا گیا۔ یہ خیال کرکے کہ وہ عام سرائے یا کاروان سرا ہے۔ تہوڑی دیر اپنے ادہر ادہر دیکھ کر وہ ایک لمبی برآمدے میں داخل ہوا۔ جہاں اس نے اپنا تھیلا کھولا اور اپنا بچھونا بچھایا تاکہ اسپر آرام کرے۔

وہ اس حال میں زیادہ دیر تک نہ رہا تھا کہ پیشتر ہی وہ چند محافظوں سے دریافت کیا گیا۔ جنہوں نے اسے پوچھا کہ تمہارا اس جگہ کیا کام ہے؟ درویش نے انہیں کہا کہ میں نے اس کاروان سرائے میں رات گذارنے کا ارادہ کیا ہے۔ سپاہیوں نے اسے نہایت خفگی کے طریق پر کہا کہ جس گھر میں تو ہے وہ کوئی کاروان سرائے نہیں بلکہ بادشاہ کا محل ہے۔

اتفاقاً اس مباحثہ کے اثنا میں بادشاہ خود برآمدے سے گذرا اور درویش کی غلطی پر مسکراکے اسے پوچھا "تم کس طرح ایسے احمق ہوسکتے ہو کہ ایک محل کو کاروان سرائے سے امتیاز نہ کرو۔"

درویش نے کہا۔ حضور! اجازت ہو تو ہز مجسٹی سے بندہ دو ایک سوال کرے

بادشاہ نے سوال کرنے کی اجازت دی۔ (سوال) جب یہ گھر بنایا گیا تو پہلے پہل اس میں کون لوگ رہتے تھے؟ بادشاہ نے جواب دیا "میرے آباواجداد" درویش نے پوچھا "اور کون شخص تہا جو اس جگہ اخیر میں رہا؟" بادشاہ نے جواب دیا "میرا باپ" درویش نے پھر پوچھا "اور اب یہاں کون رہتا ہے؟" بادشاہ نے کہا "میں خود" درویش بولا "اور حضور کے بعد یہاں کون ہوگا؟" بادشاہ نے جواب دیا "جوان شہزادہ میرا بیٹا" درویش نے کہا "آہ! حضور! وہ گھر جو اتنی جلدی اپنے رہنے والوں کو بدلتا ہے۔ اور مہمانوں کی ایسی لگاتار آمدورفت رکھتا ہے۔ وہ محل نہیں۔ بلکہ ایک کاروان سرائے ہے"

ابوالعتاہیہ نے سچ کہا ہے ؎

لہ ملک ینادی کل یوم + لدوا للموت وابنوا للخراب

(علم الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر)

## درخواست منظور

۲۷ جولائی کے اہلحدیث میں جو ایک درخواست اخبار کے جاری کرانے کی تہی وہ شیخ فضل الدین صاحب شیر محمد سوداگر جفت امرتسر بازار شیخاں نے منظور کرکے چھہ ماہ کے لئے اخبار بنام حافظ عبدالرحمن ساکن قنوج کے جاری کرا دیا ہے۔

## مسافر آگرہ ہیچ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث۔ السلام علیکم کے بعد جناب کو معلوم ہو۔ مورخہ جولائی سنہ رواں کے مسافر میں بعنوان عظیم الشان مباحثہ مضمون چھپا تہا جسکا لب لباب یہ تہا۔ کہ سہارنپور میں بھاری مباحثہ اور اسلام کو بھاری شکست جسکو پڑھکر حیران ہوگیا۔ کہ ہیں اسلام اور آریہ اور پھر آریوں کو فتح لیکن اسی حیرانگی میں تہا۔ کہ آپ کا پرچہ جسکا مقصد سچائی کو پہیلانا اور جہوٹوں کے جہوٹ کی قلعی کہولنا ہے۔ بتاریخ ۳ جولائی سنہ حال کا پرچہ جسمیں تحریر تہا۔ کہ تین شخص اور ایک عورت مشرف با سلام ہوئے۔ کہاں یہ کہ اسلام کو شکست اور کہاں یہ کہ مباحثہ کے ہی اثر سے ان شخصوں کا مسلمانوں میں شامل ہونا صاف ظاہر کررہا ہے۔ کہ آریہ سبہ تشریح جو کچھہ جہوٹ تحریر کرتے ہیں صرف اپنے منہ میاں مٹھو کے مطابق ہیں۔ ان کو اپنا الو سیدھا کرنیکی ہوتی ہے۔ چاہے تمام مخلوق انکو سمجہائے یہ اپنی ہٹ سے باز نہیں آتے مجہے حیرانی ہے۔ کہ کیا دیوریا اور نگینہ کے مباحثوں میں جو کہ بار بار فتح مسلمانوں نے حاصل کی ہوئی ہیں۔ آریوں کو بھول گئی ہیں۔ اگر بھول گئی ہوں تو ان مباحثوں کی کتابوں سے ذرا پڑھکر دل کو ٹھنڈہ کریں۔ مسافر کا کوئی اخبار ایسا نظر نہیں آتا جسمیں دوسروں کو گالی گلوچ اور تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ سے یاد نہ کیا گیا ہو۔ کبھی ستیارتھ کو کبھی عیسائیوں کو اور مسلمانوں کو تو ہر وقت کھلے لفظوں سے بڑی یاوہ گوئی اور جبلی عادت بتلاتا رہتا ہے۔ کہ مجھہ میں بھی ایسا دعوت ہے۔ لیکن اسکے جواب جو کہ اہلحدیث وغیرہ اخباروں میں درج ہوا کرتے ہیں بڑی سنجیدگی اور متانت کیساتھ دیئے جاتے ہیں۔ کہ پڑھنے والا خوش ہو جاتا ہے۔ بس اسی سے اسلامی اخلاق اور آرین تہذیب کا مقابلہ ہوسکتا ہے۔ راقم ایس ڈی ایم امرتسری۔

# انتخاب الاخبار

**یورپین** اقوام کا خیال ہے کہ جاپان بالآخر مذہب اسلام قبول کریگا ابھی یہ بات صرف خیال ہی خیال ہے۔ اور اس خیال پر ہندوستان کے مسلمان جامہ میں پھولے نہیں سماتے۔ ایسے مسلمانوں کو قبل از وقت خوش ہونا بالکل نازیبا ہے۔

**سلطان روم** سے بھی شہنشاہ جاپان نے مسلمان عالم فاضل مولویوں کو ٹوکیو میں کانفرنس مذاہب میں شریک ہونے کیلئے روانہ کرنیکی درخواست کی تھی تاکہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہوکر اسلام کے عقاید و اصول کو مشرح بیان کریں۔ اور امید ظاہر کی تھی کہ جو مسلمان مولوی اس کانفرنس میں شریک ہونگے ان میں حسب ذیل لیاقت ہوگی

۱۔ وہ عقاید و اصول مذہب اسلام سے بخوبی واقف ہوں اور مقابلتہ دوسرے مستحق جدید مذاہب کے اصول سے بھی آگاہ ہوں۔ تاکہ وہ اپنی تقریر میں مذہب اسلام کی خوبی اور ترجیح دوسرے مذاہب پر ظاہر کر سکیں۔ (ہمارے ان کو علماء تو کافروں سے بحث کرنا ہی ناجائز جانتے ہیں)

۲۔ فلسفۂ قدیم اور فلسفۂ جدید سے پورے طور سے آگاہ ہوں۔ علم الٰہی اور تصوف سے ماہر ہوں۔

۳۔ عربی علم ادب کے کامل ماہر اور پورے ادیب ہوں۔

۴۔ فرنچ یا جرمن زبان میں عمدہ طور سے گفتگو کر سکتے ہوں۔

یہ بات نہایت قابل اطمینان ہے۔ کہ سلطان روم نے اسی قسم کے عالم و فاضل لوگ حسب ڈیپوٹیشن میں شامل کرکے ٹوکیو کی کانفرنس میں روانہ کئے ہیں مصر اور ایران اور روس کی گورنمنٹوں نے بھی ایسا ایک ایک عالم و فاضل مسلمان مولوی کانگریس ٹوکیو میں روانہ کیا ہے۔

**ایسٹ انڈین ریلوے** کے دیسی ملازموں نے کمی تنخواہ کی وجہ سے اتفاق کرکے حکام ریلوے کو تنخواہ میں اضافہ ہونے اور بہت سے دیگر مطالبات کے پورا کرنیکی درخواست دی افسران ریلوے نے جو شکایت معقول پائی۔ اسکا تدارک کر دیا۔ اور جہاں مناسب سمجھا تنخواہ میں اضافہ کر دیا۔ باقی مطالبات نامنظور کئے۔ اسپر تمام دیسی ریلوے ملازمین نے بالاتفاق ہڑتال کرکے کام چھوڑ دیا۔

**امیر صاحب** کابل افغانستان میں انجنیئرنگ کا ایک مستقل محکمہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر کریم شاہ کو جو آجکل نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ملازم ہیں امیر صاحب نے کابل میں انجنیری کے عہدہ پر مقرر کرنے کیلئے طلب کیا ہے۔

**ہندوستان تبت**۔ روڈ کو فیکسی تک بڑھانے کی تجویز ہے۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ اگر کبھی اس سڑک کو بنایا جائے تو اسپر کیا خرچ آئیگا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے شیپکی تک پیمائش کرنے اور خرچ کا تخمینہ تیار کرنیکا حکم دیا۔

**قحط** کی امداد پانیوالوں کی تعداد ہر ہفتہ بہت کم ہوتی جاتی ہے۔ اسلئے کہ بارش ہو جانے سے تمام کاشتکار قحط کا کام چھوڑ کر زراعت کے کام میں لگ گئے ہیں۔ اگر ماہ اگست میں اچھا پانی برس گیا۔ تو پھر سب امدادی کام موقوف کر دئے جائینگے۔

**لاہور** کے اخبار "پنجابی" پر سیڈیشن (فتنہ انگیزی) کے جرم میں گورنمنٹ پنجاب کا مقدمہ فوجداری دائر کرنیکا ارادہ ہے۔ وہ بنگال کا اثر

**گورنمنٹ** آف انڈیا کے تمام دفتروں کے دفتریوں کو دوپہر ہونے نصف پنشن عطا کرنا منظور کر لیا۔ (کمال مہربانی)

**حجاز ریلوے**۔ دو سال کے اندر اندر تیار کئے جانے کا حکم صادر ہوا ہے۔ (خدا راست لائے)

**ترکستان**۔ روسی اور روسیہ روسی علاقوں سے بکثرت مسلمان تاجر تبت میں کاروبار کرنے کو جانے لگے ہیں جنکے ذریعہ سے وہاں کے باشندوں میں اسلامی تمدن کو بہت ترقی ہو رہی ہے۔ ایسی حالت میں تھوڑی سی مزید کوشش بھی وہاں اسلام کا دائرہ وسیع کر دیگی علماء ہند کو اس طرف توجہ کرنی چاہیے

(امریکا کے مشہور شہر بوسٹن میں (۵۰۰) کے قریب مسلمانوں کی آبادی پائی جاتی ہے۔ اسلئے عبد الحکیم آفندی مغربی نے جو ایک نامور تاجر ہے وہاں ایک مسجد بنوانی شروع کر دی ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو ادائے عبادت میں آسانی ہو۔

**حکومت عثمانیہ** نے فرمان صادر کیا ہے کہ عثمانی قلمرو کے بہترین خطہ ملک عراق میں جن ذرائع سے زراعت دستکاری اور تجارت کو فروغ ہو سکتا ہے۔ انکے استعمال کا طریقہ تجویز کیا جاوے۔ اور وہاں ترقی نسل اسپان کیلئے بھی خاص طور سے کوشش کیجائے۔

آریوں کے لیکچرار مشہور زباندراز گھنشیام بالی کا لیکچر بٹالہ میں بلکہ سارے ضلع گورداسپور میں بند کیا گیا۔

سکرٹری صاحب انجمن ضیاء الاسلام بمبئی اپنے کرم فرماؤں کا جنہوں نے انجمن کو امداد دی ہے خصوصاً جناب سیٹھ عبد الشکور صاحب و سیٹھ عبد الواحد صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سن لیں اور مطلق آمین بالجہر والی حدیثیں بھی بلا قید سماع صف اول موجود ہیں۔ پھر بسر آہستہ کے کیا مطلب۔ تو اسکا جواب آپ یوں سے پوچھ لیا کہ استفسار آواز سے کہنا جہر نہیں بلکہ سر آہستہ کے مراتب مختلفہ میں سے کسی مرتبہ میں داخل ہے اور اسپر شامی وغیرہ کتب فقہ کی سند پیش کی ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگ سر بھی ایسا ہی سر مراد لیتے ہیں تو مجھے کچھ تامل نہیں جو بعینہ جہر کے ساتھ کسی مرتبہ میں مجتمع ہو جاتا ہے گویا سر اپنے بعض مرتبوں میں مراتب جہر سے جو جہر کا مرادف ہے ہذا الا یفصا اصلا۔

راقم ایک خریدار

## رفع تعارض مندرجہ اہلحدیث ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

از مولوی عبید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ دار الرشاد درگاہ پیر صاحب العلم علاقہ سندھ

سوال۔ آیت کریمہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ سے بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ انکی تطبیق کس طرح سے ہو سکتی ہے؟

جواب۔ رفع تعارض سمجھنے سے پہلے ایک تو یہ بات خیال کرنے کے قابل ہے کہ کتاب وسنت سے باسانی ثابت ہو سکتا ہے کہ نبی کی نسبت رسول اعلیٰ رتبہ رکھتا ہے۔ اگرچہ اس تخصیص کے بیان میں اہل علم مختلف ہیں بعض رسول کے لئے شرع جدید کا ہونا لازم جانتے ہیں اور بعض نزول کتاب شرط کرتے ہیں۔ مگر اس بات پر عموماً متفق ہیں کہ رسول میں نبی سے کچھ زیادتی ضرور ہے۔

دوسری یہ کہ اہل علم انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ العلماء ورثۃ الانبیاء ہے بعض مختلف المدارج ہونگے۔ بعض بعض جاریہ ہیں کہ تبلیغ واشاعت تعلیم کر سکتے ہیں اور بعض صاحب عزم قوی ہیں کہ آثار رفیعہ مندرسہ کو از سر نو تجدید و احیاء کر دیتے ہیں۔ فریق اول انبیاء کا وارث ہے اور ثانی رسل کا۔

بعد تمہید ان امور کے اصل مضمون واضح ہو جاتا ہے۔ کہ رسول اور انکو وارث اہل ایمان (مجدد) تو حیات دنیوی میں بھی ضرور بالضرور مظفر و منصور ہونگے۔ مگر انبیاء اور انکو وارث علماء شہید و مقتول ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

## قادیانی دجل

مکرم معظم جناب مولانا صاحب دام عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کے اشعار مرزا غلام احمد قادیانی نے ولی نعمت اللہ صاحب کی تصنیف اور پیشگوئی ظاہر کرکے اپنی صداقت کی دلیل قائم کی ہے۔ درحقیقت چند اشعار سے شبہ پڑتا ہے۔ چونکہ جناب کے سوا اس بارہ میں اور کسی سے جواب کی توقع نہیں۔ اسلئے التماس ہے کہ یا تو اسکا جواب اہلحدیث میں چھاپ دیا جاوے۔ ورنہ بصیغہ بیرنگ مجھکو جواب عنایت ہو۔ مشکور ہونگا۔

### اشعار

قدرت کردگار مے بینم — حالت روزگار مے بینم
از نجوم این سخن نمے گویم — بلکہ از کردگار مے بینم
عین و رے و دال چوں گذشت از سال — بوالعجب کاروبار مے بینم
در دل آئینہ ضمیر جہاں — گرد و زنگ و غبار مے بینم
ظلمت ظلم ظالمان دیار — بے حد و بے شمار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد — درمیان و کنار مے بینم
بندہ را خواجہ وش ہمی بینم — خواجہ را بندہ وار مے بینم
سکہ نو زنند بر رخ زر — درہمش کم عیار مے بینم
بعض اشجار بوستان جہان — بے بہار و ثمار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش — خرمی وصل یار مے بینم
چوں زمستان بے چمن بگذشت — شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام — پسرش یادگار مے بینم
بندگان جناب حضرت او — سربسر تاجدار مے بینم
گلشن شرع را ہمی بویم — گل دین را بہار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من — دور آن شہسوار مے بینم
عاصیان از امام معصوم — خجل و شرمسار مے بینم
ید بیضا کہ باد تابندہ — باز با ذوالفقار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش — ہمدم و یار غار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر — علم و حلمش شعار مے بینم
زینت شرع و رونق اسلام — محکم و استوار مے بینم
ا-ح-م-د میخوانم — نام آن نامدار مے بینم
دین و دنیا ازو شود معمور — خلق ازو بختیار مے بینم
بادشاہ تمام ہفت اقلیم — شاہ عالی تبار مے بینم
مہدی وقت و عیسیٰ دوراں — ہر دو را شہسوار مے بینم

تابعدار احمد خاں ویٹرنری دفعدار ٹرانسپورٹ کور ۱ پنجاب

**جواب** اس قصیدہ کا ثبوت کیا کہ نعمت اللہ مرحوم کا لکھا ہوا ہے۔ پھر اسکا ثبوت کیا کہ نعمت اللہ مرحوم ولی یا کوئی اہل الہام تھا۔ پھر ایسی

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered No. L 252

# اہلحدیث

مقام اشاعت

نمبر ۳۴ | مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ | جلد ۳


## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے ۔۔ سے ر

روسا و جاگیرداران سے

عام خریداروں سے

ممالک غیر سے

انڈیا والوں سے چھ ماہ

## اجرت اشتہار

فیصلہ بذریعہ خط وکتابت

جملہ خط وکتابت وارسال زر مالک اہلحدیث پریس امرتسر ہوا کرے۔

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) ...

بشرط پسند مفت درج ہوا کرینگے

## اہلحدیث حاجیوں سے روئے سخن

حدیث شریف میں جو آیا ہے السفر سقر

(سفر جہنم ہے) آجکل بھی باوجود آسانیوں کے اپنے مضمون کی صداقت رکھتا ہے۔ کئی ایک مسلمان تو محض اسی خیال سے مبارک سفر سے اکثر محروم رہتے ہیں کہ سفر میں رفیق طریق نہیں ملتے یا وہاں پہنچکر تکلیف کا اندیشہ ہے۔ اہلحدیث کو تو خاصکر بعض وجوہ سے اور بھی تکلیف زیادہ ہوتی رہتی ہیں۔ اسلئے ہم نے تجویز کی ہے کہ امسال اور آئندہ ناظرین اہلحدیث میں سے جو صاحب حج کو جانا چاہیں وہ اپنا نام نامی مع پورے پتہ اور تاریخ روانگی کے بہت جلد دفتر ہذا میں بھیجیں اور اگر وہ خریدار ہیں تو نمبر خریداری بھی لکھیں۔ ایسے نام چھاپ دیئے جاوینگے تو ناظرین اہلحدیث کو ایک دوسرے سے سفر میں یا عرب میں ملاقات کا موقع ملیگا۔ ممکن ہے آپس میں خط وکتابت کرکے تاریخ روانگی بھی مقرر کریں۔

ہماری طرف سے یہ بھی مشورہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کے پختہ افراد جو مسئلہ بالحدیث کے پورے شائق ہیں اور عرب میں کسی مخالف کی شرارت سے خائف ہیں وہ اس بارے میں بذریعہ خط وکتابت ہمارے مکرم جناب مولانا شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن پھلواری ڈاکخانہ ... ضلع پٹنہ ... سے ہدایات حاصل کریں۔ شاہ صاحب

## مفت رسالہ الجماع

مصنفہ جناب ڈاکٹر رلا رام صاحب پروپرائٹر و سپرنٹنڈنٹ کارخانجات ال میڈیکل ہال

ناظرین یہ وہ رسالہ ہے کہ جسکا مطالعہ کرکے انسان کے فوراً آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ اور بیساختہ یہ کلمہ زبان سے نکلتا ہے کہ ہائے میں مارا گیا اور آئندہ کیلئے بچگیا اب ایسے کام نکرونگا۔ واقعی ایسی نادر کتاب آپ کے مطالعہ سے نہ گذری ہوگی۔

(نوٹ) راجاؤں رئیسوں عالموں فاضلوں اور عوام کو اطلاع کیجاتی ہے کہ اس اشتہار کے پڑھتے ہی فوراً کارڈ لکھکر اور اپنے پتہ درست کرکے کہ اتنے آدمیوں کو نسخہ رسالہ درکار ہیں فوراً جناب جنرل مینیجر صاحب ال میڈیکل ہال جگادھری ضلع انبالہ کو بذریعہ کارڈ اطلاع دیدو۔ آپکی تحریر کے موجب اتنے ہی رسالہ آپکی خدمت میں بغیر قیمت بلا ٹکٹ ہی کارخانہ کی طرف سے چھپا کر فوراً روانہ کردئے جاوینگے۔ تاکہ آپ اُن سب لوگوں کو تقسیم کردیں لیکن اطلاع آنے میں دیر نہو کیونکہ یہ رسالہ چار ہزار کی تعداد میں روزمرہ مفت تقسیم ہو رہا ہے۔

از سکرٹری کارخانجات ال میڈیکل ہال ہیڈ آفس جگادھری ضلع انبالہ

**اطلاع** پچھلی دفعہ غلطی سے کئی خریداروں کے نام دو دو پرچے چلے گئے۔ جسکی وجہ سے دفتر میں کوئی پرچہ زیادہ نہیں رہا۔ جن صاحبوں کے پاس دو دو پرچے ہوں مہربانی فرما کر ایک اپنے پاس رکھ لیویں۔ اور ایک پر دو پیسے کا ٹکٹ لگا کر دفتر اہلحدیث میں واپس بھیجدیں۔ تو باعث شکر گذاری ہوگا۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

ممدوح کو اس بارہ میں پورا تجربہ ہے کہ مخالفوں کے شر سے کس طرح محفوظ رہا جاتا ہے اور اگر کسی کو زیادہ ہی ضرورت ہو تو اہلحدیث کے سچے محب جناب ڈاکٹر محمد اشرف خان صاحب ساکن علیگڑھ سے کہ شریف کے سرگرداں تھے تمام خطوط بھی لے سکتی ہیں ڈاکٹر صاحب اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ بس ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ آئندہ اختیار بدست مختار۔

## اہلحدیث اور اہل قرآن

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں * تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں۔

بہت دنوں کی خاموشی کے بعد لاہوری مجلس اہل قرآن نے پھر ایک اشتہار دیا ہے۔ جو ہمارے خیال میں دیر آید درست آید کا مصداق ہوگا۔ الا ماشاء اللہ۔ اشتہار مذکور میں پانچ سوال ہیں۔ جنکے جوابات ہندوستان کے علاوہ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ ایران۔ شہید مصر روم وغیرہ کے علماء سے بھی طلب کئے ہیں۔ مگر خیر سے یہ اشتہار اردو میں ہے جو ان ممالک میں مروج ہی نہیں۔ ہاں اگر عربی زبان میں اشتہار ہوتا تو سمجھا جاتا کہ گو عربی زبان بھی بعض ممالک میں مروج نہیں مگر مذہبی زبان ہونے کی وجہ سے علماء تو سمجھ سکتے ہیں۔ اسلئے ہمارے خیال میں انجمن اہل قرآن کی پہلی چال ہی نہ صرف غلط ہے بلکہ قرآن مجید کے بھی خلاف ہے جہاں ارشاد ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ یعنی جو رسول آیا وہ قوم کی زبان پر آیا تاکہ لوگوں کو بیان کر کے سنا دے۔

افسوس! اہل قرآن کہلا کر قرآن کا خلاف کریں۔ خیر بہرحال آپ کے سوالات نمبروار حسب ذیل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

**سوال نمبر اول**۔ جو اوراد و ادعیات کہ ہم جملہ ارکان صلوٰۃ خمسہ میں عمل میں لاتے ہیں منجملہ انکے جو جو علاوہ قرآن کریم ہیں۔ یعنی سبحانک اللھم … التحیات للہ والطیبات وغیرہ وہ کل طبقات اہل الاسلام یعنی اہل سنت اور انکے شعبہ جات مثلاً حنفی وشافعی وحنابل وغیرہ اور اہل اعتزال وشیعہ و اہل حدیث کے نزدیک متفق علیہ ہیں یا مختلف فیہ۔ بصورت اختلاف وجہ تفریق تحریر فرمائیں اور احکام منع تفریق مندرجہ کلام مجید کی بابت عدم تعمیل کا خدشہ رفع کریں مثلاً وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ترجمہ اور یہ راہ سیدھی ہے میری سو اس پر چلو اور مت چلو اور راہوں کی پس متفرق کر دیگی تم کو وہ اس کی راہ سے۔ یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اسکے تاکہ تم بچو۔ حدیث ( )

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ ترجمہ کیا نہیں سمجھتے قرآن کو اور اگر ہوتا نزدیک غیر خدا کے سے البتہ پاتے بیچ اسکے اختلاف بہت (پ ۵ ع ۸)

**جواب نمبر ۱**۔ اختلاف دو قسم پر ہے۔ ایک اختلاف تضاد دوسرا اختلاف انواع جو بسبب الزمان پیدا ہوتا ہے۔ اختلاف تضاد تو جمع نہیں ہو سکتا ہے اور قرآن میں اسی اختلاف کی نفی کیتی ہے۔ اختلاف انواع جمع ہو سکتا ہے۔ اسکی مثال یہ ہے۔ کہ ایک ہی شخص بحکم قرآن فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ یعنی جسقدر آسانی سے قرآن پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ صبح کی نماز میں کبھی سورۃ بقرہ پڑھ لیتا ہے کبھی سبح اسم کبھی انا انزلنا غرض جو کچھ اس سے بن پڑتا ہے بحسب الوقت کر لیتا ہے۔ اسکو اختلاف انواع کہتے ہیں اوراد کا نماز کے متعلق جو بعض فرقوں کا اختلاف ہے وہ یا تو انکی غلط فہمی اور غلط روایت پر مبنی ہے۔ یا اختلاف انواع ہے جو آپکی پیش کردہ آیت کے مخالف نہیں۔ کیونکہ آیت میں جس اختلاف کی قرآن کے متعلق نفی ہے وہ اختلاف تضاد ہے۔

بس آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

**سوال دوم**۔ ان اوراد و ادعیات کی سند بطور احاد ہے یا متواتر۔ اگر متواتر ہے تو ہمسر و مثل کلام مجید ہے یا کمتر۔ اگر احاد ہے تو مفید ظن ہے ان ہر دو صورتوں میں بجائے کلام کریم کے اوراد غیر قرآنی کو اختیار کرنا بطور ترجیح بلا مرجح کس وجہ سے ہے۔

**جواب دوم**۔ کچھ شک نہیں کہ اوراد مروجہ متواتر نہیں لیکن آپکا فرمانا کہ بجائے کلام کریم کے عجیب مغالطہ ہے۔ اس سوال لکھنے سے پہلے آپکا فرض تھا کہ وہ اوراد جو کلام کریم میں آئے ہیں لکھتے۔ پھر یہ سوال پوچھتے۔ سنئے! کلام کریم میں جتنے اوراد آئے ہیں وہ بجائے خود پڑھے ہی جاتے ہیں۔ انکی بجائے کسی کو ترجیح نہیں دیگئی۔ آگے چلئے۔

**سوال سوم**۔ اگر سلسلہ روایات و طرق صحت مفروضہ اہلحدیث یہ تکلیف مالا یطاق ثبوت کو پہنچ بھی گئی جنکی نسبت میزان قواعد مفروضہ کو بجال دم زدن نہیں ہے تو سائل کی تسکین کے لئے مفروضہ وہ وجوہات تحریر کریں۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام الٰہی کی بجائے دیگر وظائف کس مصلحت سے ارشاد فرمائے اور آیت ذیل کے تعارض کو رفع کر دیں۔ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ترجمہ اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے آیتیں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ کہ نہیں امید رکھتے ملاقات ہماری کی۔ لے آ قرآن سوا اس کے یا بدل ڈال اسکو۔ کہہ نہیں قدرت واسطے میرے یہ کہ بدل ڈالوں میں اس کو طرف سے اپنی نفس کے۔ نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کیا گیا طرف میری تحقیق ڈرتا ہوں میں


دانت اور آنکھ کی قدر کرو

دنیا کی نعمتوں کے مزے
اوجسم کی تر و تازگی دانتو
دانتوں سے ہے کوئی زمانہ
تھا کہ جب کسی کے دانت
گر گئے تو اسکی کوئی صورت
بہتری کی نہ ہوتی تھی اور
دانت بھی ٹیڑھے لگ سکتے
کرم خوردہ کا علاج بھی ہو
ہے۔ اگر ہمارا ایجاد کردہ
منجن کا استعمال ہوتا رہے
دانت ہمیشہ کیلئے حملہ امراض
سے محفوظ رہیں۔ نہ گریں
نہ کیڑا کھائے۔ نہ درد ہو
صاف شفاف ہیں یہ منجن
خوشبودار اور خوش رنگ ہے
ہے۔ طبیعت میں فرحت
آتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ
تین ڈبیہ کا بکس عام محصول
جس صاحب نے دانت بنوانی ہوں
بنوا سکتے ہیں۔ نرخ بذریعہ
کتابت طے ہو سکتا ہے۔
نیز ہم خوبصورت مصنوعی آنکھ
ولایت کی طرز پر لگا سکتے ہیں
اور ہر قسم کی عینک ...
شیخ خلیل الرحمان دندان ساز
چشم ساز امرتسر کٹڑہ
جیمل سنگھ


ahmadimuslim.de

اگر نافرمانی کروں میں عذاب دن بڑے کے سے (پ ۱۱ ع ۲)

جس حالت میں تبدیل قرآن کی ممانعت کیگئی اور عذاب یوم عظیم کے ظاہر فرمانے کا حکم صادر ہؤا تو اس کے خلاف پیغمبر خدا علیہ السلام کی نسبت کس بنیاد پر تعلیم جدید غیر قرآنی کو تسلیم کیا جاتا ہے اور کیا اس سے حکم ذیل کے تعارض کا اندیشہ نہیں ہو سکتا وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ترجمہ اور تحقیق نزدیک تھے کہ فریب دیکر باز رکھیں تجھکو اس چیز سے کہ وحی کیا ہم نے طرف تیری تو کہ باندھ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اس کے اور اسوقت البتہ پکڑتے تجھکو دوست اور اگر نہ ثابت رکھتے ہم تجھکو البتہ تحقیق نزدیک تھا تو جھک جاوے طرف ان کی کچھ اسوقت البتہ چکھاتے ہم تجھکو دگنا عذاب زندگانی دنیا کا اور دگنا عذاب موت کا پھر نہ پاتا تو واسطے اپنے اوپر ہمارے مددگار (پ ۱۵ ع ۸)

**جواب نمبر ۳** - جسقدر اوراد و اذکار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو سکھائے ہیں وہ سب بموجب تعلیم قرآن کے سکھائے ہیں۔ افسوس آپ نے ہمارا رسالہ **دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن** جو آپکو بھیجا گیا تھا نہیں دیکھا۔ اگر دیکھا ہے تو دانستہ چشم پوشی کی ہے۔ آپکی پیش کردہ آیت کا مطلب ہے کہ مشرکین عرب توحید کی تعلیم پر ناک بھوں چڑھاتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ حصے متضمن توحید و مذمت شرک، کو قرآن سے نکالدیں اونکے جواب میں کہا گیا کہ میں اس بات پر قدرت نہیں رکھتا چنانچہ سورہ ص کی آیت میں اس آیت کی یوں تشریح ملتی ہے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓي اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ ترجمہ یعنی مشرکین عرب کہتے ہیں۔ کیا اس رسول نے سب معبودوں کو چھوڑ کر ایک ہی بنا دیا۔ یہ تو عجیب چیز ہے؟ (یعنی قابل تسلیم نہیں) اور ایک جماعت انمیں سے چلی اور کہتی گئی کہ میاں چلو اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ یہ (توحید) تو محض خام خیالی ہے۔ ہم نے یہ بات پہلے لوگوں میں نہیں سنی۔ یہ تو بالکل گھڑی ہوئی بات ہے۔ پس آیت موصوفہ کا مطلب سمجھکر کون دانا کہہ سکتا ہے کہ اوراد مروجہ بین المسلمین اس آیت کے خلاف ہیں جبکہ اوراد مذکورہ خود متضمن و مثبت توحید اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ یہ تو صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔ آگے چلئے

**سوال چہارم** - علماء ملت کے نزدیک سوائے قیام اوراد قرآنی آیا مفسد صلوٰۃ سمجھے گئے ہیں جو قطع ان سے اعراض کیا گیا ہے۔ اگر مفسد ہیں تو سند پیش کریں۔

**جواب نمبر ۴** - اوراد قرآنی کہیں بھی مفسد صلوٰۃ نہیں۔ مگر قرآن اور اوراد قرآن میں فرق ہے۔ اوراد قرآنی سے اعراض نہیں کیا گیا بلکہ بحکم قرآنی موقع محل پر استعمال کئے گئے ہیں۔ غور سے سنئے! لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی خدا کا رسول تمہارے لئے عمدہ نقشہ ہے"

پس اسوۃ حسنۃ سے جو جو محل اوراد قرآنی کا پایا جاویگا۔ اسی محل پر پڑھے جائینگے۔ ایسی تعمیل کو اعراض کہنا آپ ہی کا کام ہے۔ ؎

ہؤا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟ + یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

آگے چلئے۔

**سوال پنجم** - جو شخص تمام ارکان صلوٰۃ میں من اولہا الی آخرہا قرآن ہی قرآن پڑھے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ صلوٰۃ مروجہ مشترکہ غیر قرآنی کو جائز یا ناجائز سمجھے اسکی نماز جائز ہے یا نہیں۔

**جواب نمبر ۵** - اگر کسی آیت میں ایسا کرنیکا حکم ہو۔ تو نماز اسکی صحیح ہے اور اگر اپنی طرح من گھڑت کھینچا تانی کریگا۔ تو نماز اسکی جائز نہو گی۔ جبتک بحکم لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رسول یعنی اسوۂ حسنۃ کی نماز سے مطابقت نہ کریگا۔ نماز صحیح نہو گی۔ آگے چلئے۔

**نوٹ** - سائل کا منشا ہے کہ جواب صرف قرآن مجید سے دئے جائیں جو کہ مقبول فرق جملہ اہل اسلام ہے اگر اقوال غیر یا احادیث مروجہ پیش ہونگی۔ تو ان کے متعلق خدشہ مندرجہ سوال نمبر ۳ کو باستدلال آیات قرآن کریم صاف کرنا لازم ہے بمعقول و مدلل جوابات کو رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

**جواب** ہم نے آپ کے اس نوٹ پر عمل کیا۔ اب آپکا اختیار۔ اخیر میں آپکو شیخ سعدی مرحوم کا ایک شعر سنا کر ختم کرتے ہیں ؎

مپندار سعدی کہ راہ صفا + تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

## عبد الرسول و غلام رسول

(از حسن میان خلف الصدق جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری)

گذشتہ پرچہ اہلحدیث کے کسی نمبر میں ایک مضمون "ہندوستان کے ناموں" کے متعلق شائع ہؤا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ہندوستان میں اکثر مہمل اور واہیات خرافات نام رکھے جاتے ہیں اور اکثر ناموں کو بگاڑ دیا جاتا ہے اور بعض ایسے نام بھی ہوتے ہیں۔ جو کراہیت سے خالی نہیں ہوتے۔

ahmadimuslim.de

مضمون نگار صاحب نے عبدالرسول و عبدالنبی وغیرہ ناموں کو شرک و کفر بتایا ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ بیشک ایسے ناموں سے احتیاط چاہیئے۔ اور ادنیٰ یہ ہے کہ کراہیت سے یہ خالی نہیں ہیں لیکن بالکل شرک کہدینا ہی عجیب طرح کی بات ہے بھلا اس میں شرک کیونکر ہوگیا۔ ظاہر ہے کہ جب عبدیت کی نسبت کسی مخلوق کی طرف کیجاتی ہے تو یقیناً وہاں اور معنے مراد ہوتے ہیں۔ جو اس معنے سے جبکہ عبدیت خدا کی طرف منسوب ہوتی ہے الگ ہوتے ہیں۔ مثلاً عبداللہ میں عبد سے مراد بندہ ہے۔ یہاں عبد عبودیت سے ہے اور عبودیت کے معنے میں ہے۔ اور عبدالرسول میں عبد بمعنی غلام اور خادم کے ہے یہاں ہرگز عبودیت کے معنے ملحوظ نہیں ہیں۔ اگر کہا جائے کہ گو معنے فرق ہے لیکن ظاہراً ایک ہے لہذا شرک ہو گیا۔ عجب تو بڑی مشکل ہوئی۔ فقہ وغیرہ کی کتابیں سب شرک سے مملو ٹھیریں کیونکہ انہیں امثال وغیرہ میں کہیں ان عبیدی ضربات فہو حر کہیں قال الرجل لعبدہ کذا کہیں ان قال عبدی کذا وامثال ذالک موجود ہے اور یہ الفاظ شرکیہ ہوئے اور اس بنا پر ربّ کا لفظ جو خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کا نام ہے۔ اگر کسی دوسرے کیلئے مستعمل ہو تو فوراً شرک ہو جائیگا۔ ربّ المال شرک ہو گیا۔ لیکن لطف یہ ہے کہ اگر یہ شرک کہا جائے تو ایک ایسا شرک ہوگا جسکا مرتکب خود کلام اللہ میں خدا ہوا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے میں ان کے کیلئے رب کا لفظ مستعمل ہوا ہے۔ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا۔ رب خدا کو بھی کہا گیا اور رب مخلوق کو بھی۔ بس یہ بھی شرک ہو گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک)

دوسرے ایسے نام (عبدالرسول) اگر شرک و کفر ہیں تو بڑے غضب کی بات ہے کہ شرک کا کلمہ اور کفر کا لفظ قصداً حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے نکالا۔ (معاذ اللہ) آپ کے دادا کا اصل نام شیبۃ الحمد تھا اور عبدالمطلب مشہور تھا۔ حضرت بھی اسی لفظ کو اپنی زبان اقدس سے نکالتے تھے۔ فرمایا ؎

انا النبی لاکذب ✣ انا ابن عبدالمطلب

اگر کہا جائے کہ یہ جاہلیت کا نام تھا۔ حضرت مجبوراً بولتے تھے تو میں عرض کرونگا کہ انکا اصل نام تو دوسرا موجود تھا۔ اگر یہ شرک تھا تو حضرت نے پھر کیوں اسکو زبان مبارک سے نکالا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کیوں نہ فرمایا کہ یہ شرک ہے عبدالمطلب زبان سے نہ نکالو شیبۃ الحمد انکا اصل نام لو۔ کیونکہ شرکیہ الفاظ زبان سے نہیں نکالے جا سکتے۔ بس اسی تمام سے اس کے شرک ہونے کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔

مگر ہاں ایک حدیث شریف میں مروی ہے کہ حضرت نے اس سے احتیاط کرنے کو فرمایا ہے اور ارشاد کیا کہ اپنی غلاموں اور لونڈیوں کو عبدی و امتی نہ کہا کرو۔ سب خدا کے بندی ہیں اور بلاشبہ کمال ادب و احتیاط کا یہی منشا ہے۔ اسلئے عبدالرسول و عبدالنبی وغیرہا ناموں سے ضرور ہمکو پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا چاہیئے خصوصاً جبکہ اسکا نعم البدل موجود ہے (اب رہا) غلام رسول و غلام احمد و غلام نبی وغیرہم۔ تو ان ناموں کو بھی نامہ نگار صاحب نے شرک و کفر ہی میں داخل کر کے دھر گھسیٹا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ نام کیوں اور کس وجہ سے اور کس طرح شرک ہوئے یہی افراط و تفریط انتہا درجہ کی خرابی ہے یہ نام ہرگز نہ شرک ہیں۔ نہ کفر نہ حرام نہ ممنوع بلکہ بے شک درست ہیں۔ صحاح کی اسی حدیث میں جسکا میں نے اوپر ذکر کیا۔ جہاں عبدی و امتی کہنے کے لئے حضرت نے منع فرمایا ہے۔ وہیں ارشاد ہے ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتائی وفتاتی۔ اس سے تو صاف ثبوت نکلا اور اجازت ملی۔ اب کون سی دلیل اس کے عدم جواز و شرک و کفر ہونے کی ہے۔ نامہ نگار صاحب کی یہ ہٹ دھرمی و زیادتی ہے ان ناموں میں شرک تو کجا۔ کراہیت بھی نہیں ثابت ہوتی۔ بلکہ جائز ہیں۔ کیونکہ انکی کسی قسم کی کوئی ممانعت ثابت نہیں ہے۔

نامہ نگار صاحب کو یا ان کے ہم خیالوں کو رسول اللہ کی غلامی سے سخت انحراف و انکار ہے۔ (جیسا کہ انہوں نے تحریر کیا ہے) لیکن ہم محمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی باعث آزادی ہر دو کون و نجات ابدی و فلاح سرمدی ہے حضور پرنور رسول اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے زیادہ اور کون سا عز و شرف ہوگا۔ ؟ ؎

ہے شرف آپکی غلامی سے۔

خدائے ذوالجلال تعالیٰ شانہ نے رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کو بیشک ہمارا سرور و سردار۔ والی و مولیٰ۔ سید و سرکار۔ اور آقا نامدار بنایا ہے اور ہم ان کی امت ان کی خادم۔ ان کے غلام اور غلامان غلامان ہیں۔ اور یہ ہمارا فخر اور اسپر ہمیں ناز ہے ؎

تا داغ غلامی تو داریم ✣ ہر جا کہ رویم بادشاہیم

.... ہیچو جامی ؎ غلام غلامان آل محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

(راقم۔ غلام غلامان رسول اللہ۔ حسن اور صلہ اللہ الی ماتیماہ پھلواروی)

اڈیٹر۔ آپ نے خواہ مخواہ اتنا زور لگایا۔ غلام کا لفظ عربی ہے اور فارسی بھی۔ عربی میں اس کے معنے بچے کے ہیں اور فارسی میں اسکو معنے عبد کا ترجمہ ہیں۔ پس اصول کو یاد کر کے حضرت حجۃ الہند شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا حاشیہ بر ترجمہ فارسی پارہ ۹ آیت فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمَا صَالِحًا پر دیکھیں فرماتے ہیں "دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعیست از شرک چنانکہ اہل زبان با غلام فلاں و عبد فلاں نام می نہند" اس عبارت پر غور کیجئے اور

ahmadimuslim.de

# مسیح قادیانی کی شکوہ طرازی

## بزبان سعدیؒ لودہانوی و حافظؒ شیرازی

بود از قادیاں تابیٹی منحوس منزلہا — ز آب چشم خود دم بر خاک منزلش گلہا
مریداں سعی فرمودند نامد رحم در دلہا — الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا
کہ عشق آساں نمود اول ولی افتاد مشکلہا

بیا رندلفی بچہ ہائے چند غرہا بدل نایہ — کہ ہیچم مژدہ گاہی از رقیب منتنوی نایہ
بزعم انفس البتہ عمر شیں ہی ہیفزاید — بہبوئے نافہ کا خر صبا زاں طرہ بکشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

بگو الحق رسول اللہ ملہم ہر زماں گوید — بدہ ای بچہ ام تصویر خود با مرد ماں گوید
زپیچ افزوده ام احسن ہر چہ من گویم بجا گوید — بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

قریب آئے ہمارے دن ہیں اب دنیا سے چلتے ہم — ان الہاموں نے منہ کالا کیا جیسے ہوئے ملہم
بنو سلطان محمد گھر میں اپنے عیش سے پیہم — مراد منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا

مسیحا ہو کے احمد بیگ کے در پر ہو ہائل — بڑہاپے کا اندہیرا آگھنسا وہ طلعت مائل
رقیبوں کا دہ مقصود سے قبضہ نہوا زائل — شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

طمع اور دہمکیاں بہی دیں بہت تزویج کی خاطر — نہایت حیلے کیں کہ پوشیدہ رہے یہ سر
بڑے دکھ جہیلے ای سعدی کروں کیا نفس ہے کافر — ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

بہی چین کر چکا ہوں جائداد اپنی گرو حافظ — کیا ہے ترک دنیا یوں برائے جنت تو حافظ
نصیحت آپکی سنکر لگا بیٹھا ہوں تو حافظ — حضوری گر ہمی خواہی ازو غافل مشو حافظ
متی ما تلق من تہوی دع الدنیا واہملہا

---

سلہ موضع پٹی مرزا سلطان محمد کا مسکن ہے۔ اُس کے حق میں مسیح قادیانی اپنی کتاب کرامات الصادقین کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ ساکن القریۃ المنحوسۃ المسماۃ بالفتی فتی پٹی کا معرب بنایا گیا ہے۔ اور فتوی میں یائے نسبت ہے۔ (منہ)

# وہابی کون ہے؟

(از مولوی ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

ناظرین۔ یہ تقریباً اس بحث پر ختم کیجائیگی کہ وہابی جماعت اہل حدیث کو کہنا لائق و سزاوار ہے یا مقلدین کو غور و فکر ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیے۔ قدیم دوستو! بڑی حیرت کا مقام ہے۔ اور بڑی افسوس کی جائے۔ جو نیک راہ کی طرف بلاتے ہوں جو ایک عمدہ راہ پر چلنے کے لئے ہدایت کرتے ہوں۔ وہ عام میں وہابی مشہور ہو جاتے ہیں۔ قابل غور و فکر ہے کہ مقلدین اور غیر مقلدین میں صرف بحث یہی ہے کہ مقلدین کے پاس تقلید واجب سمجھی جاتی ہے اور حضرات غیر مقلدین کے ہاں تقلید ائمہ اربعہ لازم نہیں۔ بلکہ ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار * مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اب یہ تصفیہ طلب امر ہے۔ تقلید کو اگر واجب کہیں تو اس کے وجوب کا ثبوت دلائل قرآن و حدیث سے پیش کرنا ضرور ہے۔ اسی وجہ سے کہ جماعت اہل حدیث کا اصول یہی ہے کہ کیسی ہی تنازع کا تصفیہ قال اللہ و قال الرسول سے طے کر لیتے ہیں کیونکہ حکم ہے کہ لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم یعنی مومن نہیں ہیں جبتک تجھ کو ہر جگہڑے ہر مسئلوں کا تصفیہ محمد رسول اللہ سے نہیں کرتے۔ تو اب بہائی مقلدین کو از حد دشوار پڑتا ہے۔ کہ وہ تقلید کے وجوب کو احادیث و قرآن سے ثابت کر سکیں۔ بہت ہی دلیل پیش کرتے ہیں تو وہ آیت قرآنی سے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون بارہ آپ ناظرین میری تقریروں میں اس آیت کا مطلب سمجھ لئے ہونگے۔ کہ اہل الذکر سے عام مراد ہے خاص ائمہ اربعہ ہی نہیں تو وجوب تقلید ائمہ اربعہ کہاں ثابت ہوا۔ دوسرے یہ اگر جانتے نہوں۔ تو اہل الذکر سے پوچھو۔ احادیث و قرآن کی تفسیر ایسے موجود ہیں کہ اہل عرب کے لئے عربی میں اہل ہند کے لئے سلیس ہندی میں۔ بہر کیف اچھی طرح احادیث و قرآن سے سمجھ سکتے ہیں تو پھر اہل الذکر یعنی ائمہ اربعہ ہی سے تہوڑی دیر کیلئے مراد لیا جائے۔ احادیث سے تو ممکن نہیں کہ تقلید کا وجوب ثابت کر سکیں بہت ہی احادیث میں ملیگا یہ تو ہے کہ عام علماء سے وقت ضرورت پوچھ لیا کرو۔ اور دوسری قرآنی آیت کی یہی دلیل وجوب تقلید میں پیش کیجاتی ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اولی الامر سے مراد بادشاہ و خلیفہ دہر ہے نہ ائمہ اربعہ۔ اگر ائمہ اربعہ تہوڑی دیر کے لئے خیال کیا جائے تو پہلے اطاعت خدا و اطاعت رسول ہے جیسے پہلے حکم ہے اطیعوا اللہ پھر حکم ہے اطیعوا الرسول اور اخیر میں اولی الامر کی اطاعت ہے۔ جب اطاعت خدا و رسول اچھی طرح کما حقہ ہو سکتی ہے۔ تو

اطاعت اولی الامر سے کیا کام۔ غرض ہر طرح سے بھائی مقلدین لاچار ہیں جب انکی لاچاری بڑھ گئی تب ہی سے جماعت اہلحدیث کا نام وہابی رکھ دیا۔ مگر چونکہ منشا میری تقریر سے یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث یعنی حضرات غیر مقلدین کو وہابی کہا جائے یا کسی اور کو وہ سن لیجئو۔ اگر ہم وہابی ایسے لوگوں اور ایسے گروہ کو کہیں جنکا اصول وہی اصول ہو کہ

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ملا تو نقل کیا ہے + یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے
فلسنا بجعل الله واتبع الهدى + ولا ذاك بدعيا لعلك تفلح
ولكن بكتاب الله والسنن التى + اتت عن رسول الله تنجوا وتربح
ودع عنك آراء الرجال وقولهم + فقول رسول الله ازكى واشرح

تو پھر یہ لوگ کس طرح وہابی ہو جا سکتے ہیں۔ ضد سے کہیں تو علیحدہ بات ہے۔ اگر وہ اصول ہو کہ تقلید واجب ہے اور التزام مذہب معین کا لازم۔ ایسا مذہب رکھنے والے وہابی ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ اگر وہابی کا لفظ طعن کے طور پر برتا جاتا ہے۔ تو بھی یہی لوگ قابل اس کے نظر پڑتے ہیں۔ کیونکہ انکا اصول ایک ایسا اصول ہے جو ضرور لامحالہ خلاف رسول اللہ پر عمل کرواتا ہے۔ پس اس پیارے گروہ کی طعنہ زنی ایسے لوگوں کے ساتھ مقصود ہوگی جو ائمہ کے قول و قیاس پر عمل کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ خلاف ہیں رسول اللہ کے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ سمجھا جائیگا کہ غیر مقلدین آئینہ ہیں مقلدین کے۔ دوسری بات اگر وہابی کی نسبت عبدالوہاب صاحب مرحوم کی نسبت سے تو بھی غیر مقلدین کی طرف منسوب ہو کر وہابی نہیں کہلا جا سکتے کیونکہ عبدالوہاب صاحب کا مذہب حنبلی تھا۔ اور جیسے اہل حدیث اور مذاہب سے بیزار ہیں آکو ترجیح مذہب حنبلی بھی نہیں رکھتے۔ اور بھائی مقلدین کے پاس تقلید ائمہ اربعہ واجب ہے منجملہ انہیں کے امام احمد بن حنبل بھی ہیں اور عبدالوہاب صاحب انہیں کے مقلد ہیں۔ پس کل مقلدین ائمہ اربعہ کو اگر نسبت عبدالوہاب صاحب کی طرف وہابی کے ساتھ دیجائے تو ان سب کی موجب فخر ہوگی اور بہت مناسب بھی ہے۔ تیسری بات سنو۔ عموماً مقلدین کا زعم ہے کہ غیر مقلدین کو بزرگان دین سے عداوت ہے اور نیز رسول اللہ سے۔ نعوذ باللہ اسوجہ سے بھی غیر مقلدین کو وہابی کہنا چاہئے۔ غور کرو جس کسی کا مذہب یہ ہو کہ ہم سوائے قول رسول اللہ کے اور کسی کا قول نہیں لیں گے۔ خواہ وہ کیسے ہی بڑے جلیل القدر عالم و فاضل کا ہو۔ تو وہ کیسے دشمن رسول اللہ ہونگے اور صاف طور سے مقلدین ہی دشمن رسول اللہ نظر آتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ انکو ہی پابندی اپنے ائمہ کے اقوال کی اور خلاص اقوال رسول اللہ کے [illegible]

عمل کرنیوالوں سے چڑتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ انکو رسول اللہ سے عداوت ہے اور ائمہ سے محبت۔ پس زیبا ہے کہ ان لوگوں کو وہابی کا خطاب عنایت ہو۔ اور جو کہا جاتا ہے کہ بوجہ بزرگان دین کی عداوت کے غیر مقلدین وہابی ہیں۔ یہ ایک صریح بہتان ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ گیارہویں۔ بارہویں بدعت ہے۔ قبروں کے جھنڈوں کی پرستش شرک ہے تو سمجھتے ہیں کہ یہ دشمن اولیاء کرام ہیں۔ نعوذ باللہ

جسے کچھ بغض ہو دیگر اولیا سے + ہمیشہ اسپر لعنت اسکے رب سے

یہ مذہب ہے اہل حدیث کا اور کبھی بھی کوئی اخبار و رسالے اہل حدیث کے ایسے آپنے ملاحظہ نہ فرمائے ہونگے کہ جنمیں بزرگان سلف کی توہین لکھی ہوگی۔ یہ ڈنگل دیونا بھائی مقلدین ہی میں پایا جاتا ہے جسکی صداقت میں بطور نظیر و دلیل بالفعل ہم اخبار تیغ اسلام کو پیش کرتے ہیں جسمیں لکھا ہوا ہے "عبدالوہاب نجدی کا حج" یہ کلمہ حقارتی ہے جو اہلحدیث سے تشبیہ دیکر ایک سلف کے عالم مذہب حنبلی کی توہین میں کہا جاتا ہے کسی خبر کہ عبدالوہاب صاحب خدا کے پاس کیسے ہیں اگر عبدالوہاب صاحب خدا کے مقرب ہیں تو یہ فقرہ جناب ایڈیٹر صاحب تیغ اسلام کا روز قیامت دامنگیر ہوگا۔ پس ظاہر ہے کہ توہین عبدالوہاب کی کرنا شیوہ مقلدین ہے صبح و شام نسبت کرکے حقارت کی نظر سے وہابی کہا جاتا ہے نہ آج تک کسی اہلحدیث نے کسی عالم سلف کی طرف نسبت کرکے مقلدین سے حقارتی لفظ برتا باوجود اسکے کہ یہ لوگ دل دکھائے چلے جاتے ہیں۔ (الی المشتکیٰ) اور دیکھئے علماء موجودہ جو اہلحدیث کے ہیں یا مر چکے ہیں۔ انکی نسبت آجتک دل آزار باتیں نہیں چھوڑتے۔ کوئی کہتا ہے لامذہبی تو کوئی کہتا ہے وہابی۔ لیکن براہ کرم غور فرمائیے۔ سوچئے کہ کسی اہلحدیث نے کسی مقلدین کے عالم کو سخت و ست الفاظ کہا ہو؟ انکی کسی طرح کا پڑھ کا نام تجویز کیا یا انکے مرنے کے بعد برا بھلا کہا یا لکھا۔ چونکہ کسی کو بھی سخت و ست وہ چار سنا دینا شیوہ بھائی مقلدین ہی کا ہے اسلئے زیبا و مناسب ہے کہ وہابی کا لقب انہیں کو عطا کیا جائے۔ مگر کیا کریں زمانہ اولٹا ہے جو ان کل امور سے بیزار ہے وہ عام جہلاء کے خیال میں وہابی ہے

عجب ہے زمانے کی یہ برعکسی + بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

یہی خیال کر کے خاموش ہونا ہوتا ہے کہ ہم ویسے ہی کچھ کہے جاتے ہیں جیسے نعوذ باللہ کفار نے رسول اللہ و صحابہ کو صابی کا لقب دے رکھا تھا۔ جب یہ لوگ نہ چھوٹے تو انکی خاص متبعین کب چھوٹ سکتے ہیں۔

## خوشخبری

ملا [illegible] صاحب جو ایک عالم فاضل جماعت اہل حدیث ساکن حیدر آباد دکن ہیں۔ یہ شکر ہے۔ انکا یہی کام ہے کہ تبلیغ و اشاعت [illegible] علم رسالت کی کرتا [illegible] اہلحدیث کا کام ہے کہ اپنے علماء کی تعریف کرکے تمام [illegible]

ahmadimuslim.de

اہلحدیث کو تلاش کریں علاوہ ازیں ایک اور خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ مولانا موصوف کی تبلیغ و ہدایت کیوجہ سے دو سو عرب اہلحدیث ہوگئے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ جماعت اہلحدیث کو ترقی نہیں ہوتی۔ جب ہادی اچھا ہو تو ضرور ہے کہ جماعت محمدی ترقی کرے۔ خدا سے امید ہے کہ ایسا مذہب جو قدیم مذہب ہے اور جو رسول اللہ و صحابہؓ تابعین تبع تابعین کا تھا۔ ترقی کرتا رہیگا۔

(ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

## تبدیل نام اہلحدیث

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ چند سطور ارسال خدمت ہیں درج اخبار فرما کر ممنون و مشکور فرمائیگا۔ (تبدیل نام کیوں ہے) کئی ایک پرچوں میں ہم مولانا کی یہ صدائیں چکے ہیں کہ اخبار کی ترقی کا خیال ہر خریدار کو ہونا چاہئیے۔ جسپر ہمارے ناظرین ہیں کہ کروٹ تک نہیں بدلتے۔ اسمیں ہم مولانا فاضل سے اتفاق کرتے ہیں۔ مگر جو اور رائے نائید ہے وہ ہم کیا کوئی بھی جو نام کا بھی اہلحدیث ہوگا کبھی پسند نہ کریگا۔ کہ نام اخبار کا بجائے اہلحدیث کے اور رکھا جاوے۔ اسمیں کئی ایک خرابیاں ظاہر طور پر نظر آتی ہیں۔ اول تو جو اخبار مذکور کے قدیمی خریدار ہیں انکے دل شکنی کا باعث یہ تبدیل نام ضرور ٹھیریگی۔ آج کی تاریخ تک جو خریدار اس اخبار کے ہوئے ہیں۔ اکثر اہلحدیث ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ گو مضمون اخبار انکی مرضی کے موافق ہو یا غیر موافق۔ وہ فقط نام ہی پر اہلحدیث ہونے کے عاشق ہیں اور انکو اس حال پر ہر طرح سے اخبار کی خریداری منظور ہے۔ کیونکہ انکو خاص نام اہلحدیث ہی سے دلچسپی حاصل ہے۔

(دوم) بعض لوگ اہلحدیثوں میں ایسے خیال کے بھی ہیں کہ وہ فقط ایک اخبار ہندوستان میں نام اہلحدیث سے جاری ہونے میں بیحد خوش ہیں۔ اس خیال سے کہ یہ گروہ عند اللہ و عند الرسول سچا اور پورا پورا جانثار ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ صدہا اخبار کے مقابلہ پر ایک تو خالص سچے گروہ کا بھی دنیا میں موجود ہونا چاہئیے۔ (تو پھر کوشش کریں۔ اڈیٹر)

(سوم) بعض لوگ خریدار اخبار کے مضمون نگاری کے اعتبار سے ہوئے ہیں کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی اخبار ایسا نہیں جو خیالات گروہ اہلحدیث کے قلمبند کر کے پبلک پر انکو روشن کرے وہ بے دھڑک اور بے سڑک مضمون مولوی فاضل کی خدمت میں بھیجدیتے ہیں۔ اسمیں جو کچھ فائدہ ہے وہ ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہیں۔

نام تبدیل ہونے پر ہمارے مہربان اڈیٹر کو ان سب سے ہاتھ دھونا پڑیگا اور آئندہ کو نئے خریداروں سے توقع نہیں ہوسکتی کہ وہ اس بہت بڑی کمی کو پورا کرسکیں یا وہ خود بھی ہمیشہ کو خریدار بنے رہیں۔ اور آپ کیوں گھبراتے ہیں بہت سے شہر اور دیہات ایسے ہیں کہ اہلحدیثوں میں کوئی آپ کے پرچہ کا نام تک بھی نہیں جانتا۔ اشاعۃ السنہ کی طرف خیال فرمائیے کہ کتنے عرصہ کا پرچہ منتہی شخص کا ہے۔ آپ کے اخبار کے تین سالہ پرچے کے مقابلہ میں اب بھی ہم پلہ نہیں ہوسکتا آپ کو شکر کرنا چاہئیے یقین ہے کہ آپ اور اخباروں کے اڈیٹروں کو ہنسی اور تمسخر کا تبدیل نام سے موقع نہ دیگی۔

ترقی اخبار کے بہت سے طریقے ہیں منجملہ اُن میں سے یہ بھی ہے۔ کہ جو لوگ آپکے خریداروں میں سے اہل دل ہیں وہ ایک ایک اور دو دو خریدار کا چندہ سالانہ عند اللہ داخل دفتر اہلحدیث کریں۔ اور غریب طلباء کے نام آپ جاری فرمادیں۔

(دوم) تجویز یہ ہے کہ جو شخص دو خریدار بہم پہونچائیں انکے نام چھ ماہ یا سہ ماہ تک اخبار مفت جاری فرمادیں۔ جو چار یا پانچ خریدار بہم پہونچائیں انکو تمام سال تک اخبار مفت دیا جاوے۔ اور جو صاحب چندہ سالانہ اپنے پاس سے دیکر نیز اور خریدار بھی تجویز کریں تو انکا نام بیعت اہلحدیث میں ماہواری طور پر درج اخبار فرما کر ممنون و مشکور فرماتے رہیں میری ناقص سمجھ میں ایسے ہی آتا ہے۔ آئندہ ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ والسلام

عبدہٗ محمد شفیع الحسن سکندرآبادی

**اڈیٹر**۔ گو عدم تبدیل کی جانب کثرت رائے ہے۔ مگر بعض رائیں تبدیل کی طرف بھی ہیں جنمیں سے ایک تحریر درج ذیل ہے:۔

جناب مولانا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ چند اخبارات میں ایک اشتہار بدیں اخبار اہل فقہ امرتسر کے دیکھا جو عنقریب شائع ہوگا۔ غالباً یہ اخبار اہلحدیث (مسلمانوں) کے مخالف ہوگا۔ جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے۔ جو اہلحدیث کے بالمقابل رکھا گیا ہے۔ اور اہلحدیث سے بھی نوک جھونک رہیگی جسکی کہ پہلے بھی کمی نہیں۔ اسلئے مناسب ہے کہ جناب اس موقعہ پر اپنی بے تعصبی کا ثبوت دیکر اخبار کا نام بدلدیویں اور یہ صرف راقم الحروف کی ہی رائے نہیں بلکہ جتنے اصحاب نے اس اشتہار کو دیکھا ہے یہی رائے ظاہر کی ہے۔ اور مزید برآن اخبار میں ناظرین کی آگاہی کیلئے اس عاجز کی رائے کو ظاہر فرمادیں۔ جیسا کہ پچھلے سال جناب نے اخبار میں یہی تجویز ظاہر کی تھی۔ پھر دیکھیں کہ اڈیٹر اخبار اہل فقہ کہاں تک تعاقب کرتا ہے۔ کاش کہ اہل اسلام اس باہمی جھگڑے جھیڑ کو چھوڑ دیویں۔ کیا مخالفین سے بازی لیگئے ہیں یا اب کوئی کافر سوائے مسلمانوں کے دکھائی نہیں دیتا؟

خاکسار قاضی ثناء اللہ عفی عنہ از میانہ

**اڈیٹر**۔ مولوی محمد شفیع الحسن صاحب کی دلیل کافی نہیں کیونکہ اخبار کا نام تبدیل ہونے سے اس کی پالیسی تائید توحید و سنت میں فرق نہ آئیگا۔ پس یہی جواب قاضی ثناء اللہ صاحب کی دلیل کا ہے۔ مگر ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ بلکہ ناظرین کے سامنے فریقین کی رائیں پیش کرتے ہیں۔ ہاں مولوی محمد شفیع الحسن صاحب کی تجویز متعلقہ اشاعت اخبار سے ہم کو

لہ اسی لئے تو بار بار کہا جاتا ہے کہ قدر دانان اہلحدیث ایسے معاملہ میں آواز بہم پہونچائیں۔ اڈیٹر

ahmadimuslim.de

اتفاق ہے۔ بیشک جو صاحب دو خریدار بہم پہونچائینگے انکے نام چھ ماہ تک اور جو پانچ خریدار بنائینگے انکو ایک سال تک اخبار مفت ملیگا بشرطیکہ وہ یہ انعام لینا چاہیں۔ اور اگر وہ یہ خدمت محض دینی اشاعت سمجھکر کریں اور انعام کی درخواست کریں تو انکی طرف سے کسی سائل کے نام اتنی مدت تک اخبار مفت جاری کیا جاویگا۔

جس سے انکو [illegible] ثواب ہوگا۔ پہلے وعدہ کے مطابق جن دوستوں نے خریدار بنائے ہیں بعد شکریہ انکی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب اعلان مسعول ۲ ر ہیپکر کتب انعامی منگالیں

## دینانگر میں آریوں سے مباحثہ

آریہ سماج دینانگر (پنجاب) کا جلسہ ۴-۵ اگست کو تھا۔ دینانگر کی انجمن نصرۃ الاسلام نے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو مباحثہ کے لئے بلایا۔ مباحثہ وید کی حقیقت پر تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے لالہ صاحبدیال سکرٹری آریہ سماج امرتسر مناظر ہوئے۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ وید کی حقیقت یعنی سچائی کی کیا دلیل ہے؟ لالہ صاحب نے کہا کہ آپنے جو وید پر اعتراض کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ وید کو جھوٹا جانتے ہیں پس وید کے جھوٹ ہونے کے دلائل بتلا دیں۔ مولوی صاحب نے کہا یہ آج نیا قاعدہ سنا ہے کہ مدعی سے جب ثبوت اور دلیل طلب ہو تو وہ مدعا علیہ سے نفی کا ثبوت پوچھے۔ حاضرین تو اسی سے سمجھ گئے ہونگے کہ وید کی حقیقت کا ثبوت آریہ مناظر نہیں دے سکتا۔ آخر ایک دو تقریروں کے بعد مولوی صاحب نے کہا لیجئے اگر آپ ثبوت نہیں دیتے تو نفی کا ثبوت میں ہی دیتا ہوں۔ اور چونکہ قدرتی سائنس کے خلاف کہتا ہے۔ اسلئے الہامی کتاب نہیں۔ وید کہتا ہے کہ شیشے اور پتھر کو جوڑ کر ایک کہو کیونکہ وید کہتا ہے جس کا نطفہ ہے اسکا بیٹا نہیں۔ اور جس کا نطفہ نہیں اسکا بیٹا ہو یعنی نیوگ۔ اسکا جواب کیا تھا؟ لنگوا دھر اودھر جا نکلو کہ جیسے مسلمان ضرورت کے وقت سور کا گوشت کھا لینے کو جائز جانتے ہیں اسی طرح نیوگ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا سور کا گوشت کھا لینا کوئی قانون قدرت کے خلاف نہیں۔ دانت چبا سکتے ہیں۔ معدہ ہضم کرسکتا ہے۔ ہاں ایک اخلاقی برائی تھی جو شریعت نے منع کیا ہے سو ضرورت کے وقت مباح کر دیا گیا۔ مگر یہ کیا غضب ہے کہ جس کو قدرت نے نہیں جوڑا تم اسے جوڑتے ہو۔ اور جسے جوڑا ہے اسے توڑتے ہو۔ نیوگی بچہ کو نیوگن کے خاوند کا وارث [illegible]

[illegible]

بھی وارث ہو جاتی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا سرکار انگریزی نے اسکا وارث ہو جاتی ہے۔ کہ انکا اصل [illegible]

[illegible]

گوت اور قبیلہ سے ہو جاتی ہے۔ [illegible]

کی تقریر پر ہر ایک فرد لیشر عش عش کرتا تھا خصوصاً جب کوئی موزون شعر پڑھتے تھے تو بس جان پڑجاتی تھی۔ آریوں کو تو مولوی صاحب کے شعر شیر کی گرج کی طرح ڈراتے تھے۔

تھوڑا سا وقت حکیم عبدالحق صاحب نے بھی سوال کئے مگر انکو جواب بھی آئیں بائیں شائیں ملتا رہا۔ افسوس کے قابل بات یہ تھی کہ سماج نے ایک ایسے شخص کو پریذیڈنٹ بنایا جس کو شاید پہلے ایسے منصب پر بیٹھنے کا اتفاق نہوا تھا۔ جوبات آریہ مناظر انکو کہتا فوراً اسی پر الجھتا یہانتک کہ ایک دفعہ مولوی صاحب پر ناجائز دباؤ ڈالتے ہوئے کہنے لگا میں آپکو بند کر دونگا۔ مولوی صاحب نے کہا میں تمکو پریذیڈنٹی سے معزول کر دونگا۔ ایسی کراری کراری سنکر لالہ جی کے ہوش اڑے۔ غرض لالہ صاحب مناظر اور لالہ جی پریذیڈنٹ دونوں کے دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے اور ہماری خیال میں ایک مناظرہ میں اور دوسرا انتظامی قابلیت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ جلسہ میں سوامی درشنانندجی بدایوں والے بھی بیٹھے تھے۔ لوگ منتظر تھے کہ سوامی جی مباحثہ میں پیش ہونگے۔ مولوی صاحب نے انکا نام بھی لیا کہ دلیر ہیں کہ مباحثہ سے بچکڑے ہوئے دوست لوٹ ہو گئے مگر آریہ سماج کو خدا جانے سوامی جی پر کیا بدگمانی تھی کہ انکو پیش نہ کیا۔ حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ الاسلام امرتسر

## الصلح خیر

مولانا صاحب۔ السلام علیکم خوشی کا مقام ہے۔ کہ چند روز سے حضرت مولانا مولوی عبدالسبحان صاحب لاہوری سوجانپور میں تشریف لائے ہوئے ہیں سبحان اللہ شہر میں خوب دین کی رونق ہو رہی ہے شائقین نزدیک و دور سے جوق جوق چلے آرہے ہیں۔ نقیر محمد صاحب داروغہ صفائی کے اہتمام سے میدان شہر میں مجمع ہوا۔ مولانا صاحب نے مضمون اتفاق پر وعظ فرمایا۔ اس خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ کہ صدائے مرحبا و سبحان اللہ سے ہال گونج اٹھا۔ اسی طرح دو تین جلسے وعظ کے مختلف جگہ جنگ و میدان میں ہوئے۔ آپکا وعظ ہے یا سحر بیانی ہے جس کے اثر سے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے ملوا دیا اہل حدیث و احناف میں اتفاق کرا دیا۔ کثرت نمازیوں کی وجہ سے متصل آبادی شفاخانہ کے سامنے چودہری حسن خان کے باغ میں نماز جمعہ آپ پڑھاتے ہیں۔ اس قصبہ میں آٹھ جگہ جمعہ کی نماز ہوتی تھی۔ مولانا صاحب کے فیض و برکت سے حنفی و اہلحدیث وغیرہ ایک جگہ نماز پڑھتے ہیں صرف ایک کشمیری محلہ میں مولوی حبیب اللہ صاحب کشمیری نماز الگ پڑھتے ہیں۔ خدا کرے مولانا صاحب کا قیام یہاں کچھ مدت تک رہے کہ ہدایت دین اسلام کی ترقی روز افزوں ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکی صحت قائم رکھے اور ہم خادمین کے سروں پر آپکا سایہ عاطفت ابد تک ہو۔ آمین۔

راقم عبدالرحیم امام مسجد چودہریاں۔ ساکن قصبہ سوجانپور۔

[illegible]

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س نمبر ۲۶۲۔** زید اپنی بی بی ہندہ کو لانیکے واسطے اپنے سسرال میں گیا۔ خویشان ہندہ نے جواب دیا۔ کہ تمہارے وہاں ہندہ کو کبھی نہیں بھیجینگے تم ہندہ کو طلاق دیکر چھوڑ دو۔ زید نے جواب دیا کہ ہم طلاق نہیں دینگے آخر شر زید کو مار پیٹ کر کے جبراً ایک کاغذ بطور طلاق نامہ کے لکھوا لیا تب زید مجبور وعاجز ہو کر طلاق دیکر چلا آیا۔ لیکن تاہنوز زید کہتا ہے۔ کہ ہم صرف اپنی جان بچانیکے واسطے طلاق دیا تہا۔ اور ہندہ نیز زید کے یہاں آنے پر راضی ہے اب اس حالتمیں ہندہ زید کو مل سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(راقم ابو الفرقان محمد سلیمان ہری پوری)

**ج نمبر ۲۶۲۔** یہ تو کوئی عذر نہیں کہ جان بچانے کیلئے طلاق دی تہی ہاں مسئلہ یہ ہے کہ اگر طلاقنامہ میں ایک ہی طلاق لکہی ہے۔ تین طلاق نہیں تو رجوع سے صلح ہو سکتی ہے۔ اور اگر تین لکہی ہیں تو بہی اہلحدیث کے نزدیک وہ تین بہی ایک ہی ہیں اسلئے عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ اور بعد عدت کے نکاح بہی انکا ہو سکتا ہے۔

**س نمبر ۲۶۳۔** مسمی جیوا درزی نے اپنی دختر مسماۃ نوری بی کا نکاح ہمراہ محمد بخش عرف کالا ساکن خاص ریاست پٹیالہ عرصہ بارہ یا تیرہ سال سے کیا ہوا تہا۔ کالا مذکور نے ان ایام میں اسکو تنگ رکہا۔ اور چار چار سال تک گم رہا۔ ونان نفقہ کی بہی کچہ خبر نہیں لی۔ وہ اکثر اپنے باپ کے گہر رہکر اوقات بسر کرتی رہی بلکہ ایک لڑکا بہی اسکے نطفہ سے عورت مذکورہ کے پاس موجود ہے۔ اور عورت مذکورہ نہایت نیک چلن ہے۔ بوقت نکاح مہر یکصد روپیہ کا مقرر کیا گیا تہا۔ جو کالا مذکور نے ابتک ادا نہیں کیا ہے ۲ ماہ شعبان ۱۳۲۳ھ کو مسمی کالا جو اپنی بیوی کو اسکے باپ کے گہر خود آکر چہوڑ گیا۔ تو جب اسکو نان ونفقہ کیلئے مجبور کیا گیا۔ اور نیز یہ بہی کہا کہ اب تو نے پہر گم ہو جانا ہے۔ یا تو نان نفقہ کا کچہ بندوبست کر جا یا طلاق دیدے تو اسپر اس نے ایک روپیہ کے اسٹام پیپر پر یہ اقرارنامہ تحریر کیا کہ میں اپنی بیوی بچہ کو ماہ در ماہ گذارہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کرتا رہونگا۔ اگر متواتر ۲ ماہ تک گذارہ نہ روانہ کروں تو تاریخ تحریر اقرارنامہ سے عورت مذکورہ پر میرا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ اسی تاریخ سے طلاق سمجہی جاوے۔ ۸ ماہ گذر گئے کہ خرچہ بہی روانہ نہیں کیا۔ کیا خدا اور رسول کے نزدیک اس اقرارنامہ سے طلاق پڑ جاتی ہے۔ یا نہیں

(جیوا خیاط محلہ کہیرا روپڑ ضلع انبالہ)

**ج نمبر ۲۶۳۔** بحکم ویؤخذ المرء باقرارہ یعنے آدمی اپنے اقرار پر ماخوذ ہوتا ہے۔ اقرارنامہ کی رو سے طلاق ہو جائیگی۔

**س نمبر ۲۶۴۔** کچہ دنوں سے بنارس میں یہ رواج ہو گیا ہے۔ کہ شوہر اپنی زوجہ کو بذریعہ نوٹس کے طلاق دیدیتا ہے۔ یعنی بیٹی والے کو خبر بہی نہیں ہوتی اور نوٹس دہم سے موجود لڑکی کا وارث ہکا بکا رہ جاتا ہے کہ الٰہی یہ کیا غضب ٹوٹا۔ تو اب سوال اول یہ ہے۔ کہ موافق مذہب حنفیہ کے اسطریق سے طلاق واقع ہوتا ہے یا نہیں۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ نابالغہ کو جس سے ہمبستر بہی نہیں ہوا تہا۔ اسیطرح سے بذریعہ نوٹس کے طلاق دیا۔ کہ فلاں کی لڑکی فلاں نام جو کہ ابہی نابالغہ ہے۔ ایک طلاق دی اور یہ بہی لکہا ہے۔ کہ زیور ہیں۔ سے آدہا مہر مبلغ سولہ روپیہ پانچ آنہ لیکر باقی زیور واپس کر دو۔ تو کیا مذہب حنفیہ کے مطابق طلاق واقع ہوا یا نہیں اور کیا نابالغہ کیواسطے مذہب حنفیہ میں ایک ہی طلاق جائز ہے۔ بذریعہ اخبار اہل حدیث کے جواب ارشاد فرمایا جائے۔

(ابو عبد القادر از بنارس)

**ج نمبر ۲۶۴۔** فقہا کہتے ہیں الخط یشبہ الخط یعنے ایک کا خط دوسرے کے خط سے مشابہ ہوتا ہے۔ سو اگر یہ اشتباہ نہیں کہ خط کسکا ہے بلکہ اسکا یقین ہے کہ خط اوسیکا ہے تو طلاق ہو جائیگی اور عورت نابالغہ ہو یا بالغہ جو غیر مدخولہ ہو اوس پر عدت نہیں۔ یعنے غیر مدخولہ پر عدت نہیں۔

**س نمبر ۲۶۵۔** جو شخص نکاح ثانی کو از حد برا جانے اور کہے نکاح ثانی کرنا شریفوں کے کام نہیں اور اپنے گہر میں ہمیشہ بیوہ عورت کو بٹہا رکہے۔ و نکاح نہ کرنے دے۔ حالانکہ بیوہ کا منشا نکاح کرنے کا ہو۔ ایسے شخص کے بارہ میں شرعاً کیا حکم ہے۔ اور ایسے شخص سے میل رکہنا درست ہے یا نہیں۔

ahmadimuslim.de

**س نمبر ۲۶۶** ۔ اللہ و رسول کے مقابلہ میں کس کا حکم ماننا اور کس کے ناراض ہونیکے خیال سے نکاح ثانی نہ کرنا درست ہے یا کیا۔

**س نمبر ۲۶۷** ۔ نکاح ثانی کرنیکا حکم کس کا ہے ۔ اور اوسکو برا جاننے والے کون لوگ ہیں۔

(سائل عبداللہ از کامٹی)

**ج نمبر ۲۶۵** ۔ نکاح ثانی پیغمبروں کی سنت ہے ۔ اہل بیت اطہار کے نکاح ثانی ہوئے پس جو شخص اسکو روکتا ہے ۔ بڑا ظالم ہے ۔ اگر اوسکے دل میں یہ خیال ہے کہ نکاح ثانی کرنا آجکل کے رسمی شرفاء کا کام نہیں تو اتنے خیال سے تو سخت گنہگار رہے ۔ اور اگر یہ خیال ہے کہ یہ کام فی نفسہٖ قبیح ہے ۔ اور ہر زمانہ میں شریفوں کی شان کے مناسب نہیں تو بوجہ اسکے کہ اسکے کلام سے تمام خاندان رسالت کی توہین مترشح ہوتی ہے اسکے کفر کا خطرہ ہے اگر ہو سکے تو اسکے ساتھ میل جول برادرانہ اور دوستانہ ترک کر دیا جائے بشرطیکہ اسس ترک سے اوسکے راہ راست پر آنے کا گمان غالب ہو نہیں تو سمجھاتے رہیں۔

**ج نمبر ۲۶۶** ۔ قرآن شریف اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ ۔ سب سے زیادہ حق خدا اور رسول کا ہے کہ ان کو راضی کیا جائے ۔ خدا کو تو اسلئے کہ وہ مالک حقیقی ہے ۔ رسول کو اسلئے کہ وہ معلم حقیقی ہے اور مالک حقیقی کے پیغام ہم تک پہونچانیوالا ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق ۔ یعنے کسی مخلوق کی تابعداری درست نہیں جسمیں خالق کی بے فرمانی ہو ۔ نکاح ثانی کا جواب اوپر آچکا۔

**ج نمبر ۲۶۷** ۔ نکاح ثانی کرنا خدا کا حکم ہے ۔ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ یعنے بیوگان کی شادی کر دیا کرو ۔ حدیث شریف میں حضرت علی کو آنحضرت نے وصیت فرمائی کہ اے علی تین کاموں میں دیر نہ کیا کر نماز میں جنازہ میں والایم اذا وجدت لها كفوا یعنے بیوہ کا جب جوڑ ملے تو فوراً نکاح کر دیا کر ۔ اوسکو برا جاننے والوں کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

**س نمبر ۲۶۸** ۔ ایک لڑکا ہے ۔ اور عمر اوسکی قریب پندرہ سولہ برس کی ہے ۔ اور وہ لڑکا ابھی کم عقل ہے ۔ اور اگر اوس کو اوسکے سسرال والے اوسکی بیوی کیطرف سے بہکائے اور اس کی بہت سی برائی کریں اور کہیں کہ تو اوس کو طلاق دیدے اور وہ لڑکا انکے بہکانے میں اگر اس امر پر راضی ہو جائے اور طلاق دیدے مگر وہ لڑکا اپنی زبان سے اُس محفل میں یہ نہ کہے کہ مینے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اب اس حالت میں طلاق ہوئی یا نہ ہوئی اور اوسکو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ میری بیوی اس امر پر راضی ہے یا نہیں ۔ اور اوسکی بیوی کی عمر قریب تیرہ چودہ برس کے ہو ۔ اسکا جواب مفصل دیجئے۔

(قمر الدین شیدا ماسٹر از جہاولی میو)

**ج نمبر ۲۶۸** ۔ پندرہ سولہ برس کا لڑکا چونکہ شرعاً بالغ ہے ۔ اسلئے اوسکی طلاق ہو جائیگی یہ عذر ٹھیک نہیں کہ اوسکو بہکایا گیا ہے ۔ اوسی مجلس میں طلاق دے یا دوسری میں دے غرض جب دیگا ۔ ہو جائیگی ۔ منکوحہ راضی ہو یا نہ ہو۔

**س نمبر ۲۶۹** ۔ زمین قاضی انعام کے نسبت زید مدعی ہے ۔ کہ اوسکا پٹہ یعنے سند انگریزی والدین مرحومین نے میرے نام منتقل کروا دیا ہے جملہ امور قضا ء میرے سپرد ہیں تو میں ہی اکیلا اوسکی آمد کا مستحق ہوں یہ زمین از قبیل وقف ہے ۔ نہ تو فروخت ہو سکتی ہے نہ تقسیم ۔ میرے بھائی جو اوسکی آمد کو روکدیتے ہیں اور از قسم متروکہ سمجھکر ترکہ مانگتی ہیں اور پانچ حصہ ایک گز لیکر دو حصہ زمین بنجر رکھی ہیں سو یہ انکا ظلم ہے ۔ علماء دین خاصکر اہلحدیث پر حق ہے ۔ کہ یہ سوال اپنے اخبار میں معہ جواب باصواب مفصل بدلائل شرعیہ بیان فرماکر بحکم حدیث شریف انصر اخاك ظالما او مظلوما حق کو باطل سے جدا کردیں ثواب دنیک نامی دارین پاتے رہیں۔

(محمد عبد الرحیم از کرنول)

**ج نمبر ۲۶۹** ۔ زمین مذکور کے وقف کی شرائط معلوم ہونے ضروری ہیں ۔ اگر وہ اس شرط سے وقف ہے ۔ کہ جو کوئی یہ خدمت قضا وغیرہ کو کرے وہ اسکی آمدنی حاصل کرے تو بیشک زید کا دعویٰ صحیح ہے اور اوسکا حق ہے ۔ اور اگر یہ شرط نہیں بلکہ سب بھائیوں کیلئے ہے ۔ صراحتہً یا کسی بات کی بھی تصریح نہیں تو سب بھائی شریک ہونگے غرض جبتک شرائط وقف معلوم نہ ہوں کوئی حکم نہیں لگ سکتا۔

# انتخاب الاخبار

**لاہور** کا مجوزہ اندھوں کا مدرسہ ستمبر سے جاری ہو جائیگا۔

**ایران** میں وزیر اعظم کی مخالفت ترقی کر رہی ہے۔ شاہ معظم بیمار ہیں اور خاموشی سے شورش انگیزی کا نظارہ کر رہے ہیں۔

**ایک طرف** تو ایران کی نسبت سینکڑوں بدنظمیوں اور بد امنیوں کی خبریں آرہی ہیں اور دوسری طرف مصری اخبارات راوی ہیں۔ کہ ایران میں ترقی کا نیا دور شروع ہو گیا ہے العالم الاسلامی لکھتا ہے کہ ایران کے تمام اہل علم اور تاجروں نے شاہ معظم کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ وہ جنگی تعلیم کے حاصل کرنے کیلئے بالکل تیار ہیں۔ ان کی خواہش یہ ہے کہ انکے لئے فنون حربیہ کی تعلیم کا خاص طور پر انتظام کیا جائے۔ اور تحصیل کے بعد وطن کی خدمت کریں۔

**سلطان المعظم** کا ارادہ ہے کہ شام میں آلات حربیہ کا ایک وسیع کارخانہ قائم کریں جس میں نئی وضع کے آلات تیار ہو سکیں۔

**یکم اگست** سے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی اغراض کی اشاعت اور اسکے لئے چندہ جمع کرنے کیواسطے ڈیپوٹیشن گشت کرینگے۔

**امرتسر** و لاہور میں ابھی تک بارش کی بہت کمی ہے۔

**کہتے ہیں** کہ ایسٹ انڈین ریلوے پنجاب میل کے ساتھ بہت جلد وہ گاڑیاں بھی چلانے والی ہے جس میں مسافروں کی خوراک کا سامان تیار رہا کریگا۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ گاڑی بہت کم سٹیشنوں پر ٹھیرا کریگی۔

**ہفتہ مختتمہ** ۲۱ جولائی میں کل ہندوستان کے درمیان اموات طاعون ۹۷۰ ہوئیں جنمیں سے ۲۰۰ بمبئی حاطہ میں ۵۶ ریاست میسور میں ۲۸ پنجاب میں ۱۲ ممالک متحدہ میں ۱۴ بنگالہ میں ۲۸۰ اموات وارد ہوئیں۔ مگر یہ تعداد چند یوم کی ہے۔

**زار روس** نے اپنا نو پارلیمنٹ موسوم بہ ڈوما موقوف کردیا ہے۔

**کاسکول** نے اڈیسہ میں لوٹ شروع کر دی۔ یہودیوں کو تباہ کیا جارہا ہے۔ (اب یورپ کیوں منہ میں گھنگھنیاں لیکر خاموش ہے)۔

**ایک معزز** مرہٹہ لیڈی پونا سے بمبئی کو سیکنڈ کلاس گاڑی میں سفر کر رہی تھی ایک یہودی نے انکی عزت بگاڑنے کی کوشش کی مگر منہ کی کھائی۔ اب عدالت میں معافی مانگی اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا اس کے علاوہ ہوئی۔

**مرشد آباد** میں ایک سادھو نے ایک عورت کا بھوت اتارنے کے بہانے پرائس کے کپڑوں کو آگ لگا دی جس سے وہ جلکر مر گئی۔ (مناسب ہے)

**مدراس** ریلوے کے اسٹیشن کدور کے تصادم ریلوے کے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے گارڈ ہونڈلی کو ۳ ماہ قید اور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو دس ہفتہ قید با مشقت کی سزا دی۔

**ریلوے بورڈ** نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ۹ اول درجہ کی بوگی گاڑیوں میں برقی پنکھو لگانیکی تجویز منظور کرلی۔

**طہران** میں بڑی ابتری پھیل رہی ہے۔ شاہ ایران نے پبلک کے مطالبہ سے مجبور ہو کر اپنے وزیر اعظم کو موقوف کردیا۔ اور مشیر الدولہ کو وزیر اعظم مقرر کیا۔ طہران کے تمام بازار بند اور کاروبار بالکل رکے ہوئے ہیں۔

**جاپان** کا خوف تمام یوروپین سلطنتوں پر بیٹھ سب چھا گیا ہے۔ شہنشاہ جرمنی نے ایک فرنچ ڈپٹی ایم منیر سے گفتگو کے دوران میں کہا کہ جاپان کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے اب ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ یوروپین سلطنتوں کے اتفاق میں جاپانی اسیلو بھی اگر ضرور دخل دیا کریں گے۔

**طفلس** سے خبریں آئی ہیں کہ روسی علاقہ میں آرمینوں اور تاتاریوں میں ایک ہفتہ تک باقاعدہ لڑائی ہوئی۔ تاتاریوں نے درہ عسکران پر حملہ کیا۔ لیکن آرمینوں نے انکو پسپا کردیا اس درہ کے آس پاس کے دیہات میں سخت خونریزی اور قتل عام ہوا۔ پانچ دن کی آتشباری کے بعد قصبہ شوشہ جل اٹھا۔

**روس** کی خوفناک حالت میں ابتک کچھ تبدیلی نہیں ہوئی عوام میں بغاوت اور انقلاب پسندی کے خیالات زوروں پر ہیں فوجیں باغی ہو رہی ہیں۔ روسی حکام بندوقیں و تلوار بندوق بغاوت کے دبانے میں بیجد مصروف ہیں۔ نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔

**برٹش گورنمنٹ** نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ سے مصر میں ۵۰۰۰ گورہ فوج دائمی رکھی جائیگی۔ مسٹر ہالڈین وزیر جنگ نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ کولڈسٹریم گارڈز کی تیسری بٹالین ۱۱ ستمبر آئندہ کو انگلستان سے مصر روانہ کی جائیگی۔ (عجیب انقلاب ہے)

**میونسپلٹی پشاور** میں ۲۶ ہزار روپے کے غبن میں ایک انگریز سکرٹری اور ایک کلرک معطل ہے۔

**امیر صاحب کابل** کی تشریف آوری کے موقع پر شمالی ہند میں ایک بہت بڑی جنگی نمائش کی جائیگی۔

**برہما** میں بمقام تھانڈوانگ شدت بارش سے زمین شق ہو گئی ہے۔ اس لئے ڈاک اور مسافروں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔

۲۱ جولائی کو ۲ بجے دن کے دریائے توی میں ایک کشتی ۲۳۰ مرد عورتوں سے بھری ہوئی غرق ہو گئی

مولوی محمد علی واعظ کا بیٹا بھی ہو گیا۔

# قابل قدر کتابیں

**تفسیر ثنائی اردو** | پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں مقبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لکھکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات عقلیہ و نقلیہ دیے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید تفسیر کے پہلے پارہ سقیقول میں جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ جنمیں سے سر دست چار جلدیں تیار ہیں۔

- **جلد اول** بہ سورۂ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲
- **" دوم** بہ آل عمران و نساء قیمت ۱۲
- **" سوم** بہ مائدہ انعام اعراف " ۱۲
- **" چہارم** بہ انفال تا سورۂ نحل ۱۴ پارہ ۱۲

**تقابل ثلاثہ** | توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ جسمیں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انفصال فیصلہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ (قیمت ۸)

**دلیل الفرقان** | بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۲

**شادی بیوگان اور نیوگ** | آریوں کی تردید میں یہ مختصر سا رسالہ نہایت کارآمد ہے قیمت ۱

**آیات متشابہات** - سورۂ تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق ۳

**تہذیب** - ہندوؤں کے فرائض واضح طور پر بتلائی گئی ۱

## ملنے کا پتہ
**مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر**

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ مال وقت پر بہیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۱۲ سے ۳ تک فی عدد
" زرین " " " "
" اور ڈبی کی " " "
ازاربند سوتی ۲ " " "
" ریشمی ۱۲ " " "
نیہان گبرون باریک موٹا فی عدد
جوتہ سنا ہوا " " "
" زرین ہوشیارپوری " "
جراب دستانہ سوتی " سے فی عدد
رومال سوتی " " "
فوجی زین خاکی رنگ پکا فی گز
صافہ قسری سادہ " "
" خاکی " "
رنگین لونگی طول اگز عرض سے
" بوٹی دار " "
دری ہر قسم " "
" ریشمی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہیں۔

کارہ سادہ ۲۵ سے ۹ تک فی عدد
" زرین " " "
رومال ریشمی ۸ " "
کمبل دیسی " " "
لوئی سفید " " "
پٹی دیسی اونی ۱۲ " ۱۴ فی جوڑہ
" پشمینہ " " "
جراب دستانہ اونی ۸ " "
پٹی سیج بچھونا " "
" بڑھیا " "
کمبل فوجی " "
چادر پشمینہ " "
بنیان پاجامہ اونی " "
" سوتی " "
پٹی پیرا کوکنڈ ہنتان ۸ سے فی گز
باقی فہرست منگوا کر دیکھیں۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی جراب بنگیاں کمربند میشل زرین بٹن جھالر سوتی و زرین پیچ اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے کارخانہ کا مال ارزاں ملیگا ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

**نوٹ** | سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بہیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ**



ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدائت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N.352

# اہلحدیث

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عه
والیان ریاست سے " سے
روساو جاگیرداروں " للعہ
عام خریداروں سے " ۳؍
ششماہی کے لیے " ۲؍
ممالک غیر سے " ۵ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع و اخبار اہلحدیث
ہوا کرے

مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث
کی خصوصاً مذہبی و دنیوی خدمات کرنا
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات
کی نگہداشت کرنا

**قواعد و ضوابط**

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
بے ٹکٹ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین
بشرط پسند مفت درج ہونگے

نمبر (۴۱) | مطبوعہ ۲۵ - جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۱۷ - اگست ۱۹۰۶ء عیسوی | جلد (۳)

## علیگڈھ میں عیسائیوں سے مباحثہ

۲۰ - جولائی کے اہلحدیث میں مباحثہ مذکورہ کی مجمل کیفیت چھپی تہی اور وہ پرچہ جناب پادری جوالا سنگہ صاحب کیخدمت میں بہی بھیجا تہا۔ چونکہ ہمکو گمان ہے کہ پادری صاحب جیسے فاضل بزرگ کو اگر عیسائیت کی تثلیث کی غلطی سمجھ میں آجاوے۔ تو انکو چھوڑنے میں کسیطرح سے رعایت نکریں گے۔ اسلئے ایک مراسلہ بہی لکہا کہ اگر آپ اس مضمون پر بحث جاری رکھنا چاہیں۔ تو اہلحدیث کے کالم اس خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ چنانچہ آپنے ایک مضمون بھیجا ہے جس میں مناظرہ کی کیفیت کے علاوہ پادری صاحب نے اپنا اعتقادات بہی صاف لفظوں میں لکھے ہیں۔ پس ناظرین پادری صاحب کے مضمون کو بغور پڑھیں کیونکہ یہ مباحثہ اپنی نوعیت میں جدید ہے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں:۔

جو کیفیت مباحثہ کی مولوی حبیب الرحمان صاحب نے ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں شائع کی ہے۔ اُس سے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنا فرض منصبی خوب ادا کیا۔ مگر چونکہ اُس میں یہ مندرج ہے کہ مسیح ممکن بالذات ہے۔ گو واجب بالغیر اور قدیم بالزمان ہو۔ اس سے اُسکی ماہیت ممکنہ کا انقلاب ماہیت واجبہ بالذات کی طرف نہ ہو سکیگا۔ ممکن بہرحال ممکن ہی ہے گو واجب بالغیر ہوجاوے۔" اس فقرہ سے شاید کوئی شخص جو دقائق فلسفہ سے ناواقف ہے سمجھے کہ مسیح ابن اللہ کے واجب الوجود یعنی خدا ہونیکی نفی ہے۔ لہٰذا میں نے اس مغالطہ کے رفع کرنیکا قصد مصمم کیا ہے۔ کہ بوقت مباحثہ کے میں نے اپنی تقریر میں جیسا کہ مولوی صاحب کی تحریر سے بشرح ظاہر ہے ذات واجب تعالیٰ کو اپنے معلول کی علت اور معلول اول علت تامہ کو ابن اللہ بیان کیا تہا۔ اور بعد اسکے ایسے وجوہات بہی صفائی سے عرض کردی تہی۔ جس سے معلول اول یعنی ابن اللہ کا مختلف اعتبارات کے ساتھ ممکن و واجب و مخلوق و خالق اور خدا ہونا ثابت تہا۔ مگر افسوس کہ جناب مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جملہ اعتبارات مختلفہ کو ذہن کے مطابق یہ سارے احکام معلول اول کی نسبت ثابت ہوں ساقط کرکے صرف اسی امر پر کہ مسیح ابن اللہ فقط مخلوق واجب تعالیٰ ہو محمول کیا تہا۔ یہ اُن کو زیبا نہ تہا اسواسطے کہ

درخواست - جن صاحبوں کو ۱۰ اگست کے ۲ دو پرچے پہونچے ہیں وہ مہربانی کرکے ایک پرچہ واپس کریں ٹکٹ محصول اونکو دیا جاویگا - مینیجر

ahmadimuslim.de

تمام علوم مدونہ کے مسائل اعتبارات ہی پر مبنی ہیں۔ پس اعتبارات کا لحاظ نہ کرنا عقل کے خلاف ہے (لولا الاعتبارات لبطل الحکمت) الغرض مجمل اس شبہ کو رفع کرنیکو کہ مسیح ابن اللہ فقط مخلوق ہی نہیں بلکہ خدا ہے۔ لغو بلاحظہ فرمایئے۔ جاننا چاہیئے کہ از روئے دلائل معقول یہ امر ثابت ہے کہ پہلے یہ کہ ذات واجب تعالیٰ واحد حقیقی ہے اور مع اپنی صفت ارادہ کے جو اسکی عین ذات ہے اپنی معلول کی علت تامہ ہے اور دوسری یہ کہ نقطہ ایک ہی ایسا معلول ہے جو بطریق صدور بالذات سے اس اعتبار سے واحد سے صادر ہوتا ہے مرتبہ اول میں ذات واجب تعالیٰ سے وہ اور بلاواسطہ صادر ہوا ہے۔ چنانچہ مسیحی اپنی اصطلاح میں ذات واجب تعالیٰ کو رب اللہ اور معلول اول واجب تعالیٰ کو ابن اللہ اور جو خصوص ساتھ علاقہ معلول اول اور فرد انسانیت کے بطن مقدسہ حضرت مریم کے پیدا ہوا ہے اوسکو لیسوع مسیح اور باعتبار شدت تعلق ہر دو کبھی لیسوع مسیح کو ابن اللہ اور کبھی ابن آدم کہتے ہیں۔ لیکن جب یہ بات فقط اتنی ہی ہے کہ پہلے آپ معلول اول کو تسلیم کرلیں۔ چنانچہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ جب مولوی فاضل صاحب کا کچھ بس نہ چلا تو طوعاً و کرہاً یہ بات مان لیا کہ درحقیقت آپ ہی کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح مخلوق ہے خالق نہیں۔ کیونکہ واجب بالذات یعنے خدا تعالیٰ کا معلول اول ہے اسکے بعد یہ بھی معلوم کیجئے کہ کسطرح معلول اول یعنے مسیح ابن اللہ ممکن اور واجب مخلوق اور خالق و نیز ابن اللہ اور خدا تعالیٰ ہے علم معقول کا قاعدہ ہے کہ شے واحد کی نسبت مختلف اعتبار سے مختلف حکم لگاتے ہیں۔ اور اسکا انکار سوائے جاہل کے کوئی فاضل کر نہیں سکتا۔ پس مسیح ابن اللہ کو اس اعتبار سے کہ اوسکا وجود اپنی علت کے تابع ہے ممکن الوجود کہتے ہیں اور اس اعتبار سے کہ اوسکا وجود بوجہ قطع نظر علت کے حادث ہے اور مقدم و تاخر زمانی اور لواحق عدم کہ جو اسکو واجب الوجود مانتے ہیں اور باعتبار نفس صدور کے مسیح ابن اللہ کو خالق عالم کہتے ہیں۔ اور اس اعتبار سے کہ مرتبہ اول میں ذات واحد تعالیٰ سے فقط معلول اول۔ یہی صادر ہوا ہے اوسکو ابن اللہ کہتے ہیں۔ اور اس اعتبار سے کہ سوائے جہت علت کے بصورت معلول اول ہو مساوی و مماثل اپنی علت کے ہے مسیح ابن اللہ کو خدا جانتے ہیں

اور اگر ہم قطع نظر علت و سرایت عدم کے معلول اول کو واجب الوجود تصور کریں۔ تو بھی مسیح ابن اللہ کے خدا ہونے میں کچھ قباحت لازم نہیں، آتی کیونکہ اسکا وجود تدریجی ہے۔ پس جبتک تمام اعتبارات مذکورہ کی منشا انتزاع ذات معلول اول متحقق ہے مسیح ابن اللہ کو نسبت مختلف حکم لگانا کہ وہ ممکن و واجب و مخلوق و خالق و ابن اللہ و خدا ہی صحیح ہے۔ اور باعتبار لامشاحۃ فی الاصطلاح آپ کے عذر کی گنجائش معدوم ہے پس حق تو یہ ہے کہ معلول اول یعنی مسیح ابن اللہ ماہیت ممکنہ باعتبار ممکن عام یعنی ممکن غیر ممتنع کے مماثل ماہیت واجب بالذات بلکہ بغیر انقلاب درحقیقت وہ واجب بالذات ہے ونیز باعتبار علم معقول آپ او جود و قسم ممکن الوجود سے ہے۔ لہٰذا ممکن الوجود کا انقلاب سے واجب الوجود ہونا تو درکنار عین ممکن الوجود ہے اور ماہیت ممکن الوجود عین ماہیت واجب الوجود ہے۔ پس جو استحالہ آپ نے پیش کیا کہ ماہیت ممکنہ کا انقلاب ماہیت واجبہ بالذات کیطرف نہ ہو سکے گا یہ بھی رفع رفع ہوگیا اور جو آپ نے یہ فرمایا کہ مولوی فاضل صاحب کے سوالات کا جواب نہ ہو سکا۔ سوائے یہ کہنے کے کہ وہ قدیم ہی قدیم ہے۔ پہلا خیال آپ کا غلط ہے کہ یہ امر کہاں تک درست ہے۔ یہی دین اسلام کی توحید۔ یہ بھی وہ تو کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتی جبتک کہ دین اسلام وجود برزخ کا منکر ہے۔ اور یہ تسلیم کرتا ہے کہ ماسوائے ذات واجب تعالیٰ کو سب حادث زمانی ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ کے قبول کرنے میں کسی نوع سے حادث زمانی کا ربط ذات واجب الوجود قدیم زمانی سے باقی نہیں رہتا پس جبتک ربط ثابت نہ ہو۔ یقیناً اسلام کی رو سے ذات باری تعالیٰ کا علم نہیں ہو سکتا اور جسکا علم نہ ہو۔ اوسکی ہستی کا ثبوت باعتبار کلما لم یعلم لم یعلل کیا ہو سکتا ہے۔ پس دین اسلام نہ فقط توحید ہی لئے ہے بلکہ مطلقاً عرفان ذات باری تعالیٰ سے معرا ہے۔ رہا ہر دو قوم کی گفتگو کا نتیجہ سو وہ ہر عاقل آپ کی تحریر سے بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ پہلے دن مولوی فاضل صاحب نے یہ کہکر کہ یہ دلائل منقولی ہیں* ٹال دیا تھا۔ اور دوسرے دن تمام اعتبارات کہ جس سے ثابت ہے کہ مسیح ابن اللہ نہ فقط مخلوق ہے بلکہ خدا بھی ہے نظرانداز کرکے صرف جہت واحد کو لیکر مسیح ابن اللہ ذات واجب تعالیٰ کا معلول اول ہے یعنی باعتبار وہ مخلوق ہے

* یہ تو نہیں لکھا۔ بلکہ آپکا ایجاد ہے (ایڈیٹر) ✝ دلائل نہیں کہا بلکہ سوال کہا تھا (ایڈیٹر)

گو وہ قدیم با ایمان ہو۔ عوام کو مغالطہ میں ڈالا۔ غرضیکہ دونوں دان
جناب مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب امرتسری سے نہ دلائل ناقضہ
توحید ابطال دین اسلام کی نہ دلائل مثبتہ مسئلہ توحید فی التثلیث
کی تردید ہو سکی۔ اور جو شعر میں پڑھا تہا وہ یہ تہا ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دلکا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

زیادہ اسلام۔ راقم آپکا خادم جوالا سنگھ بریلی

**جواب :**۔ آپ کی تقریر کو عام فہم کرنے کے لئے ہم نے ہندسے لگا دئے ہیں۔ اور انہی ہندسوں کے لحاظ سے آپکی تقریر کے فقرے بنا دئے ہیں (۱) واجب الوجود ایک ہی (۲) مسیح ممکن الوجود ہے (۳) مسیح کا وجود قطع نظر علت کے معدوم ہو۔ لیس یہی تینوں فقرے ہیں جنپر ہمارا بحث ہو اور یہی تینوں فقرے آپ کے حقیقت میں اسلام کی فتح کے موجب ہیں۔ پس سنئیے!

سب سے پہلے ایک معقولی اصول بہی عرض کر دوں وہ یہ ہے کہ مفہوم تین قسم پر ہے۔ واجب بالذات۔ ممکن بالذات اور ممتنع بالذات۔ ان کے معنے یہ ہیں۔ واجب بالذات تو اسکو کہتے ہیں جسکا وجود بغیر کسی علت کے ہو جیسے خدا۔ ممکن بالذات اسے کہتے ہیں جسکا وجود کسی علت سے ہو جیسے مخلوقات۔ اور ممتنع بالذات اوسکو کہتے ہیں۔ جو کسی طرح سے بہی موجود نہ ہو سکے جیسے اجتماع نقیضین مثلاً رات اور دن کا ایک آن میں ایک جگہ پر جمع ہونا اسکو محال بہی کہتے ہیں۔ یہ تینوں قسم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے ان کی تعریف ہی سے ظاہر ہو اور ہر ایک تقسیم میں اقسام کا یہی حکم ہے کہ ان میں اجتماع نہیں ہو سکتا ہے مثلاً معقول طرز پر حیوان کو جن اقسام پر تقسیم کیا جاتا ہو۔ وہ ایکدوسرے سے جمع نہیں ہو سکتے اسی لئے اونکو قسیم کہتے ہیں مثلاً انسان۔ بہیڑ۔ بکری وغیرہ جو انسان ہے وہ انسان ہی ہو۔ وہ بہیڑ نہیں ہو سکتا۔ جو بہیڑ ہے وہ بہیڑ ہی ہے۔ وہ گدہا نہیں بن سکتی۔ پس فرمائیے جب آپ فقرہ دوم میں مسیح کو ممکن بالذات مانتے ہیں اور واجب تعالی کو واحد حقیقی کہتے ہیں۔ تو پہر یہ دعوی آپ کا کیونکر صحیح ہو سکتا ہو کہ مسیح بغیر انقلاب کے واجب بالذات ہو جیسا کہ ہندسہ نمبر ۳ کی عبارت آپکی کہہ رہی ہو۔ کیونکہ مسیح جب ممکن بالذات ہو (جو چیز ممکن ہے وہ بالذات ہی ہو۔ ممکن بالغیر کوئی چیز نہیں ہو سکتی) تو پہر واجب بالذات اوسکو کہنا کونسی منطق ہو۔ نیز نمبر ۳ میں آپکا فرمانا کہ واجب الوجود قسیم ممکن الوجود سے ہے۔ بالکل کلام شعری بلکہ سفسطہ ہو۔ کیا آپ نے علم منطق میں کہیں پڑہا ہے کہ قسیمین آپس میں متحد ہو جاتی ہیں۔ آپ اگر اتنی ہی پر غور کرینگے۔ تو قرآن شریف کا دعوی آپکو فوراً سمجہ میں آجائیگا۔ کہ بیشک سچ ہے۔ اعتبار نہ ہو تو سنئیے!

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ

یعنے کافر ہیں وہ لوگ جو اس بات کے قائل کہ خدا ہی مسیح ہو گیا ہے۔ اور وہ لوگ بہی کافر ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے ایک ہی۔ تو جبکہ عیسائی اس ارشاد قرآنی کی مخالفت اور تکذیب کرتے ہیں۔ مگر آپ کی تقریر سے اوسکی تصدیق ہوتی ہو۔ کیونکہ آپ بڑی فراخدلی سے اسبات کو تسلیم فرماتے ہیں کہ مسیح ممکن الوجود ہے۔ جسکے معنے بقاعدہ منطق صاف یہ ہیں کہ مسیح خدا نہیں اور اسی بات پر قرآن کو ریج تہا۔ کہ عیسائی مسیح کو خدا کہتے تہے۔ جب وہ خدا نہیں۔ بلکہ مخلوق ہے۔ تو نہ وہ تثلیث کا جزو ہو نہ کل۔ کیونکہ تثلیث مجموعہ تین واجب الوجودات کا نام ہو۔ جب مسیح ممکن الوجود ہو۔ تو وہ نہ تو خود خدا ہو نہ جزو تثلیث پس آپ نے اپنی تقریر میں گویا صاف لفظوں میں قرآن شریف کا دعوی تسلیم فرمالیا۔ رہا کسیقدر آپکا لفظی اختلاف سو وہ بہی تہوڑی سی توجہ میں رفع ہو جائیگا

راہ پر انکو تو لے آئے ہیں ہم باتوں میں
اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتوں میں

جب اس امر کا تصفیہ ہو جائیگا۔ اور آپ کہلے لفظوں میں مسیح کی ذات سے الوہیت کو مسلوب کر دینگے یا بقاعدہ علم منطق اوسکی الوہیت کا ثبوت دینگے۔ تو بعد اسکے عالم اعلی اور عالم اسفل میں وسائط پر گفتگو ہوگی۔ مسیر بہت خلط مبحث ہے۔ میرے خیال میں ان دو بحثوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ مختلف اعتبارات سے مختلف احکامات جاری ہو سکتے ہیں۔ مگر وہ احکامات سب ایسے ہوتے ہیں۔ جو اس شئے کی ذات منافی اور متضاد نہوں بلکہ وہ ذات اُن احکامات کی محل ہو سکے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ ممکن پر واجب بالذات کا حکم لگانا اوسکی ذات کے منافی ہے کیونکر کوئی ممکن واجب بالذات نہیں ہو سکتا۔ فافہم ولا تعجل

اسکا جواب جو آپ دینگے۔ بخوشی درج کیا جائیگا (ابو الوفاء)

---

داغ دل۔ ایک کتاب ہے جسمیں کم سنی شادی کے نقصانات اور خانہ بربادی کا نقشہ ہو بہو مصنف نے آنکہوں کے آگے کہدیا ہے۔ اسکا مطالعہ ہر ایک کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۵/ المشتہر علم الدین

ahmadimuslim.de

# پیشینگوئی شہادت کی روایتوں پر جرح اور اسکا جواب

(ذی بل)

اہلحدیث مورخہ ۱۵ جون ۱۹۱۶ء میں بعنوان ایک مضمون مختصر ثبوت شہادت میں متعلق پیشنگوئی آنحضرت علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام لکھا تھا۔ اُس میں چند حدیثیں جو حضرت امام الزمانؑ کی پیشگوئی کی تھیں اور اُسکو رواۃ وصحاح کو بھی بقاعدہ فن اسماء رجال پرکھ کر بتا دیا تھا۔ اسی مضمون کو دیکھکر منکرین شہادت حیرت میں آگئے اور ان میں ایک سنسناہٹ سی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے تحفۃ اثنا عشریہ میں یا علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے صواعق محرقہ میں (وغیرہا) جو ان روایتوں کو نقل کیا ہے۔ اُس کی اسناد اور رواۃ کی صحت کو میں نے دکھا دیا۔ اب کچھ دنوں کے بعد ایک صاحب (مولوی) عبدالمنان نامی اپنے گزٹ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۶ء میں اُن رواۃ پر حدیث پر جرح کی تعدیل توثیق میں نے نقل کر دی جرح کر دی اور اس طرح سے عوام کی نظروں میں ان روایتوں کو غیر معتبر ثابت کرنا چاہا ہے۔

سخت افسوس ہے کہ علم حدیث میں وہ لوگ قدم رکھتے ہیں جو اصول حدیث و فن اسماء الرجال سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ علم حدیث ایک دریائے ناپیدا کنار ہے۔ ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ اسمیں قدم مار سکے۔ جبتک کہ اصول حدیث و اسماء رجال و قواعد جرح و تعدیل وغیرہ سے کماحقہ واقفیت نہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لائق معترض نے مقدمہ ابن صلاح والفیہ عراقی وشرح نخبۃ الفکر و فتح المغیث و تدریب الراوی وظفر الامانی وغیرہا کا مطالعہ نہیں فرمایا ہے۔ ورنہ میری پیش کردہ احادیث کی راویوں پر وہ ایسی بیجا جرح کبھی نہ کرتا۔ ہم انہی لائق معترض سے بعاجزی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اصول حدیث وغیرہ کی کتابوں پر نظر کریں اور پھر علمائے محدثین و فن رجال نے جو جرح و تعدیل وغیرہ کے متعلق اصول و قواعد مقرر کئے ہیں۔ اُنپر غور کریں پہلے آپ جرح و تعدیل کو سمجھئے اور پھر یہ کہ جمہور محققین کے نزدیک کسی راوی کے متعلق جرح مبہم غیر مفسر معتبر نہیں ہے۔ اور یہ بھی خوب واضح ہے کہ "فلاں ضعیف" "فلاں منکر الحدیث" "فلاں کثیر الاوہام" "فلاں تشیع" "فیہ تشیع" "او مائل الی الخروج" وغیرہ لکھدینے سے راوی مجروح غیر ثقہ نہیں ہو سکتا اور جبتک کہ جرح محقق مفسر نہو۔ وہ راوی اور اسکی روایت غیر معتبر یا عدم حجیت کے قابل نہیں ہو سکتی۔ اور تعدیل میں ذکر سبب ضروری نہیں۔ لیکن جرح میں بہ اتفاق ضروری ورنہ اگر یوں جرح کا باب مفتوح رہا۔ تو مشکل ہے۔ پھر بخاری ومسلم (صحیحین) کی بھی کوئی حدیث قابل سند نہ رہیگی۔ اس کو رجال کو آپ "میزان الاعتدال" و "لسان المیزان" نکال کر دیکھ لیں۔ کہ کسقدر مجروح ہیں اور اُن کی نسبت ثقات سے مختلف اقوال منقول ہیں۔ تو کیا بوجہ جرح سے وہ راوی غیر معتبر قرار دیا جائیگا ہو حاشا و کلا۔

دیکھو مقدمہ فتح الباری حافظ ابن حجر اور دیکھو تدریب الراوی شرح تقریب النواوی ص۱۱ جاپہ سطر ۲ الرابعۃ یقبل التعدیل من غیر ذکر سببہ علی الصحیح المشہور ولا یقبل الجرح الا مبین السبب لانہ یحصل بامر واحد ولا یشق ذکرہ ولان الناس یختلفون فی اسباب الجرح فیطلق احدہم الجرح بناء علی ما اعتقدہ جرحا ولیس بجرح فی نفس الامر فلا بد من بیان سببہ لینظر ہل ہو قادح او لا قال ابن الصلاح وہذا ظاہر مقرر فی الفقہ واصولہ وذکر الخطیب انہ مذہب الائمۃ من حفاظ الحدیث کالشیخین وغیرہما ولذلک احتج البخاری بجماعۃ سبق من غیرہ الجرح لہم کعکرمۃ وعمرو بن مرزوق واحتج مسلم بسوید بن سعید وجماعۃ اشتہر الطعن فیہم وہکذا فعل ابو داؤد وذلک دال علی انہم ذہبوا الی ان الجرح لا یثبت الا اذا فسر سببہ

اور اسی صفحہ میں یہ بھی ہے ۔۔ ثم قال الصیرفی اذا قالوا فلان کذاب لا بد من بیانہ لان الکذب یحتمل الغلط کقولہ کذب ابو محمد"

اور یہ بھی خوب یاد رکھنا چاہئے کہ کتب جرح و تعدیل میں اکثر سبب جرح ذکر نہیں ہوتا ہے۔ اسیوجہ سے کسی راوی کے مجروح ہونے پر اُسپر اعتماد نہیں ہو سکتا ہے۔ کما ذکرہ اصحاب الاصول فانظر الی کتبہم کتدریب الراوی۔ فتح المغیث ومقدمہ ابن الصلاح وظفر الامانی وغیرہا۔

اور امام عبدالوہاب شعرانی نے میزان کبریٰ میں لکھا ہے۔ "ولو انتا فتحنا باب الترک لحدیث کل راو تکلم بعض الناس فیہ بجرح الکلام لذہب معظم احکام الشریعۃ"

اب میں اس اجمالی تمہید کے بعد اصل مطلب پر آتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ نے ہماری پہلی حدیث میں مؤمل ابن اسمٰعیل بصری اور

ahmadimuslim.de

عمارۃ بن زاذان پر جو جرح کی ہے۔ وہ جرح قابل اعتبار و وثوق نہیں ہے قاعدہ مسئلہ "جرح مبہم" کو دیکھیے اور تدریب الراوی ص۱۳۱ ملاحظہ کیجیے! "فاما کان من جرح مجملا وقد وثقہ احد من آئمۃ ھذا الشان لم یقبل الجرح فیہ من احد کائنا ما کان الا مفسرا" اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر کسی پر جرح مجمل ہو اور اس کے مقابل میں آئمہ کی توثیق بھی موجود ہو۔ تو وہ جرح ہرگز معتبر نہ ہوگی۔ پس اس قاعدہ سے ابو زرعہؒ بخاریؒ اور ابو حاتمؒ کی جرحیں ہرگز تسلیم نہ کی جائینگی اور صحت حدیث میں اس سے کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ اور امام نسائیؒ کے مذہب پر تو اور بھی گنجائش ہے دیکھو تدریب الراوی ص۱۱۳ "وقال الذھبی وھو من اھل الاستقراء التام فی نقد الرجال لم یجتمع اثنان من علماء ھذا الشان قط علی توثیق ضعیف ولا علی تضعیف ثقۃ۔ ولھذا کان مذھب النسائی ان لا یترک حدیث الرجل حتی یجتمع الجمیع علی ترکہ" اور اسکی طولانی بحث فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث میں سخاوی نے کی ہے۔ اسکو بھی آپ ملاحظہ فرمائیے۔ اور پھر کبھی ایسی غلط جرح کا نام نہ لیجئے!

اب دوسری حدیث کے رواۃ کو دیکھیے۔ آپ نے حضرت وکیع علیہ الرحمۃ پر جرح نقل کی ہے کاش! آپ فن حدیث و رجال سے واقف ہوتے تو ایسی گستاخی کبھی نہ کرتے۔ وکیع ان لوگوں میں ہیں۔ جنکا مجروح ہونا محال ہے۔ اگر وکیع وغیرہ آئمہ مجروح ہوں۔ تو تمام صحاح ستہ کی روایتیں درہم برہم ہو جائیں آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ آئمہ الحدیث مسلم الثبوت ہوتے ہیں۔ رجال میں ان پر جرح نہیں کیجاتی۔ اور ان کی تفتیش حال کی جاتی ہے دیکھو! ابن صلاح نووی اور سیوطی کیا کہتے ہیں۔ تدریب الراوی ص۱۰۹۔ "فمن اشتھرت عدالتہ بین اھل العلم من اھل الحدیث او غیرھم وشاع الثناء علیہ بھا کفی فیھا ای فی عدالتہ ولا یحتاج مع ذلک الی معدل ینص علیھا کمالک والسفیانین والاوزاعی والشافعی واحمد بن حنبل واشباھھم قال ابن الصلاح ھذا ھو الصحیح فی المذھب الشافعی وعلیہ الاعتماد فی اصول الفقہ وممن ذکرہ من اھل الحدیث الخطیب ومثلہ ابن ذکرہ وضم الیھم اللیث وشعبۃ وابن المبارک ووکیعا وابن معین وابن المدینی ومن جری مجراھم فی نباھۃ الذکر واستقامۃ الامر فلا یسأل عن عدالۃ ھؤلاء"

اب وکیع کا نام پڑھکر آپ شرمندہ ہونا چاہیے؟ اور میرے لائق معترض! اب آپکو اپنی گستاخی و بے ادبی پر معافی مانگنا چاہیے ورنہ اندیشہ ہے کہ آئندہ آپ امام مالک و امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالی کو بھی مجروح ٹھیرائینگے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ آپ علامہ ذہبی رحمۃ کی میزان الاعتدال سے آپنے وکیع پر جرح نقل کیا ہے اون ہی کے تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ حیدرآباد جلد اول صفحہ ۲۸۲ ملاحظہ کیجیے "وکیع بن الجراح بن ملیح الامام الحافظ الثبت محدث العراق"۔ کیسے معزز اور مقدس القاب سے ان کو یاد کیا ہے افسوس جس پر آپ جرح کرنے بیٹھے ہیں۔ اسکو خود ذہبی جیسا نقاد امام اور اعلی درجہ کے حفاظ میں لکھتا ہے۔ اور ان کے حفظ و صداقت و ثقاہت و ورع و تقوی وجلالت شان کا گواہ ہے۔

ملاحظہ ہو۔ اسی صفحہ میں امام احمد کا قول منقول ہے کہ "قال احمد ما رأیت اوعی للعلم ولا احفظ من وکیع" ایسے عظیم الشان جلیل القدر امام پر جرح نقل کرنا کسقدر بے باکی اور کیسی گستاخی ہے؟

اور مجھے اس مقام پر ہنسی آتی ہے کہ آپ نے جرح بھی نقل کی "وفیہ تشیع قلیل" اور یہ خبر نہیں کہ تشیع قلیل وہ جرح نہیں ہے کہ جس کو حدیث میں کسی قسم کا نقصان پہنچ سکے۔ اسکی بحث بھی ذرا اصول حدیث میں دیکھ لینا۔

اب تیسری حدیث کو لیجئے جسمیں عبد الحمید بن بہرام اور شہر بن حوشب ہیں۔ اول کے متعلق تو مجھے وہی کہنا ہے۔ جو پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ توثیق اسکی جرح سے اعلی و مقدم ہے اور حدیث میں اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ آپ نے میزان سے ابو حاتم کا قول ان کی نسبت "لا یحتج بہ" نقل کیا ہے۔ مگر یہ خبر ہی نہیں۔ کہ یہی حضرت یہ بھی کہتے ہیں کہ "احادیثہ عن شھر صحاح" دیکھو الترغیب والترہیب حافظ عبد العظیم منذری کی صفحہ ۲ (چھاپہ دہلی) فرمائیے اب آپکی جرح کدھر گئی؟ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر کسی ایک متشدد نے جرح کی ہے (اور وہ بھی مجمل) تو وہ مردود ہے۔ کیونکہ آئمہ محدثین اور جماعت عظیمہ نے ان کی توثیق کی اور ان کی صداقت و ثقاہت کو بیان کیا ہے۔

حافظ عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں فرماتے ہیں "عبد الحمید بن بہرام صاحب شہر بن حوشب قال ابو حاتم لا یحتج بہ وقال مرۃ احادیثہ عن شھر صحاح وقال احمد احادیثہ عن شھر

ھؤلاء"

سہ اہل علم کے الفاظ طعن آمیز لکھنے صوفیا کا کام نہیں۔ مسلمان کی تحریر مسئلہ کا ہے۔ ([illegible]) اڈیٹر

مقاربۃ ووثقہ ابن معین وابوداؤد وغیرہما"

تب بھی ہماری حضرت شہر بن حوشب - اثر بھی آپکا جرح کرنا آپ کی وسعت علم و معلومات پر دلالت کرتا ہے - آپکو یہ بھی خبر نہیں کہ حافظ عبد العظیم منذری حافظ ابن حجر عسقلانی - ابن حجر مکی - علامہ زیلعی - شیخ عبد اللہ بن سالم بصری تقی الدین بن دقیق العید - علامہ ابن ہمام اور بدر الدین عینی وغیرہم شہر کی حدیث کو صحیح و حسن تسلیم کرتے ہیں اور جرح جو بیجا ہوئی ہے - اسکو غیر مسلم اور لا یعبا بہ قرار دیتے ہیں - اور علامہ ذہبی جن کی میزان سے آپ جرح نقل کرتے ہیں - وہ کاشف میں تحریر کرتے ہیں کہ "وثقہ ابن معین و احمد" اب غور کرو - یحیٰی بن معین اور امام احمد کی توثیق کے بعد پھر کیا جرح ہو سکتی ہے اور علامہ زیلعی رحمہ تخریج احادیث ہدایہ میں ابن دقیق العید سے نقل کرتے ہیں "وقد وثقہ احمد ویحیی والعجلی ویعقوب - فالحدیث بمفردہ" ...

اور ضیاء الساری شرح صحیح بخاری میں ہے "وشہر حسن الحدیث وان کان فیہ بعض الضعف"

اور علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں اس حدیث - الاذنان من الراس کہا ہے - "والصحیح فی شہر التوثیق وثقہ ابو زرعۃ واحمد ویحیی والعجلی ویعقوب بن شیبۃ وسنان بن ربیعۃ"

اور علامہ عینی شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں "قلت شہر وثقہ احمد ویحیی والعجلی ویعقوب بن شیبۃ وسنان بن ربیعۃ - وصحح حدیثہ شہر الترمذی"

اور حافظ منذری کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی میں شہر کی نسبت فرماتے ہیں "وثقہ ابن معین واحمد بن حنبل والعجلی والفسوی وروی لہ مسلم مقرونا واحتج بہ غیر واحد"

اور جناب مولانا عبد الحی صاحب بھی شہر کو ثقہ فرماتے ہیں اور ان کی روایات کو حسن لکھتے ہیں (دیکھو عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ)

غالباً ان کتب کو آپنے مطلق مطالعہ نہ کیا ہے سب کتابیں اور شیخ عبد اللہ بن سالم البصری کی کتاب کی تصحیح کر شائع و ذائع ہیں آپ ان کتابوں کو ملاحظہ کیجئے اور آئندہ سے توبہ کیجئے اور پھر کبھی کسی ... کا جرح نہ کیجئیگا -

اب آپکو اس جگہ پر غور کرنا چاہیے جو آپ نے مجھے لکھا ہے - کہ "مجھکو تعجب ہے کہ باوجود اس قدر جرح کے تم نے ذکر کوئی راوی اس حدیث میں کاذب یاشیعی یا متہم یا مجہول نہیں ہے کیونکر لکھا ہے - لائق معترض! انصاف فرمائیے میں نے کیا غلط لکھا ہے آپ نے تینوں حدیثوں کے کسی ایک راوی کے بارے میں کسی جرح کرنیوالے کا قول متعلق اسکے کاذب یا شیعی یا متہم یا مجہول ہونیکا ہرگز نہیں بیان کیا - ہاں صرف کسی پر تشیع قلیل کا الزام ہے - جو ہرگز کچھ بھی معتبر نہیں کما مر لیس فیہ شبہ اور بیشک میری تینوں حدیثوں میں کوئی راوی کاذب یا شیعی یا متہم (متہم سے مراد متہم بالکذب ہی) یا مجہول نہیں ہے اور میری پیش کردہ روائتیں بیشک صحیح و حسن ہیں!

واضح ہو کہ یہ لاجواب جتی الوسع بہت مختصر لکھا گیا ہے کیونکہ میری کتاب "تشفیا منت حدیین" انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہو جائیگی - اسوقت بیکہ منکرین شہادت اسپر جرح و اعتراض کرینگے - ہم انشاء اللہ خوبی اور مفصل اور کافی و شافی جواب دینگے اور روایات کی تنقید کرکے اور رواۃ کو خوب پرکھ کر کے ان حدیثوں کے صحیح و حسن ہونیکو اچھی طرح سے بتا دینگے - میں اس کیلئے بھی تیار ہوں بشرطیکہ تہذیب و متانت سے اور عالمانہ بحث و علمی گفتگو ہو - وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل - والسلام علی من اتبع الہدیٰ -

(خاکسار حسن بہاری)

## آمین بالجہر کا ثبوت

ناظرین! چونکہ مولوی حسن صاحب بہلواری نے اپنی تقریر کو آمین بالجہر کے انکار تک پہنچایا ہے - یہ ضعف تک اسوجہ سے میں ناظرین کو آمین بالجہر کا ثبوت دیتا ہوں - جس سے آپ خوب واقف ہو جائینگے - کہ آمین بالجہر کی تعلیم رسول اللہ نے عام اصحاب کو کی ہے - اور آپکی ہمیشہ تعلیم تھی - کہ آمین بالجہر کہا کریں - میں مولانا کے ثبوت آمین بالسر کو دیکھکر حیرت ہوا - اسوجہ سے کہ ثبوت ایسا ہونا چاہیئے جسکو آدمی مان لے جیان و حجاکا موقعہ نہ ہو - ثبوت کیا دیتے ہیں ہماری ہی آمین بالجہر کے احادیث کو پیش کرکے خفاء مراد لیتے ہیں - مولانا سے سوال کیا جاتا ہے - کہ کونسی قاموس اور کونسی صراح میں جہر سے خفاء کے معنی میں آیا ہے لکھا ہے یا مولانا علمائے اقدمین سلف کی کتابوں کو ثابت کر دکھائیں کہ انہوں نے جہر سے خفاء مراد لیا ہے - ایسا تو ہرگز علماء نہیں لکھتے اور کیا لکھینگے - کیونکہ جہر کو خفا سمجھنا علمیت سے باہر ہے - جب جہر بمعنی خفی کسی لغت میں نہیں آیا - تعجب ہے مولانا نے جہر کی احادیث لکھکر خفاء مراد لیا اور

ahmadmuslim.de

مولانا نے جو سائل سے مع۔۔ روپیہ طلب کیا ہو وہ بیہودہ بنی ہو اسوجہ سے کہ سائل کا سوال یہ تہا کہ میں بعد تحقیق مزید کہتا ہوں کہ آمین بالسر کا ثبوت کسی احادیث سے نہیں پایا جاتا۔ اگر کوئی شخص ثابت کرے تو مع۔۔ روپیہ انعام میں دیئے جائینگے۔ مگر مولانا نے تو احادیث مذکورہ سے ثابت نہیں کیا سوائے آمین بالجہر کے احادیث نقل کر کے خفا در لیا۔ یا صحابہ کے اقوال پیش کیا ہو۔ اور بہت زور شور سے مولانا نے اقوال صحابہ لاکر آمین بالجہر کا ترک ثابت کیا۔ یہ ثبوت کالعدم ہو۔ اسوجہ سے کہ کسی صحابی کے کسی ترک فعل سے سنت نبویہ کیسے متروک سمجھی جائیگی۔ اگر ایسا ہو تو مولانا ایک کام کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ غسل کے تیمم کے قائل نہ تہے۔ چونکہ تیمم متروک حضرت عمر رض ہو آپ تیمم سنت رسول اللہ کو ترک کریں۔ ایسا تو آپ نہیں کرینگے۔ معلوم ہوتا ہو کہ کوئی سنت رسول اللہ کی کسی صحابی کے ترک کر دینے سے متروک نہیں سمجھی جاتی بلکہ اس سنت کا اکرنا لازم ہے۔ معلوم نہیں مولانا نے آمین بالجہر کا ثبوت اقوال سے کیوں دیا۔ ایک بہی حدیث آمین بالسر کی نہیں پیش کی۔ جواب تو مولانا کا خلاف منشا رسائل کے رہا۔ اگر مولانا سائل کے منشا کے موافق ثبوت احادیث ہی سے دیتے۔ تو ہم ہی سائل صاحب سے سفارش کرتا۔ کہ مع۔۔ روپیہ انعام کو دیدیں انصاف سے دیکہو۔ تو سائل کا سوال اور ہو اور مولانا کا جواب اور۔ دوسری خود مولانا کی تقریر مرجعہ اہل حدیث ۱۹ جون سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ آمین بالجہر رسول اللہ کی تعلیم تہی جب اس بات کے خود قائل تہے۔ تو پہر کیوں مولانا اتنی محنت اور تبہائی اور بیہودہ (آمین بالجہر کا ثبوت کیوں لکہا) کیونکہ ۱۹ جون کے پرچہ اہل حدیث صفحہ ۱۲ کالم ۲ سطر ۱۰ میں مولانا کی تقریر میں لکہا گیا ہو۔ بلکہ رسول اللہ احیانا تعلیم وغیرہ کے خیال سے زور سے فرمادیا۔ مگر معلوم نہیں کہ مولانا احیانا تعلیم کس حدیث سے پائی جاتی ہے۔ ذرا بتلائیں۔ مولانا آپ ثبوت آمین بالجہر کا کیا دیتے ہیں عقلمند کے لئے آمین بالجہر کا ثبوت آپ ہی کی تقریر سے اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہو۔

حضرات! افسوس ہو کہ لوگ صرف اپنے مذہبی تائید میں کہلی احادیث سے انکار کرجاتے ہیں۔ سراج الاخبار میں ہی کسی نے لکہا تہا۔ کہ آمین بالجہر کی کوئی حدیث نہیں وہاں ہی ذیل کے احادیث بہیجدونگے۔ مگر ہم اپنے ناظرین کو بہی واقف کردیتے ہیں (ذرا نگاہ انصاف سے دیکہیں)

ابن ماجہ میں ہو۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ما حسدتکم الیهود علی شیء ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین (ترجمہ) رسول اللہ نے فرمایا کہ یہود کسی بات سے نہیں جلتے۔ مگر آمین کہنے پر تم لوگ اور زور سے آمین

کہو۔ یہ عام تعلیم تہی اب ہمکو اس حکم کا بجالانا ضروری ہو یا نہیں جب لازم ہو تو کیوں لوگ خلاف میں آمین بالسر کا ثبوت دیتے ہیں۔

بخاری شریف میں ہو۔ قال عطاء آمّن ابن الزبیر ومن وراءه حتی کان للمسجد للجة۔ عطا نے کہا۔ ابن زبیر صحابی آمین کہی اور جتنے انکے مقتدی تہے یہانتک کہ مسجد گونج گئی۔

اب مولانا کیا کہتے ہیں یہ اصحاب نے تو آمین زور سے کہا تہا جو مسجد گونج گئی۔ یہ اصحاب کے قول و فعل کا مولانا نے کیوں خیال نکیا۔ چونکہ آمین بالجہر کے ثبوت کے احادیث بہت ہیں۔ تقریر کی طوالت کا خوف ہو اگر ناظرین اپنی خواہش بذریعہ اخبار ظاہر کریں تو انشاء اللہ ثبوت اور احادیث کثیرہ صحیحہ سے دیا جائیگا۔ دوسری ہماری تقریر کے ساتھ جو آمین بالجہر کے احادیث مولانا نے اپنی تقریر میں نقل کیا ہو ملاحظہ کریں اور غور کریں۔ تو آمین بالجہر کا ثبوت معلوم ہو جائیگا۔

اور اگر ہمارے ناظرین میں سے کوئی حنفی ہو تو فتح القدیر جلد اول میں علامہ ابن الہمام حنفی کے دلائل ثبوت آمین بالجہر کو دیکہ لیں یا شرح وقایہ کے حاشیہ پر جو مولانا عبدالحی صاحب حنفی لکہنوی نے آمین بالجہر کا ثبوت اچہی طرح دیا ہو ملاحظہ کرلیں۔ تو صاف ظاہر و روشن ہو جائیگا کہ واقعی آمین بالجہر آنحضرت کا مستمرہ فعل تہا۔ لیکن اپنے مذہب کی پابندی میں رسول اللہ کی سنت کی مخالفت کر لیتا ہو۔ تو کیا۔ ہم کیا کرسکتے ہیں۔

(اللہم افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین)

راقم ابو النعیم محمد عبد النعیم محمدی السنی غفر اللہ ذنوبہ [illegible]

## آریوں کی کرتوت

میں سہارنپور کے مناظرہ سے فارغ ہوکر رڑکی کو گیا تہا وہاں آریہ سماج کی تعلیم کی حقیقت عوام پر روشن کرنے کے لئے دو تین لیکچر دئے گئے ایک نوجوان آریہ سماجی بڑے جوش میں آکر اٹھ کہڑے ہو کر کہنے لگے کہ ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ پس جواب دیا گیا کہ آریہ سماج کیطرف سے باقاعدہ شرائط طے کرکے ٹہیک مناظرہ کیجئے۔ مگر وہ کسی کی سنتے تہے انہوں نے تین چار خط طے ہیجے روانہ کئے جن میں بالکل بے سروپا باتیں اور سخت کلامی کی بہر مار تہی۔ خوشیکہ میں نے ان سب کے جواب دیئے۔ تو انہوں نے

ahmadimuslim.de

ایک خط سکرٹری آریہ سماج رڑکی کی خدمت میں ۲۱- جولائی ۱۹۰۶ء کو روانہ کردیا۔ اور میں وہاں پر ۲۵- جولائی تک مقیم رہا۔ مگر اسکا کوئی جواب نہ آیا۔ اُس خط کی نقل حسب ذیل ہے۔ جسکا عوام کی واقفیت کیلئے اخبار میں شائع کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وھو ہذا۔

## میرا خط

شریمان جی نمستے! گذارش یہ ہے کہ آپ کے یہاں کے کوئی مہاشہ تارا چند ساکن موضع جیراسی مجھے بار بار خطوط بھیجکر بیجا سوال باتیں لکھ رہے ہیں اسلئے آپ سے فریافت ہے کہ اگر وہ آپکی مرضی سے ایسا کررہے ہوں (کیونکہ سماج کا مہر اسی خطوط پر آچکی) تو آپ خود باقاعدہ انتظام مناظرہ کا کرلیں۔ اور کسی وقت کسی مقام پر آپ خود یا آپ کی جانب سے چند اصحاب مجھسے یا میرے دوستوں سے باہم ملکر شرائط وغیرہ طے کرکے عام اعلان جلسہ مناظرہ کرکے یہ کام کر ڈالیں۔ اگر وہ آپ کی صلاح سے ایسا نہ کرتے ہوں تو آپ کو لازم ہے۔ کہ اون کو ایسے کاموں سے روک دیویں کیونکہ مجھے یاد ہے۔ کہ آریہ سماج کے جملہ کام باقاعدہ طور پر ہوا کرتے ہیں۔ یعنی ہر جگہ سماج کی جانب سے ایسے کام ہوا کرتے ہیں۔ فرداً فرداً سماج کے ممبروں کی جانب سے ایسے کوئی کام نہیں ہوا کرتا۔ اور یہ خواہ یہ قاعدہ یہاں رڑکی میں ہو یا نہ ہو۔ مگر جب اخبارات میں لکھا جاویگا۔ تو یہی شائع ہوگا کہ رڑکی کے آریوں کی شائستگی اور تہذیب کا نمونہ یہ ہے۔ جو مہاشہ تارا چند جی کے خطوط سے روشن ہے یا بر تارا چند جی اپنے آخری خط میں مجھسے دریافت کرتے ہیں۔ کہ تمہاری علمی لیاقت کسقدر ہے اور تم اسلام کے کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو اور تم نے پنڈت لیکھرام جی وغیرہ کے کتب کی تردید میں بھی کوئی کتاب لکھی ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ پس آپ اونکو مطلع کردیں کہ ان باتوں کی اون کو کیوں فکر پڑی آم کھانے سے کام یا درخت گننے سے۔ میں نے جو کہ ایک کتاب تحفہ آریہ سماج شائع کرائی ہے صرف اسپر گفتگو کرنا لازم ہے۔ لیس آپکو معلوم ہے۔ کہ میرا یہ دعوی ہے۔ کہ آریہ سماج کی تعلیم کا بہت سا حصہ خود اوسکی مسلمہ کتب کے خلاف ہے۔ اس دعوی کے دلائل میری کتاب میں درج ہیں آپ کی سماج مجموعی طور پر (یعنی شخصی طور پر نہیں) اگر یہ انتظام کرسکتی ہے کہ اسکو منظور کرے۔ تو آپ خوشی سے انتظام کیجئے اور جو تاریخ مناظرہ کی باہم مشورہ سے طے ہوجاویگی۔ اُس موقعہ پر مقام مقررہ پر حاضر ہوجاؤنگا۔ استدعا اور نوٹ کرلیجئے۔ کہ میری کتاب کے بعض مضامین پر جس جس قدر انعامات مقرر ہیں وہ حسب شرائط مندرجہ کتاب ادا کردی جاوینگی۔ اور ایسی ادائیگی کا اطمینان بھی کرایا جاویگا۔ پس جو کچھ بار بار بابو تارا چند لکھ رہے ہیں کہ ہمیں اطمینان کرادو۔ اطمینان کرادو۔ لہذا آپ اونکو بھی بتلادیں۔ کہ شرائط طے کرینگے ایک جلسہ عام کسی مقام پر کسی وقت آپ اپنی سماج کیجانب سے کیجئے اور اُس میں باقاعدہ گفتگو ہوکر ایسے اطمینان بھی کرائے جائینگے۔ اونکو یاد رہے کہ نوہزار نوسو روپیہ ۹۹۰۰ کا ایک انعام نہیں ہے۔ بلکہ ہر مضمون پر کچھہ نہ کچھہ انعام مقرر ہے۔ پس اول آپ ایک مضمون کا رد کریں اور حسب شرائط مندرجہ ایک انعام حاصل کرلیں۔ پھر دوسرے انعامات کا پتہ مانگیں۔ چنانچہ جس مضمون کا رد سب سے اول کرنا مقصود ہو۔ اسکا مقررہ انعام اس مقام پر نقد حاضر کردیا جاویگا۔

عبد العزیز (جگدھاری) شاہ ازوریا قاسمی چپیس

## قادیانی کا ثانی

آج دعوی ان کی یکتائی کا باطل ہوگیا
بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہوگیا

قادیانی تو ہمیشہ دعوی کیا کرتے ہیں۔ کہ مجھے اظہار غیب ہوتا ہے اسلئے میں یہ ہوں۔ وہ ہوں۔ آج ہم ایک امرتسری شخص کے دو خواب لکھتے ہیں۔ جو بغرض اندراج ہمارے پاس آئے ہیں۔ سردست ہم ان خوابوں کی تصدیق نہیں کرسکتے۔ ہاں جب انکا وقوعہ موافق تحریر ہوجائیگا تو وہی کہا جائیگا جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا قیصہ ہے بہرحال وہ خواب یہ ہیں
یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ انکو خدا تعالی نے اس خاکسار کو خبر کی۔ او میری بندی تو خبردار رہنا بعد اسکے معلوم ہوا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ یورپ کے علاقہ میں بارش بڑے زور شور سے ہوتی ہے۔ دریا سمندر اور جھیلیں کو تیار ہیں۔ قریب ہے کہ یورپ کے کسی حصہ میں پانی آپڑے۔ تو ان کیلئے وبال کا باعث ہوجاوے۔ لا انتہا آدمی و چارپائے اس طوفان سے مارے جاوینگے زور شور اس سیلاب کا یہ ہوگا جتنا تک ہی ہوگا۔ سیلاب اس وبال کی ۱۰- اگست ۱۹۰۶ء تک ہے۔
۵- اگست کی رات کو خدا تعالی کیطرف سے ایک اور خبر ہوئی آج سے ۳ ماہ کے اندر ایک آواز آسمانی ہوگا جسکی آواز سے ساری دنیا کو قیامت کا حادثہ آجائیگا یعنے...... آسمان کیطرف سے ایک نار گرتا ہوا معلوم ہوگا۔ جسکے گرنے سے مخلوقات کو سخت صدمہ پہنچیگا خصوصی دکن کی طرف جو اسکا نزول ہوگا۔ جس شہر میں یا گاؤں میں گریگا۔ وہ شہر یا گاؤں غرق ہوجائیگا۔ اب میں سلمانان پنجاب کیخدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ برائے خدا پورے مسلمان بنیں۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں۔ تاکہ خداوند کریم جو غفور الرحیم ہے۔ ہمارے گناہ بخشدے۔ رقیمہ نیاز غلام قادر امرتسری نمک منڈی چوک جینوالی

# فتاویٰ

سوال نمبر ۲۷۰

## بخدمت شریف علماء اہلحدیث زاد مجدکم

السلام علیکم۔ نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ مسئلہ ذیل کا جواب بہت جلد عنایت فرماویں۔

ایک مولوی صاحب نے بیان کیا کہ "خداوند تعالیٰ مجرموں کو سزا نہ دے اور نیکوں کو جنت نہ دے تو ظالم ہے"

کیا یہ عقیدہ از روئے قرآن شریف و حدیث صحیح ہے یا غلط؟ کیا مولوی صاحب مذکور کو اس عقیدہ سے رجوع کرنا چاہئیے یا نہیں؟ اس سوال کے مخاطب تمام علماء اہلحدیث عموماً اور جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی و جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی۔ جناب مولوی سلطان محمود صاحب ملتانی و مولوی غلام حسن صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی و جناب مولوی محمد بشیر صاحب و مولوی سید عبدالسلام صاحب دہلوی و جناب مولوی شمس الحق صاحب و مولوی عبدالحکیم صاحب عظیم آبادی۔ مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری و مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ و جناب شیخ حسین صاحب عرب یمنی بھوپالی۔ مولوی احمداللہ صاحب امرتسری و مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی امرتسری۔ و مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری و مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری وغیرہ ارکان اہلحدیث خصوصاً توجہ فرماکر جواب بہت جلد بذریعہ اخبار اہلحدیث عنایت فرماویں۔ بیّنوا توجروا

السائل حافظ محمد یوسف پشمینہ از امرتسر

**جواب نمبر ۲۷۰** مشکوٰۃ کے باب القدر فصل سوئم میں ابی بن کعب۔ ابن مسعود۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کے الفاظ ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں اور زمین والوں کو عذاب کرے تو بھی وہ ظالم نہیں۔ کیونکہ ظالم وہ ہوتا ہے جو غیر کے ملک میں تصرف کرے اور مخلوق تو تمام خدا کی خلق اور ملک ہے اسی لئے ارشاد ہے ان یشأ یذھبکم ویأت بخلق جدید وما ذلک علی اللہ بعزیز یعنی خدا اگر چاہے تو سب مخلوق کو تباہ کرکے ایک نئی مخلوق پیدا کردے۔ یہ کام کچھ اللہ پر مشکل نہیں۔ سچ ہے ؎

اوست سلطان ہرچہ خواہد آں کند ✤ عالمے را در دمے ویراں کند

لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اس کی شان ہے۔

ان وجوہ سے مولوی صاحب مذکور کا قول غلط ہے انکو اس سے رجوع کرنا چاہئیے۔ امید ہے حسب منشاء سائل علماء کرام عموماً اور موصوفین خصوصاً بہت جلد توجہ کرکے جواب مرحمت فرماویں گے جو وصول ہونے پر درج کردئیے جائیں گے۔

(ابوالوفاء)

**سوال نمبر ۲۷۱**۔ ایک شخص پنجگانہ نمازی اوّل درجہ کا اہلحدیث ہو وہ شخص ایک اور شخص کی پہلی بیوی کو بلا خطا چھڑا کر جو کہ اوّل درجہ کی بھلی مانس تھی اس کی جگہ اپنی دختر کا اس کے ساتھ ناطہ کر دیوے اُسکی بابت شرع شریف میں کیا حکم ہے اور اس لڑکے کا باپ اس کے چھوڑنے میں ناراض ہوا اور سمجھایا بھی کہ اہلحدیث نے اپنی دختر کا ناطہ کیا ہے اوّل درجہ کا رنڈی باز اور شراب خور ہو اور اہلحدیث کو اسکی بد چلنی کی خبر ہو تو اُس کے گھر کا کھانا کیسا ہے؟ اور اس اہلحدیث کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(عبدالکریم از کسولی ضلع انبالہ)

**جواب نمبر ۲۷۱**۔ حدیث شریف میں ایسے اعمال سے منع آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی عورت کو حلال نہیں کہ اپنی سوکن کی طلاق چاہے۔ پس خطا چھوڑنے اور چھڑانے والے دونوں گنہگار ہیں۔ کسی بدمعاش رنڈی باز کے گھر سے جائز عورت کا کھانا جو حلال کمائی سے ہو حرام نہیں۔ ہاں اگر چھوڑنے میں یہ فائدہ متصوّر اور ممکن ہو کہ وہ بدمعاشی سے باز آجائیگا تو زجر کے لئے چھوڑ دینا چاہئیے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک زمانہ میں لوگ تقدیر سے منکر ہونگے تم نے انکے ساتھ نہ بیٹھنا نہ کھانا۔ اسکو شرع میں تعزیر کہتے ہیں اسکا موقع وہی ہوتا ہے جہاں اسکا اثر ہونے کا یقین نہیں تو گمان غالب تو ہو۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز نہیں۔

**سوال نمبر ۲۷۲**۔ ایک شخص نے بدرگاہ باریتعالیٰ یہ منت مانی تھی کہ اگر میری مرادیں بر آئینگی تو کسی مسلمان کے مطبخ سے مالیدہ و گوشت وغیرہ طیار کرا کر مسجد میں دونگا۔ مرادیں اسکی بر آئیں۔ اب وہ منت مذکورہ کو خانۂ خدا میں دی سکتا ہے یا نہیں۔ اگر دی سکتا ہے تو مصلیان کو کھانا اسکا جائز ہے یا نہیں۔

**سوال نمبر ۲۷۳**۔ جو شخص سامان زاد راہ حج بیت اللہ نقد نہیں رکھتا ہے لیکن املاک مزاید از زاد راہ رکھتا ہے آیا اُس شخص پر حج فرض ہے یا نہیں۔ اور اُس املاک سے بقدر زاد راہ فروخت کرکے حج کر سکتا ہے یا نہیں؟ (امام الدین احمد از چیریا ضلع دربھنگہ)

**جواب نمبر ۲۷۲**۔ چونکہ نذر غیر اللہ نہیں ہے اسلئے حلال ہے۔

**جواب ۲۷۳** - املاک فروخت کرکے جاوے۔ اگر وہ اس کی سکونت سے زائد ہیں۔

**سوال نمبر ۲۷۴** - ایک شخص جاہل نے کہا کہ ایک بکری لیکر اُس کے اعضاء میں سے

مجھ کو دیکھا ایک جنگل میں یا کسی ویرانہ جگہ میں پھینک دیں۔ اسپر ایک عالم فاضل محدث فقیہ نے اس عقیدہ باطلہ سے اسکو توبہ کرایا۔ اور وہ اپنے صدق قلبی سے اس اعتقاد سے باز آگیا۔ اور کہا کہ جیسا شرع شریف میں ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح ذبح کر دیا جاوے۔ بعض جہلا کہتے ہیں کہ ذبح کرنا مریض کیلئے کسی جانور کو ہرگز جائز نہیں۔ اب امر دریافت طلب یہ ہے کہ مریض کا ذبح کرنا بکری کو بطریق شرع شریف جائز ہے یا نہ اور دیگر یہ کہ ذبیحہ ہذا کا کھانا جائز ہے یا نہ۔ اور اسکا توبہ قابل اعتبار ہوگی یا نہ۔ اب مریض بیمار کو بفضلہ تعالیٰ عافیت ہو گئی ہے۔ (سید عبدالقیوم از ضلع سانڈی والہ ڈاکخانہ لودہراں)

**جواب نمبر ۲۷۴۔** دونوں رائیں بجائے خود صحیح ہیں۔ مریض کی اگر یہ نیت ہے کہ میں اپنی جان کے عوض بکرے کی جان دوں تو یہ جائز نہیں۔ فقہا منع کرنیوالوں کی یہی وجہ ہے اور اگر بطور خیرات اور صدقہ فی سبیل اللہ دیوے اور بحکم الصدقۃ تطفی غضب الرب صدقہ سے غضب الٰہی دور ہو جاتا ہے، امید رکھے کہ میری یہ تکلیف دور ہو جائیگی۔ تو اس صورت میں ذبح مذکور جائز ہے اور اسکا کھانا بھی حلال۔

**سوال نمبر ۲۷۵۔** نماز جماعت کے لئے صف بندی میں ہر ایک شخص کا اپنے پاؤں دائیں کے پیر سے پیر ملانا اس طور پر کہ کعب سے کعب بخوبی منضم ہو جاوے کیسا ہے آیا یہ فعل سنت ہے یا نہیں اور جو لوگ اسکو سنت ہونے کے قائل ہیں وہ دلیل میں حدیث نعمان بن بشیر کی جسکو بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے اور ابو داؤد میں بھی ہے (فرأیت الرجل یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعبہ) پیش کرتے ہیں اور جو لوگ اسکے سنت ہونے کے قائل نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہاں پر حقیقۃ الزاق مقصود نہیں بلکہ مقصود تقارب و محاذاۃ ہے اور دلیل میں حدیث مرفوع کو عبداللہ بن عمر سے وعن حضرت انس سے مروی ہے جسکا جزو یہ ہے وحاذوا بالمناکب (وقاربوا بینہا) پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں میں کس کا قول حق اور واجب العمل ہے؟ بینوا توجروا

مرسلہ محمد شیر خاں عفی عنہ از راے بریلی۔

**جواب نمبر ۲۷۵۔** ٹخنوں سے ٹخنہ ملانا بیشک منقول ہے کہ بعض لوگ جو حدیث حاذوا والی اس کے برخلاف پیش کرتے ہیں انکی رائے غلط ہے دونوں حدیثیں الگ الگ دو حکم ہیں حدیث اول میں الزاق الکعبین کا حکم ہے دوسری میں کندھوں کے ملانے کا۔ اس میں کونسا تعارض ہے۔ کہ ہر ایک کو حقیقی معنے سے پھیرا جائے۔ پس دونوں حدیثیں بجائے خود مامور بہ ہیں اور دونوں کا حکم الگ الگ ہے کندھے بھی ملائیں اور ٹخنے بھی لگائیں۔

**سوال نمبر ۲۷۶۔** جمع بین الاختین کرنے والے کے یہاں کھانا پینا کیسا ہے؟ آیا جمع بین الاختین کرنے والے کے یہاں کا کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے یا نہیں۔ اور واضح ہو کہ کہ کھانے والا صرف وہی شخص نہیں ہے بلکہ کھانے والے ایسے لوگ بھی اس کے یہاں ہیں جو شرع کے پابند ہیں اور خود وہ بھی حلال کمائی کرتا ہے مگر ایک بات قابل غور یہ ہے کہ ایک بزرگ نے گویا اس قوم کے سردار نے اس کے یہاں کا کھانا پینا بند کر دیا تھا۔ مگر اب نہ وہ سردار ہے نہ لوگ اس حکم کے پابند۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے (خریدار نمبر ۸۰۔ از سارن)

**جواب نمبر ۲۷۶۔** ایسی صورتوں میں تعزیری حکم ہوتا ہے بحکم حدیث لا تواکلوھم ولا تشاربوھم نہ ان سے ملکر کھاؤ نہ ان کے ساتھ پیو۔ مگر ایسی تعزیرات سے مقصود عبرت ہوتی ہے نہ کہ زیادہ جرأت۔ پس اگر شخص مذکور سے علیحدگی کرنے میں اسکی عبرت متصور ہے تو اسکا کھانا تعزیراً ترک کر دینا چاہئے اور اگر زیادہ جرأت کا خطرہ ہے تو ساتھ رکھ کر نصیحت کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ساتھ ملکر رہنا اور سمجھانا الگ رہنے سے اچھا ہے۔

**سوال نمبر ۲۷۷۔** اہلحدیث اپنے کو قرار دینا حدیث قولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونا چاہئے۔ موحد یا محمدی بننے کا ثبوت حدیث سے ہونا چاہئے۔

**سوال نمبر ۲۷۸۔** بعد کتاب اللہ کے کون کون سی کتاب کو ماننا فرض یا واجب ہے جواب بحوالہ حدیث صحیح۔

**سوال نمبر ۲۷۹۔** بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو لوگ کہ اپنے کو ولی یعنی اولیاء اللہ قرار دیں یا انکو لوگوں نے ولی کہا ہے۔ آیا فی الحقیقت وہ ولی ہیں یا کہ نہیں۔ اگر نہیں تو اہلحدیث کے نزدیک عقیدہ رکھنا کیسا ہے۔

**جواب نمبر ۲۷۷۔** اہلحدیث کوئی مذہبی نام نہیں۔ مذہبی نام صرف مسلمان ہے ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا۔ اہلحدیث ایک صفتی نام ہے بمقابلہ اہل الرائے کے چونکہ دنیا میں ایسے فرقے بھی پیدا ہو گئے تھے جو کسی کسی امام کی طرف اپنی نسبت کرتے تھے بلکہ کرنا ضروری اور نشان سمجھتے تھے۔ اسلئے اس جماعت کو جو بغیر کسی کی مخصوص اتباع کے اصل شریعت اسلام پر چلتے تھے اہلحدیث کہا گیا چنانچہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ حجۃ اللہ میں تمیز فرماتے ہیں یہ اہلحدیث کہلانا چونکہ فرض سنت یا مستحب امر نہیں بلکہ ایک امتیازی لقب ہی ہے اسلئے اسکا ثبوت حدیث قولی سے مانگنا بے سمجھی ہے علی ہذا القیاس محمدی یا موحد بھی وصفی نام ہیں کوئی مذہبی نام نہیں مذہبی نام سے ہماری مراد ہے جو بانی اسلام نے ہمارے لئے تجویز کیا وطبقہ اولیٰ کے لوگ اس نام سے موسوم ہوئے۔

**جواب نمبر ۲۷۸۔** بعد کتاب اللہ علماء اہل سنت کے اجماع سے صحیح بخاری کا درجہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے انزلوا الناس منازلھم یعنی ہر ایک آدمی کو اس کی شان کے مرتبہ پر بٹھایا کرو۔ چونکہ بخاری کے راوی اعلیٰ درجے کے متقی اور قوت حافظہ میں ممتاز ہیں اس لئے بحکم حدیث مرفوع صحیح بخاری کا رتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔

**جواب نمبر ۲۷۹۔** علماء نے لکھا ہے کسی شخص کی ولایت [illegible]

ہو کے اندر باہر کا پورا پورا علم کسی دوسرے شخص کو نہیں ہو سکتا بعض بزرگ، کو لوگ ولی اللہ جانتے ہیں محض حسن ظنی ہے ورنہ نص قطعی کوئی نہیں البتہ بزرگی کی ماننست بعض قطعی ہے۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** ۔ پٹھانکوٹ لائن کے سٹیشن ویرکہ پر جو امرتسر سے تین کوس ہے۔ اس ہفتہ ڈاکہ پڑا چار ڈاکو سٹیشن ہی پر عورتوں کی گاڑی میں گھس گئے اور زیور اتارنے شروع کر دیئے سٹیشن پر پولیس کی امداد نہ تھی۔ صرف ایک شخص نے جرأت کی مگر ڈاکوؤں نے اوسکو خوب مارا اور چلتے بنے دکھا رہیں وہ لوگ جو عرب میں لوٹ کھسوٹ کی خبر سنکر سلطانی انتظام پر حرف گیر ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ عرب ایک مسلح ملک ہے۔ اور پنجاب اوسکی نسبت بے ہتیار (مخنث) جہند روز ہوئے ہیں اسی لائن پر دو دفعہ ڈاکہ پڑچکا ہے۔

**امرتسر** میں پچھلے ہفتہ ایک شخص بسکوٹ پر سوار جا رہا تہا۔ راستہ میں گہوڑا اڑ گیا۔ سوار نے نیچے چہلانگ ماری جونہی گرا فوراً گہوڑا آگے بڑہا اور بسکوٹ اوسکے اوپر کو گذا سا تہم برابر خدا کی شان گو یا گہوڑے کا اڑ جانا اوسکی موت کیلئے تہا۔

**لاہور** ۔ امرتسر میں الحمد للہ اس ہفتہ بارش کافی ہوئی۔

**الحمد للہ** کہ کشمیر جیسے مشرک ملک میں اب توحید و سنت کا چرچہ روز بروز ترقی پر ہے۔

**امیر صاحب** کابل کی تشریف آوری ہند کا فیصلہ ہو گیا ہے سرکاری اعلان بہی ہونیوالا ہے۔

**علیگڈہ** کالج میں عربی کا پروفیسر جرمن سے آنیوالا ہے۔

**زار روس** کی رعایا کی حالت زار ہو رہی ہے باغی چین نہیں لینے دیتے۔

**کتنی جگہ** روسی فوج کے باغی سپاہیوں نے اپنے افسروں کو قتل کر ڈالا و بہادر بغاوت جاری ہے۔ دمظلوں کی آہ سے

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ۔ اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

**ملتان** چہاونی کے سٹیشن پر ایک شخص ریلوے لائن سے گذر رہا تہا ٹرین کے نیچے کچلا گیا۔ دوسرا لیا اوسکے ساتھ تہیں ایکو لائن سے نکالنے گیا تہا وہ بچ گئی لیکن وہ میں تہی۔ اوسکی ایک ٹانگ کٹ گئی مگر جیتی رہی۔ جو بچانے کیلئے گیا وہ کچلا گیا۔

**عالمگیر شاہ** ہند نے بعد تخت نشینی کے زمین وغیرہ کے متعلق جو تحقیقات کرائی تہی اسکا خلاصہ ذیل ہے۔ (۱) زمین مزروعہ ایک کہرب ۴۱ ارب ۱۶ لاکھ بیگہ تہی (۲) غیر مزروعہ ایک عرب ۳۳ کروڑ ۴۳ لاکھ بیگہ تہی (۳) تعداد قصبات و دیہات ۷ لاکھ ۹ ہزار (۴) حاصل زراعت ۸۸ کروڑ ۶۹ لاکھ (۵) حاصل دریائے گنگ ۳۴ لاکھ (۶) آمدنی جاگیرات ۱۷ کروڑ ۸۸ لاکھ (۷) پیداوار رعایا بعد حاصل سرکاری ایک ارب ۸۳ کروڑ ۴۱ لاکھ (۸) فوج شاہی ۷ کروڑ (۹) جاگیرداران و ۱۲ لاکھ

**قصبہ** سیوان ضلع جالون میں تین شخص مسلمان ہوئے۔ نامہ نگار

**دہلی** میں پہول والوں کی سیر اور پنکہوں کا میلہ جو قطب صاحب میں ہوا کرتا تہا۔ وبائے ہیضہ پہیل جانے کے خوف سے حسب الحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بند کر دیا گیا۔

**رنگون** میں ایک دوکان جالیس ہزار پر بیمہ کر دی گئی۔ چار دن بعد اسمیں آگ لگ گئی اور سات ہزار کا نقصان ہو گیا۔ خیال ہے کہ مالکوں نے خود آگ لگائی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

**رنگون** میں ایک جرمن نے جو چاول کے کارخانہ میں ملازم ہے۔ اپنی بندوق اپنے لڑکے کو دی اور اوس میں سے کارتوس نکالنا بہول گیا۔ بندوق چل گئی اور ایک دربان زخمی ہو گیا۔ جو شفاخانہ بہیجا گیا۔

**بنارس** میں ہیضہ پہیلا ہوا ہے۔ ہندو کالج بنارس میں دو طالبعلم اس مرض سے مر گئے۔

**پیرس** کے اخبار کا خیال ہے کہ طہران میں جو جہگڑا ہوا اوس میں انگلستان کی مداخلت لازمی ہے۔ طہران میں جو جہگڑا ہوا وہ وزیر اعظم کی بد انتظامی سے ہوا۔ جو حکومت خود اختیاری کے خلاف تہا۔ حالانکہ شاہ اسکے موافق تہا۔ وزیر اعظم برطرف کر دیا گیا۔

**گجرات** اور لالہ موسیٰ کے درمیان چلتی گاڑی پر سے دو لڑکے گر پڑے جب گاڑی لالہ موسیٰ کے سٹیشن پر پہونچی تو لڑکوں کے رشتہ دار ان کی تلاش میں گئے۔

**ہندوستان** میں کیلے کے ریشے سے کپڑا بننے لگا ہے وہ روئی کے سوت یا سن کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ ناگپور میں ایک دیسی کارخانے میں کیلے کے ریشوں سے کپڑا بنانے کا کام شروع کیا گیا چونکہ بنگال میں کیلا بڑی کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے امید کیجاتی ہے۔ کہ اسکے ریشوں سے کپڑا بنانے کا کام بہت ترقی کر جائیگا۔

**سلطان المعظم** نے حکم صادر کیا ہے کہ شہر دمشق میں ایک اعلیٰ درجہ کا کارخانہ اسلحہ سازی تیار کیا جائے جو نئی وضع کے آلات حرب و ضرب بنانے کے علاوہ حجاز ریلوے لین کیلئے پٹڑیاں اور گاڑیاں اور انجن وغیرہ بہی بنا سکے گورنمنٹ عثمانیہ نے جدید وضع کی بارہ طوفانی جنگی کشتیاں فرانس کے کارخانہ کروزین بنوانے کی فرمائش دی ہے۔

**علیگڈہ** میں جو انجمن اشاعت اسلام قائم ہوئی ہے سکرٹری مولوی سعید احمد صاحب [illegible]

ahmadimuslim.de

# قابل قدر کتابیں

## تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے ہی سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر دو کالم میں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کئے گئے ہیں دوسرے کالم میں ترتیب کو لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جواب عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ الیکو باوجود شایہ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک نہ بدست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو جس میں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں۔

**جلد اول** ۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱؎

**〃 دوم** ۔ 〃 آل عمران و نساء قیمت ۱؎

**〃 سوم** ۔ 〃 مائدہ انعام اعراف قیمت ۱؎

**〃 چہارم** ۔ 〃 تا سورہ نحل چودہ پارہ قیمت ۱؎

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے معہ محصول ڈاک صرف (۔ لیگی)

## تقابل ثلاثہ

توریت انجیل اور قرآن مقابلہ صفحہ کے تین کالم میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں دونوں کا انتقاد بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ جیسا عیسائیوں کی بحث کا فیصلہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۔

## دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل مسائل متعلقہ کا کامل جواب قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۔

## شادی بیوگان اور نیوگ

آریوں کی تردید میں یہ مختصر سا رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۔

**آیات متشابہات** ۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۔

**تہذیب** ۔ مذہبوں کے نزاعات واضح طور پر بتلائی گئی ہیں قیمت ۔

## ملنے کا پتہ

**مینیجر اخبار اہل حدیث امرتسر**

---



# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کا عمدہ اور ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لونگی سادہ ۔ سے ۔ تک فی عدد | کلاہ سادہ ۔ سے ۔ تک فی عدد |
| 〃 زرین ۔ 〃 ۔ 〃 〃 | 〃 زرین ۔ 〃 ۔ 〃 〃 |
| 〃 ازار بند سوتی کی ۔ 〃 ۔ 〃 〃 | رومال ریشمی ۔ 〃 ۔ 〃 〃 |
| ازار بند سوتی ۔ 〃 ۔ 〃 〃 | کمبل ولیتی ۔ 〃 ۔ 〃 〃 |
| 〃 ریشمی ۔ 〃 ۔ 〃 〃 | لوئی سفید ۔ 〃 ۔ 〃 〃 |
| تہبند گبرون باریک موٹا ۔ 〃 ۔ 〃 | پٹی ولیتی اونی ۔ 〃 ۔ فی جوڑہ |
| جوتہ ساخت لودیانہ ۔ 〃 ۔ 〃 〃 | 〃 پشمینہ ۔ 〃 ۔ 〃 〃 |
| 〃 زرین ہوشیار پوری ۔ 〃 ۔ 〃 | جراب دستانہ اونی ۔ 〃 ۔ 〃 〃 |
| جراب دستانہ ۔ 〃 ۔ فی درجن | پٹی سرج ۔ 〃 ۔ 〃 |
| رومال سوتی ۔ 〃 ۔ 〃 〃 | 〃 بیساچہ ۔ 〃 ۔ 〃 |
| فتبہ زرین خاکی رنگ ۔ 〃 گز ۔ | کمبل فوجی ۔ 〃 ۔ 〃 |
| صافہ لنگی اودہ ۔ 〃 ۔ 〃 | چادر پشمینہ ۔ 〃 ۔ 〃 |
| 〃 خاکی ۔ 〃 ۔ 〃 | بنیان پاجامہ اونی ۔ 〃 ۔ |
| 〃 ململ چھینٹ طول ۔ گز عرض ۔ 〃 | 〃 سوتی ۔ 〃 ۔ |
| چوتہی دوتہی ۔ 〃 ۔ 〃 | پٹی براے کوٹ فی تہان ۔ وغیرہ |
| دری برو فنگ ۔ 〃 ۔ 〃 | باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔ |
| 〃 فرشی فرمائش پر تیار ہو سکتی ہے۔ | |

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں۔ کمربند سیل رین بٹن جراب سوتی و زرین ہر قسم اونی و سوتی وغیرہ وغیرہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

**نوٹ** ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

**المشتہر**

**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ**



در مطبع اہلحدیث امرتسر میں حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مالک مطبع چھپ کر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352

# اخبار اہلحدیث

مقام اشاعت امرتسر پنجاب

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام ... کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی ... اور اہلحدیث کی ...

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**شرح قیمت**

... عالیہ سے سالانہ ...

والیان ریاست سے ...

... و جاگیرداران ...

عام خریداروں ...

**اجرت اشتہار**

... کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ...

جملہ خط و کتابت و ارسال ... مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی ...

(۲) بیرنگ خطوط ... واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

| نمبر ۴۲ | مطبوعہ ۳ رجب المرجب ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ | جلد ۳ |
|---|---|---|

## ویدوں کی ابتدا

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اس مضمون پر مدت سے آریوں کے ساتھ مباحثہ ہو رہا ہے اور اہلحدیث میں بھی چھپتا رہا ہے۔ یہ مباحثہ اخبار پرکاش لاہور میں بھی چھپتا رہا ہے جو ناظرین اہلحدیث کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔ ۱۳ جولائی کے ساتھ ملا کر پڑھیں

### اسلامی سوال کا جواب

میں تو سمجھا تھا کہ میری تحریر مطبوعہ ۲۲ مئی کے بعد مولوی صاحب ناحق خامہ فرسائی سے باز آکر اصل مطلب کیطرف رجوع ہونگے۔ مگر یہ خیال بالکل غلط نکلا۔ کیونکہ نہ صرف وہ ناحق فروعات میں بھاگے جاتے ہیں۔ بلکہ قوانین مناظرہ سے بھی تجاوز کر گئے ہیں۔ ان کی تحریر میں سے صرف ایک اقتباس میری تائید کے لئے کافی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں " ہاں البتہ ایک بات کا اظہار کئے دیتا ہوں تاکہ ناظرین بابو صاحب کی راستبازی یا دوسرے لفظوں میں ندامت کا اندازہ لگا سکیں " اس اقتباس میں لفظ ندامت خاص توجہ کے لائق ہے۔ افسوس کہ مولوی صاحب کی خاطر مجھے پھر فروعات میں جانا پڑتا ہے کیونکہ مجیب کا فرض ایسا نازک ہے کہ اسے معترض کے ہر ایک سوال کا جواب دینا لازمی ہے۔ اگر معترض صاحب اصل سوالات کے علاوہ دو چار فروعات بھی

درج فرماتے ہیں۔ تو مجیب کو فروعات میں پڑنے کا مرتکب قرار دینا انصاف اور حق پسندی سے بعید ہے۔ اب بھی اگر مولوی صاحب خارجی باتوں کو دخل نہ دیں تو مجھے بھی اصل جوابات سے ہی غرض ہوگی۔ اسلئے تو وہ میری کل تحریر کو قبول فرمائیں کیونکہ ان کی خارجی باتوں کا جواب دینا ضروری تھا۔ مگر آئندہ سے وہ اپنا رویہ بدل ڈالیں تو انشاء اللہ میری طرف سے بھی وعدہ شکنی نہ ہونے پائیگی۔

میری راستبازی یا دوسرے لفظوں میں ندامت کا اندازہ لگانے کیواسطے مولوی صاحب نے میری اور اپنی تحریرات میں سے کچھ اقتباسات پیش کئے ہیں۔ مگر جس ہوشیاری اور صفائی سے انہوں نے اپنا مطلب سدھ کرنے کیلئے جزوی اقتباسات منقول کئے ہیں وہ صرف انہیں کا حصہ ہے اور جس ہوشیاری سے انہوں نے ایک خارجی امر پر ناظرین کی توجہ مبذول کرنے کی کوشش کی ہے وہ انکی تجربہ کاری کی ایک ادنیٰ سی دلیل ہے۔ بات تو صرف اتنی تھی کہ میں نے اپنی ابتدائی تحریر میں ایک عام اصول قائم کیا تھا کہ ایک بحث کو دوران میں دوسری بحث چھیڑنا نامناسب اور غیر مفید ہوا کرتا ہے۔ جسکا اطلاق مولوی صاحب پر بھی ہوتا تھا۔ مگر مولوی صاحب نے اس اصول کے اطلاق سے پیچھا چھڑانے کی کوشش میں آریہ سماج کے چوتھے اصول کو بھی ساتھ ہی گھسیٹ لیا۔ انہوں نے اس بات پر اتنا

غیر ضروری زور دیا ہے کہ ناظرین کو اس، و شبہ میں مجبوراً انکو قائم کرنے کو لائق بنانے کے لئے مجھے اپنی گذشتہ تحریر میں سے ضروری اقتباس پیش کرنا پڑیگا۔ ۱۰ اپریل کے پرکاش میں میں نے لکھا تھا کہ پرکاش میں "سوال کا کالم مخصوص ہی تھا کہ وہ مدعا وہ بحث شروع ہو گئی۔ تعجب ہے کہ جب سوال کا کالم محدود اور مقرر ہے تو ایک ہی وقت میں بہت سے مضامین پر کیونکر بحث ہو سکیگی۔ لالہ رادھا کشن عرف لالہ ملکشیر کا مباحثہ دہرم پال کے ساتھ ایک مضمون پر مباحثہ شروع ہوا تھا بہتر ہوتا کہ اس مضمون کے متعلق کل تحریرات نکل چکتیں۔ تو پھر کسی دوسرے پر بحث اٹھائی جاتی۔ لیکن ابھی تک قرآن کی وہی نفس کشی کا خاتمہ بھی نہیں ہوا۔ کہ لالہ رادھا کشن بائیبل کے باب پیدائش میں سے الٹکا تلاش کر کے آدم اور حوا کی فلاسفی پر بحث کرنے لگ گئے۔ ناظرین اخبار کو اس قسم کے سوال سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ . . . . . لیکن چونکہ مباحثہ دہرم پال لالہ رادھا کشن کے ساتھ ہاتھ ملا چکے ہیں اس لئے ان سے وہ خود ہی نپٹ لیں گے۔ میں اسوقت اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جن کی طرف سے اسلامی سوالات آ چکے ۲۴ مارچ کے پرچہ میں شائع ہوئے ہیں کچھ گفتگو کروں۔ میرے خیال میں مولوی ثناء اللہ کے لئے بھی یہی مناسب تھا کہ وہ اپنے سوالات اُس وقت پیش کرتے جبکہ قرآن کی الکریت نفس کشی پر بحث ہو لیتی لیکن چونکہ وہ اپنے سوالات پیش کر چکے ہیں۔ اس لئے انکا جواب دینا لازمی ہے" مولویصاحب ذرا آنکھیں کھول کر اس اقتباس کا مطالعہ کریں۔ کیا میں نے چھوٹتے ہی نہیں تحریر کر دیا کہ ایک ہی وقت میں بہت سے مضامین پر بحث نہیں ہو سکا کرتی۔ اسکا نام عام اصول نہیں رکھینگے تو کیا رکھو گے؟ اور اگر اس تحریر میں آپ کا نام پایا جاتا ہے تو اسوجہ سے نہیں کہ آپ کو خاص طور پر ملزم قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ اسوجہ سے کہ اس عام اصول کا اطلاق آپ پر بھی ہوتا ہے۔ مگر آپ کو تو معافی بھی دیدی گئی تھی کیونکہ اگر آپکو معافی نہ دیدیجاتی تو میں آپ کے سوالات کا جواب دینا شروع ہی نہ کرتا۔ مولوی صاحب اگر آپ نے منطق کی کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہو تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عام نتائج کا اطلاق خاص افراد پر کیا جائے تو بھی عام نتائج عام ہی رہتے ہیں۔ خاص نہیں بن جایا کرتے۔ شکر کا مقام ہے کہ لالہ رادھا کشن تو میرے ساتھ اس معاملہ میں نہیں الجھے کیونکہ میرے قائم کردہ عام اصول کا اطلاق ان پر بھی ہوتا ہے اور ان کا ذکر بھی میری تحریر میں پایا جاتا ہے۔ مگر میں حیران ہوں کہ وہ منطق سے عاری نہیں ہیں۔

مولویصاحب نے ارادتاً مندرجہ بالا غیر ضروری امر پر غیر معمولی زور دیکر باقی امور کو پس انداز کر دیا ہے۔ میں نے تحریر کیا تھا کہ یکم مئی کی تحریر مولوی صاحب کی طرف سے نہیں بلکہ ان کے کسی شاگرد رشید کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ اس بات کو مولویصاحب نے اس طرح ہضم کیا کہ ڈکار تک بھی نہیں لیا۔ دیگر اعتراضات سے بھی خوب ہی پہلو تہی کی ہے ان سب کا جواب آپ نے حسب ذیل الفاظ میں دیا ہے "اس کے علاوہ بابو صاحب نے کبھی تو میرے مضمون سے انکار کیا کہ عام کے ساتھ صاحب لکھا ہے کبھی میری ہندسہ دانی پر معترض ہوئے ہیں۔ حالانکہ صاحب کا لفظ میں نے نہیں لکھا تھا۔ شاید پرکاش کی کاتب کی غلطی ہو گئی ہو" چہ خوب! آپ فرماتے ہیں کہ صاحب کا لفظ میں نے نہیں لکھا تھا۔ حضرت میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہ آپ نے صاحب کا لفظ نہیں لکھا۔ بلکہ آپ کے کسی شاگرد رشید نے اگر مضمون آپ کا تھا تو آپ نے کیوں نہیں صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا۔ اس صورت میں ہم سمجھا تو دیکھتے کہ آپ یہ کلمہ غلط لکھنے کی کیا دلیل دیتے ہیں۔ مگر آپ نے صرف یہ کہکر ٹال دیا ہے کہ شاید پرکاش کے کاتب سے غلطی ہو گئی ہو۔ پرکاش کے کاتب کے غلطی ہونے کے بارہ میں بھی آپ کو شک ہی ہے۔ یقین نہیں ہے۔ یقین تو تب ہو جبکہ مضمون آپکا لکھا ہوا ہو۔ میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کاتب پر اسبات کو کیونکر ٹالا جا سکتا ہے اگر تو یکم مئی کے مرسلہ کے آخری الفاظ "ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری" ہوتے تب تو لفظ صاحب کا بڑھ جانا کاتب کی غلطی کی دلیل سمجھا جا سکتا تھا۔ مگر مرسلہ کے الفاظ تو "ابو الوفا صاحب مولوی فاضل امرتسری" تھے۔ ایسی صورت میں کاتب کو یہ الہام نہیں ہو سکتا کہ ابو الوفا ثناء اللہ کی بجائے ابو الوفا صاحب لکھ مارے۔ میرے خیال میں کاتب صاحب نہ تو قادیان کے رہنے والے ہیں اور نہ ہی میر قادیان کی شاگردی میں رہ چکے ہیں۔ علاوہ ازیں اس امر کا فیصلہ تو اصل مرسلہ کو دیکھکر بھی ہو سکتا ہے کہ اسمیں لفظ صاحب لکھا ہے یا نہیں۔ مگر خیر میں ان باتوں پر زور نہیں دیتا کیونکہ مولویصاحب خود ہی اپنی حالت حسب ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ؎

میں بھی اب سمجھا مرے دھوکہ ہی میں رہ کے سمجھے ÷ تم ہی سمجھو کہ اس بات کا جھگڑا کیا ہے

اندریں صورت ہم مولوی صاحب کا زیادہ امتحان نہیں کرتے اور باقی جرح موقوف رکھتے ہیں

آگے چلکر میں نے سوالات کو تین نمبروں میں تقسیم کیا تھا (۱) ویدوں کے لانے والے کون تھے۔ ان کے ناموں کے ثبوت کیا ہیں۔ (۲) الہام وید سے جب وید نازل ہوئے تھے۔ تو اسوقت زبان مقدم تھی یا وید کا گیان اور الہام (۳) جن لوگوں کو الہام وید سے ویدوں کا گیان اور تعلیم بتلائی انکو الہام کا یقین کیونکر آیا؟

ان سوالات کے جواب میں نے نمبروار دیئے بجائے اسکے کہ مولویصاحب جوابات حاصل کر کے کوئی معقول اعتراض پیش کرتے۔ انہوں نے بالکل غیر متعلقہ باتوں سے اخبار کے پورے دو کالم بھر دئے۔ چھوٹتے ہی مولویصاحب فرماتے ہیں "ان سوالات کی نمبر شماری میں بھی آپ نے غلطی کی ہے" اس میں مولویصاحب اپنی ریاضی دانی کا ثبوت دیکر

ahmadimuslim.de

بغیر نہ رہ سکے۔ اگر ایک کے بعد دو اور دو کے بعد تین لکھنا غلط نمبر شماری ہے تو صحیح نمبر شماری بقول مولوی صاحب شاید یہ ہوگی کہ ایک کے بعد تین اور تین کے بعد سات لکھا جائے۔ اور اگر مولوی صاحب کا مطلب یہ ہو کہ انہوں نے صرف ایک سوال کیا تھا۔ اور میں نے خواہ مخواہ تین سوال بنائے تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ۸ مارچ کے پرکاش میں انہوں نے یہی سوال قائم کیا تھا اور پہلو سوال کی نسبت جو وہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ میں نے نہ تو ویدوں کے الہامی ہونے پر سوال کیا ہے نہ ان کی سوانح عمری سے سوال کیا ہے۔ بلکہ سب سے پہلے ہی ملہمان کا حال پوچھا ہے۔ نہ ان کی سوانح عمری سے سوال کیا ہے۔ میں ملہمان وید کے حالات سے سوال نہیں کرتا۔ کیونکہ سالہا سال کے تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ آریہ سماج کے پاس اس سوال کا جواب نہیں وغیرہ وغیرہ" تو اصل بات کا جواب یہ ہے کہ یہی سوال کرنے کا ایک طنز آمیز ڈھنگ ہے اور میں بحیثیت آریہ سماجی اس طنز آمیز سوال کا جواب دینا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ نہیں نہیں بلکہ یکم مئی کے پرچہ میں تو مولوی صاحب یا ان کے کسی شاگرد رشید نے صاف لکھ دیا ہے کہ ان کا مطلب صرف ملہمان وید کے نام پوچھنے سے نہیں بلکہ ان ناموں کے ثبوت تو پہلے میں اس سوال کا جواب کیوں نہ دیتا؟ لیکن اگر بفرض محال مولوی صاحب کو اس سوال کا جواب درکار نہیں تھا۔ تو ان کے لئے مناسب تھا کہ وہ صرف باقی دونو جوابات کی طرف ہی رجوع لاتے۔ ان مگر وہ اخبار کے ۴ کالم کیسے پورے کرتے۔ خیر اب میں پڑتال کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے جوابات پر کیا اعتراض کئے ہیں اور انہیں کہاں تک جانچا ہے۔

## جواب سوال اول

(۱) ملہمان وید کے ناموں کے متعلق مولوی صاحب کو اس پر پھبتیاں کسنے کی سوجھی کہ آن کے خیال کے مطابق ہزارہا ہندو پنڈت آریہ سماج کے بانی پر پھبتیاں اڑاتے ہیں۔ اول تو ہمیں اس بیان کے تسلیم کرنے میں تامل ہے لیکن اگر اس بیان کو درست بھی مان لیا جائے تو یہ پھبتیاں پھبتیاں ہی ہیں نہ کہ کسی قسم کی دلیل۔ کیا اگر ہندو پنڈت عبادت کیوقت اٹھنے بیٹھنے اور لیٹنے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب نماز چھوڑ دیں گے اور وضو کے لئے تیار ہیں۔ کیا اگر ہندو پنڈت رات کو کھانے اور دن کو بھوکوں مرنے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب روزہ سے دست بردار ہو جائیں گے۔ کیا اگر ہندو پنڈت مٹی یا پانی اور پیٹھ کر قبرستان بنانے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب گوشت خوری سے باز آ جائیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ مولوی صاحب تو صرف دلیل کے قائل ہیں۔ تو پھر ہم کیوں پھبتیوں کے قائل ہوں۔

(ب) مولوی صاحب کو ملہمان وید کے ناموں کا یقین کرنے میں اس لئے بھی تامل ہے کہ اگنی کے معنے آگ اور وایو کے معنے ہوا ہیں۔ اور آگ اور ہوا پر وید کا نازل ہونا ناممکن ہے۔ جناب من اگنی کے معنی صرف آگ اور وایو کے معنے صرف ہوا نہیں۔ ایک لفظ کے کئی معنے ہو سکتے ہیں چنانچہ اگنی اور وایو وغیرہ کے کئی کئی معنے ہیں ملاحظہ فرمائیے نرکت اور نگھنٹو۔ پس آخری معنے کے لحاظ سے اگنی اور وایو رشیوں کے نام ہو گئے ہیں۔ آجکل بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک ہی لفظ کا استعمال کئی طرح ہوتا ہے۔ پہلے اپنے اللہ پر ہی غور کیجئے۔ لفظ اللہ کے معنے آفتاب ہی ہیں[1] اور آپ کے ہاں ایک صاحب کا نام ابوہریرہ ہے۔ جس کے معنے بلیوں کا باپ ہیں۔ تو کیا ابوہریرہ کوئی بلاؤ کا باپ تھا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہی حال انگریزی لفظوں کا بھی ہے۔ کسی صاحب کا نام (Milton) مل ٹن ہے حالانکہ مل کے معنے چکی ہیں۔ کسی کا نام (Fox) ہے حالانکہ فوکس کے معنے لومڑ ہیں اور کسی کا نام Gladstone ہے حالانکہ گلیڈسٹون کے معنے عمدہ پتھر یا جواہر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

(ج) یکم مئی کے پرکاش میں مولوی صاحب یا ان کے کسی شاگرد رشید نے ملہمان وید کے ناموں کے ثبوت طلب کئے تھے۔ سو میں نے برہمن گرنتھوں کے حوالے سے ثبوت بہم پہنچا دئے۔ مگر اب مولوی صاحب نے نیا پہلو بدلا ہے کہ سوال ان کی سوانح عمری اور واقعات زندگی سے ہے۔ جناب یہ سوانح عمریاں تیار کرنا موجودہ تہذیب کا دستور ہے کیا سطح زمین پر جو کروڑوں اور اربوں جندو ہو گذرے ہیں۔ ان سب کی سوانح عمریاں موجود ہیں۔ ہرگز نہیں۔ تو کیا آپ سوانح عمریوں کی غیر موجودگی میں ان کی ہستی سے انکار کر سکتے ہیں۔ آپ کے کتنے بزرگوں کی سوانح عمریاں موجود ہیں؟ پہلے بابا آدم اور اس کی چند پشتوں کا ہی خیال کریں کن کن کی سوانح عمریاں آپ پیش کریں گے۔ اگر سب کی سوانح عمریاں لکھنے کا رواج ہوتا تو آج ان کو کہاں رکھتے اور کون ان سب کا مطالعہ کر سکتا؟ ہمارے رشیوں کی سوانح عمریاں تو ان کی تصانیف ہوا کرتی ہیں۔ آریہ سماج نے گو موجودہ تہذیب اور مصلحت وقت کے خیال سے رشی دیانند کی سوانح عمری تیار کروا کر چھپوائی ہے مگر اس کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ سوامی جی کی تصانیف ان کی سب سے عمدہ سوانح عمری ہیں۔ پس اگنی اور وایو وغیرہ رشیوں کے متعلق اس سے زیادہ کیا مطلوب ہے کہ ان کی بنائی ہوئی زبان سنسکرت اور ویدوں کا پرچار لوگوں میں ہوا۔ اور اب تک جاری ہے۔

(د) مولوی صاحب ثبوت تو طلب کرتے ہیں۔ مگر جب ثبوت بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ تو کتب تواریخ کی سند پر شک کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ نے ملہمان وید کے ناموں کے ثبوت طلب کئے اور میں نے براہمن گرنتھوں کے حوالے دئے۔ براہمن گرنتھوں کا نام لینا ہی تھا کہ آپ نے کوئی نصف درجن سوال ان کے متعلق کر دئے چنانچہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ علاوہ اس کے برہمن گرنتھ ویدوں کے بعد کب کے بنے ہیں۔ ان میں جو ملہمان وید کے نام ہیں۔ اس کا ثبوت ان مصنفوں نے کیا دیا ہے۔ کیا ان کی الہامی شہادت ہے یا سماعی۔ الہامی ہے تو کیا ان کو بھی الہام ہوتا تھا۔ سماعی ہے تو اس کی سند کیا ہے" چہ خوب! بیا ہے جی بجا

ہے۔ جناب من اگنی کے معنی صرف آگ اور وایو کے معنے صرف ہوا نہیں۔ ہلکے پنڈتوں کی پھبتیاں ...

[1] کیا ہی نئی منطق ہے اس اٹھنے بیٹھنے پر تو ہندؤں کی پھبتیاں سچ ہونگی کہ جس کتاب میں اس اٹھنے بیٹھنے کا حکم ہے اسکو وہ نہیں مانتے مگر وید کو تو سب مانتے ہو۔ مفر نہیں لیتے ... کہاں ہیں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

لیکھا۔ ثبوت مانگا الہامی وید کے ناموں کا اور سوال اٹھا مابرہمن گرنتھوں کی تصنیف پر۔ آپ کی حالت تو اس لیکچرار کی سی ہے جو فرمانے لگے کہ جناب میر مجلس حاضرین جلسہ میں آج شام آپ کے سامنے کچھ تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوں۔ آج کی شام نہایت ہی خوش گوار ہے کیونکہ آسمان پر بادل چھا رہے ہیں اور نظارہ نہایت ہی دلکش ہے۔ بادل پانی کے بخارات کے منجمد ہونے سے جو ہوا میں موجود ہوتے ہیں۔ بنتے ہیں۔ ہوا دو گیسوں سے بنی ہوئی ہے جن کے نام آکسیجن اور نائٹروجن ہیں۔ اگر آکسیجن تیار کرنا چاہو تو تھوڑے سے شنگرف کو ایک شیشے کی نلی میں گرم کرو۔ آکسیجن نکل آئیگی اور پارہ نلی کے پہلوؤں پر لگ جائیگا۔ پارہ ایک بڑی مفید دکار آمد دھات ہے جو مائع حالت میں پائی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ نہ کوئی سلسلہ ہے اور نہ کوئی مضمون۔ جس چیز کا ذکر چھڑ گیا۔ اسی پر تقریر شروع کردی۔ یہ عجیب دل لگی ہے۔ اگر خدا نخواستہ میں منوسمرتی کا حوالہ دے بیٹھتا تو مولوی صاحب کہتے کہ منوسمرتی کب بنی۔ اس کے مصنف کی سوانح عمری کیا ہے۔ آریہ سماج منوسمرتی کو کس درجہ تک مستند مانتا ہے۔ اس میں کتنے شلوک جعلی ہیں اور کتنے اصلی جعلی شلوک کس کس وقت داخل کئے گئے۔ ایسے شلوکوں کی مکمل فہرست پیش کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ آریہ سماج ایسے سوالوں کے جواب دے نہیں سکتا یا دینا نہیں چاہتا۔ ہم ہر طرح مولوی صاحب کی تسلی کرنے کے لئے طیار ہیں بشرطیکہ وہ اپنے سوالات باقاعدہ پیش کریں۔ مگر یہ کیا معنے ہیں کہ پیچھا چھڑانے کی خاطر خواہ مخواہ ایک بحث کے درمیان میں دوسری بحث چھیڑنے کی کوشش کیجاتی ہو۔

**نوٹ** پہلے سوال کے متعلق میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اگر مولوی صاحب اس کا وہ طرح لینا چاہیں تو ان کو بھی اختیار ہے کیونکہ وہ بار بار اسی بات پر زور دیتے ہیں کہ انہوں نے الہامی ویدکی بابت سوال نہیں کیا۔

**بجواب سوال دویم**۔ مولوی صاحب کا دوسرا سوال یہ تھا کہ ویدوں کے نزول کے وقت زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام؟ اس سوال کا جواب میں نے ۲۲ مئی کے پرکاش میں دیدیا۔ مگر مولوی صاحب ناحق رنجیدہ خاطر ہو رہے ہیں کہ میں نے انکا سوال پورے الفاظ میں نقل نہیں کیا۔ ناظرین! اگر مولوی صاحب فقرہ اور مفہوم میں تمیز کرنا نہ جانتے ہوں تو اس میں میرا کیا قصور۔ مولوی صاحب کا پورا سوال حسب ذیل ہے:۔

"ویدوں کے نزول کے وقت زبان دنیا میں مقدم تھی یا ویدوں کا الہام؟ اگر زبان مقدم تھی تو آریہ سماج کا اصول کہ سب علموں کا مخزن وید ہے۔ غلط ہوا۔ کیونکہ زبان مقدم ہے جس میں الہامی وید اپنے الہام کا اظہار کرتے تھے اور اگر زبان دنیا میں پیچھے ہو کہ بیچ میں وقت ہو، مقدم نہ تھی۔ بلکہ ویدوں کے الہام ہی سے زبان جاری ہوئی۔ تو سوال یہ ہے کہ ویدوں کے ملہموں نے ویدوں کو کیسے سمجھا ہوگا۔ اگر ایشوری گیان اور تفہیم سے سمجھا تھا۔ تو سامعین کو جو اس وقت بقول سوامی دیانند جی ہزاروں کی تعداد میں تھے کیسے سمجھایا ہوگا"

اب جائے غور ہے کہ سوال تو صرف اتنا ہی ہے کہ ویدوں کے نزول کے وقت زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام۔ باقی عبارت تو (جیسا کہ میں ۲۲ مئی کے پرچہ میں لکھ چکا ہوں) اعتراضات کو دفع کی ہوئی ہے کہ اگر زبان مقدم مانتے ہو تو فلاں اعتراض لازم آتا ہے اور اگر زبان مقدم نہیں مانتے تو فلاں مشکل پیش آتی ہے میں نے اس کا جواب یہ دیا کہ زبان اور وید ایک ساتھ نازل ہوئے۔ بدیں وجہ پہلا اعتراض لازم ہی نہیں آتا۔ یہی دوسری مشکل۔ سو اس کا حل بھی کر دیا گیا کہ رشیوں نے ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ سنسکرت کے معانی اور صرف و نحو کے قواعد سیکھے۔ اور جو خود زبان سنسکرت کے عالم رشی تھے۔ انہوں نے دوسروں کو بھی زبان سنسکرت سکھا کر ان پر مطالب وید بخوبی ظاہر کر دیئے۔ جب اس طرح جواب باصواب ملگیا تو مولوی صاحب نے نیا رنگ بدلا اور فرمانے لگے کہ میرے سوال کی توضیح یہ ہے کہ بقول سماج جب ویدوں کا الہام ہوا تو اسی الہام سے زبان جاری ہوگئی تھی وغیرہ وغیرہ۔ اب ناظرین خود ہی انصاف فرمادیں کہ مولوی صاحب پوچھتے تو یہ ہیں کہ زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام اور توضیح یوں کرتے ہیں کہ وید اور زبان کا الہام یکبارگی ہوا۔ اگر آپ کو آریہ سماج کا عقیدہ معلوم ہے تو آپ عقیدہ پر اعتراض کریں۔ مگر آپ تو عقیدہ دریافت کرنا چاہتے تھے۔ جو توضیح آپ نے اپنے سوال کی کی ہے وہ محض خیالی ہے۔ کیونکہ آپ کے سوال کی عبارت سے اس نئی توضیح کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ توضیح نہیں بلکہ ایک نیا سوال ہے۔ مگر خیر ہم آپ کی دل شکنی نہیں کرتے۔ اس نئے سوال کا جواب بھی دئیے دیتے ہیں۔ آپ کا اعتراض آپ کے ہی الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"ان چار شخصوں نے جو حاضرین کو ان ویدوں کا سنانا شروع کیا۔ اور زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی صرف ویدوں کے الفاظ ہی سکھائے یا کوئی اور لفظ اس کے سوا تھے۔ اگر نہیں تھے تو کیا انکی ضرورتیں ویدوں کے الفاظ سے پوری ہو جاتی تھیں کیا زبان سنسکرت کے تمام الفاظ ویدوں میں ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو باقی الفاظ ان رشیوں نے ان کو کیسے سمجھائے تھے اور خود بھی کیسے سمجھے تھے۔ کیا ویدوں کے علاوہ اور بھی کوئی الہام اترا ہے یا رشیوں کے سوا اور لوگوں کو بھی الہام ہوا تھا۔ جنہوں نے اپنی ضرورت کے مطابق ایشور سے الفاظ حاصل کر لئے تھے"

اگر مولوی صاحب نے سنسکرت گرامر یا زبان سنسکرت کی بناوٹ کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ ہرگز ہرگز ایسا اعتراض یا سوال پیش نہ کرتے۔ مولوی صاحب کو واضح ہو کہ زبان سنسکرت کے الفاظ محدود اور متعدد نہیں ہیں۔ بلکہ الفاظ سنسکرت کے مادے یعنی مصادر وغیرہ مقررہ تعداد

ahmadimuslim.de

کے ہیں ۔ سنسکرت گرامر کے ماہرین جتنے لفظ چاہیں مادوں سے خود بخود بنا سکتے ہیں ۔ رشیوں کے مطلب کیواسطے ویدوں کے الفاظ کافی سے بہی زیادہ تہے ۔ کیونکہ الفاظ سنسکرت کے مادوں کی تعداد ویدوں کے الفاظ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے چونکہ وہ چاروں رشی ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ کے مادوں سے آشنا اور ویاکرن میں ماہر ہو گئے تہے اس لئے انہوں نے حسب ضرورت مادوں سے نئے الفاظ بنا لئے اور لوگوں کو سکہا دئے ۔ وہ لوگ گرامر وغیرہ پڑہکر خود بہی الفاظ بنانے کے قابل تہے ۔ پس ان چار رشیوں کے سوائے اور کسی کو ویدوں یا زبان سنسکرت کا الہام نہیں ہوا ۔ اور نہ ہی کسی ایسے الہام کی بعد انزال ضرورت تھی ۔

اب دیکھیں کہ توضیح کے لباس سے مولویصاحب کونسا سوال پیش کرتے ہیں ۔ مولویصاحب سے میری دوستانہ پرارتھنا ہے کہ وہ ادہراودہر بھاگنے کی بجائے باقاعدہ بحث کرنا سیکھیں ۔

**جواب سوال سویم** ۔ مولویصاحب فرماتے ہیں کہ تیسرے سوال کے جواب میں جو آپ نے منطق سے کام لیا ہے ۔ وہ اس سے بہی عجیب تر ہے " یہ فقرہ پڑہکر میں نے خیال کیا تھا کہ مولوی صاحب کوئی منطق کی غلطی نکالیں گے ۔ جس کے سننے کا مجھے بڑا اشتیاق تھا ۔ مگر خدا جانے کیوں انہوں نے صرف یہ کہکر ٹالدیا کہ آپ کے جواب کی تردید خود سوامی دیانندجی کی ایک تحریر سے مل سکتی ہے ۔ چنانچہ انہوں نے ایڈیشن منجری سے وہ ذیل کا اقتباس پیش کیا ہے ۔

آدی سرشٹی میں ایشور نے بہت سے انسان حیوان اور پکہیرو پیدا کئے ۔ دیکہو یجروید کے اکتیسویں ادہیائے میں اسکا مفصل ذکر کیا گیا ہے ۔ لیکن ان میں گیان اور کرم کیوجہ سے اب جیسا فرق ہو گیا ہے موجود نہ تہا ۔ ان لوگوں کو صرف کہانا پینا اور بہوگ کرنا ہی معلوم تہا ۔

آخر میں مولوی صاحب نے حسب عادت خود ایک ضمنی سوال بہی پیش کر دیا ہے ۔ چنانچہ ممبران آریہ سماج کو وہ خطاب کرکے فرماتے ہیں " سمجھیو ا یہ تاریخی بیان وید میں کہاں آیا " جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولویصاحب کو یہ بہی معلوم نہیں کہ تاریخی بیان کس بلا کا نام ہے ۔ یجروید کے اکتیسویں ادہیائے میں سلسلہ پیدائش کا علم بیان کیا گیا ہے اور مولویصاحب اس کا نام تاریخی بیان رکہتے ہیں ۔ اس کی بابت اگر وہ چاہیں ۔ تو علیحدہ بحث کر سکتے ہیں ۔ خواہ مخواہ ادہر ادہر بہاگنا قوانین مناظرہ کے خلاف ہے ۔ اب ذرا اقتباس مندرجہ بالا کی طرف توجہ درکار ہے ۔ اس میں کہاں لکہا ہے کہ ملہمان نے چاند کے ٹکڑے کرکے یقین دلایا ۔ اقتباس مذکورہ سے تو میرے بیان کی تائید ہوتی ہے کیونکہ سوامی دیانندجی فرماتے ہیں کہ گیان وید کو حاصل کرکے لوگوں کی حالت بالکل بدل گئی

مولویصاحب اپنے سوال کو یاد کریں کہ یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا نہ کہ بمصداق " سوت نہ کپاس جلاہے سے لٹھم لٹھا " گیان دیا ہی نہیں اور یقین دلانے کے پہلی ہی پڑ گئی ۔ جب لوگوں کو رشیوں نے ویدوں کا گیان دیا تو لوگ عالم وفاضل ہو گئے ۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ سمجھنا نہایت ہی آسان تہا ۔ کہ وہ گیان پرماتما کا ہی ہے ۔ پس ملہمان وید کے کہنے کے بغیر ہی حاضرین کو اس گیان کے الہامی ہونے کا یقین تہا ۔ سوگند بازی یا معجزوں کی وہاں ضرورت یا قدر نہ تہی ۔

مجھے اندیشہ ہے کہ میرا مضمون معمول سے بڑھ گیا ہے ۔ مگر اس سب کا بوجھ مولویصاحب کی گردن پر ہے کیونکہ اگر وہ خارجی امور کے اندراج سے اجتناب کریں تو مجھے اپنی تحریر کو طول دینا نہ پڑے ۔ مولویصاحب سے میری پہر التماس ہے کہ وہ قوانین مناظرہ کو ہاتھ سے نہ دیں ۔ تاکہ انکو اور ناظرین اخبار کو ہماری بحث سے فائدہ پہونچ سکے ۔

مسلمان بھائیوں کا سچا خیرخواہ ہرچرنداس شرما ۔ بی اے ۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے دو نو دوست فروعات میں جا رہے ہیں ۔ بہتر ہوتا ۔ اگر وہ فروعات کو نظر انداز کرکے اصل مضمون پر ہی بحث کرتے ۔ ایک معاملہ کے متعلق دفتر پرکاش کی امداد طلب کی گئی ہے ۔ مبادا اس معمولی بات پر ہی بحث طول پکڑ جائے ہم اصل حالات عرض کئے دیتے ہیں ۔ بات یہ ہے کہ مولوی صاحب کے ایک مراسلہ میں ان کے نام کے بعد لفظ " صاحب " درج تہا ۔ پنڈت جی نے اسپر اعتراض کیا کہ یہ مضمون مولویصاحب کا لکہا ہوا نہیں ۔ کیونکہ وہ خود اپنے نام کے بعد " صاحب " نہیں لکہ سکتے تہے ۔ اسکا جواب مولویصاحب نے یہ دیا کہ یہ لفظ شاید کاتب کی غلطی سے لکہا گیا ہے گویا کہ انہوں نے بوجہ ہم پر ڈالدیا ۔ اس لئے ہم نے چہٹیوں کے فائل میں سے مولویصاحب کا اصل مضمون نکالکر دیکہا تو وہاں لفظ " صاحب " مولویصاحب کے لقب کے بعد موجود تہا ۔ یہ کیسے ہوا اسکی وجہ بہی ہم بتائے دیتے ہیں ۔ جو مضمون مولویصاحب کی طرف سے ہمیں موصول ہوتے ہیں ۔ وہ مولوی صاحب کے قلم سے نہیں ہوتے ان کے قلم سے یا تو انکا دستخط ہوتا ہے یا کوئی اصلاح ۔ لیکن مضمون زیر بحث میں مولوی صاحب دستخط کرنا ہی بہول گئے ۔ یہ حالات ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ طرفین کیطرف سے اس معاملہ پر زور نہیں دیا جائیگا ۔ (اڈیٹر پرکاش) (جواب آئندہ ۔ اڈیٹر اہلحدیث)

## مینڈکی کو بھی لوذکام ہوا

جب سے اخباروں میں جاپان کی مذہبی کانفرنس کا چرچہ ہوا ہے اور یہ خبر پہونچی ہے کہ سلطنت ترکی اور مصر وغیرہ کیطرف سے چند ایک علماء اسلام جاپان میں پہونچے ہیں ۔ ہماری نئی پارٹی آریہ سماج میں بہی ایک نئی روح پہونک گئی کہ

ahmadimuslim.de

ہونہو ہم بھی ایک کمیشن جاپان کو بھیجدیں کہ وید دھرم کا پرچار کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سے تو آریہ گزٹ لاہور نے جلد ہی لکھدیا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ وہاں پہنچکر کہیں گے کیا۔ اول تو انہیں ویدوں کا ترجمہ جاننے والا کون؟ پھر یورپی زبانوں میں سے جرمنی یا فرنچ زبانوں کو کون جانے جنکا جاننا وہاں ضروری ہے۔ اور اگر جانتے بھی ہوں تو ویدوں کی خوبی کیا دکھائینگے۔ یہی کہ ان کے مضمونوں کو ہم نہیں جانتے تو ان کے سوشل حالات سے ہم بے خبر ہیں۔ انہیں احکام نجات کا ذکر تک نہیں۔ نجات کے وسائل ملتے نہیں۔ البتہ یہ کہتے تو یہ ہے کہ ضرورت کیوقت اپنی بیوی کو دوسروں کے پاس بھیجکر سنتان کو اولاد ہو لیلو۔ ہمیں تمام تو بیویوں سے بڑھکر اگر کچھ ہے تو یہی ایک خوبی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی ایسا جلسہ ہو کہ ہر ایک فریق صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ تو آریہ سماج کو ایسے میں شریک ہونے کا حوصلہ ہی نہیں ہوتا۔ اسکا ثبوت لاہور کا جلسہ اعظم مذاہب کا واقعہ ہے۔ شاید یہ جلسہ ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا۔ اس کے بانیوں نے پانچ سوال شائع کئے تھے۔ اور ہر ایک مذہب کو دعوت تھی اور یہ شرط تھی کہ انہی سوالوں کے جوابات اپنی اپنی مذہبی کتابوں سے دیں اور کسی دوسرے مذہب پر حملہ نہ کریں۔ کئی روز تک انجمن حمایت اسلام لاہور کے وسیع صحن میں جلسہ ہوتا رہا۔ بڑے بڑے معزز حکام چیف کورٹ کے جج شریک ہوتے تھے۔ مگر مذاہب کیطرف سے یہ حال تھا کہ مسلمان تو زیادہ کر وقت لیتے تھے۔ ہندو دھرم کی طرف سے پنڈت گوپی ناتھ شریک ہوئے۔ جینی سکھ بھی شریک تھے۔ عیسائی بھی شاید ایک آدھ آیا تھا۔ نہیں تھی تو ہماری نیوفرا سٹریا نندی سوسائیٹی نہیں تھی۔ حالانکہ اسوقت انکا بڑا لیکچرار پنڈت لیکھرام مقتول بھی زندہ تھا۔ مگر کسی نئے یا پرانے سماجی پنڈت کو جرأت نہوئی کہ باقاعدہ شریک جلسہ ہو کر سوالات مقررہ پر لیکچر دیں۔ صرف ایک بابو کسی سٹیشن کے ماسٹر شریک تھے جو نہ کسی سوسائٹی کی طرف سے تھے نہ کسی سماج کی جانب سے بلکہ بطور خود آئے تھے اور معمولی اخلاقی باتیں کہکر چلدئے۔ جن سوالات کے جوابات تھے نہ کسی مذہبی کتاب کا حوالہ تھا۔ جلسہ مذکور کی روئداد مطبوعہ شائع ہو چکی تھی جس سے ہمارے بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے کسی صاحب کے پاس ہو تو دیکھ سکتے ہیں۔ لاہور میں کمیٹی منتظمہ جلسہ کیطرف سے بھیجی تھی پس جب آریہ سماج کو ایک دیسی جلسہ میں شرکت کا حوصلہ نہ ہوا جو ملک کے اندر تھا جسمیں کسی دوسری زبان کی حاجت نہ تھی۔ کسی دور دراز سفر کی تکلیف نہ تھی۔ اگر تکلیف تھی تو یہ تھی کہ دوسرے کسی مذہب پر حملہ کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ صرف اپنی ہی سوالات مشتہرہ کے جوابات دینے تھے۔ اور اپنے ہی [illegible] تو مذہبی کتابوں سے جوابوں [illegible] بھی ایک مشکل بھی [illegible] آریہ لیڈر [illegible] کو جلسہ [illegible] ہم حیران ہیں کہ جن لوگوں کو اپنے ملک میں ایسے مقابلہ کی سکت اور طاقت نہ ہو وہ غیر ملکوں میں جا کر کیا کرینگے؟

؎ تو کار زمیں را نکو ساختی ٭ کہ با آسماں نیز پرداختی

پس ہمارے آریہ سماجی دوست خفا اور آگرہ کا بازاری اخبار خصوصاً برا نہ منائیں تو ہم انکو ایک صلاح دیتے ہیں۔ غور سے سنیں۔ اگر آریہ سماج اپنے میں کسی قسم کی سچائی رکھتی ہے تو سب کاموں سے پہلے ویدوں کا باقاعدہ مستند ترجمہ ملک کی عام زبان اردو میں شائع کریں۔ پھر انگریزی میں کریں۔ اس سے بعد دیکھیں کہ اسکا اثر کیا ہوتا ہے۔ بعد ازاں غیر ممالک کا دورہ کریں۔ اگر اسوقت سماجی کمیشن جاپان گئی۔ تو جاپانی تو جو کچھ مانینگے وہ اپنی تحقیق سے مانیں گے اور انکی تحقیق بغیر اس کے ہو نہیں سکتی کہ مذہبی کتابوں یا انکے ترجموں کو بچشم خود دیکھیں۔ یہ ہماری رائے ہے جو اس غرض سے ہم نے لکھی ہے۔ کہ شاید آریہ سماجی اسکو قبول کر کے وید کی باقاعدہ اشاعت کریں۔ یہانتک مضمون لکھکر ہم نے آریوں کا مستند آرگن ست دھرم پرچارک دیکھا تو اسکا لائق اور تجربہ کار اڈیٹر بھی ہماری تائید کرتا ہے۔ اڈیٹر موصوف لکھتا ہے کہ میری رائے میں اس وقت آریہ سماج کا ڈیپوٹیشن جاپان میں بیجانے سے کچھ فائدہ نہوگا۔ مسلمان عیسائی اور دیگر مت والے اپنے اپنے مت کے اصول سمجھانے کے لئے بیسیوں پستکیں انگریزی زبان میں پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن کیا آریہ سماج نے آجتک ایک بھی ایسی پستک تیار کی ہے جو العنان کے ساتھ میکاڈو (شاہ جاپان) کے ہاتھ میں دیجاسکے؟ (۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۶ء)

واقعی یہ نہایت دور اندیشی کی رائے ہے۔ اسکے بغیر تو وہی مثل ہوگی کہ گھر میں سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا۔ تجربہ کار اڈیٹر پرچارک نے یہ بھی نہیں کیا کہ آریوں کو ایک نیک راہ بتائی بلکہ ایک اور گمراہی سے بھی بچایا کہ آگرہ کے بازاری اخبار کا اڈیٹر جو سب سے با ہوش ہو کر آریوں سے روپیہ بٹورنے کی غرض سے کہتا پھرتا تھا کہ میں جاپان جاؤنگا۔ اڈیٹر موصوف نے بازاری کی بابت کہا کہ جن ایڈیشنوں کو جاپان کے لئے دعوت دیگا ہے ان کے نام پڑھکر بھی ہنسی آتی ہے۔ بھلا پنڈت بہو جیت (اڈیٹر بازاری اخبار آگرہ) وہاں جا کر کیا بنائیں گے؟ [illegible]

؎ تھے وہ گدڑی میں شیخ جی بھی بزرگ ٭ وہ سماں کی شیخی کجبڑی وگدڑی کی

وہاں اگر مسلمانوں کی ریس کا شوق ہو۔ تو یہ تمہاری سخت غلطی ہے۔ کیونکہ مسلمان علماء جو شریک کانفرنس ہوئے ہیں یا ہونگے وہ اسلامی سلطنتوں کی طرف سے بھیجے گئے ہیں نہ کہ تمہارے پڑوسی ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے۔ پس تم اس بات سے بے فکر رہو کہ جن ہندی مسلمانوں سے تمہارا مقابلہ ہے وہ تو بدستور غافل ہیں وہ تو نہ گئے ہیں نہ جا سکتے ہیں اگر جائیں بھی تو شاملِ شریک جلسہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہاں تو انہی علماء کی بات منظور ہوگی

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ - قرآن شریف کی فضیلت قیمت ۸ر منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

جو کسی سلطنت کی طرف سے آنکھ ہو گئے ۔ پس ہم لوگ اس بہانہ سے بیشک روپیہ جمع کر کے لنگر لگانے کا عمل اس سے بہتر اور مفید تر اور نہیں جو ہم نے بتلایا ہے ۔ آئندہ اختیار

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

## آریوں سے سوال

جناب مولوی صاحب السلام علیکم ۔ آپ کے جواب کے ہیڈنگ سے جو مضمون ”پکارو“ مطبوعہ ۲۹ جولائی میں دیکھا ۔ آپ نے جس متانت سے جواب دیا ہے اس کو پڑھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی ۔ آپ کے اس مضمون کے متعلق میرا ایک سوال ہے ۔ کوئی زبان بغیر سکھائے نہیں آسکتی یہ مسلم امر ہے ۔ اور ابتدائے آفرینش میں ہزار ہا ان کی تعداد میں انسان پیدا ہوئے ۔ تو سب گونگے ہوئے جیسا کہ ایک بچہ گونگا پیدا ہوتا ہے اور بعض کی تعداد کو نہیں سمجھ سکتا اگر وہ کل بچے خواں کر رکھیں تو کم از کم دس برس کا زمانہ اسواسطے پیدا ہونا چاہئے ۔ اتنے دن تک وہ لوگ کس قانون پر چلے اگر کچھ وحشیانہ تو اٹھ دس برس تک وید نگی رہے مثال وقت جب پیدا ہوئے ابتدا دنیا سے ہی اور اسمیں تمام منتر دنیا قیامت تک کو موجود ہیں اور سنسکرت زبان مکمل اور سب زبانیں غیر مکمل ہیں تو مہربانی کر کے ہمارے آریہ بھائی تحریر فرماویں کہ جو نئی اسوقت نئی ایجاد تحقیق ہوئی ہیں انکو سنسکرت میں کس نام سے پکارا گیا ہے اگر کوئی پیتل چاندی سونے کو کسی نام سے پکارا جاتا ہے تو ٹین دھات کو سنسکرت میں کس نام سے پکارا گیا اور غیر مکمل زبانوں کی طرح نیا نام ایجاد کرنیکی ضرورت ہے ۔ اگر ہمارے آریہ بھائی اسکا جواب دیں تو اخبار اہل حدیث میں وہ جواب ضرور چھاپ دینا ۔ تاکہ میں دیکھکر سنسکرت زبان کی تکمیل اور ویدوں کی ابتدائے آفرینش سے ہونیکا قائل ہو جاؤں ۔

راقم فدوی از خریداران اہل حدیث

## ہندو ۔ آریہ اور عیسائی وغیرہ اقوام میں بھی ختنہ کا رواج ضرور ہونا چاہئے

(از جناب ڈاکٹر ... صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر امرتسری)

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم ۔ آج پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۱۰ء ۔ اول صفحہ پر ڈاکٹر ... صاحب کا مضمون در باب تردید ختنہ پڑھا جس میں آپ لکھتے ہیں کہ ختنہ کا چمڑا کاٹنے سے حس کم ہو جاتی ہے ۔ پھر تحریر کرتے ہیں کہ ختنہ کرنے سے انسان بجائے

چار عورتوں سے جماع کر سکتا ہے ۔ پھر فرماتے ہیں کہ چنگے بھلے آدمی کو ختنہ کر کے ۲ ۔ ۳ ماہ کیوں اٹکو رکھنا ۔ وغیرہ

جناب اڈیٹر صاحب میں سخت حیران ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ لفظ کونسی میڈیکل کتاب میں دیکھے ہیں ۔ یا اپنے ہی تجربہ میں آزمائے ہیں ۔

اول حس کم ہونے کی شکایت کبھی کسی ختنہ شدہ سے نہیں سنی گئی ۔ دوم ختنہ کیا ہوا آدمی اور بغیر ختنہ جماع کرنے میں یکساں ہیں ۔ سوئم ختنہ کیا ہوا جوان آدمی ایک دو ہفتہ میں اچھا ہو جاتا ہے ۔ اور بچہ دو تین یوم میں ۔

ختنہ کے چمڑہ کی بیماریوں میں سے سب سے بڑی عام بیماری فائی موسس (Phimosis) ہے ۔ یہ دو قسم کا ہے ۔ اول (congenital) پیدائشی ہے ۔ دوم (acquired) خود حاصل کیا ہوا ۔

اول قسم کی مثال عرصہ تین یوم کا ہوا ہے کہ ایک مسلمان زرگر میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے ۔ لیکن پیشاب نہیں اترا ۔ اور ختنہ کے چمڑہ میں کوئی سوراخ نہیں ۔ ہدایت کیگئی کہ ختنہ کرا دو ۔ پیدائش سے بارہ گھنٹہ بعد ختنہ کیا گیا ۔ پیشاب اسی وقت اتر آیا ۔ اور لڑکا دو تین یوم میں اچھا ہو گیا ۔ اگر ختنہ نہ کیا جاتا تو بس لڑکے کی زندگی ختم تھی ۔

دوسری قسم کی مثال ۔ عرصہ چھ ماہ کا ہوا ہوگا کہ ہندو رئیس نے مجھکو گھر پر بلا بھیجا ۔ جب میں وہاں گیا تو اس نے کہا کہ میرے عضو تناسل پر بہت ورم ہے ۔ ملاحظہ پر ایسا ہی پایا ۔ علاج کرنے سے ورم اتر گیا ۔ لیکن حشفہ ننگا نہیں ہوتا ۔ سمجھایا کہ ختنہ کرا دو بہت جلد اچھے ہو جاؤ گے ۔ چنانچہ دوسرے دن سول سرجن کو بلا کر ختنہ کروایا گیا ۔ اور وہ عرصہ ۵ ایام میں اچھا ہو گیا ۔ اب بالکل راضی ہے ۔

جناب اڈیٹر صاحب اس قسم کی فائی موسس میں اگر ختنہ نہ کیا جاوے ۔ تو یہ خراب ہو کر اور سخت بیماری میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کے واسطے عضو تناسل جڑ سے کاٹنا پڑتا ہے ۔ (amputation penis)

یہ عمل جراحی میں نے بھی کئی ایک ہندو بیماروں پر کیا تھا جبکہ میں ملازمت میں تھا ) اور اب بھی عرصہ تین ماہ کا ہوا ہے ... ایک ہندو ... پر ہوتے دیکھا ۔

ان واقعات کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جتنے لوگوں کو یہ بیماری جس سے رہائی حاصل کرنے کیلئے سارا عضو تناسل کٹوانا پڑتا ہے ۔ لاحق ہوتی ہے ۔ وہ ہمارے بھائی ہندو وغیرہ ہی ہوتے ہیں ۔ جنکو ختنہ نہ کرانے کے باعث اس مصیبت کا

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ مسلمان لوگ جنہیں فتنہ کا ہمیشہ سے دستور ہے، تو اس نیازی کا نام تک سے نہیں جانتے۔

پس چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اپنی برائی بھلائی کی تمیز کر سکتا ہے اس لئے سیرتی بحث میں فتنہ کا رواج ہر ایک قوم میں ہونا چاہئے۔ تاکہ اس عظیم الشان نقصان سے جو بلا فتنہ لوگوں کو پہونچ رہا ہے نجات ملے۔

## ہمارے قدردان

اکثر تو نہیں۔ البتہ فی صدی ۲۔۳ ہمیشہ شاکی رہتے ہیں کہ اخبار وقت پر نہیں پہونچتا۔ بلکہ سرے سے پہونچتا ہی نہیں۔ ایسے احباب کی خاطر بارہا لکھا گیا کہ دفتر سے اخبار برابر بھیجا جاتا ہے۔ خدا نخواستہ دفتر والوں کو کسی خاص شخص سے کوئی رنج نہیں کہ نہ بھیجا جائے دوسری بات بھول چوک ہو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیا ممکن ہے چند ایک صاحبوں ہی کے حق میں ہر ہفتہ بھول چوک ہوا کرے اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ ڈاکخانہ مکتوب الیہ ہی میں کوئی راز پنہاں ہے پس اسکا علاج وہی ہے جو مکتوب الیہ آسانی کر سکتے ہیں کہ اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں وہ شکایتی چٹھی لکھا کریں کہ ہمارا پرچہ فلاں نام کا نہیں آتا یا وقت پر نہیں آتا۔ امرتسر کے ڈاکخانہ کی مہر دیکھ کر حساب لگا لیا کریں کہ اتنے وقت میں آسکتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ وقت لگا ہو۔ تو شکایت صحیح ہوگی نہیں تو غلط۔ بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ ملک کے ہر حصے کے اخبار الگ الگ دنوں میں ڈاکخانہ پہونچائے جائیں تو یہ غلطی نہو۔ شاید انہیں معلوم نہیں کہ علاوہ اپنی تکلیف کے ڈاکخانہ کا قانون بھی ایسا کرنے سے مانع ہے۔

## غزل

### در توصیف حدیث رسول مجید

(از منشی عبدالرحمن صاحب موحد)

ہم زبانِ شوق سے پڑھتے ہیں بس فرمانِ حدیث — کیوں نہو مرغوب؟ ہے اسلام کا زیور حدیث
اہل بدعت کے لئے یہ ہے ستم قاتل جان لو — اہل سنت جانتے ہیں جان سے خوشتر حدیث
بھاگتے ہیں نام سے اسکے گریزاں رات دن — انکے حق میں ہے سنان و تیر اور خنجر حدیث
کیوں کریں فخر اپنی قسمت پر نہ ہم اے غافلو؟ — دیکھئے نعمت یہ ہمکو اپنے پیغمبر حدیث
اہل ایمان پاتے ہیں اس سے حلاوت دمبدم — ہے نبات و شہد و قند مصر سے بڑھکر حدیث
جو کرے انکار اس سے ہے وہ مردود و خبیث — ہے کرم تیرا یہ تو خالق اکبر حدیث
صوفی و ملا کہاں اور یہ مقولوں سے کہو — حیف انپہ علم پہ ہے ترجیح کا جو ہر حدیث
ظلمت بدعت تو اس سے ہوویگی کافور بس — ہے ضیاء مہر انور سے یہ افزوں تر حدیث

ہے موحد کی دعا اللہ سے ہر دم یہی۔
ہو ترقی رات دن جاوے پڑھی گھر گھر حدیث

## ولہٗ ایضاً

### مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

خدایا توئی شاہ بندہ نواز — حکیم و قدیر و ہم کارساز
الٰہی توئی رب آمرزگار — ترحم تو بر من کن اے کردگار
منم بندۂ عاجز و شرمسار — حزین و ملول و عصیان شعار
پشیمانم از کردۂ خویشتن — بمن توبہ بخش اے حق ذوالمنن
ندارم بجز توشۂ روزِ حشر — تالم چگونہ شود روز حشر
نہ طاعت عبادت نہ ورد و نہ ذکر — چگونہ شود حالم اینست فکر
فتادم بگرداب حرص و ہوا — برآری ازیں ورطۂ پُر بلا
سخم تنگ از دست دیو لعین — بکن رحم یا ارحم الراحمین
بسے آرزو نفس سرکش مرا — بسوئے سعادت تو برکش مرا
پناہے ندارم بجز درگہت — سر عجز بنہادہ ام بر درت
شوم ملتجی اے خدائے جہان — ز نار جہنم تو بخشی امان۔
بلرزم ز احوال روز شمار — کہ دارم گناہاں فزوں از شمار
کنم التجا اے خدا بار بار — کہ ہستی خطا بخش و ہم عفو بار
دعائے کنم از تو با حال زار — عطا پاش بر من خطا در گذار
بتابی دلم اندرونِ ناصواب — کہ رسوا نگردم بہ یوم الحساب
ز دنیام از کار و دنیا تمام — نفورم بدار اے شہ ذوالکرام
گناہم ببخش اے خدائے کریم — لطیف و رؤف و غفور و رحیم
مقامے بیابم بزیر لوا — شفیعم شود احمد مجتبیٰ

دعائے موحد بکن مستجاب
بحق جناب رسالتمآب۔

**درخواست منظور** مولا بخش نگریز سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی درخواست ایکسال اخبار مفت کے لئے جناب میر خاں محراب خاں سوداگر ناگپور کلاں نے منظور فرما کر جاری کرا دیا۔ جزاہ اللہ

الہامی کتاب - قرآن شریف اور دیگر الہامی کتب پر مفصل بحث - قرآن شریف کی فضیلت - قیمت ۱۰/ - منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرو

# فتاویٰ

**سوال نمبر ۲۸۰**- ہمارے یہاں اس شہر میں مختلف جماعتیں ہیں یعنی حنفی اور شافعی اور امام شافعی مذہب رکھتا ہے اور دونوں جماعت نصف نصف ہیں۔ اس صورت میں رمضان شریف میں وتر کی نماز پڑھنے کیواسطے حنفی والے اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے مذہب کی طور ہماری نماز نہ ہوگی۔ اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

**سوال نمبر ۲۸۱**- تلاوت قرآن میں سجدہ دیکر سلام دینا یا نہ دینا۔

**سوال نمبر ۲۸۲**- بعضے لوگ دعا قنوت کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں کہ خواہ مخواہ صبح ہی کا میں پڑھنا نہیں۔ بلکہ کسی بھی وقت پڑھنا۔ مقرر معین نہ کرنا۔ ہم تو صبح کے وقت ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں۔ مخالفوں کا یہ اعتراض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کے لئو کافروں کے پڑھا کرتے تھے۔

**سوال نمبر ۲۸۳**- واضح باد کہ ایک جماعت یعنی چند آدمی تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے سو آدمیوں میں ایک آدمی قابل امامت کے تھا۔ اور ان جماعت والوں نے اُن سے عاجزی کی کہ آپ آگے پیش امام ہوجاویں۔ تاکہ نماز ہوجاویں۔ اور دوسرا کوئی قابل آدمی نہ تھا۔ وہ شخص نے نفرت امام سے کی۔ اور ساتھ حقارت کے کہا کہ یہ پیشہ ہمارا نہیں ہے تو پھر وہ آدمی کون قرآن و حدیث سے کیا حد اس کے اوپر ہے اور وہ شخص حنفی مذہب رکھتا ہے۔

**سوال نمبر ۲۸۴**- بعد جمعہ کے مصافحہ کرنا یا نہیں۔

**سوال نمبر ۲۸۵**- امامت عورت کی انکو خاوند نے کرنا یا نہیں۔

(از وری برگ افریقہ)

**جواب نمبر ۲۸۰**- حنفیوں کو شافعیوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی تامل نہ کرنا چاہئے۔ فقہ کی معتبر اور مستند کتاب ردالمحتار میں حنفی کو شافعی کی اقتدا جائز لکھی ہے۔

**جواب نمبر ۲۸۱**- تلاوت قرآن میں سجدہ دیکر سلام دینا کچھ ضروری نہیں بلکہ صرف سجدہ کرنا ہے۔

**جواب نمبر ۲۸۲**- دعا قنوت صبح کی نماز میں شافعیہ جو ہمیشہ لازمی طور پر پڑھتے ہیں لازمی کا ثبوت تو نہیں البتہ ہر وقت نزول کسی بلا مثلاً قحط۔ وبا وغیرہ کے جس وقت کی نماز میں پڑھے جائز ہے۔ ترمذی میں روایت ہے کہ جو پڑھے وہ بھی اچھا ہے۔ جو نہ پڑھے وہ بھی برا نہیں۔ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ کا فرقہ پر بددعا کی تھی جنہوں نے دغا سے ستر قاری اصحاب کو قتل کر دیا تھا۔ پھر ہر قسم کی بد دعا کسی پر نہیں کی۔

**جواب نمبر ۲۸۳**- شخص مذکور نے بہت برا کیا۔ ایک تو امامت نماز کے فعل کو حقیر جانا جو انبیاء علیہم السلام کا کام ہے۔ دوم حکم شرعی سے رو گردان ہوا کیونکہ قابل امامت کو امامت کرانے کا حکم ہے۔ اسلئے شخص مذکور کو بہت جلد توبہ کرنی چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ آجکل مسجدوں کی امامت ایک رذیل پیشہ ہو رہا ہے مگر برائی اُن لوگوں کی ہے جو امامت کو ناجائز طریق سے ذریعہ معاش بناتے ہیں۔ محض نماز کی امامت کرانا برا نہیں بلکہ سنت انبیاء ہے۔

**جواب نمبر ۲۸۴**- مصافحہ عام طور پر سنت ہے۔ جب ملے سلام کے بعد مصافحہ کرے مگر مخصوص جمعہ یا عید کے لحاظ سے کوئی حکم نہیں۔ اگر عام نیت سے کرے خواہ جمعہ ہو یا نہ تو عام معنا سے جائز ہے۔

**جواب نمبر ۲۸۵**- امامت عورت کی خاوند کو کرنی جائز ہے۔ مگر عورت ساتھ ملکر نہ کھڑی ہو۔ بلکہ ایک صف کے فاصلہ پر کھڑی ہو۔ خواہ اکیلی ہو۔ تو بھی پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو۔ حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے۔

**سوال نمبر ۲۸۶**- ایک شخص فوت ہوگیا۔ اُس کے وارث تفصیل ذیل ہیں۔

میت

بکر (لڑکا)، زید (لڑکا)، عمرو (لڑکا)، ہندہ (لڑکی)، زینب (لڑکی)۔

ہر ایک کو کیا کیا حصہ ملیگا۔

**سوال نمبر ۲۸۷**- ایک شخص اپنی داڑھی ہمیشہ استرہ سے منڈائی رکھتا ہے اور دوسرا شخص کترائی رکھتا ہے۔ مگر اُس کی داڑھی کے بال بھی منہ کے چمڑا کے ساتھ ہی رکھتے ہیں۔ شرعاً ایسا کرنا جائز ہے یا گناہ ہے۔ اگر گناہ ہے تو دونوں کے لئے برابر ہے یا کچھ کم و بیش ہے۔ جواب قرآن مجید یا صحیح حدیث سے یا کتب معتبرہ فقہ سے ہو۔

السائل بندہ اللہ دتا خاکسار از چک ۶۲ موضع اٹھ نوالی تحصیل خانقاہ ڈوگراں

**جواب نمبر ۲۸۶**- بعد ادائے قرض و اجرائے وصیت جائزہ کل مال کے آٹھ حصے ہونگے۔ دو دو لڑکوں کو اور ایک ایک لڑکیوں کو۔

**جواب نمبر ۲۸۷**- قرآن شریف سے پیغمبروں کی داڑھی کا ثبوت ہوتا ہے لا تاخذ بلحیتی ولا براسی۔ حدیث شریف میں آیا ہے داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو۔ پس دونوں شخص گنہگار ہیں مگر منڈانے والا زیادہ ہے کیونکہ کترانیوالا نمو رکھتا ہے اور یہ نمو بھی نہیں۔

**سوال نمبر ۲۸۸**- زید نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ ایک برس تک عورت

مذکورہ زید کے نکاح میں رہ کر فوت ہوگئی - یا زید نے اسے طلاق دیدی - اور اس عورت کی پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے جسکی عمر ۱۲ سال کی ہے - اب اس لڑکی سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں - دلیل قرآن و حدیث سے عنایت فرما کر فتوے دیں -

(محرر مطبع اہلحدیث امرتسر)

**جواب نمبر ۲۸۸** - زید کا نکاح لڑکی مذکورہ سے ناجائز ہے قرآن شریف میں ہے وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ یعنی جن عورتوں سے تم جماع کر چکے ہو - انکی پہلی لڑکیاں تم پر حرام ہیں -

**سوال نمبر ۲۸۹** - واسطے خوشبو کے مسجد میں لوبان سلگانا کیسا ہے

**سوال نمبر ۲۹۰** - بابرکت کلمات بغرض صحت آسیب زدہ پھول و شیرینی لگانا اور لوگوں کو واسطے تقسیم کر دینا یا کوئی قصیدہ وغیرہ جو شرک سے بری ہو پڑھنا کیسا ہے - جائز یا ناجائز جواب با دلیل ارشاد ہو -

(مولوی عبدالواحد از سری ضلع گونڈا)

**جواب نمبر ۲۸۹** - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے مسجد میں خوشبو کیجاتی تھی - جمعہ کے روز غسل کر کے خوشبو لگا کر آنے کا حکم تو حدیثوں میں بھی آیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں خوشبو کرنا اچھا ہے -

**جواب نمبر ۲۹۰** - سوال کا مطلب اگر یہ ہو کہ حصول صحت کے شکریہ میں ایسا کرے تو جائز ہے - اور اگر یہ مطلب ہے کہ بر وقت کلمات آسیب زدہ کے ایسے کرنے کا کیا حکم ہے تو یہ کام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں - ہاں اگر اس فن کے عامل اسکو مفید کہیں تو بطور دوا کے کر لینا جائز ہے -

**سوال نمبر ۲۹۱** - صحیح بخاری میں وارد ہے کہ ہر ایک زمانہ میں قیامت تک ایک ہی گروہ حق پر رہیگا - سو اگر غیر مقلد کا فرقہ ہمیشہ سے ہو دلیل سے واضح کرو - حدیث دوم حضرت کا فرمان ہے کہ میری امت سب امتوں سے زیادہ ہوگی - مولوی صاحب اگر وہ فرقہ جو کہ جنتی ہے غیر مقلدین کا ہے تو وہ زمانہ حال میں بہت قلیل ہیں - اور سابق کا ثبوت نہیں ہے - دلائل سے واضح کرو -

**سوال نمبر ۲۹۲** - تقلید شخصی کا مانع کون کونسی شئے ہے - مقصود یہ ہے - کہ غیر مقلدین کی ہمیشگی کا ثبوت اپنے اور حضرت تک پہونچا دیں -

(الراقم شیخ کرم الدین از موضع ... تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور)

**جواب نمبر ۲۹۱** - بیشک حدیث میں ایسا آیا ہے مگر اس حق پر ہونے کے معنے یہ نہیں کہ صرف یہی جنت میں جائینگے - بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ لوگ صاف اور سیدھے دین پر ہونگے جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو براہ راست ملا تھا - باقی لوگ بعض بعض زائد بدعات میں مبتلا ہونے کے سبب بعد کسی قدر مواخذہ کے جنت میں داخل ہونگے سب امتوں سے ثلث یا برابر ہو جائینگے - یہ نہیں کہ دنیا کی آبادی کو متعلق یہ خبر دی گئی بلکہ قیامت کو اس قدر تعداد ساری امت محمدیہ کی ہوگی - یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو ما انا علیہ واصحابی ہونگے جو شیخ اسلام یعنی پیغمبر علیہ السلام کی سنت اور صحابہ کرام کی روش پر ہونگے وہ بطریق اولیٰ ناجی ہیں اور جو ذرہ ٹیڑھے ہونگے - وہ بحکم من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ انجام کار مستحق نجات ہونگے پس اہلحدیث کی کمی انکے اہل حق ہونے کے مخالف نہیں بلکہ بحکم وقلیل من عبادی الشکور موید ہے - یہ حدیث میں نہیں آیا - کہ امت محمدیہ سب امتوں سے زیادہ جنت میں ہوگی بلکہ یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تم اس بات سے خوش ہو کہ جنت میں چوتھائی تم ہو - اس پر صحابہ نے خوشی کا نعرہ مارا - پھر حضور نے فرمایا تم اس سے خوش ہو کہ جنت والوں میں ثلث تم ہو - اس پر صحابہ نے پھر خوشی کا نعرہ بلند کیا پھر آنحضرت نے فرمایا مجھکو امید ہے کہ تم جنت میں نصف کے شمار میں ہوگے اس سے زیادہ کا ثبوت نہیں -

**جواب نمبر ۲۹۲** - تقلید کا مانع تمام قرآن شریف ہے خدا فرماتا ہے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ یعنی جو کچھ تم کو خدا کیطرف سے ملا ہے اُسکی پیروی کرو اور اُس کے سوا کسی اور کی پیروی نہ کرو -

**سوال نمبر ۲۹۳** - نوازش بعنایت فرمودہ از جواب سوال ذیل مسرور بخشند - کہ دریں سوال دریں ملک ما یاں بین العلما رفوق الحد اختلاف وقع شدہ است لہذا تاکید کہ بکمال تحقیق جواب فرمایند کہ عندالله ماجور و عندالناس مشکور - مسئلہ ایں است کہ ملک سندھ خراجی است یا عشریہ -

**سوال ۲۹۴** - خراج حق سلطان مسلم ہے باشد یا مطلق (ای دو کان کا فضل)

**جواب نمبر ۲۹۳** - قبل از تعیین ملک سندھ بخراجی یا عشری تعریف خراجی و عشری باید کرد و باید فہمید - و خراج و عشر الفاظ اصطلاحی اند یعنی خراجی آنست کہ از شاہ اسلام برآں حصہ بطور جزیہ مقرر شود کہ مالک آں غیر مسلم باشد عشری آں باشد کہ برآں عشر یا نصف عشر پیداوار مقرر باشد و مالک مسلم باشد - پس بموجب ایں تعریف ملک سندھ در تحویلانہ خراجی و عشری - و درمیان عشری و خراجی نسبت تضاد است نہ تناقض کہ یکے بود ضرور دیگر باشد

**جواب ۲۹۴** - خراج بمعنے مقررہ از بادشاہ اسلام حق آں باشد و بمعنے مقررہ از بادشاہ کافر حق آں باشد ایں حکم واضح است ہیچ خفا نیست -

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** میں اس ہفتہ سوامی درشنانند جی کے لیکچر بڑی خاموشی سے ہوتے رہے یہانتک کہ اشتہار بھی عام طور پر نہ دیکھا۔ مباحثہ مناظرہ تو بڑی بات ہے۔

**امریکہ** میں ایک شخص مسٹر سپنگلر نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے (قادیانی نبی کہاں ہے؟)

**دہلی** کی میونسپل کمیٹی نے گوشت فروشی کے متعلق جو سختی کرنی چاہی تھی۔ وہ مسلمانوں کی فریاد کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے منسوخ کردی۔ الحمدللہ (نامہ نگار از دہلی)

**کرشن قادیانی** نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان (سابق مرزائی) کی بابت ۱۶ اگست کو اشتہار دیا ہے۔ کہ عبدالحکیم خان عذاب میں مبتلا ہوگا۔ (بہت خوب مگر عذاب کی تشریح بھی کردی ہوتی۔ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ آتھم کی طرح کہیں ڈاکٹر موصوف کو بھی روحانی عذاب نہو۔ جو سوائے کرشن جی کے کسی دوسرے کو معلوم نہو سکے)

**حافظ خدابخش** بٹالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ میرا ایک دوست الٰہی بخش نصف رجب میں سفر حج کو جانیوالا ہے۔ حسب تجویز اہلحدیث مورخہ ۱۰ اگست کوئی صاحب رفیق طریق ہوں۔ تو اطلاع دیں۔

**لالہ** منشی رام جی آریہ لیڈر نے جاپان میں آریہ ڈیپوٹیشن جانے کی جو مخالفت کی ہے۔ آریہ اخبار او لگو کوس رہے ہیں۔ سچ ہے فو تحقیق تھی

**سندر سنگھ** ولد جوالا سنگھ و نعدار پنشن نمبر ۲۔ پنشنر عمر ۳۲ سال ساکن پڈارہ تھانہ کاہنا کاچھا تحصیل و ضلع لاہور بخوشی مجمع عام میں مسلمان ہوا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔

**ٹرکی** حکومت کی مجلس شوریٰ آجکل اندنوں قلمرو عثمانیہ میں عام تعلیم کی اشاعت پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ دیگر متمدن ممالک کیطرح وہاں بھی جبری تعلیم جاری ہو۔ آجکل محکمہ سررشتہ تعلیم سے اضافہ مدارس و مکاتب کی بابت معلومات بہم پہنچانے والوں کا شقہ اب طلب کئے ہیں۔

**اس سال** ٹرکی کے شاہی مدرسہ سے ۴۰ طالبعلم اعلیٰ علمی ڈگریاں حاصل کرکے نکلے ہیں۔

**حجاز** ریلوے لین پر حسب ذیل میل ٹرینیں آمد و رفت کرنے لگی ہیں۔ دمشق سے معان کو ہفتہ میں تین بار شنبہ دوشنبہ اور چار شنبہ کو ۸ بجے صبح کے وقت ڈاک کی گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں۔ اور معان سے دمشق تک اتوار سہ شنبہ اور جمعہ کو آتی ہیں۔ (محرم آئندہ تک مدینہ منورہ تک ریل پہنچانے کا تاکیدی حکم ہے)

**سلطان المعظم** نے اس بات کی اطلاع ملنے پر کہ مقام بندرگاہ ینبع میں پینے کے قابل میٹھا پانی کمیاب اور حاجیوں کی تکلیف کا باعث ہے۔ وہاں ایک مشین روانہ فرمائی ہے۔ جسکے ذریعہ سے سمندر کا کھارا پانی مقطر کرکے پینے کیلئے شیریں پانی تیار کیا جائیگا۔ تقطیر آب کی خدمت نہر زبیدہ کی کمیشن کو سپرد ہوئی ہے۔

**افسوس** ہے کہ پنجاب کی نہری نو آبادیوں کی کاشت کپاس پر کیڑا پیدا ہوگیا ہے۔ یہ کیڑا صرف کثرت بارش ہی سے ضائع ہو سکتا ہے۔ لیکن بکثرت بارش ہونیکی امید نہیں۔

**دہرہ دون شملہ** میں بکثرت بارش ہونے سے شہر میں سیلاب آگیا بیشمار مکانات مسمار اور سینکڑوں آدمی بے گھر ہوگئے موجودہ فصلیں پانی میں ڈوب گئیں۔ انکو سخت نقصان پہنچا۔ (خدا کی شان امرتسر لاہور میں کمی)

**کثرت** بارش کی وجہ سے کالکا شملہ ریلوے کی حالت ابھی تک قابل اطمینان نہیں ہوئی۔ ٹرینوں کی آمد و رفت رکی ہوئی ہے ابھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ شملہ اور کالکا کے درمیان باقاعدہ ٹرینیں کب آنے جانے لگینگی۔

**پانڈیچری** میں ہیضہ اور چیچک کی سخت وبا پھیل رہی ہے اور بکثرت لوگ مر رہے ہیں۔ (امرتسر میں بھی ہیضہ نمودار ہے خدا عافیت بخشے)

**سمالی لینڈ** کے دیوانہ ملا نے علاقہ اغادین کی قوم دارقاروں پر چھاپہ مار کر ایک ہزار سے زیادہ آدمی قتل کر ڈالے اور دس ہزار اونٹ چھین لئے۔ (واہ دیوانہ بکار خود ہوشیار)

**کلکتہ** میں پندرہ ماہ حال کو بکثرت بارش ہوئی سو دو گھنٹہ تک بازاروں میں چلنا پھرنا بند رہا۔

**محمد سرور** صاحب موضع بھیمبر ضلع جہنگ ... علاقہ ... بھی حج کو جانیوالے ہیں۔ اور رفیق طریق کے متلاشی ہیں۔

# سامانِ تندرستی

**برقی سٹ** اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے۔ جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون پیدا ہوتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپے پانچ آنہ

**معجون تیرہ رتن** نزلہ کھانسی ضعف دماغ اور نسیان کے دفع کے لئے از حد مفید ہے۔ طالبعلموں وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسے ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت [illegible]

**ممسک جریان** اس دوائی کے استعمال سے جریان ہمیشہ کے لیے بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بستہ ہو کر گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) مع محصول [illegible]

**مومیائی مقوی باہ** یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ سوزاک۔ جریان منی کو دفع کر کے منی کو گاڑھا کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ایک رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کر دیتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ کمزور ہو اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا بے حد علاج ہے۔ وید اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی خالص اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو ایکدفعہ آزما کر فائدہ اٹھایئے۔ قیمت فی چھٹانک [illegible] جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی [illegible] مع محصول

**صغر سنی شادی** کے نقصانات اور منزے سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل [illegible] ضرور مطالعہ کرو۔ قیمت [illegible]

المشتہر
پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ [illegible]

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زرین [illegible] " [illegible] " "
" ادھ شہی [illegible] " [illegible] " "
ازاربند سوتی [illegible] " [illegible] " "
" ریشمی [illegible] " [illegible] " "
تھان گرون باریک دھوتا [illegible] "
جوتہ ساخت لودیانہ [illegible] " [illegible] "
" [illegible] " [illegible] "
جراب دستانہ اونی [illegible] " [illegible] "
جراب دستانہ سوتی [illegible] " [illegible] "
رومال سوتی [illegible] " [illegible] "
فوجی زین خاکی [illegible] " [illegible] "
صافہ [illegible] سادہ [illegible] " [illegible] "
" خاکی [illegible] " [illegible] "
زنگین [illegible] " [illegible] "
دری [illegible] " [illegible] "
" فرشی فرمائش [illegible]

کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زرین [illegible] " [illegible] " "
رومال ریشمی [illegible] " [illegible] " "
کمبل ولیسی [illegible] " [illegible] "
" فوجی چارپائیہ [illegible] " [illegible] "
لوئی سفید [illegible] " [illegible] "
پٹی ولیسی اونی [illegible] " [illegible] " فی جوڑہ
" پشمینہ [illegible] " [illegible] " "
" سرج [illegible] " [illegible] " "
" بڑھیا [illegible] " [illegible] " "
" برائے کوٹ تھان [illegible] " [illegible] گز
چادر پشمینہ [illegible] " [illegible] "
بنیان و پاجامہ اونی [illegible] " [illegible]
" سوتی [illegible] " [illegible] "
جوتہ و دستانہ [illegible] " [illegible] "
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی ہتھیار پیٹیاں کرنیلے میڈل رین بٹن بیجار سوتی و زرین بیج اونی و سنہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودیانہ

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپ کر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352

## اخبار اہلحدیث

مقام اشاعت امرتسر (پنجاب)

نمبر ٤٣ | مطبوعہ جمعہ ١٠ رجب المرجب ١٣٢٤ ہجری مطابق ٣١ اگست ١٩٠٦ء یوم جمعہ | جلد ٣

### شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـه

والیان ریاست سے " ـه

رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ

عام خریداروں سے " عـاـر

" چھ ماہ کیلئے ـبر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

### اُجرت اشتہارات

سو فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ہر طرح خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی لی جاوے ضروری ہو

(۲) بیرنگ خطوط وصول نہیں ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

## تفسیر ثنائی کے شائق غور سے پڑھیں

تفسیر ثنائی اردو میں قرآن شریف کی تفسیر ہے علاوہ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کی عمدہ طرح سے تردید کیگئی ہے جسکو علماء اسلام نے پسند کر کے اپنی اپنی عمدہ رائیں دی ہوئی ہیں چار جلدیں ۱۲ پاروں تک طبع ہو چکی ہیں اب پانچویں جلد کا انتظام ہو رہا ہے۔ مگر چونکہ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسلئے تجویز ہے۔ کہ ایک مہینہ یعنی اخیر ستمبر تک تفسیر ثنائی کی قیمت میں رعایت کیجاوے فی الحال چاروں جلدوں کی قیمت چھ روپیہ ہے لیکن جو صاحب اخیر ستمبر تک خریدینگے۔ ان سے چاروں جلدوں کی رعایتی قیمت چار روپیہ لیجاویگی محصولڈاک ۸ر علاوہ۔ پس شائقین اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔ تفسیر خریدنے کے علاوہ آئندہ جلد کی طبع میں جو امداد پہنچیگی۔ اس میں بھی ثواب کے مستحق ہونگے۔

(ابو الوفاء)

---

## ویدوں کی ابتداء

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں اسکے متعلق ایک مضمون پڑھ چکے ہیں جس کے جواب کیلئے وعدہ کیا گیا تھا ناظرین گذشتہ پرچہ کو سامنے رکھکر پڑھینگے تو مزید لطف ہوگا۔

---

ڈیر ایڈیٹر پرکاش! تسلیم۔ میرے مکرم پنڈت مہنداس بی اے نے میرا جواب ۲۰ جولائی کے پرکاش میں دینو کی کوشش کی ہے میں ذریعہ اسکو کہیں سفر میں تھا۔ ۱۲ جولائی کو آن کر دیکھا۔ میں پنڈت جی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت سے مواقع پر خوب کوسا ہے اگر میں یہ کہوں کہ انکے مضمون کا خلاصہ ہی یہ ہے۔ کہ میں جاہل ہوں بے علم ہوں سنسکرت سے ناواقف ہوں۔ تو غالباً یہ انتخاب بہت زیادہ غلط نہ ہوگا۔ حالانکہ میں اسکی غلطی تو نہیں کہتا۔ بلکہ غلط فہمی کہتا ہوں۔ کہ آپ جس وجہ پر مجھ سے ایسے کبیدہ خاطر ہیں۔ وہ محض غلطی ہے۔ ایک تو یہ بار بار کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نام کے ساتھ "صاحب" کا لفظ لکھا۔ جس پر آپ نے اتنا زور دیا کہ ایڈیٹر صاحب کو بیچ میں ہو کر اصلاح کرنے کی ضرورت پڑی حالانکہ وہ اصلاح بھی صحیح نہیں۔ بلکہ اصل قصہ یہ ہے۔ کہ میں اپنا دستخط خاص اصطلاح (ص) کیا کرتا ہوں۔ اسی دستور سے مضمون مرسلہ میں بھی یہی دستخط تھا (ابو الوفاء ص) جسکو پرکاش کے کاتب یا ایڈیٹر نے (ابو الوفاء صاحب) سمجھا اور اسی طرح لکھدیا۔

پس پنڈت جی کو بات ہاتھ آ گئی لگے کاملوں کو کام سیاہ کرنے۔ بات جو اتنا

کا یہ کہنا ٹھیک ہے کہ مضمون میرے قلم کا لکھا ہوا نہیں ہوتا۔ بلکہ میری طرف سے نقل کیا جاتا ہے۔ میں لکھکر محرر کو نقل کیلئے دیتا ہوں پھر دستخط کر دیا کرتا ہوں۔ آگے آپ نے ایک بات میں پنڈت جی نے مجھے علم منطق سے جاہل بنایا ہے۔ خیر اس کا تو مجھے رنج نہیں۔ اور ہونا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ سوامی جی تو ویدوں کے منکر کو دہریہ کہتے ہیں۔ اگر آپ نے مجھکو یہ القاب بخشے تو کونسا عجب ہو یہ تو آریہ سماج کا نمونہ ہے مگر افسوس ہو تو یہ ہے۔ کہ آپ خود علم منطق سے ایسے دور ہیں جیسے آفتاب زمین سے۔ دیکھئے تو آپ کیا فرماتے ہیں کہ "مولوی صاحب ذرا آنکھیں کھولکر اس اقتباس کا مطالعہ کریں۔ کیا میں نے جھوٹ تو ہی نہیں تحریر کر دیا۔ کہ ایک ہی وقت بہت سے مضامین پر بحث نہیں ہو سکا کرتی۔ اسکا نام عام اصول نہیں رکھو گے؟ اگر اس تحریر میں آپ کا نام پایا جاتا ہے۔ تو اس وجہ سے نہیں کہ آپکو خاص طور پر ملزم قرار دیا گیا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اس عام اصول کا اطلاق آپ پر بھی ہوتا ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ نے منطق کی کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عام نتائج کا اطلاق خاص افراد پر کیا جاوے۔ تو بھی عام نتائج عام ہی رہتے ہیں" (پرکاش ۲۰ جولائی صفحہ کالم ۲)۔ اس عبارت کے اصل مضمون میں جو آپ کی غلطی ہے۔ اسکا اظہار تو میں کیا کروں۔ وہ تو سابقہ مضامین میں ناظرین دیکھ چکے ہونگے۔ یہاں پر صرف آپ کی منطق دانی کا اظہار کرتا ہوں کہ پہلے تو آپ اپنے کلام کو عام اصول لکھتے ہیں۔ پھر اسی کو عام نتائج فرماتے ہیں۔ حالانکہ نتائج اور اصول میں اصل اور فرع کی نسبت ہے۔ اصول سے نتائج حاصل کئے جاتے ہیں۔ نہ کہ نتائج خود اصول ہوتے ہیں۔ مگر آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اصول اور نتائج ایک ہی ہیں۔ اسی لئے تو پہلے اصول بولا ہے۔ پھر اسی کلام کو نتائج سے تعبیر کیا ہے۔ اور منطق نہ جاننے کی ڈانٹ مجھے بتلائی ہے آہ ؎

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہیں
مجھکو کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا نہیں

اسی طرح اور بھی بہت سے عنایات جناب کے اس خاکسار پر بیجا ہیں۔ مگر چونکہ آپ بار بار ادہر ادہر کی باتوں کے جواب دینے سے منع کرتے ہیں (گو یہ باتیں آپ نے خود ہی شروع کیں اور خود ہی اسکے مؤید ہیں) اس لئے میں بھی ان سے درگذر کرتا ہوں اور اصل مضمون پر آتا ہوں

(اصل) سوال دراصل ایک ہی تھا۔ مگر آپ نے خواہ نخواہ میرے ذمہ تین لگا

ہیں۔ اس لئے میں بھی آپ کی اس مہربانی کو رد نہیں کر سکتا۔ لہذا میں ان تینوں سوالوں پر گفتگو کرتا ہوں۔

**سوال اول**:۔ ملہمان وید کی سوانحعمری کا علم۔ اس کا جواب پنڈت جی نے بالکل نفی میں دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ سوانحعمریاں تیار کرنا موجودہ تہذیب کا دستور ہے آپ کے کتنے بزرگوں کی سوانحعمریاں موجود ہیں پہلے بابا آدم اور اسکی چند پشتوں کا ہی خیال کریں۔ کن کن کی سوانحعمریاں آپ پیش کرینگے (پرکاش ۲۰ جولائی)

اسکا مطلب صاف ہے کہ ملہمان وید کی سوانحعمری کا ثبوت آریہ سماج کے پاس کوئی نہیں ہے۔ سو بات کہ مسلمانوں کے پاس بابا آدم کی سوانحعمری کا ثبوت نہیں نہ سہی اس سے ہمارا کیا نقصان؟ ہم کوئی بابا آدم کی الہامی کتاب آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں؟ کہ ہمیں ان کی سوانحعمری معلوم نہ ہونے سے کوئی نقصان ہو۔ جناب من۔ جب آپ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ملہمان وید کن خیالوں کے تھے۔ کن اخلاق کے تھے؟ یہانتک کہ وہ اپنے الہام پر خود بھی عامل تھے یا نہیں تو میرے خیال میں آریہ سماج کی یہ ریگ کی دیوار بہت روز تک نہ ٹھیرے گی کیا ہوا موجودہ نسل نے کسی وجہ سے انکار نہ کیا۔ لیکن آخر ایک زمانہ آویگا۔ اس مسئلہ پر غور کرنے والے

**سوال دوم**:۔ یہ [illegible]

کہ آریہ سماج کا خیال ہے۔ کہ وید اور زبان ایک ساتھ نازل ہوئے تھے اس لئے میں نے اس سوال کی توضیح خود ہی کر دی تھی کہ بقول سماج جب ویدوں کا الہام ہوا۔ تو اسی الہام سے زبان جاری ہو گئی تھی۔ اسوقت چار شخصوں نے جو حاضرین کو ان ویدوں کا سنانا شروع کیا۔ اور زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی۔ صرف ویدوں کے الفاظ ہی سکھلائے یا کوئی اور لفظ اس کے سوا سکھلائے تھے۔ اگر نہیں تو ان کی ضروریات ویدوں کے الفاظ ہی سے پوری ہو جاتی تھیں؟ کیا زبان سنسکرت کے الفاظ ان رشیوں نے انکو کیسے سمجھائے تھے۔ اور خود بھی کیسے سمجھے تھے۔ (وغیرہ دیکھو مضمون سابق) میری اس توضیح پر پنڈت جی یہ پھبتی اڑاتے ہیں۔ کہ ناظرین خود ہی انصاف کریں۔ کہ مولوی صاحب پوچھتے۔ تو یہ ہیں کہ زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام اور توضیح یوں کرتے ہیں کہ وید اور زبان کا الہام یکبارگی ہوا۔ آپ کو آریہ سماج کا عقیدہ معلوم ہے۔ تو آپ عقیدہ پر اعتراض کریں۔ مگر آپ تو عقیدہ



ahmadimuslim.de

دریافت کرنا چاہتے تھے۔ (دیکھو پرکاش ۳ جولائی) خوب کہی۔ آریہ سماج کا عقیدہ تو بیشک معلوم تھا۔ مگر ممکن تھا کہ آپ اپنی ذاتی تحقیق سے یا کسی خاص وجہ سے میرے بتلائے ہوئے عقیدہ کی تفہیم نہ کرتے۔ اس لئے میں نے آپ ہی سے کہلانا چاہا تھا۔ اور توضیح میں اصل سوال کو بھی صاف کر دیا۔ تو کیا گناہ کیا۔ خیر بہرحال پنڈت جی نے اسکا جواب دیا کہ زبان اور وید ایک ساتھ نازل ہوئے۔ رشیوں نے ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ سنسکرت کے معانی اور صرف و نحو کے قواعد سیکھے اور جو خود زبان سنسکرت کے عالم اور رشی تھے انہوں نے دوسروں کو بھی زبان سنسکرت سکہا کر ان پر مطالب وید بخوبی ظاہر کر دئیے۔ (۳ جولائی) چونکہ یہ جواب کافی نہ تھا بلکہ یوں کہئے کہ اس جواب سے اصل سوال کو ایک گونہ قوت ہو گئی۔ اس لئے پنڈت صاحب کو اور جواب کی ضرورت خود ہی محسوس ہوئی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اگر مولوی صاحب نے سنسکرت گرامر یا زبان سنسکرت کی بناوٹ کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو وہ ہرگز ایسا اعتراض یا سوال پیش نہ کرتے۔ مولوی صاحب کو واضح ہو۔ کہ زبان سنسکرت کے الفاظ محدود اور متعدد نہیں ہیں بلکہ الفاظ سنسکرت کے مادے یعنی مصادر وغیرہ مقررہ تعداد کے ہیں۔ سنسکرت گرامر کے ماہرین جتنے لفظ چاہیں مادوں سے خود بخود بنا سکتے ہیں۔ رشیوں کے مطالب کیواسطے ویدوں کے الفاظ کافی سے بھی زیادہ تھے۔ کیونکہ الفاظ سنسکرت کے مادوں کی تعداد ویدوں کے الفاظ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ چونکہ چاروں رشی ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ کے مادوں سے آشنا اور ویاکرن کے ماہر ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے حسب ضرورت مادوں سے نئے الفاظ بنا لئے۔ اور لوگوں کو سکہائے۔ وہ لوگ گرامر وغیرہ پڑھ کر خود بھی الفاظ بنا لینے کے قابل ہوئے ان چار رشیوں کے سوائے اور کسی کو ویدوں یا زبان سنسکرت کا الہام نہیں ہوا اور نہ ہی کسی ایسے الہام کی بعد ازاں ضرورت تھی۔

**ناظرین:-** ذرا پنڈت جی کی گفتگو خوب غور سے سنئے۔ میں آپ کی خاطر پنڈت جی کی تقریر کو فقروں میں ادا کرتا ہوں۔

(۱) فقرہ اوّل زبان سنسکرت کے مصادر محدود ہیں۔ مگر الفاظ محدود نہیں۔

(۲) رشیوں نے مادے بذریعہ ایشوری تعلیم سنسکرت کی گرامر (صرف نحو) وید میں سے سیکھی تھی۔

(۳) سنسکرت گرامر کے واقف جتنے الفاظ چاہیں مصادر سے بنا لیتے ہیں۔

(۴) رشیوں کے مخاطب بھی سنسکرت گرامر سے واقف تھے۔ بس یہ چار فقرے آپ کی تقریر کا لب لباب ہیں۔ گو آپ کے چاروں فقرے بجائے خود بحث طلب ہیں لیکن اگر میں ان چاروں کو صحیح بھی مان لوں۔ تو میرے سوال سے ان کو اتنا بھی تعلق نہیں جتنا کہ کسی مولوی صاحب نے کسی بے نماز سے کہا۔ کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے اس نے کہا سنئے ایک دفعہ دعوت کر دی تھی۔ تو تمکو نماز کا سوال دیا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا اسے میرے سوال سے کیا تعلق ہے۔ بولا تعلق ہو یا نہ ہو۔ مگر بات سے بات نکل آتی ہے۔ یہی حال پنڈت جی کی اس ساری تقریر کا ہے۔ میرا سوال تو یہ تھا کہ رشیوں نے جو حاضرین کو ویدوں کو سنانا شروع کیا اور زبان سنسکرت سکہائی۔ تو کیسے سکہائی۔ اس اعتبار سے ساری گفتگو کا مدار آپ کے فقرہ نمبر ۴ پر ہے کہ رشیوں کے مخاطب جب سنسکرت گرامر سے واقف ہو گئے تو کیسے ہو گئے۔ رشیوں نے ان کو گرامر کیسے سکہلائی تھی۔ اور وہ رشیوں کی تعلیم کو کیسے سمجھ سکتے۔ اسکا ثبوت آپنے آج تک نہیں دیا۔ اگر دیا ہو تو براہ مہربانی حوالہ دیکر پھر اس مضمون کو نقل کر دیجئے میں غور کرونگا۔ مگر میں آپ کی توجہ ایک طرف دلانے کیلئے آپ ہی کے الفاظ نقل کر دیتا ہوں۔

"**ادہر ادہر دہلکنے کی بجائے باقاعدہ بحث کرنا سیکھیں**" پرکاش ۳ جولائی صفحہ ۱۰ کالم ۲۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو خطرہ ہے کہ میں بلاوجہ چاروں فقروں کی تردید میں مصروف ہو جاؤں۔ پھر آپ کا کام اور بھی الجھ جائیگا۔

**سوال سوم:-** یہ تھا کہ جن لوگوں کو ملہمان وید نے وید سنائے ان کو ملہمان کا یقین کیونکر آیا کہ یہ واقعی ملہم ہیں۔ اس سوال کے جواب میں پنڈت جی بیچارے بہت خفا ہوئے ہیں۔ کہیں منطق سے ناواقف کہیں علم تاریخ سے جاہل فرماتے ہیں۔ جنکی بابت میں شکریہ کیا ہی کرتا ہوں۔ مگر افسوس کہ علم تاریخ سے مجھے تو ناواقف لکھا۔ لیکن خود بھی کوئی جامع مانع تعریف علم تاریخ کی نہ بتلائی بار بار اپنے مخاطب کو مباحث میں ناواقف لکھا تھا۔ شاید آریہ سماج کی اصطلاح میں بہت ہی ضروری ہے۔ مگر افسوس۔۔

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم اُن کو بتا دیں گے

آپ کا ایراد دراصل فقرہ پر ہے کہ ویدوں کے گیان وید پڑھ کر لوگوں کی حالت بدل گئی۔"

ahmadimuslim.de

بہت خوب مگر اس کو سوال سے کیا تعلق۔ سوال تو یہ تھا۔ کہ ابتدائی حالت میں جبکہ وہ ابتدائی حالت میں حیوانوں کی طرح بے سمجھ تھے۔ تو ان کو ایسے باریک مسئلہ کا کیونکر علم ہوا۔ کہ الہام بھی کوئی چیز ہوتا ہے۔ اور یہ شی الشوری الہام سے بہرہ ور ہیں۔ کیا ویدوں کا کوئی منتر آپ اس دعوی پر پیش کرسکتے ہیں کہ ابتدا میں جو زبان سکھائے وہ الہام الٰہی ہی سے ہوتا ہے بغیر اس کے آپ کا دعوی ثابت نہیں ہوگا۔

مجھے خطرہ ہے کہ میں طول صحبت کی وجہ سے ناظرین کے ملال طبع کا باعث نہ ہوں۔ اس لئے اب میں سلام کر کے رخصت ہوتا ہوں کہ سے

میں بھی چھوڑتا ہوں میرے دعوی بھی سراسر چھوڑ

تم بھی سمجھے بھی اب سبات کا جھگڑا کیا ہے

میں ہوں آپ کا خادم

(ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسری)

## ایک آریہ کا سوال

ایک شخص آریہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ آپ نماز میں پڑھتے ہیں۔ کہ آپ شرک کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں۔ کہ خدا کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرنی چاہئے تو کیا وجہ ہے۔ کہ تم نماز میں محمد صاحب کی پرستش کرتے ہو۔ اور ایک مسلمان جسکو کہ مسلمان کہنا ہی کفر ہے یعنی عبداللہ چکڑالوی کا رسالہ کہتا ہے جب تم کسی مسجد میں یا شیخ عبدالقادر کہتے ہو تو دیکھتے ہو۔ تو تم فوراً کہہ دیتے ہو۔ کہ کیسی شرک کی بات ہے۔ تم نماز میں شرک کرتے ہو کہ

مہربانی فرما کر اسکا جواب تحریر فرما دیں (خریدار اخبار)

**جواب** بیشک خدا کے سوا کسی کی پرستش بھی جائز نہیں مگر جس لفظ کو سائل نے پیغمبر خدا کی پرستش سمجھا ہے وہ پرستش کا لفظ نہیں بلکہ پیغمبر خدا کے لئے دعا ہے یعنے اسکا مطلب یہ ہے کہ خدا کی طرف سے آپ پر رحمت نازل ہو۔ اس سے تو ثابت ہوا۔ کہ یہ لفظ بلکہ توحید کا مؤید ہے کیونکہ اتنے بڑے درجہ کے پیغمبر ہیں اُن کے لئے دعا غیر خدا سے طلب ہوتی ہے۔ ہاں اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کی استدعا کیجاتی تو شرک لازم آتا۔ یہی چکڑالوی معترض کا جواب بھی اسی سے حاصل ہے۔ کیونکہ جو حضرات یا شیخ عبدالقادر پڑھتے ہیں وہ تو حضرت شیخ عبدالقادر سے دعا کرتے ہیں۔ اور انہی سے مانگتے ہیں۔ ان الفاظ کا ترجمہ یہی ہے کہ شیخ عبدالقادر اللہ کے لئے مجھے کچھ دیجئے۔ چونکہ ان الفاظ میں ایک بندے سے استدعا ہے اسلئے شرک ہے۔

البتہ یہ سوال باقی ہے۔ کہ ایہا النبی میں خطاب کسکو ہے اور کیا پیغمبر خدا حاضر ہیں۔ جو اس خطاب کو سنتے ہیں۔ اسکا جواب ایک تو یہ ہے۔ کہ حدیث بخاری میں ابن مسعود کی روایت ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ تو ہم اس لفظ کو السلام علی النبی پڑھا کرتے تھے یعنی بجائے مخاطب کے غائب کے صیغے سے پڑھا کرتے تھے۔ پس اس لفظ سے تو اعتراض کی جڑ ہی اکھڑ جاتی ہے دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ اس لفظ سے مراد خطاب نہیں ہے۔ بلکہ دعا بصیغہ خطاب ہے۔

**مدرسہ احمدیہ آرہ** کے گذشتہ سالانہ جلسہ کو سال ہونے کو ہے مگر افسوس ہے کہ آجتک اس جلسہ کی کیفیت بھی شائع نہیں ہوئی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ کی خداداد قابلیت سے ایسی سستی اور کاہلی خلاف شان ہے۔ ہمارے خیال میں مدرسہ کے دفتر کا سٹاف جیسا چاہئے نہیں ہے یہی باعث ہے کہ مولانا موصوف کو اپنے کاموں میں ذرہ سی عدیم الفرصتی ہوتی ہے۔ تو دفتر کا سب کام خراب ہوتا ہے۔ رمضان سر پر ہے مگر ابھی تک آئندہ جلسہ کے متعلق کوئی اشتہار نہیں نکلا۔ وہ بھی تو ہم جیسے ہی آدم ہیں جنکے ہاتھ میں ملکوں کا نظم و نسق ملکی اور جنگی باحسن وجوہ انجام پاتا ہے۔ جلسے کی روئداد میں تخفیف کرائیے کی درخواست

## پنڈت دیانند کی علمیت کا خاکہ

(نامہ نگار ذمہ دار ہیں)

**ابطالِ قدامتِ مادہ** چونکہ ہمارے معزز ناظرین پنڈت جی کے نکور سے بخوبی واقف ہیں

اسلئے اینجانب انٹروڈیوس کو غیر ضروری سمجھ کر مطلب اصلی کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ یہ بات بلا کسی اختلاف کے مسلمہ فریقین ہے کہ پنڈت دیانند عربی فارسی۔ انگریزی وغیرہ دیگر زبانوں سے محض ناآشنا تھے اور بقول بعض اہل فہم و ذکا سنسکرت بھی کچھ یونہیں ٹوٹی پھوٹی جانتے تھے۔ انہی وجوہ سے نہ صرف دیگر مذاہب پر حملہ کرنے میں قدم قدم پر ٹھوکریں

ahmadimuslim.de

نصیب ہوئی ہیں۔ بلکہ وید کے بھاشیہ اور ستیارتھ پرکاش وغیرہ کی تصنیف میں بھی دیگر بزرگان ہنود سے نرالی اور جدا روش اختیار کر کے فقرہ فقرہ پر دھوکہ کھائے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کو خود اپنی حین حیات میں متعدد مرتبہ ترمیم و تنسیخ کر کے چھپوایا تھا۔ مگر خوش قسمتی سے (گو آریہ لوگ ہر سال تصحیح کر کے چھپواتے ہیں) بنونا درست اور غیر صحیح ہر دیگر اقوام کے علاوہ خود گروکل کے طلباء معترض ہیں۔ اکثر آریہ بھی گو ظاہر نہیں لیکن دلی زبان سے ضرور معترف ہیں البتہ ضد مشہور یہ بھی ہوتے ہیں۔ کہ اب ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے۔ برادران ہنود نے اپنی متعدد تصانیف میں دیانندی علم و عقل کا نقشہ دکھلایا ہے۔ جن حضرات کو شوق ہو وہ جگنات پرشاد مراد آبادی کی تصانیف کا مطالعہ کریں اور اخبار سناتن دھرم گزٹ لاہور دیکھا کریں۔ اہل اسلام نے بھی اپنی تصانیف میں دیانندی اغلاط کو طشت از بام کیا ہے۔ علم و لیاقت کا نقشہ کھینچا ہے مثلاً فقیر کو مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اور مولانا ابو رحمت حسن صاحب کی تصانیف بالخصوص ہمارے سنئے شیخ عبد العزیز صاحب المعروف شر کیان بابو جگد مبا پرشاد ودرما آریہ اور پبلک کی تحفہ آریہ سماج حرف آریہ سماج کی پول دیکھنا چاہئے۔ جس سے بخوبی اظہر من الشمس ہو گا۔ کہ پنڈت دیانند صاحب کس لیاقت کے پنڈت تھے اور آریہ سماج نے کونسا درجہ دے رکھا ہے۔

اینجانب بھی اسوقت ایک ایسا مسئلہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جس سے نہ صرف دیانند کی علمی لیاقت پر روشنی پڑیگی بلکہ یہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ سوامی جی کی تعلیم وید کے بھی وردوہ (خلاف) ہے۔ پس سنئے۔ دیانندی تعلیم و آریہ سماج کا عقیدہ ہے۔ کہ تین پدارتھ (اشیاء ازلی و ابدی ہیں)۔ کون تین؟ ایشور۔ جیو۔ پرکرتی اگر ان تین میں سے ایک کا وجود بھی مفقود ہوتا۔ تو آج اس عالم کا وجود بھی موجود ہوتا۔ ایشور بلا مدد جیو و مادہ کے کچھ کر ہی نہیں سکتا تھا۔ لیکن ہمارے ناظرین ذرا غور سے دیکھیں کہ دیانندجی کی یہ تعلیم وید مقدس کے بالکل خلاف ہے ملاحظہ ہو۔ رگوید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۱۷۔ منترا۔

"تموقت نہ ذرّوں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی اوسوقت یعنی پیدائش کائنات سے پہلے است یعنی شونیہ آکاش بھی نہ تھا۔ کیونکہ اسوقت اوسکا کچھ کاروبار نہیں تھا۔ اسوقت ست پرکرتی یعنی کائنات کی غیر محسوس علت جسکو ست کہتے ہیں۔ وہ بھی نہ تھی اور نہ پرمانو (ذرّے) تھے۔ جو آکاش دوسرے درجہ پر آتا ہے وہ بھی نہ تھا بلکہ اوسوقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) جو نہایت لطیف اور تمام کائنات سے بڑھ کر بے علت ہے۔ موجود تھی۔ صبح کیوقت جو کہر دھوئیں کیطرح پڑتی ہے اس میں خفیف سی رطوبت ہوتی ہے جس طرح اس رطوبت سے زمین نہیں ڈھک سکتی ہے اور نہ ندی یا نالا چل سکتا ہے کیونکہ اس میں پانی ہی کتنا ہوتا ہے۔ اور کیا لباطا اوسکی ہوتی ہے جو کسی چیز کو ڈھانپ سکے اوسیطرح کوئی پرمیشور کا آدرک یعنے ڈھانپنے والا نہیں۔ کیونکہ اوسکے سامنے سب ہیچ و ناچیز ہیں۔ تمام کائنات اوسی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے پھر اوس برہم کے سامنے اوسکی کیا ہستی اور حقیقت ہے کچھ بھی نہیں اسلئے اوس برہم کو کوئی شئے نہیں ڈھانپ سکتی۔ وہ تمام کائنات اور غیر محسوس برہم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ مگر یہ بھاشیہ اردو دھنے"

گو یہ دیانندی ترجمہ ہے جسمیں یعنی بنی کر کے بہت کچھ رنگ آمیزیاں کی گئیں ہیں لیکن تاہم مصنف کا ادعا جتلانے میں صاف ہے کہ پیدائش عالم سے پیشتر آسمان و زمین سورج و مادہ وغیرہ کسی چیز کا بھی وجود نہ تھا۔ پرکرتی تو غیر ہے ست پرکرتی غیر محسوس علت بھی نہ تھی۔ مگر یہ کہ کوئی چیز نہ تھی اوسوقت ایشور نے محض اپنی قدرت سے اس عالم کو پیدا کیا۔ اور قدرت بھی کونسی قدرت نہایت لطیف اور تمام کائنات سے برتر بے علت جسکو یعنے محض کیساتھ لکھا ہے۔ پھر مصنف نے مثال بھی دی ہے۔ کہ جس طرح کہر کی رطوبت سے زمین نہیں ڈھک سکتی ہے اوسیطرح کوئی شئے پرمیشور کو نہیں ڈھانپ سکتی۔ کیوں (مصنف ہی کا جواب) اوسکے سامنے سب ہیچ و ناچیز ہیں تمام کائنات اوسی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے۔ پس سمجھ لو۔ کہ اوس برہم کے سامنے تمام چیزوں کی کچھ بھی ہستی و حقیقت نہیں ہے ست نیست و نابود ہیں۔

اب اینجانب ناظرین کی تفریح طبع اور برائے اظہار علمیت پنڈت دیانند صاحب پنڈت صاحب کا حاشیہ بھی جو اس منتر پر چڑھایا ہے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔ کہ "پھر اس پرمیشور نے جو سب کا مالک اور سبکو قائم رکھنے والا اور فنا کرنیوالا ہے پرکرتی سے اس عالم محسوس کو بنا کر ظاہر کیا۔" ناظرین وہی مثل ہوئی ایک صاحب نے اپنی طوطی کو "دریں چہ شک" سکھلایا تھا۔ وہ ہر موقع پر اسکو استعمال کرتے تھے جہاں کسی نے کوئی سوال کیا۔ اوس نے کہا "دریں چہ شک" وہی حال ہمارے پنڈت صاحب کا ہے۔ منتر میں تو پرکرتی کی نفی کر کے صاف صاف لکھا ہے۔ کہ ایشور نے اس عالم کو اپنی لطیف یعنی محض قدرت سے

ahmadimuslim.de

پیدا کیا ہے۔ آپ حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ پرکرتی سے بنا کر ظاہر کیا۔ قربان جائیے اس لیاقت و علمیت پر مگر ہاں تم مجبور ہو۔ تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تم کو تو سب ہرا ہرا نظر آتا ہوگا۔

لیجئے ناظرین میں آپ کی خاطر سے ایک اور منتر نقل کرتا ہوں جو اپنا مطلب بتلانے میں اس سے بھی مشہور ہے۔ اتہروید کانڈ ۱۰۔ انوواک ۴۔ منتر ۵ منتر ۳۴ ملاحظہ ہو۔

پرکرتی وغیرہ اعلیٰ و لطیف کائنات اور گہاس میں جہو ڈکر جو کو ٹھو وغیرہ ادنیٰ مخلوقات نیز انسان کے جسم سے لیکر آکاش تک متوسط درجہ کی کائنات یہ بتول قسم کی دنیا پرجاپتی نے اپنی قدرت یعنی علت سے پیدا کی (دیہو مکا صفحہ)

اس منتر کے ترجمہ میں پنڈت جی نے قدرت کو علت تسلیم کیا ہو قدرت کہاں گئے یعنی علت ہے مگر کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اس منتر سے ہو بہو ثابت ہو کر پرکرتی (مادہ) بھی مثل دیگر مخلوقات کے ایشور کی قدرت سے پیدا شدہ ہے۔ اب رہا یہ امر کہ قدرت ہی علت ہے پنڈت صاحب کے علم و فضل کا نمونہ ہے خوب یاد رکھو کہ جس طرح ہاتھ پیر ناک کان انسان سے علیحدہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ اسی طرح قدرت بھی ایشور سے علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے۔ قدرت اللہ جل شانہ کی خاص صفت ہے اسکو اس سے علیحدہ ماننا جہالت ہے۔

اب ہم اپنے معزز ناظرین سے رخصت ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے بخیال خوف اس مختصر مضمون سے پنڈت دیانند صاحب کی علمیت کو بخوبی ظاہر کر دیا ہے اور کما حقہ یہ بات ثابت کر دی ہے کہ پنڈت صاحب کی تعلیم وید مقدس کے مدعا کے (خلاف) ہے (باقی صحبت باقی)

(خادم اسلام عاجز احمد اللہ از امرتسر)

---

## فرقہ چکڑالویہ کا بطلان

میرے پیارے ناظرین! زمانہ جیسے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے دور ہوتا جاتا ہے اسی طرح سے نئے رنگ نئے ڈھنگ نئی گت نئی طرز پیدا کرتا جاتا ہو کسی زمانہ میں فرقہ چشتیہ کا موجود ہوا جس میں گانا بجانا جائز ہوا حال آنا لازمی ٹھہرا کسی زمانہ میں رفاعی رہا۔ تو کسی زمانہ میں نقشبندی اور کسی زمانہ میں رافضی تو کسی زمانہ میں خوارج۔ معلوم نہیں۔ ان سب مذاہب اور دیگر جا بجا فرقوں کی اسلام میں کیا ضرورت تھی یا یہ واجب تھے۔ جو اختیار کئے گئے یا کئے جاتے ہیں اور کیا اب نہیں دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں کئی ایک فرقے موجود ہیں کہیں فرقہ قادیانیہ ہے تو کہیں فرقہ لوبانیہ تو کہیں فرقہ چکڑالویہ غرض زمانہ جس طرح زمانہ آنحضرت سے دور ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح باطلہ مذاہب و فرقے شیوع کرتے جاتے ہیں۔ حضرات۔ اب میں اس تقریر کو ان سب مذاہب باطلہ مبتدعہ کے بطلان پر ختم نہ کرونگا بلکہ میرا مقصود اس تقریر سے فرقہ چکڑالویہ کا بطلان منظور ہے اور ان کے زعم باطل کی اچھی طرح خبر لینا۔ اسی لئے آئندہ تقریر کل فرقہ چکڑالویہ کے رد میں ہوگی۔ ملاحظہ ہو۔ پیارے دوستو! اس فرقہ چکڑالویہ کا اصول یہ ہے۔ کہ صرف قرآن پر عمل کریں اور وہ نہیں احکام پر جو کلام شریف میں موجود ہیں اور حدیث رسول اللہ کے ماننے کی ضرورت نہیں (نعوذ باللہ) گویا یہ لوگوں نے اپنے کو اہل قرآن بنایا نہ اہل حدیث یہاں اعتراض کرینگے۔ کہ تم اہل حدیث ہو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم قرآن کو نہیں مانتے۔ جیسے یہ فرقہ باطل اہل قرآن جو حدیث کو نہیں مانتا۔ یہ خیال غلط ہے۔ حدیث پر عمل کرنیوالے اہلحدیث قرآن پر اول عمل کرتے ہیں اور اپنا نام اہل حدیث اسلئے رکھا۔ اور اہل قرآن اس لئے نہیں کہ حدیث تفسیر قرآن مجید کی ہے۔ جب کوئی شخص کسی خاص کتاب کی تفسیر کا عامل ہے تو وہ بدرجہ اول و اعلیٰ اصل خاص کتاب پر عمل کریگا۔ بخلاف اسکے کہ قرآن تفسیر حدیث کی نہیں ہے اسلئے وہ فرقہ جو قرآن پر صرف عمل رکھتا ہو وہ گمراہ ہے حدیث سے بے نصیب محروم۔ خیر میں اپنی پہلی تقریر پر عود کرتا ہوں۔ قرآن خدا کا کلام ہے۔ اور حدیث رسول کا کلام ان دونوں کلاموں کی نسبت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ۔ جس نے میری اطاعت کی گویا اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے خدا کی نافرمانی کی اطاعت و نافرمانی کا ہے کی ہے احکام خدا و رسول کی جبکہ معلوم ہوتا ہے کہ جو خدا کا کلام ہے۔ وہی رسول اللہ کا کلام ہو جبکو رسول اللہ نے لیکر مخلوق میں پہنچایا اور جو کلام رسول ہے۔ وہ کلام خدا جسکی عام میں اشاعت کیگئی جیسا کلام خدا پر عمل لازم و واجب ہے۔ اسیطرح کلام رسول پر۔ اس میں شک نہیں کہ خدا کا کلام مکمل ہے۔ مگر اسکی مکمل کہ۔ اور زیادہ مکمل تشریح سے قرآن شریف

ahmadimuslim.de

سمجھانے والے تھے جنمیں ایک تفسیر پیش کیجاتی ہے۔ مثلاً حالانزالافلاک کی آیت قرآن شریف میں موجود ہو اوسکی پوری حالت کوئی بیان نہیں کرسکتا جبتک کہ حدیث کو نہیں دیکھیگا۔ یا وضو کی آیت موجود ہے۔ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین منہ کو دہونا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ حضرت نے اس آیت کی تشریح یوں کی کہ ہاتھ پہنچوں تک بھی دہونا اور سر کا اور کانوں کا مسح کرنا وغیرہ۔ حاصل اس طرح کی تشریح و تفسیر کا نام حدیث ہے۔ اسی لئے لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرو۔ اگر اسکی تفسیر جو حدیث ہے۔ اسمیں شامل ہو۔ تو صرف قرآن کا عمل بیکار ہو۔ اور کبھی ممکن نہیں کہ قرآن سمجھ میں آجاوے۔ اگر قرآن مجید بغیر حدیث کے سمجھ میں آتا ہے یا تھا تو نعوذ باللہ حضرت کا سب کو نماز وغیرہ وضو کے ارکان بتلانا بیکار تھا کیونکہ اہل عرب قرآن کو اپنی زبان ہونیکی وجہ سے بطریق اعلیٰ جلد سمجھ سکتے تھے معلوم یہ ہوتا ہے اگرچہ قرآن شریف بالکل صریح روشن کہلاتا ہے مگر پھر بھی ضرورت اور تشریح سے سمجھانے کی تھی۔ جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک ارکان کئی ایک باتیں سکھلائیں۔ کیا یہ فرقہ اچکڑالویہ حضرت کو خدا کے کلام کا منحرف سمجھا کیا یہ فرقہ حضرت کو خدا کا دشمن سمجھا۔ جو خود اپنی نماز علیحدہ بنائی۔ ہر طرز اسلام کو علیحدہ کیا۔ پس از حد پریشان و حیران اُن کی عقلوں پر ہوں۔ مگر ہاں حیران نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس فرقہ کی صداقت و پیش گوئی حدیث سے ملتی ہو کہ ایسا فرقہ جو صرف خدا کے کلام کو ماننے والا ہوگا۔ اور رسول اللہ کے کلام کی کچھ پرواہ نہ کریگا۔ موجود ہوگا جیسے ابن ماجہ میں ہے عن المقدام ابن معد یکرب الکندی ان رسول اللہ قال یوشک الرجل متکئا علی اریکتہ یحدث بحدیث من حدیثی فیقول بیننا و بینکم کتاب اللہ عز وجل فما وجدناہ فیہ من حلال استحللناہ وما وجدنا فیہ من حرام حرمناہ الا وان ما حرم رسول اللہ مثل ما حرم اللہ (ترجمہ) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے ایک مرد مغرور تکیہ نشین ہوگا۔ وہ کہیگا کہ ہمارے تمہارے درمیان خدا کی کتاب ہے۔ جو کچھ ہم اسی میں سے حلال و حرام پائیں گے آگاہ رہو مطلع رہو۔ جس چیز کو رسول اللہ نے حرام کیا مثل حرام کرنے خدا کے ہے۔ معزز دوستو ایسے ہی لوگ دشمن و منکر رسول ہیں نہ وہ لوگ جو قرآن کو اور اپنا جان اور حدیث کو اپنا دل بنا رکھا ہے۔ اب تم نے دیکھا اس حدیث کو کہ اسمیں کیوں اور کیسی اور کس طرح پوری صداقت اس فرقہ کو دی گئی ہے

اور کیا پیارا معجز کلام رسول اللہ کا ہے اور کیا پیاری پیشین گوئی ہو جو اس فرقہ کی پوری حالت پر نبھ گئی۔ ناظرین اکثر علماء نے تو لکھا ہے کہ حدیث رسول اللہ کیا ہے۔ وہ بھی ایک وحی سری ہے جیسے قرآن کی آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اسوجہ سے بھی حدیث پر عمل لازم ہے۔ معزز بھائیو! حاصل یہ فرقہ وہی فرقہ ہے۔ جسکی خبر آنحضرت نے دی تھی۔ اور اس فرقہ کا اصول وہی اصول ہے جس سے انکار رسول اللہ کا لازم و صادق آتا ہے اور یہ وہی فرقہ ہے۔ جو خدا اور رسول دونوں کی درگاہ سے راندہ ہوا ہو۔ کیونکہ حکم ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول نہ صرف اطیعوا اللہ غرض ایسے کئی ایک فرقے ابھی اور پیدا ہونگے۔ انہیں فرقوں پر ختم نہیں ان سب جھگڑوں سے بچنے کیلئے وہی اصول اہلحدیث کا بہتر اصول ہے کہ قرآن کلام خدا پر عمل ہو اور نیز حدیث کلام رسول پر قرآن و حدیث میں نسبت مساوات کی ہو۔ قرآن حدیث کیلئے لازم تھا۔ اور حدیث قرآن کے لئے اور جو کچھ بیچ میں ہو وہ قرآن ہو۔ اہلحدیث نہ فرقہ چکڑالویہ کی قریب میں آئیں تا دیانہ کی نسبت جیسے کے نزول بابیہ کے نہ اور وہ ہرگز ابجے ہ

ابونعیم
ہر آنچہ شرط وفا بود با تو بسپر گم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال
حیدرآبادی

## قابل توجہ جماعت اہلحدیث

ناظرین خوب واقف ہونگے۔ جماعت اہلحدیث یہ وہی جماعت ہے جس نے کلام خدا و کلام رسول پر عمل سکھایا۔ زید و بکر کے اقوال کی کوئی پرواہ نہ کی۔ کلمہ کی پوری تصدیق کی خدا کو ایک جانا اور جیسے خدا کے ساتھ کسیکو شریک نہ کیا اسیطرح رسول اللہ کی اطاعت میں کسیکو مطلقاً شریک نہ کیا بلکہ محض اور خالص محمدی بن کر خاص اطاعت رسول اللہ پر کمربستہ رہی۔ اور ہے ایسی پیاری جماعت کی ترقی ضروری لازمی ہے۔ اور ایسے پیارے اصول کی اشاعت واجب و فرض ہے اور اس اصول کی اشاعت کرنیوالے کون ہونگے یہی جماعت اہل حدیث تو معلوم ہوا۔ کہ اشاعت جہانتک حتی الوسع ممکن ہو۔ جماعت اہل حدیث پر فرض ہے اور ترغیب سنت رسول اللہ کی لازم۔ تقلید کا جوش جو بہار اس مقلدین میں جوش زن ہے اسی ترغیب سنت سے دفع کیا جائے۔ اگرچہ بھائی مقلدین کو رنج لگے۔ غرض اپنے مذہب کی اشاعت کرنے میں دریغ نکریں۔ کوشش کر رہے ہیں اور کرنا بھی چاہئے مگر افسوس ہے کہ بھائی اہلحدیث کو ادھر خیال ہی نہیں ہوتا کہ سنت کی اشاعت

ahmadimuslim.de

کریں۔ معلوم نہیں کہ کیوں یہ سستی لوگوں کا بلکہ بھائی اہل حدیث میں جو برسوں کا جھگڑا الوہی گدی کو اپنا کیا برسوں کا تنازعہ بانی ذکری ایک گروہ اپنا کیا۔ مگر وہ جماعت جو صحیح وسلم سنت رسول پر کما حقہٗ قائم ہے کس وجہ ترقی نہیں کرتی۔ وجہ یہ کہ وہ خود سست ہیں مصلحت میں کبھی بھی ترقی کا خیال نہیں کرتے۔ ای پیارے معزز محمدی بھائیو! جب تم محمدی بنگلے ہو۔ تو پھر کیوں اپنے دوسرے بھائیوں کو محمدی بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسکی ترقی کے لئے اور اسکی ترقی کی ترکیب میں بہ پیش خدمت معزز برادران جماعت اہل حدیث کرتا ہوں۔ ذرا غور کریں میری رائے میں اسکی ترقی جبتک نہ ہوگی۔ جبتک کہ ہم سب متفق ہو کر کسی ایک کو اپنا پیشوا نہ قرار دینگے۔ ہماری جماعت کے بڑے بڑے علماء اہلحدیث تو موجود ہیں منتخب کر کے ایک کر لیا جائے جیسے فخر المحدثین فاضل اجل مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دوسرے بہت سارے علماء ہیں۔ مگر میرے نزدیک مناسب پیشوائی کے لائق ایسا شخص ہونا چاہئے جو کاروبار میں چالاک ہو۔ اور جو جماعت اہل حدیث کا ہوشیار ہو۔ میری نظر میں اگرچہ بڑے بڑے علماء ہیں۔ مگر ہوشیار عالیجناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب محدث٭ ہی ہیں۔ اگر مولوی صاحب ممدوح ہی منتخب کئے جائیں۔ تو بہتر ہے کہ مولوی صاحب اپنے دفتر اہلحدیث میں تمام ہند کے اہلحدیث کا نام درج کر رکھینگے۔ اور درج رکھنا ضروری ہوگا۔ جب کل نام درج رہینگے۔ تو آپس میں خط و کتابت ہوگی۔ اتفاق بڑھیگا۔ اتفاق کے پیدا ہونے سے سنت رسول اللہ بھی ترقی کریگی۔ سب علماء اہل حدیث و دیگر اہلحدیث اس میری تحریر کو قصد کے طور پہ ملاحظہ فرمائیے۔ غور کیجئے اور ضرور میری رائے کیساتھ متفق ہو کر ترقی و اتفاق و منتخب کرنے کی کوشش کیجئے۔ اور ای نامہ نگاران اہلحدیث اور ای ناظرین اہلحدیث ضرور متفق ہو جائیو۔ کوشش ترقی کی ہو جائے۔ اور ان پیارے علماء سے جن کے اسماء گرامی مذکور ہوئے ہیں۔ التماس ہے کہ اپنی اپنی رائے سے بہت جلد بذریعہ اخبار کے مطلع کرتے ہیں۔ اور کریں۔ بھائیو! کب تک اپنی جماعت میں یہ سستی رہیگی۔ تمکو کسی سے لڑنا جھگڑنا نہیں صرف [illegible] سنت رسول پاک کی سنتوں کی ترقی چاہو۔ اپنے مذہب کی ترقی کے [illegible] کے متعلق بہ ہم تحریک کر [illegible] خادمان اہل حدیث کی رائے [illegible]

ابو النعیم محمد عبد العلیم حیدرا[illegible]

(ایڈیٹر) اتنے کام کے لئے [illegible] ضرورت ہو [illegible] مدت سے یہ تجویز [illegible]

٭ میں اس لقب کا مستحق نہیں۔

میں پاس ہو چکی ہو۔ کہ کوئی صاحب کہیں سفر میں جانا چاہیں اور ان کو وہاں مسافری میں واقفی کی ضرورت ہو۔ تو دفتر اہلحدیث سے سفارشی خط لکھا لیں۔ چنانچہ بعض احباب نے اسپر عمل کیا اور آرام پایا۔ ہاں ساری قوم ایک کو دینی سردار بنائے تو کچھ کام ہو سکتا ہے

# اخبار مسافر آگرہ کی باغیانہ تحریر

## قابل توجہ ہمدردان ملک

یوں تو آج کل آریہ سپوتوں کے جو کچھ تیور بدل رہے ہیں کسی اہل عقل پر مخفی نہیں۔ پچھلے دنوں ۲۷ اپریل کو آریہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر نے صاف لکھدیا تھا کہ اب گورنمنٹ کو ہم سے کوئی توقع نہ رکھنی چاہئے جسکا ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۸ مئی سنہ رواں میں بعنوان "اب آریہ جہاد کرینگے" ہو چکا ہے۔ مگر آج جو مسافر آگرہ کی ایک تحریر ہم نقل کر کے ہمدردان ملک کو توجہ دلاتے ہیں۔ وہ واقعی ایسی ہے کہ اگر اسکو گہری نظر سے دیکھا جائے تو سنہ ۵۷ کے غدر کی سی عفونت اس میں سے آتی ہے۔

مسافر مذکور ۲۳ اگست سنہ رواں کے پرچہ میں ایسٹ انڈیا ریلوے کے ملازموں کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ شروع شروع میں ہڑتال کرنے میں ہندوستانیوں کو ناکامیابی ہو۔ لیکن ان ناکامیابیوں سے مایوس ہرگز نہ ہونا چاہئے کیونکہ رفتہ رفتہ یہ تحریک مضبوط ہوتی جائیگی اور نتیجہ نیک دکھلائیگی" صفحہ ۷ کالم ۱

اس مغویانہ تحریر کے بد نتائج پر ہم گورنمنٹ کو توجہ نہیں دلاتے۔ کیونکہ گورنمنٹ ہماری توجہ دلانے کی محتاج نہیں بلکہ وہ خود ہی سب کچھ وہ وہ نشیب و فراز جانتی ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہوں۔ البتہ اپنے ملک کے معزز اخبارات وطن۔ پیسہ۔ وکیل۔ سناتن دھرم۔ البشیر۔ روزگار وغیرہ کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس تحریر کو ذرہ غور سے سوچیں کہ اسکا مآل اور نتیجہ راقم مذکور نے کیا سوچا ہے اور وہ کہاں تک پہونچتا ہے۔ کیا یہ گورنمنٹ کے ملازموں کو ہڑتال کرنے کی ترغیب اور تحریک نہیں ہے؟ کیا گورنمنٹ کے ملازم اگر اس مغویانہ تحریر پر عمل کریں تو گورنمنٹ ایک منٹ کے لئے بھی ہندوستان پر قبضہ رکھ سکتی ہے؟ غرض جو کچھ اس مغویانہ تحریر کے نتائج ہیں وہ سنہ ۵۷ کی ذیل میں آتے ہیں۔ گورنمنٹ سے ہماری التجا ہے کہ

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین و کار آساں کن

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہی

R. L. N. 352

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عسہ

والیان ریاست ... رؤسا و تجار ...

ممالک غیر ...

اُجرت اشتہار

فی سطر ... ہر ...

جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ؛

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ؛

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ؛

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے

# اہلحدیث

ایڈیٹر ... مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسر پنجاب

جلد ۳

امرتسر - ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۷ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ یوم الجمعہ

## ڈاکٹر عبد الحکیم خان اور مرزا صاحب قادیانی

ع خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال تک مرزا صاحب قادیانی کے مخلص مرید رہکر ان کی اندرونی کرتوتوں پر واقف ہوکر برگشتہ ہوگئے ہیں خدا کی شان بحکم آہن با آہن باید کوفت۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی الہامات کا دعویٰ ہے۔ مرزا صاحب کی بابت الہام ہوا ہی۔ کہ وہ (مرزا) مسرف - عیار اور کذاب ہے۔ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ اور اسکی میعاد تین سال بتلائی۔ ادہر مرزا صاحب کو بھی ڈاکٹر صاحب کی بابت الہامات ہوئے ہیں۔ جو انہوں نے ماہ اگست کو بذریعہ اشتہار شائع کردئیے ہیں۔ جنکا خلاصہ یہ ہی۔ کہ خدا نیکوں اور جھوٹوں میں تمیز کردیگا۔ وہ مفسد اور صادق کو دیکھتا ہے ؛

بہت خوب! اب دو فریق الہامیوں کا دنگل پبلک کے سامنے ہے۔ جسکو خدا فتح دے۔ اوسکی فتح ہوگی۔ ان الہاموں میں تو ہم کسیطرح کی گفتگو نہیں کرتے نہ ہی ہمارا شائد حق ہوگا۔ کہ جس کوچہ سے ہم ناآشنا ہیں اُس میں دخل دیں۔ نہ ہم الہامی ہیں نہ ہی الہامی کے باپ نہ بیٹے۔ مگر ناں اس مقابلہ میں ہمیں ایک وجہ سے خطرہ ہے۔ ایسا نہ ہو وہ خطرہ ہم پیش کرکے ہر دو فریق کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ کہ ذرا اپنے الہاموں کی تشریح اور صفائی کردیں۔ ایسا نہ ہو کہ پہلے تین سال تک تو ناظرین کو تکلیف انتظار اُٹھاکر آخر اتنا ہی حاصل کرے جو کوہ کندن و کاہ برآوردن کی مثال کو پورا کرے۔

(۱) ڈاکٹر صاحب نے تو اپنی پیشگوئی کو تین سال تک محدود کردیا ہی مگر مرزا صاحب نے حسب عادت سابقہ تنسیخ تیدہ ہی رکہا ہے یعنی صادق کاذب کی پہچان کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کی۔

(۲) ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب کو اس الہام کی آج کیا ضرورت پیش آئی آپ تو اس سے قبل کئی سال اشتہار میعادی مباہلہ دیا تہا۔ جس میں لکہا تہا۔ کہ تین سال کے اندر اندر میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائیگا - ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے اُس اشتہار کو آپ ہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں:-

"اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا (آمین) اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں۔ تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں نے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اوٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں

تفسیر ثنائی اردو - ستمبر کے مہینے میں چاروں جلدیں مبلغ چار روپیہ (للعہ) پر ملینگی۔ محصول ۸ر

تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

گو یہ الفاظ دعائیہ ہیں۔ مگر مرزا جی اپنے رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۰ پر اس دعا کو پیشگوئی قرار دیتے ہیں۔ پھر ہمارا کیا حق ہے۔ کہ ہم اس کی نسبت یہ گمان کریں۔ کہ یہ صرف دعا ہی دعا ہے جس کی قبولیت قطعی نہیں۔ اسلئے کہ ایک تو مرزا جی کی دعا ہے۔ کسی معمولی آدمی کی نہیں۔ مرزا جی تو اپنی دعا کی بابت اسی اشتہار کے صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں:-

سنئے!

"مجھے بار بار خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماچکا ہے۔ کہ جب تو دعا کرے۔ تو میں سنونگا"

اب سوال یہ ہے۔ کہ اس سہ سالہ پیشگوئی کا جسے ختم ہوئے بھی آج چار سال ہونے کو ہیں۔ کیا اثر ہوا کیا اس مدت کے اندر مرزا جی کی تائید میں کوئی ایسا نشان ایسا ظاہر ہوا۔ جو اس پیشگوئی کو صادق کر سکے۔ اگر ہوا تو کیوں اسے کافی سمجھ کر پیش نہیں کیا جاتا۔ ڈاکٹر صاحب کے حق میں ایک جدید غیر محدود پیشگوئی کیوں کیجاتی ہے۔ اور اگر اسکا ظہور کچھ نہیں ہوا۔ اور واقعی کچھ نہیں ہوا۔ تو پھر اس کے نہ ہونے پر جو آثار مرتب تھے۔ وہ کہاں گئے۔ آپ بھولے ہوں تو میں آپ ہی کے الفاظ میں وہ آثار نقل کرتا ہوں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائینگے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندہ کو ان لوگوں کی طرح رد کرے۔ جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں۔ تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہو۔ تو میں **ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن** ہوں۔ جیسا کہ مجھے سمجھا گیا۔ صفحہ ۴ ([illegible])

مرزائی بالعموم مرزا جی کے دوستو! ہمارا حق ہے یا نہیں کہ ہم مرزا جی کے ان الفاظ پر جو اس پیشینگوئی کے عدم ظہور پر آپ نے خود ہی فرمائے ہیں۔ سعدی کے الفاظ میں اپنا ایمان یوں ظاہر کریں ؎

ارے او خود غرض خودکام مرزا + ارے منحوس بد فرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو + رسول حق بنا خودکام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تو نے + کہیں کیا اسے بدبخت بدنام مرزا

## قادیانی الہاموں کا مقابلہ

مورخہ ۱۱ - اگست ۱۹۰۶ء کی رات کو مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اے میرے بندے تیری فکر کیوں فکر پریشان ہے تجھے اس فکر میں ڈالنے کے لئے ایک خبر سناتا ہوں۔ اسکے بعد مجھے معلوم ہوا۔ ایک کہنے والا کہتا ہے: ہندوستان میں یا کسی اور ملک میں جتنے مرزا صاحب کے مرید ہیں۔ انہیں سے ایک ماہ کے عرصہ تک بہت مریدوں کو ہدایت ہو جاویگی یعنی اپنے مسیح قادیان کو چھوڑ جائیں گے۔ پھر ان کے مریدوں کا کم ازکم تیسرا حصہ اصل اصول کیطرف لوٹ آئیگا (دیدہ باید۔ اڈیٹر)

مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۶ء رات کو میں ورد وظائف کے بعد دعا کی یا باری تعالیٰ یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ دنیا میں مرزا صاحب نے عجیب قسم کا دعوی کیا ہے کہ تمام دنیا کے علماء تو اسکو برا جانتے ہیں۔ مگر وہ بذات خود نبوت کا دعوی رکھتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں اپنے آپکو پیغمبر سمجھتا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز آئی اے میرے بندے تجھے خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ عنقریب وہ زمانہ آتا ہے۔ یعنے تین مہینے کے عرصہ میں اسکے وجود پر یعنی مرزا صاحب کے وجود پر ایک حادثہ ہونیوالا ہے جسکا نمونہ یہ ہوگا۔ کہ مرزا صاحب خود ایک بیماری میں ایسے مبتلا ہونگے۔ کہ بیماری کے باعث اسکے جسم کا ایک طرف رہ جائیگا اب میں نہیں جانتا۔ کہ اس بیماری کا دوسرا رنگ کیا ہو [illegible] اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا کہ ان کی آنکھوں کا نور بھی کم ہو جائیگا۔ میں خاص نیت سے تمام مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ بندہ کو مرزا صاحب کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ پورا راستی اور نیک نیتی سے اعلان کرتا ہوں اسلئے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہوا۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔

راقم الحروف غلام نادر۔ تبادری امرتسری [illegible]

ahmadimuslim.de

(ایڈیٹر) امر درست ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ سمجھ اس کے کہ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ (قائل اگر جھوٹا ہے تو ذلیل ہوگا) ہاں مدت کچھ زیادہ نہیں دیکھا جائیگا۔

# عُرسوں کی ممانعت اور الوسیلۃ کے معنی کی تحقیق

خوشی کا ذکر ہے کہ منشی نواب الدین صاحب سود اگر چرم امرتسری نے ایک مضمون بعنوان "عرسوں کا ریفارمر" اخبار وکیل امرتسر میں چھپوایا تھا۔ جو ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے ۲۹ جون کے اہلحدیث میں بھی نقل کیا گیا تھا۔ مضمون معنونہ میں منشی صاحب موصوف نے خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی نسبت عرسوں کے قیام میں امداد کرنے اور مردگاں سے حاجات طلب کرنے کے متعلق اظہار افسوس کر کے خواجہ صاحب کو کئی ایک آیات سنا کر توجہ دلائی تھی کہ توحید و سنت کا یہ منشا ہرگز نہیں جو آجکل مقابر اولیاء کے متعلق ہو رہا ہو۔ اور آخر میں خواجہ صاحب کی تعریف اور علمی لیاقت کا اظہار کر کے بڑے وثوق سے یہ آرزو کی تھی کہ وہ اس اصلاح کو ضرور قبول فرما دیں گے۔ اور عرسوں کی رسم کو یک قلم بند کرنے کی کوشش کرینگے۔ مگر خواجہ صاحب نے منشی صاحب کی اس دلی خیر خواہی کو شکریہ کے ساتھ اور تھینکس (Thanks) کہکر قبول فرمانے کی بجائے الٹا سختی کے ساتھ یہ عطا فرما لفافہ کہکر واپس کیا۔ اور تعجب بالائی کے وکیل میں "مصیبت ہم نہاد نہیں رہتا" کے ہیڈنگ سے ایک مضمون لکھکر اس قدر گلا ہنسے اور طعن و تکرار کی تصادق کر دکھائی۔ جو ایسی بڑی لالتی۔ تجربہ کار اور مصلح قوم کی شان کو ہرگز مناسب تھا۔

خیر ان ذاتیات کے معاملات کو تو خواجہ صاحب جانیں یا منشی صاحب اُن سے ہمیں۔ ہمیں کیا ہے کو غرض پڑی کہ ہم کسی کے معاملات میں دخل دیں۔ ہاں ہم مزید کہینگے کہ خواجہ صاحب نے عرسوں کے قیام اور بزرگان کی ارواح سے امداد طلب کرنے کو جائز کر دیا۔ اور وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ سے اس دعوی کو مدلل کیا۔ یعنی اس آیت سے ثابت کیا کہ خدائی تعلیم کے موافق صوفی لوگ ارواح بزرگان کو وسیلہ لاتے ہیں۔

اس آیت کے معنی میں لفظ الوسیلۃ کے مفہوم اور مطلب کو واضح کرنا ضروری ہے۔ سنئے!

لغت عرب کی مشہور اور معتبر کتاب قاموس میں صاف لکھا ہے کہ الوسیلۃ کے معنی قرب حاصل کرنے کے ہیں۔ چنانچہ حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فارسی ترجمہ قرآن شریف میں اس آیت کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:- "اے مسلماناں بترسید از خدا و بطلبید قرب بسوئے او" جسکا مطلب بالکل واضح ہے کہ مسلمانوں کو خدا فرماتا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور نیک عمل کر کے اس کی طرف نزدیکی اور تقرب حاصل کرو۔ الوسیلۃ کا لفظ سارے قرآن شریف میں صرف دو جگہ آیا ہے ایک تو مذکورہ بالا آیت میں جسے خواجہ صاحب اپنے دعوی کی دلیل لائے ہیں۔ جو سورہ مائدہ کے چھٹے رکوع میں ہے دوسری آیت سورہ بنی اسرائیل کے چھٹے رکوع میں اس طرح وارد ہے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ۔ اس کا ترجمہ شاہ صاحب یوں لکھتے ہیں "آنجماعہ کہ ایشاں را مے پرستند کافراں (یعنی عیسیٰ و عزیر و ملائک) طلب میکنند بسوئے پروردگار خویش قرب را کہ کدام از ایشاں نزدیکتر باشد" جن لوگوں کو مشرک لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ بزرگ خود خدا تعالیٰ کیطرف نیک اعمال کر کے قرب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ یعنی ان کا مقصود تقرب الی اللہ ہی ہوتا تھا۔

تفسیر جلالین میں پہلی آیت کی ذیل میں لکھا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ (خافوا عقابه بان تطيعوه) وَابْتَغُوا (اطلبوا) إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (ما يقربكم اليه من طاعة) یعنے مسلمانو خدا کے غضب سے ڈر کر اسکی اطاعت کرو۔ اور ایسے کام کرو۔ جو تم کو اللہ کے نزدیک کر دیں۔ ایسا ہی دوسری آیت کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ (هم آلهة) يَبْتَغُونَ (يطلبون) إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ (القربة بالطاعة) کہ نیک لوگ جن کو مشرکوں نے معبود سمجھ رکھا ہے وہ خود خدا کی فرمانبرداری کر کے اسکا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے وَابْتَغُوا (اطلبوا) إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ اى القربة یعنی نزدیکی۔

دوسری آیت کی تفسیر میں یوں لکھا ہے۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ (اى يطلبون الى ربهم الوسيلة اى القربة)

آپ ہی سب معتبر تفسیروں میں وسیلہ کے معنے تقرب کے لئے گئے ہیں اور محاورات عرب۔ اور لغت عرب کی کتابوں میں بھی یہی معنے مراد ہیں۔ اور علاوہ ازیں اذان کی دعا آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ جو مشہور ہے وہ بھی صاف دلالت کرتی ہو۔ کہ وسیلہ کے معنے تقرب الی اللہ ہی کے ہیں۔

جو لوگ باوجود ایسے معتبر حوالجات کے سمجھتے ہوں کہ وسیلہ کے معنی ...

آیات متشابہات
اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق تمت
ادب العرب
صرف و نحو عربی ...

ahmadimuslim.de

یعنے ذریعہ کے کرتے ہیں۔ وہ معنے چونکہ لغت عرب اور محاورات عرب کے بالکل مخالف ہیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں ہو سکتے۔

قطع نظر اسکے اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے۔ کہ خواجہ صاحب کے معنے وسیلہ کے ذریعہ صحیح ہیں تو خواجہ صاحب کی تاویل تب بھی صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ قبروں کی حاضری بھرنے والے اور وہاں جا کر اپنی حاجات کے لئے دعائیں مانگنے والے یہ خیال تو کبھی نہیں کرتے۔ کہ اے بزرگ ہم آپکو خدا کے پاس اپنے لئے ذریعہ بنا کر اپنی حاجات طلب کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تو جو کچھ مانگتے ہیں بعض اہل قبور ہی سے مانگتے ہیں۔ اور اکثر تو ان بزرگوں کے پاس وسیلہ اور اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لئے ذریعہ بناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے وظائف اور دعائیں اسکی شاہد ہیں جیسا کہ

شیئاً للّٰہ ہوں گدائے مستمند ❊ المدد خواجہ معین الدین نقشبند

اور سے

شیئاً للّٰہ ہوں گدائے دل حزیں ❊ المدد خواجہ رشید الدین

الیا ہی سے

خذ بیدی یا شاہ جیلاں خذ بیدی ❊ شیئاً للّٰہ انت نور احمد

اور سے

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن ❊ در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا

وغیرہ وغیرہ کلمات سے یہ مطلب صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ صاحب قبور کو اپنی دعاؤں کی اجابت کیلئے ذریعہ نہیں بناتے بلکہ خود انہیں کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں۔ مگر اس عقیدہ کی تردید قرآن شریف کی سطر سطر سے ملتی ہے کہ بزرگان کسی کی حاجات کو نہ تو سنتے ہیں اور نہ پورا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ سورہ فاطر کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ اور خواص معبودیت کا بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہے۔ کہ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ یعنی مذکورہ بالا صفات والا اللہ ہی تمہارا پروردگار ہے (زمین آسمان کی) بادشاہت اسی کی ہے۔ اور جن لوگوں کو تم پکارتے ہو۔ ان کے ملک میں تو ذرہ سی چیز بھی نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو۔ تو وہ نہیں سنتے ہیں اور اگر بفرض محال سن بھی لیں۔ تو تمہاری دعا قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے صاف انکار کر دیں گے۔ (یعنی کہدینگے کہ یہ پکار اور دعائیں ہماری منشا اور تعلیم کے خلاف کرتے رہے ہیں)۔

آیت موصوفہ کے سیاق اور مضمون سے یہ بات صاف واضح ہے۔ کہ بتوں کو متعلق نہیں۔ بلکہ مردہ بزرگوں کی بابت ہے۔ کہ جن سے لوگ اپنی حاجات طلب کیا کرتے ہیں۔ سورہ الفرقان کے دوسرے رکوع سے اسبات کی کافی شہادت ملتی ہے۔ جہاں فرمایا ہے:-

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا

یعنے قیامت کے روز مشرکوں اور ان کے معبودوں کو اللہ تعالیٰ جمع کریگا۔ پھر معبودوں کو فرمادیگا۔ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا (کہ وہ تمہاری پوجا پاٹھ میں لگے رہے) یا وہ خود گمراہ ہو گئے؟ تو وہ جواب دینگے کہ الٰہی! تو تو پاک ہے۔ ہمیں تو خود یہ مناسب نہیں۔ کہ تیرے سوا کسی اور کو والی بنائیں (پھر ہم سے یہ کب متصور ہو سکتا ہے کہ ہم نے لوگوں کو اپنی عبادت کرانیکی تعلیم دی ہو۔ ہاں) تو نے ان کو اور ان کے باپ اجداد کو (اپنی نعمتوں سے) بہرہ مند کیا یہانتک کہ نصیحت بھول گئے اور ہلاک شدہ قوم ہو گئے۔

آب سنیئے! سلف صالحین اس کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت فرید الدین صاحب عطار رحمۃ اللہ علیہ اپنے پندنامہ میں لکھتے ہیں سے

در بلا یاری مخواہ از ہیچکس ❊ زانکہ نبود جز خدا فریادرس
غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر ❊ کیست در دنیا از و گمراہ تر

شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں:- کہ

نداریم غیر از تو فریادرس ❊ توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

خواجہ صاحب کی مزید تشفی کیلئے بہ سلسلہ زیر بحث حضرت محبوب سبحانی مخدوم جہانیاں مولانا الشیخ السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز کی کتاب فتوح الغیب کے مقالہ ۶ سے چند الفاظ اس عقیدہ کے متعلق نقل کرتا ہوں۔

آپ پہلے ایک حدیث کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: اذا سئلت فاسئل اللّٰہ واذا استعنت فاستعن باللّٰہ جف القلم بما ھو کائن ولو جھد العباد ان ینفعوک بشیء لم یقضہ اللّٰہ لک لم یقدروا علیہ ولو جھد العباد ان یضروک بشیء لم یقضہ اللّٰہ علیک لم یقدروا (یعنی جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے کیا کر اور جب تو مدد چاہے۔ تو اللہ ہی سے چاہا کر۔ جو کچھ ہونا ہے۔ ہو چکا۔ اگر تمام مخلوق

تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہیں۔ جو خدا نے تیرے لئے مقدر نہ کیا ہو۔ تو کبھی قدرت نہ پاسکیں گے۔ اور اگر تمام مخلوق تجھے کسی قسم کا ضرر پہنچانے کا ارادہ کرے۔ جو خدا نے تیرے حق میں مقدر نہ کیا ہو۔ تو کبھی نہ پہنچا سکینگے۔" کیونکہ ع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

اس حدیث کو نقل کرکے فرماتے ہیں۔ فینبغی لکل مومن ان یجعل ھذا الحدیث مرآۃ لقلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ ویجد العزۃ فیھما برحمتہ اللہ عزوجل (یعنی) مسلمان کو چاہئے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ اور اپنے جسم کا بیرونی اور اندرونی لباس بنالے اور اپنی ہر ایک بات میں اسی کو پیش نظر رکھے اور اپنی تمام حرکات وسکنات میں اسی پر عمل کرے (کہ خدا کے سوا کسی مخلوق سے استمداد و استعانت نہ کرے نہ کسی سے نفع و نقصان کی امید رکھے) تاکہ دنیا اور آخرت میں سلامتی سے رہے اور اللہ کی رحمت سے عزت پاوے

انہی اسلامی احکام اور بزرگان دین کی زوردار تاکیدات کو مدنظر رکھکر مولوی خرم علی صاحب حنفی کی نظم کو کسی صاحب نے مسدس کیا جس کے دو تین بند لکھنے اس جگہ مناسب ہیں۔ جو یہ ہیں ؎

تجھے اے بوالہوس کیا ہوگیا ہے | عبث کیوں دربدر پھرتا ہے
دل بیچارہ گر نبی سے اٹھا ہے | نہیں کیا اب تلک تو نے سنا ہے

خدا نے جا بجا قرآن کے اندر

میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

وہی دے جسکو چاہے عزت وجاہ | کرے چاہے جسے خوار و ذلیل آہ
مصیبت میں اسی سے تو مدد چاہ | نہ گمراہوں کی صورت تو ہو گمراہ

نہیں طاقت سوا اسکے کسی میں

کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں

مجھے گر ہے عقل پر تیری تو پتھر | جو ناحق مانگتا پھرتا ہے در در
ولی اور غوث اور سارے پیمبر | بلاشک جہان ہیں محتاج داور

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا

بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا؟

یہی وہ مبارک تعلیم تھی کہ جس کی اشاعت کیلئے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سید الرسل حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم تک سب کے سب انبیاء [illegible]

مبعوث و مامور ہوتے رہے۔ اسی لئے بزرگان دین اور سلف صالحین استمداد غیر اللہ کی ممانعت ہمیشہ کرتے رہے جس کے نمونے ابھی ابھی آپکے ملاحظہ سے گذرے۔ پھر اس مسئلہ کے متعلق اتنے بڑے دلائل اور پختہ ثبوت کے ہوتے ہوئے بھی خواجہ صاحب جیسا لائق شخص استمداد غیر اللہ کو جائز سمجھے تو سخت تعجب اور حیرت کا مقام ہے

ہاں زندوں سے اُن کی حسب طاقت مدد چاہنے کی اسلام میں اجازت ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے یہی معنے ہیں کہ ایک زندہ بھائی دوسرے کی کسی طرح کی امداد جو خدا نے انسانوں کی طاقت میں دی ہے۔ کر سکے تو کردے اس میں کوئی شرک نہیں لازم نہیں آتا۔ خواہ نقدی سے یا دعا سے جس طرح ہو مدد کرے۔

باقی رہا عرسوں کا قیام سو اس کی بابت دو حرفی فیصلہ ہو کہ سب نبی آدم بزرگ اور انبیاء کے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر عرس جائز ہوتا تو پہلے آپ کا ہوتا پھر آپ کے بعد افراد امت میں سے کسی اور بزرگ کا۔ سو اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ سے لکھنے والا فرمان ملاحظہ طلب ہے جہاں ارشاد ہو لا تتخذوا قبری عیدا یعنے مسلمانو! میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنا لینا" پس جب حضور نے اپنے واسطے فرما دیا۔ کہ میری قبر کو عید۔ عرس۔ یا میلہ گاہ نہ بنانا تو اور کون اسکو جائز قرار دے سکتا ہے۔

اگر خواجہ صاحب کو شبہ گذرے کہ یہ وہابیانہ تعلیم کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔ تو وہ ہندوستان کے رئیس الحنفیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی مرحوم و مغفور (جن کے ساتھ خواجہ صاحب اپنی شاگردی کو بڑے فخر سے بیان فرمایا کرتے ہیں) کا فتوی متعلق عرس فتاوی رشیدیہ مطبوعہ اہل المطابع مراد آباد میں غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں مولانا موصوف عرس کی ممانعت کا فتوی دیکر مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی مہاجر رحمتہ اللہ علیہ (جو تمام ہندوستان کے علمائے محدثین کے استاد و استاد زادہ۔ نواسہ و شاگرد و خلیفہ مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے ہیں) کی اربعین کی عبارت مندرجہ ذیل نقل کرتے ہیں وہو ہذا۔

مقرر ساختن روز عرس جائز نیست در تفسیر مظہری می نویسد لا یجوز ما یفعلہ الجہال بقبور الاولیاء والشہداء من السجود والطواف حولہا واتخاذ السرج والمساجد الیہا ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد ویسمونہ عرسا انتہی۔ یعنی اولیاؤں اور شہیدوں کی قبروں پر سجدے اور طواف کرنے اور چراغ جلانے [illegible]

ahmadimuslim.de

اہل علم کا یہ شیوہ نہیں اور سب ناجائز ہیں۔

پس امید ہے کہ خواجہ صاحب اب تو عرسوں کی رسم کے مٹانے کی کوشش کرینگے اور اگر مٹانا ناپسند کریں۔ تو کم از کم اتنا تو ضرور کریں کہ مٹانے والوں کی مخالفت چھوڑ کر بحکم کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اُن کا ساتھ دیں اور انہیں برا نہ سمجھیں آگے خواجہ صاحب کو اختیار ہو کہ جو پسند خاطر کریں۔ ہمارا کام تو اصلیت سے آگاہ کرنا ہے۔ جو حتی المقدور کر بھی دیا اور انشاءاللہ آئندہ کرتے رہینگے ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن + مصلحت بیں و کار آساں کن

الراقم۔ بندہ علاءالدین اسسٹنٹ ایڈیٹر اہل حدیث

## دہرم کمپال نہیں دہرم گال ہے

جفا جو سنگدل بے رحم ظالم
غضب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

ہمارا ہی نہیں بلکہ بعض دور اندیش آریوں کا بھی یہی خیال ہو۔ کہ اس بدزبان لڑ آریہ کی غرض صرف شہرت حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار پرکاش امرتسر کا ایڈیٹر بھی ۲۲۔ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔ کہ

"دہرم پال کا مطلب بجز اس کے کیا ہے:۔ کہ

تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں ہم بھی پانچوں سواروں میں"

اس بدزبان اور کج باطن کے منہ اور قلم سے جب کبھی کوئی تقریر یا تحریر نکلتی ہے۔ مسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے ۲۲۔ اگست کے اخبار پرکاش میں اپنے سفر کا حال لکھتا ہے۔ کہ میں نے سرحدی مسلمانوں کو نیلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ بہت خستہ حال ہیں۔ ہندو خوشحال ہیں۔ پھر مسلمانوں کی خستہ حالی اور نیلگوں لباس سے اسلام کی تحقیر اور تذلیل کس پیرایہ میں کرتا ہے کہ الاماں۔ حالانکہ کسی قوم کے افراد کی خستہ حالی اور خوشحالی سے اُس کے مذہب پر کوئی اثر اور اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دوست شیخ عبدالعزیز (سابق جگدنبا پرشاد) نے اپنی کتاب تحفہ آریہ سماج میں بعض ممبران آریہ سماج کی کمینیات درج کی تھیں۔ تو اسی بدزبان نے ۲۲۔ مئی کے پرکاش میں لکھا تھا کہ یہ (شیخ صاحب) فرنگی محقق نکلا ہے۔ کہ شخصی رائوں پر دہرم کی تحقیق کرتا ہے حالانکہ خود بھی اسی جرم کا مرتکب تھا۔ کہ اپنی تہذیب کی جلد چہارم کے صفحہ ۲۳ پر لکھتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کی تفسیر کے سوا کوئی تفسیر ہمارے نزدیک معتبر نہیں۔ کیا یہ شخصی رائے پر انحصار نہیں؟ خیر اسے بھی جانے دیجئے دیکھئو

آج یہ کیا ہو رہا ہے کہ ایک قوم کے نیلگوں لباس سے اسلام پر تمسخر اڑاتا ہے۔ کیا یہ فرنگی محققوں کا کام ہے۔ نہیں بلکہ بھنگی حقہ نوشوں کا ہے۔

اور دہرم پال افسوس ہے۔ کہ تم نے آریہ سماج میں۔۔۔ جا کر لائق آدمیوں کی تعداد کو نہ بڑھایا۔ بلکہ اتنی تعداد کو زیادہ کیا۔ جسکی آریہ سماج میں پہلے بھی کبھی نہ تھی ؎

دغا۔ شوخی شرارت۔ بیحیائی فتنہ پردازی
تجھے کچھ اور بھی اے نرگس بیمار آتا ہے

(سب ایڈیٹر)

## مسئلہ شہادت

۱۸۔ مئی و ۲۵ مئی و ۲۰۔ جون ۱۹۰۶ء کے غلام احمد یہ اور سکو سنکر مرزا حیرت جی جب پگڑ نہ میری تقریر و تحریر کی داد دی نہ جواب ہی لکھا نہ مسئلہ انکار شہادت سے رجوع کیا فرقت کے گھونٹ کی طرح پی کر بیٹھ رہے نہیں معلوم یہ کیسی خاموشی ہے شاید پہلی صدی ہجری کی کتب خوارج دمشق اور کوفہ سے اپنا مطلب تلاش کر رہے ہونگے لیکن کیا خاک ملیگا۔ اہل سنت تو کیا ملتے بلکہ خوارج سے بھی اپنا ہم صفیر ایک نہ ملیگا سمجھے سوچا تھا کہ دو چار قدم ہم بھی حیرت جی کے پیچھے پیچھے دوڑیں گے کوئی صاحب تعاقب سمجھیں۔ بلکہ خادمانہ طور پر لوٹا ڈوری کر سے ستو باندھ بغلیں اُن کے پیچھے چلے جاینگے۔ مگر افسوس مرزا صاحب تو آرام سے سو ہی رہے پھر نہیں کو گردانا تھا ؎

بجا ہوا اُن کی خموشی سے کچھ ملال مجھے
جواب دینے لگی طاقت سوال مجھے

ایکدن وہ تھا۔ کہ مرزا صاحب آواز کس رہے تھے۔ کہ کہاں ہیں فاضل بجنوری اور کہاں ہیں مولوی الطاف حسین صاحب حالی۔ کیوں نہیں ہمارے مقابلہ میں قلم اٹھاتے اب وہ تعلی حیرت جی کی کہاں گئی؟ شاید شہداء کربلا کے رنج والم میں محو ہو کر گوشہ خاموش اختیار کر لیا ہے۔ اگرچہ اس میں ہمارا بھی مطلب حاصل ہے۔ مگر ایک آنچ کی کسر باقی ہے۔ چونکہ حیرت جی نے ہمارے مضمون کا جواب کچھ نہیں لکھا۔ لہٰذا ہم بھی اسوقت کچھ نہیں لکھتے ؎

پھر بہار آئی چمن میں زخم دل آلے ہوئے
پھر میرے داغ جگر آتش کے پرکالے ہوئے

* آپکو جواب کا کیا شوق ہے۔ تبلیغ حق سے مطلب ہے جواب ہو یا نہ ہو۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

پھر حیرت جی اپنے داؤ گھات سے باز نہ آئے۔ ناظرین ذرا دیدۂ غور سے ملاحظہ فرماویں۔ حیرت صاحب نے توہین جگر گوشگان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نسبت کیا کیا گوہر افشانی کی ہے قابل دید اور لائق داد ہیں۔ ۱۵۔ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ کرزن گزٹ صفحہ ۶ کے دوسرے کالم میں لکھتے ہیں (بات تو ٹھیک کہی حقیقت میں ان بدنصیب سر برنا ہنجار شیعیان علی نے حضرت علی رض ہی کے قتل پر صبر نہ کرکے ان کے بڑے بیٹے حسن رض کو دھوکے سے مار ڈالا۔ جب اس پر بھی ان کی دشمنی کی بھڑکتی ہوئی آگ ٹھنڈی نہ پڑی۔ تو نہایت فریب اور سفاکی اور دغابازی سے حضرت امام حسین کو مکہ سے مع بال بچوں کے بلوا کر پریشان و برباد کر دیا۔ وہ تو خدا کے فضل سے حضرت امام حسین بچکو نکل گئے ورنہ وہ بھی اپنے خاندان کے ساتھ برباد ہو جاتے) اجی حضرت جی کوئی ایک آدھ فقرہ تو ادب کیساتھ لکھا ہوتا۔ یہ الفاظ مکروہ نہ کسی مورخ نے لکھے اور نہ کتب اہلسنت نہ کتب خوارج میں دیکھے گئے یہ بے ادبی اور بے تہذیبی آپ کا ہی حصہ ہے۔ آپ کی اس عبارت پر خسارت سے صاف ظاہر ہے کہ آپکو ولی اللہ اور اسد اللہ علی مرتضی شیر خدا اور آل رسول سے محبت و عقیدت کا ذرہ برابر لگاؤ نہیں۔ اس پر بھی دعوی سنی ہونیکا لاحول ولا قوۃ۔ حیرت جی نے تو خارجیوں کے بھی کان کاٹے وہ بھی ایسے بے تکے فقرے نہیں لکھتے سو دیکھو کس خوبصورتی اور تعظیم سے حیرت جی لکھتے ہیں۔ کہ حضرت علی کے قتل پر صبر نہ کرکے ان کے بڑے بیٹے حسن رض کو دھوکے سے مار ڈالا۔ واہ ری تعظیم آل رسول اور واہ رے پکے محدث اور سچے مورخ کیا کہنا ہے اگر یوں لکھتے کہ ابن ملجم خارجی شقی ازلی دشمن خدا نے بنفس نفیس در عالم شہود بحکم [illegible] نماز میں شیر خدا کو شہید کیا۔ اور یزید پلید ۔۔۔۔۔۔ نے دولت و حشمت اور اپنے نکاح میں لانے کا لالچ دیکر جعدہ بنت اشعث سے امام حسن علیہ السلام کو زہر قاتل دلوا کر شہید کروا ڈالا۔ اگر ایسا لکھتے۔ تو کیا حیرت جی رافضی ہو جاتے یا سنی۔ واہ حیرت جی آپ وہی صلح کل ہیں۔ کہ سنی اور شیعوں میں اتفاق کرانے چلے۔ بالعکس اپنے تمام امت محمدی کے دلوں کو زخمی کر دیا۔ آپ کی غرض و مطلب حیرت صاحب یہ ہے کہ حضرت علی رض اور آل رسول امین [illegible] و شہیدوں اور ان کے ہمراہیان شہداء کربلا کو کوئی فرد بشر شہید نہ کہے لفظ شہادت ان کے نام کے ساتھ ہرگز ہرگز آنا ہی نہ چاہئے۔ افسوس صد ہزار افسوس۔

جگر کس کس کو دوں تیرے ہوں ہاتھوں سے تو قائل ٭ ستمگاری کو چھری کو بانکے خنجر کو پیکاں کو

حضرت حیرت جی کہیں تو سید ہو چلے ہوتے

قدم قدم پہ شرارت ہو بات بات میں گھات ٭ غضب کی چال ہے اس فتنہ گر زمانے کی ہے

حضرت حیرت جی نے یونہیں پہلا حضرت علی رض کو قتل کرا دیا۔ امام حسن علیہ السلام کو مروا ڈالا امام حسین رض کو معہ ان کے خاندان کو برباد و پریشان کرا کر تن تنہا دشت کربلا سے بھگا دیا دلیل و برہان کا پتہ نشان نہیں یہ آپکا طبعزاد مسئلہ ہے نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ والملت والدین ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ کبھی حیرت جی ہمارے مضمون مذکورہ بالا کا جواب حرف بحرف لکھتے اور پھر ہمارا جواب الجواب ملاحظہ فرماتے۔ تو مزہ آجاتا ناظرین و سامعین بھی تماشا دیکھتے اور صلے آفرین بلند کرتے لیکن جناب حیرت جی بڑے ہوشیار اور دور اندیش آدمی ہیں جنکی تعریف میں ان کے ایک ہم مسلک چیلے نے یہ شعر لکھا ہے ؎

وہ چھیڑا دل کا اور سکو منہ لگ کیسی چال ٭ اور سچ طرہ ہو کہ جامع ہر علوم و ہر کمال

یہ شعر مرزا صاحب ہی کی شان میں موزوں ہے۔ مرزا صاحب نے یہ شعر لطیف خاص [illegible] اختیار کیا ہے۔ ہم آئندہ کسی پرچہ میں اس شعر کی شرح بیان کرینگے۔ اور وہ کل بہت دلچسپ ہوگی کہ مداح اور ممدوح کا دماغ معطر ہو جائیگا۔ آمدم بر سر مطلب۔ حیرت جی نے سوچا ہوگا۔ کہ اگر اس دیہاتی کے سوال کا جواب دیا۔ تو میرے مسلک اور عقیدہ جدیدہ کی قلعی بہت جلد کھل جائیگی۔ اس پر عمل کیا کہ ایک چپ سو کو ہرائے ہے۔ لیکن ایسی بے موقع خاموشی حیرت جی کی شان کے خلاف ہے۔ کیونکہ ذہنی عمل تعلیم رد جاتی ٹھٹھا اچھا ہے۔ نہ روح القدس [illegible] سے عاجز ہو کر زمین و آسمان چھوڑ کر کہیں گوشہ نشین ہوئی ہیں نہ ابھی یہ طوفان کہیں صدمہ آیا ہے۔ ہاں اگر انتشار طبع و پریشانی مزاج ہے۔ تو ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ آپ مجھ پر جھنجھلائیے اور صلواتیں سنائیے۔ نہیں صاحب ہرگز نہیں وہ ایک مہذب آدمی ہیں ادب و تہذیب انکا شعار ہے۔ پھر آخر تم بھی تو ظریف ہو۔ تمہارا خیال ضرور کرینگے بس حضرت رہنے دو مت انتہا مدعا کی آفت ٭ چالاک تری زبان بہت ہے ؎

غم ایک کا نہیں ہر نقطہ جسکو ہے غم ٭ دل کو جگر کو جان کو کس کس کو روئیں ہم

ایک اور لطیفہ کہنا بُرا شگوفہ کہ سامعین کا دماغ معطر ہو جائیگا اور ناظرین کی آنکھیں چکا چوند ہو جائیں ابھی آپ یعنی حیرت صاحب بحث انکار شہادت اور توہین آل عبا کے ناسخ و جابر نہ ہونے۔ کہ سو کی حالت میں فاتر عمال کرنے لگے ابھی اس ترقی ہو کر ابھی تک نوبت غیر مترقب کی طرح ہاتھ لگی ہے۔ مصیبت آگئی یا اور پیٹ نہ بھرا اور کیا بنگاہ [illegible] ہاتی۔ یہی نتیجہ ہے کبھی ایسی چوچڑ کو مضمون ضعیف و کمزور رسالہ اور عبارتیں اور مسئلے پہلے قصے کہانیاں مخالف قرآن و حدیث لکھ کر انھوں نے یہاں تک ہی کر ڈالا کہاں حضرت

شوق سے کہاؤ۔ لیکن بلا بسم اللہ کہانا خدا آپکو نصیب کرے۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ دن دونا رات سوایا ہو۔ علمار امت محمدیہ کو جنکی شان میں اللہ رب العزت نے کنتم خیر امت فرمایا ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے العلماء ورثۃ الانبیاء ارشاد کیا ہو۔ صحابہ کبار سے لگا کر تابعین و تبع تابعین و آئمہ محدثین و مجتہدین و علمار کرام و اولیار عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین سبکو آپ غلط فہم ٹھیرا چکے ہیں آیات قرآنی میں تاویل و آثار صحابہ کی تخریب اور احادیث نبویہ کی تکذیب کرنا اسکا آپ نے بیڑا اوٹھایا ہے اب کون باقی رہا۔ جو آپکو سود کہانے سے منع کریگا۔ اور اور آپ ان غلط فہم لوگوں کی بات کیوں ماننے چلے مگر اک ذرہ سی تکلیف آپکو کرنا پڑیگی۔ کہ وفات شریف بحالت صحت میں اپنے ورثا اور خدام سے بطور وصیت ہدایت کرنا ہوگا۔ کہ چار پانچ ہتھیار تیز و آبدار میرے واسطے میری قبر میں ضرور رکھدینا جب محشر میں آنحضرت صلعم سود خواروں سے فرمائیگا۔ کہ لڑو ساتھ اللہ سے اور اون کے رسول سے جیسا کہا تہا۔ اللہ میاں کے فرشتو اور مرزا حیرت خوب ہی مقابلہ کی ٹہیریگی الامان الامان اعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس من ھذا العقیدۃ والوسواس۔ اجی جناب حضرت جی صاحب خدا سے ڈرو اور رسول سے شرماؤ۔ علمار سلف و خلف سے پیشقدمی مت کرو۔ بیٹھے بٹھائے خدا جانے ایسے خیالات فاسد آپکو کیوں سوجھتے ہیں۔ کیا اچھے خاصے سیدہے سادہے مسلمان متبع سنت رہتے ہیں۔ رزق ملنے اور عیش و عشرت حاصل ہونیکی امید نہیں ہوئی کیا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پڑھنا ترک کردیا۔ کیا وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا پر نظر نہیں رہی۔ کیا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ پر بھروسہ نہیں رہا۔ ابہی میں اپنے حال پر افسوس کر ہی رہا تہا کہ بوجہ ہمدردی آپکے حال پر افسوس سے صبر نہ ہوا۔ اللہ تعالی آپکے اور ہمارے حال پر رحم کرے۔ آمین ثم آمین کیوں ظریف دعا کے بعد بھی مذاق استغفر اللہ حضرت من مذاق نہیں خدا کی قسم کیا اچہی بات ہے۔ داغ سے

آکے دن مان ہی جاؤگے ہمارا کہنا + تم کہو جاؤ ہی تیری حقیقت کیا ہے

اب بخدمت جمیع علماء دین متین اہل سنت والجماعت سے گذارش ہے [illegible] صاحب ہمارے مرزا حیرت علامہ زمان [illegible] ہم بہیٹہ چہوڑ نہ کریں اس میدان وسیع ہیں کہ [illegible] بلکہ خدمتگاری کو ورنہ کہاں وہ عالم درس تدابیر علم روحانی ہیں بحر زخار اور روح القدس فرض سے ہم عجب [illegible] اور کہاں [illegible] کشتی اللہ رب العزت

کی مدد اور رحمت کا امیدوار لیکن بفضلہ المحق ایجلو ولا یعلی کا موقعہ آنیوالا ہے انشاء اللہ تعالی مرزا حیرت صاحب کیخدمت میں اک ذرہ سی گذارش ہے گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ وہ یہ ہو کہ اگر آپکو اقرار شہادت سے عار و انکار ہو تو آپ ذکر عدم شہادت امامین علیہ السلام و ربیع اخبار کرنا موقوف کریں اور علمارات سلف و خلف کی توہین سے زبان بند کریں۔ سوائے اسکے جہاں بہر کی باتیں لکہا کریں ہمکو کیا غرض ہے اصل کی کیفیت اور ڈاکخانہ میں روپیہ جمع کرنیکی نسبت زندگی بخیر آئندہ کسی پرچہ میں تحریر کرینگے انشاءاللہ تعالی۔ اور ایک شعر مرزا داغ کا جو ہمارے حسب حال ہے وہ لکھکر اپنا مضمون ختم کرتے ہیں سے

دکھا شوخی شرارت بیوفائی فتنہ پردازی + تجھے کچھ اور بھی اے نرگس بیمار آتا ہے

## علمائے اسلام سے سوال

یہ مشہور ہو کہ حکمار اشراقی اور مشائی ہوتے ہیں۔ مشائیوں کو سب جانتے ہیں کیا اشراقیوں کو کوئی جانتا ہے یا نہیں۔ خاکسار نے اپنے اساتذہ سے مثلاً جناب مولوی حافظ عبدالمنان صاحب و مولوی غلام احمد صاحب مدرس نعمانیہ لاہور حکیم سلیم اللہ خاں صاحب لاہوری کو دریافت کیا۔ کہ حکمار اشراقی اب موجود ہیں یا نہیں کسی نے فرمایا وہ صوفیہ کرام ہیں کسی نے فرمایا وہ پہلو تھے اب نہیں کسی نے کہا موجود ہیں لیکن معلوم نہیں۔ ان اقوال سے اُنکا وجود تو ثابت نہیں ہوا۔ کیا وہ صوفیہ کرام ہیں یا علم جفر کے جاننے والے ہیں؟ اشراقیوں کے افعال گزشتہ سے تو جفر کے جاننے والوں میں ہیں۔ بلکہ نسبت صوفیوں کے اور قلبی ریاضت بھی جفر کے جاننے والوں میں ہے۔ جو کہتے ہیں کہ صوفی ہیں ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ تم نے کوئی صوفی دیکھا۔ جواب میں سکوت ملا۔ اب تمنا ہے کہ اگر کوئی صاحب حکیم اشراقی کو جانتا ہو۔ تو ایڈیٹر صاحب کے ذریعہ خبر دیں یا بذریعہ خاکسار کو اپنا پتہ ارقام فرماویں۔ میں نہایت شکر گذار ہونگا۔ (خاکسار کا پتہ)

وزیر آباد متصل سیالکوٹی دروازہ۔ محمد عبدالستار

## تلاش گمنام

مولوی کرم الدین ساکن [illegible] تحصیل چونیاں ضلع لاہور نوجوان گندم رنگ۔ فارغ التحصیل عربی کا۔ کیمیا گری کا طالب بہی تہا۔ انگریزی کی طرف بہی راغب تہا۔ سرہند کو شوال گزشتہ میں گیا تہا۔ بعد اسکے کوئی پتہ نہیں۔ کوئی صاحب بتا کر اجر پاویں۔

حکیم ابو داؤد عبداللہ [illegible] کہیالی۔ چونیاں ضلع لاہور

لہ آپ بھی ایسی کریں تو مناسب ہے۔ حیرت صاحب [illegible] تو ان کا جواب دیدیجیو گا۔ باقی ضرورت نہیں (ایڈیٹر)

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۴۱** - ایک شخص کا دادا فوت ہو گیا ہے۔ مکان ملکیت اوسکے دادا کی ہے۔ اوسکے بعد اوسکا باپ فوت ہو گیا۔ مکان میں اوسکا پوتا رہتا تھا۔ دس پندرہ برس ہوئے اب اوسکا دوہتا دعویٰ کرتا ہے۔ کہ میرا حق ہے۔ آپ تحریر فرماویں کہ بموجب شرع شریف کے پوتے کا کیا حق ہے۔ اور دوہتے کا کیا حق۔

(رجب جو کٹ نمبر ۹ گجرانوالہ امرتسر)

**ج نمبر ۱۴۱** - اگر نواسہ کی ماں یعنی متوفی کی لڑکی مورث کے مرنے کے وقت زندہ تھی تو نواسہ مذکور اپنی والدہ کا حق یعنے ثلث جمیع کا لیگا۔ اور اگر باپ سے پہلے مر چکی تھی۔ تو کچھ نہیں ملیگا۔

**س نمبر ۱۴۲** - غسلخانہ نہیں بالکل برہنہ ہو کر نہانا چاہیئے یا تہ بند باندھکر۔

(جیوا خصہ بیدار نمبر ۹۷)

**ج نمبر ۱۴۲** - غسلخانہ نہیں برہنہ غسل کرنے کی ممانعت نہیں بشرطیکہ کوئی دیکھتا ہو۔ گو بہتر یہی ہے کہ تہ بند باندھکر نہاوے۔

**س نمبر ۱۴۳** - کوئی شخص اپنی مکان سے بلا کہنے اپنے رشتہ داروں کے اور اپنی بیوی کے کہیں کو چلا گیا ہے۔ اور نہ معلوم کہ کہاں گیا۔ اور کب آویگا۔ لہذا اوس کی عورت کب تک اوس کی آمد کا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ اور کب آویگا کب تک انتظار کریگی اور نکاح ثانی کی اجازت اوسکو کب دیجاویگی۔ دوسرے عرض یہ ہے کہ اوسنے بعد انتظار بسیار نکاح ثانی بموجب حکم شرع کر لیا۔ اور اوس سے ایک اولاد بھی ہو گئی۔ جو ابھی شیر خوار ہے۔ اتفاق سے کہ پہلا شوہر جو گم ہو گیا تھا۔ آگیا اوسنے اپنی عورت شرع والوں سے طلب کی تو کس دعوے سے اوسکو دلائی جاویگی۔ شرع اوسکو وہ عورت دلوا دیگی یا نہیں۔ اور وہ بچہ جو شیر خوار ہے اور دوسرے خاوند سے پیدا ہوا ہے۔ پہلے ہی شوہر کو دلوایا جاویگا جسکے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ (یعنی دوسرا خاوند) اوسکے پاس رکھا جاویگا۔

(دلاسے خاں سوداگر از ددرالہ ضلع میرٹھ)

**ج نمبر ۱۴۳** - اگر خاوند چار سال ساڑھے چار ماہ تک بالکل مفقود الخبر ہے تو عورت مذکورہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب تھا۔ امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے اور حنفی کی معتبر کتاب ہدایہ میں بھی اس حکم پر عمل کرنے کو جائز لکھا ہے۔ مدت مذکورہ کے بعد اگر نکاح ہوگا تو دوسرے نکاح کے بعد کی اولاد خاوند ثانی کی ہوگی۔ پہلے خاوند کا کوئی دعویٰ نہیں رہا۔

**س نمبر ۱۴۴** - قرآن میں جو یہ ط یا ط لکھ ہوتے ہیں۔ انپر ٹھیرنے کا کیا حکم ہے۔

**س نمبر ۱۴۵** - اکیلا تو اللھم اھدنی پڑھتا ہے۔ بہت ہوں تو کیا پڑھیں۔

**س نمبر ۱۴۶** - ظہر اور عصر کا وقت کب ہوتا ہے۔

**ج نمبر ۱۴۴** - ایسے مقامات پر ٹھیرنے یا نہ ٹھیرنے کا اختلاف قاریوں اور حافظوں نے پیدا کر لیا ہے۔ کسی آیت یا حدیث میں اسکا ذکر نہیں۔ حدیث شریف میں اتنا آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف پڑھتے تو حرف حرف پڑھتے۔ ورکوں نہ مطلق ط کا لحاظ تھا نہ ج کا بس یہ سوال کوئی مسئلہ شرعی نہیں ہے۔

**ج نمبر ۱۴۵** - اکیلا ہو تو دعا اسی طرح پڑھے۔ بہت ہوں تو اللھم اھدنا کہے۔ کیونکہ نا کے معنے ہیں ہمکو۔ یعنی بہت۔

**ج نمبر ۱۴۶** - ہندوستان میں عام قاعدہ ظہر عصر کی پہچان کا یہ ہے۔ کہ مسجد کی دیوار رو بقبلہ کا جب سایہ نکل آوے تو ظہر کا وقت شروع ہوتا ہو بشرطیکہ دیوار سیدھی ہو جھجہ وغیرہ نہو۔ اور جب دیوار کے برابر سایہ ہو جاوے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ایک ہی مثل کا وقت آیا ہے۔ اسی حدیث کے مطابق اکابر حنفیہ نے بھی ظہر کا وقت ایک مثل تک تسلیم کیا ہے۔ در المختار میں امام طحاوی وغیرہ سے اسی قول کی تصحیح نقل کی ہے۔ اور اسی پر فتویٰ بتلایا ہے۔ حرمین شریفین میں بھی اسی پر عمل ہے۔

**س نمبر ۱۴۷** - سنت و حدیث میں کیا فرق ہے۔

**ج نمبر ۱۴۷** - احادیث کب احاطہ تحریر میں لائی گئیں۔ ایک مسلمان کہتا ہے کہ احادیث بھی آنحضرت صلعم کی زندگی میں تحریر کی گئی تھیں جیسا کہ قرآن شریف اور دلیل یہ بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ رضی کی ایک حدیث سے پایا جاتا ہے جسمیں انہوں نے کہا ہے۔ کہ حضرت ابن عمرو رضی چونکہ

+ ان سوالوں کا اصل خط بعد تحریر جوابات کے گم ہو گیا۔ سائل اپنا مضمون سمجھ لے۔ منہ۔

احادیث قلمبند کرتے ہیں - اسلئے مجھ سے زیادہ علم حدیث رکھتے ہیں اسپر وہ کہتا ہے کہ احادیث ضرور لکھی جاتی تہیں - حالانکہ خلاف اسکے ایک حدیث بیان کیجاتی ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی طرح احادیث لکھنے سے منع کر دیا تہا - اگر کسی صحابی نے آنحضرت صلعم کے حکم کے خلاف کیا - تو وہ گنہگار ہے -

(دنیاز مند محمد منظور الہٰی سگنیلر انچارج بٹھنڈہ)

**ج نمبر ۳۱۷** - سنت طریقہ نبوی کو کہتے ہیں حدیث میں ہے۔ لتتبعن سنن الخ یعنے میں اسلیئے بہلایا جاتا ہے - کہ تمہارے لئے طریقہ ہو کا جاری کرجاؤں - قرآن شریف میں ہے - قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ تم سے پہلے کئی ایک طریق گذر چکے ہیں یہ سنن سنت کی جمع ہے - پس عرف شرع میں عموماً اور اصطلاح حدیث میں خصوصاً سنت کے لفظ سے طریقہ نبوی مراد ہوتا ہے - یعنے آنحضرت کا برتاؤ کہ نماز کسطرح پڑھتے - روزہ کسطرح رکھتے گھروالوں سے کیسے رہتے وغیرہ اور حدیث تین قسم ہے قولی فعلی تقریری قولی حدیث تو یہ ہے - کہ آنحضرت نے کوئی بات فرمائی ہو مثلاً یہ کرو وہ نکرو - فعلی حدیث وہ ہے - جو کیا ہو جسکو سنت کہتے ہیں - تقریری حدیث وہ ہے - جو کسی شخص نے آنحضرت کے حضور میں کوئی کام کیا ہو مگر حضور نے اوس سے منع نہ فرمایا - اس سے معلوم ہوا - کہ سنت بھی حدیث کی ایک قسم ہے یعنے حدیث اور سنت میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے -

**ج نمبر ۳۱۸** - بیشک حدیثیں آنحضرت کے عہد بہرایت میں ہی میں لکھی جانی شروع ہو گئی تہیں - صحیح بخاری میں کتابت العلم کا ایک باب ہے - اوس میں امام بخاری حدیث لائے ہیں - جس میں حدیثوں کے لکھنے کی اجازت ہے - ممانعت کتابت اوسیوقت تہی جبتک صحابہ کرام کو آیت اور حدیث میں تمیز نہ ہوئی تہی - کیونکہ کتب سابقہ کے لکھنے والوں نے اس عدم تمیز کیوجہ سے ملفوظات الٰہیہ اور نبویہ میں کوئی فرق نہ کرکے دونو کلاموں کو خلط ملط کر دیا تہا - بائیبل کے دیکھنے والوں پر یہ امر مخفی نہوگا مگر جب صحابہ کو یہ تمیز حاصل ہوگئی تو اجازت بھی ہو گئی - یہ مضمون اہلحدیث کے گذشتہ نمبروں میں بہی ایک حنفی مذہب نیچری مذاق کے جواب میں نکل چکا ہے -

**س نمبر ۳۱۹** - کیا فقہ حنفیہ میں مضاربت کی ایک صورت یہ بہی ہے یا ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کسی معتبر تاجر کو ہزار روپیہ نقد دیکر کہے کہ اس روپیہ کو اپنی دوکان و تجارت میں لگاؤ اور اس روپیہ سے فائدہ اٹھاؤ تمکو اپنی تجارت میں اس روپیہ کے لگانے سے چاہے کسی قدر نفع ہو - میں صرف دس روپیہ مہاہوار تم سے نفع کا لونگا اور نقصان سے مجھ کو کچھ سروکار نہ ہوگا - اصل جمع ہزار روپیہ میرا قائم رہیگا - اور تم اُس کے دیندار رہوگے - اور یہ ظاہر ہے کہ اُس تاجر کو اپنی تجارت میں اس ہزار روپیہ کے لگانے سے بیس بلکہ پچیس روپیہ ماہوار نفع کی امید ہے - آیا اس قسم کی مضاربت جائز ہے یا نہیں - بینوا توجروا (خریدار اہلحدیث از بنارس)

**ج نمبر ۳۱۹** - یہ مضاربت کی قسم سے نہیں اور جائز بہی نہیں جبتک نفع اور نقصان میں شرکت نہو -

**س نمبر ۳۲۰** - جو آیات یا احادیث دربارہ توحید نازل ہوئی ہیں محکمات سے ہیں یا متشابہات سے اگر محکمات سے ہیں تو ان میں تاویل لینا جائز ہے یا نہیں؟

(داقم شفقت علی انیدڑکی ضلع سہارنپور خریدار نمبر ۳۹۶)

**ج نمبر ۳۲۰** - آیات متشابہات کے معنے میں بہت بڑا اختلاف ہے - خاکسار کی ناقص رائے میں آیات واحادیث متعلقہ توحید متشابہات سے نہیں انکی مفصل بحث رسالہ آیات متشابہات مصنفہ خاکسار میں مل سکتی ہے -

**س نمبر ۳۲۱** - قربانی عمر بھر ایک وقت دی جاوے یا ہر سال جیسا نماز دیا جاتا ہے دیسا ہی ادا کیا جاوے -

**س نمبر ۳۲۲** - زید نے اپنی چچانی کے ساتھ فعل ناجائز کیا جس سے چچانی حاملہ ہوگئی اور چند روز کے بعد اُس نے حمل ساقط کر دیا - چونکہ زید کی چچانی بیوہ تہی اور اُسکا یہ ناجائز فعل قاضی پر ظاہر ہوا تو قاضی صاحب اور چند مسلمان ملکر تصفیہ کئے کہ زید سے مبلغ بیس روپیہ جرمانہ لیکر اُس معاملہ کو معاف کر دیا - یہ معاملہ کیسا ہوا اور شرع سے کس طرح ہونا چاہئے - صاف صریح جواب عطا ہو -

(سائل فقیر محمد مشن والا مقام وڈاکخانہ مومن آباد ضلع شیرلاہور)

**ج نمبر ۳۲۱** - قربانی ہر سال سنت ہے - حدیث میں آیا ہے - جو کوئی قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے -

**ج نمبر ۳۲۲** - شرع میں ایسے فعل پر سنگسار ہے مگر چونکہ سنگسار کرنا گورنمنٹ کے قانون میں نہیں ہے اسلئے برادری کے طور پر جتنی کچھ سزا بطور تعزیر کے دی جاوے مناسب ہے -

آریہ سماج کی پول - مصنفہ بابو جگن ناتھ پرشاد (شیخ عبد العزیز صاحب نو مسلم) جسمیں بابو صاحب نے سوامی دیانند کی کئی ناش غلطیاں و تشریح کی ہیں قابل دید قیمت حصہ اول ۳ آنہ - دوم ۳ آنہ مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مظفر نگر** کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ ستمبر کو بڑی شان و شوکت سے ہوگا مولوی اسرار الحق صاحب یتیمی جہاں ہوں اس نوٹس کو دیکھتے ہی شرکت جلسہ کے لئے طیار ہو جائیں اور اگر ناظرین میں سے کسی صاحب کو انکا پتہ معلوم ہو تو خاکسار کو اطلاع بخشیں۔ مولویصاحب موصوف بھی اپنی تشریف آوری کی اطلاع بخشیں (سکرٹری)

**امرتسر** میں یکم ستمبر کو آریوں کا جلسہ تھا مسلمانوں سے بھی مباحثہ کا وقت ایک گھنٹہ تھا۔ ہر چند مسلمانوں نے کوشش کی کہ وقت زیادہ دیں۔ مگر آریوں نے ایک نہ سنی۔ حالانکہ ہندوؤں کو ۴ گھنٹے دئے تھے۔ آخر مسلمانوں کی طرف سے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) پیش ہوئے۔ بحث آریوں نے مقرر کر دی تھی کہ " دنیا دارِ جزا ہے " مولوی صاحب نے سوال کیا کہ دنیا میں قالب مختلف ہیں۔ انسانی قالب دارِ جزا ہے یا حیوانی یا سب ؟ آریہ مناظر نے جواب دیا کہ سب۔ اسپر مولویصاحب نے پنڈت لیکھرام کی کتاب ثبوت تناسخ کے صفحہ ۱۹۶ سے عبارت پڑھکر سنائی کہ انسانی قالب کرم جونی یعنی کام کرنے کے لئے ہے اور حیوانی قالب بھوگ جونی یعنی سزا خانہ ہے۔ فرمایا بتلاؤ تمہارا جواب صحیح ہے یا یہ عبارت صحیح ہے ؟ آریہ مناظر نے اسکا کوئی جواب نہ دیا اور لگا بہشت اور حور و غلمان پر اعتراض کرنے۔ ہر چند مولوی صاحب قانونی طریق سے اسکو سمجھاتے کہ ایسی کجروی سے باز آؤ۔ سوال کا جواب دو۔ مگر آریہ اور حق پسندی ؟ اخیر تک مولویصاحب ہر دفعہ عبارت مذکورہ پڑھتے اور پوچھتے کہ اس عبارت کے مطابق جواب دو لیکن افسوس کہ اخیر وقت تک بھی جواب نہ دیسکے۔ مولویصاحب کے طریق بیان اور لطف سخن کے لئے پھڑکتے ہوئے حسب موقع اشعار بس مجلس میں رنگ جما دیتے تھے۔ چاروں طرف سے واہ واہ کی صدا آتی تھی۔ اتنے میں نماز مغرب کا وقت ہوگیا۔ چند منٹ حکیم عبد الحق صاحب نے بھی اسی مسئلہ پر بحث کی۔ دوسرے دن مولوی احمد الدین صاحب مدرس اسلامیہ سکول نے بھی اسی مسئلہ پر سوال کئے لیکن آریہ مناظر نے اپنی اُلٹی چال نہ چھوڑی۔ یہی پوچھا گیا کہ جنت کہاں ہے کتنی ہے ؟ حیف ہے ایسے مناظر پر جو اپنا منصب اور دعوٰی بھی نہ سمجھے کہ میرا دعوٰی کیا ہے اور میں کہاں گیا ہوں۔ ہر چند مولوی فاضل اُسکو کجروی سے روکتے رہے لیکن وہ باز نہ آیا۔ آخر مولویصاحب نے موزون موقع پر یہ شعر پڑھا ؎

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے ٭ دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

الراقم حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر

**۳۱۔ اگست** کو فیروز پور چھاؤنی کے قلعہ میں بارود کو آگ لگ گئی تمام آبادی میں سخت گھبراہٹ ہوئی مگر خدا کے فضل سے خیریت ہی رہی۔

**اسی** روز امرتسر میں ایسی عمدہ بارش ہوئی کہ تمام موسم میں نہ ہوئی تھی۔

**۳ ستمبر** کو امرتسر میں ایک خاندان میں نکاح پر نزاع تھا۔ ایک فریق نے دولہا کو چھُری سے زخمی کر دیا۔ رنگ میں بھنگ پڑگیا مقدمہ قائم ہے۔ زخمی مرگیا۔

**امیر صاحب** کابل کی آمد ہندوستان کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا نے خبر شائع کردی کہ امیر صاحب غالباً اگلے جاڑے کے موسم میں عید الفطر کے بعد جبکہ رمضان شریف کا مہینہ ختم ہو جاتا ہے کابل سے روانہ ہو کر براہ جلال آباد پشاور وارد ہند ہونگے اور اسی راہ سے واپس تشریف لیجائیں گے۔ (اہو آمدنت باعث آبادی ما)

**سلطان المعظم** نے حکم صادر فرمایا ہے کہ شریف مکہ معظمہ کیلئے ایک نہایت قیمتی اور پُرتکلف خلعت تیار کیا جائے (شاید مولوی احمد رضا کے مواخذہ کا انعام ہوگا ؟)

**امریکہ** والے آجکل انگریزی زبان کی اصلاح پر بے طرح مائل ہیں (افسوس یہ ضروری کام گورنمنٹ انگریزی کو کرنا چاہئے تھا جو بالکل غافل ہے۔ انگریزی زبان جیسی قابل اصلاح ہے دنیا بھر میں شاید کوئی ہو مگر حکومت کے زور سے ترقی بھی اسی کی ہے)

**ڈیرہ دون** میں ایک نیا شیشے کا کارخانہ تیار ہو رہا ہے اس کارخانہ کے بانی اور مالک حال وزیر اعظم نیپال کے بھائی ہیں۔

**رنگون** کے ایک تار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ سرکار چین ایک حکم جاری کرنے والی ہے کہ تمام سرکاری افسر کثرت ازدواجی اور افیون خوری سے باز رہیں۔ (غنیمت ہے)

**ایک** انگریزی اخبار حساب لگا کر بتاتا ہے کہ گریٹ برٹن و آئر لینڈ میں فی منٹ ۵۰ پونڈ یعنی ساڑھے سات سو روپے کا تمباکو دھوئیں کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

**ایک** مدراسی ہندو نے دس ہزار روپیہ لڑکیوں کی ایک پاٹشالا کے لئے دان دیا ہے۔

**بعض** لوگوں نے لارڈ کرزن کو مشورہ دیا ہے کہ وہ دوسری شادی کرلیں آجکل لارڈ موصوف امریکہ میں ہیں۔ اپنی چھوٹی بیٹیوں کو اپنی خالہ کے پاس چھوڑ گئے ہیں۔

ahmadimuslim.de

# تیر بہدف دوائیں

**برقی سٹ** اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے۔ جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر اندر رگ سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت (ما عہ)

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہیں۔ جو کہ سونا چاندی زعفران وغیرہ جیسے مقوی اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی گئیں ہیں۔ جو صاحب جریان جیسی منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں۔ وہ ان گولیوں کے استعمال سے حسب خواہش طاقت پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی (۵۰ گولیاں) عہ

**حبوب نشاط انگیز** ان گولیوں کو سونا۔ چاندی۔ مشک۔ موتی۔ وغیرہ بیش بہا اجزا شامل کر کے تیار کیا گیا ہے۔ فرحت مسرت خوشی۔ نشاط۔ امساک پیدا کرتی ہیں۔ زیادہ تعریف فضول امراء اور امساک کے شائقین اور سرعت کے مریضوں کے لئے بے بہا تحفہ ہیں۔ قیمت فی شیشی (۵۰ گولیاں) عہ مع محصول

**حبوب دافع ہیضہ** یہ گولیاں ہیضہ کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ معہ محصول

**ممسک جریان** اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔
قیمت خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) معہ محصول عہ

**حب دافع بخار** بخار چڑھتے ہی ایک گولی کھلا دو۔ ایک یا دو دست آئینگے۔ اور بخار ٹوٹ جائیگا۔ قیمت فی شیشی عہ مع محصول

**خداوند کی ماں** یہ کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل گریجوایٹ نے تالیف فرمائی ہے جسمیں آیات اناجیل مروجہ اقوال مورخین یورپ تفاسیر اناجیل سے موجودہ مذہب عیسوی کے تمام مسائل باطلہ کی خوب قلعی کھولی ہے۔

المشتہر ہیرو ہیرا ایڈیٹر و فارمیسی لیبن ایجنسی کشمیری بازار

# مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں ال سکتا ہے۔ اور فرمائش آتی ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لنگی سادہ ۱۲ سے عہ تک فی عدد | کلاہ سادہ ۶ سے ۹ تک فی عدد |
| ” زرین ۲ سے عہ ” ” | ” زرین عہ ” ععہ ” ” |
| ” ادنی کی ۱۲ سے ” ” | رومال ریشمی ۸ ” سے ” ” |
| ازار بند سوتی ۲ ” ” ۴ ” ” | کمبل دیسی سے ” ععہ ” ” |
| ” ریشمی ۱۲ ” سے ” ” | ” فوجی للعہ ” عہ ” |
| تہبان گردن باریک موٹا للعہ ” عہ | لوئی سفید معہ ” عہ ” |
| جوتہ ساخت دو زانہ سے ” للعہ ” | پٹی دیسی لوئی ۱۲ ” ۱۴ ” فی جوڑہ |
| ” زرین کشمیری پوری ” ععہ ” | ” پشمینہ سے ” ععہ ” |
| جراب و دستانہ اونی ۸ ” عہ ” | ” سرج عہ ” عہ ” |
| ” سوتی ۶ سے ” فی جوڑہ | ” بڑھیا عہ ” عہ ” |
| رومال سوتی ۳ ” سے ” | ” برا کوٹ نیتیان ۸ سے ۹ گز |
| فوجی زرین خاکی رنگ پختہ ۲ ” گز عہ | چادر پشمینہ عہ ” عہ ” |
| صافہ ململ کی ادو ۵ سے ” ععہ ” | بنیان و پاجامہ اونی عہ ” ععہ ” |
| ” خاکی سے ” عہ ” | ” سوتی ۶ ” ” عہ ” |
| ٹوپیاں اونی گز طول ۲ ” ععہ ” | جوتیاں دو دو تہی سے ” سے ” |
| وردی برائے پولیس ۴ ” سے ” | باقی فہرست منگوا کر دیکھو |
| ” فرضی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔ | |

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں کمربند میڈل زرین بٹن جھالر سوتی و زرین پیچ لونی دھوتی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں پھر تو دیکھو کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

**نوٹ** سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپے نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

**المشتہر**
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپ کر شائع ہوتا ہے

R. L. N352

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر پنجاب

جلد ۳

امرتسر مطبوعہ ۲۴ رجب سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ

**اغراض و مقاصد**

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔ مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے
(۲) بیرنگ خطوط نا منظور واپس ہونگے
(۳) مضمون نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہوسکتے ہیں

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ
والیان ریاست سے
رؤسا و جاگیرداروں سے
عام خریداروں سے
ممالک غیر سے سالانہ

**اجرت اشتہارات**

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

## حنفی مرزائی۔ دیانبدی اور وہابی اہلحدیث کے

بازاری اخبار نے ایک حنفی اخبار کی مدد سے جیسی ان لوگوں کی عادت ہو گئی دوسرے دن کی بہتان بازی ہوتی ہیں۔ جماعت اہلحدیث کو فرقہ جدیدہ عبد الوہاب نجدی کا پیرو لکھا تھا۔ اسلئے اس مضمون میں ہم اس امر کی تحقیق کرینگے کہ ان چاروں فرقوں میں سے کون کون فریق اپنے اپنے دعوی اور نسبت میں سچا ہے اور کون منکر ہے اور اوسکا انکار کہاں تک صحیح ہے ہم جانتے ہیں کہ اس مضمون کو پڑھکر ہماری بعض ناظرین بالخصوص بازاری اخبار آگ بگولہ خفا ہونگے۔ اور بہت کچھ بڑ بڑائینگے۔ شاید جواب لکھنے پر بھی آمادہ ہونگے مگر جواب اسکا نام نہیں۔ کہ ادہر ادہر کے الٹے سیدھے دیکر جواب نام رکھ لیں۔ نہیں بلکہ جو لکھیں واقعات پیش کریں اور ہمارے پیش کردہ واقعات کی باقاعدہ تکذیب کریں۔

اصل بحث اس میں ہے۔ کہ یہ چاروں فرقے جن اپنے اپنے لیڈروں کیطرف منسوب ہیں یہ نسبت واقعی ہے۔ یا یونہی ہے۔ یعنی حنفی امام ابو حنیفہ صاحب کے اور مرزائی مرزا صاحب قادیانی کے اور دیانبدی آریہ سوامی دیانند کے اور وہابی محمد بن عبد الوہاب یا عبد الوہاب نجدی کے۔

ہمارے خیال میں یہ بحث بالکل صاف اور واضح ہے جو کوئی بغور ان فرقوں کے مذہبی برتاؤ اور تحقیقات مسائل پر غور کریگا۔ اوسپر یہ امر آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ واضح ہو سکتا ہے کہ فرقہ حنفیہ امام ابو حنیفہ صاحب کے پیرو ہیں اور مرزائی مرزا صاحب قادیانی کے اور آریہ دیانندجی کے۔ البتہ چوتھا فرقہ جسکو مخالف وہابی کہتے ہیں۔ اور وہ خود اپنا نام اہل حدیث سمجھتے ہیں اور سرکاری کاغذات میں بحکم وائسرائے گورنر جنرل ان کو وہابی لکھنے کی ممانعت اور اہلحدیث لکھنے کا حکم ہے۔ گو یہ مسئلہ واضح ہے تاہم۔ ہم اسپر ذرہ روشنی ڈالتے ہیں۔ تاکہ کوئی اس خیال کو ہمارا ذاتی نہ جانے۔

حنفیوں کا طریق عمل اور رسم المفتی لکھنے علماء حنفیہ کی فتوی نویسی بتلا رہی ہے کہ جو کچھ امام ابو حنیفہ صاحب کا قول ہوگا۔ وہی فتوی دینگے اور مفتی اپنی ذاتی رائے سے امام کا قول چھوڑ دے۔ تو اور بات ہو۔ مگر وابستہ امام کے قول کے خلاف نہ کریگا۔ کیونکہ حنفیہ کی معتبر کتاب در مختار۔ اور رد المختار میں صاف لکھا ہے۔ والاصح انہ یفتی بقول الامام علی الاطلاق (رسم المفتی) یعنی صحیح

یہی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے قول ہی پر ہمیشہ فتوی ہونا چاہئے اس علامہ الامام کی شرح میں صاحب رد المختار لکھتے ہیں۔ سواء انفرد وخالفہ صاحباہ اولا۔ یعنے خواہ امام ایک طرف اکیلا ہو یا اکیلا نہ ہو۔ غرض ہر حال میں جہاں تک امام صاحب کا قول ہے اوسی پر فتوی ہونا چاہئے۔

ہمارے خیال میں یہی حکم فقہاء حنفیہ کا بہت ٹھیک ہے کیونکہ جب کسی امام کی تقلید کریں۔ تو اس کے معنی بس یہی ہیں کہ اوسی کے قول کی تابعداری ہو ؎

نظارہ خسرو خستہ را خوں ریختن فرمودہ اند
عالم ہمہ یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

چنانچہ آج علماء حنفیہ کا بس اسی پر عمل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حنفی کہلانا اسی امر کو مقتضی ہے۔ کہ جو کچھ امام ابو حنیفہ نے کہا۔ بس اوسپر عمل کیا جائے

**لطیفہ** لاہور کا ایک بڑا حنفی عالم نے ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ ہم لوگ حدیث تو صرف اسلئے پڑھتے ہیں۔ کہ اہلحدیث لوگ جو ہمکو تنگ کرتے ہیں اونکو جواب دے سکیں۔ ورنہ ہمیں کیا ضرورت ہے میں نے جب اون کی یہ بات بڑی حیرانی سے سنی۔ تو مولانا فرمانے لگے آپ حیران کیوں ہو گئے اتنا نہیں سوچتے۔ کہ جب ہم مقلد ہوئے تو ہم اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر کس کی تحقیق قبول کر سکتے ہیں۔ یعنے یہی ان لوگوں کی تحقیق ہے کہ واقعی تقلید کی یہی شان ہے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

اسیطرح مرزائی فرقہ کی کیفیت ہے کہ جو کچھ مرزا جی فتوی دیں بس وہی مسند ہو جس بات میں مرزا جی کا قول مل جائے پھر کسی آیت یا حدیث کی طلب نہیں ایک زمانہ میں جب مرزا صاحب پر فتوی کفر لگا۔ تو وہ یوں کہتے تھے کہ دیکھو جی مجھ پر کفر کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ میں السلام علیکم کہتا ہوں اور خدا فرماتا ہے کہ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا یعنے جو کوئی تمکو السلام علیکم کہے اوسکو کافر مت کہو۔ مرزا صاحب نے جب اس آیت سے استدلال ظاہر کیا تو ان کے دم ادنا دہ سب اس آیت کو پڑھتے پھرتے تھے۔ اور علماء اسلام کی تجہیل اور تضحیک کرتے تھے۔ کہ دیکھو جو ہم تو السلام علیکم کہتے ہیں اور یہ لوگ ہمکو کافر کہتے ہیں۔ دوسرے ایک حدیث بھی ان کی زبان زد تھی جسمیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من صلے صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فهو فی ذمة الله فلا تخفروا الله فی ذمته یعنے حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑہے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ پس تم اللہ کو اس کی پناہ دینے کے متعلق ذلیل کرو یعنے تم بھی اوسکو مسلمان ہی جانو۔

ایک زمانہ تھا کہ یہ حدیث اور آیت مرزا جی کی تعلیم کے مطابق مرزائیوں کو ورد زبان تھیں۔ مگر اب جو مرزا جی نے رخ بدلا۔ اور اپنے منکروں کو کافر کہنا شروع کر دیا۔ تو یہ دونوں آیت اور حدیث کو بھول گئے حالانکہ مرزا جی کے مخالف مسلمان آیت اور حدیث مذکورہ پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن مرزا جی سب کو ایک ڈانٹ بتلاتے ہیں پس مرزا جی کا رخ بدلنا تھا کہ تمام چوکڑی بھول گئی۔ سب مرزائیوں پر ایسا اثر ہوا کہ گویا سانپ سونگھ گیا۔ تمام پہلی تقریریں بھول گئے۔ آپکو نہ وہ اصول یاد رہے نہ فروع۔ کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑہے وہ مسلمان ہے۔ اب یہ آیت اور حدیث دونوں منسوخ ہیں یہانتک کہ حکیم نور الدین جیسے علم کے مدعی نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ مرزا صاحب حکم و عدل ہیں اسلئے مسائل شرعیہ میں جو فیصلہ کریں۔ وہی ناطق ہوگا۔ بس یہی ہمارا مدعا ہے۔ کہ مرزائی لوگ اپنا کل دار و مدار مرزا جی کی رائے پر رکھتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس فرقہ کی نسبت مرزا جی کی طرف انہی معنے سے ہے جن سے حقیقی امام کی طرف نسبت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب مرزا جی نے مشکل دیا ہو کہ تم اپنا نام احمدی رکھو مریدوں نے اسے قبول کیا اور احمدی کہلانے لگ گئے کیا یہ ممکن ہے۔ کہ مرزا جی کہیں کوئی بات آیت یا حدیث کے برخلاف کہدیں اور مرزائی اوسکو نہ مانیں۔ میں نے ایک مرزائی سے جو بی اے کلاس میں پڑہتا تھا (ہم درس) بھی کچھ مدت رہا تھا۔ ایک دفعہ کہا۔ کہ مرزا جی اگر کہیں کہ نماز مت پڑھو۔ تو مان لوگے وہ بلاتکلف بولا۔ کہ بیشک چھوڑ دینگے پھر میں نے کہا۔ کہ مرزا جی اگر کہیں کہ نعوذ باللہ مضارع کا صیغہ ہے۔ تو مان لوگے بولا بیشک۔ میں نے کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله

غرض کچھ شک نہیں کہ مرزائی فرقہ مرزا جی کا پکا پیرو ہے اسی لئے احمدی بھی کہلاتے ہیں۔ بس یہ ان کے مرزائی ہونیکی دلیل ہے۔

**دیانتداری** - آریہ سماجی گو اپنے آپ کو دیانتدار ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب سے بہتر جانتے ہیں مگر آریہ مہاتما پارٹی کے لیڈر اس نام کو اپنی نسبت انبارست دہرم پرچارک بتاتے



ahmadimuslim.de

جانتے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ دیانند جی کو آریہ سماج کا بانی تو سب مانتے ہیں (دیکھو اسکا ترجمہ لالہ منشی رام جی صفحہ ) ایسا ہی دیانند جی کی سوانح عمری کے دیباچہ میں دیانند جی کو کئی ایک جگہ آریہ سماج کا بانی لکھا ہے۔ امرتسر میں یکم ستمبر سنہ رواں کو پنڈت رام بھجدت جی وکیل لاہور نے آریوں کے جلسہ میں لیکچر دیا۔ مضمون لیکچر کا تھا۔ "آریہ اور سا آریہ سماجی آپ نے آریہ سماجی کی تعریف یوں کی، کہ آریہ سماجی وہ ہے۔ جو سوامی دیانند کے مشن کا پابند ہو۔

اخبار ست دھرم پرچارک مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۱۲ء میں ذات پات کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ جو یہاں ہم اس غرض سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ناظرین بھی اندازہ لگا سکیں۔ کہ آریوں کا عملی طریق کیا ہے اور اپنے لئے انتہا در مراتب کیا تجویز کرتے ہیں۔ اور کس طرح اپنے قول اور فعل کو اپنے دعووں کے ثبوت میں سند لاتے ہیں اخبار مذکور میں لکھا ہے کہ

"آریہ سماج کا عام حال جو رہا اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا۔ کہ غیر ہندو جا ہو مستقل ہی ٹیک چلیں اور سدا جاری کیوں نہ رہی ہوں فطرتاً ناپاک ہیں۔ اور شدّ ر اچاری ہندو ہی فطرتاً پاک ہیں۔ محض اسلئے کہ وہ ہندو ہیں اور اسلئے سوخدا اللہ کروڑوں کو پردیس کے سدھ شدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیول ایک فارم پر دستخط کرا لینا ہی کافی ہے۔ رشی (دیانند) کے سدھانتوں کا پرچار جاری رہا۔ اور اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند آدمیوں نے آریہ سماج کا عمل رشی کی ہدایات کے برخلاف دیکھکر اس امر پر زور دیا کہ ویدک دھرم کیول ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ منش ماتر کے لئے ہے۔"

یہ آریہ سماج کی خانہ جنگی اور اسکے بحث مباحثوں میں شریک ہونگے ولیکن ان کو ایسی حد تک دامنگیر ہو گیا ہے۔ کہ وہ سماج کو الوداع کہنے کے لئے تیار نہیں۔ اپنی کمزوری ماننے میں ان کو شرم آتی ہے۔ اس لئے وہ واکیہ چھل سے کام لیکر اپنی کمزوری کو رشی (دیانند) کی تعلیم کے گلے منڈھنا چاہتے ہیں۔ جب کبھی کوئی آریہ اپنے کسی مسلمان یا عیسائی دوست یا رشتہ دار کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں۔ تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اناچار کیا۔ لیکن سینکڑوں آریہ جو خود ماس کھاتے ہیں یا ماس خور اور شرابی رشتہ داروں کے ساتھ ایک برتن میں طعام کرتے ہیں ان کے عمل پر کوئی حرف گیری نہیں کیجاتی ہے اس لئے یہی سمجھنا چاہئے کہ اس قسم کی نکتہ چینی کا محرک ہندو پن کے سنسکار ہیں نہ کہ رشی کی شکشا کا خیال اب ہم ایک ایک معاملہ زیر بحث کے متعلق رشی کی رائے پیش کرتے ہیں اور ثبات

کا فیصلہ اپنے ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ آیا یہ لوگ واکیہ چھل سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو دھوکا دیکر اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں یا درحقیقت میں رشی کی سند کے تحت کی انا چاریوں کی پرکشا کرنا ان کو منظور ہے۔

"رشی (دیانند) کا یہ سدھانت تھا۔ کہ پہلے ہندوؤں کو آریہ بنانا قرین مصلحت ہے تو وہ اپنی وصیت میں لکھ جاتے۔ کہ میرا دھن ہندوؤں کے اندر وید کے دھرم کا پرچار کرنے میں خرچ کیا جاوے۔"

**ناظرین!** اس عبارت پر غور سے آپ لوگ کچھ سمجھتے ہیں کہ آریہ سماجی جب آپس میں بحث کرتے ہیں۔ تو ان کے استدلال کی بڑی قوت سوامی دیانند کے قول اور فعل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی مسلمان بھی ان کے مقابلہ پر دیانند جی کا قول یا تحریر پیش کرتے ہیں۔ تو آریہ مناظر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم اسکے ذمہ وار نہیں بلکہ اسکو بسر و چشم تسلیم کرتے ہیں بلکہ صاف کہتے اور لکھتے ہیں۔ کہ ہم دیانند کے سوا کسی دوسرے کی نہیں سنینگے چنانچہ مہاشہ دھرمپال نو آریہ صاف لکھتا ہے۔ "سوامی دیانند کی تفسیر کے سوا اور کوئی تفسیر ہمارے نزدیک معتبر نہیں" (تہذیب الاسلام جلد چہارم صفحہ ۲۳۹)

پس نتیجہ اس کلام کا ناظرین خود ہی نکال لیں کہ آریہ سماجی کیسے دیانندی ہیں۔

**چوتھا فرقہ** اہلحدیث ہے۔ جسکو عوام مخالف **وہابی** کہتے ہیں۔ عنوان میں بھی ہمنے مخالفوں کے تسمیہ ہی سے وہابی لکھا ہے۔ اس فرقہ کی بابت مخالفوں کا بیان ہے۔ کہ یہ لوگ عبد الوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ پیر اسپر بہت سو حاشیے لگاتے ہیں۔ واللہ ہمیں ان لوگوں کی یہ بات سنکر ہنسی بھی آتی ہے۔ اور ان کے حال پر رحم بھی۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آتا کہ جو لوگ فرقہ اہلحدیث کو عبد الوہاب نجدی کے پیرو سمجھتے ہیں۔ ان کے پاس کیا ثبوت ہے۔ بڑا ثبوت یہ ہو۔ کہ چونکہ یہ لوگ وہابی ہیں۔ پس عبد الوہاب کے پیرو ہیں۔ مگر ان عقل و حیا سے کوروں کو کبھی اتنا بھی نہیں سوجھتا۔ کہ وہابی کا نام اہلحدیث کا اپنا تجویز کردہ ہے یا ان کے دشمنوں کا۔

**کیا کوئی ہے** جو جس طرح ہمنے ان تینوں فرقوں (حنفی۔ مرزائی۔ دیانندی) کا ثبوت خود ان کی مسلمہ تحریروں سے دیا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے ان اماموں کے تابع اور پیرو ہیں۔ اسی طرح کوئی صاحب ہمت کر کے یہ ثابت کر دے۔ کہ اہلحدیث عبد الوہاب یا محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ کیا کبھی کسی نے دیکھا ہے کہ اہلحدیث اپنے دعووں کے ثبوت میں یا اپنے فتووں میں کبھی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ہمارے

ahmadimuslim.de

ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا مذہب تھا۔ معاذ اللہ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اہلحدیث سے کوئی گذرا ہوا ہوتا تو کبھی ایسا گمان نہ کرتا بلکہ اہلحدیث پکار پکار کر کہتے ہیں کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

سچا کوئی اب کا جواز دکھا دے۔ کہ اہلحدیث گروہ اپنی کونسی بات کا قاعدہ ہماری طرح ثبوت دو۔ اگر دے تو ... ایسے ہمارے لئے ہم پانسو روپیہ انعام تجویز کرتے ہیں۔ ورنہ ایسے فضول دعوی کرنے سے شرم کرے۔ خدا سے نہیں تو خلق سے ... اور اسکا منہ سے نکالنا اور قلم سے لکھنا [illegible] نہیں جانتا۔ [illegible] کا کام ہے یا پرلے درجہ کے بیحیاؤں کا۔ ہاں اگر اسکا ثبوت ہو۔ تو پیش کریں۔ اور مقررہ انعام لیں ؎

ہم آپ پیارے نہ آزمائیں اگر انعام جگر آزمائیں

تنبیہ۔ چونکہ اہلحدیث کا طریق عمل صرف قرآن و حدیث ہے وہ ہمیشہ [illegible] اور مسائل [illegible] دو (قرآن اور حدیث) سے استدلال کرتے ہیں اور باقی [illegible] اپنے اپنے اماموں اور بزرگوں کے اقوال پر فیصلے اور فتوی دیتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ اسلام میں جتنے تفرقے اور اختلافات اور فرقہ بندیاں ہوئی ہیں۔ ان میں اہلحدیث کا قصور نہیں کیونکہ اصل سواد خط مستقیم پر ہے جو صحابہ کرام کی روش تھی۔ باقی جو فرقے ہیں وہ بعد کو پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سب خطا انہی کی ہے۔ اگر وہ آج اپنا طریق بدل دیں۔ اور براہ راست قرآن و حدیث سے سند لاویں اور کسی خاص شخص سے نسبت نہ پیدا کریں۔ تو آج یہ سب اختلاف مٹ جائیں [illegible] تمام فرقے مسائل میں متفق ہو جائیں۔ اسی طرح اہلحدیث بھی [illegible] حنفی [illegible] سب متفق ہیں۔ آجکل کے حنفی تو کیا ہونگے خود امام ابوحنیفہ صاحب کے شاگرد [illegible] میں اختلاف تھا یہ تو نہ مٹا اور نہ مٹیگا۔ لیکن اگر مسلمان ہماری بات مان لیں۔ اور [illegible] جو تمام [illegible] حضور [illegible] سے نکالیں تو فرقہ بندی [illegible] آمد ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بہلاؤ گے شاہ
کہ نہ آوے کوئی آواز بجز الحمد للہ

---

# مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنۃ
## اور
# ڈپٹی سردار احمد صاحب پنشنر کے خطوط مندرجہ وطن
## پر ایک نظر

وطن مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۶ء میں بعنوان تجویزہ بنک پر ایک مولوی صاحب کا اعتراض کے عنوان سے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب فاضل اور جناب ڈپٹی سردار احمد صاحب پنشنر کا ایک خط طبع ہوا ہے۔ فاضل ممدوح نے اپنے مضمون سود۔ قمار۔ لاٹری۔ بیمہ وغیرہ کا موالہ دیکر (جو اشاعۃ السنۃ جلد ۱۲ نمبر میں شائع ہوا ہے) دعوی کیا ہے کہ اسکا آجتک کسی نے جواب نہیں دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اپنا فتوی یا کسی دوسرے مولوی صاحب کا فتوی جس میں دلائل جواز سود ہوں۔ پیش کریں۔ ڈپٹی صاحب موصوف مولوی صاحب ممدوح کے دلائل توڑتے بلکہ اپنے دلائل شرعیہ سود کے پیش کرتے مگر یہ نہ کیا لہذا مولوی صاحب کے خط کا جواب نہ ہوا۔ اب مولوی صاحب کیطرف سے جواب الجواب آنیکا انتظار ناحق ہے۔

ڈپٹی صاحب دلائل شرعیہ حرمت سود کے توڑنے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بلکہ ان دلائل کو تسلیم کر کے اور حرمت سود کو مان کر بموافقت زمانہ اور تجارتی کاروبار بغیر دارو مستند سود کے نہ چلنے کی وجہ سے آیت فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ الآیۃ سے اجتہاد فرمایا ہے۔ جس طرح سور کا گوشت و مردار حالت اضطرار میں جائز ہو جاتا ہے۔ اسیطرح اب وقت سود بھی جائز ہو گیا۔ ڈپٹی صاحب اگر فی الحقیقت مجتہد مطلق بھی ہوتے۔ تاہم اس اجتہاد کو کوئی اہل علم تسلیم نہ کرتا۔ کیونکہ ہر کوئی حرام نہیں ہے جو حلال نہ ہو سکے۔ ہر مرتکب حرام اسکو ملنے سے مضطر ہے شراب۔ افیون۔ زنا۔ چوری۔ جوا۔ غیبت وغیرہ کہ جسکو عادت پڑ گئی ہو۔ پھر اسکے وہ رہ نہیں سکتا۔ لہذا وہ مضطر ہے۔ قماروں کے سگوں کو بغیر دولت حالت اضطرار سود ہے۔ جبکہ ان کو سود مباح ہے۔ تو دوسرے مرتکب حرام کو بموجب آیۃ فمن اضطر الآیۃ کیوں مباح نہ ہوگا۔

ڈپٹی صاحب موصوف اسلام کے احکام نقل کو ایسی نہیں فرماتے بلکہ بہ زمانہ کی رفتار کیساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ انہوں نے مذہب اسلام کو بھی آریہ۔ پارسی۔ عیسائیوں کا سا بچوں کا سا مذہب سمجھ لیا۔ بلکہ اُن سے بھی بد تر ان کے علماء باتفاق کرکے کوئی مسئلہ بدل دیتے ہیں۔ مگر ڈپٹی صاحب موصوف

دیانت اور آنکھ ... دنیا کی دستور ... تارگی دانستوں سے ... ہمارا کسی کے ... کی صورت ... دانت ... کا علاج بھی ہو سکتا ہے ... تو دانت ... شیخ خلیل ... امرتسر

اور اُسکا اپنے نقیض میں بدل جانا اور زیادہ محال۔ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ عقل انسانی کو زمان۔ مکان۔ مادہ و قوت تک پہنچ لگتا ہے جسکے آگے کا علم عقل انسانی کو نہیں ہے جیسا کہ الا اور یہ سمجھتے ہیں۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم سے اگر علت کی طرف چلے جنسے موجودات عالم کا ظہور ہے اور چلتے چلتے واجب الوجود تک پہنچنا ہے جسکا علم گم جاوے اور رنشر اور تجویہ سے واجب کی تعداد گھٹا تے گھٹاتے واحد کر دو۔ مگر جب واحد سے کم کرنے کا عدم محض کرنا چاہیے۔ تب ادراک بشری کے حد مقرر ہونے کی وجہ سے نہ وہ عدم محض کا تصور کر سکتا ہے نہ اسپر حکم لگا سکتا ہے۔ تو کوئی کبھی قائل نہ ہوا ہو کہ عدم محض علت العلل ہے۔ عدم محض کا ادراک ہی نہ کر سکتا ہے اسبات کی وجہ ہو کہ آدمی تمام موجودات کو ممکن الوجود نہیں کہہ سکتا۔ ایک موجود کو کم سے کم واجب الوجود کہتا ہیں اور یہی مخفی ہیں اس قول کے منظر کہ ہر انسان موحد ہے۔ اور نیز اس قول کے آدمی اپنے خالق کو زورایجان سے جانتا ہے۔ نہ استدلال اور برہان سے اور کیا عجب ہو کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ کے یہی معنی ہیں۔ ادراک بشری کی یہی حد ہے جو ذات مطلقہ واجب الوجود سے اسکو تعلق نہیں ہو سکتا۔ یعنی انسان کو بے علاقہ خاص کے علم ہونا محال ہے اور واجب الوجود مطلق ہے علاقہ خاص ہو۔ تو وہ مقید ہو جاوے مطلق نہ رہے۔ ادراک انسانی کی یہی حد ہے جو سلسلہ معلول و علت کو الی غیر النہایات نہیں لے جانے دیتی۔ ممکن ہے کہ مسلمانوں کے لئے الی ربک المنتہی اسی حد کے بیان کرنے کا بہترین طریقہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ ادراک اور عقل بشری محدود ہیں۔ قادر مطلق نہیں۔ انسان کو تصور کرنا محال ہے۔ کہ موجودات عالم کی ابتدا عدم محض سے ہوئی۔ تب پہلے وجود ہوگی۔ جو عدم محض نہیں ہو سکتا۔ یعنی ممکن الوجود سے نہیں ہے جو مسبوق بالعدم ہو بلکہ واجب الوجود ہے اس واجب الوجود کی بابت تین عقیدے ہو سکتے ہیں (۱) عالم خود واجب الوجود ہے اور دہریوں کے عقیدے کا یہی خلاصہ نکلتا ہے (۲) واجب الوجود ہوگا۔ مگر عقل انسان اسکی نسبت حکم نہیں لگا سکتی اور یہی خلاصہ لا ادریہ کے عقیدے کا ہے (۳) واجب الوجود ہے۔ وہ واحد ہے اور بے ہمتا ہے اور یہی عقیدہ ہے موحدین کا۔ تینوں عقیدوں کے موازنہ کرنے سے عقل سلیم اسی طرف جاتی ہے کہ توحید سب سے بہتر ہے۔ کیونکہ تمام عالم باوجود لا تعداد کثرت کے چند سادہ اصول پر چلتا اور ایک ہی رابطہ سے وابستہ ہے اتفاقا ہونے کی نسبت کسی فاعل کے سبب سے ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ فاعل کا بے فاعل کے ہونا عقل بشری میں نہیں آتا۔ چونکہ اس عقیدہ کو تینوں میں متعارف عقل بشری مستقل نہیں ہے اسی لئے نبوتوں اور ہادی کی ضرورت ہوئی ہے۔

نیا کپڑا کتنا ہی صالح الغذا ہو مزے کا نہیں معلوم ہوتا ہے نئی خوشبو خواہ مخواہ ناپسند ہوتی ہے۔ عادت نے جس شکل کو حسین بتایا ہے اسکے خلاف صورت حسین نہیں معلوم ہوتی ہے ایسا ہی عجب نہیں کہ جو طریقے مسلم عالم کے ثبوت کے آج زیر بحث میں بیان ہوئے ہیں۔ موحدین کو پسند نہ آویں۔ لیکن بار بار ان پر غور ہو۔ اور طبیعت ان سے مانوس ہو جاوے۔ تو یقین ہے کہ وہ ضرور پسند آوینگے (ترکمان جیتپوری)

## مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ

کسی نامہ نگار سے خاص تحقیق ... منظفر پور کی تباہی کا حال سنا ہوگا۔ تاہم بنظر اطمینان بتحقیق خبر سے مطلع کرتا ہوں ضلع مظفر پور و دربھنگہ موتیہاری میں ایک ہفتہ تک پیہم بارش ہوتی رہی۔ وہ ستمبر کو سیلاب اس زور سے آیا۔ کہ طوفان نوح کہا جاوے۔ تو بجا ہے۔ کئی بستیاں قریب بہیر گنیاں اسٹیشن یکدم سیلاب میں زیر آب ہو کر شامل دریا ہو گئیں۔ بہت بستیاں لیست ہو گئیں بہت لوگوں کے نقصان ہوئے۔ ریلوے لائن اکثر جگہ پر اضلاعات مذکورہ کی لائنیں ٹوٹ گئیں جا بجا پل ٹوٹ کر بہہ گئے۔ گاڑیاں بند ہو گئیں۔ دربھنگہ سے سیتا پور۔ سمستی پور سے دربھنگہ۔ سمستی پور سے مظفر پور سے موتیہاری کی گاڑی یکدم بند ہو گئی تھی اب اتنے درمیان میں دو ایک اسٹیشن پر جا کر گاڑی چلتی ہے۔ باقی میں مسافران پیدل اور کشتی پر جان پر کھیل کر سفر کرتے ہیں۔ فصل بھدوی وہاں سب یکدم زیر آب ہو گئی۔ بہت لوگ کہانے بغیر تباہ ہو رہے ہیں یا معدوم ہو گئے غلہ کی گرانی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ دربھنگہ میں روپیہ کا چھ سیر چاول ہے۔ قحط کا انتظام شروع ہو گیا ہے سرکار کی طرف سے غربا کو کھانا ملنا شروع ہو گیا۔ پہلو گوں کا خدا حافظ ہے۔ جو کچھ گھر میں تھا۔ بیج بیچ چار جانور کاشت کی آبادی میں صرف کر دیا۔ پھر یہی تو آب ... اسی تک جا بجا بیٹھا ہے۔ اور دو ایک ہفتہ اور بند رہنے کا قرینہ ہے۔ ایسی کیفیت کیا عرض کروں۔ لوگوں کی پریشانی دیکھکر دیوانگی پیدا ہوتا ہے۔ اللہ پاک سے دعا فرمائیے کہ ہم لوگوں کے گناہوں کو معاف فرما کر ایسی مصیبتوں سے نجات بخشے۔ آمین ثم آمین مدرسہ کی حالت بفضلہ تعالی اپنی حالت پر اچھی ہے۔ امسال کا جلسہ بوجہ عدم اور دیگر چند مصلحت سے بجائے شعبان کے ماہ شوال کے اخیر میں ہوگا۔ ابھی کمل تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے انشاء اللہ تعالی جب تاریخ مقرر ہوگی۔ ضرور اطلاع کرونگا۔ ومعتاد جلسہ گزشتہ کی حسب معمول اسنین گزشتہ سطوں میں دی گئی ہے۔ بر وقت طبع ہو جانے رو مُداد رسالہ کے اراسال کرونگا۔ جلسہ شعبان ہی میں ہوتا۔ مگر تمام سے منظر تباہی و ویرانی کے آتے گئے خصوصا

* بوجہ سلسلہ مضمون نہ ہونے کے فتوے درج نہیں ہو سکے۔ (ایڈیٹر)

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو ایسے آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد کے طالب علم پڑھے اور کامیاب ہو۔ قیمت ... مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ضلع تربت کو یکدم تباہ کر گیا اور یہی چند مصلحت سے بعد رمضان شریف آخر شوال میں جلسہ ہونیکی صلاح قرار پائی ہے۔ اگر رائے عالی ہو تو مختصر لفظوں میں اسکو ذیلچہ پرچہ اہلحدیث شائع کر دیویں۔ ایک امر کی اور حضور کو تکلیف دیتا ہوں مثلاً اکثر لوگ استفتی ہر رنگ مدرسہ احمدیہ میں بھیجتے ہیں۔ اور اکثر بیرنگ تو نہیں بھیجتے۔ مگر جوابی ٹکٹ نہیں بھیجتے ہیں اگر بیرنگ جواب روانہ کیا جاتا ہے۔ تو واپس آتا ہے ورجواب نہ جانے سے تقاضا رہتا ہے۔ اسبارہ میں حضور ایک اعلان شائع کر دیویں۔ کہ ہر مستفتی سائل استفتی کے ایک لفافہ آدھ آنہ کا روانہ کریں اور جو لوگ مختصر استفتی پوسٹ کارڈ پر بھیجتے ہیں وہ جوابی کارڈ بھیجیں۔ (راقم ابو زبیر محمد یوسف ناظم مدرسہ)

---

## ایک استفسار

جناب مکرم سلمانا شاہ محمد معین الحق صاحب دریافت فرماتے ہیں۔ کہ مولوی احمد سعید صاحب سہارنپوری حال مقامی ناگپور امسال حج کو تشریف لے گئے تھے۔ واپس ہوئے یا نہیں؟ جن احباب کو معلوم ہو۔ وہ مولوی صاحب کے مقام اور کیفیت سے اطلاع بخشیں۔ شاہ صاحب کا پتہ:- گلیپٹن گنج۔ چھپرہ ہے۔

---

**ایک صاحب** دریافت کرتے ہیں کہ تازہ چھپلی جو برف میں لگتی ہو کس کام آتی ہے (مسئلہ بہیجو صاحب) پہلے پتہ بتلاو پنگوا دو کہ یا ان کیطرف سے کسی غریب کے نام پر چھ ماہ کیلئے اخبار اہلحدیث مفت جاری کرا دونگا۔ پتہ (مولوی احمد الدین سیالکوٹ محلہ امام صاحب)

---

**سفر حج** جسقدر اعلان اہلحدیث مورخہ ۱۰ اگست سنہ حال ذکر کی صاحب رفیق طریق ہوں زا اطلاع کریں۔ آگاہ رہے بخدمت مورخہ ۲۴ اگست کی پرچہ اہلحدیث میں حافظ خدا بخش صاحب مقام بٹالہ سے اطلاع کرتے ہیں کہ میرے دوست الٰہی بخش صاحب نصف رجب میں سفر حج کو جانیوالے ہیں اسلئے اطلاعاً عرض ہے کہ میرے دوست جناب عبد القادر و رحیم بخش صاحبان سوداگران بھی نصف رجب میں سفر حج کو جانے والے ہیں امید کہ ببئی محلہ بہار کی کھاڑی مسجد اہلحدیث میں ملاقات ہوگی۔ کیونکہ یہ صاحبان وہیں تشریف رکھینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور جن صاحبوں کو ارادہ ہو۔ لکھتے رہیں فقط والسلام (راقم محمد نعمت اللہ جگر دہر پور)

**درخواست حج:-** کوئی صاحب فی سبیل اللہ حج کے لئے مجھ کو ہمراہ لیجاوے تو مشکور ہونگا۔ (راقم رحیم چار فروش انار سور چوپہ دروازہ شہر لال کنواں)

**درخواست اخبار:-** کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کر دیں

ترخدا آپ کو اجر ملیگا ہیں محمد رضوان اللہ ٹھونا تحصیل مجہن ضلع اعظمگڈھ محلہ ٹور مینوہ

**درخواست نمبر ۲** - میں غریب طالب علم محض اخبار کا شائق ہوں۔ (ایت شاہ جماعت پنجم پرائمری از مقام داتا قیسر ضلع ہزارہ)

**نمبر ۳:-** ہم کئی ایک طالب علم ہیں۔ اہلحدیث کے مضامین اور فتووں کے شائق ہیں۔ فی سبیل اللہ کوئی صاحب ہمارے نام اخبار جاری فرما دیں۔ (راقم محمد امین اہلحدیث ازاڈل ضلع گیا بمکان جو دھ عبد الغنی صاحب)

---

**درخواست منظور:-** جناب بابو عبد المحیی صاحب گجرات نے کئی ایک خریدار اہلحدیث کے بنائے ہیں۔ اور معاوضہ میں بجائے انعام کے صرف دعا کی درخواست کی۔ اسلئے حسب وعدہ اُن کی طرف سے ایکسال کے لئے دفتر سے نمبر اول کے نام پر اخبار جاری کیا گیا۔ دعا ہے کہ خدا بابو صاحب کو خوش و خرم رکھے اور اسکا اجر بھی بابو صاحب کو عطا فرماوے۔ باقی درخواستوں پر بھی کوئی صاحب توجہ فرماویں۔

---

## ایک دریافت طلب سوال

میرے ایک دوست نے مرزا صاحب قادیانی کے رد میں ایک رسالہ نئی طرز کا تصنیف کیا ہے۔ جو کہ عنقریب کسی مطبع میں چھاپنے کی غرض سے بھیجا جاویگا۔ بعد طبع ہو جانے کے ارادہ کیا جاتا ہے۔ کہ اُن نامی علماء کے اسم گرامی درکار ہیں جنکو علاوہ اشاعت دین دلچسپی ہو۔ تاکہ اُن کے پاس یہ رسالہ بھیجا جاوے۔ اور اسطرح یہ ارادہ ہے۔ کہ ہندوستان میں جسقدر انجمن اسلام ہیں انکو بھی ایک ایک کاپی رسالہ کی بطور نذر ارسال کی جاوے۔ کیونکہ ان کو کسی مذہب سے تعلق رکھنا ہو۔ ایک ایک کاپی بھیجکر اجازت دیدی جاوے۔ کہ ان کو بطور ہدیہ اس رسالہ کو جا بجا فروخت کر لیں۔ فائدہ اٹھا دیں۔ آپکو التماس ہے۔ کہ میرا یہ مضمون بطور سوال کے درج کیا جاوے۔ تاکہ آپکے ناظرین اخبار سے جو صاحب جن نامی علماء و دینی مطابع اور انجمن ہائے اسلامیہ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ مہربانی کرینگے آپ کے اخبار کے ذریعہ اطلاع بخشیں۔

مرسلہ:- حاجی محمد سردار خان محمد خان سوداگران شملہ

---

**مفت مع ٹکٹ** رسالہ الطرائف للمسعود فی بحث المولود جس صاحب کو منظور ہو۔ ایک ٹکٹ بھیجکر منگا لیں طلبا کو پتہ:- ڈاکٹر عبد الرزاق خان اسپتال سب اسسٹنٹ ایبٹ آباد پٹن کو لکھا۔

# انتخاب الاخبار

**اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ** | اس ہفتہ امرتسر کی جماعت اہلحدیث پر بڑا واقع خان بہادر شیخ خدا بخش

صاحب ڈسٹرکٹ جج پنشنر کا انتقال ہے جو ۹ ستمبر کو فوت ہوئے۔ مرحوم گو عدالت کے کرے میں ڈسٹرکٹ جج ہوتے تھے مگر مسجد میں ایک درویش طالب علم کی ہیئت میں رہتے تھے۔ کیا آج حکام میں اسکی کوئی نظیر ہے کہ عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والا مسجد کی چٹائی پر طالب علمانہ حیثیت سے بیٹھے۔ مرحوم فرلو رخصت لیکر قرآن شریف کا ترجمہ اور بلوغ المرام پڑھا کرتے تھے۔ مرحوم طبیعت کی ایسے مسکین تھے کہ یادگار سلف تھے۔ قومی کاموں میں بہت کچھ حصہ لیتے تھے سے

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم کے تین لڑکے دو لڑکیاں ایک بھائی منصف اور بھتیجا نادر جہانی سشن جج ہیں۔ ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھکر دعا مغفرت کریں اللھم اغفرلہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔

**امرتسر** کے خاکروب بھی ہڑتال کرنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ میونسپل کمیٹی خبردار!

۹ ستمبر کو امرتسر میں بہت زور کی بارش ہوئی۔ مگر امن و امان ہے۔ الحمد للہ۔

مسلمانوں کے ڈیپوٹیشن سے حضور وائسرائے نے ملاقات کرنی منظور کر لی۔ حضور وائسرائے اس ڈیپوٹیشن سے یکم اکتوبر کو ملاقات کرینگے۔ تمام صوبجات ہند کے مسلمانوں کے قائم مقام اس ڈیپوٹیشن میں شریک ہونگے اپنی قوم کی بہتری کی تجاویز ہز اکسلنسی کے حضور میں پیش کریں گے۔

راجہ صاحب دربھنگہ نے اپنے مزارعوں کو ۲ لاکھ ۸۰ ہزار روپے سے زیادہ تقاوی اور ۲۴ ہزار روپے ماہوار امداد دینے کا حکم دیا۔ جال کے سیلاب سے دربھنگہ کے آس پاس سینکڑوں گاؤں کی زراعت برباد ہو گئی اور ہزارہا دیہاتی مفلس اور بے خان و مان ہو گئے (خدا کی پناہ)

**ہندوستان** میں انگریزی و دیسی سب زبانوں کے ۷۰۱۳ اخبار شائع ہوتے ہیں سب سے زیادہ اخبار احاطہ بمبئی میں اور اسکے بعد پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ اخبار شائع ہوتے ہیں۔

---

روس میں انقلاب پسند بمب کے گولوں سے ظالم حکام کو برابر قتل و غارت کر رہے ہیں۔ اب تمام انقلاب پسند جماعتیں متفق و متحد ہو گئی ہیں۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرتی ہیں۔ گورنمنٹ روس سخت مخمصہ میں گرفتار ہے۔

**جالندھر** میں ایک بھینس نے بچہ دیا جس کے دو سر اور چھ ٹانگیں تھیں۔

**لاہور** میں ایک گائے نے بچہ دیا جس کی آنکھیں اور کان نہ تھے اور دم سر اور پیٹ پر تھا۔

**وارسا** کے اندر روسی فوج نے دو ہزار باغی ایک رات کے اندر گرفتار کئے۔

**افسوس** کہ تین ہفتہ سے پلیگ پھر بڑھتا جاتا ہے اور وسط اموات زیادہ ہو رہی ہے۔ (شاید کرشن قادیانی کی توجہ ہوئی ہوگی۔

**امیر کابل** ۲۱ نومبر کو چلکر ۱۰ یا ۱۲ دسمبر کو آگرہ پہونچینگے۔

**چین** کے ملک میں بردہ فروشی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ چین کی آبادی چالیس کروڑ کے قریب ہے منجملہ اس تعداد کے دو لاکھ ایک کروڑ غلام اور لونڈیاں ہیں۔

**زار** کا حکم ہے کہ وزیر اعظم کا خاندان شاہی محلوں میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس قدر بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔

**دہلی** کے سٹیشن شاہدرہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کرکے پانچ ہزار روپیہ لوٹ لیا دو شخص مجروح اور ایک جان سے مارا گیا۔

**ایڈیٹر** صاحب وکیل بھی ۱۸۸۲۱ روپیہ حجاز ریلوے کے لئے فراہم کرکے روانہ کر چکے ہیں۔ (شاباش)

۲۹ اگست کی صبح کو مقدرہ دون چھاونی کا جنٹل اسکول آتشزدگی سے خاکستر ہو گیا۔

گذشتہ ہندوستان میں مٹی کی دوائیں ۱۲ لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ کی فروخت ہوئیں برہما کا ہر شخص ۱۴ پونڈ ڈھائی سالانہ استعمال کرتا ہے۔

**افغانستان** کے علاقہ میں ہلدی اور تمباکو اور کیلے کی کاشت میں کامیابی ہوئی اسلئے آئندہ رقبہ کاشت اور بڑھایا جاویگا۔

**لندن** میں مسلمانوں کے لئے ایک مسجد بنانے کا پورا بندوبست ہو گیا ہے۔ اس کی تیاری کا تخمینہ ۱۵ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

**کالکا شملہ ریلوے** پر بوجہ کثرت باران کے زمین ۹ جگہ سے پھٹ چکی ہے جہاز گوا جو کلکتہ سے گذشتہ ستمبر کے روز چٹاگانگ کو روانہ ہوا تھا۔ سلگری کی کے قریب ساحل پر چڑھ گیا انجن ٹوٹ گئے اور تمام جہاز شکستہ ہو کر رہ گیا۔

مولوی احمد خلیفہ صاحب واعظ دہلی میں ۳۰ اگست کو انتقال کیا۔ مرحوم کو خدا بخشے [illegible]

دلیل الفرقان بجواب اہل الفرقان یعنی مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی اہل القرآن کے رسالہ منقل نماز کا کامل جواب قیمت ۲؍ مینجر اہلحدیث امرتسر۔

# (۳) تھری ٹینکس

ایک دیرینہ بات یاد آئی ہے اور وہ اس قابل بھی گئی ہو کر شائع کیجاوے کیونکہ ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہے بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ ہم اپنی ڈسپنسری واقعہ کٹڑہ قلعہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ظریف الطبع شخص نے آکر کہا کہ حکیم صاحب ایک ٹینکس مجھے دیجئے میں نے دریافت کیا کہ اسکو کیا سمجھے ہو تو اس نے بیان کیا کہ آپکو یاد ہوگا کہ آپ نے مجھے ایک شیشی برقی روغن کی دی ہوئی تھی جس سے میری سُست رگوں کا پانی ٹھیک ہو کر کمزوری کی شکایات رفع ہوئی ایک ٹینکس" اسکے بعد ایک شیشی روغن طلاء دیا جس سے طلاء لگانے سے رگیں وغیرہ درست ہو کر عضو مخصوص اصلی حالت پر آگیا۔ "دو ٹینکس" پھر مفوری نے ایک شیشی گولڈن پلز کی عنایت کی جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر عام طور پر خون صالح پیدا ہوا۔ اور پوری طاقت نصیب ہوئی۔ "لیجئے صاحب تینوں ٹینکس پورے ہو گئے"

یہ پہلا دن تھا جب ہمنے ان تینوں بے نظیر اور لازم و ملزوم ادویہ کو ایک ہی بکس میں بند کر دیا اور اسکا نام برقی سٹ رکھا۔ مفرد بھی یہ تینوں مجرب دوائیں ہم علیحدہ علیحدہ عند الضرورت مریضوں کو دیا کرتے تھے۔

ہم بلا مبالغہ اس بکس کو (جس میں برقی روغن و روغن طلاء و گولڈن پلز الگ الگ شیشیوں میں ہیں) نامردی کا مکمل علاج کہہ سکتے ہیں۔ اور صرف ہمیں کہتے ہیں بلکہ تجربہ کرنے والے خریدار بھی ہمسے متفق اللفظ اور ہمزبان ہیں۔ قیمت فی سٹ (سے) منہ محصولڈاک

## مومیائی یا عرق الجبال

ابتدائی سل و دق و مقعد ہر قسم کی دماغی و بدنی کمزوری اور دیگر سکہ ضعف کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو رتی کھالینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے بعد جاع دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ انگلی درجہ کی بھی اور مرد افرون ہے۔ بچے بوڑھے، نوجوان کو یکساں مفید ہو۔ قیمت فی چھٹانک سے

## خداوندکی ماں

یہ کتاب امہات المؤمنین کے جواب میں ایک فاضل لکھر پریٹ نے تالیف فرمائی ہو قابل دید ہو قیمت ۴ر

المشتہر

## پروپرائٹر دی مسیدلین ایجنسی امرتسر کٹڑہ ۔۔





# مفصلۂ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ اور ارزاں ملسکتا ہو اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ اور مال وقت پہ بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لنگی سادہ عہ سے عہ تک فی عدد | تاہ سادہ عہ سے [illegible] فی گز |
| " بندی تار [illegible] | " زرّین [illegible] |
| پٹہ اوڑھنی کی عہ سے [illegible] | رومال ریشمی [illegible] |
| ازار بند سوتی [illegible] | کمبل ولیتی [illegible] |
| " ریشمی [illegible] | " فوجی [illegible] |
| تھان گرون ہر ایک دستیاب عہ سے [illegible] | تولیہ سفید [illegible] |
| جوتہ ساخت لودیانہ [illegible] | تولیہ نگین تحفے بخوبصورت ۲ گز [illegible] |
| " زنانہ ہوشیار پوری [illegible] | چھینٹ ولیتی اونی [illegible] فی جوڑہ |
| جرابیں ہندوستانی اونی [illegible] | " پشمینہ [illegible] |
| " " سوتی [illegible] | " سرج [illegible] |
| خوش بین خاکی رنگ ساختہ [illegible] | " بچھیا [illegible] |
| عمامہ ٹسری اور سوتی [illegible] | بیر کوٹ فیتماں [illegible] |
| " خاکی [illegible] | چادر پشمینہ [illegible] |
| دری پلنگ پوش [illegible] | بنیان و پاجامہ اونی [illegible] |
| " فرشی فرمائش آنے پر طیار ہو سکتی ہے | " سوتی [illegible] |
| رومال سوتی سے تک | بوتی رومالی [illegible] |

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ انکے ہر قسم کا مال کوہی صاحب مشکیاں گرینڈ منگوائیں قیمت چمڑا کا سوتی و غیرہ ہیں ہر قسم اونی و سوتی دیگر بہشت ہوئی جیسے لنگیاں وغیرہ سے نمونہ مال انکا ایکبار ملاحظہ فرماویں۔ یہ پختہ و کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔ نوٹ ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو ذریعہ ویلیو پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

## شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودیانہ

دیکھکر اور ان میں غور کرکے کیا حیران نہیں رہ جاتا اور کیا یہ یقین کرلینے کے واسطے کافی نہیں ہے کہ ضرور اسکا کوئی صانع ہو اور وہ ضرور ان صفات سے متصف ہے کیونکہ وہ پاتا ہے کہ اگر ہاتھ کی بجائے پاؤں لگے ہوتے یا آنکھ کی جگہ ناک تو ہرگز اسکو اپنے جسم کا یہ انجن ایک لمحہ کیلئے بھی کام نہ دے سکتا یا مثلاً اس ترکیب یا ترتیب میں جو اسکے جسم میں ہے فرق ڈال دیا جاتا۔ تو ممکن نہیں کہ وہی کام اس جسم سے ہوسکیں اگر اس انتظام کو صانع خود خراب کردے۔ تو کون ہے جو اس جسم سے وہ کام لے سکے۔ جو پہلے اس انجن سے سرزد ہوتے تھے۔ سب سے زیادہ تعجب دلانے والی اور انسان کو ایک خدائے واحد کے یقین دلانیوالی وہ انوکھی چیز ہے جسکو ہم اپنے میں اس گوشت پوست و خون سے علیحدہ پاتے ہیں جس کی موجودگی میں جسم کا سارا کارخانہ چل رہا ہے۔ اور جسکو علیحدہ ہو جانے پر باوجودیکہ جسم ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے۔ مگر مٹی سے زیادہ بیکار ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسان اپنی ساخت اپنے کاموں سے اپنے ارادوں اپنی حکمت اپنی دانائی اپنی قوت اپنے اختیار وغیرہ وغیرہ میں غور کرے۔ تو اسکو بیشک یقین ہو جائیگا۔ کہ اسکا صانع اقوی صفات کا منبع و ماخذ ہے بلکہ اسکی اپنی صفات ان صفات صانع کا شائبہ بھی نہیں۔

راقم منشی محمد عبدالرحمن صاحب شوق امرتسری

## ولی کی تلاش

میں مدت سے ولی اللہ کامل تلاش کرتا ہوں لیکن مجھکو کہیں پتہ نہیں ملتا ہے۔ ازیں باعث میں اہلحدیث بھائیوں سے دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی جگہ پر کوئی ولی اللہ کامل (مثل مرحوم مغفور مولوی عبداللہ صاحب غزنوی) موجود ہیں۔ تو ضرور بالضرور مجھکو اطلاع فرماویں۔

راقم خوشتر علی ضلع مرشد آباد ڈاکخانہ بکر ... موضع سیتا رام پور

## خدا کی ہستی اور توحید کا ثبوت

(ماخوذ از علیگڑھ گزٹ)

فضائے عالم کی کوئی انتہا نہیں ہے اسکی وسعت کا اندازہ ذیل کی مثالوں سے ہوگا۔ زمین سے سورج ۹۲۰۰۰۰۰۰ میل ہے۔ سورج کی روشنی زمین تک آٹھ منٹ کم و بیش میں پہنچ جاتی ہے اور نجم قطب شمالی کی روشنی زمین تک پہنچنے میں دس برس لگتے ہیں۔ اگر حساب لگاویں۔ تو وہ نجم جسکو قطب شمالی سمجھتے ہیں تقریباً زمین سے (۰۰۰،۰۰،۰۰،۹۵،۶۵) (۰۰،۰۰۰ × ۹،۲۰) میل ہوگا۔ اور اُس کے بعد معلوم نہیں کہ قطب شمالی سے اُس طرف کتنی دور تک فضا ہے سورج کا حجم زمین کے حجم کا ۱۲،۰۰۰،۰۰۰ گنا ہے اور جتنا سورج ایک ریت کے ذرہ سے بڑا ہے۔ کہکشاں کے ثوابت و سیار کا مجموعہ سورج سے اُسکی بہ نسبت بہت زیادہ بڑا ہے اس کہکشاں میں اربوں ثوابت و سیار حدوث کے مختلف درجے طے کررہے ہیں بعض مجسم ہوچکے ہیں۔ بعض سحابی حالت میں ہیں بعض مجسم ہوکر بگڑ چکے ہیں جیسے فضا کی وسعت اور اس کے ثوابت و سیار کی کثرت و کلانی حیرت انگیز ہے ویسا ہی موجودات کی خوردی بھی دلفریب وجد پیدا کرتی ہے۔ سوئی کی نوک پر پانی کا جتنا قطرہ اٹھ آتا ہے۔ اس قطرہ میں اتنے ہی چھوٹے چھوٹے جاندار کیڑے موجود ہوتے ہیں۔ جتنے کرہ زمین پر آدمی ہیں۔ یعنی سوا ارب کے قریب لارڈ کلون (Lord Kelvin) کے حساب سے ایک نجم میں ۰۰۰،۰۰۰۰۰ دو پچاس کروڑ سالمے ہوتے ہیں اور عالم کی تحقیق سے ایک سالمہ مجموعہ ہے ہزاروں واحدات کا باوجود عالم کی اس وسعت اور اس میں اتنی بڑی بڑی اور اتنی چھوٹی چھوٹی مخلوقات موجود ہونیکو سب کا عدم سے وجود میں آنا اور وجود بین العدمین کی منزلوں کو طے کرنا حیرت انگیز ہے۔ سب کے سب ایک ہی صراط مستقیم سے وجود میں آتے ہیں اور جس راہ راست سے آتے ہیں۔ اسی سے عدم میں چلے جاتے ہیں باوجود کثرت لاتعد و لاتحصیٰ کے ان کے موجود ہونیکا طریقہ ایک ہی۔ تغیر کا طریقہ ایک ہی۔ فنا کا طریقہ ایک اور سب میں رابطہ ایک ہے۔ کائنات عالم کی لاانتہا کثرت ان کی کلانی انکی خوردی مراحل وجود و عدم طے کرنیمیں چند سادہ اصول کی پابندی اور باوجود اس امتیاز کثرت اور اختلاف کے سب میں ایک رابطہ ہونا انسان کو نمایاں سے وجود میں لیکے آتا ہے۔ اور فتبارک اللہ احسن الخالقین کے بیساختہ کہنے پر مجبور کردیتا ہے سلامت فطرت سے انسان پر وجود صانع کے عین الیقین ہونے کی جو حالت طاری ہوتی ہے۔ وہ صرف وجدانی ہی نہیں ہے بلکہ ایک حد تک برہانی بھی ہے۔

میں اس مختصر تقریر میں وجود صانع کا برہانی ہونا عرض کرتا ہوں۔

وجود صانع کے پتہ لگانے کے دو طریقے ہیں۔ ایک علوم عقلیہ ہے جس میں کائنات عالم کی علتوں کا پتہ لگاتے لگاتے علت اولیٰ اور غایت الغایات تک پہنچتے ہیں اور وہاں سے واجب الوجود بے نہایت کے اذعان پر ٹھہر جاتے ہیں دوسرے فطرت انسانی سے پتہ لگاتے ہیں موجودات عالم یعنی ثوابت و سیار و حیوانات و نباتات و معدنیات واقعی ہیں خیالی نہیں۔ جب علوم عقلیہ معلولات سے علتوں کی

طرف چلتے ہیں۔ اسوقت تمام موجودات عالم کی انتہا زمان۔ مکان۔ مادہ حرکت تک پہنچتی ہے یعنی یہ پتہ لگتا ہے کہ عالم میں جو موجودات حدوث کے مختلف درجوں میں موجود ہیں۔ وہ سب انہیں چاروں سے بنی ہیں۔ اُن چاروں کے سوا کسی اور پانچویں چیز کو دخل نہیں ہے۔ لیکن جب علوم عقلیہ سے پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ کہ زمان و مکان و مادہ و حرکت کہاں سے آئی تب اُنکو ماننا پڑتا ہے۔ کہ وہ چاروں کسی قوت کا اثر (Phenomenon) ہیں۔ یہ کہ وہ قوت باعتبار مظہر ہونے زمان و مکان و مادہ و حرکت کے مقید ہوتی ہے۔ اور انسان کو مقید کا تعقل بے مطلق کے تسلیم کر لینے کے نہیں ہو سکتا اس لئے اس قوت کو جو غایت الغایات ہے تمام مظاہر و آثار (Phenomenon) کا ہونا کہ اُسکو (Phenomenon) مانیں یعنی (Neumenon) واجب الوجود بے ہمتا کا ادراک کیا کر سکتے ہیں۔ قوت تک جو غایۃ الغایات علل ہے پہنچ سکنے کے بعد یعنی (Phenomenon) اور اثر (Neumenon) میں واسطہ نہیں رہتا۔ ادراک بشری کی حد غایۃ الغایات یعنی قوت تک اور وہ قوت گویا عین ذات (Neumenon) اور انسان میں حائل ہو۔ قوت کے اوپر اُس کے آثار ہیں۔ جو انسان ادراک کر سکتا ہے۔ قوت کے اوپر یعنی ذات ہے جہاں ادراک بشری کی رسائی نہیں وہ قوت اور غایۃ الغایات انسان اور عین ذات واجب الوجود بے ہمتا کے درمیان حائل ہے ؎

ما از برای در خود مشغول صد فریب
ناخود عدم ان پردہ چہ تقریر میکنند

خلاصہ یہ کہ علوم عقلیہ بتاتے ہیں۔ کہ تمام موجودات عالم معلول ہیں ایک قوت کی جو غایۃ الغایات اور علت اولیٰ ہے لیکن وہ غایۃ الغایات بلا واسطہ موجودات عالم کے علت ہونے کی وجہ سے مقید بالمعلومات اور مضاف الی العالم ہے اور چونکہ مقید اور مضاف کا تصور انسانی ہے۔ جو بے مطلق کے نہیں ہو سکتا۔ اسلئے گو عقل بشری اُس مطلق کا احاطہ نہ کر سکے۔ تاہم واجب الوجود مطلق کا اذعان کر لینا فطرت انسانی کا لازمی نتیجہ ہے۔

یہ طریق ہے موجودات عالم سے وجود صانع کے پتہ لگانے کا دوسرا طریقہ فطرت بشری سے پتہ لگایا جاتا ہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ آدمی میں چند قوتیں ودیعت ہیں۔ اور اُن سب کے کام مقرر ہیں۔ جو کام جس قوت کا ہے۔ وہی اُس سے ہوتا ہے۔ دوسرا کام اُس قوت سے نہیں ہوتا ہے نہ دوسری قوت وہ کام کر سکتی ہے۔ آنکھ کا کام دیکھنا ہے سننا اُسکے لئے محال ہے آنکھ سوائے دیکھنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی اور دیکھنا سوائے آنکھ کے اور کسی عضو سے نہیں ہوتا کان کا کام سننا ہے کان کوئی کام سوائے سننے کے نہیں کرتا اور سننا سوا کان کے کسی اور عضو سے نہیں ہوتا۔ ذائقہ کا کام چکھنا ہے۔ سوائے چکھنے کے اور کوئی کام وہ نہیں کرتا نہ چکھنا سوا ذائقہ کے کسی اور قوت سے ہو سکتا ہے ادراک بشری کا کام آثار محسوسہ بالحواس کو نفس مدرکہ تک پہنچا دینا ہے اور عقل کا کام مدرکات بشری پر حکم ثبوتی یا سلبی لگانے کا ہے۔ جو قضایا حواس اور ادراک اور عقل انسانی کی بابت بیان ہوئے وہ بدیہی ہیں۔ محتاج ثبوت نہیں اب دیکھنا چاہئے کہ عدم محض کو کوئی شخص چھو سکتا ہے یا چکھ سکتا ہے یا سونگھ سکتا ہے۔ یا سن سکتا ہے یا دیکھ سکتا ہے۔ دنیا میں ابھی تک نہ کوئی ایسا آدمی ہوا ہے۔ نہ آئندہ ہوگا۔ جو کہے کہ عدم محض کو میں چکھ چکا ہوں یا سونگھا ہے۔ یا دیکھا یا ادراک کیا ہے۔ یا اُس پر حکم لگایا ہے۔ جب عدم محض محسوس بالحواس نہیں ہو سکتا۔ تو ادراک بشری میں اُس سے کوئی ایسا تغیر جو موجودات کے چھونے چکھنے یا سونگھنے یا دیکھنے یا سننے سے پیدا ہوتا ہے۔ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور جب نفس انسانی میں کوئی تغیر عدم محض سے پیدا ہی نہیں ہو سکتا تب آدمی کو عدم محض کا علم ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ کیا ہے اور آدمی میں کیا تغیر پیدا کرتا ہے۔ اور جب آدمی کو عدم محض کا ادراک ہی نہیں ہو سکتا۔ تب آدمی اُس پر کوئی ثبوتی حکم ہی نہ لگا سکتا نہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ سیاہ ہے یا سفید ہلکا ہے یا بھاری خوشنما ہے یا بدنما متناہی یا غیر متناہی ہے۔ صانع عالم نے فطرت انسانی کو جیسا بنایا ہے اُس کے لحاظ سے آدمی کو عدم محض کا تصور اور ادراک کرنا اور اُس پر حکم لگانا محال ہے۔ حواس و ادراک اور عقل بشری کی حد یہ ہے۔ کہ وہ عدم محض سے متعلق ہی نہیں ہو سکتی۔ اصل یہ ہے کہ عدم محض کا ادراک ہرگز نہیں ہوتا۔ مگر عدم ادراک کو ادراک عدم کہنے لگے ہیں۔ اور بولتے ہیں اس لئے ایسے خوگر ہو گئے ہیں کہ ادراک عدم محض کے محال ہونے کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ ادراک انسانی کی یہی حد ہے۔ جو کسی طرح کسی انسان کو ایسی حالت کا تصور ہی نہیں کرنے دیتی جس میں نہ موجودات عالم ہوں نہ زمان نہ مکان نہ مادہ نہ قوت نہ صانع عالم بلکہ عدم محض ہو۔ اور اُس کے بعد وجود عالم ہوا۔ آدمی یہ تو کر سکتا ہے کہ عقل کو کام ہی نہ کرنے دے کہنے لگے کہ عالم ہمیشہ سے خود بخود ہی ایسا ہے دہریوں کا عقیدہ ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ عدم محض وجود بن گیا۔ کیونکہ عدم محض کا تصور محال ہے

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہر ہفتہ جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352

عدد ۳۰

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

جلد ۳

امرتسر - ۲۱ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق یکم شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۴ ہجری یوم الجمعہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

## قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی لی جاتی ہے ۔

بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ۔

نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے ۔

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عسہ

والیان ریاست " للعہ

سجادہ نشین وجاگیرداروں " للعہ

عام خریداروں " للعہ

چھ ماہ کیلئے " ۱۲

ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

## عیسائیوں سے مباحثہ

یہ مباحثہ علیگڑھ میں خاکسار اور جناب پادری جوالا سنگھ صاحب بریلوی میں ہوا تھا جو تحریری تھا

مگر بعد اسکو تحریر کی قید میں آگیا پادری صاحب نے ایک مضمون بھیجا تھا ۔ جو ۱۰ اگست کے پرچہ اہلحدیث میں مع جواب چھپ چکا ہو نا ظرین ۔ ۱۰ اگست کا پرچہ ملاکر مضمون ملاحظہ فرماویں ٹھیک ہے ۔ کہ بوجہ اسکے کہ اس مباحثہ میں عموماً اصطلاحات منطقیہ استعمال ہوئی ہیں ۔ جن سے عام اردو خوان احباب کو لطف نہ آتا ہوگا ۔ مگر اہل علم اصحاب اس سے ضرور حظ اٹھاتے ہونگے ۔ اور اردو خوانوں کے لئے بھی سہل کرنے کی کوشش کیجائیگی چونکہ پادری صاحب ایک فاضل بزرگ ہیں ۔ جنکا دعویٰ ہو ۔ کہ میں وہی بات ہیں مانتا ہوں ۔ جو علم منطق سے ثابت ہو اور اسے چھوڑتا ہوں ۔ جو علم منطق کے برخلاف ہو اسلئے ہمیں اس بحث کے نیک نتیجہ کی توقع ہے اللھم اھدنا و ایھم الی ھدایت

۱۰ اگست کے پرچہ میں پادری صاحب نے مسیح کی نسبت ممکن الوجود اور واجب الوجود وہ لفظ بولے تھے ۔ جسپر بیٹی کہا تھا ۔ کہ مفہوم کی تقسیم ۔ ممکن ۔ ممتنع اور واجب کی طرف ہوتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مقسم کے اقسام باہمی متباین ہوتے ہیں اسلئے جیسے ایک شے آدمی اور گدھا نہیں ہو سکتی اسی طرح کوئی ایک چیز ممکن اور واجب نہیں ہو سکتی ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت کچھ کہا تھا ۔ پادری صاحب اسکا جواب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ۔ (قولہ)

مولوی صاحب جنکی تحریر کا جواب ملخصاً حسب ذیل عرض کیا جاتا ہے

اولاً مولوی صاحب نے معقولی اصول سے مفہوم کی تقسیم واجب ممکن ممتنع بیان کر کے پھر انکی نسبت بوجہ ہونے قسیم کے یہ حکم لگایا ۔ کہ وہ جمع نہیں ہو سکتیں جیسا کہ حیوان کی قسمیں انسان بکری گدھا وغیرہ جمع نہیں ہوتیں ۔ پس چونکہ مسیح ممکن الوجود ہے واجب الوجود نہیں ہو سکتا ۔

جواب ۔ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کلیہ کہ قسمیں جمع نہیں ہو سکتیں صحیح نہیں ہے کیونکہ اقسام جنس و فصل سے مرکب ہوتے ہیں لہذا بوجہ فصل کے ضرور جمع نہیں مگر بسبب جنس کے ضرور جمع ہو سکتے ہیں ۔ علاوہ بریں قسم اپنی اقسام کا جز ہو کر عام ہوتا ہے ۔ جیسے کہ فصل جز و مقسم خاص ہوتی ہے پس قسمیں باعتبار جز عام کے جمع ہو سکتی ہیں ۔ دیگر مقسم و اقسام میں نسبت عام و خاص مطلق کی ہوتی ہے پس جو حکم مقسم و اقسام کا بحکم منطق جمع ہو سکتی ہیں ۔ تو قسمیں بوجہ مادہ اشتراک کے ضرور جمع ہو سکتی ہیں ۔ دیگر اقسام میں باعتبار جز و مقوم مقسم کی نسبت تساوی ثابت ہے پس جگہ نسبت

انخیر ستمبر تک تفسیر ثنائی کی چاروں جلدیں چار روپیہ پر ملینگی ۸ر محصولڈاک علاوہ (کل ۴ محصول)

کے قسمیں بہر طرح جمع ہو سکتی ہیں۔ پس مولوی صاحب کا استبعاد کہ قسمیں جمع نہیں ہو سکتیں رفع ہو گیا۔ اور یہ جو جواب میں ہے کہ معلول اول واجب تعالیٰ یعنی مسیح ابن اللہ ایک جہت سے ممکن الوجود ہے۔ اور دوسری جہت سے واجب الوجود ہے کچھ خلل نہ ہوا۔

ثانیاً مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ واجب الوجود کو ممکن الوجود کی قسم کہنا کلام متضاد ہے۔

جواب۔ جس اعتبار سے مولوی صاحب نے واجب ممکن ممتنع کو قسمیں قرار دیکر انکا اجتماع محال سمجھا ہے وہ مسلمات سے نہیں ہے کیونکہ علم معقول میں ایک دوسرے اعتبار سے واجب الوجود قسم ممکن الوجود کی بیان کی گئی ہے جس سے ممکن الوجود کا حمل واجب الوجود پر جائز ہے اسکا بیان مولوی صاحب نے شرح تہذیب منطق میں مفہوم کلی کے تقسیم کے مقام پر ضرور پڑھا ہو گا۔ یاد کیجیئے کہ واجب الوجود ممکن الوجود عام کی ایک قسم ہے۔ وہ تقریر یہی ہے کہ ممکن الوجود عام کی جسکا عدم یا وجود ضروری نہ ہو۔ بشرطیکہ عدم ضروری نہ ہو تو واجب الوجود ہو اور بشرط وجود ضروری نہ ہونے کے ممتنع الوجود ہے اور بشرط عدم اور وجود دونوں ضروری نہ ہونے کے ممکن الوجود خاص ہے اس سے علم معقول جاننے والے بخوبی واقف ہیں۔ پس غور فرمائیے کہ جب ممکن الوجود عام منقسم ہوا۔ اور واجب الوجود اوسکی قسم ہوئی تو دونوں میں نسبت عام خاص مطلق کی ہوئی۔ پس بلحاظ حکم نسبت عام و خاص مطلق کے ممکن الوجود عام کا واجب الوجود پر صادق ہونا منطق سے ثابت ہے ٭

و نیز جبکہ واجب تعالیٰ کے معلول اول یعنے ابن اللہ کا وجود باعتبار عدم ضروری نہ ہونے کے ممکن عام ہوا۔ تو گویا یہ ثابت ہوا کہ مسیح ابن اللہ بلحاظ ممکن الوجود اور واجب الوجود دونوں ہے۔ اور یہ فلسفہ اولیٰ کے اصول کے موافق ہے پس میرا نہیں بلکہ مولوی صاحب کا کلام متضاد ہے جو واجب کو ممکن کی قسم نہیں جانتے ہیں ٭

ثالثاً مولوی صاحب نے اس خیال سے کہ میں مسیح ابن اللہ کو ایک اعتبار سے ممکن الوجود مانتا ہوں۔ عبارت قرآن شریف کی تصدیق مسیحی اعتقاد کی تردید کا الزام مجھپر لگایا ہے جسکے جواب میں پہلے ............

میں تاہم مسیحی عقیدہ کو معلوم کیجیئے۔ پھر قرآن شریف کی تصدیق کی حقیقت سنیئے! جاننا چاہیئے۔ کہ مسئلہ تثلیث اصطلاح خاص میں اسکا نام ہے کہ اب اور ابن و روح القدس تینوں باعتبار واجب الوجود ہونے میں مساوی ہیں۔ اور تینوں کا وجود ضروری الثبوت ہے۔ اور ماسوا کے خالق و مالک ہیں۔ تینوں بصفات مشترک و منفک خدا تعالیٰ ہیں اور تینوں اس اعتبار سے ممتاز ہیں۔ کہ اب لا مولود ہے و ابن اب سے مولود ہے۔ اور روح القدس آپ بواسطہ ابن کے صادر ہے۔

جسکی تصدیق فلسفہ اولیٰ کے بموجب یہ ہے۔ کہ واجب الوجود علت تامہ اب اللہ ہے اور واجب الوجود معلول اول ابن اللہ اور واجب الوجود معلول ثانی روح القدس ہے اور باوجودیکہ علت و معلول کے باعتبار تقدم و تاخر بالذات کے تینوں واجب الوجود یعنے خدائی تعالیٰ ہیں۔

اور یسوع مسیح ایک شخص خاص کا نام ہے۔ جو اقنوم ثانی ابن اللہ اور فرد انسان کے ابطن مقدسہ مریم سے پیدا ہوا۔ پس مسیح یسوع ابن اللہ کی جہت سے ممکن الوجود عام اور واجب الوجود ہے۔ اور انسانی جہت سے ممکن الوجود خاص ہے اور بوجہ اتحاد تعلق ہر دو جزو کے مسیحی کبھی یسوع مسیح کو ابن اللہ اور خدا کہتے ہیں۔ اور کبھی آدمی اور ایسی وجہ سے اوسکے بعض آثار کہانا پینا انسانی ذات سے اور بعض آثار مثلاً تعلیم و تکفیر گناہ مردوں کا اٹھانا حکم سے جلانا الہیت سے منسوب ہیں۔ پس یہ میرا اعتقاد مسیحی عقائد اور فلسفہ اولیٰ کے موافق ہے اور قرآن شریف کی عبارت اسکے مخالف ہے لہذا عبارت قرآن شریف پر غور فرمائیے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ........ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثہ (مائدہ رکوع ۱۰) یعنے حقیقت میں وہ لوگ کافر ہیں جو مسیح کو اللہ کہتے ہیں ... حقیقت میں وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں۔ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔

چنانچہ فقرہ اول قرآن شریف اونکو کافر کہتا ہے جو مطلق مفہوم مسیح کے مصداق کو اللہ جانتے ہیں۔ پس بنظر اول تو مسیحیوں کا اعتقاد نہیں کہ وے مطلق مفہوم مسیح کے مصداق کو اللہ جانتے ہوں۔ لہذا اس سے قرآن شریف کا علم ناقص ثابت ہوا اور و بنظر ثانی مسیحی اعتقاد کے بموجب مفہوم مطلق مسیح کے مصداق میں دو جزو شامل ہیں یعنی ایک جزو ابن اللہ ہے اور دوسرا جزو ابن آدم ہے پس قول اللہ کی وجہ سے مسیح کو اللہ اور آخر الذکر کی وجہ سے اوسکو انسان تسلیم کرتے ہیں۔ پس جبکہ یہ معنے عبارت قرآن شریف سے نہیں نکلتے۔ تو کیسے ہو سکتا ہے کہ قرآن شریف کی تصدیق ہوئی اور یہ مولوی صاحب کا بہتان بے جا ہے ٭ اور بنظر ثالث اگر یہ الزامی عبارت قرآن شریف سے یہ ثابت ہو کہ جو ماسوا اللہ کو ممکن الوجود خاص اور حادث و فانی جانتے ہیں وہ مومن نہیں۔ تو بیشک دین اسلام کے عقیدہ کے موافق ہے۔ مگر علم و عقل کے بالکل منافی ہے۔ جیسا آگے مذکور ہے۔

اب قرآن شریف کے دوسرے جملہ پر لحاظ فرمائیے۔ قرآن شریف ایسے لوگوں کو کافر بتلاتا ہے جو قائل ہیں۔ کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ بنظر اول تو یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی بھی یہ بات نہ ہوئی۔ کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ و بنظر ثانی اگر اسکو یہ معنے ہیں کہ

ahmadimuslim.de

بقول مولوی صاحب کے کچھ لوگ ہیں جو تین میں سے ایک کو اللہ مانتے ہیں اور دو کو اللہ نہیں مانتے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد توحید اسلام کے موافق ہے اور مسیحی دین کے مخالف لہٰذا قرآن اپنی تعلیم کو آپ رد کرتا ہے۔ اور یہ صریح اجتماع نقیضین ہے اور بنظر ثالث اگر قرآن شریف کے جملہ کے یہ معنے ہیں کہ جو تین کو اللہ مانتے ہیں وہ کافر نہیں۔ تو یہ معنے بیشک مسیحی تثلیث کے موافق ہیں۔ مگر ایسے معنے بغیر اسناد لفظی مراد لینا قرآن شریف کے سیاق عبارت کے خلاف نہیں۔ اور یہ علم معانی اور کمال قرآنی کے مخالف ہے۔ اور بنظر رابع اگر بفرض محال امکان تاویل سے کسی اعتبار کر بموجب یہی معنے مراد لئے جائیں جسکا ماحصل یہ ہو کہ مسئلہ تثلیث کا انکار لازم ہے۔ اور بموجب عقیدہ اسلام ... کے ... ثابت ہوں۔ تو ... بالتفصیل ... گی کیونکہ ... ثابت نہ ہوگا۔ پس اثبات باری تعالیٰ کی دلیل منقطع ہو جائیگی۔ اور اگر ذات بحت کے ماسوا کوئی فرد بھی قدیم مانی جائیگی۔ تو تعدد قدما ثابت ہوگا۔ جو مسیحی تثلیث کے موافق ہے۔ پس بصورت اقرار و انکار ہر دو اگر عبارت قرآن شریف شامل اعتقاد اہل اسلام کے ہے تو ہر دو عبارت مذکورہ بالا خلاف علم و عقل ثابت ہیں۔

لہٰذا میری تصدیق ہے کہ اگر اور کوئی بھی دلیل ہاتھ نہ لگے تو دین اسلام کے باطل ہونے اور قرآن شریف کے کلام اللہ نہ ہونے کی یہی اکیلی کافی و قطعی دلیل ہے کہ وہ مسیحی عقیدہ تثلیث کے مبطل ہیں۔

ثانیاً مولوی صاحب نے ممکن اور واجب کو ایسے اقسام متباین سمجھکر جو کسی جہت سے جمع نہ ہو سکیں یہ حکم لگایا کہ ممکن پر واجب بالذات کا حکم لگانا اور منطقی ذات کے منافی ہے اسکا جواب از روئے علم کے طور پر ہو سکتا ہے۔

اولاً۔ بحیثیت دلالت جزو و ہر کل کے اقسام باہم جمع ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ ہر تقسیم کے اقسام میں ایک عام مادہ اجتماع کا موجود ہوتا ہے پس جبکہ بقول مولوی صاحب ممکن اور واجب مفہوم مطلق کی قسمیں ہیں تو ضرور جمع ہو سکیں۔

ثانیاً اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ممکن عام کی واجب الوجود قسم ہے۔ بس دونوں بموجب حکم نسبت عام و خاص مطلق کے جمع ہو سکتی ہیں۔

ثالثاً یہ بھی اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ممکن عام میں جانب مخالف عدم ممتنع ہو۔ ہو واجب الوجود ہے۔ پس دونوں میں نسبت تساوی ثابت ہے لہٰذا بموجب علم منطق کے واجب الوجود اور ممکن الوجود تسلیم ہو سکتے ہیں اور کچھ محال لازم نہیں آتا۔ لہٰذا مسیح ابن اللہ کا ممکن الوجود اور واجب الوجود ہونا ثابت ہے۔

اب امید ہے کہ مولوی صاحب و نیز دیگر محققین معقولی ناظرین بنظر انصاف میری تحریر پر غور فرماویں گے۔ زیادہ آداب

راقم:۔ آپکا کمترین خادم جوالا سنگھ بریلوی یکم ستمبر ۱۹۱۲ء

**جواب**:۔ آپ کے مضمون کے دو حصے ہیں۔ ایک تو میری مدافعت دوسرا قرآن شریف پر حملہ یا اعتراض۔ پہلے حصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے خیال میں ممکن اور واجب الوجود کے مفہوم کا صدق ایک شے پر ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں بہتر ہے کہ میں دوبارہ ان مفہومات کی تعریف (ڈیفینیشن) کر دوں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مباحثہ نزاع لفظی کے مشابہ ہے۔ بس غور سے سنئے! اگر آپکو ان تعریفات میں کلام ہو۔ تو پیشتر کریں۔ جس مفہوم میں جانب وجودی ضروری ہو۔ وہ واجب ہے۔ اور جسکی جانب عدم ضروری ہو۔ وہ ممتنع ہے۔ اور جسکی جانب (نہ وجودی نہ عدمی) بھی ضروری نہ ہو وہ ممکن ہے۔ پہلے کی مثال خدا ہے۔ دوسرے کی مثال اجتماع نقیضین یا شریک الباری ہے۔ تیسرے کی مثال تمام مخلوق ہے۔ خدا کا وجود ضروری ہے کبھی ممکن نہیں کہ اسپر عدم طاری ہو سکے۔ اجتماع نقیضین یا شریک اللہ کا عدم ضروری ہے ممکن نہیں کہ کبھی وجود پذیر ہوں۔ مخلوق جتنی ہے۔ اسکا نہ وجود ضروری ہے۔ ورنہ عدم اسپر نہ آسکے۔ حالانکہ عدم اسپر آتا ہے نہ عدم اسکا ضروری ہے ورنہ وجود اسپر نہ آتا۔ ان تین اقسام کے علاوہ ایک ممکن عام بھی ہے جسکی تعریف ہے۔ کہ جسکی کوئی ایک جانب ضروری نہ ہو۔ جیسے واجب۔ مگر چونکہ یہ قسم کوئی الگ نہیں۔ بلکہ واجب اور ممتنع ہی میں پائی جاتی ہے اسلئے اسکو عام تقسیم میں نہیں لیا جاتا بلکہ مفہوم کی عام تقسیم یہی کی جاتی ہے۔ کہ ممکن۔ واجب اور ممتنع۔ پس باری تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ واجب اور ممکن جمع ہو سکتے ہیں۔ بالکل کلام شعری ہے۔ جو عدم تمیز پر مبنی ہے میری مراد ممکن سے وہی ممکن ہے۔ جو واجب کا قسیم ہے۔ جسکو ممکن خاص بھی کہتے ہیں۔ نہ کہ امکان عام جو واجب اور ممتنع دونوں کو شامل ہے یہ میری ہی اصطلاح نہیں۔ عام علماء میزان کی اصطلاح کے علاوہ آپکے کلام میں بھی مذکور ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ مسیح ابن اللہ کو اس اعتبار سے کہ اسکا وجود اپنی علت کے تابع ہے ممکن الوجود کہتے ہیں۔ ... حالانکہ امکان عام کا وجود علت سے ہوتا ہی نہیں۔ کیونکہ ... واجب بالذات اور ممتنع بالذات اول وجود ... تو ہے مگر علت سے نہیں بلکہ از خود۔ ... موجود ہی نہیں۔ تو علت سے انفعال کیا۔ پس ہمارا مدعیٰ ثابت ہے۔ کہ اقسام باہمی متبائن ہونے کی وجہ سے جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے انسان اور گدھا ایک چیز نہیں ہو سکتی ہے واجب اور ممکن

ahmadimuslim.de

رخاص) بھی ایک چیز نہیں ہو سکتی۔

آں آپ کا یہ فرمانا کہ اقسام جنس و فصل سے مرکب ہوتے ہیں لہٰذا الجنس و فصل کر ضرور جمع نہیں ہو سکتے۔ مگر بسبب تخصیص کے متریٰ جمع ہو سکتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ جیسے فاضل نبرگ نے یہ لکھا ہے یا کوئی اور شخص آپ سے لکھوا گیا۔ جناب والا بلحاظ حیثیت محضہ تو وہ اقسام ہی نہیں بنتے۔ اقسام ہی جب بنینگے کہ جنس فصل سے مرکب ہو کر ایک مستقل موجود ہو ان۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ میرا دعویٰ تا ہنوز صحیح ہے... جمع نہیں ہو سکتے تو کیا عجب ہو۔

الجواب۔ پاؤں یار کا زلف دراز میں ٭ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ایسا ہی آپ کا فرمانا کہ اقسام جز مقسم عام ہوتا ہے۔ پس جیسے عام جزو کے اعتبار سے جمع ہو سکتی ہیں یہ بھی صحیح نہیں۔ عام جز کے اعتبار سے جمع ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا یہ مطلب ہے کہ جزو عام دونوں پر صادق آتا ہے۔ اگر یہ مطلب ہے تو مسلم ہے۔ کہ جزو مقسوم کا اقسام پر صادق آنا اور بات ہے۔ اور اقسام کا باہمی صدق اور بات جیسے آدمی۔ جو انسان۔ فرس وغیرہ کیلئے جزو مقسم ہے دونوں پر صادق آئیگا مگر انسان فرس پر اور فرس انسان پر صادق نہ آئیں گے ٭

میرے خیال میں منشاء غلطی آپکا یہ ہے کہ آپ میرے کلام میں ممکن کے لفظ سے امکان عام سمجھ بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں بلکہ ممکن خاص مراد ہے جیسا کہ بالتفصیل اوپر لکھ آیا ہوں۔ پس آپ کا یہ فرمانا بھی اسی غلطی پر مبنی ہے کہ علم معقول میں ایک دوسرے اعتبار سے واجب الوجود قسم ممکن الوجود سے بیان کی گئی ہے۔ جس سے ممکن الوجود کا حمل واجب الوجود پر جائز ہے۔ اسپر شرح تہذیب کا حوالہ دیکر فرمایا ہے کہ واجب الوجود ممکن الوجود عام کی ایک قسم ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ ایک بدیہی بات کے خلاف کرنے کو سبب سے کن کن مشکلات میں پھنس رہے ہیں بار بار آپ سے عرض کر چکا ہوں کہ میری مراد امکان سے امکان خاص ہے نہ عام۔ ہے واجب کا۔ مگر آپ ایک لفظی مغالطہ میں ایسے پھنسے ہیں کہ نکلنا ہی نہیں بلکہ نکالنا چاہتے ہیں۔ یہ شرح تہذیب میں لفظ امکنت کی شرح میں لکھا ہے کہ اولیٰ معنیٰ فیشمل الواجب ... و اکان الخاص کلیہما۔ بتلائیے اس سے کہاں ثابت ہوا کہ ممکن خاص واجب کو شامل ہے۔ ... ثابت ہوا کہ امکان عام مقید بالوجود دونوں (واجب اور ممکن خاص) کو شامل ہے ... انکار نہیں۔

اسی طرح آپکی بقیہ تقریر بھی میری کسی طرح خلاف نہیں۔ لیکن آپ ...

پر آگئی ہے۔ کہ آپ اسبات کا ثبوت دیں۔ کہ ممکن خاص اور واجب بالذات جمع ہو سکتے ہیں۔ ممکن خاص کہنے کی وجہ دو قرینہ آپ ہی کے کلام سے بتلا آیا ہوں کہ آپ مسیح کے وجود کو علت کا تابع جانتے ہیں۔ جو اسکے امکان خاص ہونے میں کیا شک ہے۔ پس آپ کے سارے مضمون کا جواب بس یہی ہے۔ کہ امکان خاص اور واجب بالذات کا اجتماع محال ہے چونکہ بقول آپ کے مسیح۔ واجب الوجود اور ممکن الوجود بالمعنی الذی عنی اسلئے وہ بھی محال ہے۔

**ضروری گزارش** ہے جواب دینے سے پہلے میری طرح ہر ایک مفہوم اور قسم کی تعریف خود بھی کر دیجیگا۔ تاکہ نزاع لفظی کا احتمال نہ ہو۔

دوسرا حصہ آپکی تقریر کا قرآن شریف کے متعلق ہے۔ سو جناب والا قرآن شریف نے اُن لوگوں کا جواب دیا ہے۔ جو قرآن شریف کے نزول کے وقت مخاطب تھے۔ کہ وہ مسیح اور ابن اللہ میں آپکی طرح یہ تمیز نہ کرتے تھے۔ جو آپ کرتے ہیں۔ کہ صادر اول قدیم ہونے کی حیثیت سے ابن اللہ ہے اور بطن مریم سے نکلنے کے لحاظ سے مسیح ہے۔ یہ تو محض آپ کی ایجاد ہے۔ وہ مسیح اور ابن اللہ میں یہ تمیز نہ کرتے تھے۔ آجتک بھی کسی عیسائی نے سوائے آپکے یہ تمیز نہیں کی چنانچہ پادری فنڈر بھی مفتاح الاسرار میں یہی کہتے ہیں۔ کہ موسیٰ کو پہاڑ پر پکارنے والا مسیح ہی تھا۔ حالانکہ بقول آپ کے اُس وقت کا نام مسیح نہیں۔ پس قرآن کے نزول کے وقت بلکہ اب بھی عیسائیوں کے اقوال دو قسم کے ہیں۔ ایک تو باپ بیٹا اور روح القدس کہتے ہیں۔ اونکا رد تو اس آیت میں ہے اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ یعنے جو کہتے ہیں۔ کہ تین معبودوں میں ایک اللہ ہے۔ اور وہ اور بھی ہیں وہ کافر ہیں۔ چنانچہ پادری فنڈر مفتاح میں لکھتے ہیں۔ جس طرح باپ کی عبادت کریں۔ اوسیطرح بیٹے کی کریں۔ اوسیطرح روح القدس کی۔ ان لوگوں کے اقوال سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ معبود تین ہیں۔ باپ یعنے اللہ بیٹا یعنے مسیح اور روح القدس دوسرا قول یہ ہے۔ کہ مسیح خود وہی خدا ہے۔ جسکو اللہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ رسالہ کلام اللہ کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کہ خدا ہمارے لئے مجسم ہو کر آیا۔ ایسے لوگوں کا رد قرآن شریف نے ان لفظوں میں کیا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ یعنے جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اللہ خود مسیح ابن مریم ہے۔ وہ بے ایمان ہیں ٭

ہاں آپنے ابھی منطقی اصطلاح ایجاد کی ہے۔ کہ مسیح صادر اول ہے۔ اور قدیم ہے۔ یعنے واجب الوجود ہے۔ صادر کہنے کی حیثیت سے مسیح ہے کہ آپ نے قرآن شریف کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ قرآن شریف کہتا ہے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ

کل شی وھو الواحد القہار یعنے خدا تو سب چیزوں کا خالق ہے اور وہی اکیلا سب پر ضابط ہے۔ آپ نے مسیح کو معلول مانا اور خدا کو علت اس کی پس ثابت ہوا کہ آپ نے قرآن شریف کی گویا تصدیق کی کیونکہ معلول اور مخلوق ایک ہی چیز ہے۔

پس اب آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ ہر ایک مفہوم کی تعریف کر کے معقول طرز سے اپنی مدعا کا ثبوت دیں۔

**معذرت:** ۔علماء کرام سے گذارش ہے کہ جناب پادری صاحب کی مقول تقریر دیکھکر مجھے آپکے جواب دینے میں ملامت نہ کریں۔ کہ ایسی تقریر کا جواب کیوں دیا جو اپنا جواب آپ خود ہے۔ گذارش ہے۔ کہ پادری صاحب کی نسبت مجھے حسن عقیدت ہے کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ نیک نیتی سے کہتے ہیں جس وقت انکو اپنی غلطی معلوم ہو گئی پھر ایک منٹ بھی عیسائی نہیں رہ سکتے۔ اسلئے ان کی ایسی تقریر کا جواب بھی دینا پڑتا ہے۔ باقی آپ کی تقریر و رسالہ کے متعلق سر دست زیر بحث نہیں جبتک مسیح کی الوہیت کا مسئلہ طے نہ ہولے۔ اسلام میں بحث ہونا چاہیے۔

خاکسار (ابوالوفا)

## قابل توجہ جماعت اہلحدیث

اہلحدیث امرتسر ۱۰ رجب میں ایک مضمون جسکی سرخی ۔ قابل توجہ جماعت اہلحدیث ہے خاکسار کی نظر سے گزرا۔ ماشاء اللہ کیا ہی شیریں اور پیارا مضمون ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اسکو بعض فقرات کا اقتباس کر کے اپنی اس ناقص تحریر اور نا زیبا تقریر کو مکمل و مزین کروں تا ناظرین با تمکین طبع الشفاء و حکوا الفکر کو تبدیل ذائقہ نظری و مزیات حلاوت فکری کے لئے فقرات مقتبسہ کو شکر قند یا قند مکرر ٹھیراؤں۔ فقرات ذیل مشک خالص کا حکم رکھتے ہیں۔ جس قدر حل کئے جائیں۔ خوشبو کی زیادتی اور دل و دماغ کی فرحت کا باعث ہوں فقرات مقتبسہ یہ ہیں۔

جماعت اہل حدیث" یہ وہی جماعت ہے جس نے کلام اللہ و کلام رسول اللہ پر عمل کیا۔ زید و عمر کے اقوال کی کوئی پرواہ نہ کی۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پوری تعمیل کی۔ خدا کو ایک جانا محمد رسول اللہ کو برحق جانا جیسے خدا کے ساتھ توحید میں کسی کو شریک نہ کیا۔ ویسے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کسی کو شریک نہ کیا۔ ایسی پیاری جماعت کی ترقی ضروری اور لازمی ہے۔ اور ایسے پیارے اصول کی اشاعت واجب و فرض ہے۔ اور ان اصول کی اشاعت کرنے والے کون ہونگے۔ یہی جماعت اہلحدیث الحمدللہ اس نا چیز خاکسار

تمام کو بھی خاکسار کے ممبران اہل حدیث کا فخر حاصل ہے ؎

یہ مقام اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

مضمون نگار (مولوی ابو نعیم حیدر آبادی صاحب) کا منشاء اس مضمون کی تحریر سے یہ ہے کہ اہل حدیث اپنے مذہب حقہ کی اشاعت باتفاق و اتحاد کریں اور بجان و دل سے کوشش بلیغ اشاعت سنت نبویہ میں بجا لائیں۔ کسی مخالف کے جوش و تعصب مذہبی کی پرواہ نہ کریں۔ جس سے پوری پوری ترقی کی امید ہے۔ فی زمانہ حنفی اور قادیانیوں نے اسی اشاعت کی بدولت باوجود مخالفت کل شہرت و کثرت حاصل کی ہے اور جماعت اہلحدیث باوجود اہل حق ہونے کے مصلحت بینی اور این و آں کے خیال سے ابھی تک ترقی کے زینہ کی پہلی سی سیڑھی پر قدم زن ہیں۔ اور **اتفاق باہمی** کی تدبیر یہ بتاتے ہیں۔ کہ گروہ اہل حدیث اپنے نامی گرامی علماء کرام سے ایک جناب کو منتخب کر کے خاص اپنا پیشوا و امام تسلیم کریں۔ اور اپنا خاص انتخاب حضرت مولانا فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل امرتسری) کی نسبت ظاہر کیا ہے۔ اور اس میں چند مصلحتیں بھی بیان فرمائی ہیں اور خاص عام اہلحدیث کو اپنی رائے کی جانب توجہ دلا کر اپنی رائے صائب کیساتھ اتفاق کرنیکی درخواست کی ہے۔ **لہذا عرض ہے** ۔ اس میں شک نہیں کہ **اشاعت** ایسی چیز ہے۔ کہ جسکے سبب چھوٹے بھی مالا مال ہو جاتے ہیں۔ جس طرح فی زمانہ تاجر حکیم طبیب ڈاکٹر وغیرہ اپنی متاع کاسدہ و جدید کی شہرت و اشاعت بذریعہ اخبار و اشتہارات کر کے نام و ترقی و مال سب ہی کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ اہل قرآن و قادیانی و نیچری و فرق اسلامیہ اور آریہ سماج نے تھوڑے ہی عرصہ میں کیا کیا ترقیاں اپنی اشاعت کی بدولت حاصل نہیں کیں۔ الحمدللہ گروہ بے شکوہ اہل حدیث بھی اشاعت مذہب حقہ سے غافل و عاطل نہیں ہے۔ آپکی درس تدریس تعلیم و تعلم تصنیف و تالیف بھی بلا خوف و خیال این و آں جاری ہے۔ اللہم زد فزد حتی کہ ایک اخبار بھی جاری ہے جسکا نام مبارک **اہل حدیث ہے** کیا تعجب تمام فخر و شکر نہیں ہے۔ مگر میرے خیال میں ان کے علاوہ و عمدہ طریقہ اشاعت کا اور بھی ہے جو نے ضرور ہیں۔ جنکی طرف میں نے علماء گرامی مقام کو توجہ دلانا ہیں ملاحظہ ہو۔ اور ان کی ہمدردی اسلام و پیروی سنت خیر الانام اور آپ کی عالی ہمتی اور خیر خواہی قوم ہی سے امید رکھتا ہوں کہ میری اس عرض داشت کو ملاحظہ فرما کر بڑی بات خیال نہ فرما کر توجہ عالی بسند دل فرماوینگے۔ وہ یہ کہ بذریعہ فرد مطبوعہ کے بعض شہروں و دیہات قریں و ملحقہ میں اشاعت اسلام و سنت خیر الانام کی جاتی

نوٹ ۔ تجویز کسی نے کہاں ہیں۔ ایڈیٹر

...کی قدر کرو
...اور جسم کی تر و
...ہے۔ کوئی زمانہ
...ت گئے لیکن اس
...نہ ہوتی تھی اب
...سکتے ہیں۔ کرم خوردہ
...ہے اگر جاتے
...استعمال ہوتا ہے
...جملہ امراض کو
...کیڑا کھاے بلکہ
...یہ منجن خوشبودار
...طبیعت پر فرحت
...سے تین ڈبیہ کا
...محصول۔
...بنوانے ہوں بنوا
...خط و کتابت ہو سکتی
...آنکھ بھی ولایت
...امراض چشم
...کے سرمہ موجود ہیں
خلیل الرحمن
چشم ساز امرتسر
سنگھ

چاہیئے۔ اس طرح کہ کم از کم عشرہ کاملہ علماء و واعظین ناصحین کا ایک وفد اصلاح و سند دہی بیشتر زبان علماء کرام یوپ و پنجاب وغیرہ مثل (جناب مولانا محمد بشیر صاحب دہلوی و نبیرگان جناب میاں صاحب مرحوم و جناب مولوی عبد اللہ صاحب عبد المنان صاحب و مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی و مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی و مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری و جناب مولانا محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی و مولانا شاہ عین الحق صاحب و مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری و مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی علیہم اللہ) کے مقرر کیا جائے اور یہ گروہ علماء و واعظین پنجاب سے پہلے اور ادھر سے دکن دورہ فرمادیں ہر بڑے شہر میں ایک ہفتہ قیام کریں۔ اور وہاں کی جماعت اہل حدیث ان کی خدمت کی کفیل ہو۔ ایام قیام میں شہر کے ہر محلہ میں وعظ فرمادیں اور قرب و جوار کے قصبات میں بھی واعظین کو اپنی جماعت سے متعین کریں اور ایک ہفتہ کامل قیام فرما کر دوسرے شہر کا عزم کریں۔ اسی طرح برابر وفد واعظین کا جاری رہے دوسرا طریقہ اشاعت کا یہ ہونا چاہئے۔ کہ ایک رسالہ ماہوار جس کا نام **مذہب اہل حدیث** ہو جاری کیا جاوے جس میں انتخاب مختلفات عبادات و معاملات بلا چیرہ چہارہ و مخاطب کسی مذہب کے شائع ہوں۔ مگر یہ یوں خیال کیا جاوے کہ

کس نشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

ہر دو طریق اشاعت کا انتظام اور جاری ہونے کا مقام یا بذریعہ ماہوار چندہ یا بطریق فنڈ ہر شہر سے جو کچھ کلکتہ یا امرتسر۔ یا دہلی وغیرہ کوئی جگہ مقرر کیا جاوے۔ لیکن یہ دونوں طریقے اشاعت کے لئے انشاء اللہ کافی ہیں۔ اور یہ تجویز کبھی کہ صرف ایک ہی شخص علماء کرام میں سے سرداری اور پیشوائی کے لئے منتخب ہو۔ یہ ایک امر عظیم ہے اور نا ممکن اور عامتہ اہل حدیث کا کام نہیں۔ اس سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک شہر میں ایک جماعت یا انجمن قرار دی جائے۔ اور ایک سردار وہاں کے عالموں میں سے ہو۔ یا رئیسوں میں سے یہ مجلس و صدر انجمن اس جماعت کا قرار دیا جاوے۔ اور چند اشخاص لائق اس جماعت یا انجمن کے منتظم و منصرم اور رکن و کارکن ہوں۔ ہر جماعت اپنے سردار کی اطاعت و فرمانبرداری کو ضروری خیال کرے اور تمامی امورات دینیہ میں آپس میں سردار و کارکنان جماعت و انجمن کو مشورہ و انتظام سے انجام دیا کریں۔ اور باہم خط و کتابت اور مدد و ہمدردی و اعانت طلبی و غیرہ وغیرہ ایک شہر کی انجمن و جماعت سے دوسرے شہر کی انجمن و جماعت

سے کرتے رہیں یہ ممکن امر ہے۔ اور سہل اور حسن و استحکام اتفاق کا پیدا کرنے والا اگر خدا اہل حدیث کی جماعت و گروہ کو توفیق اتفاق عطا کرے اور علماء اور رؤساء قوم توجہ فرماویں۔ بنارس میں انجمن مؤید السنۃ قرار دی گئی ہے اور اس کے صدر انجمن جناب حافظ محمد ایوب صاحب ہیں۔ اور منتظم حافظ محمد سلیمان خدا کرے قائم رہے اور اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کامیاب ہو۔

راقم:۔ ابو حمید از بنارس

(اڈیٹر) یہ سب باتیں تو خوب ہیں۔ مقدم یہ ہے کہ علماء کرام باہمی متفق ہوں۔ پھر جو چاہیں کریں۔ یہاں تو یہ حال ہے۔ کہ ایک فریق دوسرے فریق کے ساتھ جنازہ نمازوں میں بھی شریک نہیں ہوتے۔ جو امت یہودیوں کے حق میں آئی تھی تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ۔ وہی ہمارے حق میں ہے۔ پس مقدم یہ ہے۔ کہ علماء کرام عالی ظرفی سے کام لیں۔ قرآن شریف میں کثرت پر مدار رکھا ہے۔ ارشاد ہے۔ کہ

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ

یعنے جن کے نیک اعمال بدوں سے زیادہ ہونگے۔ وہ نجات پاویں گے یہ نہیں فرمایا۔ کہ کل اعمال نیک ہونگے۔ پس اس سے سبق ملتا ہے۔ کہ معمولی معمولی باتوں کے اختلافات سے توحش اور تنافر کرنا جائز نہیں۔ ہاں نہ کبھی ہوا نہ ہوگا۔ کہ تمام علماء کسی بات کی تحقیق پر متفق ہو جائیں۔ ایسا خیال کرنا

دماغ بیہودہ پختت و خیال باطل بست

کا مصداق ہے۔ پس اہلحدیث کے علماء کے اتفاق کی بنا یہی ہے کہ جو شخص قرآن و حدیث کو بلا واسطہ احد حجت شرعی مانتا ہے۔ وہ اہل حدیث ہے۔ خواہ کسی خاص مسئلہ میں اس کی رائے کچھ ہی ہو۔ اس مسئلہ میں برادرانہ گفتگو کرنی چاہو تو آپس میں کر سکتے ہو۔ لیکن داخل۔ خارج یا تنازع کا حکم صحیح نہیں ہوگا۔ پس اگر یہ طریق اہلحدیث کو مسلم ہے۔ تو پہلے رنجشیں کو مٹائیں۔ پھر کسی کام کی تجویز پیش کریں اس سے پہلے کسی تجویز کا پیش کرنا قبل از وقت ہے۔ **يَا قَوْمِ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ** ○

**ضرورت ہے** ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔ الترغیب والترہیب۔ طحطاوی۔ زاد المعاد
کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس قابل فروخت ہوں۔ یا ان کا علم ہو۔ تو اطلاع بخشیں (اڈیٹر)

لے تحدیہ الامام وانہی کے سپرد کیا تھا ہی کرلے (اڈیٹر) مگر افسوس کہ قدر شناسوں کی بے قدری سے وہ سلسلہ بند ہو گیا۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

# زمین اور پہاڑوں کی حرکت

چند روز گزرے کہ اخبار وطن لاہور میں

ایک مضمون بعنوان (دیار کے قابل توجہ سوال) شائع ہوا تھا۔ اس میں قرآن مجید کی آیت کریمہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ الخ کے متعلق جدید بحث کیگئی ہے اور جو معنی کہ عام و خاص میں مشہور اور تفسیروں میں مذکور ہیں۔ اُن کو غلط قرار دیا گیا ہے۔ آیت کریمہ کا مشہور ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے مخاطب تو پہاڑوں کو دیکھکر خیال کرتا ہو کہ وہ اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہیں ہل نہیں سکتے۔ مگر قیامت کے دن اُنہیں اُڑتے بادل کی طرح چلتا ہوا دیکھیگا یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو ٹھیک طور پر بنایا۔ یعنی اس آیت کو قیامت کے متعلق قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے کہ اس سے پہلے نفخ صور اور بروز قیامت حق تعالیٰ کے رو برو مخلوقات کی حاضری کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے فعل مضارع تمر کے معنی مستقبل کے لئے جاتے ہیں نیز حرکت زمین کا مسئلہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے قدما اس سے بیخبر تھے۔ زمین اور پہاڑوں کی حرکت کیطرف اونکا ذہن منتقل نہ ہوتا تھا۔ اور بصیغہ حال معنے لیتے ہیں۔ وہ کلام الٰہی کو مشاہدہ سے تطبیق نہ دلا سکتے تھے اسلئے اکثر بزرگوں نے اسکو قیامت کے غیر معمولی واقعات میں سے ایک واقعہ تصور کیا حالانکہ آیت کے الفاظ اور اوسکا سیاق و سباق اسکی اجازت نہ دیتا تھا۔ اگر وہ فی الواقع اسوقت بھی غیر متحرک ہوتی۔ تو تحسبہا کا لفظ استعمال نہ کیا جاتا۔ بلکہ تری الجبال جامدۃ بولا جاتا۔ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ صرف دیکھنے والے کا یہ خیال ہے نہ یہ کہ حقیقت میں بھی وہ جامد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آیت کریمہ میں زمین اور پہاڑوں کی حرکت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اسکو واقعہ قیامت کے لئے دلیل و نظیر ٹھیرایا گیا ہو کیونکہ دلیل و نظیر کے طور پر اُس امر کو پیش کرنا مناسب ہے۔ جو مشاہدہ میں آ چکا ہو قیامت کا وقوع تو امر اعتقادی ہے۔ اور فی الحال مشاہدہ میں نہیں آ سکتا اور اسکو اپنی قدرت کے لئے دلیل و نظیر ٹھیرانا معقول نہیں نیز حق تعالیٰ نے اسکو کاریگری قرار دیا حالانکہ فنا اور برباد کرنے میں کوئی کاریگری نہیں پائی جاتی وغیرہ وغیرہ۔

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ آیت کریمہ کے جو معنی مشہور و معروف ہیں وہی موزون اور چسپاں ہیں۔ اسقدر تو اڈیٹر وطن نے بھی تسلیم کیا۔ کہ آیت مذکورہ کے قبل قیامت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرنا چاہئے۔ کہ جس طرح قبل اسکے قیامت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اسیطرح اسکے بعد بھی پایا جاتا ہے۔ یعنے اسکے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ جب اسکے ماقبل و مابعد قیامت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ تو آیت مذکورہ کو بھی اسی کے متعلق قرار دینا مناسب و موزون ہے۔ اور یہ کہنا کہ قدرت کے لئے وہ مثال اور نظیر پیش کرنی چاہئے جو مشاہدہ میں آ سکے۔ اور بآسانی سمجھ میں آ سکے۔ درست و صحیح ہے اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے جابجا فرمایا۔ کہ ہم نے مشت خاک اور قطرۂ آب سے انسان کو بنایا۔ مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کر دکھایا۔ زمین میں درخت پیدا کئے۔ رات دن کو مختلف طور پر ظاہر کیا۔ جو شخص اسقدر طاقت و قوت رکھتا ہے۔ وہ دوبارہ زندگی کیوں نہیں دے سکتا۔ اور قیامت کو کیوں نہیں قائم کر سکتا۔ اسلئے کہ یہ امور ایسے ظاہر و باہر ہیں۔ کہ ادنیٰ و اعلیٰ آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ اور ذرا بھی شک نہیں کر سکتا۔ لیکن حرکت زمین کا مسئلہ جو کہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے۔ اس قسم کا نہیں۔ کہ ادنیٰ و اعلیٰ آسانی کیساتھ سمجھ سکے بلکہ ہزارہا اشخاص اس قسم کے ہیں۔ کہ اونکو غور و فکر کے بعد بھی سمجھنا دشوار ہے۔ اور جس زمانہ میں قرآن نازل ہوتا تھا۔ اوسوقت حرکت زمین و جبال کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہوتا تھا۔ بلکہ اون کو یقین تھا۔ کہ زمین ساکن غیر متحرک ہے۔ اسلئے کہ ظاہر میں حرکت و جنبش نہیں پائی جاتی۔ پس ایسے امر کو جو ہر شخص کے مشاہدہ میں نہ آوے۔ اور سمجھ میں نہ ہو سکے۔ قدرت کے لئے نظیر کے طور پر پیش کرنا ہرگز معقول نہیں بلکہ اس سے اصلی امر مبہم و مغلق ہو جاتا ہے۔ علاوہ بریں یہ خیال کرنا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے جابجا اپنی قدرت کے لئے جو مثال بیان فرمائی ہے۔ کہ ہم نے انسان کو مشت خاک سے بنایا۔ حالانکہ مشت خاک سے بنایا جانا کسی نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ دیکھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرد و عورت کے اختلاط سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ پھر ایسی مثال کیوں پیش کیگئی جو کسی کے دیکھنے میں نہ آوے لیکن بات یہ ہے۔ کہ انسان کا خاک سے پیدا ہونا اگرچہ کسی کے مشاہدہ میں نہیں آیا۔ لیکن کسی کو اسمیں شک و تردد بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ کفار و مشرکین وغیرہ سب کو اس امر کا یقین کامل تھا۔ کہ انسان خاک سے بنایا گیا۔ اسلئے اوسکی مثال دی گئی۔ لیکن حرکت زمین نہ اُن کے مشاہدہ میں آئی تھی اور نہ اُن کو اسپر یقین و اعتقاد تھا۔ پھر ایسی شے کو مثال میں لانا کیونکر موزون ہو سکتا ہو آیت کریمہ میں فعل تری اور تحسبہا میں ایسا تعلق ہے۔ جیسا شرط و جزا میں ہوتا ہے۔ یعنے اگر تو پہاڑوں کو دیکھے تو معلوم کرے کہ وہ زمین پر اس طرح جمے ہوئے ہیں۔ کہ کبھی ہل نہ سکینگے۔ حالانکہ ایک وقت ایسا آنیوالا ہے

ahmadimuslim.de

کہ وہ بادلوں کی طرح ادہر ادہر اڑتے پھرینگے - یہ امر ظاہر ہے کہ زمین کی حرکت جو کہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے - اس قسم کی نہیں جو ظاہر میں محسوس ہو جاوے - اور مخلوقات کو اپنے کاروبار میں اوسکا اثر معلوم ہو جاوے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بکم یعنے زمین میں پہاڑوں کو قائم کیا - تاکہ وہ تم کو ہلانہ ڈالے مطلب ہے - کہ زمین کو اسدرجہ حرکت نہیں جس سے مخلوقات میں حرکت پائی جاوے - اگر کسی قسم کی حرکت ہے - تو اسدرجہ نہیں جو محسوس ہوسکے اسی لئے فرمایا - وتری الجبال تحسبها جامدة یعنے مشاہدہ سے بھی معلوم ہوتا ہے - کہ زمین اور پہاڑ بالکل جامد ہے حرکت کے قابل ہی نہیں مگر بروز قیامت زور شور سے حرکت پائی جاویگی - ایڈیٹر وطن کا یہ کہنا کہ وتری میں واؤ بمعنی لکن ہے - محض بیہودہ ہے - کیونکہ اگر تسلیم کیا جاوے کہ آیت کریمہ کے وہی معنے ہیں - جو اونہوں نے بیان کئے تب بھی واؤ کو بمعنی لکن قرار دینے کی کوئی ضرورت نہیں - بلکہ یہ واؤ حالیہ ہے - یعنے ظاہر میں پہاڑ منجمد نظر آتے ہیں - حالانکہ وہ بادلوں کی طرح متحرک ہیں - علاوہ برآں واؤ کو بمعنی لکن قرار دینا خلاف محاورہ ہے -

پہاڑوں کی حرکت کو زمین کی حرکت سے تشبیہ دینا بھی غلطی ہے کیونکہ آیت کا مطلب ہے کہ جس طرح بادل ایک جگہ سے دوسری جگہ دوڑتے ہیں - اور ادہر ادہر ہزاروں میل تک چکر لگاتے ہیں اور صرف ایک جگہ قائم ہو کر نہیں گھومتے اسی طرح پہاڑ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ دوڑ کر جا پہنچینگے - زمین و پہاڑ کی جو حرکت بیان کی جاتی ہے - وہ اس قسم کی نہیں بلکہ وہ ہرگز اس قسم کی ہے کہ زمین اور پہاڑ اپنی اپنی جگہ پر قائم و مستقر رہتے ہیں ادہر اودہر ایک انچ بھی منتقل نہیں ہوتے - زمین کی محوری حرکت سے گھومتے ہیں -

پس واضح ہو - کہ آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے حسب تحریر تفسیر کبیر قیامت کے واقعہ کو بیان فرمایا - جیسا کہ دیگر آیتوں میں ارشاد ہے وبست الجبال بسا اور وتکون الجبال کالعهن المنفوش وغیرہ یعنی پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی مثال ہو جاینگے - شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے جو ترجمہ میں فعل مضارع کے معنی بعینہ حال بیان فرماتے ہیں - سو اوسکی وجہ یہ ہے - کہ بسا اوقات آئندہ واقعات کو اسلئے کہ وہ انکا وقوع قطعی و یقینی ہے - حال اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر کیا جاتا ہے - یعنے اونکا ظہور میں آنا اسقدر ضروری ہے - گویا زمانہ حال میں آشکارا ہیں - یا زمانہ ماضی میں ہو چکے ہیں - اگر شاہ صاحب مرحوم کی مراد وہ ہوتی - جو ایڈیٹر وطن نے بیان کی تو وہ ضرور فائدہ میں اسکی طرف اشارہ کرتے - کیونکہ یہ عجیب بات تھی شاہ صاحب کے زمانہ میں اسکا بالکل چرچا نہ تھا -

ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں - کہ زمین کسی قسم کی کاریگری نہیں خاصکر جب کسی بندوق یا توپ سے ایک فیر میں بہت سی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں تو کہا جاتا ہے - کہ اس ہتھیار میں بڑی صنعت کی گئی ہے تمام روئے زمین کے پہاڑوں کو صرف ایک آواز سے ریزہ ریزہ کرنا اعلیٰ درجہ کی قوت اور صنعت ہے دنیا میں ایک پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنے کے لئے بہت کچھ آلات و سامان کی ضرورت ہوتی ہو جب صدہا پہاڑوں کو تھوڑی دیر میں بغیر ظاہری سامان کے ریزہ ریزہ کیا گیا - تو اسکو اعلیٰ درجہ کی کاریگری کیوں نہ کہا جاویگا - راقم محمد عبد الجبار عمرپوری ایڈیٹر ضیاء السنہ کلکتہ کولوٹولہ -

(اڈیٹر) سالہا سال ہوئے رسالہ حق پرکاش کا جواب تیار تھا - حق پرکاش میں بھی خاکسار نے اس آیت سے حرکت زمین کی طرف اشارہ کیا تھا -

## مباحثہ سہارنپور

مباحثہ مذکورہ کی بابت آریہ اخبار مسافر کیسی کیسی غلط اور بے سروپا افواہیں اڑا رہا ہے غلطہ گوئی میں تو حقیقت یہ ایک فرد ہو رہا ہے مگر نہ میں اسکو کمال دسترس ہے - لیکن آپ جانتے ہیں کہ جس طرح بارود میں آگ نہیں چھپ سکتی ہے کسی نابینا کے انکار سے آفتاب کے وجود کی نفی غیر ممکن ہے - بلکہ تمازت و حرارت آفتاب سے بے چین ہو کر وہ اپنی حرکات و سکنات سے خود ہی اپنے انکار کی نفی کر کے وجود آفتاب کی شہادت دیتا ہے اسیطرح مسافر نے بھی اپنے طرز تحریر یا انتر ویو سے ثابت کر دیا کہ درحقیقت شکست خود سماج کو ہوئی ہے چنانچہ سہارنپور سے جو لاشی ہوا کہ یہ نعرہ - تگینہ کو مباحثہ میں شکست کا کر مالک متحدہ کو اہل اسلام کو آج قریبا دو برس ہوئے کہیں جاکر ہوش آیا ہے زور شور سے ہمکو آگاہ کیا ہے کہ مسافر کی جناب میں مسلمانوں کو یہ ویسی ہی شکست ملی ہے جیسی کہ نگینہ میں ملی تھی اگر وہ لیشی ہوتی تو ہرگز مباحثہ نگینہ کو نظیر نہ پیش کرتا جسکی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرماتے ہیں - چونکہ آریہ سماج نے سات روز کے شاستر ارتھ میں عالموں کی نظر میں شکست کہا ئی ہو اسواسطے کرشنی دیانند کا جو تبانہ تجویز کرتا ہے کہ سات اگنیہوتر کے ذریعہ سوسات دن کو مباحثہ کا سایہ کریگے آریہ سماج کو اوسکی کمزوریاں واقف کیا جاوے (اخبار وکیل ۱۳ اگست ۱۹۰۹ء)

تیسرا اخبار زر افشان (جو ایک مشہور مسیحی اخبار ہے) کی شہادت سے بھی ایسی ہی شکست ثابت ہوتی ہے گویا وہ سوامی جی کی تائید کرتا ہے چنانچہ لکھتا ہے - سہارنپور میں گت آخری دن تھا ایکروہ جو لائی کے آریوں اور مسلمانوں کے درمیان مباحثہ ہوا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ

# فتاویٰ

**سوال نمبر ۳۲۳** - منکر نکیر فی القبر مختص بہذہ الامۃ او لسائر الامم الماضیہ؟

**سوال نمبر ۳۲۴** - نماز خواندن در مسجد مال دزدی جائز ست یا نہ؟

**سوال نمبر ۳۲۵** - در مذہب اہلحدیث چند رکعت تراویح خواندن سنت ست؟

**سوال نمبر ۳۲۶** - ما تقولون فی ہذہ العبارتین قال فی در المختار و مجتبیٰ وفیہ حلق الشارب بدعۃ الخ قال فی در المختار ولا باس بنتف الشیب واخذ اطراف اللحیۃ الخ قال فی در المختار والسنۃ فی اللحیۃ القبضۃ الخ شفقت نمودہ زود جواب در اخبار گوہر نثار مرحمت فرمائید۔ (ابو احمد خریدار [۶۱۱])

**جواب نمبر ۳۲۳** - اگرچہ علما را دریں باب اختلاف ست اما در حدیث آمدہ کہ منافق چوں سوال کردہ شود گوید ہا ہا لا ادری پس عذاب کردہ شود انتہیٰ بحدیث معصوم شد کہ منافقان کلافراں را نیز عذاب قبر ست فرق درمیان کفر سابقہ وکفرہ لاحق چیزے نیست در قرآن شریف بحق آل فرعون وارد ست اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا یعنی در ہر وقت ایشاں بعذاب مبتلا ہستند ایں آیت بقول مفسرین مثبت عذاب قبر ست۔

**جواب نمبر ۳۲۴** - در کلام پاک ست اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنی خدا تعالیٰ قبول نمیکند مگر از متقیان۔ در حدیث آمدہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب یعنی خدا تعالیٰ پاک ست و بجز مال پاک قبول نکند ازیں آیت و حدیث ثابت ست کہ مسجد از مال دزدی عند اللہ مسجد نیست پس دراں مسجد نماز نباید خواند بلکہ مسجد مذکور را مثل مسجد ضرار خراب و ویران باید کرد۔ واللہ اعلم

**جواب نمبر ۳۲۵** - در مذہب اہلحدیث ہشت رکعت تراویح سنت ست چنانچہ در حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا آمدہ کہ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدٰی عشرۃ رکعۃ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر گیارہ رکعت زیادہ نمے کردند۔ و زیادہ از ہشت بحکم فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ مستحب ست ہمیں مذہب محققین حنفیہ ہست علامہ ابن الہمام در فتح القدیر ہمیں گفتہ۔

**جواب نمبر ۳۲۶** - حضرت عمر رضی اللہ عنہ حلق شارب میکرد و نتف الشیب در حدیث ممنوع آمدہ۔ البتہ اخذ اطراف لحیہ جائز ست بشرطیکہ باقی مقدار قبضہ ماند۔ یک قبضہ سنت ست زائد مستحب۔

**سوال نمبر ۳۲۷** - ایک عورت اپنے خاوند سے ناراض ہے خلع چاہتی ہے۔ مگر روپیہ نہیں ہے دوسرا مرد اس شرط پر روپیہ دے سکتا ہے کہ بعد خلع مجھ سے نکاح کر لینا۔ یہ امر جائز ہے یا ناجائز۔

**سوال نمبر ۳۲۸** - ایک مکان واسطے تجارت کے خریدا ہے زکوٰۃ قیمت مکان پر ہے یا آمد کرایہ پر۔ کرایہ مکان سے ٹیکس بھی لیا جاتا ہے۔

**سوال نمبر ۳۲۹** - جہاں نماز کا ذکر ایک کپڑے یا دو کپڑوں سے پڑھنے کا ہے وہاں ٹوپی عمامہ کا ذکر نہیں ہے۔ مرد کو ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔ یا نہیں اگر جائز ہے تو ٹوپی والی یا عمامہ والی نماز افضل ہوگی۔

راقم محمد ادریس پیش امام مسجد اہلحدیث رنگون۔ گلی ۲۵ مکان ۲۱

**جواب نمبر ۳۲۷** - قرآن شریف میں حکم ہے لا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یعنی عدت کے اندر اندر نکاح کا قصد نہ کرو جب عدت کے اندر وعدہ نکاح جائز نہیں تو قبل بھی جائز معلوم نہیں ہوتا۔

**جواب نمبر ۳۲۸** - مکان اراضی مزروعہ کے حکم میں ہیں۔ پس بوجہ اخراجات مرمت ٹیکس وغیرہ نصف العشر یعنی بیسواں حصہ بلکہ بحکم الدین یعنی اخراجات ٹیکس بھی نکال دینے چاہئیں پس سال کی آمدن کرایہ کا بیسواں یا چالیسواں حصہ دینا بھی جائز ہے۔

**جواب نمبر ۳۲۹** - بیشک نماز سر ننگے جائز ہے صحیح مسلم میں روایت ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے۔ مگر انہوں نے صرف ایک کپڑا باندھ کر نماز ادا کی۔ سائل کے سوال کرنے پر کہا لیراک احمق مثلک یعنی اسلئے ایک ہی کپڑے سے نماز پڑھی ہے کہ تیرے جیسا ناواقف مجھے دیکھ لے۔ حدیث بخاری کی ہے کہ صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز کی بابت سوال کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولکلکم ثوبان یعنی تم جو ایک کپڑے کی بابت پوچھتے ہو۔ کیا تم میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟ البتہ ٹوپی اور پگڑی پہننا بحکم خذوا زینتکم عند کل مسجد افضل ہے۔

**سوال نمبر ۳۳۰** - ایک شخص نے جمع بین الاختین کیا ہے ابتداءً جس وقت اس نے کیا تھا۔ اس وقت وہاں کے فرقہ اہلحدیثوں کا ایک سردار جو تھا اس شخص کا کھانا پینا وغیرہ سب بند کر دیا۔ مگر اب وہ سردار رہے نہ فرقہ اہلحدیث اس بند کرنے کے پابند ہیں اور اس کی کمائی حلال کی ہے۔ اور ایک اس کا لڑکا ہے جو طرح طرح سے پابند شریعت ہے اور وہ بھی کماتا ہے مگر باپ کو ساتھ ہی رکھتا ہے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ اگر اس لڑکے نے دعوت کیا جس میں باپ بھی شامل ہو تو اس کی ضیافت کا کھانا صرف اس وجہ سے کہ اس کے باپ نے جمع بین الاختین کیا ہے جائز ہے یا نہیں (خریدار نمبر ۸۰)

**جواب نمبر ۳۳۰** - قرآن مجید کا عام قاعدہ ہے لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت یعنی جو کوئی شخص اچھا کام کرے وہ بھی خاص اسی کو ہے اور جو برا کرے وہ بھی خاص اسی کو مخصوص ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ اس کا لڑکا اس کے ساتھ تھا حضور نے بہت ہی پیار کر کے پوچھا کیا یہ تیرا بیٹا ہے اس نے عرض کیا ہاں حضور میرا ہے۔ فرمایا لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ۔ یعنی نہ تیرا کیا اس پر ہوگا نہ اس کا کیا تجھ پر۔ اس آیت اور حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لڑکے مذکور کی دعوت کا کھانا جائز ہے شرعی کوئی وجہ نہیں بشرطیکہ سوال کا مضمون صحیح اور واقعی ہو۔

سوال نمبر ۳۳۱۔ بعض کارخانہ والے کوئی نئی چیز بناتے ہیں اور تیار نہونے کے قبل اشتہار دیتے ہیں کہ اگر کوئی شخص پہلے ہی روپیہ بھیجدے تو اُس کو یہ چیز نصف قیمت پر دیجاویگی (جیسے بعض مطبع والے کرتے ہیں) تو اس قسم کی بیع جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۳۳۲۔ ایک لڑکی جو ابھی پورے طور سے حد بلوغت کو نہیں پہونچی ہے وہ کہتی ہے کہ میں زید سے نکاح کرونگی لیکن اُس کا باپ زید سے نکاح کر دینے پر راضی نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ عمرو سے راضی ہے لیکن لڑکی عمرو سے راضی ہے لیکن لڑکی عمرو سے راضی نہیں ہوتی ہے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔ (عبد الرحیم مقام کلکتہ)

جواب نمبر ۳۳۱۔ حدیث شریف میں بیع معدوم یعنی غیر موجود کی فروخت سے منع آیا ہے۔ پس صورت مذکورہ میں اگر یوں ہو کہ جو کوئی پہلے درخواست بھیجے گا۔ اُس کو یہ رعایت دی جائیگی تو جائز ہے تاکہ بیع معدوم لازم نہ آئے۔

جواب نمبر ۳۳۲۔ لڑکی کا انکار معتبر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ باکرہ سے اذن لیا کرو۔ اذنہا صماتہا۔ چپ رہے تو اس کا اذن ہے۔ فقہا کہتے ہیں رو دے تو بھی اذن ہے مگر چلا کر روئے تو اذن نہیں۔

سوال نمبر ۳۳۳۔ جنبی کے ساتھ السلام علیکم کی بابت حدیث شریف میں کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۳۳۴۔ جب مردہ فوت ہو جاتا ہے تو روح اُس کی کہاں جاتی ہے اور عذاب کس کو کیا جاتا ہے روح کو کیا جاتا ہے یا میت کو جواب قرآن شریف و حدیث شریف سے دیا جائے۔

سوال نمبر ۳۳۵۔ جب میت فوت ہو جاتی ہے تو روح اُس کی واپس آتی ہے یا کہ نہیں۔ جواب حدیث شریف سے دیا جاوے۔

جواب نمبر ۳۳۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ سلام۔ جواب کے بعد ابوہریرہ چپکے سے کھسک گئے جب واپس آئے تو آنحضرت نے چلے جانے کا سبب پوچھا تو ابوہریرہ نے عرض کیا حضرت میں جنبی تہا۔ مطلب یہ کہ میں اُس وقت نجس تھا۔ آپ نے فرمایا ان المومن لا ینجس یعنی مومن پر اس قسم کی نجاست نہیں ہوتی کہ سلام۔ مصافحہ بھی اُس سے منع ہو جائے۔ البتہ اگر نجاست ظاہری ہاتھ وغیرہ کو لگی ہو تو اتنی جگہ کو نہ چھوئے سلام پھر بھی منع نہیں۔

جواب نمبر ۳۳۴۔ مردہ کی روح اپنے اپنے اعمال کے موافق مناسب موقع پر چلی جاتی ہے۔ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم۔ عذاب ثواب روح کو ہوتا ہے مگر کسی نہ کسی جسم کے ملاپ سے۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ نیک آدمی جب عالم ارواح میں جاتا ہے تو پہلے لوگ اُس سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں محلہ میں فلاں شخص تہا اُس کا کیا حال ہے وہ کہتا ہے وہ تو مر گیا یہ سنکر وہ لوگ کہتے ہیں وہ بڑا نالائق تہا۔ اس لئے یہاں نہیں آیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ارواح بعد ترک اجسام کے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ پہچان اجسام کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اسلئے اُن ارواح کو کوئی نہ کوئی جسم اُسوقت ہوتا ہے۔ شہیدوں کے لئے تو اُن اجسام کا صحیح ذکر آتا ہے۔ ایسا ہی دوسری روحوں کے لئے بھی حسب مدارج کوئی نہ کوئی ہوگا۔

جواب نمبر ۳۳۵۔ روح کے واپس آنے سے مراد اگر یہ ہے کہ کسی جسم میں پہر آتی ہے تو یہ تو تناسخ ہے جو ہندوؤں کا مذہب ہے مسلمانوں کا نہیں اور اگر یہ مراد ہے کہ یونہی بطور سیر اس دنیا میں آتی ہے۔ تو اس کا ثبوت بھی میرے علم میں نہیں ہے۔ والعلم عند اللہ۔

سوال نمبر ۳۳۶۔ زید کا قول ہے کہ جب ذکر فرج میں داخل ہو جائے اور منی نہ نکلے تو بھی غسل واجب ہے عمر کہتا ہے نہیں جب تک منی نہ نکلے غسل واجب نہیں اس حالت میں زید کا قول قابل اعتبار ہے یا عمر کا۔

سوال نمبر ۳۳۷۔ نام کہدا ہوا لوٹا جیسے ابراہیم۔ اسمعیل ایسے نام کہدے ہوں حاجت ضروری کے لئے لیجا سکتے ہیں یا نہیں۔ (محمد اسمعیل از کوسلا)

جواب نمبر ۳۳۶۔ حدیثیں دونو معنی کی ملتی ہیں مگر ایک حدیث میں یوں آیا ہے اذا التقی الختانان فقد وجب الغسل وان لم ینزل یعنی جب ذکر فرج سے مل جائے اگرچہ انزال نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے یہی احوط ہے۔

جواب نمبر ۳۳۷۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر مہر میں محمد رسول اللہ کہدا ہوا تہا۔ آپ جا ضرور میں جاتے وقت اتار جاتے تھے لیکن یہ تعظیم اللہ کے لفظ کی تھی نہ کہ محمد کے لفظ کی کیونکہ محمد کا لفظ اصل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے تو بڑھ کر نہ تہا جب خود بہ نفس نفیس پاخانہ میں ہوتے تھے تو اس لفظ (محمد) کی وجہ سے انگوٹھی اتار رکھنے سے کیا ہوتا پس لوٹے مذکور کو حاجت ضروری کے لئے لیجانا منع نہیں۔

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

**حاجیوں کو مژدہ** - گورنمنٹ ہند نے کمال رعایا نوازی سے بمبئی کا قرنطینہ موقوف کر دیا - مسلم سوسائٹی امرتسر نے ۱۶ ستمبر کو جلسہ کر کے شکریہ کا تار وائسرائے کے نام دیا - ہم اس کامیابی کی مبارک جناب ملا عبد القیوم صاحب حیدر آبادی کو دیتے ہیں جنہوں نے اسی کوشش کیلئے بنارس کانگریس میں شرکت کر کے رزولیوشن پاس کرایا - پھر ایک میموریل بھی تیار کرا کے بھیجا - کیا ہمعصر وکیل - زمیندار وغیرہ ملا صاحب کی اس خدمت کا اعتراف کر کے گزشتہ سخت کلامی کی تلافی کرینگے ؟

**کامران** کا قرنطینہ بھی ہندوستانی حجاج کیلئے بالجالی نے موقوف کر دیا ہے (جزاہم اللہ خیرا) (علیگڈہ انسٹیٹیوٹ)

۱۴ - ۱۵ ستمبر کو امرتسر بلکہ کل پنجاب میں بہت ہی بارش ہوئی -

**کرشن قادیانی** کو خواب میں بہت سے زنبور چمٹ گئے - (دیدہ ایم)

**یکم** اکتوبر کو مسلمانوں کا ایک وفد وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوگا - کہ انتظامی کمیٹی میں مسلمانوں کے ممبران کی مناسب تعداد کا لحاظ کیا جائے

**سینٹ پیٹرزبرگ** کی خبر ہے کہ تمام انقلاب پسند گروہ متفق ہو کر گورنمنٹ کی مخالفت پر آمادہ ہیں ان میں ایک تشدد پسند فرقہ بھی ہے جو اعلی افسروں کا قلع قمع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے - اس فرقہ کے چودہ افسر گرفتار ہوگئے ہیں (خدا کی شان ہے)

**ڈہاکہ** وغیرہ میں قحط کی سختی حد سے گذر گئی ہے گیارہ روپیہ فی من چاول کا نرخ ہے - ایک فاقہ کش گروہ غلہ کی منڈی پر لوٹ پڑا - اور غلہ لوٹ لیا خدا رحم کرے

**مدراس** کی ریلوے کمپنی نے اول درجہ کی گاڑیوں میں برقی پنکھے لگا دئے ہیں -

**قسمت ہائے** آگرہ و الہ آباد کے بلڈ پونے تین لاکھ روپیہ قحط فنڈ کے لئے منظور کیا گیا ہے

**خیال** کیا جاتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل افغانستان میں اجرائے ریلوے کی طرف متوجہ ہونے والے ہیں - اگر ایسا ہوا تو برٹش گورنمنٹ جو مدت دراز سے اس کی متمنی ہے بہت خوشی سے لائق انجینیر وغیرہ

سے مدد دیگی -

**روس** میں حصول آزادی کی بے صبری حد سے زیادہ گذر گئی ہے یہاں تک کہ یہ شوق بلکہ جنون عورتوں تک میں سرایت کر گیا ہے - حال میں ایک لڑکی نے ریلوے سٹیشن پر جنرل من کو گولی سے مار دیا - یہ ایسا معزز شخص تھا کہ اس کے جنازہ کے ہمراہ خود زار روس تھے - اس لڑکی کو پھانسی کا حکم دیا گیا - لیکن حیرت ہے کہ لڑکی پھانسی پانے کے وقت تک مسکراتی رہی - اور ہنسی خوشی جان دے دی -

**جاپان** میں مذہبی کانفرنس کی خبریں ابھی تک مسرو نہیں پڑی ہیں اور غیر ممالک کے اخبار برابر مذہب اسلام کی طرف جاپان کا میلان ظاہر کر رہے ہیں - ہندوستان کے انگریزی اخباروں میں بھی اس کی تصدیق پائی جاتی ہے - ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی ان خوش آیند خبروں کو سن سن کر دلی مسرت پیدا ہوتی ہے - چاہیے وہ تبلیغ ہیں کہ قافیہ گل شود بس است " ہی کے لحاظ سے ہو لیکن بعض آریہ اخبار اور ہمارے ہم وطن دوست اس کے متعلق نہایت دل شکن مضامین شائع کر رہے ہیں جن کو پڑھ کر تعجب اور افسوس ہوتا ہے - حقیقت میں وہ ایسا لکھنے میں معذور بھی ہیں سے

شور بختاں بآرزو خواہند — مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

**انجمن** اسلامیہ ہردولی کا سالانہ جلسہ ۱۱ سے ۱۴ اکتوبر تک ہوگا -

**ہز مجسٹی** شاہ کابل کے ہمراہ سیاحت ہندوستان میں ان کے خدم وحشم کی تعداد ایک ہزار پانچسو آدمیوں کی ہوگی -

**کلکتہ** میں آئندہ جاڑے کے موسم میں نیشنل کانگریس کے ہمراہ حسب معمول صنعتی و زراعتی نمائش ہوگی - گورنمنٹ بنگال نے اس نمائش گاہ کے لئے ۵ ہزار روپیہ کا خاص عطیہ منظور کیا - اور پندرہ ماہ حال سے ۳ مہینہ کے لئے مسٹر مکرجی اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت کو نمائش گاہ کے متعلق خاص کام پر مقرر کیا -

**جاپانی** جنگی جہازوں کا بیڑا آئندہ سال جنوبی افریقہ کی راہ سے انگلستان آئیگا - اور امریکہ کی راہ سے جاپان واپس جائیگا - برٹش گورنمنٹ اس بیڑہ کی مہمانی پر اپنی حسب شان خرچ برداشت کریگی -

امرتسر بلکہ تمام پنجاب میں ۱۴ - ۱۵ ستمبر کو بہت ہی عمدہ بارش ہوئی -

گزارش

...کا اردو ترجمہ تیار ...نتظام کر لیا ہے ...سے چھپنے لگے گا ...ں اطلاع کریں ...ب کو خود نہیں چھپوا ... یعنی آریہ سماج ...تھوڑی سی رہ گئی ...ں دوبارہ چھپنے ...م کر سکتے ہوں ...بت کریں - ...ار ...مد سیالکوٹ شاہ جہان ...قاسمی لودہانہ

# تیر بہدف دوائیں

**برقی تست** اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کو استعمال ہو صرف بارہ گھنٹے کے اندر مجرّب۔ نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں موٹائی پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ۔۔ معہ محصول

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دواؤں سے جیسا کہ سونا۔ چاندی۔ فولاد وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی گئی ہیں۔ جو صاحب بالکل کسی منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوں۔ یا کمی باہ کے شاکی ہوں۔ وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ۔۔ معہ محصول

**موسیائی یا عرق اکسیر** ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی ماتی و بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ ضعیف آدمی بھی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مسہل و مولد خون ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو روکتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۔۔ معہ محصول

**ممسک جریان** اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) ۔۔ معہ محصول

**جوہر دافع آتشک** آتشک کے واسطے نہایت ہی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ۔۔ معہ محصول

**خداوند کی مال** یہ لاثانی کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل گریجوایٹ نے تالیف فرمائی ہے جس میں آیات اناجیل معہ ترجمہ۔ اقوال مورخین یورپ۔ بڑے بڑے مسیحی یورپ کے فلسفیوں کے تصانیف اور تفاسیر اناجیل سے موجودہ مذہب عیسوی کے تمام عقائد باطلہ کی خوب دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ قیمت معہ محصول ۔۔ ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے

**المشتہر**
**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

---

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لونگی سادہ … سے … تک فی عدد | کلاہ سادہ … سے … تک فی عدد |
| " زری … " … " | " زریں … " … " |
| " اوڑھنی کی … " … " | رومال ریشمی … " … " |
| ازار بند سوتی … " … " | کمبل دیسی … " … " |
| " ریشمی … " … " | " فوجی … " … " |
| تہمد گبرون یا ایک موٹا کھدر … | لوئی سفید … " … " |
| جوتا ساخت لودیانہ … " … | لوئی رنگین طول اگز عرض ۔ گز … " |
| " زریں طلا پوری … " … | پٹی دیسی اعلیٰ … " … فی جوڑہ |
| جراب ودستانہ اعلیٰ … " … | پشمینہ … " … " |
| " " سوتی … " رنگ حسب پسند | " سبز … " … " |
| فوجی چین خاکی رنگ پختہ ۱۲ گرہ … | چادر پشمینہ … " … " |
| صافہ لشری او دہ … " … | بنیان وپاجامہ اعلیٰ … " … |
| " خاکی … " … | " سوتی … " … |
| رنگین کمال ۲ گز طول ۱ گز عرض … | چوتہی دوتہی … " … |
| دری و فرش … " … | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے |

## باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ میڈل۔ زین۔ ٹین جہالر۔ سوتی و زریں اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کو تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جاویگی۔

**نوٹ** : سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپے نقد آنے پر ارسال کیا جاویگا۔

**المشتہر**
**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No 352.

اخبار

اہلحدیث

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...
والیان ریاست سے ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداروں سے ...
غیر ممالک والوں سے سالانہ ...

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونا چاہئے۔

**اغراض ومقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد وضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

| نمبر ۴۷ | مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ عیسوی مطابق ۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ ہجری | جلد ۳ |
|---|---|---|

# ایک صوفی کے چند سوال

۱۔ میرا عقیدہ ہے۔ کہ وجود کثرت کا وحدت سے ہوا۔ اور وحدت ہی سے قائم ہے اور وحدت میں ہی فنا ہوگا۔ پس حقیقت موجودات نمود بے بود اور نیست ہست نما وہم وخیال ناظر کا ہے کیونکہ کائنات دنیا کی حواسوں عارضی سے محسوس ہے جو سراسر دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ بتلائی کہ کس ثبوت سے مخلوق کا وجود مانا جاوے۔

۲۔ میرا یقین ہے کہ جہاں تک بیان کو وسعت اور عقل وگمان کو رسائی ہے حل مطلب سے دوری ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جو دید وشنید ونطق میں آجاوے وہ خدا نہیں ہے۔ بس جو حواس ظاہری وباطنی میں نہ آوے اور جسکو عقل تمیز نہ کر سکے اور جسکی حقیقت دل کی فکر وتعلیم سے سمجھی نہیں جاوے اسکا جاننا کیونکر ہو۔

۳۔ جسم کی گاڑی کو جسپر روح سوار ہے۔ حواسوں کے گھوڑے لیجا رہے ہیں۔ دل گاڑیبان جسکے ہاتھ گھوڑوں کی لگام ہے۔ خواہش کی نیند سے غافل ہے۔ یہ گھوڑے اس گاڑی کو معصیت کی کھائی سے بچا کر جذب منفعت کے باغ کی جانب سے بھاگ رہے ہیں۔ راہیں خودی وطمع وحسد وتعصب وغضب وغیرہ کے بیشمار گڑھے وکنوئیں حائل ہیں۔ بتلائیے کہ منزل مقصود پر پہونچنا کس طرح ہو۔

۴۔ جسم کی کشتی بحر حیات میں پڑی اور اعمال کے جنازہ میں اسکی ملاح طریقت ڈاکو ان نے نیکی بدی کے رستوں سے عذاب وثواب کے کھونٹوں کے ساتھ باندھ دی۔ حرص وہوا کی آندھی سے یہ کشتی متلاطم وپریشان قریب ڈوبنے کے ہے۔ فرمائیے کہ یہ بیڑا کیونکر پار ہو۔ (خاکسار عبدالرحمن خاں)

## جوابات

سوال اول وحدۃ الوجود سے تعلق رکھتا ہے بلکہ اصل وحدۃ الوجود ہے۔ ایسے سوالات کے جوابات دینے میں اگر کچھ مشکل ہے تو یہی ہے کہ عام لوگوں کے فہم کے لائق نہیں تاہم سہل کرنے کی کوشش کیجاویگی۔

۱۔ وجود کثرت کا بیشک وحدت سے ہوا ہے۔ خداوند تعالیٰ خود فرماتا ہے جَمِيعًا مِّنْهُ یعنی آسمان زمین اور ان کی سب چیزیں اسی (اللہ) سے ہیں۔ اس مسئلہ کے سمجھنے میں بہت سے لوگوں نے غلطی کھائی ہے اصلیت اسکی صرف اتنی معلوم ہوتی ہے کہ ذات باری عز اسمہ چونکہ تمام چیزوں کی اصل اور علت ہے وہی ذات تنہا آپ میں موجود ہے باقی سب چیزیں اسکی ایجاد کی

حسب وعدہ تفسیر ثنائی کی چاروں جلدیں ستمبر میں چار روپیہ پر ملینگی۔ ۸ محصولڈاک (کل للعہ مع محصول)

موجود ہیں۔ اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام الحق و القیوم بھی ہے جسکے معنے ہیں تمام مخلوق کو وجود دیکر قائم رکھنیوالا۔ دوسری ایک مقام پر فرمایا إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا تحقیق اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو زوال پذیر ہونے سے تھامتا ہے۔ اسکی مثال اگر کوئی دیسکتے ہیں تو صوفیاء کی ہے جس طرح تمام ستارے سورج سے مستفیض ہوکر چمک دمک دکھاتے ہیں مگر دراصل انمیں روشنی نہیں ہے۔ ظاہر بین آدمی انکو روشن دیکھکر سمجھتا ہے کہ یہ بھی روشن ہیں لیکن دور بین آدمی جانتا ہے کہ یہ ستارے دراصل روشن نہیں ہیں بلکہ روشنی اصل وہی ہے جو سورج میں ہے۔ اسی طرح صوفیاء کرام نے جب بغور دیکھا کہ ان چیزوں کی اصل عدم ہے اور وجود انمیں زائد ہے اسلئے انکا قول ہے الوجود عین الذات یعنی جو وجود وہ رکھتی ہیں مگر اصل وہ عدم ہی کے حکم میں ہے چنانچہ تمام ممکنات کو وہ اپنی اصطلاح [illegible]

[illegible] وحدۃ الوجود کہتے ہیں۔

لیکن کیا بلکہ اکثر لوگ ایسے ہیں یہ غلطی کھاتے ہیں کہ لفظ تو وحدۃ الوجود کا بولتے ہیں اور ترجمہ وحدۃ الموجودات کا کرتے ہیں یعنی وہ سمجھتے ہیں کہ تمام **موجودات** ایک ہیں بلکہ یہانتک ترقی کرجاتے کہ ہرایک چیز کو واجب تعالیٰ کا عین کہنے لگ جاتے ہیں حالانکہ یہ خیالات نہایت غلط بلکہ کفر ہیں۔ ایسے خیالات والوں کے حق میں حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ملحدان زمانہ مسئلہ وجود کی آڑ میں نماز، روزہ وغیرہ عبادات کو جواب دے بیٹھتے ہیں۔ مولوی روم مرحوم ذات باری تعالیٰ شانہ کی بابت لکھتے ہیں ؎

اے بروں از وہم و قال و قیل من ٭ خاک بر فرق من و تمثیل من

خدا تعالیٰ کو تمام وہم و گمان سے وراء الوراء بتلایا ہے۔ حضرت شیخ اکبر ابن العربی قدس سرہ جو بقول حضرت مجدد الف ثانی وحدۃ الوجود کے امام ہیں انکی ایک رباعی مشہور ہے جو انکی خیالات کا مجمل مگر کافی بیان ہے حضرت ممدوح فرماتے ہیں ؎

لا آدم فی الکون ولا ابلیس ٭ لا ملک سلیمان ولا بلقیس

فالکل عبارۃ وانت المعنی ٭ یا من ہو للقلوب مقناطیس

یعنی نہ آدم ہے نہ ابلیس ہے نہ سلیمان ہے نہ بلقیس ہے پھر فرمایا یہ تمام موجودات تیرے وجود کے نشان بمنزلہ الفاظ کے ہیں اور تو ان سب کے لئے بمنزلہ معنے کے ہے۔ انہی معنے سے موجودات کو عالم کہا جاتا ہے۔ عالم فاعل کے وزن پر ہے۔ جو آلہ کے لئے ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ صانع (خدا) کو جاننے کا آلہ۔ چونکہ مخلوقات سے خدا کی معرفت ہوتی ہے اسلئے اسکو عالم کہتے ہیں اور یہی رباعی مذکور کا مطلب ہے۔ غرض مختصر یہ کہ کل دنیا میں وجود تو بیشک واحد ہے مگر موجودات کثیر ہیں لیکن بعض لوگوں کا وحدۃ الوجود سے وحدۃ الموجودات سمجھ لینا غلط ہے پس اعتقاد مذکور ان معنے سے صحیح ہے کہ یہ تمام موجودات صرف ایک وجود حقیقی سے موجود اور قائم ہیں البتہ یہ کہنا کہ وجود بے بود اور نیست ہست نما ہے تفصیل طلب ہے۔ اگر اس سے یہ مراد ہے کہ ممکنات اپنی ذات میں ہالک الذات ہیں یعنی انکا وجود خانہ زاد اور اصلی نہیں بلکہ موجد کی ایجاد سے ہے جو انکو اعدام پر بھی ہر آن قادر ہے تو یہ قول بھی ٹھیک ہے اور اگر [illegible] بے حقیقت ہیں۔ تو یہ خیال غلط [illegible] بطلان ہے۔ اگر مخلوقات کا وجود صرف ایسا ہی [illegible] موہوم ہوتا تو اسکے برے اور اسپر مرتب نہ ہوتے۔ نہ دنیاوی امور [illegible] شرعی احکام کا مخاطب ہیں خیال کی تکذیب عقل و نقل دونوں کرتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر فرمایا ہے ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ ہم نے اسکو پیدا کیا پیدا ہونے سے پہلے کچھ بھی نہ تھا۔ وغیرہ وغیرہ لیکن اگر [illegible] کچھ نہ ہو تو پہلے اور پیچھے کا فرق کیا ہوا۔

جماعت صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جو چیز کشف میں خدا نظر آوے۔ اور دیکھنے والا اسکو اسوقت خدا جانے [illegible] تحت لا نفی بایں ساخت یعنے لا الٰہ میں جو معبود برحق کی نفی ہے اس شبیہ کو بھی اسی نفی کے ضمن میں لانا چاہئے۔ مطلب یہ کہ اس شبیہ کو بھی معبود نہ جاننا چاہئے مبادا کہیں شرک کی آفت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ یہ خیال مذکور ان معنے سے صحیح ہے لیکن یہ سوال کہ اسکا جاننا کیونکر ہو۔ البتہ قابل غور ہے اس سوال کا جواب خود قرآن مجید میں ہے اس سے بہتر کوئی نہیں دے سکتا۔ بہتر ہے کہ اسی کو نقل کردیا جائے۔ سورہ فاطر رکوع ۱۲ میں ارشاد ہے۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا

یعنی خدا ہی نے تمکو یعنی تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمکو نطفہ سے

پھر انکو اقسام اقسام بنایا۔ اس سے آگے پھر کئی قسم کی مخلوقات کا ذکر کر کے فرمایا

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ

یعنی یہی بنانے والا تمہارا معبود مطلق اور پروردگار حق ہے اصلی حکومت اُسی کی ہے اس سے ثابت ہوا کہ خدا کی معرفت کا یہی ذریعہ ہے کہ اتنا جانے کہ جس نے مجھ کو اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہی معبود حقیقی ہے۔ اس سے زیادہ کنج کاؤ ضروری نہیں۔ مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی خیال رکھو کہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اُس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ ذات باری عزاسمہٗ کی نسبت عقل کی تمیز بس اتنی ہی ہو سکتی ہے کہ صنعت سے صانع کا پتہ بتلاتی ہے اور یہی کافی ہے۔

ج ۳۔ طمع حسد وغیرہ کے گڑھوں کو استغفار کی بھرتی سے پاٹ دو۔ حدیث شریف میں ہے جو استغفار کرتا ہے۔ وہ گنہگار نہیں رہتا۔ قرآن مجید میں ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ

یعنی متقیوں سے جب کوئی شیطانی حرکت ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں اور بینا ہو کر دیکھنے لگجاتے ہیں۔ بس اسی اصول پر عمل کئے جائیے اور خدا کے فضل پر نظر رکھئے تو بیڑا پار ہے۔

ج ۴۔ اس سوال کا مطلب بھی قریب قریب تیسرے سوال کے ہی ہے یہی جواب بھی وہی ہے۔ مختصر یہ کہ ؎

لب ببند و چشم بند و گوش بند ٭ گر نہ بینی سرّ حق برمن بخند

# اہلحدیث کی ترقی

ع کہیں جاؤ کوشش مری دوستو!

بارہا لکھا گیا اور کئی ایک تجاویز بتلائی گئیں۔ خریدار بڑھانے پر انعام بھی مقرر کئے جس پر بعض دوستوں نے توجہ بھی کی۔ جزاہم اللہ۔ مگر قلیل ماھم۔ اسلئے ارادہ تھا کہ آج سے اس قسم کے اپیل پیش کرنے چھوڑ دیئے جائیں۔ لیکن پھر خیال آیا کہ کہتے جاؤ جہان سننے والوں سے خالی نہیں۔ اہلحدیث اپنی تین سال کی عمر پوری کرنے کو ہے۔ خیریت سے چوتھے سال میں نومبر کو قدم رکھیگا اسلئے نئے سال سے اسکی شکل و شباہت میں ترقی نما تبدیلی کرنیکا خیال ہے۔ اُس تبدیلی کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ چار صفحہ زیادہ کئے جائیں مگر یہ صورت اُسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ موجودہ خریدار کم از کم دو دو خریدار مستقل پیدا کریں۔ اس کوشش بلیغ کے صلہ میں ثواب اخروی کے علاوہ مقررہ انعام کے بھی مستحق ہونگے۔ ہمارے خیال میں اگر کوئی کرنا چاہے تو یہ کام کچھ مشکل نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ موجودہ صفحات ہی سے زیادہ کام لیا جائے۔ پس اب ہمارے قدردانوں کے اختیار میں ہے کہ جو صورت چاہیں منظور کر کے عملی ثبوت دیں۔

واضح رہے کہ تبدیل نام کا تذکرہ جو گذشتہ ایام میں ہوا تھا۔ اسکے متعلق گو بعض احباب نے اجازت دی مگر کثرت سے مخالفت کی رائیں آئیں اسلئے نام اہلحدیث ہی بدستور رہیگا ؎ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

ذیل میں ایک سرگرم اہلحدیث کا خط درج کر کے ناظرین سے استدعا کرتے ہیں کہ اس خط کو پڑھ کر سارے ناظرین سے اطلاع بخشیں۔ خط مذکور یہ ہے:-

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکے کارڈ سے معلوم ہوا کہ اہلحدیث کی اشاعت صرف ابھی سینکڑوں میں ہے۔ دل کو از حد افسوس ہوا۔ پنجاب میں اہلحدیث کی تعداد کئی لاکھ ہے مگر اخبار کی تعداد سینکڑوں میں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ جماعت اہل حدیث کا ہر ایک فرد اپنی جماعت کی ترقی کے لئے جان و مال و دولت سے کوشش کرتا تھا۔ مگر انکا اخبار انکی جماعت کا مظہر اسقدر قلیل الاشاعت ہو۔ برخلاف اسکے دوسرے گروہوں کے اخبار ایک ہی جگہ سے کئی کئی نکلیں اور خوب اشاعت حاصل کریں معلوم ہوتا ہے کہ اب (خدا نہ کرے) اہلحدیث بے ہمت ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب ناظرین اخبار اہلحدیث اس کاہلی کی پوری پوری تلافی کر دینگے۔ اور زمانہ کو دکھا دینگے کہ ابھی تک انہیں اپنے نام اہلحدیث کی لاج ہے۔

میں بھی حسب لیاقت چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ امید ہے آپ اور ناظرین اخبار پسند فرما کر اپنی رائے سے اخبار کے ذریعہ مطلع فرمائینگے اخبار کی ترتیب حسب ذیل ہو۔

(۱) درس قرآن وحدیث۔ اس میں ایک مضمون کی فرقان حمید کی چند آیتیں لیکر اسکی تفسیر بعض احادیث خیر الانام سے کی جاوے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے حالات۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تمثیلات یا سوانح عمریاں۔

(۳) میرزا قادیانی کی تردید قرآن وحدیث سے۔

(۴) فتاویٰ حسب دستور۔

(۵) عالم الاسلام۔

(۶) آریوں کی تردید۔

(۷) مضامین دعوۃ ایڈیٹر کے قلم سے نظمیں یا کسی بھائی کی مرسلہ ہوں۔

انشاء اللہ عنقریب میں آپ کو دس تک خریدار صرف بھٹنڈہ میں پیدا کر دونگا۔ دو خریدار پہلے دے چکا ہوں جن کے نام اب لکھتا ہوں پانچ انشاء اللہ اس مہینہ میں کوشش کرونگا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے اہلحدیث بھائی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرینگے اور کوشش کر کے اخبار کی اشاعت کو اس حد تک پہونچا دینگے کہ یہ بھی ملک میں سربرآوردہ اخباروں کے زمرہ میں شامل ہو۔

نیازمند محمد عنایت اللہ سگنیلر بھٹنڈہ خریدار ۶۲۷

**اڈیٹر** خریدار پیدا کرنے تو بڑی بات ہے جن صاحب سے ہو سکے وہ تو اس سے دریغ نہ فرماوینگے مگر ہمیں پختہ طور سے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے علاقوں میں ابھی اخبار اہلحدیث کی خبر بھی نہیں پس ایک سہل تجویز یہ ہے کہ ہمارے ناظرین اپنی اپنی واقفی سے فہرستیں مرتب کر کے ایسے احباب کے نام مع پتہ مفصل کے بھیجدیں تاکہ انکو اخبار اہلحدیث کے نمونے بھیجکر اطلاع کی جائے۔ پس یہ کام تو بالکل سہل ہے جو صاحب ایسے ناموں کی فہرست جس پہلے خریدار نہوں پچاس یا زیادہ تک بھیجینگے۔ انکو بھی تقابل ثلاثہ یا **چودھویں صدی کا مسیح** باخذ محصول ۲؍ مفت انعام دیا جائیگا۔

؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔

امید ہے کہ ہمارے قدردان اس سے فائدہ اٹھا دینگے۔

## تناسخ کا ثبوت

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ:-

"پنرجنم کا ایک عجیب واقعہ"

۲۷ جون کے پیسہ اخبار میں ایک عجیب واقعہ مشتہر کیا گیا ہے جس سے آواگون کے صحیح ہونے کا صریحی ثبوت ملتا ہے۔ ہم کو بیان اس غرض سے درج کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین میں سے کوئی صاحب اصلیت کا پتہ لگا کر ہم کو براہ راست اطلاع دیں۔ جس پٹواری کا حال بیان کیا گیا ہے۔ وہ ظاہراً ہندو معلوم ہوتا ہے۔ وہ واقعہ حسب ذیل ہے:-

ضلع بلندشہر میں قصبہ ڈونگ سادات کے پاس ایک چھوٹا سا گاؤں ہتھنہ ہے۔ جہاں ایک پٹواری ساٹھ یا ستر برس کی عمر کا رہتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میری بیٹی کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جب لڑکی دو یا تین ہی دن کی ہوئی۔ اس نے آدمیوں کو اس غور سے دیکھنا شروع کیا جیسے اچھا بڑا آدمی دیکھتا ہے۔ اس بات کا چرچا ہونے لگا۔ جب لڑکی تین مہینہ کی ہوئی تو وہ بولنے لگی۔ اور پہلی بات جو اُس نے کہی یہ تھی کہ میں علیگڈھ کے رہنے والی ہوں اوپر کوٹ ایک مسجد کے پاس کے مکان میں ایک شیخ صاحب رہتے ہیں۔ انکی بہو ہوں۔ میں کوٹھے سے گر کر مر گئی تھی۔ فلاں جگہ میرے کپڑوں کا صندوق رکھا ہے۔ اور فلاں جگہ کچھ روپیہ گڑا ہوا ہے۔ لڑکی کے نانا یعنی اس پٹواری کو یہ باتیں سنکر بہت تعجب ہوا وہ مع اس لڑکی کے علیگڈھ پہونچا۔ اوپر کوٹ جا کر شیخ صاحب موصوف کو تلاش کیا۔ جب انکے گھر پہونچا۔ وہ لڑکی فوراً گھر میں گھس گئی اور جاتے ہی اپنے صندوق کو پہچانکر وہ رکھا تھا اس پر بیٹھ گئی۔ اور اسی جگہ رکھا ہوا اپنے نانا یعنی پٹواری کو بھی بتلایا تھا۔ خیر اس پٹواری نے سارا حال شیخ جی سے بیان کیا۔ شیخ جی کو سنتے ہی بہت تعجب ہوا اور کہنے لگے کہ واقعی میری بہو کوٹھے پر سے گر کر مری تھی اور اسی جگہ اس کا یہ صندوق رکھا تھا جس پہ یہ لڑکی بیٹھی ہے بعد میں روپیہ کی بابت شیخ جی سے کہا جب لڑکی کی بتائی ہوئی جگہ کھودی گئی تو جتنے روپیہ لڑکی نے بتلائے تھے اس جگہ سے برآمد ہوئے۔ شیخ صاحب عالم تحیر میں ہو گئے۔ اور معبود حقیقی کی قدرت کو یاد کر کے سکتہ میں رہ گئے اور پٹواری صاحب سے کہنے لگے کہ میاں اس لڑکی کو ہم کو دیدو۔ پٹواری صاحب بولے کہ شیخ صاحب اگر یہ لڑکا ہوتا تو کچھ عذر نہ کرتا اور بلا وجہ ان دیدیتا مگر یہ لڑکی کا معاملہ ہے اگر میں اسکو دیدونگا تو بدنامی ہوگی۔ غرض شیخ جی کا اصرار تھا اور پٹواری جی کا انکار۔ اب ہو تو کیسے ہو اور کس کروٹ اونٹ بیٹھے۔ چونکہ اونٹ بھی بڑا اعزازدہ تھا اس وجہ سے پٹواری صاحب کی ہی طرف کروٹ لے لی۔ اور پٹواری صاحب اپنی ضد پر قائم رہے اور لڑکی کو نہ دیا۔ اور لڑکی سمیت اپنے گاؤں کو چلے آئے۔ یہاں اس سے عجیب عجیب باتیں ظاہر ہونے لگیں اور اب بھی ہوتی ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ یا تو۔ وہ نمرہ ہوتی

[illegible] قیمت ۲؍

نہیں یا اب کبھی کبھی ہوتی ہیں۔

لڑکی کی عمر چھ سال کی ہے اور خانہ داری کا کام خوب چستی و چالاکی سے اور ہوشیاری سے کرتی ہے کہ کوئی عورت سلیقہ دار بھی ایسا کام نہ کریگی۔ روٹی بھی پکاتی ہے ہانڈی بھی۔ غرض گھر کا کل کام نہایت عمدگی سے سرانجام دیتی ہے اور نازک دماغ ایسی ہے کہ جہاں ذرا سی بو ہوئی تو بولو کہکر گھر اٹھا لیتی ہے۔ جبتک کہ وہ جگہ صاف نہ ہو جاوے اس کو چین ہی نہیں آتا پٹواری صاحب کا بیان ہے کہ وہ ہاتھ منہ ایسے طریقہ سے دہوتی ہے کہ جیسے اہل اسلام وضو کرتے ہیں یعنی ویسے ہی ناقص ہونا۔ ویسے ہی منہ دہونا کہنیاں دہوتی ہے پھر مسح کرتی ہے پھر پاؤں دہوتی ہے۔ وعلی ہذا القیاس اور اکثر ایسی حرکت کرتی ہے جیسے اہل اسلام سجدہ کرتے غرض نئی نئی باتیں کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر بھی کم ہوگی۔ ور زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہیگی کیا خدا کی قدرت ہے کہ کیسی کیسی مخلوق پیدا کرتا ہے۔ بیشک اس کی قدرت میں دم مارنے کی جا نہیں ہے۔ جو چاہا سو کیا۔ جو چاہے سو کرے۔ مالک الملک ہے۔" ۲۳ اگست ۱۹۰۰ء

تعجب ہے۔ آریہ گزٹ کا ایڈیٹر ایسی خبر کی تصدیق چاہتا ہے۔ جو آریہ مذہب کے صریح مخالف ہے۔ اس خبر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس لڑکی کو پچھلے جنم کا حال معلوم ہے۔ حالانکہ ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں تو یہ سب تخیل خلاف قانون قدرت ہوا جو آریہ دہرم میں جائز نہیں۔ دوسرے معلوم ہوا کہ اسلامی دہرم کے اعمال سے بھی انسان نجات پا سکتا ہے۔ یا کم از کم ان اعمال سے آدمی گنہگار نہیں۔ کیونکہ اگر وہ لڑکی گنہگار ہوتی۔ تو انسانی قالب میں نہ آتی۔ بلکہ حیوانی قالب میں جاتی حالانکہ آریوں کے گروہ یا منہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ویدوں کا منکر دہریہ ہے پھر دہریہ کیونکر نجات پا سکتا ہے۔ تیسرے معلوم ہوا کہ پچھلے جنم کا حال اس جنم میں بھی اوسکا ہوتا ہے کیا ان کا لازمی نتیجہ یہ نہیں۔ کہ پچھلے جنم کے رشتہ دار بھی اس جنم میں بہت رشتہ دار ہوئے ہیں۔ تو پھر اس میں کیا شک ہے کہ بہت سے ناطہ رشتہ آریوں میں ایسے بھی ہوئے ہونگے جو ماں بیٹے بہن بھائی اور باپ بیٹی کے مابین ہوں گے کیا آریہ گزٹ اس خبر کی تصدیق کر کے ان سوالات کے جوابات دیگا علی گڈھ کے دوستوں سے عموماً اور ڈاکٹر اشرف خان صاحب سے خصوصاً التماس ہے۔ اس خبر کی تصدیق یا تکذیب بہت جلد اطلاع بخشیں

# تقریظات (ریویوز)

**مجموعہ اسکین۔** اس مجموعہ میں اصول حدیث کے متعلق بحث ہے۔ اور احادیث آمین بالجہر کی نسبت جو شوق نیموی صاحب نے کلام کیا تھا۔ اس کا مفصل جواب اور آمین بالجہر کا اچھی طرح سے ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ الرد الرد پر بحث ختم ہوتی ہے۔ مولوی شوق صاحب نے اکثر مباحث کو تسلیم کر لیا۔ از تالیف لطیف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم محدث بنارسی۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۸ر علاوہ محصول

**صراط مستقیم۔** یہ رسالہ جواب اشتہار مولوی عبد کریم حنفی پنڈی کا ہے انہوں نے اپنے اشتہار میں یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ بخاری شریف کی حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ اور جب لوگوں نے اس کتاب کو اصح الکتب مانا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ ان کا جواب دیا گیا ہے اور قابل دیکھنے کے ہے قیمت صرف عمر روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

محمد ابو القاسم مالک سعید المطابع پریس محلہ دارانگر بنارس شہر

**حل کلیات خاقانی** متعلم بی اے کورس فارسی و کورس منشی عالم پنجاب یونیورسٹی

اس کتاب کی مشکلات پر نظر ڈالیں۔ تو سمجھنے سے باہر ہے لیکن شرح کی طرف خیال کریں۔ تو آسان سے آسان ہے کیونکہ اس کے شارح جناب استاد مولوی احمد حسن صاحب شوکت ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ ہیں۔ جو شرح کی خوبی کے لئے کافی ضمانت ہیں۔ اور قیمت عہ ہے۔ مگر ہمارے خیال میں شائقین کی کم ہمتی کے لحاظ سے قابل تخفیف ہے۔ پتہ مذکورہ بالا

**حکایت عجیبہ** اس کتاب میں ایک بزرگ خاتون کا قصہ ہے۔ جو ہر ایک بات کے جواب میں قرآن شریف کی آیت ہی پڑھا کرتی تھی۔ حکایت لطیف خیز ہے۔ قیمت صرف ۔ محصول ۔ پر کے ۵ نسخے۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم عبد اللہ مقام سیر کہیا ڈاک خانہ جونیاں ضلع لاہور

آریہ سماج کی ویدی کتب میں جہاد کی تعلیم مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اخبار میں بھی یہ مضامین نقل ہو چکے تھے۔ پھر کتاب کی صورت میں چھاپے گئے ہیں قیمت

پتہ دفتر اخبار حیوان شت لاہور

# رسول کریم اور علم غیب

از روزنامہ پیسہ اخبار

جمہور اسلام بلکہ قریبا تمام مذاہب کے نزدیک عالم غیب صرف ذات باری تعالیٰ کے لئے مختص ہے اور دوسرا کوئی اس میں دخیل نہیں مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ افراط و تفریط میں پڑ کر رسول کریم کو اس سے متصف کرتے ہیں اور بالخصوص اصحاب خصوصاً فلاسفہ کے نزدیک جو تضحیک ورزن متصور ہے اس سے نہیں ڈرتے عرصہ دراز سے بریلی کے ایک مولوی صاحب اس عقیدہ کی بابت شہرت خاص حاصل کر چکے ہیں اور اس کی بدولت ایام حج میں علماء کے مباحثہ سے پریشان ہوتے ہیں۔ حال میں غالباً انہی کے کسی معتقد یا ہم خیال نے ایک کتاب بھی شائع کرائی ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کا ثبوت صرف احادیث نبوی سے دیا گیا ہے مگر آپ پر اور دیگر ذی علم لوگوں پر اظہر من الشمس ہے کہ کوئی حدیث نبوی مخالف آیت قرآنی نہیں ہو سکتی اگر ہو تو اس کو مذہب اسلام میں قول نبوی نہ مانا جائیگا۔ پس میں ۱۶ آیتیں قرآن مجید کی ذیل میں تحریر کرتا ہوں جن میں خدا وند جل و علی صاف صاف فرماتا ہے کہ بجز میری ذات کے کسی بشر یا پیغمبر کو علم غیب نہیں دیا گیا۔ میرے خیال میں حد سے تجاوز کرنا اچھی بات نہیں ہے پیغمبر علیہ الصلوات والسلام کی تعریف اس قدر کافی ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر حاوی نہیں مگر جتنی پر وہ چاہے

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ
ایسا بھی نہیں کہ تم کو اللہ غیب کی باتیں بتا دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب فرما لیتا ہے (اور ان کو حسب مناسب بتا دیتا ہے)

إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ — کیونکہ غیب کی باتیں تو ہی جانتا ہے

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس اس کے حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ — اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ۔
اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا۔ اور مجھکو کسی طرح کا نقصان نہ پہونچتا۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

قُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ عِندَ اللَّهِ — اے پیغمبر لوگوں سے کہو کہ غیب کی خبریں خدا ہی کو ہیں

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ
میں تو دعوی نہیں کرتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ میں یہ دعوی کرتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ — آسمان اور زمین میں جو غیب کی باتیں ہیں اس کا علم خاص اللہ ہی کو ہے۔

لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ — آسمان اور زمین کا علم غیب خاص اللہ کو ہی ہے

(۱۵ سیپارہ ۱۸۰ صفحہ قرآن مترجمہ مولوی نذیر احمد) پیغمبروں کو علم غیب نہیں دیا گیا اور جو لوگ علم غیب کو لوازم پیغمبری سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں پیغمبر اسی قدر علم غیب رکھتے ہیں جو خدا نے ان پر ظاہر کر دیا ہے۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ
اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ جتنی مخلوق آسمان و زمین میں ہے غیب کی بات کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور نہ لوگوں کو معلوم ہے کہ کب اٹھا کھڑے کئے جاوینگے۔

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
بجز خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی اور بارش کب ہوگی۔ اور پیٹ میں نر ہے یا مادہ اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کریگا۔ اور یہ بھی نہیں جانتا کہ کہاں اور کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا — اے پیغمبر تم نہیں جانتے شاید قیامت قریب آ گئی۔

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ — اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں پیغمبر انوکھا تو نہیں ہوں (پہلے بھی پیغمبر)

تو ہوں نہیں اور میں نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ کیا ہوگا - اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا - میری طرف جو وحی آتی ہے - اُسی پر چلتا ہوں -
عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا - غیب کی باتیں اُسی کو معلوم ہیں وہ کسی دوسرے کو غیب کی باتیں نہیں بتاتا (دین محمد از باغبانپورہ - لاہور)

**ایڈیٹر** - بعض لوگ ان آیات کے اثر سے متاثر ہو کر اتنا تو مانتے ہیں کہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے مگر اس میں اتنی پیچ لگاتے ہیں کہ خاصہ تو ہے لیکن خاصہ وہ علم ہے جو ذاتی ہے - بقول اُن کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب تھا اور ہے وہ ذاتی نہیں بلکہ وہبی ہے مگر قرآن شریف ان کی اس فضول تاویل کا رد کرتا ہے ارشاد ہے وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ یعنی اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو ہر ایک قسم کی بھلائی جمع کر لیتا - اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچتی - اس کلام ہدایت نظام میں خداوند تعالے نے علم غیب کی نفی کی ہے - مگر لازم کی نفی سے یعنی خیر کثیر کے جمع کرنے اور شر کے دفع کرنے کو علم غیب کے لئے لازم قرار دیا ہے پھر اُن کی نفی کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ یہ دونو باتیں (جمع خیر اور دفع شر) جیسی علم ذاتی کو لازم ہیں وہبی کو بھی لازم ہیں - اس اثر میں دونو علم مساوی نظر ہیں - جیسے کسی قابل دید چیز کا دیکھا جانا جسطرح سورج کی روشنی میں ہو سکتا ہے چاند اور دئے کی روشنی میں بھی ہو سکتا ہے - اس وصف خاص میں ان دونو علموں کا کوئی فرق نہیں حالانکہ لازم کی نفی کی گئی ہے تو بحکم قاعدہ انتفاء اللازم يستلزم انتفاء الملزوم یعنی لازم کی نفی سے ملزوم کی نفی ثابت ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں کسی قسم کا علم غیب نہ تھا یہی وجہ ہے کہ ملا علی قاری مرحوم حنفی نے شرح فقہ اکبر مصنفہ امام ابوحنیفہ رح میں لکھا ہے وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبی علیہ السلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات الخ یعنی تمام علماء حنفیہ اس بات پر متفق ہیں کہ جو کوئی اس بات کا اعتقاد کرے کہ آنحضرت غیب جانتے تھے وہ کافر ہے کیونکہ یہ خیال اُس کا صریح آیت قرآنی کے مخالف ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا سچ ہے سہ

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار ہر کہ گوید من بدانم تو از وی باور مدار

(اہلحدیث)

---

**تغلیب الاسلام جلد چہارم** چھپکر تیار ہے شائقین درخواستیں بھیجدیں قیمت ۸؍

---

# حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل اصحاب کی قیمتیں اکتوبر میں ختم ہیں آئندہ ہفتہ وی پی ہوگا مطلع رہیں - نامنظور ہو تو اطلاع بخشیں - مینجر

| نمبر | مقام | نمبر | مقام |
|---|---|---|---|
| ۸ | امرتسر | ۲۸۷ | ناگپور کلاں |
| ۶۵۷ | کوٹھاں پوکھر | ۶۵۸ | چک نمبر ۲۱۶ |
| ۶۵۹ | دسٹوہا | ۶۶۰ | بانس بریلی |
| ۳۹۶ | رڑکی | ۳۶۵ | حیدرآباد |
| ۴۰۱ | عبداللہ پور | ۳۶۵ | چک نمبر ۳ |
| ۲۸۳ | ازلی | ۳۰۲ | پچکشہ ۱ |
| ۱۴۹ | منٹگمری | ۵۲۰ | ہرلاہی |
| ۵۱۴ | کوٹلی لوہاراں | ۷۵۱ | واریوال |
| ۶۷۶ | بنارس | ۶۴۴ | منیر آباد پھلواری |
| ۶۶۴ | سوہیاں | ۲۰۳ | موٹی |

---

**درخواست نمبر ۴**
میں ایک غریب طالب علم ہوں والدین طاعون سے فوت ہو چکے ہیں - کوئی صاحب میرے نام اخبار اہل حدیث جاری کرائیں تو ثواب دارین پاویں - حسن شاہ طالب علم از مقام گھٹیالیاں ڈاک خانہ سترو ضلع سیالکوٹ

**درخواست نمبر ۵**
میں ایک بے استطاعت طالب علم ہوں مگر اہل حدیث کے مطالعہ کا شوق از حد فزوں ہے کوئی صاحب ذوالوقار احسان کر کے اخبار میرے نام جاری کرائیں تو ممنون احسان ہونگا - دگل محمد طالب علم مدرسہ بقائی درگاہ تہلاہ شریف سٹیشن باقرانی رود ضلع لاڑکانہ

**استفسار**
معیار الحق اور اتحاف النبلا کہاں سے ملیگی -
خریدار نمبر ۴۲۳

**جواب**
معیار الحق مطبع مجتبائی دہلی سے عہ پر ملتی تھی - اتحاف النبلا کا حال کوئی اور صاحب بتلادیں ایڈیٹر

---

**ہدایت الزوجین** نکاح وطلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۴؍

[illegible]

# ایک حنفی عالم کے سوال کا جواب

(از مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب حیدر آبادی)

ایک روز کا ذکر ہے کہ میں ایک حنفی عالم سے ملا۔ دوران گفتگو انہوں نے اس طرح سمجھاتے ہوئے کہا کہ بھائیو! تقلید کا التزام ہمارے لئے وسیلۂ نجات ہے۔ اور تقلید کا التزام ہم پر واجب اس وجہ سے ہے کہ حدیث و قرآن مجمل ہیں۔ انکی تفسیر مجتہدوں کے ذریعہ ہوئی ہے کہ ہم تک پہنچی جس کو فقہ کہا گیا تو ہمیں بس مجتہدوں کی تقلید چاہئے۔ یہ جو حضرات علماء گذرے مجتہد نہیں تھے جیسے بخاری مسلم وغیرہ یہ وہ لوگ مجتہد نہیں تھے بلکہ محدث اور مجتہد کا درجہ محدث سے بڑھ کے ہوتا ہے اور یاد رکھو کہ مجتہد یہ ائمہ اربعہ ہی گذرے ہیں۔ انہیں پر ختم ہے۔

**جواب** ناظرین! ان مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اور ان کے جو دو ایک امر ہیں وہ بطور تقریر واسطے فائدہ عام کے ذکر کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

اول تو میں کہتا ہوں کہ جب تقلید کا التزام واجب ہے۔ تو پھر کیوں التزام نہیں کیا جاتا کیا مقلدوں نے تقلید کا التزام کبھی رکھا ہو کوئی بھی حنفی یا شافعی۔ اگر بھائی مقلدین ای[illegible] تقلید کا التزام ہو۔ تو پھر وہ مقلد ہی نہیں رہتے۔ نہ وہ حنفی کہلا سکتے ہیں کہ تقلید کا التزام واجب ہے تقلید کو التزام سے مراد یہ ہے کہ جس طرح [illegible] کہا ہو اس پر عمل کر کے استنباط کریں۔ دیکھو حنفی بھائی چھوڑ دیتے ہیں سینکڑوں امور ہیں جن میں حضرات احناف کے ایسے ہیں جو تقلید سے باہر ہو جاتے ہیں۔ جیسے یہ ایک قول روضۃ العلماء کا کسی نے امام صاحب سے پوچھا کہ جب تمہارا قول۔ قیاس خلاف قرآن و حدیث و اقوال صحابہ کے ہو تو کیا کروں آپ نے ارشاد فرمایا۔ میرے قول و قیاس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ امام صاحب کا احتیاط کہ قول صحابہ پر اپنا قول ٹھیک نہیں سمجھتے۔ مگر میں حیران ہوں۔ ان کی تقلید کے التزام کے دعویٰ کرنیوالے اس قول کی تقلید بالالتزام کیوں نہیں کرتے ہونگے۔ غور کر سکتے ہیں آجکل کے مقلدین تو یہی کہتے ہیں۔ کہ جو امام صاحب کا قول ہو ہم اس کو نہ چھوڑینگے۔ خواہ وہ قول موافق حدیث ہو یا مخالف۔ ایسا مذہب تو اگر فرضاً حضرت امام صاحب زندہ رہتے۔ تو ان کو ناگوار تھا۔ اب یہ کہا جائیگا کہ امام صاحب کا قول ہی کہیں مخالف حدیث ہے یا تھا۔ بطور نظیر ایک قیاس پیش کیا جاتا ہے۔ جو حدیث کے مقابلہ سے غلط بلکہ محض غلط ہوتا ہے حدیث میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا بکریوں کے تھنوں کو بند کر رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگ خریدتے وقت دھوکا کھائیں کہ بہت دودھ دینے کے باعث بہت سیر ہو سکتا ہے یقین ہو منع کیا۔ اور فرمایا اگر کوئی اس طرح کی بکری یا اونٹنی خریدے اور خریدار دودھ وغیرہ نچوڑنے کے بعد اس حالت سے واقف ہو۔ کہ اسے دھوکا دیا گیا۔ تو خریدار کو اختیار ہے چاہے رکھ لے چاہے واپس کر دے قیمت لے لے۔ واپسی کے وقت خریدار کو لازم ہے کہ دودھ جو نچوڑا ہے اس کے بدلے ایک صاع تمر یا ایک صاع طعام دیدے مگر بھائی حنفی کا خلاف ہے۔ امام صاحب کا قیاس ہے کہ جتنا دودھ نچوڑا گیا ہے اس کا بہا بہا تمر یا طعام دینا چاہئے

حدیث یہ ہے۔ لا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد فانه بخير النظرين بين ان يحتلبها ان شاء امسك وان شاء ردها وصاع تمر۔ عن ابن سیرین صاعا من طعام (بخاری)

اسی طرح اور بہت سے مسائل ہیں جو ترتیب وار یہاں لکھنے سے تحریر طول پکڑیگی۔ اسی وجہ مختصر بیان کر دیا گیا۔ اب خیال کرو ایسی صورت میں جب کہ خلاف حدیث قیاسات ہوں۔ تو حدیث پر عمل کرنا چاہئے یا قیاسات پر اگر باوجود حدیث ہونے قیاسات پر اڑے رہیں گے۔ تو خلاف امام صاحب کے ہمارا عمل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دیکھو آپ کے روضۃ العلماء کا قول۔ دوسرے خلاف حدیث۔ اگر التزام امام صاحب کے مذہب کا مقصود ہے۔ تو حدیثوں کو لیلو۔ قیاسات کو چھوڑ دو۔ مگر کہاں التزام ہو سکتا ہے۔ حدیث مذکورہ پر تو ایک سہارنپوری مولوی شاگرد رشید مولوی عبد الحق صاحب حنفی دہلوی نے حاشیہ بخاری شریف پر لکھا ہے کہ یہ حدیث خلاف قیاس ہے۔ اور دوسرے اس حدیث کے راوی ابوہریرہ ہیں۔ اور ابوہریرہ حنفیوں کے نزدیک فقیہ نہیں تھا۔ اس لئے اس حدیث پر عمل نہ کرنا چاہئے۔ دیکھئے یہ صاحب مرحوم مقلد رکھ کر بھی التزام کا دعویٰ تھا۔ مگر روضۃ العلماء کے التزام کے قول کو بالائے طاق رکھ کر نعوذ باللہ حدیث کو خلاف قیاس کہ گذرے۔ اور صحابی کی شان میں گستاخی کی۔ تقلید کی اندھی میں یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ یہی ابوہریرہ کے روایت کے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو مقبول عند الحنفیہ ہیں سے بعینہ یہی حدیث مروی ہے۔ پھر ان صحابی کی شان میں کیسی بے ادبی کی جاتی ہے۔ ناظرین صحابہ اور حدیث کے دشمن اور بیا۔ زبردستی جماعت اہلحدیث بدنام ہے۔ حاصل تقلید کا التزام زینہار ممکن نہیں۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# فتاوے

س نمبر ۳۳۸ - زید نمازی پرہیزگار ہے اور مسائل سے واقفیت بھی رکھتا ہے مگر اس نے اپنی منکوحہ کی چھوٹی ہمشیرہ کو جو کہ شوہر دار ہے اپنے یہاں رکھ لیا ہے اور اس سے ابتک زنا کرتا ہے اور اس کے شوہر کو دھمکا کر نکال دیا ہے اور سالی سے اس کے دو لڑکے بھی تولد ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں زید کے ساتھ ہم لوگ کیا سلوک کریں۔ اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ اور اس کے ساتھ مصافحہ اور اکل و شرب جائز ہے یا نہیں؟ سائل

ج نمبر ۳۳۸ - زید مذکور بہت برا کرتا ہے اس کو جلدی توبہ کرنی چاہئے اگر برادری کے علیحدہ کر دینے سے اس کو تکلیف پہونچکر درست ہونے کا گمان ہو تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ بحکم لا تواکلوہم ولا تجالسوہم اس سے اکل و شرب و مجالست ترک کر دیں تاکہ وہ درست ہو۔ البتہ نماز کے نادرست ہونے کی وجہ نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر نماز ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو۔

س نمبر ۳۳۹ - زید اگر کسی قدر غلہ بھاؤ کاٹ کر بوقت تخم ریزی کسی کو دیکر وعدہ کرالیوے کہ ہمیں اسی قیمت کا غلہ فصل پر لونگا۔ اسوقت نرخ غلہ خواہ زیادہ ہو خواہ کم نقدی ہرگز نہ لونگا۔ مثلاً بوقت تخم ریزی کے ایک من ۵ ٹار دیا اور فصل پر ایک من ۳۰ ثار خواہ سنوں لیا اب یہ لینا اور اس طرح کا اقرار کر لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ مدلل بیان فرماکر مشکور فرماویں۔ (شیخ محمد اسماعیل عثمانی) از ضلع گونڈہ

ج نمبر ۳۳۹ - اگر روپیہ سے فروخت کیا ہے اور روپیہ کے عوض میں فصل کے موقع پر لینا چاہتا ہے تو کوئی حرج نہیں نہ ممانعت کی کوئی وجہ ہے۔

س نمبر ۳۴۰ - بلدہ پانڈی چری میں ایک انجمن برائے حمایت اسلام قائم ہوئی ہے اس کا سرمایہ چندہ سے جمع کیا جاتا ہے مذکور چندہ خرچ کے واسطے کافی نہونے سے انجمن بذریعہ لاٹری سرمایہ جمع کرنے قصد کرتی ہے۔ اس طرح لاٹری ایجاد کرکے چندہ وصول کرنا اور اس کو نیک کاموں میں صرف کرنا شرع شریف میں جائز ہے یا اگر جائز نہو تو اس کی برائی مع دلائل بیان کیجئے۔

س ۳۴۱ - کافر و مسلمان جانوروں کو غیر اللہ پر نذر کرکے مندروں اور مقبروں پر لاکر چھوڑتے ہیں۔ وہاں کے پجاری و مجاور ان کو بازار میں لاکر فروخت کرتے ہیں۔ مسلمان لوگ ان کو خریدنا اور ذبح کرکے استعمال میں لانا جائز ہے یا نہ؟

س نمبر ۳۴۲ - ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۲ صدقہ فطر کا اندازہ اڑہائی سیر انگریزی ہے بعض علماء اس سے کم بھی کہتے ہیں لکھا ہوا ہے۔ مذکور فی سیر انگریزی کا وزن چہرہ شاہی کے روپیہ سے کتنے تولے ہوتا ہے اور بعض علماء جو کم کہتے ہیں اس کا مقدار کیا ہے اور صدقہ فطر میں غلہ کے علاوہ اس کی قیمت مقرر کرکے مبلغ بھی دے سکتے ہیں یا نہیں۔ دونوں میں کونسا دینا افضل ہے جواب حدیث مرفوع سے عنایت ہو۔

س نمبر ۳۴۳ - چار رکعت والی نماز میں امام فراموشی سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا۔ بعض مقتدی اس کا اقتدا نہ کرکے قعدہ میں ہی بیٹھے رہے اور بعض امام کے ہمراہ کھڑے ہو گئے۔ جو کہ قعدہ میں تھے۔ امام کے پانچویں رکعت کا سجدہ کرتے ہی وہ سلام دیکر اپنی نماز سے فارغ ہوگئے۔ امام اور اس کے ساتھی پانچویں رکعت کو چارہی یقین کرکے اپنی نماز کو ختم کئے ان ہر دو فریق میں کس کی نماز صحیح ہے اور کس کی غیر صحیح۔

س نمبر ۳۴۴ - اس زمانہ کے نصاری جو تثلیث کے معتقد ہیں بغیر خدا کا نام لئے جانور کو ذبح کرتے ہیں مسلمان لوگ ان کے ذبح کئے ہوئے گوشت کو کھانا درست ہے یا نہ جواب قرآن و حدیث سے بیان ہو۔

س نمبر ۳۴۵ - قرآن شریف میں یہود و نصارا کی عورتوں کو نکاح کرنے کے لئے جو حکم آیا ہے کہتے ہیں وہ بھی یہود و نصرانی ہیں یا اور کوئی اگر یہی ہیں تو بعد نکاح کے ان کو گوشت کا حکم ہے یا نہیں اور وہ عورتیں اپنی عبادت کے واسطے کلیسہ کو جاسکتی ہیں یا نہیں اور ان سے اولاد ہوگی تو مسلمان کہلائیگی یا یہودی و نصرانی

س نمبر ۳۴۶ - کوئی شخص اپنی کسی جائداد کو فلاں مسجد کو خاص ہے کہا جگہ سندی کاغذ بھی لکھدیا۔ مگر اس کو وقف نہ کرکے اپنے تصرف میں رکھا ہوا ہے آیا وہ زمین اس مسجد پر وقف ہوسکتی ہے یا نہ اور اس مسجد کے متولیان مذکور زمین مسجد کو خاص ہی کرکے دعوی کرسکتے ہیں یا نہ۔ اور وقف کی صحت کے لئے شروط کیا ہیں۔ وقف کا لفظ نہ لے کر فقط خاص ہی کہنے سے وقف ثابت ہوگا کہ نہیں۔

س نمبر ۳۴۷ - ایک مولوی صاحب وعظ میں بیان کرتے ہیں کہ لوح محفوظ پر جو کچھ لکھا ہوا ہے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ایک جزو ہے اور ان کے روضہ مبارک کے پائیں پر ایک فرشتہ کھڑا ہوا ہے وہ دنیا کے حالات جان لیتا ہے جب ادنے فرشتہ کا یہ رتبہ ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا حال معلوم ہونا کچھ خدا کی قدرت سے بعید نہیں یہ ان کا قول

ahmadimuslim.de

کس پایہ کا ہے اور اس فرشتہ کی کیفیت حدیث صحیح سے ثابت ہے یا نہ؟

**س نمبر ۳۴۸** - محفل میلاد شریف یا حضرت عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کی گیارہویں یا تیجہ - دسواں - بیسواں - چہلم وغیرہ کی تقریب میں لوگ کو کھانیکی دعوت دیجاتی ہے اس میں حاضر ہونیوالوں کے گھر اس کھانیکو بطور تحفہ روانہ کیا جاتا ہے۔ آیا اس دعوت میں حاضر ہونا یا اس تحفہ کو قبول کرنا جائز ہے یا نہ؟

**س نمبر ۳۴۹** - ایک شخص مولود شریف کی محفل کرتا ہے نہ اس میں قصیدہ خوانی ہوتی ہے نہ وعظ وغیرہ بیان کیا جاتا ہے فقط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کیلئے کھانا کھلاتا ہے اپنی خیر و برکت ہو ورنہ جان و مال تلف ہونیکا خوف ہے سمجھکر دعوت کرتا ہے ایسی دعوت کرنا درست ہے یا نہیں اور اس میں حاضر ہونا کیا ہے۔

**س نمبر ۳۵۰** - ایک شخص پانچسو روپیوں کی املاک یا نقد چھوڑ کر مر گیا - اس کی تین بیبیاں ہیں پہلی کا مہر چار سو روپیہ - دوسری کا دوسو روپیہ تیسری کا سو روپیہ اسپر قرض ہے اب ان تینوں عورتوں کا مہر شرع شریف کے موافق کسطرح تقسیم ہونا چاہئے۔

**س نمبر ۳۵۱** - اشرفی جسپر چہرہ شاہی کی تصویر ہوتی ہو کسی زیور کے اس کا ہار بنا کر عورتوں کے گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

**س نمبر ۳۵۲** - ایک شخص کی بیوی انتقال کر گئی جسکو ایک لڑکا ہے اور اس لڑکے کا باپ دوسرا نکاح کیا ہے اب وہ لڑکا اپنے باپ کی حقیقی سالی کو نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

**س نمبر ۳۵۳** - ایک شخص کے دو بیبیاں ہیں ہر ایک کو ایک لڑکی ہے کوئی شخص ان میں سے ایک لڑکی کو نکاح کر لیا اس کی دوسری بی بی کا بیٹا دوسری لڑکی کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں (خریدار نمبر ۳۳۴ از چدم بدم ضلع سوت ارکاٹ)

**ج نمبر ۳۴۰** - لاٹری کی صورت نہیں بتلائی گئی ایک صورت لاٹری کی یہ ہوتی ہے کہ چند آدمی ہر ماہ میں مثلاً ایک ایک روپیہ دیتے ہیں جو مجموعی رقم ایک شخص لے لیتا ہے۔ دوسرے مہینے دوسرا تیسرے مہینے تیسرا یہ صورت تو جائز ہے مگر غالباً یہ صورت انجمن کی منظور کردہ نہ ہوگی - دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اس قسم کی ایجنسی (دوکان) کھولتا ہے اور مختلف مقامات میں اشتہار دیتا ہے کہ ایک ایک روپیہ یا دو دو روپیہ بھیجو - اس قدر رقم ہو گی تو قرعہ اندازی کی جائیگی پھر جس کے نام کا قرعہ نکلیگا اس کو وہ رقم ساری دیجائیگی باقی سب محروم رہینگے۔ اس رقم میں سے ایجنسی ایک روپیہ یا دو روپیہ سینکڑہ لیگی پس اگر اس قسم کی ایجنسی انجمن نے کھولی ہو تو یہ ناجائز ہے یہ ایک قسم کی قمار بازی ہے اسکی علاوہ اگر کوئی اور صورت ہو تو بیان ہونے پر جواب ملیگا۔

**ج نمبر ۳۴۱** - دیہہ یا زردان کی بابت علماء کا اختلاف ہے۔ خاکسار راقم کے نزدیک کے صحیح یہ ہے کہ یہ حرام ہیں کیونکہ خداوند تعالے فرماتا ہے وما اہل بہ لغیر اللہ یعنی جو چیز اللہ کے غیر کے نام پر مقرر کی جائے وہ حرام ہے چاہے اس کا انجام کچھ ہی ہو۔ جب ایک دفعہ اس میں شرک کی وجہ سے حرمت آگئی تو یہ حرمت زائل نہ ہوگی۔

**ج نمبر ۳۴۲** - صدقہ فطر کا اندازہ اڑھائی سیر سے کم ہی بتلاتے ہیں مگر سیر وزن کیا ہوا پورے اڑھائی سیر انگریزی ہے جو پورے صاع مدنی کا قول ہے۔ سیر اسی تولہ کا ہوتا ہے چہرہ شاہی روپیہ نصف ماشہ تولہ سے کم ہوتا ہے باقی حساب کر لیجئے۔ صدقہ فطر میں نقدی دینے میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ خاکسار راقم کے فہم ناقص میں نقدی دینا جائز ہے کیونکہ شریعت مطہرہ کی غرض فقراء کی حاجت روائی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بہت سی حاجات نقدی پر موقوف ہیں۔

**ج نمبر ۳۴۳** - اس مسئلہ کے متعلق دو آئتیں ہمارے زیر نظر ہیں ایک تو ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی جو چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکاری جائے وہ حرام ہے دوسری آئت وطعام الذین اوتوا الکتاب من قبلکم یعنی اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اس طعام سے مراد اگر گوشت لیا جائے اور یہ بھی دیکھا جائے کہ نزول قرآن کے وقت بھی عیسائی تثلیث کے قائل تھے تو ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا ذبیحہ بنام مسیح جائز ہے چنانچہ بعض علماء اس طرف بھی گئے ہیں مگر خاکسار راقم کے نزدیک حلال نہیں کیونکہ آئت حرمت نص صریح ہے اور آئت طعام اس کے مقابلہ میں صریح نص نہیں۔ بلکہ مجمل ہے جس کی کئی ایک تشریحیں ہو سکتی ہیں۔ پس ذبیحہ بنام مسیح تو بحکم ما اہل بہ لغیر اللہ حرام ہے اور آئت طعام سے مراد ان کے جائز ماکولات کا کھانا ہے یعنی مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ اہل کتاب کا جائز کھانا تم کو حلال ہے کیونکہ اسلام ہندوؤں کی طرح چھوت چھات کا قائل نہیں

**ج نمبر ۳۴۴** - یہ دوکی علت بندش زنا ہے۔ اور زنا سے خاوند کی حق تلفی ہے۔ نیز ارشاد ہے الرجال قوامون علی النساء مرد عورتوں پر حاکم ہیں پس عورت منکوحہ خواہ مسلمان ہو خواہ کافرہ ہو پردہ میں رہیگی۔ کیونکہ یہ وجہ حقوق زوجیت سے ہے اور جو کام اس کے ذاتی ہیں ان میں آزاد ہوگی۔ کلیسیا میں جائیگی اپنے طریق پر عبادت کریگی۔ اولاد باپ کے دین پر ہوگی۔ کیونکہ اولاد افضل الدینین کی تابع ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

**ج نمبر ۳۴۳** - جو لوگ امام کے ساتھ ہے ان کی نماز صحیح ہوئی اور جو مخالف ہے ان کی صحیح نہیں۔ حدیث میں آیا ہے امام جو کرے وہی کرو۔ لیکن امام اور اس کے ساتھ والوں کو چاہئے کہ سجدہ سہو کریں۔ نمبر ۳۴۴

دفع الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی چکڑالوی کے رسالہ ... کی بابت مدلل اور درست جواب ...

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**فخر الاسلام** اور حجت الاسلام علماء طہران سے ٹوکیو روانہ ہو گئے ہیں کہ وہاں پر اسلام کا وعظ کریں اور وہاں کی مذہبی کانفرنس میں حصہ لیں۔ اول الذکر صاحب سُریانی۔ عبرانی۔ اور کلدی زبانوں میں بڑے ماہر ہیں۔

**بقول** اخبار الفقیہ ایک انگریز نوجوان ۲۰ سالہ اور ایک مرہٹہ لڑکے نے ماہ اگست میں بنگلور کی لال مسجد میں اسلام قبول کیا۔

**امرتسر** میں ہیضہ کا زور ہے اکثر اموات اس سے اور دستوں سے ہو رہی ہیں۔

**لودیانہ** میں بھی ہیضہ کا زور ہے اور بخار کی بھی شکایت ہے۔

**دہلی** میں ایک اسلامیہ بنک کھولنے کی تجویز فیصل پا گئی ہے سرمایہ اس بنک کا ۱۰ لاکھ ہوگا۔ اور سو سو روپیہ کے حصوں میں منقسم ہوگا۔

**راولپنڈی**۔ [illegible] میں طاعون شروع ہو گیا ہے۔

**کشمیر** میں سخت برفباری ہوئی مقام [illegible] میں دو فٹ برف گری [illegible] کا موسم اب ختم ہو گیا۔

**پشاور** سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کا ارادہ سیاحت ہند کے دوران میں لاہور اور دہلی میں کئی دن قیام کرنے کا ہے۔ (کیا امرتسر ہی بدنصیب ہے!)

**کالکا شملہ ریلوے** لائن بارش سے پھر ٹوٹ گئی تھی۔ ۲۵ ماہ حال کو کالکا اور شملہ کے درمیان باقاعدہ ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہو جانے کی امید کی جاتی ہے۔

**پنجاب** میں سات سو نئے پرائمری اسکول لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کیلئے گزشتہ مالی سنہ میں جاری کئے گئے۔ ان مدرسوں میں ۲۵ ہزار طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ اس سال پنجاب میں عورت طلباء کی تعداد میں ۱۸ فیصدی اور مسلمان طلباء کی تعداد میں ۱۷ فیصدی زیادتی ہوئی۔

**بنگال** کے ضلع سنگھبھوم کی ریاست پورٹ ہارٹ کے موضع گونل کیپڑا کے قریب ایک آدم خور شیر نے کئی آدمیوں کو مار ڈالا۔ گورنمنٹ بنگال نے اس شیر کے مارنے والے کو دو سو روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔

**کلکتہ** کے دو آدمیوں ہیرا لال گھوس اور شیخ دائم علی کو کہ جنہوں نے لڑکوں کے پکڑ کر لے جانے کے بے بنیاد یقین پر دو پنجابیوں کو سخت زدو کوب کیا تھا تین تین مہینے قید بامشقت کی سزا ملی۔

**طاعون**۔ ہفتہ مختتمہ ۱۵ ماہ حال میں طاعون سے ۳۸۱۶ موتیں تمام ہندوستان میں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۳۱۳۳ موتیں ہوئی تھیں۔ منجملہ ان اموات کے بمبئی میں ۲۲۵۷ اور پنجاب میں ۱۸ موتیں ہوئیں۔ باقی اموات متفرق صوبجات میں ہوئیں (کرشن قادیانی کی پانچوں گھی میں جو کہتے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے طاعون آیا)

**امیر صاحب نے تاریخ آمد بدلدی**۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے خریطہ کا جواب امیر صاحب نے بھیجدیا۔ امیر صاحب نے نہایت اخلاق سے اپنے ہندوستان آنے کی تاریخ بدلدی۔ اگر وہ اپنے وارد ہند ہونے کی تاریخ نہ بدلتے اور ۷ دسمبر کو آگرہ پہنچتے تو کلکتہ میں بڑے دن کے موقعہ پر جس قدر معمولی رسمیات حضور والسرائے ادا کیا کرتے ہیں ان میں تبدیلی کرنی پڑتی۔ چنانچہ اب امیر صاحب آگرہ میں ماہ جنوری میں رونق افروز ہونگے۔ امید ہے کہ امیر صاحب ہندوستان میں مسلمانوں کے بڑے بڑے [illegible] ملاحظہ فرمائیں گے۔ بالخصوص لاہور۔ دہلی۔ آگرہ اور [illegible] کی سیر ضرور کرینگے۔

**مسلمانان** لاہور اس موقعہ پر امیر صاحب سے نئے اسلامیہ کالج لاہور کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کریں گے۔ اس امر سے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیم کا زیادہ جوش اور شوق ہونیکی امید ہے۔

**آگرہ** سے روانہ ہو کر امیر صاحب دہلی تشریف لیجائینگے۔ اور راہ میں علیگڈہ کالج کا بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس امر سے بھی ہندوستانی مسلمانوں کو جو تعلیم میں دیگر قوموں سے بہت پیچھے ہیں جوش تعلیم پیدا ہوگا۔

**امیر صاحب** سرہند میں مجدد الف ثانی شیخ احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے تشریف لیجائینگے۔ سرہند ریاست پٹیالہ کا علاقہ ہے۔ اسلئے سرہند کے قیام میں امیر صاحب ریاست پٹیالہ کو مہمان رہینگے (خدا کرے صرف فاتحہ ہی پر قناعت ہو کوئی شرکی بدعی رسم نکریں)

**کانپور** میں پھر طاعون نمودار ہوا ہے۔ (کرشن قادیانی خفا ہو گئے ہونگے)

**اوڈیسہ** (روس) میں شور بغاوت انتہا تک پہنچ گیا ہے۔ مفسد سرکاری جیلخانے کو جلا رہے ہیں۔ اور پولیس پر ریوالوروں کی آگ برسا رہے ہیں۔ بستی میں ہیجان پر پا ہے بہت لوگ باہر نکل گئے ہیں۔

**افسوس** اہل حدیث کا ایک قابل قدر، قدردان میاں محمد اسمٰعیل ساکن منہار ضلع مظفر پور کا عالم جوانی میں انتقال ہو گیا مرحوم کے بھائی ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم کیلئے دعا خیر اور جنازہ غائب سے ممنون فرماویں۔

ahmadimuslim.de

# تیر بہدف دوائیں

**برقی سٹ** اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف مادہ ... کی اندر مجلوق نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں موٹائی پیدا ہوتی ہے۔ اور روغن کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیواسطے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر نیا خون پیدا ہوتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ... مع محصول

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دوائیں ہیں جن کو سونا چاندی فولاد وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزاء سے بڑی محنت سے تیار کی گئی ہیں۔ جو صاحب جریان یا کسی مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں۔ وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ... مع محصول

**مومیائی یا عرق الجبال** ابتدائی اصل وقت۔ وہ ہر قسم کی داخلی یا بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دوائی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بعد زچگی ... کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی ہے ... نوجوان سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو دور کرتی ہے قیمت فی چھٹانک ... مع محصول

**ممسک جریان** اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہو جاتا ہے۔ اور منی پختہ ہو کر گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ... مع محصول

**جوہر دافعہ آتشک** آتشک کے واسطے نہایت ہی مجرب دوائی ہے قیمت فی شیشی ... مع محصول

**خداوند کی مالت** یہ لاثانی کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل انگریز ... نے تالیف فرمائی ہے جس میں آیات و انجیل ... اقوال محققین یورپ۔ بڑے بڑے پادری پروفیسروں کے تصانیف اور تفاسیر انجیل سے ... قیمت ... مع محصول ... ایک دفعہ ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیے

المشتہر ... مولوی محمد حسین ... کٹڑہ ... قلعہ امرتسر

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ... ہر رنگ فی عدد
" زری ... " " "
" اونٹ کی ... " " "
آزار بند سوتی ... " "
" ریشمی ... " " "
بنیان گبرون باریک موٹا ... " "
جرابیں ساخت ... " "
" زری ہوشیار پوری ... " "
جرابیں وردشانہ اونی ... " "
" " سوتی ... سفید جن
سوسی زری خاکی رنگ پختہ ... اگز ...
صافہ لنگری ... " "
" خاکی ... " "
نمکین اونی ... گز طول، اگرعرض ...
دری برائے پلنگ ... ہر رنگ
کلاہ سادہ ... ہر رنگ فی عدد
" زری ... " " "
رومال ریشمی ... " "
کمبل ولایتی ... " "
" فوجی ... " "
اونی سفید ... " "
اونی رنگین طول ... اگز عرض ... اگز ...
پنکھا ولایتی اونی ... فی جوڑہ
پشمینہ ... " "
مرزئی ... " "
چادر پشمینہ ... " "
بنیان و پاجامہ اونی ... ہر تک
" سوتی ... " "
چوتہی ... " "
دریاں فرشی فرمائشی آرڈر تیار ہو سکتی ہے

## باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ میڈل ریبن۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زری بیج اونی سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے ... [illegible] ... نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودھیانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No 352

**اغراض و مقاصد**

۱۔ دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے

۲۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

۳۔ نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن + پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

# اخبار اہل حدیث

امرتسر

نمبر ۴۸

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ۔

رؤساء و جاگیرداران سے ۔

عام خریداروں سے ۔ للعہ

ششماہی عہ

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث امرتسر ہوا کرے

امرتسر مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۲۴ سنہ ہجری مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۰۶ سنہ عیسوی

## اہلحدیث کانفرنس

**زمانہ باتو نسازد تو با زمانہ بساز۔**

اس مصرع کے یہ معنی نہیں کہ مذہبی اعتقادات و عبادات میں زمانہ کے تصرفات کو قبول کیا جائے بلکہ یہ معنی ہیں کہ ذرائع اور آلات میں جو زمانہ کی رفتار ہو وہی قبول کرو۔ چنانچہ ایک زمانہ میں تیر و تفنگ سے جنگ ہوتی تھی بلکہ آج ان ہتھیاروں کو کوئی جانتا بھی نہیں۔ ایک مدت تک ترکوں نے جہالت سے نئے آلات جنگ کا استعمال نہ کیا تو منہ کی کھائی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ یعنی دشمنوں کے مقابلہ کے لئے جس قدر تم طاقت رکھو تیاری رکھو۔ اس آیت کے متعلق ایک حدیث میں یوں آیا ہے الا ان القوۃ الرمی ( یقین جانو کہ قوت سے مراد تیراندازی ہے ) اس جگہ ادب مفسر یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں آنحضرت نے اُس زمانہ کے اعتبار سے قوت کی تفسیر تیراندازی سے کی ہے یہ نہیں کہ اسی میں حصر فرمادیا۔ پس آج اگر بندوق اور توپ وغیرہ سے جنگ ہوتی ہے تو قوت کی تفسیریوں کرنی ہوگی۔ الا ان القوۃ البندوق والتوپ۔ دوسری نظیر اس کی سفر حج وغیرہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹوں کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ بلکہ قرآن مجید میں بھی اسی طریق سے سفر کرنے کا اشارہ ہے جہاں ارشاد ہے۔ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ( یعنی اے ابراہیم تو لوگوں میں حج کی منادی کرئے وہ تیرے پاس پاپیادہ اور دبلی پتلی اونٹنیوں پر دور دراز سے چلے آوینگے ) اسی آیت سے استدلال کر کے پچھلے دنوں ایک شخص نے اخبار پائونیر میں لکھا تھا کہ حجاز ریلوے کا بننا منشاء قرآنی کے خلاف ہے جسکو سنکر کل اہل علم نے اُسے مجنون یا خوش آمدی کا لقب دیا تھا۔ اس لئے کہ سفر کے طے کرنے کے ذرائع ان دنوں وہی اونٹ ہی تھے۔ اب ان کے مقابلے پر ریل ہے جو ہزار درجہ اس سے بڑھکر ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ باوجودیکہ نص قرآنی میں اونٹ کی سواری کا ذکر ہے پھر کیوں تمام دنیا کے مسلمان علما اور جہلا نے حجاز ریلوے کو لپٹ لیا اور کیوں اس میں امداد دی جس کا جواب یہ ہے ؎

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

بس اسی نظائر پر قیاس کر کے آج اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ زمانہ حال میں زندہ اور ترقی یافتہ قوموں نے ہی ایک راہ ترقی پانے کی

پائی ہے کہ قوم کے سمجھدار آدمی سال بعد ضرور ایک جگہ جمع ہو کر اپنے لئے مفید مفید تجاویز سوچا کریں۔ **نیشنل کانگریس۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کھتری کانفرنس۔ ویش کانفرنس ٹمپرنس کانفرنس۔ ہندو کانفرنس** - وغیرہ وغیرہ بے انت کانفرنسیں اپنے اپنے مقاصد کی ترقی کے لئے قائم ہیں۔ جو دن دونی کامیابی کر رہی ہیں کیا ان وجوہ سے یہ مناسب نہیں کہ اہل حدیث جیسی زندہ اور بیدار قوم میں بھی ایک کانفرنس ہو جو سال بعد اپنا اجلاس کیا کرے؟ پس یہ تجویز پیش کر کے میں روشن دماغ علماء سے اس تجویز کے متعلق رائے دریافت کرتا ہوں کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ بالخصوص حضرات جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی - جناب مولوی ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری - جناب مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی - جناب مولوی الٰہی بخش صاحب ہوشیارپوری - جناب حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی - جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی - جناب سید عبد السلام صاحب - جناب مولوی محمد بشیر صاحب - جناب مولوی عبد المجید صاحب - جناب مولوی محمد حسین صاحب دہلوی - جناب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی - جناب حافظ عبد اللہ صاحب آروی - جناب مولوی شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن پھلواری - جناب مولوی عبد الجبار صاحب ساکن کلکتہ - جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی - جناب مولوی عبد العزیز صاحب ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ - جناب مولوی عبد الحکیم صاحب لکھنوی - جناب مولوی محمد اور یس صاحب و مولوی عبد التواب صاحب رنگون اور حضرات علماء مدراس - بمبئی وغیرہ سے التماس ہے کہ اگر یہ حضرات اس تحریک کے موید ہیں تو بہت جلد اس کے متعلق اپنی اپنی آراء سے مطلع فرما دیں تاکہ آرہ کے جلسے میں جو ماہ شوال میں ہونے والا ہے جس میں علماء اہل حدیث کی خاصی جمعیت ہوتی ہے یہ تجویز پیش ہو کر پاس کی جائے اور مناسب قواعد اور ضوابط تیار ہو کر **اہلحدیث کانفرنس** کی بنیاد رکھی جائے۔

"ہر کہ یاں کار نہ دشوار نیست"

# کیا اڈیٹر الحکم مرزائی ہے

قیامت کے مفتن ہو مذہب کے دل پاتم ہو۔ خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو جن دنوں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات گورداسپور میں تھے اور خاکسار بطور شہادت جاتا تھا انہی دنوں مولوی سید سرور شاہ صاحب مرزائی مدرس سکول قادیان سے اثناء گفتگو میں ذکر آیا کہ اڈیٹر الحکم کو لوگ مرزائی نہیں جانتے تو مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا بیشک ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ یہ شخص مرزا جی کا پکا مرید اور معتقد نہیں۔ میں نے کہا اسپر کیا دلیل ہے وہ تو بڑا اعجاز فشاں ہے۔ مرزا جی کے حق میں اس کا یہ اصول ہے ؎

اگر شہ روز را گوید شب است ایں + بباید گفت اینک ماہ و پرویں!

تو مولوی سرور شاہ نے کہا۔ ایک واقعہ اس کے ثبوت میں کافی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایڈیٹر الحکم یعقوب علی کو بلایا۔ کہ مجھے مل جاؤ۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں اجازت لینے کو حاضر ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر وہ میرے نام کا کوئی خط دیں تو مت لانا۔ بہت تاکید سے کہا۔ پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ اخیر وقت پھر بلایا اور تاکیدی حکم دیا کہ خبردار میرے نام کا کوئی خط مت لانا۔ مگر ایڈیٹر مذکور جو گیا تو بٹالہ سے ایک خط مولوی محمد حسین صاحب کا لے آیا۔ جس کے لفافہ پر لکھا تھا کہ چھ مہینے تک یہ خط مت کھولنا بامانت رکھنا چھ مہینے کے بعد کھولنا۔ خط دیکھ کر مرزا صاحب بڑے خفا ہوئے کہ میں نے تم سے اتنی تاکید کی تھی کہ ہرگز کوئی خط میرے نام کا نہ لائیو مگر تم پھر بھی لے آئے۔ یہ بیان کر کے مولوی سرور شاہ نے کہا کہ اس واقعہ سے ہم جانتے ہیں کہ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم مرزا صاحب کا معتقد نہیں اگر معتقد ہوتا تو ایسے موکد حکم کے خلاف نہ کرتا۔

خیر یہ تو ایک واقعہ زبانی ہے۔ اسی کے وزن کا بلکہ اس سے بھی قوی تر ہم ایک تحریری واقعہ پیش کر کے ایڈیٹر موصوف سے دریافت کرتے ہیں کہ تم حلفی بتلاؤ کہ تم دل سے مرزا قادیانی کو مسیح اور کرشن اور خدا کا بیٹا جانتے ہو وہ واقعہ یہ ہے کہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں تم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اہلحدیث وغیرہ مخالفوں کے جوابات مت دو۔ خدا خود ان کا فیصلہ کریگا۔ تمہارا جواب خدا کے جواب کے برابر نہ ہوگا۔ اس لئے میں (اڈیٹر الحکم) اموریہ من اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے کو کبھی جواب نہ لکھونگا۔ لیکن باوجود اس موکد وعدہ کے یہ کیا ماجرا ہے کہ تم نے کئی ایک دفعہ اہلحدیث اور دیگر مخالفین کے برخلاف آرٹیکل لکھے۔ پچھلے تو جانے دو تازہ مثال سنو۔

۷ ستمبر کے الحکم میں تم نے لکھا ہو بہت غور سے سنئے!۔

تمانت اذا قسمتہ ضیزی۔ اختلاف رائے اگر نیک نیتی اور

حق جوئی کی غرض سے ہو اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو وہ اختلاف مبارک اور نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن جب اختلاف کی بنیاد عداوت اور بغض ہو تو وہ اختلاف قوم اور ملک کے لئے کبھی مفید اور مبارک نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو مخالفت علماء اسلام (اگر انہیں علماء کہا جائے) کرتے ہیں وہ ایک لمبی دوڑ اور تجربہ کے بعد ثابت ہو گئی ہے۔ کہ شق ثانی کے ماتحت ہے۔ میں اس کا نہایت ہی مختصر نمونہ مولوی ثناء اللہ کی تحریر میں دکھانا چاہتا ہوں۔ اس نے اپنے ۲۰ ستمبر کے اخبار میں غلام قادر قادری امرتسری کے حضرت مسیح موعود کے خلاف دو الہام شائع کئے ہیں پہلے الہام میں ظاہر کیا ہے کہ کسی علاقہ میں ان کے مریدوں کا کم از کم ۱/۲ حصہ مر جائیگا۔ اور دوسرا الہام یہ شائع کیا کہ تین ماہ کے اندر مرزا صاحب ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہونگے اور آنکھوں کا نور کم ہو جائیگا ان الہامات کو شائع کر کے مولوی فاضل صاحب نوٹ دیتے ہیں۔ "... الہامات کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بجز اس کے کہ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ" فی الحقیقت یہ نوٹ قابل قدر ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کے الہامات پر بھی اسی طرز سے کبھی ریمارک کیا؟ ہرگز نہیں۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ۔ اسی اخبار میں اس سے پہلے ڈاکٹر عبد الحکیم خان والی پیشگوئی پر ریمارک کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو تمام و کمال درج کیا جاتا اور اس کے آخر میں بھی یہی نوٹ ہوتا۔ مگر نہیں اس پیشگوئی کا نہایت ہی مختصر خلاصہ جس میں اصل پیشگوئی کو بالکل نہیں چھوڑا درج کر کے نکتہ چینی شروع کر دی ہے اور سہ سالہ پیشگوئی کا حوالہ دیکر جو چاہا لکھا۔ کاش! اس عقل کے اندھے کو اتنا ہی معلوم ہوتا کہ یہ پیشگوئی اس لئے نہیں کی گئی کہ اس سے پہلے آپ کی صداقت ظاہر نہیں ہو چکی کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں ایک ہی نشان دکھایا تھا۔ اگر ایک سے زیادہ اور فی الحقیقت کثیر التعداد دکھائے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے نشان نشان نہ تھے؟ فاضل صاحب! نشانات کا ظہور واقعات پیش آمدہ کی بنا پر ہوا کرتا ہے اور ہر نشان مامور کی صداقت کو واضح کیا کرتا ہے۔ اسی طرح پر یہ نشان ہے۔ ڈاکٹر نے خود لکھ دیا ہے کاذب۔ صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ اب زمانہ دیکھیگا جو ظاہر ہوگا

اگر ... مزاج اور فطرت میں ہوتی تو تو اختلاف کرتا اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھتا۔ مگر جب حالت یہ ہو صم بکم عمی فہم لا یرجعون۔ تو ایسی امید ہو تو کیونکر! انا للہ وانا الیہ راجعون

اڈیٹر صاحب اپنے ہی کہے پر عمل کرنا۔ کہو جی کون مجرم ہے۔

خیر اس بحث کو تو ہم یہیں چھوڑتے ہیں تم جانو اگر مرزائی ہو تو بھی نقصان میں اور نہیں ہو تو بھی نفاق سے خالی نہیں۔ تم جانو اور تمہارے پیر بھائی مولوی سرور شاہ جانے۔ **اب سنو!** اپنے سوال کا جواب۔ صوفی غلام قادر امرتسری کے الہامات کی بابت جو میں "ان یک کاذبا" لکھا تھا تو قبل از ظہور کذب کے لکھا تھا جس کا وہ محل تھا۔ جب اس کا کذب ظاہر ہو جائیگا۔ تو یہ الفاظ اس کے حق میں نہ ہونگے بلکہ وہی ہونگے جو جھوٹوں کے لئے ہوتے ہیں۔ یعنی **لعنت اللہ علی الکاذبین**۔

اب سنو اس کے مقابلہ پر اپنے پیر مغاں کی کیفیت کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے ان کا نکاح آسمان پر ہوا جس کی میعاد بھی گذر گئی مگر تا حال سہ

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا - ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

جب لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ کی آسمانی منکوحہ تو دوسرے سے بیاہی گئی بلکہ صاحب اولاد بھی ہو گئی۔ تو پیر مغاں جی نے رسالہ انجام آتھم میں الہام ظاہر کیا سنعیدہا سیرتہا الاولیٰ۔ جس کی تفسیر کی کہ خدا اس کو پہلی حالت پر یعنی کنواری بنا کر لائیگا مگر آج تک نہیں آئی۔

پھر آتھم کے متعلق پیشگوئی کی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرجائیگا۔ مگر وہ زندہ رہا ہے۔ اسی طرح پنڈت لیکھرام کے متعلق خرق عادت عذاب کی پیش گوئی کی مگر وہ مرتے تک خرق عادت عذاب سے خالی رہا۔ پھر مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابو الحسن تبتی اور ملا محمد بخش لاہوری کی نسبت پیشگوئی کی کہ تیرہ ماہ کے عرصہ میں مبتلائے عذاب ہونگے مگر وہ بھی صحیح سالم ہے۔ بلکہ آج تک ہیں۔ پھر خاکسار کی نسبت بڑھا کی کہ تم قادیان میری پیشگوئیوں کی تحقیق کرنے کے لئے نہ آؤ گے۔ مگر جب میں بلا شبہ بے دھان کی طرح جا پہونچا تو آپ گدھے کے سینگوں کی طرح الوپ ہو گئے۔ پھر سہ سالہ پیشگوئی کی کہ تین سالوں میں میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا آخر وہ تین سال بھی گذر گئے۔ لیکن مخالفوں کی نزاع کے لئے ہنوز روز اول ہے۔ وغیرہ وغیرہ مفصل کے لئے رسالہ الہامات مرزا مصنفہ

مقابلہ ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت قیمت عمر

خاکسار بغور دیکھو۔

پس بتلاؤ جس شخص کے اتنے کذب بلکہ کذبات مکرر سہ کرر ثابت ہو چکے ہوں اُس کے لئے بھی ایسے الفاظ کہا کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ ایسے مفتری اور کاذب کے لئے تو صاف یہ لفظ ہوتے ہیں ؎

رسول قادیانی کی رسالت ۔ جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

بس یہی جواب تمہارے نامہ نگار میر قاسم علی دہلوی کا ہے جس نے الحکم میں چند ایک سوال کئے ہیں کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی سچی ہے یا نہیں فلاں سچی ہے یا نہیں۔ اس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ بموجب کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس کی مثال تمسکات میں پوری ملتی ہے کہ تمسک کی غلطی کے لئے ایک سطر بلکہ ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بھی کافی ہے جسطرح تمسک کا عذار یہ عذر نہیں کر سکتا۔ اور حاکم بھی یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ انگلی رکھو رکھو جو چاہے کہ مضمون یہ سطر اس کی صحیح ہے یا نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ جو غلطی اس کی پکڑی گئی ہے اس کی صفائی کرے جب تک اس کی صفائی نہ کرے گا ایسی باتیں عدالت میں دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھینگی۔ اسی طرح جب تک تم لوگ مسیح کرشن جی مہاراج کے اُن اعتراضات کے جوابات صحیح نہ دو گے تمہارا حق نہ ہوگا کہ یوں سوال کرو۔ کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی جو تھی کہ کل پانچ روپیہ کا منی آرڈر آئیگا پوری ہوئی یا نہیں۔ پس اصول کو یاد رکھو اور آئندہ کو ہوش سے سوال کیا کرو۔

---

## وید الہامی ہیں کہ نہیں

نامہ نگار۔ از شملہ

صاحبان! پچھلے دو ہفتہ برابر وید کے الہامی یا غیر الہامی ہونے پر بحث ہوتی رہی ہے لیکن اہل اسلام کی جانب سے جو متین دلائل وید کے الہامی ہونے کے خلاف دئے گئے تھے ان کا جواب دینا تو درکنار مسٹر گوپی چند اور خود پریسیڈنٹ صاحب نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ معترض لوگ آریہ سماج کی پوزیشن کو نہیں سمجھتے لیکن مجھے یقین ہے کہ منشی عمر الدین صاحب نے جو اعتراض کئے تھے وہ آریہ سماج کی مستند کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہوئے تھے کیا آپ لوگ ان مستند کتابوں کی بھی اپنی پوزیشن کے خلاف کام سمجھتے ہیں؟ آپ کو یاد ہوگا کہ منشی عبد العزیز صاحب کا یہ [illegible] [illegible] الہام سے ہے ہیں۔ لہٰذا وید

قدیم نہیں۔ اور اس کی تردید کرنے کی کوشش میں لالہ گوپی چند صاحب نے یہ کہا تھا۔ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سرشٹی اناد ی یعنی بلا آغاز نہیں ہے اور یہ کہ دور تسلسل باطل ہے تو ہم اُن کا مذکورہ بالا دعویٰ مان لینے کو تیار ہیں۔ اگر لالہ صاحب کی رائے بدل نہیں گئی تو ذیل کی سطور ان کے اور تمام سماجیوں کے اطمینان کے واسطے کافی ہیں۔

پرواہ سے اناد ی کیا ہے۔ کسی چیز کے پرواہ سے اناد ی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس چیز کا نہ کوئی فاعل ہے نہ اس کی علت ہے وہ ازل سے خود بخود موجود ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا سرشٹی بھی پرواہ سے اناد ی ہے۔ پنڈت دیانند جی مہاراج فقط پرماتما اور جیو اور مادہ کو ہی قدیم اور ازلی مانتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ سرشٹی (دنیا) مادہ کا مرکب ہے۔ جو مرکب ہو وہ حادث ہے۔ اور حادث کو خواہ ہزار دفعہ جمع کرتے جاؤ وہ حادث ہی رہتا ہے۔ خود سوامی اور تمام فرقہائے ہنود اس بات کے قائل ہیں۔ کہ سرشٹی کا فاعل خدا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر خدا سرشٹی کا فاعل ہے تو سرشٹی ازلی کیونکر ہوئی۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ کہ چونکہ خدا اناد ی ہے یا مادہ قدیم ہے لہٰذا سرشٹی بھی قدیم ہے۔ مجھے تو یہ فلاسفی سمجھ میں نہیں آتی۔ شاید میرے الپوند صاحبان اس کی توضیح کر دینگے۔ اور ایسا کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ جو بنتی ہے وہ اپنی علت فاعلی اور مادی دونوں سے مابعد ہوتی ہے۔ جس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ ایک موٹی سی مثال یہ ہے کہ مٹی سے کمہار گھڑا بناتا ہے یہ گھڑا کمہار اور مٹی کے بعد ہوا۔ اسی طرح یہ دنیا بھی جو مادہ سے خدا نے بنائی ہے۔ خدا اور مادہ سے بعد ہے۔ لہٰذا وہ اناد ی نہیں ہے۔ جسطرح بیج درخت سے پہلے پیدا ہوتا ہے (دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۸) اسی طرح معلول علت سے ہمیشہ بعد ہوتا ہے۔ پھر جب پرمیشور نے مادہ سے سرشٹی کو بنایا تو ضروری ہے کہ وہ پرمیشور سے بعد ہو جب بعد ہے تو وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر باوجود مخلوق ہونے کے سرشٹی کو ازلی مانتے ہو تو اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جو چیز ازلی ہے وہ مخلوق ہو۔ لہٰذا آپ لوگوں کی اس نرالی تھیوری سے خدا جو ازلی ہے وہ بھی مخلوق ثابت ہوا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اگر ایک زنجیر بیس کڑیوں سے مل کر بنی ہو تو اس کی ہر ایک کڑی یا تو ازلی ہوگی یا حادث۔ ازلی تو وہ ہو نہیں سکتی کیونکہ وہ محدود ہے اور حد بندی کرنیوالا اُس کا خالق ہوگا۔ اور رہی دوسری حالت حدوث کی تو وہ [illegible] کیونکہ [illegible] زنجیر کی ہر ایک کڑی بھی حادث ہے تو سب کڑیاں بھی حادث ہیں۔ ایک محدود علم کا انسان

## دانت اور آنکھ

دنیا کی نعمتوں کے مزے دانتوں سے ہیں۔ کوئی تو کے دانت گئے پس اس کی نہ ہو تی تھی۔ اب دانت سکتے ہیں۔ کرم خوردہ کو ہے اگر ہمارے اپیا کرمدہ ہوتا ہے تو دانت ہمیشہ سے محفوظ رہیں نہ گریں بلکہ صاف شفاف رہیں اور خوشرنگ بھی ہیں طبیعت آتی ہے قیمت فی شیشیہ ۸ محصول ملکی علاوہ جس صاحب نے دانت بنوانے ہوں بنوا سکتے ہیں نسخہ ۸ ملنے ہو سکتا ہے۔

## نیز

ہم مصنوعی آنکھ بھی پر لگا سکتے ہیں۔ اور کئی قسم کے سرمہ موجود

المشتہر

شیخ خلیل الرحمٰن

دوپشم ساز امرتسر کٹرہ

اگر ان کڑیوں کو بے شمار کہے تو کہے لیکن وہ جس نے ان کڑیوں کو بنایا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ لاتعداد نہیں ہیں۔ لاتعداد وہی شے ہو سکتی ہے جو بنی نہ ہو۔ جب یہ کہہ دیا کہ سرشٹی مخلوق ہے تو سرشٹی کے دور پیدائش کو لاتعداد کہنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ دور تسلسل اور وید کے حامی مجھے بتلا سکینگے کہ کیا یہ موجودہ دنیا جو سرشٹی کے دور کی ایک کڑی ہے مخلوق اور حادث ہے کہ نہیں۔ یقیناً وہ سوامی جی کے الفاظ کو مانتے ہونگے۔ کہ یہ موجودہ دنیا ایک ارب کئی کروڑ سالوں سے بنی ہے۔ یا یوں کہو کہ یہ سرشٹی حادث ہے بس اگر یہ حادث ہے تو بتاؤ وہ کونسی سرشٹی ہے جو حادث نہیں اگر کوئی سرشٹی بلا بنانے کسی خالق کے ہے یا ازلی ہے تو اس کی کیا دلیل ہے کہ یہ موجودہ سرشٹی تو مخلوق ہے لیکن دوسری اس جیسی سرشٹی خود بخود ہے۔ یاد رکھو اگر ایک سرشٹی بلا تخلیق خدا ہے تو سب سرشٹیاں غیر فانی اور ازلی ہیں۔ جو صریحاً باطل ہے۔

**دورِ تسلسل**:۔ اگرچہ مذکورہ بالا سطور میں دنیا کے حدوث کو بیان کرتے ہوئے اس خاکسار نے اشارۃً دورِ تسلسل کے ابطال پر بھی بحث کی مگر اب خصوصیت سے ابطال تسلسل پر کچھ بیان کرتا ہوں۔

صاحبان! دورِ تسلسل سے یہ مراد ہے کہ کوئی سلسلہ قدیم سے چکر کھاتا ہوا چلا آئے اور یہ آپ جانتے ہیں کہ جو قدیم ہے وہ مخلوق نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمارے دوست اس تمام سلسلہ کو ایشور کی صفت خالقیت کا کرشمہ بتاتے ہیں۔ اگر یہ تمام سلسلہ ہمیشہ سے ایشور کے پیدا کرنے سے ہی ہوا تو بتاؤ یہ قدیم کیونکر ہوا جب یہ خود قدیم نہیں تو اس کا تسلسل خواہ ہو یا نہ ہو آریہ صاحبان کے لئے کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ دورِ تسلسل کی تھیوری کو اگر کوئی دہریہ پیش کرتا تو زیادہ موزوں ہوتا مگر تعجب تو اس بات کا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو خدا کی ہستی کا قائل ظاہر کرتے ہیں وہ اسی سوال کو پیش کرتے ہیں۔ ذرا غور کرو کہ اگر دنیا کا سلسلہ قدیم ہے اور دورِ تسلسل صحیح ہے تو خدا کی کیا ضرورت ہے۔ خدا کی ضرورت تو صرف اسی صورت میں تھی کہ دنیا خود بخود ہو نہیں سکتی تھی لیکن جب وہ قدیم ہے تو خدا کی کیا ضرورت ہے اور اگر وہ ہی اس کا پیدا کنندہ ہے خواہ آج سے لاکھوں مرتبہ پہلے پیدا کر چکا ہو تو یقین جانو کہ یہ سلسلہ قدیم نہیں بلکہ ضرور اس کا آغاز ہے۔ اب رہا آغاز کے بعد کا دورِ تسلسل تو اس سے ہمیں آج کچھ بحث نہیں۔ ہاں ثبوت اس کا بھی آپ کے پاس کوئی نہیں اور اگر وہ ٹھیک بھی ہو تو بھی قدیم نہیں ہو سکتا۔

سوامی دیانند کا قول ہے کہ علت کے بغیر ... نہیں ہو ... اور دور ... تسلسل [illegible]

تو کوئی علت قائم ہی نہیں ہوتی اور علت بغیر کوئی سلسلہ ہو نہیں سکتا تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دورِ تسلسل میں تو کوئی علت قائم ہی نہیں ہوتی اور علت کے بغیر کوئی سلسلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو دورِ تسلسل میں آخر کوئی علت ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو یہ سلسلہ کہاں سے آیا۔ اگر علت ہے تو اس علت کی علت تو ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جڑ کی جڑ کیا۔ بلاشبہ وہی پہلی علت قائم رہی اور وہ مدامی سلسلہ جس کو دورِ تسلسل کہتے ہو ٹوٹ گیا۔ عقلی دلائل کے علاوہ اس موقع پر سانکھیہ درشن ادھیائے اول کے سوتر ۸ کو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اس میں یہ سوال درج ہے کہ کیا کرم کے سبب سے دُکھ یعنی بندھن پیدا ہوتا ہے اور اس کا جواب یوں لکھا ہے کہ وید کے انوکُول یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن روپی دکھ نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ کرم کرنا بھی شریر یا درجت سے ملی ہوئی آتما کا دھرم ہے دوسرے کرم شریر سے ہوگا اور شریر کرم کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دورِ تسلسل آ جائے گا۔ تیسرے اگر شریر کا کرم آتما کے بندھن کا ذریعہ مانا جائے تو چھٹنے ہوئے جیو کے کرم سے مکت جیو کو بندھن ہونا ممکن ہو سکتا ہے اس واسطے کرم سے بندھن نہیں پیدا ہوتا۔

اگرچہ مذکورہ بالا عبارت اپنے مضمون میں صاف ہے لیکن توضیح مزید کیلئے ذرا اور تشریح کرتا ہوں۔ مذکورہ بالا سوتر میں مصنف سانکھیہ کہتا ہے کہ اگر کرموں سے بندھن روپی دکھ پیدا ہو تو اس کے یہ معنی سمجھئے کہ کرموں سے جنم اور جنموں سے کرم ہوئے جس سے دورِ تسلسل لازم آتا ہے جو محض غلط ہے۔ ناظرین شاید یا بعض صاحب ابھی سنائیں اور کہیں کہ یہ بڑی ڈیپ فلاسفی ہے تم سمجھے نہیں یہاں دورِ تسلسل کو غلط نہیں کہا سو میں ان کے لفظ انوستھا دوش کی طرف توجہ دلاتا ہوں لفظ دوش خود کہہ رہا ہے کہ انوستھا یعنی دورِ تسلسل مصنف سانکھیہ درشن کے نزدیک ایک دوش یعنی پاپ یا غلطی ہے اور سانکھیہ درشن میں انوستھا کے ساتھ دوش ہی جا بجا استعمال ہوا ہے۔

اگر یہ گزارش یا اقتباس آپ کے اطمینان کیلئے کافی نہیں تو ہم سانکھیہ درشن سے اس سے بھی زیادہ صاف دلیل سناتے ہیں سنئے ۔۔۔ اور سیاء اول کے ہی سوتر ...

---

٭ ناظرین خیال فرمائیں سانکھیہ کہتا ہے کہ وید کے مخالف کرم کرنے سے دکھ نہیں ہوتا۔ یعنی وید خدا کا حکم نہیں اور یہاں ہمارے سماجی کہتے ہیں کہ الہام ویدوں ہی کی پیروی کرنے سے دورِ سرشٹی کے آغاز میں ہوتا ہے۔ پھر دورِ تسلسل ہو سکیگا باعث غلط ہے۔ منہ

سوتر میں لکھا ہے:۔

**سوال:** پرکرتی کو کارن سے نہ پیدا ہونے والی کیوں مانتے ہیں۔

**جواب:** مدتتوں کا مول یعنی اوپادان کارن پرکرتی ہے چونکہ جڑ کی جڑ نہیں ہوتی اور اگر کوئی فضول مان بھی لے تو دور تسلسل آجاتا ہے جو محال ہے۔ اس واسطے پرکرتی ہی جگت کا اُپادان کارن ہے۔"

غالباً اب زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا میں اب اصل سوال کی طرف رُخ پلٹتا ہوں اور آپ کے ایمان پر فیصلہ چھوڑتا ہوں۔

سائل نے کرم سے جنم اور جنم سے کرم ہونے کا نام تسلسل رکھا اور کہا کہ یہ غلط ہے۔ اب میں کرم سے الہام اور الہام سے کرم کہہ کر اس کا نام دور تسلسل رکھتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ کیا یہ غلط نہیں ہے؟ (ذرا سوچ کر منہ کھولنا)

ویدک تعلیم کے مطابق الہام جو خاص چار رشیوں کو ہی ہوا اس کی یہ وجہ ہے کہ فقط ان چار رشیوں کے ہردے ہی اس قابل تھے کہ اُن میں الہام وید نازل ہو۔ چنانچہ آریہ سماج اس بات کی مدعی ہے کہ وید چار رشیوں پر ابتدائے عالم میں نازل ہوئے کیونکہ صرف وہی رشی بسبب اپنے اعمال سابقہ کے اس قابل نکلے اور یہ کہ ہر سرشٹی میں انہیں ہی وہ الہام ملتا ہے چنانچہ اسی بنا پر اُن کا قرآن کریم پر اور اس کے نازل کرنے والے پر اعتراض ہے کہ خدا کا یہ ظلم ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا اُن کے اعمال سابقہ قرآن مجید اُتارا گیا اور کسی پر وہ اُتار نہیں سکتا تھا یا اور کسی پر کیوں نہ اُتارا۔ گویا الہام کا ہونا کرموں پر ملتوی ہے اب یہ تو ظاہر ہے کہ علت سے معلول بعد میں ہی ہوتا ہے پس کرم پہلے ہوئے تو رشیوں کو الہام ہوا۔ اگر اُن کے کرم اوروں کی طرح برے ہوتے تو انہیں الہام ہرگز نہ ہوتا۔ گویا دنیا بے ہدایت رہتی۔ نہیں نہیں دنیا بے ہدایت کیوں رہتی جسطرح چار رشیان وید نے بلا وید اچھے کرم کئے اسی طرح سب کر سکتے تھے۔ مگر نا اُن کی بیوقوفی تھی۔ لیکن ہمارے سماجی دوست اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ بغیر الہام کبھی کوئی کرم بھی کر سکے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ بتاؤ سب سے اول کرم ہوئے یا الہام۔ وہ کہتے ہیں الہام۔ ہم پوچھتے ہیں کس کو؟ تو کہتے ہیں اگنی وایو وغیرہ کو۔ پھر ہم پوچھتے ہیں کہ بھئی پہلے تو الہام ہوا اس سے پہلے کرم کہاں سے آ گئے۔ تو وہ کوئی معقول جواب دینے کی بجائے ہمیں بے وقوف بناتے ہیں۔ اور اگر کوئی جواب دیتے ہیں تو صرف یہ کہ دنیا تو دور تسلسل کی حالت میں ہے اور جب دور تسلسل کا بھی سائنس درشن سے رد ہو گیا تو معلوم نہیں اب کیا کہینگے۔ ہاں۔ ہاں ایک مہاشہ تو یہ کہتے تھے کہ رات دن میں ایک چکر ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ رات پہلے ہے یا دن۔ اسی طرح نہیں کہہ سکتے کہ کرم پہلے ہے یا الہام۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آخر دن اور رات کی ابتدا کبھی مانوگے یا نہیں اگر مانتے ہو تو معاملہ صاف ہے اسی طرح چاہیے کہ دونوں کو پہلے مان لو چاہو وید کے الہام کو اور آسان پہلو وید کے الہام کو قدیم ماننے کا ہے اور اگر تم دن رات کی ابتدا مانتے ہی نہیں تو بتاؤ یہ دن اور رات دونوں حادث کیوں ہیں۔ وہ جس کا آغاز نہیں اس کا انتہا کیوں ہو گیا۔ کیا یہ بھی کوئی ویدک ہی فلوسفی ہے لاچار ماننا پڑتا ہے کہ چونکہ دن بھی غائب ہو جاتا ہے لہٰذا وہ قدیم نہیں اور نہ رات ہی قدیم ہے کیونکہ وہ بھی حادث ہے۔ پس جب دونو حادث ہیں تو ان میں سے ایک ضرور پہلے ہے۔ اگرچہ تم نہیں جانتے پر اُن کو بنانے والا جانتا ہے۔ اور ایسے بتاتا ہوں کہ رات پہلے ہے کیونکہ دن کا وجود سورج کے نکلنے پر موقوف ہے لیکن اگر سورج نہ ہو تو رات ہی رہ جاتی ہے۔ پس رات کا وجود سورج سے نہیں ہے بلکہ وہ سورج کے بھی پہلے ہے جب سورج سے پہلے ہے تو سورج سے پیدا ہونے دن سے بھی پہلے ہے۔

شاید تم سوچتے ہو گے کہ پھر ایک چکر یا سرکل کا کیا آغاز ہے جو آپ کے نزدیک دور تسلسل کے گورکھ دھندے کی طرح ایک عقدہ لاینحل ہے۔ سو سنو۔ جہاں آپ نے یہ کہا کہ یہ سرکل ہے تو میں کہونگا کہ یہ سنٹر سے شروع ہوا ہے اور اقلیدس سے اسے ہم معلوم کر سکتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی یاد ہے۔ کہ جس شخص نے سرکل کھینچا ہے اُسے تو اچھی طرح معلوم ہے کہ اُس نے کہاں سے شروع کیا۔ پس اسی طرح جان لو کہ خدا جو ان سرشٹیوں کے پہلے اور قائم کرنے والا ہے وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اُس نے اُسے کب شروع کیا ہے۔ اے دوستو یہ کیا عقلمندی ہے کہ جہاں آپ لوگ حیران ہو گئے ہیں اور پتا نہیں لگا سکتے وہاں پرماتما کو بھی حیران سرگردان سمجھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو۔ کہ قرآن کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ افسوس صد افسوس۔

جو چیزیں قائم بذات خود نہوں وہ قدیم کیونکر ہو سکتی ہیں۔ اب سرشٹی کو قدیم ثابت کرنا تو مشکل ہے ہاں حادث مان لو۔ جب حادث مان لو تو اس اعتراض کا جواب خود۔

جب ایشور نے سرشٹی بنائی تھی تو پہلے ہی وید دیئے تھے یا رشیوں نے جب اچھے کرم کئے اور اس قابل ہوئے کہ وہ وید کے الہام لے سکیں تب الہام نازل ہوا۔

ahmadimuslim.de

اگر پہلے الہام دیا تو بقول سماج یہ ظلم ہے۔ کیوں اور [illegible] کے دشمن تھے۔ اور یہ امر وید کی تعلیم کے خلاف ہے لہٰذا لیا یہ اب [illegible] باطل ہے اور اگر کرم کرنے کے بعد دیا تو وید کی کیا ضرورت ہے۔ جسطرح وید کے [illegible] بھٹے چار نے کام چلا لیا سب ہی چلا سکتے ہیں اور اس جواب سے وید کا آغاز عالم ظاہر ہونا بھی غلط ثابت ہوا۔ اور وید کی وہ شرتیاں بھی غلط گئیں جن میں یہ لکھا تھا کہ وہ آغاز عالم میں ہوئیں۔ ان عقلی و نقلی دلائل سے آپ کا دور تسلسل قطعی طور سے ٹوٹ جاتا ہے لیکن اسپر بھی آپ رات اور دن کا تسلسل اور سرکل یا دائرہ کا گورکھ دھندہ پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ عقدہ بہت آسان ہے آپ کہتے ہیں کہ جسطرح رات اور دن متواتر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور ہم نہیں معلوم کر سکتے کہ رات پہلے ہے یا دن۔ اور جسطرح ایک کھینچے ہوئے سرکل کا آغاز نہیں دریافت ہو سکتا اسی طرح سرشٹی کا آغاز دریافت کرنا یا کرم اور الہام میں سے ایک کو علت یا دوسرے کو معلول قرار دینا بھی ناممکن ہے۔ لیکن میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ آپ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

اگر آپ رات اور دن میں مقدم اور موخر کا فرق نہیں دریافت کر سکتے یا اگر ایک سرکل کا آغاز معلوم کرنا آپ کے لئے محال ہے تو کیا وہ بالاتر ہستی جو رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۸ میں انسانوں کو یوں مخاطب کرتی ہے "کہ میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں۔ میں ظہور عالم کا قدیمی باعث۔ تمام مال و دولت پر غلبہ پانے والا اور اس کا بخشنے والا ہوں"۔ کیا وہ اعلیٰ و برتر ہستی بھی رات اور دن اور سرکل کے آغاز سے بے خبر ہے کیا آپ اُسے ایک محدود علم والے انسان کے مشابہ سمجھتے ہیں۔ یقیناً وہ رات اور دن اور سرکل کے آغاز سے بخوبی واقف ہے کیونکہ سب اُسی کے بنائے ہوئے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا منتر سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ اس قدر دلائل کے بعد بھی اگر آپ کہیں کہ سرشٹی پرواہ سے انادی ہے اور وہ ایک سلسلہ غیر متناہی ہے کہ جس کا نہ کوئی آغاز ہے نہ انجام۔ تو یہ صداقت اور انصاف کا خون کرنا ہے اور یقیناً اس عقیدہ والا شخص کبھی خدا کی اعلیٰ صفات کو نہیں پہچان سکتا۔ لیکن جس صورت میں کہ رگوید منڈل ۱۰! سوکت ۴۸ جو میں نے ابھی پڑھا ہے صاف بتا رہا ہے کہ وہی پرمیشور دنیا کا قدیمی باعث وہی سب سے پہلے موجود تھا۔ تو وید کے ماننے والے اگر اب بھی دور تسلسل کا یقین رکھتے ہوں تو مجھے اُن کے عقل و فہم پر افسوس ہوتا ہے۔ اور ڈرتا ہوں کہ وہ کبھی یہ نہ کہدیں کہ خدا اور سرشٹی میں بھی آغاز و انتہا کا پتہ نہیں اور نہیں معلوم خدا پہلے ہے یا سرشٹی جب دور تسلسل ان تین دلائل سے ٹوٹ گیا جب سرشٹی کا پرواہ سے انادی نہ ہوا

[illegible] کرم ہی ویدوں کے نزول کا باعث [illegible] کہ تناسخ وید باطل اور نزول وید لاحاصل [illegible] ہی وہ کڑوا گھونٹ ہے۔ کہ جس کو میرے ابو ذر صاحب نگلنا گوارا [illegible] نہیں [illegible] معلوم ہو گیا ہے کہ یہی کڑوا گھونٹ اُن کے نزدیک خود وہ دل [illegible] نظر کیلئے امرت کا کام دیگا۔

اس موقعہ پر میں پھر وہی اعتراض آپ لوگوں کو یاد دلاتا ہوں کہ چونکہ کرم الہام سے پہلے ہیں لہٰذا وید قدیم نہیں۔ لیکن جدید تحقیقات بتلا رہی ہے کہ چوتھے یعنی اتھرب وید کا بہت سا حصہ آریاؤں کے ہندوستان میں آنے کے بعد اور یہاں کے پرانے باشندوں سے میل جول کے بعد لکھا گیا ہے کیونکہ جو اس میں تعویذ گنڈے اور بھوت پریت کے دفع کرنے کی ترکیبیں اور جڑی بوٹیوں کے خواص درج ہیں۔ وہ ہندوستان قدیم کے مذاق اور رواج کے مطابق ہیں۔ رگ وید چاروں ویدوں میں سب سے پرانا ہے گو صرف دعاؤں اور بھجنوں کا مجموعہ ہے لیکن بعض بھجن ایسے بھی ہیں کہ جن سے تاریخی واقعات اور قدیم آریاؤں کی تمدنی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مثلاً ندیوں کے بھجن سے آریہ لوگوں کے وسط ایشیا سے بتدریج پنجاب میں آنا معلوم ہوتا ہے اس طرح رگوید کی دسویں کتاب کے بھجن نمبر ۹۰ میں جس کا نام پرش سوکت ہے۔ چاروں ذاتوں کا یعنی برہمن۔ کھتری۔ ویش۔ شودر کا علیحدہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض بھجنوں سے شادی اور موت کے رسم و رواج پر روشنی پڑتی ہے۔ گویا رگ وید اور اتھرون وید دونوں زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ اگر خدا کو ان کا مصنف قرار دیا جائے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ پرمیشور نے پہلے وسط ایشیا کے جنگلوں اور ہندوستان کے سر بفلک پہاڑوں کی چوٹیوں اور دریا بانوں میں بیٹھکر لکھا تھا۔ اور وسط ایشیا میں آریوں کے مشورہ اور ہندوستان میں ہندوستان کے قدیم باشندوں کی صلاح سے تحریر کیا تھا۔ کیونکہ رگ وید نہ صرف ہندوؤں بلکہ کل طبقہ آریہ کی جس میں ایران اور یورپ کی بہت سی اقوام شامل ہیں سب سے قدیم کتاب ہے۔ جو ان کے طرز بود و باش۔ رسم و رواج وغیرہ پر ایک تاریخی کتاب کی حیثیت سے روشنی ڈالتی ہے

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس معمہ کا حل کریں ورنہ یاد رکھیں کہ اس ایک ہی اصول سے سارا تانا بانا اُدھڑ گیا اور ایسا اُدھڑا کہ اب ممکن نہیں کہ دوبارہ اس کی اصلاح ہو سکے۔ اور اگر ابھی اسی مضمون پر اور غور کی جائے تو سینکڑوں ہزاروں اور نتیجے نکل سکتے ہیں جو سب وید کا شیرازہ اُکھاڑنے والے ہونگے۔ اے سائنس کا بھیڑیا اٹھانے والو اپنے گھر

کی خبر لو- کہ تمہارا سائنس تمہیں ہی تباہ کر رہا ہے- اور عنقریب دیکھ لوگے کہ جہاں
جہاں سائنس کی روشنی پہونچی ہے وہاں سے ویدک جھنڈا اکھڑ جاویگا اور ہلالی
جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دیگا- جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا-
جہاں اسلام آیا وہاں سے ویدی مذہب بھاگا کیونکہ قدیم سے یہ قاعدہ ہے کہ سچ
کے مقابل کذب نہیں ٹھہرتا- (ایک مسلمان از شملہ)

# ایک حنفی عالم کے سوال کا جواب

گزشتہ اشاعت سے آگے

ناظرین حیران ہو کر دیکھینگے کہ مقلدین بھائیوں کا تو بڑا دعوی ہے کہ تقلید واجب ہے اور ایک ہی امام کی تقلید کا التزام واجب مگر یہ عجیب تقریر ہے کہ تقلید کا التزام زنہار ممکن نہیں ناظرین حیران ہونگے خود علماء مقلدین و علماء احناف سلف نے اقرار کیا ہے اور کہا ہے کہ تقلید کا التزام کبھی کسی سے ممکن نہیں اسی وجہ سے تقلید میں آزادی ہونا چاہیئے- جیسے ابن الحاجب مالکی جو مذہب مالکی کے ایک جلیل القدر عالم گزرے ہیں مختصر الاصول میں فرماتے ہیں کہ ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کی تقلید کرنا- دوسرے میں دوسرے کی بہت اچھا ہے کیونکہ یہی حالت اول کے لوگوں کی تھی اگر کوئی شخص ایک مذہب کا التزام کرنا چاہے تو وہ التزام ہی نہیں کر سکتا عربی عبارت یوں ہے- ولا یرجع عنہ بعد تقلیدہ اتفاقا وفی حکم آخر المختار جوازہ للقطع انہم لم یزالوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا فلو التزم مذہبا معینا کمالک والشافعی وغیرہ فثالثہا کالاول- اور محقق شیخ ابن الہمام جن سے احناف اچھے آشنا ہیں اور جو حنفی مذہب کے جلیل القدر عالم فاضل محقق ہیں تحریر فرماتے ہیں- لا یرجع فیما قلد فیہ اتفاقا وفی حکم غیرہ المختار جوازہ للقطع بانہم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا فلو التزم مذہبا معینا کابی حنیفۃ والشافعی فقیل یلزم وقیل لا وقیل مثل من لم یلتزم وہو الغالب علی الظن- ترجمہ- جب کوئی شخص کسی مسئلہ میں کسی مجتہد کی تقلید کرے تو اس کو چاہیئے کہ دوسرے مسئلہ میں دوسرے کی تقلید کرے- کیونکہ یہ پہلے لوگوں کی چال ہے کہ وہ لوگ کبھی کسی کی تقلید کرتے تھے کبھی کسی کی- اگر کوئی شخص اپنے نفس پر التزام کا بار ڈالے کہ ایک ہی مذہب معین کا مقلد ہوگا اور ایک ہی مذہب کا التزام رکھیگا- اس کے لئے تین باتیں ہیں- پہلا التزام کو لازم کرنا چاہیئے- دوسرا لازم نہ کرنا چاہیئے- تیسرا التزام عدم التزام برابر ہے

اور یہی بات غالب ہے ان دو خیالوں پر- معلوم ہوا کہ التزام ممکن ہی نہیں- انشاء اللہ سینکڑوں ایسے حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں مگر طوالت مقصود نہیں- العاقل تکفیہ الاشارۃ- حاصل یہ نکلا کہ لوگوں کا یہ دعوی جھوٹا ہے کہ ہم ایک ہی امام کو پکڑے بیٹھینگے تو ہمارے لئے نجات کی امید ہے بلکہ وہی اصول اہلحدیث کا اچھا ہے- تقلید عام ہو- قرآن و حدیث پر عمل کرنا صاف ظاہر ہے- کہ تقلید کا التزام زنہار ممکن نہیں- اب رہا یہ کہ آئمہ ہی مجتہد ہیں- انہیں پر اجتہاد ختم ہے یہ محض غلط فہمی ہے سو کوس دور- جہالت سے متعلق قریب ہے- میں کہتا ہوں اگر کوئی کہتا ہے کہ آئمہ مجتہد نہیں تھے تو کہنا یہ ہے کہ تمہارا انہیں آئمہ اربعہ میں اجتہاد کا حصر کرنا نادانی ہے- اور امام بخاری رضی اللہ عنہ وغیرہ کو مجتہد نہ سمجھنا علمیت کو دھبا لگانا ہے- امام بخاری سے بڑھکر کون مجتہد ہوگا جو کہ ایک حدیث کو مختلف سندوں سے ہزار ہا مطالب پر لگاتا ہے جس سے علماء خوب واقف ہیں اور جیسے باب باندھتے ہیں قرآن و حدیث ہی کی عبارت سے حتی الامکان اپنی عبارت نہیں لاتے- ان کی احتیاط کو بھی علماء جانتے ہیں پھر بتلاؤ ان سے بڑھکر کون مجتہد ہے- یہ تو میری رائے ہے اب علمائے سلف کے اسمائے گرامی سنئے جو امام بخاری صاحب کو مجتہد کہہ گزرے ہیں- امام بخاری کے اجتہاد کو علامہ رملی و ابو سعید وغیرہ قائل ہیں اور امام احمد ابن حنبل نے کہا کہ اگر میں امام مالک کو پاتا اور امام بخاری کو دیکھتا تو کہتا کہ دونوں حدیث و فقہ میں برابر ہیں- اور قتادہ سے کسی نے طلاق کے بارہ میں سوال کیا اتنے میں حضرت امام بخاری تشریف فرما ہوئے قتادہ نے کہا ان سے مسئلہ پوچھو- ان کو احمد ابن حنبل سمجھ لے اسحق ابن راہویہ سمجھ لو- علی ابن مدینی جان لے گویا ایسے مجتہد تھے جنکو اجتہاد کو یہ اور بہت سے علماء قائل ہیں- خیال کرو جب یہ سب مجتہد ہیں تو ان میں سے ایک دو چار کی تقلید کا ہی التزام کرنا دوسرے مجتہدین سے انکار کرنا ہے- امام مسلم کی بھی تعریف بڑے بڑے علماؤں نے کی انکی بھی اجتہاد کے قائل ہیں جیسے آئندہ تقریروں میں ہم ان لوگوں کی اجتہاد کو ثابت کرینگے انشاء اللہ-

غرض ایک ہی مذہب کا التزام بالکل ہوس ہے جیسے مولانا بحر العلوم عبد العلی حنفی رحمۃ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں- ثم ان من الناس من حکم بوجوب الخلو من بعد العلامۃ النسفی واختتم الاجتہاد بہ وعنوا الاجتہاد فی المذہب واما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ہولاء علی الامۃ وہذا کلہ ہوس من ہوساتہم ولم یاتوا بدلیل ولا یعباء بکلامہم انما ہم من الذین حکم الحدیث انہم افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ولم یفہموا ان ہذا اخبار بالغیب فی خمس لا یعلمہن الا اللہ تعالی انتہی- م

عمو مختصر مطلب یہ ہے جو عوام نے مشہور کر رکھا ہے کہ اجتہاد آئمہ اربعہ پر ہی ختم ہے بالکل غلط ہو ... اور انہیں آئمہ اربعہ پر ختم سمجھکر یہ جاری آئمہ کی تقلید کو واجب جاننا اور ایک ہی امام کی تقلید کا التزام کرنا یہ سب ہوس ہے کہ اس کا کوئی دلیل نہ سند- ان لوگوں کی حالت اس حدیث کے مشابہ ہے کہ فتوی دیتے ہیں بغیر علم کے پس آپ بھی گمراہ ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں- ناظرین

# فتاوے

ج نمبر ۳۴۶ - وقف کے لئے وقف کا لفظ ضروری نہیں بلکہ متکلم کی نیت اور قرینہ حالیہ بھی کافی ہے پس اگر اس کی نیت خاص کہنے سے اس وقت یہی تھی کہ مسجد کے اخراجات کے لئے میں اسکو چھوڑتا ہوں تو بیشک وقف کے حکم میں ہے (دیثبت الوقف بالضرورۃ درمختار) فقہا کا عام اصول ہے وقف کی ضروری شرط یہ ہے کہ اس چیز کو موقوف لہم کے لئے خالی کردے مسجد کے لئے زمین ہے تو نماز کی اجازت عام ہو سرائے ہے تو مسافروں کے لئے عام اجازت ہو۔ پس شخص مذکور نے اگر جائداد مذکور اسی طریق سے خاص کیا ہے یعنی اسکی ذات یا منافع کو مسجد کے لئے ایک دفعہ بھی دیا ہے تو وقف صحیح ہے۔

ج نمبر ۳۴۷ - یہ بیان بالکل کذب - بہتان - سراسر افترا ہے خدا ایسے مولوی کو ہدایت کرے۔

ج نمبر ۳۴۸ - محفل میلاد تو بدعت ہے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایا نہ صحابہ کے زمانہ میں ہوئی نہ ائمہ اربعہ کے وقت ہوا اسلئے ایسی مجلس میں نہیں جانا چاہئے - اور گیارہویں کا کھانا حرام ہے کیونکہ لغیر اللہ ہوتا ہے ان لوگوں کی خالص نیت یہی ہوتی ہے - کہ پیر صاحب اسکو قبول کرکے ہمیں فائدہ پہونچاوینگے ہاں اگر کوئی شخص بہ نیت نیک محض خدا کے واسطے کھانا پکائے تو اسکا کھانا فقرا کو جائز ہے آسودہ حالوں کو نہیں اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ۔

ج نمبر ۳۴۹ - مولود میں خواہ کچھ بھی کیوں نہو جب سرور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی محفل قائم کرنے کا حکم نہیں فرمایا تو کیوں کریں جب خدا فرماتا ہے کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی مومنوں کیلئے اللہ کا رسول نقشہ قدم ہے الا جس کام کو رسول خدا نے نہ خود کیا ہو نہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہو وہ صریح بدعت اور ناجائز ہے۔

ج نمبر ۳۵۰ - تمام مال میں تینوں شریک ہونگی حسب حیثیت سب کو ملیگا حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۳۵۱ - قاعدہ ہے کہ الضرورۃ تتقدر بقدرہا یعنی ضرورت اپنی حد پر ہی رہتی ہے تصویر کا رکھنا حدیثوں میں منع ہے مگر روپیہ پیسہ کی تصویر بوجہ ضرورت رکھنی پڑتی ہے - جو حکومت کا سکہ ہے اس میں تو ہم معذور مجبور ہیں مگر اشرفی تصویردار کو ہار بنانے میں تو معذور نہیں ہیں پس بحکم الضرورۃ تتقدر بقدرہا اشرفی کو رکھنا جائز نہیں مصنوعی ہار بنوالے - جسپر تصویر نہو۔

ج نمبر ۳۵۲ - باپ کی سالی بیٹے کے لئے حلال ہے بشرطیکہ اسکی حقیقی خالہ یا کوئی رشتہ محرمہ نہو اُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ۔

ج نمبر ۳۵۳ - لڑکی مذکورہ بیٹے مذکور کی سوتیلی ماں کی بہن ہے حقیقی رشتہ انہیں کوئی نہیں اسلئے جائز ہے اُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ۔

س نمبر ۳۵۴ - دہ دردہ کی تشریح کیا ہے - دہ دردہ سے عرض و طول میں کم وزائد ہونے کی صورت میں بحالت جنابت غسل یا پیشاب اندر کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں خلاصہ جواب قرآن و حدیث سے دیا جائے

س نمبر ۳۵۵ - تھہرا ہوا پانی کون کون سے مقام پر پانی ٹھیرے تو ٹھہرا ہوا پانی کہہ سکتے ہیں کیا باولیاں کا پانی بھی انہیں شریک ہو - اسمیں اگر زید نے پیشاب کیا یا حالت جنابت میں غسل کیا تو فعل اسکا درست ہو یا نہیں بصورت نہونے جائز کیا کفارہ دینا چاہئے - قرآن و حدیث سے مفصل جواب عنایت ہو

س نمبر ۳۵۶ - عین آبادی میں جو باولیاں واقع ہیں کیا دہ دردہ میں شریک ہیں اور لوگ روزانہ ان باولیاں کا پانی استعمال میں لاتے ہیں اندرون باولی اگر زید انمیں پیشاب یا غسل جنابت کیا تو یہ فعل اسکا جائز ہے یا نہیں - بصورت نہونے جائز اسپر کیا صدقہ دینا لازم ہے خلاصہ جواب قرآن و حدیث سے فرمائیے۔

س نمبر ۳۵۷ - بعض جگہ ایسی باولیاں موجود ہیں جنکی پانی سے باغیچہ سیراب ہوا کرتے ہیں اور لوگ بھی انکا پانی روزانہ استعمال میں لاتے ہیں - اگر خالد اندر باولی میں پیشاب ویا غسل جنابت کیا تو فعل درست ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو کیا صدقہ دینا واجب آتا ہے - بحوالہ قرآن و حدیث سے جواب ادا فرمائیے۔

س نمبر ۳۵۸ - اگر کوئی شخص ہو کہ یعنی گونگا ہے - بوقت عقد خوانی خطبہ عقد خوانی و مہر و نان نفقہ وغیرہ کے بارہ میں کیونکر اسکو سمجھانا چاہئے۔

ج نمبر ۳۵۴ - دہ دردہ اُس جگہ کو کہتے ہیں جو دس ہاتھ لمبی اور دس ہاتھ چوڑی ہو حنفی مذہب میں اتنی تو لمبائی چوڑائی ہو اور گہرائی اتنی ہو کہ پانی اٹھانے سے زمین ننگی نہو جائے - اتنی لمبائی چوڑائی اور گہرائی کا حوض جو ہوگا وہ دہ دردہ ہوگا اس سے کم صحیح نہیں اس سے زیادہ ہو تو بہتر ہے - اسکا پانی حنفی مذہب میں پاک سمجھا جائیگا جبتک کہ نجاست سے اُس کے ذائقہ - رنگ یا بو میں فرق نہ آئے تھوڑی سی گرنے سے ناپاک نہوگا - مگر اس دعوے پر نہ تو کوئی آیت ہے نہ حدیث بلکہ نہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے بلکہ متاخرین کی یہ رائے ہے حدیث

شریف میں تو اتنا آیا ہے کہ دو قلّے دو مٹکے یعنی چھ من پختہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ جبتک نجاست کیوجہ سے اسکو اوصاف۔ رنگ اور بُو میں فرق نہ آ جائے۔

ج نمبر ۳۵۵۔ جو پانی اندازہ مذکورہ یعنی قلّتین کے اندازہ کا ہوگا وہ آب کثیر ہے ایسے پانی میں غسل جنابت وغیرہ جائز ہے البتہ پیشاب کرنے سے منع آیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے لا یبولن احدکم فی الماء ثم یغتسل فیہ یعنی کوئی شخص پانی میں پیشاب کرکے اُس میں غسل نہ کیا کرے۔ گو پانی تو نجس جب ہی ہوگا کہ اسکی اوصاف ثلاثہ رنگ۔ بُو اور مزہ میں فرق آجائے لیکن ایسا کرنے سے منع آیا ہے کیونکہ یہ ایک قبیح فعل ہے۔

ج نمبر ۳۵۶۔ اس سوال کا جواب مذکورہ بالا جواب ہی سے ملتا ہے صدقہ وغیرہ کوئی واجب نہیں۔ توبہ ہی کافی ہے اگر از خود صدقہ کرے تو ثواب ہے۔

ج نمبر ۳۵۷۔ اس کا جواب بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ پیشاب کرنے والا گنہگار ہے۔

ج نمبر ۳۵۸۔ اس کا ولی اس کی طرف سے قبول کرے۔ خدا فرماتا ہے اِن کَانَ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ۔ یعنی جو شخص بیان نہ کر سکے اُس کا ولی عدل کے ساتھ بیان کرے۔ اگر ولی نہ ہو تو اُس کی عادت کے موافق عمل کیا جائے۔ یعنی جسطرح وہ اپنے کاروبار میں ہاں کے موقع پر ہاں کہتا ہو وہ اشارہ کرایا جائے بس وہی کافی ہے۔

س نمبر ۳۵۹۔ اگر کسی کمبخت شخص نے چوپایہ جانور سے صحبت کی تو اس کا غسل کسی وجہ سے پاک ہوگا یا کہ اسی صحبت پر اکتفا اس کے غسل اُتار لیوے۔ خلاصہ صحیح حدیث سے ہو۔

س نمبر ۳۶۰۔ کسی شخص نے اپنی پہلی منکوحہ کو بسبب خانگی کام کاج پر سے سزا دی وہ اس سزا کی برداشت نہ کرکے اپنے والدین کے مکان کو چلی گئی۔ خاوند نے تین چار سال راہ دیکھکر نکاح ثانی کر لیا ۳۰ سال بعیش و عشرت بسر کرکے منکوحہ ثانی قضا الٰہی سے فوت ہو گئی۔ منکوحہ اوّل گئے روز سے ۳۲۔۳۴ سال تک کسی طرح کی درخواست خاوند سے نہ کی۔ اب میاں بی بی باہم رہنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ کیا پہلے نکاح میں رہ سکتے ہیں یا دوسرا نکاح کیا جائے۔ جواب صحیح حدیث سے ہو تاکہ عمل کیا جائے۔

س نمبر ۳۶۱۔ حضرت رسول خدا کو دشنام دہی سے کافر ہوتا ہے۔ ویسا خدا کو گالی دینے سے کافر ہو سکتا ہے یا نہیں بشرطیکہ وہ مسلمان ہے خلاصہ صحیح حدیث کے ہو۔

س نمبر ۳۶۲۔ یہ تو صحیح ہے کہ کلام ربانی میں دنیا کی کل باتیں اگلی پچھلی موجود ہیں۔ لیکن جناب ایڈیٹر صاحب پرچہ بہار بمبئی نے اپنے اخبار کے کسی گزشتہ پرچہ میں بھی تذکرہ کیا تھا کہ کسی مسائی شخص نے ایک مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ قرآن شریف میں دنیا کی تمام اگلی پچھلی باتیں موجود ہیں تب جاپان و روس کی لڑائی کے بارے میں کوئی آیت ہو تو فرماؤ۔ اسی وقت مولوی صاحب نے قرآن شریف کی آیت سے ثبوت جنگ جاپان و روس دیدیا۔ اب جو کم ہونے کے باعث آیت درج نہ کی۔ تب یہ واقعہ کیا کم ہے جو کلام مجید سے ثبوت حضرت جناب امام حسین علیہ السلام کا نہ ہو۔ ضرور بضرور کلام الٰہی سے ثبوت دیکر مسلمانوں کے شک رفع عام فرمائیے ورنہ مسلمانوں کا ایمان جناب مرزا حیرت دہلوی کے دھوکے کی تحریر سے ڈانواڈول ہو رہا ہے۔ راقم شیخ فیاض الدین فارسٹ انسپکٹر سٹیٹ سونج

ج نمبر ۳۵۹۔ جس شخص نے چوپایہ سے بدکاری اُس کی سزا تو قتل ہے۔ مگر غسل اسی طرح کریگا جسطرح بیوی کے ساتھ ملاپ کرنے سے غسل کرتا ہے اسمیں فرق نہیں۔

ج نمبر ۳۶۰۔ اگر اتنے عرصہ میں پہلی بیوی کو طلاق نہیں دی تو بغیر نکاح جدید کے رکھ سکتا ہے۔

ج نمبر ۳۶۱۔ خدا کو گالی دینے سے تو سب سے مقدم کافر ہوگا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے آنیکا اصل مقصد تو خدا تعالیٰ ہی کی تعظیم قائم کرنا ہے۔ خدا فرماتا ہے مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا۔

ج نمبر ۳۶۲۔ قرآن مجید میں وہ باتیں ہیں جو دین سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی جن باتوں سے انسان کو عبرت حاصل ہو۔ مثلاً کسی قوم کا تباہ ہونا کسی کا ہدایت پانا۔ لیکن پھر بھی سارے واقعات نہیں بلکہ بہت کم ہیں۔ خود خدا فرماتا ہے۔ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْكَ یعنی کئی ایک رسولوں کے قصے ہم نے تم کو سنائے اور کئی ایک کے نہیں سنائے۔ یہ کس نے کہا ہے کہ قرآن تمام گزشتہ اور آئندہ واقعات کا مفصل بیان ہے۔ اس کا دعویٰ نہ تو قرآن شریف کو خود ہے نہ کسی مسلمان عالم نے ایسا کہا۔ کسی صاحب نے بطور مذاق کے ایسا کہا ہو تو عجب نہیں۔ پس امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر اگر قرآن مجید میں نہیں ہے تو کیا ہرج ہے جب واقعات حدیثیہ اور تاریخیہ سے ثبوت ملتا ہے۔

(باقی آئندہ)

# انتخاب الاخبار

**مظفر نگر** کا سالانہ جلسہ یکم اکتوبر کو بخیر وخوبی ختم ہوا۔ علماء اسلام نے اپنے اپنے بیانات بہت خوبی سے کئے۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے تین لکچر ہوئے ایک لا الہ الا اللہ پر دوسرا محمد رسول اللہ پر۔ تیسرا اخلاق پر۔ یہ جلسہ اپنی خوبی اور امن وامان کی وجہ سے ہندوستان بھر میں ایک ہی ہوا ہے۔ ہندو رئیس بلکہ آریہ سماج کے ممبر اور عہدہ دار بھی بڑے تپاک اور محبت سے بالخصوص مولوی صاحب کے وقت میں شریک جلسہ ہوتے رہے تھے۔ عالیجناب نواب صاحب کرنال اور جناب آنریبل راجہ بہادر و منشی نہال چند صاحب بھی جلسہ میں تشریف لائے اور بہت محظوظ ہوئے نواب صاحب کی یادگار میں ایک روز کا جلسہ بڑھا یا گیا۔

**نوابصاحب بہاولپور** اس سال حج کرنے تشریف لیجائیں گے۔ سواروں کا ایک دستہ بھی ساتھ جائے گا۔ نواب صاحب کے ہمراہ ... مرد وعورت کل ہمراہیوں کی تعداد ... ۵ آدمیوں کی ہوگی۔

**اسلامیہ کالج لاہور کے** پرنسپل ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کو امیر کابل نے طلب کیا۔ وہ مستعفی ہو کر کابل کو روانہ ہو گئے۔ وہ پہلے بھی امیر صاحب مرحوم کے میرمنشی رہ چکے ہیں۔

**نارتھ ویسٹرن** ریلوے کی خانیوال۔ لائلپور سیکشن کے اسٹیشن عبد الحکیم اور مخدوم پور پہوڑاں تک درمیان دریائے راوی کے سیلاب سے ۵ میل تک ریل کی سڑک تین تین اور دو دو فٹ پانی میں غرق ہے۔ ٹرینوں کی آمد ورفت بند ہے۔

**حضرو** ضلع ایبٹ آباد کے قریب دو سو آدمی ایک کشتی میں سوار دریائے سندھ کو عبور کر رہے تھے یکایک کشتی بے قابو ہو کر ایک بھنور میں جا پھنسی اور غرق ہو گئی۔ ایک سو پچاس آدمی ڈوب گئے۔

**پونا** میں طاعون بڑی ہلاکت پھیل رہی ہے شہر سے ہزارہا لوگ چلے گئے شہر اور چھاونی میں گزشتہ منگل کے روز ۲۲۶ کیس اور ۲۰۳ موتیں ہوئیں۔ (کیا کرشن قادیانی کی حرمت پونا والے ہی مخالفت کرتے ہیں جنہیں کرشنی نشان اسوقت گھر رہا ہے)

**ہانگ کانگ** کے طوفان میں چینی ماہیگیروں کی ... کشتیوں کا تمام بیڑہ کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ اور دس ہزار چینی مر گئے (شاید کرشن جی کی توجہ مبذول ہوئی ہو گی)

**ترکی مصری سرحدی تنازعہ**۔ ترکی اور مصر کا سرحدی جھگڑا فیصل ہو گیا۔ اور آخر کار حد بندی کی مینار قائم کر دئے گئے۔ تنازعہ کے طے ہو جانے پر ترکی فوج مقام طسمیہ سے واپس بلا لی گئی۔ طسمیہ بلحاظ وقعت جنگ نہایت فائدہ مند مقام ہے۔ اسی مقام کے قبضہ کے لئے ترکی حکام نے جھگڑا اٹھایا تھا اچھا ہوا یہ معاملہ مصالحت سے انجام پا گیا۔

**بے نظیر بہادری**۔ انگریزی فوج کے چھ دیسی سپاہیوں نے جو کہ ایک دیسی کارپورل کے زیر کمان تھے جھیل چاڈ کے قریب نہایت بے جگری اور لاثانی شجاعت کا ثبوت دیا۔ ان چھ آدمیوں نے ... ۵ تاریغ دلیسیوں کے مسلسل اور متواتر حملوں کو پسپا کیا اور آخر میں ان کو شکست دیکر بھگا دیا۔ تاریغ قوم کے بیشمار آدمی قتل وزخمی ہوئے۔

**روس** کی خفیہ سوسائٹی نے اعلان کیا ہے کہ اب وہ زار کو قتل کریگی۔ یہ سوسائٹی اپنے جلسوں میں ان آدمیوں کی فہرست تیار کر لیتی ہے کہ جن کو قتل کرنا مناسب سمجھتی ہے اور پھر بذریعہ اشتہار یا خط جس شخص کے قتل کا ارادہ کرتی ہے اسے مطلع کر دیتی ہے کہ تم فلانے عرصہ کے اندر اندر قتل کر دئے جاؤ گے اور لطف یہ ہے کہ باوجود کامل احتیاط کے بھی بہت ہی کم لوگ سوسائٹی مذکور کی زد سے بچ سکتے ہیں۔

**ایک امریکن** طالب علم نے آجکل ایسے بوٹ بنائے ہیں کہ جن سے پانی پر اسی طرح چلا جا سکتا ہے جس طرح سے کہ خشکی پر۔

**بغاوت یمن** کے متعلق ۳۱۔ اگست ۱۹۰۶ء کو ممالک عرب کی خبروں سے ظاہر ہوا کہ مشیر فیضی پاشا نے باغیوں کو سخت شکست دیکر بار دیگر شہر صنعاء پر تسلط کر لیا۔

**بنگال** میں صابون سازی کا پہلے صرف ایک کارخانہ تھا مگر سودیشی کے سبب سے دو نئے کارخانہ اور کھولے گئے ہیں۔

**بمبئی** دنیا کے تمام شہروں سے زیادہ گنجان ہے جس کی آبادی ۷۶ کس فی ایکڑ ہے۔ اس کے بعد آگرہ کا نمبر ہے۔

**سلطان المعظم** کی نسبت پیرس کے اخبار پیرس جرنل نے یہ خبر شائع کی ہے جس کو وہ نہایت معتبر قرار دیتا ہے کہ سلطان کے جگر میں دنبل ہے اور یہ مرض لاعلاج ہے۔ اس مرض کا مریض ایک سال کے اندر اندر فوت ہو جاتا ہے۔ جب تک تصدیق نہ ہو یہ خبر ناقابل اعتبار ہے۔

...ری گذارش

...تفاسیر کا اردو ترجمہ تیار
...مانے انتظام کر لیا ہے پس
...اسے چھپوانے کا انتظام
...ں مطلع کریں۔ میں اس
...ہوشہ نہیں چھپوا سکتا۔
...یہ سلج یعنی آریہ سماج کی
...بہت تھوڑی رہ گئی ہیں۔
...بھی چھپوانے کا جو صاحب
...کریں۔
...خاکسار
...دیگچہ میاں پرشاد وعلا،
...معلم قاسمی۔ لودیانہ پنجاب

# تیرِ بہدف دوائیں

**پیٹنٹ سٹ**

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف ۱۲ گھنٹے میں نامردکی سُست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں طاقت بھی پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر عضو کا ہمیشہ کیواسطے ٹیڑھا پن دور ہوجاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ۵ روپے معہ محصولڈاک

**گولڈن پلز**

یہ گولیاں اُن مسقوی اور مقوی دواؤں سے بنی ہیں۔ جیسے کہ فولاد۔ چاندی۔ اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کیجاتی ہیں جو صاحب جریان یا کسی مخصوص مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی وجہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ایک روپیہ معہ محصول

**مسیحائی یا عرق اکسیر**

ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی دماغی یا بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بعد جماع ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مبہی و مولد خون ہے۔ پھوڑا پھنسی۔ زہر اثر سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۱۲ فی چھٹانک معہ محصول

**مُمسک جریان**

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے ہی دن بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہونی شروع ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) ۱۲ معہ محصول

**معجون مقوی دماغ**

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو گیا۔ نزلہ گرتا ہو۔ سر درد سے تنگ ہو گئے ہوں۔ اور ضعف بصر کی شکایت ہو۔ وہ اس کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی قیمت فی ڈبیہ عمہ محصول ۲ ڈبیہ کل ۱۲ معہ محصول

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔

**خداوندگی مال**

[illegible] نہایت محنت اور تحقیق سے تالیف کیا ہے قیمت ۶

سرمہ برائے ضعف بصر وغیرہ کیلئے نہایت عمدہ قیمت ۱۲ [illegible] معہ محصول

[illegible]

پرچہ [illegible]

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ عہ سے صہ تک فی عدد
" زری ۱۲ سے عہ " "
" اولمپوکی عہ سے " "
ازار بند سوتی مر " " "
" ریشمی ۱۲ " " "
تہبان گبرون باریک سوتی ململ سے عہ " "
چوتا خست لدھیانہ عہ " " "
" زری ہوشیارپوری عا " "
جراب و دستانہ اونی مر " عہ
" سوتی ۲ " سے نیفہ تک
فوجی زمین خاکی رنگ پختہ ۱۲ اگز سے عہ
صافہ لٹھی اورہ " عہ "
" خاکی " " "
رنگین لوئی ۳ گز طول ۱۲ گز عرض عہ سے
دری بیٹھنے پلنگ کا " سے " تک

کلاہ سادہ ۱۰ سے ۱۲ تک فی عدد
" زری عہ " " "
رومال ریشمی مر " " "
کمبل دیسی " " " "
" فوجی للہ " " "
لوئی سفید عہ " " "
لوئی رنگین طول ۲ گز عرض ۱ گز عہ سے
پٹی دیسی اونی ۱۲ سے ۱۲ فی جوڑہ
پشمینہ " گز سے صہ تک
" " " "
چادر پشمینہ عہ " عہ "
بنیان و پاجامہ اونی " " "
" سوتی ۱ " عا "
چوتہی دوتہی " " " "
دری ریشمی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

### باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل زمین۔ بٹن۔ جہالر سوتی و زری ہر قسم اونی سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے ضرور اسے منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپے نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی جنرل و ملٹری کنٹریکٹرز لودھیانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

No 352

شرح قیمت
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ
والیان ریاست سے " ـــــے
رؤسا و جاگیرداران سے " علـــہ
عام خریداران سے " عــــہ ۱۲
" " " ششماہی عــــہ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۸ شلنگ

اُجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مقام اشاعت
امرتسر پنجاب

اغراض و مقاصد
دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام
کی حمایت و اشاعت کرنا۔
مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث
کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات
کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۱) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۲) نامہ نگاروں کی تحریریں اصلاح کرنے
بشرط پسند درج ہونگے

نمبر ۴۹ | مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء عیسوی مطابق ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۲۴ ہجری | جلد ۳

# خطبہ نبویہ بابت رمضان شریف

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شعبان کے ایک خطبہ پڑھا جس میں رمضان شریف کے متعلق چند احکام اور روزہ کے فضائل تھے مناسب ہے کہ اہلحدیث کے ذریعہ سے یہ خطبہ نبویہ ناظرین تک پہونچایا جائے۔

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وہو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شئ قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے اخیر روز ہمکو خطبہ سنایا جسمیں فرمایا اے لوگو! ایک بہت بڑا بابرکت باعظمت مہینہ تمپر آنے کو ہے اُس میں ایک شب ایسی ہے جو عبادت کے لحاظ سے ہزار مہینے سے اچھی ہے اللہ تعالیٰ نے اُس مہینے کے روزے تمپر فرض کئے ہیں اور رات کو قیام بغرض تراویح تمہارے لئے کار ثواب ہے جو کوئی اُس مہینہ میں کوئی کار خیر بطور نفل کریگا وہ دوسرے مہینوں میں فرض ادا کرنیوالے کے برابر ہے۔ اور جو کوئی اُس میں کوئی فرض ادا کریگا وہ دوسرے دنوں میں ستر فرض ادا کرنے والے کے برابر ہے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا عوض جنت ہے اور یہ مہینہ باہمی سلوک کا ہے اس مہینے میں مومن کا رزق[1] بڑھجاتا ہے جو کوئی کسی روزہ دار کو افطار کراوے (یعنی روزہ کھولنے کے وقت اسکو کچھ کھلا دے) اُسکے گناہوں کی بخشش ہوگی اور اُسکی گردن جہنم کی آگ سے چھوٹ جائیگی اور اُسکو بھی روزہ دار جتنا اجر ملیگا۔ بغیر اسکے کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی ہو ہم (صحابہ) نے عرض کیا کہ حضور ہم میں سے ہر ایک کو یہ وسعت نہیں کہ روزہ دار کو کھانا

[1] رزق سے مراد حصہ ہے قرآن شریف میں ہے وتجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ یعنی اے مشرکو! تم اپنا حصہ تکذیب ہی کو بناتے ہو مطلب یہ ہے کہ مومن کو نیک اعمال کا حصہ بڑھجاتا ہے (منہ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظما حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ و اوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار (مشکوٰۃ ۔ کتاب الصوم)

کھانا کھلا سکیں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو بھی یہ ثواب دیگا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ کا یا ایک کھجور یا پانی کا گھونٹ پلا دے۔ ہاں جو شخص روزہ دار کو سیر کرے اللہ تعالیٰ اسکو میرے حوض سے ایسا پانی پلاویگا کہ میدان محشر سے فارغ ہوکر جبتک وہ جنت میں نہ جاویگا پیاسا نہوگا۔ (یہ بھی فرمایا) اس مہینے کے اوّل میں رحمت ہے درمیان میں بخشش ہے اور آخر میں روزہ داروں کو جہنم سے آزادی ہے جو کوئی اُس مہینے میں اپنے ماتحت اور نوکر سے کام میں دبسبب اُس کے روزے کی) تخفیف کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو بخشدیگا اور اس کی گردن کو آگ سے آزاد کر دیگا۔"

(خطبہ ختم)

بعض لوگ روزہ صرف اسی کو سمجھتے ہیں کہ کھانے پینے سے منہ بند ہو باقی جو چاہیں کریں گالی گلوچ بکیں۔ غیبت کریں۔ فحش قسم کے گیت گائیں وغیرہ وغیرہ پس ایسے لوگوں کو اس حدیث سے مطلع رہنا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ:-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (رواہ البخاری)

جو کوئی روزہ رکھکر جھوٹ بولنا اور بدعملی کرنا نہ چھوڑے خدا کو اُس کی بھوک پیاس کی حاجت نہیں یعنی اُسکا روزہ قبول نہیں۔"

پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو محفوظ رکھیں اور محنت شاقہ کو ناحق ضائع نہ کریں۔

## درود شریف پر اعتراض

ایک نابکار معترض اعتراض کرتا ہے کہ آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے نبی کریم پر درود بھیجا جو کافی نہ ہوا پھر فرشتوں کو بھی حمایت کیلئے ساتھ لیا پھر بھی شاید کام نہ بنا پھر مومنوں کی بھی ضرورت پڑی۔ عجب بات ہے کہ جبکو خدا اور فرشتوں کا درود کفایت نہیں کرتا اور بالآخر خدا کو مومنوں تک بھی حکم دینا پڑا کہ تم بھی درود پڑھا کرو پھر بھی معلوم نہیں کہ کافی ہوگا یا نہ۔ بینوا توجروا۔ (ایک سائل از مزنگ۔ لاہور)

## الجواب

مسلمانوں کو درود پڑھنے کا حکم اسلئے ہے کہ جو احسانات نبی کے اوپر ہیں اُنکا شکریہ ادا کریں یہ نہیں کہ خدا کا درود کافی نہ ہو۔ خدا تو خود فرماتا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنے خدا اکیلا ہی اپنے بندوں کو کافی ہے۔ کیسی جہالت یا عناد کا سوال ہے۔ بھلا درود پڑھنا بھی کوئی بوجھ تھا کہ خدا اکیلے سے نہ اٹھایا گیا اوروں کو ساتھ ملا لیا۔ علاوہ اس کے سائل کو یہ بھی معلوم نہیں کہ خدا کے درود کے معنے ہیں اور بندوں کے درود کیا معنے ہیں۔ خدا کے درود کے معنے ہیں کہ خدا اپنی عنایت خاص نبی پر رکھتا ہے اور بندوں کے درود کے معنے یہ ہیں کہ وہ خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ نبی پر مزید نظر عنایت ہو۔ پس جب کام ہی دو ہیں تو شرکت کیسے اور تکان کیسا؟ اصل میں یہ سب کچھ بے سمجھی اور عناد اور تعصب کے نتیجے ہیں۔

## ایک سوال

مسئلہ وضو میں قرآن پاک سے پیر پر مسح کرنا نکلتا ہے اور حدیث شریف میں اسکے خلاف پیر کا دھونا ثابت ہوتا ہے آپ نے اپنی تفسیر ثنائی میں اسکی مفصل بحث میں لکھا ہے اور آپکی کتاب آیات متشابہات میں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جو مسئلہ قرآن پاک کے خلاف حدیث میں ہو تو وہ حدیث سرور کائنات سے نہیں ہے۔ مہربانی کرکے اسکا جواب قرآن و حدیث سے خلاصہ طور سے بذریعہ اہلحدیث عنایت فرماویں۔

راقم محمد سعید الدین وکیل عدالت سیوان ضلع سارن خریدار اہلحدیث

## الجواب

قرآن شریف سے تو وضو میں پاؤں کا دھونا ہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اَرْجُلَکُمْ لام کی نصب کے ساتھ ہے۔ جو فَاغْسِلُوْا کا مفعول ہے۔ اگر مسح ہوتا تو لام کی جر (زیر) ہوتی۔ پس حدیث میں بھی اسی کی تائید ہے۔ میں نے آیات متشابہات میں یہ نہیں لکھا کہ جو مسئلہ قرآن کے خلاف حدیث میں ہو وہ حدیث آنحضرت کی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپنے رسالہ آیات متشابہات کو خود ملاحظہ نہیں فرمایا بلکہ سُنی سنائی بات لکھ دی ہے پس پہلے اُسے ملاحظہ فرمائیے اسی میں جواب ملجائیگا۔

## کیا ایسی شہادتیں قابل وقعت ہیں؟

اخبار بدر مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۰۶ء میں

لالہ چوہڑ مل صاحب نے بصیغہ مراسلات ایک شہادت شایع کرائی ہے جسمیں انہوں نے مرزا قادیانی کو بڑے بڑے لمبے خطاب سے یاد کیا ہے اور پبلک کی خدمت میں اپیل کی ہے کہ مرزا صاحب کی دعا میں وہ اثر ہے کہ انکے برابر کسی اور کی دعا میں اثر نہیں۔ اسواسطے مشکل کے وقت رجوع کریں۔ لیکن اب انکے ایک خاص دوست کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ لالہ صاحب ایک دلی بیماری میں مبتلا ہیں اور انہوں نے اپنی ضرورت کیواسطے پندرہ سولہ خط پیغمبر قادیانی کو لکھے اول تو قادیانی صاحب تحریر کرتے رہے کہ ہم دعا کرتے ہیں شاید مسیح صاحب کو خیال آیا ہوگا کہ انکی مراد ملکر یہ دلی بیماری دور ہو جائیگی لیکن افسوس کہ قادیانی پیغمبر کی ذرا بھی پیش نہ گئی اور لالہ صاحب ہمیشہ کے واسطے نامراد ہو گئے۔ آگے والی بھی امید نہ رہی جب کہیں سے سن لیا کہ اب وہ مراد کو نہیں پہونچ سکتا تو چوہڑ مل کو سنا ہے کہ بذریعہ کارڈ پیغمبر صاحب نے اطلاع دیدی کہ ہم بیمار ہیں ہم سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ناظرین آپنے بخوبی معلوم کر لیا ہوگا کہ جب شہادت دہندہ ہی نامراد ہے تو اور لوگ رجوع کرکے کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں؟

اب میں لالہ چوہڑ مل صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ آپ دانا ہو کر ایسے لوگوں پر یقین نہ باندھیں اور نہ ایسی غرضی شہادتوں سے خلق خدا کو مغالطہ میں ڈالیں۔ آپ اپنی مراد کیواسطے کسی بزرگ مثلاً مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر التماس کریں تاکہ وہ دیگر کاملین کو اپنے ساتھ شامل کرکے آپ کے حق میں دعا فرماویں اور خداوند کریم آپ کی مشکل حل فرماویں ورنہ آپ ساری عمر بھی اگر قادیانی کے در پر گریہ زاری کریں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ امید ہے آپ ضرور میرے کہنے پر عمل کرینگے۔

راقم ایک مسلمان

**اڈیٹر:-** کرشن جی کے یہ کرتب کچھ نرالے نہیں بلکہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہیں۔

# ایک مسلمان اہلحدیث

(از سعدی لودہانوی)

ما اہل حدیث نبو ہیم خدا را ... ای خواجہ ہو خوانی ہمیں لفظ تو ما را

این نام ممیز کند از اہل قیاسات ... دین آمدہ قرآن و احادیث نبی را

مسلم شدہ ایمہ از دل از انجیہ شنیم ... بر ما لقب غیر از این ہیچ میارا

اس نام سے بتاتی ہے حقیقی کا بنا لو ... دنیا نہ طلب کر کہ سراسر ہے خسارا

آن را کہ خدا گفت بگو فاتبعونی ... شد پیرویش فرض محبان خدا را

جو تند تفقہ ز احادیث پیمبر ... باید بہ چنیں فقہ تعامل علما را

در پیروی اقوال من قاس نیفتند ... بر راہ وے اقدام نباید فقہا را

تو لے کر حدیث نبوی اخذان نیست ... مقبول بخاطر نبود اہل نہی را

آیت جو مفسر بحدیث نبوی شد ... غیرش نکند غیرت اسلام گوارا

قرآن کہ فرستاد خدا بہر ہدایت ... پیغامبر ش آمدہ تبلیغ مدارا

از کوفہ شنیدن۔ ز مدینہ نہ شنیدن ... ہرگز نسزد مدعی صدق و صفا را

منع آمدہ تقلید باقوال ائمہ ... خوش آمدہ اقوال ائمہ سفہا را

در آیت اُدعوا ربکم بود قسمت خفیہ[1] ... تا مینک بالتردد عنایت جہارا

لایا نہ حدیث ایک آمین خفا پہ ... کی جب نے بانی بہت انجام کو ہارا

صد عذر پہ تسلیم حدیث نبویت ... جابر سر و حشمت سخن بے سرو پارا

ادعا ہی سے ہے رفع میں یہ بحث نہ ہو[2] ... افسوس فقاہت کو ہے کس گھاٹ اتارا

کہ مجتہد یا شرط فقاہت یہ فقاہت ... لے ڈوبا جیسے کوئی تنکے کا سہارا

آراء و قیاسات چو مردار حلال ست ... چوں ہجر ز محبوب بود اہل وفا را

مردار ہی جب ٹھہرا تو بکری ہو یا گا ... تخصیص ہی بیہودہ جو کرنا ہو گوارا

تقلید میں کس رہو کہ دیکھیں دلائل ... صد شکر کہ مذہب ہو تحقیق تمہارا

قرآن و احادیث سے تحقیق مسائل ... بس اڑ گئی تقلید جو مطلب تھا ہمارا

اب مختلف آپس میں مسائل ہیں کچھ ... تنقید سے ہو جائیگا یہ فیصلہ سارا

ہم خوش ہیں کہ تحقیق پہ باہل حدیث ہیں ... تقلید سے گویا ہیں لگے کرنے کنارا

سنتے تھے کبھی ہم بہ احادیث کا نام ... قول زر امام آرہ یہ ہوتا تھا اشارا

[1] اُدعوا ربکم تضرعا و خفیۃ سے احناف نے آمین خفیہ کا حکم نکالا ہے لیکن سورہ فاتحہ اور اوراد و ادعیہ کو اونچا پڑھنا ہی ضروری سمجھتے ہیں کیا یہ انصافی کی تقسیم ہے۔

[2] عدم رفع الیدین کے لئے احناف نے ایک حدیث امام ابو حنیفہ سے روایت کی اور اسکے مقابلہ میں امام اوزاعی نے ایک حدیث ثبوت رفع کی بیان کی۔ پھر باوجودیکہ رفع کی حدیث کے راوی بڑے ثقہ اور معتبر اور خفیہ بھی عدم کی حدیث کو اسکے راوی فقہ قرار دیکر قابل عمل گردان لیا اور رفع والی کو عمل ہی سے ساقط کر دیا گیا فقہ کی گت بنائی ہے یعنی فقہ کو رد احادیث صحیحہ کا آلہ بنایا ہے راویان حدیث میں اگر کوئی عیب نکلا تو انکو غیر فقیہ کہدیا اور وہ بھی محض جھوٹ۔ خدا انکو ہدایت کرے۔ (سعدی)

بیشک بدم تحقیق اگر نیک ہو نیت — تب دیکھنا اک روز کہ تقلید کو مارا
لفری بہ رسول ست نیا موختن از وی — آموختن از ہند قد سکھائی نصارا
کافر بہ رسول آمدہ قرآنی مکار — سخق دلش بیشتر از قسوۂ خارا
دجال نے کی آپ ﷺ حدیثوں میں جو خدمت — قرآن خدا ہی ویسا ہی پکارا
ایجال بحجاب نعتش ہمہ قرآن — منکر زاماں نشاپور دیکھا را
پر فتنہ و شر گشت خدایا ہمہ عالم — آساں بنما بر دل ما صبر تقی را
یارب عملی نیک نشد در خور ت از ما — پیش تو چہ آرم عمل جرم خطا را
ہاشمی تو مرا قبلۂ حاجات دو عالم — دعوای علی بابلت لیل و نہارا
ذات تو غنی از ہمہ محتاج تو بجملہ — مرجع توئی ای شاہ شہان شاہ گدا را
وجود و عطایت شدہ تا نہ دو جہاں ہ — گر باز نداری زمن ایں جود عطا را
تو بخشنا چاہے تو شفاعت بھی ہو ورنہ — دم مارنے کا آگے ترے کسکو ہے یارا
سعدی ہے بدرت بہر دعا دست بر آورد — از فضل تو گذارتہی دست عارا
رحمت ز تو بر روح نبی و ہمہ آلش — خوا ہیم دوا ما گر توئی منعم دارا

## نصیحت نامہ

اے مسلمانو! خدا کے واسطے — سید و شمس الضحیٰ کے واسطے
کفر و شرک و بدعتوں کو چھوڑ دو — مالک ارض و سما کے واسطے
پانچ وقتوں کی نمازیں تم پڑھو — خاص مولا کی رضا کے واسطے
ماہ رمضاں کے رکھو روزے سدا — خالق صبح و مسا کے واسطے
ہو تمہیں گر مال تو دو تم زکوٰۃ — مالک روز جزا کے واسطے
ہو سکے تو حج بھی کر آئیو — دیں یہ سب کیجیو خدا کیو اسطے
مونچھ کا ٹو اور چھوڑو داڑھیاں — سنت خیر الوریٰ کیواسطے
باہمی جھگڑے کو اب تم چھوڑ دو — مصطفےٰ صل علیٰ کے واسطے
عشق بازی و زنا کاری سے تم — باز آؤ مجتبےٰ کیواسطے

۱؎ چکڑالوی کہتا ہے کہ مسواک جیسے امور کے لئے خدا کو کیا ضرورت ہے کہ پیغمبر کی زبانی حکم بھیجتا یہ تو ہندو وغیرہ سب کرتے ہیں یعنی ہم انسے سیکھ سکتے ہیں پیغمبر سے سیکھنا کیا ضرور ۔
۲؎ فبای حدیث بعدہ یؤمنون کا فرا الرسول کہتا ہے کہ یہاں حدیث سے پیغمبر کی حدیث ہی مراد ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ قرآن سارا ہی پیغمبر کی زبان مبارک سے سنا گیا ہے ۔ (منہ)

حیلہ سازی مکر بازی چھوڑ دو — حضرت عبد المجی کے واسطے
غیبت یعنی سود خواری مت کرو — شافع روز جزا کے واسطے
عورتوں کو دین کی تعلیم دو — حضرت خیر النساء کے واسطے
کہہ مسلمانوں سے آخر ای شفیع — مان لو کہنا خدا کے واسطے

(محمد شفیع گیلانوی)

ہر امر کے لئے ایک موقع و محل ہوتا ہے ایک موقع پر بنانا کاریگری

# زمین اور پہاڑوں کی حرکت

تتمہ اہلحدیث یکم شعبان ۱۲ ستمبر جلد ۳

دوسرے موقع پر فنا کرنا قرار دیا جاتا ہے جس کام کے لئے جو شئے مقرر کی جاتی ہے جب وہ کام اس سے زور شور کے ساتھ معمول ہو تا ئید پایا جاتا ہے خواہ وہ کام کسی شئے کا بنانا ہو یا فنا کرنا تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شئے کو بڑی کاریگری سے بنایا ہے جیسا کہ تلوار اور چھری کی کیفیت ہے کیونکہ تلوار دوسری شئے کی فنا کرنے اور کاٹنے کے لئے بنائی جاتی ہے جب اس میں سُرعت و تیزی کے ساتھ قطع برید پائی جاویگی۔ تو کہا جاویگا کہ اسمیں بڑی صنعت کیگئی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ زمین و جبال کے لئے حرکت کا ہونا قرآن سے ثابت ہے یا نہیں اور شریعت مقدسہ اس سے انکار کرتی ہے یا اقرار۔ سو معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن مجید نے نہ کہیں صاف طور پر حرکت زمین کا اقرار فرمایا نہ انکار کیا اور بعض آیات منقولہ بالا سے جو حرکت کی نفی پائی جاتی ہے تو مراد اس سے یہ ہے کہ زمین میں حرکت محسوس نہیں ہوتی۔ اور اس طرح نہیں پائی جاتی کہ مخلوقات کو چلنے پھرنے اور کاروبار کرنے میں اسکا اثر معلوم ہو یعنی متحرک ہونے کی نفی پائی جاتی ہے خود متحرک ہونے کی نفی نہیں معلوم ہوتی۔ واللہ اعلم

آیت کریمہ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا میں جو بعض مفسرین نے مہاد کو گہوارہ کے معنے میں قرار دیا ہے سو اس سے بھی صاف طور پر حرکت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ گہوارہ کو بطور تشبیہ کے بیان کیا گیا ہے۔ اور زمین کو اسکی مثل قرار دیا گیا ہے یعنی جس طرح بچہ کو گہوارہ میں راحت و آسائش ہوتی ہے اسی طرح زمین پر تمام مخلوقات کو ہوتی ہے اور تشبیہ کے لئے یہ ضرور نہیں کہ مشبہ و مشبہ بہ تمام امور میں برابر ہوں علاوہ بریں گہوارہ میں حرکت پائے جانے سے بچوں کو راحت ہوتی ہے۔ اگر زمین میں اسی طرح حرکت پائی جاوے تو راحت نہیں ہو سکتی و نیز آیت مذکورہ میں لفظ مہاد گہوارہ کے لئے متعین نہیں بلکہ دوسرے معنے کا بھی احتمال ہے اذا

## جلسہ مظفر نگر

اس جلسہ کی مختصر کیفیت گزشتہ پرچہ میں دی گئی ہے۔ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب۔ جناب قاری سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی۔ جناب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی۔ جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری۔ جناب مولوی نظام الدین صاحب طوطی ہند مولوی اسرار الحق صاحب دہلوی۔ مولوی ابوالکلام آزاد صاحب دہلوی۔ مولوی فیض الحسن صاحب سکرٹری انجمن اشاعت کنٹھور ضلع میرٹھ۔ جناب ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ۔ نے نہایت مواعظ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ جلسہ بہت بڑی رونق سے ختم ہوا۔ سال ہائے گزشتہ سے دگنی رونق تھی

ایک فتنہ انگیز آریہ نے چند ایک رسائل مطبوعہ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجکر بذریعہ ایک خط کے درخواست کی کہ ان رسالوں میں جو جو اعتراضات اسلام پر کئے گئے ہیں ان کے جوابات آپ پبلک جلسہ میں دیجئے۔ چونکہ جلسہ کا شرع دو سال سے امن وآشتی پر ہے یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قوم وملت کے لوگ برابر شریک جلسہ ہوکر اسلامی تعلیم سنتے رہے۔ دیکھئے مولوی صاحب نے اثناء تقریر میں فرمایا کہ ہم نے تو ملک کی بہبودی کی غرض سے قوم کا مجموعہ بنا دیا ہے مگر فتنہ انگیز طبیعتوں کو چین نہیں۔ لیکن ان مفسدہ پردازوں کی خاطر ہم اپنی روش بدلنا نہیں چاہتے اسلئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر ان صاحب کو جوابات لینے ہوں تو جلسہ کے بعد ڈیرہ پر ملیں اور جوابات لیں۔ جناب مولوی صاحب ممدوح کے اس جواب کو سب لوگوں نے پسند کیا۔ سکرٹری صاحب آریہ سماج نے بھی لکھا کہ یہ شخص ہمارے سماج کا ممبر نہیں اسلئے ہم اس کے افعال کے ذمہ دار نہیں۔

سال گزشتہ کی طرح امسال بھی منشی ... صاحب مختار نے تقریر کی جس میں اذان کے کلمات کی تشریح و تحسین فرمائی۔ منشی صاحب کی تقریر درحقیقت مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا ضمیمہ ہوتی ہے۔

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے اپنی آخری تقریر میں جو خاتمہ کے نام سے موسوم تھی ایک بہت بڑا کام کیا۔ مجمع بھی اسوقت زن ومرد کا اتنا تھا کہ شمار سے باہر۔ تمام میدان نواب صاحبان بھرپور رہا۔ مولوی صاحب ممدوح نے اخلاق کی تقریر کے ضمن میں جھوٹ کی برائی بیان کرتے ہوئے ایسا کچھ سحر کیا کہ سب لوگوں سے بلند آواز میں پختہ اقرار کرایا کہ **ہم کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے** مکرر سکرر حلفیہ عہد لئے جو سب مردوں اور عورتوں نے کئے۔ مولوی صاحب کو جھوٹ سے کچھ ایسی نفرت ہے کہ ہوتا آپ اپنی تقریروں میں اس قسم کے عہد مسلمانوں سے لیا کرتے ہیں۔ دہلی میں لیا۔ گجھرہ میں لیا۔ کھگول ضلع پٹنہ میں لیا۔ لودیانہ میں لیا۔ اور اور جگہ بھی ایسا کیا۔ مولوی صاحب ممدوح کا خیال راسخ ہے کہ مسلمانوں میں جتنی برائیاں ہیں عموماً جھوٹ چھوڑنے سے چھوٹ سکتی ہیں اور جھوٹ کے چھڑانے پر کوئی بڑی لمبی چوڑی تقریروں کی حاجت نہیں۔ بہرحال کچھ ہی ہو جھوٹ سے نفرت دلانے کے لئے مولوی صاحب نے سہل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

جلسہ میں حکیم مظفر حسین صاحب ساکن مظفر نگر نے ایک جہاز کا نقشہ پیش کیا اور ایک نظم بڑی موثر **قومی جہاز** کے نام پڑھی جو درج ذیل ہے۔

رسول ہاشمی نے دل اس کی ناخدائی کی    ابوبکر و عمر عثماں علی نے رہنمائی کی
دیا سر سید الشہداء نے کیسی جاں فدائی کی    ہزار افسوس اس کو سا ہنسے بیوفائی کی
بزرگان سلف نے جسپہ یوں جانیں گنوائی ہوں
ہزاروں آفتیں اسپر بچائے ہاتھوں آئی ہوں

جہاز اسلام یوں ڈوبے سنا میں زنگ لیا ہم    تباہی ہوئی بیڑی پرے ہو افسوس ہمکو غم
کبھی اس درد سے ہوتی نہیں ہے چشم کیوں تم نم    جہاز اسلام کا ہو سرنگوں اڑتا ہوا پرچم
بھنور میں پھنس گیا بیڑہ مسافر سارے سوتے ہیں
جگاتے ہی نہیں اٹھتے ہیں یوں بیڑا ڈبوتے ہیں

رسول اللہ کی روح مقدس تلملاتی ہے    کہ کشتی امت خیر الامم یوں ڈوبی جاتی ہے
گروہ ہمت مسلمانوں اگر کچھ شرم آتی ہے    یہ ہمت کر خیالوں کا خدا وعدہ ابھی ساتھی ہے
کرو ہمت کی باندھو جست سب آپس میں ملجاؤ
تنزل اس کو ہاتھوں ہاتھ لغزش کرکے ملجاؤ

یہ دیکھو تو جہاز امت احمد کا خاکہ ہے    نہیں ہے ناخدا کوئی قضا نے اسکو تاکا ہے
جہالت کے تلاطم نے لیا اب ہر سنا کا ہے    بھنور میں پھنس گیا ہے سامنا موج بلا کا ہے
جہاز امت خیر الامم یوں ڈوب جائے گا
ہمارا آپ کا جیتا کہو پھر کس کام آئے گا

یہ میراث نبی ہے اس کو یوں برباد کرتے ہیں    بزرگان سلف کی روحوں کو ناشاد کرتے ہیں
خدا شاہد خدا شاہد ہے یہ بیداد کرتے ہیں    یہ کیسی سرکشی معبود سے عباد کرتے ہیں
پٹے خود غرضیوں میں اور اسکو یاد اٹھایا ہے
کروڑوں وارثوں نے اس کو لاوارث بنایا ہے

لگا دو دوربیں اور ناک کی جس سے نظر آئے    چڑھا دو بادبان تعلیم کا بیڑہ ابھر آئے
ہماری بھی شب فرقت ختم ہو اور سحر آئے    شجر اسلام کا پھولے پھلے اب بے ثمر آئے

ahmadimuslim.de

بلا تعلیم عقبیٰ اور نہ دنیا میں ٹھکانا ہے
وہاں تو علم ہیں جو ہم اگر کچھ کر دکھانا ہے

جو اتنا سوچئے کر قوم کرتیا۔ اپنی ہو | کہ مذہب بھی ہے قائم نہ دنیا خوار اپنی ہو
ہر ایک تدبیر اور کوشش مدد گار اپنی ہو | ترقی میں مثال برق پھر رفتار اپنی ہو

تو صنعت پر بھی ہو قبضہ تجارت بھی ہماری ہو
یہاں خوش زندگانی ہو وہاں جنت ہماری ہو

صبح اٹھ کر کلام اللہ کی ہر دم تلاوت ہو | تلاوت ہو مگر ایسی کہ ہر آیت میں لذت ہو
عبادت گرچہ ... | حضور قلب ہو اور ساتھ ہی بارادت ہو

بلا ... خیال تو لذت ہو ... سکتی
زبانی ... اور وہ ... میں عبادت ہو نہیں سکتی

نہ ناخواندہ رہے کوئی کہیں لڑکا مسلماں کا | پڑا ہو علم دینداری ہو پتلا نور و ایماں کا
سکھاؤ صنعت و حرفت کہ یہ ہی کام انساں کا | بچے افلاس کی ذلت کہ حیلہ ہو نہ شیطاں کا

کہ ادو دولت داریں ہے یہ آرزو اپنی
گذارو زندگی سکھ چین سے یہ آرزو اپنی

کبھی تو ہم بھی یکتا ئے زمانہ تھے مروت میں | شجاعت اور دلیری میں سخاوت اور ... میں
نہ ہمسر تھا کوئی اپنا سیاست میں تجارت میں | مگر ہمثل ہیں افسوس اب بعض و عداوت میں

جدائی بھائی بھائی میں ہے جھگڑا باپ بیٹوں میں
بچا کوئی نہیں اس سے سبھی ہیں اس لپیٹوں میں

تمہیں کیا باپ دادا گر تجارت میں تھے لاثانی | ہوا کیا گر بزرگوں نے تمہارے کی تھی سلطانی
کیا تم نے بھی کچھ حاصل بتاؤ جو پریشانی | چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

کمر ہمت کی باندھو سنبھل جاؤ تو ہم جانیں
یہ بیڑا ڈوبا جاتا ہے نکالو تو ہم جانیں

ستم ہے مادہ اسلام کا پھر کینہ اور عداوت ہو | عزیزوں سے تو ہو نفرت اور غیروں پہ عنایت ہو
خدا اور اس کے مرسل سے کوئی کہو بغاوت ہو | حماقت ہے سراسر یہ سراسر یہ حماقت ہے

وہ وصف خلق و ہمدردی کبھی سے کھو بیٹھے
ہو ئے ہم خود اس دن سے سلف کا نام کھو بیٹھے

اسی نااتفاقی نے ہی یہ بیڑا ڈبویا ہے | اسی نااتفاقی نے ہی سب کچھ ہم سے کھویا ہے
اسی نااتفاقی سے ہمارا بخت سویا ہے | ہمیشہ اسکے آگے نصرت و اقبال رویا ہے
بگاڑے خانماں صدہا قبیلے اس نے کھو ٹے ہیں

اسی نااتفاقی سے ہزاروں ڈوبے ہیں

ہونا اتفاقی ہے اگر دنیا میں ہے رہنا | بہت سا کہہ چکے باقی نہیں ہے اور کچھ کہنا
نہ ہاتھ گئے ... سے تو ہو گا رنج و دکھ سہنا | کہا تھا کچھ نہیں ہم ہی کسی نے پھر یہ مت کہنا

جو ... کا عالم فدا المحشر میں قاضی ہو
بتاؤ کیا کرینگے ہم جو پیغمبر نہ راضی ہو

اخیر جلسہ میں مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے بایماء انجمن اسلامیہ مظفر نگر
ترغیب بہ حجاج موقوف کرنے پر گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور سب جلسہ سے کرایا۔
اور دو المشر لیٹے بہادر کی خدمت میں تار بھیجنا پاس ہوا۔

(راقم ایک حاضر الوقت مسلمان)

## اڈیٹر وطن پر الحکم کی عنایت

اڈیٹر الحکم قادیاں نے تمام اڈیٹراں کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی ہے جس میں توجہ دلائی ہے کہ اڈیٹر وطن عیسائیوں کی تصنیفات بیچتا ہے جو اسلام کے حق میں زہریلا اثر رکھتی ہیں۔ ہم نے وہ فہرست تو وطن کی نہیں دیکھی لیکن اس رائے میں ہم الحکم سے متفق ہیں کہ اسلام کی مخالف کتابیں بیچنا ایک مذہبی اور قومی جرم ہے۔ خدا فرماتا ہے وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ اڈیٹر الحکم کو تو اب اس طرف خیال ہوا ہم تو اسی وقت سے متنبہ ہیں جب سے وطن نے قادیانی رسالہ ریویو کی اشاعت تو اس خیال سے بند کر دی کہ اس میں قادیانی مشن کی تائید ہوتی ہے لیکن باایں ہمہ پھر اسی کا اشتہار وطن میں چھپتا رہا۔ کیوں؟

اس کا جواب دینا معزز اڈیٹر وطن کا کام ہے۔

## مرزا صاحب قادیانی کی حدیث دانی

سخن دانی عالم بالا معلوم شد

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں مجدد ہوں۔ مہدی ہوں۔ کرشن گوپال ہوں۔ مسیح زمان ہوں۔ کل انبیاء کا خلاصہ ہوں۔ خدا کا بیٹا ہوں۔ وغیرہ ہوں وغیرہ ہوں۔ اس لئے جو معنی قرآن و حدیث کے میں کروں وہی صحیح ہونگے۔ کیونکہ میں عالم بالا سے سیکھا ہوں میرا معلم خود خداوند تعالےٰ ہے غرض آپ کے دعووں کا خلاصہ یہ ہے

چنانکہ منم کہ حسب بشارات آمدم ۔۔۔ عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم (ازالہ)

یہ بھی فرمایا ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔۔۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء)

یہ بھی دُر افشانی کرتے ہیں ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ۔۔۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (تریاق القلوب)

[illegible] جیسا بیان تو [illegible] جناب [illegible] مشتاق ہیں آپ کی حدیث دانی بھی پرانی [illegible] روایت ہے جو موضوع اور غلط ہونے کے علاوہ محمد بن علی راوی کا قول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ

یعنی محمد بن علی کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں وہ کبھی نہیں ہوئیں وہ یہ ہیں کہ پہلی رات میں قمر کو گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کو"

اس روایت کا یہ ترجمہ بالکل لفظی ہے اگر کسی کو اس ترجمہ میں شک ہو تو کسی ہندو یا انگریز عربی دان سے اس کی تصدیق کرلے۔ خیر اس ترجمہ کو ذہن نشین کرکے بتلاویں کہ ایسا واقعہ کبھی ہوا کہ رمضان میں قمر کو پہلی رات میں گرہن ہوا ہو اور سورج کو النصف یعنی چودہ یا پندرہ تاریخوں میں۔ آج سے سو سال پہلے کی جنتریاں اٹھانے کی کوئی حاجت نہیں صرف مرزا صاحب کی زندگی بلکہ دعویٰ مہدویت کا چھبیس برس ہو گذرے ہیں دیکھو کہ کبھی ایسا واقع ہوا ہے ہرگز نہیں مگر شاباش ہے مرزا جی کو [illegible] روایت مذکورہ کے الفاظ صاف آپ کی تکذیب کر رہے ہیں۔ لیکن وہ ہیں کہ اسی روایت کو پیش کئے جاتے ہیں اور جھوٹوں کو کان لپیٹے سے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ کہیں کسی گذشتہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن ہوا جس پر قادیانیوں نے شور برپا کر دیا کہ پیشگوئی کا ظہور ہوگیا۔ زمین و آسمان نے شہادت دے دی حالانکہ رمضان میں اگر وہ دونوں گرہن ہوئے تھے تو اس طرح نہیں ہوئے تھے جس طرح روایت مذکور میں آیا ہے۔ بلکہ یوں ہوئے تھے کہ چاند حسب دستور قدیم تیرہویں تاریخ کو اور سورج اٹھائیسویں تاریخ کو۔ گو یہ سخت حیرانی تھی آسمانی [illegible] مرزا صاحب نے مرزائیوں کی نادانوں کو ایسا فوگر بنا رکھا ہے کہ سمجھتے ہیں اس روایت کو پیش کرکے دیا تو ہم ہوا ور [illegible] آنکھ استاد دوراں گفت جان گیر تو ہم ۔

خیر اس دیرینہ قصہ کو تو ہم یہاں تک چھوڑتے ہیں نہ اس کا پیش کرنا ہمارا اصل مقصود ہے بلکہ ہم ایک نئی نظیر آپ کی حدیث دانی کی پیش کرتے ہیں جس پر بہت سے احکام مرتب ہیں اور جو بقول مرزا صاحب ان میں اور ہم میں حد فاصل ہے آنجناب سے کسی شخص نے سوال کیا ہے جس کا جواب بذریعہ خط کے آپ نے دیا جو بذریعہ الحکم ۲۴ اگست کے شائع ہوا ہے جو یہ ہے :-

## حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخبی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط جو مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا میں نے اس کو سنا ہے مجھ کو تعجب ہے کہ کیونکر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں۔ تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتویٰ دیا کہ یہ شخص اور اس کی جماعت کافر ہیں اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہئے۔ پھر بعد اس کے دو سو مہر تکفیر کی اس فتویٰ پر مولویوں کی لگائی گئیں یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوئی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اس کا فتویٰ پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا۔ ہم نے کوئی کافر نامہ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گذرتا ہو کہ اس کو یوں کافر کہا جاتا ہے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اقرار اشتہار شائع کرے کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں مانتا بلکہ وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا [illegible] مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصول اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ پس جو پنجاب و ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا اور دجال [illegible]

کہا گیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر اس میں چارہ کیا گناہ ہے ان کو پوچھکر دیکھ لیا جاوے خود کہتے ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہوجاتا ہے۔ اور اگر ہم نے اس فتویٰ کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا تو وہ کافر پیش کرنا چاہئے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتویٰ کے مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ پس یہ ہے اصلیت اس خبر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کیلئے مجبور ہیں۔ والسلام نقل دستخط میرزا غلام احمد صاحب خاکسار میرزا غلام احمد

خط مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے مخالفوں کو اسلئے کافر کہتے اور جانتے ہیں کہ ان کے مخالفوں نے ان کو کافر کہا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے گو حدیث کا ذکر نہیں کیا مگر دراصل یہ معنی اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں ارشاد ہے

لا یرمی رجل رجلا بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک یعنی جو آدمی کسی آدمی کو کفر کی طرف نسبت کرے اگر وہ درحقیقت ایسا نہیں ہے تو وہ کلمہ کفر کہنے والے پر آتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو محض عناد سے کافر کہے تو اس کا یہ حکم ہے نہ اس شخص کا یہ حکم ہے جو کسی دلیل شرعی سے کسی کی تکفیر کرے خواہ واقع میں وہ دلیل شرعی غلط ہو بلکہ عند اللہ وہ شخص نہ صرف مومن بلکہ کامل مومن ہو تو بھی ایسے شخص کو کافر کہنے والا خود کافر نہ ہوگا۔

ہم نے اس حدیث کے معنی میں یہ قید لگائی ہے کہ عناد اور محض حسد سے کسی کو کافر کہنے والے کے حق میں یہ حکم ہے اس کا ثبوت دینا ہمارا فرض ہے۔ پس سنئے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری جہاد کی خبر مشرکین مکہ کو کرنی چاہی تھی ایک عورت کے ذریعہ سے خط بھیج بھی دیا جو بذریعہ الہام آنحضرت نے پکڑوا لیا۔ مجلس میں وہ خط پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ دعنی اضرب عنق ہذا المنافق فانہ خان اللہ ورسولہ۔ یا حضرت مجھے اجازت ہو کہ میں اس منافق (حاطب) کی گردن اتار دوں کیونکہ اس نے اللہ اور رسول کی خیانت کی ہے کہ ایک راز نبوی کو جسے حضور چھپاتے تھے مشرکین تک پہونچانا چاہا۔ حضور نے فرمایا کیوں حاطب یہ کیا ہے حاطب نے عرض کیا حضور [illegible] چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ خدا نے جو آپ سے فتح کا وعدہ کیا ہے ضرور سچا ہوگا۔ میری خبر رسانی [illegible] احسان کے عوض میری اولاد کو نہ ستائیں گے۔ یہ سنکر حضور نبوی نے فرمایا۔ دعنہ

فانہ بدری قد اطلع اللہ علیہم فقال اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم یعنی اے عمر اسے کچھ نہ کہو یہ بدر کی جنگ میں شریک تھا۔ خدا نے اہل بدر کو بخشا ہوا ہے۔ اب اس شہادت نبوی سے صاف ثابت ہے کہ حاطب بن بلتعہ نہ صرف معمولی مسلمان ہیں بلکہ مغفور لہ مسلمان ہیں۔ لیکن حضرت عمر ان پر فتوے کفر لگا چکے ہیں۔ کیونکہ زمانہ نبوت میں منافق کافر ہی ہوا کرتے تھے جن کی بابت نص قطعی ہے وما ہم بمؤمنین یعنی منافق ایماندار نہیں ہے تو کیا اس فتویٰ سے حضرت عمر خود کافر ہو گئے۔ جناب کرشن قادیانی کے فتوے کے مطابق تو حضرت عمر کو تجدید اسلام کرنی چاہئے تھی۔ حالانکہ نہ حضور نبوی نے حاطب کو کافر کہا نہ حضرت عمر کو۔ تو اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیوں حضرت عمر ایک مومن متقی۔ صحابی مغفور لہ کو کافر کہنے سے کافر نہ ہوئے۔ جواب یہ ہے کہ حضرت عمر اس فتویٰ کی وجہ شرعی خود بتلاتے ہیں کہ فانہ خان اللہ ورسولہ یعنی یہ شخص اللہ اور رسول کا خائن ہے مگر یہ وجہ حضرت عمر کی حضور نبوی میں منظور نہ ہوئی تو ثابت ہوا کہ کسی شخص پر دلیل شرعی کی آڑ میں محض نیک نیتی سے فتوے کفر لگانیوالا خود کافر نہیں ہوتا۔ جب تک محض حسد اور عناد قلبی سے نہ کہے۔

دوسری مثال لیجئے۔ بے نماز کے کفر میں علماء اسلام کا اختلاف ہے۔ جماعت کثیرہ صحابہ و تابعین۔ بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین بے نماز کو کافر کہتے ہیں۔ ادھر ایک جماعت علماء کی ایسی بھی ہے جو اس کو کافر نہیں جانتی بلکہ مومن سمجھتی ہے لیکن باوجود اس کے جو علماء کافر نہیں کہتے وہ کہنے والوں کو بھی کافر نہیں جانتے ورنہ لازم آئیگا کہ امام شافعی جناب شیخ عبدالقادر جیلانی جیسے بزرگوار بھی جو بے نماز کو کافر کہتے ہیں بانہ کہنے والوں کے نزدیک کافر ہوں کیونکہ یہ لوگ ایک ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو پچھلے گروہ کے نزدیک مسلمان ہے۔ حالانکہ پچھلے گروہ کے نزدیک جیسا بے نماز کافر نہیں اس کو کافر کہنے والا بھی کافر نہیں۔ لیکن اس نے مہدی کی حدیث دانی پر جناب کے لازم آیا ہے کہ یہ بزرگوار کافر ہوں (معاذ اللہ)

پس نتیجہ نکلا کہ جن لوگوں نے کرشن جی پر کفر کا فتویٰ دیا ہے چونکہ وہ دلیل شرعی کی آڑ میں دیا ہے اگر وہ دلیل شرعی کرشن جی اور ان کے چیلوں کی نظر میں ضعیف ہو۔ یا درست بھی ہرگز نہیں تاہم وہ کافر نہیں ہو سکتے۔

کیا کرشن جی یا ان کا کوئی چیلہ ہماری اس تقریر کا معقول جواب [illegible] پیش کر سکتا دے سکتا ہے؟ سنو

مرزا ئیوا مجدد۔ مہدی اور مسیح بننے کیلئے اتنا ہی علم کافی ہے پاس ہو زیادہ کی بھی ضرورت [illegible]

پہنچ تو سہی یہ مان لیا ہم نے کہ بیٹھے ہو سوا ہو جب جانیں کہ دید دل عاشق کی دوا ہو

# فتاوے

س نمبر ۳۶۳ - حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ جنازہ کی نماز میں تین صف ہونا چاہئے آیا یہ مع امام یا بغیر امام تین صف جواب مرحمت ہو۔

اگر کوئی شخص تین صف سے زیادہ کر کے نماز پڑھائے وہ خلاف سنت کیا یا نہیں مثلاً جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ کسی شخص کا جنازہ آگیا اب مسجد میں تین صف سے زیادہ آدمی ہیں اگر تین صف کیا جائے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ اسوقت حضور امام صاحب تین صف کا کچھ خیال نہ کر کے نماز پڑھاتے ہیں اس صورت میں وہ گنہگار ہوگا یا خلاف سنت پر محمول کیا جائیگا۔

س نمبر ۳۶۴ - زید نے عمر کو ایک بیگہ زمین اس شرط پر دیا کہ میں ہر سال تم سے اس ایک بیگہ زمین سے چار من غلہ گندم لونگا۔ عمر راضی ہو کر اس زمین کو لیا۔ اب اس گاؤں کا ایک عالم نے زید کو منع کرتا ہے کہ اس شرط پر دینا شریعت محمدی میں جائز نہیں۔ زید جواب دیتا ہے کہ مولوی صاحب جو لوگ کہ خزانہ مقرر کر کے زمین لیتا ہے مثلاً میں نے ایک بیگہ زمین ایک شخص کو دو روپیہ خزانہ مقرر کر کے دیا۔ تو یہ بھی ناجائز ہوگا کیونکہ یہ بھی مقرر ہوا اور وہ بھی مقرر ہو کر لینا عالم صاحب نے بہت کچھ زید کو سمجھایا مگر وہ نہیں مانتے ہیں۔ اب کون صورت جائز اور کون ناجائز قرآن و حدیث سے جواب عنایت ہو۔

س نمبر ۳۶۵ - موسیٰ نے خالد کو ایک گائے اور ایک بکری پالنے کو اس شرط پر دیا کہ گائے کا جو پہلا بچہ پیدا ہوگا وہ تمہارا ہے مگر اس کی دودھ نصف تمہارا اور نصف ہمارا یعنی اگر گائے کا دو سیر دودھ ہوگا تو ایک سیر تمہارا اور ایک سیر ہمارا مگر گائے تم کو پالنی ہوگا۔ جب دوسرا بچہ پیدا ہوگا تو اس بچہ کا نصف تمہارا اور نصف ہمارا۔ اور جو بکری دیتا ہوں اس بکری کو تم اچھا طور پر پالو۔ جب یہ بچہ دیگی تو بچہ کا آدھا تمہارا اور آدھا ہمارا یعنی اگر دو بچہ ہو تو ایک تمہارا اور ایک ہمارا اگر ایک ہو تو بھی نصف تمہارا نصف ہمارا۔ دودھ بچہ کھائیگا۔ آیا یہ صورت پر گائے بکری پالنے کو دینا جائز ہے یا حرام ہے۔

س نمبر ۳۶۶ - نام کا اول محمد لفظ لکھنا یعنی محمد سلیمان یا اور کوئی نام کا اول لفظ محمد لکھنا درست ہے یا نہیں اگر درست ہے تو کیا دلیل ہے۔

س نمبر ۳۶۷ - قادر حسین نام رکھنا بہتر ہے یا عبدالقادر۔ اگر قادر رکھا جاوے تو کیا خرابی ہے کیونکہ قادر اس کو پسند ہے عبدالقادر رکھنے میں شرم معلوم ہوتا ہے [illegible]

ج نمبر ۳۶۳ - حدیث میں یہ نہیں آیا کہ نماز جنازہ کی تین صف ہونی چاہئے۔ بلکہ یہ آیا ہے کہ جس میت پر تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کی بخشش ہوگی مطلب اس کا یہ ہے کہ تین صف جتنے آدمی جنازہ پڑھیں جن کی تعداد ایک دوسری حدیث میں چالیس تک آئی ہے۔ غرض اس سے یہ ہے کہ اتنی کثیر جماعت مسلمانوں کی خواہ حسب مقام ان کی ایک ہی صف ہو یا کئی ایک ہوں۔ البتہ بعض راوی حدیث کے ایسا کرتے تھے کہ آدمی کم ہوتے تو تین صفیں کر لیتے۔ غرض تینوں صفوں کے بیان سے کثرت مراد ہے پس اگر تین سے زیادہ ہوں تو بطریق اولیٰ بہت بہتر ہے۔

ج نمبر ۳۶۴ - یہ صورت جائز نہیں۔ حدیثوں میں منع آیا ہے۔ اس میں کسی ایک جانب کا نقصان یقینی ہے۔ اگر زیادہ ہوا تو مالک کا اگر کم ہوا تو مزارع کا اس لئے ایسا کرنے سے منع ہے لیکن بٹائی کرنے کی اجازت ہے یعنی یہ کہے کہ پیداوار میں سے نصف ربع یا ثلث جو کچھ ہو لونگا تو یہ جائز ہے۔

ج نمبر ۳۶۵ - صورت مرقومہ جائز ہے۔ مخالفت کی کوئی دلیل معلوم نہیں نہ اس میں کوئی فریب ہے نہ آئندہ کو نزاع کا خطرہ۔

ج نمبر ۳۶۶ - محمد کا لفظ بڑھانا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بعض بچوں کا نام محمد۔ احمد۔ رکھا تھا۔ پس اگر کسی کے والدین یہ نام نہ رکھیں تو بنیت محبت وہ خود بڑھالے تو جائز ہے۔

ج نمبر ۳۶۷ - قادر حسین ایک مہمل اور غلط نام ہے اگر اضافت مراد ہو یعنی حسین کا قادر تو بھی غلط ہے اور اگر صفت موصوف ہو تو بھی غلط کیونکہ معنی یہ ہونگے کہ یہ شخص حسین قدرت والا ہے بہرحال ایک فضول اور مہمل نام ہے۔ عبدالقادر نہایت موزون ہے۔ کیا قادر کا بندہ کہلانے سے بھی شرم ہے! خدا فرماتا ہے لن یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ۔ یعنی حضرت مسیح اور بڑے بڑے مقرب فرشتوں کو بھی خدا کا بندہ کہلانے سے عار نہیں۔

س نمبر ۳۶۸ - عورت کے لئے حالت سفر اور قیام فی السفر دونوں میں محرم کا ساتھ ہونا شرط ہے یا اول میں اور ثانی میں نہیں۔ مثلاً ہندہ اپنے زوج زید کے ساتھ مکہ معظمہ گئی۔ زید نے ہندہ کو غیر محرم ملازم کی زیر نگرانی رکھکر خود زید مدینہ طیبہ چلا گیا تو یا اسطرح زید کا ہندہ کو بلا محرم کے چھوڑ جانا اور ہندہ کا بلا محرم رہنا جائز ہے یا نہ۔

س نمبر ۳۶۹ - آپ اہلحدیث ہیں کوئی ایسا واقعہ آپ پیش کر سکتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ ازواج مطہرات میں سے کوئی زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ahmadimuslim.de

کی کسی سفر میں ہمراہ تھیں۔ ان کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اثنا سفر کے کسی مقام پر چھوڑ کر کسی طرف آپ منزل سفر میں تشریف لے گئے تھے۔

س نمبر ۳۷۰ - صفحہ ۲۲ جلد ۳ عینی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ قال قلت روی عن عائشۃ انہا کانت لا تسافر الا بغیر محرم الخ۔ قلت کان الناس لعائشۃ محرم لانہا ام المومنین فمع ایہم سافرت فقد سافرت بمحرم الخ - عبد اللہ بن ام مکتوم نابینا سے آپ نے پردہ ہونے کو اپنے ازواج کو کیوں فرمایا۔ بینوا توجروا

س نمبر ۳۷۱ - اعلام الموقعین صفحہ ۳۳۹ جلد ۱ میں ہے ثم قال لابی حنیفۃ رحمہ اللہ اخبرنی عن کلمۃ اولہا شرک و آخرہا ایمان فقال لا ادری قال جعفر ہی لا الہ الا اللہ فلو قال لا الہ ثم امسک کان شرکا فہذہ کلمۃ اولہا شرک و آخرہا ایمان - صرف لا الہ کفر ہے نہ شرک - امام جعفر صاحب نے شرک کس اعتبار سے کہا - (ایک مختصر بیاز مونگہ)

ج نمبر ۳۶۸ - عورت کے ہر سفر میں اتنا فرض محرم کا ہونا ضروری ہے حدیث میں ایسا ہی آیا ہے - ملازم غیر محرم کے ساتھ بھیجنا جائز نہیں۔ حدیث میں آیا ہے۔ جہاں غیر محرم مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا ہو تو تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔

ج نمبر ۳۶۹ - ایام حج میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے منا سے مکہ کی طرف بھیجدیا تھا۔

ج نمبر ۳۷۰ - عینی کی عبارت مذکورہ مصنف کی اپنی دلیل ہے ورنہ ام المومنین عائشہ صدیقہ کے لئے باقی امت کے افراد محرم کا حکم نہ رکھتے تھے قرآن مجید میں جو ازواج مطہرات کو امہات المومنین کہا گیا ہے وہ تعظیم و تکریم اور حرمت نکاح کے لحاظ سے ہے نہ کہ عدم پردہ کی وجہ سے۔ حدیث میں آیا ہے عائشہ صدیقہ کا رضاعی چچا عائشہ کو ملنے آیا۔ حضرت عائشہ نے اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں اندر نہ آنے دونگی۔ جب آنحضرت سے پوچھا اور آنحضرت نے فرمایا کہ وہ تیرا چچا ہے تب اجازت دی۔ اگر امت کے افراد ازواج مطہرات کے محرم ہوتے تو عائشہ صدیقہ اس قدر اپنے رضاعی چچا سے بھی تنگی کیوں کرتیں۔ پس عبد اللہ ابن ام مکتوب سے پردہ کرنے کا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۳۷۱ - کبھی کبھی مجاز کے طور پر کفر کی جگہ شرک اور شرک کی جگہ کفر کا لفظ اطلاق ہو جایا کرتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں میں ایک وصف عام مشترک ہے یعنی عدم نجات۔ چنانچہ قرآن مجید میں یکفرون بالرحمن وغیرہ آیا ہے حالانکہ وہ کفر بالرحمن نہ کرتے تھے بلکہ شرک بالرحمن کے مرتکب تھے۔ پس حضرت جعفر صادق نے جو کلمہ طیبہ کے اول کو شرک کہا وہ مجازاً کہا۔

س نمبر ۳۷۲ - ایک عورت کا جوان لڑکا فوت ہو گیا ہے اور وہ گاہے گاہے قبرستان میں جاتی ہے آیا جائز ہے۔ ایک مولوی کہتا ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی کوئی ممانعت نہیں۔ جواب قرآن و حدیث سے عنایت ہو۔

س نمبر ۳۷۳ - آج کل گرمی کی شدت سے ہمارے گاؤں کے لوگ جمعہ نماز مسجد سے باہر جا کر پڑھتے ہیں درختوں کے نیچے۔ جناب مولوی محی الدین صاحب صوفی لکھوی مرحوم بھی جب گرمی کے دنوں میں تشریف لاتے تھے تو نماز جمعہ درختوں کے سایہ میں پڑھتے تھے۔ اب ایک حافظ منع کرتا ہے جواب عنایت ہو (راقم حکیم علی محمد خاں موضع جھگیاں غلام ڈاکخانہ انباری)

ج نمبر ۳۷۲ - حضرت عائشہ صدیقہ اپنے بھائی کی قبر پر گئی تھیں اور یہ عذر کیا تھا کہ اگر میں مرنے کے وقت حاضر ہوتی تو یہاں نہ آتی۔ اس روایت کے اعتبار سے بعض علما و صحابہ عورت کو اپنے قریبیوں کی قبروں پر جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن جمہور علما منع کرتے ہیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے لعن اللہ زوارات القبور (خدا قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت کرے)

ج نمبر ۳۷۳ - گرمی کی وجہ سے مسجد کو چھوڑ کر درختوں کے سایہ میں نماز پڑھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نہیں بلکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یشکنا - یعنی ہم نے حضور نبوی میں گرمی کی شکایت کی تو حضور نے اس شکایت کا ازالہ نہ فرمایا یعنی اسی جگہ نماز پڑھتے رہے۔ مسجد ہی میں پنکھوں وغیرہ کا انتظام ہو جائے تو بہتر ہے۔

---

**تقابل ثلاثہ** - توریت، انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ کر کے قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت عہ

**تفسیر ثنائی ہر چہار جلد** - یہ تفسیر اپنے طرز میں بے نظیر ہے۔ ساتھ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے معقول اور دندان شکن جواب دئے گئے ہیں۔ غرض کہ قابل دید تفسیر ہے قیمت مع محصولڈاک ہے

**تغلیب الاسلام ہر چہار جلد** - وہر میپال آریہ کے تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب ہے۔ قیمت عہ

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مولوی** ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ۱۱۔ اکتوبر کو بغرض شرکت جلسہ ہردوئی و بدایوں وغیرہ تشریف لے گئے ہیں جہاں سے ۲۰۔ اکتوبر تک واپس آئیں گے (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

**جناب** مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ایک لڑکا عبدالشکور نام خودکشی کر کے مر گیا ہے ۲۸۔ اکتوبر کو بھاگ گیا ہے۔ اس لڑکے کی آوارگی سے مولوی صاحب ممدوح کو بہت تکلیف پہونچی ہے۔ ناظرین انکی اصلاح کے لئے دعا کریں۔ قادیانی تعلیے سے اگر کوئی الہام نکلے تو وہ ذرہ اپنے لڑکوں کی کیفیت دیکھیں کہ کیوں کر فتنہ چھپانے انکو اپنی اولاد کی فہرست ہی سے نکال رکھا ہے۔ سچ ہے ؎

پسر نوح بابداں بنشست ✦ خاندان نبوتش گم شد

**امرتسر** کی اسلامیہ ڈیبیٹنگ کلب کا سالانہ جلسہ ۶۔ ۷ اکتوبر کو بخیر وخوبی ہوا۔ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کی تقریر متعلق توحید نہایت دلخوش کن تھی۔ ہر دو صاحب پر آیات قرآنی کا دریا امڈا چلا آتا تھا۔ آریوں سے مباحثہ بھی تھا۔ بابو عبدالعزیز صاحب (جگد ہا پرشاد) بھی شریک جلسہ تھے۔ آپ کی تقریرات بھی بڑی موثر تھیں۔ اور علماء شہر بھی شریک جلسہ تھے۔ اس جلسہ میں عجیب اتحاد اسلامی کا ثبوت ملتا تھا۔ کہ دونوں گروہ (اہلحدیث اور حنفی) جو اس سے پہلے چند روز برسر پیکار رہتے اس جلسہ میں شیر و شکر معلوم ہوتے تھے۔

**بابو عظمت علی** صاحب لودھانوی ہیڈ کلرک دفتر نہر امرتسر نہایت ہی متواضع متورع اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے۔ اس ہفتہ ناگہان فوت ہو گئے آپ کے بھائی بابو برکت علی صاحب پنشنر ناظرین سے دعا خیر اور جنازہ غائب کی بذریعہ درخواست کرتے ہیں۔ اللہم اغفرہ وارحمہ

**امرتسر** میں بھی شہر اور اضلاع کے بخار کی کثرت ہے مگر شبہات نزلی پر نہیں۔

**شحنہ ہند میرٹھ** کے قابل ایڈیٹر مولوی احمد حسن صاحب شوکت نے انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ پر تقلید شخصی کا خوب ثبوت دیا اور آمین بالجہر کو بڑا بلا بتلایا (اس انقلاب کی بھی کوئی وجہ ہوگی مناسب ہے کہ وہ خود ہی بتلا دیں)

**مسلمانوں** کے ایڈریس کا جواب حضور وائسرائے نے تسلی بخش دیا۔ اب عمل کا انتظار ہے۔

برما میں بھی پنجاب کی طرح انتقال اراضی کا عنقریب ایک قانون جاری کر دیا جائیگا اس قانون کے مسودہ پر گورنمنٹ آف انڈیا آجکل غور کر رہی ہے تجارات زمین اس کثرت سے برما میں ہو رہی ہیں کہ ایسے قانون کے وہاں جاری کرنے کی نہایت سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

**دہلی** کے سٹیشن میں ۲۷ ہزار روپیہ کے خرچ سے ایسا برقی آلہ لگایا جائیگا کہ جب اس میں پارسلیں اور اسباب رکھ دیا تو پھر پارسل کے دفتر سے جب پلیٹ فارم پر چلا اسی برقی چرخی کے ذریعہ سے وہ سب اسباب وغیرہ اوپر اٹھکر پہونچ جایا کریگا۔

**قاہرہ** سے تار آیا ہے کہ ترکی اور مصری کمشنروں نے سرحدی معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔

اس عہدنامہ کی رو سے سرحدی لائن رافع سے سیدھی ایک مقام تک جاتی ہے جو مقام عقبہ سے تین میل جانب مغرب واقع ہے۔ اس حدبندی کے مطابق ترکی گورنمنٹ کو عقبہ کے نزدیک تھوڑا سا مصری علاقہ دیدیا گیا۔ (چلو فیصلہ ہوا سلطان کا حلم بھی عجیب کارگر ہے)

**عشق آباد** میں روسی انقلاب پسندوں نے کورٹ مارشل کے پریذیڈنٹ اور ایک جنرل اور ایک افسر فوج کو قتل کر ڈالا۔

**امیر صاحب** کابل کا ارادہ ہندوستان کی سیر و سیاحت پورے طور سے کرنیکا معلوم ہوتا ہے وہ دو مہینے تک ہندوستان میں رہیں گے اور وسیع پیمانہ پر ہندوستان کا دورہ کریں گے۔

**امیر صاحب** انشاء اللہ دہلی میں چھ روز ٹھہریں گے اور شاید دہلی ہی میں عید الضحیٰ کا دوگانہ نماز ادا کریں گے۔

**امیر صاحب** کابل کی سیاحت آگرہ کے دوران میں لارڈ کچنر کمانڈر انچیف افواج ہند معہ آرمی اسٹاف کے آگرہ میں کیمپ میں مقیم رہیں گے۔

ایشیا کے دفتر نقل نویسی کا منصرم خیانت مجرمانہ کے جرم میں ماخوذ ہو۔ ملزم پرانی مثلوں کے ٹکٹ نئی نقلوں پر لگا کر نئی ٹکٹوں کے دام ہضم کیا کرتا تھا اور یہ کاروائی بہت عرصہ تک جاری رہی۔

لاہور کے اسلامیہ کالج کے طلبا نے اپنی تعطیلات گرما کے درمیان ... روپیہ کالج کی امداد کے مختلف مقامات سے جمع کر لیا ہے۔ (شاباش)

پنجاب کا ایکٹ انتقال اراضی اب زیر ترمیم ہے۔

ﺣﮯ بیمار ہو جانے کی باعث رک گئے

ahmadimuslim.de

# تیر بہدف دوائیں

**برقی سٹ** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کا استعمال صرف بارہ گھنٹے میں نامردی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلائی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیواسطے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرضیکہ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ... معہ محصولڈاک

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مسہی ہیں جو کہ فولاد چاندی اور سونا وغیرہ بیش قیمت دواؤں خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان یا ... میں مبتلا ہو کر پاگل اور ... کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کو شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ... معہ محصولڈاک

**سومیائی** ابتدائی سل - دق - دمہ - ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری - درد کمر وغیرہ کے رفع کرنے کو اکسیر ... ہر روز دو چار رتی کھا لینے سے درد دور ہوجاتا ہے ... دماغی طاقت بحال ہوجاتی ہے ... بوڑھے ... نوجوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت ... فی چھٹانک معہ محصول

**معجون مقوی دماغ** جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو گیا ہو نزلہ گرتا ہو ... ہو گئے ہوں اور ضعف باصرہ کی شکایت ہو وہ اس کا استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہوجائیں گی - قیمت فی ڈبیہ ... معہ محصولڈاک - (اخبار کی گولیاں ... فی شیشی)

**ممسک جریان** اس دوائی کے استعمال سے جریان بالکل ہی دور ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی ... معہ محصولڈاک (لیو ... کی گولیاں ... فی شیشی معہ محصولڈاک)

علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات مفصل حال منگوا کر دیکھئے۔

کشتہ چاندی ... فی تولہ - کشتہ سونا ... روپیہ فی تولہ
کشتہ فولاد ... فی تولہ - کشتہ قلعی ... فی تولہ - وغیرہ وغیرہ

**خداوند کی ماں** امہات المومنین الناس کی جواب - ایک نہایت ... نہایت محققانہ ہے ... قیمت ... معہ محصول

المشتہر
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لونگی سادہ ... سے ... تک فی عدد | کلاہ سادہ ... سے ... تک فی عدد |
| ” زری ... سے ... ” ” | ” زریں ... ” ... ” ” |
| ” اوڑھنی کی ... ” ... ” ” | رومال ریشمی ... ” ... ” ” |
| آزاربند سوتی ... ” ... ” ” | کمبل دیسی ... ” ... ” ” |
| ” ریشمی ... ” ... ” ” | ” فوجی ... ” ... ” ” |
| تہبان گبرون بایک ... ” ... ” | لوئی سفید ... ” ... ” ” |
| بوٹا ساخت لودہانہ ... ” ... ” ” | لوئی رنگین کمال ... اگز عرض ... ” ” |
| ” زریں ہوشیارپوری ... ” ... ” | پٹی دیسی اونی ... ” ... فی جوڑہ |
| جراب دوستانہ اونی ... ” ... ” | پشمینہ ... گز ... ” ... گز تک |
| ” ” سوتی ... ” ... فی درجن | ” ... ” ... ” ” |
| فوجی زین خاکی رنگ پختہ ... گز ... ” ... گز تک | چادر پشمینہ ... ” ... ” تک |
| صافہ لشری اور ... ” ... ” | بنیان و پاجامہ اونی ... ” ... ” |
| ” خاکی ... ” ... ” | ” ” سوتی ... ” ... ” |
| رنگین لوئی ... گز طول ... گز عرض ... | چوتہی دوتہی ... ” ... ” ” |
| ... پلنگ ... ” ... تک | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے |

## باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب - لنگیاں - کمربند - میڈل زین - بٹن - جہالر سوتی و زریں ابریج اونی سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا - ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔

نوٹ :- سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی جنرل و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. No. 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

مقام اشاعت امرتسر پنجاب

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " سے
رؤسا و جاگیرداروں " " للعہ
عام خریداروں " " ۲ للعہ
" چھ ماہ کے لئے عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہوا کرے

**اغراض و مقاصد**

۱۔ دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام
کی اعلیٰ [illegible] اشاعت کرنا
[illegible] اور اہلحدیث کی
[illegible] خدمت کرنا۔
[illegible] مسلمانوں کے تعلقات
[illegible] نا۔
[illegible] ابط
[illegible] کی جاسکتے
[illegible] ہو نگے۔
۵۔ نامہ نگاروں کی تحریریں اور مضامین
بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

| نمبر ۵ | مورخہ ۹ و ۲ شعبان المعظم ۱۳۲۴ سنہ ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ عیسوی | جلد ۳ |
|---|---|---|

# ویدوں کی ابتدا

ناظرین اس بحث کو مدت سے ملاحظہ کرتے آئے ہیں آج سے پہلے اہلحدیث مورخہ ۲۲-۲۱ - اگست میں یہ بحث درج ہوچکی ہے پس ان پرچوں کو ملا کر اس کو پڑھیں۔ - اڈیٹر

## اسلامی سوال کا جواب

مولوی صاحب کی تحریر مطبوعہ ۲۲-جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں کہیں تو عاشقوں اور عشق بازوں کے دل سوز اشعار ہیں۔ کہیں سوامی دیانند اور راقم مضمون پر بیجا حملے۔ اور کہیں بے نماز اور نمازی وغیرہ کے قصے۔ عشق بازی کا جواب ہمارے پاس کچھ نہیں کیونکہ اس بارے میں ہمیں مولوی صاحب کی رقابت منظور نہیں ہے۔ سوامی دیانند پر حملہ ناروا ہے کیونکہ جو شخص علم الہی سے منکر ہو اس کو ہر مذہب وملت میں دہریہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ چونکہ وید علم الہی ہے۔ اس لئے اس کے منکر کو دہریہ کہنا جائز و مباح ہے۔ راقم کے بارے میں جو درافشانی ہوئی ہے اس کا جواب صرف یہ ہے کہ ہر چہ از دوست برسد نیکوست

بے نماز سے جب پوچھا گیا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے [illegible] کو چاہئے تھا کہ دعوت اور ننگ کا ذکر کرنے کی بجائے سیدھا یوں جواب دیتا کہ چہ سود از حرکت بیجا کہ نشستی و برخیزی۔ اسطرح وہ فروعات سے بھی بچ جاتا اور جواب بھی معقول تھا۔ مگر بے نماز بھی شاید مولوی صاحب کے قریب میں رہتا ہوگا۔ جو فروعات میں جانے سے باز نہ رہ سکا۔ باقی رہا لفظ "صاحب" کا قصہ۔ اگر معاملہ وہی تھا جو مولوی صاحب نے اب بیان کیا ہے تو اس کو وہ اپیشتر بیان کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ مگر یہ تو صریح اختراع معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر مولوی صاحب اپنے دستخط خاص طریق پر کیا کرتے ہیں تو باقی مراسلوں میں کاتب نے لفظ "ثناءاللہ" کو کیونکر درست پڑھ لیا کیوں نہ اس نے ہر مراسلہ میں "ثناءاللہ" کو "صاحب" سمجھ لیا۔ اور پھر پہلا اسی مراسلہ میں لفظ "سیوکالڈ" کو "یوقلڈ" لکھا جانے کی کیا وجہ ہوئی؟ کیا یہ بھی کاتب کی ہی غلطی تھی یا مولوی صاحب کو سہو ہو گئی تھی۔ مگر خیر اس جھگڑے کو دفع کرنا ہی بہتر ہے۔ مضمون چاہے مولوی صاحب لکھیں یا ان کے شاگرد رشید ہمیں تو جواب دینے سے غرض ہے اور ہم نے مضمون زیر بحث کو بھی بحث سے خارج نہیں کیا۔ بلکہ اس کا بھی مناسب جواب دیدیا۔

ahmadimuslim.org

اس کے بعد مولوی صاحب نے راقم کو ایک بڑا لمبا چوڑا سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا ہے۔ سرٹیفکیٹ مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں اس طرح لکھا ہے "وہ آپ خود علم منطق سے ایسے دور ہیں جیسے آفتاب زمین سے"۔ مولوی صاحب میں اس سرٹیفکیٹ کو شکریہ کے ساتھ واپس کرتا ہوں کیونکہ مجھ کو کوئی نیا سرٹیفکیٹ درکار نہیں یونیورسٹی پنجاب کی عطا کردہ ڈگری ہی میری کو کافی ہے۔ ایسا اعلیٰ سرٹیفکیٹ تو آپ کی شان بے پایاں کے ہی لائق ہے اس لئے اس کو سنبھال کر رکھئے تاکہ آڑے وقت پر کام آئے جناب مولوی صاحب جس بات کو آپ نے غلط قرار دیا ہے وہی تو آپ کے فلسفہ دانی کے بھید کو طشت از بام کرتی ہے۔ میری تحریر میں "اصول" اور "نتائج عامہ" کو مترادف لکھا جانے پر جو آپ فرماتے ہیں کہ ان میں تو اصل اور فرع کی نسبت ہے۔ یہی تو آپ کی لاعلمی کا ثبوت ہے۔ حضرت! اصول کو اکثر اوقات نتائج عامہ بھی پکارا جاتا ہے بہت سے اصول خاص مثالوں کے ذریعہ نتائج نکال کر قائم کئے جاتے ہیں اور اس قسم کی بہت سی مثالوں سے جو عام نتیجہ نکالا جاتا ہے اسی کا نام اصل ہوتا ہے۔ مہربانی کرکے آپ فلسفہ کی کبھی کا مطالعہ فرمائیں اور امید واثق ہے کہ پھر آپ کو اصول اور نتائج عامہ کے مترادف ہونے میں شک و شبہ نہ رہیگا۔ ہاں اس کے بعد بھی اگر یہ معاملہ آپ کی سمجھ میں نہ آیا تو مثالوں کے ذریعہ بھی واضح کر دونگا۔ مگر مولوی صاحب سچ کہئے کہ اب آپ کو منطق میں مجھ سے ہم آہنگی کرنے کا شوق کیونکر گدگدایا؟ یہ میری تحریر جس کو آپ نے بنائے ثبوت منطق دانی خود بنایا ہے ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں شائع ہوئی تھی اور آج تک آپ کو اس کی بنا پر اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کی تو تین ماہ سے زیادہ عرصہ کی مہلت تھی مگر جب میں نے اس کو آپ کے اس دعوی کی تردید میں پیش کیا۔ کہ ایک بحث کے دوران میں دوسری بحث کو چھیڑنے کا ملزم آپ کو خاص طور پر گھبرا گیا ہے" اور اس بارے میں آپ کے پاس کوئی جواب نہ رہا۔ تو آپ نے نیا رنگ بدلا اور میرے الفاظ پر ہی نکتہ چینی شروع کر دی۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آپ ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے باقاعدہ بحث کرنا سیکھیں۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب آپ نے اس سودے میں بھی گھاٹا کھایا کیونکہ بمصداق "چوبے گئے تھے چھبے ہونے کو دوبے ہو کر آئے"۔ نکلے تو تھے آپ اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کے لئے مگر الٹے منطق سے بے بہرہ ثابت ہوگئے

یہ تو ہوا آپ کی ضمنی باتوں کا جواب۔ اب میں اصل سوالات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

**سوال اول** کا جواب اصل میں ہوا تو الیا۔ اب صرف رشیوں کی سوانح عمری کے بارے میں مولوی صاحب کی تسلی کرنی باقی ہے۔ گزشتہ مرسلہ میں میں نے تحریر کیا تھا کہ سوانح عمریاں مہیا کرنا موجودہ تہذیب کا وطیرہ ہے۔ ہمارے رشیوں کی سوانح عمریاں ان کی تصانیف ہوا کرتی ہیں۔ اس سے مولوی صاحب نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ ان رشیوں کی سوانح عمریوں کا ثبوت آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں۔ یہ بھی عجیب منطق دانی ہے۔ مولوی صاحب موجودہ تہذیب نے ان رشیوں کی سوانح عمریاں تیار کر چھوڑی ہیں۔ چار پانچ آنے کا خرچ اٹھا کر مینیجر آریہ مسافر میگزین شہر جالندھر سے ملہمان وید و قرآن کی سوانح عمریاں نامی کتاب منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ اگر یہ تکلیف آپ کو گوارا نہیں تو ہم ایک اور طرح آپ کی تشفی کر دیتے ہیں۔ سوانح عمری کی علت غائی صرف یہ ہوتی ہے کہ کسی شخص کے اعمال زندگی کے اچھے یا برے ہونے کی بابت نتیجہ نکالا جا سکے۔ اور اس کے عادات کا پتہ پڑ سکے۔ چنانچہ آپ بھی اپنی تحریر مطبوعہ ۲۷ جولائی میں فرماتے ہیں کہ یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ ملہمان وید کن خیالوں کے تھے کن اخلاق کے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے الہام پر خود بھی عامل تھے یا نہیں؟۔ اب اگر آپ نرکت ادھیائے ۱ کھنڈ ۲۰ کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ "جو انسان معنی کے علم کے بغیر سنتا یا پڑھتا ہے اس کا سننا اور پڑھنا بے سود ہے کلام کا فائدہ کیا ہے کہ اس سے علم و معرفت حاصل ہو اور اس علم و معرفت کے بموجب عمل کیا جائے۔ جو لوگ اس طرح علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتے ہیں ان کو رشی کہتے ہیں کیونکہ انہیں کو کشف حاصل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ"۔ ثابت ہے کہ رشی کی اصطلاح عالم باعمل کے لئے استعمال کی جاتی ہے کسی اور کے لئے نہیں۔ اور چونکہ ملہمان وید کو آج تک رشیوں کے ناموں سے پکارا جاتا ہے اس لئے ثابت ہے کہ ملہمان کا اخلاق وہی ہے جو وید سکھاتا ہے ان کے اعمال وہی تھے جو ویدوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ اسلئے وہ اپنے الہام پر خود عامل تھے۔ ہمارے ہاں یہ قاعدہ نہیں کہ ایک شخص کو یوں تو خدا کا رسول یا پیغام پہنچانے والا کہا جائے اور ہو وہ پہلے درجے کا۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ ڈیڑھ درجن بیویاں اس کے گھر میں ہوں اور وہ جس کسی خوبصورت عورت کو دیکھے خواہ وہ اس کے اپنے بیٹے کی عورت ہو اور خواہ کسی غیر شخص کی خواہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی ہو۔ خواہ گھوڑے پر اپنے گھر میں ڈال لے۔ ایسے شخصوں کو ہمارے ہاں بہت بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے چہ جائیکہ ان کو ملہم علم الٰہی قرار دیا جائے۔

یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ نہی یہ بات کہ مسلمانوں کے پاس بابا آدم کی سوانح عمری کا ثبوت نہیں نہ ہی اس سے ہمارا کیا نقصان؟ ہم کوئی بابا آدم کی الہامی کتاب

آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں! کہ ہمیں اُن کی سوانحعمری معلوم نہ ہونے سے کوئی نقصان ہوا؟ مولوی صاحب ذرا چشمہ اتار کر دیکھئے کیا سوانح عمری کی ضرورت تبھی ہوتی ہے جب کہ کسی کی الہامی کتاب لوگوں کے سامنے پیش کی جاوئے۔ ایک فرضی شخص کی ہستی کا ثبوت دینے کو تو کیا اُس کی سوانح عمری کی سخت ضرورت نہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ آدم اور حوا موہوم ہستیاں ہیں۔ اور آپ نے اُن کی سوانح عمریوں سے انکار کرکے ہمارے دعویٰ کی تائید مزید کر دی۔ میرے خیال میں مسلمانوں کی یہ ریگ کی دیوار بہت روز ہوں تک نہ ٹھہر سکیگی۔ کیا ہوا موجودہ نسل نے کسی وجہ سے انکار نہ کیا۔ لیکن آخر ایک زمانہ آویگا۔ کہ اہل اسلام اس مسئلہ پر غور کرکے آدم اور حواؔ کو موہوم اور فرضی ہستیاں ثابت کرکے اُن کے وہمی قبضہ سے دست بردار ہو جاوینگے۔

**سوال دوم** یہ تھا کہ مہان وید نے جب وید سنائے تھے تو اسوقت زبان مقدم تھی یا وید کا گیان اور الہام؟ اس کا جواب دیا گیا کہ زبان اور گیان کا یکبار گی الہام ہوا اور ایسا ماننے کی وجہ بھی بتا دی گئی مگر جب مولوی صاحب نے اپنے سوال کی ایک لمبی چوڑی من مانی توضیح کی جو کہ بذات خود ایک نیا سوال تھا اور مولوی صاحب کی خاطر میں نے اس کا جواب دیا تو آپ ۲۲ جولائی کے پرچے میں یوں رقمطراز ہیں "چونکہ پہلا جواب کافی نہ تھا اس لئے پنڈت جی کو اور جواب کی ضرورت خود ہی محسوس ہوئی"۔ قربان جاؤں ایسی معاملہ فہمی پر۔ فرضی توضیح تو آپ کریں اور جواب میرا نا کافی ہو۔ پھر جو میں نے توضیح کا خاکہ کھینچا تو آپ اُس کو بھبتی سمجھتے اور فرماتے ہیں "آریہ سماج کا عقیدہ تو بیشک معلوم تھا۔ مگر ممکن تھا کہ آپ اپنی ذاتی تحقیق سے یا کسی خاص وجہ سے میرے بتائے ہوئے عقیدہ کی تصحیح نہ کرتے اس لئے میں نے آپ ہی سے کہلوانا چاہا اور توضیح میں اصل سوال کو بھی صاف کر دیا تو کیا گناہ کیا"۔ مولوی صاحب آپ نے سوالات میرے سامنے تو پیش ہی نہیں کئے تھے۔ آپ نے تو آریہ سماج سے سوال کئے تھے۔ اور جب آریہ سماج کا عقیدہ آپ کو معلوم ہے آپ اُس سے اُس کا عقیدہ کیوں دریافت کرتے ہیں۔ اور آپ جو پوچھتے ہیں کہ کیا گناہ کیا؟ تو اس سے بڑھکر اور کیا گناہ ہوگا کہ آپ نے اخبار کے کالم ناحق سیاہ کئے اور میرا اور ناظرین اخبار کا وقت الگ ضائع کیا۔

آپ کی فرضی توضیح کا جواب دیا تو آپ فرماتے ہیں کہ اس جواب کا آپ کے سوال سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ مہربانی فرماکر اپنی توضیح اور میرے جواب کو پہلو بہ پہلو مطالعہ فرمائیں۔ آپ کی توضیح یہ ہے "بقول سماج جب ویدوں کا الہام ہوا تو اسی الہام سے زبان جاری ہوئی تھی۔ اسوقت اُن چار شخصوں نے جو ہمارے مفسرین کو ویدوں کا سنانا شروع کیا اور زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی صرف ویدوں کے الفاظ ہی سکھائے یا اور کوئی لفظ اُن کے سوائے بھی۔ اگر نہیں سکھائے تو کیا اُن کی ضرورتیں ویدوں کے الفاظ سے پوری ہو جاتی تھیں۔ کیا زبان سنسکرت کے تمام الفاظ ویدوں میں اگر نہیں ہیں تو باقی الفاظ اُن رشیوں نے ان کو کیسے سکھائے تھے۔ اور خود بھی کیسے سیکھے تھے۔ کیا ویدوں کے علاوہ اور بھی کوئی الہام اُن کا ہے؟ یا رشیوں کے سوائے اور لوگوں کو بھی الہام ہوا تھا جنہوں نے اپنی ضروریات کو مطابق ایشور سے الفاظ حاصل کر لئے تھے"۔ اب اگر زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی" اس فقرہ کے ساتھ باقی کی تمام عبارت پڑھی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ آپ کا سوال الفاظ سنسکرت کے کافی طور پر بہم پہنچائے جانے کے متعلق ہے۔ اپنی توضیح کے بعد میرا جواب خود ہی پڑھیئے جو حسب ذیل تھا:۔ "اگر مولوی صاحب نے سنسکرت گرامر یا زبان سنسکرت کی بناوٹ کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ ہرگز ہرگز ایسا اعتراض یا سوال پیش نہ کرتے۔ مولوی صاحب کو واضح ہو کہ زبان سنسکرت کے الفاظ محدود اور متعدد نہیں ہیں بلکہ الفاظ سنسکرت کے مادے یعنی مصادر وغیرہ مقررہ تعداد کے ہیں۔ سنسکرت گرامر کے ماہرین جتنے لفظ چاہیں مادوں سے خود بخود بنا سکتے ہیں۔ رشیوں کے مطلب کے واسطے ویدوں کے الفاظ کافی سے بھی زیادہ تھے۔ کیونکہ الفاظ سنسکرت کے مادوں کی تعداد ویدوں کے الفاظ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے چونکہ وہ چاروں رشی ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ کے مادوں سے آشنا اور ویاکرن میں ماہر ہو گئے تھے۔ اسلئے اُنہوں نے حسب ضرورت نئے الفاظ مادوں سے بنائے اور لوگوں کو سکھا دئے۔ وہ لوگ گرامر وغیرہ پڑھکر خود بھی الفاظ وغیرہ بنانے کے قابل تھے پس ان چار رشیوں کے سوائے اور کسی کو ویدوں یا زبان سنسکرت کا الہام نہیں ہوا اور نہ ہی کسی ایسے الہام کی بعد ازاں ضرورت تھی"۔ ان دونوں لمبے اقتباسوں کیلئے معافی مانگ کر اس امر کا فیصلہ میں ناظرین کے ذمہ ہی چھوڑتا ہوں۔ کہ آیا میرے جواب کو مولوی صاحب کی انوکھی توضیح کے ساتھ کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے جواب مندرجہ بالا کو خواہ مخواہ اپنے مطلب کے موافق چار فقروں میں تقسیم کر ڈالا ہے اور دہمکی یہ دی کہ اگر وہ اُن چار فقروں کی تردید میں مصروف ہو جائیں تو پھر میرا کلام اور بھی بڑھ جائیگا۔ یہ بھی عجیب تحقیق حق ہے کہ بجائے مشکور ہونے کے مجیب کو ناجائز دہمکی دی جائے۔ مگر ہم ان چالوں سے ناواقف نہیں ہیں اور ہر

سلہ اصل میں اسی طرح حوا کی ہے جو ہم نے صحیح لکھا ہے۔ جو مولوی صاحب کی لیاقت کا ثبوت ہے۔ سو لطف پر لطف یہ کہ الہامیہ سر پر یار کر مار۔ انڈ جلی سو گدا لکھتا ہے ہوز سمار۔ [illegible]

وقت بھی کہتے ہیں ~

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے + صداقت ویدا قدس آزمائے جسکا جی چاہے
سفارش اولیاء و انبیا کی وہ نہیں سنتا + عبث الزام رشوت کا لگائے جسکا جی چاہے
بہشت جاودانی کا پتا پتا نہ دنیا میں + تو پھر جوروں کی خاطر جان کھوئے جسکا جی چاہے

اختتام کے قریب مولوی صاحب یہ منشا ظاہر کرتے ہیں کہ صرف اتنے کا جواب دیا جانے کہ رشیوں نے حاضرین کو زبان سنسکرت اور اس کی گرامر سکھائی تو کیسے سکھائی۔ یہ ایک ایسا موٹا سوال ہے کہ سوائے مولوی صاحب کے اور کوئی شخص اسے ہرگز ہرگز پیش نہ کرتا مگر چونکہ ہمیں ان کی تسلی منظور ہے اسلئے ایک موٹی سی مثال کے ذریعہ اس سوال کا جواب ان کے ذہن نشین کرتے ہیں۔ یہ بات تو ان کی سمجھ میں آتی ہے کہ ملہمان وید نے ایشوری گیان اور تعلیم سے زبان سنسکرت۔ صرف نحو سنسکرت اور الفاظ وید کے معانی اور مطالب سیکھ لئے اور یہ سوال کہ ایسے عالم رشیوں نے حاضرین کو یہ باتیں کیونکر سکھائیں سو اس کے جواب کے لئے مولوی صاحب اپنی اس حالت کو یاد کریں کہ جب وہ ایک شیر خوار بچہ تھے۔ اور ان کے والد ماجد اور اماں جان ان کے معلم اور محافظ تھے۔ یہ ہر دو بزرگ تو زبان پنجابی سے واقف تھے اور مولوی صاحب جاہل مطلق تھے۔ ان کے والدین ان کو زبان پنجابی سکھاتے گئے اور ساتھ ساتھ دنیاوی چیزوں کا علم بخشتے گئے۔ جسطرح مولوی صاحب نے زبان پنجابی سیکھ لی اور علم حاصل کر لیا۔ اسی طرح حاضرین نے رشیوں سے زبان سنسکرت سیکھی اور اشیاء کا علم حاصل کیا۔ یا جسطرح مسلمان خانساماں جو انگریزی سے ناآشنا ہوتے ہیں انگریزوں کی صحبت میں رہکر انگریزی زبان سیکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح حاضرین نے رشیوں کی صحبت میں زبان سنسکرت سیکھی اور زبان سیکھ کر اس کی گرامر سیکھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔

سوال سوئم۔ یہ تہا کہ حاضرین کو ملہمان وید کا یقین کیونکر آیا۔ جب میں نے اس کا جواب دیا تو مولوی صاحب نے ایڈیشن منجری میں سے سوامی جی کا ایک بیان میری جواب کی تردید میں پیش کیا۔ لیکن جب میں نے ثابت کر دیا کہ سوامی جی کے بیان سے میری جواب کی تائید ہوتی ہے تو مولوی صاحب کو منہ پر مہر خموشی لگ گئی مگر ان کے لئے چپ رہنا تو قریباً ناممکن ہے پس میرے جواب کو دیدہ و دانستہ یا غلط فہمی سے غلط پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے یوں بولے۔ مد آپ کا ڈرانور اس فقرہ پر ہے کہ گیان وید پڑھکر لوگوں کی حالت بدل گئی۔ بہت خوب۔ مگر اس کو سوال سے کیا تعلق۔ سوال تو یہ تہا کہ بقول سوامی جی جب کہ وہ ابتدائی حالت میں حیوانوں کی طرح بے سمجھ تھے تو ان کو ایسے باریک مسئلہ کا علم کیونکر ہوا۔

کہ الہام بھی کوئی چیز ہوتا ہے اور یہ رشی ایشوری الہام سے بہرہ ور ہیں"۔ معاف فرمانئے میرا زور اس فقرہ پر زیادہ نہیں کہ "گیان وید پڑھکر لوگوں کی حالت بدل گئی" بلکہ میرا زور تو اس فقرہ پر زیادہ ہے کہ "یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا"۔ ذرا غور سے میرا جواب ملاحظہ فرمائیے جو حسب ذیل تہا۔ "سوامی دیانند جی فرماتے ہیں کہ گیان وید کو حاصل کر کے لوگوں کی حالت بدل گئی"۔ مولوی صاحب اپنے سوال کو یاد کریں کہ یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا نہ کہ بمصداق "سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا" گیان دیا ہی نہیں اور یقین دلانے کی پہلے ہی پڑ گئی۔ جب لوگوں کو رشیوں نے ویدوں کا گیان دیا۔ تو لوگ عالم اور فاضل ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ سمجھنا نہایت ہی آسان تہا کہ وہ گیان پرماتما کا ہی ہے۔ سوگند بازی یا معجزات کی وہاں ضرورت یا قدر نہ تھی"۔ اگر یہ جواب آپ کی سمجھ میں نہیں آیا تو لیجئے مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں آپ ماشاء اللہ مولوی فاضل ہیں اور عربی زبان میں بہت کچھ دسترس رکھتے ہیں۔ جب آپ کسی مسجد میں مسلمان لڑکوں کو عربی پڑھانا شروع کریں اور وہ لڑکے محض جاہل مطلق ہوں تو اسوقت ان کے دل میں یہ خیال ہی نہیں پیدا ہوگا کہ آپ نے عربی کہاں سے سیکھی یا عربی کا کونسا امتحان پاس کیا۔ آپ جوں جوں ان کو گلا پھاڑ پھاڑ کر پڑھاتے جائینگے وہ اسی طرح پڑھتے جائینگے۔ حتےٰ کہ وہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھ کر اس بات کا امتحان کرنا چاہینگے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں۔ اور پھر وہ آپ سے یہ پوچھیں گے کہ آپ نے کونسا امتحان پاس کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش میں ان چار رشیوں کے سوائے باقی حاضرین جو جاہل مطلق تھے ان کے دل میں تعلیم شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا تہا کہ ان رشیوں سے پوچھنے لگیں کہ حضرت ہمیں تو تعلیم دینے لگے ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ آپ نے علم کہاں سے حاصل کیا تہا لیکن جب وہ رشیوں سے علم حاصل کر کے خود عالم بن گئے اور منطق اور فلسفہ کے باریک مسئلوں کو سمجھنے لگ گئے تو وہ سمجھ سکتے تھے کہ رشیوں کا علم الہامی ہے کیونکہ اور کوئی شخص ان رشیوں کو تعلیم دینے والا وہاں نہ دیتا تہا اور علم بغیر تعلیم و تدریس کے حاصل ہو نہیں سکتا۔ اس لئے ان رشیوں کا استاد سوائے پرماتما کے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔ پس بغیر چاند یا سورج کے ٹکڑوں کے نظر آنے کے ہی حاضرین کو ملہمان وید کا یقین تہا اس لئے مولوی صاحب کو چاہیئے کہ وہ ایک دفعہ پھر اپنی بابت کہیں کہ ~

میں بھی تیرا سے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

مسلمان بھائیوں کا سچا خیر خواہ۔ ہرچند داس شرابی لے سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول پالم پور)

## اسلامی جواب

ڈیر اڈیٹر پرکاش تسلیم۔

میرے عنایت فرما پنڈت ہرچند داس جی نے میرے سوال کا جواب دینے کی طرف توجہ کی ہے جس کا میں شکر گزار رہوں مگر اب کی دفعہ تو پنڈت جی بہت ہی خفا معلوم ہوتے ہیں خیر ہو۔ چونکہ سوال کی سختی سے تنگ آرہے ہیں اس لئے معذور بھی ہیں۔ میرے مضمون کی نسبت آپ ریویو کرتے ہیں کہ "مولوی صاحب کی تحریر میں کہیں تو عشق بازوں کے دل سوز اشعار ہیں۔ کہیں سوامی دیانند اور راقم پر بیجا حملے کئے ہیں۔ راقم کا ایسا غضب۔ عاشقانہ اشعار کی بھی ایک ہی کہی معلوم ہوتا ہے میری نسبت آریہ سماج نے یہ الفاظ فونوگراف میں بند کر رکھے ہیں۔ جہاں سے سنو یہی آواز آتی ہے کہ عاشقانہ اشعار پڑھتے ہیں حالانکہ لطف سخن کیلئے مناسب موقعہ پر شعر پڑھنا ہر ایک لٹریچر میں پسند کیا گیا ہے کیا سچ نہیں ؎

اہل جوہر کو ہے لازم سخن آرائی بھی۔ بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

رہا سوامی اور آپ پر بیجا حملے۔ سو مہربان میں نے تو کوئی حملہ نہیں کیا۔ آپ نے مجھ پر حملہ کرنے کی فہرست ہی کب دی ہو۔ دیکھئے آپ نے کس کس طرح سے مجھ پر حملے کئے ہیں۔ علم سے جاہل۔ منطق سے ناواقف۔ فلسفہ سے بے شعور وغیرہ وغیرہ لیکن جب میں نے ثابت کیا کہ حضور ایسا دعویٰ کرنے کے مجاز نہیں کیونکہ آپ نے اصول اور نتائج کو مترادف سمجھا ہے جو آپ کی منطق دانی کا ثبوت ہے تو آپ فرماتے ہیں

"جناب مولوی صاحب جس بات کو آپ نے غلط قرار دیا ہے وہی تو آپ کے فلسفہ دانی کے بھید کو طشت از بام کرتی ہے۔ میری تحریر میں اصول اور نتائج عامہ کو مترادف کہا جانے پر جو آپ فرماتے ہیں کہ ان میں تو اصل اور فرع کی نسبت ہے یہی تو آپ کی لاعلمی کا ثبوت ہے۔ حضرت! اصول کو اکثر اوقات نتائج عامہ بھی پکارا جاتا ہے۔ بہت سے اصول خاص مثالوں کے ذریعہ نتائج نکال کر قائم کئے جاتے ہیں۔ اور اس قسم کی بہت سی مثالوں سے جو عام نتیجہ نکلا کرتا ہے اسی کا نام اصل ہوتا ہے"!

اوہ مہاراج! اور تعصب تم کیسے کیسے علم داروں کو بھی بے علم بنا دیتے ہو۔ پنڈت جی معاف کیجئے اگر میں کہوں سے سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست۔" جناب والا اصول اپنے مفہوم میں اصول ہی ہیں اور نتائج اپنے مفہوم میں نتائج ہی ہیں۔ جس اعتبار سے "اصول" اصول ہیں اُس اعتبار سے وہ نتائج نہیں اور جس اعتبار سے نتائج ہیں اُس اعتبار سے اصول نہیں۔ مثلاً جس لحاظ سے آپ باپ ہیں۔ اس لحاظ سے بیٹے نہیں اور جس نسبت سے آپ بیٹے ہیں اُس نسبت سے آپ باپ نہیں گو صورت آپ میں دونو وصف جمع نہیں ہونگے۔ مگر ان دونو وصفوں کو حصول کے اعتبارات الگ الگ ہیں۔ پس کیا یہ کہنا بیجا ہے ؎

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

اس پر بھی آپ مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ

"مگر مولوی صاحب سچ کہئے کہ اب آپ کو منطق میں طبع آزمائی کرنے کا شوق کیونکر گدگدایا؟ یہ میری تحریر جس کو آپ نے بجائے ثبوت منطق دانی خود بنایا ہے ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں شائع ہوئی تھی اور آج تک آپ کو اس کی بنا پر اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کے لئے تین ماہ سے زیادہ عرصہ کی مہلت تھی مگر جب میں نے اس کو آپ کے اس دعوے کی تردید میں پیش کیا"

کیا خوب! جی جناب میں تو اب بھی اس فضول کام میں وقت نہ کھوتا کیونکہ میرے نزدیک منطق دانی کوئی الہامی مرتبہ تو نہیں کہ میں اس میں گنج ڈکا ڈکروں۔ مناظرہ میں دلیل دینا اور دلیل لینا اصل مطلب ہے۔ کوئی منطق جانتے یا نہ جانتے ہیں کیا۔ ما اصحاب ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ مگر چونکہ آپ بار بار خاکسار سے الجھتے تھے اس لئے ذرہ سی آپ کی چٹکی لی گئی تاکہ آپ کو بھی قدر عافیت معلوم ہو کیونکہ ؎

دل ہی تو ہے یہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

خیر یہ تو آپ کی ادھر اُدھر کی باتوں کا ذکر تھا جو محض آپ کی خاطر با دل ناخواستہ کیا گیا۔ اب میں اصل سوال پر آتا ہوں۔

میں پہلے بھی کسی نمبر میں لکھ چکا ہوں کہ میرا اصل سوال صرف ایک ہی ہے باقی سوالات جو پیدا ہوئے ہیں وہ آپ کی مہربانی سے ہوئے ہیں۔ چونکہ ناظرین آپ کے جوابات سن چکے ہیں کہ آپ مہان ویدکی سوانح عمری بتلانے سے عاجز ہیں صرف منجر آریہ مسافر کا حوالہ دیتے ہیں۔ مہربان میں تو سب دیکھ چکا ہوں ہوں۔ آپ انہی سے فائدہ حاصل کر کے بتلا دیجئے کہ آپ کے اگنی رشی کون تھے۔ کس ملک میں پیدا ہوئے۔ کہاں کہاں سفر کو گئے۔ اخلاقی حالت ان کی کیا تھی۔ مذہبی کیا

[illegible]

ahmadimuslim.de

تھی۔ اُن کی اولاد کیا کیا تھی۔ کتنی عمر میں انتقال ہوئی وغیرہ وغیرہ نہ صرف منہ سے کہدیتے بلکہ اس کا ثبوت بھی دیتے۔ تعجب ہے آپ کے بڑے بھائی ہندو تو آجتک اتنا بھی نہیں مانتے کہ اگنی۔ وایو وغیرہ کسی آدمی کا نام ہے اور آپ اُن کی سوانحعمری کے مدعی ہیں۔ چہ خوش۔ من چہ گویم تنبورہ من چہ گوید۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جب ملہمان وید نے الہام کا دعوی کیا تو حاضرین اور سامعین کو یقین کیونکر ہوا کہ یہ الہامی ہیں کیا کوئی معجزہ دکھایا تھا یا کوئی اور بات تھی اس کا جواب آپ دیتے ہیں کہ۔

"جب آپ کسی مدرسہ میں مسلمان لڑکوں کو عربی پڑھانا شروع کریں اور لڑکے محض جاہل مطلق ہوں تو اسوقت اُن کے دل میں یہ خیال ہی نہیں پیدا ہوگا کہ آپ نے عربی کہاں سے سیکھی یا عربی کا کونسا امتحان پاس کیا۔ آپ جو کچھ ان کو گلا پھاڑ پھاڑ کر پڑھاتے جائیں گے وہ اسی طرح پڑھتے جائیں گے۔ بعد کو وہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھ کر اس بات کا امتحان کرنا چاہیں گے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں اور پھر وہ آپ سے یہ پوچھیں گے کہ آپ نے کونسا امتحان پاس کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش میں اُن چار رشیوں کے سوا جو باقی حاضرین جو جاہل مطلق تھے اُن کے دل میں تعلیم شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ اُن رشیوں سے پوچھنے لگیں کہ حضرت آپ ہمیں جو تعلیم دینے لگے ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ آپ نے علم کہاں سے حاصل کیا تھا۔ لیکن جب وہ رشیوں سے علم حاصل کرکے خود عالم بن گئے اور منطق اور فلسفہ کے باریک مسئلوں کو سمجھنے لگ گئے تو وہ سمجھ سکتے تھے کہ رشیوں کا علم الہامی ہے کیونکہ اور کوئی شخص اُن رشیوں کو تعلیم دینے والا دکھائی نہ دیتا تھا۔

غنیمت ہے مگر سوامی جی تو کہتے ہیں کہ مدت دراز تک وہ لوگ حیوانوں کی طرح تھے خدا خدا کرکے اُن کو مدت مدید و عرصہ بعید کے بعد کچھ تھوڑی سی سمجھ آئی کہ ما فی الضمیر ادا کر سکیں تو نہایت سے نہایت ایسے ہوئے ہونگے جیسے گاؤں کے دہقان۔ جاٹ وغیرہ ہوتے ہیں لیکن اتنی موٹی سمجھ کے آدمی کیونکر جان سکتے ہیں کہ الہام اور الہامی بھی کوئی چیز ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ بات مان بھی لی جاوے کہ وہ رشیوں سے زبان سیکھے تھے اس لحاظ سے خاموش رہے ہوں تو جہاں بقول سوامی جی ہزاروں کی تعداد تھی قرین قیاس ہے کہ ان میں کوئی اُن کا مخالف بھی ہوگا چنانچہ آپ نے خود بھی مثال ایسی ہی دی ہے کہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھکر تمہارا امتحان کرنا چاہینگے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں وغیرہ۔ پس اُن مخالفوں کو سمجھانے کے لئے ملہمان کے پاس کیا ثبوت تھا۔ زبان کا سیکھنا یا سکھانا اور بات ہے اور الہام کا دعوی اور ثبوت اور۔

خیر چونکہ میرا اصل سوال یہ نہیں بلکہ اصل سوال صرف اتنا ہے کہ رشیوں نے جب لوگوں کو وید سنائے تو انہوں نے اُن کو کیسے سمجھایا اور لوگوں نے کیسے سمجھا اس لئے میں ان زائد باتوں کو چھوڑتا ہوں اور اصل سوال کے جواب پر جو آپ نے دیا ہے توجہ کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"رہا یہ سوال کہ ایسے عالم رشیوں نے حاضرین کو یہ باتیں کیونکر سکھائیں سو اس کے جواب کے لئے مولوی صاحب اپنی اُس حالت کو یاد کریں کہ جب وہ ایک شیر خوار بچہ تھے اور اُن کے والد ماجد اور والدہ جان اُن کے معلم اور محافظ تھے یہ ہر دو بزرگ تو زبان پنجابی سے واقف تھے اور مولوی صاحب جاہل مطلق تھے۔ اُن کے والدین اُن کو زبان پنجابی سکھاتے گئے اور ساتھ ساتھ دنیاوی چیزوں کا علم بخشتے گئے جسطرح مولوی صاحب نے زبان پنجابی سیکھ لی اور علم حاصل کر لیا۔ اسی طرح حاضرین نے رشیوں سے زبان سنسکرت سیکھی اور اشیاء کا علم حاصل کیا۔ یا جسطرح مسلمان خانساماں جو انگریزی سے ناآشنا ہوتے ہیں انگریزوں کی صحبت میں رہکر انگریزی زبان سیکھ لیتے ہیں اسی طرح حاضرین نے رشیوں کی صحبت سے زبان سنسکرت سیکھی اور زبان سیکھکر اس کی گرامر سیکھنا کچھ بھی مشکل نہیں"۔

بہت خوب غنیمت ہے کہ آپ نے اپنا مدعا صاف کہنے کی کوشش کی ہے مگر افسوس کہ آریہ سماجی ہوکر سوامی جی کی تحریروں کو بھول گئے۔ سوامی جی جو لکھتے ہیں وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"آدی سرشٹی (شروع پیدائش) میں ایشور نے بہت سے انسان جیوان اور پکھیرو پیدا کئے۔ چنانچہ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے میں اس کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اُن میں گیان اور کرم کی وجہ سے اب جیسا فرق ہوگیا ہے ویسا موجود نہ تھا۔ اُن لوگوں کو صرف کھانا پینا اور بھوگ کرنا ہی معلوم تھا پھر لکھتے ہیں، اُن کے لئے کوئی امر ودھی نہیں تھا نہ ہی ابتک کوئی قانون تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ۔ بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا۔ ایسی حالت آدی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی پھر پرمیشور نے منشوں کو وید گیان دیا۔ پس وید کے گیان سے ہی گناہ اور نیکی کا علم ہوا۔ (ایڈیشن منجری صفحہ ۹۰)

دانت اور آنکھ
قدر کرو۔
دنیا کی نعمتوں کے منہ
تازگی دانتوں ہی سے کوئی
کسی کے دانت گئے بس
بہتری کی نہ ہوتی تھی۔
ہم خوبصورت منہ
کی طرز پر لگا سکتے
کے واسطے کئی قسم
المشتہر
شیخ خلیل
وچشم ساز

ahmadimuslim.de

یہ عبارت اپنا مدعا صاف بتلا رہی ہے کہ ویدوں کے آنے سے پہلے لوگ زبان سمجھ چکے تھے۔ ویدوں کے آنے سے ویدوں کے احکام کا علم ان کو ہوا۔ پس آپکا سابقہ اور لاحقہ جواب سب غلط ہوا۔ کہ الہام اور زبان ایک ساتھ ہیں۔ ویدوں سے زبان جاری ہوئی۔ پس اسی جواب پر تمام بحث کا مدار ہے۔ مناسب ہے کہ آپ تمام توجہ اسی پر منعطف فرما دیں ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اور اگر آپ کی بات مان لیں کہ واقعی ایسا ہی ہوا جو آپ لکھتے ہیں کہ "جیسا بچہ ماں باپ سے زبان سیکھتا ہے اسی طرح حاضرین نے ملہمان سے زبان سیکھی ہوگی" تو مہربان یہ تو فرما دیں کہ آجکل بھی اگر ایک بالغ آدمی ویدک زبان سیکھنا چاہے یعنی ویدوں کی تعلیم کی تکمیل کرے تو دس بارہ سال میں کہیں جاکر ایسا آدمی کمال کرسکتا ہے تو ان بیچاروں نے جو بقول سوامی جی حیوانوں کے مشابہ تھے سوائے کھانے پینے اور بھوگ کرنے کے جانتے ہی نہ تھے۔ کتنے عرصہ میں زبان سیکھی ہوگی۔ اور کب جاکر ان کی روزانہ حاجات پوری ہوئی ہونگی۔

افسوس پنڈت جی جو کچھ کہتے ہیں واقعات اور اقوال سوامی اس کی تائید نہیں کرتے اس لئے قابل پذیرائی نہیں۔

شکر ہے پنڈت جی نے میری محبت کے اثر سے اس مضمون میں دو تین شعر بھی لکھے ہیں اسلئے مناسب ہے کہ میں بھی ان کی خاطر اسی وزن میں دو تین ان کو سناؤں آپ غور سے سنیں ؎

دو نیں محمد آئے جس کا جی چاہے + نہ آئی آپ کو کافر بنائے جسکا جی چاہے
نہ ویگا نیوگی ہو کبھی بیٹا مہاشہ کا + عبث پھر استری اپنی گنوائے جسکا جی چاہے
سراسر یہ نفع کی بات کیوں کرتے نہیں سمکو + مقدر اپنا اپنا آزمائے جسکا جی چاہے

آخیر مضمون کے پنڈت جی نے مجھے ایک شعر سننے کی درخواست کی ہے سو ان کی خاطر میں یہ درخواست منظور کرتا ہوں۔ بس غور سے سنیں ؎

ہم کہاں کہیں آتا ہو چہرہ کسی کا + خود آئنہ میں دیکھ لو دو چار کو پوچھو

ایک اور لو ؎

سنبھل کر رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں + کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

یہ بحث ابتدا سے آریہ اخبار پرکاش لاہور میں چھپتی تھی مگر اب اڈیٹر پرکاش نے اس بحث کے درج کرنے سے انکار کر دیا ہے وجہ یہ بتلائی ہے کہ ایک تو جواب دیر سے آیا ہے دوم اس بحث کے متعلق فریقین کے خیالات ناظرین سن چکے ہیں۔ اس لئے یہ بحث بھی ختم ہے۔ مگر اڈیٹر صاحب پرکاش کی دونو وجہیں ہمارے خیال میں درست نہیں۔ دیر کی بابت تو یہ ہے کہ اسی مدت کو قریب بھی جواب میں دیری ہوتی رہی۔ آپ پرکاش میں سوال وجواب کے پرچوں کی تاریخیں ملاحظہ کریں۔ دوئم آپ نے اخبار میں اس کے متعلق کوئی قاعدہ نہیں لکھا ہے کہ اتنی مدت تک جواب آنا چاہئے۔ دوسری بات بھی اسی لئے غلط ہے کہ اس کے لئے بھی کوئی قانون نہیں کہ اتنے نمبروں تک سوال وجواب ہوا کرینگے اس سے بعد بند۔ اڈیٹر پرکاش نے چونکہ بحث کا کالم جاری کیا ہے اسلئے ان کو چاہئے کہ اس کے متعلق قواعد حسب معمول ٹائٹیل پر لکھا کریں۔ یہ ہمارا ایک دوستانہ مشورہ ہے جو شکریہ سے قابل قبول ہے۔ ایڈیٹر

## اہلحدیث کانفرنس

کے متعلق جناب مولوی محمد حسین صاحب تاجر کونگہ وسفیدی از دہلی تحریر فرماتے ہیں۔ آپکی تحریر حسب ذیل ہے:-

بخدمت جناب مخدومی مولانا ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب دام مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۵ اکتوبر کے اخبار گہر بار اہلحدیث میں جو تجویز جلسہ سالانہ علماء اہلحدیث کی بابت تحریر ہوئی ہے اس سے مجھکو اتفاق ہے مدت سے دل یہی چاہتا تھا کہ علماء اہلحدیث سالانہ ایک جگہ جمع ہوکر اپنے وعظ سے مخلوق الٰہی کو فائدہ پہونچاویں۔ جس سے اشاعت حدیث رسول الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام بخوبی ہو سکتی ہے۔ میرے نزدیک پہلے پہلے یہ جلسہ سالانہ دہلی میں قرار دیا جاوے کیونکہ جناب شیخ الاسلام والمسلمین جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دہلی ہی کے قیام میں اطراف عالم میں اشاعت حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائی ہے۔ دوسرے مزار مقدس حضرت مرحوم مغفور بھی یہاں دہلی ہی میں ہے فاتحہ دعا زیارت سب علماء اہلحدیث کو بخوبی ہوسکیگی۔ لہذا خاکسار ملتمس ہے کہ جناب اس خاکسار کی رائے کو مشتہر فرمائیں۔ جہاں کہیں اتفاق رائے ہے یہ جلسہ قرار پاوے اسکے صرف کیواسطے خاکسار [illegible] روپیہ پیش کریگا۔ امید کہ دیگر حضرات بھی اسمیں توجہ تام فرماوینگے۔ زیادہ نیاز

ایڈیٹر:- امید ہے اور بزرگوار بھی اپنی اپنی رائے سے [illegible]

## حدیث نبوی کا ادب

وہ حدیث [illegible] پیارے رسول [illegible] علیہ وسلم کا جسکی قدر جسکی تعظیم جسکے عامل صحابہ محدثین مفسرین [illegible]

جسکو آجتک پیروملی عظمت وو قار کی نظر سے دیکھتو وہ حدیث جسکی ہی وجہ او جسکے ہی طفیل سے لوگ ائمہ اولیا کا مرتبہ حاصل کیئے۔ دنیا میں محدثین مجتہدین کے نام سے شہرت پائے آج اُس ایسے پیارے کلام کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں اور غیر ضروری سمجھ رہے ہیں اور اپنے دل لگی کتابوں کو پڑھ رہے ہیں اور اپنے اپنے مذہبی اُن کتابوں کو جو اسی پیارے مقبول کلام کی نقل ہیں اور اسی اقوال سے بھرے ہوئے ایسی عزت اور توقیر کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں کہ حدیث کو کچھ نہیں سمجھنے لگے ذرا اپنے اپنے دلوں پر ہاتھ رکھکر دیکھو کہ واقعی اور فی الحقیقت ہماری گت بنی ہوئی ہے یا نہیں۔ افسوس ہے ہمارے ایمان و اسلام پر کہ رسول اللہ کی امت کہلائیں اور آپکے کلام کی عظمت دلوں میں نہ رکھیں۔ اور افسوس ہے کہ زبانی محبت کا دعویٰ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے کو شیدا جانیں اور پھر غیر علوم کو ضروری سمجھیں۔ حدیث پاک کو غیر ضروری غرض چونکہ یہ طریقہ شیوع کرتا چلا ہے حدیث کی عظمت دلوں سے اٹھتی چلی ہے۔ بہتر ہے کہ میں اپنی چھوٹی ٹوٹی تقریر میں حدیث کا ادب کس طرح کرنا چاہیئے" بتلاؤں۔ خدا غورو امعان سے ملاحظہ فرمائیے۔ اب میں پہلے قرآن عظیم الشان ہی سے ثابت کر دکھانا چاہتا ہوں کہ حدیث ہی کا ادب بعد کلام اللہ کے لازمی ہے چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (ترجمہ) اگر آپس میں کسی مسئلہ کے درمیان جھگڑا پڑی تو اسکو خدا اور رسول کی طرف لیجاؤ (یعنی خدا کیطرف قرآن دیکھو اور رسول کیطرف حدیث پر غور کرو) اگر تم کو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان ہے اور یہ بہتر ہے (یعنی یہ طریقہ اچھا ہے) دوسری جگہ ارشاد ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (ترجمہ) قسم ہے تیرے پروردگار کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومن نہ ہونگے کوئی جبتک کہ ہر اپنے جھگڑے میں تجھ ہی کو حاکم نہ بنائیں گے اور تیرے کلام کو بالکل تسلیم نہ کرینگے۔ آج ہم اپنے ہر مسئلہ کے جھگڑوں کو فلاں پیر کے طرف لیجاتے ہیں۔ فلاں کا قول ڈھونڈتے ہیں کیوں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے اتنے گریزاں ہیں اور کیوں اپنے اپنے لکھے ہوئے کتابوں سے شوق کیا یہی ہمارا ایمان و اسلام ہے۔ خیال کرو یہ مانا جائے تسلیم کیا جاتا ہے کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایسا عظیم اعظم امام گذرا ہے جسکا ثانی نہیں اور اسکو امام المومنین کا بھی ہی خطاب دیا جائے

مگر رسول اللہ سے تو نہیں بڑھ اوَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ترجمہ۔ اور اللہ اور رسول اُنکا بہت حقدار ہیں اسکے کہ راضی کریں اُسکو اگر ہیں ایمان والے) جب رسول اللہ سے نہیں بڑھا تو اُسکا کلام کیسے رسول اللہ کے کلام سے بڑھ جائیگا۔ ہم کیسی جرأت کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے مقابل غیر کے کلام کو سبقت دے رہے ہیں حدیث کا ادب و تعظیم چھوڑ کر اور کتب کی تعظیم و عظمت پر تکیہیں دے رہے ہیں اور قرآن مجید کی مندرجہ بالا ارشادات کی کوئی پرواہ نہیں رکھتے۔ (اب حدیث شریف سے حدیث کا ادب دکھلانا چاہتا ہوں) مشہور حدیث ہے کہ ایک یہودی اور منافق اپنے مقدمہ کو آنحضرت کی سامنے لائے آپنے یہودی کیطرف فیصلہ کیا منافق دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس گیا۔ حضرت عمر نے سنا کہ رسول اللہ نے یہودی کیطرف فیصلہ کر دیا ہے فوراً تلوار سے منافق کو قتل کر دیا۔ کیونکہ حضرت عمر کی کیا مجال تھی کہ حضور کے فیصلہ کو منسوخ کرتے۔ ایک اور مشہور حدیث سنو ایک صحابی اپنے بھتیجے کو نصیحت کی کہ تو غلیل مت مارا کر کیونکہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے اُنے انکار کیا صحابی نے کہا تو نے رسول اللہ کی حدیث کا انکار کیا میں تجھسے کبھی بات نہ کرونگا ذرا آنکھ کھولکر دیکھلو آج ہمکو کوئی حدیث کا مسئلہ سناتا ہے تو انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ بھائی ہم شافعی المذہب ہیں شافعی مذہب کا مسئلہ بیان کرو۔

اور سنو! امام المحدثین سید المجتہدین والمفسرین ابو عبد اللہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری بخاری شریف میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں فقال سمعت عمران ابن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر فقال بشیر ابن مکتوب فی الحکمۃ ان من الحیاء وقار وقال له عمران احدثك عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتحدثنی عن صحیفتك (ترجمہ) عمران ابن حصین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیا نہیں لاتی ہے مگر بہتر اُلکو بشیر ابن مکتوب نے کہا کہ حکمت میں یہی لکھا ہے کہ حیا کو وقار اور تسکین ہوتی ہے ساتھ ہی عمران نے کہا میں تجھکو رسول اللہ کی حدیث بیان کرتا ہوں تو تیرا صحیفہ پیش کرتا ہے) ذرا غور کرو۔ انصاف سے دیکھو آج غیروں کے سینکڑوں اقوال حدیث کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں حدیث کو چھوڑ کر غیروں کے اقوال و قیاسات کے عامل ہو رہے ہیں۔ خدا فضل کرے اپنے بندوں پر اگر یہی حالت رہی تو ہم حوض کوثر پر رسول اللہ کو کیا منہ دکھائینگے خدا سبکو حدیث کا ادب دیوے اور سب کو حدیث و قرآن ہی کا عامل بنا دے۔

راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی

# فتاوےٰ

س نمبر ۳۷۴ - مال حرام سے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں اور ایسی مسجد کا تارک ثواب پر ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۵ - جس مال سے زکوٰۃ وغیرہ ادا کیجائے وہ مال حلال ہے یا حرام؟

س نمبر ۳۷۶ - یہاں کا قاعدہ ہے کہ راجہ ٹھیکیداروں کو مویشیوں کا چمڑا ٹھیکہ دیدیتا ہے کہ بعوض چرائی کے چمڑا مذکورہ بعد مرنے مویشی کے لے لیا کرو آیا عند الشرع یہ چمڑا ٹھیکیداروں پر حلال ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۷ - بوقت شادی کے لڑکی والے کے یہاں خورد و نوش اور زاید از منشا لڑکی والے کے بارات لیجانا اور ہاتھی وغیرہ کا شامل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۸ - مرتکب کبائر سے سلام ورد جواب جائز ہے یا نہیں۔ خیر القرون میں جن سے سلام ترک کیا جاتا تھا اس سے کلام ہوتا تھا یا نہیں؟

(عبد الرزاق خوجہ [illegible])

ج ۳۷۴ - مال حرام کی کوئی خیرات قبول نہیں قرآن مجید میں ہے انما یتقبل اللّٰہ من المتقین اور حدیث شریف میں ہے ان اللّٰہ طیب لا یقبل الا الطیب یعنی اللّٰہ تعالیٰ سوائے حلال کمائی کے کچھ قبول نہیں کرتا۔ پس جو شخص ایسی مسجد کو چھوڑے وہ حق پر ہے۔

ج نمبر ۳۷۵ - یہ سوال ہی کیا ہے جب حق اللّٰہ ادا کیا گیا تو باقی کے حلال ہونے میں کیا شک ہے۔

ج نمبر ۳۷۶ - کوئی وجہ ممانعت کی میرے علم میں نہیں۔

ج نمبر ۳۷۷ - برات کو دعوت دینا لڑکی والے کے ذمہ نہیں خصوصاً کچھ سے زیادہ لیجانا تو بہت ہی نازیبا امر ہے۔

ج نمبر ۳۷۸ - مرتکب کبائر سے ترک سلام اگر کوئی بزرگ یا معزز آدمی کرے جس کے ترک کرنے سے اس پر نیک اثر پڑے تو تعزیراً جائز ہے۔ خیر القرون میں بعض بزرگوں نے اسی نیت سے بدعتیوں کے ساتھ ترک سلام کیا تھا۔ اگر ایسا اثر نہیں تو ترک سلام نہ چاہئے۔ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ سلام ایماندار لوگوں کا تحفہ ہے۔

س نمبر ۳۷۹ - زید اپنی بیوی ہندہ کو قبل از دخول یکبارگی تین طلاق دیکر پھر ارادہ رجوع کا کرے آیا وہ عورت کو اپنے پاس لے سکتا ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۸۰ - ہندہ کو اس کے والدین نے قبل از بلوغ زید کے ساتھ نکاح کر دیا۔ بعد بلوغ ہندہ زید کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی۔ آیا زید طلاق دیکر ہندہ کو جدا کرے یا اسکی اور کوئی صورت ہے؟

(سید عبد السبحان پیش امام مسجد ہندو پور)

ج نمبر ۳۷۹ - تین طلاقوں کے مسئلہ میں ہمیشہ سے اختلاف چلا آیا ہے ایک جماعت کثیرہ اسکو تین ہی سمجھتی ہے اور ایک جماعت اسکو ایک ہی جانتی ہے علماء حنفیہ بھی تین جاننے والوں میں ہیں اہلحدیث ایک کہتے ہیں حدیث نبوی بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔ یہ مسئلہ بارہا اہلحدیث میں لکھا گیا ہے پس زید مذکور اہلحدیث کے مذہب پر رجوع کر سکتا ہے۔

ج نمبر ۳۸۰ - طلاق دیدے تو سب سے احسن صورت ہے ورنہ درصورت انکار ہندہ یوں بھی اہلحدیث کے مذہب پر الگ ہو سکتی ہے۔ [illegible] میں باپ دادا کا عقد نکاح فسخ نہیں پس زید کی طلاق سب سے احسن صورت علیحدگی کی ہے۔

س نمبر ۳۸۱ - ایک عورت ایک مرد کے ساتھ نکل آئی اور عورت مرد مذکور آپس میں نکاح کرنا چاہتے ہیں اور شخص مذکور اور عورت دونوں دس پندرہ دن ایک گھر یعنی الگ خانہ میں مل جل کے گذران کر چکی ہیں اور وہ عورت اپنا شادی کا طلاقنامہ بتلاتی ہے کیا وہ طلاق دیکر شادی پڑھی جاوے؟

(منشی محمد قدرت اللّٰہ مقام ہریرہ ضلع [illegible] خریدار اخبار)

ج نمبر ۳۸۱ - اگر عورت مذکورہ کا نکاح اول نہیں ہے تو نکاح کرا دیا جاوے طلاقنامہ کی تصدیق کرلیجائے قرآن مجید میں حکم ہے اذا جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا یعنی جب کوئی آوارہ آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

س نمبر ۳۸۲ - اگر کوئی شخص مومن و مسلم کہلا کر شادی میں رسوم [illegible] اسی وجہ تک پیرو ہو کہ بدون ادائیگی رسومات کفر موسوم بہ کنگنہ و سہرا و جامہ رنگین بزعفران سنت نبوی کو منحوس تصور کرتا ہو اور بعدہ بادرنگی ڈھول [illegible] نقارہ و طبلہ و طنبور اور مزامیر یعنی سرنائی و بانسری وغیرہ [illegible] سے ممنوع و مرفوع ہیں مثل ماتم کے تصور کرتا ہو۔ باوجود [illegible] شادی میں جبراً رسوم ہائے نابردہ کے تابع ہو کر نکاح [illegible] کا نکاح ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو اہل ایمان کا سا یا [illegible]

ahmadimuslim.de

اگر نہیں ہوتا جیسا کہ اکثر کتب دینیات سے صراحتاً ظاہر ہے تو ایسے جماع سے فرزند تولد شدہ حرامزادگی کے ساتھ منسوب ہوگا یا نہیں۔

س نمبر ۳۸۲ - علماء و وعاظ عاقد و خطیب باوجود جاننے برائی مجلس کے کہ وہاں دو لہا دولہن اصراراً مستعمل کفریہ معازف و مزامیر و نیز اکثر امورات غیر شرعی کا بلاخوف چرچا ہے حاضر ہوسکے اور مداخلت کرنے کے مجاز ہیں یا نہیں نیز جو علماء دیدہ دانستہ ایسی مجالس غیر مشروعہ میں حاضر ہونے سے اور ان اہل مجلس کی دوستی محبت و مجالست سے مخصوص تا بعد ازیں کفر میں پرہیز نہیں کرتے بلکہ نو ابد کے لئے جو انہیں رسم کے ساتھ مشروط ہے سب ہر اہل ایسے مشرکین سے اختلاط رکھتے ہیں اور ایسے مخالفین سنت کے طریقوں کی تائید کرتے ہیں بغرض امرایت کا تجدید تو تاتوبہ کرنی بالکل مخزل ایمان و مفسد عقد خود ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۳۸۴ - امام مسجد کہ جو باوجود جاننے برائی مجلس و منکرات شرعیہ کے ایسے مجمع میں کہ وہاں شراب خوری و آثار زنا و رسوم ہائے کفار ہندو نیز اطوار مجرمہ بکثرت موجود ہوں بخلاف تندید کہ جو سراسر تائید سنت ہے باوجود قدرت لسانی کے تفہیم نہیں کرتا بلکہ مزین و جبہ تسلیم کو کرتا ہے جیسا کہ اپنے یہاں رسوم کفر مخصوصہ کا برتاؤ کرنا چاہیے تا بعد اول کے جہاں ہوتے ہوئے دیکھ کر بلا دریغ مشارکت کرنا لائق امام ہونے کے ہے یا نہیں!

(پیر غلام حیدر از ضلع راولپنڈی)

ج نمبر ۳۸۲ - باوجود اقرار اسلام اور ایمان کے رسومات مروجہ شادی میں کرنے والا مخالف سنت ہوگا کافر نہیں ہے لہٰذا اُسکا نکاح درست ہے اور اولاد بھی جائز مولود ہے۔

ج نمبر ۳۸۳ - نکاح خوانی ایک امر شرعی ہے اس میں شریک ہونا تو دینی کام ہے۔ البتہ خرابیوں سے روکنے کیلئے زبان بندہ کرنا چاہیئے ورنہ بموجب حدیث شریف گونگا شیطان بنجائیگا۔ لیکن نرم الفاظ سے کہنا چاہیئے کہ اثر کی امید ہو۔ جو علماء بوجہ محبت قلبی یا طمع دنیاوی کے ایسے بد وضع لوگوں کو نہیں سمجھاتے وہ بہت برا کرتے ہیں اُن کو خوف زدہ ہونا چاہیئے کہ کہیں اُس حدیث کے مصداق نہ ہو جائیں جسکے الفاظ یہ ہیں شر الشر شرار العلماء۔

ج نمبر ۳۸۴ - شخص مذکور کو تعزیراً امامت سے علیحدہ کر دینا چاہیئے جب تک توبہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ کی طرف تھوک ڈالنے پر امامت سے الگ کر دیا تھا۔

س نمبر ۳۸۵ - ایک سال کا زمانہ ہوتا ہے زید ہندہ عورت سے نکاح کر کے جب سے نکاح کر کے اپنے مکان میں عورت کو لیکر آیا ہے اسقدر ظلم و ستم شروع کیا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ اسکے ماسوا جو زید کی پہلی ایک بیوی بھی ہے وہ بھی ہندہ کو اسقدر مارتی اور گالیاں دیتی ہے سننے والوں کے کان بھرے ہو جاویں اور زید اپنی ساس اور سسرے کو بھی مکان میں آنے نہیں دیتا ہے اور ماں باپ سے ہندہ کو بات چیت نہیں کرنے دیتا۔ ہندہ ایک وقت کہہ بیٹھی ہے کہ میں اس مرد کے پاس نہیں رہ سکتی اور بہت جلد اس مکان سے مجھ کو نکالو ورنہ میرے جانے میں کسی قسم کا شک نہیں کیا اب وہ عورت بغیر مرد کے حکم کے گھر سے نکل کر چلا آ سکتی ہے یا نہیں بعد چلا آنے کے مرد سے مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟ (محمد عبد العظیم پلاکھڑی ضلع گنجام)

ج نمبر ۳۸۵ - اگر زید ایسا ہی ظالم ہے تو اسکی بیوی بیشک اسکے گھر سے بلا اجازت چلی جا سکتی ہے قرآن میں حکم ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں ایسے عورتوں کے حقوق مردوں پر بھی دستور سے ہیں۔ پس ایسے ظالم کی ماتحتی ایسے ظلم میں کوئی نہیں۔

س نمبر ۳۸۶ - ایک عورت مسلمان چند سال سے بعد وفات اپنی شوہر کے آوارہ وطن و بدچلن ہو کر پیشہ طوائف کا اختیار کر لیا اور بوجہ نہ ہونے کوئی ذریعہ معاش کے مجبوراً اس فعل شنیعہ کی مرتکب ہو رہی ہے مگر کسی مسلمان خواندہ کے نصیحت کرنے سے اس فعل کی قباحت معلوم کر کے اس فعل کے ترک کرنے پر بدیں شرط آمادہ ہے کہ شخص مذکور نکاح کر کے اسکی تاحین حیات کا کفیل ہو اور شخص مذکور بھی نکاح کرنا چاہتا ہے لیکن بخیال طعن و تشنیع ابنائے زمان اقارب و اخوان نکاح کرنے سے رکتا ہے جس سے دونوں گنہگار ہوتے ہیں پس ایسی حالت میں بلا لحاظ طعن و ملامت ابنائے زمان نکاح کر لینا جو کہ مانع حرام و موجب سد باب زنا ہے شرعاً لازم و مستوجب ثواب اور توقف خواہ انکار باعث گناہ ہے یا نہیں نیز جو لوگ بوجہ عار دنیاوی ایسے نکاح کو ناپسند اور اس شخص کو حقیر سمجھیں وہ لوگ قابل ملامت اور ناحق پر ہیں یا نہیں؟ (خورشید از ....)

ج ۳۸۶ - شخص مذکور کو نکاح مذکور کرنے میں دو ثواب ہیں ایک تو نکاح کا دوسرا عورت مذکورہ کو فحش سے بچائیگا جو لوگ ایسے نکاح کرنیوالے کو اس نکاح کیوجہ سے برا جانینگے وہ سخت گنہگار ہونگے۔

پشمینہ

| | |
|---|---|
| کشمیری مال | [illegible] |
| لوئی یا دہسہ کشمیری سفید اونی | [illegible] |
| ایضاً دہسہ کشمیری خودرنگ | |
| چادر چارخانہ اونی | |
| چادر سفید اونی | |
| چادر رنگین اونی | |
| چادر خودرنگ اونی | |
| دہسہ جلالپوری سفید | |
| دہسہ جلالپوری خودرنگ | |
| دہسہ جلالپوری رنگین | |
| ... کشمیری سفید ... | |
| ایضاً ... | |
| تھان پٹو کشمیری | |
| چادر پشمینہ اصلی ... کشمیری | |
| چادر پشمینہ اصلی ... | |
| چادر پشمینہ کشمیری ... | |
| چادر پشمینہ ... | |
| کمبل رنگین بیلدار | |
| کمبل چہارخانہ سفید | |
| کمبل رنگین بیلدار | |
| کمبل چہارخانہ | |
| کمبل چہارخانہ بیلدار | |
| کمبل چہارخانہ ... بیلدار | |

نوٹ ... مال روانہ کیا ...

المشتہر مینیجر دی ... کشمیری ...

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

آگرہ کے دربار میں راجپوتانہ سنٹرل انڈیا اور ممالک متحدہ کی دیسی ریاستوں کے فرمانروا اور رئیس بھی طلب کئے جائینگے۔ اس سے پہلو سنہ ۱۸۸۵ء لارڈ ڈفرن کے دربار میں بھی جب امیر عبد الرحمن خاں مرحوم سے لارڈ ڈفرن نے ملاقات کی تھی اکثر رؤسا طلب کئے گئے تھے۔ ان رئیسوں کے ساتھ انکی امپیریل سروس ٹروپس فوج بھی ہوگی۔ وہ بھی اس قواعد میں شریک ہوگی جو امیر صاحب کو دکھلائی جائیگی۔

میر معظم صاحب مالک مطبع فاروقی دہلی انتقال کر گئے۔ مرحوم پرانے موحد دیندار تھے۔ اللہم اغفرلہ

راجہ تصدق رسول خاں سی ایس آئی تعلقدار جہانگیر آباد ایک لاکھ روپے کے صرف سے سول لائنز لکھنؤ میں ایک مارکٹ بنوانے والے ہیں۔

نوابصاحب بہاولپور نے بانگ دہل تمام ریاست میں اعلان کر دیا ہے کہ جو مسلمان حج کرنے کا شائق ہو اور انکے پاس خرچ نہ ہو تو نوابصاحب سے درخواست کرنے پر انکو بہاولپور سے مکہ معظمہ تک آنے جانے کا سفر خرچ اور خوراک مفت دیدی جائیگی۔ نوابصاحب بہاولپور ۱۵ ر نومبر کو بہاولپور سے حج کرنے کیلئے روانہ ہو جائینگے۔ (جزاک اللہ)

آدہ آنے والے نئے ٹکٹ جو مال اور ڈاک دونوں کام میں یکساں طور سے مستعمل ہوا کرینگے انگلستان سے بنکر ہندوستان آگئے ہیں یہ ٹکٹ عنقریب جاری کر دئے جائینگے۔

ایک آنہ والا نیا ٹکٹ جو مال اور ڈاک دونوں کام میں استعمال ہوا کریگا ابھی تک انگلستان سے بنکر نہیں آیا۔

بہاولپور کی کونسل کے ممبروں نے آپس میں چندہ کر کے ۵۰۰۰ روپیہ اسلامیہ کالج لاہور کی تعمیر کیلئے جمع کئے۔ (جزاہم اللہ)

اسلامیہ کالج لاہور کی عمارت کی تعمیر کیلئے ریاست بہاولپور کے تمام ملازمین نے جن کی تنخواہ پچاس روپے ماہانہ سے کم نہیں ہے ایک ماہوار کی چوتھائی بطور چندہ کالج کو عطا کرنیکا ارادہ کر لیا۔

ایک آنہ والا نکل کا سکہ ہندوستان میں آئندہ جنوری میں جاری ہو جائیگا

یورپ کے تمام ملکوں میں امسال گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ۱۲ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن شکر کم بنائی گئی ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۶ ماہ حال کو طاعون سے کل ہندوستان میں ۵۸۳۲ موتیں ہوئیں منجملہ انکے پنجاب میں ۲۸۳ موتیں ہوئیں۔

جاپان آجکل روس سے ایک معاہدہ کر رہا ہے جسکی تکمیل ہو جانے پر سائبیرین ریلوے کے ذریعہ سے لنڈن سے ٹوکیو میں ۱۶ دن میں ڈاک پہونچ جایا کریگی۔

آرہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک یوروپین گارڈ کو ایک ہندی مسافر عورت کی عصمت پر حملہ کرنے کے لئے ایک ماہ قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ ہوا جو بہت کم سزا ہے۔

سندھ میں طوفانوں سے قابل کاشت زمین اس قدر خراب ہوگئی ہے کہ فصل ربیع سے مایوسی ہے۔

علاقہ ٹیراہ میں بھی ابتک اس قدر پانی بھرا ہے کہ جس سے فصلیں بری طرح تباہ ہیں۔

امریکہ میں رہنے والے آئرش لوگ آئرلینڈ کی حمایت میں خوب سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

روس میں سبا سٹوپول کے کمانڈر اور صوبہ کائن کے نائب گورنر پر بم کے گولے پھینکے گئے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں تلاشی لینے پر کثرت سے گھروں سے بم اور ڈائنامیٹ نکلا۔ جو روس کی تباہی کا مظہر ہے۔

آگرہ میں امیر کابل کے آنے پر کثرت سے دیسی ریاستوں کے حکمران بھی موجود ہونگے

لاہور میونسپلٹی نے چوہے مارنے کے لئے ۶ ہزار روپیہ خرچ کرنا منظور کیا ہے۔

بریلی کے ایک عطار نے ۸ شخصوں پر دعوے کیا تھا کہ انہوں نے اس بنا پر حقہ اور بھنگی کو میرے یہاں آنے سے روک دیا ہے کہ میں نے کلکتہ میں ولایتی شکر ڈالی تھی۔ عدالت نے آٹھوں مدعا علیہم پر پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کیا اور سو روپیہ مدعی کو دیا۔

پونا میں طاعون نے یکایک زور پکڑ کر آفت ڈھا رکھی ہے پچھلے ہفتہ صرف ایک دن میں ۱۶۵ آدمی اسکے ہاتھوں جان بحق تسلیم ہوئے۔ (قادیانی عنایت ہوگی)

مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی طبیعت پہلے کچھ علیل تھی مگر پھر صحت ہوگئی اور آپ ۱۴ ر اکتوبر کو ہردوئی وغیرہ مقامات کے جلسوں پر تشریف لیگئے۔ خداوند تبارک بسلامتی سے واپس لائے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

# تیر بہدف دوائیں

## برقی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال سے صرف ایک گھنٹہ میں نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر عضو کا ہمیشہ کیواسطے ٹیڑھا پن دور ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے دلی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرضیکہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت مع محصولڈاک [illegible]

## گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ومبہی ہیں جو کہ فولاد چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی وخون افزا اجزا سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی بات کی شکایت ہو وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

## مومیائی

ابتدائی سل دق۔ وہم ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھانے سے درد دور ہو جاتا ہے اور جماع کے بعد دو رتی کھانے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مبہی ومولد خون ہے بچے بوڑھے نوجوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت [illegible] فی چھٹانک مع محصولڈاک

## معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو گیا ہو نزلہ گرتا ہو سر درد سے تنگ ہو گئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ وہ اسکا استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی قیمت فی ڈبیہ [illegible] مع محصولڈاک

## ممسک جریان

اسکے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہو جاتی ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہونی شروع ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی [illegible] مع محصولڈاک (بخار کی گولیاں [illegible] فی شیشی)

(حب اسیر کی گولیاں [illegible] فی شیشی مع محصولڈاک، (کشتہ قلعی [illegible] فی تولہ)

علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات مفصل حال لکھکر منگوا سکتے ہیں۔

کشتہ چاندی [illegible] فی تولہ کشتہ سونا [illegible] روپیہ فی تولہ (کشتہ فولاد [illegible])

المشتہر

پروپرائیٹر ودی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد

〃 نذری [illegible] سے [illegible] 〃

〃 اوڑھنی کی [illegible] 〃 سے 〃 〃

آزاربند سوتی [illegible] 〃 [illegible] 〃 〃

〃 ریشمی [illegible] از [illegible] 〃 〃

تھان کھدر بن باریک موٹا [illegible]

جرابیں سوتی اونی [illegible] سے [illegible]

〃 زرین ہوشیارپوری [illegible]

جرابیں دستانے اونی [illegible] سے [illegible] 〃

〃 〃 سوتی [illegible] سے [illegible]

فیتہ زرین خاکی رنگ پختہ [illegible] گز سے [illegible] گز

صافہ ٹسر پیچ دار [illegible] سے 〃 [illegible] 〃

〃 خاکی [illegible] 〃 [illegible] 〃

رنگین اونی [illegible] گز طول [illegible] گز عرض [illegible]

دری بڑا [illegible] پلنگ [illegible] 〃 [illegible] تک

کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد

〃 زرین [illegible] 〃 [illegible] 〃 〃

رومال ریشمی [illegible] 〃 [illegible] 〃

کمبل دیسی [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 فوجی [illegible] 〃 [illegible] 〃 〃

لوئی سفید [illegible] 〃 [illegible] 〃

لوئی رنگین طول [illegible] گز عرض [illegible] گز [illegible]

پٹی دیسی اونی [illegible] سے [illegible] فی جوڑہ

〃 پشمینہ [illegible] گز سے [illegible] گز تک

سج [illegible] 〃 [illegible] تک

چادر پشمینہ [illegible] 〃 [illegible] تک

بنیان ویا جامہ اونی [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 〃 سوتی [illegible] 〃 [illegible] 〃

چوتہی ودو تہی [illegible] 〃 [illegible] 〃

دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب تنگیاں کمربند سیڈل زین بٹن چھاڑ سوتی و زرین پیچ اونی سوتی کھدر وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جاویگی۔

نوٹ :- سوداگروں کو خاص رعائت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

ملنے کا پتہ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹرکٹرز لودھانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو ... الحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

(R.L. No 352.)

# اہلحدیث

امرتسر

بس الحدیث مصطفیٰ برجان مسلم روشن است

بعمل ہمارا ہو نقل کیا ہے؟ ... بارِ ہمہ ز ...

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " سے
روسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۲/۱ عار
" چھ ماہی عہ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر
ہوا کرے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

نمبر ۵۱ | مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ ہجری | جلد ۳

## ضروری اطلاع

اہلحدیث خدا کے فضل سے اپنی تین سال عمر کو پہنچ گیا ہے۔ اب چوتھا سال آنے والا ہے۔ اسلئے حسب دستور سال بھر کے بعد ایک ہفتہ کی ناظرین سے رخصت لیتا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اسکی ... رخصت پر نظر فرما کر اسکی ایک ہفتہ کی غیر حاضری معاف فرما دینگے۔ چوتھی جلد کا پہلا پرچہ ۹ نومبر کو نکلیگا۔ اور ۲ نومبر یوم رخصت ہوگا۔

## قابل توجہ

بات صرف یہ ہے کہ اس تین سال کی عمر میں اہلحدیث اپنے حامیوں سے دفعہ متعدد پر درخواستیں کرتا رہا۔ مگر بہت ہی کم شنوائی ہوئی۔ خاصکر ان علماء کرام کی عدم توجہ قابل ذکر ہے جنکی خدمت میں اہلحدیث مفت تحفۃً ہو جاتا ہے اور وہ اسکی شاق ... ہی ... اتنا بھی نہیں کرتے کہ اپنی اپنی حلقہ اثر میں اسکی اشاعت کریں اور مخلص دوستوں کو اسکا خریدار بنا دیں۔ کیا فرمان خداوندی اِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا کا بھی کچھ مطلب ہے یا بحکم منسوخ ہے پس حضرات ممدوحین اور کسی وجہ سے نہیں تو اس فرمان خداوندی کی تعمیل سے اپنے اپنے حلقہ اثر میں اہلحدیث کی اشاعت کرکے ثواب حاصل کریں گے۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

## جاپان کے اسلام لانے پر مسٹر ڈہرمپال کی دعا اور اسپر ہماری آمین

مسٹر دہرمپال (عبدالغفور نو آریہ) نے اخبار پرکاش میں ایک مضمون لکھا ہے جسکا عنوان ہے "جاپان میں اسلام مبارک" آپ لکھتے ہیں۔

"دنیا کی تواریخ میں وہ دن درحقیقت مبارک ہوگا جبکہ ہم یہ سنینگے کہ جاپان مسلمان ہوگیا۔ اس سے بھی بڑھکر دنیا کی تواریخ میں وہ دن نہایت ہی مبارک ہوگا جبکہ ہم سنینگے کہ انگلستان بھی مسلمان ہوگیا اگر ہم اپنی زندگی میں جیتے جی ان خوشخبریوں کو سن سکیں تو ہم مارے خوشی کے پھولے نہیں سمائیں گے۔"

تنگ دل اصحاب جو کسی بات پر کما حقہ غور کرنے کے عادی نہیں

ahmadimuslim.de

ہوتے بلکہ ایک عام آدمیوں پہ جا پایا کرتے ہیں۔ ہمارے ان تین چار فقروں کو پڑھ کر بیرت زدہ ہو جائیں گے مگر نہیں ہمارا یہ خیال ہے اگر جاپان مسلمان ہو جائے تو دنیا کی بہبودی کے لیے اسے ایک نیک فال تصور کرنا چاہیے اور سمجھنا چاہیے کہ اب دنیا کا اودھ بہت جلدی ہی ہونے والا ہے اور کہ دنیا اب بہت جلدی اسلام کے پنجے سے نجات پانے والی ہے کیوں اور کیسے؟ اسلام کی تاریخ اور اسلام کی تعلیم پر نظر مارنے سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اسلام ابھی تک اندھیرے ملکوں میں ہی ہاتھ پاؤں مارتا پھرتا ہے۔ روشن ملکوں کی طرف اس نے قدم نہیں اٹھایا۔ اگر اٹھایا بھی ہے تو اسکو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں دنیا کی موجودہ حالت پر نظر مارنے سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس وقت جہاں جہاں اسلامی سلطنتیں قائم ہیں وہاں وہاں ہی سخت تاریکی چھا رہی ہے۔ ایران۔ ترکستان۔ افغانستان وغیرہ اس تاریکی کی زندہ مثالیں ابھی تک موجود ہیں۔ برعکس اس کے جہاں جہاں سے اسلام کا قدم ہٹتا گیا۔ وہاں وہاں ہی کچھ نہ کچھ روشنی کی شعاعیں نمودار ہوئی ہیں۔ (جھوٹے پر پوری ہزار۔ اہلحدیث)

ان حالات میں جبکہ عیسائی اور اسلامی ممالک میں بھی لینے اور دینے کا معاملہ مفقود ہو رہا ہے یہ بڑی دقت پیش آرہی ہے کہ مسلمانوں کے اندر سے تاریکی کو کیونکر دور کیا جاوے چونکہ اسلامی ممالک ابھی تک تقریباً سب کے سب تاریکی کی حالت میں پڑے سوتے ہیں۔ اس کا علاج سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ یا تو اسلامی ممالک میں نئی روشنی پھیلے یا روشنی سے بہرہ ور ممالک میں اسلام پھیل جاوے۔ دونوں صورتوں میں دنیا اسلام کے پنجے سے رہائی پا سکتی ہے۔

اسی طرح اسلام کی جہادی سپرٹ کا اسلام کے توہمات کا۔ اسلام کے تعصب کا اسلام کے بعض وحشی مسائل کا خاتمہ صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جبکہ اس کا علم و سائنس کے ساتھ مقابلہ ہو یا یہ عالموں کے ہاتھ میں جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ جاپان ایک مہذب ملک ہے وہ ہر ایک بات کو علم و عقل کی کسوٹی پر کس کر دیکھ رہا ہے۔ اول تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اندھا دھند اسلام پر ایمان لے آوے۔ اور نیز وہ کسی پولیٹکل غرض کے لئے ایسا کر بھی لے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ اسلام کی خیر نہیں ہے کیونکہ پولیٹکل اغراض خواہ کیسے بھی زبردست کیوں نہ ہوں۔ وہ مذہبی جوش و خروش کو قطعی طور پر دبانے میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ پولیٹکل اغراض کے ساتھ مذہبی جوش ضرور موجود رہا کرتا ہے۔ مہذب ممالک میں جہاں دیگر باتوں کی جانچ پڑتال ہو رہی ہے وہاں کیونکر ممکن ہے کہ لوگ مذہبی پہلو پر کچھ بھی روشنی نہ ڈالنا چاہیں۔ پس یونہی کہ پولیٹکل جوش کے فرو ہوتے پر جاپانی مذہبی طور سے اسلام کی جانچ پڑتال کرینگے۔ اس میں شک نہیں ان کو یہ خلعت اسی طرح سے اتارنی پڑیگی جس طرح کہ وہ عوام الناس کے کہنے کے مطابق اسوقت معقولیت سے بھرے ہوئے بدھ دہرم۔ یا شنتوازم کو چھوڑنے کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اسلام کے لئے یہ ایک جانکاہ صدمہ ہوگا۔

اس نکتہ چینی کا زور وہاں پر اتنا ہوگا کہ اسکا عشر عشیر بھی اسوقت اسلامی ممالک میں نہیں پایا جاتا۔ اور یہ نکتہ چینی اسلام کے لئے باعث ہلاکت ثابت ہوگی۔

مان لو کہ اسوقت جاپان پولیٹکل اغراض کے لئے مسلمان ہو جاتا ہے مگر اسکے مسلمان ہو جانے سے اسلام کو اتنی بھی تقویت نہیں پہونچ سکتی اور نہیں پہونچیگی جتنی کہ ایک کفش دوز کو پرانی جوتی کے تار سے پہونچ سکتی ہو۔ بلکہ اسلام کو الٹا ایک خوفناک دھکا لگیگا جو کہ اسکی جان کندنی کا باعث ہوگا۔

یہ خیال کہ جاپان کے مسلمان ہو جانے سے ویدک دہرم کو کوئی نقصان پہونچ سکیگا۔ بڑا ہی بیہودہ خیال ہے جاپان کے مسلمان ہو جانے سے ویدک دہرم کو بڑی بھاری تقویت ملیگی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ویدک دہرم کے مشنریوں نے آریہ ورت کے اندر اسلام کی بڑھتی ہوئی رو کو بالکل دوسری طرف پھیر دیا ہے اور اسکا ایسا ناک میں دم بند کیا ہے کہ خود مسلمان بھی چلا اٹھے ہیں کہ اسلام کا بیڑا جیحون اور سیحوں کو عبور کرکے اگر ڈوبا تو وہ گنگا کے دہانہ میں آکر ڈوبا۔ جیسوں

نے سماج کے اندر گھنٹہ چھوڑ دیا۔ اور گنگینہ میں تم ہوتے تو ایسا نہ کہتے (اہلحدیث) یہ اسی سمجھ پر ویدک دہرم کو قبول کیا ہے جس نے گنگا کے دہانہ میں اسلام کا ڈوبا کہا ہے۔ اسکی مراد دین اسلام نہیں بلکہ مسلمان ہیں کیونکہ مسلمانوں کی ترقی تنزل کا ذکر کرتا ہے

ahmadimuslim.de

ڈوبا ہوا اسلئے کہ یہاں اسلام کا علم و عقل کے ساتھ ٹکراؤ نہیں ہوا۔
چونکہ جاپان کے مسلمان ہو جانے سے یہ بات بہت کچھ عمل میں آسکتی ہے اور اسلامی ممالک جاپان کی رہبری کی بدولت تاریکی سے روشنی میں لائے جاسکتے ہیں اسلئے ہم دل سے چاہتے ہیں کہ جاپان مسلمان ہو جائے۔ تاکہ دنیا سے اسلام کا خاتمہ جلدی ہو سکے کیونکہ اس وقت چند کروڑ تو نہیں بلکہ چند لاکھ جاپانیوں کے مسلمان ہو جانے سے دنیا تقریباً تیس کروڑ مسلمانوں سے آزاد ہو جائیگی بلکہ اگر جاپان مسلمان نہ بھی ہونا چاہے تو اسکو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہئے تاکہ وہ اسلام کے بہانہ سے وہ روشنی اسلامی ممالک میں پہونچا سکے جو اسلام کے لئے زہر قاتل ہے۔" (پرکاش لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۲۰ء)

اس دعا کرنے میں مسٹر دہرمپال نے جو چالاکی کی ہے اور جس نیت کا اظہار کیا ہے وہ تو اسکا دلی بخار ہے البتہ دعا بڑی معنی خیز ہے اسلئے ہم بھی اور ہمارے ناظرین بھی اس دعا خیر میں شریک ہوکر کہتے ہیں کہ خدا کوئی ایسا دن کرے کہ مہاشہ مذکور کی دعا قبول ہو اور خدا کرے کہ ہم اور مہاشہ اپنی آنکھوں سے اس دعا کی قبولیت دیکھ لیں۔ اسلام کے متعلق جو کچھ بد ادائی آپ نے کی ہے اسکا ذکر کوئی رنج نہیں اور نہ ہونا چاہئے کیونکہ قاعدہ ہے کہ ؎

شہ بجہان آرزو خواہند ✦ مقبلان راز وال نعمت و جاہ

رہا یہ کہ آریہ سماج کو تو جو اسلام پاک سے عداوت قلبی ہے انکو خیال کرکے یہ الفاظ کوئی تعجب انگیز نہیں لیکن یہ کیا غضب کیا کہ جاپان کے موجودہ مذاہب بودھ اور شنٹو کو معقول فرما دیا۔ حالانکہ بودھ مذہب کی بابت آریہ سماج کے سوامی خود ہی کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلئے گمراہ ہوئے کہ انہوں نے ایشور ہی کو چھوڑ دیا ہے۔ واہ واہ کیا معقولیت ہے اور شنٹو مذہب کی نسبت ۱۴ اکتوبر کے آریہ گزٹ ہی میں لکھا ہے کہ:۔

"شنٹو عقائد کے موافق صرف جاپان ہی برہمانڈ و دنیا ہے اور وہاں ہی دیوتاؤں نے جنم لیا ہے"

ایسے ایسے متوہم اور بے بنیاد مذہب کو مہاشہ دہرمپال کیوں معقول کہتے ہیں؟ صرف اسلام کی عداوت سے۔ آہ اسلام تو نے اس شخص کے دل سے نکلتے ہی اسکو کیسے غلط گو بنا دیا اور یہ تیری رنجش میں کیسی بہکی بہکی باتیں کرکے آریہ پبلک کی آنکھوں میں مٹی کنکر ڈالتا ہے۔ بہرحال ہمیں انکی نیت اور بدنیتی سے مطلب نہیں ہمیں تو اسکی دعا سے خوشی ہے خدا قبول کرے اس روز ہم مسٹر دہرمپال کا دل شہادتی سے بھردیں ؎

یا تکو آئینہ مقرر تا صدا دہ دل کسی ✦ جو تو مانگیگا وہی دونگا خداوند دل کسی

# تفسیر سورہ اخلاص

(از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

عروس حضرت قرآں نقاب آنگہ براندازد
کہ دار الملک ایماں را مجرد بینی از غوغا

حضرات! معجزہ قرآنی دو حیثیت سے ہے۔ پہلی حیثیت انکو حسن عبارت کی ہے اور دوسری حیثیت انکو لطائف معنوی کی۔ حسن عبارت پر بحث کیلئے آدمی کی حیثیت علمی سحبان ابن وائل یا دوستان ابن ثابت کی ہونی چاہئے۔ قرآن مجید کی حسن عبارت بمنا کو علم معانی و بیان سے اسپر دو وجہوں سے گفتگو محض فضول ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ تمام علمائے اسلام از سلف تا خلف اس پر متفق ہیں کہ یہ حسن عبارت ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مبحث کتب متداولہ علم معانی و بیان میں بہ توضیح تمام مندرج ہے یہاں اس قدر گذارش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نصرانی علما قرآن مجید کے حسن عبارت پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر قرآن مجید کی حسن عبارت اس کے خدائی کلام ہونے کی دلیل ہے تو ہومرس ایلیڈ Homer's Iliad ورجلس اینیڈ Virgil's Aeneid ڈانٹس پیراڈائز لاسٹ Milton's Paradise Lost شاہنامہ فردوسی اور مہابھارت کی نسبت کیا کہا جائیگا۔ یہ یونانی۔ لاطینی۔ انگریزی۔ فارسی اور سنسکرت زبانوں کی اعلیٰ درجہ کی تصنیفیں سمجھی جاتی ہیں۔ مگر یہ اعتراض نصرانی زبان دان علما کا بے قیاس معلوم ہوتا ہے۔ کتب مذکورہ میں صرف ایک قسم کا مبحث یا ایک فرد کی سرگذشت واردات اور کارروائیوں کا ذکر ہے۔ ان ہر ایک کتاب میں رزم و بزم کی داستانیں ہیں اور ماہی اصطلاح میں شعرا کے طائر خیال کا طیران ہے بخلاف قرآن مجید کے۔ یہ ایک نظم ہے۔ مجموعہ ضوابط و قواعد ہے۔ کتاب عبادات ہے۔ تہذیب اعلیٰ درجہ کی سکھاتی ہے اور پیرایہ قصص میں مواعظ و نصائح کرتی ہے۔ یہ ایک لازمی امر ہے کہ ہر مضمون کے لئے عنوان بدلجائے مگر قرآن مجید کی عبارت میں تغیر و تبدل کسی طرح کا واقع نہیں ہوتا یہ اپنے ہر مبحث کو ایسی عبارت میں بیان فرماتا ہے کہ اہل زبان انکے

ahmadimuslim.de

تتبع سے قاصر ہیں۔ مادہ جو دنیا عجز ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ دوسرے وہ اپنا نہ سکیں یا کر نہ سکیں پس۔ کلام مجید کا جواب وہ کتاب ہی ہو اور پر لکو ہوئیں اور قرآنی نعمائی جن کے دعویٰ بھی پورے نہیں ہو سکتیں۔

مضامین قرآنی کا اثر بغیر عربی زبان جاننے جو سمجھنے والے کے دل پر ہوتا ہے وہ اس واقع سے ظاہر ہوگا۔ گیٹی (Goethe) ایک جرمن فلسفی جو انیسویں صدی کے اکابر علمائے یورپ میں گنا جاتا ہے عربی زبان سے محض ناواقف تھا۔ اُس نے لاطینی زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھا۔ پہلی مرتبہ وہ گھبرایا مگر اپنی ہمت قاصر نہ کر کے اُس نے چند بار اُس ترجمہ کو خوب غور سے پڑھا آخر اُس کو قبول کیا کہ یہ ایک نہایت عظیم الشان چیز ہے اور اسکی بہت بڑی عظمت اُس نے اپنی تحریر میں ظاہر کی۔ چنانچہ راڈول (Rodwell) صاحب نے جو انگریزی زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا ہے اُس کے خطبے میں گیٹی کی عبارت کو نقل کر کے زیب عنوان کیا ہے وہو ہذا۔

However often we turn to it, at first disgusting as each time afresh, it soon attracts, astounds, and in the end enforces our reverence. Its style in accordance with its contents and aims is stern, grand, terrible, ever and anon truly sublime.

ترجمہ۔ جتنا بھی ہم اس کتاب کو اُلٹ پلٹ کر دیکھیں پہلی مطالعہ میں اسکی نا مرغوبی نئے نئے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ہے لیکن فوراً ہی یہ مسحور کر لیتی ہے متحیر بنا دیتی ہے اور آخر میں ہم سے تعظیم کرا چھوڑتی ہے۔ اس کا طرز بیان باعتبار اس کے مضامین اور اغراض کے عفیف۔ عالی شان اور تہدید آمیز ہے جا بجا اس کے مضامین سخن کی غائیت رفعت تک پہونچ جاتے ہیں۔"

حضرات! قابل غور ہے کہ ایک یورپ کا عالم جو عربی سے محض ناواقف اور جس نے بچپنے سے مذہب عیسائی کی تربیت پائی تھی اُس کے دل پر جب قرآن مجید کے ترجمہ نے ایسا اثر کیا تو اُن مسلمانوں کے دلوں پر جنہوں نے قرآن مجید کو اُس زبان میں سنا ہیں جو نازل ہوا جیسے زبان مبارک سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنا ہوگا کیا اثر ہوا ہوگا۔ نصرانی علمار کا دعویٰ یہ ہے کہ مسلمانوں نے بطمع غارت وحصول مال غنائم جہاد کیا تھا۔ کس قدر غلط خیال ہے یہ معجزہ قرآنی تھا جو انکے دل پر کام کر رہا تھا اور اس سحر حلال کے اثر سے بحوائے ان من البیان لسحرا خدا کی راہ میں جان دینی اُن کے نزدیک زندگی جاوید سے بہتر تھی۔ اسٹین گیس جو اس وقت کے زندہ عربی دانوں میں ہے وہ اس کو قبول کرتا ہے کہ جب قرآن نے غیر معتقد قلوب سامعین پر یہ اثر دکھلایا تو یہ واقعی اور غیر متزلزل دلیل نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی ہے واضح ہو کہ اسٹین گیس بھی جرمن کے نصرانی علماء میں سے ہے۔ اُس کا دعوےٰ یہ ہے کہ راستی کے قریب پہونچنا اور بُت پرستی کا اُٹھا دینا بھی بڑی راست بازی ہے اس قول میں اسٹین گیس کے وہی اثر تنفسر ہے جو راستی عظیم الشان کو رسول اللہ کے قبول نہ کر کے قرآن مجید کو قریب بہ راستی بمقابلہ انجیل پہونچاتا ہے۔ مذہب کی پہلی راستی جو لوگوں پر منکشف ہونی چاہیئے وہ توحید باریتعالیٰ ہے۔ قرآن مجید کی ایک بہت بڑی آیت یہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ پہلا حصہ دین کے تکمیل کا توحید باریتعالیٰ ہے۔ کتب مقدسہ قدیم تورات وزبور ہیں اور کتاب جدید انجیل۔ آپ تورات۔ زبور اور انجیل پڑھنے والوں سے پوچھیے کہ ایک مضمون بھی کتب عہد العتیق والجدید سے توحید میں مثل ان آیتوں کے نکالیں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الآیۃ خواہ سورہ حشر کے رکوع آخر کی آیت هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الآیۃ

حضرت موسیٰ کو بارہ احکام عنایت ہوئے تھے جس میں پہلے جناب باری نے انکو یہ ہدایت فرمائی کہ میں تیرا خدا ہوں اور میں نے تجھکو غلامی سے چھوڑایا ہے تو غیر خدا کی پرستش نہ کر انہی پر احکام تورات مبنی ہیں اور انجیل میں صرف اقوال اور آثار حضرت عیسےٰ کے مجتمع کئے ہوئے ہیں۔ آیات مذکورہ کی خوبیاں میں اس کے بعد بیان کرونگا۔ پہلے یہ جاننا ضرور ہے کہ پرسبیٹیرین مشن نے انواع طرح کے اعتراضات مذہب اسلام اور ذات اقدس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کئے تھے۔ اوّل شخص یورپ میں فرینچ عالم پوکاک ہے جس نے مسلمانوں کی تصانیف کے ترجمے فرینچ زبان میں کئے۔ گبن نے اپنی تاریخ کا ماخذ اکثر پوکاک کے ترجموں کو کیا ہے۔ یہ بھی اُن لوگوں میں ہے جس کی ابتدائی تعلیم مذہبی مذہب عیسائی کی تھی اور اُس کو عربی زبان سے ناواقفیت تھی۔ قرآن کا ترجمہ خواہ فرینچ یا لاطینی میں اس نے بھی پڑھا ہے۔ توحید باریتعالیٰ کی نسبت اُس نے اپنی تاریخ میں صاف لفظوں میں یہ لکھا ہے کہ قرآن

فصل الخطاب بجواب ام القرآن۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے رسالہ کا مدلل اور مفصل جواب۔ قیمت ۲/ منیجر احمدیہ بک ڈپو قادیان

ایک شہادت عظیم الشان باری تعالیٰ کی توحید پر ہے۔ [illegible]
آیات توحید قرآنی جن میں سے بطور نمونہ چند میں نے پیش کی ہیں ان [illegible]
ہیں۔ ایسا توحید کا بیان تو بلا خوف عرض کر سکتا کہ نہ کتب مقدسہ عتیق میں [illegible]
ہیں۔ اسپر خوبی یہ ہے کہ غیر تعلیم یافتہ اپنی زبان میں ترجمہ کر کے [illegible]
کے بخوبی سمجھ سکتا ہے اور عالم تمامی مسائل حکمیہ اور منطقیہ کو ان آیات سے اثبات
واجب الوجود اور توحید باری تعالےٰ میں اخذ کر سکتا ہے۔ حکمائے مشائین اور اشراقین
اسبق بے تکلف اپنے اپنے براہین عقلیہ کا ان سے مبنیٰ پا سکتے ہیں۔ اور حکمائے [illegible]
جو موجود ہیں اور جو اسوقت یورپ میں شور مچا رہے بیٹھے ہیں بے تامل بہرہ اندوز ہیں
ایک بڑا مبحث حدوث و قدم کا ہے جس کے مضامین عالیہ عوام الناس اور
غیر تعلیم یافتوں کی سمجھ سے باہر ہیں۔ اس مبحث کو پیرایہ حکایت میں ایسے صاف الفاظوں
میں قرآن نے بیان کر دیا کہ ہر اعلیٰ اور ادنیٰ۔ ہر جاہل اور عالم بے تکلف سمجھ سکے۔
میرا مطلب ان آیات شریفہ کی طرف آپ لوگوں کی توجہ کو مصروف کرنے کا ہے
وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ
الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ
بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ
الضَّاۗلِّيْنَ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ
اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

میں نہیں عرض کر سکتا کہ کس سیاق سے ان آیات کریمہ کا ترجمہ انگریزی یا فرنچ زبان میں ہوا ہے مگر گبن نے انہی آیات کریمہ کو پڑھکر اپنی تاریخ میں یہ عبارت لکھی جس کا یہ ترجمہ ہے۔ رسول کی نے پرستش اصنام۔ اشخاص اور سیاروں کو اس معقول دلیل پر منتفی کر دیا کہ جس کو عروج ہے اس کو زوال بھی ہے۔ جس کو طلوع ہے اس کو غروب بھی ہے۔ ہر متولد کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے اور ہر انقلاب پذیر شے کا قوام مادہ انحلال و فنا ہے۔ اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ مذہب اسلام وہ مذہب ہے جس کو ایک موحد فلسفی بے تکلف قبول کر سکتا ہے۔ جس کے اصول ایسے عالی ہیں جنکو ہمارے موجودہ قوائے عقلیہ درک نہیں کر سکتے۔ پس سادگی اور متانت دلائل کیلئے صاف اور عالم کے لئے مغلق ایک عام خوبی قرآن مجید کی ہے۔

میں نے اوپر عرض کیا ہے کہ سورہ اخلاص اور آیات رکوع آخر سورہ حشر سے بڑھکر جامع اور بلیغ بیان توحید کا نہیں ہو سکتا۔ اب میں پہلے سورہ اخلاص کے نکات بیان کرتا ہوں جس سے دوسری آیات کی خود توضیح ہو جائیگی۔ معمولی ترجمہ سورہ اخلاص کا یہ ہے۔ تو کہہ اللہ ایک ہے اور ایسا ہے کہ عقل اس کی کیفیت کو نہیں پہونچتی۔ نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہیں ہے اس کے جوڑ کا کوئی۔ یہ ایسے صاف اور سیدھے الفاظ ہیں کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ خدا ایک ہے عقل اس کو درک نہیں کر سکتی۔ عام سلسلہ توالد و تناسل اس میں نہیں ہے یعنی وہ نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی بطریقہ معروف پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے اگر علماء کی روش سے اس سورہ شریفہ کو دیکھا جائے تو ہر ہر جملہ اس سورہ کا بلکہ ہر ہر لفظ مبنا ہے بحث اثبات واجب الوجود کا۔ میں بسبیل ایجاز صرف اس سورہ پاک کے الفاظ سے جو مباحث پیدا ہوتے ہیں ان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ ہماری اس تفسیر کا ماخذ شیخ الرئیس کی وہ تفسیر ہے جو اس نے اس سورہ پر عربی میں لکھی ہے۔

کل اعیان موجودات مراتب ثلاثہ یعنی ماہیت۔ وجود اور تشخص کے ساتھ متصف اور ملتبس ہیں۔ اعیان ممکنہ میں وجود و تشخص محتاج غیر ہیں اور بغیر وجود ماہیت وجود و تشخص کا موجود ہونا محال ہے ایسی حالت میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس کا وجود ہے جو محتاج غیر نہیں وہ واجب الوجود ہے۔ وہ وجود لذاتہ ہے نہ لغیرہ۔ کیونکہ اعیان ممکنہ میں وجود غیر ماہیت ہے اور ذات واجب الوجود میں وجود عین ماہیت ہے لوازم اور اضافات انتسابیہ سے ہر چیز کی ہویت پہچانی جاتی ہے اور چونکہ ہویت باری تعالےٰ کے لوازم و انتساب سے غیر ہے پہچانی نہیں جا سکتی اور اس کی ماہیت بھی جنس و فصل سے مرکب نہیں ہے بلکہ وہ احد محض اور بسیط محض ہے۔ اس لئے جناب باری نے اپنی ہویت مضمر اور ماہیت عین وجود کو لفظ اللہ سے تعبیر فرمایا۔ اعیان ممکنہ میں چونکہ مضمون کثرت و اشکال۔ اجناس و فصول۔ مادہ و صورت قوت و فعل۔ اشکال و الوان موجود ہیں اور ذات باری ان حدود سے بری اور منزہ ہے اور ان حدود کو مطلق احاطہ اسپر نہیں ہے اسلئے باریتعالیٰ نے اللہ احد فرمایا۔

چونکہ جناب باری نہ جسم ہے نہ عرض ہے نہ صاحب مکان ہے نہ جہت اور نہ صاحب ماہیت ہے بلکہ وجود اس کا عین ماہیت ہے اسلئے اللہ الصمد فرمایا۔ چونکہ خداوند تعالےٰ و تقدس صمد فیاض و جواد حقیقی ہے اور صمد کل اشیا ہے جو محتاج مادہ ہیں اور [illegible] مادہ اور [illegible] متولد ہیں اور باریتعالےٰ محتاج مادہ نہیں ہے اسلئے متولد نہیں ہو سکتا اور جب متولد نہیں تو کسی کا والد بھی نہیں ہے اسلئے لم یلد و لم یولد فرمایا۔ خداوند تعالےٰ کے ہویت مخفی [illegible] وجود محض رکھتا ہے اور ہویت [illegible] کی اعتبار غیر سے پہچانی نہیں جا سکتی کیونکہ وجود اس کا عین ماہیت ہے۔ خود نہ جوہر ہے نہ جسم نہ محدود نہ زمان ہے نہ محدود بمکان۔ تب لامحالہ یہ بات حاصل ہوگی

ahmadimuslim.de

کر ہر ایک کوئی بیان ایسا ہے کہ قرآن مجید ..... احد فرمایا۔ یہاں ایک بحث اور پیدا ہوتی ہے کہ اس کی نوع و انواع اور اشتراک ..... تغلب۔ کثرت۔ تعدد۔ علت۔ معلول۔ اشتراک اور ..... تغلب و تنظیر کی رد کی۔ لم یلد و لم یولد سے علت و معلول کی نفی کی اور ولم یکن لہ کفوا احد سے اشکال و اضداد کو معدوم کر دیا ہذا وکشف من اسرار ہذہ السورۃ واللہ محیط باسرار کلامہ

مفسر موصوف نے اس خیال کو نہایت خوبی سے ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے۔

زخز بلبل در رہش انگشت بدہ شد ..... علت و معلول ورد ہر دو گم شد

سورہ حشر کی آخری آیات ہیں۔ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُہَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ہُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

ترجمہ ان آیات کا یہ ہے۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہ بخشش کرنیوالا مہربان ہے۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ سارے پاک ہے۔ سب عیوب سے سالم ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبان ہے۔ غالب ہے۔ زبردست ہے تکبر والا۔ اللہ پاک ہے شرک سے۔ وہ پیدا کرنیوالا۔ درست کرنیوالا صورتیں بنانیوالا ہے۔ اسی کو زیبا ہیں سب اچھے نام۔ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں آسمان و زمین کی کل چیزیں اور وہ ہے غالب حکمت والا۔ ان آیات کریمہ سے جمیع صفات اور تعظیم جناب باری اور اسماء ذات سے اس کی برأت ثابت ہوتی ہے۔ اب میں پھر اعادہ کرتا ہوں کہ پہلا مسئلہ مذہب کا توحید باری تعالےٰ ہے اور قرآن مجید میں ان آیتوں کے سوا اور بھی آیتیں جناب باری کی وحدانیت کے ثبوت میں ہیں۔ اور وحدانیت کا وہ کامل بیان جو قرآن مجید میں ہے کسی کتب مقدسہ میں پایا نہیں جاتا۔ عام اس سے کہ وہ کتب عہد عتیق ہوں یا جدید۔ پس یہ دعوے اشٹین گیس کا کہ قریب براستی ہو کس قدر غلط ہے۔ بلکہ جناب احدیت نے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ فرما کر اس ملت حقانیہ کی وحدانیت کامل کر دی اور مذاہب جو اس کے قریب گزرے ہیں ان کا تکملہ کر دیا۔ قرآن مجید کا یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے کہ یہ غیر مائل دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنی عظمت و شان کا اقرار کرا دیتا ہے اگر ہم نے ایام طفولیت سے مذہب اسلام کی تعلیم پا کر عظمت و شان کو قرآن کے قبول کیا تو یہ ہماری تعلیم کا تقاضا ہے مگر اس کتاب عظیم الشان کی عظمت و جلالت کے جب غیر مذہب کے فلسفی قائل ہوں تو وہ بلا شبہ اس کتاب کا معجزہ روان ہے جب تک اہل یورپ کو مسلمانوں کی تصانیف پر ..... اس وقت ان کے خیالات ان کے مذہب کے پیشواؤں کے تشدد کے سبب ..... نہایت محدود تھے۔ اب زمانہ بدل گیا اور مزاحمت مذہبی کسی طرح کی باقی نہیں رہی پس مجھے کامل امید ہے کہ معجزہ قرآن کا اثر اہل یورپ پر اور صاحب عقل سلیم پر ..... سے زیادہ ہوگا جو گیٹی پر ہوا اور اشٹین گیس پر ہے۔ (محررہ خدا بخش ..... عفی عنہ)

---

## حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل اصحاب کی قیمتیں نومبر میں ختم ہیں

آئندہ ہفتہ وی پی آئیگا مطلع رہیں۔ نامنظور ہو تو اطلاع بخشیں۔ منیجر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | امرتسر | ۱۲ | امرتسر |
| ۱۴ | دہلی | ۱۵ | ڈلہوزی |
| ۱۶ | پشاور | ۱۸ | مظفر گڈھ |
| ۱۹ | الہ آباد | ۲۲ | مئوناتھ بھنجن |
| ۲۴ | مئوناتھ بھنجن | ۲۵ | مظفر پور |
| ۲۹ | بھوپال | ۳۱ | مرڈ |
| ۳۲ | جہانسی | ۳۷ | کیرٹی |
| ۳۹ | بنارس | ۴۰ | ڈیرہ دون |
| ۴۱ | نگینہ دہری | ۴۲ | پٹیالہ |
| ۴۵ | ناولی | ۴۷ | لاہور |
| ۴۸ | مظفر پور | ۵۱ | شام کوٹ |
| ۵۳ | درگاہ پیر | ۵۶ | علیگڈہ |
| ۵۷ | بیگوسرائے | ۶۰ | شیرپور |
| ۶۱ | ہوشیارپور | ۶۳ | آرہ |
| ۶۴ | آرہ | ۶۸ | مینا جہور |
| ۷۳ | حکیم آباد گنگوہا | ۷۶ | پانڈدرکوٹرا |
| ۷۷ | گلشن گاماں | ۸۰ | گھوپور |
| ۸۱ | کوئٹہ | ۸۲ | چک ..... ناتوالی |
| ۸۵ | ہوگلہ | ۸۶ | حیدر آباد دکن |

دانت او
قدر کر
دنیا کی نعمتوں کے
تروتازگی دانتوں
تھا کہ جب کسی کے
انکی صحت بہتری
اب دانت بھی نہ
کرم خوردہ کا علا
اگر ہمارے ریجا دکر
ہوتا رہے تو دانت
تمام امراض سے م
نہ گریں نہ کیڑا کھا
شفاف۔ تیں۔
اور خوشرنگ بھی
فرحت آتی ہے
تین ڈبیہ کا ایک
جس صاحب نے د
بنا سکتے ہیں۔ نرخ
معلوم ہو سکتا ہے
ہم خوبصورت
کی طرح پر لگا سکتے
کیو اطلی کئی قسم کے
المشتہر
شیخ خلیل الر
و چشمہ ساز امرت

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۷ | ناگپور | ۹۶ | ہزارہ |
| ۱۰۵ | کھوکھے | ۱۰۶ | ڈیرووال |
| ۱۱۳ | فیروزپور | ۱۲۱ | دیوریا |
| ۱۱۷ | برووان | ۱۲۳ | قادیان |
| ۱۲۷ | مدراس | ۱۳۰ | مروست پور |
| ۱۳۱ | گیلان | ۱۳۴ | کریام |
| ۱۴۱ | سرائے مظفر | ۱۴۸ | دہلی |
| ۱۴۹ | امرتسر | ۱۵۲ | امرتسر |
| ۱۶۳ | کراور | ۱۶۶ | امرتسر |
| ۱۶۷ | امرتسر | ۱۷۵ | ملتان |
| ۱۸۳ | دہلی | ۲۰۰ | ڈیانواں |
| ۲۰۱ | دہلی | ۲۲۲ | لودھیانہ |
| ۲۷۷ | بلرامپور | ۳۹۸ | راولپنڈی |
| ۴۰۰ | بانکی پور | ۴۰۱ | گونڈل |
| ۴۰۳ | چارسی | ۴۰۳ | رنگون |
| ۴۰۸ | سنڈالہ | ۴۲۱ | کیمل پور |
| ۴۲۲ | شیخانوالی | ۴۳۱ | بانکی پور |
| ۴۳۶ | دہلی | ۵۳۸ | شکارپور سندھ |
| ۵۵۳ | حلقہ چاؤ | ۵۶۵ | ایلور |
| ۶۶۱ | ویری برگ | ۶۶۴ | سوہیاں |
| ۶۶۶ | آرہ | ۶۶۸ | فیروزپور |
| ۶۶۹ | جگیاں | ۶۷۳ | تالیکوٹ |
| ۶۷۸ | پٹیالہ | ۶۷۹ | اٹاوہ |
| ۶۸۷ | گوٹھ پیر جھنڈا | ۶۸۸ | کلکتہ |
| ۶۹۵ | جگن ناتھ پور | ۶۹۶ | بریلی |
| ۸۲۲ | سو ضلع مرادآباد | | |

**درخواست** اگر کسی صاحب تاجر کتب و مالک مطبع کے پاس اگر رسالہ ذبح و شکار۔ رسالہ اکل و شرب و لباس و رسالہ جہاد دلبغاوت موجود ہو تو اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ مفتی ابوالفضل سید عباس شاہ درگاہ شاہ خیر الدین اسٹیشن باقرانی روڈ ضلع لائل پور۔

## اوجھانی میں آریوں کا مباحثہ سے گریز

اوجھانی۔ بدایوں سے ۵-۶ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ مدت سے آریوں نے سر اٹھا رکھا تھا۔ آخر مسلمانان قصبہ نے ایک جلسہ قرار دیکر علماء کرام کو تکلیف دی۔ جناب مولوی عبد المجید صاحب دہلوی۔ جناب بابو عبد العزیز صاحب نومسلم مصنف تحفہ آریہ سماج۔ شیخ عبد السلام صاحب نومسلم مدرس شاخ سنسکرت مظاہر علوم سہارنپور۔ جناب مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی۔ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب وغیرہ تشریف لائے۔ اور موعظہ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ ادھر آریوں نے بھی جلسہ کی طیاری کی۔ پنڈت مراری لعل سکندرآبادی۔ سوامی درشنانند بدایونی۔ پنڈت بھوجدت اڈیٹر اخبار مسافر آگرہ وغیرہ بھی آئے۔ ہمارے جلسہ میں ایک روز پنڈت مراری لعل مع ایک جماعت آریوں کے آئے اور اعتراضات کرنے کی اجازت چاہی۔ اسپر مولوی عبد المجید صاحب نے یہ تجویز پیش کی جو سب حاضرین کو پسند آئی ہوگی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ بھائی مباحثات تو بہت ہو چکے ہیں ایسا کرو ایک طرف میں قرآن شریف ایک سرے سے پڑھتا جاتا ہوں دوسری طرف تم وید کو پڑھتے جاؤ حاضرین بطور خود دونوں کتابیں اپنا اپنا اثر کریگی۔ اسپر پنڈت جی بہت گھبرائے بولے سرے سے نہیں بلکہ ایک ایک مضمون میں مقابلہ ہوگا۔ مولوی صاحب تو اپنے ہی دعوے پر مصر رہے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا اچھا لیجئے۔ ایک ایک مضمون پر بھی ہم حاضر ہیں سنئے: بس مولوی صاحب موصوف کا اتنا کہنا تھا کہ پنڈت جی نے یہ دعوی بھی چھوڑا جھٹ سے بولے کہ تم ابھی پڑھ دو گے خدا ایک ہو۔ جھوٹ۔ بولو فلاں نیکی کرو۔ اسپر ہر چند کہا گیا کہ یہ تمہاری پیشگوئی غلط ہے اور ہم بیچا ہیں گے تو تم نے بھی ویدوں میں سے یہ دکھا دیا۔ ہر چند مولوی صاحب نے اسپر زور دیا۔ مگر وہ اسپر بھی ثابت نہ رہے اس سے بعد شیخ عبد السلام صاحب جو دیو بند کے مناظرہ کیوجہ سے مسلمان ہوئے تھے سٹیج پر تشریف لائے اور پنڈت جی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ پنڈت جی ویدوں کو کہیں سے کھول لو ایک منتر کا ترجمہ تم کرد و ایک کا میں کرتا ہوں۔ نال بعد سمجھا جائیگا کہ تم نے ویدوں کو سمجھا ہے یا میں۔ اسلئے کہتا ہوں کہ یہ تو پتا لگ جائے کہ جس کتاب کی

تم حمایت کرتے ہو اسکو جانتے بھی ہو یا یونہی سُنے سنائے کرتے ہو۔
پنڈت جی نے ایسی معقول تجویز کا کیا ہی نامعقول جواب دیا کہ تم سب
علماء اسے لکھا دو کہ اگر تم نے شبہہ کیا تو سب ہارے۔ گو اس جواب
کو ہم میں سے کسی نے پسند نہ کیا۔ تاہم شہزادہ صاحب نے نہایت عمدگی سے پنڈت
جی کی کمزوری ثابت کی۔ کہا کہ یہ کہنا تو صحیح نہیں البتہ اگر تم نے تجربہ کیا
اور آپ نے کر دیا۔ تو یہ ثابت ہوگا کہ تم وید نہیں جانتا۔ اور آپ اپنی کتاب
سے واقف ہیں پھر آپ کا حق ثابت ہوگا کہ آپ مسلمانوں سے مباحثہ کریں
مگر پنڈت جی تو اپنا پول جانتے ہی ہوں گے اس تجویز کو بھی پسند نہ کیا۔
آخر کار جب پنڈت جی کی بیدادانی ہر طرح ثابت ہو گئی تو جلسہ کے پریزیڈنٹ
قاضی غلام امیر صاحب معتمد الاسلام بر تو کے اسلام ہائیسکول نے فرمایا
کہ آریوں کو اعتراضات کرنے کے لئے ۲ بجے سے ۴ بجے تک وقت دیا جائیگا۔
اس بات کو منظور کر کے سب آریہ چلے گئے۔ اب ہم منتظر تھے کہ آریہ لوگ
تشریف لاوینگے اور دل کے پھپھولے پھوڑینگے۔ مگر افسوس کہ جلسہ اسلام کا
اُن پر ایسا رعب پڑا کہ وقت مقررہ پر اعتراضات کرنے کو بھی نہ آئے اور بہانہ
بنانے کو ایک رقعہ لکھ مارا کہ مسلمان ہمکو حفظ امن کی ضمانت دیں تو ہم آئینگے
پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا بڑی ضمانت تو یہ ہے کہ تم اپنی زبان کو خود قابو
رکھیں تو سب طرح سے امن ہے۔ اسکے سوا حفظ امن کی ضمانت پولیس بھی
یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ تو حسب عادت بدزبانی کریں اور ہم ضمانت
لیں۔ پھر آریوں نے اسی بہانہ سے یہ وقت بھی کھو دیا۔ مسلمان افسوس سے
افسوس کرتے تھے کہ

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی * حیف صد حیف ملاقات نہ ہونے پائی

اس سے بعد دوسرے دن پھر آریہ سماجی اچھی خاصی جماعت لیکر آموجود
ہوئے۔ پریسیڈنٹ نے کہا یہ وقت مباحثہ کے لئے نہیں ہے اسوقت ہمارا
وعظ کا جلسہ ہے۔ بہت سی گفتگو کے بعد آریہ پنڈت نے پانچ منٹ کی
درخواست کی مگر اسلامی پریزیڈنٹ نے یہی مناسب جانا کہ اسوقت پانچ
منٹ بھی نہ دونگا۔ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کل تو
آپ لوگ ضمانت مانگتے تھے آج وقت کھو کر بلا ضمانت کیوں چلے آئے اسپر
آریہ سماجی بڑبڑاتے چلے گئے۔ مگر مسلمانوں نے مناسب جانا کہ جسطرح سے ہو
مباحثہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ انجمن اسلامیہ کی طرف سے ایک خط بذریعہ جناب
مولوی عبدالمجید صاحب اور منشی ابوالحسن صاحب مع مولوی ابو رحمت صاحب
بھیجا کہ مباحثہ کی شرائط بجناب مولوی عبدالمجید صاحب سے طے کر کے مباحثہ
کر لو۔ یہ بھی کہا گیا کہ تمہیں اختیار ہے تم ہمارے ہاں آ جاؤ یا ہم تمہارے ہاں
آ جاتے ہیں۔ یہ خط دیکھ کر پنڈت بھوجدت اور پنڈت مراری لعل نے مولوی
عبدالمجید صاحب اور مولوی ابو رحمت صاحب سے کہا تمہارے ساتھ تو ہمارا
مباحثہ نہیں ہم تو شیر پنجاب مولوی ثناء اللہ سے مباحثہ کرینگے۔ ادہر سے
منظور کیا گیا تو بولے کہ تین روز کے بعد بدایوں چلکر کرینگے۔ سوال ہوا کہ
بدایوں کیوں؟ بولے کہ پارسال وہاں کے حنفیوں نے بھی مولوی
ثناء اللہ کو مباحثہ کا چیلنج دیا تھا۔ اسلئے ہم آریہ اور حنفی دونوں اُن کے
ساتھ مباحثہ کرینگے۔ دانا سمجھ گئے کہ یہ بھی نیوگ کا اثر ہے کہ دوسرے
کی ہمت سے بار آور ہوتے ہیں۔ اسپر مولوی ابو رحمت صاحب نے کہا میں
بھی مولوی ثناء اللہ کا ہم مذہب وہابی ہوں۔ آؤ پہلے میرے ساتھ کر لو۔ مگر
پنڈت صاحبان کو ایسا کچھ خوف ہوا کہ کسی طرح سے ہاں نہ کی۔ پنڈت جی کو
یہ بھی معلوم نہیں کہ مسلمان گو آپس میں لڑیں بھڑیں مگر کافروں کے مقابلہ پر
وہ سب ایک ہاتھ ہوتے ہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم اُنکو یہی ہے۔

آخر مایوس ہو کر جب واپس آئے تو انجمن کی طرف سے منادی کرائی
گئی کہ جس کسی نے کچھ اعتراض کرنا ہو ۱ بجے سے ۵ بجے تک جلسہ اسلامیہ میں آکر
مولوی ثناء اللہ صاحب سے کر سکتا ہے اسپر بھی پنڈت بھوجدت وغیرہ
پر شیر پنجاب کا ایسا کچھ رعب چھایا کہ درشن نہ دئے اور اُلٹی منادی کرادی
کہ چونکہ مسلمانوں نے ہمکو وقت نہیں دیا ہے۔ لہذا مسلمانوں کی ہار ہو گئی۔
واہ کیا چالاکی ہے اہل قصبہ کہتے تھے کہ اتنی بے شرمی بھی کبھی کسی نے کی لیکن
جب اُنکو خیال آتا تھا کہ آخر ہیں بھی تو وہی جو اولاد کی خاطر اپنی چاہتی بیوی
دوسرے کے پاس بھیجدینا کار ثواب جانتے ہیں۔ ذہے توبہ!

مختصر یہ کہ ہر چند کوشش کیگئی کہ آریہ کے زباندراز پنڈت کے اعتراضات
سُنے جائیں مگر وہ تو ایسے کچھ ڈر گئے جیسے شیر سے بھیڑ دبک جاتی ہے۔ گو مناظرہ
کے متعلق مسلمانوں کے ارمان دل ہی میں رہ گئے مگر الحمد للہ جلسہ بڑی خوبی سے
تمام ہوا۔ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے سب حاضرین سے وعدہ لیا کہ
ہم جھوٹ نہیں بولینگے۔ اس وعدہ کا اثر یہ تھا کہ آپس میں باتیں کرتے ایک شخص
دوسرے سے کہتا تھا کہ ابھی تو تُم نے مولوی صاحب سے وعدہ کیا پھر بھی

جمعیت کیسے کی حقیقت ... غرض تمام ضلع بدایوں میں اس وقت کا ایک عام ... اس کے علاوہ مولوی صاحب کی کوشش سے ہمیشہ کے لئے ایک انجمن اہلحدیث اوجھیانی میں قائم کی گئی جس کے عہدہ دار بھی جناب مولوی صاحب ہی کی زبان مبارک سے نامزد ہوئے۔ دعا ہے خداوند کریم اس انجمن کو ترقی دے اور آئندہ سال علماء کرام کی پھر زیارت نصیب ہو۔ آمین۔

(شیخ حامد علی نائب صدر انجمن اوجھیانی ضلع بدایوں)

## اہلحدیث کانفرنس

کے متعلق جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے پرچہ اہلحدیث میں کانفرنس کا مضمون سرسری دیکھا۔ میں اور میرے احباب اس میں متفق ہیں بلاشبہ یہی تجویز ہے۔ جناب حافظ عبداللہ صاحب کو بھی اتفاق ہے۔ جناب شاہ عین الحق صاحب اور مولوی عبدالحکیم صاحب بھی علی ہذا القیاس اتفاق کریں گے والسلام۔

جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی، مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی اور جناب مولوی عبدالرحیم ساکن دیناجپور بھی اتفاق کرتے ہیں۔ دیگر احباب بھی توجہ فرماویں۔ - ایڈیٹر

## پنجاب وغیرہ کے علماء و مشائخ سے استفتا

سوال اول۔ وحدت وجود اور وحدت شہود کا مفہوم کیا ہے اور ہر ایک کی تعریف صحیح ارباب تصوف کے نزدیک کیا ہے اور رسالت مطہرہ کے ساتھ موافقت کس قول کو ہے اور جو قول خلاف شرع ہو اس کا قائل موحد ہے یا نہیں اور وجودی و شہودی میں سے ہر ایک ائمہ اپنے مخالف کی توحید کو حق جانتا ہے یا باطل۔ برتقدیر اول توحید میں تعدد لازم آئیگا اور برتقدیر ثانی کس گروہ کا قول حق ہے اور ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کے ساتھ کس گروہ کی توحید موافق ہے اور جو گروہ مسئلہ توحید میں مخالف مذہب امام ہے وہ باوجود مخالفت فی التوحید حنفی یا شافعی ہو سکتا ہے یا نہیں برتقدیر اول نفس توحید میں جو اصل ایمان ہے ترک تقلید لازم آئیگا اور برتقدیر ثانی حنفیت و شافعیت کا دعویٰ غلط ٹھیریگا۔

سوال دوم۔ وحدت وجود کے قائلین کہتے ہیں ہمہ اوست اور کہا ہے کل شی ہو اللہ ... اور کہتے ہیں تو یہ اتحاد و عینیت و حمل بالمواطات اس ... کہ شمار میں ہے بسبب اعتقاد تثلیث اور ہنود باوجود عقیدہ اوتار ... مذمت نہیں کیونکہ جن کو یہ لوگ الٰہ کہتے ہیں آخر وہ سب بھی تو شی کے بعض افراد ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ صدق ایجاب کلی مستلزم صدق ایجاب جزئی ہے۔ فان صدق الحیوان علی کل افراد الانسان یستلزم صدقہ علی بعضہ پس اگر کل شی ہو اللہ کہنا صحیح ہو تو بتوں و نجاسات و مشرکین و مشرکات کی تحقیر و توہین و مذمت سے اللہ تعالیٰ کی تحقیر و توہین و مذمت لازم آئیگی یا نہیں۔ شق اول کو کتاب و سنت باطل کرتی ہے لانہا مملوءۃ من اہانۃ تلک الاشیاء و تحقیرہا اور شق ثانی منافی اتحاد و عینیت و مبطل حمل المواطات ہے کما لا یخفی۔ اور آخرت میں بعد دخول جنت و نار۔ اہل جنت و اہل نار بھی اس عینیت و اتحاد و حمل کے مصداق رہیں گے یا نہیں برتقدیر اول کل منعم فی الجنۃ وکل معذب فی النار ہو اللہ تعالیٰ ضرور صادق آئیگا۔ اور برتقدیر ثانی نفی عینیت و عدم حمل کا سبب کیا ہوگا۔

سوال سوئم۔ لفظ اللہ کا مفہوم جزئی ہے یا کلی۔ برتقدیر اول اس کا صدق متعدد افراد پر باطل ٹھیریگا۔ لان الجزئی ما یمتنع فرض صدقہ علی کثیرین اور برتقدیر ثانی اس کلی میں اور شی میں کہ یہ بھی ایک کلی ہے چار نسبتوں میں سے کون نسبت متحقق ہے اگر تساوی ہے تو شرک کے وجود کی صورت کیا ہوگی اور اگر باقی تین نسبتوں میں کوئی نسبت ہے تو اتحاد و عینیت کا بطلان لازم آئیگا کیونکہ ان نسبتوں میں مادہ افتراق ضرور ہوتا ہے کما لا یخفی

سوال چہارم۔ یہ قیاس کہ ہر مخلوق شے ہے اور ہر شے اللہ ہے اگر صحیح ہے تو اس شکل اول کا نتیجہ کہ ہر مخلوق اللہ ہے ضرور صادق آئیگا۔ اور بیشک مخلوق کی بعض صفات کل مخلوق پر دائماً محمول ہوتے ہیں جیسا یقال کل مخلوق حادث و مصنوع و عاجز دائماً پس اگر اللہ کا حمل بھی کل مخلوق پر بالضرورۃ یا بالدوام صحیح ہو تو لازم آئیگا کہ صفات مذکورہ کا حمل اللہ پر اور اللہ کا حمل صفات مذکورہ پر بالدوام صادق ہو۔ لان الامرین اذا تصادقا ...... علی شیء واحد بالدوام فیصدق احد الامرین علی کل الآخر او بعضہ دائماً کما ہو ظاہر بادنی تامل۔

سوال پنجم۔ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ جو افضل الذکر و مثبت توحید و مظہر ایمان ہے قائلین وحدت وجود کہتے ہیں کہ اس کی ترکیب لا انسان الا البشر کے مثل ہے یعنی حمل انحصاری ہے پس اس تقدیر پر کلمہ توحید کا معنی ہر معبود اللہ ہے ہوگا۔ لیکن ہمہ اوست کا اعتقاد تو یہ چاہتا ہے کہ ہر موجود و ہر شی کا اللہ ہونا ثابت کیا جائے اور کلمہ مذکورہ سے تو صرف معبود ... کا

مولویصاحب کی علالت طبع کی وجہ سے فتوے نہیں لکھے گئے۔ - مینیجر

ahmadimuslim.de

الامر جنا برتقدیر عمل ثابت ہوگا جو سو جود اور شئی کو بعض افراد ہیں نہ کل افراد ۔ پس
اظہار توحید اثبات وحدانیت ہیں یہ کلمہ اُن کے نزدیک ناقص و ناتمام و مخالف مقصود
ٹھیرینگا ۔ کیونکہ ثبوت شئی لبعض لا یستلزم نفیہ عما عداہ ۔ پس لا شئی الا اللہ یا لا
موجود الا اللہ جو ہمہ اوست کا مرادف و ترجمہ ہو اس قول جامع کو کلمہ توحید ٹھیرانا اکمل
لازم ہے کیونکہ اعتقاد کلیت و اظہار بعضیت یہ دو رنگی تو اہل توحید کی شان نہیں ہے ۔
علاوہ بریں کلام مشہور لا فتیٰ الا علی و لا سیف الا ذو الفقار ۔ میں بھی دعویٰ عمل
حصاری ہوتا نہیں برتقدیر اول یہ لازم آئیگا کہ ہر فتی علی اور ہر سیف ذو الفقار ہے
اور برتقدیر ثانی یہاں عمل انحصاری باطل اور کلمہ توحید میں واجب کیوں ہوا ۔

سوال ششم ۔ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یا خلفاء راشدین و دیگر صحابہ
و تابعین و ائمہ اربعہ مجتہدین کو اکثر یا بعض کو اس عینیت و اتحاد و حمل کا اعتقاد
بروایت صحیحہ ثابت ہے یا نہیں ۔ برتقدیر اول کتب معتبرہ سے سند لکھنی چاہیئے اور برتقدیر
ثانی اس امر ضروری و رکن اسلام و اصل ایمان کے عدم ثبوت کا سبب کیا ہوا ۔ حالانکہ
مستحب و مباح کی جزئیات بھی اُن اکابر سے بتفصیل تمام ثابت ہیں اور برتقدیر عدم ثبوت
اس عینیت و اتحاد و ہمہ اوست کے قائلین باوجود مخالفت اہل السنۃ و الجماعۃ کے سنی یا حنفی یا شافعی
ہو سکتے ہیں یا نہیں ۔ برتقدیر اول لازم آئیگا کہ سنیت و حنفیت و شافعیت کی صحت کو
لئے امام و مجتہد کی اتباع مسئلہ توحید و اصل ایمان میں ضرور نہیں ہے ۔ اور برتقدیر ثانی
یہ لازم آئیگا کہ قائلین اتحاد و عینیت بسبب مخالفت امام فی مسئلۃ التوحید حنفی و
شافعی و سنی نہیں ہیں بلکہ بعض آزاد و لا مذہب ٹھیرینگے ۔ بہرکیف برتقدیر صحت اتحاد و
عینیت جس مسلمان نے اتحاد و عینیت بین الخالق و المخلوق تسلیم نہیں کیا یا اس اعتقاد کو
ظہور سے قبل انتقال کر گیا اسکو موحد کہنا چاہیئے یا نہیں ۔ برتقدیر اول غیر موحد کو موحد کہنا
لازم آئیگا ۔ اور برتقدیر ثانی معاذ اللہ کل اکابر سلف و اکثر خلف غیر موحد ٹھیرینگے ۔
کما ہو کافوا علی ہذہ العقیدۃ ۔ برتقدیر اس اعتقاد کا ظہور اسلام میں کب سے ہوا اور
کس نے ظاہر کیا مجتہد مستقل یا مجتہد فی المذہب یا غیر مجتہد نے ۔ بہرکیف بعد ائمہ اربعہ
جس نے ظاہر کیا اس کو حق ہے اُسکو زمانے کو علماء مذاہب اربعہ نے اُسکی توحید جدید کو
تسلیم کیا یا نہیں ۔ برتقدیر اول ہر امام کی مذہبی کتاب فقہ و اصول فقہ میں اس
توحید کا درج ہونا ضرور پایا جاتا ۔ اور برتقدیر ثانی مذاہب اربعہ کے علماء کے نزدیک
یہ اعتقاد باطل ٹھیریگا ۔ اور یہ امر تو ظاہر ہے کہ جس نے شائع کیا ہے وہ اس اعتقاد کا پہلا
مظہر نہیں ہے کیونکہ اسلام سے قبل بودھ مذہب کا بانی گوتم اور حکماء ہند و فقراء ہنود داؤد
اکثر ہمسایان کا بھی یہی اعتقاد تھا اور ہنوز ہے ۔ پس جس مسلمان نے بدلیل ہمہ اوست

من خدا ہم و انا اللہ کہا جیسے منصور حلاج اور سرمد دہلوی اور شیخ احمد بہاری وغیرہ نے
اُن بیچاروں کو زمانہ کے اولو الامر یعنی سلاطین اسلام اور اُن کے قاضی و دیگر علماء و
مشائخ دیار و امصار نے بجرم کفر و ارتداد کا فتوی دیا اور بحکم شرع قتل کرایا ۔ اگر یہ
اعتقاد عینیت و اتحاد صحیح تھا تو ایک مومن موحد کے قتل ناحق پر جو اکبر الکبائر ہے
جمہور علماء و مشائخ کا اتفاق پایا گیا ۔ وحاشا جمیعا عنہم ۔ اور اگر وہ لوگ شرعاً کافر و
مرتد ہو گئے تھے تو اس زمانہ چودہ صدی میں جو بعض جاہل آزاد مشرب ہر شئی کو خدا
کہتے اور من خدا ہم و انا اللہ بولتے ہیں یہ لوگ مرتد و ملحد کیوں نہیں ٹھیرینگے ۔
ان میں اور اُن میں ما بہ الفرق کون امر ہے ۔

سوال ہفتم ۔ وصول الی اللہ کو طریق کی چار قسمیں ۔ شریعت ۔ طریقت ۔
معرفت ۔ حقیقت ۔ جو مشہور خاص و عام میں ہر ایک کی تعریف جامع و مانع
کیا ہے اور شریعت میں اور تین باقی میں کون نسبت ہے ۔ اگر مباینت ہے ۔
کما یدل علیہ التقسیم ۔ تو اُن تین اقسام کے ثبوت کی دلیل کیا ہے آیا وہی ادلۂ اربعہ
شرعیہ یعنی کتاب و سنت و اجماع و قیاس ہیں یا کوئی دلیل خامس ہے ۔ برتقدیر
اول مباینت نہیں رہیگی ۔ لان ما ثبت حکمہ بأحدی الادلۃ الشرعیۃ فہو امر
شرعی داخل فی الشریعۃ لا خارج عنہا ۔ اور اگر ان تین اقسام کے ثبوت کی دلیل
اُن ادلۂ اربعہ شرعیہ کے سوا کوئی دلیل خامس ہے تو اس دلیل خامس کا واجب التسلیم
ہونا کس دلیل سے ثابت ہے اگر ادلۂ اربعہ مذکورہ سے ثابت ہے تو پھر امر شرعی
ہونا لازم آئیگا ۔ اور اگر دلیل خامس کا واجب التسلیم ہونا دلیل سادس سے
ثابت ہوا ہے تو یا تسلسل لازم آئیگا ۔ یا دور و کلاہما باطلان ۔ اور اگر اُن
اقسام اربعہ مذکورہ میں تساوی یا عام و خاص مطلق یا من وجہ کی نسبت ہے تو ہر صورت
میں ایک مادہ اجتماع کا ضرور پایا جائیگا ۔ کما لا یخفی ۔ پس یہ تقسیم غلط ہو جائیگی
کیونکہ ہر مقسم کے اقسام باہم متباین ہوا کرتے ہیں ۔ کما یقال الحیوان انسان
و فرس و بعید حمار فان کل واحد من ہذہ الاقسام مباین للآخر

التماس

یا اہل الفتویٰ بیّنوا بالدلیل الاقوی و اعدوا اجرکم بالتقوی

السائل

خادم اہل عرفان عائذ باللہ محمد یوسف مقیم موضع ڈیانواں ڈاکخانہ
کراۓ پرسرائے ضلع پٹنہ عظیم آباد ۔

اڈیٹر ۔ حضرات مشائخ سے امید ہے کہ جواب باصواب سے سائل کی تسلی فرمائینگے

تشریح مال
لوئی یا دھوسا اوفی کشمیری سفید
ایضاً دھوسہ کشمیری خود رنگ
چادر چار خانہ اوفی
چادر سفید اوفی
چادر رنگین اوفی
چادر خود رنگ اوفی
دھوسہ جالندھری سفید بیلدار
دھوسہ جالندھری بیلدار رنگین
تھان پٹو کشمیری سفید
ایضاً تھان پٹو خود رنگ
تھان پٹو کشمیری
چادر پشمینہ اصلی کشمیری تانا بانا
چادر پشمینہ اصلی تانا بانا رنگین
چادر پشمینہ اصلی کشمیری تانا بانا
چادر پشمینہ تانا بانا رنگین
کمبل رنگین بیلدار
کمبل سفید چار خانہ
کمبل سفید چار خانہ بیلدار
کمبلی رنگین بیلدار
کمبلی چار خانہ سفید
کمبلی چار خانہ سفید بیلدار
نوٹ
مینیجر دی انڈین شال
کٹرہ قلعہ امرتسر

# انتخاب الاخبار

انجمن اسلامیہ ہردوئی کا سالانہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے ختم ہوا۔ مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب نے تمام حاضرین سے جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ لیا اور انجمن مذکور کی تجویزات میں ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ہم کسی کی غیبت نہ کرینگے۔ واقعی جھوٹ اور غیبت اعلیٰ درجہ کی بد اخلاقی ہیں۔ انجمن مذکور بھی اپنی انبساط کے موافق خوب ترقی کر رہی ہے (اللھم زد فزد)

انجمن اسلامیہ بدایوں کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶- اکتوبر کو ہوا بابو عبد العزیز صاحب مصنف تحفہ آریہ سماج شیخ عبد السلام صاحب نو مسلم۔ مولوی ابو محمد صاحب سیرٹھی اور مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر توحید پر بڑے زور کی تھی۔ جس کا اثر حاضرین پر خوب ہوتا تھا آخر میں مولوی صاحب موصوف نے حسب عادت حاضرین سے ترک کذب کا عہد لیا جو سب نے بڑی خوشی سے منظور کیا جلسہ میں حسب منشاء انجمن مذکور کتب خانہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی گئی۔

جناب مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب ۲- رمضان شریف کو سفر سے واپس آ گئے طبیعت ناساز ہے جن احباب کے خطوط کے جواب نہ پہونچیں وہ معذور تصور فرمادیں۔

نینی تال میں ممالک مغربی و شمالی کے لاٹ صاحب نے کسی پولیٹیکل غرض سے اپنی کوٹھی پر مولود کا جلسہ کرایا اور خود بھی شریک ہوئے اس پر مولودی مسلمان پھولے نہیں سماتے۔

ایک انگریز اپنی تحقیقات سے مسلمان ہوکر ندوۃ العلماء کے مدرسہ میں پڑھنے کو داخل ہوا (کہیں آریہ ہوتا تو آریہ اخبارات کانٹیں کانٹیں کرکے سر کہا جاتے)

آریہ اخبار پرچارک جالندھر کے ایک نامہ نگار نے شب برات کی آتشبازی پر مسلمان لیڈروں کو بڑی شرم دلائی ہے جو واقعی قابل شرم ہے مگر لیڈر کیا کریں اُن کے ہاتھوں میں جوڈیشیل اختیارات تو نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اُسی اخبار میں لکہا ہے کہ امسال دسہرہ کے موقع پر ہوشیارپور میں سری کرشن جی کی چوکی رنڈیوں نے اٹھائی تھی جن کو ہندو عورتیں جھک جھک کر سلام کرتی تھیں تو کیا یہ ہندو لیڈروں کا قصور ہے۔

اسلامی ڈیپوٹیشن جو حضور وائسرائے کی خدمت میں یکم اکتوبر کو پیش ہوا تھا اس کی نسبت آریہ اخبار جالندھری حقارت آمیز لہجہ میں لکھتا ہے کہ:۔ "مسلمانوں کی کوشش ٹکڑوں کیلئے" (کیا ہی شرافت ہے)

جاپان کے محکمہ جنگ نے بالکل نئی ساخت کے جنگی جہاز بنانے کیلئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی ہے اس سے امید ہے کہ نئی ساخت جہازوں کی تکمیل میں دیر ہوگی۔

ایرانی سفیر نے بابعالی میں ترکی ایرانی حدبندی کے بارہ میں عرضداشت بھیجی تھی بابعالی نے ترکی کمشنر کو تار دیا ہے کہ حدبندی کے کام میں حتی الوسع الفاظ سے کام لیا جائے۔

امیر صاحب کابل کے سفر ہند کی تیاری بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہے امیر صاحب کے حشم و خدم اور فوج کے لئے رسد وغیرہ تمام منزلوں میں جمع کی جارہی ہے۔

۱۶- ماہ حال کو تقسیم بنگال کی پہلی برسی تھی اس روز ہندوں نے بڑا سوگ کیا اور سودیشی چیزوں کے استعمال کا وعدہ کیا۔ اس کے برخلاف مشرقی بنگال کے اکثر شہروں کے مسلمانوں نے اس روز کی یادگار میں خوشی کے جلسے کئے۔ جلوس نکالے۔ شکر ہے کہ اس روز انتظام پولیس کی وجہ سے ہندو اور مسلمانوں کے جلوسوں میں دنگہ فساد نہیں ہوا۔ جس کا سخت اندیشہ تہا۔

لکھنؤ میں ہمیرا و دیگر پنڈتوں اور رئیسوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حاضرین نے ولایتی شکر کے استعمال نہ کرنے کا اقرار کیا جلسہ میں بیان کیا گیا کہ ولایتی شکر میں چربی ملی ہوتی ہے اور یہ بات مذہبی طور سے ناجائز ہے۔ حلوائیوں اور ولایتی شکر فروشوں نے اقرار کیا کہ آئندہ اس شکر کو نہ خریدینگے

شیخ مبارک والی کویت نے بیچ میں پڑکر امیر سعود اور ابن رشید کو درمیان صلح کرادی اور ان دونوں جانی دشمنوں میں مدت سے جو دشمنی چلی آتی تھی وہ رفع ہو گئی (مبارک)

سینٹ پیٹرز برگ میں پولیس نے خبر پاکر کئی انارکسٹوں کو گرفتار کرلیا جن میں ایک اجنبی نووارد روسی طالب علم بھی تہا۔ ان کے اسباب میں ۳۰ ڈائینامیٹ اور دیگر خوفناک اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔

گورنمنٹ فرانس نے قرار دیا کہ فی الحال فرنچ فوج متعینہ چین میں ہرگز کمی نہ کی جائے۔

ahmadimuslim.de

# بیبہا ف دوائیں

**برقی سٹ** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی رونق کی ہے جس کو استعمال کر کے صرف بارہ گھنٹے میں تمام رگی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ سٹ ہذا مردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مسہل ہیں جو کہ فولاد چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی باہ کو شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

**مومیائی** ابتدائی سل دق۔ دستہ ہر قسم کی کھانسی اور بدنی کمزوری و درد کمر وغیرہ کو دفعیہ کیلئے ہے۔ چھٹانک پر دو چار رتی کھا لینے سے وہ دور ہو جاتا ہے اور جاڑوں کے بعد چار رتی کھا لینے سے بھی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی سیپی و مولد خون ہے۔ بچہ بوڑھا نوجوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت [illegible]

**معجون مقوی دماغ** جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ نزلہ اور سر درد کو تنگ آ گئے ہوں۔ ضعف بصر کی شکایت ہو وہ اس کا استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جاویں گی۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول [illegible]

**نسخہ جریان** اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت [illegible] فی شیشی [illegible] محصول [illegible]

**جوہر دافعہ آتشک** اس دوا سے آتشک جیسا موذی مرض صرف ۵ ایام میں رفع ہو جاتا ہے قیمت [illegible]

**کشتہ قلعی** منی کے گاڑھا کرنے میں اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں قیمت [illegible] تولہ

**کشتہ فولاد** نمبر اول [illegible] نمبر دوم [illegible] نمبر سوم [illegible] نمبر چہارم [illegible]

**کشتہ چاندی** جریان منی۔ ضعف دماغ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت [illegible] تولہ

**پروپرائٹر دی میڈیسن کٹرہ قلعہ امرتسر**

---

# مفصلہ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زری [illegible] سے [illegible] " "
" اوڑھنی کی [illegible] " [illegible] "
آزار بند سوتی [illegible] " [illegible] " "
" ریشمی [illegible] " [illegible] " "
تھان گبرون باریک ساخت اللہ [illegible] " "
جوتا ساخت لودھانہ [illegible] سے [illegible] "
" زری ہوشیار پوری [illegible] " "
جراب دوستانہ اونی [illegible] سے [illegible] "
" " سوتی [illegible] سے [illegible] فی درجن
فوجی زین خاکی رنگ [illegible] گز [illegible]
صافہ لنگری [illegible] سے [illegible]
" خاکی [illegible]
کھیس [illegible] گز طول [illegible] گز عرض [illegible]
دری [illegible] پلنگ [illegible] " [illegible]

کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زرین [illegible] " [illegible] " "
رومال ریشمی [illegible] " [illegible] " "
کمبل دیسی [illegible] " [illegible] " "
" فوجی [illegible] " [illegible] " "
لوئی سفید [illegible] " [illegible] " "
لوئی رنگین [illegible] طول [illegible] گز عرض [illegible] گز [illegible] "
پٹی دیسی اونی [illegible] گز [illegible] ہاڑی جوڑہ
" پشمینہ [illegible] گز [illegible] سے [illegible] گز تک
سرج [illegible] [illegible] تک
چادر پشمینہ [illegible] [illegible] تک
بنیان و پاجامہ اونی [illegible] " [illegible]
" سوتی [illegible] [illegible]
جرابیں و دوہی [illegible] [illegible] "
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

### باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل۔ زین پوش۔ جھالر سوتی و زرین پیچ اونی سنہری۔ پرلی وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہماری دکان سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے منگوا کر ملاحظہ فرمائیے پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جاویگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاویگا۔

**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودھانہ**

ahmadiyyamuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے


## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " للعہ
رؤسا و جاگیر داران سے " للعہ
عام خریداروں سے " ع
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
اہل ہند سے " عہ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے


# اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۳


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔


**یوم جمعہ ۔ مورخہ ۶ شوال المکرم ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء عیسوی**

# اجتہاد اور تقلید

پچھلے پرچہ میں ہم نے ... [illegible]

سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث مورخہ ۱۹ [illegible]

پہونچایا تھا کہ جو لوگ امام بخاری کو امام شافعی کا مقلد کہتے ہیں حقیقت میں وہ گویا امام صاحب کی توہین کرتے ہیں مگر آج ہم کو یاد آیا کہ ایسی "گویا" کی بھی حاجت نہیں۔ ان لوگوں کی تحریروں میں تو صاف الفاظ میں ملتا ہے کہ امام بخاری ایک ادنیٰ طالب علم حنفی جتنی بھی دینی واقفیت نہ رکھتا تھا چنانچہ ایک حنفی اخبار میں ایک مضمون چھپا تھا جو بعینہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

"ہم نمونہ کے طور پر امام بخاری کا ایک اجتہاد پیش کرتے ہیں۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارزا یوما للناس فاتاہ رجل فقال ما الایمان قال الایمان ان تؤمن باللہ وملائکتہ وبلقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث قال ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان۔ قال ما الاحسان قال ان

تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال متی الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل وساخبرک عن اشراطہا اذا ولدت الامۃ ربہا واذا تطاول رعاۃ الابل البہم فی البنیان فی خمس لا یعلمہن الا اللہ ثم تلا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ ثم ادبر فقال ردوہ فلم یروا شیئا فقال ہذا جبریل جاء یعلم الناس دینہم۔

خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ ایمان کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لاوے اور ملائکہ پر اور خدا کے دیدار پر اور اس کے نبیوں پر اور قیامت میں اٹھنے پر۔ پھر اس آدمی نے کہا کہ اسلام کیا ہے پس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کوئی شریک نہ بناؤ اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور روزہ رکھو۔ اس آدمی نے کہا کہ احسان کیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کی ایسی عبادت کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگرچہ تم بظاہر خدا کو

چونکہ عید الفطر کے سبب سے یہ پرچہ اپنے وقت پر تیار نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ۱۶ نومبر کے پرچہ کے ساتھ ہی یہ پرچہ بھی تیار کر کے اپنے وقت سے پہلے ہی بھیجا جاتا ہے۔ مینیجر

نہیں دیکھتے مگر وہ تمکو دیکھتا ہے۔ پھر اس شخص نے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی۔ اسکے جواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسئول یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارہ میں سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے اور میں تمکو قیامت کی بعض علامتیں بتاتا ہوں جبکہ لونڈی اپنے مالک کو جنے اور چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں۔ پانچ باتوں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ پھر وہ آدمی چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو پھر بلاؤ۔ مگر وہ نہ ملا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل تھا جو لوگوں کو دین سکھانے کیواسطے آیا تھا۔

اس حدیث میں جبریل علیہ السلام نے ایمان۔ اسلام۔ احسان اور قیامت کے بارے میں علیحدہ علیحدہ سوال کئے۔ اور رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ایک سوال کا جواب بھی علیحدہ دیا۔ ان سوالات و جوابات سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایمان علیحدہ چیز ہے۔ شرائع اسلام علیحدہ ہیں احسان اور چیز ہے اور قیامت کا علم اور چیز۔ مگر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ختتام پر لکھا ہے کہ قال ابو عبداللہ جعل ذلک کلہ من الایمان یعنی یہ تمام باتیں ایمان ہی ہیں۔ اب غور کی جاوے کہ یہ قول نہ صرف خلاف اس حدیث کے ہے بلکہ قرآن شریف کے بھی برخلاف ہے کیونکہ خداوند کریم نے جا بجا ایمان کا ذکر کیا وہاں اعمال صالحہ کا ذکر کیا جس سے صاف پایا گیا کہ ایمان علیحدہ ہے اور اعمال جدا چیز۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری حدیثیں اس مضمون کی روایت کی ہیں کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں جائیگا۔ باوجودیکہ وہ چوری اور زنا بھی کرچکا ہو۔ یہ بھی ایک دلیل ہے کہ اعمال جزو ایمان نہیں۔

پس یہ اجتہاد و بلا دلیل ہے اور آمین بالجہر آستہ و صدقاً کہنے والے نہ صرف انکی ہی تقلید کرتے بلکہ خدا و رسول کے خلاف چل رہے ہیں“

(اہل فقہ۔ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۱۲ء)

اس تحریر کو پڑھکر یقیناً ناظرین کو بہت ہی صدمہ ہوا ہوگا۔ مگر ہمیں نہیں ہوا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم موجب سے ہمیں [illegible] نہیں ہوا۔ اگر ناظرین [illegible] گے تو انکا رنج بھی رفع ہو جائیگا۔ وہ یہ ہے کہ یہ شخص ایک ایسا [illegible] سے دارم کا [illegible] ہے جس نے اپنی عمر کا کوئی حصہ دینی علوم خصوصاً علم حدیث بالخصوص صحیح بخاری کے پڑھنے پر نہیں لگایا۔ بس یہی وجہ ہے کہ اپنی معذور ناواقفی سے ایسا کہنے پر مجبور ہے۔ پس اسکے جواب میں امام بخاری کیطرف سے صرف اتنا ہی کافی ہے ؎

وَاِذَا اَتَتْکَ مَذَمَّتِیْ مِنْ نَاقِصٍ ✲ فَهِیَ الشَّهَادَةُ لِیْ بِاَنِّیْ کَامِلٌ

جسکا مطلب فارسی میں یوں سمجھو ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ✲ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

راقم مذکور کی خاطر نہیں کیونکہ اسکو اور اسکے ہم مشربوں کو تو محدثین خصوصاً امام المحدثین (بخاری) سے جو کاوش ہے وہ غالباً فائدہ حاصل کرنے سے مانع رہیگی البتہ ناظرین اہلحدیث کی خاطر ہم اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ محدثین اس سے منکر نہیں کہ اصل ایمان فعل قلبی کا نام ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ انکے محاورے میں ایک ایمان اور بھی ہے جسکا نام ہے **ایمان کامل** ۔ یہ اصطلاح انکی ایسی مشہور ہے کہ بچہ بچہ اس سے واقف ہے مفصلہ ذیل حوالجات سنئے!

سب سے پہلے علامہ عینی حنفی شارح بخاری کی سنئے جو حنفیوں کے نزدیک ایک ہی نصاب کامل کا حکم رکھتا ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں:-

قال بعضهم ان الایمان فعل القلب واللسان مع سائر الجوارح وهم اصحاب الحدیث ومالک والشافعی واحمد والاوزاعی یعنی محدثین اور ائمہ ثلاثہ اور اوزاعی کا یہ مذہب ہے کہ ایمان دل کے اعتقاد اور زبان کے اقرار اور تمام اعضا کے نیک اعمال کا نام ہے پھر فرماتے ہیں:- الایمان قد جاء بمعنی اصل الایمان کما فی قوله علیه السلام الایمان ان تؤمن بالله وملائکته الحدیث وقد جاء بمعنی الایمان الکامل وهو المقرون بالعمل کما فی قوله علیه السلام لا یزنی الزانی حین یزنی وهو مؤمن الحدیث فالخلاف لفظی یرجع الی تفسیر الایمان ولا خلاف فی المعنی (عینی حاشیہ بخاری) یعنی ایمان کبھی تو صرف دل کے ماننے پر بولا گیا۔ جیسے اللہ کو ماننا۔ فرشتوں کو ماننا وغیرہ اور کبھی ایمان کامل پر بھی بولا گیا ہے جس کے ساتھ اعمال بھی شامل ہوتے ہیں۔ جیسا حدیث میں آیا ہے کہ زانی زنا کرتے وقت مؤمن نہیں ہوتا۔ پس محدثین اور حنفیہ میں لفظی اختلاف ہے اصل میں اختلاف نہیں۔

[illegible] امام ابن حجر شارح بخاری لکھتے ہیں فالسلف قالوا هو اعتقاد بالقلب ونطق باللسان وعمل بالارکان وارادوا بذلک ان الاعمال شرط فی کماله (فتح الباری) یعنی سلف کے بزرگ (محدثین اور ائمہ ثلاثہ وغیرہ)

نے کہا کہ ایمان دلی اعتقاد زبانی اقرار اور اعمال صالحہ کا نام ہے یہ لوگ ان باتوں کو ایمان کے کمال کے لئے شرط بتاتے ہیں۔

اور سنئیے! تفسیر خازن میں ہے۔ اصل الایمان فی اللغۃ التصدیق فاذا سمی الایمان بھذا فانہ لا یزید ولا ینقص والایمان فی لسان الشرع عبارۃ عن التصدیق بالقلب والاقرار باللسان والعمل بالارکان فاذا فسر بھذا فانہ یزید وینقص وھو مذھب اہل السنۃ من اہل الحدیث وغیرھم یعنی ایمان اصل میں اعتقاد قلبی کا نام ہے جب ایمان کی تفسیر اسی سے کیجائے تو وہ کم زیادہ نہیں ہوتا اور شریعت کے محاورہ میں ایمان اعتقاد زبانی اقرار اور اعمال صالحہ کے مجموعہ کا نام ہے پس جب اس سے تفسیر کیجاوے تو بیشک ایمان کم زیادہ ہوتا ہے۔

اور سنئیے! تفسیر ابن جریر میں ہے الایمان التصدیق وقد تدخل الخشیۃ للہ فی معنی الایمان الذی ھو تصدیق القول بالعمل یعنی اصل ایمان تو دلی تصدیق ہے مگر کبھی اللہ کا خوف بھی اصل ایمان میں داخل ہوجاتا ہے جو قول بتصدیق العمل ہے۔

اور سنئیے! تفسیر بیضاوی میں اس سے بھی واضح فیصلہ ملتا ہے۔ اما فی الشرع فالتصدیق بما علم بالضرورۃ من دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کالتوحید والنبوۃ والبعث والجزاء ومجموع ثلاثۃ اعتقاد الحق والعمل بمقتضاہ عند جمہور المحدثین والمعتزلۃ والخوارج فمن اخل بالاعتقاد وحدہ فھو منافق ومن اخل بالاقرار فھو کافر ومن اخل بالعمل ففاسق وفاقا وکافر عند الخوارج خارج عن الایمان غیر داخل فی الکفر عند المعتزلۃ۔ یعنی شرع کے محاورہ میں ایمان کہتے ہیں۔ توحید۔ نبوت۔ قیامت اور جزا کے ماننے کو اور ان کا مجموعہ تین چیزیں ہیں اعتقاد حق اور اسکے مطابق عمل کرنا جمہور محدثین اور معتزلہ اور خارجیوں کے نزدیک (پھر ان تینوں مذہبوں میں فرق بتلایا ہے کہ) جو کوئی صرف اعتقاد میں خلل ڈالے یعنی توحید وغیرہ پر صحیح اعتقاد نہ کرے اور ظاہری عمل کرے۔ وہ منافق ہے اور جو توحید کا زبانی اقرار نہ کرے وہ کافر ہے اور جو کوئی اعمال نیک نہ کرے وہ فاسق ہے۔ (پھر اسکی تفصیل کی ہے تاکہ محدثین کا مذہب بالکل ممتاز ہو جاوے فرماتے ہیں کہ اعمال میں خلل ڈالنے والا) خارجیوں کے نزدیک کافر ہے اور معتزلہ کے نزدیک ایمان سے تو خارج ہے مگر کفر میں داخل نہیں بلکہ بین بین ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ محدثین کے نزدیک اعمال صالحہ اصل ایمان کے اجزا نہیں بلکہ کامل ایمان کے ہیں

اور سنئیو! تفسیر کبیر میں اہلحدیث کا مذہب یہ لکھکر کہ محدثین کے نزدیک ایمان نام ہے افعال قلوب اور زبانی اقرار اور نیک اعمال کا۔ لکھا ہے۔ اما اہل الحدیث فذکروا وجوھا الاول ان المعرفۃ ایمان کامل وھو الاصل ثم بعد ذلک کل طاعۃ ایمان علیحدۃ یعنی اہلحدیث کے نزدیک اصل ایمان تو معرفت خداوندی ہے اسکے بعد پھر ہر ایک نیک کام ایمان ہے یعنی ایمان کیطرح ضروری ہے۔

اور سنئیے شرح عقائد میں معتزلہ کے مقابلہ پر وہی آیات نقل کی ہیں جو اڈیٹر اہل فقہ نے لکھکر بزعم خود امام بخاری کی تغلیط اور تجہیل کی ہے۔ اخیر میں جاکر ایک ایسا فیصلہ دیا ہے۔ جو امام بخاری کے معترض دیکھتے تو کبھی اعتراض منہ پر نہ لاتے۔ کہا ہے۔ ولا یخفی ان ھذہ الوجوہ انما تقوم حجۃ علی من یجعل الطاعات رکنا من حقیقۃ الایمان بحیث ان تارکھا لا یکون مؤمنا کما ھو راء المعتزلۃ لا علی من ذھب الی انھا رکن من الایمان الکامل بحیث لا یخرج تارکھا عن حقیقۃ الایمان کما ھو مذھب الشافعی رحمۃ اللہ علیہ واکثر السلف یعنی یہ آیات معتزلہ کا رد کرتی ہیں جو نیک اعمال کو اصل ایمان میں داخل جانتے ہیں لیکن جو لوگ اصل ایمان میں نہیں بلکہ کامل ایمان میں داخل کرتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ان اعمال کا تارک انکے نزدیک اصل ایمان سے خارج نہیں ہوتا جیسا کہ امام شافعی اور اکثر سلف کا مذہب ہے تو آیات مذکورہ انکے خلاف کسی طرح نہیں۔ **بزرگان دین کی بدگوئی کرنیوالو!** سنتے ہو؟

اور سنئیو! نووی شرح صحیح مسلم میں ہے قال الامام ابو الحسن مذھب جماعۃ اھل السنۃ سلف الامۃ وخلفھا ان الایمان قول وعمل ویزید وینقص یعنی سلف وخلف اہل سنت کا یہی مذہب ہے کہ ایمان قول اور اعمال کا نام ہے اور کم و بیش ہوا کرتا ہے پھر اسپر اعتراض کیا ہے کہ فان قیل الایمان فی اللغۃ التصدیق یعنی ایمان لغت میں دلی تصدیق کو کہتے ہیں۔ پھر اس سوال کا جواب دیا ہے فالجواب ان التصدیق یکمل بالطاعات کلھا یعنی تصدیق اور اعتقاد دلی اعمال صالحہ کے ساتھ کامل ہوتے ہیں۔

کہاں تک میں دعوے پر شہادتیں پیش کیجاویں۔ کل شروح حدیث کی کتابیں اور کل تفاسیر اس سے بھری ہیں۔ ؎

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

اب ہم خود صحیح بخاری سے بتلاتے ہیں کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ

ahmadimuslim.de

کا مطلب کیا ہے۔ حیرانی ہے کہ آج جو آیات مکتبوں کے لونڈے پڑھ پڑھ سناتے ہیں کہ ایمان اور چیز ہے اور عمل اور چیز ہے۔ کیا امام بخاری کو یہ آیات معلوم نہ تھیں؟ پھر یہ کیا راز ہے کہ وہ اعمال کو ایمان میں داخل کرتا ہے وہ یہی ہے کہ ؎

آشنا حقیقت نئی خطا اینجاست

سنو! امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس دعویٰ پر کہ اہل ایمان صرف اعتقاد قلبی کا نام ہے۔ چھ دلیلیں لکھی ہیں چھٹی دلیل یہ ہے کہ السادس ان تعالیٰ کثیرا ذکر الایمان وقرنہ بالمعاصی قال الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما (جلد اول) یعنی اللہ تعالیٰ نے کئی ایک جگہ ایمان کے ساتھ گناہوں کو ملا کر ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں سے ایمان نہیں جاتا پھر آگے وہ آیات لکھی ہیں۔

اب دیکھو امام بخاری بھی یہی کہتے ہیں یا کچھ اور۔ غور سے سنو!

باب المعاصی من امر الجاھلیۃ ولا یکفر صاحبھا بارتکابھا الا بالشرک لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک امرء فیک جاھلیۃ وقول اللہ تعالیٰ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فسماھم المؤمنین یعنی گناہ جاہلیت سے ہیں یعنی کفری زمانہ کی رسوم ہیں اور ان کے کرنے والا کافر نہیں بجز شرک کے کیونکہ آنحضرت نے ایک صحابی کو فرمایا تجھ میں ایک جاہلیت کی عادت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو انہیں صلح کرا دو۔

یہ دلیل لا کر امام بخاری تنبیہ پر اطلاع دیتے ہیں کہ فسماھم المؤمنین یعنی ان لوگوں کو باوجود گناہوں کے ایماندار کہا ہے۔ بتلائیے امام رازی نے چھٹی دلیل امام بخاری سے سیکھی ہے یا بخاری نے رازی سے۔ اگر امام رازی امام بخاری سے پہلے گذرے ہوتے تو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ بخاری نے رازی کو سیکھی لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ امام بخاری سینکڑوں سال پہلے ہو چکے ہیں۔ تو کوئی شک نہیں رہتا کہ امام رازی کی یہ دلیل صحیح بخاری ہی سے ماخوذ ہے۔ پس جب دونوں کی دلیلیں ایک ہیں تو دعویٰ بھی ایک ہی ہے کہ اہل ایمان اعتقاد قلبی کا نام ہے اور اعمال اہل ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کی تکمیل میں ہیں۔

ان شہادتوں سے دو امر بخوبی ثابت ہو گئے۔

(۱) یہ کہ محدثین اصل ایمان سے منکر نہیں کہ وہ اعتقاد قلبی کا نام ہے اسی لئے نیک اعمال کے ترک اور گناہ کے ارتکاب کرنے والے کو کافر نہیں کہتے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ محدثین کے نزدیک اعمال صالحہ اصل ایمان میں داخل نہیں بلکہ ایمان کامل میں داخل ہیں۔ اسی ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کے وہ قائل ہیں۔

اتنی تمہید کے بعد ہم امام بخاری کے اس فقرہ پر آتے ہیں جس پر معترض نے اپنی معمولی غلط فہمی سے اعتراض کیا ہے یعنی جعل ذلک کلہ من الایمان اس فقرہ کی شرح فتح الباری اور قسطلانی دونوں نے یوں کی ہے ای الاعمال المشتملۃ علی ھذہ الامور کا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ افعال کے مجموعہ کو ایمان کامل فرمایا ہے۔

بتلاؤ! اس تفسیر سے (جو بحوالہ دیگر محدثین ومفسرین بلکہ خود بحوالہ امام بخاری کی گئی ہے) فقرہ مذکورہ پر کیا اعتراض ہے؟ اگر اس پر بھی اعتراض ہے تو امام ابو حنیفہ پر بھی اعتراض ہوگا جو فرماتے ہیں کہ المؤمنون مستوون فی الایمان والتوحید متفاضلون فی الاعمال (فقہ اکبر) یعنی مسلمان ایمان میں برابر ہیں اعمال میں فرق رکھتے ہیں کوئی ادنیٰ ہے کوئی افضل۔ یہی مضمون ہے امام بخاری کا الایمان یزید وینقص۔

اب ایک سوال باقی ہے کہ محدثین نے کیوں یہ اصطلاح مقرر کی ہے کہ لفظ تو محض ایمان کا بولتے ہیں اور مراد ایمان کامل رکھتے ہیں۔ سو اس کا جواب علامہ سہسوانی مصنف حسن البیان سے الرحمٰن کے الفاظ میں بتاتا ہوں کہ:

محدثین اللہ ورسول کی پیروی میں مزید اہتمام رکھتے ہیں جن امور کی نسبت اللہ ورسول سے جو کچھ وارد ہوا ہے اور جس امر پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حکم لگایا ہے اس کو قبول وبیان میں سرمو فرق نہیں کرتے اور اپنی عقل سے اطلاقات شرعیہ میں خرابی نہیں نکالتے اور اس خرابی کی بنا پر ظاہر قرآن وحدیث کا انکار نہیں کرتے۔ یہی شان تھی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (صفحہ ۸)

اس کی مفصل وجہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں بیان فرمائی ہے۔ پس غور سے سنو!

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:- (حجۃ اللہ ابواب الایمان ملاحظہ ہو)

اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل الایمان علی ضربین احدھما الایمان الذی یدور علیہ احکام الدنیا من عصمۃ الدماء والاموال

الہامی کتاب - وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر بحث - قیمت ۴ر نوٹ ثمت قیمت معاف ادبی رنگ - المشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر

وضبط بامور ظاهرة فی الانقیاد وهو قوله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ویقیموا الصلوٰة ویؤتوا الزکوٰة فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم علی الله ثانیهما الایمان الذی یدور علیه احکام الاخرة من النجاة والفوز بالدرجات وهو متناول لکل اعتقاد حق وعمل مرضی وملکة فاضلة وهو یزید وینقص وسنة الشارع ان یسمی کل شیء منها ایمانا لیکون تنبیها بلیغا علی جزئیته وله شعب کثیرة ومثله کمثل الشجرة یقال للدوحة والاغصان والاوراق والثمار والازهار جمیعها انها شجرة فاذا قطع اغصانها وخبط اوراقها وخرف ثمارها قیل شجرة ناقصة فاذا قلعت الدوحة بطل الاصل

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی دو قسمیں فرمائی ہیں ایک وہ جس پر احکام دنیا کی بنا ہے یعنی جان و مال کا بچنا اور وہ انقیاد ظاہری ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ مجکو حکم ہے جہاد کا تا آنکہ لوگ توحید و رسالت کی شہادت دیں۔ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اگر لوگوں نے ایسا کیا تو مجھ سے اپنی جان و مال کو سوائے حقوق اسلامی (قصاص وغیرہ) کے بچا لیا اور حساب انکا اللہ کے ذمہ ہے۔ دوسری قسم ایمان کی وہ ہے جس پر احکام آخرت یعنی نجات و درجات پانے کی بنا ہے اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حق اور اعمال پسندیدہ کو اور ملکہ فاضلہ کو اور وہ کم و بیش ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب امور کا نام ایمان رکھا تاکہ تنبیہ اس پر کہ یہ سب اشیاء جزو ایمان ہیں۔ ایمان کی بہت شاخیں ہیں اور ایمان کی مثال درخت کی ہے کہ تنہ شاخیں پتے پھول پھل سب کو مجموعہ کو درخت کہا جاتا ہے اگر اسکی شاخیں کاٹ لی جائیں اور پتے اسکے جھاڑ دئے جائیں اور پھل توڑ لئے جائیں تو ناقص درخت کہلائیگا اور اگر تنہ اکھیڑ دیا جاوے تو اصل ہی نہ رہیگا"

یہی وجہ ہے کہ امام ابو القاسم لالکائی کہتے ہیں لقیت الف رجل من العلماء بالامصار فما رئیت احدا منهم یختلف فی ان الایمان قول وعمل ویزید وینقص (فقہ البدری) یعنی میں ایک ہزار علماء کو ملا ہوں سبھی کہتے تھے کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو بڑھتا اور گھٹتا ہے"

اسلئے کہ شرائع اور انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کے اعتقادات اور اعمال درست ہوں اور دل اور اعضاء کو خدا سے وابستہ کریں اسی بنا پر سید الطائفہ خواجہ حسن بصری نے فقیہ کی تعریف ان لفظوں میں کی ہے انما الفقیه المعرض عن الدنیا الزاهد فی الاخرة البصیر بعیوب نفسه (مقدمہ درمختار) یعنی فقیہ وہ ہے جو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا راغب اور اپنے عیوب کو دیکھنے والا ہو۔ حالانکہ یہ قیود کسی اصول اور فقہ کی کتاب میں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح محدثین رضی اللہ عنہم اجمعین جہاں ایمان کا لفظ بولتے ہیں وہاں ایمان کامل ہی مراد لیتے ہیں پس اسکو یاد رکھو اور آئندہ کو چھوٹا منہ بڑی بات کا مقولہ ثابت نہ کرو۔ بزرگان دین کی توہین کرنا چھوڑ دو۔ ورنہ یاد رکھو ؎

رنگ لائیگا یہ اک دن آپکا بگڑا ہوا ٭ اے حنا پاؤں کو مہندی لگا نا چھوڑ دے

(باقی یا باقی)

# کھلا خط

## از طرف حافظ محمد یوسف پنشنر ساکن امرتسر

## بنام مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

سلام مسنون۔ مرزا صاحب! وہ دن آپکو یاد ہے؟ جب آپ نے قبل از دعویٰ مسیحیت و نبوت اشتہار دیا تھا کہ مخالفین اسلام میں سے کوئی ہمارے پاس آوے اور ایک سال تک ہمارے پاس رہکر اسلام کی حقانیت کے دلائل سنے اور آسمانی نشانات دیکھے۔ اگر اُسے اثر ہو جاوے تو صرف کلمہ طیبہ پڑھکر ایمان لاوے اور اگر اسپر اثر نہ ہو تو دو سو روپے ماہوار کے حساب سے میں اسکو چوبیس سو روپیہ ایک سال کا ہرجانہ دونگا۔ اسکو اسوقت منشی اندرمن مراد آبادی نے آپکو لکھا کہ میں اس غرض سے تمہارے پاس آتا ہوں۔ مگر ایک سال کے لئے مبلغ چوبیس سو روپیہ بحساب دو سو روپیہ ماہوار ایک ہفتہ کے اندر اندر میرے پاس لاہور میں پیشگی بھیجدو۔ تو میں تمہارے پاس قادیان میں آجاونگا۔

آپ نے اپنے سب دوستوں کو لکھا کہ ہمکو اس موقع پر چوبیس سو روپیہ دیدو اور ہماری جائداد رہن رکھ لو۔ آپنے اس موقع پر یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ کام کسی عالی ہمت شخص سے ہوگا۔ جو اہل اللہ اور اہل جنت ہوگا۔ مگر اسوقت کسی دوست نے آپکو مدد نہ دی۔ البتہ اسوقت ایک شخص ہی واحد دی تھا جس نے

اس بات میں از حد کوشش کی اور چوبیس سو روپیہ لیکر منشی الٰہ دین کے پیچھے پیچھے بھاگا پھرا۔ اور اسوقت میں ہی نے الٰہ دین کو ہزلیت دی جس سے آپکی فتح ہوئی۔ حالانکہ کوئی مسلمان نہ چاہتا تھا کہ آپکی فتح ہو۔

اب میں آپکو اتنی مدت کے بعد اس غرض سے یہ بات یاد دلاتا ہوں کہ میں بھی اخیر عمر کو پہونچ گیا ہوں اور آپنے بھی اپنی عمر کے اختتام کا اعلان کردیا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ آپ اور آپ کے سب دوستوں سے موقع مذکورہ پر کوئی کمال ظاہر نہ ہوا۔ صرف ایک میں ہی واحد شخص تھا جس نے ایسے نازک موقع پر ایسا بڑا کام کرکے آپکی لاج رکھ لی۔ اور بموجب آپکے قول کے کامل اہل ارشاد اور اہل جنت ہو چکا۔ اسواسطے آپکو چاہئے کہ امرتسر میں بندہ کے غریب خانہ پر تشریف لاکر خاکسار سے بیعت کریں۔ اور اپنی عاقبت بالخیر بنالیں۔

آپکا دلی خیرخواہ

حافظ محمد یوسف پنشنر از امرتسر کٹڑہ مہان سنگھ

**اڈیٹر**:۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ جناب حافظ صاحب مرزا صاحب کو اس ضعیفی میں اتنی تکلیف نہ دیں کہ وہ آپ کے در دولت پر حاضر ہوں بلکہ ایک کارڈ کے ذریعہ ہی سے بیعت قبول فرمالیں۔ ملاقات انکی آمد تک پر موقوف رکھیں۔

## الحکم اور وطن

قصہ مشہور ہے کہ ایک کبڑی سے کسی نے پوچھا کہ تو اپنی کمر سیدھی چاہتی ہے یا اوروں کو کبڑا دیکھنا پسند کرتی ہے؟ کبڑی نے کہا میری دلی آرزو یہی ہے کہ سب کبڑے ہوں۔ میں بھی انکو اپنی طرح دیکھوں۔ یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ انکی دلی خواہش یہی ہے کہ جس طرح ہم پر نبی رسالت کیوجہ سے فتویٰ کفر لگا ہے۔ اوروں پر بھی لگتا رہے۔ چنانچہ آجکل اڈیٹر وطن پر اسنے فتویٰ لیکر شایع کیا ہے کہ یہ عیسائیوں کی کتابیں اسلام کے خلاف بیچتا ہے ایسی فتوے بازیاں کسے تو ہم مخالف ہیں البتہ ہمیں شک نہیں کہ اڈیٹر وطن کا یہ فعل کسیطرح کسی دیندار دانا کی نظر میں مستحسن تو کیا جائز بھی نہیں ہوگا۔ اس سے بڑھکر حیرانی ہے کہ ان معصروں نے اڈیٹر وطن کے اس کام کو ناپسند کیا ہے اُنکی بابت کہا ہے کہ وطن کی ترقی پر انکو حسد آتا ہے (معاذ اللہ)

اوروں کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہسکتے۔ خاکسار اڈیٹر اہلحدیث سچے دل سے کہتا ہے کہ وطن کی ترقی پر ہم کو حسد نہیں بلکہ خوشی اور فخر ہے ولاقوۃ الا باللہ شہید۔ حالانکہ اسی مضمون کے شروع میں اڈیٹر وطن خود ہی لکھتا ہے کہ اعتراض کرنا تو اقتضاء دوستی ہے مگر کسی کی نیت پر حملہ کرنے سے بچنا چاہئے۔ اللہ اکبر ایک ہی پرچہ میں بلکہ ایک ہی مضمون میں اپنے ہی کہے کو خلاف کہدینا جتلا رہا ہے کہ اڈیٹر وطن کو اپنی بات بھی یاد نہیں رہتی یا جو کچھ کہتے ہیں وہ دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ اپنے عمل کیلئے نہیں۔

اسیطرح یہ بھی تعجب سے خالی نہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ گو قرآن شریف میں عزیز و اقارب بلکہ خود اپنے نفس کے خلاف بھی حق کہنے کی تاکید ہے۔ مگر مخالفین کے مقابلہ پر تو عصبیت اور حمایت رکھنا موکد حکم ہے۔ افسوس ہے ہمیں تمام قرآن شریف میں یہ موکد حکم کہیں نہیں ملتا۔ البتہ اسکے برخلاف ملتا ہے۔ کہ صحابہ سے غلطی سے ماہ حرام میں لڑائی ہوئی کفار نے سوال کئے کہ ماہ حرام میں لڑنے کا حکم کیا ہے جواب ملا قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ یعنی اے نبی تو کہدے کہ ماہ حرام میں لڑنا بیشک بڑا گناہ ہے بلکہ ایک حدیث شریف میں ہے جو شخص عصبیت قومی میں مارا جائے وہ جہنمی ہے کیونکہ اس نے تحقیق سے کام نہیں لیا کہ کون حمایت کا مستحق ہے مختصر یہ کہ ہمیں یہی حکم ہے کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ یعنی سچوں کا ساتھ دیا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اکابر کی رائے ہے کہ وطن کو دینی مسائل میں دخیل ہونا چاہیئے نہ۔

## مسافر کی تباہی اسکی بدعملی کا نتیجہ

آگرہ کا آریہ اخبار (مسافر) ۳۰ اکتوبر کے پرچہ میں افسوس کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ہمارا رجسٹر چوری گیا جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"آج ہم افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ اس مرتبہ مسافر کے مخالف اپنی خواہش میں ایک حد تک کامیاب ہوگئے ہیں۔ یعنی پنڈت جی تو آریہ سماج انجیاوغی کے جلسے پر تشریف لیگئے تھے اور منیجر صاحب بخار میں بخار پڑے تھے۔ پس اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر مخالفین نے کسی گہری سازش سے وہ رجسٹر دفتر اخبار سے اٹھوا لیا کہ جسمیں خریداران اخبار کے نام۔ پتے۔ تاریخ اجرائے اخبار و ادائگی قیمت اخبار درج تھی۔ ہم نے اسکی تلاش کی کہ ہوئی کہ بہت دیا۔ خریداروں کے پتوں

کی چٹیں چھپی ہوئی تھیں۔ لیکن بد قسمتی سے تقریباً تین سو خریداروں کی چٹیں بوجہ کثرت کے ابتک نہ چھپ سکی تھیں پس اُن اصحاب کے نام اپنے دفتر سے کسی طرح بھی نہ معلوم ہو سکے" (مدافع ۔ ۲۰ اکتوبر)

پنڈت جی ہماری خیال میں تمہارا افسوس بیجا ہے۔ جب آپکا مذہب ہی کہ جس شخص کو اس جون میں کوئی تکلیف پہونچی اُس کا سبب یہی کہ اُس نے بھی پہلی جون میں کسی شخص کو ایسی تکلیف پہونچائی ہوگی۔ پس آج اگر تمہارا رجسٹر چرایا گیا۔ تو ظاہر ہے کہ پہلی جون میں تم نے [illegible] اس کی چوری کر کے اُس کو مالی نقصان پہونچایا ہوگا۔ جس کے بدلہ میں آج تمہاری چوری ہو گئی پس چنیں را چناں ہے چاہ کندہ را چاہ درپیش۔ تم پہلے ہو بسے تو تمہاری چیز کسی نے چرا لی ہے پھر جی کون دھرم ہے؟ افسوس کیا ہیگا؟

ع کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔ اب آنسو پونچھو اور ہوش سنبھالو کہ تم پر کوئی ظلم نہیں ہوا۔ آئندہ کسی کی چوری مت کرنا۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ یہ سب تمہاری چال ہے۔ اسی لئے تمہیں بات بنانی نہیں آئی۔ تم کہتے ہو کہ تین سو خریداروں کی چٹیں بوجہ کثرت کے ابتک نہ چھپ سکیں تھیں" تف ہے ایسے جھوٹ پر۔ بتلاؤ تین سو چٹیں ایک دفعہ کا تب سے لکھوا کر چھپوا لینا زیادہ مشکل اور زیادہ وقت چاہتا ہے۔ یا ہر ہفتہ تین سو قلمی چٹیں لکھنی زیادہ وقت طلب کرتی ہیں؟

اور اس پر تمہارا دروغ بے فروغ یہ کہ تم ایک ہی رجسٹر بنا دا ہو مدار تلاق ہو۔ ایسا بھی کبھی دفتروں میں ہوتا ہے۔ رجسٹر علیحدہ علیحدہ ہوا کرتے ہیں۔ کسی میں خریداروں کے نام۔ کسی میں نمبر خریداری۔ کسی میں قیمتوں کا حساب۔ کوئی ردیف وار۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اگر ایک رجسٹر گم ہو جائے تو دوسروں سے خریداروں کا پتہ ملسکتا ہے۔ مگر تم کیسے عقل کے پتلو ہو کہ ایک ہی رجسٹر میں سب طرح کی کھچڑی بھر دی۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ تم بڑے ہی کندہ ناتراش ہو۔ یا صریح جھوٹ بولکر خریداروں کی آنکھوں میں مٹی ڈالکر نہیں دھوکا دینا چاہتے ہو۔ بہرحال تم آئندہ کو کسی ایسی جون میں پیدا ہو گے جہاں جھوٹ بولنے والوں اور دھوکا فریب دینے والوں کو انکی پچھلی جون کا بخوبی پتہ لگ جاتا ہو۔ اور تمہاری لمبی داڑھی تم سے جدا کیجائے۔

پس ہماری نصیحت سنو! ایسی دروغگوئی اور گندہ دہنی سے باز آؤ۔ ورنہ ایشور جانے تم کہاں اور ہم کہاں۔ دفاک رعلم الدین نائب ایڈیٹر

## سماعِ موتیٰ۔ توسل اور استمداد ثابت نہیں

فی زمانہ توسل اور سماع موتیٰ اور استمداد کے اہلحدیث یا یوں کہو محمدی لوگ قائل نہیں کیوجہ اور ان غیر مثبتہ پر نہ چلنے سے عوام طعن وتشنیع کرتے ہیں کوئی کہتا ہے اسی وجہ سے وہابی کہا جاتا ہے کہ یہ استمداد توسل سماع موتیٰ کے قائل نہیں۔ کوئی کہتا ہے حدیثیں ہیں یہ سب ہیں یہ حدیث کو [illegible] قال البا [illegible] والے۔ [illegible] ان مسائل کی کو ہیں اور بہی [illegible] ہیں کہ ایک اسلاف کثیر سلف میں سماع موتیٰ کی قائل نہ تھے ہیں میں بڑے بڑے مجتہدین بھی داخل ہیں اور نیز علماء احناف سلف مگر ذرا ایسا کہنے والوں کو یہ خیال نہ آیا کہ آج اگر اہلحدیث کو اسی وجہ سے وہابی کہا جاتا تو گذرے ہوئے بڑے بڑے علماء اور علماء احناف پر بھی یہ لفظ وہابی صادق آجائیگا۔ یا رہی عجب بے نشانہ پتھر مارتے ہیں اے خدا کے بندو! کیا تمکو معلوم نہیں کہ ایک زمانہ سے اختلاف سماع موتی میں چلا آ رہا ہے پھر کسی کی بھی توہین کرنا بڑی نادانی ہے۔ اور استمداد تو غیر مثبتہ کسی کا مذہب نہیں۔ ہاں البتہ انکو قائل اور یہ مذہب انہیں کا ہے جنکو قبر پرستی مرغوب ہے اور ہمکو اللہ ایک ہے وحدہٗ لاشریک۔ کافی نہیں۔ ہم اپنی اس تقریر کو اس بحث پر ختم کرینگے کہ سماع موتیٰ۔ توسل۔ واستمداد جائز نہیں ثابت نہیں۔ اور ہم ترتیب وار ہندسہ لگاتے ہوئے بحث کرتے چلیں گے یعنی پہلے سماع موتیٰ پر بعدہٗ توسل پر پھر استمداد پر۔

(۱) سماع موتیٰ یعنی اموات کے سننے میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ کے پاس سماع موتے ثابت نہیں۔ جملہ معتبر کتب فقہ میں یہی ہے۔ مزید ثبوت کیلئے کتاب غرائب تحقیق المذاہب کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ (ان الامام ابو حنیفۃ من یاتی القبور لاھل الاصلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اھل القبور ھل لکم من خبر وھل عندکم من اثر انی اتیتکم منادیکم من شہور ولیس سوالی منکم الا الدعاء فھل دریتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفۃ یخاطبھم فقال ھل اجابوا لک قال لا فقال لہ سحقاً لک وتربت یداک کیف تکلم اجساداً لا یستطیعون جواباً ولا یملکون شیئاً ولا یسمعون صوتاً وقرء وما انت بمسمع من فی القبور۔ خلاصہ مطلب امام صاحب نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبرستان میں کھڑا ہوا سلام کرتا ہے۔ اور

تفسیر ثنائی اردو۔ چاروں جلدیں مع محصولڈاک قیمت [illegible] ۲۰ دسمبر تک ثلث قیمت معاف یعنی صرف [illegible]) مینجر اہلحدیث امرتسر

مخاطب کرتا ہے اور بات کرتا ہے اور کہتا ہے اے قبر والو! کیا تم سے ہماری
بھلائی ہو گی یہ کبھی نہ ہو گا میں آتا ہوں اور میرا سوال کچھ نہیں مگر دعا کر دینا ہے
میرے سفارشی ہو جائیے کیا تم مجھ سے غافل ہو گئے؟ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے
سنکر فرمایا۔ اے شخص کیا تجھکو قبر والوں نے جواب دیا؟ کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا
تو دور ہو ہلاکت ہو تیرے لئے۔ یہ اجسام جو جواب کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ کچھ
چیز کے مالک ہیں اور نہ آواز کو سنتے ہیں اور آپ نے سماع موتی کی رد
میں یہ آیت پڑھی تو نہیں سنا سکتا تو اے رسول قبر والوں کو۔ تعجب ہے کہ امام
صاحب کے پاس سماع موتی ثابت نہیں۔ مگر آپ کے فرضی مذہبی سماع
موتی کے قائل۔ اور اہلحدیث کو سماع موتی کے قائل نہونے سے وہابی نام
رکھتے ہیں مگر ذرا غور نہیں کرتے کہ اس مسئلہ میں حنفی اور اہلحدیث موافق ہیں
پس اب چونکہ حنفی اور اہلحدیث موافق ہیں پس اب چونکہ حنفی مذہب میں بھی
سماع موتی ثابت نہیں اسلئے حنفی کو بھی وہابی کہنا چاہئے۔ ایک حدیث
بخاری کی سماع موتی میں پیش کیجاتی ہے۔ بخاری شریف میں ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اہل قلیب پر گئے اور فرمایا کیا تم نے پایا حق جو تمہارے رب نے
وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ایسے اجسام سے
بات کرتے ہیں کہ طاقت کوئی کسی قسم کی نہیں رکھتے آپ نے فرمایا تو نہیں ہے زیادہ
سننے والا ان سے۔ تحقیق اس حدیث کی یوں ہے کہ یہ آنحضرت کا
معجزہ تھا جیسا حضرت عمر کا یہ کہنا کہ آپ کیوں [illegible] بات کرتے ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے خالی نہیں مگر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ کہنا کہ تو ان سے زیادہ سننے والا نہیں۔ یہ ایک آپ کا معجزہ تھا جس وقت
اہل قلیب کو عبرت دلانے کی غرض سے معجزہ سماع کا ہوا تھا۔ اس حدیث
کے قطع نظر اس حدیث کے بعد ہی کی حدیث جو بخاری میں موجود ہے۔ سماع
موتی کی پوری نفی کرتی ہے۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین فرماتے ہیں کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہم لیعلمون الآن ان ما کنت اقول لہم حق و قرأت قال اللہ
تعالیٰ انک لا تسمع الموتیٰ۔ کہ اہل قلیب جو اب معلوم کرتے ہیں اور یہ سچ ہے
اسلئے کہ خدا فرماتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو نہیں سنا سکتا۔ اس
حدیث سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی وقت جس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ سننے یہ معجزہ آپ کا تھا۔ اور ثبوت سماع میں وہ
ایک حدیث پیش کیجاتی ہے کہ مردے کو جس وقت قبر میں رکھکر چلے جاتے ہیں

وہ جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔ اس میں کیا تعجب ہے کیا یہ معلوم نہیں کہ منکر نکیر
قبر میں پرسش کے لئے اٹھاتے ہیں جب مردے کو پرسش کے لئے زندہ
کرتے ہیں۔ اسی ہوش میں جوتوں کی آواز سنتا ہے یہ میت کی حالت کہاں ہے
جو سماع موتی اس سے نکالتے ہیں۔

(۲) رد توسل۔ یہ بھی ثابت نہیں۔ اگرچہ تھوڑے علماء ادھر گئے تھے مگر اکثر عدم
ثبوت توسل پر متفق تھے اور ہیں۔ توسل کے قائل قرآن شریف کی اس آیت
کو دلیل میں پیش کرتے ہیں اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّہِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّہُمْ
اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا
اس آیت میں صرف لفظ وسیلہ کو کم فہم دیکھ کر اموات کو وسیلہ بنانا جائز ٹھیرا
دیا۔ مگر دراصل اس آیت میں اسکی اچھا کافی نفی ہے۔ دیکھو اس آیت کا ترجمہ
یہ ہے۔ وہ لوگ جو غیروں کو پکارتے ہیں غیروں کو اپنا وسیلہ یا سفارشی بناتے
ہیں۔ وہ خود ڈھونڈتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس وسیلہ (یعنی قرب) کہ کونسا
(ذریعہ) بہت زیادہ قریب ہے اور پروردگار کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں اور
عذاب سے ڈرتے ہیں یعنی خود اموات اس فکر میں ہیں کہ ہم خدا کا قرب کس
طرح اختیار کریں۔ یہ اپنے اس فکر پریشانی میں دوسرے کا وسیلہ کس طرح ہو سکتے
الحاصل اس آیت سے کبھی یہ نہیں نکلتا کہ احیاء اموات کو وسیلہ بنائیں
بلکہ [illegible] وہ خود اپنے فکر میں ہیں۔ بلکہ وہ اموات
[illegible] اگر اموات [illegible] ہوجائیں تو ہم اس کو
اپنا وسیلہ بنائیں اموات تو احیاء کے محتاج ہوں اور امید رکھیں کہ احیاء
ہمارے لئے دعا کریں تو ہم بخشے جائیں اور یہاں برعکس معاملہ ہے احیاء اموات
کو وسیلہ بناتے ہیں۔ رد توسل۔ اور یہ حدیث ثبوت وسیلہ میں پیش کرتے ہیں
بخاری وغیرہ میں مروی ہے کہ تین شخص کہیں جا رہے تھے۔ ایک غار میں ٹھیرے
ہوا زور کی چلی ایک گنڈ پتھر کا غار کے منہ پر گرا وہ بند ہوگیا۔ اب ہر ایک نے
اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنایا۔ ہر ایک نے اپنے اچھے اعمال بیان کیا اور ادھر
پتھر ہٹتا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں ہر ایک نے اپنے اعمال کو وسیلہ بنایا تھا
نہ یہ کہ پکارا اے عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ وسیلہ ہوجاؤ اور اس پتھر کو
نکلواؤ خدا کے پاس ہمارے لئے دعا کرو۔ پھر احیاء اموات کو وسیلہ بنانے
پر کیوں اسکو دلیل بناتے ہو۔ اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک
شخص اپنے ہی اعمال کو وسیلہ بنائے۔ کیا ہر شخص کے عمل اپنے ساتھ ہی گئے

برہان القرآن [illegible]

تک پہنچ ہیں گے اس میں شان گران کو بھی احیاء اموات کو وسیلہ بنانا نہیں
نکلتا۔ اور ایک مشہور حدیث پیش کی جاتی ہے کہ حضرت عباس کو صحابہ
نے پانی کے لئے وسیلہ بنایا تھا۔ اچھی حضرت زندہ کو وسیلہ بنا کر کہا اے خداوند
یہ حضرت کے چچا ہیں تو انکی دعا قبول فرما۔ انکی طفیل سے ہم پر پانی برسا
نہ کہ صحابہ نے آنحضرت کے روضہ پر جا کر یہ کہا تھا کہ تو حضرت کے طفیل۔
یا حضرت کے وسیلہ سے پانی برسا۔ اگر احیاء کا اموات کو وسیلہ بنانا جائز
ہوتا تو ضرور صحابہ خاتم النبیین افضل العالمین سید الانبیاء والرسل شفیع المذنبین
صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتے۔ عباس کو کیوں وسیلہ گردانتے۔ اس حدیث
سے بھی احیاء کا اموات کو وسیلہ بنانا نہیں نکلتا اور پھر اموات کو وسیلہ
بنانے کیوں ہیں بلکہ صاف قرآن عظیم الشان میں ارشاد ہے۔ قُلْ أَنَدْعُو مِنْ
دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا الآیۃ کیا پکاریں ہم جیسے نادان پکارتے
ہیں یا رسول اللہ یا خواجہ وغیرہ خدا کے سوا ایسی چیز کو جو نہ ہمیں ضرر
پہونچائے نہ نفع دے۔ ایسی بے معنے چیز کو کا ہیکو وسیلہ بناتے ہو اور
کیوں پکارتے ہو۔

ایک جگہ ارشاد ہے هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ کیا یہ سنتے ہیں
تم سے جس وقت کہ پکارتے ہو تم۔ کہاں ہیں سماع موتی کے قائل۔ ذرا
دیکھیں اس آیت کو جو چیز نہ سنتی ہو اسکو پکارنا۔ وسیلہ بنانا کیا سود دیگا

(۳) استمداد۔ یہ تو کسی مذہب میں نہیں اور اتفاق تمام سلف
وخلف کا ہے کہ استمداد جائز نہیں۔ البتہ مشرکوں کے پاس استمداد
جائز رکھا گیا ہے اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ سے انکار کرنیوالوں
کے پاس غیروں سے مدد مانگنا بہتر جانا گیا ہے۔ قرآن مجید اس کے رد
میں بھرا پڑا ہے۔ سورہ فاتحہ جو صبح شام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے اسمیں خود
استمداد کی کافی نفی ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ سے خدا ہی کی عبادت
اور خدا ہی سے استعانت خاص ہو گئی ہے۔ پھر غیروں سے مدد طلب کرنا
بڑی نادانی بے علمی کم فہمی کی بات ہے قرآن عظیم الشان میں یوں تو بہت
سی آیتیں اسکے رد میں ہیں مگر ایک دو آیت بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں۔ ایک
جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ
ظَهِيرٍ یعنے کہدے اے محمد پکارو ان لوگوں کو جو گمان کرتے ہو۔ تم خدا کے

سوا وہ مالک نہیں ایک ذرہ کے بھی (جب مالک نہیں تو وہ کیا مدد کرینگے)
اور نہ انکا کوئی شریک ہے۔ (جب انکو امر و نواہی میں کوئی شریک نہیں۔
تو پھر وہ کیا سفارشی بنیں گے۔ اور کیا مدد کرینگے۔ تفکروا یا اولی الالباب)
اور نہ کوئی پشتیبان۔ جب یہ آیت پاک سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
کوئی ذرہ بھر بھی مالک نہیں تو استمداد کیا فائدہ دیگی ذرہ عقل سے کام
لو واتقوا من اللہ یا اولی الالباب)

اور مولانا عیسیٰ ابن قاسم سندھی تنبیہ الملام میں بڑی زور سے لکھتے ہیں یہاں
اُن کی عبارت انکا قول لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے تحریر فرماتے ہیں لا
یجوز الاستعانۃ باھل القبور وعلیہ الجمہور جائز نہیں ہے مدد مانگنا
اہل قبور سے اور تمام علماء اسی پر متفق ہیں۔

غیر خدا سے مدد مانگنے والے اس ایک ہی ضعیف بلکہ اضعف
حدیث پر نازاں ہیں۔ طبرانی نے روایت کیا ہے۔ جب تم بھول جاؤ رستہ
کو سفر وغیرہ میں اور ایسی زمین میں ہو کہ وہاں کوئی انیس نہ ہو تو یہ کہو عباد
اللہ اعینونی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ مجمع زوائد میں لکھا ہے۔ کہ
اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اسپر اتفاق کیا گیا ہے کہ بعض راوی اسکے
ضعیف ہیں۔ ضعیف حدیث اہلحدیث کے پاس نہ قابل اخذ ہے نہ قابل
تمسک۔ اہلحدیث ایسی ایک آدھ ضعیف حدیث کا خیال نہیں کرتے
اپنے ایک آقا اپنے خالق اپنے مالک رب العزت سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی کو
ہر کام کا برلانیوالا سمجھتے ہیں اور یہی کہتے ہیں حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ
ونعم النصیر۔

راقم ابوالنعیم محمد عبدالعظیم محمدی السنی حیدرآبادی

## اطلاع

۱۷ اگست کے اہلحدیث میں میں نے ایک سوال
لکھا یا تھا جس کا جواب علماء کرام سے طلب کیا
اب میں اس سوال کی تشریح کرتا ہوں کہ وہ مولوی صاحب جناب مولوی
عبدالجبار صاحب غزنوی ہیں جنکا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ نے اگر یہودیوں کو جنت
میں اور نیکوں کو جہنم میں بھیجا تو ظالم ہے اس اعتقاد کو سب علماء کرام سے
مذہب لکھا ہے۔ تمام علماء کو جوابات مسائل کی صورت میں چھپوایا گیا ہے
[illegible] ہو فتویٰ مولانا [illegible] ربانی [illegible] صاحب نے وہ فتویٰ دیکھنا ہو
وہ خاکسار سے منگا لے [illegible] نجات کے لوگ [illegible] مسائل بھی
منگا لیں۔ خاکسار حافظ محمد یوسف جنتر امرتسر [illegible]

[illegible]

# فتاوے

بارہا لکھا گیا ہے کہ استفتا حسب ترتیب سے دفتر میں پہنچتے ہیں اسی ترتیب سے اخبار میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو جواب کی جلد ضرورت ہو تو لکھ دیں بیشک قلمی جواب منگا لیا کریں۔ اور بعض احباب شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے استفتا ابھی تک کیوں درج نہیں ہوئے۔ امید ہے کہ ناظرین آئندہ ایسی شکایت نہیں کریں گے۔ ایڈیٹر

س نمبر ۱۶۔ ایک شخص مسمی غلام احمد خاں سکنہ بستی غذاں کا ہے۔ اس کو مرید پچھواڑہ میں ہیں بطریقہ قادریہ میں ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ جو چیز ظاہر ہے سب خدا ہی ہے اور یہ مثال دیتے ہیں کہ جو سیاہی ہے اس کی حروف بنتے ہیں اگر سیاہی نہ ہو تو حروف کس طرح بنیں گے۔

س نمبر ۱۷۔ خدا کے حکم کے بغیر کوئی ذرہ نہیں ہلتا اور وہ چاہے ہم سے روزہ رکھوائے چاہے نہ۔ ہم روزہ اس واسطے نہیں رکھتے۔

س نمبر ۱۸۔ اگر ہم کہیں کہ ہم روزے یا نماز رکھ کر بہشت لینگے تو خدا فرماتا ہے کہ جس کو چاہا بہشت دیدیں جسکو چاہا نہ۔ ہم اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے۔

س نمبر ۱۹۔ جو محمد صاحب نے لڑکا پالا تھا۔ اس نے اپنی عورت کو طلاق دیدیا تھا اور محمد صاحب نے سنبھال لی تھی۔ اس کے نکاح کا ثبوت روانہ کرو۔

س نمبر ۲۰۔ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا تھا۔ کہ آدم کی تصویر بناؤ فرشتوں نے جواب دیا کس طرح کا اس کا نمونہ دکھاؤ انہوں نے چوچا میں پانی ڈالکر چہرہ دکھایا کہ اس طرح بناؤ

س نمبر ۲۱۔ جب محمد صاحب آسمان کو گئے تھے تو وہ اس جسم میں نہیں گئے بلکہ خواب میں گئے۔ (رشید محمد کاریگر صاحب دریا بنے والا)

ج نمبر ۱۶۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سب چیزیں خدا ہیں وہ گمراہ ہیں یہ کسی مسلمان سلسلہ کا بلکہ کسی آدمی کا مذہب نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم۔۔ یعنی اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ خدا ہمارا خالق ہے اور ہم اور سب اس کی مخلوق ہیں۔ سیاہی وغیرہ کی مثال وہاں صادق نہیں آتی کیونکہ سیاہی ایک مادی چیز ہے۔ مادی سے مادی اشیاء بن سکتی ہیں تو کوئی حرج نہیں مگر خدا تعالےٰ تو مادی چیز نہیں وہ فرماتا ہے لیس کمثلہ شئ۔ نہ میرے جیسی کوئی چیز ہے نہ میں کسی جیسا ہوں۔ غرض خدا خالق ہے اور باقی سب چیزیں اس کی مخلوق ہیں۔

ج نمبر ۱۷۔ ۱۸۔ خدا کے حکم دو قسم کے ہیں۔ ایک سیاسی دوسرے شرعی سیاسی حکم وہ ہیں جو انتظام دنیا کے متعلق ہیں۔ جیسے مرنا۔ جینا۔ بننا۔ بگڑنا۔ ہونا جیسے یہ کام حکم الٰہی کے خلاف نہیں ہو سکتے۔ ایک کام شرعی ہیں۔ شرعی حکم کے یہ معنی ہیں کہ اللہ بندوں کو ہدایت کا حکم دیتا ہے اور زندگی بخشتا ہے اور تندرستی دیکر فرماتا ہے کہ تم نماز پڑھو اس پر پڑھنے نہ پڑھنے کا بندوں کو اختیار ہے گو یہ اختیار بھی اللہ ہی کا دیا ہوا ہے مگر ہے۔ اس کی مثال یہ سمجھو۔ جیسے کوئی ساہوکار اپنے نوکر کو ہزار روپیہ دیکر کاروبار پر بھیجے اور کہے کہ یہ کام کرنا وہ نہ کرنا۔ اب جو کام وہ نوکر کرتا ہے اصل میں روپیہ کے ساتھ کرتا ہے جو مالک نے اُسے دیا ہے مگر کرنے نہ کرنے کی بابت اُسے سمجھایا گیا تھا کہ ایسا مت کرنا۔ اب وہ ناجائز کام کر کے یہ عذر نہیں کر سکتا کہ مالک کو کہے تم نے مجھے روپیہ دیا تو میں نے یہ بُرا کام کیا اگر روپیہ نہ دیتے تو میں بُرا کام کیوں کرتا۔ جیسا اس نوکر کا یہ جواب غلط ہوگا ویسا ہی خدا کی حکم عدولی کرنیوالوں کا یہ عذر غلط ہے۔

اعمال نیک کرنے کا جب خدا حکم دیتا ہے تو اسی لئے دیتا ہے کہ اُن کے بدلے میں جنت عنایت کرے۔ چنانچہ فرمایا بما کنتم تعملون یعنی اعمال نیک کے عوض میں تم کو جنت ملیگی۔

ج نمبر ۱۹۔ زینب کے نکاح کا ثبوت خود قرآن شریف میں ہے فلما قضیٰ زید منہا وطرا زوجناکہا

یعنی ہم نے (خدا) نے تیرے ساتھ اُن کا نکاح کر دیا۔

جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ کے سامنے پڑھی گویا مجلس نکاح ہو گئی اور زینب نے قبول کیا۔ بس یہی نکاح ہے۔ اگر زینب منظور نہ کرتی تو اسکا اختیار رہتا۔ نکاح بھی نہ ہوتا۔

ج نمبر ۲۰۔ یہ محض بازاری گپ ہے۔

ج نمبر ۲۱۔ آسمان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج کو جانا حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ جمہور امت اس سیر کو جسمانی کہتے ہیں بعض علماء روحانی کے بھی قائل ہیں۔ والعلم عند اللہ

معذرت۔ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے فتوی پورے نہیں لکھے گئے۔ (ابو الوفا)

چودھویں صدی کا مسیح۔ مرزا قادیانی سوانح عمری بطرز ناول۔
صفحہ ۱۴۰ مجلد قیمت عہ

# انتخاب الاخبار

جلسہ مذاکرہ آرہ کی دلفریب ادائیں محتاج بیان نہیں۔ بڑے بڑے مشاہیر علماء کا مجمع ان کے رقت آمیز مواعظ حسنہ کی دلچسپی پتھر کو موم بنانیوالی انداز بیانی دور دور کے سربرآوردگان قوم علماء و رؤسا و عام اہل اسلام کا ہجوم۔ مدرسہ احمدیہ کے ہونہار طلباء کی تقریریں سالانہ کارروائیوں کی رپورٹ خوانی اس مجموعی سماں کو جس نے ایک مرتبہ بھی دیکھ لیا ہو ممکن نہیں کہ دوبارہ مشتاق دید نہ ہوا ہو۔ کہاں ہیں اسلامی جلسوں کا شوق رکھنے والے کدھر ہیں دینی اخوت کا ذوق رکھنے والے اور کار حسنات میں دامے درمے قلمے سخنے قدمے امداد پہنچانے والے۔ انہیں مژدہ سناتا ہوں ۶-۷ ذیقعدہ ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۲۲-۲۳ دسمبر ۱۹۰۶ء روز شنبہ و یکشنبہ کو مذاکرہ علمیہ آرہ کا سترہواں سالانہ اجلاس آرہ میں ہوگا۔

تھوڑی تکلیف گوارہ فرما کر دو روز کے لئے آرہ میں ضرور تشریف لائیں اور شریک جلسہ ہو کر جمعیت علماء اور مدرسہ احمدیہ آرہ کے لائق و ہونہار طلبہ کی حیرت انگیز تعلیم جس کو وہ سنا پاکے ہیں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرماویں اور ان کی دلپسند تقریروں سے محظوظ ہوں۔ اور اسلامی اخوت و محبت کا لطف اٹھائیں اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کے اعلیٰ مقاصد یعنی ترقی اسلام اور ترویج علوم دینیہ کی … ضرور تشریف لائیں۔ استقبال کرنیوالوں کی جماعت سواریوں کے ساتھ اسٹیشن پر موجود رہیگی۔

جو صاحب اس مبارک جلسہ میں شرکت کا قصد فرماویں ان کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ تاریخ ۲۰ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ دسمبر ۱۹۰۶ء تک مذاکرہ علمیہ کو اپنے اس مبارک ارادہ سے ضرور اطلاع بخشیں۔ تاکہ طعام و جائے قیام کا انتظام پیشتر سے درست رہے۔ الملتمس ابو نصیر محمد یوسف معین مہتمم جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ۔

نوٹ: جلسہ کی تمام کارروائیوں میں جنتری کا اعتبار ہوگا۔

اڈیٹر: امسال جلسہ آرہ کو ایک بڑی خصوصیت حاصل ہونیوالی ہے کہ پنجاب کے فخر جناب مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی بھی شریک ہونگے۔ ان شاء اللہ۔ … کی خبر ابھی نہیں پہنچی۔

ویسرائے آگرہ کے دوران میں حضور والا شریف سرکٹ ہاؤس میں مقیم رہیں گے۔ ان کا کیمپ سرکٹ ہاؤس کی ملحقہ زمین پر نصب کیا جائیگا۔ … کے کیمپ میں علاوہ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا کیمپ …

آگرہ میں … دربار کے موقعہ پر شاہیوں اور وزیٹروں کے لئے ایک کیمپ نصب کیا جائیگا۔ مقررہ شخص لیس کے اور کرایہ پر وزیٹروں کو اس کیمپ میں ہر قسم کا آرام ملیگا۔ جو وزیٹر اپنے خیمے ساتھ لانا چاہیں اور اپنے کھانے کا بندوبست خود کرنا چاہیں ان کے لئے بھی کیمپ میں جگہ مقرر کر دیجائیگی۔ وزیٹروں کو اس بارہ میں اپنی درخواست آفیسر انچارج وزٹرز کیمپ آگرہ کے نام بھیجنی چاہئے۔

ڈھاکہ کی تمام مسجدوں میں جمعہ کی نماز کے بعد مسلمانوں نے وزیر ہند کے اس اعلان پر کہ تقسیم بنگالہ ایک فیصل شدہ امر ہے اس میں اب ترمیم نہیں ہو سکتی شکرانہ کی نماز ادا کی۔ اور اس اعلان پر مسلمانوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

رنگون پولیس کا ایک دیسی کنسٹیبل اور ایک گارڈ … ایک نابالغ لڑکی کو ہندوستان سے بھگا کر لے گئے۔ ہندوستان سے تار پہنچنے پر یہ دونو گرفتار کر لئے گئے ملزموں کے جرم کی تحقیقات عدالت میں ہوگی۔ دونو ملزم تحقیقات کے لئے ہندوستان بھیجے گئے۔

چالیس فقیر ڈنگو کو کلکتہ کے بازار میں خیرات مانگنے پر عدالت نے یہ سزا دی کہ وہ عدالت کے احاطہ میں عدالت کے برخاست ہونے تک قید میں رہیں۔ اس خفیف سزا کا اثر فقیروں پر کچھ نہ ہوا۔ ان میں سے بعض فقیر پھر … بازار میں خیرات مانگتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ اس مرتبہ مجسٹریٹ نے کسی فقیر کو … دن اور کسی کو چار دن قید بامشقت کی سزا دی۔

بہاولپور کی ریاست نے امیر صاحب کابل کے شکار کا کیمپ خانپور کے اسٹیشن سے ۹ میل کے فاصلے پر نصب کرنے کا انتظام کر لیا۔

مکہ معظمہ کی نہر زبیدہ کی مرمت کے چندہ میں تین لاکھ روپے جمع ہو گئے … نے نہر زبیدہ کی ترقی کے لئے بڑی فراخدلی سے چندہ دیا۔ اس نہر کی مرمت کا کام شروع ہو گیا ہے۔

حجاز ریلوے کے چندہ میں … لاکھ روپیہ اب تک جمع ہو چکے ہیں۔

روس کے سال آئندہ کے بجٹ میں … کروڑ … لاکھ روبل کا گھاٹا رہا۔ قرض لیکر یہ کمی پوری کر کے کاروبار سلطنت چلائے گئے …

… روانہ ہو کر … لارڈ کچنر … فوج کا معائنہ کرینگے۔

مولوی عبدالرحمن صاحب مہتمم مدرسہ … بہاولپور کی لڑکی فوت ہوگئی ہے … ناظرین اہلحدیث … مرحومہ کیلئے دعا مغفرت کریں …

# بے نظیر مجرب دوائیں

**برقی ست** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں سطری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی گولیاں پیدا کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر [illegible] اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرضکہ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت مع محصول ڈاک ...

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جن میں جوکہ فولاد، چاندی اور سونا وغیرہ بیشقیمت عمدہ اجزا ہیں بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جوانی میں بیہودہ مرض میں مبتلا ہو کر کمزوری و ضعف ہو گئے ہوں۔ یا کسی بات کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

**مرہم سیانی** [illegible] ہر قسم کی دماغی اور بیرونی کمزوری درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم ہے چوٹ لگنے پر دو چار روز کی مالش سے درد دور ہو جاتا ہے۔ اور جماع کے بعد ہر [illegible] پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی خوشبودار [illegible] ہے بچے بوڑھے جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت [illegible]

**معجون مقوی دماغ** جن لڑکوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ نزلہ اور درد سر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس کا استعمال کریں ان شاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جاویں گی۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ سوا محصول

**ممسک حیوان** اس کے استعمال سے جریان بند ہو کر منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی سوا محصول

**جوہر دافع آتشک** اس دوا سے آتشک جیسا موذی مرض صرف پندرہ یوم میں رفع ہو جاتا ہے قیمت ۲ [illegible]

**کشتہ قلعی** [illegible]

**کشتہ فولاد** [illegible]

**کشتہ چاندی** [illegible]

**پروپرائیٹر ہومیو میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

---

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ اور ارزاں مل سکتا ہے۔ اور فرمائش آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

## مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] رنگ فی عدد
〃 نذری [illegible]
〃 اونٹ کی [illegible]
آزار بند سوتی [illegible]
〃 ریشمی [illegible]
نیفان گبرون یا ریگٹ سوتا [illegible]
جوتا ساخت لدھیانہ [illegible]
جوتا زنین [illegible]
جرابیں دستانہ اونی [illegible]
〃 سوتی [illegible]
فوجی زین خاکی رنگ پختہ [illegible]
[illegible] اونی [illegible]
〃 خاکی [illegible]
[illegible] لحاف [illegible]
دری [illegible]

کلاہ سادہ [illegible] فی عدد
〃 زرین [illegible]
〃 رومال ریشمی [illegible]
کمبل لدھیانی [illegible]
〃 فرجی [illegible]
لوئی سفید [illegible]
لوئی رنگین [illegible]
پٹی لدھیانہ اونی [illegible]
پٹی پشمینہ [illegible]
〃 سوتی [illegible]
چادر پشمینہ [illegible]
نیفان و پاجامہ [illegible]
〃 سوتی [illegible]
چوہی [illegible]
دری فرشی فرمائش [illegible]

## باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں کمر بند سپاہی زین [illegible] جیسا سوتی و ریشمی اور اونی [illegible] بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزان ملیگا۔ ایک بار [illegible] فرمائش کے ضرور [illegible] ہمارے ہاں کی عمدگی معلوم ہو جاویگی۔

**نوٹ** سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ [illegible] بذریعہ وی پی یا بلٹی آپ کے پاس ارسال کیا جاویگا۔

**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودھیانہ**

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن شہر امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L.N° 352.

نمبر ۶

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـ۵

والیان ریاست سے " عـ۵

جاگیرداروں اور رئیسوں سے " للعہ

عام خریداروں سے " عـ

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے " عـ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

# اہلحدیث

قَالَ اللّٰہُ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ ... مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... ہیں اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ... پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات ادا کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء عیسوی

## ایک دینی ضرورت

بار سال کی طرح ممانعت تعزیہ کا فتویٰ امسال بھی شائع کرنے کا خیال ہے مگر اس کو ذرہ وسیع پیمانہ پر پس حضرات علماء کرام بحکم تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اپنے اپنے دستخط صرف اتنا کارڈ پر لکھ کر ارسال فرماویں تعزیہ منع ہی یا حرام ہے وغیرہ جو الفاظ مناسب خیال مبارک میں آویں۔ دوسرے ناظرین جو اس بدعت کو مسلمانوں میں دیکھنا نہیں چاہتے وہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء کرام سے اتنا لکھا کر بھیجنے کی تکلیف گوارا کریں۔ تاکہ فتویٰ مکمل ہو کر بڑی اعتبار سے شائع ہو جس بہت جلد توجہ فرماویں اور خدائے تعالیٰ سے اجر عظیم پاویں۔

## غریب فنڈ

اکثر اوقات ایسے لوگوں کی درخواستیں آتی رہتی ہیں جو اہلحدیث کے شائق اور شائق ہوتے ہیں مگر نادری کی وجہ سے محروم۔ دنیا میں ... کبھی تو کوئی صاحب ہمت ایکی تعمیل ہو جاتے ہیں مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اکیلا آدمی متحمل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے تجویز ہوئی ہے کہ جو صاحب اپنی اپنی ہمت کے موافق آنہ۔ دو آنہ۔ چار آنہ بطور چندہ کے دیا کرینگے۔ وہ اس فنڈ میں جمع رہیگا۔ اور بوقت ضرورت حسب گنجائش غربا کرام اخبار جاری ہوا کرینگے۔ اس چندہ کی آمد و خرچ کا حساب اخبار میں شائع ہوا کریگا ایسے غریبوں کو ہر قسم سال دفتر سے بھی رعایت ہوگی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ چندہ نہ ماہواری ہوگا نہ سالانہ بلکہ حسب توفیق وقتاً فوقتاً۔ اس چندہ کی ابتدا منشی علم الدین نائب ڈپٹی ... سے کی ہے منشی ... محاسب ... ہوئی ہیں

## اہلحدیث کانفرنس

کی بابت حاجی محمد سردار خان صاحب سوداگر ... تحریر فرماتے ہیں۔

... سے اہلحدیث کانفرنس کی بابت مضمون شائع ہو رہا ہے جب سے ... دیکھا ہے حد سے زائد خوشی ہوئی خدا کرے ہمارے علما اپنی ... سے اسکی بنیاد ... اسکی ترقی کے کوشاں ہو جاویں۔

ڈاکٹر ... محمد ... تحریر فرماتے ہیں۔

آپکے معزز اخبار میں ... کانفرنس ... دیکھتے مجھے بھی خیال پیدا ہوا کہ اپنی رائے ناقص ... ظاہر کروں۔ مگر شرم آتی ہے ... کیا ... کی وقعت ... لیکن اہلحدیث کانفرنس کی عام خوبیاں خاموش رہنے نہیں دیتیں۔ گروہ اہلحدیث کی حدیث نبوی کو

ahmadimuslim.de

8 DE 06

زندہ رکھنے میں جاننا ہی اور کوشش اظہر من الشمس ہے۔ پس یہ اہلحدیث کانفرنس نہ صرف اہلحدیثوں ہی کیواسطے باعث خیر و برکت ہوگی۔ بلکہ تمام اہل اسلام کیواسطے یہ ابر رحمت ثابت ہوگی۔ میری امیدیں تو یہانتک دامن پھیلا رہی ہیں کہ آگرا رہ کے جلسہ میں خدا آپکو آپکی مبارک کوششوں میں کامیاب کرے اور اس اسلامی بہترین خیال کو سرسبز کردے تو وہ دن دور نہ ہوگا کہ اس کانفرنس سے دیگر اقوام بھی مستفید ہوں میں دست بدعا ہوں کہ خدا اس کانفرنس کے وجود کو قائم کرے۔ میری آنکھیں جسوقت اس خوشخبری کو پڑھینگی فوراً پروردگار عالم کے سجدہ شکر میں گر پڑینگی"

جہاں بہت سے علمائے کرام اور دیگر احباب نے اہلحدیث کانفرنس کی تائید کی ہے بعض اکابر کی رائے میں اسکا چلنا مشکل ہی ہے۔ یہ بزرگوار کانفرنس کی ضرورت اور مفید ہونے کے تو قائل ہیں مگر ان کا خیال ہے جو صرف خیال ہی بلکہ دلیل پر مبنی ہے کہ گو ضرورت زمانہ نے بعض علماء کو بیدار کردیا ہے مگر عام طور پر علماء کو ابھی تک کام کرنے کا اسباب نہیں آیا۔ ہماری [illegible] خیال کی ایک حد تک تائید کرتے ہیں لیکن [illegible] دنیا کے سب کام امیدوں پر چلتے ہیں۔ دنیا کے [illegible] لاکھوں کروڑوں کا مال بذریعہ جہازات لیجانے والوں کو کون امر یقین دلاتا ہے کہ ہمیں نفع ہوگا۔ راتوں جاگنے والے طلبا کو کون امر باور کرا سکتا ہے کہ تم کامیاب ہوگے۔ لیکن کیا وہ اس خیال سے محنت اور جانفشانی کرنی چھوڑ دیتے ہیں۔ شاہ تیمور کا قصہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ بھاگ کر کہیں چھپ رہا تھا۔ اس مکان کی دیوار پر ایک چیونٹی دانہ لیکر چڑھتی تھی اور گر پڑتی تھی۔ شاہ موصوف اسکو گرنے اور چڑھنے کو گنتا رہا۔ وہ سڑسٹھ دفعہ گری آخر اڑسٹھویں دفعہ دانہ کو لیکر چڑھ گئی۔ شاہ نے اس سے نتیجہ نکالا کہ [illegible] کوشش مرسے دو تو! (ملاحظہ ہو تاریخ جان ملکم بحوالہ کتاب شاہ تیمور)

آجتک اہلحدیث میں اس قسم کی تحریک کبھی نہیں ہوئی تو پھر اس کی ناکامی کی نظیر بجز ذہنی تصور کے اور کیا ہوسکتی ہے۔

علاوہ اس کے اہلحدیث کانفرنس کی بڑی کوشش صرف پند و نصائح اور مجالس وعظ پر ہوگی۔ جبکہ مسلمانوں کا عام طور پر یہ شوق ہے کہ کوئی اکیلا خوش بیان واعظ کسی شہر یا گاؤں میں آنکلے تو کھانے پینے کے علاوہ نقدی فتوحات بھی بہت کچھ کرسکتا ہے مسلمان جو بخوشی اسکو دیتے ہیں آکس چیز کے عوض میں دیتے ہیں۔ صرف وعظ و نصیحت سنکر۔ کیا جب ایک واعظ پانا صرف گوارا کرتے ہیں تو جہاں بہت سے علما ملکر وعظ کرینگے۔ وہاں کے لوگ اس خرچ کو بہت بڑا سمجھینگے؟ (نہیں)

اس تقریر سے میرا مطلب یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس فرضاً اگر کوئی اور کام نہ کرے صرف سالانہ جلسہ میں علمائے کرام وعظ ہی فرما دیں تو قوم کے دام وصول ہوگئے جلسہ اگر ایک سال ہو تو ایک سال کے دام۔ دو سال ہو تو دو سال کے پس توکلاً علی اللہ نیتوں کو صاف کرکے اس کام کو شروع کردیا جائے الساعی منا والاتمام من اللہ۔

علما کے لئے کیا یہ مقام عبرت نہیں کہ قوم کے معزز افراد کو انکی معمولی کم ظرفی سے سرپٹھول کرنے سے آپر اعتماد نہیں رہا۔ کہ کسی کام کو ایک جا ہوکر کرینگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایخدا امت مرحومہ پر رحم فرما۔

## حساب دوستان در دل

دسمبر کے مہینے میں جن احباب کی قیمت ختم ہے انکو نمبر درج ذیل بلا مشورہ آئندہ سال کی بابت وی پی وصول کرنے کو طیار رہیں۔ نامنظوری کی صورت میں مہربانی کرکے اطلاع بخشیں۔

| نمبر | مقام | نمبر | مقام |
|---|---|---|---|
| ۱۵۳ | امرتسر | ۶۶۴ | باکی پور |
| ۱۵۸ | دہلی | ۶۶۶ | اودھپوری |
| ۱۶۳ | راولپنڈی | ۶۸۱ | جھنگ گڈھ |
| ۱۸۸ | سیالکوٹ | ۶۸۶ | فیض آباد |
| ۲۱۸ | [illegible] | ۶۸۹ | آرہ |
| ۲۲۰ | امرتسر | ۶۹۳ | دیاپور |
| ۲۲۷ | پھلواری | ۶۹۳ | برہمپور |
| ۲۲۹ | جاگی | ۶۹۴ | جالندھر لکڑی |
| ۲۳۲ | چدم برم | ۶۹۵ | سرسی |
| ۲۶۳ | چھپرہ | ۶۹۶ | نگینہ |
| ۵۰۵ | سہارنپور | ۶۹۷ | پیلو جہار |
| ۵۸۹ | جیند | ۶۹۹ | امرتسر |
| ۶۵۳ | بدایوں | ۷۳۳ | سیالکوٹ |

رسالہ [illegible]

حجم ۱۰۰ صفحہ ماہوار قیمت سے صہ عوام سے سے اس رسالہ میں مندرجہ کتاب کیصورت مسلسل شا علوم دین و قرآن و حد ۳۲ صفحہ تردید مخالفین اسلام و ہدایت مسلمین ۸۰ صفحہ تاریخ [illegible] صفحہ۔ ناظرین اندازہ رسالہ اہل اسلام کو کیسی کیا کوئی صاحب کہہ سکتا خوبی کا اور کوئی رسالہ ہو سنا گیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فرما سکتے ہیں کہ مبلغ سے قیمت کچھ زیادہ ہے۔ اب ہم [illegible] وہ کو فلیتنافس المتنافسون فی الخیرات اس رسالہ کی خریداری ثواب حاصل کرتے ہیں مبارک ہیں جو دوسر اس رسالہ کا خیال رکھ [illegible] ہیں۔ دو قسط، جو جا قیمت دیکر نہیں خرید سکتے دیا جاویگا۔ بالفعل ۱۰۰ سے وقف کرتے ہیں باقی کی توجہ مطلوب ہے طلبا و قیمت بھیجا دینگی جو صاحب پہنچیا دینگے انکو وہ کی مرزا محمد یوسف [illegible] فیض آباد

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷۶۴ | بٹھنڈہ | ۸۱۷ | سنبھلپور |
| ۷۷۶ | علی گڑھ | ۸۱۸ | دورالا |
| ۸۰۷ | ٹوگونہ | ۸۴۸ | پورنیہ |
| ۸۷۶ | تہاروشاہ | | |

**درخواست نمبر ۱** - گذارش ہے کہ مجکو اخبار اہلحدیث پڑھنے کا نہایت شوق ہے لیکن میں بہت غریب آدمی ہوں میری درخواست فی سبیل اللہ درج اخبار کریں۔ کوئی صاحب اخبار میرے نام جاری کرادیں۔ اللہ انکو جزا دے۔

میرا پتہ یہ ہے۔
موضع نوانکوٹ دارغہر لاہور ڈاکخانہ نولکھا۔ غلام محمد اہلحدیث۔

**ایک دریافت** براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث کے شائع فرمائیں کہ پٹھانوں کی اصلیت کیا ہے اور انکے خاندان کا پورا حال کس کتاب سے مل سکتا ہے۔ جو صاحب جانتے ہوں۔ بذریعہ اخبار اہلحدیث کے اطلاع بخشیں۔ ممنون و مشکور ہونگا۔

محمد یوسف کیل خریدار نمبر ۷۱۶ اترولہ ضلع گونڈہ

اڈیٹر - اسد سوم ہند میں کسی قدر پتہ ملجائیگا۔

**سخت ضرورت** کتاب ترجمان وہابیہ انگریزی کسی صاحب کے پاس ہو۔ تو انکی قیمت وغیرہ سے بذریعہ ایک کارڈ کے بہ پتہ ذیل مطلع فرمادیں۔ یا اگر وہ جانتے ہوں کہ کس سے مل سکیگی تو اطلاع بخشیں۔ محمد ابوالقاسم مہتمم سعید المطابع محلہ دارانگر بنارس

**ایک دریافت کا جواب** زیادہ تر اسوقت امداد کے لائق مدرسہ احمدیہ آرہ ہے۔ اسکی تربیت اسکی نیک نیتی مشہور آفاق ہے۔ اسوقت صدہا بچے مسلمانوں کے تعلیم پارہے ہیں اور کتنے تعلیم پاکر فارغ التحصیل ہوئے اور قوم کو فائدہ پہونچانے میں مشغول ہیں علاوہ تعلیم کے لڑکوں کو صنعت و حرفت بھی سکھائی جاتی ہے جبکہ یہ نہ امداد کے لائق ہوگا تو اور کون!

ناظم مدرسہ مذکور

**درخواست نمبر ۲** - خاکسار محمد شاہ سید طالب علم کیطرف سے عرض سب صاحبان کی خدمت شریف میں یہ ہے کہ بندہ طالب العلم ہے اور بندہ جناب اہلحدیث کے دیکھنے کا بہت شوق ہے اپنی گرہ سے منگوانے کی توفیق نہیں ہے لہذا کوئی بندہ کے نام پر اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔ سید محمد شاہ موضع دو پیودالے ڈاکخانہ فتحگڑھ ضلع گورداسپور۔

# اجتہاد و تقلید

**سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۳۰ نومبر**

ابکی دفعہ ہمارا ارادہ تہا۔ کہ ڈیفنس بخاری کے جملہ معترضہ سے گذر کر اصل مضمون پر جائیں مگر اہل فقہ کے ایک مضمون کا نقل کرنا ضروری معلوم ہوا۔ تاکہ ہمارے ناظرین کو پختہ یقین ہوجائے۔ کہ اماماں دین کو کون لوگ برا کہتے اور برا جانتے ہیں۔ بس غور سے سنئے!

**الجرح علی البخاری** کتاب بخاری پر جرح کچھ آج نئی بات نہیں ہے بلکہ جبوقت سے کتاب مذکور تصنیف ہوئی ساتھ ہی انکی اسی وقت سے اسپر جرح کا بھی آغاز ہوا زمانہ حیات میں امام بخاری کے اپنے شاگرد امام مسلم نے دیباچہ صحیح مسلم میں اسپر جرح کی اور انکے بعد امام نسائی اور ابوداؤد اور حافظ دارقطنی اور ابن حزم اور ابن جوزی اور ابن ہمام اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ رحمہم اللہ انہوں اپنے زمانہ میں اسپر جرح و قدح کرتے رہے۔ غرضکہ کوئی زمانہ ایسا نہیں ہو گذرا کہ محدثین نے کتاب بخاری پر جرح نہ کی ہو۔ علیٰ ہذا امام بخاری کا درجہ بھی فن حدیث میں جماعت محدثین میں کچھ ایسا اعلیٰ نہیں تسلیم کیا گیا حتیٰ کہ صحاح والوں میں سے تو سوائے ترمذی کے اور کسی نے امام بخاری کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ ان سے کوئی حدیث روایت کریں۔ پس فن حدیث میں اس سے بڑھکر اور کیا مرتبہ پست ہوسکتا ہے کہ صحاح والوں میں سے حتیٰ کہ خود امام بخاری کے شاگرد امام مسلم تو ان (امام بخاری) سے کوئی حدیث روایت کرتے ہیں اور نہ ان کی شرائط حدیث کے پابند ہوتے ہیں۔ اور یہ جرح سب جو وقتاً فوقتاً کتاب بخاری پر ہوتی رہی ہے مختلف قسم کی ہے۔ کسی نے متن حدیث پر جرح کی اور کسی نے راویوں پر اور کسی نے شرائط حدیث پر وغیرہ ذالک مگر اس مقام پر ہم کو جو ہم لکھنا چاہتے ہیں۔ وہ راویوں کی جرح ہے۔ واضح ہو کہ بخاری کے راویوں پر جرح ہے۔ وہ چند طرح کی ہے کسی پر ضعیف ہونیکی اور کسی پر جھوٹے اور کسی پر بدمذہب ہونیکی وغیرہ ذالک۔ یہاں پر ہم صرف ان راویوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جنپر ضعیف ہونیکی جرح ہے۔ اور وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک بخاری کے وہ رواۃ جن کا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے قبول کیا ہے۔ دوسرے وہ رواۃ جنکو

ahmadimuslim.de

دیگر محدثین اور ائمہ دین نے ضعفا میں شمار کیا ہے۔ ہم انجگہ ان ضعیف راویوں کا تذکرہ نہیں کرتے ہیں۔ جنپر دیگر محدثین نے ضعیف ہونیکا حکم لگایا ہے۔ بلکہ ایک مختصر فہرست بخاری کے صرف اُن راویوں کی ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے تسلیم کیا ہے۔ سو واضح ہو کہ الموء یوخذ باقرارہ انسان اپنے اقرار سے ماخوذ ہوتا ہے اور اگرچہ بخاری کے ایسے ضعیف راوی جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے تسلیم کیا ہے۔ کثرت سے ہیں۔ مگر ہم بنظر اختصار چند راویوں کے نام یہاں لکھتے ہیں۔ جنکو امام بخاری سے تعجب اور سخت تعجب معلوم ہوتا ہے کہ جن راویوں کو وہ خود ضعیف سمجھتے تھے۔ تو اُن سے پھر حدیثوں کا روایت کرنا ہی کیا ضرور تہا۔ علامہ ذہبی نے بھی میزان الاعتدال میں اکثر جگہ امام بخاری کے اس امر پر تعجب ظاہر کیا ہے۔ کہ جس راوی کو انہوں نے ضعیف سمجھا تو اُس سے پھر حدیث کیوں روایت کی چنانچہ علامہ موصوف کتاب مذکور میں ایک مقام پر مقیم (بخاری کے ایک راوی کا نام ہے) کے ترجمہ میں کہتے ہیں والعجب من البخاری ان البخاری اخرج لہ فی صحیحہ وذکرہ فی کتاب الضعفاء یعنی تعجب ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان مقیم سے حدیث روایت کی ہے حالانکہ انکا ذکر کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔

قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کا حافظہ قوی نہ تہا ورنہ کوئی قوی حافظہ والا شخص کبھی ایسا نہیں کر سکتا کہ جس راوی کو وہ خود ضعیف سمجھے اور پھر اسی سے حدیث بھی روایت کرے۔

بخاری کے چند راویوں کے نام جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے اپنی کتاب الضعفاء الصغیر میں قبول کیا ہے۔

ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع۔ اسمٰعیل بن ابان ابو اسحاق۔ ایوب بن عائذ الطائی۔ حارث بن شبل۔ زہیر بن محمد التیمی العنبری۔ سعید بن ابی عروبہ۔ عبد اللہ بن الحفص۔ عبد اللہ بن ابی لبید۔ عبد اللہ بن لہیعہ بن عقبہ۔ عبد اللہ بن نافع قرشی ابو بکر۔ عبد الرحمٰن بن اسحاق بن الحارث۔ عبد الرحمٰن بن سلمان۔ عبد الملک بن اعین۔ عبد الوارث بن سعید۔ عطاء بن السائب بن زید۔ عطاء بن ابی میمونہ البصری۔ علاء بن خالد الاسدی۔ عکرمہ بن خالد المخزومی۔ کہمس بن منہال۔ مجالد بن سعید بن عمیر۔

(ابو ابراہیم شمی۔ عظیم آبادی)

(اہلِ فقہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۳)

ہم حیران ہیں کہ ایسے صریح کذب اور بہتان عظیم کا کیا جواب دیں۔ عنوان بیان کو دیکھکر خیال ہوتا تہا کہ شاید معترض شیعوں کی کتاب تشیید المطاعن سے کچھ نقل کریگا۔ مگر افسوس کہ یہ بھی نہیں کیا۔ کوئی بات ٹھکانے کی نہیں کی۔ بجز اسکے کہ امام بخاری کی محض زبانی تحقیر اور تجہیل کی۔

ناظرین! یہ ہیں وہ لوگ جو جماعت اہلحدیث کی نسبت کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ اماماں دین کو برا کہتے ہیں۔ اللہ اکبر ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ✦ چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ہم نہیں چاہتے کہ ایسے ایک لغو اور فضول مضمون پر ہم بہیں اسکی جواب میں کافی ہے کہ ہم اپنے معزز گرامی قدر دوست مولوی ابو نعیم محمد عبد اللطیف سلمہ اللہ حیدر آبادی کا ایک مراسلہ درج کر دیں جو مدت سے آیا ہوا ہے۔ ناظرین غور سے اسے پڑھیں۔ وھو ہذا

## حضرت سید المجتہدین محمد بن اسمٰعیل البخاری

عموماً لوگ اپنے اپنے ناقص خیالات کیوجہ سے اجتہاد کا حصر ائمہ اربعہ ہی میں کر دیتے ہیں۔ اور بعض تو ایسا غضب کر دیتے ہیں کہ وہ جنکے مقلد ہیں اُسی کو مجتہد مطلق سمجھتے ہیں۔ مثلاً حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کرنے والے سمجھتے ہیں بلکہ اپنی رائے کو شائع کرتے ہیں۔ کہ امام ہمام موصوف ہی جیسے مجتہد ہوئے ویسے کوئی نہیں۔ علی ہذا القیاس حضرت امام شافعی کے مقلدین اپنے امام کو اُسی طرح خیال کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اتنا ترقی کر گئے کہ اور جو ہزاروں مجتہد گذرے اُن سے انحراف کرتے ہوئے اُنکے اجتہاد سے مطلق انکار کر دیا۔ منجملہ اُن ہزاروں لاکھوں مجتہدین کے جو امام بخاری بھی ایک مجتہد گذرے ہیں جنکے اجتہاد کے قائل بڑے بڑے علماء اور ائمہ تھے۔ انکی نسبت یہ خیال ہو رہا ہے اور کہنے لگے ہیں۔ کہ وہ مجتہد مطلق نہ تھے۔ پہلے پہل ناظرین کی خدمت میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ مجھے چنداں ضرورت نہیں تھی کہ اس امر پر زور دوں کہ امام بخاری مجتہد تھے کیونکہ امام بخاری صاحب کا اجتہاد اظہر من الشمس ہے۔ گو بے علم اور نادان چشم انکار کرتے رہیں۔ مگر میرا اب اس مضمون پر زور دینا اسلئے ہے کہ بعض اصحاب نے آپ کے اجتہاد کے خیال کو اٹھانا چاہا ہے۔ کہ عوام اجتہاد سے منکر ہوں اور کتاب بخاری کو ہاتھ نہ لگائیں۔

میں اس خیال کے بعد اس امر کے انکشاف کرنے پر کہ امام بخاری رح مجتہد بلکہ سید المجتہدین ہوئے ہیں قلم اٹھاتا ہوں۔ اب اگر مجھ پر اعتراض ہو کہ ہم تمہاری بات کیوں مانیں تم ویسے ہی تعریف کرتے ہو جیسے مرید بھی اپنے امام کی جھوٹی تعریف کر لیا کرتا ہے۔ میں اس کا جواب اس طرح دے سکتا ہوں۔ کہ اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ تقلید شخصی نہ کیجائے بلکہ تقلید عام ہو وہ کیجئے اگر کوئی ہم کو امام ابو حنیفہ رح کا ایسا قول بتلائیں جو موافق کتاب اللہ و کتاب رسول کے ہو۔ ہم کو اس کے ماننے میں دریغ نہ ہوگا۔ اسی طرح امام شافعی امام ابن ماجہ وغیرہ کے اقوال و روایات ہم کب صرف امام بخاری رح ہی کی تقلید شخصی کرتے ہیں جو امام بخاری ہی کو سراہتے رہیں بلکہ ہم تو کہینگے کہ مجتہد بہت سارے گزرے ہیں۔ نہ صرف امام ابو حنیفہ رح نہ اس کا [illegible] نہ امام بخاری ہی پر۔ مگر جو بعض مقلد [illegible] امام بخاری کے اجتہاد سے صاف انکار کر رہا ہے اور اپنے ہی امام کو مجتہد سمجھا ہے اس لئے ذیل کی تحریر اس ثبوت پر مبنی ہے کہ مجتہد بہت سے گزرے ہیں۔ ائمہ اربعہ ہی پر اجتہاد کا حصر سمجھنا ٹھیک نہیں۔ کم فہمی ہے۔ بے علمی ہے۔ اور امام بخاری لاریب مجتہد تھے بلکہ اجتہاد میں کامل سردار تھے۔

اول تو بطور نمونہ مشت خروار سے چند مجتہدین کے نام لکھے جاتے ہیں ابو ثوری۔ اسحٰق ابن راہویہ۔ ابو مصعب۔ امام مسلم۔ اسی طرح کے ہزاروں مجتہد گزرے مگر مجتہد اعظم صرف اپنے ہی امام کو سمجھنا یا یہ کہ اجتہاد کا انحصار آئمہ اربعہ ہی میں سمجھنا ایک خالی ہوس ہے۔ بقول مولانا بحر العلوم حنفی جو کہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں واما الاجتهاد المطلق فقالوا اختتم بالائمة الاربعة حتى اوجبوا تقليد واحد من هؤلاء على الامة وهذا كل هوس من هوساتهم لم ياتوا بدليل ترجمہ مطلق اجتہاد کو لوگوں نے کہا ہے کہ ختم ہوگیا ہے چاروں امام پر حتی کہ ایک کی تقلید کو واجب سمجھنے لگے یہ کل کیا ہے ہوس ہے منجملہ اور ہوسات کے اور باقی دلیل وغیرہ تقلید کے وجوب کی۔ اور چاروں میں اجتہاد کے انحصار نہیں۔ آجکل اسی طرح ہر کوئی اجتہاد کا انحصار اور مجتہد اپنے ہی امام کو سمجھنے لگا۔ اور کسی کو ماسے ہو سکے مجتہد ہی نہیں سمجھتا۔ ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلال وهذا حرام۔ اگرچہ بعض مجتہدین کے نام سن چکے۔ اب حضرت امام بخاری کے اجتہاد کی کیفیت سنو۔ علماء دین پر مخفی نہیں۔ اور ان علماء احناف پر جو احادیث نبوی سے واقف ہیں کہ کتاب بخاری میں ایک حدیث کئی ابواب میں آتی ہے۔ ایک حدیث سے کئی

مسائل کا استنباط اجتہاد دکھلائیگا۔ جیسے بطور نمونہ ہم بخاری کی ایک حدیث بتلا کر ان کے کئی ابواب باندھے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ یہ حدیث بخاری نے لکھی ہے کہ چند لوگ قبیلہ اسلم کے آئے۔ ان کو حضرت نے شتر خانہ میں بھیجدیا اور کہا کہ بیماری دفع ہونے کے بعد شرب البوال اور البان صحت پائیں جب یہ صحت پاگئے تو راعیوں کو مار کر بڑی بڑی تکلیفیں دیکر آنکھ میں سلائی آگ کی پھیر کر اونٹ لے کر فرار ہو گئے آں سید الرسل نے گرفتار کروایا۔ اور ان کو وہی تکلیفیں دیں جو انہوں نے دی تھیں حتی کہ پانی تک نہ دینے دیا۔ آخرکار مر گئے۔ اب اس حدیث سے امام بخاری نے جتنے باب باندھے ہیں۔ تفصیل وار ذکر کیے جاتے ہیں۔ (۱) کتاب المحاربين من اهل الكفر والردة۔ اہل کفر اور مرتدوں سے لڑنا (۲) لم يحسم النبي صلى الله عليه وسلم المحاربين من اهل الردة حتى هلكوا مرتدوں کے ہاتھ خون کو آنحضرت صلعم نے کٹنے نہ دیا یہاں تک کہ مر گئے (۳) لم يسق المرتدون المحاربون حتى ماتوا پانی وغیرہ مرتدوں کا نہیں دیا گیا حتی کہ مر گئے (۴) سمر النبي صلى الله عليه وسلم اعين المحاربين آنحضرت نے آگ کی سلائی لڑنے والوں کی آنکھ میں پھیرا۔ اتنے ابواب باندھکر جدے مسائل نکالے وہ ایک ہی حدیث سے اتنے باب باندھے۔ لطف یہ ہے کہ ہر حدیث کے راوی دوسرے میں زنہار نہیں ملتے۔ اسی طرح تمام بخاری بھری پڑی ہے۔ اجتہاد آپ کا ظاہر ہے۔ اجتہاد کو کوئی کان اور سینگ نہیں ہوتے۔ بطور نمونہ ہم نے تو آپ کا استنباط اور اجتہاد ثابت کر دیا مگر اب علماء سلف و خلف کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ علماء احناف سلف بلکہ مذہب حنفی میں عموماً آجتک کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے سمجھا جاتا تھا۔ دور نہیں ۱۸ شوال المکرم ۱۳۲۳ھ کے پرچہ اہلحدیث میں ایک حنفی پھلواروی کا مضمون دیکھو جس میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور عنوان بھی یہی ہے۔ "اصح الكتاب بعد كتاب الباري صحيح البخاري"۔ غرض اس طرح کا خیال عموماً اب بھی علماء احناف میں پایا جاتا ہے گو بعض متعصبین و بے علم اپنے تعصب او عناد اور ہٹ اور بے علمی و کم عقلی کی وجہ نہ مانا کریں۔ ثابت ہو کہ جب کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے خود علماء احناف سلف و خلف مانتے رہے ہیں تو بخاری رحمہ اللہ کو مجتہد تو کجا بلکہ سید المجتہدین کہیں تو بجا ہے۔ جس کی کتاب کا رتبہ اتفاق سے بعد کتاب اللہ ہی کے مانا جاتا ہے۔ اس کا مصنف سید المجتہدین نہ ہو یہ ہرگز ممکن نہیں۔ باقی اگر امام بخاری رح سے عداوت ہے تو جو چاہے کہو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اب علماء احناف سلف کے اقوال سنو۔

ahmadimuslim.de

جنہوں نے کتاب اللہ کے بعد ہی اس کا رتبہ دیا ہے نہ اور کتب کا۔ علامہ عینی حنفی کا عینی میں ارشاد ہے۔ اتفق علماء المشرق والمغرب علی ان لیس بعد کتاب اللہ اصح من صحیحی البخاری ومسلم علماء مشرق ومغرب کا اتفاق ہے کہ بعد کتاب اللہ کے صحیح بخاری ومسلم ہی ہے۔ اور علامہ ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ میں کہا ہے لا یلتفت لما قیل فیہ لانہما مقدمان علی الامۃ عصرہما ومن بعدہما فی معرفۃ الصحیح والعلل فہما اصح الکتب بعد کتاب اللہ العزیز یعنی صحیح بخاری ومسلم کے راویوں میں کلام بعضوں نے کیا ہے اس کے طرف کچھ التفات نہ کیجائیگی۔ اسوجہ سے کہ امام بخاری ومسلم صحت وعلل کے پہچاننے میں اپنے زمانہ اور اپنے مابعد کے زمانوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ پس کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری ہی کا درجہ ہے۔ اسی طرح اور بہت سے علماء احناف کا فرمان ہے۔ یہ علم شاعر ہیجائے ان سے کیا واقف ہونے چلے اب ایک حال کے عالم محقق کی عبارت نقل کرتا ہوں۔ یعنی شاہ عبد الحق صاحب دہلوی اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں کہ جمہور علماء برآنند کہ کتاب او (امام بخاری) در صحت مقدم است بر جمیع کتب مصنفہ در حدیث تا آنکہ گفتہ اند اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری۔ ترجمہ جمیع علماء اسبات پر متفق ہیں کہ کتاب امام بخاری کی تمام کتب احادیث پر مقدم ہے۔ اسی لئے تو علماء وغیرہ نے کہا ہے کہ صحیح کتاب بعد کتاب اللہ کے صحیح بخاری ہے۔

حاصل ثابت ہے کہ علماء احناف تک اس بات کے قائل ہیں کہ کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے ہے۔ مگر آپ کے کوروں کو یہ اقوال نظر ہی نہیں آتے۔ اب صاف اقوال سنو جو علماء نے امام بخاری کو مجتہد کہا تھا۔ علامہ رملی نے حضرت امام بخاری کو مجتہد مستقل بتلایا ہے۔ قتیبہ ابن سعید نے کہا کہ میں بہت سے فقہاء کے پاس بیٹھا مگر بخاری سے زیادہ کسی کو فقیہ نہ پایا۔ فقیہ یعنی حدیث کے سمجھدار۔ جاہل لوگوں نے تقلید شخصی کو واجب سمجھا ہے وہ فقیہ نہیں ہیں کیونکہ جو فقہاء تھے وہ ایک ہی امام کے پیرو نہ ہوتے تھے۔ بلکہ جو سنت کے موافق پاتے تھے وہی بلا اکراہ ہر امام سے لیتے تھے۔ جیسے امام ابن ہمام مولوی عبد الحی صاحب حنفی لکھنوی وغیرہ گذر چکے ہیں۔ وقس علی ہذا البواقی۔

اور دیکھو خود فقہاء اکابر کی یہ حالت تھی کہ ایک دوسرے کی بات کو بخوشی رضامندی خوشی لیتے تھے عمل کرتے تھے۔ جیسے امام بخاری اسحق ابن راہویہ جو بہت بڑے مجتہد اور فقیہ مانے گئے ہیں کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے اسحق ابن راہویہ سے پوچھا کہ اگر کوئی بھولے سے طلاق دے تو کیا حکم ہے۔ اسحق ساکت ہوئے۔ بخاری رحمۃ اللہ نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ میری امت کو معاف کر دیگا۔ جو وہ اپنے دل میں خیال کرے جب تک عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔ تو ہر بات میں تین چیزیں ضرور ہیں۔ عقل۔ کلام۔ قلب۔ پھر جس شخص نے بھولے سے طلاق دیا۔ دل نہیں لگایا۔ اسحق نے ساتھ ہی کہا تو نے میری مدد کی اللہ تیری مدد کرے اور اسی پر فتویٰ دیا۔ اسحق جیسے مجتہد نے امام بخاری کا فتویٰ بلا اکراہ مان لیا۔ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ہیں مگر بطور نظیر ایک مثال پیش ہے اب جو ایک مذہب والا دوسرے مذہب کے ایسے مسئلہ کو جو بالکل موافق کتاب وسنت کے ہے نہیں لیتا فقیہ نہیں۔ بلکہ یہ ایسے لوگ اہل الرائے ہیں۔ فقیہ وہی ہے جو حدیث پڑھکر تمیز ضعف وثقہ روایت کی پیدا کرے۔ اہلحدیث ہی فقیہ ہیں۔

اب رہا حضرت امام ابی حنیفہ رح کا اجتہاد۔ امام بخاری سے بہت کم ہے۔ ہم آپ کے لئے چند اجتہادی مسائل کو لکھتے ہیں۔ (۱) امام صاحب کے پاس وضو کا مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ صاحبین اس سے اختلاف کرتے ہیں (۲) حسن ابن زیاد نے امام ابی حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ مدت مفقود الخبر کی ۱۲۰ برس ہے تاریخ ولادت سے خیال کرو۔ اتنی مدت تاریخ ولادت سے کبھی رکھی جائے اس کی بیوی تو کجا اس کے بیٹے اور پوتے بھی مرجائیں گے۔ محمد رحمہ اللہ کے پاس تاریخ ولادت سے ۱۱۰ برس اور ابو یوسف کے پاس ۱۰۵ برس اور بعض احناف نے ۹۰ برس مدت رکھی ہے مگر جب خود احناف نے دیکھا کہ مفقود الخبر کی بہت بڑی مدت ہے۔ شافعی مذہب پر ہی فتوے دینا شروع کر دئے ضرورت والا اجتہاد ہے۔ واللہ ہمیں کسی کو نام رکھنا نہیں ہے بلکہ [illegible] مفقود الخبر کے مسئلہ میں [illegible] کو اکثر احناف نے [illegible] پر فتویٰ دیا اور اکثروں نے شافعی مذہب پر۔ بطور نمونہ دو اجتہاد پیش ہیں اگر ہم اور لکھیں تو ممکن ہے مگر خوف طوالت کی وجہ دو ہی پر اکتفا کیجاتی ہے۔ اب ہمارا مطلب نکل آیا۔ کہ امام بخاری پر آج تک کسی نے جرح نہ کیا اور آپ بڑے مجتہد ہیں۔ مگر امام صاحب پر خود شاگردوں نے سینکڑوں جگہ خلاف کیا ہے مگر جو عوام کا خیال ہے کہ مسلم نے بخاری پر جرح کیا ہے غلط ہے۔ اسوجہ سے کہ امام مسلم نے کسی کا نام نہ لیا ہے بلکہ اپنی ناخوشی ظاہر کی۔ معلوم نہیں کس پر ناخوشی ظاہر کی گئی۔ دوسری بات جو ایک آدھ جگہ اگر جرح کسی نے کیا تو کیا قباحت ہوئی۔ دوسرے مجتہدوں پر تو سینکڑوں

حبوب
یہ گولیاں نہایت ...
قیمت فی ...
حکیم محمد الدین
چوک لوہگڑھ

جمع ہوئی ہیں۔ اور یہ خیال کرنا کہ بخاری شافعی مذہب رکھتے تھے۔ محض غلط اور بے فہمی ہے اس وجہ سے کہ جب کسی کو ۶ لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ اس کو تقلید کی کیا ضرورت اور فربری کہتے ہیں جس وقت امام بخاری کا شاگرد ہوا۔ اس وقت نوے ہزار آدمی شاگرد ہو چکے تھے۔ خیال کیجئے جس کے اتنے شاگرد ہوں۔ اس کو تقلید سے کیا سروکار۔ جس نے لکھا ہے غلط لکھا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں اقوال علما یہی ہیں کہ امام بخاری مجتہد مستقل تھے۔ جیسے آپ علامہ سندی کا قول آگے دیکھ آئے ہیں۔ اب ہم اپنی تقریر ختم کرتے ہیں اور جمیع ناظرین سے التماس کرتے ہیں۔ کہ انصاف سے ہمارے مضمون کی صداقت کریں گو مخالفین معترض ہوں کیا پرواہ ہے ہم انشاء اللہ ان کے اعتراضات کا بھی جواب دیدینگے۔ فقط

(راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم محمدی الشتی عفی عنہ)

(باقی باقی)

---

## علمائے اہلحدیث [illegible] سے استفسار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان

شرع متین اس مادہ میں کہ عرصہ دراز سے جماعت اہلحدیث مقام محلہ شمس سیاہ میں نماز جمعہ برابر ادا کرتے ہیں اور بوجہ مسجد مذکورہ بالا میں لوگ نماز جمعہ ادا کرنے چلے گئے ہیں۔ فرقہ اہلحدیث کے چند اشخاص مجبوری کسی امر لاحق کے یا [illegible] درگاہ حضرت شاہ ارزانی صاحب (قدس سرہ) کے علاقہ کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے سابق سے چلے آتے تھے مگر پہلے نماز جمعہ میں آمین و رفع الیدین نہیں کرتے تھے [illegible] نے حسب عادت سنت سمجھکر اگر اس فعل کے مرتکب بھی ہوتے تو سجادہ نشین صاحب کی طرف سے آمین و رفع الیدین کے ارتکاب پر کسی قسم کی مخالفت نہ ہوتی تھی بعد ازاں چند مرتبہ ایسا واقع ہوا کہ کسی فرد اہلحدیث نے آمین و رفع الیدین کو اپنے عادت کے موافق ادا کیا تو سجادہ نشین کی طرف سے سخت مزاحمت کی گئی۔ اور یہ کہدیا گیا کہ اگر ہماری مسجد میں کوئی شخص آمین و رفع الیدین کریگا یا کسی کا مرتکب ہوگا تو مسجد سے باہر کر دیا جائیگا اب انکو اولی اور انسب یہی ہے کہ اپنے مذہب کی مسجدوں میں نماز ادا کیا کریں۔ اور بحال اگر فتنہ فساد [illegible] دیگر احاطہ مسجد درگاہ سے باہر کر دیا جائیگا جب [illegible] نے یہ باتیں سنیں تو وہ لوگ اپنے معتقد حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب [illegible] کی خدمت میں [illegible] اس امر کی شکایت کی اور کل سرگذشت [illegible] کو بیان کیا تو اسکے جواب میں مولانا صاحب موصوف نے یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ درگاہ کی مسجد میں آمین و رفع الیدین کیوجہ سے روکے جاتے ہو تو تم لوگ اپنی ہی محلہ کی مسجد یعنی پچپت کی مسجد میں نماز جمعہ قائم کرلو جب مولانا ممدوح سے لوگوں کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز جمعہ قائم کر لینا درست ہے تو محلہ کے اکثر لوگوں نے اتفاق کر کے نماز جمعہ قائم کر لیا اور عرصہ پانچ یا چھ سال سے نماز جمعہ قائم ہے۔ اور عرصہ قریب میں چند عالموں نے امامت اور پیشوائی جدید جامع کی بلکہ بالفعل جناب حکیم مولوی محمد شریف صاحب پیشوائی کرتے ہیں اس طرف عرصہ چند ماہ سے حکیم صاحب موصوف کیطرف سے نہایت زور و شور سے یہ تحریک جاری ہے کہ یہ مسجد نہایت تنگ ہے اور نمازیاں اپنی نماز جمعہ بجا فراغت ادا نہیں کر سکتے اسلئے محلہ کے لوگوں پر لازم بلکہ فرض ہے کہ حتی الوسع وہ اپنی کوشش بلیغ کرکے مسجد کو وسیع کریں تاکہ یہ مسجد کشادہ اور وسیع ہوجائے پھر نمازیاں اپنی نماز جمعہ بآرام و بلا تکلیف ادا کر سکیں چنانچہ حکیم صاحب ممدوح کی تحریک پر اکثر لوگ مسجد کو وسیع کرنے پر چست اور آمادہ ہوگئے اور کچھ چندہ بھی جمع ہو گیا لیکن چند اشخاص روشن خیالوں کو یہ خیال گذرا کہ اس مسجد یعنی پچپت کی مسجد کے وسیع کرنے سے شمس سیاہ کی پرانی اہلحدیث کی جامع مسجد کو جماعت میں خلل واقع ہونیکا ظن غالب بلکہ یقین کامل ہے اب ایسی صورت میں کہ ایک مسجد کے وسیع کرنے سے دوسری مسجد کی جماعت میں رخنہ پڑنیوالا ہے تو ضرور ہے کہ ان دونوں پچپت کی مسجد اور شمس سیاہ کی جامع مسجد قدیم مسجد کے متعلق نہایت غور و تامل سے قرآن و حدیث کے مطابق جو علماء دین راسخ ہیں اپنی خاطر فرمائیں اسکی تفصیل کیجائے۔ یہ بھی واضح ہو کہ پچپت کی مسجد جس کا ذکر کلام ہو چکا ہے وہ متصل جامع مسجد [illegible] کو جامع مسجد قدیم شمس سیاہ [illegible] بانس کے فاصلہ [illegible] جامع مسجد درگاہ شاہ ارزانی تیس بانس کے قریب [illegible] واقع ہے [illegible] اول اسی پر کلام ہے کہ اس انفصال کیساتھ کہ شہر میں چند جامع مسجد کا ثبوت سنت نبویہ اور طریقہ صحابہ [illegible] اہلحدیث درگاہ کی جامع مسجد [illegible] آمین و رفع الیدین وغیرہ وغیرہ [illegible] قرآن و حدیث [illegible] جامع مسجد قدیم کو [illegible] اہلحدیث کی پرانی جامع مسجد [illegible] جامع مسجد قدیم [illegible] جامع مسجد جدید [illegible] جامع مسجد جدید [illegible] مسجد قدیم [illegible] جامع مسجد [illegible] کو اپنے سر اٹھا لیگا۔ (عبد اللہ خان [illegible] بہار [illegible] شاہ ارزانی عظیم آبادی)

---

جواب بحکم حدیث شریف انما الاعمال بالنیات [illegible] مسجد [illegible] خیال [illegible] قدیم مسجد میں کمی ہوگی [illegible] بات نہیں [illegible]

# ندوۃ العلماء کا دار العلوم

ندوہ کی آواز سنکر جیسی جماعت اہل حدیث کو خوشی ہوئی تھی شاید ہی کسی کو ہوئی ہو۔ کیونکہ ندوہ کی اغراض قریب قریب وہی تھیں جو اہلحدیث کی تھیں کہ مسلمان جھگڑے جدل نہ کریں۔ اور باہمی مباحثت سے بجائے مناظرہ اور مباحثہ تک نوبت آئے تو برادرانہ طور پر ہو۔ مگر افسوس کہ جماعت اہلحدیث کو خوشی تھی اور حقیقت اہلحدیث نے ندوہ کا ساتھ دیا تھا اُسی قدر ندوہ کی طرف سے سوتیلی کا برتاؤ رہا۔ جسکی انتہا بنارس کے جلسہ پر ہوئی تاہم جماعت اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار راقم کو خصوصاً ندوہ سے اتنی کشیدگی نہوئی جتنی کہ چاہئے تھی۔ یہی سبب تھا کہ جس طالب علم کو میں سمجھتا کہ ندوہ کے دار العلوم میں پڑھنے کے قابل ہے اسکو وہیں کی راہ بتلاتا۔ چنانچہ ایک طالب علم نے (جس نے انگریزی میں الیف اے کا امتحان بھی دیا تھا) مجھسے پوچھا تو میں نے دار العلوم ندوہ ہی میں اسکو جانے کی صلاح دی۔ چونکہ میرے ہی کہنے پر وہ ندوہ کے مدرسہ میں گیا تھا اسلئے اُسنے مجھ ہی ایک خط لکھا جو پہلے تو درج کرنے کا خیال نہ تھا۔ لیکن آخر خیال آیا کہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں نے اسی طریق کو ... کہ وہ اپنے عیوب پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے عادی ہیں انکو دقائق نکالکر اگر انکو کوئی بات سمجھاتے ہیں تو وہ اسپر غور کرکے نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ شاید ندوہ کے دن بھلے ہوں تو وہ بھی کسی کی سُنے ورنہ انا للہ۔ بہرحال وہ خط یہ ہے:۔

"جناب مولانا صاحب دام لطفہ۔ السلام علیکم۔ میں اسوقت برائے نام ندوہ میں مقیم رہا ہوں۔ چونکہ اب مجھکو رہتے ہوئے اچھا عرصہ گذر چکا ہے۔ لہٰذا اب کچھ ندوہ کے متعلق لکھنے کے قابل ہوں۔ پہلا خط آمد ہی پر لکھا گیا تھا۔ جو صرف ملنوں کی ظاہری حالت اور ندوہ کی بیرونی صورت کے دیکھنے پر تھا۔ ندوہ میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ مولوی حفیظ اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب دار العلوم گو اعتقاد میں عمدہ ہیں۔ مگر نظم کے بارے میں ایک سوکھی لکڑی سے کچھ زیادہ نہیں ہیں۔ طلباء کے اخلاق بھی ردی ہیں۔ چوری وغیرہ معمولی بات ہے۔ پچھلے دنوں چند ہی دنوں میں کسقدر ایسے واقعات ہوئی ہیں۔ طریقہ تعلیم وہی دقیانوسی ہے۔ زیادہ تر وہی شرحیں پڑھائی جاتی ہیں بجائے اسکے کہ اصل فن کے مضمون پر توجہ کھینچیں ایک مناظرہ کا طریق ... توجہ کا بڑا سبب ہیں۔ میں یہاں خصوصاً ادب پڑھنا چاہتا تھا۔ سو میری جماعت میں اسوقت صرف حماسہ پڑھایا جاتا ہے۔ متنبی میں ایک طالب علم سے پڑھا کرتا ہوں۔ دروس بلاغہ بھی پرائیویٹ طور پر پڑھ لی ہے نہ کہ ندوہ میں اب عروض میں محیط الدائرہ پڑھ رہا ہوں۔ یہاں میرا ارادہ حماسہ متنبی و حریری پڑھنے کا تھا۔ مگر حریری ندوہ اٹھا دیا گیا ... نصف حماسہ اور نصف متنبی میں پڑھ چکا ہوں بورڈنگ کو کھانے کی شکایت کچھ تفصیل سے سابقاً گذارش کرچکا ہوں چونکہ اُس سے میں سخت مریض ہوگیا تھا۔ لہٰذا اور بورڈنگ میں سخت بدنظمی رہنے کیوجہ سے بورڈنگ سے چلا جانا پڑا اور ایک کوٹھی کرایہ پر لیلی۔ ایک آدمی سے روٹی کا ٹھیکہ ساڑھے تین آنہ روزانہ پر کیا گیا۔ مگر رمضان کے آجانے سے آج اُس کا حساب بھی نہ چل سکنے کیوجہ سے بند کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ سحری کیوقت روٹی نہیں دے سکتا تھا۔ اب گویا میرا ندوہ میں رہنا صرف حماسہ کے ایک گھنٹے کے لئے ہے۔ اسقدر میں برداشت نہ کرسکے غالباً چند دنوں تک لاہور کو واپس چلا جاؤنگا۔ ندوہ کی اندرونی حالت خراب ہے۔ مولوی شبلی میرے خیال میں ایک غائب القلب آدمی ہیں انتظامی مادہ انمیں ہے نہیں۔ انتظاماً مولوی شبلی کی حالت اس قدر مایوسانہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی قسم کا ذکر تک ان سے کرنا فضول گوئی نظر آتی ہے

عبداللہ بلوچ سرحدی طالب علم ندوہ برائے نام

## اہلحدیث کارڈ

کی بابت پہلے بھی کسی نمبر میں لکھا گیا تھا کہ نئے قاعدہ کی رو سے بیرنگ ہوگا چنانچہ اب اُس قاعدہ پر عمل شروع ہوگیا ہے اُس نئے قاعدہ کا مضمون یہ ہے کہ کارڈ کی پیشانی کی جانب نصف حصہ خالی رہے جسپر پتہ اور ڈاکخانہ کی مہر لگیں۔ اہلحدیث کارڈ نصف سے زیادہ گھیرے ہوئے ہیں اہلحدیث کارڈ کی خصوصیت نہیں بلکہ وہ کارڈ بھی جنپر جگہ جگہ ہیں جنکی کچھ بھی سی ایک آدھ سطر انگریزی یا کسی دوسری زبان میں چھپی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ نصف سے متجاوز ہے۔ پس جن صاحبوں کے پاس اہلحدیث کارڈ موجود ہوں وہ ایسا کیا کریں کہ مضمون والی جانب کو لمبائی میں اسطرح

| مضمون | پتہ |
| --- | --- |

نصف کریں۔ بائیں طرف مضمون لکھنا شروع کریں پھر لکھو تو دوسری جانب پر جسطرف کنارہ ہو پیدا کرلیا کریں اسطرح کارڈ بیرنگ نہ ہوگا

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۲۲ - حدیث پر عمل کرنا کیسا ہے - اور فقہ پر عمل کرنا کیسا ہے - سنت - واجب - فرض - مستحب ؟

س نمبر ۲۳ - وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ سے کیا مراد ہے - اسکا ترجمہ کیا ہے اور کس بارے میں اتری ہے ؟

س نمبر ۲۴ - اور یہ جو مردار کی ہڈی جمع کرکے خرید و فروخت کرتے ہیں یہ کرنا کیسا ہے ؟

س نمبر ۲۵ - ایک قوم مہتر ہے - روزہ نماز با جماعت ادا کرتا ہے انکے ساتھ برتاؤ کیسا ہے یا دوسرا شخص اس کا ٹھیکہ لیا ہے اور روزہ نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے ؟

س نمبر ۲۶ - عورت کو وقت جننے کے درد ہوتا ہے اس وقت لوگ تعویذ لکھکر عورت کے ران پر باندھتے ہیں یہ کیسا ہے ؟ اور بہت لوگ تعویذ لکھواکر کمر میں ہمیشہ باندھتے ہیں - یہ کیسا ہے ؟

س نمبر ۲۷ - کعبہ شریف میں حنفی شافعی مالکی حنبلی چار مصلے ہیں - یہ چار مصلے کیونکر ہوئے - پیغمبر صاحب کے وقت میں چار مصلے تھے یا کہ درمیان قائم ہوئے ہیں - اب ہم کس مصلے کی پیروی کریں ؟

س نمبر ۲۸ - اور سینہ پر ہاتھ باندھنا کیسا ہے کس حدیث سے ثابت ہے اور زیر ناف ہاتھ باندھنا کیسا ہے اور کس حدیث سے ثابت ہے ؟

المستفسر محمد عبد الرزاق اہلحدیث از مقام کنو خواجہ شور بید

ج نمبر ۲۲ - قرآن حدیث اور فقہ سب پر عمل کرنا ضروری ہے لیکن فقہ وہ ہے جو قرآن و حدیث سے سمجھی جائے نہ کہ محض علماء کے بے دلیل اقوال اس کا مفصل ذکر اسی اخبار میں بضمن مضمون "اجتہاد اور تقلید" ملیگا اسکو غور سے پڑھئے گا -

ج نمبر ۲۳ - قرآن شریف میں ہے لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ یعنی کافر اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ قرآن مت سنا کرو بلکہ شور و شغب کیا کرو - تاکہ تم غالب آؤ - ایسے لوگوں کے جواب میں اترا کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے - تو تم چپکے سنو ! اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے اس سے ثابت ہوا کہ قرآن جب وعظ و نصیحت کے طور پر پڑھا جاوے تو چپ ہو سننا چاہئے - مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ امام کے پیچھے الحمد بھی نہ پڑھی جائے کیونکہ نماز میں تلاوت قرآن بغرض وعظ و تذکیر کے نہیں ہوتی - یہی وجہ ہے کہ جو لوگ قرآن کے معنے نہیں سمجھتے یا امام سے اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں کہ انکے کانوں تک آواز بھی نہیں جاتی - انکی نماز بھی صحیح ہوتی ہے - اور حدیث شریف میں ہے لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب یعنی کوئی نماز بغیر فاتحہ پڑھنے کے نہیں ہوتی -

ج نمبر ۲۴ - مردار کا چمڑا بیچنا تو حدیث شریف میں آیا ہے - ہڈیوں کو بھی ایسا ہی سمجھیں تو جائز ہے - کیونکہ ممانعت کی کوئی دلیل بھی نہیں آئی -

ج نمبر ۲۵ - انکے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے - شریعت میں [illegible] کا اعتبار نہیں نیک اعمال کا اعتبار ہے -

ج نمبر ۲۶ - جیسا تعویذ ویسا حکم - اگر تعویذ کے کلمات اچھے ہیں تو خیر اور اگر شرکیہ ہیں تو منع ہے -

ج نمبر ۲۷ - پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صرف ایک ہی مصلے تھا جسکا ذکر قرآن شریف میں ہے - وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى یعنی ابراہیم علیہ السلام کے مقام کو مصلے بناؤ - بعد میں جو تھی پانچویں صدی میں جب مذہبوں کی لڑائی سے تفرقہ بڑھتا گیا - تو حاکموں نے یہ انتظام کر دیا - کہ یہاں تم پڑھو وہاں وہ پڑھیں - یہ چار مصلے کوئی شرعی حکم نہیں ہیں بلکہ شریعت کے خلاف ہیں - خدا فرماتا ہے - اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ یعنی دین کو سب ملکر قائم کرو اور تفرقہ نہ کرو -

ج نمبر ۲۸ - سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے - صحیح ابن حبان میں حدیث صحیح ہے زیر ناف ہاتھ باندھنے والی حدیث صحابی کا قول ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں - (دیکھو تخریج زیلعی)

س نمبر ۲۹ - بخدمت جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چند روز ہوئے یہاں ایک مولوی ...... صاحب پٹیالہ سے تشریف لائے تو چار روز قیام فرما کر واپس تشریف لیگئے - ہماری مسجد میں خطبہ میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ اخبار منگواتے ہیں انکا اپنے گھر میں رکھنا حرام ہے - اخبار کا منگوانا پڑھنا مطلق حرام ہے اسکا ثبوت یہ دیا کہ نواب صدیق حسن خانصاحب نے اخبارات منگوانا حرام لکھا ہے اسکا خلاف کرنا بہت برا ہے -

س نمبر ۳۰ - دوسرے یہ مسئلہ بیان فرمایا - مگر یہ وعظ علیحدہ ہی ہے

ahmadimuslim.de

میں صبح کی نماز کے بعد بیان کیا کہ جب امام جماعت سے سلام پھیر کر فارغ ہو۔ تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ اور مقتدیں دعا نہ مانگیں مگر ہاتھ اٹھا کر آمین آمین کہتے جاویں۔ ایک شخص نے انکار کیا کہا کہ یہ فعل سنت سے ثابت نہیں بلکہ بدعت ہے اور حافظ امام مسجد نے کہا کہ یہ امر سنت سے ثابت ہے اور بعد نماز فرض کے ایسے جمع ہو کر دعا مانگنا جائز ہے اسلئے آپ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ اس کا ثبوت کہ بعد نماز فرض کے آنحضرت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم اور اصحاب رسول اسنے جمع ہو کر دعا مانگی ہے۔ اگر سنت سے ثابت نہیں تو کیا یہ امر بدعت ہے اسکا جلدی جواب عنایت فرما دیں۔ اور اخبارات کے منگوانے کی حرمت کی کیا دلیل ہے۔ اگر قرآن شریف و حدیث شریف سے یا شرعاً حرمت نہیں۔ تو ایک جائز امر کو بلا دلیل حرام کرے وہ کس گناہ کا مرتکب ہے۔ مفصل عنایت فرما دیں۔

ج نمبر ۲۹ - اخبارات دو قسم کے ہیں ایک مذہبی دوسرے ملکی۔ مذہبی اخبار وہ ہیں جن میں مذہبی مضامین ہوتے ہیں جیسے اہلحدیث۔ شحنہ ہند۔ اشاعت السنہ۔ البدر وغیرہ انکا خریدنا تو ایسا ہی جائز ہے جیسے مذہبی کتابوں کا۔ کیونکہ ان میں مذہبی مضامین۔ مذہبی مسائل۔ مذہبی مباحثات ہوتے ہیں۔ پس اگر انکا خریدنا اور دیکھنا حرام ہے تو کسی کتاب کا دیکھنا کہاں جائز ہوگا۔ دوسری قسم کے اخبار جو ملکی ہیں انمیں ملک کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ کم از کم ایک ملک کے مسلمانوں کے حالات دوسرے ملک کے مسلمانوں کو معلوم ہوتے ہیں خوشخبری پر جی خوش ہوتا ہے۔ بد خبر پر دعا خیر نکلتی ہے۔ آج جو مسلمان مکہ مدینہ میں ریل جاری ہونے پر خوش ہیں کس ذریعہ سے انکو معلوم ہوا کہ مکہ مدینہ میں ریل پہنچی۔ انہی اخباروں ہی کے ذریعہ سے معلوم ہوا۔ پس اس نیت سے ملکی اخباروں کا خریدنا بھی جائز بلکہ ضروری ہے۔ ایسے امور کی بابت حدیث شریف میں ایک عام اصل آیا ہے انما الاعمال بالنیات یعنے اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ پس لہو و لعب کی نیت سے خریدنا منع ہے اور واقفی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے۔ نواب صاحب مرحوم نے جو منع لکھا ہے۔ میں نے تو دیکھا نہیں کس بنا پر لکھا ہے۔ اگر لہو و لعب کی نیت سے منع کیا ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر ملکی واقفی حاصل کرنے کی نیت سے بھی منع کیا ہے اور کوئی دلیل نہیں دی تو یہ انکا ذاتی خیال ہے۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب مذکور تقلید سے تو منکر ہیں مگر اخبار اہلحدیث سے جو انکو رنج ہے اسلئے اور کوئی وجہ نہیں پاتے۔ تو نواب صاحب کے مقلد بنکر لوگوں کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ

سہ چراغے را کہ ایزد بر فروزد ✤ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

طرفہ تر یہ کہ چند ہی روز کا عرصہ ہوا ہے کہ انہی حضرت نے مع اپنی پیر و مرشد کے لوہاران مالیر کوٹلہ کو اخبار اہلحدیث سے ہٹانے کیلئے یہ لکھا تھا کہ اہلحدیث مت خریدا کرو۔ بلکہ احیاء السنہ جو لاہور سے نکلتا ہے (ان دنوں نکلتا تھا۔ اب بند ہے) اُسے خریدو۔ اُس میں ملکی خبریں بھی ہیں۔ یہ خط ان دونوں حضرات کا کسی ذریعہ سے ہم نے خود دیکھا ہے بلکہ ہمارے پاس آجتک موجود ہے کیا اُن دنوں نواب صاحب کا فتویٰ منسوخ تھا؟ کیا اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا کہ ہمارے علماء کی کیسی نازک حالت ہے کہ ذاتی رنج سے شریعت غرا میں کیسی کیسی تحریفیں کر دیتے ہیں۔ بحمد اللہ اخبار اہلحدیث اسوقت اکثر اکابر علماء اہلحدیث کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ تو کیا اُن علماء کا فعل ان حضرت کے قول سے کچھ کم وقعت رکھتا ہے؟ اصل یہ ہے کہ ایسے ذات شریف کے حق میں یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا کہ سہ

آسیب کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

ج نمبر ۳۰ - بعد نماز فرض ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز بلکہ مستحب ہے اس مضمون کا فتویٰ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے صاحبزادہ مولوی شریف حسین صاحب مرحوم کے دستخطی میزان الاعتدال کے اخیر پر لگا ہوا ہے۔ دو حدیثیں بھی اس فتویٰ میں درج ہیں۔

س نمبر ۳۱ - اسجگہ ایک شخص سوداگر ہے اور وہ سب چیز انگریزی فروخت کرتا ہے اور انگریزوں کا خوراکی اسباب بھی فروخت کرتا ہے اور ساتھ ہی خنزیر کا گوشت بھی فروخت کرتا ہے۔ بلکہ ظاہر یعنی سب لوگوں کے سامنے وہ خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس درجہ کا اور اسکا مال حلال ہے یا حرام؟

س نمبر ۳۲ - اسجگہ آجکل ایک ہندو لوگوں کا دن ہے انکو رکھڑی کہتے ہیں اور یہ رکھڑی مسلمان ہی بنا کر فروخت کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہیں یا بازار سے رکھڑی خرید کر فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد دین سوداگر از راولپنڈی)

ج نمبر ۳۱ - خنزیر اور شراب کا بیچنا مسلمان پر حرام ہے۔ پس جو شخص خنزیر بیچتا ہے اُس کی کمائی جتنی کہ خنزیر کے نفع سے حاصل ہو حرام ہے۔

ج نمبر ۳۲ - رکھڑی باندھنا ہندوؤں میں ایک قومی دستور ہے اگرچہ کسی

فروخت کرنا حرام نہیں۔

# انتخاب الاخبار

**آس** ہفتہ امرتسر میں تین روز تک آریوں سے مباحثہ رہا۔ مضمون بہشت دوزخ اور دنیا دارجزا کا تھا۔ آخروقت ماسٹر آتما رام کے تیج اٹھنے سے مباحثہ بند ہو گیا (مفصل آئندہ)

**شکر ہے** اہلحدیث کی دعا قبول ہوئی کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا صاحبزادہ الزام اقدام خودکشی سے بری ہو گیا۔ بقول مولوی صاحب موصوف اس الزام سے یہ فائدہ ہوا کہ برخوردار کی آوارگی بھی جاتی رہی۔ رمضان میں قرآن بھی اس نے سنایا۔ (خدا کرے یہ صلاحیت کی صورت دیرپا ہے)

**ترمیم شدہ پروگرام دورۂ امیر صاحب**۔ ہز ہائنس امیر صاحب افغانستان کا سیر و سیاحت ہندوستان کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات میں قیام پذیر ہونگے۔

لنڈی کوتل میں ۲ جنوری کو رونق افروزی۔ ۳ کو وہاں سے روانگی۔ پشاور میں ۳ کو پہنچکر وہاں سے ۷ کو روانگی۔ ۷ کو سرہند۔ آگرہ میں ۹ کو پہنچکر ۹ تک قیام علیگڑھ ۱۶ سے ۱۷ تک انبور۔ گوالیار میں ۱۸ کو ورود۔ ۲۰ کو روانگی۔ دہلی میں ۲۱ کو ورود ۲۲ کو روانگی۔ ۲۳ کو اجمیر۔ کلکتہ ۳۰ کو آمد۔ ۳ فروری کو روانگی۔ سہارنپور میں ۵ کو ورود۔ ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی میں ۱۱ کو فائرری اور ۱۴ کو جہاز میں روانگی۔ ۱۶ کو کراچی میں ورود۔ ۱۷ کو روانگی۔ ۱۸ کو سکھر۔ ۱۸ کو بہاولپور سر شب آوری۔ ۲۱ کو تشریف بری۔ ۲۲ کو ورود لاہور۔ ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو ورود پشاور۔ ۲۸ کو روانگی۔ لنڈی کوتل میں ۲۸ فروری کو ورود۔ یکم مارچ کو روانگی جانب کابل۔

**کلکتہ** میں امیر صاحب ۳۰ جنوری سے ۳ فروری تک رہیں گے۔ کلکتہ میں امیر صاحب کے قیام کا بندوبست ہل ہیسٹنگز ہاؤس میں کیا گیا ہے امیر صاحب کے علاوہ کے آدمیوں کے قیام کے لئے مذکورہ کے قریب خیمے نصب کئے جائیں گے۔

**افیون** کی فروخت سے گورنمنٹ کو ۸ کروڑ ۳۰ لاکھ ۵۹ ہزار کی آمدنی ہوئی ہے۔ اب تک یہ آمدنی اندازہ سے ۷۶ لاکھ روپے زیادہ ہے (اس آمدنی کے مقابلہ میں آدمی کتنے ضائع ہوتے ہیں)

**گورنمنٹ** بنگال نے حضور والا شریف سے درخواست کی ہے کہ کلکتہ میں صنعتی اور حرفتی نمائشگاہ کی رسم افتتاح اپنے دست مبارک سے ادا کریں

**ہندوستان** کی کل ریلوے لائنوں کی آمدنی گذشتہ سات مہینوں میں بمقابلہ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کے ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ کی ہو چکی ہے

**طاعون** سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۱۰ نومبر گذشتہ میں ۴۹۱۲ موتیں ہوئیں۔ (گورنمنٹ تا مابانی ترقی کی دعا کریں)

**ریاست** جام کھنڈی کے رئیس کے فرزند ارجمند پیدا ہونے کی خوشی میں ۳ لاکھ روپیہ زر مالگذاری اپنی رعایا کو معاف کر دیا (کام کی بات کی)

**آگرہ** میں امیر صاحب کے کیمپ میں برقی روشنی وغیرہ کا انتظام بڑے وسیع پیمانہ پر کیا جائیگا۔ میرٹھ۔ رڑکی۔ انبالہ۔ بمبئی۔ کلکتہ اور جہانسی سے برقی آلات امیر صاحب کے کیمپ کے لئے آگرہ روانہ کئے جا رہے ہیں۔

**میسور** میں ایک ٹیکنیکل فنڈ قائم کیا گیا۔ اس فنڈ سے طلباء کو وظائف دیکر ریاست میسور میں صنعتی اور اخلاقی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جائیگی (زندگی کے نشان ہیں)

**بمبئی** کی ٹکسال میں شہنشاہ اورنگ زیب اور شہنشاہ فرخ سیر کے عہد سلطنت کے بہت سے روپے فروخت کے لئے موجود ہیں۔

(ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی۔ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی)۔

**کانگریس** کے موقعہ پر کلکتہ میں ہندوستانی لیڈیوں کا ایک زنانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کی صدر نشین مہارانی کوچ بہار اور استقبالی کمیٹی کی سکرٹری مہارانی صاحبہ میسور ہونگی۔

**پنجاب** کے جن شہروں میں امیر صاحب کابل کا قیام ہوگا۔ وہاں کی آرائش روشنی چراغاں اور دیگر اغراض کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے ۱۰ لاکھ روپیہ کا خرچ منظور کیا ہے۔

**سلطان** ٹرکی کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی ہے (طبیب ادعاء) لندن کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے یکم جولائی سے نابیناؤں کے پڑھنے کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار نکالا۔ یہ اخبار اپنی وضع کا پہلا اور عجوبہ ہوگا۔ یہ اخبار بریلی وضع کے ابھرے ہوئے حروف میں چھپیگا۔

کیوبا میں اب بالکل امن ہے۔ آئندہ سال ملکی گورنمنٹ کیوبا میں قائم ہو جائیگی

ahmadimuslim.de

# بیر بہدف دوائیں

## برقی سٹ

امیر بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے۔ جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کو اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ؏ محصول ۳

## گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دمبہی ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار [illegible] ہیں جو صاحب ہمیشہ [illegible] ہو کر [illegible] ہوں [illegible] کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ؏

## مومیائی

ابتدائی سل و دق۔ دمہ ہر قسم کی [illegible] کمزوری ... کے دفعیہ کے واسطے اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگی ہو ... ایک رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے ... کے بعد ... رتی کھا لینے سے ... طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی ... خون ہے ... قیمت ... ایک چھٹانک ...

## مسہل مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ ... کی شکایت ہو۔ ... استعمال کریں۔ ... قیمت فی ڈبیہ ...

## ... بہار ...

اسکو استعمال ... ہو۔ قیمت فی شیشی ... محصول ...
[illegible]

پتہ:- ... دواخانہ ... امرتسر

# مفصل ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں ملسکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر پہنچا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مختلف مال

لنگی سادہ ... فی عدد
" زری ... " "
" اوڑھنی کی ... " "
ازار بند ... " "
" ریشمی ... " "
تھان گبرون باریک ...
جوتا ساخت ... " "
" ... " "
جراب ... " "
... " "

کلاہ سادہ ... فی عدد
" زرین ... " "
رومال ریشمی ... " "
کمبل دیسی ... " "
" ... " "
لوئی سفید ... " "
" ... طول ... عرض ... گز
پٹی ... فی جوڑہ
پٹی ... فی گز
... " گز
... " "
... " "
... " "

... طلب فرمائیے۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352.

# اخبار اہلحدیث

نمبر ۶

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ و مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط عموماً واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداروں سے ...

عام خریداروں سے ...

غیر ممالک سے ...

ششماہی ...

انڈیا والوں سے ...

## اُجرت اشتہارات کا

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۲۷ شوال المکرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء

# اجتہاد اور تقلید

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ کئی ایک پرچوں میں ہم صرف امام بخاری کی مدح

پر متوجہ رہے چونکہ یہ مضمون اخبار اہل فقہ کا ایک لانبی صیغہ ہے اور ہم اصل مضمون سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اسلئے اس مضمون کو الگ عنوان سے لکھا جایا کریگا جسکا نام ڈیفنس بخاری ہوگا۔ اسلئے آج ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں اہلحدیث مورخہ ۱۲ نومبر میں ہم علم فقہ کی تعریف فقہا کے اقوال سے کر آئے ہیں جس پر اور تو کوئی اعتراض نہیں ہوا البتہ اخبار اہل فقہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء نے طعنہ اتنا کہا کہ اب کیوں اقوال الرجال سے کام لیا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں اہلحدیث کو یہ موقع مبارک ہو کہ انکی کسی تحریر کا جواب باقاعدہ نہیں دیا جاتا بلکہ معمولی ڈانٹ ڈپٹ سے ٹلایا جاتا ہے۔ اہلحدیث اقوال الرجال کو احکام شرعیہ میں سند نہیں مانتے اور یہی مذہب تمام سلف کا ہے خلاف کا ہو یہ نہیں کہ کسی فن کی اصطلاحات بیان کرنے میں بھی وہ آیت یا حدیث ہی پیش کرتے ہیں کیا اہلحدیث کلام کی تعریف نحویوں کے الفاظ سے اور کلی جزئی کی تعریف منطقیوں کے اقوال سے نہیں کرینگے؟ اور اگر وہ کریں تو کوئی اہل علم انکی اس تعریف پر اعتراض کریگا - کہ اب تم نے اقوال الرجال سے کیوں کام لیا۔ ہرگز نہیں ہماری درست ہیں معاف رکھیں۔ ان کا قول سے معلوم ہوتا ہے

"سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست" چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے زمانہ مبارک میں اپنے اصلی معنوں میں یعنی قرآن و حدیث کی سمجھ مگر بعد میں ان کے زمانہ میں علم فقہ میں ایک فن کی صورت میں جب آگیا تو اسکی تعریف کرنی بھی ضروری ہوئی چنانچہ علماء اصول نے فقہ کی تعریف جو کی وہ ہم نے اہلحدیث مورخہ ۱۲ نومبر میں نقل کر دی تھی مختصر اس تعریف کا یہ ہے کہ "احکام شرعیہ کو با دلیل جاننے کا نام فقہ ہے" حسب قاعدہ تعریف کے بعد فقہ کی تقسیم کرنی بھی ضروری ہے

فقہ تین قسم پر ہے - ایک تو قرآن و حدیث وغیرہ ادلہ شرعیہ احکام مستنبطہ دوم قواعد مقررہ سے - سوئم محض اقوال علماء - ان تینوں اقسام کی تفصیل ہماری اس ساری مضمون میں ہوگی۔ انشاء اللہ جس سے اس بات کی بھی تمیز ہو جائیگی کہ اہل حدیث کس قسم فقہ کے قائل ہیں اور کس سے منکر ہیں اور کیوں

SOHORA
5 DE 06

منکر ہیں۔

اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ فقہ قسم اوّل کے ارکان کیا ہیں۔ علماء اصول نے فقہ کے ارکان چار بتلائے ہیں (۱) قرآن مجید (۲) حدیث شریف۔ (۳) اجماع (۴) قیاس۔ اصول شاشی میں ہے ان اصول الفقہ اربعۃ کتاب اللہ وسنۃ رسولہ واجماع الامۃ والقیاس۔ حسامی میں ہے ان اصول الشرع ثلاثۃ الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ والاصل الرابع القیاس المستنبط من ہذہ الاصول۔ نورالانوار میں ہے اعلم ان اصول الشرع ثلاثۃ الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ والاصل الرابع القیاس۔ مسلم الثبوت میں ہے موضوعہ الادلۃ الاربعۃ ایسا ہی توضیح اور تلویح۔ حسامی اور نامی وغیرہ کتب اصول میں لکھا ہے کہ فقہ کے اصول چار ہیں۔ اسلئے ہم بھی فقہاء کی طرز پر انہی چار اصولوں کا ذکر کرینگے۔

(۱) قرآن شریف کے متعلق علماء اصول نے کئی ایک قاعدے لکھے ہیں مگر بعض انمیں سے متعلق لغت اور بعض علم نحو اور بعض علم معانی سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم صرف ان قواعد کا ذکر کرینگے جو علم فقہ سے مخصوص تعلق رکھتے ہیں۔ علماء اصول نے الفاظ قرآنی کی ایک تقسیم یوں کی ہے۔ خاص۔ عام۔ مشترک۔ اور ماؤل۔

خاص کی تعریف یہ ہے کل لفظ وضع لمعنی معلوم علی الانفراد (نورالانوار) یعنی خاص وہ لفظ ہے جو ایک معین منفرد معنے کے لئے بنا ہو جیسے زید۔ عمر۔ بکر وغیرہ۔ عام کی تعریف یہ ہے ما یتناول افرادا متفقۃ الحدود علی سبیل الشمول (نورالانوار) یعنی عام وہ لفظ ہے جو ایک قسم کے کئی افراد کو ایکدم شامل ہو۔ توضیح میں ہے عندنا وعند الشافعی یوجب الحکم فی الکل یعنی ہمارے اور شافعیہ کے نزدیک عام اپنے سب افراد کو شامل ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں مؤمنین یا کافرین کے الفاظ آتے ہیں جو سب مؤمنوں اور سب کافروں پر شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً توبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون یعنی اے مومنو تم سب اللہ کی طرف متوجہ رہو۔ یہ حکم سب ایمان والوں کو یکساں شامل ہے۔ ایسا ہی یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین یعنی کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مان۔ اس حکم میں سب کافر و سب منافق برابر ہیں اسی لئے عام کا حکم علماء اصول نے یوں بتلایا ہے انہ یوجب الحکم فیما یتناولہ قطعا (نور) یعنی عام اپنے افراد کو یقینی اور قطعی شامل ہوتا ہے۔ توضیح میں ہے عندنا وعند الشافعی یوجب الحکم فی الکل

یعنی ہمارے اور امام شافعی کے نزدیک تمام افراد میں انکا حکم ہوتا ہے۔ یہانتک کہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک حدیث خبر واحد بھی عام قرآنی کا مقابلہ نہیں کر سکتی (اس مسئلہ میں علماء شافعیہ کا اختلاف ہے۔ خاکسار کی تحقیق اسکے متعلق رسالہ آیات متشابہات میں ملیگی) یعنی اگر کوئی حکم قرآن شریف کا عام الفاظ میں آئیگا تو اسکو بہرحال عام ہی رکھا جائیگا جبتک کہ قرآن ہی کی کسی آیت سے اس کو تخصیص حاصل نہو۔

**نتیجہ** اس تعریف کا یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو احکام متعلقہ توحید عام الفاظ میں آتے ہیں وہ بہرحال اپنے عموم ہی پر رہنے چاہئیں مثلاً ارشاد ہے وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ (فاطر) یعنی جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کا بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم پکارو تو وہ سنتے نہیں اور اگر سنیں تو قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے منکر ہو جائینگے۔

ایک مقام پر فرمایا إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی جن لوگوں کو تم اللہ سے ورے پکارتے ہو وہ تو تمہارے جیسے بندے ہیں پس تم انکو پکارو پھر دیکھیں وہ تمہاری دعا کو قبول کرتے ہیں اگر تم سچے ہو۔

ان اور ان جیسی جتنی آیات قرآن شریف میں آئی ہیں ان سب میں عام الفاظ کے ساتھ مضمون ادا کیا گیا ہے یعنی من دون اللہ کہکر عام مفہوم کیطرف اشارہ ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ جو غیر اللہ نہیں اس سے دعا مت مانگو۔ لیکن بحکم اصول فقہ کسی مخلوق سے دعا مانگنا خواہ وہ انسان ہو یا فرشتہ ولی ہو یا نبی ہرگز جائز نہیں عام کی تعریف اور اسکا حکم اس سے روکتا ہے کیونکہ عام کا حکم اور ان کیا ہے؟ یوجب الحکم فیما یتناولہ قطعا یعنی علماء حنفیہ کے نزدیک عام اپنے افراد اور مسمیات پر یقینی شمول رکھتا ہے پس جو لوگ حنفی کہلا کر بھی ایسی آیات کو محض کسی مفسر کے کہنے سے بتوں اور پتھروں کے مصنوعی معبودوں کے حق میں لگاتے ہیں اور بزرگوں سے دعائیں مانگنے کو ان آیات کے برخلاف نہیں جانتے۔ وہ نہ صرف منشاء خداوندی کے خلاف کرتے ہیں بلکہ اصول فقہ کے بھی خلاف کہتے ہیں۔ بہر دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ اصول سے واقف نہیں یا کسی دنیاوی غرض سے اپنا پیٹ پالنا یا طاق نسیان پر دھر دیتے ہیں بقول ؎

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا۔
کہ کتاب عقل کی طاق پر جاں دھری تھی واں ہی دھری رہی

باقی یا باقی

## حکیم نورالدین قادیانی

حکیم صاحب نے ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے ایک سوال کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے:-

"جناب ۲ دسمبر کے پرچہ اہل حدیث نے غلام قادر نام ملہم کی پیشگوئی مع اِنَّ یَدُکَ کا دُبًا شائع فرمائی تھی۔ بحمد اللہ ۱۳ نومبر کو وہ باطل ہوئی جناب اسکا ابطال یا اسکی توجیہ شائع فرما دیں اور تہانیسری صاحب سے تاریخ منگوائیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے متکبر۔ ضدی۔ دنیا طلب۔ دہوکہ دہندہ۔ مفتری علی اللہ اور مکذب آیات اللہ کو دنیا کے لئے عبرۃ بنائے۔ مرنا حق ہے مگر ناکام اور نامراد مرنا اچھا نہیں۔ نورالدین از قادیان"

**جواب**:- غلام قادر والی پیشگوئی کا ابطال مفصل لکہیں تو شائع کیا جائیگا۔ جہوٹے ملہموں کا اظہار کذب کرنا تو اہلحدیث کا اصلی کام ہے یہی تو وجہ ہے کہ حسب نوبت قادیانی کذاب وہ ہماری تحقیق ہے جسکو آپ برا نہ مانینگے۔ (کی کلی اکثر کھولی جایا کرتی ہے) البتہ تہانیسری نامہ نگار اور ملہم سے ہم التماس کرینگے کہ وہ تاریخ بتلا دیں بشرطیکہ آپ بھی اپنے نبی اور رسول حضرت مرزا صاحب سے درخواست کریں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں والی پیشگوئی مشتہرہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کی تاریخ اور تحدید کر دیں۔ کم از کم اتنا تو کر دیں جتنا ڈاکٹر موصوف نے کیا ہے کہ مصرف، کذاب کی ہلاکت کیلئے تین سال تبلادیئے بلکہ آئندہ کو بھی ایسی پیشگوئیوں کی تاریخ تبلا دیا کریں۔ یہ سوال مدت سے پبلک کی زبان پر جاری تھا۔ کیا عجب آپ کے ذریعہ سے حل ہو جائے۔ پس ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں اور نامہ نگار تہانیسری ملہم سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ جناب بانی میں توجہ کریں۔ اگر انمیں تاریخ معلوم ہو سکی تو اطلاع دیں پھر جب حکیم صاحب کا جواب متضمن تاریخ آجائیگا۔ اسوقت ہم دونوں کو شائع کر دینگے۔ انشاء اللہ (اڈیٹر)

## مسلمان آریہ کیوں ہوتے ہیں

ہمارے دوست آریہ سماجی کسی مسلمان کو آریہ بنا کر جامے سے باہر ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اتنا کہنے کو کہ جس طرح اسلام میں داخلہ کا دستور ہے ویدک دہرم میں ہو گیا ہے جس سے آئندہ کے لئے امید بندہتی ہے مگر انہیں کیا معلوم ہے

کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں

ناظرین اہلحدیث کئی ایک دفعہ ایسے نو آریوں کی سرگذشت سن چکے ہیں کہ کس طرح وہ نئے سر سے داخل اسلام ہوئے۔ آج اس قسم کی خوشخبری ہم اور سناتے ہیں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ کچھ دن پہلے جس طرح بہوک کے مارے لوگ عیسائی ہوتے تھے۔ اسی طرح آریہ سماج میں بھی بہوک کے مارے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر تا بکے۔ آج جس مہاشہ کا خط ہم نقل کرتے ہیں انکا اصلی نام سید علی تہا مگر آریہ میں نام ستپال ہوا تہا۔ آپ اہلحدیث کو خریدار ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ پس از سلام مسنون آنکہ اس مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو میں اپنی ملازمت محکمہ بارگماشتگی سے جو بمشاہرہ مبلغ ... روپیہ ماہوار کے تھی محض خداوند کریم کے بھروسہ پر چھوڑ دی۔ چونکہ مجکو اسمیں ہر وقت دلی عقیدہ کے خلاف کرنا پڑتا تہا۔ اور اب میں بہاولپور بارادہ قصد حج بیت اللہ جاتا ہوں۔ راقم ستپال از پشاور"

ناظرین یہ سنکر خوش ہونگے کہ میاں سید علی خدا کے فضل سے کامیاب ہوگئے اور نواب صاحب بہاولپور کے قافلہ کے ساتھ حج بیت اللہ کو چلے گئے۔ خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔

## ضرب بند

کے لئے مولوی عبدالحلیم صاحب وکیل ہنگولی نے مبلغ چھ روپے مرحمت فرمائے ہیں جو بیادگار جناب مولوی حافظ ... صاحب ساکن ہنگولی کے مفصلہ ذیل تین سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا جنکو نام بہی وکیل صاحب نے خود ہی تحریر فرما دیئے ہیں۔

(۱) امام الدین خاں شیخانوالی چجو پور (۲) عبدالصمد خاں میرٹھ لساڑہی دروازہ۔ مکان احمد حسن صاحب (۳) شاہ محمد نورالدین لنگسگور دکن بر مکان جناب بابو صاحب میراں۔

وکیل صاحب موصوف نے اپنی معمولی عالی ہمتی سے ان تینوں کی قیمت بہیجدی ہے۔ دفتر سے اخبار بھی تینوں کے نام جاری کئے گئے۔

اگرچہ رسید نقدی پر دفتر ہذا کیطرف سے یہ ضروری شرط لکھی ہوتی ہے کہ فریقین کے انتقال پر حقوق معاف تاہم مولوی صاحب جیسے مخلص دوست

کی یادگار میں ایک مشہور ست کی فرستادہ بھایا قیمت پر بمبر حسب فہ ارتک منظور کیگئی ہے جو میاں فضل الدین نائب مدرس مدرسہ کفلن سیال ضلع سیالکوٹ کے نام اخبار جاری ہوا ہے۔ مولانا محمد مرحوم ایک پرانے تجربہ کار سیاح تھے۔ روم، شام، مصر، عرب، عراق، فرانس، جرمنی کی سیاحت کر چکے تھے۔ ایک سو دو سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ۔

پس ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا خیر میں یہ الفاظ پڑھیں۔ اللهم اغفرله وارحمه وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من اهله۔ باقی منظوم عنوں کی بابت بھی صاحب ہمت توجہ فرما دیں۔ کام کے متعلق ہو یا تو غریب بندہ میں حسب حیثیت جو کچھ جمع کرائیں گے شکریہ سے جمع کیا جائیگا۔

## آریوں کے جلسہ میں نیوگ کا عملی ثبوت

یکم، دوم، سوم دسمبر کو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کا امرتسر کے آریوں سے جو مباحثہ ہوا اسکا کسی قدر ذکر تو ابھی پرچہ میں ناظرین کو میرے مکرم جناب حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن تصرت الاسلام کے مضمون میں آگے ملیگا۔ مگر ایک عجیب واقعہ جو اثنا مباحثہ میں امرتسر کی آریوں کو پیش آیا وہ یہ تھا کہ لالہ صاحب دیال پریزیڈنٹ آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر جو آریوں کیطرف سے مباحث تھے تقریر کرتے جنکو ماسٹر آتما رام مضمون سمجھاتے۔ اور پنڈت جگن ناتھ سنسکرت الفاظ کا ترجمہ کاغذ پر لکھ کر دیتے۔ مگر جب آریہ سپیکر سے وہ بھی پڑھا نہ جاتا تو پنڈت صاحب انکو ترجمہ ساتھ ساتھ پڑھاتے جاتے اور لالہ صاحب ان سے لفظ لفظ پڑھکر بلند آواز سے عام لوگوں میں سناتے جاتے۔ گویا جو کچھ لالہ صاحب بولتے۔ وہ در اصل خود نہیں بولتے تھے بلکہ ماسٹر آتما رام اور پنڈت جگن ناتھ بول رہے تھے۔ صرف آواز جو عام لوگوں تک پہونچائی جاتی تھی۔ وہ لالہ صاحب کی زبان سے فونوگراف کیطرح نکل رہی تھی جسکے متکلم اور ہی صاحب تھے۔ یہ موقع آریوں کے لئے نہایت ہی ذلت اور رسوائی کا تھا۔ جسکا اندازہ حاضرین جلسہ نے خوب کرلیا۔ اور سب نے سمجھ لیا کہ اس مباحثہ میں دو چار آریہ سماجیوں نے اپنے ایک کمزور بھائی کو اپنی طرف سے پوری مدد دیکر مجمع عام میں نیوگ کا عملی ثبوت دے دیا۔

خدا کی شان دو ڈیڑھ ماہ سے امرتسر میں آریوں نے جیسا شور مچا رکھا تھا ویسی ہی کافی طور پر انکی خاطر ہوگئی۔ سچ ہے ؎

بنا ہے عجز کو دیکھو وہ کیسے سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بُری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

(نائب ایڈیٹر)

## ڈاکٹر اشرف خانصاحب اور پادری لا ذرشاہ کا مباحثہ

ہمارے ناظرین ڈاکٹر اشرف خانصاحب علیگڈہی سے واقف ہونگے۔ اب مذہبی مذاق کے ایک نوجوان مسلمان ہیں۔ کسی نہ کسی مخالف اسلام سے آپکا مقابلہ ضرور رہتا ہے ذیل کی تحریر بغرض اندراج آئی ہے ناظرین بشوق پڑھیں و حظ اٹھائیں (اڈیٹر)

**نقل خط پادری صاحب** ا۔ جناب ڈاکٹر صاحب مہربانی سے آپ مجھکو خدا کی وحدانیت قرآن شریف سے سمجھا دیجئیگا۔ و نیز عقل سے۔

پادری لاذرشاہ بقلم خود

**جواب منجانب ڈاکٹر صاحب** ا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ﷲ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست، آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید۔ مصدر عنایات جناب پادری صاحب دام نوازشکم۔ مزاج شریف۔ میری عین تمنا ہے کہ آپ بجانب تحقیق متوجہ ہوں۔ سو اللہ کا شکر ہے کہ اسنے آپکو بجانب تحقیق توجہ دلائی اب دعا کرتا ہوں کہ آپکو توفیق عمل کی عطا فرماوے۔ سنئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

سورہ اخلاص میں کہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہیں ہے اسکو جوڑ کا کوئی۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ باعتبار ذات الٰہی واحد ہے انکی ذات اور اس ذات کے تمام صفات میں کسی دوسرے کی شمولیت نہیں یہ بات عقلاً ثابت ہے کہ جہاں شراکت ہوگی تو ضرور ہے کہ ہر ایک شریک اپنے دوسرے شریک کا محتاج ہو۔ بلا احتیاج شراکت بیکار ہے پس آیت مرقومہ بالا میں ہے کہ اللہ الصمد اللہ بے احتیاج ہے جب وہ خود اپنی ذات میں ساری کام کی جنکو وہ کرنا چاہتا ہے قدرت رکھتا ہے تو عقل سلیم فتویٰ دیتی ہے کہ اسکو شراکت کی ضرورت نہیں اور شراکت کے واسطے لازم ہے کہ کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ جسقدر ہوں لیکن ذات واحد پر لفظ شراکت نہیں بولا جاسکتا نیز تمام عقل کے دعویداروں کا اس امر پر قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو اپنی ذات

اسقدر مضمون فی الحال لکھدیا ہے البتہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی تسلی کیواسطے عہد عتیق و عہد جدید سے بھی جو آپکی مسلم کتاب ہے خدا کی وحدانیت نہایت خوبی اور وجاہت سے ثابت کرسکتا ہوں۔

آپکا خیر طلب۔ ڈاکٹر اشرف خان

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# وحدت وجود

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ میں نے آپ کے پرچہ مورخہ ۔ رمضان میں چند سوالات جواب طلب مسئلہ توحید کے متعلق دیکھے۔ جواب عرض کرتا ہوں آپ کا جی چاہے تو اپنے پرچہ میں اسے جگہ دیجئے ۔ حضرت وجود کا مسئلہ آلہیات کے باریک ترین مسائل میں ہے۔ اس کی بحث نہ نقل مجلس ہو سکتی ہے نہ ذریعہ اخبار پبلک کے سامنے پیش ہو سکتی ہے حضرت امام غزالی قدس سرہٗ نے کیمیائے سعادت میں لکھا ہے "آں شیخ توحید و رازیست و علم آں نہایت ہمہ علمہا است"۔ اس مسئلہ کے متعلق بارہا استفتا ہوا ہے حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہٗ نے جواب میں فرمایا ہے "وحدت وجود حق است و مطابق واقع است"۔ اور میں دوازدہم میں بھی استفتا ہوا تھا اس کے جواب میں اس کی صحت بیان کی گئی ہے۔ جس میں حضرت شاہ ولی اللہ۔ شاہ عبد العزیز۔ مولانا اسمٰعیل غفر اللہ لہم کے اقوال بحوالہ کتاب نقل کئے گئے ہیں۔ وہ استفتا میرے پاس موجود ہے اور وہ ناقابل اشاعت نہیں۔ اگر آپ اس کو طبع و شائع کرنا پسند کریں تو میں بھیج سکتا ہوں وہ بھیج دیجئے۔ ایڈیٹر)

اگر کوئی صاحب اس مسئلہ کی تحقیق فی الواقع چاہتے ہیں اور ان کو مجادلہ یا مکابرہ مقصود نہیں اور بحث دہری کو معیوب جانتے ہیں تو اس کے دو چارہ کار ہیں ایک یہ کہ وہ کتب مفصلہ ذیل ملاحظہ فرمائیں (۱) آولۃ التوحید لعلی بہاری جس کے حوالجات شاہ عبد العزیز اور شاہ ولی اللہ قدس سرہما بجا بجا اپنی تصنیفات میں دیتے ہیں (۲) تنزلات ستہ مولانا عبد العلی بحر العلوم رح (۳) حواشی بحر العلوم پر حواشی میر زاہد امور عامہ (۴) اصل الاصول فی تطبیق الکشف بالمعقول والمنقول للعلامۃ فخری رح (۵) مکتوبات مدنی مولانا شاہ ولی اللہ رح (۶) جواہر الحقائق۔ مولانا شاہ عبد اللطیف دیلوری رح (۷) روض المجود فی اثبات وحدۃ الوجود۔ مولانا فضل حق خیرآبادی رح۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ بمشافہ اسے طے فرماویں۔ میں بحول اللہ وقوتہٖ ہر وقت آمادہ ہوں عقلی و نقلی دلائل سے توحید وجودی کا ثبوت دونگا۔ اور جملہ عقلی و نقلی شبہات کا جواب عرض کرونگا۔ لیکن اس میں چند شرائط ہیں اول وہی کہ درحقیقت وہ صاحب طالب حق ہوں۔ اور بحث مبہرم نہوں اور مقولہ سلف انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال پیش نظر رکھیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ان کی نظر مباحث امور عامہ خصوصاً حواشی مولانا بحر العلوم برحاشیہ میر زاہد امور عامہ پر پہلے سے ہو۔ تیسری یہ کہ یہاں قدم رنجہ فرماویں یہاں وہ میرے عزیز مہمان ہونگے۔ اگر مسائل وجود حواشی مذکورہ کا ان کو استحضار ہوگا تو دس پندرہ روز کا قیام کافی ہوگا۔ ورنہ دو تین مہینہ یہاں قیام کرنا ہوگا۔

بمقولے بالا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند مسائل لکھتا ہوں جن پر غور کرنے سے یہ مسئلہ دقیق اجمالاً ذہن نشین ہو سکیگا۔ اور ان سوالات کے جوابات ان سے مستنبط ہو سکینگے۔

(۱) حضرت وجود نہ کلی منطقی ہے نہ جزئی منطقی بلکہ بلا تشبیہ ولہ المثل الاعلیٰ بطور کلی طبعی کے ہے (۲) ذات رب اور ذات عبد میں ازلاً ابداً تباین کلی ہے نہ کبھی عبد رب ہو سکتا ہے نہ عبد کبھی رب ہو سکتا ہے ؎

نہ ممکن از حد خود پا بگذشت ٭ نہ او واجب شد و نے واجب او گشت

قال الشیخ الاکبر ہو عین الاشیاء فی الظہور لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء والاشیاء وقال بعض الکبراء العبد عبد وان لا نہایۃ والرب رب وان لا نہایۃ۔

پس ذات عبد اور ذات رب میں بلحاظ حقیقت تباین کلی ہے اور باعتبار ظہور دونوں میں ظاہر و مظہر کی نسبت ہے (دیکھو مکتوبات مدنی مولانا شاہ ولی اللہ) یہ نسبت فی الجملہ اطلاق و تقئید سے مشابہ ہے۔ ظہور واحد کا کثیر میں عند العقل الناقص محال ہے لیکن عقل منور بنور مشکوٰۃ نبوت میں جائز ہے۔ قال مولانا بحر العلوم فی التنزلات الستۃ صفحہ ۹ اما عقل کامل کہ منور بنور الٰہی است و تابع رسل کرام است ظہور واحد را در کثیر محال نمیداند بلکہ او مشاہد این ظہور میکند متکلمان این ظہور را مخالف شریعت میگویند جوابش آنست کہ شریعت آن نیست کہ متکلمان از رائے خود استخراج کردہ اند بلکہ شریعت آنست کہ اللہ تعالیٰ خبر دادہ است بہ نشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم و این وحدت وجود و ظہور واحد در کثیر مخالف کتاب و سنت نیست سید الطائفہ جنید بغدادی فرمودہ اند علمنا ہذا مقید بالکتاب والسنۃ الخ۔ از ین کلام پاک سے چند آیات بحر العلوم رح نے نقل فرمائی ہیں جن سے ظہور واحد کا کثیر میں بخوبی ثابت ہوتا ہے۔

(۳) مقید اور متعین کے احکام ہمیشہ مقید ہی تک محدود رہتے ہیں مطلق تک متجاوز نہیں ہوتے۔ غور کرو انسان اشرف المخلوقات اور افضل کائنات ہے لیکن زید کے کوڑہی یا مجذوم ہونے سے یا ابوجہل کے مردود ہونے سے انسان کی شرف و فضیلت میں بٹہ نہیں لگتا۔ یا آفتاب ہر طاہر و نجس پر

ahmadimuslim.de

برابر پر تو فگن ہوتا ہے۔ جس کو منور کرنے سے نور آفتاب منجس نہیں ہو سکتا

(۳) دین الٰہی کی چار کلاس ہیں۔ یعنی علم و عمل کے چار درجات و طبقات ہیں۔ ابتدائی کلاس شریعت حقہ ہے اُس کی مشق ہو کر جب وہ گُدر ہو جائے تو طریقت ہے اور جب وہ پختہ ہو جائے تو حقیقت و معرفت ہے۔ غرضکہ شریعت حقہ ہے جو کمال کے مراتب بتدریج طے کر کے طریقت و حقیقت و معرفت ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال غنچہ و گل ہے جو باعتبار مراتب الگ الگ ہیں اور بلحاظ حقیقت ایک ہیں الغرض شریعت حقہ وہ ہے جو اس کا ظاہر اور ابتدائی حالات شریعت ہے اور اسی کا باطن اور انتہائی حالت متفاوت مراتب تکمیل طریقت و حقیقت و معرفت کیونکہ ما من حقیقۃ الا الشریعۃ تنفیہا پس ان مراتب میں کوئی مرتبہ خلاف شریعت حقہ نہیں۔

وہ قرآن مجید اور احادیث شریف میں چاروں کلاسوں کی تعلیم موجود ہے

(۴) انا الحق کہ معنی سوانح شریف کی عبارت ذیل سے واضح ہو سکتے ہیں جو مفہوم سائل صاحب سمجھے ہیں وہ مراد نہیں ... ویرانی اقبال کئی و گیتی اشتغال نمائی گر دریا مو جودات ہمہ حجاب ... مراتب کمال ... نسبت چندال ... و آمیز و ہستی تو از نظر تو برخیزد۔ اگر خود ... اشی ... و تعبیر کنی از و تعبیر کرده باشی تا مقید مطلق شود و انا الحق ہو الحق گردد۔

(۵) کلی طبعی یا نوع کی تعریف پر بخوبی غور کیا جائے تو یا وجود ہوتا ہے کہ واحد کثیر میں ظاہر ہو سکتا ہے اور کثرت کے احکام سے مبرا رہتا ہے۔ کلی طبعی ہر فرد کا عین بھی ہے اور غیر بھی ہے۔ چونکہ عین ہے زید انسان صادق آتا ہے اور چونکہ غیر بھی ہے۔ لہٰذا زید انسان۔ عمرو انسان صادق ہونے کے ساتھ ہے۔ زید لیس بعمر عمر لیس بزید صادق ہے۔ اگر انسان من کل وجہ زید کا اور عمر کا عین ہوتا تو زید عمر اور عمر زید صادق ہوتا۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ انسان ذو جہتین ہے ایک جہت سے زید کا عین ہے اور دوسری جہت سے زید کا غیر۔ پس جو جو احکام زید کے من جہت زید ہونگے مثلاً زید کا کوڑھی ہونا۔ یا جو احکام عمر کے من حیث تعین عمری کا ہونگے انسان اُن احکام سے مبرا ہوگا۔ دیکھو آن واحد میں زید بشدت مغموم و حزین ہوتا ہے اور اسی آن میں عمر بغایت بشاش اور مسرور ہوتا ہے۔ غم و مسرت

آن واحد میں جمع نہیں ہو سکتے پس یہ دونوں حالات اپنے اپنے محل تک محدود و مقصود ہونگے۔ اور انسان من حیث الاطلاق اُن سے پاک۔

جس آن میں مجسٹریٹ مستوجب القصاص خالد کو پھانسی پر چڑھاتا ہے مجسٹریٹ اور مستوجب القصاص کے حالات میں اسی آن میں کتنا فرق ہوتا ہے حالانکہ انسان دونوں کا عین ہے مگر چونکہ ایک دوسری جہت سے غیر بھی ہے لہٰذا بحیثیت غیریت ہر حالت اپنے صاحب حالت تک ہی محدود رہتی ہے مطلق انسان ان حالات سے مبرا اور منزہ رہتا ہے۔

پس جو موزخی ہے وہی دوزخی ہے مطلق حضرت وجود اس سے مبرا ہے۔

قال مولانا فضل حق خیرآبادی رحمہ فی روض المجود صفحہ ۲ فمن ظن ان الموج مباین محض لحقیقۃ الماء التی ھی البحر فقد اخطا ومن ظن ان البحر ھو الموج والموج ھو البحر بلا فرق فقد اخطا فان الامواج متعددۃ بالحدوث و المعدوم ... البحر ... علیہا کان فی قدمہ۔

اگر ان مسائل پر صاحب عقل سلیم غور کریگا تو نہ کوئی مسئلہ توحید پر خدشہ ہے نہ شبہ ہے سعید ایسی بشاشت سے عرض کرنے پر آمادہ ہوں لیکن ذریعہ تحریر ان مسائل نا واقف سمجھ سکتا ہے نہ میں سمجھا سکتا ہوں ہذا آخر ما اردنا تحریرہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ فقط۔ تو بہ اس مستقبل میں ...

(الراقم الاثم محمد سید علی کان اللہ لہ ابا عنہ مجسٹریٹ ضلع پربھنی)

## اہلحدیث کانفرنس

کی بابت سید محمد سلطان صاحب سکرٹری انجمن

بہبود مسلمانان دہلی لکھتے ہیں:

"۳۰ نومبر کے اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "اہلحدیث کانفرنس" کی تحریک دیکھکر جس قدر مسرت ہوئی شاید ہی اپنی عمر میں کبھی ایسی خوشی کا موقع ہوا ہوگا۔ خدا کرے اس میں پوری کامیابی ہو۔ نیاز مند اس کی تکمیل میں حتی الامکان ہر طرح سے کوشش کرنیکو تیار ہے اور آپ کے اخبار کا مضمون بعض دہلی کے اہلحدیث کو سنا کر اسطرف متوجہ کیا ہے اور آئندہ بھی اس کی نسبت بشرط زندگی مفید خط و کتابت کرونگا"

جناب مولوی محمد صاحب از دبگا ضلع ہگلی بابت تحریر فرماتے ہیں

"آپ کے اخبار اہلحدیث کے پرچوں میں نہایت زوردار اور مفید کانفرنس اہلحدیث کا مضمون دیکھنے میں آیا اللہ کرے یہ نیک تجویز اختتام کو پہنچے اور موافق دل کی خواہش کے نتائج عمدہ پیدا ہوں میں بھی کمال مسرت کے ساتھ اس کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور اللہ رب العالمین سے امید قوی رکھتا ہوں کہ یہ کارروائی عمدگی کے ساتھ ترقی کو پہونچیگی اور جملہ عامل بالحدیث بالاتفاق اس کام میں متفق الرائے ہوجاویں اور اس کی وجہ سے جماعت اہلحدیث کے لئے بہت سی برکتوں کی صورت نظر آئیگی۔ ضرور اس کا اول جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ سے بہتر اور کوئی موقع عمدہ نہیں اور ان شاء اللہ بشرط صحت خادم بھی آرہ کے جلسہ میں حاضر ہوگا"۔

جناب مولوی عبدالعزیز صاحب خلف الصدق حضرت مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کئی پرچوں میں مضمون بعنوان کانفرنس اہلحدیث شائع ہو رہا ہے۔ اور آپ اس کے متعلق آراء اہلحدیث کا اظہار چاہتے ہیں۔ چنانچہ کئی اصحاب اپنی اپنی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ سو یہ عاجز بسبب علالت طبع اظہار رائے سے قاصر رہا اب چونکہ بفضلہ تعالیٰ صحت شفاخانہ غیبی سے عطا ہوگئی ہے اسلئے میں بھی اس کانفرنس کے انعقاد پر خوشی ظاہر کرتا ہوں۔ ہر ایک قوم اپنے اپنے طریقہ کی اشاعت میں دن رات ساعی ہیں مثلاً مرزائی جماعت کو دیکھو کہ باوجود ناحق اور باطل پر ہونے کے کسقدر روپیہ صرف کرکے کوشش کر رہے ہیں افسوس جماعت اہلحدیث پر کہ ابھی خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے طریقہ حقہ کی اشاعت میں ساعی نہیں کرتے"۔

جناب قاضی عبدالرحیم صاحب از کرنول (علاقہ مدراس) تحریر فرماتے ہیں:۔

"ماشاء اللہ اہلحدیث کانفرنس کے متعلق علماء اہلحدیث کی رائے بہت اچھی ہے خاکسار و مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ شمسیہ و حافظ محمد عبدالقادر صاحب امام مسجد اہلحدیث کرنول بھی اتفاق کرتے ہیں کہ کانفرنس ضرور ہو"۔

مولوی محمد ابوالقاسم خلف الصدق جناب مولوی محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی لکھتے ہیں:۔

"اہلحدیث کانفرنس کی بابت جو رائے قرار پائی ہے اس کے ساتھ میں بھی اتفاق کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا اچھا اثر بخشے۔ نہایت خوشی کی بات یہ ہے کہ جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ بھی عنقریب ہے۔ اس اہلحدیث کانفرنس کا انعقاد اسی جلسہ میں ضرور بالضرور ہونا چاہئے ورنہ اس سے اچھا موقع پھر نہیں ملیگا۔ نیز آپ نے جو قواعد مقرر فرمائے ہیں وہ معقول ہیں اور مجھے منظور ہیں۔ والسلام"

آج کی تاریخ سے بعد جن صاحب نے اہلحدیث کانفرنس کی بابت کچھ لکھنا ہو یا کوئی مفید تجویز بتلانی ہو وہ بخدمت جناب مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب مدرسہ احمدیہ آرہ بھیجا کریں۔ خاکسار ۲۰ دسمبر کو بغرض شرکت جلسہ روانہ ہوگا ان شاء اللہ اور ایسٹ انڈیا ریلوے ڈاک پر الہ آباد لائن پر جاؤنگا۔ بنارسی دوستوں سے ۲۱ دسمبر کو ۱۲ بجے مغلسرائے پر ملاقات ہوگی۔

۲۲ سے ۲۴ دسمبر کو مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ ہے کسی پرچہ میں ۲۵ دسمبر جو لکھا گیا تھا وہ غلط ہے۔ امید ہے مہتمم صاحب جلسہ کو بارونق کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ رونق افروزی کے لئے یہ ضروری ہے کہ کل پروگرام کارروائی جو ہونی ہو ایک روز پہلے مطبوعہ یا قلمی جلسہ گاہ کے دروازہ پر آویزاں کیجائے پھر اسکا التزام بھی حسب طاقت بشریہ رہنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ مجبوری ردوبدل کے خوف سے ایسا کرنا ہی چھوڑ دیا جائے مجبوری ردوبدل بڑے بڑے جلسوں میں ہوا کرتا ہے۔

# آریوں کے مباحثہ کی مختصر کیفیت

ناظرین آگاہ ہونگے کہ جب سے آریوں کا فرقہ پیدا ہوا ہے انکا شیوہ یہی رہا ہے کہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کو برا بھلا کہنا اور دیگر مذاہب پر حملہ آور ہونا۔ پہلو تو ان کی توجہ ہندوؤں پر رہی پھر سکھوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا سکھوں کے پیشوا گرونانک جیسے صوفی صافی کو بھی پنڈت دیانند نے برائی سے یاد کیا (دیکھو ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۵۰۲) ان سے بچ کر انکا رخ اسلام کی طرف پھرا تو انہوں نے ہاتھ دھو کر اسلام کے پیچھے کمر باندھ لی... کوئی شخص صلی اللہ علیہ وسلم اور مذاہب والے بیچارے تو سہہ لیں گے مگر اہل اسلام سے ہرگز نہ سہی جاویگی۔ مگر مسلمانوں سے کب یہ بےغیرتی گوارا ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے پیارے نبی اور جان سے عزیز دین اسلام کو برا سن سکیں چنانچہ ہندوستان میں بہت سی جگہ بڑے بڑے مباحثات ہوئے ہیں۔ خدا کے فضل سے آریوں پر مسلمانوں کو کامل فتح حاصل ہوئی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس امرتسر میں

بس جب کبھی انہوں نے شور اٹھایا تو مولانا صاحب ممدوح نے ان کی غلطی نکال دی۔ چنانچہ ۲۴۔ اکتوبر کو آریوں نے اشتہار نکالا جس میں مسلمانوں کو مباحثہ کیلئے چیلنج دیا کہ بہشت و دوزخ پر ہم سے بحث کریں۔ اس کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے قبولیت کا اشتہار دیا گیا کہ ہم کسی روز بھی بحث کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے جواب میں آریوں نے چالاکی سے جھٹ ایک اشتہار دیا جس میں تاریخ وار نقشہ بنا کر شائع کر دیا۔ کہ یکم و دوم دسمبر کو بہشت و دوزخ پر مباحثہ ہوگا۔ اور ۳ دسمبر کو وید و قرآن پر ہوگا۔ [illegible] کرنا ہمیں منظور ہے مگر ایک روز وید اور قرآن کا مقابلہ بھی ہونا چاہیے جس میں وید اور قرآن کے صرف مضامین سنائے جائیں اور کوئی کسی پر حملہ یا اعتراض نہ کرے چونکہ آریہ جانتے تھے کہ ویدوں کو قرآن کے مقابلہ میں کامیابی نہ ہوگی اسلئے انہوں نے اس مقابلہ کو منظور نہ کیا چونکہ مسلمان اپنے دین کو ہر طرح سے محفوظ جانتے ہیں اسلئے ہم آگے جلسہ میں بیان ہو چکے۔ پہلے روز مولوی ابو تراب محمد عبد الحق صاحب نے بہشت دوزخ پر بحث کی۔ دوسرے روز مولوی احمد الدین صاحب نے دو گھنٹہ اور منشی غلام احمد صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی فاضل نے ڈیڑھ گھنٹہ۔ بحث کیا تھی سب دلچسپی و تعلق رکھتی تھی۔ آریہ مناظر بولتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ان کو دل ہی خود ان کو ملامت کر رہا ہے۔ تیسرے روز مسلمان مناظروں کے اتفاق سے صرف مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب ہی بحث کو ہوئے جس سے آریوں کے اس بیان کی بھی تکذیب کافی ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ سے ہم مباحثہ نہیں کرتے ہیں کیونکہ مسلمان اس کی نہیں سنتے تو کیا اب بھی آریہ مولوی صاحب موصوف کو اکیلا سمجھینگے؟ مباحثہ کا وقت تین گھنٹے تھا۔ مگر افسوس کہ آریوں کی طرف سے ماسٹر آتما رام نے جب دیکھا کہ شیر پنجاب کو مقابلہ کی سکت اب آریہ مناظروں میں بالکل نہیں رہی تو ایک معمولی سی بات پر بگڑ گئے اور تو تو میں میں تک نوبت پہنچ گئی وہ بات یہ تھی کہ مولوی صاحب موصوف نے بطور مثال یہ کہا کہ آریوں کی حالت پر لالہ لاجپت رائے جی کو واللہ [illegible] میں کوئی شبہ نہیں کرتے۔ اس فقرہ کو ابھی مولوی صاحب نے پورا بھی نہ کیا تھا کہ ماسٹر آتما رام جی آپے سے باہر ہو گئے کہ لاجپت رائے جی ہمارے لیڈر ہیں ان کی ہتک کی ہے ہم نہیں بیٹھیں گے ہم مباحثہ بند کرتے ہیں۔ لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیا ہتک ہے اور کیا توہین ہے۔ مگر تاڑنے والے تاڑ گئے کہ نہ ہتک ہے نہ توہین ہے۔ بلکہ شیر پنجاب کی بلا کو ٹلانے کا ایک بہانہ ہے ورنہ اس میں ہتک ہی کیا ہے یہ تو بلکہ عزت ہے۔ کیونکہ مسلمان قوم۔ قوم کی بد اطواریوں پہ پیچھے [illegible] کرتے ہیں۔ خدا کی شان آج تو لالہ لاجپت رائے کو لیڈر بنایا گیا لیکن چند ہی روز کا ذکر ہے کہ انہی گھاس پارٹی کے آریوں کے لیڈر لالہ منشی رام جالندھری نے کہا تھا کہ لالہ لاجپت رائے ایک معمولی آدمی ہیں تو اس وقت لالہ لاجپت رائے جی کی ہتک نہ ہوئی تھی؟ غرض مسلمانوں سے مباحثہ میں جان بچانے کو یہ بہانہ بنایا گیا تاکہ اس مباحثہ کے علاوہ وید اور قرآن کے مقابلہ سے بھی نجات ملے۔ چونکہ یہ پارٹی بڑے جوش میں آگئی تھی اسلئے مسلمانوں نے بھی مباحثہ بند کر دیا۔ اور نصف گھنٹہ پہلے ہی چلے آئے۔ یہ کیفیت تو بالا بالا تھی۔ اصل مطلب تو جلسہ کا [illegible] تھا۔ اس کے علاوہ آریوں نے کئی ایک باتیں ایسی کہیں جو خود ان کی تحریر و وعدہ کے بر خلاف تھیں مثلاً ۱۰ نومبر کے اشتہار میں انہوں نے لکھا کہ ۲۰ تاریخ تک جن کی درخواستیں آئینگی ان کو وقت دیا جائیگا حالانکہ وقت پر ایسے لوگوں کو بھی موقع دیا اور مناظرہ کے لئے بلاتے رہے جن کی کوئی درخواست نہ تھی ہم نے اشتہار میں لکھا تھا کہ پریزیڈنٹ دو ہونگے جو مناظروں کے آگے بیٹھینگے۔ اس تجویز کو آریوں نے اشتہار طولانی میں مان لیا۔ مگر جب کہا گیا کہ وہ تو پریزیڈنٹ آگے بیٹھینگے تو انکار کر گئے کہ ہم ایسا نہیں کرینگے۔ اسی طرح کئی ایک ضمنی وعدہ خلافیاں ان سے ہوتی رہیں چونکہ آریوں نے اب کی دفعہ حد سے زیادہ بے اعتدالیاں کی ہیں جس سے ان کی غرض شاید یہ ہو کہ آئندہ کو مسلمان ان کے مناظرہ میں نہ آویں اور وہ من مانی کارروائی کریں۔ مگر یہ خیال ان کو دل سے نکال دینا چاہیے۔ مسلمان کبھی تم سے پیچھے نہیں ہٹنے کے۔ لیکن ہاں باقاعدہ اور بامن مباحثہ کرینگے۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ پریزیڈنٹ کوئی تیسری قوم کا ہوگا جو مثل جج کے دونوں مناظروں سے آگے بیٹھیگا اور دونوں مناظر ایک بینچ پر بیٹھا کریں گے۔ پس اس شرط کو ہمیشہ کیلئے اہل امرتسر کے آریہ یاد رکھیں یہ شرط بہت ضروری ہوگی۔

الحمد للہ مسلمانان امرتسر با وجود باہمی اختلافات کے بحکم مشائخ اعداء دین کے مقابلہ میں اس موقع پر ایک دل ہو کر کام کرتے رہے خدا ہم کو ہمیشہ کیلئے اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر)

---

## سوال

بخدمت شریف جناب مولانا مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے سوانح عمری حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کا اشتہار دیا تھا جس کو دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں اسلئے گزارش ہے کہ اس کتاب کے چھپنے میں کیا دیر ہے بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرمائیے۔ راقم [illegible] محمد الدین

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**بقیہ ج نمبر ۲۹** - دگذشتہ پرچہ میں فتویٰ ۲۹ میں ایک بات رہ گئی وہ یہ ہے) نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم مغفور خود اخبارات خریدتے اور انکے حوالے دیا کرتے تھے چنانچہ ترجمان وہابیہ صفحہ ۵ پر اخبار پانیر انگریزی کا کئی ایک جگہ تاریخوار حوالہ نواب صاحب نے دیا ہے پس اگر نواب صاحب خود اخبار نہ خریدتے تو یہ فائدہ انکو کہاں سے حاصل ہوتا اور کیونکر اپنے اس مدعا کو ثابت کر سکتے جسکے ثبوت میں انکو پیش کیا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ نواب صاحب نے اخباروں کا خریدنا محض لہو و لعب کی نیت سے خریدنا منع لکھا ہے۔

**س نمبر ۳۳** - کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر کوری برتن میں صبح کیوقت تاڑی اتار کر تاڑ یا کھجور سے پیا جاوے تو اسمیں نشہ نہیں آتا۔ اس خیال سے اکثر لوگ پیتے بھی ہیں۔ تو اس طریقہ سے پینا جائز ہے یا نہیں؟

**س نمبر ۳۴** - زید کی بی بی زید کے پیچھے کسی شخص کے ساتھ نکل گئی اور برا فعل بھی کیا۔ اسکے بعد زید کو خبر ہوئی مگر زید نے کوئی التفات اپنی بی بی کیطرف نہیں کیا پھر دس بارہ مہینہ کے بعد ہندہ زید کے پاس آئی تو برادری کے لوگوں نے دس بارہ فقیر کھلوا کر ہندہ کو زید کے یہاں رکھوا دیا اور زید نے بھی انکو قبول کر لیا تو اس حالت میں ہندہ کا نکاح رہا یا نہیں اور ہندہ جو دوسرے کے یہاں چلی گئی تو اس وجہ سے ہندہ کا دین مہر زید پر واجب الادا ہے یا نہیں؟

محمد سلیمان موضع جو ہوا راگھو پور اسٹیشن دڈا کخانہ بہٹا ضلع پٹنہ

**ج نمبر ۳۳** - ہمارے اس ملک میں تاڑی نہیں ہوتی اسلئے ہم اس کے متعلق یہ شہادت تو نہیں دے سکتے کہ کورے برتن میں نشہ دیتی ہے یا نہیں البتہ نشہ دار چیزیں حدیث شریف میں حرام آئی ہیں پس اگر وہ نشہ دیتی ہے تو حرام ہے

**ج نمبر ۳۴** - زنا سے طلاق نہیں ہوتی - اور مہر ہندہ کا خاوند کے ذمہ پہلے سے ہو چکا ہے - ہاں اگر مسمات مذکورہ الگ ہونا چاہے تو کچھ دے دلا کر الگ ہو سکتی ہے لَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ یعنی جو کچھ تم (خاوندوں) نے عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کوئی چیز واپس نہ لو - ہاں اگر معلوم ہو کہ انکی باہمی ناموافقت ہی رہیگی تو عورت کچھ دیو دلا کر چھوٹ جائے تو گناہ نہیں۔

**س نمبر ۳۵** - چمڑہ بھینسے و چمڑہ گوکھ و چمڑہ بکری و چمڑہ بھیڑی ان چاروں جانوروں کا چمڑہ مرا ہوا خرید کرنا کیسا ہے یعنی سوکھا و گیلا خرید کرنا یا سوکھا خرید کرنا حلال ہے یا حرام اسکا جواب قرآن اور حدیث سے عنایت فرمائیں۔

محمد عبد الغفور از پٹنہ

**ج نمبر ۳۵** - حلال جانوروں کا چمڑہ ہر طرح سے خریدنا جائز ہے۔ گیلا ہو یا سوکھا ہو۔ کوئی منع نہیں۔

**س نمبر ۳۶** - ایک ہندو نے بیماری کی حالت میں ایک بکرا اپنے دیوتا کالی کے نام نشان لگا کر چھوڑ دیا اور دم وکان وغیرہ نہیں کاٹا تھا اس کے ایک سالی بکری کو پکڑنے نہ جاتا تھا تو ایک مسلمان شخص نے قیمت دیکر خرید لیا تو اسکو ذبح کر کے کھانا اور قربانی کرنا شرعاً کیسا ہے؟

**س نمبر ۳۷** - ایک شخص کے پاس کرتا و عمامہ و ٹوپی وغیرہ موجود ہے تو وہ ننگے نماز پڑھ سکتا ہے و پڑھا سکتا ہے۔ کہ نہیں۔

**س نمبر ۳۸** - تلاوت کا سجدہ ایک مرتبہ کرے یا دو سجدہ کرے۔

**س نمبر ۳۹** - بعد مرنے شوہر کے چند دنوں کے بعد اپنے ہاتھ جو چوڑیا پہنے ہوتی ہے تو وہ توڑ ڈالتی ہے تو اسکا توڑنا شرعاً کیسا ہے۔

**س نمبر ۴۰** - نماز میں جب رکوع یا سجدہ میں جاوے تو پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ سات مرتبہ کہا اور دوسرے سجدہ یا رکوع میں اگر کمی یا زیادہ کہے تو کچھ مضائقہ تو نہیں؟

**س نمبر ۴۱** - جمعہ کے دن ایک مرتبہ اذان کہنا چاہئے یا دو مرتبہ۔

محمد سلیمان خان از گرنٹ گالہر تہانہ اندہیاری ضلع گورکھپور ۲۸

**ج نمبر ۳۶** - یہ بکرا ایک دفعہ نذر لغیر اللہ ہو چکا اسکا کھانا حرام ہے۔ خدا فرماتا ہے وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ یعنی جو چیز غیر اللہ کے نام پر بولی جائے وہ حرام ہے

**ج نمبر ۳۷** - ننگے سر کی تو اتنی ممانعت نہیں آئی البتہ حدیث شریف میں یہ آیا ہے کہ مونڈھے ننگے نماز نہ پڑھا کرو پس اگر کسی کو اتنی وسعت ہو کہ کپڑا پہنے تو انکو چاہئے کہ برہنہ نماز نہ پڑھے آیت قرآنی خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کی تفسیر لباس سے کیگئی ہے۔

**ج نمبر ۳۸** - تلاوت کا سجدہ ایک ہی ہے۔

ج نمبر ۳۹ - خاوند کے مرنے پر چوڑیاں اور دیگر زیب و زینت کی چیزیں استعمال نہ کرنا چاہئے لیکن توڑنے سے نقصان کرنا بھی منع ہے اتار کر رکھ دیوے

ج نمبر ۴۰ - کوئی مضائقہ نہیں علماء کہتے ہیں کہ پہلے سجدہ سے دوسرا چھوٹا ہو مگر کسی حدیث میں دوسرے کو لمبا کرنے کی ممانعت مجھے یاد نہیں -

ج نمبر ۴۱ - جمعہ کے روز دو مرتبہ اذان کہنی چاہئے ایک خطبہ کی - ایک خطبہ سے پہلے زوال کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے ایسا ہی توارث چلا آیا ہے -

س نمبر ۴۲ - ایک عورت کو اسکے خاوند نے طلاق دیکر اپنے سے جدا کر دیا عورت مطلقہ عدت کے اندر حاملہ ہوگئی اب وہ عورت بعد وضع حمل نکاح کر سکتی ہے یا جبتک اسکو وضع حمل کے بعد عدت یعنی پوری نہولیں نکاح جائز نہیں جس طرح قرآن حدیث سے ثابت ہو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں ثبت فرماویں - یہ واقعہ اس عورت سے ہے جسکا خاوند مرگیا ہو وہ حاملہ زنا سے ہو تو وہ بغیر وضع حمل بعد گزرنے چار ماہ دس دن کے نکاح کر سکتی ہے یا اسکو بھی وضع حمل شرط ہے ؟

ج نمبر ۴۲ - بعد وضع حمل کے نکاح ہوگا - کیونکہ پہلی عدت بوجہ حمل کے مشتبہ ہوگئی ہے پس وضع حمل کے بعد کوئی عدت نہیں -

س نمبر ۴۳ - امام کے سامنے سے گزرنا منع ہے یا کہ مقتدیوں کے سامنے سے بھی -

س نمبر ۴۴ - یہ بات سنی جاتی ہے کہ آسمان سے جو پانی زمین پر برستا ہے تو اسکو ہر ایک فرشتے ایک ایک قطرہ لاکر کے زمین پر رکھ جاتے ہیں اور وہ فرشتے قیامت تک پانی لیکر زمین پر نہیں آتے بلکہ فرشتے خدا کے ہیں -

س نمبر ۴۵ - جو کپڑا کہ اس سے ہاتھ پاؤں بدن وغیرہ پونچھے جاتے ہیں وہ کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں - بحالت موجود رہنے دوسرے کپڑوں کے -

س نمبر ۴۶ - جب بستی آباد تھی - لوگوں نے مسجد بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے خدا کی مرضی بستی ویران ہوگئی لوگ - زمین کو کھود آباد کر لیا - اور وہ مسجد جسکا قبضہ میں ہے آباد کر سکتا ہے یا نہیں یا قبضہ میں نہیں یوں ہی پڑا تھا - نہیں دار کے قبضہ یعنی اسکو خوارج دیکر آباد کر سکتا ہے یا نہیں -

محمد عبدالرحمن طالب علم مدرسہ دواری راجشاہی

س نمبر ۴۷ - بالغ لڑکی کا نکاح اسکے باپ کے بغیر اجازت اسکی ماں اور اسکے چچا نے ولی ہوکر نکاح پڑھوا دیا اور لڑکی کا باپ ناراض ہوکر اپنے کام پر باہر چلا گیا یہ نکاح ہوگا - یہ نکاح مطابق اللہ رسول کے حکم کے ہوا یا نہیں ہوا اور جس ملا یا قاضی نے یہ نکاح پڑھا اس کو پڑھنا درست تھا یا نہیں ؟

ایک خریدار

ج نمبر ۴۳ - اگر سترہ نہ ہو تو امام اور مقتدی دونوں کے سامنے سے گزرنا منع ہے اگر سترہ ہو تو کسی کے سامنے سے گزرنا بھی منع نہیں -

ج نمبر ۴۴ - یہ مضمون میں نے کسی آیت یا حدیث میں نہیں دیکھا -

ج نمبر ۴۵ - اگر پاک ہو تو درست ہو [illegible] کا استعمال بھی ہوتا -

ج نمبر ۴۶ - مسجد کی زمین وقف ہے - اسکو آبادی ہی ہے کہ جس کام کے لئے وہ وقف ہوئی ہے اس سے وہی کام لیا جائے یعنی عبادت کا کام اسکے سوا اور کوئی کام اسمیں جائز نہیں -

ج نمبر ۴۷ - بغیر اذن باپ کے نکاح صحیح نہیں - نکاح خوان ملا اور اہلِ مجلس سب گناہگار ہوئے اور نکاح مذکور نادرست ہے -

س نمبر ۴۸ - جب کوئی شخص السلام علیکم یا اہل القبور کہتا ہے تو اہل قبور اس سلام کو سنتے ہیں یا نہیں اگر سنتے ہیں تو اسکا جواب دیتے ہیں یا نہیں اور اگر نہ سنتے اور نہ جواب دیتے ہیں تو پھر ایسا کہنے سے کیا فائدہ مقصود ہے -

س نمبر ۴۹ - ایک شخص سید ہے لیکن اسکے اعمال بد ہیں تو کیا ہم اسے اہلبیت کہہ سکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں کہہ سکتے تو اسکی کیا وجہ ہے کیا نیکوں یا اعلیٰ خاندان والوں کی اولاد کا صالح ہونا ضروری ہے ؟

ج نمبر ۴۸ - یہ سوال اکثر لوگ کیا کرتے ہیں - جواب یہ ہے کہ چونکہ قرآن شریف کی نص قطعی سے ثابت ہے کہ مردے نہیں سنتے - مردے کے لفظ پر شاید کوئی شبہ ہو تو اسکی تشریح بھی کر دیتا ہوں کہ مردے سے مراد وہ جسم بے روح ہے جو قبر میں رکھا جاتا ہے کیونکہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى یعنی تم مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو دوسری آیت میں فرمایا وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں اس آیت سے معلوم ہوا جس مردے سے سننے کی نفی کی گئی ہے وہ جسم بے روح ہے جو قبر میں رکھا جاتا ہے اسی کو میت بھی کہتے ہیں (باقی جواب آئندہ)

تفسیر کبیر جلد ۱
جو لوگ مذہب اسلا
کو خلاف عقل خیال
ان پاک اصولوں
پیدا ہوتے ہیں ان
فخر الدین رازی کو
تفسیر [illegible]
قرآن کریم کی جملہ
فلسفہ اور سائنس
آیات یا مسائل پر
اعتراض کئے ہیں
آیت پر وارد ہو سکے
نہایت زبردست
بطور سوال و جواب
بعض مشکل اور
ثبوت واجب الـ
حضرت محمد رسول
ملائکہ و شیاطین
ثبوت ناسخ
حشر و نشر کا
کا ثبوت اور
زمین و آسمان
وغیرہ کو بالکل
سائنس کے
صفحات
المشتہر
علم الدین
اہلحدیثیہ

# انتخاب الاخبار

مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی اپنی کسی رشتہ دار کے لئے جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

افسوس اہلحدیث کے قدردان میاں شاہدین سوداگر ادویہ انگریزی امرتسری اس ہفتہ انتقال کر گئے مرحوم بڑے سادہ دل اہل توحید تھے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھیں۔

مدرسہ تعلیم القرآن لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر کو ہوگا۔

اجمیر میں عنقریب بندوبست شروع ہونیوالا ہے۔ مسٹر لیٹن اجمیر کے افسر بندوبست مقرر کئے گئے۔

دربار آگرہ میں پولیس کے انتظام کی نگرانی پر مسٹر بیلی مقرر کئے گئے ہیں۔ ہنر آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب معہ لیڈی ریواز دربار آگرہ میں حضور وائسرائے کے مہمان رہینگے۔

قیصری اسلامیہ یتیم خانہ آگرہ کی تعمیر کے چندہ میں بیگم صاحبہ بھوپال نے پانچسو روپیہ عطا کئے۔ (کیا کوئی یتیم خانہ اس نام کا ہے بھی یا محض چندہ خوانی جائداد بنا رہا ہے اس کی تحقیق ہونی ضروری ہے۔)

لکھنؤ کے روزانہ اخبار "انڈین ڈیلی ٹیلیگراف" کو لکھنؤ کے مسلمانوں نے خرید لیا۔ یہ اخبار مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کریگا۔ مسٹر ایڈورڈ لانگ جو سابق میں اسی اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر اور بعد میں رنگون ٹائمز کے ایڈیٹر تھے اس اخبار کے ایڈیٹر مقرر ہو کر لکھنؤ آ گئے۔

امیر صاحب کے ہمراہ کلکتہ کے سفر میں ان کے ہیں اعلیٰ حکام اور دو سو شاگرد پیشہ کے آدمی ہونگے۔

امیر صاحب ۳ ماہ حال کو بعزم سفر ہند کابل سے جلال آباد روانہ ہونیوالے تھے۔

امریکہ کے پریزیڈنٹ جاپان کے ساتھ دوستی رکھنے کو سب سے مقدم کام سمجھتے ہیں۔ امریکی کانگریس کو انہوں نے اس بارہ میں مفید ہدایت کر دی ہے۔

مسلمانوں کا روزانہ انگریزی اخبار کلکتہ میں دو لاکھ روپے کے مشترکہ سرمایہ سے جاری کیا جائیگا۔

جاپان نے اپنی فوج کا از سر نو ایسا انتظام کر لیا ہے کہ لڑائی کے وقت میدان جنگ میں ۱۲ لاکھ جاپانی فوج جمع ہو سکتی ہے۔

۷ نومبر کو افغانی ترکستان میں بھونچال کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا۔ اور جھٹکے ۵ منٹ تک رہے۔ اور تاشکرغان اور ہیبک میں ۵۰ مکان گر گئے۔ کہتے ہیں جانوں کا بہت ہی نقصان ہوا۔

جرمنی میں سگ خوری روز بروز بڑھتی جاتی ہے چنانچہ ۱۹۰۵ء میں ۹۶۳۰ کتے ذبح ہوئے۔

طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ ولیعہد تبریز سے ریجنٹ بننے کے لئے بلایا گیا ہے۔ ایران کی پارلیمنٹ اور دربار کے گروہ کے درمیان سخت اختلاف ہے۔ اول الذکر اسبات پر زور دیتا ہے کہ قرض کا انتظام ملک ہی سے کیا جائے اور کسی غیر ملک کے مہاجنوں سے قومی قرضہ کا اہتمام نہ کیا جائے (یہ اختلاف خوش آئندہ ہے۔ مبارک ہو۔ بیداری کے آثار ہیں)

گورنمنٹ عثمانیہ بڑے شوق سے خواہاں ہے بلکہ اس نے اعلان بھی کر دیا ہے کہ حجاز ریلوے زیادہ سرعت سے تیار کی جائے۔ خاص تاکید کی گئی ہے کہ آئندہ سال کے ماہ ستمبر تک مدینہ منورہ تک جاری ہو جائے اور اس کے ساتھ تاکیدی احکام نافذ کئے گئے ہیں کہ تمام قلمرو عثمانیہ میں حجاز ریلوے فنڈ کے لئے چندے فراہم کئے جائیں۔ اس ریلوے کی تیاری پر بڑی بڑی امیدوں کا انحصار ہے۔ خدا مدد کرے۔

انڈین نیشنل کانگریس کے جلسہ کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر قرار پائی ہیں۔

احاطہ بمبئی میں ایک یوروپین پر دوسرے یوروپین کو قتل کرنے کا مقدمہ چل رہا ہے۔

مسٹر دادا بھائی نوروجی ولایت سے روانہ ہو پڑے۔ لنڈن میں ان کا الوداعی جلسہ بہت دھوم کے ساتھ ہوا۔ سٹیشن پر ان کی گاڑی کا کمرہ مداحوں نے پھولوں سے بھر دیا۔

لنڈی کوتل اور پشاور کے درمیان پیغام رسانی بے تار کا جو تجربہ کیا گیا تھا اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔

مولوی محمد ابو یحییٰ صاحب شاہجہانپوری سخت علیل ہیں۔ اور ناظرین اہلحدیث سے دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں۔

(شاہ ایران مرض ذات الجنب سے انتقال کر گئے۔)

# بہترین بہدف دوائیں

## برقی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال کرنے سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت مع محصولڈاک ...

## گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جن میں فولاد، چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزاء سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں۔ جو اصحاب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا باہ کی شکایت ہو وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ...

## مومیائی

ابتدائی اصل وقت ... ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری درد کمر وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھانے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور ... کھانے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی ہے ... جوان سب کو مفید۔ قیمت فی تولہ ...

## معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور درد سر رہتا ہو یا ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ ...

## ممسک جریان

اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی پتلی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ...

## منجن

اس کے روزانہ استعمال سے دانت ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ... دو تولہ ...

نوٹ:۔ ان کے علاوہ ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر
وکرہ ...

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مختلف مال

لنگی سادہ ... تک ... فی عدد
" زری ... " "
" اور ہمنی کی ... " "
ازار بند سوتی ... " "
" ریشمی ... " "
تہمان گبرون باریک موٹا ... " "
جتا ساخت لدھیانہ ... " "
" زرین ہوشیارپوری ... "
جراب و دستانہ اونی ... "
" سوتی ... فی درجن
فوجی زین خاکی رنگ پختہ ... گز ... فی گز
صافہ ململ شرتی اودہ ... تک
" خاکی ...
رنگین لوئی ... گز طول ... گز عرض ...
دری بوٹے ... پلنگ ...
کلاہ سادہ ... تک ... فی عدد
" زریں ... " "
رومال ریشمی ... " "
کمبل دیسی ... " "
" فوجی ... " "
لوئی سفید ... " "
" رنگین طول ... گز عرض ... گز ... "
پٹی دیسی اونی ... فی جوڑہ
پٹی پشمینہ ... گز ... فی گز
سبج ... گز ... گز
چادر پشمینہ ... "
بنیان و پاجامہ اونی ... "
" سوتی ... "
چوتھی دوہتی ... "
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔

## باقی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں، کمربند، سیڈل، زین پشت، جھالر، سوتی و دیگر پنج اونی، سنہری و روپہلی وغیرہ۔ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ:۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

# اہلحدیث

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ عکہ

غیر ممالک سے ۔ ۔ ۵ شلنگ

۔ ۔ ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے

**اجرت اشتہارات**

اشتہارات کا نرخ بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوسکتا ہے۔

نمبر ۸

امرتسر ۔ یوم جمعہ مورخہ ۱۱ ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ ہجری المقدس مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء عیسوی

## سراج الاخبار جہلم کا دخل در معقول

(سراج الاخبار ایک دینیہ)

اخبار ہذا ۔ اسمیں عموماً ملکی خبریں ہوا کرتی ہیں ۔ مگر کبھی کبھی اپنی لیاقت سے باہر ہوکر کوئی مذہبی مضمون بھی لکھ دیتا ہے ۔ تو چونکہ اس میدان کا شہسوار نہیں اسلئے حسب دستور ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھایا کرتا ہے ۔ خصوصاً اہلحدیث اور اہلحدیث کے مذہب کے متعلق اسنے جب کبھی کچھ لکھا تو ہم نے اُسے معمولی ناواقفی یا مذہبی تعصب پر مبنی جانکر کبھی نوٹس نہیں لیا ۔ مگر آج جس مضمون کا ہم ذکر کرینگے وہ چونکہ اس کی طرف سے حد کو پہونچکر آگے گذر گیا ہے کہ اسی کے حوالہ سے بعض ہندو اخبارات میں جا پہونچا ۔ لہذا مناسب سمجھا گیا کہ اسے کچھ تنبیہ کیجائے کہ ذرہ سنبھل کر چلا کرو مسائل شرعیہ میں دخل دینا انہیں کو زیبا ہے جنہوں نے اپنی عمر کا کچھ حصہ باقاعدہ دینی علوم کی تحصیل پر نہ صرف خرچ کیا ہو بلکہ ساتھ ہی خداداد فہم و فراست بھی رکھتے ہوں سہ کلاہ خسروی و تاج شاہی * بہر کل کے رسد حاشا و کلا

بہر حال سراج الاخبار کا مضمون یہ ہے۔

**"مفقود الخبر کی عورت"** کوئی صاحب وطن مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں استفسار کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت نے خاوند کے دس سال تک پتہ نہ ملنے پر دوسرا نکاح کرلیا ۔ نکاح سے پانچ سال بعد پہلا خاوند

آگیا ۔ اب وہ کس کی عورت ہوئی ۔ عورت کو دوسرے خاوند سے بھی تعلق خاطر ہوگیا تھا ۔ لیکن پہلو خاوند کی محبت انکو دل میں بہت زیادہ ہے ۔ اس استفسار کو دیکھکر ہمیں غیر مقلدین حضرات کے ایک فتووں پر سخت افسوس ہوتا ہے کہ چند سال خاوند مفقود الخبر رہا انہوں نے عورت کو دوسری جگہ عقد کرنے کا فتوی دیدیا ۔ صورت مستفسرہ کو دیکھکر ایسے مفتیوں کو شرم آئیگی ۔ یہ قباحت کبھی پیش نہ آتی اگر حنفیوں کے فتوی پر عمل کیا جاتا جو کہ جبتک یقینی وفات کی خبر نہ پہنچے یا نوے سال نہ گذریں عورت کو دوسری جگہ عقد کی اجازت نہیں دیتے ۔ ایسی صورتیں کئی جگہ پیش آتی ہیں کہ کوئی شخص باہر کہیں سفر میں گیا اور بعد چند سال انکی عورت کسی غیر مقلد مفتی سے فتوی لیکر دوسرے خاوند کے گھر جا بیٹھی ۔ جب پہلا خاوند آگیا تو اپنی عورت دوسرے کی بغل میں دیکھکر رونے لگا ۔ مجبوراً عدالت میں جانا پڑا ۔ اور کئی مدت تک عدالت کو انکی تحقیقات میں ناحق وقت ضائع کرنا پڑا ۔ آپ خیال کیجئے صورت مستفسرہ میں عورت کا مرد مفقود الخبر آگیا ہے ۔ عورت کو اُسے دیکھکر دیرینہ تعلق یاد آگیا ہے اور اسکا دل چاہتا ہے کہ اپنے اصلی خاوند کا گھر آباد کرے ۔ لیکن دقت یہ ہے کہ دوسرا

اہل حدیث ۔ خریدار نمبر ۲۳

ahmadimuslim.de

تاہم بھی خاوند بھی بلا وجہ بے درمان کیطرح جھگڑے کا ؟ رہو رہا ہے وہ انکو خاک نہیں پتہ بیچارہ کس مشکل میں پھنس گئی۔ اب امام مالک کے قول کے مطابق جو چار سال تک (خاوند کے مفقود ہونیکو پیشتر طلاق کا فتوے دیتے ہیں) یہ عورت پہلے خاوند کو نہیں رکھ سکتی۔ اصلی خاوند جیتے جاگتے اپنی عورت غیر کے ہاتھ میں دیکھکر مارے غیرت کے کب چھوڑ سکتا ہے۔ ضرور ہے کہ عورت کے دونوں خاوندوں میں اکھاڑہ جمیگا۔ یا تو باہمی ڈنڈا چلاکر ایک دوسرے کا سر توڑینگے یا عدالت میں مقدمہ لے جائینگے۔

عدالت بھی مجبور ہوگی کہ کس کو عورت اور کس کو جواب دے۔ یہ ہماری مہربانی … کی ہے جس نے جلد بازی سے ایسا فتویٰ دیا۔ اس استفسار کے متعلق ہمارا جواب تو یہی ہے کہ عورت پہلے خاوند کو ملیگی اور بموجب حنفی مذہب کے دس پندرہ سال گم رہنے سے اسکی عورت کو طلاق نہیں پڑتی۔ نہ عقد ثانی درست ہوا ہے۔ دوسرے خاوند نے اتنے سال مفت بدکاری کی اور گناہ حاصل کیا۔ عورت کا بازو بیشک اسکے اصلی خاوند کو دیا جائے۔ امید ہے کہ ایسے واقعات سے ایسے جلد باز مفتی خصوصاً غیر مقلدین عبرت حاصل کرینگے۔ (اخبار مذکور ۲۵ نومبر)

ناظرین! اڈیٹر صاحب کی شوخی دیکھئے۔ کہ خود ہی مانتے ہیں کہ امام مالک کا یہ مذہب ہے کہ چار سال مفقود الخبر کا انتظار کرکے عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے اور امام مالک ائمہ اربعہ میں سے ایک بڑے پایہ کے امام ہیں مگر پھر کس شوخ چشمی سے کہتے ہیں

"نہ عقد ثانی درست ہوا۔ دوسرے خاوند نے اتنے سال مفت بدکاری کی اور گناہ حاصل کیا" جسکے یہ معنی ہیں کہ امام مالک نے زناکاری کا فتویٰ دیا اور امام مالک کے اس فتوے پر عمل کرنیوالے علاوہ اڈیٹر کے نزدیک زانی ہیں۔ بلفظہ

اڈیٹر صاحب! آئیے میں آپکو ایسے لوگوں کی ملاقات کراؤں جو امام مالک کے اس فتوے پر عمل کرنیکو کہتے ہیں۔ بلکہ امام مالک نے بھی یہ فتویٰ انہی سے سیکھا ہے۔ آپ جانتے ہونگے مسلمانوں میں خلیفہ دوم گذرے ہیں جنکا نام نامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے ان حضرت کا فیصلہ سنئے!

امرأة المفقود تربص اربع سنین ثم تعتد اربعة اشهر وعشرا (رواه مالك والشافعی) یعنی مفقود الخبر کی بیوی چار سال تک انتظار کرے اس کے بعد (قاضی کے حکم سے اسکو حکماً مردہ قرار دیا جائیگا) اور عورت چار ماہ دس روز عدت گذار کر نکاح ثانی کرے۔

اور سنئے! علامہ زرقانی شرح مؤطا میں لکھتے ہیں۔ وروی نحوه عن عثمان وعلی وقال بہ جمع من الصحابة … ومن التابعین۔ یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی کا بھی یہی مذہب ہے۔ بقول بعض تمام صحابہ کا اسپر اجماع ہے انکے زمانہ میں انکا کوئی مخالف نہیں پایا گیا اور ایک جماعت تابعین کا بھی یہی مذہب ہے۔

اڈیٹر صاحب! بتلائیے! یہ کون لوگ ہیں۔ انکو اس فتوے پر عمل کرنیوالا کہنا ہے اور یہ کون؟ بقول چھوٹا منہ بڑی بات۔ یہ سمجھو کہ سب ہی ہیں۔

… ہیں جو امام مالک کے اس فتوی پر عمل کرنے کو جائز بتلاتے ہیں۔

اور سنئے! ہندوستان کے فخر الحنفیہ مولانا عبد الحی مرحوم لکھنوی بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں دیکھو انکا شرح وقایہ اور مجموعہ فتاویٰ وغیرہ اور سنئے حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس فتوی پر عمل کرنا جائز بتلاتے ہیں

کہئے! یہ لوگ بھی آپکے نزدیک وہی ہیں جو اس فتوی پر عمل کرنے والے آپ کے نزدیک ہیں؟

واللہ۔ اگر کوئی شیعہ یہ بات کہتا تو زیبا ہوتا کیونکہ اس فتوی کی بنا فیصلہ فاروقی پر ہے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایک سنی کے منہ اور قلم سے یہ الفاظ نکلیں یا للعجب و ضیعۃ الادب۔

اڈیٹر صاحب! کیا تم لوگ ہی تھے جو کہا کرتے تھے کہ غیر مقلدین ائمہ دین کو برا کہتے ہیں اور بزرگان اسلام کی توہین کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ اس بے جاحرکت کی سزا تم لوگوں کو آج یہ ملی کہ ائمہ کو چھوڑ تم صحابہ کرام کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہنے لگ گئے ہو

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ✱ چنداں امان نداد کہ شب را سحر کند

آپکو یہ بھی معلوم نہیں کہ اصلی موت کے علاوہ ایک حکمی موت بھی ہوتی ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک شخص مرتد ہوکر دار الحرب میں چلا جاوے تو قاضی اسکو حکماً مردہ جانکر اسکا مال تقسیم کر دیگا اور اسکی بیوی نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر پھر وہ مسلمان ہو جائے تو کیا آپ یا آپ کے شہر کے کوئی جونپوری قاضی اسکی عورت کا بازو اس مرتد نومسلم کو دوبارہ دلوا دیگا (ذرا ہدایہ وغیرہ باب المرتدین کو ملاحظہ کر لینا اور پھر جواب دینا) ہرگز بازو اسکو نہ ملیگا۔ تو کیا اسوقت آپکا یہ کہنا منسوخ ہو جائیگا کہ بیوی عورت کو اسکے دیکھکر دیرینہ تعلق یاد آیا ہے اور اسکا

تحفہ آریہ سماج المعروف آریہ سماج کا پول مصنفہ ابو عبد العزیز صاحب نومسلم جلد اول قیمت … جلد دوم … (ملنے کا پتہ) مینجر اہلحدیث امرتسر

دل چاہتا ہے کہ اپنے اصلی خاوند کا گھر آباد کرے۔ لیکن دقت یہ ہے کہ دوسرا عارضی خاوند بھی بلائے بے درمان کیطرح گلے کا ہار ہو رہا ہے۔ "آنچہ بخود نپسندی بدیگراں مپسند"

**پیارے ایڈیٹر!** اگر تم یہ عذر لیکر قاضی صاحب کی عدالت میں جاؤ تو گو وہ جونپوری کا قاضی ہی ہوتا ہم وہ آپکو فوراً لفظی انعام دلواکر اخراجاتگاہ میں پہونچا دے افسوس۔

پھر آپنے حنفیوں کا مذہب نوّے سال کا بھی پیش کیا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ اس روشنی کے زمانہ میں بھی وہ باتیں کرتے ہیں جو مسجدوں کے حجروں میں کرنے کے قابل ہیں۔ بتلائیے اگر پچیس برس کی عمر میں عورت کا خاوند گم ہوا۔ اب نوّے سال تک انتظار کرکے جوانی کی عمر گذار کر کہیں ایک سو پندرہ سال کی عمر کو پہونچی (دنیا بلکہ پہونچ جاتی) تو ایسی نوجوان دلہن کو قبول کون کریگا؟ اور وہ بیری بیکار نکاح کس غرض سے کریگی؟ واللہ۔ ایسی دلہن کی شادی میں تو ضرور ہی شریک ہونا چاہئے جو سہ شبے مانند شبو دیگر عمو مادنکی مصداق ہو۔

ہمارے خیال میں تو ایسی دلہن کو نیوگ کی اجازت دلوا دیجائے تو بہتر ہو۔

افسوس ہے یہ اس قوم کے فتوے ہیں جنکی الہامی کتاب کی تعلیم تھی عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ) لَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ (عورتوں کو تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ دو)

عیسائی گورنمنٹ نے اس مسکینہ پر رحم کیا کہ سات سال بعد نکاح کرنے کو جائز قرار دیا مگر ہمارے مسلمان یہ مسلمان بھی ایسے ویسے نہیں بلکہ ایسے مسلمان جنکا دعویٰ ہے کہ ہماری آبادی میں ہمارا نمبر سب فرقوں سے زیادہ ہے وہ اس مسکینہ کو نوّے برس کوئی ایک سو بیس برس انتظار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کے زمانہ میں چار سال پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ سچ ہے ؎

فریبک جو ہینے پیمان توڑے ✦ وہ ہیکلے کے سب اہل مغرب جوڑے

## اہلحدیث کی قدردان ایسے چاہئیں

بارہا عرض کیا گیا اور کہا جاتا ہے اور کہا بھی جاویگا۔ کہ اہلحدیث کے قدردان اسکی اشاعت پر جلد کمر ہمت نہ باندھیں اخبار کا چلنا مشکل ہے۔ مگر افسوس اور خوشی دونوں ہیں۔ خوشی تو یہ ہے کہ احباب اس طرف متوجہ ہوتے ہیں افسوس یہ ہے کہ بہت کم ہوتے ہیں۔ آج ایک قدردان کا خط درج کرتے ہیں۔ خدا کرے۔ اہلحدیث کے تمام قدردان ایسے ہی ہوں جیسے ہوں۔

ڈاکٹر نبی محمد صاحب از ہرمدلی تحریر فرماتے ہیں۔

"جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔ کیسا وہ دن خوشی کا ہوگا۔ جب میں اپنے پیارے اسلامی پرچہ اہلحدیث کے نمبر ہزاروں پر دیکھونگا۔ میں اسوقت سے کوشاں تھا جبکہ مجھ کو حضور سے نیاز حاصل ہوا تھا۔ کہ کچھ خریدار تلاش کروں اکثر سے تحریک کی مگر ناکامی ہوئی۔ اب ایک صاحب کو یقینی آمادہ کرلیا ہے اور انہوں نے اجازت دی کہ میں حضور سے ویلو پیابل کیوا سطے گذارش کروں۔ براہ نوازش پتہ ذیل پر ایک پرچہ روانہ فرمائیے۔

محمد خان ساکن نبی گنج ضلع ہردوئی۔"

## جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے

ایک مسئلہ بیان کیا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ نیک بندوں کو جنت میں اور بدوں کو جہنم میں نہ ڈالے تو یہ اسکا ظلم ہوگا۔ حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر جو مولوی صاحب مرحوم کا درس قرآن سنا کرتے تھے۔ گو وہ خود تو عالم نہیں مگر بڑے بڑے علماء کی صحبت دیکھے ہوئے حضرت عبد اللہ صاحب غزنوی حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی۔ نواب صاحب بھوپال۔ شیخ عبد اللہ مرحوم وغیرہ حضرات کی مصاحبت سے مستفیض ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس مسئلہ کی تحقیق کرنے کیلئے علماء کرام کیخدمت میں سوال کیا۔ کہ کیا یہ عقیدہ صحیح ہے۔ اس پر علماء کرام کے جو جواب آئے انکو حافظ صاحب نے رسالہ کی صورت میں شائع کردیا۔ جو حافظ صاحب ہی سے مقام امرتسر کٹرہ جہاں سنگھ ملتا ہے۔ علماء نے اس مسئلہ کو بڑی حقارت سے سنا کسی نے معتزلی کا حکم اسپر لگایا کسی نے ضلالت کا۔ بعض اس سے بھی آگے بڑھ گئے انہوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ اس قائل کو تجدید اسلام کرنی چاہئے۔ خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا۔ ابھی قضیہ میں خاک بھی دانہ میں گھن کیطرح پسنے لگا یعنی مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے بذریعہ اشتہارات اور اخبارات کے دو (دیکھو اخبار اہلفقہ ۱۸ دسمبر) دو مختلف بیان شائع کرانے شروع کئے۔ ایک تو یہ کہ حافظ محمد یوسف چونکہ مرزائی تھا اس نے وہ فتنہ ہم سے نکالا۔ دوم اس میں ثناء اللہ والے فتوے اربعین غزنویہ کا بدلہ لیا گیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اسقدر متضاد باتیں کیوں بنائی جاتی ہیں حافظ محمد یوسف اگر مرزائی تھا تو مسکو ثناء اللہ سے کیا ہمدردی کہ مطاعن اربعین کا بدلہ لیتا۔ اربعین تو ثناء اللہ کے برخلاف لکھی گئی تھی۔ کیا بحیثیت مرزائی ہونے کے حافظ محمد یوسف کو جیسا غزنویوں سے رنج ہونا تھا مجھ سے نہ ہوتا۔ ۱۷ اگست سنہ ۱۹۱۲ء کے پرچہ اہلحدیث میں حافظ موصوف کا سوال بخدمت علماء کرام چھپا۔ تو

تقلیب الاسلام ہر چہار جلد مکمل بجواب تہذیب الاسلام دہرمپال - قیمت عہ/ منیجر اہلحدیث امرتسر - پنجاب

ahmadimuslim.de

۲۹ کو حافظ صاحب نے ایک پوسٹ کارڈ مجھ کو لکھا جو میرے پاس موجود ہے اُس میں حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۲ جمعہ اخبار آپکے اخبار میں میرا سوال شائع ہوا ہے مولوی عبدالجبار صاحب کو بہت صدمہ ہوا۔ کیونکہ اُنکو میرے ساتھ زیادہ تعلق تھا مجھکو بھی انکے صدمہ سے صدمہ ہوا۔ کیونکہ وہ متبع قرآن وحدیث ہیں اگرچہ مائل بتقلید ہیں پھر بھی غنیمت ہیں۔ مگر آپکی تفسیر نے زمین فسادًا الدنیا۔ اتفاق سے میرا سوال آپکے اخبار میں چھپ گیا۔ اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ محمد یوسف کو مجھ سے کیا نسبت اور تعلق ہے۔ اور وہ کہاں تک میری طرف سے بدلہ لے سکتا ہے علاوہ اسکے اس کہنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ محمد یوسف مرزائی ہو یا ثناء اللہ کوئی ہو۔ بات تو صرف یہ ہے کہ آپ نے یہ فتوےٰ صادر کیا ہے یا نہیں۔ اگر آپکا یہ اعتقاد نہیں تو کچھ شک نہیں کہ یہ محض افترا ہوگا۔ لیکن اگر آپکا یہ اعتقاد ہے کہ درصورت مذکورہ حد ظالم ہوگا جیسا کہ آپکے اشتہارات اور دیگر مضامین سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو پھر کسی کا مرزائی ہونا یا عیسائی ہونا آپکو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ علماء نے جو جواب دیا ہے اس اعتقاد پر دیا ہے اور جواب میں یہ شرط نہیں کہ پوچھنے والا کون ہے۔

اب اصل قصہ عرض کرتا ہوں سو اللہ علیٰ ما اقول وکیل۔ حافظ محمد یوسف صاحب نے جب یہ مسئلہ مولوی عبدالجبار صاحب سے ... تو ایک سوال لکھا ہوا میں دیکھ کر میرے پاس بھیجا جس میں لکھا تھا کہ ایسا شخص اہل سنت ہے یا اہل سنت سے خارج۔ یہ سوال جناب منشی برکت علی صاحب پنشنر لودھانوی نے حافظ صاحب کی طرف سے بھیج دیا تھا۔ منشی صاحب اتفاقًا کہیں حافظ صاحب کو ملنے گئے تو انہوں نے بوجہ ... صاف نہ ہونے کے ہاتھ بھیجدیا۔ تو میں نے فورًا کہا کہ داخل خارج کرنے کا دفتر میرے پاس نہیں ہے یہاں تک کہ میں نے وہ سوال پورا پڑھا بھی نہیں آخر منشی صاحب موصوف نے لودھانہ سے وہ سوال حافظ صاحب کو واپس کیا۔ پھر حافظ صاحب خود دفتر اہلحدیث میں آئے تو یہی سوال کرنے لگے۔ میں نے یہی جواب دیا کہ اس عقیدہ کی نسبت ... مجھ سے پوچھ لو۔ مگر اس عقیدہ کی وجہ سے میں یہ حکم لگا دوں کہ مولوی عبدالجبار صاحب اہل سنت سے خارج ہیں یا داخل۔ یہ میرے اختیارات سے باہر ہے۔ کیونکہ داخل خارج کا رجسٹر میرے پاس نہیں چنانچہ بہت کچھ ... کے بعد وہ سوال حافظ صاحب نے لکھا یا جو ۱۰ اگست کے اہلحدیث میں چھپ چکا ہے۔ ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے جواب میں کوئی لفظ داخل خارج کا نہیں لکھا ہے۔ نہیں معلوم مولوی عبدالجبار صاحب اپنے غلط عقیدہ سے جو صحیح حدیث نبوی کے خلاف ہے رجوع نہیں کرتے۔ اور مجھ کو کیوں بدنام کرتے ہیں کہ ارجعین کا بدلہ لینے کو یہ کارروائی ہوئی ہے۔

گو مجھ کو ایسی فتوےٰ بازیوں سے دلی نفرت ہے اور میں حتی المقدور کسی مسلمان پر کسی قسم کا فتوےٰ نہیں لگایا کرتا۔ لیکن حدیث نبوی کی تصدیق کو کوئی روک نہیں سکتا حضور نے فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی پر محض حسد سے کوئی ناجائز الزام لگائے مرنے سے پہلے وہ بھی اس الزام سے ضرور ہی آلودہ ہوگا۔ حضرات غزنویہ نے خاکسار پر معتزلہ کا الزام لگایا تو غیرت خداوندی سے مولوی عبدالجبار صاحب کو مع تمام متعلقین کے یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ انہیں الفاظ میں انہی علماء نے انپر وہی فتوےٰ معتزلی کا لگا دیا جسکی وہ میرے حق میں کوشش کر چکے تھے ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را + چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ہاں میرا یہ قصور شاید ہو کہ حافظ محمد یوسف کے ایک دو دفعہ سوال یا اطلاع اخبار میں چھپی ہے۔ مگر جو لوگ اخباری مذاق سے واقف ہیں وہ مجھ کو اس میں بھی معذور کہیں گے کہ ایسے اعلانات اخباروں میں مجبوری ہی درج کئے جاتے ہیں۔ علاوہ اسکے جب حافظ موصوف کی اطلاع نکلنے کے بعد مولوی عبدالجبار صاحب کی طرف سے دستخطی ... میرے نام ایک رقعہ آیا کہ ... مضمون بھی درج کرا دو میں نے کہا ... لیکن انہوں نے خود ہی نہ بھیجا۔

اب میں اس اپنی رام کہانی کے بعد حافظ محمد یوسف صاحب کا ایک خط درج کرتا ہوں جس سے اصل حال بخوبی کھل جائیگا۔ وہ یہ ہے:۔

**کھلا خط**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بخدمت بابرکت مکرم معظم مولوی عبدالجبار صاحب۔ السلام علیکم۔ میں آپکے والد صاحب مرحوم کا سچا خادم و جان نثار رہا ہوں۔ یہ عاجز انکی ولایت کا مصدق ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر کاموں میں میرے مشورہ پر عمل کرتے تھے۔ غرضیکہ وہ مجھکو اپنی اولاد سے بھی زیادہ خیر خواہ و شفیق سمجھتے تھے اور یہ بات سب کو معلوم ہے۔ یہ خادم آجتک آپکا بھی دلی مخلص ہے۔ قسم ہے اللہ پاک کی مجھکو آپکی نسبت کوئی خیال حسد و عداوت کا نہیں گذرا۔ اور آئندہ بھی دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم مجھے اسی خیال کو قائم رکھے۔ ہاں البتہ مسائل دین میں کسی کا مقلد نہیں ہوا اور انشاء اللہ آئندہ ہونگا۔ مسائل دین میں اول اللہ و رسول۔ دوم اصحاب رضی اللہ عنہم۔ سوم ائمہ مجتہدین۔ چہارم جمہور علماء صالحین کا متابع ہوں جس روز آپنے جمعہ ترجمہ کے یہ لفظ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ

ahmadimuslim.de

مجرموں کو سزا نہ دیگا تو ظالم ہوگا - اس کلمہ کو سنکر مجھ کو سخت حیرانی پیدا ہوئی -
اور دل میں یہ خیال آیا کہ یہ کلمہ اللہ پاک کی ذات میں سخت گستاخی کا ہے -
اگرچہ میں محض اُمی و بے علم آدمی ہوں - مگر میرے دل میں سخت تشویش پیدا
ہوئی کیونکہ میں نے کبھی کسی عالم سے ایسا کلمہ نہیں سُنا اور نہ دنوذ نہ نام
ذات باری میں اس نام کو پایا - پھر میں نے بعض دوستوں کی معرفت آپ سے
دوبارہ سہ بارہ دریافت کیا پھر بھی آپنے وہی کہا - پھر میں نے مولوی
احمد اللہ صاحب و حکیم ابوتراب محمد عبدالحق سے دریافت کیا تو انہوں
نے تعجب کیا اور کہا کہ یہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا نہیں ہے - پھر
آپنے دوسرے روز اور زیادہ وضاحت و تشریح سے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ
نیکوکاروں کو جنت میں داخل نہیں کریگا تو ظالم ہوگا - اور اس کلمہ کو بہت
مرتبہ واضح کر کے بار بار سُنایا - پھر میں نے آپکے بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب
اور آپکے دیگر شاگردوں سے تحقیق کیا - تو سب نے آپکے کلام سے اتفاق کیا
اور یہی کہا کہ تمام علمار اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے - اسواسطے مجھکو
ناچار ہوکر علمار کرام سے استفسار کرنا پڑا - تاکہ مسئلہ کی تحقیق ہو جاوے
اور عام مسلمانوں کو فائدہ پہونچے - جو کچھ علمار کیطرف سے جواب آیا تو انکو
چھپواکر شایع کیا جاتا ہے - میری یہ کارروائی محض بہ نیت اخلاص و خدمت
دین کے ہے نہ کہ آپکی عداوت و حسد سے - جیسا کہ آپ اور آپکے متعلقین
و مقلدین خیال کر رہے ہیں اور مجکو مرزائی وغیرہ کہتے ہیں - لیکن مجکو کچھ پرواہ
نہیں ہے ؎ آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک

محمد یوسف بقلم خود

میں یہ نوٹ نہ لکھتا - مگر مولوی عبدالجبار صاحب نے اس قصہ کو ناحق اشتہاروں
اور اخباروں میں میری طرف نسبت کرنا شروع کیا - اسلئے مجھے بھی اصل حال عرض کرنا
پڑا ؎ دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں ؟
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں ؟

ابوالوفار

## تفسیر ثنائی چہار جلد

یہ تفسیر اپنی طرز تحریر میں بالکل نرالی ہے - ساتھ ساتھ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے مدلل و معقول جواب بھی ایسے طرز سے عقلی و نقلی دئیے گئے ہیں کہ بائد و شاید قیمت مع محصول ہے -

# اوجھیانی میں آریوں کی ہار اور اُسپر بازاری اخبار مسافر آگرہ کی چیخ پکار

(از نامہ نگار)

اوجھیانی ضلع بدایوں میں جو انجمن اسلامیہ کا جلسہ بتاریخ ۱۷ لغایت ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۷ء ہوا تھا اور جسمیں علمار اسلام ذوالکرام مولوی فاضل مولانا ثنا ءاللہ صاحب امرتسری - مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی - مولوی ابورحمت صاحب میرٹھی بابو عبدالعزیز صاحب میرٹھی - بابو عبدالعزیز صاحب نومسلم و شیخ عبدالسلام صاحب نومسلم وغیرہ نے تین روز تک اپنی پرزور اور مدلل تقریروں سے اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب باطلہ ونارینش فرقہ آریہ وغیرہ کی تردید کی تھی - اگرچہ اسکی کل کیفیت ناظرین والا تمکین اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں ملاحظہ کر چکے ہیں - مگر اب جو ۳۰ - اکتوبر سنہ حال کا آگرہ کا بازاری اخبار مسافر آیا ہے جسمیں بھکڑ اڈیٹر لالہ بہوجدت بتعلیم وید اور ہی کچھ رنگ لایا ہے - یعنی مولانا ثنا ءاللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری نے آخر روز جو اسپیچ کچہری میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ فرمانے کے بعد کہ گو ہم تین روز سے متواتر اسلام کی حقانیت اور آریہ سماج کا بطلان ثابت کر رہے ہیں - مگر افسوس کہ آریہ دوست ہمسے کچھ ایسے شرمائے ہوئے ہیں کہ مقابلہ پر نہیں آتے - اور مباحثہ سے ڈر رہے ہیں اور جو بیچارے کسی کے کہنے سے سامنے آتے ہیں تو وہ ایسا طریقہ زبان پر لاتے ہیں کہ گویا صاف بحث سے جھجکاتے ہیں - اور اس سے گھبراتے ہیں کہ کہیں تارعنکبوت وید نہ ٹوٹ جائے اور آریہ سماج کے دعووں کی ہانڈی نہ پھوٹ جائے "

آریہ سماج کے مفتخر بکٹر لالہ مسافر جی کی جبلی عادت اور بیمانداری کا اظہار اسطرح کیا تھا کہ "آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ ہمنے تین روز تک متواتر آریوں کو رفع شکوک کے لئے بلایا اور کوئی آریہ مقابلہ پر نہ آیا - اور جو آیا تو ایسا کچھ گھبرایا - ایسا کچھ چکرایا کہ مذہبی سوالوں میں بہاگ نکلا - منہ سے ڈال چھپا کر نکلا - اور اب چونکہ ہمارا جلسہ اسلامیہ ختم ہو چکا ہے لہذا ہم کل چلے جائینگے - مگر ہمارا دوست آگرہ کی بازاری اخبار کا اڈیٹر اپنے خانہ زاد اخبار مسافر میں یہی چھاپے گا کہ ثنا ءاللہ بہاگ گیا "

وہ اس فقرہ پر بھی طرح سے اپنے مذہبی تعصب کا بخار نکالتا ہے - پبلک کو مغالطہ میں ڈالتا ہے - کہیں کہتا ہے کہ مولوی فاضل مولانا ثنا ءاللہ صاحب امرتسری میرے مقابلہ سے بہاگ گئے - کہیں کہتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف جب مجھے دیکھکر کرسی سے اُٹھکر بیان کرنے کو کھڑے ہوئے تو وہ بسم اللہ کہنا بھی بھول گئے - غرضکہ تمام مضمون ...

بھی کوشش کرتا ہو۔ اسی فکر میں تھا جبکہ آریہ سماج کے چہرہ سے یہ ندامت
کا داغ دور ہو جاتا۔ آریہ سماج جیسا مشہور ہو جاتا ہے۔ وہ اس شعر بلبلاتا ہے
وہ حق با باگ کرتا ہے کہ نکلیں آریہ دہرم کے منہ سے [illegible] کا داغ
ہمیشہ جائے۔ اور تار عنکبوت میں یہاں چھپ جانے مگر جا [illegible]
ہو لے۔

گو بوجہ جنگ [illegible] باران وید اڈیٹر اپنی روباہ خصلتی کام میں لایا
اور جب بعد ختم جلسہ انجمن اسلامیہ علما اسلام ذوالاکرام رخصت ہوگئے تو اپنے
خانہ زاد اخبار مسافر آگرہ مورخہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء میں یہ اڑا دیا کہ ثناء اللہ
بھاگ گیا۔ [illegible] کہیں بچے میں تنہا رہ گیا عقل تو نہیں
ماری گئی۔ بقول شیکسپیئر —

کہیں بہت تو نہیں [illegible] بات کرو بادہ خوار [illegible]
اور اپنے باپ دادا کو تناسخ کے چکر میں [illegible] گدھا۔ گھوڑا بنانے والے
اور اپنی استریوں کو دس دس منشوں سے نیوگ کرانے والو۔ تو [illegible]
کی نسبت یہ کہتا ہے کہ وہ تیرے مقابلہ سے بھاگ گئے اور یہ اتنی جلدی
بھول گیا کہ جب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی اور مولوی ابو رحمت صاحب
میرٹھی تیرے پاس مباحثہ کا رقعہ لیکر گئے تو تو منہ کھولکر رہ گیا اور یہی کہہ گیا
کہ میں آپ سے مباحثہ نہیں کرتا۔ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی سے مباحثہ
کرونگا۔ تجھکو خبر نہیں کہ اسلام میں خواہ کتنے ہی فرقے ہو جائیں۔ خواہ کتنی ہی
پارٹیاں بنجائیں مگر تیری سرکوبی کے لئے دہلوی۔ امرتسری۔ میرٹھی۔ لوہاروی
گوڑگانوی (گرگابی) سب ایک ہیں۔ افسوس کہ لالہ جی اپنا گھر شیشوں کا بنا کر
دوسروں پر پتھر پھینکتے ہیں۔ ورنہ بہتر تو یہ تھا کہ لالہ جی پہلے اپنے گھر میں چراغ
جلا کر دیکھتے کہ کیا ہو رہا ہے۔ کون نیوگی یار انکی پیاری استری کے ساتھ
بستر استراحت پر سو رہا ہے۔ بھلا لالہ جی یہ کونسی عقلمندی کی بات ہے کہ غیر سے
تخم لیکر اولاد جنے کو آسمانی تعلیم بتایا جاتا ہے۔ اور غیر کا نطفہ اپنے مال و متاع کا
وارث بنایا جاتا ہے۔ لالہ جی کہیں تمہارے ساتھ تمہارے پرمیشور کی بھی عقل تو نہیں
جاتی رہی ہے جو وہ ایسی بہکی باتیں کرتا ہے اور پھر خدائی کا دم بھرتا ہے۔ لالہ جی
کیا تم دعوی کر سکتے ہو کہ تمہارے پرمیشور کی عقل کامل ہے۔ ہرگز نہیں اور اگر بالفرض
دعوی کرو تو تمہارا دعوی غلط۔ کیونکہ اگر تمہارے پرمیشور کی عقل کامل ہوتی۔ تو
[illegible] غیر سے نطفہ لینے [illegible] دس دس سے [illegible] کی اجازت دیتو

کو کبھی آسمانی تعلیم نہ بتاتا۔ دوسرے چار وید نازل کرکے یعنی جہالت نہ جتاتا۔
کیا اس دہریا کو جو علیم کل کے نام سے مشہور ہے پہلے وید کے الہام کرتے وقت اسکی
کمی کا علم نہ ہوا تھا جس کو اس نے دوسرے وید کے ذریعہ سے پورا کیا اور کیا
دوسرے وید کے الہام کے وقت بھی اس کو اس دوسرے وید کی کمی کا علم
نہ ہوا جس کو اس نے تیسرے وید کے ذریعہ سے پورا کیا اور کیا پھر تیسرے
وید کے الہام کے وقت بھی اس کو اس کی کمی کا علم نہ ہوا جس کو اس نے ایک
چوتھے وید کے ذریعہ سے پورا کیا۔ اور پھر اس کا کیا ثبوت ہے کہ اب اس چوتھے
وید میں کمی نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ جس شخص نے تین دفعہ غلطی کی اس نے چوتھی
دفعہ بھی غلطی کی ہو۔ لالہ جی اس کی کیا وجہ کہ جب کہ ویدوں کے الہام کے وقت
بقول دیانند جی ہزاروں انسان ذخیرہ موجود تھے تو پرمیشور نے اگنی وایو وغیرہ
چار ہی شخصوں کو کیوں ویدوں کا الہام دیا ہے۔ کیا اس کا جواب کسی وید منتر
سے دے سکتے ہو۔ کیا ویدوں میں دکھلا سکتے ہو کہ اگنی وایو وغیرہ کون تھے۔ ان کے
باپ دادا کا کیا نام تھا۔ یا مثل دیانند جی گمنام برکت نیوگ ہی کا نشان تھے۔ ان
کا چال چلن کیسا تھا۔ انہوں نے ویدوں کی کس طرح پر اشاعت کی اور یہ کہ جب
کہ کوئی زبان ویدوں سے پہلے موجود نہ تھی تو انہوں نے ویدوں کو کس طرح پر
سمجھا۔ لیکن حقیقت یہ کہ آپ بلکہ آپ کے مسلمہ اڈیٹر وکیٹ لیکھرام بلکہ آپ کے
سوامی دیانند جی بھی [illegible] نافرمانی اپنے والدین کے آجکل کسی گنتی کے [illegible] کی
جولانی میں براجتے ہیں۔ دیکھو سوانح عمری سوامی مرتبہ آریہ مقتول) اگر اپنی
روح کا زور لگائیں اور سات جنم تک کوشش کریں تو ہمارے سوالات کا جواب
نہیں دے سکتے۔ کون نہیں جانتا کہ اگنی آگ۔ اور وایو ہوا کو کہتے ہیں اور آپ
کے سوامی جی نے ویدوں میں یہ الفاظ دیکھکر اپنی جدت طبع سے انہیں کو ملہم
وید قرار دیدیا۔ مگر [illegible] لیاقت بقول —

عناصر [illegible] کا نام [illegible] استعارا شیوگ

اور اسلئے آریہ سماجیوں نے نیوگ کے لالچ میں آکر جھٹ اسی کو آسمانی تعلیم
کہدیا کیونکہ ان کو لیکھرامی و دیانندی تقلیدی بیماری نے ایسا دبا رکھا ہے کہ ان
بیچاروں کو بجز تسلیم چارہ ہی نہیں بقول شیکسپیئر —

کریں تو کیا کریں وہ دولوں کے بس میں ہیں
ابھی تو ہم خدا چودھویں برس میں ہیں [illegible]

غرضکہ بہتر تھا کہ لالہ جی شرمان جی پہلے اپنے گھر کی ان باتوں پر غور کرتے

چودہویں صدی کا مسیح۔ مرزا قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۲۳ مجلد قیمت ۸ محصول [illegible]

رسالہ الف
حجم ۱۰۰ صفحہ [illegible]
[illegible]
کی صورت مسلسل [illegible]
علوم دینیہ قرآن [illegible]
۳۰ صفحہ۔ تردید [illegible]
اسلام و ہدایت المسلمین [illegible]
صفحہ تاریخ [illegible] صفحہ [illegible]
صفحہ۔ ناظرین [illegible]
یہ رسالہ اہل اسلام
کیا کوئی کہہ سکتی ہے
کوئی رسالہ بھی [illegible]
ہرگز نہیں [illegible]
[illegible] رسالہ [illegible]
نہیں ہرگز نہیں [illegible]
کون مسلمان ہیں جو
کی مصداق [illegible]
سبقت کرنیکا ثواب
اور کون وہ مبارک
بہا شیوں کو اس [illegible]
کوشش کرتے ہیں [illegible]
ہیں اور قیمت [illegible]
مفت دیا جاویگا۔ [illegible]
طرف سے وقف کرنے
والوں کی توجہ [illegible]
نصف قیمت لیجائیگی
[illegible]
[illegible]
مرزا احمد [illegible]
فیض آباد

آتے پھر علماء اسلام سے مباحثہ کو للچاتے مگر نہیں ہمارے لالہ جی تو وہی شل ہے کہ آگے کیوں بڑھتے ہو کہا اٹھینگے اور جب پوچھا پیچھے کیوں ہٹتے ہو کہا ...... ہے ورنہ اس کے کیا معنی کہ جب مولوی عبد المجید صاحب دہلوی و مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی مباحثہ کا رقعہ لے کر گئے تو یہ شورا شوری کہ میں مولوی ثناء اللہ سے مباحثہ کرونگا آپ سے نہیں کرتا" اور جب بوقت شام جلسہ عام انجمن اسلامیہ میں مولوی صاحب موصوف کا لیکچر ہوا تو لالہ جی ایسے غائب جیسے گدہے کے سر سے سینگ۔ معلوم نہیں لالہ جی دھمکی کہ کیوں قعر ذلت میں غائب ہو گئے۔ جب مولوی صاحب نے بلایا تو کیوں اپنے پیشواؤں کے ساتھ کانوں پر ہاتھ رکھکر سوم کی شراب پی کر سو گئے۔ لالہ جی شریمان جی اگر آپ مردان میدان۔ شیران اسلام مولوی ابو رحمت حسن و مولوی عبد المجید صاحبان کی شمشیر مباحثہ کی تاب نہ لا سکے اور ان کے مقابلہ پر نہ آسکے اور مولانا ابو الوفاء ہی کا ہتھیار مباحثہ پسند آیا۔ انہیں کا مقابلہ بہایا تو خیر یہ آپ کی خوشی۔ شاید ان دونوں کے مناظرہ سے آپ ڈرتے ہونگے۔ وہ زیادہ سختی سے کرتے ہونگے۔ اور مولانا ابو الوفاء سے کچھ امید رعایت ہوگی۔ شاید ان کی سختی کی عادت ہوگئی۔ لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ نے وقت کو کیوں ٹالدیا۔ خود سے بد ساحیلہ بیمار پر کیوں عمل کیا۔ جلسہ عام میں کیوں نہ آئے۔ ضمانت اور حفظ امن کا بہانہ کیوں لائے او لالہ جی تم تمہارا محمدی کے شیر دل بہادروں کی آواز سنتے ہی کیوں ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ کیوں عقل و علم سے ہاتھ دھو بیٹھے کیوں اسلام کا آفتاب عالمتاب چمکتے ہی تم نے اپنا رخت ادبار بغل میں داب الو کے درخت پر اپنے تیرہ و تار گھونسلے کی راہ لی۔ اور کیوں بایں ریش و فش اور بایں دعوی ہمہ دانی مباحثہ سے گریز کی۔ اور پس اس کے معنی ہیں مناظرہ سے دم دبا کر بہاگ جانا اور دہوکہ سمجھا۔ ہاں ان ہم تدبیر سے خیال باطل و قیاس لا طائل کیا کرتے ہیں۔ اور اصل واقعہ کو پبلک کے سامنے دھرتے ہیں۔ تیری غلط فہمی کو بتلاتے ہیں۔ تجھکو جھٹلاتے ہیں۔ یعنی تو جو یہ کہتا ہے کہ ہمارے دوست امرتسری گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر کمر پکڑ کھڑے ہوتے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے اور بجائے اس کے فرمانے لگے کہ ہمارا دوست آگرہ سے آگیا ہے اور ہم کل ہی چلے جائیں گے بس اخبار میں لکھا جاویگا۔ کہ ثناء اللہ بھاگ گیا۔" سراسر جھوٹ اور بالکل غلط ہے۔ کیونکہ نہ تجھکو دیکھکر مولانا ابو الوفاء گھٹنوں پر ہاتھ رکھ اور کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور نہ بحالت اضطرابی بسم اللہ بھول گئے۔ کیونکہ اس دن بموجب پروگرام مولوی صاحب موصوف کا لیکچر نو بجے دن سے دس بجے دن تک تہا۔ اور چونکہ تجھکو خود اقرار ہے کہ تو دس بجے دن کے اوجھیانی پہونچا۔ لہذا وہ وقت ختم لیکچر مولانا صاحب کا تہا جب کہ تو معہ رخت ادبار کسی نیوگن کے عشق میں بیقرار۔ سر آلودہ بخاک۔ گریبان چاک وہاں انجمن اسلامیہ کے سامنے سے گذرا اور مولانا ابو الوفاء نے او کچھ شریر تیری تصویر کو دیکھکر لاحول پڑہی۔ اور چونکہ مولانا موصوف ابھی اپنی تقریر ختم نہ کر چکے تھے بلکہ اسٹیج ہی پر کھڑے ہوئے تھے کہ آپ نے تیری صورت دیکھی اور اتنی تقریر اپنے لیکچر میں اور اضافہ کی کہ ہمارا دوست بازاری اخبار کا ایڈیٹر اب آگرہ سے آیا ہے اور افسوس کہ ہم کل چلے جائیں گے بس اخبار میں چھاپ دیا جائیگا کہ ثناء اللہ بھاگ گیا۔" لہذا تیرا یہ کہنا کہ ہمارے دوست امرتسری گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے۔ اور بجائے اس کے فرمانے لگے کہ ہمارا دوست آگرہ سے آگیا ہے اور ہم کل ہی چلے جائیں گے۔ بس اخبار میں لکھا جاویگا کہ ثناء اللہ بھاگ گیا۔" غلط اور بالکل غلط اور ویدوں کی تعلیم کا ادنے نمونہ ہے۔

او کچھ بڑھ لالہ جی۔ شریمان جی۔ سوامی جی۔ مہاشہ جی۔ ذرا تعصب کا چشمہ آنکھوں سے اتار ڈالو تو تم کو نظر آئیگا۔ کہ بھلا جب مولانا ابو الوفاء صاحب خود بقول تیرے کھڑے ہوئے لیکچر بیان کر رہے تھے تو پھر اس کے کیا معنی کہ جو تم نے کہا کہ وہ مجھے دیکھکر گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے"۔ شاید تم کو خبر نہیں کہ بسم اللہ ابتدا کام یا آغاز کلام میں بغرض برکت کہی جاتی ہے۔ کاش اور نہیں تو آج آریہ سماجی دوست بسم اللہ کے معنی ہی کسی مسلمان عالم سے دریافت کر لیتے تاکہ ان بوجہ سمجھکر کہ لالہ جی کو اثناء تقریر میں بسم اللہ کے نہ پڑھنے کا اعتراض کر کے آج یہ خفت نہ اٹھانا پڑتی۔ مگر وہ بیچارے بھی کیا کریں۔ نیوگی لالچ کی بیڑی ان کے پیروں میں ایسی پڑی ہوئی ہے کہ وہ دیانندی تقلید کی چاردیواری سے باہر قدم نکالنے پر ڈنڈے ان کے سروں پر دہول جاتی ہے۔ مگر او سماجیو! یاد رکھو ہے

ہے بے غیرتی کا شرارہ نیوگ + جلا دیگا گھر بار سارا نیوگ
ڈبو دیگا اک دن ستارا نیوگ + دکھا دیگا آخر خسارا نیوگ
زناں را نیوگ است جائے زنا + کہ بد اشت فعل زنارا نیوگ

اب ہم اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں اور مسافر کو اطلاع دیتے ہیں کہ عدم آباد کا سفر ہر ایک شخص کو در پیش ہوتا ہے سب کو ملک جانا ہے تو شہ اعمال لیجانا

ahmadimuslim.de

جہ۔ نیز مسافر کو چاہئے کہ طمع نہ کرے بقول الفقر وسیدا ہی بہتر پشتوں کو زکوٰۃ بہ بیر اندازے لئے کچھ نیک اعمال کما لے سہ

مسافر چھوڑ نئی گلیں اب یہ سر اصحاف آگئے ہیں۔ انکار ہی رہیگا میری جان کب تک
اگر اب بھی کچھ تیرے مسافر ہی نہ بکو دیات سے باز نہ آیا اور بے حیائی سے جواب
دینے کو سر اٹھایا تو ہم بھی اسپ خامہ کی باگ لیں گے اور وہ وبال شکن جواب
دینگے کہ لالہ جی مکہ چوکڑی بھول جائیں اور پھر تا قیامت سر نہ اٹھا ئیں سہ

بیٹھے ہیں ہم بھی گوش بر آواز اکہہ تو دو
اٹھا ہو جس کو کہہ یہاں امتحان ہے

(الراقم ایک مرید ابوالوفاؔ)

## ایک دریافت

احقر نے ایک رسالہ مسمی تحقیق المسائل الاربعین فی تقلید المجتہدین دیکھا ہے جو جناب مولوی فتح محمد خان صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم تحصیل بھیرہ ضلع لبستی نے تالیف کیا ہے اور انہیں نے مجھ کو بھیجا ہے۔ اس کا دیباچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چند سوالات جناب مولوی محمد عبد الرحمن خاں صاحب مدرس مدرسہ محمدی قصبہ ٹانڈہ کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اس کے اخیر میں بالمقابل چالیس سوال بھی شائع ہوئے ہیں اور ایک رسالہ موسومہ فتح المنان بجواب تحریر جناب واجد علی شاہ صاحب جو دیباجات کی تردید میں بھی اس کے آخر میں ملحق ہے میرے خیال میں حضرات موصوفین کی جانب سے ان رسائل کی کافی تردید ہو گئی ہو گی۔ مجھے اس کی ضرورت ہے پتہ و قیمت وغیرہ سے کوئی صاحب اطلاع بخشیں اور اگر بالفرض کوئی جواب نہیں دیا گیا تو اس سے بھی اطلاع فرمایا جائے تاکہ اسکا جواب تحریر کیا جاوے۔ نیز تحقیق فی التقلید کے متعلق کوئی مبسوط کتاب مطلوب ہے اس کے خلاف میں دو عین القری وغیرہ بعض رسائل ملتے ہیں لیکن متفقین کا کوئی جامع رسالہ نہیں دیکھا جاتا ہے اس کی بڑی ضرورت ہے کوئی صاحب اطلاع بخشیں کیا اس باب میں امام شوکانی یا علامہ محمد بن امیر یمانی کی کوئی تالیف دستیاب ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(احقر حکیم ابو داؤد عبد اللہ۔ از بیر کمال چونیاں۔ لاہور)

**حدیث نبوی و تقلید شخصی** دو نو مضمون پر بحث۔ قیمت ۲ ر

## اہلحدیث کو مطالعہ کا فائدہ

پیارے ناظرین آپ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "حنفی۔ مرزائی۔ دیانندی۔ وہابی" ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جس کو مخدومنا حضرت ابوالوفاء (افاض اللہ علینا من فیوضہ) کی سابقہ معقول تقریروں اور مدلل تحریروں کی شکل دشمنان اہلحدیث کے سر پر رعد کی مانند گونج رہا ہے اور وہ کان لپیٹ کر خواب خرگوش سو رہے ہیں۔ کیا مجال کوئی چوں تو کرے۔ حضرت موصوف نے ثابت کر کے دکھا دیا ہے کہ ہمیں کوئی شخص ہرگز ہرگز محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو نہیں کہہ سکتا۔ جس کی تسلیم سے کوئی اہل انصاف گریز نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ باقی فرقوں پر لفظ حنفی۔ مرزائی۔ دیانندی وغیرہ صادق آتا ہے۔ یہ ہے اہلحدیث کے احسانات یا فوائد میں سے ایک سہ

ہر ورق ایک برگ گل ہے از چمن اہلحدیث
دل کی کلیاں کھل گئی ہیں اسکا عنواں دیکھکر

برادران اہلحدیث کو لازم ہے کہ کوشش کریں کہ اس اخبار مخزن الانوار کی اشاعت کو بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دن بہت جلد آوے کہ یہ مبارک پرچہ تمام پکے پٹے مسلمانوں کے ہاتھ میں پہنچکر ان کے دلوں کو شرک و بدعات سے بیزار کر کے توحید و سنت نبوی کا عاشق بنائے (آمین یا رب العلمین) امید ہے کہ بہت سے مخلصین اس کار خیر سے حصہ لیں گے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

اس مضمون کا اہلحدیث میں شائع ہونا ایک مہربان نے سنا تو مجھ سے کہنے لگے کہ گو تم محمد بن عبد الوہاب نجدی کی مریدی کا اقرار کرنے میں بظاہر ہچکچاتے ہو تو وہ اس لئے کہ اس کا پیرو کہلاتے ہوئے تمہیں برا لگتا ہے ورنہ دراصل وہی تمہارا مقتدا ہے۔

خاکسار نے کہا کہ اس کے پیرو ہونے کی کوئی دلیل بھی فرماتے یا یونہی زبردستی کہے جاؤ گے؟ کیا کوئی شخص بتلا سکتا ہے کہ ہم پر وہابی کا لفظ اطلاق ہو سکتا ہے جیسا کہ مخدومنا جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے حنفی۔ مرزائی۔ دیانندی کی بابت ان کے مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ کیا ہم نے کسی تنازعہ کا فیصلہ کرنے یا کسی مسئلہ کی تحقیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ قال محمد ابن عبد الوہاب؟ بلکہ اس کے برعکس ہمارے تمام دینی و دنیوی امور کا دار و مدار قال اللہ قال الرسول پر ہوتا ہے اور ہر وقت قال زید و عمر کی بجائے قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت گاتے رہتے ہیں اور پھر بھی تم ہمیں غیروں کی طرف منسوب کرتے ہوئے غضب اللہ ولعنۃ سے ذرا نہیں ڈرتے جوکہ کاذبین کیواسطے مقرر ہے۔

**وہ صاحب** جھگڑے بکھیڑے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ بس ایک دفعہ جو کہدیا ہے کہ تم لوگوں کے طعن وتشنیع سے بچنے کے واسطے اسکی مریدی و انکار کرتے ہو

**خاکسار** ۔ جناب من آپنے میرے سوال کا جواب تو دیا نہیں اور پھر وہی فضول بکے ہانکے چلے جاتے ہو۔ انصاف سے کہو کہیں یہ بھی ہو سکتا ہے؟ کہ لوگوں کی ملامت کے خوف سے کوئی اپنے پیرو مرشد ہی سے انکار کر جائے۔ مثلاً اگر مرزائیوں کو کوئی اسوجہ سے بُرا کہے کہ تم مرزا قادیانی مفتری کے مرید وپیرو ہو تو کیا وہ مرزا صاحب کی مریدی سے انکار کر جائیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ بڑے زور سے کہینگے کہ بیشک اُن کے تابعداروں میں سے ہونا ہمارے لئے موجب فخر ہے اسی طرح اگر ہمیں بھی کوئی حبیب خدا محمد مصطفےٰ کی تابعداری کے سبب طعن کرے تو ہم کہاں نہیں جاتے **وقس علی ھذا تمام فرقے**۔

جبکہ ہم بقول آپ کے قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں آپ جیسے ملامت کرنیوالوں سے نڈر ہو کر بحکم خداوندی فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول سے اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفےٰ بجاں مسلم داشتن کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو محمد بن عبدالوہاب کی مریدی کا اقرار کرنے سے کون ہماری روزی بند کردیگا؟ جس کا ہمیں ڈر ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ہم حضور انور رسول اکرم کے سوا کسی کو بھی اپنا حقیقی مقتداو امام نہیں مانتے کہ جس کی طرف ہمیں منسوب کیا جائے ؎

خدا اک رہنما بس ہے محمد مہرباں اپنا

اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ہمارے بہت سے اہلحدیث بھائی یہ بھی نہیں جانتے کہ محمد بن عبدالوہاب کون تھا؟ کس جگہ پیدا ہوا؟ کہاں پرورش پائی؟ **ہاں** کتب تواریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ **بھی تمہاری طرح مقلد تھا**۔ تو ہم اُس کی طرف کس طرح منسوب ہو سکتے ہیں ؎

ببیں تفاوت راہ از کجا تا بہ کجا

**وہ صاحب** (اول) یہ کہاں لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب آئمہ مجتہدین میں سے کسی کا مقلد تھا؟ (دوم) محمد بن عبدالوہاب کی بُرائیاں محتاج بیان نہیں اور تم اُس سے کسی طرح بھی جُدا نہیں ہو سکتے۔ تمہارے اور اُس کے

عقائد ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً اُس کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے اور تمہارا بھی اس پر ایمان ہے جس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اسی طرح پیروں فقیروں کی نذر و نیاز کی بابت

**خاکسار** (جواب اول) رسالہ **جواہر الایقان** کا مصنف باوجودیکہ اہلحدیث کو بات بات میں اتہامات لگانے کے علاوہ انہیں نجدی اور وہابی کا خطاب دے رہا ہے تاہم مانتا ہے کہ وہ حنبلی مذہب کا پیرو تھا۔ (دیکھو رسالہ مذکور صفحہ ۱۱ مطبوعہ افضل المطابع دہلی)

(دوم) اگر کوئی سچی بات کہے تو کیا ہم اُس کی تصدیق کرنے سے اُسی کے پیرو کہلائیں گے مثلاً اگر پنڈت دیانند نے کہیں لکھا ہو کہ شراب خوری اور قماربازی حرام ہے اور تم نے اس کی تصدیق کردی تو کیا **تم بھی دیانندی ہو جاؤ گے**؟ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو شیطان نے آیت الکرسی کا پڑھنا سکھایا تھا اور آنحضور (فداہ روحی ابی وامی) نے اُس کی تصدیق فرمائی تھی۔ تو اس سے کیا ہوا۔

صاحبو! ہم جو اس قسم کے بیہودہ عقائد سے متنفر ہیں تو اس لئے کہ یہ سب کے سب بلا استثنا منجر الی الشرک ہیں ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اگر کہیں سہواً بھی قرآن شریف کو پڑھکر اس کے مطالب ومعانی پر غور کیا ہو تو اس قسم کے مشرکانہ عقائد سے اجتناب کر جاؤ۔ اور ہمپر توہین انبیاء کا الزام لگانا چانڈو خانے کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ لہٰذا اس کے جواب میں ہم صرف ...... ہی پڑھ دینا کافی سمجھتے ہیں۔

خیر بجائے محمد بن عبدالوہاب سے تو یہ قصور ہوا کہ اس نے قرآن میں اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ لکھا دیکھکر اس گندے اور خبیث عقیدہ کی تردید کی لیکن سچ پوچھو تو حضرت فقہائے حنفیہ (رحمہم اللہ اجمعین) بھی اس جرم (مذمت شرک) سے بری نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے بھی تو مذکورہ بالا عقائد رکھنے والے اشخاص کو لعین ومردود وفاسد العقیدہ خارج از اہلسنت بلکہ مخالف اسلام کہنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ وھو ہذا

حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ قول تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسائرۃ

ahmadimuslim.de

دیکھو شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی لاہور) یعنی تمام انبیا ہرگز غیب کی باتیں نہیں جانتے مگر جس قدر اللہ تعالیٰ نے انہیں کبھی بتا دی ایسے کہ پیشینگوئی وغیرہ اور آنحضرت کی نسبت غیب دانی کا اعتقاد رکھنے والے شخص کے کفر کی بابت تمام حنفیہ نے بالتصریح ذکر کیا ہے کیونکہ آپ کی نسبت غیب دانی کا اعتقاد رکھنا قول الہی قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ کے الٹ ہے۔

فتاویٰ قاضیخان اور فتاویٰ بزازیہ و فتاویٰ تتمہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ رجل تزوج بغیر شہود فقال الرجل والمرءۃ خدا و رسول را گواہ کردم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ یعلم الغیب وھو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت۔

(قاضیخان جلد چہارم وغیرہ)

قاضی ثناء اللہ صاحب حنفی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اگر کسے بدون شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا و رسول را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود۔ اور اسی مقام کے حاشیہ پر اس کفر کا سبب تحریر فرماتے ہیں کہ ایں کافر اعتقاد کرد کہ رسول خدا غیب میداند و پیغمبر خدا در حالت حیات غیب را نمیدانست۔ پس چگونہ بعد موت غیب میداند کذا فی قاضیخان۔ (دیکھو مالا بد منہ صفحہ ۱۳۹ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

اور نذر و نیاز کی بابت در المختار صفحہ ۱۳۹ مطبوعہ مطبع نولکشور لاہور میں صاف طور پر لکھا ہے کہ واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام یعنی جان تو کہ نذر جو عوام کی طرف سے مردوں کے لئے واقع ہوتی ہے اور جو کچھ لیا جاتا ہے پیسہ اور روم اور تیل وغیرہ اولیائے کرام کی قبروں پر تاکہ ان کا تقرب حاصل ہو۔ سو یہ سب **بالاتفاق باطل** اور حرام ہے۔ انتہی۔

اس کی تشریح دیکھنی ہو تو تحفۃ الاوطار صفحہ ۱۳ جلد اول مطبوعہ نولکشور لکھنؤ کو بھی ملاحظہ فرمائیے اور نیز ا ہتمہ شامی جلد ثانی صفحہ ۱۲۰ کو بھی ذرا دیکھ لیجئے مذکورہ بالا کتب کے علاوہ باقی تمام فقہ حنفیہ کی معتبر کتابوں میں یہی مضمون درج ہے جن کا ذکر بخوف طوالت فی الحال ترک کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ پھر کسی موقع پر بیان کیا جائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ

قرآن و حدیث کا نام سنتے سے تو آگے ہی تمہارا دم نکلتا تھا لیکن افسوس کہ اب **فقہ شریف سے بھی گئے گزرے** سے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے

اور خیالی نکتے چلانا تم لوگوں کا کام ہے کما قال اللہ تعالیٰ ومنہم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی وان ہم الا یظنون۔

در خانہ اگر کس است۔ یک حرف بس است

سے کافی اک اشارہ کہ نامرداں خاص دناں داں
گدھیاں سمجھ آوے ہرگز جو سو ڈنڈو کھاں

(راقم آثم۔ ایم سلیمان۔ بیچ بسیا کوٹی)

# مسلمان جیلخانوں میں

(پنجاب جیلخانہ جات کی سرکاری رپورٹ بابت سال گذشتہ)

سے پایا جاتا ہے کہ بحساب اوسط ایجہزار قیدیوں میں ۹۹۳ء۴۶ عیسائی ۲۰۱ء۳ ہندو اور ۶۳۰۰۸ء۸ مسلمان تھے۔ گویا مسلمان مجرموں کی تعداد ہندوؤں سے تقریباً دو چند تھی۔ جبکہ مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں سے تہائی یا چھ تہائی ہے۔ تو ان میں مجرموں کا ان سے دو چند ہونا صریحاً یہ معنی رکھتا ہے کہ مسلمانوں میں جرم کرنے کی طاقت اور قابلیت ہندوؤں کی نسبت آٹھ گنی یا کم از کم چھ گنی ہے اور یہ اس قوم کے لئے کس قدر شرم و غیرت کی بات ہے جس کا مذہب سراسر راستی صلح کاری۔ اور پرہیزگاری وغیرہ محاسن زندگی کی تعلیم دیتا ہے اور کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ہندوستان کے اس زمانہ میں بحیثیت مجموعی اپنی عملی حالت سے اسلام کو بدنام کرنے والی قوم ہو گئے ہیں۔ اگر ان کا دعوے اسلام سچا ہے تو ان کا فرض ہے کہ اس داغ ندامت کو یکقلم اپنے چہرہ پر سے مٹانے کی کوشش کریں (دستان ہند مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

ایڈیٹر کو یہ شکایت ہے کہ ان بدمعاش نام کے مسلمانوں کے ایسا کرنے سے اسلام پر کوئی دھبہ نہیں آ سکتا مگر آپ کا بازاری اخبار اسی رپورٹ کی وجہ سے اسلام ہی کو نشانہ بناتا ہے

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

چونکہ مولوی صاحب جلسہ آرہ پر تشریف لیگئے ہیں اسلئے فتوے درج نہیں ہو سکے۔

(سب اڈیٹر)

قابل دید کتاب
ترجمہ تفسیر کبیر جلد
یعنی تفسیر کبیر کی جلد
الوار قدسیہ
کتاب الروح
بدور السافرہ
مباحثہ گولڑہ
ویدک حقیقت
خیر کثیر شبوت
قیمت ۲ حصد
محصول بذمہ
المشتہر ثناء اللہ
ایڈیٹر اہلحدیث

# انتخاب الاخبار

منگلور میں ایک ہندو مع اپنی بی بی اور بچہ کے مولانا محمد عثمان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔

آمیر صاحب کابل کی پیشوائی کے لئے بہت سی فوجیں اکٹھی کی گئی ہیں اور ہر جگہ ان کو ۳۱ توپوں کی سلامی دی جاویگی جو کہ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی ایشیائی حکمران کیلئے سب سے بڑی عزت ہے۔

زمانہ قیام جلال آباد میں ہز مجسٹی امیر دربار بھی منعقد کرینگے۔

مسلمان تاجر کلکتہ اور ہاسہ کے درمیان تجارت میں ترقی کر رہے ہیں۔

ہز ہائینس نظام ایک مسلمان طالب علم کو انجینیری کی تعلیم کے لئے ولایت بھیجنے والے ہیں۔

مدراس میں جلالت مآب سلطان المعظم کے لئے جمعہ کے دن دعائے صحت مانگی گئی۔

کلکتہ کی حرفتی کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کریگی کہ سرکاری دفاتر میں سودیشی سامان استعمال کیا جایا کرے۔

مراکو کی حالت نازک ہے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے آنریبل مولوی شرف الدین ہائی کورٹ کلکتہ کے جج کو آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پریزیڈنٹ منتخب کیا۔ مولوی صاحب ممدوح نے یہ اعزاز قبول کرلیا۔

گائیکواڑ بڑودہ اپنی ریاست میں ایک قانون جاری کرنیگے بچوں کی حقہ نوشی کی مخالفت کی تجویز کر رہے ہیں۔ اس قانون کی رو سے ۱۵ سال سے کم عمر والا کوئی بچہ حقہ یا چپوٹ وغیرہ نہیں پی سکیگا۔

سیالکوٹ میں ہڑتال بدستور قائم ہے۔ باشندوں نے میونسپل حدود کے باہر ایک بازار قائم کرنے کی تجویز کی ہے کہ جہاں محصول چنگی دینا نہ پڑے اور پبلک کو بے آرامی بھی نہ ہو۔

ٹرانسوال اور اورنجیا کالونیوں کو برٹش گورنمنٹ نے حکومت خود اختیاری عطا کردی۔

ترکی بحری فوج کے ۲۰۰ ملاحوں اور سپاہیوں نے اپنی میعاد ملازمت کے پورا ہو چکنے اور ابقایا تنخواہ نہ ملنے پر بڑا فساد مچایا اور بحری افسروں پر پتھر برسائے۔ سلطان المعظم نے یہ حال سنکر ان کو تنخواہ دلا دی۔ جس پر یہ فساد رفع ہوا۔

شاہ منیلک والی حبش نے اپنے ۱۵ سالہ نواسہ کو اپنا ولیعہد منتخب کیا اس انتخاب پر یورپین سفارت اطمینان ظاہر کر رہی ہے۔

رود بار انگلستان کے نیچے ایک سرنگ بناکر فرانس اور انگلستان کے بیچ میں خشکی کی راہ قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس سرنگ پر اندازا ایک کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ خرچ آئیگا۔

ہز مجسٹی امیر صاحب ۹ دسمبر کو جلال آباد پہونچ گئے ہیں۔

دہلی میں ہز مجسٹی امیر کی سیاحت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہز مجسٹی اور بڑے بڑے سردار گورنمنٹ ہاؤس کے پیچھے مقیم ہونگے۔ پولیٹکل افسروں کے لئے ۲۳ خیمے نصب کئے جاوینگے۔

حکم ہوا ہے کہ جلال آباد کو ہز مجسٹی امیر کے استعمال کے لئے ۲۱ ہزار نئے ٹکٹے بھیجے جائیں۔

ہفتہ مختتمہ ۸ دسمبر کے اندر پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں:۔ رہتک ۱۵۔ کرنال ۳۸۔ انبالہ ۶۰۔ جالندھر ۵۹۔ لدھیانہ ۳۴۱۔ فیروزپور ۱۰۴۔ منٹگمری ۷۔ لاہور ۹۸۔ امرتسر ۹۸۔ گورداسپور ۲۱۳۔ سیالکوٹ ۱۱۴۔ گوجرانوالہ ۶۴۔ گجرات ۱۵۔ راولپنڈی ۴۱۔ لائلپور ۱۔ ریاست پٹیالہ ۳۳۳۔ کپور تھلہ ۲۳۔ ریاست جیند ۱۶۔

ماہ نومبر میں رنگون میں ۱۵۹ ہزار روپیہ مارے گئے۔ اور اسکا من و عنہ ۱۳ ہزار روپیہ ادا کئے گئے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال کی اسپیشل ٹرین سیاحت کے زمانہ میں ہز مجسٹی امیر کے ذاتی استعمال میں رہیگی۔

بہر تیپور کی جھیل میں قادر کا شکار امیر صاحب نہ کھیل سکیں گے۔ کیونکہ جھیل نہایت سرعت کے ساتھ خشک ہو رہی ہے اور غالبا وسط جنوری تک اس میں کچھ پانی باقی نہیں رہیگا۔

کراچی میں دو نیلاموں کے ذریعے سے مصری نمبر ۴ ۱۸۵ من سے زیادہ فروخت ہوگئی۔

نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن بنگال کے پریسیڈنٹ مولوی عبدالجبار صاحب سی آئی ای ہوگئے۔

آرہ کا جلسہ بخیر و خوبی تمام ہوا اہلحدیث کانفرنس قائم ہوگئی مفصل آئندہ

# تیر بہدف ادویات

## برقی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر [illegible] علاوہ ہے۔ قیمت فی بکس ... محصولڈاک ہے

## گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو فولاد، چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہوکر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کوئی باہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ... معہ محصولڈاک

## مومیائی

ابتدائی سل و دق ... ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری، درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مبہی و مولد خون ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ قیمت ... فی جہانک معہ محصولڈاک

## معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور زکام و درد سر تنگ آ گئے ہوں۔ ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ ... معہ محصولڈاک

## ممسک جریان

اس کے استعمال سے جریان بند، منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ...

علاوہ ازیں ہر قسم کی مرض کی دوا واسطے مرض کی پوری کیفیت بتلانے ... روانہ کیجاتی ہے

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ مال ارزاں ملسکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال متفرق

ٹوپی سادہ ... سے ... تک فی عدد
سپر پوشی ... سے ... تک
اور ابی ... سے ...
ازاربند سوتی ... سے ...
" ریشمی ... سے ...
تھان گبرون ... سے ...
جوتا ساخت ... سے ...
" زرین ہوشیارپوری ... سے ...
جراب دستانہ اونی ... سے ...
" " سوتی ... سے ... فی درجن
فوجی زین خاکی رنگ پختہ ... فی گز
مافلر اونی اودہ ... سے ...
" خاکی ... سے ...
رنگین اونی طول ... گز عرض ... گز ...
دری ... پلنگ ... سے ...

کلاہ سادہ ... سے ... تک فی عدد
" زرین ... سے ...
رومال رنگین ... سے ...
کمبل دیسی ... سے ...
" فوجی ... سے ...
لوئی سفید ... سے ...
" رنگین طول ... گز عرض ... گز ... سے ...
پٹی دیسی اونی ... سے ... فی جوڑہ
پٹی پشمینہ ... فی گز ... تک
پچھ ... فی گز ... گز
چادر پشمینہ ... سے ...
بنیان و پاجامہ اونی ... سے ...
" " سوتی ... سے ...
چوتہی ... سے ...
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

### باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں، کمربند، سیٹل، زین، بٹن، جھالر، سوتی و زرین وغیرہ اعلیٰ مشہری۔ دو چیپی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

ahmadimuslim.de

# تیر بہدف دوائین

**بتی سٹ** — اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی بتی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سستی رگوں کا بالکل خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرضیکہ یہ سٹ نامردی کا اکمل علاج ہے قیمت ۳؍ روپیہ

**گولڈن پلز** — یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزاء سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں وہ کبھی ہرگز ما یوس نہ ہوں۔ گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

**مومیائی** — ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ جسم کی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کو دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگنے سے دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی و مولد خون ہے بچے بوڑھے جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک [illegible] محصول

**معجون مقوی دماغ** — جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو۔ اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور درد سر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایت رفع ہو جائینگی قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول

**مسکن جریان** — اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی گاڑھی اور بند ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی [illegible]

**ہاضمہ کی گولیاں** — یہ گولیاں قوت ہاضمہ کو بڑھانے میں عجیب الاثر ہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible] محصول

نوٹ :- علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ دوائی طلب کرتے وقت پوری پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جا سکے

**خداوند کی ماں** — امہات المومنین کا الزامی جواب ایک فاضل گرو کی طرف کی تصنیف جو مورخین یہود اور مفسرین انا جیل کے اقوال ہیں

**المشتہر پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ**

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزان مل سکتا ہے فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لونگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد | کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد |
| زرین لونگی [illegible] | ،، زرین [illegible] |
| ازار بند ہنور کی [illegible] | رومال ریشمی [illegible] |
| ازار بند سوتی [illegible] | کمبل ولیسی [illegible] |
| ،، ریشمی [illegible] | ،، فوجی [illegible] |
| تہبان گبرون [illegible] | لوئی سفید [illegible] |
| جوتا ساخت لدھیانہ [illegible] | رنگین مال اگر عرض [illegible] گز [illegible] |
| جوتا زرین پوشاری [illegible] | پٹی ولیسی اونی [illegible] فی جوڑہ |
| جراب وستانہ اونی [illegible] | پٹی پشمینہ [illegible] روپیہ گز سے [illegible] تک |
| ،، سوتی [illegible] | سرج [illegible] گز سے [illegible] گز تک |
| فوجی زرین خاکی رنگ پختہ ہر گز [illegible] | چادر پشمینہ [illegible] تک |
| سائز ٹسری اودھ [illegible] | بنیان دیا جامہ اونی [illegible] تک |
| ،، خاکی [illegible] | ،، سوتی [illegible] |
| رنگین لوئی طول [illegible] گز عرض [illegible] | چوبتی [illegible] |
| وردی جات [illegible] | وردی فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے |

**باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے**

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال۔ فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیلعل۔ زین۔ بٹن۔ جراب سوتی و زرین پیچ اونی۔ سنہری رومیلی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ :- سوداگروں کو خاص رعائت سے مال بھیجا جاتا ہے تمام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جاویگا

**المشتہر**
**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹر کٹر لدھیانہ**

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**ہز میجسٹی امیر صاحب سرہند میں** ۱۰ جنوری بوقت ۱۲ بجے دن کے امیر صاحب سرہند تشریف لائے چار بجے دن کے بعد روضہ مجدد صاحب بسواری گھوڑا گاڑی تشریف لے گئے اور معہ جوتی روضہ میں گئے اور کہا کہ جب ہم خانہ خدا میں مع نعلین جا کر نماز پڑھتے ہیں تو یہاں کیا ڈر ہے اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا وہاں سے دیگر روضوں پر بھی فاتحہ خوانی کے لئے گئے (حنفی علماء جو سنت جان کر مع نعلین نماز پڑھنے والوں کو طرح طرح کے الفاظ اور القاب عطا فرمایا کرتے ہیں۔ اس فعل کے باعث امیر صاحب کو بھی کچھ ضرور پیش کریں گے) اور بقول مشتہر یکہزار روپیہ مجاورین قبور کو دیا اور اور کچھ زمین بھی خرید کر روضہ کے متعلق وقف کرنیکا ارادہ ظاہر فرمایا اور بقول بعض ڈھائی ہزار روپیہ مجاورین کو دینے کی بابت لکھینگے اور مبلغ دو صد روپیہ پانچ پجاریان گوردوارہ سکھان دینے کو لکھینگے (ہماری قومیت ہائی امیر صاحب کے عطیہ پر فخر نہ کریں مگر سکھوں کو بھی فخر ہوگا) غروب آفتاب کے بعد کیمپ میں تشریف فرما ہوئے اور ہندو اہلکاران ریاست سے فرمایا کہ میں بلاتمیز ہندو مسلم اپنی قلمرو میں یکسان مراعات سب پر رکھتا ہوں اور جب دولت خداداد کو ضرورت ہوتی ہے تو ہندو مسلمان سب امداد دیتے ہیں اور فرمایا کہ جیسے گائو کی عزت تم کرتے ہو۔ ہم بھی نظر وقعت سے دیکھتے ہیں اسواسطے عید قربان پر جو ہمکو دہلی میں ہوگا۔ حکم دیدیا گیا ہے کہ کوئی ہمارا آدمی گائے کی قربانی نہ کرے (کیا کفار کی خوشی کیلئے ایسے امور جائز ہیں کیا اُنکو گورنمنٹ کو ممانعت قربانی و ذبح گائو میں ایک حجت نہیں ہاتھ آئی اور مسلمانوں کو مذہب زیادہ ضعف نہیں پہنچیگا) نامہ نگار

**امیر صاحب** نماز کے ایسے پابند ہیں کہ پشاور میں لائن دیکھتے دیکھتے نماز عصر کا وقت تنگ ہوتا معلوم ہوا۔ تو فوراً بآواز بلند خود پکارا کہ جسنے بادشاہ افغانستان کے ساتھ ملکر نماز پڑھنی ہے وہ آجاوے چنانچہ مسلمان حاضرین نے ملکر نماز پڑھی (کیا ہندوستان کے نوابوں اور رئیسوں کے لئے مقام عبرت نہیں؟)

**برٹش آرمی کونسل** ڈیڑھ لاکھ پونڈ کے صرف سے ۵۰ ہزار فوج کی مصنوعی لڑائی کا سامان کر رہی ہے اس سے قبل ایسے بے نظیر پیمانہ پر کبھی ایسی جنگ نہ ہوئی تھی۔ بحری فوج بھی اس میں شریک ہوگی۔

**۱۶ جنوری** کو ہز میجسٹی امیر صاحب کابل کیلئے علیگڈھ کالج میں جو جلسہ تھا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بھی اسمیں مدعو ہو کر علیگڈھ تشریف لیگئے ہیں +

**انجمن حمایت اسلام لاہور** کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے

**ہز میجسٹی امیر صاحب** کے لئے پشاور میں جو سرکاری جلسہ کیا گیا تھا اس میں لیڈیوں کو پس پردہ بٹھایا گیا تھا (کیوں؟)

**شراب کا طوفان۔** چند روز ہوئے گلاسگو میں ایک مسکی شراب کے کارخانہ میں عجیب حادثہ واقعہ ہوا۔ کارخانہ کی چوتھی منزل پر ایک دھات کی ستون کے سہارے پر کئی بڑے بڑے آہنی تالاب شراب کے بھرے ہوئے تھے غالباً بوجہ کی زیادتی سے یہ ستون ٹوٹ گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کل شراب کہ جو دو لاکھ گیلن کے قریب تھی۔ متعلقہ کے کچھ مصالح کے کارخانہ سے بہ نکلی کارخانہ میں اس وقت صرف ایک دو آدمی تھے۔ شراب کی زد میں دو آ گئے بعض گاڑیاں کارخانہ سے اسباب لانے کے لئے باہر کھڑی تھیں وہ بھی مع گھوڑے اور گاڑیبانوں کے اس رو میں بہ گئیں گاڑیبانوں میں سے ایک کے پاؤں اس قدر اکھڑ گئے کہ وہ زور سے مقابل کی ایک دیوار میں جا کر لگا کہ جس سے اس کے اس قدر چوٹیں آئیں کہ وہ جلدی سے مر گیا۔ آٹھ آدمی اور بھی اس قدر زخمی ہوئے کہ انہیں ہسپتال میں اٹھا کر لیجانا پڑا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس حادثہ سے لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا ہوگا +

**انگلینڈ میں شراب نوشی۔** مسٹر جے سی۔ نورتن سپیشل کمشنر نے اندازہ لگایا ہے کہ بیئر اور شرابوں کو چھوڑ کر صرف جبیکارم کے نام سے انگلینڈ میں جو ایک قسم کی شراب استعمال کی جاتی ہے صرف اسکی میزان سالانہ قریباً چالیس لاکھ گیلن ہے +

**کلکتہ** میں پانچ چھ سو دیسی اور پارسی خواتین نے بھی اپنا ایک علیحدہ جلسہ کیا اس میں کئی رانیاں بھی شامل تھیں۔ مہارانی بڑودہ نے مفصل تقریر کی۔ کل پچاس لیکچر موصول ہوئے تھے۔ جنمیں سے پندرہ پڑھے گئے وہ زیادہ تر اصلاح نسواں اور ضروریات خانہ داری پر لکھے گئے تھے (دہلی کے آنے میں) لیڈی منٹو نے مہارانی بڑودہ سے ان کے قیام گاہ پر جا کر ملاقات کی +

**ہز میجسٹی** ملک معظم قیصر ہند نے مفصلہ ذیل امپیریل کیڈٹوں کو جنہوں نے تین سال تک امپیریل کیڈٹ کور میں تعلیم پا کر ہز میجسٹی قیصر ہند کی قوم میں فوجی کمیشن پانے کا مستحق ثابت کیا تھا۔ لفٹنٹ کا رینک عطا کیا۔ خان محمد اکبر خان ممبر ہوتی ضلع پشاور۔ لالہ صاحب ڈفلی رئیس جاتبہ ... ملک ممتاز محمد خان رئیس شاہپور پنجاب۔ کنور پرتھی سنگھ جاگیردار ریاست کوٹہ راجپوتانہ +

# فتاوے

سوال چونکہ کثرت سے آتے ہیں اس لئے بارہا لکھا گیا کہ دیر لگنے سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ سوال ردی میں ڈالا گیا۔ نہیں بلکہ نوبت بنوبت درج ہوتے ہیں یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ خریداروں ہی کے سوال درج ہوتے ہیں غیر خریداروں کے نہیں۔ بلکہ جواب دینے میں اس بات کی کوئی تمیز نہیں۔ (ابو الوفا)

**س نمبر ۹۳** - بنگال میں یہ دستور ہے (ہندوستان وعرب کا علم مجھکو نہیں) کہ گو علی العموم بچے کی کمر میں ڈورا (دھاگہ سیاہ یا سرخ) باندھتے ہیں اور جب دریافت کیا جائے تو بعضے تو یہ جواب دیتے ہیں کہ بچہ کی کمر خالی رکھنا نہیں چاہئے اور بعضے یہ جواب دیتے ہیں کہ ڈورا بچے کی کمر میں باندھنے سے ایک قسم کی زینت ہوتی ہے۔ مگر متشرع لوگ اس فعل کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں حتی کہ بچے کی کمر میں دیکھنے سے اگر قدرت ہوتی ہو تو کھلوا دیتے ہیں۔ اور جیسے عاملین میں دو طرح کے لوگ ہیں ویسے مانعین میں بھی دو طرح کے لوگ ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ ڈورا کمر میں باندھنے سے زینت ہے تو ایک قسم کا زیور ہوا اور زیور مردوں کو پہننا حرام ہے لہذا لڑکے کی کمر میں نہ باندھو اور لڑکیوں کی کمر میں باندھنے سے کوئی حرج نہیں۔ اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ ڈورا باندھنا مطلق جائز نہیں۔ خواہ لڑکے کا ہو خواہ لڑکی۔ اگر زینت کا خیال ہے تو لڑکیوں کی کمر میں ڈورا کے عوض میں اور کوئی قسم کا زیور مثل زنجیر وکمر دانی کے باندھو۔ لہذا کوئی روپا چاندی کی زنجیر بنا کے باندھتے ہیں۔ کوئی جرمن سلور کی زنجیر باندھتے ہیں غرض ڈورا کے بارہ میں اتنا تشدد تو کرتے ہیں مگر دلیل ناجائز و بدعت ہونے کی کوئی پیش نہیں کرتے بہر کیف ڈورا بچے کی کمر میں باندھنے سے زینت تو ہوتی ہے مگر شریعت میں کیا حکم ہے قرون خیر میں اسکا رواج تھا یا نہیں؟

**س نمبر ۹۴** - کوئی شخص اگر بوجہ عدم استطاعت یا بوجہ غفلت کے اپنے لڑکے کا عقیقہ ساتویں روز یا چودھویں روز یا اکیسویں روز نہیں کیا۔ تو وہ اگر بعد ایام مذکورہ یا بوقت استطاعت عقیقہ کیا تو وہ عقیقہ میں محسوب ہوگا۔ یا نہ بعضے علماء کہتے ہیں کہ ایام ثلاثہ کے بعد کرنے سے وہ عقیقہ نہ ہوگا اور اسکو عقیقہ کا ثواب نہیں ملیگا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بعد نبوت عقیقہ کرنے کی حدیث مروی ہے اس حدیث میں کلام ہے وہ قابل استدلال نہیں تو اس بارہ میں ہمارے علماء اہل حدیث کی کیا تحقیق ہے۔ تحریر فرما دیں۔ عند اللہ ماجور ہونگے۔

السائل کمترین ثاقب مرشد آبادی خریدار اہلحدیث عفی عنہ

**ج نمبر ۹۳** - ڈورا باندھنے کی رسم کی ابتداء یوں معلوم ہوتی ہے کہ غیر اللہ کی حمایت میں نظر بد سے حمایت ہو۔ اب اگر کوئی ایسا خیال نہ کرے تو امر دیگر ہے مگر اصل بنا اسکی یہی معلوم ہوتی ہے اسلئے ڈورے کی رسم کو بالکل بند کر دینا چاہئے۔ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا الا ان امر الجاهلية كله موضوع تحت قدمی یاد رکھو کفر و شرک کی تمام باتیں میں نے دبا دی ہیں پس اس رسم کو کسی طرح زندہ نہیں رکھنا چاہئے۔ زینت کے لئے اور بہت سے ذرائع ہیں

**ج نمبر ۹۴** - عقیقہ کے لئے حدیث میں تو ساتواں روز ہی آیا ہے مگر بعض سلف نے وسعت کو ملحوظ رکھکر کہا ہے کہ اگر ساتویں روز کوئی مانع پیش آجاوے۔ تو چودھویں روز یا اکیسویں روز کر دے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن حضرات نے ساتویں روز سے اکیسویں تک نوبت پہونچائی ہے انکی مراد کیا ہے کہ اس سے آگے جائز نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ انکی مراد آسانی کرنے سے ہے۔ نہ کہ اکیس تک حصر کرنے سے۔ اگر حصر کرنا ہوتا تو ساتویں روز سے آگے قدم کیوں رکھتے۔ پس اگر وہی کوئی شخص نادار اور مجبور ہے کہ ان تاریخوں میں نہیں کر سکتا۔ تو جب اس کو وسعت ہو کر لے۔ عام مومنوں کو شریعت جب حکم دیتی ہے کہ مقروضوں کو وسعت تک ڈھیل دو فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ تو اپنے مقروضوں کو ڈھیل نہ دیگی؟ بیشک دیگی۔

**س نمبر ۹۵** - سماع موتی ثابت ہے یا نہیں۔ اور اسکا قائل کیسا ہے۔

**س نمبر ۹۶** - توسل واستمداد بانبیاء واولیاء جائز و مباح ہے یا حرام و شرک و کفر اور دونو قائل و فاعل کا کیا حکم ہے۔ اور یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔

**س نمبر ۹۷** - قرآن مجید تلاوت کرکے اموات کے ارواح کو ایصال ثواب کرنا یا مزار پر جاکر فاتحہ پڑھنا ثابت و درست ہے اور اسکا نفع اموات کو ہوگا یا نہیں۔

**س نمبر ۹۸** - بوسہ قبر جائز و مباح ہے یا مکروہ یا حرام یا شرک و کفر۔

**س نمبر ۹۹** - زیارت مزارات و زیارت روضہ منورہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کرنا مباح و مندوب ہے یا ناجائز و حرام و شرک؟

**س نمبر ۱۰۰** - مجلس مولود شریف جسمیں روایات صحیحہ بیان کئے جائیں اور کوئی ناجائز مجمع نہ ہو اسکا کیا حکم ہے۔

**س نمبر ۱۰۱** - علماء صوفیاء کے ہاتھ چومنا کیسا ہے۔

**س نمبر ۱۰۲** - سلام میں ہاتھ اٹھانا یا صرف اشارہ سے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**س نمبر ۱۰۳** - السلام علیک ایها النبی جو تشہد میں قعدہ میں پڑھی جاتی ہے

ahmadimuslim.de

جاتا ہے یہ ندا و خطاب کیا گیا ہے۔

س نمبر ۱۰۴ - جو مذہبی و دینی امر کہ رسول اللہ (فداہ روحی) صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ و تابعین کے وقت میں ہوا وہ بدعت ہے یا نہیں اور جو امر کہ قرون ثلاثہ کے بعد میں ہوا اگرچہ وہ ادلہ اربعہ سے ہی مستنبط ہو کیا وہ سب بدعت ہے۔

خاکسار محمد عبد اللہ احمد پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ج نمبر ۹۵ - قرآن شریف میں سماع موتیٰ کی صاف نفی ہے انک لا تسمع الموتیٰ علماء حنفیہ نے لکھا ہے اگر کوئی قسم کھائے کہ میں فلاں شخص سے کلام کروں گا۔ مگر مردہ کی حالت میں کلام کرے تو قسم پوری نہ ہوگی کیونکہ مردے سنتے نہیں (فتح القدیر وغیرہ) خاص خاص مواقع پر سماع موتیٰ آیا ہے کا قائل غلطی پر ہے۔

ج نمبر ۹۶ - توسل کے معنے اگر یہ ہیں کہ بحق فلاں کہکر دعا مانگے اور استمداد سے مراد یہ ہے کہ ان سے مدد چاہی جائے تو یہ ثابت نہیں بلکہ منع ہے۔ فاعل اسکا بدعتی ہے۔ اور اگر توسل کے معنے یہ ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ہدایت حاصل کی جائے یعنی جو انہوں نے فرمایا ہے اسپر عمل کیا جائے۔ اور استمداد سے یہ مراد ہے کہ ان کی زندگی میں ان امور میں جو بشری طاقت میں ہیں امداد مانگی جاوے تو جائز ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ۔ یا رسول اللہ کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ندا کو امت کے کہنے کی تعلیم نہیں فرمائی اور جو التحیات میں ایہا النبی آتا ہے اول تو ابن مسعود کی روایت میں علی النبی ہے۔ دوم اصول میں یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ خلاف قیاس پر قیاس کرنا جائز نہیں۔ ج نمبر ۹۷ و ۹۸ قرآن کا ایصال ثواب میں اختلاف ہے امید ہے کہ ثواب سے خالی نہیں ہوگا۔ ۔۔۔۔۔

ج نمبر ۹۹ مزارات اور روضہ منورہ کی زیارت کے قصد پر سفر کرنے کی اجازت کسی صحیح حدیث میں پائی نہیں جاتی۔ مسجد نبوی کے ارادہ پر جانا مستحب ہے ایک روایت (جو بیان کی جاتی ہے کہ من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی) اسکا کوئی ثبوت نہیں۔

ج نمبر ۱۰۰ مجالس بیان مولود کے لئے انعقاد مجلس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نہیں سکھایا۔ نہ زمانہ صحابہ میں اسکا رواج ہوا۔ اسلئے گو روایات غیر صحیحہ سے خالی ہو تو بھی محض انعقاد مجلس بھی اسی غرض سے بدعت ہے۔ ہاں اثناء وعظ میں کوئی واعظ صحیح صحیح واقعات ولادت بیان کردے تو جائز ہے۔ تعجب ہے جو لوگ مولود کی مجالس پر سرگرمی کرتے ہیں وہ اپنی ان مجالس کے اہتمام سے آنحضرت کی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر یعنی اللہ کا رسول تمہارے لئے عمدہ نقشہ ہے۔ بس اسی نقشہ کے مطابق کام کرو۔ پس جب اسوۂ حسنہ نے ہمکو اس طرح کی مجالس کا حکم نہیں دیا نہ کرکے دکھایا تو ہم کیوں کریں۔

ج نمبر ۱۰۱ - علماء اور صلحاء کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں۔ ج نمبر ۱۰۲ سلام میں اشارہ

ج نمبر ۱۰۳ - اسکا جواب نمبر ۹۶ میں آیا ہے۔ یہ ندا حکائی ہے خطابی نہیں تاہم علی النبی کہنا افضل ہے۔ (دیکھو صحیح بخاری اخیر پارہ ۲۵)

ج نمبر ۱۰۴ - بدعت تو بس وہی ہے جسکی بابت حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد یعنی جو کام ایسا ہو کہ تعبیر مقصود نبوی کا حکم نہ صراحۃً ہو نہ استنباطاً اور اسکو کار ثواب جانکر کیا جاوے تو وہ بدعت ہے۔ خواہ کسی زمانہ میں ہو خواہ اسکو کرنے والے کوئی لوگ ہوں۔ صحابہ کرام نے جو کام کئے ہیں وہ یا تو صراحۃً زمانہ نبوی میں وجود پذیر ہو چکے تھے۔ مگر پھر کسی وجہ سے معرض التوا میں آگئے جیسے جماعت تراویح جسکا ثبوت خود زمانہ نبوی میں ملتا ہے ایسے ہی اعمال کی بابت ارشاد ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی یا استنباطاً ان احکام سے نکل سکتے ہیں جو زمانہ نبوی میں مروج تھے۔ مثلاً جمعہ کی اذان اول۔ کیونکہ حضرت عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ لوگ دور دور سے آتے ہیں اسلئے خطبہ کے متصل اذان دینے سے اذان کی غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ خطبہ بھی انکو پورا نہیں ملتا نیز مقیس علیہ ملتا ہے۔ اسلئے اذان اول کا حکم فرما دیا۔ اس قسم کے احکام کو عرف فقہا میں قیاس کہتے ہیں۔ ایسے احکام ہر ایک زمانہ میں مقبول ہیں بدعت نہیں خواہ زمانہ صحابہ میں ہوں یا تابعین میں خواہ اب بھی اس قسم کے استنباط کوئی کرے بدعت نہ ہوگی۔ بدعت وہی کام ہوگا جو ارشادات شریعت سے نہ صراحۃً نہ استنباطاً ثابت ہوں لیکن ساتھ ہی اسکے یہ امر بھی علماء نے صراحۃً لکھا ہے کہ جس امر کی سنیت اور بدعت میں اختلاف ہو یعنی ایک کام ہے کہ بعض علماء تو اسکو کسی وجہ سے سنت یا مستحب کہتے ہیں اور بعض اسکو بدعت جانتے ہیں تو ایسے فعل کو چھوڑ ہی دینا چاہئے جیسے فی زماننا رسم میلاد۔

قطع نظر دلائل منع کے صرف اختلاف علماء بھی اس کے کرنے سے مانع ہے رد المحتار میں لکھا ہے۔ اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ۔ (جلد اول صفحہ ۴۵۰)

ہدایت الزوجین - خاوند بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱؎ منیجر

ahmadimuslim.de

# فتاوٰی

س نمبر ۶۵۔ چنانکہ حق تعالیٰ را عالم الغیب گفتہ ہمچنین حضرت رسول اکرم علیہ السلام را عالم الغیب گفتہ شود یا نہ و بر تقدیر ثانی قائل او را چہ حکم دادہ شود بینوا وکدام کس بر سجادہ جناب مرحوم مغفور حضرت مولانا رشید احمد صاحب علیہ الرحمۃ گنگوہی جلوس شود۔ اطلاع بخشید۔ (ابوالفضل مفتی سید عباس شاہ حسینی حیدر ۹۷)

ج نمبر ۶۵۔ علم غیب خاصہ خداوند تعالیٰ است۔ ہر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را عالم غیب داند کفر شں لازم آید۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ در شرح فقہ اکبر گفتہ ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب یعنی ہر کہ اعتقاد دارد کہ پیغمبر علیہ السلام غیب میداند علماء حنفیہ بحق آں فتویٰ تکفیر کردہ است۔

بسجادہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مولوی مسعود احمد صاحب خلف ایشاں است۔ لیکن نہ بطریق صوفیا بلکہ محض نیابت ابنیت۔

س نمبر ۶۶۔ قرآن شریف میں جیسے ہر سورہ کے پہلے بسم اللہ مرقوم ہے۔ تو نماز میں ہر سورہ کے پہلے بسم اللہ یا کہیں بیچ میں سے کوئی رکوع پڑھے تو وہاں بسم اللہ پڑھنا قرآن وحدیث میں سنت یا جائز کے طور پر ثابت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۶۷۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے وقت جو دنبہ بہشت سے خدا کی قدرت سے پہونچا تھا۔ اُسکو حضرت ابراہیم نے ذبح کرکے اسکا گوشت کہایا۔ یا مسکینوں کو تقسیم کیا۔ قرآن وحدیث میں یا کتب تاریخ میں ثبوت ہو یا نہیں۔

س نمبر ۶۸۔ امام کے سامنے سے گذر منع ہے یا مقتدی کے سامنے سے بھی

س نمبر ۶۹۔ یہ بات جو سنی جاتی ہے کہ آسمان سے جو پانی زمین پر برستا ہے تو اس کو ہر ایک فرشتے ایک ایک قطرہ لے کر زمین میں رکھتے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ تا قیامت پانی لے کر زمین نہیں آتے ثبوت اس کا حدیث وقرآن سے ہے یا نہیں۔

س نمبر ۷۰۔ جو کپڑا کہ اس سے ہاتھ پاؤں وغیرہ پونچھے جاتے ہیں۔ اس کپڑے سے بحالت موجود رہنے دوسرے کپڑے کے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں جواب اس کا حدیث سے ہونا چاہئے۔

س نمبر ۷۱۔ جب بستی آباد تھی لوگ ایک کسی کی زمین میں مسجد بنا کر نماز پڑہا کرتے تھے۔ مگر اس وقت وہ بستی ویران ہوگئی۔ اب وہ زمین والا مسجد کی جگہ کو کہود کر آباد کر سکتا ہے یا نہیں۔ حدیث میں کچھ ثبوت ہے۔

س نمبر ۷۲۔ ایک حدیث کا حکم کہ زکوٰۃ سردار کے حوالہ کرو اور ایک حدیث میں کہ زکوٰۃ اپنے قرابت والے کو دو۔ اب دونو حدیث کی مطابقت تعارض کی کیا صورت ہے۔ حدیث صحیح سے جواب ہونی چاہئے اور کیونکر میکا فصل زکوٰۃ سے بری ہوسکوں (محمد عبدالرحمن مدرسہ فلاح المسلمین دواری پوسٹ نوہٹہ ضلع راجشاہی)

ج نمبر ۶۶۔ بیشک ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑہ لینا سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے گاہے بالجہر گاہے بالسر۔ درمیان سے اگر شروع کرے

ج نمبر ۶۷۔ بہشت سے دنبہ آنے کا ثبوت قرآن وحدیث نہیں۔ بعض مفسرین کے بے سند اقوال ہیں۔ جن لوگوں کو قربانی کا گوشت کہلانے کا حکم ہے انہی کو کہلایا ہوگا۔ اطعموا القانع والمعتر۔

ج نمبر ۶۸۔ اگر سترہ نہیں ہے تو ہر ایک کے سامنے سے گذرنا منع ہے۔ اور اگر سترہ ہے تو منع نہیں۔

ج نمبر ۶۹۔ یہ مضمون میں نے کسی آیت یا حدیث صحیح میں نہیں دیکہا۔

ج نمبر ۷۰۔ اگر کپڑا ناپاک نہیں تو اس میں نماز پڑہنا جائز ہے۔ اگر ناپاک ہے تو جائز نہیں۔ ہاتھ منہ پونچھنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۷۱۔ اگر مسجد کی زمین اصل مالک نے وقف کردی ہے تو اس کا کہودنا جائز نہیں۔ اور اگر معمولی طور سے نماز کے لئے چبوترہ بنا رکہا ہے جیسا کہ عام طور پر زمیندار باغات وغیرہ میں بنا رکھتے ہیں تو بعد ویرانی کے اس کا کہودنا اور زراعت کرنا جائز ہے۔

ج نمبر ۷۲۔ دونو حدیثوں میں تعارض نہیں۔ عزیزوں کو دو مگر سردار کی معرفت اگر سردار نہ ہو تو خود ہی دیدو۔ لیکن دینی کاموں کے لئے سردار کا ہونا ضروری ہے

س نمبر ۷۳۔ نماز تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں اور جو شخص نماز تہجد پڑھے اسکو وتر بعد نماز عشا پڑہ لینا چاہئے۔ یا بعد نماز تہجد۔ اور نماز تہجد دو دو رکعتیں پڑھے۔ یا چار چار اور نماز تہجد کا وقت کس وقت سے شروع ہوتا ہے اور کس وقت تک رہتا ہے

س نمبر ۷۴۔ مسجد میں جماعت اول ہوچکی۔ اس کے بعد چند آدمی اور جمع ہوگئے وہ دوسری جماعت کرسکتے ہیں یا نہیں۔ اور دوسری جماعت میں تکبیر کہنا چاہئے یا نہیں

س نمبر ۷۵۔ آنکہیں بند کی نماز پڑہنا کیسا ہے۔

س نمبر ۷۶۔ جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ پڑھنے کو منبر پر بیٹھتا ہے اور دوسری اذان دیجاتی ہے۔ اس اذان کو سنکر دعا اللہم رب ہذا الخ پڑھنا چاہئے

یا نہیں اور جب کہ امام ایک خطبہ پڑھکر بیٹھتا ہے۔ اسوقت دونو ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا کیسا ہے۔

**س نمبر ۷** ۔ خاوند اپنی بیوی کو امام بنکر نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر پڑھا سکتا ہے تو دونو یعنی خاوند بیوی برابر کھڑے ہوں یا آگے پیچھے۔

**س نمبر ۸** ۔ آٹھ تراویح کا پڑھنا سوائے مذہب اہلحدیث کے اور کسی کے مذہب میں بھی ہے یعنی (حنفی۔ شافعی مالکی حنبلی) جائز ہے یا نہیں۔

**س نمبر ۹** ۔ وتر میں دعا قنوت پڑھنا چاہیے یا نہیں۔ اگر پڑھنا چاہیے تو رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد رکوع۔

**س نمبر ۱۰** ۔ اگر وتر میں دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھے تو اللہ اکبر کہکر رفع یدین کرکے ہاتھ باندھ کر قنوت پڑھے۔ یا بغیر اللہ اکبر کہے اور بغیر رفع یدین کرے قنوت پڑھکر رکوع میں چلا جاوے اور اگر بعد رکوع پڑھے تو ہاتھ اٹھاکر پڑھے یا ہاتھ چھوڑکر۔

**س نمبر ۱۱** ۔ ۲۔ ۴ روز یا ۸۔ ۱۰ روز کے واسطے کہیں سفر کو جاوے تو نماز قصر پڑھے یا نہیں اور سفر میں سنت پڑھنا چاہیے یا نہیں۔ (ایک سائل)

**ج نمبر ۱** ۔ نماز تہجد کی رکعتیں سات سے گیارہ تک آئی ہیں۔ انہیں میں وتر بھی ہیں۔ وتروں میں اختیار ہے۔ عشا کے وقت پڑھ لے یا تہجد کے وقت۔ کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آنحضرت نے تمام رات میں وتر پڑھے ہیں۔ اول۔ اوسط۔ آخر۔

**ج نمبر ۲** ۔ جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں۔ حدیث ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت کرا چکے تھے۔ ایک شخص آیا۔ آپ نے حاضرین کو ترغیب دی کہ اس کے ساتھ ملکر نماز پڑھو۔ صدیق اکبر نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور یہ جماعت ثانیہ ہوئی۔ تکبیر کہنا جائز ہے۔

**ج نمبر ۵** ۔ اگر کوئی عارضہ ہے تو جائز ہے بغیر عارضہ کے بند کرے۔

**ج نمبر ۶** ۔ بیشک دعا مذکور پڑھے اور دونو خطبوں کے درمیان بھی ہاتھ اٹھاکر دعا کرے کیونکہ جمعہ میں جو ایک گھڑی دعا کے قبول ہونے کی ہے وہ اسوقت بھی ہے۔

**ج نمبر ۷** ۔ پڑھا سکتا ہے مگر بیوی ایک صف کے فاصلہ پر پیچھے کھڑی ہو۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔

**ج نمبر ۸** ۔ آٹھ تراویح کی سنیت کے قائل حنفی بھی ہیں۔ دیکھو فتح القدیر شرح ہدایہ۔

**ج نمبر ۹ و ۱۰** ۔ وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کے متعلق کوئی منصوص حکم تو کسی صحیح حدیث میں میں نے نہیں دیکھا۔ البتہ امام حسن فرماتے ہیں کہ مجھکو چند کلمات آنحضرت نے سکھائے تھے۔ میں ان کو وتروں میں پڑھا کرتا ہوں پس پڑھ لینا جائز ہے۔ بہتر رکوع سے بعد ہے کیونکہ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد قبولیت کا موقعہ ہے۔ ہاتھ اٹھاکر اور چھوڑکر دونو طرح جائز ہے۔

**ج نمبر ۱۱** ۔ اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کسی جگہ پہ تین روز کی اقامت کا ارادہ کیا ہے تو قصر جائز ہے۔ اگر چار روز کا ارادہ ہے تو اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے حضرت عباس کو مکہ شریف میں تین روز ٹھیرنے کی اجازت بخشی تھی زیادہ نہیں۔ کیونکہ مہاجر کو بعد از ہجرت اپنے وطن میں اقامت کرنا منع ہے۔ تین روز کی اجازت سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنی مدت میں مقیم نہیں ہوتا۔ بہتر تو یہی ہے کہ ہر حال میں اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے بھی اتمام کیا تھا۔ سنتیں سوائے صبح کی سنتوں کے موکد نہیں رہتیں۔

**س نمبر ۱۲** ۔ ایک شخص اچانک بغیر وصیت کے فوت ہوگیا۔ وہ کوئی جائداد کا مالک نہ تھا۔ بلکہ اس نے پانچہزار روپیہ قرض دینا تھا۔ اس کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے باپ کے قرض اتارنے میں کس قدر حصہ ادا کرنا چاہیے۔ (ایک اہلحدیث از امرتسر)

**ج نمبر ۱۲** ۔ اولاد اگر وسعت رکھتی ہے تو ان سب کو ملکر قرض ادا کرنا چاہیے اور اگر خود بھی غریب اور نادار ہیں تو لاچار ہیں۔ اور اگر بعض ان میں سے آسودہ حال ہیں کہ قرض ادا کر سکتے ہیں تو وہی ادا کریں۔ اس میں حصہ رسدی کی بات نہیں جو دے سکتا ہے وہی دے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔

**س نمبر ۱۳** ۔ ایک شخص عرصہ دو سال کا اپنی عورت کو گھر نہیں لایا اور اپنی شادی دوسری جگہ کر لی مگر طلاق تحریری نہیں دی اور زبانی کہہ چکا ہے کہ میرا کوئی شخص اسکو نکاح میں نہیں لایا۔ اب تحریری طلاق دی ہے اور بعد طلاق تحریری کے اسی روز اندر نکاح انکا کیا گیا ہے آپ تحریر فرماویں کہ تحریری طلاق کی عدت میں یا بعد قرو ختم ہونے کے۔

**س نمبر ۱۴** ۔ عشر جو غلہ سے نکالا جاتا ہے سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

**س نمبر ۱۵** ۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔ (سید امیر حسن از محمدوم رشید)

**ج نمبر ۱۳** ۔ اگر زبانی طلاق کا ثبوت کامل ہو تو اسی روز سے عدت شمار ہوگی اور اگر ثبوت نہیں تو تحریر سے ہوگی۔

**ج نمبر ۱۴** ۔ عشر بھی زکوٰۃ ہے اسلئے سیدوں کو جائز نہیں۔ **ج نمبر ۱۵** ۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو جائز نہیں۔ صدقہ اور زکوٰۃ کی کوئی قسم بھی سادات کو جائز نہیں۔ واللہ اعلم عند اللہ

رسالہ الفد

# انتخاب الاخبار

**جناب** مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مجیٹھہ ضلع امرتسر میں آریوں کے مباحثہ کے لئے گئے تھے کہ ۳۰ دسمبر کی پہلی شب کو گیارہ بجے بریلی سے تار آیا کہ آریہ سماج کا جلسہ ہے جلدی آؤ۔ مولوی صاحب نے یہ سوال ۳۱ کو آکر دیکھا اور اندازہ لگایا کہ ایام تعطیل ختم ہو رہے ہیں میرے جانے پر جلسہ بھی ختم ہو جائیگا اسلئے نہ گئے۔ فرلیسندہ تار کا نام صرف عبد الغنی لکھا تھا محلہ وغیرہ کچھ نہ تھا۔ نہ کوئی عہدہ کھولا تھا کہ جواب بھی نہ لکھ سکے لہٰذا عبد الغنی صاحب فرلیسندہ تار جواب سے مطلع ہوں۔

**قصبہ مجیٹھہ** ضلع امرتسر میں آریوں نے اپنے جلسہ پر مسلمانوں کو بھی دعوت مباحثہ دی اہلیان وہاں کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کو طلب کیا۔ گو مولوی صاحب سفر سے ابھی آئے تھے۔ مگر تاہم جانا پڑا۔ اسی وقت کہ مباحثہ شکر مومنوں کا ایمان تازہ ہوا۔ اس فتح کا ثبوت ہم ایک اجنبی شہادت دیتے ہیں جو سکھ قوم سے ہے انکی تحریر کے چند فقرات یہ ہیں:۔

"۳۱ دسمبر کو بحث ہوئی۔ ہم موٹی عقل سے سمجھتے ہیں کہ آریہ اسی طرح آپ صاحب کا شرے مرغی کی طرح سر چھپاتے رہے۔ نعروں میں تیل جلایا"

چندا سنگھ حوالدار پنشنر مجیٹھہ

آریہ مناظر صاحب کا ایسا برا حال ہو رہا تھا کہ اپنے پریزیڈنٹ کا بھی تو تو میں میں کرتا اور حکم نہ مانتا کیونکہ پریزیڈنٹ انکو بدزبانی اور بے تعلق بات کرنے سے روکتا تھا۔

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر)

**ملک شام** میں یہودیوں کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ فلسطین خاص میں اسوقت ½ آبادی یہودیوں کی ہے۔

**جاپان** کا ارادہ ہے کہ آئندہ سال دس کروڑ سے زیادہ روپیہ بحری فوج اور ہوائی جہازوں کے بڑھانے میں صرف کرے۔

**خبر ہے** کہ گورنمنٹ ہند تجویز سوچ رہی ہے کہ ابتدائی مدرسوں میں فیس بالکل موقوف کر دی جائے۔

**جالندھر** شہر سٹیشن کی پولیس کی چوکیوں پر ڈاکہ پڑا۔ تمام سپاہی اسوقت اپنے اپنے منصب پر گئے ہوئے تھے۔ صرف ایک ہی سپاہی حاضر تھا جس نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا۔ مگر لاٹھیوں کی بوچھاڑ سے بیہوش ہو گیا۔ ڈاکو زن کپڑوں کی ایک گٹھڑی اور ایک دو تلواریں لیکر چلتے بنے۔۔ کہا کہ شہر میں بدوؤں کی لوٹ مار روز زیادہ

**امیر صاحب** کابل نے بڑی خوشی سے منظور کیا ہے کہ آپ لاہور میں اسلامیہ کالج کی عمارت کا بنیادی پتھر رکھیں گے۔

**رنگون** میں دریا کے کنارے پر ایک ارتعاش واقع ہوا جس سے کنارہ سو فیٹ تک مع سڑک کے دریا برد ہو گیا۔۔ اسکی اصلاح کیلئے ایک کمیٹی منتخب ہوئی ہے۔

**رنگون** میں طاعون کی کی کے ساتھ ہیضہ نے زور پکڑا ہے۔ چنانچہ یکم دسمبر سے ہیضہ کی اموات روزانہ ہی ہو رہی ہیں۔ خدا خیر کرے۔

**بڑہما** سے رانچی تک ریلوے آمد و رفت کے لئے یکم اپریل سے کھل جائیگی۔

**ہز میجسٹی** اپنی سیاحت کے متعلق فوجی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں پشاور اور آگرہ میں ہز میجسٹی کا گارڈ آف آنر برٹش سے لیا جائیگا۔

**ہفتہ مختتمہ** ۶ دسمبر کے اندر پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں رہتک ۸ کرنال ۳۰ - انبالہ ۶۰ - جالندھر ۵۶ - لدھیانہ ۳۲۱ - فیروزپور ۱۳ - منٹگمری ۷ - لاہور ۹۱ امرتسر ۶۸ - گورداسپور ۲۱۳ - سیالکوٹ ۱۳ - گوجرانوالہ ۲۳ - گجرات ۱۵ - راولپنڈی ۹ ڈیرہ غازیخان ۱ - ریاست پٹیالہ ۲۲ - کپورتھلہ ۳۳ - ریاست جیند ۱۶ -

**افغانستان** کے کرنل شاہ محمد خاں نے قزاقوں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا قزاق ٹولی سے مارے گئے۔ مگر انکے سردار محمد دین کا سر کاٹ کر مختلف مواضع میں عبرت کے لئے پھرایا گیا۔

**فرانس** میں مذہب و ملک کا جھگڑا زوروں پر ہے۔ حال ہی میں ایک سو پانچ گرجے سلطنت نے بزور فوج خالی کرائے ہیں۔

**جہلم و سیالکوٹ** کے میدان میں مصنوعی جنگ ہوئی۔ جنگ کا نقشہ اور طرز جنگ بالکل اصلی جنگ کے مانند۔

**روس** میں اگرچہ بہت کچھ امن ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی انقلاب پسند کوئی نہ کوئی شرارت کر ہی دیتے ہیں چنانچہ ۱۵ دسمبر کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جب ماسکو کا سابق گورنر جنرل امیر البحر ڈب سوسینٹ پیٹرزبرگ کے ایک بازار میں سے گذر رہا تھا۔ اور اس پر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ گورنر کو خفیف سا زخم آیا۔ اور گولہ پھینکنے والے جو دو آدمی تھے گرفتار کر لئے گئے۔

**روس اور جاپان** میں ماہی گیری کے متعلق جو نامہ و پیام ہو رہے تھے۔ اب بند ہو گئے ہیں۔ روس میں یہ خوف دامنگیر ہو رہا ہے۔ کہ جاپانی جنگ کو از سر نو شروع کرنے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈھ رہے ہیں۔

**لاہور** میں اگرچہ کل گیا ہے۔ لیکن سردی خوب بڑھ رہی ہے۔ پنجاب میں خوب بارش ہوئی۔

"سے کہ سلطانی انتظام پر اعتراضات ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ ملک بھی مسلم ہے)

## تیر بہدف دوائیں

**برقی سٹ** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرضیکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و مولد اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں جو صاحب جوانی میں مخصوص مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت

**مومیائی ع** ابتدائی سل و دق۔ سینہ کی کمزوری۔ دردکمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگنے پر دو چاول کھانیسے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد دو رتی کھالینے سے اصلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مقوی و مولد خون ہے بچے۔ بوڑھے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت فی چہٹانک ... محصولڈاک وغیرہ

**معجون مقوی دماغ** جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ۔ دورہ سر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو وہ اس معجون کو استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ ... محصولڈاک

**ممسک جریان** اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی گاڑھی اور ... شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی ...

**ہاضمہ کی گولیاں** یہ گولیاں قوت ہاضمہ کو بڑہانے میں ... ہیں قیمت فی شیشی ... محصول

نوٹ۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات ہم سے مل سکتی ہیں۔ دوائی طلب کرتے وقت پوری پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جائے

**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ**

## مفصلہ ذیل مال ۴۸/۵۴

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

### مختصر فہرست مال

| | |
|---|---|
| لنگی سادہ ... فی عدد | کلاہ سادہ ... فی عدد |
| زریں لونگی ... | ،، زریں ... |
| اوڑہنی کی ... | رومال ریشمی ... |
| آزار بند سوتی ... | کمبل دیسی ... |
| ،، ریشمی ... | ،، فوجی ... |
| تہان گبرون ... | اونی سفید ... |
| جرابیں ساخت لدھیانہ ... | ،، رنگین طول ... گز عرض ... گز ... |
| جوتا زریں ہوشیارپوری ... | پٹی دیسی اونی ... |
| جراب دستانہ اونی ... | پٹی پشمینہ ... گز ... |
| ،، سوتی ... | سیج ... گز ... |
| فوجی اور خاکی رنگ ... | چادر پشمینہ ... |
| علاقہ لشکری اور ... | بنیان و پاجامہ اونی ... |
| ،، خاکی ... | ،، سوتی ... |
| رنگین اونی طول ... گز عرض ... گز | جرابیں و دستانے ... |
| دری ... | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے |

### باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال۔ فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل۔ زین۔ بیلٹ۔ جھالر سوتی و زریں۔ پیچ اونی سنہری روپہلی۔ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے بازاری مال سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لاہور**

ahmadimuslim.de

کرنے کا موقع ملیگے ؎

ادہر آپ یا سے ہنر آزمائیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

باقی باقی

# قصیدۂ رائیہ بمقابلہ قصیدۂ مرزائیہ

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھا تھا جسمیں ایک قصیدہ عربی بھی تھا۔ اسکا نام مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازیہ رکھا تھا۔ بایں زعم کہ اُس کے مقابلہ کا کسی سے بن نہیں سکیگا۔ خاکسار نے اُس قصیدہ کی کسی قدر اغلاط رسالہ الہامات مرزا میں لکھی ہیں جنکا جواب آجتک نہ مرزا صاحب سے ہوا اور نہ اُنکے کسی حواری سے ہو سکا جن احباب نے رسالہ مذکورہ نہ دیکھا ہو۔ اُنکی اطلاع کے لئے قصیدہ مذکورہ کے دو تین شعر لکھے جاتے ہیں مطلع قصیدہ کا یہ ہے :-

ایا ارض مد قد دفاک مدمّر + وارداک ضلیل واغراک موغر

باوجود یکہ مجربی اسکا رفع ہے۔ تاہم بہت سے اشعار ایسے بھی ہیں جنمیں نہ نحو کا لحاظ ہے نہ عروض کا پاس۔ چنانچہ ؎

اتنسیت ذنبا عاثنا اوابا الی فاء + اما خیت مثلا او ہ یت امر تسی

اس شعر میں امرتس۔ دعویت کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب چاہیے تہا۔ مگر قادیانی مسیح نے اپنے اعجاز سے اُسے مرفوع کر دیا۔ اور سنئے !

وما اعتدی الامر تہری بکانہ + واغری علی صحبی لیاما وکفروا

اس شعر کا ترجمہ ہی اس کی خوبی کا مظہر ہے جو حضرت نے خود ہی کیا ہے۔ فرماتے ہیں بڈھا اور جب ثناء اللہ اپنے فریبوں سے حد سے گذر گیا اور لوگوں کو میرے دوستوں پر برانگیختہ کیا "

اس ترجمہ میں یہ چالاکی ہے کہ : تو دا ؟ کا اظہار ہوتا ہے نہ کفروا کا ترجمہ نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شعر میں : ما حرف شرط ہے اُسکی جزا دوسرے شعر میں نکلتی ہے جو یہ ہے :-

فقالوا الیوسف ما نری الخیر ہٰہنا + ولکنہ من قومہ کان زہنقا

لما کی جزا پر ف کا آنا جائز نہیں۔ قرآن شریف میں ہے لما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم غرض اسی قسم کی سینکڑوں لفظی اور معنوی غلطیوں سے یہ قصیدہ پر تہا اس لئے کسی اہل علم نے اس کے مقابلہ میں قصیدہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی ہم اللہ نے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کے بیجا غرور کو توڑنا تہا۔ اسلئے خدا نے قاضی ضیا ظفر الدین مرحوم پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کو توجہ دلائی تو مرحوم نے ایک قصیدہ لکھا لیکن طبع ہونے تک نوبت نہ آئی تھی کہ مرحوم نے پیغام اجل کو لبیک کہا اور قصیدہ کہیں ردی ہی میں پڑا رہا۔

آخر کار مرحوم کے اور میرے ایک شاگرد رشید مولوی محمد داؤد مولوی فاضل نے مجھ سے کہا کہ اس قصیدہ کو چھپوا دیا جائے تاکہ مصنف کی محنت ضائع نہو۔ میں نے خیال کیا کہ رسالہ کیصورت میں چھاپنے سے خرچ ہوگا اور اشاعت بھی کم ہوگی اسلئے اخبار میں ایک ایک کالم میں پورا کر دیا جاویگا چنانچہ آج سے شروع کیا جاتا ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ قصیدہ کے مصنف اور ساعی کے لئے دعاء خیر فرماوینگے۔ بہرحال قصیدہ مذکورہ یہ ہے (اڈیٹر)

تفانبات من ذکری علوم تبعثر + فلو با اماتت الہوی تذکر

باقی آئندہ

# اخبار کی شکایت

آرہ کے جلسہ پر مجھ سے کئی ایک احباب نے اخبار نہ پہونچنے کی شکایت کی جسے میں باور کرتا ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے احباب نہ تو ہماری سنتے ہیں نہ زمانہ سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں بلکہ ہمیشہ لکھتے ہیں کہ اخبار دفتر سے ہر ایک خریدار کے نام برابر جاتا ہے جس ہفتہ نہ پہونچے۔ فوراً اپنے ہاں کے ہیڈ آفس ڈاکخانہ کو ایک شکایتی کارڈ لکھیں اور ایک کارڈ دفتر ہذا میں بھیجیں۔ ایک آدہ دفعہ ایسا کرنے سے انتظام ہو جائیگا۔ لیکن جو صاحب ایک آدہ دفعہ خاموش رہتے ہیں۔ تو یاروں کا کام بنجاتا ہے وہ خفیہ چور جانتے ہیں کہ انکو اخبار کی حاجت نہیں پس وہ بے ڈکار لئے ہی ہضم کر جاتے ہیں۔ بس یہ ایک ہی گر ہے جو ہمیشہ کے لئے کار آمد ہے۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے خریداروں کو یقین دلا کر کہ اخبار ہر جمعہ کو ۹ و ۱۰ بجے کے درمیان صبح کیوقت سب خریداروں کے لئے ڈاکخانہ میں بھیجا جاتا ہے جو لوگ ہماری تجویز پر عمل کرینگے انکو شکایت کا موقع نہ رہیگا۔

# عمر کریم کے نام کا اشتہار نمبر ۳ اور مشتہر کو نیک صلاح

از نامہ نگار دربار گیوری

عمر کریم کے نام سے ایک اشتہار نمبر ۳ چھپ چلا۔ اس مشتہر کے خلل دماغ ہونیکا اب پورا یقین ہوگیا جو اشتہار نکلتا ہے۔ اسمیں کچھ ایسی پریشان باتیں ہوتی ہیں جو صحیح دماغ والا آدمی کبھی نہیں لکھ سکتا یا

**اطلاع** :- ناظرین دو کالمیں اس پرچہ کی چھپ گئی تھیں مگر کاپی ملنے کے پتھر پر جمنے سے پہلے پریس کی کمانی ٹوٹ گئی جسکے باعث پرچہ ہذا لیٹ ہوگیا۔ (منیجر)

مناظرہ نگینہ :- یہ وہ مشہور و معروف مباحثہ ہے جو مسلمانوں اور آریوں کے درمیان کے بمقام نگینہ سات یوم تک ہوتا رہا تھا۔ اسلام کی نمایاں فتح۔ قیمت ۸ ؍ منیجر اہل حدیث امرتسر

شاید بقول مولوی عبد الہادی افیونی کو لیلی کی محبت میں ایسی محویت ہے کہ ہوش و حواس درست نہیں۔ یہ شخص حاملین علم نبوی اور احادیث رسول اللہ بالخصوص اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کے حسد میں اس طرح منہمک ہو کہ نہ دماغ درست ہے نہ عقل برجا۔ جناب عمی مولوی احمد مبارکپوری نے ایک کتاب مسمی بہ فہمائش اسی شخص کے اشتہار کلانی نمبر ۳ کے جواب میں لکھکر بہت کچھ سمجھایا تھا کہ حاملین علم نبوی اور احادیث رسول اللہ کی کسر شان حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرنیوالے کا حکم جو شفاء قاضی عیاض وغیرہ میں لکھا ہے مخفی نہیں۔ دیکھو جسطرح کروڑہا ابو حنیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح کروڑہا باتیں امام ابو حنیفہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے برابر وزن نہیں ہو سکتیں جناب عمی مولوی احمد مبارکپوری کا یہ لکھنا بہت صحیح ہے کہ اس مشتہر عمر کریم کو نہ احقاق حق منظور ہے نہ اظہار حقانیت بلکہ محض شہرت کیونکہ جو فہرست جواب طلب پیش کیگئی تھی ایک بات کا بھی جواب اس شخص نے نہیں دیا۔ مثلاً لکھا گیا تھا کہ جو جرح صحیح بخاری کے کسی راوی پر کسی نے کی ہے۔ تو اس سے بڑھکر امام ابو حنیفہ اور انکے استاد حماد بن ابی سلیمان اور امام محمد اور ابو یوسف پر کی گئی ہیں۔ تخریج زیلعی میزان وغیرہ سے عبارات معہ حوالہ صفحہ وغیرہ لکھا گیا تھا۔ دیکھو فہمائش کوئی راوی صحیح بخاری کا عدالت و ثقاہت میں ان ائمہ سے کم نہیں ہے۔ اور اگر کسی راوی کو کسی نے مرجیہ لکھا ہے تو امام دار قطنی امام ابن عدی حضرت پیران پیر وغیرہ نے امام ابو حنیفہ اور حماد بن ابی سلیمان اور کل ائمہ حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہے (دیکھو فہمائش صفحہ ۱۱) مشتہر نمبر ۳ عمر کریم اسکا کیا جواب رکھتے ہیں کیونکہ اس سے تو مدت کی بنی ہوئی حنفیت کی نیو منہدم ہو جائیگی اور حنفیت کا صیغہ ہی جمع غائب ہو جائیگا۔ اہلحدیث کے لئے تو بیسیوں کتابیں حدیث نبوی کی موجود ہیں اور فضل خدا سے جن راویوں کو مجروح لکھا تھا ہر ایک کی توثیق نقل کیگئی تھی جس کو دیانتداری سے جناب عمر کریم صاحب نے چھپا دیا (دیکھو فہمائش صفحہ ۲۲) عمر کریم کو مسائل فقہ حنفیہ کی ایک فہرست پیش کیگئی تھی کہ اگر مذہب حنفی اور تقلید حق ہے تو ان مسائل کو قرآن و حدیث سے ثابت کرو۔ عمر کریم کو اصطلاح صاحب ہدایہ سمجھ گیا کیونکہ اس فہرست سے ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ جن حدیثوں کو اپنا قصہ کہلا تھا۔ ہر ایک کا جواب باصواب دیا گیا تھا۔ مقتدائے حنفیہ علامہ طحاوی علامہ عینی ملا علی قاری شیخ عبد الحق وغیرہ کا صحیح بخاری کے اصح الکتب ہونے پر اتفاق بتانا مع قید صفحہ و عبارت لکھا گیا تھا۔ اب اس گمنام مشتہر کو یہ سوجھی کہ نہایہ عنایہ جیسی فقہ کی کتابوں سے دیکھکے اردو میں ملا علی قاری حنفی شیخ عبد الحق حنفی وغیرہ لکھتے ہیں فمن لا عبرة بنقل صاحب النهاية ولا بقية شراح الهداية فانهم ليسوا من المحدثين یعنی نہایہ کے مصنف کے نقل کا اعتبار نہیں نہ دیگر ہدایہ کے شارحین کے نقل کا اعتبار کیونکہ یہ لوگ محدث نہیں۔ ایسی غیر معتبر کتابوں سے امام الفقہاء والمحدثین امام بخاری کی نسبت ایک لغو اور بے بنیاد قصہ بے سند لکھکر عوام ضعیف القلب مسلمانوں کو بد عقیدہ بنانا چاہتے ہیں مگر یہ ابلہ فریبی اور ملمع سازی کیونکر چل سکتی ہے۔ ابلہ فریبی کا زمانہ گیا۔ اسی مشتہر نمبر ۳ کو یہ **نیک صلاح** دیجاتی ہے کہ اسی قصہ کو محقق طور پر ثابت کرکے دکھا کہ بقول احناف نہایہ کے مصنف و دیگر شارحین ہدایہ قابل اعتبار نہیں اور وہ لوگ باوجود بے اعتبار رہنے کے اس قصہ کو بے سند لکھتے ہیں اسپر بھی قیل کے لفظ کے ساتھ نہ کسی کا حوالہ ہے نہ سند) آپ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث سے ضرور پانسو کا انعام حاصل کریں یا اپنے خلل دماغی کا علاج کریں اور خدائی عذاب کو انتظار دیتے خاسر الدنیا والآخرة اسی کا نام ہے۔ کیا توہین حدیث نبوی اور حاملین علم نبوی کے درپے ہونا فلاح دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں اس مشتہر عمر کریم نے اشتہار نمبر ۳ میں جہاں امام بخاری کی نسبت اسی قصہ کو لکھا ہے۔ یہ بھی ہے کہ امام بخاری تو بخارا میں پیدا ہوئے امام المحدثین کیونکر ہو سکتے ہیں اور چھ لاکھ حدیثیں کیونکر یاد ہو سکتی ہیں کیا اسکو سچ مچ خلل دماغی ہے۔ یہ تو ایسا ہوا کہ کسی نے کہا حضرت بلال تو حبشی غلام تھے حبش میں پیدا ہوئے صحابی و جلیل القدر صحابی کیونکر ہو سکتے ہیں ؎

الٰہی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا ندے • دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

کیا افیونی کی لیلی سے اتنی بھی فرصت نہ ملی جو امام بخاری کے سفر اور طلب علم نبوی کے شوق کو دیکھتے لو کان الدین عند الثریا لناله رجال من هؤلاء الرجال کی بشارت کا خیال نہ رہا جناب امام ابو حنیفہ کی بزرگی میں کسکو کلام ہے۔ مقصود تو یہ ہے کہ علم حدیث کے طلب میں جانفشانی کا سفر امام بخاری نے اختیار کیا یا امام ابو حنیفہ نے اور اس دھن میں دنیا کی کس کی امام بخاری نے چھانی یا امام ابو حنیفہ نے امام المحدثین دنیا میں کون کہلا اور امام اہل الرائے والقیاس کون مشہور ہوا قد تقرر وعند جمهور المحدثين ان صحيح البخاري مقدم على سائر الكتب المصنف (دیکھو مقدمہ مشکوٰۃ شیخ عبد الحق صفحہ ۱) کس کی کتاب کی شان ہے۔ و لیس کتاب يساوي صحيح البخاري (مقدمہ مشکوٰۃ صفحہ ۱) کس کی شان ہے اصح الکتب

---

رسالہ یہ کتاب ناظرین اخبار اہلحدیث کو بالخصوص اور شائقین کو بالعموم مفت بھیجی جاتی ہے۔ بیرنگ یا ٹکٹ آدہ آنہ آنے پر اس پتہ سے طلب کیجئے۔

پتہ۔ گلزار باغ صادقپور۔ پٹنہ۔ بمکان مولوی یعقوب صاحب

---

٭ کرنا ہے تو پھر یہ کیوں نہ اپنا نشان ظاہر کریں (اڈیٹر) مسئلہ وہ قصہ یہ ہے کہ بقول مولوی عمر کریم حنفی امام بخاری سے کسی نے پوچھا کہ ایک لڑکے کا اور لڑکی بکری کا دودھ پئیں تو حرمت ہو جائیگی یا نہیں امام بخاری نے کہا ہو جائیگی۔ (تف۔ اڈیٹر)

بعد کتاب اللہ (یعنی جلد اول صفحہ) جس کو اصح الکتب تمام علمائے حنفیہ بالاتفاق بتاتے ہیں وہ کون کتاب ہے جو درمیان حجرہ نبوی اور منبر نبوی کے جو روضۃ من ریاض الجنۃ ہے سولہ برس میں اور ہر حدیث کے لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز استخارہ کر کے کوئی کتاب لکھی گئی۔ آنکھ بند کر کے علمائے مشرق و مغرب بعد کتاب اللہ جس سے دلیل پکڑتے ہیں وہ کون کتاب ہے۔ خود علمائے حنفیہ بعد کتاب اللہ جسکی خوشہ چینی کرتے ہیں وہ کون کتاب ہے کیا امام ابوحنیفہ کی کوئی ایسی کتاب ہے؟ اور سنو! یہ شخص اشتہار نمبر ۳ میں یہ بھی کہتا ہے شیخ سدو کا بکرا جو خدا کا نام لیکر ذبح کیا جاوے اسکو یہ لوگ (فقہاء اہلحدیث) حرام کہتے ہیں اسوجہ سے یہ لوگ آیت ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ کے مخالف ہیں۔ سبحان اللہ جو بات ہے خلل دماغی کی ایسی پریشان باتیں کون بولیگا۔ بھلا ایں مشتہر صاحب کے نزدیک باوجود نص قطعی حرمت ما اہل لغیر اللہ بہ کے شیخ سدو کا بکرا خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے حلال ہو گیا تو خنزیر بھی باوجود نص قطعی حرمت کے خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے حلال ہو جائیگی ؎ پڑے پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھے تو کیا سمجھے!

تمام اہلحدیث بالخصوص جناب مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی عبدالعظیم صاحب وغیرہ کی خدمات میں بادب عرض ہے کہ اس شخص یعنی جناب عمر کریم صاحب کیطرف ہرگز توجہ نہ فرماویں یہ شخص ہرگز قابل خطاب نہیں فی الحقیقت اس شخص کی باتیں ایسی پریشان ہیں کہ صحیح دماغ والا آدمی کبھی ایسی باتیں نہیں بول سکتا۔ اپنے عزیز اور قیمتی وقت کو ایسے بے علم آدمی کے پیچھے ضائع کرنا بالکل نامناسب ہے۔ مشتہر نمبر ۳ عمر کریم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اہلحدیث صوفیائے کرام کو نہیں مانتے۔ ناظرین یہ بھی ابلہ فریبی ہے۔ ہم ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ عمر کریم اور انکی ہمخیال مقلدین صوفیائے کرام کو مانتے ہیں یا ہم اہلحدیث پیروان سنت نبویہ۔ ناظرین خیال فرمائیں کہ مشتہر عمر کریم صاحب اشتہار نمبر ۲ - اور اشتہار نمبر ۳ میں تقلید کو واجب اور مدار ایمان بتاتے ہیں اور انکی ہمخیال کل مقلدین کا یہی بیان ہے۔ اور اجتہاد کو انہیں ائمہ اربعہ و ائمہ حنفیہ میں منحصر یقین کرتے ہیں۔ اب سنو صوفیوں کے سردار سب سے بڑے صوفی اور صوفیوں کے سرتاج محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ جلد ۳ میں فرماتے ہیں۔ الباب السادس والستون وثلث مائۃ فی معرفۃ منزل وزراء المہدی الآتی آخر الزمان الذی بشر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ واذا خرج ہذا الامام المہدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقہاء خاصۃ ویرتفع الخلاف من العالم فی الاحکام بوجود ہذا الامام ولولا ان السیف بیدہ لافتی الفقہاء بقتلہ ولکن اللہ یظہرہ بالسیف

ہ یہ ایسی خرافی باتوں کا جواب کون دے۔ انکی بھی کوئی صورت ہے! (اڈیٹر)

والکرم فیطمعون ويخافون فیقبلون حکمہ من غیر ایمان بل یضمرون خلافہ کما یفعل الحنفیون والشافعیون فیما اختلفوا فیہ فلقد بلغنا ولولا قہر الامام المہدی بالسیف ما سمعوا لہ ولا اطاعوہ بظواہرہم کما انہم لا یطیعونہ بقلوبہم بل یعتقدون فیہ اذا حکم بغیر مذہبہم انہ علی ضلالۃ فی ذلک الحکم لانہم یعتقدون ان زمان الاجتہاد قد انقطع وان اللہ لا یوجد بعد ائمتہم احدا لہ درجۃ الاجتہاد (یعنی تین سو چھیاسٹھویں باب میں امام مہدی آخرالزمان جنکی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ان کے وزیروں کا بیان ترجمہ اور جب یہ امام مہدی آخر الزمان ظاہر ہونگے تو انکے کھلے دشمن فقہاء ہونگے یعنی سب دشمنوں سے بڑھکر یہ دشمن ہونگے۔ امام مہدی کے موجود ہونے کے سبب سے مذہبی اختلاف اٹھ جائیگا۔ اگر انکے ہاتھ میں تلوار نہ ہوتی تو یہ فقہاء انکے قتل کا حکم دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ انکو تلوار (یعنی زور و لشکر) اور بخشش و کرم دونوں دیگا۔ اسوجہ سے یہ فقہاء (حنفیہ وغیرہ) ڈرینگے اور طمع بھی رکھیں گے۔ تو انکے حکم کو ظاہر میں مانیں گے اور دل میں (کتب فقہ کے خلاف ہونے کیوجہ سے) انہیں مانیں گے جسطرح سے حنفیہ اور شافعیہ آپس میں اختلافی مسائل میں کیا کرتے ہیں تو اس طرح کے فقہاء (حنفیہ وغیرہ مقلدین) اگر امام مہدی کا دباؤ اور زور تلوار نہ ہوتا تو کبھی نہ سنتے اور ظاہری اطاعت بھی نہ کرتے جسطرح دل سے انکے حکم کو نہ مانتے۔ بلکہ جب وہ امام آخرالزمان کوئی حکم شریعت کا (مطابق قرآن وحدیث) اور خلاف انکے اماموں کے دینگے تو یہ فقہاء انکو گمراہ کہیں گے۔ کیونکہ ان کو یقین ہے کہ زمانہ اجتہاد کا ختم ہو گیا اور اب بعد ان کے اماموں کے کوئی درجہ اجتہاد کا نہیں پاویگا ناظرین یہ کتاب قلمی خدا بخش خان بہادر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اسمیں قریب چھ سو کے ابواب ہیں۔ اور شیخ محی الدین ابن عربی صوفیائے کرام کے سرتاج مانے جاتے ہیں۔ اب جناب [illegible] عمر کریم صاحب یا تو تقلید پر ... جسمیں جس سے مقلدین پر امام مہدی آخرالزمان کی [illegible] چلیگی اور جو باعث ذلت اور نفاق مقلدین ہے یا صوفیوں کے سرتاج شیخ محی الدین پر جو ایسی حق بات بولے اور تقلید کو موجب نفاق و ذلت بتایا اور فقہاء اور مقلدین کو امام مہدی سے مار کھلوایا یا امام مہدی آخرالزمان کا کھلا دشمن بتایا انکے لئے کوئی سزا تجویز کریں کسی طرح عمر کریم اور انکی ہمخیال سمجھی تقلیدی کو اس [illegible] سے مفر نہیں بقول عمر کریم یا این المفر کلا لا وزر۔ اب بھی خلاف قرآن و حدیث [illegible] کرنے والے گریبان میں منہ نہ ڈالیں قرآن سے [illegible] جناب مشتہر صاحب کی حیا کا حال تو معلوم ہے کہ اشتہار نمبر ۱ و ۲ [illegible]

الفیض
...ہوار قیمت سالانہ اہل دل
...ہو ہے معہ محصول ڈاک
...مندرجہ ذیل مضامین
...سل شائع ہوتے رہینگے
...حدیث فقہ تصوف
...مخالفین ۲ صفحہ فضائل
...ایسا بین ۲ صفحہ علوم اسلام
...خبریں اور مراسلات
...اندازہ کر سکتی ہیں کہ یہ رسالہ
...مفید ہوگا - کوئی صاحب
...بی کا اور کوئی رسالہ
...سنا گیا ہے - ہرگز نہیں
...سکتے ہیں کہ مبلغ
...کی قیمت کچھ زیادہ ہے
...ہم دیکھتے ہیں کہ
...بیسار ...
...رسالہ کی خریداری
...ب خیال کرتے ہیں
...ل ہیں جو دوسرے رسالہ
...خریدار بنانے کی کوشش
...نوٹ جو بہائی غریب ہیں
...نہیں خرید سکتے انکو مفت
...الفضل ۱۰ پرچہ ...
...ہیں باقی کیلئے اہل دل
...اظہار سے تصدیق
...جائیگی ... خرید
...گے انکو شہ روپے کی
...ہو جائینگی - المشتہر
...کار رسالہ فیض آباد

ایسے دندان شکن دئے گئے اور ایسی ایسی باتیں پیش کیگئیں جس سے موجودہ مذہب حنفی کی حالت واضح ہو جاتی ہے۔ مگر بقول شخصے سے ننگی کیا نہائیگی اور کیا نچوڑیگی جناب عمر کریم صاحب کو کچھ بھی اثر نہوا۔ بھلا کب جاتی جواب ہوگی جب جیسے تب جیسے۔ بھلا جب مہدی آخر الزمان کے کھلے دشمن ہونگے تو ہم اہلحدیث کو کیا پوچھنا ہے۔ ہاں تب خاصیت امام مہدی سے ہی وہی ہے اور ہم سے بھی وہی یعنی قرآن و حدیث کی متابعت اور ترک تقلید مقابلہ قرآن و حدیث انصاف سے کہو صوفیوں کو بیدین کہنے کہا ہم نے یا تم نے؟

اور سنو! عمر کریم صاحب آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور حدیث لا تفضلوا بین الانبیاء میں تعارض فرماتے ہیں۔ ہم یہاں پر کچھ اپنی جانب سے لکھنا نہیں چاہتا۔ علامہ عینی شرح بخاری جلد ششم کے صفحہ ۷۶ میں فرماتے ہیں۔ قال ابن التین و معنے لا تفضلوا بین الانبیاء یعنی من غیر علم والا فقد قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم على بعض۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اپنی خود رائی سے بلا بتائے اللہ و رسول کے نبیوں کے درمیان کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو۔ حدیث میں نفس الامری اور واقعی فضیلت کی جو ایک نبی کو دوسرے پر ہے اسکی نفی نہیں کی گئی بلکہ ہم کو منع کیا گیا ہے کہ تم اپنی رائے سے بلا علم فضیلت مت دو۔ علامہ عینی نے اسکا اور جواب بھی لکھا ہے۔ یہ عام فہم جواب عمر کریم کے دماغ کے لائق نقل کیا گیا۔

اور ذیل کی دو حدیثوں میں بھی آپ تعارض فرماتے ہیں عن میمونة زوج النبي قالت توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وضوءه للصلاة غير رجليه وغسل فرجه وما اصابه من الاذى ثم افاض عليه الماء ثم نحى رجليه فغسلهما هذه غسله في الجنابة دوسری حدیث عن ميمونة قالت سترت النبي وهو يغتسل من الجنابة فغسل يديه ثم صب بيمينه على شماله فغسل فرجه وما اصابه ثم مسح بيده على الحائط او الارض ثم توضأ وضوءه للصلاة غير رجليه ثم افاض على جسده الماء ثم تنحى فغسل قدميه۔ اسکے بعد عمر کریم صاحب فرماتے ہیں دیکھو غسل کی ترکیب دونوں حدیثوں میں بالکل مختلف ہے۔ پہلی حدیث میں ہے کہ پہلے آپنے وضو کیا اور بعد اسکے شرمگاہ کو دھویا اور دوسری حدیث میں ہے کہ پہلے شرمگاہ کو دھویا اور بعد اسکے وضو کیا۔

ناظرین! جس طالب علم نے ہدایۃ النحو بھی پڑھا ہوگا۔ عمر کریم کے اس اعتراض سے تعجب نہیں ہنسیگا۔ عمر کریم کو اسکی بھی خبر نہیں کہ واو مطلق جمع کے لئے آتی ہے اور ثم ترتیب کے لئے۔ پہلی مذکورہ سابق الذکر حدیث میں وضو کی تقدیم شرمگاہ کے دھونے پر نہیں ہوگی دوسری حدیث میں ثم کا لفظ ہے پہلے غسل فرج اور اذیٰ کا مقدم ہونا وضو سے ثابت ہے۔ اسکے بعد آپ فرماتے ہیں پہلی حدیث میں دیوار پر مسح کرنیکا مطلق ذکر نہیں۔ مگر دوسری حدیث میں ہے کہ دیوار پر مسح کیا اور لطف یہ کہ دونوں حدیثوں کی راوی میمونہ صاحبہ ہیں انتہیٰ بلفظہ۔

کوئی عمر کریم سے پوچھے کہ سورہ اعراف میں بھی حضرت موسیٰ کا واقع مذکور ہے اور سورہ طٰہٰ میں بھی۔ سورہ طٰہٰ میں یہ مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ نے ان کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالدیا تھا۔ لیکن سورہ اعراف میں اسکا مطلق ذکر نہیں۔ اس طرح کی مثالیں آپ کو کلام اللہ میں کثرت سے ملیں گی حضرت نوح حضرت ابراہیم و دیگر انبیا کے واقعات میں۔ لطف یہ کہ دونوں سورتوں کے لانے والے حضرت جبرئیل ہی ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں عمر کریم کے اعتراضات صحیح بخاری پر۔ اب تو آپ کو عمر کریم کے مبلغ علم و دیانت و راستی و عقیدہ سب کا پتہ چلا ہوگا۔ اللہم احفظنا

اس کے بعد آپکے وہ فقرات ہیں جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ آپ فرماتے ہیں "پس اب بخاری پرستوں کو چاہئے کہ ان حدیثوں کے تنازع کو اپنے اللہ و رسول[1] کے سامنے پیش کریں اور جو جواب نازل ہو اُس کے مطابق کتاب بخاری کی اصلاح کریں"

ناظرین ان الفاظ آپ خود ہی اندازہ کرلیں۔

الراقم عبد العزیز ابن عبد السلام مبارکپوری

## لنگر خانہ قادیان میں مہمان نوازی اور حکیم نور الدین کا نیک خلق

بندہ چند روز ہوئے کہ بیمار ہوگیا تھا۔ امرتسر میں علاج سے چنداں فائدہ محسوس نہوا تو خیال آیا کہ قادیان جا کر حکیم نور الدین سے علاج کراؤں۔ چنانچہ میں قادیان جا پہنچا اور حکیم نور الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی کیفیت سنائی۔ آپنے میری سادگی لباس اور غریبانہ وضع کو دیکھکر میری طرف توجہ نہ کی اور بے اتفاقی کے لہجہ میں بولے۔ کہ میں ظہر کے بعد تمہاری نبض دیکھونگا مگر میرے ذرا سے اصرار پر یہی کہدیا کہ جاؤ امرتسر چلے جاؤ۔ جس سے میرا دل مایوس ہوگیا اسلئے میں نے امرتسر واپس بے نیل مرام چلے آنے کا ارادہ کرلیا۔

ایسا ہی مرزا جی کے لنگر خانہ کی کیفیت ہے۔ کہ باوجودیکہ میں ایک بیمار آدمی تھا مگر دو وقت ماش کی دال سے روٹی ملتی رہی جب مہتمم لنگر خانہ سے عرض کیا۔ کہ میں بیمار آدمی ہوں

[1] ہمارا گمان تو یہ ہے کہ کاتب سے کچھ غلطی ہوگئی ہے ورنہ کوئی ایماندار کیا بے ایمان شریر بھی دانستہ ایسا نہیں کریگا۔ (ایڈیٹر)

# فتاوے

**س نمبر ۸۶** ۔ فرقہ اہلحدیث نے جو اپنا نام اہلحدیث مقرر کیا ہوا ہے۔ اسکا کوئی نقلی ثبوت بھی ہے یا حنفی مالکی وغیرہ کی طرح ہے۔ (بدیا بخش از امرتسر)

**ج نمبر ۸۶** ۔ اس میں شک نہیں کہ اصل مذہبی نام تو ہمارا مسلمان ہی ہے جو خدا نے رکھا ہے۔ لیکن بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں میں استخراج مسائل میں اختلاف پیدا ہوا بعض لوگ تو فقہا کے اقوال ہی کو کافی جاننے لگے۔ بعض صرف قرآن و حدیث پر عمل کرتے اور رسول اللہ سے قرآن کو حدیث کے اور کسی کی طرف نہ تاکتے تھے۔ بعد مخالفت آثار یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو کسی امام یا مجتہد سے موافقت یا عدم موافقت کا بالکل خیال نہ ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ پہلی قسم کے لوگوں کا نام اصحاب الرائے ہو گیا اور ان لوگوں کا نام اصحاب الحدیث مشہور ہوا چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں ایک باب اس مضمون کا لکھا ہے جسکا نام ہے باب الفرق بین اہل الحدیث واصحاب الرائ۔ بعد میں جوں جوں زمانہ بعید ہوتا گیا یہ تفریق بڑھتی گئی۔ آخر کار تیسری صدی میں حنفی شافعی وغیرہ نام مذہبی لباس میں ظاہر ہو گئے مگر وہ گروہ جو اصحاب الحدیث یا اہلحدیث کے نام سے مشہور تھا بدستور اسی طرح رہا اصحاب الحدیث کے معنی اس زمانے میں بھی یہی سمجھے جاتے تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں کہ بلا واسطہ و لحاظ کسی امام یا مجتہد کے قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالے۔ اس تقریر ہی سے ظاہر ہے کہ اہل حدیث مثل دیگر فرقوں کے جدید نہیں ہیں بلکہ وہی ہیں جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اول طبقے کے مسلمان تھے۔ فرق اتنا ہے کہ طبقہ اول کے مسلمان اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کے لقب سے مشہور نہیں تھے۔ نہ ان کو اس لقب کی ضرورت تھی کیونکہ اس زمانہ میں اس روش کے برخلاف کوئی بھی نہ تھا۔ مگر جب ایسے لوگ پیدا ہوئے جو بقول شاہ صاحب مرحوم اپنے اپنے اماموں کی رائوں کو کافی جاننے لگے۔ تو مقابلۃً ان کا نام اہلحدیث مشہور ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہلحدیث کا لقب مذہبی نہیں بلکہ طریق عمل کی وجہ سے ہے اور یہ کہ یہ فرقہ بلحاظ اپنے طریق عمل کے سب سے قدیم بلکہ اصل ٹھیٹھ اسلام پر ہے۔ حنفی شافعی وغیرہ نام تیسری صدی کے جدید نام ہیں نیز ان میں وہ لطف نہیں۔ جو اہلحدیث میں ہے۔ کیونکہ یہ نام ایسے لوگوں کی طرف نسبت ہیں جو اس نسبت کا حق نہیں رکھتے (مفصل کے لئے رسالہ الانصاف مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم ملاحظہ ہو) رہا یہ شبہ جو بعض لوگوں کو ہوتا ہے کہ جسطرح اہل قرآن کے معنے ہیں۔ صرف قرآن پر عمل کرنیوالے۔ اسی طرح اہل الحدیث کے معنی ہونگے صرف حدیث پر عمل کرنیوالے تو کیا قرآن شریف پر یہ لوگ عمل نہیں کرتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث قرآن شریف کی تفسیر ہے جو احکام قرآن مجید میں مجمل آئے ہیں حدیث شریف نے ان کو مفصل اور شرح بیان کیا ہے۔ پس جسطرح تفسیر کے لینے سے قرآن مجید اس کے اندر آجاتا ہے اسی طرح حدیث پر عمل کرنے والے قرآن مجید پر پہلے عمل کرتے ہیں۔ لیکن صرف قرآن لینے سے تفسیر نہیں آتی۔ پس اہل قرآن حدیث سے منکر ہیں۔ مگر اہلحدیث قرآن سے منکر نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی شخص شرح کو مان کر اصل متن سے انکاری نہیں ہو سکتا واللہ اعلم عند اللہ۔

**س نمبر ۸۷** ۔ پنجگانہ نماز میں سنت موکدہ کی کتنی رکعتیں ہیں۔ خواہ وہ اہلحدیث کی رائے ہو یا حنفی مذہب کا ہو۔ نماز ظہر میں اول جو چار رکعت سنت ہیں۔ اسکی نسبت دو رکعت کا بھی شروع شروع پڑھنا کہیں سے ثابت ہے یا نہیں۔ اور زیادہ تر افضل دو رکعت ہے یا چار رکعت۔

**س نمبر ۸۸** ۔ غسل احتلام خواہ جنب۔ یا مباشرت اپنی عورت سے ہو یا غیر کی۔ جو وضو غسل کی حالت میں کیا جاویگا اس سے نماز ادا ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو کچھ مکروہیت یا ثواب کم و بیش نماز کا ہوتا ہے۔ یا نہیں بمعہ تفصیل کے بتلانا چاہیئے۔

**س نمبر ۸۹** ۔ نماز اگر کسی وجہ سے کسی وقت کی فوت ہو جائے تو اس کو قضا کر کے دوسری وقت کی نماز پڑھنا چاہیئے یا نماز وقت کی ادا کر کے قضا کی ادا کرے۔ مثلاً نماز عشا قصداً نہیں بلکہ کسی خاص وجہ سے قضا ہو گئی۔ نماز فجر کا وقت اخیر ہے اب اگر عشا قضا ادا کی جاتی ہے تو فجر کی نماز قضا ہوتی ہے علی ہذا القیاس دیگر وقتوں میں بھی ایسا ہی ہو جب اول کون سی نماز ادا کرنی چاہیئے۔

(امیر الدین گرداور جنگل ریاست کوٹہ خریدار ۲۳۸)

**ج نمبر ۸۷** ۔ سنت موکدہ پنجگانہ نمازوں میں دس رکعتیں ہیں۔ ظہر کی چار رکعتیں بھی آئی ہیں اور دو بھی۔ شاہ عبد الحق صاحب حنفی مرحوم نے مشکوٰۃ کے حاشیہ پر ظہر کی دو رکعتوں کو تسلیم کیا ہے تاہم بحکم من تطوع خیراً فهو خير له چار افضل ہیں۔

**ج نمبر ۸۸** ۔ وضو جب ایک دفعہ کیا جائے جب تک وہ کسی ناقض کے توڑنیوالا

ahmadiyyamuslim.de

ٹوٹتے نہیں نماز وغیرہ سب افعال اس کے ساتھ جائز ہیں۔ پس غسل سے پہلے جو وضو کیا جائے اس کے ساتھ بھی نماز جائز ہے۔ وضو کے بعد غسل کرنا وضو کو توڑتا نہیں۔

ج نمبر ۹۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خندق کی جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مع صحابہ کرام کے کئی ایک نمازیں فوت ہو گئیں تو آپ نے ترتیب سے پہلی پہلے پڑھی لیکن اگر وقتی کا وقت بھی فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو وقتی پہلے پڑھ لے کیونکہ فوت شدہ کا وقت تو جا چکا ہے اب اسکا بھی کیوں کھوئے۔

س نمبر ۹۰۔ زید نے بعد تولد کے ایک وزن پورا اور ایام رضاعت کے اندر گاہے بگاہے ہندہ کا دودھ پیا ہے تو اس صورت میں از روئے شریعت کے ہندہ زید کی رضاعی ماں ہوتی یا نہ اور اگر ہندہ زید کی رضاعی ماں ہوئی تو ہندہ کی لڑکی مسماۃ عفیفہ زید سے بطور حقیقی ہمشیرہ کے بے حجابانہ ملاقات با سلام رضاعی ہمشیرہ ہونے کے از روئے شریعت کر سکتی ہے یا نہ اور یہ بھی واضح رہے کہ زید رشتہ میں عفیفہ کا چچیرا بھائی بھی ہوتا ہے؟

س نمبر ۹۱۔ سعید رشتہ میں زید کا بہنوئی ہوتا ہے آج عرصہ آٹھ نو ماہ کا ہوتا ہے کہ سعید نے اپنا کچھ روپیہ زید کے پاس ودیعت رکھا تھا۔ پھر بعد چند یوم کے سعید نے کچھ روپیہ زید کو بطور رضامندی [illegible] دے دیا تھا۔ پھر بعد چند ایام کے سعید نے کچھ روپیہ زید کو قرض دیا تھا۔ اتفاق سے سعید اپنے مکان پر نہیں تھا بحیثیت زید کی ہمشیرہ سعید کی زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ بعد تجہیز تکفین کے زید نے سعید کا کچھ روپیہ اور سعید کی زوجہ کا زیور چاندی اور سونے کا سعید کے صندوقچے سے نکال لیکر اپنے مکان لے گیا۔ اسوقت سعید کا حقیقی بھائی خالد نے مزاحم ہو کر زید کو گرفت کیا کہ میرا بھائی سعید کا روپیہ اور زیور تم نے بغیر اطلاع میرے کیوں لایا۔ اس پر زید نے جواب دیا کہ زیور وغیرہ جو میں نے لایا ہے سب سعید ہی کا ہے۔ اسوقت حفاظت سے اپنے مکان پر رکھتا ہوں سعید مکان آئیں گے اس کا حوالہ کر دونگا۔ بعد تقدیر سعید باہر سے اپنا مکان آکر اپنا بھائی خالد کا زبانی وقوعہ مذکورہ سے واقف ہو کر زید سے اس زیور و روپیہ کو بھی طلب کیا۔ اور اس کے پہلے جو روپیہ اس کے پاس ودیعت رکھا تھا اور جو روپیہ اس کو رضامندیت دیا تھا اور جو روپیہ اس کو قرض دیا تھا ان سب کو بھی طلب کیا تو کہا کہ روپیہ تو اسوقت نہیں ہے اور زیور تمہارا ہی ہے جب تم دوسرا عقد کرو گے تب دونگا۔ مگر جب سعید نے زید سے اپنے روپے وغیرہ کا کماحقہ مطالبہ کیا تب زید صاف منکر ہو گیا۔ اور کہا کہ میرے پاس تمہاری کوئی چیز نہیں ہے۔ اب سعید کے پاس ان سب روپے کی کوئی دستاویز نہیں کہ جس کی قوت سے عدالت میں نالش کرے۔ مجبور صبر کیا۔ اتفاق سے زید کی بھی کوئی چیز سعید کے قبضہ میں آگئی جب زید نے اپنی چیز کو سعید سے طلب کیا تب سعید نے زید کو خوب سمجھایا اور از حد تملق سے کہا کہ میرے وہ سب روپے وغیرہ دو تو تمہاری چیز تمکو دیتا ہوں۔ گو جب بھی زید راضی نہیں ہوا تب سعید نے بھی زید کی چیز کا انکار کیا اور کہا یہ چیز میری ہے تمہاری نہیں۔ اب از روئے شریعت کے سعید کا یہ فعل غصب میں شمار ہوگا اور عند اللہ اس کا مواخذہ ہوگا یا نہ۔ بعضے علماء کہتے ہیں کہ غصب ہوگا۔ بعضے علماء کہتے ہیں کہ غصب نہ ہوگا۔ سعید نے اپنے روپیہ و زیور تلف شدہ کا عوض لیا ہے جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا

(ثاقب مرشدآبادی۔ شیخ علی پوری خریدار عشرہ)

ج نمبر ۹۰۔ حدیث میں ہے پانچ مرتبہ دودھ پینے سے دودھ ماں ہوتی ہے۔ پورا دانت پینے سے تو کئی مرتبے ہوتے ہیں۔ مرتبہ اس کو کہتے ہیں جو بچہ ایک دفعہ دودھ پیتا ہوا چھوڑ دیا کرتا ہے۔ پس ہندہ زید کی رضاعی ماں ہے۔ و عفیفہ اس کی ہمشیرہ ہے بے حجابانہ اس کے سامنے آنا اس کو جائز ہے۔ لیکن اگر کسی نوع کے فساد کا خطرہ ہے تو نہ آنا چاہئے۔

ج نمبر ۹۱۔ ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ جس قدر کوئی کسی کی حق تلفی کرے اتنا اس سے کسی طرح لے لینا جائز ہے۔ مگر ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے (لا تخن من خانک) یعنی جو تمہاری خیانت کرے تم اس کی خیانت نہ کرو۔ ان دونوں حدیثوں کے ملانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ افضل یہی ہے کہ سعید زید کی چیز واپس کر دے۔ لیکن اگر اپنے حق کے عوض میں رکھ لے تو جائز ہے۔ زید واپس کر دے۔

س نمبر ۹۲۔ کرزن گزٹ دہلی مطبوعہ ۲۰ اپریل سنہ [illegible] نمبر [illegible] جلد [illegible] کے پرچہ میں اڈیٹر مرزا حیرت نے اسلامی بنک کی تحریک کی ہے جس میں منجملہ اور عبارات کے صفحہ ۳ کے تیسرے کالم کے اخیر میں یہ عبارت تحریر کی ہے کہ "خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو رکھی تھی جس کو حضرت عثمان نے روپیہ دے کر چھڑایا تھا۔ اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ [illegible] زرہ اسوقت گروی رکھی گئی جب شریعت نے سود [illegible] اور لینے والوں کو ابھی حکم ناطق نہیں فرمایا تھا کو بعد بہر حال زرہ گرو ضرور رکھی گئی اور اسکا سود ضرور دیا گیا"۔ میرزا حیرت کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔

(ثاقب شیخ علی پوری مرشدآبادی۔ خریدار [illegible]) (باقی آئندہ)

ج نمبر ۹۲۔ گرو رکھنے کا حکم تو خود قرآن مجید میں ہے فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ یعنی قرض دیتے وقت کوئی چیز گرو دیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے وقت حضور کی زرہ گرو تھی*

* بعض جگہ سود نہیں ہوتا تھا بلکہ یہ گرو صرف اعتبار کے لئے ہوتا ہے اسی طرح حضرت علی کا قصہ سمجھ لو۔

# انتخاب الاخبار

**افسوس** صد افسوس اس ہفتہ جماعت اہلحدیث کے سرگرم ممبر اور اخبار اہلحدیث کے قدردان منشی سعد اللہ سعدی لودہانوی ایک ہی روز کے نمونیا سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نومسلم تھے بلکہ نومسلموں کے لئے ایک نمونہ تھے۔ مرشد قادیانی کچھ اوچھے پن سے تعجب نہیں کہ مرحوم کے متعلق کوئی پیشگوئی نکال ماریں۔ مگر یاد رکھیں ؎

مرگ عدو جائے شادمانی نیست ٭ کہ زندگانئ مانیز جاودانی نیست

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھکر دعاء مغفرت کریں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

۷ جنوری کو امیر صاحب کابل کی فوج امرتسر سے گذری۔ امرتسر سے تین میل جانب لاہور ایک اسٹیشن پر ان کے لئے چاء وغیرہ کا انتظام تہا۔ مگر انہوں نے اترتے ہی سب سے پہلا یہ کام کیا کہ نماز باجماعت ادا کی۔ دیکھنے سے ایک شان اسلام معلوم ہوتی تھی اور صحابہ کرام کا زمانہ یاد آتا تہا۔ خدا کرے امیر صاحب مزارات کی زیارت بھی صرف سنت طریق سے کریں۔

**انجمن ضیاء الاسلام** بمبئی کے سکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن کا سالانہ جلسہ ۸۔ ۹۔ ۱۰ فروری کو ہوگا۔ آنے والے حضرات اپنے اپنے ارادہ سے یکم فروری تک اطلاع دیں۔

**شکر ہے** کہ ڈہاکہ کانفرنس کا جلسہ بخیر و خوبی تمام ہوا۔

**افسوس** کلکتہ کانگریس میں بعض ممبران کے اوچھاپن سے باہمی رنجش ہو کر آخر صلح ہوئی۔

**امیر صاحب** کو دورہ ہند کا ترمیم شدہ پروگرام حسب ذیل ہے:

لنڈی کوتل۔ آمد بدہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء بوقت سہ پہر روانگی صبح ۳ جنوری

پشاور۔ آمد جمعرات ۳ جنوری بوقت صبح۔ قیام ۴۔ ۵۔ ۶ جنوری۔ روانگی پیر ۷ جنوری بوقت صبح۔

سرہند۔ آمد منگل ۸ جنوری بوقت صبح۔ قیام دس گھنٹہ۔ روانگی منگل بوقت شام۔

آگرہ۔ آمد بدہ ۹ جنوری بوقت صبح۔ قیام ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴ اور ۱۵ جنوری

علیگڈہ۔ آمد بدہ ۱۶ جنوری دوپہر۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی بدہ ۱۶ جنوری بوقت شام۔

کانپور۔ آمد جمعرات ۱۷ جنوری صبح۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی جمعرات ۱۷ جنوری بوقت شام۔

گوالیار۔ آمد جمعہ ۱۸ جنوری صبح۔ قیام ہفتہ ۱۹ جنوری۔ روانگی اتوار ۲۰ جنوری بوقت شام

دہلی۔ آمد پیر ۲۱ جنوری صبح۔ روانگی منگل ۲۲ جنوری شام۔

اجمیر۔ آمد بدہ ۲۳ جنوری صبح۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی بدہ ۲۳ جنوری شام۔

دہلی۔ آمد ۲۴ جنوری صبح جمعرات قیام ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ جنوری۔ روانگی پیر ۲۸ جنوری بوقت شام۔

کلکتہ۔ آمد بدہ ۳۰ جنوری صبح۔ قیام ۳۱ جنوری۔ یکم۔ دوم فروری۔ روانگی اتوار ۳ فروری بوقت شام۔

سہارنپور۔ آمد منگل ۵ فروری صبح۔ قیام ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹ فروری۔ روانگی اتوار ۱۰ فروری بوقت سہ پہر۔

بمبئی۔ آمد پیر ۱۱ فروری صبح۔ قیام ۱۲۔ ۱۳ فروری۔ روانگی جمعرات ۱۴ فروری سہ پہر سیاحت بحر جمعہ ۱۵ فروری۔

کراچی۔ آمد ہفتہ ۱۶ فروری۔ روانگی ۱۷ فروری شام۔

سکھر۔ آمد پیر ۱۸ فروری صبح معائنہ پل۔ روانگی پیر ۱۸ فروری۔

بہاولپور سٹیٹ۔ آمد پیر ۱۸ فروری سہ پہر۔ قیام ۱۹۔ ۲۰ فروری۔ روانگی ۲۱ فروری۔ جمعرات سہ پہر۔

لاہور۔ آمد جمعہ ۲۲ فروری صبح۔ قیام ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵ فروری بروز پیر۔ معائنہ نہر چناب قریب سانگلا۔ روانگی (سانگلا سے) ۲۵ فروری شام

پشاور۔ آمد منگل ۲۶ فروری صبح۔ قیام بدہ ۲۷ فروری۔ روانگی جمعرات ۲۸ فروری صبح۔

لنڈی کوتل۔ آمد جمعرات ۲۸ فروری سہ پہر۔ روانگی جمعہ یکم مارچ بوقت صبح۔

**افسوس** کہ اہلحدیث کے نائب ایڈیٹر منشی علم الدین کی دادی کا مرض استسقا سے ۷ جنوری کو انتقال ہوگیا۔ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے حق میں دعائے خیر کریں اور جنازہ غائب پڑہیں۔ امرتسر میں مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی امامت میں مرحومہ کا حاضر جنازہ پڑھا گیا۔ اللھم اغفرلہا وارحمہا

پیسہ اخبار کا ایک نامہ نگار بمبئی سے لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ نے بمبئی میں مسلمانوں کے ساتھ ملکر کہانا کہا یا جو مسلمانوں کے ہاں تیار کیا گیا تہا (بیشک مہاراجہ صاحب نے زندہ تقلید کو ترک کرکے اپنی روشن خیالی کا عملی ثبوت دیا جو قابل تحسین ہے)

ahmadimuslim.de

# تیر بہدف دوائیں

**برقی سٹ** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی رفیوز کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی طلاکی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت [illegible] محصولڈاک

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و بہی ہیں جو فولاد، چاندی اور وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت [illegible] محصولڈاک

**مومیائی** ابتدائی سل و دق۔ درد ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کو اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھانے سے درد کافور ہوجاتا ہے اور مباشرت کے بعد دو رتی کھانے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی بہی و مولد خون ہے۔ بچہ۔ بوڑھے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ قیمت [illegible] محصول

**معجون مقوی دماغ** جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور زکام و دردسر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ خوش مزہ اور خوشرنگ ہے۔ اسکے استعمال سے انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جاوینگی۔ قیمت [illegible] محصول

**ممسک جریان** اس کے استعمال سے انشاء اللہ جریان چند ہی روز میں جاتی رہیگی۔ قیمت فی شیشی [illegible] محصول

**خوشبودار منجن** اس منجن کے استعمال سے دانت موتیوں کی طرح صاف ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ بدبو وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اور بہت دیر تک منہ سے خوشبو آتی رہتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول

ان کے علاوہ ہر قسم کے مرض کی دوا مفصل کیفیت لکھنے سے ہمارے ہاں سے مناسب قیمت پر مل سکتی ہے۔

المشتہر

**پروپرائٹر وی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

# مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

## مختصر فہرست مال متفرق

| | |
|---|---|
| لونگی سادہ [illegible] تک فی عدد | کلاہ سادہ [illegible] تک فی عدد |
| لونگی زرین [illegible] | " زریں [illegible] |
| " اوڈھنی کی [illegible] | رومال ریشمی [illegible] |
| ازار بند سوتی [illegible] | کمبل دیسی [illegible] |
| " ریشمی [illegible] | " فوجی [illegible] |
| تہبان گبرون [illegible] | لوئی سفید [illegible] |
| بنا ساخت لدھیانہ [illegible] | کھیس طول [illegible] گز عرض [illegible] گز [illegible] تک |
| " زرین ہوشیارپوری [illegible] | پٹی دیسی اونی [illegible] فی جوڑہ |
| جراب و دستانہ اونی [illegible] تک | جراب و دستانہ سوتی [illegible] سفید جن |
| پٹی سپاہی طول [illegible] گز عرض [illegible] گرہ [illegible] تک | فوجی زین خاکی رنگ [illegible] تک |
| چادر پشمینہ [illegible] تک | صافہ لنگی اور وہ [illegible] تک |
| صافہ لنگی خاکی [illegible] تک | بنیان و پاجامہ اونی [illegible] تک |
| بنیان و پاجامہ سوتی [illegible] تک | جرسی ووہی [illegible] تک |
| دری برائے پلنگ [illegible] تک | دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔ |

### باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں، کمربند، سیڈل، بٹن، بٹن، جھالر، سوتی و زرین، بیچ اونی، سنہری، روپہلی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جاویگی۔

**نوٹ:** سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ خاص خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر

**شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹراکٹرز لودہانہ**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. No. 352


# اہلحدیث

[illegible]

جلد [illegible] نمبر ۱۳

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانون کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

## قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے ۔

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ۔

(ج) نامہ نگارون کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ۔

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ [illegible]

والیان ریاست سے [illegible]

رؤسا و عمائدین سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

ششماہی [illegible]

انڈیا والون سے [illegible]

## اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو ۔


امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ ہجری المقدس مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۰۷ء


## ہز مجسٹی امیر صاحب علیگڈھ کالج مین

وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے ،

کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

امیر صاحب کے علیگڈھ تشریف لیجانے کی کیفیت اگرچہ اخبارون مین مشتہر ہوچکی ہے ۔ اور اہلحدیث مین بوجہ اسکے کہ ۲۵ جنوری کا پرچہ (الحجہ عید کر ۱۸ کیساتھ) ہی نکلا تھا ۔ اسلئے علیگڈھ کی کیفیت درج نہ ہوسکی ۔ لیکن اہلحدیث جس پہلو سے ایسے مضامین لکھتا ہے وہ پہلو خاص اوسکا حصہ ہے علاوہ اسکے [illegible] چونکہ [illegible] ہوکر شریک جلسہ تھا ۔ اسلئے چشم دید حالات زیادہ قابل اعتبار ہین ۔ آنکر [illegible] سوا گیارہ بجے ہز مجسٹی مدرسہ کالج پہونچے استقبال کے لئے طلباء کالج اور مہمانان علماء و [illegible] علاوہ سب ساڑھے دس بجے سے ایستادہ کھڑے تھے ۔ کالج کے اندر مسجد [illegible] [illegible] بنائی گئی تھی امیر صاحب نہایت سادگی اور متانت اسلامی سے السلام علیکم وعلیکم السلام کرتے ہوئے سیدھے وہان تشریف لے گئے ۔ ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک [illegible] [illegible] ۱۲ بجے سے بعد مسجد مین نماز ظہر کے لئے تشریف لائے اور خود امامت کرائی

بعد نماز ظہر از خود طلباء کا امتحان لیا جس مین معمولی مسائل نماز وغیرہ کے ان سے پوچھے ۔ بعدہ اوس کمرہ مین تشریف لائے جہان ہز مجسٹی کو ایڈریس دیا جانا تھا جہان سیکڑون ہزارہا چشم براہ تھے ۔ امیر صاحب نے کالج کا ملاحظہ اس طرح فرمایا جیسا کوئی اپنی چیز کو بغور دیکھا کرتا ہے ۔ اس ملاحظہ مین جو گرامر کی کوئی ہم وہ نہین کی ۔ ہم بھی [illegible] دیکھا اور پڑھا ایڈریس مین معمولی حالات کے سلطنت انگریزی کے امن و امان کی اور حامیان کالج کی امداد کا ذکر ۔ بعد ایڈریس ہز مجسٹی نے جواب مین فرمایا ۔ تقریر فارسی کی [illegible] ترجمان اردو ترجمہ کرتا تھا کہ [illegible] لوگون نے اس کالج کی بابت [illegible] [illegible] حاصل کرنے کی غرض سے [illegible] انڈیا کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ جس نے [illegible] ۔ [illegible] کی زبان ہم [illegible] ہین ۔ ہم نہین کہتے کہ انگریزی نہ پڑھو ۔ بیشک پڑھو ۔ بیشک پڑھو ۔ جیسا [illegible] ۔ مگر احکام اسلامی کی تکمیل کے بعد ۔ طالب علمون کو اسلامی تعلیم سکھاؤ تو جب [illegible] سے واقف ہوگئے ہون ۔ تو پھر انکو انگریزی پڑھاؤ ۔ ہم نے بھی افغانستان مین ایسا ہی مدرسہ جاری کیا ہے ۔ یہ کہکر [illegible] [illegible] فرمایا معتبر راوی کا بیان ہے کہ کالج مین داخل ہوتے امیر صاحب نے [illegible]


SOHDRA
2 FE. 07

پسر نوح با بدان بنشست ٭ خاندان نبوتش گم شد

**نتیجہ** - اس کالج کو یہ کامیابی مبارک ہو۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ کامیابی کس طرح ہوئی اور کس علم کی وجہ سے ہوئی واقعات یہانتک شہادت دیتے ہیں یہ کامیابی صرف اسی وجہ سے ہوئی کہ چند لڑکوں نے مذہبی مسائل نماز روزہ کے متعلق جوابات اچھے دئیے۔ تو کیا اسکا نتیجہ یہ نہیں کہ کالج بھی باوجود اسکے کہ مذہبی تعلیم کو حقارت سے دیکھا جاتا ہے اسی حقیر تعلیم ہی سے نیک نتیجہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے عرصہ ہوا نواب محسن الملک بہادر نے ایک ملاقات کے موقع پر بموجودگی ڈاکٹر اشرف خان صاحب علیگڈہی اور مولوی یوسف علی صاحب سفیر انجمن حمایت اسلام لاہور میری بات کے جواب میں فرمایا تھا کہ ہم کیا کریں۔ اگر ہم ذرا سی توجہ دینی تعلیم کیطرف کرتے ہیں تو ہمارے ممبر فوراً خفا ہو کر کہتے ہیں کیا تم مذہبی تعلیم سے کالج کو برباد کرنا چاہتے ہو۔ غالباً نواب صاحب کا علاج کو ایسے ٹرسٹیوں (ممبروں) کے جواب دینے کے لئے امیر صاحب کی تقریر اور یہ تحریر کافی ہوگی۔ اور نواب صاحب انکو قائل کر سکینگے کہ ہز مجسٹی کے آنے پر جو کچھ ہم کو کامیابی ہوئی ہے۔ وہ مذہبی تعلیم ہی کے صدقے سے ہوئی ہے ہز مجسٹی کے ورود سے غالباً یہ مسئلہ بھی ممبران کالج کی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ کہ جماعت علماء اور دینی تعلیم ایسی بیکار چیز نہیں۔ جیسی کہ بقول نواب صاحب ممبران کالج سمجھتے تھے بلکہ اسکے بہت بہتر نتائج اسی دنیا میں بھی نکلا کرتے ہیں ؎

کہتا ہو کہ نہ ماند بجہل بستہ سلیمانش ٭ سیدہ میں گل کے لاکھ پیکر ایش ہو گو

ہم نے اس جلسہ میں جس بات کا تجربہ کیا ہے۔ وہ بھی ظاہر کئے دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ نواب محسن الملک کی قابلیت اور ساری کاروائیوں میں تو کلام نہیں مگر سخت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کے ماتحت پاؤں آپکی قابلیت کو نہیں پہنچ سکتے جیسے آپکا شاف اور عملہ آپکے منشاء کو پورا کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ مثال اسکی یہ ہے کہ علماء کرام اور مشائخ کو جس غرض سے جلسہ میں مدعو کیا گیا وہ تو نواب صاحب کی ایک نہایت ہی دوراندیشی اور کالج کی بہتری پر مبنی تھی۔ مگر ناظرین جب یہ سنینگے کہ انہی علماء کو بلا کر کسی خاص خاطر سے برتاؤ نہ کیا گیا۔ یہانتک کہ کسی ایک علماء کو جلسہ کا ٹکٹ داخلہ بھی نہیں ملا تو انہیں سخت افسوس ہوگا اس طرفہ یہ طرہ یہ کہ مولوی عبداللہ صاحب مدرس اول دینیات (جنکے سپرد علماء کرام کا انتظام تھا انہوں نے مجھکو) بیان کیا کہ سکتا ہوں۔ رات ۲۳ ٹکٹوں کے لئے فہرست بنا کر دفتر اعلیٰ میں بھیجی گئی۔ وہاں سے فلاں صاحب نے بجائے ٹکٹ بھیجنے کے حکم دیا کہ جاؤ ان کے کھانے کا انتظام کرو۔ جب ٹکٹوں سے مایوسی ہوئی تو علماء کرام نے اتفاق کیا کہ جائینگے تو اکٹھے جائینگے نہ جائینگے تو سب نہ جائینگے۔ چنانچہ سب علمائے کرام بیٹھے رہے یہانتک کہ شیخ جان محمد صاحب رئیس ہوشیارپور کا آدمی مجھکو بلانے آیا تو میں نے آپ سے کہا کہ جان اتفاق ہو گیا ہے۔ جبتک سب کو داخل نہ کیا جائیگا نہیں جائینگے۔ شیخ صاحب موصوف نے مسٹر آفتاب احمد جائنٹ سکرٹری کالج سے کہا تو انہوں نے کہا جاؤ۔ ان کو لے آؤ۔ لیکن میں نے داخل ہونے سے پہلے پھر بھی انکار کیا جبتک کہ جائنٹ سکرٹری سے پختہ وعدہ نہ لے لیا کہ ہم آدمی بھیجکر سب کو بلاتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ایسے بڑے کاموں میں غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں مگر ایسی غلطی کہ مسلمانوں کی علماء کی جماعت کو دور دراز ملکوں سے بلایا جائے اور وہ بیچارے اپنی غربت میں بھی محبت قومی میں حسب حیثیت اپنا کرایہ خرچ کر کے کالج کی دعوت کو قبول کریں۔ مگر کالج کے منتظمین کی طرف سے یہ سلوک ہو کہ اب ٹکٹ نہیں۔ کیا ان کا فرض نہیں تھا۔ کہ پہلے سے سوچ لیا کرتے اور جن لوگوں کیطرف سے قبولیت پہنچ چکی تھی ان کے لئے ٹکٹ محفوظ رکھواتے۔ ہاں رکھے ہوں گے مگر ان لوگوں کے لئے جو ہم مذاق کے ہوں کیا بلا کر مہمانوں کی یہی خاطر ہوتی ہے اور ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا ٭ یہ تیسرے زمانے میں دستور نکلا

علاوہ اسکے مہمانوں کو رخصت ہوتے وقت ۲۰ جنوری کی دوپہر تک کھانے ملے گئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۲۰ کی دوپہر تک مہمان نوازی کالج کے ذمہ ہو گر افسوس ہے کہ ۲۰ کی دوپہر تک کیا صبح ہی کو کیفیت تھی کہ مہمانوں کو سٹیشن تک پہنچانے کے لئے کوئی سواری ملتی تھی۔ سیکرٹری والنٹیر۔ نہ کرایہ پر نہ مفت اپنی اپنی گٹھڑی اٹھا کر اور چلے گئے حالانکہ فرض مہمانی سے تو کیا معمولی اخلاق سے بھی بعید ہے اگر شہر کا موقعہ ہوتا تو اتنی شکایت نہ ہوتی کیونکہ شہر میں سواری مل سکتی ہے کالج میں کہاں سے ملے ؟

اور سنئے امیر صاحب ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے تشریف لائے مگر مہمانوں اور طالب علموں کو صبح سے [illegible] پیدل [illegible] جنہیں [illegible] انتظار کرتے رہے۔ کیا اس تکلیف کا دفعیہ اور انتظام یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ [illegible] لگائے جاتے جس سے سب لوگ بیٹھ جاتے جب امیر صاحب تشریف لاتے تو ان کی استقبال کو کھڑے ہو جاتے۔ ہمارے اس لکھنے سے غرض صرف نکتہ چینی نہیں بلکہ اپنا ادائے فرض ہے اور شکایات واقعی ہونے کی صورت میں آئندہ کو احتیاط کا سبق ہو ؎

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

**قابل توجہ نو تعلیم یافتگان** - آج نو تعلیم یافتگان عربی خوان علماء ناکارہ اور باعث تفرقہ قوم سمجھا کرتے ہیں جسے ہم بھی ایک حد تک صحیح مانتے ہیں اور ہم ذرا فضیلت [illegible] کر تسلیم کرتے ہیں مگر ہماری جماعت کے بہت سے افراد اسی قسم کے

ahmadimuslim.de

ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس زمانہ میں جو کچھ بھی ترقی پرانی اور نئی تعلیم کو ہوئی ہے وہ انہی علماء کی جماعت کے ہاتھوں سے ہے کس بی اے یا ایم اے نے علیگڈھ کالج کی بنیاد ڈالی اوسی پرانے طرز کے عربی خوان نے کس گریجوانٹ نے حمائت اسلام لاہور کو بنایا؟ اسی پرانے طرز کے عربی خوان مولوی حمید الدین صاحب مرحوم نے۔ اب آئندہ کو اگر نو تعلیم یافتگان نے کچھ کیا تو اسپر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا ؎

یہ اُسی طرز فغان بلبل نالان سے ہے ✽ گل نے سیکھی روش چاک گریبان مجھ سے

---

**کرشن قادیانی** کی بابت جو خیال اہلحدیث ۱۱ جنوری میں منشی سعد اللہ مرحوم سے انتقال پر ظاہر کیا گیا تھا کہ کوئی نہ کوئی پہلو نکالیں گے وہ صحیح ثابت ہوا۔ الحکم میں ایک لمبا چوڑا مضمون نکلا جسکا جواب اہلحدیث میں آئندہ ہفتہ نکلیگا۔ انشاء اللہ۔

---

## آریہ سماج کی موت

گر بیزود رسالہ بپرد بجیب نیست
این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

مہاشہ دہرم پال نے اپنے رسالہ اندر میں قوموں کی زندگی اور موت پر ایک مستقل آرٹیکل لکھا ہے جس میں اصولاً ہم بھی متفق ہیں قوموں کی زندگی کے اصول دو بتلائے ہیں۔ ایک بیرونی دشمن کی مخالفت دوم اندرونی طاقت یعنی مطابق ہدایت اس مذہب کے عمل کرنا۔ یہ بتلا کر پھر بتلایا ہے کہ آریہ سماج کی مدافعت کا پہلو تو ایسا زبردست ہے کہ تمام مذاہب میں ہیجان ڈال رکھا ہے (جیسے چنے کے ٹانے سے پہاڑ میں زلزلہ آیا کرتا ہے) مگر اندرونی طاقت بالکل کمزور ہے۔ اسلئے آریہ سماج کی موت بہت قریب ہے۔ پھر ان وجوہات کی تفصیل کی ہے۔ جن پر نظر کرنے سے ہمیں بھی صدمہ ہوتا ہے۔ سب تفصیل کے نقل کرنے کی تو گنجائش نہیں۔ البتہ ایک دو وجوہ جو مہاشہ دہرم پال نے آریہ سماج کی موت کی زبردست لکھی ہیں ہم بھی نقل کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں:-

**خوفناک خطرہ:** آریہ سماج کو موت کے منہ میں لیجانے والا ایک اور خوفناک خطرہ یہ ہے کہ آریہ سماج مورتی پوجا شرادھ تیرتھ یاترا۔ گنگا اشنان سے پاپوں کا دور ہونا۔ جادو ٹونہ تعویذ۔ مردم پرستی وغیرہ کا پرزور رد بلکہ کھنڈن کرتا ہے مگر خود آریہ سماج کے اندر آریہ سماج کی آبادی کا اگر نصف حصہ نہیں تو کم از کم ایک تہائی حصہ تو ابھی بدستور مورتی پوجک - جادو ٹونہ کرنے والا - مردم پرستی وغیرہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور گنگا اشنان آدمی سے پاپوں کی نورتی ماننے والا موجود ہے۔ شراوان! شراوان!! یہ تو بڑا سخت جھوٹ ہے۔ نہیں نہیں یہ جھوٹ نہیں ہے بلکہ سچ ہے آریہ سماج کی آبادی کے اس حصہ سے ہماری مراد استریوں کی آبادی ہے کون نہیں جانتا کہ آریہ پرشوں کی استریوں کی عموماً کیسی خوفناک حالت ہے۔ چند ایک گنتی کی شاذونادر کو مستثنیٰ کر کے باقی سب کی سب ان ہی پرانے زنجیروں میں جکڑی پڑی ہیں۔ جن میں کہ کبھی ان کے پتی جکڑے ہوئے تھے۔ پتی آریہ سماج میں آ گئے۔ مگر استریاں ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہاں! ہاں!! بیشک ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ آگے سے جیون دھرم اپنا کر رشی دیانند استری جاتی کی اوہوگتی سے واقف تھے اسلئے بمبئی سماج کے نیم بناتے وقت چھٹے نیم میں انہوں نے جیسا پرشوں کو سماج کا سبھاسد بننے کی ہدائت کی ویسے ہی انکی استریوں کو بھی سبھاسد بنانے کی تاکید کی۔ بتاؤ کونسا آریہ سماج ہے۔ جہاں مردوں کیساتھ ممبروں کے رجسٹر میں ان کی استریوں کے نام بھی موجود پائے جاتے ہوں کونسا سماج پایا جاتا نہیں ہے جہاں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی سبھاسد بنانا اچھا سمجھا جاتا ہو۔ جن پرشوں کے پرانے سنسکار دور نہیں ہوئے۔ وہ کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ جن استریوں کو وہ پاؤں کی جوتی سمجھتے چلے آئے ہیں اور جن کو وہ خواہ مخواہ گھر کی چار دیواری میں مقید رکھتے چلے آئے ہیں۔ وہ آج ویدک دھرم کو گرہن کر کے ان کے ساتھ برابر کرسی پر بیٹھ سکیں۔ یا سماج کے کاموں میں اپنی آزاد رائے کا اظہار کر سکیں۔ آریہ سماج نے اگر ان کیلئے کچھ کیا۔ تو یہ کہ جیسے سکھوں نے رنڈیوں کی پنکتی علیحدہ کر دی تھی ویسے ہی آریہ سماج نے استریوں کے لئے استری سماج علیحدہ کرا دیا۔ سماجوں کے سالانہ جلسوں کے نوٹس چھپے ہوں۔ کیا دیکھو گے؟ فلاں فلاں تاریخ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوگا اور فلاں تاریخ کو استری سماج کا جلسہ ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ استریوں کی موجودہ پوزیشن آریہ سماج سے بالکل علیحدہ ہے۔ اگر کہیں مردوں کے جلسہ میں ان غریبوں کو آنے کی اجازت ملتی ہے تو ان کو اسٹیج کے پیچھے چھپا کر بٹھایا جاتا ہے کہ کہیں ان کو باہر کی ہوا نہ لگ جاوے ✽ یہ شرم کا مقام ہے کہ ایک ہندو سد عورت کے آج عیسائی ہو رہا ہے۔

۱؎ اجتہاد و تقلید کا مضمون آئندہ ہفتہ درج ہوگا (ایڈیٹر) ✽ بیشک مہاشہ جی! قانون قدرت کا مقابلہ سہل نہیں قانون قدرت یہ ہے ؎ جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

سمل کو اور اسکی صورت پر وہ کچھ جیلخانہ سے نجات پاکر انکے ساتھ تازہ ہوا کھانے کی مستحق بنجاتی ہے۔ مگر یہاں سینکڑوں کیا ہزاروں لاکھوں آدمی آریہ سماج میں آگو لیکن اُن کی استریوں کو جیلخانہ سے رہائی نہ ملی ۔۔؟

**آپدیشک** ۔ دیکھو کسی جماعت یا سوسائیٹی کی کشتی کو چلانے کا فرض زیادہ تر اس سوسائیٹی کے اپدیشکوں یا واعظوں پر ہی ہوتا ہے۔ گو مہاراج نے آپدیش یا پرچار کا کام پروہتوں اور خاص کر سنیاسیوں کا فرض ٹھیرایا ہے کیونکہ سنیاسی تمام علائق سے بری ہو کر ملک کا دورہ کر کے ہو کر ستیہ کا پرچار کر سکا کرتے ہیں گرہستی اپدیشکوں کو کئی قسم کے خیالات بعض اوقات ستیہ کے کہنے سے مانع ہو جاتے ہیں۔ مگر موجودہ زمانہ میں جبکہ سچے سنیاسیوں کا ابھاؤ ہو۔ کیا کیا جا سکتا ہے مجبوراً یہ کام گرہستیوں کے سر پر ٹھیر رہا ہے۔ آریہ سماج کے وہ تمام اپدیشک جو سرگرمی اور تندہی سے پرچار کا کام کر رہے ہیں درحقیقت قابل تعریف ہیں مگر وہ اپدیشک جو سرگرمی سے آریہ سماج کا بیڑا غرق کر رہے ہیں ایسے خوفناک وجود ہیں کہ جن سے سماج کو آگاہ رہنا چاہیے۔ جیسا کہ وہ آدمی زہریلے سانپ سے ڈرتا ہے۔ سانپ کا رنگ بہت خوشنما اسکی آواز بھی میٹھی مگر اوس کے اندر جو تھیلیاں ہیں وہ سم قاتل جسم میں پہنچانے کے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ لوگ شانتی بلا اٹھیں کہ تم سماج آریہ سماج پر نکتہ چینی کر رہے ہو۔ حتی کہ اوسکے اپدیشکوں کو بھی لتاڑ رہے ہو۔ مگر وہ ڈبل حیران ہونگے۔ جبکہ ان کو بتایا جاویگا کہ آریہ سماج میں ایسے ایسے اپدیشک بھی گھس رہے ہیں جو آریہ سماج کا بستہ کھا رہے ہیں اچھے اچھے مزیدار سرمن بھی دے سکتے ہیں آریہ سماج کی تعریف بھی کر دیتے ہیں مگر پرائیویٹ طور پر بات چیت کرو تو پتہ لگیگا۔ کہ وہ آریہ سماج کو چوہڑوں اور بھنگیوں کی منڈلی سمجھکر دل پر وہ اس سے نفرت کر رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ رشی دیانند کو مکار بتا رہے ہیں آہ! ایسے خوفناک زہریلے سانپوں کو وہ دودھ پلایا جاتا ہے۔

**داخلہ**: آریہ سماج کیوں ترقی نہیں کرتا۔ یا کیوں دن بدن پیچھے کو جا رہا ہے اسکی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو اس میں داخل ہوتے وقت عمدگی قرار نہیں کرنی پڑتی آریہ سماج اس بھرتی کی ترنگ میں کچھ اتنا مست ہو گیا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو دیکھنے کی بجائے ان کے پیٹ یا جیب کو دیکھنے لگ گیا ہے۔ دلوں کو سدھارنے نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ دھانی یا منتری یا دیگر عہدوں پہ موٹا پیٹ یا جیب کو جگہ دی جاتی ہے تو کون نہ راج ادیہ مہاراج بڑے سہائک ہو ہیں۔ واہ یہ تو ہماری سماج کے پردھان بننے کے لائق ہیں یہ وکیل یا بیرسٹر صاحب اگر منتری بن جائیں۔ تو سماج کا رعب و داب بڑا جم جائیگا۔ کچھ مضائقہ نہیں اس پیٹ کے اندر کتنی ہی سیرانس روز جاتا ہے۔ کچھ مضائقہ نہیں وکیل صاحب روز کتنی مقدموں میں مقدمات ڈالتے ہیں ذرا پراپرکاش بانٹتے تو ہے۔ اس بھرتی اور اس انتخاب کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ جب کبھی توقع پر اس قسم کے بیٹھے الو لوگ ذرا دباؤ کرتے ہیں تو دوسرے لوگ ان کی دہشت کہو یا رعب کہو یا آریہ سماج کا ضعف کہو۔ یا کسی دوسری وجہ سے آگے سے اُف تک نہیں کرتے ہی نہیں بلکہ آریہ سماج کو اس بھرتی سسٹم نے ایک اور سخت نقصان پہنچایا ہے۔ وہ یہ کہ بھرتی کو مد نظر رکھتے ہوئے سکھوں یا دیگر پوراناکوں کو بلا تمیز اجازت ہے کہ وہ اپنے پرانے مت کے نشانات تیاگ کر آویں یا نہیں اپنے اندر گھسنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ سنگھ صاحب فوجی ہیں وہی کیس اور وہی کڑا اور کچھیرا۔ یہ فلاں پوراناک ہیں۔ وہی کنٹھی اور رودراکش کی مالا۔ اور وہی آم پتیاں کا پاٹھ۔ مگر ہیں پکے آریہ سماجی۔ مہاراج بڑے وہ اور یہ بھی مہاشے ہیں۔ ان بھرتی کے اور پیدائش کے دھرم بھاؤ اور پریم کا نتیجہ یہ ہوا کرتا ہے اور یہ ہو چکا ہے کہ جب آریہ سماج میں ذرا دال گلتی نظر نہیں آتی تب سکھوں یا پوراناکوں میں جا گھسے اور گو دیانند کو پیٹ بھر کر گالیاں اور دیگر دھرم کو بدنام کرنے۔ اگر ان لوگوں کے مکاندی اور کسکاروں کی آریہ سماج میں داخل ہونے کے ساتھ ہی صفائی ہو گئی ہوتی۔ تو وہ واپس جانے کی اتنی جرأت نہ کر سکتے مگر وہ اندر سے پرانے مت اور باہر سے ویدک دھرم کے نام لیوا رہے آخر ان لوگوں نے وہ کیا جو کرنا تھا۔ آریہ سماج کا کاٹو دن بالشت لگ رہی ہیں مگر وہ پھر بھی کروٹ نہیں بدلتا۔ مبادا بھرتی کم ہو جاوے۔ اس قسم کی بھرتی نے ہی عیسائیت کا بیڑا غرق کیا اس قسم کی بھرتی نے ہی اسلام کو ڈبو دیا ہوگا کو وہ از زمین ڈبویا٭ اگر اس بھرتی کو کما حقہ جذب کرنے یا قابو میں رکھنے کی کوشش نہیں کی جاویگی۔ تو یہی بھرتی آریہ سماج کا بیڑا غرق کرے گی بلکہ ضروری ہے کہ انتظام ہو سکتا نہ ہو بلکہ داخلہ کے لئے پیٹ اور جیب کی بجائے دل کو مقدم سمجھا جاوے۔

(اندر پاجب اگست ؁)

ہم تو آریہ سماج کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ کیونکہ انکی طفیل سے ہمکو بارہا موقع ملا۔ کہ ہزارہا بندگان خدا کو جو قرآن شریف کا دشمن تو کجا دیکھنا بھی

٭ تمہارے منہ سے (ایڈیٹر)

ہر ہفتہ وار ہر جمعہ کو بمطبع ... امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے
سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ
Sohdra
RE

# اہلحدیث

امرتسر - یوم جمعہ مورخہ ۲۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ ہجری المقدس مطابق ۸ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

## اغراض

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کو نگہداشت کرنا۔

## قواعد ضروری

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین اشاعت پسند ہونے پر درج ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ | عہ |
| والیان ریاست سے | سے |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۱۲ |
| غیر ممالک سے | ۶ شلنگ |
| ششماہی | ۳ شلنگ |
| امدادی ... سے | عمر |

## اجرت اشتہارات

فی سطر ... کے لئے ...

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

# اجتہاد اور تقلید

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء)

ابھی ہم نے اس مضمون کو اس حد تک نہیں پہنچایا جس تک ہم اسکو پہنچانا چاہتے ہیں درمیان میں ہمارے دوست پر عذر ہوکر ہمارے کام میں خلل اندازی کئے جاتے ہیں۔ ہر قسم کے طعن و تشنیع کرکے ہمارے خیالات کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں مگر دکھاتے نہیں کہ

دست از طلب ندارم تا کام من برآید ۔ یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید

اڈیٹر اہل فقہ اور اسکی کمپنی نے اپنی ابتدا سے جو ہم پر ایک طعنہ کیا ہو جسکا ہمیں ہرگز وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ "آفتاب آمد دلیل آفتاب"۔ مگر اڈیٹر اہل فقہ اینڈ کو نے اس اصول کو غلط ثابت کردیا۔ اہل فقہ کمپنی نے ۱۰ جنوری کے پرچہ میں بصفحہ ۵ میری نسبت لکھا ہے۔

"مناسب کہ لیلئے وہ کچھ دن کسی حنفی مدرسہ میں جاکر فقہ پڑھتا تو ان کو ایسی ٹھوکرین کھانیکا موقع نہ ملتا۔ مگر امید نہیں کہ کسی مدرسہ میں جائیں۔ اس لئے ہم سبق پڑھا دیتے ہیں۔ پڑھو میاں مٹھو"۔

کمپنی مذکور کی شائستگی کی تو ہم بھی داد دیتے ہیں اور کوئی رنج ظاہر نہیں کرتے کیونکہ جن لوگوں کی زبان اور قلم سے امام المحدثین امام بخاری کی نسبت جرح پر جرح ہوئی ہو وہ اگر مجھ جیسے ہیچکارہ کو میاں مٹھو کہیں تو کیا تعجب ہے بلکہ ایسا نہ کہنا تعجب ہے ہاں آپ اس خاکسار کو بار بار حنفی مدرسہ میں فقہ پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں البتہ یہ محل تعجب ہے کیونکہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اہل فقہ کمپنی کو خوب معلوم ہے مگر پھر بھی ایسا کہنے سے جو کمپنی باز نہیں آتی۔ اسلئے آج میں فیصلہ کی یہ صورت سمجھتا ہوں کہ حنفی مدارس کی سندات نقل کردوں اور اسکے مقابلے پر اہل فقہ کے ظاہری اور باطنی اڈیٹر معہ کمپنی کے اپنی اپنی سندات نقل کردیں۔ اور انکا حق ہوگا کہ ہماری اصل سندات آنکر دیکھ لیں ہمارا حق ہوگا کہ ہم بھی انکی اصل سندات حنفی مدارس کی معائنہ کرسکیں

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

## سندات مصدقہ علماء حنفیہ پنجاب

[illegible]

**ضروری اطلاع:** جس ہفتہ اخبار نہ ملے اسی ہفتہ خبر کریں بعد میں کرینگے تو پرچہ قیمتاً بھیجا جائیگا نمبر خریداری اور نمبر گمشدہ لکھنا ضرور

378

سند امتحان سالانہ مدرسہ اسلامی عربی دیوبند بابت ۱۳۰۸ ہجری

| نام طالب علم [illegible] | [illegible] | درجہ امتحان | قسم امتحان | [illegible] | العبد مہتمم و مہر مدرسہ |
|---|---|---|---|---|---|
| مولوی ثناء اللہ امرتسری | مختصر تلخیص | اول | تحریری | مشکوٰۃ شریف | محمد عابد |
| | توضیح تلویح | " | " | شرح [illegible] | |
| | ہدایہ جلد ثانی | " | " | رشیدیہ | |
| | شرح عقائد نسفی | " | " | تحفۃ الفکر | |
| | سراجی | دوم | " | | مہر |
| | شمائل ترمذی | " | " | | |
| | تصریح | " | " | | |
| | میر زاہد رسالہ | " | " | | |
| | ملا حسن | " | " | | |
| | [illegible] | " | " | | |

سند انعام امتحان سالانہ مدرسہ اسلامی عربی دیوبند بابت ۱۳۰۹ ہجری

| نام طالب علم [illegible] | [illegible] | درجہ امتحان | قسم امتحان | [illegible] | العبد مہتمم و مہر مدرسہ |
|---|---|---|---|---|---|
| مولوی ثناء اللہ امرتسری | قاضی مبارک | اول | تحریری | تخریج ہدایہ عسقلانی | محمد عابد |
| | خیالی | " | " | شمس بازغہ | |
| | حمد اللہ | " | " | صدرا التلخیص | |
| | مطول | " | " | الحبیر عسقلانی | |
| | دیوان متنبی | " | " | | |
| | میر زاہد امور عامہ | " | " | | |
| | مسلم الثبوت | دوم | " | | |
| | سبعہ معلقہ | " | " | | مہر |
| | شمس بازغہ | " | " | | |
| | بیضاوی شریف | " | " | | |
| | ملا جلال | " | " | | |
| | صدرا | " | " | | |
| | جلالین شریف | سوم | " | | |

سند مدرسہ فیض عام کانپور +

سند التکمیل لمن جد فی التحصیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور دیگر حالات کے لکھا ہے :-

## تفصیل الکتب المقروۃ علی ھذا

التفسیر المسمی بانوار التنزیل للقاضی البیضاوی + والتفسیر المسمی بالجلالین + والصحیح الجامع للبخاری + والصحیح الجامع للمسلم والسنن لابی داؤد + والصحیح الجامع للترمذی + والسنن للنسائی والتوضیح والتلویح + وشرح السلم للقاضی محمد مبارک + والشمس البازغہ + والصدرا + والحواشی الزاہدیۃ علی الامور العامۃ وشرح التہذیب للدوانی مع حاشیۃ الزاہدیۃ + وشرح الچغمینی +

مہر مدرسہ فیض عام کانپور

یہ تو ہیں مدارس حنفیہ کی سندات ان کے علاوہ اگر سرکاری سند چاہیں تو ۱۹۰۱ء کے سرکاری امتحان **مولوی فاضل** کی انگریزی سند بھی دیکھ لیں یا سرکاری گزٹ بابت امتحان اورینٹل کالج ۱۹۰۲ء کو ملاحظہ کریں +

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے دوست اہل فقہ کے صوری اور معنوی اڈیٹر اپنی سندات پیش کر کے اپنا مفتی ہونا بمعنے اسم فاعل ثابت کرتے ہیں یا مفتی بمعنے مفت خورہ ہی رہتے ہیں ؎

اولئک آبائی فجئنی بمثلہم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

**ناظرین** ہم ہیں ایسا کرنے میں معذور تصور فرماویں - ہم تو اہل قلم کی تحریرات اور مقابلوں کو اوچھا پن سمجھتے ہیں مگر بقول سعدی مرحوم - "گر حیہ کردم بمجبوری دوستان کردم" کہ ہر ایسی اوچھا پن کی باتیں کہنے اور لکھنے سے باز نہیں آتے ؎

ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے + تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

(باقی باقی)

**مفقود الخبر** کی بابت جو سراج الاخبار اور اہل فقہ نے مضمون لکھا ہے اسکا جواب کسی آئندہ پرچہ میں لکھا جائیگا +

ضروری ا...
تحفہ آریہ سماج آریہ ... کی قیمت ... والوں نے اس ... اٹھایا ہے اسلئے ... علیحدہ ٹریکٹ ... ایک ۲ ... حسب ذیل پتہ ... رسالہ ... جھگڑے اور ... وغیرہ قاتل دید ...
المشتہر
عبدالعزیز ...
جگہ مبارک ...
تعلیم القرآن ...

# کرشن[1] قادیانی کی ایک اور پیشگوئی ــ سچی ہو گئی

اذا غدرت حسناء اوفت بعہدہا
ومن عہدہا ان لا یدوم لہا عہد

کرشن قادیانی کی پیشگوئیوں کی[2] ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ہم بھی آپکی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر انہی معنے سے جن سے عرب کے شوخ طبیعت شاعر متنبی نے شعر مندرجہ عنوان میں کی ہے شاعر مذکور لکھتا ہے "محبوب جب وعدہ خلافی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا۔ کیونکہ اسکے وعدہ کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کریگی" یہی حال کرشن جی کی پیشگوئیوں کا ہے کہ جب کبھی کوئی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اسکے ضمیمے میں گویا کہہ دیتے ہیں کہ یہ سچی نہ ہوگی۔ تاہم محض اپنی کوشش سے اونکو بناتے ہیں ۱۔

نشی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کی بابت ایک پیشگوئی مہاراج نے کی تھی۔ جو ہم جنوری کو صاف لفظوں میں جھوٹی ہوئی۔ مگر کرشن جی اور چیلے ایسے کہاں تھے کہ حیاداری سے خاموش رہتو۔ الٹی اکڑتے ہیں جیسے الحکم کا اڈیٹر ایک لمبے چوڑے مضمون میں مہاراج کی حمایت کرتا ہے چونکہ وہ مضمون ساری کا سارا دلچسپ ہے نیز سیاہ باطنوں کے اندرونہ حالات کا آئینہ ہے اسلئے ہم اسے تمام و کمال نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں ۱۔

### ایک نشان پورا ہوا

الحکم کے ناظرین لودہانہ کے مشہور زبان دراز مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی سعد اللہ نومسلم متخلص بہ سعدی کے نام سے خوب واقف ہیں یہ وہی شخص ہے۔ جس نے اپنی بدزبانی اور دشنام دہی سے سلسلہ کی مخالفت میں خاص شہرت حاصل کی تہی۔ اور یہ وہی شخص ہے۔ جس نے آتہم عیسائی کی پیشگوئی کی میعاد گذرنے پر بہت شور مچایا اور اپنی بدزبانی سے حزب اللہ کو دکھ دیا تہا۔ اور عیسائیت اور باطل کی حمایت کرتے ہوئے حضرت حکیم الامت سلمہ اللہ تعالی کے ایک بچہ کے فوت ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور آپ نے عیسائیت کی تائید کی دلیل[3] ٹہرایا تہا۔ جسپر حی و قیوم اور غیور خدا نے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کو مولوی صاحب کی گہر میں ایک خوشرو اور زندہ رہنے والے لڑکے کی بشارت دی۔ جو رسالہ انوار الاسلام کے صفحہ کے حاشیہ میں چہپی اور آخر ایک مدت کے ۱۵۔ فروری ۱۹۰۰ء کو رات کے دس بجے عبدالحیی سلمہ پیدا ہوا۔ اور یوں خدا تعالی کی پیشگوئی پوری ہو کر اس ہندوزادہ کی ندامت کا موجب ہوئی۔ غیور خدا نے جہاں ہمارے امام کو یہ رحمت کا نشان دیا۔ وہاں اس مخالف میں اور عدو اللہ کے لئے اسی رنگ میں ایک خاص نشان دیا۔ اس لئے

حضرت حکیم الامت کیلئے گویا ابتر ہونے کی آرزو کی تہی۔ لیکن خدا تعالی کے صادق بندوں پر اعتراض کرنے والے خالی نہیں رہا وہ خدا کے عذاب کا مزا چکھ لیا کرتے ہیں۔ اشتہار انعامی تین ہزار مشتہرہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۱۲ پر حضرت امام علیہ السلام نے سعد اللہ کو مخاطب کر کے یہ پیشگوئی شائع کی ۱۔

**حق سے لڑتا رہ۔ آخر ای مردود دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہو گا۔ ای عدو اللہ تو مجہہ سے نہیں خدا سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسیوقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اور ہم نے اس طرح پر آتہم کا رجوع بحق ہونا بہی ثبوت نہیں کیا۔**

یہ وہ پیشگوئی ہے۔ جسکو شائع ہوئے آج ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء تک ۱۳ برس ۳ مہینے اور ۱۲ دن ہو چکے ہیں۔ اسکے بعد متواتر یہ وحی شائع ہوتی رہی یہ اتنی لمبی مدت ہے کہ اسی میں سعد اللہ جیسا نوجوان اور متمول ترکی کا آدمی ایک اور شادی کر کے بہی اولاد پیدا کر سکتا تہا۔ مگر خدا تعالی کی باتیں ٹلا نہیں کرتیں اور وہ پوری ہو کر رہتی ہیں سعد اللہ کا ایک بیٹا موجود ہے لیکن ابتک اسکی کوئی اولاد نہیں قطع نظر اس سوال کے کہ اس نے شادی کی یا کیوں نہیں۔ یہ سلسلہ نسل کا ختم ہو جانا ابتر ہونے کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ یہ امر بہی قابل ذکر ہے کہ سعد اللہ دونوں طرح سے ابتر سلسلہ اولاد کے لحاظ سے بہی اور اس لحاظ سے بہی کہ وہ حضرت اقدس کے مقابلہ میں مخالفت کیلئے اٹہا۔ مگر ناکام اور نامراد ۱۔

---

[1] مرزا صاحب کو کرشن کا خطاب ہم نے نہیں دیا۔ بلکہ خود انہی کا تجویز کردہ ہو کہ انہوں نے سیالکوٹ کے لیکچر میں اس لقب کا خود اظہار کیا تہا۔ مگر افسوس ہو کہ ایک دفعہ اظہار کر کے پہر ایسے فراموش ہوئے کہ نہ انہوں نے خود نہ انکو کسی حواری نے آپکو اس لقب سے کبھی یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہو۔ کہ شاید وہ اس عہدے سے معزول کئے گئے ہیں (اڈیٹر)

[2] تصدیق

[3] غلط کہتے ہو۔ عیسائیت کی تائید نہیں بلکہ تمہاری تکذیب میں لکھا تہا (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اور پھر بھی نامرادی کے ساتھ ۳ جنوری کے پہلے ہی ہفتہ میں فوت ہو گیا۔

اور اس طرح سے اپنے انجام نامرادی کے ساتھ حضرت اقدس کی سچائی پر مہر کر گیا اس پیشگوئی میں جو اوپر دکھلائی۔ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ **سعد اللہ** کا ابتر رہنا اس امر پر بھی ایک دلیل ہوگا۔ کہ آتھم کے رجوع کے متعلق بھی جو کچھ کہا گیا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے الہام اور وحی سے تھا سو آتھم کا نشان پھر روشن ہوا۔ پھر اس پیشگوئی میں سعد اللہ کے انجام کی خبر اس پیشگوئی میں موجود ہے۔

**افسوس ہے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔** ان الفاظ میں مردار کا لفظ بتا رہا ہے کہ وہ حضرت ہی کی زندگی میں فوت ہوگا۔ یہ تیسری پیشگوئی ہے۔ جو اپنے وقت میں پوری ہوئی۔ پھر انجام آتھم میں جہاں حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے مخالفوں کو بلایا ہے وہاں نمبر ۱۰ پر سعد اللہ نو مسلم مدرس لودھیانہ لکھا ہوا ہے اور گویا اس سے مباہلہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اسی جگہ یہ لکھا ہے کہ "گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو۔ اور اے مومنو برائے خدا تم سب کہو آمین۔"

اب بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر اس دعا کی قبولیت کا کیا اثر ہوگا۔ کہ وہ ایک **مضبوط۔ تندرست۔ قوی الجسہ اور کم عمر** تھا اور حضرت اقدس اس کے مقابلے میں بوجہ بیمار رہنے والے اور **پیر مرد** اور پھر مخالفوں کے خیال میں معاذ اللہ مفتری علی اللہ۔ پھر یہ بات کیا ہے کہ جو اس کے مقابلہ میں آتا ہے۔ اس کے سامنے اس جہان سے چل بستا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے زبردست نشانات ہیں جن کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں۔ وہ دیکھیں اور جن کے سننے کے کان ہوں سنیں۔" (الحکم ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

اس مضمون میں اڈیٹر الحکم نے کمال جسارت سے کام لیا ہے۔ اور "دروغ گو را حافظہ نباشد" کی مثل کو بالکل صادق کر دکھایا ہے منشی سعد اللہ مرحوم کو جوان لکھا ہے۔ حالانکہ وہ پنشن یاب تھے جو گورنمنٹ کے قاعدہ سے کسی طرح مضبوط اور جوان اور کم عمر نہیں ہو سکتے۔ پھر مرحوم کی عمر کا مقابلہ کرشن جی سے کرنا ہے

گو افسوس کہ مولوی عبد الکریم کرشن جی کے الہام سے نہیں کرتا جس کی نسبت حضرت کو کئی ایک الہام ہوئے تھے۔ کہ بیماری سے صحتیاب ہوگا۔ مگر آخرکار وہ اسی بیماری میں مرا۔ خیر یہ تو اس کی معمولی لاف و گزاف ہے اب سنیے اصل مضمون کا جواب:۔

ہم بتلاتے ہیں کہ کرشن جی کی پیشگوئی بالکل جھوٹی ہوئی کیونکہ کرشن قادیانی جی کا الہام تھا۔ کہ منشی مرحوم **ابتر** ہوگا۔ اور ابتر کے معنی ہیں جس کی اولاد نہ ہو۔ چنانچہ **مفردات راغب** میں (جس کو حکیم نور الدین قابل اعتماد لغات قرآنی جان کر حوالے دیا کرتے ہیں) لکھا ہے:۔ فقیل فلان ابتر اذا لم یکن له عقب یخلفه یعنی ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جس کی پیچھے اولاد نہ ہو۔ اور سنیے **قاموس** میں ہے الذی لا عقب له ولا نسل له یعنی ابتر وہ ہے جس کی اولاد اور نسل نہ ہو اور سنیے **صراح** میں ہے "بے فرزند شدن"

چونکہ کرشن قادیانی فقہ حنفیہ کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ میرا اس پر عمل ہے سنیے فقہ کی کتاب رد المحتار جلد ۵ صفحہ ۵۵۹ پر ہے:۔

**العقب عبارۃ عمن وجد من الولد بعد موت الانسان** یعنی عقب اس کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد انسان کی اولاد رہتی ہے۔ پس ان سب حوالجات کے ملانے سے ثابت ہوا کہ جس انسان کی اولاد خصوصاً نرینہ اولاد ہو۔ وہ ابتر نہیں اسی لئے جب کہ مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہتے تھے۔ کہ آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ جس کے جواب میں یہ انّ شانئک هو الابتر والی نازل ہوئی تھی۔ منشی سعد اللہ مرحوم کے ہاں جوان لڑکا ہے۔ پھر وہ ابتر کیسے ہوئے؟

چونکہ مرزائیوں کو معلوم تھا۔ کہ منشی صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا ہے جس کی عمر خدا کے فضل سے ۱۵ ۔ ۱۶ برس کی ہے اور وہ دفتر کلکٹری میں ملازم ہے اور اس کی نسبت بھی حضرت حاجی عبد الرحیم صاحب ساکن کوم ضلع لودھیانہ کی دختر نیک اختر سے ہو چکی ہے۔ اور عنقریب شادی ہونے والی تھی کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا اس لئے ٹوٹی ہی چالاکی اور ہوشیاری یا مکاری سے اس بات کو تسلیم کر کے کہ منشی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے۔ یہ ٹپ اڑاتے ہیں کہ گو لڑکا ہے مگر آگے کو اس کی اولاد نہیں۔ اس لئے منشی صاحب **ابتر** ہیں۔ تف ہے ایسی نیت پر اور لعنت ہو ایسی بیجا حمایت پر۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا۔ یہی تمہاری ایمانداری ہے کہ پیشگوئی تو منشی سعد اللہ کے بے اولاد ہونے کی کی جاوے۔ اور ثبوت اس کے بیٹے کے بے اولاد ہونے سے دیا جاوے "شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید" **سنو! خدا تو چاہتا تو**

ہنڈا لیہ خیال کہ پورے طور سے ثابت ہوگا۔ عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی اور خدا کے فضل سے توقع ہے کہ اولاد بھی ضرور ہوگی۔ لیکن بفرض محال (نصیب اعدا) اگر اس لڑکے کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو۔ تو لڑکا ابتر ہوگا۔ نہ کہ منشی صاحب مرحوم کیونکہ ابتر کے معنے تو یہ ہیں کہ اوسکی اولاد نہو (جسکو پنجابی میں **اَوْنْتَرَہ** کہتے ہیں) منشی صاحب کی اولا تو اسوقت تک موجود ہے۔ پھر وہ ابتر کیسے ہو گئے ✦

**ناظرین!** یہ ہیں مرزائی ہتھکنڈے اور یہ ہیں کرشن جی کے بائیں ہاتھ کے کھیل میں سے اپنی پیشگوئیوں کو زبردستی لگا کر سچا کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ محض غلط ہوتی ہیں۔ اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

رسول قادیانی کی رسالت ✦ جہالت ہر جہالت ہے جہالت

خدا کی شان جہاں کہیں کوئی مرے۔ یا کوئی بلاء عام نازل ہو۔ کہیں زلزلہ آئے کہیں طاعون ہو۔ تو یہ مخصوص پارٹی خوشیاں مناتی ہے کہ ہمارے حضرت اکذب کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ بدخواہ خلوق ہمیشہ اسی تاک میں رہتی ہے کہ کہیں سے کسی بلا کی خبر پہنچے ؎

شور بختان آرزو خواہند ✦ مقبلان را زوال نعمت و جاہ

چونکہ اڈیٹر الحکم نے منشی صاحب مرحوم کی کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے آتھم کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ اسلئے منشی صاحب مرحوم کے چند اشعار ہم لکھتے ہیں جو مرحوم نے اُس زمانہ میں بذریعہ اشتہار شائع کئے تھے سا اشتہار گو بہت طویل ہے جس نے دیکھنے ہوں۔ الہامات مرزا میں دیکھے چند اشعار یہ ہیں ؎

ارے او خود غرض خود کام مرزا ✦ ارے منحوس نافرجام مرزا

ڈبویا قادیاں کا نام تو نے ✦ کہیں کیا او بدنام مرزا

کہاں ہے اب وہ تیری پیشگوئی ✦ جو تھا شیطان کا الہام مرزا

در توبہ ہے وا ہو جا مسلماں

یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

---

## اڈیٹر اہل فقہ جواب دیں

اہل فقہ کے ہر ایک نمبر میں لکھا ہوتا ہے **الجرح علی البخاری** یعنی امام بخاری کی عیب شماری۔ جس سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ اہل فقہ کا اڈیٹر اور اسکو نامہ نگار امام بخاری کی معتبر اور ثقہ نہیں جانتے۔ تاہم اڈیٹر اہل فقہ ۱۱ جنوری کے ۳ پر لکھتا ہے کہ ہم پر یہ بہتان ہے کہ ہم امام بخاری کی توہین کرتے ہیں۔ اچھا تو اب سوال یہ ہے کہ جس طرح الجرح علی البخاری لکھنے سے آپ توہین بخاری نہیں کرتے کیا کسی غیر حنفی مثل شافعی۔ مالکی وغیرہ کا بھی حق ہے کہ **الجرح علی ابی حنیفہ** کے عنوان سے امام ابو حنیفہ مرحوم کے قبائح اور عیوب شمار کرے۔ تو پھر آپ ایسے شخص کو امام کی توہین کرنیوالا تو نہ جانینگے؟ مہربانی سے ضرور جواب دیں ✦

---

## ہز مجسٹی امیر صاحب اور آریہ لیڈر

گل است سعدی و در نظر دشمناں خار است

امیر صاحب جب سے ہندوستان میں آئے ہیں چاروں طرف سے آپکی فرزانگی کی داد آتی ہے۔ ہز مجسٹی نے گائے کی قربانی کے متعلق اپنے آدمیوں کو جو منع کیا کہ ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب ہے۔ اسپر جہاں تمام ہندوستان کے ہندو خوش ہیں جلسوں پر جلسے کرتے ہیں۔ امیر صاحب کو شکریہ اور دعاؤں کے تار دیتے ہیں وہاں ایک آریہ لیڈر پرچارک جالندہر کا اڈیٹر دور کی سوجھتا ہے۔ لکھتا ہے کہ

"امیر صاحب نے اپنی بے تعصب سپرٹ کا خود اظہار کیا کہ جب ہندو جن کو مشیعوں کو وہ برا نہیں سمجھ سکتے۔ انکی خاطر کے مستحق ہیں تو پھر شیعوں کو اُن کو تعصب کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی نازک دماغ آدمی ہو۔ اور اوسکو ہندوستان سے کچھ تعلق نہ ہو۔ تو اس کل بیان کو پڑھکر اُس کے دل میں ضرور یہ خیال پیدا ہو۔ کہ جو شخص اس طرح کی رائے کا اظہار کرتا ہے وہ ضرور ملک ہند کے تسخیر کا کسیوقت ارادہ رکھتا ہے۔ میں نے پہلے ہی لکھا تھا کہ جبتک امیر صاحب کا سفر ختم نہ ہو جاوے۔ اور اوسکو بعد بھی کچھ عرصہ نہ گذر جائے۔ تب تک یہ راز ہویدا نا ممکن ہے کہ امیر کابل کے سفر ہندوستان کا اصلی مدعا کیا تھا۔" (دیکھو پرچارک ۲۰ جنوری صفحہ)

اُس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی ✦ اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

بھلا اگر امیر صاحب کے اتنا کہنے سے ہندوستان کی تسخیر کا ارادہ ثابت ہوتا ہو تو کیا جائز اُس لیڈر کا جو صاف لکھتا ہے کہ

"جب وہ دن آویں تب ملک کے رہنے والوں کو کسی طرح کی تکلیف ہو گئی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے۔ لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے غیر ملک والوں کا راج پورا آرام دہ نہیں ہوتا۔"

جانتے ہو۔ یہ لیڈر کون ہے؟ سنو! یہ **سوامی دیانند جی مہاراج** ہیں ✦

حقیقت وید قیمت ۴ر ترجمہ فتوح الغیب قیمت ۸ر (منیجر اہل حدیث امرتسر)

ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحہ ۴۹۲ پر لکھتے ہیں کیا ایسے خیالات دل و دماغ میں رکھنے والے بلکہ چھاپ کر شائع کر دیئے اور اس کا عام زبان اردو میں ترجمہ کر دینے اور اوسپر ایمان اور اعتقاد رکھنے والے بھی ہندوستان کے فتح کرنے اور انگریزوں کو نکالدینے کا سودائی خام رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔ مہربانی سے اڈیٹر صاحب اس کا صاف جواب دیں۔

---

## مدرسہ احمدیہ کو تحفہ

میں خریدار اہلحدیث نمبر ۳۸ (جو نام لکھنے کی اجازت نہیں دیتے) مبلغ عہ مرحمت فرماتے ہیں معہ سابقہ از اڈیٹر کل عہ جزاہ اللہ

## اہلحدیث کانفرنس

کی بابت سب کچھ لکھا گیا مگر اسپر بعض دوستوں نے پوچھا ہے کہ خریداران اخبار اہلحدیث سے چندہ کانفرنس لیا جائیگا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ چندہ ممبری کو قیمت اخبار سے کوئی تعلق نہیں۔ چندہ ممبری اُن سے لیا جاویگا۔ جو ممبر ہوگا۔ خواہ اخبار کا خریدار نہ ہو۔ قیمت اخبار اُس سے لیجاویگی۔ جو اخبار خریدیگا۔ خواہ کانفرنس کا ممبر ہو یا نہ ہو۔ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جن جن احباب کی رائیں اخبار میں بتائید کانفرنس درج ہوچکی ہیں۔ وہ اور جنہوں نے جلسہ آرہ پر منظوری دی تھی۔ وہ سب درج رجسٹر ممبری ہوچکے ہیں۔ رجسٹر سکارٹی وغیرہ طیار ہوچکی ہیں قواعد منظور ہوکر زیر طبع ہیں اور حامیان اہلحدیث خوب کوشش کریں کہ ممبران کی تعداد میں اضافہ ہو۔ چندہ ممبری جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین اہل حدیث کانفرنس بمقام ڈیانواں ڈاکخانہ کرائے پرسرائے ضلع پٹنہ بھیجیں اور درخواست ممبری سکرٹری کے پاس روانہ کریں کسی نمبر میں ممبران کی فہرست درج ہوگی۔

ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

---

## ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

چند دنوں سے ناظرین کو اہلحدیث کی اشاعت کیطرف توجہ نہیں دلائی گئی۔ جس سے شائد اس نتیجہ پر پہنچے ہوں کہ اب کافی اشاعت ہوگئی ہے نہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہوکہ ناظرین کے ملال خاطر کے خوف سے وقفہ دیا گیا ہو آج ایک مہربان کا عنایت نامہ درج کرتے ہیں۔ جو ہم نے کہا تھا۔ انہی کے الفاظ میں معروض ہے۔ امید ہو کہ ناظرین توجہ سے نہ صرف سنینگے۔ بلکہ عمل بھی کریں گے عنایت نامہ

یہ ہے:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مجھکو اس پرچہ اہلحدیث کے مطالعہ و اشاعت کا از حد شوق و تمنا رہتا ہے مگر بباعث اشغال درس تدریس کے فرصت سیر و سفر بہت کم ملتی ہے۔ چنانچہ عرصہ ایک برس سے کچھ زمانہ ہوا کہ کچھ کوشش کیا تو چھ خریدار بناکر آپ سے اُن لوگوں کے نام پرچہ جاری کروایا۔ اور اسکی ترقی کی خبر سنکر مجھکو بڑی خوشی ہوتی ہے اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اے پروردگار تو اس اسلامی پرچہ کو ایسی ترقی اور اشاعت عطا فرما۔ کہ ہر اسلامی بھائیوں کے ہاتھوں میں نظر آوے اب میں اپنے پیارے ناظرین کی خدمت میں سچے دل سے عرض کرتا ہوں کہ اے قوم کے بہی خواہو۔ ذرا خواب غفلت سے بیدار ہوکر اس پرچہ کی اشاعت میں کوشش و توجہ فرمایئے اور اسکی اشاعت کی تحریک کو ایک ضروری امر خیال فرماکر اپنے احباب اور اپنے حلقہ اثر میں خالص دل سے کام لیجئے اور اپنا فرض منصبی سمجھئے۔ ہائے افسوس اے پیارے بھائیو ہم جب دوسری قوموں کو دیکھتے ہیں کہ اپنے باطل مذہبوں کی اشاعت میں اپنی جان و مال کا ذرا بھی دریغ نہیں کرتے اور میرے اسلامی بھائی غفلت میں پڑے ہوئے خراٹے لے رہے ہیں۔ تو دل پاش پاش ہوجاتا ہے ساری قومیں ہیں کہ آگے بڑھتی جاتی ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ ہمارا قدم پیچھے ہٹتا جاتا ہے ؎

تو دستگیر شو اے خالق کریم کہ من
پیادہ میروم و ہمرہاں سوار اند

اگر مناسب سمجھیں تو بعض مضمون بالا کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیں

راقم خادم قوم نواب علی اندیودہ ضلع دربھنگہ

---

**تعزیہ** کی ممانعت کا اشتہار طیار ہوچکا ہے۔ جن جن صاحبوں نے طلب کیا تھا۔ وی پی پیکٹ ہر ارسال کیا گیا۔ اور جو اصحاب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ جلد منگوالیں۔ ہندوستان کے ہر گوشہ سے علماء اسلام کے دستخط آگئے تھے۔ خدا تعالیٰ اس بدرسم کو مسلمانوں سے دور کرے اور علماء کو نیک جزا دے

---

**تفسیر ثنائی** جلد اول ۱۲ جلد دوم ۱۲ جلد سوم ۱۲ جلد چہارم ۱۲ ہر چہار جلد کی قیمت معہ محصول (۱۲)

[illegible] اخبار اہلحدیث امرتسر

## سوال از علماء احناف
(از نامہ نگار)

ناظرین اچھی طرح واقف ہیں کہ مذہب حنفی میں آجکل جو کچھ التزام مذہب کا دعویٰ ہو رہا ہے اور جو کچھ یہ اپنے آپ کو پابند مذہب کا خیال کرتے ہیں ہم آج آپ کے سامنے علماء احناف کو عموماً اور اہل فقہ کے ہونہار ایڈیٹر کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں کہ ہمارے ذیل کے مضمون کا رد باقاعدہ اور اصول سے دیں اگر جواب باقاعدہ نہ ہوگا تو ہم ہرگز جواب الجواب نہیں دینگے اور یہ کہ آپ لوگوں کی تقلید کا التزام کا خیال محض خام ہے کبھی کسی شخص کی تقلید کا التزام آجتک تو علماء احناف سے ہوا نہ آئندہ ہوگا نہ کبھی ہوا۔ اور نہ ہو سکیگا۔ یا ایک ہی امام کی تقلید کا التزام بہت دشوار ہے ہم اپنی تحقیق میں اکثر علماء احناف محققین کو مقلد شخصی نہیں پاتے جیسے اب ہم بطور نمونہ فرداً چند مشہور علماء مقلدین کے اقوال پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ حافظ الفقہ فاضل اخون حبیب اللہ قندھاری حنفی نے منتہم الحصول میں فرمایا ہے:۔ وَهَلْ يُقَلِّدُ المقلد العامل بمذهب في حكم غير المختار نعم للقطع بان المستفتين من عصر الصحابة وغيرهم حيناً كانوا يستفتون مرة واحداً واخرى غيره غير ملتزمين مفتياً واحداً وشاع ذالك وتكرر ولم ينكر فكان اجماعاً على ان التزام مذهب معين غير لازم واختلف في انه هل هو ملزم بمعنى انه لو التزمه فهل يلزمه الاستمرار عليه على ثلثة اقوال فقيل نعم لان الالتزام مبني على ظن حقية فيجب على موجبه وقيل لا اذ لا واجب الا ما اوجبه الله ولم يوجب على احد ان يتمذهب بمذهب امام بعينه فيقلده في كل ما ياتي ويذر غيره والالتزام لما لم يجعل ملزماً من الشرع كان بمنزلة التزام كذا لفلان من غير ان يكون له عليه في التقريب وهو الاصح في الرافعي وغيره بل قال ابن حزم اجمعوا على انه لا يحل لحاكم ولا مفت تقليد رجل فلا يحكم ولا يفتي الا بقوله انتهى۔ وقد انطوت القرون الفاضلة على عدم القول بذالك بل لا يصح للعامي مذهب ولو تمذهب به لا المذهب انما يكون لمن له نوع نظر واستدلال ومعرفة باقوال امامه واحكامه واما من لم يتاهل لذالك وقال انا حنفي او شافعي كان لغواً كقوله انا فقيه او نحوي۔ انتہی

مختصر ترجمہ۔ بالاجماع قرون سابقہ سے التزام مذہب معین (دوسرے لفظوں میں تقلید شخصی) لازم نہیں اگر کوئی اپنی طرف سے التزام کا دعویٰ کرے تو پھر اوسکو لئے تین قول ہیں۔ لیکن سچ اور فی الحقیقت بات تو یہی ہے کہ التزام مذہب معین کا حکم نہیں کیونکہ خداوند کریم نے کچھ بھی واجب نہیں کیا کہ ایک ہی امام کے مقلد ایک ہی مذہب کو پکڑے رہیں۔ اور عامی کے لئے تو تقلید شخصی درست ہی نہیں۔ کیونکہ مذہب تو اوسکا ہوتا ہے۔ جسکو کچھ معرفت دلیل اور احکام میں ہو۔ اگر عامی ہو۔ جاہل ہو۔ زبردستی کہے کہ میں حنفی المذہب ہوں یا شافعی مذہب رکھتا ہوں تو وہ ایسی لغو اور لیچ بات ہے۔ جیسا کوئی اپنے کو کہے کہ میں نحوی ہوں یا فقیہہ) اور دیکھو مشہور حنفی قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیر مظہری میں تحت آیت کریمہ قل یا اهل الكتٰب تعالوا الى الآیہ۔ بعد نقل حدیث عدی ابن حاتم کے ارشاد فرماتے ہیں ومن هنا يظهر انه اذا صح عند احد حديث مرفوع من النبي صلی اللہ علیہ وسلم سالماً عن المعارضة ولم يظهر له ناسخ وكان فتوى ابي حنيفة رحمه الله مثلاً خلافه۔ وقد ذهب على وفق الحديث احد من الائمة الاربعة يجب عليه اتباع الحديث الثابت ولا يمنعه الجمود على مذهبه من ذالك لئلا يلزم اتخاذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله (مختصر ترجمہ) جب مرفوع صحیح حدیث مل جاوے اور مثلاً ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا فتویٰ خلاف اوسکے ہو اور کسی ایک امام کا فتویٰ موافق حدیث ہو۔ تو اتباع حدیث ثابت حدیث مرفوع کا سب پر واجب ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ (بلکہ اپنے ہی امام کے اقوال پر اڑے رہینگے) تو ایسی تقلید بدلیل۔ قل یا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله شرک ہو جائیگی۔ اور ملا علی قاری حنفی نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے کسی پر یہ بار نہیں ڈالا ہے کہ تم حنفی ہو جاؤ۔ شافعی ہو جاؤ۔ حنفی مذہب ہی کا التزام کرو۔ بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ اگر اہل علم ہو۔ تو قرآن و حدیث پر عمل کرے اگر جاہل ہو تو بلا تخصیص کسی عالم سے کسی مسئلہ کو پوچھ لے۔ چنانچہ شرح عین العلم میں فرماتے ہیں:۔ ومن المعلوم ان الله سبحانه وتعالى ما كلف احداً ان يكون حنفياً او مالكياً او شافعياً او حنبلياً بل كلفهم ان يعملوا بالكتاب والسنة ان كانوا علماء وليقلدوا العلماء ان كانوا جهلاء افسوس کہ پھر آپنے جو حنفی مذہب کا بار ڈالا یا شافعی مذہب کا اور جبکہ علماء حنفی خود متفق ہیں اور کہتے ہیں کہ حنفی یا شافعی ہی ہونا ضرور نہیں بلکہ اگر عامی ایک ہی مسئلہ سے واقف نہیں تو اپنے شیخ وغیرہ سے پوچھ لے جیسے ابھی ملا علی قاری کی عبارت دیکھ آئے ہیں وليقلدوا العلماء ان كانوا جهلاء یہ کیا معنے کہ زبردستی جاری آئمہ کے پابند ہو جائیں نہ ملا علی قاری حنفی نے جو عام قاعدہ رکھدیا۔ یعنے وليقلدوا العلماء۔ علماء کے لفظ میں عام ذی علم داخل ہیں کسی ایک کی تقلید کے التزام کا حکم نہیں اور چلئے۔ سید بادشاہ نے شرح تحریر میں فرمایا ہے:۔

فان ارادوا یعنی المشائخ القائلین من الحنفیة بان المنتقل من مذهب الی مذهب آثم یوجب التعزیر ان اردوا هذا الالتزام فلا دلیل علی اتباع المجتهد المعین بالتزام نفسه ذالک قولا او نیة شرعا انتهی (مختصراً ترجمہ) مشائخ حنفیہ نے جو خیال کیا ہے کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں انتقال کرنا گناہ ہے۔ اور جو التزام مذہب کا دعویٰ رکھتے ہیں اسپر کوئی دلیل نہیں اتباع اور تقلید ایک ہی امام کے کرنے پر کوئی سند نہیں) اور سنو اخرج الخطیب البغدادی ان ابا اسحاق من الشافعیة کان لیستفتی وربما یفتی لغیر مذهب الشافعی وابی حنیفة فیقال له هذا یخالف قولهما فیقول ویلکم حدیث فلان عن فلان عن النبی صلی الله علیه وسلم (مختصرا ترجمہ) ابواسحاق جو شافعی مذہب رکھتے تھے۔ کبھی اپنے مذہب کے خلاف حدیث صحیح پر فتویٰ دیتے اور جب لوگ کہتے کہ آپ نے شافعی یا حنفی مذہب کے خلاف فتویٰ دیا تو آپ فرماتے تمہیں ... کہنے جو قول ایک مقام دو منبع ہے اس میں جا کر ... حدیث رسول اللہ کے مقابل پیش کرتے ہو یہاں تک کہ ہم صرف علماء مقلدین ہی کے اقوال سے یہ بات ثابت کر دکھلاتے کہ تقلید کا التزام غیر ممکن ہے مگر اسپر ہم سب کے قطع نظر کر کے ... اور ... کے اقوال پیش کرتے ہیں جن کو دیکھنے سے اور بعض انصاف سے غور کرنے سے آپ خوب سمجھ جاؤ گے کہ بیشک تقلید شخصی اور تقلید شخصی کا التزام خیال خام ہے۔ دیکھو اور بعض انصاف سے دیکھو امام زندویسی نے روضۃ العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ امام ابی حنیفہ سے نقل کیا ہے۔ انه یعنی ابا حنیفة سئل اذا قلت قولا وکتاب الله یخالفه قال اترکوا قولی بکتاب الله فقیل اذا کان خبر الرسول یخالفه قال اترکوا قولی بخبر الرسول ثم قیل اذا کان قول الصحابة یخالفه قال اترکوا قولی (ترجمہ) کسی نے حضرت امام ابی حنیفہ سے پوچھا جب آپکا قول قرآن یا حدیث کے یا صحابہ کے خلاف ہو تو کیا کیا جاوے آپنے فرمایا میرے قول کو چھوڑ دینا اور امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں وکان الامام مالک یقول ما من احد الا ومأخوذ من کلامه ومردود علیه الا رسول الله صلی الله علیه وسلم (یواقیت والجواهر) ترجمہ: کوئی شخص ایسا نہیں کہ اسکو قول سے اخذ نہ ہو اور وہ کلام اور اسکا ... سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی قول امام کا بھی ... کر دینا چاہئے) نواب میں امام الدین فرماتے تھے ۔ انه یعنی الشافعی قال اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذهبی فاتبعوه واعلموا انه مذهبی انتهی (ترجمہ) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا جب حدیث صحیح تمکو پہنچے اور میرا مذہب خلاف حدیث ہو۔ تو میرے مذہب کو چھوڑ دینا اور حدیث رسول اللہ کو لے لینا۔ اور یواقیت الجواہر میں شعرانی فرماتے ہیں وکان الامام احمد یقول لیس لاحد مع الله ورسوله کلام ... ولا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا النخعی ولا غیرهم وخذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة (ترجمہ) حضرت امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے تھے۔ کہ کسی کو کلام پاک رسول سے معارضہ کرنیکا حق نہیں نہ تقلید میری کیجاوے۔ نہ امام مالک نہ امام نخعی کی بلکہ حامل قرآن و حدیث کے چاہئے ناظرین اب ہمارے ان سب اقوالات کو پیش کرنیکی ... یہ ہے کہ تقلید شخصی جائز نہیں اگر کوئی التزام مذہب کا دعویٰ کرے وہ باطل ہے اور ہم نے جتنے اقوال پیش کئے ہیں۔ یا تو علماء مقلدین کے ہیں یا حضرات آئمہ اربعہ کے۔ اب علماء احناف سے سوال ہے۔ کہ یا تو ان اقوال کو غلط ٹھیراؤ۔ یا ہمارے دعوے کو غلط۔ تعجب نہیں کہ تقلید شخصی کے جوش و خروش میں علماء مذکورہ کے اقوال کو بھی غلط ٹھیرا دیں اور دو چار سنا دیں۔ کیونکہ یہ تو امرتسر کی طرف کا ادنیٰ کام ہے ... دوسرا یہ کہ کیا یہ ہے کہ ہم کتب فقہ معتبرہ میں عموماً حضرت امام ابی حنیفہ کے اقوال سے چشم پوشی کرتے ہوئے صاحبین وغیرہا کے اقوال پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ صاحبین کا قول یہ ہے صاحبین نے امام صاحب کو ترجیح دی ہے۔ اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اکثر فتاوی صاحبین کے قول پر ہوتے ہیں۔ اسلئے اور شاگردوں کے قول پر بھی پھر حیرت ہے کہ تقلید کے التزام کے دعویٰ کرنیوالے صاحبین علیہما الرحمۃ کے قول کو کیوں لیتے ہیں جب التزام کا دعویٰ ہے تو امام ہی کے اقوال کو کفی سمجھنا چاہئے اسلئے ہم کہتے ہیں اور ہمارا دعویٰ صحیح ہے کہ التزام مذہب اور تقلید شخصی کا خیال محض باطل ہے جیسے ابھی آپ خود علماء مقلدین کے اقوال سے ہمارے دعوے کی صحت پا چکے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس اختلاف سے آپکی تقلید شخصی کہاں قائم رہتی ہے اور اس اختلاف کی وجہ کیا ہے۔ جواب باقاعدہ ہو۔ جبھی ہم آپکے جواب کا جواب دینگے اس ایسے اختلاف کی وجہ ہمارے نزدیک یہ ہے۔ کہ خود صاحبین اور جتنے شاگرد کہ امام ابو حنیفہ رحمہ کے تھے وہ سب تقلید شخصی کو برا سمجھتے تھے۔ جبھی وہ خود اپنے استاد کے خلاف حکم کرتے تھے۔

(التماس) سیری جاری جماعت ... محمدی ... کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ کبھی اس پر بحث کرینگے۔ کہ جتنے اولیاء اللہ جنکو زمانہ ولی مانتا ہے۔ وہ مقلد شخصی نہیں تھے۔ بلکہ اون کی تقلید عام ہوتی تھی اور یہی ثابت کرینگے کہ تقلید شخصی بری ہے۔ راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی ... محلہ ... سلطان ...

ahmadimuslim.de

# رشد اولاد مدرسہ باقیات الصالحات مسلمات کرنول

الحمد للہ علی کل حال با مید ثواب اللہ علی السخیر کفا علہ خاکسار نے نصف ماہ رمضان وعید الفطر سفر میں طے کیا مگر اصلی غرض کہ غربا مدرسین کے لئے تقرری ہو جاوے کی ہو جاوے ۔ اور مسجد باقیات الصالحات بن جاوے ۔ پوری نہ ہوئی ۔ کہ بعض حضرات خود پریشان ملے ہر نسبت سال گذشتہ عطیہ کم دیئے ۔ بعض خود سفر میں تھے ۔ بعض کے پاس پہنچ نہ ہوئی ۔ کہ لب تم نومبر کو خاکسار نوکری پر پہنچ گیا اور اب تک بوجہ علالت وملازمت کسی صاحب کو حالت موجودہ سے مطلع نہ کر سکا

اکثر احباب پوچھتے ہیں تو ضرور ہوا کہ بذریعہ اخبار گوہر بار مطلع کروں لیقین کہ نظر انعام عام وفیاضی تمام بحکم تعاونوا علی البر درجہ فرما کر ناظرین کو مطلع فرما دیں غربا مجلس باقیات کو ممنون ومشکور فرما دیں ۔ خلاصہ یہ کہ یہ مدرسہ سنہ ۱۹۰۱ء میں حسب فرمان وخوشخبری مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کہ کن لہ سترا من النار یعنی حسن تربیت وتعلیم لڑکیوں کی موجب بچاؤ نار دوزخ ہے ۔ میرے والد ماجد حضرت قاضی محمد عبد القادر نور اللہ مرقدہ نے افتتاح فرمایا تھا اور بامید اسکے کہ ان کی حسن تعلیم سے انکا تعلیمی خرچ اور تعلیمیافتہ لڑکیاں بحکم حدیث شریف اذا مات الانسان انقطع عملہ الخ موجب صدقہ جاریہ وباقیات صالحات ہوں ۔ مکان مدرسہ جیب خاص سے خرید فرما کر وقف للہ فرمایا ۔ اور سعی بلیغ کیا کہ قومی کمائی سے مدد مسلمان مرحوم کی قوت بسری ہو ۔ مگر افسوس کہ ایک ہی سال میں حضرت رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

فضل الٰہی ہے کہ اب تک یہ مدرسہ ترقی کے ساتھ جاری ہے ۔ سترہ لڑکیاں قرآن کریم اور رسائل انجمن حمایت اسلام لاہور ۔ تاریخ اسلامی ۔ خصائل النبی مطبوعہ اہل حدیث پڑھتی ہیں ۔ حساب سیکھتی ہیں ۔ ان سے کچھ پائی فیس ماہوار نہیں لیجاتی ہے ۔ نہ کوئی چندہ مقرر ہے صرف توکل علی اللہ سعی کیجاتی ہے ۔

تعمیر مکان مدرسہ کیساتھ مسجد باقیات کا چبوترہ قبلہ رخ کی کمان تیار ہو کر کام بند ہو گیا ہے ۔ اگرچہ پتھر موجود ہے ۔ پر چونہ اور مزدوری کے لئے فنڈ کے خلاص بند ہو توجہ فرما دیں گا ان شاء اللہ مسجد تیار ہو جاتی ہے ۔ بالفعل اسی بانس کا چھپر ڈال کر نماز ظہر وعصر لڑکیوں کو پڑھائی جاتی ہے کہ علم کیساتھ عمل کی عادت ہو جاوے ۔

ماشاء اللہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ۔ انکا وضو ۔ انکی نماز ۔ ان کی دعا ۔ لائق درجہ مستحق نصرت ذریعہ ہے ۔

غربا کرنول اسکی سنبھال سے عاجز ہیں ۔ شروع سے ہی اکثر مہر حضرت حیدر آباد و ملاح حیدر آباد ۔ حضرات مدرس وغیرہ اسکے معاون رہے ہیں ۔ اس ماہ تک رمضان میں میرے حضرات نے عطیہ دیا ہے ۔ اسی کیساتھ عرض ہے کہ بطور رسید واطلاع خاص وعام مطلع اخبار ہو کر امداد شدہ بھی حسب موقعہ امداد فرما دیں ۔ عمر بھر کریماں کارہا دشوار نیست ۔

سیکرٹری باقیات الصالحات جناب خان بہادر حاجی منشی سلطان محمود صاحب پنشنر نوی میپ کرنول ضلع کے نام تمام زر چندہ وغیرہ آنا چاہئے ۔

الملتمس خادم خاکسار محمد عبد الرحیم قاضی کرنول ومدرس گورنمنٹ محمڈن گرلس سکول کرنول

# واعظان اسلام توجہ فرماویں

گذارش عرض ضروری اینکہ مجھکو اکثر سلیمہ

مسقل حاجی پور ہوں پر بحیثیت خریداری اشیاء وغیرہ کے جانا ہوتا ہے ۔ دو ایک بس کے سلسلہ میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آریہ پارٹی کا سلسلہ انجمن کے طور سے آتا ہے اور اسلام اور اہل اسلام پر ایسے ایسے اعتراض بر تہذیبی سے کرتا ہے کہ قابل تحریر نہیں اسوقت اوسکا جواب دینے والا کوئی اہل اسلام کی طرف سے مقابل نہیں ہوتا ۔ عجب نہیں کہ شدہ مریض مسلمانان ہند مرض میں مبتلا ہو جائیں لہذا ایک انجمن اہلحدیث میلہ چہر سالانہ شاخ جلسہ مذاکرہ علمیہ ہونا چاہئے اور جس کے مہتمم اور صدر انجمن مولانا جناب حافظ عبد العزیز صاحب وحضرت جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب ہوں اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب کیلئے جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری شیر پنجاب ہوں ۔ بس اسقدر گذارش عرض ہے ۔ آنصاحبان کی کوشش سے یہ انجمن قائم ہونی بہت سہل ہے ۔ اور دیگر دیار کے اہل اسلام کو عموماً اور چمپارن چہنہ حاجی پور مظفرپور کے اہل اسلام کو خصوصاً اسطرف توجہ کرنی چاہئے ۔ مجملہ اہل اسلام عموماً اور اہلحدیث خصوصاً اس کام میں امداد فرماویں ۔ اطہر حسین خریدار از بازید پور ضلع مظفرپور

(ایڈیٹر) اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد ایسی ہی ضرورتوں کے لئے رکھی گئی ہے آپ کانفرنس کی تجویز خود بھی منظور کریں اور دوستوں کو بھی ترغیب دیں ۔ پھر دیکھیں کہ ایسے کام کیسے آسانی سے ہوجایا کریں گے ۔

# تقریظات (ریویوز) امرتسر کی دوا

... نزلہ اس دوا کی نسبت موجد کا دعویٰ ہے کہ تمام امراض کو مفید ہو ۔ اتنی بات ہماری سمجھ میں آئی ہے کہ ہاضمہ کے متعلق امراض کیلئے مفید ہو ۔ خصوصاً عیال دار گھر میں اسکا ہونا ضروری ہو قیمت فی شیشی ۱۲ (عہ) پنڈت ٹھاکر دت شرما دفتر اخبار دیش اوپکارک لاہور

**اطلاع** :- یہ مضمون دیرینہ تھے ۔ اس لئے فتوے درج نہیں ہوئے (مینجر)

... مدرجہ ذیل مضامین ... شائع ہوتے ہیں ... حدیث وفقہ وتحقیق ... لفین ... صفحہ فیضائل ... صفحہ علوم اسلام ... خبریں اور مراسلات ... رائد کر سکتے ہیں کہ یہ رسالہ ... مفید ہوگا ۔ کوئی صاحب ... خوبی کا اور کوئی رسالہ ... ہیں سنا گیا ہو ہرگز نہیں ... سکتے ہیں کہ مبلغ ... کچھ زیادہ ہی نہیں ... ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ... و نیسار موں فی الخیرات ... س رسالہ کی خریداری ... کا ثواب حاصل کرتے ہیں ... ب مسلمانوں سے جو دوسری ... رسالہ کا خرچ برداشت ... ی نوٹ جو بھائی غریب ... نہیں خرید سکتے ... جائیگا ۔ بالفعل ہم ... ت سے وقف کرتے ہیں ... کی توجہ مطلوب ... ہ تصدیق نصف ... جو صاحب خریدار ... کو مع روپے کی ... دیجائیگی المشتہر ... ترکاری بازار ... آباد

## تذکیر الاخوان

خطبہ میں بزبان دلیسی وعظ کرنیکا ثبوت معقول دیا ہے (قیمت ار) (پتہ) کلکتہ کولوٹولہ رتو سرکار لین ۵۸

مولوی صنیاء الرحمن صاحب ٭

## روئداد انجمن ہدایت الاسلام دہلی

یہ انجمن ہنوز ایک شیر خوار بچہ ہے گر تقاصد اسکے نہایت اعلی ہیں یعنی اسلام کی اشاعت چنانچہ اس ایک ہی سال کے عرصہ میں انجمن موصوف نے بہت کچھ کر دکھایا۔ ہماری دعا ہے خدا اس انجمن کو ترقی دے۔ مگر جب اسباب پر غور کرتے ہیں۔ کہ شہر دہلی میں کیا انجمن اشاعت اسلام یہی ہے تو ہمیں رنج ہوتا ہے کہ مسلمانان دہلی کام نہیں کرتے۔ کیا سرگرداں حال اسپر غور کرینگے اسکے علاوہ رپورٹ میں بھی چند ایک نقص ہیں۔ سکر ٹری کا نام یا پتہ خط و کتابت سرورق پر ہونا چاہئے۔ جو نہیں۔ اخیر میں جناب مکرم مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی کی ایک تحریر ہے جس سے نہیں معلوم ہوتا ہے کہ مولانا یہ تحریر کس حیثیت سے لکھ رہے ہیں۔ معاون ہیں۔ رکن ہیں۔ عہدہ دار ہیں۔ پھر صفحہ ۶ پر ممبران کے شمار میں تحریر ہے کہ تعداد نمبر ۱۲ لکھ کر پہلو سے تر سلسلہ جاری ہوا اور اس خدمہ عشرہ کی کوئی کیفیت نہیں بتلائی۔ لیکن انکا ذکر نعلین الشاہی کی مصداق۔ اسی قسم کی بعض اور بھی فرو گذاشتیں ہیں۔ جنکا اصل مطلب یہ نہیں۔ ہوں مگر زمانہ کی تہذیب السی سب کو پسند نہیں کرتی اور علماء کا قول ہے من لم یعرف اہل زمانہ فہو جاہل۔ بہرحال انجمن مذکور اس قابل ہے کہ کل مسلمان اس میں شریک ہوں۔ مزید معلومات کیلئے دفتر انجمن ہدایت الاسلام دہلی سے خط و کتابت کریں۔

## تفسیر فرشی

پچیسواں پارہ قرآن شریف کی تفسیر ہے مخالفین سے متعلق حواشی میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مصنف اگر بعض مرزائی توجیہات متعلقہ لیلۃ القدر سے اپنی اس تصنیف کو پاک رکھتا تو بہت اچھا ہوتا۔ تاہم مجموعی حیثیت سے قابل قدر ہے۔ قیمت عہ (پتہ) دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

## عناصر قدیم وجدید

اس کتاب میں عناصر قدیمہ وجدیدہ کی مفصل تحقیق کیگئی ہے کچھ شک نہیں اردو میں اپنے مذاق کی پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۵ر کتاب کی ضخامت اور صفائی کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ (پتہ) بابو تراب علی اسپیکٹنگ ہیڈ سکول صدر سپرنٹنڈ (بنگال)

## شہادت حسین

مرزا حیرت دہلوی منکر شہادت کے مقابلہ میں خاندان پھلواری سے یہ رسالہ ثبوت شہادت میں لکھا ہے اس بحث کے متعلق کافی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ قیمت مرقوم نہیں ٭

(پتہ) حسن سلمان۔ پھلواری۔ پٹنہ

## شیخ عبد الحق (سابق لیشنداس) کی رپورٹ

جناب مولانا مدیر اہلحدیث السلام علیکم

کیے بعد آپکو معلوم ہو۔ بعد عید کے جنگل میں گیا تھا تبھی مرض نے پھر ستایا۔ چار روز کے بعد چلا آیا۔ اور ہو گیا۔ اسلام میں شامل ہو چکے ہیں اُن کو بھی سنگ لایا۔ اس علاقہ میں وارد ہو پولیس بہت ہی سخت آرہی ہے۔ مجھے اور ہر دن اس خیال میں لگا رہتا ہے۔ آریہ مذہب پر کوئی خرابی نہ آئے۔ جناب آپ بھی دعا کریں وہ اپنی کام کو پھر رونق دے۔ اب چپ بیٹھنے کے دن نہیں۔ مولوی اور پھر آپکو کب لکھوں لینگے۔

راقم عبد الحق محمد پور ضلع سہارنپور

## عمر کریم کے نام کا اشتہار نمبر ۲

رسالہ نگار اپنی تحریر میں لکھ دوہا ہیں۔ اہلحدیث مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۱۰ء

میں ایک مضمون اسی سرخی سے نکلا تھا۔ جسمیں بحوالہ کنز العمال نگار سابق کے بیس نمبر اشتہار کو ذکر تھا کہ دیگر بھی اسکو سابقہ اتفاق ہے لیکن میں اصل واقعہ کو ذرا بتلانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ بعد فراغت حوالہ آریہ پھر خاص طبقہ میں مجھ معتبر شخص سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عمر کریم خود بنات وامہات کبری اور دیگر اشتہار رسالہ وغیرہ انکے نام سے مشتہر ہوتا ہو یا اخبار اہل فقہ میں اوسکر نام سے مضمون چھپتا ہے۔ دراصل حقیقت آنکا مضمون نہیں ہوتا بلکہ آپسے بالا بحسن علیخان صاحب الہی و دستی ہو گویا ایک جان دو قالب ہیں۔ پس جتنی کارروائیاں ہوتی ہیں وہ شیعہ مذکور کی طرف سے ہیں۔ مجھے تعجب ہوتا ہے۔ کہ عمر کریم اپنے کو حنفی کہتا ہو حالانکہ کسی حنفی نے صحیح بخاری کی بحث پر ایسا کتاب نہیں لکھا جیسا اس نے شریر نہیں کہا۔ آخرش معلوم ہو گیا کہ یہ درحقیقت بالا بحسن علیخان کا لکھا ہوا ہے جو کسی زمانہ میں زمیندار رئیس ضلع سہسرام شمار کیے جاتے تھے۔ اور اب زمانہ کی گردش سے فضول خرچی میں مفلوک الحال ہو کر بیگانوں میں پڑ طعن وتشنیع کا شیوہ اختیار کیا ہوا اور عمر کریم ایسے بھولے بھالے حنفی کو اپنے دام میں لا کر آڑ میں کھڑا کر کے بے شغلی کا شغل نکالا ہے۔ پس بلا نمبر اول شہر کی تصدیق ہو گئی کہ جرح کو کیسے سلیقہ سے ستمگاری میں ٭ کوئی مجیب نہیں اس پیدہ زنگاری میں ٭ جنہے عمر کریم کا جواب دیا ہے پھر اور شکوک پیدا ہو گیا۔ اسکو بذریعہ اشتہار نمبر ۳ شائع کیا۔ میں ذرا اسکا بھی جواب بذریعہ رسالہ الحرجین الشریف افشاء حضرات عمر کریم کیا ہے جو کرات رو علیخان

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مولوی** محمد صاحب ازدہکا ضلع پیلی بھیت اپنی اہلیہ کی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کے ملتجی ہیں۔

مولوی صاحب موصوف پورب کے سفر کو گئے ہیں۔ پوربی احباب سے امید ہے کہ نیک سلوک سے پیش آئینگے۔

**ہمارے** ایک دوست محمد رمضان ضلع سیالکوٹ کو پچاس سالہ عمر میں لڑکا ہوا ناظرین سے دعا کے خواستمند ہیں۔ (شکریہ میں غریب فنڈ کیلئے حسب وسعت بھیجئے)

**افسوس** امیر صاحب مردہ مجددوں کے مزاروں پر زیارت کو جاتے ہیں مگر زندہ مجدد کو قادیاں میں دیکھنے کو نہ گئے۔ زیادہ افسوس یہ ہے کہ گورنمنٹ نے بھی امیر صاحب کے ہاں اس امر کی سفارش نہ کی۔ مناسب تو یہ تھا کہ گورنمنٹ قادیانی مجدد کو ہر وقت امیر صاحب کی خدمت میں رہنے کیلئے اتاچی مقرر کر دیتی تاکہ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی کہ تیرے کپڑوں سے بادشاہ تبرک حاصل کرینگے پوری ہو جاتی۔ (شاید آیندہ کو ہو جاوے)

**امیر صاحب** نے دہلی میں دربار عید فرمایا۔ درباریوں میں ہندو مسلمان دونو کے معزز شریک تھے۔ مگر درباریوں کی فہرست میں جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب اور مولوی عبد المجید صاحب کا نہ ہونا موجب افسوس ہے۔

**امیر صاحب** نے کلکتہ میں کسی قوم کا اڈریس نہیں لیا۔ بلکہ داخلہ کے وقت استقبال بھی بند کر دیا۔

**امیر صاحب** نے کلکتہ پہونچکر سب ضوابط کو بالائے طاق رکھکر سن مالی سیر میں کیس جو جی میں آیا دیکھا کسی پروگرام کی پابندی نہیں کی۔

**امیر صاحب** نے جامع مسجد دہلی کے لئے چاندی کا ایک جھاڑ کابل سے بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے مگر اس کی حفاظت مسجد میں کون کریگا۔

**طاعون** ہفتہ مختتمہ ۲۶ ماہ گذشتہ میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۱۵۵۵۹ اموتیں ہوئیں ان میں سے پنجاب میں ۵۳۰۳ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۴۴۴۲ ۔ احاطہ بمبئی میں ۲۱۸۲ بنگال میں ۱۳۶۶۔ صوبجات متوسط میں ۱۴۲۰ اموتیں ہوئیں۔

**بیدینی کا زور۔** فرانس میں لامذہبی اور بیدینی کا نہایت زور ہے گورنمنٹ فرانس نے مدرسوں اور سکولوں میں مذہبی تعلیم حکماً اور جبراً بند کر دی۔

پادریوں کو سرکاری گرجاؤں میں سے زبردستی نکال دیا۔ عدالتوں میں گواہوں سے حلف نہیں لیا جاتا۔ صرف اظہارات لے لیا جاتا ہے۔ فرانس کے لوگ تمام دنیا کے مذہبوں کو توہمات خیال کرتے ہیں۔ ٹرکی میں رومن کیتھولک عیسائیوں کے فوائد کی حفاظت سے بھی فرینچ گورنمنٹ نے دست برداری کر کے یہ خدمت گورنمنٹ اٹلی کو سپرد کر دی۔

اب اس ملحد اور منکر خدا قوم کا یہ خیال ہوا ہے کہ فرانس کے تمام سکوں پر جو خدا کا نام منقوش ہوتا ہے وہ بھی مذہب ہے اور خدا کا نام سکوں پر سے اڑا دیا جاوے۔

**مسٹر گوکھلے** آجکل شمالی ہند کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ الہ آباد لکھنؤ آگرہ۔ اور علیگڈھ میں سودیشی مسلمانوں اور ہندوؤں کے تعلقات اور موجودہ حالت پر کچھ دینگے۔

**ایک اور مسلمان جج** ۔ مدراس کے اخبار مسلم پیٹریٹ کا بیان ہے کہ مدراس ہائیکورٹ میں عنقریب ایک مسلمان ایڈیشنل جج مقرر ہونیوالا ہے۔ (خدا کرے کہ کام کا مسلمان ہو نام کا نہو۔)

**بمبئی** میں چوہوں کی ہلاکت کی کارروائی بڑے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ افسران حفظان صحت نے اس بات کو قطعی طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ چوہے بھی طاعون کا سبب ہیں۔ (قادیانی مسیح کے اول مکذب یہی ہونگے)

**نواب صاحب** بہاولپور کو بھی جدہ میں دس روز کوارنٹائن بھگتنا پڑا مطلق رعایت نہیں کی گئی۔

**کلکتہ** میں ہز مجسٹی امیر کے دیکھنے اور ان کی وضع قطع کے امتحان کرنے کی غرض سے ایک قافلہ اولوالعزم جاپانیوں کا وارد ہوا ہے۔ جس کے ساتھ جاپانی فوج آفیسر کے سات اشاف افسران بھی ہیں۔ یہ لیستہ قد جاپانی لوگ جس بازار یا گلی کوچہ سے گذرتے ہیں۔ وہیں چیرز کے سرگرم اور پرجوش نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

**سردار** عنایت اللہ خان صاحب ولیعہد امیر صاحب کابل نے اعلان کیا ہے کہ پندرہ مارچ کو ہز مجسٹی کی خیر مقدم کے لئے ایک دربار منعقد کیا جائیگا۔ جس میں سرداران قبائل اور علما شریک ہونگے۔ اس دربار میں غالباً ہز مجسٹی امیر صاحب سیاحت ہند کے دلچسپ تجربات اپنی قوم کے سامنے بیان کریں گے (ترقی کے آثار ہیں)

ahmadimuslim.de

# نوٹس

آج کل یہ عام شکایت ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص ڈبی بازار میں ایک دکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دکان میں ہر قسم کا بساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیاں۔ پنسلیں۔ بتیاں۔ آہنی موم بتیاں۔ سوتی اونی ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ بید۔ ہر قسم تولئے۔ ٹین لیمپ ہر قسم کے چھتریاں چھتریاں۔ فیتے۔ رنگین شیشے۔ ولایتی کنگھیاں۔ ٹراسز گرم و سرد ڈوری۔ صابون۔ پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دکانوں کے کفایت اور بارعایت ملتے ہیں۔ سارے لاہور میں یہ پہلی دکان ہے جو راستبازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے۔ جو صاحب لاہور تشریف لائیں وہ بچشم خود ہماری بات کی تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور ہمیشہ کے لئے مستقل گاہک نہ بن جائیں +

**نوٹ:** ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کیجاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۶۔ ۸ سے فی درجن اور ریشمی ۸ سے للعہ فی درجن۔ آندی پینٹ قلم قیمت ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ عہ ۔ عہ [illegible] تک مل سکتی ہے +

**المشتہر**

**شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار۔ لاہور (پنجاب)**

---

## ضرورت ہے

دو تحریر کار کلرکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپے۔ جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں +

**المشتہر**

**مینجر شفا خانہ شاہی چونے منڈی لاہور**

---

# [illegible] دوائیں

**برقی دسٹہ** امریکہ میں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست ہوکر رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراک کی دوائی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے غرضیکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت عہ ہے

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہوکر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت عہ

**مومیائی** ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ ہر قسم کی کمزوری درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگتے ہی دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہوجاتا ہے اور مباشرت کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مبنی و مولد خون ہے بچے بوڑھے جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک مع محصول عہ

**معجون مقوی دماغ** جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو۔ اور دماغ کمزور ہو نزلہ اور درد سر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو اس معجون کو استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایتیں رفع ہوجائینگی فی ڈبیہ عہ مع محصول

**ممسک جریان** اس کے استعمال سے جریان بند ہو منی بڑھتی ہے اور گاڑھی ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی عہ

**ہاضمہ کی گولیاں** یہ گولیاں ہاضمہ کے بڑھانے میں عجیب الاثر ہیں قیمت فی شیشی عہ مع محصول

**نوٹ:** علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے دوائی طلب کرتے وقت پوری کیفیت لکھنی چاہیے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جاوے +

**المشتہر پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ [illegible]**

---

### رسالہ

حجم [illegible] صفحہ ہوا
سے صد عوام سے
اس رسالہ میں امتہ
بلحیت کتاب مسلمہ
علوم دینی از قرآن
۴۴ صفحہ۔ تردید مخ
اسلام ہو رہا ہے [illegible]
۸ صفحہ تاریخ [illegible]
۸ صفحہ۔ ناظرین [illegible]
اہل اسلام کو سکھا
کہہ سکتے ہیں کہ
بھی ہندوستان
پھر کوئی صاحب [illegible]
سالانہ اسکی قیمت
ہرگز نہیں [illegible]
کون مسلمان ہیں
کے مصداق بنکر
میں سبقت کرنے
اور وہ کون مبارک
بھائیوں کو اس
کوشش کرتے
ہیں اور قیمت
ان کو مفت دیا
[illegible] اپنی طرف
باقی کیلئے اہل
ہے رعایتی
قیمت لیجائیگی
ہم پہونچا ئیں گے
کتابیں انعام
مرزا محمد یوسف [illegible]
نیعز

[illegible] ان — [illegible]

---

حسب الارشاد مولینا (ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

# اہلحدیث

نمبر ۱۵

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے " سے

رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " ...

غیر ممالک سے " ... شلنگ

" ششماہی ... شلنگ

انڈیا والوں سے " ...

## اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر

امرتسر یوم جمعہ مورخہ یکم محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء

# اسلام اور رسوم محرم

مسلمانوں کو جسقدر رسوم تعزیہ نے نقصان پہونچایا ہے اسقدر

شاید کسی رسم نے نہ پہونچایا ہوگا۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ محض رسم تعزیہ کی بدولت ضائع ہوتا ہے حالانکہ تعزیہ ایک ایسی رسم ہے کہ تمام علماء اسلام اسکو منع کرتے ہیں آج ہم ایک فتوے علماء اسلام کا درج کرتے ہیں جو انجمن نصرت السنۃ امرتسر کی طرف سے ہمیشہ محرم کے موقع پر نکلا کرتا ہے۔ وہو ہذا۔

(جس جگہ یہ اشتہار پہونچے وہاں کے نیکدل مسلمان اسکو چھپاکر بکثرت شایع کردیں یا مطبع اہلحدیث امرتسر سے ... فیصدی قیمت پر منگواکر تقسیم کریں)

TAZIAS ARE STRICTLY PROHIBTED BY ISLAM.

## تعزیہ منع ہے

مسلمان بھائیو! خدا ہم سب کو نیک ہدایت دے۔ تم جانتے ہو کہ یہ دنیا ہمیشہ کیلئے رہنے کی جگہ نہیں تم جانتے ہو کہ پہلے تو کوئی مرتا تھا۔ تو کبھی کبھی روز بلکہ مہینوں اور سالوں تک بستر پر بیمار رہتا تھا اتنے عرصہ میں کوئی نیک کام بھی کرلیتا تھا کسی گناہ سے توبہ بھی کرلیتا تھا مگر آجکل جو بیماری چلی ہے وہ اتنی فرصت بھی نہیں دیتی کہ کسی ادہورے کام کو بھی پورا کرسکیں تم جانتے ہو اس بیماری کا نام طاعون ہے جس نے تمام حکیموں اور ڈاکٹروں کو عاجز کردیا ہے جو میدان جنگ کیطرح گولہ برساتی ہے مگر میدان جنگ کے گولہ کی تو آواز ہوتی ہے اسکی آواز بھی نہیں پس ایسے وقت میں کیا ہم مسلمانوں کا بالخصوص یہی کام ہونا چاہئے کہ ہم معمولی کھیل تماشوں میں لگے رہیں؟ نہیں بھائیو! ہوش کرو تمہیں یاد ہے کہ ہمیشہ تمکو انجمن نصرت السنۃ امرتسر بذریعہ اشتہار اطلاع دیتی ہے کہ تعزیہ کی رسوم کو چھوڑ دو۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجمن کی آواز خالی نہیں جاتی۔ ہر سال تعزیہ داری میں کمی ہوتی ہے مگر بھائیو! اتنے سالوں سے تم سنتے ہو پھر تعمیل میں دیر کیوں ہے؟ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ایمانداروں کی یہی علامت فرمائی ہے کہ اِذَا قِيْلَ ...

ضروری اطلاع :- جس ہفتہ اخبار نہ ملے اسی ہفتہ خبر کریں ورنہ بعد میں بیرنگ بھیجا جائیگا نمبر خریداری اور گم شدہ نمبر لکھنا ضروری ہے۔ (مینجر)

ahmadimuslim.de

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا یعنی حکم سنتے ہی فوراً تعمیل کرتے ہیں پس مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ۔ موت کو یاد کر کے تمام قسم کے کھیل تماشے چھوڑ دو جس سے خدا بھی خوش ہوا اور حکام وقت کی مشکلات بھی رفع ہوں کیونکہ ہمیشہ کہیں نہ کہیں اس ناجائز رسم کی وجہ سے دنگہ فساد ہو ہی جاتا ہے خدا سب کو ہدایت کرے۔ آمین۔

# تعزیہ کی متعلق علماء کرام کا فتویٰ یہ ہے

تعزیہ کا بنانا اور مہندی کا نکالنا سخت گناہ ہے بلکہ بعض افعال انکے شرک ہیں اور تشبہ بالکفار
(مولوی) ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

تعزیہ بنانا باعث عذاب الٰہی ہے۔
(مولوی) ابو تراب عبدالحق امرتسری

تعزیہ بنانا اور مہندی کا نکالنا اور انمیں امداد کرنا بیشک جاہلوں کا کام ہے۔ (مولوی) ابو زبیر غلام رسول مرحوم امرتسری

تعزیہ بنانا اور مہندی نکالنا سخت بدعت اور گناہ ہے۔ (مولوی) غلام مصطفےٰ امرتسری

(مولوی) نور احمد امرتسری
(مولوی) محمد یعقوب ساکن امرتسر
(مولوی) عبدالصمد امرتسری
(مفتی) سید عبدالقیوم حنفی جالندھری
(مولوی) محمد حسن رئیس لدھیانہ
(مولوی) محمد از دہلی بیت
(مولوی) ابراہیم طرار کرنول (مدراس)
(مولوی) فخرالدین گنگوہی
(مولوی) محمد عبداللہ از کوٹلی لوہاران

تعزیہ مہندی کا بنانا ایسا گناہ ہے کہ جسمیں مخالف موافق سب کو اقرار ہے
(مولوی) ابو عبید احمد اللہ امرتسری

جو کچھ مجیب نے لکھا ہے بیشک درست ہے
(مولوی) عبدالجبار غزنوی امرتسری

بیشک تعزیہ اور مہندی کا نکالنا بڑا گناہ ہے۔
(مولوی) خلیفہ عبدالرحمن امرتسری

بیشک تعزیہ اور مہندی سخت گناہ ہے۔ ترک واجب ہے۔
(مولوی) احمد بخش مرحوم امرتسری

تعزیہ بنانے اور اسکی ترویج میں اعانت کرنیوالا سخت گناہگار اور مفسد ہے
(مولوی حافظ) عبدالمنان وزیر آبادی

تعزیہ بنانا بلاشک شرک اور سخت معصیت ہے۔ (مولوی) محمد عبدالجبار عمر پوری حال وارد کلکتہ

تعزیہ کا وہی حکم ہے جو اوپر گذرا۔
(مولوی حافظ) محمد عبداللہ آروی

الجواب صحیح
(مولوی) عبدالعزیز رحیم آبادی
(مولوی) محمد ابراہیم سیالکوٹی

تعزیہ بنانا اور اسمیں کسی قسم کی شرکت و اعانت کرنا سخت معصیت اور گناہ کبیرہ ہے۔
(حضرات علماء دیوبند)
(مولوی) شیخ حسین عرب بھوپالی
(مولوی) مظہر حسین از مچھلی شہر
(مولوی) ابو صالح محمد عبدالوہاب
(مولوی) احمد اللہ از مچھلی شہر
(مولوی) محمد اسرار الحق مچھلی
(مولوی) ابو نعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی (دکن)
(مولوی) حسن میاں پھلواری
(مولوی) علی حسن گیلانی دلاپور
(مولوی) ابو تراب محمد عبدالوہاب آروی
(مولوی) محمد ابراہیم مدرس کرنول
(مولوی) محمد علی تہر دماسر کرنول
(مولوی) عطاء الحق نیا نگری
(مولوی) ابوالیاس امام الدین کوٹلوی
(مولوی) عبدالوہاب طرار کرنول
(مولوی) نذیر الدین احمد بنارسی
(مولوی) محمد ابوالقاسم بن مولوی محمد سعید مرحوم بنارسی
(مولوی) محمد محسن شملوی
(مولوی) محمد معین الدین پھلواری
(مولوی) عبدالنور دربھنگوی
(سید) عبدالجبار کرنول
(حاجی) عبدالرحمن خان کرنول
(مولوی) غلام مصطفےٰ بدھوڑانہ۔ جھنگ

تعزیہ بنانا بہت بڑا گناہ ہے۔
(مولوی) غلام اللہ قصوری

تعزیہ بنانا بیشک بڑا گناہ ہے
(مولوی) غلام محمد ہوشیارپوری
(مولوی) سید سعادت علی فیض آبادی
(مولوی) عبدالغنی تاجر کتب کرنول
(مولوی) عبدالمجید سوہدرہ گوجرانوالہ
(مولوی) فضل الدین چھچھر سیالکوٹ
(مولوی) ابو یوسف محمد شریف متصل چونی شیخاں ضلع سیالکوٹ
(مولوی) عبدالرزاق مومن از کرنول
(مولوی) عبدالرحمن مہتمم مدرسہ دلاپور
(مولوی) عبدالمنان دلاپوری
(مولوی) محمد فضل الرحمن عفی عنہ
(قاضی) محمد عبدالرحیم کرنول
(مولوی) محمد عبدالہادی بلسوی
(مولوی) محمد کمنگولی
(مولوی) سلطان محمود بناسی کرنول
(مولوی) محمد صالح بندوہولوی
(مولوی) محمد صدیق صردنوی
(مولوی) عبدالسلام المبارکپوری
(مولوی) محمد ضمیر الحق آروی
(مولوی) محمد مسلم داناپوری
(مولوی) ابو سعید محمد حسین بٹالوی
(مولوی) عبدالحکیم صادقپوری
(حافظ) عبدالقادر کرنول
(مولوی) ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری
(مولوی) تاج الدین از مقام [illegible]

ahmadimuslim.de

(مولوی، خدا بخش (ٹھیکیدار) | حافظ محمد یار حویلی بہادر شاہ

جن علماء کرام نے دستخط بھیجے ہیں انجمن ہذا ان کی شکر گذار ہے اور التماس کرتی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ میں اس بدعت کی تردید کرتے رہیں۔

محرم ۱۳۳۵ھ فروری ۱۹۱۷ء

# المشتہر

## حکیم ابو اسحاق محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر پنجاب

اس اشتہار میں تو علماء اہل سنت کے دستخط ہیں مگر علماء شیعہ بھی غالباً اس رسم کو جائز نہ جانتے ہونگے کیونکہ انکی معتبر کتابوں میں اس قسم کی حرکات سے سخت منع کیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے علاقی بھائی شیعوں کو اس طرف متوجہ کریں۔ امید ہے ہماری پیش کردہ حوالجات پر غور کر کے اس بدنما دھبہ کو اپنی پیشانی سے ہٹانے کی کوشش کرینگے جو عوام میں مشہور ہے کہ علماء شیعہ رسم تعزیہ کو جائز جانتے ہیں۔

تعزیہ اور انکو متعلق نوحہ اور بین جو کیا جاتا ہے یہ کرنیوالے انکی علت اور اصل وجہ صرف اظہار غم تبلاتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ امام شہید کی محبت بیشک اس امر کی مقتضی ہے کہ اس واقعہ کو یاد کر کے اظہار غم کیا جائے لیکن اس طرح کہ جو امام والا مقام کی مرضی اور تعلیم کے برخلاف نہو انکی مرضی معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس بجز کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال ائمہ اہل بیت کے اور کوئی راستہ نہیں انہی سے معلوم کرتے ہیں کہ ایسے غم والم کے موقع پر کیا کچھ کرنا چاہئے۔

کتاب اللہ قرآن شریف کی صاف تعلیم ہے کہ:-

بَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ - (پ ۲ ع ۳)

"مومنین صابرین کو مژدہ سناؤ۔ جو مصیبت کے وقت اناللہ کہتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اسی کیطرف ہم سب نے جانا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں خدا کی طرف سے انپر شاباش اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یاب ہیں"

اس آیت نے ایمانداروں کو مصیبت اور غم والم کے موقع پر تعلیم دی ہے کہ اپنے آپکو اور اپنے تمام متعلقین اور متعلقات کو خدا کی ملک سمجھ کر اس کے تصرفات کو مالکانہ تصرف جانو اور دل میں اس بات کو جگہ دو کہ

سپردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را

شیعہ کی معتبر حدیث کی کتاب کلینی کی روایات اس بارے میں یہ ہیں:-

عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجہ والصدر وجز الشعر من النواصی ومن اقام النواحۃ فقد ترک الصبر واخذ فی غیر طریقۃ ومن صبر واسترجع وحمد اللہ عز وجل فقد رضی بما صنع اللہ ووقع اجرہ علی اللہ ومن لم یفعل ذلک جری علیہ القضاء وھو ذمیم واحبط اللہ تعالی اجرہ۔

"جابر کہتے ہیں میں نے ابو جعفر سے کہا۔ گھبراہٹ کیا ہے فرمایا سخت گھبراہٹ چیخنا ہے اور واویلا کرنا اور سینہ پر طمانچہ مارنا اور ماتھے سے بال نوچنا جو بین (نوحہ) کرے اس نے صبر چھوڑ دیا اور خلاف راستہ اختیار کیا اور جس نے صبر کیا اور اناللہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کا حمد کیا پس وہ اللہ کے کام پر راضی ہوا اور اس کا اجر اللہ کے پاس ثابت ہوا اور جس نے ایسا نہ کیا اسپر قضا کا برا حکم جاری ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسکا اجر ضائع کر دیگا"

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الصبر والبلاء یستبقان الی المؤمن فیاتیہ البلاء وھو صبور وان الجزع والبلاء یستبقان الی الکافر فیاتیہ البلاء وھو جزوع

"حضرت ابو عبد اللہ نے کہا کہ صبر اور بلا مومن کی طرف دوڑتے ہیں پس بلا اسکو آتی ہے اس حال میں کہ وہ صبر کرنیوالا ہوتا ہے اور گھبراہٹ اور بلا کافر کیطرف دوڑتے ہیں پس بلا اسپر آتی ہے اس میں کہ وہ گھبرانیوالا ہوتا ہے"

عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ضرب المسلم یدہ علی فخذہ عند المصیبۃ احباط لاجرہ

"ابو عبد اللہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مصیبت کے وقت مسلمان کا اپنی ران پر ہاتھ مارنا اپنے اجر کو ضائع کرنا ہے"

عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما من عبد یصاب بمصیبۃ فیسترجع عند ذکرہ المصیبۃ ویصبر حین

"حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں جس بندے کو مصیبت پہونچے اور وہ مصیبت کے ذکر کے وقت انا للہ پڑھے اور گھبراہٹ کے

ahmadimuslim.de

نفجأة الا غفر الله له ما تقدم من ذنبه وكلما ذكر مصيبته فاسترجع عند ذكر المصيبة غفر له كل ذنب اكتسب فيما بينهما۔

وقت صبر کرے خدا اُس کے گناہ بخشدیتا ہے اس کے بعد بھی جب کبھی مصیبت اُسے یاد آئے اور وہ انا للہ کہے تو جو گناہ اُس نے اس درمیان میں کئے ہونگے سب معاف ہو جائینگے"

عن قتيبة الاعشى قال اتيت ابا عبد الله عليه السلام اعود ابنا له فوجدته على الباب فاذا هو مهتم حزين فقلت جعلت فداك كيف الصبي فقال والله انه لما به ثم دخل فمكث ساعة ثم خرج الينا وقد اسفر وجهه وذهب التغير والحزن قال فطمعت ان يكون قد صلح الصبي فقلت كيف الصبي جعلت فداك فقال قد مضى لسبيله فقلت جعلت فداك لقد كنت وهو حي مهتما حزينا وقد رأيت حالك الساعة وقد مات غير تلك الحال فكيف هذا فقال انا اهل بيت انما نجزع قبل المصيبة فاذا وقع امر الله رضينا بقضائه وسلمنا لامره (فروع کافی۔ کتاب الجنائز باب الصبر)

قتیبہ اعشی نے کہا میں امام ابو عبد اللہ کے پاس اُنکے بیٹے کی بیمار پرسی کو آیا۔ تو میں نے اُنکو دروازہ پر کھڑے پایا اور وہ غمگین تھے میں نے عرض کیا بچے کا کیا حال ہے فرمایا اُسے کچھ افاقہ نہیں پھر اندر گھر میں تشریف لیگئے تو تھوڑی دیر ٹھیر کر باہر نکلے تو آپکا چہرہ خوب چمکتا تھا۔ تغیر اور غم سب دور ہو گیا تھا قتیبہ کہتا ہے میں نے امید کی کہ بچے کو اب بالکل صحت ہو گئی ہوگی اس خیال سے میں نے عرض کیا بچے کا کیا حال ہے فرمایا وہ اپنی راہ پر چلدیا یعنی مر گیا میں نے عرض کیا۔ جب وہ زندہ تھا تو آپ سخت غمگین تھے۔ مگر اُسکے مرنے پر آپکا حال ہی دگرگون ہو گیا یعنی خوش و خرم نظر آتے ہیں یہ کیا بات ہے۔ فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہم مصیبت سے پہلے گھبرایا کرتے ہیں (کہ خدا جانے ہم سے صبر ہو یا نہو) مگر جب حکم الٰہی آجاتا ہے تو ہم اللہ کی قضا پر راضی ہوتے ہیں اور اُس کے امر کو تسلیم کر لیا کرتے ہیں۔"

ان دو روایات کے علاوہ اور بھی کثرت سے اس مضمون کی احادیث کتاب مذکور میں درج ہیں۔ مگر بوجہ عدم گنجائش کے اتنی ہی کافی خیال کیگئیں اب ہمارے علاقی بھائی شیعہ حکم قرآنی اور ان روایات پر غور کریں اور اپنے چیخنے اور چلانے کو ان سے مقابلہ کریں تو بتلادیں کہ اُن کے چیخنے چلانے

سے اکہ اہل بیت خصوصاً امام مظلوم شہید رضی اللہ عنہم راضی ہونگے ہرگز نہیں اسی لئے کسی نیک دل نے کہا ہے ؎

جنتِ اعلیٰ میں ہیں آج حسین ✦ رزق پاتے ہیں وہاں کرتے ہیں چین
پھر بھلا کس واسطے ہو غم کا بین ✦ کرتے ہیں ناپاک ماتم شور و شین

پیسہ اسے بھورش کا طومار ہے

پس شیعہ اخبارات سے عموماً اور ایڈیٹر صاحب رسالہ اصلاح سے خصوصاً توقع ہے کہ وہ رسم تعزیہ اور نوحہ کی اصلاح کی طرف توجہ فرماوینگے ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن ✦ مصلحت بین و کار آساں کن

محرم کے متعلق شرعی حکم صرف یہ ہے کہ ہو سکے تو محرم کی ۹-۱۰ تاریخ روزہ رکھی۔ اسکی وجہ بھی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں ہجرت کر کے تشریف لیگئے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ دس ماہ محرم کو روزہ رکھتے تھے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ہوئی اس شکریہ میں ہم روزہ رکھتے ہیں حضور نے فرمایا نحن احق بموسیٰ ہم تو موسیٰ کے زیادہ نزدیک ہیں پس آپ نے بھی دسویں تاریخ کا روزہ رکھا حدیث شریف میں آیا ہے افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم یعنی بعد رمضان شریف کے محرم کا روزہ سب سے افضل ہے ایک حدیث میں ہے صحابہ نے عرض کیا حضرت اس دن کی تعظیم یہودی بھی کرتے ہیں اور آپ کو یہودیوں کی مغضوبی کیوجہ سے اُن کے ساتھ کسی کام میں بھی موافقت کرنا پسند نہ تھا حضور نے فرمایا لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع یعنی اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں کو بھی رکھونگا۔ مگر اسی سال کے اندر آپکا وصال ہو گیا۔ اس حدیث سے علماء نے لکھا ہے کہ نویں اور دسویں دونوں دنوں کا روزہ رکھنا سنت ہے اگر دونہ رکھ سکیں تو دسویں کا ہی کافی ہے۔

اُمید ہے ناظرین اس تحریر سے فائدہ اُٹھائیں گے اور بدرسم تعزیہ کے مٹانے میں مقدور بھر کوشش کرینگے۔ اللھم وفقنا لما تحب و ترضیٰ۔

**ترغیب فنڈ**

میں منشی شیخ مہرالدین صاحب امرتسری نے بمبلغ عہ اور منشی عزیز الدین صاحب پنشنر فیروزپوری نے عہ اور محمد عبد السبحان صاحب از مقام نگوے (ریاست) ۸؍ اور منشی شجاع الدین سب انسپکٹر محکمہ نہر نے مرحمت فرمائے جزاہم اللہ کل للہ جنہیں ۱۲ عہ مولوی رحمت اللہ صاحب ساکن چاندہ پور ضلع شاہجہانپور کے نام لگایا گیا صاحب موصوف نے بوجہ عدم استطاعت عجز ظاہر کر دیا

# مرزا صاحب قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

مولوی عبداللہ اہل قرآن نے جو احادیث سے بالکل منکر ہیں - صرف قرآن شریف ہی کو مدار عمل جانتے ہیں مرزا صاحب قادیان کو مباحثہ کی دعوت دی کہ قرآن شریف سے اپنے دعوی کا ثبوت بتلاؤ۔ غالباً اس سوال کو ہر ایک دانا منصف مزاج معقول کہیگا۔ مگر افسوس کہ قادیانی ہیڈ پیپر کے محاورہ اور اصطلاح میں انصاف کا لفظ مہمل لکھا ہے۔ جسکے معنے کچھ بھی نہیں لکھے۔ اسلئے قادیانی اخبار بدر نے ثابت ہی اپنے معنی بے انصافی سے اس درخواست کا جواب ان الفاظ میں دیا کہ:-

## مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء میں ابا محمد خلیفہ نے ایک مضمون بعنوان **کھلا نوٹس** شائع کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب مولوی عبداللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلیں اور اسمیں قرآن شریف سے اپنے دعوی مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کریں۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں۔ اور بابا چٹو بھی جانتے ہیں کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا بند کرچکے ہیں۔ جہانتک ضروری اور مناسب تھا۔ حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کرچکے ہیں۔ کہ پھر نہیں کرینگے۔ ہاں اگر مولوی عبداللہ صاحب بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کریں اور اسمیں اپنا یہ شبہ پیش کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے اور مخالفت کی وجہ بھی لکھیں۔ تو اس وقت ان کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ یہ دعوی قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی مخالف ہے" ۲۴ جنوری

اس جواب میں گو اڈیٹر بدر نے اپنے مرشد پیر مغان کرشن قادیان کی تقلید کی ہے کیونکہ یہی جواب کرشن جی نے خاکسار کو دیا تھا جب میں ان کی درخواست کے مطابق ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو قادیان میں پہنچا تھا۔ مگر افسوس کہ بدر کے قابل اڈیٹر نے اس جواب دینے میں ایمانداری اور دیانتداری سے کام نہیں لیا جسکی تفصیل ہم بتلاتے ہیں رسالہ انجام آتھم میں جسکا حوالہ دیا ہے۔ صرف اتنی عبارت ہے کہ (صفحہ) وانی لا اخاطب العلماء بعد هذه التوضیحات ولو یسبوننا (صفحہ) یعنی اس سے بعد ہم علماء کو مخاطب نہ کیا کرینگے۔ گو وہ ہمکو گالیاں دیں۔ یہ کتاب ۱۸۹۶ء میں چھپی ہے اس سے بعد کرشن قادیانی نے کئی ایک رسالوں میں علماء کو مخاطب کیا۔ جوابات دیئے حتی کہ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کو رسالہ اعجاز احمدی خاص اس خاکسار کے نام پر **ڈیڈیکیشن** (منسوب) تھا۔ اس میں میرے علاوہ تمام کو مخاطب کیا ہے اور قصیدہ عربی کا جواب مانگا ہے بلکہ تمام اخباروں میں بذریعہ اشتہار تمام علماء کو مخاطب کرکے اپنا معجزہ ثابت کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ کیا یہ خطاب علماء کو نہ تھا۔

اچھا یہ بھی جانے دیجئے۔

۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کا اشتہار معیار الاخبار دیکھئے کرشن جی لکھتے ہیں:-

"اے اسلام کے علماء آپ لوگ ایک مجلس مقرر کریں۔ جس مجلس کے سرگروہ آپکی طرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں جو آپ لوگوں کے نزدیک مسلم ہوں۔ پھر ان پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر **بحث کریں**۔ اور انکا حق ہوگا۔ کہ تین طور سے مجھ سے تسلی کرالیں۔ اول قرآن و حدیث کی رو سے وغیرہ"

کیا یہ خطاب علماء کو نہیں ہے کیا یہ **بحث** کے لئے مطالبہ نہیں ہے کیا سنہ ۱۹۰۲ء و ۱۸۹۶ء سے بعد نہیں ہے۔ پھر کیا ماجرا ہے کہ کرشن جی سنہ ۱۸۹۶ء میں علماء کو مخاطب نہ کرنے کا وعدہ کریں۔ مگر اس سے بعد ہر تصنیف میں مخاطب کرکے اپنے اقرار کو بھول جاتے ہیں آہ! انکا یہ شعر

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ او نہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

خیر اس وعدہ خلافی پر تو تعجب نہیں بقول ناصر وعدہ توڑنے ہی کیلئے ہوتے ہیں۔ اور حدیث میں منافقوں سے اس فعل کے وقوع کی خبر بتلائی گئی ہے مگر تعجب تو یہ ہے کہ جب کوئی مخالف مرزا جی کو مباحثہ کے لئے للکارتا ہے تو آپ اور آپکے دام افتادہ سخت اندھی تقلید اور جہالت بلکہ کمال بیحیائی سے کرشن جی کے **انجام آتھم** کا حوالہ دیکر مباحثہ سے طرح دینے کا بہانہ نکال لیتے ہیں۔ حالانکہ انجام آتھم سے بعد خود ہی اس قول و قرار کو توڑ بھی چکے ہیں۔ آہ! ع

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دیکر مکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

کیا کوئی حقیقی باپ کا بیٹا[1] ہے جو ہمارے پیش کردہ حوالجات کا جواب دے سکے ع

اولئک آبائی فجئنی بمثلهم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

[1] مجازی بیٹیوں سے کچھ نہ ہوگا۔ جیسے [illegible] نے [illegible] کیا [illegible]

# تفسیر ثنائی کے متعلق ایک اہل علم کی تازہ رائے

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب از بنارس دال منڈی تحریر فرماتے ہیں :-

مخدومی مکرمی معظمی جناب مولوی فاضل امرتسری دام فیضکم - بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - گذارش یہ ہے کہ اس خاکسار نے تفسیر ثنائی کو از اول تا آخر مع حواشی وغیرہ دیکھا اسکے دیکھنے اور پڑھنے سے نہایت ہی مسرت ہوئی بندہ کا پہلا سا سمجھنا اسکے از روئے نہیں تھا بلکہ نہ ہارا تکفیر سے کام لیا گیا ہے بفضلہ تعالیٰ ایسی تفسیر زمانہ حال کے موافق زمانہ حال کے اعتراضات کو صرف ترجمہ ہی سے رفع کرنے والی میری نظر سے نہیں گذری ... یہ ہے کہ مخالفین اسلام کے اعتراضات نیز بعض ظاہر بینان اسلام کی ... کا ہر فرد ترجمہ ہی میں قلع قمع کر دیا گیا اور کہ شان نزول کس موقع اور سبب بیان ہوا - اور جس قدر تنا قض آیات قرآنی میں ظاہر محسوس ہوتا تھا - کس خوش اسلوب سے رفع کیا گیا - اور نیز مسئلہ قراءۃ خلف الامام قابل دید ہے بشرطیکہ بعدم تعصب و بشرط بعجز و انصاف و تدبر و تفکر غرض میری زبان قاصر ہے بیان تعریف سے جس قدر کوزہ میں بند کیا گیا ہے خداوند کریم ایسی ذات بابرکات کو اپنی عمر طبیعی کو پہنچاوے کہ بندگان خدا فیضیاب ہوں - اور آپکو دنیا اور آخرت میں درجات حاصل ہوں - آمین - محمد حسین

چار جلدیں چھپ کر طیار ہیں جنمیں چودہ پاروں کی تفسیر مع حواشی آگئی ہے قیمت مع محصول ... (سے) پانچویں جلد چھپ رہی ہے - ناظرین دعا کریں کہ ساری تفسیر جلد ختم ہو -

ہر کسے ہر دست گیرد نامہ
روز قیامت
من تیز حاضر سے شوم تفسیر قرآن بغل

---

## درخواست

آپکے اخبار اہلحدیث کا دل سے مجھے بہت شوق ہے - کون مبارک وقت آئیگا - کہ ہمارے نصیب بھی اخبار اہل حدیث کا مطالعہ ہوگا - کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار اہلحدیث جاری کرائیں تو اجر عظیم پائیں - بندہ چراغ الدین امرتسر چک پور محلہ سوہ کلاں ڈاکخانہ جیمپر ضلع سیالکوٹ

---

## درخواست

میں ایک غریب طالبعلم ہوں اہلحدیث اخبار کا شائق ہوں کوئی صاحب میری مدد کریں ! - محمد یعقوب طالبعلم معرفت منشی احمد حسین صاحب سروپر محلہ شاہ گنج ڈاکخانہ جھنجھنوں ... پور -

---

# ہم بخاری پرست کسی وجہ سے نہیں ؟

معزز احباب آجکل کے متعصبین عناد

ہٹ سے صرف ہمکو توحید میں مستقل اور تباع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرگرم دیکھ کر کبھی وہابی بناتے ہیں اور کبھی وہابی کہتے ہیں - کبھی لامذہب تو کبھی غیر مقلد - ان سب سے قطع نظر اہل فقہ کے کسی پرچہ میں ہمارا نام بخاری پرست رکھا گیا ہے گو ہمکو ایک وجہ سے رنج نہیں - مگر ہم ہماری جماعت اہل حدیث کی خاطر اور ان کے خوش کرنے کیلئے اسکے متعلق کچھ لکھتے ہیں - اول وہ وجہ سن لیجئے - جس سے ہمیں رنج نہیں - ایک اس سبب سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے متبعین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو صرف توحید اور اتباع ہی کی وجہ کفار سے صابئین کا خطاب دیا جاتا تھا - کیا معاذ اللہ اگر آج بھی اسی طرح کے نام منتخب کئے جائیں - دوسری وجہ یہ کہ ایسا پوچ اور ناقص خطاب دیا گیا ہے - جو شاید کم فہم کم فہم کے کبھی سمجھ میں نہ آئے - کیونکہ جو لوگ کتاب بخاری پڑھنے سے بخاری پرست ہو جائیں - تو لازم آتا ہے کہ ہر کتاب کا قاری اون کے مصنفین کا پوجنے والا کہلائے وھذا المحال - یہ تو کوئی نہ کہیگا اور نہ کوئی ایسا کہنے کو گوارا کریگا - خیر جیسی سمجھ جیسا علم ویسی بات ویسا خیال - اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں - کہ ہم بخاری پرست کسی طرح نہیں ہو سکتے - اسلام میں توحید ایک اصل رکن مانی گئی ہے توحید باری تعالیٰ ہی پر نجات کا دار و مدار کہا گیا ہے - جیسے ارشاد باری ہے - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء - اسی طرح توحید سے کلام رب العالمین بھرا پڑا ہے - رات دن ہم جو اپنی نمازوں میں ایاک نعبد و ایاک نستعین اور اشہد ان لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں - توحید کو بار بار یاد دلاتے ہیں جتلاتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھو - خدا ہی کی عبادت کرو - اور خدا ہی سے مدد چاہو - مدد مانگو جب ایسا ہی اسی توحید کے قیام کی وجہ اہل حدیث وہابی وغیرہ کے ساتھ بدنام ہوئے تو پھر کیسے امام بخاری کی پرستش کرنے لگے - یارو ! تم تو ابھی اسی توحید پر قائم رہنے کی وجہ گلی گلی پکارتے پھرتے تھے - کہ یہ جماعت اہلحدیث اولیاء اللہ کی دشمن ہے اولیاء اللہ سے مدد نہیں چاہتی - کیا تم ان سب باتوں کو بھول گئے - کیا تم نے محض اپنے تعصب سے ایک جھوٹ بات لگا دی - زبردستی بخاری پرست نام رکھ دیا - مگر کیوں نہ تمہارے اسی مضمون مندرجہ اہل فقہ کے ذیل میں جو یہ فقرہ درج ہے - سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تم نے محض تعصب سے ہمکو یہ خطاب عنایت فرمایا ہے اور وہ فقرہ یہ ہے "ہم اسوجہ سے بخاری پرست کا خطاب دیتے ہیں - کہ انہوں نے ہمیں گور پرست کا خطاب دیا ہے" اس فقرہ کے بعد ہم اسکو گور پرست کہنے کی وجہ بھی بتلا دیتے ہیں - یہ لوگ اس پیاری توحید کے قائل نہیں (باقی)

ahmadimuslim.de

مین عموماً اور اس امت مین خصوصاً تاکید ہے۔ اور اس قاہر جبار رحیم کو قادر مطلق کل شئی نہین سمجھتے۔ بلکہ قبور پر جاتے ہین۔ اسی وحدہٗ لاشریک لہٗ کی مخلوق سے ہر مطلب کے خواہان ہوتے ہین۔ قوم عیسائی تثلیث کی قائل ہے۔ تو یہ لوگ لاکھون کے قائل لاکھون ہزارون اولیاء اللہ کے قبر پرست اسی وجہ سے محققین کاملین سلف و خلف کیطرف سے انکو یہ خطاب گورپرستی کا دیا گیا ہے۔ ان کی ان اور ایسی ہی کرتوتون کی وجہ سے یہ خطاب انکے لئے بہت زیبا ہے۔ مگر افسوس تو یہ اور ہم حیران ہین نہ ہمنے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کو اجمیر سمجھا ہے۔ نہ کلیر۔ پھر ہم کیسے بخاری پرست نہ ہی ہم کسی غیر سے حاجت طلب کرنیکو جائز رکھتے ہین۔ پھر ہم کیسے امام بخاری کے پوجنے والے کہلائینگے۔ اے محمدی بھائیو! بخاری پرست کا آپکو خطاب دینے سے آپ ہی پر یہ بات صادق نہین آئی۔ بلکہ اس سے ایک طرح کی تجہیل و تحقیر امام ہمام سید المجتہدین قدوۃ المحدثین حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کی بھی مقصود ہے۔ وہ کیا؟ وہ یہی کہ گویا امام بخاری معبود و مسجود بن گئے جو امام بخاری کی خلاف شان ہے۔ مین سخت حیران ہون کہ انہون نے امام بخاری کا پیچھا کیون لیا۔ امام بخاری نے انکا کیا بگاڑا۔ کیون یہ لوگ امامِ دین کی توہین کرنا شروع کر دیتے ہین۔ کوئی کہتا ہے کہ امام بخاری جاہل تھے۔ کوئی لکھتا ہے کہ امام بخاری غیر فقیہ بے سمجھ تھے اور لیجئے عمر کریم حنفی عظیم آبادی نے تو ظلم ہی کر دیا ہے کہ امام بخاری پر سینکڑون نے جرح کی خود امام مسلم شاگرد نے جرح کی ہے یہ سب غلط ہے ہمارے مضمون (سید المجتہدین محمد بن اسمٰعیل البخاری کا) مین تم نے معلوم کر لیا ہے کہ بخاری پر کسی نے جرح نہ کیا بلکہ امام مسلم نے ناخوشی ظاہر کی ہو معلوم نہین وہ کس کی طرف ہے۔ اگر یوں فرضاً بفرض محال۔ ہم اسکو تسلیم بھی کر لیتے ہین کہ امام بخاری پر جرح ہوئی ہے تو کیا معنا انّ المجتہد یخطی و یصیب۔ دیکھو خود امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ پر ہزارون جا بجا کسی نے جرح کیا ہے خصوصاً امام ابی یوسف۔ امام محمد نے فر۔ وغیرہم نے لاکھون ان گنت جائے۔ لوگ یہ خیال نہین کرتے کہ ہمارے امام پر لاکھون جا جرح ہوئی ہین۔ ہم کس منہ سے امام بخاری پر الزام لگائین۔ مین دعوے سے کہونگا۔ کہ کسی نے امام بخاری پر جرح نہین کی۔ اس وجہ سے حضرت قدوۃ المحدثین امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ پر کسی نے جرح نہ کی کہ انہون نے ہمیشہ اپنے اجتہاد کو حدیث سے نکالا۔ جیسے ہم گذشتہ مضمون سید المجتہدین محمد ابن اسمٰعیل البخاری مطبوعہ مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۲۳ھ مین ایک حدیث لا کر اس سے ماخوذ مسائل جو امام بخاری نے نکالے تھے۔ بتلایا تھا۔ اور رہے دوسرے آئمہ جیسے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ وغیرہ نے اکثر جگہ اپنے قیاسات سے کام لیا۔ اسی وجہ سے انکے قیاسات کبھی صحیح اور ٹھکانے لگے۔ اور اکثر اوقات مخالف حدیث ہو گئے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے ایسے بیکار ڈھنگ سے کام لیا ہے کہ ہر بات اور ہر مسئلہ پر بغیر حدیث کے نہین چلے ہین احادیث کے باب باندھے ہین تو قرآنی آیات سے یا حتی الامکان حدیث کی عبارت سے اپنی عبارت کو بھی بہت کم لاتے ہین۔ اور پھر ایک ہی حدیث پر کئی باب لا کر اسی حدیث سے نئے نئے مسائل نکالتے ہین۔ حاصل یہ کہ امام بخاری ایک مجتہد مستقل ہین۔ اور پر کسی نے جرح نہ کی۔ ایسے مجتہد عظیم کی شان مین یہ گستاخیان ٹھیک نہین اور ایسے محتاط توحید اور واتباع مین پختہ حضرت سید المجتہدین کیطرف معبود یا مسجود کی نسبت کرنا اچھا نہین اور زبردستی بیچاری جماعت اہل حدیث کو جس نے اپنا مسلک توحید و سنت کو بنایا ہو بخاری پرست کا خطاب دینا نادانی ہے فقط

راقم ابوالنعیم محمد عبدالعظیم سلمہ الرحیم محمدی السنی حیدر آبادی

# علماء احناف سے دو دو باتین متعلق تقلید

نامہ نگار اپنی رائے کے مالک ہین

آئیے اجامی احناف وبائی تقلید اس خاکسار زرہ بیمقدار کی وہ تقریرین جو انصاف سے پر اور تعصب سے خالی ہین ہمہ تن متوجہ ہو کر سنئیے اور سوچئے انصاف کیجئے!

کچھ سوچئے ذرا تو کچھ انصاف کیجئے + زنگ کبھی سے شیشۂ دل صاف کیجئے

حیف صد حیف کہ زمانہ حال مین اکثر سے وہ وہ حرکات نازیبا صادر ہونے لگین ہین کہ بجائے رحمت رحمان کے شیطان کا حلول ہوا بلکہ مجسم شیطان انکو کہا جاوے۔ تو بجا ہے یا آیت مثل الذین حملوا التوریۃ کا مصداق کہو تو بہت بجا ہے پھر بھلا حق بات کا الیسون کے پاس کیا تپلے۔ اور یہ امر اہل انصاف و دور از اعتساف پر ہویدا ہو کہ تمام علوم شرعیہ و دلائل سمعیہ کا پیشوا و مقتدا حدیث کلام رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے فروعات فقہیہ اور روایات سمعیہ وہی قابل سند و اعتبار ہین جو اصول حدیث سے مستند ورنہ لائق انکار ہین عبادات مین بھی یہی حدیث شریف اصل الاصول ہے اور معاملات مین بھی یہی مستند و معتبر ہے۔ غرضیکہ حدیث اصل اصول جملہ عقائد و احکام اور سنت سنیہ ہے مرکز دائرہ حلال و حرام ہے۔ خلاف احکام مردود انہ درگاہ معبود ہے۔ اور جو عبادت و اطاعت کہ بلا سند حدیث ہو ساقط و عبث ہے۔ پس ہر مومن باللہ والرسول کو لازم ہے کہ ان قواعد حقہ پر لحاظ کر کے جس مسئلہ فقہ کو مخالف کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ پاوے۔ چھوڑ دے۔ کتب فقہ کے ساتھ خدا معاذ ورع ماکدہ کا سا معاملہ رکھو۔ تعصب و نفسانیت نہ برتو۔ مسائل اجتہادیہ پر

وقت ضرورت بلا ترجیح مذہب عمل کرو۔ اور یہ کہ تحقیق مذہبی اور دینی مسائل اور تفتیش علمی و کتب دینی و رسائل بہت عمدہ چیز اور پسندیدہ رسول امین و خداوند عزیز ہے اور بے تحقیقی اور تقلید آبائی ناپسند۔ اور تعصب و نفسانیت کا اور بے تمیزی اور حفظ شریعت اور انتظام دینی اور تمام ارکان اسلام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ سو جاننا چاہئیے کہ اگرچہ تقلید کا رواج سینکڑوں برس سے ہے اور ہزاروں آدمی مبتلا ہیں۔ اور اس تیرہویں چودھویں صدی میں متعصب لوگ اسکو فرض واجب بھی بتلانے لگے لیکن بنظر انصاف اور تحقیق دیکھا جاوے۔ تو قرآن مجید میں بھی اس کی مذمت ہے اور اس امت مرحومہ کے جید معتبر علماء بلکہ وہ خود مجتہد جنکی تقلید کو واجب ٹھہرایا جاتا ہے۔ برابر تقلید کی مذمت اور سب کو اس سے بچنے کی وصیت کرتے چلے آئے۔ چونکہ محض باطل ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے بلکہ اس آیت اَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ میں تھوڑے سے غور کے بعد خود ہی کہنا پڑیگا کہ کفر ہے۔

پس جاننا چاہئیے کہ تقلید اصطلاح شرع میں اسکا نام ہے۔ کہ دین کے معاملات میں ایسی باتوں پر عمل کرے جو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ نے نہیں بتائیں چنانچہ نفس کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت مطبوعہ نولکشور صفحہ ۳۲۴ میں ہے التقليد العمل بقول الغير من غير حجة یعنی تقلید اسکو کہتے ہیں کہ کسی کے قول پر بلا دلیل عمل کرے۔ یعنی خواہ اس قول پر قرآن و حدیث دلیل ہو۔ یا نہو۔ اور سپر عمل کرتا رہے اب وہ آیات نقل کیجاتی ہیں جو تقلید کو باطل کرتے ہیں:۔

۱۔ وإذا قيل لهم اتبعوا ما أنزل الله قالوا بل نتبع ما وجدنا عليه آباءنا أولو كان الشيطان يدعوهم إلى عذاب السعير (سورۂ لقمان رکوع ۳)

۲۔ اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله الخ (سورہ توبہ رکوع ۵)

۳۔ وإذا قيل لهم اتبعوا ما أنزل الله قالوا بل نتبع ما ألفينا عليه آباءنا أولو كان آباؤهم لا يعقلون شيئا ولا يهتدون (سورۂ بقرہ رکوع ۲۱)

۴۔ ولا تطع من أغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان أمره فرطا (سورۂ کہف رکوع ۴)

۵۔ ويوم يعض الظالم على يديه يقول يا ليتني اتخذت مع الرسول سبيلا (سورہ فرقان رکوع ۳)

۶۔ يا ويلتى ليتني لم أتخذ فلانا خليلا (سورۂ فرقان رکوع ۳)

۷۔ ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا (سورہ النساء و المحصنت رکوع ۱۴)

۸۔ ولئن أتيت الذين أوتوا الكتاب بكل آية ما تبعوا قبلتك (سورۂ بقرہ رکوع ۱۷)

۹۔ ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين (سورۂ آل عمران رکوع ۹)

۱۰۔ وكذلك ما أرسلنا من قبلك في قرية من نذير إلا قال مترفوها إنا وجدنا آباءنا على أمة وإنا على آثارهم مقتدون (سورۂ زخرف رکوع ۲)

۱۱۔ اس مضمون کی آیت سورہ حج رکوع ۱ میں ہے:۔ ومن الناس من يجادل في الله بغير علم ويتبع كل شيطان مريد

۱۲۔ سورہ قصص رکوع ۵ میں ہے۔ فإن لم يستجيبوا لك الخ

۱۳۔ سورہ قصص رکوع ۷ میں ہے:۔ ونزعنا من كل أمة شهيدا

۱۴۔ إن الذين يجادلون في آيات الله الخ (سورہ مومن رکوع ۶)

۱۵۔ فهل ينظرون الخ (سورہ فاطر رکوع ۵)

۱۶۔ الذين يجادلون في آيات الله بغير سلطان الخ (سورہ مومن رکوع ۴)

۱۷۔ وما أرسلنا من قبلك إلا رجالا الخ (سورہ نحل رکوع ۶)

۱۸۔ أو تقولوا إنما الخ (سورہ الاعراف رکوع ۲۲)

۱۹۔ ولقد ذرأنا لجهنم كثيرا الخ (سورہ الاعراف رکوع ۲۲)

۲۰۔ وإذا فعلوا فاحشة قالوا الخ (سورۃ الاعراف رکوع ۳)

۲۱۔ سيقول الذين الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۸)

۲۲۔ وإن كثيرا ليضلون الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

۲۳۔ وإن تطع أكثر الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

۲۴۔ قل لا أتبع أهواءكم الخ (سورۃ الانعام رکوع ۷)

۲۵۔ وإذا قيل لهم تعالوا إلى ما أنزل الله الخ (سورہ المائدہ رکوع ۱۴)

۲۶۔ وأن احكم بينهم بما أنزل الله الخ (سورہ المائدہ رکوع ۷)

۲۷۔ وإذا قيل لهم تعالوا الخ (سورۃ النساء رکوع ۹)

۲۸۔ كل الطعام كان حلا الخ (سورۂ آل عمران رکوع ۱۰)

اس میں اسکے علاوہ بھی ہے۔ (باقی آئندہ)

الہامی کتاب
وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ علماء کی مفصل بحث ہے ۱۔ قیمت (۱؎)

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ... فتوحات اہلحدیث ... [illegible]

# قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مزائیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

سمعنا واقررنا بان ثلاثۃ — من الاوجہ اللتی تلوح وتزہر

تکون بہا شیئا لمن قد اذیعہا — فمن لم یسلہا یعاب ویبتر

فمنہن احساس سلیم وبعدہا — یعدون اخبار الصدق یخبر

وثالثہا عقل وثم جمیعہا — ولیس سواہا وجہ یجتنی

فقول الہ الخلق ثم نبیہ — لیعمہما الاخبار بالصدق فاشکروا

وکذلک اخبار الا ناس کثیرہم — اذا اخبرونا بالتواتر فازبروا

یفضل بمن کان فیہ مسلکا — یقول الا یالیت قومی لیشعر

بانی فضل ضل عن مسلکی فلا — مسالک یہدیہ الطریق ولیکن

یقید خوفا لغو بزیادۃ — واخری بنقص فہو ھسیان یصغر

یفور کتنور مرارا ورتما — یفوہ بخاشی ربہ یتضور

آلتزیدہ ان الاطلاع علی الغیب — لا ینفع المرء الذی لا یعتبر

اذا کان مما لیس یعثرہ علی — مشاریع الشرع الجدید فیفخر

وذالک مختص بمختار ذی العلا — تبارک یعطی من یشاء ویقتر

والافذخ فالسہ للبینا — جہارا فلو ینکرہ الا المعذر

جہارا بلا شک حریب بیبۃ — بمحض اصحاب صغیر مصغر

ولیس نبیا عندنا بل محقر — صبی وفی امرہ لا یوقر

ولیس ولیا فانما بحجیتہ — لامر الا ال الحق ذالک المحقر

بل شک فی اسلامہ ووفاتہ — سواہ وذا بردی ویبعی ویوثر

علی ان اخبار الہ بریب بہا — وجزم الرتاب امر مختفر

ولیس من الحق الحقیق لدی الوری — وکلا مثل یجنی ویبعی یوثر

ودعویٰ المسیح القادیانی فتی — اقول علی علم ہباء مختفر

فقد ابطلوا دعواہ من غیر بینۃ — مرارا ولم ینکرہ الا المنکر

عجبت لقوم کیف ذال عقولہم — یہدون اننا امرہ لا یشتہر

الم ینظروا ان الفراسۃ حقنا — اذا حصلت فینا بہ نتذکر

فنخبر طورا ان ہذا نصرنا — وہذا یفید القوم حقا سیظہر

وہذا یرم العلم والدین ذاہلا — وہذا المشیر الغرور یدیر نقر

باقی باقی

# اخبار اہل فقہ امرتسر کے ایڈیٹر کو دوستانہ نصیحت

جناب ایڈیٹر صاحب السلیم گو میں نے آجتک اہل فقہ کا کوئی نمبر نہیں دیکھا ہے۔ لیکن اکثر دوستوں زبانی سے یہ بات محقق ہوئی ہے کہ آپ شرک وبدعت کی اشاعت کے علاوہ اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح بخاری کی تردید وتخریب میں مصروف ہیں۔ یاد رہے کہ آپکا یہ فعل اور یہ طریقہ ہرگز ہرگز مذہب حنفی کی حمایت واشاعت میں نہیں شمار کیا جاسکتا ہے +

شرک وبدعت کی اشاعت اور بخاری شریف کی تردید میں اہل تشیع کی ہمزبانی کا نام مذہب حنفی نہیں ہے سراج الائمۃ والدین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیطرف جو نام کرتے ہو۔ علماء دیوبند سے (جو در حقیقت حنفی اور نعمانی کہلانے کے مستحق ہیں) سبق حاصل کیجئے۔ اس مکروہ طریقہ سے باز آئیے میں خود حنفی ہوں حنفی مذہب کی حمایت واشاعت کو پسند کرتا ہوں لیکن حنفی مذہب کی نہ کہ شرک وبدعت کی۔ پس باز آئیے۔ اس طریقہ کو چھوڑ دیجیے

مرادا نصیحت بود وگفتیم ⁂ حوالت با خدا کردیم ورفتیم

شیخ احمد اللہ ازہر دہلی

# میاں مٹھو پڑھنا ہے تو پڑھو نہیں تو پنجرہ خالی کرو

(نامہ نگار خصوصی دا رہیا)

اڈیٹر اہل فقہ کی بے بسی کا کیا بیان کیا جاوے جبکہ اہلحدیث کا مقابلہ کرنے بیٹھے اڈیٹر جی لگی بغلیں جھانکنے۔ حضرت مولوی فاضل بنے تو جاہل سمجھکر ٹال رہے تھے کچھ دنوں تک یہی باعث تھا کہ مولانا نے توجہ نکی۔ آپ بغلیں بجاتے رہے اناپ شناپ اڑاتے رہے خوب سُر راگ گاتے رہے۔ اب جو فاضل اجل نے قافیہ تنگ کیا تو ساری شیخی کرکری ہوگئی۔ اہلحدیث نے شروع نومبر سے اجتہاد کا مضمون شروع کیا تو کچھ بنائے نہ بنی۔ نومبر سے اب تک مسلسل یہ مضمون جو نہایت اعلیٰ دلائل سے پُر تھا نکلا کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نکلتا رہیگا۔

آپنے اس عنوان سے بھی کچھ نقل قافیہ اڑائی مگر ہم سمجھ گئے تھے کہ یہ حضرت چین بول جائینگے اہلحدیث کے آگے کچھ دال نہ گلی گی آپنے تقلید کا یہ گلی پیدا کیا الحدیث کے ایک نمبر کا بھی پورا جواب اب تک نہ دیا۔ ہاں رأس المحدثین سیدنا امام بخاری رضی اللہ عنہ کی شان رفیع میں ہرزہ درائی کرنے لگے۔ دوسری جانب مجدد السنۃ مشرقیہ مدظلہ العالی نے چھیڑ چھاڑ شروع کردی۔ حدیث احاد ناسخ قرآن ہوتی ہے۔ بار بار آپ یہی پوچھتے اٹھے۔ کہ کہاں ہے کہاں ہے مجدد السنۃ نے اصول معقول سے سمجھایا آپنے سمجھ جب انہوں نے ایک دو جمایا تو ناچت ہوگئی۔ اب کیا سوگئے۔ اری میاں جاگو مباحثہ سے نہ بہاگو مجدد السنۃ نے دیکھو تو سہو تمہاری عربی شعر اور پیشانی کے نوشتہ حدیثوں کی نسبت آمنتے کیا سمجھا ہے آنکھیں کھولو

ahmadimuslim.de

# فتاوے

**س نمبر ۱۱۸:** زید کے پاس دو عورتیں موجود ہیں اور دونوں سے کوئی اولاد نہیں۔ اب زید بغرض اولاد ایک تیسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ بذریعہ خط و کتابت کے زید کی اور لڑکی کے والد کے درمیان جو معاملات تھے وہ سب طے ہو چکے تھے۔ اور مہر وغیرہ رضامند ہو گئے تھے۔ لڑکی کے والد نے زید کو نکاح کے واسطے بلا بھیجا۔ زید چونکہ ملازم سرکار ہے اسلئے بحصول رخصت ایک یوم الہ آباد سے آگرہ گیا۔ مگر نکاح کے وقت کسی تنازع کے سبب عقد نہ ہو سکا۔ اور دوسرے روز زید اپنی ملازمت پر واپس الہ آباد آ گیا۔ اسکے بعد لڑکی کا باپ زید کو والد کے پاس جو اُسکے شہر میں ہے پہنچ گیا اور کہا کہ ہم ہر طرح سے رضامند ہیں۔ زید کا نکاح کر دو اب چونکہ زید کو دوبارہ رخصت نہیں مل سکتی ہے۔ اسلئے قاضی شہر آگرہ نے زید سے بذریعہ خط کی قبولیت۔ اجابت منگا کر نکاح کر دیا۔ اور اپنے رجسٹر میں درج کر لیا۔ بعد اس نکاح کے لڑکی زید کے والد کے گھر چند روز رہی۔ اب اہل میں اختلاف پیدا ہو کر کوئی کہتا ہے۔ کہ یہ نکاح جائز ہے کوئی کہتا ہے جائز نہیں ہو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث تحریر فرماویں کہ یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

راقم عبد الحکیم (از الہ آباد)

**ج نمبر ۱۱۸:** سوال خواہ مخواہ لمبا کیا گیا۔ مطلب صرف اتنا ہے کہ بذریعہ خط وکتابت کے نکاح ہو سکتا ہے۔ یا نہیں؟ جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اسکو ناجائز کہتے ہیں انکا شبہ یہ ہوگا۔ کہ الخط یشبہ الخط (یعنی ایک خط دوسرے سے ملتا ہے) تو خط یا اسکا تیقین نہیں ہو سکتا۔ کہ اُسی (دولہا) کا ہے۔ سو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ خطوط میں اس قسم کی علامات ہوتی ہیں۔ جن سے خاص مکتوب الیہ کی معرفت ہو سکتی ہے۔ علاوہ اسکے جب وہ زندہ موجود ہو تو اگر اس کا خط نہیں تو وہ انکار کر دیگا۔ پس اگر وہ خط ان ہی گواہوں کے سامنے سنایا گیا ہے جنکے روبرو عورت کے والد نے یا اُسکی طرف سے قاضی نے ایجاب کیا تھا۔ اور خط مذکور میں اُسی ایجاب کا جو لڑکی والوں کی طرف سے ہے۔ قبول کیا گیا ہو۔ تو نکاح مذکور درست ہو جائیگا۔ انما بعثتم میسرین لا معسرین۔

**س نمبر ۱۱۹:** گذارش ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت صلعم کا فرمان ہے کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے بعد وفات ایک فرقہ جو میرے اور صحابہ کے طریق پر ہوگا وہی ناجی ہوگا۔ باقی بہتر ناری ہونگے۔ ایک شخص حنفی المذہب کہتا ہے کہ اس حدیث میں باقی ۷۲ فرقوں کے ناری ہونے سے قطعی ناری ہونا مراد ہے اور وہ یہود اور نصاریٰ وغیرہ ہیں۔ اور دلیل یہ بیان کرتا ہے کہ صحیح مسلم میں وارد ہے عن ابی ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ولا یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار

ترجمہ اس حدیث کا وہ یہ کرتا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے قسم ہے اُس کی جس کے قابو میں محمد کی جان ہے کہ نہ سنیگا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اُس کتاب پر جو میرے واسطے بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانیوالا دوزخیوں سے ہوگا۔ اور کہتا ہے اس حدیث سے ایک یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ امت دو قسم ہے۔ ایک امت دعوت دوسری امت اجابت۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بالا میں امت سے مراد امت دعوت ہی ہے ورنہ چند احادیث کا مضمون غلط ٹھہرتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی نماز اور متوجہ ہوا قبلہ کی طرف اور کھایا ذبیحہ کیا ہوا ہمارا پس یہ مسلمان ہے وہ کہ اس کے لئے ہے ذمہ اللہ کا الخ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں۔ اور فرمایا حضرت نے کہ تم جنت میں نصف کے شمار میں ہو گے۔ دوسری حضرت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری امت سب امتوں سے زیادہ ہوگی۔ پس یہ شخص حنفی یہ کہتا ہے اگر وہ فرقہ جو کہ جنتی ہے اگر غیر مقلدین ہی کا ہے تو وہ زمانہ حال میں بہت قلیل ہیں اور پہلے ان کا ثبوت نہیں ہے اور اگر ثبوت ہے تو دلائل سے واضح کرنا چاہئے۔ اور اگر شاید یہ کہا جاوے کہ نہیں حدیث بالا میں باقی بہتر ناری فرقوں سے مراد اہل اسلام کے ہی فرقے ہیں مگر بسبب بعض گناہوں بدعات وغیرہ کے بعد کسی قدر مواخذہ کے دوزخ سے نکالکر یہ بھی جنت میں داخل ہونگے اور ایک ناجی فرقہ سے مراد اہلحدیث ہی ہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے قلیل من عبادی الشکور تو انکی بابت یہ عرض ہے کیا وہ تھوڑی شکر گذار بندے جو اہلحدیث ہی ہیں ہوئے ہیں اسلام کو اور فرقوں میں نہیں ہوتے یہ تخصیص کس آیت اور کونسی حدیث سے نکالی گئی ہے اور اگر ما سوا اہلحدیث کے جو حنفی وغیرہ بعد سزا اعمال کے داخل جنت ہونگے تو کیا اہلحدیث دوزخ ہی میں رہجاوینگے یا وہ شروع ہی سے قطعی ناجی اور معصوم ہیں۔ دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونگے کیا اہلحدیث سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس جواب ایسا ہونا چاہئے جس کو مخالف بھی تسلیم کریں۔ (عصمت اللہ از کوہ نیچی تال بوچڑخانہ گھلاں)

**ج نمبر ۱۱۹:** یہ تو غلط ہے کہ بہتر فرقوں سے مراد اور قوموں کو فرقے ہیں کیونکہ اس حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی میری امت تہتر میں ہوگی۔ اس مقابلہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ امت سے مراد امت دعوت نہیں بلکہ امت اجابت ہے گو یہ حدیث صحیح نہیں مگر جو اعتراض اسپر سوال میں کئے گئے ہیں وہ ٹھیک نہیں ان سب سوالات کی جواب میں وہ حدیث کافی ہے جسمیں حضور نے اپنی امت کو دوزخ سے نکلنے کی کیفیت بیان فرمائی ہے

چونکہ میرے غلطی سے قصیدہ رائیہ گذشتہ پرچہ میں بھی درج نہ ہو سکا تھا خطرہ ہوا کہ مرزا صاحب کہیں کوئی پیشگوئی نہ نکال لیں اسلئے اس دفعہ فتوے کا صفحہ لیکر درج کیا گیا (کاتب)

# منتخب اخبار

**امرتسر** بلکہ تمام پنجاب میں اس ہفتہ بھی بارش کثرت سے ہوئی۔

**امرتسر** کے وکیلوں نے ایک نیشنل ایسوسی ایشن (قومی مجلس) قایم کی ہے جسمیں بظاہر مسلمان بھی خال خال ہیں غالباً یہ ایسوسی ایشن نیشنل کانگریس کی ایک شاخ ہوگی۔ امیر صاحب اور شاہ ایران کو تار دینے کی تجویز منظور کیگئی۔

**ضلع آرہ** کی ایک مسجد کا مقدمہ تھا جسمیں ہمارے حنفی بھائیوں نے اہلحدیثوں کو نکالدیا تھا (جو انکی مہربانیوں کا ادنیٰ کرشمہ ہی) چیف کورٹ کلکتہ میں پہونچکر پھر واپس بغرض تحقیق آیا ہے۔ ناظرین دعا خیر کریں خدا مظلوموں کی مدد کرے۔

**سلطان مراکو** نے دول متمدنہ یوروپ سے ۶۰ لاکھ روپیہ مشترکہ قرضہ لینے کی درخواست کی ہے (بہت بُرا کیا)

**عیسائیوں** کے برخلاف چین کے مقام سوچو کے نزدیک دریا کین میں بغاوت پھوٹی۔ تمام عیسائیوں کو چینی قتل کرنا چاہتے تھے چینی افواج نے فساد فرو کرکے امن وامان قایم کردیا۔ دریا کین کو اور چینی فوج روانہ کیگئی۔

**کابل** سے خبر آئی ہے کہ ایک ہندو مسمی باوا جیت سنگھ کو گذشتہ دسمبر میں گورنر قندھار نے جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کیا۔ جیت سنگھ کا بیان ہے کہ میں فقیر ہوں اور قندھار میں ہندوؤں سے روپیہ جمع کرنے آیا ہوں۔ میرا کسی غیر گورنمنٹ سے تعلق نہیں ہے۔ جیت سنگھ کو زیر حراست قندھار سے کابل روانہ کردیا گیا۔ سردار عنایت اللہ خاں ولیعہد سلطنت اس مقدمہ کی بذات خود تحقیقات اور جاسوسی کی الزام کی تفتیش کرینگے۔

**چونکہ** حضرت سلطان المعظم دن رات اسی سعی وکوشش میں ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہو۔ حجاز ریلوے مکمل ہو جائے اسلئے آپنے حکم دیا ہی کہ ایک طرف سے تو ریلوے لائن کا کام بعجلت تمام ہو ہی رہا ہے دوسری طرف مکہ سے بھی تعمیر لائن شروع کردیجاوے چنانچہ مکہ سے کام شروع کئے جانے کیلئے بعد انتخاب عملہ بھیجا جارہا ہے۔

**امسال** حجاج نے اخضر کے اسٹیشن تک حجاز ریلوے پر سفر کیا اور وہاں سے بصورت کاروان اونٹوں پر۔ محترہ ہمایونی بھی جو ہر سال جلالت مآب سلطان المعظم کی طرف سے حرمین شریفین کو جاتا ہے اخضر تک براہ شام حجاز ریلوے پر گیا۔

**امیر بخارا** آجکل زار روس کے مہمان ہیں اور خاص شاہی محل میں فروکش ہیں زار نے امیر بخارا کو تمغہ عقاب اور امیر مذکور نے ولیعہد روس کو اپنے یہاں کا اعلیٰ تر تمغہ عنایت کیا ہے زارینہ کو بھی امیر نے بہت کچھ تحائف دئیے۔

**شاہ آباد** ضلع ہردوئی کے رئیس منشی عزیز احمد خانصاحب سکرٹری انجمن اسلام نے اپنی ہمشیرہ کی شادی بالکل شرعی طریق سے کی۔ بد رسوم اور فضول خرچی سے احتراز کیا۔ گویا آپنے وہاں کے رؤسا میں یہ پہلی نظیر قایم کی۔ خدا آپکو جزائے خیر دے۔ (نامہ نگار)

**ہز میجسٹی** ایرگری کی شکایت کرتے ہیں اس لئے یقیناً یکم مارچ تک اپنی حدود سلطنت کے اندر پہنچ جائیں گے۔

**اٹاوہ** کے ہندوؤں نے جلسہ کرکے ہز میجسٹی امیر کو مبارکباد کا تار دیا۔

**مجموعہ** تعزیرات ہند کی توسیع عدن تک ہوگئی ہے مگر کوئی وکیل بغیر خاص اجازت رزیڈنٹ کے وہاں نہیں جاسکتا۔

**خان بہادر** الٰہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ ووائس پریسیڈنٹ دہلی میونسپلٹی وٹرسٹی علیگڈھ کالج کا انتقال ہوگیا۔ (رحمہ اللہ بحفظہ)

**کلکتہ** کی پبلک کو سخت مایوسی اور افسوس ہو رہا ہے کہ امیر صاحب اپنا وقت بعض غیر ضروری مشاغل میں صرف کر رہے ہیں اور انہیں کسی پبلک جلسہ میں ملاقات کا موقع نہیں دیتے۔

**ہز مجسٹی** محمد علی جدید شاہ ایران نے اپنے محل اور ایک گذرگاہ عام کے مابین ٹیلیفون لگوا دیا ہے تاکہ رعایا براہ راست عرض حال کرسکے۔ (خلفا کا یہی طریقہ تھا)

**لاہور** کی مسجد گمٹی والے مقدمہ کی نگرانی جو مرزائیوں نے کررکھی تھی اور جس کی تاریخ پیشی ۱۸ فروری مقرر ہوئی تھی۔ عدالت نے حکم دیا کہ مقدمہ واضح ہے اسپر بحث ہونی چاہئے۔ مرزائی وکیلوں نے بحث سے انکار کیا۔ عدالت نے نگرانی خارج کردی۔

**امیر صاحب** نے ۵ ماہ حال کو نمائش صنعت وحرفت کلکتہ کا معائنہ فرمایا۔ سر اینڈریو فریزر بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ آپ جوہریوں کے سٹال دیکھکر بہت محظوظ ہوئے۔ نماز مغرب مسرز ہارٹن وکمپنی کے سٹال میں ادا کی۔

**کہتے ہیں** کہ ہز مجسٹی امیر صاحب نے ایک عجیب قسم کی ٹوپی ایجاد کی ہے۔ جس کا بالائی حصہ دو ہرا ہے آپ کا ارادہ ہے کہ ہندوستان سے کسی قدر تعداد ان ٹوپیوں کی بنوا کر اپنے ہمراہ لے جائیں۔

**مولوی محمد زکریا صاحب** امام مسجد شاہ بازی (بمبئی) اپنی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کی التماس کرتے ہیں

**دریافت** مجموعہ فتویٰ ضمیمہ شرح رسائل مولانا سخاوت علی جونپوری۔ رد تحفۃ الندیہ۔ فتویٰ عشرہ مسمی بشرح الاقاویل مختصر رسالہ جناب مولانا عبداللہ صاحب غازیپوری۔ اتحاف النبلاء نواب صدیق حسن۔ مجموعہ فتویٰ مولوی احمد رضا خان۔ مجموعہ فتویٰ قاری عبدالرحمن صاحب پانی پت کہاں سے ملیگی۔ ابو الفضل سید عباس شاہ اسٹیشن باقرانی روڈ سندھ

# نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے۔ اس دوکان میں ہر قسم کا ابساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیں۔ چٹپٹے بٹنیاں۔ ایپنج۔ موم بتیاں۔ سوتی۔ اونی۔ ریشمی جرابیں۔ تعقص۔ مشک۔ بید ہر قسم۔ تولئے۔ ریشن لیمپ۔ ہر قسم کی چھتریاں۔ چھتر یار۔ فیتے۔ ربن۔ شیشے۔ ولایتی کنگھیاں۔ تھرماس گرم و سرد۔ ڈوری۔ صابون۔ پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دوکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں۔ سارے لاہور میں یہ پہلی دوکان ہے جو اسلامی تجارت کے اصول پر قائم ہوئی ہے۔ جو صاحب لاہور تشریف لائیں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آسکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کے لئے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

**نوٹ**:۔ ہماری اپنی کارخانہ میں جو جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائیداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں۔ سوتی جراب ۲ ۔ ۳ سے عمدہ فی درجن۔ اونی۔ ریشمی ۔۔۔ ۔ انڈی پنڈنٹ قلم قیمت ۱۲ ۱۲ ۔۔۔ مل سکتی ہیں۔

المشتہر

**شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)**

# ضرورت ہے

دو ہوشیار کارکنوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپے

جواب کے لئے دو پیسہ کا کارڈ یا ٹکٹ درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر

**مینیجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور**

# تیر بہدف دوائیں

**برقی ست**: اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کو اندر نامردی کی سستی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور غرض کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراک یہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت مع محصولڈاک ۔۔۔

**گولڈن پلز**: یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو فولاد۔ چاندی۔ سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان کے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۔۔۔

**مومیائی**: ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ دردکمر۔ جریان وغیرہ کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جوہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتاتے ہوں اُن کے لئے بینظیر دوائی ہے۔ چوٹ لگتے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد بقدر ہر رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری۔ نوجوانوں کی سچی مونس۔ بچوں کی محافظ اور رفیق ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۔۔۔ علاوہ محصول

**معجون مقوی دماغ**: ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں عجیب اثر رکھتی ہے۔ اور بڑا فلا سعادت ہے قیمت ۔۔۔ علاوہ محصول

**جوہر عشبہ مصفی خون**: یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے۔ آتشک گنٹھیا۔ پھنسی۔ پھوڑے۔ بھگندر۔ خارش وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں قیمت ۔۔۔ علاوہ محصول

**نوٹ**:۔ علاوہ ازیں ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔ آرڈر بھیجتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جائے

المشتہر

**پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

حسب فرمائش ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک کے اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

یہ ہفتہ وار پرچہ ہر جمعہ کے دن دفتر اہل حدیث سے چھپکر شائع ہوتا ہے


**اغراض مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانون کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین اور خبرین بشرط پسند درج ہونگی +

# اہلحدیث

کر مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسیکا قول و اقرار +

جلد ۴ نمبر ۱۶

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ
والیان ریاست سے " سپے
رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے عہ
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے " عہ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہو
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر ۔ ۲۲ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس یوم جمعہ


## امرتسر کی صفائی

### قابل توجہ صاحب پریزیڈنٹ و سکرٹری منسپل کمیٹی

شہر امرتسر پنجاب میں تجارت کی اتنی منڈی ہے کہ اسکی محصول چنگی کی آمد پنجاب کی بعض والیی ریاستوں کے برابر بلکہ بڑھکر ہے ۔ مگر اسکی صفائی اور سڑکوں کی نادرستی اسکے لئے سخت شرمناک رہی ہے ۔ اہلحدیث میں بارہا لکھا گیا ۔ دیگر لوکل اخباروں میں بھی شور مچایا گیا ۔ مگر افسوس کہ میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار عہدہ دارون نے اس پر کوئی توجہ نہیں کی ۔ ممبران شہر کی تو شکایت ہی نہیں علاوہ انہوں نے تو شاید اپنا فرض منصبی یہ سمجھ رکھا ہے کہ سکرٹری نے کوئی تجویز پیش کی تو مناسب ہے جو خیال میں آئی دیدی ۔ اونکو شہر کی آسودگی یا عدم آسودگی سے کیا سروکار ہے سڑکوں کی یہ حالت ہے کہ بارش جسکا نام ابر رحمت ہے ۔ باشندگان امرتسر کے لئے سخت زحمت کا موجب ہو جاتی ہے ایک گھنٹہ کی بارش سے کئی کئی دن چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے دیکھی جہت چنگی کی بہلا انس اور گردا ہے کوئی اندھیرے کو پھسل رہا ہے زور لگا کر کھینچنے سے مجرم کیچڑ کی تبدیلی گوارا نہیں کرتا ۔ اگر کرتا بھی ہے تو کیچڑ زمین سوکھ کر سرٹک جاتا ہے ۔ بڑی بڑی سڑکیں جہاں سے ہزار ہا روپیہ محصول چنگی کی آمدنی ہے اون بازارون کی زیادہ بری حالت ہے ۔ ہم حیران ہیں کہ میونسپل کمیٹی اگر سڑکیں مضبوط نہیں بنواتی ۔ تو ایام بارش میں عملہ صفائی کو اتنا حکم دیدو ۔ کہ کیچڑ سڑکوں سے اٹھا دیا کریں ۔ وہی کیچڑ جو ایک دفعہ تکلیف رسان ثابت ہو چکا ہے ۔ دھوپ میں خشک ہو کر جم جاتا ہے ۔ مگر دوبارہ بارش ہونے سے پھر وہی تازہ ہو کر چلنے پھرنے سے مانع ہوتا ہے ۔ صفائی کا یہ حال ہے کہ جہاں جہاں دارو غہ صفائی کھلے بازارون میں پھرتے ہیں ۔ وہاں وہاں تو کسیقدر ہوتی رہی ہے ۔ لیکن گلی کوچون میں کہ جن کو چون جہاں شہر کی نصف بلکہ کل آبادی رات کو رہتی ہے ۔ ہم نے کئی دفعہ ایک بار تجویز لکھی ہے ۔ مگر افسوس کہ کمیٹی کے ذمہ دار عہدہ دارون نے اوسپر کوئی توجہ نہ کی ۔ آج ہم پھر بغرض صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ لکھتے ہیں ۔ کہ ایک افسر صفائی خاص اس کام کے لئے رکھا جاوے ۔ کہ اہالی شہر اپنے محلہ کی ناصفائی کی شکایت بذریعہ پوسٹ کارڈ یا زبانی پیغام کے اس کے پاس پہنچا دیا کرین ۔ چند ایک جمعدار و بہشتی اوسکے دفتر میں موجود رہیں وہ فوراً موقع پر پہنچکر صفائی کرا دیا کرے ۔ اور بعد اس موقع کے جمعدار ملازم کی رپورٹ کیا کرے اس سے یہ فائدہ ہوگا ۔ کہ اس علاقہ کی صفائی تو دوبارہ ہو جاتی

نیز ذمہ وار ملازمین کو خطرہ رہیگا - اتھرد یہ حال ہے کہ بر سر بازار گندگی کی بھری گاڑی بھینس چھوڑ کر چلے جاتے ہیں - تو اس کے اٹھوانے کی کوئی صورت نہیں کس سے کہیں مہتروں کا پتہ نہیں - منشی اور داروغہ کہاں - سب کے سب غائب غلہ ہیں - جب انکی مرضی آوے تو اٹھا دیں گتنے میں اہالی محلہ کا ناک میں دم بند ہے -

امید ہے کہ دیگر لوکل اخبار بھی ہماری اس پیشکردہ تجویز کی تائید صاحب پریزیڈنٹ تک پہنچاکر شہر کا حق ادا کرینگے +

روشنی کا یہ حال ہے کہ سوائے ہال بازار اور اس کے مضافات کے کہیں بھی اتنی روشنی نہیں کہ بازار کی دوکانیں بند ہو نیکے بعد صورت میں آدمی بخیریت چل سکیں - خیر اسکی تفصیل ہم آئندہ کبھی کرینگے صاحب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کو توجہ دلادینگے

---

## حمایت حدیث

### (دجالی حملہ ہے)

خدا کی شان حدیث نبوی پر مخالفین کے جسقدر حملے ہوتے ہیں شاذ و قسطنطنیہ پر یورپ کے اتنے حملے ہوتے ہونگے مگر چونکہ حدیث نبوی ایک ایسی مضبوط چٹان پر محفوظ ہے جو قسطنطنیہ کی چٹان سے کہیں بڑھکر قوی ہے اسلئے اسپر کوئی صدمہ نہیں آیا - آج جس مضمون کا ہم جواب دیتے ہیں وہ **دجالی حملہ** ہے - یعنے قادیانی اخبار بدر نے حدیث کے ایک مضمون پر کیا ہے - بدر کا اڈیٹر لکھتا ہے :-

"بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن عید آجاوے تو پھر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کا فی ہوتی ہے اور جمعہ نہیں پڑھنا چاہئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے اس جگہ جب کبھی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتوں پر ہوا کرتے ہیں"

(بدر سورخہ ۱۳ - جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۳ کالم ۲)

اہل حدیث کی نسبت تم نے محض بہتان لگایا ہے کہ جمعہ نہیں پڑھنا چاہئے اہلحدیث یہ نہیں کہتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جمعہ فرض نہیں پڑھلے تو جائز ہے - ان دونوں مضمونوں میں اتنا ہی فرق ہے - جتنا حقیقی اور سوتیلے باپ میں ہے مگر جو لوگ خواہ مخواہ کسی کو اپنا باپ بنا لیتے ہیں - انکی سمجھ میں یہ فرق نہیں آسکتا پہلے ہم حدیث کے اصل الفاظ بتلاتے ہیں جنکی بنا پر اہلحدیث نے یہ حکم بتلایا ہے :-

عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العید ثم رخص فی الجمعۃ فقال من شاء ان یصلی فلیصل (ابوداؤد - ابن ماجہ وغیرہ)

اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ زید بن ارقم صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت نے عید کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی بابت رخصت دی کہ جو کوئی جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے +

اس حدیث کی بناء پر اہلحدیث کہتے ہیں کہ عید اور جمعہ اگر ایک روز آجائیں - تو جمعہ کا پڑھنا فرض نہیں البتہ نماز ظہر فرض ہے نہیں معلوم یہ حکم قرآن کی کونسی آیت کے مخالف ہے - کاش کہ اڈیٹر بدر اس آیت کا نشان ہی دیدیتا - تو ہمیں بھی جواب دینے میں آسانی ہوتی - شاید آپ کی نظر میں سورہ جمعہ کی آیت ہے جس میں ارشاد ہے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع - یعنی جمعہ کے اندر جب اذان ہو تو تم اللہ کے ذکر کی طرف لپکو - اور بیع بیوپار چھوڑدو -

ایک آیت اور بھی سن لیجئے - ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا یعنی نماز مومنوں پر وقت بوقت فرض ہے - پس جسطرح اس آیت میں نمازوں کو وقت بوقت ادا کرنا فرض ہے - مگر پھر بھی آپ لوگ دو نمازوں کو جمع کر لیتے ہیں اور اس جمع کرنے کو آیت موصوفہ کے برخلاف نہیں جانتے - اسیطرح نماز جمعہ کا حکم ہے جسکو علماء اصول کی اصطلاح میں عام مخصوص البعض کہتے ہیں - اس کے بخلاف اگر کہتے تو حنفیہ کہتے - جو حقیقی جمع صلوتین کے قائل نہیں ہیں - لیکن افسوس ہے - کہ مرزائی پارٹی باوجود جمع صلوتین کے تسلیم کرنے کے اس حدیث پر اعتراض کریں تو نہایت تعجب ہے -

البتہ حنفیوں کا جواب باقی ہے سو انکا جواب دو حرفہ ہے کہ آیت موصوفہ عام مخصوص البعض ہے کیونکہ بعض افراد اسکے بالاجماع مستثنیٰ ہیں مثلاً عورتیں - مسافر - غلام - بیمار وغیرہ اتنے انواع اور افراد کی تخصیص ہوکر آیت مخصوص البعض ہو چکی ہے - کیونکہ اقسام مذکورہ پر جمعہ فرض نہیں لہذا اب بحکم حدیث اسکو صورت متنازعہ میں تخصیص کر لینے میں کوئی خلاف نہیں -

---

## اہل فقہ کا ایک فاضل نامہ نگار

اہلحدیث مورخہ ۱۴ جنوری میں اہل فقہ کے فاضل نامہ نگار کے دو سوالوں کے جواب دیئے تھے ایک تو آیت لو کنت اعلم الغیب پر تھا - دوسرا حدیث نبوی من کانت هجرته پر ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ آئندہ کو جواب الجواب ہم جب دینگے کہ آپ بھی اس آیت اور حدیث کے کوئی معنے کرکے بتادیں چنانچہ نامہ نگار مذکور نے ہمارے جواب کو کافی نہ جانکر اپنی طرف سے معنی کئے ہیں - جو بحمداللہ نور علی نور - آپ لکھتے ہیں :-

---

لہ اڈیٹر بدر کی طرف اشارہ ہے جو خواہ مخواہ حکیم نورالدین کو باپ لکھا کرتا ہے

ahmadimuslim.de

پس اب مین اڈیٹر اہلحدیث

کی استدعا کے مطابق آیۃ کریمہ کی تشریح کرتا ہون۔ لیکن اول وہ معنے جو اڈیٹر مذکور نے کئے ہین ہدیہ ناظرین کرتا ہون وہ آیۃ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ کے یہ معنی کرتے ہین۔ اگر مین غیب جانتا تو مین بہت سا مال جمع کرتا اور مین تنگدستی کا صدمہ نہ اٹھاتا

مین اوپر لکھکر ثابت کر چکا ہون کہ مال جمع کرنیکی رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت نہ تھی اور نہ مال خرچ کرکے حضور انور علیہ السلام فاقون کی تکلیف سے اپنے متعلقین رضی اللہ عنہم کے نہ اٹھاتے چونکہ آپنے مال صرف کرکے تکلیف نہ کی برداشت کی اسلئے آپکو مال پسند نہ تہا۔ بلکہ محتاجی اور مسکینی پسند تھی جسکا پتہ احادیث رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لگسکتا ہے۔

تیرے بھی سن لیجیے کہ مال ہی دنیا ہے اور دنیا کی مذمت خود رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم بایں فرماتے ہین:۔ عن جابر بن عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفتہ فمر بجدی اسک میت فتناوله فاخذ باذنه ثم قال ایکم یحب ان هذا له بدرهم فقالوا ما نحب انه لنا بشیء وما نصنع به قال اتحبون انه لکم قالوا والله لو کان حیا کان عیبا فیه لانه اسک فکیف وهو میت فقال فوالله الدنیا اهون علی الله من هذا علیکم ترجمہ جابر عبد اللہ کے بیٹے سے روایت ہے جابر نے کہا بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے کسی اوپر کی جانب سے بازار مین اور لوگ آپکے ساتھ تھے ایکطرف مین (دوسری روایت دونون طرف سے) تھے پس جا تو ہوا ایک مردہ بکری چھوٹے کانون والی کو دیکھا۔ پس اس مردہ بکری کو کان سے پکڑ کر فرمایا۔ اے لوگو۔ تم مین سے کون اسکو بعوض ایک درہم کے خریدنا چاہتا ہے۔ لوگون نے عرض کی کہ ہم اسکو کسی چیز کے عوض نہین خریدتے ہمارے کس کار نہین۔ پھر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اسے مفت بھی لینا چاہتا ہے۔ ان صاحبون نے قسم کہا کر عرض کی کہ ہم اسکو زندگی کی حالت مین بھی بسبب معیوب ہونیکے نہ خریدتے حالانکہ اب یہ بکری مردہ ہے۔ پھر علیہ الصلوۃ والسلام نے واللہ کہکر فرمایا کہ جسطرح تم اس مردہ بکری کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہو۔ اور اللہ جلشانہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی حقیر و ذلیل ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر نا چیز نصیحت بیان فرمایا تو اب کوئی عقلمند باور نہین کریگا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال دنیا کی محبت تہی (واللہ اعلم)

اب ہم بموجب فرمانے اڈیٹر اہلحدیث کے آیۃ کی تشریح کرتے ہین اور یہ دکھلاتے ہین کہ آیت مین جو لفظ الخیر ہے۔ اُس سے کیا مراد ہے کیا وہی مال جو مولوی ثناء اللہ نے بیان کیا یا کچھ اور۔ مال تو اوپر کے بیان سے ثابت نہین ہوا۔ اب اسکے کچھ اور معنی ضرور ہونگے اب سوچنا چاہیئے کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کس کام کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ ہمکا جواب تو یہ ہے کہ ہدایت خلق اللہ کے لئے۔ اور آپکا وجود باجود (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام رحمت تہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ جب آپکی یہ تعریف کلام الٰہی سے ثابت ہے۔ تو آپ ضرور منبع رحمت الٰہی ہوئے۔ کیون نہین حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ اسپر شاہد ہے۔ دیکھئے! اللہ جل وعلا نے فخر موجودات کو اسم صفاتی مین شرکت عطا فرمائی۔ تو اب حضرت علیہ السلام کو رحمت الٰہی کا بانٹنا لازمی ہوگیا اور اسپر آپکو (علیہ السلام) ارشاد باری بھی آگیا کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا اور یہ بھی ذات اقدس کو معلوم ہوگیا کہ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ اور یہ بھی کہ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ اور وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ۔ پس جناب سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کو معلوم ہوگیا۔ کہ اللہ جلشانہ کیطرف سے آپ تمام لوگون کی جانب بلو ہدایت تشریف لائے ہین۔ اور یہ بھی آپکو معلوم ہوگیا کہ غیر طالب اسلام کے لئے زجر بھی ہے اور اللہ جلشانہ کو اسلام کے سوا کوئی دین منظور ہی نہین۔ تو آپکی رحمت اسطرف منبذول ہوئی۔ کہ سب جہان کے رہنے والے اسلام مین داخل ہوجائین۔ اسلئے کہ اللہ جلشانہ کو دین اسلام ہی پسندیدہ ہے۔ پس جو کام اللہ جلشانہ کو پسندیدہ ہے۔ وہ سب کامون سے بہتر ہے۔ جب وہی کام بہتر ہوا جو اللہ عز وجل کو پسند ہو تو اس سے بڑھکر اور کوئی کام خیر نہین ہوسکتا۔

پس اب سنئے! لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ اگر مین کل یہ غیب جانتا جو اللہ جلشانہ کا خاصہ ہے تو لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ البتہ مین اس خیر کثیر کو حاصل کرتا۔ یعنی کل انسان اسلام مین داخل ہوجاتے اور وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ اور مجکو وہ برائی نہ پہنچتی یعنی جو لوگ اسلام نہین لائے یہی سبب تکلیف ہوئی فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا اسپر شاہد ہے۔ دیکھئے لوگون کے ایمان نہ لانے کے سبب آنحضرت

ahmadimuslim.de

علیہ السلام کو اس قدر تکلیف ہوتی کہ ذات باری سے ارشاد ہوا۔ اے محبوب! جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے ۔ شاید آپ اس افسوس میں اپنی جان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ میرے مہربان! دیکھو سورۃ کے متعلق جو پدر گرامی نے بیان فرمائے وہ درست ہیں یا جو نیا عمرو بکر بیان کریں۔ واللہ اعلم اتم۔

غور کیجئے مہربان تفسیر القرآن با لقرآن اسلام ہے یا جو آپ بلا قرائن معنے گھڑا کرتے ہیں والسلام علی من اتبع الہدی +

(حکیم مولانا عبد غلام رسول المعروف ڈاکٹر وحکیم) +

**جواب** ! واہ ڈاکٹر صاحب ! انسانوں کے اعضاء دیکھتے دیکھتے علم تشریح میں کچھ تو کمال پیدا ہوا ہے۔ سبحان اللہ کیا ہی تفسیر کی ہے واللہ البتہ التفسیرین دیکھ کر مجھ کو یقین ہو گیا ہے کہ معرکہ الفتن فرقہ بالکل معدوم نہیں ہوا بیرو ودست آپ نے اس میں کسی طرح سے غلطی کی ہے۔ آپ تو آپ بقول فقہاء حنفیہ آپ مشرکانہ عقیدہ کی تائید کی ہے۔ جو آجکل کے مدعی بلکہ مشرکانہ اعتقادات والے لوگ کیا کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الغیب تھا۔ جب ان کو سنایا جاتا ہے کہ خدا تو فرماتا ہے۔ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لیعنی اسنے نبی قرآن سے کہدو۔ اگر میں غیب جانتا۔ تو سب بھلائی جمع کر لیتا۔ اس سے تو صاف علم غیب کی نفی ثابت ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں علم غیب کی نفی ہے۔ جو خاصہ خدائی ہے کبھی کہتے ہیں۔ کہ مستقل علم غیب کی نفی ہے۔ حالانکہ اسکی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ اعلم صیغہ **فعل** کا ہے اور فعل محض حدث پر دلالت کرتا ہے اور نفی کی صورت میں عدم حدث پر۔ پس معنے یہ ہونگے کہ مجھ میں علم غیب پیدا ہی نہیں ہوا۔ البتہ اگر کوئی فعل ذات باری کیطرف نسبت ہو۔ تو اسکے معنے میں حدوث نہیں ہوتا کیونکہ ذات باری محل حوادث نہیں +

حیرانی ہی نہیں بلکہ افسوس ہے کہ ہمارے بھائیوں کو کیا ہو گیا۔ قرآن و حدیث سے تو یہ لوگ اس خیال سے الگ تھے کہ فقہ کو انہوں نے کافی دستور العمل جانتے تھے (دیکھ غضب) مگر اب معلوم ہوا کہ فقہ بھی نہیں بلکہ ان کے پاس کوئی اور دستور ہوائی ہے۔ جسکو انہوں نے کافی ووافی سمجھتے ہیں۔ فقہ کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی آدمی اپنے کسی معاملہ پر خدا اور رسول کو گواہ کرے وہ کافر ہے اسکی وجہ فقہا نے خود لکھی ہے۔ کہ چونکہ اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اعتقاد کیا کہ وہ غیب جانتے تھے۔ اسلئے کافر ہو گیا بشرح فقہ اکبر اور فتاوی قاضیخان وغیرہ کی عبارات اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ نقل ہو چکی ہیں۔ اسپر بھی یہ لوگ کچھ نہ کچھ کہے جاتے ہیں۔ گو ہم

اہل فقہ کے ایک نامہ نگار کا جواب اہلحدیث میں چھپا ہے جسکو بعینہ نقل کرتے ہیں۔ جو ناظرین سنکر انکی حرکت مذبوحی پر حیران ہونگے آپ لکھتے ہیں :-

"قاضیخان کی جو عبارت آپ نے لکھی وہ اس میں ہے اور ضرور اسیطرح۔ رجل تزوج امرأة بغير شهود فقال خدا و پیغامبر را گواہ کردیم قالوا يكون كفرا لانه اعتقد ان النبي يعلم الغيب وهو ما كان يعلم الغيب حين كان في الاحياء فكيف بعد الموت +

سنئیے! اس عبارت کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں کہ وجہ لزوم کفر شرکت و مساوات نبی بحق سبحانہ بنظر ظاہر الفاظ رو جہین ہے جس سے وہم ہوتا ہے۔ کہ جیسے خدا عالم ویسے ہی رسول۔ اور یہ مزید کفر بعض علماء فرماتے ہیں کہ چونکہ ابتدائے فتوی لفظ قالوا سے ہے۔ لہذا یہ قول صاحب فتاوی قاضیخان کے نزدیک ضعیف ہے کہ فقہا قول ضعیف کو دوسروں پر محمول کر دیتے ہیں اور اسکی نسبت اپنی طرف ناپسند کرتے ہیں اور قالوا لکھتے ہیں یعنی بعض لوگ یوں کہتے ہیں (روحنفی)

**جواب** ! کیا ہی منطق سے کام لیا ہے۔ خود مصنف تو اسکی وجہ صاف لکھتے ہیں۔ کہ لانہ اعتقد ان النبی یعلم الغیب یعنی یہ شخص اسوجہ سے کافر ہوا کہ اس نے اعتقاد کیا پیغمبر خدا غیب جانتے ہیں حالانکہ آپ زندگی میں غیب جانتے تھے تو بعد انتقال کیسے جانتے ہونگے۔ یہ تو وجہ مصنف نے خود بتلائی ہے اسکو پس پشت ڈالکر نامہ نگار صاحب نے رسالہ منیر الدین پڑھ دہ سے دوسری وجہ بتلائی ہے کہ اس سے وہم ہوتا ہے۔ جیسے خدا عالم ہے ویسے ہی رسول۔ چہ خوش ؎

من چہ میگویم و طنبورہ من چہ گوید

حنفی بھائیو! الیس فیکم رجل رشید۔ کیا کوئی بھی تم میں اتنی عربی سمجھنے کے قابل نہیں کہ قاضیخان کی ایک سطر سمجھ سکے افسوس۔

دوسری وجہ اس سے بھی عجیب ہے۔ کہ قالوا کا لفظ ضعیف پر لاتے ہیں واہ صاحب! کیوں نہ ہو۔ کہاں لکھا ہے **ایں طلب البحرین** ۔ پھر کس دیانتداری اور شرم و حیا سے قالوا کا ترجمہ کرتے ہیں کہ بعض لوگ۔ یوں کہتے ہیں میزان منشعب پڑھنے والے بھی جانتے ہیں کہ قالوا جمع کا صیغہ ہے۔ مگر آپ کی اصطلاح میں اسکا ترجمہ بعض کا ہے سبحان اللہ جل جلالہ لیجئے۔ حضرت! آپکو قالوا سے خطرہ ہو۔ تو ہم انکو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ سنئیے! ذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبي عليه السلام يعلم الغيب +

**فقہ کمپنی** کے ممبرو! بتاتو ہو۔ یہ کہاں کی عبارت ہے؟ یہ شرح فقہ اکبر کی فقرہ ہے

مناظرہ حنفیہ - جو بحث اہل اسلام اور آریوں کے مقام [illegible] ہوا تھا قیمت [illegible] - پتہ: دفتر اہل حدیث امرتسر

اسکا ترجمہ سنو! کہ سب علمائے حنفیہ نے تصریح لکھا ہے کہ جو کوئی پیغمبر خدا کی نسبت یہ اعتقاد رکھے۔ کہ آپ غیب جانتے ہیں۔ وہ کافر ہے۔ بتلائیے اسمین بعض ہے یا کل؟

اللہ اکبر! اہلحدیث کے مقابلہ پر ہمارے بھائیوں کو کیسی کیسی دقتین پیش آ رہی ہین سے

جس نقش پا کے سجدے نے ہمکو کیا ذلیل

مین کوچہ رقیب مین بھی سر کے بل چلا

خیر اس ضمنی بحث سے گذر کر ہم اپنے فاضل نامہ نگار کے اصل مضمون کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔

آپ نے جو آیت لو کنت اعلم الغیب کی یہ تفسیر کی ہے کہ اگر مین یعنی (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی طرح غیب جانتا تو سب لوگ مسلمان ہو جاتے" جناب من منطق کی کتابون مین شرطیہ کے اجزاء مقدم اور تالی مین لزوم کا ہونا ضروری لکھا ہے بتلائیے! آپکی اس نئی منطق کے مطابق بھی لزوم ضروری ہے یا نہیں اگر ہے تو شرطیہ مذکورہ کے دونون جزون (لو کنت اعلم الغیب اور لاسلم کل انسان) مین کیا لزوم ہے۔ خود خدا تعالیٰ کو جو سب چیزون کا علم ہے۔ تو کیا اسکے علم سے سب لوگ مسلمان ہو گئے ہین؟ کیا کسی کے حال سے علم حاصل ہونے سے اوسکو ایمان پر مجبور کیا جا سکتا ہے یا اوسکا ایمان پر آجانا لازم ہے اگر لازم ہے تو کسطرح۔ اگر لازم نہیں تو شرطیہ لزومیہ نہ رہا۔ حالانکہ استدلال کا موقع لزومیہ کو مقتضی ہے۔ کہیئے آپکی منطق کیا کہتی ہے؟

میرے دوست! گھر مین بیٹھکر ہمچو من دیگرے نیست کہنا آسان ہے سہ

نازہو گل کو نزاکت پہ چمن مین اے ذوق

اس نے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے

## اڈیٹر اہل فقہ کو مبارک

اہل فقہ کے قابل فخر اور مایۂ ناز نامہ نگار مولوی محمد کریم عظیم آبادی کو مضامین متعلقہ جرح بخاری شیعون مین ایسی پسندیدگی نگاہ سے دیکھے گئے ہین۔ کہ شیعون کے نامی رسالہ اصلاح کھجوہ بابت ذی الحجہ مین منقول ہوئے ہین۔ جسپر اڈیٹر اصلاح نے بہت کچھ اظہار مسرت بھی کیا ہے۔ لہٰذا یہ قبولیت اڈیٹر اہل فقہ اینڈ کمپنی کو مبارک ہو۔ بئس للظالمین بدلا۔

---

* المصنفین مین لام استغراق کا ہے۔ (اڈیٹر)

## اہلحدیث کانفرنس

کے انعقاد کی خوشخبری کو سب سن چکے رجسٹر وغیرہ سب مرتب ہو گئے ہین۔ انتظامیہ ارکان بھی منتخب ہو گئے۔ قواعد بھی چھپ چکے ہین۔ جس صاحب کو قواعد مطلوب ہون طلب فرما دین۔ اگر وہ اخبار اہلحدیث کے خریدار ہین۔ تو اپنا نمبر خریداری بھی لکھ دین۔ تاکہ الگ بھیجنے مین محصول ڈاک خرچ نہ ہو۔ بڑا ضروری کام تو یہ ہے۔ کہ ممبرون کی تعداد کو بڑھا دین۔

## آرین عقائد کی تردید پانڈی قلم سے

سوامی دیانند جی کتاب ستیارتھ

صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۲ پر لکھتے ہین۔ کہ خدا اپنے قوانین مقررہ کے برخلاف کچھ نہین کر سکتا اور نہ کسی کی صفات طبعی کو بدل سکتا ہے۔ اسی بنا پر سوامی جی نے انبیاء پاک کے معجزات کی نہایت بے باکی سے تردید کی ہے۔ اور قدامت ارواح و مادہ کو متعلق بھی اسی گورکھ دھندے کو پیش کر دیا کرتے ہین کہ اگر روح و مادہ قدیم نہین تو بتاؤ کب اور کس طرح پیدا کیا گیا دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۱۔ ان کی تقلید پر آپ کے چیلے لیکھرام مقتول اور اوسکے بعد لالہ سالگ رام الہ آبادی مصنف رسالہ اثبات تناسخ وغیرہ نے بھی غیر مذاہب پر قسم قسم کے ناجائز حملے کئے ہین۔

سوامی جی کا معمول ہے۔ کہ غیر مذاہب کی تردید مین ایسے ایسے اصول وضع کر لیا کرتے ہین۔ جو کہ بالکل ہی غلط بلکہ اغلاط ہوتے ہین۔ اس جگہ انجناب نے ویسے ہی اصول مخترعہ سے کام چلایا۔ مگر افسوس کہ سوامی جی اگر بالکل بہرہ ہو کر ایسے اصول مقرر کرتے۔ تو شاید آپ کے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ لیکن اب تو آپ بھی وید کے متبع ہونے کا دم بھرتے ہین۔ ویدون کو الہامی ثابت کرنے کے واسطے سرگردان ہین۔ خیر ہمین کیا تعلق ہر ایک آدمی کسی نہ کسی مذہب کا پابند کسی کتاب کا پیرو ہو کر اسکو الہامی خیال کرتا ہے۔ لیکن لطف ہے تو یہ کہ جن مصنوعی اصول کی رو سے غیر مذاہب کو غلط کر دیا تھا۔ ویدون کے الہامی ثابت کرنے کے وقت ان اصولون کو بالکل نظر انداز کر دیا۔

آپ کا اصول ہے کہ خدا کسی انسان کی صفات طبعی کو بدل نہین سکتا۔ اس لحاظ سے کوئی خاص انسان اپنی طبعی صفات کی قید سے چھٹکارا پا کر مختار نہین ہو سکتا یہ ایک مقررہ قاعدہ ہو کہ ہر ایک انسان خواہ امیر ہو یا غریب تاوقتیکہ کچھ حصہ

ahmadimuslim.de

اپنی عمر کا تعلیم مین صرف نہ کرے عالم نہین کہلا سکتا ۔ سوامی دیانند نے کبھی زیادہ سے زیادہ پچاس سال اور کم سے کم پچیس سال وید کے پڑھنے مین صرف کرنے تجویز فرمائے ۔ کیونکہ آپکے خیال شریف مین اس سے کم مدت کوئی آدمی وید کو کما حقہ نہین جان سکتا +

جب ہم نے اس اصول کا پتہ مین لیکر خود سوامی جی کی سوانحعمری کو ملاحظہ کیا ۔ تو معلوم ہوا کہ آنجناب نے کل چار سال ورجانند جی سے سنسکرت پڑھی لیکن اپنے شاگردون کو پورے عالم سنسکرت ہونے کا یقین دلا گئے لیکن اب سوال یہ ہے کہ جب اوسطاً ۵۰ یا ۲۵ سال سے کم مین سنسکرت نہین پڑھ سکتا ۔ تو سوامی جی نے کل چار سال مین کس طرح تمام سنسکرت پڑھ لی +

سوامی دیانند نے تو بہر ۴ سال ہی پڑھا لیکن آریہ مسافر ماہ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۲۶ و ۲۷ مین لکھا ہے ۔ کہ ہم آریہ لوگون کا یہ عقیدہ ہو ۔ اور ہم مانتے ہین ۔ کہ اگنی ۔ وایو ۔ ادتیہ ۔ انگرہ ۔ یہ لوگ اور رشی سرشٹی کے موقعہ پر بغیر مان باپ کے پیدا ہوئے ۔ اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ ہوئے ۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی انہون نے جہان مادی آنکھون کے لئے سورج کی روشنی پائی ۔ وہان روحانی آنکھون کے لئے الشیور علم کی تحریک دل مین حاصل کی ۔ یعنی وید کے عالم ہوئے اور رگوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱ مین سوامی دیانند جی بھی اسیطرح تحریر کرتے ہین :-

اب سوال یہ ہے کہ خدا کا وہ قانون جو عیسائی مسلمانون کے واسطے واضعی کونسل مین پاس ہوا ۔ کہ خدا کسی کی صفات طبعی نہ پلٹے ۔ کہان گیا ۔ کوئی گدھا تو نہین چرگیا "

سوامی جی اگر آپ کسی جون مین ہین درشن دین ۔ تو مزدہم آپ سے اس معمہ کو حل کرا دین کہ کسطرح ان لوگون یعنی ملہمان وید کی صفات طبعی پلٹے گئی ۔ کیون نہ انہون نے ۵۰ سال برہمچریہ کر کے وید کو حاصل کیا وہ بغیر اتنی سرودی کے عام لوگون کے لئے کیون جائز رکھی گئی +

آریہ سماجیو ! دیکھتے ہو ۔ سوامی جی کس مصیبت مین مبتلا ہین کیا کوئی ہے جو سوامی جی کو اس بلائے ناگہانی سے چھوڑا دے +

سنو آپکی تجویز شرائط الہام پانچوین شرط یہ ہے کہ الہام قانون قدرت کے مطابق ہونا چاہیے ۔ اور یہ کہ الہام مین کسی قسم کی رعایت نہ ہونی چاہیئے بتاؤ کس قانون سے خدا نے انکو ایک دم تمام کا تمام وید ایک ہی جھٹکے مین الہام کر دیا جس طرح آٹو ایک ہی جھٹکے مین سارا چونا اندر اوتار جاتا ہے ۔ اسی طرح وید بھی ملہمان نے پہلے جھٹکے مین اوتار لئے اور یہ بھی بتاؤ ۔ کہ انکی اتنی رعایت کیون کی گئی ۔ یاد رہے ۔ مین وید مین کے الہام ہونے کے متعلق کہ کیون انہی اشخاص پر الہام ہوا ۔ سوال نہین کرتا ۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ کیون اتنی جلدی ایک ثانیہ یا اس سے بھی کم مدت مین وید اتر پڑے اور عام کو ۵۰ سال کا زمانہ کی ضرورت ہوئے ۔ سماجیو آپ ہی اس معمہ کو حل کرین ورنہ یاد رکھین سوامی جی اس کے لائق ہین ؎

مین زبان سے تمکو سچا کہو لاکھ بار کہو ن
اسے کیا کرون کہ دل کو نہین اعتبار ہوتا

راقم رحمت مسیح از شاہ کوٹ (از نور افشان)

---

## غریب فنڈ

مین میان نورالدین صاحب نے ٹیلا بارز از مقام ٹانڈہ ٹیہود (بوہا) مبلغ پانچ روپیہ مرحمت فرمائے ہین ۔ مولوی عبد الحمید صاحب بیان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ ۳ روپیہ سابقہ کل مبلغ سے ۔ دو اخبار بنام حافظ اللہ مہر مقام جیبہ ضلع جہلم اور بنام عبد الباقی طالب العلم مدرسہ اسلامیہ مقام ٹانڈہ نیار ضلع حیدرآباد سندھ جاری کئے گئے +

باقی ۱۳ + علم الدین محاسب غریب فنڈ +

**درخواست** مین اہلحدیث کا مدت سے شائق ہون ۔ مگر نادار ہون ۔ اسلئے خرید نہین کر سکتا + حافظ محمد الدین از کلانور ضلع گورداسپور

**درخواست** مین ایک کم استطاعت طالب العلم ہون ۔ اتنی طاقت نہین کہ اخبار قیمت سے خرید کر سکون + غلام غوث ولد عطا محمد مرحوم از ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب)

**درخواست تفسیر** مجھے تفسیر ثنائی کا عرصہ سے شوق ہے مگر خاکسار استطاعت نہین رکھتا ۔ لہذا درخواست ہے ۔ کہ کوئی صاحب ایک یا چند صاحب ملکر میری تمنا پوری کرین ۔ خاکسار (مولوی) عبد الکریم امام مسجد حافظ احمد جی مرحوم از مقام شادی وال ضلع گجرات (پنجاب)

**درخواست نکاح** مین ایک غریب اور نابینا آدمی ہون کوئی غریب عورت ہو جو صرف نان نفقہ پر گذارہ کر سکے تو مین نکاح کر سکتا ہون ۔ جو صاحب اس کام مین کوشش کرین گے ۔ اونکو خدا جزاء خیر دیگا ۔ حافظ جان محمد

---

**اشتہار تعزیہ** ختم ہو گئے ہیں جن اصحاب کی درخواستیں دیر کے بعد موصول ہوئی ہیں وہ معذور سمجھیں ۔ مینیجر

# علماء احناف سے چند سوال

بیان سے اتباع حدیثین نقل کیجاتی ہین جو رسول

کی پیروی فرض کرتی ہین :-

(۱) عن عبداللہ بن عمر قال رسول اللہ صلعم لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح یعنی عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہین کوئی مومن ہوتا ایک تمہارا جبتک تابع نہ ہوجاوے خواہش اوسکی اوس چیز کے کہ آیا ہون ساتھ اسکے یعنی قرآن +

(۲) من ضیع سنتی لم ینل شفاعتی یعنے جس نے ضائع کی سنت میری وہ نہ پہنچیگا شفاعت کو میری +

(۳) فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی جو بیزار کرے میری سنت سے وہ مجھ سے نہین ہے +

(۴) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلعم من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد متفق علیہ یعنی روایت ہے عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس نے نئی بات نکالی بیچ دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین ہے اوس سے پس وہ مردود ہے

(۵) فاذا نھیتکم عن شیء فاجتنبوہ واذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم یعنے جس چیز سے مین منع کرون اوسکو چھوڑدو۔ اور جسکا مین حکم دون اوسکی تعمیل کرو۔ جہانتک ممکن ہو۔ یہ حدیث بخاری مطبوعہ مصر جلد ۹ صفحہ ۹۸ مین ہے

اب بیان سے اقوال آئمہ اربعہ نقل کئے جاتے ہین +

(۱) قال ابو حنیفۃ اترکوا قولی بخبر الرسول وخبر الصحابۃ وقال انا بشر اخطی واصیب فانظروا فی رائی فما وافق الکتاب والسنۃ فخذوہ وما لم یوافق فاترکوہ۔ یعنی امام ابو حنیفہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے قول کو حدیث کے اور صحابہ کے قول فعل ہوتے چھوڑدینا اور فرمایا ہم تو آدمی ہین ہمارا قول کو قرآن و حدیث کے مطابق دیکھ لیا کرو۔ اگر موافق پاؤ عمل کرو۔ ورنہ بالائے طاق رکھو۔ جیساکہ بحر الرائق۔ نہر الفائق۔ رد المختار۔ طحطاوی۔ نہایۃ النہایہ۔ نہایۃ البدایہ۔ تفسیرات احمدیہ۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر عزیزی۔ روضۃ العلماء۔ بستان الاحبار۔ شرح سفر السعادۃ۔ مشارق الانوار القدسیہ۔ اصول۔ یاقوت۔ کشف الغمہ۔ سہم الفوارض۔ ناظورۃ الحق۔ اعلام الموقعین۔ رسالہ عمل بالحدیث۔ حجۃ اللہ البالغہ۔ عقد الجید۔ تحصیل التعرف۔ تزئین العبارت۔ سوالات عشرہ۔ قول مفید۔ قوا بدیہ۔ عقد الفرید۔ تحفۃ الادب۔ تحفۃ الامام۔ تحفۃ الاخوان۔ تحفۃ المتقین۔ تنویر العینین۔ مین ان کے سوا صدہا کتابین شاہد ہین۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے پیش ہے +

(۲) یقول علیکم باتباع السنۃ فمن خرج عنہا فقد ضل یعنی تم کو حدیث پر چلنا لازم ہے۔ جو شخص حدیث پر نہ چلیگا۔ وہ گمراہ ہوگا۔ یہ قول امام ابو حنیفہ صاحب کا فتوحات مکیہ مین ہے +

(۳) قال ابو حنیفۃ حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وکان اذا افتی یقول ھذا رای ابی حنیفۃ وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی۔ یعنی امام ابو حنیفہ صاحب نے کہا کہ حرام ہے اوس شخص پر جو نہ پہچانے دلیل میری جو وہ فتوے دیوے ساتھ کلام میری کے اور کہتے جب فتوی دیتے یہ رای ابو حنیفہ کے۔ اور وہ بہتر ہے جو قدرت پائی ہمنے اوسپر اور جو لاوے بہتر اوس سے پس وہ بہتر ہے۔ یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے

(۴) عن الشافعی رح قال لیس فی قول احد دون رسول اللہ حجۃ یعنی شافعی رح نے کہا کہ کسیکا قول ساتھ حدیث شریف کے دلیل نہین ہوتا خواہ کتنے ہی قول ہون +

یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے -

(۵) میزان الشعرانی مطبوعہ میمنیہ مصر صفحہ ۳۲ مین لکھا ہوا ہے کہ کوئی حدیث صحیح یا ضعیف سے نہین ثابت ہے کہ رسول اللہ نے تقلید کی اجازت دی ہو اور نہ کسی امام نے اجازت دی۔ بلکہ اس سے روکتی ہے +

(۶) ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ وتعالی ما کلف احدا ان یکون حنفیا او حنبلیا او مالکیا او شافعیا بل کلفھم ان یعملوا بالسنۃ ان کانوا علماء او یقلدوا ان کانوا جھلاء۔ یعنی یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے کسی کو حنفی یا حنبلی یا مالکی یا شافعی ہونیکا مکلف نہین کیا بلکہ حدیث پر عمل کرنیکا مکلف کیا ہے۔ اگر عالم ہو۔ ورنہ عالمون سے پوچھ کے عمل کرو۔ یہ عبارت شرح عین العلم کی ہے

(۷) قال مالک رحمہ اللہ ما من احد الا وھو ماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا صاحب ھذہ الروضۃ یعنی امام مالک رح نے کہا نہین ہے کوئی مگر پکڑا جاتا ہے کلام اپنے سے اور رد کیا جاتا ہے۔ اوسپر مگر قول اس روضہ والے کا یعنی آنحضرت صلعم یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے +

# قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مرزائیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

وهذا لقيم الخلق عن نهجها العوى — وهذا يزكيهم وهذا يطهر

وهذا يديم المنظر في طلب العلى — وهذاك يغوين وهذا ينظر

وهذا العليل الجسم بين آدموية — فلا يحرضن للموت فهو مقدر

وهذا الزكي الطاهر الاصل قدعي — على ما نيرضى الخلق وهو مرقد

على ان احوال الورى لا يعدها — خبير الناس بالحساب موفر

ولا يعلم الاحوال الامليكنا — خبير بقطمير وما هو اصغر

عليم باد واء الورى ودوائهم — فمن شاء فليؤمن ومن شاء يكفر

فمكة اهلها وسكانها بها — لا درى بما فيها شفاء واجر

الدرتين جعفر الكرام وقائي — خبيث رشيدا بالمغيبات يخبر

واخبر حينا ان يوم وفاته — قريب بلا ريب وذا سوف يقبر

فاخبرتهم هذا وهذا قسيرهم — وقام من اعلى احرخاف ويجذد

علاه بسيف ثم قال يا فتى — كما النرياق وهو خزيان ينظر

فقال لعمري صدق لسديه — فاحماه ذالك المحتوذ الوعا لغضنفر

فتر امير المومنين بفعله — وزال هموم قد اتت تتكرر

درى ان موت ما جوا كيف يجي — باخبار امر دائما عنه يحذر

فان حياتنا وموت جميعنا — بامر اله الخلق حقا مقدر

فنحن على جهل بعقد اختطنا — من العمر في دار الفناء نعدد

اصاح ترى نور ايزيل عن العمى — مفشيا منيرا نيرا يتنور

عن الاعين اللاتي حواها تلالو — نجوم اضاءت لا تغور وتزهر

تقضي طريقا مستقيما مسلكا — الى ان دعواه هباء تخبعر

وما يدعى عن كون عيسى ميتنا — يصحدبه هذا الخيال مقرر

فان الاهمين السيد الهندي ناطم — بناءه رفيعا قوله ذاك اشهر

ومامات الامن بين قوائل — وعاش طويلا امره لا يستر

علوانه لنا تلالاء للورى — بآيات صدق ان عيساه يقبر

فما النفع في اثبات قبر قوعه — ولتصويره الظلي للناس فانها

باخبار من يدعي عليه سلامة — احاديث جاءت من خرافة توثر

(باقی دارد)

---

عشہ امام احمدؒ نے کہا کہ نہ تقلید کرو میری اور نہ مالک کی۔ اور نہ اوزاعی کی۔ اور نہ کسی اور کی۔ یہ قول ظفر المبین وانواع محمدین ہے۔

اللهم اهدهم الى صراط مستقيم وجنبهم الى اتباع نبي الكريم۔ اختتام کلام اور خلاصہ مرام یہ ہے کہ رد تقلید میں بہت اختصار کیا گیا۔ اگر سارے دلائل قلمبند کرتا۔ تو کتاب طویل ہو جاتی۔ لہذا تھوڑی باتوں پر اکتفا کیا گیا۔ اہل تحقیق صاحب انصاف کے واسطے اسیقدر بس ہے۔ اور اہل جمود واعتصاف ........ سے کیا فائدہ جو انصاف کریں تو یہی بہتر ہے۔ بقول مسلم ہے

کہانتک اسے ہم مسلم کہیں اپنا کہا ہو گا ✤ سپیدا زلی کو تا ہی سنانا کام آویگا

اگر دیوقت کو ایک دن وہ ............ ہو گا ✤ بجہی کو بلکہ وہ آتش ہی لا مذہب بتا دیگا

والسلام علی من اتبع الہدی ✤ راقم محمد زکریا حکیم آبادی ✤

---

# آریہ سماج حیدرآباد دکن

کا سالانہ جلسہ جنوری کے اخیر میں تھا جو غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ مفصل کیفیت تو ہمارے حیدرآبادی نامہ نگار لکھینگے۔ مسٹر دہرم پال نے جو حالات اخبار پرچارک جالندھر میں لکھے ہیں اس سے ہم انہیں کو اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ مسٹر پال لکھتے ہیں:-

"۲۹ کی صبح کو ۱۰ بجے پنڈت سومناتھ راؤ جی کی طرف سے مجسٹریٹ کے پاس اس بات کی درخواست دیگئی کہ جلسہ کی باقی ماندہ کارروائی کی اجازت دیجاوے۔ مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ چونکہ مجوزوں نے حضرت محمد صاحب کو گالیاں دیگئی ہیں اسلئے اجازت نہیں ملتی"

"جب ان کو (یعنی سوامی نتیانند برہمچاری جی کو) کوتوال کے سپرد کر دیا گیا تو اس نے ان کے ساتھ بہت ہی ناجائز سلوک کرنا شروع کر دیا۔ برہمچاری جی نے یہ دیکھکر ایک پارسی جنٹلمین کو جو کہ وہاں موجود تھا کہا کہ آپ مسٹر لالہ باری کو اس بدسلوکی کی خبر بذریعہ تار بہیجدیجے۔ پارسی جنٹلمین نے کوتوال کو کہا کہ یہ سوامی کوئی معمولی آدمی نہیں ہے تم انکو ساتھ شریفانہ برتاؤ کرو۔ اسپر کوتوال نے نرمی سے سلوک کرنا شروع کر دیا مگر اب نے کسی سماجی کو سوامی جی کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی یہانتک کہ ہماری سوامی جی کو کپڑے وغیرہ تک بھی ............

۳۰ کی شام کے ساڑھے پانچ بجے کوتوال سوامی جی کو پولیس کے پہرہ میں اسٹیشن پر لایا۔ اور انکو بمبئی کی طرف روانہ کر دیا"

اس مضمون میں پال جی نے ریاست حیدرآباد اور اسلام کو جو جو صلواتیں سنائی ہیں وہ تو قابل افسوس نہیں البتہ قابل افسوس یہ امر ہے کہ آریہ لیڈر اور واعظ اپنی حالت کو درست نہیں کرتے اور یہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا کو ہم زبان سے ستا دیں مگر سامنے سے کوئی نہ بولے۔ حیدرآباد پر تو اسلامی ریاست ہونیکا الزام ہو گر دار اسپر بہین کسکا راج ہے کہ تمام ضلع مین تمہارے بیشبان سوامی کا بولنا۔

# فتاوے

س نمبر ۱۲۰ ایک شخص مریض ہوا۔ اسنے حالت مرض مین اپنے ایک مکان کی نسبت وصیت کی۔ کہ اس مکان کے کرایہ کی آمدنی کو ڈیڑھ سو روپیہ ماصرہ کے سال کی ہے۔ اپنی دو زوجہ اور ایک دختر کو چار چار ماہ ؟ ہوار ملتا ہے باقی جو آمدنی بچے مرمت مکان اور ٹکس سرکاری مین خرچ کیا جاوے۔ لبعد ازان جو بچے مصرف خیر مین صرف ہو۔ اگر کوئی ان تینون وارثون مین سے مرجاوے یا کوئی زوجہ نکاح کر لیوے۔ اوس کا حصہ بھی مصرف خیر مین صرف ہو۔ بعدہ وہ شخص اُسی مرض مین فوت ہوا۔ آیا یہ وصیت مرض موت سے مکان مذکورہ بالا مال وقف عند الشرع شریف ہو سکتا ہے یا نہین۔ بینوا توجروا + راقم لعنت اللہ از غنی نال

ج نمبر ۱۲۰۔ گو بظاہر لفظ وصیت کے بولتے ہین۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مراد آپکی وقف ہے۔ پس اگر وقف ہی مراد ہے۔ تو فقہا کے محاورہ مین اسکو وقف علی الاولاد کہتے ہین۔ جائز ہے۔ اس صورت مین مکان کسی کی ملک نہ ہوگا۔ بلکہ اسکے کرایہ کی آمدنی سے سب کو حسب مراتب اور حسب مرضی واقف کے حصہ پہنچتا رہیگا اور جو شرائط واقف (مالک) نے لگائی ہین ملحوظ رہینگی (رد المحتار جلد سوم۔ کتاب الوقف)۔

س نمبر ۱۲۱۔ عمرو ایک سود خوار شخص ہے۔ اور ایک مسجد کا متولی ہے۔ کیا شرعاً عمرو متولی مسجد کا ہو سکتا ہے؟ (موتی رام)

ج نمبر ۱۲۱۔ متولی جبتک تولیت مین خیانت نہ کرے۔ یا مالک (واقف) کے خلاف منشا نکرے تولیت سے معزول نہ ہوگا۔ ہان اگر واقف نے شرط لگائی ہے۔ کہ میرے وقف کا متولی سود خوار نہو۔ تو معزول ہوجائیگا۔ نہین تو نہین +

س نمبر ۱۲۲۔ زید نے ایک مسجد خاص اپنے روپیہ سے تعمیر کرائی اور زندگانی تک حق تولیت وغیرہ مسجد مذکور کا زید کے ہاتھ تھا۔ اور زید نے اپنی زندگانی مین ایک وقف نامہ بابت جائداد متعلقہ مسجد تحریر کر دیا۔ اور دروازہ مسجد پر چسپان کرا دیا کہ بعد میرے میری اولاد مین سے بیرا لڑکا تولیت کا حقدار ہو۔ زید مرگیا۔ جسکے نام حق تولیت کا تحریر تھا۔ وہ نابالغ تھا اوسکے ماموں نے دیگر ورثا کو ساتھ شامل ہوکر حق تولیت ایک انجمن اسلامیہ کے سپرد کر دی۔ اور انجمن مذکور نے آجتک کوئی عملدرآمد بابت حق تولیت نہین کیا۔ اور مسجد پر قبضہ مفتی صاحب نے کر لیا۔ مفتی بھی گذر گیا اب مفتی کا بیٹا قابض ہے۔ اور زید کا لڑکا بھی بالغ ہو گیا ہے کیا حق تولیت شرعاً اوسکو ملسکتا ہے + (موتی رام از کوہاٹ)

ج نمبر ۱۲۲۔ زید مرحوم چونکہ خود مالک اور واقف تھا۔ اور تولیت دراصل واقف ہی کی نیابت ہے۔ پس جسکو زید نے متولی کیا ہے۔ وہی متولی ہوگا بشرطیکہ اُس مین کوئی ایسا عیب نہو۔ جس سے وقف کو نقصان پہنچے۔ مثلاً وہ مسرف اور فضول خرچ ہو۔ جس سے گمان ہوتا ہو کہ جائداد متعلقہ مسجد یا اسکی آمدنی کو بے موقع صرف کر دیگا۔ اگر ایسا ہے تو اوسکا کوئی حق تولیت نہین رہیگا

س نمبر ۱۲۳۔ ایک شخص مذہب چکڑالوی ہوکر مجھکو اور سب مسلمان اہل سنت وجماعت کو تنگ کرتا ہے اور دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بہت خدشہ ڈال رہا ہے۔ اول سوال یہ ہے کہ السلام علیکم کی بابت کہتا ہے۔ سلامٌ علیکم کہنا چاہئے۔ اور دوسرا اسمال سنت ملا نفل و وتر پڑھنے سے روکتا ہے یہ بھی نہیں چاہئے۔ اور تیسرا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور التَّحِيَّات اور درود و دعاء سے منع کرتا ہے۔ اور چہارم بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنی منع کرتا ہے اور پنجم جھٹکے سے منکر ہے۔ کہ قرآن مین نہین اور ششم حدیث رسول کا منکر ہے اور شفاعت رسول سے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا ہے کہ مثل چٹھی رسان کے ہے۔ شفاعت اور احکام نبوی سے منکر ہے +

ج نمبر ۱۲۳۔ سلامٌ علیکم کہنا بھی جائز ہے۔ مگر السلام علیکم مین زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ اس مین الف لام استغراق کا ہے جسکے معنے ہین تمام قسم کی سلامتی تم پر ہو۔ مسائل مذکورہ سب احادیث سے ثابت ہین۔ مگر وہ حدیث سے منکر ہے۔ اسلئے ساری بحث تو یہ ہے۔ کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ماننا چاہئے یا نہ۔ سو اسکی مفصل بحث ہمکو رسالہ حدیث نبوی اور رسالہ دلیل الفرقان مین ملیگی (جو معہ محصول ۲؎ ہے) یہ دونون پہنچ جائینگے +

س نمبر ۱۲۴۔ خدا فرماتا ہے۔ جیسا کہ بہرے سُننے سے قاصر ہین۔ مُردے بھی نہین سُن سکتے۔ یعنے قوت سامعہ بہرون اور مردون میں نہیں اور کفار کو انہی بہرو سے تشبیہ دی ہے۔ سورہ نمل اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اور سورہ فاطر وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ۔ اس سے ثابت ہوا کہ مردے آواز نہین سُنتے۔ اور بی بی عائشہ رضہ نے بھی سمع موتی کے قائل نہین تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث وارد ہے۔ اور بی بی عائشہ رضہ نے لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى کی آیت کو سمع موتیٰ کی نفی پر استدلال کیا ہے۔ ان تمام تین وجوہ سے ثابت ہوا کہ مردے سُن نہین سکتے۔ اور نہ مردون مین قوت سامعہ ہے +

ahmadimuslim.de

گزشتہ اس امر مین ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت زیارت قبور السلام علیکم یا اہل القبور- السلام علیکم یا اہل اللہ یا فرمایا- جس سے سمع موتی ثابت ہوتا ہے اور انہین احادیث سے اکثر لوگ بھی اولیاء اللہ وپیر وشہید کے قبرون پر جا کر مخاطب ہوئے ندائی وسیلہ گردانتے ہین- لہذا آپ اس مسئلہ کے متعلق پوری پوری بحث کرکے جمیع اہل اسلام کو تشفی فرماوین- اور دیگر علماء اہلحدیث واحناف بھی مہربانی فرما کے دل سے اس مسئلہ مین اعتقاد رکھنے سے مستفیض فرماوین +

راقم منشی محمد حیات ۲۲ فوریدار اہلحدیث

ج نمبر ۱۲۴:- عدم سماع موتی کے متعلق اہلحدیث مین کئی ایک دفعہ بحث ہو چکی ہے- تفصیل اسکی مردہ کی تفصیل پر موقوف ہے مردہ سے مراد اگر وہ جسم ہے- جس سے روح الگ ہو گئی ہے یعنی جو زمین رکھا ہے- تو کچھ شک نہیں کہ عقل اور نقل کے نزدیک یہ بات بالبداہت ثابت ہے کہ وہ نہین سن سکتا کیونکہ سننے اور دیکھنے کی قوت روح کے ماتحت ہے- پس جب روح ہی نہیں تو سننا اور دیکھنا کیسا؟ اسلئے فقہاء حنفیہ نے لکہا ہے کہ جو کوئی قسم کھائے کہ فلان شخص سے مین بات کرونگا- اگر وہ اس مردہ کی حالت مین کلام کرے تو قسم پوری نہوگی (دیکھو فتح القدیر وغیرہ) کیونکہ اس مین شنوائی کی طاقت نہین اور اگر مردہ سے مراد وہ روح ہے- جو اس خاکی جسم کو چھوڑ کر اپنے روحانی مکان پر جہان کے وہ لائق ہے- جا پہونچی ہے- تو بیشک اس مین سننے کی قابلیت ہے اسی طرح سے قبرستان مین السلام علیکم کہنا سنت ہے- کیونکہ انکو بذریعہ ملائکہ کے سلام پہونچایا جاتا ہے- اور وہ جواب دیتے ہین- پس قابل غور ہے کہ مردہ کس چیز کا نام ہے- کچھ شک نہین کہ مردہ جسم ہی کو کہتے ہین قرآن مجید اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (یعنی اے نبی) تو بھی مردہ ہونیوالا ہے اور یہ لوگ بھی مردہ ہونے والے ہین- مَیِّت عربی اور مردہ فارسی اردو- ایک ہے- پس اگر روح مردہ ہوتی تو نہ کفار کو مردہ کہا جاتا نہ کسی اور کو- کیونکہ روحین تو بحکم خداوندی حسب مراتب اعمال جزا وسزا مین رہتی ہین +

س نمبر ۱۲۵:- ایک شخص ہے جسکا ۱۲۰۰ مہر پر عقد ہوا- اور وہ اتنی قوت دو سو روپیہ بھی ادا کرنے کے لائق نہین ہے- وہ شخص کس طرح مہر ادا کر سکتا ہے- وہ اپنی منکوحہ سے معاف کرا سکتا ہے یا کسیطرح سے ادا ہوگا- جواب بطور حدیث وقرآن سے ہو +

س نمبر ۱۲۶:- روپیہ بنک یا ڈاکخانہ مین کس طرح رکھ سکتا ہے اور سود لینا دینا حرام ہے- پہر وہ سود لیگا- تو کیا کیا جائیگا- خریدار ۶۶۵

ج نمبر ۱۲۵:- عورت سے درخواست معافی کی کرے- تو اسکو بہت ثواب ہے اور اس کا قرض اتر جائیگا- قرآن شریف مین ہے فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا- یعنی عورتین جو تمکو مہر مین سے معاف کرین- تو اسکو بخوشی خاطر کہا لو اور قبول کر لو- اور اگر وہ معاف نہ کرے تو لاچار قرضدار ہے

ج نمبر ۱۲۶:- مسلمانون پر سود لینا دینا حرام ہے- لیکن اگر بنک والے دیتے ہین تو میرے خیال مین لیکر کسی غریب کی امداد مین دیدے تو شاید اس سے بہتر ہو- کہ بنک کو چھوڑ دیوے- والعلم عند اللہ

س نمبر ۱۲۷:- چہ فرمائند علماء دین اس مقدمہ مین- بعض بعض کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ہندہ کا مہر ادا کئے ہوئے ہمبستری نہ کرنا چاہیئے- زید لڑکا غریب ہے- مہر ادا کرنے کے لائق نہین کہ جلد مہر ادا کر دے- تو پھر کیا کرے- ہمبستری کرے یا نہ- بینوا توجروا +

ج نمبر ۱۲۷:- حدیث شریف سے اتنا ثابت ہوتا ہے- کہ ہمبستری سے پہلے دلہن کو کچھ دینا چاہیئے- علماء نے کہا ہے کہ ایسا دینا مستحب ہے یہ نہیں- کہ حق مہر تمام ادا کئے بغیر قریب نہ جائے- اگر دونون راضی ہین تو بیشک ہمبستری کرے

س نمبر ۱۲۸:- دولہا دلہن نابالغ ہین- اور نابالغی ہی مین شادی ہوئی مہر ہندہ کا ادا کرنا چاہتا ہے- مگر یاد نہین کہ کتنا مہر قرار دیا گیا تہا- نہ ماں باپ کو معلوم- نہ شریک برات والون کو معلوم ہے- تو کس صورت سے ادا کرے

س نمبر ۱۲۹:- زید کہتا ہے کہ اگر ہندہ اپنی خوشی مہر معاف کر دے- تو معاف ہو جائیگا اور عمرو کہتا ہے کہ اگر لیکر معاف کرا دے- جبھی معاف ہو سکتا ہے- تو کسکی بات سچی مانی جاوے

س نمبر ۱۳۰:- سند یہ نے تمام مسلمانون سے جو دین پر چلتے ہین اور جو نہین- سلام و مصافحہ چھوڑ دیا- کسی معتبر حدیثون سے ثابت ہے- اہلحدیث والون سے سلام و مصافحہ چھوڑ دو- بینوا توجروا +

ج نمبر ۱۲۸:- جس قدر عورت کی برادری مین دستور ہے- اتنا دیدے اگر دستور مختلف ہو تو عورت کی رضا سے دیدو- اگر سب کچھ کا ہی حال معلوم نہین اور کچھ بھی پتا نہیں تو جتنے پر میان بیوی راضی ہون- اسیقدر دیدو- قرآن شریف مین ہے لا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ یعنی مہر کرکے جتنے پر تم راضی ہو جاؤ- تم پر کچھ گناہ نہیں

ج نمبر ۱۲۹:- کسیطرح معاف کرو- کہنے سے یا خود کرے- مگر خوشی سے نہ جبر سے تو جائز ہے

ج نمبر ۱۳۰:- حدیث شریف مین آیا ہے- مسلمان کو مسلمان پر چھ حقوق ہین منجملہ کہ

رسالہ الفض[illegible]
حجم ۲۰ صفحہ ماہوار قیمت [illegible]
[illegible]

# انتخاب الاخبار

**آریہ سماج** گوجرانوالہ (پنجاب) کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ فروری اور یکم مارچ کو ہے یہان دونون سبھا سماج نے ایک مذہبی کانفرنس کا اشتہار بھی دیا ہے جس مین ہندو مسلمان عیسائی آریہ عالمون کو بلایا ہے مضمون زیر بحث تین ہین خدا۔ روح اور مادہ کی ماہیت اعمال کا ثمرہ اور قبولیت توبہ۔ روح فاعل مختار ہے یا نہین ہر ایک مقرر کو ۲۰ منٹ تو تحریر سنانے کو اور ۱۰ منٹ تقریر کرنے کو۔ غالباً مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شریک ہونگے۔

اس ہفتہ بھی اکثر حصہ ملک کل پنجاب مین بارش کا سلسلہ برابر رہا۔ ۱۸ کی شب کو سخت ژالہ باری ہوئی۔

**مسٹر گوکھلے** پنجاب کے دورہ مین لاہور سے فارغ ہوکر ۱۹ کو امرتسر آئے اور بابو گوبندیا لعل وکیل کے بنگلہ پر ٹھہرے اور ٹاون ہال مین لکچر دیا۔

**کرشن جی** قادیانی کو الہام ہوا ہے۔ آسمان ٹوٹ پڑا اسا را فرمایا کچھ معلوم نہین کہ کیا ہونیوالا ہے (بدر ۱۴ فروری) مقدر قدیم مطلب وہ بطن شاعر۔

**افسوس** امرتسر کے ایک پرانے اہلحدیث طبیب حکیم یا محمد مرحوم ۱۰ فروری کو انتقال کر گئے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے

**کلکتہ** مین افواہ ہے کہ یہ مین تاجر اپنے ایجنٹون کی معرفت زمینداروں کے پیشگی روپیہ دے سبب ہین تاکہ چاول خرید کر آخر مین گران قیمت پر فروخت کرین

**اغلب ہے** کہ امیر صاحب یکم مارچ تک سرحد تک واپس چلے جاوین کیونکہ وہ گرمی کی شکایت ابھی سے کرنے لگ پڑے ہین۔

**ضلع** بلیا مین طاعون کا بڑا زور شور ہے۔ ۸۰۰ سو فی ہفتہ کل ضلع مین اموات ہوئی ہین۔

مدراس مین مسٹر اینی بسنٹ نے ایک عام جلسہ کے روبرو الوہیت ادیان پر لکچر دیا داخلہ کے ٹکٹ تیس تیس روپیہ کے دیئے گئے تھے۔ آمدنی کرنیل الکاٹ کے مدارس کو دیگئی۔

**امیر صاحب** بمبئی مین ۱۲ ماہ حال کو ۳ بجے بعد دوپہر پہنچے اگرچہ امیر صاحب کی سپیشل کلیان جنکشن مین جو بمبئی سے ۳۰ میل کے قریب ہے ایک بجے بعد دوپہر کو پہنچ گئی تھی۔ مگر وہ وہان رکی رہی تاکہ بمبئی مین عین وقت مقررہ پر پہنچے اور استقبال پورے طور سے کیا جاوے چنانچہ امیر صاحب کی اسپیشل بمبئی کے اسٹیشن وکٹوریہ ٹرمینس پر ٹھیک وقت پر پہنچی۔ گورنر بمبئی معہ اپنے اسٹاف اور کل اعلیٰ بحری اور فوجی اور سول حکام کے اسٹیشن پر استقبال کیلئے موجود تھے حسب ضابطہ رسم تعارف ادا ہونیکے بعد جلوس بنایا گیا اور اسٹیشن سے روانگی کی فوراً تیاری ہوئی۔ اسٹیشن کے باہر ہزارہا مخلوق جس مین زیادہ تر مسلمان تھے امیر صاحب کے دیکھنے کے شوق مین صبح سے منتظر کھڑے تھے جب امیر صاحب اپنے قیام گاہ پر پہنچے تو گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ بینڈ باجہ نے افغانی راگ گایا۔ بازار اور سڑکین جھنڈیون وغیرہ سے بڑی مزین ہو رہی تھین راستہ پر پولیس کے سپاہی دو طرفہ موجود تھے۔ گورنر بمبئی امیر صاحب کو انکی فرودگاہ پر پہنچا کر گورنمنٹ ہاؤس مین چلے آئے کچھ عرصہ کے بعد امیر صاحب نے گورنمنٹ ہاؤس مین جاکر لارڈ لیمنگٹن سے حسب ضابطہ ملاقات کی۔ واپس جانے کے لئے ہز ہائینس امیر صاحب کا جام صحت نوش کرین۔

**امیر صاحب کی جوابی تقریر** امیر صاحب نے گورنر بمبئی کی تقریر کا جواب فارسی مین دیا۔ ایک ترجمان شاہی تقریر کا ترجمہ انگریزی مین حاضرین کو سناتا جاتا تھا امیر صاحب نے یہ تقریر نہایت صاف اور بلند آواز سے فرمائی وہ تقریر یہ ہے کہ:-

"مین یہ نہین کہونگا کہ مین ہندوستان کی سیر کو آیا بلکہ مین یہ کہونگا کہ مین یہان اپنے دوستون کے ملک مین آیا ہون۔ میرے یہان آنے سے پہلے ہماری اور گورنمنٹ آف انڈیا کی دوستی کا پودہ اب بڑھ کر بہت بڑا درخت ہوگیا ہے۔ اس درخت کے سایہ مین مین اپنے دوستون کے ساتھ بیٹھ کر اس کے شیرین پھل کھاؤنگا ہندوستان مین مین نے نہایت خلیق اور اچھے سچے دوست پائے کہ جن کی شفقت اور توجہ کا شکریہ ادا کرنے کیلئے مجھ کو کافی الفاظ نہین ملتے ہندوستان کی مختلف قابل دید جگہین چیزین اور صنعت و عمارت کو دیکھ کر مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ مین نے بڑا تجربہ حاصل کیا۔ مجھکو امید ہے کہ آئندہ اس تجربہ سے مین اپنے ملک کو فائدہ پہنچاؤنگا۔ گورنمنٹ افغانستان گورنمنٹ آف انڈیا کی نہایت مخلص دوست ہے کیونکہ افغان اور انگریز ہمیشہ وفادار دوست رہینگے" اس کے بعد ہز ہائینس نے گورنر بمبئی کی صحت کا جام نوش کیا

**طاعون** ہفتہ مختتمہ ۹ ماہ حال مین طاعون سے کل ہندوستان مین ۲۰۷۰۶ موتین ہوئین انمین سے پنجاب مین ۸۰۹۰ موتین ہوئین۔

**لاہور کے انگریزی** اخبار پنجابی پر گورنمنٹ نے ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت مین مقدمہ دائر کر رکھا تھا گذشتہ جمعہ کو یہ مقدمہ فیصل ہو گیا شہادت کی سماعت کے بعد ڈپٹی کمشنر نے مالک مطبع لالہ جسونت رائے کو دو سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اگر جرمانہ ادا نہ ہو تو چھ مہینہ اور قید بامشقت۔ ہر سہ اڈیٹر اخبار مسٹر اٹھاولی کو جو قوم سے دکھنی پنڈت یا مرہٹہ ہین چھ مہینے قید بامشقت اور ۲۰۰

**فراغ دل** - بیاہ و شادی کے متعلق اس بیج نسر ری نشیب و فراز معلوم ہوسکتے ہین قیمت ۸ رمحصولڈاک علم الدین نامحبہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری کی وجہ تجارت کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لیے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلی پیمانہ پر جاری کی ہے اس دوکان میں ہر قسم کا سامان جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیں۔ پنسلیں۔ بنیان۔ آئینے۔ موم بتیاں۔ موتی اصلی ریشمی جرابیں قفل۔ گھڑیاں۔ بید ہر قسم تولیے۔ بٹن۔ لیمپ ہر قسم کی چھتریاں چیزیں۔ فیتے۔ ریلیں۔ فنسیٹے۔ ولایتی کنگھیاں۔ بڑا سرز گرم و سرد۔ ڈوری۔ صابون پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ مثل جائیگر کہ اون سے کفایت اور بارعایت ملتے ہیں ہمارے لاہور میں یہ پہلی دوکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف لائیں بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان کے مستقل گاہک نہ بن جائیں

**نوٹ** ۔ یہ جو جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۶ ۔ ۷ ؍ سے فی درجن اور اونی ریشمی ۵ سے ۱۰ فی درجن ۔ اونی پنڈ منفلر قیمت ۱۲؍ ۱۳؍ ۱۴؍ روپے تک مل سکتی ہیں

المشتہر

**منیجر نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)**

## خوشخطی

تحریر ۔ کتابت

بلا و کتابت سیکھ سکتے ہیں تحفہ ہونا اور فیس روپیہ

جواب کے لیے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواست آنی چاہئیں

المشتہر

**منیجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور**

# تیر بہدف دوائیں

**برقی سٹ** ۔ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹوں کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے ۔ اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر جسم میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے ۔ قیمت مع محصولڈاک (ے)

**گولڈن پلز** ۔ یہ گولیاں اعلی درجہ کی مقوی وجسی ہیں جو فولاد چاندی ست نا غیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزا ء سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت عہ

**موم یائی** ۔ ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ ۔ ہر قسم کی کمزوری ۔ درد کمر جریان وغیرہ کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جوہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتاتے ہوں ان کیلئے بےنظیر دوائی ہے چوٹ لگنی ہی جاری کی کہا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد بقدر ہو تی کہا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلی درجہ کی مولد خون ہے ۔ بوڑھوں کیلئے عصا پیری نوجوانوں کی مونس بچوں کی محافظ اور رفیق ہے ۔ قیمت فی چھٹانک عہ محصول

**معجون مقوی دماغ** ۔ ضعف دماغ ۔ نزلہ ۔ زکام وغیرہ کو دور کرتی ہے ۔ محافظ بصارت ہے قیمت ۔ محصول

**جوہر عشبہ مصفی خون** ۔ یہ ایک مسلم امر ہے ۔ کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے ۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے ۔ آتشک ۔ کنٹھ پھنسی پھوڑے ۔ بھگندر ۔ جریان وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں ۔ اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں قیمت عہ محصول

**نوٹ** ۔ علاوہ ازیں ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے آرڈر دیتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہیئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جائے ۔

**المشتہر پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

حسب فرمائش ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352

# اہلحدیث


## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...
والیان ریاست سے ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداروں سے ...
غیر ممالک سے ... شلنگ
... ششماہی ... شلنگ
انڈیا والوں سے ...

## اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسندیدگی درج ہونگے۔


امرتسر یوم جمعہ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق یکم مارچ سنہ ۱۹۰۷ء


## اجتہاد اور تقلید

اہلحدیث مورخہ ۲ جنوری میں اس مضمون کو یہاں تک پہنچایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے جو اصول مقرر کئے ہیں جو کتب اصول میں مذکور ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ الفاظ کی تقسیم یوں کرتے ہیں۔ عام۔ خاص۔ مشترک اور مؤول ان میں سے عام اور خاص کی بحث مفصل ہو چکی ہے۔ اور ان کے متعلق بھی بتلائے گئے ہیں۔ اس سے بعد اسی ضمن میں اخبار اہل فقہ کی دستاندازیوں کے جوابات بھی دئے گئے۔ اسلئے اب ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں۔ عام اور خاص کے بعد نمبر وار مرتبہ مشترک اور مؤول کا ہے مشترک لفظ کی تعریف علماء اصول نے یوں کی ہے۔ المشترک ما وضع لمعنیین او لمعان مختلفۃ الحقائق (اصول شاشی) یعنے مشترک الفاظ اسکو کہتے ہیں۔ جو دو یا کئی ایک مختلف معانی کے لئے وضع ہو۔ اسلئے کتاب حسامی میں ہے۔ المشترک وھو ما اشترک فیہ معان او اسام لا علی سبیل الانتظام۔ یہی تعریف تمام کتب اصول میں ہے۔ جس سب کا مطلب ہے کہ مشترک کا لفظ وہ ہے۔ جو متعدد معانی کے لئے وضع ہو۔ لفظ مشترک کا حکم یعنی نتیجہ بھی علماء اصول نے ان لفظوں میں بتلایا ہے حکمہ التوقف فیہ بشرط التامل لیترجح بعض وجوھہ (حسامی) یعنے مشترک کا حکم یہ ہے۔ کہ اس میں غور اور تأمل کرنے کے لئے توقف کیا جاتا ہے۔ تاکہ اوسکی مختلف وجوہ میں سے کوئی وجہ ترجیح پا جاوے۔ مثال اوسکی لفظ جاریہ ہے۔ جسکے معنے کئی ایک ہیں۔ لونڈی۔ چشمہ۔ بیٹری۔ وغیرہ پس اگر ایسا لفظ کسی کلام میں بلا قرینہ آجاوے تو وہاں توقف رہیگا۔ جبتک کہ اسکے لئے کوئی جانب ترجیح کی نہ پائی جاوے۔ باعث ترجیح اسی کلام میں ہو۔ یا خارج ہو۔ مثلاً اگر کلام یوں ہے۔ کہ رئیت الجاریۃ تجری میں نے جاریہ کو جاری دیکھا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جاریہ سے مراد یہاں چشمہ ہے یا اسی قسم کا کوئی اور قرینہ ہو۔ تو اوسکی وجہ سے وہی معنے ترجیح پا جائینگے۔

مؤول اسی مشترک لفظ کا دوسرا نام ہے۔ جب وہ کسی قرینے سے کسی جانب کو ترجیح پا جاوے۔ چنانچہ نورالانوار میں ہے المؤول ما ترجح من المشترک بعض وجوھہ بغالب الرائے یعنی مؤول وہ مشترک لفظ ہے جسکی بعض وجوہ کسی قرینے سے ترجیح پا جائیں۔ حقیقۃ مشترک اور مؤول ایک ہی لفظ ہے جو قبل از تعیین کسی جانب کے مشترک ہے۔ اور بعد تعیین کے مؤول ہے

نتیجہ کہ اس بحث کا اسجگہ ایک ضروری مسئلہ قابل ذکر ہے کہ قرآن شریف میں


ahmadimuslim.de

اسماء الٰہی کوئی ایک آئے ہیں سمیع ۔ بصیر ۔ رؤف ۔ رحیم وغیرہ بھی اسماء خدا تعالیٰ کے لئے بھی آئے ہیں ۔ اور یہی مخلوق کے لئے بھی ۔ علماء نے لکھا ہے کہ جو اسماء الٰہی مخلوق پر آئے ہیں ۔ وہ حقیقت میں مشترک لفظ کی قسم سے ہیں ۔ چنانچہ مالابد کے دیباچہ میں حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی فرماتے ہیں ۔

یگانہ است ہم در ذات وہم در صفات وہم در افعال ہیچکس را در ہیچ امر باوی شرکت نیست نہ وجود وحیات او بجنس وجود وحیات اشیاست ونہ علم او بشاہ علم شان ونہ سمع وبصر وارادہ وقدرت وکلام او با سمع وبصر وارادہ وقدرت وکلام مخلوقات مجانسیں ومشارک غیر از مشارکت اسمی وہیچ مجانست ومشارکت ندارد صفات وافعال او تعالیٰ ہم در رنگ ذات او سبحانہ بیچون وبیچگون است الخ

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ سمیع ۔ بصیر ۔ رؤف ۔ رحیم وغیرہ اسماء جن معنے سے خدا پر بولے جاتے ہیں ۔ وہ اور معنے ہیں ۔ اور جن معنے سے مخلوق پر بولے جاتے ہیں ۔ وہ دوسرے معنے ہیں ۔ کیونکہ خدا کی صفات سمع ۔ بصر وغیرہ سب ذاتی اور اپنی ہیں ۔ مگر مخلوق کی سب صفات خالق کے دینے سے بنی ہیں ۔ اسلئے ان دونوں میں کوئی مجانست یا مشارکت نہیں ہوسکتی انتہیٰ ؎

شیر قالیں دیگر است شیر نیستاں دیگر است

لیکن جن معنے سے یہ اسماء خدا ئے ذوالجلال والاکرام پر بولے جاتے ہیں قرآن مجید میں اُن کا حصر خدا ہی کے لئے کیا گیا ہے ۔ چنانچہ سورہ حدید میں صفات کاملہ کے بیان کرنے کے بعد فرمایا ۔ لہ الاسماء الحسنیٰ عربی قاعدے کے مطابق الاسماء الحسنیٰ مبتدا ہے اور لہ خبر مقدم ہے ۔ اور علم معانی کا قاعدہ ہے کہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر یعنے پچھلے لفظ کو پہلے لانے سے حصر کا فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔ اس لحاظ سے آیت موصوفہ کا ترجمہ یہ ہوا کہ تمام اسماء حسنیٰ مخصوص بذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے ۔ پس جو لوگ رؤف رحیم وغیرہ اسماء کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر استعمال ہونے سے یہ نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ آنحضرت بھی چونکہ اسماء الٰہی سے موسوم ہیں اسلئے آپ سے التجا کرنا یا مدد مانگنا جائز ہے یہ خیال اونکا صرف قرآن مجید کے برخلاف ہے ۔ بلکہ اصول فقہ اور تصریحات فقہا کے بھی مخالف ہے ۔ کیونکہ فقہا کے اصول کے مطابق اسماء الٰہی مشترک ہیں اور مشترک جب کسی قرینہ سے ایک معنی میں ترجیح پا جائے ۔ تو دوسرے معنے میں نہیں جائیگا قرآن شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسماء حسنیٰ ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے محصور اور مخصوص ہیں ۔ پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اسماء مذکورہ پیغمبر خدا یا کسی اور مخلوق پر بھی حقیقی

بولے جاتے ہیں جن معنے سے خدائے ذوالجلال پر بولے گئے ہیں ۔ ہرگز نہیں سچ ہے ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

مگر جو لوگ اپنے اعمال اور اعتقاد کو قرآن و حدیث کے برخلاف رکھنا ہی چاہتے ہوں اونکا کیا علاج ؟ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ٭ اینست جوابش کہ جوابش ندہی

(باقی باقی)

## شیعی سوال

بخدمت جناب مولانا صاحب ! السلام علیکم بعدہ عرض خدمت ہے کہ ایک شیعہ مولوی نے رسالہ اللواء لاہل الولاء میں تدفین حضرات شیخین کی بابت یہ عبارت تحریر کی ہے ۔ ہم جواب کے لئے بعینہٖ نقل کرتے ہیں ۔ عبارت یہ ہے ۔

" پس واضح ہو کہ تدفین شیخین + میں جو خانہ مطہرہ پیغمبر علیہ السلام میں بلا اذن ہو تو فرق اور تفاوت بیّن ہے ۔ کیونکہ زمین کربلا میں دفن ہونا امام حسین علیہ السلام سے ماذون اور شرعاً مجاز ہے ۔ اور دفن ہونا غیر کا خانہ پیغمبر علیہ السلام میں در حضور وغیاب بنص صریح قطعاً ممنوع اور منہی عنہ ہے ۔ بقولہ تعالیٰ لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم ۔ پس تدفین شیخین حرام اور مغصوب محض ہے اسی لئے کہ شیخین کو کسی قسم کا حق تملیکی یا وراثتی وہاں حاصل نہ تھا اور نہ وارثان حقہ یعنے اہل بیت سے اذن حاصل کیا تھا ۔ اور نہ ایسی تقسیم عملی تھی کہ بحصہ زوجتین ان کے اذن سے دفن ہوتے اور اگر بمروی ابوبکر لا نورث ولا نورث جو واسطے انکار کرنے حقوق فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا مثل فدک وغیرہ کے حدیث وضع کی تھی ۔ اس خانہ کو بھی صدقہ قرار دیا تھا ۔ پھر کیوں اس روضہ شریفہ میں دفن ہوئے ۔ نہ اہل بیت طہارت وعصمت سے اذن حاصل کیا نہ تمام مسلمانوں سے ۔ خلاصہ مانند فدک خلافت کے خانہ نبوی کو بھی تصرف کرکے دفن ہوئے ۔ اور ایسا دفن ہونا یا قریب ہونا کچھ فائدہ مند اون کے واسطے نہیں ہے ۔ کیا نہیں دیکھتے ہو ۔ کہ کفار و منافقین کو جو رستے میں قرب سکونت ومجاورت ومدفنت قدیم سے حرمین میں رکھتے تھے ۔ ہرگز انکو فائدہ نہیں پہنچا ہے ۔ چنانچہ متفق روایت ہے ۔ من غصب ارضاً طوقہ اللہ تعالیٰ غاصباً یوم القیامۃ پس باطل کو شامل حق تمثیل دینا میں باطل ہے بتمام زمین اور پانچ دریا اور خمس دینا حق مہر فاطمہ کا باحادیث متفقہ ثابت ہے ۔ چنانچہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں لکھا ہے ۔ عن ابن عباس قال قال علیہ السلام یا علی ان اللہ

+ شیخین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو کہتے ہیں ۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

زوجک فاطمة وجعل صداقها الارض فمن مشی علیها مبغضا لک مشی حراما اور دریائے دجلہ و فرات و جیحون و سیحون و خمس دیا حق تعالیٰ نے فاطمہ کو حق مہر مین دیا ہے۔ چنانچہ باحادیث متفقہ ثابت ہے۔ باوجود ان احادیث کے کیونکر زمین عراق جگہ تدفین شہداء کربلا غصب ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرات شہداء باذن امام حسینؑ دفن ہین۔ اور حضرات شیخین بلا اذن تدفین ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ مخالفین علیہ السلام جو بلا اذن علیہ السلام زمین مین مدفون ہین ابد الآباد عذاب مین رہین گے (اڈیٹر ۔ خورشید جہان تابد و خواہند مقبلان از زوال نعمت جام)

سوال دوئم شیعہ اپنے رسالہ اللوا مین لکھتا ہے کہ جو حدیث کوثر کے متعلق بخاری کتاب الرقاق مین صحابیون کے حق مروی ہے اس سے کون صحابی مراد لئے جاینگے حدیث ماخوذ یہ ہے :۔ قال صلعم لیردن علیّ یوم القیامة رھط من اصحابی انا اعرفہم وھم یعرفونی ثم یؤخذون ذات الشمال فیزدعون فاقول یارب اصحابی فیقال لک انک لا تدری ما احدثوا بعدک فلم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول سحقا سحقا لمن غیر دینی ای بعدی ۔ پس اگر یہ حدیث صحیح بخاری صحیح ہے تو کہو اصحاب کفر و ارتداد جو خود بحضور نبوی ہوں وہ کتنے اور کون ہین۔ اس سے مخصوص فرقہ اہل حدیث ہو۔ حدیث ثانی بخاری کی جو غزوہ حدیبیہ مین ہے۔ وہ یہ ہے :۔

قال البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ و بایعتہ تحت الشجرة فقال لی یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ الخ وہ کون کون تھے۔ تفصیل جماعت صحابہ مستندہ مین دیکھنی چاہو۔ تو کتاب عمروحا عند و ابن ابی الحدید و فضول اولیات مشائخ ثلثہ و تاریخ الخلفا سیوطی دیکھو اور ابن سعد ملاحظہ کرو یہ سب آئمہ اہلسنت والجماعت کی مرویہ ہین +

سوال تیسرا شیعہ لکھتا ہے کہ زمین کربلا و معلی امام حسینؑ نے مالکان سے خرید کر جملہ اہل تشیع کے تدفین کے لئے وقف کی ہوئی ہے اور وہ زمین بنجر تھی۔ اور بعد اسلام کے چند لوگون نے واہی تھی۔ تو وہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو جیسے وہ ہی مالک ہے۔ ممکن ہے کہ امام حسین نے اُن سے خرید کر وقف کر دی ہو۔ بلکہ اوسنے ثبوت زور شور سے ثابت کیا ہے بوجہ طول عبارت ہم صرف اتنی عبارت پر اکتفا کر کے آپ کی شفقت سے پرچہ اخبار مین جواب طلب بآیات حدیث فریقین کی کتابون سے طلب کرتے ہین۔ ہمارا اسجگہ چند شیعہ کا یہ عقیدہ مرتفع ہو جائیگا۔ اگر آپ جواب کافی عنایت فرما دینگے۔ اگرچہ مین تحریر فرما دین تو رسالہ بھی آپ کو روانہ کر دیتا ہون۔ جو تعداد مین ۲۴ صفحہ کا ہو رسکا آپ جواب لکھکر شائع کر دین۔ مگر احتمال ضرور اس مضمون کی تردید آئندہ پرچہ مین درج فرما دین +

**جواب** :۔ شیعون کو اگر ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عداوت اور بغض نہ ہوتی تو انصاف کرتے۔ جس حدیث کو سوال مین صدیق اکبر کی بناوٹ بتلایا ہے وہ خود شیعون کی معتبر کتابون مین خود آئمہ اہل بیت کی روایت سے موجود ہے۔ پہلے ہم اہل سنت کی روایت صحیح بخاری سے نقل کرتے ہین۔ پھر شیعون کی مستند کتاب کلینی سے بتلا دینگے۔ بخاری کے الفاظ یہ ہین :۔ کہ حضرت

| | |
|---|---|
| قال ابوبکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة (کتاب الفرائض) | ابوبکر نے کہا مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہم (نبی) ایک |

اپنا وارث نہین کیا کرتے ہین۔ بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ جائین وہ صدقہ ہے +

اب سنیئے! شیعون کی معتبر کتاب کلینی کے الفاظ یہ ہین :۔ ابو عبداللہ کہتے ہین

| | |
|---|---|
| عن ابی عبداللہ ان العلماء ورثة الانبیاء وذلک ان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثہم فمن اخذ بشیء منہا اخذ حظا وافرا | علماء انبیاء کے وارث ہین کیونکہ انبیاء درہم و دینار کی وراثت نہین چھوڑا کرتے سوائے اپنی احادیث کے کچھ بھی ورثہ نہین چھوڑتے پس جو کوئی اُن احادیث کو لیتا ہے ایک حصہ عظیم لیتا ہے + |
| قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العلماء ورثة الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ولکن اورثوا العلم فمن اخذ منہ اخذ بحظ وافر (کلینی کتاب العلم) | پیغمبر خدا نے فرمایا ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہین۔ کیونکہ انبیاء درہم و دینار ورثہ مین نہین چھوڑتے۔ بلکہ علم کا ورثہ چھوڑا کرتے ہین۔ پس جو کوئی اُس علم کو لیتا ہو وہ ایک بہت بڑا حصہ لیتا ہے + |

بتلائیو! شیعون کی روایات مین جو آئمہ اہل بیت کے ذریعہ سے خود ان کی معتبر کتابون مین منقول ہین۔ اہل سنت کی حدیث سے جو صدیق اکبر کی روایت سے آئی ہے۔ کیا فرق ہے۔ دونون روایتون کے الفاظ گو مختلف ہین مگر مضمون سب کا ایک ہے۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی وراثت مالی نہین ہوتی۔ پس اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس حدیث کے بیان کرنے سے کوئی جرم لاحق ہوتا ہے۔ تو آئمہ اہل بیت بلکہ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون یہ حدیث بیان فرمائی۔ پس سارا جواب تو اسی حدیث سے حاصل ہو گیا۔ اگر کوئی ماننے تو یہی کافی ہے۔ اہل بیت سے اجازت تو سب لیتے۔

ahmadimuslim.de

یکم مارچ ۱۹۱۱ء

[illegible]

[illegible] باقی رہیں احادیث مرقومہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ کا مہر تمام زمین کو مقرر کیا ہے۔ یہ سب خوش اعتقادیاں ہیں کوئی روایت بقاعدہ محدثین خصوصاً اہل سنت محدثین کے طریق پر کوئی بھی ثابت نہیں حضرت فاطمہ کا مہر اہل سنت کے ہاں پانچسو درہم ثابت ہے۔ بہلا تمام زمین اگر حق مہر خدا کی ہے ان الارض للہ اور اگر خدا نے از خود حضرت علی کی طرف سے مہر مقررہ ادا کر دیا تھا۔ تو زمین ساری مع دریا و جیحوں وغیرہ حضرت فاطمہ کی ملکیت میں آگئے تھے۔ یا للعجب وضیعتہ الادب۔ افسوس ان غلو اعتقاد نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا +

(۲) حدیث میں جو آیا ہے کہ میرے اصحاب حوض کوثر پر میرے پاس آوینگے تو میں اُن کو دہکا دونگا۔ ان اصحاب سے مراد وہ لوگ نہیں۔ جنہوں نے آنحضرت سے شرف صحبت پایا تھا۔ کیونکہ اُن کی بابت تو قرآن شریف میں بشارت آچکی ہے۔ غور سے سنیئے! محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا یعنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہے۔ اور اُن کے ساتھ والے ایسے ہیں کہ کافروں کے مقابلہ پر تو سخت ہیں۔ آپس میں رحم دل ہیں اُن کے چہروں پر رکوع سجود کے نشان ہیں۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا کی تلاش میں ہیں۔

آس اُمت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف لفظوں میں تعریف ہے۔ اسلئے حدیث مذکورہ میں وہ لوگ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں۔ جنہوں نے بعد آنحضرت کے مختلف قسم کے خیالات اور اعتقاد دل و دماغ میں رکھے۔ جنہوں نے آپ کے یار غار کو معاذ اللہ منافق جانا جنہوں نے اُن کو [illegible] کہا۔ ایسے ایسے لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

(۳) امام حسین رضی اللہ عنہ نے زمین کربلا خرید کر وقف کر دی ہے تو بعد ثبوت صحیح ملنے کے ہم کہینگے چشم ما روشن دل ما شاد۔ بہت خوب جائیے وہاں ہی دفن ہو جئے ہمیں کیا اس سے ملال اور کیا نزاع +

آخر میں یہ ہے کہ ان لوگوں کو اہل بیت کی محبت میں غلو کرنے سے ایسی ایسی باتیں سوجھتی ہیں جیسی کوئی لیٹیشن (مدبسک) حسب انتظام مملکت ... تو بہت سی ادہر ادہر کی بہکی باتیں ... لگ جاتے ہیں۔ یہی حال شیعوں کا ہے۔ پس تم ان سے کھینی کی حدیث کا جواب مانگو۔ جبتک جواب نہ دیں نہ چھوڑو +

رسالہ اصلاح کا ایڈیٹر بھی توجہ کرے جو حدیث صدیقہ کو منقصہ لکھتا ہے +

# اہل حدیث پر ناجائز اتہام

(شمس)

کیوں نہ ٹھہریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم

خود اُٹھا لاتے ہیں جو تیر خطا ہوتا ہو

اخبار اہل فقہ نے چونکہ جماعت اہلحدیث (کثرہم اللہ) کو بدنام کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اسلئے وہ اور اوسکے اصلی اور فرضی نامہ نگار بھی اسی تلاش میں رہتے ہیں کہ جسطرح ہو جماعت اہلحدیث کو بدنام کیا جائے۔ چنانچہ ... فروری کے پرچہ میں ایک خبر اِن الفاظ میں درج ہوئی تھی۔

"غیر مقلدوں کی بیجا حرکت!۔ ایک بار میں تنازع فاتحہ خلف الامام میں جناب مولوی عبد اللہ کوٹلی ضلع جالندہر سے ہوا۔ غیر مقلدین مباحثہ سے تنگ آکر مولوی صاحب موصوف کو دہوکا سے باہر لیگئے اور انکا دست راست پورا کاٹ دیا اور دست چپ کو بھی زخمی کیا۔ تندو زبان بھی کاٹ ڈالی۔ مولانا موصوف شفاخانہ کلان لاہور میں ہیں اور مجروح حالات میں ہیں"

اس خبر کو پڑھ کر ہمیں سخت صدمہ ہوا۔ کہ اہلحدیث کا کون ایسا شقی ازلی ہوگا۔ جسنے خلاف حکم خدا و رسول کے ایسا فعل شنیع کیا مگر چونکہ راقم مضمون اور خود ایڈیٹر اہل فقہ کا اپنا اندرونہ اُن کی تکذیب کرتا تھا۔ اسلئے اونہوں نے پورا پتہ نہ لکھا تاکہ تحقیق نہو سکے۔ مگر خدا کی شان خدا کے سامنے تو کوئی جادو نہیں چل سکتا۔ ہمارے ایک نامہ نگار نے لاہور سے اسکی تفصیل رپورٹ ہمیں بھیجی۔ جو درج ذیل ہے۔

"جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ التماس آنکہ میں نے سنا ہے۔ کہ اخبار اہل فقہ نے ایک مضمون اس طرح شائع کیا ہے کہ ایک مولوی عبد اللہ ضلع لاہور تحصیل شرقپور میں وہابیوں کے ساتھ کسی مسئلہ میں مباحثہ ہوا اور غالب آیا اور وہابی لوگ مغلوب ہو گئے تو وہابیوں کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے مولوی عبد اللہ کو مارا۔ اور اسکے ہاتھ کاٹ دیئے۔ ایک کچھ باقی رہا اور ناک بھی کاٹ دیا اور زبان بھی کاٹ ڈالی۔ اور خوب مارا۔ پھر پولیس کو خبر ہوئی۔ لاہور کے

ahmadimuslim.de

شفاخانہ میں لائے۔ ناک ڈاکٹر صاحب نے سی دیا اور ایک ہاتھ بھی سی دیا اور ایک بالکل کاٹ دیا۔ پھر اسکو کچھہ آرام آگیا۔ اب میں اپنے استاد صاحب مولوی غلام احمد صاحب کا بیان اپنے کانوں سنا ہوا لکھتا ہوں۔ اس مولوی نے دیوبند میں تحصیل علم کیا ہے۔ وہ اب ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ وہاں لڑکوں اور لڑکیوں کو پڑھاتے تھے۔ خود حنفی مذہب تھے۔ قصہ یہ ہوا کہ ایک لڑکی نوجوان کے ساتھ دوستی ڈال لی۔ اور جو کچھہ ملاگری کا آتا۔ اسی کے حوالے کر دیتے تھے۔ نتیجہ یہ کہ اسکے والدین اور اس کے خاوند اور رشتہ داروں کو پتہ ملا۔ کہ یہ مولوی ہماری لڑکی پر عاشق ہے۔ انکو غیرت آئی۔ انہوں نے کچھہ داؤ لگایا مگر نہ چلا۔ منع کیا وہ باز نہ آئے۔ اور یہی کہا کہ جو کچھہ کرنا ہے۔ میں عاشق ہوں مرجانا منظور ہے لیکن جدائی منظور نہیں۔ خیر وہ غیرت والے تھے انہوں نے ایک روز باہر بلاکر مولوی صاحب کو گرالیا اور گردن پہ پاؤں رکھکر زبان مبارک کو باہر نکال لیا۔ اور تراشے گئے صاحبزادہ باقی تھا دی (مگر اچھی طرح کاٹی نہ گئی) اور تو ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ پھر ناک مبارک کاٹ ڈالا۔ اور بعد اسکے دست مبارک کی باری آئی۔ اسکا بھی کام تمام کر دیا۔ مولوی صاحب بیہوش ہو گئے۔ پھر ہوش آئی۔ گاؤں کو خود چلے گئے۔ پھر پولیس نے لاہور میں پہنچا دیا۔ ملزم ابھی حوالات میں ہیں تحقیقات ہو رہی ہے۔ فاعل وہابی تھے نہ غیر مقلد تھے بلکہ حنفی المذہب پکے حنفی مگر غیرت مند۔ دیکھئے ان کو کیا حکم ہوتا ہے۔

(راقم از سلام لاہور)

(ایڈیٹر) اہل فقہ کو اب معلوم ہوا ہوگا کہ یہ واقعہ کیا ہے۔ اسکے بیچارے مقتول کا نقشہ یہ ہوا کہ ؎

ہم دم سے گئے ہمدم کیلئے ہمدم کی قسم ہمدم نہ ملا
کیا دل کو یہ داغ نصیب ہوا مرہم بھی گئو مرہم نہ ملا

## اہل تقلید پر چند سوال

چند سوال جو ذیل میں ہیں ایڈیٹر اہل فقہ وغیرہ دیگر مقلدین سے ہیں۔

براہ مہربانی اپنے اخبار اہلحدیث میں مشتہر کر کے شائع کرا دیجئے گا۔

(۱) خلفاء راشدین کا کیا مذہب تھا۔ (۲) آئمہ اربعہ کا کیا مذہب تھا (۳) جو مذہب ان بزرگان دین کا تھا وہی مذہب ہر مسلمان کا ہو تو کیا مضائقہ؟

راقم سلامت علی پٹواری از سیوان۔

## اخبار نہ پہنچنے کی شکایات

آجکل اخبارات نہ پہنچنے کی عام شکایت ہو رہی ہے۔ اہلحدیث کے بعض قدردان ہمکو لکھا کرتے تھے کہ اخبار وطن وکیل وغیرہ ہمکو برابر ملتا ہے مگر اہلحدیث ہی نہیں ملتا۔ گو ہم ان کو جواب دیتے تھے۔ کہ ہمارا اس میں قصور نہیں۔ لیکن شاید ان کو ناگوار ہوتا ہوگا۔ اسدفعہ وطن نے بھی چیخ پکار کی ہے۔ کہ دو سو خطوط شکایتی آئے ہیں کہ یکم فروری کا وطن نہیں ملا۔ اہلحدیث کے یکم فروری کے پرچے بھی بہت گم ہوئے ہیں۔ پس ناظرین بجائے اسکے کہ مہتمم اہلحدیث پر بدگمانی کریں اسکا تدارک اور اصلاح کیا کریں۔ جو اہلحدیث میں ہمیشہ لکھا جاتا ہے۔ اہلحدیث اور اطبار رونق سے بڑھکر اپنی صفائی کا ثبوت دینے کو ہمیشہ لکھا کرتا ہے کہ جس صاحب کو اخبار نہ ملے۔ وہ اسی ہفتہ کے اندر اطلاع کریں۔ تو دوسرا پرچہ ہمراہ آئندہ پرچہ کے بھیجا جائیگا اگر وہ دیر سے کریں گے تو گم شدہ پرچے پر ٹکٹ بھیجے جائینگے چنانچہ ہر ہفتہ اس پر عمل بھی ہوتا ہے۔ تاہم ہمارے بعض قدردان دو تین ماہ کے بعد اتنا لکھدیتے ہیں۔ کہ اخبار کئی ہفتوں سے نہیں آتا۔ خدا معلوم اہلحدیث تو حضرات انبیا علیہم السلام کے حق میں بھی علم غیب کے قائل نہیں۔ مگر ان حضرات کو مہتمم اہلحدیث کی نسبت یہ خیال کیسے ہوتا ہے۔ کہ ہم اوسکو خبر بھی کریں گے تو بھی وہ جان جائیگا۔ کہ اخبار اتنی مدت سے فلاں شخص کو نہیں ملا۔ اسلئے اس دفعہ وضاحت سے لکھا جاتا ہے۔ کہ دفتر پر کسی قسم کی بدگمانی نہ کیا کریں اخبار ہر ایک صاحب کو برابر جاتا ہے۔ ڈاکخانہ کی کوتاہی سے اگر نہ ملے تو ایک روز انتظار کر کے فوراً اطلاع دیا کریں۔ مگر اپنا نمبر خریداری اور نمبر یا تاریخ پرچہ گم شدہ کا بتلانا بھی ضروری ہے۔ اگر اسی ہفتہ نہ بتلا دیگو۔ تو بیرنگ بھیجا جائیگا۔ محصول ڈاک اس دیر کے بدلے میں جرمانہ ہے۔ نیز ایک شکایتی کارڈ فوراً اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو بیرنگ لکھدیا کریں۔ کارڈ کی پیشانی پر (شکایت ڈاکخانہ) ضرور لکھا ہو۔ اندر اسکے لکھدیں۔ کہ ہمارا اخبار اہلحدیث ہمکو فلاں تاریخ کا نہیں ملا۔ مہربانی کر کے اسکا انتظام فرما دیں کہ باقاعدہ ملا کرے۔

مکرر واضح ہے۔ کہ اہلحدیث اپنی صفائی جتلانے کو ہر وقت مستعد ہیں مگر اطلاع کا پہنچنا شرط ہے۔

**عام قاعدہ** جلد دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر اخبار دوبارہ مفت تیسرے ہفتہ بقیمت

ahmadimuslim.de

# آریوں کے خلاف عقل عقائد

(از نامہ نگار)

اہل علم پر مخفی نہیں کہ ہر اسم اپنی صفات مخصوصہ سے وابستہ ہوتا ہے۔ اور یہی صفات ہیں اسماء کے ذریعہ تفریق و امتیاز ہوتے ہیں۔ فرق مراتب وصف خاص میز بالطبع ہے اس بحث کو ہم بالکل عام فہم کرنے کے لئے ایک مثال کے ساتھ ساتھ بیان کرتے ہیں۔ فرض کرو۔ کہ آریہ وہ شخص ہو۔ جو ویدونکا عالم و عامل ہو۔ یعنی ہر انسان کا آریہ ہونا دو صفات پر موقوف ہو ایک ویدونکا علم دوسری ویدوں پر عمل۔ پس جس شخص میں یہ دونوں وصف نہ ہوں یا ایک ہو۔ دوسرا نہو وہ آریہ نہیں بالکل اسیطرح۔ فرض کرو کہ قدیم وہ ذات ہے جس میں اوصاف ذیل ہوں۔ غیر مخلوق۔ قائم بذات خود۔ صفات اکمل بذاتہ۔ ہمیشہ یکساں حالت پر رہنا انانیت رکھنا وغیرہ۔ اب ہمارا مضمون ظاہر ہے کہ جس طرح ہر ایک آریہ میں دونوں اوصاف مخصوصہ مذکورہ بالا موجود ہیں۔ اسیطرح ہر ایک قدیم میں بھی اوصاف مذکورہ بالا جمع ہیں۔ لیکن بخلاف اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ پارٹی کے تعلیمیافتہ لوگ بھی متعدد افراد کو قدیم مانتے ہیں۔ جسپر طرہ یہ کہ ہر ایک قدیم کیواسطے علیحدہ علیحدہ اوصاف مقرر کرتے ہیں۔ جنکو سنکر ایک معمولی عقل والا بچہ بھی صاف کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ عقیدہ خلاف عقل ہے۔ اب ہم علیحدہ علیحدہ ہر ایک قدیم کے اوصاف جو آریہ پارٹی کے تعلیمیافتہ گروہ نے مقرر کئے ہیں۔ نمبروار ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ماخوذ از ستیارتھ پرکاش اڈیشن اول سنہ ۱۸۹۹ء

| نمبر | نام قدیم | اوصاف | نوٹ قابل غور آریہ مہاشیہ |
|---|---|---|---|
| اول | ایشور یا خدا | ہستی مطلق۔ علم مطلق۔ راحت مطلق بیحد و بے شکل۔ محیط کل۔ لا انتہا۔ جنم نہ لینے والا۔ قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام کائنات کو پیدا کرنے والا۔ تمام کائنات کو قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا۔ تمام روحوں کو انصاف سے سزا و جزا دینے والا۔ منزہ از حدوث و فنا۔ پاکیزگی۔ رحمت۔ دکھ و سکھ یعنی رنج و راحت سے استغنا۔ جسم کی احتیاج نہ رکھنا۔ طاقت غیر متناہی۔ قائم بذات۔ قائم الصفات۔ انانیت۔ صفات اکمل بذاتہ۔ غیر مخلوق۔ غیر متبدل وغیرہ۔ | جو غیر معلول یا غیر مخلوق ہے۔ وہ مجبور نہیں منتہا ہے۔ جو فانی نہیں اسکو اوصاف بھی فانی نہیں۔ |
| دوم | جیو یا روح | ہستی۔ علم۔ غیر آلودہ رہنا۔ خواہش۔ تنفر۔ رنج و راحت کا محسوس کرنا۔ محدود العلم۔ ذی شعور۔ پرورش کرنا۔ کام کرنے میں خود مختار۔ نتیجہ بھوگنے میں تابع مرضی ایشور۔ رنگ روپ۔ پاک کثیف۔ گہری نیند میں آنا۔ اولاد پیدا کرنا۔ اور پرورش کرنا۔ علوم و حرفت وغیرہ اچھے برے کام کرنا۔ جدوجہد۔ طاقت۔ گریہ زاری۔ ناخوشی امتیاز۔ محدود المقام۔ جنم لینا۔ دم کی ہوا کو باہر نکالنا۔ اندر لینا۔ آنکھ کو بند کرنا کھولنا یا دیکھنا۔ انانیت۔ حرکت۔ بھوک۔ پیاس خوشی۔ غم وغیرہ۔ | وصف قدامت کے ذیل میں ان اوصاف کی کہانتک گنجائش ہے۔ غیر فانی کے از خود اوصاف۔ قدیم کے عوارض کا الحاق خود لیو بستہ و موکش یعنی قید و رہائی و مجبوری الحاق۔ |
| سوم | پرکرتی یا مادہ | بے شعور مطلق۔ بے انانیت | وصف قدامت کے ذیل میں ان اوصاف کی کہانتک گنجائش ہو |

ع ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ یہ صرف ایک وصف قدامت ہو۔ جسکی تعریف مختلف مقامات پر مختلف بیان کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مجموعہ کا نام علیحدہ علیحدہ بغرض تفریق و امتیاز رکھدیا ہے تاکہ کوئی مہاشیہ غلطی سے جیو اور جیو کو پرکرتی یعنی مادہ اور مادہ کو ایشور نہ خیال کرسکیں اور ہمنے زیادہ آسانی اس میں یہ کردی ہے کہ نمبر ترتیبی دیدئے ہیں لہذا اب کوئی مہاشیہ بلحاظ اختلافات اوصاف قدیم نمبر اول کو قدیم نمبر دوم اور نمبر دوم کو قدیم نمبر سوم اور سوم کو اول نہیں کہسکتے۔ اور ہم اپنی اصطلاح میں بھی ان تینوں قدیموں کے درمیان نمبر ترتیبی سے فرق کرسکتے ہیں۔

پس اسی اصول سے جس سے کہ آریہ مہاشوں نے وصف قدامت کے تین کلاس مقرر کئے ہیں۔ ہم وصف آریہ کے بھی تین یا چار کلاس بطور نظیر پیش کرتے ہیں۔

(ماخوذ از ستیارتھ پرکاش)

| نمبر | نام آریہ | اوصاف |
|---|---|---|
| ۱ | برہمن | پڑھنا۔ پڑھانا۔ یگیہ کرنا کرانا۔ دان لینا دینا۔ دل سے برے کام کی خواہش نکرنا نہ اوسکو اوہرم میں راغب ہونے دینا۔ کان وغیرہ حواس کو بے انصافی سے روکنا۔ ہمیشہ برہمچاری کے مانند نفس پر قادر ہونا۔ پاکیزگی۔ |
| ۲ | چھتری | انصاف و عدل سے رعیت کی حفاظت نیکوں کی عزت۔ بدعمل کی تنبیہ |

| | | |
|---|---|---|
| | | کرنا ہر طرح سے سب کی پرورش کرنا۔ دان یعنی ودیا دہرم مین غربت اور مستحق لوگون کی خدمت مین دولت وغیرہ صرف کرنا۔ اگنی ہوتر وغیرہ یگ کرنا۔ وید وغیرہ شاستروں کا پڑہنا۔ عیاشیوں مین نہ پہنسنا۔ نفس پر قادر رہنا۔ سینکڑون ہزارون سے بھی جنگ کرنیمین اکیلے کو خوف نہ ہونا۔ ہمیشہ عاجزی سے مبرا۔ بہادر مستقل مزاج رہنا متحمل ہونا۔ راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار مین اور سب شاستروں مین نہایت ہوشیار رہنا جنگ مین بہی مضبوط بیخوف رہکر اس سے کبہی نہ ہٹنا نہ بہاگنا یعنی اس طرح لڑنا جس سے یقیناً فتح ہو۔ آپ بچے۔ اگر بہاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کہیلنے سے فتح ہوتی ہو۔ تو ایسا ہی کرنا۔ خیرات کرنیکی عادت رکھنا۔ طرفداری کو چہوڑ کر سب کے ساتھ حسب مناسب برتاؤ کرنا سوچکر دینا وعدہ کا ایفا کرنا۔ اور اسکو کبہی نہ ٹوٹنے دینا + |
| ۳ | ویش | گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش ترقی کرنا۔ علم و دہرم کی ترقی کے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ اگنی ہوتر وغیرہ یگ کرنا۔ وید وغیرہ شاستروں کا پڑہنا۔ سب قسم کی تجارت کرنا سود مقررہ تعداد سے زیادہ نہ لینا۔ کاشتکاری کرنا + |
| ۴ | شودر | شودر کو چاہئے کہ نفرت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چہوڑ کر برہمن۔ چہتری ویشوں کی خدمت حسب مناسب کرے اور اسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے + |
| | | اول سے تین کلاس تک انسان کہلاتا ہو اور چوتھی درجہ کا آریہ شودر کہلاتا ہے ۔ |

اس موقع پر ایک واقعہ یاد آگیا۔ ایکروز کا ذکر ہے۔ کہ کسی مہاشہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر برہمن چہتری ویش تینوں اوصاف کا جامع جو شخص ہو۔ تو اسکو کونسا ورن دیا جائیگا۔ بجواب اسکے مہاشہ نے فرمایا کہ تینون صفات کا جامع آج تک کوئی نہوا ہوگا۔ مین اسجگہ پر جو یہ نظیر لایا ہوں اپنی دلیل کو عام فہم کرنے کی غرض سے اور وہ یہ ہے کہ ہر خاص و عام پر یہ امر واضح ہے کہ برہمن چہتری اور چہتری ویش اور ویش شودر اور شودر برہمن نہین کہا جاسکتا اور بلحاظ نمبر ترتیبی کے آریہ نمبر اول نمبر دوم اور نمبر دوم نمبر سوم اور نمبر سوم نمبر چہارم نمبر اول نہین مانا جاسکتا۔ کیوں صرف مختلف اوصاف رکھنے کے باعث ۔

## اصول موضوعہ

جو چیزین نابرابر چیزون سے علیحدہ علیحدہ برابر ہوں گی۔ وہ بھی آپس مین نابرابر ہونگی۔ باہم مختلف اوصاف رکھنے والی چیزوں سے علیحدہ علیحدہ جو چیزین موافق ہوتی ہین۔ آپس مین مختلف اوصاف رکھتی ہین۔ اور مختلف متضاد اوصاف کی چیزین باہم اختلاف اوصاف کے باعث کبہی ایک وصف خاص سے موصوف نہین ہوسکتیں۔ پس باسانی یہ نتیجہ صریح نکلا۔ کہ جس طرح برہمن چہتری۔ ویش۔ شودر چارون ورن مختلف اوصاف رکھنے کے باعث باہم مختلف ہین اور کسی ایک وصف خاص یعنی وصف آریہ سے متصف نہین ہوسکتی۔ اسیطرح ایشور جیو و مادہ بہی مختلف اوصاف رکہنے کے باعث باہم مختلف ہین اور باہمی اختلاف کے باعث کسی ایک وصف خاص یعنی وصف قدامت سے تینوں منسوب نہیں ہوسکتیں اور یہی ہم ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اب رہا یہ امر کہ ان تینون سے کوئی ایک قدیم ہے۔ یا نہین یا اگر ہے تو کون ہے یہ دوسری بحث ہے۔ اسلئے ہم اسکو یہاں نہین بیان کریں گے +

**لطیفہ**۔ ایک دیہاتی زمیندار اپنی آخری وقت میں اپنے لڑکے کو یہ وصیت کر گیا کہ بیٹا جب کبہی تمہارے مکان پر کوئی مہمان آئے تو اول اسکی بڑائی بیان کرکے تعریف کرنا۔ بعدہ اسکی حتی الوسع خاطرداری کرنا۔ سادہ لوح پسر نے اپنے باپ کی وصیت کو لوح دل پر ایسا کندہ کیا کہ ہمیشہ جب کوئی مہمان اوس کے یہان آتا۔ اوسکی بڑائی سب سے پہلے ان الفاظ مین بیان کرتا کہ آپ سب سے بڑے ہو ہین۔ حسن اتفاق سے ایک روز اوس کے یہان دو مہمان جو باہم باپ و بیٹے کی نسبت رکھتے تھے۔ آئے سادہ لوح لڑکے نے اول باپ سے مخاطب ہوکر کہا۔ کہ آپ سب سے بڑے ہین۔ بعدہٗ بیٹے سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ سب سے بڑے ہین۔ اس پر باپ نے ناراض ہوکر کہا۔ کہ کیا بیٹا بھی ہم سے بڑا ہے۔ سادہ لوح لڑکے نے جواب دیا کہ میں تمہین جانتا۔ مین صرف اپنے والد کی وصیت پر عامل ہون اور دیکہو سوامی جی کی وصیت ماخوذ از ستیارتہ پرکاش۔ پرمیشور اور جیو یعنی باپ اور بیٹا وغیرہ کا رشتہ مانتا ہوں صفحہ ۴۴۴ ایشور و جیو اور کائنات کی علت مادی پرکرتی یہ تین چیزین ازلی یعنی قدیم ہین صفحہ ۲۴۰۔ ہماری رائے مین نہ صرف آریہ مہاشوں کا خیال ہے کہ سوامی جی صاحب روح و مادہ کو مثل ایشور کے ازلی مانتے تھے۔ حالانکہ سوامی جی صاحب نے بعد غور و فکر اس امر کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔ کہ روح و مادہ ازلی و غیرفانی و قائم بذات خود

ahmadimuslim.de

نہیں چونکہ قبل ازمعلومات ضروریہ وہ اس امر کا اظہار صاف الفاظ میں کرچکے تھے کہ روح و مادہ ازلی ہے اس لئے بعد کو جو رائے انہوں نے ظاہر کی وہ گو صاف الفاظ میں نہیں ہے تاہم اس کے معنی پر ذرا سا غور کرنے سے واضح ہے۔ کہ وہ روح و مادہ کا مخلوق و حادث ہونا تسلیم کر گئے ہیں ستیارتھ پرکاش صلہ ۲۳۲ یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اور اکاش کے مثال تھا۔ اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اس سے محاط تھا۔ بعدازاں پرمیشور نے اسکو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا۔

**نوٹ قابل غور آریہ مہاشہ** ا۔ کیا ازلی و غیر فانی کی حالت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی؟

۲۔ کیا مادہ و روح کا مثل اکاش ہو جانا اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہنا اور فنا ہونا نہیں ہے۔

۳۔ اکاش سے روح و مادہ و تمام کائنات کا ظہور نیستی سے ہستی کا ہونا نہیں ہے۔

۴۔ یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اکاش کے مثال اسی طرح سے تھا جس طرح سے کہ یہ مضمون روشنائی وکاغذ بنانے سے قبل میرے ظاہر کرنے کو مخفی تھا یا کسی اور طرح سے؟

ہمارے ان سب اعتراضات کا جواب آج تک آریہ مہاشوں نے کچھ نہیں دیا۔ البتہ صرف یہ عذر پیش کیا ہے کہ جو بزعم ان کے جواب ہے کہ اگر ہم فانی ایشور کو قدیم و ازلی مانیں۔ اس کی رعایا روح و مادہ کو ازلی نہ جانیں۔ تو ایشور کی ہستی بیکار محض ثابت ہوتی ہے۔ اور بیکار محض معدوم کے مثل ہے۔ اور یہ ایشور کے واسطے دوش ہے۔ دوسرے اگر یہ دو چیزیں ایشور کے ہمراہ نہ ہوں۔ تو دنیا کس طرح پیدا ہو۔ کہاں سے دنیا کا مادہ اور کس جگہ سے روحیں لائی جائیں اسکا جواب فی الحال مختصر لفظوں میں ہم یہ دیتے ہیں کہ تمہارے عقیدہ سے اسوقت بھی ایشور کی ہستی بیکار محض ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ روح و مادہ و قانون قدرت ان تینوں کو آپ ازلی و غیر فانی مانتے ہیں۔ پس بتلائیے ان تینوں کی موجودگی میں اب ایشور کی کیا ضرورت باقی رہی۔ اسی وجہ سے ایشور کی ہستی تو آپ محض برائے بیت مانتے ہیں۔ تھوڑا سا غور کرنے کے بعد ضرور آپ ایشور کی ہستی کو مثل ضلالت میں تھکر فرار ہو کر دیتے اور سیدھی دہریت کی راہ لینگے۔ پس اس ہستی کو ایشور مانو جو اپنی ہستی کے قیام میں غیر کی محتاج نہیں۔ دنیا کے ہونے یا نہ ہونے سے اس کی ہستی ہمیشہ ثابت

صفات میں کمی بیشی۔ نقص و زوال کو گنجائش نہیں۔ نیستی سے ہستی کرنا خدا کی خاص صفت خالقیت ہے جو دوسرے میں نہیں اگر نیستی سے ہستی نہیں۔ تو صفت خالقیت ندارد ہے۔ سوچو اور غور کرو کہ خالقیت کس کو کہتے ہیں جو خدا کے واسطے مخصوص ہے اسی وجہ سے تم کو اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور نظیر تلاش کرنا ہی تمہارا عبث ہے۔ اس لئے کہ بے نظیر کے صفات بھی بے نظیر ہوتے ہیں اور سنئے آریہ مہاشوں کے تعلیم یافتہ گروہ نے صرف انہیں تین مذکورہ بالا کی قدامت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علاوہ ان کے چار کو اور قدیم مانتے ہیں اور طرفہ تر یہ کہ تین قدیم مسبوق الذکر کو غیر مخلوق اور ذیل کے چار قدیم کو مخلوق مانتے ہیں۔

اور وہ یہ ہیں:۔

| نمبر | نام قدیم | کیفیت |
| --- | --- | --- |
| ۴ | دنیا کی پیدائش وفنا کا دور تسلسل | یہ قدیم نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۵۲۔ اقوال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اور نوٹ صفحہ مذکور دور بھی مثل تسلسل باطل ہو۔ چونکہ ہر ایک دنیا کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اتصال سے بنتی ہے۔ ایسے دنیاؤں کا مجموعہ جس سے دور بنتا ہے ضرور ابتدا رکھتا ہے (اصول) غیر فانی چیزوں کا مجموعہ بھی فانی ہوتا ہے اور ابتدا انتہا رکھنے والی چیزوں کا مجموعہ بھی ابتدا انتہا رکھتا ہے |
| ۵ | وید | وید کے اندرونی مضامین وید کو مخلوق ہونا تسلیم کرتے۔ اور وید قدامت سے گرتے ہیں تاہم اس کے قدیم ہونے کا ثبوت دور تسلسل کے قدیم ثابت ہونے پر منحصر ہے۔ |
| ۶ | آریہ | ویدکی قدامت وید کے ماننے والوں کی قدامت سے خبر دیتی ہے۔ اس لئے وید کی قدامت ثابت ہونے پر آریوں کی قدامت منحصر ہے |
| ۷ | شودر | آریوں کی قدامت شودروں کی قدامت پر دال ہے اس لئے آریوں کی قدامت ثابت ہونے پر شودروں کی قدامت منحصر ہے |

اسی طرح اور بھی عقل کے خلاف عقائد آریہ پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ نے گھڑ رکھے ہیں جس کی فہرست بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ روح بغیر جسم کے کوئی فعل نہیں کر سکتی۔ لیکن روح کو جسم اس کے اعمال کے نتیجہ میں ملتا ہے۔

ahmadimuslim.de

عمل ۲ ابہام بغیر افعال نہیں اور افعام بغیر ابہام نہیں +
عمل ۳ سبب و نتیجہ اور شرط و جزا دونوں ایک ہیں ۔
عمل ۴ ایشور بغیر دنیا کے نہیں اور دنیا بغیر ایشور کے نہیں +
عمل ۵ دُنیا دار جزا ہے دار العمل نہ معلوم کہاں ہے ۔
عمل ۶ پانی کی سردی اور آگ کی گرمی ایشور دفع نہیں کر سکتا لیکن قادر مطلق ہے +
عمل ۷ ایشور ہر شے کے اندر موجود ہے لیکن غیر محدود ہے +
عمل ۸ عقد بیوگان میں جو بیوہ شوہر کے پاس جا چکی ہو ۔ اوسکو عقد ثانی کا حق حاصل نہیں ۔ لیکن جو بیوہ شوہر کے پاس نہ گئی ہو ۔ اوس کو عقد ثانی کا حق حاصل ہے +
عمل ۹ بیوہ عورت یا خاوند والی عورت بصورت ضرورت دس غیر مردوں سے اولاد حاصل کر لے +
عمل ۱۰ قانون قدرت و روح و مادہ تینوں ازلی و غیر فانی ہونے کے باوجود ایشور کی ضرورت تسلیم کرنا +
عمل ۱۱ دنیا کی ابتدا انتہا نہیں ۔ لیکن وید دنیا کے ابتدا میں الہام ہوتا ہے +
عمل ۱۲ غیر شخص کے نطفہ سے پیدا شدہ بچہ دوسرے کی نسل و گوترہ و جائداد کا مالک ہو سکتا ہے +

پس ہم اس مہاتما پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ سے عرض کرتے ہیں کہ کیا خوشنما صندوقچوں میں اپنی اسناد کے ہمراہ اپنی اعلیٰ درجہ کی فہم و فراست کو بھی مقفل کر دیا ہے ۔ ملک کی علمی ترقی کا باعث ہو ۔ تمہارا علم ملک کے فخر کا ذریعہ ہے عوام الناس تمہاری چہروں کی طرف اس امید پر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے منہ سے جو کچھ نکلے اُس کے ساتھ صرف ہاں کہدینے میں ہماری دونوں جگہ میں بھلائی ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ آپ تحقیق سے کام نہ لیں اور تقلید کے جال سے باہر قدم نہ نکالیں فقط

(راقم خاکسار زمان احمد یار خاں از ملتان)

(ایڈیٹر) مضمون وزن کر کے بھیجا کریں باوجود ٹکٹ لگنے کے ۴ محصول دینا پڑا

---

**تفسیر ثنائی اردو** جلد اول عہ جلد دوم ۱۲ جلد سوم ۱۲ جلد چہارم عہ چاروں جلد نقد یکمشت قیمت ستہ محصولڈاک (ستہ)

# بغیر اس کے کام نہیں چلتا

مارچ کے مہینے میں جن جن احباب کی قیمتیں ختم ہیں ۔

حسب دستور ان کے نمبر مع پتہ کے بالتشریح ذیل ہیں ۔ جو صاحب کسی وجہ سے وی پی لینا نہ چاہتے ہوں یا خدانخواستہ اخبار سے انکار ہو ۔ یا کسی خاص وجہ سے وی پی کا التوا چاہتے ہوں ۔ وہ مہربانی کر کے اطلاع دیں ۔ خاموشی میں ناحق مطبع کا نقصان نہ کریں +

**غریب فنڈ** میں جن صاحبوں نے کچھ دینا ہو ۔ یا اچھا مثر ہے کہ قیمت کے ساتھ ہی اُس چندہ کی بھی اجازت بخشیں + (مینیجر)

| نمبر خریدار | مقام | نمبر خریدار | مقام |
|---|---|---|---|
| ۱۱۲ | گورداسپور | ۵۱۹ | لاہور |
| ۱۶۵ | امرتسر | ۷۲۳ | باکی پور |
| ۲۲۲ | بانسی | ۷۲۷ | کانپور |
| ۲۲۹ | نہر جہلم | ۷۲۸ | شاہجہانپور |
| ۲۵۹ | مدراس | ۷۳۷ | ہنگولی |
| ۲۶۰ | بیاس ضلع امرتسر | ۷۳۹ | شولاپور |
| ۲۶۳ | جنجہ کلاں (منٹگمری) | ۷۴۱ | ویلی پور |
| ۲۶۹ | سوکنی گاؤں (ملان) | ۷۴۳ | احمد نگر |
| | | ۷۴۴ | گھسیٹہ |
| ۲۷۴ | بمبئی | ۷۴۵ | کوٹ گمیر |
| ۳۱۳ | روپڑ | ۷۴۶ | کراچی |
| ۳۸۸ | امرتسر | ۷۴۷ | پوسٹ گڈا پادر سار |
| ۴۱۳ | رانی ساگر (آرہ) | ۷۴۸ | میانگو (سیالکوٹ) |
| ۴۸۰ | دہلی | ۷۴۹ | کوہ کشمیر |
| | | ۷۵۰ | منڈرو (پٹنہ) |
| ۴۸۲ | علیگڈھ | ۷۵۱ | سیندوریا (الہ آباد) |
| ۴۹۰ | زنگو ر سادات | ۷۵۲ | گہرہ (مظفر نگر) |
| ۴۹۸ | مادہ پلٹے (دربھنگہ) | ۷۵۳ | موضع پلاؤ (سارن) |
| ۵۰۱ | راولپنڈی | ۷۵۴ | مچھلی شہر |
| ۵۰۲ | اجمیر | ۷۵۵ | کرتا (مرزاپور) |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷۵۷ | مہرانیان (دھونپور۔ گیا) | ۸۹۰ | چکی پٹھان |
| ۷۵۸ | جالپور (پرمانان لودھیانہ) | ۸۹۱ | سکھو چک |
| ۷۶۲ | ڈلہ کیمپ (احمد آباد گجرات) | ۸۹۲ | جالندھر |
| ۷۶۷ | بنارس | ۹۰۷ | سشیوپور (بنارس) |
| ۷۸۲ | جگ لپ | ۹۰۹ | مجیٹھ |
| ۷۸۳ | پانڈیچری | ۹۲۰ | ہردوئی |
| ۷۸۴ | داہری تعلقہ سیل آشٹ | ۹۸۰ | کوٹلہ ضلع امرتسر |
| ۷۸۷ | شب مہارو تعلقہ نوشہرہ فیروز | ۸۸۳ | بدایون |

## واجبی عذر

۱۸- جنوری کے پرچہ میں ایک سوال نمبری ۱۰ کے جواب میں یوں لکھا گیا ہے کہ -

"مقابر اور صلحا کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں"

اس جواب میں "نہیں" کا لفظ غلط چھپ گیا ہے بجائے نہیں کے "ہے" سمجھنا چاہئیے۔ میں نے ۲۰ جنوری کو علی گڈھ کالج کے جلسہ میں گیا یہ پرچہ مذکور میری غیبت چھپا اور ویسے ہی شائع ہوا۔ اب ایک کرمفرما کے لکھنے پر میں نے دیکھا تو تصحیح مناسب سمجھی۔ مشکوٰۃ کے باب الایمان فصل ثانی میں بھی ایک حدیث ہے کہ یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پیروں کو چوما تھا۔ کیا اچھا ہوتا کہ کرمفرما مذکور بجائے بدگمانی اور بدزبانی کے براہ راست دریافت فرمالیتے۔ تاہم شکریہ کے مستحق ہیں۔

## آریہ سماج امرتسر

ہندوستان کی کل آریہ سماجوں اور امرتسر کے خصوصاً اب اس بات کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ ہماری (آریہ کی) اصول دار لیہ محفوظ نہیں اور اسلامی گولوں کی زد سے آجتک آریہ عمارت بوسیدہ ہو چکی ہے۔ وہ اس قابل نہیں کہ اب مرمت ہو سکے اسلئے انہوں نے بہت سوچ بچار کے اب یہ تجویز نکالی ہے کہ بجائے اسلام پر ہی اعتراض کرو اور مسلمانوں کو موقع ہی نہ دو۔ کہ آریہ پوزیشن پر اعتراض کریں۔ چنانچہ امرتسر کی آریہ سماج نے اس سال کے جلسہ پر (جو ۲۲ و ۲۳ فروری کو تہا) یہی چالاکی کی۔ کہ مسلمانوں سے دو گھنٹہ مباحثہ کیلئے رکھو۔ مگر مضمون یہ جائز رکھنے کہ مسلمانوں کو موقع نہ دیتے۔ کہ ویدک تعلیم پر انکو اعتراض کریں۔ خود ہی مضمون "شفاعت" تجویز کر کے مشتہر کر دیا۔ کیا اس کو منشاء صرف یہ نہیں کہ اب آریہ سماجی اپنی کمزوری کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں

شاید اسی لئے آپ کی دفعہ وید دار اشعار بھی اشتہار پر نہیں لگا ہو ہے

نقارہ دہرم کا بجتا ہے آؤ جسکا جی چاہے ۔ صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

علاوہ اس مذہبی کمزوری کے اخلاقی بزدلی کا یہ حال ہوا کہ ۲۲۔ فروری کا مباحثہ کا اشتہار ۲۱۔ فروری کو دوپہر کے وقت سے تقسیم کرنا شروع کیا اور اس میں لکھا کہ مباحثہ کرنیوالے دو روز پہلے اطلاع دیں "من چہ میگویم و طنبورہ من چہ گوید" چونکہ آریہ سماج کی نیت میں فتور معلوم ہوتا تہا۔ اس لئے انجمن خادم اسلام میں (جو خاص کر کے متعلق مسلمانوں کے مختلف خیالات کے افراد کا مجمع ہے جنمیں خاکسار اور اڈیٹر اہل فقہ بھی شریک ہیں) یہ تجویز پاس ہوئی کہ آریوں کے مباحثہ کیلئے وہاں نہ جایا جائے کیونکہ آریہ لوگ اپنی کمزوری کو محسوس کر کے تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرینگے۔ اس لئے باقاعدہ مناظرہ کرنے کو کوئی نہ گیا۔ ایک صاحب حکیم عبدالحق سرسری طور پر گئے۔ آخر وہی بات ہوئی۔ جو خیال کی گئی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ چونکہ سوال تمہاری طرف سے ہوگا۔ اس لئے آخری تقریر جوابی ہماری طرف سے ہوئی۔ مگر آریہ سماجی جو اپنی کمزوری کو پہلے ہی محسوس کر چکے تھے پریزیڈنٹ نے جو باوجودیکہ تعلیمیافتہ ایم اے اور وکیل تھو گویا نہ تھے آریہ۔ اسلئے انصاف سے بہت ہٹ کر انہوں نے یہی کہا کہ نہیں۔ ابتدائی تقریر بھی ہماری ہوگی اور آخری بھی ہماری اس لئے سب مسلمان اٹھکر چلے آئے حکیم صاحب کے چلے آنے کے بعد ایک طالبعلم نادر شاہ نے آریوں کی بے انصافی کو بھی منظور کر کے مباحثہ کیا جسکی بابت سامعین کا بیان ہے کہ اچھا کیا +

امرتسر کے ایک اخبار الانصار میں کا بھی گذشتہ ہی کا ذکر ہے کہ مسٹر گوکھلے اسی شہر میں بلکہ اسی ہندو ماترم ہال میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر لیکچر دے گئے ہیں۔ ان کی ہمایتی یہ ہو کہ آریوں نے انکی ساری کوشش کو برخلاف ہندوؤں اور مسلمانوں کو مباحثہ کا چیلنج دیدیا اور وہ بھی ترکس دیانتداری اور راستبازی سے۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ آریہ سماج اپنے بانی (دیانند جی) کی چال پر چلتی ہے جس طرح ان کے بانی پرستش کی زبان اور قلم سے کوئی قوم اور کسی قوم کے بزرگ نہیں چھوٹے اسی طرح ممکن نہیں۔ کہ آریوں سے چھوٹ سکیں ہے

نیش عقرب نہ از پئے کین است

مقتضائے طبیعتش این است

**معذرت** :- بوجہ تسلسل مضامین کے فتوے درج نہیں ہو سکے (مینیجر)

# انتخاب الاخبار

**نواب صاحب** بہاولپور حج کو تشریف لے گئے تھے واپسی کے وقت عدن میں بمرض نمونیا انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم جوان صالح پچیس ۲۵ برس کی عمر میں تھے ملکہ نان پنجاب کو علوم کا اور ریاست بہاولپور کو خصوصاً آپ کی ذات سے بہت کچھ توقع تھی۔ خدا مرحوم کو بخشے۔ ایک بچہ بعمر دو برس کا ہے خدا اسکو باپ کا حقیقی جانشین کرے۔

**افسوس** اہلحدیث کانفرنس کے معزز رکن اور اہل دہلی کے محترم بزرگ مولوی عبد المجید صاحب مالک مطبع انصاری ۱۹ بحرم کو انتقال کر گئے دہلی میں مذہبی مباحثات میں دلچسپی رکھنے والے ایک مولوی صاحب مرحوم ہی تھے۔ ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ پڑھیں اور دعا کریں۔ اللھم اغفرلہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ

**میاں محمد رمضان صاحب** تاجر کتب جاگے کی والدہ اور ماموں فوت ہوگئے ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب اور دعائے مغفرت کے لئے التجا کرتے ہیں اللھم اغفرلھا۔

**ملک محمد** رامدتا تاجران کتب لاہور کو فوائد ادب کی اشاعت پر گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ دو سو روپیہ انعام ملا۔

**توسیع قیام بمبئی** :۔ پروگرام کے مطابق امیر صاحب بمبئی سے ۲۰ ماہ حال کو روانہ ہوتے مگر امیر صاحب نے اپنا ارادہ بمبئی میں زیادہ قیام کرنے کا ظاہر فرمایا۔ ۲۵ ماہ حال کو پیر کے روز انکا بمبئی سے کراچی کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ ہے۔

**نماز جمعہ** :۔ امیر صاحب نے ۲۲ ماہ حال کو سر لارنس جنکنس چیف جسٹس ہائیکورٹ بمبئی کے ہمراہ کھانا کھایا اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے ذکریا مسجد میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں موزہ عجائب خانہ میں جا کر تب دیکھے

**امیر صاحب کی تشریف بری کا انتظام** :۔ سر ہیرلڈ ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحدی پشاور میں امیر صاحب کی واپسی پر ان کا استقبال کریں گے ہر مجیسٹی اور ان کے خدم و حشم کے سفر کے لئے درہ خیبر میں انتظام مکمل کیا جا رہا ہے بمبرود سے لنڈی کوتل تک منزل طے کرنے کی ابھی تک کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

**امیر صاحب** نے گورنمنٹ آف انڈیا سے مسٹر ہیڈن متعلقہ جیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ کی خدمات مستعار لے لی ہیں۔ مسٹر ہیڈن امیر صاحب کے ہمراہ کابل جائیں گے۔ ان سے افغانستان میں قیمتی دھاتوں کی کانوں کے دریافت کرنے کا کام لیا جائیگا۔

**امیر صاحب** کا اپنے علاقہ کے سرحدی مقام ڈکہ میں اسی تاریخ واپس پہنچنے کا ارادہ ہے کہ جو تاریخ واپسی ابتدا مقرر ہوئی تھی۔ پشاور سے ڈکہ تک امیر صاحب کسی منزل میں قیام نہیں کریں گے۔ گھوڑے کی سواری پر پشاور سے ڈکہ تک ایک منزل فرمائیں گے۔

**جاپانی جنگی جہازوں** کا ایک بیڑہ امریکہ کے مقبوضہ جزیرہ ہونولولو میں وارد ہوا۔ جاپانی افسروں نے امریکن افسروں سے حسب ضابطہ ملاقات کی۔ بندرگاہ جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ ۵ ہزار جاپانیوں نے اپنے ہموطنوں کا خیر مقدم کیا

**نیویارک** میں برقی ریلوے ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے ہوئے پٹری سے اتر کر الٹ گئی۔ اس میں زیادہ عورتیں سوار تھیں۔ اس صدمہ سے ۲۶ عورتیں مر گئیں۔ اور ۷۰ زخمی ہوئیں

**سلطان المعظم** نے فہیم پاشا کو جن کی سخت ظالمانہ کارروائی کی شکایت جرمنی سفیر نے کی تھی۔ قسطنطنیہ سے جلاوطن کر کے روانہ بھیجدیا۔ فہیم پاشا کے جاسوس اور سازشی بھی منتشر کر دیے گئے۔

**سرحدی** صوبہ کی ابتدائی تعلیم کی توسیع کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے چالیس ہزار روپے سالانہ دینا منظور کیا۔

**لفٹننٹ گورنری** پنجاب کا چارج سر ڈنزل ابٹسن ۲۰ ماہ آئندہ کو بعد دوپہر سر چارلس ریواز سے لینگے۔

**پنجاب** کی دیسی ریاستوں کے رئیسوں سے ۲۶ اور ۲۷ مارچ کو سر چارلس ریواز الوداعی ملاقات و ملاقات بازدید کریں گے۔

**جدید** لفٹننٹ گورنر پنجاب سر ڈنزل ابٹسن ماہ آئندہ کے شروع میں کلکتہ سے لاہور آتے ہوئے راہ میں علیگڑھ کالج کا ملاحظہ بھی کرینگے۔

**یورپ میں طوفان** :۔ مغربی یورپ میں ایک ہولناک طوفان نمودار ہوگیا ہے۔ برطانیہ میں ابھی چل رہا ہے۔ تاروں کی آمد و رفت میں خلل واقع ہوگیا ہے۔

سردار ایوب خان صاحب ۲۰ فروری کو ٹوکیو (جاپان) میں پہونچ گئے۔

ahmadimuslim.de

سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ
Sohdra



# تیر بہدف دوائیں

**برقی مسٹ** — اس بکس میں چھ شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے عورت یا مرد گھٹنو کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی میں ایک دوائی کی ہے جس سے امید کی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت مع محصول ایک ۔۔۔

**گولڈن پلز** — یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دوائیں ہیں جو فولاد چاندی سونا وغیرہ جیسے مقوی دواؤں کو فرا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جوانی میں جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی بیماری کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۔۔۔ ہے

**مومیائی** — ابتدائی سل۔ دق۔ سوزاک۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان وغیرہ کے لئے مفید اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر لاجواب ہے جو مومیائی ہم نے اس ۔۔۔ جوش جوانی کی حالت میں ہم نے انسانی کو ضائع کر کے پچھتاتے ہوں انکے لئے بےنظیر دوائی ہے جس کی ہر صبح کو چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۔۔۔ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولدخون ہے ۔۔۔ کیلئے تو ۔۔۔ ہر بیمار و جوانون کیلئے مونس بچوں کی محافظ و رفیق ہے قیمت فی تولہ ۔۔۔ مع محصولڈاک ۔۔۔ غربا سے ۔۔۔

**معجون مقوی دماغ** — ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں عجیب اثر رکھتی ہے محافظ بصارت ہے قیمت ۔۔۔ مع محصول

**جوہر عشبہ مصفی خون** — یہ ایک مسلم امر ہے۔ کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے آتشک۔ کنٹھ۔ پھنسی پھوڑے۔ خارش۔ ۔۔۔ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنے کیلئے جوہر عشبہ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں قیمت ۔۔۔ مع محصول ۔

**نوٹ** — ہمارے ہاں ہر ایک مرض کی دوا مل سکتی ہے آرڈر لکھتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجنی چاہئے ۔

**المشتہر** پروپرائٹر وی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

---

آجتک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے۔ مگر ہم نے نوجوانوں کیلئے زندہ مثال قایم کرنے کو خاص لوہاری منڈی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے۔ اس دکان میں ہر قسم کا ولایتی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیں۔ پنسلیں۔ بٹن۔ اسٹیشنری۔ موم جامہ۔ بنیان۔ ولایتی ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ بید۔ ہر قسم۔ ترازوئے۔ بٹن۔ صابن۔ ہر قسم کی چھتریاں۔ ۔۔۔۔ پلیٹیں۔ شیشہ۔ ولایتی کنگھیاں۔ ٹرانسفر۔ کریم۔ سرمہ۔ ڈوری۔ عطر۔ پوڈر۔ سلیپر۔ ۔۔۔ وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دکانوں کے بکفایت اور با رعایت ملتے ہیں ساکنان لاہور میں یہ پہلی دکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قایم ہوئی ہے ساکنان لاہور ۔۔۔ لاہور ۔۔۔ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کیلئے مستقل گاہک نہ بن جائیں ۔

**نوٹ** — ہمارے ہاں اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کیجاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۔۔۔ ہے فی درجن اونی ریشمی صرف للعہ فی درجن۔ انگریزی پنڈنٹ قلم قیمت ۱۲ر ۔ ۱۳۰ر ۔ ۱۴۰ر ۔ عہ ۔ عہ تک مل سکتی ہیں

**المشتہر** شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)

---

# ضرورت ہے

دو تجربہ کار کلرکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپے

جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواست آنی چاہئے

**المشتہر** مینجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور

حسب فرمائش ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک کے اہلحدیث پریس میں چھپکر شایع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L. No. 352

# اہلحدیث

جلد ۔ نمبر

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عسہ

والیان ریاست سے ۔ سے

رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۱۲/۔

غیر ممالک سے ۔ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ۔ عہ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

یوم جمعہ مبارک ۔ مورخہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۸ مارچ ۱۹۰۷ء

# کرشن جی قادیانی اور پنڈت گرداری لال منجم لاہوری

آج ہم ان دونامور مخبروں کی خبر رسانی کا مقابلہ ذرہ تفصیل سے کرنا چاہتے ہیں اس مقابلہ میں جہاں ان دونوں کی باہمی نسبت معلوم ہو سکیگی۔ اس خیال خام کا دفعیہ بھی کافی ہو جائیگا جو بعض لوگ اپنی نادانی سے کرشن قادیانی کو بھی نجومی سمجھکر اون کے الہاموں کو الفاظ الٰہی تو نہیں مگر منجموں کی سی خبر مظنون الصدق مانا کرتے ہیں ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو منجم کہنا بالکل غلط ہے بلکہ مرزا صاحب کے نجوم کے کوچہ سے بھی واقفی نہیں ۔ ناظرین ذرا تفصیل سے سُنیں۔

ماہ فروری کے متعلق پنڈت گرداری لال جی لاہوری نے اپنی جنتری میں مندرجہ ذیل احوال لکھے ہیں:۔

اس ماہ کی ۱۲ - ۱۶ کو آسمان ابر محیط اور ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ کو آسمان ابر محیط بادل کی گرج اور خفیف بارش اور ۲۷ - ۲۸ کو آسمان گرد آلود ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں کو پنڈت جی نے شمار میں نہیں لیا ان دنوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی۔ یعنی ۱۷ - ۱۸ کو نہ تو بارش ہوگی نہ ابر محیط ہوگا حالانکہ ۱۷ - ۱۸ کو پنجاب میں بڑے زور کی بارش ہوئی واکر بجائے خفیف بارش کے سخت بارش ہوئی اور ایسے سخت اولے پڑے کہ کوئی فرد انسانی ایسا نہ ہوگا جو خراش خفتہ نہ ہو ۔ ۲۰ - ۲۱ - ۱۹ کو آسمان بالکل صاف رہا ۔ اور دھوپ خوب چمک کر لگی جس سے زبان قرآنی صاف ثابت ہو گیا کہ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا لیکن باوجود اس کے ہم پنڈت جی کی اس امر میں داد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو صاف کھلا پبلک میں شائع کر دیتے ہیں ۔ تاکہ ہر ایک کو انہو نکا نتیجہ موقع مل سکے ۔ پھر مزید قابل داد یہ بات ہے کہ اس پیشگوئی کو اپنی حساب دانی کا نتیجہ بتلاتے ہیں ۔ نہ کہ الہام ربانی یا القاء رحمانی ۔ مگر ہمارے کرشن جی کہتے تو سب کچھ ہیں ۔ مگر ہوتا کچھ بھی نہیں ۔ ایک تو آپکے الہامات ہی تمام کے تمام سبحان اللہ کیا کہتے ہیں ۔ کسی استاد نے جو اپنے محبوب سے درخواست کی ہے کہ

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

وہ درخواست شاید کرشن جی نے کہیں سن لی ہے ۔ اس لئے جو بات ہے گول ہے ۔ جدا ادا ہے نرالی ہے

بلا سے کوئی ادا اُن کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے ٹوٹ جائے ولولہ دل کا

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کرشن قادیانی کا ایک بڑا زبردست الہام پیش کرتے ہیں جسکو وہ بارہا اپنے لئے سند لایا کرتے ہیں ۔

آپ کا ایک الہام ہے :- شاتان تذبحان یعنے دو بکریاں ذبح ہونگی ۔ ایک زمانہ تھا جب آپ کے ذہنی خسر یعنی آسمانی منکوحہ کے والد جس کے ساتھ آپکا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے مگر آج تک باوجود صدہا کوششوں کے ہنوز یہی کہتے ہیں کہ

جُدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جُدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جُدا

یعنی مرزا احمد بیگ مرحوم جب مر گئے تو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس الہام کے معنی اور تفسیر اور تشریح خود دیگی کہ :-

"دو بکریاں ذبح کیجائینگی ۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اوسکا داماد ہے ۔" (ص ۵۶) (جس سے کرشن جی کی آسمانی منکوحہ بیاہی ہوئی ہے)

باوجود اس تشریح اور تفسیر کے ناظرین حیران ہونگے کہ کرشن جی اپنی دو بکریاں اپنے دو کابلی مریدوں پر بھی لگاتے ہیں جو (بقول اُن کے) کابل میں مروائے گئے تھے چنانچہ کتاب تذکرۃ الشہادتین کے ص ۶ پر لکھتے ہیں :-

"اور اس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ میں درج ہے مع اس پیشگوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے ۔ یعنے وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم اور میاں عبدالرحمن مرحوم کی شہادت کی نسبت ہے ۔ اور وہ پیشگوئی جو میری محفوظ رہنے کی نسبت ہے واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانسو دس اور صفحہ پانسو گیارہ میں یہ پیشگوئیاں ہیں :- ولن لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس شاتان تذبحان"

اس پیشگوئی کے متعلق آپنے اسی کتاب کے ص ۷۱ پر یوں لکھا ہے :- کہ "یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف صاحب اور اُن کے شاگرد عبدالرحمن

کے بارے میں ہے ۔"

سوچو ملا اور درست روز دست کہ بکف چراغ دارد ۔ حیرانی ہے کہ مرزا جی کے الہاموں کو کوئی دوسرا شخص کیا سمجھ سکتا ہے جبکہ خود ملہم صاحب دولت کو بھی اُن کی سمجھ نہیں آئی ہے تو دانستہ اپنے دام افتادہ حمقا کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکر ڈالتے ہیں ۔

**مرزائیو !** ایمان سے کہنا جب ضمیمہ انجام آتھم میں تم نے اُن بکریوں کو خریدا تھا ۔ تو اُس وقت اُن کے درسوں میں تم مرزا احمد بیگ وغیرہ کو دیکر سبکدوش ہو گئے تھے ۔ مگر تمہیں کیا معلوم تھا ۔ کہ یہ دو بکریاں تم لوگوں کو ایسی گراں بہا پڑینگی ۔ کہ یہ درم تمہارے ڈٹے ہوئے ردی ہو جائینگے اور تم کو اسکی قیمت میں اور دو ڈبل دینے ہونگے ۔ ابھی کیا معلوم آئندہ کو کہاں تک نوبت پہنچے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

**لطیفہ** :- یہ کہ پہلی دو بکریاں یعنی مرزا احمد بیگ اور اوسکا داماد آپ کی مخالف ہیں ۔ مگر دوسری دو بکریاں آپکی مرید ہیں اور الہام کی گولائی دونوں کو سما سکتی ہے کیوں نہ ہو

لطف پر لطف ہے الامیں بیر یار کے یار
حلئے حطی سے گرج لکھتا ہے معوز سے ہمار

**کرشن پنتھیو !** بتلا سکتے ہو ۔ کہ یہ الہام دیوانہ کی بڑ سے کچھ زیادہ وقعت رکھتا ہے ؟

اگر اب بھی نہ تم مانو تو پھر تم سے خدا سمجھے

---

**مفقود الخبر** { کے متعلق سراج الاخبار وغیرہ کا جواب اس ہفتہ بھی ملتوی رہا ۔ آئندہ انشاء اللہ ۔

---

## اہل فقہ کے ایک مفتی صاحب

اہل فقہ چونکہ مقلد ہیں اس لئے جملہ دینی امور میں تقلید کو واجب جانتا ہے ۔ رسمی امور میں بھی اہلحدیث کی ہر بات میں تقلید کرتا ہے ۔ چنانچہ آپنے بھی اہلحدیث کی طرف دیکھکر فتووں کا مجموعہ رکھا ہے ۔ ان ہی فتووں میں ایک فتوی خاص قابل ذکر ہے ۔ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے ۔ کہ وہ فتوی ایمانیات سے متعلق ہے آپ کے ایک مفتی صاحب لکھتے ہیں :-

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں

۱۔ زید کہتا ہے کہ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم (مشہور درود تاج کے الفاظ) پڑھنے سے آدمی مشرک و کافر ہو جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں۔ جو ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے آیا زید کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔ اور اگر غلط ہے تو مذکورہ بالا الفاظ کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع؟

الجواب وھو الموفق للصواب ا۔ حضور انور سید المرسلین شفیع المذنبین۔ رحمۃ للعالمین سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء وغیرہ کہنا (معاذ اللہ) ہرگز کفر و شرک وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ زید کا یہ کہنا کہ جو شخص ایسا کہے یا ان الفاظ کو پڑھے وہ مشرک و کافر ہو جاتا ہے "سراسر ظلم و زیادتی" ہے۔ بھلا اس میں شرک و کفر کی کونسی وجہ ہے؟ حضور پُر نور (روحی فداہ) کی وہ شان ہے کہ خود خدائے عزوجل اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ پس حضور کا توسل حضور کی یاد بلکہ صرف حضور کا نام نامی باعث دفع بلاء و دفع وباء و قحط اور دفع مرض و الم ہے جیسا کہ اہل دانش و بینش اور اصحاب بصیرت پر روشن و ظاہر و باہر ہے۔

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ایسے الفاظ کے استعمال کرنے کو شرک و کفر کہہ دیتے ہیں۔ ان کا منشاء غلطی یہ ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کو حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ اور مجاز و استعارہ وغیرہ کی طرف مطلقاً دھیان نہیں کرتے یہ خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ایسے الفاظ اور ایسے تخاطبات و راصل بطور مجاز ہوتے ہیں یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذات اور مستقلاً بلاء و وباء اور مرض و الم کے دافع اور دور کرنے والے ہیں۔ نہیں نہیں۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کہتے ہیں وہ یہ نسبت مجازاً و استعارۃً کرتے ہیں انکا یہ عقیدہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ذریعہ و وسیلہ ہیں۔ حضور کی ذات بابرکات رحمۃ للعالمین ہے۔ حضور کے ذریعہ و طفیل اور برکت سے دفع البلاء و وباء وغیرہ ہوگا۔ اور حضور باعث دفع بلاء و قحط و الم ہیں۔ پس اس میں کس طرح اور کونسا شرک و کفر لازم آیا؟

دیکھو طب کی کتابوں میں تمام جدوار خطائی وغیرہ کو دافع وباء لکھا ہے۔

(اور یہ کہ فلاں فلاں امر میں نافع اور فلاں فلاں فلاں امر میں مضار اور مضر ہے) افسوس ایسا تو کفر و شرک نہ ہو بلکہ درست اور صحیح ہو اور اسپر اعتراض نہ کیا جائے مگر حضور سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء کہنا شرک و کفر ہو جاوے۔

زید کو اگر ایسا ہی کچھ احتیاط و خیال تھا۔ تو زیادہ غائت ما فی الباب یہ کہتا کہ "احتیاط اولیٰ ہے" اگر وہ اتنا ہی کہتا تو اس پر دارو گیر نہ کی جاتی مگر اتنی دلیری اور ایسی بیباکی کو راہ دینا اور معاذ اللہ حرام و شرک و کفر کہہ دینا بڑا ظلم اور بڑی بے انصافی اور شوخی ہے۔

آپ سائل کا یہ پوچھنا کہ اس کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع۔ پس مذکورہ بالا تقریر سے ثابت ہوا۔ کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں اور بزرگان کرام اور مشائخ عظام اکثر اسکا ورد فرماتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب)

**جواب**:۔ ناظرین بغور دیکھیں کہ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعوی پر کوئی آیت یا حدیث بھی لکھی ہے؟ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے لئے گو آیات حدیث کی حاجت نہ جانیں۔ مگر اتنا جاننا تو ان کا فرض ہے۔ کہ جن لوگوں کے مقابلہ پر ہم تحریر کرتے ہیں ان کا مذہب تو یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال ست و نہ قال الرسول ✤ فضل بود فضل بخوان الفضول

وہ تو بلند آواز سے یہ کہا کرتے ہیں کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

ان کا تو پکار پکار کر یہ ہے ا۔ کہ ؎

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ✤ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

وہ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ ؎

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے ✤ یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

اس لئے ایسے لوگوں کے سامنے بغیر قرآن و حدیث صحیح کے باتیں کرنا بیفائدہ منہ چڑانا ہے۔

ہاں یاد آیا۔ کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو گویا ہمارے بھائی غلطی سے ایک شرکانہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں۔ یعنے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ چنانچہ مفتی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ

"حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔"

ahmadimuslim.de

۔۔ اپنے مضمون میں ہم کو کسی ... انکار نہیں مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے نحوی قاعدہ تو اصطلاحی ... مفعول لہ ہے جسکی بابت علماء نحو کا قول ہے کہ وہ حقیقت فاعل کی ... ہوتا ہے۔ جیسے ضربت زیدا تادیبا یعنی زید نے عمرو کو ادب سکھانے کیلئے مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے۔ تادیب بھی زید ہی کا ہے اسی لئے نحو کے ایک امام نے مفعول لہ کو مفعول مطلق میں شمار کیا ہے۔

پس آیت موصوفہ ... کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمکو اسلئے بھیجا ہے۔ کہ لوگوں پر رحم کریں۔ یعنی جو لوگ تیری بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کرینگے ... رحم کیا جائیگا۔ چنانچہ آٹھویں پارہ کے ... میں فرمایا ہے

ھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون۔ یعنی اس بابرکت کتاب (قرآن) کی پیروی کرنا تم پر رحم ہوگا۔

پس آیت موصوفہ سے ... ثابت ہوا کہ حضور نبوی کا ارسال یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے نہ کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ جہاں دونوں معنے ... مفتی کے مغز ... سے کے لائق نہیں۔

خیر یہ بحث تو آیت کی تفسیر کے متعلق تھی اب سنئے اپنا اصل جواب غنیمت ہے۔ کہ آپ خود ہی مانتے ہیں کہ "ایسے تخاطبات بطور مجاز ہوتے ہیں" جسکے صاف اور صحیح معنے یہ ہیں۔ کہ اگر قائل کے خیال میں حضور نبوی حقیقۃ دافع بلا ہیں تو بیشک کفر ہے۔ مگر حقیقی دافع بلا کے یہ معنے ہیں کہ فعل کا فاعل اُس کو سمجھا جائے خواہ قدرت اُس میں ذاتی تصور ہو یا وہبی۔ وہبی سمجھنے سے اُس کی حقیقت میں فرق نہ آئیگا۔ پس آئیے اب ہم آپکو ان کے الفاظ سنائیں جو یہ لوگ (جن کی آپ وکالت کرکے خالص توحید اور سنت سدیدہ پر آنے نہیں دیتے) بوقت ضرورت کیا کرتے ہیں۔ ایک بڑا معتبر شعر ہے جو عام طور پر کہا جاتا ہے شاید مفتی صاحب بھی کہتے ہونگے ؎

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ✦ مالعجزی سواک مستند

یعنی اے اللہ کے حبیب میری دستگیری کیجئے آپ کے سوا اس عاجزی میں میرا پشت پناہ کوئی نہیں۔

کہئے! یہ بھی مجازی ہے؟ فریاد کرتا ہے حاجت مانگتا ہے اپنا اعتقاد میں تمام کی نفی کرتا ہے۔ اور صرف حضور نبوی کو اپنا پشت پناہ بتلاتا ہے۔ یہ بھی کہنے کو قرآن پر ایمان رکھتا ہے سچ ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر ✦ جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر ✦ کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ✦ اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں ✦ شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اور سنئے! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سوال آیا کہ حضور ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں۔ تو آپ نے اس کا کچھ جواب دیا تھا یا نہیں۔ یاد نہ ہو تو سنئیو حضور نے وہی درود سکھایا تھا۔ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے تو بحکم لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (ایمانداروں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک نمونہ ہیں) درود مذکور ہی پڑھنا چاہئے کہ اور کوئی اختراعی۔ میں حیران ہوں کہ جو الفاظ حضور نبوت کے حق میں صحابہ کرام نے استعمال نہیں کئے۔ اُن الفاظ کے استعمال کرنیکا کس کو حق ہے؟ مجاز ہو یا حقیقت۔ اسکو وہ لوگ بھی بخوبی سمجھتے تھے۔ پھر کیا وجہ کہ اُن سے اس قسم کے الفاظ منقول نہیں ہوئے۔ جو آج ہمارے زمانہ کے صوفی اور مفتی ہمکو بتلاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا تو بس یہی جواب ہے ؎

مپندار سعدی کہ راہ صفا ✦ تواں رفت جز در پئے مصطفی

## اصلاح یا فساد

اصلاح شیعوں کا ایک ماہوار رسالہ ضلع سارن صوبہ بہار سے نکلتا ہے۔ اس نے اخبار اہل فقہ پر ریویو کرتے ہوئے اہل سنت کے مختلف فرقوں کو لڑائی کے لئے چمکایا ہے لیکن وہ یاد رکھے۔ کہ اہل سنت گو آپس میں کئی فرقوں میں منقسم ہوکر ... کر لیں لیکن جب تمہارے مقابلہ پر ہونگے تو سب ایک دم تم پر ٹوٹ پڑینگے۔ چنانچہ آئندہ انشاءاللہ تمہارے ایک مضمون کا جواب اہلحدیث میں نکلیگا۔

ہاں اہل فقہ کو یہ موقع بہت مبارک ہے کہ بخاری پر اعتراض کرنے اور اماماں دین پر جرح اور طعن اڑانے سے اہل فقہ رافضیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ

[illegible]

اصلاح جو یا متعصب رافضی بھی اوسکی تعریف کرتا ہے۔ پس اڈیٹر اہل فقہ یاد رکھے ؎

صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

## آریہ سماج گجرانوالہ کی مذہبی کانفرنس

گوجرانوالہ لاہور سے چالیس میل بجانب شمال ایک ضلع ہے۔ وہاں کی سماج نے اپنے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۷، ۲۸ فروری و یکم مارچ کو ایک مذہبی کانفرنس بھی بنائی تھی۔ جس میں تین روز مذہبی تقریرات کیلئے تھے۔ ہر روز ۴ گھنٹے۔ نصف نصف گھنٹہ تحریر سنانے کو اور ۱۰ منٹ تقریر کرنے کو مقرر تھے۔ مضامین زیر بحث یہ تھے (۱) آلا خدا۔ روح و مادہ کی ماہیت (۲) ثمرہ اعمال یا معافی گناہ (۳) روح فعل مختار ہے یا تابع تقدیر۔

اہلحدیث ۱۵ فروری میں اس کانفرنس کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا تھا، جس میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ابوالوفا ثناء اللہ بھی غالباً شریک ہونگے۔ مگر بعد میں آریوں کی بےجا ہٹ سے یہ جانا ملتوی رہا جس کی تفصیل یہ ہے؛

آریہ اخبار پرچارک امرتسر کے اڈیٹر میرے پاس کسی مطلب کو آئے۔ تو ان سے سنا۔ کہ گجرانوالہ میں ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے۔ میں حیران ہوا کہ مجھے تو اسکی کوئی خبر نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امرتسر کے فلاں فلاں مولوی کے نام بھی آئے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ اس میں یہ راز ہے کہ آریہ مجھکو شریک نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ میری شرکت غالباً ان کو مضر ہے تاہم میں نے یہ سوچ کر کہ ایسا نہ ہو سکے دین اسلام کو کوئی نقصان پہنچے۔ میں نے منیجر کانفرنس کو خط لکھا کہ مجھے آریہ سماج سے جو تعلق ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے مجھے اس مذہبی کانفرنس کی خبر تک نہ دی۔ آپکو اگر تحقیق حق سے غرض ہوتی تو ایسا نہ کرتے۔ اس پر ایک پروگرام انگریزی اور ایک اردو آیا۔ جس کے حاشیہ پر یہ عبارت لکھی تھی؛

"جناب مولوی صاحب تسلیم! آپ شوق سے تشریف لائیے اور مباحثہ میں شریک ہو جئیے۔ کیا آپ دوسرے یا تیسرے روز کے مضامین میں سے کسی ایک پر تحریری مضمون طیار کرنا پسند کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو کس پر؟"

اس کے جواب میں میں نے لکھا کہ میں تینوں دنوں کے مضامین پر لکھونگا اگر آپ کم روز دینا چاہیں تو پہلا روز دیجئے ابتدا ہی دونوں کا مضمون قلمی لیکر ریپورٹ کرینگا وعدہ کیجئے۔

اس کا جواب آیا کہ؛

"آپ کل مضامین پر مسودہ لکھیں۔ بہ فیصلہ آپکو اجازت مضمون پڑھنے کی ملیگی یا نہیں۔ اس وقت سنا دیا جاویگا۔ کیونکہ اس وقت بہت سے مسلمانوں کی درخواستیں مضمون پڑھنے کے متعلق آچکی ہیں"

اس کا جواب دیا گیا کہ میں ایسا بیکار نہیں کہ آپکے موہومی وعدہ پر تین روز بیکار رہوں۔ آپ جس روز کا وقت دینا چاہتے ہیں۔ اس کا وعدہ کریں اور دوسرے دنوں کی تقریر لیکر ریپورٹ کریں۔ میں جانتا ہوں کہ آریہ سماجی ایسے ہی شخص کو وقت دینگے جن کو وہ اپنے لئے مفید سمجھینگے؛

اسکا جواب آیا کہ؛

"اہل اسلام کی تمام خط و کتابت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون پڑھنے کے لئے آپ کے لئے گنجائش نہیں نکل سکتی"

یہ تو ہیں سچے واقعات۔ اب ان کا نتیجہ صاف ہے کہ آریہ سماجی ابتدا ہی سے کچھ خوف زدہ تھے کہ کہیں ابوالوفا ثناء اللہ نہ آجائے۔ اگر خوف زدہ نہ ہوتے۔ تو بھلا یہ ممکن تھا کہ منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اور سید محمد صدر گجرات کو تو دعوتی خط بھیجتے جن کو نہ کبھی ایسے مناظرات کا اتفاق ہوا ہوگا۔ نہ ان کی خواہش ہوگی۔ لیکن ہم نے تمام کو معمول کو فی لیتے ہم جب میں نے ان کی چال سمجھ لئے لے وہاں کی طرح ان کا تعاقب کیا اور وقت مانگا تو پہلے خط میں وقت دینے کا اقرار کرتے ہیں مگر آخری خط میں صاف ہی انکار ہے کہ وہ ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

اب میں ان کی درخواستوں کا بھی حال سناتا ہوں؛

اول روز جب مسلمان لیکچرار صاحب کو دیا گیا۔ انہوں نے یہ لکھا تھا۔ کہ اگر کسی اور مسلمان کی درخواست نہ آئے۔ تو بہی کرنے کو میری درخواست سمجھ لی جاوے"

اس کا جواب ان کو آیا کہ "پہلے روز آپکو ضرور لیکچر دینا ہوگا"

کیا یہ انصاف ہے کہ ایسی درخواستوں کو تو وقت ملے مگر نہ ملے تو اسی کو نہ ملے۔ جو رو سے لینا چاہتے۔ پھر کیا جاتا ہو کہ آریہ سماج ایک وہ رنگ (دیندار) پارٹی ہے اور ملک کا سدھار کرنا اسکا پہلا فرض ہے۔ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور؛

آئیان کانفرنس کی اس قسم کی کارروائیاں دیکھکر خود آریوں کے معزز اخبار پرچارک جالندھر اور پرکاش لاہور نے بھی اس کانفرنس کو خود غرضی پر مبنی بتلایا تھا۔

ہمیں یہ سنکر بہت خوشی ہوئی۔ کہ ہمارے نہ بلانے کی تہ میں ہمارے دوست ماسٹر آتمارام جی امرتسری کا ہاتھ تھا۔ جو نگینہ وغیرہ کے مباحثہ میں ہاتھ دیکھ چکے تھے۔ سچ ہے ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار ان سے ✤ وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

## تقلید ائمہ اربعہ فرض و واجب نہیں

از مولوی ابو نعیم محمد عبد الحفیظ صاحب حیدرآباد

ناظرین! آپ تقلید شخصی کی رو سے تمام دلائل وغیرہ کو ایک طرف رکھو۔ آج ہمارے اس مضمون کو بھی ذرا غور سے دیکھو۔ عموماً لوگ کہا کرتے ہیں کہ تقلید ائمہ اربعہ فرض و واجب ہے۔ اس فقرہ پر ہم دو طرح سے بحث کرتے ہیں۔ پہلے یہ کہ ہم کہتے ہیں کہ اس کے وجوب کی دلیل قرآن کلام خدا حدیث رسول اللہ سے ہونی چاہئے اور یہ ضروری ہے کہ قرآن و حدیث سے یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ تقلید امام ابو حنیفہ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی قدس اللہ اسرارہم کی ہی واجب ہے۔ اگر وجوب کے بتلانے میں لاچار ہیں۔ تو بحکم اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ تقلید کا التزام بھی کسی پر واجب نہ ہوگا دوسرے ہم پہلے یہ ثابت کر دکھلانا چاہتا ہوں کہ زمانہ سابقہ میں اگرچہ ائمہ بکثرت ہوئے علماء بکثرت موجود تھے۔ مگر ان چار ہی مذہب کی اشاعت کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ کو آپ ذرا غور سے سنیئے گا۔ اور دیکھیئےگا۔ تو آپ پر اچھی طرح واضح ہو جائیگا کہ تقلید ایک امر بیجا و ضمیمہ ہے نہ خدا اور رسول کا فرض شدہ اول تو آپ چند ائمہ کے نام بطور نمونہ مشت خروارے۔ سن لیجئے۔ جو اس زمانہ میں ہو چکے تھے۔ سنو! امام حسن بصری۔ محمد ابن سیرین۔ اسحق ابن راہویہ۔ ابن ابی لیلیٰ۔ امام اوزاعی۔ سلام نخعی۔ ابو عبید۔ امام زہری ؒ۔ ابن مبارک ؒ۔ ابو ثور ؒ۔ ان جلیل القدر علماء و ائمہ کے علاوہ اور بھی بہت سے گذرے۔ مگر نہ ان لوگوں کا نام مشہور ہوا۔ نہ ان لوگوں کا کوئی نیا مذہب کھڑا ہوا۔ یہ وہ ائمہ ہیں۔ جن کے اوصاف حمیدہ شاید ہی کسی پر مخفی ہوں۔ باقی سب جانتے ہیں۔ کہ حسن بصری اور امام اوزاعی اور نخعی وغیرہم کیسے کچھ ذوات تھے۔ اب بتلائیے کہ کیا وجہ ان لوگوں کے لوگ مقلد نہ ہوئے۔ اور ان ہر ایک کا ایک مذہب نہ بنا۔ اس کی جواب سنیئے! جن لوگوں کو اور جس امام کے شاگردوں کو چند ایسے موقع ہاتھ دئے ہوئے تھے جس سے وہ لوگوں کو انہو قابو میں لاسکتے ہوں۔ اور ان کو سمجھا سکتی ہوں۔ اور ملکی خدمات اور عہدوں سے ممتاز ہوئے ہوں وہ تو انہو استاد کے نام جگا گئے اور اپنے استاد کے مذہب کو مشہور کرنے پر مستعد ہوئے۔ بلکہ اس کی کوشش میں اچھی طرح کامیاب اترے۔ الغرض شہرت مذاہب اربعہ صرف شاگردوں کی کوشش اور ایسے ہی موقعہ جو ابھی ذکر کر آئے ہیں۔ ہاتھ دینے کی وجہ سے ہوئی۔ باقی نہ اسکا وجود صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے۔ ہمارے اس کہنے پر کہ وہی مذہب مشہور ہوا۔ اور باقی اور بہت سے علماء کے مذاہب مشہور نہ ہوئے صرف اس وجہ سے کہ ان کو مواقع مذکورۃ الصدر حاصل تھے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول حجۃ البالغہ کا دال ہے آپ فرماتے ہیں۔ فای مذہب کان اصحابہ مشہورین ووسد الیہم القضاء والافتاء واشتہر تصانیفہم فی الناس ودرسوا درسا ظاہرا انتشر فی اقطار الارض ولم یزل ینتشر کل حین وای مذہب کان اصحابہ خاملین ولم یولوا القضاء والافتاء ولم یرغب فیہم الناس اندرس بعد حین (مختصر ترجمہ) جس مذہب کے لوگ مشہور ہوئے۔ اور خدمت قضاۃ وغیرہ کی پائے اور ان کی تصانیف لوگوں میں مشہور ہوئیں۔ تو روز بروز نئے مذاہب پھیلنے لگے۔ اور جس مذہب کے اصحاب غیر مشہور ہوئے۔ اور قاضی اور مفتی نہ بنے۔ تو وہ مذہب یوں ہی رہا اس قول کے مطابق مذہب حنفی کا عروج امام ابی یوسف شاگرد امام ابی حنیفہ سے ہوا۔ امام ابو یوسف رحمہ مفتی ہی تھے جسکی وجہ سے زیادہ تر محبوب ومقرب ہارون رشید کے پاس نہ ہوئے۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ ہارون رشید کو ان کے حسب منشا چند مسائل بتلا دئے تھے۔ (ہارون رشید چاہتے تھے کہ انہو کو چند مسائل حسب خواہش بتلائیں۔ کوئی عالم نہ بتلایا مگر ابو یوسف نے ان کے خیال و خواہش کے مطابق بتلا دئے تھے۔ (دیکھو تاریخ الخلفاء وغیرہ) جب اتنا بڑا عہدہ قضاۃ کا ابو یوسف رح کو دیا گیا۔ تو آپ اپنے استاد کا نام روشن کرنے لگے اور اسی مذہب کی کتب کو قانون سلطنت قرار دیا تھا۔ اس کی پوری کیفیت سیرۃ النعمان میں بخوبی اچھی طرح دیکھ و سمجھ سکتا ہے۔ خاص مذہب حنفی کی ترقی اس نئے مذہب کا انتشار صرف امام ابی یوسف رح کی کوشش اور ان کی اس عہدہ کی بدولت ہوا۔ چنانچہ قاضی ابن خلکان فرماتے ہیں۔ لولا ابو یوسف ما ذکر ابو حنیفۃ) اگر ابو یوسف نہ ہوتے تو ابو حنیفہ کا مذہب کبھی نہ شیوع کرتا۔ اور یہ قاضی زمانہ مہدی عباسی ۱۵۹ھ میں ہوئے۔ زمانہ ہادی میں بھی رہے۔ پھر ہارون رشید کے زمانہ میں بھی۔ پھر کیا پوچھتے ہو۔ کیا کچھ نہ ان کی طرف سے اس نئے مذہب کی ترقی ہوئی ہوگی۔ اور

ahmadimuslim.de

شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام صاحب کے سینکڑوں شاگردوں نے عہدۂ قضا پایا تھا۔ اس وجہ سے بھی کیا کچھ مذہب حنفی کی ترقی ہوئی ہوگی۔ اسی وجہ سے تو آج ہم دوسرے تین مذہب میں اتنی کثرت نہیں پاتے جتنی کہ حنفی مذہب میں اسی طور سے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب بھی شائع ہوا۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منصور کا نام حکم ابن ہشام تھا سنہ ۱۸۰ سنہ ۱۸۱ھ میں اندلس کا مالک ہوا خلیفہ بنا۔ اس نے یحییٰ ابن یحییٰ کو جو امام مالک کے شاگرد تھے۔ قاضی بنا دیا۔ اندلس کے آس پاس شہروں میں انہوں نے اپنے استاد کا نام روشن کیا اور افریقہ کے حاکم معز ابن بادیس نے افریقہ میں مذہب مالکی کو اچھی طرح ترقی دی۔ اور ایک لطف کی بات ہے۔ (خیبۃ الاکوان) میں لکھا ہے کہ افریقہ میں عبد اللہ ابن فروخ فارسی کے ذریعہ سے مذہب حنفی ترقی پا گیا تھا۔ مگر بعد کو حاکم معز ابن دلیر کی وجہ سے اور اس کی حکومت و دبدبہ و حشمت کی وجہ سے مذہب حنفی ہوا کھا گیا اور مذہب مالکی کا چرچا ہو گیا۔ ناظرین ذرا یہاں اتنا یاد رکھئے کہ حکومت کے زور ہی سے ہر مذہب مذاہب اربعہ میں سے ترقی کرتا گیا اور پھر کبھی ایک مذہب کا شیوع اور ایک مذہب کا اخفا ہوتا گیا۔ نتیجہ اس تقریر کا ہم آگے نکالتے ہیں بحکم قس علی ھذا البواقی۔ اسی طرح کے اسباب اور مواقع شافعی اور حنبلی مذہب کو لوگوں کو بھی ہاتھ دیئے ہوئے تھے۔

یہاں تک ہماری تقریر کا اصل یہ تھا۔ کہ چار مذاہب کی ترقی صرف حکومت اور اچھے مواقع سے ہوئی۔ اب ہم کہتے ہیں کہ فرض و واجب تقلید ائمہ اربعہ کا کہنا کیا اسی وجہ سے ہے کہ ان کی ترقی ان عمدہ موقعوں سے ہوئی۔ اگر اسی وجہ سے ہے۔ تو کیا ہی جاہلیت ظاہر ہوگی۔ کیونکہ ہم اور مذاہب کو کتنی زمانہ میں بتلا سکتے ہیں کہ وہ بھی حکومت کے زور سے ترقی پا گئے تھے۔ جیسے روافض وغیرہ۔ تو کیا یہ لازم آویگا۔ کہ مذہب روافض کا بھی اختیار کرنا سب پر فرض ہے وھذا المحال فحصل المطلوب کہ فرض و واجب وہی ہیں۔ جو خدا اور خدا کے رسول نے کئے ہوں۔ یارو! انصاف سے دیکھو کہ یہ مذاہب اربعہ موجود ہوئے ہیں انکا نام نہ تو اصحاب کے زمانہ میں تھا۔ نہ خود آں سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے۔ یہ ان مذاہب کے قدیم نہ ہونیکی دلیل ہے اور نیز ہماری یہ کل تقریر اور جب یہ مذاہب کا پتہ ازمنۂ ثلثہ مشہود بالخیر میں نہیں لگتا۔ تو یہ بیشک اس حدیث کے مطابق بدعت میں داخل ہیں۔ حدیث یہ ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد (ترجمہ) آنحضرت نے فرمایا۔ جو شخص کہ عمل کیا اور ایسا عمل کیا جو ہمارے طریق سے باہر ہے۔ تو وہ عمل وہ کام وہ چال مردود ہے) اور ہم دیکھتے ہیں کہ مذاہب اربعہ اور یہ تقلید شخصی نہ تو آنحضرت کے زمانہ ہی میں کسی نے کسی کی کیا نہ بعد آپ کے پس بیشک مذاہب اربعہ حدیث مذکور میں داخل ہونگے کیونکہ نیل الاوطار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بھی کام خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ زمانۂ آنحضرت اور زمانہ صحابہ میں نہ پایا جاوے تو وہ اس حدیث میں داخل ہے۔ عربی عبارت نیل الاوطار کی یوں ہے (المراد بالامر ھنا (ای فی ذالک الحدیث) ھو حد الامور وھو ما کان علیہ والہ وسلم و اصحابہ۔ انتھی) ان سب کے بھی قطع نظر اگر جب مذاہب اور جس مذاہب کا ایجاد صرف حکومت کی وجہ سے ہو تو ایسے مذہب کو اختیار کر لینا نہ صرف سفاہت ہے۔ بلکہ اصل مذہب محمدی سے انکار کرنا ہے۔ لیکن مذہب محمدی مذہب اہل حدیث آں سید الرسل صلی اللہ علیہ کے زمانہ میں پاتے ہیں۔ جتنے صحابہ تھے وہ خدا ہی کے کلام اور جناب رسالتماب کے پاک کلام کے جسکو آج حدیث کہا کرتے ہیں۔ عامل تھے۔ اسی طرح صحابہ کے زمانہ میں۔ پھر اسی طرح تابعین کے اور اسی طرح تبع تابعین کے۔ ہمارے اس دعوی کو غلط ٹھیرانے کیلئے یہ ثابت کر دکھاؤ۔ کہ صحابہ اور خود آنحضرت کے زمانہ میں اور انکے بعد کوئی اور کلام سوائے کلام خدا اور کلام رسول کے تھا۔ اور تقلید شخصی بھی تھی۔ ہرگز ثابت نہ کر سکو گے۔ بلکہ وہاں سب کو محمدی پاؤ گے۔ یا معشر المسلمین اب ہمکو ازمنۂ ثلثہ کی پیروی ضروری ہے۔ یعنی صحابہ اور تابعین تبع تابعین کی اور ان تینوں زمانہ میں تقلید شخصی کا پتہ نہیں لگتا۔ اس کے بعد جو جو مذاہب روافض و خوارج وغیرہ ترقی کئے وہ سب آنحضرت کی پیشین گوئی کے مطابق اور اس قول کے سچ کرنے کے لئے۔ عن معاویۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ وان ھذہ الامۃ ستفترق علی ثلث وسبعین ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ (ترجمہ) امم سابقہ اہل الکتاب میں ۷۲ فرقے ہو گئے تھے اور اس امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے ۷۲ تو دوزخ میں جاویں گے اور ایک فرقہ جنت میں (ترمذی ابو داؤد) دوسری حدیث میں ترمذی کے ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ فرقہ جنتی کونسا ہے تو آپ نے فرمایا کہ (ما انا علیہ واصحابی) جس پر میں اور میرے اصحابی ہیں۔ اس پر جو چلے گا۔ وہ فرقہ جنتی ہے۔ انشاء اللہ المستعان فرقہ اہل حدیث ہی فرقہ ناجی ہوگا (ولا فخر فیہ) لیکن بات یہ کہ رسول اللہ اور زمانہ اصحابہ میں ہر ایک کا عمل قرآن

ahmadimuslim.de

حدیث پر تھا نہ وہاں کوئی بوبکری تھا نہ فاروقی۔ علی ہذا اہل حدیث کا بھی عمل قرآن و حدیث کیسے۔ اور مذاہب اربعہ صحابہ کے زمانہ میں کہاں اس کے دو زمانے بعد سے شروع ہوئے۔ سچ ہے سے

دین احمد چار مذہب ساختند ✤ رخنہ در دین نبی انداختند

اور یاد رکھئے باوجود ان حکومت اور وجہ اور مذاہب باطلہ کے شیوع کے مذہب حقہ فرقہ ناجی فرقہ اہل حدیث دوسرے الفاظ میں محمدی مذہب چلا ہی آیا۔ ماشاء اللہ وانکرہم اللہ سچ ہے آنحضرت کی پیشین گوئی اور سچ ہے آپکا فرمان ابن ماجہ میں ہے لا تزال طائفۃ من امتی قوامۃ علی امر اللہ لا یضرہا من خالفہا۔ (ترجمہ) ہمیشہ ہمیشگی ایک جماعت میری امت میں سے قائم امر اللہ پر نہیں ضرر دیگا جو اوسکا مخالف ہو) یہ نہ سمجھا جاوے کہ مذاہب اربعہ کی اشاعت موجب خیر تھی بلکہ یاد رکھو جو پیشین گوئی آنحضرت کی تھی کہ الا من کان قبلکم من اہل الکتاب افترقوا علی ثنتین و سبعین ملۃ الخ (ابھی یہ حدیث گذری ہے) اگر کہتے ہو۔ اور پھر کہو گے کہ حکومت وغیرہ سے مذاہب تھی ترکنہ بلکہ فرض واجب تھے۔ اس لئے ہم نے تسلیم کیا تو یہ غلط ہے پھر کیا وجہ دوسرے ائمہ علماء کی تقلید نہ کیگئی اور ان کو کوئی نیا مذہب بنایا ہوا اگر تقلید شخصی واجب ہوتی۔ تو پہلے زمانہ کو لوگ ائمہ ثلثہ کے کسی کسی کے مقلد ہو جاتے۔ حجۃ اللہ میں لکہا ہے۔ کہ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ کونسی بات ہے جس نے امام ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد کو خاص کر دیا کہ انہیں کی تقلید کی جاوے۔ ابوبکر عمر عثمان علی۔ سعید ابن المسیب۔ زہری طاؤس حسن بصری کی نہ کی جاوے علامہ ابن حزم کا یہ قول بطور اعتراض ہے اب بتلاؤ کہ کیا چیز مانع ہے۔ کہ دوسرے ائمہ کی تقلید نہ کیجائے یہ تو آپ نہیں کہہ سکتے کہ فرض واجب ہے ہم اتنی لانبی چوڑی بحث اسی وجہ کر آئے ہیں۔ کہ یہ حکومت کی وجہ ہی سے موجود ہوئے ہیں۔ ورنہ کوئی فرض واجب نہیں۔ پھر ایسا کیا کہیں گے۔ یہ بھی کہو سے رہے۔ کہ دوسرے ائمہ لائق نہ تھے یا مجتہد نہ تھے۔ اگر ایسا کہو گے تو عوام میں جاہل گم شدہ دماغ مشہور ہو گے۔ ہاں عجب نہیں اگر ٹھنوی یا جاہل شاعر کے مقلد ہوں تو اور بہت سارے ائمہ علماء کو نالائق کہدیں یا غیر فقیہہ بتا دیں نعوذ باللہ منہم

آپ سوائے اس کے تم ہرگز کو چارہ نہیں اور یہی کہنا ہوگا کہ ما کلف احد ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا۔ ذکذا قال ملا علی قاری حنفی فی شرح عین العلم

اور پھر یہی کہو گے کہ چاہے کسی کی تقلید کرے۔ کوئی جبر نہیں کہ وہ مذاہب اربعہ ہی اختیار کرے۔ جب یہ بات کہہ دوگے۔ تو تخصیص مذاہب اربعہ کی اوٹھ گئی جب تخصیص اوٹھ گئی تو التزام مذہب بھی ہوا کہایا۔ یا روسب کچھوڑو۔ ہماری آخری نصیحت سنو! سے

فدع کل قول دون قول محمد ✤ فما آمن فی دینہ کمخاطر
تمسک بحبل اللہ واتبع الہدی ✤ ولا تک بدعیا لعلک تفلح
ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار ✤ مت دیکھ کسیکا قول و کردار

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم حنفی الحسنی حیدرآبادی۔

---

**درخواست** میں ایک غریب شائق اہلحدیث کا ہوں کوئی صاحب میرے نام جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔
راقم رحمت اللہ طالب علم از بٹالہ ضلع گورداسپور دروازہ تیلی مسجد جھنڈے والی۔

**درخواست** اخبار اہل حدیث کا شائق ہوں مگر طالب علم نادار بھی ہوں۔ بس حضرت کریم تقاضا چہ حاجت است۔ عبد اللہ ونجارہ از مقام احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔

**درخواست**۔ اخبار اہلحدیث فی سبیل اللہ جاری کر دیجئے۔ عبدل نمبر ۵ بیر کیمپ آفس احمد پور۔

**درخواست** اخبار اہل حدیث سننے کا بڑا شوق ہے براہ مہربانی کوئی صاحب میرے نام سے مفت جاری کرائیں۔ تو اللہ سے اجر عظیم پائیں گے (حافظ عبد الواحد مقام منگرول پیر ضلع آکولہ (برار)

**درخواست** میں بھی ایک غریب اور بالکل نادار ہوں سا اخبار اہلحدیث کا شائق۔ اس لئے کوئی صاحب جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔ حافظ واحد بخش ساکن احمد پور۔ ریاست بہاولپور۔

**تذکرۃ الحکماء** جناب حکیم سید محمد رشید صاحب مہتمم تذکرۃ الحکماء بہ پٹیل سبزی منڈی کی فرمائش کے مطابق اطباء حال و ماضی کے حالات مطلوب ہیں۔ خود اطباء یا دیگر صاحبان براہ راست سید صاحب موصوف یا احقر کیطرف لکھکر بھیجیں۔ حالات لکھنے میں ان امور پر توجہ ہو۔ نام۔ حبیب۔ مولد۔ مسکن۔ سن ولادت۔ تلمذ و تلامذہ۔ مطب گاہ۔ تصانیف۔ علمی مذاق۔ تجارب۔ اعزازی حالات۔ مقالات۔ نسخہ جات۔ طب علم ادبی۔ ...

## قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مزائیہ

نعم قول من بعد ذالک انی ... مسیح جدید بعد ما صار یظہر
نعم قول ان النبی اوی الوری ... ابعث جدید لیس فیہا محذر
علوا ان لتصوب تجلیل مقامہ ... یزار ولا یرعاہ الا مطہر
نعم قولہ لا تقتدوا من راسوا ... اناس حواھم فضل المتکبر
جدید فلیسوا مقتدین سواھم ... فما بالہم خانوا حجا ولو وخنفوا
فمن لعترت منہم مقیما بکبرہ ... یصلی اذا ما الناس ادوا وجمعوا
والا فیعرو ملال فیتبغی ... مذاھب لغشاھا وماتو فینحر
یعلک طورا بالسوالک تارة ... بلی ذات الاعضاء تقضی وتزھو
یقول ترکت الامر وھو محتم ... علی فرض بالجماعة یامر
ولکننی لاعیب فی ترکہا ... بامر مسیح القادیان واحذر
یمن الہ الخلق طورا بانہ ... یوالف بیننا وذالک معقر
وھذا لفرق الجمیع لقولہ ... وفعل لہ حتی یخاف واعلم
فکیف یجر المرء ما یقتدی بہ ... لغیر تقاة وھو ان محقر
اھذا ھو الامر الذی یجید من ... یقلہ فیما یقول ویزید
یسد عن الجم الخمیر ولفنہ ... یصد فمن یحمی ومن ھو یغفر
نعم جید منہ انہم یجیزونہ ... باسماء اولاد لہم ثم یامر
لہم بازدواج او فراق فکلہم ... اسیرا دیہ امرہ لا یغیر
سواء علیہم قطع رحم ووصلہا ... اذا ما اتاہم ما یراہ ویؤثر
نعم جید منہ انہم یخبرونہ ... بایراد لفظ الاسمری فیاشر
لاکرمہم مختار صدق ذی العلا ... وما اکرم عما ذکرت یذکر
نعم جید منہ انہم یرجونہ ... اذا ما دنا یوم عسیب مشنزر
ویا توہ من یاتیہ عزا مشمرا ... وستجدا فیما وجاہ محتلد
یشبہہم کالرہبان ضل سبیلہ ... الیہ ویہدیہ فینبئی ویخبر
نعم جید منہ انہم یجتبونہ ... فیا تونہ والشیء بالشیء یذکر
فمن لم یرد المال وھو محتم ... علیہ فذالقلی ولیتنا ویہجر
ولو لم اخف بغی تعالی شنونہ ... واکرم من یہدی الوری ویذکر

# فتاوی

س نمبر ۱۳۱:- درمیان تکبیرات عیدین ہاتھ باندھے یا ارسال یا شروع ہو یا رفع یدین اسکا جواب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوں مع نام ومطبع وصفحہ کتاب ۔ (راقم دین محمد خریدار نمبر ۲۴۷ ضلع امراؤتی تعلقہ میل گھاٹ بمقام دھارنی)

ج نمبر ۱۳۱:- تکبیروں کے درمیان ہاتھ چھوڑ دینے چاہئیں۔ حدیث تو اس بارہ میں میری نظر سے نہیں گذری۔ البتہ فقہا حنفیہ نے ایسا ہی لکھا ہے۔ (حاشیہ ہدایہ وغیرہ ملاحظہ ہو)

س نمبر ۱۳۲:- کوئی شخص اپنے بیگانہ زندہ یا مردہ کا حج کتنوں سے مان ونفقہ دیکر کراسکتا ہے یا نہیں؟ راقم خریدار اہل حدیث ۶۹۲

س نمبر ۱۳۳:- سنگ اسود کو چومنے سے کیا حاصل ہو اور چومنے کے وقت نیت کیا کرے۔ (ایضاً)

س نمبر ۱۳۴:- اس طرف کے حاجیوں سے سنا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں جاکر عام مزاروں پر اور خاص آنحضرت صلعم کے مزار شریف پر نماز نفل پڑھا کرتے ہیں۔ یہ جائز ہے (راقم ایضاً)

س نمبر ۱۳۵:- حج بدل جائز ہے یا نہیں؟ جواب با دلیل قرآن شریف اور حدیث صحیح سے فرماویں۔ (راقم ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲:- کرا سکتا ہے۔ جس حدیث میں حج عن الغیر کا جواز آیا ہے اس میں کوئی قید نہیں آئی نہ کسی اور حدیث سے یہ قید ہو کہ کس ہو یا غیر آشنا ہے کرنیوالے نے پہلے اپنا فریضہ ادا کرلیا ہو۔

ج نمبر ۱۳۳:- سنگ اسود ایک یادگار ابراہیمی ہے اور بس اس کے بوسہ دینے کے وقت وہی نیت کرے۔ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انک حجر لا تضر ولا تنفع یعنی ایک پتھر ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر۔

ج نمبر ۱۳۴:- مزارات پر نوافل پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں بلکہ شائبہ شرک ہے قبرستان میں نماز پڑھنے سے اسی لئے حدیثوں میں منع فرمایا ہے۔

ج نمبر ۱۳۵:- اس سوال کا جواب نمبر ۱۳۲ میں ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب مدینہ شریف لے گئے ہیں۔

س نمبر ۱۳۶:- ایک شخص کی بیوی ہے اور اس بیوی کی والدہ حقیقی فوت ہو گئی ہے۔ اس کے والد نے نکاح ثانی کرلیا ہو۔ تو بعد فوت ہو جانے اس کے والد کے اسی کا شوہر والدہ ثانی سے نکاح موجودگی میں اسکی کرسکتا ہے یا نہیں۔ امجد حسین از بہار

ahmadimuslim.de

ج نمبر ۱۳۶:۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے وامہات نسائکم یعنی تمہاری بیویوں کی مائیں تم پر حرام ہیں۔ سوتیلی ماں کو ماں نہیں کہا جاتا۔ پس محرمات علاوہ شخص معلوم کا نکاح جائز ہے واحل لکم ما وراء ذلکم۔

س نمبر ۱۳۷:۔ شیوع ایام وبائی میں بہیئت مجموعی شہر کے راستوں اور گلی کوچوں میں سطح شہر پر اذان دینا اور ایک نشان ہاتھ میں لیکر سلی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمہ۔ المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ۔ یہ کلمات باواز پڑھتے ہوئے گشت کرنا اور یہ اعتقاد کرنا کہ اس کام سے وبا دفع ہو جائیگی شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۳۸:۔ رفع وبا یا طاعون یا دیگر بلائی آسمانی کے دور ہونیکی نیت سے کسی درخت یا دروازہ پر قرآن مجید لٹکانا اور اُس کے نیچے سے مرد و عورت اور بچوں کا گذرنا کیسا ہے؟

س نمبر ۱۳۹:۔ اندفاع وبا یا طاعون یا دیگر بلائی ارضی و سماوی یا میت کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک جماعت کا ایک جگہ بیٹھکر قرآن خوانی کرنا یا اپنے متوفی رشتہ دار کی قبر پر قرآن خوانوں کی جماعت مقرر کرنا کہ بلکہ قرآن پڑھا کریں یہ درست اور ثواب ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۱۴۰:۔ مُلاں لوگ بیان کرتے ہیں کہ میت کی روح شب پنجشنبہ یا شب جمعہ کو اپنے وارث یا عزیز کے گھر آتی ہے۔ اگر کچھ صدقہ دیا گیا۔ تو روح خورسند ہو کر دعا خیر کرتی ہے ورنہ ناخوش اور ملول ہوتی اور گھر والے کے حق میں بددعا کر کر چلی جاتی ہے یہ قول مُلاں لوگوں کا صحیح اور واجب الیقین ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۴۱:۔ ائمہ اربعہ جناب سید الانبیاء صلعم کی وفات شریف کے کتنے سال کے بعد پیدا ہوئے اور وہ تابعین ہیں یا تبع التابعین میں؟ اور حضرت امام بخاریؒ و امام اوزاعیؒ و امام ابن قیم اور امام غزالیؒ ائمہ اربعہ سے پہلے ہو گذرے یا بعد ہوئے؟

س نمبر ۱۴۲:۔ حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ابتدائی حال میں آپکا مذہب حنبلی تھا پھر آپ نے مذہب حنفی کی جانب رجوع کی اور آخر ایام حیات تک اسی مذہب پر قائم رہے یہ قول حنفی صاحبوں کا صحیح ہے یا غلط؟ دراصل آپکا کونسا مذہب تھا؟

س نمبر ۱۴۳:۔ نبو قاضی اور مسلمانوں کا دینی حاکم ہے۔ مگر افعال منکرہ و امور بدعیہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور ایسے کاموں کو ثواب اور مستحسن سمجھتا ہے اور اپنے تابعین کو بھی ایسے کاموں کے کرنے کی ترغیب دیتا ہو۔ تو ہر ایک مخالفت و اطاعت از روئے شرع شریف اہل اسلام کو کرنی لازم ہے یا نہیں؟ راقم نظام الدین از دکن

ج نمبر ۱۳۷:۔ ایسے افعال کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۱۳۸:۔ بے ثبوت ہے قرآن و حدیث اور افعال صحابہ سے ثابت نہیں۔

ج نمبر ۱۳۹:۔ قرآن خوانی شرعاً نیک کام ہے اس لئے بحسن نیت بموقع مذکور پر قرآن پڑھنا جائز ہے۔ والعلم عند اللہ

ج نمبر ۱۴۰:۔ کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں جو کہے اُس سے آیت حدیث طلب کرو۔

ج نمبر ۱۴۱:۔ ائمہ میں امام ابو حنیفہ صاحب کی بابت بعض علماء حنفیہ کا خیال تابعی ہونیکا ہے۔ مگر ثابت نہیں امام موصوف سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے امام مالک ان سے ۱۵ سال چھوٹے تھے۔ امام شافعی ۱۵۰ھ ہجری میں اور امام حنبل ۱۶۴ھ میں امام بخاری ۱۹۴ھ اور اوزاعی ۸۸ھ میں پیدا ہوئے حافظ ابن قیم آٹھویں صدی ہجری میں تھے امام غزالی پانچویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے ۵۰۵ھ میں انتقال ہوا رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

ج نمبر ۱۴۲:۔ حضرت پیر صاحب قدس سرہ العزیز خود فتوح الغیب میں فرماتے ہیں۔ اجعل الکتاب والسنۃ اماما لک یعنی قرآن و حدیث کو اپنا امام بناؤ۔ اگر حنفی ہوتے تو غنیہ میں یہ کیوں لکھتے اصحاب نعمان بن ثابت مرجئہ یعنی حنفی فرقہ مرجیہ ہے نیز آمین رفع یدین کے مسائل کو وضاحت سے کیوں لکھتے۔

ج نمبر ۱۴۳:۔ ہندوستان میں دینی حاکم تو کوئی نہیں ہے شائد اس کا مطلب ہماری کم از کم مسلمانوں کا عرفی قاضی یعنی نکاح خواں یا مسجد کا امام ہوگا۔ غرض کوئی بھی ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی جس کام میں خدا ناراض ہو اس میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ پس زید مذکور جو مفتی امور غیر شرعیہ میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

س نمبر ۱۴۴:۔ بابو چراغ کی لڑکی بیوہ ہو گئی اور بہت دن تک اپنے شوہر کے گھر بھی خلوت صحیحہ کے بعد شوہر مرگیا۔ بعد ازاں بابو چراغ نے اپنی لڑکی کا نکاح ثانی کر دیا اب شوہر مذکور کے وارثاں زیور وغیرہ طلب کرتے ہیں پا سکتے ہیں یا نہیں بعد ازاں شوہر ثانی کا بھی انتقال ہو گیا اب لڑکی مذکور اپنے باپ کے یہاں ہے۔ اور شوہر ثانی کے وارثان بھی زیور وغیرہ مانگتے ہیں۔ پا سکتے ہیں یا نہیں اور دونوں مرحوم شوہر نے کچھ مہر نہیں دیا اور نہ کچھ وصیت کر گئے۔

ج نمبر ۱۴۴:۔ نزدہ ہر عورت کو نکاح کے وقت ملتا ہو وہ اوس کی ملکیت ہوتا

# انتخاب الاخبار

**مولوی ابو رحمت صاحب** میرٹھی کو طاعون ہونے کی خبر آئی ہے ناظرین دعاء خیر کریں

**علیگڈھ کالج** کے طلباء نے پرنسپل کے برخلاف اسٹرائک کر لیا ہے منتظمان کالج پرنسپل کی حمایت اور لڑکوں کے برخلاف ہیں ایک مہینے کے لئے کالج بند کر دیا گیا ہے کہ طلباء اپنا نفع نقصان سمجھکر جو چاہیں راہ اختیار کر لیں بسخت افسوس ہے یہ واقع کالج کیلئے خوش آئیندہ نہیں۔ تھوڑے ہی روز ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے اس سرکلر سے کالج کو سخت نقصان پہونچا ہے کہ جن طلباء کو پنجاب یونیورسٹی سے وظائف ملیں وہ پنجاب ہی میں پڑھیں اگر کسی اور کالج میں جائینگے تو وظیفہ بند۔ اس سے پہلے وہ طلباء علی گڈہ کالج میں پڑھ سکتے تھے اس نقصان کی تلافی ہنوز ہونے نہ پائی تھی کہ یہ مکروہ واقع پیش آیا۔ خدا کرے کہ اس قسم کے واقعات مسلمانوں کے حق میں ع عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما در آن باشد کے مصداق ہوں۔

**گھگول ضلع پٹنہ** کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی ہوا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شریک تھے مخالفین کو باقاعدہ گفتگو پیش کرنے کی دعوت دی گئی مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔

**ہز مجسٹی امیر صاحب** ۲۳ مارچ کو امرتسر میں بھی تشریف لائے سکھوں کا دربار اور کمپنی باغ ملاحظہ کیا سکھوں کے دربار میں ۱۰۱ اشرفیاں خیرات فرمائیں

**دو مجرمکی** امیر البحر دن حارث پاشا اور سمیع پاشا کے یکے بعد دیگرے اچانک طور سے مر جانے پر قسطنطنیہ میں بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں

**خراسان** کے مقامی حکام نے ایرانیوں سے اس قدر اخذ بالجبر اور رشوت لی کہ انہوں نے مجبور ہو کر روسی علاقہ اشک آباد میں جا کر اپنے بچوں کی تعداد کثیر کو ترکستانیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا اور زر ثمن ظالم حکام کو اسی کے ظلم سے محفوظ رہنے کے لئے دیدیا

**گورنمنٹ** ایران نے اس ظالمانہ کارروائی کی خبر پا کر گورنر خراسان کو معزول کر کے طہران طلب کر لیا۔ اس پر جرم لگایا گیا۔ کہ اس نے رعایا پر ظلم ہونے دیا اور ان کے بچوں کی فروخت پر دانستہ چشم پوشی کی۔

**امیر صاحب لاہور میں** ہز مجسٹی امیر صاحب کا سپیشل جمعہ کے روز ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پہلا ہو پہنچا۔ ہزارہا ہندو اور مسلمان وقت مقررہ سے پہلے ہی امیر صاحب کے انتظار میں سٹیشن پر جمع ہو گئے تھے سٹیشن نہایت عمدگی سے آراستہ کیا گیا تھا ڈاکٹر اپیشن کا کارڈ ان آنر سٹیشن پر موجود تھا سپیشل کے ٹھہرتے ہی قلعہ سے ۳۱ توپوں کی سلامی ہوئی بہت سے مقامی اہلکاران گورنمنٹ جن میں مسٹر لنگل ویل چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ مسٹر ٹینی سی آئی ای مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے مسٹر ڈانٹ ڈپٹی کمشنر لاہور، میجر پلیورن اور بہت سے ہندوستانی روساء و عمائد شامل تھے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے سٹیشن سے نکلکر گاڑیوں کا جلوس امیر صاحب کے کیمپ کی طرف جو چیفس کالج کے متصل میدان میں نصب ہے میا نمیر روڈ کی راہ سے روانہ ہوا یہاں پہنچ کر ہز مجسٹی نے طعام چاشت تناول فرمایا۔

**ہمعصر** پیسہ اخبار کا نامہ نگار بمبئی سے لکھتا ہے کہ ہز مجسٹی نے دوسرے جمعہ کی نماز بمبئی کی ذکریا مسجد میں خود پڑھائی پیش امام صاحب کو چند اور دو دو شالہ اور مؤذن مسجد کو دو شالہ عنایت فرمایا۔ نماز پڑھانے کے وقت امیر صاحب بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ ہز مجسٹی کے امامت فرمانے سے لوگ بہت خوش ہوئے

**تہران** بادشاہ کشور ایران نے بلجیم امیر پارلیمنٹ کے ممبروں پر سر بازار تلوار سے حملہ کیا۔ اس پر تیزی سے مقابلہ شروع ہو گیا۔ ایک ممبر سخت مجروح ہوا مسٹر گوکھلے کی طرح خبر ہے کہ ۱۲ اپریل سے مسٹر تلک بھی پنجاب کے دورہ کے لئے آنا چاہتے ہیں۔

**امسال** پنجاب میں ۱۲۵۴۰۰۰ ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے اور پیداوار ۳۰۳۶۷ گٹھڑ ہے۔

**پنجاب** کی ریاستوں میں ۱۵۴۳۶۲ ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے اور پیداوار ۵۳۶۲۹ گٹھڑ ہے۔

**افواہ** ہے کہ لارڈ کچنر قلیل رخصت پر ولایت جائیں گے۔ اس کے بعد آپ کی میعاد عہدہ میں دو سال بڑھا دیجائیگی۔

**دہلی** کے آخر بادشاہ (بہادر شاہ) کے مقبرہ بنانے کے لئے جو درخواست آئی تھی نامنظور ہوئی (معلوم نہیں ہوا۔ بے خطی بہائیوں کو کیا عذر ہوتا ہے بلکہ خلاف فقہ بھی کرنے سے نہیں رکتے خواہ مخواہ مقبرے بنانے کی کوشش کرتے ہیں)

**بدخواہ خلائق**۔ قادیانی اخبار بدر میں مولوی عبد المجید دہلوی مرحوم کی موت

ahmadimuslim.de

# نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لیے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دوکان میں ہر قسم کا بساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی چاقو۔ قلم قینچیاں۔ پنسلیں۔ جیبیاں۔ اپنچ بٹن بٹیان سوتی سادہ اونی۔ ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ ہر قسم تولیے۔ بٹن وغیرہ ہر قسم کی چھتریاں بھیتر۔ ان دوشالے۔ ریکٹیں۔ تسمے۔ ولایتی کنگھیاں۔ ٹرنک سر گرم وسرد۔ دوری۔ صابون۔ بوٹ۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ نیز دیگر دوکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں سارے لاہور میں یہ پہلی دوکان ہے جو راستبازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف لاویں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں۔ وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آسکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کیلئے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

**نوٹ**۔ ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کیجاتی ہیں وہ نفاست اور پائیداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب لے نہایت عمدہ اصلی ریشمی صرف للعہ فی درجن۔ اونی سینٹ کالج قیمت ۱۲؍ ۱۳؍ ۱۴؍ ۱۶؍ جوڑہ تک مل سکتی ہے۔

المشتہر

**شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور**

# ضرورت ہے

ایسے لڑکوں کی جو اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکیں۔ درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر

**... ہٹ پانی منڈی لاہور**

# تیر بہدف دوائیں

**برقی ست** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن طلا کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت ... محصول ...

**گولڈن پلز** یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی گولیاں ہیں جو فولاد، چاندی، سونا وغیرہ جیسے مقوی، خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ...

**مومیائی** ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر، جریان وغیرہ دفعہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جو ہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتا رہے ہوں انکے لئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ لگتے ہی چاول بھر کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور دو ہفتہ کے بعد بقدر ... کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مواد خون پیدا کرنے کیلئے عصا ہے پیری نوجوانوں کی سچی بہن کی محافظ و رفیق ہے۔ قیمت فی چھٹانک ... علاوہ محصول ڈاک بغربا ...

**معجون مقوی دماغ** ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں عجیب اثر رکھتی ہے محافظ بصارت ہے قیمت ...

**جوہر عشبہ مصفی خون** یہ ایک مسلم امر ہے۔ کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے آتشک۔ گنٹھیا۔ پھنسی پھوڑے۔ بھگندر۔ بھیرآن۔ وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کا نتیجہ ہیں۔ اس مہلک خرابی کو دور کرنے کیلئے جوہر عشبہ بہتر کوئی چیز نہیں قیمت ... علاوہ محصول

المشتہر **پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

ahmadiyyamuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. 358

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند صفحہ درج ہونگے

# اہلحدیث

جلد ۳ نمبر ۱۹

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ...

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ...

**اجرت اشتہارات**

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر

**امرتسر یوم جمعہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء**

## امرتسر میں صفائی کی ضرورت

### قابل توجہ صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی امرتسر

امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی آمدنی اور شہر کی غلاظت کو مدنظر رکھکر بارہا لکھا ہے اور مدار حکام کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ شہر کی صفائی امرتسر کی عظمت اور شہر کے مقابلہ میں بالکل ہیچ بلکہ سخت کلنگ کا ٹیکہ ہے۔ شک ہے کہ سڑکوں کی مرمت کیلئے تو کمیٹی نے توجہ کی ہے مگر صفائی کے لئے کوئی مستقل انتظام ہنوز نہیں ہوا ہم ایک تجویز مدت سے لکھ رہے ہیں تعجب ہے کہ کیوں اوس پر غور نہیں کیا جاتا۔ ہم نے کئی ایک دفعہ لکھا ہے کہ ایک داروغہ خاص اسی کام کے لئے رکھا جاوے کہ اہالی شہر اس کے پاس اپنے اپنے محلہ کی صفائی کی نسبت شکایت کریں خواہ زبانی خواہ بذریعہ تحریر دستی یا بذریعہ ڈاک چند مہتر اور بہشتی اس کے دفتر میں حاضر رہیں وہ شکایت سنتے ہی شکایت کے موقع پر مدد بھیجکر صفائی کرا دے اور اس موقع کے سفینہ افسر کی رپورٹ اعلیٰ افسر کے پاس کرے۔ پھر اس رپورٹ پر کافی توجہ ہو

تو دیکھئے کہ صفائی کے متعلق کبھی شکایت پیدا ہی نہ ہو۔ صورت موجودہ میں بڑی تکلیف یہ ہوتی ہے کہ بعض وقت محلوں میں غلاظت کئی کئی دن پڑی رہتی ہے۔ مہتر بھنگی نظر آتا ہو۔ اگر کہیں ہوا تو وہ عذر کر دیتا ہے کہ گدھے والا آئیگا تو اٹھا لیگا۔ گدھے والے تو گدھے کے سینگ کی طرح گم رہتے ہیں نہ کوئی اعلیٰ افسر محلہ والوں کو ملتا ہے کہ اس کو بابت شکایت کریں۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ بھنگی عین بازار میں میلے کی گاڑی چھوڑ گئے ہیں سارا محلہ مصیبت میں ہے کس کس سے کہیں کس سے اٹھوائیں فرداً فرداً آتے ہیں اور ناک منہ بند کرکے چلے جاتے ہیں اگر کوئی افسر کسی خاص مقام پر دفتر میں حاضر ہو اور اس کے ماتحت بھی موجود ہوں۔ تو ایسی شکایتوں کا فوراً تدارک ہو سکتا ہے۔ غرض میونسپل کمیٹی کو اگر شہر کی صفائی کا اچھا رکھنا منظور ہو۔ تو وہ اسی طرح شکایات کو کھلے بندوں سننے اور ایک ایسے افسر خاص شکایات سننے کے لئے بطریق مرقومہ مقرر کرے۔ اور شہر والوں کو بذریعہ اشتہار مطلع کر دے کہ وہ ہر ایک شکایت واجبی افسر مذکور کو پہنچا دیں اوس کا تدارک کیا جاوے گا۔ اہلحدیث تمام شہر والوں کو عموماً اور اپنے معزز ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب سے خصوصاً توقع کامل

رکھتا ہے کہ وہ اس تجویز کو پاس کرانے میں خوب سعی کریں گے۔

# اصلاح نہیں قابل اصلاح ہے

رسالہ اصلاح شیعوں میں ایک مستند رسالہ ہے۔ جو ماہواری سے اب پندرہ روزہ ہوا ہے۔ تو ہم نے بوجہ عدیم الفرصتی کے اسکو کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔ مگر جب ہم نے شیعوں کے متعلق سلسلہ مضمون "خلافت" لکھا تھا۔ اور اصلاح میں اس کے متعلق جواب نکلنا شروع ہوا تو کبھی کبھی دیکھ لیا کرتے زیادہ تر ہمیں اس حدیث کے جواب کا انتظار تھا۔ جو ہم نے دربارہ وراثت انبیا کے لکھی تھی اور کلام الٰہی سے ثبوت دیا تھا۔ کہ حضرات انبیا علیہم السلام اپنے ورثہ میں مال و دولت نہیں چھوڑا کرتے۔ مگر جب اسکا جواب ہماری نظر سے نہ گذرا۔ تو ہم مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپکی سرمایۂ ناز کتاب **تنقید البخاری** جلد اول ہم نے منگائی۔ اس کے دیکھنے سے تو بالکل عرب کا مقولہ

تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ

کی تصدیق پائی۔

خیر اس رونے کی جگہ تو اور ہے۔ سردست ہم اصلاح کے ایک فساد کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اس نے محرم کے پہلے پرچہ نمبر ۱ جلد ۱ میں شائع کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ

یزید بن معاویہ و اختلاف کا تعلق ہمیشہ کسی ایسے شخص سے ہوتا ہے۔ جسکی دو جہتیں ہوں۔ ایک پہلو سے وہ قابل محبت ہوتا ہو۔ اور قابل التعظیم دوسرا پہلو وہ ہوتا ہے جس سے کوئی شے قابل نفرت ہوتی ہے اور قابل ترک۔ یہی اصول پر تمامی اختلافات کی بنیاد ہو خواہ وہ ملکی ہو یا اخلاق۔ مذہبی ہو یا تمدنی شخصی ہو یا جمہوری۔ مگر یزید کیونکر اس سے مستثنیٰ ہو سکتا ہے۔

عقل سلیم کی ضرورت ایسے ہی موقع پر ہوتی ہے کہ وہ کس پہلو کو قابل ترجیح سمجھتی ہے اور کس پہلو کو مرجوح جس کے بعد وہ ایک پہلو کو اختیار کر لیتی ہے۔ اور اسی پر وہ استحکام سے قائم رہتی ہے مثال کے طور پر شراب کو دیکھ جسکے دو پہلو ہیں ایک نفع کیونکہ وہ مفرح ہے اور مقوی۔ دوسرا پہلو اس کے ضرر کا زوال عقل ایسا پہلو ہے۔ کہ سب پر غالب ہے۔ لہذا صاحب عقل اس سے متنفر ہوگا اور کارہ

تمہید کو طول ہوتا ہے۔ لہذا اختصار مناسب ہے۔ یزید بھی انہیں اشخاص سے ہے۔ جسکی نسبت اختلاف کیا گیا ہے۔ مگر ہمکو اس اختلاف سے بحث نہیں۔ جو دو فریق شیعہ و سنی کا اختلاف کہلاتا ہے کیونکہ سنی یزید کو اتفاقاً اسکو ویسا ہی سمجھتے ہیں جیسا وہ تھا اور جس نسل سے تھا۔ وہ بہ حیثیت سے تھا۔ کیونکہ یہاں نہ افراط ہے نہ تفریط ایک صراط مستقیم ہے جس پر سب چلے جاتے ہیں بلکہ ہمارا مقصد اس اختلاف کو بتانا ہے جو اہل سنت نے اس کے بارہ میں کیا ہے اور جس پر وہ ایک گمنام اخبار نے اس قدر زور دیا ہے۔ کہ اس کو صاحبزادہ بلکہ شاہزادہ بنا چھوڑا ہو اور اس پر تمام عالم کو حیرت ہو رہی ہے۔ کہ یزید اور اسکو کوئی مسلمان صاحبزادہ کہے یا شاہزادہ مگر درحقیقت یہ ان کی ناواقفی ہے جس سے انکو صرف اسی قدر معلوم ہے کہ آیا وہ قابل لعنت ہو یا نہیں جس کی یہ معنی ہیں ہے کہ وہ برا تھا مگر نہ اس قابل کہ لعنت کی جائے یا کیا ضرور ہو کہ ہم ہر برے شخص پر لعنت کریں جس پر صرف زبانی یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ شیطان سے بدتر کون ہوگا۔ اس پر بھی لعنت ضروری نہیں فرعون سے بدتر کون ہوگا۔ اس پر بھی لعنت کرنا کسی نے واجب نہیں کیا پھر یزید پر لعنت کی کیا ضرورت ہے۔

مگر یہ سب صرف باتیں ہیں جو کہی جاتی ہیں اور جاہل نادان پر اثر کر جاتی ہیں۔ اب میں اصلی راز اس کا بتاتا ہوں کہ یزید کی عزت افزائی اسی قدر نہیں کی گئی ہے بلکہ بہت سے پیشوایان اہل سنت نے اسکو نبی مانا ہو۔ اور اسکی نبوت پر ایمان لائے ہیں۔ مگر ہر سال کے اقامہ عاشورا نے اس کی نبوت کو دبا دیا اور ابھرنے نہ دیا۔ لہذا اسی قدر طرفداری پر قناعت کی جاتی ہے کہ کوئی لعنت نہ کہے اور اسی وجہ سے عاشورا کے یزیدی کی بھی ہر سال فکر ہوتی ہے۔ مگر جسکو خدا نہ مٹائے وہ کیونکر مٹ سکتا ہے۔

ناظرین کو میں زیادہ منتظر رکھنا نہیں چاہتا اہل سنت کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی وصیت کبریٰ مطبوعہ مصر کی یہ عبارت ملاحظہ ہو جس سے سب عقدہ کھل جائے۔

فالرافضة لما كانت تسب الصحابة صار العلماء يأمرون بعقوبة من سب الصحابة ثم كفرت الصحابة وقالت عليهم اشياء وقد ذكرنا كلامهم في غير هذا الموضع ولم يكن احد اذ ذاك يتكلم في يزيد بن معاوية ولا

[illegible] مارچ ۱۹۰۰ء

كان الكلام فيه من الدين ثم حدثت بعد ذلك اشياء فصار قوم يظهرون
لعنة يزيد بن معاوية وربما كان غرضهم بذلك التطرق الى لعنة غيره
فكره اهل السنة لعنة احد بعينه فسمع بذلك قوم ممن كان يتسنن فاعتقد
ان يزيد كان من كبار الصالحين وائمة الهدى وصار الغلاة فيه على
طرفي نقيض هولاء يقولون انه كافر زنديق وانه قتل ابن بنت رسول
الله وقتل الانصار وابناءهم بالمدينة ليأخذوا بثار اهل بيته الذين
قتلوا كفارا مثل جده لامه عتبة بن ربيعة وخاله الوليد وغيرهما ويذكرون
عنه من الاشتهار بشرب الخمر واظهار الفواحش واشياء - واقوام
يعتقدون انه كان اماما عادلا هاديا مهديا وانه كان من الصحابة
او اكابر الصحابة وانه كان من اولياء الله تعالى وربما اعتقد بعضهم انه
كان من الانبياء وانه كان من اولياء الله ويقولون من وقف في يزيد
وقفه الله على نار جهنم ويروون عن الشيخ حسن بن عدى انه كان كذا
وكذا ولياء وقفوا على النار لتوقفهم في يزيد فبعد زمن الشيخ حسن زادوا
اشياء باطلة نظما ونثرا وغلوا في الشيخ عدى وفي يزيد باشياء مخالفة
لما كان عليه الشيخ عدى الكبير قدس الله روحه فان طريقته كانت
سليمة لم يكن فيها هذه البدع وابتلوا بروافض عادوهم وقتلوا الشيخ حسنا
وجرت فيها فتن لا يحبها الله ولا رسوله - (صفحہ ۳۰۰)

خلاصہ یہ کہ جو روافض سب صحابہ کرتے تھے۔ تو علماء نے اس کا حکم جاری کیا کہ جو
سب صحابہ کرے۔ اس پر عقوبت کی جائے جب روافض نے کفر صحابہ کا اعلان
دیا۔ تو اس کے احکام ہم نے علیحدہ بیان کئے ہیں ۔ اس وقت میں کوئی نہ
کلام کرتا۔ نہ یزید بن معاویہ کے بارے میں۔ نہ اس پر کلام کرتا۔ دین میں داخل
تھا۔ اس کے بعد ایسی باتیں ہوئیں کہ قوم نے لعنت یزید کا اظہار کیا جنکی
غرض ایک یہ بھی تھی۔ کہ اس ذریعہ سے دوسروں کی لعنت کی راہ نکالیں۔
پس کراہت کی اہل سنت نے لعنت سے کسی شخص کی بالتخصیص والتعیین۔
اس کو جب عام لوگوں نے اہل سنت سے سنا تو انہوں نے یہ اعتقاد کیا کہ یزید
کبار صالحین تھا اور امام ہادی۔ اب ان میں دو طرح کا غلو تھا۔ ایک فریق
تو کہتا تھا۔ کہ وہ کافر تھا اور زندیق جس نے فرزند رسول کو قتل کیا اور انصار
اسلام کی اولاد کو بدلہ [illegible] اسی سبب سے قتل کیا کہ انہوں نے جنگ بدر میں
کفر کی وجہ کفر قتل کیا تھا۔ (جنگ بدر میں) یہی فریق اس کی شراب خواری اور

اظہار فواحش کیا کرتے تھے۔ دوسرا فریق یہ گمان کرتا تھا۔ کہ وہ امام
عادل تھا اور ہادی و مہدی اور وہ صحابی تھا اور اکابر صحابہ سے اور وہ
اولیاء اللہ سے تھا۔ بلکہ بعض نے تو یہ اعتقاد کیا کہ وہ بھی ایک پیغمبر تھا منجملہ
پیغمبروں کے اور وہ اولیاء اللہ سے تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جو شخص توقف
کرے یزید کے بارہ میں اس کو خدا جہنم پر کھڑا کریگا۔ شیخ حسن بن عدی سے
روایت کرتے ہیں کہ فلانے اولیاء اللہ اسی وجہ سے جہنم پر روکے گئے
کہ ان لوگوں نے توقف کیا تھا۔ یزید کے بارہ میں۔ شیخ حسن کے زمانہ میں
ان کا غلو اور بھی بڑھ گیا۔ شیخ عدی اور یزید کے بارہ میں انہوں نے غلو کر
کے بذریعہ نظم و نثر اس قدر زیادہ کیا جس کی حد نہیں حالانکہ شیخ عدی ان باتوں
سے بری تھے جس میں یہ سب بدعتیں نہ تھیں یہ لوگ مبتلا ہوئے تھے
روافض میں جنہوں نے ان سے عداوت کی اور شیخ حسن کو قتل کیا اور
ایسے فتنے جاری ہوئے کہ خدا اور رسول اس کو نہیں دوست رکھتے۔
آپ کو معلوم ہو گیا کہ قدیم زمانہ میں اہل سنت کا یہ عقیدہ تھا کہ یزید انکا
نبی اور پیغمبر تھا۔ مثل دیگر پیغمبروں کے تو پھر کیونکر نہ اس کی حمایت کریں
اور اس کی طرفداری میں جان لڑائیں کہ آخر ان کا نبی تھا اور اس پر ایک
وقت ایمان لائے تھے گو اب اس عقیدہ پر نہ ہوں“۔ (اصلاح)

**جواب** :۔ اس طول طویل کلام میں راقم مضمون نے پوری دجل سے کام لیا
ہے ہمیں حیرانی ہوتی ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی میدان مناظرہ میں آتے ہیں۔
جنکو ایمان اور انصاف سے بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ہم پوچھتے ہیں تو ایسے بزرگ نقاد
ہوتے تو حقیقی خادمان اسلام کو جن کی محنتوں کے صدقہ سے آج تمام رونق اسلام
ہے) کیوں برا کہتے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی عبارت جو راقم مضمون نے نقل کی ہے افسوس ہے
اس سے آگے کی عبارت کو شیر مادر کی طرح بے ڈکار لئے ہی ہضم کر گئے جو ہم سنا دیں گے
اسی عبارت سے ملا دو پیازہ کی حکایت کی تصدیق ہو جائیگی۔ ملا مذکور کی بابت مشہور ہے
کہ ایک دفعہ بادشاہ نے مناظرہ شیعہ کیلئے ان کو طلب کیا۔ ملا موصوف اپنی معمولی عادت
سے پرانی جوتیوں کا جوڑہ پہنکر مجلس میں گئے۔ انہی جوتیوں کو جھاڑ صفا کرکے بغل
میں دبا یا اپنے سامنے رکھ لیا۔ حاضرین کو یہ حرکت ملاجی کی سخت ناگوار معلوم ہوئی۔
بادشاہ کو اس نازیبا حرکت پر توجہ دلائی تو ملاجی نے عذر کیا کہ حضور جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ رافضیوں سے مباحثہ ہوا تھا تو رافضی

سبّ کے معنی گالی دینا [illegible]

ahmadimuslim.de

نے جوتا چرا لیا تھا۔ حاضرین نے ملاجی پر زبانی ہی قہقہہ لگایا کہ اُن دنوں رافضی کہاں تھے؟ ملاجی نے کہا کہ نہیں ہیں یہ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں ہوا تھا۔ پھر جواب ملا۔ اُن دنوں رافضی بھی کہاں تھے؟ ملاجی نے چپکے سے کہا۔ نہیں حضرت عمر کے وقت کا ذکر ہے شیعوں نے کہا تب بھی نہیں تھے۔ کہا نہیں حضرت عثمان کے زمانہ میں ہوا تھا انہوں نے کہا تب بھی نہیں تھے۔ ملاجی نے اپنی غلطی کا اقرار کر کے کہا نہیں نہیں حضرت علی کے وقت کا ہوا تھا جواب ملا۔ جب بھی نہیں تھے۔ اب تو ملاجی نے سر اٹھایا۔ کہ بس ہیں جیت گیا میری ڈگری ہوئی جب ان پاکیزہ زمانوں میں نہ تھے تو اب کہاں سے پیدا ہوگئے۔ یہی ان کے کذب کا کافی ثبوت ہے۔

یہ حکایت صحیح ہو یا غلط شیعوں کو جوتا چرا لینے کی عادت ہو یا نہ ہو۔ ہم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ شیعوں کو عبارت چرا لینے کی قدیمی عادت ہے آج تک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حدیث عدم وراثت انبیاء کو جعلی کہو جاتے ہیں چنانچہ اصلاح بابت ذی الحجہ نمبر ۱۲ جلد ۹ کے صفحہ ۲۰ کی آخری سطر میں بھی حدیث مذکور کا کذب ہی ترشح ہوتا ہے حالانکہ خود ان کی معتبر کتاب اصول کافی میں یہی حدیث موجود ہے جن کو اہل حدیث کی ۲۷ میں وہ حدیث پوری دکھائی گئی ہے اب ہم دکھاتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ خدا اور رسول کے کلاموں کو چھپانے کے عادی ہیں اسی طرح انہوں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی عبارت سے برتاؤ کیا ہے۔

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اس تقریر کے جو رافضی مذکور نے نقل کی ہے۔ اور اس کتاب میں عبارت مذکور کے ساتھ ہی لکھتے ہیں :۔ کہ

وهذا الغلو في يزيد من الطرفين خلاف لما اجمع عليه اهل العلم والايمان. فان يزيد بن معاوية ولد في خلافة عثمان بن عفان رضي الله عنه ولم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم ولا كان من الصحابة باتفاق العلماء ولا كان من المشهورين بالدين والصلاح وكان من شبان المسلمين ولا كان كافرا ولا زنديقا وتولى بعد ابيه على كراهة من بعض المسلمين ورضا من بعضهم وكان فيه شجاعة وكرم ولم يكن

طرفین کا یہ غلو اس کے خلاف ہے جس پر تمام اہل علم اور اہل ایمان کا ایمان ہے۔ کیونکہ یزید بن معاویہ حضرت عثمان کی خلافت میں پیدا ہوا۔ اس نے آنحضرت کا زمانہ نہ پایا اور تمام علماء کے اتفاق سے وہ صحابی نہ تھا اور وہ بڑے مشہور دینداروں اور نیک کاروں سے تھا۔ وہ جوان مسلمانوں سے تھا نہ وہ کافر تھا نہ زندیق۔ اپنے باپ کے بعد بعض مسلمانوں کی ناراضگی اور بعض کی رضا پر وہ بادشاہ ہوا تھا اس میں بہادری اور سخاوت

مظهرا للفواحش كما يحكي عنه خصومه وجرت في امارته امور عظيمة احدها مقتل الحسين رضي الله عنه وهو لم يامر بقتل الحسين ولا اظهر الفرح بقتله ولا نكت بالقضيب على ثناياه رضي الله عنه ولا حمل رأس الحسين رضي الله عنه الى الشام لكن امر بمنع الحسين رضي الله عنه وبدفعه عن الامر ولو كان بقتاله فزاد النواب على امره وحض الشمر ذي الجوشن على قتله لعبيد الله بن زياد فاعتدى عليه عبيد الله بن زياد فطلب منهم الحسين رضي الله عنه ان يجيء الى يزيد او يذهب الى الثغر مرابطا او يعود الى مكة فمنعوه رضي الله عنه الا ان يستأسر لهم وامر عمر بن سعد بقتاله فقتلوه مظلوما وله طائفة من اهل بيته رضي الله عنهم

بھی تھی اور جیسا اس کو دشمن اسکو دکھاتے ہیں علی الاعلان برے کام کرتا تھا۔ اسکی حکومت کے زمانہ میں کئی ایک بڑے بڑے امور ظہور پذیر ہوئے تھے ان میں سے ایک امام حسین کا قتل ہے مگر اس (یزید) نے امام کے قتل کرنے کا حکم نہ دیا۔ نہ اون کے قتل پر کسیطرح اظہار خوشی کیا نہ ان کے دانتوں پر چھڑی ٹھکورا۔ نہ امام کا سر مبارک اس کے پاس ملک شام میں پہنچایا گیا۔ لیکن امام حسین کو حکومت سے روکنے کے لئے یزید نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا تھا۔ اگرچہ لڑائی تک نوبت پہنچے۔ پس اس کے نائب نے اس کے حکم پر زیادتی کی اور شمر نے عبید اللہ ابن زیاد کو امام کے قتل کرنے کی ترغیب دی۔ پس ابن زیاد نے امام ممدوح پر زیادتی کی۔ امام حسین نے کہا کہ مجھے یزید کے پاس یا سرحد پر یا مکہ شریف کیطرف جانے دو۔ لیکن اونہوں نے ان میں سے کوئی صورت نہ مانی سوا اسکے کہ امام خود قیدی ہو کر اُن کے قبضے میں آویں۔ ابن زیاد نے عمر بن سعد کو امام سے لڑنے کا حکم دیا۔ پس اونہوں نے امام کو اور امام کے اہل بیت میں سے چند آدمیوں کو مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا۔ رضی اللہ عنہم

**ناظرین!** انصاف کریں کہ جس کلام کو رافضی راقم نے تمام اہل سنت کا مذہب بتایا اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے کلام سے ثابت کیا ہے اسی کلام کا رد خود شیخ الاسلام کر چکے ہیں۔ پھر نہیں معلوم راقم مذکور نے کس دیانتداری اور ایمانداری سے اسی مردود کلام کو تمام اہل سنت کا مذہب قرار دیا ہے۔ افسوس تحریف لفظ یا ایمانداری ہے کہ شیخ الاسلام کی عبارت کے ترجمہ میں تحریف کر کے احمقوں کی آنکھوں میں خوب مٹی ڈالی ہے۔ عربی عبارت یہ ہے:۔

فسمع بذالك قوم ممن كان يستن۔ اس کا ترجمہ یہ ہے :۔ کہ ایک ایسی قوم نے سنا جن کی پیروی کیجاتی تھی۔ مگر رافضی راقم نے اس کا ترجمہ یوں کیا کہ

ahmadimuslim.de

"اسکو جب عام طور پر اہل سنت نے سُنا"۔ کیا خوب +

پس اصلاح کے فاضل اڈیٹر جن کے نام کے ساتھ بہت سارے القاب لگائے جاتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے لحاظ سے انصاف کریں کہ جو کچھ انہوں نے اہل سنت کی نسبت شائع کیا ہے کہ اہل سنت یزید کو نیکبخت بلکہ نبی کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے ؂

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرورا منصفی کرنا خدا کو دیکھکر (باقی پھر)

## عیسائیوں سے مباحثہ

۲۱ دسمبر ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں اس بحث کو چھوڑا تھا۔ آج پھر ہمارے کرم پادری جوالا سنگھ صاحب بریلوی کا مضمون آیا ہے۔ پرچہ مذکورہ میں بحث اس حد تک پہنچی تھی کہ پادری صاحب نے حضرت مسیح کی بابت یہ تسلیم کیا تھا۔ کہ وہ اپنی ذات میں ممکن ہے مگر واجب بالذات کا معلول اول ہے اس پر میں نے کئی ایک دفعہ پادری صاحب کی خدمت میں گذارش کیا تھا کہ مسیح جب اپنی ذات میں ممکن ہے گو وہ آپ کے نزدیک معلول اول ہے تاہم وہ فی حد ذاتہ واجب بالذات نہوا۔ اسپر وہ تین خداؤں کی کمیٹی میں کیونکر کرسی نشین ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں پادری صاحب نے مجھ سے چند ایک سوال کئے تھے۔ جو ۲۱ دسمبر کے پرچہ ہی میں چھپے تھے جن کا جواب میں نے دانستہ نہیں دیا تھا کہ میرے خیال میں وہ سوال خارج از بحث تھے پادری صاحب صرف بہانہ تلاش کرتے تھے۔ بہر حال آج پادری صاحب کا جواب نئے سرے سے درج ہے جس میں پادری صاحب نے اس بحث کا خاتمہ کر دیا ہے واقعی بھی یہ ہے کہ پادری صاحب کے جواب ہی سے مذہب عیسوی کا ابطال کافی ہوتا ہے۔ اس لئے اب آئندہ کو بحث کی حاجت نہیں۔ بہرحال پادری صاحب کا مضمون یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

واضح ہو۔ کہ میں نے گذشتہ تحریر میں مولوی صاحب کو چیلنج دیا تھا۔ کہ آپ امور چیلنج کی تردید کریں ورنہ فیصلہ ہو گیا کہ دین محمدی بمقابلہ دین عیسوی کے باطل ہے۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ مولوی صاحب سے امور چیلنج کی تردید نہو سکی۔ مگر چند عذر آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔ جو قابل التفات نہیں ہیں غور فرمائیو +

اوّل مولوی صاحب نے اپنی عادت کے مطابق اوّل اعتبارات پر لحاظ نہ کر کے جو مبحث موقوف تھا یہ تحریر کیا ہو قولہ کہ ممکن خاص اور واجب بالذات دو مفہوم متضاد ہیں۔ اور انکا اتحاد و صدق ایک ذات پر نہیں ہو سکتا"۔ اقول اس کا مفصل جواب میری تحریر میں اپنے موقعہ پر مندرج ہو اُس کا لب لباب یہ ہے کہ باعتبار مسئلہ تثلیث کے واجب بالذات یعنی باپ ہے اور اس کی معلولین یعنی ابن اللہ و روح القدس جو واجب بالغیر ہیں اور ایک معنی سے ممکن خاص ذاتی ہیں۔ تینوں کا واجب بالذات ہونا مراد نہیں اور نہ ایک ذات پر انکا اتحاد و صدق اس طور سے مراد ہے۔ کہ تینوں کا واجب بالذات ہونا لازم ہے۔ مگر تینوں میں فقط باپ کا واجب بالذات ہونا ضرور مراد ہو اور باعتبار اصول فلسفہ کہ واحد سے صادر نہیں ہوتا مگر واحد اور کہ تخلف المعلول علت تامہ سے نا جائز ہے۔ اور عدم معلول کو عدم علت لازم ہے اور کہ ربط حادث بالقدیم ضروری ہے۔ تینوں کا با وجود مغائر الوجود ہونے کے ضروری الوجود یعنی قدیم زمانی ہونا ثابت ہے۔ لہٰذا اقنیموں کی ذات پر عدم ممتنع ہے اور یہیں تینوں باصول فلسفہ تقسیم و تاخر بالعلیت کے خارج میں واجب الوجود ہیں اور اس لئے کہ واجب الوجود کے معنے وجوب وجود و احد میں مشترک ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ مولوی فاضل صاحب کا مقولہ مذکورہ مبحث کا مبطل نہیں بلکہ موافق ہے۔ تاوقتیکہ حسب اصطلاح حکماء واجب الوجود اور اوسکی معلولین ممکن خاص ذاتی کا قدیم زمانی اور واجب الوجود ہونا ثابت ہے۔ اور اس واسطے کہ عبارت فلسفہ میں واجب الوجود سے مراد خدا ہے۔ پس تینوں کا تینوں کو خدا ماننا خلاف عقل و حکم نہیں ہے۔ لامشاحۃ فی الاصطلاح

ثانیاً مولوی صاحب فرماتے ہیں قولہ کہ منطق کا عام اصول ہو۔ الشیٔ مالم یجب لم یوجد یعنی جبتک کوئی چیز اپنی علت کے ذریعے واجب الوجود نہو لے موجود نہیں ہو سکتی۔ مسیح کی کیا خصوصیت ہے۔ میرا اور آپکا وجود بھی علت کے ہوتے ہوئے واجب الوجود ہو +

اقول:۔ یہ سخت افسوس کی بات ہے۔ کہ مولوی فاضل صاحب معلول اول واجب بالذات کی خصوصیت میں جس سے مراد مسیح ابن اللہ ہو اور جس کو وجود پر عدم ممتنع ہے۔ اور عام معلولات کی خصوصیت میں جو حادث زمانی ہیں اور جن کی ذات پر عدم ممتنع نہیں ہے۔ کچھ امتیاز نہیں کرتے بلکہ آپ معلول قدیم زمانی مجرد روحانی اور حادث زمانی مرکب جسمانی کے وجود کو مساوی یعنی دونوں کو واجب الوجود فرماتے ہیں اور منطقی اصول کو جہل پر مبنی بتلاتے

بتلاتے ہیں اس سے معلوم ہوگیا کہ آپ منطق فہم کو خوب کام میں لاتے ہیں اور فضیلت کی پگڑی کی حفاظت کرتے ہیں (خوب تہذیب ہے۔ ایڈیٹر)

تماشا آخر میں مولوی صاحب لکھتے ہیں قولہ۔ کہ میں آپ کے چیلنج کو خارج از بحث جان کر جواب دونگا۔ **اقول۔** کیا خوب انشاء اللہ ناظرین اہل علم و عقل پر منکشف ہو جائیگا۔ کہ جب واحد بالذات واحد حقیقی سے مرتبہ واحد میں ایک ہی معلول صادر ہو سکتا ہو۔ اور علت و معلول کا متغائر الوجود ہونا ضروری ہے اور عدم تخلف معلول علت تامہ سے نا جائز ہے تو دونوں کا لازمی علت ہونا اور کا واجب الوجود ہونا امر حق ہے۔ اس سے واضح ہے۔ کہ مسیح ابن اللہ و روح القدس جو واجب بالذات کے معلول ہیں باعتبار معلولیت کے ممکن خاص ذاتی اور باعتبار عدم علت و معلول کے ایسا واجب الوجود ہونا جنکی ذات پر عدم ممتنع ہے۔ ثابت ہے پس مسیح ابن اللہ کا مختلف اعتبارات پر ممکن الوجود اور واجب الوجود ہونا موقوف ہے۔ لہذا مقام تعجب ہے۔ کہ مولوی صاحب موقوف و موقوف علیہ کا امتیاز نہیں کرتے اور مبادی مبحث کو خارج از بحث جانتے ہیں غرضکہ دین عیسوی جو ماسوا واجب بالذات کے مسیح ابن اللہ کو واجب الوجود مانتا ہے بمقابلہ دین محمدی کے جو ماسوائے واجب بالذات کو حادث زمانی مانتا ہے حق ہے اور چونکہ مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب نہ مسیح ابن اللہ کے وجود کو مثل وجود واجب بالذات کے واجب الوجود تسلیم کر کے خدا مانتے ہیں اور نہ اس میرے چیلنج کے جن پر مسیح ابن اللہ کا واجب الوجود ہونا موقوف ہے تردید فرماتے ہیں اور نہ کوئی معقول عذر جو قابل لحاظ ہو پیش کرتے ہیں لہذا ایسے انکار محض کو لا علاج سمجھکر مباحثہ کو ختم کرتا ہوں۔ دعا یہ ہو۔ کہ خدا تعالی میرا اور مولوی صاحب کا خاتمہ ایمان دین حق پر کرے۔ آمین۔ زیادہ سلام*

راقم خادم پادری جوالا سنگھ بریلوی

**جواب:**۔ بغرض آسانی ناظرین کے میں نے فقروں پر نمبر لگا دئے ہیں اب میں بتلاتا ہوں کہ کس طرح پادری صاحب نے مذہب عیسوی کا ابطال کیا ہے۔ نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں پادری صاحب کا صاف اقرار ہے کہ **واجب بالذات** صرف ایک ذات باری تعالی شانہ ہے اور کوئی نہیں۔ پھر نمبر ۲ سا اور ۳ میں پادری صاحب نے کھلے لفظوں میں مسیح اور روح القدس سے وجوب ذاتی کی نفی زائی ہے جس کا نتیجہ صاف یہ ہے کہ مسیح اور روح القدس چونکہ واجب بالذات نہیں۔ اس لئے وہ خدا بھی نہیں۔ چنانچہ قرآن شریف نے بھی یہی فرمایا ہے

مگر پادری صاحب باوجود تسلیم کرنے ان دو مقدمات جن کا صریح نتیجہ مسیح سے الوہیت کا سلب ہے۔ الٹے ترجیح رائی کرتے ہوئے فقرہ نمبر ۵ میں نیا ہی راگ الاپتے ہیں کہ تینوں کو خدا جاننا خلاف عقل و علم نہیں۔ چہ خوش ؎

من چہ میگویم و طنبورہ من چہ میگوید

آپ کے مقدمات کیا کہتے ہیں اور آپ کیا فرماتے ہیں۔ اب میں ناظرین کی مزید آسانی کے لئے پادری صاحب کے مسلمہ مقدمات یہاں لکھتا ہوں:۔

(۱) واجب بالذات صرف ایک ہے*

(۲) مسیح اور روح القدس واجب بالذات نہیں*

(نتیجہ) کیا ہوا؟ یہ کہ مسیح اور روح القدس خدا نہیں کیونکہ خدا ہوتے۔ تو واجب بالذات ہوتے جب وہ واجب بالذات نہیں تو خدا بھی نہیں۔ نہ معلوم پادری صاحب نے منطقی الفاظ ہی پڑھے ہیں یا ان کے معانی اور مطالب بھی ان کو غرض ہے "اس برتے پر تتا پانی" آپ مجھے مخول کرتے ہیں کہ مولوی صاحب فضیلت کی پگڑی کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہاں جناب میں نے تو پگڑی کی حفاظت کرلی ہے۔ اب آپ سے گذارش ہو کہ میدان مناظرہ میں ذرا سنبھل کر آئیگا

قدم رکھنا سنبھل کر میکدہ میں پادری صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

پھر لطف یہ ہو کہ آپ یا تو خود مغالطہ کھاتے ہیں یا مغالطہ دیتے ہیں کہ علت اور معلول اول پر واجب الوجود کا لفظ بولتے جاتے ہیں مگر یہ تشریح نہیں کرتے کہ کس قسم کا وجوب ہے۔ پھر ان ایک کا وجوب بالذات ہو۔ دوسروں کا وجوب بالغیر۔ چنانچہ آپ خود ہی فقرہ نمبر اول اور دوم میں اسبات کو تسلیم کرتے ہیں جب دونوں کا وجوب دو نوع سے ہے۔ تو پھر لفظ مشترک کا استعمال کرنا خود مغالطہ خوردن یا دادن نہیں تو کیا ہے*

(۳) آپ کا جہاں افسوس کرنا کہ میں نے معلول اول اور عام معلولات حادثات زمانیہ میں فرق نہیں کیا۔ یہ آپ کی مہربانی کا تقاضا ہے ورنہ آپ اگر میرے مدعا پر غور کرتے تو آپ یہ افسوس کبھی منہ پر نہ لاتے۔ جناب من میرا مدعا صرف یہ تھا کہ آپکو منطقی قاعدہ سے سمجھا دوں کہ آپ جو معلول کو بار بار واجب۔ واجب بولتے ہیں یہ آپکی غلطی ہے جب یہ عام اصول ہے۔ الشئی مالم یجب لم یوجد۔ یعنی کوئی شئے واجب بالغیر ہوئے بغیر وجود پذیر نہیں ہو سکتی۔ یہ تو حکم سب معلولات کا ہے اس میں کسی خاص معلول کی تخصیص کیا ہے*

* پادری صاحب کے خط میں اسیطرح ہے

بہر حال مجھے خوشی ہے کہ میری تحریر اور تقریر سے ایک بڑا منطقی یا منطق کا مدعی ایسا حواس باختہ ہوا ہو کہ بجائے تائید کرنے کے اپنے مذہب کی صاف صاف لفظوں میں تردید کرتا ہے یا خدا اس سے کراتا ہے فللہ الحمد ؎

شکر للہ کہ میان من و تو صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغر شکرانہ زدند

پس میں آپکا اور ناظرین کرام کا فیصلہ کی مبارکباد کہتا ہوں ؎

کون کہتا تھا کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

آپکا با وفا ابو الوفا ۔ امرتسر

## کیا اڈیٹر اخبار اہل فقہ رافضی ہے؟

جب اڈیٹر اہل فقہ نے بخاری شریف کی تردید شروع کی تھی ۔ تو ہمیں سخت تعجب گذرا تھا کہ یہ کیسا سنی ہے ۔ جو بقول حسن میاں پہلواروی) تمام اہلسنت سلف و خلف کا مخالف ہے اس تعجب کے ساتھ ہی ساتھ ہمارا خیال اس پہلو پر گیا کہ یا تو اڈیٹر صاحب شیعہ ہیں اور یہ اخبار اہل فقہ تقیہ کا جال ہے ۔ اور یا نیچری ہیں اور یا لیسی نیچریت کی چال ہے مگر نیچری ہونیکا خیال صرف ان کی روش سے پیدا ہوا ۔ ورنہ اڈیٹر صاحب موصوف متقی (تقیہ باز) شیعی ہیں +

کیونکہ مولانا حسن خلف مولوی سلیمان صاحب حنفی پہلواروی صاف صاف تحریر فرما چکے کہ بخاری شریف کی عدم صحت کا قائل کوئی افراد اہل سنت میں سے نہیں ہے

اب ہم مولانا حسن صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اب آپ ایمان سے فرمائیں ۔ کیا اڈیٹر اہل فقہ جو صحت بخاری کا قائل نہیں اہل سنت میں ہے یا نہیں ہے؟

اور یہ بھی تحریر فرماویں کہ آپ کی وہ تحریر جو بعنوان اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح البخاری اخبار اہل حدیث میں شائع ہوئی تھی صحیح سمجھی جاوے یا غلط؟ اور یہ بھی ارشاد ہو کہ اڈیٹر اہل فقہ کی طرح مرزا حیرت صاحب دہلوی انکار شہادت امام حسین رضہ کرتے ہوئے الرد الحجیر علی البخاری کا ہیڈنگ قائم کریں تو بجا ہوگا یا بیجا؟

ان تین سوالوں کا جواب مولانا حسن صاحب پہلواروی کے ذمہ ہے ہم امید کرتے ہیں اور قوی امید ہے کہ مولانا حسن صاحب ان سوالوں سے اعراض اور چشم پوشی نفرمائینگے بلکہ معقول جواب دینگے (خواہ بذریعہ اہلحدیث یا بذریعہ اہل فقہ)

اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں اور نیچے اس عنوان کا کہ کیا اڈیٹر اہل فقہ رافضی ہے" ۔ اور مزید ثبوت دیتے ہیں:-

پیارے ناظرین! اخبار اہل فقہ سے علماء حنفیہ سخت متنفر ہیں اور سواء گوسالہ پرستان عقل کے اندھوں کے اور کسی ہند حنفی نے اسے پسند نہیں کیا بلکہ عام طور پر حنفی دنیا میں اس خیال کو ترقی اور شہرت ہوتی جاتی ہے ۔ کہ اہل فقہ کا اڈیٹر شیعی ہے +

جناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب ۔ مدیر النجم لکھنؤ نے ۔ ذی الحجہ کے پرچہ میں بعنوان انجمن الارشاد دیوبند مولوی احمد اللہ صاحب مہردولی کی ایک تحریر درج کی ہے جس میں یہ پہنچتے ہوئے فقرہ اڈیٹر اہل فقہ کو شیعی ہونیکا سرٹیفکیٹ دیتے ہیں +

"شرک و بدعت اس قدر ترقی پر ہے ۔ کہ اخبار اہل فقہ امرتسر جو بادی النظر میں حمایت فقہ و اہل رضا میں جاری ہوا تھا ۔ شرک و بدعت کی اشاعت میں کوشاں اور ترد صحیح بخاری میں تنقید بخاری مندرجہ اصلاح کا ہمزبان ہے ۔ النجم نے جو لیجئے صاحب انصاف فیصلہ ہو گیا کہ اصلاح جملہ شیعوں کا آرگن ہے اب اس کے ہمزبان ہمخیال ہم عقیدہ ہم مذہب ۔ ہر ایک کہیگا کہ آپ شیعہ ہوئے یا نہیں علمائے لکھنؤ و پھلواری و مہردولی و دیوبند آپ کو کیا سرٹیفکیٹ دے رہے ہیں ۔ اور ہمارے عنوان کہ اڈیٹر اہل فقہ رافضی ہے" کی کس حسن دخوبی سے تصدیق ہو رہی ہے ۔ راقم محمد عباس ضلع فیض آباد +

## کھلی چٹھی

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث دام اقبالکم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ جناب کی خدمت میں پہلے عاجز کی درخواست کیجاتی ہے بعد ازاں یہ عرض ہے کہ جناب کا معزز اخبار اہلحدیث علاوہ پیروان اہل حدیث کے زیادہ تر اعلیٰ تعلیم یافتہ جماعت کی نظروں سے گذرتا ہے اور اس لحاظ سے کہ اس میں چکڑالوی قادیانی ۔ آریہ اور نگاہ گاہ شیعہ کا رد ہوتا ہے اکثر ان پیروان احناف کے نظر سے گذرتا ہے ۔ جو بے تعصب اور سمجھدار ہیں جنہیں تہذیب عقل اور متانت کا مادہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہو ایسے لوگ انکو اجتہاد و تقلید کی بحث سے محظوظ ہوتے ہیں ۔ آپ کا اس بحث میں کسی طرح کی ناگوار طبع بات نہیں ہوتی سو بصد ادب گذارش ہے ۔ کہ آنجناب اپنے قابل قدر قیمتی صفحوں کو ایسی تحریروں سے جنہیں کام کی بات نہیں ہوتی اور جنکا ماحصل بجز تو تو میں میں کچھ نہیں ۔ (جیسے میاں مخدوم صاحب نے تو ٹھیر ہو وغیرہ) بہتر ہے ایسی تحریروں سے

معاف فرماویں اور برادران احناف کے مقابلہ میں جو کچھ تحریر فرماویں آپ اپنے قلم گوہر بار سے ارقام فرماویں۔ اور اخبار اہل فقہ کو ترکی بہ ترکی جواب کیطرف توجہ نہ فرماویں۔ اخبار اہل فقہ کا مقصود نہ اظہار حق ہے نہ اسلامی دنیا کے سامنے کام کی بات پیش کرنا۔ بلکہ والغوا فیہ لعلکم تغلبون ہے جب عمر کریم پٹنہ جیسے ذی علم لوگ "جنکو جمع کے معنی تک کا پتہ نہیں" اسکے اعلیٰ نامہ نگار ہیں تو اخبار اہل فقہ کا بہلا پوچھنا۔ ہاں ان کے خدشات کے جواب سادہ اور پر مغز الفاظ میں دیکر واعرض عن الجاہلین پر عمل فرماویں اور انکے اوباشانہ فالی جملوں کے جواب سے خاموشی اختیار فرمالیجئے جیسا کہ خاص جناب کی تحریر کی روش برابر چلی جارہی ہے۔ اور یہی مطابق سیرت رسول اللہ صلعم ہے وما انتقم رسول اللہ صلعم لنفسہ الا ان تنتہک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بہا۔ بعض بعض نامہ نگار جنکی نگاہ ہر پہلو پر نہیں اخبار اہل فقہ دیکھکر بھڑک اٹھتے ہیں۔ ان کی تحریروں کی وجہ اخبار ہونے سے اخبار کی متانت و اعزاز پر حرف آتا ہے۔ اور اہل اسلام خواہ برادران اہلحدیث ہوں یا احناف کسی کو اس سے نفع نہیں کیا آنجناب اخبار اہل فقہ کی روش پسند فرماتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پھر آپ کیوں اس کی جہالت کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ کیا جو الفاظ جناب کیلئے وہ لکھینگے آپ ان الفاظ کو ان کے لئے بھی لکھیں گے ہرگز نہیں کیا گزیدن سگ کا جواب گزیدن ہے نہیں نہیں سگ بلقمہ دوختہ بہ ہے۔ اہل فقہ اخبار کے ترکی بہ ترکی جواب کے لئے جناب کو لکھنؤ کی سرائے ابوالفتح میں رہ کر اس گروہ سے تعلیم حاصل کرنا پڑیگا۔ جو دنیا میں ضرب المثل ہے آخر شیعی یہ پچہ اسی وجہ سے بے وقعت اور بدنام ہیں یا دوسری وجہ سو ذی الحجہ کے پرچہ اصلاح شیعی نے اخبار اہل فقہ کی مدحت سرائی کی ہے اور ریویو لکھتے ہوئے بہت کچھ توصیف کی ہے اسی سے برادر سگ شغالی کا ثبوت ہوتا ہے۔

الراقم عبد السلام مبارکپوری عبد الہادی پلسوی

ایڈیٹر:۔ میں آپ کے مشورہ پر عمل کرونگا۔ مگر آپ نے خود بھی تو کوئی نیکی نہیں کی

## ندوۃ العلماء کا جلسہ

ندوہ کے طلباء کی دستاربندی کا جلسہ یکم۔ دوم مارچ کو تھا۔ یکم کو جب میں پھلواری دانا پور کے جلسہ پر جارہا تھا۔ تو لکھنؤ کے اسٹیشن پر ندوہ کے والنٹیروں نے مجھے مجبور کیا۔ کہ آج ندوہ کے جلسہ میں شریک ہو جئے۔ میں نے یہ سوچکر کہ جمعہ کی نماز بھی ملجائیگی۔ اتر پڑا۔ یکم کو ۱۲ بجے سے ۴ بجے تک جلسہ تھا۔ جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری صدر جلسہ بنائے گئے تقریریں ایک میری اور ایک جناب مولوی شبلی صاحب کی ہوئی۔ نواب صاحب بہاولپور کے انتقال پر افسوس ظاہر کرکے ان کے لئے دعاء مغفرت کی گئی۔ میری تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اسلام میں علماء کا وجود ایسا ہی ضروری ہے جیسا سلطنت کے لئے فوج کا۔ مولوی شبلی صاحب کی تقریر دار العلوم ندوہ کی ضرورت پر تھی دوسرے روز چونکہ میں شریک نہ تھا۔ اس لئے معلوم نہیں کیا ہوا۔

خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ ندوہ میں جس بات کی کمی ابتداء سے محسوس ہوئی تھی۔ نہایت افسوس سے دیکھا گیا کہ بدستور آجتک بھی وہی کمی ہے یعنی انتظامی روح ندوہ میں نہیں۔ دار العلوم کی زمین بیشک بہت بڑی وسیع ہے۔ مگر اس کی کثر عمارت ایسی غیر موزوں کی گئی ہے۔ کہ نہ تعلیمی قواعد کا لحاظ ہے نہ حفظان صحت کا۔ درسگاہوں میں قریب قریب ہی مدرس تعلیم دیتے ہیں۔ جن کی آوازیں آپس میں خوب ٹکرا کر دماغوں میں پریشانی کا موجب ہوتی ہونگی۔ حالانکہ جگہ کافی سے زیادہ ہو۔ شمال مغرب کیطرف ایک دالان اگر بنا لیا جاتا تو یہ تکلیف بالکل رفع ہوجاتی۔ بورڈنگ ہاؤس میں کہ اسکا نام کانجی ہاؤس رکھنا بہت ہی موزوں ہوگا۔ دو دو تین تین طلباء ایک ایک حجرہ (کمرہ) میں رہتے ہیں مگر اسکی بناوٹ ایسی ہو کہ صرف سامنے سے ایک دروازہ ہو اور بس اگر وہ دروازہ بند کیا جائے تو کہیں سے روشنی آسکتی ہو نہ ہوا۔ کیا اچھا عمدہ تعلیم اور کیا اچھا عمدہ حفظان صحت ہوا کا درآمد برآمد ہونا جیسا ضروری ہو کسی سے مخفی نہیں میں نے دریافت کیا کہ یہ عمارت جدید ہے یا قدیم تو جواب ملا کہ ندوہ ہی نے بنوائی ہو۔ پھر دریافت کیا کہ ان حجروں کے پس پشت کس کے مکان ہیں جواب ملا کہ زراعت ہو تو یہ دونوں جواب سنکر مجھکو سخت رنج ہوا کہ آہ یہ ہمارے علماء کی جماعت ہو یہ بدانتظامی اور زمانہ کا سیاہ دھبہ کب دور ہوگا۔

ایک ادنیٰ عقل کا آدمی بھی ان حجرات (بورڈنگ ہوس) کو دیکھکر کہیگا کہ واقعی جس صاحب نے اس عمارت کا نقشہ بنایا ہو۔ وہ اصول انجینیری میں اول نمبر پاس شدہ ہوگا۔ حالانکہ معمولی بات تھی کہ دروازہ کے دائیں بائیں دو کھڑکیاں لگائی جاتیں ان دونوں کھڑکیوں کے سامنے کی دیوار میں بھی جسکو پیچھے محض ضرورت ہی چھوٹی چھوٹی دو کھڑکیاں ہوتی۔ جنمیں بجنیں بالمعمولی کا پنجرہ لگا دیا جاتا جس سے ہوا کی درآمد برآمد بھی رہتی اور روشنی بھی۔ گرمیوں میں طلباء دروازہ بند کرکے لیٹے رہتے تو نہ کسی چیز کے گم ہو جانے کا خطرہ رہتا نہ ہوا کی تنگی سے دم حبس

# فتاویٰ

س نمبر ۱۴۴ :- ایک عورت خواندہ اہلحدیث ہے اپنے شوہر سے بوجہ کم منظری وجہالت پینے وغیرہ سے ہمیشہ بیزار رہا کرتی ہے اور خلع چاہتی ہے لیکن شوہر کسی طرح طلاق دینے پر نہیں راضی ہوتا ہے۔ اب عورت مذکورہ کے بارے میں شرع شریف کیا حکم دیتی ہے بادلیل جواب ارشاد ہو۔ ع

ج نمبر ۱۴۴ :- حدیث شریف میں ایسا ہی ایک قصہ آیا ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے ناپسندیگی ظاہر کی تو حسب الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا خلع کرایا گیا۔ پس خاوند کو چاہئیے کہ اس بیکس پر رحم کر کے خلع منظور کرلے جب تک خاوند منظور نہ کرے۔ میری ناقص علم میں کوئی صورت نہیں +

س نمبر ۱۴۵ :- ایک شخص کاشتکار کے پاس دس مزدور خاص ہیں یعنی پیشگی روپیہ لئے ہوئے ہے۔ اور مزدوران بوجہ تکالیف خرچ ہونا کے والبستگاں اپنے آقا سے قرض روپیہ خواہ غلہ طلب کرتا ہو۔ اور شخص مذکور کو اس قدر استطاعت نہیں کہ اپنے پاس سے قرض دیوے۔ اب شخص مذکور کو دوسرے شخص قوم ہنود وغیرہ سے قرض سودی اپنے مزدوراں کو دلا دینا جائز ہے یا نہیں اور سوائے قرض سودی کے دوسرا کوئی سبیل مد نظر نہیں۔ امید کہ مدلل جواب قرآن و حدیث سے مرحمت ہو۔ (خاکسار شیخ عبد الصمد خریدار ع)

ج نمبر ۱۴۵ :- سود کا لینا اور دینا کسی طرح جائز نہیں +

س نمبر ۱۴۶ :- کعبۃ اللہ میں جو اب چار مصلے قائم ہیں یہ کب سے جاری ہوئے

س نمبر ۱۴۷ :- سینہ پر ہاتھ باندھنا اور زیر ناف ہاتھ باندھنا کس حدیث سے ثابت ہے

س نمبر ۱۴۸ :- بم پولیس کا ٹھیکہ لینا کیسا ہے جائز یا ناجائز؟

س نمبر ۱۴۹ :- مٹی کا برتن یا چینی کا برتن اُس میں ہر ایک قوم کھاتا ہو اُس برتن کو دھو کر مسلمان اُس میں کھا سکتا ہے یا نہیں ؟

س نمبر ۱۵۰ :- اگر کسی بکری یا مرغی کا سر وقت ذبح کے بسبب کارد تیزی کے جدا ہو جاوے تو اب اُس کا کھانا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۵۱ :- اور خرگوش کا کھانا حلال ہے یا حرام یا مکروہ ؟

ج نمبر ۱۴۶ :- اُستاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم دہلوی نے لکھا ہے۔ کہ چوتھی صدی میں مذاہب کی پابندی ہوئی تھی پس جب ہی سے چار مصلے بنے ہیں + کوئی شرعی امر نہیں

ج نمبر ۱۴۷ :- سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث صحیح ابن خزیمہ میں ہے اور زیر ناف باندھنے والی حدیث صحیح نہیں (دیکھو زیلعی)

ج نمبر ۱۴۸ :- بم پولیس کا ٹھیکہ اگر اُجرت کا ہے یعنی اس بات کا ہے کہ یہاں سے وہاں تک اٹھانے کی یہ اُجرت ہوگی تو یہ جائز ہے اور اگر اُسکی فروخت کا ٹھیکہ ہے تو منع ہے۔ کیونکہ پاخانہ حرام ہے۔ اور حرام چیز کی فروخت منع ہے۔

ج نمبر ۱۴۹ :- ہر ایک قسم کا برتن دھو کر کھا سکتا ہو۔ کیونکہ ہر ایک ناپاک برتن دہونے سے پاک ہو جاتا ہے +

ج نمبر ۱۵۰ :- سر جدا ہو جانے سے جانور حرام نہیں ہوتا +

ج نمبر ۱۵۱ :- خرگوش حلال ہے حرام کہنے کی کوئی وجہ شرعی نہیں +

س نمبر ۱۵۲ :- ایک شخص کی تین بیبیاں ہیں سو مر گیا ایک بی بی کی ایک لڑکی ہے۔ اور ایک بی بی کے دو لڑکے۔ اور ایک بی بی کے تین لڑکی ہیں۔

ج نمبر ۱۵۲ :- ترکہ جس قدر ہو۔ اس طرح تقسیم ہوگا۔ مثلاً حصہ ۱۹۲

۳ بیویاں　—　۴ لڑکیاں　—　۲ لڑکے

۲۴ (۸-۸-۸) - ۸۴ (۲۱-۲۱-۲۱-۲۱) — ۸۴ (۴۲-۴۲)

یعنی ایکسو بانوے حصوں میں سے ۲۴ حصے تینوں بیویوں کو یعنی آٹھ آٹھ ہر بیوی کا اور اکیس اکیس لڑکیوں کے اور بیالیس بیالیس لڑکوں کو +

س نمبر ۱۵۳ :- تیمم کی کیا نیت ہے ؟

س نمبر ۱۵۴ :- بیماری میں ۳-۴ وقتوں کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا درست ہے یا نہیں اور فوت شدہ نمازوں کو مع سنتوں وتروں کے پڑھے یا صرف فرض ہی پڑھ لے مثلاً ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فوت ہو گئی اور صبح کی نماز کے ہمراہ ان فوت شدہ نمازوں کو پڑھا تو صرف فرض ہی پڑھا ہو یا سنت وغیرہ بھی پڑھے ہیں۔

س نمبر ۱۵۵ :- تیمم کے واسطے مٹی پر ایک دفعہ ہاتھ مارنا چاہئے یا دو دفعہ یعنی ایک دفعہ ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیرے یا علیحدہ علیحدہ ؟

س نمبر ۱۵۶ :- تیمم میں ہاتھ کا پہنچے تک مسح کرے یا کہنیوں تک اور ایک دفعہ یا تین دفعہ اسی طرح منہ کا ایک دفعہ یا تین دفعہ اسیطرح منہ کا ایک دفعہ یا تین دفعہ +

س نمبر ۱۵۷ :- جمعہ کو فرضوں سے پہلے کتنی سنتیں پڑھے اور دو

ahmadimuslim.de

دو رکعت نماز پڑھی ہو یا چار - چاہیے اور واجد فرضوں سے کتنی ؟

س نمبر ۱۵۸ :- جماعت کھڑی ہوگئی امام الحمد شریف پڑھ چکا اور قرات پڑھنے لگا - مقتدی قرات میں آکر جماعت کیساتھ شامل ہوا - تو اُس وقت اللہ اکبر کہکر صرف الحمد شریف پڑھے - یا دعا (اللہم باعد بینی الخ) (یا سبحانک الخ) بھی پڑھے ؟

س نمبر ۱۵۹ :- امام رکوع میں چلا گیا - اسوقت کوئی شخص آکر جماعت میں شامل ہو - تو اسکو بھی رکوع میں شامل ہو جانا چاہئے یا نہیں - مگر رکوع میں آنے سے الحمد شریف رہ جائیگی تو اُس کی یہ رکعت ہو جائیگی یا نہیں ؟

س نمبر ۱۶۰ :- دو رکعت یا چار رکعت سنت کی نیت باندہی اور نصف یا ایک یا دو رکعت پڑھ چکا اسی اثنا میں جماعت کھڑی ہوگئی - تو ان رکعتوں کو پورا کرے یا نیت توڑ کر جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دو رکعت پڑھ چکا - اور اس میں جماعت نہ کھڑی ہوئی تو سلام پھیر دے - یا اور ٹہائی یعنی چار کرے - تو کچھ ہرج تو نہیں ؟

س نمبر ۱۶۱ :- عشاء کے وقت فرضوں سے پہلے سوائے دو رکعت تحیۃ الوضو کے اور سنت بھی ہیں اور کتنی ہیں ؟

ج نمبر ۱۵۳ :- تیمم کی نیت بس یہی کہ دل میں سمجھے کہ میں نماز یا قرآن وغیرہ کے لئے بحکم شرع شریف تیمم کرتا ہوں اور زبانی کسی لفظ کے کہنے کی حاجت نہیں -

ج نمبر ۱۵۴ :- اگر وقت پر پڑھنے کی قوت نہیں رکھتا تو جمع کر کے پڑھ سکتا ہے - جمع میں صرف فرض کافی ہیں سنتیں پڑھے تو نفل کا ثواب ہے -

ج نمبر ۱۵۵ :- اس میں علماء کا اختلاف ہے - بموجب صحیح حدیث ایک دفعہ ہاتھ ملنا کافی ہے -

ج نمبر ۱۵۶ :- اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے - مگر صحیح حدیث کے مطابق پہنچوں تک کافی ہے - ایک ہی دفعہ -

ج نمبر ۱۵۷ :- جمعہ کے فرضوں سے پہلے سنتیں نہیں ہیں ہاں نوافل جو چاہے پڑھے -

ج نمبر ۱۵۸ :- سورہ فاتحہ کا پڑھنا تو حدیثوں میں آیا ہے اس لئے وہی پڑھو - اور دعا کا اس موقعہ پر نہیں آیا -

ج نمبر ۱۵۹ :- حدیث شریف میں آیا ہے - امام جہاں ہو اُس کے ساتھ مل جاؤ - خواہ رکعت پوری ملے یا نہ ملے - اس لئے رکوع میں ہو یا سجود میں سب جگہ مل جاؤ لیکن الحمد کے بغیر رکعت محسوب نہ کرو -

ج نمبر ۱۶۰ :- حدیث شریف میں آیا ہے جب فرضوں کی تکبیر ہو جاوے - تو کوئی نماز جائز نہیں ہوتی - لیکن یہ حکم اُس شخص کے حق میں ہے - جس نے فرض پڑھنے ہوں - پس سنتیں نوافل خود ہی ٹوٹ جائینگے اس لئے جماعت میں شریک ہو جاوو - دو رکعت کی نیت کی ہو تو بیں سلام پھیر کر اور شروع کرو - اور اگر انہی پر اور دو کی بنا کرے تو بھی جائز ہے -

ج نمبر ۱۶۱ :- عشاء کی نماز میں فرضوں سے پہلے سنت موکدہ نہیں ہیں نوافل ہیں -

## غریب فنڈ

میں میاں عنایت اللہ صاحب آہنگر از مقام جیور ضلع بلند شہر معافی ۸ مرحمت فرمائے ہیں -

سابق ۔ عہ ۔ میزان کل ۔ عہ ۔

## درخواست

میاں عنایت اللہ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالحکیم ساکن جیور محلہ رنگریزاں ضلع بلند شہر غریب آدمی ہیں ان کے نام پر اخبار جاری کرایا جاوے - پس ناظرین توجہ فرماویں اگر کچھ مشکل نہیں -

## درخواست

میں ایک غریب طالب علم ہوں - اخبار اہلحدیث کا شائق ہوں - پس زیادہ کیا عرض کروں - عبدالقیوم از مراد آباد محلہ طویلہ مطب حکیم ہدایت علی صاحب -

## درخواست

مجھ کو تفسیر ثنائی کا بہت شوق ہے - مگر غریب ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ توجہ فرماویں - عبداللہ سراج الدین از مقام عدالت گڑھ ضلع سیالکوٹ -

## اظہار الشہادتین

مثل مشہور الضرورت ام الایجاد یعنی ضرورتیں ہی سے ایجادیں ہوتی ہیں - مرزا حیرت اڈیٹر کرزن گزٹ دہلی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے انکار کیا - تو در جنوں کتابیں ثبوت شہادت میں تصنیف ہوگئیں - اس کتاب میں بھی اسی بحث کو بہت تفصیل سے مصنف نے لکھا ہے - حضرات حسنین کی مجمل سوانح عمری وغیرہ - غرض ہر پہلو پر بسیط بحث ہے - ایک فصل اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم دیا تھا - اور آپکے قتل سے خوش ہوا تھا - افسوس ہے کہ مصنف علام نے ایسے ضروری عنوان میں تحقیق اور تفصیل سے کام نہیں لیا

# انتخاب الاخبار

**جناب بیگم صاحبہ** لوہارو افسوس بروز سہ شنبہ فوت ہوگئیں عمر صرف ۳۶ برس تھی۔

**مدراس** کی انجمن اسلامیہ کو ایک گمنام مددگار نے ایک ہزار روپیہ کا پرامیسری نوٹ بطور امداد کے ارسال کیا۔

**لاہور** میں ایک واردات ستی کی وقوع میں آئی۔ کمہار گلی میں لالہ لوٹا رام کو طاعون ہوگیا جب وہ قریب المرگ ہوا تو اس کی نوجوان اہلیہ نے پوچھا کہ مجھکو کس کے سپرد کر گئے۔ لالہ لوٹا رام نے جواب دیا کہ کس کے سپرد کروں۔ اگر خواہش ہے تو تم بھی میرے ساتھ چلو یہ جواب سنکر نوجوان عورت چپ چاپ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ بغیر کسی پر کچھ راز ظاہر کرنے کے وہ مکان کے اندر ایک کوٹھڑی میں گھس گئی۔ اور وہاں لٹک کر جان دیدی۔ معلوم ہونے پر دیکھا کہ وہ بھی مری ہوئی ہے۔ دونوں کی ارتھی اکٹھے لے گئے اور مرگھٹ پر دونوں کو اکٹھے داہ دیا۔ لوگ حیران تھے کہ واقعی ستی کا حق ادا کیا۔

**جالندھر** اور ہوشیارپور کے درمیان پارسیوں کی ایک اولوالعزم کمپنی مسافروں کی آمد و رفت کے لئے موٹر گاڑی کا سلسلہ جاری کرنیوالی ہے۔

**بیگم صاحبہ** نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس اعظم لاہور نے وکٹوریہ گرلز سکول کے قیام کے لئے ایک سو روپیہ چندہ عطا فرمایا۔

**ضلع** دربھنگہ میں (دوشگیری) قحط زدگاں پر ۱۱ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

**کلکتہ** میں دو گورے سپاہی آپس میں لڑ پڑے اور ایک مارا گیا۔ (اب گورے اور آپس میں لڑنے لگے؟)

**یکم اپریل** ۱۹۰۶ء سے ۹ فروری ۱۹۰۷ء تک ہندوستان کی ریلوں کو ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ خاص خاص کمپنیوں کی آمدنی یہ ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے سے ۳۶½ لاکھ روپیہ۔ ایسٹ انڈین ریلوے ۲۹½ لاکھ۔ ایسٹرن بنگال ریلوے سے ۲۶½ لاکھ۔ گریٹ انڈین پینسولر ریلوے کو ۲۶ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

**فقیر** سید افتخار الدین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال ممبر کونسل ریاست ٹونک کو حضور والا شان سے ملک خدا بخش خاں ٹوانہ مستعفی

کی جگہ کابل میں برٹش ایجنٹ مقرر کیا۔ یہ امیر صاحب کی سیاحت ہند کے دوران میں سر میکموہن کے اسٹاف میں امیر صاحب کے اتاشی تھے۔

**طاعونی اموات** کل ہندوستان میں اس ہفتہ کے اندر کہ جو ۲۳ فروری گذشتہ کو ختم ہوا۔ ۲۲۲۴۲ ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۱۰۲۸۹ اموات ہوئیں۔

**کراچی** سے لاہور آتے ہوئے راہ میں ۲۸ ماہ گذشتہ کو امیر صاحب نے ریاست بہاولپور کے علاقہ احمدپور سٹیشن پر پہنچکر نواب صاحب مرحوم بہاولپور کی تعزیت ممبران کونسل ریاست بہاولپور سے کی اور فاتحہ پڑھکر نواب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچایا۔ اور نواب صاحب کے خاندان کو تعزیت کا پیغام بھجوایا۔ بہاولپور کے اسٹیشن پر امیر صاحب نے دو گھنٹہ قیام کر کے ریاست کی طرف سے طعام دعوت تناول کیا۔

**لاہور** سے گذشتہ پیر کی شب کو روانہ ہوکر امیر صاحب راولپنڈی صبح ۹ بجے پہونچے۔ اور وہاں موٹر کار میں بیٹھکر اسلحہ خانہ کا ملاحظہ فرمایا۔ پھر وہاں سے روانہ ہوکر منگل کے روز رات کے نو بجے پشاور میں وارد ہوئے۔ پشاور میں ایک روز قیام کر کے دوسرے روز ۷ ماہ حال کو جمعرات کے روز ۸ بجے صبح کے پشاور سے روانہ ہوئے۔ ۳۵ منٹ کے اندر انکا اسپیشل جمرود پہونچ گیا۔ امیر صاحب اور ان کے ہمراہی درہ خیبر میں سے گذرتے ہوئے ۱½ بجے دن کے لنڈی کوتل پہنچے۔ لنڈی کوتل میں امیر صاحب نے قلعہ کا ملاحظہ کیا۔ اور بے تار کی برقی خبر رسانی کے آلات بغور ملاحظہ کئے اور پانچ ایک ملازم سے جس کو خاص اسی غرض کے لئے پشاور میں چھوڑ آئے تھے ان آلات کے ذریعہ سے گفتگو کی۔ بعد ازاں انہی آلات کے ذریعہ سے اپنے تمام دوستوں کو ہندوستان میں الوداع کے پیغامات ارسال کئے۔ درہ خیبر میں ہر پچاس گز پر ایک ایک سپاہی موجود تھا۔ ۱۹ رسالہ کے سوار زیر کمانڈ ایک کپتان امیر صاحب کی اردلی میں تھے۔ نماز جمعہ [illegible] ان کی [illegible] علی مسجد میں ہوئی۔ علی مسجد سے ۲½ بجے بعد دوپہر ایک نقرئی ٹٹو پر سوار ہوکر امیر صاحب معہ تمام برٹش اسٹاف اور فوج کی اسکارٹ کو لنڈی خانہ روانہ ہوئے۔ لنڈی خانہ میں پہنچکر امیر صاحب اپنے علاقہ میں داخل ہوگئے۔ انگلش اسٹاف اور انگریزی فوج اور اتاشی وغیرہ سب لنڈی خانہ تک امیر صاحب کو پہنچا کر لنڈی کوتل اسی روز واپس آگئے [illegible]

**مولوی ابو محمد صاحب** کی طاعون سے صحت یابی کی خبر آئی۔ الحمدللہ

ahmadimuslim.de

ہمارا ارادہ ہے کہ جس مضمون کا ہم کوئی کتاب لکھیں اس بیماری میں آپ کا ضرور تجربہ ہو

یہ عمل کی تصدیق ہو لی

# نئی بات! طبی مشہور کتب پہلا موقع!

جو آجتک کبھی نصف قیمت پر نہیں دیگئیں عام حکیمی کرتے ہوئے صرف ماہ جنوری و فروری ۱۹۰۸ء کیواسطے نصف قیمت پر فروخت ہونگی یہ پہلا موقع دیا گیا ہے۔ اسکے بعد بدستور اصلی قیمت پر ملینگی۔

| نام کتاب | مختصر بیان | اصل قیمت | رعایتی قیمت |
| --- | --- | --- | --- |
| کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں؟ | اس چھوٹے سے رسالہ میں اس قدر مضمون لکھا ہے کہ کسی بھی اور رسالہ میں نہیں لکھا۔ آجتک کی ایک یونانی و ڈاکٹری تحقیقات کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ جو اہل خانہ ہیں وہ ضرور اسکو دیکھیں۔ | ۴ر | ۲ر |
| رسالہ حفظ ماتقدم طاعون | یہ رسالہ ہر انسان کو اپنے پاس رکھنا چاہئے اس میں تمام امراض کا حفظ ماتقدم بیان کیا گیا ہے تندرستی قائم رکھنے کے طریقے بتائے گئے ہیں طاعون کو غیبت تمام [illegible] کرنے کے طریقے لکھے ہیں آجتک کی تمام تحقیقات درباره حفظ ماتقدم طاعون [illegible] وغیرہ وغیرہ۔ طاعون سے [illegible] کے واسطے تیر بہدف نسخہ جات بھی لکھے گئے ہیں۔ | ۶ر | ۳ر |
| رسالہ سوزاک | دیسی یونانی و ڈاکٹری کی تمام تحقیقات مفصل بیان کی ہے۔ دو سو کے قریب مجرب نسخہ جات لکھے گئے ہیں سوزاک کی مکمل تشریح۔ اسباب علاج جیسا کہ اس کتاب میں لکھا ہے ویسا اور کسی جگہ نہیں لکھا [illegible] | ۶ر | ۳ر |
| رسالہ آتشک | اس میں اس مرض کی مکمل تشریح کی گئی ہے اور دیسی و یونانی و ڈاکٹری بحث کی گئی ہے [illegible] اقسام اور علامات اسباب تشخیص [illegible] مرض تدبیر علاج وغیرہ کا ذکر ہے۔ دو سو کے قریب مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ اس سے پہلے ایسی کتاب کا ملنا مشکل تھا۔ | ۱۲ر | ۶ر |
| رسالہ عشر..... | اس مرض کی مکمل تشریح و علاج درج کیا گیا ہے سینکڑوں روپیہ برباد کرکے بھی جو صحتیاب نہیں ہوتے وہ اس کے پیسوں کے لینے سے صحت حاصل کریں۔ اس نامراد مرض سے ۹۹ فیصدی لوگ بیمار ہوتے [illegible] | ۸ر | ۴ر |
| رسالہ گھر کا حکیم | عام طور پر جو امراض گھروں میں ہوتی ہیں ان سب کے دفعیہ کیواسطے آسان آسان مجرب نسخے لکھے گئے ہیں ہر شخص ڈاکٹروں کی فیس سے بچے۔ یہ چھوٹا سا رسالہ ہر گھر میں رہنا چاہئے وقت پر بہت کام دیگا۔ | ۲ر | ۱ر |
| رسالہ کیا ہمیں [illegible] صحت اور سادی [illegible] | یہ رسالہ ہر انسان کو دیکھنا چاہئے ہندوستان میں ایسا مفید رسالہ آجتک کبھی نہیں لکھا گیا۔ [illegible] نوجوان ادھیڑ عمر مرد و عورت کو دیکھنا چاہئے تندرستی کی قدر کرنیوالے ایک دفعہ ضرور [illegible] پڑھیں۔ | ۸ر | ۴ر |
| رسالہ مجربات حکماء ہند | دہلی پنجاب کے کئی سال ہوئے بہت سال [illegible] ہندوستان کے لائق حکماء کے مجربات [illegible] | [illegible] | ۱۰ر |
| رسالہ ہیضہ | یہ ہیضہ کی کامل تشریح ہے جو تمام امراض میں ہی [illegible] ہے۔ اقسام [illegible] چند مجرب نسخہ جات | ۱ر | ۸ر |
| دلچسپ طبی مضامین | چھوٹے چھوٹے طبی مفید عام اور نصیحت آمیز مضامین کسی خاص مسئلہ پر نہیں بلکہ متفرق طبی [illegible] | ۲ر | ۱ر |

نوٹ:- کتاب وی پی منگوانے پر محصول ڈاک ایک خرچ ہوتا ہے یعنی اگر قیمت کتاب ۲ر ہو تو وی پی ۶ر کا ہوگا اور اگر ۸ر ہو تو بھی ۶ر کا کیونکہ صرف ڈاک خانہ میں حساب نہیں ہے۔

ٹھاکر دت شرما وید مالک [illegible] امرت دھارا۔ مالک و ایڈیٹر [illegible] اخبار و فیملی ڈاکٹر لاہور

حسب الارشاد ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)، مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTRED L. N° 352

# اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴ نمبر ۲۲

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " ہے
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۱۲
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
اہلہ یا والوں سے " عہ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

یوم جمعہ مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۷ء

# اجتہاد اور تقلید

گذشتہ سے پیوستہ

۲۲ مارچ کے پرچہ میں ہم اس مضمون کو یہانتک پہونچایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے الفاظ کی جو تقسیمات کی ہیں اُن میں سے تین کو ختم کیا تھا اور چوتھی تقسیم کے بیان کرنے کا وعدہ کیا تھا جسکا آج ایفا کرتے ہیں۔

شروع مضمون میں ہم نے دعوے کیا تھا کہ علم فقہ یا فقہی مسائل تین قسم پر ہیں ایک تو قرآن و حدیث بطریق دلالات مستنبط۔ دوئم بطریق قیاسات سوئم محض اقوال الرجال۔ جماعت اہلحدیث ان تینوں کے ساتھ جو برتاؤ کرتے ہیں ہمارا دعوے ہے کہ وہی برتاؤ سلف سے خلف تک سب علماء کرتے چلے آئے ہیں۔ جیسا یہ محض بہتان ہے کہ اہلحدیث علم فقہ سے منکر ہیں ایسا ہی یہ بھی صحیح نہیں کہ اہلحدیث کے سوا اور علماء دیگر علماء نہ کہ جہلاء سب فقہ کو مانتے ہیں۔ نہیں بلکہ اس میں تفصیل ہے نہ اہلحدیث فقہ کے تمام اقسام سے منکر ہیں نہ دیگر علماء تمام اقسام فقہ کو تسلیم کرتے ہیں غالباً ہماری اس بحث کا موضوع ایسا اچھا واضح ہوگیا ہوگا۔ اسلئے توقع ہے کہ ہمارا آئندہ مضمون ناظرین کے بخوبی ذہن نشین ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ مضمون میں جہاں یہ امر واضح ہو کہ اہلحدیث کل مسائل فقہیہ سے منکر نہیں بلکہ اسی قدر حصے سے منکر ہیں جو قرآن و حدیث سے مستخرج نہو اور محض اقوال الرجال ہو اسی طرح یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ہمارے مقلدین بھائیوں کا یہ دعوے کہ تمام فقہ قرآن و حدیث سے نکلی ہے قابل تسلیم نہیں۔ پس ناظرین بغور سنیں۔

**فقہ قسم اوّل** یعنی وہ احکام جو قرآن و حدیث سے بطریق دلالات نکالے گئے ان کیلئے علماء اصول نے مندرجہ ذیل تقسیم اور تقریر کی ہے۔ نور الانوار میں ہے۔

والرابع فی معرفة وجوه الوقوف علی المراد ای التقسیم الرابع فی معرفة طرق وقوف المجتهد علی مراد النظم وهو ان کان فی النظم من صفات المجتهد یمکنه ینتقل الی حال المعنی و بواسطته الی اللفظ ولذا قیل ان هذا التقسیم

چوتھی تقسیم مراد متکلم کے سمجھنے سے متعلق ہے اور یہ تقسیم مجتہد کی صفات سے ہے یعنی اس کے استعمال کرنے کا نام

للمعنی دون اللفظ وھی اربعۃ ایضا الاستدلال بعبارۃ النص وباشارتہ وبدلالتہ وباقتضائہ لان المستدل ان استدل بالنظم فان کان مسوقا فھو عبارۃ النص والا فاشارۃ النص وان لم یستدل بالنظم بل بالمعنی فان کان مفھوما منہ بحسب اللغۃ فھو دلالۃ النص والا فان توقف علیہ صحۃ النظم شرعا او عقلا فھو اقتضاء النص

نور الانوار صفحہ ۱۳۰

اجتہاد کی اس میں بھی چار قسمیں ہیں اوّل استدلال بعبارۃ النص سے۔ دوئم استدلال باشارۃ النص سے۔ سوئم استدلال دلالۃ النص سے۔ چہارم استدلال اقتضاء النص سے۔

عبارت ہٰذا کا مطلب سمجھانے کے لئے ہم ایک تمہید بتلاتے ہیں ہر کلام میں ایک مضمون تو اصلی ہوتا ہے جو متکلم کا اصل مطلب ہوا کرتا ہے اور ایک اُس کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے مگر متکلم کی اصل غرض اور مقصود وہ نہیں ہوتا لیکن اُس سے انکار بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی شخص کسی سے کلام کرتا ہوا یہ کہے کہ میں تمہارے پاس آیا جب تم کھانا کھا رہے تھے" تو اس کلام میں آنے کا ذکر تو مقصود اصل ہے لیکن اُس کے کھانے کا ذکر غیر مقصود ہے مگر ثابت اسی کلام سے ہے ایسا کہ اگر کوئی شخص اسی کلام سے استدلال کرکے اُس کے کھانے کا ثبوت دے تو متکلم کو انکار نہ ہوگا پس اس کلام سے دو مطالب کا ثبوت ہو سکتا ہے ایک تو متکلم کے آنے کا۔ دوئم مخاطب کے کھانا کھانے کا۔ پہلے کو عبارۃ النص کہتے ہیں دوسرے کو اشارۃ النص۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے۔ کہ

اما الاستدلال بعبارۃ النص فھو العمل بظاھر ما سیق الکلام لہ واما الاستدلال باشارۃ النص فھو العمل بما ثبت بنظمہ لغۃ لکنہ غیر مقصود

جس غرض کے لئے کلام کی روانگی ہو۔ یعنی جو مقصود اصل ہو اُس سے استدلال کرنا عبارۃ النص کا استدلال ہے اور جو الفاظ کلام کے ترجمہ سے ثابت ہو مگر مقصود اصلی کلام سے وہ نہ ہو۔ وہ اشارۃ النص ہے۔

حسامی میں ہے۔ کہ:

الاستدلال بعبارۃ النص ما سیق الکلام لہ واریدبہ قصدا والاشارۃ ما ثبت بالنظم مثل الاوّل الا انہ ما سیق الکلام لہ

ترجمہ اسکا بھی مثل اوّل کے ہے اسی طرح تمام کتب اصول میں ہے اب ہم اس کی ایک اور مثال دیتے ہیں جو صاحب نور الانوار نے خود دی ہے کما قال:

انسان انسانا بقصد النظر ومع ذالک یری من کان عن یمینہ وشمالہ بموق عینہ من غیر التفات دقصد فالاوّل بمنزلۃ العبارۃ والثانی بمنزلۃ الاشارۃ۔ یعنی کوئی انسان جب کسی دوسرے انسان کو دیکھتا ہے تو آنکھ کے گوشہ سے دائیں بائیں بھی اُسکو کچھ نہ کچھ نظر آتا ہے مگر اُنکا دیکھنا مقصود اصل نہیں ہوتا پس پہلی چیز تو بمنزلہ عبارت کے ہے دوسری بمنزلہ اشارت کے۔

اب تو غالباً ناواقف ناظرین بھی اس مطلب کو بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ ہر ایک کلام میں اس قسم کے مراتب ہوتے ہیں اب سنئے! اس کی شرعی ایک مثال جو صاحب نور الانوار نے دی ہے۔ کقولہ تعالیٰ عَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ۔ اس آیت میں حکم ہے کہ بچوں کی ماؤں کا نان نفقہ باپ کے ذمہ ہے۔ یہ حکم تو عبارۃ النص سے ثابت ہے مگر اولاد کا باپ کی نسل سے ہونا بھی اشارۃ النص سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ باپ کو مولود لہ کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے سیق لاثبات النفقۃ وفیہ اشارۃ الی ان النسب الی الآباء یعنی آیت کا سیاق (روانگی) تو نفقہ کے وجوب ثابت کرنے کے لئے ہے اور اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ نسب باپ کی ہے۔

صاحب **حسامی** نے اس کی مثال یہ دی ہے۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ الآیۃ سیق الکلام لبیان ایجاب سھم من الغنیمۃ وفیہ اشارۃ الی زوال الاملاک الی الکفار یعنی اس آیت میں اصل حکم تو فقراء مہاجرین کو غنیمت کے مال سے حصہ دینے کا ہے مگر اس میں اشارہ ہے کہ اُن مہاجرین کے مال جو اُن کے اصلی وطنوں میں تھے جنکو چھوڑ کر وہ مدینہ طیبہ میں آئے تھے اُنکی ملکیت سے نکل کر کفار کی ملک میں چلے گئے۔ اسی لئے تو اُنکو فقیر کہا گیا۔

اثبات احکام کے لئے عبارت اور اشارت دونوں کا درجہ برابر ہے۔ مگر اصل میں اوّل اور دوئم کی نسبت ہے۔ اس فرق کا نتیجہ اُس صورت میں ظاہر ہوتا ہے جب اِن دونوں میں تعارض ہو مثلاً ایک حکم ایسا ہے کہ کسی کلام کی عبارۃ النص سے ثابت ہوتا ہے مگر کسی دوسرے کلام کی اشارت اُس کے خلاف معلوم ہوتی ہے تو ایسی اشارۃ النص کو عبارۃ النص کے مقابلہ پر مغلوب اور مرجوع سمجھا جائیگا چنانچہ **نور الانوار** میں ہے وھما سواء فی ایجاب الحکم الا ان الاوّل احق عند التعارض۔

**تیسری قسم** دلالۃ النص ہے جسکی تعریف نور الانوار کے الفاظ میں یہ ہے کہ

ahmadimuslim.de

اما الثابت بدلالۃ النص فما ثبت بمعنے النص لغۃً یعنی دلالت النص سے بھی جو حکم ثابت ہوتا ہے وہ نص کے معنے سے لغۃً ثابت ہوتا ہے۔ مثال اس کی صاحب نورالانوار وغیرہ نے یہ دی کالنھی عن التافیف یوقف بہ علی حرمۃ الضرب یعنی قرآن شریف میں جو والدین کی خدمت کرتے کرتے اُن کے سامنے اُف (ہائے) کہنے سے منع آیا ہے یہ ممانعت تو عبارت النص ہوئی مگر اس سے والدین کو مارنے کی ممانعت بھی جو سمجھی جاتی ہے وہ دلالت النص ہے۔ کیونکہ عرف عام میں جب کسی کو ایسا حکم دیا جاتا ہے تو اُس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ اس سے بالا تر بے ادبی بطریق اَولیٰ منع ہے مثلاً کوئی طبیب کسی بیمار کو پرہیز بتلا دے کہ تمہارا معدہ کمزور ہے روٹی مت کھانا تو اس کلام سے روٹی کی ممانعت تو عبارت النص ہے لیکن اسی سے جو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ چنے اور مکئی بھی نہ چبائیو یہ دلالت النص ہے اور عرف عام میں ایسے مواقع پر جیسے عبارت النص پر عمل ہوتا ہے دلالت النص پر بھی برابر ہوتا ہے اسلئے احکام شرعیہ میں بھی اسکا لحاظ ہے مگر بعد جو بھی یہ تھرڈ پرسن (تمیسرا نمبر) ہے۔

**چوتھی قسم**:۔ اس تقسیم کی اقتضاء النص ہے یعنی وہ حکم جو الفاظ میں تو نہیں ہوتا مگر جو حکم الفاظ میں ہے اُسپر عمل کرنا اُسپر موقوف ہے چنانچہ نورالانوار میں ہے اما الثابت باقتضاء النص فما لا یعمل النص الا بشرط تقدمہ یعنے اقتضاء النص سے ثابت وہ امر ہے جو نص پر عمل کرنا اُسپر موقوف ہو یعنی جو حکم صیح الفاظ میں آیا ہو اُسپر عمل کرنا اُسپر موقوف ہے۔ اس کی مثال تو صاحب نورالانوار کے الفاظ میں یہ ہے مثالہ الامر بالتکفیر مقتضٍ للملک یعنی اللہ نے جو کفارات میں فرمایا ہے غلام آزاد کرو یہ تو ہے عبارت النص لیکن اس پر عمل کرنا موقوف ہے اسبات پر کہ وہ غلام ہمارے ملک میں ہوں کیونکہ دوسرے کے غلام کو کیسے آزاد کر سکیں۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ غلام کو اپنے ملک میں لاؤ پھر آزاد کرو۔ یہ حکم ملک میں لانے کا اقتضاء النص ہے۔

وضاحت کے لئے ایک مثال ہم ہی دیتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے ماتحت کو حکم دے۔ کہ ہماری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلادو۔ یا حکم دے کہ رمضان کی افطاری دودھ سے کرادو۔ تو اس حکم کے یہ معنے ہیں کہ کھانا اور دودھ خرید دو اور مسکینوں کو کھلاؤ اور روزہ داروں کے روزے افطار کراؤ۔ یہ حکم جو ثابت ہوا کہ کھانا اور دودھ خرید و۔ یہ الفاظ تو نہیں ہیں مگر عرف عام میں ہر ایک سننے والا اس کلام کے معنے سمجھتا ہے۔

یہی طریق قرآن و حدیث میں برتا جاتا ہے کہ کبھی تو احکام عبارت النص سے بتلائے جاتے ہیں کبھی اشارت سے۔ کبھی دلالت سے۔ کبھی اقتضاء سے اسی برتاؤ کے سمجھانے کو فقہا اور علماء اصول نے قواعد مرتب کئے ہیں جنکا نام ہے **اصول فقہ** ایسے احکام کا نام ہم اپنی اصطلاح میں فقہ قسم اوّل رکھا ہے۔

**نتیجہ** } اس تمام بحث اور تفصیل کا یہ ہے کہ اہلحدیث کی جماعت اس قسم کی فقہ سے نہ تو انکاری ہے نہ انکو اس انکار کی ضرورت ہے۔ ایسے احکام فقہیہ سے انکار کرنا مجنونوں کا کام ہے۔ اور اہلحدیث کو ان سے منکر ٹھیرانا مخبوط الحواس یا بے سمجھوں کا۔ ہاں افسوس یہ ہے کہ ہمارے بھائی ایسی کتابیں پڑھنے میں وقت تو بہت لگاتے ہیں اسی سبب سے جماعت اہلحدیث کو بے علم اور جاہل اور قل اعوذئے کہتے ہیں مگر افسوس صد افسوس ہے کہ انکو ان کتابوں کے الفاظ ہی سے کچھ دلبستگی ہے معنے سے تعلق نہیں۔ نہ ان قواعد کو وہ استعمال کرتے ہیں نہ ان کو استعمال کرنا جائز جانتے ہیں اسی بنا پر کہتے ہیں کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے ابھی آجکل کون مجتہد ہو سکتا ہے۔ وہ زمانہ گیا۔ جبکہ فلاں۔ فلاں امام بھی مجتہد مطلق نہ ہوئے تو پھر کسی کی کیا مجال ہے؟ کیسی طفلانہ باتیں ہیں نہیں معلوم درجہ اجتہاد ان حضرات کے نزدیک کوئی پیغمبری مرتبہ ہے جو محض وہبی ہے جسکی بابت ارشاد ہے اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (خدا رسالت کے لائق کو خوب جانتا ہے) بھلا اگر ایسا ہوتا تو اسکی قواعد ضوابط کیوں کتابوں میں لکھے ہوتے کیا پیغمبری اور رسالت کے قواعد بھی کسی کتاب میں لکھے ہیں کہ یہ یہ کام کرنے سے آدمی پیغمبر ہو سکتا ہے سخت افسوس ہے کہ ہمارے بھائی اپنے علم سے کام نہیں لیتے۔ ہم اس کے متعلق آئندہ ذرہ تفصیل سے لکھیں گے انشاء اللہ۔ (باقی یا باقی)

## آریوں کے پنج تت

آریوں کے لیڈر پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب تکذیب براہین میں مسلمانوں کے فرقوں کا شمار نہایت حقارت اور تمسخر سے کیا ہے۔ آریہ

ahmadimuslim.de

وہ زندہ ہوتا تو ہم انکو آریوں کے پنج تت ملاحظہ کراتے پنج تت کیسے ان پنج تتوں کی کیفیت ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ آریوں ہی کے الفاظ میں سُناتے ہیں۔ مگر اتنا بتلا دیتے ہیں کہ پنج تت سے مراد ہماری پنج فرقے ہیں۔ آج تک تو یہ مشہور تھا کہ آریوں کے دو فرقے ہیں یعنی گھاس پارٹی اور اس پارٹی۔ مگر آج ہمارے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ تقسیم بہت پُرانی ہو اس ترقی کے زمانہ میں ممکن نہ تھا کہ آریہ سماج جیسی جوشیلی پارٹی ابھی پُرانی حد پر رہتی جسپر آج سے کئی سال پہلے تھی۔

اُن پنج فرقوں کے نام یہ ہیں:۔

(۱) ہنسراج پارٹی۔ (۲) منشی رام پارٹی۔ (۳) رلا رام پارٹی۔ (۴) رام بھجدت پارٹی۔ (۵) دھرمپال پارٹی۔

اس تمہید کے بعد آریہ گزٹ کا بیان سُنئے! اڈیٹر آریہ گزٹ منشی رام جی جالندھری کو کوستا ہوا لکھتا ہے:۔

"مہاتما منشی رام جی نے دیکھتے دیکھتے سماج کے چار حصے کر دئے۔ ایک تو کالج پارٹی ہے جس کو انہوں نے زبردستی جان بوجھکر ماس پارٹی کا خطاب دے رکھا ہے۔ تاکہ وہ عوام میں بدنام ہو جاوے جس مبارک کام کو اس نے ہاتھ میں لے رکھا ہے اس کے کاز کو نقصان پہونچے۔ دوسری پارٹی لالہ رلا رام صاحب کی ہے جسکا ہیڈ کوارٹر گوجرانوالہ میں ہے۔ تیسری پنڈت رام بھجدت چودھری کی ہے جن کے گلے کے نیچے اخلاقی زہر اُتارنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر وہ سخت جان نکلے۔ اور ہندو مہاتک سبھا بنانے کی دُھن میں لگ گئے۔ ابھی تک لالہ منشی رام صاحب کی خلاف بخش سکال ہے ان صاحبان کی پارٹیوں کے لئے غالباً کوئی غلط فہمی پھیلانے والے لفظ نہیں گھڑے گئے چوتھی خود انکی اپنی جماعت ہے جو مہاتما کہلاتی ہے جسکو پنجاب کے آریہ سماج کی تواریخ معلوم ہے وہ جانتے ہونگے۔ مہاتما منشی رام صاحب کس حد تک اس نفاق کے پیدا کرنے اور اس کے سرسبز رکھنے میں مختلف تدابیر سے کام لیتے رہے ہیں۔ اگر ایک متحد مگر کمزور جماعت کے چار حصے کر دئے جائیں۔ تو اس میں شک نہیں انکی حالت سخت قابل رحم ہو جاتی ہے۔ مگر افسوس یہ ہے۔ مہاتما جی کو ذرا بھی آریہ سماج پر رحم نہیں"

(آریہ گزٹ لاہور ۷ مارچ صفحہ ۷ کالم اوّل)

یہ تو ہوا چار تتوں کا ثبوت۔ اب لیجئے پانچویں تت کا بھی ثبوت۔ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ ۲۱ مارچ کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔

**مہاشے دھرمپال جی کا الٹی میٹم**

"مجبور ہو کر۔ دکھی ہو کر۔ مایوس ہو کر۔ پریشان ہو کر اب مہاشے دہرم پال جی نے اندر میں اپنا الٹی میٹم شائع کر دیا ہے۔ ہمارے ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ مسٹر دھرمپال کو ہمیشہ سے شدھی کا خیال رہا ہے اندر کے علاوہ وہ عرصہ تک آریہ گزٹ کے کالموں میں ان کے آرٹیکل اس خاص مضمون کی بابت چھپتے رہے ہیں۔ وہ چاہتے تھے آریہ سماج اس ضروری کام کی طرف رجوع ہو مگر یا تو سماج اس قدر کام کر رہا ہے کہ اس سے اس کو دم مارنے کی فرصت نہیں۔ یا شدھی کے مسئلہ کو اہم نہیں سمجھا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انکی تحریک کا عملی اثر محسوس صورت نہ اختیار کر سکا۔ انہوں نے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے اس معاملہ میں خط و کتابت کی اور اس دفعہ اپنی آخری تحریر کے ذریعہ صاف لفظوں میں اعلان دیدیا کہ اگر ماہ مئی ۱۹۱۸ء تک ان کو کوئی جواب نہ ملا تو ان کو حق ہوگا کہ اپنے ہمخیال اصحاب کو لیکر آزادانہ اس کام کو شروع کر دیں" (۲۱ مارچ صفحہ ۸)

اڈیٹر آریہ گزٹ نے جو پہلے چار تتوں کی بابت افسوس کیا ہے۔ ہم بھی ان کے اس افسوس میں شریک ہیں کہ پھوٹ سے بہت نقصان ہوتا ہے اس لئے مسلمان بھائیوں کو شرم دلاتے ہیں کہ تم بھی آریوں کا مقابلہ کر سکتے ہو جو باوجود چھوٹی سی جماعت اور پانچ فرقوں پر منقسم ہونے کے سب کام برابر کئے جاتے ہیں لیکن تم ہو کہ تمہارا کوئی کام بھی ٹھیک نہیں مانا کہ مذہب اسلام کسی مخالف سے نہیں دب سکتا۔ لیکن اس کے برتنے والے تو ہم ہی ہیں پس کوشش کرو اور اسلامی اخوت کا لحاظ رکھو اور رشتہ الٰہی کو نہ توڑو ورنہ تم خود ٹوٹ جاؤ گے۔

## صوفیوں کی پاک دلی اور پیروں کے مزار

بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

تمہنے اکثر مزارات دیکھی ہیں قوالوں کے راگ، رنگ، ڈہولک مزہ نگ کو

ahmadimuslim.de

سارے کرشمے ہمیں یاد ہیں۔ اہل تصوف کے حال قال کا نقشہ خوب دیکھا ہے۔ عرس میں قبروں کو نوعروس بنانے کا تماشہ ہماری آنکھوں میں بس رہا ہے۔ قوالوں کی سُریلی صداؤں اور ڈھولکی کے تانوں سے ہمارے کان خوب ہی آشنا ہو چکے ہیں۔ کبھی ہم اِن جلسوں میں بڑے ذوق شوق سے شریک ہوتے تھے ان میں شریک ہونا داخل عبادت سمجھتے تھے۔ ان کے مخالفین کو منکر ولایت جانتے تھے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ہم اِن کی قباحتوں سے واقف بھی نہ تھے۔ مگر اے قادر کریم تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے فضل و کرم سے ہمکو وہ سیدھی راہ دکھائی جسکا نام **صراط المستقیم** ہے اور اُس راہ کا پتہ دیدیا جو تیرے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رستہ ہے۔ میں اُس گمراہی کے اور دہندے میں غوطے کھا رہا تھا۔ کہ ایک خضر نے ہاتھ پکڑ لیا۔ میں اُس کجروی کے بھنور میں پھنسا تھا۔ کہ چھوٹنے کی امید بھی نہ تھی۔ اسی خضر صورت نے میرا ہاتھ پکڑ کر کنارہ پر لگا دیا۔ اُس شفیق معلم نے قرآن پاک کی آیات۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے آثار۔ ائمہ محدثین۔ فقہا مجتہدین کے اقوال دکھا دئے اور عقلی دلائل سے ثابت کر دیا۔ کہ یہ مذہب باطل ہے اور سیدھی راہ وہی ہے جس پر اہلحدیث کا عمل ہے اُس نے صرف یہی نہ کیا کہ عقلی و نقلی دلائل سے اہل بدعت کا بطلان کیا ہو بلکہ اُس نے یہ بھی کیا کہ مجھ کو عینی مشاہدے اور ذاتی تجربے کرا دئے۔ گو وہ خود ان تمام فضولیات سے ایسا بیزار تھا۔ کہ اُسے اِن لغویات کا دیکھنا بھی ناگوار تھا۔ مگر مجھ کو دکھانے کیلئے وہ اپنے ہمراہ لے گیا۔ گو میں پہلے بھی ایسے تماشے دیکھ چکا تھا۔ مگر اب اس شفیق معلم کی ہمراہی میں میں نے سمجھ لیا کہ واقعی یہ کام اسلام کے بالکل خلاف ہیں اور مجھے اس طرح اُس نے دکھایا کہ لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا۔ بزرگوں کے مزاروں پر عرسوں میں جو دھوم دھام ہوتی ہے اُسے کون نہیں جانتا۔ زیادہ تر قابل لطف وہ نظارہ ہے جبکہ گوئیوں کی آوازوں اور ڈھولکی کے تالوں اور جھانجھوں اور تالیوں کی صداؤں سے مدعیان ولایت کو حال آتا ہے۔ بس کیا کہنا ہے راگ میں رنگ۔ اور رنگ میں بھنگ کچھ نہ پوچھو۔ وہ ادن مشائخ اور پیرزادوں کا وجد میں آکر ناچنا۔ اُن لمبی لمبی داڑھیوں کی جنبش۔ حق ہو کے نعرے۔ اِل اِل کے شور۔ کیا کہنا ہے۔ اگر کوئی

معترض ہوا کہ راگ باجہ تو شریعت اسلام میں حرام ہے تو اُس کا جواب صاف لفظوں میں دیدیا جاتا ہے کہ شریعت اسلام اور چیز ہے حقیقت اور شئے۔ شریعت تو ارباب ظاہر کی راہ ہے۔ یہ طریقت صاحبان باطن کا طریقہ ہے۔ شریعت اسلام غیر مقلدین سے مختص ہے اُس کے عامل وہابی ہیں اور یہ راہ عرفان حنفی۔ قادری چشتی وغیرہ پاک دلوں کی راہ ہے۔ بس یہ ڈھل قافیہ حسن لیجئے اور کچھ نہیں۔ ابھی کیا آپ نے نہیں سنا کہ ایک عارف ناچ گانے کے عاشق کا یہی راگ رنگ میں وصال ہو گیا ؎

آہی پنکھوں کو نشہ سی ہنس تنا کر ❊ کیا گھڑے قد جیب آپ بگڑ جاتا رہا

کہئے صاحب یہ رنگ رلیاں اِن پاک دلوں کی پاکدلی میں تو کچھ خلل نہیں کرتیں؟ ہرگز نہیں کچھ رنڈیوں کا ناچ تھوڑا ہی ہے۔ یہ تو قوالوں کی قوالی اور پیرزادوں کا ناچ ہے لیکن خیریت ہے یہ صوفی ایسے پاک دل ہیں کہ ان کے سامنے اگر رنڈیاں بھی ناچیں اور یہ اُنکا ناچ بھی دیکھیں تو بھی انکی پاکدلی میں کچھ کمی نہ ہو بلکہ اور بھی بڑھ جائے۔ دُور نہ جائیے لکھنؤ میں حضرت شاہ مینا شاہ کا مزار دیکھ لیجئے۔ ہر نوچندی کو وہ دھوم دھام اور اس قدر اژدحام کہ خدا کی پناہ۔ ہم بھی پہونچے۔ مجاور مزے لوٹ رہے تھے۔ چڑھاوے چڑھ رہے تھے۔ خوش عقیدہ حنفی ناک رگڑ رہے تھے۔ منتیں مان رہے تھے۔ وسیلہ چاہ رہے تھے۔ استعانت درکار تھی۔ چند صوفی یا دب ہو حق میں مشغول تھے۔ ایک طرف مزار کے سامنے مخنث ناچ رہے تھے۔ لوگوں کا ہجوم تھا۔ دوسری جانب مزار کے متصل کسبیاں جمع ہو رہی تھیں۔ اُن سب کے گانے بجانے سے جو اس مزار کی عزت افزائی ہو رہی تھی اُسکا لطف تو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے مگر اس ہمارے عنوان یہ صوفیوں کی پاکدلی کا قطعاً ثبوت ملجاتا ہے اور دیکھنے والوں کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ صوفی بڑے پاک دل ہوتے ہیں مگر ہم تو اس شعر کو پڑھکر خاموش ہو جاتے ہیں کہ ؎

بڑی پاک طینت بڑی پاک باطن ❊ ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں۔

(خاکسار محمد عمر کانپوری)

**تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چہار جلد قیمت عہ**

تفسیر ثنائی [illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

# چین کے مسلمان

عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ پیکن (دار الخلافہ چین)

کا ایک نامور مسلمان عالم جو مفتی عبد الرحمان کے نام سے موسوم ہے قسطنطنیہ میں اس غرض سے وارد ہوا ہے کہ چند بیش بہا تحفے مسلمانان چین کی طرف سے سلطان المعظم کی خدمت میں پیش کرے - ایک اخبار کے نامہ نگار نے مفتی موصوف سے ملاقات کر کے چین کے مسلمانوں کے دلچسپ حالات معلوم کئے ہیں - ہندوستان کے مولویوں کی طرح یہ عالم بھی عربی زبان میں بامحاورہ گفتگو نہیں کر سکتا - اُس نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں کہ حج کے ارادہ سے اپنے وطن سے نکلا ہوں نامہ نگار کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ چین میں مسلمانوں کا تعلق دیگر اہل مذہب کے ساتھ عمدہ ہے - کچھ روز ہوئے کہ پروٹسٹنٹ پادریوں سے مسلمانوں کو کچھ رنجش ہو گئی تھی - مگر اب دونوں گروہوں میں کوئی ناچاقی نہیں ہے - نامہ نگار کے دیگر سوالات کے جواب میں کہا کہ چینی مسلمان طلبا جن علوم کی تعلیم عام طور پر پاتے ہیں - وہ یہ ہیں - عربی صرف و نحو - تفسیر القرآن - تصوف - فقہ حنفی - علم ادب - عموماً ان طالب علموں کو مسجدوں میں تعلیم دی جاتی ہے اور ہر مسجد میں تقریباً ۱۵ طلبا ہوتے ہیں - مسجدوں کے منتظموں کی طرف سے ان طلبا کو ہر قسم کے اخراجات دیئے جاتے ہیں - جو مسلمان نوجوان چینی گورنمنٹ کے محکموں میں ملازمت کرنی چاہتے ہیں وہ سرکاری مدارس میں داخل ہوتے ہیں اور دنیوی تعلیم کی تعلیم پاتے ہیں - حال میں مسلمانوں نے ارادہ کیا ہے کہ اس سال کچھ طلبا جاپان کو تعلیم کیلئے بھیجے جائیں -

چینی گورنمنٹ اپنی مسلمان رعایا پر بہت مہربان ہے - اُن کے حقوق کا اچھی طرح لحاظ کیا جاتا ہے - چینی حکام کا برتاؤ بھی مسلمانوں کے ساتھ نہایت عمدہ ہے - تقریباً ہر محکمہ میں مسلمان ملازم ہیں - بہت سے فوجی افسر اور وزیر مسلمان ہیں - دار الخلافہ پیکن میں بڑے بڑے معزز مسلمان ہیں جو شہنشاہ چین کے دربار میں خاص عہدوں پر ممتاز ہیں - نیز دس سال سے درباری طبیبوں کا افسر ایک نامور مسلمان طبیب ہے چار مسلمان طبیب ہیں جو دار الخلافہ چین کے سب سے اعلیٰ درجہ کے طبیب شمار کئے جاتے ہیں -

چین کے مسلمانوں کا اندازہ مردم شماری کے لحاظ سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ بارہ باشندوں میں ایک باشندہ مسلمان ہے - مجموعی تعداد مسلمانوں کی ۳۴ ملین یعنی ۳ کروڑ چالیس لاکھ ہے - مسلمانان چین عام طور سے زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس کا مصرف یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس اور مساجد کا انتظام اس روپیہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے - نیز علما اور مشائخ کو بھی اس روپیہ سے ماہوار وظیفے دیئے جاتے ہیں -

خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان چین افیون کا استعمال نہیں کرتے - حالانکہ چین کے عام باشندے کثرت سے افیون کا استعمال کرتے ہیں - اسکے علاوہ مسلمان نہ حقہ پیتے ہیں - نہ مسکرات کے عادی ہیں - مسلمان والدین نو برس کی عمر سے اپنے بچوں کو نماز کا خوگر کرتے ہیں - رمضان میں تمام مسلمان روزے رکھتے ہیں اور ایسا کوئی مسلمان نظر نہیں آتا جو روزہ دار نہ ہو -

مسجد میں ہر جمعہ کو خطبہ عربی زبان میں پڑھا جاتا ہے خطبہ کے آخر میں سلطان البرین وخاقان البحرین کے نام سے دعا کی جاتی ہے - مگر سلطان کا نام نہیں لیا جاتا - بعض مسلمان چینی عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں - مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند ہی روز میں وہ عورتیں مسلمان ہو جاتی ہیں مجھے کوئی مثال ایسی معلوم نہیں ہے کہ کسی مسلمان عورت کی شادی کسی چینی مرد کے ساتھ ہوئی ہو - چینی مسلمانوں میں تعدد ازدواج کی مثالیں بھی شاذ و نادر دکھائی دیتی ہیں - عام طور پر نکاح کے وقت مہر ادا کر دیا جاتا ہے - جسکی مقدار ایک پونڈ سے تین پونڈ تک ہوتی ہے یعنی جیسی حیثیت کسی مسلمان مرد کی ہوتی ہے ویسا ہی مہر مقرر کیا جاتا ہے - مہر کے علاوہ دولہا کی طرف سے تانبے یا چاندی یا سونے کے دو کنگن بھی دلہن کو دیئے جاتے ہیں

چینی مسلمانوں کی پوشاک تقریباً وہی ہوتی ہے جو عام چینیوں کی ہے - مگر اُن کی صفائی اور خوش سلیقگی مشہور ہے - تجارت میں خاصکر مسلمانوں کی شہرت ہے - بعض عمدہ پیشے صرف مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور انکو سوا کوئی چینی اُن میں ہاتھ نہیں ڈالتا - وہ دلیری اور شجاعت میں بھی خاص شہرت رکھتے ہیں اور تمام چین کے باشندے اُن کو نہایت عزت اور وقعت سے دیکھتے ہیں - کئی بار ایسا اتفاق ہوا کہ چینی رہزنوں نے مسلمانوں کے قافلے لوٹ لئے - مگر جب اُن کو قافلہ والوں کا مسلمان ہونا معلوم

ہوا تو انہوں نے سارا مال واپس کر دیا اور نہایت ندامت اور شرمندگی کے ساتھ عذر کیا۔

مفتی پیکن نے یہ حالات مسلمانان چین کے جو بیان کئے ہیں انکو معلوم کر کے ہندوستان کے مسلمانوں کو خوشی بھی ہوگی اور رنج بھی۔ خوشی تو اسلئے کہ مسلمانان چین کے اخلاق نہایت عمدہ ہیں۔ وہ عام چینیوں کی طرح سے مسکرات کے عادی نہیں ہیں۔ مذہب کے پابند ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ صنعت تجارت اور ملازمت کے صیغوں میں نامور ہیں اور رنج اس بات سے ہوگا کہ تعلیم کے لحاظ سے اُن کی حالت تنزل کی ہے۔ وہی قدیم تعلیم جو ہندوستان کے عربی مدارس میں دیجاتی ہے۔ وہاں بھی اسی کا سلسلہ جاری ہے۔ علوم جدیدہ کیطرف انہوں نے اب تک قدم نہیں بڑھایا اور زمانہ حال کی روشنی اُن کے دماغوں میں اب تک نہیں پہونچی۔ کاش اُن مسلمانوں میں بھی کوئی سر سید جیسا اولوالعزم مصلح پیدا ہو اور انکی حالت میں عمدہ انقلاب پیدا کر دے۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ)

## ایڈیٹر اہل فقہ کی متعلق میری مختصر سی رائے

اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ ایڈیٹر اہل فقہ نصرت مذہب کے جوش غصہ میں محدثین کو برا بھلا کہہ جاتا ہے لیکن میرے فہم ناقص میں یہ کام کی بات نہیں۔ آدمی کو چاہیئے کہ بات کا جواب دے نہ کہ بھانڈوں اور نچوں کی طرح کام کی بات چھوڑ کر بے ضرورت گفتگو شروع کر دے۔

ابو تراب محمد عبدالرحمان گیلانی ضلع مونگیر

## چالیس سوالوں کے چالیس جواب

گذشتہ سے پیوستہ

خشک سالی میں دعاء استسقاء مخصوص ہے جس میں باراں طلبی کے لفظ وارد ہیں۔ کسی خاص قوم کے لئے دعا یا اسپر بددعا کرنا مناسب موقعہ الفاظ میں آیا ہے لیکن وبا کے لئے نہ حضرت سے دعائے قنوت فرمانے کا ثبوت ہے نہ کوئی الفاظ ماثور ہوئے ہیں۔ حالانکہ جب مدینہ گئے وہاں اس قدر وبا تھی کہ ایسی کہیں دنیا میں نہ تھی، قنوت وتر جو امام حسن رضی اللہ عنہ نے تعلیم نبوی سے بیان کی اور نیز روایتوں میں ماسوا وتر کے بھی آئی ہے وہ اللھم اھدنی فیمن ھدیت الخ ہے۔

(۹) سہو امام کے وقت مقتدی صرف سبحان اللہ کہیں پھر اگر امام ابھی طرف متوجہ ہو جائے دیجو کا اسپو جائز ہے) تو کسے حسب مقصد ہاتھ سے بھی اشارہ کر سکتے ہیں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ کو اس طرح کا اشارہ کرنا ثابت ہے۔ عورتوں کو صرف تالی مارنے کی اجازت ہے

(۱۰) اقامت کہنے والے کے لئے کسی جانب کی تخصیص نہیں ہے ہاں امام سے اسکا قریب ہونا بعض روایتوں سے نکلتا ہے۔

(۱۱) تخمینہ سے نماز پڑھ لیں بعد میں اگر قبلہ اور طرف معلوم ہو تو کوئی مضایقہ نہیں آیت اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا شان نزول ترمذی وغیرہ کی حدیث سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

(۱۲) اپنے دائیں بائیں سے مقتدیوں کو ہاتھ سے پیچھے کر دے حضرت نے ایسی صورت میں ایسا ہی کیا ہے۔ اگر اس سے معذوری ہو تو خود امام بقدر ضرورت آگے سرک جائے۔ ضرورت کے وقت امام کا پس وپیش ہو جانا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

(۱۳) صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ہے کہ جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ویسی ہی تم بھی نماز پڑھا کرو۔ بنا بریں امام کی پیروی وہیں تک نباہنی چاہئے کہ طریق نبوی کی مخالفت نہ لازم آئے۔ رفع یدین دعاؤں کے لئے عموماً اور (ضعیف روایتوں میں) قنوت کےلئے خصوصاً بھی آیا ہے لہذا اسکو بدعت نہیں کہہ سکتے۔ قنوت کے لئے تکبیر کہنا مجھے کہیں سے یاد نہیں۔ تیسری رکعت کو اٹھتے ہوئے رفع یدین اور تکبیر دونوں مسنون ہیں۔

(۱۴) جنازے کی چار تکبیریں زیادہ ثابت و راجح ہیں۔ ۵-۶-۷-۸ بھی آئی ہیں سب روا ہیں۔

(۱۵) ہمارے معظم استاد جناب مولانا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور نمازوں کے قیاس پر جنازہ میں بھی دعائے استفتاح کے پڑھنے کا فتوے دیتے ہیں لیکن جہانتک مجھے معلوم ہے پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہی آیا ہے کوئی دعا ثابت نہیں۔ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانے کا سنت ہونا سنن نسائی میں عبداللہ بن عباس سے مروی ہے۔

(۱۶) جنازہ کی سلام والی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے دعا کے پڑھنے کا اختیار ہے۔ مگر کسی دعا کی خصوصیت نہیں ہے جو چاہے خواہ پہلی پڑھی ہوئی پھر پڑھ لے (جیسے ایک ہی سورت دو رکعتوں میں مکرر پڑھنی روا ہے) بچے کے لئے یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہا لنا سلفا وفرطا واجرا

(۱۷) تکبیرات جنازہ میں رفع یدین کی موقوف حدیثیں ہیں ایک دو روایتیں طبرانی و دار قطنی کی مرفوع بھی ہیں مگر ضعیف ہیں اسپر محدثین کا عمل ہے۔ امام شافعی نے اپنے شہر (مکہ) کے اہل علموں کا بھی اسی پر عمل بتلایا ہے تکبیرات عید میں رفع یدین عبداللہ بن عمر سے ماثور ہے جو سنت کے از حد جویاں تھے اور امام بخاری نے اپنے رسالہ رفع یدین میں اسپر ایک جماعت محدثین کا تعامل بھی لکھا ہے۔ میرے فہم ناقص میں عید و جنازہ دونوں کی تکبیرات میں رفع یدین ممنوع و متروک العمل نہیں ہے واللہ اعلم

(۱۸) سنن ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ فرمایا نہیں! کہا اسے اپنے ساتھ چمٹالے؟ فرمایا نہیں! کہا اسے بوسہ دے؟ فرمایا نہیں! کہا اسکا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا ہاں! ایک اور حدیث میں ہے کہ السلام علیکم اور ورحمۃ اللہ اور وبرکاتہ ہر ہر پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ بس سبحان اللہ سنت نبوی ہے جھک کر سلام کرنا اگلے وقتوں میں رائج تھا اب روا نہیں ہے فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے کہ بہتیرے جاہل جو بزرگوں کے سامنے سجود (جھکنا) کرتے ہیں یہ قطعی حرام ہے خواہ رو بقبلہ ہوں یا نہ اور خواہ اللہ کو سجود منظور ہو یا اس سے غافل ہوں۔ اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ پہلے لوگ اَنْعِمْ صَبَاحًا (خوش روز رہو) وغیرہ لفظوں سے سلام کہتے تھے۔ شریعت نے اس سے منع کر دیا پس بندگی یا گوڈ مارننگ وغیرہ تمام نامسنون تسلیمات کو اسی پر قیاس فرمالیں۔ ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا بھی یہود و نصاریٰ کا طریق ہے اور ہمیں انکے طریق سے برعکس چلنے کی سخت تاکیدیں حدیث میں آئی ہیں بلکہ اس تشبہ کے سلام سے صریحاً بھی بعض روایتوں میں منع آیا ہے۔ ہاں نماز میں ہوں یا مسافت دور ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے بھی رد سلام کر سکتے ہیں اور آداب مندرجہ استفسار کی شریعت میں کچھ اصلیت نہیں ہے بلکہ یہ سب بدعات ہیں جو صرف مخلوق کی رضا جوئی کے لئے کبھی روا

نہیں ہو سکتیں۔ اگر کوئی غیر مشروع سلام کہے تو اس کے جواب میں اور نیز مرزائیوں کے سلام کے جواب میں بھی وعلیکم کہنا چاہئے اور ان اہل ہوٰی کو ابتدائی سلام نہ کہنا چاہئے کیونکہ سلام اتحاد و محبت بڑھانے کا بڑا ذریعہ ہے اور جو ہم سے یکدل نہیں ہیں اُن سے ہمیں بھی یکدل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ مرزائی لوگوں کا کفر و تفریق بین المؤمنین کچھ محتاج بیان نہیں ہے۔ اس لئے بانیان مسجد ضرار کی طرح انکی جماعت بندی میں شریک ہونا نہیں جائز نہیں ہے بعض ناواقف بھائی مرزائیوں کے اہل قبلہ ہونیکا دہوکہ کھایا کرتے ہیں حالانکہ اہل قبلہ (جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں تصریح کی ہے) وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین پر متفق ہوں چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ کوئی ساری عمر طاعات و عبادات پر پابند رہے مگر مثلاً حدوث عالم کا معتقد نہ ہو یا حشر کا انکاری ہو تو وہ اہل قبلہ سے نہیں ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے سے یہی مراد ہے کہ جبتک اس میں کوئی کفر کی نشانی نہ پائی جائے تب تک تکفیر نہ کرنی چاہئے۔ اور بالفرض مرزائیوں کو ہم اہل قبلہ ہی تصور کریں تو بھی خدا و رسول کو ایذا پہونچانے والوں کی امامت کب درست ہے ایک صحابی نے صرف رو بقبلہ تھوک دیا تھا رسول اللہ نے اُسے امامت سے معزول کر دیا۔

(۱۹) کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا عجمیوں کی رسم ہے اور حدیث میں اس سے صریحاً منع آیا ہے۔ اسپر قیامت میں مواخذہ ہونے کا خوف ہے۔ ہاں کسی دینی معزز کی پیشوائی وغیرہ سے عزت افزائی کرنی درست ہے چنانچہ جب بنی قریظہ کے لوگ ایک عرصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاقی رہنے کے بعد سعد بن معاذ کے حکم میں اتر آئے تو رسول اللہ کے بلا بھیجنے پر سعد گدہے پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوئے جب مسجد کے قریب آئے۔ تو حضرت نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے استقبال کو اٹھو۔ اور مشکوٰۃ میں ایک بیہقی کی اسی طرح بھی روایت ہے کہ جب حضرت مسجد سے اٹھتے تو صحابہ آپ کے گھر پہونچنے تک کھڑے رہتے تھے۔ انس کی روایت ہے کہ حضرت وہیں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا آپ اپنی جگہ سے ذرا کھسک گئے اس نے کہا یا رسول اللہ جگہ تو بہتیری ہے۔ فرمایا آئے مسلمان کا حق ہے کہ اگلا بھائی کچھ اس کے لئے کھسک جائے۔ رہا ظلم و جبر کے ڈر سے کھڑے ہونا۔ سو اسپر معافی کی امید ہے سنن ابن ماجہ میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

منقول از اہلحدیث امرتسر

اس امت کی مجبوری امور سے درگذر فرمائی ہے۔

(۲۰) کھڑے پینے سے ممانعت آئی ہے جسے علماء نے کراہت تنزیہی پر حمل کیا ہے کیونکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض موقعوں میں کھڑے پینا ثابت ہے نیز سنن ترمذی وغیرہ میں صحابہ سے مروی ہے کہ ہم عہد نبوی میں چلتے پھرتے کھا لیتے اور کھڑے پی لیتے تھے اسی سے جوتہ وغیرہ پہنے ہوئے کھانا پینا بھی ثابت ہوا۔ کھانا کھاتے وقت جوتہ اتار نے کی بھی دارمی پر روایت ہے لیکن اس سے غرض صرف یہ خود شارع نے بیان فرمائی کہ اس میں تمہارے قدموں کی راحت ہے۔ (باقی باقی)

## مسئلہ وحدۃ الوجود

ازصوفی سید محمد صاحب از پٹیالہ دروازہ سرہندی

جناب ایڈیٹر صاحب اسلام علیک میں دیر سے آپ کے اخبار میں مسئلہ وحدۃ الوجود کا تذکرہ دیکھتا ہوں اور دیر سے مجکو خیال تہا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ہونی چاہئے۔ سابق میں بطریق مناظرہ میں نے چند سوال اپنے رسالہ دین حق نامی میں تحریر کر کے شائع کئے تھے انکا جواب آجتک کسی صاحب نے نہیں دیا۔ بالخصوص مرزا صاحب قادیانی کے ایک خلیفہ نے بڑی کروفر کے ساتھ ہم سے اُن سوالات کو لیکر مرزا صاحب کے پاس بھیجا اور یہ وعدہ کیا کہ ایک ماہ تک جواب منگا دونگا۔ ایک ماہ کے عرصہ میں جواب دلانے پر وہ بیچارہ معرض طعن ہوا اور اس طرف سے اس کی اس حماقت کے اظہار کے لئے اشتہار دئے گئے جنہیں سے بعض سوال کم۔ زیادہ کر کے آنجناب کی خدمت میں ارسال ہیں ان کو اپنے پرچہ میں جگہ دیں۔

(۱) موافق حدیث کان اللہ ولم یکن معہ شیئاً ترجمہ تہا اللہ تعالٰے اور نہیں تہی اُس کے ساتھ کوئی شے۔ ہر فرقہ اہل اسلام اس امر کا قائل ہے کہ تعدد قدما محال ہے۔ یعنی حق تعالٰے کے سوا قدم میں دوسرا وجود نہیں پایا جاتا اور عقلی دلائل بھی اس امر کے شاہد ہیں۔ تہافۃ الفلاسفہ امام غزالی رح ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالٰے لامحدود ہے پس اول سوال ہمارا یہی ہے کہ جب تم مخلوقات کا وجود اللہ تعالٰے کے وجود سے غیر سمجھتے ہو تو خدا و ند عالم تمہارے عقیدہ کے موافق لامحدود کیونکر ہوگا یہی مخلوق کا وجود اس کے لئے حد ہو جائیگا کیونکہ جہاں تک مخلوق ہوگی خدا تعالٰے بحالت علیحدگی اس سے خارج ہوگا پس جہاں سے مخلوق کا وجود شروع ہوگا وہیں سے خدا کی حد ہوگی اور ظاہر ہے کہ محدود خدا نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ جو آپ صاحبان نے خدا سمجہا ہے در حقیقت خدا نہیں بلکہ خدا وہی ہے جو بے حد ہے اور مخلوق اُس کے روبرو کوئی چیز نہیں یہی وحدۃ الوجود ہے۔

(۲) جس وسعت میں اسوقت مخلوق موجود ہے قبل از پیدائش مخلوق یہاں خدا ہی تہا یا کوئی اور چیز۔ اگر کوئی اور چیز تہی تو اس کو ثابت کریں اور اگر خدا ہی تہا تو تین حال سے خالی نہیں۔ یا مخلوقات کی موجودگی کے وقت فنا ہو گیا ہوگا۔ یا انتقال کر گیا ہوگا۔ یا بدل کر مخلوق ہو گیا ہوگا۔ یہ تینوں شقیں باطل ہیں۔ پس مخلوق باطل ہو کر بمقابل اللہ تعالٰے موجودیت مخلوق باطل ہوئی اور صرف واحد وجود حقیقی اللہ تعالٰے ثابت ہوا۔

(۳) وجود اور عدم باہم ضدین ہیں۔ اور اجتماع ضدین محال ہے پس اگر عدم کا وجود ہونا ممکن ہو تو وجود کا عدم ہونا بھی ممکن ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ قبل از پیدائش مخلوق معدوم تھی۔ پس جب عدمیت مخلوق وجودیت سے بدل گئی چاہئے کہ وجودیت اللہ تعالٰے عدمیت سے بدل جاوے۔ اور یہ امر باطل ہے پس واحد وجود ازل ابد میں ایک ثابت ہوا۔

(۴) حکماء نے وجود کی تین طرح پر تقسیم کی ہے واجب الوجود۔ ممکن الوجود ممتنع الوجود۔ ممتنع الوجود وجود ہی نہیں رکھتا۔ ممکن الوجود کا عدم اور وجود برابر ہے۔ اور موافق ضابطہ اذا تعارضا تساقطا ممکن کا وجود ساقط ہوا پس صرف واحد وجود واجب الوجود ثابت ہوا۔

(۵) موجودات میں جو تعدد محسوس ہو رہا ہے یہ تعدد حقیقی نہیں۔ اسلئے کہ دو چیزوں میں جب تک امر ثالث نہ ملے تغائر نہیں ہوتا۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی چیز اپنی ذات اور نفس سے ملاوٹ نہیں کہاتی پس امر ثالث یا تو وجود ہوگا یا عدم۔ محض اور وجود وجود سے منضم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح عدم محض بھی وجود سے نہیں چسپاں ہو سکتی ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ پس دو وجودوں میں مابہ الامتیاز انتزاعی و اختراعی امر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ اور اس کا وجود خارج میں موجود نہ ہوگا بلکہ صرف وہم اور اعتبار نے اس کو گھڑا ہوگا۔ جیسے پانچ عدد کی زوجیت اور تغائر وہمی و اعتباری اصلی وحدت کو نہیں توڑ سکتا۔ پس وحدۃ الوجود ثابت ہوا۔

(۶) وجود موجود سے متجاوز نہیں ہو سکتا۔ نہیں تو معدوم کی طرف متجاوز کریگا۔ جس سے اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ اسی طرح موجود وجود پر نہ زیادہ

ahmadimuslim.de

ہوگا نہیں تو عدم میں جائیگا اور یہ بھی اجتماع نقیضین ہے۔ پس موجود اور وجود میں کسی قسم کا تفارق نہ ہوا۔ یہاں سے کل موجودات کی وحدت ثابت ہوئی۔

(۷) اگر فرضاً دو وجود مانے بھی جائیں یا وہ دونو باہم چسپاں ہونگے یا علیحدہ اور مباین۔ بہرحال ایک دوسرے کے لئے حال ہوگا یا محل اور اللہ تعالےٰ نہ حال ہوسکتا ہے نہ محل پس بمقابل اللہ تعالےٰ دوسرا وجود باطل ہوا۔ پس دو وجود باطل ہوکر ایک وجود ثابت ہوا۔ حدیث الا کل شئے ما خلا اللہ باطل ترجمہ خبردار جو شئے اللہ تعالےٰ کے سوا ہے باطل ہے۔

(۸) العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث۔ ترجمہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے پس عالم حادث ہے۔ عالم کے حدوث کی دلیل حکماء اور متکلمین کے نزدیک یہی ہے اور ظاہر کہ عالم کے کل اجزا متغیر ہیں۔ ورنہ یہ کلیہ غلط ٹھہریگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ عالم ایک اعتباری امر ہے اور خارجی وجود نہیں رکھتا۔ پس وجود خارجی محض اللہ تعالےٰ کا وجود ہوا۔ یہی معنے وحدۃ الوجود کے ہیں۔

(۹) اللہ تعالےٰ بے ضد اور بے مثل ہے اس لئے کہ یہ امر بداہت ثابت ہے کہ تخالف یا متساوی وجودوں سے پیدا ہوتا ہے اور جو شخص مخلوقات کا وجود حقیقی خیال کرتا ہے بحالت موجودگی مخلوقات یا اللہ تعالےٰ کے وجود کا اس کو مخالف قرار دینا ہوگا (جیسے بعض حکماء اور متکلمین نے کلی مشکک کو اختراع کیا ہے) یا موافق یا بعض امر میں مخالف اور بعض میں موافق بہرحال ہر دو امر میں سے ایک ضرور ماننا پڑیگا۔ اگر مخالفت کا قائل ہوا تو اس نے خداوند عالم کے لئے ضد پیدا کی اور اگر موافق مانا تو مثل اور یہ ہر دو امر باطل ہیں۔ پس جو شخص دو وجودوں کا قائل ہوا اس کا مذہب باطل ہوا۔

(۱۰) جب مخلوقات اللہ تعالےٰ سے علیحدہ قائم بالذات قرار دیجاوے تو اللہ تعالےٰ کی طرح مخلوق بھی اپنے وجود میں مستقل ہوگی۔ اور جب مستقل ہوئی خدا کی اس کو ضرورت نہ ہوگی اور جب بے ضرورت ہوئی تو اللہ تعالےٰ کے قبضہ قدرت سے باہر ہوگی اور یہ امر باطل ہے۔ پس مخلوقات کا اللہ تعالےٰ سے علیحدہ ہونا باطل ہوا۔

(۱۱) مخلوق متغیر ہے جو اللہ تعالےٰ کا علم اس کے ساتھ متعلق ہوگا وہ بھی متغیر ہوگا۔ اور علم صفت قدیم ہے اور قدیم شے تغیرات سے پاک ہوتی ہے یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ علم جو متغیر ہوتا ہے۔ خداوند عالم کی صفت نہ تھی اور خداوند عالم کی جہالت ثابت ہو نعوذ باللہ منہا یہ اعتراض بھی غیریت اور مخلوق کے قائم بالذات ہونے کی صورت پر مبنی ہے اسلئے کہ غیریت کی حالت کا علم حصولی ہوگا اور بحالت عینیت حضوری۔

(۱۲) جب مخلوق خدا سے علیحدہ ہوگی تو خدا اس کا پیدا کرنے والا نہ مانا جائیگا اسلئے کہ ہر فرد مخلوق کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا تعلق خاص ہونا ضروری امر ہے وھو معکم اینما کنتم۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اللہ تعالےٰ قادر ہے دور سے ہی پیدا کرسکتا ہے یہ غلط۔ کیونکہ قدرت طاقت کا نام ہے۔ جہاں قادر ہوگا وہیں قدرت ہوگی اس لئے کہ قدرت قادر کی صفت ہے اور صفت موصوف سے جدا نہیں ہوسکتی۔ ورنہ پیدا کرنے سے عاری ہوگا۔

(۱۳) اگر مخلوق خدا سے علیحدہ ہو لازم آتا ہے کہ نہ تو مخلوق خدا کی کلام سمجھ سکے اور نہ خدا مخلوق کی کیونکہ غیر جنس کی کلام سمجھ میں نہیں آسکتی۔ یہاں سے تمام آسمانی کتب کا بطلان ثابت ہوا اور یہ غیریت مخلوق اور خالق سے پیدا ہو۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے اعتراض ہیں ان کے جواب آنے پر ارسال خدمت ہوں گے اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں جو آیت اللہ تعالےٰ کی توحید کے ثبوت میں ہے میں اسی آیت سے وحدۃ الوجود ثابت کر دونگا۔ اور آج تک اللہ تعالےٰ کے جاننے والوں میں ایسا کوئی بھی نہیں سنا گیا جس نے مخلوقات سے اللہ تعالےٰ کو علیحدہ کرکے دکھایا ہو (باقی)

---

**تقابل ثلاثہ**۔ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۸ محصول ڈاک

**الہامی کتاب**۔ وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر آریوں اور مسلمانوں کی بحث۔ اسلام کی فتح قیمت ۱۰/

**مباحثہ نگینہ** یہ وہ مشہور و معروف مباحثہ ہے جو بمقام نگینہ ضلع بجنور آریوں اور اہل اسلام کے درمیان سات روز تک ہوتا رہا تھا اس میں اسلام کی ایسی نمایاں فتح ہوئی کہ خود آریوں کے مشہور لیڈر درشنانند جی نے اس شکست کو مان لیا۔ قیمت ۸/

**مینجر اہلحدیث امرتسر**

**اسلام اور برٹش لا**۔ قوانین انگریزی اور اسلامی کا مقابلہ۔ اسلامی قانون کی فضیلت قیمت ۳/

# انتخاب الاخبار

**ایک** جاپانی پروفیسر مسٹر ٹیس کاشیما باجازت سفیر جاپان بمقام بمبئی نعمت اسلام سے بہرہ ور ہوا۔ عبد الحمید نام رکھا گیا۔ پروفیسر مذکور کی عمر ۴۴ سال کی ہے۔ وہ عرصہ تک چین میں مدرس رہ چکے ہیں۔ اور اب مذہبی تعلیم کی حصول کی خاطر مکہ معظمہ اور اسلامی دنیا کی سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

**علاقہ** گیا کے ایک پنڈت رام چندر نامی مقام پورنیہ میں مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام ہدایت اللہ رکھا گیا۔ آپ فارسی اور انگریزی خواندہ اور صاحب جائیداد بھی ہیں۔ عمر ۴۵ سال ہے۔

**روس** سے ایک مقتدر اور متمول تاجر احمد بے حفیاف نامی کی وفات کی خبر آئی ہے۔ مرحوم نے مسلمانوں کو علوم جدیدہ سے بہرہ ور کرنے کی نہایت کوشش کی اپنی عمر میں اپنے صرف سے سو کے قریب ابتدائی مدارس قائم کیئے اور دو ہزار روبل سالانہ کی جائیداد سے اورنبرگ میں ایک کالج بھی قائم کیا۔

**محمد** عبد الہادی صاحب ہسوی اپنے لئے ناظرین اہلحدیث سے دعائے صحت کی التجا کرتے ہیں۔

**اپریل** ۱۹۰۰ء سے لیکر جبکہ طاعون پہلی دفعہ کلکتہ میں نمودار ہوا تھا۔ آجتک وہاں قریباً پچاس ہزار اشخاص اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔

**مقام** پورنیہ میں بقرعید کے روز جو بعض ہندوؤں نے مسلمانوں کی مسجد پر حملہ کیا تھا۔ اور مسلمان لڑکوں کو مارا پیٹا تھا ان میں سے بارہ مجرموں کو ڈیڑھ سے دو ماہ تک قید کی سزا ہوئی۔

**کلکتہ** میں آجکل ایک عجیب و غریب فوٹو کا چرچا ہو رہا ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ بابو بنجیت چندر ایم۔ اے۔ بی۔ ایل پلیڈر پٹنہ نے اپنی اور اپنے بھائی کی بیوی کا فوٹو اتروایا۔ لیکن جب فوٹوگرافر دھونے فولیا۔ پلیٹ دھو رہا تھا۔ تو اوس نے اوس میں ایک تیسرا فوٹو بھی اترا ہوا دیکھا۔ بابو صاحب سے شناخت کرانے پر معلوم ہوا کہ یہ انکی سابقہ بیوی کی شکل ہے۔ جسے فوت ہوئے دو سال ہو چکے تھے۔ اسکا لباس بھی بالکل وہی تھا جو وہ زندگی کی حالت میں پہنا کرتی تھی۔ اور تعجب تر یہ تھا کہ باقی دو تصویروں کے خلاف اس تصویر کے عقب کی اشیاء کا عکس بھی پلیٹ پر دکھائی دیتا تھا۔ گویا کہ شکل بالکل شفاف تھی۔ یہ فوٹو کلکتہ کے بہت سے فوٹوگرافروں اور سائنس دان عالموں کو دکھایا گیا۔ اور سب نے اوس سے غایت دلچسپی اور تعجب کا اظہار کیا۔

**ولایت** کے ایک سائنس دان پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکی بدولت وہ ناگہانی اسباب سے مرے ہوئے اشخاص کو زندہ کر لینے کا دعوےٰ کرتا ہے۔

**کالے** پانی (حبس دوام بعبور دریائے شور) کی سزا آئندہ صرف عمر قیدیوں کو دیجائیگی۔ وہاں میعادی قیدیوں کے رکھنے کے بارکوں میں بالکل گنجائش نہیں رہی۔ عمر قیدی بھی وہی کالے پانی (جزیرہ انڈمیان) بھیجا جائیگا جس کی عمر ۴۵ سال نہیں بلکہ ۴۰ سال سے زیادہ ہوگی۔

**آگرہ** میں امیر صاحب کو فوجی ریویو دکھلانے کیلئے فوج کے جمع کرنے پر ۴½ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے۔

**سردار** محمد ایوب خان جاپان کی سیر کر کے ہندوستان واپس آرہے ہیں۔ وہ ہفتہ عشرہ بمبئی میں داخل ہو جاوینگے۔

**فلپائن** میں پارلیمنٹ۔ جزائر فلپائن کی عیسائی رعایا میں اب بالکل امن و امان ہے۔ اسلئے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے فلپائن کی پہلی پارلیمنٹ کے ممبروں کے انتخاب کرنے کا حکم دیدیا۔ ۳۰ جولائی کو ممبروں کا انتخاب ہوگا۔

**علیگڈھ** کالج کے تنازعہ کا فیصلہ مسٹر آرچبولڈ پرنسپل علیگڈھ کالج نے چھ مخرج طلباء کو مکرر داخل کالج کر لیا۔ بلکہ مہربانی فرماکر غلام حسین طالبعلم بی۔ اے کلاس کا قصور بھی معاف کر دیا اور اس کی فیس بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہونیکی بھیجدی۔

**امریکہ** کی فوج سلطنت متحدہ کے سررشتہ جنگ نے آئندہ سے حبشی رکروٹوں کو فوج میں بھرتی کرنیکی ممانعت اسلیئے کر دی ہے کہ فوج میں حبشی رکروٹوں کی معین تعداد پوری ہو گئی۔

**افسوس** مولانا محمد حسن صاحب سرائے مظفر ضلع سارن کے عارضہ طاعون سے انتقال کر گئے۔ ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

مولانا صاحب جلسہ (بنگال) میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں اسلئے فتوے شائع نہیں ہوئے۔

خداوند کی ماں:- امہات المومنین کا الزامی جواب عیسائی مذہب کا ابطال مضمران اناجیل کے اقوال سے ایک لاثانی کتاب گویا ایک گرز ہے قلم کا نتیجہ ہے قیمت مع محصول ۱۱/

# نئی بات! نسخہ مفت بالکل مفت

## بال اڑانیکا پوڈر۔ عرق تیل و صابون وغیرہ۔ کافور کا گلاس۔ پارے کی گولی و گلاس۔ گندھک کا گلاس۔ پالا کافور۔ ابٹن۔ منجن۔ انجن۔ ادویہ مقوی وغیرہ وغیرہ

عجب و غریب آزمودہ نسخے رسالہ چند تجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو رسالہ کہ امرت کی شیشی خریدنے والے کو مفت نذر کیا جاتا ہے امرت کی دھارا جن ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے وہ تو ہمیشہ اس کے خریدار ہیں جو تمام اشتہاری ادویات سے بدظن ہوا کرتے ہیں انکے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ بھی ایک بار اس آب حیات کے فواید سے آگاہ ہو کر ویدک ادویات پر عش عش کریں۔

## امرت کی دھارا

جس قدر نام پایا ہے اسکی مکمل تشریح و تعریف کے واسطے تو ایک علیحدہ کتاب چاہیئے مختصراً یہ کہ عام طور پر جو امراض بوڑھوں بچوں جوانوں و عورتوں کو ہوتی ہیں ان سب کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہے طرفہ تو یہ ہے کہ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔

سر درد۔ سرسام۔ زکام۔ کھانسی۔ نزلہ۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ پیٹ درد۔ پیٹ کا پھولنا۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ درد قولنج۔ درد معدہ۔ ہچکی۔ حرقت المعدہ۔ ریح المعدہ۔ پھوڑہ معدہ۔ اسہال۔ پیچش۔ قے۔ مرگی۔ درد دانت۔ داڑھ۔ مسوڑھوں کا پھولنا۔ مسوڑھوں کا [illegible]۔ دانتوں سے خون جانا۔ دانتوں کو پانی لگنا۔ جی متلانا۔ خون کی قے۔ ورم معدہ۔ درد کان۔ کانوں میں کھجلی۔ ورم گوش۔ کرم کان۔ بواسیر۔ ناک و ناک میں پھنسیاں۔ ہونٹ پھٹنا۔ چھینکیں آنا۔ درد آنکھ۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ زخم۔ کان بہنا۔ ران کا لاسنا۔ پت۔ داد۔ حلق بیٹھ جانا۔ جسم میں چھالے۔ منہ سوجنا۔ نہروا۔ ڈنگ۔ سوزاک۔ آتشک۔ برص۔ گلٹیاں۔ ورم۔ تمام درد اندرونی۔ تمام درد بیرونی۔ گنٹھیا۔ عرق النساء۔ شیکن یا رگ چوٹ۔ طاعون۔ بائی گولہ۔ جھیراں۔ سنگرہنی۔ بواسیر۔ تپ دق۔ سل۔ پرسوت زناں۔ یرقان۔ رکتا پت۔ امراض بچگان۔ بچہ کا دودھ نہ پینا۔ قے۔ اطفال۔ سرسام۔ سنگھوسا۔ جس و حرکت جاتے رہنا۔ لقوہ۔ فالج۔ خارش۔ درد پسلی۔ [illegible]۔ سوزش زبان۔ سوج لب۔ پھنسی لب۔ کرم خوردہ دانت۔ گلے پڑنا۔ ورم پستان۔ جلودھر۔ درد جگر۔ نفخ جگر۔ سوء القنیہ۔ طحال۔ [illegible]۔ ورم گردہ و مثانہ۔ ورم خصیہ۔ فتق۔ درد رحم۔ ورم رحم۔ درد پشت۔ پنڈلیوں کا پھولنا۔ ناسور۔ آگ سے جلنا۔ کثرت پسینہ۔ ہچکی۔ قبض دائمی۔ بخار۔ امراض دل۔ نامردی وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔

امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے امرت کی دھارا جس جیب میں ہے وہ امراض سے محفوظ ہے۔ امرت کی دھارا جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسے اور ادویات کی کیا ضرورت ہے۔ امرت کی دھارا کے سامنے ادویات کے برجھ دار بکس سب ہیچ ہیں۔ امرت کی دھارا نے اس قدر نام پایا ہے کہ اسکی پانچ چھ سو شیشیاں ماہوار بکتی ہیں جس نے ایک دفعہ منگوایا۔ ہمیشہ کے لئے اپنا یار بنا لیا۔ احتیاطاً ہم نے امرت کی دھارا کا بہت نام دیکھ کر بہت لوگوں نے جھوٹے اشتہار دیئے ہیں اور ہماری فہرست نقل کر دی ہے۔ اس واسطے احتیاطاً ہم نے امرت کی دھارا کے ہزاروں سارٹیفکٹ ہمارے پاس موجود ہیں دق طاعون سل آتشک سوزاک وغیرہ جیسی سخت امراض کے واسطے طلب کریں مفصل حال معلوم ہوگا۔ قیمت فی شیشی [illegible] نمونہ [illegible]

ایک صاحب لکھتے ہیں۔ ہم امرت کی دھارا کی تعریف کرنی قلم کی طاقت سے باہر ہے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے [illegible] آئی پر مفید ثابت ہوئی ہے ان میں نئے نئے اوصاف ظاہر ہوتے ہیں کھانے اور لگانے کے کام آتی ہے [illegible]

**صاحبو!** اب کہتے ہیں ہمیشہ محفوظ رکھ سکتی ہے۔ آمین!



**ٹھاکر دت شرما ویدیا مالک و موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و منیجر کتب و مصنف رسالہ جات طبی لاہور**

حسب الارشاد ابو الوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) المحدیث پریس میں چھپکر شائع ہوا۔

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L No. 352

# اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴ نمبر ۲۳

یوم جمعہ۔ مورخہ ۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...
والیان ریاست سے ... ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۲/۱
غیر ممالک سے ... ۵ شلنگ
... ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ... عہ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

## غرض

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام
کی حمایت و اشاعت کرنا ۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی
خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات
کی نگہداشت کرنا ۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط
پسند مفت درج ہونگے ۔

## اقانیم ثلاثہ پر محققانہ نظر

(ماخوذ از عصر جدید)

اقانیم جمع اقنوم کی ہے یہ لفظ سریانی زبان کا ہے۔ اقنوم کے معنے اصل کے ہیں اور یہ مسئلہ مترادف مسئلہ التثلیث ہے سنہ ۳۲۳ مسیحی میں اعلام نصاریٰ نے یہ مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ چنانچہ بحکم شاہ قسطنطین شہر نائس میں کمیٹی علماء نصاریٰ کی سنہ ۳۲۵ء میں محض اس غرض سے قائم ہوئی تھی۔ کہ مسئلہ تثلیث اور الوہیت مسیح کو طے کریں۔ چنانچہ طے ہوا۔ اور مذہب مسیحی کا یہ مسئلہ اصل اصول دین قرار پایا ہے۔

غالباً الوہیت مسیح کا مسئلہ نصاریٰ نے یہود سے اخذ کیا ہے کیونکہ وہ جناب عزیر کو ابن اللہ کہتے ہیں اور نصاریٰ ہم سواد یہود کے ہیں۔ اسی طرح اقانیم ثلاثہ کا مسئلہ جو ملک یونان و ہندوستان میں رائج تھا۔ نصاریٰ نے یہود سے یا یونان یا ہندوستان کے باشندوں سے اخذ کیا ہوگا۔

اسکی تحقیق کہ یونان و یہود سے یہ مسئلہ لیا گیا ہے یا ہندوستان سے لیا ہے بہت امر دشوار ہے جبکہ کتب سیر و تواریخ خاموش ہیں اور تمادی ایام مانع تحقیق ہے۔

حکماء موحدین یونان کی کوشش سے اقنوم ثلاثہ کی بنیاد ملک یونان میں متزلزل ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے موجودات عالم کے وجود کی تقسیم بدیں تفصیل کی ہے جسکا وجود واجب الذات ہے وہ واجب الوجود ہے جیسی مراد لگی یہ ہے کہ جب تک وہ خالق عالم جسکا وجود واجب ہے (یعنی لازم ہے) نہ ہوتا تو عالم موجود نہ ہوتا۔ اور اگر موجود ہونا اُس کا ممتنع ہو۔ وہ ممتنع الوجود ہے۔ ورنہ ممکن الوجود ہے فلاسفہ قدیم کی اصطلاح میں ممکن وہ ہے۔ جو مسبوق بالعدم ہو۔ جس سے مراد اُن کی یہ ہے۔ کہ ممکن قبل موجود ہونے کے معدوم تھا۔ مانند اس عالم کے کہ پیشتر معدوم تھا۔ پھر موجود ہوا ہے۔ اس لئے اس کو عالم حادث کہتے ہیں۔ پس لفظ ممکن و حادث مترادف المعنی ہیں ہنود کے مذہب میں اعلام براہمہ اقنوم ثلاثہ سے مراد۔ برہما۔ بشن۔ مہیش کو لیتے ہیں۔

وہ ہر ایک کی خدمات جداگانہ رکھتے ہیں کوئی پیدا کرتا ہے کوئی مارتا ہے کوئی پرورش کرتا ہے +

علمائے نصاری نے اقنوم ثلاثہ کی توضیح و تشریح بدیں طور کی ہے ۱؎ اگر ذات کا اتصاف ساتھ وجود کے ہو۔ وہ اقنوم پدری ہے ۲؎ اگر اتصاف ساتھ حیات کی ہو۔ وہ اقنوم روح القدس ہے ۳؎ اگر اتصاف ساتھ علم کے ہو وہ اقنوم پسری ہے المختصر اقنوم پدری سے مراد ذات واجب الوجود ہے۔ اور اقنوم پسری سے مراد مسیح ہیں اقنوم روح القدس سے مراد جبرائیل ہیں واجب الوجود قدیم بالذات ہے۔ اور مسیح اور روح القدس دونوں حادث بالذات ہیں مسیح انیس سو برس سے زیادہ زمانہ ہوا ہے کہ وہ حادث ہوئے ہیں۔ اور اور روح القدس مسیح سے زیادہ متغیر ہیں بہر کیف یہ دونوں حادث ہیں حادث و قدیم کا اتحاد عقلاً و نقلاً ممتنع ہے جبکہ دونوں عینیت میں متغائر اور متناقض ہیں +

اس تمہید کے بعد مجھکو یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ناظرین کو آگاہ کروں کہ اس مسئلہ میں دو مطلب قابل توجہ ہیں۔

مطلب اول :۔ اقانیم ثلاثہ کی ماہیت و حقیقت کیا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ جسکو نصاری ساتھ اقنوم پدری کے تعبیر کرتے ہیں۔ وہ اس درجہ مجہول الکنہ والماہیت ہے کہ جسکی نسبت قرآن ہدایت کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے الی ربک المنتہی (یعنی تم اپنے رب تک پہنچکے کلام اور قیل و قال کو کوتاہ کرو)

مسلمانوں کا خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے جسم و جسمانیت سے پاک و پاکیزہ ہے۔ نہ مکان رکھتا ہے نہ محل و مقام رکھتا ہے ہر جگہ موجود ہے اَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ بیمثال و بیمثل ہے کوئی شے اسکی مثل نہیں ہے۔ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ قادر و توانا اور قوی ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ نہ زن و فرزند رکھتا ہے لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا۔ قدیم بالذات اور ازلی و ابدی اور حی و مدرک اور علیم و حکیم اور خالق و رازق ہے مگر نصاری کا اقنوم پدری بے رحم اور دیر پا اور عاجز و مجبور ہے اور صاحب زن و فرزند اور محل حوادث ہے مسیح کا یہ ارشاد ایلی ایلی لما سبقتنی (ترجمہ۔ اے میرے خدا اے میرے

خدا تو نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ ان سب امور کی سند میں کرتا ہوں قادر ہوتا تو اکلوتے پسر کے استغاثہ کو سنکر مدد دیتا اور صلیب پر دیتا اور تیس برس تک معمولی آدمیوں کی پیشہ نجاری نہ کرتا اور نہ کسی قسم کے کرامت و معجزے مسیح سے ظاہر ہوئے تھے۔ یہ ماہیت و حقیقت اقنوم پدری کی ہے +

مسیح اور روح القدس کی ماہیت و حقیقت حدوث و امکان ہے ان دونوں کے حالات خود دلائل حدوث ہیں +

مطلب دوم۔ آیا اقانیم ثلاثہ کی عظمت و جلالت نصاری کس درجہ کرتے ہیں۔ اقنوم پدری کی عظمت و جلالت مانند احاد ناس اور خر من الافراد کے برابر تر سا نہیں کرتے ہیں نصاری جسقدر صفات منافی قدم ہیں وہ اقنوم پدری کی ثابت کرتے ہیں۔ اسکو محل حوادث قرار دیتے ہیں اور مجبور و عاجز اور صاحب عیال اسکو بتلاتے ہیں اضافت اقنوم کی طرف لفظ پدری کی منافی عظمت و جلالت خداوندی ہے۔

اقنوم پسری تیس برس تک نصاری کا مسیح جسکو ساتھ اقنوم پسری کی تعبیر کرتے ہیں خانہ نشین رہا۔ نہ اُس نے انجیل کی منادی سنائی۔ اور نہ کرامت و معجزہ کو دکھایا نہ کوئی فرشتہ اُن پر نازل ہوا ہے اور اپنے پسر سے نجاری کا پیشہ کرتا رہا۔ باب اول لوقا کا درس ۲۷۔ اور ۲۸ دیکھو۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے یعنی خداوند مسیح نے نہ منادی سنائی نہ کوئی کرامت دکھائی بلکہ اقنوم پدری نے ابن پسری کو صلیب تک بلکہ بعد صلیب بھی۔ بے خبری کی حالت میں ہر چند ایلی ایلی پکارا کیا کسی نے دادرسی نہیں کی۔ مدتوں صلیب پر لٹکا رہا۔

(نہ رہا یہی اعتراض اولیاء اللہ کی شہادت پر ہو سکتا ہے ایڈیٹر)

اقنوم روح القدس۔ یہ روح پاک رفیق و جلیس مدتوں شمعون کاہن کے یروشلم میں ساتھ رہا ہے باب اول لوقا درس ۲۷ اور درس ۳۰ کو پڑھنا چاہئے۔ جس میں صاف صاف لکھا ہے کہ روح القدس نے شمعون کاہن کو خبر دی تھی کہ جب تک تو خداوند مسیح کو نہ دیکھیگا نہ مریگا۔ اور باب دہم مرقس درس ۲۸ لغایت ۳۰ ملاحظہ ہو جسمیں لکھا ہے کہ روح ناپاک ہے۔ جو شمعون کاہن کے پاس تھی الحاصل اعلام نصاری نے غور نہیں کیا کہ خالق عالم عزوجل

ahmadimuslim.de

نے کس درجہ جناب روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قبل عروج آسمانی اور بعد عروج کے اعانت انکی کے **واقعات قبل عروج** گہوارہ میں قوت گویائی عطا کی ہے سورۂ مریم میں خدا فرماتا ہے قال انی عبد اللّٰہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا (میں خدا کا بندہ ہوں مجھکو کتاب انجیل دی ہے اور مجھکو نبی گردانا ہے)

اس گویائی گہوارہ نے یہ فائدہ دکھایا کہ یہود کا اتہام ناز یبا رفع ہوگیا اور اس نمایاں کرامت کیوجہ سے سیدہ نساء عالم مادر جناب مسیح مقدس قرار پائیں اور صدہا مجذوم و مبروص و کور مادر زاد کو صحت ملی ہے +

**بعد عروج کے واقعات** سے عظمت و جلالت حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ ظاہر ہوئی کہ فرقہ یہود کا پسپا ہوا۔ اور دین مسیحی ملک ملک کے سکان جو رعایا جو برایا جو سلطان دین حق پر ایمان لائے اور نجات ابدی پائی +

اکثر فرق مسیحی قائل عبودیت مسیح اور عروج مسیح اور نبوت مسیح کے ہیں جنکی توضیح بعد کو انشاء اللہ کرونگا۔ اسلام تنہا مدعی نہیں ہے گو اسلامی آسمانی کتاب جسکا نام قرآن پاک ہو وہ وحدانیت خدا اور عبودیت مسیح کو ثابت کرتا ہے۔ لیکن مخالفین قرآن مجید اسکو تسلیم نہیں کریں گے۔ لہٰذا میں اس مقام پر بعض کتب عہد عتیق کی عبارت پر اکتفا کرتا ہوں جنمیں کنجائش قیل وقال نہیں ہے۔

کتاب یسعیاہ نبی (۶) رب الافواج فرماتا ہے کہ میں اول ہوں اور میں آخر ہوں۔ کتاب مذکور تم جانو اور مجھپر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ میں وہی ہوں۔ مجھسے آگے خدا نہ تھا اور میرے بعد کوئی نہ ہوگا۔

باقی کتاب استثنا اور کتاب یوشع اور شموئیل و سلاطین شہادت دیتی ہیں کہ خدا واحد یگانہ ہے۔ باوجودیکہ یہ کتب سماوی وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں اور ان کتب کو بیبل میں داخل جانتے ہیں تاہم مشرک کہلا سکتے ہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ سید محمد رضا ترمذی بلگرامی

## اڈیٹر صاحب اہل فقہ جواب دیں

۲۸ فروری کے پرچے میں ہم نے اس عنوان سے ایک سوال کیا تھا جسکا جواب آجتک اہل فقہ نے نہ دیا۔ اس لئے ہم بکرر لغرض یاد دہانی اُس سوال کو لکھتے ہیں شائد اڈیٹر صاحب توجہ فرماکر جواب عنایت کریں۔ وہ سوال یہ ہے :-

"اہل فقہ کے ہر ایک نمبر میں لکھا ہوتا ہے۔ الجرح علی البخاری یعنی امام بخاری کی عیب شماری جس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اہل فقہ کا اڈیٹر اس کے نامہ نگار امام بخاری کو معتبر اور ثقہ نہیں جانتے تاہم اڈیٹر اہل فقہ انجویں کے صفحہ پر لکھتا ہے کہ "یہ بہتان ہے کہ ہم امام بخاری کی توہین کرتے ہیں"۔ اچھا تو اب سوال یہ ہے کہ جس طرح الجرح علی البخاری لکھنے سے آپ توہین بخاری نہیں کرتے۔ کیا کسی غیر حنفی مثل شافعی حنبلی وغیرہ کو بھی حق ہے کہ الجرح علی ابی حنیفہ کے عنوان سے امام ابو حنیفہ مرحوم کے قبائح اور عیوب شمار کرے تو پھر آپ ایسے شخص کو امام کی توہین کرنیوالا تو نہ جانینگے؟ مہربانی سے دو حرفہ جواب دیں" (اڈیٹر)

## امام بخاری کی توہین کرنیوالا کون ہے؟

بعد سلام اینکہ عرصہ ہوا کہ ایک خط جسکی نقل ذیل میں ہے ہمنو اڈیٹر اہل فقہ کو لکھا تھا مگر اس نے کچھ خیال نہیں کیا۔ اس لئے حضور کو تکلیف دیتا ہوں کہ براہ مہربانی اپنے اخبار اہل حدیث میں اس کو شائع کرا دیجئے ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء سے معلوم ہوا کہ کسی شخص نے حضور کو لکھا ہے کہ اڈیٹر اہل فقہ کا جواب[1] نہ دیجئے اور آپنے بھی اُس مشورہ کو منظور کیا جناب من ہمارا خیال تو یہ ہو کہ اہل فقہ کا جواب ہمیشہ دیا جاوے اگر نہ دیا جاویگا۔ تو اور شیر بہر ہو جاویگا۔ آپ ضرور اُس کا جواب دیا کیجئے امید ہے کہ اور لوگ بھی مانتے رہینگے + راقم کریم الدین از سیلان

## امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے پر ایک عمدہ بحث

(از مولوی عبد العظیم صاحب حیدرآبادی)

ایک پرچہ اہل فقہ مورخہ ۸ محرم کا میری نظر سے گذرا۔ اُس میں ایک فاضل نامہ نگار کا مضمون بایں عنوان دیکھنے میں آیا (امام کے پیچھے قرات نکرنے پر ایک عمدہ بحث) مگر ناظرین کو دیکھتے ہوئے بار بار ہنسی بھی آتی تھی اور ایک وجہ سے رونا بھی۔ ہنسی تو اسوجہ سے کہ ان اہل الرائے کو اہل حدیث کے مقابلہ میں آ کر

[1] جواب دینے سے نہیں روکا بلکہ اہل فقہ کی طرح لکھنے سے روکا ہے (اڈیٹر)

ہورہے کتنی دقتیں پیش آتی ہیں کہ انشاءاللہ جب اہل حدیث اہل فقہ سے مقابلہ کرنے لگا تو میاں جی چوکڑی بھول گئے۔ کچھ بھی سدھ بدھ نہیں تقریریں جتنی بے ربط ہوتی ہیں۔ وہ سب پریشان اور روتا اس وجہ سے کہ ان لوگوں تو فقہ ہی سے کام ہو۔ یہ اپنی بے مذاق علم حدیث میں بحث کرنے آتے ہیں افسوس کہ بوجہ بے سمجھی کہیں تو حدیث کا مطلب غلط تحریر کر دیتے ہیں۔ کہیں صاف حدیث ہی سے انکار کر دیتے ہیں اور کہیں حدیث کے ایک آدھ لفظ کو چھپا دیتے ہیں جیسے ہم ابھی اس مضمون میں اہل فقہ کو فاضل نامہ نگار کا عذر کر کے کہا نا ثابت کریں گے +

اہل فقہ کے کہنی والو۔ جب تم نے دعویٰ کر لیا کہ فقہ ہی حدیث ہے تو پھر تم حدیث کو اپنے دلائل میں کیوں پیش کرتے ہو۔ تمہاری عمر تو فقہ ہی میں گذری پھر حدیث پاک کو تم نے کیا سمجھا جو بحث کر کے منہ لال کیا۔ ابھی ذرا احادیث کو تو کسی محدث سے نکالو۔ پھر آ کر ایسے سوالات کرو اگر احادیث تمہارے نکلے ہوتے تو کبھی اتنی لغزشیں تم کو نصیب نہ ہوتیں۔ دیکھئے اول تو فاضل نامہ نگار نے سورہ فاتحہ خلف امام نہ پڑھنے پر اس آیت کو پیش کیا ہے جسکا جواب بارہا دیا گیا۔ وہ ہو نہا۔ اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون۔ یہاں تو اسکا جواب صرف اتنا دیکر چلتا ہوں کہ اس آیت سے سورہ فاتحہ مستثنیٰ ہی رہیگا (مطمئن رہئے ابھی آئندہ اس آیت کا پورا تسلی بخش جواب دونگا) ۔۔

اس آیت کے پیش کرنے کے بعد فاضل نامہ نگار نے نسائی کی یہ حدیث پیش کی ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد۔ اس حدیث کے اس ٹکڑے واذا قرء فانصتوا سے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے۔ سنئے اس حدیث میں تعلیم اس بات کی ہے کہ رکوع تکبیر وغیرہ سب موافق امام کے کریں۔ رہا وہ لفظ واذا قرء فانصتوا یہ بھی صحیح ہے یعنی جب امام قرأت شروع کرے تو تم خاموش رہو۔ الحمد للہ کہ اہل حدیث اس کے سچے عامل ہیں کیونکہ سورہ فاتحہ نفس ہی میں پڑھا کر لیتے ہیں نہ پکار کر اور جو انصتوا ان کے مقابلہ پر یہ آیت پیش کی جاتی ہے سخت غلطی ہے اس لئے کہ سکوت اور انصات اسی شخص کو ہے جو آواز کرے۔ اور نفس میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی نہ اس حدیث نے نفی

ہے۔ نہ ہی آیت بالا نے بلکہ دیکھو حدیث مسلم سے سورہ فاتحہ کا نفس میں پڑھنا معلوم ہوتا ہے اور یہ حدیث مسلم کی اس حدیث نسائی کو واضح کر دیتی ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوٰۃ لم یقرء فیها بام القرآن فهی خداج ثلاثا غیر تمام فقیل لابی ہریرۃ انا نکون وراء الامام فقال اقرء بها فی نفسك۔ یہ دونوں حدیثیں یعنی نسائی کی وہ حدیث اور مسلم کی یہ حدیث دونوں ابو ہریرہ کی روایت سے ہیں۔ حدیث نسائی مجمل ہے مسلم کی یہ حدیث اسکی مفسر ہے۔ اگر حدیث نسائی کو مجمل نہ جانیں اور اسکو مفسر تو ابو ہریرہ کا کلام دو طرح سے کہنا لازم آئیگا اور یہ مذہب اہلحدیث کا نہیں۔ اس لئے دو حدیثوں میں تطبیق دیا کرتے ہیں۔ غیر اس حدیث مسلم کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت نے تین بار فرمایا۔ جو شخص نماز پڑھے اور سورہ فاتحہ کو نہ پڑھے۔ تو نماز اس شخص کی بیکار ہے اور نماز غیر تمام ہوگی جب یہ حدیث سنی گئی تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ کیا ہم امام کے پیچھے رہیں۔ تب بھی سورہ فاتحہ پڑھیں۔ ابو ہریرہ نے کہا۔ ہاں نفس میں پڑھا کرو۔ یہ حکم ابو ہریرہ کا اسی لئے تھا کہ نفس میں پڑھنے سے نہ وہ آیت صادق آتی ہے نہ اون کی دوسری روایت تناقض ہوتی ہے۔ اگر تمہارے اس استدلال سے انکار ہے۔ تو ہمیں سمجھائیں کہ ایک روایت ابو ہریرہ کی نسائی میں ایک طرح سے کیسے وارد ہے اور مسلم میں ایک طرح سے کیسے۔ ہمارے نزدیک تو دونوں حدیثیں در اصل ایک ہی ہیں مگر کوئی عالم سمجھدار ہو تو سمجھے کہ ہم کیا سمجھیں گے اور پھر دوسری حدیث عن ابن حمید بیہقی کی ابی العالیہ سے نقل کیا کہ صحابہ سب سکوت کرتے تھے۔ وہ سو بھی یہی جواب ہے کہ بیشک صحابہ سکوت فرماتے ہونگے۔ اسی طرح اہلحدیث بھی سکوت ہی کرتے ہیں کب وہ آواز کے ساتھ پیچھے امام کے قرأۃ فاتحہ کرتے ہیں۔ خدا سمجھ کر تقریر کرو۔ تقریر میں اتنے پریشان نہ ہو جاؤ اور حدیث عبادۃ ابن صامت کی پیش کی ہے۔ لا یقرءن احد منکم شیئا اذا جهرت بالقرآن یہ حدیث دارقطنی کی روایت سے ہے خود نامہ نگار نے لکھا ہے قال الدارقطنی رجاله کلهم ثقات۔

ہم نے جہاں کہ اتنی عبارت ہے اسی جگہ دیکھا تو حدیث عبادۃ ابن صامت کی اسی طرح نہیں پائی جس طرح کہ نامہ نگار نے لکھا تھا۔ بلکہ وہاں کی عبارت پوری ہم نقل کرتے ہیں عن عبادۃ ابن الصامت قال لا یقرءن احد منکم شیئا من القرآن اذا جهرت بالقرأۃ الا بام القرآن قال الدارقطنی رجاله کلهم ثقات

[illegible]


نوٹ

آجکل کے یہ عام تعلیمیافتہ نوجوان تجارت کو حقارت [illegible] ہیں اور کوئی [illegible] ایک عدد [illegible] نوجوانوں کے لئے کرنے کو نا مناسب ہے ایک دوکان باری کی کی ہے اس بساطی مال جیسے چاقو قینچیاں بٹوے موم بتیاں۔ صابن جرابیں [illegible] بٹن ریپ پر [illegible] سفید ریشمی شیشے ٹراسز گرم و سرد پوڈر۔ سیفٹی ریزر وغیرہ دوکانوں کے بکتے ہیں جو صاف لاہور بیچتے خود ہماری دوکان ہیں کوشش [illegible] دکان سے ایک دفعہ پھر ہمیشہ کے لئے خ[illegible] نوٹ ہماری دکان کھلی ہیں یہ تقاضا ملاقات جواب کے لئے [illegible]

المشتہر

ڈبی بازار۔

ترجمہ۔ کوئی تم میں جب امام قرأۃ شروع کرے تو کچھ بھی نہ پڑھے مگر ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ۔ نامہ نگار نے صرف اپنی چالاکی سے اپنا مطلب نکالنے کے لئے الا بام القرآن کو چھپا دیا (تلف) اور سنو جیسے اس حدیث کے لفظ شیئاً سے سورہ فاتحہ مستثنےٰ ہے اسی طرح حدیث مسلم لا قرأۃ مع الامام فی شیٔ سے بھی سورہ فاتحہ مستثنےٰ ہی ہے آپ اس کو حدیث بالا پر قیاس کیجئے کیونکہ اس میں بھی لفظ شئ ہے اس میں بھی لفظ شئ ہے مگر وہ حدیث واضح ہے جس میں ایک دو الفاظ حدیث مسلم سے بڑھے ہوئے ہی ہیں اور اس میں سورۂ فاتحہ کا استثنا بھی ظاہر ہے اور جو حدیث نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے نماز پڑھنے کے بعد پوچھا کس نے میرے پیچھے قرأۃ کی پھر آپ نے کہا کہ کیا تو مجھے جھگڑتا ہے۔ اسے سنو بھائیو! انصاف سے سنو۔ وہ صحابی آواز سے پیچھے حضرت کے پڑھتے تھے جیسی آنحضرت نے آواز کو سنکر ممانعت فرمایا کہ آواز سے کوئی خلف امام نہ پڑھے نہ آپ نے یہ ممانعت کیا کہ نفس میں بھی نہ پڑھے۔ اور جو عمران ابن حصین سے حدیث نقل کیا ہے کہ نماز ظہر و عصر میں پیچھے آنحضرت کسی نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا تو آپ نے سنکر منع کیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ نامہ نگار کیوں یہ حدیث کو اپنے دلیل میں لایا ہے حالانکہ اُن کا کوئی مطلب اس سے نہیں نکلتا۔ سچ ہے اہلحدیث کے مقابلہ میں آتے ہوئے پریشان ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث میں سبح اسم ربک الاعلیٰ سے ممانعت ہے نہ سورہ فاتحہ سے۔

ہم ابتک تو اُنہیں کے پیش کردہ دلائل کا رد کرتے آئے مگر اب یہاں سے قرأۃ فاتحہ خلف امام کو ثابت کرتے ہیں اپنے اس ثبوت کے وقت اُن کی اُس پیش کی ہوئی آیت اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون :- ہی سے قرأۃ فاتحہ خلف امام کو ثابت کرتے ہیں ذرا یہاں آپ ناظرین غور اور انصاف سے ملاحظہ کریں۔ پہلے تو ہم کہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اس کا محل نزول اور ہے مگر مجبوری تسلیم کرتے ہیں کہ یہ آیت نماز ہی کے لئے مخصوص ہے۔ یاد رکھو اس آیت کو پوری نقل کر دینے سے ہمارا مدعا بر آجاتا ہے اور ہماری دعوی اچھی طرح ثابت ہو جاتا ہے اور احادیث صحیحہ واردہ اس آیت کے بالکل مطابق بن جاتی ہیں آیت پوری نویں سپارہ میں یوں ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ذرا آپ لوگ غور سے سمجھیں تو ثبوت قرأۃ فاتحہ خلف امام پر یہ آیت کافی دلیل بن جاتی ہے ارشاد ہے جب قرآن پڑھا جاوے تو سنتے رہو اور خاموش ہو جاؤ۔ شاید تم کو وہم ہو۔ (اب یہاں سے ارشاد ہوتا ہے کہ کہیں اس آیت کے دیکھتے ہی سورۂ فاتحہ خلف امام کو بھی چھوڑ دو گے نہیں نہیں بلکہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً تیرے پروردگار کا ذکر نفس میں کر۔ اب اس جگہ حدیث ابی ہریرہ کو جو مسلم سے میں نے نقل کیا ہے نکالئے تو بالکل اس آیت کے مطابق ہو جائیگا اور فرمان ابوہریرہ کا واذکر ربک فی نفسک بالکل اس آیت کے موافق۔ اور تشریح کی جاتی ہے کہ ہمارے ارشاد فاستمعوا لہ وانصتوا سے مراد کیا ہے۔ دون الجہر من القول پکار کر کچھ نہ پڑھیں۔ آہستہ نفس میں پڑھنے کی ممانعت نہیں۔

اور تشریح ہوتی ہے بالغدو والآصال صبح کے وقت اور مغرب اور عشا میں۔ اس کا مطلب یہ کہ یہ نمازیں ہیں اسمیں امام کو جہر سے پڑھنا ہے تو تم فاستمعوا الخ سے سورہ فاتحہ چھوڑ دوگے بلکہ تم جہری نمازوں غدو و آصال میں بھی برابر نفس میں ذکر خدا کرو۔ یعنی دوسرے الفاظ میں سورہ فاتحہ پڑھو۔ (تفسیر کبیر ملاحظہ ہو۔ ایڈیٹر)

اور زیادہ تشریح ہے ولا تکن من الغافلین کہیں لا تقربوا الصلوٰۃ کے مثل صرف اذا قرئ القرآن۔ الی۔ ترحمون کو دیکھ لیکر سورہ فاتحہ سے غافل ہو جاؤ ولا تکن من الغافلین (اسپر نظر بار بار ڈالئے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کیجئے) چلو ہمارا مطلب اس آیت سے الحمد اللہ بہت اچھی طرح نکل آیا کہ سورہ فاتحہ کو جہری میں پڑھنا مقتدی پر لازم ہے۔ اب اُمید ہے کہ اہل فقہ کبھی پھر کبھی اس آیت کو اپنی دلیل میں پیش نہ کریگی۔ (انشاء اللہ تعالےٰ) اب احادیث اس کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ بخاری۔ ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب جو شخص سورہ فاتحہ کو نہ پڑھیگا اُس کی نماز نہ ہوگی لفظ مَن میں مقتدی امام سب داخل ہیں۔ دوسرا ابن ماجہ میں ہے کل صلوٰۃ لا یقرء فیہا بام الکتاب فہی خداج ہر نماز جسمیں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے بیکار ناقص ہے کل صلوٰۃ میں فرض۔ سنت سب داخل ہے۔ تیسرا عبادہ ابن صامت سے مروی ہے۔ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القرأۃ فلما انصرف قال انی اراکم تقرءون وراء امامکم قال قلنا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا

بحث تناسخ قیمت ۳ر نماز اربعہ یعنی ہندوؤں۔ آریوں۔ عیسائیوں۔ اور مسلمانوں کی نمازوں کا مقابلہ قیمت ۲ر مینیجر

کالاجام القرآن - ترجمہ حضرت صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور پیچھے کچھ صحابہ پڑھ رہے تھے جس سے آپ کو بار ہو رہا تھا۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ کچھ پڑھتے ہو ہرگز ایسا نہ کرنا۔ مگر سورہ فاتحہ پڑھ لینا۔ اس حدیث میں بیچ آنحضرت کا حکم رہا ہے کہ کچھ نہ پڑھیں مگر سورہ فاتحہ کو۔ اس حدیث میں صحابہ کا پڑھنا آواز سے تھا جبھی تو ثقلت علیہ القرءۃ - قراۃ لوگوں کی آپ پر بھاری ہوئی - ناظرین اس حدیث سے بڑھ کر اور کونسی واضح حدیث دکھاؤں۔ کتنا کھلا حکم آنحضرت کا ہے۔ ماشاء اللہ اور مزید اطمینان کے لئے سنئے جزء القراۃ میں حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکالا ہے عن رجل من اصحاب النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقرءون والامام یقرء قالوا انا لنفعل قال لا الا بان یقرء احدکم بفاتحۃ الکتاب۔ صححہ ابن حبان والحاکم والبیہقی وقال الحافظ ابن حجر اسنادہ حسن ترجمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم لوگ شاید میرے پیچھے کچھ پڑھتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم ہاں کرتے ہیں آپ نے فرمایا دیکھو صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو اور کچھ نہ پڑھنا۔ دیکھو یہ بھی حدیث کیسی صاف ہے۔ حضرت احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

اور سنیئے کہ تحریمہ صلوٰۃ لا یجزی فیہا بفاتحۃ الکتاب - یعنی نماز جب تک پوری نہیں ہوتی جب تک کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھیں اس حدیث کو نووی نے نقل کر کے لکھا ہے وبہذا مذہب مالک والشافعی وجمہور العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعدہم یعنی امام مالک امام شافعی تمام صحابہ تابعین تبع تابعین کا یہی مذہب تھا کہ سورہ فاتحہ خلف امام کو واجب سمجھتے تھے۔ اب ہم کہاں تک نقل کرتے جائیں۔ جتنے نقل کئے جائیں اتنے تھوڑے ہی ہیں۔

میرے پیارے احباب ہماری اس مختصر تقریر سے بھی آپ اچھی طرح کافی طور پر اپنے مطلب کو یعنی سورہ فاتحہ خلف امام کو پا سکتے ہیں۔ اے میرے بھائیو آخری التماس تمہاری خدمت میں یہ ہے کہ بار بار ہماری تقریر کو غور سے دیکھو اور سورۃ فاتحہ خلف امام کو نہ چھوڑو ورنہ تمہاری نماز بیکار رہیگی۔ جہاں تک ہو سکا کہا کہ نماز برباد نہ کرلو۔

ہر آنچہ شرط وفا بود با تو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قابل دید کتاب ہے قیمت ۲/ مینجر

## روح و مادہ

اہل علم پر مخفی نہیں کہ موت اور حیات دونوں مخلوق ہیں اس لئے کہ موت قسیم یعنی ہم رتبہ اور جوڑ ہے حیات کا اور حیات کو سقراط نے محدود اور موجد بقا و فنا کہا ہے ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۲ اور یہ اوصاف بقول حکیم فلوطرخیس اس چیز کے ہیں جو ازلی نہیں۔ ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۱۰۱ اور جو چیز ازلی نہیں مخلوق ہے۔ علاوہ بریں ہماری حیات اللہ تعالیٰ کی حیات سے مغایر ہے چنانچہ سقراط نے کہا ہے کہ باری تعالیٰ کی حیات اس کی ذاتی ہے اور ہماری حیات ہماری ذاتی نہیں ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۲۰ اس لئے کہ اس پر فنا آتی ہے اللہ تعالیٰ کی حیات پر فنا نہیں آتی اور ظاہر ہے کہ فنا اسی کو ہے جو مخلوق ہے۔ ارسطو نے کہا کہ بدن کے پیدا ہونے کے وقت روح پیدا ہوتی ہے اور بدن کے وجود سے پہلے ہونا ممکن نہیں۔ ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۲۳۰ اور جب روح مخلوق ہوئی تو حیات کے مخلوق ہونے میں کیا کلام رہا اور جب حیات کا مخلوق ہونا ثابت ہوا تو موت جو اس کا قسیم یعنی ہم پلہ اور جوڑ ہے یا یوں کہو کہ حیات کی ضد ہے اور جس چیز کے واسطے ضد ہو وہ حادث ہے کیونکہ ضد و ند کا نہ ہونا صرف باری تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ تو اب یہ آریہ پارٹی کا کہنا کہ مادہ اور روح قدیم ہے اس کی ترکیب سے جہان نمایاں ہوجاتا ہے اور تفرق سے عالم تباہ اور فنا ہوجاتا ہے خدا تعالیٰ کی قدرت یا حکم کو اس میں دخل نہیں ہے اور قیامت کے منکر ہیں اور ویدوں کی دُرافشانی یوں ہوئی کہ پرمیشور کے اعضا اور اجزا ہی جہان بن گئے ہیں ۱۱ اس کا منہ برہمن بن گیا، ہاتھ راجپوت بن گئے، سر آسمان بن گیا، آنکھیں تارے بن گئے۔ رانیں کاشتکار بن گئیں، پیر چمار بن گئے جیسا کہ وید کے پرش سکت میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہاں بھٹکتے پھرتے ہو سیدھی بات کیوں نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ سب کا خالق مالک ہے جس عقل پر تم مغرور ہو اس سے کچھ بھی کام نہیں چل سکتا چنانچہ ظاہر ہے کہ سب کے سب عقلمندی کرتے ہو پھر سب کی ایک بات کیوں نہیں اور جب اختلاف ہے تو سچا کون ہے اور سب سچے ہیں تو یہ محال عقلی ہے اور اگر تعدد حق کا ممکن ہے تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے مخالف بھی حق پر ہوں پھر دوسروں کا ابطال کیوں کرتے ہو۔ بس اس گرداب میں فلاسفروں کے نزدیک آسمان کوئی چیز نہیں اور خود پنڈت دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں آسمان کے وجود کا انکار کیا ہے اور ویدوں نے بتلایا کہ پرمیشور کا سر

ahmadimuslim.de

آسمان بن گیا اگر وید کو سچا کیا تو یہ مصیبت ہے کہ قرآن کی تصدیق لازم آئی اور پنڈت جی بے علم ٹھہرے اور اگر فلسفہ اور پنڈت سچے ہیں تو وید خلاف عقل اور غلط ٹھہرا اور خلاف عقل اور غلط چیز پر ایمان لانا درست نہیں پس ہندو دھرم سے ہاتھ دھونے پڑے اور اگر تم نے اپنے آپ کو بنایا تو معدوم کو موجود قرار دیا اور یہ عند العقل محال ہے اور اگر پرمیشور روح و مادہ تینوں چیزیں قدیم ہیں پرمیشور نے روح اور مادہ پر قبضہ پاکر ان کی ترکیب سے جہان بنانا شروع کردیا ہے تو یہ بھی پوچ قول ہے کیونکہ برابر کی تین چیزوں میں سے ایک کا دو پر غالب آجانا خلاف عقل ہے کیونکہ ترجیح بلا مرجح لازم آتا ہے اور یہ سب باطل۔ نیز بدوں کسی حق کے کسی شے پر قبضہ و تصرف کرلینا ظلم ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات کی طرف ظلم کی نسبت نہیں ہوسکتی۔ علاوہ بریں عند العقل اس امر پر کونسی دلیل قائم ہے کہ پرمیشور نے روح و مادہ پر قبضہ و تصرف کرکہا ہے ممکن ہے کہ روح نے مادہ اور پرمیشور پر قبضہ کرکے ان دونوں کی ترکیب سے جہان کو بنار کہا ہو اور ممکن ہے کہ مادہ نے روح اور پرمیشور پر قبضہ پاکر ان دونوں کے جوڑ توڑ سے جہان بنار کہا ہو۔ اگر کہیں کہ مادہ میں تو جان و شعور نہیں جیسا کہ ذرات کے . . . . مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اور روح بدن میں آتی جاتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تصرف کرنے والا پرمیشور ہے تو جواب دینے والا کہہ سکتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ذرات مع اپنی صفات کے قدیم ہیں چنانچہ ستیارتھ پرکاش میں زور شور کے ساتھ اس کی بحث موجود ہے پس جسطرح ذرات میں ترکیب سے مجرد ہونے کے وقت ان کی صفات موجود غیر محسوس ہیں اسی طرح ممکن ہے کہ ان میں شعور وغیرہ بھی موجود ہو نا محسوس ہو اور بدن میں آنے جانے والے کو روح مشہور کر رکہا ہے اس پر کون سی دلیل ہے ممکن ہے کہ یہ شہرت غلط ہو اور وہ حقیقت میں پرمیشر ہو جیسے آسمان مشہور ہے اور تمہارے استاد فلاسفر کہتے ہیں کہ یہ شہرت غلط ہے اور آسمان کوئی چیز نہیں اور تم نے ان کے قول کی خاطر اس شہرت کو جھوٹ قرار دیدیا اسی طرح بدن میں آنے جانیوالی یا موجب حیات کے روح ہونے کی شہرت کو ہم نے جھوٹ قرار دیدیا۔ اور یوں کہتے ہیں کہ بدن میں آنے جانیوالے کا نام پرمیشور ہے اور اجسام کی ترکیب پرمیشر اور مادہ سے ہوتی ہے اور ترکیب دینے والے کا نام روح ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ انہیں لوگوں کا قول بہت ٹھیک ہے جو روح اور مادہ کو مخلوق بتاتے ہیں کیونکہ جب کہ پرمیشر

کو ان پر قبضہ کرلینا جائز ہے تو پیدا کرنا کیوں جائز نہیں۔ غیر مخلوق چیز پر بدوں استحقاق قبضہ کرنے میں تو ظلم کا شبہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس سے پاک ہے اور خالق کہنے میں کوئی عذر نہیں کیونکہ اس کو خالق مالک سب ہی کہتے ہیں کوئی خوشی سے کہتا ہے کوئی لاچاری اور رسم سے کہتا ہے۔ بھیر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کہیتی اور پہل پہول کی پیداوار اور بارش کا ہونا اور اس کی کمی بیشی وغیرہ جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے ان میں سے کسی چیز کو اپنی خیالی عقل کے قاعدے اور ضابطے میں محدود کرکے دکہلاؤ تو بدیہی بات ہے کہ یہ چیزیں کسی قاعدے میں محدود نہیں ہوسکتیں یعنی کوئی شخص ایسا کوئی قانون نہیں بیان کرسکتا کہ یہ کارخانے اسی کے موافق ظہور میں آتے رہیں کبھی اس کا خلاف نہو۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ اگر یہ بات ممکن ہوتی تو قحط سالی اور فراخ سالی اور بارشیں وغیرہ کے بارے میں جوتش والوں کی صدہا پیشینگوئیاں غلط نہ نکلتیں کہیتی اور میوجات پہل پہول وغیرہ کی پیداوار میں بڑی بڑی تدبیریں اور محنتیں صدہا۔ ہزارہا دفعہ رائگاں نہوتیں اور چیزیں تو بھلا غیر ہیں خود انسان کی پیدائش کو دیکھو کوئی تو ہمیشہ تدبیریں اور طرح طرح کے معالجے کرتا ہے لیکن ایک بچہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی کے اس کثرت سے اولاد ہوتی ہے کہ گھبرا جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اولاد نہو لیکن ہوتی ہی رہتی ہے۔ کسی کے برابر پیدا ہوتی رہتی ہے اور زندہ نہیں رہتی کسی کے لڑکیاں ہوتی ہیں لڑکا ایک بھی نہیں ہوتا کسی کے صرف لڑکے ہوتے ہیں لڑکی ایک بھی نہیں ہوتی پھر ان کے خوبصورت۔ بدصورت اور ذہین و غبی وغیرہ ہونے میں نہ ماں باپ کا اختیار نہ کسی حکیم و ڈاکٹر کا۔ اس سے بھی بڑھکر یہ بات ہے کہ ہزاروں مرتبہ دیکھا سنا جاتا ہے کہ انسان خود اپنے کہانے پینے۔ سونے۔ جاگنے وغیرہ بہت سی باتوں میں حیرانی پریشانی اٹھاتا ہے اور بڑے بڑے طبیب و ڈاکٹر طرح طرح کی تدبیریں کرکے تہک جاتے ہیں مگر اس کی اصلاح نہیں ہوتی اور طبیب و ڈاکٹر بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کہ خدا جانے کیا بات ہے اگر نہیں بھی کہیں تاہم بات یوں ہی ہے کیونکہ جو کسی کا معالج ہے اس سے نہیں ہوسکتا کہ نقصان کو اور اس کی اصلاح کو جاننے اور عمل میں نہ لائے شاذ و نادر کہیں بدنیتی کا بھی موقع ہو لیکن ہزاروں جگہ تو ایسی ہی ہوتی ہیں جہاں بدنیتی ممکن نہیں پس لامحالہ ماننا پڑیگا کہ طبیب و ڈاکٹر نے اس نقصان کو اور اس کی اصلاح کو نہیں سمجہا اور خود دیکھہ لو کہ شیخ بو علی سینا ایسا شخص

کہ بڑے بڑے حکماء کا معتمد اور مستند بلکہ پیشوا سمجھا گیا ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۵۰۔ علاوہ بریں ان کا یہ شعر مشہور ہے ؎

ہرگز دلِ من ز علم محروم نشد + کم بود ز اسرار کہ مفہوم نشد
ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز + معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد

یعنی میں نے بہت علوم حاصل کئے اور بہت باریکیاں اور اسرار معلوم کئے لیکن بہتر سال کی جانکاہی اور محنت کے بعد یوں سمجھ میں آیا کہ معلومات الٰہی میں سے ابھی تک کوئی حصہ بھی معلوم نہیں ہو چکا۔ اب غور کا مقام ہے جو عقل و علم اپنے جیسی حالات جاننے سے عاجز قاصر ہے کیا اس کو یہ حق ہے کہ زمین و آسمان اور موت و حیات اور حشر و نشر اور دوزخ و جنت وغیرہ کے بیانات قرآنی کا اس بنا پر انکار کر دے کہ عقلی دلائل کے خلاف ہے لہٰذا تسلیم کے قابل نہیں۔ استغفر اللہ کیا بیچاری عقل اور کیا اس کے دلائل۔ اور اس بحث میں یہ بات بھی نقل آئی کہ تناسخ جسکو ہندی میں آواگون کہتے ہیں متقدمین فلاسفہ کے قول سے وہ بھی رد ہوا کیونکہ بقول ارسطو جسم کی روح اسی وقت پیدا ہوتی ہے جسوقت وہ جسم پیدا ہوتا ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۲۱۔ اور ارسطو اس کے استاد افلاطون دونوں کا قول ہے کہ جسم سے جدا ہونے کے بعد اپنی اس نوعیت کے ساتھ باقی اور قائم رہتی ہے جو اسکو جسم کے ملنے سے حاصل ہوئی ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۲۴ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ جو روح ایکمرتبہ کسی جسم میں داخل ہو چکی اُس کا دوسرے اجسام میں جانا محال ہے کیونکہ ایک جسم میں بہت سی روحوں کا جمع ہونا اور ایک جسم میں آدمی کا ایک وقت میں موجود ہونا اور مصدر ناموں سے اسکو نامزد کرنا صحیح نہیں ٹھیرے گا اور یہ ممکن نہیں پس ثابت ہوا کہ جو روح ایکدفعہ کسی جسم میں رہ چکی ہے۔ وہ دوسرے جسم میں اپنی خصوصیت رکھتی ہے کہ دوسری کے ساتھ مشابہ نہیں ہو سکتی۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۲۴۔ اور فی الحقیقت مشاہدہ بھی ایسا ہی ہے کہ بیشمار انسان اور حیوان ہر وقت میں موجود رہتے ہیں مگر ہر بھائی بہن اور باپ بیٹوں کی بھی شکل و صورت اور عادت وغیرہ میں بہت فرق ہوتا ہے اور یہ اختلاف اس امر پر دال ہے کہ ہر ایک روح اور جسم کی خاصیت میں کوئی ایسا تفاوت ہے جس کی وجہ سے صورت و عادت وغیرہ میں اختلاف ہے اسی واسطے زرد رنگ دُبلے پتلے آدمی کو کہدیتے ہیں کہ صفراوی مزاج ہے سفید رنگ موٹے تازے کو دیکھکر کہدیتے ہیں کہ بلغمی مزاج ہے اور جب ہر ایک کی خاصیت موجب اختلاف ہے اور ہر ایک کی خاصیت اس کی ذات سے کبھی جدا نہیں ہو سکتی۔ تو ایک روح کا ایک جسم میں جانے کے بعد دوسرے جسم میں جانا اگر تسلیم کیا جاوے تو دو خاصیتوں کا جمع ہونا لازم آیا اور پھر کسی اور جسم میں جائیگی۔ اسیطرح سینکڑوں بلکہ ہزاروں خاصیتوں کا ایک جسم میں جمع ہونا اور اسی طرح بہت سی صورتوں اور عادتوں کا ایک جسم میں نمایاں ہونا لازم آیا اور یہ خلاف مشاہدہ ہے پس آواگون کا مسئلہ عند العقل باطل ہوا۔ آریوں کی فلسفیت رخصت ہوئی اور افلاطون نے یہ بھی کہا ہے کہ نیک آدمی کی روح بدن سے جدا ہونے کے بعد روحانیوں میں جا ملتی ہے اور ابدی عیش حاصل ہو جاتا ہے اور بد آدمی کی روح خبیث روحانیوں میں جا ملتی ہے اور ابدی عذاب میں مبتلا ہوتی ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۲۳-۲۲۴۔ اس قول سے آواگون باطل ہوا اور شریعت اسلام کے موافق علیین اور سجین اور جنت و دوزخ کا ثبوت ہوا۔ اور روح و مادہ حادث ٹھہرا اور آریہ لوگوں کا وہ کلیہ ٹوٹ گیا کہ جو ازلی نہیں ہے وہ ابدی نہیں ہو سکتا کیونکہ افلاطون نے اس کے عذاب و ثواب کو ابدی کہا اور ارسطو نے روح کا حادث ہونا کہا اور جب حکماء کا متفق علیہ قول ہے کہ ازلی اور قدیم صرف باری تعالیٰ کی ذات ہے باقی کسی چیز کا وجود اس کے ساتھ نہیں۔ ملل ونحل جلد اول صفحہ ۲۳۶ و جلد ثانی صفحہ ۱۰۔ تو خواہ روح ہو خواہ مادہ ہو خواہ کوئی اور چیز ہو باتفاق حکماء کے سب حادث ٹھہری اور جو حادث ہے وہ ازلی نہیں تو اس اصول کے رو سے باتفاق حکماء روح ازلی نہیں پس آریوں کا یہ دعویٰ کہ روح اور مادہ ازلی ہیں باتفاق حکماء باطل ہوا۔ ہم کو کچھ ضرورت نہیں کہ اپنے کسی دعویٰ کی تائید میں کسی حکیم یعنی فلسفی کا کوئی قول پیش کریں۔ کیونکہ انکی سب باتیں قیاسی ہیں اور قیاس ہمارے نزدیک کوئی حجت نہیں مگر آریہ لوگوں نے جو شور مچا رکھا ہے کہ ہم بڑے فلسفی ہیں اور قرآن کی باتیں خلاف حکمت ہیں اسلئے یہ تقریر لکھی گئی تاکہ عام طور پر ظاہر و ثابت ہو جاوے کہ آریہ جسطرح صداقت مذہب کے دعویٰ میں خالی ہاتھ ہیں اسی طرح حکمت و فلسفہ کو شور و غوغا میں بھی نرے ڈھول کے پول ہیں اور قرآن پاک جسطرح اپنی فصاحت و بلاغت اور حسن ہدایت اور استحکام قواعد اور تاثیرات میں یکتا اور بے مثل ہے اسی طرح حکمت سے بھی مالا مال ہے بلکہ جسنے اسکو غور کیا ہے جان لیا ہے اور جو کوئی جب کبھی تعصب سے خالی ہو کر غور کریگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جان لیگا کہ حکمت کی بات وہی ہے جو قرآن کے موافق ہے اور جو بات قرآن کے موافق نہیں وہ حکمت نہیں اگرچہ حکیم ہی کی زبان یا قلم سے نکلی ہو کیونکہ قیاس مشاہدہ کو مرتبہ کو نہیں پہونچ سکتا حکیموں کی باتیں قیاسی ہیں اور قرآن کی باتیں مشاہدہ سے ہیں اور بعض حضرات یہ بھی کہدیا کرتے ہیں کہ مخالفین کو جواب دینے کیلئے منطق و فلسفہ و ریاضی کی ضرورت ہے کیونکہ وہ قرآن کو تسلیم نہیں کرتے ہیں عقلی دلائل سے قائل ہوں گے گویا ان کے نزدیک قرآن مجید مخالفین اسلام کو عاجز و ساکت کرنے یا ہدایت پر لانے کا کام نہیں دیسکتا ہمیں عقلی دلائل نہیں ہیں سو بہت عاجزی سے اُنکی خدمت میں التماس ہے کہ اگر سچے ہیں تو ان آیتوں میں جو سورہ ابراہیم رکوع ۲ و سورہ رعد رکوع ۲ و سورہ مومن رکوع ۷ و سورہ نحل رکوع ۵ و سورہ لقمان رکوع ۳ و سورہ فاطر رکوع ۱ و سورہ روم رکوع ۳ و سورہ حٰم سجدہ رکوع ۵ و سورہ مومنون رکوع ۵ و سورہ شوریٰ رکوع ۲ وغیرہ میں بھی اس مضمون کی آیتیں ہیں یعنی جنمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و انعامات اور دلائل ذات و صفات الٰہیہ کا بیان ہے عقلی دلائل کا نہ ہونا پہلا ثابت تو کر دکھائیں۔ اللہ اکبر جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاہدہم بہ جہاداً کبیرا ۱۲

یعنی اے رسول تو اس قرآن کے ذریعہ سے تمام جہان سے مقابلہ اور مناظرہ کر۔ وہ کافی نہ ہو اور فلسفیوں کے ڈھکوسلے کافی ہوں۔ فقط منظر حسن از مقام رام دیوالی (؟) کافی تو ہے مگر ان کو سمجھانے کیلئے تو نہیں کہ اور ت کو استعمال کرنا ضروری ہے جیسے ہندیوں کو سمجھانے کے لئے اردو اور انگریزوں کو سمجھانے کیلئے انگریزی کی ضرورت ہے (ایڈیٹر)

# فتاوے

یہ بات کئی ایک دفعہ ظاہر کی گئی ہے کہ سوالات اس قدر آتے ہیں کہ چھ چھ ماہ کے بعد نوبت آتی ہے اسلئے سائلین بدگمانی نہ کریں۔

آئندہ کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ہر سوال کے ساتھ ایک پیسہ آیا کرے اگر قلمی جواب مطلوب ہو تو فی سوال دو پیسے۔ یہ کل پیسے غریب فنڈ میں دئے جائیں گے جس سے دینے والوں کو دگنا ثواب ہوگا۔

امید ہے کہ سائلین اس معمولی فیس کو بڑی خوشی سے برداشت کرینگے۔

ابوالوفاء

س نمبر ۱۷۰۔ جنگلی شکار کے ذبح کرنے کی نسبت شرعیت کیا حکم ہے چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شکار تیر سے ہوتا تھا لیکن فی زمانہ جنگلی شکار بندوق سے کیا جاتا ہے اس لئے صحیح جواب حدیث و قرآن سے ہو کہ کس حالت میں جنگلی شکار حلال ہے اور کب مردار ہے۔

س نمبر ۱۷۱۔ جنگلی جانوروں کا سر بنا کر دیوار میں لگانا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۷۲۔ اسوقت نرخ غلہ نقدی فی روپیہ ۱۳ اسیر ہے کسی کاشتکار کو واسطے تخم ریزی کے اُدھار فی روپیہ ۱۲ اسیر یا اور کچھ کم دیا۔ اور اقرار یہ کیا کہ فصل میں بالعوض ان روپیوں کے جو نرخ غلہ کا ہو یہی قسم غلہ ہو یا دوسرا ہو بموجب نرخ کے دیدینا کیا اس قسم کی بیع شرعیاً جائز ہے؟

س نمبر ۱۷۳۔ اسوقت نرخ گیہوں مبلغ ؏ فی مانی (۱۲ من) ہے کسی کاشتکار کو واسطے تخم ریزی کے اُدھار فی مانی مبلغ ؏ یا ؏ ہی کا دیا۔ اقرار یہ کیا کہ فصل پر بالعوض ان روپیوں کے گیہوں مبلغ ؏ فی مانی لیں گے کیا یہ جائز ہے یا نہ۔

س نمبر ۱۷۴۔ بعد ہو جانے احتلام نماز کے لئے کیا حکم ہے۔ یہ ضرور ہے کہ احتلام سے منی کپڑے اور جسم کو لگے کیا ایسی حالت میں غسل کرنا چاہئے یا کہ کپڑا اور جسم دھو ڈالنے سے پاکی حاصل ہو سکتی ہے اور اگر بحالت احتلام کپڑے اور جسم کو نہ دھوئے اور نماز پڑھ لے تو کیا یہ نماز دوہرائی جاوے یا نہ (خریدار نمبر ۸۲۰ از سوہاگ پور)

ج نمبر ۱۷۰۔ بندوق کے شکار کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے مگر راجح مذہب یہی معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے جیسا تیر سے ویسی ہی گولی۔

ج نمبر ۱۷۱۔ اگر کسی وڈیری مطلب کے لئے ہے یا زینت مکان کیلئے تو کوئی حرج نہیں اور اگر کسی مشرکی رسم کیلئے ہے تو ناجائز ہے۔

ج نمبر ۱۷۲۔ جائز ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البیعتین فی بیعۃ (او کما قال) یعنی آنحضرت نے منع فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیعتین ہوں اوسکی کئی ایک تشریحیں ہیں صحیح تشریح کے مطابق یہ صورت اس میں نہیں۔

ج نمبر ۱۷۳۔ غلہ کو روپیوں کے عوض جس طرح چاہے بیچ لے اور ان روپیوں کے عوض جو چاہے لے لے۔ جائز ہے مگر غلہ کو غلہ کے ساتھ اُدھار بیچنا جائز نہیں۔

ج نمبر ۱۷۴۔ احتلام میں اگر تری معلوم ہوتی ہے تو غسل واجب ہے اگر تری نہیں۔ تو نہیں۔ اگر بے غسل کئے اور کپڑا دھوئے نماز پڑھ لے۔ تو مکرر نماز پڑھے۔

س نمبر ۱۷۵۔ جو شخص تمام عمر میں نماز تہجد باوجود حیات و فضائل کے بلا عذر قصداً نہیں ادا کرتا ہے آیا وہ شخص از روئے شرع شریف مرتکب گناہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۷۶۔ ایک شخص روزگار پیشہ جو نہایت کشادہ دست ہے بخوف کشادہ دستی اپنی مواجب اپنا ماہ بماہ اخراجات لانے کے سیونگ بینک پوسٹ آفس میں جمع کرتا ہے۔ قانون آفس اظہر من الشمس ہے آیا جمع کنندہ سود آفس سے لے سکتا ہے کہ نہیں؟ ہر چند خواہش سود لینے کی اوسکی نہیں ہے۔

س نمبر ۱۷۷۔ کسی شخص کو کسی شخص سے یہ پوچھنا کہ آج تم اپنی منکوحہ سے صحبت شب کی ہے یا نہیں ایسا پوچھنا جائز ہے یا نہیں؟

راقم شیر علی جان مدرس بدروازہ منشی نواب الدین احمد صاحب

ج نمبر ۱۷۵۔ نماز تہجد کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے مگر نہ پڑھنے والا کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

ج نمبر ۱۷۶۔ پہلے بھی ایک دفعہ یہ مسئلہ لکھا گیا تھا۔ کہ ڈاکخانہ سے سود لیکر کسی خیراتی کام میں خرچ کرے تو غالباً گناہ نہیں۔ کیونکہ نہ لینے میں کسی مسلمان کا فائدہ نہیں بلکہ کسی کا بھی نہیں صرف سرکار کا ہے جس کا وجود محض ایک خیالی ہے کسی

ahmadimuslim.de

کا نام نہیں ہے اور ایک خیراتی کاموں میں دینے سے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہے۔
(یہ میرا ناقص خیال ہے ممکن ہے غلط ہو)

ج نمبر ۱۷۷:۔ یہ سوال بہت معیوب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سب خیانتوں سے بڑی خیانت یہ ہے کہ رات کو مرد اپنی عورت سے ملے اور صبح کو اوسکا پردہ فاش کرے۔ پس جس سوال کے جواب کو قبیح سمجھا گیا ہے۔ اس سوال کا حکم بھی وہی ہے۔

س نمبر ۱۷۸:۔ زیور کی زکوٰۃ جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۷۹:۔ اور جو مویشی نفع کے واسطے خرید ہو جاتے ہیں یعنی اس نیت پر کہ ان کو فروخت کر کے نفع حاصل کرینگے۔ ان کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ (راقم منشی کریم بخش خریدار اخبار ھذا)

ج نمبر ۱۷۸:۔ زیور کی زکوٰۃ دینی جائز ہے۔ مگر فرض ہونے میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک راجح مذہب یہی ہے کہ فرض نہیں بلکہ مثل کپڑوں کے ہے

ج نمبر ۱۷۹:۔ جو مال فروخت کیلئے ہو اوس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

س نمبر ۱۸۰:۔ نماز سنت یا فرض میں۔ بعد الحمد شریف کی سورت کو پہلی رکعت میں پچھلی سورت اور دوسری میں پہلی سورت غلطی سے پڑھی جاوے۔ یعنی الم یا الف پہلے اور الم ترکیف بعد میں۔ تو نماز درست ہے یا کیونکر؟

س نمبر ۱۸۱:۔ امام جو سہ رکعت نماز ادا کر چکا ہے مقتدی چوتھی رکعت میں شامل ہوا۔ اب مقتدی کس کس رکعت میں سورت بعد الحمد شریف پڑھیگا

ج نمبر ۱۸۰:۔ نماز درست ہے قرآن مجید میں ہے۔ فاقرءوا ماتیسر من القرآن یعنی جہاں سے آسان ہو۔ قرآن پڑھ لو۔ حدیثوں میں بھی ایسا ہی آتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ سورہ کہف پہلی رکعت میں پڑھی اور سورہ یوسف دوسری میں۔ ہاں بعض علماء اسکو مکروہ تنزیہ کہتے ہیں۔ مگر نماز ان کے نزدیک بھی جائز ہے۔

ج نمبر ۱۸۱:۔ اس مسئلہ میں بھی علماء سلف کا اختلاف ہے بعض تو کہتے ہیں کہ مقتدی مسبوق ترتیب سے پڑھے یعنے جو رکعت اس نے امام کیساتھ پڑھی ہے اوسکو اپنی پہلی سمجھے۔ اس کے بعد والی کو دوسری تیسری۔ تو اس مذہب پر صرف دوسری رکعت میں مقتدی الحمد اور سورہ شریف پڑھیگا۔ تیسری اور چوتھی میں فقط الحمد۔ بعض علماء سلف کا مذہب ہے کہ مسبوق جب اکیلا ہو کر نماز پڑھنے لگیگا۔ تو اس وقت سے اوسکی ابتدا ہوگی اور جو امام کے ساتھ پڑھی ہے وہ اسکی آخری ہوگی پس اس مذہب کے مطابق مسبوق اپنی جداگانہ نماز کی اول دو رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اقضوا ما سبقکم یعنے جو گذر گیا وہ پورا کر لو۔ اس حدیث کے معنے دونوں طرح کے ہو سکتے ہیں مقتدی مذکور کو اختیار ہے۔ جس طرح چاہے کر لے اس میں کوئی سختی نہیں

س نمبر ۱۸۲:۔ ایک شخص کے پاس کچھ روپیہ ہیں اور وہ ان روپیوں کی زکوٰۃ دے چکا ہے ایک سال تک روپیہ یونہی رکھے رہے کچھ روزگار نہیں کیا گیا۔ ایسی رقم کی زکوٰۃ پھر دوسرے سال بھی دینا چاہیئے

س نمبر ۱۸۳:۔ جس شخص نے ایک رکعت وتر پڑھی اسکو صبح کی نماز میں دعا قنوت پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔ کیونکہ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جس نے ایک رکعت وتر پڑھی ہیں اس کو صبح ضرور دعاء قنوت پڑھنا چاہئے ورنہ اس کا وتر نہ سمجھا جائیگا۔ خریدار اہل حدیث نمبر ۔۔۔

ج نمبر ۱۸۲:۔ زکوٰۃ بیشک ادا کرے اگر روپیہ کو بیکار رکھا ہو تو یہ اس کا قصور ہے۔ شریعت اپنا حق نہیں چھوڑیگی۔

ج نمبر ۱۸۳:۔ صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ضروری نہیں خواہ وتر ایک پڑھے یا تین۔ پانچ پڑھے یا سات۔ وتروں کا اثر صبح کی نماز پر کوئی نہیں۔

س نمبر ۱۸۴:۔ ایک شخص قرآن وحدیث کا پابند ہو اگر وہ شخص واقعی راہ راست پر لانے کے لئے یا مصلحت سمجھکر کوئی ایک سنت کو ترک کرے تو ایسا ترک کرنا جائز ہوگا۔ یا نہیں۔

س نمبر ۱۸۵:۔ اکثر فقیر و منلاج مانگنے کے لئے شرکانہ سوال کرتے ہیں۔ کہ تیرے پیران پیر دستگیر کا صدقہ یا امام حسین تیری مراد دل برلاوے اور ایسے سوالات کے ساتھ ضمنی نام خدا کا بھی لگا دیا جاتا ہے۔ تو ایسے فقیروں کو خیرات دینا ثواب ہے یا عذاب۔ راقم غلام دستگیر از صوبہ بہاولپور

ج نمبر ۱۸۴:۔ بات عامہ کو لحاظ سے کسی سنت امر کو چھوڑ دینا جائز ہے مگر اس کی نسبت کا اظہار کر دینا چاہئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت فرماتے ہیں اگر لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں ۔۔۔ کعبہ شریف کو ۔۔۔ درست کر دیتا۔ سو مصلحت عامہ کے لحاظ سے نہیں کیا لیکن منشاء مبارک ظاہر کر دیا۔

ج نمبر ۱۸۵:۔ قرآن مجید میں سائلوں کو جھڑکنے سے منع آیا ہے اس میں

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**افسوس** جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین اہلحدیث کا نفرنس کی والدہ مکرمہ طاعون سے انتقال کر گئیں +

**میاں** مولا بخش رنگریز سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی بیوی انتقال کر گئیں

**شیخ** محمد حسین شاہ پوری ضلع سارن بھی طاعون سے انتقال کر گئے ناظرین سے تینوں مرحوموں کے لئے جنازہ غائب کی استدعا ہے امرتسر میں پڑھا گیا۔ اللھم اغفرلہ ٭

**افسوس** مولانا عبد الجبار صاحب عمر پوری رکن انتظامیہ اہلحدیث کانفرنس کی آنکھ میں اب تک درد ہے ناظرین صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

**دالاپور** ضلع دومسکا رنگپال کا جلسہ بڑی شان و شوکت اور خیر و خوبی سے تمام ہوا۔ ہزار ہا آدمیوں کا مجمع تھا مہتمم ان جلسہ کا انتظام معقول تھا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے حسب عادت ہزاروں آدمیوں سے حقیقت ندہ بولنو کا پختہ وعدہ لیا۔ خدا انکو ثابت قدم رکھے +

**افسوس** انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ (بقول اخبار وطن) اب کی دفعہ بےرونق رہا۔ بڑے بڑے لیکچرار جو خلوق کوشش کرنیوالے تھے کسی وجہ سے نہ آسکے۔ چندہ قریباً بیس ہزار روپیہ ہوا (اللھم زد فزد)

**آریوں** کے گروکل ہردوار کا جلسہ بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ حاضرین کی تعداد ہزار ہا تھی۔ چندہ بھی قریباً ساٹھ ستر ہزار روپیہ ہوا کیا مسلمان ایسے ہی پست ہمت ہیں کہ تمام ملک بھی آریوں کی مٹھی بھر جماعت صرف گھاس پارٹی کا بھی مقابلہ نہ کر سکیں۔ ان دونوں جلسوں سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اللھم انصرنا ولا تنقصنا

**امسال** تمام اطراف ہندوستان میں طاعون کی شدت ہے۔ پنجاب کے صدر مقام لاہور میں بہ نسبت دیگر مقاموں کے شدت ہے امرتسر میں بھی ہے۔ مگر بحمد اللہ شدت نہیں +

**گورنمنٹ** رومانیہ کی تسلی بخش اطلاعات کے باوجود وہاں سے کسانوں اور اہل کاروں کی بغاوت کی خبریں آرہی ہیں اور [illegible] دیہات پر گولہ باری کر رہی ہے [illegible]

ہیں۔ سوا لاکھ کے قریب فوج مختلف مقامات پر متعین ہے بعض مقامات میں فوج کے چلے جانے کے بعد از سر نو بغاوت شروع ہو گئی ہے۔

**بقول** ایک انگریزی فاضل کے سلطنت عثمانیہ کی حدود میں یورپین طلبہ کے ۴۳ ہزار مدرسے اور کالج ہیں۔ جن میں ۱۵ لاکھ کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں +

**مفتی** چین کے قول کے مطابق اس وقت چین میں قریباً ۷ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اور امید ہے کہ تعداد نمایاں ترقی حاصل کریگی کیونکہ چینی روز بروز اسلام اختیار کر رہے ہیں +

**بقول** اخبار المؤید حجاز ریلوے لائن پر پٹڑی ڈالنے اور پٹڑیاں بچھانے کا کام بہت سرعت سے ہو رہا ہے۔ لائن ایک ہزار کیلو میٹر تک بن چکی ہے اور مدینہ منورہ تک بہت تھوڑا فاصلہ باقی ہے +

**علاقہ گیا** کے ایک پنڈت راجپوت راجی مقام پورنیہ میں مشرف باسلام ہوئے اسلامی نام ہدایت اللہ رکھا گیا۔ آپ فارسی اور انگریزی خواندہ اور صاحب جائداد بھی ہیں۔ عمر ۴۵ سال ہے +

**مقام** پورنیہ میں بقرعید کے روز جو بعض ہندوؤں نے مسلمانوں کی مسجد پر حملہ کیا تھا۔ اور مسلمان لڑکوں کو مارا پیٹا تھا۔ ان میں سے بارہ مجرموں کو ڈیڑھ سے دو ماہ تک قید کی سزا ہوئی۔

**رنگون** میں تجویز ہے کہ طاعونی معائنہ کے قواعد بالکل اڑا دیئے جائیں +

**ملک پرتگال** میں عورتیں بھی مونچھیں لگاتی ہیں اور نوجوان عورتیں تو اس کی نہایت شائق ہیں۔

**چنار** ضلع مرزاپور میں امام الدین نامی ہشتی کو جسنے سنر کوندر پر قاتلانہ حملہ کیا تھا ۷ سال قید سخت کی سزا ہوئی +

**ژالہ باری** سہارنپور میں ژالہ باری تین گھنٹے کے اندر تین مرتبہ ہوئی۔ تمباکو بالکل مارا گیا۔ سردی بڑھ جانیکی وجہ سے نمونیا اور طاعون کی وارداتوں میں بھی اضافہ ہو گیا +

**بیت المقدس** اور مکہ معظمہ میں تھوڑا اور [illegible] بہت زوروں سے اور جدہ میں طاعون کے کیس بکثرت ہو رہے ہیں [illegible] جدہ میں پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ خدا کی پناہ۔

**تازہ ترین** رپورٹ سے [illegible] عثمانیہ قلمرو کی ریلوے لائنیں اس وقت

ahmadimuslim.de

# مفت نسخہ جات خود بنا لو

بال اڑانے کا پوڈر و عرق تیل صابون

کافور کی گولی بارڈ گلاس

امرت کی دھارے

[illegible]

بادام روغن

امرت سہ

مصفی خون

انجن

دوائی

بالوں

مسہ

پوہر دوائی

ناسور

گٹھیا

تریاق

اکسیر دمہ و قرحہ

محبوب جوش گن

ماء اللحم

پتھری

مجرب نسخہ

اطریفل

کیمیا

دوائی لگانے

پنڈت ٹھاکر دت شرما مالک رسالہ ویشیہ اپکار لاہور

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویشیہ اپکار گورنمنٹ لاہور چوک متی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. No 352

# اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۴ نمبر ۲۴

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی لی جاتی ہے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین ... پسند بمفت درج ہونگے

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے " سے

امراء و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " ۲؎

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے " عہ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولوی اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

یوم جمعہ امرتسر ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۴ ہجری نبوی

## امرتسر کی صفائی

قابل توجہ جناب پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی

اگرچہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ اور ایک معقول تجویز بتا چکے ہیں۔ مگر باوجود معقول ہونے کے بھی میونسپل کمیٹی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ تاہم ہم اپنی تجویز کی مفیدیت پر بھروسہ کر کے بار بار کمیٹی کو متوجہ کرتے ہیں اور صاحب پریذیڈنٹ کو خاص کر توجہ دلاتے ہیں کہ امرتسر کی صفائی جیسی کہ چاہئے نہیں ہے ہمیشہ دیکھا اخبارات کمیٹی کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ مگر اہلحدیث جو تجویز پیش کرتا ہے وہ جناب امید ہے کہ ہوگا صفائی خاطر خواہ نہ ہوگی۔ وہ تجویز یہ ہے کہ ایک دیسی افسر خاص اس مطلب کیلئے مقرر کیا جائے کہ اس کے پاس اہالی شہر اپنے اپنے علاقوں کی صفائی کی شکایت قلمی یا زبانی پہنچا دیں۔ اس افسر کے ماتحت چند ایک مہتر اور بہشتی موجود رہیں شکایت پہنچتے ہی افسر مذکور اپنے ماتحتوں کو بھیجکر صفائی کرا دے اور اس محلہ کے صاف متعلقہ جمعدار کی رپورٹ کرے۔ اس افسر کا فرض ہوگا کہ شکایت پہنچتے ہی تعمیل کرے۔ اس کا دفتر شہر کے وسط یا کمیٹی کے دفتر کے قریب ہو جہاں صبح سے شام تک وہ یا اس کا کوئی قائم مقام حاضر رہے۔ صورت موجودہ میں یہ قاعدہ حاصل نہیں تا

اگر کسی محلہ میں غلاظت ہوتی ہے تو اہل محلہ اس کا کوئی فوری علاج نہیں کر سکتے جمعدار صفائی کہیں نظر نہیں آتا۔ سکرٹری کو خط لکھیں۔ تو کئی کئی روز لگ جاتے ہیں۔ پھر بھی کوئی نتیجہ نہیں۔ بعض دفعہ ہم نے دیکھا ہے کہ غلاظت کی گاڑی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ لوگ آتے جاتے ہیں ناک دبا کر چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا انتظام ہو کہ ایک افسر خاص اسی قسم کی شکایات سننے کو مقرر ہو سکے لئے ہو خواہ زبانی شکایات ہوں یا تحریریں رقعہ یا بذریعہ ڈاک تو یہ تکلیف بہت ہو۔ غضب یہ تو یہ ہے کہ کوئی سنتا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب متفق ہیں کہ حفظان صحت کے لئے صفائی کی ضرورت ہے مگر امرتسر کی کمیٹی ہے کہ سب ڈاکٹروں کے خلاف اپنی پالیسی رکھتی ہے۔ لیکن اہلحدیث بحکم قرآنی رحمت خدا سے کبھی ناامید نہیں ہو سکتا۔ اس کہنے سے کبھی نہیں رکیگا۔ اسی لئے سب کمیٹی صفائی کے ممبران کے پاس بنام یہ پرچہ بھیجا گیا ہے

در بند آں مباش کہ نشنید یا شنید

---

اطلاع ضروری۔ چونکہ جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب دہلوی انتقال کر گئے ہیں اس وجہ سے ان کا دہلی کا حساب کتاب متعلقہ چھپائی تحفہ آریہ سماج کا ...

## مفقود الخبر

۲۸ دسمبر ۱۹۰۹ء کے اہلحدیث میں یہ ذکر آچکا ہے کہ پنجاب کے سراج الاخبار نے لکھا تھا کہ مفقود الخبر شخص کی بیوی سے جو چار سال بعد نکاح کرتا ہے وہ بدکاری کرتا ہے اس کا جواب اسی پرچہ (۲۸ دسمبر) میں دیا گیا تھا کہ مفقود الخبر کی بیوی کا چار سال کے بعد نکاح کرا دینا بڑے بڑے صحابہ اور علماء محدثین و فقہاء سے ثابت ہے جن کے حوالے بھی اسی پرچہ میں دیئے گئے۔ اس کے بعد ۱۵ جنوری کے سراج الاخبار میں ہمارے اس مضمون کا جواب نکلا۔ جواب کیا تھا گویا اپنے دعویٰ کی تردید اور ہماری تائید تھی۔ مگر ہم سے اس کا جواب جلدی نہ ہو سکا۔ جس کے کئی ایک باعث تھے ایک تو جواب میں کتاب المحیح کا حوالہ تھا۔ جو ایک ایسی نامشہور اور غیر متداول کتاب ہے کہ حافظ زیلعی اور حافظ ابن حجر جیسے علامہ حدیث بھی اس سے آشنا نہیں۔ اسی لیے ان دونوں حضرات نے ہدایہ کی تخریجوں میں کتاب المحیح کی روایت مذکورہ کی بابت اپنا عدم علم ظاہر کیا۔ خیر چونکہ سراج الاخبار میں اس کا حوالہ تھا اس لئے اس کی تلاش کی تو کہیں سے نہ ملی۔ آخر مدرسہ احمدیہ آرہ سے ملی۔ تو اس کو دیکھا گیا۔ دوسرا باعث اس تاخیر کا یہ ہوا۔ کہ بعض مضامین ضروری و بعض موسمی آتے رہے کہ ہر ہفتہ اس جواب کے ارادہ پر ان کا غلبہ رہا بہر حال آج ہم اس کا جواب دیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ سراج الاخبار کے کسی مجہول[*] مضمون نگار نے جو ہمارا جواب لکھا ہے وہ حقیقتاً اپنے مذہب کے مخالف اور ہمارے مذہب کے موافق لکھا ہے۔ مگر فاضل مضمون نگار کو ذاتی بائیں کی خبر نہیں کہ کہاں کو جاتے ہیں۔ ہمیں افسوس نہیں کہ مضمون نگار نے اپنے مذہب کا خلاف کیا ہے جسے وہ نہیں سمجھے بلکہ یہ بھی افسوس ہے کہ انہوں نے دروغگوئی اور حق پوشی سے کام لیا ہے۔ اے کاش یہ دروغگوئی کسی مفید کام میں ہوتی مفید نہیں بلکہ محض شخصی معاملہ میں چنانچہ آپ نے شروع مضمون میں لکھا ہے:

"اہلحدیث امرتسر جو اخبار دنیا میں جو تین چار سال سے جاری ہوا ابتدا میں وہ چار دفعہ آریوں اور مرزائیوں کے ساتھ ہاتھوں ہاتھی کر کے اپنے تمام خیال میں مرد میدان بنکر چلنے لگ رہا۔ اپنے پیر بھائیوں سے دست بگریبان ہونے لگا تھا۔ مگر جب انہوں نے اسکی ان تحریرات سے علمی اور اعتقادی غلطیاں اور زندیقانہ خیالات انتخاب کرکے گذشتہ سے تائب اور آئندہ کو محتاط رہنے کی ہدایت کی۔ تو وہ اپنی خیالی ناموری کے اتراکر اُنہا اپنے ناصحان مشفق ہی پر ہاتھ اٹھانے لگا جس پر انہوں نے مجبوراً ایک فتویٰ شائع کرکے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔"

اس بیان میں فاضل مضمون نگار نے محض بازاریوں کی گپ کی پیروی کی اور صرف حق پوشی سے کام لیا ورنہ اگر وہ حق گوئی کرتا تو یہ بھی لکھتا۔ کہ بعض علماء اہلحدیث نے ایڈیٹر اہلحدیث کی مخالفت کا فتویٰ شائع کیا۔ لیکن جب جواب نکلا تو اکثر علماء مشاہیر نے اس پہلے فتویٰ کو غلط جانا۔ آخر اس نزاع کو بکلی انفصال دینے کیلئے قومی طور پر آرہ میں تین برگزیدہ علماء منصف ہوئے جنہوں نے متفقہ فیصلہ سے مخالفین کے فتوے کو غلط قرار دیا۔ یہ تو ہے اصل واقعہ تو اس کو سراج الاخبار کے فاضل مضمون نگار نے کیوں سارا بیان نہ کیا؟ اس کا جواب ہم نہیں دے سکتے۔ اسکی وجہ وہی بتا سکیگا۔

اس کے علاوہ فاضل موصوف نے حق پوشی کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہمارے سارے کلام کو نقل نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ہی کہتے گئے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ حق پوشوں کی عادت قدیم سے ہے کہ فریق مخالف کے مضمون کو اسی کے الفاظ میں پورا پورا نقل نہیں کرتے جسکو اسمیں شک ہو وہ مرزا صاحب قادیانی اور ایڈیٹر اہل فقہ کا طریقہ دیکھ لے کفیٰ لہم عبرۃ۔

خیر اس شخصی بحث سے آگے چلکر آپ اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں:-

"مفقود الزوج عورت کے نکاح ثانی کے جائز نہ ہونے کے بارے میں حنفی مذہب کے دلائل اور براہین لکھے جاتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ وغیرہم اور قیاس شرعیہ کی سیر کرکر معترض کی تحقیقی معلومات بڑھائے جاتے ہیں۔ پھر اس کے اُن دلائل کی قلعی کھولی جائیگی جس سے وہ بیچارہ اپنی نادانی کے باعث دھوکا کھا یا ہوا ہے۔ پس واضح رہے کہ حنفی[*] مذہب میں مفقود سے وہ شخص مراد ہے جس کا کوئی پتہ نشان اور جینے مرنے کی خبر معلوم نہ ہو سو ایسا شخص اس حنفی مذہب میں اپنی ذات کیلئے تو زندہ ہے۔ اس کی بی بی نکاح ثانی نہیں کر سکتی اور نہ اس کا مال ورثا میں تقسیم ہو سکتا ہے بلکہ قاضی کو لازم ہے کہ کوئی شخص مقرر کرے جو اس کے مال کی حفاظت کرے اور اس کے دیون وصول کرے جس مال کے خراب ہونیکا اندیشہ ہو۔ اس کو بیچ ڈالے اور اس کی اولاد و بی بی اور والدین پر خرچ کرے۔ لیکن غیر کے حق میں وہ مردہ ہے۔ غیر کے ترکہ کا وارث نہ ہوگا بلکہ اس کا حصہ ۹۰ برس تک موقوف رکھا جائیگا۔ اور ۹۰ برس کے بعد قاضی اسکی موت کا حکم

[*] اسمیں حنفی مذہب کی کیا خصوصیت ہے۔ سب میں یہی تعریف ہے جو ہمارا (ایڈیٹر)

[*] یہ دروغگوئی کہاں سے آئی۔ (ایڈیٹر)

[*] اس دعویٰ کو یاد رکھئے گا پھر بتلائینگا کہ آپکے دعویٰ اور دلیل میں ترتیب تام ہو (ایڈیٹر)

[*] مجہول وہ شخص ہے جو معلوم نہ ہو چونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ آجکل سراج الاخبار کا ایڈیٹر کون ہے اسلئے بغیر مجہول لکھا ہے اگر یہ لفظ ثقیل ہو تو فاضل مضمون نگار کو چاہئے کہ اپنا تعارف کرائیں۔ (ایڈیٹر)

## نوٹس

آج تک یہ عام شکا[یت] ...
تعلیمیافتہ نوجوان ...
کو حقارت کی نگاہ سے ...
تک نہیں یہ شکایت ...
درست بھی ہے مگر ہم ...
زندہ مثال قائم کرنے ...
ڈبی بازار میں ایک دو[کان] ...
پیمانہ پر جاری کی ہے ...
کا باطنی کا مال جیسے ...
چاقو قینچیاں چلنیاں ...
موم بتیاں سوئی اور ...
قفل۔ ٹرنک۔ بیگ ...
لیمپ۔ ہر قسم کی ...
ربڑیں شیشے۔ ...
گرم وسرد۔ ٹوپی ...
لیونڈر وغیرہ ...
کے بکفایت دریافت ...
لاہور تشریف لائیں ...
دوکان سے ایک دفعہ ...
پھر ہمیشہ کیلئے خریدار ...
نوٹ۔ اسے ہمارے ...
جو ایسی تیاری کی ...
اور پائیداری میں ...
کرتی ہیں۔ سوئی ...
قیمت ہیں۔ ...
شیخ نیاز حسین ...
لاہور ...

ahmadimuslim.de

کریگا۔ اور ظاہر روایت یہ ہے کہ جب اسکے ہم عمر ساتھی مر جائیں۔ تو اس کی موت کا حکم دیا جائے اور یہ مذہب دلائل ذیل پر مبنی ہے۔

اوّل۔ قولہ تعالیٰ پارہ ۵۔ رکوع ۱ والمحصنٰت من النساء الا ما ملکت ایمانکم جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم پر حرام ہیں خاوند والی عورتیں مگر وہ جن کے مالک ہو گئے تمہارے ہاتھ۔ یعنی جو عورتیں دار الحرب سے پکڑ لائے ہو۔ وہ اگر خاوند والی بھی ہوں۔ تو تم پر حرام نہیں ہیں۔ اس استثناء سے صاف روشن ہے۔ کہ دار الحرب سے پکڑی آئی عورتوں کے سوا کوئی خاوند والی عورت دوسرے کیلئے ہرگز جائز نہیں رکھی گئی اگر مفقود کی عورت سے نکاح جائز ہوتا تو وہ ماملکت ایمانکم کے بعد اس کو ضرور پڑھایا جاتا یا اور کہیں اشارۃً و کنایۃً ہی سہی اس کا ذکر کیا جاتا۔

اس عبارت میں مضمون نگار نے دعویٰ اور اس کی ایک دلیل دی ہے۔ دعوے کا خلاصہ تو یہ ہے۔ کہ مفقود الخبر کے گم ہونے سے نوے برس یا ہم عمروں کے مرنے کے بعد اس کی بیوی نکاح ثانی کر سکتی ہے مگر افسوس کہ دلیل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ اگر آپ کی تقریر کو صحیح سمجھا جائے تو آپ کی پیش کردہ دلیل سے آپ کا مذہب مردود ہو جاتا ہے [illegible] ہوتا۔ تو ماملکت ایمانکم کے بعد اس کو ضرور پڑھایا جاتا یعنی یوں ہوتا۔ الا بعد کہ [illegible] ازواجہن مفقودہ [illegible] ہم عمروں کے انتقال کی کوئی حد نہیں بلکہ ہمیشہ تک وہ عروس نوجوان دلہا کو یاد کرتی رہتی اور روتی چلاتی اپنی عزیز جوانی کو برباد کرے۔ اگر اس سے [illegible] اس کا جواب ہم دیگے تو ہمارے دوست خفا ہونگے۔ اسلئے بہتر ہے کہ رہنے دیں۔

خیریت ہے کہ فاضل مضمون نگار کی پہلی دلیل کا سب یہ حال ہے کہ بجائے اثبات مدعا کے ابطال مدعا کرتی ہے تو باقی دلائل کو ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

اب ہم بتلاتے ہیں۔ کہ آپ کا یہ طرز استدلال خود حنفی علماء اصول کے مقررہ قواعد کے (جن کے مذہب کی حمایت میں آپ اس مسکینہ پر ظلم کر رہے ہیں) از حرف برخلاف ہے بلکہ مردود ہے۔

حنفیہ علماء اصول نے کلام سے استدلال کے چار طریقے بتلائے ہیں۔ عبارت۔ اشارت۔ دلالت۔ اقتضاء النص (ان کا مفصل ذکر مضمون اجتہاد اور تقلید میں آچکا ہے) ان کے علاوہ جس قدر طریق استدلال لاتے ہیں۔ وہ علماء حنفیہ کے نزدیک غلط بلکہ فاسد ہیں۔ چنانچہ اصول کی معتبر اور درسی کتاب حسامی میں ہے کہ

ومن الناس من عمل فی النصوص بوجوہ اُخر فاسدۃ عندنا۔

پس آپ بتلایئے کہ آپ کا یہ استدلال طریق اربعہ میں سے کس طریق کا ہے۔ عبارۃ النص ہے یا اشارت النص۔ دلالت النص ہے یا اقتضاء النص (ہر ایک کی تعریفات مع مثالوں کے ہمارے مضمون اجتہاد اور تقلید میں گذر چکی ہیں) اگر انہیں سے کوئی ہے تو مع تعریف تعیین کیجئے۔ اگر نہیں تو پھر اس کے فاسد اور کاسد ہونے میں کیا شک ہے۔ ہمیں حیرانی ہے۔ کہ اہلحدیث کے مقابلہ پر ہمارے بھائیوں کو کیسی کیسی دقتیں پیش آتی ہیں۔ کہ کیسے کیسے اپنے مسلم اصول کے جن پر فخر کیا کرتے ہیں بھی خلاف کہہ جاتے ہیں۔ سچ ہے ؎

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل ۔ میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

ہاں یاد آیا کہ آپ تو مقلد ہیں اور مقلد کی شان تو صرف یہ ہے کہ اپنے امام کی بتلائی ہوئی دلیل کو نقل کرے۔ استدلال کرنا اس کا کام نہیں۔ پس کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ آپ کے امام نے اس دعویٰ پر آیت موصوفہ کو دلیل قرار دیا ہے۔ اگر نہیں بنایا بلکہ آپ کا یہ اپنا استدلال ہے۔ تو آپ کے غیر مقلد ہونے میں کیا شک۔ قدم اکرے چشم ما روشن دل ما شاد

(باقی دارد)

## قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں

الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا ۔ کہ عشق آسان نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

کرشن جی نے خاک در کو میاں جی کیلئے بنایا۔ [illegible] اب اہل حدیث [illegible] اپریل میں [illegible] گیا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میں حسب اقرار خود تمہارے کذب [illegible] اٹھانے کو طیار ہوں۔ [illegible] تم پہلے یہ بتلا دو کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اسکے جواب میں کرشن جی نے ایک [illegible] دیا ہے۔ جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ اصل [illegible] میں درج کرتے ہیں

ہم نے درخواست کی ہے ہماری تو پہلے سے عادت ہے کہ ہم خائنوں اور غداروں کی طرح مخالف کے کلام میں تصرف نہیں کیا کرتے بلکہ اس کو اسی کے الفاظ میں تمام و کمال نقل کیا کرتے ہیں۔ یہ نور کرشن جی وغیرہ کی عادت ہے کہ اپنے مخالف کے کلام کو پورا نقل نہیں کرتے۔ بلکہ اس میں [illegible] اور بعض لگا کر ایسا بگاڑتے ہیں۔ کہ یہودیوں کے بھی کان کتر جاتے ہیں۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

تو مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسمٰعیل صاحب علیگڈھی مرحومین کا قصہ یاد کیجئے۔ بہر حال کرشن قادیانی کا اشتہار یہ ہے:۔

## بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

## مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں۔ کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے۔ اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں۔ اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی؎۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں۔ اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ اور مسیح موعود ہوں۔ تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف مالیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے۔ کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی

؎ آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا (پ ۱۶ ع) اور اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا (پ ۴) وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (پ ۱ ع) وغیرہ آیات تمہارے اس جعل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَاءِ وَاٰبَاءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ (پ ۱۷ ع) جن کے صاف یہی معنے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ کہ ایسے لوگوں کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ کیوں نہ ہو دعویٰ تو مسیح کرشن وغیرہ بلکہ خدائی کا ہو اور قرآن میں یہ لیاقت؟ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ([illegible])

ahmadimuslim.de

زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین ؛؛

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ؛؛

## الـــــراقم

عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔ مرقومہ ۱۵ر اپریل سنہ ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری ؛؛

**جواب** :- اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے۔ اس جواب میں آپ نے کئی طرح سے دجل اور فریب سے کام لیا ہے۔

(اول) یہ کہ اس دُعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کردیا۔

(دوم) یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اگر تم مرگئے۔ تو تمہارے دام افتادہ "خس کم جہاں پاک" کہہ کر یہ عذر کردیں گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا۔ بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہہ دینگے۔ کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوتی۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤں پر بہت سی مثالیں دینگے کہ قبول نہیں ہوئیں۔ آپ نے تین سال کے اندر حنیف ہو جانے کی دعا کی تھی۔ جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی تو میں اپنے آپ کو کافر مردود۔ کذاب اور دجال سمجھوں گا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔

(سوم) یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مرگیا۔ تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہوسکتی ہے۔ جبکہ بقول آپ کے، مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسمٰعیل علیگڈھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مرگئے ہیں۔ تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے؟ ٹھیک۔ اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہوگیا۔ تو کیا نتیجہ؟

(چہارم) آپ نے بڑی چالاکی یہ کی۔ کہ یہ دیکھا کہ ان دنوں طاعون کی شدت ہے۔ خصوصاً پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ ہے بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں جو امرتسر سے بہت قریب ہے۔ یہ کیفیت ہے۔ کہ مُردوں کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے۔ اور کوئی آج اگر ہے تو کل کا اعتبار نہیں اور دیکھنے میں بھی ایسا ہی آیا ہے۔ کہ وہ ہے تو یہ نہیں۔ یہ ہے تو وہ نہیں۔ ایسے وقت میں طاعون ہیضہ وغیرہ کی موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہدیا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی یہ غرض تھی۔ کہ اگر ڈوب گیا تو سب مرجائیں گے۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دیگا اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہو جائیں گے۔ یہی چال تمہاری ہے۔ کہ اگر خاکسار مرگیا تو تمہاری چاندی ہے۔ اور اگر خود بدولت خس کم جہاں پاک ہوگئے تو کونسی قبر پر لات مارنے آئے گا؟

(پنجم) تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کرکے طاعون زدہ کو کاذب جانینگے ؛؛

(ششم) آپ نے ایک چالاکی یہ کی۔ کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی مگر اخیر میں اگر یہ بھی کہدیا کہ یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض یہی ہے جو آتھم کے معاملہ میں آپ نے ظاہر کی تھی۔ کہ موت کی پیشگوئی جب جھوٹی نکلی۔ تو بات بنالی۔ کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروزپور تک چلا گیا اور پھر کر دہا پس یہی موت کے برابر ہے۔ چہ خوش ؎

من خوب میشناسم پیران پارسا را

(ہفتم) آپ نے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹ر اپریل کے فقرہ نمبر ۲ میں لکھا تھا۔ کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو۔ یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا؟ سچ ہے لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ؛؛

نوٹ: ان مضمونوں کے متعلق آئندہ ...

ahmadimuslim.de

مختصر یہ کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو طیار ہوں اگر تم اُس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو۔ اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کرسکتا ہے۔

**مرزائیو!** تمہارا گرو اور تم کیا کرتے ہو۔ کہ مرزا صاحب منہاج ثبوت پر آئے ہیں۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟ نقد تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔ چشم بد بشرم بیشم۔

ہمیں امید تو یہی ہے کہ مرزا صاحب اپنے ماتحتوں کو حکم دینگے کہ اپنے اخباروں میں میرا جواب بھی تمام نقل کر دیں۔

**معذرت۔** ہم نے ناظرین سے وعدہ کیا تھا۔ کہ کرشن جی کے الہامات اور پنڈت گردھاری لال لاہوری نجومی کی پیشگوئیوں کا باہمی مقابلہ کیا کریں گے۔ مگر کرشن جی کے دیگر مضامین کی وجہ سے وہ مقابلہ لکھا ہوا ملتوی رہا۔ آئندہ انشاء اللہ نکلے گا۔

---

**تصحیح** ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ کے پرچہ میں بصفحہ اول کالم ۳ سطر ۲۹ میں جو یہ عبارت ہے کہ ہم اپنے وطن کے ذمہ وار ہیں۔ اس میں "وطن" کی بجائے "نفس" پڑھنا چاہیئے۔ وطن غلط ہے۔

---

# ہندوستان میں بے چینی اور گورنمنٹ کی خاموشی

(خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید)

آج کل ہندوستانیوں کی ہندوگیوں میں جو بے چینی اور خود مختاری کے خیالات ترقی پر ہیں۔ اُن کو دیکھ کر ایک مدبر یہ رائے قائم کرسکتا ہے۔ کہ

ابتداء عشق ہے روتا ہے کیا؟ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

ہندوؤں کے اخبار گورنمنٹ ہند کے حق میں تو رنج اور غصہ ظاہر کرتے ہی تھے مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ اب اس غصہ کا تیر تا بیشتر ترقی کرکے شاہ معظم تک بھی پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ ایک اخبار کے چند ایک فقرے ہم نقل کرتے ہیں۔

پنجابی شیو شنبھو کا کچا چٹھا
اے ملک معظم آنجہانی غافل بادشاہ کے نام

شاہا! مجھے افسوس ہے کہ مجھے تمہیں غافل کے نام سے خطاب کیا بہتر ہو کہ تجھے باشعور [illegible]

لاپرواہ گنہگار اور ظالم۔ حالانکہ جو کچھ بھی لکھتا کم تھا۔ مگر مجھے ڈر ہے کہ کہیں تیرے گورے ہمارے دشمن حکومت کہنا کسی طرح بھی بجا نہیں مجھ پر ناراض ہو کر میرا ڈنڈا گنڈی نہ چھین لیں ورنہ میں موجودہ وقت میں ضحاک ثانی لکھنا کچھ غیر مناسب نہیں۔ غافل شاہا! معلوم نہیں تو کس غفلت میں سو رہا ہے اور تجھے کس شراب بیخودی نے مدہوش دکھا رکھا ہے۔ تیری ہندی رعایا سخت تکلیف میں ہے۔ تیرے مست مغرور گوروں نے اپنی سفید کو تاہ اندیشی سے انہیں اس قدر تنگ کر رکھا ہے کہ وہ تنگ آمد بجنگ آمد کے مسئلے کو سیکھنے کی کوشش میں ہیں۔ ان کو سمجھایا یہ سبق دیا جاتا ہے۔ کہ اینٹ کا جواب پتھر۔ کیوں کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے سیدھے نہیں ہوتے"۔ اور یہ نشانہ واقعی خطا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ گوروں کو سیدھا کرنے کیلئے بالکل درست ثابت ہوا۔ اور یہ سچ پوچھو تو اُس جیسا جنتر اور منتر بھی نہیں تھا [illegible]

ظلم! ظلم!! ظلم!!!

کی صدائیں آرہی ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ تو کس بھروسے پر لمبی نیند سو رہا ہے۔ کیا تو چاہتا ہے۔ کہ تیرا سچا خیرخواہ شیو شنبھو تجھے کوئی بُری خبر سنانے پر مجبور ہو۔ غافل شاہا! میں نے جن الفاظ سے تجھے یاد کیا ہے شاید گستاخی ہو۔ اور انہیں مفت خیال کیا جاوے۔ مگر کیا تو غافل نہیں کہ تجھے اپنی بڑی سلطنت کی کچھ خبر نہیں کیا تجھے لاپرواہ کہنا غلطی ہے کہ تو اپنی نجیب وفادار اور جان نثار رعایا کو ناراض و ناخوش کر رہا ہے تو ظالم ہے۔ جب تیری رعایا پر ظلم ہوتا ہے۔ چاہیے وہ لارڈ کرزن ہو یا مسٹر [illegible] شاگرد رشید نالائق مسٹر مانٹ صاحب بہادر کی طبع آزمائی کا نتیجہ ہو اور تو چپ گنہگار ہے۔ کہ تیری وفادار بیکس و ناچار رعایا دکھی ہے۔ میں حیران ہوں تجھے کس طرح نرم گدیلوں پر آرام سے نیند پڑ جاتی ہے۔ جب تیری رعایا سر دُھنتی فاقہ کشی سے جان توڑ رہی ہے۔ تو کیا تیرے لاتوں کا نتیجہ ہے۔ کہ ان دلدوز آہوں سے جو دکھی رعایا کے سینوں سے نکلتی ہیں۔ غافل شاہا! یاد رکھ اگر تو نے ان آہوں سے بچنے کی کوشش نہ کی تو یہ رنگ لائے بغیر نہ رہیں گی۔

اسی طرح کے بلکہ ان سے بھی تیز تیز فقرے ہیں جن کا نقل کرنا بھی ہم پسند نہیں

کرتے۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف مقامات میں جلسے ہو رہے ہیں جن میں آزادانہ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ غلامی اس کی نوکریاں چھوڑ دو۔ پھر یہ خود بخود ملک سے نکل جائیں گے وغیرہ چنانچہ ۱۲ اپریل کو امرتسر میں بھی ہندوؤں اور سکھوں نے ملکر جلسہ کیا جس میں اس قسم کے الفاظ نڈر ہو کر کہے گئے۔

اس قسم کے واقعات آئے دن سننے میں آتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ایسے واقعات شورش کے سنتی ہے اور بالکل خاموش کیوں ہے اس کا جواب شاید یہ ہو کہ گورنمنٹ جانتی ہے۔ کہ

جواب جاہلاں باشد خموشی

خیر اس سوال کا جواب تو گورنمنٹ جانے یا اس کے مدبر۔ لیکن ایک سوال اور ہے جو خاص ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک امر حادث کو کسی نہ کسی روحانی سبب سے مسبب جانتے ہیں وہ سوال یہ ہے کیا وجہ ہے کہ چند ہی روز کا ذکر ہے۔ کہ گورنمنٹ کی تعریفوں کے گیت گائے جاتے تھے۔ اور یہی ہندو کمیونٹی ان گیت گانوں پر فریفتہ ہو رہی تھی۔ اس کا جواب غالباً یہی ایک ہو سکتا ہے جو حضرت سعدی مرحوم نے کئی صدیوں سے پیشتر دے رکھا ہے۔ کہ ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

جو کوئی اس اجمال کی تفصیل چاہے تو ذرہ میرا، مدین وغیرہ کے واقعات کو معلوم کرے کہ انگریزوں نے ان مقامات پر مسلمانوں کے حق میں کیا کیا کانٹے بوئے ہیں۔ اور آئندہ کو بونے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس کارروائی سے مسلمانوں کے دلوں کو جو صدمہ پہنچا رہا اس کا اندازہ وہی جانتے ہیں جن پر وہ صدمات آئے ہیں یا آتے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ

شیشہ شوے کی طرح اے ساقی بے پیر ہومت کر ہیں بیٹھے ہیں

گو مسلمان ان صدمات کو آج تک گورنمنٹ کے پاس ادب سے چپکے چپکے دل ہی دل میں آئندہ کو بھی دباتے رہیں گے۔ مگر اس دربار میں تو کوئی دانہ ضائع نہیں جاتا۔ جو ہر ایک نفس کے اعمال کے بدلے دینے پر قادر ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ اپنے فوائد کے لئے فارن آفس میں کبھی مسلمانوں کی قومیت کا خیال نہیں کرتی۔ لیکن قادر مطلق کی غیرت نے تو ایک نہ ایک دن ان کانٹوں کا پھل پیدا کرنا تھا۔ پس اسی قادر مطلق کی غیرت نے یہ شکل پیدا کر دی ہے کہ انگریزوں کو بھی ذرا گھر کی بلا میں مبتلا کیا جائے۔ تاکہ ان کو بھی قدر عافیت معلوم ہو۔ آہ ہمیں آج اس شعر کا صدق معلوم ہوتا ہے جو آج سے کئی صدیاں پیشتر کہا گیا ہے ؎

بہا زور مندی مکن بر کہاں
کہ بر یک نمط مے نماند جہاں

غیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اب ہم خاموشی سے اس شورش کے نتیجہ کے منتظر ہیں جو بنگال سے اٹھ کر تمام اطراف ہند میں پھیل گئی ہو۔ اور گورنمنٹ کی فارن پالیسی کے مدبروں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اپنی وفادار رعایا (مسلمانوں) کی فیلنگ کا خیال رکھا کریں۔ اور یہ بات دل سے نکال دیں۔ کہ ان کی گہری چالوں سے جو مسلمانوں کو کمزور کرنے کے متعلق کر رہے ہیں مسلمان غافل ہیں۔ اس لئے ہم باادب عرض کرتے ہیں۔ کہ ؎

ہم تو اک نشینوں کو ستانا نہیں اچھا
ملجائیں گے افلاک جو فریاد کریں گے۔

---

## اہلحدیث کانفرنس

کی بابت ایک صاحب (جو اپنا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں) لکھتے ہیں کہ کانفرنس کو چاہئے۔ کہ اہلحدیث کے مذہب کی ایک جامع مانع کتاب مدلل مثل ہدایہ کے لکھا کر قوم کے ہاتھ میں دے۔ جواباً گذارش ہے۔ کہ یہ اور اس جیسے اور بھی کئی کام کانفرنس کرے گی انشاء اللہ۔ مگر جب اس کو قوم کی طرف سے تقویت پہنچے گی۔ سردست تو اس کی وہی مثال ہے جو مسلمانوں کی انجیل میں تھی کمثل زرع اخرج شطأہ۔ جب اس کو قوت حاصل ہو کر فآزرہ فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقہ کا درجہ حاصل ہوگا۔ تب کہیں جا کر بتدریج تعجب الزراع بھی حاصل ہو جاوے گا۔ انشاء اللہ۔

---

## شحنہ ہند کا جواب

اہل فقہ نے اپنے معمولی طریق سے کئی ایک دفعہ لکھا تھا کہ اہلحدیث میں جو ایڈیٹوریل مضامین چھپتے ہیں۔ وہ شحنہ ہند میرٹھ کے ایڈیٹر کے لکھے ہوتے ہیں۔ گو اس میں کوئی عیب نہیں۔ کہ ایک بھائی دوسرے کے کام میں مدد کرے۔ مگر چونکہ یہ دعویٰ محض جھوٹ اور صرف کذب تھا۔ اس لئے اہلحدیث مورخہ ۲۲ مارچ میں معزز ایڈیٹر شحنہ ہند سے اسکی بابت سوال کیا گیا۔ کہ اہل فقہ کے

اس دعوی کی بابت روشنی ڈالئے ہر چند اہل فقہ کے جاہلانہ ایڈیٹر نے پیش بندی کی۔ کہ شحنہ ہند جواب نہ دے۔ بلکہ اس پیش بندی میں تو حسن نے حسب معمول غلط گوئی سے شحنہ ہند کو بھڑکانا بھی چاہا۔ مگر شحنہ ہند کا تجربہ کار اڈیٹر جسے اہل فقہ جیسوں کو انگلیوں پر کھلایا ہو کب اس کے بھڑے میں آن کر حق بات کو چھپاتا۔ اسلئے شحنہ ہند نے ۸ راپریل کے پرچہ میں اس کا جواب دیا آپ لکھتے ہیں کہ۔ "ایڈیٹر اہل فقہ نے اب ایک فضول بحث چھیڑ دی۔ کہ اڈیٹر شحنہ ہند اڈیٹر اہل حدیث کو مضامین کی مدد دیتا ہے۔ اہلحدیث نے بھی شحنہ ہند سے استفسار کیا ہے۔ جواب یہ ہے۔ کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو کسی سے مضامین لینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ ماشاء اللہ عالم ہیں۔ فاضل ہیں۔ محقق ہیں۔ محدث ہیں۔ مفسر ہیں۔ وہ اگر چاہیں۔ تو صرف ایڈیٹوریل سے اخبار معمور رکھتے ہیں۔ نہ انہوں نے آج تک ہم سے کوئی مضمون لیا نہ ہم نے کوئی مضمون دیا۔ بالفرض لیا بھی جاتا تو کیا نامہ نگاروں کے مضامین سے کسی اڈیٹر کا کسر شان ہو سکتا ہے یا اس کی لیاقت میں فرق آسکتا ہے۔ اب تک تو ہم نے اہلحدیث کو مضامین نہیں دیئے۔ لیکن اگر تقلید کی لنکا کا مسمار ہونا مجبور کرے دھواں دھار مضامین کے گولوں پر منحصر ہے تو اب ضرور دیئے جائینگے انشاء اللہ"

کیا اڈیٹر اہل فقہ اس جواب کو نقل کریگا۔ حیا درکار ہے؟

---

## اڈیٹر الحکم اور بدر جلدی جواب دیں

کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا کوئی الہام اس مضمون کا ہو کہ یہ تین اشخاص (مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور منشی الہی بخش صاحب لاہوری اور ایک کوئی شخص) کو مرزا صاحب نے کشف میں دیکھا تھا کہ آپ مرزا صاحب کے پیرو ہیں؟ جواب ایمانداری اور حافظہ سے دینا؟

---

## قادیانی کے متعلق ناظرین سے مشورہ

چونکہ قادیانی گروہ کا فتنہ بہت بڑھتا جاتا ہے اور اخبار میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کے تمام متعلقات کو درج کیا جائے۔ نہ اخبار کے کل خریداروں کو اس بحث سے دلچسپی ہے اسلئے مدت سے خیال تھا کہ اس معاملہ کو کسی احسن صورت میں فیصلہ کیا جائے پس ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشیں۔ کہ ایسے مضامین کو ضمیمہ اخبار میں کیا جاوے یا ماہواری رسالہ کی صورت میں اخبار سے بالکل الگ۔ خاکسار اڈیٹر کی رائے میں رسالہ ماہواری بہت اچھا ہے جو محفوظ بھی رہیگا اور باقاعدہ پہنچا کریگا۔ سردست رسالہ ۱۶ صفحوں پر ہوگا۔ جس کی سالانہ قیمت مع محصول صرف عہ ہوگی۔ اخبار کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اخبار کے خریداروں سے بھی وہی قیمت ہوگی۔ جو غیروں سے ہوگی۔ ناظرین اپنی اپنی رائوں سے اطلاع بخشیں اور رسالہ کا نام بھی تجویز کریں۔

---

## مہاراجہ صاحب بنارس کی فیاضی

مہاراجہ صاحب بنارس کی فیاضی گذشتہ زمانوں کی فیاضی یاد دلاتی ہے قصبہ کونٹرہ میں مسلمانوں کو مسجد کی بڑی ضرورت تھی۔ انہوں نے جناب مدن گوپال صاحب افسر اعلیٰ کی معرفت درخواست گذاری۔ تو مہاراجہ صاحب بہادر نے مفت اراضی مسجد کیلئے عطا فرمائی۔ جس کے لئے مسلمانان قصبہ خصوصاً اور تمام مسلمانان ہند عموماً مہاراجہ صاحب کے مشکور ہیں۔ (نامہ نگار)

---

## وحدۃ الوجود

کے متعلق ۵ راپریل کے پرچہ میں چند سوال میری غیبوبت میں چھپے تھے۔ اس لئے اُن پر کچھ نہ لکھ سکا۔ ہمارے مکرم جناب مولوی علی نعمت صاحب پھلواروی ضلع پٹنہ کو اس مسئلہ میں خوب تجربہ ہے۔ اسلئے امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اسطرف توجہ فرماوینگے (اڈیٹر)

---

## چالیس سوالوں کے چالیس جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۲۲) عمرو ہندہ کا نکاح کرسکتا ہے۔ کیونکہ رضاعت کی حرمت رضیع (یعنی زید) اور اس کے بھائیوں کی طرف سرایت نہیں کرتی۔ حتی کہ عمرو کو خود زید کی مرضعہ روا ہے۔

(۲۳) دودھ میں نمک ملانے کی مخالفت کہیں دیکھی تو نہیں ہے۔

(۲۴) اخلاص و معوذتین کے ماسوا و آیات و نیک کلمات سے بھی دم کیا

جاتا ہے۔ چنانچہ فاتحہ سے مار گزیدہ کا دم اور بسم اللہ تبارک وغیرہ کا رقیہ حدیث میں ماثور ہیں۔ اور دم کرنے کے کئی طریق ہیں۔ پڑھکر بدن پر پھونکنا یا ہاتھوں میں پھونک کر ہاتھوں کا بدن کو ملنا یا پانی کا دم کرکے پلانا یا بدن کو لگانا جیب حضرت مرض الموت میں تھے۔ تو عائشہ صدیقہ آپ کو دم کرتی اور دم کی جگہ پر زیادتی برکت کو آپ کا مبارک ہاتھ پھرا دیتی تھیں۔ اکثر دم کرنیں نفث کا لفظ آیا ہے جو خفیف سے لعاب کے ہمراہ پھونکنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نفث میں نفخ۔ نفث۔ تفل۔ بزق درجہ بدرجہ زیادتی لعاب پر دال لکھے ہیں

(۳۵) بعضوں نے کچھ اس کی اور بھی تاویل کی ہے۔ لیکن ظاہر یہی ہے کہ نیک خوابیں نبوت کا ایک چھیالیسواں حصہ ہے بخاری کی مرفوع روایت میں ہے کہ اب نبوت میں سے صرف مبشرات رہ گئے۔ لوگوں نے کہا مبشرات کیا؟ فرمایا نیک خوابیں ایک اور روایت میں ہے۔ کہ ما کان من النبوۃ فلا یکذب (جو نبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہوتا) اسپر امام المعبرین ابن سیرینؒ فرماتے ہیں۔ کہ خوابیں ہی شیطانی اور بشارت رحمانی تین قسم کی [illegible]
[illegible]
اس سے کچھ اس معنی کی تائید نکل سکتی ہے اور تو معلوم نہیں ۔

(۳۷) لقطہ کے سال بھر شہرت دینے ہی کا حکم آیا ہے۔ کہ مالک آوے۔ پہلے بھی صرف کرسکتے ہیں چنانچہ علیؓ نے ایک دینار پایا وہ رسول اللہ اور علیؓ وفاطمہؓ سب نے کھایا۔ بعد میں ایک عورت اسکی جویاں ہوئی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ علی! دینار دیدے ۔

(۳۸) مکان احاطہ مسجد کی اُجرت صرف مسجد ہوسکتی ہے۔ کیا مانع ہے؟

(۳۹) غیر اللہ پیران پیر ہوں یا علیؓ یا بو علیؒ یا بخاریؒ یا اور کوئی امام کسی کی منت ماننا یا کسی سے امداد چاہنا حرام شرک بنا دیتا ہے کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور عبادت و استعانت دونوں اللہ ہی سے مخصوص ہیں۔ چنانچہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا یہی مفہوم ہو علامہ محمد معینؒ اپنے رسالہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"نذر برائے غیر خدا حرام است وعلیہ تعقد الاجماع بلکہ کفر است کما عدہ جمیع الفقہاء من افعال الکفر ودر حدیث لا نذر لغیر اللہ وارد شدہ"

کہ تصنیف قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی است مذکور است کہ سجدہ بر قبور انبیاء اولیا و طواف نمودن و دعا از انہا خواستن و نذر برائے ایشاں کردن حرام است بلکہ چیزہا ازاں بکفر میرساند و نیز قضائی حاجت از غیر خدا خواستن و داو را مالک نفع وضرر خود اعتقاد کردن شرک جلی است العیاذ باللہ۔

اور بعض لوگ گو نیت یہی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہمیں تقرب محض اللہ ہی کا منظور ہے۔ صرف اس نذر کا ثواب ہم ان بزرگوں کے نام لگاتے ہیں۔ ایسا کرنا بظاہر شرک تو نہیں۔ لیکن ان کا اس مشرکانہ روش پر چلنا دال میں کچھ کالا کالا ضرور محسوس کراتا ہے۔ ورنہ خاص خاص تاریخوں کا تعہد اور فلاں بزرگ کے لئے فلاں چیز کا تعین (مثلاً پیر صاحب کی گیارہویں ہی ہو۔ بو علی کی سرنی وغیرہ وغیرہ) یہ کیا ضرور ہے چونکہ اس صورت میں بھی وہی شرک کا پلڑا برابر کہڑا رہتا ہے۔ اس لئے یہ بھی حسب حکم من تشبہ بقوم فہو منہم مورد اشتباہ سے خالی نہیں۔ اس سے بھی مسلمانوں کو پرہیز لازم ہے اور بہر صورت یہ جملہ طرق مروجہ بدعات میں داخل ہیں خیر القرون و آئمہ دین سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے [illegible]
[illegible]
ہیں اور عوام کو اسی ٹیڑھی لکیر پہ چلنے کی عام جرأت دلاتے ہیں حالانکہ اگر حق الامر کو تفتیش سے کام لیں۔ تو کبھی ایسا نہ کریں علامہ مکشوفیؒ اپنی تقریر متعلقہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں فرماتے ہیں۔ دیوں تقرب امریست پوشیدہ و گوئنا الّا این کار را چنانا میخواہند کہ قصد ایشاں ہوید اشود ولاجرم تفتیش آثارات و علامات باید کرد۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"در تفتیش این امر میزان این کار را از یادہ تر میاست خالص دیگاشت بلکہ حال عملا و عمال غیر شان کہ معاینہ میکنند بہماں شل مہ مانند سے شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ و این علامات و آثارات و چیز یکہ بآں تقرب میجویند مختلف و متبدل با عتبار زماں و مکان میشود عاقل را باید کہ تامل و غور کردہ تفتیش نماید اگر محافظت ایمان منظور است تفتیش کردہ پرہیز نمایند۔"

نیز تفصیل ان علامات میں بہ تمثیلاً لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"شیخ سدو و میران و زین خاں کہ دام حق بریں نادان و اندا کہ برائے ایشاں جانہا تلف کردہ خوشدل میشوند کہ گاہے این قسم عمل برائے پدر و پیر ما نمے نمانند با وجودیکہ سزاوار تر رسانیدن ثواب ایشانند نہ سدو و میران و زین خاں

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۱۸۵ :۔ اگر کوئی اہل اسلام کسی کفار خاکروب وغیرہ کا عقد بطور شرع کر دیوے۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

س نمبر ۱۸۶ :۔ جو قرآن شریف فارسی اور انگریزی میں لکھا جاوے۔ کلام الٰہی ہے یا نہیں۔ اس پر احکام آیات مترتب ہوتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۸۷ :۔ کرۂ کعبہ آسمان دنیا میں ہے یا تمام آسمانوں میں؟ تینوں سوالوں کے جواب سے بذریعہ اخبار سرفراز فرمائیں۔

ج نمبر ۱۸۵ :۔ ... الاسلام یعلو ولا یعلیٰ اسلامی رسوم کا دوسری قوموں میں جاری کرنا گناہ نہیں۔ دوسری قوموں کی رسوم خلاف شرع کا اسلام میں جاری کرنا گناہ ہے۔

ج نمبر ۱۸۶ :۔ قرآن شریف کا فارسی انگریزی میں لکھنا دو طرح سے ہے ایک تو یہ کہ صرف نقوش فارسی اور انگریزی میں ہوں۔ مگر الفاظ عربی ہی رہیں۔ مثلاً الحمدللہ کو فارسی میں اسی طرح الحمد اور انگریزی میں اس طرح (Alhamdu …) لکھا ہے۔ اس صورت میں تو وہ قرآن ہی ہے کیونکہ نقوش کا اعتبار نہیں بلکہ الفاظ کا ہے نقوش تو عربی بھی نہیں رہے کیونکہ زمانہ نزول قرآن کا رسم الخط اس زمانہ سے کچھ متغائر تھا جو اب بالکل متروک ہے۔ اور اگر فارسی انگریزی سے مراد ترجمہ ہے تو وہ قرآن شریف نہیں بلکہ ترجمہ ہے کیونکہ قرآن شریف کو عربی کہا گیا ہے حدیث شریف میں ہے۔ احبوا العرب لثلاث انا عربی والقرآن عربی ولسان اہل الجنۃ عربی۔ پس اس ترجمہ کو قرآن مجید نہیں کہیں گے۔ بلکہ ترجمہ قرآن مجید کہیں گے۔

س نمبر ۱۸۷ :۔ جو بکری یا بکرا یا دنبہ حلال کیا جاوے۔ اور اس کی گھنڈی دور کی ادی رہ جاوے۔ تو وہ جائز ہے یا کہ ناجائز؟

س نمبر ۱۸۸ :۔ قربانی دینا ہر ایک مسلمان کو سنت ہے یا حکم ہے۔ یا کہ صرف دولتمند کو چاہیئے۔ اور نیز قربانی سنت ہے یا حکم ہے؟

ج نمبر ۱۸۷ :۔ کوئی حرج نہیں۔ اگر رگ جان کٹ جاوے۔

ج نمبر ۱۸۸ :۔ قربانی کے متعلق اختلاف ہے۔ سنت تو سب کے نزدیک ہے حنفیہ کے نزدیک مالداری شرط ہے۔ مالی احکام شرعیہ پر غور کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مالی احکام مالداروں ہی پر ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم عنداللہ۔

س نمبر ۱۸۹ :۔ انگریزی نوٹ میں زکوٰۃ ہے یا نہیں معترض کہتے ہیں کہ سونا چاندی نہیں ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور دوسرے کتنے روپیہ ہونے سے زکوٰۃ دینا ہوگا۔ اور کتنا روپیہ دینا ہوگا۔

ج نمبر ۱۸۹ :۔ نوٹ بحقیقت ایک قرض کی رسید ہے گویا سرکار قرضدار ہے اور نوٹ اسی قرض کی رسید دیتی ہے۔ مگر ایسی رسید کہ ہر ایک جگہ دکھا کر روپیہ وصول کر سکتا ہے کسی طرح کی دیر نہیں۔ اور یہ مسئلہ ہے۔ کہ جو قرض کسی ایسے شخص پر ہو جو اقراری ہو منکر نہ ہو ہر وقت دینے پر طیار ہو۔ اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

س نمبر ۱۹۰ :۔ ایام ... بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سے پہلے منیٰ سے ... کی طرف بھیجنا کس کتاب میں مذکور ہے؟

س نمبر ۱۹۱ :۔ بی بی سودہ کو ... بلا محرم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی عبدالرحمٰن محرم کے ساتھ تنعیم بھیجنے میں اشارہ ہے یا نہ ... کہ اگر مسافت سفر نہیں رکھتا ہے۔ اور ... تنعیم مسافت سفر رکھتا ہے۔ تو سودہ کا بلا محرم اور عائشہ کا محرم کے ساتھ جانا یعنی کوئی شرعاً لزوم نہیں اور اگر منیٰ اور مکہ کے درمیان مسافت سفر ہے تو سودہ کو بلا محرم آپ نے کیوں بھیجا اگر منیٰ و مکہ کے درمیان مسافت سفر ہو تو ... اس صورت میں ... نمبر ۱۹۱ کا ... کہ بلا محرم کا ہونا شرط ہے کیونکر صحیح ہوگا؟

ج نمبر ۱۹۰ :۔ ... مسند امام احمد میں ہے۔

ج نمبر ۱۹۱ :۔ مسافت سفر میں ... اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک تین چار کوس کی مسافت کو سفر کہتے ہیں ... تو دونوں مقام مکہ معظمہ ہیں۔ اور حنفیہ کے نزدیک ... ان کے نزدیک نہیں ہیں۔ مگر حضرت سودہ کو اس مسئلہ ... کے ساتھ چند ایک ... لوگ ساتھی بھی تھے۔ اور وہ خود بھی ... صورت میں وہ فتنہ نہیں جو جوانی اور تنہائی کی صورت میں ہے کیونکہ فتنہ کا احتمال بہت دور ہے ممکن ہے کہ سودہ کا کوئی محرم بھی ساتھ ہو۔ مگر اس کا ذکر ... یا دواشت کی بنا پر تو ان کے لینے میں خلل نہیں آتا۔

تصحیح ۔ ۱۲ مارچ کے پرچہ میں فتویٰ نمبر ۱۲۲ میں غلطی ہوئی ہے یوں ہونا چاہئے کہ بیوہ عورت پنرواہ عذر لا ہو یا بغیر عذر لا عدت وفات میں حدیث شریف میں ہے

# انتخاب الاخبار

افسوس کہ آج کل ہر طرف سے طاعون شدت کی خبریں آرہی ہیں مولوی عبدالرحمن دینانگری جوان صالح اور مولوی فیروزالدین صاحب سیالکوٹی جو کئی ایک کتب کے مصنف تھے انتقال کر گئے۔ ملک چراغ الدین صاحب ہیڈ والہ ضلع سیالکوٹ بھی طاعون سے فوت ہوئے۔ ناظرین سے ان کے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ اللہم اغفر لہم ۔

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا۔ کہ جہاں پر ایک شخص بھی خدا کا نیک بندہ ہوگا۔ وہاں بھی طاعون کی بلا نہ پہنچیگی۔ مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ گذشتہ سال کی تباہی کے علاوہ امسال بھی فروری اور مارچ میں قادیان جیسے چھوٹے سے مقام پر جہاں کی آبادی کل دو اڑھائی ہزار ہے ۳۵ آدمی ہلاک ہوئے ۔

امرتسر کے ڈسٹرکٹ جج نے اپنے ہندو اردلی کو غصے میں کہیں گالی دی۔ اس پر اس نے نوکری چھوڑ دی اور شہر کے ہندوؤں اور وکیلوں نے بڑے زور کا جلسہ کیا جس میں مقدمہ کے لئے چندہ ہوا چنانچہ صاحب بہادر پر نالش کی جاویگی (نتیجہ کیا ہوگا؟ وہی جو جج صاحب کی کانفرنس کابل کے مقابلہ پر ہوا تھا)۔

لاہور میں پنجابی اخبار کے ایڈیٹر کے آخری فیصلہ پر ہندو نوجوانوں نے بڑا شور کیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کئی ایک اور یورپینوں پر حملے کئے۔ تین لڑکے ماخوذ ہیں۔

اخبار مسافر آگرہ کے مقدمہ کی پیشی ۲۰ اپریل کو تھی نتیجہ نامعلوم

شیخ محمد حسن صاحب لاہوری کی بیوی اور لڑکا طاعون سے انتقال کر گئے تھے جن احباب نے ان کی تعزیت اور عیادت میں ہمدردی کے خطوط بھیجے تھے شیخ صاحب نے ان کا شکریہ ادا کرنے کا خط لکھا تھا جو ہنوز درج ہونے نہ پایا تھا کہ خود ان کے انتقال کی خبر بھی آگئی۔ اس لئے ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم پرانے نو مسلم موحد تھے کئی سال سے پنشن یاب تھے۔ اللہم اغفر لہ۔

**طاعون کی اموات کا حساب**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۸۹۶ء میں | ۱۲۰۴ | | |
| ۱۸۹۷ء میں | ۵۶۰۵۵ | ۱۸۹۸ء میں | ۱۰۱۸۵۳ |
| ۱۸۹۹ء | ۱۳۴۷۸۹ | ۱۹۰۰ء | ۹۳۱۵۰ |
| ۱۹۰۱ء | ۲۷۳۶۷۹ | ۱۹۰۲ء | ۵۷۷۴۲۷ |
| ۱۹۰۳ء | ۸۵۱۲۶۳ | ۱۹۰۴ء | ۱۰۲۲۲۹۹ |
| ۱۹۰۵ء | ۹۵۰۸۶۳ | ۱۹۰۶ء صرف جنوری سے اپریل تک | ۱۴۰۰۰ |

پنجاب میں ہفتہ ختمہ ۶ - اپریل کو طاعون سے جو اموات واقع ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل ضلع وار حسب ذیل ہے حصار ۱۰۰۔ رہتک ۱۹۷۹۔ گوڑگانوں ۱۳۷۔ دہلی ۵۷۷۔ کرنال ۷۳۳۔ انبالہ ۱۲۷۸۔ ہوشیارپور ۱۵۸۰۔ جالندھر ۲۴۱۵۔ لودیانہ ۱۱۴۲۔ فیروزپور ۱۷۹۰۔ منٹگمری ۲۶۹۔ لاہور ۲۱۷۰۔ امرتسر ۱۱۳۲۔ گورداسپور ۲۲۷۵۔ سیالکوٹ ۳۷۸۱۔ گوجرانوالہ ۵۲۵۴۔ گجرات ۲۶۵۹۔ شاہپور ۱۱۸۴۔ جہلم ۵۲۷۔ راولپنڈی ۳۶۴۔ اٹک ۲۳۱۔ ملتان ۱۔ ریاست پٹیالہ ۱۲۳۶۔ کپورتھلہ ۷۶۴۔ مالیرکوٹلہ ۱۰۷۔ جیند ۲۰۰۔ کلسیہ ۱۵۔ فریدکوٹ ۱۱۷۔ نابھہ ۱۷۷۔ کل ۳۶۴۴۳۔ اس سے گذشتہ ہفتہ ۲۹۱۵۴۔ پچھلے سال کے اسی ہفتہ ۲۷۵۴ (کرشن قادیانی کا ضلع گورداسپور خاص قابل غور ہے)

حضور وائسرائے بہادر ڈیرہ دون کیطرف آجکل سیر و شکار میں مشغول ہیں۔

لاہور میں طاعون کی کثرت سے کل سکول بند ہو رہے ہیں۔ (خدا کی پناہ)

راجکوٹ میں ایک مسلمان چپراسی نے دیوانہ ہو کر ۶ آدمیوں کو تلوار سے قتل کر ڈالا ٹیلیگراف ماسٹر نے بڑی پھرتی سے اس کو پکڑ کر حوالہ پولیس کیا ۔

ترکی گورنمنٹ نے اپنے کانسل جنرل بمبئی کی معرفت مولوی محمد انشاء اللہ ایڈیٹر اخبار وطن لاہور کے کئی تمغے چاندی کے ان لوگوں کو تقسیم کر دینے کیلئے بھیجے ہیں کہ جنہوں نے حجاز ریلوے کے فنڈ میں فیاضانہ طور سے چندہ دیا۔ ان تمغہ پانے والوں میں دو یورپین جنٹلمین اور ایک ہندو جنٹلمین ہے ان تینوں کو سلطان المعظم نے بالخصوص تمغہ عزت نشان عطا فرمایا ۔

بمبئی کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ان تمام پولیس ملینوں کو بری کر دیا کہ جن پر عدول حکمی کا الزام لگا کمشنر پولیس نے مقدمہ فوجداری قائم کیا تھا عدالت نے قرار دیا کہ پولیس ملینوں نے جو کچھ کی وہ ڈیوٹی کے وقت نہیں تھی بلکہ فرصت کے وقت منعقد کی گئی تھی۔ اس لئے تمام پولیس مین بے قصور ہیں۔ ان پر فوجداری مقدمہ نہیں چل سکتا۔ سب پولیس مین بری کر دیئے گئے ۔

ahmadimuslim.de

# نئی بات! نسخہ مفت بالکل مفت

## بال اڑانیکا پوڈر عرق و تیل و صابون وغیرہ - کافور کا گلاس - پارے کی گولی و گلاس

### گندھک کا گلاس - مالا کافور - اسپٹن - منجن - انجن ادویہ مقوی وغیرہ وغیرہ

مجرب اور اپنے آزمودہ نسخے رسالہ چند تجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو رسالہ کہ امرت کی شیشی خریدنے والے کو مفت نذر کیا جاتا ہے امرت کی دھارا جن ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے وہ تو ہمیشہ انکے خریدار ہیں۔ جو تمام اشتہاری دویات سے تنگ رہا کرتے ہیں۔ انکے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے تاکہ وہ بھی ایک بار اس آب حیات کے فوائد سے آگاہ ہو کر ویدک ادویات پر عش عش کریں۔

## امرت کی دھارا نے

جس قدر نام پایا ہے۔ اسکی مکمل تشریح و تعریف کیواسطے تو ایک علیحدہ کتاب چاہیئے۔ مختصراً یہ کہ عام طور پر جو امراض بوڑھے بچوں جوان عورتوں کو ہوتی ہیں ان سب کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ طرفہ تو یہ ہے کہ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔

سر درد ہر قسم - زکام - کھانسی - نزلہ - دمہ - نمونیا - ذات الریہ - ذات الجنب - پیٹ درد - پیٹ کا پھولنا - بدہضمی - ہیضہ - درد قولنج - قراقر معدہ - اروڑی - رقت معدہ - ریح المعدہ - پھوڑا معدہ - اسہال - پیچش - سنگ - رگ - درد دندان - داڑھ درد - مسوڑھوں کا پھولنا - مسوڑھوں کا درد - دانتوں سے خون جانا - دانتوں کو پانی لگنا - بچی ضعف معدہ کی تے - ورم معدہ - درد کان - کانوں میں کھجلی - ورم گوش - کرم کان - بواسیر ناک و تالو میں پھنسیاں - بد بودار بینی - چھینکیں آنا - درد آنکھ - پھوڑا پھنسی - زخم - کان بہنا - ران کا ناسور - پیٹ داد - حلق کا بیٹھ جانا - منہ میں چھالے - منہ سوجنا - زہر واذ ڈنک - سوزاک - آتشک - بدھ - گلٹیاں - ورم - تمام دردیں اندرونی - تمام دردیں بیرونی - گنٹھیا - عرق النسا - ریحی باد - چوٹ - موچ - پانی گوکہ - بھگندر - بواسیر - تپ دق - سل - پرسوت - زنانہ - یرقان - کالا پانی - امراض بچگان - بچہ کا دودھ نہ پینا - ڈبہ اطفال - سرسام - سر گھومنا - حس و حرکت جاتے رہنا - لقوہ - فالج - خارش - دماغ - فساد خون - سوزش زبان - سوجن - آبلہ - پپڑی - گرنا - دانت کھٹے پڑنا - ورم پستان - جلودھر - درد جگر - نفخ جگر - سوء القنیہ - طحال - ورم گردہ - یا مثانہ - ورم خصیہ - فتق - درد دور ورم - درد پشت - پنڈلیوں کا پھولنا - ناسور - آگ سے جلنا - کثرت پسینہ - ہچکی - قبض دائمی - بخار - امراض دل - ناطری وغیرہ امراض کے لیے اکسیر ثابت ہوا ہے۔

امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے۔ ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ امرت کی دھارا جس جیب میں موجود ہو امراض کے خطرہ سے محفوظ ہے۔ امرت کی دھارا جس کے پاس رہتی ہے اسے ادوادویات کی کیا ضرورت ہے۔ امرت کی دھارا کے مقابلے ادویات کی بوجھ واختی سب ہیچ ہیں۔ امرت کی دھارا نے اس قدر نام پایا ہے کہ اسکی پانچ چھ سو شیشیاں ماہوار بکتی ہیں جس نے ایک دفعہ آزمایا ہمیشہ کے لئے اپنا یار بنا لیا۔ احتیاطاً رہے کہ امرت کی دھارا کا مشہور نام دیکھ کر اب لوگوں نے جھوٹے اشتہار دینے شروع کر دئیے ہیں اور بیماری کی فہرست نقل کر دی ہے اس واسطے احتیاط سے کام لیں۔ امرت کی دھارا نے لاعلاج امراض کو ٹھیک کر دیا ہے۔ دق - طاعون - سل - آتشک - سوزاک وغیرہ جیسی امراض کے واسطے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ چھوٹی امراض کا تو ذکر ہی کیا ہر وقت دیکھتے ہی بھاگ جاتی ہیں۔ فہرست طلب کریں۔ مفصل حال معلوم ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۱۲ نمونہ ۸ مگر یاد رہے کہ نمونے کی شیشی کے ساتھ چند تجربات شرما مفت نہیں مل سکتے۔

**صاحبو!** میرے اس لکھنے کو اشتہاری مبالغہ مت خیال کرو۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر جو کچھ لکھ رہا ہوں سچ سچ امرت کی دھارا کی تعریف کرنی قسم کی ہمت سے باہر ہے اس میں پرماتما نے ایسے اوصاف بھر دیئے ہیں کہ جن کا اندازہ میں خود نہیں کر سکتا۔ جس مرض پر دیا جاتی ہے اسی پر فائدہ ہوتے ہیں کھانے اور لگانے کے کام آتی ہے۔ شراب اور افیون چھڑا دیتی ہے۔ ایک شیشی تمام بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ آمین!

**ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر و مصنف رسالہ جات تھی لاہور**

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352.

# اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

بسم اللہ کہہ کے مصطفےٰ کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار ✦ جب اصل وہم و خطا کا ہے یار ✦ پانی کے بہ نقل کیا ہے

نمبر ۲۴ جلد ۳

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ للعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ عہ

غیر ممالک سے ۔ ۔ ۵ شلنگ

۔ ۔ ۔ ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ۔ عمر

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✦

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✦

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ✦

یوم جمعہ مورخہ ۵ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

## کرشن قادیانی اور ہم

اِدھر آ پیارے ہنر آزمائیں ✦ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

۱۷۔ مارچ کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا تھا کہ ثناء اللہ امرتسری قسم کھائے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی الہام ثابت نہیں۔ اسکا جواب ۲۹۔ مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا تھا کہ ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ امرتسر یا بٹالہ میں جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ بتلاؤ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اسکا جواب کرشن جی نے اپنے اخباروں (بدر مورخہ ۴ اپریل اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ) میں چھپوا دیا ہے۔ ہم اس مضمون کو تمام و کمال بعینہٖ نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع ملے۔ مزید آسانی کے لئے ہم نے مضمون منقولہ کے فقروں پر نمبر لگا دئے ہیں پس ناظرین ان نمبروں کو دیکھکر ہماری جوابات کو نمبروار پڑھتے جائیں اور لطف اٹھائیں قادیانی اڈیٹروں سے بھی توقع ہے کہ وہ ایمانداری سے کام لیکر ہماری طرح ہمارا تمام مضمون نقل کرینگے۔ بہر حال وہ مضمون یہ ہے :۔

### مباہلہ کیواسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

مولوی فاضل ابوالوفاء ثناء اللہ

(حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکھا گیا)

صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۲ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیاں کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں۔

"(۱) ہاں البتہ ہم اپنے وطن کے ذمہ دار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کیطرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو

**معذرت** :۔ میں سفر سے آیا تو ۱۹۔ اپریل کا اخبار مرتب تھا اور مرزا صاحب کے مباہلہ کا جواب جلد دینا تھا اسلئے وہ کاپی اسی ہفتہ تیار کیا گیا۔ امید ہے اس بے تقدیم کو تقدیم ز کرواد پر قیاس فرمائینگے۔ اڈیٹر

ahmadimuslim.de

کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عید گاہ امرتسر طیار ہے جہاں تم ایک دفعہ پہلے صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا"

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کیواسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔ اس مضمون کے جواب میں ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بیشک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اسواسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہو جاویگی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی جاویگی

اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دینگے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنت اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اسکے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی خدا بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دکھلا دیگا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا مولوی ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنی کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے منشاء کے مطابق آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں

نوٹس
آجکل عام شکایت ہو... نوجوان دوکانداری ... سود دیکھتے ہیں اور ... ایک جو کم قیمت ہی ... لئے زندہ مثال قائم ... بازار میں ایک دوکان ... کی ہے اس دکان میں ... قسم کی سیاہی، قلم، چاقو ... پٹیاں، اسپنج، موم بتیاں ... جرابیں، قفل، ... ہر قسم کی چھتریاں ... ولایتی کنگھیاں ... پوڈر، لیونڈر وغیرہ ... بکفایت رعایت ملتی ہیں ... لائیں وہ بچشم خود ... ہے ایک دفعہ مال منگو... ہمیشہ کیلئے خریدار ...
نوٹ:۔ ہماری ... جرابیں تیار کیجاتی ... اور پائداری میں ... کرتی ہیں۔ سوتی ... فیہ جن۔
المشتہر
شیخ نظیر حسین
ڈبی بازار ا...

... ترک اسلام ... منیجر اہلحدیث امرتسر

گرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے جاؤ پورے کرے فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کرکے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کریگا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کریگا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو نازل کرکے انہیں ہلاک کردیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی دیکھو سورہ انفال رکوع ۴ وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اُسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز کا بزعم خود ہرگز موقع نہ دے اور وہ منظور کرکے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اسکو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی تاکید ہے کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اس کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ یا اعلان کردے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے۔

امید ہے اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے براہ حصول شہرت پیش کی ہے اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہوجاویگی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شایع ہو جائیگا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام پہونچ جاویگا۔ اس زمانہ میں بسبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اسوقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود بھی کیا اور پھر اس کے مریدوں نے اسکو تمام جائیداد سے بے دخل کردیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ و خراب حالت میں مرگیا * وہ امریکہ میں تھا اور حضرت اقدس قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اُس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے اور حقیقۃ الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شایع کردیں گے۔ (یہ چیلنج دیتے ہو یا میرا چیلنج منظور کرتے ہو؟ ایڈیٹر) مولویصاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اسوقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن* سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ وار ہوسکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو انکی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلا کا مقابلہ نہ کرسکیگی۔ مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی تبلیغ تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کرکے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا اُس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے؟ مولوی صاحب اگر آپ نے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو

* دہلی میں مرزا صاحب کی چاہتی بیوی کے ہم وطنوں سے کیا ظاہر ہوا تھا؟ کانٹے تو ہر جگہ کانٹے ہی کا پھل دیں گے۔ (اہلحدیث)

اہلحدیث امرتسر [illegible]

کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس [۲۶]
پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان
آ سکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپکے زادِ راہ
آپکے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس* روپیہ تک دے سکتے
ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے
فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ [۲۷] مباہلہ تحریر ہو کر اس
تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے
اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری
نہیں سمجھتے۔ لیکن [۲۸] یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا
کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی
ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں
وہ قسم کھا کر ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمد
کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ
پسند کرے تو جب چاہے وہ آ سکتا ہے البتہ آنے سے پہلے ایک
ہفتہ ہم کو اطلاع دے اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں
اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل
بھیڑوں کے ہے اور ہمارے تابع ہے اور ان لوگوں کی طرح درندہ
طبع نہیں جنکا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔" (بدر ۴ اپریل)

**جواب** نمبر اول۔ دوم۔ سوم اور چہارم میں آپنے بالکل سفید جھوٹ سے کام
لیا ہے۔ کیونکہ میں نے آپکو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آنے یا آپ کے حکم سے
(بقول آپکے دیکھو ۲۹) آپ کے تابعدار مرید ایڈیٹر الحکم نے مجھکو قسم کھانے
کے لئے کہا جسکو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے میں نے تو قسم کھانے پر
آمادگی کی ہے مگر آپ اسکو مباہلہ سمجھتے ہیں حالانکہ مباہلہ اسکو کہتے ہیں جو فریقین
بالمقابل قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن
مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سنئے اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے۔ میں
نے جو کہا ہے وہی کہئے۔ اپنے معمولی کذب سے کام نہ لیجئے۔ یہ نہیں کہ میں آپ
سے مباہلہ کرنے سے ڈرتا ہوں معاذ اللہ جب میں آپکو محض خدا کیواسطے ایک
مفسد اور دجال جانتا ہوں نہ اب بلکہ سالہا سال سے تو میں آپ کے مباہلہ کو
کیونکر ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپ کو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں۔ کہ
آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں کیونکہ
میں آپ کے مکائد سمجھنے میں بفضلہ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش * من انداز قدت را می شناسم

پس میں نے جو کہا وہی میری طرف نسبت کیجئے۔ دروغ گوئی سے کام نہ
لیجئے میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپ کو دعوت دی
ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین
کہا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست
گوؤں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

نمبر۵ میں بھی آپنے معمولی کذب سے کام لیا ہے۔ بھلا اگر آپ ایسے ہی رحم دل
تھے تو پادری عبد اللہ آتھم کی بابت کیوں کہا تھا کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر
مرجائیگا؟ کیوں آپنے مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اس کے داماد
کی موت کی پیشگوئی شائع کی تھی؟ ہاں ہم تمہاری اس مہربانی کا گر بھی جانتے
ہیں کہ گورنمنٹ سے چونکہ تحریری اقرار ہے کہ میں (مرزا) کسی کے حق میں
موت یا عذاب کی پیشگوئی نہ کرونگا۔ اسلئے اب رحمت اور مہربانی کی سوجھی ہے ؎

عصمت بی بی ست از بے چادری۔

نمبر۶ کے مطابق بھی ہم تیار ہیں مگر نمبر۷ میں جو آپ دلائل سنانے کا وعدہ
دیتے ہیں۔ کیا اس قسم کے وعدے آپ نے پہلے نہیں کئے تھے؟ کیا آپ کو یاد
نہیں کہ شروع شروع میں آپ نے اپنی کتاب **ازالہ اوہام** کے انتظار کرنے
کے لئے کیسے کیسے اشتہارات شائع کئے تھے مگر جب وہ نخل آیا تو کیا نکلا۔ وہی
بقول شخصے ؎ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نکلا۔

نمبر۸ میں بھی آپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر
کر دیا۔ ہمارے جناب ہمنے آپ کو کب قسم کھانے کے لئے کہا۔ ہم تو آپ کو قسم کھلاتے
ہیں نہ آپکی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ کتنے توسے پر ..... رکھدیں
ہمیں تو قرآن میں آپکی قسم پر اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم آپ کو
کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں۔ ہاں آپنے ہمکو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے
ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں۔

نمبر۹ بھی فضول ہے ہم تو اسی وعدے پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ مارچ کو

* میرے پہلے قادیان پہونچنے پر جو آپنے حسب وعدہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ بھیجدیا
تھا وہی کافی ہے ان پچاس کی بھلا کیا حقیقت ہے۔ قف (اہلحدیث)

تفسیر ثنائی ... منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث میں شائع کیا ہے جسکو آپنے بھی منظور کیا۔ زائد باتوں کو ہم آپکی فضول گوئی جانتے ہیں۔ جب کتاب آپکی نکلیگی تو اسکا جواب بھی دیا جائیگا سردست تو جس سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپکے کہنے کے مطابق (دیکھو الحکم ۱۰ مارچ) ہم قسم کھانے کو طیار ہیں قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دیئے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں باقی فضول۔ نمبر ۱ میں تو آپ مجھکو عذاب کی تعیین کا اختیار دیتے ہیں مگر نمبر ۱۱ میں اس اختیار کو چھینتے ہیں کیونکہ آپ کہتے ہیں خدا کیوں کسی مجرم کے کہنے کے چاؤ پورے کرے۔ پس اس اختلاف کو جو بموجب تعلیم قرآن جھوٹ کی علامت ہے آپ اٹھا دینگے تو میں بھی حسب (نمبر ۱) آپکو عذاب کی تعیین سے اطلاع دونگا۔ (نمبر ۱۱) میں آپ فیصلے کے منتظر ہیں۔ کیا ابھی آپکا اور آپکے مخالفوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو پھر آپ کے دجال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے۔ کیونکہ آپ نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو خود ہی اشتہار دیا تھا جسمیں یہ دعا لکھی تھی:۔

"اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھکو راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی آور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کیلئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں۔ تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

یہ دعا باواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کوئی ایسا نشان مانگتے ہیں جس سے انکا اور انکے مخالفوں کا بکلی فیصلہ ہو جائے۔ حالانکہ بقول آپ کے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا بلکہ اشتہارات شائع ہونے پر آئندہ کو ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس کے اس دعا کے پورا نہ ہونے کی صورت میں آپ نے اپنے لئے یہ فرمایا تھا کہ:۔

"اگر تو دا ے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں۔ تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا۔ اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں کا مصداق سمجھونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں۔ جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے (اشتہار مذکور)

کیا مرزا جی! واقعی آپ ایسے ہی ہیں؟ یہ ترقی آپ کو مبارک ہو (نمبر ۱۲) میں آپ انسانی ہاتھ کی بے ذلی مانتے ہیں مگر پنڈت لیکھرام کو جب کسی انسان نے قتل کیا تو آپ نے اس کو کیوں اپنا نشان لکھا تھا اور اب بھی لکھ رہے ہیں۔ (نمبر ۱۳) اگر مباہلہ ہوتا۔ تو شاید ضرورت نہ ہوتی مگر مباہلہ تو ہے نہیں بلکہ آپ نے حسب درخواست میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے اسلئے اس عذاب کی تعیین کرالینا آیت مباہلہ کے خلاف نہیں۔ علاوہ اس کے میں حضرت کا مزاج شناس ہوں۔ آپ ہی تو ہیں جو آتھم کی بابت لکھ چکے تھے کہ پندرہ ماہ میں مرجائیگا۔ مگر جب وہ نہ مرا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے۔ پنڈت لیکھرام کی بابت لکھا تھا کہ خرق عادت عذاب آسمانی آئیگا مگر جب وہ معمولی طور پر چھری سے مارا گیا تو آپنے اپنی سچائی کا اظہار کیا۔ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت لکھا تھا کہ تیرہ ماہ میں ذلیل و خوار ہوگا۔ جب مدت گذر گئی تو لکھ مارا کہ چونکہ اس (مولوی صاحب) نے عجیبت کا صلہ لام غلط کہا ہے اسلئے وہ ذلیل ہوگیا۔ سرکار سے اس کو مربع زمین ملی اسلئے وہ ذلیل ہو گیا۔ حالانکہ پہلی بات کی مولوی صاحب تکذیب کرتے ہیں اور دوسری بات تو ایسی ذلت کی ہے خدا ہمکو بھی نصیب کرے۔ پھر میری بابت لکھا کہ تو قادیان میں نہ آئیگا لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہنچا تو بات بنائی کہ نیک نیتی سے نہیں آیا۔ اپنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کا الہام شائع کیا جب مدت گذر گئی تو کہا چونکہ انکے متعلقین دل میں ڈر گئے اسلئے تاخیر واقع ہوگئی۔ غرض اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں پھر کیا یہ سوال بے جا ہے کہ آپ سے پوچھا جائے کہ وہ عذاب کیا ہوگا۔ کیا یہ مثل غلط ہے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ اسی لئے میں پوچھتا ہوں کہ بلا انتظار میرے لئے عذاب کی تعیین کر دیجئے۔ پس آپ دعا کیجئے خدا سے اس عذاب کا علم حاصل کریں کیونکہ آپ تو (بقول خود) بڑے مستجاب الدعوات ہیں خصوصاً دشمنوں کے حق میں آپکی دعا رد نہیں ہوتی (دیکھو اپنا انذار، الہام مسیح وکل)

نوٹ: آزمودہ را آزمودن خطا است۔

منقول از اہلحدیث امرتسر ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء

(نمبر۱۸) آپ کو خدا نے کہا جدھر تیرا منہ اودھر ہی میرا منہ ہے آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ مجھ کو بارہا مخاطب کرکے خدا فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا (دیکھو اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ملحق تریاق القلوب) یہ بھی آپکا الہام ہے الفوق معک والتحت مع اعداءک یعنی تو ہمیشہ بلند رہیگا اور تیرے مخالف ہمیشہ نیچے رہیں گے (دافع البلاء) پس آپ کو یہ کیا مشکل ہے کہ آپ اس حلف کے نتیجہ سے مجھے ابھی اطلاع بخشیں اور مخلوق خدا کو اپنی نبوت سے فیضیاب ہونے کا موقع دیں لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسا نہ کرینگے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اہلحدیث کا مقابلہ آسان نہیں ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب + کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

(نمبر۱۴) میں جو آپ نے فرمایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کاذب اور دجال ہیں کیونکہ صوفی عبدالحق غزنوی سے جو آپنے مباہلہ کیا تھا اس کے بعد جو جو ذلتیں آپ پر وارد ہوئی تھیں ایک زمانہ بول رہا تھا کہ ؎

عدو ہی مباہل کو یہ آسمانی + ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

آتھم کے زندہ رہنے پر جو لعنتیں تم پر پڑی تھیں وہ مباہلہ ہی کا اثر تھا ورنہ تم ہی بتلاؤ کہ عبدالحق پر کونسی ایسی ذلت آئی جس کی نسبت ایک زمانہ بول اٹھا کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے۔ (نمبر۱۵) کا رد آپ نے نمبر۱۲ میں خود ہی کر دیا کہ مرزائیو! یہی تمہارا مہدی ہے اور یہی تمہارا کرشن گوپال اور یہی تمہارا سلطان القلم ہے جو ایک ہی سطر میں تو مجھ کو اختیار دیتا ہے کہ جو عذاب چاہوں مانگوں جسکا مطلب صاف یہی ہے کہ جو عذاب مانگونگا وہی آئیگا تب ہی تو فیصلہ ہوگا پھر ساتھ ہی لکھتا ہے کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا۔ یہ اس لئے کہا کہ اگر وہ عذاب نہ آیا تو کہہ دونگا کہ میں نے پہلے ہی لکھدیا تھا کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا

کیا سچ ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج + بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(نمبر۱۶) بھی نمبر۱۵ کے برخلاف ہے کیونکہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ منہ مانگا عذاب نہیں ملتا پس میں کیوں اپنے منہ سے عذاب کی تعیین کروں اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہی اس عذاب کی تعیین کر دیں کیونکہ آپ خود مانتے ہیں اور قرآن سے ثبوت دیتے ہیں کہ خدا کسی مجرم کو منہ مانگا عذاب نہیں دیتا پھر کیوں کہتے ہو کہ عذاب کی تعیین میں کروں۔ مرزائیو! تم ہی اس خبطی کو نہیں پوچھتے کہ کیا کہتا ہے۔ (نمبر۱۹) میں بھی آپ نے اپنی معمولی کذب سے کام لیا ہے اور اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ کے اخبار میں مجھ کو قسم کھانے کی بابت کہا گیا میں نے منظور کیا مگر اس شرط پر کہ اس حلف کے نتیجہ سے اطلاع دیں۔ اب اس کے بعد آپ نے میری اس تحریک کی منظوری دی بتلائیے شرط ہماری طرف سے تھی یا آپ کی طرف سے ہماری تجویز کو منظور کرنا گویا ہماری شرط کو بھی منظور کرنا ہے باقی یہ کہ آپ کو بھاگنے نہ دیں تو ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ شیروں کو تو قابو کیا جا سکتا ہے مگر گیدڑوں کو کون قابو کرے جنکے لئے سب راہیں کھلی ہیں ورنہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بات صرف دو حرف ہے کہ آپنے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا۔ ہم نے آپکی دعوت قبول کی مگر حلف کے نتیجہ سے اطلاع چاہی بس آپ ذرا دیکھئے ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا + بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

(نمبر۲۰) بیشک بھیجو مگر یقین نہیں کہ آپ اس وعدے کو بھی سچا کریں۔ کیونکہ رسالہ انجام آتھم میں بھی آپنے لکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس میں مباہلہ کی دعوت ہے انکو یہ کتاب بھیجی گئی ہے جسکو نہ پہونچے وہ اطلاع دے۔ تو دوبارہ رجسٹری کرا کر بھیجی جاویگی۔ مگر میرے نہ پہونچنے کی اطلاع کی تاہم کتاب نہ پہونچی۔ یہ تو ہیں آپکے وعدے۔ سچ ہے ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر + جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(نمبر۲۱) یہ ایک نئی تجویز ہے جب کتاب چھپکر ہمارے پاس آئیگی تو اس وقت اسکا جواب دیا جائیگا۔ سردست تو آپکی دعوت کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں بس آئیے اور تشریف لائیے (نمبر۲۲) بیشک میں نے جس طرح آپ کی تجویز کو منظور کیا ہے اس سے مجھ کو کسی طرح انکار نہیں۔ یاد رکھو کہ میں کون ہوں ؎

انا حضرۃ الوادی اذا ما زحمتنی + واذا نطقت فانّنی الجوزاء

(نمبر۲۳) میں بھی آپنے غلط بیانی سے کام لیا۔ بھلا میرے جیسے آدمی کو جو محض خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک جلسوں اور مناظروں میں بلایا جاتا ہے اس کو امرتسر یا بٹالہ میں شہرت کی خواہش ہو سکتی ہے؟ ہاں میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ان دو مقاموں کو کیوں منتخب کیا۔ امرتسر کو تو اس لئے کہ ایک دفعہ

پہلے آپکا مباہلہ اسی شہر میں ہو چکا ہے نیز مجھے اس میں آرام بھی ہے - کیونکہ میرا شہر ہے نہ کہیں جانا نہ آنا - بٹالہ کو اس لئے منتخب کیا کہ میرے اور آپکے درمیان میں ہے اور آپ خود ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۹ء کے اشتہار میں بغرض مباحثہ بٹالہ کو منتخب کر چکے ہیں پس یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی بٹالہ کو منتخب کیا اگر اس انتخاب میں کوئی شہرت پسندی ہے تو اس کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہے - اگر اب فساد کا خطرہ ہے تو ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۹ء میں جبکہ آپ نے خود ہی بٹالہ کو منتخب کیا تھا - فساد کا خطرہ نہ تھا؟ یہ بھی خبط ہے (نمبر ۲۴) میں آپ نے محض جھوٹ اور سراسر کذب سے کام لیا ہے سچے ہو تو اس مباہلہ کے الفاظ نقل کرو اور بتاؤ کہ مسٹر ڈوئی نے تمہارے مقابلہ پر کیا کہا تھا - تمہیں خوب معلوم ہے کہ اہلحدیث تمہاری اس قسم کے کذب کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہے مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم کی بابت جو تقاضا ان کے مباہلہ کا تم پر مدت سے کیا جاتا ہے آسپر مسٹر ڈوئی والا مباہلہ کا تقاضا مزید ہے - پس سچے ہو تو اس مباہلہ کو اصلی الفاظ میں شایع کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہو (نمبر ۲۵) اسکا جواب پہلے آ چکا ہے کہ بٹالہ کا انتخاب آپ ہی نے کیا ہوا ہے (نمبر ۲۶) کیا آپکی طرح قادیان میں آنے پر مجھے خطرہ نہیں - تاہم بٹالہ میں نہ آنے کی کوئی معقول وجہ بتلا دیں گے - تو میں قادیان میں بھی آ جاؤنگا - کیا آپکو میرا پہلے ایک دفعہ قادیان پر حملہ آور ہونا یاد نہیں - اگر تمہیں ذرہ بھی شرم و حیا ہوتی تو تم مجھکو قادیان میں کبھی نہ بلاتے - ہندوستان کے ہندو سلطان محمود غزنوی مرحوم کے حملات بھول جائیں تو تعجب نہیں - مگر آپکو میرا قادیان پہونچنا نہ بھولنا چاہئے - (نمبر ۲۷) بیشک الفاظ مباہلہ مقرر ہو چکے ہیں جنپر ہم نے تمہارے ہی منقولہ مضمون میں خط دیدیا ہے جسکو تم نے بھی منظور کر لیا ہے - (نمبر ۲۸) بیشک اپنی سچائی کے دلائل سنائیے لیکن یہ تو بتلائیے کہ وہ دلائل ایسے ہی ہونگے جو آجتک اپنے تمام ملک شایع کئے ہیں جنکا خلاصہ صرف یہ ہے ؎

قلم تیرا ہوا جب آشنا گوہر فشانی سے + عبارت کو سکندر شی ہوئی باربھانی سے

یا کوئی ایسے دلائل ہیں جو ابھی تک خاص میرے ہی لئے ریزرو و محفوظ کر رکھے ہیں اگر کوئی خاص دلائل ہیں تو میں بخوشی سنونگا اور اعتراض بھی کرونگا - کیونکہ ازالہ اوہام میں آپنے مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری کہا ہے - پس حسب تجویز آپ کے میں آپ سے مباحثہ بھی کرونگا - مگر خطرہ ہے کہ آپکو اس وقت کوئی الہام نہ ہو جاوے کہ تجھے خدا نے مباحثہ کرنے سے منع کر دیا ہے جیسا کہ میرے قادیان پہونچنے پر آپ نے کہدیا تھا - (نمبر ۲۹) آپ کا مفید جھوٹے ہو - تمہاری جماعت کے اکثر لوگ بھیڑئیے نہیں بھیڑئیے ہیں بد خلق ہیں - خود غرض ہیں - سفلہ ہیں - دل آزار ہیں - بد تہذیب ہیں - کجمل ہیں - متکبر ہیں - کینہ توز ہیں - ہم نہیں کہتے تم خود کہتے ہو - غور سے سنو تمہارا ہی کلام سناتا ہوں اور تمہیں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں - آپ اشتہار التوا جلسہ سنہ ۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں کہ:-

"مولوی نور الدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے بعض حضرات ایسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں - مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے - چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کیوجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہونچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے اور پینے کے قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں"

مرزائیو! تمہارے پیر بلکہ پیغمبر صاحب نے تمکو یہ اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے تمکو مبارک ہو -

مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اُس کو یاد کیجئے اُس کے مطابق ہم قسم کھانے کو طیار ہیں مگر پہلے یہ بتا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں مجوزہ کام ہو یا نہ ہو تو آپ اسی کو اپنی صداقت کا انسانی ہاتھوں سے بالاتر آسمانی نشان بنا لیں میں آپ کی ان چالبازیوں سے خوب واقف ہوں ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

ahmadimuslim.de

# اہلحدیث کانفرنس

کے مقاصد اور کارروائی کی بابت جناب حاجی ممتاز احمد صاحب

ازبنارس تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) توحید و سنت کی عام اشاعت کرنا۔

(ب) رسومات قبیحہ کے انسداد میں کوشش کرنا۔

(ج) اہل اسلام کو عموماً اور اہل حدیث کو خصوصاً گورنمنٹ کے حقوق بتانا ۔

ہر سہ مقاصد کا صرف تین چار روز کے سالانہ جلسہ میں پورا ہونا ناممکن ہے کیا ان مقاصد کو پورا کرنا بذریعہ اشتہارات و اخبارات و اشاعت کتب و رسائل کے ہوگا یا جس طرح انجمن حمایت الاسلام دہلی نے علماء و واعظین کو دوسرے قصبات و شہروں میں بھیجکر ان کے وعظ و نصائح سے خیال کیا ہے اور کس قدر ان امور میں کامیاب بھی ہوئی ہے یا کوئی اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے یا آئندہ کیا جاویگا؟ اور تم آتم کی خاص اثر۔ اہل حدیث کانفرنس جبکہ مجلس اہل حدیث اگر ہر شہر میں ایک خاص انجمن اہل حدیث قائم ہو اور یہ انجمن عام یا اہل حدیث کانفرنس ان تمام انجمنوں کی سردار و سرپرست قرار پاوے تو اس صورت میں اہل حدیث کانفرنس کو اپنے مقاصد کے پورا کرنے کا موقع بآسانی دستیاب ہوگا اور امداد ضعفاء کی امداد دوائی اور انجاح مرام کی پوری امید ہوگی اور مبتلا نزاعات کو اصلاح کی کامل توقع۔ کیونکہ بہ نسبت شخصی استدعا کے اجتماعی ہیئت سے اگر ہو۔ زیادہ قابل توجہ و سماعت کے ہوتی ہے۔ لہذا انعقاد انجمن ہائے خاص کے بارہ میں ہر شہر و قصبات کے اہل حدیث کو جناب سکرٹری صاحب و دیگر اعیان اہل حدیث کانفرنس رغبت دلادیں۔ دوسرے شہر دہلی میں بوجہ تعدد و کثرت علماء و تحقیق مسائل کے قدرے قدرے اختلاف کے سبب جدا جدا ٹکڑیاں اہل حدیث کی قرار پائی ہوئی ہیں انکی اصلاح و اتفاق میں اعیان و اراکین اہل حدیث کانفرنس اول در زیادہ کوشش فرماویں۔ خدا اپنے فضل سے اصلاح باہمی مسلمانوں میں عطا کرے۔ آمین ۔

## جواب

ان مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ممکن ذریعہ سے کام لیا جاویگا۔ گر بحکم لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا جس قدر وسعت ہوگی اسی قدر پاؤں پھیلائے جائیں گے مختلف شہروں میں جلسے کرنے سے غرض بھی یہی ہوگی کہ کانفرنس کے ہمدرد پیدا ہوں جن سے اس کے مقاصد کا حصول آسان ہو۔ آپ نے جو طریقہ بیان کیا ہے وہ بھی کانفرنس کے ملحوظ خاطر ہے اور اس کے علاوہ کئی ایک اور ذرائع بھی ہیں جو ہنوز دہلی دور است کے مصداق ہیں۔ بس آپ مطمئن رہیں۔ شہر دہلی بیشک قابل توجہ ہے مگر آہ دہلی اثر ہے ہیں ایک مدت قوم تہا جنکی ذات پر بہت کچھ توقع تھی وہ زیر زمین دفن ہو گیا دیکھیں اس کے جانشین اس رخنہ کو کہاں تک پورا کرتے ہیں۔ دہلی میں جو تفرقہ زوروں پر ہے اہلحدیث کانفرنس ہی وہ جب اتنے زور پر پہنچیگی تو صلاح ہوگی کیونکہ جسقدر مادہ ثقیل ہو اسی قدر مسہل تیز ہو تو صفائی ہوتی ہے ورنہ نہیں پس آپ اہل حدیث کانفرنس کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ خدا قبول کرے اور اخلاص بخشے آمین

مشکل یہ ہے کہ ہمارے علماء باہمی لڑنے کی غرض تو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ فریق مخالف کو ہدایت پر لاویں۔ مگر بغور دیکھیں تو جو طریق ہے یہ حضرات مخالف کی اصلاح اور ہدایت چاہتے ہیں اس طریق سے بجائے ہدایت کے ضلالت پھیلتی ہے۔ مخالف کی اصلاح جیسے ملاطفت سے ہوتی ہے ویسے دور رہنے اور رکھنے سے نہیں ہوتی۔ باہمی ملنے سے تبادلہ خیالات ہوتا ہے ملاقات میں محبت بڑھتی ہے مگر ہم اس کو سمجھاویں کہاں تو ہمارے حضرات نے ایک حدیث یاد کر رکھی ہے کہ جس کا مطلب الحب للہ والبغض للہ ہو کوئی اللہ کیواسطے محبت رکھے اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھے وہ مومن ہے۔ یہ فرمان نبوی بالکل صحیح ہے مگر قابل غور بات تو یہ ہے کہ ہمارے مخالف رائے کے کل افعال کیا ایسے ہی ہیں کہ بغض دعناد ہی کے مستلزم ہیں یا کوئی کام ان میں ایسا بھی ہے کہ انکی وجہ سے وہ محبت کا مستحق ہے؟ غالباً مسلمان تو ایسا کوئی نہ ہوگا جس کے سب کام برے ہوں اور نہیں تو توحید و رسالت کا اقرار تو کرتا ہوگا۔ پھر کیا اگر وہ بری کاموں کی وجہ سے بغض کا مستحق ہے تو بھلے کاموں کیوجہ سے محبت کا مستحق نہیں ہے؟ پھر ایسی علیحدگی کیوں اس سے کیجاوے کہ جس سے ثابت ہو کہ نصف حدیث پر تو عمل ہو مگر نصف پر نہیں۔ پس بغور دیکھیں تو حدیث باہم ملکر

قرآن مجید ... قیمت ۲ر ... قیمت ۲ر ... اہلحدیث امرتسر
ahmadimuslim.de

سے بچنے اور محبت سے تبادلہ خیالات کرنے کی تاکید کرتی ہے نہ کہ علیحدگی کرنے کی مگر حضرات علماء کو کون سمجھائے وہی جس نے اُن سے فتوے لگوایا ہو۔ قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کیگئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص عیب پایا جاتا ہے کہ جو بھی کسی میں کوئی بات اپنی تحقیق کے خلاف پا دینگے جھٹ سے اُس کے تمام حسنات سے قطع نظر کر مجموعہ عیوب اُس کو بنا دینگے اور یہ حدیث اور اس کے ہم معنے کی اور حدیثیں اُس کے حق میں پڑھ دینگے الی اللہ المشتکی۔

غرض اہلحدیث کانفرنس کو سب باتیں ملحوظ ہیں اور ہر ایک ممکن طریق سے وہ عمل کریگی۔ انشاءاللہ

## غریب فنڈ

میں منشی مہرالدین صاحب از امرتسر کوچہ شیخاں نے ۱۲ ۸ دیئے ہیں اور میاں دین محمد صاحب از مقام دہاری ضلع امراوتی ۴ مع سابقہ ۲۲ ۱۲

**آئندہ کے لئے** یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی مسئلہ بذریعہ اخبار دریافت کریں وہ فی سوال ایک پیسہ کا ٹکٹ ساتھ بھیجیں اور جو قلمی جواب چاہیں وہ فی سوال دو پیسے کا ٹکٹ ساتھ بھیجیں۔ یہ سب آمدنی غریب فنڈ میں دی جائیگی۔

**درخواست نمبر ۳۱** ۔ میں ایک غریب آدمی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ حافظ محمد حسین امام مسجد امرتسر کٹرہ سفید کوچہ موچیاں۔

**درخواست نمبر ۳۲** ۔ مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث ایک سال کے لئے مفت ارسال فرماویں۔ محمد سعید امام جامع مسجد از مقام سونڈیکی باجوان براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

**درخواست نمبر ۳۳** ۔ میں ایک غریب آدمی ہوں اخبار مفت جاری کرائیں۔ دعا خیر سے یاد کرونگا۔ میاں محمد الدین چنڈی ابدال ڈاکخانہ منادر ضلع امیرپور (علاقہ جموں)

**درخواست نمبر ۳۴** ۔ مجھ کو تفسیر ثنائی کا ازبس شوق ہے کوئی صاحب خرید دیں تو خدا سے اجر عظیم پاویں گے۔ محمد اسماعیل معرفت شیخ شاہ محمد از مقام محمد پور ڈاکخانہ کوٹ بادل خاں ضلع جالندھر

**درخواست نمبر ۳۵** ۔ مجھ کو اخبار اہلحدیث کا شوق ہے مگر غریب ہوں۔ محمد اسماعیل طالبعلم

# قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے کل ۸ اپریل ۱۹۱۰ء کو وقت ۱۰-۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے دل کو سخت صدمہ ہوا اُسی وقت سے رنج اور غم میں مبتلا ہوگیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اسی غم میں سوگیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی میں رضائی میں پڑا ہوا تھا معلوم ہوا کہ مولوی برہان دین جہلمی و مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور اڈیٹر اخبار البدر مرزائیوں کو بسبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کررہے ہیں اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کررہے ہیں اسواسطے مرزائیوں کی نسبت شہادت لینے کے واسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کے ساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ منشی الٰہی بخش صاحب ملہم ربانی مرزائیوں کی نسبت شہادت پیش کرینگے اُسی طرح عمل درآمد کیا جاویگا۔ اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہوگیا۔ اسواسطے بھائی مرزائیوں کو اور بخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کھلا ہے۔ مرزائیوں کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کریں اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہوجاویں۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا میں صرف بطور خیرخواہی کے آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کھلے خط کے اطلاع دی گئی ہے۔ اب پھر تبلیغ کرتا ہوں آئندہ اختیار ہے۔ والسلام۔ محمد یوسف پنشنر بقلم خود از امرتسر ۹ اپریل ۱۹۱۰ء

**اڈیٹر** ۔ اگرچہ شریعت میں ایسے الہامات اور مکاشفات امت کا کچھ ہی درجہ ہو لیکن مرزا صاحب قادیانی کا چونکہ یہ اصول ہے کہ:

"ہر ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام سنکر چپ ہوجائے اور لمبی چون وچرا سے باز آجائے" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۲)

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس کشف یوسفی کے سامنے اپنی دینداری کا ثبوت دیتے ہیں یا کچھ اور۔

# چالیس سوالوں کے چالیس جواب

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۸ اپریل)

(۲۱) صحیح مسلم کی حدیث میں اس طرح وارد ہے کہ جوتے کثرت سے پہنے رکھو کہ جبتک آدمی جوتہ پہنے رہے وہ سوار رہتا ہے۔ اس میں کسی موقعہ کا استثنا نہیں ہے۔ البتہ سنن ابوداؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو جوتے کا اتار کر رکھدینا سنت ہے۔ کھڑے ہو کر جوتہ پہننا ترمذی وابوداؤد وغیرہ میں منع آیا ہے (شاید کہ وہ جوتے تسمہ دار ہوتے تھے انکے کھڑے پہننے میں دقت ہوگی)

(۲۲) چمچہ میں کھانے پینے سے اگر کسی غیر قوم کا تشبہ مقصود نہو تو کیا حرج ہے؟

(۲۳) صحیحین میں انس رضہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت نے وفات پائی کل آپکے سر وریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ نیز بخاری میں مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ آپ کے رنگین (مخضاب) بال موجود تھے۔ اور بخاری میں آپکے مبارک قدمیں کے وصف میں ضخم یعنی پر عظیم کا لفظ آیا ہے اور شثن القدمین بھی آیا ہے یعنی تن آور وزور اور ظرفوں والے قدم اور چلنے میں آپکا قدم آگے کو جھکتا تھا۔ پس جو لوگ اس حلیہ کے بال اور نشان قدم حضرت سے منسوب کریں تو ان سے سند صحیح طلب کرنی چاہئے تب تصدیق ہوسکتی ہے ورنہ محض دکانداری کا گمان ہے۔

(۲۴) مخدرات بھی صف باندھ کر اقتدا کرسکتی ہیں عورتوں کو پیچھے ہی صف باندھنے کا حکم حدیث میں آیا ہے تارک تراویح آثم نہیں ورنہ حضرت اس بارہ میں تاکید فرماگئے ہوتے۔ نیز عمرہ مروج تراویح خود تراویح میں شامل نہیں ہوتے تھے بلکہ جب ایک رات مسجد میں جماعت تراویح کا ملاحظہ کرنے آئے تو آپ کے ساتھ اور شخص بھی تھا معلوم ہوتا ہے کبھی تراویح پر نہیں ساہو شامل ہوتے تھے۔ مگر کیلئے زیادہ اور عمدہ عبادت ذکر لینی ہو۔ تو سعی الامکان جماعت تراویح سے الگ رہنا بھی بڑی محرومی ہے۔

(۲۵) مخدرات کی بہبودی میں کسی طرح کی مدد دینا تعاون علی الاثم ہے اور ممنوع ہے ایسے ہی افیون جو کہ مخدر ہے لیکن تماکو میری سمجھ میں مخدر+ نہیں ہے اسی لئے حرام بھی نہیں ہے ہاں حقہ نوشی بوجہ بدبوئی کے بری ہے اور اس میں اعانت بھی بری بلکہ عرفاً ذلت کا باعث جسکا بیچنا اچھا نہیں ہے۔

(۲۶) جناب استاذنا حاذق الملک حکیم عبدالمجید خانصاحب مرحوم دہلوی یوں تقریر فرمایا کرتے تھے کہ ولایت والوں کے غذائی مسلک بوجہ ملکی سردی کے ٹھونس واقع ہوئی ہے اس لئے انہیں متناولات میں کسی نفوذ دہ بدرقہ کے ملانے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اشیائے ساخت ولایت میں شراب ضرور ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو انگریزی بسکٹ وغیرہ قطعی حرام ہیں ورنہ ناپاک چربی وغیرہ کی ملاوٹ کے زیادہ گمان پر بھی مشتبہ ہیں اور اگر کوئی متعین شبہ نہو تو حسب منطوق وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ حلت سمجھنی چاہئے۔

(۲۷) ضعیف حدیث کئی قسم کی ہوتی ہے مثلاً ایک تدلیس کا ضعف ہے جو اور روایتوں کی متابعت سے زائل ہوسکتا ہے اور بعض ضعف ایسے ہیں۔ جو امت کی تلقی بالقبول سے رفع ہوگئے ہیں پس مطلقاً ہر ضعیف پر عمل کرنا گناہ میں داخل نہیں ہوسکتا بلکہ اگر نہایت شدت سے ضعیف نہو تو مستحبات میں احتیاطاً اسپر عمل کرنا ہی بہتر ہوتا ہے بشرطیکہ کسی شرعی قانون پر منطبق ہو۔

(۲۸) انگوٹھی کی عام استعمال سے ممانعت نہیں آئی۔ لیکن مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ چاندی کی ہو اور مثقال (ساڑھے چار ماشہ وزن) سے کم ہو۔

(۲۹) سورہ ملک وغیرہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو رجم شیاطین بنایا ہے جسکی کیفیت تفسیر وغیرہ میں علی و ابن عباس سے یوں نقل کی ہے کہ ستارہ خود نہیں ٹوٹتا بلکہ جس طرح چراغ سے چنگاری گرتی ہے اسی طرح ستارے سے ایک آگ کا شعلہ گرتا ہے۔ واللہ اعلم

(۳۰) ریشمی ٹسر٭٭ مردوں کو بالاتفاق ناجائز اور السی وغیرہ کا کپڑا جائز ہے

(۳۱) برائی کا بدلہ ویسا ہی برائی ہے خفیف جرم کے بدلہ جان سے کیوں ماریں۔ ہاں ماری ہوئی چیز کے برابر نمک وغیرہ کے تصدق کا حکم ہی کہیں نہیں ہے صحیحین میں روایت ہے کہ کسی پیغمبر کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا۔ انہوں نے ان چیونٹیوں کا بل کا بل ہی جلا ڈالا اللہ تعالیٰ نے سب کے جلا دینے پر باز پرس فرمائی ورنہ صرف موذی کے مار ڈالنے پر کوئی مواخذہ نہ تھا

(باقی دارد)

+ بوجہ عدم گنجائش فتوے نہیں لکھے گئے یہ مضمون بھی تو فتوی میں اصلتہ نہیں کو قائم مقام نہیں۔ اڈیٹر + مفتر تو وہ ہیں کہ جس کے پینے والے کو پینک پکڑا جاتا ہے ٭٭ ریشمی ٹسر تو کوئی نہیں ہوتا صرف ٹسر ہوتا ہے

# انتخاب الاخبار

**افسوس** منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصاء موسیٰ بھی طاعون سے شہید ہو گئے (دیکھیں قادیانی کرشن جی کیا کہتا ہے گے۔ مگر یاد رکھیں۔ اہلحدیث انکی کہنا سننے کو ہر وقت طیار ہیں) ناظرین مرحوم کیلئے جنازہ غائب پڑھیں۔

**ایک آنہ** والے نقل کے جدید سکہ کے مضروب ہونے سے سنہ رواں میں گورنمنٹ کو دو لاکھ روپے کا فائدہ ہوگا۔

**فرید کوٹ**، نابالغ راجہ صاحب اور انکے برادر خورد کے اتالیق و ادیب مسٹر ... ایچ ولسن مقرر کئے گئے۔ (کیا ہندوستانی اتالیق کوئی نہ تھا۔ کیا جناب مولوی ولی اللہ صاحب جو پہلے راجہ صاحب کے اتالیق تھے اس کام کو بخوبی انجام نہ دے سکتے ؟)

**قحط** کا خرچ سنہ رواں میں بنگال میں ۸ لاکھ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۹ لاکھ بمبئی میں ۔ لاکھ اجمیر و راجپوتانہ میں ۵ لاکھ کے قریب ہوا ...

**انجمن حمایت اسلام** لاہور کے سالانہ جلسہ میں ۱۸ ہزار روپے نقد وصول ہوئے۔ اسی قدر روپے چندہ دینے کا اقرار ہوا۔ حاجی ڈاکٹر غلام نبی نے دو ہزار روپیہ سے اسلامیہ کالج کا کمرہ بنوا دینے کا اقرار کیا۔ خلیفہ عماد الدین نے سررشتہ تعلیم پنجاب کے مسلمان ملازموں کیطرف سے چار ہزار روپے میں کالج کا بڑا کمرہ بنانے کا اعلان کیا۔ اور منجملہ چار ہزار کے دو ہزار روپے ادا کر دیئے۔ ایک اور بڑے کمرہ کے لئے امرتسر کے شیخ عبد الواحد نے دو ہزار اور شیخ اصغر علی صاحب نے دو ہزار دینے کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر محمد صادق کی اہل خانہ نے ازراہ کمال فیاضی اپنا زیور بیچکر چودہ ہزار روپے یتیم لڑکیوں کی تعلیم و پرورش کے لئے مرحمت کئے۔ انجمن مذکور اس سال تعلیم پر نو ہزار روپیہ خرچ کریگی۔

**امرتسر** کی چیف خالصہ دیوان نے بھائی کرم سنگھ کو افغانستان بھیجنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ بھائی کرم سنگھ افغانستان میں دورہ کر کے سکھوں کے تمام مندروں کا حال معلوم کرینگے۔ (دیکھیں نہ ہو امیر حبیب اللہ کی صلح کل پالیسی کے نتائج ہیں)

**بیت اللحم** کے قریب کوہ زیتون میں جرمنی باشندوں نے ایک عمارت کا بنیادی پتھر ترکی گورنر بیت اللحم کے سامنے رکھا گیا۔ قیصر جرمنی نے بذریعہ تار اپنی عمدہ خواہشات کا اظہار کیا۔

**ہیگ کانفرنس**۔ برٹش گورنمنٹ ہیگ کے بین الاقوامی جلسہ پنچایت کے پروگرام میں اس تجویز کے داخل کرنے پر برابر زور دے رہی ہے کہ تمام سلطنتیں آپس کے خوف اور رقابت سے اپنے فوجی اور بحری خرچ کو ہر سال زیادہ کر کے قرضہ کے بوجھ میں دبی جاتی ہیں کانفرنس میں ایسی کوئی تجویز قائم کر کے اس پر عملدرآمد کیا جائے کہ جس کے مطابق تمام سلطنتیں اپنی اپنی فوجی قوت کو گھٹا کر ایک مقررہ تناسب کی تعداد قائم کر دیں۔ برٹش گورنمنٹ نے یہ بھی اپنی خواہش ظاہر کر دی ہے کہ ہیگ کانفرنس کی ایک کمیٹی اس تجویز پر غور و خوض کرنے کے لئے مقرر کیجائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کمیٹی میں کوئی بری یا بحری فوج کا افسر ممبر مقرر نہ کیا جائے (سب دکھلانے کے دانت ہیں کھانے کے اور ہیں)

**امیر صاحب کا دربار** جلال آباد میں ملا کے مباحثہ جلال آباد میں ۱۳ مارچ کو نوروز کے دن امیر صاحب نے ایک عظیم دربار کیا اس دربار میں امیر صاحب نے اپنے آئندہ ارادوں کی نسبت کوئی بات ظاہر نہیں فرمائی۔ اور نہ کچھ یہ ذکر کیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمارے تعلقات میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے یا نہیں تمام اقوام کے سردار اور بڑے بڑے ملا اس دربار میں موجود تھے۔ دربار کے بعد حسب معمول امیر صاحب نے تحائف اور انعامات عطا فرمائے۔

**امیر صاحب بہت جلد** سیاحت فرمائینگے۔ مسٹر ہنری میکموہن نے کوئٹہ پہنچکر بلوچستان کی چیف کمشنری کا چارج لیا اس موقعہ پر خیر مقدم کے ایڈریس کے جواب میں مسٹر ہنری میکموہن نے فرمایا کہ ہز میجسٹی امیر صاحب کو اس مرتبہ دوران سیاحت ہندوستان میں کوئٹہ نہ آنے کا افسوس رہا مگر امید ہے کہ امیر صاحب عنقریب کوئٹہ میں تشریف لا کر اپنے دیدار سے اہالیان کوئٹہ کو فرود مشرف فرمائینگے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب سیاحت ہندوستان یا سیاحت انگلستان و یورپ عنقریب پھر فرمائینگے۔

# نسخہ جات خود بنا لو

بال اکھیڑ پوڈر ۔ صابون

کافور ۔ گولی ۔ بار ۔ کلاس ۔ مالا

## امرت کی دھار نے

امرت دھارا

مرہم

امید قوت

محبوب خوشبو

امراض

محبوب نسوار

اکسیر دوا

موتیا ۔ صابن

بچھو کاٹنے کی دوائی

دانتوں کی دوائی

سرمہ

دوائی پیٹ

مصفی خون

بال اڑانے کی دوائی

تیل مالش

دوائی نہان

ڈاکٹر دھاری ۔ مالک و پرنسپل کارخانہ ۔ چوک متی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTED L. A. No. 352

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

جلد ۴ نمبر

یوم جمعہ امرتسر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ہجری القدسی

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(الف) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے

(ب) ہر نگٹ خطوط وغیرہ واپس نہ ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...
والیان ریاست سے ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداروں سے ...
غیر ممالک سے ...
ششماہی ...
انڈیا والوں سے ...

## اجرت اشتہارات

فی سطر بذریعہ خط و کتابت ہو سکتی ہے۔ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

مفقود الخبر کا بقیہ مضمون اور اجتہاد و تقلید آئندہ درج ہونگے۔

## مرقع قادیانی

پچھلے ہفتہ کے پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ مرزا قادیانی کا فتنہ روز بروز ترقی پر ہے اسکا تعاقب کرنا بہت ضروری ہے۔ مگر اہلحدیث میں اسکو پوری تعاقب کیلئے جگہ نہیں ہوتی نیز اہلحدیث کے بہت سے خریدار اس بحث سے دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ اُن کے علاقوں میں یہ وبا نہیں ہے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک مستقل رسالہ خاص اسی موضوع کیلئے الگ جاری کیا جاوے چنانچہ وہ ارادہ خیال سے عزم بالجزم تک پہنچ چکا ہے اسی لئے اسکا نام بھی مرقع قادیانی تجویز ہوا ہے قیمت سالانہ عام خریداروں سے مع محصول ڈاک صرف ... خاص رؤسا سے ... معاونین سے حسب توفیق

پس قادیانی مباحث کے شائقین بہت جلد درخواستیں بھیجیں کیونکہ جون کے شروع سے جاری کرنے کا ارادہ ہے انشاء اللہ۔

خاکسار
ابوالوفاء

## شیعوں کے قبلہ و کعبہ

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیہدیہم طریق الہالکین

شیعوں کے رسالہ اصلاح کا ذکر اہلحدیث کے کسی نمبر میں کئی ایک دفعہ ہوچکا ہے۔ اس رسالہ کا نام تو اصلاح ہے مگر درحقیقت اعلیٰ درجہ کا مفسد ہے سالقہ ہی اسکے فاضل اڈیٹر کے دماغ کو خود بینی نے ایسا چکر دیکھا ہے کہ اس میں علم و عقل کی گنجائش ہی نہیں۔ ہمارے ناظرین یہ الفاظ تعلیل نہ سمجھیں ہم اس کا ثبوت اڈیٹر اصلاح ہی کے الفاظ میں بتا دینگے مگر اس مطبوعہ عبارت کے بتلانے سے پہلے ہم ایک قلمی خط سے چند ایک فقرے نقل کرتے ہیں۔ جو دفتر اصلاح سے ہمارے پاس آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ

"اڈیٹر صاحب اصلاح ایسے علامہ دہر اور محقق زمانہ پر قلم اٹھانا ذرہ کا رتبے وار د۔ شاہ عبدالعزیز صاحب بھی ہوتے تو یہ ہوس دل میں عمر بھر رکھتے"

یہ ہے ان قبلہ و کعبہ کی فرعونیت۔ آج تاریخ صرف سیر ... کا اہلحدیث مورخہ ... مارچ میں بعنوان اصلاح شیعہ ... قابل اصلاح ہے۔ حضرت کی ایما ...

تبدیل مکان۔ اس ہفتہ سے دفتر اہلحدیث کٹرہ سفید میں آگیا ہے۔ منیجر۔

اور وہاں منادی کی گلی گلی تھی [illegible] ہیں اصلاح کے اس فساد کا ذکر تھا جو
اس [illegible] متعلق [illegible] تمام اہل سنت کی دل آزاری کی ہوئی تھی۔
باوجودیکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے ان کے اس [illegible]
خیال کا رد کیا گیا تھا۔ اور ثابت کیا گیا تھا کہ تمام اہل سنت [illegible] مشائخ [illegible]
کے قائل ہیں اور [illegible] سکتے ہیں کہ [illegible] نبی نہیں بعد [illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم کے کسی شخص کو نبی ماننا [illegible] قرآن کی [illegible] سے انکار ہے۔ [illegible] مفصل
بحث سے علما [illegible] کے کان پر جوں بھی نہ رینگی بلکہ الٹے [illegible]
کے [illegible] سے الگ ہو کر پھر بھی وہی راگ الاپا ہے اور
بزعم خود [illegible] کر لئے ہیں کہ مشائخ اہلسنت یزید کو نبی مانتے تھے یا معاذ اللہ
استغفر اللہ اس [illegible] ہے۔ ان کی غرض یہ ہے کہ ہماری طرح
اہل سنت بھی [illegible] یزید کو [illegible] ان کو واضح رہے کہ
اہل سنت ایسے [illegible] ان کے ہاں اعلیٰ درجہ کا اخلاقی حکم ہے
کہ لا تسبوا الاموات [illegible] [illegible]
کرو [illegible] شیعوں کے [illegible]
چالاکی کی [illegible] اہل سنت [illegible] کہیں [illegible] ہے۔ اہل سنت بھی
کسی [illegible] گالیاں [illegible] ان [illegible] ہیں ✦

خیر اس [illegible] نوٹ کے بعد [illegible]
کر لیتے ہیں جو انہوں نے [illegible] السنۃ [illegible] متعلق [illegible]
لکھ دیا [illegible] ایک ایک [illegible]
سے تحقیق اور تدقیق کی [illegible] ✦

شیعوں کے [illegible] افراد [illegible] عصر جدید اور
ناظم الہند وغیرہ [illegible] پر ٹوٹ جائیں اور [illegible]
[illegible] آپ لکھتے ہیں کہ

یوں تو وہابیوں کے امام [illegible] دفن رسول میں شریک ہوئے [illegible]
[illegible] یہ لوگ ہمارے جنازہ پر حاضر ہوں جبکہ تو آپ وصیت
کر گئی تھیں [illegible] جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے دفن
و کفن میں شریک ہوئے [illegible] جناب امام حسین علیہ السلام میں کیونکہ
یہ لوگ تو اس طرف تھے جدھر سے حضرت کے جنازہ پر تیر چلتا تھا [illegible] جناب
امام حسین علیہ السلام کو کیونکر دفن کرتے کہ انہیں نے قتل کیا تھا [illegible]

کشتوں کو دفن کر کے چلے ہوئے اور جناب امام حسین کو اور ان کے ہمراہیوں
کو [illegible] ریگ گرم پر [illegible] چھوڑ کر گئے کیونکہ یقین دین پر
تھے جناب امام حسین [illegible] ✦

مگر ہم کو ان واقعات [illegible] نہیں [illegible] دکھانا ہو کہ روضہ
رسول اللہ کیا متبرک مقام ہے [illegible] تابعین سے [illegible] تمام
مسلمان اس کا کیسا کچھ ادب اور احترام کرتے ہیں مگر جس یزید پلید
نے امام حسین کو شہید کرایا [illegible] کے [illegible] اسی سال [illegible]
رسول [illegible] کی جس میں [illegible] گئے اور ہزار [illegible]
بیٹیاں صحابہ کی [illegible] فوج [illegible] اپنی عصمت کھو بیٹھیں
تین سو [illegible] اور ان کے امام [illegible]
رسول [illegible] ناکردنی [illegible] کا مرکز بنا [illegible]
کی بے ادبی کرتے ✦

اسکے بعد [illegible] آنحضرت کا جسم اطہر قبر سے
نکالنا چاہا [illegible] مسلمانوں [illegible] کی دیوار بنوائی اور آنحضرت کی قبر مطہر
مسلمانوں کی آنکھ سے چھپ گئی جب سے یہ روضہ انور [illegible]
سے محفوظ تھا اور اس قسم کا کوئی صدمہ روضہ انور کو نہ پہنچا مگر [illegible]
سے وہابیوں کا [illegible] عبد الوہاب نجدی اس پر آمادہ ہوا کہ روضہ
پر [illegible] کو خوش کرے بظاہر مدعی اسلام تھا۔ مگر شرک کے بتوں نے اسکو
[illegible] روضہ انور کو اس نے کہا [illegible] خانہ ہے۔ جس پر
اس نے حضور انور کے روضہ کا کھود ڈالنا چاہا اب [illegible]
انواع و اقسام کے فسق و فجور کا مرتکب ہوا۔ اسی زمانہ میں اس کو
کربلا و نجف اشرف پر بھی قبضہ مل گیا اور ہزاروں قسم کا ظلم و ستم
کیا ✦

ان واقعات [illegible] آنحضرت کی [illegible] اور معلوم ہوا کہ یہ سب
مسلمان نہیں ہیں۔ [illegible] سے [illegible] پر قبضہ کیا تھا جب
[illegible] سلیم نے [illegible] پاشا کو ان [illegible]
کے بعد [illegible] کی ایسی [illegible] ہوئی [illegible] سے نکالا [illegible]
اراضی مقدسہ سے نکال دیا گیا اور قطعی حکم ہوگیا کہ کوئی وہابی حج
بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کو نہ جانے پائے ✦

٭ کیا کہتے ہو ہوش [illegible] مسلمان تو وہ ہو جو تمہاری طرح اول طبقہ کے مسلمانوں کو لعنت بھیجیں (اہلحدیث)

ابھی جو حال ہیں بماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ کربلا معلی میں تازہ واقعہ ہوا کہ سو بادہ تمام ایرانی شیعہ مارے گئے اس کے بھی اصلی باعث یہی وہابی ہیں کیونکہ سلطان روم نے انہیں کی سرکوبی کے لئے جو سعین کی گستی انکا غلبہ بغداد ایران و ہند سے لیا جاتا - انہیں ٹیکس کے دینے کے انکار پر یہ قتل و غارت وقوع میں آیا - جبکہ والی بغداد اور حاکم کربلا معزول ہوا اور اب سفراء ایران سفیر دولت انگلشیہ ان معزولین کی سزا اور مقتولین کے خون بہا کا مطالبہ کر رہے ہیں +

اسی واقعہ نے مجھ وہابیوں کی ہمت بڑھائی جس سے وہ منصوبہ گانٹھ رہے ہیں کہ پھر روضہ رسول کے ساتھ بے ادبی کریں اور کھود ڈالیں چنانچہ حال میں اخبار اہلحدیث نے تو ایک فرقہ وہابی کانفرنس کی بنیاد ڈالی جسکو ابھی شائد دو مہینہ بھی نہ ہوئے ہونگے کہ اس قسم کا استفتا شائع کیا کہ تعزیہ داری حرام ہے - یہ تعزیہ پرستی ہے یہ بت پرستی ہے یہ شرک ہے اور نہ معلوم کیا کیا خرافات شائع کیا کہ جسپر اپنے عالموں کی نہ معلوم تھی یا جعلی دستخط بھی شائع کی - مگر نہ معلوم کہ یہ اہل حدیث ہیں اور کیسے موحد اور کیسے مسلمان جو آنحضرت کی صریحی تکذیب کر رہے ہیں اور آنحضرت کو معاذ اللہ کاذب کہتے ہیں اور پھر بھی اسلام ہیں اور سچے موحد بننے کے مدعی ہیں -

آنحضرت تو صاف صاف فرماتے ہیں کہ مسلمانوں سے مجھکو شرک کا خوف نہیں ہے کہ وہ کبھی شرک کریں - شیطان اس سے مایوس ہو گیا کہ کبھی مسلمانوں سے بتوں کو سجدہ کرائے بلکہ مجھکو جو کچھ خوف ہے وہ اس کا ہے کہ وہ دنیا دار بن جائیں +

مگر یہ وہابی ایسے مسلمان ہیں کہ وہ برخلاف فرمان رسول اللہ مسلمانوں ہی کو مشرک اور بت پرست بنا رہے ہیں اور جو لوگ دنیا دار مکار غدار ہیں ان کو اچھا سمجھ رہے ہیں اور انہیں کو خلیفہ رسول مان رہے ہیں یہ کیسا اسلام ہے ؟

ابھی آپنے اسی اخبار میں پڑھا ہو گا کہ انہیں وہابیوں کے امام ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ مشائخ اہل سنت (جو انہیں وہابیوں کے شائخ ہونگے) معتقد نبوت یزید تھے جسکی اس سے بڑھکر کیا تصدیق ہو سکتی ہے کہ انہیں وہابیوں نے روضہ رسول کھودا اور اب یہ فتوی شائع کرتے ہیں کہ تعزیہ داری حرام ہے +

ہم اپنی گورنمنٹ کو اور نیز گورنمنٹ ترکی کو آگاہ کرتے ہیں کہ یہ اہلحدیث کانفرنس اور یہ فتوی جو تمام ہندوستان میں شائع ہو رہا ہے بغاوت کا پیش خیمہ ہے کیونکہ تعزیہ داری تو ایسی چیز نہیں ہے جسکو کوئی مسلمان ترک کر سکے یہ ایک حکمت عملی کی ترکیب ہے - جسکی غرض صرف اس قدر ہے کہ اس ذریعہ سے اپنی قوت ایجادیہ کو بڑھائیں اور مذہبی رنگ قائم کریں +

ورنہ تمام عالم کو معلوم ہو کہ حنفی اور وہابی میں ایسی خانہ جنگیاں ہوتی رہتی ہیں کہ کبھی آجتک کسی مسئلہ میں اتفاق نہ تھا پھر اس تعزیہ داری میں کیوں ایسا اتفاق ہو گیا کہ آج فریقین اپنی متفقہ قوت سے اسکے مٹانے پر آمادہ ہیں حالانکہ آج سے نہیں بلکہ صدہا سال سے تعزیہ داری شیعہ و سنی سب میں رائج تھی +

ابھی سال گذشتہ کا واقعہ ہو کہ جب شیعوں نے لکھنؤ کے تالکٹورہ میں چاہا کہ ہماری رسوم مذہبی ان لوگوں کے ارتکاب محرمات سے خراب نہ ہونے پائیں تو لکھنؤ کے سنیوں اور ہندوؤں نے مصری کی بغیا کی کربلا آباد کیا اور اپنے تعزیہ نہایت اہتمام اور جوش و خروش سے وہاں لیگئے اور دفن کیا اس ایک ہی سال میں کونسا نیا پیدا ہو گیا کونسے خلیفہ نے جنم لے لیا جو اب وہی تعزیہ داری حرام قرار پائی اور ایسا حرام کہ حنفی اور وہابی دونوں اس میں متفق ہیں +

اسکو تو ہر سمجھدار کہہ سکتا ہو کہ اسلام میں ایسی کوئی نیا حکم آ نہیں سکتا نئی مشروعیت قائم ہو نہیں سکتی تھی - سال گذشتہ تک تعزیہ داری حلال اور جائز بلکہ ایسی واجب کہ دو مصری کربلا انکو بنانا پڑی اور ابسال ہی بھر میں وہ ایسی حرام ہو گئی کہ حنفی اور وہابی ملکر اسکو حرام بتانے لگے +

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان وہابیوں نے کوئی نیا منصوبہ گانٹھا ہے اور چاہتے ہیں کہ پھر روضہ رسول کھود دیں کیونکہ ان کے بانی اول عبد الوہاب نجدی کا حال تو سب کو معلوم ہے کہ اسنے روضہ رسول اور کربلا و نجف کو کھود ڈالا تھا +

اب یہ لوگ تعزیہ داری کے مٹانے کے لئے ہیں کہ اس ذریعہ سے باخودہا میں اتفاق قائم کر کے دوبارہ روضہ رسول کو مٹائیں +

[illegible]

آپ اگر تمام کتب متقدمین کو دیکھ ڈالینگے تو اس فرقہ (شیعہ) کے وجود سے قبل کسی عالم کا قول نہ ملیگا۔ جس نے تعزیہ داری کو حرام کہا ہو بلکہ وہ تعزیہ دار ہوتے اور تعزیہ کا احترام کرتے۔ پھر اس فضول اور بیہودہ بحث کو شروع کرنا کیا نتیجہ؟

زیادہ تر افسوس اس کا ہے کہ مدعی ہیں عمل بر حدیث کے اور کوئی آیت لاتے ہیں نہ حدیث بلکہ چند مولویوں کا فتوی شائع کرتے ہیں جو خود ان کے عمل کے مطابق قابل قبول نہیں کیونکہ اقوال علماء ہے جسکو اہلحدیث شرع میں دخل نہیں (اڈیٹر اصلاح ۲۰ صفر)

ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم نے مذکورہ مضمون بجنسہ نقل کیا ہے جس سے واضح ہو رہا ہے کہ لوگ اہلحدیث وہابی نہیں بلکہ وہابی ایک قسم کے لوگ کو کہا جاتا ہے جو روہیلکھنڈ اور اس کے قرب و جوار میں ہیں یعنی ان حنفیوں کو کہتے ہیں جو حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی اور علماء دیوبند کے خیال کے ہیں۔ تاہم چونکہ راقم مضمون کے خیال میں وہابی سے اہلحدیث ہی مراد ہیں اس لئے جواب لکھنا پڑا۔

شیعوں کے قبلہ و کعبہ کی ملیت دیکھئے کہ نہایت دلیری سے لکھتے ہیں کہ وہابیوں کے امام اور مقتدا دونوں رسول میں شریک ہوئے۔ قبلہ و کعبہ کی مراد ان اماموں سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ ہمیں منظور ہے ع چشم ما روشن دل ما شاد

مگر اخیر میں جو کہا ہے کہ "اگر تمام کتب متقدمین کو دیکھ ڈالینگے تو اس فرقہ کے وجود سے قبل کسی عالم کا قول نہ ملیگا جس نے تعزیہ داری کو حرام سمجھا ہو" چشم بد دور اے جناب قبلہ و کعبہ! جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہمارے امام ہیں تو ان کے زمانہ میں ہمارا وجود تو ضرور ہی ہوگا پھر ان کو چھوڑ کر آپ کسی عالم کا قول مانگتے ہیں۔ ابوجہل کا یا ابولہب کا؟ سبحان اللہ (ص۲) کیا علامہ صاحب کو معلوم نہیں بلکہ بے بنیاد اور بے پر کی اڑاتے ہیں کچھ دھری (؟) میں آپ نے کسی نہ کسی صورت سے سن لیا ہوگا کہ اہلحدیث کے فرقہ کا سرغنہ عبدالوہاب نجدی ہے۔ تعجب ہے ایسے جھوٹ پر۔ ہم کوئی ایک نقد ثابت کر جسکو امر کہ اہلحدیث کو شیخ عبدالوہاب نجدی سے کوئی تعلق نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ حنبلی مقلد تھے۔ اور ہم غیر مقلد ہیں۔

(ص۳) چونکہ گورنمنٹ ایران نے درخواست بھیجی ہے کہ کمیشن تحقیقات میں ایک ممبر منتخب کریں۔ اہل تحقیق آپ ہوا ایسی ہی لکھوا دیں کہ ہندوستان کو اچھا شیعہ کو امام حسین کی طرح مروا دینا چاہئے آہ۔

شور بختاں بآرزو خواہند ✤ مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(ص۴) واہ قبلہ صاحب کیا ہی منطق ہے۔

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

افسوس اس قابل پرست کعبہ کو اتنی بھی خبر نہیں کہ تعزیوں کی ممانعت کا فتوی کئی سالوں سے امرتسر میں نکلتا رہتا ہے اخبار اہلحدیث کے فائل اٹھا کر دیکھیں ہر فائل میں ان کو یہ اشتہار ملیگا۔ اگر آپکا فرمانا سچ ہے کہ آنحضرت کی تکذیب کرنیوالا مسلمان نہیں تو مطلع صاف ہے آنحضرت تو کیا خود خدا فرماتا ہے کہ ہم تم (صحابہ) کو خلیفہ بناوینگے اور تمہارا خوف بیخوفی سے بدلدینگے اور تمہارا دین مضبوط کر دینگے مگر آپ ہیں کہ اسکی تکذیب کرتے ہیں سمجھے ہو یا نہیں؟ (ص۵) یہ فرمان نبوی قبلہ و کعبہ کی اپنی کتاب میں ہوگا جسمیں عبدالوہاب نجدی کو اہلحدیث کا مخبر لکھا ہے بلکہ فرمان نبوی تو یہ ہے تلحق قبائل من امتی بعبدۃ الاوثان یعنی میری امت میں سے کئی ایک قومیں بت پرستوں کے ساتھ ملجائینگی چنانچہ ہمارے دیکھنے میں بھی آگیا کہ نام کے مسلمان لکڑیوں اور کاغذوں کو اسی طرح پوجتے ہیں۔ جس طرح بت پرست قومیں اپنے مصنوعی معبودوں کو پوجتی ہیں (ص۶) یہ تمہاری ہمیشہ کی عادت ہے کہ تم خلفا کی شان والا شان میں گستاخیاں کر کے نامہ اعمال سیاہ کرتے ہو۔ اسکا دندان شکن جواب کسی خارجی سے تمکو خوب ملجائیگا۔ ہم اہل سنت کا یہ اصول ہے کہ

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ✤ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(ص۷) شرم چہ کتی است کہ پیش مرداں بیاید (ص۸) بہتر ہے کہ اس مضمون کو ترکی میں چھپوا کر بذریعہ کسی معتبر آدمی کے علماء مکہ شریف کے دستخط کرا کر سلطان المعظم کے حضور میں پیش کرو۔ اور اگر مکہ معظمہ میں جانے میں خطرہ سمجھتے ہو۔ تو ہمارا سفارشی خط لیتے جاؤ۔ قبلہ و کعبہ! کبھی کوئی اصلاح کا ذریعہ ہے کہ ہر قسم کی کذب بیانی کو جائز سمجھو خوش!

(ص۹) ہم نے کسی منبر پر کہا تھا کہ اہلسنت کے فرقے گو ہمیں مخالف ہیں مگر تمہارے مقابلے پر سب ایک ہیں۔ کیونکہ تم اہل البیت کے دشمن ہو۔

سریع التاثیر دوائیں
پروپرائٹری ... کٹڑہ قلعہ امرتسر

سرورانِ اسلام کے حق میں گستاخ ہو۔ جسکی پوری سزا اُس احکم الحاکمین کے دربار سے ملیگی۔ جو سب چھپی اور ظاہر چیزوں سے واقف ہو (سلہ) کہیں جھگڑوں نے کوئی کام کیا یا بازاری شہدہ مل گئے۔ تو وہ اہلسنت کا ہو جائیگا؟ قربان اس فہم پر۔ بیشک حنفی اور غیر حنفی سب اہل سنت بلکہ شیعہ بھی اس میں ہمارے ہمزبان متفق ہیں کہ

زور ملاہی تو بت خانہ ابھار ✦ مسجد پر مضبوط کر شمل بہاڑ

تعزیہ قندیل کر لاتوں سے پہاڑ ✦ دین احمد میں یہ بیشک خار ہو

(سلہ) دو سال گذشتہ ماہ فروری اشاعت مین شائع ہو گا۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی مرحوم کا فتوی بھی تعزیہ کی ممانعت کا موجود ہے۔ سمجھ کیا بازاری شہدوں کی باتیں لیکر ہمکو قائل کرتے ہیں (سلہ) گو عبد الوہاب نجدی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں مگر تمہارا اور تمہاری جیسے دیگر مصنفین کا کذب ثابت کرنے کو ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ اگر تم سب ملکر بھی یہ ثابت کر دو کہ عبد الوہاب نجدی نے آنحضرت کا روضہ مبارک کھود ڈالا تو مبلغ **یکصد** نقد انعام لو۔ (سلہ) تعزیوں کی حرمت میں تو تمام قرآن وحدیث بھرے پڑے ہیں۔ جن کی کسیقدر تفصیل ہم اہلحدیث مورخہ ۱۵۔ فروری میں بتلا چکے ہیں

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

## مسافر آگرہ کا لٹریچر قابل توجہ آرین پبلک

آپکے لوگوں میں ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے کہ وہ وقت پر کسی اصول کے پابند نہیں رہتے اور ادھر اُدھر کی بیہودہ گفتگو سے وقت گزار دیا کرتے ہیں یہ تو عام طور پر آریان کا شیوہ تھا ہی۔ مگر جب سے آگرہ کے بازاری اخبار مسافر نے جنم لیا ہے۔ اُس پر یہ مثل صادق آتی ہے

یکے بد مجنوں دگر سنگ عزیز

ایک تو آریہ پہلے ہی کیا کم تھا اُس پر یہ بدزبانی کی تعلیم بھی دی گئی اُسکے کریلا اور نیم چڑھا۔ جب وہ اہلحدیث کے معقول اور دندان شکن جوابات کی تاب نہیں لا سکتا تو

چو حجت نماند جفا جوئے را ✦ بہ پیکار گردن کشد بدخوئے را

گندی گالیوں پر اتر آتا ہے۔ گو اینٹ کا جواب پتھر ہی ہوتا ہے۔ مگر اہلحدیث خدا کے فضل سے ایسے اوچھے پن کو اپنے لئے زیبا نہیں سمجھتا اور نہ چاہتا کہ ایسے فرومایہ بے چوں کے مقابلے میں اپنا متین طبیعہ بدل دے

دشنام اگر دہد نصیبے ✦ چارہ نبود بجز شنیدن

گر یار گو سگے گزیدہ ✦ با سگ نتواں بدوش گزیدن

مسافر ہرگز ہرگز ایسی لغو اور لایعنی تحریرات سے اہلحدیث پر فتح حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہمیں اُسکی حرکات مذبوحی پر کچھ بجز منانا چاہئیے

گر ہنر مند ز اوباش جفائے بیند ✦ تا دلِ خویش نیازارد و درہم نشود

سنگ بد گوہر اگر کاسۂ زریں شکند ✦ قیمتِ سنگ نیفزاید و زر کم نشود

مسافر کا قدیم سے یہ وطیرہ ہے کہ وہ ہر بات کا جواب ایسا دیا کرتا ہے جو معنی اور مطلب سے کوسوں دور ہو۔ چنانچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶۔ مارچ میں مسافر کو مقدمہ کے متعلق ایک مضمون میں لکھا گیا تھا کہ

"اڈیٹر مسافر نے پچھلی جون میں کسی مظلوم پنا حق کا کوئی مقدمہ بنایا ہوگا اسی جرم میں یہ تکلیف اُسکو پہنچی ہے جیسے پچھلے دنوں مسافر کا رجسٹر چوری جانے سے مسافر کے مالک کا پچھلی جون میں چور ہونا ثابت ہوا تھا۔ جسکا کوئی جواب اُس نے نہ دیا تھا"

اس کا جواب وہ اپنی معمولی کجروی سے ۸۔ اپریل کے مسافر میں یوں دیتا ہے۔

"جی نہیں ابھو میں جی اس جون کے فعل کا نتیجہ ہے جسکو آپ جانتے ہیں مگر آنکھوں کی معذوری کے باعث دیکھ نہیں سکتے"

پھر کہتا ہے کہ

"جی ہاں اخیر الماکرین کا رجسٹر چرا لیا تھا نہیں گھونسہ مار زبردستی چھین لایا تھا"

یہ ہیں آریوں کے لیڈر اور نو خیز سفارم جنکو دعوی ہے کہ اگر ہم جاپان پہنچ جائیں۔ تو سب کے سب جاپانی آریہ بن جائیں کیوں نہ اہلحدیث کی گرفت کا جواب صحیح تو دے نہیں سکے جاپان کے متعلق تمہاری شیخ چلی جیسے خیالات کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ آریو! انصاف کہنا کہ تمہارے اس جوشیلے لیڈر نے اہلحدیث کے اصل سوال کا جواب کیا دیا؟ پھکڑ بازی کرنے کا ڈھنگ شہدوں کی طرح سیکھ رکھا ہے۔ بجز می ہی اور اخیر الماکرین کو

لنڈا کا خلیفہ جب مرتد ہیں اور خود بت سے قدم رکھا ہو بایں ریش و فش
میدان مناظرہ میں۔ اس لئے پنڈت جی یاد رکھو ؎

سنبھل کر پاؤں رکھنا میکدہ میں شیخ صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

پس ہم اہلحدیث کے سوال کو پھر دوہراتے ہیں اور منتظر ہیں کہ اس کا آسمانی کا صحیح جواب دینے کیلئے مسافر کو مبعوث کریں ورنہ دانا جان لینگے کہ آریوں کا مذہب اندر آپ میں خام ہے اور اہلحدیث کے سوالات کا تحمل نہیں ہو سکتا۔

پس مسافر آریوں کا مذہب یہ ہے کہ جو تکلیف یا مصیبت کسی شخص کو ہوتی ہے۔ اس کا باعث یہ ہوا کرتا ہے کہ اس شخص نے بھی ایسی تکلیف کسی دوسرے شخص کو اپنی پہلی جون میں پہنچائی ہوگی۔ پس ہمارا سوال بھی انہیں کے مذہب کے بموجب ہے۔ کہ مسافر کا پیٹ چیرا گیا۔ تو ضرور ہے کہ پہلی جون میں اس نے بھی کسی کی چیری ہوگی۔ اور اس جون میں مسافر جو مقتول ہوا ہے جواب کا شاہد ہے کہ پہلی جون میں مسافر نے بھی کسی غریب کا پیٹ چیرا ہوگا پس اگر آریوں کا مذہب یہی ہے تو مسافر چور اور ظالم ہے اور اگر مسافر چور اور ظالم نہیں تو آریہ مذہب جھوٹا ہے یہ دونوں ضدیں ہیں۔ اور اجتماع النقیضین کبھی ہو نہیں سکتا۔ پس مسافر جی اٹھو۔

(علم الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر)

## مرزائی پارٹی کا تکیہ کلام

کرشن قادیانی اور رسول کی پاک جماعت کا مدت سے یہی وطیرہ ہے کہ جب کوئی مخالف فوت ہو جاتا ہے تو جھٹ بول اٹھتے ہیں۔ کہ دیکھو اس شخص کو مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے موت آئی ہے اور یہ شخص اپنی موت سے مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دے گیا۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسا نشان ہے؟ اور اس سے صداقت مرزا کا ثبوت کیونکر؟ یہ نشان کسی نبی اور رسول نے اپنی صداقت کا کبھی قرار نہیں دیا۔ کیا اگر مرزا جی کے مخالف مر کر مرزا جی کی صداقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ تو مرزا جی ہمیشہ زندہ رہینگے اور کیا وہ موت کا کبھی منہ نہ دیکھیں گے؟ یا کیا مرزا جی اپنے سب مخالفین کے مرنے کے بعد مرینگے؟ اور کیا اس وقت جبکہ ان کے مخالف اپنی موت سے مرزا جی کی تصدیق کر رہے ہیں تو خود مرزا جی کے اور ان کے حواری صاحبوں کے شکار ہو کر (اور بقول مرزا جی کے کتوں کی موت مر کر) مرزائی نبوت کی ٹانگ نہیں توڑ گئے؟

غالباً مرزائی لوگ اپنی سمجھ اور ادراک سے بہت کم کام لیتے ہیں اور جو کچھ مرزا جی کے قلم و زبان گوہر فشاں سے ٹپکتا ہے۔ اس کی خوشہ چینی ہی پر اکتفا کرتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ بے معنی دعویٰ (جو مرزا جی نے تو اپنا الو سیدھا کرنے کے واسطے شائع کر دیا تھا مگر) یہ لوگ کبھی فوراً سے پیشتر ایسے تسلیم نہ کرتے جیسا کہ انہوں نے کر دکھایا۔ کیونکہ قرآن کریم جو مسلمانوں (خواہ مرزائی ہوں یا غیر کے) سب کے مقدم قابل قبول کتاب ہے۔ صاف ارشاد ہے:۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۔۔ یعنی اے رسول ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ نہیں رکھا پھر بھلا اگر تو مر گیا تو یہ لوگ ہمیشہ رہینگے؟ (نہیں) ہر شخص موت کا مزہ چکھیگا

اس آیت سے ہمارے پہلے سوال کا جواب تو آ گیا کہ ہر ایک نفس کو موت ہے اور مرزا جی بھی ضرور مرینگے باقی رہا یہ کہ سب مخالفین کو مار کر مرینگے تو پہلو سو اس سوال کا جواب بھی مرزا جی اپنا رسالہ الوصیت لکھکر نفی میں دے چکے ہیں۔ یعنی کہہ چکے ہیں۔ کہ میری موت عنقریب اسی سال کی عمر کے کچھ نیچے اوپر ہے جس کے سب زینے آپ غالباً طے کر چکے ہیں اور جہاں سے بقول انکے ارشاد کے رخصت ہوا چاہتے ہیں۔ اور مخالفین ابھی حیات طیبہ کے مزے لیکر مسرور ہو رہے ہیں۔ تیسرے سوال کا جواب اظہر من الشمس ہے کہ مرزا جی کے حواری مولوی عبد الکریم صاحب ایک عرصے کی مرض الموت کے بعد اس جہان سے رخصت ہو کر مرزا جی اور ان کی جماعت کو سخت صدمہ دے گئے جنکی مرض الموت میں مرزا صاحب کو ان کی زندگی کے نت نئے الہام ہوتے تھے جن سے الحکم کے ورق ہر ہفتہ سیاہ نظر آتے تھے مگر۔

إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ[۱] نے اپنا پورا جلوہ دکھلایا اور ملک الموت نے ان کا کام تمام کر کے اپنی کارگذاری میں ایک نمبر کا اضافہ کر ہی لیا اور مرزا جی کی کچھ بھی پیش نہ گئی۔ وہ سب کے سب الہام الحکم کے فائل میں۔ ڈھکے کے ڈھکے رہ گئے۔

اسی طرح البدر کا ایڈیٹر محمد افضل جو مرزا کا ڈائری نویس اور صدق دل

---

لہ یعنی جب لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ ایک گھڑی بھر آگے پیچھے نہیں کر سکتے

ahmadimuslim.de

سے حتقد اور جانفشاں تہا۔ طاعون کا شکار ہوگیا۔ پھر بھی مرزا جی کا کرنبی بہانہ بناسے نہ بن سکا۔ مگر جو ہونا تہا وہ ہو کر ہی رہا۔ ان کے علاوہ مرزا جی کا مخلص مرید مولوی برہان الدین جہلمی بھی طاعونی موت سے مر کر مرزا جی کو از حد صدمہ پہنچا گیا۔ نوشیروان کی حکایت کسی کتاب میں یوں مسطور ہے ؎

ورگسے مژدہ پیش نوشیروان عادل برد و گفت شنیدم کہ فلاں دشمن
ترا خدا تعالیٰ بر داشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت ؎

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست ✦ کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

مگر مرزائیوں اور کرشن پنتھیوں کو کیا خبر کہ سعدی جیسے عالی دماغ نے کیا کہا اور قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے وہ تو اتنا ہی جانتے ہیں ؎

گر خشم خدا بر دشمن افگندہ دوست ✦ مے برو ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

مرزا صاحب ہی ان کے دوست کہئے۔ اُن کے رسول سمجھئے یا خدا۔ سب کچھ یہی ذات والا ہیں اور انہی پر اُن کا دینی سلسلہ ختم ہے اور آنحضرت صلعم وہ صرف انہی کے کلام کو سنا جانتے ہیں۔ انکو قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کا پتہ نہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اسی بہانہ سے وہ کہہ سکتے ہیں کہ ؎

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار ✦ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

---

## میرا ایک سوال

ائمہ اربعہ کے قبل جمیع مخلوقات اہل اسلام درجہ اجتہاد کا رکھتی تھی۔ یا اُن میں سے کوئی بے علم بھی تہا۔ جو صاحب اُس زمانہ میں درجہ اجتہاد کا نہ رکھتے تھے وہ کس کی تقلید کرتے تھے۔ بہر حال اُس زمانہ میں بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر موجود تھے۔ پس جو لوگ ناواقف ہونگے۔ وہ ضرور اُن صحابہ میں سے کسی کی تقلید کرتے ہونگے۔ میرا یہ سوال خصوصاً اخبار اہل فقہ کے منتقیوں سے نسبت رکھتا ہے براہ مہربانی ضرور جواب دینگے۔

مرسلہ حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگر منڈلہ سی پی کمشنر جبلپور ملک متوسط

---

## واللہ میں حنفی تہا

میں اہل فقہ اخبار اور اہل حدیث اخبار دونوں کو دیکھتا رہا۔ مگر واللہ العظیم مذہب کو حق نہ پایا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اور مجھے بہت سارے لوگ جانتے ہیں۔ کہ میں حنفی المذہب رکھتا تہا۔ مگر اہل فقہ کے اڈیٹر نے ہمیں تعلیم دیا۔ کہ حنفی مذہب چھوڑ دیویں۔ وہ کیسے اور کس طرح؟ کہ اکثر مسائل اس اہل فقہ میں حنفی المذہب کے خلاف بلکہ عقل کے بھی خلاف درج ہوا کرتے ہیں وہ کونسا حنفی المذہب کا سچا اور شخص ہوگا جو کہیگا اور گوارا کریگا کہ امام بخاری کی کوئی تذلیل کیجاوے۔ کوئی پرچہ خالی نہیں جسمیں الجرح علی البخاری نہیں ہوتا ہو اور حال یہ ہے کہ امام صاحب سے کسی نے پوچھا تہا کہ کیا یزید کو لعنت کرنا جائز ہے۔ تو آپ نے منع فرما کر کہا کہ اس سے بہتر ہے کہ وہ وقت جس میں تم لعنت ملامت کرتے ہو۔ درود پڑہا کرو۔ کہاں ہیں حنفی مذہب کے لوگ اسکے عامل۔ زبردستی ایک مجتہد صاحب کو جنکی تعریف جن کے کرامات کو سلف کے ہزاروں علماء نے لکہا تہا۔ بالقصد دھوکر پیچھے پڑے ہیں سچ کی تم ہی لوگ بزرگان دین کی توہین کرتے ہو۔ اور اولٹے فرقہ حقہ اہلحدیث کو بدنام کرتے ہو (میں پہلے کچھ سمجھا اور سمجھتا تہا یہ معاملہ ہی برعکس ہے) اور کئی وقت میں نے اہل فقہ میں دیکھا ہے یا رسول اللہ کہنا جائز بتایا گیا ہے۔ سماع موتیٰ ثابت کیا گیا ہے۔ علم غیب رسول اللہ کو تہا کہا جاتا ہے۔ اور جہاں عُرس ہوتا ہے تو جاتے ہیں وہاں کی کیفیت خوشی خوشی [illegible] میں لکہا ہے۔ اگر حقیقت میں لکہا ہے تو ایسے مذہب کو ہم پانچ سلام کرتے ہیں۔ حدیثیں تو اس کے مخالف مگر یہاں جواز۔ اور ان مسائل کا رد اہل حدیث اخبار میں جسکو میں پہلے بہی نظر سے دیکھتا تہا۔ نعوذ باللہ بحوالہ کتب فقہ نکلا۔ لیک یار لوگوں نے نہ مانا۔ ہر تقریر میں یار لوگوں کی بدعنوانی ہوتی ہے۔ اور یہ تہذیب الفاظ سے بہری ہوئی اور جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نالائق بےعلم وغیرہ کہتے تھے۔ جب ہم نے اُنکو سندات پیش کرنا چاہا۔ اور پہر اہل فقہ کے اڈیٹر کا حق تہا کہ آپ بہی اپنے سندات پیش کیا ہوتا سو دیکھو تو کچہ نہیں۔ معمولی الفاظ میں یونہی اُڑا دیا۔ اور دیکھو کہ ہندو کو اڈیٹر صاحب نے ۲۳ نومبر کے پرچہ ایک مضمون مستقل میں یہ بہی لکہا تہا۔ (تو بتائیے کہ امام صاحب کس کے مقلد تھے۔ بس اسی پر خاتمہ ہو جائیگا) یہ سوال کے پرچہ میں اڈیٹر اہل فقہ نے اس مضمون کے رد کا تہمت کیا مگر اس فقرہ کا ایک بہی جواب نہ دیا۔ چاہئے تہا کہ امام صاحب کا مقلد ہونا ثابت کرتا یا تسلیم کرلیتا کہ بیشک امام صاحب مقلد تھے یہ کچہ نہ کیا جس سے

ahmadimuslim.de

ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جبکہ تقلید شخصی وغیرہ خالی ہوس ہی ہوس ہے ناظرین! ماشاء اللہ ہمیشہ کبھی کبھی اس اخبار اہل فقہ کی شائستگی تہذیب وغیرہ اور اور اوصاف سے پبلک کے واسطے فائدہ ہو اونکو ظاہر کرتے رہینگے اور آپ بھی خداوند باری کے سامنے محمدی سپاہیوں میں وہی مذہب اختیار کیا ہوں جو خود آنحضرت و اصحاب و تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا اللہم اصحبنا معہم واحشرنا معہم ۰ (اڈیٹر) آپ بھی گمان فرما اصل مضمون دیکھنا

راقم۔ سید عبدالوحید خان قادری المتخلص بہ عاجز حیدرآبادی

## مٹ کے بغیر کام نہ چلیگا

جن اسباب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے حسب دستور ان کے نمبر معہ تعداد کے درج ذیل ہیں۔ اگر کسی صاحب کو انکار ہو۔ یا چند روز ملتوی کرنا منظور ہو۔ تو مہربانی کر کے اطلاع بخشیں۔

**غریب فنڈ** میں اگر کسی صاحب نے کچھ مرحمت فرمانا ہو۔ تو اطلاع دیں کہ وہ رقم بھی ویلیو میں شامل کر دی جاوے۔ خاکسار منیجر

| | |
|---|---|
| ۲ | امرتسر |
| ۲۵ | سرہند |
| ۵۶ | انبوہ ڈاکخانہ [illegible] |
| ۶۶ | الہ آباد |
| ۸۰ | رحیم آباد ڈاکخانہ تاجپور |
| ۸۱ | [illegible] پور |
| ۸۲ | چکرمہ [illegible] والی |
| ۹۰ | ناگ پور |
| ۱۰۵ | لکھوکے |
| ۱۰۶ | مدراس |
| ۱۱۵ | ویورنیا |
| ۱۲۳ | قادیان |
| ۱۳۳ | حیدرآباد دکن |
| ۱۵۰ | کوٹلی لوہاراں |
| ۱۵۶ | [illegible]سل |
| ۱۹۱ | سلطان پور |
| ۱۹۰ | قصبہ [illegible] |
| ۲۷۲ | رام پور |
| ۲۷۹ | پوسکلہ |
| ۳۰۰ | امرتسر |
| ۳۱۵ | اسٹیشن [illegible] |
| ۳۲۰ | [illegible] ٹیری |
| ۳۳۲ | موضع بازار [illegible] |
| ۳۵۲ | امروہہ |
| ۴۰۹ | [illegible]گرہ |
| ۴۱۷ | چھپرہ |
| ۵۳۵ | عدالت گڈھ |
| ۵۳۶ | سیالکوٹ چھاؤنی |
| ۵۳۳ | [illegible] کوٹلہ راجپوتانہ |
| ۵۲۵ | سیپولہ ([illegible]) |
| ۵۰۶ | سہارن پور |
| ۵۱۵ | پٹیالہ |
| ۵۵۲ | پٹیالہ |
| ۵۶۰ | جمال پور |
| ۵۶۱ | آرہ |
| ۶۶۳ | کھولا پور |
| ۶۶۳ | موضع [illegible] |
| ۷۰۰ | درواڑ ضلع سورت |
| ۷۰۲ | قلعہ میاں سنگھ |
| ۷۰۳ | سمبڑیال |
| ۷۹۲ | بدہوانہ |
| ۷۹۳ | گھمانہ ڈاکخانہ |
| ۷۹۴ | جالندہر |
| ۷۹۷ | گوجرانوالہ |
| ۷۹۹ | بہاگ |
| ۸۰۱ | سیالکوٹ |
| ۸۰۳ | حیدرآباد دکن |
| ۸۰۳ | مظفرنگر |
| ۸۰۴ | دہلی |
| ۸۰۵ | موضع دواری |
| ۸۰۶ | ایوت محل |
| ۸۰۸ | بوجیاگاؤں |
| ۸۲۶ | موضع مراد آباد [illegible] |
| ۹۲۵ | نوابی ([illegible]) |
| ۹۵۰ | امرتسر |
| ۹۵۲ | کان پور |
| ۹۶۲ | کوٹلی لوہاراں مغربی |
| ۹۷۹ | مبارک پور |
| ۹۸۱ | موضع [illegible] امرتسر |
| ۱۰۱۳ | نواں کوٹ |
| ۱۰۲۵ | امرتسر |

## حسن میاں کی سنو!

(اسی اخبار کے اہلحدیث میں ایک سوال تھا جسکا جواب حسن میاں پھلواروی سے مانگا گیا تھا۔ کہ اڈیٹر اہل فقہ امام بخاری کی توہین کرتا ہے یہ رافضی ہے یا سنی؟ اس کا جواب حسن میاں نے ہمارے پاس بھیجا ہے اور سخت تاکید کی ہے کہ اسکو لفظ بلفظ چھاپ دیں۔ پس ناظرین بغور پڑھیں اور حسن میاں کی صاف گوئی کی داد دیں (اڈیٹر)

عمدۃ المتکلمین امام المناظرین جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام مجدکم

السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے تازہ پرچہ اہلحدیث میں مجھسے جو سوال کیا گیا ہے۔ لہذا اس کا جواب نہایت آزادی و دلیری سے آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آپ اسے بہ انصافانہ غور فرمائیں گے۔ سنیئے!

میں مسلمان ہوں اور میرا دین اسلام ہے جسکے سوا کوئی دین حق نہیں ہے اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۔ اور ہمارا اسلام کوئی اپاہج یا اندھا۔ کانا۔ بہرا

بقیہ اس مضمون کی وجہ سے فتوے درج نہیں ہو سکے۔ منیجر

ہیں۔ امام صاحب مستعمل پانی کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں اور صاحبین کو اس میں کلام ہے۔ اس جرح کا تو خیال ہی نہیں کرتے ہیں دوسروں کی عیب چینی کرنے۔ ان سے بڑھکر بھی کوئی ..... ہوگا۔ اہل فقہ کا اڈیٹر بڑے ناز سے لکھا کرتا ہے کہ یہ جو ہم الجرح علی البخاری وغیرہ لکھا کرتے ہیں تو ہین ہے۔ تو کیا جناب یہ امام بخاری کی تعریف ہے اور لیجئے پھر اچھی طرح سنئے! آج ہم اس کے مثنوی نامہ نگار کے ایک دو قول کو پیش کرتے ہیں اور اس کے ادراک و فہم کا حال پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ آپ صاحبان اندازہ کر سکتے ہیں اور دکھلاتے ہیں کہ اس نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی توہین میں کس ستمگری کے ساتھ ایک دلی بات بنایا ہے۔ ناظرین! ایسے تو جناب کے مضامین اہل فقہ اخبار میں بہت درج ہوا کرتی ہیں مگر ہم اس کے مضامین کا جواب دینا ہی مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ جواب اس کو دیں جو سمجھے اور قائل ہو اور جس میں عقل و دانش کا مادہ ہو۔ اور جن غریبوں کو خدا نے ہادی نے صاحب عقل و تمیز نہیں کیا۔ انکی طرف [illegible]

[illegible]

کیا ہے بخاری سے نقل کی ہے اور پھر لکھا ہے کہ امام بخاری کا اس کے خلاف عمل تھا وہ یہ کہ ہمیشہ آپ روزہ رکھتے تھے گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو متبع خلاف سنت تبلانے کی کوشش کی ہے اور بڑے شوق سے طبقات الکبریٰ کی عبارت کو اپنی دلیل میں لایا ہے کہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری کان صائم الدھر وجاع حتی انتھی اکل کل یوم الی تمرۃ او لوزۃ ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری صائم الدہر تھے اور اتنی فاقہ کشی کی کہ پہونچگئی ان کی روزانہ غذا ایک تنہا ایک بادام تک آتی تھی۔ اس عبارت کے سمجھنے میں کتنی بڑی غلطی کی ہے کہ خدا کی پناہ۔ لفظ صائم الدہر سے ہمیشہ روزہ رکھنا نکالا مگر اپنے ترجمہ میں لفظ وجاع کا معنے کچھ نہ کیا۔ ہم تمہیں اس عبارت کا سبق دیتے ہیں۔ ذرا غور سے سننا۔ اگر صائم الدہر سے یہ مطلب ہے کہ امام بخاری ہمیشہ روزہ رکھتے تھے تو جناب لفظ وجاع کے لانے کی ضرورت کیا تھی اور دوسرا جب لفظ صائم الدھر سے انکا ہمیشہ روزہ رکھنا مراد لیتے ہو تو پھر حتی انتھی اکل کل یوم الی تمرۃ او لوزۃ کی ضرورت کیا تھی۔ اس عبارت میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہر دن میں کھجور اور بادام کا کھانا ثابت ہے تو صائم الدہر کہاں ہوئے سچ کہنا انصاف سے کہنا۔ یہ کیا مطلب کہ آدمی روزہ دار بھی ہے اور پھر ہر روز صرف کھجور اور بادام کھاتا ہے شاید مہربان اسی طرح روزہ رکھتے ہونگے عجب نہیں، جبھی دوسروں کو بھی اپنی مانند سمجھتے ہیں۔ سچ کہنا جب صائم الدہر کا لفظ آگیا تھا۔ تو اکلہ کل یوم الی تمرۃ او لوزۃ کا لفظ کیوں آتا۔ اس کا اصل مطلب اب ہم سے سمجھو اس عبارت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت قدوۃ المحدثین سید المجتہدین حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ ایسے کم غذا کھانے والے تھے بلکہ انکا شکم مبارک ذکر خدا اور درود شریف اور کلام خدا اور کلام رسول پاک سے بھر گیا تھا دوسرا حدیث لکھنے اور جمع کرنے کے شوق نے ان کو مجبور کر رکھا تھا جو بمقدار غذا بہت کم تھی حالت ایسی تھی گویا صائم الدہر ہیں یعنی صائم کے مانند حالت تھی تو اسی مطلب پر شعرانی نے لکھا ہے۔ کان صائم الدھر وجاع تو پھر کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہاتے ہی کچھ نہ تھے یا صائم الدہر سے دوامی صائم مراد ہے نہیں نہیں یہ صائم الدہر کا [illegible]

[illegible]

پر تکین انصاف آگین ذرا انصاف سے ہمارے مطلب کو اور مثنوی صاحب کے اجتہاد کو ملاحظہ فرمائیں۔ جناب ہر وقت ہر مسئلہ میں جھوٹا الزام لگانے کو ایک ایسی پھبتی خلاف عقل و دانش اڑاتے ہیں کہ بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ع بریں عقل و دانش بباید گریست۔ آپ لوگ سمجھ رکھیں اور عوام کے فائدے کی غرض سے کہتا ہوں کہ اس پھبتی کے مانند ہمیشہ نقل لگاتے ہیں انکے نقل کا کوئی خیال نہ رکھو۔ اسی مضمون میں ایک اور حدیث بخاری سے نقل کی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص موت کی آرزو نکرے یہ تبلایا ہے کہ امام بخاری رح نے بوجہ تکلیف سمرقند میں دعا مانگی تھی کہ خداوندا مجھ کو اپنی طرف لے لے۔ اس کیفیت کو اشعۃ اللمعات مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب کا حوالہ دیا ہے۔ مگر یہ بات معلوم نہوئی کہ عبدالحق صاحب نے کس سے روایت کیا ہے اور کون سی کتاب سے نقل کیا ہے وہ بھی آپ کے مانند حنفی المذہب تھے۔ ہم کیوں مانے چلے۔ مہربانی کر کے کسی سلف کے کتاب کا حوالہ دیجئے پھر ہم جواب دینگے۔ اور جواب دینا ہمارا حق ہوگا۔ خیر یہ سب امام کہانی

ahmadimuslim.de

کے بعد۔ جناب پٹنوی صاحب نے آخری عبارت یہ لکھی ہے۔ پس یہ دعائے مرگ جو امام بخاری رحمہ نے مانگی وہ کتاب بخاری کی حدیث نبوی مذکورہ بالا اور دیگر احادیث کے بالکل خلاف کیا۔ ناظرین! تعجب اور سخت تعجب ہے کہ خود امام بخاری کا تو یہ حال کہ وہ اپنی حدیثوں کو ناقابل العمل سمجھکر خلاف اُس کے کارروائی کریں مگر بخاری پرستوں کی رٹ یہ کہ اہل فقہ کپنی کی لیاقت اور تہذیب سے باہر نہیں) یہ کیفیت کہ بخاری کی ہر حدیث کو مثل آیت قرآنی کے مانیں۔ اور اس عبارت میں کتنی لغزش کھائی ہے وہ یہ ہے کہ امام بخاری نے کتاب بخاری کو ناقابل العمل سمجھکر بخاری کے احادیث پر عمل نہ کیا تو اس کا مطلب یہ کہ پھر اہل حدیث کثرہم اللہ کیوں قابل عمل سمجھتے ہیں۔ جب ہمکو جناب کی تعلیم ہے کہ بخاری کو ناقابل العمل سمجھیں تو جناب تو بدرجہ اولیٰ ناقابل العمل سمجھتے ہونگے۔ پھر کیوں اپنی عبارت میں لکھا اور تسلیم بھی کیا۔ کہ وہ کتاب بخاری کی حدیث نبوی مذکورہ بالا۔ واہ جناب عجب آپ کی عبارت میں تفاوت ہے۔ کتاب بخاری کے احادیث کو احادیث نبوی جانتے ہیں تسلیم بھی کرتے ہیں پھر ناقابل العمل بھی کہتے ہیں۔ صاف کیوں نہیں کہدیتے کہ احادیث نبوی ہی ناقابل العمل ہیں اگر قابل العمل ہیں تو کتب فقہ مروجہ۔

ناظرین! دیکھئیے یہ لوگ اپنی تقریر میں کتنی لغزشیں کھاتے ہیں اسکی وجہ یہی ہے کہ ائمہ و بزرگان دین کی توہین کرنے آتے ہیں مگر بمصداق کہ کہیں آفتاب پہ تھو کنے سے آفتاب تک تھوک پہونچ سکتا ہے ائمہ بزرگان دین کی توہین تو کچھ بھی نہیں ہو سکتی لیکن اپنی تقریر میں ٹھوکریں کھانا نصیب ہوتا ہے۔ اب ہم اپنی تقریر کو مختصر کر کے ایڈیٹر صاحب سے چند سوال کرتے ہوئے ختم کرتے ہیں۔ اس کا جواب دینا محترم کا حق ہے۔ وہ یہ کہ آپ جو جو حالات امام حنیفہ کے لکھتے ہیں یہ سب وہ اصل غلط ہیں۔ اگر غلط نہیں تو کیا جناب امام ابوحنیفہ صاحب کے یہ افعال جو ابھی ذکر کرتا ہوں صحیح ہیں اگر اس کا جواب آپ کی طرف سے عدم صحت پر ہوگا۔ فہو المراد۔ کہ امام بخاری کے بھی جو جو حالات غلط لکھے گئے ہیں وہ محض متعصبین کیجانب سے ہیں اور ان کی کوئی اصل نہیں۔ سنئیے! امام ابی حنیفہ دو ہزار رکعت پڑھتے تھے اور تمام رات جاگتے تھے۔ دیکھئیے تفسیر احمدی۔ اور یہ عمل امام صاحب کا صحیح حدیث کے خلاف ہوگا۔ صحیحین میں ہے کہ بی بی زینب کا ارادہ ہوا کہ شب بیداری کروں

اور عبادت خدا کی کروں اور نیند نہ آنے کے لئے یہ انتظام کی تھی ایک رسی کو لٹکا دیا تھا اور سر کو باندہ لینے کا ارادہ کی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور رسی کو کھلوا دیا اور شب بیداری سے منع فرمایا۔

(۲) طحطاوی میں نقل ہے کہ جس مقام پر امام نے وفات پائی ہے وہاں پر ستر ہزار ختم کئے تھے*۔ حال یہ ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ولا اعلم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ القرآن کلہ فی لیلۃ ولا قام لیلۃ کاملۃ حتی الصباح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان۔ ترجمہ میں باور نہیں کر سکتی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو ایک رات میں ختم کئے ہوں اور نہ آپ رات تمام کبھی جاگے ہیں اور نہ متواتر ایک ماہ کے روزے رکھے ہیں مگر رمضان کے۔ حیرت ہے کہ قرآن مجید کیسے اور اتنی جلدی جلدی پڑھا گیا جس میں اعراب اور الفاظ کی غلطی کا خوف رہتا ہے۔ امام صاحب کا رات تمام عبادت کرنا اور ستر ہزار ختم کرنا خلاف احادیث ہے یا نہ۔

(۳) تاریخ بغداد میں خطیب نے لکھا ہے کہ تیس یا چالیس برس امام صاحب نے ایک وضو سے نماز عشا اور صبح کی پڑھی تھی یہ خلاف عقل ہے یا نہیں۔ اور امام صاحب نے اتنی کیوں دقت اٹھائی۔ حالانکہ اللہ نے یسر دین محمدی آسان تھا۔ (ولجسدک علیک حق۔ ایڈیٹر)

بخدا ہمارا مطلب اسوقت اعتراض سے نہیں ہے مگر ہاں جناب ان سوالات کے جواب دینے سے نکلتا ہے باقی جو کچھ ہم امام ابوحنیفہ صاحب کے ان حالات کو سمجھتے ہیں سو سمجھتے ہیں۔ والسلام علیکم فقط

راقم ابوالنعیم محمد عبدالعظیم سلمہ الرحیم محمدی السنی حیدرآبادی

# وحدۃ الوجود کی متعلق سوالات کے جوابات

اخبار اہلحدیث ۵ اپریل میں چند سوالات وحدۃ وجود کے متعلق نظر سے گذرے ہر چند سائل صاحب نے سوالات کے مدلل کرنے میں حسب خیال خود کوتاہی نہیں کی۔ لیکن فی الحقیقت انکو سخت مغالطہ واقع ہوا ہے جس طرح حکمائے یونان اور دہریوں نے دہوکہ کھایا اسی طرح سائل مذکور نے کھایا حکماء نے یہ خیال کیا کہ الواحد لا یصدر منہ الا الواحد یعنی ذات واحد سے ایک ہی چیز صادر ہوتی ہے دو نہیں ہوتیں مطلب انکا یہ ہے کہ جو ذات کے

* اگر یہ بھی ہے ستر ہزار ختم دو نو... [illegible] سال ہے حالانکہ امام حنیفہ کی عمر ۷۰ برس یا کچھ کم تھی جس میں نابالغی کے سال بھی محسوب ہیں۔ گپ ہو تو ایسی ہو۔ (ایڈیٹر)

لحاظ سے واحد حقیقی ہے فعل اور تاثیر کے لحاظ سے بھی ایسا ہی ہونا چاہئے ورنہ واحد حقیقی ہونے میں خلل لازم آویگا۔

اور دہریوں کا یہ خیال ہے کہ اشیاء خود بخود عدم سے وجود میں آتی ہیں کسی کے فعل و تاثیر سے پیدا نہیں ہوتیں کیونکہ تاثیر دو حال سے خالی نہیں وجود کی حالت میں ہوگی یا عدم کی۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل اور دوسری صورت میں اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ لیکن انکو یہ خبر نہیں۔ کہ یہی اعتراض اُن کے قول پر بھی وارد ہوتا ہے یعنی اشیاء کا خود بخود وجود میں آنا دو حال سے خالی نہیں یا تو وجود کی حالت میں ہوگا یا عدم کی۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل اور دوسری صورت میں اجتماع نقیضین اس سے لازم آئیگا کہ کوئی شئی عدم سے وجود میں نہ آوے وہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ تاثیر بشرط الوجود شئی دیگر او تاثیر فی زمان الوجود شئے دیگر۔

افسوس کہ سائل صاحب کو یہ خیال نہ ہوا کہ اس زمانہ میں الحاد اور گمراہی کا زور اور فتنہ و فساد کا شور ہے۔ اس قسم کے سوالات کا اخبار میں شایع کرنا کس قدر بڑا اور مہلک اثر پیدا کریگا۔ لیکن سوالات چونکہ اخبار میں شایع ہوگئے اس لئے جواب دینا بھی ضرور ہوا لہذا مختصر جوابات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

(۱) بیشک باری تعالیٰ قدیم وازلی و تمام موجودات کے لئے علت تامہ اور موثر بالذات ہے۔ علت اور معلول میں جو فرق و تغایر ہوتا ہے وہ زمین و آسمان کے تغایر سے کسی طرح کم نہیں۔ معلول کے موجود ہونے سے علت کا محدود ہونا کسی طرح لازم نہیں آتا اور نہ کوئی وجہ محدود ہونے کی پائی جاتی ہے۔ باری تعالیٰ کی تاثیر ہر جگہ ہر وقت جلوہ گر ہے کسی وقت اور جگہ کے ساتھ محدود و مخصوص نہیں اور اُس کی ذات جسمیت و عوارض جسمیت و زمان و مکان سے مبرا و منزہ ہے اور تمام موجودات جسمیت و عوارض جسمیت سے آلودہ ہیں اور موجودات میں سے ملائکہ اگرچہ وہ جسم نہیں رکھتے چار عناصر سے مرکب ہیں لیکن دوسری قسم کی جسمیت اُن میں بھی پائی جاتی ہے مثلاً پر اور بازوؤں کا اُن میں پایا جانا اور چڑھنا چلانا وغیرہ جب موجودات میں جسمی عوارض پائے گئے مثلاً کھانا پینا سونا جاگنا بول و براز تندرستی و بیماری وغیرہ تو باری تعالیٰ کے ساتھ انکا اتحاد کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور باری تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا جیسا کہ قرآن سے ثابت اور سلف صالحین کا مذہب ہے بیشک صحیح و قابل تسلیم ہے اس سے انکار کرنا مسلمان کا کام نہیں* لیکن اس کا یہ مطلب قرار دینا کہ حق تعالیٰ مخلوق کی طرح مجسم اور محدود ہے یہ بھی مسلمان کا کام نہیں۔ اور بالکل غلط اور باطل ہے بلکہ جس طرح اللہ کی ذات پاک بے نظیر و بے مثال ہے اور عقل و قیاس سے برتر ہے اسی طرح اسکا مستوی ہونا بھی عقل و قیاس سے باہر ہے اور عرش و کرسی کی کیفیت بھی کامل طور پر معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اس سے گمان غالب یہی ہوتا ہے کہ عرش و کرسی محدود و متناہی نہیں بلکہ غیر محدود و غیر متناہی ہے پس استواء علی العرش سے اللہ پاک کا محدود و متناہی ہونا لازم نہیں آتا۔

(۲) بیشک ممکنات کے وجود سے پہلے سوا خدا کے اور کوئی موجود نہ تھا کیونکہ اُس کے سوا کوئی قدیم و ازلی نہیں جو لوگ روح و مادہ کو قدیم کہتے ہیں وہ سب غلطی پر ہیں اور جس طرح قبل وجود مخلوقات کے خدا موجود تھا اُسی طرح بعد وجود بھی موجود ہے اُس کے وجود میں کسی قسم کا تغیر و تبدل واقع نہیں ہوا۔ اور یہ خیال کرنا کہ جس وسعت میں مخلوقات موجود ہے اُس وسعت میں خدا کس طرح موجود ہو سکتا ہے محض جہالت و سفسطہ ہے اور اصل یہ کہ باری تعالیٰ کا وجود مخلوقات کے وجود سے بالکل مغائر ہے جس طرح مخلوق کسی چیز میں سماتا ہے اس طرح باری تعالیٰ نہیں سماتا بطور تمثیل کے اس طرح سمجھنا چاہئے کہ جس طرح روح اور جسم میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے اسی طرح وجود باری تعالیٰ اور وجود مخلوق میں پایا جاتا ہے۔ روح ایک لطیف اور نورانی شئی ہے اگر کسی جگہ اور مکان میں جلوہ گر ہووے تو وہ جگہ اُس سے پر نہیں ہوجاتی اور جسم کثیف اور گران شئی ہے اُس سے مکان پُر ہوجاتا ہے جب خدا کی مخلوق روح میں یہ کیفیت پائی جاتی ہے تو خود باری تعالیٰ میں تسلیم کیجاوے تو کیا قباحت ہے؟۔

(۳) مخلوق کی عدمیت کا وجودیت سے بدل جانا اس امر کو مستلزم نہیں کہ وجودیت باری تعالیٰ عدمیت سے بدل جاوے اس لئے کہ وجود باری تعالیٰ قیاس سے برتر اور مخلوق کے وجود سے بالکل جدا ہے

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ✦ وز ہرچہ گفتہ ایم و شنیدہ ایم و خواندہ ایم

* یہ بحث کچھ مسئلہ اختلافی ہے۔ کتاب الاسماء والصفات ملاحظہ ہو۔ (اڈیٹر) ✱ اس آیت کا ترجمہ شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ میں دیکھو (اڈیٹر)

جیسا کہ سوال دوئم کے جواب میں کہا گیا۔

(۲) بیشک ممکن اُس شئے کا نام ہے جسکا وجود و عدم دونوں برابر ہوں لیکن دونوں میں تعارض جب ہوگا جبکہ ایک زمانہ ایک وقت میں دونوں پائی جائیں اور جب دونوں کے لئے جدا جدا اوقات ہیں تو تعارض کا وہم وگمان بھی نہیں جیسے سونا جاگنا اور بھولنا یاد کرنا اور خوش ہونا رنجیدہ ہونا وغیرہ سب باہم اضداد ہیں لیکن جدا جدا اوقات میں پائی جاتے ہیں ایک وقت میں مجتمع نہیں ہوسکتے اور یہ امر مسلم ہے کہ موجود بوجود حقیقی سوا ذات باری کے اور کوئی نہیں لیکن وجود حقیقی کے یہ معنے ہیں کہ اُس میں تغیر و تبدل راہ نہ پائے اور زوال و عدم سے بالکل مبرا و منزہ ہو اور وجود غیر حقیقی وہ شئی ہے جسکو تغیر و تبدل کا دخل ہو زوال اور ہمیشہ قائم نہ رہنے پائے لیکن اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر حال میں لغو و بے اعتبار ہو اور کوئی اثر اُسپر مرتب نہ ہونے پائے یہ کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ دیکھا جاتا ہے کہ وجود غیر حقیقی کے ذریعہ سے جابجا تجارت و زراعت و حرفت و صناعت کا بازار گرم اور جگہ جگہ سلطنت و وزارت رونق افروز ہے پس جب خارج میں آثار پائے گئے تو معلوم ہوا کہ وجود غیر حقیقی خارج میں پایا جاتا ہے محض انتزاعی اور فرضی نہیں اور یہ خیال کرنا کہ جب وجود غیر حقیقی کے سوا دوسرا موجود ہے تو اس سے باری تعالیٰ کی صفات علم وغیرہ میں تغیر و تبدل لازم آئیگا مثلاً آج باری تعالیٰ کا علم کسی کے پیدا ہونے کے متعلق ہوا اور کل اُس کے مرجانے کے متعلق ہوا تو اس سے علم ہی متغیر ہوجائیگا بالکل غلط اور لغو ہے اس لئے کہ علم باری میں کسی طرح تغیر و تبدل نہیں آسکتا بلکہ اُن تعلقات میں ہوتا ہے جو علم کے ساتھ مخلوقات میں پائے جاتے ہیں جیسے آفتاب کی شعاع کسی جگہ کم واقع ہوتی ہے کسی جگہ زیادہ لیکن یہ کمی زیادتی مقامات اور مکانات کی مختلف حالتوں کی وجہ سے ہے۔ آفتاب کی شعاع اپنی حالت میں یکساں ہے۔

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ

راقم خاکسار عبد الستار خلف مولانا عبد الجبار صاحب عمرپوری

## مرزا صاحب قادیانی کے استفسار کا جواب

مرزا صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲ مئی میں ایک مضمون لکھا ہے جو ہمارے خیال میں ہم میں اور ان میں فیصلہ کن ہے امید ہے کہ مرزا صاحب اس دعوے پر قائم رہ کر ہمیشہ کی چخ چخ اور مسلمانوں میں آئے دن کے فسادات کو بند کر دینگے۔ ناظرین کو پہلے مرزا صاحب کا استفسار سناتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:-

"مخالفوں سے ایک استفسار" دنیا کے ملوک اور سلاطین میں یہ رسم ہے کہ جب انکا کوئی غضب کسی شہر پر نازل ہوتا ہے اور اُس شہر کے باشندوں کے قتل کے لئے عام حکم دیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اگر کسی شخص کو اُس سلطنت سے خاص تعلق ہوتے ہیں تو اُس شخص اور اُس کے عیال اطفال کی نسبت فرمان شاہی صادر ہوجاتا ہے کہ اس شخص کے مال اور عزت اور جان پر کوئی شاہی سپاہی حملہ نہ کرے ایسا ہی حضرت عزت جلشانہ کی عادت میں داخل ہے کہ جس شخص کو اس جناب میں کوئی تعلق عبودیت ہے تو اس زمانہ میں جب قہر اور غضب الٰہی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ایک عام قتل کا حکم نافذ ہوتا ہے تب ملائک کو جناب حضرت عزت جلشانہ سے فہمائش کیجاتی ہے کہ اس گھر کے محافظ رہیں اس میں بھی بھید ہے کہ جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی تو اسی ابتدائی زمانہ میں جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی خدا تعالیٰ کیطرف سے مجھے الہام ہوا کہ انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اُس کو طاعون سے بچاؤنگا۔ چنانچہ قریباً گیارہ برس ہوئے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے بشکار طاعون ہو کر گذر گئے لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔ یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے۔ لیکن اُن کے لئے جو آنکھ بند نہیں کرتے۔ اب بھی اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے یا یہ خدا کا کلام نہیں تو اُسے چاہئے کہ ایسا ہی افترا وہ بھی شائع کرے یا قسم کھا کر شائع کرے کہ یہ خدا کا کلام نہیں پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ضرور اس کو اس بیباکی کا جواب دیگا۔ اگر تم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک سیر کرو۔ تو تمام دنیا میں تمہیں کوئی ایسا ملہم نہیں ملیگا کہ خدا نے اس کو طاعون کی نسبت یہ تسلی دی ہو کہ وہ اس کے گھر میں نہیں آئیگی۔ چاہئے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور آریہ

اور عیسائی ضرور اس بات کا جواب دیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

میرزا غلام احمد مسیح موعود "

اس مضمون میں صرف ایک فقرہ تشریح طلب ہے یعنی گھر کی چار دیواری والا سو اسکی تشریح کرنے کو ہم مرزا صاحب ہی کا کلام پیش کرتے ہیں جو اسی الہام کی تشریح میں ہے۔ آپ اپنے مستند رسالہ کشتی نوح کے صفحہ ۱ پر لکھتے ہیں۔

"پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں"

اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مریگا۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ کوئی نہیں مرا؟ قادیان میں البدر کا اڈیٹر محمد افضل جو فنا فی المرزا تھا طاعون کی نذر نہیں ہوا؟ جہلم میں مولوی برہان الدین طاعون سے نہیں مرا؟ قادیان میں قاضی امیر حسین کا جوان لڑکا طاعون کا شکار نہیں ہوا؟ جسکے جنازہ کو کسی مرزائی نے ہاتھ نہ لگایا تو اُس نے مرزا کے سامنے آ کر کہا کہ آپ کے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں جس پر مرزا جی نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی جو بدر مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۹۰۷ء میں چھپی تھی جسکا شروع یوں ہے کہ:۔

"اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کیجاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی اور اخوت اسلامی کا سلوک کرنا چاہیئے"

پھر آپنے ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے الحکم میں مرزائی طاعونی مردوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی ہدایات کیوں کیں کہ جنازہ گاڑی پر ڈالکر لیجاؤ سو گز کے فاصلہ پر دور رہو یہ کرو وہ کرو تبلاؤ یہ کیوں کیا؟

امرتسر کے مرزائیو! تم بھی بھول گئے ہو کہ تمہارے درمیان ایک مرزائی بڑا بولنے اور لڑنے جھگڑنے والا ساکن کٹڑہ جیل سنگھ کوچہ منشواں کیوں طاعون سے مرا تھا؟ پچھلے ہفتہ تک جن مرزائی طاعون زدوں کا ذکر اہلحدیث میں لکھا گیا ہے اُنکے علاوہ تازہ خبر لاہور کی سنو! کہ حکیم فضل الٰہی جو بڑا سخت مرزائی تھا یکم مئی کو طاعون سے چل بسا۔ مولوی نور احمد ساکن لودی ننگل ضلع گورداسپور کی بیوی بھی طاعون سے مر گئی

اب ہم مرزا جی کے اس فقرہ کے معنے اُن سے پوچھتے ہیں جو آپ نے لکھا ہے کہ "اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا"

اس قاعدہ کے مطابق یہ مرزائی مردے کون ٹھیرے؟ آدمی یا کتے۔ یا کتوں سے بدتر؟ ہم کچھ نہیں کہتے۔ آپ ہی فیصلہ کریں۔

## اہل فقہ کی تجویز منظور

ہمیں مدت سے اہل فقہ پر شکایت تھی کہ وہ ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا اس لئے خدا کا شکر ہے کہ اہل فقہ کے قابل اڈیٹر نے از خود اس فیصلہ کے لئے سلسلہ جنبانی کی ہے چنانچہ ۲ مئی کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:۔

"اب ہم اہلحدیث کی ایمانداری دکھاتے ہیں اگر وہ ثابت کر دیگا کہ اُس نے آجتک اہل فقہ کے کسی مضمون کو تمام و کمال نقل کر کے جواب دیا تو ہم ایک مجلس کر کے حاضرین کے سامنے اقرار کرینگے کہ ہم نے ناحق تہمت لگائی تھی۔ اس پر ایک نوٹ بھی لکھا ہے کہ ایک مضمون کو تمام و کمال درج کرنے کے لئے ہم نے اُجرت دینی بھی منظور کی تھی مگر اہلحدیث نے پھر بھی اپنے اخبار میں درج نہیں کیا"

اس نوٹ کا جواب تو یہ ہے کہ مجھے یاد نہیں کب آپنے اُجرت دینی منظور کی تھی ہاں یہ یاد ہے کہ میں نے مرزا قادیانی کے متعلق مضمون بھیجا تھا جو اور سب اخباروں نے درج کر دیا لیکن آپنے نہ کیا حالانکہ مرزا کے مضمون کو آپنے درج کر دیا تھا مگر میرا جواب نہ درج کیا۔ پھر رسالہ مرقع قادیانی کی بابت اشتہار بھیجا جسکی اُجرت بھی پیش کی تھی لیکن آپنے کمال ہمدردی سے اُسکو درج نہ کیا۔ اسپر بھی آپ لکھتے ہیں کہ ہم مرزا کی تردید میں ایک ہیں۔ شاید

خیر ہمیں آپ کی تجویز منظور ہے۔ آپ مجلس منعقد کریں جسمیں چند ایک چیدہ چیدہ فریقین کے آدمی شریک ہوں اُس میں ہم آپکے حسب منشاء مطبوعہ تحریرات سے ثبوت دیکو لیا ہیں۔ اس مجلس کے لئے سب سے زیادہ موزوں جگہ میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ کی کوٹھی ہوگی جو اہل فقہ کے مربی ہیں اور اہلحدیث کے بھی مہربان۔ پس آپ بہت جلد میر صاحب کا رقعہ متضمن تاریخ و وقت ہمارے نام

سے نصف دختر کا جلسہ بھجوا دیں تو ہم اثبات مدعا کے لئے بسر و چشم حاضر ہو جائیں گے لیکن مجلس باضابطہ ہوگی۔ میر مجلس منتخب ہوگا۔ گفتگو کے لئے وقت مقرر ہوگا۔ کیا اچھا ہو کہ آپ اور آپ کے مربی ہماری اس تجویز کو بھی منظور کریں۔ کہ آج تک جس قدر اہل فقہ اور اہلحدیث کے مابین مقابلہ کے مضامین لکھے گئے ہیں انکو مجلس میں دہرا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کس نے کیا جواب دیا اور کس نے بے فائدہ ذاتی جھگڑا اپنا اور اپنے ناظرین کا وقت ضائع کیا۔ یا کیا۔

مہربان! میں امید کرتا ہوں کہ آپ چونکہ اس تجویز کے خود ہی محرک ہیں اس لئے اس کی تکمیل کئے بغیر آپ نہ چھوڑیں گے ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

## حسن میاں کی سنو!

بقیہ سابق

آپ کا گذر عرض کرتا ہوں کہ جارحین صحیح بخاری اور وہ لوگ جو الجرح علی البخاری کے آوازے کستے ہیں اُن پر آپ تبدیع و تفسیق کا حکم نہیں لگا سکتے ورنہ دارقطنی پر اُنگلی اور پھر ابن حزم وغیرہ پر بھی یہی فتوے لگانا پڑیگا۔ لیکن باوجودیکہ ابن حزم نے بخاری کی حدیثوں پر جرح کی اور اُن کے اسناد کو منقطع وغیرہ بتلایا ہے اور اس کی صحت کو تسلیم نہیں کیا ہو گو نووی وغیرہ محدثین نے بجز اس کے کہ لفظ اساء ابن حزم کہا اور کوئی فتویٰ آپ پر نہ لگایا۔ بس آپ کو بھی اسی حد پر رہنا چاہئے اور اس سے آگے قدم نہ بڑھانا چاہئے۔ الغرض بہرحال اڈیٹر اہل فقہ کی بابت جو مجھ سے سوال کیا گیا ہے تو واضح ہو کہ میں نے ابتک خاص اپنے محب مکرم اڈیٹر اہل فقہ کا کوئی مضمون جہانتک مجھ کو خیال ہے اس بارے میں نہیں دیکھا۔ البتہ مولوی عمر کریم صاحب کے مضامین اہل فقہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں[1]۔ لیکن میں عرض کر چکا ہوں کہ اس کی وجہ سے کوئی شرعی حکم کسی پر نہیں لگایا جا سکتا جیسا اگر ایسا شخص اہل سنت سے خارج ہو سکتا ہے تو پہلے ایسے آپ ہی عمل فرما دیں اور میرزا حیرت صاحب نیز مولوی عبدالمنان اہلحدیث گیلانوی کو جنہوں نے شہادت سیدنا حسین علیہ السلام کی مخالفت اور حیرت صاحب کی بے جا حمایت میں بعض شیوخ بخاری و رواۃ بخاری پر جرح کر کے بخاری کی صحت کو درہم برہم کر ڈالا اور بھی بعض ایسی باتیں بیان کیں جس سے بخاری مجموعہ ضعاف ہوئی جاتی ہے۔ چنانچہ انکا ذکر اور ان کے متعلق بعض مضامین اہلحدیث میں بھی میرے شائع ہوئے ہیں۔) اہل سنت و الجماعت سے خارج کردیں اور اس بات کا اعلان فرما دیں[2]۔ پھر ہماری طرف سے بھی جناب مولوی عمر کریم صاحب کے بارے میں کوئی تدبیر سوچی جائیگی (پھر بھی اور وہی رہا۔ شاباش حق گوئی کی یہی انتہا ہے۔ اڈیٹر)

یا سب کو جانے دیجئے۔ اگر آپ صلح پسند ہیں، تو آیئے میں آپ لوگوں کی صلح بھی جناب مولوی عمر کریم صاحب سے صلح کرا دوں[3]۔ جس کی ایک بہت ہی آسان تدبیر ہے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ میں صحیح بخاری کی صحت کے اتفاق کو جناب مولوی صاحب ممدوح سے تسلیم کرا دوں اور آپ لوگ اُس اجماع کو جو علمائے اہلسنت نے انحصار مذہب ائمہ اربعہ پر کیا ہے اُس کو مان لیں اور قبول کر لیں (دیکھو طحطاوی شرح درمختار کتاب الذبائح میں فرماتے ہیں وھذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب الاربعۃ ہم الحنفیون والشافعیون والمالکیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ھذہ المذاہب الاربعۃ فہو من اہل البدعۃ والنار) بس یہی فیصلہ ہے کہ آپ اس اجماع کو تسلیم کر لیں اور جناب موصوف اُس اجماع کو مان لیں۔

لہذا آپ بواپسی ڈاک خاکسار کو مطلع فرما دیں تاکہ میں اپنے مکرم معظم جناب مولوی عمر کریم صاحب قبلہ کے پاس جاؤں اور اُن سے اس بات کو عرض کروں (کیا ہے اور کوئی مانے یا نہ مانے میں تو مان لونگا اور تم کو بھی ماننا چاہئے۔ پس دعویٰ تقلید پر اجماع کا ثبوت لاؤ۔ مگر امام احمد کا قول یاد رہے من ادعی الاجماع فہو کاذب پہلے اجماع کی تعریف کرو۔ پھر اُسکا ثبوت دو لیکن ولن تفعلوا کی پکار بھی سن رکھو۔ اڈیٹر)

خاکسار حسن خلف الصدق جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب از پھلواری ضلع پٹنہ

---

[1] رضینا بالکفر کفر کا مسئلہ آپ بھول گئے جب اڈیٹر اہل فقہ اُن مضامین میں حضرت سے متفق ہیں بلکہ خود بھی اُنکی حمایت کرتے ہیں تو پھر کیوں یہ مضمون اُنکو نہ ہو (اڈیٹر)

[2] برخوردار! کیسا غلط جواب دیتے ہو۔ میرزا حیرت کون اور عبدالمنان کون نہ سائل ہے وہ پیشوا نہ رشتہ دار نہ امام۔ تم ایک عام اصول سے کام لو پھر اس پر حیرت چھوڑ حیرت کے باوا بھی آویں نہیں اس سے کیا یہی تو تمہاری لاگ کی باتیں ہیں جو حق گوئی سے کوسوں دور ہیں (اڈیٹر)

[3] ما سالمنا ہم منذ حاربنا ہم یہ حدیث تمکو یاد ہے (اڈیٹر)

[4] بقول تمہاری تقلید پر تو اجماع ہوا جسکے ماننے سے کوئی خلاف واقع بات لازم نہ آئی مگر اسکو نتائج میں بخاری کی حجت جاتی ہے آپ منوا لینگے وہ کہاں سے آ جائیگا۔ عزیز من! ذرا

# فتاوی

**س نمبر ۱۹۲** - زید نے قحط سالی میں ایک لڑکی صغیرہ مسماۃ ہندہ کو جو تیرہ تھی جسکو اُس کے ماں باپ بوجہ ضرورت شدیدہ وبلائے قحط وتنگی ومفلسی وپریشانی اپنی کے فروخت کرنے وہبہ کردینے پر مجبور ہو گئے تھے خرید کیا تھا اور اُس کو پالا اور پرورش کرتا رہا جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اُس سے بلا نکاح وطی کرنے لگا حالانکہ یہ امر ظاہر ہے کہ محلل وطی دو ہی چیزیں ہیں ایک نکاح دوسری تملیک چنانچہ نکاح کا تحقق تو سرے ہی سے نہیں - رہی تملیک وہ بھی پائی نہیں جاتی اس لئے کہ بیع حر کی فاسد ہے اور منعقد نہیں ہوتی پس جب بیع کا انعقاد ہی نہیں ہوا تو تملیک کیسی؟ لیکن زید اسمیں تاویل غیر مشروع کرکے وطی کو حلال کہتا ہے۔ اور اسکا مرتکب ہو پس زید کی نسبت شرعاً کیا حکم لگا سکتے ہیں آیا زید عندالشرع زانی وفاسق وفاجر ہے یا نہیں بینوا توجروا -

مرسلہ الطاف حسین از زائے بریلی تحیہ شاہ علیم اللہ قدس سرہ

**ج نمبر ۱۹۲** - زید کا دعوے غلط ہے وہ لڑکی اُس کی لونڈی نہیں ہو لیکن اگر وہ نیک نیتی سے غلط فہمی کرتا ہے تو زانی نہیں ہوگا - اگرچہ گنہگار ہے اور اگر نفسانیت سے دانستہ ایسا کرتا ہے تو زانی ہے - تنبیہ الحدود بالشبہات

**س نمبر ۱۹۳** - ایک مسلمان والی ریاست نے اپنی رعیت زید کے نام جاگیر ویومیہ اس شرط سے جاری کیا کہ ہر وقت وہ والئی مذکور کے حق میں دعائے ترقی عمر ودرجات دے - زید بلحاظ اس کے کہ والئی ریاست میں صفات عدل پوری پائے نہیں جاتے - ترقی عمر ودرجات کی دعا دینے میں تامل کرتا ہو اور یومیہ وجاگیر کے لینے میں دریغ نہیں کرتا - پس شرعاً ایسے شخص کے حق میں کیا حکم دیا جا سکتا ہے اور آیا زید کو بلحاظ تقوی وتقدس ایسے معاش کا پانا جائز ہے بینوا توجروا - والسلام

خریدار ۲۳۰۷

**ج نمبر ۱۹۳** - زید مذکور کو چاہیئے کہ ترقی عمر مع صلاحیت اعمال کی دعا کرے تو سبکدوش ہو جائیگا -

**س نمبر ۱۹۴** - نکاح ثانی کا تارک یا منکر کافر ہے یا فاسق یا کیا - تارک کا مطلب یہ ہے کہ وہ اعتقاد سنیت ومشروعیت کے ساتھ موانع دنیاوی پر لحاظ کر کے نکاح ثانی نہیں کرتا ہے - موانع دنیاوی سے غرض یہ ہے کہ اس شخص کے نکاح ثانی اپنی اولاد یا قرابت مند کے کر دینے سے دوسرا شخص اس کے یہاں شادی بیاہ کرنا نہیں چاہتا ہے اس سے برادری شادی بیاہ کی موقوف کر دیتا ہے -

**س نمبر ۱۹۵** - نکاح ثانی آیا فرض ہے اور فرضیت اُس کی قرآن پاک سے ثابت ہے یا سنت ہے اور سنت قولی ہے یا فعلی - اسکا مطلب یہ ہے کہ نکاح ثانی کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا یا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ سلم نے لوگوں کو نکاح ثانی کرنے کو امر وحکم فرمایا یا صرف آپ نے اپنی صاحبزادیوں کا نکاح ثانی کر دیا -

**س نمبر ۱۹۶** - خلفائے راشدین نے نکاح ثانی پر عمل کیا یعنی خود بیوہ سے نکاح کیا اور اپنے اعزہ کا نکاح ثانی کر دیا یا نہ ؟

**س نمبر ۱۹۷** - حضرت نے جو کسی صحابی کو فرمایا (تو اُس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی) وہ حدیث کا کیا مطلب ہے یعنی بیوہ سے نکاح کرنے پر حضرت نے کیوں تعریض کی اور کیوں ایسا فرمایا - مولانا سمجھا کر سلجھا کر صاف کر کے جواب درج اہلحدیث ہو اور آخر میں سعدی علیہ الرحمہ کے اس مصرع کا مطلب بھی ارشاد ہو - ع زن بیوہ مکن گرچہ حور ست -

**س نمبر ۱۹۸** - جو کوئی مرد چار نکاح کرنے سے انکار کرے چار نکاح کرنے کو دنیاوی خیالات سے اچھا نہیں سمجھے وہ کافر ہے یا کیا - یعنی یہ سمجھکر کہ چار نکاح میں لڑائی جھگڑا ہوگا سب کو کھلانا جبر ہوگا - منکر چار نکاح سے ہو رہا ہے - بینوا توجروا

راقم محمد از ضلع پٹنہ

**ج نمبر ۱۹۴** - گو کافر نہیں مگر سخت گناہگار قریب بکفر کے ہے کیونکہ ایمان کی علامات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کامل ہو اور خوف سب سے زیادہ ہو وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ پھر جس کے دل میں برادری کا اتنا خوف ہو اسکو دل میں یا تو خدا کی محبت کامل نہیں - یا خوف کامل نہیں -

**ج نمبر ۱۹۵** - قرآن مجید میں حکم ہے وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ بیوگان کا نکاح کر دیا کرو - آنحضرت کی قولی اور فعلی دونوں ہیں -

**ج نمبر ۱۹۶** - ہمیشہ کرتے اور کراتے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت حفصہ بیوہ ہوئیں تو آپ نے خود ابوبکر صدیق کو انکے نکاح کا پیغام دیا - آخر کار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا -

چند کارآمد کتابیں (جو صرف نظامی پریس بدایوں سے ملتی ہیں) انسانی اوہام جفر نامہ گنڈے تعویذ رمل نجوم جفر وغیرہ کی اہلیت اور مسلمانوں ... کے

**ج نمبر ۱۹۷** - ایک امر طبعی ہے ایک شرعی۔ یہ حکم حضور کا کہ تو باکرہ سے نکاح کرتا تو وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اُس سے کھیلتا) امر طبعی کی قسم سے تھا کوئی شرعی حکم نہ تھا۔ یعنی انسانی طبیعت کا اظہار ہے کہ وہ باکرہ کو بیوہ پر ترجیح دیتا ہے یہی مذہب شیخ سعدی مرحوم کا ہے ورنہ احکام شرعیہ میں دونوں برابر ہیں خود حضور نے سوائے ایک بیوی کے سب بیوگان ہی سے نکاح کیا تھا۔ یہی نظیر گوہ کا کھانا ہے کہ طبعی طور پر آپنے نہ کھائی لیکن آپکے سامنے کھائی گئی

**ج نمبر ۱۹۸** - ایک وقت میں متعدد بیویوں سے شادی کرنا کوئی فرض واجب نہیں پس اگر کوئی شخص کسی بد مزگی کی وجہ سے نہیں کرتا یا پسند ہی نہیں کرتا مگر اپنے سوا باقی اشخاص کے لئے بوقت ضرورت جانتا ہے۔ تو اُسپر کوئی جرم نہیں۔

**س نمبر ۱۹۹** - ایک شخص مذہب حنفی رکھتا ہے اور خدا و رسول کو پہچانتا ہے اور نماز روزہ رکھتا ہے۔ حلال حرام جانتا ہے کیا ایسا شخص اپنے گھر کے قریب مسجد ہوتے ہوئے اُس مسجد سے اپنا مکان بلند بنا سکتا ہے یا نہیں اور ترک آداب مسجد یا گنہگار ہوتا ہے یا نہیں۔ محمد عزیز الدین قاضی ازپیل گاؤں

**ج نمبر ۱۹۹** - اگر اسکو مکان کی ضرورت ہو تو شخص اپنی آسائش کیلئے بنا سکتا ہے اس میں حنفی شافعی وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور اگر مسجد کی توہین منظور ہے تو پھر کچھ بھی جائز نہیں۔ ایسے امور کے لئے ایک عام قاعدہ ہے انما الاعمال بالنیات اعمال کی بنا نیتوں پر ہے۔

**س نمبر ۲۰۰** - زید کی لڑکی رحمت بی بی نام جو ہندہ کے پیٹ سے ہے بکر کو بیاہی گئی اور کچھ مدت بعد زید نے ہندہ کی موجودگی میں ایک اور عورت سے نکاح کیا چند سال بعد زید فوت ہو گیا۔ بکر نے اپنی بی بی رحمت بی بی کی سوتیلی ماں کو رحمت بی بی کی موجودگی میں نکاح کر لیا۔ آیا یہ نکاح حلال ہے

**س نمبر ۲۰۱** - قرآن شریف کے پھٹے ورق جہاں دریا برد کرنیکا موقعہ نہ ہو وہاں اگر جلا دئے جاویں تو ڈر تو نہیں۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اصحاب و تابعین کے وقت کیا کرتے۔ ہم لوگ نہری علاقہ میں رہتے ہیں نہر پر دریا کا لفظ صادق نہیں آتا کیونکہ دریا سے نہر میں اور نہر سے راجباہوں اور کھالوں میں اور وہاں سے کھیت میں جاتا ہے۔ اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ نہر میں ڈالے ہوئے کاغذ کی بے ادبی ہوتی ہے پس اگر جلانا جائز ہو تو کہاں سے ثابت ہے۔

**س نمبر ۲۰۲** - نہری زمین جسکا معاملہ نہایت گران ہے اسکا عشر جائز ہے کہ نہیں اگر جائز ہے تو کتنا۔ اگر نہیں جائز تو کیوں نہیں۔

راقم محمد حسن از دو سعدیہ ڈاکخانہ برانچہ

**ج نمبر ۲۰۰** - یہ مسئلہ پہلے بھی اہلحدیث میں آچکا ہے کہ بیوی کی سوتیلی ماں حرام نہیں ہے اُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ کو فرمایا ہے یعنی بیویوں کی حقیقی مائیں تمپر حرام ہیں۔ محرمات کے علاوہ حکم فرمایا اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ

**ج نمبر ۲۰۱** - نیک نیتی سے قرآن مجید کے پھٹے پرانے بوسیدہ اوراق جلا دے تو جائز ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا۔

**ج نمبر ۲۰۲** - نہری زمین پر عشر نہیں بلکہ بیسواں حصہ دینا چاہئے۔ کیونکہ نہر کا آبیانہ بھی دینا پڑتا ہے۔

## تصحیح

۲۶ - اپریل کے پرچہ میں سوال نمبر ۱۸۰ کا جواب سہواً رہ گیا تھا۔ اُسکا جواب یہ ہے کہ شریعت میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ کواکب کس آسمان پر ہیں۔ البتہ علماء ہیئت کی تحقیق ہے کہ چھوٹے چھوٹے ستارے سب سے اوپر کے آسمان پر ہیں اور موٹے موٹے سیارے مختلف طبقات پر ہیں۔

دوسری غلطی اُس پرچہ میں یہ ہوئی کہ نمبر ۱۸۷ دو دفعہ آگیا۔ اس جواب کو پہلے نمبر کے ساتھ ملائیں۔

## اہلحدیث کانفرنس کے حامیوں کو خوشخبری

چونکہ اہلحدیث کانفرنس کی غرض یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث اس سرے سے اُس سرے تک ایک لڑی میں منسلک ہو جاوے ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہو۔ ایک کی تکالیف کی دوسرے کو اطلاع ہو۔ ساتھ ہی اشاعت توحید و سنت بھی ہو اسلئے ارکان انتظامیہ نے بجائے ۲ کا سالانہ چندہ ممبری کے صرف ۱ کر دیا ہے۔ جن جن حضرات کا چندہ ۲ کا پہونچا ہے اگر وہ اس رقم کو دو سال کے لئے کرنا چاہیں گے تو دو سال کے لئے ہو جاویگی اور اگر ایک سال کے لئے کہیں گے تو ایک سال کے لئے رہیگی لیکن یہ ایک روپیہ کم از کم ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے زیادہ نہیں۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں چنانچہ ایک صاحب نے پہلے ہی جلسہ میں مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ چندہ لکھایا تھا۔ جزاہ اللہ۔

تب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ اعیان اہلحدیث اپنی کانفرنس کی

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**افسوس** — لاہور کے مدرسہ نعمانیہ کے فاضل مدرس اول مولوی غلام احمد صاحب بھی طاعون سے انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کے اعلیٰ شاگردوں میں سے تھے۔ بالکل بے شر حنفی عالم تھے۔ بے نظیر۔ خدا مرحوم کو بخشے اور انکے پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

**آجکل پنجاب** — بنگال کا بڑا بھائی بن رہا ہے۔ آئے دن ہندوں کے ہنگامے سنے جاتے ہیں

**راولپنڈی** میں تین بڑے نامور ہندو بیرسٹروں کو بلا ضمانت گرفتار کیا گیا۔ چیف کورٹ نے بھی ضمانت نہیں منظور کی

راولپنڈی میں ہندوں نے سخت ہنگامہ کیا۔ آٹھ آدمی ماخوذ ہوئے۔ کمشنان پولیس نے گورہ پلٹن سے کام لیا۔

امرتسر کے جتنی رسالوں نے ترقی تنخواہ کے لیے کہ میعادی ہم روز [illegible] اُس وقت ہندو طلباء نے حملہ کر کے ڈاکخانہ پر دھاوا کیا۔ شیشے اور سرکیاں توڑ ڈالیں۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ گاڑی پر آیا۔ تو شیم شیم شرم۔ کے نعروں سے اُسکو حیران کر دیا۔ اسٹیشن پر جو انگریز آتا۔ اُس سے یہی برتاؤ ہوتا۔ آخر کار پولیس نے مجمع منتشر کر دیا۔

امرتسر کے جتنی رسالوں کی تنخواہوں میں ترقی دیگئی۔ بلکہ تمام ملازمین کو ترقی ملیگی

امرتسر میں آریہ جوانوں نے ایک جتھا بنایا ہے جسکا نام شانتی منڈل ہے۔ انکا کام یہ ہے کہ شب کو نماز عشا کے وقت شہر میں دورہ کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دیتے ہیں۔ اون لیکچروں کا خلاصہ مطلب یہی ہوتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کی تابعداری نکرو۔ انگریزوں کو نکالدو (بنگال تو دینگے۔ مگر بلی کی میاؤں کو کون کچھ دیگا)

امرتسر میں ایک عورت ہی جو بنگالن بیان کی جاتی ہے دیدار صاحبہ امرتسر یہ عورتوں کے درمیان لیکچر دیتی ہیں

لاہور میں ہندوؤں کا پولیس سے مقابلہ ہوا۔ آخر کار پولیس غالب آئی۔ آئے دن کے ہنگاموں کو دیکھ کر ایک ذہبی آدمی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ انگریزی گورنمنٹ جو اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کے لیے کچھ کہہ رہی ہے۔ یہ فسادات اُسی کا نتیجہ ہیں۔ ہم تو گورنمنٹ کے ادب سے خاموش ہیں مگر آسمانی حکومت میں تو ہر ایک عمل کی جزا وسزا مقرر ہے۔

طاعون کی شدت کی خبریں چاروں طرف سے آتی ہیں خدا اپنے بندوں پر رحم فرمائے

**منشی** فرخ سیر ساکن سورجبا گدھ ضلع مونگیر کی والدہ مکرمہ حج سے واپس آتے فوت ہوگئیں ناظرین سے جنازہ غائب کے لیے درخواست کرتے ہیں۔

**عجیب موت** — امرتسر میں اسی ہفتہ دفتر اہلحدیث کے قریب ہی ایک ہندو دکاندار کام کرتا کرتا پاخانہ کو اوپر گیا۔ آکر بیٹھتے ہی دم برابر۔ (سبحان اللہ)

**لکھنؤ** کے سنی اور شیعہ فرقوں میں ابھی تک کوئی صلح نہیں ہوئی۔ اور دونوں ایکدوسرے کے خلاف جوش میں ہیں

مہاراجہ گنڈا سنگھ صاحب اوبرائے مالک کارخانہ پنجاب سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ نے طاعون زدہ آدمیوں کو علاوہ دوائی اور کھانا دینے کے تجہیز وتکفین کا سامان بھی بہم کیا ہے۔ اور شہر والوں کو شہر سے باہر رہنے کے لیے جگہ اور جھونپڑیاں بھی دی ہیں۔

**خان بہادر** خدا بخش خاں سی۔ آئی۔ ای رئیس پٹنہ کے اور منشی ابو الحسن خان کلکتہ کی عدالت خفیفہ کے چیف جج مقرر ہونگے۔

**کلکتہ** میں ایک گورا بائیسکل چرانے کے جرم میں ماخوذ ہیں (ہیں گورا۔ اور چور۔ خوب!)

**گورنمنٹ** مراکو نے تمام یوروپین سلطنتوں کو مطلع کر دیا کہ مراکو میں تمام تاربرقی حسب معاہدہ کل برقی خبر رسانی بھی شامل ہے۔ گورنمنٹ مراکش کی ملکیت ہے کسی طاقت کو مراکو میں تاربرقی قائم کرنیکا حق نہیں ہے (مروانہ وار ہو شاباش)

ahmadimuslim.de

# قابل دید کتابیں

**الہامی کتاب** وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمانوں کی بحث ہوئی۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

**حق پرکاش** آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر جو چودہویں باب میں اعتراض کئے ہیں ان سب کا جواب ہے۔ [illegible] قیمت ۱۲/

**آیات متشابہات** مع اول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق (۳/)

**تہذیب** :- آریوں کے خرافیات بوضاحت بیان کی گئی ہیں (۱/)

**ترک اسلام** :- بابو عبد الغفور (آریہ دھرمپال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ جس میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور قرآن مجید کے خصوصیات کا مدلل بیان۔ قیمت ۸/

**ادب العرب** :- صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا۔ قیمت ۸/

**اسلامی تاریخ** :- آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱/

**خصائل النبی** :- شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں۔ قیمت ۱/

**تغلیب الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (آریہ دھرمپال)

جلد اول قیمت ۵/

جلد دوم 〃 〃

جلد سوم 〃 〃

جلد چہارم (زیر تجویز)

**ہدایت الزوجین** :- نکاح طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق و تعلقات کا بیان۔ قیمت [illegible]

**شادی بیوگان اور نیوگ** آریوں کا [illegible] مختصر سا رسالہ [illegible] قیمت [illegible]

**تفسیر ثنائی اردو** :- پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر دو کالم میں ایک الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

| | |
|---|---|
| **جلد اول** :- سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲/ | چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک قیمت ۶ (؟) |
| 〃 **دوم** :- 〃 آل عمران و نساء 〃 ۱۲/ | |
| 〃 **سوم** :- 〃 مائدہ انعام اعراف 〃 ۱۲/ | |
| 〃 **چہارم** :- تا سورہ نحل ۱۴ پارہ 〃 ۱۲/ | |

**تقابل ثلاثہ** (توریت۔ انجیل۔ قرآن) اس رسالہ میں ہر صفحہ کو تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا قطعی فیصلہ ہے۔ مع محصولڈاک (۸/)

**چودھویں صدی کا مسیح** مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۸ مع محصول ڈاک (۸/)

**الہامات مرزا** :- مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت کو توڑنے کو کافی ہے۔ قیمت ۵/

**اسلام اور برٹش لا** :- یعنی سیاست محمدیہ و قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری۔ وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر [illegible] دکھایا گیا ہے۔ کہ اسلامی قانون ہی [illegible] [illegible] قیمت ۱۲/

[illegible] اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہی

REGISTERED — L. No. 352

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... مصطفیٰ کی گفتار
... بار ہا ... نقل کیا ہی

جلد ۴ — نمبر ۲۸

یوم جمعہ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ ہجری المقدس

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۱ ؏ ہے
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۱۲ ؏
غیر ممالک سے ۔ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ۔ عہ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہی
جملہ خط و کتابت اور ارسال زر بنام مالک
اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔
(۲) مسلمان کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

**قواعد و ضوابط**

(ا) قیمت بہرحال پیشگی لی جائیگی
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند بعد درج ہونگے ۔

## مرزا صاحب قادیانی خود جواب دیں ۔

جناب نے میری بابت دعا شایع کی ہے کہ تو میری زندگی ہی میں طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے مرجائیگا ۔ اسکے جوابات تو کئی ایک بذریعہ اخبارات پہنچ دیئے ہیں مگر ایک بات خاص آپ سے دریافت طلب ہے جو ان جوابات میں نہ آسکی اسلئے عرض خدمت ہے ۔ وہ یہ ہے کہ آپ کا دعوی ہے کہ جتنے لوگوں نے آپ سے مباہلہ کیا ہے سب ہلاک ہوگئے ہیں ۔ چنانچہ آپکے اصل الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء یہ ہیں ۔ "جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہمارے سامنے آئے خدا تعالی نے سب کو ہلاک کردیا" حالانکہ جہانتک مجھے یاد ہے اور پبلک کو معلوم ہے صرف مولوی عبد الحق صاحب غزنوی سے امرتسر میں آپکا مباہلہ ہوا تھا جو آجتک اچھی طرح زندہ ہیں تندرست ہیں بلکہ جہانتک میں جانتا ہوں وہ اس بات کے دل سے متمنی ہیں کہ کبھی موقعہ بنے تو آپ سے کشتی لڑا کر ادہر یا اودہر معاملہ یکسو کردیں خیر اسکی بابت تو آپ یا آپکے ہم خیال کہہ سکتے ہیں کہ میرا ذاتی خیال ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مولوی عبد الحق صاحب آج تک زندہ ہیں پھر آپکے اس کلام کا کیا مطلب ہے کہ مباہلہ کرنیوالے سب مرگئے ۔ مجھے اس سوال کرنیکی ضرورت اسلئے ہوئی ہے کہ اسی قسم کی پیشگوئی یا دعا آپنے میری نسبت بھی شایع کردی ہے تو مہربانی کر کے اس سے اطلاع دیں کہ میری ہلاکت کی پیشگوئی یا دعا بھی اسی قسم کی ہے جو مولوی عبد الحق غزنوی پر آئی ہے یا اور کچھ مراد ہے ۔

مرزائیو! جی چاہتا ہے کہ ایک سوال تم سے بھی کروں کیا تمہارا ایمان اور کانشنس اس مرزائی کلام کو صحیح جانتا ہے جو مرزا جی نے دعوی کیا ہے کہ مباہلہ کرنیوالے سب مرگئے ۔ اول تو سوائے مولوی عبد الحق غزنوی کے کسی نے مباہلہ ہی نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو مولوی عبد الحق غزنوی کی زندگی تک کل کا لفظ کیسے صحیح ہو سکتا ہے ۔

اگر تمہیں علم نہو تو اپنے کسی عالم فاضل حکیم طبیب سے پوچھو کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے یا کچھ اور ۔ اور سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ یا نہیں ۔ مرزائیو! اگر تم میں ذرہ بھر بھی خدا کا خوف اور ماشہ کا ہزاروں حصہ شرم و حیا ہو تو کرشن قادیانی کے اتنے ہی دعوے سے اسکا کذب

معذرت :- اخبار کے کاتب کا بیمائی مبتلا ء وطان ہونے کیوجہ سے کاتب مذکور کے شاگرد نے لکھا ۔ اسلئے اچھا نہیں لکھا گیا ۔ منیجر ۔

تم پر واضح ہو سکتا ہے. مگر افسوس کہ تم لوگون نے اپنی باگ ایسے شخص کے ہاتھ میں دے رکھی ہے جو تمکو بہت بری طرح نچا تا ہے. مگر یاد رکھو اہلحدیث تمہارا دلی خیرخواہ ہے اسلئے تمہاری اور تمہارے گروہ کی ناراضگی کی پرواہ نکرکے بھی تمکو سمجھاتا رہتا ہے کہ ؎

باز آباز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ‌ ‌ ‌ ‌ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

## اہل فقہ جواب دے

یہ تیسری دفعہ سوال ہے کہ تم لوگ جو امام بخاری کی نسبت الجرح علی البخار لکھتے ہو پھر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہو کہ ہم امام بخاری کی توہین نہیں کرتے کیا کسی شافعی. مالکی وغیرہ کا بھی حق ہے کہ وہ الجرح علی ابی حنیفہ لکھے پھر تم لوگ اسکو امام ابوحنیفہ کی توہین تو نہ کہو گے۔

یہ بھی معلوم نہیں کہ اہل فقہ کا لائق ایڈیٹر اور اوسکے قابل نامہ نگار جنکی زبان حجاج کی سیف سے بھی زیادہ تیز ہے. ہمارے اس سوال کو کیون التوامیں ڈال رہے ہیں جس سے دانا ؤن کو یہ سمجھنے کا موقع ملتا ہے ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب ‌ ‌ ‌ ‌ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

## مرقع قادیانی

کی بابت کہا گیا ہے کہ یکم جون کو پہلا پرچہ نکلیگا اب درخواستین آرہی ہیں ہمارے ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ خود بخود وہ مرقع اونکی خدمت میں پہونچیگا اسلئے درخواست بھیجنے سے خاموشی اختیار کرین کیون کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس کس صاحب کو قادیانی مباحث سے دلچسپی ہے اور کس کو نہیں. گو ہم یہ جانتے ہیں کہ آجکل اسلامی مباحثات میں بڑا اسباحثہ قادیانی ہی کا ہے. اسلئے ہمارے معزز ناظرین اپنی اپنی درخواستون سے بہت جلد ہمیں اطلاع دیں تاکہ اونکے نام باقاعدہ جاری ہو کیونکہ مرقع قادیانی کا حساب کتاب سب الگ ہوگا عام قیمت عہ سالانہ ہے۔

## غریب فنڈ

کے متعلق کچھ دنوں سے سستی ہے حالانکہ سائلین کی درخواستیں بکثرت آتی ہیں۔

درخواست نمبر ۳۶ کہ مترین کو تفسیر ثنائی اور اخبار اہلحدیث کا بہت شوق مگر غریب ہون. محمد عثمان از نصیر آباد ضلع اجمیر محلہ دودھیہ عقب کوٹھی سیٹھ فرامجی۔

درخواست نمبر ۳۷. میں اخبار اہلحدیث کا عاشق ہون مگر کیا کرون نادار ہون محمد عبد الغفور موضع ہیوجا گاؤن ڈاکخانہ اسلام پور ضلع پورنیہ

ایضاً نمبر ۳۸. میں تفسیر ثنائی اور اخبار اہلحدیث کا بہت ہی شائق ہون لیکن عدم استطاعت مانع ہے - محمد عبد الواحد قاضی پرگنہ تالیکوٹہ ضلع بیجاپور۔

ایضاً نمبر ۳۹. میں غریب آدمی ہون اخبار کا بہت شائق پہلے کچھ قرض وام کر کے لیتا تھا اب اتنی طاقت بھی نہیں۔

انوار الحسن موضع کہڑیانوان. ڈاکخانہ مدنپورہ ضلع گیا۔

ایضاً نمبر ۴۰. میں بھی مفلس مگر شائق اخبار اہلحدیث ہون۔

اللہ دتا از مقام ٹھٹھہ موسٰی. ضلع گجرات۔

ایضاً نمبر ۴۱. براہ کرم میرے نام اخبار اہلحدیث مفت فی سبیل اللہ جاری کرائیں. عبد اللہ طالب علم از احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔

ایضاً نمبر ۴۲. میں ایک طالب علم ہون کوئی صاحب ہمت اخبار جاری کرائیں تو اجر پائیں. سجاد حسین از نگینہ محلہ گندہ نالہ۔

۳ سید عباس شاہ صاحب از باقرانی روڈ سندہ سے وصول ہوئے مع سابقہ ۶ ہوئے ایک اخبار بنام غلام غوث ولد عطا ساکن ٹانگہ لعل گجرات سال بھر کے لئے جاری کیا گیا ۵ رفنڈ پر قرض رہے۔

## نواب صاحب اور بیگم صاحبہ بھوپال

کی سوانح عمری لکھنے کا ارادہ منشی محمد فرخ سیر کرتے ہیں ناظرین میں سے جن جن صاحبونکے پاس کچھ مواد اسکے متعلق ہو وہ منشی صاحب کو اطلاع دین پتہ سورجیا گڑھ محلہ چک مسکن ضلع مونگیر۔

## اہلحدیث کانفرنس

کی بابت بارہا لکھا گیا ہے کہ امداد نقدی وغیرہ جو کچھ بھیجنا چاہیں جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان. ڈاکخانہ کراۓ پرسرائے ضلع پٹنہ میں کانفرنس کی خدمت میں بھیجا کرین. پھر بھی بعض مہربان میرے پاس بھیجدیتے ہیں اس دفعہ مبلغ پانچ روپیہ جمال پور سے اور مبلغ دو روپیہ

ahmadimuslim.de

بریلی سے میرے پاس پہونچے ہیں جنکی اطلاع امین صاحبکو کیگئی ہے رسید باضابطہ وہان سے پہونچیگی۔

امین صاحب چندروز سے بوجہ شدت طاعون اپنے متعلقین و لواحقین کی وجہ سے پریشان تھے اسلئے کانفرنس کے دفتر کا کام نہیں کرسکتے تھے اب وعدہ فرماتے ہیں کہ برابر دفتر کا کام کیا کرینگے رسیدیں وغیرہ باضابطہ پہونچایا کرینگے۔

## اہل فقہ میں منصفانہ جواب

شکر اللہ کہ میان من و اصلح فتاد حوریان رقص کنان سجدہ شکرانہ زوند

اہلحدیث مورخہ یکم مارچ میں ایک سوال چھپا تہا کہ خلفاء راشدین اور ائمہ اربعہ کا کیا مذہب تہا جسکا جواب اہل فقہ کے نامہ نگار نے اہل فقہ میں دیا ہے بظاہر چاہئے تو یہ تہا کہ نامہ نگار صاحب اہلحدیث میں دیتے مگر بغور دیکہا جائے تو اہل فقہ ہی میں چھپنا مناسب تہا۔ ہم اوس جواب کو بخوشی نقل کرتے ہیں اور اپنے پرانے بچہڑے ہوئے بہائیو نکو ملاتے ہیں جو بقول استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ ہزار سال سے اپنے اصلی مرکز کو چھوڑ کر ادہر ادہر بہٹکتے پھرتے ہیں بہرحال جواب مذکور یہ ہے۔

خلفاء راشدین کا وہ مذہب تہا جو خدا تعالی کی طرف سے رسول اللہ صلعم کے ذریعہ اون تک پہونچا پھر ائمہ اربعہ کا بہی وہی مذہب رہا جو خلفائے راشدین کا تہا بیشک ہر مسلمان کو وہی مذہب اختیار کرنا چاہئے جو خلفائے راشدین و ائمہ اربعہ کا تہا۔ اگر کوئی شخص خلفائے راشدین اور ائمہ اربعہ کے مذہب پر نہ چلیگا اور ان بزرگان دین کے مذہبی اقوال کو نظرانداز کرکے خودروی اختیار کریگا بیشک وہ غیر مقلد اور لامذہب کہلائے گا۔ اور اسکی نام گمراہی ہے ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالی ہم جملہ اہل اسلام کو اپنے بزرگان دین کے مذہب پر زندہ رکہے اور پہر اسی مذہب پر ہمیں موت ہو آمین ثم آمین۔ اہل فقہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء حکیم دوست محمد خان از امیر کوٹلہ

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ائمہ دین و خلفاء راشدین کا مذہب قرآن و حدیث تہا جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اونکو ملا تہا اسی کو چھوڑنے کا نام لامذہبی اور گمراہی ہے اسلئے ہم ہمیشہ سے کہتے ہیں ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن + پس حدیث مصطفے بر جان مسلم داشتن

پس ہم بہی دعا کرتے ہیں اور ناظرین سے عموماً اور اہل فقہ کے حامیون سے خصوصاً توقع رکہتے ہیں کہ وہ آمین کہینگے کہ خدائے تعالے ہر ایک شخص کو اسی مذہب (قرآن و حدیث) پر ثابت قدم رکہے جو لوگ اس مذہب کو چھوڑ کر خاکی شاہ کی کتیا کی طرح اصل الکہ کو چھوڑ کر دوسرے کو غلام سمجہے پہرتے ہیں اونکو بہی اسی صراط مستقیم کی ہدایت کرے آمین ؎

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

## اہل فقہ کے ممبرو!

دیکہا نہ اہلحدیث کی دلسوزی کا تم پہ یہ اثر ہوا کہ الفاظ بدلکر آخر وہی بولے جو اہلحدیث بولتے ہیں ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر + پردہ میں گل کے لاکہ جگر پاش ہوگئے

## ماتمی گریہ و بکا در رسالہ مشکل کشا

اور

## اس پر شیعوں کی واہ واہ

عرصہ ہوا پہلواری سے ایک رسالہ غم حسین ماتمی محرمی نکلا تہا جسکے مضامین مذہب حنفی کے خلاف اور شیعون کے موید تھے ضعیف اور موضوع روایتوں سے مالا مال اور اکثر وہ روایتیں جو شیعی کتابوں سے ماخوذ اور صوفیوں کے اکثر بے پر کے قصے شرکیہ مضامین سے لبریز آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ کے خلاف بدعات کے ترویج پر زور دیا گیا تہا ۔صوم عاشورا کا کتاب بہر میں کہیں ذکر تک نہیں۔

میں نے بذریعہ کرزن گزٹ مولف کو آگاہ کیا تہا کہ شیعی چال ٹہیک نہیں دس روز محرم میں ماتم کرنیکو ثواب جاننا اور رونے رلانیکے سوا دوسرا کام نکرنا حضرت علی مشکلکشا کہنا یہ سب چال شیعون کی ہے اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کیطرف ایسے بیہودہ باتون کی نسبت کرنی مدتوں سوگ کرنا نوحہ کرنا گریبان نوچنا بین کرنا یہ سب احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ و طریق نبویہ و مذہب حنفی کے خلاف ہے اتنی جلدی کی

ahmadimuslim.de

اہل مدینہ واہل بیت رسول تعلیم نبوی وآیات قرآنیہ نہیں بھول سکتے بعض متصوفین کی خودکشی غم حسین ہیں اگر یہ صحیح ان لیجائے تو بھی حجت کے لائق نہیں۔ مولف نے میری بات نہ ماننے کی بجائے جواب لکھکر دہلی کے شیعہ اثنا عشری اخبار ورسالہ شیعی اصلاح میں چھپوایا ہے اور اپنے خیال میں حضرت علی کی مشکلکشائی کا ثبوت دیا ہے اور محرم کے ماتم وگریہ وبکا کا اثبات کیا ہے گویا آپ شرک وبدعت دونوں کے ترویج کیلئے کمر بستہ ہیں عل جلالہ۔

الحمد للہ ہم تو ان دونوں (شرک وبدعت) کے مٹانیکے لیئے ہمہ تن آمادہ ہیں پکارو اپنے علی مشکلکشا کو لیکن پہلے اپنا مذہب بتاؤ کیونکہ حضرت علی مشکلکشا ماننے ومحرمی ماتم کے درپے اثبات ہونے اور پرچہ شیعی اصلاح واثنا عشری میں چھپوانے ونیز شیعی کتابوں سے روایتیں لینے وصحابہؓ کو بدعہد گہا" یا وغیرہ لکھنے اور برادران امام حسین عمر عثمان وغیرہ شہدائے کربلا کو جو آپکے ہمراہ تھے شیعوں کی طرح نہ ذکر کرنے سے ہمکو شبہ نہیں بلکہ ظن غالب ہے کہ آپ ضرور شیعہ رافضی ہیں یہ تقیہ کی چال ظاہر کچھ باطن کچھ عین خیانت ہے اپنے کو پابند مذہب حنفی کہنا اور رسالہ لکھنا اثبات شہادت حسین میں اور اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر زبان درازی کرنی اور ام المومنین حضرت حمیرہ جو آپکی اور ہم سب مومنین کی ماں ہیں ان پر زبان کھولنی اثبات شہادت حسین کیلئے ان روایتوں کا لکھدینا کافی ہے جن سے ثبوت شہادت ہوسکتا ہے بس جلوہ کافی ہوا نہ کہ مشاجرات صحابہؓ وواقعات جمل وصفین وغیرہ کا ذکر چھیڑنا اور اسکے اوپر رائے زنی کرنی (کہ آدمی وگے پرشدی) کہ فلان صحابی رسول اللہ کے باغی تھے اور فلاں گمراہ تھے اور فلاں بدعہد تھے بدعہدی کیا ہمکو بڑا تعجب ہے مولانا ثناء اللہ صاحب (امرتسری فاضل) سے کہ آپنے اخبار اہلحدیث میں رسالہ شہادت حسین کا تذکرہ لکھا اور اس سے لوگوں کو مطلع کیا کہ اس رسالہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم وحضرت حمیرہ ام المومنین پر زبان کھولی گئی ہے اگر ایسی ہی غفلت ہماری ہے تو خدا حافظ"

مولف جبتک اپنا مذہب صاف صاف نہ بتائیں گے ہم آپ کو قایل کیونکر کر سکتے ہیں یا میرے اصول مسلمہ قرآن وحدیث سے مجھے قایل کرو

یا اپنے اصول سے اثبات مدعا کرکے سبکدوشی حاصل کرو یا تقلید مذہب حنفی کا قلادہ اتار دو ان کے گھران کے گھر پھرنا کبھی امام غزالی کے دامن کے نیچے چھپنا کبھی امام بصیری کے یہاں پناہ پکڑنا اور پھر موقع پاکر نکل بھاگنا اور ائمہ حنفیہ کو اپنے پس پشت ڈالدینا ہرگز حنفیت کی شان نہیں۔

آپ میری تحریر کے تین حصے کئے ہیں (اول حصہ) کتاب مولود کے اوپر دلائل طلب کئے گئے تھے جس مولود کا اثبات آپنے اسطرح کیا کہ بہت جواب ہوچکے سبحان اللہ اہل توحید وسنت کی طرف سے جو جواب الجواب ورسائل مولود کی تردید میں شایع ہوئے اوسکو نہیں ملاحظہ کیا کوئی حکم یا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یا خلفائے راشدین کا خواہ امام ابوحنیفہ یا اونکے شاگردوں کا یا اپنے مشکل کشا علی ہی کا دکھا سکتے ہو نہیں تو توبہ کرو سرنگون ہو (دوسرا حصہ) محرمی گریہ وبکا ومحرمی ماتم کا ثبوت طلب کیا گیا اسکا بھی جواب خیرباد ہے احمق سے احمق بھی ہوگا تو بھی ایسی بات نہ بولیگا کہ دس روز محرم میں سوائے رونے رلانیکے دوسرا کام نہیں عاشورہ کا روزہ غائب اور ثواب ہو رونے رلانے میں ماتم وگریہ میں اور اہل بیت رسول اللہ کی طرف شیعی چانڈوخانہ کی گپ نسبت کرکے تذلیل اہل بیت کرنے میں حضرت فاطمہ کے غم اور حضرت یعقوب کے غم کو اس محرمی خرافات سے کیا نسبت بے سر پیر کے روایات بیان کرکے اہل اسلام میں تم غضب پھیلانے سے حضرت زہرا اور حضرت اسرائیل کو کیا تعلق واللہ، اللہ جب اپنا مذہب صاف صاف آپ بتا دینگے اوسوقت انکے روایات غم حسین کا شیعی چانڈوخانہ کی گپ ہونا معلوم ہوجائیگا مگر یاد رہے کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کے سوا مجھ کو کسی روایات کا کسی کتاب میں ہونا مسند نہ ہوگا جب تک وہ حدیث بقاعدہ اصول حدیث صحیح نہو۔

(تیسرا حصہ) حضرت علی کے مشکلکشا ماننے کو شرک بتایا گیا تھا آپنے حضرت علی کی مشکلکشائی کا ثبوت اسطرح کیا ہے کہ حضرت علیؓ اس حیوۃ میں بڑے بڑے کام کیئے لڑائیوں میں بہادری دکھلائی"

جواب دوم اس حضرت علی کی کیا خصوصیت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہتیرے سپاہی ایسے تھے غزوہ موتہ کو حضرت خالد نے فتح کیا جسکی

ہم اسنے آج تک نہیں دیکھا۔ ریویو صرف بطور اشتہار کے تھا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی دیگئی یہ بھی مشکلکشا ہوئے غزوہ عسرت کا سامان حضرت عثمان نے مہیا کر دیا حضرت علی وغیرہ سب کے ہاتھ باؤں ٹہیلے ہو گئے تھے پھر حضرت عثمان مشکلکشا ہوئے اس حیات میں کون نہیں مشکلکشا ہے ہر آدمی کسی نہ کسی کام آتا ہو جاپان کا جنگ مارنیوالا جنرل بڑا مشکلکشا ہے کیونکہ بیڑہ بالکل روس کا تباہ کر دیا سبحان اللہ۔

(دوسرا ثبوت) آپنے حضرت علی کے مشکلکشا ہونیکا یہ دیا ہے کہ قیامت میں مشکلکشا ہونگے شفاعت کرینگے سنو برادر شفاعت اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کا حق نہیں قل للہ الشفاعة جمیعا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ۔ بڑی مچ بڑی خوشامد بہت ثنا وصفت کرینگے بہت دیر تک سجدہ میں گرے رہنے کے بعد سید الرسل فخر الانبیا کو حکم ہوگا ارفع رأسك (اشفع تشفع سل تعط) لعد آپکے اور انبیا اصلحا شہدا شفاعت کرینگے مجاز ہونگے اسمیں حضرت علی کی کیا خصوصیت ہے بلکہ قرینہ غالب یہی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی مقدم ہونگے کیونکہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے جا سکنے کے مجاز ہونگے کما رواہ البخاری

(تیسرا ثبوت) آپنے حضرت علی کے مشکلکشائی کا یہ دیا ہے کہ آپ اب بھی صوفیوں کی مشکل حل فرماتے ہیں۔ برادرم یہ تو ایسا راز سربستہ ہے کہ کچھ نہیں آپ فرما سکتے کہ اس مشکل کا حل کرنیوالا کون ہے حضرت علی یا وہ جس نے جنگ بدر میں انی اذی لا تزدو کہا تہا۔ رواجی صوفیوں کے وسوسوں سے آجتک بجز شرک وبدعت وقبر پرستی وعرس وبرسی وتیجہ وقبروں کا طواف کرنا چپنا بھاؤ بنانا تصور شیخ کی تعلیم خدائی کا دعوی کرنیکے سوا اور کچھ ثابت ورائج نہوا۔ صاحب زادے! ہوش سنبہالو شرک وبدعت کو چہوڑو شیعی پرپیچ اصلاح۔ اثنا عشری الشمس وغیرہ کی مدحت سرائی اور ملمع سازی یا تو نہیں نہ آؤ۔ ہمارا شیوہ یہ ہے کہ آیہ کریمہ تلک امة قد خلت لها ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون کو پیش نظر رکہیں اور یہ دعا کریں ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا شیعوں کی طرح ائمہ کی معصومیت کا اعتقاد یا گل خانہ کی گپ ہے اور یہ بھی سنو جسطرح ہمارے لئے محبت اہلبیت کی تاکید ہے اسیطرح یہ بھی حکم ہوا کہ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم یعنی میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور انکو طعن کا نشانہ نہ بناؤ جس نے ان سے محبت رکھی مجھسے محبت رکھی اور جسنے انہیں ناخوش کیا مجھکو ناخوش کیا۔ رہا یہ کہ آپنے اپنے کو شریف لکھا برادرم شریف دو معنے ہیں ایک وہ جو کلام اللہ میں وارد ہوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اسکے لئے شرک وبدعت سے اتقا چاہئے اور آپ شرک وبدعت کے مؤید ہیں پس آپ اس معنے کر کے شریف کیونکر ہو سکتے ہیں یا دوسرے معنی شریف کے وہ ہیں جو شمر اپنے کو شریف کہتا تھا اللھم انا الشریف (دیکھو اصلاح شیعی عث جلد ۱) اسی معنی کر کے سب شیعہ شریف ہیں اور آپ بھی شریف ہیں مبارکباد۔ یار باقی صحبت باقی

الراقم عبد العزیز بن عبد السلام مبارکپوری عفا اللہ عنہما

## ہندوستان کا پولٹیکل مطلع

وہ چہیڑ رنگ بہشیار دیا رہی رہ گیا آپکی
تمہیں اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

آج تمام ہندوستان میں اس سرے سے اوس سرے تک جو ایک قسم کی شورش ہے ناواقف آدمی تو اسکو ایک غیر معمولی اور غیر متوقع جانتے ہونگے مگر واقف آدمی جنہنے آریوں کے گرو رشی دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش دیکھی ہوگی اوسکی نظر میں ایجیٹیشن (شورش) کوئی غیر متوقع نہیں بلکہ اوسکو حیرانی ہوگی کہ اتنے دنوں بعد کیوں ہوئی۔

خیر اسکی تفصیل تو ہم بعد میں کرینگے پہلے ہم اس شورش کا ایک نمونہ اپنے ناظرین کو دکہاتے ہیں۔

راولپنڈی میں جو سرحد سے قریب اچہا آباد شہر ہے جہاں چہاونی بھی بہت بہاری ہے ہندوؤں نے ایک جلسہ کیا جس میں پنجاب کے مشہور محب ملک سردار اجیت سنگھ صاحب کا لکچر تہا سردار صاحب ایک نوجوان آزاد (لبرل) آدمی ہیں اونکے لکچر سننے کا امرتسر میں ہمیں بھی اتفاق ہوا عموماً اونکے لکچروں کا خلاصہ یہی ہوتا ہے کہ سب غیر دیسی چیزوں اور آدمیوں سے بائیکاٹ (علیحدگی) کرو پھر کار

کی نوکریاں چھوڑ دو۔ پھر یہ انگریز خود بخود بغیر کسی لڑائی بھڑائی کے نکل جائیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ سردار صاحب جیسے نڈر آدمیوں کا ملک کو فخر کرنا چاہئے مگر داناؤں کے خیال میں یہ نڈرپن سردار صاحب کا سوڈانیوں سے مشابہ ہے جو ایسے نڈر تھے کہ ہزارہا نکلتے انگریزوں کی توپوں کے مقابلہ پر سینہ سپر کئے ہوئے مرتے مرتے توپخانہ تک پہونچتے ہوئے چند ایک رہ جاتے۔ نتیجہ کیا ہوتا یہ کہ سب ہلاک ہو جاتے۔ مگر ہاں سردار صاحب کی جرأت کی ہم تعریف کرتے ہیں۔ گو ہم اوسکو بے موقع جانتے ہیں۔ خیر اس قسم کا لیکچر راولپنڈی میں بھی ہوا جس پر سرکار کو شاید بوجہ سرحد کے زیادہ خیال ہوا چنانچہ صاحب ضلع نے راولپنڈی کے تین ہندو لیڈروں کو جو وکالت کا کام کرتے تھے بلایا کہ جواب دو کہ تمہاری وکالتیں تمہارے پاس فلاں دفعہ کے مطابق کیوں ضبط نہ کئے جائیں۔ تینوں ملزموں نے اپنی طرف سے ایک بیرسٹر کو عدالت میں بھیجدیا اور خود نہ گئے۔ مگر تماشہ بین ہندوؤں کی بکثرت کہ بقول اخبارات پچیس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا اس انبوہ کثیر کو جسنے تمام کچہری کو گھیر رکھا تھا صاحب ضلع نے دیکھکر حکم دیا کہ آج مقدمہ نہ ہوگا۔ اسپر بمشکل وہ مجمع ذرا سرکا مگر جاتے ہوئے بہت سی انگریزوں کی کوٹھیوں اور گرجوں کو نقصان پہونچایا آگ لگا دی کواڑ اور کھڑکے توڑ دیئے بعض کارخانوں کو بھی انگریزوں کے سمجھکر نقصان پہونچایا۔ انگریز اور لیڈی جو مل گیا اوسکو بے عزت کیا۔ اتنے میں حکام کو خبر پہونچی تو مسلح سپاہیوں کو تعاقب کیلئے بھیجا گیا۔ بس پھر کیا تھا جونہی اس بے قاعدہ فوج نے پولیس کا آنا سنا تو سب ادہر ادہر بھاگ گئے یہانتک کہ پولیس کے پہونچنے پر کل آٹھ آدمی وہ بھی ایک جگہ کھڑے پکڑے گئے جنکو ماخوذ کیا گیا۔ اوسی روز ہندوؤں کا ارادہ جلسہ کرنے کا تھا صاحب ضلع کے حکم سے جلسہ بند کیا گیا۔ اور اون تینوں سرگروہوں کو بذریعہ وارنٹ گرفتار اور ضمانت نامنظور کر کے جیل میں بھیجدیا عام شہر میں ایک سنسنی سی ہو رہی تھی سپاہیوں کو حکم دیا گیا کہ جہاں پانچ آدمی ملکر باتیں کریں اونکو منتشر کر دو نہ ہٹیں تو فیر کر دو۔ یہ ہے مختصر کیفیت راولپنڈی کے ہنگامہ کی جو مئی کی پہلی تاریخوں میں ہوا ہے

اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ اس قسم کے ہنگامے کیوں آئے دن ہونے شروع ہو گئے ہیں ہمارے خیال میں انسان بالطبع آزاد پیدا ہوا ہے جبتک اسکی آزادی کو کسی سخت قانون کے ماتحت نہ کیا جائے بہت سی شرارتوں کا اس سے خطرہ ہے۔ بڑا سخت قانون جو اسکی شرارتوں کو دبا سکتا ہے وہ مذہب ہے لیکن جب مذہب کی تعلیم بھی اسکے طبعی خواہش کے موافق ہو تو پھر تو اسکا خدا حافظ۔

اس جنرل رول (عام قاعدہ) سے بھی گو ہم خصوصیت سے دکھانا چاہتے ہیں کہ کیوں ہندوؤں نے انگریزوں سے اس قسم کے بائیکاٹ شروع کر دیئے ہیں۔

اس سوال کا جواب واقعی بہت بڑے منصف مزاج کی ضرورت بتلاتا ہے جو اپنے خیالات کو بالکل دخل نہ دے بلکہ صرف واقعات پیش کرے اسلئے ہم صرف واقعات پیش کرتے ہیں۔

آریوں کے گرو سری سوامی دیانند جو مشہور مصلحان ملک میں سے گذرے ہیں اپنی مشہور اردو کتاب ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں۔

"جب برے دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں کو کئی طرح کی تکلیف ہوتی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے" (اردو طبع اول صفحہ ۲۹۰)

سوامی کی زندگی میں گو ہندوؤں نے اونکی سخت مخالفت کی یہانتک کہ اونکو مروا ہی دیا مگر اوس محب قوم پولٹیشن کے قلم سے جو یہ ایک فقرہ نکلا تھا آج تمام ہندوؤں نے اسے اپنا اصول موضوعہ قرار دیکر تمام ہندوستان میں بلاتمیز کالے اور گورے کے بائیکاٹ (علیحدگی) شروع کر دیا۔ آہ آج سوامی جی زندہ ہوتے تو اپنے پودے کو بڑا بار آور درخت لہلہاتا دیکھکر پھولے نہ سماتے۔ اس فقرہ نے ہندوؤں خصوصاً آریوں میں یہ جادو کا کام دیا ہے کہ پکار پکار کر کہا جاتا ہے کہ ملک کیلئے شہید ہو جائیں گے۔ ہمیں بارہا [illegible] خانہ میں بھیجدو ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم ملک کی فلاح اور بہبودی کیلئے شہید ہو جائیں۔ مگر کسقدر افسوس ناک سین تھا جس وقت بیس پچیس ہزار آدمیوں نے راولپنڈی میں سنا کہ پولیس آ رہی ہے تو ایک نے دوسرے کو نہ دیکھا اور سب کے سب چوہوں کے بلوں میں گھس گئے۔ اسیلئے اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ اس شورش کا نام ....

بالکم
ہندوستان
جناب ڈاکٹر راما
لکچرار حفظ
کی تحقیقات
ہو کر رسالہ
کی تعداد
ڈاک بھی کا
سے چسپاں
کو جس قدر
ہو بیس ہزار
نے روز
ہو
کا شوق
اطلاع دیں
جنرل منیجر کا
رائل میڈ
ڈاکٹر رامانند
جگادہری

چوہون کی کانفرنس رکہا گیا ہے جو لبی کے مقابلہ پر کمیٹی کر رہے تھے پہر اس پر تے پرتاپ اِلی مسلمانون کو ساتھ ملانے کی ہوس رکھتے ہیں مسلمان ایسی بے مطلب شورش میں کیونکر تمہارے ساتھ مل سکتے ہیں جبکہ قرآن مجید ہمکو بتلاتا ہے لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (اپنی جانون کو ہلاکت میں مت ڈالو) گو مسلمانون کو یورپ خصوصاً انگریزی پالسی سے اسلامی ممالک میں سخت نقصان پہونچ رہا ہے مصر۔ مراکو۔ یمن بلکہ خاص حجاز میں ریشہ دوانیان کسی واقف کار سے پوشیدہ نہیں اور مزید افسوس یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی بہی جانتی ہے کہ مسلمانون کو ہماری اس پالسی سے رنج ہے مگر وہ اسکو بدلتی نہیں نہ بدلنے کا وعدہ کرتی ہے۔ کیون؟ اس لئے کہ ان ممالک میں اوسکا فائدہ اسی پالسی سے ہی مگر مسلمان ایسے حواس باختہ نہیں ہیں کہ کچہ نقصان تو دو ان اوٹہائیں باقی بچا کہچا ہندوستان میں بہی کہو بیٹہیں بلکہ وہ اپنی بہتری اور ترقی کی دعا کرتے ہیں کہ ع خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دران باشد۔ ہم نے اسلئے گورنمنٹ کو مخاطب کرکے ایک دفعہ کہا۔ یہ شعر لکہا تہا

ہم خاک نشینون کا ستانا نہیں اچہا ✽ لیجائینگے افلاک جو فریاد کرینگے

خیر یہ تو مختصر سی تقریر اس شورش کے سبب سے تعلق رکہتی ہے اب سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کی اس سخت گیری سے یہ شورش مٹ جائیگی؟ جہانتک ہمارا تجربہ ہے دب جائے تو ممکن ہے مگر معدوم نہوگی کیونکہ فقرہ مذکورہ ایک ایسے مذہبی لیڈر کے قلم سے نکلا ہوا ہے جسکو علاوہ پولٹیشن (مدبر) ہونے کے خدا رسیدہ بہی مانا جاتا ہے پہر کیونکر ممکن ہے کہ ایسے شخص کی تعلیم کو ہمارے دوست ہندو خصوصاً آریہ تو جوان بہول جائیں کبہی نہیں بہولینگے ✽

ہمارے سماجی مترو۔ جی چاہتا ہے کہ لگتے ہاتہ ایک سوال تم سے بہی پوچہ لیں۔ وہ یہ ہم سے بتلانا اپنے چوتہے اصول کو یاد کرکے بتلانا جو ہاتہی کے دانت کی طرح بہت کچہ باہر کو نکلا رہتا ہے۔ بتلاؤ سوامی جی کی اس ہدایت کے مطابق کہ اپنے ملک کا راج سب سے افضل ہوتا ہے کوئی وقت مناسب تم لوگون کو ملجائے جس میں جنگ تک نوبت پہونچنے سے تمہین کامیابی کی توقع ہو تو جنگ کروگے یا نہیں ذرہ منوسمرتی ادہیائے ۷ شلوک ۹۸ دیکہکر جواب دینا جسکا مضمون ہے کہ لڑائی میں مرنے والے بہشت میں جاتے ہیں اسلئے توقع ہے کہ تم لوگ دہرم کے پابند ہوگے تو ضرور لڑوگے بتلاؤ یہ لڑائی تمہاری جہاد ہوگا یا کچہہ اور۔ پہر تم کس منہ سے مسلمانون کو جہاد کی تہمت لگایا کرتے ہو (رکہو جی کون دہرم ہے) آگرہ کے بازاری اخبار سے تو توقع نہیں کہ اس نازک سوال کا جواب دے سکے وہ بیچارہ کیا جانے کہ جواب کسے کہیں وہ تو بہنگڑ لوگون کی طرح گالیان دینا ہی سیکہا ہے جواد سے مبارک ہو البتہ لاہور کے اندر پرکاش وغیرہ کی توجہ مطلوب ہے۔

سماجی مترو! بتلاؤ اسلامی جہاد کا نام لینے سے ابہی رکو گے یا نہیں واللہ اگر تم لوگ غور کرو تو اسلامی جہاد کے مقابلہ پر اپنی ان بیجا شورشون کا نام فساد تجویز کرو دل میں غور کرو تو ایشور نے تمہیں اسلامی جہاد کو بدنام کرنے کی یہ سزا دی ہے کہ تم لوگ اس فساد کے بانی بنے ہوا ہوہ

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر ✽ پردہ میں گل کے لاکہ جگر چاک ہوگئے

## آخر گورنمنٹ چونکی

ہمیں گورنمنٹون کا قانون خدائی قانون سے ملتا جلتا ہوتا ہے خدائی قوانین میں ایک قانون یہ بہی ہے اِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا اِثْمًا (یعنی مخالفون کو ہم (خدا) اسلئے مہلت دیتے ہیں کہ گناہ میں اور بڑہ لیں) چنانچہ ہی روز کا ذکر ہے کہ ہندو لکچرارون کی بے عنوانیان دیکہکر عوام لوگ سمجہتے تہے کہ سرکار کی طرف سے جو کوئی مواخذہ نہیں ہوتا تو اس قسم کی تقریرات و تحریرات یا تو سرکار کے خلاف نہیں یا سرکار اب دب گئی ہے۔ کوئی کہتا ہے کس کس کو پکڑے یہان تو سب ہی بگڑے بیٹہے ہیں بہڑون کے چہتے کو کیسے چہیڑ کر گروانا جانتے تہے کہ ع رنگ لائیگا یہ کہ دن آپکا رنگ اجتنا۔ آخر کار جب مادہ خوب ترقی پر پہنچ چکا تو اک دم فصد کردی گئی۔ راولپنڈی میں تو بڑے بڑے بیرسٹرون کو بلا ضمانت پکڑا ہی تہا پنجاب کے مشہور آریہ لیڈر لالہ لاجپت رائے وکیل جو ایک اعلیٰ درجہ کے قابل شخص ہیں ۹ مئی کو لاہور میں گرفتار ہوکر بذریعہ خاص ٹرین کے برما کو جلاوطن کئے گئے لاہور میں فوجی رسالے گورون سکہون پٹہانون کی) شہر میں گردش کر رہے ہیں اشتہار بہی دیا گیا کہ ۲۸ روز تک جو جلسہ ہوگا بلا پرمٹ سب کو گرفتار کیا جائیگا آجکل شہر لاہور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نیا مفتوحہ ہے تمام ہندوستان میں عموماً اور آریون میں خصوصاً ایک سنسنی سی پیدا ہے خاص

ahmadimuslim.de

کا عالم ہے۔ ایک دوسرے کیطرف دیکھتا ہے مگر کہنے سننے کی سکت نہیں حواس باختہ ہو رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ لالہ لاجپت رائے ایک قابل شخص تھا اور اسکی قابلیت کے لحاظ سے ہمیں بھی سخت افسوس ہے مزید افسوس یہ ہے کہ ایسا لائق شخص جو اپنی قوم کا ناخدا تھا۔ قوم کی کشتی کو ایسی منجدھار سے نکالنے کی بجائے خود ہی بھنور میں گھر گیا خیر یہ کوئی ایسی آفت نہیں جو آج سے پہلے کسی قومی لیڈر پر نہ آئی ہو بلکہ بقول ؎

کبھی تھی ہاتھ بیابان کہ ویران قفس ۔ بدوماغ دیتے ہیں اسے جسکو درم دیتے ہیں

ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آیا ہے۔ گو لالہ منشی رام جی جالندھری لالہ لاجپت رائے کو ایک معمولی آدمی جانتے ہیں مگر ہمارے دل میں جو لالہ موصوف کی عزت ہے اسوجہ سے ہم اپنے ہندو بھائیوں کے عموماً اور آریہ ممبروں کے خصوصاً اس غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ لالہ لاجپت رائے جیسے قابل شخص کی رہائی کی کوئی صورت ہو اور وہ آئندہ کو اپنی خداداد لیاقت سے کوئی عمدہ کام لیں۔

## سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس شبہ میں جو کہ مقلدین حنفیہ مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں ڈالتے ہیں شبہ اول حدیث عبادہ بن صامت والی کہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ۔ قابل احتجاج نہیں کہ اول معارض قران پاک ہے یعنی آیۃ اذا قرئ القران الآیۃ اور یہ آیۃ مقتدیان کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ تفسیر مدارک خازن و حسینی اور تفسیر بغوی اور معالم میں شافعی اور مدارک میں اور جمیع صحابہ اور تابعین سے مروی ہے کہ یہ آیہ کریمہ مقتدیوں کے حق آئی ہے اور سورت فاتحہ بشہادت و نقل قرآنی داخل قران ہے کیونکہ سبع مثانی و ام القران و قران عظیم و سورہ سب سورتوں سے بڑی شان والی ہے قران و حدیث سے ثابت ہے اور یہ شبہ جو غیر مقلد پیش کرتے ہیں کہ خطبہ میں نازل ہوئی ہے غلط ہے کیونکہ یہ آیۃ مکے میں نازل فرمائی ہے اور جمعہ مدینہ میں فرض ہوا پس یہ آیۃ مقتدیوں کے حق میں ثابت ہے اور اگر اس طرح بھی ہو کہ خطبے میں وارد ہوئی ہے تو مثل آیۃ لمان دست تو حکمہ میں عام ہوگی عام لحاظ عبارت ہو و بیگانہ شان نزول نہیں نہیں تو حکم قران واجب عمل نہ رہیگے۔

دوسرا یہ کہ جب خطبے میں قران سننا فرمایا اور چپ رہنا رحمت کا باعث فرمایا تو نماز کی حالت میں جو سراسر قرآن پڑھا جاتا ہے اور بات نہیں ہوتی اولیٰ چپ کرنا لازم ہوگا۔

تیسرا حدیث مذکور کی بابت کتاب ظل الغمام فی مسئلۃ القرأت خلف الامام مطبوعہ مطبع نظامی میں یہ حدیث غیر معتبر اور ناقابل احتجاج لکھی ہے۔

چوتھا یہ حدیث ضعیف ہے عبادہ بن صامت والی کیونکہ اسکے راوی متہم ہیں۔ کیونکہ محمد بن اسحاق بن یسار کی نسبت حضرت یحییٰ قطان اور سلیمان بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ کذاب ہے امام مالک دجال فرماتے ہیں از میزان الاعتدال بتقریب نافع بن محمود مستور الحال ہے ہشیم بن حمید قدریہ خالی ہے۔ اسلئے یہ حدیث اعتبار سے ساقط ہے۔

پانچواں یہ کہ مثلاً خلف امام مقتدی الحمد پڑھتا ہوا درمیان سے کوئی آیۃ چھوڑ گیا اور آئندہ آیات پڑھ گیا۔ تو متروک آیۃ کب ادا کریگا خصوصاً جبکہ امام فاتحہ ختم کرکے دوسری سورہ پڑھنے لگا یا ایک مسبوق بعد میں شامل جماعت ہوا جبکہ امام الحمد ختم کر چکا اور وہ دوسری سورۃ پڑھ رہا ہے اندریں صورت مسبوق الحمد پڑھیگا۔ یا نہ اگر پڑھیگا تو منازعت فی القران کا معہود ہوگا اگر فاتحہ ترک کریگا تو اہل حدیث کے نزدیک اس کی نماز نہ ہوگی اگر بعد سلام امام اُٹھکر فاتحہ پڑھیگا تو بھی جائز نہیں اگر ایسا کریگا تو چونکہ نصف الحمد تو امام کے ساتھ پڑھ چکا تھا اب وہ اُٹھکر بقیہ نصف پڑھیگا ایسا الم لیکن ہر دو صورہ ناجائز ہیں بہرحال ان مسائل مستفسرہ کو احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت کرنا اہل حدیث پر واجب ہے۔ مہربانی فرما کر عامہ مسلمین کو ان شبہات کیسے خدشات سے بچا دیں اور عند اللہ اجر پاویں۔

راقم خادم العلماء غلام مصطفےٰ خریدار ع۱۹۴

**استفسار**۔ کتاب اختیار الحق و بحر الذخار جو استبصار الحق کی جواب میں ہیں کہاں اور کس مطبع اور کس قیمت کو مل سکتی ہیں راقم خریدار ع۴۹۷

**جواب** مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے جواب میں ابھی دونوں ایک رسالہ نکلا ہے وہ منگا لیجئے یعنی تحقیق الکلام فی وجوب القرأۃ خلف الامام پتہ کتاب اختیار الحق وغیرہ کا پتہ ہمیں کوئی نہیں اگر بتلادینگے تو لکھا جاوے گا۔

بپتہ جناب مولوی عبدالرحمن صاحب مبارکپوری ضلع اعظم گڈھ

ahmadimuslim.de

# فتاوی

## غریب فنڈ

کے متعلق لکہا گیا تہا کہ جو صاحب اخبار میں درج کرنیکے لئے سوال بہیجیں وہ فی سوال ایک پیسہ ساتھ بہیجیں اور جو قلمی جواب لینا چاہیں وہ فی سوال دو پیسے کا ٹکٹ بہیجینگے تو جواب دیا جائیگا ایک خط میں متعدد سوال ہوں تو ان سب کے حساب سے پیسے بہیجنے ہونگے یہ سب پیسے غریب فنڈ میں دیئے جائینگے جب سے یہ تجویز ہوئی ہے چند ایک احباب نے عمل کیا ہے مگر بہت سے اصحاب نے خیال نہیں کیا تو اسلئے انکو واضح رہے کہ آئندہ جنکی طرف سے فیس مقررہ ساتھ آویگی انکے سوالات درج ہونگے اور جنکی طرف سے نہ آویگی وہ اخیر پر ڈالے جائینگے جو موجودہ ذخیرہ کے لحاظ سے چھ ماہ تک ملتوی رہینگے کیونکہ سوالات اس کثرت سے موجود ہیں کہ آجتک رمضان کے آئے ہوئے جمع ہو رہے ہیں۔

## ایک شبہ اور اسکا جواب

عرض یہ ہے کہ آپسے ایک ڈبل کارڈ روانہ کرنے سے فتوی پوچہا تہا سوتیلی ماں کی حقیقی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں کے جواب میں آپ جائز ہے کر کے فتوی دیا علاوہ اسکے آپ اگست کے ماہ کے کوئی پرچہ میں بھی ایسا ہی فتوی آپ جواز کا دیئے ہیں یہ ہر دو حوالات یہاں کے لوگوں میں پیش کیا مگر وہ لوگ حسب ذیل اعتراض پیش کرتے ہیں میں خود بہی دیکہا ہوں وہ یوں ہے۔

(۱) شاہ عبدالحق محدث دہلوی مشکوۃ کے باب المحرمات کے ابتدا میں قاعدہ تحریر کرتے ہوئے سگی سوتیلی اخیافی خالائیں محرمات میں داخل ہیں۔

(۲) نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی تفسیر کے زیر آیت محرمات تحریر فرماتے ہیں سگی سوتیلی اخیافی خالائیں حرمت میں شامل ہیں۔

(۳) مولانا حمید اللہ صاحب حاشیہ قرآن میں جو انکی خاص تصنیف ہے سوتیلی اخیافی خالائیں شامل ہیں کر کے تحریر کرتے ہیں اسلئے میں بصد عاجزی آپ سے جواب طلب کرتا ہوں تاکہ تشفی ہو آپ خط کے ذریعہ یا اخبار کے ذریعہ مذکورہ بالا مضمون کی غلطی کو ثابت کریں خیر خواہی کے طور پر نہ کہ مباحثہ میں خود بے علم ہوں اسلئے حقیقت امر سے آگاہ کریں۔ فقط

محمد منور خریدار ۱۰۵۹

**جواب** ان تینوں بزرگوں نے صحیح فرمایا ہے۔ مگر انکا مطلب یہ ہے کہ حقیقی ماں کی سوتیلی، اخیافی، اعیانی ہمشیریں حرام ہیں۔ پس یہ اوس صورت کے برخلاف نہیں جو اخبار میں لکہا گیا تہا کہ سوتیلی ماں کی ہمشیریں حلال نہیں مختصر یہ ہے کہ سوتیلی ماں کی ہمشیروں کا حکم اور ہے اور حقیقی ماں کی سوتیلی ہمشیروں کا حکم اور۔ غالباً تم سمجھ گئے ہو گے۔

س نمبر ۲۲۳۔ نماز جمعہ پہلے پڑہنے کا زیادہ ثواب کس مسجد میں ثواب ملتا ہے

س نمبر ۲۲۴ اگر کوئی شخص صبح کے وقت ذرا دیری کر کے نماز پڑہے تو اسے کچھ ثواب حاصل ہوتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۲۲۵۔ بکرے یا مینڈہے کے کپورے یا اوجہڑی کہانی مکروہ تو نہیں

س نمبر ۲۲۶ کسی شخص کو ایسا مرض ہے کہ پیشاب کر کے کچھ دیر کے بعد ایک یا دو قطرہ پیشاب کے پھر آتے ہیں اس شخص کو اگر نماز میں اسی طرح قطرے آجائیں تو کیا اسکی نماز جائز ہوئی یا نہیں۔ وہ شخص شرم سے علاج نہیں کرا سکتا اسکو کیا کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اخبار میں اس مرض کا سریع التاثیر نسخہ عطا فرما دے تو ثواب دارین کا مستحق ہوگا۔

ج نمبر ۲۲۳۔ نماز جمعہ کا زیادہ ثواب جمعہ مسجد میں ہے بشرطیکہ خطبے میں امام صاحب وعظ فرماتے ہوں اور اگر خطبے میں وعظ نہیں کرتے تو پھر جہاں خطبے میں وعظ ہو وہاں زیادہ ثواب ہے کیونکہ خطبے میں وعظ کرنا ایسا ضروری ہے جیسا کہ اہلحدیث کے نزدیک نماز میں فاتحہ کا پڑہنا ضروری ہے۔

ج نمبر ۲۲۴۔ حدیث شریف میں آیا ہے لاتفریط فی النوم۔ بے اختیاری نیند میں کوئی قصور نہیں پس جو شخص بلا قصد دیر سے اٹھتا ہے تو اوسکو اوسیوقت نماز پڑہ لینی چاہئے آئندہ کو اٹھنے کی کوشش کرے۔

ج نمبر ۲۲۵۔ کراہت کی کوئی وجہ نہیں۔

ج نمبر ۲۲۶ ایسے شخص کے حق میں بوجہ عذر کے یہ حکم ہے کہ وضو کر کے نیچے کپڑے پر پانی کا چھینٹا مارے اور ایک وضو سے ایک نماز تمام کرے۔

س نمبر ۲۲۷ زید ایک عورت لوسلیہ سے شوہر والی کو پوشیدہ طرح

وغیرہ دیتا تہا اور اکثر ۔۔۔ نوکا بنگلہ مکان میں یارہ ملی علیحدہ تہا میں کیا کرتے اور عمر دیکہا کرتا تہا عمر کو یہ حرکت بُری معلوم ہوتی عمر نے زید سے کہا کہ اگر تمکو اس عورت کی خواہش ہے تو تم نکاح کرلو تب زید نے اپنے دوست یار ونکو رات کے وقت بلاکر نکاح کرلیا صبح کے وقت یہ خبر مشہور ہوئی تو زید کے چچا دلواحقین خطیب صاحب کو و عمر کو سخت فحش گالی دینے لگے ان دونوں نے صبر کیا یہانتک کہ پانچ روز گذر گیا چھٹے روز چند آدمی معہ زید و چچا وغیرہ جمع ہوئی اور زید کو بہت سمجہایا کہ اگر تمکو نکاح کرنا تہا تو اپنی برادری میں کرتے کیوں غیر قوم سے نکاح کیا اور عمر کو اہل مجلس نے سخت ملامت کیا اور زید نے بہی کہا کہ میں نکاح نہیں کرتا تہا عمر نے زبردستی میرے گلے باندھ دیا تب عمر نے کہا کہ اگر میں نے زبردستی کرادیا ہے تو تم طلاق دیدو بس زید نے سب کے روبرو عورت کو بلاکر تین طلاق تین جلسہ میں دیا اور لوگوں نے عورت سے کہا کہ تم زید کو باپ کہو تو عورت نے زید کو باپ کہا اور زید نے عورت کو بیٹی کہا۔

اور زید نے جو عورت کو پوشیدہ خرچہ دیا تہا سو سب حساب کرکے عورت کے ذمہ قرضہ مقرر کیا اور زید کہتا ہے عورت سے کہ دین مہر معاف کردو کیونکہ میں نے دل سے طلاق نہیں دیا اور عورت کہتی ہے کہ آپکے انصاف میں جیسا آوے ویسا کریں یعنی چاہے دیں یا نہ دیں اور جو میرے اوپر قرضہ مقرر کیا ہے میں ادا کردونگی۔ اور اب دونوں الگ الگ ہیں۔ اور زید کہتا ہے کہ میں دل سے طلاق نہیں دیا اگر کسی سے نکاح کریگی تو اوسکا گناہ اور دین مہر ادا نہیں کرینگے اوسکا گناہ عمر کے اوپر ہوگا۔ اب عمر گناہگار ہوگا یا نہیں۔ اور اوسکا طلاق صحیح ہوگا یا نہیں + محمد اسحٰق حسین از تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی۔

ج نمبر ۲۲۲۔ عمر گناہگار نہیں۔ طلاق صحیح ہے۔ زید کا یہ عذر کہ میں نے دل سے طلاق نہیں دی مقبول نہیں ہوگا۔ چونکہ ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دی ہیں اسلئے بموجب حدیث شریف تین تو نہیں۔ ایک ہی واقع ہوگی بس اگر خاوند مذکور عدت کے اندر صلح کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور اگر عدت گذر گئی ہے یعنی طلاق کے روز سے عورت مذکورہ تین دفعہ حیض سے پاک ہوچکی ہے تو اوسکا اختیار ہے کہ زید سے نکاح کرے یا نہ کرے۔ بہرحال عمر نے کار خیر کیا۔ لہٰذا اوسپر کوئی گناہ نہیں۔

س نمبر ۲۲۸۔ نماز تہجد کی رمضان وغیرہ رمضان میں کتنی رکعتیں پڑہنا چاہیے

س نمبر ۲۲۹۔ رمضان میں اول وقت شب کو تراویح پڑہ چکا ہے تو اخیر میں تہجد مع وتر پڑہ سکتا ہے کہ نہیں۔ اور کے رکعت۔

س نمبر ۲۳۰۔ ایک شخص شراب فروشی کرتا ہے بلکہ یہی پیشہ ہے تو اب زید اوسکے یہاں معلم کی نوکری کرسکتا ہے کہ نہیں اور اکل و شرب کرسکتا ہے کہ نہیں جواب قرآن و حدیث سے عنایت ہو۔ خریدار اہلحدیث ۴۳۰

ج نمبر ۲۲۸ حدیث شریف میں آنحضرت کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ معہ وتر گیارہ رکعتیں آئی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں آنحضرت گیارہ سے زیادہ نہ پڑہتے تھے نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں۔

ج نمبر ۲۲۹۔ پڑہ سکتا ہے وتر اگر پڑہ چکا ہے تو دوبارہ نہ پڑہے حدیث میں منع آیا ہے۔

ج نمبر ۲۳۰۔ شراب فروش کی کمائی بموجب حدیث شریف کے حرام ہے اسلئے اوسکی نوکری کرنا یا اوسکے گہر کا کہانا۔ کہانا یا اوس سے کچھ لینا حرام ہے۔

س نمبر ۲۳۱۔ مرغی کا وقت ذبح کے بسبب کارد تیزی کے سر جدا ہوگیا آیا حلال ہے یا حرام۔

س نمبر ۲۳۲ جب نکاح پڑہنے والا نہ ملے تو اپنا نکاح خود پڑہ سکتا ہے یا نہ

س نمبر ۲۳۳ نیت باندہنا سینہ پر چاہیے یا زیر ناف یا کہ دونو طرح جایز ہے۔

ج نمبر ۲۳۱۔ مرغی مذکور حلال ہے۔

ج نمبر ۲۳۲۔ گواہوں کے سامنے خود ہی نکاح کرلے تو جایز ہے۔

ج نمبر ۲۳۳ سینہ پر ہاتھ باندہنا اولیٰ ہے حدیث میں آیا ہے زیر ناف بہی جایز ہے حضرت علی کا قول ہے

س نمبر ۲۳۴۔ آمین بالجہر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہے یا شروع میں کیا تھا یا اخیر میں کیا ہے کسطرح سے کیا ہے۔

ج نمبر ۲۳۴۔ آمین بالجہر آنحضرت سے ثابت ہے حدیث میں ہے یرتج بہا المسجد یعنی آمین کی آواز سے مسجد گونج جاتی تھی اخیر عمر تک کیا تہا۔

[illegible]

بزرگوں کے مفصل حالات نہایت دلچسپ و متبرک کتاب ہے قیمت عصہ علاوہ محصولڈاک

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

جناب مولوی نظام الدین صاحب ساکن جھجھر ضلع رہتک کا جوان لڑکا انتقال کر گیا۔ مولوی صاحب موصوف ناظرین سے دعاء خیر کی درخواست کرتے ہیں۔

پنجاب باوجودیکہ پولٹیکل جنگ میں بنگال کا شاگرد ہے مگر جوش وخروش میں اُستاد سے بڑھ رہا ہے بڑے بڑے پولٹیکل لیڈر گرفتار ہو رہے ہیں ع خدا شرّے انگیزد کہ دران خیر ما باشد۔

گورنمنٹ ہند کیطرف سے پنجاب اور مشرقی بنگال کیلئے قانون آنے والا ہے کہ کوئی پولٹیکل جلسہ ایک ہفتہ پہلے اجازت حاصل کرنے کے بغیر نہ ہو سکیگا (افسوس)

راولپنڈی میں عام جلسے کرنے اور رات کو پانچ سے زیادہ آدمیوں کے ایک جگہ جمع ہونے کی ممانعت کر دیگئی۔

فرانس اور جاپان میں ایک معاہدہ کے ذریعہ سے یہ طے پایا ہے کہ [illegible] جاپان فرنچ انڈو چائنا علاقہ فتح نہ کرلے۔

ایسا ہی ایک معاہدہ روس اور جاپان میں بھی ہو گیا خدا کی قدرت! جاپان کی کیسی دھاک یورپین سلطنتوں کے دل میں بیٹھ گئی ہے کہ اس کا ان کے مقبوضہ ممالک پر صرف قبضہ تسلیم کر لینے ہی کو یہ گورنمنٹیں اپنے قیام قبضہ کی سند سمجھکر جامہ میں پھولی نہیں سماتیں۔ سچ ہے جسکی لاٹھی اُسکی بھینس اجو قوم خود زندہ رہنا چاہے اوسے دوسری قومیں بھی زندہ سمجھ لیتی ہیں خداوندا مسلمانوں بھی زندہ کر!

لارڈ کچنر مصر سے لندن روانہ ہوگئے مصر سے روانہ ہوتے وقت انہوں نے ایک تقریر کر کے مصر کی ترقی کا بیان کیا اور خدیو کو صلاح دی کہ مصریوں کی اخلاقی حالت بڑھانے میں کوشش کریں مصر میں برٹش قبضہ اور موجودہ انتظام غیر محدود عرصہ تک بدستور قائم رہیگا پارلیمنٹری حکومت میں ہرگز قائم نہیں ہونے دیجائیگی اگیون اسلئے کہ مسلمان میں اُف)

کلکتہ میں غلام حسین و اعجاز حسین کو ۳-۳ ماہ قید ہوئی سررشتہ اسٹامپ کے فرضی افسر بنکر لوگوں کو لوٹ رہے تھے۔

روس کے گردونواح سے قتل عام اور لوٹ مار کی خبریں برابر آنی شروع ہوگئی ہیں۔

بمبئی گزٹ کہتا ہے کہ اس یقین کی معقول وجہ ہے کہ ہز مجسٹی دی امیر آف کابل آئندہ سرما میں سیر ہندوستان کا پھر عزم کر رہے ہیں اور پھر ۱۹۱۳ء میں انگلستان جاوینگے اس کے کیا معنے ہیں؟ (ترقی ملک کی خواہش یا سیر کا لطف)

بنگال میں بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔ وہاں دریا میں ایک ہندو جاتری کی لاش بہتی ہوئی پائی گئی۔ اس کے متعلق کئی پلیڈر اور مختار گرفتار کئے ہیں۔ نواب صاحب ڈھاکہ مع چودھری نواب علی صاحب اس شہر میں آنے والے ہیں۔

رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فصلیں ہر جگہ عمدہ حالت میں ہیں شمالی ہند کی فصلوں کو ژالہ باری سے نقصان پہونچا ہے امداد حاصل کرنے والے قحط زدگان کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے مگر بنگال میں ۲۰ ہزار [illegible]

سلطان المعظم نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ مقدونیہ والی فوج میں کافی اضافہ کر کے اصلاحیں کی جائیں۔ تاکہ مفسدین بلغاریہ کو سر اُٹھانے کا موقع نہ ملے۔

جامع الازہر واقع قاہرہ کے شیخ نے خدیو معظم سے جامع ازہر کی اصلاح و درستی اور ترقی مراتب علماء کے لئے بعد او قات مبالغ وافرہ کی امداد مانگی ہے اور خدیو موصوف نے بہت جلد کافی مدد دینے کا وعدہ واثق فرمایا ہے۔

دہلی میں کوشش کی جارہی ہے کہ ایک بستی شہر سے باہر آباد کی جائے تاکہ طاعون پھیلتے وقت لوگ وہاں جاکر مقیم ہوں (لن ینفعکم الفرار)

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس حیدرآباد دکن یا کراچی میں منعقد ہوگا۔

اسلامی یونیورسٹی مصر کے لئے اسوقت تک ۲۹۰۴۶ پونڈ ۳۹۰۶۹۰ روپے جمع ہوچکے ہیں اور چندہ کی تحصیل جاری ہے۔

ahmadmuslim.de

# قابل دید کتابیں

## تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں القرآن کی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اور دوسرے کالم میں ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی دلبشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول ۔ سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۔۔۔
" دوم ۔ آل عمران و نساء " ۔۔۔
" سوم ۔ مائدہ و انعام و اعراف " ۔۔۔
" چہارم ۔ سورہ نحل ۔۔۔ پارہ " ۔۔۔

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے معہ محصولڈاک قیمت (۔۔۔)

**تقابل ثلاثہ** ۔ توریت ۔ انجیل ۔ قرآن ۔ بمقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں نقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک (۔۔۔)

**چودھویں صدی کا مسیح** ۔ مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۔۔۔ معہ محصولڈاک (۔۔۔)

**الہامات مرزا** ۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت (۵ ر)

**اسلام اور برٹش لاء** ۔ یعنی سیاست محمدیہ و قانون انگریزیہ کا مقابلہ ۔ صیغہ ۔۔۔ دیوانی ۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قواعد ۔۔۔

---

کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہو (۲ ر)

**الہامی کتاب** ۔ وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمان عالموں کی بحث ۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت ۔ قیمت ۱۰ ر

**حق پرکاش** ۔ آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جسکا یہ مفصل و مکمل جواب ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۲ ر (اٹھ ۔۔۔)

**آیات متشابہات** ۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳ ر

**تہذیب** ۔ اس میں مہذبوں کے فرائض وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں (۱ ر)

**ترک اسلام** ۔ بابو عبد الغفور (آریہ دھرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب ۔ شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے خصوصیات کا مدلل بیان ۔ قیمت (۱۲ ر)

**ادب العرب** ۔ صرف ونحو عربی کا ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ۔ قیمت (۸ ر)

**اسلامی تاریخ** ۔ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱ ر

**خصائل النبی** ۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں ۱ ر

**تغلیب الاسلام** ۔ بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (آریہ دھرم پال)

" " جلد اول قیمت ۵ ر
" " جلد دوم " ۶ ر
" " جلد سوم " ۵ ر
" " جلد چہارم (زیر تجویز)

**ہدایت الزوجین** ۔ نکاح وطلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق و تعلقات کا بیان ۔ قیمت ۲ ر

**شادی بیوگان اور نیوگ** ۔ آریوں کی تردید میں یہ مختصر ۔۔۔ ۱ ر

۔۔۔ امرتسر (پنجاب)

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ ۔۔۔

۔۔۔ امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L N° 352

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴

یوم جمعہ ۔ امرتسر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۵ ہجری المقدس

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ع
والیان ریاست سے ہے
رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ہے
غیر ممالک سے ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے عہ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(ا) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

## احادیث صحیحہ پر بے سمجھی سے اعتراض

امرتسر کے ایک حنفی اخبار کا ایک نامہ نگار اپنا نوک قلم بخاری مسلم پر نکالتا ہے ایسے اعتراضات سے اہلحدیث کو خوش ہونا چاہئے کہ ہمارے بھائی اسی بہانہ سے کتب احادیث کو تو دیکھیں گے۔ دیکھتے دیکھتے عجب نہیں کہ کوئی سعادت مند ہدایت بھی پا جاوے۔ بہرحال نامہ نگار مذکور کی تقریر حسب ذیل ہے:۔

| | |
|---|---|
| بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیثوں کا مقابلہ | حضرات ائمہ دین مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سب ہمارے راہنما ہیں۔ ہمارے عقیدہ میں اس ایک |

نبوی کی نسبت کسی قسم کی سوء ظنی الحاد کے قریب قریب حکم رکھتی ہے حاشا وکلا

ہمارا یہ مقصود نہیں کہ اکابر سلف کی عیب شماری سے جیسا کہ وہابیہ کا زعم فاسد ہے اپنے ناشائستہ اعمال کو سیاہ کریں بلکہ بزرگان دین کی عیب شماری وہابیہ کا ہی اہم اشتغال ہے۔ الصراط المستقیم کا ہی حصہ اور جوہری ورثہ ہے جیسا کہ رسالہ مشارقہ مجیبہ وظفر المبین مصنفہ محی الدین نو مسلم لاہوری غیر مقلد کے دیکھنے سے ہماری دعا کا ثبوت کامل ملتا ہے ارباب بصیرت پر بخوبی روشن ہے کہ جس طرح خالفین اسلام یعنی آریہ ۔ عیسائی وغیرہ اسلام مقدس کی صداقت مٹانے میں سرگرم ہیں ۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بحکم وعدہ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ہمیشہ اس سلسلہ کو ترقیات روز افزوں سے معزز اور فائز المرام فرماتا ہے ۔ ایسا ہی فرقہ غیر مقلدین ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کی تقلید کو جو اجماع امت سے واجب ہو چکی ہے شرک و بدعت قرار دے کر شیخ نجدی علیہ ما یستحقہ کے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں اور عوام کالانعام کو دھوکہ دینے کیلئے حنفی مذہب کو جو مثل روشن کیطرح آئینہ حقیقت و صداقت کا ثبوت رکھتا ہے قرآن و حدیث کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ جو فقہ حنفیہ کی کتب مستندہ متداولہ میں مسطور ہے ۔ بخاری شریف کی فلاں حدیث کے مخالف ہے جسکی وجہ سے

---

لہ حنفی اخبار ہم نے اس لئے کہا ہے کہ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز غنیۃ الطالبین میں بدعتیوں کی جو علامات لکھی ہیں وہ اس میں پائی جاتی ہیں بڑی نشانی یہ ہے الوقیعۃ فی اھل الاثر یعنی اہلحدیث کو برا کہنا بے تمیزی کی دلالت ہے معلی المدینۃ نے کیا اچھا مذکور ہے قلام المدینۃ کبھی نہیں چھوٹا ۔ واقفیہ کی طرح بہ زور و زر البیع علی النجدی کی آواز ہوتی ہے تو پھر اسکو حنفی ہونے میں کیا کلام ہے۔ سو حد کسی موقع ہو تو حا و دیکھو شاید نہیں تو ہم ہی دوسرے تو بہ صاحب ہے جن میں نزاع کرنا تو بہ بیرونی معلوم ہوا (ا ہ)

بقیہ اس وعدے کا ثبوت دینا ہوگا (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

دیوبند پڑھنے کے قابل ہے۔ اس لئے خاکسار محمد غوث حضرات احناف کثرہم اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ملتمس ہے کہ غیر مقلدین کے دام تزویر میں شکار ہونے سے بکلی اجتناب رکھیں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہمارے علمائے کرام نے جو بخاری شریف کو اصح الکتب فرمایا ہے تغلیباً ہے جیسا کہ باقی کتب حدیث کی نسبت بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و نسائی کو صحاح ستہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ بخاری شریف کی تمام ہی حدیثیں واجب العمل ہیں جیسا کہ جنابِ اہل فقہ نے گذشتہ نمبروں میں الجرح علی البخاری کی شرح سے اس مطلب کو وضاحت سے بیان کیا ہے اور اب بخاری شریف اور مسلم شریف کی ایک حدیث کا باہمی تعارض و تخالف تحریر کرتا ہوں۔ اسکو ناظرین انصاف آئین بخاری شریف کی ہر حدیث کو واجب العمل ہونیکا خود ہی فیصلہ کر لیں گے +

بخاری کی جلد ثالث باب العزل میں ہے۔ حدثنا علی ابن عبداللہ حدثنا سفیان قال عمرو اخبرنی عطاء سمع جابرا رضی اللہ عنہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل یعنی صحابہؓ فرماتے ہیں ہم عزل (حد سے کم شرمگاہ سے باہر انزال کرنا) کیا کرتے تھے اور قرآن کریم نازل ہوتا تھا۔ مطلب یہ کہ قرآن شریف نے ہمیں اسکی ممانعت کا حکم نہیں دیا اور دوسری حدیث یہ ہے۔ حدثنا جویریہ عن مالک ابن انس عن الزہری عن ابن محیریز اخبرنا عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبیا فکنا نعزل فسألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال او انکم لتفعلون قالہا ثلاثا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیمۃ الا ہی کائنۃ

خلاصہ کلام و حاصل مرام یہ کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عزل کرنیکی نسبت حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفسار کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) نے ارشاد فرمایا کہ عزل کرنے میں کوئی حرج اور نقصان نہیں اور جو جان قیامت تک ہونیوالی ہے وہ تو ہوکر ہی رہیگی +

اس حدیث کے برخلاف اور معارض یہ وہ روایت جو مسلم شریف میں بدین الفاظ موجود ہے :۔ عن جدامۃ بنت وہب قالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس وہو یقول لقد ہممت ان انہی عن الغیلۃ فنظرت فی الروم وفارس فاذاہم یغیلون اولادہم ولا یضر اولادہم ذالک شیئا ثم سئلوہ عن العزل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذالک الوأد الخفی وہو اذا الموءودۃ سئلت یعنے جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مجمع میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئی اس وقت حضور رحمۃ للعالمین یہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے غیلہ یعنی دودھ پلانیوالی عورت سے مجامعت منع کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ پھر دیکھا کہ رومی اور فارسی غیلہ کرتے ہیں اور انکی اولاد کو اس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا۔ اسکے بعد خدمت عالیہ میں عزل کی نسبت استفسار پیش ہوا۔ تو حضرت سید الاولین والآخرین رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ عزل کرنا تو بچے کا پوشیدہ زندہ گاڑ دینا ہو جیسکے بارہ میں اللہ جلشانہٗ سورۂ تکویر میں ارشاد فرماتا ہے وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ یعنے جب جیتی گاڑی گئی۔ پوچھی جائیگی۔ کہ تو کس جرم کرنے سے ماری گئی +

پس اس تقریر سے ہر شخص جو عقل سلیم اور فہم مستقیم سے اپنے اندر حصہ رکھتا ہو۔ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں سے جو باہمی تعارض و تخالف رکھتی ہیں۔ ایک تو ضرور ہی پایۂ اعتبار سے ساقط و خارج ہے۔ بر تقدیر صحت حدیث بخاری کے مسلم شریف کی حدیث غلط اور ساقط الاعتبار ہوگی۔ وکذا عکسہ۔ کیونکہ بخاری شریف کی دونوں حدیثوں سے تو عزل کا صاف اور بیّن طور سے فتویٰ ملتا ہے مگر مسلم شریف کی حدیث مذکور میں عزل کی نسبت سخت درجہ کا وعید سنا کر ڈرایا گیا ہے۔ جس سے جوازکی صورت کسی وجہ سے نہیں نکلتی اور ان دونوں حدیثوں میں سے ایک کو ناسخ دوسری کو منسوخ سمجھنا بھی پرلے درجہ کی حماقت اور سفاہت کا ثبوت دینا ہے۔ کیونکہ نسخ کا احتمال زید و عمر کے اقوال سے جو کسیطرح قابل احتجاج و لائق التفات ہی نہیں۔ کیسے ہو سکتا ہے تاوقتیکہ جناب شارع کیطرف سے اس دعویٰ پر کوئی دلیل قاطع اور حجت ساطع مذکورہ نہو۔ اور جو حضرات اس نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کرتے ہیں۔ انکی سخت غلطی ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں زندہ لڑکی کو گاڑ دینا بھی مکروہ تنزیہی سمجھا جائیگا۔ وہذا باطل (اہل فقہ۔ ۱ مئی ۱۹۰۸ء)

**جواب** :۔ شاباش راست گوئی اسی کا نام ہے الہامِ دین اور محدثین کی تحقیر کرنیوالوں کے حق میں آپنے خوب فیصلہ کیا اور یہ جتنی اخبار کے فخر العلماء مولوی عمر کریم صاحب پٹنوی کیا کہتے ہیں اور آپ جیسے ان کے خوشہ چین کیا رنگ لاتے ہیں بقول ؎ من چہ میگویم و طنبورہ من چہ گوید +

* رفع یدین کو منسوخ کہتے ہوئے ان الفاظ کو یاد رکھنا۔ (اہلحدیث)

عجیب فقہ ہے ... مرگ ... بوقت ضرورت ... زندگی ... باقی رہے گی ۔ کاتب

ahmadimuslim.de

خود سے سُنئے! آپکے مولانا فرماتے ہیں:۔

"امام بخاری کا درجہ بھی فن حدیث میں جماعت محدثین میں کچھ ایسا اعلیٰ نہیں تسلیم کیا گیا حتی کہ صحاح والوں میں سے تو سوائے ترمذی کے اور کسی نے امام بخاری کو اس قابل کبھی نہیں سمجھا کہ ان سے کوئی حدیث روایت کریں۔ بس فن حدیث میں اس سے بڑھکر اور کیا مرتبہ پست ہو سکتا ہے کہ صحاح والوں میں سے حتی کہ خود امام بخاری کے شاگرد امام مسلم نہ تو ان امام بخاری سے کوئی حدیث روایت کرتے ہیں اور نہ انکی شرائط کے پابند ہوئے ہیں (اہل فقہ ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

کیا یہی آپ لوگوں کا محدثین خصوصاً امام المحدثین کی نسبت حسن ظن ہے جو واقعی تقبل آپکے الحاد کے درجہ تک پہنچانیوالا ہے کہئے! یہ عبارت امام بخاری کی مدح ہے یا مذمت۔ اگر مدح ہے تو لیجئے ہم ہی آپکی خاطر امام ابوحنیفہ کی بھی دلیل جاری کرتے ہیں کہ ان کا پایہ فن حدیث میں ایسا تھا کہ صحاح والوں میں سے کسی محدث نے ان سے روایت نہیں لی۔ بلکہ علامہ ابن خلدون کے قول کو دیکھو۔ تو اونکی بھی اونکی نسبت حسن ظن بڑھ جائیگا مگر سردست ہم اوسکا ذکر نہیں کرتے صرف راس المتعبدین مولوی عبد الکریم صاحب ہی کی دلیل بطور معارضہ بالقلب پیش کرتے ہیں۔ پھر افسوس کہ آپ ایسے سخت حملے محدثین اور بزرگان دین کی نسبت سنتے ہیں اور خاموشی سے دم بخود ہیں +

شذرہ

اڈیٹر سراج الاخبار پر ہمیں بڑا افسوس ہے کہ وہ ۱۵ جنوری کے پرچہ میں امام بخاری کو محدثین کے سرتاج کہتا ہے مگر امرتسر کے بدبختی اخبار کی باوجود اس شرارت اور توہین کے تعریف کرتا ہے اور اہلحدیث کو چڑاتا ہے۔ بھائیو! ولا یجرمنکم شنئان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی۔ شیخ محی الدین مرحوم نے کسی امام کی توہین نہیں کی بلکہ صرف یہ لکھا ہے کہ فلاں فلاں مسئلہ اوسکا حدیث کے خلاف ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ جیسے تم بھی کہا کرتے ہو۔ کہ امام شافعی کا فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف ہے۔ امام مالک کا فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف ہے مگر یہ کیا غضب ہے۔ کہ پرسنل اٹیک (ذاتی حملہ) کیا جاتا ہے کہ امام بخاری ایسا تھا ویسا تھا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر تم لوگ ایسا نہ کرتے تو حضرت پیران پیر تم لوگوں پر بدبختی اور نیکا فتوی کیوں لگاتے؟

خیر یہ تو تمہاری اس منصفانہ تمہید کے متعلق ہمارا دیباچہ تھا۔ اب سنئو! اصل مضمون کا جواب۔ مہربان من! برا نہ منائیگا۔ آپ لوگ جو احادیث پر اعتراض کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو یا تو اصول روایت اور اصول درایت سے خبر نہیں یا دانستہ اون سے اغماض کرتے ہیں کیا اچھا ہو۔ جیسا میں نے آپکو ایک قلمی خط میں لکھا تھا آپ چند روز تک میرے پاس آکر ٹھیریں۔ تو ان سب اعتراضات کو پیش کرکے زبانی جواب سمجھ جائیں۔ آپ لوگ اردو ترجموں سے کام لیتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ

نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند ÷ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

سنئیے! زبان کی کج تر اور بات ہے مگر انصاف یہ ہے۔ اور علماء اصول کے ہاں محقق ہے کہ راوی کی روایت حجت ہے۔ درایت یعنے فہم حجت نہیں۔ پھر اس اصول کے مطابق پہلی حدیث جو در اصل جابرؓ کا قول ہے جسے آپ غلطی یا مطلب براری کے لئے حدیث کہتے ہیں۔ اوسکی درایت یعنی فہم الراوی ہے کوئی مرفوع حدیث نہیں۔ اس کی نظیریں آپکے ہاں کثرت سے ہیں جو وقت پر بتلانے کو طیار ہیں۔ پس وہ حجت شرعی نہیں محض قیاس ہے قیاس بھی فقہی قیاس نہیں کہ اوسکا کوئی مقیس علیہ موجود ہو بلکہ صرف خیال ہی خیال ہے جو بحکم اصول روایت و اصول درایت حجت شرعی نہیں ہے پس اسکا تو ذکر نہ کیجئے دوسری حدیث۔ ہر دالی کہ آپ جواز عزل کی دلیل بیان کئے ہیں حالانکہ وہ منع کی ہے کیا آپکو اپنی زبان کا محاورہ بھی یاد نہیں ایک شخص اپنے لڑکوں کو تعلیم دیتا ہے تو دوسرا اسے سمجھاتا ہوا کہتا ہے۔ میاں کیوں مارتے ہو جسکی قسمت میں علم ہے خود ہی پڑھ جائیگا۔ تو یہ کلام اسکا مارنے سے منع پر دلالت کرتا ہے یا مارنے کے حکم پر۔ واللہ مجھے خطرہ ہے اگر دوسری شق پر ہوگے تو تم سے یہ سوال کریں کہ عقل بڑی ہے یا بھینس؟ پس یہ حدیث اور تیسری بھی حدیث جو دونوں عزل کے منع پر دلالت کرتی ہیں ہاں یہ بات بیشک ہے کہ تیسری حدیث میں ممانعت کا شدید لفظوں میں بیان ہے۔ دوسری میں نرم الفاظ سے منع کیا گیا ہے۔ سو اسکی نظیر قرآن مجید میں خود موجود ہے شراب کی ممانعت پہلے نرم لفظوں میں آئی تھی۔ آخر اسکو فعل شیطانی کہکر رجس کہکر زیادہ شدید کر دیا۔ سو یہ تعارض نہیں ہوتا بلکہ طریق بیان ہے جو علم معانی کے عالموں سے مخفی نہیں +

ہاں تقلید پر جو اجماع ہو چکا ہے۔ آپ بھی پھلواری کے حسن میاں کیساتھ

ملکوہ پیش کیجئے گا ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ اُس اجماع کو دیکھیں کہ کس گاؤں میں ہُوا ہے۔ مگر کہیں وہ اجماع نہ ہو جسکی بابت کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

اجماع نہیں یہ بلوۂ اہل عناد ہے ✦ گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہے

ہم یہ افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ تم ہی آخر اُسی کان کے نمک نکلے جو محلہ کی کسی بڑھیا عورت سے سنکر کہا کرتے ہیں کہ اہلحدیث شیخ نجدی کے پیرو (مقلد) ہیں۔ حالانکہ ہم کئی ایک دفعہ بلکہ مرات کرات خود علماء حنفیہ کے اقوال سے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ شیخ نجدی خود حنبلی مقلد تھا۔ اس لئے وہ تمہارا چچیرا بھائی تھا۔ ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر پھر بھی جنکو بے دلیل کہنے کی عادت ہو وہ یہی راگ الاپے جاتے ہیں۔ اور ذرا نہیں شرماتے۔ پھر ٹر ہانکتی ہیں کہ ہمارے جواب نہیں ملتے۔ یہ نہیں جانتے کہ ایسے سوالوں کے جواب دینے سے حضرت سعدی مرحوم منع فرما چکے ہیں ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ✦ آنست جوابش کہ جوابش ندہی

آخر میں ہم پبلک پر یہ امر واضح کرتے ہیں کہ حدیث کو ماننے نہ ماننے میں یہی فرق ہے کہ جو ہمارا اور بدعتی اخبار اور اُن کے نامہ نگاروں کا ہے کہ حدیثوں میں بوجہ تعارض پیدا کر کے سوتیلی ماں کی طرح بیدردی سے بغیر تطبیق دئیے درمیان میں چھوڑ جاتے ہیں یہ نہیں کہ اگر اُن کو تعارض معلوم ہوا تو ہمدردی سے تطبیق دیں یا مرضی کی کوشش کریں۔ بس یہی فرق ہے۔ جو اہلحدیث کے حدیث ماننے اور بدعتیوں کے نہ ماننے میں ہے غالباً یہ ایسا فرق ہے کہ ہر ایک آدمی اسکو بخوبی سمجھ سکتا ہے ✦

خدا کی شان فقہ کے کسی مسئلہ میں انکو تعارض معلوم نہیں ہوتا کیسی ٹھیک ہے ؎

لیکن عین السخط تبدی المساویا

# مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ایک رائے

مکرمی جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ✦

تیر زا قادیانی کے مقابلہ پر جو کچھ آپ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی جزائے خیر آپکو عطا فرماوے۔ حال ہی میں جو اُس نے بذریعہ مصنوعی دعا کے آپکو ڈرا کر اپنی آئندہ مخالفت سے روکنا چاہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اسکی ہرگز پرواہ نہ کرینگے کیونکہ اُس شخص کا مسلک شریعت محمدیہ کے بالکل برخلاف ہے اور اُس کے دعاوی اور دلائل سب باطل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس لیبز اُسکو ضرور شکست ہوگی۔ گو اس کے الفاظ اسکی چالبازی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ مگر پھر بھی عامۂ جہال میں جو اس کے دام میں قابو آ چکے ہیں اس کی بڑی وقعت ہے۔ آجتک تو اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی میدان میں سرخرو نہیں ہونے دیا۔ اور آئندہ بھی ایسا یقین ہے۔ کیونکہ کاذب کبھی عزت نہیں پاتا۔ مگر آپ ثابت قدم رہیں۔ اور اس کا مقابلہ بڑے زور سے کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپکی تردید کا ٹہرا بہاری اثر ہوتا ہے اور مرزائیوں کو سخت شاق گذرتا ہے۔ آپ علیحدہ ضمیمہ کی تجویز کو ضرور ناقد کریں اور اسی کا ایک نام اہتمام تمام اخبارات میں شائع کرائیں۔ بہت سی خریداری ہوگی یہ چند کلمات محض آپ کی حوصلہ افزائی کیلئے تحریر ہیں گو مجھے معلوم ہے کہ ان کی کچھ ضرورت نہ تھی مگر صرف اس خیال سے کہ آپکو عام لوگوں کے خیالات کا اندازہ ہو جاوے کہنا مناسب سمجھا۔ بہر صورت آپ بڑے زور سے اس کا مقابلہ کریں۔ علمائے زمان میں اب بجز آپکے کوئی اور اس کیطرف متوجہ نہیں۔ اگر ہو سکے۔ تو ایک انجمن تردید قادیانی قائم کریں۔ اور اس میں مختلف علماء کرام کو مدعو فرماویں۔ یہ امر مرزائیوں کے لئے ایک بہاری مصیبت ہوگا۔ امید کہ بذریعہ اپنے اخبار کے میرے اس خط کا جواب عطا فرماویں گے ✦

راقم آپکا اخبار پڑھنے والا اور آپکا مؤید ✦

(ایڈیٹر) کئی وجوہ سے ضمیمہ کی نسبت رسالہ خوب ہے، اس لئے اُسکا ارادہ کیا گیا ہے۔ خدا راست لاوے۔ بس آپ ذات خاص کے علاوہ اور احباب کو بھی ترغیب دیں۔ رہا انجمن کا کام اُسکی بابت ابھی تک غور نہیں کیا آئندہ انشاء اللہ احباب سے مشورہ کیا جائیگا ✦ مرزا احمد بیگ والی خطرہ کتاب کلمہ فضل رحمانی اور الہامات مرزا میں ملیگی ✦

# مرزا صاحب ان سوالات کا جواب دیں

(سوال ۱) کتاب ازالہ کے صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے اور اُس آنیوالا کا نام جو احمد رکھا گیا ہو وہ بھی اس کے مثیل ہونیکی طرف اشارہ ہو کیونکہ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ✦

ahmadimuslim.de

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنی اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہو بھی گیا۔ یعنی یہ پیشگوئی ومبشراً الخ جناب (مرزا صاحب) کے حق میں ہے اور جناب کو ہونے سے پوری ہوئی۔ ترجمہ آیت یہ ہے۔ یعنی حضرت عیسےٰ اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اوسکا نام احمد ہے۔ مگر اس آیت وانجیل سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اپنے لوگوں کو فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایک رسول احمد نام آئیگا جو کہ تمکو دین کی باتیں سکھلائیگا۔ چنانچہ حضرت محمد احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جیسے جملہ اہل اسلام کو اتفاق ہے مگر جناب اس پیشگوئی کا اپنے وجود مبارک سے تعلق فرماتے ہیں حالانکہ آیت میں لفظ صاف احمد رسول کا لکھا ہے مگر جناب رسول نہیں ہیں۔ چنانچہ جناب فرماتے ہیں کہ ؎ من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب۔ اور ایک دوسری جگہ اسی ازالہ کے صفحہ ۳ میں فرماتے ہو کہ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ پس جبکہ خود جناب اس بات کو قائل ہیں کہ ہم رسول نہیں تو پھر اس پیشگوئی کو کسطرح اپنے متعلق فرماتے ہیں؟

دوم یہ جو جناب نے لکھا ہے کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی گویا جناب کا مطلب ہے کہ ہمارے پیغمبر کے دو نام محمد واحمد تھے۔ محمد جلالی جسکی صفتیں اُن کے زمانہ میں پوری ہوگئی ہیں اور احمد جمالی اوسکی صفتیں پورا کرنے کیلئے خداوند نے ہمکو پیدا کیا ہے۔ فقط یہ تاویل وسعنی جناب کے درست نہیں۔ اگرچہ جناب نے بروئے قاعدہ ابجد وجفر محمد نام کو جلالی قرار دیا ہے۔ مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلم۔ خلق۔ سخاوت۔ مروت۔ غریبی فروتنی عادات پوشاک خوراک وغیرہ کا حال جناب کو خود بھی معلوم ہوگا۔ اور احادیث بتلاتی ہیں۔ کہ اونمیں کوئی جلال نہیں تھا۔ اگر آپ یہ کہیں کہ اونہوں نے جہاد کیوں کیا تو عالیجاہ وہ پہلے کفار کی طرف سے اونپر ظلم وتعدی شروع ہوئی پھر اُن کو بموجب حکم ایزدی اپنی جان کا بچانا اور دین کا پھیلانا ضروری تہا ورنہ انہوں نے اپنا کوئی جلال کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ وہ ایک سیدھے سادھے اُمّی نبی تھے۔

سوم جناب کا یہ مطلب ہے کہ احمد جمالی نام ہے یعنی جسکی صفتیں ہماری معرفت پوری ہوں۔ سو یہ بھی غلط ہے احمد نام میں چار حرف الف۔ح۔م۔د ہیں۔ جن کے آ۔م آتشی ہیں اور ح۔د آبی۔ یعنی احمد نام میں عنصر آتش وآب برابر ہے۔ تو ہم اس نام کو کبھی جمالی قرار نہیں دے سکتے بالفرض جمالی ہی سہی تو ہمارے نبی تو خود جمالی صفتوں کا مجموعہ تھے۔ اونہوں نے کوئی بات باقی نہیں چھوڑی تھی۔ جو کہ اب جناب کے ہونے سے پوری ہوئی ہو۔

علاوہ انہیں یہ مسئلہ مشہور ہے کہ ایک کافر عورت آنحضرت صلعم پر ہر روز صبح کو کھاد کوڑا پھینکا کرتی تھی اور آنحضرت بالکل اُس بڑھی کی اس کمینہ حرکت سے کوئی غصہ یا رنج نہیں کیا کرتے تھے۔ اور خاموشی سے مسجد میں جاکر غسل وتبدیلی لباس نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ المختصر وہ عورت اس کریمانہ خلق کا عاشق ہوکر مع عیال واطفال مسلمان ہوگئی۔ اگر خدانخواستہ کوئی ہندو عورت اسیطرح قصداً جناب پر ایکروز کھاد کوڑا پھینکتے تو امید کہ جناب تمام جائداد کی قیمت لگاکر فوراً ہتک عزت کی نالش کردیتے۔

ایک جگہ خداوند کریم قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ آج کے دن میں نے تیرے دین کو کمل کردیا۔ یعنی اب کوئی تکمیل وغیرہ تیرے دین کی باقی نہیں رہی دین تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ باوجود اس آیت کے نازل ہونے کونسی تکمیل حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی باقی تھی جو اب جناب کے ذریعہ پوری ہوئی ہو۔

سوال (۲) میں نے جناب کے مریدوں سے سنا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہیں۔ اور اخبار الحکم میں دیکھا ہے کہ جناب بروز ہیں۔ چنانچہ الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء میں ایک مرید جناب کا لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت اقدس مرزا صاحب میں بروز کیا ہے۔ لفظ بروز کے معنے ہیں ظاہر ہونا باہر نکلنا۔ پس مطلب یہ ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب جناب کے جسم میں ظاہر ہوئے ہیں یعنی اونہوں نے نیا جنم لیا ہے۔ روح وہی ہے اور جسم ملک مرزا غلام احمد صاحب ہے مگر یہ بالکل تناسخ بن گیا۔ لیکن جناب تناسخ کے قائل نہیں بلکہ مسلمان اور مسلمانوں کے امام کہلاتے ہیں اور نہ ہی حضرت آدم سے لیکر آجتک کبھی یہ بروزی مسئلہ سنا گیا ہے کہ فلاں علی یا نبی نے فلاں شخص کے جسم میں بروز کیا ہے۔

(نوٹ) جناب مرزا صاحب براہ مہربانی ان سوالات کو بحوالہ الہامات مشتہر فرماکر جلدی مشکور کریں۔

راقم یکے از خاکپایان اہلحدیث ۔ پیارے نبی کے پیارے حالات ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات متبرکہ ۔ قیمت حصہ اول عہ ۔ حصہ دوم عہ ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## مفقود الخبر

کی بیوی کے متعلق سراج الاخبار جہلم کا جواب ۲۲ اپریل کے اہلحدیث میں نکلنا شروع ہوا تھا۔ مگر پھر بوجہ دیگر ضروری مضامین کے معرض التوا میں آگیا چونکہ اہلحدیث بحکم یک انار و صد بیمار کئی ایک دھندوں کو لئے ہوئے ہے اس لئے بہت سے مضامین ملتوی رہجاتے ہیں۔ اسی لئے مدت سے یہ تجویز درپیش ہے کہ اخبار کو اپنی ضرورتوں کے مطابق کامل بنایا جائے۔ مگر ہمارے احباب ہمکو اسی امر کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ اپنے پیارے اہلحدیث کی ترقی کے لئے دل سے کوشاں نہیں ہوتے۔ کہنے سننے سے کوئی صاحب متوجہ ہوا۔ تو جو نہی ایک خریدار بنائے۔ بس کوشش کی حد ہوگئی حالانکہ ایسے قومی کاموں کی حد کبھی ہوتی ہی نہیں بلکہ بحکم حدیث شریف احب الاعمال الی اللہ ادومہا (جو کام ہمیشہ کیا جائے وہی خدا کو بہت پیارا ہے) دوام کوشش چاہئے۔

سچ تو یہ ہے کہ اہلحدیث اپنے مخالفوں کے جوابات دینے سے کسی طرح عاجز نہیں۔ ہاں عاجز ہے تو ایک بات میں کہ بلاوجہ جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ ۲۲ اپریل کے پرچہ میں ہمنے ایک جھوٹ سراج الاخبار کا لکھا تھا کہ اس نے لکھا ہے۔ کہ جماعت اہلحدیث نے اڈیٹر اہلحدیث کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا جسکے جواب میں لکھا گیا تھا۔ کہ اصل واقعہ یوں ہے کہ بعض علماء نے مخالفت کی تھی۔ جب جوابات ہوتے ہوتے آرہ میں منصف مقرر ہوئے۔ جنہوں نے مخالف علماء کے فتوے کو غلط قرار دیا۔ اسپر اڈیٹر سراج الاخبار بجائے نادم ہونے کے ایک اور جھوٹ بولنے کا مرتکب ہوا لکھتا ہے کہ جب آپ محض اونکی خاطر آریوں کے مقابلہ کیلئے صدہا کوس کے سفر کی تکلیف اٹھا کر آرہ جاتے ہیں تو کیا وہ ایسے ناحق شناس تھے کہ ایسے مصیبت کے وقت میں آپکی مدد نہ کرتے (۱۲ مئی) حالانکہ آرہ میں آریوں سے کبھی مباحثہ یا مقابلہ نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی علماء آرہ نے مجھے کسی اور مقام پر آریوں کے مقابلہ کے لئے بلایا ہے اور نہ انکو ضرورت ہے۔ کیونکہ علماء آرہ میں ایک ایسا شیر ببر ہے۔ جس نے مرشد آباد کے مناظرہ میں مسئلہ تقلید میں نمایاں فتح حاصل کی تھی۔ بتلائیے ہم ایسی دروغگوئی کا کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں بہرحال اپنے مسئلہ کا جواب دیتا ہے۔ نمبر ۲۲ اپریل کے پرچہ میں جو سراج الاخبار کا دعوی اور دلیل اول مع جواب لکھا تھا۔ ناظرین کے استحضار مضمون کے لئے دعوی اونکا مکرر لکھا جاتا ہے ٭

اخبار مذکور میں دعوی کیا گیا تھا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے وہ نوے سال تک یا اپنے خاوند کے ہم عمروں کی موت تک انتظار کرے بعد اس کے اوسکو نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے اس دعوی پر جو پہلی دلیل لائے تھے اسکا جواب تو ۲۲ اپریل کے پرچہ میں دیا گیا۔ آج دوسری دلیل مع جواب درج ذیل ہے

"دارقطنی نے اپنی سنن کے باب امرأة المفقود میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اس طرح روایت کی ہے۔ اخبرنا احمد بن محمد بن زیاد اخبرنا محمد بن الفضل بن جابر اخبرنا صالح بن مالک اخبرنا سوار بن مصعب اخبرنا محمد بن شرحبیل الہمدانی عن مغیرة بن شعبة قال قال رسول اللہ امرأة المفقود امرأته حتی یأتیها الخبر

یعنی مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے۔ یہانتک کہ اسکی موت کی خبر اسکو پہنچے"

جواب:۔ اس حدیث پر محدثانہ طریق سے جو کلام ہے وہ تو آگے آتا ہے مگر مہربان من یہ تو فرمائیے کہ یہ حدیث آپ کے مذہب کی تائید کرتی ہے یا تردید۔ آپکا مذہب اسی لئے ہم نے مکرر لکھدیا ہے۔ کہ نوے سال یا خاوند کے ہم عمروں کے انتقال کے بعد نکاح ثانی کرلے۔ مگر اس حدیث میں کوئی حد نہیں چاہئے کتنی مدت گذر جائے۔ جبتک اسکو مرنے کی خبر اس کو نہ پہنچے کیونکہ حتی غایت ہے پہلے ربط کی جو جملہ سابقہ میں ہے اور ظاہر ہے کہ غایت مغیا سے خارج ہے۔ پس معنے حدیث کے صاف ہیں۔ کہ جب تک خاوند کے مرنے کی خبر نہ آوے بیٹھی رہے جب مرنے کی خبر آئے تو نکاح ثانی کرے نہ نوے سال کی حد ہے نہ سو سال کی بلکہ یہ حدیث بجائے آپکے مذہب کی تردید کرتی ہے نہ کہ تائید

اڈیٹر صاحب! ایسی برتے پر تتا پانی؟ آپ لوگ ہمیشہ علماء اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار کو خصوصاً بے علم۔ جاہل۔ بے خبر۔ ترجمہ خواں وغیرہ وغیرہ القاب سے کوسا کرتے ہیں۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ دعوی اور دلیل میں تقریب تام کی خبر نہیں اھ

ابھی دلربائی کے انداز سیکھو ٭ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسیکا

اس حدیث پر محدثانہ کلام جو ہے وہ اڈیٹر سراج الاخبار خود ہی نقل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

"اگرچہ بعض محدثین نے اس حدیث کے راویوں پر جرح کر کے اس کو ضعیف کہا ہے۔ چنانچہ دارقطنی کے حاشیہ تعلیق المغنی کے صفحہ ۴۲

**جواب**

خریدار نمبر ۹۲ کی خدمت
سلام عرض ہے کہ
مطبع فاروقی دہلی
مطبع مطلع العلوم
طبع ہوئی ہیں
کرلیں اور جب
نہوں تو مجھے
ان کے حوالہ کرد
اپنے سے زیادہ
جب وہ مجھے خط
ڈاکٹر جلال الد

میں اڈیٹر اہل حدیث کے پیر بھائی مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی نے لکھا ہے:۔ قال ابن ابی حاتم فی کتاب العلل سئلت ابی عن ہذا الحدیث قال ہذا حدیث منکر و محمد بن شرجیل متروک الحدیث یروی عن المغیرۃ بن شعبۃ مناکیر واباطیل ۔ انتہی واعلہ ایضا عبد الحق بمحمد بن شرجیل وقال انہ متروک وقال ابن القطان فی کتابہ وسوار بن مصعب اشہر فی المتروکین منہ ودونہ صالح بن مالک ولا یعرف ودونہ محمد بن الفضل ولا یعرف حالہ انتہی"۔

**جواب:۔** یہ اعتراض جسکو آپ نے علامہ عظیم آبادی کی طرف منسوب کیا ہے دراصل حافظ زیلعی کا ہے۔ جو آپ لوگوں کے خیال میں حنفی ہونیکی وجہ سے نہائت ہی اعلیٰ پایہ کے محدث اور حافظ حدیث ہیں۔ محدث عظیم آبادی کا نام لینے سے شائد آپکی غرض یہ ہوگی۔ کہ اس اعتراض کا وزن کم ہو جاوے۔ شائد آپکو معلوم نہیں کہ زیلعی طبع ہوکر ملک میں شائع ہو چکی ہے مختصر اس اعتراض کا مطلب یہ ہے کہ حدیث مذکور کے راوی غلط گو ہیں غلط احادیث نقل کرنے کی وجہ سے روائت کے سلسلہ سے متروک ہوچکے ہیں۔ اڈیٹر صاحب اس سوال کا جواب دیتے ہیں:۔

سو یہ جرح اس حدیث کے راویوں پر وجوہ ذیل سے بالکل مخدوش ہے۔ (۱) اگر اس حدیث کے راوی ایسے ہی مجروح اور غیر مشہور ہوتے جیسے کہ ابی حاتم اور عبد الحق اور ابن قطان نے بیان کیا ہو۔ تو دارقطنی جو اس حدیث کا ان سے مخرج ہے اپنی عادت کے موافق ان کی نسبت کچھ نہ کچھ علت تو ضرور ہی بیان کر دیتا خصوصاً جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے اپنا مذہب اخذ کیا تھا کیونکہ دارقطنی امام صاحب کے حق میں سخت متعصب شخص تھا جیسا کہ محققین نے اسکی تصریح کر دی ہے۔ پس جب دارقطنی جو اس حدیث کا مخرج ہے اُس کے راویوں سے بالکل ساکت ہے۔ تو بحکم اہل البیت ادری بما فیہ یہ حدیث اوسکے نزدیک عیب سے پاک ہے"۔

**جواب:۔** آپ کے اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ دارقطنی نے چونکہ اسپر اعتراض نہیں کیا۔ اسلئے دیگر محدثین کا اعتراض کرنا فضول ہے یہ خوب یہ بھی کوئی اصول ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ہمارے بھائی اہلحدیث کے مقابلہ پر کیسی کیسی حرکات مذبوحی کیا کرتے ہیں۔ امام بخاری جیسا محدث ملتزم الصحت جسکا التزام ہی یہ ہو کہ حدیث صحیح۔ صحیح بھی اعلیٰ درجہ کی صحیح کے سوا کوئی حدیث نہ لاؤنگا۔ اوسکی احادیث پر تو یہ لوگ الجرح علی البخاری کے نعرے بلند کرتے ہیں اور آئے دن امام بخاری کی احادیث کی تنقید (جھوٹا منہ بڑی بات) کرتے کرتے امام ممدوح کی ذات خاص تک جرح سے باز نہیں آتے۔ مگر اپنے مطلب کی جب کہتے ہیں۔ تو دارقطنی جیسے غیر ملتزم الصحت کے سکوت کو بھی اوسکی تصحیح بلکہ دوسرے محدثین کی جرح سے بھی اعلیٰ ماننے کو طیار ہو جاتے ہیں یا للعجب وضیعت الادب پھر لطف یہ کہ ائمہ دین کو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہیں۔ کہ دارقطنی کو امام ابو حنیفہ سے چونکہ عداوت تھی تو کیوں اُس نے اس حدیث پر جرح نہ کی۔ واہ سبحان اللہ کیا ہی نئی منطق ہے اور کس کس جگہ امام دارقطنی نے جرح کی ہے۔ دارقطنی کو کس نے ملتزم الصحت کہا ہے۔ بھائی صاحب آپ جو چاہیں لکھیں۔ مگر براہ مہربانی باقاعدہ لکھا کریں۔ اور یہ سوچ کر لکھا کریں۔ کہ اڈیٹر اہلحدیث کسی حکاک کا بھی کہاتہ لکھتا لکھتا اڈیٹر نہیں بن گیا بلکہ عمر کا ایک اچھا حصہ تحصیل علم اور درس تدریس میں صرف کر چکا ہے۔ سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں + کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

دوسرا جواب آپ یوں دیتے ہیں:۔ کہ

"کسی حدیث کو منکر یا راوی کو متروک الحدیث کہدینا مجمل اور مبہم جرح ہے۔ جو فقہاء اور محدثین کے نزدیک بالاتفاق غیر مقبول ہے چنانچہ مولوی عبد الحی صاحب اپنے رسالہ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل کے صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں:۔

وفی کشف الاسرار شرح اصول البزدوی اما الطعن من ائمۃ الحدیث فلا یقبل مجملا ای مبہما بان یقول ہذا الحدیث غیر ثابت او منکر او فلان متروک الحدیث او ذاہب الحدیث او مجروح او لیس بعدل من غیر ان یذکر سبب الطعن وہو مذہب عامۃ الفقہاء والمحدثین انتہی + ابو حاتم متوفی ۲۷۷ھ ہجری اور عبد الحق متوفی ۵۸۱ھ اور ابن قطان متوفی ۶۲۸ھ ہجری ان جارحین متشددین و متعنتین میں سے ہیں جنکی توثیق تو معتبر ہے اور جرح غیر معتبر مانی گئی ہے مگر جبکہ کوئی منصف مزاج شخص بھی اُن کے موافق ہو۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ بالا کے صفحہ ۱۰ میں مسطور ہے ومنہا ان یکون الجارح من المتعنتین المشددین فان ہناک جمعا من ائمۃ الجرح والتعدیل لہم تشدد فی

ahmadimuslim.de

تفسیر ثنائی اردو ... جلد چہارم ...

هذا الباب فيجرحون الراوى بادنى جرح ويطلقون عليه ما لا ينبغى اطلاقه عند اولى الالباب فمثل هذا الجارح توثيقه معتبر وجرحه لا يعتبر الا اذا وافقه غيره ممن ينصف ويعتبر فمنهم ابو حاتم والنسائى وابن معين وابن القطان ويحيى القطان و ابن حبان وغيرهم فانهم معروفون بالاسراف فى الجرح والتعنت فيه فليتثبت العاقل فى الرواة الذين تفردوا بجرحهم وليتفكر فيه انتهى اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۹ میں ابن قطان کے ترجمہ میں عبدالحق کی نسبت یوں لکھا ہے۔ طالعت كتابه المسمى بالوهم والايهام الذى وضعه على الاحكام الكبرى لعبد الحق يدل على حفظه وقوة فهمه لكنه تعنت فى احوال الرجال انتهى ۔

**جواب** :- اس سارے مضمون کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ اصول اُس صورت میں ہے جب ایسے جارحین کے مقابلہ پر کوئی معدل ہو تو غور کیا جاویگا کہ ان جارحین کی جرح تعصب سے تو نہیں۔ یہ نہیں کہ ان کا اعتبار ہی نہیں سمجھا جائیگا۔ اگر یہ امام جارحین ایسے ہی ہوتے تو حافظ زیلعی جیسے حنفی محدث کیوں ان جرحوں پر اعتبار کرکے حدیث مذکور کو غلط قرار دیتے + بس بقول آپکے جبر بہلا صاحب اسکی کیا وجہ کہ ان اماموں کی جرح کو تو آپنے متعصب اور متشدد کہکر ٹلانا چاہا۔ مگر دارقطنی بھی تو متشددین میں سے ہے پھر کیا وجہ کہ اوسکی تنقید احادیث کو لیکر آپ اور آپکے بہائی بند الجرح علی البخاری کے آوازے کستے ہیں۔ سچ ہے ؎

صم اذا سمعوا خيرا ذكرت به + وان ذكرت بشر عندهم أذنوا

تیسرا جواب آپ اس اعتراض کا یہ دیتے ہیں :-

"چونکہ محمد بن فضل اور صالح بن مالک بلکہ سوار بن مصعب متوفی سنہ ۱۹۰ھ سے پہلے ہی اس حدیث سے امام ابوحنیفہؒ اپنا مذہب اخذ کر چکے ہیں اور امام شافعی اور اُن کے ہم مذہب اور دیگر علماء کا بھی اس حدیث پر عمل ہوا ہے۔ اسلئے یہ امر اس حدیث کی صحت کی ایسی کامل دلیل ہے جو ان متاخر راویوں کے مجروح ہونے سے اس حدیث کو ضعیف نہیں ہونے دیتا۔ رہی محمد بن شرحبیل کی جرح سو وہ مجمل جرح اسکو کچھ مضر نہیں ہو سکتی چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی

نیز اپنے رسالہ تعقبات کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے وقد صرح غير واحد بان من دليل صحة الحديث قول اهل العلم به وان لم يكن له اسناد يعتمد على مثله ۔ انتہی اور شامی کے جلد ۳ صفحہ ۲۰ میں ہے :- المجتهد اذا استدل بحديث كان تصحيحا له ۔

**جواب** :- بہائی صاحب جس سند سے آپ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اس سند کا حال تو آپکو معلوم ہو چکا۔ اس میں امام ابوحنیفہ کا نام بھی نہیں اس کے سوا اگر کوئی اور سند آپ کے پاس ہے تو وہ پیش کیجئے اوس کی تنقید بھی کیجائیگی حافظ زیلعی نے جسکو آپ لوگ فخر حنفی کہا کرتے ہیں اس حدیث کو بجمیع طرقہ ضعیف ناقابل الحمل قرار دیا ہے۔ آپ امام ابوحنیفہ صاحب کا نام خواہ مخواہ بیچ میں لاتے ہیں حالانکہ نہ اونکا اس سند میں نام ہے۔ نہ نشان۔ نہ یہ ثبوت ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ نہ اونکی کوئی کتاب ہے۔ نہ ذکر ہے تعجب ہے کہ آپ لوگ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ کیا ثبوت ہے۔ کہ امام صاحب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جبکہ بقول علامہ شبلی وغیرہ اونکی کوئی کتاب ہی دنیا میں نہیں۔ تو پھر کس طرح سے تم لوگوں کو زیبا ہے کہ اونکی طرف وہ باتیں نسبت کریں جو متاخرین کی ایجاد ہیں۔

ہاں شامی کا اصول بھی خوب ہے۔ کیوں صاحب شامی کون تھے۔ کس فن کے امام تھے؟ حدیث خصوصا اصول حدیث میں انکا کلام کہاں تک سند ہے۔ افسوس۔ پھر تعجب ہے کہ آپکو اتنی بھی خبر نہیں یا تجاہل کرتے ہیں کہ حدیث عبادہ سے امام شافعی جیسا مجتہد فاتحہ خلف الامام کے وجوب پر استدلال کرے مگر حنفی آجتک اس حدیث کو ضعیف کہتے جائیں یاللعجب وضيعة الادب (باقی باقی)

## میری علالت

اس ہفتہ میں درد بازو کی وجہ سے میں کام نہیں کر سکا۔ گو معمولی ریح کا درد تھا مگر نہایت سخت بیتاب کر دینے والا کہ کسی کروٹ آرام نہ تھا۔ اس لئے جن احباب کے خطوط یا کسی استفسار کے جوابات نہ پہنچے ہوں۔ معذور تصور فرماویں العذر عند كرام الناس مقبول۔ اسی سبب سے اس دفعہ فتوی بھی نہیں لکھے گئے +

(ابو الوفاء)

# اورنگ زیب۔ کرزن اور لارڈ منٹو

ناظرین ان تینوں نام اوروں کو ایک جا دیکھکر حیران ہونگے کہ یہ کیا بے جوڑ تعلق ہے۔ لیکن بعد غور معلوم ہوگا۔ کہ شاعروں کے کلام میں زلف اور خط و خال کے ملاپ سے زیادہ ان تین نام آوروں کا ملاپ ہے۔ ہمارے ہندو بھائی عموماً اور آریہ متر خصوصاً اورنگ زیب کو خوب جانتے ہیں۔ نہ صرف جانتے ہیں بلکہ بدنام کیا کرتے ہیں کہ وہ بڑا متعصب اور بڑا ظالم تھا اوسکی تمام عمر کے واقعات میں لے دیکر مرہٹوں اور سکھوں کی لڑائیاں ملتی ہیں۔ جنکی تفصیل سنکر ہر ایک دانا (خواہ مسلمان ہو یا ہندو) اورنگ زیب کو حق بجانب سمجھیگا۔ مرہٹوں سے تو جو کچھہ کیا گیا اوسکی وجہہ یہ تھی۔ کہ مرہٹوں ہی کی وجہ سے اورنگ زیب کبھی آرام کی نیند نہیں سویا تھا۔ سیواجی کئی ایک دفعہ اسکے قابو میں آیا۔ مگر اُس رحمدل بادشاہ نے معمولی روٹی لیکر زندہ چھوڑدیا۔ لیکن سیواجی اپنی کارروائی سے باز نہ آیا۔ ہمیشہ بغاوت کے مقابلے اور بڑی بڑی جنگیں ہوتی تھیں۔ سکھوں نے بھی بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ آخر کار اورنگ زیب کو فوجی کارروائی کرنی پڑی یہ توجیہہ یا جواب مسلمانوں کا ہمارے ہندو بھائیوں کو پسند نہ آتا تھا اور ہمیشہ اورنگ زیب کو کوستے تھے۔ مگر لارڈ کرزن کی حکومت نے اورنگ زیب کو ہندوؤں سے کسیقدر بھلایا تھا۔ اور لارڈ کرزن کو انکی زبانوں کا ورد بنایا تھا۔ گو ہمارے خیال میں جیسا اورنگ زیب ان کی زبانوں پر مظلوم تھا۔ لارڈ کرزن بھی کسیقدر ایسا ہی تھا۔ مگر خدا کی شان جونہی لارڈ کرزن گیا اور لارڈ منٹو وائسرائے ہند ہوکر آیا۔ تو ہندوؤں نے اُن دونوں پہلے حکمرانوں کو چھوڑ کر اسی کا ورد وظیفہ شروع کردیا۔ کیونکہ لارڈ منٹو ہی کے زمانہ میں ہندوؤں کے پولیٹیکل لیڈر جلاوطن ہوئے۔ سزائیں ملیں۔ آخر کار یہ سرکلر جاری ہوا کہ کوئی پبلک جلسہ بغیر منظوری افسر پولیس کے نہ ہونے پائے۔ اب ہم اپنے ہندو بھائیوں سے عموماً اور آریہ بندوں سے خصوصاً پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ تمہارے اتنے سے ایجیٹیشن (شورش) پر جو لارڈ منٹو نے یہ سرکلر دیدیا۔ اور تمہارے بڑے بڑے لیڈر پکڑکر جیلخانہ میں بھیجدئے اور بعض کو جلاوطن کردیا۔ اگر یہ شورش اُس حد تک پہنچی ہوتی جو اورنگ زیب کے زمانہ میں مرہٹوں اور سکھوں نے پہنچائی تھی۔ تو سچ کہنا او رہرم سے کہنا لارڈ منٹو تمہارے ساتھہ کیا برتاؤ کرتا اور اگر اتنی سی شورش اورنگ زیب کے زمانہ میں ہوئی ہوتی اور تم بے ہتھیار محض سادہ جسم ہوتے تو اورنگ زیب تمہاری طرف کبھی خیال بھی کرتا؟

اس مقابلہ سے ہماری غرض یہ نہیں کہ لارڈ منٹو نے جو کچھہ کیا ہے مناسب یا نامناسب کیا ہے۔ اور اگر ہم نامناسب کہیں بھی تو کیا فائدہ ؎

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند

اِس لئے ہماری یہ غرض نہیں کو بلکہ غرض یہ ہے کہ اورنگ زیب نے جو کچھہ کیا تھا۔ وہ ضرورت کے لحاظ سے بہت کم کیا تھا اور نرم کیا تھا کیا عجب کہ خدا نے مرحوم اورنگ زیب کی روح سے ان بدگوئیوں کو ہٹانے کے لئے یہ سب کچھہ کرایا ہو۔

سماجی متروا یاد رکھنا ؎

الاماں ہوگا فرشتوں کی زباں پر جاری ٭ گر اسیطرح رہا ماتم شیون اپنا

---

## ضرورت

اخبار وکیل کے جو ہائی ویکلی ہے اور جسے آئندہ نئی صورت میں وسیع پیمانے پر چلانے کا ارادہ ہے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:-

۱۔ **چیف ایڈیٹر**:- جسے زمانہ حال کے انگریزی اور ہندوستانی پالٹیکس سے کامل واقفیت ہو۔ اردو اخبار نویسی کا اعلیٰ تجربہ رکھتا ہو۔ اور جس نے بلحاظ زمانہ حال و مستقبل ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کا ان کی قومی بہتری اور پولیٹیکل بہبودی کی نظر سے نہایت غور و تعمق سے مطالعہ کیا ہو۔ گریجوایٹ کو ترجیح دی جائیگی تنخواہ سو روپے سے دو سو روپے ماہوار تک

۲۔ **سب ایڈیٹر**:- جسے عمدہ اخباری تجربہ ہو۔ انگریزی اور عربی کی عمدہ قابلیت ہو۔ ترجمہ میں اچھی مہارت ہو۔ تنخواہ پچاس روپے ماہوار سے بہتر روپے تک

۳۔ **مینیجر** جسے پریس اور دفتر کے کام اور انگریزی حساب کتاب سے بخوبی واقفیت ہو۔ تنخواہ چالیس سے ساٹھہ روپے ماہوار٭

درخواستیں سیکرٹری مینیجنگ کمیٹی وکیل اخبار امرتسر کے نام آنی چاہئیں

---

## مرقع قادیانی

ماہ جون کے شروع میں نکلیگا انشاء اللہ اہلحدیث کو ناظرین جو قادیانی مباحث سے دلچسپی رکھتے ہیں اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد بھیجکر مشکور فرماویں مرقع کے دیکھنے سے ناظرین

دیکھ لینگے۔ کہ واقعی مرجع ہے اور قادیانی پول کو کھول لینے میں بفضلہ تعالیٰ کہاں تک آپکے دسترس میں ہے۔ یہ بھی ثابت ہو جائیگا۔ کہ قادیانی کرشن کا اپنے اشتہار میں چیخنا اور آہ و بکا کرنا بے وجہ نہ تہا۔ بلکہ اُسکی بنا یہ تھی ؎

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل ✦ میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

## ذرا میری بھی سُنئو

نالۂ بلبل شیدا تو سُنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

۳ مئی کے پرچہ اہلحدیث میں مولانا شاہ حسن صاحب کی تحریر اتفاقاً میری نظر سے گذری۔ ماشاء اللہ کیا خوب تحریر تھی۔ معلوم ہوتا ہے شاہ صاحب نے اپنے آپسے گذر کر جی کھول کر خوب اچھی طرح خامہ فرسائی کی ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ میں عشق محمدی میں سرشار اور کیا و بکا دیوانہ مشہور ہوں اگر آپ حقیقت میں حسب تحریر دیوانہ ہیں تو الیوں کی شنوائی نہیں رفع القلم عن ثلاث الخ۔ اور اگر آپ کی عقل ٹھکانے ہے۔ تو آپکا اپنے کو محب کہنا بیجا ہے کیونکہ ایسے برگزیدہ محبوب کی اولاد کا فرد ہر کس و ناکس کے مکان میں ڈھائی روپیہ یا سوا روپیہ کی اُجرت پر گھنٹہ بجانا محبت کا اقتضاء نہیں بلکہ جہنم لینے شکم پری کا ڈھنگ ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس فعل کے مرتکب آپ جن صحابہ کرام کے خادم اور فقہاء کے مشکور ہیں۔ ہوئے تھے یا نہیں۔ اگر یہ حضرات بھی مرتکب تھے۔ تو اسکی کوئی دلیل عنایت کیجئے۔ اور اگر مرتکب نہ تھے تو آپ اس مولود کو کس کے گھر دھر لائے۔ آپ کی تاریخ قدر منزلت کتاب ہدایہ میں بھی تو کہیں نہیں لکھا ہے۔ اُس کے حواشی بھی اس سے خالی ہیں۔ کوئی حدیث اسکی تو آپ کو بہلا کیا ملیگی اور صحابہ کے منہ سے بھی نہیں۔

اور اصحاب کو چھوڑئیے۔ خلفائے کرام سے تو آپ ضرور واقف ہیں اور ان کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ آپ سے کہیں زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پاک محبت ان کے دلوں میں تھی یہ حضرات آپ سے کہیں زیادہ تابع فرمان اور قدم بقدم چلنے والے تھے۔ وقت پر جان کو جان اور مال کو مال نہیں سمجھتے تھے۔ اشارہ پاتے ہی کیسا ہی امر مہم کیوں نہ ہو۔ اُس کے بجا لانے میں ہمت و سر ضبوط ہو جاتے تھے۔ نیکی کرنے پر تو ایسے حریص تھے۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ کام جسمیں ایک ساتھ نیکی کے ثواب کی امید ہوتی تھی۔ فوراً کرلیتے اور کراتے تھے۔ پھر ان لوگوں نے (رضوان اللہ علیہم اجمعین) مولود شریف کیوں نہ کیا جسمیں آپ ثواب عظیم بلکہ اسکو

ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ کیوں نہیں کیا؟

مانگو چھوڑئیے شاید یہ حضرات نعوذ باللہ غلطی پر ہوں۔ تو آپ مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی کے فتاویٰ میلاد و عرس کو بغور ملاحظہ فرمائیے۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ ہر روز اعادت ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنھیا کے جنم کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے ہے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں۔ آپ کلکتہ میں جا کر دیکھ لیں۔ اسکے پڑھنے والے ایسے لچے شہدے بدمعاش ہیں کہ جنکا دن قمار بازی رنڈی بازی شراب خوری میں گذرتا ہے اور شب مولود خوانی میں۔ الا ماشاء اللہ۔

جناب شاہ صاحب گستاخی معاف۔ آپ ہمارے سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح بیباکانہ رنڈیوں ڈاڑھیوں مونڈوں بے ایمانوں کے مکان میں لیجاکر وغیرہ کو ساتھ بری طرح سے اہانت کرتے ہیں اگر کوئی اسیطرح کسی معزز مولود خواں یا کسی متبرک ملی قطب کے جنم کا سانگ کرے تو آپ حضرات اسکو روا رکھینگے۔ انصاف سے کہئیے گا۔

واضح رہے کہ آپ جیسے سخت متعصب حنفی ہیں میں بھی سخت اہلحدیث ہوں کہ جسکو آپ تعصب کی آگ میں جل بھن کر وہابی کہتے ہیں۔ آپکی تحریر و تقریر تو صرف دل جلی کش ہوتی ہے مگر میری تحریر و تقریر کفر توڑ اور بدعت اکھاڑ ہوتی ہے آپ کے نزدیک ہدایہ جو قابل قدر و عظمت ہے میرے نزدیک قرآن و حدیث کے سامنے اسکی وقعت ذرہ بھر بھی نہیں ہے بلکہ بے وقعت ہے کیونکہ ہمارے سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت صرف قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی ہے نہ ہدایہ پر چلنے کی۔

واقف رہے کہ یوں تو ہر ایک مسلمان کا دعویٰ ہے کہ میرے دل میں رسول اللہ کی محبت زیادہ ہے جیسا کہ آپکا بھی اسکو دعویٰ ہے مگر یہ دعویٰ ایسا ہی ہے جیسا نابالغ بچہ کا خواب لیکن اگر آپ ایمان کی روشن آنکھوں سے بغور ملاحظہ فرمائینگے تو آپ پر اچھی طرح ثابت ہو جائیگا کہ مسلمانوں میں اہلحدیث ہی (ذٰلک بحمد اللہ) کا دعویٰ سچا اور مدلل ہے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسیکو کسی سے محبت ہوتی ہے تو محبوب کی ساری حرکات و سکنات عاشق کی نظروں میں اچھی سے بھی زیادہ اچھی نظر آتی ہیں پس جبکہ رسول اللہ کی محبت جسکے دل میں ہوگی وہ بلا اُسکو کیسے نہیں اپنا لیگا یہ تو اقوال و افعال نبی ہیں اور دوسروں کے عقلی اور خیالی قول و فعل کو لیں نہ ذکر کریگا اور یہی وقت سمجھیگا یہی طریقہ عمل اہلحدیث کا ہے کیوں نہیں ؎

مطیع یار ہونا راز الفت کی نشانی ہے ✦ بدل ترک جو ہو دعویٰ یار کا دعویٰ زبانی ہے
خلاف قول و فعل یار میں ہوتی ہے کب الفت ✦ خزاں میں بلبلوں کو باغ سے ہوتی ہے کب نسبت

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

کرشن قادیانی کو یہی الہام ہوا ہے کئی ہماری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائیں گے وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے (کب؟ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہاں تو پہنچے)

وائسرائے بہادر نے حکم دیدیا ہے کہ پنجاب و مشرقی بنگال میں کوئی جلسہ پبلک یا پولیٹکل معاملات پر بحث کرنے کا بغیر منظوری کے نہ ہوگا۔

اخبار انڈیا گوجرانوالہ کا اڈیٹر امرتسر میں پکڑا گیا۔ گرم خبر ہے (افسوس ہے ہندوستان کی بد قسمتی ہے سبب ہندوستان کے چیدہ چیدہ آدمی کام کرنیوالے یکے بعد دیگرے گرفتار ہو کر بیکار ہو رہے ہیں۔ جب بیڑا ڈوبنے لگتا ہے تو ناخداؤں کی بھی عقل ماری جاتی ہے)

مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ تحفے بہت سے آئینگے۔ (ہم چھیڑوں کا خواب)

[illegible] کے متعلق اب تک ۴ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں [illegible] روپے کا انعام مشتہر کیا گیا ہے۔

کلکتہ میں بدرو کو صاف کرنے کے لئے ایک سوراخ دو قلیوں نے کھولا اور اس میں اُترے۔ زہریلی ہوا کے اثر سے دونو فوراً بیہوش ہو کر مرگئے

ایک جنگلی بھینسے نے ساؤتھ انڈین ریلوے پر دورا کے نزدیک ایک مکسڈ ٹرین پر حملہ کرکے چار خالی اور بھری ہوئی مالگاڑیوں کو پٹڑی سے نیچے اُتار دیا۔ بعض گاڑیاں اُلٹ گئیں۔ اور بعض بالکل ٹوٹ گئیں۔ خوش قسمتی سے کسی مسافر گاڑی کو نقصان نہیں پہونچا۔ (کیا طاقت ہے)

روسی قیدیان جنگ کو زیر حراست رکھنے پر جاپان کے ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ سکہ روبل صرف ہوئے تھے۔ روسی وزیر مال نے یہ رقم قرض لیکر جاپان کو ادا کرنے کی اجازت ڈوما سے طلب کی۔

گورنمنٹ نے اجیت سنگھ کے گرفتار کرادینے والے کو ۵۰۰۰ روپے انعام دینے کا اشتہار دیا۔ (یہ وہی صاحب ہیں جو لیکچروں میں کہا کرتے تھے ہم کو پکڑلو۔ مارڈالو۔ ہم مرنے پر تیار ہیں۔ مگر اب روپوش ہیں جو ایسے آزاد منش سے بہت ہی بعید ہے)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۴۲۰۰۰ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۷۷۲۱۶ موتیں ہوئی تھیں۔ سابقہ ہفتہ کی ۵۱۳۰۵ موتوں کے مقابلہ میں اس ہفتہ پنجاب میں ۴۰۴۸۶ موتیں ہوئیں۔ غرضکہ سوائے پنجاب کے اس ہفتہ ہندوستان کے تمام صوبجات میں طاعونی اموات کم ہوئیں۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ہفتہ سابقہ کی ۱۹۸۲ موتوں کے مقابلہ میں اس ہفتہ ۱۰۵۷ موتیں ہوئیں۔

حاجیوں کی زبانی اور دیگر معتبر ذرائع سے سنکر افسوس ہوا کہ جدہ میں اسوقت تین ہزار کے قریب مفلس ہندوستانی حاجی بے سروسامانی کی حالت میں مارے مارے پھر رہے ہیں (ان عقلمندوں کو کون کہتا ہے کہ تم حج کو جاؤ)

پنجاب کی انجمن ہائے اسلامیہ راولپنڈی اور لاہور وغیرہ کی پولیٹکل شورش سے اپنی بے تعلقی ظاہر کرنے کے لئے جلسے کر رہی ہیں۔ (اچھا ضروری کام کیا۔ بھلا اگر نہ کرتے تو کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان بھی شریک ہیں)

[illegible] معظم تک بھری پڑچکی ہے اور سٹیشن کی عمارات بھی قریب الختم ہیں۔ صرف ابھی ریلیں بچھانے کا کام باقی ہے۔ المعظم سے اگلے سٹیشن دار حمرہ تک پیمائش کا کام مکمل ہوچکا ہے اور سڑک کی تعمیر شروع ہونیوالی ہے۔ اسوقت کل لائن کے تقریباً چھ سو میلوں پر ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہے اس میں شاخ حیفا کے قریباً سو میل بھی شامل ہیں۔

قسطنطنیہ سے جو کمیشن یمن کو گیا ہے اُس کے متعلق اخبار الاہرام کو معلوم ہوا ہے کہ ممبران کمیشن نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ باغی سرداروں کو سلطانی کارخانہ کے بنے ہوئے بیش قیمت تحائف اور بہت سا نقد پیش کریں۔ ٹرکی افواج مدت سے ان باغیوں کو سیدھا کر لیتیں۔ مگر یورپین سلطنتیں جوان کو لاکھوں بندوقیں عنایت کر دیتی ہیں اس کی بآسانی اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ امید ہے کہ یہ تحفے تحائف یمنی باغیوں کے تالیف قلوب میں موثر ثابت ہونگے۔

خلیج ایران کے جزیرہ بحرین میں مرض طاعون پھیل رہا ہے۔ بحرین کے باشندے بوشہر میں چلے آئے۔ چار آدمیوں کو بوشہر میں طاعون ہوگئی۔

شیخ محمد اسحٰق لاہوری کا فوت ہوگئے۔ خدا بخشے

[illegible]

# قابل دید کتابیں

**تفسیر ثنائی** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں [illegible] کی تفسیر بطرز تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات [illegible] ... دیئے گئے ہیں [illegible] ... آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے [illegible] ... لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] ... سات جلدوں میں ہو گی جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں

جلد اول: سورۃ فاتحہ و بقرہ [illegible] جلدوں کے

〃 دوم 〃 آل عمران و نساء [illegible] خریدار

〃 سوم 〃 مائدہ و انعام و اعراف [illegible] محصول ڈاک

〃 چہارم 〃 تا سورہ نحل 〃 [illegible] قیمت

**تقابل ثلاثہ** توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تینوں کتابوں کی [illegible] نقل کر کے قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت [illegible] محصول [illegible]

**اسلام اور برٹش لا** یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ قیمت [illegible]

**تاریخ مرزا** مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری [illegible] نہایت دلچسپ صفحات [illegible] محصول [illegible]

**الہامات مرزا** مرزا صاحب قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید [illegible] ... رسالہ قادیانی [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

# تیر بہدف دوائیں

**برقی سٹ** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن طلا کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکستہ رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع و قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراک دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے۔ اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت مع محصول (دو روپیہ)

**مومیائی** ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری درد کمر۔ جریان وغیرہ دفعہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں خود اپنی کو ضایع کر کے تکلیفات میں مبتلا ہیں ان کے لئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ لگنے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ اور [illegible] بہت جلد طاقت بحال ہو جاتی ہے [illegible] خون [illegible] عصا [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] دماغ۔ نزلہ۔ زکام [illegible] کو دور کر [illegible]

[illegible]

[illegible] امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352.

# اہلحدیث
## امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار

جلد ۴ — نمبر ۱۴

### شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عسہ
والیان ریاست سے " سے
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " عہ
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے " عہ

### اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے +
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر + یوم جمعہ + مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس

## کیا یہ اصلاح ہے یا فساد؟

متوبہ بہار کے شیعوں کا رسالہ اصلاح جسکا ذکر کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں آیا ہے۔ آج کل اہلحدیث کے مواخذات سے ایسا کچھ گھبرایا ہوا ہے کہ بات بات میں الجھتا ہے اور اوٹ پٹانگ ایسی سُناتا ہے کہ پڑھتے پڑھتے مارے ہنسی کے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کسی گذشتہ نمبر میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے کہ اسی اصلاح نے لکھا تھا کہ "وہابیوں نے چونکہ تعزیہ کو منع لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ آنحضرت کا روضہ مبارک پھر گرا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں" خیر یہ بھی ابھی پھر کلام ہے کہ تعزیوں کی ممانعت کا اشتہار دینا پیش خیمہ ہو گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کرنے کا؟" واہ سبحان اللہ۔ خیر آج بھی اسی مہربان کا ایک مضمون ہم نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین اندازہ کرسکیں کہ اس اصلاح میں کہانتک فساد ہے۔

اہلحدیث کے کسی پرچہ میں ذکر تھا کہ آیت کریمہ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے کیا معنے ہیں۔ ہم نے بقاعدہ علم نحو لکھا تھا کہ اس آیت میں نحوی قاعدہ سے رحمۃً کا لفظ مفعول لہ ہے اور مفعول لہ فاعل کی صفت ہوتا ہے پس اس قاعدہ کے مطابق آیت کا ترجمہ اور مطلب یہ ہوا کہ خدا نے آنحضرت کو مخلوق پر رحم کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ خیر یہ ایک معمولی بات تھی اگر کسی کو یہ تقریر ناپسند ہوتی تو وہ اس نحوی قاعدہ کی تکذیب یا تردید کرتا یا ان معنوں کو کسی دلیل سے غلط ٹھیراتا۔ مگر رفضی اور راست روی؟ ایں چہ بوالعجبی ست۔ اسلئے رسالہ اصلاح کا اڈیٹر فساد کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"یہ بھی عجب انقلاب ہے کہ فرقہ اہلحدیث مدعی تو ہے اتباع کتاب و سنت کا کہ ہم قرآن و حدیث کے عامل ہیں مگر جو بات ہے وہ حدیث کے خلاف جو عقیدہ ہے قرآن کے مخالف۔ پھر ہم نہیں کہہ سکتے یہ عامل بالحدیث کیونکر ہوئے۔

ہم نہ یہاں خلافت کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں نہ حدیث فدک و قرطاس کے متعلق بلکہ صرف جناب رسالت مآب کے رحمۃ للعالمین ہونے کے متعلق گفتگو ہے کہ انکا کیا عقیدہ ہے کیونکہ جب یہ عامل بالحدیث ہیں تو ضرور تھا حضرت کی نسبت انکا خیال اچھا ہوتا جملہ معائب و نقائص سے معرا سمجھتے۔ مگر ہم کو معلوم ہے بہ نسبت حنفی مالکی وغیرہ کے انکا عقیدہ آنحضرت

کی نسبت سب سے خراب ہو۔ حضرت کو مجتہد بھی مانتے ہیں جن کی نسبت المجتہد یخطی ویصیب تمام عالم میں مشہور ہے۔ حضرت کی عظمت سے ان کو انکار - شفاعت سے انکو انکار (جھوٹے پر ہزار ..... اہلحدیث)

رہ گیا تھا صرف درجہ رحمۃ للعالمین کا کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین جو نص صریح ہے اس بارہ میں کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہیں مگر اس ۱۹۱۲ء میں اس سے بھی انکار کر دیا گیا اور انکار بھی کیسا صریح کہ پھر تاویل کی گنجائش بھی نہ رہے۔ یہ سب کیوں؟ اس لئے کہ فرضاً نامی ایک نحوی نے لکھا ہے کہ مفعول لہ اصل میں مفعول مطلق ہوتا ہے لہذا آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں* زمین گول ہے کیونکہ چاول سفید ہیں** اگر اس عقیدہ کی تفصیل چاہتے ہو۔ تو اخبار اہلحدیث امرتسر دیکھو۔ دکھایا ہے)

ان یاد آیا کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو عموماً جا ہے بھائی غلطی سے ہر ایک مشرکانہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں یعنی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ چنانچہ مفتی صاحب لکھتے ہیں

حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے - اسکے مضمون سے گو کسی ایماندار کو انکار نہ ہو مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے - نحوی قاعدہ سے لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جسکی بابت علمائے نحو کا قول ہے کہ حقیقۃً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضربت زیداً عمراً تادیباً یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا - اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا فعل ہے اسی لئے نحو کے امام فراء مفعول لہ کو مفعول مطلق میں شمار کرتے ہیں پس آیت موصوفہ کے معنے یہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہمنے تمکو اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں پر رحم کریں یعنی جو لوگ تیرے بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کرینگے انپر رحم کیا جائیگا چنانچہ آٹھویں پارہ کے ساتویں رکوع میں فرماتا ہے هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی اس بابرکت کتاب (قرآن) کی پیروی کرو تا تم پر رحم ہو -

پس آیت موصوفہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبوی کا ارسال یعنی خدائے تعالیٰ کیطرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے نہ یہ کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے جو ان دونوں مضمونوں میں تمیز نہ کر سکے وہ منطق کے معزز عہدہ کے لائق نہیں - (اہلحدیث ۲۲ محرم)

کیا اس تحریر کے دیکھنے کے بعد کوئی شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے یا ذرہ برابر بھی اس کے دل میں ایمان ہے کیونکہ یہ تو صریح تکذیب ہے خداوند عالم کی جو نص صریح کلمہ حصر فرماتا ہے کہ ہمنے تجھ کو نہیں بھیجا مگر واسطے رحمت کے تمام عالم کے لئے اور یہ کہتے ہیں کہ آپ صرف ان لوگوں کے لئے رحمت ہیں جو آپکا اتباع کریں اور اتباع ایک ایسا امر ہے کہ حقیقۃً متبع تو وہی ہو سکتا ہے جو مثل رسول معصوم ہو جسکا مطلب یہ ہوئے کہ آپ صرف ایک یا دو ہی کے لئے رحمت تھے

شائد ان کی ڈکشنری میں عالمین کے معنے صرف وہابیوں کے ہیں کیونکہ اتباع رسول تو انکے نزدیک منحصر ہے صرف وہابیوں میں اور تمام مسلمان مشرک ہیں - بدعتی ہیں کافر ہیں یا اس سے بڑھکر کیا تکذیب خدا ہو گی - پھر چاہئے کہ الحمد للہ رب العالمین میں بھی خداوند عالم کی ربوبیت مومنین کے لئے مخصوص کر دیجائے اور کفار و مشرکین کا دوسرا خدا مانا جائے اس سے بڑھکر کیا شرک ہوگا -

کاش اڈیٹر صاحب اسپر غور کرتے کہ پھر آنحضرت میں اور دیگر انبیا میں کیا فرق رہتا ہے تو بھی کچھ انکا دل منور ہوتا کیونکہ اس معنے سے تو سارے انبیاء رحمت ہیں جو انکا اتباع کریگا اسپر رحم ہوگا - اور جو مخالفت کریگا معذب ہوگا - پھر حضرت میں انمیں فرق ہی کیا رہا جو آپکے لئے یہ الفاظ مبارک کہے گئے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین -

اڈیٹر صاحب اہلحدیث تو مجتہد ہیں اور اس کے ساتھ مفسر بھی ہیں اور مفسر بھی کیسے کہ تفسیر قرآن بالقرآن کرنے والے مگر اس عقیدہ مشرکانہ کا قائل وہ آیہ نہ یاد پڑا کہ خدا فرماتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ کیونکہ اس تفسیر پر جب حضرت صرف اپنی پیروؤں کے لئے رحمت ہوئے تو چاہئے کہ باعث رفع عذاب بھی صرف وہابیوں کے لئے ہوں - جسکے معنے یہ ہوئے کہ خدا اس وجہ سے وہابیوں پر نہیں عذاب کرتا

* مجتہد صاحب ذرا ہوش کیجئے میدان مناظرہ کوئی امام بارہ نہیں کہ اوٹ پٹانگ بکے جاؤگے علم کے ساتھ بات کرو - (اہلحدیث) ** یہ بھی تمہارا زعم باطل ہے ہم تو نبی کے سوا کسی کو بھی معصوم نہیں جانتے (اہلحدیث)

* یہ بھی تمہاری نحو دانی ہے (تف۔ اہلحدیث) ** یہ بھی اہلحدیث سے سیکھا ہے (اہلحدیث)

** قرآن تو سب انبیاء کو اس بارہ میں یکساں کہتا ہے بخوف طوالت ہم ... ۔ ** پھر تم کس منہ سے حدیث کو مانتے کہتے ہو - (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کہ نبی اُن کے درمیان نہیں ہیں اور چونکہ وہابی حیات بعد الممات کے قائل نہیں ہیں تو اب انکو لئے کوئی ذریعہ رفع عذاب کا نہیں رہا۔

اس ملحدانہ بلکہ مشرکانہ عقیدہ سے بدتر کونسا عقیدہ ہوگا کہ خدا وند عالم تو آپ کی ذات بابرکات کو تمام عالم کے لئے رحمت بتائے اور وجہ عدم نزول عذاب ان کے وجود ذی جود کو قرار دے اور وہابی اس سے انکار کریں اور کہیں کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت نہیں ہے بلکہ جو آپکی پیروی کریگا اسپر رحم کیا جائیگا۔ ہم نہیں سمجھتے اس سے بڑھکر کون شرک اور کیا کفر کہ خدا کے صریح کلام کو رد کرے اور آنحضرت کو رحمۃ للعالمین نہ ماننے* (اصلاح یکم ربیع الاول)

**جواب**:۔ اس سارے مضمون کا جو شیطان کی آنت سے بھی لمبا ہے خلاصہ دو لفظوں میں ہے کہ اصلاح کے خیال میں آنحضرت کا وجود باجود سب لوگوں کے لئے خواہ مومن ہوں یا کافر رحمت ہے مگر افسوس ہے کہ اڈیٹر مذکور نے تعصب اور عناد سے ہمارا مطلب نہیں سمجھا۔ ہم نے بھی آنحضرت کے وجود باجود کی رحمت سے انکار نہ کیا تھا۔ چنانچہ مخالف نے بھی جو ہماری عبارت نقل کی ہے اس میں جس سطر پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے۔ ناظرین اس سے ملاحظہ کر سکتے ہیں پھر نہیں معلوم مفتی صاحب ہمکو کیوں منکر قرار دیتے ہیں اگر انکی اصطلاح میں قائل کو بھی منکر کہتے ہوں تو خیر ہمیں بھی شکایت نہیں۔ لیکن ان کا مطلب عالمانہ گفتگو تو یہ تھی کہ آیت زیر بحث کی ترکیب کیا ہے ہم نے جو نحوی قاعدہ سے ترکیب کی تھی آپ اسکا جواب دیتے ہیں اور کس خوبی سے لکھتے ہیں۔ ناظرین خصوصاً اہل علم ناظرین بغور ملاحظہ فرماویں۔ فرماتے ہیں:۔

اب سنئے دلیل کیسی معقول دیتے ہیں "نحوی قاعدہ سے آیت میں لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جس کی بابت علماء نحو کا قول ہے کہ وہ حقیقۃً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرا تادیبا یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا ہے۔ اسی لئے نحو کے ایک امام فراء مفعول لہ مفعول مطلق ہی میں شمار کرتے ہیں پس آیت موصوفہ کے معنے یہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہمنے تمکو اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں پر رحم کرے یعنی جو لوگ تیری بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کرینگے اُنپر رحم کیا جائیگا"**

افسوس کہ خود وہ اسی مضمون میں لکھ چکے ہیں۔ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعوے پر کوئی آیت یا حدیث نہیں لکھی ہے۔ مگر بمفاد آیت کریمہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ خود را فضیحت دیگرے را نصیحت کے مقول بنگئے کہ نحویوں کے کلام سے استدلال کرنے لگے صاحب اہلحدیث یہ کہ آپ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر نحویوں کا قول کیوں لائے کیا یہی انصاف ہے۔ پھر فراء کا نام کہاں سے لے دیا یہ قول تو زجاج نحوی کا ہے کیا آپ کو یہ بھی نہیں یاد ہے خلافا للزجاج لانہ عندہ مصدر پھر ان سب باتوں سے آپ کو نفع کیا ہوا کیا حضرت کا رحمۃ للعالمین ہونا غلط ہوا یا آپکا رحمۃ للعالمین ہونا اسی میں منحصر ہو گیا کہ آپ صرف مومنین کے لئے رحمت ہیں"

**جواب**:۔ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ ترکیب نحوی پر آیت یا حدیث مانگنے کی ایک ہی کہی۔ جناب والا آپ نے جو لکھا ہے کہ "بنص صریح کلمہ حصر فرماتا ہے" تو نصل بعد کلمہ حصر یہ الفاظ کس آیت یا حدیث میں آئے ہیں۔ علمی اصطلاحات پر آیت یا حدیث مانگنا انہی لوگوں کا کام ہے جو علوم سے خالی ہوں یا علوم کی بنا پر اپنی مغلوبیت سمجھتے ہوں۔

آئی جناب! آپ جانتے نہیں کہ علوم آلیہ ہی سے تو قرآن و حدیث کی سمجھ آتی ہے نہیں تو کس آیت یا حدیث میں ہے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب۔ آپ کے حاشیہ نشین تو آپ کو یہاں تک بلندی پر پہونچاتے تھے کہ حضرت قبلہ اہلحدیث کے اڈیٹر کو اپنا صحیح مخاطب نہیں جانتے اہلحدیث کیا شاہ عبد العزیز بھی زندہ ہوتے تو یہ ہوس دل میں لیجاتے مگر آخر یہ نکلا کہ

ہم شیخ کی سنتے تھے بڑی دھوم ہے لیکن + جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا کچھ

معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک نحوی قواعد بھی وہی صحیح ہیں جنکی صحت پر کوئی آیت یا حدیث شہادت دے (رچہ خوش)

لیجئے جناب ہم آپ کو قرآن مجید ہی سے شہادت دیتے ہیں غور سے سنئے (خدا فرماتا ہے) اِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا۔ یعنی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں آسان کیا ہے تاکہ تم متقیوں کو خوشخبری سناؤ اور جھگڑالو قوم کو ڈراؤ۔

اس آیت نے صاف یہ بات بتلائی ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے عربی ہونا

* غلط کہتے ہو اگر یہ ہوتا تو آیت یوں ہوتی ما جعلناک الا رحمۃ للعالمین (اہلحدیث)

** جھوٹے پر ایسی . . . ہزار (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کی پابندی ضروری ہے بس علم صرف نحو۔ معانی۔ بیان وغیرہ سب ملحوظ رہینگے ان ہی کے قواعد سے جو ترجمہ ہوگا وہ صحیح ہوگا اور جو ان کے خلاف ہوگا وہ غلط کہئے: **عقل بڑی یا بھینس؟**

دوسرے دعوے کو آپنے یوں ثابت کیا ہے کہ بعض تفسیروں کے حوالے دیئے ہیں کہ آنحضرت تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں نہ کہ خاص ایمانداروں کے لئے۔ مگر امید جناب معاف فرمائیگا ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

آپ خود اپنے خلاف حوالے لکھتے ہیں اور سمجھتے نہیں چنانچہ آپنے پہلا ہی حوالہ معالم سے لکھا ہے قال ابن زید یعنی للمؤمنین خاصۃ کہئے اس کے کیا معنے ہیں یہی ہیں نہ کہ آنحضرت خاص ایمانداروں کے لئے رحمت ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مفسرین میں اس آیت کے متعلق اختلاف ہے۔ اب بات آسان ہے جس تفسیر کی شہادت قرآن مجید دیگا وہ صحیح ہوگی۔

آپنے جو آیت پیش کی ہے کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنی نبی کی موجودگی میں کفار کو عذاب نہ ہوگا۔ اس کی وجہ قرآن مجید خود بتلاتا ہے غور سے سنئے اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا یعنی ہم (خدا) انکو صرف اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ گناہ جمع کرلیں اور بڑھ لیں۔ کہئے! یہ تاخیر عذاب رحمت ہے یا زحمت! پس اب سنئے! عام طور پر قرآن مجید کیا فیصلہ کرتا ہے مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (جو کوئی ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور ایمانداروں کے خلاف راہ چلے جدھر وہ پھرے ہم بھی انکو ادھر ہی پھیر دینگے اور آخر کار جہنم میں ڈالیں گے جو بہت بُری جگہ ہے) ایک مقام پر ارشاد ہے وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا یعنی قرآن کے نزول سے کافروں کو خسارہ بڑھتا ہے۔ یہ اور اس قسم کی سینکڑوں آیات صاف کہہ رہی ہیں کہ رحمۃ للعالمین خاص ایمانداروں ہی کے لئے ہے۔ اس آیت میں جو العالمین کا لفظ ہے یہ اسی طرح ہے جیسے سورہ کہف کے شروع میں ہے لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا حالانکہ رسول پاک غیر ذوی العقول کے لئے نذیر نہ تھے کیونکہ وہ مکلف ہی نہیں۔ فافہم۔

امرتسر کے ہفتی اخبار کے ایک نامہ نگار نے بھی بعض حدیثیں ہمارے خلاف لکھی ہیں مگر اس نے ان احادیث کو سمجھا نہیں موقع ملا تو سمجھا جاویگا۔ افسوس

# ہندو۔ مسلمانوں کا اتفاق

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ٭ بے دولتی از نفاق خیزد

دنیا بھر کے فلاسفر، حکیم۔ مذہبی واعظ اور پولیٹیکل لکچرار سب ملکر جو اتفاق کے فوائد تبلا چکے ہیں یا تبلا دیں گے وہ شیخ سعدی مرحوم نے شعر مندرجہ عنوان میں بھر دئے ہیں۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا بھر کی عزت۔ دولت۔ ثروت اور خوشحالی اتفاق سے پیدا ہوتی ہے اور دنیا بھر کی ذلتیں نااتفاقی سے حاصل ہوتی ہیں اگر غور کریں تو سعدی مرحوم نے یہ کلام ہدایت نظام قرآن شریف کی ایک آیت سے استخراج کیا ہے جسمیں ذکر ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ یعنی صلح ہر حال میں بہتر اور خیر لانے والی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اتفاق ایسی عمدہ چیز ہے تو مسلمان ہندوؤں سے کیوں اتفاق نہیں کرتے۔ بس اسی سوال کے جواب دینے کو یہ مضمون تجویز ہوا ہے۔ ہندو مسلمانوں کے اتفاق کا مضمون گو ایسا کچھ پامال ہو رہا ہے جیسے ایشیائی شاعروں میں خط و خال کا۔ تاہم اہلحدیث جس رنگ میں ادا کریگا غالباً وہ نرالا ہوگا۔ دیکھنا یہ ہے کہ نااتفاقی کس کی طرف سے ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایسے اہم ملکی مضمون میں اپنی رائے کو دخل نہ دیں بلکہ واقعات پیش کریں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے مذہب میں بت پرستی سب سے بڑا گناہ ہے مگر اسلام اور شاہان اسلام نے بت پرست قوموں کو اپنی حفاظت میں لیا۔ انکو بتوں کی حفاظت کی۔ ان سے دشمنوں کی مدافعت کی۔ انکو ہر طرح سے آسائش دی کیوں دی؟ اس لئے کہ اگر وہ کوئی ایسا کام کرتے ہیں جو ہمارے مذہب میں ناجائز ہے تو کیا ہوا وہ اپنے مذہب کے مطابق کرتے ہیں اور ہمیں انکو مذہب میں مداخلت کرنیکا حق حاصل نہیں۔ اس فعل کی برائی یا بھلائی دوسری زندگی میں خود ہی دیکھ لیں گے۔ یہ تو رہا مسلمانوں کا رویہ اپنے ملکی بھائی ہندوؤں سے۔ ادھر ہندوؤں کا کیا حال ہے کہ مسلمانوں کے مذہب میں گائے کی قربانی جائز ہے اور ہندوؤں کے ہاں رسمی طور پر گائے کی بہت بڑی تعظیم ہے مگر مذہبی کتابوں میں اتنی نہیں۔ اب اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ گائے کی قربانی ہندوؤں کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے مگر مسلمانوں میں جائز ہے لیکن انصاف یہ ہے کہ اتنا گناہ نہیں جتنا اسلام میں بت پرستی ہے تو کیا ہندوؤں نے اس بات کا خیال کیا کہ ہم بھی مسلمانوں کے اس کام کو اسی طرح دیکھیں جس طرح مسلمان ہنود

بت پرستی کو دیکھتے ہیں۔ نہیں بلکہ ناحق کے شور و شغب کو یہاں تک کہ مسلمانوں ہی کو نرم ہونا پڑا اگرچہ حضرت بمبئی امیر صاحب بطور مشورہ مسلمانوں کو کہہ گئے کہ ہندوؤں کی دل آزاری کے لئے گائے کی قربانی نہ کرو۔

دوسرا مسئلہ چھوت کا قابل ذکر ہے جو حقیقۃً غور کیا جائے تو انسانیت کے درجہ سے نہایت ہی گرا ہوا ہے۔ کتا یا سور ساتھ لگ جائے تو لگ جائے مگر مسلمان ساتھ نہ لگے۔ لیکن شاباش ہے مسلمانوں کو کہ انہوں نے ہندوؤں کی اس وحشیانہ حرکت کو ایک متوہمانہ فعل جانکر کبھی ان سے علیحدگی نہ کی۔ پھر لطف یہ کہ چھوت کا ثبوت ہندوؤں کی مذہبی پستکوں میں ملتا ہی نہیں۔ گذشتہ سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور میں جب ہم نے یہ سوال اٹھایا تو آریہ مناظر نے بھرے جلسہ میں بلند آواز کے ساتھ کہا کہ ہم میں چھوت نہیں۔ لیکن میدان مناظرہ میں تنگ آکر انکار کر دینا اور بات ہے اور عملی ثبوت دینا اور۔ کیا ہمارے ہندو بھائی دل میں یہ نہیں سوچتے کہ اگر ان کے ساتھ یہی برتاؤ کیا جائے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں تو ان کے دلوں پر کیا کچھ صدمہ نہ ہوگا۔ آہ ؎

ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے ✽ تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مزید افسوس تو یہ ہے کہ سوامی دیانند جی ہندوؤں کی اصلاح کو اٹھے تو وہ بھی اسی وہم پرستی میں پڑے کہ گوشت خوروں کے ہاتھوں سے نہیں کھانا چاہئے پھر لطف یہ کہ عملی طور پر یہ حکم بھی خاص مسلمانوں ہی کے حق میں ہے۔ سکھوں بنگالی مچھلی خوروں یا ہندو گوشت خوروں بلکہ آریہ ماس پارٹی کے حق میں اسکا کوئی اثر نہیں۔ ان کے ساتھ ملکر کھائیں بلکہ رشتے ناطے بھی کر لیں۔

سوامی جی کے بعد کانگریس کا زمانہ آیا۔ دور اندیش منتظر تھے کہ کانگریس پارٹی جو قومی قائم مقام ہونے کی مدعی ہے۔ اس فساد میں کیا اصلاح کرتی ہے اور اس دہشت کو کیونکر ہٹاتی ہے۔ مگر افسوس کہ اس نے بھی عملی ثبوت کوئی بھی اس بارہ میں نہ دیا جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد ✽ وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

لیکن مسلمانوں کی شرافت کو دیکھو کہ وہ ہندوؤں کی اس حرکت کو صرف نظر حقارت و وہم پرستی سمجھتے ہیں مگر یہ نہیں کہ ان کی طرح علیحدگی کرنے لگیں۔ غیر دفتروں میں جو کچھ ہندو اہل کار مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں اسکا تو ہم نے ذکر نہیں کیا کیونکہ اس برتاؤ سے انکار بھی ہو سکتا ہے نیز وہ اسی وحشت مذہبی پر مبنی نہ ہے اسلئے ہم ایسی وحشت کا ذکر کرتے ہیں جس سے انکار نہ ہو سکے۔

تیسری وجہ بعض مسلمانوں کے خیال میں مذہبی بدگوئی ہے جو بالخصوص سبزی خور آریوں نے ہر ایک مذہب پر کی ہے۔ مگر یہ وجہ تفریق کا موجب چاہے ہو لیکن ان مسلمانوں سے اس رائے میں میں متفق نہیں ہوں کہ اسلام کو یا مسلمانوں کو اس سے کچھ نقصان پہونچا ہے بلکہ میں بحیثیت ایک ایڈیٹر ملٹری آفیسر (مناظر) ہونے کے یہ رائے پختہ رکھتا ہوں کہ ایسے مناظرات میں ہمیشہ اسلام اور اہل اسلام کا فائدہ ہے۔ بشرطیکہ اسلامی مناظر لائق اور تجربہ کار ہو۔ چنانچہ ہندوستان کے بڑے بڑے باقاعدہ مباحثوں میں بہت فائدہ ہوا۔ اعتبار کے لئے ضلع گورکھپور اور نگینہ کے اطراف میں پھر کر دریافت کر لیجئے۔

خیر یہ تو ہیں واقعات جن سے کوئی فرد بشر بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اب پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسلمان ایسے ہی صلح جو ہیں تو کیوں ہندوؤں کی موجودہ شورش میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے اور نہ ہوتے ہیں نہ ہونے کا قصد رکھتے ہیں۔

اسکا جواب یہ ہے کہ مسلمان صلح جو ہیں۔ مگر ساتھ ہی قرآن مجید کی تعلیم کے پابند بھی ہیں جس نے ہمکو بتلایا ہے لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو) یہ ہلاکت نہیں تو کیا ہے کہ ہندوؤں کے لائق اور قابل لیڈر جن سے انکو بہت کچھ امیدیں تھیں اچانک پکڑکر الگ کر دیئے گئے جن کی جدائی کا ہر ایک دردمند کو رنج ہے۔ کیوں کئے گئے؟ اس لئے کہ ایسی راہ پر چلے جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہ تھا کہ ؎

کایں راہ کہ تو میروی بترکستان است

انکو چاہئے تھا کہ آج سے کم از کم پچیس سال تک تعلیم کے علاوہ اپنے بچوں کا زور صرف سودیشی پر رکھتے یعنی یہی کہتے کہ ہندوستان کی صنعت حرفت کو ترقی دو۔ اس سے بعد جب وہ زمانہ آتا کہ لوگوں میں ملک پرستی کی عادت ہوتی جسکو موجودہ حالت کے لحاظ سے شاید سو سال بھی کم ہیں تو پولیٹکل حقوق کی تمہید رکھتے۔ لیکن افسوس انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ ایکدم سوڈا واٹر کے ابال کی طرح جامہ سے باہر ہو گئے۔

ہمارے ملکی ہندو بھائیو! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کام تو تم نے کئے بغیر ہمارے مشورہ کے محض اپنی خود رائی سے۔ مگر جب نتیجہ برا پیدا ہوا۔ تو

ahmadimuslim.de

مسلمانوں کو الزام لگاتے ہو کہ تم لوگوں نے ہمیں پچاس سال پیچھے پھینک دیا۔ خدا الہند کے لئے یہ تو بتلاؤ کہ پچاس سال بعد بھی تم مسلمانوں سے ایسے ہی برتاؤ کرو گے اور ایسے ہی غلط راستے پر چلو گے یا کچھ آگے سوچو گے ؎

[illegible] بیٹھے کچھ شغل چاہیے • کیا کیجئے گا اس ستم ناروا کو ہم

اہلحدیث ان خوش آمدی یا ناواقف مسلمانوں کی رائے سے متفق نہیں جو کہتے ہیں کہ انگریز جاتی حق میں اولی الامر منکم ہیں۔ ایسے لوگ یا تو خود احمق ہیں یا گورنمنٹ کو احمق جانتے ہیں کہ ان کے ایسا کہنے سے گورنمنٹ بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کی اولو الامر سمجھیگی۔ حاشا وکلا گورنمنٹ ایسی پاگل نہیں ہے کہ جو آیات واحادیث خاص مسلمان امیر المؤمنین کے لئے ہوں اُن کی مصداق خود بخود [illegible] بنے۔ اس لئے اہلحدیث بلند آواز سے کہتا ہے۔ کہ جو لوگ گورنمنٹ کو اولی الامر منکم والی آیت کا مصداق بناتے ہیں۔ وہ حقیقت میں گورنمنٹ کو ایک ناقابل معافی مغالطہ دیتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ اولی الامر منکم والی آیت کی مصداق نہیں ہے تو پھر اس کی اطاعت کیسی ہے تو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی اطاعت ہم پر باوجود جائزہ میں بحکم اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ کے واجب ہے۔ چونکہ ہم ہندوستان میں رہکر گورنمنٹ سے وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم تیرے قوانین کے پابند رہیں گے یہی وجہ ہے کہ ہم ایک دوسرے بعد اپنی حق رسی کرنے کو گورنمنٹ سے مدد چاہتے ہیں جو ہماری ماتحتی کی علامت ہے اس لئے بحکم قرآنی اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ (وعدے پورے کرو) ہم گورنمنٹ کے برخلاف کسی شورش میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اور گورنمنٹ کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ ؎

جسے آپ کہتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومن مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

## قصور عقل

([illegible])

خاکسار کا ایک مضمون اہلحدیث مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۷ء میں بعنوان "آریوں کے خلاف عقل عقائد" شائع ہوا تھا جسکا نصف جواب اخبار آگرہ مسافر مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء بعنوان "فتور عقل" شائع ہوا تھا۔ چونکہ جواب میں علاوہ علمی مذاق کے اس غرض سے بھی جو کہ بیادگار مقتول مسافر ہے کام لیا گیا ہے اس لئے ہمارے مخاطب جناب نے اس حصہ جواب کی بابت جو نفس مضمون سے متعلق ہے خاکسار کو اور بقیہ دیگر حصہ کے ذریعہ جو مقتول مسافر کی تہذیب کا نمونہ ہے حسب عادت معہودہ آریہ مذاق کا نقشہ دکھلا کر جملہ آریوں کو ممنون منت فرمایا۔ ناظرین جو شخص غیر کے قلعہ پر گولہ باری کرنے میں اس قدر مدہوش ہو کہ انکو اپنی ٹوپی کی بھی خبر نہ رہے ایسے شخص کی حرکات وسکنات قابل معافی ہیں اس لئے [illegible] "ضیافت"۔ قبل اس کے کہ خاکسار کے نفس مضمون کیطرف توجہ فرمادیں مخاطب جناب نے جنکو عقیدت قدامت روح ومادہ پر جرح کرنے کیواسطے ایک عمدہ طریقہ بتلایا ہے۔ اور وہ ان الفاظ میں ہے "جسوقت آپ روح ومادہ کی پیدائش بلا علت ظاہر فرما کر عقیدہ قدامت پر جرح فرمائینگے اسوقت تمام محققین جان جائینگے کہ عقل کے برخلاف آریوں کا عقیدہ ہے یا محمدیوں کا" اچھا مہربان میں شکریہ کے ساتھ آپکے ہی مجوزہ طریقہ سے عقیدت قدامت روح ومادہ کی پڑتال کرتا ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ روح ومادہ کی پیدائش بلا علت نہیں ہو سکتی لیکن روح ومادہ کو علت العلل خیال کر لینا بھی کوتاہ نظری وکم فہمی پر مبنی ہے اس لئے کہ سلسلہ علت ومعلول درمیان میں منقطع نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ایک ایسے قائم بالذات وجود تک نہ پہنچ جاوے کہ جسکو تغیر ممتنع ہو لغایہ یہاں ہم روح ومادہ کے اندر تغیر کی قابلیت مانتے ہونگے انکو علت العلل نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ نہیں معلوم کس قدر تغیرات ان کے اندر واقع ہو جانے کے بعد انکو اب ہم اس حیثیت پر دیکھتے ہیں کہ جس حیثیت سے ہم انکو روح ومادہ کہتے ہیں اگر یقین نہ ہو سوامی جی کی نظری تحقیقات کے نتیجہ پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ دنیا کی علت جو ہے اُس کی شکل وحالت کی نظیر لائق پنڈت دیانند بانی آریہ سماج کو بھی بجز اکاش کے دوسری نہ ملی۔

قولہ (یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اور اکاش کے مثال تھا اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اس سے محاط تھا بعد ازاں پرمیشور اس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا) (ستیارتھ پرکاش ۲۴۳) یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ انسان کی نظر تحقیق اثر کی رسائی سلسلہ علت ومعلول کے جس درجہ تک پہنچتی ہے وہ یہی ہے جسکی شکل وحالت کو سوامی جی نے اکاش سے مشابہ بیان

ahmadimuslim.de

لیکن جبکہ سوامی جی خود ہی اس درجہ کو بھی تغیر و تاثیر و تصرف بالغیر سے پاک نہیں تسلیم کرتے تو کون کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ علت و معلول اسی درجہ پر منقطع ہو گیا۔ البتہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ درجہ حد تحقیق و انتہای نظر انسانی ہے۔ لیکن محض حد تحقیق و انتہای نظر پر سلسلہ علت و معلول کو ختم سمجھ لینا خلاف عقل ہے اس لئے کہ علت العلل یا واجب الوجود یا قدیم وہ ہے جس کو تغیر متبع ہو اور جو تاثیر یا تصرف بالغیر سے مبرا ہو اور جس میں یہ صفات نہیں اس کو علت العلل کہنا علت و معلول کے درمیان فرق و امتیاز نہ کرنا ہے۔ لہذا اگر یہ کہنا صحیح ہے کہ آریہ لوگ معلول بلا علت نہیں مانتے تو یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ آریہ مہاشہ علت و معلول میں فرق نہیں کرتے۔ اس لئے کہ آریہ لوگ روح و مادہ کو مثل پرمیشر مجبور و مطیع مانتے ہیں پس جس وقت معلوم کرینگے کہ مجبور و مطیع و معلول الفاظ مترادف ہیں اسوقت خود ہی سمجھ لیں گے کہ آریہ لوگ معلول بلا علت مانتے ہیں یا کہ مجری اور یہ تو آریوں کی اعلیٰ درجہ کی خوش فہمی ہے کہ وہ روح کے اندر جبر و اختیار کا مجمع مانتے ہیں حالانکہ اجتماع ضدین خلاف عقل ہے چونکہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کیواسطے ہمکو ایک علیحدہ ہیڈنگ قائم کرنے کی ضرورت ہوگی اس لئے فی الحال ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

اب میں اپنے اصل مضمون کیطرف ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مضمون بلحاظ اندرونی مضامین چند حصص پر منقسم ہے۔ چونکہ ہم کو قانون فطرت سے یہی سبق ملا ہے کہ صفت سے موصوف کو شناخت کریں اس لئے بجز اس کے کہ ہم بذریعہ اوصاف قدیم و حادث میں امتیاز کریں اور کوئی معقول ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اگر ہمارے مخاطب مہاشہ اور کوئی ذریعہ تبلا دینگے تو ہم شکریہ کیساتھ اس پر غور کرنے کو طیار ہیں۔ پہلے حصہ میں میں نے ہر سہ آرین قدما کے اوصاف علیحدہ علیحدہ نمبروار انہیں کی مسلمہ کتب ستیارتھ پرکاش سے پیش کرکے اشارۃً اس امر کو ظاہر کیا تھا کہ روح و مادہ کے اوصاف خود ہی اُن کے حدوث کی دلیل ہیں بجواب اس کے ہماری مخاطب مہاشہ نے جو کچھ ارقام فرمایا اسکا خلاصہ یہ ہے۔ صفات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عارضی دوسرے ذاتی۔ وہ کل صفات جنسے کہ روح و مادہ کا حادث ہونا آپ نے خیال کیا ہے عارضی ہیں ذاتی نہیں اور عارضی صفات روح و مادہ کے باہم اتصال سے پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ روح و مادہ دونوں قدیم ہیں اس لئے ان دونوں کے اتصال سے جو صفات عارضی ان دونوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ بھی قدیم اور قدیم سے ہیں (گو کہ سوامی جی نے لکھ دیا ہے کہ اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے) اس طرح عارضی اوصاف بھی قدیم ثابت ہیں۔ روح کی صفات قدما میں بند و سرکش یا تھگی و رہائی سے کس طرح فرق آسکتا ہے۔ یہ امر محتاج تشریح ہے۔ کیا آپ کے خیال میں الاعت خداوندی روح کے لئے غیر ضروری ہے جو روح سے بتر صفات رکھتا ہے بجز اسکے بے شعوری مادہ کی ذاتی صفت ہو تو اس کی قدامت میں کیونکر حرج ہے۔

جواب۔ چونکہ روح و مادہ میں عوارض کا الحاق آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم روح و مادہ کو حادث کہتے ہیں اس لئے کہ عوارض و حوادث الفاظ مترادف ہیں اور حادث کا الحاق قدما میں باطل ہے ورنہ حدوث و قدم کا اجتماع فرد واحد میں لازم آویگا۔ جو خلاف عقل ہے اسی واسطے ہم روح و مادہ کے جملہ اوصاف حتیٰ کہ حیات ابدی بھی عارضی مانتے ہیں یہ آریوں کی خوش فہمی ہے کہ وہ فرد واحد کے اندر کچھ اوصاف قدیم اور کچھ حادث مانتے ہیں۔ قدیم وہی ہے جو قائم بالذات تاثیر و تصرف بالغیر و تغیر سے مبرا ہو جسکے اندر نقص و زوال کو گنجائش نہ ہو کمی بیشی کسی صفت یا صفات کی محال ہو۔ پس اگر وصف قدامت انہیں اوصاف پر منحصر ہے تو ضرور روح و مادہ کی صفات مذکورہ وصف قدامت میں حارج ہیں اور اگر وصف قدامت بند و سرکش اطاعت۔ مجبوری۔ بے شعوری کا وابستہ ہے تو ایشور وصف قدامت سے خارج اور بجائے اس کے روح و مادہ وصف قدامت میں داخل ہوتا ہے اور اگر قدیم کو ہر دو اقسام متضاد کا مجمع مانا جاوے تو یہ سوائے آریوں کے اور کسی کی عقل میں جائز نہیں ہو سکتا۔ اب میرا حق ہے کہ میں اپنے مخاطب مہاشہ سے دریافت کروں کہ کیا آپ کے نزدیک یہ ضروری ہو کہ قدیم مطیع و فرمانبردار تاثیر و تصرف بالغیر سے پاک نہ ہو خواہ بے شعور ہو یا باشعور اگر ضروری ہے تو ضرورت ثابت کیجئے کیوں ان صفات کا موصوف ایشور کو بھی نہیں مانتے اور اگر آپ ایسا مانتے ہیں کہ مابین ہر سہ قدما کے صفات مختلف تدریج کمی و بیشی کے ساتھ ہونا چاہیئے تو پھر تفریق مراتب و تعین اقسام سے آپ کیوں انکار کرتے ہیں اچھا ہوتا کہ آریہ لوگ بلحاظ اختلاف وصف قدامت میں تدریج کے قائل ہیں تاکہ ایک عقدہ حل ہو۔ (باقی دارد)

## مرقع قادیانی

کے لئے لکہا گیا تہا کہ یکم جون کو پہلا پرچہ جاری ہوگا۔ چنانچہ وہ چہپ کر تیار ہے اگر ڈاکخانہ سے اجازت آگئی تو تاریخ مقررہ پر شائع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالی اہلحدیث کے خریداروں میں سے جنکی بابت ہمیں علم ہے کہ قادیانی مباحثات سے دلچسپی رکہتے ہیں ان کے نام پر بلا اجازت جاری کیا گیا ہے پس ایسے حضرات جو مرقع کے شائق ہوں اور ہم نے بوجہ بیخبری کے ان کو انتخاب نہ کیا ہو یا جن حضرات کو اسکا شوق نہ ہو مگر ہم نے غلطی سے انکو خریداروں میں انتخاب کر لیا ہو یہ دونوں حضرات بذریعہ کارڈ اطلاع بخشیں ورنہ آئندہ نمبر ویلیو پہنچنے پر شکایت غلط ہوگی اور اگر ویلیو واپس کیا تو ہماری شکایت آپکو بجا ہوگی۔

## حسابِ دوستان در دل

ماہ جون میں جن احباب کی قیمت ختم ہے حسب دستور ان کے نمبر مع پتہ کے مرقوم ہیں ملاحظہ فرما کر براہ مہربانی اپنے منشاء سے اطلاع بخشیں۔

**غریب فنڈ** میں اگر کچھ دینا منظور ہو تو اس سے بھی اطلاع دیں تاکہ اخبار کے ساتھ ہی اس امداد کو بھی وصول کیا جائے۔ **مینیجر**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۱۷ | باسم | ۵۷۴ | لائل پور |
| ۳۲۴ | بستی غزان | ۵۸۱ | ہزارہ |
| ۳۲۹ | لودہانہ | ۵۸۲ | اکوٹ |
| ۳۳۰ | جگروہرپور | ۵۸۴ | دودہا |
| ۳۳۳ | داور باڑی | ۵۸۷ | ٹھٹھی |
| ۳۳۴ | سوجیا گڈہ | ۷۹۱ | ہنگولی |
| ۳۴۰ | دہرور | ۸۰۰ | علیگڈہ |
| ۳۲۶ | دیودہا | ۸۰۷ | سوگونہ |
| ۳۲۹ | جاگے | ۸۱۰ | سیوان |
| ۵۶۷ | پارلا کمیڈی | ۸۱۱ | لکھنور |
| ۵۷۴ | ڈودلہ بخشہ | ۸۱۴ | سوہاگپور |
| ۸۱۳ | امرتسر | ۸۲۳ | بٹھنڈہ |
| ۸۱۵ | احمدپور شرقیہ | ۸۲۴ | بٹھنڈہ |
| ۸۱۶ | بانکی پور | ۸۲۶ | تمہارو شاہ |

## مذہبی مباحثہ

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

میں یہ چند باتیں آپکو لکہتا ہوں مہربانی فرماکر پرچہ اہلحدیث میں شائع کریں گے۔ مضمون حسب ذیل ہے:۔

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک مباحثہ موضع جے پور ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ میں درمیان حنفی و محمدی ۱۴ ربیع الاول کو ہوا تہا۔ جس میں حنفیوں کی طرف سے یہ دعوے تہا کہ تقلید مذہب اربعہ قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت کرینگے۔ اگر نہ کرسکیں تو پانچ سو روپیہ بطور ہرجانہ مصارف محفل جماعت اہلحدیث کو دینگے اور اہلحدیث کیطرف سے یہ اقرار تہا کہ اگر احناف تقلید کو ثابت کریں تو پانچ سو روپیہ ہرجانہ دیگر وقت مباحثہ ہر فریق کو جواب دینے کے لئے ۱۵ منٹ تک دئیے گئے اور دونوں طرف سے اقرار نامہ رجسٹری ہوئے تہے۔ جب مباحثہ شروع ہوا اہلحدیث کی طرف سے کہدیا گیا کہ قرآن اور حدیث سے تقلید ثابت کرو۔ حنفیوں کی طرف سے شام تک جواب اس کا نہ بن سکا۔ جماعت اہل حق محمدیوں کو خدا تعالی نے فتح نمایاں خصم پر دیا والحمد للہ

اگر کسی صاحب کو اس میں شک ہو مولوی عبداللہ صاحب موضع جے پور ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ ڈاکخانہ جے پور سے خط و کتابت کریں (عبد الغنی از بردوان)

**اڈیٹر**:۔ کیا مرشد آباد کے مباحثہ کے بعد بہی بنگالہ میں اس قسم کے مباحثات کی ضرورت تہی؟ خیر جو کرو نیک نیتی اور اخلاص سے کرو۔

**المرقات** فی احکام الصلوٰۃ۔ اگرچہ علماء اہلحدیث نے متعدد کتابیں نماز کے بیان میں لکہی ہیں مگر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ المرقات میں ایک خاص خوبی ہے۔ احادیث کی تحقیق کے ساتھ یہ رسالہ جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری نے لکہا ہے۔ قیمت ۲/ دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتا ہے

# فتاویٰ

یہ بات کئی بار لکھی گئی ہے اور اب پھر یاد دلائی جاتی ہے کہ جو صاحب ایک پیسہ فی سوال کے حساب سے غریب فنڈ کے لئے ساتھ بھیجیں گے اُن کے سوالات کے جوابات پہلے شائع کئے جائیں گے پس سائلین آئندہ کو اس کا خیال رکھیں۔ ابوالوفاء

ج نمبر ۲۳۵۔ شئی اصل میں مصدر ہے بمعنے مفعول۔ معنے اس کے ہیں (خواستہ) یعنی ارادہ کردہ شدہ اور ارادہ کردہ شدہ یا جاری ہوئی چیز وہی ہوتی ہے۔ جو ممکن الوجود ہو۔ خدا کی مثل تو محال ہے کیونکہ جسکو خدا پیدا کریگا وہ حادث ہوگا اور خدا قدیم ہے پس خدا تعالیٰ ہر ایک شئی پر قادر ہے لیکن محال شئی نہیں۔ جو شئی ہوگا اُسپر اُس کو قدرت تام ہے۔

ج نمبر ۲۳۶۔ لفظ میں ایک صورت مفرد کی ہوتی ہے ایک جمع کی۔ مفرد کی صورت میں اور طرح استعمال ہوتا ہے جمع کی صورت میں اور طرح۔ فقط گدھے کی آواز کا ذکر کرنا ہو تو اسکو نہیق کہتے ہیں لیکن جب جمع کی صورت میں لانا ہو تو اصوات کہیں گے خصوصاً جب اُس کی طرف کوئی اسم تفضیل کا صیغہ مضاف کرنا ہو۔ تو لامحالہ یہی آئیگا۔ اس کی نظیر ایک اور آیت ہے۔ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ مریم صدیقہ کے حق میں کہا کہ وہ قانتین میں سے تھی اور قانتین جمع مذکر کا صیغہ ہے جس کی رُو سے یہ معنے ہونے چاہئے کہ مریم صدیقہ اُن مردوں میں سے تھی جو خدا کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں مگر چونکہ مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت فرض کر کے صیغہ جمع کا لانا تھا۔ اس لئے مردوں کو تغلیب کر کے صیغہ مذکر کا لایا گیا معنے یہ ہوئے کہ مریم اُس جماعت میں سے تھی جو خدا کے آگے گڑگڑاتے ہیں۔ اسی طرح انکر کے لفظ کو مجموعہ آواز کی طرف مضاف کرنے کی ضرورت سے ایسا ہوا۔

ج نمبر ۲۳۷۔ مویشیوں کو خصی کرنے سے بیشک منع آیا ہے اور بزار

---

٭ سوالات نمبر ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷ کا کاغذ گم ہوگیا ہے۔ سائل انکو دیکھ کر سمجھ لے پہلے سوال کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ علیٰ کل شئی قدیر ہے تو اپنے جیسا پیدا کرسکتا ہے؟ دوسرا سوال انکر الاصوات کے لفظ پر تھا کہ گدھے کی آواز کو نہیق کہتے ہیں تو یہاں اصوات کیوں کہا گیا؟ تیسرا سوال مویشیوں کے خصی کرنے کے متعلق تھا۔

(اڈیٹر)

کی حدیث نیل الاوطار میں یہی ہے (کذا فی النیل)

س نمبر ۲۳۸۔ بیت اللہ میں اب جو چار مصلے قائم ہیں یہ جو وقت سے کعبہ بنایا گیا ہے تب سے ہے یا کہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے یا سرور کائنات کے وقت سے یا کہ بعد پیغمبر کے اگر بعد پیغمبر کے جاری ہوا تو کیسا ہے بدعت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۳۹۔ فجر کی نماز میں کھڑا ہو کر دعا مانگنا کیسا ہے؟

س نمبر ۲۴۰۔ مسافرت میں کتنی منزل تک میں نماز قصر کرے۔

س نمبر ۲۴۱۔ اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے تاڑی شراب پیتا ہے۔ اُس کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے اور بے نمازی بھی ہے۔

س نمبر ۲۴۲۔ داڑھی کہاں تک بڑھی ہو۔ (شیخ عبدالرزاق ازگینوا پریا)

ج نمبر ۲۳۸۔ بیت اللہ شریف میں چار مصلے پانچویں صدی ہجری میں بنے ہیں ان چار مصلوں سے اسلام میں سخت تفریق پیدا ہوگئی خدا اُس شخص کو بخشے جس نے یہ بنائے اور اُس پر رحم کرے جو اس تفریق کو مٹائے۔ دینداد علماء ہمیشہ اس تفریق کو ناپسند کرتے رہے۔ فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار میں لکھا ہے کہ ۵۵۱ھ میں بعض مشائخ۔ جو حج کو آئے تو انہوں نے کعبہ شریف میں متعدد مصلوں پر متعدد جماعتیں ہوتی دیکھکر اسکو نہایت ناپسند کیا۔ ابن الہمام کے شاگرد کا قول لکھا ہے کہ ما یفعل اہل الحرمین من الصلوٰۃ بائمۃ متعددۃ وجماعات مترتبۃ مکروہ اتفاقا جلد اول صفحہ ۳۸۸ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ ان سب تفریقات کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور خود کسی تفریق میں نہ آئے جو کام خدا اور رسول نے نہ فرمایا ہو اُنکو دین میں داخل نہ کرے۔

ج نمبر ۲۳۹۔ فجر کی نماز میں دعا مانگنی جسکو دعا قنوت کہتے ہیں جائز ہے خصوصاً نزول وبا یا قحط وغیرہ کے وقت تو ضرور چاہیئے۔

ج نمبر ۲۴۰۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کوئی مرفوع حدیث صحیح اس بارہ میں فیصلہ کن ملتی نہیں اس لئے عرف عام پر رہیگا کہ جتنی مسافت کو عرف عام میں سفر کہتے ہیں اُس میں قصر جائز ہے واجب نہیں۔

ج نمبر ۲۴۱۔ ایسا شخص بہت بُرا کرتا ہے پس اُسکو بھائی بندوں کی طرح نرمی سے سمجھانا چاہیئے نہ مانے تو بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

ج نمبر ۲۴۲۔ لمبی جتنی ہو اولیٰ ہے بقدر چار انگشت کے لمبی رکھکر باقی کو کٹا دینا جائز ہے۔

ahmadimuslim.de

**س نمبر ۲۴۳** - کیا ہے حکم شرع شریف کا اس مسئلہ میں کہ خطبہ جمعہ میں اردو زبان میں پڑھنا جایز ہے یا ناجائز ہے اور خطبہ کے وقت خطیب کو ہاتھ میں لاٹھی لینا بہتر ہے یا بغیر لاٹھی کے خطبہ پڑھنا بہتر ہے - اور منبر پر چڑھتے وقت جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ جب خطیب خطبہ کو چڑھتا ہے السلام علیکم کرنا سنت ہے یا نہ کرنا سنت ہے - بینوا توجروا

(محمد اویس از راجکوٹ صدر بازار)

**ج نمبر ۲۴۳** - عربی پڑھکر دیسی زبان میں یا جیسے عام طور پر حاضرین سمجھ سکیں ترجمہ کرنا سنت بلکہ رکن خطبہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں قرآن مجید پڑھتے اور وعظ فرماتے تھے (مسلم) بحر الرائق میں ہے یبدء قبل الخطبة الاولی بالتعوذ سرا ثم بحمد الله تعالی و الثناء علیه والشهادتین والصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم والعظة والتذکیر والقرءة (ذکر الجمعة) یعنی خطیب پہلا بعد کلمہ شہادت اور درود کے وعظ و نصیحت کرے اور قرآن مجید پڑھے - پس اس طریق سے دیسی زبان میں وعظ کرے تو جایز ہے اور اگر صرف اردو ہی اردو پڑھے جس میں عربی الفاظ کا نام نہو تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں قرآن مجید کا پڑھنا ترک ہوتا ہے - تعجب ہے بعض لوگ جو اپنی یا اپنے آبائی ایجادات کو سنت نبوی سے بہتر جانتے ہیں وہ خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھکر وعظ کہتے ہیں یہ وعظ دیسی زبان میں ہوتا ہے اس سے بعد کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے ہیں جو محض عربی زبان میں ہوتا ہے مگر تمام خطبہ قرآن مجید نہیں ہوتا بلکہ مصنوعی عبارات غلط ملط ہوتی ہیں مگر دیسی زبان نہیں ہوتی - افسوس ہے شریعت نے جو خطبہ وعظ و تذکیر کے لیے مقرر کیا تھا اسکو تو عضو معطل بنا یا گیا اور اس کی جگہ اپنی ایجاد کو پسند کیا گیا ہے - خطبہ بیکھڑے ہوتے ہوئے السلام علیکم کہنا سنت ہے

**س نمبر ۲۴۴** - قرآن مجید میں خداوند کریم نے زیادہ قسمیں کس لئے کی ہیں حالانکہ مطلب تو ایک ہی قسم سے حل ہو سکتا ہے - نعوذ باللہ عوام الناس تو زیادہ قسمیں کرنے والے کو کذب کیطرف منسوب کرتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ صاحب اس بات سے پاک ہے - اس کی وجہ بیان فرمادیں -

**س نمبر ۲۴۵** - زیور کی زکوۃ دینی فرض ہے یا نہیں اور جو مویشی سوداگری کے لئے خرید کئے جائیں یعنی برائے نفع نکالنے کے نہ کسی استعمال دنیاوی کے انکی زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

**س نمبر ۲۴۶** - بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ دعا اور عبادت اور صدقہ کرنے سے عمر بڑھتی ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ جب کسی بشر کی عمر اپنی اجل پر پہنچ جاتی ہے تو آگے پیچھے نہیں کی جاتی - (کریم بخش خریدار ۱۶۸۹)

**ج نمبر ۲۴۴** - قرآن مجید عربی زبان میں ہے اس لئے عرب کے محاورہ میں اسکا ہونا ضروری ہے عرب کے لوگوں میں اس قسم کی قسموں کا عام دستور بلکہ فصیح کلاموں میں موزوں تھا - قیس مجنون کا شعر ہے ؎

الا زعمت لیلی انی لا احبها

بلی ولیال العشر والشفع والوتر

مندرجہ بالا شعر میں اس نے تین قسمیں کھائی ہیں پس قرآن مجید کی زیادہ قسموں سے مراد اگر یہ ہے کہ ایک ہی موقع پر زیادہ کیوں ہیں تو یہ جواب ہے کہ عرب کے علم ادب کے مطابق ہے اور اگر کثرت سے مراد یہ ہے کہ سارے قرآن میں بہت سی جگہ کیوں قسمیں آئی ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ تئیس سال کی مدت کے مقابلہ پر بہت نہیں - بلکہ کچھ بھی نہیں - قرآن مجید میں ہی حلاف (زیادہ قسمیں کھانے والے) کو برا کہا ہے لا تطع کل حلاف مهين مگر تئیس سال کی مدت میں چند ایک موقع پر حسب دستور عرب کے قسم کھانے سے کثرت لازم نہیں آتی -

**ج نمبر ۲۴۵** - زیور کے زکوٰۃ کے متعلق علماء کا اختلاف ہے خاکسار راقم کے نزدیک فرض نہیں - ہاں مال تجارت پر زکوٰۃ ضروری ہے خواہ مویشی ہوں یا کچھ اور -

**ج نمبر ۲۴۶** - اجل کے معنے وقت مقررہ کے ہیں جو وقت کسی کام کا ہے اگر خداوند تعالی نے اس کو اپنے حکم سے پیچھے کردیا تو پچھلا وقت ہی اجل ہو جائیگا جیسی مقدمہ کی پیشی کہ جو اس کی تاریخ مقرر ہو اس سے موخر کردی جائے تو یہ موخر شدہ ہی اجل ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ مقررہ اجل کو کوئی مخلوق پیچھے نہیں کر سکتی لیکن خدا یمحوا الله ما یشاء و یثبت - دسائل ہذا کا ایک سوال باقی ہے؟

مسلمانوں میں فرقہ بندی مٹانے کے لئے مولوی حشمت علی صاحب

# هو سماكم المسلمين

مقیم دہلی نے یہ رسالہ لکھا ہے جو اپنے موضوع میں ایک خاص خوبی رکھتا ہے - قابل دید ہے - قیمت ۳ / 
دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتا ہے

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**کتوں کی موت:-** مرزا قادیانی کے مرید مرزا افضل بیگ اور اسکا بیٹا عبدالعزیز بیگ اور اسکا پوتا محمد فاضل ساکن پٹی ضلع لاہور تینوں طاعون سے مر گئے۔ تمام گھر ویران ہوگیا۔ مرزا کو لکھا گیا کہ دعا کریں۔ جواب آیا کہ میں کس کس کے لئے دعا کروں (نامہ نگار. سنا مرزا نے یہ بھی لکھوایا کہ کیا تاویل کروں گے)

**افسوس** ہے اخبار انڈین گوجرانوالہ کے معاملہ میں لاہور کے ایک معزز اسلامی اخبار کے اڈیٹر بھی نزلہ گرا۔ خدا انجام بخیر کرے۔

**میرٹھ** میں بھی ایک شخص عبدالواحد مرزائی طاعون سے مرا (نامہ نگار)

**راہوں** ضلع جالندھر میں ہندو مسلمانوں کا فساد ہوگیا تحقیق ہو رہی ہے۔ (کیا یہ ملک بھی ترقی کریگا)

**قانون جدید** جس سے پولیٹیکل جلسوں کی بندش کیگئی ہے سر دست پنجاب کے پانچ ضلعوں میں جاری ہوا ہے۔ لاہور سیالکوٹ لائل پور۔ راولپنڈی اور اٹک

**امرتسر** کی انجمن اسلامیہ۔ ہندو سبھا اور سکھوں کے دیوان کے متولی نے سرکاری خیرخواہی میں اشتہار دیئے تھے۔ ان کے جواب میں ایک اشتہار نکلا ہے۔ جس میں تینوں کو دبایا ہے۔ خدا کی شان کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

ڈھاکہ کے قریب تھانہ نواب گنج سے ۳ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں پر پولیس نے اچانک چھاپہ مارا۔ قلب سازوں کا ایک گروہ معہ بہت سے جعلی روپوں اور آلات قلب سازی کے گرفتار کیا

**جہلم** میں سودیشی تحریک کا جوش مٹ گیا۔ شہر جہلم کے باشندے انگریزی ساخت کے کپڑے اور شکر وغیرہ کا استعمال کرنے لگے۔ (سوڈا واٹر کا جوش تھا)

**افواہ** ہے۔ کہ امیر صاحب کلکتہ میں ایک بنک جاری کرنا چاہتے ہیں تاکہ افغانوں کو تجارت میں آسانی ہو جاوے۔

نواب صاحب ڈھاکہ کو گورنمنٹ نے ۳½ فیصدی سود سالانہ پر ۱۳½ لاکھ روپے قرض دیکر انکو عارضی پریشانیوں سے نجات دی (مسلمان نوابوں کی انتظامی نااہلیت کا نتیجہ ہے کہ آخر کار گورنمنٹ سے سودی قرض لئے بغیر گزارہ نہ چل سکا۔ افسوس)

**ہز مجسٹی** امیر صاحب کابل اپنے مجوزہ طویل دورہ پر روانہ ہوکر ۱۲ ماہ حال کو قندھار میں رونق افروز ہوگئے۔ قندھار میں امیر صاحب کا ارادہ پندرہ روز یا ۳ ہفتہ تک قیام کرنیکا ہے۔

**طاعون** شکر ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال میں کل ہندوستان کی طاعونی اموات میں ہفتہ سابقہ کی نسبت ۱۴۰۱۹ موتوں کی کمی رہی۔ ہفتہ مذکور میں ۶۷۶۸۱ موتیں ہوئیں۔ کل صوبجات میں طاعون کی اموات میں نمایاں کمی ہوگئی۔ منجملہ ۶۷۶۸۱ کے پنجاب میں ۵۳۴۷۰ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۶۰۳۸۶ موتیں ہوئیں تھیں۔ گویا پنجاب میں سات ہزار سے زیادہ اموات کی کمی رہی۔ ممالک متحدہ آگرہ واودھ میں ۱۰۳۸۱ موتیں طاعون سے ہوئیں۔ (کیا کرشن قادیانی کو لوگوں نے اب مان لیا ہے۔ کہ طاعون کم ہوگیا۔ تف)

**ایران** کے لیجالت۔ تبریز۔ رشت۔ کرمان اور شیراز میں سخت فساد ہوئے لوگ شاہ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آئین کو مستحکم کر دیا جائے۔

**صاحب** ڈپٹی کمشنر لاہور نے اجیت سنگھ کے باپ کو بلا کر کہا ہے کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اسے تلاش نہ کروگے۔ تو تمہارے مربعے جو سرکار نے تمہیں عطا کئے ہیں۔ چھین لئے جاویں گے۔

**راولپنڈی** کے مقدمات فساد کی تحقیقات کیلئے مسٹر اے۔ مارٹینو صاحب سشن جج دہلی بطور خاص مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں۔ یہ بڑے تجربہ کار اور منصف مزاج ہیں۔

**راولپنڈی** میں کئی ملزم گم ہیں۔ جن کے نام وارنٹ ہیں۔ گرفتاری پر ۳۰۔ ۴۰ روپیہ کا انعام شایع کیا گیا

**جالندھر** کی تمام دیوانی عدالتیں بھی بوجہ طاعون حسب الحکم چیفکورٹ دو ہفتہ کے لئے بند کی گئیں۔ الاو مرور

ناگہانی حادثہ ... صاحب ... انتقال کر گئے ... مرحوم کے ... ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا کرتے ہیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

# قابل دید کتابیں

**تفسیر ثنائی** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی سے ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسری کالم میں ترجمہ کرکے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت عا
" دوم۔ سورہ آل عمران و نساء۔ عا
" سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام و اعراف عا
" چہارم تا سورہ نحل

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے معہ محصولڈاک صرف ہے

**تقابل ثلاثہ**۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ تینوں کی اصلی عبارتیں نقل کرکے قرآن شریف کی افضلیت ثابت کیگئی ہے قیمت معہ محصول عہ

**اسلام و برٹش لا**۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ ہے

**چودھویں صدی کا مسیح**۔ مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری۔ بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۲۱۴ قیمت معہ محصول عہ

**الہامات مرزا**۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۵

**تغلیب الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ دہرمپال آریہ۔ جلد اول ۵ جلد دوئم ۶ جلد سوئم ۵ جلد چہارم ۶ ہر چہار جلد

**ترک اسلام** بجواب ترک اسلام مصنفہ دہرمپال

**الہامی کتاب** وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر

**بحث تناسخ**۔ تناسخ کے رد میں آریوں سے مباحثہ ... آریوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں ...

---

# تیربہدف دوائیں

**برقی سٹ** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف ... گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع و قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت معہ محصولڈاک ... ہے

**مومیائی** جریان بسرعت۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل۔ دق اور ہر قسم کی کمزوری کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ وہ لوگ جنکی اولاد بوجہ کمزوری کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس کو ایک سال باپرہیز استعمال کرکے قدرت حق کا مشاہدہ کریں جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں غلط کاریوں سے جوہر انسانی ضائع کرکے بیٹھے ہوں وہ اسکو استعمال کرکے طاقت پیدا کر سکتے ہیں چوٹ لگتی ہی چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہوجاتا ہے۔ مباشرت کے ۴ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مسلد خون ہے۔ بوڑھے اور کمزوروں کی سچی رفیق ہے۔ بچے جو کمزور ہوں وہ اُن کو ایک رتی روزانہ کھلا کر دیکھیں کس قدر مضبوط بنا دیتی ہے۔ قیمت ... صفات صرف ... چہٹانک ... محصول

**جوہر عشبہ مصفی خون** یہ امر مسلم ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے جن کے نام سے بدن کانپ اُٹھتا ہے۔ سل۔ دق۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ خون کی خرابیوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ خدانخواستہ اگر آپ کبھی کسی خونی مرض مثلاً آتشک وغیرہ میں مبتلا ہوکر اپنی صحت کا ستیاناس کر بیٹھے ہیں تو ضرور ہی کم از کم ایک شیشی استعمال کرکے دیکھیں قیمت معہ محصول عا

**سرمہ مقوی البصر** اس کا ہر روزہ استعمال کرنا آنکھوں کو تراوت بخشتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ دہند غبار کو رفع کرتا ہے فی تولہ معہ محصولڈاک ۱۲

**المشتہر۔ منیجر انٹرنیشنل میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No 352.

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے " ـعہ
روسا و جاگیرداراں سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۱۲/ ۶
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے " عـہ

## اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے ✦

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

بر سخن گوئے مصطفیٰ پس گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اہل نے ذو نقل کیا ہے — یاں قوم ... نقل کیا ہے!

جلد ۴ — نمبر ۳۱

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✦
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✦
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✦

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے ✦
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ✦
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ✦

امرتسر ✦ یوم الجمعہ ✦ مؤرخہ ۷ جون سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری

# اہل فقہ جیت گیا!

امرتسر کا پیسہ اخبار فخر کرتا ہے کہ ہم اس کا جواب نہیں دیتے ہمارے خیال میں گو اس کا یہ زعم ایک حد تک صحیح ہے۔ کیونکہ اہلحدیث میں اس کی بعض باتوں کا جواب قصداً نہیں دیا جاتا مگر وہ کیسی ہوتی ہیں جو ذیل میں ہم بتلاتے ہیں۔

ایک تو وہ عیب شماری اور گالی گلوچ ہے جو خاص خاکسار کی ذات مخصوص صفات سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً اڈیٹر اہلحدیث کی ترکی تمام (۲۹ مارچ۔ ۵ اپریل وغیرہ) جاہل مجتہد۔ بے علم۔ مریض لا یعقل۔ مفسد۔ فتنہ پرداز وغیرہ۔ ان اور ان جیسی باتوں کا جواب تو ہم نہ دیتے نہ دے سکتے نہ جائز جانتے ہیں۔

دوسری قسم کی وہ گالیاں ہیں جو حیثیت سے کل قوم اہلحدیث کو اہل فقہ کے قلم سے نکلتی ہیں مثلاً نجدیوں کی مفسدانہ حرکت (۱۲ اپریل) منافق۔ گروہ منافقین وغیرہ (۵ مارچ۔ ۱۲ اپریل۔ ۱۰ مئی وغیرہ) چونکہ ایسی قومی حملوں کے جوابات دینے ہی کو اہلحدیث جاری ہوا ہے اس لئے آپکی دُرافشانی کے جوابات دیئے گئے۔ آپنے اہلحدیثوں کو منافق کہنے کی عام وجہ یہ لکھی تھی کہ یہ لوگ جب حنفیوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو آمین بالجہر وغیرہ چھوڑ دیتے ہیں اس لئے منافق ہیں (ملاحظہ ہو اہل فقہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم اول) اس کا جواب ۲۹ مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا کہ کسی خاص موقع پر قومی اتفاق کے رکھنے کو کسی مستحب امر کا ترک کر دینا جائز ہے اس پر ایک حدیث اور استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کا قول نقل کیا تھا اور مفصل بتلایا تھا کہ اس قسم کے اعمال سے ایسا شخص بجائے مورد عتاب ہونے کے مورد عنایت ہے مگر بدبختی اور حق پسندی؟ آپنے ۱۲ اپریل کے پرچہ میں پھر ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "تصدیق ہو گیا کہ وہابی منافق ہیں" ہم نے سمجھا کہ شاید ہماری پیش کردہ حدیث کا کوئی معقول جواب دیکر اپنا مدعا ثابت کیا ہوگا مگر جونہی ہم نے وہ مضمون پڑھا تو مولوی روم مرحوم کا شعر یاد آیا ؎

گر مقلد صد دلیل و صد بیاں ✦ در میاں آرد نہ دارد ہیچ جاں

حرام ہے کہ ہماری پیش کردہ حدیث یا قول کا بھولے سے بھی نام لیا ہو بلکہ محض معزز اڈیٹر شحنۂ ہند کو کوس کوس کر چپ ہو گئے۔ اس سے بعد ہم نے سمجھا کہ شاید آئندہ کو یہ خطاب منسوخ کر دیں مگر جونہی ۱۰ مئی کا پرچہ پہنچا تو اس کے صفحہ ۲ پر کیا دیکھتے ہیں کہ آپنے مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے "ایک نئی منافقانہ چال" خیریت سے یہ عنوان دیکر آپ لکھتے ہیں:-

"گروہ منافقین نے اپنی جماعت کو خوش کرنے کے لئے ایک اور منافقانہ چال اختیار کی ہے دیکھئے ایک نئے گروہ منافقین لکھکر لکھا ہے کہ کیا اڈیٹر اہلحدیث بتا سکتا ہے کہ کسی مسلمان کا منافق بنجانا یا کسی وہابی کا مسلمان ہوجانا مذہب کے صدق وکذب پر اثر ڈال سکتا ہے"

دیکھئے! کس استقلال سے اہلحدیثوں کو گروہ منافقین لکھتا ہے گویا کہ بدعتوں کی گر کی یونیورسٹی نے اہلحدیثوں کے لئے یہ ڈپلومہ منظور کرلیا ہے۔ بلا سے کہئے مگر جس بنا پر اُس نے یہ خطاب تجویز کیا تھا جب اُس کا جواب دیا گیا تو جبتک اُس کا جواب معقول نہ دیتا کیا شرم وحیا اُس کو اجازت دیتی تھی کہ دوبارہ منہ پر وہی لاتا جس کا جواب دیا گیا۔ ہمی لئے ہمارے کرم دوست جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے اڈیٹر اہل فقہ کو سمجھایا چنانچہ شاہ صاحب کے خط کا ذکر اُس نے ۲۹ مارچ کے پرچہ میں خود ہی کیا ہے لکھا ہے:۔

"حضرت مولانا (سلیمان) خاکسار کو بذریعہ ایک عنایت نامہ کے نصیحت فرماتے ہیں کہ اخبار کو ذاتیات سے پاک وصاف رکھنا ضروری ہے جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ تم پر ذاتی حملے ہوں اُن کا جواب بھی نہ دو اور صبر سے کام لو اسکا نتیجہ اچھا ہوگا اور اخبار کو حد سے زیادہ مہذب بکو دیں خط درج کرکے آپ وعدہ کرتے ہیں کہ اب غیر مقلد جسقدر چاہیں گالیاں دیا کریں۔ انشاء اللہ اپنے مخدوم ناصح کی مشفقانہ نصیحت پر کاربند ہونگا"

مگر افسوس کہ اس وعدہ کا ایفا آپ سے ایکساعت تک بھی نہ ہوا جن لوگوں کے پاس اہل فقہ کا فائل ہے وہ ۲۹ مارچ کے بعد کے پرچے اٹھا کر دیکھیں کہ کیسی کیسی مغلظ گالیاں شخصی اور قومی چن چن کر دی ہیں۔ اسی کے پرچے سے ابھی ہم نے حوالہ نقل کیا ہے کہ اہلحدیثوں کا نام ہی گروہ منافقین رکھا ہے۔

**اہل فقہ کے حامیو!** بتلا سکتے ہو کہ تمہارا ہادی اور راہ نما، و فخر قوم اور افتخار مذہب یعنی اڈیٹر اہل فقہ کیا کچھ کر رہا ہے اور کہاں تک تمہاری جیب کترنے کے علاوہ تمہاری عقل اور دیانت بھی تم سے چھینتا ہے اور قیمت اور امداد لیکر تمہیں دیتا کیا ہے؟ یہ کہ اہلحدیث کے پیش کردہ دلائل کا جواب دینے سے جی چرا کر محض گالیاں سناتا ہے اور پھر اُلٹی شکایت کرتا ہے۔ آہ کیا سچ ہے

اُلٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
نا طاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

کیا مذہب حنفی کی ماہیت بس یہی ہے واللہ اگر یہی ہے تو سچ جانو۔ اگر نہ شبیہ مانند شسبہ دیگر نیز مانند۔

**اہل فقہ کمپنی کے امرتسری ممبرو!** ایمان سے ہمیں بتلاؤ کہ تمہارے وکیل نے تمہارے مذہب کی کہاں تک عزت رکھی ہے اور ہمارے پیش کردہ دلائل کا کیا جواب دیا ہے؟ کیا ہماری پیش کردہ حدیث اور قول کو چھوا بھی؟ واللہ تمہارے حال پر ہمیں رحم آتا ہے کہ تم لوگ بے خبری میں مارے جا رہے ہو۔ اب یہی بہتر ہے کہ اڈیٹر کو بدستور چالاکوں کی عزت پر رکھواؤ اور اخبار کسی لائق حنفی مولوی کے سپرد کرو تاکہ لطف بھی ہو اور ہم بھی جانیں کہ ہم کس کے مقابلہ پر لکھ رہے ہیں۔

**بدعتی کمپنی کے ممبرو!** ہم جانتے ہیں کہ تم ہماری نصیحت کو مخالفانہ سمجھو گر تم جناب شاہ سلیمان صاحب کی تحریر کو تو غور سے پڑھو۔ خیر ہم نے تمہیں ایک معقول تجویز بتلائی ہے اب عمل کرنا نہ کرنا تمہارا اختیار۔

آئیے! اب ہم تمکو منافق کی تحقیق بتلائیں۔ منافق دو قسم پر ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو دل میں تو کفر رکھتے ہوں مگر زبان پر اسلام جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ تھے جنکی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ یعنی بعض لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ایماندار نہیں ہیں ایسے لوگوں کو منافق فی العقیدہ کہتے ہیں اس قسم کے لوگوں کی نسبت اب فیصلہ ہے کہ آج کل نہیں ہیں کیونکہ اس آزادی کے زمانہ میں کسی کو کیا ضرورت کہ دل میں کفر رکھکر بظاہر کلمہ اسلام پڑھے جبکہ کفر کی اشاعت اسلام سے زیادہ ہے۔

دوسری قسم کے منافق وہ ہیں جن کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ چار خصلتیں جس میں ہوں وہ منافق ہے اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب و اذا عاھد غدر واذا خاصم فجر یعنے امانت میں خیانت کرے۔ جھوٹ بولے۔ وعدہ خلافی کرے۔ لڑائی میں گالیاں دیوے۔ غرض اس حدیث میں ان چاروں کو ذکر کرنے سے یا تو مخصوص ان چاروں پر حکم ہے۔ یا یہ تمثیل ہیں اور مراد سب کبیرے گناہ ہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرے وہ منافق ہے مگر اس کو منافق فی العمل کہتے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کبائر کا ارتکاب کس قوم میں زیادہ ہے۔ یعنی مقلدوں میں یا غیر مقلدوں میں۔ کچھ شک نہیں کہ بھٹیارخانوں۔ شراب خانوں میں بیٹھنے والے سب حنفی کہلاتے ہیں۔ بلکہ بازاروں کی رنڈیاں اور بھڑوے سب حنفی کہلاتی ہیں قبروں کے مجاور سب حنفی بنتے ہیں۔ قبروں کے گدی نشین تو حسب ظاہر حنفی ہیں

ahmadimuslim.de

ڈوم۔ ڈھالی۔ میراسی اور جتنے جرائم پیشہ ہیں سب کا مذہب حنفی ہے اگر باور نہ ہو تو مردم شماری کی رپورٹ دیکھ لو جس پر اہل فقہ کو بھی ناز ہے کہ ہماری تعداد زیادہ ہے جیلخانوں میں عموماً حنفی ہیں۔ چند یہ پیشوں کو دیکھو جنہیں جھوٹ کا کچھ شمار نہیں یعنی بیرسٹر۔ وکیل۔ مختار۔ عرائض نویس وغیرہ سب حنفی ہیں۔ قبروں پر عرس کرنے والے۔ ڈاڑھی منڈا کر مولود خوانی کرنے والے سب حنفی کہلاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

**لطیفہ:۔** مدت کا ذکر ہے امرتسر میں ایک رنڈی پر کسی نے عدالت میں دعوے کیا۔ گواہوں میں ایک اہلحدیث ہوچی بھی تھا۔ سماعت کیوقت کہیں اس نے بھی کچھ دخل دیا۔ رنڈی نے جھنجلا کر کہا! ۔ تم وہابی کو کیا مطلب ہم حنفی آپس میں جو چاہیں کریں۔ واہ ری تیری ۔۔۔۔۔ پس اب بتلاؤ کہ مرتکب کبائر کون لوگ زیادہ ہیں پھر موجب حدیث شریف جو اگر کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں وہ منافق ہیں یا کوئی اور۔ گو شمار کرتے وقت مناسب ہو کہ اڈیٹر اہل فقہ سے نمبر شروع ہو کیونکہ اس نے جناب شاہ سلیمان صاحب سے تحریری وعدہ کیا تھا جس کو تحریر ہی میں توڑا اس لئے ہم کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ شاہ کے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

ہمارے امرتسری بذعتی دوستو! ہماری تحریر سے اگر رنجیدہ ہو تو تم ہی انصاف سے کہو کہ تمکو اگر منافق کہا جائے اور بات بات پر تمہارا نام منافق رکھا جائے تو تمہیں کہانتک رنج ہو گا پھر یہ رنجیدہ القاب اہلحدیثوں کے لئے تم کس خوشی سے سنتے ہو۔ غور تو کرو ؎

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے * تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

## مولوی چکڑالوی اہل قرآن جواب دیں

لاہور میں ایک فرقہ اہل قرآن ہے جسکا ممبر لیڈر مولوی عبداللہ چکڑالوی ہے انکا دعوے ہے کہ قرآن مجید کے سوا کسی کتاب کی ضرورت نہیں نہ حدیث کی نہ فقہ کی اور احکام مذہبی سب کے سب قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ انہوں نے نماز بھی اپنی الگ بنائی ہے اور ایک رسالہ بھی نماز کے متعلق لکھا ہے جسکا جواب ہم نے دلیل الفرقان میں مفصل دیا ہے خیر اسکا تو یہاں ذکر نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ کا یہ فتوے ہے کہ جو کوئی ہماری بنائی ہوئی نماز جو بقول ان کے قرآنی نماز ہے نہ پڑھے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے ہم پوچھتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق کوئی آیت قرآن مجید میں ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھو اور فلاں شخص کے پیچھے نہ پڑھو کیونکہ یہ ایک مذہبی اور دینی حکم ہے حکم بھی ایسا ضروری کہ سب سے مقدم۔ پس اگر کوئی آیت اس مسئلہ کے متعلق ہے تو مہربانی کر کے جواب تحریر فرما دیں اور اگر نہیں ہے تو اقرار کریں مگر یاد رہے کہ ہم آپ کا قیاس نہ سنیں گے بلکہ صاف آیت لیں گے جس میں یہ ذکر ہو کہ ایسے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو اور ایسوں کے ساتھ نہ پڑھو کیونکہ آپکا اصل ہے کہ قرآن مجید میں سب احکام مفصل اور مبین ہیں پس مہربانی سے اسکا جواب جلدی مرحمت ہو۔

## چند ایک شیعی سوال

اگرچہ شیعوں کے سوالات ماشاءاللہ سب لوگ جانتے ہیں خصوصاً ان کے قبلہ و کعبہ اڈیٹر اصلاح کے کیئے ہیں ہمارے کسی شیعی سوال کو نقل کرنا بے فائدہ ہے مگر چونکہ ایک دوست مدت سے متقاضی ہیں اس لئے ان کے سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات ہم دیتے ہیں۔

ناظرین بغور سنیں۔ اڈیٹر

**سوال نمبر (۱)** جبکہ حضرت علی علیہ السلام ہر فضیلت و لیاقت ذاتی و صفاتی میں خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان سے بمتعدد بہتر تھے تو کیا وجہ ہے کہ حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل نہ مانا جائے اور نمبر چہارم میں کیوں انکو تعبیر کیا گیا؟

**جواب نمبر (۱)** اس کا ثبوت نہیں کہ حضرت علی من کل الوجوہ افضل تھے کوئی آیت یا حدیث ہو تو پیش کرو۔

**سوال نمبر ۲۔** جبکہ اصحاب ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان اہل سنت کی کتب یعنی صحیح مسلم و صحیح بخاری و ترمذی و مشکوٰۃ وغیرہ سے غاصب و غادر و غاصب و خائن ثابت ہیں تو ایسے لوگ جنمیں یہ صفات ہوں خلافت کے قابل کیوں ہیں اور درود میں جو حضرت محمد صلعم اور انکے آل پر مخصوص ہے شامل کیوں کئے جاتے ہیں؟

**جواب نمبر ۲۔** بالکل غلط ہے۔ محض جھوٹ ہے۔ کذب ہے۔ افترا ہے۔ درود میں آل کا ذکر ہے مخصوص انکا ذکر کہاں ہے؟

سوال نمبر ۳ - زمین فدک کے جھگڑے کے بعد جناب حضرت فاطمہ بنت کے بارے میں جناب رسول خدا کی یہ حدیث ہے کہ جس نے فاطمہ کو رنجیدہ کیا اُس نے مجھے رنجیدہ کیا - اور جس نے مجھے رنجیدہ کیا اُس نے خدا کو رنجیدہ کیا اور وہ کافر ہے حضرت ابوبکر سے چھ ماہ تک ایسی ناراض رہیں کہ صورت بھی نہ دیکھی - اور وقت انتقال وصیت فرما گئیں کہ ابوبکر میرے جنازہ پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا حالانکہ مسلمان کو مسلمان سے تین دن سے زیادہ کینہ رکھنا داخل کفر ہے تو اس صورت میں دونوں میں سے کون مسلمان جانا جاوے ؟

جواب نمبر ۳ - حضرت فاطمہ کو حضرت ابوبکر نے نہ رنجیدہ کیا نہ وہ رنجیدہ ہوئیں نہ انہوں نے کسی کے پاس اپنا رنج ظاہر کیا - بلکہ راوی نے محض اپنے فہم سے سمجھ لیا کہ فاطمہ خفا ہیں پھر اس پر یاروں نے حاشیہ لگائے ورنہ دراصل بات بالکل خفیف سی تھی جو عموماً بڑے بڑے قریبی رشتوں میں بھی ہو جایا کرتی ہیں پھر دونوں حضرات مسلمان تھے بلکہ مسلمانوں کے نورِ عین - ہاں یہ مسئلہ بھی صحیح نہیں کہ تین روز سے زیادہ کینہ رکھنا داخل کفر ہے - گناہ بیشک ہے حضرت فاطمہ کی وصیت کا ثبوت نہیں -

سوال نمبر ۴ - خلافت اصحاب ثلاثہ حق تھی یا ناحق یعنی منجانب اللہ تھی یا پنچائتی ؟

جواب نمبر ۴ - جو کام شریعت کے منشا کے مطابق ہو اُس کو منجانب اللہ کہا جاتا ہے پس خلافت حضرات ثلاثہ ان معنے سے منجانب اللہ تھی کیونکہ قرآن مجید میں حکم ہے اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے کام مشورہ سے کیا کریں چونکہ حضرات ثلاثہ کی خلافت مشورہ سے ہوئی تھی اس لئے منجانب اللہ کہنا چاہئے اور پنچائتی بھی تھی -

سوال نمبر ۵ - وقت انتقال زبانی وصیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کون ہوا - اور حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ کس نے کہا - اور لفظ لَيَهْجُرُ یعنے اس مرد اعرابی کو ہذیان ہے رسول خدا کی نسبت جسکو خدا نے برتر نے یٰس وطٰہٰ کے لقب سے یاد فرمایا ہے کس نے کہا اور ایسے کہنے والیکو ہم کیا کہنے کے قابل ہیں ؟

جواب نمبر ۵ - لفظ لیہجر عربی میں ایک معمولی لفظ ہے جو ہر ایک بیمار کے ہذیان پر بولا جاتا ہے جب وہ شدت تکلیف سے کچھ بڑبڑاتا ہے خواہ وہ معمولی روزمرہ کی باتیں ہوں یا غیر معمولی - اعرابی کا لفظ یاروں کی ایجاد ہے حضرت عمر نے نہیں کہا پس ایسا شخص کسی طرح سے مجرم نہیں - اگر مجرم ہوتا تو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیوں اُس پر خفا نہ ہوتے جب وہ آنحضرت خفا ہوئے اور اس شخص کو اُسکی نیت کے لحاظ سے معذور فرمایا تو ہم تم کون ہیں دخل دینے والے -

سوال نمبر ۶ - جیش زید بن اسامہ سے تخلف کرنے والوں پر جناب رسول خدا نے لعن کی ہے وہ تخلف کرنیوالے کون تھے ؟

جواب نمبر ۶ - آنحضرت نے جس وقت جیش اسامہ تیار کیا تھی اُس وقت حضرت ابوبکر - عمر محکوم تھے لیکن جونہی آنحضرت نے انتقال فرمایا اور گورنمنٹ بدل گئی تو یہ دونوں حضرات بجائے محکوم ہونے کے ایک تو خلیفہ بنگئے دوسرے مشیر اعلیٰ - اس لئے تخلف ممنوع ان کے حق میں بدل گیا کیونکہ خلیفہ اور اُس کے مشیر اعلےٰ کا صدر مقام میں رہنا اس سے زیادہ ضروری تھا جتنا شکر کی لڑائی میں سلطان روم اور اُن کے وزراء کا قسطنطنیہ میں ٹھیرنا ضروری تھا - تاہم حضرت ابوبکر نے حکم نبوی کی پوری تعمیل کی کہ سب سے پہلا کام جو صدیق اکبر نے کیا وہ جیش اسامہ تھا باوجودیکہ مدینہ میں فوج کی ضرورت دیکھکر مشیروں نے اس بات پر زور دیا - کہ جیش اسامہ کو ملتوی کیا جائے مگر صدیق بضد ہوئے کہ جس کام کو حضور نے کرنے کا ارادہ فرمایا تھا ممکن نہیں کہ میں اُسکو نہ کروں اس لئے پہلا کام جو کیا وہ جیش اسامہ تھا - یہی دینداری کا تقاضا ہے اس کی مثال بعینہ یہی ہے کہ نماز میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے مگر امام کا وضو ٹوٹ جائے اور مقتدیوں میں سے کوئی شخص امام کے قائم مقام ہو کر نماز پڑھائے تو اب یہ مقتدی جو حالت موجودہ میں امام ہے اُن احکام کا پابند نہوگا جو بحالت مقتدی ہونے کے اُس پر عائد تھے - کیونکہ اب یہ خود امام ہے لیکن شیعوں کی ہٹ دھرمی چاہتی ہے کہ اس وقت بھی وہ مقتدی کے حکم میں ہے -

سوال نمبر ۷ - واقعہ جنگ جمل جس میں کہ حضرت عائشہ حضرت علی سے لڑیں ہیں اور حالانکہ یہ جانتی تھیں کہ جناب رسول خدا نے یہ فرمایا تھا کہ یا علی جو لڑا تجھ سے وہ لڑا مجھ سے اور جو لڑا مجھ سے وہ لڑا خدا سے بس وہ کافر ہے - اب اس صورت میں ہم کس کو کافر جانیں - معاذ اللہ حضرت عائشہ کو یا معاذ اللہ حضرت علی کو ؟

جواب نمبر ۷ - یہ سب خوش اعتقادیاں ہیں نہ اس مضمون کی کوئی آیت ہے نہ حدیث - سچ پوچھو تو انہی خوش اعتقادیوں نے مسلمانوں کو کھویا ہے خدا فرماتا ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ اے کتاب والو دین میں کوئی بات ناحق زیادتی کی مت کہا کرو -

سوال نمبر ۸ - حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز جناب رسول خدا سے دریافت کیا کہ آپ مردوں میں کس کو عزیز رکھتے ہیں - فرمایا علی کو -

ahmadimuslim.de

پھر پوچھا کہ عورتوں میں کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا فاطمہ کو - پھر کہا کہ اصحاب میں آپ کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا کہ اصحاب میرے چار ہیں (۱) سلمان (۲) مقداد (۳) ابوذر (۴) عمار یاسر - اور ان اصحاب ثلاثہ میں سے کسی کا نام نہیں لیا - اب اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو واقعی اصحاب نہ تھے یا حضرت عائشہ جھوٹ فرماتی ہیں یا قول جناب رسول خدا کا غلط ہوگا -

**جواب نمبر ۸** - حدیث شریف میں یوں آیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آنحضرت کو کون زیادہ محبوب تھا - کہا ابوبکر - پوچھا گیا پھر کون - کہا عمر - پوچھا گیا پھر کون - کہا ابوعبیدہ - راوی کہتا ہے میں نے کہا پھر کون پھر خاموش ہوگئیں (ترمذی)

**سوال نمبر ۹** - آیات قرآنی واحادیث نبوی کے شیعہ منکر ہیں یا سُنی اور حق پر کون ہے ؟

**جواب نمبر ۹** - احادیث کے تو فریقین منکر ہیں یعنی شیعوں کی روایات کو سنی صحیح نہیں جانتے اور سنیوں کی روایات شیعہ صحیح نہیں مانتے مگر قرآن مجید کو دونوں فریق مانتے ہیں گو معنے اور تفسیر کرنے میں دونوں کا اختلاف ہے سو یہ اور بات ہے اس کی صحت و غلطی معلوم ہو سکتی ہے - حق پر وہی فریق ہے جو بدگو نہیں -

**سوال نمبر ۱۰** - انسان سے جو گناہ اور افعال صادر ہوتے ہیں وہ خدا کیطرف سے ہیں یا انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے اور خدا عادل ہے یا ظالم ؟

**جواب نمبر ۱۰** - انسان سے جو اعمال سرزد ہوتے ہیں اُس کے ارادے سے (جو علیہ آپی ہے) سرزد ہوتے ہیں اس لئے خدا عادل ہے اور نہ ظالم -

**سوال نمبر ۱۱** - مذہب سُنی و شیعہ کب سے جاری ہوا اور کون بانی ہے اور باوصف کلمہ گوئی باہم دشمن کیوں ہیں ؟

**جواب نمبر ۱۱** - مذہب سُنی تو وہی ہے جو آنحضرت نے مسلمانوں کو سکھایا مگر اس میں اتنا ہی حصہ جو سُنت سے تعلق رکھتا ہے لیکن جو اس میں حاشئے لگائے گئے ہیں سو بعد کے ہیں شلاً حنفی شافعی وغیرہ سو کون نہیں جانتا کہ ان اماموں سے بعد کی یہ نسبتیں ہیں - سُنی مذہب انکا ذمہ وار نہیں - شیعہ مذہب ابتدا میں پولیٹیکل اختلاف کے رنگ میں تھا - بعد میں مذہبی رنگت میں آکر فریق مذہب بن گیا - باہمی دشمنی بیوقوفی کا نتیجہ ہے -

**سوال نمبر ۱۲** - حرامی کا حلالی سے اچھا ہونا کیوں اہل سنت سے ثبوت ہے ؟

**جواب نمبر ۱۲** - حرامی کو محض حرامی ہونے کی حیثیت سے کوئی اچھا نہیں کہتا بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ حرامی اگر بالغ ہو کر کام اچھے کرے نیک اعمال ہو اور صلاحیت اختیار کرے اور حلالی بداعمال ہو تو اُس حلالی سے وہ حرامی اچھا ہے کیونکہ قرآن مجید کا عام اصول ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی خدا کے ہاں وہی معزز ہے جو خود متقی ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے ؎

ان الفتیٰ من قال ھا انا ذا ✦ لیس الفتیٰ من قال کان ابی

جس کو شیخ سعدی مرحوم نے یوں ادا کیا ہے ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر ✦ گل از خار است ابراہیم از آزر

**سوال نمبر ۱۳** - حضرت عمر کا اپنی دیانت اور حضرت رسول خدا کی رسالت پر شک بعد اسلام قبول کرنے کے کیوں ہوا ؟

**جواب نمبر ۱۳** - کبھی نہیں ہوا - ثبوت لاؤ محض یاروں کی بدگمانی ہے -

**سوال نمبر ۱۴** - ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی موجودگی میں بمقام غدیر رسالتمآب نے کیا اعلان کیا اور جناب علی کو ولیعہدی پر امہات المؤمنین و حضرت عمر کا مبارکباد دینا کتبہائے اہل سنت سے ثبوت ہے پھر انکو خلیفہ بلافصل کیوں نہ مانا جائے ؟ (سید سعید علی واسطی ماسٹر قصبہ پنڈراول ضلع بلند شہر)

**جواب نمبر ۱۴** - محض بے لطف جھوٹ ہے اصل یہ ہے کہ شیعہ ایک لفظ کے معنے اپنے پاس سے گھڑ لیتے ہیں تو پھر اُس لفظ کو وہ معنے پہنا کر ایسا مشہور کرتے ہیں کہ گویا خود رسالتمآب نے وہ لفظ بس انہی معنے میں استعمال فرمایا ہے حالانکہ غلط ہے حضور نے حضرت علی کی نسبت اتنا فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ - مولا کے معنے محبوب کے بھی اور والی امور یعنی سلطان کے بھی ہیں اب بنظر انصاف دیکھنا یہ ہے کہ اس جگہ مولا کے لفظ سے کیا مراد ہے - سلطان یا محبوب - دُور جانے کی بھی حاجت نہیں خود اسی حدیث میں یہ لفظ ہیں اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنے آنحضرت نے بعد فرمانے کلام سابق کے یہ دعا کی کہ اے اللہ جو علی کو دوست رکھے تو اُس کو دوست رکھ اور جو علی سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ - یہ آخری الفاظ صاف کہہ رہے ہیں کہ مولا کا مراد محبوب ہے - سو اہل سنت علی کو محبوب جانتے ہیں کہئے کون حدیث کا منکر ہے - یہ تو در اصل سب اپنے خیالات کا انعکاس ہے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار ✦ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

---

## مصر میں مولود رسمی کی مخالفت

مصر کے نامور اخبار المؤید کا ایک نامہ نگار القاہرہ کی ایک مجلس مولود پر ریمارک کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مولود کی مجلسیں تمام ممالک اسلامیہ

ahmadimuslim.de

میں منعقد کیجاتی ہیں مگر ان مجالس کا منعقد کرنا کوئی مذہبی فعل نہیں ہے بلکہ اسکا اصلی مقصد یہ ہے کہ آں حضرت کی مقدس زندگی کے حالات لوگوں کو سنائے جائیں اور اس طرح آں حضرت کی محبت اُن کے دلوں میں پیدا کی جائے اور اُن کو معلوم کرایا جائے کہ آں حضرت کی بعثت سے آپ پر خدا نے اپنی کیسی رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں۔ میری رائے میں اگر اس غرض کے لئے یوم ولادت نبوی کی جگہ جنگ بدر کا دن بطور یادگار کے قائم کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں اسلام کو بت پرستی اور شرک پر غلبہ حاصل ہوا اور مسلمانوں کے قدم جم گئے مجھکو افسوس ہے کہ جو اصلی غرض مولود کی مجلسوں سے تھی وہ فوت ہو گئی ہے۔ وہ غرض نہ تو اس طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ مجلسوں کو جھاڑ فانوس اور روشنی کے سامانوں سے آراستہ کیا جائے نہ اس طرح کہ لوگوں کو پھولوں کے ہار پہنائے جائیں اور ان کی پوشاکوں میں عطر ملا جائے نہ اس طرح کہ پر تکلف کھانے لوگوں کو کھلائے جائیں یا لذیذ مٹھیاں اور خوش ذائقہ میوے تقسیم کئے جائیں۔ نہ اس طرح کہ غزلیں نعتیں اور مناجاتیں گا گا کر سنائی جائیں اور اُن پر بار بار درود کی آوازیں بلند کی جائیں اور آں حضرت کی ولادت کے متعلق عجیب و غریب افسانے لوگوں کو سنائے جائیں بلکہ جو اصلی مقصد اور خاص غرض ان مجلسوں سے ہے اُس کا حاصل ہونا صرف اس طرح ممکن ہے کہ نبوت کے شاندار کارنامے مؤثر الفاظ میں سُنائے جائیں اور اُن تکلیفوں اور محنتوں کی تفصیل کی جائے جو اسلام کے پھیلانے میں آں حضرت کو اور آپ کے دوستوں کو جھیلنی پڑیں اور شرح طور پر بیان کیا جائے کہ آں حضرت نے مسلمانوں کو کیا تعلیم دی اور اس تعلیم نے اُن میں کیا تبدیلیاں پیدا کیں اور آپ کی بعثت سے پہلے اہل عرب کے اخلاق اور معاشرت کی کیا حالت تھی اگر ہر مجلس مولود کے لئے کوئی ایسا شخص نہ مل سکے جو آں حضرت کی پاک زندگی کے حالات و واقعات اور آپ کی تعلیم و تلقین پر مؤثر پیرائے اور فصیح و بلیغ طرز بیان میں تقریر نہ دے سکے تو ایسی خاص کتابیں تیار کر دی جائیں جنہیں نہایت عمدگی اور خوبی سے یہ تمام باتیں درج ہوں اور جنکی عبارت سلیس اور دلگداز ہو تاکہ وہ ایسے موقعوں پر کام آ سکیں۔ اگر ایسا کیا جائیگا تو اسلام کی اصلی روحانیت مسلمانوں میں پیدا ہو جائیگی اور مذہبی اور قومی جوش ان کے دلوں میں موجزن ہو گا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک ترکی فوجی افسر ایک مجلس مولود میں شریک ہوا اور اس نے دیکھا کہ خوش آواز لڑکے غزلیں نعتیں گا رہے ہیں اور آنحضرت کا اسم مبارک اور بلبل ہلا ہلا کر زبان پر لاتے ہیں اُس نے حیران ہو کر پوچھا۔ اس حرکت سے کیا مطلب ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ رسول خدا کی تعریف ہے۔ اُس نے کہا۔ میرا نام زیوار ہے۔ اگر کوئی شخص میری تعریف گائے اور میرا نام آواز بدل بدل کر زیوار۔ زیوا ا۔ زیورا وغیرہ شکلوں میں ادا کرے۔ تو مجھے یقیناً اُس کی یہ حرکت مکروہ معلوم ہوگی اور میں اُسکو گھر سے باہر دھکے دیکر نکال دونگا۔ پھر اُس بوڑھے ترک افسر نے کہا۔ اگر کوئی شاعر میری شان میں کوئی غزل لکھ کر لائے اور اُس میں مجھکو معشوق بنا کر خطاب کرے اور میرے خط و خال اور زلف و کمر کی تعریف کرے اور میرے وصال کا اشتیاق ظاہر کرے تو اُس کا یہ بیان پہلے سے بھی زیادہ مکروہ معلوم ہوگا اور یقین ہے کہ میں اُس کو سخت سزا دونگا اور ہرگز ان لغویات کا تحمل نہ کر سکونگا۔ (السٹیٹیوٹ گزٹ)

---

# وحدۃ الوجود کے متعلق جوابات

ہماری جماعت اہلحدیث کے قابل فخر مولانا علی نعمت صاحب پھلواری نے وحدۃ الوجود کے متعلق جوابات بھیجے ہیں جو درج ذیل ہیں چونکہ اس مسئلہ کے بیان میں منطقی اصطلاحات کا ذکر خواہ مخواہ آ جاتا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ عام اُردو خواں اسے بخوبی نہ سمجھ سکیں گے۔ ایڈیٹر

## جوابات سیزدہ سوالات متعلقہ وحدۃ الوجود مندرجہ اہلحدیث ۵ اپریل

جب تک اسلام کا بول بالا رہا سارے اسرار باطنیہ باطن ہی میں مخفی رہے نہ کسی کو تکلم میں اُن کے افشا کا موقعہ ملا اور نہ شرع میں اعلان کی مجال ہوئی۔ اگر اظہار اُنکا معتقد نے پر کیا بھی جاتا تھا تو در خانہ کو قفل بند کر کے کلید قفل کو زیر زانو دبا کر

جو ہاتھ آئی شب وصل ذرا لگا ہی رہا + کہیں رقیب کو اس راز کی خبر نہ ملے

بہر حال بسبب غلبہ و دبدبہ سلطنت زمانہ دراز تک تلقین راز ہائے خفیہ سینہ بسینہ ہی ہوتی رہی پھر جیسے جیسے بسبب مداہنت علماء و حکام دین میں ضعف آتا گیا۔ کشف اسرار صدر یہ پر جرات بڑھتی چلی۔ یہاں تک کہ جو غالب تھا مغلوب ہو گیا اور جو مغلوب تھا غالب۔ اور جو ظاہر تھا باطن بنا اور جو باطن تھا ظاہر۔ اس کے بعد کیا کہنا ہے سے قاف تا قاف صدائے انا الحق دم زد۔ جسکا نتیجہ یہ پیش نظر ہے کہ توحید معبود و مقصود۔ اور طریقہ تقرب و مدار سلوک یہی توحید وجود ہے یا توحید شہود۔ ہر سینہ میں انہیں کا خروش ہے ہر دل میں انہیں کا جوش ہے۔ عالم و ذی انہیں کا سرگرم حمایت ہے انہیں کا اثبات۔ انہیں کی اشاعت عین سعادت ہے سب تو مشتین کی صدائے ہمن مبارز یہی بلند ہوتے تھی چنانچہ اخبار اہلحدیث

کے پرچہ ۵ اپریل میں تیرہ سوالات بطلب جوابات کسی صاحب کیطرف سے چھپکر شائع ہوئے۔ اڈیٹر صاحب دام مجدہٗ نے مفت مجھے تکلیف حل ونقض کی دی۔ ورنہ میں تو اس مسئلہ میں کانوں سے سبھوں کی تقریر سُنتا تھا اور آنکھوں سے مختلف تحریر دیکھتا تھا پر خود دم بخود ساکت رہتا تھا۔ اپنی حالت تھی تو یہی تھی اور ہے تو یہی ہے ؎

ما ئیم و تحیر و خموشی ✦ آفاق ہمہ بگفتگو یش

مگر تعمیلاً للارشاد ان کے قلم فرسائی کرنی ہی پڑی لیکن تحریر جوابات سے پہلے بعض امور کی حضرت سائل علامہ کی خدمت میں التماس ضروری ہے جنکا ماننا اُنپر مہتم ہے

اوّل یہ کہ اجوبہ خواہ اسولہ جدیدہ جو آپ آئندہ لکھیں اگر تمسک بعقل کریں تو علوم عقلیہ مدونہ کے ضوابط منضبط کی اتباع تھوڑی ضرور کرلیں اور اگر تشبث نذیل نقل کریں تو اصول استنباط متداولہ کے پوری پابند ہولیں۔ اور اگر وجدانیات ہی سے کام لیں تو برائے خدا اپنا وجدان نہو بلکہ ہو تو وجدان مذاق صوفیہ وجودیہ کا ہو جیسے محی الدین اکبر رحمۃ اللہ علیہ و ابن فارض و عفیف تلمسانی و صدر قونوی و دوانی وغیرہ وغیرہ۔ دوم یہ کہ تقریر پراگندہ نہو۔ جدل و مناظرہ میزان کے قواعد کی مراعات تمامتر ملحوظ رہے تو حضرات وجودیہ اس مسئلہ وحدت کو وراء طور عقل فرمایا کرتے ہیں اور سوالات مطبوعہ بھی کچھ وراء طور عقل ہی ہیں تو آئے دن اگر یہی انداز تحریر سائل علامہ کا رہیگا سمجھنے میں نفس قدسی کی ضرورت ہوگی و انی لنا تلک من معاشر اہل الظاہر والفئۃ القشریۃ سوم یہ کہ ان تیرہ سوالات کے تین تیرہ کرنے کے پیچھے ہمارے بھی چند سوالات اسی مسئلہ کو متعلق جو دل سوختہ کے آہ ہائے شرر بار سے کم نہونگے تحفۂ مرسلہ ہونگے ؎

حذر کن ای رقیب از من کہ آتش در دہن دارم ۔ انکا حل آپ کے ذمہ ہوگا۔ اور اب میں جوابات سوالات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں و باللہ ربنا التوفیق و علیہ التوکل بیدہٖ ازمۃ التحقیق۔ جاننا چاہیئے کہ وجود کا کبھی اطلاق بمعنے مصدری ہوتا ہے جسکا ترجمہ فارسی میں ہستن و بزبان اردو ہونے کے ساتھ کیا جاتا ہے اور کبھی اسکا نفس معنی پر اطلاق ہوتا ہے جو منشاء انتزاع معنے مصدری کا ہوتا ہے اور جیسا کہ معنے اول کو اعتباری و امر انتزاعی ہونے پر اتفاق ہے فکونہ من المعقولات الثانیۃ ویسا ہی معنے ثانی کے امر عینی و واقعی ہونے پر اتفاق ہے لیکن وجودیۃ الاشیاء ویہ تو اس معنے کے نفس میں نزاع ہے وہ لائق محل نزاع ہونے کو ہے۔ اگر تنازع بین العقلاء ہے تو اسی معنے کرکے اور اسی کی تعیین حقیقت میں اختلاف ہے اور اس میں اقوال شتّٰی ہیں جو مجکو بعد از تتبع آٹھ قول ملے ہیں۔ پہلا قول امام ابوالحسن اشعری کا اور دوسرا قول حکماء مشائین کا۔ اور تیسرا قول علماء متکلمین کا۔ اور چوتھا قول زین الدین کا۔ اور پانچواں قول حکماء اشراقیین کا۔ اور چھٹا قول حکماء متالہین کا۔ اور ساتواں قول شیخ ...کا۔ اور آٹھواں قول وجودیہ کا۔ قول ابوالحسن اشعری کو مذہب قرار دینا میرے فہم میں محض بیجا ہے۔ فی الحقیقت بنا اس مقدس قول کی احتیاط پر ہے جو ترک مذہب کا ہے انما ھو محمول علی العجز من الادراک ؎

در حیرت اند مانی و بہزاد چون کشند ✦ نقش جمال یار کہ او را شبیہ اند

اور یہی احتیاط ہمیشہ اہل حق کا شعار ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اپنا کام ہو گویا ہشیار سمجھو خواہ غافل نادان جانے یا عاقل ؎ با خرابات آشنا کو از خرد بیگانہ ایم۔ اور مذہب مشائیہ و متکلمین پر بظاہر تکثیر شرعی وارد نہیں ہوتے اور مذہب اشراقیہ و مذہب وجودیہ کا مرجع واحد ہے اور ادنیٰ توجیہ سے حنیفیہ کی مخالفت سے محفوظ رہ سکتے ہیں باقی رہے دو مذہب مذہب متالہین و مذہب وجودیہ انکو توحید اسلام سے جہانتک دور سمجھئے دور نہوگا۔ آسمان و زمین ہی کا فرق نہیں۔ سمجھتے ہوں تو سمجھ جائے اسلام کا اثبات ہے ہمہ از وست تو ان دو مذہبوں کی ہدایت ہے ہمہ اوست دین حق کی تبلیغ یہی عین الشرک فی عبادۃ المعبود ہے تو توحید وجودی کی طرف سے ابلاغ نفی اشتراک فی الوجود ہے دعوے ملت یہ ہے کہ معنا و لا الٰہ الا اللہ قصر صفت علی الموصوف ہے اور ادعا وحدۃ یہ ہے کہ مدلول کلمۂ طیبہ قصر موصوف علی الصفت ہے خلاصہ یہ ہے کہ موضوع مذہب متالہین و وجودیہ وحدت وجود حقیقی ہے اور وجود مخلوق کو عین وجود خالق جانتے ہیں وہ وجود حقیقی کو واجب بالذات و حقیقۃ الحقائق مانتے ہیں فالوجود الحقیقی علی المذہبین لیس الا ذاتا واحدا بسیطا ھی لیست بکلیۃ بمعنی القابل للتکثر حقیقۃ ولا جزئیۃ بمعنی لا تقبل التکثر اصلا بل تلک الذات یتصور بتصورات اعتباریۃ انتزاعیۃ واقعیۃ ھی بذاتھا منشاء لانتزاع التعینات الغیر المتناھیۃ و ترتیبھا لآثار والاحکام المختلفۃ علی تلک التعینات الواقعیۃ المنتزعۃ عن الذات الواحدۃ فالمتعین بکل تعین ھو الممکن والمعری عنہ ھو الواجب پس بچہ لیجئے ؎

مذہب پیر مغاں مسلک رندان ہے یہی۔ اسی کے حضرت سائل علامہ درپئے اثبات ہیں اور میں اسی کے جوابات کے ضمن میں تنگی کیا چاہتا ہوں فانتصروا واستمعوا لما کنتم ترجمون و تقدس و تعالیٰ ربنا عما یصفون۔

جواب سوال نمبر ا۔ وجود حقیقی خواہ مشترک ہو بین الحقائق یا عینہا نفسہا و عینہا نفس حقائق سے ہو خواہ مشترک ہو بین الحقائق الممکنۃ بمعنے وجود واجب تعالیٰ نفس ذات حقہ ہو یا حقیقۃ واحدہ ہو نا بیرو بر ماہیت واجبہ و ماہیات ممکنہ جیسا مختلف ہو بقیود و اضافات یا بکمال و نقصان مقول بالتشکیک ہو علی الاختلاف بین ابی الحسن



ahmadimuslim.de

الاشعری والمشائیۃ والمتکلمین والاشراقیہ باتفاق اصحاب مذاہب اربعہ وجود حق وجود خلق سے علیحدہ و متمائز ہے یقیناً کیونکہ مناط وجودیۃ ذات حق وجوب بالذات ہے ومناط موجودیۃ خلق وجوب بالغیر ہے لاستنادہ الی الجاعل اور وجوب ذاتی جیسا مستلزم قدم کو ہے مستلزم دوام واستمرار وجود کو ہے اور وجوب بالغیر مستدعی بقاء مابہ الوجوب کو ہے زمان بقا میں واجب بالغیر کے لان الواجب بالغیر هو الممکن والممکن کما هو محتاج الی جاعلہ فی حدوثہ فهو محتاج الیہ فی بقائہ فان محوجہ الی العلۃ هو الامکان والامکان لازم الممکن یستحیل انفکاکہ عنہ پس وجود خلق نہ بنظر وجوب ذاتی وجود حق کے ونہ بنظر وجوب بالغیر اپنے ہو سکتا من تلقاء وجود حق حاصل ہے کسی طرح وجود حق کے لئے حد ونہایت نہیں ہو سکتا لبطلان الملازمۃ بعدہ اثباتہا لقد شمر السائل للعلامۃ ذیلہ وعسی ان لا تیسر لہ ان یبلغ دون مرامہ الذی رام نیلہ۔

**جواب سوال نمبر ۲۔** یہاں احداث شق ثالث کا ہو سکتا ہے یعنی قبل از وجود خلق اس وسعت میں کوئی چیز نہ تھی اور اس وسعت میں کسی چیز کے نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا اس وسعت میں ہو تو اس وسعت میں قبل وجود خلق نہ غیر خدا کوئی چیز تھی اور نہ خدا اور یہی شق ثالث ہوئی۔ سو دلیل نفی ملازمت پر یہ ہے کہ یہ وسعت بعبارت بعد موہوم ہے یا بعد مجرد ہے جو ہوائی کو مکان ماننا پڑیگا علی اختلاف المذہبین المشہورین المتکلمین والحکماء الاشراقیین اور خدا ظرف ومکان سے منزہ ہے کما حقق فی موضعہ فافہم۔

**جواب سوال نمبر ۳۔** اگر عدم کے وجود ہونے سے انقلاب استحالہ عدم کا طرف وجود کے مراد ہے تو صرف چیز منع میں لا کر لا نسلم ہی کہنے پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ کہا جائیگا کہ یہ باطل محض ہے اور اگر عدم کے بعد لحوق وجود کا مقصود ہے تو صحیح ہے مگر عکس کلی غیر لازم ہے ممکن مخلوق حادث بالزمان میں یہ قاعدہ ضرور متمشی ہے لان مالم یمتنع من ذاتہ بل جاز من ذاتہ عدمہ سابقاً جاز عدمہ لاحقاً۔ لیکن واجب الوجود لذاتہ اس سے منزہ ہے لاقتضائہ الوجود من ذاتہ فیمتنع عدمہ۔ فسر الحل انا لا نسلم انہ العدم مفہوم واحد بل هو متعدد متمائز بحسب اضافتہ الی الوجود فالعدم الجائز الرفع انما یقابل الوجود الذی یجوز رفعہ وهو وجود الممکن لا الوجود الذی یمتنع رفعہ وهو وجود الواجب فهذا هو الاصل الذی یحوط بہ الجواب الذی صرحت بہ ما محصلہ ان الدعوی موجبۃ جزئیۃ والموجبۃ کلیۃ کانت او جزئیۃ لا تنعکس الا جزئیۃ واذن تحقق ان السوال ماکان الا مغالطۃ تمویہیۃ وسفسطۃ محضۃ لا یغنی من الحق شیئا۔

**جواب سوال نمبر ۴۔** ممکن کے عدم و وجود کے برابر ہونے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ممکن با ستحقاق محقق عدم و وجود دونوں ہی ہے بلکہ یہ معنے ہیں کہ بحسب الذات نہ مستحق عدم ہے ونہ مستحق وجود اور لزوم تعارض بر تقدیر اول ہو سکتا ہے نہ بر تقدیر ثانی۔ اور اگر میں علاوہ سائل کے محض بخاطر شکستہ نہ کرنے کے خیال سے اس مقدس فہم کی تقلید ہی کر لوں یعنی ممکن کے عدم و وجود میں تعارض ان لیں تو برعایت مخابطۃ اذا تعارضا تساقطا دونوں ہی کا ساقط ہو کر پھر دونوں کا عود کرنا لازم آئیگا استلزاماً لارتفاع النقیضین اجتماعہما نہ کہ صرف وجود ہی ساقط ہوگا تاکہ وجود واحد واجب الوجود تنہا ثابت ہو۔ وتحقیق المقام مع التقسیم الی جزء الاقسام ان کل مفہوم ان امتنع عدمہ لذاتہ فواجب وان امتنع وجودہ لذاتہ فممتنع وان لم یمتنع عدمہ ولا وجودہ لذاتہ فهو الممکن۔ والحاصل ان الوجوب استحقاقیۃ الوجود بالذات والواجب لہ ہذہ الصفۃ والامتناع لاستحقاقیۃ العدم بحسب الذات والممتنع لذاتہ لہ ہذہ الصفۃ والامکان استحقاقیۃ الشی لذاتہ لا استحقاقیۃ الوجود والعدم والممکن لہ ہذہ الصفۃ فالواجب لا یعارض وجودہ العدم لترجحہ من ذاتہ والممتنع لا یعارض عدمہ الوجود لترجحہ من ذاتہ واما الممکن فلا یعارض وجودہ عدمہ ولا عدمہ وجودہ لعدم ترجحہما من ذاتہ وہذا هو تساوی وجودہ وعدمہ فتدبر۔

**جواب سوال نمبر ۵۔** بر تقدیر تعدد حقیقی احتیاج امر ثالث کی طرف جو ما بالامتیاز و موجب تمائز ہو تبھی ہو سکتی ہے کہ درمیان امور متعددہ کے کوئی ما بہ الاشتراک معنے تسلیم کیا جاوے اور یہ ضرور نہیں کیونکہ جائز ہے کہ تمائز اُن میں بذواتہا ہو وہذا هو مذہب ابی الحسن الاشعری ہے فان الوجودات عندہ حقائق مختلفۃ متکثرۃ بذواتہا و وجود کل حقیقۃ عینہا اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو باختیار شقین دلیل کے حل سہل ہے اس لئے کہ تردید مین الشقین مبنی ہے احتیاج پر طرف ما بہ التمائز کے اور یہ احتیاج مبنی ہے وجود کے مشترک معنوی ماننے پر وہذا هو مسلک الحکماء المشائین وکثیر من المتکلمین۔ اور مشائین کے نزدیک وجود واجب متمیز بذاتہ ہے لکون وجودہ وتعینہ عین ذاتہ۔ رہے وجودات ممکنات تو انکا تمائز بلحاظ تمائز معروضات اُن کے ہے لکونہا زائدۃ علی الماہیات الممکنۃ وعارضۃ لہا وکل عارض فتمیزہ تبع لتمیز معروضہ اور تمائز ماہیات بتعینات مخصوصہ ہے اور انکا تعین کے وجودی ہونے کے قائل ہیں تو انضمام وجود کا ساتھ وجود کے بطرز محال لازم آیا اور جو لازم آیا وہ محال نہیں اور متکلمین وجود کو واجب اور جمیع ماہیات ممکنہ پر زائد کہتے ہیں اور تمائز نہیں پر تعینات لاحقہ ہے اور متکلمین تعین کے عدمی ہونے کی جانب مائل ہیں اور یہ تعینات اعدام متعینہ ہیں من قبیل قیود سلبیہ تو اجتماع نقیضین غیر لازم ہے اور جواب تیسری شق پیدا کر کے بھی ہو سکتا ہے وہ یہ کہ ما بہ التمائز نہ وجود ہو، نہ عدم وہذا ان لم

یناقضہ لاعلی مذہب مثبتی الاحوال نکتہ یکفی لابطال الاستدلال باصالۃ الاحتمال فلاجرم علی السائل ابطالہ حتی یتم استدلالہ۔

**جواب سوال نمبر ۶۔** تجاوز وجود کا وجود سے عین انعدام اسکا ہے نہ کہ انتقال اسکا ہے موجود سے پھر انضمام اسکا ساتھ عدم کے اور ایسا ہی تجاوز موجود کا وجود سے ترک کرنا وجود کا ہے جو مستلزم انخلاع کو ہے اس کے وصف موجودیۃ سے نہ کہ با ترک وجود بقا اسکا ہے وصف موجودیۃ پر اور اتصاف اسکا ساتھ عدم کے پس نہ وجود بحالت تجاوز عن الوجود معدوم سے پیوستہ ہوگا و نہ موجود بصورت تجاوز عن الوجود ساتھ عدم کے کہ وابستہ فالجملۃ لم یلزم اجتماع النقیضین علی التقدیرین لان اجتماعہما صدقہما معا لا صدق احدہما فقط (باقی باقی)

**اڈیٹر۔** ایک مضمون وجود کی تائید میں بھی آیا ہوا ہے مولانا کو اس کے جواب کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔

## کیا علمائے مجیب اس استفسار کا

شافی جواب دے سکتے ہیں کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے کس کی وفات ہوئی اور سب سے پیچھے کس کی معتبر تواریخ سے سنہ وفات لکھا جاوے آنحضرت کی اولاد (بیٹے بیٹیاں۔ نواسے۔ نواسیاں) کتنے تھے اور کس کس سنہ میں انتقال ہوا۔ بلا اختلاف یا اختلاف دور کر کے صحت کے ساتھ معتبر تواریخ سے جواب دینا چاہئے خلاصہ یہ کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت امام حسین ایک سنہ میں وفات پائے ہیں یا آگے پیچھے اگر آگے پیچھے فوت ہوئے ہیں تو پہلے کون اور بعد کون؟ حوالہ کتب میں زیادہ تر بالاسناد روایتوں کا ہوگا اور بلا سند روایتیں لا یعنی ہوا سمجھی جاویگی حوالہ کی تائید فقط اسماء الرجال کی کتابوں پر منحصر سمجھی جاویں۔ ہاں وہبی مزید اطمینان کی نظر سے دیکھی جاویگی۔ المستفسر ابو تراب عبد الرحمان خریدار ۱۳۱ (۱)

## غریب فنڈ

میں جناب حکیم عبداللہ صاحب از مقام جگادھری ضلع انبالہ مبلغ ہے، اور ڈاکٹر نبی محمد صاحب از مقام ہردوئی ۹ر اور حافظ وزیر محمد صاحب امرتسری نے ۵ر مرحمت فرمائے اور ۳ر فتوے نویسی کے وصول ہوئے۔ سابقہ ۱۱ر کل چار روپے بارہ آنہ للعہ

ذیل اخبار بنام چراغ الدین موضع چوہنگ پور۔ ڈاکخانہ چپراڑ ضلع سیالکوٹ اور محمد یعقوب طالب علم معرفت منشی احمد حسین صاحب سرویر محلہ شاہ گنج ڈاکخانہ مہند رو۔ باغپت پور۔

## قادیانی کھسیانی بلی

قادیانی کرشن اور اسکی پارٹی کو جو اہلحدیث سے صدمہ پہونچتا ہے

اسکا اندازہ کرشن جی کے اشتہار متضمن پیشگوئی مندرجہ اہلحدیث ۲۶۔ اپریل سے ظاہر ہو سکتا ہے اس لئے اب وہ اہلحدیث کے مواخذات شدیدہ سے تنگ آکر اہلحدیث کے ایک مضمون کی نسبت گورنمنٹ اور مسلمانوں کو اکساتے ہیں چنانچہ الحکم کے اڈیٹر نے اپنی معمولی عادت کے موافق ۳۱ مئی کے پرچہ میں بہت سا زہر اگلا ہے پھر لطف یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جیسی ذی علم گورنمنٹ کے پاس اپنی عادت کے مطابق اہلحدیث کے مضامین کی تحریف کر کے چغلی کرتا ہے لیکن اس کو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ تمہاری ہمیشہ سے عادت ہے کہ تم مخالف کے کلام کو الٹ لباس پہنا کر دکھایا کرتے ہو مولوی غلام دستگیر۔ مولوی محمد اسمٰعیل ڈاکٹر ڈوئی وغیرہ کے واقعات پبلک ابھولی نہیں چنانچہ اس مضمون میں بھی اس غدار نے ایسا ہی کیا ہے۔ اہلحدیث میں ہم نے ہندوؤں کی شورش کو بلی کے مقابلہ پر چوہوں کی کمیٹی سے تشبیہ دی تھی جسکا مطلب صاف ہے کہ جس طرح بلی کے مقابلہ پر چوہے کمزور ہیں اسی طرح گورنمنٹ کے مقابلہ پر رعایا بالکل بے دست و پا ہے جیسے چوہوں کا اجتماع بلی کے مقابلہ پر کچھ نہیں اسیطرح ہندو پارٹی کا ایجیٹیشن گورنمنٹ کی قوت کے مقابلہ پر کچھ نہیں مگر اس صاف و سیدھے کلام کا مطلب دجالی آرگن بھیجتا ہے کہ اہلحدیث نے گورنمنٹ کو ایک بلی بنایا ہے جو معاذ اللہ مکر و فریب کی داؤ گھات لگا کر ہندوستانیوں کو ہڑپ کر رہی ہے واہ رے تیری لیاقت۔ خیر اہلحدیث نے تو جو لکھا ہے وہ صاف ہے کہ زور دار اور کمزور کی تمثیل ہے مگر تم تو بتلاؤ کہ تمہارے گرو نے جو گورنمنٹ کو دجال اور یاجوج ماجوج لکھا ہے دیکھو ازالہ طبع اول صفحہ ۶۸۵ اور آپ خیریت سے مسیح بنتے ہیں حالانکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح دجال کو قتل کر کے اس پر غالب آئیگا اور اسی حدیث کی سند پر وہ مسیح بنتا ہے تو کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ تمہارا ارادہ ہے خطرناک ہیں صاف کہنا اگرچہ صاف اور سچ کہنے کی تم لوگوں کو عادت نہیں۔ ایسا ہی لالہ لاجپت رائے سے ہمدردی کرنیکا الزام بھی تمہارا ایک فضول اور بیہودہ بکواس ہے ہم لالہ لاجپت رائے سے انکی لیاقت کے لحاظ سے ہمدردی کرینگے نہ کہ انکی اس کام میں جس میں وہ ماخوذ ہیں اسیطرح تمہاری اور ہذیان بھی فضول ہیں جبکہ، اسی کا اہلحدیث موجود ہے تو گورنمنٹ اس کے مضامین کو خود دیکھ سکتی ہے۔ او نادان! اہلحدیث نے اگر گورنمنٹ کو ممالک اسلامیہ کے نقصانات پر توجہ دلائی تو کونسا جرم کیا جبکہ گذشتہ ایام میں جلسہ کر کے گورنمنٹ کو تاروں پر تار دئے جاتے تھے۔

ahmadimuslim.de

# فتاوے

س نمبر ۲۴۷ - مشکوٰۃ شریف میں دجال کے ذکر میں نواس بن سمعان نے روایت کیا ہے کہ دجال ۴۰ یوم زمین پر ٹھیریگا - اور دن کا اندازہ یہ بیان کیا ہے کہ یوم اول ایک سال اور دوم ایک ماہ اور سوم ایک ہفتہ کا اور یوم دیگر مثل یوم سابقہ کی طرح گذرینگے - اور اسی باب میں اسماء بنت یزید سے روایت ہو کہ دجال ۴۰ سال زمین پر ٹھیریگا - اور اندازہ سال وغیرہ کا یہ بیان کیا ہے کہ سال ایک ماہ اور ایک ماہ مثل ہفتے کے اور ایک ہفتہ مثل ایک یوم کے اور ایک یوم مثل اضطرام السعفۃ ان دونو حدیثوں کی تطبیق بیان فرماویں تاکہ مطلب صحیح ہوجائے - (کریم بخش نمبر خریداری ۸۱۹)

ج نمبر ۲۴۷ - ان دونوں حدیثوں میں دو بیان مختلف ہیں اس لئے تعارض نہیں - اسماء کی حدیث میں دجال کی کل زندگی کا ذکر ہے اور اس زمانہ کی عام حالت کا کہ ایسے عیش وعشرت میں منہمک ہونگے کہ اوقات تھوڑے انکو تھوڑے معلوم ہونگے اور نواس والی حدیث میں خاص اس کے فتنے کے زمانہ کا ذکر ہے کہ پہلا روز اس کا ایک سال کا ہوگا دوسرا ایک ماہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا - یہ کہکر فرمایا سائر ایامہ کایامکم (باقی ایام معمولی ایام ہونگے) پس دونوں حدیثوں میں جب بیان ہی الگ الگ ہے تو تعارض کیسا؟

س نمبر ۲۴۸ - اس شخص کے حق میں جس کے اقوال وعظ قرآن مجید وغیرہ میں مفصلہ ذیل ہوں کیا حکم ہے (اول) آیت شریف ھو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن کے جس کا یہ ترجمہ وہ کرتے ہیں "انسان اپنے کسب اختیار کے سبب نہ مومن بنتا ہے اور نہ کافر بلکہ خدا ہی اسکو جبرًا کافر ومومن بناتا ہے" (دوسرے) خدا کے سوا اول مرتبہ محمد کا ہے دوسرا مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا مرتبہ قرآن مجید کا - (تیسرے) خداوند تعالیٰ انصاف کو پسند نہیں کرتا ہے بلکہ جو انصاف کرتا ہے وہ مغضوب خدا ہوتا ہے یہی سبب ہے جو حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے عہدہ ریاست کو چھوڑا ہے - (چوتھے) خداوند تعالیٰ اپنے دشمنوں اور اسلام کے دشمنوں کو دنیا اور آخرت میں عزت دیتا ہے اور دوستوں کو ذلت - (پانچویں) شیطان خداوند کریم کی نافرمانی کے سبب مورد عذاب نہیں ہوا ہے بلکہ خداوند کریم نے جبرًا کیا ہے کیونکہ اس کی زبان سے آدم علیہ السلام کے سجدہ کے انکار پر کلمہ توحید جبرًا چھینے گئے ہیں - (چھٹے) علم باطن علم ظاہر کے خلاف ہے اور منکر اس کا کافر ہے اور ثبوت آیت قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے ثابت ہے یہی وجہ ہے جو صاحبان اہل باطن کو حلال وحرام شرعی کی حاجت پابندی نہیں رہی ہے (ساتویں) فرعون ڈوبتے دریا وقت حضرت موسے علیہ السلام کے رب پر ایمان لانے سے ناجی ہوگیا ہے اور پہلے بھی مقر توحید ہونے کے سبب مشرف باسلام تھا گو ظاہر میں دعویٰ خدائی کرتا تھا - (آٹھویں) نزع میں جان پہونچنے تک ایمان کے قبول ہونے کا وقت ہے (نویں) اپنے متعلقہ مؤنثات کو ترک نماز پر کچھ نہیں کہتے - بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ عورتوں کو اسطرح وہ خوش رکھنا چاہئے - کیونکہ عورت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے پسلی سیدھی کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے - سو عورت ناخوش رکھنے سے نہیں رہتی ہے - (دسویں) وظیفہ ایسے شعروں کا پڑھتا ہو سنو ای برادر گر بجو خواہی بہشت - یا دکن مشہورۂ پیران چشت - (گیارہویں) وہ یہ بھی کہتا ہے - کہ شیطان خدائے تعالیٰ کا سیجن ہے کہ بلا رضامندی خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اگر اس کے حکم سے کرتا ہے تو پھر کوئی جہنمی نہیں ہوسکتا - (مرسلہ عبداللہ محرر از پٹیالہ)

ج نمبر ۲۴۸ - شخص مذکور مجبوط الحواس ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے شخص کو منبر پر نہ بٹھایا کریں نہ اسکا کلام سنیں اور اگر کچھ کہنا چاہے تو کسی حکیم عالم کے پاس لیجا کر انکو سمجھا دیں نہ جاوے تو پاگل خانہ میں پہونچانے کی کوشش کریں - (اخی الحبیب المسیف)

س نمبر ۲۴۹ - عشر کا نصاب کتنا ہے اور نہری اور چاہی میں کیا فرق ہے اور کس کس کو دینا چاہئے اور کون کون جنس کو عشر پڑتا ہے مثلاً گندم نخود - کماد - کپاس جو وغیرہ

س نمبر ۲۵۰ - دوال اور ضاد کے پڑھنے میں غلطی لازم آتی ہے یا کہ نہیں اور غلط قرءت پڑھنے والے کو کیا حکم ہے؟

س نمبر ۲۵۱ - جو کہ سنتیں نماز میں ادا کی جاتی ہیں انہیں مؤکدہ کون کون سی ہیں جن کے چھوڑنے سے نماز میں نقصان ہوجاتا ہے؟ (محمد عطاء اللہ خریدار ۱۰۵۵)

ج نمبر ۲۴۹ - حدیث شریف میں ہے کہ پانچ اوقیوں پر زکوٰۃ واجب ہے پانچ اوقیوں کا اندازہ قریب ۲۰ من پختہ کے ہے - چاہی پر کل پیداوار کا بیسواں حصہ ہے مگر نہری پر چونکہ معاملہ آبیانہ وغیرہ بھی دینا ہوتا ہے اس لئے اسکا چالیسواں حصہ ان شاء اللہ کافی ہوگا -

ج نمبر ۲۵۰ - ضاد وظاء کے مشابہ پڑھنا صحیح ہے کتب صرف فقہ عالمگیری وتفسیر کبیر وغیرہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور مشابہ بدال کے پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی - غلط قرءت کوئی جانکر پڑھے تو سخت گنہگار ہے اور اگر اس کی تحقیق ہی نہیں اور جو نیک نیتی سے ادا کرتا ہے تو معذور ہے

ج نمبر ۲۵۱ - پانچوں نمازوں میں بعض رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں دو صبح - چار ظہر دو مغرب اور دو عشاء میں - ظہر کی چار - دو فرضوں سے پہلے اور دو پیچھے -

# انتخاب الاخبار

**مولوی** اللہ دتا جوان صالح ساکن تھل ضلع گوجرانوالہ انتقال کر گیا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللھم اغفرلہ - قادیانی الہامی قبیلے سے مرحوم کے متعلق ایک الہام نکلا ہے اسکا جواب آئندہ -

**مرقع قادیانی** بحمداللہ اس ہفتہ جاری ہو گیا جسمیں مرزا قادیانی کی گپ متعلقہ امریکن ڈوئی کی پوری کلی کھولی گئی ہے -

**راولپنڈی** میں پولیٹیکل ملزموں کا مقدمہ بڑی زور و شور سے ہو رہا ہے -

**مشہور** پولیٹیکل ملزم اجیت سنگھ اس ہفتہ امرتسر میں شب کے گیارہ بجے پکڑا گیا - اسی شب کو سپیشل گاڑی پر لاہور بھیجا گیا -

**شکر ہے** ایران میں فساد اٹھکر دب گیا - ایران میں آثار بیداری کے پائے جانے لگے ہیں -

**بلوہ** راولپنڈی کے متعلق منسا رام وکیل اور صوفی رام کلرک ابھی تک مفرور ہیں وہ خفیہ طور پر جاپان جانا چاہتے ہیں - دونوں کو گرفتار کرنے کیلئے کلکتہ پولیس تلاش میں مصروف ہے -

**مشرقی بنگالہ** میں فساد اور لوٹ مار کے مقدمات سرگرمی سے چل رہے ہیں سینکڑوں ملزم گرفتار کئے گئے - تمام منڈیوں اور ہاٹوں پر گورکھا فوج اور ملٹری پولیس کے پہرے تعینات ہیں - اب مزید اندیشہ کا خوف نہیں رہا - روز بروز امن ہوتا جاتا ہے - قومی والنٹیروں کا قدم توڑ دیا گیا -

**چینی** گھڑیوں کے بنانے کا ایک کارخانہ کلکتہ میں دیسی سرمایہ سے جاری کرنے کی تجویز ہے -

**بریڈلا ہال** لاہور کے میدان میں ۲ ماہ حال کو انڈین ایسوسی ایشن لاہور نے لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی کی نسبت اظہار ہمدردی و افسوس کرنے کے لئے جلسہ کرنے کی اجازت چاہی مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اس سبب سے کہ اس جلسہ سے بغاوت و بدخواہی کی تحریک ہوگی جلسہ کرنے کی ممانعت کر دی -

**جاپان** نے امریکن گورنمنٹ سے شکایت کی کہ جاپانی خوراک فروشوں سے سان فرانسسکو میں امریکن لوگ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں - گورنمنٹ امریکہ نے فوراً تحقیقات کرنیکا حکم دیا -

**شملہ** سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کا ارادہ ۱۹۰۸ء میں یورپ کی سیر کرنیکا ہو رہا ہے -

**پنجاب** گورنمنٹ نے جلسوں کا قانون دہلی میں بھی نافذ کر دیا اب بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دہلی میں بھی کوئی عام جلسہ نہو سکیگا - اب تک پنجاب کے چھ اضلاع میں یہ قانون جاری ہو چکا ہے -

**ہندو** بوجہ قلت لکڑی کے راولپنڈی میں اپنے مردوں کو دفن کرنے لگے

**نواب محسن الملک** کی طبیعت پھر بگڑ گئی تبھی اسلئے ڈاکٹروں کے اصرار پر وہ آخر ایک ہفتہ کے لئے کوہ ہمالیہ شور تشریف لے گئے -

**علیگڈہ** - بریلی - بدایوں وغیرہ میں اہل اسلام نے جلسے کر کے پنجاب و صوبہ مشرقی بنگال کی شورشوں پر اظہار تاسف و نفرت کیا اور گورنمنٹ کی کارروائی کو حق بجانب قرار دیکر اُسکی وفاداری کی تائید و تاکید کی -

**صوبہ مشرقی بنگال** کے اکثر مقامات اور کلکتہ سے ہندو اخبارات کے نامہ نگار بدستور مسلمانوں کی لوٹ مار کی خبریں بھیج رہے ہیں -

**قانون نو آبادی** ہائے پنجاب جس کے اجراء نے زمینداران پنجاب خصوصاً نو آباد گان نہر چناب کی کمریں بالکل توڑ دیں تھیں اور وہ بیچارے جیتے جی مر لئے تھے - ویسرائے ہند لارڈ منٹو نے اسکو منسوخ کر دیا -

**پنجاب** کا گرمائی مقام قطعی طور پر شملہ قرار دیا گیا ہے - ڈلہوزی میں انتقال بالکل نہوگا -

**امسال پنجاب** میں ۱۴ لاکھ ۱۷ ہزار ایکڑ رقبہ سے روغنی تخموں کی پیداوار ایک لاکھ ۸۳ ہزار ٹن ہوئی ہے -

**لاہور** میں یہ تجویز ہوئی کہ ڈی اے وی کالج کے احاطہ میں ایک بت بیادگار لالہ لاجپت رائے چندہ سے نصب کریں (آخر بت پرست نکلے)

**منچوریا** میں ریلوے بنانے کے لئے جاپان نے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کا سامان امریکہ سے منگوایا - جلد سامان بہم پہنچا دینے کی شرط پر جاپان نے زیادہ قیمت اشیاء مطلوبہ کی ادا کی ہے -

**ساحل** برہما کے قریب خلیج بنگالہ میں کچھ عرصہ ہوا ایک نیا جزیرہ دریافت ہوا اب معلوم ہوا ہے کہ وہ پھر غائب ہو گیا ہے -

**پنجاب** کی پیداوار گندم کا تخمینہ ۲۲۹۸۰۳۰ ٹن ہے جو پچھلے اوسط سے ۶ فیصدی کم ہے -

**مدراس** یونیورسٹی کو وزیر ہند نے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء کو خرید لینے کا اعلان کر دیا -

مرۃ الجہاد - پنڈت لیکھرام کی کتاب جہاد کے جواب میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے قیمت ۳/ راقم سے یا مصنف سید وزارت حسین مونگیری سے پتہ بانکی پور پٹنہ طلب کریں - بابو منظور الٰہی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ -

SOHDRA
8 JU.
07



# قابل دید کتابیں

**تفسیر ثنائی** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کرکے لفظوں کو تفسیر میں الگ تشریح کی گئی ہے۔ پیچیدہ بحثیں میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ پیر کرایا ہو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ختم ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
جلد دوئم سورہ آل عمران و نسا عہ
جلد سوئم سورہ مائدہ انعام اعراف عہ
جلد چہارم تا سورہ نحل عہ

چاروں جلدیں یکجا لینے سے ایک ساتھ خریدنے سے معہ محصول صرف ...

**تقابل ثلاثہ** توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تینوں کی اصل عبارتیں نقل کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت معہ محصول عہ

**اسلام اور برٹش لادینی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ** ۲ر

**چودہویں صدی کا مسیح** مرزا صاحب قادیانی کے سوانحعمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰ قیمت معہ محصول عہ

**الہامات مرزا۔** مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۵ر

**تغلیب الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ مہر میاں آریہ جلد اول ۵ر جلد دوئم ۵ر جلد سوئم ۵ر جلد چہارم ۵ر ہر چہار جلد عہ

ترک اسلام ...

پال ۲ر

مفصل بحث ۱۰ر

بحث تناسخ ... ۲۳۰ کو جواب مولوی ... مباحثہ ۳

**نماز اربعہ** ہندوؤں۔ آریوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کی نمازوں کا مقابلہ ۲ر

# تیر بہدف دوائیں

**برقی سٹ** اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور رگوں کا درد ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصول ڈاک (...روپے)

**مومیائی** جریان۔ سرعت۔ دردکمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل و دق اور ہر قسم کی کمزوری کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ وہ لوگ جنکے ہاں بوجہ کمزوری کے اولاد نہ ہوتی ہو اس کو ایک سال یا چند ماہ استعمال کرکے قدرت حق کا مشاہدہ کریں جو صاحب بجوش جوانی یا بچپن میں غلط کاریوں سے جوہر انسانی ضائع کرکے پچھتا رہے ہوں وہ اسکو استعمال کرکے طاقت پیدا کر سکتے ہیں چوٹ لگتے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ مباشرت کے بعد ہر رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلے درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھے اور کمزوروں کی سچی رفیق ہے جنکے بچے کمزور ہوں وہ ان کو ایک رتی روزانہ کھلا کر دیکھیں کس قدر مضبوط بنا دیتی ہے قیمت با تسہیل صرف عہ ۱۲ فی چھٹانک معہ محصول۔

**جوہر عشبہ مصفی خون** یہ امر مسلم ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے جن کے نام سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ سل و دق آتشک۔ سوزاک وغیرہ خون کی خرابیوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ خدانخواستہ اگر آپ کبھی کسی جسمانی مرض مثلاً آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو کر اپنی صحت کا ستیاناس کر بیٹھے ہیں تو ضرور ہی کم از کم ایک شیشی استعمال کرکے دیکھیں قیمت معہ محصول ۵

**سرمہ مقوی البصر** اس کا ہر روزہ استعمال کرنا آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ دھند غبار کو دفع کرتا ہے قیمت فی تولہ معہ محصول ڈاک ۱۲ر

ملنے کا پتہ: منیجر یونائیٹڈ میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ضرورتی مال ... [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے


**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +


# اہلحدیث

ہوئے ہو کیوں مصطفےٰ کی گفتار مت دیکھ کسی کا قول و کردار

بر عمل بحو نقش کی بات ...

جلد ۳ نمبر ...


**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے ” ...

روسا و جاگیرداروں سے ” ...

عام خریداروں سے ” [illegible]

غیر ممالک سے ” ۵ شلنگ

” ” پیشگی ہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ” [illegible]

**اجرت اشتہارات**

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے +

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو


امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ہجری

## کیا امام بخاری کا بدلہ ہے ؟

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر + پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

امرتسر مطبع ریاض ہند میں ایک رسالہ منظوم چھپا ہے جسکا نام ہے ”تازیانہ عبرت“ مصنف اوس کا شیعہ ہے مضمون اوس کیا ہے بس کچھ نہ پوچھئے۔ کسی اہل سنت کے سننے کے قابل نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا الشیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے ہم حیران ہیں کہ اس قسم کی تحریرات سے مسلمانوں کو کیا فائدہ۔ مسلمانوں کی شکستہ حالت کیا اس امر کی مقتضی ہے کہ گڑے مردوں کو اکھاڑا جاوے۔ مانا کہ شیعوں کے نزدیک ان بزرگوں کی قدر و عظمت نہو۔ مگر وہ یہ تو جانتے ہیں کہ اہل سنت ان بزرگوں کی عزت کرتے ہیں پھر کیا اون کو معلوم نہیں کہ قرآن شریف کی تعلیم ہے کہ مشرکوں کے معبودوں کو بھی برا نہ کہو۔ اسلیئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ لاتسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء۔ کسی مردے کو برا نہ کہو جس سے زندوں کو ایذا پہونچے۔

مانا کہ شیعوں کو اہل بیت کی محبت کا دعوٰی ہی نہیں بلکہ غلو بھی ہو لیکن یہ کیا شرافت اور انسانیت ہے کہ جمہور مسلمانوں کے دلوں کو صدمہ پہونچایا جائے۔ ہم اسکے متعلق زیادہ لیکچر لکھنے سے پہلے ہم بادل ناخواستہ چند ایک اشعار کتاب مذکور سے نقل کرتے ہیں (نقل کفر کفر نباشد)

سنیوں میں غوث کی کیا یاد ہے
گیارہویں سے سب کی سرفراز
بارہی باری چاہئے تھی سب کی یاد
عبدقادر عبد قادر کب ہوا
حنفا نفسانی سے اس کو کام تھا
مقبرہ پر فوج نادر نے ہلا
گر ولی ہوتا وہ پیرو پیشوا
پیر پیران میر میدان وہ نہ تھا
تھا کمینہ ذات کا سید نہ تھا
یہ بھی ملعونوں نے لکھا ہے تھا بیہود

فخریہ قریہ ہند کا بغداد ہے
پر نہیں سنیوں کی بندہ و نیاز
عبد قادر کہا گیا حق العباد
نفس پرور اور عبد البطن تھا
عارف حق وہ ہاں نہ امام تھا
ٹوٹ کے اسے عبد قادر نے بچا
تو نہ دیتا شاہ نادر کو سزا
ہیں یہ القاب سے عاری ومر لفظ
تھا عدو سادات کا سید نہ تھا
تھا نہ وہ شوروشر وہ بے ثمود

معذرت:- اخبار کا اصل کاتب اپنے رشتہ داروں کی علالت میں مصروف تھا۔ اسلیئے اخبار نہ لکھ سکا منیجر۔

لا تقوہ ربا یقین ضرور دیتا۔ استفہام انکاری ہے۔ (مصنف تازیانہ)

ahmadimuslim.de

غوث اعظم بود شیطان الرجیم — گفت بردم مصطفےٰ را تا کریم
نیز در تحفہ نوشت آن کینہ کش — + قتل شد شبیر از سیف جدش
جو کہتے یون وہ گدھے کا بول ہے — مشکل اسکی کا بیان احوال ہے صفحہ ۱۴

یہ تو حضرت پیر صاحب کی شان میں ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں یون ہرزہ درائی کی ہے۔

تھا جولاہ ذات کا کم ذات تھا — خادم سادات وہ دن رات تھا
حضرت صادق سے پڑھتا تھا سبق — پر لگے ملنے جو جابر کے طبق
چاٹ حلوے کی بُری ہوتی ہے یار — عقل بھی ماری گئی آخر کی بار
پھر گیا سادات سے وہ بے وفا — ہو نہیں سکتی کمینون سے وفا
دل میں اپنے وہ لگا کرنے گمان — سب جہان ہے آج میرا قدر دان
آج سب علمون میں ہُنر تو طاق ہون — طاق ہون سب شہرۂ آفاق ہون
الغرض گمراہ نعمان ہو گیا — اور تکبر میں وہ شیطان ہو گیا ہے

کس طرح شرافت اور انسانیت کے جامہ سے باہر ہو کر یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں ایک بڑی لمبی حکایت لکھی ہے جس میں علاوہ بہتان اور دل آزار افتراکے اسقدر گالیان دی ہیں کہ کسی شریف آدمی کی طاقت نہیں کہ اونکو سن سکے۔ مگر افسوس کہ شیعون کو بزرگان دین کی بدگوئی نے اس درجہ پر پہنچایا ہے کہ معمولی انسانیت سے بھی گر گئے ہیں۔ سچ ہے ؎

دشنام مہذب بہ عبادت باشد — مذہب معلوم و اہل مذاہب معلوم

خیر اس قصہ کو تو ہم یہان ہی خدا کے سپرد کر کے اس فتنہ کا سبب تلاش کرتے ہیں۔ کہ کیا ہے۔

ہم اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں ممکن ہے غلط ہو کہ اس طوفان کا باعث اخبار اہل فقہ کے وہ مضامین ہیں جو امام بخاری کی توہین کے متعلق چھپتے رہے ہیں گو شیعون کو امام بخاری کا عوض اتارنا مقصود نہو۔ مگر غیرت خداوندی تو کچھ اور ہی چیز ہے جس کے اسرار تک پہونچنا ہر ایک کا کام نہیں۔ اسلئے خدائی غیرت نے کرشمہ دکھانے اور بدعتیون کو محدثین خصوصاً امام المحدثین کی توہین کا مزہ چکھانے کے لئے ایک دشمن کو اس طرف آمادہ کیا۔ سچ ہے ؎

الامان عجو گافر شتون کی زبان پہ جاری — گر اسیطرح رہا تم سے شیعون کا پاپا

اب سنئے ان بزرگان دین کی کرامت جنکی شیعون نے ہتک کی ہے کہ کتاب مذکور جب چھپنے کے سلائی اور کٹائی کے لئے دفتری کے پاس گئی تو دفتری نے قصداً یا سہواً اوسکو ایسا کاٹا کہ سطر دو سطر تحریر کی بھی ساتھ ہی اڑ گئین۔ مالک کتاب مطبع والون کو نالش کی دہمکی دیتا ہے مالک مطبع نے دفتری کو نوٹس دیا ہے سنا ہے دفتری بمشورہ قانون دانون کے خاموش کتابون کا اقرار ہی نہیں کرتا یہانتک کہ جس آدمی نے کتابیں دفتری کے پہونچائی تہین اوسکی بانہہ ٹوٹ گئی وہ ہسپتال میں پڑا ہے غرض ایسی کچھ الجہن میں معاملہ پڑا کہ کئی دنون تک نہ سلجھا آخرکار تنگ ہو کر فریقین نے کچھ کچھ حرجانہ اٹھایا اور کتابیں لے گئے

مالک مطبع چونکہ مرزائی ہے اسلئے ہم مرزائیون سے عموماً اور مالک مطبع مذکور سے خصوصاً پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب قادیانی کی بھی کبھی کرامت یا معجزہ ایسا ظاہر ہوا کہ اونکی ہتک کرنیوالے ایسی الجہن میں پڑے ہون۔ جیسے تم لوگ پڑے ۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت سر کی حنفی پبلک اس کتاب کا کیا انتظام کرتی ہے ہمارے خیال میں بہتر ہو کہ ہر مہینے میں جو گیارہوین کیجاتی ہے اُسی خرچ کو چندہ کر کے اس کام پر لگایا جائے۔ ایسی صورت میں گیارہوین سے کیا فائدہ جب گیارہوین والے کی ہتک ہو رہی ہو۔ ہم نے بطور ہمدردی ایک آسان تجویز بتادی ہے۔ اب عمل کرنا نہ کرنا اونکا اختیار ہے اگر ان گیارہوین بازون نے حرکت نہ کی تو شاید اور کوئی اللہ کا بندہ کہڑا ہو جائے ؎ مردے از غیب برون آید و کارے بکند۔

## عجب وہم پرستی ہے

یون تو ہندون کی قوم بت پرستی کیوجہ سے وہم پرست مشہور ہے مگر آج جس وہم کا ذکر ہم کرینگے وہ شاید ناظرین نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ لاہور کے ہندو اخبار سناتن دہرم گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔

> یہ چھپے ہے دیوتا ہیں ؟ عوام لوگ اس سے واقف ہیں کہ جب کہیں طاعون پھیلتا ہے تو وہان کے چوہے مرنیکے علاوہ بہاگ بھی جاتے ہیں ایسے طریقہ سے حال میں جب سے کہ علیگڈہ میں طاعون پہیلا ہے میرے مکان میں جبکہ کثرت چوہے تھے نہ معلوم کہ کہان غائب ہو گئے یعنے بھاگ

ahmadimuslim.de

گئے تھے یا بلوں کے اندر ہی رہتے تھے۔ اغلب گمان تو یہ ہے کہ بھاگ گئے ہونگے مگر ایک دن کا ذکر ہے کہ جب ہم چند ایک ہمسائے اپنے مکان سے باہر دوسرے کے مکان پر بیٹھے ہوئے باہم گفتگو کر رہے تھے تو طاعون کے ایام میں چوہوں کے بھاگ جانے کی نسبت ذکر چھڑ گیا۔ یہ ہونے لگا۔ اس وقت اتفاق سے میں نے بھی خود جو مشاہدہ کیا تھا اور دراصل صحیح امر تھا بیان کر دیا کہ پیشتر تو میرے یہاں موٹے موٹے چوہے بکثرت تھے مگر اب جب سے طاعون اس جانب پھیل رہا ہے وہ موٹے موٹے چوہے بالکل نہیں ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی مرا بھی نہیں لیکن اب صرف چند چھوٹی چھوٹی چوہیاں رہ گئی ہیں اور نہ معلوم کہ وہ موٹے چوہے سب کہاں بھاگ گئے ہیں بس یہ کہنا ہی تھا کہ رات کو تو میں نے یہ کہا اور صبح ہی موٹے موٹے چوہے گھر میں بکثرت مثل سابق کے نظر آئے گویا کہ وہ رات کو ہی مکان میں آکر موجود ہو گئے تھے پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوہے دیوتا ہیں نہیں تو وہ میری بات اور خصوصاً ایسی جو مکان میں بھی نہیں کہی گئی۔ کسطرح سُن لیتے اور اُسی رات کو مکان میں بھی سب کیونکر نمودار ہو جاتے۔ پس یہ امر صاف اور صحیح طور سے بخوبی ثابت ہے کہ چوہے ضرور دیوتا ہیں! اور اسی مضمون میں یہ نصیحت بھی اخذ ہوتی ہے کہ دیوتاؤں کے راز ظاہر کرنا چاہئے ورنہ ضرور ہی بگھن ہوتا ہے جیسا کہ منتر وغیرہ کے عاملوں کا قول و عمل ہے وہ نہایت ہی درست ہے +

ہندو مسلمان* انگریز سبھی انکو دیوتا کہتے ہیں تفصیل اس کی اس طرح پر ہے کہ ہندوؤں کے دیوتا گنیش جی کی سواری چوہا ہے پس وہ چوہا جو گنیش جی کی سواری میں ہے دیوتا ہوا اور اسی وجہ سے اس کے تمام خاندان بھی دیوتا شمار کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں چوہوں کو پیر پیغمبر اور بابا کہا جاتا ہے۔ شاید یہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہو کیونکہ چوہوں کو بھی تو موسی کہتے ہیں اور اس تناسب کی کوئی اور بھی وجہ ضرور ہوگی کہ جن معنوں سے چوہوں پر لفظ پیغمبر کا صادق آتا ہے۔ اور دوسرا لفظ پیر* جو بولتے ہیں اُس کی غالباً یہ وجہ ہے کہ چونکہ چوہا گنیش جی کی سواری میں ہے اور گنیش جی شیو جی اُکے پتر ہو کر دیگر گنٹروں کے مالک ہیں پس گنیش جی اور اونکی سواری وغیرہ سب گنٹر شیو جی کے ستیا ہوئے جیسا کہ باناشر ریت سے شری کرشن بھگوان کا جب یدھ ہو رہا تھا اور باناشر ریت شیو جی کا پرم بھگت تھا اُس نے کرشن بھگوان سے ہار کر شیو جی کو یاد کیا تب شیو جی مہاراج اپنے بھگت کے سہائتا کیواسطے اپنی کل فوج لیکر آئے تھے اُس میں گنیش جی وغیرہ شیو جی کے سبھی پتر مع اپنے گنٹروں کی ستیا کے موجود تھے (شری مدبھاگوت پوران دشم اسکندھ ۶۳ ادھیائے) اس سے صاف ظاہر ہے کہ گنیش جی اور اوسکا باہن یعنی سواری سب شیو روپ ہیں اور چونکہ شیو جی تمام دیوتاؤں سے بڑے ہیں اسلئے مہادیو کو بوڑھا بابو اور مسلمان پیر کہتے ہیں چنانچہ سوموار جو شیو جی کا دن ہے اُسکو مسلمان پیروار بولتے ہیں اور اسی وجہ سے چوہا جو شیو روپ ہے اُسکو بھی پیر کہتے ہیں پس مسلمان چوہوں کو جو پیر پیغمبر بولتے ہیں اُسکی وجہ کافی طور پر سمجھائی گئی ہے اب بولنے کے علاوہ دوسرا نظری ثبوت بھی تحریر کرتا ہوں کہ جس گھر میں چوہے زیادہ تر نقصان کرتے ہوں اُن پر پیغمبر کے نام پر ریوڑی بولدینے اور بانٹ دینے سے نقصان نہیں کرتے اہل اسلام کے طریق سے یہ ایک تا وجہ دیوتا ہونے کی ہے +

انگریز لوگ چوہوں کو پلیگ کا دیوتا سمجھتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر آئسیں کے پرس صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:
"چوہے پلیگ کی سواری ہیں۔ پلیگ چوہوں پر سوار ہو کر آتا ہے"
وہاں وجہ اوسکی یہ ہے کہ پلیگ کو ہندی میں مہاماری کہتے ہیں یہ ایک قسم کی چھوٹی پرلے یعنی قیامت ہے اور موت کے دیوتا شیو جی ہیں۔ انہیں کو اہل اسلام اسرافیل کہتے ہیں چنانچہ ہندو پرلے کا ہونا شیو جی سے اور مسلمان قیامت کا ہونا اسرافیل

* مہربانی کر کر اپنی کہئے مسلمانوں بھائیوں کو خیال میں غلط و معقول دیکھئے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

شعر مندرجہ عنوان کے صدق میں جسکو کلام ہو وہ لالہ لاجپت رائے سے آریہ سماج کا برتاؤ دیکھ لے۔

لالہ لاجپت رائے کی بابت ہم آج سے پہلے کسی نمبر میں لکھ چکے ہیں کہ پنجاب کے قابل آدمیوں میں سے ایک قابل وکیل اور سیاسی امور میں بہت کچھ حصہ لینے والے تھے۔ اونکی قابلیت کے لحاظ سے ہمیں اونکو مواخذہ پر سخت ملال ہونا چاہئے اسلئے ہم نے دعا کی تھی کہ خداوند کریم اونکو رہائی دلاکر کسی مفید کام کی توفیق بخشے۔ مگر افسوس ہے کہ جس قوم اور سوسائٹی کے وہ معزز ممبر تھے وہی اون سے علیحدگی کئے جاتے ہیں ہندؤن اور سکھون نے تو علی الاعلان کہدیا کہ مہاراج ہم نہیں ہیں خیر انہوں نے تو کہنا ہی تہا تعجب تر تو یہ ہے کہ آریوں بالخصوص گوشت خور آریون نے جنکی سوسائٹی کے لالہ لاجپت رائے فخر تھے اونکا آرگن آریہ گزٹ بہی بظاہر ناراضگی کے لہجہ میں لکھتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے جب سے پولٹیکل امور میں حصہ لینے لگ گئے تھے۔ سماج کا بہت نقصان ہوا یہانتک کہ اسی سماج کا ایک ڈیپوٹیشن لاٹ صاحب پنجاب سے ملا تو کہلے لفظون میں عرض کیا کہ آریہ سماج کو بحیثیت سماج کے پولٹیکل امور سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ایک مذہبی سماج ہے جسکے جواب میں لاٹ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں تو ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنرون نے یہی رپورٹ کی ہے کہ جہان جہان آریہ سماج ہے وہان ہی شورش ہے اسکے جواب میں ممبران آریہ سماج نے کہا کہ آریہ سماج چونکہ ہر ایک مذہب پر بڑی سختی سے نکتہ چینی کرتی ہے اسلئے ہر ایک قوم اسکی بدخواہ ہے اور اسکو بدنام کرنا چاہتی ہے۔

ہمیں اس موقع پر اس گفتگو کے صدق و کذب پر بحث کرنی منظور نہیں بلکہ یہ دکہانا ہے کہ جو خیال مسلمانون دوراندیشون کا تہا۔ آخرکار وہ سچا ثابت ہوا ہندوستان کی اس شورش پر مسلمان لیڈرون نے کہا تہا کہ مسلمانو ہوشیار رہنا یہ لوگ تمکو ساتھ ملاکر تکلیف کے موقع پر سب یہی کہنے لگ جاینگے کہ ہم ساتھ نہ تھے کیونکہ اسکا اشارہ قرآن مجید میں ملتا ہے۔ پس وہی ہوا جونہی لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ ماخوذ ہوئے چارون طرف سے صدائیں آرہی ہیں کہ یہ دونون ہم میں سے نہ تھے۔ کیسا خوفناک سین ہے کہ بقول آریہ گزٹ جس قوم کے لئے شہید ہوئے وہی قدر نہیں کرتی آہ یہ دونون پولٹیکل ملزم قوم کو مخاطب کرکے بزبان حال گویا یہ کہہ رہے ہیں

(ہیں سہ)

کبھی تو شہید وفا کی قبرون پہ آؤ    یہ سب گہر تمہارے لبائے ہوئے ہیں

**شکریہ فنڈ** میں منشی محمد حسین بیگ صاحب کلرک از مقام سہاگپور ضلع ہوشنگ آباد نے مبلغ پانچ روپیہ اور میر غلام میلانی صاحب ہیلیدی معصوم اور عبداللہ حسن طالب علم امرتسر دو روپیہ لغتی فنڈ سے آئے ہیں۔ مولوی عبداللطیف اوسید ورجنا جملہ مبلغ معہ دعا اخبار بنام رحمت اللہ طالب علم مسجد چینیٹے والی اور عبداللہ گمنام احمدپور شرقیہ ریاست بہاولپور جنکی درخواستیں چہپ چکی تہیں سال کے لئے جاری کئے گئے ہیں سابقہ قرض ۱۲ داخل خزانہ رہے احباب کرم توجہ فرمائیں۔

درخواست عـ ۴۳ میں غریب آدمی ہون فی سبیل اللہ اخبار بہیجو محمد اسمٰعیل طالب علم مدرسہ احمدیہ ستیا ٹہی۔

ایضاً عـ ۴۴ میں بہی ایک مسکین مشتاق ہون۔ برکریمان کارہا دشوار نیست سید محمد افضل از نابہ بروالہ ڈاکخانہ اخلاص پور ضلع ہوشیارپور۔

ایضاً عـ ۴۵ جناب من ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ محمد الدین خان طالب علم حیدرآباد دکن محلہ افضل گنج۔

ایضاً عـ ۴۶ میں حنفی ہون مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ محمد زین العابدین کو ہی جنگلی مقام سماہنی ضلع بہمبر ریاست جمون۔

**قصور عقل**

**تعقبیہ** دوسرے حصہ میں جیسے یہ دکہلایا تہا کہ تعدد یا اختلاف اوصاف وصف قدامت کو وجود ہی مانع ہے بجواب اسکے جو کچہ مخاطب صاحب نے فرمایا اوسکا خلاصہ یہ ہے جسطرح وصف انسانیت کے اندر متعدد و مختلف اوصاف کے افراد کا داخلہ جائز ہے اسیطرح وصف قدامت کے اندر بہی متعدد و مختلف اوصاف کے افراد کا داخلہ جائز و ممکن ہے علاوہ اسکے اختلاف اوصاف ہمسری کو کیونکر مانع ہو سکتا ہے جبکہ ایک ہی وقت تک پیدا شدہ لاکہون انسان مختلف اوصاف سے ظاہر ہیں۔

جواب یہ ہے تعدد اختلاف اوصاف پر مبنی ہے اور اختلاف اوصاف کے واسطے فرق مراتب و تعین اقسام لازمی ہے جو کسی وصف خاص خصوصاً وصف قدامت کے اندر باطل ہے اسلئے نز و محققین عقیدہ تعدد قدما باطل ہے

نیشنل کمرشیل ایجنسی

سب سے سستا اور بڑیا ہر قسم کے انجن اور مشینیں مشین جو کل سینٹ ایکہزار روپیہ خرچ کرنے پر ملتا جو کہ ۱۴ ہارس روزانہ آتا ایک سو روپیہ اگر آپ اور تو ہمارا انجن چلاکر بجلی وغیرہ ہر قسم کی مشینیں کاٹنے کی چاول صاف کر سے پانی نکالنے کی پمپ قیمت پر دستیاب ہو سکتے اور ہاتھ سے چلنے والی سکتی ہیں ہاتھ سے مشینیں بہی ملسکتی ہیں جو میں برف تیار کردیتی ہیں اور بسکٹ وغیرہ ہم اپنے کسی ریلوے سٹیشن پر سے زیادہ دور نہیں جو مشینیں کام نہ دینگی اس سے زیادہ اور کیا ہے

مینیجر
کمرشیل ایجنسی
بازار پیر ٹرا ا..

غور بات یہ ہے کہ اصل سوال کا جواب کیا دیا ہے۔ ناظرین کی آسانی کے لئے ہم نے جواب پر خط کھینچ دیا ہے۔ دیکھ سکتے ہیں کہ مہاشے کیا فرما رہے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ آپ کو جو یہ تکلیف ہوئی ہے تو کیوں ہوئی ہے کیا الٹو ظالم ہے کہ اوس نے بے وجہ آپکو یہ تکلیف پہونچائی سوال کیسا صاف ہے مگر جواب دینے میں کہ جس نے ہمارا رجسٹر پھاڑا یا اوسے پرماتما ضرور سزا دینگے۔ کیا خوب ع من چہ مے گویم تنبورہ من چہ گوید

یہ ہیں آریوں کے قابل فخر مناظر جنکی بابت آریہ گزٹ وغیرہ۔ لکھا کرتے ہیں کہ مسافر کا ایڈیٹر مسلمانوں کو دندان شکن جواب دیتا ہے۔ سچ ہے۔ اندھوں میں کانا راجہ۔ اجی جناب سوال تو آپ کی ذات شریف سے تھا کہ آپکو تکلیف کیوں پہونچی آپ جواب دیتے ہیں۔ اوس ظالم کو ضرور سزا ملیگی جسنے ہمارا رجسٹر پھاڑا۔ مہاشہ جی جس قاعدہ سے اوسکو سزا ملیگی کیا اوسی قاعدہ سے آپکو بھی یا یونہی الٹو نے تیر ظلم کیا۔ بات ٹھکانے کہو حواس باختہ کیوں ہو گئے کیا آپ اہلحدیث کا معقول جواب دے سکینگے ہرگز نہیں ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار ان سے ۔۔۔ وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

## کرشن قادیانی کی تنگ ظرفی

ناظرین آگاہ ہونگے کہ کرشن جی نے ایک بڑا لمبا چوڑا اشتہار دیا تھا جس میں خاکسار کو بد دعا دی تھی کہ تم طاعون ہیضہ وغیرہ سے میری زندگی میں مر جاؤگے۔ گو آپکی یہ دعائیں اور پیشگوئیاں تو بقول استاد کے ع زندوں کے مارنے کو مسیح الزمان ہوئے اس قابل ہیں کہ اونکی طرف خیال ہی نہ کیا جائے۔ بلکہ گوز شتر سے کم نہیں تاہم ہم نے آپکی استدعا کے مطابق آپکا اشتہار سارا اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل میں درج کر دیا۔ لیکن ہم نے اسکے جواب کی بابت لکھا تھا کہ آپ بھی اس جواب کو اپنے اخباروں اور رسالوں میں درج کرائیں۔ مگر افسوس کہ آپ ایسے عالی ظرف کہاں تھے کہ اوس جواب کو بھی نقل کراتے چنانچہ آجتک انہوں نے نہ کیا اور نہ کرینگے۔ یہ ہیں ہمارے مسیح اور یہ ہیں ہمارے مہدی اور کرشن گوپال۔ بلکہ بقول خود خدا کے بیٹے ؎

لب سمندر دیکھ لی ہم نے تیری دریا دلی
تشنہ لب رکھا صدف کو بوند پانی کی نہ دی

## قادیانی الہام کی گولائی

قادیانی الہاموں کی گولائی کا کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں ذکر آیا ہے مگر آج جس الہام کا ذکر ہم کرنے کو ہیں وہ اُن سب گذشتہ الہاموں سے فسٹ نمبر ہے۔ وہ یہ ہے۔

"بار الہا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی"

اس الہام کو اصحابی نے الحکم میں مولوی اللہ دتا مرحوم ساکن تھمل ضلع گورداسپور کی نسبت لگایا ہے جنکے انتقال کا ذکر گذشتہ اہلحدیث میں کیا گیا ہے مرحوم کوئی عالم نہ تھا بلکہ معمولی نوشت خواند جانتا تھا اور زردی کا کام کرتا تھا مگر قادیانی مشن کا مخالف تھا اسلئے اسکی موت پر خوشیان مناکر آخیر میں لکھا ہے کہ

"اخیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی ہمدردی ہے کہ انکا ایک وکیل اس سلسلہ کی مخالفت میں ہلاک ہو گیا اور اس کا بازو ٹوٹ گیا"

مگر کسقدر افسوس اور کمینہ پن ہے کہ ایک معمولی مخالف کی موت پر تو الہام لگائے جاتے ہیں لیکن جب اپنے بڑے بڑے خرانٹ مر جاتے ہیں تو کان پر جون نہیں رینگتی او ظالم تمہارا مولوی عبد الکریم امام حرزا کہاں ہے تمہاری پارٹی کا رکن رکین مولوی برہان الدین جہلمی کہاں گیا تمہارے گرو کی دائیں مونچھ کا بال۔ افضل ایڈیٹر بدر کا۔ کہاں ہے بتلاؤ ان بڑے بڑے رکنوں کے مرنے سے بھی تمہارا کوئی الہام چھوٹا ہوا یا نہیں۔ حالانکہ عبد الکریم کی بابت تمہارے گرو نے کئی دفعہ الہام سے بتلایا تھا کہ اچھا ہو جائیگا۔ مگر آخر وہ فی ... ہوا۔

ناظرین! الہام مذکور کی گولائی دیکھئے کس بلا کی ہے۔ کوئی ہندو مرے تب سچا کوئی مسلمان مرے تو سچا۔ کوئی آریہ مرے تو سچا۔ کوئی عیسائی مرے تب بھی سچا بلکہ کوئی چوہڑا مرے تو بھی سچا۔ واہ چہ خوش ؎

این کرامت ولی ماچہ عجب ۔۔۔ گربہ شاشید و گفت باران شد

## لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

صراحی چون شود خالی جدا پیمانہ میگردد
برو ز تنگ دستی آشنا بیگانہ میگردد

ahmadimuslim.de

سے خیال کرتے ہیں یعنی اُسی سے منسوب کرتے ہیں پس اس جھوٹی قیامت کے کرنے والے یہی شیوجی ہیں اعداد پر صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ جوہا شیو روپ ہے اس لئے اگر جوہا شیوجی کے حکم کو اپنے اوپر سوار کرا کر لاتا ہے تو اس میں تعجب ہی کیا ہے۔ بس جوہا ایک دیوتا ہے جو ہماری قیامت کے آنے کی پہلے سے خبر دیتا ہے ظاہر مطلب یہ ہے کہ تینوں قوموں کے اصول کے بموجب جوہے دیوتا ثابت ہوتے ہیں اور چونکہ اونکا دیوتا پن ہماری آنکھوں میں بھی آچکا ہے کہ جو اوپر لکھا تھا۔ پس اس میں ہرگز ہرگز شک نہیں ہے کہ جوہے ضرور بالضرور دیوتا ہیں ؎

(پنڈت راج بہاری لال ماتہر علیگڈھ)

## مسافر بیچارہ! ڈھب پھنسا

آگرہ کا بازاری اخبار مسافر آریوں کا نامی گالیاں دینے کا واحد ٹھیکہ دار اگر کبھی کوئی بات ٹھکانے کی نہیں کہتا کسی تناسخ کے مضمون میں تو ایسا بے ڈھب پھنسا ہے کہ نہایت ہی قابل رحم حالت میں ہے ؎

اہلحدیث میں ایک مضمون چھپا تھا کہ مسافر کا رجسٹر چرایا گیا جسے اوس کو بہت تکلیف ہوئی اور اوس پر مقدمہ چلایا گیا جو سخت موجب تکلیف ہے تو کیوں اوسکو تکلیف ہوئی؟ قاعدہ مسئلہ تناسخ ضرور اوسنے کسی پہلی جون میں کسی کی چوری کی ہوگی یا اور کسی مظلوم پر مقدمہ کیا ہوگا۔ اس مختصر مگر معقول سوال کا جواب مسافر نے کئی ایکدفعہ دینے کی کوشش کی لیکن ایسی ناکام کہ آریہ سماج کے اس قابل فخر کی جسپر آریہ گزٹ وغیرہ آریہ اخبار ناز کیا کرتے ہیں حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے۔ پہلے جوابوں کو تو ناظرین دیکھ چکے ہیں آج ایک نیا جواب لالہ جی کا نقل کرتے ہیں جو ۲۴ مئی کے مسافر میں نکلا ہے۔ لالہ جی بہت سی بے نقط گالیاں دینے کے بعد لکھتے ہیں۔

"اب ہم آپکے سوال کا جواب دیتے ہیں سنئے آپ اپنے ۳ مئی کے پرچہ میں حسب عادت بہیں دل کھولکر صلواتیں سنانے کے بعد اپنے خیال میں بہت سے یہ بڑا بھاری سوال کرتے ہیں کہ آریوں کا مذہب ہے کہ جو تکلیف یا مصیبت کسی شخص کو پہنچتی ہے اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اس شخص نے بھی ایسی ہی تکلیف کسی دوسرے شخص کو اپنی پہلی جون میں پہنچائی ہوگی پس ہمارا سوال بھی انہی کے مذہب کے بموجب ہے کہ مسافر کا رجسٹر چوری ہو گیا تو ضرور ہے کہ پہلی جون میں اسنے بھی کسی کی چوری کی ہوگی اور اس جون میں مسافر پر مقدمہ دائر ہوا جو اس بات کا شاہد ہے کہ پچھلی جون میں مسافر نے بھی کسی غریب پر مقدمہ چلایا ہوگا* پس اگر آریوں کا مذہب یہی ہے تو مسافر چور اور ظالم ہے اور اگر مسافر چور اور ظالم نہیں تو آریہ مذہب جھوٹا ہے یہ دونوں ضدین ہیں۔ اور اجتماع الضدین کبھی ہو نہیں سکتا ؎

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے یا خدا۔ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

میاں تمہیں کسی تم ہی جیسے جاہل ملاں نے بہکا دیا ہوگا۔ آریوں کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اگر تم آریہ سماج کے عقائد سے ایسے ہی بے بہرہ تھے تو سوال ہی کرنے کس برتے پر گھر سے نکلتے تھے۔ کیا سوال کئے بغیر جان نکلی جاتی تھی یا ملائیت میں فرق آ جانے کا اندیشہ تھا اور اگر ایسا تھا تو کسی آریہ سے پہلے دریافت تو کر لینا تھا کہ بھائی۔ تمہارا کیا یہی مذہب ہے۔ سنو میاں! یہ مذہب خیر الماکرین کا ہوگا اور وہی تمہیں یاد رہا اور تم ہو لکھ بیٹھے ورنہ تمہارا سوال اور کچھ ہی ہوتا۔ اب سنو اور کان کھولکر سنو ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو تکلیف پہنچاتا ہے یا کوئی اور گناہ کرتا ہے تو اس کا اجر اسے پرماتما دیتا ہے پس جس ہمارا رجسٹر چرایا یا جس کمبخت نے چروایا اسے پرماتما ضرور سزا دیگے۔ تمہارے ہاں خیر الماکرین کا راج نہیں ہے کہ اللہ میاں جبر سے چاہیں چوری کرائیں جس سے چاہیں ڈاکہ ڈلوائیں جس سے چاہیں ٹھگی کرائیں اور پھر چوروں کو بے ایمانی سے دوزخ کی صورت ستر دکھائیں۔ شرابیں پلائیں بڑی بڑی آنکھوں والی لونڈے دکھلائیں کہو کچھ سمجھے! تو اب ہمارا عقیدہ سمجھکر بے شرمی کو بالائے طاق دہر کر پہر سوال کرو ورنہ چلو بہر پانی میں ڈوب مرو"

ناظرین بغور دیکھئے کہ آریوں کے مایہ ناز نے کسقدر گالیاں دی ہیں مگر قابل

* مقدمہ چلانیوالے کو کیوں چھوڑ دیا گیا ڈر گئے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

دیکھو صفحہ ۱۹۹ میں ہو ہذا سنہ ۲۸۹ ہجری کئی روز تک سخت زلزلے آیا کئے اور بصرہ میں سخت آندہی آئی ہزاروں درخت گر گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۰۱ میں ہو ہذا سنہ ۲۸۴ ہجری میں ایک پہاڑ زمین میں دہس گیا اور اوسکے نیچے سے پانی نکلنے لگا جس سے بہت سے قریہ ڈوب گئے اسی سال ایک مادہ خچر نے بچہ دیا خدا قادر ہے جو کچھ چاہے کرے۔

دیکھو صفحہ ۲۰۱ میں ہو ہذا سنہ ۲۸۴ ہجری میں بغداد میں گرانی کی یہ حالت ہوئی کہ گیہوں کی ایک بوری تین سو دینار میں بکی لوگوں نے مردار چیزیں کھائیں

دیکھو صفحہ ۲۱۳ میں ہو ہذا سنہ ۳۰۴ ہجری میں مصر میں تین ساعت برابر سخت زلزلہ رہا جس سے ہزاروں مکانات گر گئے لوگوں نے بڑے خشوع خضوع سے جناب احدیت سے دعائیں مانگیں۔

پھر سنہ ۳۰۴ ہجری میں سمندر اتر گیا یہاں تک کہ پہاڑ نظر آنے لگے اور ایسی چیزیں نظر پڑیں جو کبھی نہ دیکھی تھیں بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے بن گئے رے اور نواح رے میں زلزلہ عظیم آیا شہر طالقان خسف ہو گیا کل تیس آدمی کے قریب بچ سکے باقی سب ہلاک ہو گئے۔ رے اور مضافات رے میں بھی کوئی ڈیڑھ سو گاؤں خسف ہو گئے شہر حلوان کا اکثر حصہ زمین میں دہس گیا زمین سے مردوں کی ہڈیاں باہر نکل پڑیں رے میں ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا ایک گاؤں ہوا میں معلق لٹک گیا اور پھر گر گیا۔ زمین سے پانی نکل آیا بعض جگہ زمین میں بڑے بڑے شگاف ہو گئے اور ان میں سے سخت بدبو نکلی اور بعض جگہ سے دہواں۔

پھر سنہ ۳۴۶ ہجری ہو ہذا قم اور حلوان میں پھر زلزلہ آیا اور بہت سے خلق اللہ تلف ہو گئی اور ٹیڑی آئی اور تمام غلہ اور درختوں کو صاف کر گئی۔

دیکھو صفحہ ۲۱۴ میں ہو ہذا سنہ ہجری میں عراق میں ایک تارہ ٹوٹا جسکی روشنی آفتاب جیسی تھی اور بعد میں بادل کی گرجنے کی آواز سنائی دے۔

دیکھو صفحہ ۲۲۳ میں ہو ہذا سنہ ۳۵۰ ہجری میں درو انسے اوج کیطرف ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کے دو سر اور دو چہرے اور دو گردنیں تھیں

پھر اسی سال سنہ ہجری میں ایک ستارہ چاند کے برابر نمودار ہوا اور دس راتوں کے بعد غائب ہو گیا لوگ اس ستارہ کو دیکھ کر ڈرتے تھے۔

پھر سنہ ۳۶۴ ہجری میں رملہ میں ایسا زلزلہ آیا کہ اسکو بالکل تباہ کر دیا زمین سے پانی نکل آیا پچیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے سمندر بقدر ایک روز راہ ہٹ گیا لوگ وہاں مچھلیاں پکڑ رہے تھے یکایک پانی چڑھ آیا لوگ وہیں رہ گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۲۴ میں ہو ہذا سنہ ۳۸۶ ہجری میں جانوروں میں سخت وبا پڑی جس میں ریوڑ غارت ہو گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۳۲ میں ہو ہذا سنہ ۴۱۳ ہجری میں ۳۰ رمضان کو بھی چاند نہ دکھائی دیا دوسرے روز لوگوں نے روزہ رکھا شام کے وقت بھی چاند نہ دکھائی دیا حالانکہ مطلع صاف تھا یہ ایک ایسی بات ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا

دیکھو صفحہ ۲۳۴ میں ہو ہذا سنہ ۴۳۴ ہجری میں بغداد میں نو دس دفعہ زلزلہ آیا اور حلوان کا ایک پہاڑ ٹوٹ کر گر گیا۔

دیکھو صفحہ ۲۳۲ میں سنہ ۴۴۸ ہجری یمن میں خون کا مینہ برسا کئی روز تک زمین سرخ رہی اور لوگوں کے کپڑوں پر نشان باقی رہے۔

دیکھو صفحہ ۲۴۴ میں ہو ہذا سنہ ۴۹۲ ہجری میں ایک بڑا تارا ٹوٹا اور اسکے بعد سخت آواز آئی جس سے مکان اور دیواریں ہل گئیں لوگوں نے بڑی دعائیں مانگیں اور خیال کیا کہ قیامت آ گئی۔

دیکھو صفحہ ۲۴۱ میں ہو ہذا سنہ ۴۹۶ ہجری میں مصر میں اور شام میں اور جزیرہ میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات گر گئے اور قلعے گر پڑے اور بصرہ کے پاس بہت سے گاؤں خسف ہو گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۴۳ میں ہو ہذا سنہ ۶۰۲ ہجری میں عدن میں ایک آگ ظاہر ہوئی جس شرارے رات کو سمندر کیطرف چلتے معلوم ہوتے تھے۔ اور دن کو دریا سے دہواں اٹھتا دکھائی دیتا تھا۔

پھر سنہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں آگ ظاہر ہوئی ابو شامہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مدینہ منورہ سے خطوط پہنچے کہ شب چہار شنبہ سوم جمادی الآخر کو مدینہ منورہ میں گرج کی آواز ہوئی اور پھر سخت زلزلہ آیا اور تھوڑی دیر تک برابر زلزلہ آتا رہا یہ حالت جمادی الآخر تک رہی۔ پھر جمعہ میں قریظہ کے قریب سخت آگ معلوم ہوئی شہر [illegible] میں ہم گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے پاس ہی آگ لگی ہوئی ہے اور اسکے اثر سے وادی شظا میں پانی نکل آیا اور اوس بڑے قصر کے برابر شرارے نکلتے معلوم ہوتے تھے یہانتک کہ مکہ کے رہنے والوں کی آنکھیں اون شراروں سے چندھیا جاتی تھیں لوگ قبر شریف حضور صلعم پر حاضر ہو کر توبہ اور استغفار کرنے لگے یہ حالت کئی مہینہ تک باقی رہی۔ دیکھو صفحہ ۲۴۶ میں ہو ہذا سنہ ۶۷۹ھ میں ایسا سخت طاعون پڑا کہ اسکی مثل کبھی نہ سنا گیا تھا۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱ میں ہو ہذا سنہ ۵۴۰ھ [illegible]

[illegible]

ص طرابلس میں ایک لڑکی لطیفہ نامی تھی تین مردوں سے اوسکا نکاح ہوا مگر کوئی اسپر قادر نہ ہو سکا عیب اوسکا [illegible] پچیس برس کی ہوئی تو اوسکے پستان غائب ہو گئے پھر اوسکے [illegible] ہو گیا

میں بھی کشمیر جیسے وہم پرست ملک میں کوئی بڑا دینی مدرسہ ہونا چاہئے مگر مدرسہ ایسا ہو جہاں ہر ایک کلمہ گو قطع نظر اختلافات مذہبی کے فیض پا سکے اسلئے مہتمم صاحب اطلاع دیں کہ کیا مدرسہ مذکور میں اس بات کا کافی انتظام ہے یا یہی ہے کہ چندہ تو سب دیں مگر فیضیاب صرف ایک ہی فرقہ ہو۔

## مرزا قادیانی کے دہوکہ کا اظہار

نامہ نگار

اے لوگو خبردار ہو جاؤ قادیانی دہوکہ میں مت آؤ۔ اے انپڑہ لوگو تم پر افسوس۔ اے لکھے پڑھے لوگو تم پر بڑا افسوس اسواسطے کہ جب کبھی خدا کی قدرت کا کوئی نشان آسمان سے یا زمین سے ظاہر ہوتا ہے تو قادیانی صاحب اپنے دعوی نبوت کے ثبوت میں اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے پیش کرتے ہیں۔ انکے مرید جو کتب تاریخ سے واقف نہیں جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ یہ نشان مرزا صاحب کے دعوی کے ثبوت میں ظاہر ہوا ہے۔ اور جو مرید اپنے آپ کو مولوی بلکہ بڑے مولوی کے نام سے مشہور کر رہے ہیں وہ بھی دیدہ دانستہ ہاں ہاں کرتے جاتے ہیں اگرچہ ان پر کتب تاریخ سے یہ بات بخوبی واضح ہو کہ خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشان ہمیشہ سے دنیا میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہینگے پس میں اپنے اس دعوی کے ثبوت میں اور مریدان مرزا کو خواب غفلت سے بیدار کرنیکے لئے تاریخ الخلفاء مترجم اردو سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرونگا جس میں خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشانات کا ذکر ہوگا۔ اور تاریخ الخلفاء کا مصنف مرزا صاحب کے نزدیک معتبر ہے جس کے غیر معتبر کہنے کی مریدان مرزا کو گنجائش نہیں ہوگی۔

دیکھو تاریخ الخلفاء مترجم اردو کے صفحہ ۱۵۲ میں ہو ہذا۔

[illegible] ہجری میں سخت زلزلہ آیا جس سے اسکندریہ کے منارے گر گئے

دیکھو صفحہ ۱۵۰ میں ہو ہذا۔ سنہ ۲۳۲ھ میں عراق میں ایسی بادسموم چلی کہ کوفہ کی تمام کھیتیاں جل گئیں اور بغداد میں اور بصرہ میں مسافر مر گئے پچاس روز یہی قیامت کا نقشہ رہا حتی کہ ہمدان میں زراعت جل گئی اور مویشی مر گئے اور راستوں میں مسافر ہلاک ہو گئے۔ اسکے بعد دمشق میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ہزاروں مکان گر گئے اور خلقت انکے نیچے دب گئی انطاکیہ اور جزیرہ کا بھی یہی حال ہوا اس واقعہ میں پچاس ہزار آدمیوں سے کم کا نقصان نہ ہوا

پھر سنہ ۲۴۳ ہجری میں تارے بہت سے ٹوٹے اور بڑی رات گئی تک آسمان میں ستارے ٹڈیوں کی طرح اڑتے ہوئے معلوم ہوتے رہے۔

پھر سنہ ۲۴۲ ہجری میں۔ تونس اور قرب و جوار نیز رے خراسان نیشاپور طبرستان اصفہان میں سخت زلزلہ آیا پہاڑوں کے ٹکڑے اڑ گئے اکثر جگہ سے اتنی جگہ پھٹ گئی کہ جس میں آدمی سما جاتے۔ مصر کے ایک گاؤں آسمان سے پتھر گرے جنکا وزن دس رطل کے قریب تھا

یمن میں پہاڑ نے کچھ ایسی حرکت کی کہ کھیت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔ حلب میں ماہ رمضان ایک پرند کو لوگوں نے یہ کہتے سنا۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو اللہ اللہ اللہ چالیس مرتبہ کہکر اڑ گیا دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا وہاں کے لوگوں نے اس واقعہ کی رپورٹ صدر میں کی اور قریبا پانچسو آدمیوں نے اسکی شہادت دی۔

دیکھو صفحہ ۱۸۷ میں ہو ہذا سنہ ۲۴۵ ہجری میں تمام دنیا میں سخت زلزلے آئے شہر اور قلعے اور پل گر پڑے اور انطاکیہ میں ایک پہاڑ سمندر میں گر گیا آسمان سے سخت ہولناک آوازیں سنائی دیں اور بلبیس میں بہت آدمی ہلاک ہو گئے اور مکہ شریف کے چشموں کے پانی غائب ہو گئے متوکل نے عرفات سے پانی لانے کیلئے ایک لاکھ دینار دیئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۴ میں ہو ہذا عراق میں وبا پھیلی جو بربادی جنگ سے کم نہ تھی اس میں بے تعداد آدمی مرے۔ وبا کے بعد بہت سے زلزلے آئے جنمیں ہزاروں جانیں تلف ہوئیں۔

دیکھو صفحہ ۱۹۶ میں ہو ہذا سنہ ۲۵۸ ہجری میں دبیل سے اطلاع آئی کہ ماہ شوال میں چاند گہن ہوا اور عصر کے وقت سخت اندہیرا ہو گیا اسکے بعد کالی آندہی آئی جس نے تین روز متواتر اندہیرا رکھا اسکے بعد فرو ہوئی پھر ایسا زلزلہ آیا کہ ہزاروں گھر گر گئے یہانتک کہ قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیوں کے مکانات کے نیچے سے نکالے گئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۰ میں ہو ہذا سنہ ۲۴۵ ہجری میں بصرہ میں ایک آندہی آئی جسکا رنگ پہلے زرد تھا پھر سبز ہو گیا اور پھر کالی ہو گئی اور کئی روز تک اسیطرح رنگ بدلتی رہی آخر میں ایک چادر گری جسکا وزن [illegible] درم تھا اسکے بعد یہ

وصف انسانیت کی تمثیل اس جگہ بے موقعہ ہے اسلئے کہ وصف انسانیت میں فرق مراتب و تعین [illegible] جائز ہے بدیں وجہ مختلف اوصاف کے افراد تفریق مراتب و تعین [illegible] اسمیں داخل ہیں۔ چنانچہ حکماء ہند نے وصف انسانیت کو بلحاظ اختلاف اوصاف انسانی چار درجوں میں تقسیم کیا ہے برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ شودر۔ کیا آپ وصف روح کو بلحاظ اختلاف اوصاف تین درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اگر نہیں کر سکتے تو یہ بالکل بے انصافی ہے کہ مختلف اوصاف کے افراد بلا تفریق مراتب و تعین اقسام کسی وصف خاص کے اندر ایک ہی نمبر میں داخل کردیجاویں اور یہ صریح خلاف عقل ہے۔ اختلاف اوصاف ہم عمری کو ضرور مانع ہے۔ دنیا میں ہر حالت و کیفیت کی شناخت کیواسطے کچھ نہ کچھ علامات و نشانات جنکو ہمنے لفظ اوصاف سے تعبیر کیا ہے ضرور پائے جاتے ہیں چنانچہ شناخت عمر کیواسطے بھی کچھ نشانات و علامات یا اوصاف ایسے ضرور مقرر ہیں جن سے ہمکو متعدد افراد کے باہمی نسبت عمری کا اندازہ کرنے میں کافی مدد ملتی ہے ورنہ کیا اسباب و ذرائع ہیں جنکے ذریعہ سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے ایشور و جیو کے درمیان باپ و بیٹی کی نسبت جو صریح اختلاف عمر پر مبنی ہے دریافت کرلی۔ کیا کوئی سماجی درست ثابت کرسکتے ہیں کہ ایشور و جیو نے باہمی نسبت کا اظہار خود ہی سوامی جی سے کردیا ہے۔ ہرگز نہیں پس خواہ مخواہ یہی ماننا پڑیگا کہ سب سے پہلے سوامی جی نے اختلاف اوصاف کے ذریعہ اختلاف عمر کا عقدہ حل کیا بعدہ بمصداق مثل معروف (باپ پر پوت پتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا ہی تھوڑا) ایشور و جیو کے درمیان باپ و بیٹی کی نسبت کا راز سربستہ ادا ہم کیا۔ اچھا اگر ہم فرض کریں کہ اختلاف اوصاف ہم عمری کو مانع نہیں ہے تو اس لاینحل معمہ کو کون حل کریگا جو شیلے نوجوان مہاشہ حل کر سکتے ہیں کہ ان ہر سہ آریہ قدما میں وہ کون اسباب و آثار پائے جاتے ہیں جنکے ذریعہ باہمی ہر سہ قدما ہم عمری لازم و ثابت ہے یا وہ کون یورپین نو ایجاد کسوٹی آریہ مہاشوں کے ہاتھ لگ گئی ہے جسکی بنا پر باپ و بیٹی کی نسبت بحال رکھتے ہوئے باہمی ہر سہ قدما ہم عمری کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ [illegible] کے حصہ میں میں نے یہ ظاہر کیا تھا کہ میرے ان سب اعتراضات کے جواب کے بجائے آریہ مہاشون نے یہ عذر پیش کیا جو بخیال آپکے جواب ہے کہ ہم اگر روح و مادہ کو قدیم نہ مانیں تو دنیا کی علت

مادی کہاں سے لائیگا [illegible] اور دنیا پیدا نہ ہوا اور بغیر دنیا کے ایشور کی ہستی محض بیکار ہوگی غنیمت سمجھو کہ ایشور کے ہمراہ روح و مادہ بھی ازلی و قدیم ہے ورنہ آج ایشور کو نراکار کہنے کی بجائے محض بیکار کہنا پڑتا جو اوس کی ذات کیواسطے نقص ہے۔ اسلئے ہمنے بخیال دفعیہ نقص ذات باریتعالیٰ تعدد قدما کے مسئلہ کو بحال رکھکر ایشور کو اپنا ممنون منت بنایا۔ بجواب اسکے میں نے عرض کیا تھا کہ تمہارے عقیدہ کے بموجب اب بھی ایشور کی ہستی محض بیکار ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ تم روح و مادہ و قانون قدرت کو ازلی و قدیم و ناقابل شکست مانتے ہو۔ پس باوجود ایسے عقیدہ کے ایشور کی ضرورت ثابت کرو۔ بجواب اسکے مخاطب مہاشہ نے جو کچھ زیب قلم فرمایا اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ بروئے آریوں کا عقیدہ ہے پرماتما ہر لمحہ روحوں کے عدل اور انصاف و رحم و سزا و جزا میں مصروف رہتا ہے اسلئے ایشور کی ہستی کی ضرورت ہے اگر ایشور نہ ہو تو یہ کام کون کرے؟ جواب۔ پرماتما اوسی قدیم و ناقابل شکست قانون کے بموجب اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے میں ہر لمحہ مصروف و مشغول رہتا ہے جو پرماتما کی ہستی سے متاثر ہونیکے بجائے خود اپنا اثر پرماتما کی ذات پر غالب و قائم رکھتا ہے یا کسی دوسرے قانون کے بموجب۔ اگر کوئی دوسرا قانون نہیں ہے تو ایشور کا دخل در معقولات چلتی گاڑی میں روڑا دینا خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا نہیں تو اور کیا ہے۔ غور کرو۔ ایشور ہو یا روح ہو یا مادہ ہو جب مد ہو یا پرمد ہو۔ یا انسان ہو آریہ خواہ اگن ہوتر کرتا ہو یا نکرتا ہو جو آگ میں گریگا آگ اپنی گرمی سے اوسکو متاثر ضرور کریگی۔ پس آگ میں گرنا فعل اور اوسکے اثر سے متاثر ہونا ایک لازمی و لابدی نتیجہ ہے۔ اب فرمایئے اس نتیجہ کا دینے والا کون ہے اس میں ایشور کو اپنا عدل و انصاف و رحم صرف کرنیکا کس جگہ موقعہ ملا۔ واقعی امر یہ ہے کہ ایسا مستقل بالذات ناقابل شکست قانون جسکے ساتھ لفظ قدرت کا بھی لگا ہوا اور جو بمقابلہ یورپین صنعت و حرفت ایشور کی سرب شکتیمانی کو معطل کردے ایک معقول پسند انسان کو دہریت کی طرف راہ نما ہے۔ فقط۔ خاکسار زمان احمد یار خان از ملاوان ۱۲ اسٹیشن [illegible]

## مدرسہ نصرت الاسلام سری نگر کشمیر کے مہتمم صاحب

مدرسہ مذکور کے حامیوں خصوصاً حاجی نصر شاہ صاحب رئیس لداخ کی امداد کا ذکر کرکے مسلمانوں سے مدرسہ کے لیئے استمداد کرتے ہیں۔ ہمارے خیال

ahmadimuslim.de

# فتوے

س نمبر ۲۵۲: اس حدیث کے اصل الفاظ کیا ہیں جس کا ترجمہ ہے کہ تم میں سے وہی اچھا ہے جو اپنے گھر والون کے حق میں اچھا ہے۔

س نمبر ۲۵۳: عزل جائز ہے یا نہیں کنا نعزل والقرآن ینزل اور ذالک الواد الخفی والی احادیث کی تطبیق کیا ہے۔

س نمبر ۲۵۴: مردون کی طرح عورتون کو بھی اپنی شرمگاہ کے بال اُسترہ قینچی وغیرہ سے کر لینے جائز ہیں یا کسطرح۔ جابر ابن عبد اللہ والی حدیث سے لفظ تستحد المغیبة وغیرہ سے استعمال حدید کا حکم یا کم از کم اجازت ثابت ہے یا نہیں۔

س نمبر ۲۵۵: قبض ہو تو پاخانہ پھرتے وقت زور لگنے سے پیشاب گاہ سے منی کا قطرہ نکل آتا ہے تو غسل کا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۲۵۶: مدت رضاعت میں جب کہ والدین کے جماع سے دودھ پینے والی اولاد کو ضرر ہوتا ہے رودہ ہضم نہیں ہو سکتا جماع کا کیا حکم ہے جبکہ والدین عالم شباب میں ہون۔ سیکے از ناظرین اہلحدیث

ج نمبر ۲۵۲: اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں خیارکم خیارکم لنسائہم

ج نمبر ۲۵۳: عزل جائز نہیں ان حدیثون کی تطبیق اہلحدیث مورخہ ۲۴ مئی میں دیگئی ہے دیکھ لیجئے۔

ج نمبر ۲۵۴: عورت کو بھی مردون کی طرح استرہ وغیرہ کا استعمال جائز ہے غرض صفائی سے ہے آلہ کوئی ہو۔

ج نمبر ۲۵۵: محض منی کے نکلنے سے غسل واجب نہیں جبتک کہ لذت کے ساتھ نہ نکلے پس صورت مذکورہ میں غسل واجب نہیں۔

ج نمبر ۲۵۶: ایک حدیث میں آنحضرت نے فرمایا مجھے خیال تھا کہ میں ایسی حالت میں جماع کرنیسے منع کردون مگر دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسا کرتے ہیں اور انکو ضرر نہیں ہوتا اسلئے منع نہیں فرمایا۔ لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ اوس ضرر کی نفی ہے جو ہلاکت کے درجہ تک پہونچاتے ورنہ فی الجملہ ضرر تو تجربہ میں آچکا ہے اسلئے جو کوئی اس معمولی ضرر سے بھی اپنے بچے کو محفوظ رکھنا چاہے اور شہوت کا غلبہ بھی نہو تو وہ نہ کرے۔ اگر شہوت کا غلبہ ہو تو جائز ہے

س نمبر ۲۵۷: کتے کا گھر میں رکھنے کی نسبت یہ حکم ہے کہ جس گھر میں کتا ہوگا اوس گھر میں فرشتے رحمت کے نہیں آتے اور شکاری کتے رکھنے کا حکم ہے اور اونکا شکار بھی درست ہے یہ کیا سبب ہے جواب عنایت ہو

س نمبر ۲۵۸: اسوقت میں بوجہ ملازمت وغیرہ کے رخصت نہیں ملتی اور آدمی مجبور ہے۔ بیاہتا عورت کو پردیس میں موقع نہیں رکھنے کا اب وہ مجرد شخص بیچارہ کیا کرے وطن میں کوئی صورت روزگار کی نہیں کہ جو مقیم گھر ہو اور طریق لونڈی کا حکم نہیں دیگر صورت میں شرع کی دیوار قائم ہے فمن ابتغی وراء ذالک فاولئک ہم العادون۔ سے کا علاج مجردون کے لئے بتلایا جاوے۔

(حافظ محمد علی از [illegible])

س نمبر ۲۵۹: افتادہ مال میں شرع کی نسبت کام میں لانے کا کس طرح حکم ہے کہ کام میں لاوے یا نہیں جو مال کوئی شخص پڑا ہوا پاوے اوسکے برتنے کی شرعًا اجازت ہے یا نہیں اگر ہے تو کسقدر وہ مال انتظار میں رکھا جاوے۔

ج نمبر ۲۵۷: بعض احکام بوجہ ضرورت بشری کے مستثنی ہوتے ہیں شکاری کا حکم بھی اسی ضرورت پر مبنی ہے۔

ج نمبر ۲۵۸: حدیث شریف میں اس سوال کا جواب یہ ملتا ہے کہ ایسا شخص روزے رکھے نہ ایسے کہ خوب خورا کہ کہا نے بلکہ ایسے کہ جن سے کمزوری غالب آئے جبتک کہ بیوی کو اپنے پاس نہ بلا سکے۔

ج نمبر ۲۵۹: افتادہ مال اگر بہت ہے تو ایک سال تک اوسکی شہرت کرے یعنی مال کا اندازہ اور تھیلی یا گٹھڑی کے کپڑے کا نشان یاد رکھکر عام مجمعون میں سوال کرے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہوئی ہو تو بتلاؤ اگر کوئی مالک مخبر نشانات پورے بتلا دیوے تو اوسکو دیوے نہ بتلا سکے تو سال کے بعد اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔ مگر جب کبھی اصل مالک آوے اوسکو ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر کوئی ایسی معمولی چیز ہے جسکی عام طور پر تلاش نہیں کیجاتی جیسے دھیلا، پیسہ یا حسب عرف عام کوئی اور کم قیمت کی چیز تو اوسکو معمولی تلاش کے بعد استعمال میں لاسکتا ہے مگر اصل مالک کے پہونچنے پر ادا کرنا ہوگا۔ یہ حدیثوں کا مضمون ہے۔

س نمبر ۲۶۰: بوقت جماع اپنی عورت کا دودہ پی لینا اور شرمگاہ کو چومنا چاٹنا جائز ہے یا منع۔ س نمبر ۲۶۱: اپنی عورت کو بی بی کہکر اوس سے باتیں کرنی جائز ہیں یا ناجائز۔ س نمبر ۲۶۲: نفتشط الشعثة وتستحد المغیبة۔ کے

م لفظی معنے کیا ہیں۔ سائل کیے از ناظرین اخبار۔ ج نمبر ۲۶۰: ایک فضول اور قابل ترک حرکت ہے ج نمبر ۲۶۱: اگر اوس ملک کے محاورہ میں بی بی

بیوی کا لفظ کسی محرم رشتہ (ماں بہن وغیرہ) سے مخصوص نہیں تو عورت کو بی بی کہہ لینا جائز ہے ج نمبر ۲۶۲: ان لفظوں کے معنے ہیں کہ پریشان بالوں والی عورت کنگھی وغیرہ کرلے اور غائب خاوند والی زن وغیرہ آلات نے

سے صفائی کرلے۔ آنحضرت ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو بعض صحابہ جلدی گھرون کو جانے لگے حضور نے منع فرمایا کہ ٹھہرو شہر میں قافلہ پہونچنے کی خبر ہو لے۔ جو عورتیں بوجہ غیبوبت خاوندون کے اداس اور ناستھری ہو رہی ہون وہ۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED L No 358

## اغراض و مقاصد

(الف) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(ب) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(ج) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(الف) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

# اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۴ نمبر ۳۴

## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۱۰ عہ

والیان ریاست سے ۱۰ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۵ للعہ

عام خریداروں سے ۴ للعہ

غیر ممالک سے ۔ ۔ ۸ شلنگ

" " ششماہی ۴ شلنگ

انڈیا والوں سے ۲ عہ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

**یوم جمعہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس**

## میلاد شریف

اٹھو مومنو بہر تعظیم سب
تولد ہوئے آج شاہ عرب

یہ شعر تمام مجلس مولود کا خلاصہ ہے تقریر کرتے کرتے غلط سلط روایات بیان کر کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک پہنچتے ہیں تو شعر مندرجہ عنوان پڑھکر لوگوں کو اٹھا دیتے ہیں بلکہ یہ شعر بھی پڑھتے ہیں ؎

ندا از عالمان عرش شد آمد ✦ کہ برخیزند از بہر تعظیم احمد

امرتسر کے ایک حنفی اخبار نے چند ہفتوں کی اشاعتوں میں میلاد مروجہ کے جواز بلکہ استحباب کے متعلق مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی لاہوری کا فتویٰ شائع کیا ہوا ہے اسلئے ہم بھی ایک فتویٰ فخر الحنفیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی مرحوم مغفور کا نقل کرتے ہیں ہمیں اس کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ناظرین اس فتویٰ کو ملاحظہ کرکے میلاد مروجہ کی حقیقت سے خود ہی آگاہ ہو جائینگے۔ مولانا مرحوم فرماتے ہیں۔

وقت ذکر میلاد کے کھڑا ہونا قرون ثلثہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا جناب فخر عالم علیہ السلام کی سیر اور حالات کا ذکر ان قرنوں میں بطریق وعظ و تدریس و مذاکرہ و تحدیث ہزار ہا بار ہوتا تھا۔ مگر کسی روایت میں ثابت نہیں ہوا کہ بوقت ذکر ولادت کوئی کبھی کھڑا ہوا ہو یا کہیں فخر عالم علیہ السلام نے اسکے استحباب یا ادب کچھ ارشاد فرمایا۔ پس اولاً تو یہی حجت اسکی بدعت غیر اصل ہونے کو کافی ہے اور جیسا کہ اسپر اسقدر غلو ہے کہ عوام جہال اسکو واجب جاننے لگیں اور تارک پر ملامت کریں خواہ مخواہ منکر اور بدعت سیئہ ہو جاویگا یہ تو ایک امر محدث ہے اگر کسی امر ثابت جائز کو عوام واجب سمجھنے لگیں وہ بھی ناجائز منکر ہو جاتا ہے

پس اولاً تو یہی ثابت ہو چکا کہ اس قیام کا ثبوت ہی کہیں۔ احادیث و آثار سے قولاً و فعلاً تقریراً ہرگز کہیں نہیں ہو سکتا۔ تو یہ امر خود بدعت ہے ثانیاً اگر فرضاً کچھ ہو بھی جاوے تو واجب سنت مستحب کسیطرح نہیں ہو سکتا۔ نہایت الامر اگر کوئی عوقریزی کرے تو مباح تک نوبت آویگی مگر مباح کو سنت واجب جاننے سے پھر بدعت و منکر ہو جائیگا جیسا کہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور روایت عالمگیریہ سے واضح ہے۔ یہ وجہ کہ روح پاک علیہ السلام کی جو عالم ارواح عالم شہادت میں تشریف لائی اوسکی تعظیم کو قیام ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے

مرقع قادیانی۔ جولائی کا بھی نکلنے والا ہے سالانہ قیمت ۱۲ عہ

کیونکہ اس رسم میں قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریف کے ہونا چاہیے - اب ہر روز کونسی ولادت مقرر ہوتی ہے - پس یہ ہر روزہ اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے کہ **سانگ گھنیا کی ولادت** کا ہر سال کرتے ہیں - یا مثل روافض کے نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپکی ولادت کا ٹھیرا اور یہ خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ ان مبتدعین کے زعم فاسد میں شرع پر نبی علیہ الصلوٰۃ کی اس مجلس پر شر کی محل معاصی اور مجمع فساق میں **تشریف لاتی** ہو معاذ اللہ اگر یہ عقیدہ ہو کہ آپ عالم الغیب ہیں تو یہ عقیدہ خود شرک ہو قرآن میں ہے وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ اور وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ - پس بایں عقیدہ قیام کرنا خود شرک ہوگیا - اور جو عالم الغیب نہیں کہے - مگر دوسری دلیل وجہ تشریف آوری کی ہے تو خوب سمجھ لو کہ باب عقائد میں نص قطعی واجب ہے احاد وظنیات سے عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ ضعاف وموضوعات سے تو بابت تشریف آوری میں کوئی روایت قطعی ہے جس پر عقیدہ کیا جاوے - پس یہ عقیدہ محض **اتباع ہوی و کید شیطان** ہے - ایسی صورت میں یہ قیام بایں زعم گناہ کبیرہ ہو جاتا الحاصل یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام وفسق ہے - تیسری صورت میں کفر و شرک ہے - چوتھی صورت اتباع ہوی وگناہ کبیرہ ہوتا ہے - پس کسی وجہ سے شرعاً جائز نہیں ہے اور اسکو واجب سمجھنا صریح مخالفت شارع کی کرکے کافر و فاسق ہونا ہے نجانا اللہ تعالیٰ اور نہ بن التقریر سے اہل فہم کو یہ بھی واضح ہوگیا کہ خود یہ **مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے** - اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں واللہ الہادی - ابو مسعود رشید احمد۔

یہ فتویٰ کسی شیعہ کا نہیں کسی غیر مقلد کا نہیں بلکہ ایک حنفی عالم کا ہے جنکو ہمارا اخبار بھی کسی پرچہ میں حنفی مانتا ہے مولانا عبد الحی مرحوم لکھنوی کا فتویٰ بھی منع کا ہے - پس ایک طرف مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی کا فتویٰ رکھو اور ایک طرف مولانا گنگوہی اور مولانا لکھنوی کا یہ فتویٰ اور سامنے اپنے فقہ کی معتبر اور مستند کتاب رد المحتار کو دیکھو - جہاں پر یہ اصول مقرر کیا ہے کہ

**اذا تردد الحکم بین سنۃ و بدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ**

(جلد اول صفحہ ۴۵)

یعنی جب کسی حکم کو بدعت اور سنت ہونے میں شک ہو تو بدعت کے خوف سے سنت کو بھی چھوڑ دینا چاہیئے -

اس فقہی اصول اور فتویٰ فقہا کے بموجب بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ میلاد مروجہ کا چھوڑ دینا ہی افضل ہے ؎

کیا ہمارے بدعتی دوست **فقہ** کے حامی اس روایت فقہیہ کو مانینگے - ہرگز نہیں کیونکہ اس میں حلوا نہیں ہے

صبح تو جام سے گذرتی ہے ✦ شب دلارام سے گذرتی ہے

عاقبت کی خبر خدا جانے ✦ اب تو آرام سے گذرتی ہے

---

## آریوں سے ایک سوال

ہمارے ساجی بہتر مدتوں کے ہے سے بچھڑے ہوئے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ان سے معانقہ کریں اب تو وہ بھی پولیٹیکس (سیاسی معاملات) سے فارغ ہر گئے ہو گئے - مگر چونکہ ملاقات سودیشی مشرقی طریق سے ہے - جس میں کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور ہوتا ہے اس لئے ہم بھی اپنے متروں کے لئے ایک تحفہ لیجاتے ہیں - اور امید کرتے ہیں کہ وہ اسکو قبول کرینگے - جو یہ ہے :-

آدہ جون کے پہلے ہفتہ میں امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں ٹڈی دل اسقدر آیا کہ خدا کی پناہ پھر ایک ہی روز نہیں بلکہ دو روز تک آتا رہا - اگر ہمارا اندازہ غلط نہ ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہی روز میں اسقدر ہوگا کہ تمام دنیا کی مردم شماری سے جو دو ارب کے قریب کہی جاتی ہے - کئی درجے زائد تہا - دوسرے روز اس سے علاوہ - اب سوال یہ ہے کہ ویدک مذہب کے اصول کے مطابق یہ اتنی مخلوق ایکدم زمین کہاں سے آگئی - کیونکہ ویدک دہرم بتلاتا ہے کہ روحوں کا انتقال ہوتا رہتا ہے آدم جون میں آکر جیں گناہ کئے بچارے جن کی سزا بھگتنے کو کسی حیوانی جون میں چلی گئیں - وہاں پر اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پھر آدم جون میں آگئیں (دیکھو رسالہ ثبوت تناسخ مصنفہ پنڈت لیکہرام صفحہ ۱۱) اس قاعدہ کو مطابق اتنا ٹڈی دل تو شاید تمام دنیا کے انسانوں کے مرنے سے بھی نہیں بن سکتا - پھر یہ کہاں سے آیا اور مر کر کہاں گیا کس حصہ دنیا میں انہوں نے انتقال کیا - امید ہو ہمارے متر اسکا جواب معقول دیکر ممنون فرماوینگے یہ ان کا اختیار ہے کہ کسی بازاری اخبار کو آگے کرکے ہمیں دس بیس ہزار گالیاں دلوائیں - مگر ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ گالیوں کے سوا اصل سوال کا جواب کیا ملتا ہے - ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سوال کا جواب دینے کیلئے

ahmadimuslim.de

اس دُنیا سے گذر کر کسی اور دُنیا کی خبر لانی پڑیگی - سو خیر وہ یاد رکھیں سے
قاصد کو آتے آتے یہ خط اور لکھ رکھوں ✦ میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں

## آریہ سماج اور پبلک

آجکل چاروں طرف سے آریہ سماج پہ لادو ہو رہی ہے کہ اونہوں نے بڑی سرد مہری کا برتاؤ کیا لاٹ صاحب کی خدمت میں اونکا ڈیپوٹیشن گیا - تو لاجپت رائے سے کوئی ہمدردی نہیں کی دہلی کے اخبار آفتاب نے تو یہانتک پھبتیاں اڑائی ہیں کہ لکھتا ہے کہ آریہ ڈیپوٹیشن ایسا تھا کہ گویا آریہ کالج کے اردگرد توپیں لگی ہوئی تھیں - مگر بغور دیکھا جائے تو یہ اعتراضات سب فضول ہیں ذرہ آریہ سماج کی جگہ پر بیٹھکر ان کی حالت کا اندازہ کرنا چاہئے آریہ سماج اس وقت سخت نرغہ میں ہے جبکو لاٹ صاحب خود کہیں کہ تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر یہی رپورٹ کرتے ہیں کہ جہاں جہاں آریہ سماج ہے وہاں ہی فساد ہو تو ایسے نازک وقت میں کیا آریہ ڈیپوٹیشن کا یہ فرض ہونا چاہئے تھا کہ ایکایسے شخص سے ہمدردی کرتا جو سرکاری طور پر نہ صرف ملزم بلکہ سخت مجرم قرار پا چکا تھا یا یہ فرض ہونا چاہئے تھا کہ گئی چیز پر صبر کر کے باقی ماندہ کے بچانے کی فکر کرتا کچھ شک نہیں کہ دانا آدمی یہی رائے دیگا کہ جو نقصان ہوا سو ہوا - آئندہ کو باقی کے بچانے کا خیال مقدم ہونا چاہئے - کیا آریہ سماج کو یہ خطرہ نہ ہوگا کہ ممکن ہے گورنمنٹ حکم دیدے کہ آریہ کالج کے امتحانات یونیورسٹی نہ لیگی - تو اس صورت میں اُن کی انسٹیٹیوشن کو کہانتک نقصان ہوتا کیا یہ توپوں سے کم تھا - آفتاب اپنی نادانی سے سمجھتا ہے کہ توپوں کے گولے مزید وہی کے ہوتے ہیں - کیا کالج کے لئے یہ خطرہ توپوں سے کم ہے ؟ ہاں آریہ ڈیپوٹیشن جس کام کیلئے گیا تھا وہ صرف یہی تھا کہ لاٹ صاحب کے دل ودماغ میں جو بدگمانی پیدا ہو رہی ہو اوسکو معدوم یا کم از کم کم کیا جائے - چنانچہ آریہ ڈیپوٹیشن نے یہ کام نہایت خوبی کیساتھ انجام دیا ایسے خطرناک موقع کے لئے حضرت سعدی مرحوم نے ایک سنہرا اصول لکھا ہے کہ

اگر بادِ ہندی رضا پیش گیر ✦ وگر یک سواری رو خویش گیر

قوم کے لیڈروں کو قوم کی بہتری اور نقصانات کو ملحوظ رکھکر قدم اٹھانا چاہئے غیروں کے اعتراضات کی پرواہ نہ کرنا چاہئے - یہ دوسری بات ہو کہ آخر وہی ہوا - جو مسلمان لیڈر کہتے تھے کہ ان تلوں میں تیل نہیں - وقت پہ بیٹھ جائینگے

حسینوں سے نہ دل ہو دل دیکھو ہیں ✦ نہیں ڈرتے سے رکنو کی شمکر ناگ کا ڈنر

## لیجئے ایک نیا رسالہ

بیدیں کہاں ان گورپرستوں نے ہکو ہائے
ایسی خدا پرستوں کی تقدیر ہو گئی

پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث کی طرف سے ایک رسالہ پھر نکلا - مگر نام وہی عمر کریم لکھا ہوا ہے نام رسالہ کا شفاء القلوب بالتوسل حل المحجوب ہے اس رسالہ میں ناخنوں تک کا زور لگایا گیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی سعی کی گئی ہے کہ مردوں سے مدد مانگو ان کے قبروں پر جاکر اپنی حاجتیں پیش کرنی اُن سے استغاثہ کرنا جائز نہیں بلکہ مستحب ہے اور مردوں کو مثل زندوں کے چلتے پھرتے بھاگتے کہاتے پیتے کفن مانگتے کفن پرانے خیانت کرتے سنتے جواب دیتے سواری کرتے قبروں سے نکل نکل بھاگتے وار کرتے پکارتے چلاتے فرشتوں کے ہاتھوں سے نکل بھاگتے ہیں وغیرہ وغیرہ مگر دلیل میں بجائے قرآن و حدیث الف لیلہ کے قصوں سے کام لیا گیا ہے کیوں نہ ہو - جو صحاح ستہ سے منہ موڑیگا اوسکو بجز الف لیلہ اور کیا ہاتھ لگیگا - کلام اللہ کی آیتوں اور صحیح حدیثوں سے تو ان مزخرفات کا ثبوت نہیں شاذ و نادر کلام اللہ کی آیت یا حدیث کبھی پیش بھی کیا ہے تو کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بہان متی نے کنبہ جوڑا - کمیٹی مذکور کو حدثنا اخبرنا سے دہوکا ہوگیا کہ یہ احادیث ہیں کمیٹی والوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ایکزمانہ وہ تھا کہ فرضی قصے بھی حدثنا و اخبرنا سے لکھے جاتے تھے الف لیلہ و مقامات حریری جیسی کتابیں ایسی لکھی گئی ہیں - محدثین جیسے امام بخاری یحیی بن معین سعید بن قطان عبداللہ بن مبارک احمد بن حنبل امام مالک ثوری ایسی ہی جگہ ضرورت ہوتی ہو - خوش قسمتی سے اس کتاب کی تقریظ لکھنے والے ایک مولوی عبدالحی صاحب ہیں جو کالجیٹ اسکول کے ہیڈ مولوی بھی ہیں - ہمارے خیال میں روشن خیال اور سمجھدار آدمی ہونگے - لیکن قرآن و حدیث سے کوتہ نظری یا محبت ایکا تقریظ کی باعث ہوئی ع

وزیرے چنین شہریارے چنان

ناظرین بطور نمونہ چند مثالیں پیش ہیں

**دلیل ایضاً** اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے اپنے سند سے یہ کہ کہا عمرو بن سلیمان نے کہ ایک یہودی مر گیا اور اس کے پاس ایک مسلمان کی امانت تھی اور اس یہودی کا ایک بیٹا تھا جو مسلمان تھا اور اوسکو نہیں معلوم تھا کہ وہ امانت کس جگہ ہے - پس یہ حال اُس نے شعیب جبائی سے بیان کیا کہا اونہوں نے کہ تم برہوت میں جاؤ کہ جو یمن میں ایک موضع ہے اور اُس موضع میں فلاں جگہ ایک کنواں ہے پس پکار دو تم اپنے باپ کو اُس میں تحقیق کہ وہ جواب دیگا تمکو جو پوچھا ہو - اُن سے سوال کرو پس اُس شخص نے ایسا ہی کیا اور وہاں جا کر دیا تین مرتبہ اپنے باپ کو پکارا پس جواب دیا اُس نے

تفسیر ثنائی ہر چہار جلد - جن میں چودہ پاروں کی تفسیر ہے اردو زبان میں کوئی ایسی عمدہ تفسیر آج تک نہیں لکھی گئی - قیمت مع محصول [illegible] - جلد پنجم زیر طبع ہے - مینیجر اہل حدیث امرتسر

پھر پوچھا اُس نے کہ فلاں شخص کی امانت کہاں ہے؟ جواب دیا اُس نے کہ دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے ہے اور کہا کہ وہ دیدو اُسکو۔ ف اس روایت سے بھی مردوں سے مثل زندوں کے بات چیت کرنا ثابت ہوتا ہے گو قصہ حاتم طائی کے قصہ سے کم نہیں۔

**دلیل ایضاً** قال ابو عمرو النیشاپوری الخ ترجمہ روایت کیا ابو عمرو نیشاپوری نے کتاب الحکایات میں اپنی سند سے کہ کہا یحییٰ بن سلیم نے کہ مکہ میں ایک شخص تھا جو خراسان کا رہنے والا تہا لوگ اوسکے پاس امانت رکھا کرتے تھے اور وہ پھر اونکو دیدیا کرتا تہا پس ایک شخص نے اوسکے پاس دس ہزار دینار امانت رکھے تھے اور جب مرنے لگا وہ خراسانی پس اُس نے نہیں اعتماد کیا اپنے کسی لڑکے پر اور دفن کردیا اسکو کسی گھر میں اور مرگیا وہ پھر آیا وہ شخص جسکی امانت تھی اور اوسکو لڑکوں سے پوچھا پس کہا اُن لوگوں نے کہ ہم کچھ نہیں جانتے ہیں۔ پس پوچھا اُس نے علماء مکہ سے جو اُس زمانہ میں تھے کہا اُن لوگوں نے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جنتی ہے اور تحقیق معلوم ہوا ہی ہمکو یہ کہ ارواح اہل جنت کی زمزم میں رہتی ہے پس جسوقت کہ تہائی رات یا آدھی رات گذرے تو تم زمزم پر جاؤ اور اُس کے کنارے پر کھڑے ہو اور پکارو اوسکو پس تحقیق کہ ہمکو امید ہے کہ وہ جواب دیگا تمکو پس اگر وہ جواب دیو تمکو تو پوچھو اُس سے جو چاہو۔ پس مطابق کہنے اُن لوگوں کے وہ گیا اور پکارا پہلی رات اور دوسری اور تیسری اور کچھ جواب نہیں دیا اُس نے پس پھر آیا اُن لوگوں کے پاس اور کہا کہ میں نے تین روز تک پکارا۔ مگر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پس کہا اُن لوگوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون اب ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جہنمی ہو۔ پس جاؤ تم یمن میں اور وہاں ایک جنگل ہے کہ جسکو برہوت کہتے ہیں اور اُس میں ایک کنواں ہے جسکو بلہوت کہتے ہیں اُس میں جہنمیوں کی ارواح رہتی ہیں پس کھڑے ہو تم اسکے کنارے پر اور پکارو اُسی وقت جسوقت پکارا تھا تمنے زمزم میں پس گیا وہ مطابق کہنے اُن کے رات کو اور پکارا کہ او فلاں پس اُس نے جواب دیا پہلی ہی پکارنے میں اور بتادیا اونکو وہ جگہ جہاں امانت تھی ف اس روایت سے نداء موتی اور اُن سے مثل زندوں کے حال دریافت کرنا ثابت ہوتا ہو اور اگر یہہ جائز نہ ہوتا تو علماء مکہ کہ سلف صالحین سے تھے ہرگز ایسی اجازت نہ دیتے اور اگر بفرض محال اُنہوں نے اجازت دی بھی تھی تو ہر وقت پکارنے کے مردہ جواب دیتا اور جواب اور سنانا بھی نفس الامر کے ہوتا۔ کیا الف لیلہ کے قصہ سے بیش وزن اسکا ہے۔

**دلیل ایضاً** اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کی ابن الدنیا نے ہشام بن عروہ سے یہ کہ کہا اون کے باپ نے کہ ایک مرتبہ ہم سوار چلے جاتے تھے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور گذرے ہم ایک مقبرہ پر پس دیکھا کہ ناگاہ ایک شخص نکلا قبر سے اپنی کہ جسکو آگ لگی ہوئی تھی اور بندھا ہوا تہا وہ لوہے میں پس کہا اُس نے کہ اے عبداللہ پانی چھڑکو پانی چھڑکو پیچھے اوسکے ایک شخص دوسرا نکلا اور کہا کہ اے عبداللہ پانی مت چھڑک اے عبداللہ پانی مت چھڑک۔ پس میں سوار بیہوش ہوگیا۔ پس صبح ہوئی اور حال یہ تہا کہ سب بال اوسکے سفید ہوگئے تھے پس یہ خبر حضرت عثمانؓ کو دی گئی اور انہوں نے منع کیا کہ اکیلا سفر نہیں کرنا چاہئے یہ واقعہ بھی مثل واقعہ ماقبل کے ہے یہ بھی الف لیلہ کے قصہ سے کم نہیں

**دلیل ایضاً**:۔ اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں یہ کہ بیان کیا مجھسے قاسم بن ہشام نے اور کہا اونہوں نے کہ بیان کیا ہمسے یحییٰ بن صالح وحاظی نے کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے محمد بن سلیمان بن ابو جمرہ واعظ نے کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے راشد بن سعد نے کہا اونہوں نے کہ ایک شخص کی بی بی مرگئی تھی۔ پس دیکھا اُس نے عورتوں کو خواب میں اور نہیں دیکھا اپنی زوجہ کو اُن کے ساتھ۔ پس پوچھا اُس نے اُن سے حال اپنی زوجہ کا پس کہا اونہوں نے کہ چونکہ تمنے اوسکو کفن چھوٹا دیا تہا اسواسطے وہ شرم کرتی ہو ہمارے ساتھ نکلنے سے پس آیا وہ شخص رسول اللہؐ کے پاس اور اس حال کو بیان کیا۔ پس فرمایا رسول اللہؐ نے اگر معتمد مرنیوالا ہو تو اوسکی معرفت بہیجدو پس آیا وہ شخص ایک مرد انصاری کے پاس کہ جو قریب مرنے کے تھے اور یہ حال اُن سے بیان کیا۔ پس کہا انصاری نے کہ اگر کوئی مردہ کے پاس پہنچا سکتا ہو تو ہم بھی پہنچا دینگے اور وہ پھر مرگئے پس لایا وہ دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوئے اور اوسکو انصاری کے کفن میں دیدیا۔ پھر جب رات ہوئی تو دیکھا اُس نے عورتوں کو اور اُن کے ساتھ اپنی زوجہ کو اور اوسپر وہ دونوں رنگین کپڑے تھے یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے اسناد میں کچھ خوف نہیں ہے کیونکہ ابن ابی جمرہ مقبول شخص ہیں اور راشد بن سعد ثقہ ہیں اور بہت مرسل حدیثوں کے راوی ہیں ف اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حسب حکم رسول اللہؐ کے ایک شخص نے ایک صحابی انصاری کو بعد انتقال اُن کے وہ کپڑے اسواسطے حوالے کئے کہ وہ اونکی زوجہ کو دیدیں کہ جو مرگئے تھے۔ چنانچہ اُن صحابی نے وہ کپڑا اُس عورت کو دیدیا اور وہ عورت اُس کو پہنکر پھرنے لگی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مردہ کو چھوٹا کفن نہیں دینا چاہئے۔ ورنہ اُس مردہ کو اپنے ساتھیوں میں شرمندگی حاصل ہوتی ہو اور ظاہر ہے کہ

لہ یہ قید اسواسطے ہے اگر وہ خیانت نہ کر بیٹھے اور کفن نہ چرا نہ لے (نامہ نگار)

کہ جسطرح سے دنیا میں اگر کوئی آدمی کسی جگہ رہتا ہے اور اوسکو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اوسکے گھر والے وہاں کے جانے والے کی معرفت وہ چیز اوسکے پاس بھیجدیتے ہیں۔ اسی طرح بجنسہ یہ معاملہ حسب حکم رسول اللہ کے مردہ کیساتھ کیا گیا یعنی ایک مردہ کی معرفت دوسرے مردہ کو کفن بھیجدیا گیا اور اوس کے پاس پہنچ بھی گیا اب کہو ہیں سماع موتی کے انکار کرنیوالے اس حدیث کو آنکھ کھولکر پڑہیں۔ اور عبرت پکڑیں کہ رسول اللہ تو عام طور سے مردوں کو اوس قسم کے معاملات کرتے تھے کہ جو بجنسہ زندوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہاں سماع موتی سے بھی انکار ہے اور دعوی یہ ہے کہ ہم ٹھیک رسول اللہ کے پیرو ہیں سبحان اللہ ؏

برعکس نہند نام زنگی کافور

یہ قصہ الف لیلہ کی ناک کاٹتا ہے

**ولیل ایضاً** اخرج ابن جوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہٖ عن محمد بن یوسف الفریابی الخ ترجمہ ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں روایت کی ہے کہ کہا محمد بن یوسف فریابی نے کہ قیساریہ میں ایک عورت تھی پس مرگئی وہ اور اوسکی بیٹی نے اوسکو خواب میں دیکھا۔ پس کہا اوس نے کہ اے بیٹی تو مجھکو چھوٹا کفن دیا تھا اسواسطے ہمکو اپنے ساتھیوں میں شرم معلوم ہوتی ہے اور فلاں عورت فلاں روز میری یہاں آویگی اور فلاں جگہ میں ہمارے چار دینار رکھے ہوئے ہیں۔ پس اوسکا کفن خرید کرکے اوس عورت کی معرفت میرے پاس بھیجدو وہ لڑکی کہتی ہے کہ مجھکو یہ نہیں معلوم تہا کہ جس جگہ اوس نے بتایا ہو دینار ہیں۔ پس دیکھا جو ہنے تو وہاں دینار تھے جیسا کہ اوس نے بیان کیا تہا اور جس عورت کی معرفت اوس نے کفن مانگا تہا وہ اسوقت تک بیمار نہ تھی مگر بعد اوس کے بیمار ہوگئی۔ فریابی کہتے ہیں کہ لوگ میرے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عبداللہ تم کیا کہتے ہو اور قصہ کو بیان کیا اور وہ حدیث پڑھی جو رسول اللہ نے فرمایا ہے انھم یتزاورون فی اکفانھم یعنی مردے اپنے کفن میں پہرتے ہیں۔ پس کہا میں نے کہ اوسکو واسطے کفن خریدو۔ اور وہ لڑکی اوس عورت کے پاس گئی اور کہا اوس نے کہ اگر تم مرو تو ہماری ماں کے پاس ایک چیز بھیجنے والی ہیں تم اوسکو پہنچا دیجیو۔ پس وہ عورت اوسی روز مرگئی۔ کہ جس روز اوس نے کہا تہا اور کفن میں رکھدیا گیا۔ پہر دیکھا اوس لڑکی نے اپنی ماں کو خواب میں۔ پس اسکی ماں نے کہا کہ بیٹی ہمارے پاس فلاں آئی اور ہمکو کفن ملگیا۔ خدا تجھکو جزائے خیر دے۔ ف یہ واقعہ بھی مانند واقعہ ماقبل کے ہے اور اس سے علاوہ اسکے ایک بات یہ بھی

ثابت ہوتی ہے کہ مردوں کو بعض حالات آئندہ بھی معلوم ہوتے رہتے ہیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ عورت مردہ جس نے کفن مانگا تہا اوس عورت کے مرنے کی جسکی معرفت کفن مانگا تہا خبر نہ دیتی اور نہ خبر دینا اوسکا ٹھیک ہوتا۔ انتہی (نامنتخب) کمیٹی مذکور اپنے اقران کے لئے کفن بھیجدیں پہلے کفن کہنہ ہوگئے ہونگے اور اب نئے نئے انگریزی کپڑے نکلے ہیں جو جیسے نصیب ہوں اور دو چار شیروانی وغیرہ بنا کر بھیجدیں۔ لیکن معتبر آدمی کے ہاتھ ورنہ پہنچنا مشکل ہو اور طاعونی مردہ بھی نہ ہو۔ ورنہ وہاں طاعون پہیلا دیگا۔ ناظرین یہ ہیں الف لیلیٰ کے قصے اور ان سے ہے استدلال۔ بہلا یہ کتابیں حدیث کی ہیں یا قصوں کی کتب حدیثیہ میں انکا کب شمار ہوا وہی ہیں بہی خواب وہ بھی اعتقادی مسئلہ واہ رے کمیٹی سبحان اللہ

الراقم عبدالعزیز بن عبدالسلام مبارکپوری

## اہل حدیث کانفرنس کی فریاد اہلحدیثوں سے

ایک زمانہ تہا جب کانفرنس کی تجویز پیش ہوئی۔ تو تمام طرف سے واہ واہ جزاک اللہ کے آوازے اور تحسین کے نعرے آتے تھے اور اسکو دیکھنے کیلئے منتیں مانی جاتی تھیں۔ پہر ایک زمانہ ہوا کہ اسکا وجود امکان کے درجہ میں آیا پہر اطلاق میں پہونچا اور سبنے دیکھا کہ باقاعدہ انجمن بن چکی ہے گروہ علماء سے ہمیشہ اختلاف کا خطرہ ہوتا ہے مگر الحمد للہ اس کام میں علماء ہی نے سبقت کی علماء بھی وہ جو قوم میں باشرافت باوقعت سمجھے جاتے ہیں۔ رجسٹر مرتب ہوچکے ہیں ارکان انتظامیہ کا انتخاب ہوچکا۔ کارروائی شروع ہوگئی جسکی رپورٹ ممبران کی خدمت میں الگ پہنچیگی۔ یہ سب کچھ بحمد اللہ ہوا۔ مگر افسوس کہ حامیان اور بہی خواہان کی طرف سے جیسی کچھ توقع تھی وقوع میں نہ آئی۔ ممبران کی تعداد تا حال دو سو تک بھی نہیں پہنچی۔ حالانکہ اگر اخبار اہلحدیث کے ناظرین ہی کی تعداد اس میں شریک ہوتی۔ تو ہزاروں ہوتے۔ غیر ناظرین علاوہ۔ پہر کیا وجہ ہے کہ اتنی دیر اور سستی واقع ہورہی ہے اسکی وجہ کچھ تو اہلحدیث کی باہمی خانہ جنگی تو نہیں بلکہ شکر رنجی ہے خیر اس کا بھی افسوس نہیں۔ کیونکہ اس قسم کی شکر رنجیاں نہ ہوتیں تو کانفرنس مذکور کے مقاصد میں اصلاح تنازعات کیوں درج ہوتا۔ لہذا باعث اس سستی کا یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کو اس قسم کی باتوں سے مذاق

ـــــ مارچ سوئی سنہ سکاریٹے موسوف فقہا حنفیہ ہیں - اول اُن سے طے کر لو منہ

ahmadimuslim.de

ہی نہیں وہ جانتے نہیں کہ دنیا میں رہکر عزت سے زندگی کسطرح گذار سکتے ہیں۔ عام طور پر اُن کے نزدیک اتباع سنت یہی ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر حالانکہ اتفاق اور راستی داور یک دلی کے جو نتائج ہیں وہ نہایت اعلیٰ ثمرہ اور رفیع ہیں کیا جماعت اہلحدیث نے یہ حدیث نہیں دیکھی کہ المسلمون کید واحدۃ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک ہاتھ کی طرح ہوں یعنی ایک ہاتھ کی طرح جہاں گریں جہاں سے اُٹھیں ایک ہی دفعہ اُٹھیں۔ یہ وصف آجکل بغیر کسی ایسی عام انجمن کے کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ جس کے ممبر تمام ملک کے چیدہ چیدہ صالح اور باخبر ہوں۔ جو تمام قوم کی یکساں خبر رکھیں جماعت اہلحدیث تعداد میں کم نہیں گو سرکاری مردم شماری کی رپورٹ میں انکی تعداد کسیقدر کم ہو۔ لیکن سفر و سیاحت کرنے سے مجھے اندازہ ہوا ہے۔ کہ حنفیوں کی تعداد کو بمقابلہ شیعوں کے کسیطرح کم نہیں اور یہ نیز بفضلہ تعالیٰ ترقی پر ہے مگر بات کیا ہے صرف یہی کہ ان کے خیالات میں اتباع سنت صرف وہی امر ہیں اور بس ہے

ز سنت نہ بینی در ایشاں اثر • مگر خواب پیشین و نان سحر •

حالانکہ جن باتوں کی طرف اہلحدیث کانفرنس بلاتی ہے یا بلائیگی اوسکی شان اس حدیث سے معلوم ہو سکتی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوٰۃ قال قلنا بلیٰ قال اصلاح ذات البین فان فساد ذات البین ھی الحالقۃ ۔ یعنے حضور نے فرمایا ہے۔ میں تمکو ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز روزہ اور زکوٰۃ خیرات سے بھی افضل ہے صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں حضور فرمائیے فرمایا وہ باہمی اصلاح اور میل صفائی کرنا ہے اور فرمایا یاد رکھو آپس کا فساد نیکیوں اور اعمال صالحہ کے حق میں مونڈنے والا استرہ ہے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کیا یہ حدیث قابل عمل نہیں ہے۔ کیا یہ حدیث منسوخ ہے یا کسی آیت قرآنی کے برخلاف ہے۔ پس اسی حدیث پر عمل کرنے اور کرانے کیلئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی ہے۔ جسکا بار آور رکھنا اور ترقی دینا قوم کی توجہ پر موقوف ہے۔

جو لوگ پورے متبع حدیث اور توحید و سنت کی اشاعت کے دلدادہ ہیں اور اہلحدیث کانفرنس میں شریک ہوتے میں اونکو تردد ہے میری ذاتی رائے ہے۔ کہ اونکا دعوی اشاعت توحید و سنت غلط ہے کیا وجہ ہے کہ اگر وہ اشاعت توحید و سنت چاہتے ہیں تو کانفرنس میں شریک ہوکر کیوں اسکی ترقی نہیں

کرتے۔ کیوں متفرق قوت کو ایک جا جمع نہیں کرتے مانا کہ کبھی ممبروں کے کسی مسئلہ میں اونکا اختلاف ہو۔ پڑا ہو لیکن جو مسئلہ کانفرنس میں پیش ہو کر طے ہوتا ہے۔ وہ تو کسی خاص شخص کا ذاتی خیال یا مذہب نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ سب کا متفق علیہ اصول ہوگا۔ کیا وہ ممبر اگر کسی مسجد میں نماز پڑھنے آجاویں اور یہ حضرت بھی وہاں ہوں تو اس خیال سے کہ انکے ساتھ مجھے کسی مسئلہ میں اختلاف ہے اُس مسجد میں یا اُس جماعت میں نماز پڑھینگے ہرگز نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ کسی ممبر سے کسی مسئلہ کا اختلاف ہمارے اس امر کا موجب ہو کہ کانفرنس اہلحدیث میں شریک ہی نہ ہوں حالانکہ حدیث میں فساد کو حالقہ کہا گیا ہے۔ نیک نیت کیلئے غالباً اتنا ہی کافی ہے۔ (باقی حسب ضرورت آئندہ)

---

## اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

(از ناظم کارخانہ)

یہ ایک میرا الہام تھا جو میں نے الذکر الحکیم کے صفحہ ۲۲ اور المسیح الدجال کے صفحہ ۲۲ پر شائع کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اس سے مجھے اطمینان ہوگیا کہ اللہ کریم مجھے محفوظ رکھیگا۔ نبی یا رسول ہونیکا کہیں دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ حدیث متفق علیہ کی روسے دعویٰ نبوت و رسالت کو دجالیت مرزا کے ثبوت میں پیش کیا اور بار بار لکھا کہ احادیث میں دجال کی بڑی علامات یہی ہیں کہ وہ خبیثا ہوگا اور نبوت کا دعویٰ کریگا یا رسول ہونیکا دعویٰ کریگا ایک وقت تو وہ تھا کہ مرزا جی زور و شور سے لکھا کرتا تھا کہ مسلمان قرآن مجید کے ارشاد و خاتم النبیین کے خلاف کرتے ہیں۔ جبکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ابھی زندہ ہیں ایسا ماننے سے تو حقیقی طور پر نبوت کا خاتمہ نہیں ہوتا اور اب آپ خود ہی بات بات میں نبی اور رسول بنتا ہے بلکہ اپنے آپ کو مسیح علیہ السلام سے بڑھکر کہتا ہے ازالہ میں یہ بھی سوال کیا تھا۔ کہ کیا مسیح علیہ السلام جب آئیں گے تب نبوت سے معطل ہو کر محض ایک امام کی حیثیت میں ظاہر ہونگے کیونکہ نبی یا رسول تو خاتم النبیین کے بعد کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر آپ خود ہی کبھی ظلی نبی بنے کبھی اُمتی بنے کبھی مستقل نبی اور اب کامل نبی اور انبیائے اولوالعزم سے بڑھکر نبی بنے کا نئے دجالیو پھر تمہارا کیا حق ہے جو میرے الہام اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ پر اعتراض کرو۔ جبکہ میں خود اوس کی تاویل کر چکا اور اُسکے خلاف صاف صاف طور پر لکھ چکا۔ یہ تو ایک ایسا ہی اعتراض ہے جیسا کہ کوئی تم جیسا اعتراض کرے کہ یوسف علیہ السلام نے خدا

پیارے نبی کے پیارے حالات:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ مینجر اہل حدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ہونیکا دعوی کیا تہا کیونکہ انہوں نے خواب میں دیکہا تہا کہ چاند سورج اور گیارہ ستاروں نے اسے سجدہ کیا اور سجدہ سوائے خدا کو اور کسی کے واسطے جائز نہیں اور نبی کا خواب بھی الہام ہی ہوتا ہے - پہر قرآن مجید میں رسل کا لفظ غیر رسولوں اور نبیوں کے واسطے بھی آیا ہے چنانچہ سورہ یسین میں ہے اذ جاءها المرسلون - اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوهما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون - رسل یزدانی اور مامور من اللہ کے الفاظ خود مرزا ابتداء سے جبکہ وہ نبی یا رسول نہیں بنا تہا - اپنی نسبت رکھتا رہا ہو اور اس کو بطور دلیل پیش کرتا رہا ہو - اے کانے دجالیو! اگر میرے الہام انک لمن المرسلین سے میرا مدعی رسالت ہونا ثابت ہوتا ہے تو کیا مرزا کو الہامات ذیل سے مرزا کا خدا - خدا کا بیٹا - خدا کا باپ - خدا کا مثیل ہونا ثابت نہیں ہوتا ؟ بیٹے کی نسبت ہے کان اللہ نزل من السماء - انت منی بمنزلۃ اولادی - انت منی وانا منک - کل لک ولامرک - ظهورک ظهوری - سرک سری - ارید ما تریدون - اے کانے دجالیو! جن الفاظ سے عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا فرزند سمجہا کیا وہ ان سے بڑہکر ہیں ؟ اگر کوئی شخص ان الفاظ کی بنا پر یہ مانے کہ مرزا خدا ہے کیونکہ صاف طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے اور مرزائی اس کو رد کریں کیونکہ وہ ظاہر الفاظ کے خلاف کچھ وقعت نہیں رکھتیں مثلاً زلزلہ والی پیشگوئی میں مرزا نے لکہدیا تہا کہ زلزلہ سے مراد معلوم نہیں کہ زلزلہ ہو یا کوئی اور مصیبت بہار سے مراد موسم بہار ہے یا کچھ اور - شاتان تذبحان سے مراد پہلے احمد بیگ اور سلطان محمد لئے گئے ہیں - بعد میں عبد الرحمن اور عبد اللطیف عفت الدیار محلها ومقامها - پہلے مراد طاعون لی گئی پہر زلزلہ - موت والی پیشگوئی میں ۲ ماہ حال کی نسبت کہا کہ نہ معلوم ماہ حال سے مراد یہی شعبان ہے یا کچھ اور وغیرہ وغیرہ پس یہ مسئلہ بھی ہے کہ وحی کے الفاظ جھوٹے نہیں ہو سکتے - ہاں ملہم کا قیاس اور تاویل غلط ثابت ہو سکتی ہیں - پس ان الفاظ کی رو سے مرزا واقعی خدا خدا کا باپ اور خدا کا بیٹا ہے - یہ ہے ایک مقدس تثلیث جو بہتر ہے انجیلی تثلیث کی - پہر اے مرزائیو! کس منہ سے انجیلی تثلیث کا خلاف کرتے ہو اور کسر صلیب کے مدعی ہو - سچ تو بولو کہ تم تثلیث کے مصدق - مؤید اور حامی ہو یا مخالف - اس کارستانی پر تمہاری قادیانی تپتنگوں میں ظفر محمد کے یہ الفاظ اڑ گئے تھے کہ عبد الحکیم خاں چھپا عیسائی ہے علام الغیوب اور علیم بذات الصدور تو خدا ہی ہے میں اپنی بہلائی یا برائی پر بحث نہیں کرتا - مگر ظاہر الفاظ کے لحاظ سے

کوئی منصف جج یا عادل قاضی مرزا پر عیسویت کا فتوی لگا سکتا ہے یا مجہپر - میرا تو ہر وقت یہی وعظ ہے یہی لیکچر ہے کہ مسلمانوں کے تمام دینی اور دنیاوی ترقی قرآن مجید پر منحصر ہے - دینی تعلیم کے واسطے قرآن مجید کافی ہو رسالت کیلئے محمد اور پرستش کیلئے خداوند عالم - جیساکہ شب و روز یہ مقولہ ہے :-

من یعتصم باللہ فقد هدی الی صراط مستقیم - ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون - من یؤمن باللہ یهد قلبہ - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء - ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین -

(ڈاکٹر عبد الحکیم خان از پٹیالہ)

## وحدۃ الوجود کا ثبوت

(از نامہ نگار)

بجواب مضمون مندرجہ اہلحدیث ۲۵ جنوری ۱۹۰۶ء

جس وجود سے یہاں بحث ہے اُس سے معنی مصدری یعنے بودن مراد نہیں - کیونکہ وہ امر انتزاعی ہے بلکہ یہاں مراد وجود سے مابہ الموجودیت ہے یعنے مصداق وجود مصدری اور منشاء انتزاع وجود مصدری - اس معنی وجود میں مختلف مذاہب ہیں - حکماء اشراقیہ - حکماء مشائیہ - ابو الحسن اشعری - صوفیہ - متکلمین - شیخ الاشراق وغیرہ نے باہم اختلاف کیا ہے - اور ہر ایک کی اس کے متعلق جداگانہ رائے ہے *

ہم اسوقت صرف دو مذہبوں سے بحث کرنا چاہتے ہیں متکلمین کے مذہب سے اس لئے کہ غالبًا وہ حضرت معترض کا مذہب ہوگا اور صوفیہ وجودیہ کے مذہب سے اس لئے کہ وہ اس عاجز (؟) کا مشرب ہے *

حضرات متکلمین رحم فرماتے ہیں کہ وجود بمعنی مذکور حقائق متعددہ ہیں وجود واجب تعالی علیحدہ ہے اور وجود ممکن علیحدہ - وجود واجب تعالی واجب ذات واجب کیساتھ منضم ہے اور وجود ممکن ذات ممکن کے ساتھ منضم ہے *

حضرات وجودیہ یہ فرماتے ہیں کہ وجود حقیقت واحدہ ہے - جو واجب تعالی کا عین ذات ہے اور ممکن کا غیر ذات *

حضرات متکلمین کے مذہب پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں اُس میں بعض حسب ذیل ہیں - وجود کا امر منضم ہونا مطلقًا باطل ہے بوجوہ ذیل :-

(اول) اس لئے کہ انضمام الشیء الی الشیء فرع ہے وجود منضم الیہ کی - کیونکہ انضمام الشیء الی المعدوم متصور نہیں - پس تقدم منضم الیہ کا انضمام پر وجود (؟)

* متکلمین کہتے ہیں کہ یہ احوال غیر وجود ہیں (؟)

ahmadimuslim.de

پس امر منضم (وجود) اور اسکا انضمام تو بحث لغو ہوگا بہذا جس وجود سے منضم الیہ موجود ہوگا اگر وہ عین امر منضم مبحوث عنہ ہے تو تقدم الشیٔ علی نفسہ یعنے دور لازم آئیگا اور اگر غیر ہوگا۔ تو وہ وجود بھی لا محالہ علیٰ ہذا التقدیر منضم ہوگا۔ اس وجود منضم میں وہی بحث ہوگی۔ جو پہلے امر منضم کے متعلق ہو چکی ہے۔ پس یا دور لازم آئیگا یا تسلسل مستحیل +

ثانیاً امر منضم مبحوث عنہ کو ہم پوچھینگے کہ موجود ہی یا معدوم۔ معدوم ہوگا تو اس تقدیر پر قطعی لغو اس سے کہ وہ مصداق وجود نہ ہو سکیگا۔ اس کا انضمام کس طرح متصور ہوگا۔ کیونکہ انضمام معدوم بہ معنی دارد تو لا محالہ وہ موجود ہوگا جب موجود ہوگا تو ہم پوچھینگے کہ وہ واجب ہے یا ممکن اگر واجب کہوگے تو تعدد وجبا لازم آئیگا۔ وہو کما تریٰ + اور اگر ممکن کہوگے تو اس کا وجود بھی علیٰ ہذا التقدیر منضم ہوگا اور اس کے متعلق وہی ابحاث ہونگی۔ جو اوپر مذکور ہوئے پس یا دور لازم آئیگا یا تسلسل مستحیل لہٰذا وجود مبحوث عنہ کا منضم ہونا مطلقاً محال ہے واجب تعالیٰ کے وجود کا انضمام +

(ثالثاً) اس وجہ سے بھی محال ہے کہ ہرگاہ وجود واجب ذات واجب کے ساتھ منضم ہوگا۔ تو لا محالہ غیر ذات ہوگا لتغایر المنضم والمنضم الیہ۔ تب یہ امر منضم گر مقتضائی ذات ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس تقدیر پر نفس ذات کا محتاج الیہ ہوگا۔ اور ذات اپنی موجودیت میں اس امر منضم کی محتاج ہوگی تو لا محالہ ممکن ٹھیریگی۔ اقتضائے ذات کا اثر اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا کہ امر منضم اس سے منفک نہ ہو یا منفک نہ ہو سکے۔ لیکن اس کا نتیجہ یا اثر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ نفس ذات فی نفسہا موجود بھی ہو۔ کیونکہ اگر نفس ذات فی نفسہا موجود ہوگی تو امر منضم اور اس کا انضمام لغو اور بیکار ٹھیریگا۔ الحاصل جب وجود غیر ذات حق ہوگا تو لا محالہ لزوم امکان سے چارہ نہیں ولیس فلیس +

حضرات وجودیہ فرماتے ہیں کہ وجود حق تعالیٰ عین ذات ہے یعنی نفس ذات حق خود ہی مبداء آثار اور مصداق وجود ہے اور ذوات ممکنات موجود بوجود الحق یعنی ذات حق تعالیٰ ہی ممکنات کے لئے مبداء موجودیت اور مصداق وجود ہے ہ اسی لئے حق تعالیٰ کو قیوم کہتے ہیں جسطرح نور بنفسہ منور ہے کیونکہ وہ مظلم تو نہیں ہے لیکن در و دیوار کا منور ہے۔ در و دیوار فی نفسہا ظلمانی ہیں۔ لیکن منور بالنور ہیں پس منور دو ہیں (خود نور اور در و دیوار) اور نور واحد ہے۔ خود نور بنفسہ منور ہے (یہاں حمل بعینیہ مبداء ہے) اور در و دیوار بھی منور ہیں۔ مگر بنفسہ منور نہیں ہیں بلکہ بالنور منور ہیں (یہاں حمل بہ قیام مبداء ہے) اسیطرح ذات حق تعالیٰ بنفسہ موجود ہے۔ یعنی مبداء آثار اور مصداق وجود ہو اور ذوات ممکنات موجود بوجود الحق ہیں۔ پس وجود واحد ہے اور موجود دو ہیں۔ ایک بنفسہ موجود ہے وہ تو ذات حق تعالیٰ ہے اور دوسرا بالغیر موجود ہے وہ ذات ممکن ہے یہی مفہوم ہے وحدۃ الوجود کا۔ لیکن حضرات وجودیہ حق کو کا وجود مطلق کہتے ہیں لیکن نہ اس طرح جس طرح حضرت معترض نے خیال فرمایا ہے۔ کیونکہ یہاں تین مراتب ہیں۔ ایک لابشرط شیٔ۔ یعنی جس میں نہ کوئی قید ملحوظ ہو نہ نفی قید۔ دوسری بشرط لا۔ جس میں نفی قید ملحوظ ہو۔ تیسری بشرط شیٔ جس میں قید ملحوظ ہو۔ مرتبہ بشرط لا صرف ذہن میں موجود ہوتا ہے۔ اور مرتبہ بشرط شیٔ خارج میں بھی موجود ہوتا ہے۔ لابشرط اعم المراتب ہے۔ ذہن اور خارج دونوں میں موجود ہوتا ہے +

حضرات وجودیہ وجود تو واجب کو بطور لابشرط شیٔ مطلق فرماتے ہیں حتی کہ قید اطلاق سے بھی یعنے بطور بشرط لا نہیں ہے۔ جب ایسا ہوا تو لا محالہ فی الواقع موجود ہوگا۔ اس حیثیت سے کہ وہ جانا گیا ہے موجود فی الذہن کہا جائیگا اور قطع نظر اس سے موجود فی الخارج۔ خارج اور ذہن یہ دو موطن عالم بکسر لام کے اعتبار سے قائم ہوئے ہیں۔ اور مطلق کے یہ معنی ہونگے۔ کہ وہ کسی خاص تعین یا مظہر کا پابند نہیں اور کسی شان میں محدود نہیں کل یوم ہو فی شان۔ الا انہ بکل شیٔ محیط۔ ہو الظاہر والباطن۔ وہو الذی فی السماء الٰہ و فی الارض الٰہ۔ اینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ۔ اب رہا یہ کہ احکام تعین یا مظہر کے اس مطلق یا ظاہر تک پہنچینگے یا نہیں۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ مقید یا مظہر کے احکام و خصائص مطلق یا ظاہر تک نہیں پہنچتے دیکھو۔ انسان عین افراد خود ہے۔ اور اپنے افراد پر بالمواطاۃ محمول ہے۔ لہٰذا صادق آتا ہے زید انسانٌ اور عمرو انسانٌ لیکن من کل الوجوہ انسان زید یا عمرو کا عین نہیں بلکہ ایک پہلو سے غیر بھی ہے۔ ورنہ لازم آئیگا۔ کہ قضایا ذیل صادق ہوں۔ الزید عمرو العمرو زید۔ کیونکہ جب انسان من کل الوجوہ زید اور عمرو کا عین ہوگا تو چونکہ عین کا عین عین ہوتا ہے۔ لا محالہ زید عین عمرو ہوگا۔ اور عمرو عین زید ولیس فلیس۔ پس ثابت ہوگیا کہ مطلق اور مقید میں یا ظاہر اور مظہر میں عینیت کے ہر پہلو کے ساتھ غیریت کا بھی پہلو ہوتا ہے هکذا صرح شاہ ولی اللّٰہ الدہلوی فی ملفوظاتہ المعروف چونکہ عینیت اور غیریت دونوں کے پہلو ہوتے ہیں لہٰذا

ایک ذہنی درجہ ہے جس پر کوئی امر متعدبہ مرتب نہیں ہوتا واجب تعالیٰ کا وجود تو مبداء آثار ہو۔ ہرچہ لابشرط شیٔ ہو گو بیو اہ علی ہذا شان آتی میں عکس کی حالت مختصر

ahmadimuslim.de

ممکن ہے کہ زید جوقت محزون ہو۔ عمرو اسی وقت فرحان وخندان ہو۔ اگر حکم مقید کا متعلق تک یا ظاہر کا مظہر تک پہنچ جاتا۔ تو ایسا ممکن نہ ہوتا بلکہ مثلاً جب زید اندھا ہو جاتا ہو۔ تو تمام دنیا کے افراد انسانی اندھے ہو جاتے ولیس فلیس۔ جیسا کہ میں اپنی اوّل تحریر میں لکھ چکا ہوں۔ اس کا انکار مکابرہ اور انکار بداہت ہوتا ہے پس ہے کہ حضرات وجودیہ واجب اور ممکن میں ظاہر اور مظہر کی نسبت خیال فرماتے ہیں اور مطلق

قال بحر العلوم فی التنزلات الستہ۔ اسماء او کہ معبارت بہ عالم شیونات وتعینات ومظاہر اوست واو سبحانہ ظاہر است دریں شیونات انتہی۔ ہکذا صرح بہ شاہ ولی اللہ الدہلوی فی مکتوباتہ المدنی +

امام الصوفیۃ الوجودیہ حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ "هو عین الاشیاء فی الظهور لا فی ذواتها بل هو هو والاشیاء اشیاء" جزو اول کا منشاء ہے کہ حضرت سبحانہ تعالیٰ اشیاء کا مقام ظہور میں عین ہے اور اشیاء میں ظاہر ہے۔ اور اشیاء اوسکو مظاہر ہیں۔ جس طرح ایک آئینہ خانہ میں جس میں مختلف رنگ وحالت کے بہت سے آئینہ ہوں ایک میں منہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور دوسرے میں چھوٹا ایک میں لمبا معلوم ہوتا ہو۔ اور دوسرے میں چوڑا کسی میں جیسا کا تیسا معلوم ہوتا ہو۔ مثلاً جب زید اوس آئینہ خانہ میں داخل ہوگا تو بوجہ اختلاف حالت آئینہ ہائے مختلف اس کے عکوس مختلف الحالات ہونگے۔ پس یہاں شخص ظاہر تو واحد ہے مگر وہ باختلاف مظاہر مختلف طور پر ظاہر ہوا ہے۔ لیکن شخص اور اس کے عکوس میں عینیت ہے دونوں کے خال وخط واحد حرکات وسکنات واحد ہیں جب وہ ہنستا ہے تو اس کے عکوس مختلفہ بھی ہنستے ہیں اور یہ روتا ہے۔ تو وہ بھی روتے ہیں یہ کھڑا ہوتا ہے یا بیٹھتا ہے یا لیٹتا ہے یا منہ چڑاتا ہے۔ تو وہ بھی کھڑے ہوتے ہیں یا بیٹھتے ہیں یا لیٹتے ہیں یا منہ چڑاتے ہیں اور جب یہ غائب ہو جاتا ہے تو وہ بھی اسکے ساتھ ہی چلدیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب شخص معکوس کی طرف انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو عکوس بھی اسکی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہیں کہ ہم تم ہی تو ہیں یا ہم تو کچھ نہیں جو ہو سو ہو تم ہی تو ہو۔ کما قال قائل ؎

ہم سبھی مہمان تھے آپ ہی صاحب خانہ تہا

یہ توجیہ اور تقریر عینیت کا ہے۔ اس عبارت کے جزو ثانی "لا فی ذواتها بل هو هو والاشیاء اشیاء" کے معنی یہ ہیں کہ ذات حق اور ذوات اشیاء میں عینیت نہیں ہے بلکہ غیریت ہے حق حق ہے عبد عبد ہے۔ قال مولانا بحر العلوم فی التنزلات الستہ دریں مرتبہ دو حقیقت متمیز شد یکے ذات موصوفہ باصفات کمالیہ الہیۃ دیگر حقیقۃ متصفہ باصفات کونیہ حقیقۃ اول واجب است وحقیقۃ دومی ممکن ومعا بد انتہی۔ مثال مذکور میں عینیت کے ساتھ غیریت بھی ہے کیونکہ شخص واحد ہے اور عکوس متعدد شخص از قسم جوہر موجود ہے اور عکوس فی الواقع غیر موجود یعنے نمود بے بود پس ثابت ہو گیا کہ حضرات وجودیہ کے نزدیک خالق وخلق میں ظاہر ومظہر کی نسبت ہے بہ اعتبار ظہور عینیت ہے اور بہ اعتبار ذوات غیریت اور تباین ہر شئی اس عالم کی حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی مظہر ہے۔ ازاں جملہ انسان مظہر تام ہے۔ جیسا کہ مثال مذکور میں وہ آئینہ جس میں صورت جیسی کی تیسی یعنے حسب حالت اصلی معلوم ہوتی ہے اسی لئے ارشاد ہوا کہ اللہ سبحانہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔ کیونکہ آدم صفات حق کا سچا آئینہ ہے اور اس کے صفات کا کماہی مظہر ہے ؎

آدمی چیست مظہر جامع ✦ صورت خلق وحق درو لامع

دیکھو مثال مذکور میں ظاہر ومظہر کی نسبت ہے نہ حلول لازم آتا ہو نہ اتحاد سبحانہ ما اعظم شانہ ؎

بیرون ودروں گرفتہ ہم رنگ ✦ ہجران ووصال کردہ ہمرنگ

فجاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

سید محمد علی جائنٹ مجسٹریٹ ضلع پربھنی +

## غریب فنڈ

میں از ڈاکٹر برکت اللہ صاحب عظیم آبادی مقیم لکھنؤ ۵ر

خریدار ۲۹۵۱ ۲ر عبدالواحد صاحب سنبل پور ۳ر

فتوی فنڈ سے ۱۰ر۔ سابقہ ۱۲ کل ہے + ایک اخبار سال بھر کے لئے بنام عبدل شکور کیمبرج آفس مدہو پور (بنگال) جاری کیا گیا۔ باقی ۳ر داخل خزانہ

**درخواست نمبر ۴۷**:۔ اخبار فی سبیل اللہ دلوائے۔ عبد اللہ امیر الدین عدالت گڈھ۔ ضلع سیالکوٹ +

**درخواست نمبر ۴۸**:۔ کوئی فی سبیل اللہ اخبار دلوائے۔ جمال الدین طالب علم از گرین کوٹ ڈاکخانہ للیانی تحصیل قصور ضلع لاہور +

**ایضاً نمبر ۴۹**:۔ اللہ دتا نائب مدرس آیمرلی سکول دینا نگر ضلع گورداسپور

**ایضاً نمبر ۵۰**:۔ عبد الجبار دیندار نو مسلم معرفت حجی سیان نمبر ۳ ملتان

**ایضاً نمبر ۵۱**:۔ بندہ کو پیاری بی بی کے پیارے حالات جلد اوّل ودوم کوئی صاحب خرید دیں۔ شیر محمد موشیم پور تحصیل نکودر ڈاکخانہ نورمحل ضلع جالندہر

درخواستیں بہت جمع ہو گئی ہیں اصحاب کرم توجہ فرماویں +

# فتوے

**س نمبر ۲۶۳ :-** ایک وقت مین ضرورت ہی بکر کو زید کو مال کی جگہ زید مانگنے پر مال بکر کو نہیں دیتا اور بکر اوسکی قیمت بھی دیتا ہے اس حالت مین بکر کو زید کا مال بلا اجازت کام مین لانیکا حکم ہے یا نہیں ؟ اور بکر کی نیت ہو کہ زید کے مال کی قیمت ضرور بالضرور اوسکو کسیطرح دیدونگا اگر مال کی قیمت کہکر دونگا تو زید نہیں لیگا ایسی کارروائی کی نسبت شرعًا حکم ہے یا نہیں ؟ اور یہ فعل بکر کا دغا تو نہیں ہے ؟ فقط

**س نمبر ۲۶۴ :-** اہلحدیث کے نزدیک ہندوستان دار الحرب ہے، یا دار السلام ؟

**س نمبر ۲۶۵ :-** بکر نے زید کیساتھ ظلم کیا - اس ظلم کا بدلہ لینے مین زید کو خداوندی سزا تو نہ ہوگی - زید اس قابل نہین کہ وہ اس آیت کا عامل ہو - وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

**س نمبر ۲۶۶ :-** ہمسایہ مین فاحشہ عورت مسلمان رہتی ہے اور وہ بیمار ہے بیماری کی حالت مین پرہیزگار شخص کو فاحشہ عورت کی خدمت کرنا درست ہے یا نہیں

**س نمبر ۲۶۷ :-** رنڈیوں کو قرآن شریف پڑہانا اور اونکے گھر کا مال کہانا درست ہے یا نہین اور سورہ عبس کا مضمون تو غالب نہ ہوگا -

**س نمبر ۲۶۸ :-** پرہیزگار شخص کو ایک فاحشہ عورت نے بدنام کرنا چاہا - اس سبب سے کہ مجہسے وہ بُرا فعل کرو اگر نہ کرو تو یہ کہکر رسوا کرتی ہو - کہ یہ شخص چہیڑ ہے - افسوس پرہیزگار شخص مجبور اور بہ خوف روزگار جاتا رہیگا - اور بدنام ہوئیگا - اسکا علاج بتلایا جاوے کہ کیا کیا جاوے -

**ج نمبر ۲۶۳ :-** اجازت لیکر استعمال کرو اگر اجازت نہیں لیسکتا تو استعمال کرلو مگر بوقت تقاضا اوسکی قیمت ادا کردو - بلا اجازت کسی کا مال صرف مین لانا جائز نہیین خدا فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل

**ج نمبر ۲۶۴ :-** دار الحرب وہ ہوتا ہے - جہان پر مسلمان کو نقصان پہنچے تو فریاد نہ کرسکے اور اگر کرے تو قانونًا شنوائی نہ جاوے - ان معنے سے سمجہو کہ ہندوستان کیا ہے ۔

**ج نمبر ۲۶۵ :-** یہ سوال سمجہا نہیں مہربانی کرکے سائلین عبارت صاف لکہا کرین - بعض اوقات جواب دینے مین اُتنا وقت نہیں لگتا - جتنا پڑہنے اور سمجہنے مین لگتا ہے ۔

**ج نمبر ۲۶۶ :-** درست ہے - اس طرح سے کہ فاحشہ کو سمجہاتا رہے اور دل مین نیت رکہے کہ بعد صحت کے شاید یہ توبہ کرکے صالح بن جاوے حدیث شریف مین ہے :- فی کل کبد رطب اجر یعنی ہر ایک زندہ کو فائدہ پہنچانے مین ثواب ہے۔

**ج نمبر ۲۶۷ :-** رنڈیوں کو قرآن مجید پڑہانا تو جائز ہے مگر اُن کے ہان کا کہانا یا کچہہ عوض دیں لینا حرام ہے حدیث شریف مین ہے مھر البغی حرام یعنی زنا کی کمائی ہر طرح حرام ہے۔

**ج نمبر ۲۶۸ :-** ایسے پرہیزگار کیلئے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ موجود ہو - پس اُسی کے مطابق عمل کرے - یعنی تکلیف اُٹہاوے مگر آلودہ نہو

**س نمبر ۲۶۹ :-** اس دیار کی بالکلیہ عادت ہو کہ کسی بزرگ کی قبر پر شکر یا کوئی شئی از قسم طعام لیجا کر فاتحہ خوانی کے بعد تقسیم کرتے ہین اور حضرت پیر کی گیارہوین سالانہ ماہ ربیع الثانی مین کرنے کے علاوہ ہر ماہ کی ۱۱ تاریخ کو کہانا وغیرہ پکا کر فاتحہ کر کہاتی اور کہاتے ہین علی ہذا ۱۲ ربیع الاول کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۲۱ ذیقعدہ کو حضرت سید محمد گیسو دراز کے فاتحہ کیلئے حلوہ وشنڈہ یا کوئی اور طعام پکا کر فاتحہ دلواتے ہین علی ہذا شب برات و بروز عرفہ و دہم وچہلم وغیرہ ماہ محرم و برسی وغیرہ کے موقعوں پر اپنے مردوں کے نام کی فاتحہ کھانے پر دیتے ہین ایسے کہانوں کا کہانا اور ایسی دعوتوں مین جانا جائز ہے یا نہین اور یہ کہانے وما اہل بہ لغیر اللہ مین شریک ہین کہ نہین ایسے کہانوں کے کہانے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے یا کیا ؟

**ج نمبر ۲۶۹ :-** جو کہانا محض خدا کے لئے ہو - یعنی فاعل کی نیت یہ ہو کہ اس طعام کو خدا ہی قبول کرنیوالا ہے اوسیکی نذر ہو تو ایسا کہانا کہانا تو جائز ہے مگر اکثر دیکہنے مین اور سننے مین آیا ہے کہ اس قسم کی مجالس کرنیوالوں کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ان بزرگوں کے نام کی نذر کرتے ہین اور ان بزرگوں سے حاجات طلب کرتے ہین - اس لئے ان کا کہانا حرام ہے یا کم از کم مشتبہ اور یہ مجالس تو ہر حال مین بدعت ہین کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایسی مجالس کین نہ کرنیکی اجازت فرمائی ۔

**مُفت**

میرے لڑکے نے ایک کتاب الکلام المبین فی بیان التجہیز والتکفین لکہی تہی قضاء الٰہی سے فوت ہوگیا - مین اُس کتاب کو فی سبیل اللہ تقسیم کرنا چاہتا ہون جو صاحب لینا چاہین ۲ پائی کا ٹکٹ محصول ڈاک کیلئے بہیجکر منگا لین (پتہ) سید رحمت علی شاہ

عجائب العلم - ... دنیا کمانے اور مسلمانوں کی عبادتوں کے عجائب

ہدایت الزوجین - بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ...

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**شیخ** غلام محمد صاحب اختر اڈیٹر وکیپ امرتسر نے ایک رسالہ معاہدہ بنام آباد کار نو آبادی کے لئے پنجاب لکھا ہے - جو ایسی شورش کے زمانہ مین مفید ہوگا +

**شیعون** کے جس رسالہ نان و نمک سے گذشتہ نمبر اہلحدیث مین کچھ اقتباس کیا گیا تھا اوسکا خاتمہ بحمد اللہ یون ہوا کہ شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے ان شیعون کو سمجھا بجھا کر شائع ہونے سے پہلے ہی سب رسالے لیکر ضبط کر لئے شیخ صاحب کا یہ کام بہت ہی دور اندیشی کا ہے - جزاہ اللہ

**اِس** ہفتہ امرتسر اور جالندھر کے درمیان گاڑی کے نیچے ایک شخص نے دانستہ خودکشی کی +

**امرتسر** مین بھی پولٹیکل جلسون کی ممانعت کی گئی +

**شاہ** ایران کے برادر خورد سالار الدولہ نے سلطنت کے خلاف کھلم کھلا علم بغاوت بلند کر دیا ہے اور عملی طور پر دونون طرف سے معاندانہ کارروائی شروع ہوگئی ہے صورت معاملات نازک معلوم ہوتی ہے کیونکہ کام لرزہ ایران مین ایک نہایت جنگجو قوم ہے سالار الدولہ گورنر لورستان کی حمایت اور پشت پناہی پر کمربستہ ہین اگر خدانخواستہ باغیون کو کامیابی حاصل ہوگئی - تو موجودہ حالت کا بالکل نقشہ بدل جائیگا +

**علی گڈھ** کالج کے ٹرسٹیون نے بالقرالئے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ آئندہ اگر طلباء کالج کے قواعد کی خلاف ورزی کرین تو اونہین سخت سزا دی جاسکے
(زیر بحث و قسمیت میر بزی)

**کلکتہ** کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے اپنا قیصر ایشیا اعلی ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کیلئے جاپان روانہ کیا ہے ۱- (شائبہ)

**پایہ تخت** ناتال (جنوبی افریقہ) سے ایک تار اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ وہان کی پارلیمنٹ مین عنقریب ایک بل پیش ہوگا جسکی رو سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۰ء کے بعد وہان کوئی ایشیائی نسل کا باشندہ نہ جانے پائیگا - موجودہ قلی معاہدہ کی میعاد کے اختتام پر ہندوستان کو واپس بھیجدئے جائینگے +

**مسٹر** ملی کی بجٹ سپیچ سے پایا جاتا ہے کہ عنقریب ہندوستان مین سر ہدا ورد ولکلاز کی ایک صلاحکار کونسل قائم ہوگی اور ولایت کی انڈیا کونسل مین ہندوستانی ممبرون کا اضافہ ہوگا - جو غالباً مسٹر آرسی دت اور سید امیر علی ہونگے - مگر حضور والسرای کی اگزیکیٹو کونسل مین ہندوستانی ممبر کے تقرر کی بابت ابھی کچھ پختہ معلوم نہین ہوا +

**بنارس** مین برقی ٹریموے کے اجرا کی منظوری ہوگئی ہے دیگر میونسپل مطالب کے لئے بھی برقی طاقت استعمال کی جایا کرے گی - ٹریموے قریباً تین سال کے اندر تعمیر ہوکر اجراء کے قابل ہوجائیگی +

**موسم** کی نہایت غیر قابل اطمینان حالت کی وجہ سے ہندوستان اور لنکا مین تار کا سلسلہ عارضی طور پر بند رہا +

**کشمیر** مین ہفتہ مختتمہ ۳- جون کے اندر ہیضہ کے ۳۴۳ کیس اور ۱۷۰ اموات ہوئین - خاص سری نگر اور اس کے نواح مین بھی مرض ترقی کر رہا ہے (کیا یہ بھی کرشن قادیانی کا اثر ہے)

**پنجاب** کی تعلیمیافتہ ہندو جماعت کے ام تا لُتقا ما شخاص نے ہمعصر ٹریبیون مین اپنی طرف سے ایک چٹھی چھپوا کر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ پنجاب کی موجودہ شورش سے ہمین کسی قسم کا تعلق نہین (قابل مجھے ہے)

**آگرہ** کے اخبار مسافر کی انڈو پیشی ۱۶- جون کو قرار پائی ہے +

**پنجابی** اخبار کے مالک اور اڈیٹر کو قید کرنیکا حکم ۱۶- اپریل گذشتہ کو چیف کورٹ کے سنانے پر جن لوگون نے لاہور مین فساد اور ہنگامہ بپا کیا تھا ان کی تحقیقات کے لئے مسٹر بائیڈ جھنگ سے لاہور تبدیل ہوکر اسپیشل مجسٹریٹ مقرر ہو گئے +

**کراچی** مین نہایت سخت طوفان باد و باران آیا - سینکڑون کشتیان ڈوب گئین - ہزار ہا درخت جڑھ سے اکھڑ گئے - مال کا بہت نقصان ہوا +

**ڈھاکہ** مین ملٹری پولیس کی ایک جدید نصف پلٹن یورپین حکام کی ماتحتی مین عنقریب بھرتی کیجانیوالی ہے +

**لاہور** مین زمیندار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ منعقد ہوا - اس جلسہ مین زمینداروں نے حضور والسرائے کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے قانون نو آبادیات پنجاب کو منسلہ ڈکیا اور منسوخ کر دیا +

**بھوپال** کا ایک بہروپیہ قریبی قادعلی ایک ایسی پوشاک پہنے ہوئے کہ جو ظاہر کسی راجہ کی معلوم ہوتی تھی اور جس پر زمرد اور ہیرے اور موتی ٹکے ہوئے تھے - چوری کے شبہ مین پکڑا گرفتار کیا گیا - یہ پوشاک ۲۵۰۰۰ روپے کی اندازہ کی گئی - یہ پوشاک اندور کے راجہ عالم جی راؤ شاہ کی ثابت ہوئی - ملزم پر مقدمہ دائر ہے +

**کانپور** مین کپتان لارنس نے غبارہ مین بیٹھکر ۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلندی تک پرواز کر کے تماشائیون کو دکھلائی - بہر سلامتی کیساتھ چھتری کے ذریعہ سے زمین پر اتر آئے

# نسخہ جات مفت خود بنالو نسخہ جات مفت

## بال اوڑانیکا پوڈر وعرق وتیل وصابون کافور کا گلاس گولی گلاس پارہ گلاس گندھک یالا کافور

اسٹین بنجن۔ طلاء۔ ادویہ شہوت ... ومقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجربات اور اپنے آزمودہ نسخہ جات۔ رسالہ ۱۰ چند مجربات شربا لم میں لکھے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے

## امرت کی دہار

... جس قدر ... فوائد ہیں ... کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہئے۔ مختصراً رسالہ آب حیات میں لکھا ہے ایک پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں۔ امرت کی دہار ... درد سر۔ پیٹ درد۔ تمام درد دانت۔ بیرونی واندرونی۔ بخار کھانسی نزلہ سینہ۔ طاعون۔ بدہضمی مرگی۔ ڈاڑہ کا درد۔ دانتوں کی امراض۔ درد ... معدہ۔ امراض جگر۔ امراض بچگان۔ دعورات۔ بھڑ بچھو۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گھر دن ہوتی ہیں۔ بچوں جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں جلی علاج ہے۔ ادویات کے سینکڑوں بوجہ دار بکس اس چھوٹی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ امرت کی دہار جس کی جیب میں ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے۔ امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے۔ ... سو سے زیادہ شیشی ماہوار اس کی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں منگواتے ہیں۔ بڑے بڑے ادویات کے بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ سفر میں جانیوالے اب اس کو رکھتے ہیں امرت کی دہار کو ہر گھر میں پہنچانیکی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہم نے اسکے خریدار کیواسطے تحفہ بڑا رکھا ہے اور ہیں تمام اول لیتے ہیں اسیکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچ رہنگا قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ ۲؍۸ نمونہ آٹھ آنہ۔ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شربا مفت نہ ملیگی

## ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل مراض کا علاج ہو سکے۔ درانحالیکہ اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محقق یہ رائے ہو رہے ہیں

### کہ مرض دراصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

**امرت کی دہار سے** درحقیقت کل امراض کا قطعی علاج ہے۔ ہزاروں ادویات کے بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ کوئی مرض نہیں جس کا یہ علاج نہیں۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں بآسانی صرف اس ایک شیشی سے گھر کا علاج کر سکتا ہے۔ اپنے دل میں

### یکطرفہ ڈگری نہ کر لیجئے

کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ دوسری طرف سننا بھی آپکا فرض ہے ... منگوا کر ملاحظہ فرما دیں جو کہ اسی غرض کیواسطے ... کی تعداد میں ...


اگر آپ نے ولچسپی اخبار
وشن اپکارک
نہیں دیکھا ہے تو رسالہ
... مفت ... نمونہ
آپ ... وشن اپکارک
کی ... طلب
... فرمائیں


... امرت کی دہار ... لاہور

ٹھاکر دت شرما وید مالک وشن اپکارک و شدہالیہ ومالک ایڈیٹر اخبار وشن اپکارک و مصنف رسالہ جات طبی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. N. 352.

# اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد سوم

نمبر (۲۵)

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

**شرح قیمت**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـه

والیان ریاست سے " سے

رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " ۱۲

ششماہی ۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

## امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس

## اہل فقہ کے ایک فاضل مفتی صاحب کا فتویٰ

گذشتہ سے پیوستہ

امرتسر کے بدعتی اخبار کے اڈیٹر کا تو ہم مقابلہ نہیں کرسکتے کیونکہ اُنہوں نے اردو علم ادب میں چند ایک الفاظ ایسے حفظ کر رکھے ہیں کہ کسی دوسرے کی مجال نہیں مثلاً منافق۔ نجدی۔ ذریت شیاطین۔ ذریۂ شیخ نجدی۔ گروہ منافقین خبیث۔ گندے۔ بے ایمان وغیرہ۔ یہ ہے کل سرمایہ ہمارے بدعتی دوست کا جو وہ وقتاً فوقتاً ہمارے اور کل جماعت اہلحدیث کے حق میں استعمال کیا کرتا ہے خیر ہم خوش ہے کہ کرے بحکم کل اناء یترشح بما فیہ۔ ہر برتن میں جو ہوتا ہے وہی گرتا ہے، جو کچھ اُن کے پاس ہے وہی ہمکو دینگے مگر غضب یہ ہے کہ وہ اسدرجہ بدگمانی میں ترقی کرگئے ہیں کہ خواہ کوئی بھی اُن کے ساتھ بگاڑے وہ ہماری طرف ہی لگا دیتے ہیں مثلاً شیعوں نے رسالہ تان ذنک لکھا جسکا اقتباس اہلحدیث مورخہ ۱۴ جون میں دیا گیا ہے وہ رسالہ بھی اہلحدیث کے نام لگا دیا ہے کہ انہوں نے لکھوایا ہے۔ خیر سہ ہرچہ از دوست رسد نیکوست۔ اس لئے ہم اڈیٹر مذکور سے

تو مایوس ہیں کہ وہ کسی بات کو سمجھیں یا معقول جواب دیں۔ پس ہم مفتی فاضل صاحب کے فتوے کا بقیہ جواب دیتے ہیں۔ مفتی صاحب نے جو فتوی دیا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔ اون کی پہلی دلیل کا جواب گذشتہ نمبر میں آچکا ہے۔ آج باقی دلائل کا جواب معروض ہے۔ خیریت سے آپ دوسری دلیل یہ دیتے ہیں :-

وجہ دوم۔ جب یہ گروہ فاسقوں سے بدتر ہوا۔ تو اون کی نماز خود مقبول جناب الٰہی نہ ہوگی۔ لقولہ تعالیٰ۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ جب ایسے امام فاجر کی نماز قبول نہ ہوگی تو اسکے مقتدی کی نماز کب قبول ہوگی حالانکہ مقتدی کی نماز امام کی نماز کے ضمن میں ہوتی ہے لقولہ علیہ السلام المؤذنون امناء والائمۃ ضمناء مؤذن وقت کے امانتدار ہیں اور امام مقتدی کی نماز کو ضامن ہیں۔ جب نماز متضمن قبول نہ ہوئی تو نماز متضمن کیونکر قابل قبولیت کے ہے والا لزم الفضل بدوں خلاف الحدیث۔

افسوس ہے مولانا اس گڑھے میں ایسے گرے ہیں۔۔۔۔۔ کہ لات بات پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ مولوی صاحب امیر المؤمنین فاسق ہو۔ تو حکومت اور اعلیٰ امامت سے

معزول نہیں ہوتا۔ غور سے دیکھو شرح عقائد لا ینعزل الامام بالفسق۔ تو کیا
ایسا فاسق امیر المومنین جب نماز پڑھائیگا تو آپ اسکے پیچھے پڑھینگے۔ آئیے میں آپکو
اسکی سند بتاؤں علامہ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔ فمن ترک الجمعۃ والجماعۃ
خلف الامام الفاجر فهو مبتدع عند اکثر العلماء۔ شرح فقہ اکبر صـ۹۱ ۔
یعنی جو کوئی فاسق امام کے پیچھے جمعہ اور جماعت کو چھوڑ دے وہ بدعتی ہے۔ مولانا
کہئے کیسے مزاج ہیں۔ علاوہ اسکے ردالمحتار کی عبارت کو کیا کرینگے۔ جو گذشتہ نمبر الحدیث
میں نقل ہو چکی ہے۔ کہ معتزلہ وغیرہ فاسق ہیں مگر نماز ان کے پیچھے جائز ہے۔
یہ جواب بھی اعلیٰ وجہ التسلیم ہے ورنہ اہلحدیثوں کے فاسق ہونیکا ثبوت آپنے
کچھ نہیں دیا۔ بجز اسکے کہ معتزلی آتش پرست ہیں۔ لہذا اہلحدیث فاسق
ہیں۔ واہ سبحان اللہ کیا منطق ہے۔ وہی بات ہوئی۔ کہ چونکہ چاول سفید چیز
پس زمین گول ہے۔ آئت کا مطلب بھی آپنے نہیں سمجھا۔ مگر ہمیں بھی ضرورت
نہیں کہ آپکو سمجھا دیں +

تیسری دلیل غربت سے آپ لکھتے ہیں۔ کہ

وجہ سوم ایسے فاسق کی امامت پر کوئی دیندار راضی نہ ہوگا تو باینوجہ بھی
اسکی امامت حرام ہوئی لقولہ علیہ السلام ثلاثۃ لا تقبل منہم صلوتہم من
تقدم قوما وهم له كارهون الحديث رواه ابو داؤد ابن ماجہ۔ تین
شخص ہیں کہ قبول نہیں کیجاتی۔ ان سے نماز انکی۔ جو شخص کسی قوم
کا امام تھا اور وہ اسکی امامت پر ناراض ہے۔ جب امام کی نماز قبول نہ ہوئی
تو مقتدی کی کیونکر قبول ہوگی +

جواب:۔ اس میں آپکو مغالطہ ہوا یا آپ مغالطہ دے رہے ہیں۔ درحقیقت یہ
دلیل بھی پہلی دلیل کی طرح خام اور ناقص ہے۔ کیونکہ اہلحدیثوں کے مذہب میں
فسق ہونیکا ثبوت آپنے نہیں دیا۔ علاوہ اسکے یہ کراہت یا ممانعت عارضی ہے
یوں تو کوئی اندھے اور کانے کے پیچھے بھی نماز پڑھنا ناپسند کرے تو کیا یہ بھی
منع ہو جائیگی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ جبتک کہ اوسکی ناپسندیدگی کی کوئی وجہ شرعی
نہ ہو۔ پس آپکی اس دلیل سے اگر کچھ ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جس امام میں کوئی وجہ شرعی
ناپسندیدگی کی ہو۔ اوسکو امام ہونے سے گناہ ہے خواہ وہ امام حنفی ہو یا شافعی
ہو۔ مقلد ہو یا موحد ہو کوئی ہو۔ مگر اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ اہلحدیثوں کے
پیچھے نماز جائز نہیں۔ مولانا یہ حرکت مذبوحی آپکی کب تک چلیگی +

چوتھی دلیل غربت سے آپ لکھتے ہیں:۔

وجہ چہارم:۔ فاسق کی تعظیم کرنی حرام ہے اور امام بنانا بڑا مرتبہ اعزاز و اکرام
کا ظاہر ہے جیسے آیت ابراہیمی سے واضح ہوا۔ پس جس شخص نے غیر مقلد کو
پیچھے نماز پڑھی اس نے اس فاسق و فاجر کی تعظیم کی۔ پس مقتدی مرتکب
فعل حرام کا ہوا۔ اور مرتکب حرام کا آگ میں جلایا جائیگا بلکہ مرتکب کراہیت
تحریمہ کا بھی امام محمد رح کے نزدیک دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ کذا فی الدر المختار

جواب:۔ امیر المومنین فاسق ہو تو اوسکو معزول کرنیکا حکم نہ دینا یہ اوسکی
تعظیم ہے یا نہیں؟ اور پھر اسکے پیچھے نماز پڑھنا کیوں جائز ہے۔ علاوہ اس کے
حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز
پڑھ لیا کرو۔ اسی حدیث کی بناء پر صاحب ہدایہ نے فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے
کو جائز لکھا ہے۔ مولانا! صاحب ہدایہ بھی غیر مقلد تو نہ تھا۔ افسوس ہے تم لوگ
اہلحدیثوں کی ضد میں اپنی کتابوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

ہاں میں آپکو یہ بتا دوں کہ فاسق کون ہیں؟ سنئے! قرآن مجید خود بتاتا ہے
وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ
يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ
یعنے فاسق وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ وعدہ کرکے توڑ دیتے ہیں اور جس چیز کو
اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے اوسکو قطع کرتے ہیں اور زمین پر فساد کرتے ہیں +
اللہ کے وعدہ سے مراد ہے توحید۔ اور ملانے کی چیزوں سے مراد ہے اخوت
اسلامی انما المومنون اخوۃ۔ پس جو لوگ مشرک ہیں خدا کے بندوں سے حاجات
مانگتے ہیں اور مسلمانوں میں تفریق ڈالتے ہیں کہ ایک جگہ نماز بھی نہ پڑھیں جس سے
ملک میں فساد پھیلے۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔ پس آپکی دلیل اگر صحیح ہو۔ تو انہی
لوگوں کے حق میں ہے۔ نہ کہ اہلحدیثوں کے حق میں جو سوائے خدا کے کسی سے
حاجات نہیں چاہتے اور حتی المقدور ہر ایک کے ساتھ مل کر نماز پڑھتے ہیں۔ مولانا!
خدا سے خوف کرکے بتاؤ کہ تم لوگ بھی کہہ سکتے ہو کہ قرآن و حدیث اور فقہ کو
ہم مانتے ہیں۔ واللہ حلوا خوردن را روئے باید +

پانچویں دلیل مولانا فرماتے ہیں:۔

وجہ پنجم:۔ اگر غیر مقلدوں کے کنوئیں میں خنزیر پیشاب کرے یا پاخانہ پھرے
یا اور کوئی نجاست گرے تو اس سے پانی کنوئیں کا ان کے نزدیک پلید
نہیں ہوتا ہے اور یہ لوگ ایسے ہی پانی سے وضو غسل کرتے ہیں اور
کپڑے بھی دھوتے ہیں۔ پس نہ اونکا بدن پاک ہوا نہ کپڑا۔ حالانکہ بدن اور

کپڑا پاک ہونا صحت نماز کیواسطے شرط ثابت بالقرآن ہے قال اللہ تعالیٰ:-
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ الآیۃ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا الآیۃ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ-
پس جب غیر مقلد امام کی نماز بباعث عدم شرائط مذکورہ کے جائز نہ ہوئی۔
تو جو حنفی معتقد وجوب شروط مذکورہ کا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھیگا۔
کیونکر اوسکی نماز جائز ہوگی۔ ہرگز جائز نہ ہوگی ۔

**جواب:**- یہ دلیل بھی ناقص ہے اول تو نقصان اس دلیل مین یہ ہے کہ اہلحدیثون کے کل افراد پر ہر حالت مین یہ حکم نہیں لگ سکتا۔ خاص ایک صورت پر ہے جب وہ بقول آپکے ناپاک پانی سے وضو کرین اور جب وہ ایسا نہ کرین۔ بلکہ وہ تمہارے ہی کنوئین سے یا کسی نہر جاری سے یا کسی ایسے پانی سے وضو کرین، جو فریقین کے نزدیک پاک ہو۔ تو اس دلیل کے مطابق اُن کے پیچھے نماز جائز ہونی چاہئے حالانکہ مفتی صاحب کو یہ منظور نہ ہوگا۔ تو پھر دلیل کے ناقص ہونے مین کیا شبہ۔ دوئم یہ دلیل شافعیون کے حق مین بھی جاری ہونی چاہئے۔ کیونکہ پانی کے مسئلہ مین اُن کا اور اہلحدیثون کا مذہب ایک ہی ہے بلکہ مالکیون کا مذہب اِس سے بھی آگے ہے کیونکہ پانی کی پاکی کے لئے وہ قلتین (دہ من پختہ) کی قید بھی وہ نہیں لگاتے۔ بلکہ انکے نزدیک ایک چھٹانک پانی کا بھی وہی حکم ہے۔ جو ایک بڑے دریا کا ہے کہ جبتک پانی مین تغیر نہ آئے پاک ہے تغیر یہ ہے کہ نجاست کی وجہ سے اوسکی بو متغیر ہو جاوے یا مزہ بدل جاوے۔ یا رنگ تغیر پذیر ہو جاوے۔ کہئے ان پچھلے بھائیون کے پیچھے بھی پڑہوگے یا نہیں۔ ذرا ردالمحتار مصری جلد اول صفحہ ۹۵-۹۶ ملاحظہ فرما لیجئے گا۔ اعتبار نہو۔ تو حاجیون سے پوچھئے کہ حرم بیت اللہ مین آپ جیسے متعصب حنفی بھی کس طرح شافعیون کے پیچھے اقتدا کرتے ہین حالانکہ آپکی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ چاہئے۔

مولانا چھٹی دلیل فرماتے ہین:-

"وجہ ششم:- غیر مقلدین میلاد مبارک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وشرف و کرم کو کاتی بھیا کے میلاد بہ نہاد کے ساتھ جو سرغنون کا فرون کا تھا تشبیہ دیتی اگرچہ کتنی ہی تاویلین اس مین کرین۔ لیکن کفر واہانت سے خالی نہیں بنا تو علیہ بھی کب کوئی محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے نماز پڑھیگا اور جائز رکھیگا" (عبدالصمد ابو یوسف حنفی امرتسری)

**جواب:**- ہماری فاضل مفتی صاحب کی وہی مثال ہے جو ایک سکول کے ماسٹر سے پیش آئی تھی۔ کہ ماسٹر صاحب کہین بازار مین چلے جا رہے تھے کہ ایک پری پیکر پورپین لیڈی پر نظر پڑ گئی۔ وہ تو اپنی گاڑی مین بیٹھکر اُڑ گئی۔ ماسٹر صاحب کے دل ودماغ پر ایسا اثر ہوا۔ کہ جو کوئی طالب علم سوال کرے یا کچھ سبق پوچھے بس یہی کہدین کہ یہ بھی اُسی طرح کا بہکایا ہوا ہے۔ یہی حال مولانا صاحب کا ہے دُنیا مین کوئی قوم یا شخص کوئی جائز یا ناجائز حرکت کرے۔ وہ ان بیچارے غیر مقلدون کے سر تھوپ دیتے ہین۔ ناظرین اہلحدیث اہل حدیث مورخہ ۱۱ جون مین وہ فتوی دیکھ چکے ہین۔ کہ کس بزرگ کا لکھا ہوا تھا یعنے مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی مرحوم کا اُسی فتوے مین رسمی مولود کو کنھیا کے جنم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مگر مفتی صاحب اپنے حنفی بھائیون کا گناہ بھی ہمارے ذمے لگاتے ہین یہ نہیں جانتے کہ یہ فتوے تو بزرگان حنفیہ کا ہے نہ کہ غیر مقلدون کا۔ پھر اس سے اگر کچھ ثابت ہوا۔ تو یہ ہوا کہ حنفیون کے پیچھے نماز درست نہیں نہ یہ کہ غیر مقلدون کے پیچھے نادرست ہے ۔

ناظرین! یہ ہین ہمارے علماء کرام اور یہ ہین مسلمانون کی کشتی کے ناخدا جنکی نسبت یہ کہنا ناموزون نہ ہوگا کہ

آپ کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

یہ دلائل تو آپ دیکھ ہی گئے باقی دلائل جو آپنے ابھی محفوظ رکھے ہین۔ جب پیش کرینگے تو دیکھ لینگے۔ مگر غالبا وہ اس سے زیادہ نہ ہونگے

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

آخیر مین ہم مولانا سے ایک سوال پوچھنے کا حق رکھتے ہین غالبا اُس سوال کا جواب دینا مولوی صاحب کا فرض ہوگا۔ وہ سوال یہ ہے کہ:-

آپ تو مقلد ہین اور مقلد کی شان صرف یہ ہو کہ اپنے امام کی دلیل بیان کرے نہ کہ استدلال کرے۔ استدلال کرنا مجتہد کی شان ہے۔ پس آپنے جو یہ چھ دلیلیں لکھی ہین۔ کیا آپکی اپنی ایجاد ہین۔ یا آپ کے متبوع امام کی۔ اگر آپکا اپنا استدلال ہے تو یہ آپکا کام نہیں کیونکہ آپ مقلد ہین اور مقلد کی شان نہیں کہ استدلال کرے (مسلم الثبوت وغیرہ کتب اصول ملاحظہ ہون) پس اگر آپنے خود استدلال کیا ہے۔ تو آپ بھی غیر مقلد ہو گئے۔ لہذا یہ فتوی آپ پر بھی عائد ہوگا اور اگر آپ کے امام نے یہ دلائل لکھے ہین اور آپنے اُن سے نقل کئے ہین تو براہ مہربانی حوالہ دیجئے۔ کہ کس کتاب مین امام ابوحنیفہ صاحب کے یہ دلائل اس دعوی پر مذکور ہین۔ غالبا آپ اس سوال کو ہمیشہ کے لئے یاد رکھینگے ۔

**بدعتی پارٹی** کے ممبرو! ہم جانتے ہین کہ تم لوگ اس کے متعلق کمیٹی کرکے کسی شہسوار ہو کو گالیان دینے پر مامور کروگے مگر یاد رکھنا کہ گالیان دینے سے تمہارے مذہب کی سچائی ثابت نہ ہوگی۔ البتہ یہ ثابت ہوگا کہ تم گالیان بڑی بڑی رنگین دے سکتے ہو۔ پس اگر مذہب کی سچائی ثابت کرنا چاہتے ہو۔ تو ہمارے پیش کردہ حوالجات کا جواب دو۔ اور ایمانداری سے ہماری طرح ہمارے کلام کو ہمارے لفظون مین نقل کرنا ورنہ سمجھا جائیگا کہ ؎

بیہودی بے سبب نہین غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

**فیصلہ**۔ آجکل ہم مین اور ہمارے بھائیون مین بڑا نزاع اس بات مین ہے کہ اہل سنت کون ہے اور اہل بدعت کون؟ گو حضرت پیران پیر رضی اللہ عنہ نے غنیہ مین اہل بدعت کی کئی علامات لکھی ہین۔ منجملہ ان کے بڑی علامت یہ ہے کہ محدثین اور اہلحدیث کو برا کہنے والے بدعتی ہین لیکن آج ہم چاہتے ہین کہ اس نزاع کا فیصلہ کلی کر دیا جاوے۔ فیصلہ بھی ایسے بزرگ سے کرایا جاوے جس پر فریق ثانی کو کامل اعتماد ہو۔ ہماری مراد اس قابل بزرگ سے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہین۔ آپنے اہل سنت کی جو تعریف فرمائی ہے وہ ہم نقل کرکے ناظرین کو رائے زنی کا موقع دیتے ہین۔ ہمارے احباب شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی دہلی کھول کر اپنے سامنے رکھین۔ جہان لکھا ہے:-

سئل ابو حنیفة رح عن مذهب اهل السنة والجماعة فقال ان تفضل الشيخين ابا بكر وعمر وتحب الختنين اي عثمان وعليا وان ترى المسح على الخفين وتصلي خلف كل بر وفاجر (ص ۹۲)

یعنے امام ابو حنیفہ صاحب سے اہل سنت کے مذہب کی بابت سوال کیا گیا تو آپنے اوسکی چند علامتین فرمائین کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو افضل جاننا اور حضرت عثمان اور علی سے محبت کرنا اور موزون پر مسح کرنا اور **ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لینا**۔

مولانا! اپنی دلیل نمبر ۲ و ۳ و ۴ کو دیکھو اور اپنے امام کے اس فیصلے کو پڑھو۔

یہ تو ہے اہل سنت کی تعریف اور بدعتی کی تعریف بھی شرح فقہ اکبر سے ہم بتا آئے ہین کہ من ترك الجماعة خلف الامام الفاجر فهو مبتدع۔ یعنی جو کوئی فاسق فاجر امام کے پیچھے نماز نہ پڑھے وہ بدعتی ہے۔ پس ان دونون تعریفون کو جانچکر بتادین کہ اہلسنت کون ہین اور اہل بدعت کون؟ ؎

میرے دل کو میری طرف آکر دیکھکر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

خیر آپسے تو فیصلہ ہوگیا۔ اب مین ان تنگ ظرف علماء کی طرف متوجہ ہوتا ہون جو بات بات پر فتوے دیا کرتے ہین کہ فلان کے پیچھے نماز درست نہین فلان کے پیچھے نہین وہ ذرا تو بتادین کہ ان کے پاس کوئی صریح نص بھی ہے جس پر یہ مسئلہ پایا جاتا ہو کہ اس قسم کے لوگون کے پیچھے جائز ہے اور اس قسم کے پیچھے جائز نہین۔ نہایت شرم کی بات ہے کہ مسلمانون کے ہادی اور مسلمانون کی کشتی کے ناخدا ہوکر کیسے منجدھار مین ان کو ڈبوتے ہین خدا اور رسول کے ارشاد کے سوا محض اپنی نفسانیت سے مسئلے اختراع کرتے ہین۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ انسان تین قسم پر ہین۔ مومن متقی یا فاسق یا فاجر۔ یا مشرک کافر تیسری قسم کو چھوڑکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دونون قسمون کی بابت ارشاد فرمایا کہ صلوا خلف كل بر وفاجر۔ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھا کرو۔ امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے۔ امامة المفتون والمبتدع۔ اس مین لکھا ہے کہ سید الطائفہ حضرت حسن بصری سے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو حضرت ممدوح نے فرمایا کہ صل وعليه بدعته۔ یعنے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اوسکی بدعت اوسکی گردن پر ہے تمہین تو نہین لگجائیگی۔ بعض تنگ ظرف لوگ قیاس اور اجتہاد کیا کرتے ہین کہ جو فاسق و فاجر اور بدعتی تو خود برے ہین۔ وہ ہماری وکالت کے لائق کیونکر ہونگے۔ اسلئے ہم ان کے پیچھے کیونکر پڑھین۔ سو ایسے مجتہدون کے لئے حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا وہ زرین قول سناتا ہون جو حضرت ممدوح نے حالت محاصرہ مین فرمایا تھا۔ جس کو امام بخاری باب مذکور مین لائے ہین۔ پس غور سے سنئے اور للہ انصاف کیجئے کہ مسلمانون مین تفریق ڈالنے والے کون ہین؟

دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما ترى ويصلي لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوة احسن ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم

یعنے ایک شخص عبید اللہ بن عدی حضرت عثمان کے پاس اس وقت پہنچے۔ جس وقت باغیون نے اونکو گھیر رکھا تھا (جسمین وہ آخرکار شہید ہوگئے) تو عرض کیا کہ آپ تو سب لوگون کے امام ہین اور اس ناقابل برداشت تکلیف مین ہین۔

ھو ہونے کے غیرہ ثبوت درج ہیں بیان کرتا ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی امت محمدیہ کا اکیسوان چھوٹا نبی ہے اور اسمیں مرزا غلام احمد کے نبی نہ ہو نیکا اظہارہ ثبوت الہامون منجانب

اور جسکو باغی لوگ نماز پڑہاتا ہے اور ہم اس مین ہرج جانتے ہین (غرض اوسکی یہ تھی کہ آپ فتوی دیوین کہ ہم ان باغیون کے ساتہ نماز پڑہین یا نہ) حضرت عثمان نے فرمایا کہ لوگ جسقدر کام کرتے ہین - اُن مین سے نماز سب سے اچہا کام ہے - پس جب لوگ اچہا کام کرین تو اُن کے ساتھ ہوکر اچہا کام کرلیا کر - اور جب بُرا کام کرین (یعنی نماز کے سوا کوئی اور بُرا کام کرین) تو اونکی بُرائی سے الگ ہوجایا کر ؏

اللہ اکبر یہ تھی راست گوئی اور یہ تھی کمال دیانت داری کہ اونہی باغیون کی بابت سوال ہے - جنہون نے حضرت امیر المؤمنین کو بلاوجہ گہیر رکہا ہے اور آخرکار اسی گہیرے مین شہید بھی کردیا - اونہی کے حق مین یہ فتوی ہے - کہ نماز اُن کے ساتہ پڑہ لیا کر - کیون نہ ہو - بڑون کی بڑی شان ہے ✦

کیا کوئی بتا سکتا ہے ؟ کہ باغی کس درجہ کے گنہگار ہین فاسق بلکہ کافر بعض لوگون کے نزدیک واجب القتل ہوتے ہین اُن کے پیچہے تو نماز کے جواز کا فتوی امیر المومنین حضرت عثمان رض دیوین - مگر آج ایک مولوی صاحب کے مخالف رائے ہونا اُن باغیون سے بہی بدتر سمجہا جاوے - پس نہ نماز قبول نہ روزہ - نہ حج نہ زکوۃ - کیُون نہ ہو ؎

شُکُون چشم بد دور ہین آپ پیر کے ✦ نمونہ ہین خلقِ رسولِ امین کے

مسلمانون پر خدا کا فضل تہا - کہ گو ان مین بہت سا اختلاف ہُوا - مگر ان میں ارکان اسلام ایسے تھے کہ سب کے سب اونپر جمع ہو سکتے تھے - کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین شرکت تھی - کلمہ کے بعد ارکان عبادت مین نماز تھی - اس مین شرکت تھی - زکوۃ مین شرکت تھی - حج مین شرکت تھی - روزہ مین شرکت تھی - مگر ہائے بر حالِ ما کہ ہماری شومئی قسمت سے ایسے ایسے تنگ ظرف علماء پیدا ہوگئے جو مسلمانون کو کسی دینی کام مین جمع ہُوا نہین دیکہنا چاہتے - پس وہ یاد رکہین ؎

جبکہ احباب کو احباب سے جدا کردو
ہم نے اُس کے تئین ابلیس کا نانا جانا

## میری علالت مین پیشگوئیان

میری دائین بانہ مین جو دو تین ماہ سے درد تہا - پہلے تو معمولی بہت خفیف - پہر دفعۃً ایک روز درد شدید ہو گیا - یہان تک (کہ) اسسٹنٹ سول سرجن کے مشورہ سے پچکاری کے ذریعہ مارفیا (دوا) پہنچایا گیا - اس کے بعد درد کا انتقال پہلو کی طرف ہو گیا - اُس جگہ بہی بمشورہ صاحب اسسٹنٹ سول سرجن پچکاری سے مارفیا پہنچایا گیا - بحمد اللہ اب آرام ہے - خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے - خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ بقول ؎

شور بختان بآرزو خواہند
مقبلان را زوالِ نعمت و جاہ

شہر مین مختلف قسم کی افواہین اڑ رہی تھین ایک روز شب کو ۱۰ - ۱۱ بجے کو درمیان پانچ چہ کس احباب میرے گہر آئے تو بعد مزاج پرسی کے کہنے لگے کہ ہم نے تحقیقات سُنا تہا کہ آپ آخری دمون پر ہین - مین نے کہا زندگی کا تو کسی کو اجارہ نہین مگر جو ہے سو تم دیکہ لو - اسی روز صبح کو ایک دوست کی زبانی معلوم ہُوا کہ ایک موقع پر چند ایک مرزائی باتین کر رہے تھے - کہ ثناء اللہ کا تو آخری دم ہے - اور بیٹا اوسکا قید ہوگیا ہے دوست منکر رہے کہا - مین نے اُن سے کہا اونکا تو بیٹا ہونا بالغ (۱۲ سال) کا ہے - ایک اور صاحب عبد الرزاق خان کی حیرانی مین میرے دوست حکیم محمد الدین صاحب کے پاس پہنچے کہ مجہکو منشی غلام احمد صاحب اڈیٹر اہل فقہ نے نہایت افسوس کے لہجہ مین کہا ہے کہ ثناء اللہ کی گردن سخت ڈنبل ہے - جس سے وہ سخت تکلیف مین ہے - اب کیا ہوگا ؟ ان سب پیشگوئیون سے بڑہکر یہ ہے کہ چند روز ہوئے ابہی درد بہی نہ تہا - کہ ایک شخص موضع تہہ غلام متصل قادیان کا آیا کہ مین آپکی زیارت کو آیا ہون - ہمارے علاقہ کے مرزائیون نے مشہور کر رکہا ہے کہ ثناء اللہ مر گیا - ایک بٹالوی بزرگ کا بیان ہے کہ قادیان مین مشہور ہے کہ ثناء اللہ کو فالج ہو گیا - حالانکہ مین ہر روز مکان سے نکلکر دفتر کو آتا جاتا بلکہ قریب مغرب سیر کو بہی جاتا تہا - ہمارے محلہ مین مرزائی اور مرزائیون کے مخبر بہی مجہکو دیکہتے ہین ✦

خیر یہ تو ہُوا ایک طرفہ بیان اب دوسری طرف کی سُنئے - میرے معالج ڈاکٹر صاحب ایک روز صبح ہی تشریف لائے - فرمایا آج مجہکو ایک بزرگ خواب مین آکر فرماگئے ہین کہ مولوی صاحب کو یہ دوا جو دیتے ہو نہ دو - بلکہ فلان قسم کی گولیان دو - جو اس مرض کیلئے مفید ہین - بعض دوست ایسے گہبرائے ہوئے تھے کہ حضرت آدم کی طرح اپنی عمر کا حصہ بخشنے کو طیار تھے - آخر کار خدا کے فضل و کرم سے انجام بخیر ہُوا - درد معمولی رہ گئی تہا اور کچہ نہین - اسی کے متعلق ایک خط کا ذکر کرنا بہی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - ایک دوست ضلع میانوالی سے لکہتے ہین :-

[illegible] اور مختلف قسم کے بائیس عقیدہ کے باطل ہونے کے ثبوت ہین قیمت ۸ محصول ڈاک ۲ حضرت عیسٰی کے دوبارہ آنے اور مرزا غلام احمد کے مہدی مسیح موعود نہ ہونے کے ثبوت قیمت [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں ایک ہیڈ ماسٹر سکول انگریزی سکونتی میانوالی رہتا ہے۔ سو وہ مرزائی ہے اور اکثر اوقات اسکو ساتھ مباحثہ رہتا ہے اور اُس نے فی الحال کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مر جائیگا اور یقیناً وہ مر جائیگا ایک آدمی تدریس خواندہ ہے۔ اُس نے وعدہ قلت فہمی مرزائی الگ سے کر لیا ہے اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہونگا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی مذہب کو انکار کرو۔ اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک ہو جاؤ۔ اُس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہو۔ اُس نے جواب لکھا کہ بیشک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا۔ علیشی ہمارا شائد مستدراج ہو جائے اور سُنا جاتا ہے کہ اُس نے جاسوس رکھے ہوئے ہیں۔ زہر دے دیتے ہیں چونکہ آنجناب سب اسلام کے صدر ہیں۔ اور اکثر اوقات اوسکے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سُنت والجماعت کو ترقی دیتے رہتے ہیں۔ میں آپکا خادم ہوں اور آپکو خبر کرتا ہوں۔ کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہنچ جائے۔ خدا آپکا محافظ ہو اور آپکو زندہ سلامت باکرامت رکھے۔ راقم ......... از میانوالی

راقم خط کو واضح ہو کہ مرنا جینا تو انسان کے اختیار سے باہر ہے یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دام اوقات والے ایسے مضبوط جال میں جکڑے گئے ہیں کہ کوئی صورت ان کے نکلنے کی نہیں کوئی اُن سے یہ تو پوچھے کہ ہم دونوں کے مرنے سے پہلے ہی اگر تم مر گئے اور تحقیق نہ کیا۔ تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ یاد رکھو کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کو چھری مارنے وغیرہ سے اگر میں مرا تو مرزا کی دعا غلط ہو جائیگی کیونکہ اُس نے لکھا ہے کہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا۔ کسی انسان کی شرارت سے نہیں۔ پس میرے دوستو! یاد رکھو۔ لکل اجل کتاب۔

## بقیہ جوابات متعلق وحدۃ الوجود

مرقومہ مولانا علی نعمت صاحب پھلواروی

جواب سوال نمبر ۳

یہ کہکر کہ دونوں باہم چسپاں ہونگے یا علیحدہ و مباین یہ کہنا کہ بہر حال ایک دوسرے کیلئے حال ہوگا یا محل ظاہر منطوق۔ اس تقریر کا مال اسی پر ہے کہ بحالت چسپیدگی و اتصال و بحالت علیحدگی وانفصال ہر دو تقدیر پر ایکدوسرے کے حال و محل ہونے سے خالی نہ ہوگا۔ حالانکہ یہ باطل ہے کیونکہ علیحدگی وانفصال منافی حلول ہے ہاں بحالت چسپیدگی حلول ہو سکتا ہو فان الانضمام یستلزم القیام المستلزم الحلول احدھما فی الاخر اما بالسریان او بالطرفین۔ پس خصم اختیار انفصال و مباینت جواب لیسکتا ہے یعنے وجود خالق جل وعلا وجود خلق سے وجود خلق وجود خالق سے علیحدہ ہے ولا ضیر فلم یثبت دعواہ اور استشہاد بقول لبید تو جیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے۔ لبید گو کافر تھا مگر باسدار وجود یہ کا نہ تھا۔ اس مصرع میں درحقیقت اوسکو شرک سے قرار ہے نہ کہ وحدت وجود کا اقرار وحجتنا علیہ فھم من ارسل الینا التبلیغ لا الہ الا اللہ الناطق بتوحید المعبود الذی اورثہ دینہ من ابیہ خلیل المبعوث بالملۃ الحنفیۃ الحنیفۃ البیضاء لا توحید الوجود الذی ورثہ اھلہ من الفئۃ الھالکۃ الطاغیۃ المتالھۃ والاشراقیۃ الغاویۃ المتقصفۃ فی الظلماء۔ اللھم احینی ایای وکل من یحبنی او یحبنا ان توفیتنا علی الرسلۃ واتباع کل ثابتا علیہ ازلتہ

جواب سوال نمبر ۴۔ عالم یا عالم کے کل اجزاء کو متغیر ماننے سے عالم کا امر فرضی ہونا۔ اور وجود خارجی یعنے واقعی نہ رکھنا لازم نہیں آتا اسلئے کہ کوئی شے دو حال سے خالی نہیں یا محض اعتباری ہے ثبوت اوسکا اگر ہے تو باعتبار معتبر وانتزاع منتزع ہے وفرض فارض واختراع مخترع ہے۔ یا حقیقی ہے۔ تحقق اوسکا واقع میں ہی ونفس الامر میں۔ اعتبار و انتزاع وفرض واختراع پر موقوف نہیں ہے۔ سواء کان ثابتا او متغیرا۔ اور عالم باجزائہ اسی قبیل سے ہے۔ وجود حقیقی ہے واقع میں موجود ہے۔ نفس الامر میں متحقق ہے وجود خارجی مستقل رکھتا ہے نہ کہ عبارت صرف اعراض مجتمعہ سے ہے در عین واحد کما ھو مزعوم الوجودیۃ۔ ہاں ذو تغیر ضرور ہے۔ لیکن ذو تغیر ہونا عالم کا منافی اوسکی موجود فی الواقع او ثابت فی نفسہ اور مستلزم اعتباری و امر عارضی ہونیکو نہیں ہے۔ وشتان بینھما۔ کیف وان المستدلین بھذا الدلیل علی حدوث العالم ھم القائلون ثبوت العالم ثبوتا واقعیا لا اعتباریا وتحققہ فی الخارج وکینونتہ فی نفسہ ولم لیشعر واحد منھم من طرق التغیر بتلک الملازمۃ الموھومۃ المتخیلۃ کانیاب الغول التی لا عین لھا ولا اثر فی ذی الفضول وحاش للہ ان تستشعر بھا فیہ۔ وانما یستشعر بھا لھم استشعروا بہ مما استدلوا بہ علی ما ھم استدلوا علیہ وھذا ھو الاستشعار الصحیح الذی ینال۔ ابدی الافکار الثاقبۃ وتمسہ انامل الانظار الصائبۃ

جواب سوال نمبر ۵۔ جواب باختیار شق مخالفت من کل الوجوہ۔ وشق موافقت

ahmadimuslim.de

ببعض الوجوہ دون بعضہا دونو کے ممکن ہے اور نہ شق مخالفت من کل الوجوہ میں وجود خالق کا ضد وجود خالق ہونا لازم آتا ونہ شق موافقت ببعض الوجود دون بعضہا پر شامل ہوتا توجیہہ عدم تضاد کی یہ ہے کہ تخالف یا عبارت ہے مجرد عدم اشتراک سے فی الصفات النفسیہ یعنی قید عدم امتناع اجتماع کبھی فی محل واحد من جہتہ واحدۃ اسمین ملحوظ نہیں ہے یا ہے برسم اول التزام تخالف پر عدم لزوم تضاد ظاہر ہے وبرسم ثانی اگرچہ تخالف عام مطلق ٹھیریگا۔ مگر التزام عام مستلزم لزوم کا نہیں ہوسکتا کسی خاص کے بعینہٖ لجواز تحققہ فی ضمن خاص آخر من الخواص المتارجۃ عنہ اور توجیہہ عدم تماثل کی یہ ہے کہ تماثل عبارت ہے اشتراک سے فی جمیع صفات النفس اور اس اشتراک کو مشارکت فیما یجب ویمکن ویمتنع لازم ہے پس وجود خلق کو اگرچہ موافقت ساتھ وجود خالق کے ہے ببعض الوجوہ مثلاً اشتراک بحسب الاسم کما ھو عند ابی الحسن الاشعری یا اشتراک در مطلق مفہوم وجود کما ھو علی زعم المشائین لیکن تماثل مفقود لتخالفہما فی صفات النفس جمیعاً وفقدان المشارکۃ بینہما فی الاحکام الواجبۃ والممکنۃ والممتنعۃ لعدم تساویہما فی تمام الماھیۃ۔

جواب سوال نمبر(۱۱) :- حضرات وجودیہ کے نزدیک وجود حقیقی عین ذات حق ہے وموجود حقیقی ایک سے زیادہ نہیں ہے وہی حقیقت الحقائق ہے۔ و دیگر حقائق عبارت تعینات عارضہ سے ہے اُس وجود کو یا خود وجود سے جو متعین ہے بتعینات عارضہ پس وجودات مخلوقات غیر قائم بالذات ہیں۔ ان ھی الا اعراض مجتمعۃ فی عین واحد۔ تو اس میں شک نہیں جب مخلوقات کا وجود علیحدہ وجود حق سے منفصل اُس سے مغائر اسکے جانا جائیگا۔ او سکو قائم بالذات اس معنے کرکے ماننا ہوگا۔ لیکن اس میں ہرگز کوئی محذور نہیں اور جس محذور کو سائل علامہ نے لازم ٹھیرایا ہے ابدہی سے دور نہیں۔ بدیہی البطلان ہے بدیہی البطلان ہے۔ بدیہی البطلان ہے لانہ غایۃ ما یلزم ھی المشارکۃ فی خصۃ سلبیۃ عدم القیام بالغیر لا فی صفۃ اثبات فضلا عن المشارکۃ فی جمیع صفات النفس او اخصتہا فلا یتحقق تماثل وجود الخلق بوجود الحق علی مذھب من مذاھب العقلاء علی اختلافہم فی الشروط المشروطۃ فی المماثلۃ فاین بعوث عن وجود الخلق امکانہ الذی ھو المحوج الی الخالق فی حدوثہ وبقائہ وکیف یستغنی عنہ بل لم یزل ولا یزال محتاجا ببطلانہ +

جواب سوال نمبر(۱۲) :- بیشک علم اللہ تعالیٰ کا بذاتہٖ ہو یا بغیرہٖ صفت قدیم ہے اور بلاریب مخلوق متغیر ہے لیکن تغیر مخلوق ہرگز مستلزم تغیر علم باری جل علا نہیں تا بخوف لزوم جہل۔ حق لینے غیریت کو باطل اور باطل یعنی عینیت کو حق مانکر علم حق کو حضوری بحالت عینیت تسلیم کیا جاوے۔ اسلئے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ علم حق نہ مجہول وارتسامی ہے۔ ونہ بحضور علی نحو من الاتحاد والنسبۃ عند اھل المذاھب المعروفۃ لاسیما الانطباع والعینیۃ الساریۃ فی الاجزاء الوجودیۃ بلکہ علم حق صفت حقیقیہ واحدۃ بسیطہ ہے قائم ہے بذات حق ذات تعلقات کثیرہ ہے۔ باشیاء کثیرہ کما ھو مسلک المحققین من المتکلمین اور یہ صفت بحیثیہ ذاتہ قدیم ہے۔ وتعلقات حادث ہے کیونکہ تعلقات عبارت ہیں اضافات حادثہ سے بوقت حدوث حوادث۔ فانما یلزم من تغیر الحوادث المخلوقۃ تغیر ھذہ التعلقات دون تغیر تلک الصفۃ الحقیقیۃ القدیمۃ

(جواب سوال نمبر(۱۳) : ہر فرد مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق خاص ہونا بلاریب ضروری امر ہے۔ لیکن اس تعلق خاص کی تعلق قدرت مجعول کرنیکو مستبعد جاننا بعید از عقل ہے کیونکہ مناط استبعاد بزعم سائل علامہ اگر ہے تو لزوم انفکاک صفت قدرت ہے از قادر موصوف بصفت قدرت عند التاثیر برتقدیر انفصال وجودات خلق از وجود حق۔ وجزم باین لزوم غیر معقول ہے وانما نشاء منہ ھذا الغلط لما التبس علیہ بعض الکیفیات النفسانیۃ ببعض الکیفیات المحسوسۃ الفاعلۃ مثل الحرارۃ والبرودۃ وغیرھما من الکیفیات المشروطۃ تاثیرھا بالمماسۃ والعجب من الصوفی السائل کل العجب انہ ان غفل عن عجائب الخوارق الصادرۃ من اھل السیمیاء والھیمیاء والریمیاء وغرائب تاثیرات انظار اصحاب مسمریزم وآثارھم المشہودۃ فکیف لم یعثر علی اعاجیب العلم الذی یدعی انہ من اھلیتہ کالاغاثۃ والافاضۃ وما خلاھما من الخوارق التی لا تضرھا بعد المسافۃ وبالجملۃ ھذا قیاس مع الفارق واذ لم یجز قیاس الکیفیۃ النفسانیۃ علی الکیفیۃ المحسوسۃ فانی تقاس علیہا قدرۃ اللہ تعالیٰ علی تخلیق خلقہ وابداعہ وانہ تعالیٰ جل ربنا لہ الاسماء الحسنی ولہ المثل الاعلی +

جواب سوال نمبر(۱۴) :- غیر جنس کا کلام سمجھ میں نہیں آتا یہ قول۔ اگر بطریق حکم کلی ہے تو غیر مسلم ہے اور اگر بطریق حکم جزئی ہے یا بطریق اہمال بطریق متاخرین جو مستلزم حکم جزئی کو ہی تو مسلم ہے۔ لیکن مفید مدعی نہیں۔ لان احد المتخالفین فی الجنس یفہم کلام الآخر المتکلم بلغتہ بالضرورۃ۔

ahmadimuslim.de

وان کل کتاب سماوی لما ہو منزل بلسان کل قوم نزل علیہ فافہم وتامل فیہ

قال السائل اس قسم کے اور بھی بہت اعتراض ہیں ان کے جواب آنے پر ارسال خدمت ہونگے۔

یقول المجیب - اللہ اکبر تب تو بڑی اوقات صرف کرنا ہوگا۔ مجھے شکوہ ایڈیٹر صاحب سے ہے یا آپ اپنے سے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

ہاں ہاں اب خیال آیا۔ خدمت دینی بھی تو ہے۔ تو خیر حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا۔

قال السائل:- اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ جرأت اللہ تعالی کی توحید کے ثبوت میں ہے اسی آیت سے وحدت وجود ثابت کرونگا۔

یقول المجیب۔ حضرات شیعہ رحمۃ اللہ علیہم کے پاس بھی ایک قاعدہ ہے جو زیر بینات سے تعبیر کیا جاتا ہے کیا ہی قاعدہ ہے۔ جس آیت سے چاہتے ہیں۔ جناب مرتضوی کی مدح اور جس آیۃ سے ہو دیگر خلفاء پر قدح۔ اور جس نص قرآنی سے قصد کرتے ہیں استحقاق وراثت فاطمہ اور جو ظاہر نظم کتاب اللہ ہو۔ اسی سے وصیت مرتضویہ۔ غرضیکہ اسکے ثابت ہی کر لیتے ہیں۔ سچ ہے ایسا ہی کے ہاتھوں میں عنان قرآن ہے۔

قال السائل:- اور آجتک اللہ تعالی کے جاننے والوں میں ایسا کوئی بھی نہیں سنا گیا جسنے مخلوقات سے اللہ تعالی کو علیحدہ کر کے دیکھ لیا ہو۔

یقول المجیب۔ الا من اجتباہ اللہ تعالی وھداہ الی الصراط المستقیم من الانبیاء والمرسلین من لدن آدم الی خاتم النبیین والذین اقتدوھم واتبعوھم باحسان من الذین سبقونا بالایمان والذین شارکونا فی الاذعان والایقان حق الاتن ما اولئک ھم المبرءون من ھذہ الفریۃ۔ ونحن الاحقر بھم لعیہم نہیں۔ الایڈیٹر۔ اگر مضمون صاف اردو ہوا تو آئندہ درج ہوگا کیونکہ ناظرین تنگ ہیں

## غریب فنڈ

اس دفعہ مستری غلام نبی صاحب خریدار ۱۴۳ نے ۵ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں۔ بقایا ۱۰ ۔ کل ۱۵

ایک اخبار بنام حافظ عبد الواحد مقام سنگر ملی پیر ضلع اکولہ دو برس سال کیلئے جاری ہوا۔ ۱۰ قرض ہے۔

درخواست نمبر ۵۲ ۔ میاں غلام مصطفی از مقام بوسیانوالہ ضلع گوجرانوالہ
درخواست نمبر ۵۳ ۔ حافظ حاکم الدین از سکھو چک ضلع گورداسپور۔

## حسابِ دوستانِ در دل

اصحاب ذیل کی قیمت ماہ جولائی ۱۹۱۲ء میں ختم ہے۔ جن اصحاب کو وی پی لینے میں کچھ عذر ہو۔ بواپسی ڈاک مطلع فرماویں ورنہ حسب دستور پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ جس صاحب نے غریب فنڈ میں کچھ دینا ہو۔ وہ بھی اطلاع بخشیں۔ تاکہ رقم غریب فنڈ بھی اضافہ کر کے وی پی بھیجا جاوے۔ (منیجر)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۴۳ | پٹھوالہ | ۸۲۸ | گوالیر گرنٹ |
| ۲۸۳ | بہرا | ۸۲۹ | بنکھوٹر |
| ۲۱۰ | شہر احمد خان جتوئی | ۸۳۰ | مالیرکوٹلہ |
| ۲۱۱ | باندہ | ۸۳۱ | سیالکوٹ |
| ۲۱۳ | انبالہ | ۸۳۲ | کلکتہ |
| ۲۱۶ | اترولہ | ۸۳۳ | پٹیالہ |
| ۲۲۰ | بریلی | ۸۳۴ | پٹیالہ |
| ۲۲۵ | نگوی | ۸۳۵ | شہر کرنڈنہ |
| ۲۲۸ | روپیہ وصول ہوگئی (منیجر) زیلی | ۸۳۶ | چنگل گرنڈل بارہ |
| ۴۰۶ | سیہوان | ۸۳۷ | عبداللہ پور |
| ۴۱۰ | شیخ علی پور | ۸۴۰ | پٹیالہ |
| ۸۱۴ | سوارٹر | ۸۴۳ | ٹوبہ ٹیک سنگھ |
| ۸۱۹ | ڈیرہ دون | ۸۴۴ | مدہوپور |
| ۸۲۰ | سوہاگ پور | ۸۴۶ | حیدرآباد دکن |
| ۸۲۱ | بدایون | ۸۴۷ | حیدرآباد دکن |
| ۸۲۳ | ایبٹ آباد | ۹۰۵ | فرید پور |
| ۸۲۵ | کاگ ناٹ | ۱۱۲۵ | دلکشا لکھنؤ |

## استفسار

سرکار نے اپنے ملازمان کیواسطے ایک قاعدہ جاری کر رکھا ہو کہ اگر سرکاری ملازم اپنی تنخواہ سے ماہوار بموجب شرح مقررہ کے سرکار میں کٹوا تا رہے تو بعد پنشن یا اتفاقیہ مرگ یا جو وقت مقرر اُس نے اپنے معاہدہ میں کیا ہو۔ اُسوقت سرکار مقرر کردہ روپیہ اسکو ادا کر دیگی یہ معاہدہ سرکار سے مسلمان ملازم کر سکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ راقم ڈاکٹر محمد فاضل انچارج فرخ نگر ہسپتال - ضلع گورگانوں۔

**جواب**:- کر سکتے ہیں۔

## عہد عتیق وجدید سے ختنہ کا ثبوت

(۱) دیکھو پیدائش باب ۱۷ آئت ۹ تا ۱۴- پھر خدا نے ابرہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو گے سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو- ختنہ کیا جاویگا- کیا گھر کا پیدا ہوا کیا پردیسی سے خریدا ہوا جو تیری نسل کا نہیں لازم ہے کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جائے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہوگا- اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہیں ہُوا- وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا-

ف:- کہاں ہیں وہ عیسائی اور پادری جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم تورات کو مانتے ہیں- عہد شکنی کون کر رہا ہے اور عہد کو پورا کون کر رہا ہے ؟

(۲) پیدائش باب ۱۷ آئت ۲۴ تا ۲۶- جسوقت ابرہام کا ختنہ ہُوا وہ تیرہ برس کا تھا +

(۳) دیکھو احبار باب ۱۲ آئت ۲ و ۳ خدا نے موسی سے ہمکلام ہو کر فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ جو عورت کہ حاملہ ہو- اور وہ لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے دنوں میں رہتی ہے ناپاک ہوگی اور آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جاوے +

(۴) دیکھو انجیل لوقا باب ۱ آئت ۵۹ تا ۶۱ - اور یوں ہُوا کہ وہ آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کرنے کو آئے اور اوسکا نام ذکریاہ جو اوسکے باپ کا تھا رکھنے لگے پر اوسکی ماں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ اُسکا نام یوحنا رکھا جاوے +

(۵) دیکھو لوقا باب ۲ آئت ۲۱ - اور جب آٹھ دن پورے ہوئے کہ لڑکے کا ختنہ ہوا- اسکا نام یسوع رکھا گیا جو اُس کے پیٹ کے پڑنے کے آگے فرشتے نے رکھا تھا +

ف:- عیسائیو! یہ یسوع ابن مریم ہے جسکا ختنہ آٹھویں دن ہُوا اپنے نبی کا خلاف کرن کر رہے ہو ؟

(۶) دیکھو انجیل یوحنا باب ۷ آئت ۲۲ - یسوع نے جواب میں انہیں کہا میں نے ایک کام کیا اور تم سب اوسکے باعث تعجب کرتے ہو + موسی نے تمہیں ختنہ کا حکم دیا حالانکہ وہ موسے سے نہیں بلکہ باپ دادوں سے ہے +

(۷) دیکھو اعمال باب ۷ آئت ۸- اور اُس نے اُس سے ختنے کا عہد کیا- سو اُس سے اسحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دن اُسکا ختنہ کیا

(۸) اعمال باب ۱۶ آئت ۳- پولس نے چاہا کہ اُسے اپنے ساتھ لیچلے- تب اسکو لیا کہ ان یہودیوں کے سبب جو اُن اطراف میں تھے اس کا ختنہ کیا- کیونکہ وے جانتے تھے کہ اُس کا باپ یونانی تہا- ف:- افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو عہد عتیق اور جدید کو تو زبان سے کتاب مقدس کہتے ہیں- لیکن اسکے ایک ایسے حکم پر عمل نہیں کرتے- جو خدا کی طرف سے حضرت ابرہام کی معرفت مقرر ہو چکا ہے جسکا عمل درآمد بھی حضرت ابرہام نے خود کیا- اور انکے بیٹے اسمعیل اور اسحاق میں بھی کیا اُن کے بعد یوحنا نبی اور حضرت یسوع مسیح کا بھی آٹھویں دن ختنہ کیا جانا ثابت ہوتا ہے خدا کے ایسے حکم سے جو عہد ابدی ہو- دیدہ دانستہ لاپرواہی کرنا عیسائیوں کا کام ہے ڈبل افسوس ہے ایسے لاپرواہ فرقہ پر کہ کتاب کو تو کتاب مقدس اور الہامی مشہور کریں- اُسکے ایک ایسے حکم کی تعمیل نہ کریں- جو اُس کتاب میں خدا کیطرف عہد ابدی مقرر ہو چکا ہو- (خریدار نمبر ۲ ط)

## بیجا تہمت اور سفید جھوٹ

جناب اڈیٹر صاحب! اہل فقہ کے اخبار میں ہماری مسجد کا قصہ لکھا گیا ہے- کہ کسی غیر مقلد نے وَلَا الضالین ہونے سے پہلے ہی آمین کہدی پھر جب امام نے وَلَا الضالین پڑھی- تو پھر کہی اسپر لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ ایسا کرنا کہاں جائز لکھا ہے- تو غیر مقلد مذکور نے کہا- جائز ناجائز سے ہمیں مطلب نہیں- ہماری غرض تو فساد کرنے سے ہے- یہ محض جھوٹ ہے- اصل یہ ہے کہ مسجد ہذا میں دونوں گروہ نماز پڑھتے ہیں ایک روز ایک اجنبی آدمی آگیا- اُس نے غلطی سے ایسا کیا- مگر وہ خود ہی اسپر پشیمان ہُوا- کہ سلام پھیرتے ہی مسجد سے نکل گیا نہ کسی نے اُس سے پوچھا اور نہ اُس نے فساد کا جواب دیا- مگر ہمارے بھائیوں کو خواہ مخواہ جھوٹ بولنے کی جو عادت ہے اسلئے اُنہوں نے جھوٹ گھڑ لیا +

بقلم خود اللہ بخش لوہار- کٹڑہ رام گڑھیاں

ادب العرب } زبان عربی کا مسلم اور مستند اُستاد- عدیم الفرصت اصحاب کیلئے بہت مفید ہے- قیمت ۲/-

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۲۷۰ - اس ملک میں اکثر ہلدی مہندی کنگنا سہرا باجہ گاجے کے ساتھ شادیاں ہوتی ہیں اور تناول طعام کی دعوتیں ایسے موقعوں پر بنام نہاد وہلدی کا کھانا۔ لون چاتی۔ لبتی کی نیاز وغیرہ۔ گو اس میں کسی کے نام کی فاتحہ نہیں ہوتی دیجاتی ہیں ایسی دعوتوں کا قبول کرنا اور جانا باوجودیکہ ہم یہ دیکھتے اور جانتے ہیں کہ وہاں بدعات مذکورہ بلا روک ٹوک دھڑلے سے ہوتی ہیں جائز ہے یا نہیں اور ان کھانوں کا کھانا کیا حکم رکھتا ہے اس وقت جبکہ باجا وغیرہ وہاں سج رہا ہو کھانے کے لئے جانا یا دوسرے مکان میں وہاں سے کھانا منگا کر کھانا کیسا ہے۔

س نمبر ۲۷۱ - ولیمہ عقد خوانی ہی کے روز بعد از عقد اگر کیا جائے تو ہوسکتا ہے یا نہیں یا ایک شب گذرنے کے بعد (شب زفاف کے بعد) ہی کرنا لازمی ہے بلوغ المرام کی اس حدیث کی تصریح فرمائی جائے "ولیمہ پہلے روز کا سنت۔ دوسرے روز کا مستحب اور تیسرے روز کا شہرت" یہاں پہلے روز سے کونسا روز مراد ہے اور عقد خوانی کے بعد دولہن کا ولی دولہا اور دیگر براتیوں کو جو کھانا کھلاتا ہے ولیمہ ہوسکتا ہے یا کیا۔

س نمبر ۲۷۲ - بچہ کا عقیقہ ساتویں روز یعنے جمعہ کو پیدا ہوا ہے تو پنجشنبہ کو کرنا اور اسی روز اس کا نام رکھنا ضروری و مستحب ہے۔ یا آنکہ جب استطاعت اور مقدرت حاصل ہو بلا لحاظ روز پنجشنبہ جب اور جس روز چاہے کرسکتے ہیں اور بچہ کا نام روز پیدائش ہی رکھ سکتے ہیں؟ اور بوقت ذبیحہ بز عقیقہ ایک عربی دعا جسکا یہ مضمون ہے کہ یہ بکرا فلاں بن فلاں کے عقیقہ میں ذبح کرتا ہوں الٰہی تو اس کا خون اس کے خون کے بدلے اور اس کے بال اس کے بال کے بدلے اور اس کی جان اس کی جان کے بدلے وغیرہ وغیرہ قبول کر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتے ہیں ثابت ہے یا نہیں اور اس دعا کے پڑھنے میں کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

س نمبر ۲۷۳ - زید مثل کے ایک تھان کی قیمت اودھار ۱۲ روپیہ اور نقد للعہ روپیہ بتاتا ہے ایسی بیع وشرا جائز ہے یا نہیں۔ اور اس میں کوئی شائبہ ربوٰ کا تو نہیں ہے۔

س نمبر ۲۷۴ - اقل مدت و مسافت سفر کیا ہے جسمیں نماز قصر واجب ہے ایک مرشد ضلع گلبرگہ کا رہنے والا ہے اس سلئے برائے استفاضہ فیوض باطنی یا بغرض استحصال آمدنی سالانہ دورہ کرتا ہے اس کے مریدوں کے مکانات شہر گلبرگہ کے اطراف واکناف دو دو چار چار کوس کے فاصلہ سے بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں اس نے اول روز بلا ارادہ قیام زیادہ از دو روز اپنے ایک مرید کے مکان جو گلبرگہ سے صرف تین کوس پر ہے اتر پڑا۔ اور دوسرے روز دوسرے مرید کے گاؤں میں بھوں نیت جو پہلے مرید کے گاؤں سے صرف دو کوس ہے جا ٹھہرا اسی طرح وہ کل ضلع کا دورہ کرتا ہے اس پر تا واپسی مکان قصر واجبی ہے یا نہ؟

س نمبر ۲۷۵ - ایک شخص نادانستگی سے ایک ناپاک کپڑے سے نماز پڑھا بعد ازاں اسکو معلوم ہوا کہ کپڑا ناپاک تھا اسکو اس واقفیت کے بعد (ا) اگر وقت نماز باقی ہے قد ہرانا (ب) اگر نماز کا وقت گذر گیا ہے تو قضا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۷۶ - ننگے نہانا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو برہنگی کی حالت میں جو وضو کیا گیا ہے وہ نماز کیلئے کافی ہے یا نہیں۔ اگر نماز کیلئے کافی ہے تو ایک چوتھائی سے زیادہ بدن (ستر کا) کھلنا ناقض وضو ہے یا نہ۔

ج نمبر ۲۷۰ - کھانا اگر غیر اللہ نہیں ہے تو حلال ہے مجالس کی بدعات اور رسوم قبیحہ سے بچنے کے لئے اگر نہ جائے تو بہتر ہے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ اس کو بھی شامل ہے۔

ج نمبر ۲۷۱ - نکاح سے دوسرے روز کو یوم اول سمجھنا چاہئے اور تیسرے روز کو یوم ثانی - ولیمہ کرنا دولہا کا حق ہے بنت ابن کے ولی کا کھانا کھلانا ولیمہ کے قائم مقام نہیں ہوسکتا۔

ج نمبر ۲۷۲ - مجھے یاد نہیں کہ یہ دعا کسی حدیث میں آئی ہے۔

ج نمبر ۲۷۳ - اودھار پر نقد سے زیادہ قیمت لینا جائز ہے اس مسئلہ کے دلائل اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ ذکر ہوچکے ہیں۔

ج نمبر ۲۷۴ - اقل مدت سفر میں سخت اختلاف ہے تین میل کے بھی بعض علما قائل ہیں دلیل انکی ایک حدیث ہے جو مسلم کی روایت سے آئی ہے جسمیں ذوالحلیفہ تک (جو مدینہ منورہ سے قریباً تین میل تھا) قصر کرنیکا ثبوت ہے مگر خاکسار کی ناقص تحقیق میں قصر واجب نہیں بلکہ ثابت ہے جائز ہے اور اقل مدت قصر میں اختلاف ہے اس لئے اتمام افضل ہے۔ مسافر جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو انکو قصر کا حکم حاصل ہو جاتا ہے (واجب یا جائز جو جسکا مسلک ہو) پس شخص مذکور قصر کرسکتا ہے

ج نمبر ۲۷۵ - بموجب حکم قرآن وحدیث کے کپڑا پاک ہونا چاہئے اسلئے انکی سابقہ نماز تو صحیح نہیں ہوئی پس وہ قضا ضرور کرے۔

ج نمبر ۲۷۶ - پردہ میں یا کسی علیحدہ جگہ میں ننگے نہانا جائز ہے ایسی حالت کا وضو...

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** کے معزز مسلمان رئیس شیخ غلام صادق صاحب کو خان بہادر کا خطاب ملا مبارک ہو (نتیجہ ؟)

**امرتسر** کے وکیل بابو گوپال داس بھنڈاری کو رائے بہادر ملا۔

**کلکتہ** میں بائیسکل کی چوری بڑھتی جا رہی ہے چنانچہ جوزف رابرٹس سطرجی بلینڈ کی بائیسکل چرانے کی علت میں ۴ مہینے کے لئے قید سخت کا سزایاب ہوا۔

**کتے** کا گوشت کھانا جرمنوں نے اہل سیکزونی سے سیکھا سیکزونی جرمنی کا ایک صوبہ ہے۔ اب تو تمام اہل جرمنی اس کے عادی ہو گئے ۱۸۹۰ء میں ۳۱۲ کتے صرف شہر سیمنٹس میں ذبح کئے گئے اور ۱۰۳ شہر لیپزگ میں ۱۸۹۶ء میں ۲۶۴ کتے تمام سیکزونی میں ذبح ہوئے ۱۹۰۰ء میں یہ تعداد ۱۲۶۰ تک بڑھ گئی تھی جو ۱۹۰۱ء میں ۲۵۰۲ تک پہونچ گئی یہانتک کہ ۱۹۰۶ء میں یہ تعداد ۲۶۷۹ تک پہنچ گئی تھی

**مولانا شبلی نعمانی** رو بہ صحت ہیں لیکن ابھی زخم کو پوری طرح سے آرام نہیں ہوا ہے۔ خدا موصوف کو جلد تر صحت کلی عطا فرمائے۔

**اخبار** "بندے ماترم" کے اڈیٹر منیجر اور چھاپنے والے کو نوٹس دی گئی ہے کہ دفعہ ۱۲۴ الف اور تحریک بغاوت کے اور اور دفعات کے وہ لوگ مجرم کیوں نہیں قرار دیئے جائینگے ؟۔ اہلکاران "بندے ماترم" سے ایک نائب انگلشمین کو یہ خبر ملی ہے کہ "اخبار سنجیا" کے ساتھ بھی یہی کارروائی ہوئی ہے۔ ہمعصر انگلشمین لکھتا ہے کہ مذکورہ بالا اخباروں کے خلاف پولیس نے ابتک کوئی کارروائی نہیں کی ہے لیکن مسٹر گیسٹ چیف سکرٹری کے دستخط سے مذکور الصدر مضمون کی نوٹس بنام اخبارات بندے ماترم ہا۔ مہرو سد ہا کر (یہ چار و مہر کی خرابی ہے۔ چار و مہر سنجیا وغیرہ بان اور ہم آہنگ ہے) اور جگانتر (یہ تینوں دیسی زبان میں ہوتے ہیں) جاری ہو چکے ہیں۔ نوٹس کا مضمون یہ ہے کہ اخبارات علانیہ سخت جملے استعمال کرتے ہیں اور قانون کے خلاف لکھتے ہیں۔ اگر یہ اخبارات علیحدہ علیحدہ کیفیت نہ دیتے جائیں گے تو انپر مقدمے چلائے جائیں گے۔

**کلکتہ** میں اب تک پولٹیکل جلسوں کی رپورٹیں خفیہ طور پر لکھی جاتی تھیں۔ اب ہر جلسہ میں پولیس کی طرف سے ایک رپورٹر علانیہ طور پر شریک ہوا کریگا۔ اگر اہل جلسہ کو اس باب میں کچھ اعتراض ہوگا تو جلسہ منتشر کر دیا جائیگا۔

**برٹش** پارلیمنٹ میں لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی نسبت بہت سے سوالات کئے گئے۔ مسٹر مارلے نے ان کے جواب میں کہا کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ ایک دوسرے سے علیحدہ نہ تھے۔ بلکہ دونوں متفق اور شریک تھے سر ڈنزل اِبٹسن نے اس بات میں میرا اطمینان کر دیا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے دونوں کے جلاوطن کرنے میں جو کارروائی کی وہ بہت واجب و ضروری اور میرے اتفاق رائے سے کی گئی تھی جس قانون کی رو سے وہ جلاوطن کئے گئے ہیں وہ مردہ اور فرسودہ نہیں ہے۔ بلکہ زندہ اور قابل عملدرآمد ہے دونوں قیدیوں کی ذاتی آسائش اور گزارہ کا ان کی حیثیت کے مطابق انتظام کیا گیا ہے۔ نیز کہا کہ اُن کے باب میں علانیہ سوالات کرنا اور اُن کا جواب دیا جانا مصلحت کے خلاف ہے۔

**ڈھاکہ** میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد پر غور کرنے کیلئے جو کانفرنس ہونے والی تھی۔ وہ ایک نامعلوم تاریخ کے لئے ملتوی ہو گئی ہے۔

**دہلی** میں بھنگیوں نے ہڑتال کر کے کام چھوڑ دیا۔ مسٹر ہالینڈ اسسٹنٹ سرشتہ صفائی کی لات مارنے سے ایک بھنگی مر گیا۔ اسپر ناراضی ہوئی۔ صاحب بہادر ضمانت پر رہا ہیں۔ بھنگیوں نے کام شروع کر دیا۔ (رشتہ باش دو دل یکشود شکند کوہ را)

**مراد آباد** میں دو برہمن عورتیں جمعہ گذشتہ کو مسلمان ہوئیں۔

**ہنگامہ** راہون ضلع جالندھر کے سزایافتگان نے سشن میں اپیل دائر کر دیا ہے لیکن مجرموں کی ضمانتیں منظور نہیں ہوئیں۔ ہندوؤں کی سزایابی پر راہون میں دونوں فرقوں کے تعلقات میں مزید کشیدگی واقع ہو گئی ہے۔

**کرمان** (ایران) امیدواران پارلیمنٹ کے انتخاب کے موقعہ پر حال میں سخت شورش برپا ہوئی اور بہت سا کشت و خون وقوع میں آیا (جوش بہار)

ahmadimuslim.de

SOHDRA ضلع گوجرانوالہ

اہلحدیث امرتسر

۵ جولائی

# نسخہ جات مفت خود بناؤ نسخہ جات مفت

بال اڑانیکا پوڈر و عرق و تیل و صابون - کافور کا گلاس - گولی و گلاس ۱ پہ - گلاس گندھک - مالا کا فور - اسٹین منجن - طلاء - ادویہ مسرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند عجب باتیں فرمائیں دیئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے

## امرت کی دھارا

جسقدر نام پایا ہے اس کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہیئے مختصر رسالہ آب حیات میں لکھتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں - امرت کی دہار تقریباً کل امراض مثل سردرد - پیٹ درد - تمام درد ہائی بیرونی و اندرونی - بخار - کھانسی - نزلہ - ہیضہ - طاعون - بدہضمی - مرگی - ڈاڑھ کا درد - دانتوں کی امراض - دردانجیہ - پھوڑا - امراض معدہ - امراض جگر - امراض بچگان و عورات - بچھو - سانپ وغیرہ کا کاٹنا - خارش وغیرہ وغیرہ کا [illegible] علاج ہے - اور دیا تسکے سینکڑوں بوجہ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے جو عام طور پر گھروں میں بوڑہوں - بچوں - جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے امرت کی دہار جسکی جیب میں ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق حاضر ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں بھیج ہیں امرت کی دہار کی فروخت ہوتی ہے ۵۰۰۰ سے زیادہ شیشی ماہوار اس کی ضرورت ہے ادویات کی کم ضرورت ہے اکثر امرت کی دہار کو ہر گھر میں رکھتے ہیں اسکو ہمراہ رکھتے ہیں امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویات کی سفر میں جانیوالے اب [illegible] سالانہ منگواتے ہیں - بڑی بڑی ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا - پہنچانے کی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہم نے اس کے خریدار کے واسطے تحفہ تجویز کیا ہے اس میں تمام اہل نسخے ہیں مجربات شریفہ مفت نذر ہونگی -

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ عہ نمونہ آٹھ آنہ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات

## ابھی تک لوگ کہتے ہیں

وہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے درانحالیکہ اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محقق اس رائے پر ہو گئے ہیں کہ

**مرض در اصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے**

**امرت کی دہار** درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں ادویات کی بوجھدار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں کوئی مشغلہ نہیں جسکا یہ علاج نہیں ہر شخص بلا مدد معالج گھر بیٹھے آسانی صرف ایک شیشی ہو کنبہ کا علاج کرسکتا ہے - اپنے وطن میں یکطرفہ ڈگری دیکر لیجیئے یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سنتا ہے آپکا فرض ہے بس ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آبحیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرما دیں جو اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے - نوٹ خط کتابت کیواسطے اتنا پتہ کافی ہے "امرت کی دہار - لاہور"

ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدہالیہ و مالک و ایڈیٹر انجا دیش و مصنف رسالہ تجارت طبی لاہور ✤

[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

| شرح قیمت اخبار | Registered L. No. 352 | اغراض و مقاصد |
|---|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۸ | اخبار اہلحدیث امرتسر | (۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا |
| والیان ریاست سے ۸ | | (۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا |
| روساء و جاگیرداران سے ۶ | | (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا |
| عام خریداران سے ۴ | | قواعد و ضوابط |
| غیر ممالک سے ۵ شلنگ | | (ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے |
| ششماہی ۳ شلنگ | | (ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے |
| انڈیا عالمان سے ۲ | | (ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے |
| اجرت اشتہارات | | |
| بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے | | |
| جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو | | |

جلد ۴ نمبر ۳۴

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس

## اہل فقہ کے ایک فاضل مفتی صاحب کا فتویٰ

ع۔ ایں خانہ تمام آفتاب است

امرتسر کے حنفی اخبار کی بابت ہمکو ہمیشہ سے شکایت ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے محض اللہ زوری سے کہتا ہے نہ دلیل دیتا ہے نہ دلیل جانتا ہے اسلئے ہمکو ہمارے ہوشمند حنفی بھائی بھی اسکو خطاب کرنے سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ جالندھر میں چند ایک حنفی علماء نے ہمکو جواب دینے سے منع فرمایا۔ ایک صاحب نے تو یہ بھی فرمایا کہ ہم تو اس اخبار کو دیکھتا بھی نہیں۔ تم نے خواہ مخواہ اسکو مخاطب کر رکھا ہے کوئی عالم ہو تو اسکے جواب میں لکھو۔ ایسے ... کے جواب میں لکھنا تو خواہ مخواہ کی تضییع اوقات ہے۔ میں نے اسپر عذر کیا کہ گو وہ عالم نہیں مگر اُنھوں میں کا نمائندہ تو ہے اسکی جہالت کی مثالیں ہم کئی ایک دفعہ بتا چکے ہیں۔ علاوہ جہالت کے اعلیٰ درجہ کی بددیانتی یہ ہے کہ ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس کلام کو اصل لفظوں میں نقل کرونگا وہ تو اپنی اصلی شکل میں ثابت صاف اور شستہ با دلیل ہوگا۔ پھر میں جو جواب بے دلیل لکھونگا۔ تو میرے ناظرین ہی مجھے

سخت ملامت کرینگے اسکی مثالیں بارہا ہم بتا چکے ہیں۔ آج بھی ایک دو مثالیں بتا کر ہم اپنے اصل مضمون پر آوینگے۔

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا کہ اہلحدیثوں کا نام اُس نے **منافق** رکھا ہوا ہے جسکی عام وجہ اُس نے یہ بتلائی تھی کہ جب یہ لوگ حنفیوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو آمین بالجہر نہیں کرتے۔ اس کا جواب کئی ایک دفعہ دیا گیا اور مفصلہ سے بتایا گیا تھا کہ قومی فساد کے خطرہ سے کسی مستحب امر کا کسی خاص موقعہ میں چھوڑ دینا جائز ہے۔ اسپر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کا قول بھی نقل کیا تھا۔ جسکا مفصل ذکر ۲ جون کے پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہونگے۔ مگر باوجود کافی جواب ملنے کے بھی وہ منافق کہنے سے باز نہ آیا۔ گو اُس سے حدیث مذکور کا جواب مانگا گیا۔ اس پر وہ ننگ آکر اپنے ناظرین کی آنکھوں کے آنسو پونچھنے کو ۱۴ جون کے پرچہ میں حدیث مذکور کا جواب دیتا ہے مگر سبحان اللہ کیسا صاف اور عالمانہ جواب ہے۔ جو حنفی پالیسی کے آرگن کے شایان شان ہے۔ ۱۴ جون کے پرچہ میں بصفحہ ۳ لکھتے ہیں۔

غیرت سے آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ تمام مقلدین کبائر کے مرتکب ہو رہے ہیں

اور بتاؤ مرزائی بھی مقلدین ہیں وہابی کوئی ایسا نہیں سبحان اللہ چشم بددور

خوب دور کی سوجھی ۔

حالانکہ ہم نے یہ نہیں لکھا کہ تمام مقلدین کبائر کے مرتکب ہیں بلکہ یہ آپکی خیانت مجرمانہ ہو جو آپکی طبیعت ثانیہ ہو گئی ہو ۔ غضب کرتے ہو ۔ کتنی عالم یا جاہل اس قول کی لئے سے نہیں پوچھتا کہ تم ہمارے کلام کو ہمارے الفاظ میں کیوں نقل نہیں کرتے ۔ تمہارا کیا حق ہے کہ تم خواہ اُس میں تصرف کر کے لغو معنی لگاتے ہو ۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ اُلٹے شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے علمی مضامین کا جواب اہلحدیث نہیں دیتا ۔ معلوم نہیں آپکے کونسے علمی مسائل ایسے دیکھ چھوڑ گئی ہیں یاد رکھو ہم جب تک تم کو اتفاقاً کہ ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل کرو ۔ خیانت مجرمانہ کرنیکا تمہارا حق نہیں مندرجہ ذیل مثال کو غور سے دیکھو کہ کیسی سخت مجرمانہ خیانت تم نے کی ہے جہاں ہمارے کلام کو یوں نقل کرتے ہو ۔

ناظرین نے ہم کو ہم نے حدیث سے ثابت کیا تھا کہ زنا فاق جائز ہے مگر جناب من!

آپکی حدیث دانی معلوم ہو چکی نہ آپ حدیث سمجھ سکیں نہ اسکا مطلب بیان کر سکیں ہاں آپ کا حدیث سے استدلال ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک وہابی زانی اور چور سے کسی نے کہا تھا کہ ان بُرے افعال سے باز آؤ تو اس نے جواب دیا کہ چوری اور زنا جنت میں داخل ہونے سے مانع نہیں کیونکہ حدیث میں ہے ۔

من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ وان زنٰی وان سرق " یعنی جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا اور چوری ہی کرے " کیوں نہیں ۔ آخر اہل حدیث کہلاتے ہیں اور یہ انکا معمول ہے کہ اپنا مطلب کسی طرح سے نکال لیں خواہ خلاف قرآن و حدیث ہی ہو جاوے "

ناظرین ! ملاحظہ فرمائیے کہ ہمارے دونوں دعوے کیسے ثابت ہیں ایک تو یہ کہ بہتی مذکور نے اپنی سنت کے مطابق ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کیا بلکہ بگاڑ کر لکھا ہے کیونکہ اوسکا ضمیر خائف ہے کیا ہمارا کلام یہی ہے جو اس نے ہماری طرف نسبت کیا ہے کہ ہم نے کبھی یہ فقرہ نہیں لکھا کہ ہم نے حدیث سے ثابت کیا تھا کہ زنا فاق جائز ہے ۔ تف ہے ایسی خیانت مجرمانہ پر اور حیف ایسی ایمانداری پر ۔ شمانا تُمّ ساشئہ ( ؟ ) یا ایہا الذین آمنوا ان کنتم مؤمنین ۔ بہتی اخبار کے حامیو! اور زمانہ کے مجدد !! تم بھی اس خائن کو نہیں سمجھا سکتے کہ ایسا سفید جھوٹ تمکو کس نے سکھایا ہے کیا نیک کی علامت یہی ہے کہ جھوٹ بولکر مخالف کو بدنام کیا جاوے ۔ پھر جو مخالف کو جو کافی جواب دینے پر قدرت رکھتا ہے اور تمہاری ناک میں دم بند کرنے پر خوب قادر ہو

اسی لئے ہم نے تجویز کیا تھا کہ منصفین کی ایک مجلس مقرر کرو جس میں بتا دیں کہ تم ہمارے کلام کو نقل نہیں کرتے اور جواب بھی یونہی اناپ شناپ دیکر اپنے ناظرین کا وقت کھوتے ہو ۔ مگر تمہارا اندر کا چور دھمکیا تمکو کب اسکی اجازت دے سکتا تھا ۔ اسلئے تم نے اس تجویز کو نہ مانا ۔ اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ ہم نے یہی لکھا جو تم نے نقل کیا ۔ مگر غیرت سے آپ نے اسکا جواب کیا دیا ؟ سبحان اللہ اس سے بہی بہت اچھا جو کسی گاؤں میں دو پنڈتوں کا مباحثہ ہوا تھا ایک پنڈت نے کہا مہاراج اُنجرو ( فرمائیے ) دوسرے پنڈت صاحب نے کہا آچرو ۔ مچرو ۔ ڈیچرو ۔

پس اس فریق نے پنڈت جی کو کند ہیں پر اٹھا لیا ۔ اور ڈھول بجاتے ہوئے جلوس نکالا کہ مہاراج نے **ایک کے تین دئے**

قہری حال اس بہتی پاپی کا ہے ۔ ایسی زٹلوں کو خوش کر لیتے ہیں بجاتے ہیں اور بازاروں میں کہتے پھرتے ہیں کہ مہاراج نے ایک کے تین دئے لیکن وہ اتنا نہیں سوچتے کہ ایسے جواب دینے سے بجائے فتح پانے کے خود مذہب کی بدنامی ہے اور داناؤں کے نزدیک تمہاری دیانت اور لیاقت کا اندازہ ہوتا ہے ۔ اے جناب کسی وہابی زانی سے نہیں کہا ہوگا بلکہ کسی حنفی مستند عالم سے کہا ہوگا ( آپکا اعتقاد ہے کہ اوسکو چور کہو یا زانی ) سنو ! ہم آپکو اس عالم کا نام بھی بتائے دیتے ہیں اسکا نام ہے علامہ عمر نسفی جنہے عقائد نسفی میں لکھا ہے کہ اہل الکبائر من المؤمنین لا یخلدون فی النار وان ماتوا من غیر توبۃ ( کبیرہ گناہ کرنیوالے آخر کار بخشے جاوینگے ) اور اس دعوے پر شارح علامہ تفتازانی یہی حدیث لائے ہیں ۔ پھر اس بہتے پر تاؤ بالی ۔ آپ فخر کرتے ہیں کہ اہل فقہ مکہ شریف میں جاتا ہے جسکی اصل غرض اتنی ہے کہ امرت سر کا ایک تاجر ہو گیا اُس نے وہاں جا کر ہندی بدعتیوں کو ترغیب دی تو شاید ایک آدھ نے منگا لیا مگر وہ نہیں جانتا کہ اس سے اخبار کی خوبی کیا بڑھ گئی کیا یہ سچ نہیں کہ ع

خر عیسے اگر بمکہ رود ✦ چون بیاید ہنوز خر باشد

اور سنو ! اس بیچارے حنفی عالم ( علامہ عمر نسفی اور علامہ تفتازانی ) کو ہی کہیں غیر مقلد نہ کہہ دینا اُنہوں نے اپنے پاس سے نہیں کہا بلکہ اُس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے لیا ہے خطرہ ہے کہ تم ابوذر کو بھی وہابی کہدو کیونکہ تمہارا تو اصول ہے کہ ۔

جو سچ کہتا اُسے کہتے وہابی ✦ ملانے لوگ کرتے ہیں خرابی

اس لئے تمہیں بتا دوں کہ ابوذر نے بھی سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام سے لیا ہو

…سے مصنوعی دانت ہر وقت موجود رہتے ہیں ۔ المشتہر شیخ خلیل الرحمن ڈاکٹر ڈنٹسٹ امرتسر ( پنجاب )

ahmadimuslim.de

جنکی یہ حدیث ہے - کہو کیا کہتے ہو ۔

مگر یہ تو بتاؤ کہ ہماری پیش کردہ حدیث کا جواب کیا ہوا اس تقریر میں تو تم نے اپنی معمولی ناواقفی سے اس حدیث (لا الہ الا اللہ والی) کی تکذیب کر دی ہے - مگر ہماری پیش کردہ حدیث کا جواب دیا - اہل فقہ کے نامہ نگار ! تمہیں کچھ اس بیچارے کی حمایت کرو - وہ تمہارا منہہ تاک رہا ہے ۔

اسی طرح تم نے مدرسہ تائید الاسلام کے واقعات بھی غلط اور محض کذب لکھے ہیں مگر چونکہ وہ ہماری ذات خاص پر حملہ ہے اسلئے ہم باتباع سنت اسکا جواب نہیں دیتے - ہاں اتنا کہتے ہیں کہ نہ ہم نے مدرسہ کو مسجد کو باہر نکالا نہ ہم نے مدرسہ کو بگاڑا نہ ہم مدرسہ کا مہتمم تھا ۔ اسکا ثبوت لینا ہو تو حاجی دین محمد صاحب پنشنر سابق مہتمم مدرسہ تائید الاسلام اور خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال اعلی ممبر مدرسہ مذکور سے پوچھ لو - تم نے اہلحدیث کے علماء پر ذاتی حملے کئے ہیں مگر ہم ذاتی حملوں کے جواب میں تمکو اطلاع کرتے ہیں کہ تم کوئی اور ذاتی چوٹوں سے مذہب ثابت نہیں ہوگا - نیز تم جانتے ہو کہ تمہاری حالات اور معاملات کی صفائی کا ہمکو اسی قدر علم ہے جتنا کہ دائیہ کو پیٹ کا ہوتا ہے گو ہم اسکو ایک چھوٹے درجہ کی باتیں جانتے ہیں ۔

اہل فقہ کے حامیو اسنتے ہو - اب بھی کہو گے کہ اہلحدیث ہم کو برا کہتا ہے اور سے

نہیں تقصیر اس بت کی جو ہم سے خطا لگتی ۔ ۔ مشکل تو اور زرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

تیراس تمہید کے بعد ہم آپکے ایک مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جنکا فتوی ۱۴ - جون کے مبتنی اخبار میں شائع ہوا ہے وہ یہ ہے :-

**استفتاء** :- حنفیوں کی نماز غیر مقلدوں کے پیچھے ہو جاتی ہے یا نہیں اگر نہیں ہوتی تو کیوں ؟ مع آیات شریف و احادیث منیف تحریر فرما دیں -
(محمد عبداللہ شکیبا دکیل - جھنڈیالہ)
بینوا و توجروا -

**الجواب بتوفیق ملهم الصدق والصواب** (از مولانا مولوی ابو یوسف عبد الصمد صاحب امرتسری دام الطافہم) کسی غیر مقلد کے پیچھے سنی کی نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوتی ہے - اگر کوئی حنفی غلطی سے کسی غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اوسپر اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا نماز کا فرض ہے کیونکہ ان کے کسی فرقہ کے پیچھے بروئے قرآن و حدیث نماز جائز نہیں - بچند وجوہ -

وجہ اول :- صحت امامت کیواسطے اسلام و ایمان بحکم قرآن اور باتفاق کا فہ اہل اسلام شرط ہے - حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا تحقیق میں بنانیوالا ہوں تجھکو واسطے لوگوں کے امام - ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا - کیا میری اولاد میں سے بھی پیشوا بنایگا - اللہ تعالی نے جواب دیا لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ نہیں پہونچیگا - عہد میرا کافروں کو - یعنی کافروں کو امامت و پیشوائی کا مرتبہ نہیں ملیگا لفظ امام دونوں اماموں کو شامل ہے کبری ہو یعنی خلافت - کافر خلیفہ نہیں ہو سکتا ہے یا صغری یعنے امامت نماز کی - کافر امام ہمارا نہیں ہو سکتا ہے علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے کہ صحت امامت کی چھ شرطیں ہیں مسلمان ہونا - بالغ ہونا - عاقل ہونا الخ اگرچہ شرط امامت مسلمان ہونا محتاج تحریر کے نہیں - لیکن واسطے تسکین و تبریہ خاطر سائل کے لکھنا پڑا جب تقریر مذکور معلوم ہو گئی تو اب سننا چاہئے کہ جو فرقہ غیر مقلدوں کا مثل چکڑالوی اور مرزائیو کا دیانی و من والاہم و منہم باتفاق علماء محققین زمان مرتد کا فر قرار دیا گیا ان کے پیچھے ہرگز کسی نماز جائز نہیں بسبب موجود نہ ہونے شرط صحت امامت کا جو اسلام و ایمان ہے باقی فرقہ دوسرا جو ظاہر میں کافر نہیں مگر معتزلی ہونے سے کوئی ایک اس فرقہ سے خارج نہیں - چنانچہ اس کے رسائل دیکھنے سے جو ایک نے دوسرے پر تردید آتحریر کئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ بہتا یہ گروہ فرقہ ناری جہنمی میں داخل ہوا - ان کے حق میں جناب نبی اکرم ارشاد فرماتے ہیں القدریة مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم - رواہ احمد - قدری یعنی معتزلی آتش پرست ہیں - اس امت کے اگر بیمار ہو جائیں - تو ان کی عیادت مت کرو - اور اگر مرجائیں تو ان کے جنازے پر حاضر مت ہو - جب ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا آپنے ارشاد فرمایا - تو ان کے پیچھے کب نماز جائز ہوگی - کیونکہ فاسق سے یہ لوگ بدتر ہو گئے فاسق فاجر کی نماز آپنے حاضر ہونا واجب کر دیا لقولہ علیہ السلام صلوا على كل بر وفاجر اور ان کے جنازہ پر حاضر ہونا حرام کر دیا لقولہ علیہ السلام وان ماتوا فلا تشهدوهم اور نیز امکان کذب باری کا مسئلہ ان کا شرق من الشمس ہے "

**جواب** :- مولانا کے علم و فضل کا چرچا تو بہت سنتے تھے مگر فتوی نہ دیکھا تھا دیکھکر معلوم ہوا کہ سے

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی ۔ ۔ جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

ahmadimuslim.de

آپنے اس دلیل میں اتنی غلطیاں کی ہیں کہ میں اُن سب کو بیان نہیں کر سکتا تاہم جسقدر گنجائش ہے عرض کرتا ہوں۔

نمبر ۱ امر کے متعلق ۲ ظالم کے متعلق ۳ قرآنی حکم الٰہی کے متعلق ۴ اہلحدیث کے متعلق ۵ معتزلہ کے متعلق ۶ امکان کذب کے متعلق ۷ پھر اصل مسئلہ کے متعلق۔

زبان دانی کر سنئے! تو آپکو معلوم ہوگا کہ کس قوم کو اور کس شخص کو آپنے چھیڑا ہے اور بھڑ سے

انا ضیغم الولید اذا ما زمجرت + واذا المقت فانی لحجیم

امام کا لفظ تین معنے میں آتا ہے۔ نبی۔ امیر المؤمنین۔ امام الصلوٰۃ۔ نبی کی امامت مطلقہ ہے کہ اُس کا منکر کافر ہے۔ امیر المؤمنین کی امامت کو یہ درجہ نہیں بلکہ اہلسنت کے اول امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی امامت کو دیکھئے کہ انکار تو بجائے خود ان بزرگوں پر تبرّا کہنے والے کو بھی آپ کی کتابوں میں کافر نہیں کہا گیا (ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۸) امام الصلوٰۃ تو بالکل ہی کم درجہ ہے جس کے لئے یہ بھی شرط نہیں کہ قریشی ہو یا سید ہو۔ سلطنت کا مالک ہو یا نہ ہو۔ فوج بھی رکھتا ہو یا نہ ہو۔ بخلاف اسکے امام امیر المؤمنین کے لئے یہ سب امور شرط ہیں چنانچہ شرح عقائد نسفی میں ہے:۔

ویکون من قریش ولا یجوز من غیرہم ویشترط ان یکون من اہل الولایۃ المطلقۃ الکاملۃ سائسا قادرا علی تنفیذ الاحکام وحفظ حدود الاسلام وانصاف المظلوم من الظالم

یعنی امام امیر المؤمنین کے لئے یہ شرط ہے کہ قریش سے ہو۔ غیر سے نہ ہو اور کامل اختیار رکھتا ہو۔ احکام جاری کرنے اور اسلام کی حدود کی حفاظت اور مظلوم کا ظالم سے انصاف کرنے پر قادر ہو۔

یہ سب شرطیں امیر المؤمنین کی ہیں۔ ان تینوں میں کوئی شرط بھی امام اول کے لئے ضروری نہیں مثلاً قریشی ہونا یا حاکم ہونا۔ ظالم سے بدلہ لینے پر قادر ہونا کیونکہ انبیاء عموماً غیر قریش میں ہوئے ہیں اور بہت سے ایسے ہوئے ہیں کہ اُن کو کفار نے قتل کر دیا۔ غرض اگر غور سے کہا جائے تو امام کا اطلاق ان تینوں معنوں میں یا تو حقیقت مجاز ہے یا مشترک ہے گو یہ عام قانون ہے کہ الحقیقۃ اولیٰ من المجاز والاشتراک (مطول) لیکن ان معانی ثلاثہ کی باہمیت کا تفاوت

اور تباین ایسا ظاہر ہے کہ ذہن کا بادر اس پر فرسہ ہوتا ہی۔ کہ یہ لفظ (امام) ان معانی ثلاثہ میں مشترک ہے۔ مگر ہم آپکی خاطر سے حقیقت مجاز ہی مان لیتے ہیں اور یہ تو علماء اصول کا متفقہ مسئلہ ہے کہ الجمع بین الحقیقۃ والمجاز لا یجوز (نور الانوار وغیرہ کتب اصول حنفیہ) پس قرآن مجید میں جو حضرت ابراہیم کے حق میں امامت کا لفظ آیا ہے اور اس امامت کی ظالموں سے نفی کی گئی ہے نبوت ہے کیونکہ امام کا استعمال اس جگہ حقیقت ہے کیونکہ امامت نبوت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ امامت صلوٰۃ تو ہے۔ پس آپنے جو اس لفظ کے دوسرے معنی مجازی بھی مراد لئے (حقیقت مجاز کو) جمع فی الارادہ ہوا تو آپکو لازم آیا یا نہیں جو آپکی کتب اصول مقررہ کے خلاف ہے۔ مولانا صاحب بڑا افسوس ہے کہ آپکی عمر کا آخری حصہ اب اس حرکت کا مستحق ہونے کو ہے۔ کہ سے

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا + جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا

مختصر یہ کہ آپکے دعوے اور دلیل میں مطابقت نہیں آپکا دعوی ہے کہ امامت صلوٰۃ غیر مقلدوں کی جائز نہیں اور دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ان کی درست نہیں ہو انی ہذا من ذالک اسی کو کہتے ہیں۔

من چہ سے گویم و تنبورہ من چہ گوید

۲ ظالم کی تحقیق بھی آپنے نہیں کی۔ ظالم مشرک کو بھی کہتے ہیں ان الشرک لظلم عظیم۔ ظالم اصحاب کبائر کو بھی کہتے ہیں۔ دیکھو اپنے بابا کی دعا ربنا ظلمنا انفسنا۔ ظالم عرف میں اُس کو بھی کہتے ہیں جو کسی دوسرے کی حق تلفی کرے۔ ان تینوں معانی کی تحقیق بھی امام کے لفظ کی طرح ہے۔ قرآن مجید کی آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ظالم سے مراد مشرک ہے کیونکہ جس طرح امامت نبوت اعلیٰ درجہ کی ہے اسی طرح شرک بھی اعلیٰ درجہ کا ظلم ہے غور سے سمجھو۔ ان الشرک لظلم عظیم نیز اگر اصحاب کبائر مراد ہوں تو لازم آتا ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرے اُسکے پیچھے نماز جائز نہ ہو حالانکہ تمام فقہا بلکہ آپ خود بھی اس مضمون میں فاسق فاجر کے پیچھے نماز کو جائز کہتے ہیں تو جناب یہ آپکے دعوی اور دلیل میں تفریق ہے آپکا دعوی ہے کہ غیر مقلدین کی امامت صلوٰۃ جائز نہیں دلیل سے ثابت ہوا کہ مشرکوں کو نبوت نہیں ملیگی (چہ خوش)

۳ میں تو آپ نے اپنے مخالفین کا کافی ثبوت دیا۔ مولانا آپکو کس نے یہ تکلیف دی تھی کہ اس سم کا فتوی لکھئے جبکہ آپکو یہ بھی خبر نہیں کہ قادیانی۔ نیچری اور دیگر الگ ہیں۔ ان کو اہلحدیث (غیر مقلدوں) میں سے سمجھ لیا ہی ہے جیسا کوئی پادری عماد الدین اور آتھم کو اہلحدیث سمجھتے تو اب اگر سوال ہو کہ منتی کہتے ہیں

المشتہر
یعنی صرف نحو کا اردو معلم جسکے تیار ہوگیا ہے عربی دانوں اور عربی سیکھنے والوں کے لئے اس سے بہتر مفید اور کارآمد رسالہ کوئی رسالہ نہیں ہوگا عوام کے علاوہ علمائے کرام نے اسپر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اس کے مطالعہ سے ایک اردو خوان طالب علم بہت جلد عربی میں پورا ملکہ حاصل کر سکتا ہے قیمت ۶ آنہ

ahmadimuslim.de

تو یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ بعض حنفی تو مرتد ہیں جیسے پادری عماد الدین وغیرہ واللہ اگر یہ جواب صحیح ہوگا۔ تو وہ آپکو آنکھ کھولکر اوپر کی سیڑھی بھی ہم کر دینگے کہ کوئی شخص مخالفین کا حال پوچھیگا تو یہ جواب دینا پڑیگا کہ مسلمان دو قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو مرتد ہیں جیسے پادری عماد الدین وغیرہ ایک وہ ہیں جو ایسے نہیں واہ سبحان اللہ مولانا کو تقسیم اور اقسام کی نسبت کا علم ہی [illegible] خوب ہے۔ اجی جناب کسی مذہب کو چھوڑ کر الگ ہو جانیوالا اس مذہب میں شمار نہیں ہو سکتا ورنہ بہت سی خرابیاں لازم آئینگی۔ ہاں آپ ان دونوں کو جو چاہیں کہیں مگر آپکا مذہب شاید آپکو اجازت نہ دیگا کہ انکو کافر کہو کیونکہ شرح فقہ اکبر میں ہے۔

لا نکفر اهل القبلة (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے)

لطیفہ :- اسی بدعتی پارٹی کے ایک واعظ جو خیریت سے ہیں اور پنجے گنبد والی مسجد کے امام ہیں جو کہ [illegible] وعظ فرما رہے تھے تو آپنے [illegible] کی کہ غیر مقلد رسول اللہ کو نہیں مانتے کسی [illegible] نہیں مانتا تو آپنے فرمایا دیکھو لاہور کا چکڑالوی نہیں مانتا واہ مولانا آپکے کیا کہنے ہیں [illegible]

آپکا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

۵ میں آپنے اہلحدیث کی بابت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے - اے جناب اہلحدیث کسی اعتقاد دینی میں جنابکی بدعقائد سنی میں لگے ہیں نہ وہ معتزلہ ہیں نہ خارجی ہیں نہ بدعتی ہیں نہ مشرک ہیں نہ قبر پرست ہیں نہ مولود خواں ہیں نہ کسی قبر کے مجاور ہیں۔ غرض انکا مذہب ہے کہ

آنچہ قال ست وہ قال الرسول ۔ فصل بود فصل مخواہ اے فضول

افسوس آپنے معتزلہ کو دیکھا نہیں اسی ۵ میں آپ لکھتے ہیں کہ معتزلی آتش پرست ہیں۔ حالانکہ آپکی پیش کردہ حدیث میں صاف لفظ قدریہ کا ہے جو اور قدریہ وہ فرقہ ہے جو خدا کی تقدیر سے منکر ہیں نہ معتزلہ اس سے منکر ہیں نہ اہلحدیث اس سے انکاری ہیں۔ پھر آپ مسجد کی چار دیواری میں کیا لکھ رہے ہیں کیا آپنے سمجھا کہ دنیا ساری آپکی مسجد میں ہے۔ تقدیر کی تفسیر دو طرح سے ہے معتزلہ تقدیر کے معنے علم باری کے تعلق بالاشیاء کو کہتے ہیں۔ یہ بھی تسلیم تقدیر ہے نہ کہ انکار۔ اگر کسی اہلحدیث نے دوسرے کو معتزلہ کہا ہے اور اس نے اوسکو اس سے تو بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہلحدیث معتزلہ نہیں۔ اسی لئے تو وہ اپنے مخالف کو معتزلہ کہتے ہیں۔ علاوہ اسکے اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا۔ کہ تمام اہلحدیثوں کا مذہب معتزلہ ہے کیا ایک آدھ کہنے سے [illegible] سب ہو جاوینگے اے جناب الحنفی لا یکون کا سبا

ولا دیکھتا [illegible] ایک فرقہ کے انکا مذہب ہی ثابت ہوا ہے۔ تو حنفی بھی سب معتزلی اور بدعتی ہیں کیونکہ علماء گنگوہ۔ دیوبند اور سہارنپور کے ہمخیال آپ جیسے حنفیوں کو معتزلہ اور بدعتی کہتے ہیں اور آپ انکو معتزلی حالانکہ وہ خود حنفی ہیں کہئے کیا منشاء مبارک ہے ◆

۵ میں بھی آپنے مسجد کا خطبہ پڑھ سنایا۔ اجی جناب آپکو معلوم نہیں کہ آجکل اس مسجد کے امام تو حنفی ہیں اور حنفی بھی کوئی معمولی حنفی نہیں بلکہ وہ حنفی ہیں جنکا نام نامی آپکے اور آپکی ساری پارٹی کے آستانہ مولوی [illegible] بابا صاحب مرحوم مغفور نے اپنے اشتہار مورخہ ۸ ذیحجہ ۱۳۱۳ھ میں ایسا لکھا تھا ؎

مادر علم و عمل مرشد الطالبین خاتم المحدثین [illegible] المحققین [illegible]

المفضل المجد جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

کہئے اب بھی ہے یا نہیں ؟ کہ امکان کذب باری کے کون قائل ہیں اگر وہ صحیح تو پنجے والی مسجد [illegible] پوچھ لو ۔ اگر کہ معتزلہ بن رہا ہو تو آگے [illegible] ہوں ◆

۵ آپنے اصل مسئلہ میں تو بالکل ہی غلط گوئی سے کام لیا ایسا کہ نہ معلوم آپنے کس [illegible] کیا نہ علم [illegible] قرآن کا نہ حدیث کا نہ فقہ کا۔ بلکہ یوں کہئے کہ ایمان کا نہ اسلام کا۔ علوم الٰہیہ کا ذکر تو پہلے ہو چکا۔ اس ضمن میں آپکی قرآن دانی کا اظہار بھی ہو چکا ہے حدیث دانی کا یہ حال ہے کہ قدریوں کی حدیث موضوع میں [illegible] ہیں اور معتزلوں کو آتش پرست بناتے ہیں حالانکہ خود گور پرست ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ کوئی معتزلہ آپکی یہ تقریر سن پائے تو آپکو یہ شعر لکھ بھیجیگا کہ ؎

انہوں نے خود فرحتی شکلیں کہیں دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم ان کو بتا دینگے

مگر قرآن و حدیث ہی کا خلاف کرتے تو سمجھا جاتا کہ آپکو قرآن و حدیث سے چونکہ الفت نہیں نہ مزاولت ہے اسلئے غلطی ممکن ہے غضب تو یہ کیا کہ فقہ کو بھی ٹاپ گئے ہائے تو یہ کسی نہیں پوچھتا ایسا غضب کیا کہ فقہ کا بھی خلاف کیا۔ لیجئے اب غور سے سنئے ۔ کلیجہ تھام کر سنئیگا۔ جن معتزلوں کو آپنے آتش پرست بنایا ہے اور غریب کم زبان موحدین اہلحدیثوں کو اسلیئے کوشش ان کے ساتھ ملایا ہے میں مولوی فاضل کی ڈگری سرکار کو واپس کردوں اگر آپ کو فقہ کے حوالہ سے انہی معتزلوں کے پیچھے نماز نہ پڑھوا دوں لیجئے فرمائیے ! اور فقہ کی معتبر اور مستند کتاب ردالمحتار مصری جلد پنجم [illegible] میں لکھا ہے کہ :-

انھم فساق و عصاۃ ضلال یجب خلفھم وعلیھم

یعنی معتزلہ اور دیگر اہل ہوا کافر نہیں بلکہ گنہگار ہیں اور گمراہ ہیں **اُن کے پیچھے نماز جائز ہے**۔ اور انکا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے

**بدعتیو!** اب بھی کون وہم ہے؟

مولانا پہلے یہ روایت کسی غیر مقلد نے کتاب رد المحتار میں بڑھا دی ہو یا عبد الوہاب نجدی کے کسی مقلد نے بڑھی ہے افسوس ہے ان لوگوں کے حال پر کہ ان کو اپنی حالت کا علم نہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ قبر پرستی کرنا۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا۔ شیئاً للہ پڑھنا۔ غیر متبوع کو متبوع بنانا۔ قبروں کی مجاوری کرنا۔ قبروں کا طواف کرنا۔ اولیاء کو عالم الغیب جاننا۔ غرض دنیا بھر کے شرک و کفر کرنا۔ مگر اہلسنت کہلانا کیا کہا ہے۔

محبت کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی

خلاصہ یہ کہ آپکے فتوی کی دلیل اول میں ہوئی دو تین غلطیاں سر دست میں نے لکھی ہیں امامت نبوت پر آپنے امامت صلوۃ کو قیاس کیا۔ ظالم کی تمیز نہیں کی معتزلہ کو قدریوں سے ملایا اور اہلحدیثوں کو معتزلہ سے [illegible] کر کے آتش پرست بنایا۔ پھر ان سب باتوں پر طرہ یہ کہ آپکا یہ فتوی قرآن و حدیث اور فقہ کے بھی خلاف ہے۔ کیا کرتی ہے کہ ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نقل کر کے باقاعدہ جواب دیں باقی آپکی دلائل ستہ کا جواب آئندہ ۔۔

## میں حنفی تھا

جناب مولوی صاحب! السلام علیکم!

قسم ہے اللہ کی بندہ حنفی تھا اہل فقہ کے دیکھنے سے اسلام کے برخلاف مسئلے دیکھکر اور سن کر حنفی مذہب کو چھوڑا۔ اب بندہ اہل حدیث ہو گیا اور بندہ امام مسجد ہے محلہ سیتلا میں۔ اب بندہ کو مسجد سے جواب دیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مسجد میں نہ آنا یہ مذہب حنفی کی ہے اور میری بابت کسی مولوی حنفی نے بھی فتوی دیدیا ہے کہ مسجد سے نکال دو۔ بہت ہی بندہ کو تکلیف ہوئی۔ یہ میری کیفیت اخبار میں درج کر دینا۔ راقم حافظ امام الدین جالندھر


## آٹا پیسنے کی مشین آہنی اور کھاد

پٹھرنے کے بیلنے آہنی۔ مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں + ۵۲


## مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی

جن دنوں میری علی مرحوم تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر بعض علماء کرام نے مخالفت و انداز ابانی تو اس مخالفت کے ہیرو (سرگروہ) تین بزرگ تھے ایک میرے واجب التعظیم استاد جناب ابو عبیدہ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری دامت برکاتہم دوئم جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی (مقیم امرتسر) سوئم ہماری جماعت اہلحدیث کے نامور لیڈر جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ ان تینوں بزرگوں نے جب میری نسبت فتوی مرتب کیا جسکا نام تھا الاربعین مختصر مضمون اسکا یہ تھا کہ مصنف تفسیر (خاکسار) اہل سنت سے خارج اور اہل بدعت معتزلہ وغیرہ میں داخل ہے جب یہ فتوی شائع ہوا تو میں نے اس کا جواب لکھا جسکا نام تھا الکلام المبین فی جواب الاربعین مگر جواب چھپنے سے پہلے اور چھپنے کے بعد میں بھی درخواست کرتا رہا کہ آپ حضرات کسی ایک عالم یا چند ایک علماء کو منصف تسلیم فرما دیں جو آپکے اعتراضات اور میرے جوابات دیکھکر فیصلہ کر دیں وہ دونوں فریق منظور کر لیں۔ لیکن ان حضرات نے میری یہ درخواست منظور نہ فرمائی۔ اتفاق حسنہ سے آرہ صوبہ بہار میں جلسہ تھا۔ جہاں علماء اہلحدیث کی ایک اچھی کافی تعداد موجود تھی۔ خدا بھلا کرے حافظ عبداللہ صاحب دہلوی کا کہ انہوں نے میرے جماعت کرانے پر کچھ اعتراض کیا اور بجائے اعتراض وہی فتوی پیش کیا۔ اسپر ایک شب تو میری عدم موجودگی میں علماء کرام میں بحث ہوتی رہی۔ دوسرے روز مجھے بھی طلب کیا گیا۔ اثناء گفتگو میں میں نے کہا کیا قوم میں کوئی ایک بھی اس قابل نہیں کہ اس نزاع کیلئے اوس کو منصف مانا جائے جو فیصلہ کر دے کہ مصنف تفسیر اہل سنت سے خارج ہے یا داخل۔ بعد کسی قدر گفتگو کے قرار پایا کہ رسمی طور پر اس فیصلہ کے لئے تین منصف بنائے جائیں۔ جناب مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب غازیپوری و جناب مولانا شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی۔ جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب مقیم چھپرہ یہ حضرات ثلاثہ اگر فیصلہ کر دیں کہ مصنف اہل سنت سے خارج ہے تو مصنف رجوع کریگا۔ اور اگر داخل رکھیں تو ہم اہلحدیث کی جماعت مصنف کو اپنے میں سمجھینگے۔ یہ بھی قرار پایا کہ گو یہ فیصلہ قومی طور پر عام فیصلہ ہوگا۔ تاہم اس نزاع کے بانیوں کو بھی اس معاہدہ میں شریک ہونے کیلئے تحریک کیجائے چنانچہ تینوں حضرات (جناب مولوی احمد اللہ صاحب۔ مولوی عبد الجبار صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب) کو منصفوں کیطرف سے خط لکھے گئے۔ مگر ان

تینون حضرات مین سے صرف جناب مکرم مولوی احمد اللہ صاحب نے معاہدہ پر دستخط فرمائے۔ باقی دو حضرات نے تسلیم منصفی سے انکار کیا۔ آخر منصفوں نے فیصلہ کیا کہ گو مصنف سے چند غلطیاں ہوئی ہین۔ لیکن اہلسنت بالخصوص اہلحدیث سے خارج نہین۔ چنانچہ حضرت مولانا مولوی احمد اللہ صاحب نے کمال دیانتداری اور بے نفسی سے بہ نمونہ سلف مجھکو جمعہ کے روز منبر پر کھڑا کر کے خطبہ پڑہوایا۔ بعد نماز بزبان خود اعلان کیا کہ ہم تو مولوی ثناء اللہ کو اہلحدیث سے خارج جانتے تھے لیکن منصفوں نے جو ہم سے علم و تقوی وغیرہ مین بہت بڑھے ہوئے ہین اس کو داخل اہلحدیث رکھا ہے اسلئے ہم بھی اسکو داخل سمجھتے ہین۔ پھر حضرت ممدوح نے اسی مضمون سے ملتا جلتا ایک اشتہار بھی شائع کیا۔ لیکن چونکہ مین اس نزاع کو ابتدا سے خانگی نزاع جانتا تھا۔ اسلئے رسالہ بازی پر ناخوش ہو کر خانگی فیصلہ چاہتا رہا اور یہی کہتا رہا کہ آپ حضرات نے جو فتوی لکھا ہے اسکو میرے جواب کے ساتھ منصفوں کے پیش کر کے فیصلہ کرالو جس سے میری غرض یہ تھی کہ قوم مین ایک نظیر قائم کر دون تاکہ آئندہ کو اس قسم کے فتوون کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ چنانچہ بالآخر کی جماعت اہلحدیث کے امام جناب مولوی حافظ حکیم محمد داؤد صاحب کی معرفت جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی سے سلسلہ جنبانی کی اور خواجہ حبیب اللہ صاحب امرتسری کی وساطت سے جناب مولوی محمد حسین صاحب سے خط و کتابت ہوتی رہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب ممدوح کا اور میرا اقرارنامہ لکھا گیا جو درج ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر جو اعتراضات وارد ہوں۔ اُن کے جوابات مصنف تفسیر مذکور بپابندی اصول تفسیر مندرجہ اتقان دیگا ان جوابوں کو معترض دیکھکر اگر کافی نہ سمجھے تو مجلس شوری علماء (جو بتراضی فریقین قائم ہوگی) مین پیش ہونگے اگر مجلس شوری ان جوابات کو دیکھکر فیصلہ کرے کہ مصنف مجیب اُن اغلاط کیوجہ سے اہل سنت سے خارج ہے اور معتزلہ یا نیچری وغیرہ بدعتی فرقون مین داخل ہے تو مصنف رجوع کریگا اور اگر اہلسنت سے خارج نہ کیا تو معترض کبھی خارج نہ سمجھیگا۔ واللہ علی ما نقول شہید

ابو الوفا ثناء اللہ ۔ ۱۱ جون ۱۹۱۰ء
مصنف

ابو سعید محمد حسین بقلم خود
معترض

اس معاہدہ کا مضمون صاف ہے کہ ارباب شوری کی سپرد صرف داخل یا خارج کرنے کا مضمون ہو گا۔ ارباب شوری کسی آیت کی تفسیر پر اعتراض کرینگے مگر اس اعتراض کو موجب اخراج نہ جانینگے

تو مصنف اوسکی تسلیم پر مجبور نہ ہوگا بلکہ اس اختلاف کو اختلاف رائے سے تعبیر کیا جائیگا۔ امید ہے کہ بہت جلد اب فیصلہ ہو کر رہیگا۔ جناب مکرم مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب کی ماتحتی مین مقابلہ مخالفین کو نکلینگے اور اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے بولینگے کہ ؎

جذبۂ عشق بجدیست میان من و تو ٭ کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

خدا کرے ان دو بزرگوں کے بعد تیسرے حضرت کا دل بھی قومی ضرورت کو محسوس کر کے ترقی قبول کرے۔ اور وہ منصفی تسلیم فرمالین تو پھر ہمیشہ کیلئے اہلحدیثوں سے تفرقہ دور ہو جاوے۔ اے خدا تو ہمکو ہمارے نبی کی طرف توجہ دلا۔ آمین

## نزول مسیح قادیانی

یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰

"یہ مضمون مرزا صاحب قادیانی کے مشن کی ایک تصویر ہے گو کسی واقع کی حکایت نہین مگر ہان قادیانی مشن جس بنا پر چل رہا ہے اوسکا نقشہ نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے۔ چونکہ راقم مضمون کی غرض صرف قادیانی مشن کی تصویر کھینچنا ہے اسلئے اہلحدیث مین درج ہونے سے اڈیٹر اہلحدیث پر ناشرع کلام کا الزام عائد نہین ہو سکتا تاہم راقم مضمون انتہائی اس مضمون مین ہر طرح ذمہ وار ہین۔" (ایڈیٹر)

### حضرت غبارہ آگیا۔ مبارک ہو!

"یہ الفاظ حرف مسرت سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے منہ سے نکلے جو ایک انگریزی خط لئے بے تحاشا دوڑتے ہوئے بیت الفکر مین داخل ہوئے۔

صبح کے سات بجے ہونگے اعلیحضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیت الفکر مین بیٹھے ہوئے ہین جہان آپ کو خدائے پاک سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا کرتا ہے اور جہان سے وہ ہر صبح چار پانچ نہایت پر لطف اور نشاط انگیز الہام لیکر نکلا کرتے ہین لیکن آج خلاف معمول اکیلے نہ تھے بلکہ چند برگزیدہ اصحاب کا مجمع تھا جو جلوت مین مرزا صاحب کو اعلیحضرت اور حجۃ الاسلام اور مسیح موعود بھی کہہ کہتے ہین۔ لیکن خلوت مین جب نمائش و تصنع کا پردہ اُٹھ جاتا ہے تو "کار دیگر میکنند"۔ ان مین سے ایک تو حکیم الامت علامہ نور الدین تھے۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم تھے اور ایک مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر تھے۔

جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہین وہ زمانہ تھا جب حضرت مرزا صاحب کی ادعا نبوت کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ چکا تھا۔ آپ کی اُمت کی تعداد پانچ لاکھ نفوس سے متجاوز

الصلات

اس رسالہ مین نماز کو اہلحدیث طرز مین بالتفصیل لکھا گیا ہے۔ ایسے مفید رسالہ کا ہر مسلمان کے گھر مین موجود ہونا ضروری ہے قیمت صرف ۱؎

متکلم المسلمین

یہ ایک رسالہ ہے جسمین مسلمانون کو فرقہ بندیان چھوڑ کر ایک نیشن بننے کی ہدایت کی ہے۔ قیمت ۱؎

ہو چکی تھی - نیز انگلستان کی روبہانہ خوشامد اور دول اسلامیہ کی سفیہانہ مذمت کر کے چندآپ اپنے وقت کے منصور بلکہ بلعم باعور بن چکے تھے مریدان باصفا کی ارادت نے آپکے خزانہ میں گنج قارون اور رعب آپ اعلیحضرت کی شان پیدا کر دی تھی اور آپکے الوہیت انتساب اقبال کا پرچم اُس عظیم الشان منارہ پر سے عنقریب لہرانے کو تھا جسے حالہا سال کی پیہم کوششوں اور کئی لاکھ روپیہ کے صرف نے (جسکا تا لاب بیچارے مریدوں کی پانچ پانچ اور چھ چھ روپیہ ماہوار کی آمدنیوں سے اُن کا پیٹ کاٹ کر بوٹیاں بوٹیاں کر کے بھر گیا تھا) واقعہ نفس الامری بنا کر دکھا دیا تھا وہ مینار جسپر سے از روئے روایات قدیمہ مسیح موعود کے رایات اجلال کا نزول دنیا میں مقرر ہو سکتا تھا جناب مرزا صاحب کے دعاوی کی تائید میں قادیان میں بن کر تیار ہو چکا تھا - پیرس کے ایفل ٹاور - لنڈن کے سینٹ پال - دہلی کے قطب مینار بلکہ کوہ ایورسٹ کے کنگرہ کو اس مینار کی بلندی شرما تی تھی اور اب فقط اسبات کی دیر تھی کہ حضرت مسیح موعود جو مہدویت عیسویت احمدیت اور کرشنویت بھی طرح کے ہاتھ پیل چکے تھے اپنا آخری کرشمہ دکھائیں - یعنی اس مینار و سے فوق العادت طور پر نیچے اُتر کر اپنے مریدوں کو اچنبھے میں ڈال دیں +

مرزا صاحب نے حسب معمول اپنے خاص حواریوں سے جنکی آمیدوں کو آپکے لنگرخانہ سے بہت قریب کی نسبت ہے یہ مشورہ کیا تھا کہ مینارہ کی بدولت کی تصدیق کے لئے آسمان سے اُترنے کا کونسا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو بیسویں صدی کی مہذب نبوت کے شایان شان ہونے کے ساتھ نہایت ہی انوکھا ہو - اس مسئلہ پر بہت دیر تک غور و خوض ہوتا رہا - آخر آسمانی صحیفہ الحکم کے مدیر کی تحریک اور حکیم الامت کی تائید کی بنا پر یہ رای بالاتفاق قرار پائی کہ ولایت کی کسی غبارہ ساز کمپنی سے ایک عمدہ غبارہ بنوا کر منگوایا جاوے - جسپر مسیح موعود کسی تاریخ مقررہ کو جسکی پیشگوئی پیش از پیش کر دی جائے سوار ہو کر آسمان کی طرف پرواز کریں اور غبارہ مینارہ پر لا کر اُتارا جائے اسکے ساتھ ہی یہ رائے بھی قرار پائی - کہ اُس روز اُمت قادیانی کے جملہ نفوس کو انوار سماوی سے مستنیر اور فیوض آلہی سے مستفیض ہونے کے لئے قادیان میں دعوت دی جائے تاکہ جسوقت مرزا صاحب کا غبارہ مینارہ کی چوٹی پر آکر ٹھہرے تو اُن کی نظریں اس خرق عادت پر پڑیں اور جب اعلیحضرت نیچے اُتریں تو کل اُمت لبیک لبیک یا مسیح الموعود لبیک! کے نعرے مارتے ہوئے آپکے قدم لے - اسی مشورہ کی بنا پر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے جن کی نسبت جناب مرزا صاحب کو الہام ہو چکا ہے کہ انگریزی انشاپرداز ہی کے فن میں بڑے مشتاق بڑا اہل زبان بھی اُن کے آگے پانی بھرتا ہے بمبئی کے ایک کمیشن ایجنٹ کے نام انگریزی چٹھی کا مسودہ تیار کیا جسکا مضمون یہ تھا - کہ ایک لاکھ روپیہ تک کی لاگت کا ایک غبارہ جس میں دس آدمی بآسانی سفر کر سکیں - اور جو جدید ترین انکشافات متعلق بہ فن غبارہ سازی کا بہترین نمونہ ہو - ولایت کے کسی کارخانہ غبارہ سازی سے بہت جلد تیار کر کے بھیج دیا جائے اور ۳۰ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء تک قادیان میں پہنچ جائے یہ خط بعجلت تمام بمبئی روانہ کر دیا گیا - اس کے دوسرے روز جو جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کی تیسری تاریخ تھی - مرزا صاحب نے بیت الفکر سے برآمد ہو کر اپنی اُمت کے اُن لوگوں کو جو حاضر باشان دارالامان کہلاتے ہیں اپنی زبان الہام ترجمان سے یہ بشارت دی کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک بہت بڑا آسمانی نشان ظاہر ہونیوالا ہے - جو دنیا کو محو حیرت کر دیگا اور جو لوگ اُس نشان کے ظاہر ہونیپر بھی مابدولت کی رسالت کو تسلیم نہ کریں گے وہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے آپنے اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا - ہے کہ یہ زبردست اور روشن نشان جو عالم کباب کے نیر معین التواہ کا نعم البدل ہے قادیان میں ظاہر ہوگا - پس ہماری کل اُمت کو لازم ہے کہ اُس روز اس نشان آسمانی کے مشاہدہ کے لئے صبح سے لیکر شام تک موجود رہیں - یہی خبر قادیانی گزٹ یعنے الحکم اور اُس کے سوتیلے بھائی ریویو آف ریلجنز اور اُسکی حقیقی بہن بدر میں خود علی ایڈیٹوریل نمک مرچ کے ساتھ چھپوا دی گئی اور بہت جلد گروہ قادیانی کا نقل محفل بن گئی - وطن - اہل حدیث - پیسہ اخبار اور دیگر اخباروں نے جو پیشین گوئیوں کی عدم تعیین زمانی کے متعلق جناب مرزا صاحب بالقابہ کے طرز عمل سے بخوبی واقف ہیں - اس موقعہ پر پیشین گوئی کے ساتھ یکم اپریل کا دم چھلا لگا دیکھ کر طرح طرح کی چہ میگوئیاں کیں اور آخر یہ کہلا گیا ہو رہا ہو کہ یہ بھی مرزا کے شطحیات و ہفوات کے تنوع کا ایک کرشمہ ہے +

جنوری اور فروری کا مہینہ گذر گیا - مارچ کے پچیس دن بھی گذر گئے لیکن بمبئی کے یوروپین کمیشن ایجنٹ نے جس کے پاس روپیہ پیشگی پہنچ چکا تھا باوجود اُس وعدہ کے جس کے ایفا کے لئے انگریزی کارخانہ دار مشہور میں غبارہ منہ بھیجا جب قادیان سے تقاضا ہوا - تو اُس نے یہی جواب دیا کہ غبارہ آگبوٹ جہاز میں آتا ہے وصول ہوتے ہی بلٹی کر دیا جائیگا اب تو بیت الفکر کی مجلس شوری کے پیٹ میں چوہے ناچنے لگے +

مفتی محمد صادق :- غبارہ اگر نہ آیا اور یکم اپریل کو آسمانی نشان نہ ظاہر ہوا

تو بڑی خرابی ہوگی - لوگ دور دراز مقامات سے آکر جمع ہو رہے ہیں تین لاکھ آدمی آبھی چکے - میلوں تک خیمے ہی خیمے نظر آرہے ہیں "

**شیخ یعقوب علی** :- " اونہہ ! کوئی تاویل کر دی جائیگی - کہہ دیا جائیگا - کہ لوح محفوظ پر یکم اپریل کے معنی یکم جولائی کے ہیں "

**حکیم الامت** :- " بھاڑ میں جائے تمہاری تاویل - یہ نہیں دیکھتے ہو کہ لنگر فنڈ کا روپیہ جو لنگر خرچ ہو رہا ہے پانچ لاکھ آدمیوں کو دو وقتہ کہانا کہلانا ! اور ایک وقت کی چاء بھی دینا کس قدر مصارف کا باعث ہوگا - میں نے اگرچہ باورچیوں کو حکم دیدیا ہے کہ ایک وقت صرف دال پکائیں اور گوشت دوسرے وقت ہو - لیکن اگر فائت پہنچ بھی لاکھوں ہی کے وارے نیارے ہو جاوینگے اور جو روپیہ ہمنے سالہا سال کی کوشش اور سازشوں اور عبد الحکیم اور ثناء اللہ اور انشاء اللہ جیسے منہ پہٹ مخالفین کی طعن و تشنیع سن سن کر جمع کیا ہے وہ سب ان عقل کے اندہوں کے پیٹوں کی نذر ہو جائیگا - جنہیں ہمنے بیہ النس کہا ہے "

**مسیح موعود** :- " حکیم جی خفا کیوں ہوتے ہو - روپیہ خرچ ہو رہا ہے تو آمد بھی کہاں گیا کچھ ٹلی ہیں "

**حکیم الامت** :- " کیوں جی ! یہ آپ ہمارے آگے بھی دفتر کی لینے لگے بڑا آیا مسیح امت والا - ایسے میں نہ ہوتا تو تجھکو تو کوئی تین کوڑی کو بھی نہ پوچھتا - معاف ہے نور الدین کو جسکی بدولت تو بروز محمد اور مثیل مسیح اور خدا جانے کیا کیا بن گیا ورنہ جو کچھ تو اصل میں ہے اوسکو تو بھی جانتا ہے اور میں بھی "

**شیخ یعقوب علی** :- " اور مجھے چھوڑ ہی گئے - جس کے ہاتھ میں الحکم کی باگ ہے "

اس الہامی گروہ میں یہ تو تو میں میں ہو ہی رہی تھی کہ مولوی محمد علی صاحب وہ خط لیکر بیت الفکر میں داخل ہوئے جسکا ذکر ہمنے شروع میں کیا ہے خط کا مضمون اُنہوں نے پڑھکر سنایا تو سب کی خفگی دور ہو گئی - باچھیں کھل گئیں خصوصاً حضرت مرزا صاحب تو یہ سن کر غبارہ آگیا پچاس سال کی اٹھی زنند لگا کر پچیس سال کے نوجوان کی طرح مشق رقص کرنے لگے جس سے معلوم ہوتا تہا - کہ

" ترد علیك انوار الشباب سیاتی علیك زمن الشباب وان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا الشفاء من مثله "

والا الہام جو آپ پہ چار سال ہوئے نازل ہوا تہا اس وقت پورا گیا -

جب مولوی محمد علی صاحب خط سنا چکے اور سامعین کا جوش مسرت فرو ہو چکا تو غبارہ کی تیاری وغیرہ کے متعلق مشورہ ہونے لگا - مولوی صاحب نے غبارہ کی آجانے کی خبر کے علاوہ یہ خوشخبری بھی سنائی - کہ امت احمدیہ کا جو ہونہار نوجوان غبارہ کے طریقہ پرواز کی تعلیم پانے کے لئے بتعمیل الہامات ربانی کی فنڈ سے ولایت بھیجا گیا تہا وہ بھی آج شام تک قادیان پہنچ جائیگا - کیونکہ اُس کا تار لودہانہ سے ابھی موصول ہوا ہے شام سے غبارہ کی تیاری شروع ہو جائیگی - پہر رات رہے سے ہمیں غبارہ میں سوار ہو جانا چاہئے - اس رائے پر حکیم الامت اور دوسرے حضرات نے صاد کیا *

آج کا دن مرزا کی معراج تہا - اس انتظار میں کہ کب اُس آسمانی نشان کے پورا ہونے کا وقت آئے جسکا اعلان بہ بانگ دہل کئی مہینے پہلے سے کیا جا چکا تہا مرزا اور اُسکے حواریوں کو ایک ایک منٹ ایک ایک دن ہو گیا خدا خدا کر کے شام ہوئی اور مرزا شہباز بیگ غبارہ باز بھی آپہنچے مرزا نے جوش شادمانی سے بے اختیار ہو کر اس نوجوان کو جیسے خلائے بسیط میں کچھ عرصہ کیلئے اُس کے حواریوں کی جان کی محافظت کا فخر ہونیوالا تہا گلے لگا لیا اور حکیم الامت نے جو عشق مجازی کو عشق حقیقی کا پہلا زینہ تصور کرتے ہیں اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا - رات بہر مرزا کو نیند نہ آئی - اُٹھ اُٹھ کر گھڑی دیکھتے تھے کہ کتنے بجے ہیں حکیم الامت اور دوسرے حواریوں کی رات بھی آنکھوں میں کٹی - علی ہذا القیاس اُس مقدس پڑاؤ میں جہاں خیموں کی قطاریں کئی میل تک چلی گئی تہیں نشان موعودہ کے انتظار میں لوگ اختر شماری کر رہے تھے *

آخر وقت مقررہ آپہونچا - غبارہ میں گاس بھر دی گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ ایک الیسی حرکت شاہانہ زمین سے کچھ اوپر کھڑا جہوم رہا ہے - اور اگر وہ مضبوط رسی نہ ہو جس سے اسے مرزا صاحب کے باغ کے ایک درخت کے تنہ سے جکڑ رکھا ہے - تو طرفۃ العین میں تارہ ہو جاوے مرزا صاحب ایک نہایت شاندار لباس زیب تن کئے اور عطر میں بسے ہوئے خراماں خراماں حواریوں کے حلقہ میں غبارہ کے قریب پہنچے اور پہنچتے ہی فرمایا کہ اسے جلدی لاؤ اب ہم سوار ہونگے - شہباز بیگ نے جو یورپ کی آنکھوں سے دیکھے ہوئے تہا اپنے مرشد کے اس بے تکلے فقرہ پر باوجود حفظ مراتب کے جی ہی جی میں مزہ لئے اور کہا کہ حضرت یہ اونٹ نہیں جو گھٹنے ٹیک کے بیٹھ جائے تامل فرمائے سیڑھی لگاتا ہوں چنانچہ سیڑھی لگائی گئی اور مرزا صاحب نے بسم اللہ کہکے اس پر قدم رکھا تو سیڑھی ہی بے ڈھنگے طور پر رکھی گئی تھی اور یا بوجہ مشق او لین ہونے کے حضرت مرزا صاحب کا مرکز ثقل قائم نہ رہا - بہر حال سبب خواہ کچھ بھی ہو نتیجہ یہ ہوا کہ قدم رکھتے ہی حضرت امام زمان سلطان الزمان مہدی مسعود مسیح موعود مع اپنی شان جلالی و آن جمالی کے دھڑام سے چاروں شانے چت زمین پر آرہے - پیچھے حکیم الامت کھڑے تھے

عذر :- بوجہ تسلسل مضمون ہذا اور علالت طبع مولوی صاحب کے فتوے درج نہیں ہو سکے ۵۱ ...

ahmadimuslim.de

مسیح موعود کے ناگہانی ہبوط کو کشش ثقل نے جو زبردست تحریک پہنچائی تھی اس کا اثر ان پر بھی ہوا اور ان کے ساتھ وہ بھی اُترا اُترا دھیم بقدر اپنے قد کی درازی کے زمین کی پیمائش کرتے نظر آئے۔ مالی کی بے احتیاطی سے باغ کی نالیوں میں سے پانی بہ نکلا تھا اور بعض باغ میں سامان لغزش بافراط فراہم ہو گیا تھا مسیح موعود اور حکیم الامت کو سنبھالنے کیلئے مدیر الامت یعنی شیخ یعقوب علی تراب جو بڑھے تو ان کا پاؤں بھی رپٹا اور انہوں نے بھی اپنے جسم کو اس ساحت نیم شبی کی نذر کر دیا مولوی محمد علی اور مفتی محمد صادق کا بھی یہی حشر ہوا۔ غرض بجز شہباز بیگ کے جو اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی خرق العادت کوشش میں اپنے جبڑوں اور پسلیوں کو تکلیف مالا یطاق دے رہا تھا باقی سب حواریوں کے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے۔ اور متانت و ثقاہت سب نذر ہو گئی۔ اس شان بوترابی کیساتھ جب یہ حضرات اُٹھے تو ان پر کسی رسل اور اس کے حواریوں کا گمان ہوتا تھا۔ کہ چند نباش ہیں جو خدوم الملت کے مزار سے ابھی ابھی برآمد ہوئے ہیں۔

اس حادثہ کی وجہ سے ان سب میں کھلبلی سی پڑ گئی مدیر الامت جو سب سے زیادہ وہمی ہیں فرمانے لگے کہ برا شگون ہوا حکیم الامت نے تشفی کی راہ سے کہا کہ شگون وگون سب لغو مسیح موعود جو حکیم الامت کی ہاں میں ہاں ملاؤ کو نشانات آسمانی سمجھتے ہیں زبردست اتقفار خیال کرتے ہیں فرمایا سچ تو ہے بد شگونی کیسی؟ ایسے اتفاقات ہر روز پیش آیا کرتے ہیں۔ مفتی محمد صادق جنکے لئے حاجت نفسانی کا خیال سوہان روح ہے کہنے لگے اس موقع پر ثناء اللہ امرتسری اور عبدالحکیم پٹیالوی موجود نہیں ورنہ وہ خوب ہنسی اُڑاتے اور قہقہہ لگاتے کہ مسیحیت و مشیخت سب بھول جاتے۔ مولوی محمد علی جو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے اپنی انگریزی دانی کا ثبوت دیا کرتے ہیں ایک انگریزی مثل پڑھ دی جسکا ترجمہ یہ ہے ع کام وہ اچھا ہے جسکا مآل اچھا ہو۔ غرض کپڑوں کے چند ٹکڑے ٹکلف جوڑے منگوائے گئے اور مسیح موعود معہ اپنے خدم و حشم کے نہادھو کر اور از سر نو آراستہ و پیراستہ ہو کر مع الخیر غبارہ میں سوار ہو گئے +

حسب پروگرام کے جب غبارہ ساڑھے چار بجے چھوٹ جانا چاہئے تھا لیکن بیچ میں اتفاقیہ طور پر جو کیچڑ میں لوٹ لگائی گئی تھی۔ اسکی وجہ سے کوئی آدھ گھنٹہ کی دیر ہو گئی۔ ٹھیک پانچ بجے کا عمل تھا کہ شہباز بیگ نے غبارہ کی رسی کھول دی بیلِ مسیح کی سواری اوج ہوا پر بلند ہوئی اور غبارہ نشینوں نے جنکا کلیجہ بعد زمین سے الگ ہوتے ہی دھک دھک کرنے لگا تھا خلائے بسیط کیطرف گھبرائی ہوئی نظر ڈالی اور یکزبان ہو کر کہا سہ

وریش بائے بے پایان دریم طوفان ہیچ از ا + حال افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

غبارہ بلند ہوتا گیا کچھ دیر تک تو مسیح موعود اور ان کے حواری آنکھیں بند کئے اور منہ بلائے بت چپ کئے بیٹھے رہے۔ لیکن جب کرۂ ہوا کے طبقہ فوقانی کی لطافت نے ان کے اضمحلال کا بدعمل کرنا شروع کیا تو ہاتھ پاؤں میں تھوڑی بہت سکت آ گئی اور انہوں نے آنکھیں کھول کر ڈرتے ڈرتے نیچے نگاہ ڈالی۔ ابھی تک چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دریچہ افق میں سے صبح کاذب کی دھندلی دھندلی روشنی نمودار ہو چلی تھی۔ لیکن یہ روشنی اتنی تیز نہ تھی کہ بلندی پر سے روئے زمین کا منظر صاف صاف دکھائی دیتا مسیح موعود نے شہباز بیگ کو حکم دیا کہ تا وقتیکہ اچھی طرح پو نہ پھٹ لے غبارہ کو قادیان کے گرد چکر دو۔ اور اونہیں خوب سیر کراؤ اور جب طلوع آفتاب کا وقت قریب ہو تو آہستہ آہستہ غبارہ کو مینارہ پر جا اتار دو +

صبح کاذب کا پردہ اٹھا ہی تھا کہ اس گروہ کثیر الانفار نے جو مینارہ کے چاروں طرف دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آسمان پر ٹکٹکی لگا دی۔ تھوڑی دیر نہ گذری پائی تھی کہ ایک قبہ نورین ابعد و تار و تمکنت مینارہ سے کوئی سو گز جانب شمال گھومتا ہوا نظر آیا۔ چونکہ سب کسی آسمانی نشان کے ظہور کے منتظر تو تھے ہی۔ اسے دیکھتے ہی ایک ساتھ پکار اٹھے کہ ہو نہ ہو یہی وہ نشان ہے جسکی حضرت نے خبر دی تھی اور باواز بلند تہنیت کی صلواتیں بھیجنی شروع کیں۔ اور جب غبارہ ذرا نیچے آیا۔ اور اون کی اشتیاق آمیز نگاہیں جناب مرزا صاحب اور ان کے حواریوں پر پڑیں تو ان کے جوش و خروش کی کوئی انتہا نہ رہی اور سب نے چلانا شروع کیا۔ بارک اللہ یا مسیح الموعود! السلام علیک یا مہدی الموعود! ھنیئاً لک یا زبدۃ الاصفیاء!!! السلام علیک یا عمدۃ الانبیاء!!!

یہ شور جو پانچ لاکھ حلقوں سے نکل رہا تھا رہ رہ کر بلند ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی آواز دس میل تک پہونچی گردونواح کے سب سکوت و صامت ہو گئے۔ چاروں طرف سناٹا چھا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص پر گویا بجلی گر گئی +

یہ بلا کا سکوت جو شور محشر سے ہزار حصہ زیادہ ڈراؤنا تھا بے سبب اور بے علت نہ تھا کیونکہ وہ شخص جسے وہ مامور من اللہ اور رسول برحق سمجھے ہوئے تھے جو سالہا سال سے مسند رسالت پر براجمان رہا تھا جسکی شان میں اللہ میاں کئی دن عرش پر قصیدہ خوانی کیا کرتے تھے اور جو آج اونہیں نے آسمان سے نازل ہوتا ہوا دیکھا آخر ہجھکنڈا دکھا کر اپنی عقیدت کا سکہ ان کے دلوں پر جمایا چاہتا تھا بجائے مینارہ پر نازل ہونے کے یکایک دھم سے زمین پر آ گرا +

ahmadmuslim.de

حقیقت حال یہ ہے کہ جس وقت شہباز بیگ نے غبارہ کے اُس پیچ کو گھما کر جس سے کوئی خاص سمت اختیار کی جا سکتی ہے مینار دیکھانی بانا چاہا۔ تو گاس کا خزانہ غبارہ کی بناوٹ کے کسی نقص کی وجہ سے دفعتہً بہ زور سے پھٹا اور ایسا دھماکا ہوا جیسا توپ کے چلنے سے ہوتا ہو۔ شہباز بیگ کا دم تو اوسی وقت نکل گیا لیکن دو دوسرے حواریوں کو صرف کان کے پردو پھٹ گئے اور سب کے سب بیہوش ہوگئے اسکے ساتھ ہی غبارہ نیچے گرا حسن اتفاق یا شومئی قسمت سے نیچے ایک بہت بڑا گھوڑا تھا حضرت مسیح موعود معہ اپنے چار رعاسلیوں کے اسی گھوڑے پر گرے۔ اگر بسہولت بہمی تو ہڈیاں چکنا چور ہو جاتیں لیکن زندگی کے ابھی کچھ دن باقی تھے گھوڑے کی وجہ سے جان بچ گئی۔ پھر بھی بالکل نہ بچ سکے۔ حضرت مرزا صاحب کی ایک ٹانگ بالکل ٹوٹ گئی اور ہمیشہ کیلئے بیکار ہو گئی اور اسکے ساتھ ہی ایک تیز شیشہ کے ٹکڑے کے لگنے سے ناک آدھی اُڑ گئی۔ حکیم الامت کی آنکھ میں ایک کھپچی گھس گئی اور ڈھیلا بھی ہو گیا۔ مفتی محمد صادق کی ریڑھ کی ہڈی کو سخت ضرب پہونچی۔ شیخ یعقوب اور مولوی محمد علی کا ایک ایک ہاتھ شانہ کی ہڈی پر سے ٹوٹ گیا۔ غرض مثیل مسیح معہ اپنے حواریوں کے آسمان سے اُترے تو سہی مگر اس طرح کہ خود بدولت تو لنگڑے اور لنگڑے بھی ایک حواری کانا تھا۔ ایک لولا تھا اور دو لنجے تھے اور سب ہی تو لکے تھے +

کچھ دیر تک امت قادیانی اس عبرت خیز اور وحشت زا نظارہ کو دیکھکر ششدر و بیخود رہی۔ ان کو دلوں کی اُس وقت جو حالت تھی قلم میں طاقت نہیں کہ اوسکا پورا اندازہ کر سکے اور زبان میں قدرت نہیں کہ اسکو اچھی طرح ظاہر کر سکے بجلی کی سی سرعت کیساتھ ہزاروں خیالات یکے بعد دیگرے ان کے دلوں میں دوڑ گئے قادیانی طرز استدلال نے اگرچہ سالہا سال کی مزاولت سے انکی عقلوں کو کند اور ان کو فہم و ادراک کو مسخ کر رکھا تہا لیکن اس اٹل اور زبردست منطق کا کیا جواب تہا کہ شخص جو آپ کو خاصہ خاصان رسل ظاہر کرتا ہو اور جسکی خدا کی نظروں میں اتنی بڑی وقعت ہو کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد تک تو اوسکا لباس اوڑھ ڈانٹ دئے جائیں لیکن اسکی ہمیشہ تعریفیں اور خوشامدیں ہی ہوا کریں وہی شخص اس ذلت اور رسوائی کیساتھ بحال تباہ نجاست میں لتھڑا ہوا گھوڑے کے ایک ناپاک ڈھیر پر پڑا ہے اسوقت مرزا کی تاویلیں وادیلیں سب دہری رہ گئیں لوگوں کو دلوں میں شک و شبہ اور بداعتقادی کا ایک تلاطم بپا ہو گیا اور سب ایک ساتھ پکار اُٹھے +

یہ تو اول جھوٹا ہے جسے ہم عیسیٰ سمجھتے تھے وہ تو دجال نکلا۔ شکر ہو کہ اسکی حقیقت ہم پر خدا نے وقت پر کھولدی۔ ورنہ ہماری گردنوں میں تو ابدی لعنت کا طوق پڑ چکا تہا۔ کوئی ضرورت نہیں ہم کو کسی مثیل مسیح کی یا رسول کی۔ خاتم النبیین کی نبوت ہماری لئے کافی ہے اور ان کا دین جو ہر طرح سے کامل و مکمل ہے ہماری ضروریات کا پورا

کرنیوالا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و نشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ و نعوذ باللہ من کل ظلمة الذی جعلہ ما قدوعدلہ +

اسکے بعد لوگوں نے اپنا رخت سفر باندہا اور ہر ایک کو دل میں یہی خواہش موجزن تھی کہ اس مقام ضلالت سے جو سالہا سال تک اوسکی گمراہی کا باعث بنا رہا ہے جہانتک جلدی ہو نکل چلو - چلو دستے +

* * * * *

* * * * * *

قادیانی طلسم کو ٹوٹے ہوئے ایکسال کا زمانہ گذر چکا ہے اور آج مرزا کو آسمان سے نزولہ پر نازل ہونیکی پہلی سالگرہ یعنی یکم اپریل ۱۹۱۱ء کا دن ہے مسیح قادیانی اور اوسکے ضلالت انتساب گروہ کا جو حشر ہوا وہ ایسا عبرت خیز ہے کہ آئندہ ایک عرصہ کے لئے مدعیان نبوت و ملتبسین رسالت کے حوصلوں کو خواہ ان کی جبلی ڈھٹائی اور بیحیائی کیسی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو پست کر دینے کیلئے کافی ہے حکیم الامت تو نزول مسیح کی مشہور و معروف تاریخ کے بعد ہی سے آنکھ پر اونگلی رکھے ہوئے روپوش ہو گئے ہم نے سنا ہے کہ آجکل وہ بہ تبدیل ہیئت راجہ سرامر سنگہ بہادر کے پرائیویٹ دواخانہ کمپونڈر ہیں لیکن معلوم نہیں یہ روایت کہانتک صحیح ہے - مولوی محمد علی - شیخ یعقوب علی اور مفتی محمد صادق کی حالت کبھی کچھ زیادہ اچھی نہیں اول الذکر دفتر پیسہ اخبار میں مترجمی کی خدمت پر مامور ہیں - اگرچہ ان کے ترجمہ میں بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں - جنکی اصلاح منشی محبوب عالم صاحب کے بھائی منشی عبدالعزیز صاحب کو کرنی پڑتی ہے - تاہم مولوی صاحب موصوف کی قدردانی کی بدولت وطن ماہوار کا بیش زیادہ ہو جاتا ہے ثانی الذکر اخبار وطن کے مطبع کے پریس مین ہیں اور ثالث الذکر مطبع اہل حدیث کے پیچ کش ہیں - سب سے زیادہ افسوسناک انجام حضرت مرزا صاحب کا ہوا یعنے آپ کا قلب الٹ گیا اور آپ لاہور کو دار المجانین (پاگل خانہ) میں بھیجدئے گئے دار المجانین (پاگل خانہ) کا حجرہ آپ کی سکونت کیلئے مقرر کیا گیا ہے اور جس میں ایک آئینہ بھی لگا ہوا ہے سنا گیا ہے کہ آپ اکثر اس کی سیر کیا کرتے ہیں اور یہ شعر گنگناتے ہیں ؎

چھری سے اونکی کٹوا کر - فلک نے + خدا جانے ہماری ناک کیا کی

خدا کی شان دیکھو کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب آجکل لاہور ہی میں مامور ہیں اور دار المجانین (پاگل خانہ) کے ساکنین کی دیکھ بھال انہیں سے متعلق ہے دار المجانین میں مرزا صاحب مسیح کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ مسیحیت کا خبط باوجود مسلوب الحواس ہونیکے ابھی تک سر پر سوار ہے - ڈاکٹر عبدالحکیم خان جب ان کو دیکھنے آتے ہیں تو ان کی قوت حافظہ کو جو تو دماغ کے باعث معطل ہے دفعتہً ایک زبردست تحریک پہنچی ہے اور وہ ڈاکٹر صاحب کو پہچان کر پہلے تو ہزاروں صلواتیں سناتے ہیں اور پھر ڈھیلے کرتے ہوئے ان پر حملہ کرنیکو جھپٹتے ہیں - اور کہتے ہیں اب تو تو خوش ہوا ہوگا کہ تیری پیشین گوئی پوری ہو گئی - ڈاکٹر صاحب جو ایک رقیق القلب شخص ہیں - اس حالت کو دیکھکر آبدیدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہوئی تو سہی لیکن آدھی - کاش پوری ہوتی - تاکہ تم اس عذاب میں تو مبتلا نہ ہوتے - بہر حال یہ حالت اُنکی حالت سے ... ہے ؎ دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند + آں را کہ عقل بیش غم روزگار بیش +

(نقاش)

# انتخاب الاخبار

رسالہ ماں ونگ کا شیعہ مصنف بنالہ میں ماخوذ ہے - (برائی کا بدلہ برا)

امرت سر میں اس ہفتہ خوب بارش ہوئی - برسات کی ابتدا ہوگئی -

امرت سر کی پولیس اب اس تفتیش میں ہے کہ ابتیت سنگھ امرتسر میں کہاں ٹھیرتا رہا دیکھو کس کس پر نزلہ گرتا ہے -

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ میں ابتک ۵۰ گواہوں کی شہادت ہوچکی ملزمان کے وکیل بیانت سنگھ بخشی جگن ناتھ مسٹر کلورمین اور سردار سیوارام نے پیروی مقدمہ سے اس بنا پر علیحدہ ہونے کی اجازت طلب کی کہ ملزموں کی بریت میں کوشش کرنے سے انکے بہت سے دشمن ہوگئے ہیں جو انکی جان ومال اور آبرو کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑ گئے ہیں - جج نے اُن کی درخواست منظور کرلی - (نہایت کمزوری ہے)

ڈھاکہ میں ہندو اور مسلمانوں کے لیڈروں کی ایک مشترکہ کانفرنس ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق قایم کرنے کی تجاویز سوچنے کے لئے منعقد ہوئی مشرقی اور مغربی بنگالہ کے ۴۰ معزز ہندو اس کانفرنس میں شریک تھے (خوب بات ہے) ڈھاکہ کی کانفرنس میں ہندو اور مسلمانوں میں اتفاق ہوجانے پر بہت زور دیا۔

طفلس میں ایرانی انقلاب پسندوں نے ایرانی کانسل اور اُن کے سکرٹری پر حملہ کیا - سکرٹری مارا گیا - ایرانی کانسل بچ گیا - حملہ آور گرفتار کرلیا گیا -

طہران میں ترکی سفارتخانہ کے مترجم کو قتل کرکے قاتل فرار ہوگیا -

طاعون - ہفتہ مختتمہ ۱۵ ماہ حال میں طاعونی اموات تمام ہندوستان میں ۱۹۹۲ ہوئیں گویا ہفتہ سابقہ کی نسبت اس ہفتہ ۱۳۰ ۵ موتیں کم ہوئیں - پنجاب میں ہفتہ مذکور میں ۱۲۷۰ موتیں ہوئیں -

مسٹر گوکھلے آجکل ایک عرضی پر معزز لوگوں کے دستخط کرا رہے ہیں جس کو وہ بمعیت مسٹر چھا اگلے مہینے شملہ جاکر حضور ویسرائے کے پیش کرینگے اس عرضی کا مطلب یہ ہے کہ لالہ لاجپت رائے کی خطا گورنمنٹ معاف کرکے انکو جلاوطنی سے رہائی بخشے - (ہمارے خیال میں ابھی جلدی ہے)

دمیاط (مصر) میں ایک مولود کی مجلس میں شیخ حسن علی نے جو ایک مصری فاضل ہیں آنحضرت کے صحیح حالات لوگوں کو سنائے اور کوئی ایسا عجیب غریب افسانہ نہیں بیان کیا جس کے سننے کے عام مسلمان عادی ہیں - اثناء تقریر میں آپ نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور اُن کی قبروں پر سر جھکانا اور چڑھاوا چڑھانا قطعًا ناجائز ہے - ایسی کوئی حرکت مسلمانوں کو نہیں کرنی چاہئے - اس تقریر سے عوام میں ایک شورش پیدا ہوگئی اور انہوں نے فاضل ممدوح کو کافر و ملعون ٹھیرایا اور اس کو گالیاں دیں اور اس پر پتھر پھینکے - اب یہ معاملہ گورنمنٹ تک جا پہونچا ہے اور جامع ازہر کے علماء سے اس کی نسبت فتویٰ طلب کیا گیا ہے - ذوالقرنین - (بس وہابی شد)

رسالہ ماں ونگ جس سے کچھ اقتباس ۲ اجون کے پرچہ میں کیا گیا بعض دوست کسی انتظام کے لئے طلب کرتے تھے انکو واضح ہو کہ رسالہ مذکورہ جناب شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر نے سب ضبط کرلئے ہیں اسلئے کوئی نہیں ملسکتا -

میری صحت کی بابت دوست دریافت کرتے ہیں مجھ پر یہ گئی زندگی موجب سے کئی روز تک تکلیف شدید رہی بارے انتقال کرکے پہلو میں چلی گئی مگر الحمد للہ اب کچھ کام کرسکتا ہوں گو درد کسی قدر باقی ہے دعا فرماویں کہ خدا صحت کامل بخشے (ابوالوفاء)

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان نے اپنا تیسرا ایلچی اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاپان روانہ کیا ہے -

سشن جج الہ آباد نے جے - ایف ولسن کو ایک بائیسکل چرانے کے جرم میں ۱۰ سال قید سخت کی سزا دی -

چراپونجی میں جو آسام کی پہاڑیوں میں آباد ہے اور کثرت بارش کے لئے مشہور ہے اسکے جون سے چوبیس گھنٹے ۲۴ میں ۱۹ انچ بارش ہوگئی -

ملتان میں ایک بابو پکڑا گیا جس نے اپنے آپ کو انسپکٹر کارخانجات ظاہر کرکے ایک کارخانہ سے چالیس پچاس روپے وصول کئے - ملک مہر حیات خاں رئیس نے ... کی عدالت میں اسپر مقدمہ دائر کیا گیا -

ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمائش کی منظوری آگئی ہے جو تنگ پٹری کی ہوگی - معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لیکر بارہ مولا تک یہ سلسلہ ریلوے ریاست کی طرف سے توسیع کیا جائیگا انکی تجویز طویل بحثوں کے بعد قطعی طور پر قرار پائی ہے - اننت ناگ یا اسلام آباد بھی اس سلسلہ میں لایا جاویگا -

دینا ناتھ ایڈیٹر ہندوستان بھی گرفتار کرلیا گیا - جرم ناقابل ضمانت -

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے


## شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۔ ﷲ
رئیساو جاگیرداروں سے ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۲؍
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و رسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے


# اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۶

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند سنت درج ہونگی۔

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء مطابق ۳۰ جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری

## انجمن مصلح الاخوان

مسلمانوں کی خوش قسمتی یا بد قسمتی سے آئے دن ان میں طرح طرح کے فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ مذہبی اختلافات تو اس درجہ مضر نہ تھے۔ اگر ان کو اسی حد پر کہا جاتا جس پر وہ سلف سے خلف تک پہونچے تھے۔ مگر چونکہ ان اختلافات میں ذاتی رنجشوں کو ملایا گیا ہے۔ اسلئے نتائج بد پیدا ہونے لگے مذہبی اختلافات کے علاوہ ذاتی کدورتیں اور رنجشیں آئے دن مسلمانوں کا ستیاناس کر رہی ہیں۔ رات دن مقدمات دیوانی اور فوجداری کے ہنگامے قائم ہیں۔ ان حالات کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو آٹھ آٹھ آنسو نہ روتی ہو۔ کون دل ہے جو اس صدمہ سے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوتا ہو۔ اسلئے میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جو ہمدردان قوم کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے کہ اس مرض کے علاج کے لئے ایک انجمن قائم ہو جو مسلمانوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کیا کرے۔ اس کا فرض ہوگا کہ جہاں کہیں دو برادریوں میں یا دو شخصوں میں کسی قسم کی رنجش ہو وہ مٹانے کی کوشش کرے۔

قومی طور پر تو اس کام کی جو ضرورت ہے وہ مخفی نہیں۔ مذہبی طور پر جو ہدایت ہے اس کے متعلق ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں:۔

الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوۃ والصدقۃ قالوا بلی قال اصلاح ذات البین

یعنی حضور نبوت فرماتے ہیں کیا میں تم کو ایک ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز۔ روزہ اور خیرات۔ صدقات سے بھی افضل ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں حضور فرمایئے تو آپ نے فرمایا وہ کام باہمی اصلاح کرنا ہے۔

دیکھئے اصلاح کا رتبہ حضور نے کیا فرمایا۔ اور اسلامی کاموں کے لئے تو ہر جگہ کم و بیش انجمنیں ہیں مگر اس ضروری کام کے لئے مخصوص کوئی انجمن نہیں اسلئے ایسی انجمن کا وجود نہ صرف امرتسر میں ضروری ہے بلکہ ہر ایک شہر۔ قصبہ اور دیہات میں بھی ضروری ہے۔ اس انجمن کا فرض یہ ہوگا۔ کہ کسی کے مذہبی امور میں مداخلت کرے بلکہ یہ ہوگا کہ مسلمانوں میں نزاعات اور بے جا شقاق کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اسلئے اسکے ممبر جملہ کلمہ گو مسلمان ہونگے۔ مجھے امید ہے کہ وکیل ہمعصر وکیل اور اہل فقہ بھی اس کی تائید میں بہت کچھ لکھینگے

جو صاحب ایسی ضروری اور مفید انجمن کے ممبر بننا چاہیں وہ بہت جلد خاکسار

مرقع قادیانی ماہوار رسالہ ہے۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کے خیالات کی کافی تردید ہوتی ہے۔ قیمت سالانہ عہ نمبر ۲ شائع ہوچکا ہے۔ منیجر مرقع قادیانی امرتسر

اصلاح دین کا کاروائی شروع کیجائے

دیکا رخیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

## نیا بہتان

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

آجکل کے مناظرہ میں جہاں کئی ایک خوبیاں ہیں ایک سخت عیب یہ ہے کہ مخالف کی نسبت بہتان لگا کر بعض لوگ فتحیابی چاہتے ہیں۔ مگر یہ عادت غالباً انہیں لوگوں کی ہے جو خود بھی جانتے ہیں کہ راست گوئی سے فتح نہوگی۔ جماعت اہلحدیث کی نسبت مدت تک یہ بہتان رہا کہ رسول اللہ کو نہیں مانتے۔ پھر جب پبلک نے اسکو بہتان جانا تو یہ مشہور کیا کہ درود نہیں پڑھتے۔ اسکو بھی جب پبلک نے محض فضول سمجھا تو اب ایک نیا شگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین نہیں مانتے۔ چنانچہ اخبار اہل فقہ ۲۸ جون میں امرتسری ایک مراسلت نکلی ہے جسکا شروع یوں کیا گیا ہے:۔

"اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۷ء میں دیکھا کہ آیت کریمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے رسول اللہ مگر رحمت واسطے تمام عالموں کے) میں لفظ رحمت کو اخبار مذکورہ بالا کے ایڈیٹر نے مفعول لہ بنایا جسکی غایت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کاملہ کی نفی کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ تیار کریں۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" (اہل فقہ ۲۸ جون ۱۹۰۷ء)

اس امرتسری تحریر کا تو رنج نہیں کیونکہ اس کے راقم کو اہلحدیث سے کئی ایک قسم کے رنج جمع ہیں۔ ممکن ہے انہی کا یہ نتیجہ ہو۔ رنج بلکہ تعجب ہے تو یہ ہے کہ عصر جدید کے الگ تھلگ رہنے والے قابل اڈیٹر نے بھی یہی عامیانہ بہتان اہلحدیث پر لگا دیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اخبار اہلحدیث امرتسر۔ اہل فقہ امرتسر۔ اصلاح سارن میں سے گوشہ جنگ جاری ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے ایک سوال کے جواب میں لکھدیا تھا کہ آنحضرت کو رحمۃ للعالمین کہنا غلط ہے اور قرآن کی آیت کے معنی یہ ہیں۔ خدا نے رحم کر کے ان کو بھیجا ہے کہ جو ان کی سچی پیروی کرے اسپر رحم کیا جاویگا۔ نہ یہ کہ آپ کی ذات بابرکات تمام عالموں کے لئے خود رحمت ہے۔ اخبار اہل فقہ اور رسالہ اصلاح نے اسپر سخت گرفت کی اور بجا اعتراض کیا۔" (عصر جدید بابت جولائی ۱۹۰۷ء)

تعجب اور افسوس کی وجہ یہ ہے کہ اہلحدیث کی جس عبارت پر جھگڑا ہے اسکو رسالہ اصلاح اور اہل فقہ نے خود نقل کیا ہے جس میں اس بہتان کی کافی تردید ہے۔ چنانچہ اہل فقہ ۲۸ جون کے پرچہ میں نامہ نگار مذکور خود اہلحدیث کی عبارت بایں الفاظ نقل کرتا ہے جو یہ ہے:۔

"ہاں بار دیگر آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو ہمارے ہمارے بھائی غلطی سے ہر ایک مشہور مقام پر پڑھتے ہیں یعنی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ چنانچہ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ اسکو مضمون سے کوئی بھی ایماندار کو انکار نہیں مگر کہنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے۔ نحوی قاعدہ کی رو سے آیت میں لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جسکی بابت نحویوں کا قول ہے کہ وہ حقیقتاً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضربتہ زید عمروا تادیبا یعنی زید نے عمرو کو ادب سکھانے کو مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا ہے۔"

اس عبارت میں جتنے حصہ پر ہم نے خط دیا ہے صاحب عصر جدید اور راقم مراسلت اگر غور اور انصاف سے دیکھتے تو کبھی یہ الزام اور بہتان نہ لگاتے جو انہوں نے لگایا۔ عصر جدید کی نسبت ہمیں گمان ہے کہ وہ باوجود وکیل ہائیکورٹ ہونے کے مخالف کے بیان سے متاثر ہوا ہے ورنہ اسنے اصلی عبارت اہلحدیث کی نہیں دیکھی۔

اتنا ہم مانتے ہیں کہ آیت کریمہ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کے معنی نحوی قاعدہ کے مطابق کئے ہیں۔ ہماری تحقیق میں رحمۃ مفعول لہ ہے مگر صاحب مراسلت اسکو صحیح نہیں مانتا۔ لیکن شکر ہے کہ اسی اہل فقہ کا پھلواروی ہوشیار نامہ نگار اسی ۲۸ کے پرچہ میں دیانتداری کے ساتھ بہتان بازی سے بچکر اصل نزاع تک ہماری ترکیب کی تصحیح اور صاحب مراسلت کی تردید کرتا ہے چنانچہ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے:

"اس آیت کے متعلق ہماری آپکی اصل نزاع تو یہ ہے کہ لفظ رحمۃ کو آپ مفعول لہ بتلاتے ہیں اور میں مفعول معہ اسکو حال قرار دیتا ہوں۔ آپ کی تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرسل ہونا لوگوں پر خدا کی رحمت ہے۔ اور میری پیش کردہ تفسیر کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے حضور کو عالم رحمت (ذو رحمت یا رحیم) بنایا ہے۔ نحوی قاعدہ سے دونوں ترکیبیں صحیح اور ہر دو تفسیریں ٹھیک ہیں۔ (شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد القادر صاحبان نے بھی

ahmadimuslim.de

## ابن مرزائیون کے اصول

...بون ذجھمون
...یاد گجرات جہلم ۔
...بلہ لاہور مرتسر
...نالہ میرٹھ اور دہلی
...مرزائیوں کو مات کر دیا ہے
...نجیل مقدس اسلام
...شہادتیں مندرج
...ر حضرت عیسٰیؑ کے
...بمتعلق جو قصہ انجیلو
...یشمعون ہنگاری
...ہ اسلئے قدیمی تسیحی
...ے مسیحی یعنی مرزائی
...کی کر رہے ہیں قیمت ۵/
...قدس سے انکار صلیب
...بعہ قبلہ ثانی ۳/
...مجید کا انجیل مقدس
...کرنا یہ غلطیکو
...اسماعیل قربانی
...سیح کا ختنہ کرانا
...ریم کی قابلیتو نکلا
...ییا نبی کا نجی
...کو غلط بیان کیا
...ت ۲/ ر
...نبسمیں انجیل
...خاتم النبیین
...بیان کرتا ہے کہ
...ت محمدیہ کا ۔
...بر اسمیں مرزا
...بلے اشتہار ہذا مخصوص
سو عودہ ہو چکے ثبوت قیمت ا ر المشتہر عبدالواحد حاجی باب ریفارمر ۔ جھمون ۔

اسی کالم میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے جو علمی قاعدہ مفعول لہ کا لکھا ہے مجھے اس سے انکار نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں اہل فقہ کے امرتسری نامہ نگار کا جواب پہلوار روی نامہ نگار نے کافی دیدیا ہے۔ اسلئے ہم زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ واقعی بات یہی ہے جو اس ہونہار نامہ نگار نے لکھی ہے کہ نزاع صرف ایک ترکیب نحوی میں ہے نہ کسی عقیدہ میں۔ جیسا کہ پہلو دونو صاحبوں نے سمجھا اور غلطی سے بہتان تک نوبت پہونچائی۔ جسپر ہمیں یہ کہنے کا موقع ملا ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

ہاں پہلواروی ہونہار نے جو ہم سے مطالبہ کیا ہے وہ بھی معقول ہے لکھتا ہے کہ :-

"ہاں اگر آپ کا یہ دعوی یا خیال ہو کہ بلاغت ومعانی کے قاعدہ سے بہ نسبت معنی مفعول لہ کو ترجیح ہے تو اس کے لئے دلیل کی ضرورت ہے ثبوت لائیے اور کوئی ایسی مثال مع ثبوت پیش کیجئے کہ کوئی ایسا لفظ جو بقاعدہ نحو مفعول لہ و حال دونو بن سکتا ہو اسکو مفعول لہ قرار دینا اولی و ارجح ہے"

پس اب ہمارے ذمہ صرف یہ ہے کہ ہم اپنی ترکیب کو راجح ثابت کریں۔

پس بغور سنئے۔ حال کی تعریف ہے کہ ما یبین ہیئت الفاعل او المفعول یعنی جو فاعل یا مفعول کی ہیئت بیان کرے وہ حال ہے۔ حال کی نسبت جمہور نحویوں کا مذہب ہے کہ مشتق ہونا چاہئے نہ کہ مصدر۔ شارح جامی نے بنا بر مصنف اگرچہ اس شرط سے انکار کیا ہے تاہم اتنا مانتے ہیں ان الاغلب فی الحال الاشتقاق یعنی اس میں شک نہیں کہ حال اکثر اوقات مشتق ہوتا ہے نہ مصدر نہ جامد۔ علاوہ اس کے مانا کہ حال مصدر بھی ہو سکتا ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مصدر بمعنی مشتق ہو کر حال بنیگا نہ بمعنی مصدری۔ چنانچہ تم نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ خدا نے حضور کو عالم پر رحمت۔ ذو رحمت یا رحیم بنایا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ مصدر کو بمعنی مشتق لینا مجاز ہے اور یہ تو عام قاعدہ مسلمہ ہے کہ مجاز بوقت تعذر حقیقت ہوتا ہے یعنی جب تک حقیقت ممکن ہو مجاز کا ارتکاب ناجائز ہے۔ علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقۃ پس رحمۃ کا لفظ آیت کریمہ میں جب مصدر ہے اور اس کو بمعنی مصدری لیکر مفعول لہ بنانا آپ بھی جائز مانتے ہیں تو پھر مجاز کا ارتکاب قاعدہ مذکورہ کی رو سے کیونکر جائز ہوگا۔ علاوہ اس کے حال چونکہ عامل کے لئے ایک قید ہے اسلئے اس کی اصل یہ ہے کہ وہ منتقلہ ہوتا ہے اور آیت کریمہ میں حال منتقلہ ماننے سے لازم آئیگا کہ آنحضرت سے بعد ارسال رحمت کا وصف مسلوب ہو جس سے وہی خرابی آپ پر لازم آئیگی جو ہم پر بہتان لگایا گیا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ حال مستمرہ بھی ہوتا ہے مگر مستمرہ ہونا اس کیلئے مجاز ہے نہ حقیقت۔ ورنہ اپنے عامل کیلئے قید نہ بن سکیگا۔ یہ ہے ہماری ترکیب کے رجحان کی دلیل۔ مختصر یہ کہ ہماری ترکیب میں نہ خلاف جمہور لازم آتا ہے نہ ارتکاب مجاز جو بوقت امکان حقیقت حرام ہے۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ مفسرین کے دو قول ہیں لیکن کیا ہمارا حق نہیں کہ ہم اُن میں غور کر کے صحیح یا اصح قول کو اختیار کریں۔ اگر نہیں تو علوم کے حاصل کرنے میں کیوں وقت لگایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اپنے علم سے کام نہ لو صرف گزشتہ مفسرین کی کاسہ لیسی کرو وہ حقیقت میں یا تو علم سے آشنا نہیں یا اُسے ناقابل استعمال جانتے ہیں۔

### اہل فقہ کے نامہ نگار و!

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم + لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی نادان ہونگے

رہی یہ بحث کہ رحمت للعالمین میں العالمین سے کیا مراد ہے سو اسکی تحقیق کچھ مشکل نہیں اگر علما کی نوش اعتقادیوں سے نظر اٹھا لیجائے اور قرآن مجید کو اس مضمون کی تفسیر تلاش ہو تو بالکل سہل امر ہے۔ قرآن مجید کی سورہ توبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والاشان میں ارشاد ہے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ یعنی نبی ایمانداروں کے لئے رحمت ہے۔ ایک مقام پر فرمایا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا یعنی قرآن مومنوں کے لئے رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے سراسر نقصان ہے قرآن اور نبی اس صفت میں مترادف ہیں جنکو لئے قرآن رحمت ہے انہی کے لئے نبی رحمت ہے جنکو لئے قرآن موجب ہلاکت ہے انہی کے لئے نبی بھی موجب تباہی ہے پس قرآن کی تفسیر قرآن سے تلاش ہو تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ؎

ہنری در قبول قرآن ست
ترک قرآن دلیل حرمان ست

## اہل قرآن

لاہور کے اہل قرآن مولوی صاحب سے ہم نے سوال کیا تھا کہ آپ نے جو حکم دے رکھا ہے کہ جو کوئی ہماری طرح نماز نہ پڑھے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ کسی اُمت میں یہ قاعدہ

مقرر ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے پڑھو اور فلاں کے پیچھے نہ پڑھو۔ اس کا جواب آج تک نہیں آیا۔ مہربانی کر کے اس کا جواب عنایت کریں۔

# آریوں کی خوشی سے ہمیں بھی خوشی ہے

آگرہ کے اخبار مسافر کے اڈیٹر پنڈت بہوجدت پر نکتہ نویسی کی وجہ سے گورنمنٹ کی طرف سے جن دنوں مقدمہ چلایا گیا تو پنڈت جی نے اس روز کو مبارک سمجھا تھا جس کی وجہ انہوں نے یہ لکھی تھی کہ آریہ سماج میں اس مقدمہ کی وجہ سے ایک نئی روح پیدا ہو جائیگی۔ اسلئے ہم اس دن کو مبارک دن کہتے ہیں۔ ہم نے انہیں دنوں لکھا تھا کہ آپ کی اس خوشی میں ہم بھی شریک ہیں۔ لیکن مقدمہ کے نتیجے پر مزید خوشی کا اظہار ہوگا۔ اسلئے فیصلہ کا انتظار رہا۔ الحمد للہ کہ انتظار رفع ہوا۔ آریہ گزٹ ۶ جولائی کے دیکھنے سے ہم کو جو رنج ہونا چاہیئے تھا وہ بپاس خاطر پنڈت جی خوشی سے بدل گیا یعنی پنڈت جی کو ایک مہینے **کی سخت قید ہوئی** جس کی بقول آریہ گزٹ اپیل بھی نہ ہوگی۔

آج ہمارے لئے افسوس کا موقع تھا کہ ہمارا ایک ملکی ہمارے مقابل ایک مہینے کے لئے ہماری نظر سے غائب ہوتا ہے مگر کیا کریں جس کی خاطر ہم نے رنج کرنا تھا۔ جب وہی اس دن کو مبارک روز کہتا تھا تو لاچار ہم بھی بقول ؎

راضی ہیں ہم اسی میں جسمیں تری رضا ہے

موسوف مذکور کو مبارکباد کہتے ہیں۔ ہاں اتنا اور بھی عرض کرتے ہیں ؎

جناب بجر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

## تقلید

(از جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری مقیم جاپور ضلع مونگیر)

آج وہ تحریریں دو شخصوں کی یک محبوب شاہ حنفی اور دوسری محمد غوث حنفی کی جو پرچہ مورخہ ۱۵ مارچ اہل فقہ میں مندرج ہے میری نظر سے گذری۔ گو ان دونوں نام کے حنفیوں نے اپنے مقابلین اہل حدیث کو کلمات واہیات سے جو شان اہل علم سے بعید ہے بلکہ یہ کلام بے دینوں اور نامہذبوں کے گھر میں پائے جاتے ہیں مگر ہم حتی المقدور ایسے کلمات نامہذب سے احتراز کریں گے صرف نفس دعاوی اور دلائل سے بحث کرینگے۔ ان دونوں صاحبوں نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ ہرگز ان کے مدعا پر چسپاں نہیں ہوتے بلکہ ان کے ہی مذہب پر ان کے زد پڑتے ہیں۔ سنو آپ تقلید کا معنی بیان کر کے (کسی کی بات بے دلیل مان لینا) اس کی دو قسم ہیں حرام اور واجب۔ حرام آپ نے اس کو کہا ہے جو مقابلہ قرآن و حدیث کے آبائی رسوم کو پیش کرے مگر آپ نے آبائی رسوم کی تفصیل و تحقیق نہ کی جس سے یہ معلوم ہوتا کہ تقلید مروجہ رسوم آبائی میں داخل ہے یا اس سے خارج۔ اب جیسے مسئلہ یہ تقلید مروجہ جسمیں اکثر متعصب حنفیہ مبتلا ہیں منجملہ رسوم آبائی ہے کیونکہ جو بات دین میں بلا اجازت شریعت غرا پائی جاوے اور وہ محدث ہو اور وہ تقلید آبا کے چلی آوے وہ طریقہ رسم آبائی ہے۔ آپ اس تقلید مروجہ کا ثبوت دیں کہ شارع اور بانی اسلام نے کس جگہ اس کی اجازت دی ہے اگر آپ نہ دیں اور ہرگز نہ دے سکینگے تو میں ہی آپ کی خاطر سے اس کا رسم آبائی ہونا دکھلاتا ہوں۔ غور سے سنو علامہ ابن امیر الحاج حنفی شرح تحریر میں جو اصول حنفیہ میں معتبر اور مستند کتاب ہے فرماتے ہیں ان القرون الماضیۃ من العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم ومفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا یفتی فی شیء من الاحکام الا بقولہ انتہی۔ مفاد عبارۃ مذکورہ کا یہ ہوا کہ تقلید شخصی کی حرمت پر اجماع ہے۔ کہیے اب بھی تقلید شخصی کے رسوم آبائی ہونے میں کسر ہے اگر کچھ کسر باقی ہے تو اور سنئے۔ آپ کے مستند مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں تحت آیت ما الفینا علیہ آباءنا کے فرماتے ہیں درین آیت اشارہ ہست بابطال تقلید بد و طریق الخ اور آپ کے مستند مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فوز الکبیر میں فرماتے ہیں۔ اگر نمونہ یہود خواہی بیبنی علما سوء را کہ طالب دنیا باشند و خو گرفتہ بتقلید سلف و اعراض از کتاب و سنت و تعمق و تشدد یا استحسان عالمے را مستند ساختہ از کلام شارع معصوم بے پروا شدہ باشند و احادیث موضوعہ و تاویلات فاسدہ را مقتدا ساختہ باشند تماشا کن کانہم ہم انتہی یعنی اگر نمونہ یہود دیکھنا ہو تو ان مقلدین کو دیکھ لو۔ اگر آپ کچھ نیوفہم ہونگے نہ حق پوش تو ان اقوال کو غور سے سمجھکر اس تقلید مروجہ کو رسم آبائی بلکہ رسم یہود سمجھکر اپنے ہی اس کلام مندرجہ اہل فقہ (کہ کتب فقہ و تفاسیر وغیرہ میں بھی تقلید کی مذمت مذکور ہے تا اہل ذم سمجھکر تقلید سے دست بردار ہوکر متبع سنت ہو جاؤ) و نیز ورنہ اپنے منہ سے مذموم ٹھیرینگے۔

اور دوسری قسم تقلید کی نسبت آپ یہ فرماتے ہیں کہ بحکم آیت فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ کہ کسی عالم سے مسئلہ پوچھکر اسپر عمل کرنا واجب ہے میں کہتا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ یہ آیت بیان حکم تقلید میں واقع ہے یا نہیں۔ اس سے تقلید شخصی کا ثبوت نہیں ہوتا ہے جسکو مدعی آجکل کے حنفی ہیں۔ مفاد آیت سے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اہل علم سے بوقت لاعلمی کے پوچھ لو۔ جسمیں تخصیص کسی شخص کی نہیں بلکہ بصورۃ تخصیص کے تعمیم کو محض قیاس ورائے سے خاص کرنا آیت کو منسوخ کرنا ہے اور یہ باطل ہے۔ دیکھو اپنا اصول فقہ۔ علاوہ اس کے اس آیت سے جو تقلید کا حکم نکلتا ہے وہ جاہل کے لئے ہے۔ پھر آپ لوگ یعنی مذہب حنفی کے مولویوں کو تو غیر مقلد ہونا چاہئے مولوی ہوکر جو تقلید کرتے ہو تو وہ آیت سے نہیں معلوم ہوتا۔ اب دو ہی صورتیں ہے یا تو علما مذہب حنفیہ آج سے غیر مقلد ہو جاویں ورنہ اپنے جہل کے مقر ہوں۔ لطیفہ۔ حنفیہ اپنی دلیلوں میں قرآن اور احادیث نقل کر کے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں اور یہی کہتے وہ کہتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں۔ کیونکہ غیر مجتہد کو تقلید واجب ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن وحدیث ہم نہیں سمجھتے۔ کیا طرفہ تماشہ ہے کہ قرآن وحدیث سمجھتے ہی نہیں ہیں اور پھر قرآن وحدیث کو اپنے خصم کے مقابلہ میں بے سمجھی سے پیش بھی کرتے ہیں۔ بھائی بڑے شیر بہادر ہو کہ عقل ونقل دونوں سے لڑتے ہو۔ اقرار بھی کرتے ہو اور انکار بھی کرتے ہو۔ اگر یہ کہو کہ ہم جو کچھ قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ اس بنا پر ہے کہ امام اعظم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ یہ محض کذب ہے اس جگہ صرف آپ سے اسی قدر سوال ہے کہ آپ کے امام ہمام نے آیت فاسئلوا اھل الذکر کا یہ مطلب کس جگہ لکھا ہے۔ اگر ثبوت نہ دیسکو تو اسی طرح اور آیات واحادیث کے سمجھنے کا حوصلہ کر کے عامل بالحدیث ہو جاؤ اور عار تقلید کا گلے سے نکال ڈالو۔

آپ فرماتے ہیں۔ (اور یہ تقلید غیر مجتہد کے لئے بدلائل عقلیہ ونقلیہ واجب العمل ہے)۔ میں پوچھتا ہوں کہ غیر مجتہد کے تحت میں دو فرد ہیں۔ ایک عالم غیر مجتہد اور دوسرا عامی جاہل اگر آپ کا مطلب دونوں سے ہے تو غیر مجتہد عالم کی تقلید کے وجوب کو آیت مستدلہ آپ کی فاسئلوا اھل الذکر اُٹھا دیتی ہے کیونکہ شرط ان کنتم لا تعلمون سے وہی لوگ سوال کے حکم میں شامل ہونگے جو جاہل ہیں نہ عالم۔ کما لا یخفیٰ علی اللبیب اور اگر آپ غیر مجتہد عالم کو عالم نہیں سمجھتے ہیں تو البتہ زیر حکم آیت کے داخل ہونگے۔ مگر آپ لوگ عالم نہیں ٹھیرینگے۔ پھر آپ لوگوں کو کوئی عالم نہیں کہیگا اور مقلد مولویوں کو جاہل کہنا ہے تو آپ لوگ بہت خفا ہوتے ہیں۔ دیکھو اب مولوی مقلدوں کو کوئی جاہل کہے تو خفا نہ ہونا بلکہ بسر وچشم قبول کر لینا۔ آپ نے جو تقلید کے وجوب پر دلیل قائم کی ہے گو وہ طول طویل ہے مگر خلاصہ اس کا یہ ہے کہ (اس تقلید میں ایک قوت مقناطیسی رکھی گئی ہے جو کہ ہر غیر مجتہد سلیم الفطرۃ کو اپنی طرف کھینچ لانے پر مجبور کرتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کی فطرۃ میں تقلید کا مادہ موجود ہم دیکھتے ہیں) آپ نے جب تقلید کے فطرتی ہونے پر یہ حجت قائم کی کہ انسانی فطرت میں تقلید کا مادہ ہم موجود دیکھتے ہیں تو غیر مجتہد کا قید لگانا گویا مجتہد کو اس فطرۃ سے علیحدہ کرنا ہے اور اس میں اس فطرۃ کا مادہ موجود ہونا آپ تسلیم نہیں کرتے ہیں تو یہ فطرۃ مادہ انسان کا نہیں ٹھیرا ورنہ یہ تخلف بعض افراد کا کیسا۔ پس یہ دلیل عقلی آپ کے ہی بیان سے منقوض ہوگی۔ علاوہ ازیں اگر اس کا فطرتی ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو اس سے یہ کیونکر لازم ہوتا ہے کہ یہ تقلید اللہ تعالیٰ کے دین میں صحیح اور قابل تسلیم ہو اور کسی کے قول کو بلا حجت تسلیم کر لینا مستلزم اس کے وجوب کا ہو۔ دیکھو اگر کسی نے کسی کے قول کو مان لیا تو یہ تقلید اس کی اس کے اعلم کے قول کے تسلیم کرنے میں اسکو مجبور کریگی۔ اور اس کی یہ تقلید حجت وبرہان کے ترک کو مستلزم ہوگی۔ وھو قبیح عند اہل العلم وسلیم الفطرت۔ پس اس تقلید ہی نے آپ کی تقلید کی لید نکالڈالی۔ علاوہ ازیں ہر ایک مذہب کا مقلد اپنی تقلید مذہبی میں آپ کی اس تقریر کو جاری کر کے اپنی تقلید کا وجوب ثابت کریگا۔ پھر تو شرک وکفر وغیرہ اعمال قبیحہ جو تقلیداً کئے جاتے ہیں وہ سب آپ کی اس دلیل سے واجب ہو جاوینگے۔ اب آپ کا شعر منقولہ تھوڑے تغیر کے ساتھ کیا ہی آپ کے حسب حال موزون ہو گیا ؎

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
یہود وعیسوی وکفار شد مست

یہ تو آپ کی دلیل عقلی کا نتیجہ ہوا جس سے کفر وشرک وغیرہ کے گھر آباد ہونگے۔ اب آپ کی دلیل نقلی کا تار وپود کھولا جاتا ہے بغور سنو حدیث ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تأرز الحیۃ الی الجحر سے آپ نے استدلال تقلید کے وجوب پر کی ہے اولاً تو آپ نے لفظ حدیث کو غلط نقل کی ہے جو بقاعدہ عربیت بھی غلط ہے۔ یعنی الی جحرھا کو الی الجحر جا بجا یا ہے۔ دوم اس حدیث سے تقلید کا وجوب کیونکر ثابت ہوتا ہے کیا کسی جگہ کی خیریت وافضلیت اس جگہ کے تمامی امور

کر واجب کردیتی ہے۔ تو پھر تو مکہ و مدینہ وغیرہ میں جتنے امور مروج ہیں سب ہی واجب ہونگے۔ ولید نقل بدر سفیہ آپ کے اس اجتہاد ناسد اوسے وہ سب امور سنن ومستحبات ومباحات جو فقہ میں مندرج ہیں اور امام اعظم اس کے قائل ہیں اور ملک حجاز میں مروج نہیں وہ سب کا لعدم ودریا برد ہوگئے۔ اُن سب مسائل کو آپ ترمیم فرماکر فقہا اور کتب فقہ کی غلطی کا ایک اعلان کردیجئے یہ جواب تو آپ کے فہم کے موافق ومطابق ہے۔ ورنہ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملک حجاز ہر زمانہ میں دینداری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ حدیث میں سید المرسلین آئندہ زمانہ کے لئے یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ملک حجاز دین کی روشنی سے منور ہوگا۔ اور تمامی ملک سے دین کی روشنی رفو چکر ہو جائیگی۔ اگر آپ کے نزدیک یہی زمانہ مراد ہے تو آپ کو اپنی بیدینی کا اقرار کرنا پڑیگا کیونکہ مضمون یہ ہے کہ دین حجاز کی طرف ایسا سمٹ جائیگا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں۔ پس دین سمٹکر حجاز کی طرف چلا گیا اور آپ کے پاس دین نہ رہا۔ اور آپ نے جو حدیث مذکور سے مراد لی ہے محققین علماء حنفیہ اسکو تسلیم نہیں کرتے ہیں بلکہ اسکی تردید فرماتے ہیں سنو علامہ عینی حنفی شرح بخاری میں فرماتے ہیں قال الداؤدی کان ھذا فی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقرن الذی کان فیہم والذین یلونہم خاصۃ لانہ کان الامر مستقیما وقال القرطبی فیہ تنبیہ علی صحۃ مذھبھم وسلامتہم من البدع وان عملہم حجۃ کما رواہ مالک قلت ھذا انما کان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین الی انقضاء القرون الثلاثۃ وھی تسعون سنۃ اما بعد فقد تغیرت الاحوال وکثرت البدع خصوصا فی زماننا ھذا علی ما لا یخفی انتہی

یعنی داؤدی نے کہا کہ یہ فضیلت رسول اللہ صلعم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں تھی کیونکہ اسوقت دین کا حال اچھا تھا اور قرطبی نے کہا کہ اس حدیث میں تنبیہ ہے اس بات پر کہ مذہب اہل حجاز کا صحیح ہے اور بدعت سے سالم ہے اور ان کا عمل حجت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بات خاص رسول اللہ صلعم اور صحابہ کے زمانہ میں تھی جب تک قرون ثلثہ تمام ہوئی اور وہ نوّے برس ہیں اور بعد قرون ثلثہ کے حالات بدل گئے اور بدعتیں پھیل گئیں خاصکر ہمارے زمانہ میں انتہی اور ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں ولو ادرك الاولون ما انتھی الیہ الاخرون کما علیہ اھل زماننا الغافلون لحکموا بحرمۃ المجاورۃ فی الحرمین الشریفین من شیوع الظلم وکثرۃ الجھل وقلۃ العلم وظھور المنکرات وفشو البدع والسیئات واکل الحرام والشبھات انتہی

یعنی اگلے لوگ پچھلوں کا حال دیکھتے جیسا کہ ہمارے زمانہ کے غافلوں کا حال ہے تو بلاشک وہ حرمین میں رہنے کو حرام کہتے کیونکہ ظلم اور جہالت اور کم علمی اور گناہ اور بدعت اور حرام خوری کثرت سے جاری ہے۔ یہ دو ہمارے پاس دو شاہد عادل محقق حنفیہ سے یعنی علامہ عینی حنفی اور ملا علی قاری حنفی مکی ہیں جو اس حدیث سے ہمارے مخاطب کے استدلال کو غلط بتلاتے ہیں اور اس کو ڈانٹ دکھلاتے ہیں کہ حرمین شریفین میں بدعت وغیرہ کی کثرت ہے پھر وہاں کا فعل کیونکر حجت ہوسکتا ہے کیا اب بھی کوئی منصف حنفی میری ڈگری نہیں دیگا۔ اور ہمارے مخاطب کے دعویٰ اور دلیل کو جو اس کے دعویٰ پر چسپاں نہیں ہے خارج نہیں کریگا۔ (باقی آئندہ)

## ڈاکٹر وید حکیم صاحبان کی خدمت میں اپیل

اسوقت میرا یہ مطلب ہے کہ میں ایک رسالہ لکھ رہا ہوں جس میں پلیگ کے نہایت مفید نسخہ جات لکھے جاوینگے اور وہ بالکل مفت تقسیم کیا جاویگا۔ جن وید حکیم یا ڈاکٹر صاحبان نے ۹۰ فیصدی یا اس سے زیادہ صحت کر کے شہرت حاصل کی ہے ان سے خط وکتابت کر رہا ہوں جو لاہور کے نزدیک ہیں انکے پاس یا جو نسخہ بتانے میں بخل کرتے ہیں انکے پاس خود جاؤنگا اور اس طرح سے تمام نسخہ جات اکٹھے کرونگا۔

جو صاحب اسکو پڑھیں۔ اگر ان کے پاس کوئی نسخہ نہایت ہی مفید ہو۔ وہ براہ مہربانی مجھکو لکھیں۔ دیگر ناظرین سے درخواست ہے کہ ان کی ہاں جس جس حکیم وید یا ڈاکٹر نے شہرت حاصل کی ہو یا جس صاحب کے پاس اسکی دوا اسکی نہایت اعلیٰ نسخہ ہو ان سب کا نام میرے پاس لکھ دیں میں انسے درخواست کرونگا کہ تباہ ہوتے ہوئے ہندوستانیوں کی خاطر اسکو لکھ دیں۔ آپ صاحبان میں سے بھی جس جس صاحب نے جو دوائی یا نسخہ مفید پایا ہو وہ براہ مہربانی اطلاع بخشیں۔ یہ رسالہ جلد تیار کیا جاویگا اور ہزاروں بلکہ اگر ہو سکا تو لاکھوں کاپیاں چھپواکر مفت تقسیم کیجاویگی کوشش کیجاویگی کہ مختلف زبانوں میں اسکو نکالا جاوے اسکے واسطے بھی مجھکو روپیہ کی ضرورت ہے جسکے واسطے پھر عرض کرونگا۔ ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر اخبار دیش اوپکارک لاہور

ایڈیٹر۔ امید ہے کہ ناظرین حکما و ڈاکٹر صاحبان اس اعلان کیطرف دل سے متوجہ ہونگے

چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش

عیسائیو! کے لئے

ڈاکٹر فضل سلام کی سیالکوٹ، وزیرآباد، راولپنڈی، گجرانوالہ، جالندھر، لدھیانہ! کی عیسائیوں سے ڈاکٹر فضل سلام حسین کی صداقت میں ہے میں بیان کرتی ہے کہ صلیب دیئے جانیکے متعلق جو وہ اصل کی صلیب دیئے جانیکا یعنی عیسائی اور بالکل گمان کی پیروی موجودہ انجیل تردید تثلیث ہے جو شہرہ نسخے قرآن کی بیانات کی کی کو صحیح کرنا اور حضرت باجانا حضرت کا ذکر انجیل مقدس میں ہے ذکر درج نہ ہوتا ہو تو کہ کفن کو دن گوبگا ہے دور ہونیکا ثبوت قیمہ موجودہ ہم مرزا صاحب مقدس مسیح محمد صاحب کے ہونیکے تیرہ ثبوت بتائے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی ہم آکسوان جھوٹا نبی ہے غلام احمد کے نبی نہ ہونے کے

ہوالہام ہونیکے یعنی من اللہ نہ ہونیکے بیس ثبوت اور مختلف قسم کے انیس عقیدہ کے باطل ہونیکے ثبوت ہیں قیمت ۸ / رچھپو ندر ۲/۱ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے اور مرزا غلام احمد کے مہدی

# بوسۂ قبر

یا ایّھا الناظرون! پرچہ اہل فقہ مطبوعہ ۰ صفر میں ایک مضمون میں نے دیکھا جس میں قبر کو بوسہ دینے پر بحث کیگئی تھی مگر نامہ نگار حسن پھلواری صاحب کے طرز تقریر پر ہمیں سخت تعجب ہے کہ آپ نے اس مسئلہ پر ایسی بحث کی ہے جس سے جواز اسکا ثابت ہوتا ہے مگر پھر آپ لکھتے ہیں:-

یہ مجھ اس جواب پر بحث کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بوسۂ قبر کوئی ضروری و مسنون و مستحب شئی ہے اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ بوسۂ قبر مطلقاً جائز ہے (اہل فقہ مورخہ ۲۲ مارچ)

تو پھر جناب بوسۂ قبر کیا ہے عجب بات ہے نہ ضروری ہے نہ مسنون ہے نہ مستحب نہ مطلقاً جائز تو پھر کیا بلا ہے۔ جب اتنی بات جناب سمجھ چکے تھے کہ بوسۂ قبر نہ مسنون ہے نہ مستحب نہ جائز تو پھر اتنی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت کیا پڑی تھی۔ جو فعل خود آپ کے نزدیک نہ مسنون ہے نہ جائز وغیرہ۔ تو اسپر عمل کرنا روا نہیں ہوگا جب عمل روا نہیں تو ایسے بُرے فعل کا رواج دینا عام میں ظاہر کرنا کیا کسقدر بُرا ہے افسوس صد افسوس۔ جب یہ عالم ہونے کے دعویدار ہیں لیسے ضعیف ضعیف۔ باقوال کو جس میں بعض علماء موافق ہیں تو اکثر مخالف ظاہر کر کے عوام کو بہکایا تو اب مسلمانوں میں توحید کیسے پھیلے گی اور کیا ہوگا۔ عجب مشائخوں اور علماء کی یہی حالت ہوگئی ہے خدا بچائے آہ

سے مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی + ازیں آئین بود دینان پشیمانی پشیمانی

افسوس ــ سے چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ دوست حسن پھلواری صاحب خود آپ کے مذہب کے اکثر علماء اس سے منع کرتے ہیں پھر آپنے اپنے مذہب اور اپنی کتب کے خلاف کیسے لکھا اور جو بعض علماء نے اسکو جائز رکھا ہے یا تو وہ غلطی کئے ہیں کیونکہ اصولی مسئلہ ہے المجتھد یخطی ویصیب۔ اس قاعدہ کے مطابق لغزش سے نہ کوئی عالم چھوٹا ہے نہ کوئی مجتہد (الا کلام رسول اللہ وقولہ) یہ تو ہمارا جواب آپ کے تمام مضمون کا ہے کہ ایسی باتیں صرف علما کی لغزش سے ہیں کوئی حدیث صحیح متواتر اس پر شاہد نہیں مگر آپنے مسند امام احمد کی حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن مروان نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنا منہ رکھے تھے مروان نے کہا اے شخص کچھ جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے۔ (اور وہ منہ رکھنے والے ابو ایوب صحابی تھے) الخ گو اس حدیث کو اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے جنہیں سے امام نسائی بھی ہیں مگر تاہم اس حدیث میں ایک صحابی کا فعل ہے اور اب اس حدیث کو سنکر آپ کیا کہیں گے جس میں صاف خود آنحضرت کے قول مبارک سے اس فعل کے

انحناء کا منع آیا ہے دیکھو کیسی کھلی حدیث ہے عن انس ابن مالک قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم ترجمہ حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول کوئی ہم میں ملتا ہے اپنے بھائی یا آشنا سے تو کیا اس کی تعظیم کو جھکنا چاہئے آپ نے فرمایا نہیں۔ پوچھا کیا اس سے معانقہ کرنا اور اسکو بوسہ دینا فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا اسکا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرنا۔ آپنے فرمایا ہاں (ترمذی) اب آپ بتا سکتے ہیں کہ آنحضرت نے جھکنے سے کیوں منع کیا اسکی وجہ ہماری آخری تقریر میں ابھی انشاء اللہ معلوم ہوگی) خیر چلئے۔ پیارے ناظرین اور پیارے دوستو! سچ کہ سکتے ہو جب اس حدیث کے مطابق انحناء احیاء کے لئے تک جائز نہیں۔ تو کبھی یہ جائز ہو کہ انحناء کرتے ہوئے بوسہ دیں اور بوسہ دیتے وقت سجدہ کی شکل ہو جائے (اللھم احفظنا) دوسرے صحیحین میں دیکھو خود حضرت عمر نے ایک مسنونہ فعل حجر اسود کے بوسہ پر کتنی کراہت ظاہر کی ہے کجا یہ کہ ایک غیر مسنونہ۔ غیر مستحب۔ غیر ضروری دبقول آپ ہی کے فعل کو اکرہ اور اشبہ بالشرک نہ خیال کریں یہانتک۔ تو احادیث سے ہم نے کام لیا مگر اب علماء کے اقوال سے اسکی منعیت دیکھئے۔ احیاء العلوم میں ۔ ۔ ۔ امام غزالی نے فرمایا ہے کہ مس المشاھد وتقبیلھا من عادۃ الیھود والنصاریٰ ترجمہ قبروں کو چومنا بوسہ دینا یہود ونصاریٰ کی عادت ہے۔ استغفر اللہ۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تفہیمات میں ہے من ذھب الی بلدۃ اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی او ما ضاھاھا لاجل حاجۃ یطلبھا فانہ اثم اثما اکبر من القتل والزنا لیس مثلہ الا من کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعو اللات والعزیٰ۔ ترجمہ جو کوئی اپنی کسی حاجت طلبی کے لئے اجمیر یا سالار مسعود غازی یا مثل اس کے اور کسی قبر کیطرف جاوے تو اسکا گناہ قتل و زنا کے گناہ سے بڑھکر ہے اور اسکا حال مخلوق پرستوں کے حال کے مطابق ہے یا لات اور عزیٰ (کافروں کے بت) کے پجاری کے برابر ہے۔

صاحبو! انصاف سے کہو جب قبر کی طرف حاجت کے لئے صرف جانا ہی زنا سے بڑھکر گناہ ہے تو کجا یہ کہ جاکر قبر کو بوسہ دینا جائز ہو اور گناہ نہو۔ اگر یہاں آپ کہینگے کہ بغیر حاجت طلب کرنے کے جائز ہے تو جناب قصور معاف۔ یہود ونصاریٰ

الہامات مرزا ۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح وبسط سے کی گئی ہے ۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت کی ٹانگیں توڑ دینے اور اسکی پولیس ڈیبلی کرنے کو کافی ہے قیمت ۵/ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بہی تعظیم ہی سمجھ کر پرستش کرنے لگے ہیں اور اُن سے حاجت طلب کرتے -
پہلے پہل شیطان ایسی باتوں کو سوجہاتا ہے کہ اس میں کیا قباحت ہے یہ کیا برا ہے -
پہر اس سے بڑی کام کرواتا ہے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) جن باتوں
سے شرک پیدا ہونیوالا ہے انکا انسداد بہی ایک امر شرعی ہے نہ اُسکی ترغیب جیسے
حضرت عمر نے اُس درخت کو جہاں حضرت سے بیعت لی تہی پرستش کے خوف
سے اوکھڑوا دیا تھا - آہ اگلے لوگوں کے کیا اعتقاد تھے وہ کیسے دوراندیش ہو گئے
افسوس عظامہم بالیۃ ودیارہم خالیۃ رسومہم تدرعفت وحسومہم
قد انطفت حتے ما بقی منہم احد - شعر
تبدلہم ایام البلا فتبدلت + دفرقہم ریب المنون فغرقوا
ہائے ہی اصحاب اور ایسے ہی علماء کی کوشش سے توحید روم سے شام تک
پورب پچہل - نہ اُن حضرات کو اپنی نام وری مقصود تہی نہ ہی اُنکو ضد اور ہٹ سے کام
(رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین) مگر آجکل کے علما . . . . . یہ نہیں سمجہتے کہ ایسے
ضعیف ضعیف باتوں سے نافہم بے علم لوگ دہوکا کہا جائیں گے اور علاوہ برآں
ایک فعل کو باوجود ضروری نہ جاننے کے مشتہر کرنا تو سخت نادانی ہے - کیا
جناب عالی! آپ کتب فقہ کو بھی بالائے طاق رکھدیتے ہیں اور آپ کے علماء کو
دیکھیے کیا کہہ رہے ہیں - کیا آپ وہی حضرت نہیں جو اہل فقہ کے پیچھے پہلے نمبروں
میں ایک نمبر میں یہ درج کروایا تھا کہ اہل حدیث اسی وجہ سے اہل حدیث نہیں
ہیں کہ سماع موتی - توسل - استمداد کے قائل نہیں اور حالانکہ احادیث میں یہ
سب ہے وغیرہ جسکا معقول جواب اہل حدیث کے کسی نمبر میں بایں عنوان
(سماع موتے - توسل - استمداد ثابت نہیں) دیا تہا اور اسکا رد کتب فقہ اور
احادیث سے کیا تہا - باوجود اسکے کہ آپکا دعویٰ حنفی المذہب ہونیکا ہے
مگر سماع موتی - توسل - استعانت کو جائز بنایا تہا اور حنفی المذہب میں نہ سماع موتی
ہے نہ استعانت وغیرہ - اسی طرح اب بہی آپنے اپنے مذہب اور کتب اور اپنے
علماء کے خلاف کیا ہے - اب قبر دار طوالت کے خوف سے کہیں تو مختصر عبارت
لکہدیتے ہیں اور جہاں عربی یا فارسی عبارت اصل کتب میں طول تہی اسکا مختصر
ترجمہ لکہدیتے ہیں اور کتب کے نام بہی لکہے جائینگے جسکو خواہش ہو ان کتب کا
ضرور مطالعہ کرے تاکہ اس مسئلہ کی پوری تحقیق معلوم ہو سکے -
(۱) در مختار میں لکہا ہے کہ زمین بوسی حرام ہے طحطاوی نے اسکی علت یہ
بتائی ہے کہ اس میں سجدہ غیر خدا کی صورت معلوم ہوتی ہے اور عین الحیات

صفحہ ۱۹ میں بہی لکہا ہوا ہے - اب بتلائیے سجدہ غیر خدا شرک ہے یا نہیں - جب
زمین بوسی سجدہ غیر خدا کے مشابہ ہے تو کیا بُرا کیا مدیر الاتقاب مولوی ثناء اللہ
صاحب اینے جو قبر بوسی کو مشابہ بشرک کہا (رفاہ تام زیادہ تفصیل)
(۲) شیخ نور الحق ابن شیخ عبد الحق صاحب حنفی دہلوی رسالہ جنائز میں
لکہتے ہیں "دست نہد بر قبر و مسح نکند و بوسہ ندہد و منحنی نشود و برخاک نمالد
کہ این عبادت نصاریٰ ہست کذا فی عامۃ الکتب" ترجمہ - کوئی شخص قبر پر
ہاتھ نہ رکہے مسح نکرے قبر کو بوسہ نہ دے جہک نہ جاوے - یہ سب عبادت
نصاریٰ کی ہے اسی طرح سے عام کتابوں میں - پہر اس عبارت کے بعد مولوی
اسمٰعیل صاحب کے سفینۃ النجات اور شیخ عبد الحق صاحب کے ترجمہ مشکوٰۃ سے
بوسہ قبر وغیرہ کی ممانعت بتلائے ثابت کئے ہیں اور پہر مختصر الفلاح نووی اور
باب المناسک اور شرح عین العلم ورسالہ ملا علی قاری کی عبارت لکہے ہیں -
جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بوسہ نہ لیوے قبر شریف کی زیارت کے وقت دیوار کا
اور نہ اُسکو چہوئے کیونکہ وہ خاصہ بعض ارکان کعبہ کا ہے مثل حجر اسود کے
اور نہ چمٹے اور نہ طواف کرے اس لئے کہ طواف خصیصہ کعبہ شریف کا ہے اسلئے
یہ سب حرام ہیں اور یہ جو انبیا اور اولیا کے قبروں کے گرد جو جاہل پہرتے ہیں
گو وہ اہل میں مشایخ وعلما ہوں انکے کرنیکا کچھ اعتبار نہ کرے اور نہ جہکے اور نہ زمین
بوسی کرے کیونکہ یہ سب بدعت غیر مستحسن مکروہ ہے اور سجدہ جو ہے اُس کے
حرام ہونے میں کچھ شک ہی نہیں - پہر اسی قبر بوسی کے بدعت مکروہ تحریمی ہونے پر
قول زمخشری اور ملا علی اور شرف کالائے ہیں مستملی کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ قبر
کے بوسہ دینے - سجدہ کرنے وغیرہا میں کوئی حدیث ہے نہ آیت اور نہ سنت ہے
اور نہ کوئی اثر صحابی کا اور نہ اس باب میں کوئی قول امام معتبر کا ہے اور بوسہ دینا
سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے ثابت ہی نہیں (اس عبارت کو غور سے دیکہو اور
ضرور رسالہ جنائز کا مطالعہ کرو) تو پہر سب حال کہل جائیگا - اور پہر اکثر علماء کے
اقوال سے اسکا رد پاؤگے -
(۳) اور سنو مدارج النبوۃ میں ہے اور اُس کی عبارت یہ ہے "بوسہ
دادن قبر را وسجدہ کردن آنرا وکلہ نہادن حرام وممنوع ست ودر بوسہ دادن قبر
والدین روایت فقہی میکنند وصحیح آنست کہ لایجوز ست" ترجمہ قبر کو بوسہ دینا
اور سجدہ کرنا کلہ رکہنا حرام ممنوع ہے اور جو روایت فقہی ہے کہ قبر والدین کو بوسہ
دیں یہ جائز نہیں ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ یہ جائز نہیں -

اور سنو: ابن الحاج مالکی اپنی کتاب مدخل نام میں بنائے قبر کے گرد پھرنے ہاتھ لگانے کپڑے اُسپر ڈالنے سے منع کر کے کہتے ہیں کہ یہ سب بدعت ہے کیونکہ تبرک تو تابعداری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتا ہے (اور جو اجوار کے تابع ہیں تو) ایسے کاموں سے - اور نہ تھی پرستش بتوں کی اگلے کافروں میں مگر اسی تعظیم اور تبرک سمجھنے کی وجہ سے اور اسی واسطے مکروہ کہہ گئے ہیں اکثر علمار کعبہ کی دیوار کو یا مسجد کی دیوار کو یا قرآن شریف کو ہاتھ لگا کر چومنے سے - انتہی

غور کی بات ہے علمار سلف کی کتنی احتیاط تھی کہ وہ دیواروں کعبہ تک بلکہ قرآن شریف تک چومنے سے منع کر گئے تو جناب قبر کا بوسہ کب اور کیسا روا ہوگا ناظرین تمکین انصاف آگین ان اقوال کو غور سے دیکھیں اور سمجھیں - ان اقوال میں بعض علمار کے قول سے بوسہ قبر حرام معلوم ہوتا ہے اور بعض کے قول سے بدعت وغیرہ - پھر مولوی ثنار اللہ صاحب حامی کتاب و سنت ماحی شرک و بدعت نے کیا انوکھی بات کی جو اسکو مشابہ شرک کہا اور جو آپ کو غضب میں ڈالا مولوی صاحب ثنار اللہ ممدوح نے خوب کیا جو مشابہ شرک بتایا - سنو! ہم اس کی وجہ بتاتے ہیں - حدیث بالا جو ہمنے نقل کیا ہے اس میں انحنا منع آیا ہے اور علمار نے بھی اس سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ یہ شکل رکوع کے ہو جاتا ہے اور رکوع اور سجود خاص خدائے وحدہ لاشریک لہ کیلئے ہے اور شرک کی تعریف یہ ہے کہ ذات و صفات میں غیر خدا کو شریک کریں - ایک صفت جو خاص خدا ہی کے لئے مخصوص ہے اور ایک عمل جو خاص خدا ہی کے لئے خاص ہے پھر اُس عمل میں غیر کی شرکت کیا شرک نہیں - کیا آپ کو اس کے شرک ہونے میں شک ہے - جب بوسہ قبر کو دیا جائیگا تو سر قبر پر رکھنا پڑیگا اور انحنا مثل رکوع ضرور ہوگا - اور یہ کچھ سجدہ اور رکوع سے کم نہیں اور سجدہ اور رکوع خاص خدا کے لئے ہے - اب فرمائیے کیا مشابہ شرک کہنا بُرا ہوگیا - لیجئے میں اشبہ بالشرک کہتا ہوں - صاحبو! اب ہم النجم اور وطن کی مخالفت پر پوری تصدیق کرتے ہیں اور پھر اسکو سچ جانتے ہیں جو وطن النجم کی عبارت سے مفہوم ہوتا تھا کہ اہل فقہ سے شرک ترقی پر ہے - غضب تو یہ ہے جس احتیاط کو علمائے سلف کام میں لاتے تھے چند علمار کے اقوال تو پیش کر دئیے ہیں مگر جو اکثر آن محققت علمار نے اسکو منع کہا ہے حرام بتایا ہے اُسکا خیال ہی نہ کیا ہا - حدیث صحیح سے تو آپ قیامت تک اسکا جواز نہ نکال سکینگے اور جو حدیث مسند امام احمد کی نقل کی ہے اُس میں اکثر محدثین کو کلام ہے پھر یہ حدیث ضعیف قابل تمسک اہل سنت الجماعۃ اہل حدیث کے کیسے ہوگی - ذرا سنبھل کر تقریر فرمایا کیجئے - غضب غضہ کی کوئی بات نہیں ہے

ہر آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم -
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال -

راقم ابوالنعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی

---

## وید سے عجیب قسم کی طلاق (قسم اول)

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۵۴ میں لکھا ہے کہ:-

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دی کہ اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہوسکیگی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے لیکن اُس بیاہے ہوئے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے" ف اس عبارت سے صاف صاف آفتاب نیمروز کی مانند ظاہر ہو رہا ہے کہ وید کا یہ حکم ہے کہ جس مرد سے اولاد پیدا نہوتی ہو وہ اپنی عورت کو خود اجازت دیوے کہ اے نیکبخت جا اور کسی دوسرے مرد سے اپنے اندر نطفہ ڈلوا کر اولاد حاصل کرلے واہ ری وید مقدس تیری حیاسوز تعلیم سے قربان *

## وید سے دوسری قسم کی طلاق

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۵۱ میں لکھا ہے کہ "اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیئے کہ اُس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کر کے اُسی بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرے" ف اس عبارت سے صاف روشن ہو رہا ہے کہ مرد کی اجازت کی سوا بھی عورت غیر مرد سے جماع کر سکتی ہے اور اگر اُس سے اولاد پیدا ہو جائے تو اُسکو اپنے پہلے خاوند کی جائداد کا وارث کر سکتی ہے واہ ری وید مقدس تیری خلاف عقل اور حیاسوز تعلیم سے قربان - کوئی عورت جب خاوند سے ناراض ہو جاوے اُسکو تو دوسرے مردوں سے اولاد کا بہانہ کر کے زنا کرنے کی اجازت دیتا ہے پھر اس انصاف کے بھی قربان جسکا لڑکا یعنے جس کے نطفہ سے پیدا ہوا اُسکا تو وہ وارث نہو اور جسکا وہ نطفہ نہیں تو اُسکا اُسکو وارث بتاتا ہے - تو خود ہی انصاف کر یہ تیری عقلمندی ہے یا نادانی - (خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۸۲)

---

**المرقات** فی احکام الصلوٰۃ - اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت - قیمت ۲ ر ملنے کا پتہ: **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

* علاوہ اس کے اُس میں بوسہ کا ذکر نہیں بلکہ منہ رکھنے کا ہے جو عموماً غم زدہ آدمی کیا کرتا ہے (اڈیٹر)

# فتاوے

س نمبر ۲۷۶ - گھروں میں محفل میلاد کا انعقاد کرنا یا محفل میلاد میں دعوت دینے پر شریک ہونا اور بعد قصائد خوانی وغیرہ و پس از ختم میلاد و فاتحہ خوانی جو مٹھائی اس محفل میں تقسیم ہوتی ہے اس کا کھانا کیسا ہے۔

س نمبر ۲۷۷ - اگر کسی نے رکوع سے اٹھتے وقت بجائے تسبیح تکبیر کہی یا اگر بحالت رکوع سجدہ کی تسبیح کہی یا اس کے خلاف تو نماز ہو گئی یا نہ - جہری فرض نماز میں امام کو لقمہ دینا چاہیئے یا نہ۔

س نمبر ۲۷۹ - جب توسل ناجائز ہے - تو دعائیں کو اردو یا فارسی یا عربی ان الفاظ سے دعا کرنی جائز ہے یا نہیں - مرا خاتمہ نیک کردی خدا بطفیل جناب احمد مجتبیٰ وسیلہ سے ابوبکر و عثمان کے بہ عثمان و بہ علی مرتضیٰ - بحق حسنین و فاطمہ کے سنے تو مقبول کر لے یہ میری دعا - خدایا بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ اگر دعوتم رد کنی ور قبول - من و دست و دامان آل رسول۔

اللھم ارزقنی فی الدنیا زیارۃ الحرمین الشریفین واعطنی فی الآخرۃ شفاعۃ السید الثقلین بحرمۃ جد الحسن والحسین اللھم اصلح لی من ذریتی ومن اھلی ومن مالی ومن دنیای بوسیلۃ النبی وآلہ الامجاد (محمد حسین از کوئٹہ ضلع گوجرانوالہ)

ج نمبر ۲۷۶ - مروجہ محفل میلاد تو سخت بدعت قبیحہ ہے۔ اسمیں مٹھائی اگر نذر لغیر اللہ یا بغرض شہرت ہو تو وہ بھی حرام ہے حدیث شریف میں ہے لا یؤکل طعام المتبارئین یعنی ریاکاری اور شہرت طلبی کی دعوت نہ کھائی جاوے اور اگر دونوں آفتوں سے پاک ہے تو حلال ہے مگر مجلس مذکور میں شامل ہو کر کھانا گناہ سے خالی نہیں۔

ج نمبر ۲۷۷ - نماز ہو جائیگی۔ احتیاطاً سجدہ سہو کرلے - امام کی غلطی پر لقمہ کردینا جائز ہے۔ ممانعت کی کوئی معقول وجہ نہیں۔

ج نمبر ۲۷۹ - اس قسم کے الفاظ سے وسیلہ پکڑنا کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا۔ اگر یہ جائز ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عباس کو ساتھ لیکر مینہ مانگنے نہ جاتے بلکہ یہ کہتے کہ اللہ اے اللہ بطفیل محمد مجتبیٰ ہم پر مینہ برسا۔ جب یہ نہ کیا اور کسی صحابی نے یہ راہ نہ دی تو معلوم ہوا کہ اس قسم کے توسل اس زمانہ میں مروج نہ تھے پس جائز نہیں

ان سوالوں کے ۵ ٹکٹ داخل ہوئے جو غریب فنڈ میں دیئے گئے۔

ج نمبر ۲۸۰* - زکوٰۃ کا مال سردار قوم کے پاس جمع ہونا چاہیئے - اگر سردار نہ ہو تو حسب الحکم قرآنی تقسیم کرنا چاہیئے جنہیں مسافر بھی حقدار ہیں پس واعظ اگر غریب آدمی ہے تو زکوٰۃ کے مال سے اسکی خدمت بھی جائز ہے - مسافر غنی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں - ہاں اگر وہ مسافری میں ایسی شکستہ حال ہے کہ اپنے مال سے جو دور دراز ملک میں ہے فائدہ نہیں لے سکتا تو اسکو بھی دینا جائز ہے غنی کو صدقات کا کھانا جائز نہیں ہے۔

ج نمبر ۲۸۱ - جنبی عورت کو سر کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں - سر پر ہاتھ سے تین دفعہ پانی ڈال لے بس کافی ہے - حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۲۸۲ - جنبی کو نماز قرآن وغیرہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے مگر کھانا کھانے سے منع نہیں۔

ج نمبر ۲۸۳ - تجارت کے غلہ میں وہ زکوٰۃ نہیں جو پیداوار میں ہے بلکہ جو زکوٰۃ مال تجارت میں ہے وہ ہے جسکا حساب سال بعد ہوتا ہے۔

حسب قاعدہ ۵ ٹکٹ وصول ہوئے جو غریب فنڈ میں جمع کئے گئے - جزاکم اللہ۔

س نمبر ۲۸۴ - ڈاڑھی کس قدر رکھنی چاہیئے جس حدیث سے ڈاڑھی کا منانا منع ہے، وہ مطلوب ہے۔

س نمبر ۲۸۵ - جو ڈاڑھی والے کو سخت ملامت کرے اور کہے کہ ڈاڑھی منانے سے کوئی گناہ نہیں مطلب ملاں لوگوں کا جھوٹ ہے۔

س نمبر ۲۸۶ - سوالی اگر منشرع یا غیر شرع یا کفار یا لا مذہب معلوم ہو تو اسکو کچھ براہ خدا دینا چاہیئے یا نہ - ہر ایک کا مفصل جواب عنایت فرمادیں

س نمبر ۲۸۷ - چہرہ کے بال پیشانی والے اور منہ والے اور ناک والے اور گردن کے بال بھی چھوانے منع ہیں یا نہیں - (شہریار نمبر ۹۵۱)

ج نمبر ۲۸۴ - قرآن مجید سے ڈاڑھی کا ثبوت ملتا ہے لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا میری ڈاڑھی نہ پکڑو۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مشرکوں کی مشابہت نہ کیا کرو ڈاڑھی لمبی رکھا کرو - یہ حدیث بخاری مسلم کی قاعدت سے ہے - ج نمبر ۲۸۵ - ڈاڑھی والوں کو ملامت کرنیوالا سخت گنہگار ہے اسے توبہ کرنی چاہیئے ج نمبر ۲۸۶ - سوالی کوئی ہو اسکا حق ہے خواہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے قرآن کا حکم ہے أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ج نمبر ۲۸۷ - ان بالوں کے نوچنے کی ممانعت

* ان جوابوں کے سوالات بلکہ یہ جوابات بھی گم ہو گئے تھے - کئی دنوں بعد جوابات ملے مگر سوالات نہیں ملے اس لئے سائل اپنا مطلب جوابوں ہی سے پالے - (ایڈیٹر)

تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام ... جلد اول قیمت ۵/ جلد دوم ۶/ جلد سوم ۸/ جلد چہارم ۱۰/ ... مولوی ثناء اللہ ... منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

# انتخاب الاخبار

**مرزا صاحب قادیانی** کو آجکل الہام بالکل بند ہیں۔ افسوس

**راولپنڈی** میں وکلا ماخوذین کا مقدمہ ہنوز چل رہا ہے۔ ان کے علاوہ قریباً ۴۴ آدمی اور گرفتار ہوئے ہیں۔

**لاہور** میں بھی اڈیٹر انڈیا اور اڈیٹر ہندوستان کا مقدمہ چل رہا ہے فرد جرم لگایا گیا۔

**مولانا عبدالعزیز صاحب** رحیم آبادی دو تین ہفتوں سے سخت علیل ہیں ناظرین دعائے خیر کریں۔ اللہم عافہ واعف عنہ۔ مولانا صاحب آجکل مظفرپور میں بغرض علاج حکیم فضل حسین صاحب مقیم ہیں (اس کے بعد تار آیا کہ بیماری سے آرام ہے۔ ضعف ہے)

**مولانا شمس الحق صاحب** عظیم آبادی کو بھی وجع صدر کی تکلیف رہتی ہے ناظرین دعا فرماویں۔ خدا ان حضرات کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

**بدایوں** میں مولوی عبدالقادر مرحوم کا عرس تھا بیرونجات سے مولوی صاحبان آئے تھے۔ ایڈیٹر اہل فقہ بھی شریک تھے۔ وعظ میں بیان ہوا کہ قبروں کو تعظیمی سجدہ جائز ہے۔ میں نے ایڈیٹر اہل فقہ سے بھی پوچھا کہ کیا قبروں کو سجدہ جائز ہے۔ انہوں نے بھی کوئی معقول جواب نہ دیا۔ مولوی صاحب کی قبر شریف سے جب چلے ہیں تو قوال گاتے جاتے تھے کہ یہ میلہ ہے قادری فقیروں کا اس میں سرور انبیا بھی سر جھکاتے ہیں۔ مولوی صاحبان پیچھے سے ان قوالوں پر پھولوں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ یہ ہیں ہمارے مسلمانوں کے رہنما (نامہ نگار)

**امرتسر** سٹیشن پر اس ہفتہ چار آدمی گاڑی سے کٹے۔ ذمہ دار کوئی نہیں۔

**النجم** لکھنو نے مرزا صاحب حیرت دہلوی کے ساتھ ملکر اعلان کیا ہے کہ کوئی شیعہ مجتہد بھی قرآن مجید کا ایک رکوع صحیح نہیں پڑھ سکتا۔

**بعض** بنگالی کلکتہ میں مسٹر مارلے کی تمام تصانیف کی جلدیں جمع کرکے جلانے والے ہیں (کوڑھی کا غصہ گودڑی پر)

**ضلع سیالکوٹ** کے اکثر دیہات کی گیہوں اس سال زیرہ کی پھوٹی بہت ثابت ہوئی ہے۔ یہ ہو نہ ماہئے تو کف دست سے گیہوں کے دانے ہوا ہو جاتے ہیں۔ آٹا اس گیہوں کا سیاہ رنگ کا تیار ہوتا ہے۔ (عموماً اس دفعہ تمام پنجاب میں گیہوں کا دانہ چھوٹا اور سیاہ ہے)

**مقدمہ سڈیشن** لاہور میں ملزمان ایشر داس و امبا پرشاد کے نام گرفتاری کا سرکاری اشتہار نافذ کیا گیا اور دونوں کی جائداد ضبطی کا حکم دیا گیا جسمیں خورشید عالم پریس گوجرانوالہ بھی شامل ہے۔

**جناب مولوی محمد عثمان** صاحب خلف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم علیگڈہی بحکم گورنمنٹ علی گڈھ کے قاضی مقرر کئے گئے۔ اہلحدیث کی طرف سے **مبارک**۔

**مقدمہ بلوہ** راولپنڈی میں عبداللہ نام مفرور گواہ جس پر دروغ حلفی کا الزام تھا۔ گجرات سے پکڑا آیا۔ گواہ نے کہا کہ بے انت سنگھ پلیڈر نے ورغلایا تھا۔ اس پر اسکو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے بے انت سنگھ پلیڈر سے بھی جواب طلب کیا ہے۔ یہ نیا شگوفہ ہے دیکھئے کیا ہو۔

**لالہ لاجپت رائے** اور اجیت سنگھ مانڈلے میں ایک ہی قلعہ میں ایک دوسرے سے ۵۰ قدم کے فاصلے پر رہتے ہیں اور باہم بات چیت نہیں کر سکتے۔ اور ایک پوری گورکہا کمپنی ان کی حفاظت کرتی ہے۔ لالہ لاجپت رائے کے آرام کے لئے ایک پلنگ اور ضروری سامان موجود ہے مگر اجیت سنگھ کو ان سے کم۔ اس کی حیثیت کے مطابق ملا ہے۔ (امرتسر کا ایک شخص چشم دید بیان کرتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے کے لئے دو اسپہ گاڑی بھی سیر کے لئے ہے۔)

**پنجاب** میں ہفتہ مختتمہ ۲۲ جون کو ۹۲۲۴۔ اموات طاعون سے واقع ہوئیں

**نوابصاحب** جوناگڈھ کے لئے آئندہ پندرہ توپوں کی شلک سلامی سر ہوا کرے گی۔

**برازیل** کے دو علما نے ایک عجیب تدبیر ایجاد کی ہے کہ انسان کا جسم بعد وفات کے گویا بالکل پتھر کا ہو جاتا ہے۔ امتداد زمانہ سے بگڑنے نہیں پاتا ہے۔ اس طریق سے انسانی لاش سے ہی یادگاری بت کا کام لے سکتے ہیں کہ جس کو بگڑ کر ہو بہو صورت ناممکن ہے۔ صاحبان مذکور نے اپنی ایجاد کا پیٹنٹ کرا لیا ہے۔ صورت اور خط و خال اور رنگت وغیرہ میں بھی مطلق فرق نہیں آنے پاتا ہے۔

میلہ جالپور کے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ۱۲ ہندو بدمعاشوں کو ایک ہزار روپے سے لیکر دو سو روپے تک حسب حیثیت سزائے جرمانہ دی۔

ahmadimuslim.de

# نسخہ جات مفت

خود بنالو

# نسخہ جات مفت

بال اُگانے کا پوڈر و عرق و تیل و صابون۔ کافور گا گلاس۔ گولی گلاس پارہ۔ گلاس گندھک۔ الاکا فور

امرت منجن۔ طلاء۔ ادویہ مقوی عورت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ نسخہ جات [illegible] میں دیئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے + +

## امرت کی دہار

نے جس [illegible] پایا ہے اس کے مکمل بیان کیواسطے [illegible] دفتر چاہیئے مختصر رسالہ آب حیات میں مل سکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں۔ امرت کی دہار تقریباً کل امراض [illegible] پیٹ درد۔ تمام درد [illegible] بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ ہیضہ۔ طاعون۔ بدہضمی۔ مسکی۔ ڈاڑھ کا درد۔ دانتوں کی امراض۔ [illegible] امراض المعدہ۔ امراض جگر۔ امراض بچگان و عورات۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گھروں میں [illegible] اور عورتوں کو ہو جاتی ہیں حکمی علاج ہے۔ ادویات کے سینکڑوں [illegible] وار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق حاضر ہے امرت کی دہار جسکی جیب میں ہے امراض کے خطرہ سے محفوظ ہے امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویا کی کم ضرورت ہے۔ ۔ ۔ دس سو سے زیادہ شیشی ماہوار اسکی فروخت ہوتی ہے بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں بڑے بڑے ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہیں امرت کی دہار کو ہر گھر میں پہنچانیکی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے ہم نے اس کے خریداروں کے واسطے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اس میں تمام [illegible] نسخے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا۔

**قیمت فی شیشی** دو روپیہ آٹھ آنہ ۔ نمونہ آٹھ آنہ۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] ملیگی۔

### ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہو کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے حالانکہ اسوقت دنیا کی بڑی [illegible]

مرض دراصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

**امرت کی دہار** درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں دوائی کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں کوئی مرض نہیں جسکا یہ علاج نہیں۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں بآسانی صرف ایک شیشی سے کنبہ کا علاج کر سکتا ہے [illegible] ولیس یکطرفہ ڈگری نہ کریجیئے کہ یہ ممکن نہیں بعد دوسری طرف سنئے آپکا فرض ہے [illegible] ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آب حیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرماویں جو اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے نوٹ خط و کتابت کیواسطے اتنا پتہ کافی۔ امرت کی دہار لاہور

**مشتہر** [illegible] شرما وید مالک [illegible]

[illegible] مصنف رسالہ حاذق طبی لاہور [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

(Registered. L. No 352.)

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر پنجاب

بہتر ہے پیروی مصطفیٰ کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار ✦ ہے اصل عمل جو نقل کیا ہے ✦ یاں وہم و خیال کا نہیں کام

جلد ۴ نمبر ۳

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین اشرط پسند منت درج ہونگی

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے " " ـہ

روسا و جاگیرداران سے " للعہ

عام خریداروں سے " ۴ع ؍

" " ششماہی ۲ع ؍

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت وار سال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

**امرتسر + یوم جمعہ + مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری**

## آریہ سماجی اور پبلک

آجکل پبلک کا خیال آریوں کی طرف بیطرح اگنٹ رہا ہے

مسلمان - عیسائی بلکہ آریہ سماج کے سگے یا کم از کم علاتی بھائی ہندو بھی مخالف سمت ہی کو جا رہے ہیں - سب کے سب اس کوشش میں ہیں کہ پولیٹیکل جرم خرابیاں آریوں کے سر تھوپ دیں - عیسائی اپنا دکھڑا رو رہے ہیں - مسلمان اپنا - ہندوؤں کی تو بس کچھ نہ پوچھو وہ تو اس فکر میں ہیں کہ شام سے پہلے پہلے آریہ سماج کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا جائے - بڑی شکایت ان سب قوموں کی یہ ہے کہ آریہ سماجی بدزبانی سے تمام لوگوں کی دل آزاری کرتے ہیں - ہر ایک مذہب اور پیشوایان مذہب پر بیجا نکتہ چینیاں دل آزار طریقہ سے کرتے ہیں گو یہ الزام ایک حد تک صحیح ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ نتیجہ کے لحاظ سے انکی دل آزاری میں خصوصاً مسلمانوں کو ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ ہے آریہ سماجیوں کے متعلق جسقدر ہمکو تجربہ ہے ان سے مباحثات اور مناظرات جسقدر ہمارے ہوئے ہیں وہ ایک تجربہ کے لئے کافی ہیں - اس لئے ہم اس وسیع تجربہ کی بنا پر نہایت آزادی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آریہ سماج کی چھیڑ چھاڑ گو دل آزار طریق پر ہو مگر اسلام اور اہل اسلام کو مذہبی طور پر کسی طرح کا ضرر نہیں

ہوا اور نہ کبھی ہوگا - بشرطیکہ مسلمان مناظر قابل اور نبرد آزما ہوں - ہم نے بڑی بڑی مناظروں شل دیوریہ اور نگینہ وغیرہ میں دیکھا ہے کہ قبل از مباحثہ مسلمانوں میں اگر دس سیر خون ہوتا تھا تو مباحثہ دیکھکر اور ختم ہونے پر بلا مبالغہ بیس پچیس سیر ہو جاتا تھا - مسلمان جان جاتے تھے کہ ہمارا مذہب بھی کسی مضبوط چٹان پر کھڑا ہے - جس پر ایسے معمولی ہوا کے جھونکے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے - بلکہ پہونچ ہی نہیں سکتے مگر یہ شرط ضروری ہے کہ اسلامی مناظر تجربہ کار ہو نہ یہ کہ صرف بچوں کا کھیل کہتا ہوا میدان میں آجائے - کیونکہ آریوں سے مناظرہ کرنا ذرہ کار دارد ؎

بیا در بزم رنداں تا ببینی عالم دیگر ✦ بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

بلکہ اگر کوئی ہمارا بیان مبالغہ نہ سمجھے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کو آریوں کی وجہ سے اتنا فائدہ ہو رہا ہے کہ کسی بڑے زور آور مبلغ سے نہ ہوا اس کی وجہ کا اصل یہی سنئے بسا اوقات خالص توحید کے مسائل اگر مسلمانوں کو سنائے جائیں تو جو لوگ باپ دادا کی لکیر کے فقیر ہیں انکو سننا نہیں چاہتے مگر جب کبھی آریوں کی وجہ سے سنائے جائیں اور خاص اسی غرض سے جلسہ ہو یا مباحثہ کے میدان میں جمع ہوں تو خالص توحید جو قرآن مجید کا اصل سبق ہے سب کے کانوں میں بآسانی

مرقع قادیانی - ماہوار رسالہ ہے - جس میں مرزا قادیانی کے خیالات کی کافی تردید ہوتی ہے - قیمت سالانہ عـہ مینیجر مرقع قادیانی امرتسر دفتر اہلحدیث

پہونچ سکتے ہیں اُس موقع پر کسی کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی - بلکہ چاروں طرف سے سبحان اللہ - جزاک اللہ - مرحبا کے نعرے بلند ہوتے ہیں - یہی معنے ہیں؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✦ خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ ست

اِس لحاظ سے ہمیں اُمید تھی کہ اگر آریہ سماج سے اسی طرح مباحثات کی چھیڑ چھاڑ دس بیس سال تک چلتی رہی تو مسلمانوں کی بہت سی اصلاح ہو جائیگی بلکہ مسلمانوں میں ایک نئی طرح پھنک جائیگی جو معمولی وعظ اور تقریروں سے نہیں ہو سکتی مگر افسوس کہ آریہ سماجی آجکل ایسے کچھ گرداب میں آئے ہیں کہ صدای برنخواست آہ؎

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن ✦ ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان بیداد

کچھ شک نہیں کہ ہمیں آریوں کی موجودہ تکلیف میں اُن سے ہمدردی مگر اس کا سبب بتانا بھی خالی از فائدہ نہیں اسلئے جہاں تک ہمارا اپنا خیال ہے جسکو ہم بہت صحیح اور مبنی بر واقعات جانتے ہیں - یہ سبب ہے کہ آریوں کے متعلق پٹھان کے ٹکے والی مثال صادق آئی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک شوریدہ سر نے ایک مہذب جنٹلمین کو بے موقع چھیڑا تو جنٹلمین نے بجائے کچھ کہنے سننے کے ایک ٹکہ اس کو انعام دیا - شوریدہ سر نے سمجھا کہ ایسی حرکت پر عموماً انعام ملا کرتا ہوگا چنانچہ اسی خیال میں اُس نے ایک پٹھان کو چھیڑ دیا - پٹھان صاحب نے حسب عادت چھُرا نکالکر اُس کا کام تمام کر دیا - یہی مثال ہمارے سماجی متروں کی ہوئی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے بزرگوں کو انہوں نے کوسنا شروع کیا حضرات انبیاء کے حق میں بدزبانی سے پیش آئے - ہندوؤں کے بزرگوں کو گالیاں دیں اور اسکا نام رکھا واقعات کا اظہار (جس نے آریوں کی گالیوں کا شمار دیکھنا ہو وہ ہماری کتاب تغلیب الاسلام جلد اوّل اور دوم کا دیباچہ ملاحظہ کرے) اس بات کا مہذب آریوں کو بھی اعتراف ہے کہ سماج کا طرز تحریر و تقریر ناموزون ہے دیکھو اخبار پرکاش لاہور ۱۰ اپریل کے صفحہ ۲ پر گوروکل کے جلسہ کی کیفیت لکھتے ہوئے ایک صاحب ایم ڈی بی اے کی تقریر ان لفظوں میں درج ہے کہ "ہمارا طریقہ تحریر و تقریر اس قدر ناموزون ہے کہ اس میں تبدیلی کرنے کی سخت ضرورت ہے" یہ تقریر بی اے مذکور نے کسی لیکچر میں نہ کی تھی کہ کسی کو (درصورت غلط ہونے کے) رد کرنے کا موقع نہ ہوتا بلکہ کانفرنس شوریٰ کے وقت تھی تاہم کسی نے اسکا رد نہ کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آریہ سماجی خود دل سے مانتے ہیں کہ ہمارا طریقہ تحریر و تقریر دل آزار ہے جس سے مسلمانوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے دل پاش پاش ہیں مگر ان بیچاروں سے بجز صبر و شکیبائی کے کیا ہو سکتا تھا پس انہوں نے ایسا ہی کیا - مگر

باقاعدہ جواب دیتے رہیں - مگر جب اُس شوریدہ سر کیساتھ انکے خیالات نے ترقی کی تو وہ فیصل تقریروں اور تحریروں تک بھی انہوں نے وہی چال اختیار کی لیکن ہاں خیر ہمیشہ سے مخاطب پٹھان صاحب تھے یعنی گورنمنٹ اُس نے بھی برتاؤ کیا جو آنکھ سے دیکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ✦ وہ ساری انکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

اب سوال یہ ہے کہ اس کے بعد آریہ سماج کا رُخ کدھر کو ہوگا - کیونکہ آریہ سماج خاموش بھی؟ یہ نہ ہوگا؎

دل آخر بشر کیواسطے کچھ شغل چاہئے ✦ کیا کیجئیگا اس ستم ناروا کے بعد

اس سوال کا جواب دینا ہمارا کام نہیں نہ کسی آریہ کا - بلکہ زمانہ خود آئندہ اس کا جواب دیگا - ہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے کنزرویٹو (ملکی بھائیوں) کے اس غم میں شریک ہوں اس لئے دعا ہے کہ خدا آریہ سماج کو موجودہ غم سے نجات دیکر کسی اچھے کام میں لگائے - آمین ✦

---

## اجتہاد اور تقلید

۵ - اپریل سے پیوستہ

بوجہ دیگر ضروری مضامین کے ہم اس مفید مضمون سے بہت دور جا پڑے - ۵ - اپریل کے بعد ہم اس کے متعلق کچھ نہ لکھ سکے - گذشتہ پرچوں میں ہم نے اس مضمون کو علماء اصول کی اصطلاحات الفاظ کے خاتمہ تک پہونچایا تھا یعنی یہ بتایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن فہمی کے لئے الفاظ کی کئی ایک تقسیمات کی ہیں اُن کا ذکر گذشتہ نمبروں میں ہم کر چکے ہیں آج ہم اس بحث کے دوسرے مرحلہ پر آتے ہیں۔

یہ بات نئے سرے سے بتا دینا ضروری جانتے ہیں کہ مسائل فقہی تین قسم پر ہیں۔ اوّل قسم تو وہ ہیں جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں دوئم وہ ہیں جو قیاسات کے ذریعہ سے اخذ کئے گئے ہیں - سوئم وہ ہیں جو محض اقوال الرجال ہیں - ان تینوں قسموں کی تفصیل کرنا ہمارے اس مضمون کا موضوع ہے - تاکہ یہ بات بخوبی واضح ہو سکے کہ جماعت اہلحدیث کی نسبت جو یہ بات مشہور ہے کہ یہ لوگ فقہ سے منکر ہیں یہ کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط ہے اور یہ کہ جو کچھ جماعت اہلحدیث کہتی ہے علماء سلف میں بھی کوئی انکا مؤید ہے یا یہ کوئی نئی بات ہے۔

علماء اصول نے قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنے کے لئے کئی ایک اصول مقرر کئے ہیں منجملہ ان کے چند ایک کا ذکر گذشتہ نمبروں میں ہوا ہے۔

چونکہ زمانہ بعید ہو گیا نیز اتنے عرصے میں کئی ایک نئے خریدار ہوئے ہیں اس لئے

الہامات مرزا - مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید مفصل [illegible] - قیمت ۴ر [illegible]

مختصر سے الفاظ میں اُن نمبروں کا خلاصہ بتلاتے ہیں۔

علماء اصول کے ہاں چار چیزیں قابل سند ہیں (۱) کتاب اللہ قرآن مجید (۲) حدیث شریف (۳) اجماع (۴) قیاس۔ قرآن مجید اور حدیث کے سمجھنے کے لئے علماء اصول نے الفاظ کو کئی قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ عام۔ خاص۔ مشترک۔ حقیقت مجاز وغیرہ الفاظ کی یہی تقسیم حدیث شریف میں بھی کام آتی ہے اسلئے جتنی بحث گذشتہ نمبروں میں الفاظ کے متعلق ہم لکھ آئے ہیں وہ حدیث دانی میں بھی کار آمد ہے جیسی کہ قرآن فہمی میں مفید ہے۔ حدیث کے متعلق جو مباحث ہیں وہ اصول روایت کے متعلق ہیں۔ ان مباحث میں علماء اصول کو محدثین سے کوئی بہت بڑا اختلاف نہیں۔ صرف چند ایک باتوں میں ہے جنکو ہمارے مضمون سے چنداں تعلق نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ علماء اصول کے نزدیک حدیث شریف بھی قابل سند و شرعی دلیل ہے۔ حدیث کے منکر کو علماء اصول نے بدعتی لکھا ہے (دیکھو نور الانوار وغیرہ کتب اصول) غرض یہ کہ جو مسائل قرآن و حدیث سے بپابندی قوانین و قواعد مدونہ نکالے جائیں اُن سے نہ اہلحدیث منکر ہیں نہ کوئی صاحب عقل سلیم انکار کر سکتا ہے جسکی مثالیں ۱۰ اپریل کے اہلحدیث میں ہم بتلا چکے ہیں ایک آدھ مثال یہاں بھی ذکر کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں حکم ہے وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی روزہ کی رات کو پو پھٹنے تک کھانا کھایا کرو۔ اس آیت کے ظاہری الفاظ میں حکم تو یہی ہے جو ترجمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سحری کا صبح تک کھانا جائز ہے مگر ضمنی مسئلہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ روزہ دار جنب (بے غسل) کی حالت میں اگر صبح کرے یعنی صبح ہونے تک غسل نہ کرے تو اس کے روزے میں خلل نہیں آتا کیونکہ آیت مرقومہ سے جب اتنا ثابت ہوا کہ صبح کی پو پھٹنے تک کھانا پینا علیٰ ہذا القیاس جماع جاری رکھ سکتا ہے تو غسل کے لئے قبل از صبح کوئی وقت نہ ہوا پس صبح کیوقت اگر جنب کیحالت میں ہو خواہ جماع سے فراغت اُس کو بہت مدت پہلے ہو چکی ہو تو روزہ کی صحت میں کوئی نقص نہیں آتا۔ غرض اس قسم کے جو مسائل قرآن و حدیث سے مستنبط کئے جاتے ہیں اہلحدیث اُن سے کسی طرح منکر نہیں ہو سکتے اور جن احادیث میں فقہ کی تعریف آئی ہے مثلاً حضور کا ارشاد ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین یعنی جس آدمی کے حق میں خدا بھلائی چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے علیٰ ہذا القیاس یہ ارشاد کہ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے) بھی انہی معنے میں ہے انکے علاوہ قرآن و حدیث کو باقاعدہ سمجھنے کی فضیلت بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں بکثرت آئی ہے انہی معنے سے حضور نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اللھم فقہ فی القرآن (اے اللہ اس کو قرآن کی خوب سمجھ عطا کر) پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایسی فقہ اور ایسے علم سے کوئی صاحب ایمان یا صاحب عقل سلیم انکار کرے جن لوگوں نے صحیح بخاری پڑھی ہے یا کبھی اسکا ایک آدھ صفحہ بلکہ ایک دو سطریں بھی سُنی ہیں وہ جانتے ہیں کہ امام المحدثین امام بخاری اس قسم کی فقہ پر کیسے باقاعدہ طالب کو تنبیہ کرتے ہیں انہی معنے سے علماء کہتے ہیں کہ صحیح بخاری فقہ کی کتاب ہے۔ بخاری محدث ہی نہیں بلکہ فقیہ گر ہے جس کسی کو اس میں شبہ ہو وہ بدگوؤں کی بدگوئی سے کان بند کر کے صحیح بخاری کو خود دیکھے اور کسی استاد سے باقاعدہ پڑھ پھر دیکھے کہ وہی روز میں اُس کے منہ سے نکلتا ہے کہ ع

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

(باقی باقی)

## انجمن مصلح الاخوان

کی تحریک جو پچھلے ہفتہ [illegible] تھی امرتسر میں قبولیت و [illegible] سُنی گئی۔ جو سنتا ہے اپنا نام ممبروں میں بخوشی لکھواتا ہے بلکہ یہی آواز آتی ہے۔ کہ ایسی انجمن کا مخالف کون مسلمان ہوگا۔ فہرست ممبران کسی آئندہ پرچہ میں درج کیجاویگی مگر میں اتنے ہی کو کامیابی نہیں جانتا بلکہ میری غرض یہ ہے کہ ہر ایک قصبہ شہر۔ دیہات میں غرض جس جگہ مسلمانوں کی معتد بہ آبادی ہو وہاں ایسی انجمن کا ہونا ضروری ہے۔ کیا ہماری بیرونی احباب ہمیں یہ خبر فرحت اثر جلد نہ بھیجینگے کہ بیرونجات میں بھی اس قسم کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ بیرونجات کی اس قسم کی انجمنیں امرتسر کی انجمن کی شاخ بنیں یا ماتحت رہیں نہیں بلکہ وہ اپنی مصلحت دیکھکر جو مناسب جانیں کریں۔ ہاں وقتاً فوقتاً امرتسر کی انجمن سے اگر کسی قسم کے مشورہ کی امداد چاہینگے تو دریغ نہ ہوگا۔

## ہمارے دوست

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی اشاعت میں ایسے کچھ خاموش ہیں کہ گویا بہت سا کام کر کے تھک گئے بلکہ سو گئے ہیں اس لئے انکو جگانے کیلئے یہ آواز کیجاتی ہے کہ ع

خیر یکن او فلاں غنیمت شمار عمر ✻ زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

ہکو ابھی بہت سا باقی ہے اور آپ سوتے ہیں یہ زندہ مبارک نہیں پس اہلحدیث کی قدردان کوشش کریں کہ اشاعت معقول ہو۔ ثواب اخروی کے علاوہ انعام مقرر بھی چاہیں گے تو حاضر ہے۔ (اڈیٹر)

---

## تفسیر ثنائی اُردو

جس کی چار جلدوں میں ۱۳ پارے چھپ کر تیار ہیں اب پانچویں جلد بھی شائع ہونے والی ہے۔ تاہم ناظرین اہلحدیث کی خاطر یہ اعلان ہے کہ چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت مبلغ چھ روپیہ ہیں مگر تا تیاری جلد پنجم چار روپیہ پر چاروں جلدیں مل سکینگی محصول علاوہ۔ پانچویں جلد کی قیمت تیار ہونے پر ظاہر کیجاویگی پس شائقین اس موقع کو غنیمت سمجھیں ✻

---

## تقلید

عرفلتہ سے پیوستہ

آپ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری شافعی تھے اور ثبوت میں شاہ ولی اللہ کا قول رسالہ انصاف سے نقل کرتے ہیں۔ ومن ھذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری فانہ عد فی طبقات الشافعیۃ الخ حضرت منصفین غور کریں کہ ہمارا مخاطب کیا دلیا رانہ دھرا رہے کہ پہلی عبارت رسالہ انصاف سے کاٹ کر جو اس کے ما قبل کے خلاف تھی من ھذا القبیل سے نقل کر کے امام بخاری کا مقلد ہونا ثابت کیا اور یہ سمجھا کہ یہی عبارت ناظرین کو مشکوک کردیگی کہ امام بخاری کا شافعی ہونا کس قبیل سے ہے۔ اب میں پوری عبارت شاہ صاحب کی نقل کرکے ناظرین کی خدمت میں ان حضرات کی حق پوشی اور ناحق اندیشی ظاہر کرتا ہوں۔

حضرت شاہ صاحب رسالہ انصاف میں امام بیہقی کا مجتہد منتسب ہونا نقل کرکے فرماتے ہیں ومعنے انتسابہ الی الشافعی انہ سلک علی طریقتہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض ووافق اجتہادہ اجتہادہ واذا خالف احیانا لم یبال بالمخالفۃ ولم یخرج عن طریقتہ الا فی مسائل وذلک لا یقدح فی دخولہ فی مذھب الشافعی ومن ھذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری الی اخر ما نقل المعترض۔ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس سے امام بخاری کو شافعیوں میں داخل کیا ہے تو ان کی یہ مراد نہیں کہ امام شافعی کے فروعات اور اجتہادیات میں مقلد تھے بلکہ انکی مراد یہ ہے کہ تلاش وترتیب دلائل میں وہ ایسے طریق پر چلے جو امام شافعی کے طریق کے موافق ہو گئے اور اجتہاد میں انہوں نے وہ طرز اختیار کی جو امام شافعی کے طرز اجتہاد کے موافق پڑ گئی اور یہ بات لابدی ہے کہ جب کوئی مجتہد اجتہاد کرکے مسائل استنباط کرتا ہے تو وہ اجتہاد اس کا کسی نہ کسی مجتہد کے اجتہاد کے موافق ضرور ہی ہو جاتا ہے پس اس سے مقلد ہونا کیونکر لازم آتا ہے نہایت تعجب ہے معترض پر کہ شاہ صاحب امام بخاری کو مجتہد منتسب میں داخل کرتے ہیں اور معترض انکو مقلدین میں سمجھتا ہے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ کیا مقلد و مجتہد میں بھی آپ لوگوں کو تمیز نہیں؟ مجتہد منتسب بھی فی الحقیقت مجتہد مستقل ہے مولوی عبد الحی لکھنوی مرحوم ان لوگوں پر جنہوں نے امام محمد و ابو یوسف کو مجتہد فی المذہب میں شمار کیا ہے ناراضی ظاہر فرما کر یہ لکھتے ہیں فالحق انہما مجتہدان مستقلان فالاجتہاد الاجتہاد المطلق الی قولہ فمن ثم عدہما المحدث الدہلوی فی الانصاف وعبد الوہاب الشعرانی فی المیزان من المجتہدین المنتسبین الخ علاوہ اسکے تاج الدین سبکی کا امام بخاری کو شافعیہ میں داخل کرنا بلا وجہ ہے اور وہ عند العقلاء قابل تسلیم نہیں۔ ساتویں صدی والا شخص تیسری صدی والے کی حالت کو بیان کرے تو وہ بلا ثبوت کیونکر تسلیم کر لیا جائے۔ امام ثانی الائمہ امام بخاری کا مجتہد ہونا خود انکی تصانیف سے ظاہر ہے خصوصاً صحیح بخاری سے امام ممدوح نصوص کے عموم سے یا اشارہ سے یا فحوا وغیرہ سے مسائل کو استنباط واستخراج کرتے ہیں اور تراجم صحیح بخاری میں ایسے ادق مسائل اجتہادیہ کتاب و سنت سے استنباط کئے ہیں جنکا بیان بیان سے باہر ہے خود شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں واستنبط من الاحادیث معانی کثیرۃ الی قولہ استنبطہا من الحدیث بنحو من الاستنباط من نصہ او اشارتہ او عمومہ او ایماۂ او فحواہ انتہی حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں ولذا اشتہر من جمع من الفضلاء فقہ البخاری فی تراجمہ انتہی پس یہ کلام مجتہد کا ہے یا مقلد کا۔ ایک سلف جو معاصر امام بخاری تھے آپ کو مجتہد اور فقیہ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر مقدمہ میں فرماتے ہیں۔ حدثنا حاشد بن اسمٰعیل قال قال ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزہری محمد بن اسمٰعیل افقہ عندنا وابصر بالحدیث من احمد بن حنبل فقال رجل من جلسائہ جاوزت الحد فقال ابو مصعب لو ادرکت مالکا ونظرت الی وجہہ ووجہ محمد بن اسمٰعیل لقلت کلاہما واحد فی الفقہ والحدیث انتہی یعنی امام ابو مصعب فرماتے ہیں کہ امام بخاری

ahmadimuslim.de

کو روز گار [illegible]

ہمارے خیال میں امام احمد سے بڑھکر مجتہد اور عارف حدیث ہیں اسپر ایک مرد نے اعتراض کیا کہ ابھی آپ نے مبالغہ کیا ہے تو امام ابو مسعود نے جواب دیا کہ اگر تو امام مالک کا زمانہ پاتا اور امام بخاری اور امام مالک دونوں کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ دونوں ایک جیسے اور حدیث میں برابر ہیں منصفین غور کریں کہ جس شخص کو اس کے زمانہ کے علماء امام احمد بن حنبل سے بڑھکر بتا دیں اور امام مالک کا اسکو ہمسر کریں آجکل کے حنفیہ کوئی امام شافعی کا مقلد بتا دیں کیا اندھیر ہے۔ اور نیز اسی مقدمہ میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ قتیبہ بن سعید نے فرمایا کہ میں مجتہدوں اور زاہدوں اور عابدوں کے پاس رہا ہوں مگر جب سے ہوش سنبھالا ہے امام بخاری جیسا کسی کو نہیں پایا۔ وہ ایسے اپنے زمانہ میں تھے جیسے صحابہ میں حضرت عمر اور نیز قتیبہ نے فرمایا کہ اگر امام بخاری صحابہ کے زمانہ میں ہوتے تو وہ قدرت خدا کے ایک نمونہ ہوتے اور ایک روایت میں امام قتیبہ سے یہ منقول ہے کہ میں حدیث میں نظر رکھتا ہوں اور اجتہاد بھی رکھتا ہوں اور مجتہدوں اور زاہدوں اور عابدوں کا ہم مجلس بھی رہا ہوں مگر میں نے امام بخاری جیسا کسی کو نہیں پایا۔ امام قتیبہ سے کسی نے نشہ والے کی طلاق کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے سائل کو امام بخاری کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ امام بخاری احمد بن حنبل اور اسحاق اور علی بن مدینی ہیں خدا انکو تیرے پاس لے آیا ہے اور امام یعقوب بن ابراہیم دورقی اور نعیم بن حماد خزاعی فرماتے ہیں کہ امام بخاری اس امت کے مجتہد ہیں ایک مرتبہ امام بخاری بصرہ میں آئے تو محمد بن بشار نے کہا کہ آج سب مجتہدوں کے سردار اس شہر میں داخل ہوئے ہیں۔ امام اسحاق بن راہویہ کی امام بخاری نے ایک حدیث میں غلطی نکالی تو امام اسحاق نے مان لیا اور فرمایا اے گروہ اہل حدیث کے اس نوجوان امام بخاری کو دیکھو اور اس سے حدیث لکھو اگر یہ شخص حسن بصری کے زمانہ میں ہوتا تو وہ بھی حدیث کی پہچان میں اور اجتہاد میں اس کے محتاج ہوتے علاوہ اس کے اور بہت سے اقوال ائمہ کے ہیں جنہوں نے امام بخاری کو فقیہ اور مجتہد کہا ہے ناظر بصیر مقدمہ فتح الباری اور البدایہ والنہایہ امام ابن کثیر کو ملاحظہ کرے علامہ بحر العلوم حنفی لکھنوی نے شرح مسلم الثبوت وغیرہ میں لکھا ہے والا فقد وجد بعدھم ایضا ارباب الاجتهاد المستقل کابی ثور البغدادی وداؤد الظاہری ومحمد بن اسمٰعیل البخاری انتہی علامہ ابو الفیض محمد بن علی الفارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول میں لکھا ہے کہ بڑے بڑے فقیہ مجتہد جو اپنی تحقیق پر چلنے والے کسی کی تقلید نہ کرنے والے تیس علماء ہیں

جنہیں امام ترمذی اور ابوداؤد اور امام نسائی اور امام بخاری وغیرہ ہیں اگر کسی شخص کو بسبب جہالت کے امام بخاری کا مجتہد ہونا انکی صحیح بخاری سے معلوم نہو تو وہ اتنی کثیر التعداد اہل علم کے بیان وشہادت پر بھی جو انکے معاصر اور کوئی استاذ تھے امام ممدوح کے مجتہد ہونے کو تسلیم نہ کرے تو وہ شخص قابل خطاب نہیں بلکہ مستوجب تعزیر وعتاب ہے۔ امام بخاری اکثر مقام میں امام شافعی پر رد فرماتے چنانچہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں قال ابن بطال اراد البخاری رد قول الشافعی ان شعر الانسان اذا فارق الجسد نجس واذا وقع فی الماء نجس انتہی جو شخص امام شافعی کے مسائل پر رد کرے اسکو شافعی کہنا آپ جیسے ذی ہوش کا کام ہے اسی طرح اور بہت مقام ہیں جہاں امام شافعی پر امام بخاری نے رد کیا ہے دیکھو شرح بخاری۔ آپ لکھتے ہیں کہ امام ابوداؤد صاحب السنن شافعی یا حنبلی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ نہ شافعی تھے نہ حنبلی بلکہ عامل بالحدیث متبع سنت مجتہد تھے جن لوگوں نے انکو شافعی یا حنبلی لکھا ہے وہ کچھ ثبوت نہیں دیتے ہیں اسی واسطے یہ قول متعارض انکے حق میں صادر ہوئے کسی نے انکو شافعی لکھدیا اور کسی نے حنبلی پس بحکم اذا تعارضا تساقطا کے انکی شافعیت وحنبلیت باطل ہوگی علاوہ اسکے انتساب مذہبی چند طرح کے ہوتے ہیں ایک انتساب ایسا ہوتا ہے کہ ترتیب دلائل واجتہاد میں وہ کسی امام کے موافق ہو جائے جیسا کہ تحریر سے شاہ ولی اللہ صاحب کی معلوم ہوا پس یہ انتساب مثبت انکی تقلید کو نہوگا۔ اور ایک انتساب یہ ہے کہ وہ شخص فروعات واجتہادیات میں کسی کا مقلد ہو مگر یہ کام جاہل کا ہے اور امام ابوداؤد عالم حافظ الحدیث تھے۔ پانچ لاکھ حدیث نوک زبان پر رکھتے تھے جنکی کتاب کی نسبت امام غزالی وغیرہ علماء کا قول ہے انه کاف للمجتهد فی معنی عن التقلید یعنی کتاب ابوداؤد مجتہد کے لئے کافی ہے اور مقلد کو تقلید سے بے پرواہ کرتی ہے ایسے شخص کی نسبت تقلید کا الزام لگانا گویا اپنی جہل کا اقرار کرنا اور انکے حق میں بیجا الزام لگانا ہے علامہ ابو الفیض فارسی کا قول جواہر الاصول سے ابھی مذکور ہو چکا کہ امام ابوداؤد وترمذی ونسائی وغیرہ کسی کے مقلد نہ تھے آپکے مستند مولانا شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں وکان صاحب الحدیث ایضا قد ینسب الی احد المذاهب لکثرة موافقته لہ کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی وکان لا یتولی القضاء ولا الافتاء الا مجتهد ولا یسمی الفقیه الا مجتهد انتہی (باقی مندرج)

المشتہر حاجی عبد الواحد بانسبل ریلفام جموں

# تقریظات (ریویوز)

## مومیائی

یہ مومیائی ہیں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے مصنوعی ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عمہ مع محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ۔ مینجر دی میڈیسن کمپنی امرتسر کٹڑہ تیلاں۔

## ذوالفقار حیدری

جلدوم وسوم

مسٹر دہرمپال آریہ کی کتاب تہذیب الاسلام کا مکمل جواب تغلیب الاسلام تو دفتر اہلحدیث سے دیا گیا تہا۔ یہ کتاب ذوالفقار بہی اُسی کا جواب ہے۔ جواب کیا ہے ترکی بترکی جوڑ ہے۔ کیونکہ اس کے مصنف بہی ایک جدید الاسلام ہیں جیسے دہرمپال جدید الآریہ۔ کتاب کی ضخامت ۲۵۰ صفحوں کی ہے۔ قیمت ۱۲/ پتہ۔ لکھنؤ۔ مولوی گنج۔ بابو رام گوپال صاحب پنشنر جدید الاسلام۔ (کیا اچھا ہو کہ آپ اپنا نام اسلامی ظاہر کریں)

## بشارات محمدیہ

اس کتاب میں جناب مولوی عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیشگوئیاں لکھی ہیں۔ بائیبل سے تو اور علمائے بہی لکھی ہیں مولوی صاحب موصوف نے زیادہ کام یہ کیا ہے کہ ویدوں سے بہی آنحضرت کے حق میں پیشگوئیاں دکھائی ہیں یہی خصوصیت ہے۔ اگر مقبول ہو تو رسالہ قابل دید ہوگا۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ قیمت ۲۰/ پتہ۔ دفتر الہادی سیالکوٹ۔

---

# توراۃ سے طلاق کا ثبوت

دیکہو استثناء باب ۲۴ آیت ۱ و ۲ سے اگر کوئی مرد کوئی عورت کے لئے اُس سے بیاہ کرے اور بعد اُس کے ایسا ہو کہ وہ اُسکی نگاہ میں عزیز نہ ہو اس سبب سے کہ اُس نے اُس میں کچھ پلید بات پائی تو وہ اُسکا طلاق نامہ لکھ کے اُس کے ہاتھ میں دے اور اُسے اپنے گھر سے باہر کرے اور جب وہ اُس کے گھر سے نکل گئی تو جا کے دوسرے مرد کی ہو وے۔ پر اگر دوسرا خاوند بہی اُس سے ناخوش ہو وے اور اُسکا طلاق نامہ لکھ کے اُس کے ہاتھ میں دیوے اور اپنے گھر سے نکال دے یا اگر دوسرا شوہر اُسے جو رو کر کے مر جاوے تو روا نہیں کہ اُسکا پہلا شوہر جس نے اُسے

---

نکالا تہا اُسے پہر کرے۔ (خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

---

# اڈیٹر اہلفقہ جواب دے

از نامہ نگار

صفحہ ۱۷۸ شامی کے حاشیہ پر درمختار میں ہے ولوزاد تابعہ الی ستۃ عشر لانہ ماثورہ

یعنی اگر نماز عیدین میں سولہ تکبیروں تک زیادہ کرے تو امام کی متابعت کرے کیونکہ یہ ماثورہ ہیں۔

ردالمحتار (شامی) صفحہ ۱۷۸ میں ہے لانہ تبع لامامہ فتجب علیہ متابعتہ وترک رائیہ برائی الامام یعنی مقتدی امام کا تابع ہے مقتدی پر متابعت امام کی واجب ہو اپنی رائے امام کی رائے پر چہوڑ دینی چاہیئے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب حنفی مذہب میں متابعت امام کی اس قدر ضروری لازم ہے تو حنفی کو اُس امام کی متابعت کیوں نہیں لازم ہوگی جو امام رفع الیدین اور آمین بالجہر کہتا ہے یعنی بر بنائے متابعت مذکورہ مقتدی کو بہی آمین ورفع یدین امام مذکور کے پیچہے کرنا چاہیئے؟

عروۃ بن الزبیر کا کیا فعل تہا جس سے انکا پاؤں کاٹا گیا تہا۔

البیان نمبر ۲ مطبوعہ صفر ۱۳۲۵ھ صفحہ ۲۶ میں لکہا ہے امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا ہے اذا ظہر الحق فہو مذہبی

سوال امام صاحب نے ان لفظوں کے ساتہ کہاں فرمایا ہے اور انتفاع بالرہن حدیث صحیح سے ثابت ہے اور عدم الانتفاع برائے امام موصوف ہے پس اڈیٹر البیان کا لکہنا کیونکر صحیح ہوا یعنی امام صاحب کا قول حدیث کے مطابق ہو تو فہو مذہبی کہنا زیبا تہا۔

عبدالرحمان خان از مرچا

## غریب فنڈ

جناب اس ہفتہ مندرجہ ذیل صاحبان نے چندہ عنایت فرمایا۔
شیخ عبدالرزاق صاحب از مقام کینو (بیرا) ۸/
جناب مولوی عبدالرحمان صاحب دلال پور ۲۰/
جناب حافظ محمود علی صاحب از انہیاری عمہ
نقدی فنڈ ۱۲/

| | |
|---|---|
| میزان | عمہ ۱۰/ |
| قرضہ | ۲/ |
| باقی | عمہ ۸/ |

درخواست نمبر ۵۲ ۔ مولوی محمد سعید ۔ طالب علم بعمر ۲۰ برس ۔ متعلم پنجاب ۔ نثار نعل بنانہ

درخواست نمبر ۵۵ ۔ بابلاخان از مقام ڈنگہ متصل مشن سکول ضلع گجرات۔

دلیل القرآن بجواب ابطال القرآن

## تہذیب سے دشمنی کون کرتا ہے وہ ہو جاتا ہے

تسلیم ابعزاج شریف۔ اگر آپ مضمون ذیل کو پسند فرماتو ہین تو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں اسکو طبع کردین۔ اسکی اور ایک نقل جناب اڈیٹر اخبار اہل فقہ کے خدمت عالی مین روانہ کی گئی ہے وہ بھی اگر اسکو پسند کرتے ہین اپنے اخبار مین طبع کردینگے اور اسپر کچھ ریمارک کرنے ہین تو وہ ان ہی کردین گے ۔

اس بات کا تجربہ بھائیون کو ہوا ہوگا۔ خاکسار خریدار ہے اخبار اہل فقہ کا بابت اپریل ۱۹۱۰ء سے اور خریدار ہے اخبار اہلحدیث کا، وہین جون سنہ مذکور سے۔ افسوس ہے کہ پرچہ گذشتہ مضمون کے نہ اڈیٹر اہل فقہ نے روانہ کیا نہ اڈیٹر اخبار اہلحدیث نے حالانکہ منی آرڈر کے کرین پران کو روانہ کرنے کی درخواست تھی (اگرچہ وی پی ہو) اسواسطے کہ معلوم کرلین کہ بدتہذیبی کی کس کی جانب سے ہے خاکسار کے خیال خام مین یہ بات آئی۔ اگر بالفرض کوئی اس خیال کے مخالف ہو تو بھی اسکا کچھ شکوہ نہیں اکبر دو اخبار منگوا کے دیکھے کہ کون حق پر ہے اور کسکی جانب سے بدتہذیبی کی بنا ہے۔ شان علماء سے یہ بات بہت بعید ہے کہ بحث میں بداخلاقی کا لحاظ ہو۔ دیکھو اخبار اہلحدیث ۲۰ جون ۱۹۱۰ء کا پرچہ صفحہ ۹ (حضرات اہلحدیث بھی اخبار اہل فقہ کو منگوانا چاہیے) اگرچہ خاکسار ان باتون کے لکھنے کا لائق نہیں مگر کیا کرتا جل پڑی خیر ہو اسو لکھوا اسپر بھی حضرات ناظرین با انصاف ان ہر دو اخبار مین تہذیب و اتفاق پیدا ہونے کی کوشش اور مضمون لکھنے رہنا اور کوئی بات خلاف نقل و عقل ہو تو مہذبی زبان مین اسکو دلیل سے رد کرنا۔ کہا جاسکتا ہے کہ اہل فقہ و اہل حدیث مین اتفاق ہونا غیر ممکن ہے مانا کہ اتفاق نہو تو بھی کیون تہذیب کو ہاتھ سے جانے دینا۔ اگر کوئی کہے کہ خود رافضیت و دیگران رافضیت کراہلحدیث کو غیر مقلدین کہنا کیا یہ بدتہذیبی نہیں تو جواب یہ ہے کہ یہ خطاب بہت سال سے چلا آتا ہے۔ اور مقلدین وہی جو تقلید شخصی کو واجب جانتے ہین اب کے اہل حدیث ان کی غیر متعین یعنی وہ تقلید شخصی کو واجب نہیں جانتے بلکہ اسکو بدعت یا شرک کہتے ہین اگر اہل حدیث ہی خطاب کرین تو ان سے کوئی کتاب حدیث کی تصنیف نہیں ہوئی نہ سب احادیث پر ان کا عمل ہے۔ اہل حدیث وہی ہین جو کتب حدیث تصنیف کئے تھے عہ اور جنکو ہزار ہا حدیث یاد تھے۔ اگر کوئی منصف مزاج ہو تو خوب غور کرتا ہے تو شروع بنا مقلدین کو بدعتی و مشرک کہنے کی آپکے اہل حدیث سے ہوئی کہ وہ مقلدین ائمہ اربعہ کو مشرک و بدعتی لکھنے لگے اسبات پر آپکے اہل حدیث کے اکثر کتب گواہ ہین دور کیون جاتے ہو۔ اخبار اہلحدیث ۲۰ جون کا پرچہ دیکھو کہ اسمین رافضیہ کے جواب نمبر ۱ مین لکھا گیا ہے کہ "مذہب سُنی وہی ہے جو آنحضرت نے مسلمانون کو سکھایا مگر اسمین اتنا ہی حصہ جو سنت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جو اس مین حاشیہ لگائے گئے ہین سو بعد کے ہین مثلاً حنفی شافعی وغیرہ سو کہہ نہیں جاسکتا کہ ان اماموں سے بعد کی نسبتین ہین سُنی مذہب ان کا ذمہ دار نہیں الخ"

خاکسار کہتا ہے کہ رافضیہ کی تردید مین حنفی شافعی پر طعن کرنا مناسب نہیں کیونکہ بزرگان دین رافضیہ کی تردید مین حنفی شافعی کی تائید کئے ہین۔ کہ طعن اصحاب پر تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی گواہ ہے اور اسپر ایک مضمون خاکسار نے ۱۱ مئی کے خط مین اور ۹ جون کے خط مین لکھکر جناب اڈیٹر اخبار اہل فقہ کو طبع کیلئے روانہ کیا غرضکہ اس ہندوستان مین یہ بات بڑی بیپلی ہے کہ غیر مقلدین مقلدین کو بدعتی و مشرک کہتے ہین حالانکہ تمام روئے زمین کے مسلمان حنفی شافعی وغیرہ ہین۔ سو دلیل کی حاجت نہیں کہ وہ ظاہر ہے۔ مولوی صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کی کتاب اتحاف النبلاء دیکھو کہ اس مین بڑے بڑے محدثین کرام و مفسرین عظام کو حنفی یا شافعی وغیرہ لکھا گیا ہے (یا مین آپ غیر مقلد ہے افسوس) اور غیر مقلدین کے مستند علم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح و شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح جن سے یہ لوگ قرآن و حدیث کی سندین مسلسل لئے تھے۔ اور اب تک وہ سندین ان کے پاس موجود ہین۔ وہ بھی تو رسالہ انصاف مین اور بستان المحدثین مین مصنفین صحاح ستہ کو اور امام نووی و ابن حجر عسقلانی و قسطلانی وغیرہ کو (جن کی کتابین پڑھکر یہ لوگ مولوی ہین) شافعی لکھتے ہین اور امام طحطاوی و علی قاری و شیخ عبدالحق محدث و شاہ ولی اللہ محدث و شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ علیہم اجمعین جن کی حدیث دانی کا ڈنکا تمام دنیا مین بج رہا ہے حنفی تھے سو دلیل کی حاجت نہیں کیا یہ سب بدعتی ہین نعوذ باللہ من ذالک جو جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب لکھتے ہین کہ۔ جو اسمین حاشیہ لگائے گئے ہین سو بعد کے ہین مثلاً حنفی شافعی وغیرہ الخ۔ خاکسار کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو مذہب نہیں سکھلایا بلکہ سکھلایا سو دین اسلام سکھلایا۔ اوسوقت یہ صحاح ستہ نہیں تھے جب صحاح تصنیف پاکر دنیا مین منتشر ہوئی اسیواسطے شاہ صاحب رسالہ انصاف کے صفحہ ۲۲ مین لکھتے ہین کہ دوسری صدی کے بعد مجتہدون کے مذہب کی پابندی ظاہر ہوگئی اور ایسے کم تھے۔ جن کا مجتہدین کے مذہب پر اعتماد نہو اور غیر مقلد ہو۔ بحوالہ حجۃ اللہ البالغہ جو شاہ صاحب کی ہی تصنیف ہی کہتے ہین کہ چوتھی صدی سے مذہب معین کی پابندی ظاہر ہوئی تو اس سے ہماری حجت کو اور تقویت ہوئی کہ صحاح ستہ بعد دوسری صدی کے یعنی تیسری صدی مین تصنیف ہوئے دیبات

× مسلسل موجود نہ تھی منجر ہے اسیطرح مرتبہ ہی مدت سے چلا آتا ہے۔ اڈیٹر۔ عہ تو اہل قرآن وہ جنہوں نے قرآن تصنیف کیا ہو۔ پھر حدیث مین مسلمانون کو کیون اہل القرآن کا لقب دیا گیا!
عہ اسکا جواب اسی پرچہ مین مضمون تقلید مین ہے۔

تاریخ ولادت و وفات محدثین صحاح ستہ ثابت ہے) اور چوتھی صدی مین مشہور ہوئے اور مذاہب بھی الہامی ہین کہ بسبب ان کے تیسری صدی مین معین ہوئے اور چوتھی صدی مین مشہور ہوئے۔ کیونکہ چارون مذاہب کے دلائل انہین موجود ہین گویا کہ وہ چارون مذاہب کی حقانیت پر گواہی دیتے ہین اور شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ تحفہ اثناعشریہ مین شیعہ کے رد مین یہ لکھتے ہین کہ

مذہب نام اس راہ کا ہے کہ جسنے امتیون کو فہم شریعت مین کھولے الخ اور مذہب کو طرف خدا تعالیٰ کے اور فرشتون کے اور پیغمبرون کے نسبت کرنی کمال بیخردی اور نادانی ہے الخ

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو دیکھو کہ مذہب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف آپ نے نسبت کیا اور یہ بھی آپکی بڑی خوش فہمی ہے کہ ایڈیٹر اخبار اہل فقہ کو ناحق امام بخاری رح کی توہین کیا کرکے لکھنے لگے اور ۲۸ ویں جون کے اخبار اہل حدیث مین اس عنوان کی تحت مین کہ کیا امام بخاری کا بدلا ہے؟ فقہ کے نمیلادشنام جناب حضرت امام اعظم رح و حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے بابت چھاپ دیئے اور اپنے پاکیزہ پرچے کو رافضیون کی غلیظ گالیون سے ناپاک بنا دیا بقول آپکے امام بخاری کی توہین کیا سو ایڈیٹر اہل فقہ نے کیا تھا کہ امام اعظم رح و غوث اعظم قدس سرہ۔ پس یہ دشنام ایڈیٹر اہل فقہ کو دیتے تو کہہ سکتے تھے کہ یہ امام بخاری کا بدلا ہے۔ مگر دو بزرگون کو گالیون سے۔ اور یہ مثل مشہور ہے کہ جو جس مین ہے وہ چھپنے مین ہے نہ بس ایسا ہی مولانا کے من مین جو لیا وہ رافضی کی کتاب مین دسا" رافضیون کے گالیان طبع کرا گویا آپ ان گالیون کا دینا ہو۔ حالانکہ حضرت امام اعظم رح و حضرت غوث الاعظم قدس سرہ غیر مقلدین کے بھی امام ہین چنانچہ امام اعظم رح امام بخاری رح کے استادون کے استاد ہین اور غوث اعظم رح حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے پیرون کے پیر ہین۔ پس ایڈیٹر اخبار اہل فقہ نے امام بخاری کی بعض احادیث مین جو کلام کیا ہے وہ اپنی طرف سے نہین کیا بلکہ دوسرے محدثین کا قول بیان کیا ہے دیکھو اسبات پر اخبار اہل فقہ ۳ مئی صفحہ ۷ - پس اسکو توہین امام بخاری کہکر رافضیون کے دشنام چھاپنا کسقدر ان بزرگون سے عناد و تعصب ہے فتدبر۔ اسیطرح کہ اسپر آپ مذہب حنفی کے حامی و مددگار اور غوث الاعظم قدس سرہ کو اپنی مراد کے طلبگار ہو جاوینگے تو یہ جھگڑا الوٹ جائیگا۔ آپس مین مسلمانون کو اتفاق ہو جائیگا اور مولانا اسمٰعیل شہید رح جو سید احمد صاحب قدس سرہ کے مرید ہین - وہ صراط المستقیم کے صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۶ مین حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم و غوث الثقلین

کہتے ہین۔ حالانکہ آپ کا اسم مبارک سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ہے غوث کے معنی بے غوث مین فریاد کو پہنچنے والا کیونکہ حق تعالیٰ نے آپ کو وہ قدرت وطاقت دیا ہے کہ آپ مسکینون کی فریاد کو درگاہ رب العزت مین عرض کر کے ان مرادون کو پہنچا دیتے ہین اور یہ آپ کے قصیدہ غوثیہ جو مجموعہ وظائف مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۸ مین طبع ہوا ہے ثابت ہے آپکا لقب۔ اور حضرت نعمان بن ثابت امام اعظم حق تعالیٰ کی ہی طرف سے ہین کیونکہ القاب تمام دنیا مین بہت مشہور و معروف کہ کسی کا لقب ایسا مشہور نہیں کہ یہ مانند اسم اعظم کے ہین۔ پس ایسے جلیل القدر بزرگون کو کوئی رافضی برے کہے تو گویا اس نے دوازدہ امام کو برا کہا اور اس کا بدلا دوزخ ہے کیونکہ دوازدہ امام بھی ان بزرگون کی گواہی و تعریف کر گئے ہین اور وہ سب دلائل بیان لکھنے کی گنجائش نہین

آخبار اہل حدیث کی ۷ وین جون کے ۹ وین صفحہ مین مسئلہ مولود شریف کی مخالفت اور اخبار الفقیہ کا حوالہ ہے۔ گو یہ مخالفت کس ماہ و تاریخ کے پرچہ مین مرقوم ہے معلوم نہوا۔ ایک شخص کا قول نقل کیا جاتا ہے کہ وہ جھوٹ ہے یا سچ۔ آپ کو تحقیق نہوا۔ مگر رسالہ انوار ساطعہ بیان مولود و فاتحہ جسکی مقبولیت پر ہزارہا مہرین و تقریظین علماء عرب و عجم کے ہین۔ آپ کو پسند نہوا۔ اگرچہ آپنے بھی بخلاف دوسرے غیر مقلدین کے پرچہ مذکور مین مجلس مولود کو جائز کہا ہے نواب بھوپال نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے کہ محفل مولود ایک بدعت منکرہ ہے) مگر طبیعی اسباب ہین یہ ہے کہ محفل کو روشنی اور خوشبو سے آراستہ کیا جاتا ہے اور لوگون کو لائیکر کھانا کھلایا جاتا ہے اور آنحضرت صلعم کا مدح غزلون مین کیا جاتا ہے پس ان سب کا جواب رسالہ مذکور مین بدلائل قرآن و حدیث موجود ہے اور اخبار اہل فقہ ۸ وین جون صفحہ ۹ سے ۱۱ تک جشن میلاد کے دلائل موجود ہین۔ غیر مقلدین اپنے مکانون مین اور تقریب کے جلسون مین فانوسین و چراغین روشن کرنا اور عید کی نماز جو انکے ہان سنت ہے۔ اس مین بہتر کپڑے پہننا بدن کو خوشبوئی ملنا جائز ہوا (حالانکہ پنجوقتہ نماز جو فرض ہے اس کے یہ اہتمام نہین) مگر آنحضرت صلعم کی ولادت کی خوشی مین دلیلنے مجلس مولد مین جس مین قرآن مجید و حدیث شریف و سیر اور آپکی تعریف و توصیف قصائد مین پڑھنا ناجائز ہوا۔ میلاد شریف مین کیا برا کام ہوتا ہے درود شریف پڑھا جاتا ہے غربا و دوست آشنا کو کھانا کھلایا جاتا ہے کیا یہ فعل برا ہے؟ بقول آپکے بدعت ہی ہے مگر حسنہ ہے نہ کہ سیئہ دیکھو نووی شرح مسلم باب الجمعہ صفحہ ۲۸۷ والا نہ صحاح ستہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نہین تھے وہ بھی بدعت کہلاوینگے

ہمارا یا ہمارا حنفی مذہب ہو مخلوق ہو مرادیں اگر امام خوش (اڈیٹر)

عہ قرآن مجید کے ۲۹ ویں پارہ کی سورہ جن میں اسکا رد ہے (اڈیٹر)

ریاض الازہار فی اعمال سید الابرار المعروف بہ دوازدہ مجلس کے صفحہ ۹ مین حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے یعنے مومن کامل نہین ہوتا ہے تم سے جبتک نہوون مین دوست تر نزدیک اسکی ذات اور مال اور اولاد اور مان باپ اور سارے آدمیون سے

انجام اہل فقہ ۔ مومن جان کے پیش کردہ حدیث مین ذکر جان و مال کا نہین ہے مگر اسی کے مفہوم [illegible] شریف مضمون نفس کے متعلق مرقوم ہے پس جریے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان کو اپنا جان و مال اپنی اولاد مان باپ سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے ۔ اولاد اور مان باپ اپنے لئے جان دیوے کہین تو نہین دیویگا [illegible] لئے ہوتا ہے اسمین جان دیتا ہے ۔ پس جہاد تو ہر وقت نہیں [illegible] میلاد شریف ہر وقت ہر سال ہوتا ہے جہان کا جیسا پیارا [illegible] محبوب پس ایسے محبوب مال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مین خرچتا ہے تو مومن کامل ہو جاتا ہے ۔ پس مقلدین آپ کی محبت مین جشن میلاد کرتے ہین اپنے محبوب مال خرچتے ہین اجر عظیم پاتے ہین و غیر مقلدین محروم ہین ۔ چنانچہ یہ بات قرآن مجید اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ ابولہب جسکی مذمت مین سورۂ تبت نازل ہوئی وہ آپ کی ولادت کی خوشی مین تو کنیز لونڈی کو آزاد کیا اور اسی سبب اسکے وہ دوزخ مین جس انگلی سے اشارہ کر کے آزاد کیا تھا اس انگلی سے پانی پیتا ہے تو مومن کو بہ سبب اس جشن ولادت کے جنت مین کیا کیا درجے حاصل ہون گے ۔ ہان اس محفل میلاد مین جس جگہ بدعات ہون تو منع کرو ۔ [illegible] اصل مولود کو اور جو بادامہ دوست کشنا کو کھانا کھلایا جاتا ہے کو اور آپ کی [illegible] کو مت رد کرو اسبات مین علماء دیوبندنے ہزارون کتب تصنیف کی ہین دیکھو الدر المنظم فی حکم عمل مولود النبی الاعظم اور جان السیر مولانا مولوی شاہ عبد الحیی صاحب مرحوم بنگلوری کی ۔ جیسن دوم گذارش وقت تھوڑا ہے بارہ تک انشاء اللہ تعالی ۔

راقم محمد بدر الدین وظیفہ خوار ڈپٹی انسپکٹر آف ویکسینیشن مقام راجندری ضلع

**جواب** : آپکے سارے خط کا خلاصہ چند لفظون مین ہے کہ آپکو یہ معلوم نہیں کہ دونون اخبارون مین سے زیادتی کسکی جانب سے ہے اور یہ کہ مذہب اور دین دو چیزین الگ الگ ہین اور یہ کہ مولود مروجہ کا انکار جو غیر مقلدین کرتے ہین بیجا ہے اور یہ کہ اہل فقہ امام بخاری کی توہین نہین کرتا اور یہ کہ رافضیون کی کتاب سے اقتباس کیون کیا ۔ وغیرہ وغیرہ سو نمبر اول کی بابت عرض ہے کہ آپ ۱۱-اپریل سے اہل فقہ کے خریدار ہین مگر افسوس کہ آپکو اسی پرچہ کے صفحہ ۴ پر

یہ مضمون نظر پڑا جسکی سرخی یہ ہے ۔ "تصدیق ہو گیا کہ وہابی منافق ہین" پہراس کے بعد ہر ایک نمبر مین منافق گروہ منافقین ۔ گروہ شیطان ۔ ذریت نجدی ۔ شیاطین فاسق اور فاسقون سے بدتر وغیرہ الفاظ کو خوب ورد کیا گیا ہے نمونہ کے طور پر صرف ایک نظم سے آپکو ایک دو شعر سناتے ہین ذرہ ۲۱ جون کا اہل فقہ نکالکر دیکھئے کیا ہی اہل فقہ کی حالت ہو رہی ہے لکھتے ہین ؎

یہ بددین وہابی عجب بدسیر ہین + نجاست مین سگ ہین تجامین خر ہین
بجا ہے جو دیندار کرتے حذر ہین + کہ اس رمز سے واقفی باخبر ہین

کیا کوئی مہذب اپنے مخاطب کو ان الفاظ سے یاد کریگا ۔ بدعتی کا لفظ ایسا برا نہین مولود کو آپ بھی بدعت حسنہ کہتے ہین پس بدعتی ہوئے نہ ۔

**۲** کا جواب یہ ہے کہ آپنے فیصلہ کر دیا کہ مذہب کوئی چیز نہین کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم کردہ نہین بلکہ محض علماء کی آراء کا مجموعہ ہو اور بس یہی اہلحدیث کا قول ہے ۔ مگر تحفہ کے کسی نمبرہ مین عبارت مذکورہ نہین ہے +

**۳** مولود مروجہ سے مقلدین بھی سخت منکر ہین آپ نہ جانتے ہون یا بھول گئے ہون تو ذرا اہل فقہ ۱۴-اپریل کا جواب کو سب سے پہلے پہنچا ہے صفحہ ۳ پر دیکھئے کیا لکھا ہے کہ

جناب مستطاب عمدۃ العلماء زبدۃ الکملاء حامی سنت ماحی بدعت

حضرت مولانا **رشید احمد** صاحب گنگوہی اور حجۃ قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد **اشرف علی** صاحب تھانوی ادام اللہ برکاتہم

یہ دونون حنفی بزرگ اور ان کے تمام زیر اثر علماء سب مولود کو بدعت بلکہ کنہیا کے جنم سے تشبیہ دیتے ہین ۔ پھر یہ کیا انصاف ہے کہ جو کام آپکے بڑے بڑے علماء بلکہ مجدد کرین وہی اہلحدیث کرین ۔ تو انہون پر غصہ ہو اور ان بیچارون پر خفا ہون ۔

**۴** اہل فقہ امام بخاری کی توہین نہین کرتا تو توہین کے سر سینگ ہوتے ہین ۱۹-اکتوبر ۱۹۰۹ء کے پرچہ مین لکھا تھا کہ امام بخاری کا درجہ فن حدیث مین کوئی اعلی نہین خود امام بخاری کے شاگرد بھی ان سے روایت نہین کرتے کیا توہین ہے یا توصیف + انصاف سے کہنا ۔ جانب داری سے کام نہ لینا +

**۵** رافضیون کی کتاب سے اقتباس بالفرض نقل کرنا کوئی گناہ نہین ۔ بہر حال ہم آپکے مشورہ کی قدر کرتے ہین کہ تہذیب سے دشمن دوست ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم ۔ نہ لیلئے مخاطب اور اوسکی ہم مذہبون کو کبھی منافق یا شیطان یا سگ یا خر وغیرہ الفاظ قبیحہ سے یاد نہین کیا اور آئندہ بھی نہین کرینگے بلکہ ہم ان کو اپنا بہائی جانتے ہین ۔ اور جانینگے ۔ ہان یہ ضرور کہینگے کہ اخواننا بغوا ۔

# فتویٰ

**س نمبر ۲۸۷:** - عام لوگوں کا خیال ہے کہ اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں

**س نمبر ۲۸۸:** - فاتحہ کا پڑھنا امام کے پیچھے فرض ہے اور قرات کا سننا بھی فرض ہے جب امام الحمد شریف پڑھ چکا ہو - اور قرات پڑھ رہا ہو تو جو مقتدی کہ اس حالت میں پیچھے آکر امام کے کھڑا ہوا ہو تو وہ قرات سنے یا کہ الحمد شریف پڑھے اگر الحمد پڑھے تو قرات کے سننے کا تارک اگر قرات سنے تو بغیر الحمد رکعت نہ ہوئی جواب با حدیث لکھیں اور اخبار میں درج کریں +

**س نمبر ۲۸۹:** - جمعہ کی دوسری بانگ سنا ہے کہ حضرت صلعم کے زمانہ میں نہ تھی پیچھے حضرت عمر نے جاری کی ہے یہ عمل رسول صلعم کے برخلاف ہے یا کہ نہیں اگر برخلاف نہیں تو اوسکی وجہ درج فرماویں اگر یہ برخلاف نہیں تو تراویح بیس بھی حضرت عمر نے شروع کی ہیں ان سے کیوں انکار ہے + خریدار ۹۰۵۱

**ج نمبر ۲۸۷:** - زندوں سے مراد اگر یہ ہی کہ اونکی روحیں جسم سے نکلتی نہیں تو غلط ہے - اگر ایسا ہے تو ان کو دفن کفن کیوں کرتے ہیں - جنازہ کیوں پڑھتے ہیں سلمان کے جنازہ میں جو مردوں کے لئے دعا ہے وہ کیوں پڑھتے ہیں اور اگر اونکی مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو خدا کے ہاں عزت کے ساتھ رزق ملتا ہو خوش و خرم ہیں تو خیر یہ صحیح ہے - مگر اسکا مطلب یہ نہیں کہ ان سے کسی قسم کی مدد مانگی جاوے کیونکہ جب ہمارے سامنے حقیقی زندگی کیساتھ موجود تھے اُس حال میں بھی ان کو ہمارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں دیا گیا - تو بعد انتقال کرنے کے کیا ہوگا - جبکہ وہ ہماری فریاد بھی نہیں سن سکتے قرآن مجید میں ہے - وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ - یعنی جن لوگوں کو تم پکارتے ہیں ان کو ذرا جتنا بھی اختیار نہیں اگر تم اونکو پکارو - تو وہ تمہاری سنتے نہیں اگر سن بھی لیں - تو قبول نہیں کر سکتے +

**ج نمبر ۲۸۸:** - جتنے وقت تک الحمد پڑھنے کا حکم ہے اُتنے وقت تک سننے کا حکم نہیں جیسے نماز میں ملنے کے لئے اللہ اکبر کہکر شریک ہوتے وقت امام کی قرات کا سننا اور خاموش رہنا فرض نہیں - یعنی جسطرح امام کے ساتھ ملنے کیلئے اللہ اکبر کہنے کی اجازت حنفی بھی دیتے ہیں اور اسنا بولنا خاموشی کے برخلاف نہیں جانتے اسیطرح سے فقیہہ اور اہلحدیث سورہ فاتحہ پڑھنے کو خاموشی کے خلاف نہیں کہتے - پس فاتحہ کے پڑھنے سے سننے کی فرضیت کا ترک نہیں آتا

**ج نمبر ۲۸۹:** - جمعہ کی دوسری اذان حضرت عثمان کے وقت ہوئی ہے جو اجماع صحابہ سے بروایت صحیحہ ثابت ہے تراویح بیس رکعت کا انکار بھی اہلحدیث کو نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ آٹھ رکعتیں چونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے - اسلئے وہ تو سنت ہے اور بیس رکعت کا اصل تو حضرت عمر سے بروایت صحیحہ ثبوت نہیں - اگر ہو تو چونکہ صحابی کا فعل ہے اسلئے نوافل مستحبہ کے حکم میں ہے - یہی تقریر علامہ ابن الہمام حنفی شارح ہدایہ نے کی ہے اور یہی تقریر احسن ہے - کیونکہ جسطرح صحابی کا رتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں اسیطرح صحابی کے فعل کا رتبہ بھی آنحضرت کے فعل کے برابر نہیں ہم آپ کے وصول ہو کر داخل خریداران کئے گئے آپکی یہ تجویز کہ ایک مہینہ میں ایک اخبار صرف فتووں کا ہو اور لوگوں کو منظور نہوگی - نیز مضامین کی کثرت بھی اس تجویز کی اجازت نہیں دیتی +

**س نمبر ۳۹۰:** - ایک ہندو زمیندار مسلمان رعایا سے کسی کام میں مدد چاہتا ہے ایک فریق کہتے ہیں کہ ہندو زمیندار کو مدد دینا جائز نہیں ہے دوسرا فریق کہتا ہے کہ جائز ہے - زمیندار مذکور کہتا ہے کہ اگر مدد نہ دو گے - تو ظلماً کام کرا لونگا رعایا مسلمان کہتی ہیں کہ مزدوری لینگے زمیندار مزدوری سے انکار کرتا ہے مگر کھانا دینے کو کہتا ہے - تو اب زمیندار کا کھانا لینا جائز ہے یا نا جائز؟

**ج نمبر ۳۹۰:** - ایسے مسائل کا جواب عرف عام سے ہوتا ہے یعنی اگر زمینداروں اور مزارعوں میں یہ دستور عرف عام ہوتا ہے - کہ وقت بے وقت زمیندار مزارع سے کوئی کام کرا لیتا ہے - تو کر دینا چاہئے - کیونکہ المعروف کالمشروط

**س نمبر ۳۹۱:** - بازار وغیرہ کا گھاٹ یا پتنگ کا ٹھیکا لینا جائز ہے یا نہیں؟

**ج نمبر ۳۹۱:** - کام اگر جائز ہے تو ٹھیکہ بھی جائز ہے +

**س نمبر ۳۹۲:** - رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کہار کھٹولی وغیرہ لے چلتے تھے یا نہیں اگر تھے تو صحابہ اوس پر سوار ہوکر کہیں گئے ہیں - اور عورتیں کھٹولی پر جا سکتی ہیں یا نہیں قرآن و حدیث سے جواب +

**ج نمبر ۳۹۲:** - کھٹولی وغیرہ قسم کی سواریوں کا ثبوت نہیں البتہ اس قسم کی

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**بابو درباری حسین** صاحب اورسیر خریدار نمبر ۱۰۲۱ - اپنے مقدمہ کے لئے ناظرین سے دعا کے خواستگار ہیں۔

**مستری رحمت اللہ** ساکن امرتسر کا والد بدحواسی میں کہیں گم ہو گیا ہے ناظرین سے اُس کے دعا کی درخواست ہے۔

لاہور کی میونسپلٹی تجویز کر رہی ہے کہ ان لوگوں سے جو بذریعہ ریل لاہور میں آئیں بحساب ایک آنہ فی کس درجہ اول - آدھ آنہ فی کس درجہ دوم - اور ایک پیسہ فی کس درجہ درمیانہ و درجہ سوم ٹیکس وصول کرے ۔

(جو انتہائی اندھیر ہے - جسے سہم ← کہ گر دو آید تو اہر روز گھنچے)

**سنا ہے** کہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے تمام سکولوں میں اس مضمون کا ایک سرکلر نافذ کیا ہے کہ آئندہ کسی مدرسہ میں کسی اخبار کا پرچہ نہ خریدا جائے جب تک کہ پہلے محکمہ سے اسکی بابت اجازت نہ لیلی جائے (جلد فیصلہ ہوا - اور خیر ہوا)

**بمبئی** میں گرانی غلہ کی وجہ سے لوگ پریشان ہو رہے ہیں - اور قحط سالی کی علامات نمودار ہے۔

**اخبار انڈیا** کے مقدمہ میں ۹ جولائی کو ملزموں کی صفائی کی شہادت ختم ہو گئی آئندہ تاریخ پیشی ابھی مقرر نہیں ہوئی۔

**افواہ** ہے کہ اخبار جھنگ سیال پر بھی جو جھنگ سے شائع ہوتا ہے سرکاری مقدمہ چلایا گیا ہے۔

**پلیگ ڈیوٹی** کے متعلق چار زائد سرکاری ڈاکٹروں کی خدمات گورنمنٹ پنجاب کے سپرد کی گئی ہیں۔

**اٹلی** کا مصمم ارادہ ہے کہ طرابلس الغرب کی حفاظت کا کامل سامان مہیا کیا جائے اور جس طرح ہو سکے اسکی مضبوطی اور استحکام کی کوشش کیجائے۔

**نواب صاحب** رامپور نے اپنی ریاست میں مفت تعلیم دینے کا اعلان کر دیا ہے اور ساتھ ہی اس کے گاؤ کشی کی ممانعت کر دی ہے - (کیوں نہ ہو امیر صاحب کابل کی تقریر کا اثر ہے۔)

**پچھلے دنوں** بمبئی کی لیجسلیٹو کونسل میں علاوہ دیگر باتوں کے مسٹر حبیب اللہ نے گورنمنٹ کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ گجراتی زبان میں جو کتابیں مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں اُن میں سے ایک چھوٹی کتاب کے ۴۵ سبق میں ایسی باتیں مندرج ہیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی خیالات کو سخت صدمہ پہنچتا ہے - گورنمنٹ نے اس بارہ میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

**جمالپور** میں جن مولویوں پر نفاق پھیلانے کا الزام عائد تھا وہ بوجہ عدم شہادت رہا ہو گئے۔

**کلکتہ** میں ایک شخص تار توڑنے کے جرم میں چھ ماہ کی قید کا سزایاب ہوا۔

**ہمعصر ٹریبیون** راوی ہے کہ باریسال میں گورکھا سپاہی قومی والنٹیروں کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے بلا کسی تمیز کے لڑکوں پر حملہ کر رہے تھے۔

**جاپانی دلہن کے بارہ احکام** - جاپانی عورتوں کے بارہ احکام ہیں جو دلہن کو بیاہے جانے کے وقت سنائے جاتے ہیں اور اسپر عمل کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے یہ بارہ صلاحیں ہیں جو ماں اپنی بیٹی کو رخصتی کی گھڑی بتا دیتی ہے۔

(۱) بیاہے جانے کے بعد تم ہماری بیٹی نہیں رہیں - اسلئے تمہیں چاہئے کہ ساس اور سسر کی اطاعت کرو - ٹھیک ویسی ہی جیسے اب تک تم نے ماں باپ کی فرمانبرداری کی۔

(۲) جب تم بیاہی جا چکیں تو شوہر تمہارا آقا و مختار ہے - خاکسار اور مہذب بنو - خاوند کی اطاعت بیوی کے لئے ایک اعلیٰ صفت اور بڑی نعمت ہے۔

(۳) محبت سے ساس کے دل میں گھر کرو۔

(۴) حسد اور رشک نہ کرو - شوہر کو جو تمہاری محبت ہو اس کیلئے حسد سم قاتل ہے۔

(۵) اگرچہ قصوروار تمہارا شوہر ہی ہو - پھر بھی تم غصہ نہ کرو - اس کو برداشت کر لو اور جب شوہر رضامند ہو تو نہایت نرمی سے تم اُس کی غلطی جتا دو۔

(۶) فضول مت بولو - پڑوس کی بدگوئی مت کرو - جھوٹ نہ بولو۔

(۷) سویرے اٹھو - دیر کرکے سوؤ - دوپہر کو مت سوؤ پچاس سال کی عمر تک تھوڑی تھوڑی شراب پیو - جلسوں میں شرکت نہ دو - میلے ٹھیلے میں پل نہ پڑو۔

(۸) منجموں سے ہونیوالی بات نہ پوچھو۔

(۹) گھر کرنا سیکھو - خانہ داری میں کفایت شعاری برتو۔

(۱۰) جوان بیاہے جانے پر بھی کسنوں کی مجلس میں آمد و رفت نہ بڑھاؤ۔

(۱۱) زرق برق پوشاک مت پہنو - ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرو تاکہ متانت ظاہر ہو۔

(۱۲) باپ کی دولت اور عزت و منزلت پر گھمنڈ نہ کرو - اگر باپ امیر تو اس کی دولت کا چرچا شوہر کی برادری والوں کے آگے نہ کرو۔

---

* (یہ نصیحت سب نصیحتوں سے بڑھکر ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# نسخہ جات مفت خود بناؤ نسخہ جات مفت

**بال اڑانے کا پوڈر ۔ عرق و تیل و صابون ۔ کافور کا گلاس ۔ گولی و گلاس پارہ ۔ گلاس گندھک ۔ مال کافور**

**اسٹین منجن ۔ طلاء ۔ ادویہ سرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے**

عجیب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند مجربات شہر یا میں دیئے گئے ہیں ۔ جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے ۔

## امرت کی دہارا

امرت کی دہار نے جسقدر نام پایا ہے اُس کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہیئے مختصر رسالہ آبحیات میں لکھتے ہیں ۔ ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں ۔ امرت کی دہار تقریبا کل امراض مثل سر درد ۔ پیٹ درد ۔ تمام درد ہا بیرونی و اندرونی ۔ بخار ۔ کھانسی ۔ نزلہ ۔ ہیضہ ۔ طاعون ۔ بدہضمی ۔ مرگی ۔ ڈاڑہ کا درد ۔ دانتوں کی امراض ۔ درد آنکھ ۔ پھوڑا ۔ امراض معدہ ۔ امراض جگر ۔ امراض بچگان و عورات ۔ بھڑ ۔ بچھو ۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا ۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں ۔ بچوں ۔ جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے ادویات کے سینکڑوں بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق ہمیشہ موجود ہے امرت کی دہار جسکی جیب میں ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اوسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے ۔ ۵۰۰ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اسکی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں بڑی بڑی ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہیں ۔ امرت کی دہار کو ہر گھر میں پہنچانے کی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہمنے اسکے خریداروں کیواسطے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اسمیں تمام اصل نسخے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نمونہ آٹھ آنہ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شہر یا مفت نہ ملیگی

### ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے ورانحالیکہ اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محقق باہم رائے ہو رہے ہیں کہ

**مرض دراصل ایک ہے اور اُس کا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے**

امرت کی دہار درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں کوئی مرض نہیں جسکا یہ علاج نہیں ۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں بآسانی صرف ایک شیشی سے کنبہ کا علاج کر سکتا ہے اپنے دل میں یکطرفہ ڈگری نہ کر لیجئے کہ یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سُننا بھی آپکا فرض ہے پس ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آبحیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیں جو اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے ۔

**نوٹ** ۔ خط و کتابت کے واسطے اتنا پتہ کافی ہے "امرت کی دہار ۔ لاہور"

آج سے ... ٹھاکر دت شرما ...

ٹھاکر دت شرما مالک و اڈیٹر اخبار دیش اوپکارک و مصنف رسالجات طبی لاہور

آج تک ... ٹھاکر دت ... دیش اپکارک ... ہمیں ... رسالہ ... دیش اپکارک ... رجسٹر ... [illegible]

اہلحدیث خریدار نمبر ... بجناب مولوی ... مدرس ... سوہدرہ ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر - پنجاب

نمبر ۳۹

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

شرح قیمت اخبار

اجرت اشتہارات

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲ - اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۱ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری

## مسیحیت کی خصوصیت

اس عنوان سے ایڈیٹر صاحب زر افشاں نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جو ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے سارا نقل کیا جاتا۔ جو درحقیقت عیسائی مذہب کے دعووں کا فوٹو ہے اسلئے ناظرین اسے بغور پڑہین۔ بعد اسکے جواب بھی غور سے دیکہین مضمون مذکورہ یہ ہے:-

مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اس کو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے۔ سو یہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جسمین طاقت ہو کہ انسان کو از سر نو زندہ کرے۔ گناہ کی مزدوری موت ہے گناہ کے ارتکاب سے انسان نے خدا کیطرف سے اپنا منہہ پہیر لیا ہے اور خدا نے اپنی حضوری اس مین سے ہٹا لی ہے۔ اگر انسان جیتا ہے تو نفسانی اور دنیاوی آنائش مین مبتلا ہو کر جیتا ہے۔ اس کا کہانا پینا سب نفس کے متعلق ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی طرف اُس کا رُخ ہے اور دنیا ہی اُس کا کہانا پینا ہے۔ اس صورت مین توبہ جو مسلمانون اور ہندوؤن کا زبانزد ہے۔ کچہہ معنی نہین رکہتی۔ اپنی اصلاح کرنی تو یہ نہین ہے۔ اصلاح ارادون سے ہوتی ہے۔ لیکن جہان ہماری روحانی زندگی مین موت واقع ہوئی ہے وہان ہمارا ارادہ کس کام کا ہے۔ ہمکو نئی پیدائش کی ضرورت ہے۔ اور ہماری توبہ کے یہ معنے ہین کہ ہم دنیا کیطرف سے پہر جاوین اور ہمارا رخ خدا کیطرف ہو جاوے اور ہمارا کہانا پینا آئندہ وہی ہو۔ مسیح کا یہ دعوی کرنا کہ مین ہی ایک نجات دہندہ ہون اور کہ زمین و آسمان پر اور کوئی نام نہین دیا گیا کہ جسکی طفیل نجات حاصل ہو۔ یہ دعوی اس بات پر مبنی ہے کہ خداوند وہ طاقت عطا فرماتا ہے۔ جس سے انسان خدا پسند نیکی کر سکے اور یہی مسیحی مذہب کی فضیلت ہے اخلاقی تعلیم تو دیگر مذاہب مین بھی پائی جاتی ہے اور اسکی نسبت مسیحیت انکار نہین کرتی۔ کیونکہ اُس کا قول ہے کہ دیگر لوگ الہام نہ رکہکر بھی خدا کی شریعت کی شہادت اپنے دلون مین رکہتے ہین۔ اس لئے اگر دیگر مذاہب مین اخلاقی تعلیم کے متعلق بہت کچھ مسیحیت کے ساتھ مشابہ ہے۔ تو اعتراف کرنے سے ہمکو کسی طرح کا اندیشہ نہین ہے بلکہ اس اقرار سے ہم دیگر مذاہب کے نزدیک آجاتے ہین اور وہ ہمارے نزدیک۔ لیکن مسیح کا یہ دعوی کہ مذہب میں بجائے اس ہادی ہون اور رہنما ہون۔ اس بات پر منحصر نہین ہے کہ وہ ہمکو نیک تعلیم دیتا ہو یا کہ

مرقع قادیانی بابت یکم اگست ۱۹۰۷ء شائع ہو چکا ہے۔ ۱/ کے ٹکٹ بہیجکر نمونہ منگوا سکتے ہیں۔ قیمت ... سالانہ

اسکی اخلاقی تعلیم دوسرے گروہون اور بزرگون سے بہتر ہے گو اس میں کبھی شک نہین ہے کہ اسکی تعلیم واقعی دوسرون پر ترجیح رکھتی ہے لیکن اس نے ایک کام کیا ہے جو کہ دوسرے رشی منیون یا پیغمبرون نے نہین کیا اور وہ یہ ہے کہ جو اس نے کہا اسپر وہ خود کاربند ہوا۔ اور علاوہ اس کے وہ یہ بھی کرنے کو آمادہ ہے کہ اپنے شاگردون کو بھی طاقت عطا فرماوے۔ کہ وہ بھی اُسکی سی زندگی بسر کرین یہ امر مسلمہ ہے کہ اکثر اخلاقی امور جانتے تو اچھی طرح سے ہین۔ لیکن اُسپر عمل نہین کرسکتے۔ ایک فلاسفر کا یہ قول بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ عام تجربہ ہے کہ نیکی کیا ہے؟ اس کو مین خوب جانتا تو ہون اور اسکو پسند بھی کرتا ہون لیکن کچھ کرتا ہون تو بدی ہی کرتا ہون۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے پیرو اُن مذاہب کے فضائل تو بیان کرتے ہین۔ لیکن اُن پر کاربند نہین ہوسکتے۔ ان مذاہب کی تعلیم کا انحصار ظاہر پر ہے۔ ہان ظاہری فرائض پر تو کاربند ہوا جاتا ہے کیونکہ وہ ہلکے پھلکے ہوا کرتے ہین لیکن خدا کو دل و جان سے پیار کرنا اور ہمسایہ کو اپنے جیسا جاننا اسپر وہ کاربند نہین ہوسکتے۔ کیا کرنا چاہئے اسکے متعلق تو تشریح ہو چکی باقی ہے کہ روزہ رکھنا۔ زکوۃ دینا۔ پنجوقتہ نماز پڑھنا بٹیرا یار کرتی ہے۔ لیکن جو کچھ ہونا چاہئے اس پر کاربند نہین ہوا جاتا ہے لیکن مسیحیت کی یہی خصوصیت ہے کہ یسوع خداوند نہ صرف اخلاقی تعلیم دیتا ہے کہ انسان کو کس قسم کی زندگی بسر کرنا چاہئے۔ بلکہ انسانی جامہ پہنکر وہ خود اخلاقی زندگی کا نمونہ بنکر دکھلاتا ہے اور وہ اپنے پیرؤون کو بھی طاقت عطا کرتا ہے کہ وہ بھی ویسی زندگی بسر کرین۔ ہان ابتدا مین اسکا پیرو ٹھوکرین کہاتا ہے۔ اور اسکی زندگی نامکمل ہوتی ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ بہتر بنتا جاتا ہے۔ یہ ایک صحیح شہادت ہے اور جو تجربہ پر مبنی ہے کہ غیر اقوام مین انسان تہذیب اور اخلاق دونون مین گر گیا ہی گیا ہے۔ اور مسیحی ملکون مین انسان ترقی ہی کر گیا ہے نہ صرف انکی زندگی کا پیمانہ اعلی ہوتا گیا ہے۔ بلکہ سوسائٹی کے طریق اور خیالات بھی اعلی اور پاک ہوتے گئے ہین۔ یہی ایک مذہب ہے۔ جسکو قدرت کا مذہب کہنا چاہئے۔ کیونکہ اُسمین یہ طاقت ہے کہ گری ہوئی انسان کو چلا سکے اور اُٹھا سکے اسکے لئے بھی شہادت موجود ہے ہزار ہا ایسے

ہو گئے ہین جو شیطان کے فرزندیت سے نکلکر خدا کی فرزندیت مین ہو گئے۔ ہم یہ مان سکتے ہین کہ بہت ایسے بھی عیسائی ہین۔ جو مسیحی مذہب کے اصول پر نہین چلتے۔ لیکن پھر بھی ان کی عام زندگی تہذیب اور اخلاق کے لحاظ سے دوسرون سے اچھی ہوتی ہے۔

(اخبار نور افشان - ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء)

**جواب:** - اس مضمون مین جہان تک نمبر دئیے ہین وہ قابل غور ہین۔ اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ یسوع اور مسیحی مذہب اپنے پیرو کو ایک روحانی طاقت بخشتا ہے جو دوسرے مذہب مین نہین۔ ہم بہت خوش ہوتے اگر یہ دعوے واقعے مین اپنے اندر ثبوت بھی رکھتا۔ بجائے کہ ہم انجیلون مین دیکھتے ہین کہ مسیح کے پہلے پیرؤون مین ایسے بھی تھے۔ جنہون نے خود حضرت ممدوح کو چند پیسون کے لالچ مین پکڑوا دیا اور صبح ہونے سے پہلے پہلے تین دفعہ ان پر لعنت کی۔ اور ہم دیکھتے ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول پیرؤون کا نمونہ ہمکو ایک ایسا راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے کہ کسی نبی کے پیرؤون مین نہین ملتا۔ حضور پر تمام عمر مین بڑی مصیبت کا وقت حضور کے خادمون کی آزمائش کا وقت ہجرت کی رات کا تھا۔ یعنے جس وقت حضور نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو کوچ فرمایا تھا۔ اس وقت حضور کے ایک خادم نے یہ جان نثاری کی کہ حضور کے باہر جانے کے وقت آپ کے بستر پر خود لیٹ گیا کہ مخالفین محاصرین اگر اندر آئین تو بیشک میرا کام تمام کردین۔ مگر حضور کی ذات پر آنچ نہ آئے دوسرے خادم نے یہ جرات دکھائی کہ حضور کو لیکر نکل گیا اور باہر غار ثور مین کئی دنون تک چھپے رہے۔ مگر جان نثار کے استقلال کی یہ حد کہ مجال نہین کوئی خبر تک ہو حالانکہ کھانا اسی کے گھر سے آتا رہا۔ پھر اسی غار سے نکلکر دو سو میل سے زیادہ کا سفر مدینہ تک طے کیا مگر مجال نہین کوئی خیانت یا نیت بد پیدا ہو۔ حالانکہ اسی جان نثار کے چھوٹے چھوٹے بچے مکہ معظمہ مین موجود تھے۔ جنکی نسبت بہت کچھ تفکرات ہوسکتے تھے۔ مگر اس جان نثار خادم نے ذرہ بھر پرواہ نہ کی اور یہ کہتا ہوا آگے چلا

دل لیا ہے تو جان بھی لیلو + ہمسے بیدل رہا نہین جاتا

تمام اپنے گھر بار بال بچون کو لات مار کر اپنے ہادی برحق کا ساتھ دیا کیا اڈیٹر صاحب اس کی کوئی مثال عیسائی تاریخ مین بتا سکتے ہین +

اس تقریر مین تو پیروان کا مقابلہ ہے تاکہ ہم ایک مذہب کا مذہب سے مقابلہ کرسکین

الہامی کتاب - قرآن شریف اور وید کے الہامی ہونے پر بحث ... قیمت ۱۰/

ahmadimuslim.de

مگر نہ آپکی طرح کہ صرف زبانی دعوی بلکہ بحوالہ آیات۔ غور سے سنیئے!

قرآن مجید کا تو اصل مطلب اور اعلیٰ مقصد ہی یہ ہے کہ بندوں کو خدا سے ملایا جائے۔ دیکھئے کیا ہی لطیف پیرائے مین ارشاد ہے:

قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین (پارہ ۸ ع ۷)

آے نبی تو کہدے کہ میری نماز اور قربانی بلکہ جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العلمین کے لئے ہے جسکا کوئی شریک نہین اور مجھے یہی حکم ہے اور مین اس کے فرمانبرداروں سے پہلا ہون۔

ایک موقعہ پر ارشاد ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (پارہ ۲۹ ع ۱۳)

یعنے تم اللہ کا نام یاد کیا کرو۔ اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے اوسکے سوا اور کوئی معبود نہین۔ پس تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

ایک مقام پر ہادی اسلام کی طاقت کا اظہار ہے کہ

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (پ ۲۸ ع ۱۰)

یعنے نبی ان لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اپنی صحبت کے نیک اثر سے پاک کرتا ہے اس دعوی کو نہ صرف زبان تک رکھا بلکہ کرکے بھی دکھا دیا جسکے لئے عرب کی پہلی اور پچھلی زندگی کا مقابلہ زندہ ثبوت ہے جسکی نسبت یہ کہنا غیر موزون نہین کہ

وحوش اور بہائم کو انسان بنایا ۔ گڈریون کو عالم کا سلطان بنایا

مسیح کی شان مین تو ہم کچھ کہہ نہین سکتے۔ وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہین کہ اونکی نسبت جو اعتقاد عیسائیون نے لگا رکھے ہین۔ یہ نہ انہوں نے سکھائے نہ انہوں نے رکھے۔

خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید مین جو ذکر ہے اس سے بڑھکر تو کیا اوسکو برابر بھی کسی کتاب مین نہین۔ غور سے سنئیے!

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ (پ ۲ ع ۴)

یعنے بعض لوگ ایسے ہین جو اللہ کے سوائے اور لوگون کو شریک بناتے ہین۔ یعنی خدا کے ساتھ شریک کرتے ہین۔ اس شرک کا بیان یون فرمایا کہ انسے ایسی محبت رکھتے ہین جیسی اللہ سے چاہئے یعنے اللہ کے برابر کسی کی محبت کرنا قرآن کے محاورہ مین شرک ہے۔ پھر اسی کے ساتھ ہی اصل توحید کیطرف اشارہ کرنیکو فرمایا:۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ

یعنے جو لوگ ایماندار ہین وہ اللہ ہی کی محبت مین سب سے زیادہ مضبوط ہیں اس آیت قرآنی مین خاص لطیف نکتہ یہ ہے کہ اس مین خدا کی محبت کرنے کو کسی امر کے صیغہ سے بیان نہین کیا کہ تم سارے زور سے اللہ کی محبت کرو۔ جیسا کہ انجیل مین ہے نہین بلکہ اس مین جملہ اسمیہ کے طور پر بیان ہے جس مین صیغہ امر سے بہت زیادہ مبالغہ ہے۔ کیونکہ امر کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے لیکن ہر ایک امر کی خلاف ورزی موجب کفر نہین ہے اسلئے امر کے صیغہ مین یہ زور نہین جو جملہ اسمیہ مین ہے۔ کیونکہ اس کا مفاد تو یہ ہے کہ ایماندار وہی ہے جسکو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہو۔ اگر ایسا نہین تو اس مین ایمان ہی نہین۔ اسکی مثال یہ ہے کہ سکول کا ماسٹر اپنے شاگردون کو تاکید سے کہے کہ خوب دل لگا کر سبق یاد کرو ایک مضمون تو یہ ہے۔ مگر ایک یہ بھی ہے کہ بورڈ پر لکھوا دے کہ طالب علم وہی ہے جو سبق یاد کرے پہلے حکم مین یہ زور نہین جو دوسرے مین ہے غالباً لٹریچر سے واقف آدمی کو اس مین شک نہین ہو سکتا کہ پہلا حکم ایک معمولی ہے دوسرا حکم بہت زوردار ہے۔ پس ثابت ہوا کہ جن عیسائیون دشمن مصنف عدم ضرورت قرآن نے یہ دعوی کیا ہے کہ قرآن مجید مین خدا سے محبت رکھنے کا حکم نہین۔ وہ قرآن کو نہین سمجھے۔

اے ایک آگاہ نہ عالم درویشاں را ✤ تو چہ دانی کہ چہ سودا ست ایشان را

ان بغیر قرآن اپنے پیرو کیلئے ایسا عامل ہے کہ قرآن مجید بلا کہتا کہتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (یعنی تمہارے لئے اللہ کا رسول عمدہ نمونہ ہے۔ اسی نمونہ کے مطابق تم کام کرو)

یہ بھی خوب کہی کہ غیر اقوام مین انسان تہذیب اور اخلاق دونون مین گرتا ہی گیا اور مسیحی ملکون مین انسان ترقی ہی کرتا گیا۔ اس فقرہ نے تو اڈیٹر صاحب کی نسبت ہمارے نیک گمان کو صدمہ پہنچایا معلوم ہوتا ہے یا تو وہ تہذیب اور اخلاق کے معنے نہین جانتے۔ یا دانستہ غلط بحث کرتے ہین۔ مہربان من! آپکی سابقہ تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ انسان کے لئے اعلیٰ معراج یہ سمجھتے ہین کہ وہ خدا کا ہو کر رہے۔ پس اس تعریف کے مطابق آپ انصاف سے بتلا سکتے ہین کہ آج عیسائی ممالک مین یہ وصف ہے؟ عام طور پر خدا ہی کو جواب ہے

شراب نوشی۔ زناکاری کی حد نہیں۔ دغابازی کوئی عیب نہیں۔ حق تلفی کوئی بڑا کام نہیں۔ مین چاہتا تہا کہ آپ کو یہان بیٹھے ہی یورپ کی ذرا سیاحت کروا[ؤن] مگر مین جانتا ہون۔ کہ آپ خود بھی اس سے تنگ نہ ہونگے۔ اسلئے سردست آپ کو تکلیف نہین دیتا۔ پہر یہ بھی دیکھنا ہے کہ مسیحی ممالک نے جو ترقی کی ہے یہ عیسائی مذہب کو ساتہ لیکر کی ہے یا اُسے چہوڑ کر۔ جناب من! ہم تے تو یہ دیکھنا ہو کہ مذہب کیا کہتا ہے یہ نہین دیکہنا کہ مذہب والے کیا کرتے ہین آپ ہا مین تاریخ کو جٹہا نہین سکتے۔ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ مسلمانون نے جو ترقی کی تھی۔ وہ اسلام کو راہنما بناکر اپنے ساتہ لیکر کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانون کی ترقی کے ساتہ ساتہ اسلام کی ترقی بہی نظر آتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ مسلمانون کا پہلا طبقہ جیسا کہ اسلامی پابندی پر مضبوط تہا۔ ترقی مین بہی اعلے معراج پر پہونچا تہا۔ لیکن جونہی انہون نے اسلام کو چہوڑا۔ یا جسقدر اوسکی تعلیم کو چہوڑا اُسیقدر تنزل ان کا ہوا۔ برخلاف اسکے عیسائیون کا پہلا طبقہ مسلمانون کے پچہلے طبقہ سے مشابہ ہے۔ یعنے تیسری چوتھی صدی عیسوی تک عیسائیون کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ بڑی ذلت کی زندگی گذارتے تھے۔ کئی دفعہ بادشاہون کے حکم سے ان کا قتل عام ہوا۔ جو عیسائی ہوتا اوسکی خیر نہ ہوتی۔ بیچارے سر چھپائے پہرتے جناب والا کیا یہ واقعات ہمکو سبق نہین دیتے۔ کہ عیسائی مذہب اپنے اندر ترقی قومی نہین رکھتا جو اسلام رکھتا ہے ورنہ آپکو یہ ماننا ہوگا کہ عیسائیون کے پہلے طبقون کی نسبت آجکل کے ممالک متمدنہ کے عیسائی مذہب کے زیادہ پابند ہیں اگر یہ ہے تو تاریخ عالم کو نئے سرے سے لکھنا ہوگا۔ کیا خوب ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے + ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے

مختصر یہ کہ مسیحی ممالک (یورپ) نے بیشک ترقی کی ہے مگر نہ یہ کہ عیسائی مذہب کی راہنمائی سے بلکہ مذہب کو چہوڑ کر اپنی راہنمائی سے۔ پس ایسی ترقی کو مذہب کے آثار سے بتانا صریح مغالطہ ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو مسیحی ممالک کی مختصر سی کیفیت بھی دکھائی جائیگی ؎

شیشہ مے کیطرح اے ساقی + جیب پر دوست کہ بھری بیٹھے ہین

تفسیر ثنائی اردو
جلد اول مع مقدمہ ۱۲/ جلد دوم ۸/ جلد سوم ۸/ جلد چہارم ۸/ جلد پنجم و ششم
چارون جلدون کو یکمشت خریدار کو للعہ محصول علاوہ

# اجتہاد اور تقلید

سابق مین ہم لکہہ آئے ہین کہ فقہ کے مسائل دو قسم پر ہین ایک تو وہ ہین۔ جو قرآن وحدیث سے باصول مقررہ استنباط کئے جاتے ہین۔ جن کی مثالین سابق مین ہم دے آئے ہین۔ آج ہم دوسری قسم کے مسائل پر آتے ہین جنکو مسائل قیاسیہ کہتے ہین۔ اس قسم کے مسائل کی تسلیم پر اجماع اور سب علما کا اتفاق نہین بلکہ بعض علماء قیاسی مسائل سے منکر بھی ہین۔ اُن کی دلیل یہ ہے کہ خداتعالی نے ہمارے لئے قرآن مجید مین واضح احکام نازل فرمائے ہین چنانچہ ارشاد ہے۔ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (ہم نے ایسی کتاب اتاری ہے۔ جو سب چیزون کو واضح بیان کرتی ہے) اور حدیث شریف مین ہے الحلال بین والحرام بین یعنے حلال اور حرام دونون واضح ہین۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احکام شرعیہ وہی ہین۔ جو قرآن وحدیث کے الفاظ سے سمجہے جائین اور بس۔ علماء اصول نے اسکا جواب دیا ہے کہ احکام قیاسیہ بھی قرآن وحدیث ہی سے مستخرج ہوتے ہین چنانچہ نور الانوار مین ہے۔ ان القیاس کاشف معانی الکتاب یعنے قیاس موجد حکم نہین بلکہ مُظہر ہے جو بات عوام کی سمجہ سے مخفی ہوتی ہے اوسکو مجتہد قیاس سے ظاہر کردیتا ہے پھر اس بحث سے گذر کر ہم قیاس کی تعریف کرتے ہین۔ جو علماء اصول نے کی ہے نور الانوار مین ہے۔ تقدیر الفرع بالاصل فی الحکم والعلۃ۔ اصل سے مراد وہ حکم ہے۔ جو قرآن وحدیث مین ہو اور فرع سے مراد وہ حکم ہے۔ جو اوسپر قیاس کیا جائے۔ اسی اصل کو مقیس علیہ اور فرع کو مقیس بھی کہتے ہین۔ پس معنے اس تعریف کے یہ ہوئے کہ منصوص حکم یعنے جو مسئلہ قرآن وحدیث مین ہو۔ اوسکی علت معلوم کرکے اوسپر دوسرے مسئلہ کو قیاس کرنا یعنے اُس دوسرے چیز پر بھی وہی حکم لگانا جو منصوص امر مین ہو اسکو قیاس کہتے ہین۔ اسکی مثال عام فہم یہ ہے کہ شراب کی حرمت جو قرآن وحدیث مین ہے اسکی علت جو معلوم کرین تو پتہ لگتا ہے کہ اُس حرمت کی علت نشہ ہے پس اس علت کو اور نشہ آور چیزون مین معلوم کرکے اُن پر بھی یہی حکم جاری کیا گیا یعنے بہنگ وغیرہ منشی اشیاء پر بھی حرمت کا حکم ثابت ہوگیا۔ یہ ایک ذہنی مثال ہے ورنہ قیاس کے لئے شرط ہے کہ فرع یعنے مقیس مین کوئی نص موجود نہو۔ اور بہنگ وغیرہ نشہ آور چیزون مین نص موجود ہے کل مسکر حرام (ہر نشہ آور چیز حرام ہے)

قیاس کے لئے کئی ایک شرائط بھی ہین۔ یہ نہین کہ ہر ایک موقع میں قیاس

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن — مولوی چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ کا جواب ۔ ۴/

قیاس کرنا جائز ہو۔ اُن شرائط کا ذکر بھی ضروری ہو کتب اصول میں عموماً وہ شرائط مذکور ہیں۔ نور الانوار کے متن کی عبارت یہ ہے :۔ کہ

| | |
|---|---|
| قیاس کے لئے یہ شرط ہے کہ اصل حکم جسپر قیاس کرتا ہو اپنی جگہ کیساتھ مخصوص نہ ہوا اور یہ کہ اصل حکم بجائے خود خلاف قیاس نہ ہوا اور یہ کہ جو حکم متعدی کیا جاتے وہ شرعی حکم ہو جو اپنے موقع پر نص صریح | فشرطه ان لا یکون الاصل مخصوصاً بحکمه بنص آخر وان لا یکون معدولاً به عن القیاس۔ وان یتعدی الحکم الشرعی الثابت بالنص بعینه الی فرع هو نظیره ولا نص فیه۔ الخ |

کے ساتھ ثابت ہو۔ اور اپنی فرع کیطرف جو اوسکی نظیر ہے۔ جاری کیا جاوے جس میں کوئی اور نص نہ وارد ہوئی ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ اصل حکم متعدی کرنے کے بعد اپنی اصلی حالت پر بدستور رہے ٭

ان چاروں شرطوں میں سے پہلی کی مثال یہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ خزیمہ اکیلا جس امر کی شہادت دیوے وہ کافی ہے دوسرے گواہ کی اوسکے ساتھ ضرورت نہیں۔ یہ حکم چونکہ خزیمہ کے ساتھ مخصوص ہے اسلئے اوسپر قیاس کرکے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلان امام بھی چونکہ خزیمہ کیطرح راست گو متقی اور صادق القول ہے اسلئے اوسکی شہادت بھی دو کے قائم مقام ہوگی۔ نمبر دوسری شرط کی مثال یہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ نماز کے اندر قہقہہ مارکر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اسپر قیاس کرکے یہ حکم نہیں نکال سکتے کہ جنازہ میں اگر ہنسے تو بھی وضو ٹوٹ جائیگا۔ کیونکہ یہ حکم (نماز کے اندر قہقہہ مارنے سے وضو ٹوٹنے کا) خود خلاف قیاس ہے اسلئے کہ وضو تو اپنے نقیض سے ٹوٹتا ہے اور قہقہہ مارنا وضو کی نقیض نہیں ہے لیکن چونکہ حدیث میں آیا ہے (حدیث صحیح نہیں ہے مگر فقہا اسکو تسلیم کرتے ہیں) اسلئے اسکو خاص اپنی ہی محل پر رکھینگے اور دوسری جگہ اسکو جاری نہ کرینگے ٭

تیسری صورت کی مثال یہ ہے کہ خمر کے نشہ کیوجہ سے کوئی شخص اسپر قیاس کرکے دیگر نشہ آور چیزوں کا نام بھی خمر رکھ لے تو یہ قیاس اصطلاحی نہ ہوگا۔ کیونکہ کسی چیز کو خمر کہنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو لغت سے تعلق رکھتا ہے ٭

نتیجہ۔ قیاس کی تعریف اور شرائط مذکورہ بالا سے یہ نتیجہ صاف اور صریح نکلتا ہے۔ کہ جو لوگ یا رسول اللہ۔ یا نبی اللہ وغیرہ الفاظ کا کہنا جائز کہتے ہیں وہ غلط ہے۔

تفصیل اسکی یہ ہو کہ آجکل بدعت پسند لوگ عموماً اپنے مصنوعی درود میں بصیغہ خطاب کہا کرتے ہیں صلی اللہ علیک یا رسول اللہ یا انکو معمولی اوقات میں کہتے ہیں "یا رسول اللہ ظہر دم برس" یا کہتے ہیں تمہاری ذات احد من کل سہارا یا رسول اللہ"۔ اور اس کے جواز پر دلیل لاتے ہیں۔ التحیات کے صیغہ خطاب کو کہتے ہیں۔ چونکہ التحیات میں آیا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی۔ یہاں پر بصیغہ خطاب آنحضرت کو سلام کہا گیا ہے اسلئے ہم بھی یا رسول اللہ کہتے ہیں۔ اسکی تقریر کا مطلب یہ ہو کہ ہم اسپر اوسکو قیاس کرتے ہیں۔ تعجب ہے۔ یہ قیاس کرنیوالے دراصل مولوی صاحبان ہوتے ہیں جنکا یہ قول ہو۔ کہ قیاس کرنا مجتہد کا کام ہے جو فلان فلان علم رکھتا ہو۔ جسکو اتنی ہزار حدیثوں پر اطلاع ہو۔ جو ناسخ منسوخ صحیح ضعیف کو جانتا ہو۔ آجکل کسکو اتنا علم ہو کہ قیاس کرسکے اسلئے تقلید واجب ہے۔ مگر کیسی جلدی خود ہی اس ساری تقریر کی تکذیب کردیتے ہیں کہ اپنے مخترعات مسائل پر خود ہی قیاس سے استدلال کرتے ہیں۔ خیر یہ تو اونکی دورنگی کا ذکر تھا۔

اب سنئیے! اصل مسئلہ کا جواب کہ فقہا نے قیاس کے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں۔ اون میں یہ شرط بھی ہے کہ اصل مقیس علیہ خلاف قیاس نہ ہو اور اگر خلاف قیاس ہے تو اوسکو اپنے محل ہی پر رکھینگے اور اسپر دوسری بات کو قیاس نہ کرینگے التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کہنا خلاف قیاس ہے اسی لئے حضرت عبد اللہ بن مسعود جو بڑے فقہاء صحابہ میں تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ہم (صحابہ) اس کو یوں پڑھتے تھے۔ السلام علی النبی۔ یعنے بجائے خطاب کے غیب کے صیغہ سے مضمون ادا کرتے تھے۔ اگر خلاف قیاس نہ ہوتا تو صحابہ ایسے کیوں چھوڑتے۔ پس اگر ہم عبد اللہ بن مسعود کی اس روایت پر عمل نہ بھی کریں یعنے السلام علی النبی نہ کہیں بلکہ السلام علیک ایہا النبی ہی پڑھیں تو بھی چونکہ یہ حکم یعنے صیغہ خطاب بجائے خود خلاف قیاس ہے اسلئے اسکو اپنے ہی محل پر رکھا جائیگا اور اسپر قیاس کرکے دوسری جگہ اسکو جاری نہ کیا جاویگا۔ ورنہ فقہا کا اصطلاحی قیاس نہ ہوگا ہاں اپنا اختراعی قیاس اس کا نام رکھیں تو اختیار ہے (باقی باقی)

---

## اہلحدیث کانفرنس

نے اس سے پہلے ایک مضمون متعلقہ توحید کشمیری زبان میں نظم کرا کے کشمیر میں شائع کیا تھا جسکی وہاں بہت ضرورت تھی اب تجویز تھی کہ ہندی ناگری میں

ahmadimuslim.de

ایک چھوٹا سا مضمون توحید و رسالت کا چھپوا کر بنارس وغیرہ اضلاع میں تقسیم کیا جاوے ۔ کیونکہ اسلام کی اصل غرض تو یہ ہے کہ بندگان خدا کو خدا کی توحید بتلا کر راہ مستقیم دکھایا جاوے اسی غرض کیلئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی تھی اسلئے جس جس جگہ ظلمت شرک زیادہ چھائی ہوگی ۔ کانفرنس کا فرض ہے کہ حسب حیثیت وہان نور توحید پہنچاوے ۔ چنانچہ اسی خیال سے یہ تجویز ہوئی ہے کہ ناگری مین رسالہ شائع کیا جاوے ۔ اس مین شک نہین کہ اہلحدیث کانفرنس کا ایک بہت بڑا کام کیا گیا مگر ہم افسوس کئے بغیر نہین رہ سکتے کہ جماعت اہلحدیث یہ سمجھے بیٹھی ہے کہ یہ بہت ایسا ضروری ہے کہ اس مین روپیہ ڈالنے کی حاجت ہی نہین ۔ بغیر امداد پہنچانے یہ سب کچھ کر لیگا ۔ حالانکہ دنیا کا کوئی کام بغیر مال کے چل نہین سکتا پس جماعت اہلحدیث کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر وہ توحید و سنت کے شائق ہین تو اہلحدیث کانفرنس کے وجود کو باغنیمت جانین ۔ اس کے ذریعہ سے اُن کو تمام شوق متعلقہ اشاعت توحید پورے ہو سکتے ہین ۔ اس کی امداد دین ۔ اسکو عزیز سمجھائین اُس کے ممبر بنین اور دون کو ممبر بنائین +

کانفرنس کی یہ بھی تجویز ہے کہ ایک واعظ خوش بیان مخلص کا گر رکھا جاوے جو اسکے مقاصد کی اشاعت کرے ۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ تجویز ظہور پذیر ہوگی سر دست ایک سکرٹری (جناب مولوی محمد حسین صاحب دہلوی) کی رائے درج ذیل ہے آپ فرماتے ہین :۔

بخدمت مخدومی مولانا ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس اہلحدیث سلمہ اللہ تعالی ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ نامہ نوازش مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء دریافت رائے بابت طبع رسالہ بخط ہندی ناگری جسمین توحید و رسالت کا ذکر ہو اور سر دست ایک واعظ رکھا جاوے جو اہلحدیث کانفرنس کی اشاعت کرے وررود لایا ۔ مجھکو اس نامہ عالی سے بہت ہی مسرت ہوئی اور بے انتہا خوشی کہ الحمد للہ جناب صدر انجمن صاحب و سکرٹری انجمن کو اشاعت اسلام کا خیال آیا ۔ مولانا کانفرنس اہلحدیث کو کچھ کر کے دکھلانا چاہئے ۔ اور ہمیشہ اسکے صدر انجمن مع سکرٹری و ممبران کارکنان کی نظر اس آیت شریفہ قرآن کریم پر ہونی چاہئے :۔

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور یہی اللہ کریم کا ہی حکم ہے شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ

مولانا ! بخاری شریف مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی اگر خدا تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت کر دے تو تیرے واسطے دنیا مین اس سے بہتر کوئی نعمت نہین ہے دونون امر مین آپکو کہنا ہے کہ آپ سب سے مقدم اس کام کو کرین کہ غیر قوم کے کانون تک توحید و رسالت کا ذکر پہنچا دین اللہ کریم سواخذہ سے بچا وے ۔ مین اس مین چندہ دینا بھی ضروری سمجھتا ہون ۔ لہذا مبلغ دو روپیہ× بھیجتا ہون آپ اس صرف مین شامل فرما دین "

## انجمن مُصلح الاخوان

کے متعلق امرتسر مین کوشش ہو رہی ہے لوگ ممبر ہونے کا شوق ظاہر کرتے ہین ۔ بیرونجات سے بھی خطوط ممبری کے آئے ہین ۔ ایک صاحب پورنیہ بنگال سے لکھتے ہین :۔

مولانا ! السلام علیکم ۔ اہل حدیث مطبوعہ ۱۲ ۔ جولائی مین انجمن مصلح الاخوان کے انعقاد کے متعلق جناب نے جو اپنا خیال ظاہر فرمایا ہے اُسے پڑھکر دلکو نہایت مسرت ہوئی ۔ واقعی اسوقت ہر شہر قصبہ و دیہات مین ایسی انجمنون کی اشد ضرورت ہے ۔ کیونکہ ہم مسلمانون کی کوئی جگہ یا برادری ایسی نہین ۔ جہان باہمی خانہ جنگی موجود نہ ہو ۔ انشاء اللہ یہ انجمن دینی و دنیاوی دونون قسم کی بہبودی کا باعث ہوگی ۔ مین امید کرتا ہون کہ ہر ایک نیک نیت مسلمان (جسکے دل مین کچھ بھی قومی ہمدردی ہوگی) اس مفید انجمن کا ممبر بننے کے علاوہ دوسرے برادران دین کو بھی اس مین شریک کرکے بحکم رب تعالیٰ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى سعادت دارین حاصل کریگا ۔ خاکسار دلی اشتیاق کے ساتھ اس مبارک انجمن کا ممبر بننا چاہتا ہے امید کہ اسکے مفصل پراسپکٹس بھی بہت جلد مرتب کرکے قوم کو ممنون فرمائیگا ع بر کریمان کارہا دشوار نیست

الراقم خاکسار غلام محمد از پورنیہ

اسی طرح اور احباب نے بھی شوق ظاہر کیا مگر واضح رہے کہ میری غرض اس تحریک سے یہ نہ تھی کہ بیرونی احباب کو امرتسر کی انجمن مین شامل کیا جاوے

× میرے پاس ابھی تک نہین پہنچے شاید امین صاحب کے پاس پہنچے ہونگے (ابوالوفاء)

ahmadimuslim.de

بلکہ یہ بھی اور ہے کہ جو صاحب قومی درد رکھتے ہین - وہ اپنے اپنے مقامون پر اپنے ہمخیال احباب کو جمع کر کے ایک مختصر سی انجمن اس غرض کے لئے بنالین جو مسلمانون مین وقتاً فوقتاً مصالحت کرایا کرے - ممکن ہے بعض احباب یہ خیال کرین کہ ہمارے ساتھ کوئی ملتا نہین انکو چاہئے کہ اپنے خیالات عالیہ کو ذرا پستی مین لائین - یعنی یہ خیال نہ کرین کہ ایک بہت بڑی انجمن مثل حمایت اسلام لاہور باقاعدہ ہونی چاہئے بلکہ انکو یہ خیال کرنا چاہئے کہ جس طرح شروع حالت مین انجمن حمایت اسلام تھی اسیطرح ہم چند ایک احباب خواہ وہ دو ہون یا چار آپس مین معاہدہ کرین اور اس کا نام انجمن مُصلِحُ الاِخوان رکھکر کارروائی شروع کرین اور لوگون کو ترغیب شرکت دیتے رہین - پھر دیکھین کہ کیا نتائج پیدا ہوتے ہین - خدا کی پاک کتاب کا صریح حکم ہے کہ اَصلِحُوا بَینَ اَخَوَیکُم یعنے مسلمانون کی باہمی مصالحت کرایا کرو - کچھ شک نہیں کہ جسطرح فساد کرنیوالون کو گناہ ہے اوسیطرح اُن کی مصالحت کرانے پر قدرت رکھکر نہ کرانیوالون کو بھی گناہ ہے پس ہمارے احباب کوشش کرین اور دل مین جان رکھین کہ خدا کے ہان نیک کام ضائع نہین جاتا - ہمعصر اہل فقہ اور سفیر وکیل وغیرہ اسلامی پرچون سے بھی اس کی تائید کی توقع ہے :-

---

# آمین بالجہر

(از مولوی ابو نعیم عبد العظیم حیدرآباد دکن)

ناظرین پر تمکین انصاف آگین - اخبار اہل فقہ مین تہوڑا زمانہ ہوا - آمین بالسر کا ایک شجرہ شائع ہوا تھا جسمین آمین بالسر کو ثابت کرنیکی کوشش کیگئی تھی - اس شجرہ کو شائع ہوکر ایک یا ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا ہوگا مگر میرا اسوقت تک توجہ نہ کرنا صرف چند افکارات کے باعث تہا - گو وہ افکارات ابھی تک موجود ہین اور خداوند تعالی انشاء اللہ بصداق فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا دور کر دیگا - آپ لوگ بھی دعا مانگین - مگر چند احباب کی مجبوری سے اب مین اسکے رد پر آمادہ ہوا ہون - خدا مجھے اپنے مقصد مین کامیاب کرے - ناظرین حضرات اس شجرہ مین جو آمین بالسر کا ثبوت دیا گیا ہے وہ طبعزاد کسی مقلد کا ہے وہ اپنے اصول اور چال کے مطابق تقلیدہی سے کام لیتے ہوئے یہ تبلایا ہے - کہ فلان خلیفہ آمین بالسر کو پسند کرتا تھا فلان صحابی آمین بالسر کو پسند کرتے تھے مگر اسکے متعلق کوئی حدیث پیش نہ کی - بعض حدیث پیش کی تو مین توجہہ کی احادیث ہی سے اختفا مراد لیا ہے - افسوس ہو اُن اسلام کے مدعیون پر جو اسلام کا دعوی کرتے ہین مگر کبھی کسی مسئلہ کو قرآن و حدیث سے ثابت نہین کرتے مگر فلان کے قول فلان کے طریقہ عمل کو نہ بہ بہین ڈالتے ہین اسلام کو مثل ہنود کے شاستر کے سمجھ گئے ہین جیسے ہنود کے دہرم شاسترون مین لکھا ہے کہ منو کا یہ قول ہے - اپاستب اسکے خلاف کہتا ہے وغیرہ - اسکے مطابق اسلام کے مدعیون نے خدا اور رسول کو چھوڑ کر یہ کہنے لگے ہین کہ فلان عالم نے اس طرح کیا ہے فلان نے اس طرح بیان کیا ہے مگر یہ نہین سمجھتے کہ کیا قول حدیث و قرآن کی موجودگی مین کیسے حجت ہوگا اور یہ بھی خیال نہین کرتے کہ ایک آدھ صحابی یا کسی عالم یا خلیفہ کا خلاف ہمارے لئے کیسے حجت ہوسکیگا جیسے امام قاضی محمد ابن علی الشوکانی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ صحابہ اور تابعین اور اُن کے بعد کے اقوال حجت نہین ہوتے اور یہی مذہب جمہور کا تھا عربی عبارت یہ ہے :- واختلفوا ہل یکون حجۃ علی من بعد الصحابۃ من التابعین ومن بعدہم علی اقوال احدہا انہ لیس بحجۃ مطلقا والیہ ذہب الجمہور الحاصل حدیث کے موجود ہوتے نہ کسی صحابی کا قول قابل حجت ہے نہ کسی عالم کا قول - اسیطرح جب آمین بالجہر کی احادیث تمام کتب صحاح علاوہ صحاح اور مسندون مین اچھے واضح ہون تو پھر آمین بالسر کو صرف اسی وجہ سے کہ فلان صحابی نے اختیار کیا تھا - اور فلان خلیفہ کا یہی مذہب تھا - اختیار کرنا نری سفاہت ہے مین دعوی سے باور کرتا ہون کہ آمین بالسر کے متعلق کوئی واضح حدیث نہین جیسی کہ آمین بالجہر کیلئے بکثرت موجود ہین بلکہ یہ اگر کہون بجا ہے کہ آمین بالسر کیلئے حدیث ہی کوئی نہین جو کچھ کہ حدیث کو اپنی دلیل مین لاتے ہین وہ وہی حدیث ہین جو آمین بالجہر کی شان مین وارد ہین - مگر تاویلاً آمین بالسر کیطرف لیجاتے ہین - ہم ان احادیث کا ذکر ابھی انشاء اللہ کرینگے - اس مین شک نہین - کہ مصنف شجرہ نے بڑی ہی محنت سے شجرہ کو تیار کیا - مگر افسوس اسکا ہے کہ اسمین واضح احادیث پیش نہ کیا اور آمین بالجہر کے متعلق لکھ مارا کہ ایک دو ہی احادیث اس باب مین ہین ایک وائل ابن حجر وغیرہ من الفہوات والخرافات اس زعم فاسد کو توڑنے کیلئے اس سے عمدہ کوئی تجویز نہین پاتا ہون - کہ آمین بالجہر کی چند احادیث منجملہ احادیث کثیرہ صحیحہ کے کتب صحاح مین سے اس مضمون مین نقل کرون اور یہ دکھاؤن کہ آمین بالجہر کی احادیث بہت ساری ہین ایک یا دو کہنا صرف تعصب ضد ہٹ سے ہے اور شجرہ مین تو ایک دو صحابہ ایک دو خلیفہ کا نام لیا گیا ہے - ہم اب اسکے مقابل امام ترمذی صاحب کتاب ترمذی

کا ایک قول نقل کرتے ہیں جسمیں آپ پر اچھی طرح واضح ہوگا کہ اکثر صحابہ
اور اکثر تابعین کا یہی آمین بالجہر مذہب تہا۔ پہر اب میاں غیر مقلد صاحب کیا کرینگے
کثرت اُس زمانہ کی آمین بالجہر پر ظاہر ہوتی ہے آمین بالسر کے صرف ایک یا دو
ہی صحابی بیٹھے۔ سنو! قال الترمذی فی جامعہ۔ باب ما جاء فی التامین
حدثنا بندار قال انا یحیی ابن سعید و عبد الرحمن ابن مهدی قالا انا
سفیان عن سلمة ابن کہیل عن حجر ابن عنبس عن وائل ابن حجر قال سمعت
النبی قرء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وقال آمین مد بہا صوتہ
وفی الباب عن علی و ابی ہریرة قال ابو عیسی حدیث وائل ابن حجر حدیث
حسن و بہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی والتابعین و من
بعدہم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیہا و بہ یقول الشافعی
واحمد و اسحاق (و روی شعبة ہذا الحدیث عن سلمة ابن کہیل عن حجر
ابی العنبس عن علقمة ابن وائل عن ابیہ ان النبی قرء غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین فقال آمین وخفض بہا صوتہ قال ابو عیسی سمعت محمدا
یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبة فی ہذا و اخطا شعبة فی
مواضع من ہذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس و یکنی ابا السکن و
زاد فیہ عن علقمة ابن وائل و لیس فیہ عن علقمة و انما ہو حجر ابن عنبس
عن وائل ابن حجر وقال وخفض بہا صوتہ و انما ہو مد بہا صوتہ۔ انتہی کلامہ
اس عبارت میں ترمذی حدیث شعبہ پر جسمیں آمین بالسر کا ذکر ہے۔
جرح کرتے ہیں اور اسکو غلط ٹہیراتے ہیں اور اسی عبارت سے یہ صاف ظاہر ہوگا
کہ صحابہ تابعین تبع تابعین کا مذہب آمین بالجہر ہی تہا ذرا غور سے نظر ڈالئے۔
(ترجمہ) امام ترمذی رحمة اللہ نے اپنی جامع میں کہا ہے (باب آمین کہنے میں)
روایت ہے وائل ابن حجر سے سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے بعد آمین بلند آواز سے کہتے تھے اور اس
باب میں اسیطرح علی اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہا ابو عیسی نے حدیث وائل
ابن حجر کی اچہی حدیث ہے اور اسکے قائل اہل علم کے قطع نظر اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور تابعین اور تبع تابعین ہیں۔ اور رائے دیتے تھے یہ اسی آمین
بالجہر پر اور آمین بالخفی کے مانع تھے۔ امام شافعی امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب
آمین بالجہر تہا اور جو شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ ابن کہیل سے وہ حجر ابی العنبس
سے وہ علقمہ ابن وائل سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ پہر فرمایا آمین پست آواز سے
(اب اس پر امام ترمذی جرح کرتے ہیں) کہا ابو عیسی نے سنا میں نے محمد ابن اسمعیل
بخاری سید المجتہدین راس المحدثین سے کہ فرمائے حدیث سفیان کی (جسمیں
آمین بالجہر کا ذکر ہے) صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے شعبہ نے اس باب میں کئی
جگہ خطا کیا ہے۔ ایک تو لکہا ہے کہ عن حجر ابی العنبس۔ اور اصل میں ہے
حجر ابن العنبس جسکی کنیت ابو السکن ہے نہ ابو العنبس۔ اور دوسرا زیادہ کیا
ہے اس میں عن علقمة ابن وائل اور اصل میں عن علقمة نہیں ہے اور
جو اس میں ہے وہ یہی ہے۔ عن حجر ابن العنبس عن وائل ابن حجر تیسرا
اور غیر اسکے لکہا ہے۔ آمین کہتے ہوئے حضرت نے آواز کو پست کیا۔ در اصل یہ ہے
کہ حضرت نے آمین بلند آواز سے کہا (انتہی کلام امام الترمذی) اس عبارت
میں آمین بالسر حدیث شعبہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ صحابہ
تابعین تبع تابعین احمد ابن حنبل۔ شافعی اسحق رحمہم اللہ وغیرہم کا مذہب آمین
بالجہر ہی تہا۔

آپ بیان سے احادیث کثیرہ صحیحہ واردہ درباب آمین بالجہر نمبروار سنتے آئیے
(۱) ترمذی کی پہلی ایک حدیث وائل بن حجر سے آمین بالجہر میں ابہی گذر چکی ہے
اب دوسری حدیث ترمذی کی دوسری طرح سے ملاحظہ فرمائیے۔ باب
ما جاء فی فضل التامین۔ عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکة غفر لہ
ما تقدم من ذنبہ (ترمذی) ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم لوگ بہی آمین کہو۔ اور جس شخص کی
آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگی اوسکے گناہ بخشے جاوینگے۔ انتہی
بعض لوگ اس حدیث کو آمین بالسر پر لیجاتے ہیں یہ بالکل غلط ہے کیونکہ
خود اس حدیث کے ان الفاظ سے کہ اگر امام آمین کہے تو تم بہی کہو۔ یہ ظاہر
ہوتا ہے کہ آمین ایسا پکار کر سب مل کر کہیں کہ فرشتوں کی آمین کیساتھ ملے
پہر دوسرا یہ کہ اس حدیث کو اور دو دیگر حدیثیں واضح کر دیتی ہیں۔ جو ابہی آپ
معلوم کر سکتے ہیں۔

(۲) ابو داؤد میں دو حدیثیں وائل کی ہیں۔ ہم اوسکو چہوڑ کر اور دو تین حدیثیں
نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ قال

آمین حتی یسمع من یلیھا من الصف الاول - (ترجمہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ سنتے - انتہی (دوسری حدیثوں میں اسکے بعد اتنا اور آیا ہے کہ حضرت کی آواز کو صف اول سنتے بعد سب کے سب آمین ملکر کہتے +

(۳) اور حدیث ابوداؤد بروائت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسطرح ہے یعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر (ترجمہ) حضرت صلعم نے فرمایا ہے امام جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو - اسلئے کہ جس کسی کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین سے ملیگا - تو اسکے اگلے پچھلے گناہ سب بخشے جاوینگے + (سبحان اللہ)

(۴) ابوداؤد ہی میں ہے :- حدثنی ابو مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زھیر النمیری وکان من الصحابۃ فتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمہ بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفۃ قال ابو زھیر اخبرکم عن ذالک خرجنا مع رسول اللہ ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فوقف النبی یسمع منہ فقال النبی اوجب ان ختم فقال رجل بای شئ یختم فقال بآمین فانہ ان ختم بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین - انتہی - مختصر مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ ابوزہیر نمیری صحابہ سے تھے اور یہ عمدہ حدیثیں بیان کیا کرتے تھے - ایک وقت اونہوں نے یہ حدیث بیان کی آدمی کو چاہئیے جب دعا مانگے تو اوسکی استجابت کیلئے آمین کہے ابوزہیر نے کہا کہ ہم ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے تھے - پس ہم ایک شخص پر آئے جو کسی مسئلہ میں جھگڑ رہا تھا - یا مبالغہ کر رہا تھا وہان پر آنحضرت کھڑے ہوگئے اور سننے لگے واجب کرلو تو اگر ختم کرو - اس شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسی چیز سے ختم کردین آپ نے ارشاد فرمایا ساتھ آمین کے اگر آمین کے ساتھ دعا وغیرہ ختم ہو جائیگی تو وہ دعا وغیرہ ضرور قبول کیجائیگی - اب وہ آدمی جو حضرت سے پوچھ رہا تھا واپس چلا گیا - اور پھر ایک سے کہتا تھا اے فلانے ختم کر ساتھ آمین کے - انتہی + اس حدیث میں قطع نظر آمین کہنے کے یہ بھی بات آنحضرت صلعم کی زبان سے معلوم ہوتی ہے کہ آمین استجابت دعا ہی نہ کہ دعا کیونکہ ختم دعا پر آمین کہنے سے دعا قبول ہوجاتی ہے - اور جو بخاری شریف میں عطاء نے آمین کو دعا کہا ہے وہ خود کی رائے ہے× - اس حدیث صریح کے موجود ہوتے عطاء کا قول قابل حجت نہیں - فافھموا ولا تعجلوا ؛

(۵) ابن ماجہ میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین (ترجمہ) علی نے کہا میں نے رسول پاک کو سنا ہے کہ آپ ولا الضالین کے بعد آمین کہتے تھے

(۶) اسی ابن ماجہ میں ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حسدتکم الیہود علی شئ ما حسدتکم علی السلام والتامین - (ترجمہ) عائشہ رضی اللہ آنحضرت سے روائت کرتی ہین - کہ آپ نے فرمایا نہیں جلتے ہین یہود کسی چیز پر مگر سلام اور آمین کہنے پر +

(۷) اس سے واضح ابن ماجہ کی حدیث بروائت ابن عباس رضی اللہ عنہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حسدتکم الیہود علی شئ ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین - (ترجمہ) ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا یہود کسی چیز سے نہیں جلتے - مگر آمین کہنے سے پس تم بھی ان کے جلانے کے لئے آمین زور سے کہو - انتہی - اب جو لوگ آمین بالجہر سے چڑتے ہین - گو وہ یہودی نہوں مگر ایک خصلت انکی ان میں ہے اسلئے ہمکو بھی واجب ہے کہ مطابق حکم آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فاکثروا من قول آمین کے آمین زیادہ زور سے کہین

(۸) بخاری شریف کی واضح حدیث یہ ہے امن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی کان للمسجد للجۃ (ترجمہ) آمین کہا ابن زبیر نے اور جو لوگ کہ ان کے پیچھے تھے یہانتک آمین کا آوازہ ہوا کہ مسجد گونج گئی - انتہی +

الحمد للہ یہانتک ہمنے آمین بالجہر کا ثبوت دیا - اور خدا کا شکر ہے کہ ہم اپنے مقصد مین کامیاب ہوئے - مگر آخری گذارش یہ ہیکہ جو صاحب ہماری مضمون آمین بالجہر کا رد کرنا چاہین - تو ہماری پیش کردہ احادیث و اقوال کو ضعیف ٹھہرا کے بتلائین - جب ہی وہ رد ہماری مضمون کا متصور ہوگا +

---

× فاتحہ میں جو درخواستین ہین - ان کے لئے تو آمین استجابت مگر خود دعا بھی ہے ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

# فتاوی

س نمبر ۳۰۲ :- مرد بدست خود جبکی پیسکر آٹا گہا وہو تو کچھ ہرج تو نہیں ہے سنتے ہیں - بہادری مین فرق آتا ہے ؟

س نمبر ۳۰۳ :- آپ مفصل تعداد ان اہلحدیثون کی کہ جو باواز بلند آمین شریک جماعت ہوکر کہتے ہیں - شہر آرہ - اور امرتسر اور دہلی کی بتلا سکتے ہیں کہ کس قدر ان تین شہرون میں اہلحدیث ہین +

س نمبر ۳۰۴ :- مدرسہ احمدیہ فنڈ کو جو ڈاکٹر آنکی نہ کراہی بہ سراے ضلع پٹنہ قائم ہے اس میں مسلمانون کی لاانتہا رقم اسوقت جمع ہوسکتی ہو یا نہیں اور اسکے امین آپکے بزرگ امانت دار ہیں یا کیا ؟

س نمبر ۳۰۵ :- مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب غازیپوری اور امین صاحب - آپ صاحبان کی عدم موجودگی میں اور کوئی صاحب اخبار اور کانفرنس کا کام کرسکتے ہیں یا نہیں ؟

س نمبر ۳۰۶ :- جلسہ مدرسہ احمدیہ آرہ جو اگلی سال دہلی میں ہوگا - اس میں کون کونسے معاملات سوچ رکہے ہیں یا نہیں ؟ حافظ محمود علی از انبہیاری

ج نمبر ۳۰۲ :- شرعی ممانعت تو کوئی نہیں

ج نمبر ۳۰۳ :- اہلحدیثون کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہوسکتی لا یعلم جنود ربک الا ھو

ج نمبر ۳۰۴ :- ڈاکٹر کرائے پہ سرائے میں جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین ہین - مگر وہ مدرسہ احمدیہ فنڈ کے نہیں ہین بلکہ وہ اہلحدیث کانفرنس کے ہین - اُن کی دیانت اور امانت میں مجہکو شک نہیں

ج نمبر ۳۰۵ :- ہماری عدم موجودگی میں ہمارے نائب کام کرسکتے ہیں - ممبران کانفرنس کی فہرست بہی کسیوقت شائع کیجاویگی +

ج نمبر ۳۰۶ :- مدرسہ احمدیہ کا جلسہ امسال دہلی میں ہونا مجہے معلوم نہیں کس نے تجویز کیا ہے - مہتمم صاحب مدرسہ کو بہی اسکی خبر نہوگی غالبًا آپ مدرسہ احمدیہ اور اہلحدیث کانفرنس کو ایکہی جانتے ہین یہ غلطی ہے +

آپکی یہ تجویز نہایت معقول اور عمدہ ہے کہ طاعون کے دفعیہ کیلئے لوگ اعمال صالحہ کرین - یتیمون اور بیومن کی خبر گیری کرین - زناکاری چہوڑ دین - خدا آپکو اس تجویز کا نیک اجر دیوے اور لوگون کو توفیق عمل بخشے - ۲ کے ٹکٹ آپکے پہنچے جو غریب فنڈ میں ڈالے گئے +

س نمبر ۳۰۷ :- امامت مسجد تنخواہ مقرر پر جائز ہے یا نہیں (راقم خود مولوی)

ج نمبر ۳۰۷ :- تنخواہ مقررہ پر امامت کرانا جائز ہے جبکے معنے یہ سمجہے جائیں گے کہ نماز تو خدا کا فرض ہے - مگر پابندی سے خاص مسجد میں وقت مقررہ پر حاضری یہ تو اوسپر خدائی فرض نہیں اسکا عوض تنخواہ ہے - پس کوئی قباحت نہیں حدیث میں آیا ہے صحابہ نے اپنے امام کو چندہ کرکے کپڑا بنا دیا تہا - ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - موذن اس شخص کو مقرر کیجو - جو اپنی اذان پر مزدوری نہ لے - یہ بہی صورت مذکورہ کے جواز کو مخالف نہیں - کیونکہ اس میں بہی اگر ناپسندیدگی ہے - تو اذان کی اُجرت لینے پر ہے مگر ہمنے پہلے بتلا دیا ہے - کہ صورت مذکورہ میں امام نماز کی تنخواہ نہیں لیتا - بلکہ اس پابندی کی لیتا ہے جو فرض خداوندی سے زائد ہے + اگر کوئی صاحب اسکے خلاف رائے رکہتے ہون - تو اطلاع بخشین -

س نمبر ۳۰۸ :- موت طاعون شہادت ہست یا نے ؟

س نمبر ۳۰۹ :- اعتقاد یکہ مسئلہ جبر وقدر کچہ نوعے باید دانست ؟ ...

ج نمبر ۳۰۸ :- موت طاعونی کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے - کہ ایک قسم کی شہادت ہے +

ج نمبر ۳۰۹ :- مذہب اہل حق میں الجبر والقدر ہی ہے یعنی خدا کے علم میں سب کچہ ہی بندہ باختیار عطیہ آلہی خود کاسب ہے +

س نمبر ۳۱۰ :- پہلی صدیون پر مجدد کون کون سے ہوئے ہیں - اس صدی کے کون ہیں ؟ راقم ایضًا

ج نمبر ۳۱۱ :- مجددون کی تعیین کوئی امر شرعی نہیں - ہر عالم خادم دین جو توحید وسنت کی اشاعت کرے وہ مجدد ہے خواہ ہر ایک شہر بلکہ ہر ایک گاؤن میں ہو - مگر اعتقادات اور اعمال وہی سکہائے جو اصل دین میں ہین نہ کہ اپنے اختراعی اور ایجادی کہ کبہی رسول بنے کبہی نبی کبہی خدا کا بیٹا کبہی خدا - اس صدی کے مجددون کو بہی اسی نشان سے پہچان لو +

س نمبر ۳۱۲ :- سحر استمداد جنیات کو کہتے ہیں یا اسکی حقیقت کچہ اور ہے ؟ راقم ایضًا

ج نمبر ۳۱۲ :- سحر کلمات خبیثہ کے اثر سے بہی ہوتا ہے - اور جنیات کے اثر سے بہی +

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**جناب** مولوی محمد جمال صاحب امرتسری کی بیوی (برادرزادی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی) فوت ہو گئی ہیں مولوی صاحب موصوف جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

**مرزا صاحب قادیانی** کو مدت کی بندش کے بعد الہام ہوا۔ "الیس بی الخبز" (خبر ندارد۔ کیا گولائی ہے)

**ڈاکٹر عبدالحکیم خان** صاحب (سابق مرید مرزا) کو الہام ہوا ہو کہ ۱۲ جولائی سے ۱۴ ماہ کے اندر مرزا صاحب اس جہان سے کوچ کر جائینگے۔ (حقیقت میں یہ الہام مرزا صاحب کی تائید میں ہے وہ بھی تو اپنی موت کو قریب جان کر بہشتی مقبرہ کی وصیت کر چکے ہیں۔ آئندہ دیدہ باید)

**ہز میجسٹی** امیر کابل ۱۷ جون کو قندہار سے چلکر ۱ ماہ حال کو ہرات پہنچے + **قندہار** سے ہرات ۴۰۰ میل دور ہو امیر صاحب نے اس سفر میں اوسطاً ۱۷ میل روزانہ طے کئے +

**آنریبل** مسٹر گوکہلے کو بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے غیر سرکاری ممبروں نے حضور وائسرائے کی کونسل واضعان آئین و قوانین کا ممبر مکرر منتخب کیا +

**مسٹر مارلے** (وزیر ہند) نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ اگر چاہیں تو وائسرائے کے پاس اپنی عرضی بھیج سکتے ہیں۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے نے ایک عرضی وائسرائے کے پاس بھیجی ہے مگر مسٹر مارلے نے اسکا مضمون بتانے سے انکار کیا (غالباً یہ لکھا ہوگا کہ میں گورنمنٹ کا وفادار ہوں۔ میری نسبت بغاوت کا خیال غلط ہو)

**امام یمن** نے ذیل کی شرطیں حضور سلطانی میں پیش کی ہیں جن سے فتنہ و فساد کی آگ جو اس ملک میں شعلہ زن ہو رہی ہے فرو ہو سکتی ہے۔ (۱) یمن کے سرکاری دفاتر میں ترکی زبان کی جگہ عربی زبان کا استعمال کیا جائے۔ مگر اس سے وہ خط و کتابت مستثنیٰ ہے جو باب عالی اور یمن کے درمیان ہوتی ہو (۲) ٹیکس لگانے اور دیگر انتظامی احکام جاری کرنے میں شریعت اسلامی کا لحاظ کیا جائے (۳) یمن کے حکام عدالت یمن سے انتخاب کئے جائیں۔ اور ان کے انتخاب کرنے اور معزول کرنے کا اختیار خود امام کے ہاتھ میں دیا جائے۔ مگر باب عالی کو بحیثیت قوت حاکمہ کے ان تمام معاملات میں نگرانی رکھنے کا حق حاصل ہو۔ (۴) امام مکہ کو جو اختیارات اور حقوق حاصل ہیں وہ تمام اختیارات اور حقوق امام یمن کو بھی عطا کئے جائیں۔ (۵) باب عالی یمن کے لئے گورنر مقرر کرے مگر شرط یہ ہے کہ وہ انصاف پرست ہو اور اگر اس سے کوئی ظلم وقوع میں آئے تو امام براہ راست جلالت مآب سلطان کی خدمت میں شکایت پیش کرے۔ اس صورت میں باب عالی کی طرف سے ایک کمیشن تحقیقات مقرر ہو۔ اور اگر گورنر کی زیادتی ثابت ہو تو وہ اپنے عہدہ سے معزول کیا جائے۔ (۶) امام کی خط و کتابت باب عالی سے براہ راست ہو اور کوئی ترکی افسر درمیان میں حائل نہ ہو۔ (۷) باب عالی یمن میں علوم مذہبی اور علوم مفیدہ کی تعلیم کے لئے مدارس جاری کرنے اور آبپاشی اور زراعت وغیرہ مفید عام امور کی بنیاد ڈالنے کی ذمہ داری کرے (۸) امام یمن باب عالی کو سونے۔ تانبے۔ لوہے اور پتھر کے کوئلے کی کانوں کی تلاش کرانے میں مدد دیگا۔ جس سے دولت عثمانیہ کو بمقابلہ ان ٹیکسوں اور محصولوں کے جو اب جاری ہیں بیحد فائدہ ہوگا۔ باب عالی اس امر کی ذمہ داری کرے کہ ان کانوں کی آمدنی میں سے دس فیصدی آمدنی امام کو عطا کرے۔ ان شرائط کی خاتمہ پر امام نے لکھا ہے کہ اگر باب عالی ان شرائط کو منظور کرے تو اس بات کی ذمہ داری کا حق کہ یہ شرطیں پوری کی جائینگی کسی ایسی سلطنت کو ہونا چاہئے جو یمن اور ممالک عثمانیہ کے معاملات سے الگ تھلگ اور بے واسطہ ہو۔ مصری اور ترکی اخبارات نے تا شرائط کی تائید کی ہے مگر اخیر امر سے مخالفت کی ہے۔ واقعی یہ بھی قابل مخالفت

**ایران** کا تازہ اخبار "وطن" لکھتا ہے کہ طہران دارالسلطنت ایران میں عنقریب صنعت و حرفت کی تعلیم کے لئے ایک عالیشان مدرسہ قائم کیا جائیگا۔ حال میں اس غرض کے لئے ایک لاٹری ڈالی گئی ہے۔

**اخبار مظفری** لکھتا ہے کہ رشت (ایران) میں ایک مدرسہ ریشم کے کیڑوں کی پرورش کا طریقہ سکھانے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

**فرمانروائے کوریا** نے اپنے معزول ہونے اور ولیعہد کو حکومت سپرد کرنے کا اعلان کیا ہے اور سیئول (دارالحکومت کوریا) کے باشندوں نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ اگر جاپان نے ان کے آقا کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تو وہ اپنے ملک کی حمایت میں خون کے آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہیں۔

**ٹرکی** نے امریکہ کے ایک کارخانہ کو دو بڑے زرہ پوش جنگی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔ (بیداری اور ترقی کے آثار ہیں)

حافظ محمد صاحب کلانوری کے والد انتقال کر گئے حافظ صاحب جنازہ غائب کے خواستگار ہیں

قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت قیمت ۸ر　اسلام اور برٹش لا۔ انگریزی اور اسلامی قانون کا مقابلہ قیمت ۳ر

(نوٹ) ایک فقرہ درازمائیں

(نوٹ) جب چاہیے گا منگائیں

# ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے نامی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء کالم اول میں ہماری موسیائی کی بابت فرماتے ہیں

**"موسیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے"** (اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء)

بلا مبالغہ یہ موسیائی ہر قسم کی کمزوری، درد کمر، دمہ، ابتدائی سل ودق، ضعف دماغ وغیرہ کے واسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک استعمال کرسکتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک عمر۔ آدھ پاؤ ہے۔ محصولڈاک

**برقی سٹ** اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن طلاء کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامردی سستی رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوجاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے غرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔

قیمت مع محصولڈاک (ہے)

(پتہ) منیجر دی میڈیلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

## ترجمۃ القرآن اردو

اعلیٰ قسم کا مزالا۔ نہایت سلیس اور بامحاورہ مگر مستند۔ کیونکہ یہ ایک خاص شخص کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب۔ شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبدالقادر صاحب کے مشہور عالم ترجموں کو نہایت سلیس عبارت میں بامحاورہ کردیا ہے۔ اختلاف مذاہب کا پورا لحاظ رکھا ہے۔ کسی خاص رائے کی تائید نہیں کی گئی۔ اور یہ ترجمہ مولوی نجم الدین صاحب مصنف سیرۃ الشافی وغیرہ کے ہاتھ سے انجام کو پہونچا ہے۔ ہر ایک شخص اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

**تقطیع** حمائل کے طور پر نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر خوشخط چھپا ہے۔

**آیات** کے نمبر معہ کل سہولیت کے خیالات سے صفحوں کی ہر سطر پر لکھے ہیں اور صفحہ کے سر پر سورۃ کا نام اور نمبر واضح حروف میں لکھا ہے۔

**فہرست مضامین** کامل حروف تہجی کی ترتیب پر آخر میں شامل ہے جس سے ہر مضمون سے خواہ قصص سے متعلق ہو یا احکام سے۔ عقائد کے متعلق ہو یا ارکان کے باسانی پوری پوری واقفیت حاصل ہوسکتی ہے کسی دیندار اور متقی مسلمان یا حق پسند کو اس کے بغیر نہیں رہنا چاہیئے۔

**عربی متن کے بغیر چھپا ہے** کیونکہ ترجمہ کی ضرورت اکثر انہیں اشخاص کو پڑتی ہے جو عربی سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اس لیئے ان کے لیئے عربی متن کی ضرورت نہیں تلاوت کے لیئے قرآن شریف کے نسخے کثرت سے مل سکتے ہیں۔ متن کے بغیر ترجمہ چھاپنے سے یہ فائدہ ہے کہ کتاب چھوٹی ہوگی باسانی ساتھ رکھ سکینگے۔ خرچ کم ہوگی۔ جو عرض کے لئے جاتا ہیں گزشتہ زمانے میں ضروری نہیں اب چھاپہ خانہ کے قرآن شریف کا متن جگہ بجگہ لا یمسہ الا المطھرون کی ضرورت مسلمانوں کا خیال ہے اور غیر مسلمانوں کو بھی ضرورت ہو تو کوئی صاحب چاہیں تو کامل طریقہ عربی کے ساتھ سکتا ہے۔ قیمت ایڈیشن کی جلد سنہری حروف پشت پر فقط تین روپیہ علاوہ محصولڈاک

## نجوم الفرقان

یہ کتاب اپنے طرز کی نرالی ہے اور کوئی صاحب جو تلاوت قرآن شریف میں سرگرم اور اسکے مطالب و احکام کی تفتیش و جستجو میں مشغول ہے ان کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ نجوم نہایت کامل و جامع ہے قرآن شریف کے جملہ الفاظ لابد حروف تہجی اپنے اپنے ماخذ کے نیچے جمع کئے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ان تمام سورتوں اور آیتوں کا حوالہ جہاں جہاں وہ الفاظ واقع ہوئے ہیں بقید نمبر کے دیا ہے۔ اس سے ہر ایک شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اگر آپ کو کسی خاص متعلق کل تعلیمات و ہدایات قرآنی کو معلوم کرنا ہے تو اس کے ذریعے سے چند منٹوں اور منٹوں کا کام گھنٹوں اور منٹوں میں ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کسی خاص آیت کی تلاش میں ہیں جس کا موقع یاد نہیں رہا ہے اور اس کا فقط ایک لفظ یاد رہ گیا ہے۔ اس نجوم کو ذریعے سے وہ آیت منٹوں میں بلا مطالعہ قرآن کے بغیر مل سکتی ہے۔ ماخذ دریافت کرنا اور صرف و نحو سے ناواقف شخص کے لئے مشکل ہو مگر اس میں ایسے جامع قواعد بنا دئیے ہیں کہ اس سے ہر ایک شخص تھوڑی سی مطالعہ کے بعد باسانی ماخذ نکال سکتا ہے۔ زیادہ عمدہ یہ ہے کہ اس نجوم کے حوالہ جات نمبر سورہ و نمبر آیات کے لحاظ سے دئیے گئے ہیں جو ہر قرآن شریف کے نسخوں میں چھپا ہوا ملتی ہیں نہیں نکالے گئے۔ علاوہ اس میں ایک جدول الیسی جامع شروع میں لگائی گئی ہے جس کے ذریعے سے آیت کا نمبر معلوم ہوتے ہی پارہ اور رکوع کا نمبر معلوم ہوسکتا ہے اور کسی قسم کی دقت آیت کی تلاش میں واقع نہیں ہوتی۔ ان امور کے علاوہ ایک نہایت اعلیٰ قسم کی حمائل جس کی طرز بالکل نئی قسم کی ہے یعنی جملہ الفاظ ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ بڑی صفائی کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں نمبر آیات کے جو وضاحت کی غرض سے حاشیہ میں دئے گئے ہیں طبع ہوچکا ہے نمونہ کا ورق درخواست کرنے پر مل سکتا ہے ہم نے ادب کے خیال سے اسکا نمونہ اخبار کے ہمراہ شائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس حمائل کے ساتھ اس نجوم کے استعمال میں اور بھی آسانی ہوتی ہے۔ یہ نجوم قریباً سات سو صفحوں پر ختم ہوئی ہے۔ تقطیع جیبی کپڑے کی جلد۔ سنہری نام۔ کاغذ کلونڈی مع چھپائی عمدہ۔

قیمت چار روپیہ۔ باقی مطبوعات کی مفصل فہرست درخواست پر مل سکتی ہے

**مینیجر فیض بخش پریس۔ فیروزپور شہر**

almuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERD. L. No. 352

# اخبار اہلحدیث امرتسر

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ×
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ×
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ×

**قواعد و ضوابط**

**شرح قیمت**

**اُجرت اشتہارات**

امرتسر - یوم جمعہ ۹ - اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۸ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری


## تفسیر ثنائی اردو

کی پانچوین جلد بھی عنقریب نکلنے والی ہے موجودہ چار جلدون کی قیمت مبلغ سے ہے مگر جو صاحب پانچوین جلد کے شائع ہونے سے پہلے چارون جلدون کے خریدار بنینگے ان سے رعائتی مبلغ للہ لئے جائینگے ۔ محصول علاوہ

## انجمن مصلح الاخوان ہمیشہ جاوید مبارکباد

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

الحمد للہ علی کل حال پرچہ اہلحدیث ۱۲ - جولائی کا نمبر وصول آیا - ہمارے ہان ایک مقدمہ تہا - جس میں شرکت اخوان کی ضرورت تھی - فضل الٰہی سے اس مجلس کا نام **انجمن مصلح الاخوان** رکہا - بحمد اللہ مقدمہ فیصل ہوا - از طرف اہل انجمن مصلح الاخوان کرنول (مدراس) ہدیہ سلام قبول باد -

راقم قاضی عبد الرحیم از کرنول

**ایڈیٹر** - امید ہے اسیطرح اور احباب بھی اپنے اپنے ہان اپنے احباب کو اسطرف متوجہ کرکے اس مبارک تحریک کی تکمیل کرینگے جزاہم اللہ - ذرہ سی توجہ درکار ہے - کچہ

مشکل نہین گذشتہ پرچہ مین تجویز بتائی گئی ہے +

## اجتہاد اور تقلید

گذشتہ نمبر مین ہم نے اس مضمون کو قیاس کی شرائط تک پہنچایا تہا اور اُن کے نتائج پر اطلاع دی تھی - آج ہم اسکے متعلق مزید توضیح کرنا چاہتے ہین -

علماء اصول نے جو علمی قواعد جو لکہے ہین اور ان قواعد کی تفصیلات بڑی بڑی کتابون مین لکہی ہین - کیا یہ کتب مطولہ صرف اسلئے ہین کہ طالب علم ان کتابون کو پڑہکر دستار فضیلت باندہکر مساجد کی امامت کرائین - یا کچہ اور مطلب بھی ہے - کہ ان قواعد کو استعمال مین لائین اور احکام شرعیہ کو ان قواعد سے جانچین - کچہ شک نہین کہ اگر غرض اول مطلب ہو تو کوہ کندن وکاہ برآوردن کی مصداق ہے - مگر وہ غرض کیون ہونے لگی - بلکہ اصل غرض ہے کہ احکام شریعت کو ان قواعد سے جانچین اور عمل کرین - پس اگر یہ غرض ہے تو کچہ شک نہین کہ ایک بہت بڑی مفید اور کارآمد غرض ہے - مگر افسوس ہے کہ اس غرض کو متعین کرنے سے آج وہ بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ چٹکیون مین حل ہو جاتا ہے - جسکا نام **تقلید** ہے - تفصیل اس


مرقع قادیانی نمبر ۳ تک شائع ہو چکا ہے قیمت سالانہ عہ -

اجمال کی یہ ہے کہ مسلمان دو قسم پر ہین ایک تو عالم ہین جو قرآن و حدیث کو احکام کو ان قواعد اصولیہ مذکورہ سے جانچ سکتے ہین - دوسرے جاہل ہین جنکو یہ قابلیت نہین - اب سوال یہ ہے کہ ان مین سے تقلید کس پر فرض ہے اگر کہین کہ جاہلون پر تو اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ ہے جو ہم بھی جانتے ہین - اور کل دنیا کے علماء مانتے ہین کہ عوام کالانعام پر فرض ہے کہ اپنے زمانہ کے علماء سے مسائل پوچھین اور عمل کرین - بس یہی اُن کا مذہب ہے اور یہی اونکی تحقیق ہے جس عالم سے اُن کو حسن ظن ہو وہ دریافت کر کے عمل کرین - اسیلئے کہا گیا ہے کہ من تبع عالما لقی الله سالما یعنے جو کوئی کسی عالم کی پیروی کریگا وہ خدا کو بیگناہ ملیگا - چنانچہ علامہ شامی رد المحتار مین لکھتے ہین :- قالوا العامی لا مذہب له بل مذہبه مذہب مفتیه

(مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

یعنے عامی آدمی کا کوئی مذہب نہین اسکا مذہب تو وہی ہے جو اسکے مفتی صاحب کا ہے - پھر اسکی دلیل یون لکہا ہے کہ :-

علله في شرح التحرير بان المذهب انما يكون لمن له نوع نظر واستدلال وبصر بالمذهب على حسبه او لمن قرء كتابا في فروع ذلك المذهب و عرف فتاوى امامه واقواله واما غيره ممن قال انا حنفي او شافعي لم يصر كذلك بمجرد القول كقوله انا فقيه انا نحوي

یعنے مذہب تو اوسکا ہوتا ہے جسکو کچھ علم لیاقت اور مذاہب مین مناسبت واقعی ہو یا جسنے کوئی کتاب فروعات اُس مذہب کی پڑھی ہو - اور اپنے امام کے فتاوی اور اسکے اقوال معلوم کئے ہون - لیکن جو ایسا نہین بلکہ محض عامی ہے اوسکا اپنے آپکو حنفی کہلانا ایسا ہے گویا اوسکا نحوی یا منطقی یا فلسفی کہلانا جو محض جھوٹ ہے - دوسری صورت اس دعوی کی کہ عوام کو تقلید کرنی چاہئے یہ ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین کی پیروی کرین سو اسکی بابت کی تردید عبارت مرقومہ مین کافی ہو چکی ہے کہ عوام کا یہ دعوی کرنا کہ مین حنفی ہون محض غلط اور بالکل جھوٹ ہے +

رہے علماء جو اپنی عمر کا ایک معتدبہ حصہ تحصیل علم مین صرف کرتے ہین اور قرآن و حدیث کو با قاعدہ پڑھتے ہین اُن کے حق مین تقلید کا کیا حکم ہے؟ اسکا جواب ان علوم کے پڑھنے کی غرض و غایت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے کہ ان علوم کے پڑھنے کی غرض جب یہ ہے کہ احکام شرعیہ کو ادلہ شرعیہ سے جانچکر تسلیم کیا جائے - تو پھر تقلید کہان رہی؟ کیونکہ تقلید کی تعریف تو یہ ہے کہ اتباع الرجل غيره فيما سمعه يقول او في فعله على زعم انه محق بلا نظر في الدليل (قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار) یعنی تقلید اسکو کہتے ہین کہ آدمی کسی کے قول یا فعل کا اتباع کرے - اس گمان پر کہ وہ حق پر ہے بغیر اسکی دلیل جانچنے اور دیکھنے کے "

اہل تقلید اس تعریف کو دیکھکر کون شخص کہہ سکتا ہے کہ کسی پڑہے لکھے آدمی پر تقلید واجب ہے کیا تحصیل علم کا یہی نتیجہ ہے - کیا علوم آلیہ اور کمال منطقیہ کی یہی انتہا ہے - کیا دماغ فلسفیہ مین یہ بات سما سکتی ہے؟ کہ عمر کا ایک اچھا حصہ تو مدارس مین تحصیل علم کے لئے صرف کیا مگر نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ اماموں کے قیاسات کو تسلیم کرین اور اُن کی دلیل کی بھی جانچ نہ کرین - اب ہم یہ دکہانا چاہتے ہین کہ آجکل مقلدین علماء خود بھی تقلید کے مخالف ہین - جو تصنیف آجکل کے مقلدین علماء کی دیکھو اُس مین برابر اپنے خیالات کو مدلل کیا ہوتا ہے ہر ایک دعوی کی دلیل ہوتی ہے - اور عجیب عجیب موشگافیان ہوتی ہین حالانکہ مقلد کی یہ شان نہین کہ خود کوئی دلیل لائے بلکہ اپنے امام کی تابعداری کرے نہایت سے نہایت یہ کر سکتا ہے کہ اپنے امام کی پیش کردہ دلیل کو پیش کرے کہ میرے امام نے یہ مسئلہ فلان دلیل سے لیا ہے - جو اُس امام کے الفاظ مین بتانا اُس کا فرض ہے اگر اور کسی دلیل سے استدلال کریگا - یا اُس دلیل کو بطرز جدید بیان کریگا - تو خود مستدل ہو جائیگا مقلد نہ رہیگا دیکھو مسلم الثبوت تلویح وغیرہ +

آئیے ہم ایک اور طرح سے بہی اس مسئلہ کو صاف کرین علماء اصول کا اتفاق ہے - المجتهد يخطي ويصيب یعنے مجتہد جیسا رائے صائب کو پہنچتا ہے غلطی بھی اُس سے ہو جاتی ہے پس مجتہد کا ہر قول ذو الاحتمالین ہوا کہ صحیح ہے یا غلط - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجتہد کی ہر ایک بات کو دلیل سے جانچنا ضروری ہوا - اسی لئے حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری دلیل نہ جانتا ہو اُسکو میرے قول پر فتوی دینا حرام ہے + (بہت ٹھیک)
اِس غلطی کو کون جان سکتا ہے - وہی جس نے علوم حاصل کئے ہون - پس بعد اسکے کہ مجتہد کی غلطی اور پھر واقع ہو جاوے و معاذ سے خالی نہین یا تو اُس غلطی کو مثل صحت کے تسلیم کئے بیٹھے اور آنکھین بند کر

آٹا پیسنے کی مشین آہنی اور کماد پیلنے کے بیلنے آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں ۔

مجتہد کے قول پر عمل کئے جائے یا چھوڑ دی۔ لیکن صورت اولیٰ کا اختیار کرنا غالبًا کسی اہل علم اور اہل ایمان کی شان سے نہیں ہے اور صورت ثانیہ مین تقلید باطل ہوگی۔

**غالبًا** ہمنے اس بحث مین کسی سفسطہ اور مغالطہ سے کام نہین لیا۔ بلکہ وہی کہا ہے جو علماء اصول نے کہا ہے اور جو نتائج بتلائے وہی ہین جو صاف اون اصولون سے حاصل ہوتے ہین۔ جو علماء اصول نے مقرر کئے ہین +

ہمین سخت افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مقلدین علماء مضمون تقلید مین خلط بحث کرتے ہین یعنے یہ نہین بتلاتے کہ تقلید کن پر فرض ہے علماء پر یا جہلاء پر بلکہ بیہانتک ضد اور ہٹ سے کام لیتے ہین کہ تقلید کی تعریف بھی نہین کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اہلحدیثون کو الزام دیتے ہین کہ تم امام بخاری کے مقلد ہو۔ گویا ان کے نزدیک کسی ثقہ (معتبر) آدمی کی روایت کا قبول کرنا بھی تقلید ہے۔ خیر خوش! حالانکہ وہ خود بھی ان محدثین کی روایات کو تسلیم کرتے ہین۔ تو پھر وہ بھی ان کے مقلد ہوئے اور امام ابوحنیفہ کے تو تھے ہی۔ پس ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک بھی ایک امام کی تقلید واجب نہین بلکہ کئی ایک کی۔ کیا خوب ؎

اولجھا ہے پاؤن یار کا زلف دراز مین
لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

پس علماء مقلدین ناظرین کا فرض ہے کہ حسب قاعدہ مناظرہ اپنے دعوی کو صاف کرین اوسکی تعیین کرین یعنے پہلے تبلاوین کہ تقلید کیا ہے؟ اور کن کن لوگون پر فرض ہے؟ بعد ازان اُس دعوی پر دلیل لائیں یہ کیا تحقیق ہے؟ کہ جھٹ سے پڑھ دیا۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا۔ اور نتیجہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حنفی تھے لہذا ہم بھی حنفی ہین۔ دیکھو اہل فقہ مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ بغور دیکھا جائے۔ تو اس قسم کے استدلالات بتلا رہے ہین کہ ہمارے بھائی خود ہی تقلید کو بازیچہ طفلان ہی جانتے ہین۔ کیا خوب! (باقی دارد)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قیمت ۲ر منیجر

# آریہ سماج اور پالیٹکس

اس عنوان پر آجتک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ آریہ سماج کے مخالف کہتے ہین کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل پارٹی ہے مگر آریہ سماجی اس سے منکر ہین لیکن بغور دیکھا جائے تو ان کا فیصلہ بالکل آسان ہے جسطرح انسان ایک وقت مین جاگتا ہے۔ دوسرے وقت مین سوتا ہے۔ یہ دونون متضاد اوصاف ایک ہی انسان کو مختلف اوقات مین حاصل ہوتے ہین۔ اسیطرح آریہ سماج میں دو وصف مختلف اوقات کے لحاظ سے ہین۔ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی (جسکے لئے بلحاظ لیاقت لالہ صاحب کے ہمین بھی صدمہ ہے اور ہم آریہ سماج کے اس غم مین شریک ہین) سے پہلے تو آریہ سماج کو پولیٹیکل پارٹی ہونے کا وصف حاصل تھا۔ مگر لالہ صاحب کی جلاوطنی کے بعد نہ تھا۔ اس معمہ کو حل کرنے کے لئے ہم آریون کے لیڈر کی تحریرین پیش کرتے ہین جو آجکل کسی اور رنگ مین جلوہ فرما ہین لالہ منشی رام جی ہیڈ ماسٹر گروکل نے ایک مضمون ست دہرم مین لکھا تھا جو اہلحدیث مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۶ء مین ہمنے نقل کیا تھا۔ جسکا عنوان تھا "اب آریہ جہاد کرینگے"

ناظرین کو اس معمہ کے حل کرنے اور آریہ سماجیون کے ہاتھی کے دانت کی حقیقت کھول لینے کیلئے آج ہم اُسے پھر نقل کرتے ہین لالہ صاحب ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء کے پرچہ مین لکھتے ہین:-

دیکیا جوش مردانگی کے آثار اسوقت بنگال مین بالکل نہین ہین بیس سال پیشتر تو یہ کہنا شائد ممکن ہوتا۔ لیکن سرفلر کی مہربانی سے آج حالات بدلے ہوئے ہین اگر کوئی بیس سال پہلے کہتا کہ بھارت مین اتنا پولیٹیکل جیون آچکا ہے۔ کہ لوگ پولیٹیکل حقوق کی رکشا مین اپنی منشا لون کو قربان کرنے کو تیار ہونگے اور دیوان ان حقوق کی رکشا مین نیلور پھینکدینگی تو کوئی اس پر موشواس بھی نہ کرتا۔ لیکن سرفلر کے چند ماہ کے شاسن سے نہ معلوم لوگون کے اندر کیا غضبناک سپرٹ ہو نکلی ہے کہ آج ہم اخبارون مین پڑھکر آنسو بہاتے ہین کہ اس برلڑکے کے پتا نے جسکی پولیش کے لئے شہادت کا درشن ہم اوپر کر چکے ہین۔ اپنے زخمون سے بھری ہوئی پتر کو جو کہ جہدر کے کارن کانپ رہا تھا۔ کانفرنس کی میز پر رکھا اور کانپتی ہوئی رقت آمیز آواز مین کہا کہ

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت ۳ر۔ محصول ۱ر

ہین بڑا ہی خوش ہوتا۔ اگر پولیس کی لاٹھیون سے ہیرا اتر مرجاتا اور جسوقت اس مکان پر جہان پولیٹیکل مُدعہ کشنر بین شانتی کا سندیسہ لے کر آئے ہوئے بیزون پر مگر دلانہ اور ظالمانہ وار کیا گیا یادگار بنانے کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوا تو ایک دیوی نے جو کہ بابو ہیم موہن گھوش کی دہرم پتنی ہین۔ اپنا سونیکا بالا کانفرنس کمیٹی کے پاس بھیجا اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ جبتک یہ ظلم و ستم جاری رہیگا ہوش دہارن نہین کرون گی۔" وہ گورنمنٹ بالکل بیہی سے شونیہ سمجھنی چاہئیے۔ جو ان علامات کی اصلیت کو نہین سمجھتی ہے جسمین سمجھہ کا اتنا بھی مادہ نہین ہے وہ اپنی ہستی پر آپ کلہاڑہ مارتی ہے بنگالی بھائیو! اب تمہاری آزمائش کا وقت ہے تمہارے لیڈر وِدوان اور عالم ہین۔ انہون نے سینہ بیسار کے اتہاس کا بغور مطالعہ کیا ہوا۔ وہ جانتے ہین کہ ہر ایک قوم جسمین قومی حمیت کا مادہ موجود ہے۔ تقریر اور تحریر کی آزادی کی بڑی قدر کرتی رہی ہے اور اس بیش بہا حق کی رکھشا مین خون کی ندیان بہائی جا چکی ہین۔ باریسال کانفرنس کے لباب تک جو تمہارا رویہ رہا ہے وہ مردانگی کا ہے سارے بھارت (ہندوستان) کی عزت تمہارے ہاتھ مین ہے۔ سرفلر کی کاروائیان زبان حال سے مفصلہ ذیل الفاظ مین تمہین چیلنج دے رہی ہین کہ "اٹھو! جاگو یا ہمیشہ کے لئے گرے رہو" اگر اب تم دب گئے۔ تو یاد رکھو ہمیشہ کیلئے تم غلام ہی رہوگے۔ اور آزادی کے مزے چکھنا تمہارے لئے سروتہا اسمبہو (بالکل محال) ہو جائیگا۔ اب گورنمنٹ کا کوئی حق نہین ہے کہ اس ملک کی حکومت چلانے کے لئے ہم سے کسی سہائتا کی آستہا رکھے۔" اگر ہمارے ملک کی تعلیمیافتہ جماعت آج تک لیجسلیٹو کونسلو میونسپل کمیٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈون مین بلا تضاد کام کرکے گورنمنٹ وقت کا ہاتھ بٹاتی رہی تو وہ محض اس لئے کہ لارڈ مکالے اور لارڈ رپن جیسے مہاتماؤن کے نیک کام بہادر پر بہت ہو کردی ہوئی تقریرین جنمین ہمین بتلایا گیا تھا کہ انگریز ہندوستان کے فائدے کیلئے ہی اس دیش پر راجیہ کرتے ہین اور یہ کہ آہستہ آہستہ بھارت کے راجیہ کا بہت سا حصہ بھارت واسیون (ہندوستانیون) ہی کے سپرد کیا جائیگا۔ پڑھکر اور سنکر ہم بھول گئے تھے کہ ہم ایک ودیشی گورنمنٹ کے ماتحت ہین۔ اب تو ہمارے حاکم زبانی طور پر بھی ہمکو یہ تسلی نہین دیتے۔"

"یہ مضمون پالیٹکس کے جس اعلی معراج پر پہنچا لکھا گیا ہے وہ خود اس کے حرف حرف سے ظاہر ہے۔ مگر اب جس آرین اخبار کو دیکھو۔ وہ یہی راگ الاپتا ہے کہ آریہ سماج ایک دہارمک سبہا (مذہبی سوسائٹی) ہے اسکو پالیٹکس سے کوئی مطلب نہین۔ یہ محض مخالفون کے بہتان ہین۔ چونکہ آریہ سماج کے مخالف مباحثات مین سبکدوش نہین ہوسکتے اسلئے ایسے ایسے اتہامات لگاتے ہین کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل پارٹی ہے" واللہ ہم جب یہ فقرہ سنتے ہین کہ آریہ سماج کے مخالف مسلمان آریون سے مباحثہ مین ہمیشہ کمزور رہتے ہین۔ تو ہم بغور دیکھتے ہین کہ یہ آواز کہان سے آتی ہے۔ اس قسم کی غلط آواز نہ تو زمین برداشت کرسکتی ہے نہ آسمان۔ پہر ایسی خلاف واقع آواز کو بولنے کیونکر برداشت کیا۔ پہر اس آواز کی صحت اور غلطی تو ایسے لوگون سے مخفی نہین۔ جو آریون اور مسلمانون کے مباحثات مین کبھی شریک ہوئے ہون۔ ہماری غرض اسجگہ مذہبی پہلو سے نہین بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ آریہ سماجی آجکل خودغرضی مین ایسے کچھہ حواس باختہ ہین کہ اپنے حملہ دہاوا کو بھی بھول گئے ہین۔ اہلحدیث کو خدا چغل خوری سے محفوظ رکھے نہ اسکی عادت ہے لیکن ہمین سخت تعجب ہوتا ہے کہ آریہ سماجی جس طرح مذہبی مباحثات مین زبانی جمع خرچ سے کام لیتے ہین اگر کوئی ناواقف اُن کے مقابلہ پر ہو۔ تو اپنی مسلمہ کتابون کے مضامین سے بھی انکار کرجاتے ہین۔ اسی طرح پولیٹیکل بحث مین بھی وہ حق پوشی سے نہیں رکتے۔ پرکاش وغیرہ آرین اخبار بڑے فخر سے لکھتے ہین کہ ہمارے مخالفون نے ہر طرح ہمکو تکالیف پہنچائین جب مباحثات مین تنگ آگئے تو عدالت تک پہنچے۔ مگر آریہ سماج کبھی عدالت نہین گئی۔ دیکھو اس دعوی مین کتنی بڑی حق پوشی ہے مناظرہ سے تنگ آکر عدالت سے مدد لی۔ کا ہیکی؟ کہ ہمکو دیانندیون کے جواب سکھائے؟ اجی لالہ صاحب اگر کوئی عدالت مین گیا۔ تو آپ لوگون کی فحش گوئی اور بدکلامی سے گیا نہ کہ مباحثہ مین دلائل سے تنگ آکر۔ تمام ہندوستان مین بڑے پیمانہ کے مباحثہ دو ہی ہوئے ہین۔ ایک ویدک سیمز دوسرا نگینہ مین۔ ان دونون کی مصدقہ روئداد چھپ چکی ہین کیا آپ بتا سکتے

- پھر آپکا یہ دعوی کہ آریہ سماج کبھی عدالت میں نہیں گئی۔ کیسا سفید جھوٹ ہے۔ تمام عمر میں آریہ سماج کو پنڈت لیکھرام کے قتل پر عدالت تک پہنچنے کا موقع ملا تھا۔ سو کیا سماج نے کبھی کمی کی تھی۔ کیا قاتل کے پکڑوانے پر ہزارہا روپیہ کا اشتہار نہ دیا تھا۔ کیا مسلمانوں کی معزز انجمن حمایت اسلام اور مرزا صاحب قادیان کی تلاشی نہ کرائی۔ اگر قاتل یا قاتل کا کوئی ہمراز پکڑا جاتا تو ہمیں معلوم او سکو تم لوگ کس جرم میں کھینچتے۔ کیا وفد کورٹ کے سیشن جاٹ آپ کے قتل پر کچھ کمی کی گئی۔ اسکے علاوہ اور کونسا موقع تم لوگوں کو ملا ہے کہ کسی کو معاف کیا ہو۔ عدالت تک نہ جانے کا فخر بھی تو جب ہی ہو سکتا ہے کہ موقع ملنے پر نہ جائے ورنہ عصمت بی بی ست از بے چادری ؎

آریہ سماج کی اس شکائت کا جواب بھی ہم کئی ایک دفعہ دے چکے ہیں۔ جو کہا کرتے ہیں کہ ہمارے مخالف ہمکو گالیاں دیتے ہیں۔ اسکا جواب ہم نے اہلحدیث اور تغلیب الاسلام میں واقعات صحیحہ سے یوں دیا تھا کہ آریہ سماج کی عمر آج تیس سال کی ہے۔ یعنے سوامی دیانند سماج کے بانی ہیں چنانچہ ہمارے اس دعوی کو آریہ اخبار عموماً مانتے ہیں۔ آریہ گزٹ تسلیم کرتا ہے کہ سماج کی عمر اسوقت تیس سال کی ہے۔ پس اب تحقیق بالکل سہل ہے کہ گالیاں دینے اور فحش بکنے کی ابتدا کس جانب سے ہے +

سوامی دیانند کی کتاب **ستیارتھ** دنیا سے گم نہیں ہوئی اس میں دیکھ سکتے ہیں کہ سوامی جی نے کس طریق سے مباحثہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اور اپنے مخالفین ہندو عیسائی۔ مسلمانوں اور جینیوں وغیرہ کو کن کن ازاری الفاظ اور توہین آمیز فقرات سے یاد کیا ہے۔ (ایسے الفاظ کی فہرست ہم اخبار اہلحدیث اور تغلیب الاسلام جلد دوم میں دکھا چکے ہیں) پس کوئی آریہ سماجی ہمکو یہ دکھا دے۔ کہ اس فہرست سے پہلے کس مخالف نے آریہ سماج یا اس کے بانی کی نسبت کوئی برا لفظ استعمال کیا ہے پس ؎

ذرہ انصاف تو کیجے نکالا کس نے شر پہلے

اس سوال کے جواب میں ہمارے دیانندی دوست یوں گویا ہوتے ہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش سے پہلے کئی ایک کتابیں مسلمانوں نے ہندوؤں کے برخلاف لکھی ہیں۔ جس میں وید کے دہرم کو برا کہا گیا۔ مگر دانا جانتے ہیں۔ کہ یہ جواب "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق ہے۔ کیا کسی پڑھے لکھے آدمی سے یہ بات مخفی ہے کہ جن باتوں کی بنا پر مسلمان مصنفوں نے ہندو مذہب کے رد لکھے تھے۔ انہی باتوں کی وجہ سے آج آریہ سماج ہندوؤں پر پھبتیاں نہیں اڑاتے۔ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں (پرانوں) کو بھنگ نوشوں کی تصنیف بتاتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ ہندوؤں کی گالیاں ہم پر پہنچتی ہیں۔ بھلا جب تم خود مانتے ہو۔ کہ آریہ سماج کی عمر اسوقت تیس سال سے زیادہ نہیں۔ تو تیس سال سے پیشتر کے واقعات بحیثیت سماج تم پر کیا اثر پہنچا سکتے ہیں۔ جب تم نہ خود ہندو بنتے ہو۔ نہ وہ تمکو اپنے میں جانتے ہیں۔ تو پھر اُن کے معاملات سے تمہیں کیا مطلب؟ مگر وقت پر کچھ کہنا تو ہوا۔ صحیح یا غلط سے مطلب نہیں۔ حقیقت میں یہ ایک ایسی کھلی صداقت ہے کہ آریہ سماجیوں سے اسکا جواب ہو ہی نہیں سکتا۔ اسلئے محض وقت ٹالنے کو ادہر اُدہر کی کہدیتے ہیں ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

## کھلی چٹھی
## بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
## ازمولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی

"مرزا صاحب نے ایک مضمون انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور میں لکھا یا تھا جسکا مطلب یہ تھا کہ مسلمان خونی مہدی کے قائل ہیں اسلئے گورنمنٹ کے خیرخواہ ہیں اور میں جہاد کا مخالف ہوں میرا مرید عبد اللطیف کابل میں اسی لئے مارا گیا کہ جہاد کو منع کرتا تھا۔ اسکے جواب میں مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون اسی انگریزی اخبار میں لکھا یا۔ جسکا خلاصہ تھا۔ کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ مسلمانوں کی کسی صحیح روایت میں نہیں ہے کہ مہدی اور مسیح جنگ کریں گے۔ بلکہ وہ معجزات و کرامات سے اشاعت اسلام کریں گے۔ اور عبد اللطیف جہاد کے سبب سے نہیں مارا گیا بلکہ تمہاری نبوت کا دعوی کی تصدیق اور حضرت مسیح کی توہین کرنے سے مارا گیا۔ اسکے متعلق مولانا صاحب کی یہ چٹھی از خض درج کرنے کے آئی۔ جو درج ذیل ہے

مولانا صاحب کے مضمون کی نسبت قادیانی اخبار حکم مجھے بھی رائے

ادب العرب۔ عربی صرف و نحو کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ متعلم بغیر مدد استاد کے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے قیمت ۴؍

طلب کی ہے۔ جسکا جواب مرقع قادیانی نمبر۲ میں ہماری طرف سے نکلیگا۔ (اڈیٹر)

مولانا صاحب فرماتے ہیں

تیرے مضمون مندرجہ سول ملٹری گزٹ ۱۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء سے جو تشویش (کہلبلی) آپ کی پارٹی (اہل لاہور اور قادیان وغیرہ) میں پہیلگئی۔ مجھکو اسکا علم ہوگیا۔

اس تشویش کی موجب آپ کی ذات اور آپ ہی کا قلم ہوا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں مدت سے خاموش تہا۔ آپ ہی کے ارگن الحکم کی تحریک سے میں نے ایک نصیحت نامہ ۱۷۔ مئی کو آپ کے نام لکہا۔ اسکے جواب میں آپ نے ۲۲۔ مئی کے خط میں دجل وبہتان سے کام لیا اور اسکے ساتھ ایک بیہانہ دجل وجدال کتاب حقیقۃ الوحی میرے پاس بہیجدی۔ پہر اسی پر اکتفا نہ کرکے ۲۸۔ مئی ۱۹۰۷ء کے سول ملٹری گزٹ میں آپ نے ایک ایسا مضمون شائع کردیا جس نے تمام مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے صادق دوست ہز مجسٹی امیر افغانستان پر سخت بیرحمانہ اور غیر شریفانہ اور بخلاف واقعہ حملہ کیا۔ جس کو کروڑوں مسلمانوں کا دل دکہایا ؛

تو وہ خط اور یہ مضمون دیکھکر حمیت حق اور حمایت اسلام اور ایک بادشاہ اسلام مجھے باعث ومحرک ہوئے کہ میں اس دجل وجدال پر گورنمنٹ اور اسلامی پبلک کو آگاہ کردوں۔ اور حدیث نبوی الدین النصیحۃ للّٰہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین ولعامتہم عمل میں لاؤں بنا بر علیہ اس خط ۲۲ مئی کے جواب میں میں نے ایک کہلی چٹھی ۲۸۔ مئی ۱۹۰۷ء کو لکہی جو زیر طبع ہے اور اشاعۃ السنۃ جلد ۲۰ میں درج ہوکر عنقریب ملاحظہ سے گذریگی۔ انشاء اللہ تعالی۔ اور مضمون مذکور سول ملٹری کے جواب میں ایک ارٹیکل اڈیٹر سول ملٹری گزٹ کو مخاطب کرکے شائع کیا۔ جو ۱۹ جولائی کو مرزائی کمپنی کے انص ارکان کی مجلس میں بمقام قادیان پڑہا گیا۔ اس مجلس میں اس آرٹیکل کے پڑہے جانے سے وہ شور وغل پیدا ہوا۔ جو ہرقل قیصر روم کی مجلس میں آنحضرت صلعم کے خط پڑہے جانے سے پیدا ہوا تہا اور ان لوگوں کے ہوش وحواس کو اس آرٹیکل نے پراگندہ کردیا اور کلیجہ پکڑ لو بچاؤ سنبھالو کا نعرہ بلند ہوا۔ کوئی کہتا سول ملٹری گزٹ میں اس کا جواب شائع ہونا چاہئے۔ کوئی کہتا اڈیٹر سول اسکو نہ چہاپیگا۔ ایک مستقل پمفلٹ اس کے جواب میں شائع ہونا چاہئے۔ کوئی بدحواس کہتا کہ راقم آرٹیکل پر مباہلہ کا تیر چلانا یا گولہ مارنا چاہئے۔ کوئی سراسیمہ وخوف زدہ کہتا۔ اسکے جواب میں

کچہہ بہی مشتہر نہ کرنا چاہئے بلکہ محض خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔ جسپر حضرت اقدس کمپنی کے افسر نے یہ فرمایا کہ اس صورت میں گورنمنٹ ہم پر بدظن ہوجاویگی آخر اس تجویز پر اتفاق رائے ہوا۔ کہ پمفلٹ شائع کرکے معزز افسران گورنمنٹ کے پاس بہیجدینا چاہئے اور یہ کام مولوی محمد احسن صاحب یا حکیم نورالدین صاحب کے سپرد ہو اکہ نواب صاحب بہوپال کی تالیفات جمع کرکے انمیں سے نواب صاحب کے خیالات متعلق آمد خونی مہدی نکالکر یہ ثابت کرنا چاہئے کہ راقم ارٹیکل مذکور نے نواب صاحب کو اپنا امام وپیشوا مانا ہوا ہے لہذا یہ بہی گویا آمد خونی مہدی کا قائل ہے۔

حاضرین مجلس میں ایک اجنبی آدمی بہی شامل تہا۔ اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب خدا کیطرف سے ہیں۔ تو پہر وہ اور لوگوں سے رائے اور مدد کیوں لیتے ہیں۔ اور کیوں اسباب میں خدا تعالی سے حکم نہیں پوچھ لیتے۔ اور نیز اگر وہ خدا کی طرف سے ہیں تو گورنمنٹ کی بدگمانی کی کیوں پرواہ کرتے ہیں مگر اس خوف زدہ حواس باختہ کمپنی نے اس اجنبی کی رائے کیطرف کچہہ توجہ نہ کی اور یہی رائے پاس ہوگئی کہ اس آرٹیکل کے جواب میں پمفلٹ ضرور شائع ہونا چاہئے۔ خاکسار نے یہ حال سنکر پہلے اس کو زبانی ایک طالب علم راست گو کے ذریعہ پیغام بہیجا۔ اور اب اس کہلی چٹھی کے ذریعہ یہ پیام پہنچاتا ہوں کہ اگر مولوی محمد احسن صاحب یا کسی اور صاحب مددگار مرزا جی کو میدان مقابلہ میں قلم اٹہانے اور ارٹیکل کے جواب میں پمفلٹ کے شائع کرنے کا حوصلہ ہو۔ تو یہ خاکسار . . . . .

اسکا مواد وسامان بہم پہنچانے کو حاضر ہے وہ تصانیف نواب صاحب مرحوم جو رسالہ چاہیں۔ خاکسار سے مستعار طلب کریں اور جس نمبر رسالہ اشاعۃ السنہ میں نواب صاحب کے خیالات کا بیان اور اسپر بحث ہو اور وہ اردو انگریزی میں شائع ہوچکے ہیں۔ انکو بارسال قیمت اعلی درجہ (فی اردو یا فی پرچہ عام جو روپیہ سے لیجاتی ہے۔ (جنہیں مرزا صاحب بہی شامل ہیں کیونکہ وہ اپنی امت جدیدہ کے اعلی رئیس وفرمانروا ہیں۔ اور تمام رئیسون کے برابر آمدنی رکہتے ہیں) ارسال کرکے طلب کریں۔ پہر پمفلٹ تیار کریں۔ اور ثابت کریں کہ آمد مہدی کے منتظر ومعتقد سب کے سب باغی سرکار انگلشیہ ہیں اور اسکا جواب اس خادم الاسلام والمسلمین اور اڈوکیٹ اہلحدیث سے لیں اور اسکا لطف حاصل کریں اور مزہ چکہیں ؛

اس چیلنج کے ساتہ اس کمپنی کو نصیحت کرنا بہی ہمارا فرض ہے۔ کہ وہ

محافظ دو

ہم پہلے برسوں کے امراض دنداں کے ایجاد کیا ہے پس اگر کیڑے نے کہالیا، ہوں ہلتے ہوں، منہ سے بدبو آتی، خون آتا ہو تو ہمارا کریں۔ خدا کے فضل سے کہ ہندوستان کی کوئی مفید دوا، جو دانتوں کو ہمیشہ خوبصورت اور مضبوط رکھے قیمت فی ڈبہ مصنوعی آنکہیں اعلی درجہ کے ہر وقت موجود۔

شیخ خلیل

ڈاکٹر دندان

(پنجاب)

تنقیب الاسلام (جواب رحمانیہ) مکمل جواب تہذیب الاسلام در رسالہ ... قیمت ... علاوہ محصول ...

خام خیال وسودائی محال کو اپنے دماغوں سے نکال پھینکے گروہ اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں تمام مسلمانان معتقدین آمد مہدی کو باغی ثابت کردیگا اور اس نیز عہدہ برآ ہونگے۔ چندرہ برس میں پہلے اُن سے اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں کیا ہوا۔ جو آئندہ ہوگا۔ لہٰذا اپنی خیر چاہتے ہو تو وہ اسی اجنبی کی رائے پر کاربند ہو کر اب چپ ہی ہو رہو۔ اور اس رباعی پر عمل کرو ؎

آنانکہ بچشم بیگل تقیق وا کنند + انہر چہ فہم رنگ نگیرو حیا کنند
در پیچ کہ خیر خموشی علاج نیست + ہر ہرزہ است تکیہ بچپن و حیا کنند

## غازیپور کو ایک مولانا صاحب

اسٹیشن گرچہ یہ تشریف لائے۔ اپنے رہ وہ میں ایک شخص کو غیر مقلد بنا کر وعظ کی محفل میں جہاں کثرت سے مقلدین جمع تھے مولویصاحب کے حضور میں پیش کیا اور کہا کہ یہ شخص غیر مقلد ہے۔ اسکو توبہ کرا دیجئے۔ مولویصاحب نے اسکی تجدید ایمان کے لئے کلمہ پڑہایا اور توبہ کرایا کہ آئندہ سے آمین بالجہر و رفع یدین نہیں کرنگے۔ مصنوعی مقلد نے اقرار کیا کہ ہاں میں آپ پر ایمان لایا اور آمین بالجہر و رفع یدین سے توبہ کیا۔ اہل مجلس نے بڑی خوشی کی اور مولوی صاحب نے تو ایسی خوشی کی کہ گویا ایک ملک کو فتح کرلیا۔ واہ واہ ہمارے بہائیو! تم نے بہت بڑا ضروری کام کیا زمانہ نگار اگر لیے ہم

## بوسۂ قبر

(مرقومہ جناب مولوی مولا بخش صاحب ساکن جمالپور ضلع مونگیر)

بوسہ حجر و شجر و مدرو قبر شیوہ کفار اشرار و مذہب مشرکین بدکردار ہے۔ مسلم پاک طینت تارک بدعت و مومن محب سنت اس سے دور ہیں۔ و نہایت نفور ولنعم ما قیل ؎

لب گزید ما فیار راچہ بوسہ زنم + عقیق کندۂ نام دگر چہ کار آید

اخبار اہل فقہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں خاندان پہلواری کے ایک صاحبزادہ نے اڈیٹر اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس جواب پر کہ بوسہ قبر حرام و مشابہ شرک ہے، اعتراضات کئے ہیں اور اس جواب کو مولانا کے غیر مسلم اور غلط خیال کہا ہے۔ آہ افسوس افتا و فتوی نویسی بھی بچون کا کہیل ہے کہ جو چاہا لکھدیا نہ تو معارف علمیہ پر دسترس اور نہ اقوال علماء و سلف سے خبر مگر بیٹھ رہ اور کیا ملوان پر اعتراض جما کر اپنی شہرت کا اظہار کرلیا ؎

ہمہ اندر زمن بتو انیست + کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

افسوس اسپر نہیں ہے کہ اعتراض کیوں کیا؟ کاش اعتراض صحیح ہوتا۔ تو اسپر افسوس ہے کہ ایسے مسائل جو متفق علیہ درمیان محققین حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ و صوفیہ کے اسپر بھی آجکل کی بدعت پسند معترض ہوتے ہیں اور بڑے فخر سے اعلان کیا جاتا ہے کہ میں وہابی کش ہوں مگر اس بوسۂ قبر کے جواز میں وہابی کشی سے نمبر بڑھا کر آپ حنفی و صوفی کش بھی ہو گئے۔ جیسا کہ آئندہ بنقل اقوال علماء حنفیہ و صوفیہ آپ کے اس بیجا خون کا خون بہا طلب کیا جائیگا۔ قبل اسکے کہ میں آپ کے دلائل مجوزہ بوسۂ قبر سے بحث کروں۔ آپ کے اس استفسار کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ جو اہل حدیث سے آپ طالب ہیں آپ لکھتے ہیں (کہ اس فعل کو حرام مطلق اور قریب شرک یا شرک کسطرح مان لیں۔ جبتک کہ قرآن و حدیث سے کوئی معتبر دلیل و ثبوت اس دعوی کی انکی آگے پیش نہ کی جاوے)

آپ کی اس خوش طلبی پر کہ قرآن و حدیث سے جبتک کوئی معتبر دلیل الخ میں نہایت خوش ہوا کہ آپ بھی اب بزبان سے قیاس و اجماع کو تسلیم نہیں کرتے ورنہ اس تخصیص کا کیا فائدہ۔ اب بوسہ قبور کی حرمت تو مشابہ شرک ہونیکی دلیل سنئیے! عن العرباض بن الساریۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلعم الی قولہ فانہ من یعش منکم من بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنتہ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد و ابو داؤد والبیہقی فی المدخل والترمذی وصححہ وابن ماجہ

اس حدیث میں امام الائمہ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بعد اختلاف بہت ہوگا۔ ایسے اختلاف میں صورت نجات کی آنحضور نے صرف یہی فرمائی۔ کہ اتباع سنت سید المرسلین اور پیروی طریقہ خلفاء راشدین کی جاوے اور بدعتوں سے احتراز کیا جاوے۔ پھر بدعت کی تعریف فرما کر اسکو ضلالت و گمراہی فرمایا۔ آنحضور نے جو طریقہ زیارت قبور کا بعد منع کے ارشاد فرمایا اور خود مدت العمر اسپر عامل رہے۔ اس میں بوسہ قبور کو ارشاد نہ فرمایا اور نہ خود کیا اور خلفاء راشدین سے کوئی روایت بوسہ قبر کی ثابت نہیں ہوئی۔ اسوقت کتب سنت و دواوین اسلام موجود ہیں یک حرف بھی اس فعل کے ثبوت میں پیش نہیں کرسکتے پھر اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہ رہا اور بدعت بنص رسول خدا ضلالت و گمراہی ہے۔ پس بوسۂ قبر ضلالت و گمراہی ہوئی۔ اب اسکے حرام ہونے میں کوئی کسر نہ رہی اور چونکہ بوسۂ قبر بیشتر از بہر تعظیماً و تبرکاً و حباً للمقبر کیا جاتا ہے اور یہ فعل مشرکوں کا ہے۔ جو اپنے بتوں سے کرتے ہیں اور خداوند تعالی نے اسکو اپنی تعظیم کیلئے حجر اسود میں ٹھہرایا ہے۔ اسلئے کسی قبر وغیرہ کا بوسہ بسبب و تعظیم و جلب منفعت جیسا کہ گور پرستوں میں مشاہدہ ہوتا ہے

شرک ہے - قال اللّٰہ تعالیٰ :- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور شرکِ انداد بعد دخول جہنم بولینگے - کما قال تعالیٰ - تاللّٰہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین - حالانکہ یہ تسویہ مبرا بری انداد ون کیساتھ خداوند تعالیٰ سے خلق و رزق و امانت و احیاء و ملک و قدرت مین نہ تھی - بلکہ حب و تذلل مین وہ برابری کرتے تھے اور یہ غایت درجہ کا ظلم ہے - کیف یسوی التراب برب الارباب - اس شرک کے توابع سے ہے شرک ساتھ اللّٰہ تعالیٰ کے بیچ افعال و اقوال و ارادات و نیات مین - پس شرک افعال مین داخل ہے - سجدہ کرنا غیر خدا کا اور طواف کرنا غیر بیت اللّٰہ کا اور حلق راس واسطے عبودیت اور خضوع غیر اللّٰہ تعالیٰ کے اور بوسہ احجار کا غیر حجر اسود کے کہ یمین خدا ہے زمین پر اور بوسہ و استلام قبور کا اور سجدہ کرنا طرف انکے حالانکہ رسول اللّٰہ نے اس شخص پر کہ قبور انبیاء و صلحاء کو مسجد بنادے اور اس مین نماز خدا ہی کی کیلئے پڑھے - لعنت فرمائی ہے - اب خیال کرو جسنے قبر کو مثل بت بنا لیا ہو اور بوسہ و طواف وغیرہ سے اسکو پوجتا ہو اسپر کتنی لعنتیں برستی ہونگی - اور شرک الفاظ مین داخل ہے حلف بغیر اللّٰہ قال رسول اللّٰہ صلعم من حلف بغیر اللّٰہ فقد اشرک رواہ احمد و ابو داؤد و ابن حبان و صححہ الحاکم - اور اسی مین داخل ہے قول قائل کا ماشاء اللّٰہ وشئت کما ثبت عن النبی صلعم انہ قال لہ رجل ماشاء اللّٰہ وشئت فقال اجعلتنی للّٰہ ندا قل ماشاء اللّٰہ وحدہ حالانکہ مشیت انسانی بنص کتاب اللّٰہ ثابت ہے کما قال تعالیٰ - لمن شاء منکم ان یستقیم اور شرک ارادہ و نیت مین داخل ہے - رِیا و سمعہ وغیرہ کما ثبت بذالک الاحادیث

علامہ ابو محمد مقدسی حنبلی فرماتے ہین - وقد روینا ان ابتداء عبادۃ الاصنام کانت ھی تعظیم الاموات باتخاذ صورھم والتمسح بھا والصلوۃ عندھا انتھی +

اور علامہ ابن الحاج مالکی کتاب مدخل مین طواف قبر شریف اور مسح جدار قبر اور ڈالنے کپڑے اور رومال سے سخت تحذیر فرماتے ہین اور ان کو منجملہ عبادت جاہلیت کے شمار کرتے ہین :-

الحذر الحذر مما یفعلہ بعضھم من الطواف بقبرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ومسح البناء والقاء الثیاب والمنادیل علیہ وذلک کلہ من البدع لان التبرک انما یکون بالاتباع وما کانت عبادۃ الجاھلیۃ الا من ھذا القبیل ولاجل ذلک کرہ علماءنا التمسح بجدار الکعبۃ او بجدار المسجد او المصحف ولتعظیم المصحف قراءتہ والعمل بما فیہ لا تقبیلہ والقیام بہ کما یفعلہ بعضھم انتھی ما فی المدخل +

اور علامہ ابن قدامہ حنبلی صاحب المغنی فرماتے ہین :- ولا یجوز اتخاذ المساجد علی القبور لان النبی صلعم لعن الیھود والنصاری علی ذلک وقد روینا ان عبادۃ الاصنام تعظیم الاموات واتخاذ صورھم والتمسح بھا والصلوۃ عندھا انتھی +

سنتے ہو گور پرستو! قبور کے بوسہ دینیوالو اور اسپر چادر چڑھانیوالو - علامہ ابن الحاج وغیرہ کیا فرماتے ہین کہ کفار قرون کی بت پرستی کی ابتدا تمسح و تقبیل وغیرہ ہی سے تھی - اب بھی اسکے مشابہ شرک ہونیمین تامل کروگے اور نہ مانوگے اگر تمہارے پاس کوئی دلیل جواز بوسہ قبور ہے - تو اسکو پیش کیون نہین کرتے اور اولٹا مانعین سے طلب کرتے ہو - دیکھو تعظیم اور تقبیل عبادت کے عنوانات سے ہے - اسیواسطے کعبہ مین استلام رکن اور تقبیل حجر اسود مشروع ہوئی وہاین سبب حافظ ابن قیم کتاب الداء والدواء مین تقبیل غیر حجر اسود کو منجملہ انواع شرک افعال کے ارشاد فرماتے ہین حافظ الشریعت محدث ہذہ الامۃ ذوالجمع کثیر مین اشارہ غیر حجر اسود کے بوسہ سے بوجہ اسکے کہ اس مین شائبہ شرک کا پایا جاتا ہے منع فرمادیا - چنانچہ بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے :-

انہ جاء الی الحجر الاسود فقبلہ وقال انی اعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رأیت رسول اللّٰہ صلعم یقبلک ما قبلتک انتھی +

علامہ عینی حنفی اس حدیث کی تحت مین لکھتے ہین :- فیہ کراھیۃ تقبیل ما لم یرد بہ الشرع بتقبیلہ من الاحجار وغیرھا

فقہاء حنفیہ اسی بناء پر استلام رکنین کو سوا رکن اسود و یمانی کے مکروہ فرماتے ہین - کیونکہ حضرت رسالتماب سے ثابت نہین ہوا - حالانکہ بعض صحابہ نے اسکو کیا تھا - در مختار مین ہے ویکرہ استلام غیرھما انتھی +

اور علامہ خفاجی شرح شفا مین الشرح اثر حضرت عمر کے تحریر فرماتے ہین - وفی الحدیث من الاحکام انہ یکرہ تقبیل ما لم یرد بہ الشرع بتقبیلہ کما یفعلہ بعض العوام من تقبیل قبور الانبیاء والاماکن المبارکۃ انتھی

ahmadimuslim.de

اگر یہ سب تحریر آپکو اطمینان بخش نہو۔ تو آپکو میں آپ کے گھر کی سُناتا ہوں سنو! درمختار میں ہے ۔۔ ما یفعلون من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی به آثمان لانه یشبه عبادة الوثن و هکذا فی تحفة الملوک ۔

علماء مذہب حنفیہ اس میں مختلف ہیں کہ زمین بوسی سے وہ کافر ہوتا ہے یا نہیں۔ صاحب درمختار اسمیں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ زمین بوسی اگر بوجہ عبادت و تعظیم ہو۔ تو کفر ہے اور بوجہ تحیہ ہے تو کفر نہیں۔ لیکن گنہگار صاحب کبیرہ وہ ضرور ہے چنانچہ درمختار میں وہ لکھتے ہیں۔ هل یکفر ان علی وجه العبادة والتعظیم کفر وان علی وجه التحیة لا وصار آثما مرتکبا بالکبیرة۔ انتہی

اس زمین بوسی اور قبر بوسی میں جو وہ بھی فی الحقیقت زمین بوسی ہے۔ کچھ فرق نہیں۔ فحکمہما واحد۔ لیجئے اتنا آپکو اپنی ہی مذہبی کتب سے بوسہ قبر جو کہ بھی زمین بوسی ہے مشابہ شرک ہونا اور بتوں کی پرستش کے مشابہ ہونا معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قبر بوسی کرے بہ نیت عبادت و تعظیم میت کے تو وہ کافر ہے اور اگر یہ قبر بوسی بطور تحیہ کرے تو وہ گنہگار صاحب کبیرہ ہے جب آپ بوسۂ قبر کی حرمت و مشابہ شرک ہونیکو دلائل سے سن چکے تو اب محققین علماء مذاہب اربعہ کے اقوال بگوش ہوش سنیئے۔ آپ کے امام ہمام اعظم کوفی سرے سے بوسہ کے عدم جواز کے قائل ہیں۔ بجز حجر اسود کے وہ کسی کے بوسہ کو جائز نہیں فرماتے خواہ زندہ ہو یا مردہ خواہ وہ قبر ہو یا تھان یا چلہ ہو یا کوئی مکان شیخ عبد الحق محدث حنفی دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں بشرح حدیث افیلتزمه ویقبله قال لا کے فرماتے ہیں۔ معانقہ اگر خوف فتنہ نباشد مشروع است خصوصاً نزد قدوم از سفر واز ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کراہیت بوسیدن دست و دہان و چشم و معانقہ آمدہ است و استدلال بہمین حدیث کردہ و میگویند کہ آنچہ گرد داشت کردہ اند در ثبوت این اشیاء پیش از نہی است انتہی۔ اور علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں۔ قال الشرنبلالی فی رسالة المصافحة بعد ما ذکر کلاما فی التقبیل فقد استفید من هذا خمسة اقوال فی قبلة التحیة احدها کراهة التقبیل مطلقا وهو قول الامام الخ۔

جب امام ابو حنیفہ صاحب بوسہ دست وغیرہ زندہ صلحا کو مکروہ فرماتے ہیں تو بوسہ قبر کو جو باثبات بت پرستی ہے کیونکر جائز فرماتے ہونگے مصنف ابو بکر ابن شیبہ میں ہے۔ کہ عبد اللہ بن زبیر نے یک جماعت کو دیکھا کہ سنگ مقام ابراہیم کو چھوتے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس پتھر کے مسح کا حکم نہیں دیا بلکہ حکم اسکا یہ ہے کہ متصل اسکے نماز پڑھو۔ امام ابن القیم اغاثہ میں فرماتے ہیں ۔۔ ولقد انکر السلف التمسح بحجر المقام الذی امر اللہ ان یتخذ منه مصلی کما ذکره الازرقی عن قتادة قال انما امروا ان یصلوا عنده ولم یؤمروا بمسحه الخ

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں :۔ ولا یمس القبر بیده فیکره الصاق الظهر والبطن بجدار القبر المکرم وبلحق بجداره جدار الساتر علیه المستور بالحریر الآن لما فی ذلک من مخالفة الادب معه صلعم ومن ثم تعین علی کل احد ان لا یعظمه صلعم الا بما اذن اللہ فیه لائقة معه صلعم فی جنسه مما یلیق بالبشر فان مجاوزة ذلک یفضی الی الکفر والعیاذ باللہ انتہی ۔

اور علامہ ابن ملقن بحث فی استناد حافظ ابن حجر عسقلانی شرح عمدہ میں لکھتے ہیں :۔ لا یشرع التقبیل الا للحجر الاسود وایدی الصالحین من العلماء وغیرهم وللقادمین من سفر بشرط ان لا یکون امرد ولا امرأة محرمة وبوجوه الموتی الصالحین وکل ذلک قد ثبت فی الاحادیث الصحیحة وفعل السلف واما تقبیل الاحجار والقبور والجدران والستور وایدی الظلمة والفسقة واستلام ذلک جمیعه فلا یجوز ولو کانت احجار الکعبة والقبر الشریف وستورها ومقام بیت المقدس فان التقبیل والاستلام ونحوهما تعظیم والتعظیم لا یجوز الا فیما اذن فیه انتہی۔ کذا فی الصواعق ۔

شیخ الاسلام کتاب کشف الغطا میں فرماتے ہیں :۔ و دست نہ نہد بر قبر و مسح نکند و بوسہ نہد و منحنی نشود۔ و روی بخاک نمالد کہ این عادت نصاری است و مشائخ در منع آن اشد دبسیار داشتہ کذا فی عامة الکتب و در فقہ ابو اللیث وضع یدین را بالباس گفتہ و ابو موسی حافظ گفتہ آنچہ جمہور فقہا گفتہ اند از منع صحیح است زعفرانی گفتہ ہمین گذشتہ است شد و آنچہ عوام مردم الآن کنند۔ بدعتہا کے منکر است شرعاً و بالجملہ شک نیست در بودن مثل این امور بدعت زائدہ بیجا ۔ و تعظیم صلحا باین چیزہا تعلق ندارد چنانچہ جہال فہمیدہ اند انتہی کذا فی ایسا مع علامہ شیخ الاسلام کی عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں اور بوسہ قبر عادت نصاری کی ہے جو شرک سے مشابہ ہے ثانیا علماء حنفیہ اسکو منع میں بہت سختی کرتے ہیں ثالثاً اکثر کتب حنفیہ میں حرمت بوسہ قبر مذکور ہے۔ رابعاً جمہور فقہاء حنفیہ نے کہا ہے کہ قبر کا بوسہ ممنوع ...

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۳۱۳: ۔ روح کا تعلق جسم سے عینی ہے یا وضعی ؟

ج نمبر ۳۱۳: ۔ روح کا تعلق جسم سے عینی ہے ۔

س نمبر ۳۱۴: ۔ جوہر ہے یا عرض ؟

س نمبر ۳۱۵: ۔ حیات سے قائم ہے یا بذات خود ؟

س نمبر ۳۱۶: ۔ روح کی ذاتی صفات کس قدر ہیں ؟

س نمبر ۳۱۷: ۔ استخارہ کس طرح کیا جاتا ہے ۔ اس میں اشارہ بھی شرط ہے یا نہیں ۔ اگر اشارہ ہو تو شیطان کے افتراء کا گمان تو نہیں ؟

س نمبر ۳۱۸: ۔ اور قرآن شریف سے کس طرح کیا جاتا ہے ؟

س نمبر ۳۱۹: ۔ اہل قبور سے مدد چاہنے یہ کہنا کہ اے ولی اللہ آپ دعا بارگاہ حق تعالیٰ میں کریں ۔ بندہ کے حق میں جائز ہے یا نہیں ؟

س نمبر ۳۲۰: ۔ شریعت اور طریقت جدا جدا شے ہیں یا ایک ہی شے کا نام ہے

س نمبر ۳۲۱: ۔ فوتہ کے حق میں کونسی دعا ماثورہ ہے ؟

س نمبر ۳۲۲: ۔ کسقدر کلمہ شریف پڑھنے سے نجات ہو سکتی ہے اور پڑھنے کے وقت حضوری قلب و فہم معانی بھی شرط ہے یا فقط پورا کرنا تعداد کا ہے ۔

س نمبر ۳۲۳: ۔ منکر حدیث کو کیا سمجھنا چاہئے ۔

س نمبر ۳۲۴: ۔ نماز میں ذکر قلبی کرنا مخل نماز کی ادائگی کا تو نہیں ۔

س نمبر ۳۲۵: ۔ آیات قرانی منسوخ الحکم کتنی ہیں اور ناسخ کتنی اور منسوخ التلاوت و حکم کتنی اور منسوخ التلاوت کسقدر اور منسوخ التلاوت کونسی حدیث کی کتاب میں مندرج ہیں ( عبد الحکیم خاں لسوہدار قصبہ بہوراں )

ج نمبر ۳۱۴: ۔ روح شرعی جوہر ہے ۔

ج نمبر ۳۱۵: ۔ حیات سے قائم ہے بذات خود نہیں ۔

ج نمبر ۳۱۶: ۔ روح کی ذاتی صفات کوئی نہیں جو ہے یا خلقی ہے یا کسبی مثلاً ذکی اور غبی ہونا خلقی ہے ۔ نیک و بد ہونا کسبی ۔

ج نمبر ۳۱۷: ۔ استخارہ دو رکعت نفل پڑھکر دعا ماثورہ پڑھی جاتی ہے ۔ اشارہ ہونا شرط نہیں ۔ اشارہ میں غلطی بھی ممکن ہے ۔

ج نمبر ۳۱۸: ۔ قرآن شریف سے استخارہ کرنا کوئی امر شرعی نہیں ۔ نجومیوں کا طریق ہوگا ۔

ج نمبر ۳۱۹: ۔ اہل قبور سے مدد مانگنا شرک ہے ۔ یہ کہنا کہ آپ میرے لیئے اللہ تعالےٰ سے ہاں دعا کرو ۔ زندوں کے حق میں تو جائز ہے ۔ مگر مردوں کے لیئے جائز نہیں کیونکہ وہ حاضر و ناظر نہیں کہ سن لیں ۔ اپنے اپنے مقام پر ہیں ۔ اسی لیئے اُن کے حق میں خدا فرماتا ہے وہم عن دعائہم غافلون ۔ یعنی وہ بزرگ جن کو لوگ پکارتے ہیں اُن کی پکار سے بے خبر ہیں ۔

ج نمبر ۳۲۰: ۔ شریعت احکام شرعیہ کا نام ہے اور طریقت ان کے راسخ استعمال کو کہتے ہیں ۔ اس کے متعلق ہمارا ایک رسالہ بھی ہے جس کا نام ہے " شریعت اور طریقت " ( قیمت ۱ر ) اس میں مفصل مذکور ہے ۔

ج نمبر ۳۲۱: ۔ استغفار میت کے لیئے سب دعاؤں سے زیادہ مفید ہے

ج نمبر ۳۲۲: ۔ نجات کے لیئے کلمہ پڑھنے کی تعداد کوئی نہیں ۔ دل میں مضبوط توحید کا ہونا شرط ہے اور معنی سمجھکر حضور قلب سے پڑھنا چاہیئے نہ کہ طوطے کی طرح زبان سے ۔

ج نمبر ۳۲۳: ۔ منکر حدیث کو علماء نے بدعتی لکھا ہے ۔

ج نمبر ۳۲۴: ۔ نماز کے اندر وہی اذکار پڑھنے چاہئیں جو اس کے لیئے مخصوص ہیں ۔ قلب کو معانی کی طرف متوجہ رکھے ۔

ج نمبر ۳۲۵: ۔ آیات منسوخہ کی تعیین میں کوئی آیت یا حدیث نہیں آئی اسلیئے علماء کا اس میں سخت اختلاف ہے ۔ پانسو سے پانچ تک اختلاف ہے اسلیئے کوئی خاص تعداد مقرر نہیں کیجا سکتی ۔

س نمبر ۳۲۶: ۔ حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین آیا بہشت میں جائیں گے ثبوت نص اخبار فرمائیں ۔

س نمبر ۳۲۷: ۔ مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی کو جو شخص کافر کہے اُسے کیسا سمجھنا چاہئے ۔

س نمبر ۳۲۸: ۔ عشق خدا تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے یا صفاتی وغیرہ اور صفات ذات کتنی ہیں ۔ اسم ذاتی خاص کو سنا ہے یعنی اسم معرفت ۔ ( راقم سائل ایضاً )

ج نمبر ۳۲۶: ۔ آنحضرت کے والدین کے بہشتی ہونے کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی لہذا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ۔ البتہ تمنا ہے کہ خدا اُن کو اس لائق کرے ۔

ج نمبر ۳۲۷: ۔ مولوی اسمعیل شہید کو بُرا کہنے والا گنہگار ہے ۔

ج نمبر ۳۲۸: ۔ عشق خدائی کے معنی محبت کے ہیں جو اپنے نیک بندوں سے کرتا ہے یہ وصف صفاتی ہے ۔ صفات ذاتی آٹھ ہیں ۔ سمع ۔ بصر ۔ قدرت وغیرہ

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مرزا صاحب** قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ ہیضہ کی آمد ہونیوالی ہے (قادیان سے کبھی خیر کی آواز بھی آئی ہے)

**شیخ داؤد صاحب** کرنولی (مدراس) جو بڑے پکے توحید و سنت کو شیدائی تھے۔ انتقال کر گئے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللہم اغفر لہ

**امرتسر** بلکہ پنجاب مین عموماً کئی روز امساک باران اور سخت گرمی کے بعد عمدہ بارش ہوئی +

**بابو** عبد العزیز (سابق جگہ مہا پرشاد) کے نام کا ایک خط ہندوستان اخبار مین چھپا ہے کہ بابو عبد العزیز نام سے یاد نہ کیا جائے بلکہ مین جگہ مہا پرشاد ہون۔ (مفصل آئندہ)

**اخبار** انڈیا گوجرانوالہ اور اخبار ہندوستان لاہور کے اڈیٹر کو پانچ پانچ سال سخت قید کی سزا ہوئی اور ہندوستان کا سٹیم پریس بھی ضبط

**ذکاخیل** اور آکاخیل آفریدی اپنے لئے جرگہ کابل کو بھیجنے والے ہین ان دونون فرقون کو روپے کی ضرورت ہے +

**کلکتہ** مین دیا سلائی کا ایک اور کارخانہ جاری ہوا۔ اس کارخانہ کو مالک ڈاکٹر راش بہاری گہوش ہین۔ اس کارخانہ کے منیجر دو جاپان کو تعلیم یافتہ ہندوستانی ہین +

**سشن جج** جہلم نے ایک جیب کترے کو صرف پانچ آنے چرانے پر ۵ سال قید بامشقت کی سزا دی (بہت اچھا کیا)

**لکھنو** کے لال باغ کی روشین تیار کرتے ہوئے مزدورون نے ایک پرانی توپ زمین سے نکالی۔ توپ ہندوستانی ساخت کی ہے اور آٹھ فٹ لمبی ہے

**پولیس** کے ایک کانسٹیبل کو کلکتہ مین دو مہینہ قید بامشقت کی سزا اس جرم پر ہوگئی کہ اس نے ایک چھکڑے والے سے ایک پیسہ ڈرا دھمکا کر لے لیا تھا +

**لائل پور** مین ایک شخص پر سر بازار لالہ لاجپت رائے کا گیت گاتا تھا بخیال شورش گرفتار کیا گیا۔

**بابعالی** نے گورنمنٹ یونان کو سخت شکایتی مراسلہ بھیجا ہے کہ یونانیون کو مسلح گروہ متواتر یونانی سرحد عبور کر کے مقدونیہ مین آتے جاتے ہین اگر ان کو نہ روکا گیا تو یونانی مفسدون اور مسلح انقلاب پسند دستون کے برخلاف مقدونیہ مین سخت کارروائی کیجائیگی (دیکھنے کی ضرورت کیا تھی گھسنے کیون دیتے ہین)

**ایک وکیل** صاحب نے مرتے وقت اپنی جائداد پاگلون اور بیوقوفون اور سودائیون کے درمیان تقسیم کر دی جب لوگون نے اسکی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ جن لوگون سے مجھے ملی انہیں کو پھر واپس کئے دیتا ہون (گویا مقدمات کرنیوالے پاگل ہیں)

**آنریبل** مسٹر گوکھلے وسیرائے صاحب کی کونسل میں پھر بطور ایڈیشنل ممبر کے منتخب ہوگئے ٹریبیون مخبر ہے کہ آئندہ ماہ فروری میں مسٹر مارلے کی ایک شاہی کمشن ہندوستان کا ملاحظہ کرنیکو آئے گی اسکا دورہ دو مہینے تک ہندوستان میں رہیگا۔

**دولتاو پرنس** عزیز پاشا حسن نے یمن کی شورش کے متعلق سلطان المعظم کی خدمت میں ایک جنگی سکیم پیش کی ہے۔

**بابعالی** نے مارشل فیضی پاشا کی کمک کے لئے ۲۰ ہزار فوج روانہ کی ہے۔ (خدا شرے برانگیزد کہ در آں خیر ما باشد)

**ہفتہ مختتمہ** ۲۰ جولائی میں پنجاب کے اضلاع میں جن میں تمام میونسپل قصبات شامل ہیں طاعونی اموات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کرنال ۱۰۔ انبالہ ۱۹۔ ہشیارپور ۸۔ جالندھر ۷۔ فیروزپور ۲۔ منٹگمری لاہور ۱۰۔ امرتسر ۱۵۔ گورداسپور ۲۶۔ سیالکوٹ ۲۷۔ گوجرانوالہ ۴۰۔ گجرات ۲۱۶۔ شاہ پور ۸۔ جہلم ۳۰۔ راولپنڈی ۱۵۴۔ اٹک ۱۰۔ میانوالی ۱۔ جھنگ ۳۔ لائل پور ۳۔ ریاست پٹیالہ ۱۔ نابھہ ۲۔ کل میزان ۱۴۲۹۔ میزان ہفتہ گذشتہ ۲۲۳۱۔ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ کی میزان ۸۳۔

**مراکو کی سخت حالت**۔ سلطان مراکو کی فوج نے سرحد پر قوم خماس کے دیہات پر حملہ کرکے اس قوم پر کامل فتح حاصل کی۔ سلطانی فوج نے بہت سے آدمیون کو قتل کیا۔ اور قوم مذکور کے دیہات لوٹ کر ان میں آگ لگا دی۔ اس قوم کے پاس رسولی نے پناہ لی تھی۔ سر ہیری میکلین کو رسولی نے ابھی تک رہا نہیں کیا۔ رسولی کے جاسوس یہ خبرین مشتہر کر رہے ہیں کہ اگر سلطان کی فوج نے رسولی کا زیادہ تعاقب کیا تو رسولی سر ہیری میکلین کو قتل کروا دیگا۔ مگر حکام مراکو اس خبر کو محض دہمکی تصور کرتے ہین

## کتبخانہ ثنائی امرتسر

**تفسیر ثنائی اردو** — پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے میں کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کمال ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (الشرط) (الصافات) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم زیر طبع۔

| | |
|---|---|
| جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت | عہ |
| ؎ دوم سورہ آل عمران و نسا | ۱۲ |
| ؎ سوم سورہ مائدہ و انعام و اعراف | عہ |
| ؎ چہارم سورہ تکمیل پارہ ۱۰ | ۱۲ |

**دلیل الفرقان** بجواب اہل القرآن — مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

**شادی بیوگان اور نیوگ** — آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱/

**مفوات مرزا** — مرزا قادیانی کے مضامین متناقضہ قیمت ۲ پائی

**تقابل ثلاثہ** — یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفوں کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت ۸/ محصول ڈاک علاوہ

**آیات متشابہات** — اصول تفسیر و آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳/

**تہذیب** — مہذبوں کے فرائض کا بیان۔ ۱/

**فتوحات اہلحدیث** — چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ و بنگال اور انگلستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے ۳/

**الہامی کتاب** — وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحثہ کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت ہے۔ ۱۰/

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. № 352.


### شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ

والیان ریاست سے " ـــہ

روٴسا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " عاـ ۱۲ـ

" " ششماہی ؁

ممالک غیر سے " ۳ شلنگ

" " سالانہ ۵ شلنگ

### اُجرتِ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔


# اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

بے نبوت مصطفےٰ کی نقصان ✣ سنت دیکھ کسی کا قول و کردار ✣ جب اصل ہاتھ نقل کیا ہے ✣ یاں وہم و خطا کا خطرہ کیا ہے

جلد ۴ نمبر ۴۲


### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✣

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✣

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے ✣

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ✣


امرتسر۔ یوم جمعہ۔ ۱۳ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ ہجری القدسی مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۷ء

## منکرین حدیث کی نیرنگیان

### گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ پرچہ میں ہم نے اس مضمون کی تمہید

لکھکر تبلایا تہا کہ اہل فقہ اور اس کے نامہ نگاروں کی پارٹی کس قدر حدیث کی عزت اور عظمت کرتے ہیں اور کیسی بے دردی کے ساتھ احادیث میں تعارض پیدا کرکے متعارضانہ حالت ہی میں چھوڑ جاتے ہیں اصل مقصود انکا یہی ہوتا ہے کہ جس طرح بن پڑے احادیث میں تعارض ثابت کیا جائے تاکہ عوام لوگ احادیث نبوی سے بدگمان ہو جائیں در حقیقت یہ بھی حدیث سے ایک قسم کا انکار ہے۔ گو زبان سے اقرار کیا جائے۔

خیر اس کے بعد ہم آپ کے اصل مضمون کا جواب دیتے ہیں۔

آپ نے بعد کوشش جابر کا ایک قول اور ایک مرفوع حدیث عزلؔ کو متعلق نقل کرکے لکہا تہا کہ ان دونوں میں تعارض ہے۔ (مفصل دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۴ مئی) جس کے جواب میں کہا گیا تہا کہ جابر کا قول تو خود انکا فہم اور درایت ہے جو بحکم اصول درایت حجت نہیں۔ اس کے جواب میں چاہئے تو یہ تہا کہ اس امر کی تکذیب کرتے کہ

یہ اصل نہیں ہے مگر ایسا تو وہ کرے جسکو کسی مسئلہ کا تحقیق کرنا عالمانہ طریق سے مقصود ہو وہ علمی اصل سے واقف بہی ہو۔ مگر جسکو یہ غرض نہو اور نہ وہ واقف ہو لیکن مضمون لکہنے اور حدیث نبوی کی توہین کرنے کا انکو شوق چرا جاتا ہو۔ تو بیچارہ کیا کرے۔ اسلئے آپ نے خیریت سے اسکا جواب یوں دیا۔ آپ لکہتے ہیں:۔

"یہی ہمارا مدعا تہا سو الحمد للہ آپ نے خود ہی بخاری شریف کی حدیثوں میں بقول آپ کے روایات میں تعارض و تخالف مان لیا اور تصریح کر دی کہ بخاری شریف کی تمام حدیثیں ہرگز واجب العمل نہیں اس لئے کہ بخاری شریف میں بقول آپکے ڈہکوسلے اور خیالی باتیں جو کسی وجہ سے حجت شرعی نہیں ہو سکتیں بکثرت مرقوم و مسطور ہیں جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث سے تو عزل کا جواز معلوم ہوتا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع میں اسی کو ذرا خفیف طرح سے منع کیا گیا ہے۔ سچ فرمائے کہ ع "من چہ گویم وطنبورہ من چہ می سراید" کا مضمون اس جگہ درست اور راست آتا ہے یا نہیں۔" (اہل فقہ ۱۴ جولائی ؁ء)

**جواب**:۔ بہائی تمکو کس نے مجبور کیا تہا کہ تم ایسے مشکل مضامین لکہنے کی جرأت کرکے کیوں اپنی اور اپنی پارٹی کی عزت کہوتے ہو۔ یہ مانا کہ تمہیں کوئی اور مشغلہ نہیں اور تم جانتے ہو

ع جماع کیوقت انزال منی فرج سے باہر کرنے کو عزل کہتے ہیں (منہ)

[illegible]

کو بیگار بیکار سی بھلی ہے۔ مگر کیا آپ کو شطرنج۔ چوپٹ وغیرہ اشغال نہیں رہے کہ دینی امور میں تم لوگ خواہ مخواہ دست اندازی کرتے ہو حالانکہ تم لوگوں نے اپنی عمر کا کوئی حصہ تحصیل علوم دینیہ پر نہیں لگایا۔ بلکہ اپنے فرقے کے مولویوں کے اُردو رسالے تمہارے مایۂ ناز ہیں تمہاری حالت کیسی قابل رحم ہے اسلام کی حالت تم سے بھی زیادہ قابل رحم ہے کہ ہر ایک کہ دمہ جسکو نہ علم ہے نہ دیانت ہے نہ راست بازی نہ راست گوئی ہے وہ بھی اسلام کی حمایت اور اصلاح پر آمادہ ہوتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

بھائی صاحب! خدا تمکو فہم و فراست عطا کرے۔ معلوم ہوا کہ آجتک تم نے سمجھ رکھا ہے کہ علماء اہلسنت خصوصاً اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ صحیح بخاری میں جو کچھ بھی ہے سب واجب العمل ہے خواہ حدیث مرفوع ہو یا موقوف۔ خواہ کسی صحابی یا تابعی کا قول۔ مجتہد کا اجتہاد ہو یا محدث کا قول۔ بھائی واللہ اگر یہ تمہارا خیال ہے جیسا کہ تمہاری تحریر سے ثابت ہوتا ہے تو (سَاءَ مَا تَحْكُمُوْنَ) بڑا غلط خیال ہے بلکہ علماء کا یہ دعوےٰ ہے کہ صحیح بخاری میں جو احادیث مرفوعہ یا اقوال موقوفہ مروی ہیں، اقوال اور احادیث اپنے مروی عنہ تک صحت کے ساتھ پہونچی ہیں۔ مثلاً ایک روایت بخاری میں یوں ہے کہ قال رسول اللہ آنحضرت نے فرمایا۔ ایک میں ہے قال مالک (امام مالک نے یوں کہا)۔ تو بخاری کے راویوں کی دیانت اور راست گوئی کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں روایتیں اپنے مروی عنہ تک پہونچی ہیں۔ یعنی پہلی روایت آنحضرت تک پہونچی ہے اور دوسری امام مالک تک۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ان دونوں کو ہم یوں سمجھینگے کہ گویا ہم نے ان کو انکے اصل مروی عنہ یعنی آنحضرت سے اور امام مالک سے خود سنا۔ رہی یہ بات کہ جس طرح حدیث مرفوع یعنی قول نبوی سند اور شرعی دلیل ہے اسی طرح امام مالک کی بات بھی حجت شرعی ہے ایسا نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا تو اُس صورت میں ہو سکتا ہے جب امام مالک کو بھی وہ رتبہ حاصل ہو جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ لیکن جس صورت میں امام کی زندگی میں خود آن سے ایک بات سنکر ہم اسکو حدیث نبوی کے برابر سند اور حجت شرعی نہیں بنا سکتے تو بخاری کے روایت کرنے سے اُس میں یہ قوت کہاں سے آجائیگی؟ ایسے علمی جوہروں کو ڈھکو سلے کہنا آپ ہی لوگوں کا کام ہے۔ جنکا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ اسی لئے میں نے تمکو ایک قلمی خط میں لکھا تھا کہ تمکو احادیث نبوت کی بابت جسقدر شکوک ہیں تم میرے پاس آکر ہفتہ دو ہفتے رہو اور تسکین کر جاؤ مگر تمہیں مضامین لکھنے کا شوق چڑھا جاتا ہے۔ بہتر اپنا شوق پورا کرو۔ ایک وقت آنیوالا ہے کہ کہا جائیگا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۔ آگے چلو۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مولانا صاحب! اسی قسم کے انحراف کی روات آپ کے اجلہ علماء نے ذات شریف کو جماعت اہلحدیث سے خارج کر دیا تھا۔ جیسا کہ رسالہ اربعین غزنویہ واحق الیقین کے دیکھنے سے بوجہ احسن ہماری دعا کی تائید ہوتی ہے اور آپ تک تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى الخ کے مصداق بنے ہوئے ہیں"

**جواب**:۔ افسوس اس میں آپ نے اپنی دیانت اور راست بازی کو بٹہ لگایا۔ مگر تم منفرد نہیں تمہارا بڑا بھائی سراج الاخبار کا اڈیٹر بھی تم سے پہلے یہی راگنی الاپ چکا ہے آخر تم ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہو۔ بخاری پر طعن قائم ہو جانے چاہیے سینکڑوں جھوٹ بولنے پڑیں۔ اب سنو اصل واقع۔ آپ کو معلوم ہے کہ اصل قصہ یہ ہے۔ بعض علماء امرتسر نے کسی خاص غرض اور وجہ سے میری عربی تفسیر پر ایک فتوے مرتب کیا کہ مصنف تفسیر اہل سنت سے خارج ہے اسکا میں نے جواب لکھا تو فتوے مذکورہ کے مفتیوں میں سے اکابر علماء نے لکھا کہ مصنف اہل سنت سے خارج نہیں اس کے بعد بڑے برگزیدہ علماء منصف منتخب ہوئے انکا بھی متفقہ فیصلہ ہے جو شائع ہو چکا ہے کہ مصنف اہلحدیث سے خارج نہیں۔ کہئے اسکا نتیجہ یہ ہے جو نتیجہ پیدا کیا ہے تعجب ہے ایسے جھوٹ پر آپ ۔۔۔۔ ہے ایسی راست گوئی پر۔ علاوہ اس کے وہ نزاع تو تفسیر کے چند مقامات پر تھا نہ کہ اس بات پر جو جناب نے اختراع کی ہے۔ آگے چلو۔ آپ کہتے ہیں:۔

"لیجئے اب ہم آپ کی اس چالاکی کا بخیہ بھی ادھیڑ کر دکھاتے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ بخاری شریف کی دونوں حدیثیں اول موقوف ثانی مرفوع جواز عزل پر صاف دلالت کرتی ہیں اور مسلم شریف کی حدیث جو جدامہ بنت وہب سے مروی ہے اسکو منع کا حکم دینے کی وجہ سے دونوں حدیثوں کے مخالف و معارض ہے اور ہم اس تعارض و تخالف کو بحول اللہ وقوتہ دلائل قاہرہ و براہین ظاہرہ سے ثابت کرتے ہیں۔

دلیل اوّل۔ اگر بخاری کی حدیث اوّل میں عزل کی اجازت اور ثانی میں ممانعت ہوتی تو حضرت بخاری صاحب عزل کے منع ہونیکا علیحدہ باب باندھتے جیسا کہ محدثین علیہم الرحمہ کا دستور ہے وَاِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ"

**جواب**:۔ ؎ ناصح نہ دے خدا کیلئے پند جنوں + دیگا تمام عقل کے بخیے اُدھیڑ تو۔

ناظرین! ذرہ راقم مضمون کے دعوے کو خوب یاد کرکے بتلا دیں کہ ایسا دعوےٰ کسی ایسے شخص سے ہو سکتا ہے جو حدیث نبوی کو مانتا ہو؟ خیر بہر حال آپ کچھ ہی ہوں ہمیں تو آپ کے جواب دینے سے غرض ہے۔ پس غور سے سُنئے!

آپکا دعوےٰ بخاری مسلم کی حدیثوں میں تخالف اور تعارض ہونے کا ہے اور یہ

نماز از الہٰ۔ ہندوؤں۔ آریوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کی نماز کا مقابلہ۔ قیمت ۲ر۔ منیجر

تو شائد آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ دعوے ذات البین یعنی اُس کی دو جانبیں ہیں - ایک طرف بخاری دوسری طرف مسلم - پس یہ دلیل آپکی ناقص ہے کیونکہ اس سے یہ دعوے ثابت ہونا غائت سے غائت اگر آپکی اِس دلیل کو مان لیا جائے تو یہ ثابت ہوگا کہ بخاری کی دونوں حدیثیں جواز عزل پر دلالت کرتی ہیں لیکن اس بیان سے آپکے دعوے کو کیا نسبت آپکو یاد نہیں یا معلوم نہیں کہ آپ کا دعوے صحیحین میں تعارض تبلانیکا ہے نہ کہ جواز عزل کا - انصاف سے کہنا جو شخص ان دونوں دعووں میں تمیز نہ کر سکے اُسکا بھی منہ ہے کہ احادیث نبویہ پر اعتراض کرے؟

آئیے! اب ہم آپ کو اصلیت تبلادیں - امام بخاری نے جو باب باندھا ہے نہ اُس میں جواز کا لفظ ہے نہ منع کا - بلکہ صرف یہ لفظ ہیں **باب العزل** اِس باب میں امام بخاری پہلے جابر کا قول لائے ہیں کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اُترتا تھا جس سے جابر نے از خود نتیجہ نکالا ہے کہ عزل جائز ہے اسی کو ہم نے کہا تھا کہ یہ خیال نہ تو حدیث ہے نہ آیت ہے بلکہ صرف جابر کا اپنا فہم ہے اِس قول کے بعد امام بخاری مرفوع حدیث لائے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب لوگوں نے عزل کرنے کی بابت پوچھا تو حضور نے ذرہ خفگی کے لہجہ میں فرمایا اوانکم لتفعلون قالہا ثلاثا یعنی تین دفعہ حضور نے فرمایا کیا تم عزل کرتے ہو - اس کے بعد اس کے عبث اور فضول ہونے کی طرف اشارہ فرمایا مامن نسمۃ کائنۃ الی یوم القیمۃ الا ہی کائنۃ یعنی جس غرض سے تم عزل کرتے ہو کہ عورت حاملہ نہو وہ پوری نہیں ہو سکتی - کیونکہ جس جان کی بابت قدرت نے پیدا ہونے کا فیصلہ کیا ہے وہ پیدا ہو کر ہی رہیگی -

غور کیجئے کہ یہ الفاظ عزل کے جواز پر دلالت کرتے ہیں یا بے سود اور فضول ہونے پر - اِن الفاظ میں تو حضور نے نہائت ہی حکیمانہ انداز سے عزل کو منع فرمایا ہے ہاں ہم مانتے ہیں کہ اتنی شدت اور کھلے لفظوں میں نہیں جتنا کہ دوسری حدیثوں میں ہے - لیکن جو لوگ علم منطق سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کلی مشکک کے افراد میں تفاوت ہُوا کرتا ہے بلکہ ہونا ضروری ہے -

پس باب مذکور میں موقوف اور مرفوع حدیثیں لاکر امام بخاری نے منع عزل کا ثبوت دیا ہے اور دکھایا ہے کہ جواز عزل پر صرف جابر کا قول دلیل ہے جو بلحاظ اصول روائت و درائت حجت شرعی نہیں ہے اور منع پر صریح مرفوع حدیث موجود ہے -

پس آپکی دلیل اوّل کا جواب دو لفظوں میں ہے کہ ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست -

مختصر یہ کہ بخاری کی حدیث بھی منع کی دلیل ہے اور مسلم کی روائت بھی ممانعت کرتی ہے مگر ان دونوں کی ممانعت کے مراتب میں شدت اور ضعف کا فرق ہے - جیسا شراب کی حرمت والی آیتوں میں فرق ہے ؎

درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست

(باقی دارد)

---

# اجتہاد اور تقلید

۱۰ اگست کے پرچہ میں ہم نے اِس مضمون کو تقلید کی حد تک پہونچایا تھا اور ثابت کیا تھا کہ جبتک علوم آلیہ کی تعلیم و تدریس جاری ہے تقلید کا ثبوت نہیں ہو سکتا - اِس کے متعلق ایک بات کا ذکر رہ گیا تھا جو آج لکھتے ہیں -

ہم سے کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب بڑے رتبہ کے عالم تھے بہت بڑے متقی تھے بڑے زاہد تھے - آپکے علم و فضل کی کئی ایک حکائتیں سنائی جاتی ہیں جو عموماً خوش اعتقادیوں پر مبنی ہیں - ایک حکائت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب کے پاس چند لوگ فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ پوچھنے آئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ تم سب ملکر ایک کو منتخب کر دو جو بات وہ پوچھیگا میں جواب دونگا چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو امام صاحب نے فرمایا کہ بس اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑہنا چاہئے جس طرح تم نے میرے سامنے ایک کو وکیل مقرر کر کے باقی خاموش ہو رہے ہو اسی طرح خدا کے سامنے امام مقرر کر کے خاموش رہنا چاہئے (اہل فقہ - جلد اوّل) لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ حکائت امام ابوحنیفہ صاحب کی سخت توہین اور اعلے درجہ کی منقصت کرتی ہے جس کو اگر امام صاحب کا کوئی مخالف یہ ثابت کرنا چاہے کہ امام صاحب کو دینیات اور الٰہیات میں ذرہ حصہ نہ تھا - تو اُسکو بہت کچھ اِس حکائت سے مدد مل سکتی ہے کیونکہ انسان کے سامنے تو وکیل کرکے نمائندگی اس لئے کیجاتی ہے کہ وہ سب کی آوازوں کو سن نہیں سکتا سب کے الفاظ کو سمجھ نہیں سکتا - لیکن خدا کی تو یہ شان ہے کہ حدیث قدسی میں ہے اگر تمام انسان اور جن ایک میدان میں جمع ہو کر اپنی اپنی تمام آرزوئیں خدا سے مانگیں اور خدا اُن کی سب مرادیں دیدے تو بھی خدا کے خزانوں میں کوئی کمی نہ آئے - کیا اِس وقت جو دنیا کے تمام لوگ خصوصاً مسلمان خدا سے دعا کرتے ہیں تو سب کے سب ایک شخص کو امام بنا کر کرتے ہیں - سینکڑوں - ہزاروں - لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان ایک

ahmadimuslim.de

ہی وقت میں مانگتے ہیں تو کیا خدا کو ان سب کی دعائیں سُننے میں کوئی دقت یا تکلیف ہوتی ہے تعالیٰ شانہ وجل مجدہٗ علاوہ اس کے اگر کوئی امام کتنا بڑا عالم زاہد متقی - اعلےٰ درجہ کا عارف ہو تو کیا وہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی مرتضیٰ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے بہتر ہوگا؟ پھر جب ان کی تقلید کا بھی حکم نہیں تو کسی اور کا کیا حق ہے - امام شافعی جیسے مجتہد کا قول - جو "لا یقلد احد منہم" یعنی صحابہ میں سے کسی کی تقلید بھی جائز نہیں (دیکھو نور الانوار وغیرہ) حنفیہ کے ایک بڑے مستند امام کرخی کہتے ہیں لایجب تقلید الاحد الا فیما لا یدرک بالقیاس یعنی مسائل قیاسیہ میں کسی صحابی کی تقلید واجب نہیں۔

ایسی بحث میں آیات، احادیث اور اقوال علماء سے ہم بہت کچھ دلائل پیش کر سکتے تھے مگر چونکہ ہمارے مضمون کی بنا صرف علماء اصول کے مقررہ قواعد پر مبنی ہے اس لئے ہم نے اور کسی دلیل کی طرف توجہ نہیں کی - ہاں تبرکاً ایک آیت لکھتے ہیں خود بھی سنئے! اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ (تم اس کلام کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کے ہاں سے آتا ہے اس کے سوا کسی اور دوست احباب کی تابعداری نہ کرو)

اس آیت نے حصر کر دیا کہ اطاعت اور اتباع صرف انہی احکام کی ہے جو خدا کی طرف سے بذریعہ وحی کے پہونچتے ہیں - اُن کے سوا اور کسی کی نہیں - قیاسی مسائل کی نسبت ہم مفصل بحث کر آئے ہیں کہ در صورت ثبوت رکھنے کے وہ احکام بھی وحی کی قسم سے ہیں اور در صورت ثبوت نہ رکھنے کے کوئی شے نہیں ؛

شروع مضمون سے ہم بتلاتے چلے آئے ہیں کہ فقہ کی تین قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جو بقاعدہ مقررہ اصول فقہ احکام مستنبط ہوتے ہیں دوم مسائل قیاسیہ جو بطریق قیاس استخراج کئے جاتے ہیں (ان دونوں قسموں کی بحث مع مثالوں کے پہلے مفصل گذر چکی ہے) تیسری قسم وہ مسائل فقہیہ ہیں جو نہ قرآن سے نہ حدیث سے مستخرج ہیں بلکہ محض علماء کے اقوال ہیں - اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں مگر ہم ایک دو یہاں بتلاتے ہیں۔

فقہ کی معتبر کتاب ردالمختار میں لکھا ہے کہ قالوا لو رعف فکتب الفاتحۃ بالدم علی جبہتہ وانفہ جاز للاستشفاء وبالبول ایضاً (مصری جلد اول صفحہ ۱۴۲) یعنی اگر کسی کو نکسیر پھوٹے اور وہ اپنے ماتھے اور ناک پر خون یا بول کے ساتھ سورہ فاتحہ لکھ لے تو علاج کے لئے جائز ہے "

اسی طرح سے اور سینکڑوں ہزاروں فقہی مسائل ہیں جن کا نہ کوئی ماخذ ہے نہ کوئی تعیین نہ قرآن سے مستنبط ہیں نہ حدیث سے بلکہ محض اقوال الرجال ہیں پس ایسے مسائل فقہ کو اہلحدیث دلیل شرعی نہیں جانتے۔

خلاصہ تمام بحث کا یہ ہے کہ مسائل فقہ تین قسم پر ہیں ایک قسم قرآن و حدیث کے الفاظ سے مستنبط ہیں دوسری قسم کے مسائل اوصاف معتبرہ پر قیاس سے مستخرج ہیں - تیسری قسم محض اقوال الرجال ہیں اہلحدیث تیسری قسم کے مسائل فقہیہ کی تسلیم سے بالکل انکاری ہیں اول اور دوم قسم میں سے اُن مسائل سے منکر ہیں جو قرآن و حدیث سے مخالف ہوں ورنہ بشرط استخراج اور استنباط صحیح ہونے کے تسلیم کرتے ہیں یہی مذہب تمام سلف اور خلف کا ہے۔ اس بحث پر ایک شاہد عدل مثال دیکر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم پانی پتی کتاب مالا بدمنہ میں فرماتے ہیں۔

"این ہمہ مسکرات نزد امام محمد رحمہ اللہ حرام است اگرچہ یک قطرہ از آں خورد ونجس است بنجاست خفیفہ - رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ کثیر آں مسکر آرد قطرۂ از آں حرام ست وہرچہ مسکر است خمر است یعنی ہمچو خمر است در حرمت ونجاست ونزد امام ابی حنیفہ رح سوائے چہار شراب سابقہ اگر شربۂ لاحقہ آنچہ بقصد لہو خورد حرام است واگر بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن ایں قول امام متروک است وفتویٰ بر قول محمد است" (صفحہ ۱۱۲)

اس مثال میں قاضی صاحب مرحوم نے جو فیصلہ دیا ہے یہی اہلحدیث کا مذہب ہے کہ جس کسی کا قول و فعل قرآن و حدیث کے برخلاف ہو وہ مقبول و منظور نہیں چنانچہ قاضی صاحب مرحوم دیباچہ مالا بدمنہ میں فرماتے ہیں :-

"قول و فعل ہر کسے کہ سرمو از قول و فعل پیغمبر مخالفت داشتہ باشد آں را رد باید کرد"

پس سُنو! ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے ۔۔۔ دُردانۂ درج مصطفےٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم دینی ۔۔۔ کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی
پایا کہ ہاں سے کون لایا ۔۔۔ جس نے پایا یہیں سے پایا
گو غوث و قطب و مقتدا ہے ۔۔۔ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے

# تفسیر القرآن عربی کے متعلق ایک سوال

مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب زاد لطفہ

سلام علیکم۔ چونکہ عرصہ سے اربعین کے شائع ہونے پر آپکی تصنیف تفسیر القرآن عربی کے بعض مسائل کی نسبت اختلاف ہے چنانچہ علمائے آرہ آپکی مسلمہ منصفین نے چودہ غلطیات کو قائم رکھا ہے جنکی ترمیم اب تک آپکی طرف سے مشتہر نہیں ہوئی اگرچہ بعض بعض کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اُن غلطیات کے ترمیم کرنے سے انکار ہے اور آئندہ تفسیر طبع ہونے پر ترمیم کردیوینگے۔ میری درخواست یہ ہے کہ اگر فی الواقع آپ کو اُن غلطیات مسلمہ علمائے آرہ کی ترمیم خواہ بخیال مصالحت خواہ بطور عقیدت منظور ہو تو آپ غلطیات کی تصحیح تفسیر القرآن میں لگا دیویں اور اُن غلطیات کی ترمیم اپنے اخبار اہلحدیث میں صریحاً بلاکسی مجمل الفاظ کے شائع کر دیویں تو عوام کا اعتراض جو آپکی نسبت ہے غالباً رفع ہوجاویگا اور خصوصاً مجھکو رفع شک کیواسطے کافی دلیل ہوگی۔ والسلام

احقر محمد شریف عفی عنہ (امرتسری ڈپٹی کلکٹر نہر)

**جواب:** میں تو ہمیشہ سے مصالحت کا جویاں ہوں یہی وجہ ہے کہ میں نے اس نزاع کے متعلق منصف تجویز کئے تھے۔ گو منصفوں کے سپرد یہ کام نہ تھا اور نہ میں اسکا پابند تھا کہ اُن اغلاط کو تسلیم کرونگا بلکہ محض داخل وخارج کے فتوے کا فیصلہ انکے سپرد تھا۔ چنانچہ منصفوں نے اس امر میں فیصلہ صاف دیا کہ مصنف کو اہلحدیث سے خارج کرنا ظلم ہے۔ تاہم میں نے جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کو اس مضمون کا رقعہ لکھ دیا ہوا ہے کہ علماء آرہ کی چودہ اغلاط کو درج تفسیر کردونگا میں اُن معانی کو بھی صحیح جانتا ہوں۔

اُن چودہ مقامات میں سے بعض کی تسلیم تو میں فیصلہ آرہ مطبوعہ میں کرچکا ہوں۔ باقی مقامات میں بھی علماء آرہ کے معانی درج کردونگا جنکو میں بھی صحیح سمجھتا ہوں۔ اب تفسیر مذکور کا کوئی نسخہ نہیں رہا۔ طبع دوئم میں درج ہوجائینگے۔

## بوسہ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

ثالثاً حضرت عمر کا یہ قول کہ اگر تجکو رسول خدا بوسہ نہ دیتے تو میں ہرگز تجکو بوسہ نہ دیتا اسصورت میں کہ بوسہ ہر ایک چیز کا جائز ہے جیسا کہ تمہارا خیال ہے محض فضول ودور کی کلام ٹھیرتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ حضرت عمر فاروق کے کلام میں ایک راز مخفی ہے وہ یہ ہے کہ بوسہ جمادات میں مظنہ شرک ہے اور بت پرستوں کے نزدیک یہ بتوں کی تعظیم ہے اس لئے آپنے اسوقت ایک بڑی مجمع میں اس قول کو بیان فرماکر گور پرستی اور بت پرستی کے باب کو مسدود فرمایا اور یہ اعلان کردیا کہ بوسہ بغیر باذن ہرگز درست نہیں کما لایخفی علی الذکی۔ رابعاً جس سند پران مجوزین کا اعتقاد و استناد ہے یعنی حضرت معاویہ کا سب کنوں کا بوسہ لینا جب یہی محل اعتراض سے سالم و باقی نرہا اور صحابہ نے اسپر اعتراض کیا اور پھر معاویہ نے انکو تسلیم کرلیا اور اس بیموقع بوسہ سے رجوع کیا تو اب مستندین کا اعتقاد ہباءً منثوراً ہوگیا صراط مستقیم میں ہے وقد روی ان ابن عباس ومعاویة طافا بالبیت فاستلم معاویة الارکان الاربعة فقال ابن عباس ان رسول اللہ صلعم لم یستلم الا الرکنین الیمانیین فقال معاویة لیس شیء من البیت متروکا فقال ابن عباس لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة فرجع الی معاویة وقد اتفق العلماء علی ما مضت به السنة من انه لا یشرع الاستلام والتقبیل لمقام ابراهیم الذی ذکره الله تعالی فی القران وقال واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی فاذا کان هذا بالسنة المواترة وباتفاق الائمة لا یشرع تقبیله بالفم ولا مسح بالید فغیره من مقامات الانبیاء اولی ان لا یشرع تقبیلها بالفم ولا مسحها بالید انتہی[1] اور اگر غور کروگے تو حضرت معاویہ کے قول سے ہی جواز بوسہ ہر چیز کا مفہوم نہیں ہوتا ہے جیسا کہ مجوزین کا خیال ہے کیونکہ انہوں نے حضرت ابن عباس کے اعتراض پر یہ جواب دیا کہ بیت اللہ کی کوئی شے متروک اس بوسہ سے نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر بیت اللہ کی نسبت جواز بوسہ کا خیال انکو بھی نہیں تھا پس مجوزین کی سوفہمی اس سے ظاہر ہوتی ہے شاید یہی خیال حافظ ابن حجر نے اس قول کی تردید کی طرف توجہ نہ کی کہ استنباط کا فاسد ہونا ظاہر ہے اور جو یہ فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر کا اس نقل پر سکوت کرنا انکی رضا پر دال ہے، سو یہ آپ کی سوفہمی ہے۔ اکثر کتابوں کو دیکھو کہ انمیں مختلف مذاہب کو نقل کرتے ہیں مگر ہر جگہ اُسپر تردید نہیں کرتے گو انکے نزدیک وہ مسئلہ مردود ہی کیوں نہو تمثیلاً دو ایک مثال نقل کرتا ہوں۔

اوّلاً تو اسی عبارت منقولہ میں آپ کی حافظ ابن حجر کا قول یہی ہے واستبعد اتباع صحة ذلك اور حافظ نے اس پر کوئی قدح نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ حافظ صاحب اس قول سے راضی ہیں حالانکہ آپ کے نزدیک یہ قول قابل قبول نہیں ثانیاً جلال الدین سیوطی اکلیل میں تحت آیۃ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا کے فرماتے ہیں استدل به من قال ان اجماع اهل

[1] لہ ترجمہ نہونے سے اردو دانوں نے شکایت کی ہے آئندہ کو ہر ایک نامہ نگار عربی کا ترجمہ کردیا کرے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

البیت حجۃ لان الخطاء حسن فیکون منفیا عنہ اور اسپر کچھ رد وجرح نہ کیا اور دوسرے مقام میں فرماتے ہیں تحت آیت الزانیۃ والزانی الخ کے واستدل الخوارج بالآیۃ علی ان حد المحصن الجلد دون الرجم اور اسپر کچھ جرح ورد نہ کیا۔

پھر آپ لکھتے ہیں (کہ امام احمد تقبیل قبر کو لاباس بہ کہتے ہیں) اگر یہ قول امام احمد کا کتاب العلل والسوالات میں فی الواقع بطور صحیح واقع ہے تو مخالف اس کے یہی قول امام احمد کا ہے صراط المستقیم میں ہے قال ابوبکر الاثرم قلت لابی عبد اللہ احمد بن حنبل قبر النبی صلعم یمس ویتمسح بہ فقال ما اعرف ھذا قلت لہ فالمنبر فقال اما المنبر فنعم قد جاء فیہ قال ابو عبد اللہ شئ یروونہ عن ابن ابی فدیک عن ابن ابی ذئب عن ابن عمر انہ مسح علی المنبر الی ان قال قیل لابی عبد اللہ انہم یلصقون بطونہم بجدار القبر وقلت لہ رایت اہل العلم من اہل المدینۃ لا یمسونہ ویقومون ناحیۃ فیسلمون فقال ابو عبد اللہ نعم وھکذا کان ابن عمر یفعل انتہیٰ یعنی ابوبکر اثرم کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے سوال کیا کہ قبر نبوی کو چھونا درست ہے یا نہیں تو امام نے فرمایا کہ میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں یعنی سلف سے ایسا فعل نہیں پایا گیا ہے پھر میں نے کہا کہ منبر نبوی کو چھونا درست ہے یا نہیں تو فرمایا کہ ہاں کیونکہ ابن عمر مسح کرتے تھے اور امام احمد سے یہ بھی کہا گیا کہ لوگ اپنے پیٹ کو قبر نبوی کی دیوار سے ملاتے ہیں اور میں نے یہ کہا کہ علماء اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ لوگ دیوار قبر نبوی کو نہیں چھوتے تھے ایک طرف کھڑے ہوتے اور آنحضور پر سلام کہتے امام احمد نے فرمایا کہ یہ بات صحیح ہے ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے اس روایت سے معلوم ہوا کہ امام احمد مس قبر کو بدعت بتلاتے تھے اور بوسہ قبر جو اسپر بھی زائد ہے وہ بدرجہ اولیٰ بدعت ہوگی اسی دلیل سے کہ سلف سے پایا نہیں گیا اب بتقدیر صحت قول منقولہ آپ کے امام ممدوح سے اس مسئلہ میں دو روایت ہوئی آپ تو فرقہ اہل رائے سے ہیں آپ کے گھر میں جو مختلف رائے امام ابو حنیفہ صاحب سے پائی جاوے اسکے لئے کوئی قاعدہ منضبط ہے یا نہیں اگر آپکو معلوم نہو تو مجھ سے سنئے! علماء مذہب حنفیہ نے ان مسائل کے لئے جو امام سے مذکور ہیں دو طبقہ بنائے ہیں ایک طبقہ مسائل الاصول ہے جسکو ظاہر الروایت بھی کہتے ہیں اور دوسرا طبقہ غیر ظاہر الروایت ہے اور وہ مسائل بھی امام سے مروی ہیں لیکن ان کتابوں میں نہیں ہیں جو ظاہر الروایت کے لئے متعین ہیں اور وہ نوادر کہلاتے ہیں اسواسطے کہ ان مسائل کی شہرت ایسی نہوئی جو ظاہر الروایت کی ہوئی ایسی صورت میں ظاہر الروایت کی روایت مقدم ہوگی نوادر سے۔ باقی رہا یہ کہ اسپر کونسا قرینہ ہے کہ امام احمد کی وہ روایت جو عبد اللہ انکے صاحبزادہ نے کی ہے نوادر

ہے تو میں کہونگا علماء حنبلیہ وفقہاء احمدیہ جو عارف مذہب حنبلی ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں جو مذہب حنبلیہ پر وضع کئے گئے ہیں وہ سب اس بوسہ قبر کو ناجائز فرماتے ہیں چنانچہ ابن قدامہ حنبلی اور ابو محمد مقدسی حنبلی کا قول مذکور ہوچکا اور علامہ زعفرانی کا قول کہ امام احمد بوسہ قبر پر سخت انکار رکھتے تھے گذرچکا اور آپ کے شیخ الکل مولوی عبد الحی صاحب مرحوم محققین حنبلیہ کا یہی مسلک بتلاتے ہیں کما مر۔ اور حضرت حلبی جو فقہاء حنبلیہ سے ہیں جنکو ہمارے زمانہ کے پیرزادہ جھوٹا خدا سمجھتے ہیں بوسہ قبر کو عادت نصاریٰ کی بتلاتے ہیں کما سیاتی اور علامہ ابو الوفاء ابن عقیل جو مذہب حنبلیہ میں مجتہد ہیں اور محی السنہ علامہ بغوی کے معاصر ہیں فرماتے ہیں لما صعبت التکالیف علی الجہال والطغام عدلوا عن اوضاع الشرع الی تعظیم اوضاع وضعوھا لانفسہم فسہلت علیہم اذ لم یدخلوا بہا تحت امر غیرہم قال ہم عندی کفار بہذہ الاوضاع مثل تعظیم القبور واکرامہا بما نہی عنہ الشرع من ایقاد النیران وتقبیلہا وتخلیقہا وخطاب الموتی بالحوائج الخ کذا فی اغاثۃ اللہفان للعلامۃ ابن القیم پس یہ دلیل بین ہے کہ امام ممدوح سے وہ روایت حنبلیوں کے نزدیک نامقبول ہے۔ اور وہ روایت شاذ ونادر ہے علاوہ اس کے امام احمد کا قول حجت نہیں کہ خواہ مخواہ وہ تسلیم کرلیا جاوے امام ممدوح نے کوئی دلیل اس کے جواز کی نہیں فرمائی اور تم پر سخت تعجب ہے کہ امام اعظم کے خلاف میں بوسہ قبر کے جواز پر امام احمد کے ایک قول بے دلیل کو نقل کرکے امام اعظم کی تقلید سے دست بردار ہوتے ہو اس لئے کہ تم صوفیوں کا یہ آبائی رسم ہے اور اہل حدیث اگر امام اعظم کے قول کو خلاف میں احادیث کے نہیں مانتے ہیں تو تم لوگ انکو غیر مقلد وہابی کہتے ہو کہو یہ کیسا انصاف ہے اس کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ علامہ عینی نے شرح بخاری میں اپنے استاد علامہ زین الدین عراقی سے تقبیل اماکن شریفہ وقبور صالحین وغیرہ کے جواز واستحباب کے متعلق طولانی بحث کی ہے، کیا اچھا ہوتا کہ آپ اس بحث طولانی کو نقل فرماتے تو ہم سے اور آپ سے پورا فیصلہ ہوجاتا ورنہ ایسی بے جا دھمکی اہل حدیث نہیں ڈرتے ہمکو علامہ عینی کے اس تقلید شیخ پر تعجب ہوتا ہے کہ امام کی تقلید جمیعًا اپنی حنفیت میں بٹا لگایا یہی علامہ عراقی آمین بالجہر ورفع یدین پر جو زور لگاگئے ہیں شیخ عینی نے اسکو بالائے طاق رکھدیا ہم اوپر بحوالہ امام نووی شافعی بوسہ قبر کے عدم جواز پر اتفاق علماء نقل کرچکے ہیں اور ایسا ہی بحوالہ صاحب مجالس الابرار حنفی اس بوسہ قبر کے عدم مشروعیت پر اتفاق علماء مسلمین نقل کرچکے ہیں پس ایسے متفق علیہ مسئلہ پر متاخرین کے ایک آدھ شخص کی بات کو ماننا ناحق خون انصاف کا کرنا ہے۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# چند ضروری سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے مقلدین و غیر مقلدین ان مسائل میں کہ:۔

(۱) بعد نماز جمعہ نماز ظہر نہ پڑھنے کے لئے کسی حدیث صحیح میں ممانعت آئی ہے یا نہیں؟

(۲) نماز جمعہ اصل ہے یا نماز ظہر یا دونوں؟

(۳) کیا نماز جمعہ ظہر کا بدل ہے۔ اگر ہے تو کیا کسی حدیث صحیح میں یہ تصریح آئی ہے؟

(۴) کیا رسول علیہ السلام نے نماز جمعہ پڑھکر نماز ظہر کی رخصت بھی دی ہے؟

(۵) کیا آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آج نماز ظہر معاف ہے؟

(۶) کیا نماز جمعہ مسقط ظہر ہے۔ اگر مسقط ظہر ہے تو اسپر کیا دلیل ہے۔ کیا کسی آیت یا حدیث میں اس طرح ہے کہ نماز جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہو جاتی ہے؟

(۷) کیا عدم نقل مستلزم عدم وقوع ہے؟

(۸) نماز ظہر کا پڑھنا ہفتہ یا اتوار یا سوموار کے دن سرور عالم سے تصریح نام یوم کسی حدیث صحیح میں آیا ہے؟

(۹) اگر کوئی شخص معذور یا غیر معذور جمعہ نہ پڑھے تو اس کے لئے چار رکعت ظہر پڑھنا کسی حدیث صحیح سے ثابت ہے یعنے تارک جمعہ پر ظہر کے وجوب کی کونسی دلیل ہے؟

(۱۰) کیا نماز جمعہ اور نماز ظہر کی فرضیت کا حکم ایک ہی وقت میں صادر ہوا یا مختلف اوقات میں؟

(۱۱) اگر نماز جمعہ کا حکم بعد حکم فرضیت نماز ظہر صادر ہوا تھا تو تعداد رکعات کے لحاظ سے کیا ضروری نہیں کہ ظہر پر جمعہ کے واسطے نص قطعی ہو اور بصورت نہ ہونے نص قطعی کے نماز ظہر کیوں ترک کی جائے؟

مستری غلام حسین گھڑی ساز درکشا پامرتسر

# تردید تابعیت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالےٰ

آجکل اہل فقہ جو امام صاحب کی تابعیت پر بحث کر رہا ہے وہ انہیں اقوال کے ساتھ اور انہیں دلائل کو پیش کر کے جو متعصبین احناف سلف نے گپ شپ اڑا گیا جو ابھی ہم اپنے اس طول طویل مضمون میں کما حقہٗ ثابت کرینگے وانشاء اللہ تعالیٰ) احناف سلف نے زبردستی تابعیت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ورنہ امام صاحب کی تابعیت علماء محدثین سے ثابت نہیں۔

احناف سلف کیا کچھ نہ لکھ گئے امام صاحب کے لئے تو جھوٹی احادیث بنالی ہیں جیسے سراج امتی وغیرہ۔ اور مہدی علیہ السلام مقلد ابو حنیفہ ہونگے۔ من الخرافات الخرافات اسی طرح تابعیت کا دعوےٰ بھی منجملہ انہی ہوسات کے ہے۔ امام صاحب کی تابعیت کے ثبوت میں ملاقات ان اصحاب سے بتلاتے ہیں جنکو ہم نمبروار ذکر کرتے ہیں اور پھر نمبروار رد کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو سہولت ہو۔ (۱) عبداللہ ابن ابی اوفی ابن علقمہ سے کوفہ میں ملاقات ہوئی (۲) سہل ابن سعد الساعدی سے بھی ملاقات ہوئی (۳) حضرت انس سے ملاقات ہوئی (۴) ابو طفیل عامر بن واثلہ سے مکہ میں ملنا ہوا (۵) جابر ابن عبداللہ سے (۶) عبداللہ بن انیس الجہنی سے (۷) عائشہ بنت عجرد (۸) واثلہ ابن الاسقع سے (۹) عبداللہ ابن حارث ابن جزء سے بھی امام صاحب نے ملاقات کی انتہی۔

**تردید:**۔ یہ تو ضرور ہے کہ نمبر ۱-۲-۳-۴-۸-۹ کے صحابہ امام صاحب کے زمانہ میں تھے مگر بالتحقیق خود علمائے احناف سلف کے اقوال سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے اُن سے ملاقات نہیں کی بلکہ امام صاحب انکے زمانہ میں چھوٹے لڑکے پانچ چار برس کے تھے امام صاحب کوفہ ہی میں رہتے تھے صحابہ سے جاکر نہیں ملے اور نہ اُن سے کوئی حدیث سنی اور نہ کچھ روایت کی چنانچہ ابن طاہر حنفی مؤلف مجمع البحار جو ماہر فن حدیث واخبار ہیں۔ نمبر ۱-۲-۳-۴ کی نسبت لکھتے ہیں:۔ وکان فی ایام ابی حنیفة اربعة من الصحابة انس بن مالک بالبصرة وعبد اللہ ابن ابی اوفی بالکوفة وسهل ابن سعد الساعدی بالمدینة وابو طفیل عامر ابن واثلة بمکة ولم یلق واحدا منهم ولا اخذ عنه واصحابه یقولون انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنهم ولم یثبت ذلک عند اهل النقل انتهی کلامه (ترجمہ) امام ابو حنیفہ کے زمانہ میں یہ صحابہ تھے انس بن مالک بصرہ میں۔ عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں سہل ابن سعد الساعدی مدینہ میں۔ اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکہ میں۔ لیکن امام صاحب کسی سے نہیں ملا اور نہ کسی حدیث کو اُن سے سنا۔ اور جو حنفی لوگ کہتے ہیں کہ امام صاحب صحابہ کی ایک جماعت سے ملے ہیں اور اُن سے روائت کئے ہیں بالکل غلط ہے یہ اہل نقل کے پاس ثابت نہیں۔ اور سنو! اسی طرح ملا علی قاری حنفی شرح شرح النخبہ میں علامہ سخاوی سے روائت فرماتے ہیں کہ کہا علامہ نے کہ امام صاحب ابو حنیفہ کسی سے نہیں ملا اور نہ کسی کی روایت کی چنانچہ عبارت انکی یہ ہے: ان المعتمد انه لا روایة للامام عن احد من الصحابة لصغره فی زمن ادراکه ایاهم انتهی ادر سنئے! اسی طرح قاضی علامہ

شمس الدین ابن خلکان نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے - وادرک ابوحنیفۃ من الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین وھم انس بن مالک بالبصرۃ وعبد اللہ ابن ابی اوفی بالکوفۃ وسہل ابن سعد الساعدی بالمدینۃ و ابوطفیل عامر ابن واثلۃ بمکۃ ولم یلق واحدا منہم ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ ولم یثبت ذلک عند اھل النقل -

صاحبو! اسکا بھی ترجمہ بعینہ وہی ہے جو ابھی آپ پہلی عبارت علامہ ابن طاہر صاحب حنفی میں دیکھ آئے ہیں - اور سنو! امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب الاسماء میں فرماتے ہیں قال الشیخ ابواسحٰق فی الطبقات ھو النعمان ابن ثابت ابن زوطی ابن ماہ مولی تیم اللہ ابن ثعلبۃ ولد سنۃ ثمانین من الھجرۃ وتوفی ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ وھو ابن سبعین سنۃ اخذ الفقہ من حماد ابن ابی سلیمان وکان فی زمانہ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک وعبد اللہ ابن ابی اوفی وسہل ابن سعد الساعدی وابو الطفیل عامر ابن واثلۃ ولم یاخذ عن احد منہم انتہی کلامہ (ترجمہ) شیخ ابواسحاق طبقات میں فرماتے ہیں امام صاحب کا نام تھا نعمان یہ بیٹے ہیں ثابت کے ثابت بیٹے ہیں زوطی کے اور زوطی ماہ کے اور ماہ غلام تھے تیم اللہ ابن ثعلبہ کے - امام پیدا ہوئے تھے ۸۰ھ ہجری میں اور انتقال ہوا بغداد میں ۱۵۰ھ ہجری میں انتقال کیوقت عمر امام صاحب کی ۷۰ برس کی تھی انکے فقہ کے استاد حماد ابن ابی سلیمان ہیں انکے زمانہ میں چار صحابہ تھے حضرت انس - حضرت عبد اللہ ابن ابی اوفی - حضرت ابو الطفیل - حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہم مگر امام نے اُن سے کوئی حدیث نہیں لی اور نہ کچھ روایت کی انتہی - اسی طرح کی لگ بھگ عبارت کے ساتھ شیخ ابن طاہر حنفی مجمع البحار میں فرماتے ہیں وابوحنیفۃ النعمان ابن ثابت ابن زوطی ابن ماہ الامام الکوفی مولی تیم اللہ ابن ثعلبۃ وھو من رھط حمزۃ الزیات وکان خزازا یبیع الخز وکان جدہ من اھل کابل او بابل مملوکا لبنی تیم فاعتقہ وقال اسمعیل ابن حماد ابن ابی حنیفۃ نحن من ابناء فارس من الاحرار وما وقع علینا رق ولد جدی سنۃ ثمانین وذھب بہ الی علی وھو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ ومات ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ علی الاصح وکان لہ ایامہ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک وعبد اللہ ابن ابی اوفی وسہل بن سعد الساعدی وابو الطفیل ولم یلق احدا منہم ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ وروی عنہم ولا یثبت ذلک عند اھل النقل انتہی (مختصر ترجمہ) ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ثابت بیٹے زوطی کے زوطی بیٹے ماہ کے ماہ غلام تھے تیم اللہ ابن ثعلبہ کے +

اور تھے دادا امام صاحب کے اہل کابل سے یا بابل سے - اور کہا اسماعیل بن حماد ابن ابی حنیفہ (یعنی پوترے ابوحنیفہ کے) نے کہ ہم ابناء فارس سے ہیں میرے دادا پیدا ہوئے تھے ۸۰ھ میں اور میرے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گئے تھے اور اسوقت آپ بچہ تھے تو حضرت علی نے آپ کے لئے اور آپکی ذریت کے لئے برکت کی دعا کی تھی - وفات دادا کی بغداد میں ۱۵۰ھ میں ہوئی (یہ مذہب بھی صحیح ہے) اور آپ کے زمانہ میں چار صحابہ تھے - انس بن مالک - عبد اللہ ابن ابی اوفی - سہل ابن سعد - ابو الطفیل - لیکن آپ کسی سے نہیں ملے اور نہ کوئی حدیث سنی نہ کوئی روایت لی - اور جو اصحاب ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ آپنے روایت کیا ہے یہ اہل نقل کے پاس ثابت نہیں انتہی - اس سے بھی ظاہر ہوا کہ آپ کسی سے نہیں ملے اور نہ کچھ آپ نے لیا مگر جو اس کلام میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی سے آپ ملے اور علی نے برکت کی دعا کی - یہ غلط اور خلاف عقل ہے کیونکہ خود کلام بالا سے اور خود امام صاحب کے پوترے ہی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی ہے - پھر بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وفات کا سن ملاحظہ فرمائیے حضرت علی ۴۰ھ میں فوت ہوئے ہیں تھا بڑا تفاوت ہے - اس بڑے تفاوت کو عوام ملاحظہ حضرات جو تواریخ کے ساتھ ایک خاص دلچسپی رکھتے ہیں اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں فافھموا ولا تجھلوا میرے خیال میں اس عبارت میں اسماعیل صاحب سے غلطی ہوئی ہے بلکہ جد اعلیٰ نے حضرت علی سے ملاقات کی ہوگی -

خیر اب تک تو آپکو چند مثبتہ دلائل سے یہ تبلایا گیا ہے کہ امام صاحب کو نمبر ۱-۲-۳-۴ کے اصحابہ سے ملاقات نہیں ہوئی - امام صاحب صغیر السن تھے - خیر اب چلئے نمبر (۵) کے صحابی حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کی کیفیت سنئے! جابر ابن عبد اللہ کا انتقال باختلاف روایات ۷۳ھ یا ۷۸ھ میں ہوا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۷۷ھ میں اور وفات کیوقت جابر رضی اللہ عنہ کا سن مبارک ۹۴ برس کا تھا اور البصرہ کو آپ اپنی آخر عمر میں تشریف لے گئے تھے - اگر ہم ان مختلف روایات کو بھی مد نظر رکھیں تو ولادت امام صاحب کی بعد وفات جابر رضی اللہ عنہ کے معلوم ہوتی ہے کیونکہ پیدائش امام صاحب کی ۸۰ھ میں باتفاق روایات ہے اور وفات جابر رضی اللہ عنہ کی اس کے قبل ۷۳ھ یا

۷۸ھ یا ۷۴ھ میں ہے۔ یہ بھی بہت بڑا تفاوت ہے تو پھر جابر رضی اللہ عنہ سے امام صاحب کی ملاقات کیسے ہوئی ہوگی ہذا المحال چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تہذیب الاسماء سے صاف روشن ہے توفی جابر ابن عبداللہ بالمدینۃ سنۃ ثلاث وسبعین وقیل ثمان وسبعین وقیل ثمان وستین وھو ابن اربع وتسعین سنۃ رضی اللہ عنہ وکان ذھب بصرہ اٰخر عمرہ انتھٰی۔

اس سے بڑھکر ابن شاہین کی عبارت میں تصریح ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۸۰ھ تک جابر زندہ ہی نہیں رہے اور ولادت ابو حنیفہ کی ۸۰ھ میں ہے پھر کیسے گمان کیا جاسکے کہ امام نے اُن سے ملاقات کی ہو اور روایت کی ہو چنانچہ عربی عبارت یہ ہے ھذا وھو صریح فان جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ باتفاقات الروایات مات فی بضع وسبعین ولم یعش الی ثمانین وھی التی ولد فیھا الامام ابو حنیفۃ فکیف یتصور روایتہ عنہ انتھٰی۔ اب تو اغلب کہ آپ ناظرین کو اس میں بھی شک نہ رہا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی اور وہ قبل از ولادت امام انتقال کر گئے۔

اب صحابی نمبر (۶) یعنی عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ چھبیس برس قبل تولد امام کے ۵۴ھ میں انتقال کر گئے اور بعض روایت کے مطابق تولد امام کے چھ برس پہلے ۷۴ھ میں وفات پائے تھے تو پھر اب بتلائیے کہ امام تو ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور پھر عبداللہ بن انیس سے کیسے روایت کرینگے۔ (افسوس کیا یار لوگ گپّی اُڑا) رہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں صاف بتلاتے ہیں کہ وفات عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ۵۴ھ میں ہوئی۔ عبداللہ ابن انیس الجھنی ابو یحیٰی المدنی حلیف الانصار صحابی شھد العقبۃ واحدا ومات بالشام فی خلافۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ سنۃ اربع وخمسین ووھم من قال سنۃ ثمانین انتھٰی۔ یہی اب کچھ آپ پر مخفی نہیں کہ امام کے کئی سال قبل عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پاگئے ہیں۔ امام نے اُن سے کوئی روایت نہیں کی اور نہ ملاقات کی۔

اب آگے چلئے نمبر (۷) کے عائشہ بنت عجرد کی طرف آئیے۔ یہ غریبہ تو صحابیہ ہی نہیں تھی چنانچہ رد المحتار کی عبارت سے ظاہر ہے قولہ بنت عجرد اسمھا عائشۃ واعترض بان حاصل کلام الذھبی وشیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی ان ھذہ لا صحبۃ لھا وانھا لا تکاد تعرف انتھٰی (ترجمہ) بنت عجرد جسکا نام عائشہ ہے اسکو حافظ الحدیث و اسماء الرجال محمد ابن احمد ابو عبداللہ ذہبی ترکمانی اور شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ یہ عورت صحابیہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہے اسکو بھی آپ ضرور خوب سمجھ گئے ہونگے)

اب نمبر (۸) کے صحابی واثلہ بن اسقع کی طرف آئیے۔ یہ ایک مشہور صحابی ہیں ملک شام میں آئے تھے ۸۵ھ تک زندہ رہے ہیں اور وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۰۵ برس کی تھی چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ہویدا ہے واثلۃ ابن الاسقع بالقاف ابن کعب اللیثی صحابی مشھور نزل الشام وعاش الی سنۃ خمس وثمانین ولہ مائۃ وخمس سنین انتھٰی اسی طرح امام نووی کی عبارت تہذیب سے روشن ہے وتوفی بدمشق سنۃ ست اوخمس وثمانین وھو ابن ثمان وتسعین قالہ ابو مسھر وقال سعید ابن خالد توفی سنۃ ثلث وثمانین وھو ابن مائۃ وخمس سنین۔ (ترجمہ) وفات پائی ہے واثلہ ابن اسقع نے دمشق میں ۸۶ھ یا ۸۵ھ میں اسوقت عمر آپکی ۹۸ برس کی تھی اسکو ابو مسہر نے کہا ہے اور سعید ابن خالد نے کہا کہ اس صحابی کا انتقال ۸۳ھ میں ہوا ہے اسوقت عمر آپکی ۱۰۵ برس کی تھی اب ہم اگر ان سب مختلف روایات کو بھی مدنظر رکھیں یعنی ۸۵-۸۶-۸۳ تو بھی یہ صاف ظاہر ہے کہ امام صاحب اسوقت صغیر پانچ برس کے یا تین برس کے علی حسب الروایات۔ کیونکہ ولادت امام ۸۰ھ میں ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہوگا کہ امام صاحب اپنی اس صغر سنی میں سیر کر کے دمشق شام کو جا کر ملاقات کرتے اور حدیث سنتے فافہموا ولا تعجلوا۔ اب اس میں بھی آپ کو کوئی شک نہیں رہنا چاہیئے۔

اب آگے چلئے نمبر (۹) کی طرف آئیے یہ صحابی بھی ۸۵ھ یا ۸۶ھ یا ۸۸ھ میں انتقال فرما گئے ہیں اور صحیح ۸۶ھ ہے جیسے شیخ الاسلام امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تقریب سے ظاہر ہے عبداللہ ابن الحارث ابن جزء بفتحہا مجیم وسکون الزائی بعدھا ھمزۃ الزبیدی بضم الزاء صحابی ابو الحارث سکن مصر وھو اٰخر من مات بھا من الصحابۃ سنۃ خمس او ست او سبع وثمانین والثانی اصح انتھٰی (مختصر ترجمہ) یہ صحابی عبداللہ ابن جزء ۸۵ھ یا ۸۶ھ یا ۸۸ھ میں مصر میں انتقال کر گئے ہیں اور یہ مصر ہی میں رہتے تھے صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۸۶ھ میں انتقال فرمایا ہے اور یہ آخر صحابہ کے ہیں انکے بعد کوئی صحابی باقی نہ رہا۔ اس میں بھی آپ غور کر سکتے ہیں کہ امام کی ولادت ۸۰ھ میں ہے اور یہ صحابی بھی ۸۶ھ یا ۸۵ یا ۸۸ میں انتقال کر گئے ہیں علی حسب الروایات امام صاحب اسوقت ۵ برس کے تھے یا ۶ برس کے یا ۸ برس کے یہ کیسے ممکن ہوگا کہ اس چھوٹی عمر میں اپنے اقربا کو چھوڑ کر سیر کر کے ملاقات کرتے اور حدیث سنتے اور ایسے وسیع خیال اس چھوٹی عمر میں ہوں۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# فتاوے

**س نمبر ۳۴۱** - قرآن مجید میں ہے کہ حالت سکر میں نماز مت پڑھو لہذا عرض یہ ہے کہ افیون کا نشہ سکر میں داخل ہے یا نہیں اگر داخل سکر ہے تو افیون خور کی نماز کیونکر جائز نہیں کیونکہ دن رات میں کوئی وقت ایسا نہیں جو افیون کا خمار افیون خور کو نہ رہتا ہو۔ (بابو رشید محمد عبد الوحید خاں از قائم گنج محلہ جلوتی)

**ج نمبر ۳۴۱** - افیون کی نسبت طبیبوں کا اختلاف ہے کہ مسکر نہیں مفتر ہے یعنی دماغ کو چکرا دیتی ہے نشہ آور نہیں ہے - غالب رائے یہی ہے کہ مسکر ہے - پس حالت سکر میں افیونی کی نماز جائز نہ ہوگی اس لئے افیون کو چھوڑ دینا چاہئے - یہ نہیں کہ افیون کی خاطر سے نماز چھوڑ دی جائیگی - اگر کوئی برہنہ تن ننگا پھرنے کا عادی ہو جائے تو نماز اُس کو معاف نہ ہوگی - بلکہ برہنگی کو روکنا واجب ہوگا -

**س ۳۴۲** - قول صحابی کی تعریف کیا ہے اور کسکو کہتے ہیں - قرآن وحدیث سے جواب دو -

**س نمبر ۳۴۳** - قول اصحابی حجت ہے یا کہ نہیں اگر نہیں تو کونسی دلیل مانع ہے - قرآن حدیث سے جواب دو - (امام الدین کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

**ج نمبر ۳۴۲** - قول صحابی وہ ہے جو صحابی کوئی شرعی مسئلہ بتلاوے یا کسی آیت کی تفسیر کرے مگر اُس مسئلہ میں کوئی آیت یا حدیث نقل نہ کرے نہ حوالہ دے - اسکو قول صحابی اور موقوف روایت بھی کہتے ہیں -

**ج نمبر ۳۴۳** - قول صحابی کی بابت کتب اصول حدیث میں لکھا ہے لیس بحجۃ یعنی شرعی دلیل نہیں - مطلب یہ کہ اُس کے انکار یا خلاف سے گناہ نہیں کیونکہ صحابی کو یا کسی عالم امت کو منصب شریعت نہیں - خدا فرماتا ہے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ہاں جو قول صحابی کا ایسا ہو جسکی نسبت یہ معلوم ہو کہ کسی قیاس یا اجتہاد سے معلوم نہیں ہو سکتا اُس کی بابت گمان ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا ہوگا اس لئے وہ حجت ہے اسکی مثال دیا کرتے ہیں کہ اُس میں آئندہ یا گذشتہ زمانہ کے واقعات کا بیان ہو - مگر شرط یہ ہے کہ وہ صحابی اسرائیلی روایات نہ بیان کرتا ہو اگر اُس صحابی کی عادت سے یہ بات ثابت ہوگی کہ وہ اسرائیلی روایات بیان کرتا ہے تو یہ قول بھی مرفوع حدیث کے حکم میں ہوگا -

**س نمبر ۳۴۴** - سفر میں رمضان شریف کے روزہ کی نسبت کیا حکم ہے -

**س نمبر ۳۴۵** - سفر کی تشریح مفصل طور پر آیا کہ سفر دنوں کا یا سفر فاصلہ کا اور تعداد ہر یک -

**س نمبر ۳۴۶** - مفصد ذیل اشخاص کے بارے میں کیا حکم ہے (الف) ریل گاڑی کے گارڈ (ب) ریل گاڑی کے ڈاک بابو (ج) ڈاک کا ہرکارہ (د) یکہ بان یا گاڑی بان (س) وہ مزدور جو چار چار پانچ پانچ یا اس سے کم یا زیادہ کوس کے فاصلہ کے گاؤں سے شہر وامیں آکر محنت یا مزدوری کرتے ہیں اور بغیر محنت گذارہ نہیں کر سکتے -

**س نمبر ۳۴۷** - آیا بیٹر کا گوشت جو میلہ کھانے والی ہے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے - (فضل محمد سائل از الندہری)

**ج نمبر ۳۴۴** - سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے - نہ رکھو اور حضر میں رکھ لے تو یہ بھی جائز ہے -

**ج ۳۴۵** - سفر کی تشریح میں بہت بڑا اختلاف ہے بعض علماء تو تین میل کو بھی سفر میں داخل سمجھتے ہیں بعض ۳۶ میل کی قید لگاتے ہیں - حدیث مرفوع فیصلہ کن کوئی اس بارہ میں میری نظر سے نہیں گذری - اس لئے صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرف عام پر چھوڑا جائے جس مسافت کو عرف عام میں سفر کہتے ہیں وہ سفر ہے اقامت کی بابت ایک حدیث ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تین روز کی نیت سے اگر ٹھیرے تو مسافر ہے چار یا چار سے زیادہ ٹھیریگا تو مقیم ہے -

**ج نمبر ۳۴۶** - ریل کا گارڈ وغیرہ اشخاص بھی مسافر ہیں - مگر خاکسار راقم کی ناقص تحقیق میں سفر میں قصر کرنا جائز ہے اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا افضل ہے سلف میں بھی اس بات کے قائل علماء تھے -

**ج نمبر ۳۴۷** - بیٹر حلال ہے حرمت کی کوئی دلیل نہیں -

**س نمبر ۳۴۸** - گائے یا بھینس جو کبھی جنتی نہیں یہاں لوگ اُس کو بہیلا کہتے ہیں اُس کی قربانی درست ہوگی یا نہیں -

**س نمبر ۳۴۹** - ہڈی کا خرید وفروخت شرعاً جائز ہے یا نہیں -

**س نمبر ۳۵۰** - سورج نکلتے اور ڈوبتے اور وقت زوال نماز و تلاوت دونوں منع ہیں یا ایک ہی بات یا دونوں درست ہیں؟ (حافظ عبد القادر مؤلف)

**ج نمبر ۳۴۸** - گائے یا بھینس مذکور کی قربانی جائز ہے - انعام میں شامل ہیں -

**ج نمبر ۳۴۹** - ہڈی کی خرید وفروخت جائز ہے -

**ج نمبر ۳۵۰** - اوقات ثلاثہ مذکورہ میں نماز پڑھنا منع ہے - تلاوت قرآن منع نہیں - (باقی آئندہ)

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول صفحات ۱۵۰ قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک منیجر

# انتخاب الاخبار

**جناب** حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی ایک ہفتہ تک دفتر اہلحدیث میں قیام پذیر رہے۔ گذشتہ جمعہ کو انجمن نصرت السنۃ کی طرف سے اشتہار دیا گیا کہ حافظ صاحب موصوف مسجد جمعہ مولانا مولوی احمد اللہ صاحب میں جمعہ پڑھینگے اسی روز جناب مولوی محمد حسین صاحب بھی تشریف لائے۔ جمعہ کا خطبہ مولویصاحب موصوف نے پڑھایا اور بعد نماز وعظ حافظ صاحب نے فرمایا۔ رونق عمدہ تھی۔ حافظ صاحب نے اثناء وعظ میں اہلحدیث کانفرنس کیطرف بھی اشارہ کیا جسکی مزید تشریح مولوی ثناء اللہ صاحب نے بعد میں کردی اور فرمایا کہ جس کسی نے مفصل قواعد دیکھنے ہوں وہ مجھ سے لیکر دیکھ لے (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

**امرتسر** میں ایک فاحشہ کے ایک غیور دوست نے پہلے اسکی ناک اڑادی بعد میں قتل کرڈالا اور حوالہ پولیس ہوا۔

**سلطان المعظم** نے وفدیمن کو فرمایا کہ:۔

”مابدولت نے یمن سے بدیں غرض تمکو طلب کیا تھا کہ تمہارے ملک میں جو واقعات وحالات گذر رہے ہیں اُن کی تفصیل خود تمہاری زبان سے معلوم ہو اور اپنی وفادار رعایا کی نسبت نیک نیتی اور بہی خواہی کے جو خیالات ہمارے دل میں موجزن ہیں وہ بلا واسطہ تمپر ظاہر کئے جائیں۔“

”مابدولت کو اس خبر کے سُننے سے کہ بعض باشندگان یمن نے شورش اور بغاوت اختیار کی نہائت افسوس ہُوا۔ ہماری ہرگز یہ خواہش نہیں تہی کہ مسلمانوں کا خون بہایا جائے۔ مگر بدبختی کا جو طریقہ ان ہنگامہ پردازوں نے اختیار کیا وہ بلحاظ شریعت اور قانون کے ناقابل معافی اور دین ودنیا میں اُن کے لئے نقصان اور ہلاکت کا موجب اور خدا اور رسول کی نارضامندی کا باعث تہا۔ ماںدولت کی خواہش ہے کہ تم باشندگان یمن کو ہمارا سلام پہونچاؤ اور ہماری نیک نیتی اور بہی خواہی کا اُن کو یقین دلاؤ۔“

”اس بنا پر کہ ہماری دلی خواہش اپنی رعایا کی بہبودی اور آسائش کو ترقی دینا ہے ہم نے وزرا کو حکم دیا تہا کہ وہ یمن کی انتظامی اصلاحات پر ایک یادداشت تیار کریں چنانچہ انہوں نے جو یادداشت مرتب کی ہے وہ ہماری عین مرضی کے مطابق ہے اور اس سے اہل یمن کو ترقی کرنے اور زمانہ حال کے تمدن کی روشنی حاصل کرنے اور اُن کی جان ومال کی کامل حفاظت ہونے اور یمن کی عدالتوں اور مالی اور ملکی محکموں کے صلاح پانے کا یقین واثق ہوتا ہے۔ ماںدولت نے اُس یادداشت کے جاری کرنیکا حکم صادر کردیا ہے۔“

”ماںدولت نے علاوہ اُن تمغوں کے جو تمہاری سینوں پر آویزاں ہیں یہ بہی حکم دیا ہے کہ بطور یادگار اس امر کے کہ تم مرکز خلافت میں حاضر ہوئے چند نقرئی نشان بہی تمکو عطا کئے جائیں جو نشان لیاقت کے نام سے موسوم ہیں۔ تمہاری واپسی کے لئے سلطانی جہاز تیار رہے اور امید ہے کہ تم صحت اور عافیت کے ساتھ اپنے عزیز وطن میں پہونچوگے اور اپنی قوم کو ماںدولت کا سلام اور پیغام پہونچاؤگے۔“

**کلکتہ** کے سادھن پریس کے کارخانے کی تلاشی لینے کے لئے سرکاری پولیس جارہی تہی کہ تیس لٹھ باز مفسدوں نے اُسپر حملہ کیا۔ دو ملزم گرفتار ہوئے جو ضمانت پر رہا ہیں اور ۱۹۔ اگست کو اُنکا مقدمہ پیش ہوگا۔

**۴۔ اگست** کو بمبئی میں ہزمیجسٹی امیر افغانستان کی تخت نشینی کی سالگرہ نہائت دہوم دہام سے منائی گئی۔

**بمبئی** کے ٹون ہال میں ایک جلسہ بسرپرستی آنریبل فیروزشاہ مہتہ کلکتہ کی مشہور طوائف گوہرجان کا گانا سُننے کے لئے منعقد کیا گیا جس سے ایک یتیم خانے کی امداد مطلوب تہی۔ گوہرجان نے انگریزی۔ ہندوستانی اور مرہٹی گیت گاکر حاضرین کو محظوظ کیا اور پانسو روپیہ نقد بذات خود یتیم خانے کو دئے۔ علاوہ اس کے اس جلسے کے ٹکٹوں سے پانچ ہزار روپیہ وصول ہُوا۔ (آثار قیامت سے ہے۔ کہ حلال اور حرام کی تمیز نہ ہوگی۔)

**مسٹر مارلے** (وزیر ہند) نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لاہور کے بلوائیوں کو جو سزائیں دی گئی ہیں اُن میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس سوال کے جواب میں کہ جو ہندوستانی تعلیم پانے کے لئے انگلستان میں آتے ہیں اُن کو باغیانہ خیالات سیکھنے کا موقع نہ دیا جائے کہا کہ اس غرض کے لئے حال میں ایک کمیٹی قائم ہوگئی ہے۔

**سر ایڈورڈ گرے** نے ہوس آف کامنز میں کہا کہ مصر میں سیلف گورنمنٹ کے قائم ہونے سے جبتک کہ مصری اس کے لئے تیار ہوں ظلم اور رشوت ستانی کا دروازہ کھل جائیگا۔ (کیسا فضول اور رکیک عذر ہے)

**ہزمیجسٹی** امیر نے حکم دیا ہے کہ قندھار سے کابل تک موٹو کار کے قابل سڑک بنائی جائے۔

**امرتسر** میں تیسرے چوتھے روز عمدہ بارش ہو جاتی ہے۔

**مولوی** عبدالہادی صاحب ساکن بتیا اپنے لڑکے کی صحت کی دعا کے خواستگار ہیں اللہم اشف۔

# ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے اخبار گوہر بار اہلحدیث مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۲ کالم اول میں ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں:۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے"

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ ابتدائی سل ودق۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ خوش ذائقہ خوش گوار۔ بوڑھے بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے

قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۳؎ مع محصولڈاک

**روغن فولاد** جریان کو رفع کرتا ہے ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؎

**معجون مقوی دماغ** ہر قسم کی دماغی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام۔ ضعف بصر کیواسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک۔ منشی اور سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام پڑتا ہے۔ ہی ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ ۱؎

**سرمہ مقوی بصر** دھند۔ جالا۔ غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ علاوہ محصول

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض کو اپنی مفصل کیفیت لکھنی چاہئے +

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

## کتبخانہ ثنائی امرتسر

**تفسیر ثنائی اُردو**:۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بامُرد و شاہد۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی دبشرط انصاف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم زیر طبع ہے +

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱؎ — جلد دوم سورۃ آل عمران و نساء قیمت ۱؎
جلد سوم سورۃ مائدہ انعام۔ اعراف قیمت ۱؎ — جلد چہارم تا سورۃ نحل ۱۴ پارہ " ۱؎

چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک ۵ روپے

**تقابل ثلاثہ**:۔ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول ۱۰؎

**الہامی کتاب**:۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان و آریہ عالموں کی بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کا الہامی ہونیکا ثبوت۔ قیمت ۱۰؎

**فتوحات اہلحدیث**:۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال و انگلستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؎

**آیات متشابہات**:۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ قیمت ۳؎

**دلیل الفرقان** بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲؎

**شادی بیوگان و نیوگ**:۔ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کار آمد ہے۔ قیمت ۱؎

**تہذیب**:۔ مہذبوں کے فرائض کا بیان۔ قیمت ۱؎

مینیجر مطبع اہلحدیث

5

یہ اخبار ہفتہ ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352.

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

نبی مصطفٰے کی گفتار ☩ مت دیکھ کسی کا قول و کردار ☩ جب قول نبی ملا تو قبل کیا ہی ☩ یاں وہم و خیال کا نہیں کچھ

نمبر ۴۳ جلد ۴

### شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ
والیان ریاست سے ... للعہ
روسا و جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... عہ/
" " ششماہی عہ/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

### اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاوینگے۔

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ ہجری القدسی مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء

## امرتسر میں صفائی کی شکایت

### قابل توجہ صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی

امرتسر کے لوکل اخبار عموماً اور اہلحدیث خصوصاً امرتسر کی صفائی کیطرف میونسپل کمیٹی کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کمیٹی کی لاپرواہی سے تنگ آکر لوکل اخبار اب خاموش ہو گئے۔ مگر اہلحدیث کو بحکم قرآنی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (اللہ کی رحمت سے بے امید نہ ہونا چاہئے) بے امیدی نہیں ہلکو کہنے سے نہیں رک سکتا۔ خصوصاً جب اہالی شہر کی تکلیفات کو دیکھتے ہیں تو بیچاروں کی حالت زار پر رحم آتا ہے کہ انکی خوبی قسمت سے ایکسا ایسے رفاہ عام محکمہ کے افسر بھی وہی لوگ ہیں جو انکی زبان سے انکی تحریر سے براہ راست واقفی حاصل نہیں کر سکتے جبتک انگریزی میں اسکا ترجمہ کرکے نہ سنایا جائے بخوبی مطلب نہیں سمجھتے۔ امرتسر کی آبادی اور محاصل کے مقابلہ پر امرتسر کی صفائی کمیٹی کے لئے موجب شرم ہے۔ ہم ممبران کمیٹی کی شکایت نہیں کرتے کہ وہ انتخاب کے موقع پر کیا ہوتے ہیں اور بعد کرسی نشینی کے کیا بنجاتے ہیں کیونکہ انکا تو سالہا سال سے اہالی شہر کو تجربہ ہے کہ ممبران کو ممبر بننے سے تو بجز کرسی نشینی کے سوا اور کوئی مطلب نہیں ہلکو وہ تو اپنے مطلب کے پکے ہیں۔ انکی ہم کیوں شکایت کریں۔ شکایت ہے تو امرتسر کے رائیو دہندوں کی ہے جو باوجودیکہ تین سال تک کس مپرسی کی حالت میں۔ کوئی ممبر انکی آسائش یا فائدے کی نہیں سوچتا۔ سوچنا تو بڑی بات ہے کہنے سے سنتا بھی نہیں تاہم اڑی وقت انکی خوش آمدوں میں پھنسکر انہی کو انتخاب کرتے ہیں۔ خیر اس رونے کا تو یہ مقام نہیں اس لئے ہم اصل بات کہتے ہیں کہ شہر میں صفائی کی تکلیف کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ اعلیٰ افسر آرام طلب اور خود غرض ہیں۔ داروغوں کو کیا غرض کہ تنگ و تاریک کوچوں میں جائیں۔ انکی کمال مہربانی ہے کہ بڑی بڑی بازاروں میں ادھر ادھر گشت لگا کر وقت پورا کردیں اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوچوں میں جہاں بازاروں کی نسبت گھن آبادی ہوتی ہے عموماً گندگی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ داروغہ صاحبان کی لاپرواہی سے ماتحت عملہ بھی غافل ہے۔ پھر مہتروں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ جونہی سنا کہ کوئی افسر آنے والا ہے جھٹ سے اس علاقہ کی صفائی کی گئی۔ پھر بس۔ بارش کے موقع پر بازاروں میں کیچڑ کے تودے لگجاتے ہیں جو کانبا بصد مشکل اپنی اپنی دوکان سے ہٹا کر ادھر ادھر لگا رکھتے ہیں۔ صفائی کے افسر

پاس سے گزرتے ہیں مگر مجال نہیں کہ کوئی اُٹھائے یا اُٹھوائے آخر چند روز کی تکلیف کے بعد اُسی جگہ دب جاتا ہے پھر جب بارش ہوتی ہو تو وہی کیچڑ ڈھیر تازہ ہوکر تکلیف دہ ہوجاتا ہے - اس لئے ہم ہمیشہ سے یہ تجویز بتلاتے آئے ہیں کہ ایک داروغہ خاص اس کام کے لئے رکھا جائے کہ اہل شہر اپنے اپنے محلوں کی شکائت زبانی یا تحریری اُس کے پاس پہونچائیں - اُس کے ماتحت چند ایک مہتر مع سامان باربرداری اور مناسب تعداد میں سقے انکے دفتر میں حاضر ہیں - جونہی کسی محلہ سے کوئی شکایت پہونچے فوراً مہتر بھیجکر وہاں پر صفائی کرائی جائے اور علاقہ دار کی رپورٹ بالا افسر کو کرے موجودہ صورت میں بھی شکائتی خط لکھے جاتے ہیں مگر اس میں نتیجہ مفید اور جلد تر نہیں نکلتا - آج خط لکھیں کل صاحب سکرٹری کو ملے پھر پرسوں وہ داروغہ صفائی کے حوالہ کری تو چوتھے روز داروغہ صاحب توجہ کریں تو کہیں جاکر وہاں سے چلا اُٹھے - اتنے دنوں تک غلیظ مقام کی جو کیفیت ہوگی وہ کسی سے مخفی نہیں اسلئے ہم بامید منظوری صاحب پریزیڈنٹ کی توجہ اس تجویز کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اگر داروغہ الگ اس کام کے لئے نہ رکھا جائے - تو سردست یہ کام اسسٹنٹ سکرٹری کے سپرد کیا جائے اور شہر میں بذریعہ منادی و اشتہارات کے اعلان کردیا جائے کہ جس جگہ غلاظت گندگی یا سڑک کی ناصفائی کی وہاں کی آنے جانے والے اپنی شکائت صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کے دفتر میں تحریری یا تقریری پہونچا دیں تو انکی شکائت فوراً رفع ہوجائیگی *

اہلحدیث اپنے ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب اور دیگر ممبران سے عموماً اور اپنے محلہ کے علاقہ دار شیخ محمد جمیل صاحب ممبر سے خصوصاً توقع رکھتا ہے کہ اس تجویز کو تکمیل تک پہونچانے میں سعی بلیغ فرماوینگے - اہلحدیث نے جس طرح ان صاحبوں کو توجہ دلائی ہے - انکی سعی کرنے پر انکا شکریہ بھی شائع کریگا - ورنہ گلہ پیدا۔

# مولوی - منشی - پنڈت اور بابو -

اِن چاروں لفظوں کے اصطلاحی معنے یہ ہیں کہ مولوی اُس شخص کو کہتے ہیں - جو اسلام کے علوم دینیہ کو عربی زبان میں سمجھا ہو - اور منشی اُس کو کہتے تھے جو فارسی و اُردو کی انشا پردازی کی مہارت رکھتا ہو - پنڈت وہ ہے جو ہندو دہرم کی واقفیت بذریعہ سنسکرت زبان کے جانتا ہو اور بابو اُنکو کہتے ہیں جو انگریزی دفتر نوشت خواند کرسکتا ہو - اِن چار لفظوں میں سے دو لفظ ہمارے اسوقت زیر بحث ہیں یعنی مولوی اور پنڈت -

ایک زمانہ میں مولوی اور پنڈت کا لفظ ایک ایسا مقدس و متبرک سمجھا جاتا تھا کہ اس کے برابر کوئی لفظ نہ تھا چنانچہ کہا گیا ہے کہ ؎

علم مولا ہو جسے وہ مولوی * جیسے حضرت مولوی معنوی

مگر جونہی اس گروہ نے اپنا تقدس چھوڑا یعنی وہ اعمال اور اطوار اختیار کئے جنکی وجہ سے انکے تقدس میں نقصان آیا - یہانتک کہ شعراء نے انکی پھبتیاں اُڑائیں کہ ؎

کوئی مسئلہ پوچھنے ان سے جائے * تو گردن پہ بار گراں لیکے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اس میں لائے * تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے

ستوں (چشم بددور) ہیں آپ دین کے
نمونہ ہیں خلق رسول امین کے -

اس کشاکشی میں کچھ علماء کا قصور تھا تو کچھ انکے مخالفوں کا بھی اس لئے غیرت خداوندی نے ایک ایسی صورت پیدا کردی جو آج سے پہلے وہم وگمان میں وہم وگمان میں بھی نہ تھی یعنے ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی جو بجائے مولویوں کی پھبتیاں اُڑاتے ہیں - ڈراما بناتے ہیں - سوانگ بنا بناکر انکی نقلیں اُتارتے ہیں مگر خود مولوی کہلاتے ہیں اس تجویز الٰہی سے قدرت نے دونوں قوموں کو سزا دی ہے - علماء کرام کو تو اس طرح کہ انہوں نے اس مقدس منصب کی جب عزت نہ کی تو انکے سامنے ایسی جماعت پیدا ہوگئی جنکی بداعتقادی - بداعمالی ظاہری اور باطنی بداطواری کے لحاظ سے علماء کرام انکو سخت برا جانتے تھے - مگر لطف یہ ہوا کہ نام میں ان حضرات کے وہ شریک ہوگئے یعنی یہ کون ہیں؟ مولوی فلاں صاحب بی اے - یہ کون ہیں؟ پنڈت فلاں صاحب ایم اے - یہ کون ہیں؟ مولوی فلاں صاحب وکیل - یہ کون ہیں! پنڈت فلاں صاحب ایل ایل بی -

غرض ان مذہبی القاب اور مناصب کی وہ مٹی پلید ہوئی کہ الامان والحفیظ ہم مدت تک ان اسرار خداوندی کو غور سے سوچتے رہے آخر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اس اصطلاح میں جو نئی قایم ہوئی کہ ہر ایک بی اے مولوی - ہر ایک کچہری کا وکیل محرر اور ایجنٹ مولوی - ہر ایک سکول کا ماسٹر مولوی کہلاتا ہے اس میں خدا نے دونوں گروہوں کو انکے اعمال کی سزا دی ہے -

مولویوں کو تو اس طرح سے کہ ان کے مقدس لقب میں ان لوگوں کو شریک کیا گیا جو اُس کے اہل نہ تھے - نوتعلیم یافتوں کو اس لئے کہ یہ لوگ مولویوں کے نام پر پھبتیاں اُڑاتے تھے اور مولویوں کو بڑی سختی سے کوسا کرتے تھے خدا نے انکو

اہلحدیث کا فرض [illegible] قیمت ۳ [illegible]

اِس طرح سزا دی کہ آخر اُسی لقب سے خود ہی ملقب ہوئے اب اگر مولویوں کو بُرا کہیں گے تو کم سے کم اشتراکِ اسمی کیوجہ سے خود بھی تو اِس بُرائی میں برابر کے حصہ دار ہونگے۔

امیر صاحب کابل کی تشریف آوری کے موقع پر علی گڈھ کالج میں مولانا شبلی صاحب سے میں باتیں کر رہا تھا کہ ایک صاحب آئے جنکی وضع قطع غیر مشروع اور بظاہر بناوٹ سے مستحق تھی مولانا شبلی نے اُن سے میرا تعارف کرایا کہ یہ مولوی فلاں صاحب ہیں۔ میں نے اُسوقت دل میں کہا سچ ہے سہ

آپ کا ہونا ہی اپنی خباثت اعمال ہے

ہم نہیں کہتے کہ ہماری تعلیم یافتہ پارٹی مولوی نہ کہلائیں۔ بیشک کہلائیں جب یہ دستور کی بات ہے کہ غریب کا گھر اُجڑتا ہے تو جو جس کے ہاتھ لگتا ہے لے جاتا ہے۔ گروہ علماء پر جب نادر شاہی لوٹ پڑی تو سب سے پہلے انکی عزت برباد ہوئی۔ ازاں بعد انکی مالی حالت خراب ہوئی اُس سے بعد جب کچھ نہ رہا تو انکا نام (جو محض برائے نام تھا) بھی ادہر اودہر کے ایری غیرے لوٹ کر لیگئے جو بالکل قانون قدرت کے مطابق ہوا۔ مگر افسوس کہ یہ مقدس نام جیسا اپنے مقام پر ذلیل تھا دوسرے مقام پر تبدیل یا وسیع ہونے سے زیادہ ذلیل ہوا۔ آہ! سہ

میری پہلو سے گیا یار ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

خیر یہ تو تھی ایک راز حقیقت کی تحقیق۔ اب ہم اپنی تعلیم یافتہ پارٹی سے سوال کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ یہ لوگ اپنی شائستگی کے واسطے سے اس سوال پر خوب غور کرینگے وہ یہ ہے کہ جب یہ مولوی کا لفظ ایسا مکروہ ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں مولوی کا نام سنتے ہی اُس کے مسمیٰ کی حقارت آجاتی ہے تو پھر یہ کیا دوراندیشی اور عقل کی بات ہے کہ یہی لفظ آپ لوگ خود اپنے لئے تجویز کر رہے ہیں اسی لفظ سے بولتے ہیں اسی لفظ سے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی کے بنانے پر ناں کرتے ہیں کیا اتنا نہیں سوچتے کہ اگر ہم واقعی مولوی ہیں تو اُس نفرت کے مصداق ہیں جو ہمارے دلوں میں اس گروہ کی نسبت موجود ہے کہ مولویوں نے مسلمانوں کو ڈبویا۔ یہ بڑے تنگ ظرف۔ کینہ اخلاق۔ بدخلق۔ زمانہ ناشناس بیوقوف۔ گنگلے وغیرہ وغیرہ تو پھر آپ لوگوں کو کیا مصیبت اور ضرورت پڑی کہ خود بھی اس ذلت میں اپنی خود پر شریک ہوتے ہیں۔ کیا معلوم نہیں کہ یزید قاتل امام سے پہلے اس نام میں کوئی بُرائی نہ تھی لیکن جب سے امام حسین کا قتل مشہور ہوا اور اُس کے قاتل کا نام سنتے ہی اُسکی بدی کی طرف ذہن منتقل ہونے لگا تو کسی مسلمان نے اپنا نام یزید رکھنا پسند نہ کیا۔ ٹھیک اسی طرح اگر آپ لوگ مولویوں کو واقعی ایسے کشیدہ خاطر ہیں تو کیوں یہ نام مولوی کا اپنے سر پر لیتے ہیں۔ جنکا ہی ہے انہی کو رہنے دیجئے۔

شاید آپ کہیں کہ ہم تو کسی کو کہتے نہیں کہ ہمکو مولوی لکھو۔ پھر ہمارا کیا قصور۔ ای جناب کہنا دو قسم پر ہوتا ہے ایک زبانی کہنا۔ دوم منکر نہ رہنگی نہ کرنا۔ بلکہ اسکو ثابت رکھنا۔ جب آپ لوگوں کو کوئی مولویصاحب کہتا ہے تو آپ اس کی آواز کو بخوشی سنتے ہیں اس نام سے خط لکھتا ہے تو جواب دیتے ہیں۔ پھر کہنا اور کسکا نام ہے۔ بھلا اگر آپ کو کوئی شخص پادری یا پنڈت کہے تو آپ اسکو نہ دینگے؟ اور اُس کا جواب دینگے! ہرگز نہیں یہی وجہ ہے کہ آج ہم رسالہ دکن ریویو میں ایک بہت بڑی فہرست اسی قسم کے مولویوں کی دیکھتے ہیں جنکا نمونہ بتلاتا ہے کہ سہ

گر مولویت ہمیں ست کہ ایشاں دارند
وائے گر از پس امروز بود فردا

مولویت تو ایک بڑا مقدس منصب ہے۔ ظاہری شکلوں پر بھی تو آثار اسلام نظر نہیں آتے۔ امرتسر میں ایک دوکان پر اسی قسم کے ایک مولوی صاحب تشریف فرما تھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے برادر کلاں منشی محمد علی صاحب مرحوم بھی وہاں آگئے۔ صاحب دوکان نے منشی صاحب کا مولویصاحب سے تعارف کرایا کہا کہ یہ فلاں مولوی صاحب ہیں منشی صاحب بوجہ اپنی دینداری کے انکی شکل کو دیکھ دیکھکر ایسے متحیر ہوئے جیسے کوئی ہندی لنڈن کے عجائب خانہ کو دیکھکر محو ہو جاتا ہے پھر آپ نے مولویصاحب کو کچھ نصیحت فرمائی مگر مولویصاحب موصوف نے بزبان حال انکو کہتے تھے سہ

باز آ میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دلِ بیتاب کو سمجھا لیگی۔

ہمارے اس بیان سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نکالیں کہ ہم اس نام میں بخل کرتے ہیں کہ کیوں یہ لوگ مولوی بنتے ہیں حاشا وکلا۔ بخل کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر ایک قوم میں افراد مختلف اوصاف کے ہوتے ہیں۔ امیر۔ غریب۔ نیک و بد۔ جس قوم میں اکثر افراد جس وصف کے ہونگے وہ وصف تمام پر صادق آئیگا۔ دیکھو یورپ کو متمول اور ہندوستان کو غریب کہا جاتا ہے حالانکہ بعض افراد ہندوستان میں ایسے بھی ہیں جو

یورپ کے کبھی ایک کو مول لیکر چھوڑدیں اور پرواہ بھی نہ کریں۔ مگر چونکہ یہ وصف بہت ہی قلیل افراد میں ہے اسلئے ہندوستان غریب ہی اور یورپ متمول۔ پس، اسی قاعدہ کی رو سے مولویوں کی نوع یا قوم جو آج بُری ہو رہی ہے یہ نہیں کہ سب کے سب بُری ہیں۔ ایسا کبھی نہ ہوا نہ ہوگا ؎

خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

بعض بلکہ بہت سے افراد کی وجہ سے یہ بُرائی پیدا ہوئی جنکی بابت یہ کہنا بہت ہی موزون ہے کہ ؎

کیا علم دیں سے دیکھنا کام انہوں نے ✦ کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

پس جب موجودہ صورت میں موجودہ افراد کی وجہ سے یہ بدنامی ہے تو اگر یہ نئی جماعت بھی انہیں اعلیٰ جن کی خیر میشا سے شکل ہی مولویوں والی تو کجا (داڑھی، ترکی ٹوپی) مسلمانوں والی بھی نہیں نماز و روزہ وغیرہ احکام شرعیہ و اخلاقیہ تو نصیب اعدا پھر تو ایک ظاہر بین کی نظر میں یہ امر بہت ہی واضح تر ہو جائیگا کہ مولویوں کی کل جماعت ایسی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کل مولویوں کو بُرا جانیگا جس بُرائی کا حصہ ان جنٹلمینوں کو بھی برابر کا پہونچیگا۔ ہم اس میں حیران ہیں کہ آخر یہ کیسا ماجرا ہے کہ ان تعلیم یافتوں نے مولوی کا لفظ اپنے لئے اختیار کیا یہ تو مولوی کے نام سے چڑتے اور ناک بھوں چڑھاتے تھے آخر اس کی وجہ ہمیں ایک تو وہ سمجھ میں آئی جو ہم سنتے اور بتلاتے ہیں کہ غیرت خدائی کا یہ کرشمہ ہے یعنی کبھی تو یہ لوگ مولویوں پر ہے دی کرتے تھے اب یہ زمانہ بھی آیا کہ خود مولوی بن گئے۔

کیا خوب ؎ کبھی معشوق تھے وہ ہی جو اب عاشق کہاتے ہیں
کسیکا دل دکھایا تھا اُسی کی داد پاتے ہیں

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گروہ پیدا ہوا تو انہوں نے پہلے نام (مسٹر) کو تو پسند نہ کیا کیونکہ وہ تو اولڈ فیشن کا تھا۔ بابو بھی کچھ تھرڈ کلاس کا معلوم ہوا جس میں کوئی قومی عزت نہ تھی اس لئے بحکم نزلہ بر عضو ضعیف میریزد۔ آسانی سے انکو مولوی کا لفظ لگیا۔ بس یہ بن پڑھے مولوی بن بیٹھے۔ بہت خوب۔ بہت خوب۔ چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ ہماری غرض اس مضمون لکھنے سے یہ ہے کہ ہم بتلادیں کہ اٰتِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ (ہر ایک مستحق کو اُسکا حق دیا کرو) جو نام اور منصب کسی قوم یا شخص کا ہے اُسی کو زیبا ہے۔ یہ تو فائدہ عربی مولویوں کا ہے اور مولویوں کی بدنامی اور بدگوئی جو ہو رہی ہے اُس سے بچ رہنا تعلیم یافتہ پارٹی کا فائدہ ہے۔ ہمیں تو دونوں جانب تعلق ہے حضرات علماء کرام ہمارے معزز بزرگ ہیں تو تعلیم یافتہ بھی ہمارے بھائی ہیں مگر تعلیم یافتہ گو

برتاؤ کے البتہ ہم شاکی ہیں کہ یہ لوگ وضع میں۔ اطوار میں۔ لباس میں۔ عبادات میں۔ اخلاق میں مسلمانوں سے ممتاز ہونے کے علاوہ انکے بزرگوں کے اسماء صفاتیہ پر بھی قبضہ کرنے لگے تو ہمارے منہ سے یہ نکلنا کوئی بے جا نہوگا کہ ؎

گلہ کس کس کو دوں دل میں تڑپتا ہوں سولے قاتل
کٹاری کو۔ چھری کو۔ بانک کو۔ خنجر کو۔ پیکان کو۔

# تردید تابعیت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

(گذشتہ اشاعت سے پیوستہ)

اور ایک جو یہ روایت ہے کہ عبداللہ ابن جزء سے کہ میں امام صاحب نے وقت حج کے ملاقات کیا۔ اس کی سند صحیح نہیں اسکا رد خود رد المحتار میں ہے واما ما جاء عن ابی حنیفة من انه حج مع ابیه سنة ست وتسعین و انه رای عبدالله هذا يدرس بالمسجد الحرام وسمع منه حديثا فرده جماعة منهم الشيخ قاسم الحنفي بان سند ذلك فيه قلب وتحريف وفيه كذاب بالاتفاق وبان ابن جزء مات بمصر وللامام حنيفة ست سنين وبان ابن جزء لم يدخل الكوفة في تلك المدة انتهى (ترجمہ) لیکن جو روایت ہے کہ ابو حنیفہ جسوقت باپ کے ساتھ حج کو گئے تھے تو دیکھتے تھے عبداللہ بن جزء کو اور مسجد حرام میں سبق دیتے تھے امام نے اُن سے ایک حدیث سن لی۔ اس روایت کا رد ایک جماعت نے کردیا ہے انہیں سے شیخ قاسم صاحب حنفی ہیں اس لئے کہ سند اس روایت کی تبدیل و تحریف پائی ہوئی ہے اور اسکا راوی بالاتفاق کذاب ہے۔ اصل بات تو یہی ہے کہ عبداللہ ابن جزء صحابی مصر میں انتقال کئے اسوقت امام صاحب کی عمر ۶ برس کی تھی اور پھر ابن جزء کوفہ میں نہیں گئے تھے (یعنے جب کوفہ میں نہ گئے تو پھر ملاقات کیسی ہوگی اور امام صاحب تو ۶ برس کے تھے یہ بھی ممکن نہیں کہ آپ اُس صحابی کے پاس گئے ہوں) نافہم ولا تعجل اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ اس روایت کا راوی احمد بن صلت الحمانی کذاب ہے چنانچہ شیخ ابن طاہر حنفی تذکرہ موضوعات میں فرماتے ہیں فابن جزء مات بمصر ولابی حنیفة ست سنين والآفة من الحماني قال ابن عدي ما رايت في الكذابين اقل حياء منه قال الدارقطنی كان يضع الحديث وقد وقع لنا هذا الحديث من وجه آخر من اهل ايضا واخرجه ابن الجوزي في الواهيات (ترجمہ) عبداللہ بن

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ - قرآن شریف کی فضیلت - قیمت ۴ر محصولڈاک ایک پیسہ

جزء صحابی نے تو مصر میں انتقال کیا اسوقت عمر امام صاحب کی ۲ برس کی تھی یہ سب آفت ہمانی راوی سے ہے ابن عدی نے کہا ہے کہ اس سے بڑھکر جھوٹا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اس سے بڑھکر بے حیا کسی کو نہیں پایا اور دار قطنی نے کہا کہ یہ راوی جھوٹی حدیثیں بنایا کرتا ہے اور ابن جوزی نے اسکو واہیات میں ذکر کیا ہے۔ فالحمد للہ والمنۃ ہم اپنے دعویٰ کو ثابت کر چکے کہ امام نے کسی صحابی سے ملاقات نہیں کیا کوئی صحابی تو قبل ولادت امام کے انتقال فرمائے اور کسی کے زمانہ میں امام صاحب چھوٹے تھے۔

ناظرین جب امام صاحب نے کسی سے ملاقات نہیں کی تو یہ کیسے تابعی ہوسکتے ہیں صحابی وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور آپکی صحبت میں رہا ہو اور تابعی وہ ہیں جو صحابہ کو دیکھا ہو صحابہ سے ملاقات کی ہو امام صاحب نے تو کسی کو نہ دیکھا نہ کسی سے ملاقات کی جیسا کہ ابھی میں نے ثابت کر دیا ہے۔ پھر باوجود اس کے امام صاحب کو تابعی کہنا نری سفاہت ہے۔

**ہدایت**:۔ اگر کوئی صاحب ہمارے مضمون کا رد کرنا چاہیں تو ہمارے پیش کردہ دلائل کو غلط ٹھیرائے ورنہ اور گپ شپ جواب تصور نہ کئے جائیں گے۔ فقط

(راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی)

---

## بوسہ قبر

### گذشتہ اشاعت سے آگے

اور یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد کا یہ قول ابن تیمیہ کو دکھلایا انہوں نے بڑا تعجب کیا؟ بھائی تعجب کا مقام کیوں نہو کیونکہ امام احمد سے روائت عدم جواز بوسہ کی ایسی مشہور و معروف کتب حنبلیہ میں تھی کہ جس کے خلاف نقل میں ضرور ایک واقف کار کو تعجب ہونا ہی چاہیئے اس سے یہی معلوم ہوا کہ کتب حنبلیہ میں وہی روائت عدم جواز بوسہ کی معروف و مشہور تھی ورنہ ابن تیمیہ جیسا شخص کہ علاوہ مذہب حنبلیہ کے نقل و وقوف مذاہب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا کما صرح بہ الذہبی متعجب ہونا ہرگز نہیں کما لا یخفے علی الفہیم۔

اس کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ مجنوں کے دو شعر کیا خوب ہیں" یا للہ العجب الی این یذہب بھم ہذا الہف بات کہاں مسئلہ شرعی کا اثبات اور کہاں مجنوں کا قول واہیات۔ اس زمانہ کی برنگی اس حد تک پہونچگئی ہے کہ شعر شاعر کا کہ مستند کسی دلیل شرعی سے نہیں ہے برہان شرعیہ ہو اور شعر مجنوں دیوانہ کا جسکو بجز بیہوش و دیوانہ کے پسند نہ کرے موقع و محل استدلال میں مذکور ہو۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالشُّعَرَاءُ

يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ۔ یہ بھی صاحبزادہ کی تحریر غرائب مقام و عجائب دلدے ہے۔ ولنعم ما قیل ؎

زمانہ اختر و گردوں چہ دم زنی کہ ہنوز
ہمی نہ ہم نشناسی نشان و دور ما را۔

اس کے بعد آپ بحوالہ عینی لکھتے ہیں۔ "وقال المحب الطبری ویمکن الخ یعنے محب طبری کہتے ہیں کہ تقبیل حجر اسود اور استلام ارکان سے ہر چیز کی تقبیل جسکی تقبیل و رخطہ کی تعظیم متعلق ہو جواز کا استنباط ممکن ہے" اس استنباط و اجتہاد کا ابطال ہو چکا ہے کما مر کہ یہ قیاس مع الفارق ہے علاوہ اس کے یہ استنباط ائمہ مجتہدین کے اصول کے جنکا اجتہاد مسلم ہے خلاف ہے محب طبری کو اسکا بھی اقرار ہے کہ جواز بوسہ قبور وغیرہ میں کوئی خبر وارد نہیں ہے جیسا کہ یہ عبارت آنکی فانہ لم یرد فیہ خبر بالندب سے ظاہر ہے جس سے صاحبزادہ کی دلیل سابق یعنی اثر ابو یوسف و قصہ بلال سے جو انہوں نے بوسہ قبور کو ثابت کیا ہے کی تردید بھی نکلتی ہے۔ دیکھو اسی عدم ورود دلیل سے علماء حنفیہ حکم کراہت کا فرماتے ہیں اور اکثر مسائل میں اس اصول کا لحاظ رکھتے ہیں چنانچہ صاحب ہدایہ بعد طلوع فجر کے دو رکعت سنت کے سوا اور نفل کو مکروہ کہتے ہیں اس دلیل سے کہ انہ علیہ السلام لم یزد علیہما اور صلوٰۃ کسوف میں خطبہ کی نفی میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں لانہ لم ینقل اور صلوٰۃ استسقا میں قلب ردا کی نفی میں یہ لکھتے ہیں ولا یقلب القوم اردیتہم لانہ لم ینقل انہ صلعم امرھم بذالک اور خاص مسئلہ استلام میں کتاب ہدایہ کی کتاب الحج میں یہ مذکور ہے ولا یستلم غیرھما فان النبی صلعم کان یستلم ہذین الرکنین ولا یستلم غیرھما اور عبارت درمختار کی کراہت استلام غیر رکنین میں سابق مذکور ہو چکی افسوس نادانستگی بھی عجب مرض ہے کہ آدمی اپنے مذہب کی تردید کر رہا ہے اور اس کو کچھ خبر نہیں ہے یہ قول محب طبری کا حنفیوں کے نزدیک باطل ہے قابل تسلیم نہیں اور یہ تحریر محب طبری کی فہم صحابہ کے بھی جو اعلم امت ہیں مخالف ہے۔ حضرت ابن عباس کا انکار جو حضرت معاویہ پر غیر رکن یمانیین کے استلام پر کیا تھا وہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اخرج احمد فی مسندہ عن مجاہد عن ابن عباس انہ طاف مع معاویۃ بالبیت فجعل معاویۃ یستلم الارکان کلہا فقال لہ ابن عباس لا تستلم ہذین الرکنین ولم یکن رسول اللہ صلعم یستلمہما فقال معاویۃ لیس شئی من البیت مہجورا فقال ابن عباس لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فقال معاویۃ صدقت اور ایسا ہی حضرت عثمان سے استلام غیر رکن یمانی کے پایا گیا ہے کما اخرج الامام احمد فی مسندہ قال یعلی طفت مع عثمان فاستلمنا الرکن قال یعلی فکنت مما یلی البیت فلما بلغنا الرکن الغربی الذی

ahmadimuslim.de

یلی الاسود جرت بیدی فستلم فقال ماشانک فقلت الا استلم فقال الم تطف مع رسول اللہ صلعم فقلت بلی فقال ارایتہ یستلم ھذین الرکنین الغربیین قلت لا قال الیس لک فیہ اسوۃ حسنۃ قلت بلی قال فانفذ عنک اوحضرت عمر کا قول ما قبلتک سابق گذرچکا پس ایسے بڑے بڑے صحابہ کے مقابلہ میں محب طبری وغیرہ کے قول کا کیا وزن ہو سکتا ہے غالباً محب طبری شافعی ہیں دیکھو کہ امام شافعی بھی بجز رکن یمانی کے اوروں کو بوسہ کو ناجائز فرماتے ہیں اور امام سعادۃ کے قول کا جو ابن عباس کو انکی انکار پر جواب دیا تھا کیسا معقول جواب دیتے ہیں۔ علامہ قسطلانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں اجاب عنہ ای عن قول معاویۃ اما منا الشافعی بانا لا ندع استلامھما ھجرا للبیت وکیف یھجرہ من یطوف بہ لکنا نتبع السنۃ فعلا وترکا ولو کان ترک استلامھما ھجرا لکان استلام ما بین الارکان ھجرا ولا قائل بہ انتھی اب امام شافعی کے مقابلہ میں انکو مقلد کی بات ماننا کتنی بڑی بے انصافی ہے امام ابن قیم فرماتے ہیں قال صاحب المناسک ولم یستلم الرکن الیمانی والحجر الاسود لا غیرھما من الارکان فاستلامہ بدعۃ منکرۃ انتھی کذا فی الھدی

پھر آپ لکھتے ہیں دا گر بوسہ قبر شرک یا مشابہ شرک ہوتا یا اس کی حرمت شرعاً ثابت ہوتی تو ایسے ایسے ائمہ محدثین الخ) یہ اعتراض آپکا ایسا نہیں ہے کہ قابل جواب تھا تھوڑی دو نسبت کا آدمی بھی اس سوال کو آپ کے آپ پر لوٹا کر یہ سوال آپ سے کرسکتا ہے کہ اگر یہ بوسہ قبر جائز ہوتا اور اس کے جواز کی کوئی دلیل ہوتی تو ایسے ایسے ائمہ و محدثین و محققین مذاہب اربعہ جنکے اقوال ماسبق میں مذکور ہو چکے حرام و شرک و مشابہ شرک و بدعت کے قائل نہوتے اور خدا کے حلال کو حرام نہ کہتے تو اسکا آپ کیا جواب دینگے جو جواب آپ دینگے وہی اس طرف سے سمجھیں نہایت افسوس کا مقام ہے کہ باوجود لکھو پڑھے ہونے کے ایسا مہمل سوال کرتے ہو اور رات دن کتابوں میں پڑھتے پڑھاتے ہو کہ یہ امام اعظم کے نزدیک حلال ہے اور امام شافعی کے نزدیک حرام وغیرہ وغیرہ پھر ایسا بیجا و مہمل سوال اگر کوئی شافعی یہ کہے کہ امام اعظم نے جو فلاں امر کو حرام کہا ہے اگر وہ حرام ہوتا تو امام شافعی اسکی حلت کے قائل نہوتے اور صاحب زادہ پر بیٹھ اس مہمل کے موافق اس اعتراض کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اپنو کا رخانہ فقہ کا درہم برہم ہوا جاتا ہے یا ش طیر مقلد ہو کہ آپ کے لیے کہ فقہ حنفیہ کا ایک مسئلہ مختلف فیہ کو ثابت نہ رکھا اور سب کو سیا برا اور گاؤ خورد کر دیا آؤ میں تمکو فخر الحنفیہ و استاد المحدثین امام عبداللہ بن مبارک کا ایک مناظرہ سناتا ہوں جس میں آپ ہی جیسے شخص نے اسپر اسی قسم کا ایک اعتراض کیا تھا اور امام ممدوح نے اسکا جواب معقول دیا تھا ابن مبارک جب کوفہ تشریف لیگئے تو وہاں کے لوگوں سے نبیذ مشتدد کی نسبت مناظرہ ہوا اور جب وہ مناظرہ میں بند ہو گئے تو ایسا ہی مہمل سوال کیا قال قائل یا ابا عبدالرحمن فالنخعی والشعبی وسمی جمعاً معھما کانوا یشربون الحرام فقلت لھم دعوا عند المناظرۃ تسمیۃ الرجال فرب رجل فی الاسلام مناقبہ کذا وکذا وعسی ان تکون منہ زلۃ فیجوز لاحد ان یحتج بھا فان ابیتم فما قولکم فی عطاء وطاؤس وجابر بن زید وسعید بن جبیر وعکرمۃ قالوا کانوا اخیاراً قلت فما قولکم فی الدرھم بالدرھمین یدا بید قالوا حرام قلت ھؤلاء راوہ حلالا فماتوا وھم یاکلون الحرام فبھتوا وانقطعت حجتھم کذا فی اعلام الموقعین۔

(باقی دارد)

---

## مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے خط کا جواب

اور

## اڈیٹر بدر و الحکم کی غلط گوئی کا رد با صواب

جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کی آجکل خط و کتابت قادیانی پارٹی سے ہو رہی ہے مولانا صاحب موصوف نے ایک مضمون لاہور کے انگریزی اخبار میں چھپایا تھا۔ اس مضمون سے قادیانی پارٹی بہت کھسیانی ہو رہی ہے کیونکہ جو کچھ منصوبے وہ آجتک طفل تسلیوں کی طرح دل میں ٹھانے ہوئے تھے کہ مولوی صاحب آخر کار ہماری طرف رجوع کر آئینگے۔ اس مضمون سے تمام ملیامیٹ ہو گئے اسپر مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے مولوی صاحب کو خط لکھا کہ آپ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں تو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو کیوں کافر نہیں کہتے حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایکساں ہے۔ نیز مرزائی اخبار وں میں لکھا گیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے بھی رجوع کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح جنگ نہیں کرینگے ان سب باتوں کا جواب مولوی صاحب دیتے ہیں۔ (اڈیٹر)

میرے پرانے دوست مولوی محمد احسن صاحب

میں نے آپکا خط مورخہ ۲۲ جولائی مندرجہ بدر ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء کمال تعجب و افسوس سے پڑھا۔ اس خط میں آپنے میرے مضمون ۱۶ جولائی پر (جو سول ملٹری گزٹ ۱۸ و ۱۹

ahmadimuslim.de

جولائی ۰۸ء میں شائع ہوا ہے) دو نادرست الزام (ایک قطعی دوسرا شرطی) قائم کئے ہیں جنہیں آپ نے علم و فہم و دیانتداری و حق گوئی سے کام نہیں لیا۔

آپ کا قطعی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب دربارہ نجات اتباع خاتم النبیین کو ضروری نہیں ٹھیرا(؟) پھر آپ نے (خاکسار کو کہتے ہیں) انکو اس مضمون (۱۷ جولائی) میں سچا مسلمان تحریر فرمایا ہے۔

آپ کا شرطی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے خط ۱۹ جولائی میں (مولوی نور دین صاحب کے نام جو انہوں نے لکھا ہے اور وہ بدر ۲۵ جولائی میں مشتہر ہوا ہے یقیناً وہی دعوے وہی عقائد ظاہر کئے ہیں جو مرزا صاحب نے کئے ہیں کہ میں مسیح موعود ہوں۔ نبی ہوں۔ رسول ہوں۔ رحمۃ للعالمین ہوں" وعلیٰ ہذا القیاس جنکی وجہ سے آپنے مرزا صاحب کو کافر۔ مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔ اب اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بھی مرزا صاحب کے مانند کافر و مرتد و واجب القتل سمجھتے ہیں تو لازم ہے کہ سول ملٹری گزٹ میں اسکا اشتہار دیں اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو ان عقائد اور دعاوی کی نظر سے کافر و مرتد واجب القتل نہ کہینگے تو یہ بے انصافی ہوگی اور اس صورت میں آپکو ڈاکٹر صاحب کی بیعت و پیروی لازم ہوگی۔

الزام اول کا جواب یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب آنحضرت صلعم کا اتباع و ایمان اس شخص کے لئے جسکو آنحضرت صلعم کی دعوت پہونچ چکی ہو ضروری اور شرط نجات جانتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے اسکو جہنمی کہہ چکے ہیں اور اخبار وطن ۱۷ مئی ۰۸ء میں اسکا اشتہار کر چکے ہیں اور آپ لوگوں کے اس الزام کو محض اتہام قرار دے چکے ہیں اصل عبارت وطن ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا صاحب میں جو نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔ اشاعت السنہ میں درج ہو کر عنقریب شائع ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ (جن لوگوں نے اصل عبارت وطن نہ دیکھی ہو وہ جلد ۲۱۔ اشاعت السنہ کا انتظار کریں) رہا اس پرچہ میں آئندہ مضمون میں انکا ذکر...

الزام دوم کا جواب یہ ہے کہ خاکسار نے مرزا صاحب کے صرف دعوے نبوت و رسالت وغیرہ عقائد کفریہ کو اسلامی حکم سیاسی ہز ہجسٹی فرمانروائے افغانستان کا سبب و موجب قرار نہیں دیا بلکہ انکا انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت مسیح بن مریم کی توہین کرنا اور انکو گالیاں دینا۔ رعیت و رعایا اہل اسلام میں پولیٹیکل جوش پھیلانے اور نقص امن عامہ خلائق پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے (ہز ہجسٹی امیر افغانستان اور انکی مانند دیگر خود مختار اسلامی فرمانروایان و حکام کے (نہ عوام غیر حکام کے) سیاسی حکم قتل کا موجب قرار دیا ہے۔

میرے اصل مضمون انگریزی میں جو رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۲۱ میں شائع ہوگا مرزا صاحب کے دعوے نبوت و دیگر عقائد کفریہ کو سبب سیاسی حکم قتل نہیں ٹھیرایا گیا اور نہ کسی پہلی تصنیف یا تحریر میں ایسا پایا گیا ہے تاکہ اس کے مطابق حکم قتل ڈاکٹر صاحب یا کسی اور مدعی و معتقد کفریات کا الزام قائم ہو سکے۔ مترجم مضمون نے انگریزی ترجمہ میں آپکے دعوے کو بھی شامل و داخل سبب کر دیا۔ اور خاکسار نے اس دعوے نبوت کو اصل سبب حکم سیاسی مثل (توہین و دشنام دہی پیغمبر) ضمیمہ یا موید (نہ بالا استقلال سبب) سمجھ کر اسکو ترجمہ سے نہ نکالا۔

کوئی شخص ہزار کلمہ کفر بکے دعوے پیغمبری کرے یا اور عقائد کفریہ ظاہر کرے وہ سیاسی حکم سلاطین سے قتل تب ہی کیا جاویگا جبکہ اسکے کفریہ اقوال و افعال سے اسلام کے پولیٹکل نظام میں خلل واقعہ اور نقص امن عامہ خلائق وقوع میں آنیکا اندیشہ ہوگا۔

اقوال افعال و عقائد کفریہ کا موجب کفر ہونا بھی اسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان عقائد کا معتقد اور ان دعاوی کا مدعی عمداً و عناداً ایسے عقائد کا اظہار و ارتکاب کرے اور اگر وہ اس میں کوئی غلطی کرے یا لاعلمی و اصول و احکام اسلام سے ناواقفی کی وجہ سے اسکا مرتکب و معتقد ہوگیا ہو یا نفس کا دھوکہ کھا جائے اور حدیث النفس کو وحی الٰہی سمجھکر مدعی نبوت یا رسالت بن بیٹھے یا اور کفریات بکنے لگے یا شطحیات زبان پر لاوے تو باوجودیکہ اس کے افعال و اقوال و عقائد کو کفر قرار دیا جائیگا اس شخص پر یقیناً فتوے کفر نہ لگایا جائیگا جب تک کہ اصول اسلام سے اسکا جحود و انکار و تکذیب ثابت نہ ہو۔ اسکی تفصیل ہمارے مضمون کفر و کافر میں تضمین جلد ۴۔ اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۸۸۱ء اور ریویو براہین احمدیہ میں تضمین جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں ہو چکی ہے۔ اور کسی قدر اسکا تتمہ ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا مندرجہ نمبر ۱۲ جلد ۲۱ میں بیان ہوا ہے جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بناءً علیہ ڈاکٹر صاحب اسوقت تک بعض ان دعاوی کے ساتھ جو دعاوی مرزا صاحب کے ہمرنگ و ہم سنگ بقول آپ کے ان سے سرزد ہوئے ہیں انتما و یلاتہ کے ساتھ فتوے کفر سے بچ سکتے ہیں جیسے مرزا صاحب انکا موجودہ حال کھل جانے سے پہلے ریویو براہین احمدیہ میں بچائے گئے تھے اور بعض دعاوی ہیں وہ فتوے کفر سے باایں وجہ بچ سکتے ہیں کہ اصول و مسائل اسلام سے ناواقفی کے سبب حدیث النفس کو وحی الٰہی سمجھکر انہوں نے وہ دعاوی کئے ہیں نہ جحوداً و عناداً و تکذیباً للشریعۃ المحمدیہ کما ثبت ذلک کلہ بالشواہد الواضحۃ والتجارب الکاملۃ من صاحبکم المتنبی القادیانی

القصہ ڈاکٹر صاحب نے اگر ایسے دعاوی کئے ہیں تو وہ ابتدائی درجہ میں ہیں اور

ahmadimuslim.de

اجتہاداً بعض کلمات کفریہ زبان یا قلم میں لائے ہیں اور مرزا صاحب درجہ انتہائی پر پہونچ چکے ہیں اور تعمّداً و عناداً التزام کفر پر جمے ہوئے اور ڈٹے ہوئے ہیں شتان بینہما۔

لہذا ڈاکٹر صاحب قبل از استکشاف اعتقاد و خیالات و تحقیق و عرض و تاویل اس فتوے کے محل نہیں ہو سکتے جو ہندوستان و پنجاب کے صدہا علماء نے مرزا صاحب کے جحود و عناد کو انکی تصانیف و اشتہارات اور شبانہ روزی بست سالہ اقوال و افعال سے ثابت و محقق کر کے اُن پر لگایا ہوا ہے۔ تاہم ڈاکٹر صاحب سے اس باب میں خط و کتابت کرینگے اور امید ہے کہ اگر انہوں نے دعوے رسالت و مسیحائیت کیا بھی ہوگا اور مرزا صاحب کے ایک خلیفہ چراغ دین جمونی کی (جو آپ ہی کے نقش قدم کی پیروی کر کے پہلے ملہم بن بیٹھا تھا پھر آخر کو آپ سے منحرف و مرتد ہو گیا تھا) طرح آپ ہی کے فیض سے اپنے خیال میں ملہم ہو گئے ہیں اور اپنے احادیث النفس کو الہامات الٰہیہ سمجھ بیٹھے ہیں تو وہ ہمارے اس مضمون اور کھلی چٹھی کو پڑھ کر ان دعاوی سے دست بردار ہو جاوینگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور اگر وہ بھی مرزا صاحب کی طرح آخر کھل کھیلے اور باوجود فہمائش دعوے نبوت و مسیحائیت پر مصر رہے تو محکمہ عالیہ شریعت محمدیہ سے بتوسط اُنکے خادم اشاعۃ السنۃ النبویہ کے اُن پر بھی وہی فتوے لگایا جائیگا جو مرزا صاحب پر لگایا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرات اڈیٹران بدر و الحکم! آپ لوگوں نے جو کچھ بدر ۲۵ جولائی و الحکم ۳۰ جولائی میں لکھا ہے محض غلط اور برخلاف واقع ہے۔ آپ لوگوں نے اس میں خود دھوکہ کھایا ہے یا دیدہ دانستہ اوروں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔

مضمون سوال میں میرا سابق اعتقاد سے رجوع کرنا تب ثابت ہوتا جبکہ اس سے پہلے میں کسی تحریر یا تصنیف میں یا کسی مجلس میں اس مضمون کے برخلاف اپنا اعتقاد ظاہر کر چکا ہوتا حالانکہ میں نے کسی تحریر میں یا زبانی تقریر میں کبھی اس اعتقاد کا اظہار نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم اور انکے رفیق امام مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام آئینگے تو تلوار چلائینگے اور دین اسلام کو بزور شمشیر پھیلائینگے[1] جو آج تک کسی ہادی اسلام سے نہیں ہوا نہ بانی اسلام علیہ السلام سے اور نہ انکے خلفاء و قائم مقام سے۔ اگر میرے اعتقاد سابق کی نسبت آپکا یہ دعوے ہے تو منقول میری تحریر و کلام سے اس دعوے کا ثبوت آپ لوگوں کے ذمہ ہے اور اگر آپ لوگوں نے اپنی غلط اجتہاد سے یہ خیال و قیاس کر لیا ہے کہ چونکہ خاکسار اہلحدیث ہے اور احادیث صحیحہ کا فیصلہ اسکا عین مذہب و اعتقاد ہوتا ہے اور احادیث صحیحہ میں حضرت مسیح و امام مہدی کا بزور شمشیر اسلام پھیلانا اور کافروں پر تلوار چلا کر اُن کو مسلمان بنانا آ چکا ہے لہذا خاکسار کا یہی اعتقاد ہوگا۔ تو اس صورت میں آپ لوگوں کا اس قیاس و خیال میں صادق ہونا (جسکا اخبار بدر میں جابجا بدر صادق لکھکر دعوے کیا گیا ہے۔ اور حکم ہونے کے لئے تو راستی لازم ہی ہے) تب ہی مسلم ہوگا جبکہ آپ ایسی احادیث صحیحہ کو اپنے اخباروں میں مشتہر کر دیں جنمیں یہ بیان ہو کہ حضرت مسیح و امام مہدی برخلاف سیرت نبوی و خلفاء راشدین بزور شمشیر اسلام پھیلائیں گے اور زمین میں خونریزی کر کے کافروں کو مسلمان بنائینگے۔

جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کی آپ صاحبان پیش کرینگے اسی قدر بحساب فی حدیث ایک اشرفی انعام پائینگے۔ مگر اس میں یہ شرط ملحوظ رکھنے کے لائق ہے کہ جو حدیث پیش کریں وہ صحیح ہو جسکا معیار ابن الصلاح وغیرہ ائمہ حدیث نے یہ بیان کیا ہوا ہے کہ وہ حدیث کسی کتاب ملتزم الصحت میں (جیسے بخاری مسلم میں) پائی گئی ہو یا کسی امام حدیث نے اس کو صحیح کہا ہو۔ صرف کسی ایسی کتاب میں جو ملتزم الصحت نہو (جیسے کتاب ترمذی و سنن ابی داؤد وغیرہ ہیں) اس حدیث کا پایا جانا کافی نہیں ہے کتب حدیث اور کلام ائمہ حدیث تک پہونچنا آپ لوگوں کو مشکل ہوگا۔ لہذا آپ کے لئے مناسب ہے کہ ایسی حدیث پیش کرنے سے پہلے اپنے نبی امام مہدی زمان اور متنبی قادیانی کے رسالہ حقیقت المہدی کے ٹائیٹل پیج کا صفحہ ۲ ملاحظہ کریں جسمیں اس قسم کی جملہ احادیث کو غیر صحیح و موضوع قرار دیا ہے۔

اگر اس مضمون کی حدیث آپ لوگوں کو نہ ملے تو اپنے اس خیال غلط اجتہاد کو واپس لیں اور اپنے اخباروں میں صاف یہ اقرار مشتہر کر دیں کہ ہمنے جو اڈیٹر اشاعۃ السنہ پر رجوع کا الزام لگایا ہے وہ صحیح نہیں غلط ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے اس الزام رجوع سے ہمارا خود رجوع ہے۔

یہی جواب ان علماء کی طرف سے ہے جن سے آپ لوگوں نے اس رجوع کی بابت استفسار کیا ہے[1] از انجملہ جو صاحب اس خاکسار کو اپنا ایڈوکیٹ (وکیل) تسلیم کر چکے ہیں۔ انکی طرف سے مجھ کو یہی کہنے کا حق ہے۔ آپ لوگوں نے انکی کسی تصنیف یا تحریر میں انکا پرانا یہ اعتقاد دیکھا ہے کہ حضرت مسیح و امام مہدی تلوار چلانے اور دنیا میں خون بہانے کو آئینگے۔ و از انجملہ جو حضرات مجھ کو اپنا وکیل نہیں سمجھتے وہ جو جواب چاہیں دیں مگر انکی خدمت میں بھی مجھ کو استدعا و عرض کرنے کا حق ہے کہ وہ حضرات جبتک میرا مضمون "آسمانی مسیح اور انکا رفیق مہدی"[2] جو عنقریب جلد ۲۲ اشاعۃ السنہ میں شائع ہونیوالا ہے ملاحظہ نہ فرمالیں اس درخواست و سوال کا کوئی جواب نہ دیں۔ انکو حق ہے کہ آسمان

[1] ہمارا جواب بھی قادیانی نمبر بابت ماہ ستمبر میں ملیگا۔ (اڈیٹر)

[2] اشاعۃ السنہ کی اشاعت کا عنقریب ہی ذکر ہوگا اسکی مانند ہی اسکے اشتہار ثابت ہیں۔ (اڈیٹر)

اسلام بزور شمشیر پھیلانے کے معنے یہ ہیں کہ کافر کو تلوار دکھا کر دھمکایا جائے کیا تو اسلام قبول کر دیا یا قتل۔ اس قسم کی جنگ تو ہمیشہ کبھی کسی نبی نے نہیں کی مولوی صاحب کو اسی سے انکار ہے ان میں

مناسب یہی امر ہے کہ وہ بھی اس سوال کی جوابدہی کے لئے خاکسار ہی کو وکیل کر دیں اس زمانہ میں اور آجکل کے جھگڑالوؤں سے وکیلوں ہی کے ذریعہ سے اچھی طرح بھگتان ہوتا ہے۔

" اور مرزائی پارٹی اور دیگر اہل مذاہب باطلہ جدیدہ کی نبض شناسی اور جوابدہی کا جو ملکہ اشاعۃ السنہ کو حاصل ہے وہ دوسروں کو کم حاصل ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

تو مولوی محمد احسن صاحب آپ حسب وعدہ اس جواب کو اخبار بدر وغیرہ میں مشتہر کر دیں۔

اڈیٹر صاحبان۔ آپ بھی اپنا فرض منصبی ادا کریں اور اس مضمون کو درج اخبار کر دیں۔ (ابو سعید محمد حسین)

# مرزا صاحب قادیان اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان

چند روز ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ایک خط متضمن اپنے الہامات کا حکیم نورالدین صاحب کے دریافت کرنے پر حکیم صاحب کو لکھا تھا۔ اس خط میں چونکہ ڈاکٹر صاحب نے دو بڑے غضب کئے تھے ایک مسیح کا نام اپنے لئے بتایا تھا جس پر مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کو طیش آنا لازمی تھا کہ ہیں ہم تو اتنی مدت تک لعن طعن سنکر بھی مسیحیت میں کامل نہ ہوئے تو کون ہے کہ ہماری برابری کرے۔ دوسرا غضب یہ کیا کہ ان الہاموں میں ایک الہام مرزا صاحب کی موت کا بھی تھا کہ ۴ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ کی مدت میں تشریف لیجائیں گے یک نہ شد دو شد۔ اس لئے اس خط کے متعلق قادیانی اخباروں میں آجکل بڑی زور شور سے بحث ہوتی ہے۔ نیچے کی مراسلت مع جواب بھی اسی کے متعلق ہے جو بیہ ہے۔ (اڈیٹر)

مکرم بندہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب۔

السلام علیکم۔ کل مجھکو مولوی عبد اللہ خاں احمدی ریلوے سٹیشن پٹیالہ پر ملے اور انہوں نے بتلایا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے مسیح اور رسول ہونیکا دعوے کیا ہے۔ پہلے تو وہ اپنی فرزند کو مسیح بتلاتے تھے اب خود مسیح بن گئے ہیں۔ اپنے آپ کو رسول بھی کہتے ہیں اخبار بدر میں خود انکا خط موجود ہے۔

آج میں نے اخبار بدر مورخہ ۲۵ جولائی پڑھا۔ اس میں آپ کے ۸۔ الہام چھپے ہیں۔ جن میں یہ چار الہام بھی ہیں۔

(۳) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(۴) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔

(۶) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

اس کی بابت یہ سوالات ہیں۔

(۱) کیا الہام نمبر ۳ کے موافق آپ اپنے آپ کو رحمۃ للعالمین سمجھتے ہیں۔

(۲) کیا الہام نمبر ۴ کے موافق آپ اپنے کو مرسل جانتے ہیں۔

(۳) کیا الہام نمبر ۶ کے موافق آپ اپنے آپ کو رسول حق اور بشیر و نذیر جانتے ہیں۔

(۴) الہام نمبر ۷ میں دجالی فتنہ سے مراد آپ کی مراد کون فتنہ ہے اور مسیح ہونے سے مراد آپ کی کیا ہے۔ کیا جس آنے والے مسیح کی بشارات احادیث میں ہیں۔ آپ وہی مسیح ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ کیا آپ مہربانی سے مطلع فرماوینگے کہ اس الہام کے صحیح معنے کیا ہیں۔

آپ نے مولوی نورالدین صاحب کو یہ فقرہ بھی لکھا ہے کہ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور رسل کا۔ اس فقرہ میں خدا کا مسیح اور مرسل رسول کی مراد کیا آپ نے خود اپنی ذات سے لی ہے۔ یا یہ فقرہ حسب معتقدات مولوی نورالدین صاحب تعریضاً لکھا گیا ہے۔

اڈیٹر اخبار بدر نے مولوی محمد حسین صاحب اور اڈیٹر پیسہ اخبار کو ان دعاوی پر روشنی یا تاریکی ڈالنے کے لئے متوجہ کیا ہے لیکن میں نے یہ بہتر سمجھا کہ خود آپ سے ہی اس کے متعلق دریافت کر لیا جائے۔ صاحب البیت ادری بما فیہ۔

نیازمند محمد سلیمان عفی عنہ از پٹیالہ

رفیق ربانی قاضی محمد سلیمان صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رات میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ آپ ایک کوچہ پر بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی میں بیٹھا ہوں۔ آپ ایک حدیث صحیح سے میری تصدیق فرما رہے ہیں۔ پس آپ میرے رفیق ہیں۔ آپکے خط کا جواب اس تحریک آسمانی کے بعد عرض کرتا ہوں۔

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ اس میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی جو کل عالم پر لعنتیں برساتا۔ فطرت اللہ کو لعنت قرار دیتا۔ حقیقی رحمۃ للعالمین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتا ہے کہ انہوں نے زمین کو خون سے بھر دیا اور خون کی

نہریں چلادی تھیں۔ اور دنیا کی تباہی کو اپنے لئے عید قرار دیتا ہے۔ وہ میرے مقابلہ میں فنا ہوجائیگا اور دجالی فتنہ پاش پاش۔

(۲) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اس میں یہ بشارت ہے کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے عین سنن انبیاء اور منشائے ایزدی کے مطابق ہوگی۔ اللہ کریم کی معیت۔ ولایت۔ نصرت اور ہدایت میرے شامل حال رہیگی۔

(۳) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اسکی وہی تعبیر ہے جو نمبر ۲ میں بیان ہوچکی۔

(۴) دجالی فتنہ سے مراد مرزائے قادیانی کا فتنہ ہے۔ مسیح کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف سے ہلاک ہوجائیگا۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور خداوند عالم کی طرف سے مجھ کو بار بار یہی علم ملا ہے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و سید المرسلین ہیں۔ آپ کے بعد جو کوئی شخص نبی یا رسول ہونیکا دعوے کرے وہ کذاب اور دجال ہے۔ قرآن مجید پر تمام مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح منحصر ہے جبتک وہ قرآن مجید سے غافل و لاپرواہ ہیں۔ اسوقت تک انکا نہ دین درست ہوسکتا ہے نہ دنیا۔ نمبر ۱۔۲۔۳ کے الہامات کی میں یہی تاویل سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کی تبلیغ میرے ہاتھ سے سرانجام پذیر ہوگی۔ مجھکو الہام ذیل ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا جبکہ میں نارنول میں متعین تھا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اس الہام کے بعد مجھکو رب العالمین نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ مفتاح القرآن۔ تذکرۃ القرآن اور تفسیر القرآن میرے قلم سے شائع ہوئے۔ تفسیر القرآن انگریزی میں بھی شائع ہوسکی۔ پس میری مسیحیت اور رسالت کی یہی تاویل ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف میں ہلاک ہو اور تبلیغ قرآنی مجھسے ہوسکے۔ انبیاء علیہم السلام تو دنیا سے گذر چکے ہاں انکے بروز اور مثیل تاقیامت رہینگے۔ تاکہ کشف اور رویائے صادقہ۔ نبوت۔ رسالت۔ الہام ایک رفت گذشت قصہ نہ بن جائیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ وحی منقطع ہوچکی اور اب محض مبشرات باقی ہیں۔

... میں نے جو یہ فقرہ لکھا تھا کہ گالیاں نکالنا ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ اس میں مسیح اور مرسل کے الفاظ سے یہی مراد ہے کہ خداوند عالم نے مجھکو ان پاک ناموں میں ہلاکت دجال اور تبلیغ قرآن کی بشارت دی ہے۔ تمام مسلمان اپنی اولاد کے نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر اس نیت سے رکھتے ہیں کہ انکے مبارک نام موجب برکت و سعادت ہوں اور وہ اعمال و اخلاق میں ان سے مشابہت پیدا کریں۔ جب اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ یا موسیٰ رکھتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ انکو انکی سعادت اور برکت سے حصہ مل چکا۔ یا مل جائیگا پس جو نام اسلام میں جائز ہیں وہ خدا کے لئے کیوں حرام یا قابل اعتراض ہوگئے والسلام۔ الراقم محمد عبدالحکیم خاں ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ۔ ۲۰ اگست

اڈیٹر۔ اگر آپنے اپنی مراد واضح کرکے بتادی لیکن چونکہ مسلمان پہلو ایک سے زیادہ ایسے الفاظ و القاب سے ڈنک کھاچکے ہیں اس لئے آنکا چونکنا بجا ہے بہتر ہے کہ ایسے القاب اگر آپکو الہامی بھی ہوں تو ان سے جو مدعا اور مقصود ہو ان الفاظ کو پبلک میں شائع کیا کریں۔ اس مضمون کے متعلق ہم نے مرقع قادیانی میں ذرا تفصیل سے بحث کی ہے جو ۱۵ ستمبر کو شائع ہوگا۔

---

ستمبر کے مہینے میں جن احباب کی قیمت ختم

## حساب دوستان دردل

ہے۔ ان کے نمبر درج ذیل ہیں۔ ہرچند لکھا جاتا ہے کہ جس صاحب کو انکار ہو وہ اطلاعی کارڈ لکھ بھیجیں تاہم بعض دوست بڑی سرد مہری سے وی پی واپس کرتے ہیں جو نہایت ہی معیوب ہے۔ مینیجر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۴۲ | درکھانہ | ۸۷۸ | متونانگلہ بھیکن |
| ۳۸۵ | میرٹھ | ۸۷۹ | دالہ بانسر |
| ۳۹۰ | شیرگڑھ | ۸۸۱ | بھٹنڈہ |
| ۶۳۲ | شواپور | ۸۸۸ | نورچک |
| ۶۳۶ | میرپور | ۸۹۱ | سکھوچک |
| ۶۳۹ | ستارگنج | ۸۹۲ | جالندہر |
| ۶۴۱ | قریشی | ۸۹۶ | خانقاہ ڈوگران |
| ۶۴۶ | وامکا | ۸۹۷ | مانٹ مئو |
| ۷۰۲ | امرتسر | ۸۹۸ | کوانتہہ |
| ۷۶۵ | سیرسیاں | ۸۹۹ | مستی چک |
| ۸۱۹ | سنام | ۹۰۰ | ٹیلا برج |
| ۸۳۸ | امرتسر | ۹۶۸ | کنڈن سیاں |
| ۸۴۰ | بنی گڑھ | ۱۰۸۱ | لاہور |
| ۸۶۱ | فیض خاں گڑھ | ۱۰۶۳ | چھواری |

# انتخاب الاخبار

**جناب** مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری کی ہمشیرہ انتقال کر گئی ہیں ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ امرتسر میں پڑھا گیا +

**گورنمنٹ ہند** نے طاعون کے انسداد کی طرف توجہ کی ہے کہ مکانات کو چوہوں وغیرہ سے صاف رکھا جائے اور جس جگہ پر طاعون ہو وہاں کے لوگوں کو آبادی سے باہر صاف جنگل میں چلے جانے کی ترغیب دی جائے +

**مرزا صاحب** قادیانی نے ۲۲ اگست کو بذریعہ اشتہار اپنے دام افتادوں کو مطلع کیا ہے کہ تم لوگ گورنمنٹ کی تجویز پر سب سے پہلے عمل کرو۔ کیونکہ سوائے گورنمنٹ کی سلطنت کے ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں۔ (الیس فی جہنم مثوی للمفسدین)

**سنا ہے** کہ حیدرآباد میں ایک نیا سکہ جاری ہونے والا ہے جسکی ایک طرف حضور ملک معظم کی شبیہ اور دوسری طرف ریاست کا نشان ہوگا +

**گورنمنٹ ہند** کی تازہ حکم کی بموجب امسال بحیثیت زمان حج بندرگاہ بمبئی سے روانہ ہونگے +

**مسرت** کی بات ہے کہ مولانا شبلی نعمانی اب لکڑی کے سہارے چلنے لگے ہیں اگرچہ زخم میں ابھی کچھ کسر باقی ہے +

**مصر** میں لڑکیوں کی تعلیم کیلئے جو مدرسہ عالیہ جاری ہے۔ اس میں تعلیم کی مدت تین سال مقرر ہے۔ اور لڑکیوں کو عربی اور انگریزی زبان حساب ہندسہ جبر و مقابلہ۔ تاریخ اسلام جغرافیہ۔ علم کیمیا۔ طبعیات۔ بچوں کی پرورش کا فن۔ گنڈر گارٹن وغیرہ ضروری علوم و فنون کی تعلیم بلا فیس دی جاتی ہے۔ نیز ہر لڑکی کو کھانے اور کپڑے کے علاوہ دو پونڈ ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں کی فارغ التحصیل لڑکیاں دیگر مدارس میں مدرسی کے عہدہ پر مقرر کی جاتی ہیں +

**بابعالی** نے حکم دیا ہے کہ غیر مسلم سیاحوں کو مسجدوں میں آنے کی ممانعت کیجائے اسپر تمام یورپین ناراض ہیں۔ کیونکہ قسطنطنیہ کی مسجدیں مسلمانوں کی گذشتہ صنعت کاریوں کے شاندار نمونے ہیں اور انکے نہ دیکھنے سے دارالخلافہ عثمانیہ کی سیر کا لطف آدھا رہجاتا ہے +

**حضور نظام حیدرآباد** نے حکم دیا ہے کہ جو شخص بے احتیاطی یا غفلت یا ایسے طریقے سے موٹر کار چلائے جو عوام کے لئے باعث خطرہ ہو اسپر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جائیگا۔

**بہاولپور** میں جدید انتظام ریاست کا اعلان کیا گیا۔ یہ انتظام کونسل آف ریجنسی کے ذریعے سے ہوگا جو صغیر سن نواب صاحب کے ایام نابالغی میں انکی جگہ کام کریگی

اس کے پانچ ممبر مفصلہ ذیل مقرر کئے گئے ہیں۔ (۱) مولوی رحیم بخش صاحب سابق فارین منسٹر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے (۲) سردار محمود خان صاحب جرمانہ منیرال (۳) دیوان آسانند صاحب منیر سنوی (۴) مولوی عبدالرحمان خانصاحب منیر فوج کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ (۵) راجہ طالب مہدی خانصاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم نوآبادی لائل پور گورنمنٹ کی طرف سے عہدہ دار مقرر ہوئے ہیں جناب شیخ نصیرالدین صاحب جو اب تک پرائم منسٹر تھے ریاست سے واپس تشریف لے گئے ہیں۔ صاحب پریزیڈنٹ کی تنخواہ ماہوار سو روپے اور باقی ممبروں کی ایک ایک ہزار روپیہ ماہوار تجویز ہوئی ہے۔ سنا ہے کہ ان تقرریوں سے وہاں کی پبلک نہایت خوش اور مطمئن ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کونسل آف ریجنسی ستی تا دو سال کے لئے مقرر ہوئی ہے +

**ہز میجسٹی** امیر کابل نے نئے ڈاکخانے قائم کئے ہیں اور ایک نیا ٹکٹ جاری کیا ہے +

**ہز رائل** ہائینس سردار نصراللہ خاں سفر حج کی تیاریاں کر رہے ہیں اور غالباً عنقریب کابل سے روانہ ہونے والے ہیں۔ (بسلامت روی وبازآئی)

**جنگ** روس و جاپان سے پہلے جاپان ۵ کروڑ پونڈ کا قرضدار تھا اور لڑائی کے بعد ۲۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کا مقروض ہوگیا۔

**کلکتہ** میں ایک یوروپین دلال کو ہربخش سنگھ نامی ایک دربان پر تھوکنے اور گالی دینے کے الزام میں دو سو روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

**لالہ دینا ناتھ** اڈیٹر اخبار ہندوستان کی اپیل کی تاریخ چیف کورٹ میں ۲ ستمبر مقرر ہوئی ہے۔ سنا گیا ہے کہ اس کا بھائی ایشر داس مقدمہ کی پیروی کے لئے کلکتہ سے کسی نامور وکیل کو لینے گیا ہے۔

**مسٹر کلیمنسو** وزیر اعظم فرانس جسو حضور ملک معظم نے ۲۱ ماہ حال کو مقام میرین باڈ شرف ملاقات بخشا۔ اور لنچ پر مدعو کیا اسکا بیان ہے کہ ملاقات میں عام پولیٹکل معاملات پر گفتگو ہوتی رہی اور معاملات مراکو کا خاص طور پر ذکر آیا (خدا خیر کرے)

**حیدرآباد** میں ریاست کیطرف سے چیدہ چیدہ افسروں کو جنہیں دورہ کرنا پڑتا ہے ریاست کی طرف سے ۵ ہزار روپے کی ایک ایک موٹر کار دیگئی ہے اور ہر ایک کے لئے سو روپے ماہوار خرچ بھی منظور ہوا ہے

**مربوط** (مصر) میں ایک صاحب نے جو آثار قدیمہ کی تلاش کے لئے وہاں گیا ہوا ہے مذہب اسلام قبول کیا اور اسکا نام موسیٰ محمد رکھا گیا (محمد موسیٰ چاہئے تھا) +

ahmadimuslim.de

# ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے اخبار گوہربار اہلحدیث مورخہ ۹ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ کالم اول میں ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں

"یہ مومیائی ہم نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے"

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل۔ دق۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوش گوار۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲ روپیہ مع محصولڈاک

**روغن فولاد** جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کی رنگت سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے قیمت فی شیشی ۱ روپیہ

**معجون مقوی دماغ** ہر قسم کی دماغی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ زکام۔ ضعف بصر کیواسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک۔ منشی اور سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے اسے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ ۱ روپیہ

**سرمہ مقوی بصر** دھند۔ جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت بخشتا ہے قیمت فی تولہ ۱۲/ معہ محصولڈاک

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہیں مریض کو اپنی مفصل کیفیت لکھنی چاہئے +

**المشتہر مینجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

# کتبخانہ ثنائی امرتسر

**تفسیر ثنائی اردو** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات ہر دلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بائد و شائد۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر بات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم زیر طبع ہے جو عنقریب طبع ہو کر ناظرین تک پہونچنے والی ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲/ جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت ۱۲/
جلد سوم سورہ مائدہ انعام اعراف ۔ ۱۲/ جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲/
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک ۶ روپیہ

**تقابل ثلاثہ** ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ۔ قیمت مع محصول ۱۰/

**الہامی کتاب** ۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث ۔ بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت۔ قیمت ۱ روپیہ

**آیات متشابہات** ۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۔ ۳/

**دلیل الفرقان** ۔ بجواب اہل القرآن ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۔ قیمت ۲/

**شادی بیوگان اور نیوگ** ۔ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱/

**المشتہر**
**مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 852.

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ

والیان ریاست سے ... للعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... للعہ

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

# اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

ہے پیروی مصطفےٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کے قول و کردار + جب اصل ملے تو نقل کیا ہے + یاں وہم و خیال کا [illegible]

جلد ۴ نمبر ۴۲

امرتسر - یوم جمعہ - ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

## تتمہ اجتہاد و تقلید

اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست میں ہم اس مضمون کو بہت ہی اختصار کے ساتھ ختم کر چکے تھے اس سے بعد ایک ضروری بات یاد آئی - آج اس ضروری بات کو ہم بیان کرتے ہیں - وہ ضروری بات امام بخاری کے مقلد ہونے کے متعلق ہے -

ہمارے بھائیوں کی وہی مثال ہے جو کسی کبڑی سے کسی نے کہا تھا کہ تم کیا چاہتی ہو - یہ چاہتی ہو کہ تم بھی ہو جاؤ یا یہ چاہتی ہو کہ اور عورتیں بھی تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں غیرت مند کبڑی نے کہا میں وہی چاہتی ہوں کہ یہ بھی میری طرح کبڑی ہو جائیں تاکہ میں بھی ان کو اسی حالت میں دیکھوں جس میں میں ہوں - یہی حال ہمارے مقلدین بھائیوں کا ہے کہ تقلید کو جو اپنے ذمہ لیا اور مخالفین تقلید نے پھر بھی گرائی تو بھائی دیکھے کہ خود اسکو چھوڑ دیں اس فکر میں ہیں کہ بڑے بڑے اماموں کو مقلد ثابت کر کے غیر مقلدین کا منہ بند کریں اگرچہ غیر مقلدین (اہلحدیث) کو کسی کا مقلد ہونا مضر نہیں نہ ان کے نزدیک سند ہے کیونکہ انکا تو اصول ہی یہ ہے کہ

آنچہ نہ قال رسول نہ قال الرسول + فضل بود فضل بخوان ای فضول

پھر نہیں معلوم اس کوشش سے اہلحدیثوں کا کیونکر منہ بند ہو سکتا ہے جبکہ وہ کسی امام یا مجتہد کے قول و فعل کو بغیر دلیل قرآن و حدیث کے سند نہیں جانتے یہاں اصول کا حکم ہے - اگرچہ اہلحدیثوں کو کسی امام یا مجتہد کا مقلد ہونا مضر نہیں تاہم واقعات کی تلاش سے دیکھنا ہے کہ اس قصے کی اصل کیا ہے ؟

اصل جواب تو اس قصے کا صحیح بخاری ہی سے مل سکتا ہے کہ امام بخاری مجتہد تھے یا مقلد - ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جس شخص نے صحیح بخاری کا ایک صفحہ بھی سمجھ کر پڑھا ہوگا وہ بھی جان جائیگا کہ امام بخاری مجتہد ہی نہیں بلکہ مجتہد گر تھے - صرف صحیح بخاری کا دیکھنا ہی ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر سکتا ہے - مگر ہمارے بھائی چونکہ مقلد ہیں اسلئے انکو تحقیق کی راہ پر آنا دشوار ہے - بعض نے تو مورخ نے لکھ دیا کہ امام بخاری شافعی تھے تو انکی بلا کو غرض نہیں کہ بات کیا ہے کوئی [illegible] جھٹ سے بغلیں بجانے لگے کہ [illegible]

ہمارے خیال میں امام بخاری - مسلم - ترمذی و دیگر محدثین کے مقلد ہونے کا دعوے ایسا ایک غلط اور بدیہی البطلان امر ہے کہ اسکی نظیر دنیا بھر میں نہیں ملیگی - تاہم اسکی اصلیت ہم بتلاتے ہیں -

ہمارے اصول کا بعض فرق متقدمین میں اختلاف ہے یعنی ایک مجتہد ایک طریق سے

(باقی آئندہ)

معذرت - ایک ضروری امر کیلئے پرچہ بجائے اپنے وقت سے بیشتر روانہ ہوتا ہے - [illegible] میں ہو جاتا ہے اسلئے معذور رکھیں - منیجر

ahmadimuslim.de

استدلال کرنا صحیح جانتا ہے تو دوسرا اسکو صحیح نہیں جانتا۔ چنانچہ اصول کی کل کتابوں میں یہ مسئلہ بصراحت ملتا ہے حسامی کی عبارت بغور دیکھئے جو یہ ہے:-

ومن الناس من عمل فی النصوص بوجوہ اخرھی فاسدۃ عندنا منھا ما قال بعضھم ان التنصیص علی الشئ باسم العلم یوجب التخصیص ونفی الحکم عما عداہ وھذا فاسد ۔ منھا ما قال الشافعیؒ ان الحکم متی علق بشرط او اضیف الی مسمی بوصف خاص اوجب نفی الحکم عند عدم الشرط او الوصف ۔۔۔ ومن ھذہ الجملۃ ما قال الشافعیؒ ان المطلق محمول علی المقید وان کانا فی حادثتین مثل کفارۃ القتل وسائر الکفارات لان قید الایمان زیادۃ وصف یجری مجری الشرط فیوجب نفی الحکم عند عدمہ فی المنصوص علیہ وفی نظیرہ من الکفارات لانھا جنس واحد وعندنا لا یحمل المطلق علی المقید وان کانا فی حادثۃ واحدۃ ۔۔۔ ومنھا ما قال بعضھم ان العام یختص بسببہ وعندنا انما یختص بسببہ اذا لم یکن مستقلا بنفسہ

اس عبارت کا مختصر مطلب یہ ہے کہ امام شافعی بعض وجوہ سے احکام شرعیہ پر استدلال کرتے ہیں حنفیہ اُن وجوہ کو غلط کہتے ہیں مثلاً قرآن شریف میں حکم ہے کہ من فتیاتکم المؤمنٰت یعنی اگر تم کو آزاد عورتوں سے نکاح کرنیکی سکت نہو تو تم ایماندار لونڈیوں سے نکاح کر لیا کرو۔

اس آیت میں عام لونڈیوں سے نکاح کا حکم نہیں دیا بلکہ ایماندار لونڈیوں سے نکاح کرنیکا حکم دیا ہے امام شافعی کہتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کافرہ لونڈیوں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ اجازت کی صورت میں ایماندار کی قید لگائی گئی ہے۔ اسیطرح اور بھی کئی ایک اصول ہیں جنفی ان اصولوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ کتب اصول میں اسکی تصریح موجود ہے۔ مذکورہ بالا عبارت ملاحظہ ہو۔

امام بخاری کی تحقیق علمی بھی ایسی ہے کہ یہ اور اس قسم کے اور اصول غلط ہیں چنانچہ زمانہ حال کے اہلحدیثوں کا بھی یہی خیال کہ امام شافعی اس نزاع میں حق بجانب ہیں اور انکا دعوے قرآن وحدیث اور عقل ہے۔ پس اس توافق فی الاصول کے لحاظ سے جو امام بخاری ودیگر محدثین کو امام شافعی سے ہے بعض علماء نے امام بخاری کو شافعیوں میں لکھا ہے۔ چنانچہ استاذ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رسالہ انصاف میں اکابر محدثین مثل ابن جریر وغیرہ کے شافعی ہونے کی تشریح کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

وبعضہ انتسابہ الی الشافعی انہ جری علی طریقتہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضھا علی بعض ووافق اجتہادہ اجتہادہ واذا خالف احیانا لم یبال بالمخالفۃ ولم یخرج عن طریقتہ الا فی مسائل وذلک لا یقدح فی دخولہ فی مذہب الشافعی ومن ھذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ وممن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ بالشافعی (انصاف صفحہ ۲۶)

کہ اس کے منسوب بشافعی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اجتہاد اور دلیلوں کی تلاش کرنے اور بعض کو بعض پر مرتب کرنے میں امام شافعی کے طریق پر چلا اور اسکا اجتہاد شافعی کے اجتہاد سے موافق پڑا اور اگر کہیں مخالف ہوا تو مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور امام کے طریقہ سے بجز چند مسائل کے خارج نہیں ہوا اور یہ امر اسکو شافعی مذہب میں داخل رہنے کا خلل انداز نہیں۔ اور محمد بن اسمعیل بخاری بھی اسی قسم کے ہیں کہ وہ طبقات شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے انکو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے انہیں سے شیخ تاج الدین سبکی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ بخاری نے فقہ حمیدی سے سیکھی اور حمیدی نے شافعی سے فقہ سیکھی۔

خلاصہ مطلب اس شہادت کا یہ ہے کہ ابن جریر اور امام بخاری کو امام شافعی کا مقلد کہا جانا اُن معنے سے نہیں جو آجکل متنازع فیہ ہیں بلکہ یہ ایک الگ اصطلاح ہے کہ جس مجتہد کا توافق کسی مجتہد سے ہوا۔ بس متاخرین اس کو اس سابق کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ شاہ صاحب ممدوح حجۃ اللہ میں اس سے بھی واضح لکھتے ہیں کہ:-

کان اصحاب الحدیث ایضا قد ینسب الی احد المذاھب لکثرۃ موافقتہ کالنسائی والبیھقی ینسبان الی الشافعی (مصری جلد اول صفحہ ۱۵۲)

یعنی اہلحدیث بھی بعض اوقات کسی مذہب کی طرف نسبت کئے جاتے تھے بوجہ اس کے کہ اکثر مسائل اُن کے اُس مذہب سے موافق ہوتے جیسے امام نسائی اور بیہقی کو شافعی کہتے ہیں۔ (نہ یہ کہ وہ شافعی کے مقلد تھے معاذ اللہ)

لیکن یہ اصطلاح بھی اُس وقت سے جاری ہوئی ہے جب سے تقلید کا زمانہ آیا اس سے پہلے تو کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ حنفی کون ہوتے ہیں اور شافعی کون۔ بلکہ یہی عام دستور تھا کہ خلف اہل علم سلف کے اقوال کو مع دلائل کے دیکھتے پھر جس بات کو مدلل اور مبرہن جانتے اسکو قبول کر لیتے انکو یہ خیال نہ ہوتا تھا کہ ہمارا مذہب کیا ہے

سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث ہمیشہ سے غیر مقلد رہے ہیں (اڈیٹر)

اثبات تقلید ... اصطلاحات متشابہات کی تحقیق - نمبر ۳

منقول از اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

بلکہ انکا خیال یہ ہوتا تہا کہ ہمارا مذہب قرآن وحدیث ہے - یہی وجہ ہے کہ ایک مسئلہ میں اگر وہ امام ابوحنیفہ سے موافق ہوتے تہے تو دوسرے میں امام شافعی سے - ہماری اس بیان کا ثبوت جس نے دیکہنا ہو وہ حدیث کی مشہور کتاب ترمذی کو بغور مطالعہ کرے کہ کس طرح یہ بزرگ بعد بیان کرنے حدیث نبوی کے علمار کے مذاہب بتلاتا ہے جس کو غیر صحیح جانتا ہے اُس کو رد بہی کرجاتا ہے - ہمارے بہائی اسکو بہی شافعی کا مقلد کہتے ہیں حالانکہ وہ اس بارہ میں شافعی کا بہی لحاظ نہیں کرتا - بلکہ کہلے لفظوں میں رد کرتا ہے چنانچہ باب **تاخیر الظہر فی شدة الحر** میں امام شافعی کا رد کیا ہے - چنانچہ لکہتا ہے:-

فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی -

یعنے ابوذر والی حدیث امام شافعی کے قول کی تردید کرتی ہے "

ایسی ہی ایک بڑی مشہور شافعی کی مثال ہم پیش کرتے ہیں جس سے مراد ہماری امام جلال الدین سیوطی ہیں جنکو بڑے موٹے قلم سے **شافعی** لکہا جاتا ہے - ناظرین ذرہ اس موٹے شافعی کی روش دیکہو کہ تفسیر جلالین میں آیت ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ کی تفسیر میں شافعی کے مذہب سے موافقت کی ہے تو تیمم والی آیت میں حنفیوں سے متفق ہیں چنانچہ لکہتے ہیں:- فاضربوا بہ ضربتین مع المرفقین یعنی تیمم کہنیوں تک کرو اور دو ضربیں لگاؤ جو شافعی مذہب کے خلاف اور حنفی مذہب کے موافق ہے - کیا شافعی ہمکو راہ ہدایت نہیں دکہا سکتیں کہ سلف میں کیا طریقہ تہا - بس یہی تہا کہ انکو کسی مجتہد یا عالم کی رائے کا نہ لحاظ تہا نہ پابندی تہی بلکہ قرآن وحدیث سے اپنی تحقیق کے مطابق جبکا قول صحیح پاتے اُسے لے لیتے یہ بہی نہیں کہ اُس قول کو لینے کی کوشش کرتے بلکہ قرآن وحدیث پر عمل کرتے وہ قول اُس کے ضمن میں خود ہی آجاتا - بنظر استقلال صرف قرآن وحدیث ہی کو دیکہتے تہے - مذہب سب کا اسلام تہا - یہ ایک ایسا وسیع مکان تہا کہ سب کچہ اسی میں تہا مگر تفریق نہ تہی لیکن جب متعصب اور ضدی لوگ پیدا ہوئے تو انہوں نے اس ایک وسیع مکان کو چہوٹی چہوٹی چار کوٹہریوں میں تقسیم کردیا اور یہ لوگ پانچویں صدی میں پیدا ہوئے تہے - چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز **حجة اللہ** میں فرماتے ہیں:-

اعلم ان الناس کانوا قبل المائة الرابعة غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحد (مصری جلد اول صفحہ ۱۵۲)

یعنی چوتہی صدی سے پیشتر لوگ ایک مذہب کی تقلید پر جمع ہوئے نہ تہے "
اسی کے متصل فرمایا کہ چوتہی صدی کے بعد لوگوں نے تعیین مذہب کیا - مگر اس زمانہ میں بہی اہلحدیث کی جماعت کا وہی طریق تہا جو پہلے تہا اور بفضلہ تعالیٰ اب تک کہ ہر مسئلہ اعتقادی یا عملی انکا براہ راست قرآن وحدیث سے ماخوذ ہوتا ہے - اگر ان میں باہمی اختلاف ہے تو اس وجہ سے نہیں کہ ایک فریق ایک مجتہد کی رائے کو مانتا ہے تو دوسرا دوسرے کی - بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ہر ایک اپنے معتقدات اور اعمال کو براہ راست قرآن وحدیث سے ماخوذ کرتا ہے - اس اخذ کرنے میں اختلاف رائے ہو جاتا ہے جسکا نام حدیث میں ہے اختلاف امتی رحمة سلف سے خلف تک یہی طریق آیا ہے +

اگر بغور دیکہا جائے تو اس تفریق نے کیسا نقصان پہونچایا ہے کہ ایک ہی مسئلہ ہے اگر اسکی نسبت یہ کہا جائے کہ حدیث میں یوں آیا ہے اس لئے میں عمل کرتا ہوں - تو مار پیٹ ہوکر عدالت تک نوبت پہونچتی ہے اور اگر اسی مسئلہ کی بابت یہ کہا جائے کہ میں شافعی مذہب کا مقلد ہوں اس لئے کرتا ہوں تو سب خاموش ہیں - باہمی برادر ہیں نہ کوئی رنج ہے نہ کدورت ہے - حالانکہ اگر وہ مسئلہ درحقیقت خدا اور رسول کے نزدیک ایسا ہی تہا جیسا کہ اُسپر پہلی صورت میں رنج کیا گیا تو اس صورت میں کیوں اُس پر رنج نہیں کیا جاتا بلکہ باہمی ملاپ ہے - یہ خرابی کہاں سے آئی؟ اسی ناجائز تفریق سے +

ہمارے دوستوں کی نظر میں آبائی طور پر چونکہ تفریق ذہن میں جم چکی ہے اس لئے جب اونکو کہا جاتا ہے کہ یہ حدود سب مصنوعی اور بندوں کی ایجاد ہیں تو وہ حیرانی سے اس بات کو سنتے ہیں کہ ہیں؟ اسی امت کا اسپر اتفاق یونہی ہے - مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اتفاق کنندہ خود ہمارے کان میں یہ تلقین بہی کرتے ہیں کہ لیس علی الانسان التزام مذہب معین - یعنی کسی انسان پر کسی مجتہد معین کی تقلید واجب نہیں " (دیکہو فقہ کی مستند کتاب رد المحتار مصری جلد اول صفحہ ۵۳)
پہر ہم کیونکر سمجہیں کہ تقلید شخصی پر اجماع اور اتفاق ہے - ہاں آجکل کے لوگوں کی کثرت سو یہ کثرت بمقابلہ قرآن وحدیث واقوال ائمہ دین کے بجوئے نارزد - اسی کثرت کی بابت کہا گیا ہے ؎

اجماع نہیں یہ بلوۂ اہل عناد ہے
گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہے

---

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** - دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے - منکرین حدیث کا رد - قیمت ۲ر
**مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

# آریوں کا خیال گورنمنٹ کی نسبت

اگرچہ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی سے آریہ لیڈروں کی آنکھیں کسی قدر کھلی ہیں اور وہ گورنمنٹ کی وفاداری اور تعریف کے گیت گانے لگے ہیں مگر چونکہ وہ گیت صرف زبانی زبانی ہیں اس لئے کبھی کبھی اصل بات بھی اُن کے قلم سے یا زبان سے نکل جاتی ہے۔ آج ہم ایک مضمون آریہ اخبار مسافر آگرہ سے نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین اُسے پڑھکر ان پہلے منشوں کے اندرونے پر مطلع ہو سکیں گے۔ یہ بات واضح ہو کہ ایڈیٹر مسافر پر جو مقدمہ فحش نویسی کا گورنمنٹ کی طرف سے قائم ہوا تھا[1] جس میں ایک مہینہ سخت قید کی سزا ہوئی تھی جسکی نگرانی ہائیکورٹ میں کیگئی تو سزا قید بانسو روپیہ جرمانہ سے منتقل ہو گئی اسپر آپ کھسیانے ہو کر گورنمنٹ کو کوستے ہیں۔ پہلے اپنے مقدمہ کا کچھ حال لکھا ہے پھر اپنے وکیل کی تعریف کرکے لکھتے ہیں کہ:۔

"مسٹر السٹن اس صوبہ میں سب سے بڑھیا لقار و قابل بیرسٹر سمجھے جاتے ہیں اور درحقیقت اُنکی جسقدر بھی شہرت اس صوبہ میں ہے وہ بالکل مبالغہ سے بری ہے۔ آپ نے حسب عادت مسافر کے مقدمہ میں بھی ایسی زبردست تقریر کی کہ پتھر سے پتھر دل بھی آپ کی تقریر کو سنکر گورنمنٹ کی عقل پر افسوس کئے بغیر نہ رہ سکے اس تقریر کا خلاصہ ہم بشرط ضرورت کسی اگلے پرچہ میں شائع کریں گے جب آپکی مؤثر تقریر ختم ہو چکی تو سر جارج ناکس نے فیصلہ کے لئے قلم اُٹھایا اور فیصلہ سنایا کہ میں مجسٹریٹ کے حکم سزا کو منسوخ کرتا ہوں اور اُس کے بجائے ایڈیٹر مسافر پر مبلغ پانچ سو روپیہ جرمانہ کرتا ہوں۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید محض۔ آپ نے ساتھ ہی جرمانہ ادا کرنے کے لئے ۱۵ روز کی مہلت عطا کی اور یوں اس عجیب و غریب ڈرامہ کا آخری پردہ ..... اگست کو گر گیا۔ جن اصحاب نے مسافر کے قابل کونسل پنڈت کیلاش ناتھ جی کی وہ تقریر مسافر میں دیکھی ہے جو انہوں نے عدالت سشن میں دی تھی اس میں شک نہیں کہ وہ ضرور برٹش عدالت کی جابرانہ سزا کو حیرت کی نگاہ سے دیکھیں گے لیکن نہیں اب ہمیں اخبارات کے مقدمات میں ظالمانہ سزاؤں کو بھی بڑی سنجیدگی و متانت سے برداشت کرنا چاہئے اور حقیقت میں ہم بیکس ہندوستانی بجز صبر کے اور کر ہی کیا سکتے ہیں اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ ہماری ایماندار گورنمنٹ محض مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے آریہ سماج پر جبر کرنا ایک کار ثواب سمجھ رہی ہے۔ جو لوگ کہ مسافر کے مقدمہ کی اصلی حقیقت سے واقف ہیں انکو معلوم ہے کہ یہ مقدمہ مسافر پر گورنمنٹ نے محض اپنی وفادار بیوی[2] کے خوش کرنے کے لئے قائم کیا تھا ورنہ اس کو کیا معنے ہو سکتے ہیں کہ وہی اسلامی فتوے جو اس مقدمہ کی بنا ہے اس سے پیشتر ایک برس کے قریب مسلمانوں کی تازہ تصنیفات میں موجود ہو۔ امرتسر کے اخبار اہلحدیث[3] میں مسافر سے پیشتر نکل چکا ہو لیکن ان اسلامی کتب کے مصنفوں اور اہلحدیث کے اڈیٹر سے گورنمنٹ آنکھ تک نہ ملائے مگر جب مسافر میں وہی فتوے نقل کیا جائے تو گورنمنٹ رائی کا پہاڑ بنا کر دکھلائے اور مسافر کے ضعیف العمر اڈیٹر کو جیل خانہ بھجوائے۔ نہیں صرف وہ اکیلا فتویٰ ہی نہیں بلکہ دیسے اور اُس سے کہیں بڑھ چڑھکر دوچار نہیں۔ دس بیس نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں اسی قسم کے فتوے اسلامی اخبارات و کتب میں موجود ہوں اور گورنمنٹ کان تک نہ ہلائے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس سے بڑھکر بیجا ظلم کی کوئی مثال کسی منصف گورنمنٹ کے راج میں مل سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گورنمنٹ اپنی اس بیجا پالیسی سے آریہ سماج کے پرچار کو دبا سکتی ہے۔ کیا آریہ پرش گورنمنٹ کی ترچھی نگاہ سے خوف زدہ ہو کر اپنی کرتویہ سے ہٹ سکتے ہیں۔ ہمارا کانشنس ہمیں بتاتا ہے کہ گورنمنٹ غلطی پر ہے اور گورنمنٹ کے خیالات آریہ سماج کے متعلق محض سادہ لوحی پر مبنی ہیں۔ بیشک روحوں کے غلام گورنمنٹ کی بیجا دھمکیوں میں آسکتے ہیں اور روحوں کی پکار ریجھانا بند کر سکتے ہیں۔ بیشک جنکو سر و نیر خطاب نہ کا سودا سوار ہے گورنمنٹ کے ایک اشارہ میں وہ دم بخود ہو سکتے ہیں بیشک جنکو ایک مرتبہ مرنے کے بعد تا قیامت قبروں میں سڑنا پڑتا ہے وہ مار و خوف سے پل باندھ سکتے ہیں۔ لیکن آتما کو امر جاننے اور ماننے والے آریہ آتمک اُنتی کی خواہشمند آریہ اور آواگون کے دل سے قائل آریہ ایک دنیاوی گورنمنٹ کی بیجا سختیوں اور دھمکیوں کی پرواہ کبھی نہیں کر سکتے۔ ہاں صداقت و عدل کے حضور ہمیشہ سر تسلیم خم کرتے رہے ہیں۔

پس آریہ سماج کے مخالفوں کو اچھی طرح خیال رکھنا چاہیئے کہ جس آریہ جاتی کی گردن پر متواتر سات سو سال تک اسلامی تلوار رکھی رہی اور اُس نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی کیا آج معمولی تکالیف سے اس آریہ جاتی کو کوئی دبا سکتا ہے۔ کیا آریہ پرش آج ان معمولی معمولی مصائب سے گھبرا کر اپنے پاک دھرم کے فرائض سے گریز کر سکتے ہیں؟ نہیں۔ ایسا ہو نہیں سکتا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ آریہ پرش بڑی

[1] مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے (اہلحدیث) [2] جھوٹ کہتے ہو سچے ہو تو اہلحدیث کی اور اپنی عبارات اصلی الفاظ میں نقل کرو۔ (اہلحدیث)

استقلال کے ساتھ اپنا دار رنگ کام کئے جائینگے اور بڑی شان و شوکت کے ساتھ دنیا بھر میں ویدوں کا ڈنکا بجائینگے۔ ویدک دہرم کا پرچار برابر ہوگا اور بڑے زور و شور کے ساتھ ہوگا اور دنیا کے ہر حصہ میں ہوگا کیونکہ آریوں کی سچی سپرٹ کو دنیاوی طاقت دبا نہیں سکتی۔ موجودہ کشمکش سے آریہ پرش ہرگز نہیں گھبرائے اور نہ کبھی گھبرائینگے۔ ایک مسافر نہیں ہزار مسافر گرفتار ہو جائیں آریہ پرش اسکی پرواہ نہیں کرتے وہ اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہمارے مخالف غلطی پر ہیں۔ گورنمنٹ خواہ مخواہ وہ اوصاف ہم میں سمجھ بیٹھی ہے۔ کہ جن کے ... ہم لائق نہیں لیکن جب گورنمنٹ ... ہو جائیگا کہ آریہ سماج کیا ہے اور آریہ پرش کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں تو ضرور اُسے اپنی غلطیوں پر افسوس کرنا ہوگا۔" (۲۳ اگست ۲۸ء)

اس مضمون میں اڈیٹر مسافر نے جسقدر گورنمنٹ کی نسبت توہینی کلمات کہے ہیں انکو جواب دینے کی تو ہمیں ضرورت نہیں البتہ جو کچھ مسلمانوں کے حق میں دریافشانی کی ہے وہ ہماری جواب کی مستحق ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی وفادار بیوی لکھا ہے۔ ہم اس پاگلانہ نسبت کو نہیں سمجھے۔ اس پاگل پنے کو دیکھئے کہ گورنمنٹ کا لفظ خود مؤنث ہے جیسے سرکار۔ عدالت۔ حکومت۔ یہ سب الفاظ مؤنث ہیں۔ پھر مؤنث کی بیوی کیسے کوئی ہو سکتی ہے پھر ایسی بیوی جو خود مذکر ہو۔ کیونکہ مسلمانوں سے مراد انہی مسلمانوں کا وہ حصہ ہے جنکے خیالات پبلک میں خصوصاً آریہ سماجیوں کے خلاف ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ تو مسلمان مرد ہیں نہ کہ مستورات۔ پھر اس رشتہ کا کیا لطف ہوگا کہ مرد کو مؤنث کی بیوی بنایا جائے غالباً اُس سے بھی پُر لطف ہے کہ بذریعہ نیوگ کے دوسرے کے نطفے سے پیدا شدہ بچے کو اپنا بچہ بنایا جائے ...... مہاراج کیا کہتے ہیں؟

اور اگر گورنمنٹ کے لفظ سے اسکا مصداق مراد ہو تو وہ بھی کوئی ایسی چیز نہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ وہ کچھ بھی نہیں کیونکہ گورنمنٹ کسی خاص شخص کا نام نہیں بلکہ اُس سلسلۂ حکومت کا نام ہے جو برابر چلا جاتا ہے۔

خیر یہ سوال تو آپکی انشا پردازی پر تھا۔ اب ہم آپ سے ایک مذہبی سوال کرتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ ایسی ہی عقل اور انصاف سے خالی ہے جیسا آپ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ آریہ سماجی بالکل ہی عقل سے خالی ہیں۔ اس لئے کہ آریہ سماج کا خیال ہے جسکو اخبار پرکاش وغیرہ میں کئی ایک دفعہ ظاہر بھی کیا گیا ہے کہ جس قوم کے اعمال سابقہ اچھے ہوتے ہیں وہ حاکم ہوتی ہے اور جس کے پہلے کام اچھے نہیں ہوتے وہ محکوم ہوتے ہیں پس انگریزوں کے اعمال اچھے ہوکر انکو حکومت ملی مگر عقل سے خالی۔

تو جو لوگ اعمال کی برائی کی وجہ سے محکوم بنے انکی عقل کیسے زیادہ ہوگی؟ کبھی کبھی ہم نے یہ بات کہ سات سو سال تک اسلامی تلوار آریہ جاتی کی گردن پر رہی کیسا سفید جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کا جواب آپکو بنگال جا کے خوب دینگے جو اسلامی حکومت کی تعریف کے گیت آجتک گا رہے ہیں۔

آخیر میں ہم اپنے اصل سوال کو پھر لوٹاتے ہیں جو مسافر کے شروع مقدمہ میں ہم نے کیا تھا کہ اڈیٹر مسافر کو جو یہ تکلیف پہونچی ہے تو بحکم ویدک دہرم اسکو پچھلی جون کی بد اعمالی سے پہونچی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے بھی کسی کو ستایا ہوگا۔ جسکے بدلہ میں اس جون میں اس کو پھنسایا گیا۔ پس اس میں نہ گورنمنٹ کا قصور ہے نہ آگرہ کی پولیس کا بلکہ اصل بات یہ ہے ؎

کبھی معشوق تھے وہ بھی جو اب عاشق کہلاتے ہیں۔
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں۔

# منکرین حدیث کی نیرنگیاں

۲۳ اگست سے پیوستہ

۱۶۔ اور ۲۳ اگست کے پرچوں میں ہم نے ان معترض صاحب کے خیالات مفصل بتلا دیئے ہیں کہ ان صاحب کا دعوےٰ ہے کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہے۔ اس دعوےٰ پر آپکی دلیل اول کا جواب تو ۲۳ کے پرچہ میں ہو چکا ہے۔ آج دوسری دلیل کا ذکر سُنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دلیل ثانی۔ بخاری شریف میں عزل کے جواز کی نسبت جو پہلی موقوف حدیث میں فتوےٰ دیا گیا ہے مسلم شریف کی روایت میں اسی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ مسطورہ موجود ہیں فبلغ ذلک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہانا یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے عزل کرنے کی خبر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچ گئی آپ نے ہمیں اس سے منع نہ فرمایا۔ تو حضور پر نور شافع یوم نشور فداہ ابی وامی کی طرف سے عزل کی خبر سنکر منع کا حکم صادر نہونا اسکی اجازت اور جواز پر شاہد ناطق ہے اس سے بھی مولانا کے دعوے کا بدیہی البطلان ہونا اظہر من الشمس ہے۔" (اہل فقہ ۱۲ جولائی صفحہ کالم ۲)

**جواب**:۔ اجی جناب اپنا دعوےٰ آپ بھول گئے۔ آپ کا دعوےٰ ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں ایک دوسری سے متعارض ہیں مگر اس دلیل کو اگر صحیح مانا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف مسلم کی حدیثیں باہمی متعارض ہیں نہ کہ مسلم کی بخاری سے۔ واللہ اگر

پی کو نہ سمجھیں تو آپ کی حالت قابل رحم ہے - خیر یہ تو آپکی مناظرہ دانی پر سوال تھا اصل سوال کا جواب - جابر کی حدیث سے جو آپ جواز عزل کا حکم نکالتے ہیں تو اس حکم کو علماء اصول کی اصطلاح میں "بیان ضرورت" کہتے ہیں - غور سے سنئے!

مثاله فيما اذا رأى صاحب الشرع امرا فلم ينه عن ذلك كان سكوته بمنزلة البيان انه مشروع (اصول شاشی) یعنی صاحب شریعت جب کوئی کام دیکھکر منع نکرے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جائز ہے - یہ ہے آپکی دلیل کی بنا جسکو جاننے آپکی بلا اب آئے میں آپکو اسکی تفصیل سناؤں - اس قول کی شرح میں صاحب فصول نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی اسی صورت میں جواز فعل کی دلیل ہو سکتی ہے کہ اس سے پہلے اس فعل سے منع نفرمایا ہو اور اگر منع فرمایا ہے تو خاموشی جواز کی نہ ہوگی - غور سے دیکھو فلا يدل على جواز ذلك الفعل - پس جبکہ ممانعت عزل کی حدیثیں صاف موجود ہیں تو پھر اس خاموشی سے جواز کا نتیجہ نکالکر حدیثوں میں تعارض ثابت کرنا اہل فقہ کے قابل اڈیٹر اور نامہ نگاروں ہی کا کام ہے - جنکو نہ حدیث کی خبر ہے نہ اصول حدیث کی - نہ فقہ سے مطلب ہے نہ اصول فقہ سے - مگر شوق ہے تو حدیثوں کے رد کرنیکا ہے - سچ ہے من جهل شيئا عاداه -

حضرت جابر نے جو اس خاموشی سے جواز عزل کا نتیجہ نکالا تو اس لیے کہ انکو منع کی حدیث ملی نہ تھی اور اگر انکو منع کی حدیث ملی ہوتی تو وہ بھی یہ نتیجہ نہ نکالتے اسکی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں -

علاوہ اس کے ہم مشہور مذہب کو بھی لے سکتے ہیں کہ السكوت في معرض البيان بيان تاہم آپ کا دعویٰ ثابت نہیں - کیونکہ شارع کے سکوت سے جواز کا حکم نکالنا بمنزلہ دلالت کے ہے جو تیسرے درجہ پر ہے اس سے پہلے اشارت ہے اس سے پہلے عبارت ہے اور یہ بھی اصول کا قاعدہ ہے کہ عبارت اشارت سے مقدم ہے اور اشارت - دلالت سے مقدم - پس جب ممانعت کی جانب صریح عبارت موجود ہے تو دلالت کا اس سے تعارض بتلانا انہی لوگوں کا کام ہے جنہوں نے دینی علوم کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو - بناء التعارض مترادف یعنی ہم معنے ہے تناقض کا - اور تناقض وہاں ہوتا ہے جہاں دو دلیلیں ایک درجہ کی قوت رکھتی ہوں - یہ نہیں کہ ایک تو قرآن یا صحیح حدیث کی عبارت النص ہو اور دوسری ضعیف یا قول موقوف ہو یا ایک عبارت النص ہو تو دوسری دلالت یا اقتضاء - بہائی صاحب خدا تمکو سمجھ دے اور تمہاری ساری فقہ بازی کو موت اور قیامت کا خوف دل میں پیدا کرے - ہمیں تمہاری ہی حال پر نہیں بلکہ تمہارے ناظرین کے حال پر رحم آتا ہے جنکی کشتی کے تم لوگ ناخدا بنے ہو - وہ بیچارے کیسے الٹی چھری سے ذبح ہو رہے ہیں - اس سے بڑھکر تمہارے ان مولانا و مولانا کے حال پر افسوس ہے جنکو اتنی لیاقت نہیں کہ وہ بھی بعض اہلحدیث کی ضد میں تمہیں ایسی ناشائستہ حرکات سے روک سکیں - علم لدنی جانتے ہیں حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ انکا یہ طریق نہیں جو تم لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے - الی اللہ المشتکی -

یاد رکھو کہ جماعت محدثین اور اہلحدیث جو جواب تمکو دینگے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ان اصول مقررہ کی بنا پر ہوگا جو علماء راسخین نے عقل و نقل سے مدلل کرکے مقرر کئے ہیں جن سے انکار کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جو ان سے بے نصیب ہیں (باقی باقی)

---

## بوسہ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

اب تمہ حال دیانت و امانت کا آپکے ظاہر کیا جاتا ہے آپ نے جو جواز بوسہ قبر کی نسبت حافظ ابن حجر عسقلانی کی طرف کی ہے تو وہ آپکی سوء فہمی یا قلت تدبر و نظر سے ہے اور علامہ سمہودی کی طرف محض غلط ہے کیونکہ علامہ موصوف وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں ومنها اجتناب الانحناء للقبر عند التسليم قال ابن جماعة قال بعض العلماء انه من البدع ويظن من لا علم له انه من شعائر التعظيم واقبح منه تقبيل الارض للقبر اذ لم يفعله السلف الصالح والخير كله في اتباعهم ومن خطر بباله ان تقبيل الارض للقبر ابلغ في البركة فهو من جهالته وغفلته لان البركة انما هي فيما وافق الشرع واقوال السلف وعملهم وليس عجيب ممن جهل ذلك فارتكبه بل عجيب ممن افتى بتحسينه مع علمه بقبحه ومخالفته لفعل السلف واستشهد لذلك بالشعر انتهى دیکھو علامہ سمہودی کس طرح صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس جھکنے سے زیادہ برا ہے اسکا بوسہ اور یہ فعل بدعت ہے کیونکہ سلف صالح سے ایسا نہیں پایا گیا ہے اور جو اس بوسہ میں برکت سمجھے وہ اسکو جہالت ہے اور غفلت کہو ایسے شخص کی طرف نسبت جواز کی کرنا کتنی بڑی خیانت ہے اور ایسا ہی حضرت ابو ایوب کی طرف نسبت بوسہ کی غلط ہے ہاں علی تقدیر صحت اس اثر کے انکا قبر سے لپٹنا معلوم ہوتا ہے مگر وہ حالت بیخودی ہو قابل تمسک نہیں اپنے شیخ الکل مولوی عبدالحی مرحوم کی تحریر یا سبق دیکھو کہ وہ آپکو کس طرح سمجھاتے ہیں اور ایسا ہی نسبت اسکی حضرت بلال کی طرف ہے - اولاً تو وہ روایت ہی مجروح ہے کہ جسکا ذکرہ اور اگر اسکی صحت مان لیجائے تو اس سے بھی قبر سے لپٹنا معلوم ہوتا ہے نہ بوسہ جسکو آپکے دادا استاد فرماتے ہیں کہ یہ فعل انکا حالت بیخودی میں تھا اور آپ جو یہ فرماتے ہیں کہ ایسی حدیث ہے سمہودی اور ابن حجر اور نور الدین ہیثمی وغیرہم محدثین و قدماء تقویت کرکے اسکو معتبر و حسن بتلاتے ہرگز نہیں یہ سلسلہ سمجھ کے فہم کا قصور ہے ان لوگوں نے جو ان احادیث کو

سنہ سعدوں کی طرف اشارہ۔

ذکر کئے ہیں تو انکا مطلب صرف زیارۃ قبر سید القبور کے جواز و استحباب کا اثبات اور زمانہ صحابہ میں اس زیارت کے متداول ہونے کے ثبوت میں ہے نہ اور کسی مطلب کے لئے چنانچہ علامہ سمہودی وفاء الوفاء میں ان احادیث کو ذکر بھی کرتے ہیں اور تقبیل قبر کو بدعت بھی فرماتے ہیں ایسا ہی ابن حجر مکی ان احادیث کو نقل کرکے اس سے استناد جواز بوسہ کو غلط فرماکر بوسہ و التزام وغیرہ کو حرام دنا جائز بھی فرماتے ہیں چنانچہ آپکے شیخ اکل فرماتے ہیں کہ تفصیل اسکی درمنظم وغیرہ میں مبسوط ہے کہو جن لوگوں کی طرف آپ نے یہ نسبت کی ہے باوجود صراحت انکی کہ یہ سب امور بدعت ہیں انکے ان حدیثوں سے یہ استدلال صحیح نہیں آپکا حوالہ کتنا بڑا جھوٹ اور کیسی بڑی خیانت ہے کاش اگر آپ اس تحریر کو میرے دوست شاہ سلیمان صاحب سے ملاحظہ کروالیتے تو ایسی غلطی میں نہیں پڑتے - اس کے بعد آپ بڑی دلیری سے ناظرین اہل فقہ کو ہوشیار کرتے ہیں کہ "ہمارے حنفی بھائی بھی متاخرین فقہا وغیرہم کے اقوال عدم جواز بوسہ قبر میں پیش کردیتے ہیں اور معمولی کتب و معمولی فتاوی جنمیں بہتیری باتیں ایسی ہیں کہ علماء کا وثوق نہیں اور رطب ویابس بیجوڑ و بے قافیہ باتیں بھری ہیں انکی عبارتیں نقل کردیتے ہیں"

شاباش آپ ہی جیسے ہستم ہیں کہ فقہ و فقہاء و فتاوی کی نسبت آپ ایسا فرماتے ہیں کہ انمیں رطب ویابس بیجوڑ و بے قافیہ باتیں بھری ہیں سنئے ہو حنفیو! تمکو شاہصاحب مخاطب کرکے کیا ارشاد فرماتے ہیں اور تمہاری فتاوی کی نسبت انکا کیا خیال ہے اگر یہی بات کوئی اہل حدیث لکھتا تو آپ لوگ اپنے جامہ سے باہر ہو کیا کیا غل مچاتے - بہرکیف اب میں صاحب زادہ کی طرف مخاطب ہو کر کچھ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک فتح القدیر شرح ہدایہ اور بحر الرائق و فتاوی عالمگیری و مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی کی اور شرح عین العلم علی قاری کی شرح جامع صغیر علامہ مناوی کی مناسک امام نووی کی وفاء الوفاء علامہ سمہودی کی درمنظم علامہ ابن حجر مکی کی وغیرہ وغیرہ کتب محولہ مذکورہ بالا جنمیں عدم جواز و حرمت بوسہ قبر کا حوالہ دیا گیا ہے یہ سب کتابیں آپکے نزدیک معمولی کتابیں ہیں اور انمیں ہر طرح کی بے جوڑ باتیں ہیں استغفراللہ - نادانستگی کی کیا ہی بری بلا ہے جو بڑوں کی نسبت بدگمان بنادیتی ہے ہاں ایک بات یہاں باقی رہگئی کہ آپ شاید یہ فرمادیں کہ یہ سب جنکی کتابوں سے بوسہ کی حرمت نقل کی گئی ہے انمیں کوئی شافعی ہے اور کوئی مالکی و حنبلی اور کوئی حنفی صرف اور میں ان سب میں نرالا ہوں یعنی صرف حنفی کوئی نہیں بلکہ کوئی صوفی ہوں یعنی مرکب صوفیت اور حنفیت سے مجھے صرف حنفیوں ہی کا قول حجۃ نہیں ہاں اگر انکے ساتھ کسی صوفی کا قول بھی ہو تو ہم تسلیم کرسکتے ہیں تو لیجئے میں دو بڑے صوفی کا قول بھی نقل کئے دیتا ہوں ایک ان میں حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی ہیں جنکی بزرگی و عظمت مثل آفتاب کے درخشاں ہے - آپ کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں واذا زار قبرا لا یضع علیہ یدہ ولا یقبلہ فانہ من عادۃ الیہود انتہے یعنے جب قبر کی زیارت کرو تو اسپر ہاتھ مت رکھو اور اسکو بوسہ نہ دو کیونکہ یہ عادت یہود کی ہے -

دوسرے حضرت امام غزالی ہیں آپ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں مسہا ومسحہا وتقبیلہا عادۃ النصاری والیہود انتہے کیوں صاحب یہ دونوں کتاب بھی معمولات کتاب وغیرہ معتبر ہیں اور ان میں بھی باتیں بے جوڑ و بے قافیہ بھری ہیں اور انپر بھی علماء کا وثوق نہیں ہے - آپ فرماتے ہیں کہ "ہم نہیں سمجھتے کہ بوسہ قبر میں شرک کی کیا بات ہے اسکو شرک سے کیا مشابہت ہے" بیشک بچے اسکو کیا سمجھینگے جو ابھی ماں باپ کے آغوش پیار میں اسی بوسہ سے وہ پرورش پائے ہوئے ہیں اس بوسہ کے آثار تو ایسے زہریلے ہیں کہ بعض مواقع میں بین الزوجین تفرقہ عظیم کرواتی ہیں اور رشتہ عقد کو ان دونوں کے توڑ دیتی ہیں دیکھو کتب فقہ کتاب الطلاق - اسی زہریلے اثر کا خیال تھا جو جناب عمر رضہ نے مجمع کثیر میں یہ ارشاد فرمایا کہ اگر رسول خدا تجکو بوسہ نہیں لیتے تو ہم تیرا بوسہ نہیں لیتے اگر انکو اسکے اس جانکاہ اثر کا خیال نہوتا تو اس کہنے کا آپ کے کیا فائدہ تھا جسکو اس زمانہ کے بچے تک سمجھتے ہوں کہ بوسہ قبر میں شرک کی کیا بات پائی جاتی ہے اگر شرک کی بات نہیں پائی جاتی ہے تو ہنود پتھروں اور معبودوں کو جنکی وہ پرستش کرتے ہیں آپ بوسہ لینا جائز ضرور کہینگے اور کوئی موحد اسکو شرک کہے تو وہی صدا آپ بھر ینگے کہ اس میں شرک کی کیا بات ہے - سنو صاحب ہنود جو پیپل کے درخت پہ اور تلسی کے درخت پہ پانی ڈالتے ہیں اور بتوں کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہیں تو اس میں بھی آپ کے اصول کے موافق کیا شرک کی بات پائی جاتی ہے - پھر کیا ہے اب قبروں پہ پانی و دودھ خوب ڈلوائیے اور قبروں کے سامنے ڈنڈوت کیجئے و کروائیے اور کوئی اعتراض کرے تو کہئے کہ اس میں شرک کی کیا بات ہے اور قرآن و حدیث سے اس کے منع پر جبتک کوئی معتبر ثبوت نہ دو گے قابل تسلیم نہیں - استغفراللہ *

مولا بخش از جمالپور - ضلع مونگیر

# اہلحدیث کی نسبت ایک حنفی عالم کی رائے

اہل فقہ پارٹی کے ممبر ہم کو بدنام کرتے ہیں کہ اہلحدیث حنفی مذہب کی تردید کرتا ہے؟ حالانکہ حنفی مذہب کے برخلاف خود کرتے ہیں۔ علم غیب۔ مولود۔ نذر و نیاز غیراللہ۔ ختمات وغیرہ آٹھ دن نو درود وظائف ناجائز نکالے جاتے ہیں۔ نقشبندی اور مجددی کہلا کر ڈھولک۔ سارنگی۔ طبلہ بازی سنتے ہیں پھر کہلاتے کو حنفی۔ مگر جو اصل حنفی ہیں (جیسے علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ سہارنپور۔ مراد آباد۔ میرٹھ وغیرہ) انکو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔ کیا مزے کی بات ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آج کل کے بدعتی لوگ جسقدر حنفی مذہب کا خلاف کرتے ہیں اہلحدیث اتنا نہیں کرتے۔ علاوہ اس کے اہلحدیث جتنا خلاف کرتے ہیں وہ بھوری ثبوت قرآن مجید و حدیث شریف کرتے ہیں مگر یہ لوگ بدعات رسوم مروجہ کرتے ہیں بغیر اس کے ثبوت کا تو یہاں ذکر نہیں ہمیں یہاں ایک حنفی عالم کی رائے "اہلحدیث" کی نسبت لکھنی ہے جو یہ ہے۔

ایڈیٹر

جناب مولانا۔ السلام علیکم۔ کتب مرسلہ بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل معہ ایک اخبار اہلحدیث و رسالہ مرقع قادیانی وصول ہوئیں۔ چونکہ میں آپ کا اخبار اور رسالہ ایک دوست کے پاس ہمیشہ دیکھ لیا کرتا ہوں اس لئے میں نے اخبار اور رسالہ کو معہ اشتہارات ملفوفہ کے اپنے ایک دوست کے پاس بیدر بھیجدیا ہے تاکہ وہ کوشش کرکے اگر ممکن ہو تو دو ایک خریدار اخبار یا رسالہ کے پیدا کر دیں۔ میں آپ کے اخبار کی باوجود حنفی ہونے کے قدر کرتا رہا ہوں اور ہمیشہ میری یہ کوشش رہی ہے کہ اسکی اشاعت میں ترقی ہوتی رہے۔ کیونکہ اس کے اثر سے زنگ بدعت قلوب سے محو ہوتا ہے بحمداللہ کہ میری کوشش کبھی ناکام نہیں رہی۔ پربھنی میں اس کی اشاعت بفضل الٰہی میری ہی سعی کا نتیجہ ہے اور اب اگر خدا کو منظور ہے تو بیدر میں بھی دو ایک خریدار ضرور پیدا ہو جائینگے کیونکہ زمانہ رجحانِ ترقی سے خالی نہیں ہے۔ بیدر ریاست حیدرآباد دکن میں نہایت مشہور و معروف مقام ہے اور تاریخی اعتبار سے اسکی وقعت دہلی سے کم اور لاہور سے زیادہ ہے۔ اسکی بلندی نے اسے دکن کا قطب بنا دیا ہے۔ اور اسکی عمارتوں کا دکن میں سوائے بیجاپور کے اور کہیں جواب نہیں ملتا۔ اور شمالی ہند میں بھی سوائے دہلی آگرہ کی مشہور عمارتوں کے اور کوئی تعمیر اسکی شہر پناہ۔ خندقوں۔ قلعوں۔ برجوں اور توپوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اسکا مدرسہ جو زمانہ قدیم کی ایک بے نظیر عمارت ہے ایک زمانہ میں علوم و فنون کا مرکز رہ چکا ہے۔ حسب تحریر مولوی عزیز مرزا صاحب بی اے ہوم سکرٹری سرکار عالی ایک زمانہ میں اس کے اندر چار ہزار طلبا تعلیم پاتے تھے اسکی ایک مینار سو فٹ بلند اور چینی کے کام سے آراستہ پا مزین ہے یہی حالات دیگر محلات شاہی اور مقبرات سلطانی کی ہے۔ خاندان بہمنیہ کے مقبرے بلحاظ عظمت اور خاندان بریدیہ کے بلحاظ نفاست ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ مگر اب ان سب پر بربادی اور فلاکت پھیلی ہوئی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے بوجہ ابتری کاروبار سلطنت اسکی نگہداشت نہیں ہو سکتی۔ جس طرح بیدر بلحاظ عمارات کے ریاست نظام میں ایک خاص مقام ہے اسی طرح بلحاظ شرک و بدعت قبر پرستی وغیرہ تمام دکن میں جواب نہیں رکھتا۔ محرم میں شیر کی علانیہ پرستش ہوتی ہے اور اس شرک میں شریک نہ ہونے والے "وہابی"[1] کہلاتے ہیں۔ اسکی تفصیل کی جائے تو کتاب بن جائے۔ خاندان مشائخین سے جنہیں اگر ائمۃ الشرک کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا ایک صاحب چندا شاہ صاحب ہے ایسے بزرگ تھے جو ان نجاستوں سے پاک اور پورے موحد تھے انہوں نے اپنی ذاتی وجاہت اور کوششوں سے ایک مدرسہ بیدر میں دینیات کا جاری کیا جسمیں شمالی ہند کے مولوی اور حافظ بلا کر نوکر رکھے۔ اور حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید کی مشہور کتاب تقویۃ الایمان سرورق پھاڑ کر بچوں کو پڑھانے کی تعلیم دی۔ کیونکہ اہل دکن عموماً اور باشندگان بیدر خصوصاً شاہ صاحب موصوف سے ایسی ہی دشمنی رکھتے ہیں جیسے کہ رافضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔ یہ مدرسہ ابھی تک بفضلہ جاری ہے گو بانی مر چکا ہے اللھم اغفر لہ وارحمہ۔ اسی مدرسہ کا فیض ہے کہ بہت سے لڑکے ترمذی اور بخاری کے عالم بن گئے اور تاریکی کفر و شرک انکی نورانی سے دور ہو گئی۔

یہ تمام امور اس لئے عرض کئے گئے ہیں کہ بیدر کی حالت ضرور اسکی مقتضی ہے کہ اسکی اصلاح کی طرف آپ توجہ فرما دیں۔ گو میں نے آپکا اخبار اور رسالہ بھیجا ہے تاہم مناسب ہوگا کہ اسکی اشاعت توکل علی اللہ زیادہ وسیع پیمانہ پر کیجائے لہذا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مندرجہ ذیل اصحاب کے نام ایک ایک اخبار اور چند اشتہار مفت بھیجدیں کیا تعجب کہ ان میں کوئی شخص اسے پسند کرے اور پھر چراغ سے چراغ روشن ہوتا رہے۔

× × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

[1] مولانا یہی حالت سب جگہ ہے اسی لئے وہابی کی شرک تعریف ہے۔ جو کہتا سچ ہے اسے کہتے وہابی (ایڈیٹر) کیسا عمدہ تجویز ہے (ایڈیٹر)

لہ مسلمانوں کی مرحمت — پڑھ ہو تو اہلحدیث

علاوہ ازیں اگر آپ حکام کے پاس بھی بھیجنا چاہیں تو بھیج سکتے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں × × × × × × × × × × × × × × ×

اگر آپ نے یہ طریقہ پسند فرمایا تو میں آپکو اورنگ آباد - ناندیڑ وغیرہ مقامات کے عدو دوست احباب کے نام بھی جہاں اہلحدیث بھی ہیں اور ایک مسجد ان کے لئے الگ مخصوص ہے ضرور لکھونگا۔ والسلام

آپکا مخلص . . . . . . حنفی از ہنگولی دکن

اڈیٹر:- آپکی تجویز پر عمل کیا گیا۔ جزاک اللہ خیرا ۔

## شیعوں سے چند سوال

از نامہ نگار

سوال اوّل - امام جعفر صادق علیہ السلام کا لقب صادق کیوں ہوا سنا جاتا ہے کوئی جعفر کذاب بھی خاندان نبوت سے ہیں فی الواقع اگر ہیں تو یہ کذاب لقب کیسا ہے؟ یہ لقب کب اور کس فرقہ نے دیا اور کیوں دیا مسیلمہ کذاب اور عنسی کذاب کیطرح جعفر کذاب بھی سنا جاتا گیا رہویں امام حسن عسکری کے بھائی اور دسویں امام کے صاحبزادے ہیں۔

سوال دوم - قاجار ایران باوجود شیعی ہونے کے سلطنت ایران پر قابض ہیں اور سادات یا بعنی دیگر اہل بیت رسول اللہ کو نہیں دیتے تو یہ غاصب حق اہل بیت ہیں یا نہیں اگر غاصب ہیں تو شیعہ کیسے اور شیعوں کی رات دن انکی مدحت سرائی کیسی اگر غاصب نہیں تو خلافت حق اہل بیت نہیں اور نہ خلافت انکی ارث ہے کیا شاہ ایران کا یہ فرض نہیں کہ کسی سچے آل رسول کے حوالہ کر دیں۔

سوال سوم - حضرت حسن کی اولاد کیوں اسقدر ناقابل سمجھی گئی جسمیں کوئی قابل امامت نہ ہوا۔ نہ انکی کسی اولاد کو امامت تفویض ہوئی اس لئے کہ کل ائمہ شیعہ حضرت امام حسین کی اولاد سے ہوئے بھلا سر من رای والے امام بھی حضرت حسن کی اولاد سے ہوتے تو بھی کچھ آنسو پونچھا جاتا - کیا قصور امام حسن نے شیعوں کا کیا جو یہ سزا انکو دی گئی کیا خلافت کو حضرت معاویہ کے حوالہ کر کے انکے ہاتھ پر بیعت کر لینا شیعوں کے نزدیک بڑا بھاری قصور ہے۔

سوال چہارم - سر من رای کے غار میں چھپنے کا کیا نتیجہ - ہلاح اثنا عشری وغیرہ آئے دن شیعوں کے ہر فعل کو امام حقیقی کے حوالہ کیا کرتے ہیں کیوں نہیں سب کی فہرست کر کے ڈبل فیس کی رجسٹری پر سر من رای کے غار میں ایک عرضی لکھکر روانہ کر دیں - یا محرم میں جو جلوس اٹھاتے ہیں ایک سال کا جلوس امامیہ کانفرنس کے اتفاق سے جمع کر کے سامرہ کے غار کے منہ پر سلگا دیں کہ امام زمان غار سے نکل پڑیں اس مصرف سے یہ مصرف جلوس کا اچھا ہے یا نہیں؟ علی الحائری تنقید صحیح بخاری لکھتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو ایسا پوچ عقیدہ رکھے وہ صحیح بخاری کی تنقید کیا کریگا وہ تو ایسے عمیق غار میں گرا ہوا ہے جس سے آج تک رہائی نہ ہوئی نہ امید ہے کہ غار سر من رای کہاں تنقید بخاری پہلے غار سے نکل لو تو کچھ کر سکتے ہو۔

سوال پنجم - حضرت امام حسن نے خلافت سے دست بردار ہو کر جو حضرت معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو شیعہ سوسائٹی اسکو کس نگاہ سے دیکھتی ہے - یہ فعل آپ کا جائز تھا یا ناجائز نیز دلانہ تھا یا اتفاقاً - حضرت حسن نے کل رقبہ اسلامی حضرت معاویہ کے حوالہ کر دیا تو فدک کو انکے حوالہ کیا یا نہیں یا بعد کو بھی غصب ہی رہا۔

سوال ششم - حضرت علی نے اپنے زمانہ خلافت میں فدک کو کیا کیا اپنا حصہ لیکر بقیہ حضرت عباس وغیرہ کو دیا یا نہیں یا وہی کیا جو حضرات شیخین نے کیا تھا - یا کوئی نیا انتظام کیا تھا۔

سوال ہفتم - شیعہ سوسائٹی کے شرفا اپنی قرابت دار عورتوں کا متعہ کیوں نہیں کرتے یا بعض دیگر مومنین پاک مدعیان سیادت اپنی خواہشمند عورتوں کا متعہ کیوں نہیں کراتے ایک سنی اس کے خواہشمند ہیں اور متعہ کے قایل ہونے کو تیار۔

سوال ہشتم - جناب خامس آل عبا کے ہمراہ میدان کربلا میں برادران امام موصوف میں سے عمرو عثمان وغیرہ بھی تھے جو میدان کربلا میں شہید ہوئے پھر شیعوں نے ان بیچاروں کا مرثیہ نذر نیاز ڈھول دمامہ علم شدا چڑھاوا دلدل تعزیہ کیوں اڑا دیا ان بیچاروں کا کیا قصور ہے کیا یہ آل علی نہیں اس سے انکار مشکل ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔

سوال نہم - ہلاح شیعہ اہلحدیث کو نعوذ باللہ کو بے عقل لکھا کرتا ہے پس سوال یہ ہے کہ کیا ساری عقل مشغول (تعزیہ) مشغول (امام باڑہ) بانس کی کھپچیوں ابرک اور پنی کے ٹکڑوں میں یا فرضی کاظمین فرضی کربلاؤں فرضی امام کے غار میں رکھی ہے؟ کیا جس مذہب کی بنیاد ہی فرضی چیزوں پر ہو اس مذہب والوں کو عقل زیادہ ملی ہے کیا جس مذہب میں بجس اڑا دیا جائے اور توہین اہل بیت رسول کیجائے اسی مذہب میں سب عقل اٹک کر رہ گئی؟ کیا ساری عقل حضرت علی کو مشکل کشا کہنے اور خدا کو آئندہ امور سے جاہل ماننے اور بدا کے قائل ہونے سے آجاتی ہے؟ (باقی دارد)

# فتاوے

س نمبر ۳۵۱ - زید کی عورت نے ہندہ کو دودہ پلایا زید بعد وفات اپنی زوجہ کی ہندہ کو اپنے عقد نکاح میں لاسکتا ہے یا نہیں جواب مدلل معہ حوالہ کتاب ہو۔

س نمبر ۳۵۲ - زید نے ہندہ سے نکاح کیا اس کے ہمراہ ایک دختر اُسکی پہلے شوہر سے بہی آئی اب بعد وفات ہندہ کے زید دختر مذکور سے نکاح کرسکتا ہے کہ نہیں۔

حافظ عبدالقادر خریدار اہلحدیث ازموائمہ ضلع الہ آباد

ج نمبر ۳۵۱ - زید کی عورت نے ہندہ کو اگر دودہ پلایا ہے جو زید کی ماتحتی میں اسکو حاصل ہوا ہے تو ہندہ زید کی بمنزلہ لڑکی کے ہے اور اگر زید کے نکاح میں آنے سے پہلے پلایا ہو تو بہی زید سے ہندہ کا نکاح جائز نہیں حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب۔

ج نمبر ۳۵۲ - اگر لڑکی مذکورہ شیرخوری یا خوردسالی کی حالت میں آئی تہی تو زید سے اُسکا نکاح بالاتفاق منع ہے - قرآن مجید میں بہی منع آیا ہے اور اگر بڑی عمر کی آئی تہی تو اختلاف ہے - بہتر یہ ہے کہ نہ کرے +

س نمبر ۳۵۳ - کافر مشرک شخص سے بیاج یا منافع لینا جائز ہے یا کہ نہیں؟ اگر جائز ہے تو اسکو کس طرح خرچ کرنا چاہئے - اس مسئلہ کے لکہنے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے جو لوگ ادہار لے جاتے ہیں تو وہ اس عوضہ پر جلدی نہیں ادا کرتے کہ انہوں نے بیاج نہیں لینا ہے -

س نمبر ۳۵۴ - اجناس کی بیع کس طرح کرنی چاہئے؟ ہمارے ملک میں رواج ہے کہ جسوقت لوگ فصل کٹائی شروع کرتے ہیں - اسی وقت غلہ کی بیع شروع کردیتے ہیں ایک پیسہ یا دو روپیہ یا کم بیش سائی لے لیتے ہیں - اس طرح کی بیع کرنی جائز ہے یا کہ نہیں - عام علماء سے سنا ہے کہ جسوقت غلہ نکلے اُسوقت پاس جاکر بیع کرنی چاہئے - پیشتر بیع درست نہیں - اگر پیشتر درست ہے تو کس طرح کرنی چاہئے

س نمبر ۳۵۵ - مسلمان شخص اگر ہندو کو حصہ دو کان بنادے اور ہندوؤں کا قاعدہ ہے کہ بیاج لیتے ہیں اسکا حصہ مسلمان شخص پر کہانا جائز ہے یا کہ نہیں؟

س نمبر ۳۵۶ - بہتے پانی میں جنبی شخص کو نہانے کا حکم ہے یا کہ نہیں؟ اور آگے اُس کے نمازی وضو کررہے ہوں - نہانیوالا گنہگار ہوتا ہے یا کہ نہیں اور وضو میں نقصان ہوتا ہے یا کہ نہیں؟

س نمبر ۳۵۷ - بیاہ شادی کی روٹی وغیرہ کہانے کا کس طرح حکم ہے؟ ہمارے ملک میں رسم ورواج ہے کہ بیاہ کرنے والے تمام برادری میں حسب دستور کہانا تقسیم کرتے ہیں وہ کہانا برادری کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں - تقسیم کرنیوالا بدعتی ہوتا ہے یا کہ نہیں - جس شادی میں ڈہول وغیرہ بدعتی کام ہوں اس شادی کی تقسیم شدہ روٹی وغیرہ لینا جائز ہے یا کہ نہیں؟

المستفسر محمد عطاء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۷

ج نمبر ۳۵۳ - بیاج کسی سے بہی لینا جائز نہیں حَرَّمَ الرِّبٰو - جو لوگ دیر کریں اُن سے کوئی چیز بطور گرو کے رکہ لینی چاہئے اور وعدہ کرا لینا چاہئے کہ دیر کرنے پر اس چیز کو فروخت کرکے دام وصول کئے جائیں گے -

ج نمبر ۳۵۴ - اجناس کی بیع نقد سے کرنی چاہئے - کٹائی کے موقع پر بیع اس طرح کرنی چاہئے کہ روپیہ کے اتنے سیر دینگے یہ جائز ہے خواہ کٹائی سے پہلے ہی کرلیں اسکو بیع سلم کہتے ہیں -

ج نمبر ۳۵۵ - بیاج کا کہانا مسلمان کو حرام ہے بلکہ ہندو کو بہی مکروہ ہے منو جی کے دہرم شاستر میں ہے "بیاج لینے والے کے گہر کا کہانا لہو کے برابر ہے یعنی مکروہ ہے" (منو ادہیاے ۴ - شلوک ۲۲۰)

ج نمبر ۳۵۶ - بہتے پانی میں غسل جنابت کرنا جائز ہے چاہے اس سے آگے وضو کرنیوالا ہو کیونکہ جنابت نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی ہے یعنی شریعت نے غسل کرنیکا حکم دیا ہے ورنہ جسم پر پاخانہ پیشاب لگا نہیں ہوتا - دوم اگر ہو بہی تو جاری پانی پاک ہے جبتک نجاست کی وجہ سے اسکا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدل جائے +

ج نمبر ۳۵۷ - لڑکے والے کا ولیمہ کہانا تو حکم ہے لڑکی والا بہی برات کی دعوت اگر مختصر بغیر ننگ وناموس کے کرے تو جائز ہے باقی فضول - اسکو نہیں لینا چاہئے بلکہ بند کرنا چاہئے + لڑکے گشت وصول ہوئے جو درج غریب فنڈ کئے گئے +

## غریب فنڈ

کے متعلق ۱۶ اگست سے ۲۰ اگست تک حسب ذیل امداد وصول ہوئی +

| | |
|---|---|
| قاضی محمد یعقوب کشمیری ضلع چہندواڑہ | ۲ر |
| منشی سراج الدین صاحب آہلو للاڑی | عظام |
| فتوے فنڈ | عصہ |
| بقایا سابقہ | عظام |
| میزان کل | ۱۵ر |

ایک اخبار عبدالقیوم محلہ طویلہ مطب حکیم ہدایت علی مراد آبادی کے نام جاری کیا گیا -

زرجمع ۱۵ر خرچ ۱۴ر باقی ۱ر

خاکسار علم الدین محاسب غریب فنڈ

... مسلمانوں کی نماز کا مقابلہ قیمت ۲ر منیجر

# انتخاب الاخبار

حاجی محمد علی صاحب دو مرادن انتقال کر گئے ہیں مرحوم کے بھائی جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کرتے ہیں اللھم اغفر لہ وارحمہ +

امرتسر کی ایک بارات نے لاہور کے اسٹیشن پر ۵۰ ٹکٹ فروخت ہوتے کم قیمت پر خرید لئے وہ ٹکٹ مسروقہ تھے۔ امرتسر پہونچتے ہی تمام بارات ماخوذ کی گئی۔ بارات نے جس سے ٹکٹ خریدے تھے اسکا ثبوت دیدیا۔ اب اصل چور ماخوذ ہے + (وعبرت)

ایک آنہ والے نکل کو جدید سکہ کے مسکوک کرنے میں فی روپیہ تین آنے لاگت آتی ہے گورنمنٹ کو ہر روپیہ میں ۱۳ ارکا خاطر خواہ منافع رہتا ہے +

جدید روپیہ ڈھالنے میں ہر روپیہ میں گورنمنٹ کو چار آنے نفع رہتا ہے +

احمد آباد میں ایک سودیشی بینک قائم کرنے کی تجویز کیگئی ہے۔ اس بینک کا سرمایہ ۵۰ لاکھ تک ہوگا +

کومیلہ کے مقدمہ ہلاکت میں ایک کنسٹبل کو پھانسی اور دو ملزموں کو حبس دوام کی سزا دیگئی تھی۔ ہائیکورٹ کلکتہ نے تینوں ملزم بری کردئیے +

سررشتہ تار سے پچھلے سال سوا کروڑ روپے سے زیادہ آمدنی گورنمنٹ آف انڈیا کو ہوئی۔ اس آمدنی میں سے خرچ ہوکر ۲۹ لاکھ روپے کی خالص بچت رہی +

سرکاری خزانہ کے پچاس ہزار روپے کے پونڈ کلکتہ سے سین سنگھ ایک ہیڈ کنسٹبل اور دو کنسٹبلوں کے ہاتھ بھیجے گئے۔ راستہ میں یہ سب خزانہ غائب ہوگیا۔ تلاش اور تحقیقات جاری ہے +

راولپنڈی میں تعزیری پولیس کے قائم کرنے کی خبر بالکل بے بنیاد نکلی + فی الحال لاہور اور امرتسر میں بھی کلکتہ اور بمبئی کی طرح یوروپین پولیس کنسٹبل مقرر کئے جاوینگے +

کاسابلینکا میں فرنچ اور مراکو کے عربوں میں روزانہ لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ عرب تلواروں سے حملہ کرتے ہوئے فرنچ [illegible] ج پر جا گرتے ہیں۔ بندوقوں اور توپوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ ابتک ۲۰۰۰ عرب قتل ہوچکے ہیں۔ کاسابلینکا کی حالت ابتر ہے۔ امن وامان ابھی تک بالکل قائم نہیں ہوا + (خدا مسلمانوں کو سمجھ دے)

پارلیمنٹ انگلستان کے ہاؤس آف کامنز نے ۲۱ ماہ حال کو تمام رات اجلاس کیا۔ صبح کے آٹھ بجے اجلاس ختم ہوا۔ اس سشن پارلیمنٹ میں یہ دوسری دفعہ ہے کہ ہاؤس آف کامنز کا جلسہ کثرت کام کیوجہ سے تمام شب منعقد ہوتا رہا (زندہ قوموں کے یہی کام ہیں) +

جنوبی منچوریا اور امریکہ کے شہر فرانسسکو میں طاعون کی کئی ماردات اور روسی پولینڈ میں ہیضہ کے کئی کیس ہوئے (ہمارے مرزا صاحب کی مخالفت کا نتیجہ ہوگا)

صوفی انبا پرشاد جنکو اخبار انڈیا کا اصل اڈیٹر کہتے ہیں اخبار انڈیا کے مقدمہ سڈیشن میں پنڈی داس اڈیٹر انڈیا اور لالہ دینا ناتھ اڈیٹر ہندوستان کے علاوہ صوفی انبا پرشاد اور پنڈی داس کا والد ایشر داس یہ دونوں بھی ملزم قرار دئیے گئے تھے مگر یہ دونوں آخر الذکر روپوش ہوگئے تھے۔ ابتک گرفتار نہ ہوئے تھے۔ ایشر داس کا تو ابتک پتہ نہیں مگر صوفی انبا پرشاد پکڑے گئے۔ لاہور کی پولیس نے کوشش کرکے انکو سرحد نیپال پر گرفتار کرلیا۔ انبا پرشاد صوفی عجیب بدقسمت آدمی ہے۔ مراد آباد میں چھ سال قید سخت بھگت کر ابھی رہا ہوا تھا کہ اب پھر سڈیشن کے الزام میں گرفتار ہوگیا۔ اپنے اوپر یہ سب مصیبت وہ اپنے ہی افعال ذمیمہ سے لایا ہے۔ نہ وہ اپنی حیثیت سے بڑھکر ایسی نادانستگی اور غداری کی باتیں کرتا نہ مصیبت میں گرفتار ہوتا +

مراکو میں نئے سلطان مولائے حفیظ کے تخت نشین ہونے کی خبر غلط ہے وہ بدستور اپنے برادر معظم موجودہ سلطان مراکو کا مطیع ومنقاد ہے +

بریہما کے دو شخصوں پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے میاں بیوی کو قتل کرکے بیوی کے پیٹ سے پورے دنوں کا بچہ نکال لیا اور انکو بھون کر کھا گئے۔ (بھیڑیئے ہونگے)

پارلیمنٹ ایران نے فیصلہ کیا کہ غیر ملک کے کسی نامی تجربہ کار کی خدمات فی الفور قومی بنک کے قیام کے متعلق مشورہ لینے کی غرض سے حاصل کی جائیں +

اضلاع متحدہ امریکہ میں محکمہ جات تار کے ملازموں نے ہڑتال شروع کردی ہے +

صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کے بعد ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ وغیرہ نے بھی مدارس میں طلبا کی سگرٹ نوشی کی ممانعت کردی ہے (شراب نوشی سے بھی ممانعت کرنی چاہئے) +

بمبئی میں کثرت بارش وسیلاب سے دو سو مکانات کے گرنے سے ۲۰ آدمی دبگئے جنمیں سے ۹ جانبر ہوسکے +

وزیر خارجہ انگلستان نے بیان کیا کہ باب عالی نے ترکی سپاہ کو اردبیل سے مراجعت کرکے نیوٹرل (بے تعلق) حد میں آجانیکا حکم بھیجا ہے +

کمیشن پلیگ (بمبئی) نے طاعون کے متعلق اپنے تجربات جدید مشتہر کئے ہیں +

دینا نگر آریہ سماج کی سالانہ جلسہ میں مباحثہ کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مسلمانوں نے بلایا ہے جو ۳۱ اگست کو ہے۔

رسوم اسلامیہ رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید - اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید - قیمت ۱ر
مینیجر اہلحدیث امرتسر

# ایک قیمتی رسے

عالی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیواسطے بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۱ جولائی ۱۹۱۰ء کالم اوّل)

بلا مبالغہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل و دق۔ اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوش گوار۔ بوڑھے بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے علاوہ محصولڈاک۔

## روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

## معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام۔ اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے دفتروں کے کلرک اور منشی۔ سکولوں کے طلباء جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ ۱۲

## سرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ علاوہ محصول۔

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض کو چاہیئے کہ اپنی مفصل و مشرح کیفیت لکھے۔

**المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ مہان سنگھ**

# کتب خانہ ثنائی امرتسر

## تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بالکل شافی۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم چھپ رہی ہے جو چند دنوں تک تیار ہو کر شائقین کے ہاتھوں تک پہنچیگی۔

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقرہ۔ قیمت عہ
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۱۲
جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام و اعراف عہ
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ قیمت عہ

چاروں جلدوں کے یکساتھ خریدار سے معہ محصولڈاک (سے ر) چند روز تک للعہ رعایتی قیمت علاوہ محصول

**دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن** ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲

**تقابل ثلاثہ** ۔ یعنی توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے۔ قیمت معہ محصول ۳ ر

**الہامی کتاب** ۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱ ر

**المشتہر مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

جلد ۳ نمبر ۴۵

امرتسر - یوم جمعہ - ۴ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء عیسوی

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی تمہید درست کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

## شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. .. عـہ

والیان ریاست سے .. .. ـہ

رؤسا و جاگیرداروں سے .. .. لعہ

عام خریداروں سے .. .. ۲ عہ

" " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیئے

## قادیانی دجال کی وفاداری

مرزا صاحب قادیانی بھی

عجائبات روزگار سے ہیں آپکی دور اندیشی آپ کی نازک خیالی اللہ اللہ پرنس بسمارک اور مسٹر گلیڈسٹون کو بھی ماند کرتی ہے - ایک زمانہ تھا کہ گورنمنٹ نے طاعون کی شدت کو روکنے کے لئے ٹیکہ کرانے کا حکم کیا جس کے فوائد بھی بتلائے تھے اور ترغیب بھی دی تھی مگر ہمارے مرزا صاحب نے اُسکی مخالفت کرتے ہوئے لکھا تھا، کہ

"ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے - اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تاکہ وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کیلئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے جسکی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں" (کشتی نوح صفحہ ۲)

اس کلام میں مرزا صاحب نے بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ کی تجویز کی مخالفت کی تھی اور اس دعوے کی دلیل آپنے شروع مضمون ہذا پر آیت قرآنی بھی لکھی تھی قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا (یعنی ہمکو وہی تکلیف پہنچیگی جو خدا نے لکھ دی ہے) لیکن آج کل جو بھی گورنمنٹ کے تیور بدلے دیکھے تو آپکو خیال ہوا کہ آجکل تو ذرہ سی مخالفت پر بھی بدگمانی ہوتی ہے - ادھر لارڈ ملک معظم نے بھی طاعون کے متعلق توجہ فرمائی ہے تو آپنے جھٹ سے اشتہار مندرجہ ذیل شائع کیا جو یہ ہے :-

### "تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت"

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب وائسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلہ میں طاعون پیدا ہو - تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اس شہر کے اُس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دیں اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہے رہائش اختیار کریں - سو میں دلی یقین سے جانتا ہوں - کہ یہ تجویز نہایت

ـــــــ

لے فرق تو خوب کیا کہ دیں مونچھ کے بال اڈیٹر البدر ہی کو طاعون نے قادیان میں شکار کیا - (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

موذہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر
میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالے ٹھیرینگے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقلمندی میں داخل ہے۔

کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک میں سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمر رضی نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانیکا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگوں نے عرض کیا کہ یا خلیفۃ اللہ کیوں آپ ارادہ ملتوی کرتے ہیں کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہوں سو انسان کو نہیں چاہیئے کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی ہمدردی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے آجتک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اس شخص جیسا کوئی نادان نہیں کہ جو گورنمنٹ کے ان کاموں کو بدظنی سے دیکھتا ہے۔ سو اے میری جماعت! تم اطاعت کرنے میں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتوں کی جان کو بچائیگا۔ میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اگر تمہارے کسی شہر میں خدا نخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے تو سب سے پہلے تم اس زمین کو چھوڑ دو جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہاں میں اسی قدر پر کفایت نہیں کرونگا۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! میں اس بات سے بھی تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک میں نہیں آئی بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دیگے جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہوں سے آلودہ ہیں۔ اے میری جماعت! میں ہمیشہ تم میں نہیں رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا جبتک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کر لو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اسپر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو۔ اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ مجھے ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی خوشامد کروں کیونکہ ایک ہی آقا ہے جس کا میں بندہ ہوں اور اسی پر مجھے بھروسہ ہے وہی جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس وقت تک کہ میں مروں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا۔ مگر اس بات کو کیونکر چھپایا جائے کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور ہم بجز اس کے کہ اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں جو ہمیں پناہ دے سکے۔ سو جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے اس کے ہم ناشکر گذار ہونگے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کریں اور اگر میں اس رائے میں غلطی کرتا ہوں تو مجھے بتاؤ اگر ہم اس گورنمنٹ کے سایہ سے علیحدہ ہو جاویں تو ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے تم سن چکے ہو کہ ہمارے مخالف مولوی جو ہمیں کہ ہم زبان اس ملک میں اور دوسرے ملکوں میں کیا ہی درندہ انسان ہیں۔ صدہا رسالوں اور اشتہاروں اور اخباروں میں ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہیں اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہیں بلکہ گذشتہ دنوں میں مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈوکیٹ کہلاتا ہے اور ایک اور صاحب سید محمد نام ہی فتوے ہمارے واجب القتل ہونے کا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کر چکے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہاں ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہیں پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہیں ہے کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالیٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھیرا لیا ہے۔

یہاں اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بتا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کریں انکو ہر طرح سے مدد دی اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ ایسے اضلاع میں جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہیں جہاں باہر میدانوں میں نکلنے میں جانوں کا خطرہ ہے اور خصوصاً احمدیوں کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہیں۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس زمانوں کی حفاظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگوں کی جانوں کی حفاظت کا بھی انتظام کریگی۔ پس جو لوگ باہر نکلیں انہیں چاہیئے کہ گورنمنٹ

بیانات متفرقات — اصول تفسیر اور روایات منتخبات کی تحقیق - قیمت ۳ / منیجر

میں ایسی درخواست کریں کہ گورنمنٹ اپنی جانوں اور مالوں کی محافظت کا کافی انتظام کرے *

والله

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود (۲۲ اگست ۱۹۰۷ء)

اس مضمون میں مرزا صاحب نے حسب عادت شریفہ کئی ایک جھوٹ بولے ہیں جن کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی بہتان لگایا ہے۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ گورنمنٹ کی ہر تجویز اگر ایسی ہی حق ہے تو تم نے **کشتی نوح** میں ٹیکہ کی مخالفت کیوں کی تھی جو مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو یہ اختلاف رائے کیوں ہے۔ خدا را اس بڈھے میاں سے اتنا تو پوچھو کہ ان حضرت نے ٹیکہ کی منع پر جو آیت لَنْ يُّصِيْبَنَا لکھی ہے کیا اب وہ منسوخ ہو گئی ہے۔ افسوس ہے تمہاری اور تمہارے ان مولویوں کے حال پر جن کے ناموں کے ساتھ مرزا جی بڑے بڑے لمبے چوڑے القاب لگایا کرتے ہیں انکا صرف یہی فرض ہے کہ جو کچھ مرزا کے منہ سے نکلتا ہو اسپر اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہدیتے ہیں۔ اتنا حوصلہ نہیں کہ مرزا صاحب سے ان کے فتوے کی دلیل ہی پوچھیں تاکہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ کے وعید شدید سے نکلجائیں۔

گورنمنٹ کی بیجا خوشامد مرزا صاحب کسی سرکاری خطاب کی امید پر کرتے ہیں تاکہ کسی طرح سے آپکا وہ الہام سچا ہو جو آپ نے یکم ستمبر ۱۸۹۹ء کو ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں شائع کیا تھا کہ:۔

"ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزت ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا" (صفحہ ۲۵)

جس کی بابت ہم بھی گورنمنٹ کے حضور سفارش کرتے ہیں کہ آپکو کسی ایسے خطاب سے معزز کرے جو آجتک کسی کو نصیب نہ ہوا ہو۔ ہماری سفارش اگر قبول ہو تو ہم آپ کے "خوشامدی" کا خطاب بہت ہی موزون پاتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

مگر افسوس ہے کہ آپ اس خوشامد کرنے میں بحکم حبک الشیء یعمی ویصم کسی چیز کی محبت انسان کو اندھا بہرہ کر دیتی ہے یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی آپ نے افترا کیا کیوں نہ ہو بازی بازی باریش بابا ہم بازی آپ لکھتے ہیں کہ "آں حضرت نے فرمایا ہے۔ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو ان لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھیرینگے"

اس بیان میں آپ نے اپنی دجالیت کا کامل ثبوت دیا ہے حضور کا ارشاد تو بخاری ومسلم کی روایت سے یہ ہے کہ :۔ اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه و اذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔ یعنی طاعون جب کسی ملک میں ہو تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے مقام میں ہو تو تم بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نہ نکلو"

مرزائیو! تم سے تو امید نہیں کہ تم اس حضرت سے پوچھو کہ یہ حدیث جو ذات شریف نے بتلائی ہے کس کتاب میں ہے کیونکہ تمہارا تو اصل ہی یہ ہے کہ ؎

مامریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں *
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما۔

مگر اتنا تو کرو کہ حضرت موصوف کی خدمت میں اہلحدیث کی طرف سے تقاضا کرو کہ آپ کی یہ حدیث سوائے آپکی ایشا الحق کے کس کتاب میں ہے تبلانے پر سوا پانچ روپیہ انعام لو۔

خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے بھی اسی ہماری منقولہ حدیث پر عمل کیا تھا کیونکہ حدیث مرقوم میں جیسا طاعونی جگہ سے نکلنا منع ہے طاعونی مقام میں جانا بھی منع ہے اسی لئے حضرت عمرؓ نے وہاں جانے کا ارادہ فسخ فرمایا۔ باقی رہی آپکی چار لاکھ فوج سو اسکا جائزہ بھی ہم کبھی لینگے اور دکھائینگے کہ کس ہوشیاری سے آپ کے اخبار ایک ایک نام کو متعدد دفعہ دکھاتے ہیں یاد رکھو ؎ من انداز قدت را مے شناسم

---

# منکرین حدیث کی نیرنگیاں

گذشتہ اشاعت سے پیوستہ

اس مضمون کے شروع میں ہم بتلا آئے ہیں کہ صحیح بخاری ومسلم کی حدیثوں میں تعارض ہونے کا مدعی ہے اور اس دعوی پر پانچ دلیلیں لایا ہے جنمیں سے دو کے جواب تو ہم پہلے دے چکے ہیں۔ تیسری دلیل آپکی یہ ہے کہ:۔

"**دلیل ثالث**۔ ابو سعید خدری سے جو بخاری شریف کی مفرع حدیث کے راوی ہیں مروی ہے کہ:۔ ایک شخص نے حضور سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں اور اس کے حاملہ ہونے کو اچھا نہیں سمجھتا اور میں چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں میں نے یہود سے سنا ہے کہ عزل کرنا چھوٹا واپنچ زندہ درگور کر دینا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جھوٹ کہتے

[illegible]

کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے پیدا کرنیکا ارادہ کرے تو عزل کرنے سے تو اس کی تقدیر کو پھیر نہیں سکتا۔ روایت کیا اس کو احمد نے اپنی مسند میں اور ابو داؤد اور نسائی اور طحاوی نے حافظ ابن حجر صاحب فتح الباری اپنی کتاب بلوغ المرام میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں۔

پس بخاری کی مرفوع حدیث اور اس حدیث شریف کے آخری الفاظ کے مطلب میں ایسا اتحاد ہے کہ سر مو بھی فرق نہیں۔ گویا الفاظ مختلف ہیں اور مطلب و مضمون واحد ہے۔

**جواب** ۱۔ بھائی جی پھر تمہاری ناواقفی کی اگر شکایت کرونگا تو تمہاری پیٹھ ٹھونکنے والے اور صرف اخبار کی اشاعت کی خوشی آمدید میں ٹھکو مولانا کا مفتی خطاب دینے والے ہم سے الجھینگے۔ مگر تم خود تو سمجھو کہ دنیا بھی ساری اندھی ہے۔ سمجھتے ہو کہ جناب آپ اتنا تو سوچتے کہ میری یہ تحریر اہل علم کی نظروں میں بھی کس وقعت سے دیکھی جائیگی۔ آپ کا دعویٰ تو ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہے۔ اور جو حدیث آپ نے تیسری دلیل میں پیش کی مگر اس دلیل میں نہ بخاری کا ذکر ہے نہ مسلم کا۔ بھائی ہم نے کئی دفعہ بتلایا بھی ہے کہ تعارض کا مفہوم ذات البین ہے جسکے دو طرف ہوتے ہیں۔ جب ایک کا ذکر نہیں تو تعارض کس میں ہے۔ ہاں آپکی اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ بخاری کی حدیث کے مطابق ہے۔ یہ بہت خوب۔ مگر تمہارا دعویٰ کیسے ثابت ہوا کہ بخاری اور مسلم میں تعارض ہے۔ سنو ہمارے ہاں مولوی فاضل کی جماعت میں ایک کتاب ہے جسکا نام ہے رشیدیہ جو فن مناظرہ میں بہت کار آمد ہے۔ آپ اور آپکی سر لانے والے اس کتاب کو پڑھ کر حدیثوں پر اعتراض کیا کریں تو شائد آپ کے اعتراضوں کی فہرست بہت سے نمبر کٹ جائینگے۔

اب آپکو اس حدیث کا مطلب بھی بتلا دیں جو ہم سمجھتے ہیں۔

مطلب: اس حدیث سے بھی عزل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ فاعل کو فعل سے جو غرض و غایت ہو جب اس کی نفی کر دی جائے تو اس فعل کے لغو ہونے میں کیا شبہ۔ سائل نے عزل کرنے کی غرض یہ بتلائی تھی کہ میری لونڈی حاملہ نہ ہو حضور نے فرمایا کہ تمہارے اس فعل سے حاصل نہیں ہو سکتی اگر خدا کسی بچہ کو پیدا کرنا چاہے تو تمہارے عزل کرنے سے خدا کا حکم رک نہیں سکتا۔ پس عزل کرنا لغو ہے اور قرآن مجید میں حکم ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ (مومن لغو باتوں سے منہ پھیرا کرتے ہیں) بتلائیے یہ حدیث

---

ا؎ جماع کے وقت انزال باہر کرنیکو عزل کہتے ہیں۔ عرب کے لوگوں میں جہالت اور بد رسمیں تھیں یہ بھی ایک تھی مگر شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (مفتی)

---

عزل کے منع کی ہے یا جواز کی۔ اسی لئے میں کہتا کہ تم لوگوں نے حدیث کو کسی استاد کے آگے زانوئے ادب جھکا کر نہیں پڑھا۔ پس تم جو چاہو اعتراض کرو۔ معذور ہو۔

چوتھی دلیل خیریت سے آپ یہ لکھتے ہیں۔

"دلیل رابع۔ مسلم شریف میں ابی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عزل کے بارہ میں جناب افضل المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد مبارک فرمایا کہ ہر قطرہ میں سے فرزند نہیں ہوتا۔ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی چیز کا پیدا کرنا چاہتا ہے تو کوئی چیز اس کو باز نہیں رکھتی۔ اس حدیث کے الفاظ مذکورہ کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیثوں میں بیان ہو چکا یعنی عزل کا جواز ثابت اور متحقق ہے۔"

**جواب**۔ اس حدیث کا مطلب بھی وہی ہے جو تیسری دلیل والی حدیث کا ہے مگر آپ کی خوش فہمی ذرہ تبلانے کو جی چاہتا ہے۔ غور سے سنئے!

آپ کا دعویٰ ہے کہ بخاری کی حدیث سے عزل کا جواز نکلتا ہے اور مسلم کی حدیث سے عزل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اسی لئے آپ ان میں تعارض کے مدعی ہوئے تھے۔ مگر اے جناب خدا را ذرہ اپنی اس چوتھی دلیل کو بغور دیکھئے اور اپنی ہی الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے جو آپ نے لکھے ہیں کہ اس حدیث کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیثوں کا یعنی عزل کا جواز ثابت ہے۔ جب مسلم کی اس حدیث سے بھی جواز ثابت ہوا اور بخاری کی حدیث میں تو جواز کے آپ پہلے ہی سے قائل ہیں۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں باہمی موافق ہیں نہ مخالف۔ من حفر بئرا لاخیہ وقع فیہ کا قصہ ہے۔

بھلے! اب بھی آپ کہینگے کہ اہلحدیث ہمکو اور ہمارے مولانا اور مولانا کی قرآن دانی کی کرتا ہے۔ بھائی اہلحدیث تو خدا کے فضل سے مردم شناسی کا وہ ملکہ ہے کہ آدمی کو ان تکلم فبکلمۃ وان سکت فبصامۃ پہچان سکتا ہے۔ تم کیا تمہاری ساری پارٹی جس پانی میں ہے ہم سے مخفی نہیں۔ پانچویں دلیل خیریت سے آپ لکھتے ہیں۔

"دلیل خامس۔ ابی جابر رضی اللہ عنہ سے جو بخاری شریف کی موقوف حدیث جواز عزل کے راوی ہیں مسلم شریف میں ان الفاظ کے ساتھ روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں عرض کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی خادمہ ہے۔ میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور اس کا حاملہ ہونا میری طبیعت کو برا معلوم ہوتا ہے تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کرو جیسے اگر تو چاہے پس تحقیق پیدا ہو جائیگی اس سے وہ چیز جو اس کے مقدر میں ہے۔ پھر ایک مدت کے بعد وہی شخص حضور اقدس کی خدمت

میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا کہ وہ میری لونڈی حاملہ ہو گئی ہے جناب علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ اس کے مقدر کی چیز یعنی اولاد پیدا ہونے سے نہ روکی جائیگی بلکہ ہو کر ہی رہیگی۔

ان احادیث مرقومہ بالا کا بخاری شریف کی مسفوح حدیث سے برابر مطلب ملتا ہے یعنی یہ سب حدیثیں عزل کے جواز کا فتوے دیتی ہیں مگر مسلم شریف کی حدیثیں اس کے مخالف و معارض ہیں۔

مولویصاحب! فرمائیے اب بھی بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیثوں کا تعارض و تخالف و تناقض و تباین ثابت ہوا یا نہیں مگر سچ ہے جسکو لا ینسلکی بیماری عارض ہو جاوے اسکا کوئی علاج نہیں اور جو حضرات ہٹ دھرمی اور ضدیت کے عادی ہو چکے ہیں انہیں ہٹ کا چھوڑنا اور راستی کی طرف رجوع کرنا قریب محال بلکہ سخت مشکل سے مشکل ہے"

**جواب:۔** ایک ہی بات کو بار بار لکھکر شاید نمبر شماری کا مزہ آتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب بھی وہی ہے جو اوپر ہم بتلا آئے ہیں کہ حضور نے ایک لطیف پیرائے میں عزل سے منع فرمایا ہے کیونکہ جس فعل کی غرض و غائت حاصل نہ ہو وہ عبث اور لغو ہے پس عزل کرنا ناجائز ہے۔ جیسا مضمون ان حدیثوں کا واحد ہے آپکی فراست بھی واحد ہے۔

تیرے دوست! اس طرح سے علم حدیث کی بے اعتباری نہیں ہو سکتی

کیں بلکہ تو میروی بتر کستانست۔

اس سے تو بلکہ آپکی اور آپکی پارٹی کی بے اعتباری ہوتی ہے۔ سنئیے! آپکو ایک ڈھب بتلاؤں آپ حدیثوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو پادری فنڈر اور سرسید احمد خان نیچری اور مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی تحریرات سے مدد لو جن کے جواب دینے میں ہمیں بھی لطف آئیگا۔ سب تم کیا طفلانہ حرکات کر رہے ہو۔ اس سے تو اہل علم کی نظروں میں تمہاری ساری پارٹی کی وقعت کھوئی جاتی ہے

من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم + تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

**تنبیہ:۔** اہل فقہ کے مفتی صاحب کا مضمون بابت منع اقتدا اہلحدیث پورا ہونے پر جواب دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایسا ہی اڈیٹر اہل فقہ کی تنکات بابت سخت کلامی کا جواب بھی آئندہ پرچہ میں دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## انجمن نعمانیہ لاہور

صوبہ پنجاب میں یہ انجمن حنفیوں کی پشت پناہ ہے گو موحد حنفی تو اس کو بھی حنفی انجمن

نہیں جانتے مگر بقول ؎ محتسب را درون خانہ چہ کار۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہمارا مطلب اس نوٹ سے یہ ہے کہ اہل فقہ انجمن ہذا کو مشورہ دیتا ہے کہ کسی غیر حنفی کو سالانہ جلسہ میں گھسنے نہ دیا کریں۔ ہم بھی اس مشورہ کی تائید کرتے ہیں کیونکہ انجمن خاص حنفی انجمن ہے اس لئے بہت ضروری ہے کہ خاص حنفی لوگ اس میں شریک ہوا کریں خصوصاً بولنے والا تو بکار جسٹرڈ حنفی ہونا چاہئے۔ اس مشورہ کی تحسین کے بعد ہم بھی ایک مشورہ انجمن کو دیتے ہیں گو ہمارا وہ حق نہ سمجھیں مگر ہم تو مفید تجویز بتلائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ انجمن موصوف کی اوّل المقربین میں ایک زمانہ میں ہمارا نام بھی تہا ؎

با مجنوں ہم سبق بودیم در دیوانگی

مشورہ یہ ہے کہ چونکہ انجمن کی اصلی غرض (بقول خود) حنفی مذہب کو ترقی دینا ہے اس لئے بہت مناسب ہو اگر انجمن نعمانیہ اپنے سالانہ جلسہ پر چند گھنٹے اسلئے وقف کیا کرے کہ غیر حنفی لوگ (شیعہ ہوں یا نیچری۔ مرزائی ہوں یا چکڑالوی۔ غیر مقلد ہوں یا کوئی اور) تقلیدی مذہب کی نسبت اپنے شبہات انجمن کے جلسہ عام میں پیش کر کے جواب لیا کریں۔ جیسا کہ آریہ سماج میں سالانہ جلسوں کے موقع پر دہرم چرچا (مذہبی بحث) کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس سے انجمن کی غرض بہت آسانی سے حاصل ہوسکیگی۔

سال کے بعد مشاہیر علماء حنفیہ کا ایک جگہ جمع ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے پھر اس نعمت سے کام نہ لینا غالباً ناشکری ہے۔

چونکہ یہ تجویز حنفی مذہب کی ترقی خصوصاً انجمن نعمانیہ کے لئے بہت مفید ہے اسلئے امید ہے کہ تقلیدی مذہب کا آرگن اہل فقہ بھی اس کی تائید کریگا۔ بغرض منظوری اہلحدیث کے اس پرچہ کی ایک کاپی سکرٹری صاحب انجمن موصوف کے نام بھی بھیجی جاتی ہے +

## اہلحدیث کانفرنس

کی بابت ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

زیر جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔ اقوام مشہور ہے کہ جو ہمیشہ دورہ میں دا مصلحہ نگاری کے رہتی ہیں اور اپنی گذراوقات ہمیشہ سفر میں

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ دونوں مضمونوں پر بحث قیمت ۸ر منیجر اہلحدیث

دو تین لڑکی لیکر اور ڈیرہ لگا کر کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا وقت ایسے ہی کٹ جاتا ہے۔ غرض ہے کہ شیطان کام کے لئے تو دیکھو شیطان نے کسقدر اپنے کام کو ترقی دے رکھی ہے مگر علماء اسلام سے آجتک کبھی نہ سنا کہ وہ اصلی توحید و رسالت کے اس قسم کے سفر ڈیرہ لگا کر اور جنگلوں میں مقیم ہوں۔ اگر علماء کے لئے نکلے تو بذریعہ ریل خوب سفر طے کر کے اور لوگوں کے شہروں میں ذکر خوب بکثرت پوری کی جاتی ہے۔ دیہات کا نام نہیں لیتے۔ کیا ہوا کبھی تھوڑا سا مسئلہ دل سے حل کر کے تھوڑا سا چکر گاؤں میں بھی لگایا جائے۔ اے جناب اقوام شریر بوہر وغیرہ کی تو گذر جنگلوں میں ہی ہوتی ہے اور وہیں سے رزق پروردگار انکو دیتا ہے۔ علماء کے توکل سے بدمعاشوں کا توکل اچھا ہے۔ جبکہ علماء اسلام کی غرض ہے کہ توحید و رسالت کا مضمون قوم کے کان میں ڈالیں تو علماء ان کا سا ڈیرہ مقیم کر کے دورہ کیوں نہیں کرتے۔ اگر انتظام ارکان کے علماء ہی ملکر دورہ کرینگے تو حصہ میں ایک ایک ماہ آویگا۔ چونکہ جس طرح اور دنیوی کام انجام دیتے ہیں اسی طرح سے دیہات میں سفر کرنا کیا مشکل ہے۔ اسکا اجر خدا کے یہاں ملیگا اور بلکہ اب تو کانفرنس قائم ہو گئی ہے کہ جو شکریہ کا مقام ہے۔ ایک مولوی نہیں جبکہ پندرہ مولوی ہیں شہروں میں بذریعہ ریل سفر کرنا علماء کا ٹھیک نہیں بذریعہ ڈیرہ گشت کریں اگر شہروں جا بھی نکلیں تو کچھ مشکل نہیں۔ بات یہ ہے منہ سے کہنا بات کا آسان ہے اور عمل اسپر بلائے جان ہے۔ خدا ہم سب کو توفیق دے۔ ایسی صورت پر تو واعظ رکھنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ گٹھلی کی گٹھلی اور آم کے آم اور بلکہ دام کے دام۔ ضرور ہے کہ سب مخلوق اللہ میں ہیجا تو ہونگے نہیں۔ انشاء اللہ وفادار بھی ہونگے وہ رقم جمع خرچ کانفرنس میں جمع ہوگی۔ ایک مولوی اور دس طلباء مدرسہ منضبط ہونا چاہئے۔ خرچ بذات خود کھاویں کیونکہ جو مکان پر کھاویں گے وہی سفر میں کھانا مناسب سمجھیں البتہ چار کوس روزمرہ سفر طے کرنا ہوگا۔ سفر میں جس سامان کی ضرورت ہو وہ رقم کانفرنس وغیرہ وہ ذات ایک [illegible] لی جاوے۔ سفر میں سامان کی ضرورت کی اشیاء پلنگ گدا رسی کتا سری اور ڈول وغیرہ معمولی سامان یہ سب سامان بذات خود مہیا ہو سکتا ہے۔ البتہ باربرداری کے دو تین راس کی ضرورت ہے سو وہ بھی تدبیر کرنے پر کچھ مشکل نہیں ہے۔ دیگر عرض ہے شہروں میں بہت مسجدیں لاوارث ہیں کہ جو ویران پڑی ہوئی ہیں اور انکا کچھ انتظام نہیں۔ بہت سے حافظ و مولوی بھی ہونگے کہ جو بیچارے پریشان ہونگے۔ یتیم لاوارثوں کا تو حال نہ پوچھو۔ طلباء بھی علم پڑھکر باوجود ہو جانے عالم کے نفسانی خواہشات کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ تو معمولی حالات ہے۔ دورہ کی نسبت جو کچھ تدبیر مناسب سمجھی جاوے اُس سے مجھکو اطلاع دیجاوے اور میرے خیال میں تو ایسی تدبیر بہتر ہے۔ آئندہ سکرٹری صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھتے ہیں کس پہلو پر کام لیتے ہیں۔ اشتہار وغیرہ تو بہت کچھ چھپ گئے مگر بذات خود انجام دینا ہی درست ہے۔

استفسار۔ سائل فقہ کے پرچہ میں انجمن مصلح الاخوان کی تائید کی امید کی گئی تھی وہ مضمون شائع ہوا یا نہیں۔

حافظ محمود علی (اٹانہ) مہیاری ہنگلہ علاقہ قصبہ ریاست بھرتپور

**اڈیٹر**۔ آپکی ہمدردی اور سوز دل قابل شکریہ ہے خدا آپکو اسکا نیک اجر عطا فرماوے واقعی بات یہ ہے کہ علماء کرام نے نیابت نبوت کا مضمون بہت سہل سمجھ رکھا ہے حالانکہ وہ بہت مشکل ہے لیکن آپ اس مسئلہ پر خیال فرمائیے جو آج دنیا کے کل داناؤں نے تسلیم کر رکھا ہے اور قرآن و حدیث بھی اس کی شہادت دیتے ہیں تو آپ ایسا عتاب کرنے میں اتنی سختی نہ کرتے وہ مسئلہ تقسیم کار کا ہے یعنی ہر ایک آدمی کو اس کی لیاقت اور ہمت کے مطابق کام دینا چاہئے ہم مانتے ہیں کہ بہت سے علماء محض اپنے سجادوں پر بیٹھے ہوئے صرف اتنا کام ہی کرتے ہیں کہ کسی ایرے غیرے گنہگار کو کافر بنا دیں اور بس مگر تمام ایسے نہیں۔ درس تدریس میں مشغول ہیں۔ وعظ و تذکیر کرتے ہیں تصنیف و تالیف سے دنیا کو فائدہ پہونچاتے ہیں اگر ایسے لوگ جنگلوں میں گھومنا شروع کر دیں تو یہ کام ادھورے رہجاویں۔ اس لئے تمام علماء کو مورد عتاب نہ بناویں بلکہ خاص خاص ہی لوگوں کو بنا دیں جو بیکاری میں فتوے بازیاں کرتے رہتے ہیں۔

اہلحدیث کانفرنس بفضلہ تعالیٰ اس فکر میں ہے کہ واعظوں کے ذریعے سے اشاعت اسلام ہو مگر آپ جانتے ہیں کانفرنس کوئی پیرایا آپ کا نام نہیں بلکہ قوم کا نام ہے پس قوم کو چاہئے کہ اس انجمن کی امداد کرے پھر دیکھے کہ کیا کرتی ہے۔ کانفرنس کی منتظمہ کمیٹی میں یہ بات پاس ہو چکی ہے کہ واعظ رکھا جائے مگر ایک دقت تو یہ پیش ہے کہ لائق واعظ کہاں سے آویں جو لائق ہیں وہ خود مختار حیثیت سے خوب عزت اٹھاتے ہیں انکو کسی انجمن کی ماتحتی کی حاجت نہیں اور جو لائق نہیں انکا رکھنا موجب بدنامی ہو۔ دوسری دقت یہ ہے کہ واعظ کے اخراجات کا کیا

ahmadimuslim.de

انتظام ہو۔ سرمایہ نہیں۔ مستقل آمدن نہیں۔ مبران کانفرنس ابھی تک اس کانفرنس کو ایک خواب خیال میں تمثالی شکل جانتے ہیں جسکا نقشہ محض خیالی ہے اسلئے ایسے متوہم طبیعت والوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانفرنس کو اب یقینی وجود جانئے۔ اس کے وجود میں کوئی کمی ہے تو صرف روپیہ کے نہونے کی وجہ سے۔ پس آپ لوگ توجہ کریں تو انشاء اللہ کانفرنس کے دل میں جو جو ترقی اسلام کے خیال ہیں۔ انکو بہت جلد پورا ہوتے دیکھ لیں۔ (خدا وہ دن کرے) اہل فقہ سے کسی کا خیر میں شرکت کی امید

## اہل حدیث حاجیوں

کی بابت گذشتہ سال بھی لکھا گیا تھا کہ جو جو صاحب حج کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اطلاع بخشیں تاکہ انکا نام مع تاریخ روانگی بمبئی پہونچنے کی تاریخ (اس سال بجی حرف بمبئی بندر سے روانگی ہوگی) سے اطلاع دیں۔ اسکا فائدہ یہ سوچا گیا تھا کہ جو لوگ تنہائی کی وجہ سے سفر کر سکتے ہوں انکو ساتھ معتبر بخیال ملجائے۔ گذشتہ سال تو بہت سے احباب نے اطلاع دی تھی۔ امسال ہمارے مکرم دوست مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری نے از خود اس سلسلہ کا افتتاح فرمایا ہے۔ آپ یہ بھی دریافت فرماتے ہیں۔ کہ کون کون جہاز کس کس کمپنی کا کس کس تاریخ کو جائیگا۔ واقف احباب اطلاع بخشیں

## مقررہ تنخواہ امام

کی بابت فتوی دیا گیا تھا کہ امام مسجد کی تنخواہ مقرر کرنا جائز ہے اس کی دلیل اس فتوی میں لکھی گئی تھی اسپر دو صاحبوں (ایک مولوی حکیم عبد اللہ صاحب ساکن بیر کھائی ضلع لاہور اور دوسرے جناب حافظ عبد الرحیم صاحب نور نگر ضلع سارن) نے تعاقبات کئے ہیں

حکیم صاحب فرماتے ہیں جس میں اجرت کا جواز از قبیلہ محدثات زمانہ اور در صدر الثانی دینا داروں کا مقتضی ہے ہاں بلا امامت کرنیوالے کی بقدر خدمت ہو مبادلہ نہ ظاہر کیا جائے تو اباحت کی صورت ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں علم کے ساتھ دنیا مطلوب ہے اور یہ شرعاً ناواجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا الآیۃ۔

حکیم صاحب اور حافظ صاحب کا مشترک جواب یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام وقت تھے انکی امامت امامان مساجد کی امامت سے بڑھ کر افضل تھی۔ مگر چونکہ انکا وقت تمام اس میں گھرتا تھا اس لئے خزانہ سے ان کو وظیفہ مقررہ ملتا تھا۔ تو کیا انکا تمام کام دینی نہ تھا یا امامان زمانہ سے انکی امامت

---

کم تھی پس اسی پر قیاس کرو۔ نماز کی فرضیت اور چیز ہے پابندی سے ایک جگہ حاضر رہنا امر ہے۔ پس اس تقریر سے نہ تو آیت مرقومہ کے خلاف ہے نہ محدثات زمانہ سے بلکہ فی الجملہ اسکا ثبوت ملتا ہے۔

## ہمارے احباب

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی ترقی کی طرف خیال نہیں فرماتے حالانکہ ہم نے کئی ایک دفعہ یاددہانی کی ہے۔ اگرچہ بعض احباب کرتے بھی ہیں لیکن وہ بہت ہی کم ہیں اس لئے مکرر سہ کرر یاددہانی ہے کہ آپ حضرات بہت جلد اپنے اخبار کو اپنے زیر اثر کوشش کرکے اشاعت کریں۔ آئندہ کسی پرچہ میں ہم اہلحدیث کو مستقل کرنے کی تجویز بھی لکھینگے۔ مخلص احباب ابھی سے اسپر غور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

## اہل فقہ جواب دیوی

سوال اول۔ کیا درمختار باب مایفسد الصوم میں لکھا ہے ولو اکل عمداً اشہرا بلا عذر یقتل الخ اگر یہ صحیح ہے تو قصداً بلا عذر روزہ نہیں رکھنے والے کو قتل کرنا ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس حدیث صحیح کے مطابق حکم فرمایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے تارک الصوم کو قتل کرنیکو نہیں حکم کیا ہے اور کوئی شخص درمختار کی عبارت کے مطابق تارک الصوم کو قتل کریگا تو اسکا گناہ اور وبال کس پر ہوگا؟

سوال دوم۔ وقایہ۔ کنز۔ ہدایہ۔ منیہ۔ قنیہ۔ درمختار وغیرہ کتب فقہیہ حنفیہ میں لفظ بلفظ بالکل قول امام اعظم رح کا ہے یا ان کا اور انکے شاگردوں سب کا یا امام صاحب اور انکے شاگردوں اور دوسروں کا بھی ملا ہوا؟

سوال سوم۔ اگر کتب فقہیہ میں لفظ بلفظ کل قول خالص امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے دوسروں کا اسمیں کچھ قول نہیں ہے اور اگر اس میں قول شاگردان امام اعظم صاحب کا بھی ہے تو آیا امام صاحب نے ہم حنفیوں کو اپنے شاگردوں کے قول پر عمل کرنیکو کس کتاب میں ارشاد فرمایا ہو۔ اور اگر امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے قول کے سوا علماء بخارا و خوارزم و قہستان و ہندوستان وغیرہ کا ملا ہوا ہے تو ان علماء کے اقوال پر عمل کرنے کو کس نے حکم دیا ہے اور وہ حکم کس کتاب میں ہمارے امام صاحب کے ہے؟

سوال چہارم۔ حنفی کون شخص کہا جائیگا۔ آیا صرف امام صاحب کے فرمودہ

پر عمل کرنے والا یا امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے اقوال پر چلنے والا یا امام صاحب اور شاگردان اور ان کے مابعد علما بخارا وغیرہ کے اقوال پر عمل پورا پورا کرنیوالا؟

سوال پنجم۔ مجھ حنفی پر تقلید امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فرض یا واجب ہے یا انکے شاگردوں کی بھی یا امام صاحب اور ان کے شاگردان اور علما بخارا وغیرہ سب کی تقلید مجھپر واجب ہے؟

سوال ششم۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنی اولاد کو وہ کتاب پڑھادیں جو خاص ہمارے امام صاحب کی تالیف کی ہوئی ہے اور ہم اسی کتاب کو آمین بالسر اور عدم رفع الیدین اور عدم جواز جمعہ قریہ اور دودھ کے پانی اور دیگر مسائل میں اپنا دستور العمل بنادیں اور آئندہ امام صاحب کی کتاب کے خلاف سر مو نہ کریں۔

واضح رہے کہ اگر مجھکو جواب شافی تسلی بخش نہیں ملیگا تو میں اہلحدیث کا مذہب اختیار کرونگا۔ جو جواب اہل فقہ دیویں انکو اہلحدیث میں بھی درج کیا جاوے۔

راقم محمد حنیف بہاری حنفی۔

اڈیٹر۔ امام صاحب کی تصنیفات کی بابت مولانا شبلی نے جو اپنی آزاد رائے دی ہے وہ بھی سیرۃ النعمان میں دیکھ لیجئے۔ مختصر اس کا یہ ہے کہ امام صاحب کی کوئی تصنیف اس وقت دنیا میں نہیں ہے۔ بس۔

## دینا نگر میں مباحثہ

آریہ سماج دینا نگر ضلع گورداسپور نے اپنے سالانہ جلسہ پر مباحثہ کا وقت رکھا تھا۔ مقامی انجمن نصرت الاسلام نے ہمکو اس مباحثہ کے لئے بلایا۔ مباحثہ شادی بیوگان پر تھا۔ مقابلہ میں ہمارے پرانے دوست سوامی درشنانند جی تھے جو دیوریہ کے مباحثہ سے کئی سال بعد ہمارے سامنے آئے۔ ہم نے سمجھا تھا کہ سوامی جی نے ان سالوں میں کچھ ترقی کی ہوگی مگر افسوس ترقی تو کی ہے لیکن معکوس۔ اس مسئلہ میں کئی ایک مہاشوں سے ہمارا مباحثہ ہوا۔ مگر سوامی جی نے دو ایک باتیں ایسی کہیں جو کسی نے نہ کہیں تھیں۔ واقعی وہ آپ ہی کے حصے کی تھیں۔ جنہوں اپنی تقریر میں بیان کیا کہ مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی خواہش قدرتی ہے آپ نے اس سے انکار کیا کہ قدرتی نہیں بلکہ مصنوعی ہے ایسی لایعنی بات کا جواب کیا ہو سکتا تھا تاہم بتایا گیا کہ مصنوعی ہو تو مرغو کو بالغ ہوتے ہی کون سکھاتا ہے بلکہ چیونٹیوں کو بلوں میں ایک دوسرے سے ملاپ کرنا کون سکھاتا ہے۔ دوسری بات نئی اور عجیب سوامی جی نے یہ کہی کہ اگر عورت کو بیوہ ہونے کی عورت میں شادی کا یقین ہو تو اپنے پہلے خاوند کو زہر دیکر ماردیگی۔ جواب دیا گیا کہ مسلمانوں میں شادی بیوگان کا دستور ہے مگر ہم پولیس کی رپوٹوں میں کہیں نہیں پاتے کہ کسی مسلمان عورت نے اپنے خاوند کو زہر دیدیا۔ ہاں بیوگان کے حرامی بچوں کی کثرت کا ثبوت بیشک پاتے ہیں۔ یہ دو باتیں عجیب قابل ذکر تہیں باقی تو وہی معمولی اناپ شناپ تہا جو ایسے مشکل مسئلہ میں آریوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ افسوس ایسا ایک خلاف عقل اور مخالف قدرتی سائینس مسئلہ کہ نوجوان لڑکی جسکی عمر ہنوز پندرہ سولہ برس کی ہے چند روز خاوند کے رہنے سے ایسی مجرم ہو گئی کہ دوسرے خاوند سے تعلق انکو محروم رکھا جاوے۔ مساکین بیوگان ہندوؤں کو ایسے برتاؤ سے شاکی تہیں لیکن انہوں نے جب سنا کہ آریہ سماجی ہندوؤں کی اصلاح کے لئے اٹھے ہیں تو انکو بھی امید بندہی کہ ہماری بھی آرزو برآویگی مگر افسوس کہ آریوں نے بھی جب انکو اسی بیکسی کی حالت میں رہنے کا حکم صادر کیا تو ان مسکینوں کے دل سے آواز نکلی کہ ؎

ہم نے چاہا تہا کہ حاکم سے کریں گے فریاد ✤ وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

تعجب ہے سوامی درشنانند جی سوار تو سیکنڈ کلاس میں ہو کر گئے مگر مباحثہ تھرڈ کلاس کا کیا۔ خیر یار زندہ صحبت باقی۔

## شیعوں سے چند سوال

گذشتہ اشاعت سے آگے

سوال دہم۔ کیا رفضی مسلمان نہیں کیونکہ موجودہ قرآن میں جسکو شیعہ اڈیشن عثمانی کہتے ہیں وارد ہوا ھو سمٰکم المسلمین یعنی خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔ اور برخلاف اس کے شیعوں کے قرآن (اصول کافی) میں ہے کہ انکا نام خدا نے رفضی رکھا فقال له (سلیمان) ابوعبدالله علیه السلام الرافضة قلت نعم قال لا بل والله ما هم سموکم ولکن والله سماکم به یعنی سلیمان نے امام جعفر صادق سے شکایت کی لوگ ہمکو برا کہتے ہیں تو آپ نے پوچھا کیا رفضی کہا کہ ہاں تو آپنے فرمایا رفضی لوگوں کا نام رکھا ہوا نہیں خدا نے تمہارا نام رفضی رکھا۔ (اصول کافی)

سوال یازدہم۔ رفضی لوگ سیدنا عمر رضی اللہ کے نام نامی سے آجتک کیوں اس قدر کانپتے اور لرزتے ہیں (۱) کیا اس بارے میں کوئی پیشین گوئی وارد ہے جو آپ کی نظر سے گذری کہ نام کے مسلمان عقیدہ کے مشرک دل کے منافق ہمیشہ ان سے

فتوحات اہلحدیث یعنی آنریبل ہائی کورٹ چیف کورٹ پنجاب بنگال مدراس بمبئی لندن وغیرہ کے فیصلے جو اہلحدیث کے حق میں ہیں۔ قیمت

کانپتے رہینگے جس طرح یہ حدیث میں وارد ہوا کہ جس گلی سے عمرؓ نکلینگے۔ شیطان اُس گلی سے نہ نکلیگا۔ یا وارد ہوا ان الشیطان لیخاف منک یا عمر (۲) یا اسوجہ سے کہ رافضیوں کو بوجہ تعزیہ پرستی ونفاق دلی وخرابی عقائد وسبّ یاران رسول وغیرہ شیطان سے قرب ہے مصداق ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین پس جس طرح شیطان خائف ہے یہ لوگ خائف ہیں۔ (۳) یا یہ لوگ گبری ہیں دگبریوں کا نوروز انکے یہاں ہوتا ہے گبریوں کی طرح ہر کام کے لئے جعفر دیکھا جاتا ہے۔ (۴) نوروز گبری کی یہ لوگ تعظیم کرتے ہیں۔ اور فارس بعہد خلافت سیدنا عمرؓ فتح ہوا اور وہی عمری داغ انکے دلوں پر جمی رہگئی جو مرور دہور سے بھی نہیں جاتی۔ اسی وجہ سے اصلاح شیعہ دو وازدہی دہلی وغیرہ گھر میں شیعہ عورتوں کی طرح کچھ نہ کچھ انکو ضرور کوستی ہیں۔

سوال دوازدہم۔ شیعوں کا مذہب کیونکر اسقدر چلا جیسا پھیلا یہ مذہب بھی ظاہر ہے کیونکہ ایک امام کو آج تک ہزار برس سے غار میں بٹھا رکھا ہے جیسے کہ ہنوز کے کسی مجتہد نے چسکی گھول کر پلادی ہو ابتک پینک میں پڑے ہیں بعض محققین جیسے مولانا عبدالشکور صاحب ایڈیٹر النجم کی تحقیق یہ ہے کہ چونکہ اس مذہب میں شہوت پرست طبائع کو شہوت رانی کا پورا موقعہ حاصل ہوتا ہے اسوجہ سے اکثر شہوت پرست مرد وزن اس مذہب کو جلد قبول کر لیتے ہیں زنا کوئی چیز نہیں وہ داخل متعہ ہے اور متعہ موجب ثواب وبرکت وترقی درجہ (دیکھو تفسیر فتح اللہ شیرازی وغیرہ) اسی وجہ سے رنڈیاں شیعہ ہوتی ہیں دیگر گناہ جیسے سب وشتم یاران نبی یہ داخل عبادت ہے اور کوئی زمین وغیرہ کسی کی غصب کرلینا غصب نہیں کیونکہ کل زمین یا تو امام کی ہے یا شیعوں کی (دیکھو اصول کافی کتاب الحجہ) اور بالفرض گناہ ہوا بھی تو وہ یا سفیوں کے سر پڑیگا یا امام حسینؓ کے غم میں دو قطرہ آنسو نکالنا کافی ہے اور امام حسینؓ کل گناہوں کے کفارہ مثل حضرت عیسیٰ کے ہوچکے۔

ھذہ اثنا عشر علی الروافض وسازید ان شاء اللہ۔ بینوا وتوجروا

السائل عبدالسلام مبارکپوری صادق پوری

---

## اطلاع

یہ انجمن پڑھنے کی خواہش ہی نہیں ＋ بے محابا گفتگو اچھی نہیں

بذریعہ اخبار النجم ایک اشتہار پہونچا تھا جس میں آمین بالجہر کی بزعم مشتہر تردید کیگئی تھی اور آمین بالسر کا اثبات اور محققین حنفیہ علامہ ابن الہمام وفاضل لکھنوی مولانا عبدالحی صاحب وغیرہ کی تحقیقات پر پانی پھیر کر یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ آمین بالجہر کی کوئی

صحیح حدیث نہیں ہے۔ آمین بالجہر رفع الیدین قرأۃ خلف الامام وغیرہ ایسے مسائل ہیں جنمیں کثرت سے رسائل ہوچکے اور ان مسئلوں کی پوری تحقیق ہوچکی ہے لیکن ماننے والوں کے لئے محققین کی تحقیقات قدر کنار قرآن ہی غیر کافی ہے۔

چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ دو بٹیروں میں جب کچھ جنگ ہونے لگتی ہے تو تماشا گیا وہ اپنی اپنی فکر میں ہوجاتی ہے اگر اہل اسلام سنت جماعت باہم ان فروعی مسائل میں اسی طرح لڑینگے تو روبا وصفت شیعی جو ہمیشہ ایسے موقعوں کی تاک میں رہتے ہیں اور شیطان کی طرح دو مسلمانوں کو لڑا کر بیچ میں تماشا دیکھتے ہیں موقعہ پا لینگے چنانچہ آجکل جس طرح شیعوں نے اپنی کیا دی کا جال بچھانا شروع کیا ہے ظاہر ہے اور وجہ یہی ہے کہ اہل سنت کو باہم خود ہی جل رہی ہے اسی خیال سے ہمارے مخلص جناب شیخ محمد سعید صاحب تاجر چرم ساکن پٹنہ صادقپور ذاتی طور سے جوابی کارڈ مشتہر صاحب کی خدمت میں لکھکر روانہ کیا کہ اگر آپ کو تحقیق حق منظور ہے اور واقعی آپ تشفی کرنا چاہتے ہیں تو پٹنہ تشریف لاکر اپنی کامل تشفی کر دیجائیگی اور کل خرچ کا متکفل میں ہوں آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی خرچ ریل وسواری اور خوراک آپ یہاں تشریف رکھیں سب میرے ذمہ مگر جواب ندارد افسوس صد افسوس اخبار کے بندہ۔ یہ ہاں یا نہ یا منظوری یا عدم منظوری کچھ تو جواب دیا ہوتا لہٰذا بغرض اظہار رشد یہ اطلاع اخبار اہلحدیث کے ذریعہ کیگئی۔

الراقم محمد عبدالسلام مبارکپوری

اڈیٹر۔ اصل یہ ہے کہ راقم اشتہار غالباً ایک نوجوان طالب علم ہیں نوجوانی کی ترنگ میں ادہر بھی انکو توجہ ہوگئی لیکن جب دیکھا کہ سامنے سے مقابل آتا ہے تو فارسی سمجھ گئے ＋

---

## فنڈ غریب

۲۲ اگست سے ۷ ستمبر تک غربا فنڈ میں بمد ذیل چندہ وصول ہوا۔

جناب بابو اسمٰعیل صاحب بہاولپور　۵
فنڈ فتوی
میزان
بقایا گذشتہ
میزان کل

ایک اخبار بنام ڈاکٹر فیض تمام دہلی گیا چک پیچ ضلع سیالکوٹ جاری کیا گیا باقی ۵

## فہرست خریداران

نمبر ۶۲ – علی بخش

ڈاکخانہ عام۔ بٹالہ دروازہ کمیٹی متصل سبزی والا
نمبر ۶۲ – حسن محمد شادیوالہ ضلع گجرات
نمبر ۶۳ – عبدالمجید۔ گوجرانوالہ محلہ اسمٰعیل چوہد
نمبر ۶۵ – نصیرالدین ڈاکخانہ بٹالہ۔ کچہری متصل بہاولپ

ahmadimuslim.de

# فتاوی

س نمبر ۳۵۸ - ایک لڑکی کا والدین نے اپنی مرضی سے نکاح کر دیا اور دو سال کے بعد وہ بالغہ ہوئی اور والدین اُس کے فوت ہو گئے - اب وہ نیا نکاح کر سکتی ہے؟

س نمبر ۳۵۹ - بے نمازنے جو دیدہ دانستہ نماز کو گیارہ بارہ سال یا کم و بیش ترک کر دیا تھا اب وہ نماز پڑھنے لگا کیا وہ قضا شدہ فرضوں کی قضائی دے یا صرف توبہ کرے؟

ج نمبر ۳۵۸ - حدیث کے مطابق لڑکی مجبور نہیں ہو سکتی - اگر اُسکو وقت بلوغت باپ کا کیا ہوا نکاح ناپسند ہو تو مختار ہے اور بجگہ ولایت باپ کے کر سکتی ہے - حنفیوں کی کتابوں کے مطابق باپ اور دادا کا کیا ہوا نکاح نہیں ٹوٹ سکتا باقی ٹوٹ سکتے ہیں

ج نمبر ۳۵۹ - مدت العمر کی فوت شدہ نمازوں کے لئے قضا کا حکم شریعت میں کہیں نظر سے نہیں گذرا - اخلاص مندی سے توبہ کرے تو کافی ہے -

س نمبر ۳۶۰ - اس وظیفہ کا پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ الٰہی بحرمت شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ وغیرہ ایں نا ہجائے معظم و کرم حاجت ایں بندہ را روا گردانی - آمین یا رب العالمین؟

ج نمبر ۳۶۰ - اس قسم کے الفاظ سے دعا کرنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نہیں سکھایا - خدا فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی خدا کا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے - پس اُسی کی پیروی کرو -

س نمبر ۳۶۱ - یہ وظیفہ مرض کے دفع کے لئے شرعاً کیسا ہے؟ ۱۱۱ ھ ع ۱۱۱ ھ ھ ۹۹۹۹۲۲۹۹۹ ... القاون وجنود ابلیس اجمعون ۲۲۱ ۵ ... بحق علیقا ملیقا طلیقا انت قلم ماف قلو بھم -

ج نمبر ۳۶۱ - ان ہندسوں کی ماہیت معلوم نہیں اس لئے کوئی حکم نہیں لگایا جاتا البتہ اگر کسی کو ان کے معنے معلوم ہوں اور وہ معنے صحیح بھی ہوں تو جائز ہے اور اگر معنے معلوم نہیں یا معلوم ہیں مگر صحیح نہیں تو ناجائز ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ یعنے جس بات کا تمکو علم نہ ہو اُس کے درپے مت ہو - اور حدیث میں آیا ہے جس لفظ کے معنے تمکو معلوم نہ ہوں اُسکا وظیفہ نہ کیا کرو -

س نمبر ۳۶۲ - یہ وظیفہ شیطان کے لئے شرعاً کیسا ہے - فرعونک بدعونک ہامانک شدادک نمرودک مردودک قارونک بدعونک ابلیس علیہ لعنۃ پارچہ سیاہ پیچیدہ -

ج نمبر ۳۶۲ - خدا اور رسول نے ہمکو نہیں سکھایا اسلئے فضول و لغو ہے -

س نمبر ۳۶۳ - سؤر کا فروخت کرنا حرام ہے یا نہیں -

ج نمبر ۳۶۳ - سؤر کا بیچنا حرام ہے -

س نمبر ۳۶۴ - شراب فروخت کرنا اور اُسکا سرکہ بنانا اور کھانا حرام ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۶۴ - شراب بیچنا اور قصداً اُسکا سرکہ بنانا منع ہے - حدیث میں منع آیا ہے -

س نمبر ۳۶۵ - زید نے ایک عورت کافرہ سے زنا کیا بعد ایک مدت کے اُس کے لڑکی (پہلے خاوند سے جو کافر تھا) آئی اور وہ بھی بیوہ ہے اور مسلمان ہو گئی آیا زید کو اُس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے؟

ج نمبر ۳۶۵ - اس میں علماء کا اختلاف ہے حنفی منع کرتے ہیں مگر دلیل کچھ نہیں اور لوگ جائز بتلاتے ہیں کیونکہ جن رشتوں کو خدا نے حرام کیا ہے یہ لڑکی اُن میں سے کوئی نہیں - اُن کے علاوہ فرمایا وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ یعنے ان رشتوں کے علاوہ تمکو حلال ہیں لہس اس لڑکی سے زید کا نکاح درست ہے -

س نمبر ۳۶۶ - جو مسلمان پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے - اور حج بھی اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے اور پیشہ کاشتکاری کرتا ہے اور سود بھی لیتا ہے - اب اُس کی دعوت قبول کرنا اور اُس سے خلا ملا اور السلام علیکم و مصافحہ کرنا اور اُس کے پیچھے نماز پڑھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟

ج ۳۶۶ - سود خوار اگر کوئی اَور کام بھی کرتا ہے جسکی آمدنی اُسکو ہے تو اُسکی دعوت کا کھانا حرام نہیں مشتبہ ہے اور اگر صرف سود پر گذارہ ہے تو حرام ہے - نماز اُس کے پیچھے جائز ہے اور بہتا ہے بھی جائز ہے مگر اس شرط پر کہ اُسکو بُری کاموں سے روکتے رہیں لِكَيْ يَذَّكَّرَ أَوْ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

س نمبر ۳۶۷ - رمضان شریف میں تراویح آٹھ رکعت پڑھنا اور بیس رکعت پڑھنا دونوں درست اور سنت ہے یا فقط آٹھ رکعت اور بیس پڑھنا بدعت و گناہ ہے یا جائز ہے؟

ج نمبر ۳۶۷ - آٹھ رکعت تراویح سنت ہے اور بیس رکعت بطور نفل جائز ہے بلکہ آرام سے پڑھی جائیں - شیخ ابن ہمام حنفی شارح ہدایہ نے بھی یہی کہا ہے -

س نمبر ۳۶۸ - دار الحرب کی کیا تعریف ہے؟

ج نمبر ۳۶۸ - دار الحرب اُس ملک کو کہتے ہیں جہاں کا بادشاہ - شاہ اسلام سے برسر جنگ ہو -

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**امرتسر** کے خوجوں (چوبفروشوں) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریک سے باہمی معاہدہ کیا ہے کہ سوداگری میں ایک ہی دام کہا کرینگے۔ خدا ثابت قدم رکھے۔

**جالندھر** میں مولوی ولی محمد صاحب کے شور و شر کی وجہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اہلحدیثوں نے بلوایا مگر افسوس مباحثہ نہ ہونے پایا (مفصل آئندہ) (ایڈیٹر)

**امریکہ** کے ایک ڈاکٹر نے پیشگوئی کی ہے کہ پانچ چھ سو برس تک عورتوں کو ڈاڑھیاں نکلنے لگیں (یورپ۔ امریکہ اور ان کے مقلدوں نے ڈاڑھیوں کی قدر نہیں کی اسلئے شاید غیرت خدائی سے یہ نعمت اب ان سے چھین کر عورتوں کو عطا کی)

**ایران** کا وزیر اعظم قتل کیا گیا۔

**ایک صاحب** ناظران پرچہ کو اطلاع دیتے ہیں کہ اپنے ساتھ کرایہ ضرور لاویں۔ خصوصاً دونیاں زیادہ ہوں۔

**گورنمنٹ ہند** نے ہر ایک صوبہ میں ایک کونسل مشیران کی قائم کرنیکا خیال ظاہر کیا ہے گروہ صرف مشیر ہی ہونگے جن کو ان کی رائے کی پابندی نہ ہوگی

**کشن سنگھ** برادر اجیت سنگھ (جو بلوہ لاہور کے مقدمہ میں ملزم تھا۔ فرار ہوگیا تھا) ابھی سرحد نیپال پر پکڑا گیا۔ لاہور میں اس کے مقدمہ کی اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر پرسن سماعت کرینگے۔

**ریاست خیرپور** سندھ کے وزیر اعظم آنریبل شیخ صادق علی صاحب نے ریاست کی حدود سے غلہ کی برآمد کی مخالفت کردی۔ اس سے ریاست کے لوگوں کو فائدہ پہونچیگا۔ غلہ گراں نہیں ہونے پائیگا۔

**نیشنل** کانگریس کے آئندہ سالانہ اجلاس کے پریسیڈنٹ غالباً کلکتہ کے مشہور اعتدال پسند آنریبل ڈاکٹر راش بہاری گھوش منتخب کئے جائینگے

نیشنل کانگریس کا اجلاس اس سال ناگپور میں ہوگا۔

**بنگال** کے ایک پہاڑی علاقہ میں ایک ناگا نے ایک شیر کو جس نے اس پر حملہ کیا تھا چاقو سے مار ڈالا۔ ناگا خود بھی سخت زخمی ہوا۔ حکام نے اس کو معقول انعام دینے کا وعدہ کیا ہے (بنگالی اور یہ بہادری کا نتیجہ بڑا عجیب ہے ؟)

**لندن** کے مشہور اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے حجاز ریلوے پر سفر کیا۔ اور رپورٹ کی ہے کہ یہ لائن بسرعت تمام تیار ہو رہی ہے اور یہ لائن ایک سال کے اندر اندر مدینہ منورہ تک پہونچ جائیگی۔

**سلطان** مراکو کے محل میں سازشوں کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ سلطان کے ناظر اعلیٰ ادریس بن عیش نے مراکو کے وزیر خارجہ بن سلیمان اور تنجیر کے حاکم ثانی دانم کو مروا ڈالا۔ (تباہی کے آثار ہیں)

**تیراہ** میں آفریدیوں کے فرقوں میں کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں۔ جس میں فریقین کے کئی آدمی قتل و زخمی ہوئے۔ اس لئے آفریدیوں کے روساء کا قصبہ باغ میں ایک جرگہ جمع ہوا۔ اور اس نے متنازعین میں صلح کرا دینے کی کوشش کی (آفریدی بھی ہمارے علماء کی طرح جب غیروں سے فارغ ہوتے ہیں تو آپس میں کٹ مرتے ہیں۔)

**شقہ** ڈاک کی طرف سے مزید رعایات کی تجویز صاحب وزیر ہند نے منظور کرلی ہے جس پر یکم اکتوبر سے عملدرآمد ہوگا۔

آدھ آنہ کے ٹکٹ میں بجائے ۳/۴ تولہ کے ایک تولہ وزن تک چٹھی جاسکیگی اور ایک آنہ میں بجائے ۱/۲ ۱ تولہ کے ۵ تولہ تک کی۔ دو آنے میں چالیس تولہ تک پارسل جاسکیگا۔

**آسٹریا** نے بوسینا و ہرزیگوینا کے مسلمانوں کی یہ درخواست منظور کرلی ہے کہ ان کے شیخ الاسلام کا انتخاب قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کے مشورہ سے عمل میں آیا کرے۔

**بمبئی** کے تاجروں نے تجویز کی ہے کہ سرکاری ایوان تجارت کے اصول پر بمبئی میں ہندوستانی تاجروں کا ایک ایوان تجارت قائم کیا جائے۔

**ریاست** میسور میں ایک اور معدن طلاء دریافت ہوئی ہے جس کا ٹھیکہ ایک یورپین کمپنی کو دیا گیا ہے۔

**رنگون** میں ایک فوجی گورہ کو دو ماہ قید سخت کی سزا ملی۔ مصنوعی کپتان بنکر لوٹتا پھرتا تھا۔

**آرلینڈو** میں سیلاب سے ۱۰ سو مکانات بہ گئے۔

**مشرقی بنگال** کے ایک مقام سے ۵ سو دیسی والنٹیروں کی گرفتاری اور دو ہزار کی ضمانت پر رہائی کی اطلاع پہنچی ہے۔

**مولائی حفیظ** نے (سلطان مراکو نے سلطان کو ایک خط لکھکر تخت چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ علماء سے مشورہ طلب کیا گیا ہے انہوں نے رائے دی ہے کہ مولائی عبدالعزیز فیض سے نکلکر اپنے بھائی حفیظ سے نبرد آزما ہوں۔

تفسیر ثنائی جلد پنجم طیار ہوگئی ہے از سورہ بنی اسرائیل تا آخر فرقان ...

ahmadiyyamuslim.de

# ایک قیمتی

عالی جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ہماری مومیائی کی تعریف اپنے معزز اخبار اہلحدیث میں فرماتے ہیں کہ:-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیو قت بہت مفید ہے۔"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری - درد کمر - دمہ - ابتدائی سل و دق اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے - اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے - خوش ذائقہ خوش گوار - بوڑھے بچے - جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے - قیمت فی ہفتہ تک عہ اوڑھ پاؤ ہے محصولڈاک -

## روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے - ضعف جگر کو نافع ہے - چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے - اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے - قیمت فی شیشی عہ

## معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری - درد سر - نزلہ زکام اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے دفتروں کے کلرک اور منشی - سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں - خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

## سُرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے - اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت دیتا ہے - قیمت فی تولہ ۱۲ / محصول

علاوہ اس کے ہر مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے - مریض کو چاہیئے کہ اپنی کیفیت مفصل طور پر لکھو۔

**المشتہر** منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قاعسیر

# کتب خانہ ثنائی

امرتسر

## تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن اور ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید کسی ... ہے جنہیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آں حضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں طیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اوّل - سورہ فاتحہ و بقر - قیمت عہ

جلد دوم - سورہ آل عمران و نساء ۔ ۔ عہ

جلد سوم - سورہ مائدہ - انعام - اعراف ۔ عہ

جلد چہارم - تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۔ عہ

جلد پنجم - از سورہ بنی اسرائیل تا فرقان ۔ عہ

**دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن** - مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب - قیمت ۲/

**تقابل ثلاثہ** - یعنی توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن مجید کی فضیلت بیان کی گئی ہے - عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے - قیمت معہ محصول عہ

**الہامی کتاب** - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قرآن کا الہامی ہونے کا ثبوت قیمت ۱/

**المشتہر** مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

... حکیم مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ ... کو مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352.

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

بھولے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + ہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے + جو قول کہ ہے ز نقل کیا ہے

جلد ۴ نمبر ۴۶

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... عــہ
والیسان ریاست سے ... عــہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... عہ
" " ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت وارسال زر
بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر یوم جمعہ + ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء عیسوی +

## امرتسری مجتہد صاحب کا فتویٰ

ہماری مقلد احباب بات بات میں

کہا کرتے ہیں کہ آجکل کسی کو درجہ اجتہاد نہیں کسی کو اتنا علم نہیں کہ احادیث کو جانچ سکے۔ کسی کو اتنا علم نہیں کہ خود استدلال کر سکے اسلئے تقلید کرنی چاہیئے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خود ہی اس اصل کے برخلاف چلتے ہیں اپنے اختراعی مسئلوں پر جو دلیل لاتے ہیں خاص اپنی ایجاد ہوتی ہے حالانکہ دلیل پیش کرنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا کام استدلال کرنا نہیں بلکہ اپنے امام کے قول کو مع استدلال پیش کرنا اس کا کام ہے (دیکھو مسلم الثبوت وغیرہ) مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے بھائی لسانی طور پر نہیں تو عملی طور پر تو تقلید کی تردید کرتے ہیں۔ چونکہ وہ مسائل اختراعی ہوتے ہیں اس لئے بحکم

خشت اول چوں نہد معمار کج + تا ثریا مے رود دیوار کج

وہ استدلالات بھی نرے علطے نور ہی ہوتے ہیں۔ مثال کے لئے ناظرین کو ۱۰ جمادی الاول یعنی ۲۸ جون کے اہلحدیث کا حوالہ دیتے ہیں جس میں ایک امرتسری مجتہد کے فتوے کا ذکر ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص سہواً پڑھ لے تو دوبارہ ادا کرے۔ اس کا مفصل ذکر مع جواب پرچہ مذکورہ میں ہو چکا ہے اُس جواب کا جواب انہی مجتہد نے اہل فقہ مورخہ ۱۶ - اور ۲۳ - اگست میں دیا ہے +

مجتہد صاحب کا دعویٰ یہ تھا کہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں دلیلیں اسپر کچھ عدد لائے تھے۔ اُن سب دلائل کا خلاصہ منطقی طور پر یوں سمجھئے کہ پہلا مقدمہ یہ تھا کہ غیر مقلدین فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر ہیں یہ تو ہوا صغریٰ۔ دوسرا مقدمہ یعنے کبریٰ آپ کا یہ تھا کہ فاسقوں کے پیچھے نماز ناجائز و واجب الاعادہ ہے مجتہد صاحب کو لازم تھا کہ حسب قاعدہ معقول پہلے صغریٰ کا ثبوت دیتے یعنی

---

ے مجتہد کا نام ہم نے طنزاً نہیں لکھا بلکہ فقہ کی معتبر کتاب درمختار کی ہدایت سے لکھا ہے کتاب مذکور میں ہو القضاء المجتہد (مفتی ہونا مجتہد ہی کا کام ہے اما غیر مجتہد فاقوال المجتہد فلیس بمفت یعنی جو کوئی مجتہد کے اقوال یاد کر کے انہی کے مطابق فتویٰ دیوے وہ مفتی نہیں بلکہ ناقل محض ہے چونکہ ہمارے مخاطب مجتہد صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں کسی مجتہد کے قول سے نہیں دیا بلکہ اپنے ایجاد کردہ دلائل سے دیا ہے اس لئے آپ مجتہد ہیں (منہ)

یہ ثابت کرتے کہ اہلحدیث فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر ہیں۔ پھر کبریٰ کا ثبوت دیتے مگر مجتہد صاحب نے ایسا نہ کیا۔ میدان مناظرہ کو مسجد کا منبر سمجھ کر محض خطابیات سے کام لیتے رہے۔ آپ نے پہلی دلیل یہ آیت لکھی لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ای ابراہیم! میں تجھکو امام بناؤنگا۔ مگر یہ امامت ظالموں کو نہ پہونچیگی۔ آپ نے اس سے مطلب نکالا کہ نماز میں غیر مقلدوں کی امامت جائز نہیں۔ گویا آپ کے نزدیک حضرت ابراہیم کی دعا یہ تھی کہ خداوندا! میری اولاد کو مسجدوں کے امام بنائیو۔ تاکہ انکی معاش کا گذارہ چل سکے۔ کیوں نہ ہو۔

دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند ✦ آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش

اس دلیل پر ہم نے ۲۸ جون کے پرچے میں سات اعتراض کئے تھے ناظرین پرچہ مذکورہ بالا دیکھنے کی تکلیف کریں پہلے دو اعتراض یہ تھے کہ امام کا لفظ امامت نبوت اور امامت حکومت اور امامت نماز میں مشترک ہے یا حقیقت مجاز۔ مشترک تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جہاں اشتراک کا علم نہو وہاں حقیقت مجاز مقدم ہے۔ پس یہ لفظ امامت نبوت کے لئے جب حقیقت ہے تو امامت صلوٰۃ کے لئے مجاز ہوگا۔ پھر جب حقیقی معنے مراد لئے گئے تو بقاعدہ اصول مجازی معنے نہیں لئے جا سکتے پس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ امامت نبوت یعنی رسالت ظالموں کو نہیں ملیگی مطلب یہ کہ ظالم لوگ اللہ کے رسول نہونگے اس میں امامت نماز کا ذکر نہیں اسکا جواب مجتہد صاحب نے یوں دیا ہے کہ:۔

"امام کا معنے اس جگہ بطریق عموم المجاز اختیار کیا گیا لہذا امام کے معنے من یقتدیٰ بہ کے کئے گئے جو کہ نبی اور خلیفہ اور امام صلوٰۃ کو بھی شامل ہے جیسا صلوٰۃ کا معنے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ میں ایصال النفع مراد رکھا گیا۔ پس اس جگہ نہ تو جمع بین الحقیقت والمجاز ہے اور نہ عموم مشترک لازم آتا ہے جیسے صلوٰۃ مذکورہ میں کوئی محذور لازم نہیں آتا" (اہل فقہ ۱۶۔ اگست)

**جواب**:۔ ای جناب! آپ نے کوشش کر کے عموم مجاز کی صورت تو نکالی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ تو تسلیم ہے کہ امام کا لفظ امامت نبوت میں حقیقت ہے اور امامت صلوٰۃ میں مجاز۔ مگر جناب نے اس جواب دینے میں مثل مشہور کو صادق کر دیا فرَّ من المطر وقام تحت المیزاب (بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑا ہوگیا) آپ کو معلوم نہیں یا ذہول ہو گیا کہ عموم مجاز خود قسم مجاز سے ہے۔ کتب اصول شاشی سے لیکر توضیح تک یہی ثبوت ملتا ہے۔ حسامی کی شرح غایۃ التحقیق میں دیکھو کہ عموم مجاز کو مجاز کی قسم سے صاف لکھا ہے غور سے سنئے! واعلم ان لفظ الیوم یطلق علے بیاض النہار بطریق الحقیقۃ اتفاقا وعلی مطلق الوقت بطریق الحقیقۃ عند البعض فیصیر مشترکا وبطریق المجاز عند الاکثر وھو الصحیح۔ اسکا مطلب صاف ہے کہ عموم مجاز۔ مجاز کی قسم سے ہے۔ چنانچہ مصنف غایۃ التحقیق اس قول کی دلیل جو لائے ہیں قابل ملاحظہ ہے کہ لان حمل الکلام علی المجاز اولیٰ من حملہ علی الاشتراک۔ پس بلا ریب ثابت ہوا کہ عموم مجاز یقیناً مجاز کی قسم ہے۔ ان حوالجات سے قطع نظر اگر کوئی طالب علم اصول شاشی کا پڑھنے والا بھی حقیقت اور مجاز کی ماہیت پر غور کرے تو اُسے یقین ہو سکتا ہے کہ حقیقت کا مفہوم بشرط لا ہے اور عموم مجاز کا مفہوم لا بشرط شئی۔ پھر ان دونوں میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس ثابت ہوا کہ عموم مجاز حقیقت نہیں بلکہ مجاز ہے۔

اچھا جب یہ امر بلا ریب ثابت ہوا کہ عموم مجاز حقیقت نہیں بلکہ مجاز کی قسم ہے تو مطلع بالکل صاف ہے کہ آپ کی دلیل ناقص بلکہ انقص ہے کیونکہ اصول و معقول کی کتابوں میں یہ مسئلہ مدلل و مبرہن ملتا ہے کہ حقیقت کے ہوتے ہوئے مجاز مراد لینا باطل ہے چنانچہ حسامی وغیرہ کتب اصول میں ہے کہ ان العمل بالحقیقۃ متی امکن سقط المجاز یعنے حقیقی معنے جب ہو سکتے ہوں تو مجاز باطل ہے جسکی شرح میں صاحب غایۃ التحقیق لکھتے ہیں یعنی اذا دار اللفظ بین الحقیقۃ والمجاز فاللفظ للحقیقۃ الی ان یدل الدلیل علے کونہ مجازا۔ یعنی جب کوئی لفظ حقیقت اور مجاز میں دائر ہو تو حقیقت کے لئے متعین ہوتا ہے یہانتک کہ کوئی دلیل اُس کے مجاز ہونے پر دلالت کرے۔ پھر مصنف موصوف نے اُس کو مدلل کیا ہے کہ لان الواضع انما وضع اللفظ للمعنی لیکتفی بہ فی الدلالۃ علیہ فصار کانہ قال اذا سمعتم الکلمات بھذا اللفظ فاعلموا انی عینیت بھذا اللفظ ھذا المعنے فمن تکلم بلغتی وجب ان یراد بہ ذلک المعنے فوجب حملہ عند الاطلاق علیہ۔ یعنی لغت کے بنانے والے نے جب کسی لفظ کو کسی معنے کے لئے وضع کیا تو گویا اُس نے کہہ دیا کہ میں جب کبھی اس لفظ کو بولوں تو تم نے جان لینا کہ میری مراد اس لفظ سے یہی حقیقی معنے ہیں پس جو شخص کوئی لفظ بولے تو واجب ہے کہ اُس سے وہی معنے مراد لئے جائیں جو واضع لغت نے اُس کے لئے مقرر کئے ہیں پس لفظ کو مطلق چھوڑنے کے وقت انہی حقیقی معنے پر حمل کرنا واجب ہے۔ یعنی مجازی معنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔

مجتہد پارٹی کے ممبرو! دیکھو کس قدر تاکید ہے کہ حقیقی معنے کے امکان کے وقت مجازی معنے حرام ہیں۔ پس بتلائیے آپنے جو امام کے لفظ کو عموم مجاز بنایا ہے

آیات متشابہات - اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تفسیر - قیمت ۳/ - مینجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں

ahmadimuslim.de

مجاز کی قسم ہو تو کس قاعدہ سے بنایا ہے۔ امکان حقیقت تو آپ نے تسلیم کیا۔ پھر مجازی معنے لینے کی کونسی وجہ آپنے قایم کی ہے جسپر آپکی دلیل کی بنا ہے۔ واللہ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ تم لوگ کس منہ سے کہا کرتے تھے کہ غیر مقلدین اصول و معقول سے بے نصیب ہیں۔ شاید ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں + جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

مولانا! مختصر سنئے! امام کے لفظ کے حقیقی معنے امامت نبوت میں جسکا امکان بلکہ ارادہ آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مجاز یا عموم مجاز کے لئے کوئی قرینہ نہیں پس آپکی دلیل غلط اور دعوے غیر ثابت۔ آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون میں تو عموم مجاز کا قرینہ ہے کیونکہ یصلون کے مسند الیہ دو قسم کے ہیں۔ دونوں کی صلوٰۃ الگ الگ ہے یہی اسکا قرینہ ہے +

اسی طرح ظالم کے لفظ کی تحقیق ہم نے مفصل کی تھی جسکے جواب کو آپ نے چھوا بھی نہیں +

مولانا! افسوس ہے کہ آپ کو مذہبی تعصب نے یہاں تک پہونچا دیا کہ آپنے اپنی فتوے نویسی میں یہاں تک غلو کیا کہ تفسیر بالرائے سے بھی خائف نہوئے۔ تفسیر بالرائے متقدمین مفسرین کے خلاف ہونے کا نام نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے بلکہ تفسیر بالرائے یہی ہے کہ لغت اور اسلوب عربیت کے خلاف ہو (دیکھو اتقان) جس کے آپ مرتکب ہیں +

یہ تو ہے بالاختصار آپ کی دلیل پر گفتگو۔ باقی جو آپنے اہلحدیثوں کو فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر کہا ہے اور حسب عادت خوب جی کھول کر گالیاں دی ہیں اور برا کہا ہے اسکا بدلہ وہی دیگا جس کے رسول کا حکم ہے لا یرمی رجل رجلا بالکفر او الفسق الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک یعنی جو کوئی بلا وجہ کسی کو کافر یا فاسق کہے اگر وہ ایسا نہیں ہے تو وہ کفر و فسق کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ اس کا بدلہ آپ کو میدان محشر میں ملیگا۔ آہ ؎

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوے + وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

آپ نے اہلحدیثوں کے فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہونے کا جو ثبوت دیا ہے سبحان اللہ کیا ہی عالمانہ ہے کہ حدیث میں ہے قدریہ مجوس امت ہیں لہذا غیر مقلدین معتزلی ہوئے پس فاسقوں سے بدتر۔ (دیکھو اہلحدیث ۲۸ جون) واہ واہ مولانا کے کیا کہنے ہیں چونکہ جامل سفید ہیں اسلئے زمین گول ہے۔ ہمیں بار بار ان مفتی صاحب کے حال پر رحم آتا ہے کہ بیچارے کس آفت میں پھنس گئے۔ ای جناب! یہ میدان

مناظرہ ہے کوئی مسجد کا ممبر نہیں کہ آپ غٹاپ جو چاہا کہہ دیا ؎

سنبھل کر پاؤں رکھنا میکدہ میں مجتہد صاحب + یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

نہ آپ کو اہلحدیث کے مذہب سے خبر نہ آپ کو خبر حاصل کرنیکا شوق ہے۔ تو فتوے نویسی اور اجتہاد کا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ اسرعکم علی الفتوی اسرعکم الی جھنم یعنے فتویٰ نویسی میں جلدی کرنے والا جہنم میں جلدی جائیگا +

(باقی آئندہ)

## آخری شاہ دہلی کی قبر

آجکل اسلامی اخباروں میں یہ خبر بڑی مسرت سے گشت کر رہی ہے کہ مسلمانوں کی درخواست پر گورنمنٹ برمانے بہادر شاہ ظفر مرحوم آخری شاہ دہلی کی قبر کی مرمت کرا دی ہے اسپر گورنمنٹ کا شکریہ کیا جاتا ہے مگر نہیں سمجھتے کہ ان اسلامی اخباروں کی پوزیشن کیا ہے۔ تعلیم اسلام کے لحاظ سے دیکھا جائے تو قبروں کی بابت صاف ارشاد ہے ولا قبرا مشرفا الا سویتہ جو قبر اونچی ہو اس کو برابر کردو۔ فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے۔ آنچہ بر قبور اولیا عمارت ہائے رفیع بنا کنند حرام ست۔ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے تو کسی بڑی محسن قوم کی قبر کو بھی عالیشان مقبرہ بنانا حرام ہے۔ خیر تعلیم اسلام تو نصیب اعدا ہے اسے کون جانے اور کون پوچھے۔ قومی طور پر بھی شاہ مرحوم کا ہمپر کوئی احسان نہیں جس کے سبب سے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں التماس اس مضمون کی کرتے۔ گورنمنٹ بحیثیت ملک داری کے اپنا فرض سمجھتی تو یہ الگ بات تھی مگر ہم کس امر کی یادگار بنانے کی فکر کریں۔ بہادر شاہ نے کونسا ہماری ساتھ سلوک کیا؟ یہی کہ تمام عمر اپنی عیش و عشرت میں نفس امارہ کا غلام بنا رہا۔ ڈوم دفالیوں کی صحبت میں خود بھی اسی طرح کی حرکات کرتا رہا نہ اسلام کی خبر تھی نہ اہل اسلام کی۔ آخر کار مسلمانوں کی بھری کشتی کو لے ڈوبا واللہ جسقدر لارڈ کلایو کے بت کو دیکھکر انگریزوں کو اس کی روح پر صد بار رحمت کی دعا نکلیگی اس سے کئی چند زیادہ بہادر شاہ کی قبر کو دیکھکر غیرت مند مسلمانوں کے دل سے نفرین کی آہ نکلیگی۔ قومی طور پر بھی یادگار کسی ایسے شخص ہی کی بنائی جاتی ہے جس نے قوم پر کسی طرح کا احسان کیا ہو نہ کہ جس نے قوم کا بیڑا ڈبویا ہو افسوس ہے ہماری کشتی کے ناخدا بعض اسلامی اخباروں کے اڈیٹر اس قسم کی درخواستیں اور شکریئے کرتے ہوئے نہ تو اسلامی تعلیم کی پرواہ کرتے ہیں نہ قومی فیلنگ کا خیال۔ اناللہ وانا الیہ راجعون +

# اہل فقہ کی بیجا شکایت

اہل فقہ امرتسر ۳۰ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

یہ کہ ہم نے جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر کے کہنے سے اہلحدیث کی نسبت بُرے الفاظ لکھنا چھوڑ دئے ہیں مگر اہلحدیث نہیں چھوڑتا۔ پھر لکھا ہے کہ دو ہفتہ انتظار کر کے ہم بدستور لکھینگے +

**اہلحدیث:** جناب آپ نے بدزبانی چھوڑی ہے نہ آپ چھوڑ سکیں گے کیونکہ آپ کے خریداروں کا مذاق ہی یہی ہے۔ اگر آپ گالیوں کا نمک مرچ نہ لگائیں تو مضامین کیا دکھائیں۔ ہم آپ کے قریب تر کے پرچوں ہی میں دکھائے دیتے ہیں کہ آپنے اور آپکے نامہ نگاروں نے کہاں تک بدزبانی سے کام لیا ہے۔ ۹ اگست ۳۳ء پر اہلحدیث کی نسبت ہاتھی کے دانت لکھا ہے۔ صفحہ کالم ۲ میں توہین آمیز الفاظ لکھے۔ صفحہ تو تمام ہی طعن و تشنیع و حقارت سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۶ اگست صفحہ کالم اول پر ہماری نسبت لکھا ہے کہ اب دوبارہ کسی مدرسہ میں جا کر پڑھیں کیونکہ سابقہ علم طبول بجلیاں میں پھنس گیا۔ خیریت ہے یہ وہ پرچے ہیں جن میں آپنے اپنا رویہ بدل کر شیخ صاحب موصوف پر بار احسان رکھا ہے۔ ان میں مثل سابق۔ یاجوج ماجوج اور ذریت شیاطین وغیرہ الفاظ نہیں لکھے یہ غنیمت ہے۔ چونکہ ہم ہمیشہ سے اس رویہ کے برخلاف رہے ہیں اسی لئے کبھی ہم نے اہل فقہ کے جواب میں منافق کافر۔ فاسق۔ فاجر۔ ذریت شیطان۔ یاجوج ماجوج وغیرہ الفاظ نہیں لکھے اور نہ کبھی ان شاء اللہ لکھینگے۔ مگر چونکہ اہل فقہ باوجود گالیاں دینے کے پھر بھی اہلحدیث ہی پر الزام رکھتا ہے اس لئے آج ہم ایک بڑی مفید تجویز پیش کرتے ہیں امید ہے کہ اہل فقہ اگر اپنے دعوے میں سچا ہوگا تو ضرور ہی اسکی تائید کریگا۔ غور سے سنئے:

ایک کمیشن اس کام کے لئے مقرر کی جائے کہ بدزبانی کی ابتدا اور زیادتی کس کی جانب سے ہے۔ ممبران کمیشن جو فیصلہ دیں وہ دونوں اخباروں میں چھپے۔ پھر یہی کمیشن ہمیشہ قائم رہے۔ جب کبھی کوئی فریق زیادتی کرے۔ فریق مظلوم کی یاددہانی پر ممبران کمیشن غور کر کے جو فیصلہ دیں وہ دونوں اخباروں میں چھپے۔ کمیشن کے ممبروں کے نام بھی ہم ظاہر کر دیتے ہیں۔ جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ میر حبیب اللہ صاحب (مربی اہل فقہ) آنریری مجسٹریٹ امرتسر میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ ان صاحبوں میں سے جو انکار کرے انکی جگہ اور کسی معزز کو شامل کیا جائے۔ دیکھیں یہ تجویز بھی سابق کی تجویز کی طرح نامنظور ہوتی ہے یا منظور۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد +

# جالندھر میں مباحثہ

از نامہ نگار

مولوی ولی محمد صاحب جالندھری کو غالباً اہلحدیث جانتے ہونگے آپ کو دعوے علمیت کے ساتھ شر و فساد میں ایسا کچھ ملکہ ہے کہ جہاں پر آپ جاتے ہیں اہلحدیث بیچاری تو انکی کس شمار و قطار میں اپنے حقیقی بھائی حنفیوں سے بھی انکی نہیں بنتی۔ امرتسر میں تو علماً انکا وعظ بند ہوا پشاور سے بھی نکالے گئے تھے۔ دو اڑھائی سال بعد آپ عرب سے فتوحات کرتے ہوئے آئے تو آتے ہی جالندھر میں اپنی پرانی تختہ مشق اہلحدیثوں کو کوسنا شروع کیا۔ لاچار جالندھر کے اہلحدیثوں نے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کو بلایا۔ ۸ ستمبر کو خاکسار مع مجھی مولوی نور محمد صاحب امرتسری بھی ہمراہ گئے۔ مولانا صاحب کا پہونچنا تھا کہ جالندھری صاحب کے ہوش اڑ گئے مگر پرانے دم خم میں کچھ لپٹے رہے۔ اہالی شہر نے مباحثہ کی منادی کرا دی۔ مولانا ابوالوفاء صاحب نے ہم دونوں کو پہلے بھیجا کہ جا کر مضمون اور وقت تمام اور ہر دفعہ تقریر کا وقت مقرر کرو۔ چنانچہ ہم گئے مگر جالندھری فاضل کے مزاج کہاں۔ نہایت بداخلاقی سے ہمارے ساتھ پیش آئے کہ ہم نہیں جانتے تم کون ہو اُنہی کو لاؤ۔ ہم پہلے انکا علم جانچیں گے آخر بعد معمولی گفتگو کے ہم واپس چلے آئے۔ مولانا صاحب سنتے ہی چل پڑے میدان مباحثہ میں پہونچکر دیکھتے ہیں کہ مخلوق کا شمار نہیں ایک پر ایک گرتا ہے۔ پولیس سرگرمی سے در پے انتظام ہے۔ مولانا صاحب کرسی پر بیٹھ گئے تو پولیس نے کمال ہوشیاری سے سب کو متنبہ کر دیا کہ جو کوئی بیچ میں بولیگا ہم فوراً اسکو ہتکڑی لگالیں گے۔ مولانا صاحب نے مالک مکان کی معرفت پوچھا کہ تمام وقت مباحثہ کا کتنا ہے اور ہر دفعہ کی تقریر کے لئے کتنا کتنا؟ فاضل جالندھری تو ان باتوں کے عادی نہ تھے۔ آپنے فرمایا کہ وقت کی پابندی کیسی۔ یہ تو وسعت معلومات پر ہے کوئی دو گواہ رکھتا ہے کوئی بیس رکھتا ہے۔ مولانا صاحب نے کہا آپ کو اگر زیادہ کچھ کہنا ہو تو آپ مجھے پانچ منٹ دیں اور آپ پانچ گھنٹے لیں مگر وقت مقرر ضرور ہوگا بغیر مقرر کرنے کے کوئی فریق دوسرے کو بولنے سے کیونکر بند کر سکیگا اور کیونکر فریقین اپنا اپنا خیال ظاہر کر سکینگے؟ مولانا صاحب کی اس دریا دلی پر کہ بمقابلہ اپنے پانچ منٹوں کے فریق ثانی کو پانچ گھنٹے دیتے ہیں مخالفین بھی عش عش کرتے تھے۔ پھر مزید لطف یہ کہ میر مجلس کے لئے بھی مولوی سید عبدالقیوم صاحب حنفی جالندھری کو منظور کیا۔ اس سے زیادہ مولانا صاحب کے حوصلہ اور دریا دلی کی بات جس نے آپکی وقعت کو مخالفوں کے دلوں میں گاڑ دیا یہ ہوئی کہ پولیس نے مولانا صاحب کو مخاطب کر

ئے ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں اہلحدیثوں کو پھر منافق لکھا ہے۔ اور فرقہ ضالہ تو ہمیشہ لکھا کرتا ہے۔ (منہ)

... مرزا قادیانی ... صفحات ۵۱۲ - قیمت مجلد ... - منیجر اہلحدیث

کہا آپ کسی طرح سے فکر نہ کریں ہمارے پاس پچاس بہت کرسیاں ہیں ذرا کوئی آپ کی نسبت کچھ بولیگا تو ہم فوراً اس کو بہت کردی لگا لینگے - مولانا ابوالوفا نے کھڑے ہوکر فرمایا میں سفارش کرتا ہوں کہ میری نسبت ناشائستہ لفظ کہنے پر میرے کسی بھائی کو آپ تکلیف نہ دیں - میری نسبت جو چاہیں کہیں میں معاف کروں گا - مولانا صاحب کے ایسے اخلاق اور دریا دلی کو دیکھکر مخالفین کی بھی عام رائے مولانا صاحب کے حق میں پیدا ہوگئی لیکن فاضل جالندھری ایسے کچھ مبہوت ہوئے کہ نیچے سر جھکائے ہیں مگر بولتے نہیں - بولے تو یہ بولے کہ آپ مقلدانہ گفتگو کرینگے یا غیر مقلدانہ؟ مولانا صاحب نے کہا ثبت العرش ثم النقش - پہلے گفتگو قرار تو پالے پھر میں آپ کو بتلاؤنگا کہ میں مقلد ہونگا یا امام - مگر افسوس جالندھری صاحب نے باوجود معززین احناف کے کہنے پر بھی وقت کی تحدید نہ مانی - اس لئے پولیس افسر نے اعلان کر دیا کہ چونکہ وقت کی بابت ابھی تصفیہ نہیں ہوا - جب تصفیہ ہو جائیگا تب مباحثہ ہوگا - اب جلسہ برخواست - اسپر مولانا صاحب نے تھوڑی دیر ٹھیر کر کھڑے ہوکر پکار دیا کہ چونکہ مولوی ولی محمد صاحب وقت کی بندش نہیں مانتے اسلئے میں اب جاتا ہوں - صبح ۷ بجے تک منظوری کا انتظار کرکے ہم چلے جائینگے - شب کو وعظ کے جلسہ میں بتلایا گیا کہ دیکھو مسلمانوں کے سب کام وقت کی پابندی سے ہیں - نماز کے لئے وقت مقرر ہے - روزہ کے لئے مقرر ہے حج کے لئے مقرر - طلاق اور موت کی عدت کے لئے مقرر ہے - پھر مباحثہ کے لئے کیوں مقرر نہ کیا جائے - مولوی نور محمد صاحب و خاکسار نے اپنے وعظوں میں اتباع سنت کی تاکید کی اور مولانا صاحب نے اپنے وعظ میں مسلمانوں کو تجارت اور اخلاق کی ترقی پر بہت توجہ دلائی - اور حسب عادت ترک کذب پر مؤکدہ عہد لئے - خدا اہالی جالندھر کو اس عہد پر قائم رکھے - آمین -

امرتسر میں آکر انجمن نصرت السنۃ کی طرف سے خاکسار نے ۱۳ ستمبر کو ایک اشتہار چھاپ کر جالندھر بھیجدیا کہ مولوی ولی محمد صاحب کو اگر کوئی ارمان ہے تو مباحثہ کرلیں - ہر مسئلہ کے لئے ۳-۴ گھنٹے اور ہر دفعہ کی تقریر کے لئے ۵ سے ۱۰ منٹ تک ہونگے - دیکھئے اسکا جواب کیا آتا ہے +

خاکسار حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر

---

نور افشاں کا جواب کسی آئندہ پرچہ میں نکلیگا - انشاء اللہ تعالیٰ

(اڈیٹر)

# یسوع مسیح کی نسبت مرزا صاحب قادیانی کے

## خام خیالات

(از نامہ نگار)

میں ذیل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے اصل عبارتیں نقل کرونگا - شائد مرزا صاحب کے مریدوں میں سے کوئی حق کا طالب حق کی طرف رجوع کرے ورنہ یاد رکھیں کہ اگر دیدہ دانستہ وہ حق بات کی جانب رخ نہ کریں گے تو ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا فتویٰ اُنپر صادق آجائیگا - دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ میں - وھو ھذا - "دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو نفسانی جوش کیلئے حق و دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں" اب حوالجات مرزائیہ کو غور سے سنئے!

(۱) دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۲ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں "جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارہ میں سکھلایا جاتا ہے یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے" پھر اور دیکھو کہ فتح المسیح کے صفحہ ۲۶ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں "یسوع صاحب کی تعلیم کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا تا یہ بدکاریاں ظہور میں نہ آتیں اس شخص نے پارسائی اور تقویٰ کا خون کر دیا اور الحاد اور اباحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا" +

ف مرزائیو! خدا سے ڈر کر سچ سچ کہنا کہ مرزا جی کی پہلی تحریر سچی ہے یا دوسری؟

(۲) اور دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۲ میں تحریر کرتے ہیں "ایک بڑی بھاری مصیبت قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس خدا کے دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جسکا نام یسوع ہے یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے بُرے سے بُرے مفہوم کو جائز رکھا - افسوس کہ یسوع جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ اس وقت اس کا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی ہوگیا تھا"

اور دیکھو وہی مرزا جی فتح المسیح کے صفحہ ۴۸ میں لکھتے ہیں "مگر تعجب کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت ہے اور اپنے یسوع مسیح کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالتا جس پر ڈالنا اسکو درست نہ تھا کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا کاش اگر وہ متعہ کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا - یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا تھا

ahmadimuslim.de

یا مسیح زناکاری تھی"

ف ای مرزائیو! سچ ہی کہنا اپنے پہلو قول کے خلاف کہنے والا عقلمند ہوتا ہے۔یا پاگل کہلاتا ہے اب مرزا جی کو کیا کہو گے ۔

(۳) اور دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۲ میں تحریر کرتے ہیں "ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں ۔

اور دیکھو وہی مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم کے ۷ میں تحریر کرتے ہیں " آپ کا تو بجز اس کے مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔مگر شاید خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی آپکا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہو ۔

ای مرزائیو! کیا تم میں سے کوئی حق کا طالب بھی ہے جو یا تو اور منصف مزاج مرزا غلام احمد کی تحریرات بالا مرقومہ کو پڑھ و دیکھ کر انکی کتابوں میں سے دیکھ کر اس بات کا اقرار کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے یسوع کی نسبت جو ایک کتاب میں لکھا ہے اس کے برعکس دوسری کتاب میں تحریر کیا ہے اور اعجاز احمدی میں جو انہوں نے لکھا ہے (۱) کہ ایک شریر یہودی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانی عورت پر آپ عاشق ہو گئے (۲) جیسے انہوں نے تحفہ قیصریہ میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے برے مفہوم کو جائز رکھا افسوس یسوع جیسے خدا کے پیاری کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں۔(۳) اعجاز احمدی میں لکھا۔کہ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں"

اے مریدان مرزا! ضمیمہ انجام آتھم و فتح المسیح میں جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے تم پر پوشیدہ نہیں ہے۔میں نے بھی اصل عبارات معہ پتہ صفحہ نقل کر دی ہیں اور خدا کی قدرت کاملہ سے جو کچھ مرزا صاحب نے تحفہ قیصریہ اور اعجاز احمدی میں یسوع کی نسبت تحریر کرایا وہ بھی تم پر چھپا نہیں ہے۔اب تم بقول مرزا صاحب شرارتی۔بے ایمان اور خبیث کسکو کہو گے؟ اگر دل میں ہو انصاف تو مطلب ہو صاف

حال ہے یہ اس کی تحریرات سے ✦ جس کو دعوے ہو وحی افلاک کا

الراقم خریدار اہلحدیث نمبر ۸۲

# جواب سوالات مندرجہ اہلحدیث ۲۳ اگست

(۱) احادیث صحیحہ قویہ متواترہ سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے بندوں پر رات دن میں پانچ نمازیں قائم فرمائیں جیسا کہ حدیث معراج میں مذکور ہے کہ اول پچاس نمازیں فرض کی گئیں جب تخفیف کے لئے عرض کیا گیا تو کم ہوتے ہوئے صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نمازوں کی شمار نہ پانچ سے زیادہ ہے نہ کم اور اسی پر تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اتفاق ہے پس پانچ سے زیادہ نمازوں کا خیال کرنا کسی طرح جائز نہیں۔کیونکہ حدیث و اجماع کے خلاف ہے قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ الآية اگر نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کو ادا کیا جائیگا تو نمازوں کی شمار پانچ سے زیادہ ہو جائیگی اگرچہ کسی حدیث سے نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کی صاف طور سے ممانعت نہیں پائی جاتی لیکن کسی دلیل سے ثابت نہ ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام سے پایا نہ جانا اُس کے ناجائز اور بدعت ہونے کی کافی دلیل ہے۔قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد۔علاوہ برآں اگر بروز جمعہ دونوں نمازیں (جمعہ و ظہر) ادا کی جائینگی تو دونوں کو فرض قرار دیا جائیگا یا صرف ایک کو۔اگر صرف ایک کو قرار دیا جائیگا۔تو اس تخصیص و ترجیح کے لئے مخصص و مرجح ہونا چاہیے۔اور اگر دونوں کو فرض قرار دیا جائیگا تو ایک وقت کے اندر دو فرض نمازوں کا فرض ہونا لازم آئیگا۔حالانکہ ایک وقت کے اندر ایک ہی نماز فرض کیگئی۔کما لا یخفیٰ۔

(۲) جمعہ کے روز اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کو فرض فرمایا ظہر کو مقرر نہیں فرمایا لیکن استقراء پایا جاتا ہے کہ عورت و غلام۔مسافر و مریض پر نماز جمعہ فرض نہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جمعہ بغیر عذر شرعی کے ساقط نہیں ہوتی اور ظہر عذر کی حالت میں قائم رہتی ہے کیونکہ مریض بمقابلہ تندرست کے اور مسافر بمقابلہ مقیم کے معذور ہے اسی طرح عورت و غلام۔مرد و حر کے مقابلہ میں معذور کا حکم رکھتے ہیں اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ نماز جمعہ بروز جمعہ اصل ہے۔

(۳) نماز جمعہ نماز ظہر کا بدل نہیں بلکہ مستقل جداگانہ فرض ہے کیونکہ یہ کہیں ثابت نہیں ہوا کہ اول تمام ایام میں نماز ظہر فرض کی گئی اس کے بعد بروز جمعہ نماز جمعہ قائم کی گئی تاکہ بدل ہونیکا احتمال قائم ہو۔بلکہ ابتداہی سے نماز جمعہ بروز جمعہ فرض کی گئی ہے علاوہ برآں نماز جمعہ و نماز ظہر کے احکام و آثار میں بہت فرق پایا جاتا ہے مثلاً نماز جمعہ کے لئے جماعت کا ضروری ہونا اور بغیر اس کے ادا نہ ہونا اور ظہر کے لئے جماعت کا

ahmadimuslim.de

ضروری نہونا اور اسی طرح عورت و غلام و مسافر و مریض پر جمعہ کا فرض نہونا اور ظہر کا فرض ہونا وغیرہ - اور ایک حدیث سنن ابوداؤد میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً مروی ہے اسکا آخر کا فقرہ یہ ہے ومن لغا وتخطے رقاب الناس کانت لہ ظہرا یعنی جو شخص نماز جمعہ کیوقت لغو گوئی کرے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا جاوے تو اس کو نماز جمعہ کا درجہ و ثواب حاصل نہ ہوگا صرف ظہر ادا ہو جائیگا اس سے بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز نماز جمعہ اصل ہے ظہر ہرگز اصل نہیں +

(۴) اسکا جواب جواب اول سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور یہی کیفیت سوال پنجم کی ہے +

(۶) دلائل شرعیہ سے یہی معلوم ہوتا ہے بروز جمعہ صرف نماز جمعہ فرض ہے اور ظہر کا فرض ہونا تو کجا مشروع ہونا بھی ثابت نہیں ایسی حالت میں مسقط ہونے نہ ہونے کی بحث کا کوئی موقع نہیں +

(۷) بیشک عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم ہے اگر عدم نقل مستلزم عدم وقوع نہ ہوگا تو کوئی عمل بدعت دبے اصل قرار نہ دیا جاویگا - بلکہ ہر عمل میں یہ احتمال قائم ہو سکیگا کہ اگرچہ یہ منقول و ثابت نہیں لیکن ممکن ہے کہ خیر القرون میں اسکا وقوع ہوا ہو مثلاً نماز عیدین کے اذان بالاتفاق ناجائز و بدعت ہے اس لئے کہ خیر القرون میں باوجود مقتضی اور زوال مانع کے نہیں پائی گئی - اب یہاں پر یہ احتمال قائم نہیں ہو سکتا کہ عیدین میں اذان اگرچہ منقول نہیں مگر اس سے عدم وقوع لازم نہیں آتا - یہی کیفیت ہے صلوٰۃ رغائب اور دیگر بدعات مثل مجلس میلاد وغیرہ کے ہے - اگر شرح و تفصیل منظور ہوگی تو پھر عمل میں لائی جائیگی +

(۸) احادیث صحیحہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر روز و شب میں پانچ نمازیں فرض و ضروری ہیں اور بروز جمعہ نماز جمعہ کا فرض ہونا پایا جاتا ہے جمعہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ الآية

(۹) دارقطنی میں ابوہریرہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیہا اخری ومن فاتتہ الرکعتان فلیصل اربعا یعنی جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پا دے پس چاہئے کہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ملا وے اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جاویں اسکو چار رکعتیں یعنی ظہر ادا کرنی چاہئیں +

(۱۰) جوابات سابقہ میں لکھا گیا ہے کہ بروز جمعہ ابتدا ہی سے نماز جمعہ فرض کیگئی یہ کہیں ثابت نہیں کہ اول نماز ظہر مقرر کی گئی پھر نماز جمعہ مقرر کر کے ظہر کو ساقط کیا گیا +

(۱۱) اس کا جواب جوابات سابقہ سے معلوم ہو سکتا ہے - اگر زیادہ شرح و تفصیل منظور ہو تو مطلع فرمایا جاوے - ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ عمل میں لایا جائیگا +

الراقم عبدالستار حسن بن مولانا عبدالجبار صاحب عمر پوری - نزیل دہلی - پھاٹک حبش خاں -

---


## تفسیر ثنائی جلد پنجم

طیار ہو چکی ہے - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت عہ ہے مگر ایکساتھ پانچوں جلدوں کے خریدار کیلئے مبلغ عہ روپے مقرر ہیں - جو صاحب پانچوں جلد و نسخے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مجموعہ مفت انعام دیا جائیگا اور جو صاحب ایک خریدار بنادیں انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں انعام دی جائیگی +

مینیجر اہلحدیث امرتسر


---

## تمباکو کا استعمال

واضح ہو کہ تمباکو اولاً و جوہراً بالذات اپنی کیفیت دماغ - قلب اور معدہ کو مضر اور سخت مضر ہے - کیونکہ جب تمباکو کے اجزا ہوا میں مل کر سانس کے ذریعہ ناک سے ہوتے ہوئے دماغ تک پہونچتے ہیں تو دماغ پر سخت اور ناقابل برداشت اثر کرتے ہیں اس کے سبب پے درپے چھینکیں آتیں اور آنکھ ناک سے بے انتہا رطوبت جاری ہو جاتی ہے - قلب سلامت روی کے سٹیشن سے ہٹ کر سریع الحرکتی کی تار برقی کے مانند آزادانہ تیز رفتاری اختیار کرتا ہے - صرف یہی نہیں بلکہ بسا اوقات اس میں ایک اختلاجی حرکت بھی پیدا ہو جاتی ہے - معدہ ان اجزا کے اثر سے بے خود اور بدحواس ہو جاتا ہے - ہچکیاں اس قدر آتی ہیں کہ جسم کی رگ رگ ہل جاتی ہے - سانس لینا دشوار ہوتا ہے - قے پر قے آتی ہے - طاقت ہاتھ پاؤں اور قریب قریب کل اعضا کو جواب دیدینا چاہتی ہے - یا دیدیتی ہے - انسان اکثر حواس باختہ رہتا ہے - کلاجڑا بیٹھ جاتا ہے خشکی کے مارے حلق میں کانٹے پڑنے لگتے ہیں - چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے - اور آخر کار بسا اوقات انسان موت

کی گہری نیند میں سو جاتا ہے۔

معترض یہاں اعتراض کرسکتا ہے کہ جو شخص عادی ہے اُس پر ہرگز یہ حالت طاری نہیں ہوسکتی۔ اُس کا اعتراض صحیح ہے واقعی نہ ہوگی۔ لیکن جب ابتداءً اُس نے تمباکو کا استعمال کیا ہوگا تو کیا حال ہوا ہوگا اور جب سہواً یا عمداً مقدار میں زیادتی ہوجاتی یا کی جاتی ہوگی تو کیا کیفیت ہوتی ہوگی۔ کم و بیش اَب بھی ضرور یہی اثر ہوتا ہوگا۔ لیکن وہ شخص جو مطلقاً اس کے کھانے پینے یا سونگھنے کا عادی نہ ہوگا۔ ضرور بالضرور نشانہ مضرت (کما ینبغی) ہوگا۔ کیونکہ ان حالات کا قلب۔ دماغ اور معدہ میں پیدا ہونا اور بے ارادی حرکات اضطراریہ مثلاً متلی ہچکی۔ اختلاج اور بیہوشی وغیرہ کا اعضائے مذکورہ سے سرزد ہونا ایذا پہونچانے والی چیز کے دفع کرنے کی غرض سے ہوتا ہے اور وہ موذی چیز وہی تمباکو کے اجزا ہیں جو گرم دہویں میں مل کر مقامات مذکورہ پر گذرتے ہیں۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہندوستانی جو علی العموم قلیل الجثہ کمزور اور نحیف ہوتے ہیں کیطرح غیر ممالک کی لوگوں کی حرص کرتے ہیں۔ کیطرح انکے قدم بقدم چلنے کے لئے جان دئے دیتے ہیں۔ مرے جاتے ہیں۔ وہ اگر پائپ یا چرٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں تو اُن کی اور اِن کی برابری کیا۔ پہلوان کی سی طاقت۔ اُن کا ساتن و توش اور اُن جیسے اعضا تو بنالیں اِن کے کمزور اعضاء ہرگز اِن مصائب کو برداشت نہیں کرسکتے۔ اقوام ہند کے علاوہ قریب قریب تمام ملکوں کے آدمی تندرست اور طاقتور ہیں اور یہی وجہ کہ کوئی مضر چیز جلدی اُن کے اعضا پر اثر نہیں کرتی۔

مذکورہ نقائص اوّل اوّل محسوس ہوتے ہیں۔ مگر متواتر استعمال کے بعد جب بیچارے مظلوم اعضا برداشت کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور اُن کی قوت احساس ضعیف ہوجاتی ہے تو پھر یہ حالت طاری نہیں ہوتی۔ لیکن اُس سے بڑھکر نقصانات کا دوسرا دَور شروع ہوتا ہے یعنی دماغ تر و تازگی سے بتدریج محروم ہوتا جاتا ہے جسکی سبب اُس کے تمام افعال ناکارہ اور مشوش ہوجاتے ہیں۔ انسان سوچتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے کیونکہ اُسکی قوت حافظہ بیحد کمزور ہوجاتی ہے۔ جو تدبیر یا کام وہ عمل میں لانا چاہتا ہے سہو کے باعث اُس کے موافق انجام نہیں دے سکتا۔ دینی معاملات ہوں یا دنیوی۔ علمی مباحث ہوں یا عقلی اکثر مبہوت رہجاتا ہے حس مشترک خیالات متصرفہ وہم کی پراگندگی اور پریشانی کے باعث مفہومات جزئیہ کی ترکیب بھی صحیح طور سے قائم نہیں رہتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجود طبعی ذہانت و ذکاوت کے قوت مدرکہ کو دقیق مسائل کے ادراک پر قدرت نہیں رہتی۔

بعض حکماء کے نزدیک براہ راست اور بعض کے خیال میں باتباع دماغ بصارت کو بھی اس سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ نظر کا تعلق دماغ سے ہے اور دماغ کی رطوبت بتدریج دہوئیں کی نذر ہوتی ہے۔ اب نظر کو قوت پہنچے تو کہاں سے۔ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب درخت کی جڑ ہی خشک ہوجائیگی تو ٹہنیوں میں تراوت کہاں سے پہونچیگی

؎ دل ہی نہ رہا امید کیسی ✣ جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی

پس لازم آن پڑا کہ دن بدن آنکھوں کی رطوبت زائل ہو اور پردے رطوبت کم ہوتے ہوتے ایک روز خشک ہوجائیں۔

قلب بھی اِس کے اثر سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے اُس کے جوہر کی تازگی و فرحت میں جیسا کہ . . . . . بیان کیا گیا بیّن فرق آجاتا ہے اس لئے کہ وہ بنفسہ نسیم بارد اور لطیف کا طالب اور دیگر اعضائے جسمانی کی تر و تازگی کا ذمہ دار ہے۔ پس جب یہ بات طے پاچکی تو فرمائیے کہ اُس کو اور اُس کے تابعین کو ایسے مضر المضرہ دہوئیں کا احساس قیامت ہی کا نہیں۔

الغرض خصوصاً حرارت قلبی اور عموماً رطوبات بدنی و نیز اُن رطوبات کے لئے جو شبنم کی طرح بدن میں پھیلی رہتی ہیں تمباکو کا دہواں تو وہ کام کرے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے وہ لوگ جو اپنی انمول اور بیش بہا جانوں کو شوق کے بدلے زہریلی ناگ کے منہ میں دیرہے ہیں۔ نادان نہیں تو کیا ہیں وہ لوگ جو آنکھوں دیکھتے نئی روشنی کی وضعداری اور مصاحبی کے مارے تاریک خونی کنوئیں میں گرے پڑے ہیں ہمیشہ بوسر شاخ و بن مے برید کے مصداق نہیں تو کون ہیں۔ خدا اپنے بندوں میں سے اگر کسی قوم یا فرقے یا شخص پر ناراض ہو کر سزا دینے کے لئے کوئی چیز چھینے تو دولت نہ کہ عقل۔ (دوا السلطنت)

---

# طاعون کا ایک نہایت ارزان علاج

یورپ کے ایک مشہور ڈاکٹر موسیو مانوس نے امریکا کے نامور طبی رسالہ میڈیکل ورلڈ میں لکھا ہے کہ میری رائے میں طاعون کی چھوت سے بچنے کے لئے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ تیل ہر جگہ ملتا ہے اور ایک ارزاں چیز ہے۔ تیل سے طاعون کا علاج کرنا قدیم زمانے سے مشہور ہے۔ اس سے حقیقت میں طاعون زدہ بیماروں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سمرنا (ایشیائے کوچک) میں ایک انگریز کانسل سٹر بلاڈون ایک عرصہ تک رہا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ جب اٹھارویں صدی کے

فہرست جماعت اہلحدیث ہندوستان ... پنجاب - بنگال - مدراس - بمبئی ... قیمت ۳؍ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

آخر میں ملک مصر میں طاعون کی بلا نازل ہوئی تو اس بیماری سے دس لاکھ کے قریب انسان ہلاک ہوئے - مگر یہ بات نہایت تحقیق سے معلوم ہوئی کہ جو لوگ تیل کی تجارت کرتے تھے یا تیل کے کارخانوں میں ملازم تھے - اُن پر طاعون کا مطلق اثر نہیں ہوا - اس واقعی امر کو دیکھنے اور تحقیق کرنے کے بعد میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ غالباً تیل اس ہولناک مرض کی چھوت سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے - میں نے اُس زمانے میں عام طور پر لوگوں کو نصیحت کرنی شروع کی کہ وہ اپنے بدنوں پر تیل ملا کریں - اس سے وہ طاعون سے محفوظ رہینگے - سب سے پہلے میں نے اس کا ذاتی تجربہ [illegible] میں کیا - مصر اور شام کی حدود پر ایک بندرگاہ میں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی تھی - میں نے وہاں کے بائیس ملاحوں کو ہدایت کی کہ وہ تیل کا استعمال کریں اور ہر روز اس کی مالش بدن پر کرتے رہیں - اتفاق سے یہ بائیس آدمی ایک ہی خاندان کے ممبر تھے - اس خاندان میں تین آدمی پہلے اس مرض سے ہلاک ہو چکے تھے - جب اُنہوں نے میری ہدایت پر عمل کیا - تو اُن بائیس آدمیوں میں سے کسی پر طاعون کا اثر نہیں ہوا اور اُن میں سے کوئی شخص اُس سے ہلاک نہیں ہوا +

اس کے بعد میں نے تین ارمنی خاندانوں پر اس علاج کا تجربہ کیا - ان خاندانوں میں کل ستائیس آدمی تھے - ان خاندانوں کے آدمی ایک محلے میں آباد تھے - اسلئے اُن میں طاعون کے بیسیوں حادثے ہو چکے تھے اور ہر شخص اپنی موت کے آنے کا یقین کرتا تھا - جب ان ستائیس آدمیوں نے میرے کہنے پر عمل کیا اور ہر روز تیل کی مالش بدن پر کرنی شروع کی تو اُس کا اثر یہ ہوا کہ وہ نہایت بشاش اور چاق چوبند رہنے لگے اور طاعون کا خوف اُن کے دلوں سے دور ہو گیا - اور باوجود اس کے کہ وہ طاعون زدہ مریضوں کے پاس جاتے آتے رہے اور اُن کی لاشیں اُٹھانے میں مشغول رہے - مگر اُن میں سے کوئی بھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوا +

مسٹر جیکسن اپنی ایک کتاب میں جس کا نام ہے "بحر متوسط کی تجارت" لکھتا ہے کہ ملک ٹیونس کے دارالحکومت میں طاعون نے قیامت برپا کر رکھی ہے اور ہر گلی کوچے میں موت ہی موت نظر آتی ہے - ہر شخص اپنی اور اپنے متعلقین کی زندگی سے مایوس دکھائی دیتا ہے - میں نے معتبر لوگوں سے بار بار سنا ہے کہ جو لوگ یہاں اپنے بدنوں پر تیل کی مالش کرتے رہتے ہیں - یا تیل کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں - اُن پر طاعون کا بالکل اثر نہیں ہوتا - یہ ایک عجیب بات ہے مگر نہایت مشہور خبر ہے اور اسی بنا پر یہاں اکثر لوگوں نے یہ عادت اختیار کر لی ہے کہ ہر روز دھوپ میں بیٹھ کر ننگے ہو جاتے ہیں اور اپنے بدنوں پر زور سے تیل کی مالش کرتے ہیں +

جب یورپ میں یہ اور ایسے ہی بہت سے واقعات اور تجربات ڈاکٹروں کو معلوم ہوئے تو اُنہوں نے علمی طریق سے تیل کے فواید کا تجربہ کرنا چاہا - اُنہوں نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ طاعون کے زمانے میں بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کریں اور نیم گرم تیل کی تھوڑی سی مقدار ہر روز پیتے رہیں - ان ہدایتوں کا نہایت عمدہ اثر ہوا اور جن لوگوں نے طاعون کے زمانے میں اُن پر عمل کیا وہ طاعون کی چھوت سے بالکل محفوظ رہے - سمرنا (ایشیائے کوچک) کے مشہور شفاخانہ سینٹ انٹنی میں ڈاکٹر ڈیس نے پانچ سال تک اس علاج کا تجربہ کیا - اُس کا قول ہے کہ "ستائیس سال سے جو نئی نئی دوائیں طاعون کی مشتہر ہوتی رہی ہیں اُن میں سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ درجے کی دوا تیل ہے اور میری رائے میں اس سے کوئی دوا طاعون سے محفوظ رکھنے میں ہمسری نہیں کر سکتی" یہ بہادر انسان جب سنتا تھا کہ کوئی شخص طاعون میں مبتلا ہو گیا ہے تو وہ اسکو فوراً شفاخانے میں لے آتا تھا اور ایک کمرے میں رکھتا تھا - اُس کمرے میں آگ جلائی جاتی تھی اور آگ پر مشک ڈال کر اُس کی دھونی مریض کو دی جاتی تھی - پھر ڈاکٹر خود نیم گرم تیل کی مالش اُس کے بدن پر کرتا تھا - یہاں تک کہ اُس کو خوب پسینا آتا تھا - ہر روز یہ عمل پانچ منٹ تک کرتا تھا - یہاں تک کہ مریض اچھا ہو جاتا تھا - جب شفاخانے سے وہ مریض کو رخصت کرتا تھا تو اُس کو ہدایت کرتا تھا کہ جب تک طاعون شہر میں ہے تم اپنے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کرتے رہو - تمام آدمی جن کو ڈاکٹر لویس ہدایت کرتا تھا اور جو اُس کے کہنے پر عمل کرتے تھے طاعون سے محفوظ رہتے تھے - اس شفاخانے میں بہت کثرت سے مریض آتے تھے اور ہر ایک مریض کا علاج ڈاکٹر خود کرتا تھا اور اُس کے کھانے پینے اور دوا دارو کا اہتمام اپنے سوا کسی اور کے ہاتھ میں نہیں دیتا تھا - یہاں مریضوں کو گرم شوربا - یا یخنی یا گرم دودھ یا چاء ہر روز پلائی جاتی تھی اور جب اُن کے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کی جاتی - تو ڈاکٹر کے ہاتھ میں ایک دستانہ ہوتا تھا جو ملائم نہیں ہوتا تھا - بلکہ تولیہ کی طرح کھردرا ہوتا تھا +

(باقیدارد)

مباحثہ نگینہ :- یہ مباحثہ اہل اسلام اور آریوں کے مابین متواتر سات یوم تک ہوتا رہا اور آریوں کو شکست فاش ہوئی - قیمت ۲/ منیجر

# فتاوی

س نمبر ۳۶۹ - جمعہ کے روز خطبہ میں شعر اردو ترغیب حسنات کیواسطے پڑھنا درست ہے یا منع اور رمضان شریف میں الوداع پڑھنا جائز ہے یا مکروہ؟

ج نمبر ۳۶۹ - حدیث میں ہے کہ آنحضرت اثناء وعظ میں کبھی کبھی کوئی شعر متضمن نصیحت پڑھا کرتے تھے۔ خطبہ بھی وعظ ہے اس لئے اس قسم کا شعر اس میں پڑھنا جائز ہے۔ منع کی کوئی وجہ نہیں۔ الوداع الوداع کہنا خلاف سنت ہے آنحضرت کے فعل سے ثابت نہیں۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ +

س نمبر ۳۷۰ - سید شیخ کو مغل پٹھان یا کوئی اور قوم مسلمان سے جو پابند تقویٰ کا ہے بیعت ہونا درست ہے یا نہیں - اور ایک شخص کئی شخصوں سے بیعت ہو۔ تو درست ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۰ - نیک بخت صالح متبع سنت سے بیعت کرنا جائز ہے خواہ وہ کسی قوم کا ہو۔ اسی طرح خواہ کئی ایک سے کرے تو بھی جائز ہے۔ ہاں آجکل کی پیری مریدی کی بیعت جو روزی کمانے کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے جائز نہیں +

س نمبر ۳۷۱ - نماز میں آمین بالجہر کی نسبت اکثر لوگ آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پیش کرتے ہیں لہذا جہر و خفی کس کو حجت ہے یعنے قوی جہر ہے یا خفیہ کہنا؟

ج نمبر ۳۷۱ - آیت مرقومہ سے دعا بالجہر کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی - حدیثوں میں آمین بالجہر کا ثبوت ہوتا ہے جیسے سورہ فاتحہ کا بالجہر پڑھنا ثابت ہے +

س نمبر ۳۷۲ - جب اقامت ہوتی ہو اور کوئی جماعت میں مل جائے تو بعد ادائے فرض بجماعت - سنت فجر جو اس سے پہلے نہیں پڑھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۲ - پڑھ سکتا ہے - ترمذی میں حدیث ہے - مگر بعد نماز فرض کسی قدر تسبیح تہلیل پڑھکر - یہ نہیں جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں کہ فرضوں کی نماز پڑھتے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں - حدیث کے مطابق فرض اور غیر فرض میں فصل کرنا چاہئے

س نمبر ۳۷۳ - بعد نماز عیدین مصافحہ سنت ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۳ - مخصوص وقت کے لحاظ سے تو ثابت نہیں عام لحاظ کر جائز ہے - یعنی اس لحاظ سے کہ حدیث میں آیا ہے سلام کو مصافحہ سے پورا کیا کرو۔

س نمبر ۳۷۴ - سود خوار کی امامت جائز ہے یا نہیں اور اس کی نکاح خوانی اور اس کی گواہی کیسی ہے؟

ج نمبر ۳۷۴ - سود خور فاسق ہے اس کی امامت اور نکاح خوانی جائز ہے حدیث میں آیا ہے صلوا خلف كل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو +

س نمبر ۳۷۵ - ایسی عورت جو فاحشہ بے پردہ ہو تمام بازاروں میں آیا جایا کرتی زنا کار ہو مشرکہ ہو تارک الصلوٰۃ ہو اس کے ہاتھ کا کھانا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۵ - ہاتھ کا کھانے سے اس کے ہاتھ کا پکا ہوا مراد ہے تو جائز ہے اور اگر اسکی کمائی مراد ہے تو جائز نہیں کیونکہ وہ کمائی ناجائز ہے +

س نمبر ۳۷۶ - تعویذ لکھنا اور اس کی اُجرت لینا کیسا ہے - اور تعویذ ہندوؤں غیر مذہبوں کو دینا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۶ - تعویذ اگر مشرکانہ مضمون کا نہیں ہے تو اجرت لینا بھی جائز ہے اور کافروں کو دینا بھی منع نہیں - حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ نے کافروں کو فاتحہ پڑھکر دم کیا اور معاوضہ اُجرت لی اور آنحضرت نے اسکو پسند فرمایا +

س نمبر ۳۷۷ - نماز تراویح اول وقت بجماعت مسجد میں افضل ہے یا تنہا آخر شب میں - اور یہ سنت کفایہ ہے یا کیا؟

ج نمبر ۳۷۷ - جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا ثابت ہے مگر تہجد کے وقت خواہ اکیلا ہی پڑھے افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا تھا +

س نمبر ۳۷۸ - پوجنے کی چیزیں بنا کر دینا کیسا ہے اور وہ بنانیوالا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۸ - پوجنے کی چیزیں بنا کر دینے والا گناہ میں شریک ہے - لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ +

س نمبر ۳۷۹ - زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں ایک ہی دفعہ تین طلاق دی - جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو معلوم ہوا اور فکر ہوا پس یہ عورت اُسپر حرام ہے یا حلال اسکو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۹ - بموجب حدیث شریف ایک دفعہ کی تین طلاقیں شمار میں ایک ہی ہے - پس شخص مذکور عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے +

س نمبر ۳۸۰ - مردہ جانور کا بیع کرنا حلال ہے یا حرام؟

ج نمبر ۳۸۰ - حلال مردہ جانور کی کھال کا بیچنا تو جائز ہے - اُسکا گوشت چونکہ حرام ہے - اس لئے اسکا بیع کرنا بھی منع ہے +

س نمبر ۳۸۱ - مہر عورت کا کس قدر ہونا چاہئے؟

ج نمبر ۳۸۱ - مہر عورت کا حسب توفیق ہونا چاہئے - حدیث شریف میں ہے جس نکاح

نماز اربعہ - ہندوؤں - آریوں - عیسائیوں اور مسلمانوں کی عبادتوں کا مقابلہ - قیمت ۲ر
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

اِس ہفتہ ایک ضمیمہ بابت استمداد مدرسہ تبت جاری ہوا ہے - قابل توجہ ناظرین ہے +

خدا کی شان امرتسر وغیرہ بلاد میں تمام بھادوں کا مہینہ بارش سے خالی گیا قحط شروع ہوگیا برخلاف اس کے ضلع گیا وغیرہ میں اسی مہینے خوب موسلے دھار بارش ہوئی اللھم استغنا +

بنگال کے مشہور لیڈر بپن چندر پال بابو کو انکار شہادت کیوجہ سے ۶ ماہ قید محض کی سزا ہوئی (کیا ان بنگالیوں کو بھوت چمٹ گیا ہے کہ خلاف قانون کرنے میں کامیابی جانتے ہیں) +

اخبار مسافر آگرہ کے اڈیٹر پر اور ایک مقدمہ ہتک کا خطرہ خود اسکو لگ رہا ہے مگر مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ اس دفعہ ہم کسی قسم کی چون وچرا کے بغیر جیل میں چلے جاوینگے - (کیوں؟) +

بابو محمد نظیر خان ساکن ابھی رام پور ضلع گونڈہ کا لڑکا مرگیا - ناظرین سے دعا خیر کے ملتجی ہیں - خدا نعم البدل عطا فرماوے +

افسوس مرزا صاحب قادیانی کا لڑکا مبارک احمد جس کی صحت کا الہام تھا ہوگیا (مفصل آئندہ) +

محسود قوم کے ایک گروہ نے جنکی تعداد ۳۰۰ تھی - ضلع بنوں کی سرحد ذکاخیل کے مویشیوں پر چھاپہ مارا - اس کشمکش میں ۳ برٹش رعایا اور ۲ محسود ماری گئے - محسود گائے بھینسوں کی ایک عظیم تعداد لوٹ کر لیگئے - سرحدی پولیس نے صرف ۶۰ سے زیادہ مویشی اُن سے چھینے +

ہندوستان کے کارخانوں میں مزدوروں سے جس قدر محنت لیجاتی ہے - اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیگئی اس کمیشن کے ممبر بہت جلد نامزد کئے جائیں گے - یہ کمیشن ۱۰ نومبر میں اپنی تحقیقات شروع کردیگی +

جولائی گذشتہ میں ۲ ۱/۲ کروڑ روپے کی چاندی اور ۲ کروڑ روپے کا سونا ہندوستان میں آیا - اس میں سے ۸۶ لاکھ روپے کی چاندی گورنمنٹ نے سکہ بنانے کے لئے منگوائی تھی +

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ کے اور ۱۵ ملزم پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت پر رہا کر دیئے گئے - ابتک ۳۶ ملزم ضمانت پر رہا ہوچکے ہیں - مقدمہ ہنوز

باقی صفحہ +

ترکی پیدل فوج نے جھیل یورومیہ کے شمال مغرب میں قصبہ مرگنگ اچین پر قبضہ کرلیا - (بیداری کے آثار ہیں) +

ہفتہ مختتمہ ۷ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۶۳۹۰ موتیں ہوئیں گویا سابقہ ہفتہ کی نسبت ۱۴۶۳ موتیں اس ہفتہ زیادہ ہوئیں - منجملہ ان اعداد کے پنجاب میں اس ہفتہ ۱۳۵ موتیں طاعون سے ہوئیں +

ہز ہیجسٹی امیر صاحب ۲ اگست کو ہرات سے مزار شریف کی طرف روانہ ہوگئے اور ماہ رمضان میں ۱۰ اکتوبر سے نومبر تک وہیں قیام کرنا چاہتے ہیں +

لاہور وامرتسر کے لئے نہر باری دواب سے برقی طاقت پیدا کرنے کی اجازت ملگئی ہے +

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۳۱ اگست کو طاعون سے ۱۱۴ - اموات حسب ذیل واقعہ ہوئیں - ہوشیارپور ۱ - جالندھر ۱ - امرتسر ۳ - اٹک ۴ - جہلم ۱۹ - شاہپور ۲۹ - راولپنڈی ۵۰ - سیالکوٹ ۷ - پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۲۹ واقعہ ہوئیں +

شورش مراکو - کا سابلانکا میں بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسیوں نے مخزن پر بلا مزاحمت قبضہ کرلیا - تاکہ وہاں اسلحہ اور گولہ بارود کا جو عظیم الشان ذخیرہ ہے وہ مولائی حفیظ کے ہاتھ نہ لگنے پائے (بعد کی خبر سے اسکی تردید ہوگئی بلکہ مولائی حفیظ نے قبضہ کیا ہے)

دولت عثمانیہ کی طرف سے عنقریب ایک علمی ڈیپوٹیشن طرابلس اور بنغازی کی حدود پر جغرافی تحقیقات کے لئے روانہ کیا جائیگا -

طہران سے روئٹر تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری مراسلہ اس مضمون کا شائع ہوا ہے کہ ترکی فوج کے سو پیدل سپاہیوں نے شمال مغربی ارومیہ کے ایک مقام پر قبضہ کرلیا ہے - اب ترک کل ڈیڑھ سو دیہات پر قابض ہیں +

لدھیانہ میں ذخیرہ آب کے لئے زمین کھودتے ہوئے ایک پرانی توپ برآمد ہوئی ہے +

گورنمنٹ پنجاب نے کاشتکاروں کی امداد کے لئے ۳۲ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے و ۳۱ اگست کو ہندوستان کے سرکاری خزانوں اور بینکوں وغیرہ میں گورنمنٹ کا ۱۲ کروڑ ۹۷ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ جمع تھا +

لکھنؤ کے شیعہ ایک شیعہ کانفرنس جاری کیا چاہتے ہیں (کیا اہلحدیث کو غیرت کرنی (دیکھئے!) منشی محمد حسین صاحب سب انسپکٹر دنگری کی آنکھوں میں پرانے ککرے ہیں - ناظرین سے کسی مجرب دوا کی استدعا کرتے ہیں +

# ایک قیمتی رائے

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے ہماری مومیائی کے متعلق حسب ذیل ہے۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ... صفحہ ۲)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ دردکمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل ودق اور ضعف دماغ کے واسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار ہے بچہ بوڑھا جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۲؎ علاوہ محصول

## روغن فولاد

اجابت کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؎

## معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ دردسر۔ نزلہ۔ زکام اور ضعف بصر کے واسطے مفید ہے۔ دفتر کے کلرک۔ دکاندار ... سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲؎

## سرمہ مقوی بصر

دھند۔ جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ معہ محصول

علاوہ اسکے ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض اپنی پوری کیفیت لکھیں۔

## خداوند کی ماں

امہات المومنین کا الزامی جواب۔ عیسائی مذہب کا فوٹو۔ قیمت ۴؎

## داغ دل

اس کتاب میں کم سنی شادی کی خرابیاں نادلانہ طرز پر دکھلائی گئی ہیں۔ قیمت ۵؎

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ ...

# جانہ ثناء

## تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے ہی سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں طیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ وبقر۔ قیمت ۱۲؎
جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونساء " ۱۲؎
جلد سوم۔ سورہ مائدہ سے اعراف تک " ۱۲؎
جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱۲؎
جلد پنجم۔ سورہ بنی اسرائیل سے فرقان " ۱۲؎

پانچوں جلدیں یکجا خریدنے پر ... مع محصول

## تقابل ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کی تین سطروں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کیلئے قطعی فیصلہ ہے۔ قیمت ۸؎ معہ محصول۔

## الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحثہ قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۲؎

## دلیل الفرقان

چکڑالوی نماز کا جواب۔ قیمت ۲؎

المشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

باہتمام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

## شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. عـه

مالیان ریاست سے .. عـه

رؤسا و جاگیرداراں سے .. عـه

عام خریداروں سے .. ۲ روپے ۸ آنے

ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر

بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہوا کرے

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر - یوم جمعہ - ۱۸ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

# اسلام اور عیسائیت

لودیانہ کے عیسائی اخبار نورافشاں نے ایک مضمون لکھا تھا جسکا عنوان تھا "مسیحیت کی خصوصیت" و اسکا ذکر مع جواب ۲ راگست کے اہلحدیث میں آچکا ہے - اڈیٹر صاحب نورافشاں نے جواب الجواب ۱۶ راگست سے شروع کرکے ۲۰ ستمبر تک ختم کیا ہے - آپ کے جواب کا خلاصہ ہمیں تو سمجھ نہیں آیا کیا ہے بجز اس کے کہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ آپ نے بہت لکھا ہے اس لئے وہ مضمون آنہی کے الفاظ میں ہم تبلادینگے -

نورافشاں کا دعوی تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیرووں کو ایمانی قوت بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب نہیں بخشتے - اس کے جواب میں انجیلی حوالوں سے تبلایا گیا تھا کہ حضرت مسیح کے حواریوں میں ہمیں ایسا نمونہ بھی ملتا ہے جنمیں کوئی ایمانی قوت شجاعت - حوصلہ ہم نہیں پاتے بخلاف اس کے مسلمانوں کے پہلے طبقہ میں اس قسم کے اعلیٰ درجہ کے نمونے ہمکو ملتے ہیں - اسکا جواب اڈیٹر نورافشاں دیتے ہیں کہ :-

"ہمارے مضمون کا دعوے یہ تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیرو کو روحانی طاقت اور زندگی بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ دیگر مذاہب اپنے اعمال اور کرنی پر زور دیتے ہیں لیکن جس حال میں کہ گناہ کی مزدوری موت ہے جس کے انسان کی موجودہ زندہ حالت میں یہ معنے ہیں کہ ایک طرف انسان نے خدا کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور نفسانی زندگی بسر کرتا ہے اور دوسری طرف سے خدا نے بھی اپنی خاص حضوری اُس میں سے ہٹالی ہے تو اس صورت میں ہماری کرنی اور ہمارے اعمال کس کام کے ؟ یہی ایک ادق مسئلہ ہے جسکا جواب صرف مسیحی مذہب دیتا ہے اس مسئلہ کے متعلق ہم کو پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہمیں ہونا کیا چاہیئے آیا ہم وہ ہوں جو ہمیں ہونا چاہیئے - پھر یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ہمکو کرنا کیا چاہیئے - دیگر مذاہب پہلی امر سے قطع نظر کرتے ہیں - اس لئے ان کے پیرووں کی زبان پر توبہ کچھ معنے نہیں رکھتا وہ اپنی تباہ حالت اور سیاہ دل سے ہرگز آگاہ نہیں ہوتے ہیں - ہاں دوسرے امر پر زور دیا جاتا ہے اور اُس حالت میں انسان اپنے لئے ایسے فرائض اور تعینات مقرر کرلیتا ہے جو سہل ہوتے ہیں کیونکہ دستورات اور رسومات کا پابند ہونا سہل ہوتا

لیکن اخلاق شریعت کا پابند ہونا امر محال ہوتا ہے مسیحی مذہب پہلے امر کی طرف مخاطب ہوتا ہے۔ چنانچہ مسیح کی تعلیم میں اُسی امر پر زیادہ زور دیا گیا ہے وہ فریسیوں اور فقیہوں کو بھی جتاتا رہا کہ تم ظاہرداری میں تو پوری اترتے ہو۔ لیکن اپنی زندگی سے باطنی شریعت کا ستیاناس کرتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جس کسی نے مسیحی مذہب کی اس خصوصیت کو پہچانا ہے وہ حقیقی تائب ہوکر خدا کا خواستگار ہوا ہے۔ نئی زندگی کا پہلا قدم تو یہی ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ نفسانی زندگی کی طرف سے مُردہ ہوکر خدا کی طرف پھرنا۔ محمد صاحب نے جنکو ہم بے شک عرب کا ایک بڑا مصلح مانتے ہیں اس مسئلہ کو حل نہیں کیا۔ قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدائے عادل و قدوس دکھایا نہیں گیا ہے بلکہ وہ کریم و رحیم ظاہر کیا گیا ہے گویا وہ گناہ سے چشم پوشی کرتا ہے اور گنہگار انسان کو الزام اور سزا کا مورد نہیں بناتا۔ بلکہ جو روزہ رکھتا ہے۔ مقررہ نماز ادا کرتا اور زکوٰۃ و خیرات دیتا ہے وہ بہشت کا وارث ہوتا ہے۔ پھر ایسے مجیب اور ساذج اڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کے پہلے پیروؤں میں ایسے بھی تھے جنہوں نے خود اُنکو پکڑوایا اور تین دفعہ اُن پر لعنت کی۔ لیکن آنحضرت کے اوّل پیروؤں کا نمونہ راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے اگر آپکا اشارہ یہودا کی طرف ہے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ وہ شروع ہی سے شیطان کا فرزند تھا وہ توبہ کی راہ سے مسیح کے پاس نہیں آیا اور نہ ہی اُس نے مسیحیت کی حقیقت کو پہچانا۔ اُسکی غرض نفسی تھی۔ مسیحیت تب ہی اُسپر اثر کرسکتی تھی اگر وہ حقیقی متلاشی دین ہوکر مسیح کے دائرہ میں آتا تب تو حقیقی توبہ بھی اُس میں پیدا ہوتی اور مسیح کی خاطر سب کچھ کرکے دکھاتا لیکن اُس کے دل میں نفسانی خواہشات جاگزیں تھیں اور برابر ہیں اس لئے رحمت کا دروازہ اُسپر بند ہوا اور وہ ہمیشہ کی موت کا لقمہ بنا۔ باقی شاگردوں کی نسبت ہم آپکو اُنکی واقعی راست جان نثاری کا نمونہ دکھاتے ہیں آپ برادر آپ کے ناظرین پر واضح رہے کہ بائیبل کا صحیح مطالعہ واقعات کے متعلق صرف ایک ایک یا جداجدا حقیقت کو لیکر نہیں ہوتا شاید پرانے عہدنامہ میں اگر ہم حضرت داؤد کی کیفیت کو پڑھیں اور صرف اُس واقع کو پڑھیں جسمیں اُن کے گناہ کرنے کی کیفیت ہے تو حضرت کے حق میں ہمارا خیال ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ لیکن جب ہم اُس کی تمام زندگی کی حالت کو پڑھتے ہیں تو ہم کو ایک ایسا شخص نظر آتا ہے جس کے ایمان میں حقیقت تھی اور جس کی وینداری اعلیٰ درجہ کی تھی اسی طرح مسیح کے شاگردوں کے واقعات کو پڑھنا چاہئیے۔ وہ پہلے پہل مسیح کے دائرہ میں متلاشی دین کے طور پر آئے۔ رفتہ رفتہ وہ مسیح کی رُوحانی تعلیم کی حقیقت تک پہونچے۔ کبھی مسیح کی بادشاہت کو جسمانی سمجھا اور اُس کے مطابق اُنکا حوصلہ بڑھا اور بالکل سپاہ کا آن تک اُٹھا دیا تاکہ مسیح کو صدمہ نہ پہونچے مسیح کی پستی کی حالت کو دیکھکر اُنکی امیدیں خاک ہوگئیں کبھی بزدلی سے اپنا سیاہ منہ دکھایا حتیٰ کہ مسیح کا انکار تک بھی کرگئے لیکن یہ گرنا اُنکا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ اُنکا دل سیاہ یا سخت ہے۔ بلکہ یہانتک کہ اُنکی زندگی کی کیفیت کے مطالعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابتک انہوں نے مسیح کے اعلیٰ مدعا اور تعلیم کو نہیں سمجھا ہے اُنکی آنکھیں ابتک مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتی ہیں لیکن جناب من اُنکی کیفیت زندگی کو مسیح کے صعود فرما ہونے کے بعد میں دیکھئیے جب کل راز اُن پر کھل گئے تب تو وہی پطرس جس نے پہلے مسیح کا انکار کیا اب کس بلا کی دلیری سے اہل یہود کے سرداروں پر مسیح کے موت کا الزام لگاتا ہے اور اُس کے حق الحق پر زور سے شہادت دیتا ہے مسیح کی خاطر دکھ اُٹھاتا ہے قید میں پڑتا ہے اور فی الآخر اُس کی خاطر شہید بھی ہوتا ہے۔"

**جواب:-** ہم نے بہت ہی غور کیا کہ اس ساری مضمون کا خلاصہ کیا ہے۔ تو ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ اڈیٹر صاحب کیا کہتے ہیں۔ ہاں جہانتک ہماری سمجھ نے راہ نمائی کی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اڈیٹر موصوف نے ہماری پیشکردہ مثالوں سے انکار نہیں کیا نہ عیسائی تاریخ سے نہ اسلامی تاریخ سے۔

ناظرین! اڈیٹر صاحب کا ادق سوال سمجھنے کے لئے ذرہ اُنکی عبارت زیرخط کو دوبارہ پڑھ جائیں جسکی ابتدا لیکن سے ہو اور انتہا اُسکی اس لفظ پر ہو۔ یہ آگاہ نہیں ہوئے ہیں" پھر یہ سوچئے کہ آپنے اس دعوے کا کوئی ثبوت بحوالہ انجیل بھی دیا ہے؟ اڈیٹر صاحب! واللہ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ جس حال میں آپ لوگ دیگر مذاہب خصوصاً اسلام کی مقدس کتاب سے واقف نہیں آپ کس برتے پر اعتراض کرتے ہیں سنئیے! قرآن مجید آپکے ان دونوں سوالوں کی جوابات خود دیتا ہے۔ فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (پ ۲۷ ع ۳)۔ یعنی میں (خدا) نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کرانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان کی علت غائی اور اعلیٰ کمال یہی ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے۔ کیونکہ کاریگر کسی چیز کو جس غرض کے لئے بناتا ہے اُس غرض کا

---

[1] بڑی بہادری کی۔ ہم بھی داد دیتے ہیں۔ (اڈیٹر)

اس سے حاصل ہونا اسکا کمال ہے۔ قرآن مجید پھر اسکو اور تفصیل سے بتلاتا ہے غور سے سنئے!

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ
يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ
هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝
وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ
عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝
اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا
وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ
اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ
يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝
يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ
مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ
سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَ
مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور خدائے رحمان کے (خاص) بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلیں اور جب جاہل ان سے (جہالت کی) باتیں کرنے لگیں تو (ان کو) سلام کرے (اور الگ ہو جائیں)۔ اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کریں اور (دست بستہ) کھڑے رہیں (یعنی نماز پڑھیں) اور جو دعائیں مانگا کریں کہ اے ہمارے پروردگار! عذاب دوزخ کو ہم سے پرے ہی پرے رکھیو (کیونکہ دوزخ کا عذاب (بڑی بھاری) مصیبت ہے (اور) تھوڑی دیر ٹھیرنا ہو تو اور ہمیشہ رہنا ہو تو (دونوں حالتوں میں) بری جگہ ہے اور جو خرچ کرنے لگیں تو فضول خرچی نہ کریں اور نہ بہت تنگی کریں بلکہ انکا خرچ افراط اور تفریط کے درمیان بیچ کی راس کا ہو اور جو خدا کے ساتھ (کسی) دوسرے معبود کو نہ پکاریں اور ناحق (دنا روا) کسی شخص کو جان سے نہ ماریں کہ اس کو خدا نے حرام کر رکھا ہے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں اور جو (شرک اور گناہ) مذکورہ بالا کریگا اور اپنے گناہ کا خمیازہ بھگتے گا کہ قیامت کے دن اسکو دوہرا عذاب دیا جاویگا (شرک کا الگ اور دوسرے گناہوں کا الگ) اور ذلیل (و خوار) اسی حال میں رہیگا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو شخص توبہ کرے اور (اس کے بعد وہ) نیک عمل (بھی) کرے تو وہ حقیقت میں خدا کی طرف رجوع کرتا ہے (ہاں خدا کے خاص بندے وہ ہیں جن کا مذکور ہوا) اور (نیز) وہ جھوٹی گواہی نہ دیں اور جو (اتفاقاً)

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا
كِرَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ
اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

بیہودہ شغلوں کے پاس ہو کر گذریں تو وضعداری کے ساتھ گذر جائیں اور (نیز) وہ لوگ کہ جب انکو انکے پروردگار کی آیتیں سنا سنا کر نصیحت کیجاتی ہے تو اندھے اور بہرے ہو کر ان پر نہ گذریں (بلکہ ارادتمندانہ سنیں اور نصیحت پکڑیں) اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں (کی طرف) سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما اور ہمکو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔"

اور سنئے! اس سے بھی واضح فرماتا ہے:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا
عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى
وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ
يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (المؤمنون)

ایمان والے اپنی مراد کو پہونچ گئے (اور یہ) وہ لوگ ہیں، جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے اور وہ جو بیہودہ باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے۔ اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (ان میں) ان پر کچھ الزام نہیں لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہوں تو وہی لوگ حد (شرع) سے باہر نکلے ہوئے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے اور وہ جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں یہی لوگ (آدم کے اصلی) وارث ہیں جو بہشت بریں کی میراث پائیں گے (اور) وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے"

پھر ان سب مضامین کو بالاجمال سمجھاتا ہے۔ غور سے سنئے اور دل لگا کر سنئے! وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ

[illegible] اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ یعنی اپنے پروردگار کا نام ذکر کیا کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔ مشرق اور مغرب کا وہی پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو تمام کاموں میں اپنا کارساز بناؤ"

مختصر یہ ہے کہ قرآن شریف ہمکو بتلاتا ہے کہ ہمکو خدا کا بندہ ہونا چاہئے پھر اسکا بندہ بننے کے قواعد اور احکام بھی خود بتلاتا ہے بفضلہ تعالیٰ وہ احکام بھی ایسے ہیں کہ جن کو انسانی طبیعت برداشت کر سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ دولتمندوں کا نجات پانا ایسا مشکل ہے جیسا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا نکلنا کیونکہ انکو حکم ہے کہ تم سب کچھ دیدلا کر تن تنہا میرے ساتھ ہو لو۔ (دیکھو انجیل) جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے آدمی نجات اور اصلی انسانی غرض سے محروم رہجاتے ہیں۔ قرآن مجید ہمکو ظاہری اطاعت ہی نہیں سکھاتا بلکہ وہ ہمارے ظاہر اور باطن پر خدائے ذوالجلال کا قبضہ ثابت کرتا ہے وہ بار بار ہمکو سناتا ہے إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وغیرہ (خدا تمہارے دلوں کے حال پر مطلع ہے وہ تمہاری آئندہ اور گذشتہ سب باتیں جانتا ہے اس لئے اس کے بعد یہ نتیجہ مرتب کرتا ہے فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ (پ ع) یعنی تم اپنے آپ کو پاک اور بے گناہ مت سمجھا کرو خدا ہی جسے چاہے پاک کرتا ہے"

پھر ان تعلیمات کی جامع تعلیم ایک ہی لفظ میں دی رکھی ہے کہ ایماندار وہی ہیں جنکو سب چیزوں سے زیادہ خدا ہی کی محبت ہو یعنی جن کے دلوں پر عظمت۔ جبروت خداوندی کے ساتھ محبت خداوندی کا بھی پورا تسلط ہو۔ غور سے سنئے!

"الَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ (پ ع) یعنی ایماندار وہی ہیں جنکو سب چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت ہو۔

غرض قرآن مجید کی کوئی سورۃ کوئی پارہ دیکھو آپکے ادق سوال کو پہلے ہی سے چٹکیوں میں حل کر دیا ہے۔ کیا آپ بھی انجیلی حوالوں سے یہ تفصیل بتلا سکتے ہیں؟

بس تنگ نکر ناصح ناداں مجھے اتنا ✦ یا چل کے دکھادے دہن ایسا کمر ایسی

آپ کہتے ہیں قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدا عادل وقدوس دکھایا نہیں گیا ہے اب ہم پھر وہی کہینگے کہ آپنے قرآن نہیں پڑھا۔ غور سے سنئے!

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (پ ع) یعنی جو کوئی ذرہ بھتنی نیکی کریگا وہ دیکھ لیگا اور جو ذرہ جتنی برائی کریگا وہ بھی دیکھ لیگا

کیا یہ عدل وانصاف کا مقتضی نہیں؟ اور سنئے! حضرت لقمان کی نصیحت ہم کو سنائی جاتی ہے يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (پ ع) یعنی اے بیٹا اگر گناہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو پھر وہ پتھر کے نیچے ہو یا آسمان پر ہو یا زمین میں ہوگا تو بھی خدا اُسکو سامنے کردیگا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے (کیا یہ بھی عدل اور انصاف کا ذکر ہے یا نہیں)

قرآن جگہ جگہ ہم کو بتلاتا ہے لَا تُظْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنی تم پر ظلم نہیں ہوگا جو کروگے وہی بھروگے۔

کہئے! اس سے بھی زیادہ کوئی کتاب خدا کو عادل اور منصف کہہ سکتی ہے

بس تنگ نکر ناصح ناداں مجھے اتنا ✦ یا چلکے دکھادے دہن ایسا کمر ایسی

حضرت مسیح کے شاگردوں کی نسبت جو فیصلہ آپ نے دیا ہے کہ وہ آخر تک مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتے رہے ہماری دعوے کی تائید ہے۔ کیا حضرت ممدوح کی زندگی میں مسیحی مذہب کامل نہ تھا کہ انہیں اثر کرنے سے کمزور رہا۔ خدا کرے یہ تحریر آپکی مرزا صاحب قادیانی نہ دیکھ لیں جو پہلے ہی سے مسیح کی قوت کو کمزور کہا کرتے ہیں (ازالہ طبع اول ص)

ادھر دیکھئے کہ مکہ ہی میں اپنے ہادی برحق کی تعلیم کو خوب سمجھ گئے۔ بلکہ ایک ادا میں سمجھ گئے کہ دین اسلام اور پیغمبر علیہ السلام کا مدعا اور مطلب یہ ہے کیونکہ ان سے کہا گیا تھا هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین برحق کے ساتھ اس لئے بھیجا ہے کہ سب پر اسکو غالب کرے اگرچہ کافر لوگ اسکو ناپسند کریں"

پس اس مضمون کو مسلمانوں نے خوب سمجھ لیا تھا۔ بلکہ دوسروں کو بھی سمجھا دیا تھا ✦ (باقی آئندہ)

# امرتسری مجتہد کا فتویٰ

## گذشتہ نمبر سے پیوستہ

گذشتہ نمبر میں ہم لکھ آئے ہیں کہ امرتسر کے ایک مجتہد صاحب نے فتوے دیا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے بھولے سے بھی نماز پڑھی جائے۔ تو دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ آپ کی دلیلوں کو مختصر کیا جائے تو دو جملوں میں ختم

چودھویں صدی کا مسیح — مرزا قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول صفحات ۵۱۲ قیمت ۱۲ محصول — پتہ: مینجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

ہیں (۱) غیر مقلدین فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہیں (۲) فاسقوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ نہ پہلے مقدمہ کا ثبوت آپ نے دیا نہ دوسرے کا۔ آپکی پیش کردہ دلیل پر معقولی اور اصولی طریق سے جو اعتراضات وارد ہوتے تھے اُنکا ذکر تو گذشتہ نمبر میں ہو چکا ہے۔ دوسرے مقدمہ کا ثبوت بھی آپنے تو کچھ نہ دیا تھا ہم نے از خود بحوالہ کتب فقہ اُسکا بھی ابطال کر دیا تھا۔ دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۸ جون ۱۹۰۷ء یعنی فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار سے دکہا دیا تھا کہ معتزلہ وغیرہ فرقے کافر نہیں فاسق اور گمراہ ہیں انکے پیچھے نماز جائز ہے چنانچہ اصل عبارت کتاب مذکور کی یہ ہے انہم فساق عصاۃ ضلال یصلی خلفہم وعلیہم (جلد ۳ صفحہ ۱۹۶) جسکا مطلب صاف ہے کہ حنفیوں کی نماز معتزلیوں وغیرہ کے پیچھے بھی جائز ہے۔ شکر ہے اس حوالہ کی تو مجتہد صاحب نے تکذیب نہیں کی اور کرتے بھی کیونکر جبکہ تمام کتب فقہ میں یہ مسئلہ ملتا ہے کہ فاسق فاجر اور بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے اس لئے مجتہد صاحب ایک اور طریق پر چلے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ایسے مسئلوں میں مجتہدوں کا قول معتبر ہوتا ہے۔ سو امام محمد نے امام عالم (ابو حنیفہ) اور ابو یوسف سے روایت کی ہے کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں عینی شرح ہدایہ کے صفحہ ۲۳۲ پر دیکھو روی محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف رضی اللہ عنہما ان الصلوٰۃ خلف اھل الاھواء لا تجوز (اہلفقہ ۱۲ اگست ۱۹۰۷ء)

**جواب**:۔ اے جناب! آپ کی عمر کا بہت سا حصہ فقہ اور اصول فقہ میں گذرا ہوگا مگر افسوس وہی مثل ہے کہ ؎ نکتہ داں فشود کرم گر کتاب خورد۔ اس روایت کی صحت امام صاحب سے نہیں ہو سکتی۔ سُنئے! فقہا نے اسکی تردید کس دقیق النظری سے کی ہے پہلے آپ اپنی شرح ہدایہ عینی ہی کو دیکھئے کہ وہ کیا فیصلہ دیتے ہیں آپ نے جو عبارت نقل کی ہے افسوس لا تقربوا الصلوٰۃ کی طرح آپ نے ایک فقرہ اُڑا یا مگر فیصلہ کی بات نہ لکھی غور سے سُنئے! اُسی کتاب میں ہے:۔

وفی شرح بکر ماحل الجواب ان من کان من اھل قبلتنا ولم یغل فی قولہ حتی لم یحکم بکفرہ تجوز الصلوٰۃ خلفہ وان کان یغلو حتی یکفر اھلھا لا تجوز۔

یعنے صحیح بات یہ ہے کہ جو کوئی یہانتک غلو نہ کرے کہ اُسپر کفر کا حکم کیا جائے تو اُسکے پیچھے نماز جائز ہے اور جسپر غلو کی وجہ سے کفر کا حکم ہو تو اُس کے پیچھے جائز نہیں۔ اسی طرح فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے الاقتداء باھل الاھواء جائز یعنے اہل اہوا مبتدعین۔ معتزلہ وغیرہ کے پیچھے نماز جائز ہے۔

پھر لکھا ہے وجملتہ ان من کان من اھل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ یجوز الصلوٰۃ خلفہ وتکرہ۔

یعنی جس فرقہ کی حد کفر تک نہ پہونچی ہو اُس کے پیچھے بکراہت تنزیہہ نماز جائز ہے آئیے اب آپکو علامہ شامی کی سنائیں کہ کسی کا گو کو کافر کہنے کے بارے میں تمہارے فقہا کا کیا فیصلہ ہے۔ علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

والراجح عند اکثر الفقہاء والمتکلمین خلافہ وانہم فساق ضلال عصاۃ ویصلی خلفہم وعلیہم ویحکم بتوارثہم مع المسلمین منا قال المحقق ابن الھمام فی شرح الھدایۃ نعم یقع فی کلام اھل المذاھب تکفیر کثیر منہم ولیکن لیس من کلام الفقہاء الذین ھم المجتہدون بل من غیرہم ولا عبرۃ بغیر الفقہاء والمنقول عن المجتہدین عدم تکفیرہم (رد المحتار مصری جلد ۳ صفحہ ۱۱)

یعنی فرقہائے مبتدعہ معتزلہ جہمیہ وغیرہ کو بعض لوگ کافر کہتے ہیں مگر ان کا اعتبار نہیں۔ اعتبار مجتہدین کا ہے اور مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے۔

اِن دونوں (عینی اور شامی کی) عبارات منقولہ سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ جو فرقہ کفر تک پہونچ چکے ہوں اُن کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مگر مجتہدین ان کو کافر نہیں کہتے بلکہ مسلمان جانتے ہیں۔

مولانا کہئے! مزاج کیسے ہیں؟ دیکھا! فقہ کی کتابوں کو سمجھ کر پڑھنا اسکا نام ہے

؎ فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
سناؤں دردِ دل طاقت اگر ہو سُننے والے میں۔

اور سُنئے! صاحب ہدایہ (حنفی مذہب کے مدار المہام) لکھتے ہیں وان جاز لقولہ علیہ السلام صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی فاسقوں کی امامت جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ چونکہ اس روایت کی بنا حدیث نبوی پر ہے اس لئے بھی آپ کی پیش کردہ روایت غلط ہے کیونکہ اگر وہ روایت صحیح مانی جائے تو لازم آئیگا کہ امام ابو حنیفہ صاحب نے یہ حکم حدیث نبوی کے خلاف دیا ہے تو بھی قابل عمل نہیں جیسا کہ شراب نوشی کے متعلق امام صاحب کا فتویٰ لائق ترک ہے چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی کتاب مالابد میں لکھتے ہیں:۔

واین ہمہ مسکرات نزد امام محمد رحمہ اللہ حرام ست اگرچہ یک قطرہ از آن خورد و نجس

آٹا سنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے آہنی پیلنے
ملنے کا پتہ:- مستریان مولا بخش و غلام حسین - بٹالہ ضلع گورداسپور

ست بنجاست خفیفہ۔ رسول خود صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ کثیر آں سکر آرد قطرہ انآں حرام ست وہرچہ مسکر ست نجاست یعنی ہمچو خمر است و در حرمت و نجاست و نزد امام ابی حنیفہ رہ سوائے چہار شراب سابقہ انا شربہ لاحقہ آنچہ بقصد لہو خود حرام ست و اگر بقصد قوت خود جائز باشد لیکن ایں قول امام متروک ست وفتوے بر قول محمد است۔" (صفحہ ۱۱۲)

مولانا! فقہ کی ایسی بے ثبوت اور بے سند روایات کے پیچھے آپ پڑینگے تو آپ کی بھی خیر نہ ہوگی آئیے ہم آپکو ایک ایسے بھنور میں پھنسائیں جس میں آپ کو بھی قدر عافیت معلوم ہو۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر کھولکر دیکھئے لکھا ہے جو کوئی علم کلام ... کے ساتھ مناظرہ کرے۔ فقہا کے نزدیک ... پیچھے بھی نماز جائز نہیں ... سنئے "ویجوز الحلوانی عدم الصلوۃ خلف من ... فی علم الکلام ... اصحاب الاھواء۔" جانتے ہو اس روایت ... جاتا ہے۔ امام غزالی اور امام رازی شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز قدس اسرارہم کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ یہ لوگ علم کلام کے متبحر اور اہل ہوا (معتزلہ شیعہ وغیرہ) کا ہمیشہ رد کرتے رہے۔ لیکن ان بزرگوں پر فتوے لگنے سے آپکو کوئی ... نہوا ہوگا۔ اس لئے میں بتلاؤں کہ اس روایت کے بموجب آپکے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ (بقول آپ کے) اہل حدیث تو اہل ہوا ہوئے اور آپ اُن سے مناظرہ کرتے ہیں۔ ایک دفعہ مسئلہ علم غیب میں بھی خاکسار سے آپکا مناظرہ ہوا تھا جس میں آپ ہی کے منصف نے آپ کے برخلاف فیصلہ دیا تھا اسکے علاوہ اب بھی آپ رد و قدح کرتے ہیں اور یہی مناظرہ ہے۔ تو آپ کے پیچھے کیسے نماز جائز ہو سکتی ہے؟

مولانا! کہئے کیسے مزاج ہیں؟ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر اس قسم کی فقہی روایات میں آپ پڑینگے تو آپ کی خیر نہ ہوگی کیونکہ فقہ میں کیا کچھ نہیں ہے۔ ہر قسم کا کوڑا کرکٹ بھی ہے اور موتی جواہرات بھی ہیں مگر پہچان کے لئے معیار چاہئے۔ معیار کیا ہے؟ سے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ٭ پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

قابل کلام یہ ہے کہ آپ کے ذمہ دو مقدموں کا ثبوت ہے۔ اول اسکا کہ اہلحدیث فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہیں۔ دوسرا یہ کہ فاسقوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پس ان دونوں مقدموں کا ثبوت دیجئے۔ ودونہ خرط القتاد۔

یار زندہ صحبت باقی

# کھلی چٹھی

## بخدمت مولوی ولی محمد صاحب جالندہری

ناظرین اہلحدیث نے گزشتہ پرچہ میں جالندہر کے مباحثہ کی کیفیت پڑھی ہوگی جس سے بعد ایک اشتہار ۸ شعبان کو مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ جالندہر کے نام سے اس مضمون کا جاری ہوا کہ مولوی ثناءاللہ صاحب جالندہر میں آکر مباحثہ کر لیں۔ مولوی ثناءاللہ صاحب نے جونہی وہ اشتہار دیکھا سب کام چھوڑ کر عقاب کی طرح فوراً جالندہر پہنچے جاتے ہی مہر نظام الدین صاحب کو خط لکھا کہ میں حسب دعوت آپ کی آگیا ہوں وغیرہ۔ مہر صاحب نے بڑی حیرانی ظاہر کی کہ ایسی جلدی آگئے میں نے تو ابھی اس اشتہار کو ترمیم کرنا تھا۔ یہ عبارت میری بے خبری میں لکھی گئی ہے وغیرہ۔ مولوی صاحب کے سفیروں نے کہا کچھ بھی ہو ہم تو آپکو معزز رئیس جانکر آپ پہنچے ہیں اسلئے آپکو انتظام کرنا ہوگا۔ مہر صاحب نے کہا اچھا ہم مشورہ کر کے جواب دینگے اس کے بعد جالندہر کے معززین کی ایک جماعت مولوی ثناءاللہ صاحب کے پاس آئی اور بعد معمولی باتوں کے گویا ہوئی کہ مباحثہ مناظرہ کی تو حاجت نہیں۔ مولوی صاحب نے مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا ہم تو ان جیسے معزز آدمیوں کے اشتہار پر آئے ہیں مہر صاحب نے کہا ہم نے وہ حدیث دیکھ لی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھی اس حدیث کا کوئی ناسخ بھی نہیں۔ علاوہ اس کے مسلمانوں کی موجودہ حالت ایسے مباحثات کی متقاضی بھی نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا بہت اچھا اگر آپ مصالحت چاہتے ہیں تو اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ چنانچہ اس مصالحت کا اعلان عام طور پر کیا گیا۔ یہ سب کچھ تو ہوا مگر افسوس کہ مولوی ولی محمد صاحب گھر سے باہر نہ نکلے کئی دفعہ آدمی بھیجے گئے خبر لائے کہ ہنوز وظیفہ پڑھتے ہیں۔ افسوس سے

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی ٭ حیف صد حیف ملاقات نہ ہونے پائی

خیر یہ تو ہوا جو ہوا اس کے بعد مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب ایک خط مولوی ولی محمد صاحب کو بطور کھلی چٹھی کے لکھتے ہیں۔ جو اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔ (سب ایڈیٹر)

**مولوی ولی محمد صاحب** سلام علیکم۔ جناب کی کارروائیاں اہلحدیثوں کے برخلاف تقریریں کسی سے مخفی نہیں گویا یوں سمجھئے کہ آپ کو بجز ان مظلوموں کی یاد خیر کے کوئی اور کام ہی نہیں اس لئے میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کو جس جس مسئلہ متنازعہ فیہا کے متعلق تحقیق منظور ہو تقریری یا تحریری یہ خاکسار حاضر ہے۔ تقریر کے لئے مجھے ہی جالندھر بلائیں مگر اپنے دستخطی خط پر نہ کہ دوسرے کے نام سے اور اگر تحریری چاہیں تو اخبار اہلحدیث کے کالم آپ کی جولانی طبع کے لئے کھلے ہیں۔ بیشک آپ جو سوال مسئلہ متنازعہ فیہا کی متعلق چاہیں کریں۔ آپ کا سوال مع جواب درج اخبار کیا جاویگا۔ مجھے آپ کی ضعیفی اور پیرانہ سالی پر رحم آتا ہے اور میں دل سے چاہتا ہوں کہ آپ کا خاتمہ بخیر ہو اور آپ خدا اور رسول کے متبع ہو کر اس دنیا کو چھوڑیں۔ والسلام

میں ہوں آپ کا بادفا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

# مسلمان اور تجارت

قرآن مجید کل مسلمانوں کی دینی کتاب ہے جس نے مسلمانی مذہب کی سچی تصویر کھینچی ہو تو قرآن مجید کو دیکھو مگر آج ہمارے مخالف ایک سخت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں کہ مسلمانی مذہب کو مسلمانوں کے برتاؤ سے اخذ کرتے ہیں جسکا نتیجہ بہت دور جا پہونچتا ہے۔ مسلمان اگر اس لائق ہوتے کہ ان سے اسلام کا صحیح مضمون اخذ ہو سکتا تو ان کے قومی شاعر کیوں کہتے ؎

یا تعلق دین سے کچھ کام انہوں نے * کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

مثال کے لئے آج ہم نے یہ عنوان (مسلمان اور تجارت) قائم کیا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں تجارت کا ذکر آیا ہے اس کو فضل الٰہی کے عنوان سے بیان فرمایا ہے وَابْتَغُوا فَضْلَ۔ لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ جسکا یہ مفہوم ہے کہ جو قوم تجارت پیشہ ہے وہ خدا کے فضل کی مورد اور محل ہے۔ فضل دو قسم پر ہے ایک دینی۔ دوسرا دنیاوی۔ دینی فضل تو اعمال صالحہ ہی سے ملتا ہے۔ البتہ دنیاوی فضل تجارت سے حاصل ہو سکتا ہے، قرآن مجید ہم کو بتلاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی تجارت کرتے تھے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق عربوں نے تجارت کا بیڑا اٹھایا تو کہاں سے کہاں پہونچے غرض تجارت کا ثبوت اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کوئی کیا کہیگا جو قرآن مجید نے بتلائی ہے کہ فضل الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ تجارت ہے۔ خرید و فروخت کے متعلق قرآن مجید نے احکام جاری کئے۔ ضروری احکام یہ ہیں کہ راست گوئی اور راست روی کے ساتھ برتاؤ کرو نرخ مقرر کر کے کم دینے والوں کو خاص طور پر مجرم قرار دیا ارشاد ہے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ یعنی جو لوگ لینے میں پورا اور دینے میں کم کرتے ہیں ان کے لئے ہلاکت اور تباہی ہے۔ غرض تجارت کو ذریعہ فضل بنایا ہے تو اس کے لئے شرائط بھی بتلائی ہیں کہ راستی اور دیانتداری سے برتاؤ کرو۔ دغا فریب کو پاس بھی نہ آنے دو۔ آج یورپ کی منڈی میں جو طریقہ راست گوئی کا برتا جاتا ہے جسکو ذریعہ ترقی مانا گیا ہے۔ تیرہ سو برس ہوئے قرآن مجید نے عرب کے ریگستان میں پہلے ہی سے یہ اعلان کر دیا تھا لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ۔ لَا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ یعنی سودا کرنے میں چیز کم نہ دیا کرو۔ ترازو اور ماپ پورا کیا کرو۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسلمانوں نے تجارت کے متعلق دونوں طرف افراط و تفریط سے کام لیا ایک طرف تو تجارت کو جواب ہی دے بیٹھے گویا تجارت نصیب اعدا ہے دوسری طرف اگر تجارت کی بھی تو نا راستی بد دیانتی دغا بازی سے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ مسلمان آسودہ نہیں ہوتے۔ کیا وجہ ہے کہ مسلمان ہندوستان میں قریباً ہزار سال تک حکمران رہے مگر سلطنت جاتے ہی ایسے غریب کنگلے ہو گئے ہیں کہ دنیا میں کوئی قوم انکے برابر نہ ہوگی حالانکہ ہندوؤں کی سلطنت ہزار سال ان سے پہلے زوال پذیر ہو چکی ہے۔ مگر وہ آسودہ ہیں۔ کیا یہ واقعات فرضی ہیں۔ کیا ان واقعات کا ثبوت دینے میں اقلیدس کی کسی شکل کا ثبوت دینا پڑتا ہے۔ نہیں بلکہ یہ واقعات بالکل سچے ہیں اور اپنے اندر ثبوت اپنا رکھتے ہیں۔ دنیا میں دو دونے چار کے برابر کوئی فقرہ سچا نہ ہوگا مگر ہمارے خیال میں اس سے زیادہ سچا فقرہ یہ ہے۔ بلا از آسمان آمد بر خانہ مسلماں کجاست۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے خدا کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کیا۔ اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر اپنی اپنی ایجادات کو پسند کیا۔ تمدن میں نئی رسوم نکالیں۔ عبادات میں نئی نئی بدعات پیدا کیں۔ اعتقادات میں نئے نئے دُم چھلے لگائے۔ حالانکہ دین و دنیا کی طرف سے ایسے بے فکر تھے کہ کسی نئی بات کے پیدا کرنے کی انکو کوئی فکر ہی نہ ہونی چاہئے۔ عام طور پر انکو حکم تھا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (تم مسلمانوں کے لئے اللہ کا رسول نہایت عمدہ نمونہ ہے پس جو یہ کرتا ہے وہی کرو)

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ یورپ کے پولیٹکل یا تمدن کے قواعد میں سے

کوئی اعلیٰ درجہ کا قاعدہ ہم کو بتلاؤ ہم اُس سے اچھا قرآن و حدیث میں دکھا دینگے مثال کے لئے ہم یورپ کے تمدن کی ایک مثال بتلاتے ہیں۔

آج یورپ نے تمدن میں ایک عافیت کا یہ اصل رکھا ہے کہ گھر کا انتظام میم صاحبہ کی سپرد ہوتا ہے۔ صاحب بہادر کو اس میں آرام ملتا ہے۔ خانگی ملازم سب میم صاحبہ کے اختیار میں ہیں۔ بہت خوب۔ اب اسکے مقابلہ میں ہم آریوں اور عیسائیوں کی طرح محض زبانی جمع خرچ نہیں دکھلاتے کہ ویدمیں ریل بنانیکا منتر بھی ہے اور انجیل میں سب کچھ ہے جو دیکھنے دکھلانے میں نہ آسکے بلکہ صاف الفاظ دکھاتے ہیں ہمارے حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں المرءۃ راعیۃ فی بیت زوجھا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا :۔ فھی مسئولۃ عن رعیتھا اُس عورت کو اس کی رعیت (بال بچوں) اور اپنے خاوند کے بال بچوں) کی بابت سوال ہوگا کہ کس طرح اُن سے برتاؤ کیا تھا۔ یہ ایک چھوٹی سی نظیر ہے کہ اہل خدا کو سیدھی راہ پر چلنے کے لئے کافی ہے۔ اگر ہم کو اپنے مضمون سے دور چلے جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو ہم یورپ کے تمدن کی ایک ایک شاخ کا مقابلہ کرتے جس طرح ہم نے پولیٹکل اسلامی اور انگریزی قانون کا مقابلہ کر کے دکھایا ہوا ہے کہ اسلام کا دعوئے برتری کا نمایاں ہے ۔

چونکہ ہمارے مضمون کا عنوان خاص ہے "مسلمان اور تجارت" اس لئے ہم نے یہ بتلانا ہے کہ مسلمان باوجود ہزار سال حکومت کرنے کے اور باوجود ہندوؤں کی حکومت پہلے زوال پذیر ہونے کے مسلمان ہندوؤں سے مال و دولت میں کیوں کم ہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں نے ایام حکومت میں تجارت کی طرف خیال نہیں کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جونہی حکومت کا سایہ ان سے اٹھا چٹیل میدان کی دھوپ میں پڑے رہے اور بالکل بے سایہ ہو گئے۔ اب سوال یہ ہے کہ اب کیا علاج ہو؟ جواب یہ ہے کہ تمام مسلمان یا جس قوم یا جس شخص کے دل میں خیال پیدا ہو کہ ہم کچھ بڑھیں وہ پہلے دل میں یہ ٹھان لے کہ ہم کوئی نئی بات نہ عبادات میں۔ نہ اعتقادات میں نہ تمدن میں نہ معاملات میں پیدا کریں۔ بلکہ وہی سیدھا سادہ ٹھیٹھ اسلام پر قائم رہیں گے اس سے بعد وہ تجارت کا کام اختیار کرے مگر نہایت راستی اور صداقت سے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ مسلمان دنیا کمانے میں بھی اپنے خدا کی ہدایت کے پابند ہیں۔ یہ نہیں کہ دین بدنیا فروش ہیں۔ اگر ایک ایک شخص کام نہیں کر سکتا تو مجتمع ہو کر کریں۔ آج کمپنیوں نے جو ترقی کی ہے کسی سے مخفی نہیں حالانکہ اسکا ثبوت بھی زمانہ صحابہ میں ملتا ہے۔ ایک صحابی کیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی تو اُس کے ساتھ دوسرے ملکر سودا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تیرے حق میں چونکہ پیغمبر خدا نے دعاء برکت کی ہوئی ہے اسلئے تو ضرور ہی اس سودے میں نفع اٹھائیگا۔ پس تو ہمکو بھی اس میں شریک کر تاکہ ہم کو بھی کچھ فائدہ ہو۔ وہ بھی اس میں بخل نہ کرتا بلکہ انکو شریک کر کے انکو بھی فائدہ پہنچاتا۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے سلف سے سبق حاصل کریں اللھم وفقنا لما تحب وترضی +

ف اس رسالہ کا نام ہے "اسلام اور برٹش لاء" یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ قیمت ۳ر دفتر اہلحدیث سے ملتا ہے۔

# طاعون کا ایک نہایت ادنٰے علاج

## گذشتہ اشاعت سے آگے

جنرل گریگری جو ۱۹۰۱ء میں اٹلی کی طرف سے ایک علمی رسالئے کا افسر بنکر گیا تھا لکھتا ہے۔ کہ یہاں جانوروں میں شدت سے طاعون پھیلی ہوئی ہے مگر جو شتربان اپنے اونٹوں کے پاؤں پر اچھی طرح تیل کی مالش کر دیتے ہیں اُن کے اونٹ طاعون سے ہلاک نہیں ہوتے اور جانوروں پر جو تجربے کئے گئے انکا بھی اثر دیکھنے میں آیا ہے۔ شائد انسانوں پر تجربہ کیا جائے تو مفید نکلے"

یہ تمام کام اُس حالت میں مفید ہو سکتے ہیں جبکہ مریض اوّل اوّل طاعون میں مبتلا ہوتا ہے اور جبکہ ابتدائی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ مگر جب اعصاب پر اثر ہو کر دورہ پڑنے لگتا ہے اور خون کے دورہ پر بھی اسکی تاثیر ہونے لگتی ہے اور مریض کو کثرت سے دست آنے لگتے ہیں تو اس علاج سے کچھ زیادہ امید مریض کے بچنے کی نہیں ہوتی۔ مگر ڈاکٹر لویس کہتا ہے کہ اس حالت میں بھی طبیب کو مریض کی طرف سے مایوس نہونا چاہئے اور اُس کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ مریض بچ جائے گو کہ ہر حالت میں اسکو کامیابی نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر لویس کا قول ہے کہ بعض دفعہ میری ہمت نہ ہارنے اور محنت اور کوشش اور توجہ کرنے سے اس حالت میں بھی کہ مریض دستوں سے نڈھال ہو رہا تھا وہ اس علاج سے موت کے منہ سے بچایا گیا ہے اس لئے میری رائے یہ ہے کہ طبیب کو اگر وہ طبیب ہے اور طبیب کے نام کی عزت کو داغ لگانا نہیں چاہتا سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ ہر مریض کی خبرگیری کرنی

فتوحات اہلحدیث - یعنی ڈاکٹر گورنمنٹ کورٹ پنجاب - بنگال - مدراس - بمبئی اور انگلستان کے فیصلجات مع انگریزی - قیمت ۴ر - ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

چاہیئے اور ایک لحظہ بھی غفلت نہیں کرنی چاہیئے"

سنہ ۱۹۰۲ء میں جب فرانس کی ایک نوآبادی میں جو افریقہ میں ہے طاعون کے حادثات واقع ہونے لگے تو فرانسیسی ڈاکٹروں نے جو وہاں مقیم تھے دیسیوں کو نیم گرم تیل پلانا شروع کیا - انجام یہ ہوا کہ دس فیصدی مریض ہلاک ہوئے اور نوّے فیصدی طاعون کے خطرے سے بال بال بچ گئے - یہ ایسا عمدہ نتیجہ ہے کہ اس سے بہتر نتیجے کی کسی اور دوا سے توقع نہیں ہوسکتی +

تیل ملنے کی طرح تیل پلانا بھی نہایت مفید ہے - اس کا طریقہ یہ ہے کہ تندرست آدمی یا وہ آدمی جو طاعون کی ابتدائی علامات میں مبتلا ہوگئے ہوں چار تولے سے آٹھ تولے تک نیم گرم تیل ہر روز پیتے رہیں اور اس کے ساتھ نیم گرم چاء یا یخنی یا شوربا پیا کریں - یہ مقدار تیل کی پینے کے لئے ہر شخص کے واسطے نہیں ہے - اگر کوئی آدمی طاقتور ہے تو اس کو تیل کی مقدار زیادہ پلانی چاہیئے اور اگر کمزور ہے تو تیل کم پلانا چاہیئے - گردن میں کئی دفعہ پلانا چاہیئے کم سے کم تین دفعہ - ساتھ ہی ساتھ مریض کے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش بھی کرتے رہیں اس عمل سے اگر مریض کو پسینا بہت آئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ صحت کی نمایاں علامت ہے اور اس کے علاج میں پوری کامیابی ہوگی اور نتیجہ اچھا نکلیگا - بعض دفعہ تیل پلانے سے بعض بیماروں کو قے آنے لگتی ہیں - مگر اس سے بالکل خوف نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ نتیجہ آخرکار عمدہ ہوگا - افریقہ کے شمالی اور مغربی ملکوں میں یہ علاج بہت پھیلتا جاتا ہے طنجہ کے قریب حال ہی میں ایک گاؤں میں یہ مرض نہایت شدت سے پھیلا ہوا تھا ایک مغربی سیاح بیان کرتا ہے کہ جو اس گاؤں کے تمام آدمی رفتہ رفتہ تیل کی مالش کے عادی ہوگئے تھے اور تیل پیتے بھی تھے مگر ایک شخص تیل کے فائدوں کا قائل نہ تھا اس کے آٹھ لڑکے اور ایک بیوی تھی - جب اس کی بیوی اور چار لڑکے طاعون سے ہلاک ہوگئے تو لوگوں نے سمجھا بجھا کر نہایت مشکل سے اُس کو اس علاج پر راضی کیا - اُس نے اپنے بدن پر اور باقی لڑکوں کے بدنوں پر تیل کی مالش کرنی شروع کی اور خود بھی تیل پیا اور اُنکو بھی پلانا شروع کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بھی بچ گیا اور اُس کے لڑکے بھی موت کے منہ میں نہ جانے پائے"

سنہ ۱۹۰۲ء میں جب طنجہ (شمالی افریقہ) میں طاعون کی وبا پھیلی - تو وہاں اسپین کا ایک نہایت تجربہ کار ڈاکٹر موجود تھا - اُس نے تین سو طاعون زدہ مریضوں کا علاج تیل کی مالش کرنے اور تیل پلانے سے کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں سے صرف بارہ آدمی ہلاک ہوئے - باقی سب محفوظ رہے - ظاہر ہے کہ نہایت ہی عمدہ نتیجہ ہے +

اُسی سنہ میں ایک فرانسیسی جزیرہ میں جس کا نام کودسکا ہے طاعون کی آفت نازل ہوئی - بہت سے تجربوں کے بعد وہاں کے طبیبوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ مریض کا علاج تیل کی مالش اور تیل پلانے سے کیا جائے - ہر طبیب کے پاس کثرت سے طاعون زدہ مریض علاج کے لئے آتے تھے - فرانسیسی ڈاکٹر موسیو گولمر لکھتا ہے کہ میں نے ایک ہفتے میں چھپّن مریضوں کا علاج اس طریقے سے کیا - میں مریضوں کو نیم گرم تیل میں تھوڑا سا کافور ملا کر پلاتا تھا اور نیم گرم تیل کی مالش اُن کے جسموں پر کراتا تھا میرے زیر علاج مریضوں میں سے دو کے سوا سب مریض بچ گئے - مجھے ایک ہفتے کے بعد پیرس جانے کا اتفاق ہوگیا اس لئے زیادہ تجربہ نہیں کرسکا مگر باقی طبیبوں کے علاج کا بھی ایسا ہی عمدہ نتیجہ نکلا" +

اُمید ہے کہ ہندوستان - شمالی افریقا - شمالی امریکا اور دیگر ممالک میں جہاں طاعون نے انسانوں کا ستھراؤں کردیا ہے - یہ علاج جو ایک سہل الوصول اور ارزاں دوا پر مبنی ہے - نہایت دلچسپی سے دیکھا جائیگا - لندن میں بھی طاعون کے زمانے میں اس علاج کا تجربہ کیا گیا ہے اور جو لوگ اس طریقہ سے زیر علاج رہے وہ طاعون سے بچ گئے ہیں - شمالی امریکا میں طاعون کے زمانے میں دیکھا گیا ہے کہ اسکیمو قوم کے لوگ جو بحری جانوروں کا تیل پینے کے عادی ہیں طاعون میں مبتلا نہیں ہوتے +

اس تمام بیان سے ہمارے مضمون کے پڑھنے والوں کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ ایک ایسا عمدہ اور مفید اور سستا طریقہ علاج کا ہے کہ اس پر ڈاکٹروں اور حکیموں کو خاص کر اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور اگر بدقسمتی سے وہ اس طریقہ کے استعمال میں لانے سے بخل کریں اور خیال کریں کہ اُن کے پیشے کے حق میں ایسے سستے اور کم قیمت علاج کا بتانا مضر ہوگا تو عام آدمیوں کو بذات خود اس پر اپنی پوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور اپنی زندگی اور تندرستی کو اس خطرے سے بچانا چاہیئے +

آخر میں یہ بات کہنی رہ گئی ہے کہ تیل جو اس غرض کے لئے استعمال کیا جائے وہ بالکل خالص ہونا چاہیئے اور یہ قید نہیں ہے کہ تیل کی کونسی قسم استعمال میں لائی

مباحثہ نگینہ :- یہ مباحثہ مسلمانوں اور آریوں کے مابین بمقام نگینہ سات یوم تک متواتر ہوتا رہا - مسلمانوں کو نمایاں فتح ہوئی - قیمت ۲ / - مینجر اہلحدیث

جائے۔ کیونکہ تیل کی تمام اقسام اس مرض میں مفید ہیں +

راقم ایک ڈاکٹر از رنگون

# آریوں کی شرارت

از خاکسار جگدمبا پرشاد ورما اڈیٹر بلا تعصب بمبئی

میرے اعلان دربارۂ کتابہ کشتی از اسلام پر جو کچھ چہ میگوئیاں گذشتہ ایام میں آرین اخبارات میں ہوئی ہیں انکا کچھ حال مجھ کو کل ہی اخبار اہلحدیث سے معلوم ہوا اس لئے حسب ذیل گذارش ہے:-

آریہ سماجیوں کی یہ عجیب عادت ہے کہ جو انکی ہاں میں ہاں نہ ملا دے وہ چاہے کیسا ہی نیک نیت انسان ہو اسکی بلا وجہ مخالفت پر کمر کسے تیار رہا کرتے ہیں اب زمانہ میں بھی جبکہ ابھی پہلے آریوں نے برٹش گورنمنٹ جیسی شائستہ راجہ کے کارکنوں کو ناراض کرکے ملک میں ایک طرف فساد اور دوسری طرف تک بغاوت کی شہرت حاصل کرلی ہے ان حضرات کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے اور وہ ابھی نہ جانے کیا کیا گل کھلائینگے۔

میں ایک بندہ خدا اپنے کانشنس (وغیرہ) کی فیصلہ جو جیسا ملکی قومی اور مذہبی دنیا کی خدمات میں مصروف ہوں۔ یہ اگرچہ ممکن ہے کہ مجھے خلل دماغ ہی ہو لیکن خواہ کچھ ہو میں اگر ہندوستان اور اہل ہند (ہندو- مسلمان- عیسائی وغیرہ) کے لئے مفید ثابت ہو سکوں تو یقیناً یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ میری ذات سے کسی کا نقصان ہو جائے۔

ایسی حالت میں آریہ سماج والوں کا ان باتوں میں بھی جو ان کے خلاف نہیں کی جائیں اور نہ انکو مخاطب کیا جاتا ہے میرے پیچھے پڑنا اور مجھے بدنام کرنے کی فضول کوشش کرنا سوا اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا کہ وہ ایسی حالت میں بھی کہ جب میں شائستہ اور خاموش رہنا چاہتا ہوں ناحق مجھے چھیڑ چھیڑ کر اپنی پول کی اشاعت کے لئے مجھے مجبور کر رہے ہیں۔ (۱) ان شرارتوں کی پتلوں کا یہ شور مچانا کہ جگدمبا پانچہزار روپیہ مسلمانوں سے ٹھگ لے گیا!! ایک ایسی گپ ہنسنے ہے جو محض میرے مسلمان دوستوں کو بھڑکا دینے کے لئے ایجاد کی گئی ہے ورنہ اگر ان نفاق کا بیج بونے والوں میں انصاف پسندی ہوتی تو وہ میری مالی حالت اور جملہ پرائیویٹ معاملات کی کافی چھان بین کرکے تب ایسی کوئی بات زبان پر لاتے اور جو صاحب چاہیں انہیں ایسی تحقیقات کا سامان دیا جا سکتا ہے آویں اور جانچ پڑتال کریں کہ حقیقت کیا ہے وہ کہ سے پانچہزار کی رقم بن گئی۔ خوب ترقی ہوئی۔ شاباش۔ مجھے افسوس نہ ہوتا اگر کم از کم دہلی والے مسلمانوں کا قرض ہی میں پورا پورا ادا کر آیا ہوتا۔ اب وہ پانچہزار والے کہاں ہیں آویں اور تحقیقات کرکے پتا لگاویں کہ اس رقم کو میں نے کہاں رکھ چھوڑا ہے البتہ اگر بوجہ خلل دماغ ہونے کے مجھے یاد نہ ہو کہ شائد انکے سرم سوا اور سب کچھ ہضم اور ہڑپ کر بیٹھنے والے) نامی بینک میں جمع کر دیا ہو تو انہیں نوٹس دیجاتی ہے کہ اب میری امانت عنایت فرماویں ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔ اس بیحیائی کا بھی کچھ ٹھکانہ ہے؟ (۲) دوسری بھنک میرے کانوں میں یہ آئی ہے کہ اخبار ہندوستان لاہور نے یہ ہوا اس کرنا اپنا دھرم کرم سمجھ رکھا ہے کہ جگدمبا اب ایک کتاب اسلام میں بائیس ماہ کو شائع کرانے کے بہانہ سے سناتنی ہندوؤں کو لوٹ رہا ہے وغیرہ۔ اسلئے لکھا جاتا ہے کہ سناتنی اور مسلمان لوگ تو خود مجھ سے نپٹ سکتے ہیں لالہ ہندوستان جی اور انکے چیلے چانٹے یہ تو بتلا دیں کہ انکو مسلمان ہندوؤں کے لوٹے جانے کی فکر کیوں دامنگیر ہوگئی ہے۔ قاضی جی کیوں دُبلے- شہر کے اندیشے سے؟ ای بے شرم دیانندیو! تم کو تو سوا جھک مارنے کے اور کسی کام سے واسطہ مطلب ہی نہیں ہے۔ تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کتاب جو مسودہ اسلام میں بائیس ماہ ایک مشہور و معروف آریہ سماجی دوست کے ہی پاس عرصہ سے پڑی ہے۔ انہوں نے اس وعدہ پر کہ خواہ میرے خیالات کچھ ہی ہوں وہ اس کتاب کو اپنے صرف سے چھپوائینگے ہی منگوایا تھا لیکن اسے ملاحظہ کرنے پر یہ جانکر کہ اس سے آریہ سماج کا نسبتاً زیادہ نقصان ممکن ہے نہ تو چھپوایا اور نہ اس مسودہ کو باوجود تقاضا کے بھی اب تک واپس بھیجا ہے (اگر اب بھی دو ہفتہ تک واپس نہ کرینگے تو انکا نام[1] پبلک کر دیا جائیگا تاکہ انکے اخلاق یعنی امانت میں خیانت کا حال سب پر روشن ہو جائے) ناظرین کو یاد رہے کہ مذکورہ صدر مسودہ کو منسوخ کرکے پھر میں نے جو دوسرا مسودہ اس کتاب کے لئے تیار کیا ہے۔ اسکا لب لباب صرف یہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق ہونا چاہیئے اور نفاق ڈالنے والوں کو پائمال کیا جانا چاہیئے۔ (یہ مضمون اسلام میں بائیس ماہ کیسے ہوا! اہلحدیث)

شائد کسی کو یہ شکایت ہو کہ بلا تعصب بن کر ایسی سخت کلامی کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے جیسی کہ اس مضمون میں کی گئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ~

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے۔

[1] آپ تو آئندہ کو کرینگے۔ اس نے تو مدت سے خود کر دیا ہوا ہے۔ سنئے! وہ اڈیٹر مسافر آگرہ ہے۔ (اڈیٹر)

عذر: مولوی صاحب چونکہ ایک جلسہ پر بدایوں تشریف لے گئے تھے اس لئے فتوے نہیں لکھے گئے۔ (خاکسار نائب اڈیٹر)

نماز اربعہ - ہندوؤں - آریوں - عیسائیوں و مسلمانوں کی عبادات کا مقابلہ - قیمت ۲/ پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

جو لوگ مجھے بے وجہ اور بلا ضرورت گنی گنی سنائیں گے اُن کی مزاج پرسی کے لئے مجھے نا خواہ ہی مجبور ہونا پڑیگا - آریہ گزٹ اور ہندوستان وغیرہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ میرے منہ میں بھی زبان اور ہاتھ میں قلم ہے اگر کچھ معقولیت - انصاف پسندی اور انسانیت ہے تو میدان میں قدم بڑھائیں اور ایک ایک کی چار چار سنیں

اوم شانتہ ج - پ - و -

## غریب فنڈ

۸ ستمبر سے ۱۴ ستمبر تک غریب فنڈ میں حسب ذیل چندہ وصول ہوا -

| | |
|---|---|
| مولوی نور محمد صاحب از امرتسر | ۲ ر |
| مستری غلام نبی صاحب از امرتسر | عہ/ |
| فتوحات فنڈ | ۵ |
| بقایا سابق | ۱۵ |
| میزان | ۲ ر |

ایک اخبار بنام حافظ محمد حسین صاحب امام مسجد موچیاں امرتسر کردہ منظور جاری کیا گیا - باقی بذمہ فنڈ امر

## درخواستیں

اس ہفتہ مندرجہ ذیل دو اشخاص کی درخواستیں مفت اخبار کے لئے آئیں -

درخواست نمبر ۹۶ - میاں کرم بخش امام مسجد خوجیاں امرتسر

درخواست نمبر ۹۷ - میاں تجمل حسین موضع دیناجپور ڈاکخانہ تمبکی ڈی ضلع دیناجپور (بنگال)

پس اصحاب کرم ازراہ مہربانی توجہ فرما کر ثواب اُخروی حاصل کریں -

(خاکسار محاسب غریب فنڈ)

# انتخاب الاخبار

کوہ ہمالیہ کی پہاڑی اقوام میں یہ مذموم رسم بکثرت رائج ہے کہ وہاں ایک عورت کے کئی خاوند ہوتے ہیں - کچھ عرصہ ہوا گورنمنٹ آف انڈیا نے کرنل مارشل کو خاص طور پر اس بات کی تحقیقات کے لئے کوہ ہمالیہ کی ان قوموں کے پاس بھیجا تھا کرنل مارشل کی یہ رائے ہے کہ جن اقوام میں یہ رسم مروج ہے انہیں جذام کی بیماری کثرت سے پھیلی ہوئی ہے ( ویدک تعلیم کا نتیجہ ہے ؟ ) +

ہفتہ مختتمہ ۱۴ ر ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۷۰۸۰ موتیں ہوئیں - گویا گذشتہ ہفتہ کی نسبت اس ہفتہ ۶۹۰ موتوں کی زیادتی رہی - پنجاب میں اس ہفتہ ۳۱۱ موتیں ہوئیں +

شہر نیویارک براعظم امریکہ میں بلندی عمارات کے لئے مشہور ہے - حال میں وہاں ایک سب سے بلند اکتالیس (۴۱) منزل کی عمارت سنگر کمپنی نے تعمیر کی ہے - سنگر کمپنی کی عمارت کی بلندی ۶۶۹ فیٹ ہے - اس عمارت کا رقبہ زیر تعمیر ۴۲۰۲۲ مربع فیٹ ہے - کل مکعب رقبہ عمارت ۵۰۶۷۶۶۹ فیٹ - مینار ۶۶۲ فیٹ بلند ہے مینار کا عرض ۳۶۹ فیٹ - اس میں ۶ ہزار آدمی کام کرسکتے ہیں اور ۱۶ برقی لفٹ اس اکیلی عمارت میں لگے ہوئے ہیں - اور چار لفٹ مینار میں - ۱۲۰ ہزار برقی لیمپ - دو ہزار پاور کا بائلر کام کرتا ہے - (پیسہ) +

بمبئی سے براہ راست سندھ تک ریلوے لائن نکالنے کی تجویز اب آخری طور سے منظور ہو گئی ہے - یہ ریلوے لائن بمبئی سندھ کنکشن ریلوے لائن کے نام سے موسوم ہوگی - اس لائن کے بننے کا کام اسی موسم سرما میں شروع ہو جائیگا - راجپوتانہ اور ناگاپارکر کے علاقہ میں سے یہ لائن گذریگی +

ایک آنہ والا نکل کا سکہ لوگوں نے توقع سے زیادہ پسند کیا اور ہر جگہ اسکی مانگ نظر آتی ہے - اس لئے بمبئی کی ٹکسال سے یہ نیا سکہ ہر مہینہ پچاس لاکھ تیار ہو کر مختلف اضلاع کے خزانوں میں روانہ کیا جایا کریگا +

اب محکمہ ڈاکخانہ نے نصف آنہ والا ایک لفافہ نیا بنا دیا ہے جسکی لمبائی چوڑائی موجودہ لفافہ کی نسبت زیادہ ہے اور وہ موجودہ لفافہ سے زیادہ مضبوط کاغذ کا بنایا گیا ہے - اور یہ نئے لفافے گیارہ آنہ میں بیس ملیں گے - یہ لفافے ہندوستان میں بنکر گئے ہیں اور عنقریب بڑے بڑے ڈاکخانوں میں فروخت کے لئے رکھے جائینگے - امید ہے کہ تجارت پیشہ لوگ اسے زیادہ پسند کرینگے +

تفسیر ثنائی جلد پنجم طیار ہے

قیمت جلد پنجم ۱۰ پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت عہ ہے مگر یکمشت لینے سے ۱۰ جو صاحب پانچوں جلدیں یکمشت خرید کریں یا پانچ خریدار پیدا کریں انکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مفت اور جو ایک خریدار پیدا کریں انکو ایک جلد جو نسی چاہیں مفت

مینیجر اہلحدیث امرتسر

بوجہ عدم گنجائش تحریرات ایک کالم رکھا گیا - آئیندہ دستور سابق صفحہ ہوگا

# ایک قیمتی رائے

عالی جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے ہماری مومیائی کے متعلق حسب ذیل ہے:-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری - درد کمر - دمہ - ابتدائی سل و دق اور ضعف دماغ کے واسطے اکسیر ہے - اعلے درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے ذائقہ خوشگوار - بوڑھے - بچے - جوان - ہر ایک کو یکساں مفید - قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... معہ محصول

## روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے - ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے - قیمت فی شیشی ...

## معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری - درد سر - نزلہ - زکام اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے - دفتروں کے کلرک اور منشی سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہو اس معجون کو ضرور استعمال کریں - خوش ذائقہ ہے - قیمت فی ڈبیہ ...

## سرمہ مقوی البصر

دھند - جالا اور غبار کو اعلے مفید ہے آنکھ ہر ... طاقت دیتا ہے - قیمت فی تولہ ۱۲ معہ محصول

**علاج** ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے ... کیفیت بذریعہ خط کے لکھنی ضروری ہے +

المشتہر

منیجر دی ایسٹرن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

# کتبخانہ ثنائی

## تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو سکے تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں طیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

| | | |
|---|---|---|
| جلد اول - سورہ فاتحہ و بقر | | قیمت ۱۲ |
| جلد دوم - آل عمران و نساء | " | ۱۲ |
| جلد سوم - مائدہ سے تا اعراف | " | ۱۲ |
| جلد چہارم - از سورہ نحل ۱۴ پارہ | " | ۱۲ |
| جلد پنجم - از سورہ بنی اسرائیل تا فرقان | " | ۱۲ |

## تقابل ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ - صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں حواشی میں فرق بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت بیان کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے - قیمت ۱۲ ایک روپیہ مع محصولڈاک +

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352.

# اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۴۸ جلد ۳

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

## شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے - - ۵ روپے

والیان ریاست سے - - ۲۵ روپے

روساء و جاگیرداران سے - - ۱۰ روپے

عام خریداروں سے - - ۴ روپے

ششماہی ۲ روپے

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر

بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر - یوم جمعہ - ۲۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

## رحمۃ للعالمین

اس آیت کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۵ جولائی میں لکھا گیا تھا کہ آیت مرقومہ میں

رحمۃ کا لفظ نحوی ترکیب کے لحاظ سے مفعول لہٗ ہے اور مفعول لہٗ کی تعریف نحو کی کتابوں میں یہ لکھی ہے ما فعل لاجلہ یعنی جسکی وجہ سے فعل کیا جائے پس اس نحوی قاعدہ کے رو سے آیت کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اے نبی! ہم نے تجکو لوگوں پر رحم کرنے کے لئے بھیجا ہے - ہر چند ہم نے اس دعوے کو دلائل علمی کے ساتھ ثابت کیا تھا مگر اسپر ہمارے دوست خاموش نہیں رہے - بلکہ اس ترکیب کی وجہ سے ہمکو نئے نئے القاب دئے گئے - کہیں ہمکو منکر نبوت کہا گیا - کہیں منکر رسالت بتایا گیا - اس لئے آج ہم اپنے دعویٰ کا ثبوت معتبر تفاسیر سے دکھا کر اپنے مہربانوں کی مہربانی کا ہی کچھ ذکر کرینگے - غور سے سنئے!

**اعراب القرآن** میں ہے ہو مفعول لہ - تفسیر جلالین میں ہے ای للرحمۃ تفسیر جامع البیان میں ہے ای رسالۃ للرحمۃ - تفسیر بیضاوی میں ہے لان ما بعثۃ

بہ سبب لاسعادہم وموجب لصلاح معاشہم یعنی آنحضرت کا نبی ہوکر آنا لوگوں کی اصلاح کا سبب ہے - یہ بہی اس کے مفعول لہٗ ہونے کی طرف اشارہ ہے تفسیر ابو سعود میں ہے استثناء مفرغ من اعم العلل یعنی مفعول لہٗ ہے - آپ کی حنفی تفسیر مدارک میں ہے رحمۃ مفعول لہ کشاف میں ہے لانہ جاء بما یسعدہم ان اتبعوہ یہی مفعول لہٗ ہونے کی طرف اشارہ ہے فتح البیان میں ہے ای ما ارسلناک لعلۃ من العلل الا لرحمتنا الواسعۃ یہی مفعول لہٗ کے معنے ہیں - آئیں آپکو ایک بڑے صوفی صافی کی تفسیر بتلاؤں غور سے تفسیر رحمانی ملاحظہ کیجئے رحمۃ للعالمین تشیر دینہ فی اکناف الارض یہی مفعول لہٗ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تشیر کے ساتھ تفسیر کی ہے جو نمود سبب ہے جمل حاشیہ جلالین میں یہی مفعول لہ لکہا ہے ای لاجل الرحمۃ اسی لئے استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے آیت موصوفہ کا یہ ترجمہ کیا ہے "نہ فرستادیم ترا مگر از روئے مہربانی بر عالمہا" یعنی یہ ترجمہ مفعول لہ کا ہے - کیا جو لوگ ہماری اس ترکیب کرنے پر ہمکو آنحضرت کا دشمن و

مرزا صاحب قادیانی کے بیٹے مبشر کے متعلق آئندہ پرچہ میں مبسوط مضمون ہوگا - انشاء اللہ

رسالت سے منکر بنا کر اپنے دل کو خوش کرتے ہیں ۔ وہ ان مفسرین کو بھی منکر کہینگے یا نہیں؟ دیکھا! سہ

تنہا نہ من دریں میخانہ مستم ❊ جنید و شبلی و عطار شد مست

غرض جس تفسیر کو اٹھا کر دیکھو اس میں مفعول لہٗ کا ثبوت مقدم ملتا ہے ۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ بعض مفسرین نے حال بھی لکھا ہے مگر وہ قول ضعیف ہے چنانچہ جمل حاشیہ جلالین میں اس قول کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے ویجوز انتصابہ علی الحال مبالغة واما بحذف مضاف ای ذا رحمة او بمعنے راحم یعنی ہو سکتا ہے کہ رحمت حال ہو بطور مبالغہ یا حذف مضاف یا بمعنے اسم فاعل۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ یہ تینوں معنے (مبالغہ ۔ حذف مضاف ۔ بمعنے اسم فاعل) کیا حقیقی ہیں؟ کچھ شک نہیں کہ تینوں معنے مجازی ہیں ورنہ تو عام قاعدہ اصول کا ہے (جو ہم پہلے بھی بتلا چکے ہیں) کہ ان العمل بالحقیقة متے امکن سقط المجاز (حسامی وغیرہ) یعنی جب تک حقیقی معنے ہو سکیں مجاز باطل ہے ۔ اسی قول کی شرح میں صاحب غایت التحقیق لکھتے ہیں لان الواضع انما وضع الالفاظ للمعنے یکتفی بہ فی الدلالة علیہ فصار کانہ قال اذا سمعتم انی تکلمت بھذا اللفظ فاعلموا انی عینت بھذا اللفظ ھذا المعنے فمن تکلم بلغتہ وجب ان یرید بہ ذلک المعنے فوجب حمل عند الاطلاق علیہ ۔ غایة التحقیق ص ۳۵ یعنے واضع نے الفاظ اصلی معنے کے لئے بنائے ہیں گویا اس نے کہہ رکھا ہے کہ میں جب کبھی یہ لفظ بولوں تو تم نے سمجھ لینا کہ میں نے اس کے اصلی معنے مراد لئے پس بوقت قرینہ نہ ہونے مجاز کے اصل معنے پر محمول کرنا واجب ہے ۔

افسوس ہے ہم تو یہ سنا کرتے تھے کہ غیر مقلدین علوم سے خالی ہیں اصول معقول نہیں جانتے صرف نحو میر پڑھکر بخاری پڑھ لیتے ہیں لیکن ہم نے تو معاملہ برعکس پایا ہمارے مخالف بمقدار تقریریں تحریریں لیجاتے ہیں ایسے ہی اصول و معقول پڑھتے نہیں ہیں (نہیں) کیا یہ اصول جو ہم نے بیان کیا ہے قابل رد ہے؟ کیا یہ فقط کتابوں میں ہاتھی کے دانت کی طرح نمائش ہی نمائش ہے ۔ نہیں بلکہ اس اصول کی یہ وقعت ہے کہ تمام دنیا بھر کی سب زبانوں میں یہی قاعدہ جاری ہے ۔ قانون دان اس بات کو خوب جان سکتے ہیں کہ جہاں کسی قانونی عبارت میں دو وکیلوں کا جھگڑا ہوتا ہے تو لغت اور گرامر میں بیلاگ منصف ہوتے ہیں پھر جو طرف ان دونوں کی رائے ہو وہی ڈگری پاتا ہے ۔

گو ہم نے پہلے کسی تحریر میں بطور ارخاء عنان کے یہ کہا تھا کہ ہماری ترکیب راجح ہے مگر علماء اصول و معقول کے مقررہ قواعد (کہ حقیقت کے امکان کے وقت مجاز ناجائز ہے) کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ترکیب ہی صحیح ہے دوسری غلط ہے ۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے مہربانوں کو اہلحدیث کے مقابلہ پر کیسی کیسی مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں ۹ اگست کے اہل فقہ میں پھلواری نامہ نگار نے مفعول لہٗ کے وجود ہی سے انکار کر دیا پھر اس انکار کی سند بے سمجھی سے شرح مفصل سے لائے ہیں آپ لکھتے ہیں :-

قال الاندلسی فی شرح المفصل قال الخوارزمی المفاعیل فی الحقیقة ثلاثة واما المنصوب بمعنے اللام او بمعنے مع فلیسا مفعولین ۔ مولانا! آپ کو تو ہماری ترکیب میں تو رحمت کی مفعولیت ہی غائب ہوگئی ۔

نعوذ باللہ من تلک العلوم وزلة النظر ۔ عزیز من تمکو اور تمہارے مشیروں اور عبارت کے ہلاح کنندوں کو بھی کچھ دیکھنا تھا تو سمجھے ہوتے کہ جس لفظ کو ترکیب نحوی میں علماء نحو نے مفعول لہٗ قرار دیا ہے مثلاً ضربت زیداً تادیباً میں تادیباً کو جو علماء نحو مفعول لہٗ کہتے ہیں کیا وہ دنیا سے ناپید ہے یا اس کلام کے قائل کے نزدیک اس کا نام کچھ اور ہے اگر دنیا سے ناپید ہے تو صریح غلط ہے اور اگر اسکا نام کچھ اور ہے تو نام سے کام نہیں کام سے کام ہے نام چاہے کچھ ہی رکھ لو کام تو ہمیں دیکھنا جو مفعول لہٗ دیتا ہے ۔ اے عزیز! اگر کوئی شخص خلاف اجماع فاعل کا نام مفعول اور مفعول کا نام فاعل رکھے تو اس سے ہم پوچھینگے کہ جس کو تم فاعل کہتے ہو اسکا ترجمہ کیا کرتے ہو اور جس کو تم مفعول کہتے ہو اس کے معنے کیا بتلاتے ہو اگر اس نے اپنے مفعول کا ترجمہ وہی کیا جو ہم فاعل کا کرتے ہیں اور فاعل کا وہی کیا جو ہم مفعول کا بتاتے ہیں تو ... [illegible]

بھلا اگر مفعول لہٗ کوئی چیز ہی نہیں تو تم نحو کی کل کتب نحو میر سے شرح جامی ۔ رضی اور مغنی تک اور تمام مفسرین خصوصاً حنفی مفسر صاحب مدارک (جنکے وجود باجود کی طفیل حنفیوں کو زمرہ مفسرین میں کسی قدر جگہ ملی ہے) کیوں رحمة کو مفعول لہٗ کہتے؟ (اپنی منقولہ عبارت کا مطلب بھی تم نہیں سمجھے سمجھانے کی ہمیں ضرورت ہے نہ اسپر کوئی امر موقوف ہے) ۔

دوسرا حصہ ہماری تفسیر کا یہ تھا کہ آنحضرت کی بعثت سے صرف یا زیادہ کو رحمت کا حصہ ملا ہے ۔ اسکو ہم نے آیات قرآنی سے مدلل کیا تھا اسپر ہونہار نامہ نگار پھلواری اٹھا لکھتا ہے :-

آیت متشابہات - حول تفسیر اور آیات متشابہات کی تفسیر - نمبر ۳ - بقیہ مضمون اہلحدیث امرتسر

سوال بقیہ: قرآن سے جو آپ اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں یعنی آیۃ رحمۃ للعالمین کو رحمۃ للذین آمنوا پر محمول فرماتے ہیں۔ مولانا! کیا خوب تفسیر ہے۔ اس کی تو بعینہ یہ مثال ہے کہ الحمد للہ رب العلمین میں رب العلمین کو محمول کریں یا ایہا الناس اتقوا ربکم اور قل اعوذ برب الناس پر اور رب العالمین کی تفسیر ربکم اور رب الناس اور ربکم و رب آبائکم سے کریں اور اس طرح قرآن کی تفسیر قرآن ہی کی متعدد آیات سے کرکے رب العالمین کے العالمین کو مخصوص کرکے اس سے صرف انسان مراد لیا جاوے۔ سبحان اللہ وما شاء اللہ۔

**جواب**:- دیکھئے! میں آپ کو ایک معتبر تفسیر کے حوالہ پر دکھاؤں کہ میری تفسیر کی صحت کیونکر ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:-

ارسلہ رحمۃ لہم کلہم فمن قبل ہذہ الرحمۃ وشکر ہذہ النعمۃ سعد فی الدنیا والاخرۃ ومن ردہا وجحدہا خسر الدنیا والاخرۃ کما قال تعالیٰ الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا واحلوا قومہم دار البوار وقال فی صفۃ القرآن قل للذین آمنوا ہدی وشفاء والذین لا یؤمنون فی آذانہم وقر وہو علیہم عمی الخ (تفسیر ابن کثیر)

یعنی خدا نے آنحضرت کو تمام لوگوں پر رحم کرنے کے لئے بھیجا ہے پھر جو قبول کرتا ہے اسپر رحم ہوتا ہے جو نہیں کرتا وہ دین و دنیا میں نقصان اٹھاتا ہے خدا نے فرمایا ہے کہ قرآن ایمانداروں کے لئے ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ نہیں ایمان لاتے اُن کے کانوں میں ٹونس ہے۔ وغیرہ)

دیکھئے حافظ ابن کثیرؒ نے بھی آیات سے آیت متنازع کی تفسیر کی ہے اور یہی قرآن شریف کا مدعا ہے باقی سب خوش اعتقادیاں ہیں جنکو دوسرے لفظوں میں من گھڑت خیالات کہنا چاہئے۔

اڈیٹر دکن ریویو[1] بھی اس مضمون کو بغور ملاحظہ کریں۔

---

[1] دکن ریویو ایک اسلامی رسالہ ماہواری ہے جس میں اسلامی تواریخ و دیگر حالات قومی پر بحث ہوتی ہے۔ اس دفعہ اس کے پانچ نمبر ایک ساتھ شائع ہوئے ہیں جنمیں اسلامی تاریخ پر گہری نظر ڈالی گئی ہے۔ سالانہ قیمت قسم اول عہ دوم ۶/۸ سوم عہ ملنے کا پتہ مینیجر دکن ریویو حیدرآباد دکن (اڈیٹر)

# سلف گورنمنٹ

سلف گورنمنٹ کے معنے ہیں اپنی حکومت اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اس حکومت میں کسی دوسری قوم کی ماتحتی نہو جیسے آج انگریزوں کو حاصل ہے دوسری قسم یہ ہے کہ ملک کے اندرونی نظم و نسق میں اپنا اختیار ہو مگر بعض امور میں کسی دوسری قوم کی تابعداری بھی ہو جیسے ہندوستان کے والیان ریاست یا جیسے آج کل مصر کی حالت ہے۔ آجکل جو ہندوستان کے پولیٹیکل مطلع پر غبار آیا ہوا ہے اس میں بھی سلف گورنمنٹ بناء اختلاف ہے۔ ملک کے ہندو تعلیم یافتہ مدت سے اس بات کے مستدعی ہیں کہ گورنمنٹ ہمکو دوسری قسم کی سلف گورنمنٹ عطا کرے۔ ہم کو ہمارے ملک کے انتظام میں بہت سا حصہ دے جیسے ہم نے انگریزی سایۂ عاطفت میں تعلیم اور لیاقت حاصل کی ہے ہمکو اس لیاقت کا ثمرہ بھی ملے اگر بغور دیکھا جائے تو یہ سوال درحقیقت گورنمنٹ کے وعدوں اور اُسکی مہربانیوں سے دلوں میں پیدا ہوا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے لارڈ رپن کے زمانہ میں ہندوستانیوں کو لوکل سلف گورنمنٹ دو قسم کی عطا کی تھی۔ ایک تو شہر کی آبادی میں سے معززین کو آنریری مجسٹریٹ بنایا جو شہری آبادی کے مقدمات فیصل کیا کریں دوم جس آبادی میں پانچہزار یا زیادہ کی مردم شماری ہو وہاں میونسپل کمیٹی کے ممبر بنانے کا قاعدہ جاری کیا۔ ان دو باتوں اور نیز دیگر وعدوں کے لحاظ سے تعلیم یافتوں کو مزید توقع ہو گئی۔ کہ ہمکو کچھ اور بھی زیادہ ملیگا۔ اسلئے انہوں نے اپنی استدعاؤں کو بڑھایا۔ اصلیت اس غبار کی تو یہ ہے مگر جس طرح انہوں نے اس استدعا کی اصلیت معلوم کی۔ ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ بھی دیکھیں کہ اس استدعا کرنے کا طریقہ جو اختیار کیا گیا ہے وہ بھی تھا یا نا واجب؟ کچھ شک نہیں کہ جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ ایسا نہیں تھا کہ اس سے کامیابی ہوتی بلکہ یہ ایسا تھا کہ اسوقت اگر ہندی گورنمنٹ اپنی ہی ہوتی تو وہ بھی اسپر یہی برتاؤ کرتی جو انگریزی گورنمنٹ نے کیا۔

ہماری خیال میں مانگنے والوں سے دو طرح کی غلطی ہوئی ایک تو وہ اپنی استدعا کرنے میں ایسے مجنون ہوئے کہ انہیں یہ بھی خیال نہ رہا کہ ؎

یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے + نالہ رکتا ہوا اٹھتی ہوئی فریاد رہے

انہوں نے مانگا مگر مانگنے والوں کو عار دلا کر۔ انہوں نے مانگا مگر مانگنے کے معنے بگاڑ کر یا اپنی نادانی سے اپنی سوال کو دوسرے لفظوں میں ادا کرکے جب تو تمام مترشح ہونے لگا کہ ہندوستانی جو سلف گورنمنٹ مانگتے ہیں تو قسم اول کی

ahmadimuslim.de

انگلو ہیں جسکا نتیجہ لازمی تھا کہ ؎ دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔

دوسری غلطی یہ ہوئی کہ ماتحتوں والوں نے دی ہوئی سلف گورنمنٹ کی خوبی نہیں دکھائی آنریری مجسٹریٹی اور میونسپل کمیٹی کی حسن کارگذاری کا ثبوت نہیں دیا۔ کیا کسی واقف کار سے مخفی ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کا (باستثناء معدودے چند) کیا حال ہے۔ ہم بلاخوف تردید بتلا سکتے ہیں کہ مظلوم کے پاس ثبوت یقینی ہوتا ہے گواہ بھی ہیں۔ تحریری وتقریری ثبوت کافی ہے۔ مگر پھر بھی سب سے پہلے یہ خیال ہے۔ کہ عدالت کس کی ہے؟ اور اس مجسٹریٹ کے پاس ہماری پہونچ کیونکر ہو سکتی ہے۔ اگر پہونچ نہیں تو مظلوم سر پیٹ کر رہ گیا۔ اور اگر اس کی پہونچ بھی ہے مگر فریق ثانی بھی اسی شہر ہی کا باشندہ ہے۔ چاہو ہر راستے اس کے لئے بھی کھلے ہیں تو بس بحکم دعلاہیں دغی مظلوم یا تو جبراً راضی نامہ کر لیا جاتا ہے یا دعویٰ ہے خارج۔ غرض کوئی صورت نہیں کہ مظلوم قانونی طور پر ثبوت دیکر داد پا سکے۔ یہ تو ہے ہماری لوکل سلف گورنمنٹ کا نتیجہ۔ ان ہم مانتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اس سلف گورنمنٹ میں حسن لیاقت اور دیانتداری کا ثبوت نہیں دیا۔ گورنمنٹ نے بھی ہمارے حال کی پرواہ نہیں کی۔ سرکاری ملازمت کے لئے تو تمام امتحانات اور لیاقت علمی اور قانون دانی اور حواس کی درستی کی قیودات ہیں مگر آنریری مجسٹریٹ۔ نہیں نہیں لوکل سلف گورنمنٹ کے لئے کوئی قید نہیں ہر ایک بُڈھے ہرانے کو خواہ ان پڑھ ہو یا لکھا پڑھا۔ ہندی جانتا ہو یا لنڈے مگر نکمی پڑا ہو بلا روک ٹوک کیا جاتا ہے۔ خواہ اس کے حواس بھی درست نہوں۔ مزید لطف یہ ہے کہ سرکاری ملازمت میں جسکو ان فٹ (ناکارہ) سمجھا جاتا ہے اس کے لئے آنریری مجسٹریٹی کا بیچ خالی ہے۔ اٹے تٹے ملا کے سر پڑی۔ کیا گورنمنٹ سے یہ حالات مخفی ہیں؟ نہیں۔ کیا پھر گورنمنٹ انپر توجہ نہ کریگی ضرور کریگی مگر ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

دوسری قسم لوکل سلف گورنمنٹ یا حکومت خود میونسپل کمیٹی ہے جسکی بابت تو کچھ لکھنا ہی عبث ہے۔ ہم تو ہندوستان کے جس شہر میں گئے ہیں میونسپل کمیٹی کی بابت یہی آواز سنی ہے کہ آپ کا ہونا بھی پیچ شامت حال ہے۔ ممبران کمیٹی کو خبر تک نہیں کہ ہم کس ذمہ داری کے عہدہ میں آئے ہیں کس قدر شرم کی بات ہے کہ بعض ممبران کو قواعد کمیٹی کی بھی خبر نہیں کہ کیا ہیں۔ وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ تین سال تک ہم کو کرسی مل گئی نہ ہم کو رعایا کی فکر ہے نہ انکو کسی دوسرے کی شکایت کا خیال ہے۔ یہ سب انکا نصیب اعداء۔ اگر کوئی بڑا انکا بیگر فوٹو گرافر ہو جو اعلےٰ درجہ کا فوٹو گراف ساتھ رکھتا ہو۔ تو ان ممبران کی انتخاب کیوقت کی تصویریں اور آوازیں اس فوٹو میں در فونوگراف میں لیکر بند کرلے پھر تین سال تک انکی بے اعتنائی سے مقابلہ کریں تو انشاءاللہ زمین و آسمان کا فرق پایا جائیگا۔ گویا کسی اُستاد کا قول انکے حق میں بالکل چسپاں ہوگا ؎

دل سے تو لیا ناز سے شوخی سے ہنسی کر ✽ اب آنکھ ملاتے نہیں آنکھ ملائیں وہ کسی سے

ہم نے یہ دو مثالیں دکھا کر آجکل کے ایڈیٹروں (شورش کنندوں) کو بتلانا چاہا کہ میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔ اگر کچھ لینا چاہتے ہو تو اپنی پہلی کارگذاری تو دکھاؤ مگر افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ہم نے انکی کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی افسوس ؎

تو قسمت میں کہاں تھا کہ کروں کسب کمال
بے کمالی میں بھی افسوس میں کامل نہ ہوا۔

---

# حساب دوستاں در دل

احباب ذیل کی قیمت اکتوبر میں ختم ہے اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ اخبار جاری رکھنا منظور نہ ہو تو بواپسی اطلاع دیں تاکہ وی پی کرنے سے مطبع کا نقصان نہو۔

(خاکسار مینیجر)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۴۶ | ناگلو | ۹۱۰ | ملانواں |
| ۲۸۸ | ناگپور کلاں | ۹۱۱ | پربھنی |
| ۳۰۲ | امیٹھی سرام پور | ۹۱۲ | رسولی |
| ۵۱۴ | کوٹلی لوہاراں | ۹۱۳ | مئوناتھ بھنجن |
| ۶۴۳ | امرتسر | ۹۱۴ | بہی عزت |
| ۶۴۴ | نصیر آباد | ۹۱۵ | مئوناتھ بھنجن |
| ۶۷۱ | عبداللہ پور | ۹۱۶ | غہبر سانڈ |
| ۷۵۹ | ہل | ۹۱۷ | پہاڑپور |
| ۷۷۸ | بنارس | ۹۱۸ | آرہ |
| ۸۹۴ | حیدرآباد دکن | ۹۱۹ | جبلپور |
| ۸۹۵ | کانپور | ۹۲۱ | چندوسی |
| ۹۰۱ | آرہ | ۹۲۴ | محمد پور |
| ۹۰۴ | سرستی پور | ۹۲۵ | گریڈیہ |
| ۹۰۸ | مجھولیا | ۹۲۶ | بھاگلپور |

ے وصول ہوگئی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۲۹ | ہردوئی | ۱۱۰۶ | کوہالی |
| ۹۳۰ | یادگیر | ۱۱۱۰ | بمبئی |
| ۹۳۲ | پربھنی | ۱۱۶۹ | امرتسر |

# رسول کا احترام عقلاً واجب ہے

(از ... )

داناؤں کا یہ قول ہے کہ:-

"انسانی نظام قدرتی نظام کا کسی نہ کسی صورت میں ظل یا عکس ہے۔ اگر دونوں نظام کی تطبیق کیجاوے تو اگرچہ من وعن نہیں لیکن کچھ نہ کچھ مطابقت ضرور ہوتی ہے"

ہم دیکھتے ہیں کہ قدرت کے نظام میں درجہ بندی - ترتیب - وضع الشیٔ فی محلہ کا نظام پایا جاتا ہے - وجودوں - اجسام - ذوات اور انواع میں ایک درجہ بندی اور ایک ترتیبی سلسلہ ملحوظ رکھا گیا ہے - بالمقابل انواع کے ہی نہیں بلکہ انواع کے اندر بھی درجہ بندی پائی جاتی ہے - بیشک بعض امور اور بعض حالات میں مساوات کا سلسلہ بھی موجود ہے - لیکن درجہ بندی بالعموم ہے - اور مساوات کا قول شاذ و نادر یا صرف کیفیات میں ہی پایا جاتا ہے - بعض حکیموں کے خیال میں مساوات کا وجود بالکل ہی نہیں - جہاں جہاں مساوات کا شبہ پڑتا ہے وہ صرف ایک تشابہ یا جزوی تناسب ہوتا ہے - مساویت نہیں ہوتی - جیسے یہ ثابت ہے کہ دنیا کی کوئی دو شیئیں یا کوئی دو وجود یا کوئی دو کیفیتیں یا کوئی دو حالتیں مساوی بحیثیت اور ایک نہیں ہوتیں ایسے ہی یہ بھی ثابت ہے کہ دنیا کی ہر ایک حالت کسی نہ کسی ترتیب اور درجہ بندی کے ماتحت ہے - سلسلہ ترتیب ثابت کرتا ہے کہ -

اس میں عموماً اصل وضع الشیٔ فی محلہ مرعی رکھا گیا ہے - جو درجہ بندی کی ابتدائی بنیاد ہے اور جس پر تمام نظام قدرتی کا مدار اور انحصار ہے بہت لوگوں نے یہ کوشش ضرور کی ہے کہ سلسلہ مساوات ثابت کیا جاوے لیکن اخیر پردہ یہ معلوم کر کے خاموش ہو گئے ہیں کہ نہ تو نظام قدرت میں یہ ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی خود انسانی انتظام میں اسکا وجود ہے -

بیشک نظام قدرتی ایک ہی دست قدرت کا نمونہ ہے اور اسکا ماخذ ایک ہی چشمہ ہے لیکن اختلافات اور مختلف مدارج ثابت کرتے ہیں کہ درجہ بندی بھی اسی کی پاک مرضی کے ماتحت واقع ہوئی ہے - ہر نوع اپنی نوعیت میں گو بیشک ایک ہی تعریف کے تابع ہے اور ہر جنس ایک ہی مفہوم ابتدائی کے ماتحت ہو لیکن باوجود اس کے بھی اس میں درجہ بندی ہے - ہر نوع کے افراد ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور انکا شروع و اخیر ہمیشہ مختلف ہوتا اور مختلف نتائج پیدا کرتا ہے - ہم ہر وقت دیکھتے ہیں کہ ایک ہی جگہ یا ایک ہی ماخذ یا ایک ہی مخرج سے دو چیزیں نکل کے مختلف حالتوں کا نمونہ بنتی ہیں - ایک سیپ سے دو موتی نکلتے ہیں ایک تاج شاہی کی زینت اور رونق کا باعث ہوتا ہے - اور دوسرا کھرل میں پسکر سرمہ کی صورت میں چشم بیمار میں جگہ لیتا ہے - ایک شاخ پر دو پھول کھلتے ہیں ایک کسی دلربا اور خوبرو کے سینہ کی زیبائش ہوتا ہے - اور دوسرا باد مخالف کے جھونکوں سے مرجھا کر گر جاتا ہے اور آنے جانے والے اسے پاؤں سے بے اعتنائی سے پامال کرتے ہیں -

ایک ہی رحم اور ایک ہی سکول سے دو بھائی اور دو متعلم نکلتے ہیں ایک علم یا تحقیق یا مدارج کے ملأ اعلیٰ پر پہونچتا ہے اور دوسرا قعر ضلالت اور مصائب ادبار میں گرتا ہے - دنیا میں ایسی اور بھی ہزاروں مثالیں ہیں جو ایک درجہ بندی اور ما بہ الامتیاز کو ثابت کرنے میں برہان واثق کا حکم رکھتی ہیں -

ہم دور کیوں جائیں - انسان اپنے بدنی نظام کے ہی ملاحظہ سے یہ استدلال کر سکتا ہے - کیا بدن کے سب اجزا اور اعضاء ایک ہی درجہ رکھتے ہیں اور کیا سب کی غرض خلقت ایک ہی ہے اور کیا ان میں نسبتیں فرق اور امتیاز نہیں ہے - کیا سر اور پاؤں یا آنکھ اور خال ایک ہی درجہ میں رکھے جا سکتے ہیں کیا جو کام آنکھ دیتی ہے وہ ایک خال سے لیا جا سکتا ہے - یا پاؤں سر کا قائممقام ہو سکتا ہے - کیا دماغ ضمیر کا کام دے سکتا ہے یا ضمیر سے دماغ کا کام لے سکتے ہیں - بے شک بدن ہی میں یہ سارے اعضاء پائے جاتے ہیں اور وہ بہیئت مجموعی انسان ہے - لیکن یہ ہیئت مجموعی اس امر کی مستلزم نہیں کہ ان میں تمیز اور فرق نہ کیا جاوے - مثلاً فلاسفی اور فن تشریح یہ ثابت کرنے کیواسطے ایک عمدہ ذریعہ اور علمی شہادت ہیں کہ ہر عضو اور ہر ذرہ ٹھیک اپنے اپنے محل میں رکھا گیا ہے - اگر بجائے آنکھ کان کی بجائے رکھا جائے تو دونوں کے افعال منصبی میں فرق آ جاویگا - اگر پاؤں سر کی بجائے ہو تو کوئی کل ہی پوری نہ اترےگی - لوگ بعض وقت جلدبازی کر کے کہہ دیتے ہیں - ہم سب کے سب برابر ہیں ہم میں کوئی فرق اور کوئی امتیاز نہیں - ایک دوسرے کے مقابلہ میں فوقیت نہیں رکھتا - لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اس فرضی نظام سے کس قدر خرابی پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اور نظام قدرت کہاں تک اسکا حامی ہے - آفتاب (باقی)

اور اُن کے حوالی موالی ستارے ایک ہی دست قدرت کے نمونے ہیں اور ایک ہی آسمان پر درخشاں و تاباں لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اُنکے اجسام اور مقادیر اور فرائض اور تصرفات میں مساویت ہے اور وہ ایک ہی ہیں بے شک چاند روشن اور خاموش نورانی دیوتا ہے مگر آفتاب کے مقابلہ میں اُسے دوسرے درجہ پر ہی رکھا جاتا اور وہ آفتاب سے مستفیض ہوتا ہے۔ ایک باغ میں ہی بوٹے اور سب گل و گلزار ہوتے ہیں۔ گل اور خار ایک ہی شجر کا ثمرہ اور پیداوار ہیں۔ کوّا اور بلبل ایک ہی چمن میں رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ شیر اور گیدڑ ایک ہی جنگل میں رہتے ہیں۔ گھوڑا اور گدھا ایک ہی مالک کے طویلہ میں بندھتے ہیں ہرن اور لومڑی ایک ہی دامن پہاڑ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ باز اور چیل ایک ہی آسمان کے نیچے اُڑتے ہیں۔ غلام اور آقا۔ رعیت اور بادشاہ ایک ہی سر زمین کی پیداوار کھاتے اور ایک ہی آب و ہوا میں نشوونما پاتے ہیں لیکن باوجود ان مخارج اور اماکن واحدہ کے ان میں امتیاز اور فرق کیا جاتا ہے۔

بڑا بھائی اور چھوٹا ایک ہی والدین سے ہوتے ہیں لیکن بڑا بڑا ہوتا ہے اور چھوٹا چھوٹا۔ زید اور خالد دونوں بکر کے لڑکے ہیں۔ زید عالم ہونے کی وجہ سے بمقابلہ خالد کے تعظیم دیا جاتا ہے اور خالد بوجہ بہادری اور شجاعت کے زید سے تمیز رکھتا ہے۔ دونوں خدا کی پیدائش ہیں۔ لیکن کیا ایک حسین بمقابلہ بدقسمت بد صورت کے دیکھنے والوں کی نظروں میں کوئی دلچسپی حاصل نہیں کرتا۔

روپیہ بھی چاندی کا ہوتا ہے اور ایک دونی بھی اسی دھات کی لیکن دونوں کی قیمت میں فرق ہے۔ ایک خوش آواز اور دلکش صدا و پراثر کرتی ہے۔ لیکن ایک بُری آواز لگوں کے لئے ایک صدمہ ہوتا ہے۔ اُستاد اور شاگردوں میں نوعیت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہوتا۔ لیکن شاگرد استاد کا بعض خصوصیات کیوجہ سے ادب کرتے ہیں۔ حاکم اور محکوم میں باعتبار انسانیت کیا فرق ہے مگر حاکم کی خصوصیت محکوم کے دلپر نقش ہوتی ہے اور اُسکی وجہ سے محکوم جادۂ ادب سے باہر نہیں ہو سکتا۔ والدین میں بمقابلہ اولاد کے کیا فوقیت ہے۔ ترتیب اخلاق اور حضرت مسیح ہمیشہ تعلیم دیتی ہے کہ انکا ادب کیا جاوے چاہے گہری نظروں سے دیکھو اور چاہے سرسری سے ہر سلسلہ میں ایک سلسلۂ درجہ بندی اور ترتیب پائی جاویگی اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہ اگر ہم اس درجہ بندی اور ترتیب کے خلاف عمل کریں تو نظام عالم میں گونہ بدمزگی ناشی ہونیکا اندیشہ رہتا ہے۔ نہ بدمزگی ہی نہیں بلکہ ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔

درجہ بندی کا دوسرا نام حفظ مراتب ہے۔ حفظ مراتب دنیاوی اور دینی دونو سلسلوں میں واجب الاحفاظ ہے جہاں اس سلسلہ میں فرق آیا خود نظام عالم میں فرق آگیا۔ قدرتی اور انسانی دونوں سلسلوں میں درجہ بندی یا حفظ مراتب کی ترتیب بہت کچھ انتخابی اصولوں کے تابع رکھی گئی ہے۔ انسان جو دوسری مخلوق پر گونہ شرف ظاہر کرتا ہے وہ بھی بذریعہ اسی انتخابی اصول کے ہے۔ چند انواع میں سے ایک نوع خاص کرلی گئی ہے۔ ایسے انتخابات مختلف وجوہ سے کئے جاتے ہیں۔ بوجہ اعلےٰ فلنت و قدس فطرت۔ بوجہ متانت و جزرسی طبیعت۔ بوجہ تمکنت و فتوت۔ بوجہ استقلال و ہمت۔ بوجہ حسن مشارب و حسن مقاصد۔ بوجہ علو و عزم۔ بوجہ امتیازات عالیہ۔ بوجہ دیگر خصوصیات خاصہ۔

ہم بالخصوص قدرتی انتخاب کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ اُنکی اصلی موجبات اور کیا کیا ہیں۔ کیونکہ ہم اُن سے کسی قدر ناواقف ہیں لیکن اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ جنہیں قدرت بمقابلہ دوسرے ابناء جنس کے انتخاب کرتی ہے۔ اُس کے اسباب فاضلہ ضرور کچھ نہ کچھ ہونے چاہئیے۔ اس دلیل سے کہ جب خود ہمارے انتخاب بعض فاضلہ اسباب کے تابع رکھے جاتے ہیں تو ضرور ہے کہ قدرتی انتخابات میں بھی یہی اصول مرعی ہو۔ نظام عالم کی تکمیل کے واسطے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ جو جو انتخابات عمل میں آچکے ہیں اُن کے مطابق عمل ہوتا رہے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جاوے تو خرابی عائد ہونیکا اندیشہ ہے۔ رعایا پر بادشاہ کی تعظیم کیوں واجب ہے اور ایک بادشاہ رعایا کے افراد کے مقابلہ میں کیوں مقدس اور برتر مانا جاتا ہے اسواسطے کہ اُسکا انتخاب لاکھوں اور کروڑوں مخلوق کے مقابلہ پر ہوا ہے۔ کروڑوں مخلوق دنیا میں بستی ہے اور اُن میں سے کوئی پچاس ساٹھ ہی بادشاہ ہونگے۔ ہر قوم میں انکی عزت ہے اور ظل اللہ اور حضور اعلےٰ کہا جاتا ہے۔ صرف اسواسطے ہی نہیں کہ انکے پاس حشم و خدم ہیں بلکہ اسواسطے بھی کہ انکا انتخاب اعلےٰ پیمانہ پر کیا جاتا ہے اور تقریباً کل افراد نے انہیں تسلیم کیا ہے۔ اگر حشم و خدم ہی موجب احترام ہو تو پھر اُن سے بعض ساہوکار اور مہاجن بھی کہیں زیادہ دولت مند ہیں ایک حاکم کی کیوں تعظیم کی جاتی ہے اس لئے کہ اُسے ایک ملک کی گورنمنٹ اور بادشاہ نے ملکی اور نیابی خدمات کے واسطے انتخاب کیا ہے۔

ایک ادنیٰ چوکیدار و نمبردار گاؤں والوں سے ہی تنخواہ پاتا ہے۔ چونکہ چوکی داروں کا انتخاب سرکاری قانون کے تابع ہوتا ہے۔ اسواسطے اُسے گاؤں بھر میں عزت دی جاتی ہے۔ میونسپل کمشنران کو لوگ آپ ہی چنتے ہیں اور پھر آپ ہی انکی تعظیم بھی کرتے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو نظام شہری میں خرابی پیدا ہو کر

انتظام آسائش بگڑنے لگتا ہے۔ ہر خاندان میں کوئی نہ کوئی سرغنہ اور اعلیٰ ممبر سمجھا جاتا ہے اور ماتحت ممبران خاندان اُس کی واجبی تعلیم کا فرض اعتقاد [illegible] پیدا کرتے ہیں۔

ہر جلسہ میں ایک چیرمین ہوتا ہے اور باقی کے ممبران اُسے خاص اختیارات دینے میں تامل نہیں کرتے۔ بیشک اُستاد اور ٹیچر شاگرد کی نوع میں سے ہی ہے۔ لیکن اگر شاگرد کی جگہ اُستاد آ جاوے تو ضابطہ تعلیم کے خلاف ہوگا اور تعلیمی اغراض کے منافی۔

ایک حکومتی سفیر یا وکیل یا قاصد جس گورنمنٹ یا جس بادشاہ سے دوسرے بادشاہ کے نام بفرمان شاہی یا مراسلہ یا پیغام سفارت لیتا ہے وہ گورنمنٹ یا وہ بادشاہ سفیر ہی کی نوع سے ہوتا ہے اور جس دوسری گورنمنٹ میں جاتا ہے وہ بھی انسان ہی ہوتی ہے لیکن اُس عزت سفارت و احترام انتخاب [illegible] کی وجہ سے اُس سفیر کا خاص اعزاز کیا جاتا ہے۔

باوجود باہمی کشمکش اور منافرت کے بھی اُسکی جان کی حفاظت کی جاتی ہے اور دوسری گورنمنٹ اُس کے جانی و مالی نقصانات کا ذمہ اٹھاتی ہے۔ سفارت نامہ کی تعمیل ہو کر بھی اُس کی حفاظت و احترام میں سرمو فرق نہیں آتا۔

خاتمہ سفارت کے بعد لڑائی شروع ہو جاتی ہے لیکن سفیر بصد حفاظت و احترام اپنے ملک کے حدود سے پار کیا جاتا ہے۔

یہ کیوں صرف اسواسطے کہ وہ شخص بذریعہ ایک خاص انتخاب کے بھیجا گیا تھا۔ دونوں گورنمنٹوں پر اُس کا اعزاز و احترام لازم ہے اور نیز دونوں گورنمنٹوں کی رعایا پر بھی یہ فرض تھا کہ اُس کے اعزاز و احترام میں حصہ لیں۔

کیا ہر شخص سفیر اور قاصد شاہی مقرر کیا جا سکتا ہے؟ کیا تو جا سکتا ہے لیکن ہر شخص اسکا شایان نہیں ثابت ہو سکتا ہے۔

جب کوئی سفارت مقرر کیجاتی ہے۔ تو دونوں گورنمنٹوں کے ملکی۔ قومی حکومتی اور نظامی اعتبارات کے لحاظ سے کی جاتی ہے اور یہ ایک ایسا کام ہوتا ہے۔ جو بہت ہی تدبیر اور حزم اور احتیاط چاہتا ہے۔ دنیوی نظام کی طرح قدرتی نظام میں بھی ایسے انتخابات میں خاص خاص صفات پر لحاظ کیا جاتا ہے نظام بدنی کے واسطے

جو اعضاء و عضو رئیسہ کے سلسلہ میں رکھے گئے ہیں۔ واقعی وہ اسی قابل تھے۔ بیشک ایک خال یا ایک مسہ یہ سوال کر سکتا ہے کہ مجھے چشم بینا کیوں نہیں بنایا گیا۔ لیکن آنکھ کا کام اُس کی تسلی کر سکتا ہے کہ وہ اس قابل نہیں تھا۔ پاؤں سر کے مقابلہ میں خود ہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ دماغ ہی اس کام کے قابل تھا۔ تدبیر نظام بدنی کیواسطے جو جو اخلاط معرض خلقت میں آئے ہیں اُنکی فضیلت بمقابلہ عضلات کے معلوم اور ثابت ہو سکتی ہے۔ رُوحانی نظام بھی دنیوی نظام سے کم نہیں بلکہ مذہبی وجوہ کی جہت سے دنیوی نظام سے یہ نظام فائق اور برتر ہے کیونکہ دنیوی نظام کے بعد جو نظام آنے والا ہے وہی رُوحانی نظام ہے ہر مذہب اور ہر مذہبی سلسلہ میں۔

کوئی نہ کوئی ہادی۔ بانی۔ یا امام ہوتا ہے جیسے کہ ہر گورنمنٹ کوئی نہ کوئی شاہ یا صدر مجلس رکھتی ہے۔ اس ترتیب اور اس نظام سے ثابت ہوا کہ دنیوی حکومت کی طرح مذہبی سلسلوں میں بھی کسی نہ کسی اعلیٰ ہستی یا ممتاز وجود کا ہونا لازمی ہے۔ خواہ فی الحقیقت ہی وہ ممتاز اور اعلیٰ ہو یا بوجوہ مان لیا گیا ہو۔ خواہ ایسا امتیاز فطرتی وجوہ سے ہو۔ اور خواہ انتخابی اصولوں سے۔ کوئی بھی صورت ہو۔ جو شخص اس کام کیواسطے انتخاب کیا جاتا ہے اور جس کے ذمہ ہمت یہ ایسا کام لگایا جاتا ہے وہ دوسروں کے مقابلہ میں اعلیٰ۔ مفروضہ۔ اعتقادی فوقیت ضرور رکھتا ہے۔ مسٹر [illegible] جو ایک نامور فلاسفر گذرا ہے کہتا ہے:۔

یہ جو لوگ قدس خلقت۔ تکمیل۔ فطرت۔ استقلال اور روشن ضمیری کیوجہ سے ممتاز ہیں وہی نبی ہوتے ہیں اور وہی رسول ہوتے ہیں۔ انکا دماغ اور انکا ضمیر اوروں سے قدرتاً خاص اور روشن و مکمل ہوتا ہے۔ انکی خلقت خاص اس غرض کیواسطے ہوتی ہے کوئی دوسری خلقت انکا مقابلہ نہیں۔ وہ اپنے ابناء جنس کے فخر ہیں۔

پھر اسی فلاسفر کا یہ قول بھی ہے کہ:۔

چونکہ فلاسفر اور حکیم کی دماغی بناوٹ اور ضمیری ساخت قدرتاً ابنائے جنس سے فائق اور خاص ہوتی ہے۔ اسواسطے وہ دوسروں سے تمیز دیا جاتا ہے ہر مذہبی سلسلہ ایک رُوحانی گورنمنٹ ہے جس طرح دنیوی گورنمنٹ بغیر کسی صدر مجلس یا شاہ کے نہیں چل سکتی اسی طرح رُوحانی گورنمنٹ بھی بغیر کسی پاک اور ممتاز ہستی کے قائم


## تفسیر ثنائی جلد پنجم

تیار ہے۔ قیمت [illegible] پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت [illegible] ہے مگر پانچوں جلد یکجا ایک ہی خریدار کیلئے مبلغ [illegible] مقرر ہیں۔ جو صاحب پانچوں جلد کے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مجموعہ مفت اور جو صاحب ایک خریدار پیدا کرینگے انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں مفت ملیگی۔

منیجر اہلحدیث

نہیں رہ سکتی۔ ہم اصولی بھی بانی مذہب اور بانی مذہب کی تقدیس اور تکریم کی ضرورت ہے کہ مذہب انسانوں کے واسطے ہے۔ اور انسان انسان سے ہی ہدایت و تسلی پاتا ہے کیونکہ باعتبار حیثیت ایک نسبت دونوں میں ہوتی ہے۔ اگر یہ ضرورت نہ ہوتی تو فرشتوں کا رسول ہو کر آنا زیادہ تر مناسب تھا۔ جوش و محبت مذہبی بھی ایک شوکت ہے۔ وہ بانی مذہب کی محبت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ جس مذہب کا کوئی بانی نہیں اس میں جوش بھی نہیں۔ خدا بھی مذہب کا جزو اعظم ہے لیکن یہ کم تر ہوتا ہے کہ خدائی بحث میں کوئی جوش میں آوے۔ ہمیشہ رسول یا اوتار اور بانی مذہب یا ہادی کی بابت ہی جوش آتا ہے۔ چونکہ ایک بانی مذہب محسوس عالم میں ہوتا ہے اس واسطے اس کی نسبت زیادہ تر تحریک و جوش رکھتے ہیں اس سے ایک بانی مذہب کی تعظیم اور امتیاز کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ کون خدا کو نہیں مانتا اور کون توحید کا کسی نہ کسی رنگ میں قائل نہیں۔ لیکن جب تک کوئی بانی اور صدر مجلس نہیں قرار کیا جاتا مذہبی حیثیت حاصل نہیں ہوتی۔

کسی بانی مذہب کی اس واسطے تعظیم نہیں کی جاتی کہ نعوذ باللہ وہ خدا کا ٹکڑا یا خدا کا جزو ہے یا خدائی کاموں میں اسے بغیر رضامندی خدا کے کوئی دخل ہے

## مستورات کی پکار

### رسالہ

### صحت النساء

جو کہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنے کیلئے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنے کیلئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر تیار کر رکھا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدی مناسب سمجھیں پتہ ذیل سے بالکل مفت منگا کر دیکھیں (جن پر محصول ڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کر کے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

پتہ :- منیجر لائبریری بک ایجنسی جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

…ہے بلکہ صرف اس لئے کہ وہ خدا کا برگزیدہ ہے اور خدا نے اسے بہتوں میں سے اپنے کام کے لئے چن لیا ہے۔ حضرت موسیٰ کی مذہبی دنیا میں کیوں تعظیم کیجاتی ہے اور فرعون نے کیا قصور کیا ہے صرف اس واسطے کہ خدا کی نظروں میں موسیٰ ایک برگزیدہ بندہ تھا اور فرعون یہ درجہ نہیں رکھتا تھا۔ مسیح علیہ السلام کو رومی صلیب دینے والے گورنر پر کیا فوقیت ہے۔ مسیح تو ایک عاجز بندہ تھا اور وہ گورنر صاحب اختیار تھا اس لئے کہ خدا نے مسیح کو چن لیا تھا۔ ابو جہل پر کیوں قرآن نہیں اتارا گیا۔ حضرت محمد رسول اللہ کیوں خاص کئے گئے۔ یہ خدا کی مرضی اور خدا کا اپنا انتخاب تھا جو کبھی بیہودہ نہیں کیا جا سکتا اور اس سے ثابت ہے کہ احمد عربی ابو جہل پر ضرور کوئی فطری یا جبلی فوقیت رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے احمد عربی عزت کے ساتھ اس عہدہ کے لئے منتخب کر لئے گئے۔ امام حسین علیہ السلام نوع انسانیت میں یزید کے برابر تھے یزید کی تعظیم کیوں نہیں کیجاتی اس وجہ سے کہ امام حسین کی فطرت و فطانت میں تقدس تھا اور یزید کی طبیعت اس سے خالی۔

شاگرد استاد کی اور مرید اپنے پیر کی کیوں تعظیم کرتا ہے اس لئے کہ وہ اس کا ہادی اور رہنما ہے۔ ایک بانی مذہب ہمیشہ یہی کہتا ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کرو۔ میں بھی ایک بندہ تم سا ہوں۔ میرا کچھ اختیار نہیں۔ یہی باتیں اور یہی تعلیم ہے جو اس کی تعظیم کراتی ہے وہ کتنا بردبار۔ عالی حوصلہ عالی ظرف بیرحشم رسول اور ریفارمر کتنا اچھا ہے جو خدائے واحد کے مقابلہ میں اپنی ذات ایک صادق پرستار کی طرح الگ رکھتا ہے۔ وہ کتنا قابل تعظیم آدمی ہے جو نفسانیت سے کوسوں دور رہ کر صاف الفاظ میں یہ کہنے کا عادی ہے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔ وہ کتنا بڑا عالی ظرف رسول ہے جو یہ کہتا ہے۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔ وہ کس قدر عالی ظرف انسان ہے جو باوجود ایک بڑے انتخاب کے فروتنی عاجزی اور عبدیت سے ذرہ بھی پرے نہیں جاتا۔ رسولوں پر خدا کا کلام تھا یہ خانوں میں چھپ کر نہیں نازل ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ اترتا اور کلام کی وضاحت کرتا تھا۔ کون سا ایسا رسول ہے جس نے ابلاغ حکمۃ اللہ میں تکلیف پر تکلیف اور مصیبت پر مصیبت نہ اٹھائی ہو۔ کون ایسا رسول ہے جو اخبار دل کی طرح احکام الٰہی سناتا پھرتا ہو اور کوئی اسے کچھ نہ کہتا ہو بیشک ان مصائب کا اجر رسول پا دیگا۔ لیکن کیا اس کی امت کے لئے ضروری اور لازمی نہیں کہ ایسے جید پاک اور پاک دل رسول کی دل سے تعظیم و تقدیس کرے۔ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ کیا یہ جملہ رسولوں کے واسطے نہیں اور کیا رسول اس قابل ہیں کہ انہیں حرف غلط کی طرح متن ادب سے…

اہلحدیث کا مذہب :- موحدین کے عقائد بغیر کسی فریق کی دل آزاری کے - قیمت ۴ر پتہ :- اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نکال دیا جاوے۔ اگرچہ رسولوں کو ہماری مدح و ثنا کی ضرورت نہیں کیونکہ اُنکا کفیل خود خدا ہے لیکن کیا ہماری خادمیت (خادمیت نہ سہی ایک نسبت ہی سہی) اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم اُسے محبت اور تعظیم کی پیاری نگاہوں سے دیکھیں اور اپنے سلسلہ کا اُسے امام اور بانی سمجھ کر اُسکی تقدیس کریں۔

بیشک خدا سوائے رسول کی تعلیم کے بھی بخش سکتا ہے۔ رسول کیا ایمان قرآن کے بغیر بھی خدا نجات دے سکتا ہے۔ لیکن محمد عربی اور دیگر بزرگان مذہب کی جانفروش خدمات اور استقلال کا یہی معاوضہ ہے کہ اُنکا نام لینا بھی ہمیں برا معلوم ہوتا ہے۔ دنیوی ریفارمروں کی برسیاں اور جوبلیاں کی جاتی ہیں۔ شاعر نظمیں پڑھتے ہیں۔ دنیا ظم شعر و اشعار بولنے والے کچھ دیتے ہیں۔ صرف اسواسطے کہ وہ کسی گروہ یا کسی فرقہ کے نام لیوا اور خدمت گذار تھے۔

کیا مذہب کے بانیوں کا نام لینا بھی خدا پرستی کے مخالف یا ایک زائد شئی ہے وہ کون بے وقوف ہے جو احمد عربی کا نام تعظیم سے صرف اسواسطے لیتا ہے کہ وہ خدائی انتظام میں کوئی دخل رکھتے ہیں۔ یا اُنہیں خدا کے مقابلہ میں کوئی شرکت [illegible]
[illegible]
اور وہ ممتاز ممبران ہیں۔ اُنہیں خدا نے اپنے خاص فضل و کرم سے ہم پر فوقیت بخشی ہے۔ وہ خاص فطرت اور خاص دماغ کے لوگ تھے۔ ہم اُن کے نام لیوا ہیں۔ اُنکا ادب اور اُنکا اتباع ہمارے لئے موجب فخر اور عزت ہے۔ سب ہدایتیں اُن کے طفیل سے ہم تک پہونچائی گئی ہیں۔ وہ ایسے قاصد اور ایسے رسول ہیں رسول کا ادب ہر حالت میں ہمپر لازمی ہے۔ اُنکی ریاضت اور اُنکی نیک نیتی نے بمقابلہ ہمارے اُنہیں خاص درجہ دلایا ہے۔ وہ اِن وجوہ سے خدائی درگاہ میں ہمیشہ ممتاز ہیں۔ خدا اُنپر فضل کرتا اور اُنہیں خاص امتیاز بخشتا ہے۔ خدا کے برگزیدہ اور پیارے ہیں۔ اُنکا روشن ضمیر قبولیت دعا کا ایک کافی وسیلہ ہے۔ وہ ہمیں حکمت اور دانائی کی تعلیم دیتے رہتے ہیں۔ اُنکی متبع کا ہمیں ترکہ ملا ہے اُنکے اعمال اور اُن کی ریاضتیں ہمارے واسطے ایک نمونہ ہیں۔ باعتبار انسانیت کے وہ اور ہم ایک ہیں لیکن باعتبار خاص امتیازات کے اُنکا درجہ اُن کا احترام ہم سے لاکھوں کیسا کروڑوں درجہ زیادہ ہے اور ہم اُن کے خاک پا سے بھی اسفل ہیں اور یہی ہمارا فخر ہے۔

اُن کی تقدیس اُن کی مدح اُنکی پیری اُنکا اقتدا ہمارے ضمیروں کے لئے ایک روشنی اور ایک خدائی نعمت ہے۔ وہ ایسے جامع اور روشن مشعل ہیں جن سے ہزاروں مشعلیں دنیا میں وقتاً فوقتاً روشن ہوتی رہتی ہیں۔ خدائے قدیر اپنی رحمت اور فضل کے تقاضا سے بزرگان ملت کی سنتا ہی رہا ہے اور سنتا ہے۔ اور اُنہیں اپنی مرضی سے اعزاز و تکریم بھی بخشتا ہے۔ صل علی محمد و علے آلہ واصحابہ اجمعین ٭

کوئی مذہب اُسوقت تک مذہبی شوکت نہیں قائم رکھ سکتا جبتک بانی مذہب کی تعظیم اور تقدیس اُسکا ایک اوّلین ماٹو نہ ہو۔ کوئی مذہب مذہب نہیں رہ سکتا جبتک اُس کے رسول اُس کے امام کی عزت اور احترام صحیح معنوں میں نہ کیا جاتا ہو۔ گو ایک بانی مذہب رسول اور امام۔ خدا کی ذات اور خدا کی صفات میں کوئی شرکت نہیں رکھتا۔ لیکن خدا کی مہربانیوں اور خاص افضال سے جدا نہیں اور بمقابلہ اور اپنے جنس اور امتیوں کے خصوصیت اور خاص فخر رکھتا ہے رسول اور امام کی محبت اور تعظیم دوسرے الفاظ میں خدا کی محبت ہے کیونکہ رسول سراسر خدا کی محبت کا نمونہ ہوتا ہے اور اُس سے جسقدر محبت کی جاتی ہے وہ خدا ہی کے واسطے کی جاتی ہے اور یہ بھی خدائی احکام کی ایک قسم کی تعمیل ہوتی ہے۔ اور ایک عبادتی جنس ہے اُس کی افضلیت کو نظر ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ فقط

مرزا سلطان احمد

(اہلحدیث) مگر اس احترام کے مستحق وہی رسول ہیں جو سچے رسول ہوں لیکن جھوٹے مدعی اُسی قدر ہتک اور تذلیل کے مستوجب ہیں جتنے کوئی دھوکہ باز سرکاری عہدہ کے مدعی ہوتے ہیں ؎ ورنہ اگر کس ست یک حرف بس ست

---

## تقریظات

ہمارے ناظرین جناب مولانا حاجی محمد انوار اللہ صاحب استاد ولیعہد حضور نظام حیدرآباد دکن کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف ہونگے آپنے ایک بسیط کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالہ اوہام مرزا صاحب قادیانی کی تردید میں لکھی ہے مولانا موصوف کا نام نامی کتاب کی خوبی کی ضمانت میں کافی ہے سلیس اردو مدلل بیان۔ چھاپہ خوب۔ قیمت دو جلد کاغذ چکنا ٤ کاغذ کھردرہ ٣

## کتاب العقل

مبادی کلامیہ کو مولانا ممدوح نے آجکل کی ضرورت کے مطابق لکھا ہے۔ ایک جلد قیمت کاغذ چکنا ١٢ کاغذ کھردرہ ١٠

## الشیاع

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ منشی فیروز الدین احمد صاحب کی اڈیٹری میں نکلنا شروع ہوا ہے۔ مضامین غالباً تاریخی اور

ahmadimuslim.de

# فتاوے

کئی ایک دفعہ چھپایا ہے کہ فتوے لینے والے احباب کو لازم ہے کہ اگر اخبار میں جواب لینا چاہیں تو فی سوال ایک پیسہ اور اگر خطی جواب لینا چاہیں تو علاوہ محصولڈاک فی سوال ۲ پیسے فیس فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ تاہم بعض احباب اس نوٹس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور جواب کے لئے متقاضی ہوتے ہیں۔ پس ایسے احباب جو ہمارے نوٹس کی پابندی نہ کریں جواب کے حقدار نہ ہونگے۔ ابو الوفاء

س نمبر ۳۸۲ - وہ عورت جس کا شوہر مفقود ہو گیا کرے؟

ج نمبر ۳۸۲ - جس عورت کا شوہر مفقود الخبر ہو چار سال کے بعد چار ماہ دس روز عدت گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فتوے ہے امام مالک کا یہی مذہب ہے۔ رد المحتار میں اسپر عمل کرنا جائز لکھا ہے۔

س نمبر ۳۸۳ - مجلس میلاد بہ ہیئت کذائی فرض ہے یا سنت؟

ج نمبر ۳۸۳ - مجلس میلاد بہ ہیئت کذائی بدعت ہے اسکا وجود صحابہ۔ تابعین تبع تابعین کے زمانہ میں نہ تہا۔

س نمبر ۳۸۴ - قرآن شریف کو جلانا۔ پہاڑنا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۸۴ - قرآن شریف کو بہ نیت حقارت جلانا یا پہاڑنا سخت گناہ بلکہ کفر ہے اور اگر بہ نیت ادب جلادے تاکہ پرزے پاؤں تلے نہ آئیں تو جائز ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تہا۔

س نمبر ۳۸۵ - زید کہتا ہے کہ ض مشابہ ظ ہے نہ دال اور عمر کہتا ہے کہ ض مشابہ دال ہے۔

ج نمبر ۳۸۵ - ض کو مشابہ ظ پڑہنا چاہیئے۔ تفسیر کبیر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ میں ایسا ہی لکہا ہے۔

س نمبر ۳۸۶ - امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑہنے سے نماز ہوگی یا کہ پڑہنے سے ہوگی اور حدیث بخاری مسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب کیسی ہے؟

ج نمبر ۳۸۶ - امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ ضرور پڑہنی چاہیئے۔ حدیث مرقوم صحیح ہے۔

س نمبر ۳۸۷ - ذبیحہ لغیر اللہ اور اس کے کھانیکا کیا حکم ہے؟

ج نمبر ۳۸۷ - ذبیحہ لغیر اللہ حرام ہے وما اہل لغیر اللہ بہ

س نمبر ۳۸۸ - فی زمانہ اکثر مقاموں اور بازاروں میں بقر قصاب جانور ذبح کرتے ہیں اور نماز روزہ سے بالکل غافل ہیں اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۸۸ - بے نماز قصابوں کا ذبیحہ جائز ہے۔ جبکہ عیسائیوں اور یہودیوں کا جائز ہے تو بے نماز مؤمن کیا اُن سے بھی بدتر ہیں۔

س نمبر ۳۸۹ - خلفاء اربعہ کی تقلید افضل ہے یا کہ ائمہ اربعہ کی۔ اگر ائمہ اربعہ کی تقلید افضل ہے تو قبل ائمہ اربعہ کے جو گذرے اُنکا کیا حال ہوگا۔ کیونکہ اُسوقت ائمہ اربعہ موجود نہ تہے تو آیا کس کی پیروی فرض ہوگی ائمہ اربعہ کی یا قبل والوں کی؟

ج نمبر ۳۸۹ - خلفاء اربعہ ائمہ اربعہ سے افضل تہے۔ مگر تقلید کسی کی بھی جائز نہیں اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ۔ ہاں جنکا قول و فعل خدا رسول کے حکم کے مطابق ہو اُس کو لے لینا چاہیئے۔

س نمبر ۳۹۰ - کل حدیثیں کب جمع ہوئیں اور کیونکر ہوئیں اور شمار میں کتنی ہیں کتنی حدیث ابو حنیفہ رحہ کو اور کتنی شافعی رح کو اور کتنی مالک رح و حنبل رح کو ملیں ہیں یا کہ ان لوگوں کو بہی پوری پوری حدیثیں نہیں ملی۔

ج نمبر ۳۹۰ - حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جمع ہوئی تہیں مگر وہ بیاض کی صورت میں تہیں پہر پہلی صدی ہجری میں کتاب کی صورت میں آئیں یہانتک کہ دوسری صدی میں یہ ایک مستقل فن بنگیا۔ ائمہ اربعہ کو جتنی حدیثیں ملیں اُنکی تصنیفات سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ امام شافعی و امام حنبل۔ امام مالک رحمہم اللہ کی تصنیفات تو اسوقت دنیا میں ملتی ہیں البتہ امام ابو حنیفہ صاحب کی کوئی تصنیف نہیں ملتی مگر اُن کے علم و فضل میں شبہ نہیں۔ سب حدیثیں کسی امام کو نہیں ملیں۔

س نمبر ۳۹۱ - تقلید ائمہ اربعہ کس آیت اور حدیث سے ثابت ہے؟

ج نمبر ۳۹۱ - تقلید ائمہ کی ممانعت البتہ ثابت ہوتی ہے۔ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء یعنی خدا کے اُتارے ہوئے کلام کی پیروی کرو اور اس کے سوا کسی ولی یا امام کی تقلید نہ کرو۔

س نمبر ۳۹۲ - ائمہ اربعہ معصوم تہے یا کہ ان سے بہی غلطی ہوتی تہی اگر معصوم تہے تو الحمد للہ ورنہ سہواً یا دانستہ خطا کرتے تہے؟

ج نمبر ۳۹۲ - ائمہ اربعہ معصوم نہ تہے۔ عقائد میں لکہا ہے المجتہد یصیب ویخطئ یعنی مجتہد سے ٹہیک بات بہی ہوتی ہے اور غلطی بہی۔ مگر دین کے بارے میں دانستہ غلطی نہیں کرتے تہے۔

س نمبر ۳۹۳ - دین کے اصل کے ہیں؟ (شیخ محمد عبد الستار۔ ابراہیم پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۳۹۳ - دین کے اصل اصول دو ہیں۔ قرآن و حدیث۔ ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا اجماع اور قیاس انہی اصول پر متفرع ہیں بلکے وہ اصل اصول نہیں

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**پیسہ اخبار** میں تحریک ہوئی تھی کہ انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں سود بنک کی تحقیق کی جائے چنانچہ وکیلوں کی طرف سے چند ایک سوال انجمن نعمانیہ کے مہمان علماء کی خدمت میں پیش ہوئے سُنا ہے سوائے مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی کے سب نے بنکوں کا سود ربوا محرم قرار دیا پبلک کو مولوی صاحبان کے مضامین دیکھنے کا انتظار ہے مگر اس طرح سے ایسا نازک مسئلہ حل نہیں ہوسکتا خصوصاً انجمن نعمانیہ میں جس کی وسیع ظرفی کا یہ حال ہے کہ سوائے مقلدین علماء کے دوسرے لوگ اس مجلس میں شریک نہیں کیا حالانکہ جلسہ میں وہ مدعو تھے۔ ہم نے کمال افسوس سے سنا کہ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ہر جلسہ میں مدعو ہو کر گئے تھے محض عدم تقلید کی وجہ سے انکو بھی اس مجلس میں شریک نہیں کیا گیا۔ پس اس کے لئے بہتر صورت وہی ہے جو پیسہ اخبار میں چھپی تھی کہ یہ کام تعلیم یافتوں کے انتظام میں ہو اور خاص اسی غرض سے علماء کو مدعو کر کے مقررہ وقت کے اندر نوبت بنوبت کھڑے ہو کر چند چند منٹ تقریریں کریں اچھی تعداد میں تقریریں ہونے کے بعد اُن سے نتیجے تحریر کرایا جائے۔

**جالندھر** میں مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہدی اور حکیم نبی بخش صاحب واعظوں کی کوشش سے کئی ایک آتشبازی چلانے والوں نے تحریری وعدے کئے ہیں کہ آئندہ کو ہم نہیں چلائینگے۔ خدا مولوی صاحبان کو اجر خیر دے اور انکو مضبوط ثابت قدم رکھے۔ (جالندھر میں شب برات کے موقع پر آتشبازی کی بڑی کثرت ہوتی ہے سُنا ہے کہ تخمیناً دس ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ خدا کی پناہ)

**امرتسر** کی حنفی انجمن کا ایک جلسہ ۲۰ اکتوبر کو ہوا جس میں باہر کے واعظین بھی آئے جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مع فرزند ارجمند حسن میاں کے بھی شریک تھے۔ (مفصل بشرط ضرورت آئندہ)

**کہا جاتا ہے** کہ طاعون چوہوں سے پھیلتی ہے۔ یہ بات کامل طور سے ثابت ہو گئی ہر گھر والے کو ایک بلی پالنی چاہیے۔ یہ چوہوں کو کھا کر طاعون کے زبردست ذریعہ کو معدوم کر دیتی ہے (بلی بھی اچھی خاصی مرزا قادیانی کی قائم مقام ہوئی)

**بندے ماترم** اخبار کا مقدمہ ختم ہوا چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے مسٹر اما ہندو گھوش مفروضہ ایڈیٹر اور بیمندا باگچی مفروضہ مینیجر بری کر دئیے گئے۔ یہ دونوں اڈیٹر اور مینیجر ثابت نہیں ہو سکے۔ مگر بابو پورنا بوس پرنٹر اور مشتہر کو تین ماہ قید سخت کی سزا دیگئی۔ اس مقدمہ میں بڑی لطف انگیز ایک بات ہے کہ شروع سے اختتام مقدمہ تک اس بات کا پتہ نہیں لگا کہ اخبار بندے ماترم کا اڈیٹر کون شخص ہے۔ اسی اخبار کے مقدمہ میں گواہی نہ دینے کے سبب سے بابو بپن چندر پال کو ۶ مہینے جیل کی ہوا کھانی پڑی (دیکھو کا پرچہ)

**دیناجپور** کے ایک وکیل بابو درگا سرن نے چلتی ٹرین میں دو یوروپین مسٹر سماسٹ ڈپٹی اگزامینر اور مسٹر کوئش اسسٹنٹ مینیجر پر قاتلانہ حملہ آلہ لکڑی سے کیا۔ ملزم گرفتار کر کے حوالہ پولیس کیا گیا مگر وہ حملہ کرنے سے انکار کرتا ہے اور اپنے آپ کو بے گناہ کہتا ہے تحقیقات ہو رہی ہے۔

**لالہ لاجپت رائے** اور اجیت سنگھ جلا وطنان پنجاب کی سفارش کرنے کا ارادہ بمبئی والوں نے آپس میں نا اتفاقی ہو جانے کے سبب فسخ کر دیا۔ زہ اتفاق تیرا ستیاناس

**امیر کابل** نے ایک اور یوروپین مسٹر تھارنٹن کو ملازم رکھکر انگلستان سے طلب کر لیا یہ چمڑہ کمانے کے کام میں پورے ماہر ہیں۔

**مقدونیہ** صوبہ ٹرکی میں جو جوڈیشل اصلاح کی ضرورت کو تمام دول عظام کے سفیروں کی مجلس نے بالاتفاق منظور کر لیا اور باب عالی کی اصلاحی تجویز پر پسندیدگی کی نظر سے غور کیا یہ سفرا اپنی تجاویز میں باب عالی کی کئی تجویزیں بھی شامل کرینگے۔

**ایران** کی حالت ابھی درست نہیں ہوئی۔ ایرانی پارلیمنٹ انتظام سلطنت کی ہر شاخ میں مداخلت کر کے کل اختیار حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہشمند ہے۔

**اضلاع** پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۱۴ ستمبر کے اندر حسب ذیل طاعونی اموات ہوئیں۔ حصار ۱۵۔ رہتک ۱۔ گوڑگانوہ ۵۔ ہوشیارپور ۴۔ فیروزپور ۵۔ لاہور ۱۔ سیالکوٹ ۲ جہلم ۱۶۲ (جس میں چند گذشتہ ہفتوں کے اعداد بھی شامل ہیں) راولپنڈی ۳ ۔ پٹیالہ ۱۳۔ میزان ۲۹۹۔ میزان ہفتہ سابقہ ۱۳۸۔ سال گذشتہ کے اسی ہفتہ کی میزان ۸۱ تھی۔

**مقدمہ** بلوہ راولپنڈی کے جو سات ملزم موقع واردات سے گرفتار ہوئے تھے اور جنہیں گذشتہ ہفتہ ضمانت پر رہا کیا گیا تھا۔ صاحب مجسٹریٹ نے انکی ضمانتیں منسوخ کر کے پھر انہیں جیلخانے میں بھیجدیا ہے۔

**انگلستان** میں ریلوی مزدوروں کے علاوہ اور بھی کئی پیشوں کے مزدور ہڑتال پر آمادہ ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ وہاں اہل پیشہ میں آجکل عام بے چینی پیدا ہو رہی ہے

**مطبع** دائرۃ المعارف (حیدرآباد دکن) کی نگرانی اور اسکا انتظام صیغہ تعلیمات کے حوالے کیا گیا ہے اور نظام کالج صیغہ تعلیمات کی نگرانی سے نکال کر ایک کمیٹی کے زیر انتظام کیا گیا ہے۔

**غریب فنڈ**:- اس ہفتہ غریب فنڈ میں حسب ذیل امداد وصول ہوئی۔ شیخ عبدالرزاق صاحب ساکن کٹک ۔ بریا ۔ ۶/ ۔ نقدی فنڈ ار ۔ احباب کرم توجہ فرماویں درخواستیں بہت جمع ہیں (خاکسار محاسب)



ahmadimuslim.de

# ضرورت ہو

[illegible] ہند ومیڈیکل ہال سے مندرجہ ذیل ادویات طلب فرماویں جنکے فوائد
آپ کو تجربہ سے معلوم ہو جاویں گے۔ قدر [illegible] کی ضرورت نہیں۔ آزمائش شرط ہے

## عطر تیل

یہ ایک خوشبودار تیل ہے جو بالوں میں لگانے سے دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ بالوں کو نرم اور خوشبودار بنا کر سیاہ رکھتا ہے۔ حافظہ کی طاقت بڑھاتا ہے۔ عطر لگانے کی حاجت نہیں رہتی تیل کا [illegible] ہے اور خوشبو بھی۔ دماغی محنت کرنے والوں کو اس کا ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ ضرور آزمانا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸/

## جوہر عشبہ

عشبہ ایک ایسی مشہور دوا ہے کہ تعلیم یافتہ دنیا میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جو اسکو نہ جانتا ہو۔ خون کی صفائی کیلئے اکسیر ہے۔ آتشک کے لئے تو گویا [illegible] کرتا ہے کھجلی گنٹھیا [illegible] وغیرہ امراض کے لئے تیر بہدف ہے جلدی امراض مثلاً پھوڑے پھنسی بھگندر۔ تا سور جسم پر کے سیاہ یا سفید داغ خارش وغیرہ سے بالکل صحت ہو جاتی ہے [illegible] بدمزا نہیں۔ اسکے مفید اور [illegible] ہونے کی [illegible] ہے۔ فرانس اور انڈیا کے ڈاکٹروں نے [illegible] قیمت شیشی خورد [illegible]
کلاں [illegible]

## سفوف [illegible]

جریان ایسا موذی مرض ہے کہ اگر اسکے علاج سے انسان غافل ہو جائے [illegible] کے سوا [illegible] پیدا کرنے کے علاوہ جسمانی طاقت ضائع کر دیتا ہے اولاد سے محروم کرکے مختلف عوارض کا نشانہ بناتا ہے۔ نسیان۔ درد کمر۔ درد سر۔ [illegible] چہرہ [illegible] کی زردی جسمانی کمزوری۔ [illegible] مرض کے اولی علامات ہیں [illegible] سفوف ایک [illegible] عجیب الاثر ہونے میں عدیم المثل ہے۔ [illegible]
[illegible] آرام ہوتا ہے۔ قیمت [illegible]

## گولڈ ٹانک

[illegible] مشہور و معروف گولیاں ضعف [illegible] دماغ ضعف اعصاب [illegible] کی سید [illegible] کے واسطے تیر بہدف ہیں اور دماغی محنت کا کام لینے والے اصحاب کیلئے ایک عجیب تحفہ۔ [illegible] شدہ طاقت کو واپس لانا [illegible] دوران شباب دکھانا ان گولیوں کا کام [illegible] کہن سال اور [illegible]
[illegible]

قیمت فی [illegible] گولی [illegible]

## [illegible]

اگر اس [illegible] کیا جائے تو [illegible] ہے۔ [illegible] مریضوں [illegible] سے عاجز آ گئے [illegible] پایا [illegible] صحت یاب ہوئے۔ اسکے [illegible] بعض آدمی قابل اور [illegible] کے [illegible] ہیں۔ وہ مریض [illegible] حکیموں اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہو۔ آخری تجربہ [illegible] کریں اور دیکھیں کہ اس کا اثر [illegible]

صرف [illegible] روپیہ (عہ)

## عرق دافع سوزاک

[illegible] کیسا ہی نیا یا پرانا سوزاک کیوں نہ ہو اس دوا کے استعمال سے فوراً ہی [illegible] ہو جاتا ہے۔ یہ عرق وہ ہے جس سے ہر ایک مریض کو صحت ہوتی ہے۔ اسکا اثر کبھی خطا نہیں جاتا۔ ہزاروں مایوس مریضوں نے استعمال کر کے صحت پائی ہے۔ اگر کوئی اس مرض کا بیمار [illegible] ہو تو اسے اس عرق کے استعمال کرنے کی ضرور سفارش کریں۔

قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر نند لعل سوداگر پروپرائٹر ہند و میڈیکل ہال بازار امرتسر

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اُن کے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـ۵

والیان ریاست سے ... عـ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۴ ۔۱۲

" " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر

بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہوا کرے

**اہلحدیث**

امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... مصطفیٰ کی حدیث ... باب علم و فضل کا ... نقل کیا ہے

نمبر ۳۹

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی تجدید ... کرنا ۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے ۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ۔

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۳ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء عیسوی

## مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب نے ایک دفعہ مجھکو مباہلہ کیلئے بلایا تھا جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا ۔ میں آپ سے مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں مگر یہ بتلاؤ کہ اس مباہلہ کا اثر کیا ہوگا ؟ آپ کا دعوے ہے کہ میں جب دعا کروں میری دعا قبول ہوتی ہے مجھے خدا نے کہا ہے جدھر تیرا منہ اُدھر ہی میرا منہ ہے ۔ پس آپ خدا سے دعا کر کے اس بات کا پتہ حاصل کریں اور مجھے بتلا دیں کہ اگر میں آپکے ساتھ مقابلہ میں جھوٹے پر لعنت کروں یعنی مباہلہ کروں تو مجھپر کیا اثر ہوگا ؟ ایسا نہ ہو کہ مجھے بھی زکام ہو جائے تو آپ جھٹ سے اُسے اپنے مباہلہ کا اثر بتا لیں اس لئے بغرض تصفیہ اسکی تعیین پہلے ہی ہو جائے تو بہتر ہے اس معقول سوال کے جواب میں مرزا جی نے ایک گہری چال نکالی کہ ۱۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جسکا عنوان تھا " مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ " یہ اشتہار مع جواب ۲۶ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں چھپ چکا ہے ۔ اس میں مرزا جی نے میرے ساتھ فیصلہ کی دعا کی تھی کہ خداوندا ہم (مرزا اور خاکسار) میں سے جھوٹے کو سچے کی زندگی میں مار دے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر " ہر چند یہ خاکسار الہامی ہے نہ الہامی کا بیٹا نہ الہامی کا باپ مگر ایک سچے الہامی بلکہ الہامیوں کے سردار خداوندی کے الہام کا مبلغ ہوں اس لئے غیرت خداوندی نے مرزا جی کی یہ دعا اُنہی پر ڈالی جسکی تفصیل یہ ہے کہ مرزا جی کا ایک لڑکا جسکی ابھی چند روز ہوئے ۳۰ اگست کو شادی ہوئی تھی اور مرزا جی کا گھر ایک عشرت کدہ بنا تھا وہی لڑکا ۱۶ ستمبر کو فوت ہوکر مرزا جی کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دیگیا ۔ (دیکھو اخبار بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء) کون نہیں جانتا کہ اولاد لخت جگر ہے جسکی موت سے گو والدین پر حقیقی موت نہ آئے لیکن موت کے برابر مصیبت تو ہوتی ہے اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو ۔ یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

اس مصیبت میں مرزا جی کے غم کا اندازہ خود انکی تقریر مندرجہ الحکم ۲۴ ستمبر سے مترشح ہوتا ہے اگرچہ مرزا جی نے بڑی ہوشیاری سے اس غم کو دبانا چاہا مگر آخر طبعی امر کسی طرح نہیں رُک سکتا چنانچہ فرماتے ہیں :-

ahmadimuslim.de

یہ کوئی نہ دیکھے کہ میرے پر بڑی تکلیف اور ابتلا کا زمانہ آیا ہے بلکہ ابتدا سے سب نبیوں پر آتا رہا حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا جب فوت ہوا تھا تو کیا انہیں غم نہیں ہوا تھا ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے ہے آخر بشریت ہوتی ہے غم کا پیدا ہونا ضرور ہے ۔

ناظرین میں سے اکثر واقفکار اصحاب کو یاد ہوگا کہ جن دنوں مرزا جی نے عبداللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی کی تھی اور وہ وقت پر نہ مرا تھا مگر اس کی مدت میں ایک یوروپین پادری مرگیا تھا تو مرزا جی نے اس یوروپین پادری کے مرنے کو آتھم کے مرنے کے [illegible] حالانکہ وہ پادری آتھم کا باپ تھا نہ بیٹا نہ کوئی اور رشتہ قریبی بلکہ وہ یوروپی تھا اور آتھم پنجابی لیکن محض اتحاد مذہبی کے لحاظ سے مرزا جی نے اس کے مرنے سے اپنی پیشگوئی کو صادق کرنے کی کوشش کی تھی تو کیا اب کوئی دانا اس سے انکار کریگا کہ میری مقابلہ پر گو مرزا جی کو بحضور موت نہیں آئی لیکن بیٹے کے مرنے سے موت کے برابر مصیبت تو ضرور آئی ہے جن لوگوں کو جوان اولاد خصوصاً اپنے بیٹے کے مرنے کا صدمہ کبھی پہونچا ہو جنکی شادی کا محض ... اور مذہبی گڈری ہوں تو وہ ہمارے دعوی کی تصدیق کرسکتے ہیں کہ مرزا جی کو گو موت نہ آئی ہو مگر موت کے برابر مصیبت تو ضرور آپر آئی ہے ۔

اس واقعہ کے ہولناک دعوے مرزا جی پر موت کے برابر مصیبت پڑنے کا ثبوت خود ان الہامات سے ملتا ہے جو مرزا جی اور ان کے مرید اس غم کو غلط کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ بدر کا خوش عقیدہ اڈیٹر لکھتا ہے ۔

اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائینگے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالی نے آج سے چند ماہ قبل اس امر کی خبر کردی تھی کہ اس لڑکے کو فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا مگر جس قدر وہ خوشی کرینگے اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار ہمسہ میں سے درج کی جاتی ہیں ایک وہ الہام ہے جو مخالفوں کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے ... الہام آیا ۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا ... الایام ... یعنی کوئی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائیگا اور وہ امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اس میں

کچھ دخل ہوگا ۔ (بدر ۱۹ ستمبر ص۳ کالم ۳)

یہ عبارت بھی باآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس واقعہ ہائلہ سے موت کے برابر مصیبت آئی ہے ناظرین ذرہ اس عبارت میں ان الفاظ کو بغور دیکھیں جنپر ہمنے خط دیا ہے یعنی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہوگا ۔ اس الہام کو مبارک احمد کی موت سے لگانا گویا تسلیم کرنا ہے کہ یہ واقع مرزا صاحب کے حق میں موت کے برابر مصیبت لایا ہے پس یہی ہمارا مطلب ہے ۔ فالحمدللہ کہ ۔ ع

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں * لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس بحث کے بعد ہم اس واقعہ ہائلہ کی مزید تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور مرزا جی اور ان کے دام افتادوں کی گہری چال کی نہ بتلاتے ہیں ۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام[1] اور حکیم نورالدین کا مصنوعی بیٹا اڈیٹر بدر لکھتا ہے کہ ۔

## انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ خدا تعالی کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں

کیا ہی مبارک تھا وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالی کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک خاص نشان ہوا ۔ مبارک احمد کی مبارک روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالی کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کر کے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے ۔ (۱) سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالی کی وحی میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک چھوٹا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں کی گئی تھی ۔ جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا ۔

(بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم ۱)

**جواب** ضمیمہ انجام آتھم پر جس الہام کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں ۔ "یہ خدا تین کو چار کریگا" (ص ۱۵)

اس الہام کا نہ سر ہے نہ پیر ۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ یہ الہام بقول مرزا جی ۱۸۹۶ء کا

---

[2] مرزائیو! مرزا جی کی اس الہام کے سوا یہ روایت کہاں ہے ؟ (اہلحدیث)

[1] اڈیٹر بدر مرزا جی کو جب کبھی خط لکھتا ہے تو اپنا نام اس طرح لکھا کرتا ہے حضور کی جوتیوں کا غلام (تف بر ایسی خوش آمد) پھر لطف یہ ہے کہ گاڑی میں جب مرزا صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہے تو صدر کی جانب بیٹھا کرتا ہے ۔ گورداسپور میں ہم نے بچشم خود دیکھا ہے یا تو اسکو تمیز نہیں کہ صدر کی جانب کا ڈی ۔ کون ہوتی ہے یا وہ مرزا صاحب کو صدر کے لائق نہیں جانتا جوتیوں کا غلام کسی اور مطلب کے لئے بنتا ہوگا ۔ (منہ)

ahmadimuslim.de

ہے۔ مگر اپنی گولائی کی وجہ سے جس پر کو مرزا جی چاہیں چسپان کر سکتے ہیں۔ اس طور پر طرہ یہ ہے کہ جس وقت یہ الہام ہوا تھا اُسوقت مرزا جی کے ہاں ایک لڑکا بھی نہ تھا چنانچہ مرزا جی خود ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"اُسوقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا" (حوالہ مذکور)

اب ایک زیرک آدمی کے لئے سوچنے کا موقع ہے کہ جس حال میں کوئی بچہ بھی نہیں۔ تو اُس وقت چوتھے بچے کی خوشخبری دینے کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ اس قسم کے الہامات یا عبارات اُسوقت بولا کرتے ہیں جہاں پہلے تین موجود ہوں تو کہا جاتا ہے کہ چار کرنیوالا اور اگر چار ہوں تو کہا جاتا ہے کہ پانچ کرنیوالا یا پانچواں آنیوالا ہے چنانچہ مرزا جی خود ہی اپنی کتاب مواہب الرحمن میں لکھتے ہیں:۔

"الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وبشرنی بخامس حین من الاحیان" (صفحہ ۱۳۹)

یعنی خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے ہیں۔ پانچویں کی بشارت دی ہے کہ کسی نہ کسی وقت ملیگا۔ گو یہ الہام بھی آپکا غلط ہو گیا تھا کہ اس الہام کے شائع ہونے سے بعد چند روز ہی میں مرزا کے گھر محترم میں لڑکی پیدا ہوئی تھی جسپر امرتسر کی انجمن نصرت السنہ کی طرف سے ایک اشتہار نکلا تھا کہ گو مرزا جی کے ہاں پیشگوئی کے مطابق لڑکا نہوا بلکہ لڑکی ہوئی تاہم شکر ہے کہ راستہ تو صاف ہو گیا جس سے آئندہ کی امید بندھتی ہے۔

خیر سر دست ہمیں اس پیشگوئی کے متعلق بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا الہام مذکور کسی طرح چوتھے بیٹے مبارک احمد کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ محض ایک معمولی بات کھنڈا ہے۔

ایک شخص کے گھر میں بیوی خاوند اور ایک لڑکی ہے وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے یعنی آئندہ مجھ کو بیٹا یا بیٹی ہوگی ایک شخص تین بھائی ہیں وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے یعنی آئندہ ہمارا چوتھا بھائی پیدا ہوگا۔ ایک پیر کے تین مرید ہیں یا ایک گرو کے تین چیلے ہیں یا ایک استاد کے تین شاگرد ہیں یا ایک رئیس کے تین مکان ہیں یا ایک رنڈی کے تین یار ہیں یا ایک وکیل کے پاس تین مقدمے ہیں یا ایک شخص کی تین بیویاں ہیں یا ایک نواب کے تین ضلع ہیں یا ایک بادشاہ کے ماتحت تین ملک ہیں غرض دنیا کے جتنے آدمی تین چیزوں کے مالک یا متصرف ہیں وہ سب کہہ سکتے ہیں کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو مرزا جی کا الہام مذکور اپنی گولائی کی وجہ سے اُنکے سب الہاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔

تاہم مرزا جی بھی دانا ہیں۔ دانا پر انا دوں کو وہ عقل سے خالی جانتے ہیں اُنکو خوب معلوم ہے کہ جو نہی تم نے کوئی بڑھائی تو انکی طرف سے صدا آئیگی آمنا صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین۔

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید؟ کیا تمہارے علم و عقل کا مقتضا یہی ہے کہ ایسے راوی الہاموں پر مدار نبوت قرار دیتے ہو۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے۔

"ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ اُم الصبیان ہوا اُس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے کمان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اُس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور وہ زندہ ہو گیا (حضرت عیسےٰ کے معجزات احیا ہوتے تھے بھی اسی قسم کے تھے)" (صفحہ کالم ۱ - بدر)

**جواب:۔** اسکا ثبوت درحقیقت ہی کوئی صحیح حوالہ نہیں دیا کہ مخالف کو تحقیق کا موقع ملے بلکہ محض طفل تسلی ہے اگر ہو بھی تو کیا تعجب ہے ام الصبیان کی بیماری کا دورہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ بچہ مردہ سمجھا جاتا ہے مگر بعد دورہ کے وہ خود بخود اچھا ہو جاتا ہے اس قسم کے واقعات کو معجزہ عیسوی کے برابر کہنا بالکل اُس کے مشابہ ہے کہ ؎

ایں کرامت ولی ما چہ عجب ٭ گربہ شاشید و گفت باراں شد

آگے چلکر جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے۔

"اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہانتک کہ بار بار غشی تک نوبت پہونچی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہونچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی ایسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔ یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰ اگست کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ میں سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۲ ستمبر کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔

اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک پرانا فرمودہ پورا ہونا تھا اسواسطے ایک دوسری مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی باتیں ساری پوری ہو جاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے

کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کر دی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے دی گئی اور پھر اس وقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا انی اسقط من اللہ واصیبہ یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ جلد فوت ہو جائیگا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔ چنانچہ وہی ارادہ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (بدر۔ صفحہ ۲۔ کالم ۱-۲)

**جواب**:۔ اس تحریر کو محققانہ تدقیق سے دیکھیں تو عجیب ہی گورکھ دھندا معلوم ہوتا ہے ۳۰ اگست کو بخار ہوتا ہے بہت اچھا۔ ۳۰ ہی کو اسکا نکاح بھی کیا گیا۔ کیا کوئی ڈاکٹر ایسا کریگا یا اسکو با اسکو سکتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ ۱۴ ستمبر کو بخار رکتا ہے اور ۱۶ کو مر گیا۔ ایک دن کا کل وقفہ ہوا۔ اخبار بدر لکھتی ہیں کہ ۔ لڑکا بالکل صحت یاب اور تندرست ہوگیا۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔ کیا ہی مزہ کی بات ہے۔ مگر ان الہامیوں کے ہاں ایک روز سال دو سال کی مدت کا ہوتا ہوگا دیکھئے وہ تمام عبارات تریاق القلوب منقولہ آئندہ میں اسکا ثبوت ملیگا۔ خیر ان مواخذات کا جواب تو شائد یہی ملے کہ ہم چونکہ الہامی ہیں پس ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں کہیں۔ اسلئے ہم اصل پیشگوئی پر آتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ جو تحریر کے خاتم نے تریاق القلوب سے جو عبارت نقل کی ہے وہ ٹھیک نقل ہے اگرچہ درست عبارت کا نقل کرنا مرزائی پارٹی کے خلاف معمول ہے مگر ناظرین بغور دیکھیں کہ اس عبارت میں مرزا جی نے کیا ہی دو رنگی دکھائی ہے فرماتے ہیں یہ لڑکا نیک ہوگا یا جلد فوت ہو جائیگا۔ یہ دو رنگی بعینہ اس قصے کے مشابہ ہے جو کسی میراثی کا مشہور ہے کہ اس نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ ہم (میاں بیوی) میں سے ایک تو ضرور ولی ہے۔ لوگوں نے کہا ای احمق تمہارے تمام کنبے کو ولایت سے کیا کام اور کیا تعلق۔ اس نے کہا صاحب ہوں تو میں بیشک تمہارا بیٹا مگر کیا بات ہے کہ میرے دعوے کا ثبوت مجھ سے نہیں لیا جاتا لوگوں نے کہا اچھا بتاؤ سہی۔ اس نے کہا سنئے صاحب جب کبھی بادل اٹھتا ہے تو میں کہتا ہوں برسیگا۔ میری بیوی کہتی ہے نہیں برسیگا۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم دونوں میں سے ایک کا کہنا ضرور سچا ہوتا ہے کبھی میں ولی اور کبھی میری صاحبہ ولی۔ غرض ولایت سے ہمارا گھر کبھی خالی نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ! یہی حال مرزا جی کے الہاموں کا ہے فرماتے ہیں یا تو رو بخدا ہوگا یا جلد مر جائیگا۔ (کیوں نہو آخر ولی ہیں)

خیر یہ بھی سہی ہم آپ کی اس دو رنگی سے بھی درگذر کرتے ہیں۔ مگر آپ یہ تو بتلا دیں اس جلدی کے لفظ سے کیا مطلب ہے۔ عرف عام میں جلدی سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ شیر خواری کے زمانہ میں مریگا۔ یہ نہیں کہ نکاح کرکے شادی کے نقارے بجوا کر مریگا۔ اور مرزا جی کے عشرت کدہ کو ماتم کدہ بنا جائیگا۔

پس اگر مان لیا جائے کہ یہ الہام آپ کا اسی بچے کے متعلق ہے تو بھی اسکا اتنی عمر کو پہنچ جانا کہ آپ نے اس کے نکاح کا بھی انتظام کر دیا بلکہ نکاح کر بھی دیا اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ خود بھی اس کے متعلق جلدی مرنے والی شق کو صحیح نہیں سمجھتے تھے بلکہ پہلی شق یعنی صالح مرد ہونے کی تفسیر صحیح جانتے تھے۔ پھر کیا وجہ کہ وہ آپکی تفسیر اور تفہیم کے خلاف مر گیا۔

اگر آپ یہ عذر کریں کہ میرا الہام صحیح ہے مگر میرا فہم اور تفسیر صحیح نہو تو الہام کی صحت پر اعتراض نہیں۔ ملہم کا فہم الہام کے سمجھنے میں کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے الہام کو اپنے اصلی الفاظ میں دیکھنا چاہئے۔ تو جواب آپ کے اس عذر سے مطلع بالکل صاف ہے۔ غور سے سنئے! آپ کا پہلا الہام "تین کو چار کریگا" کیا کہہ رہا ہے کہاں اس میں ذکر ہے کہ چوتھا لڑکا ہوگا وہاں اس میں شک ہے کہ وہ پھر مر بھی جائیگا؟ صرف اتنے الفاظ ہیں خدا تین کو چار کریگا۔ محض ایک مہمل فقرہ ہے جسکا سر ہے نہ پیر۔

جب ہم آپکی تفسیر اور تفہیم کو ہٹا کر کے اس الہام کو دیکھتے ہیں تو صرف اتنے الفاظ ہیں انی اسقط من اللہ واصیبہ جو عربی محاورہ کے خلاف ہونے کے علاوہ محض ایک مہمل سا فقرہ ہے جسکا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ میں خدا کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا کیونکہ عربی محاورہ ہے اصبت الضالۃ میں نے گم شدہ کو پا لیا گو یہ محاورہ خدا کی ذات کی نسبت نہیں بولا جاتا۔ تاہم اُصیبُ مضارع کا صیغہ اسی سے ہے۔ مصدر اسکا اصابت ہے جسکے معنے پانے کے ہیں۔ قرآن شریف میں کئی ایک جگہ اسکا استعمال آیا ہے۔ ما اصاب من مصیبۃ۔ لن یصیبنا وغیرہ۔ بتلائیے اس مہمل الہام

ahmadimuslim.de

کہ اگر اصلی الفاظ میں لیں تو اس کے مہمل ہونے میں کچھ شک رہتا ہے؟ کیا ہی لطیف کلام ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ سبحان اللہ اس دو رنگی عربی کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین یہ ہے مرزاجی کی الہام بافی۔

اب ہم ناظرین کی ملالت طبع دفع کرنے کو مرزاجی کی بڑی لمبی چوڑی تقریر اس بچے کے متعلق نقل کرتے ہیں جو اگرچہ لمبی ہے مگر ناظرین کی کامل تفریح اس کے دیکھنے پر موقوف ہے۔ مرزاجی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ:-

"میری چوتھے لڑکے کے متعلق ایک اور پیشگوئی کا نشان ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم و ایمان و یقین ہوگا اسکی تفصیل یہ ہے کہ وہ الہام جسکو میں نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳۔ اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے جس میں چوتھا لڑکا پیدا ہونے کی بارہ میں پیشگوئی ہے جو جنوری ۱۸۹۷ء میں بذریعہ کتاب مذکور یعنی انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم کے لاکھوں انسانوں میں شائع کیگئی جسکو آج کی تاریخ تک جو ۲۰ اگست ۱۸۹۹ء ہے پونے تین برس سے کچھ زیادہ دن گذر گئے ہیں اس تھوڑی سی مدت کو مخالفوں نے ایک زمانہ دراز خیال کرکے یہ نکتہ چینی شروع کر دی کہ وہ الہام کہاں گیا جو انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ اور ۱۸۳۔ اور اس کے ضمیمہ کے صفحہ ۵۸ میں درج کرکے شائع کیا گیا تھا اور لڑکا ابتک پیدا نہیں ہوا اس لئے پھر میری دل میں دعا کی خواہش پیدا ہوئی۔ × × × × الغرض میں نے بار بار ان نکتہ چینیوں کو سنکر کہ چوتھا لڑکا پیدا ہونے میں دیر ہو گئی ہے جناب الہی میں تضرع کے ہاتھ اٹھائے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دعا اور میری متواتر توجہ کی وجہ سے ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا اصبر ملیا ساھب لک غلاما ذکیا یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا رب اصح زوجتی ھذہ یعنی اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کیوقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام کو میں نے اس تمام جماعت کو سنایا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھی۔ اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھکر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۱۳ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جیسا الہام مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اسکا میں نے سنا انی اسقط من اللہ اصیبہ یعنی اب میرا وقت آگیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا اور پھر اسی کی طرف جاؤنگا اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے یعنی اے میرے بھائیو! میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملونگا۔ اسجگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔ اور پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اسکا عقیقہ ہوا اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چہارشنبہ چوتھے گھنٹہ میں کئی دیکچ اس کے باران کے بعد خوب بارش ہوئی" (تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

**جواب**:- عبارت مذکورہ اگرچہ ایسی لذیذ ہے کہ بغیر تشریح کئے ہی لطف دے سکتی ہے تاہم ہم نے جو اس میں لطف پایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اس میں شریک کریں۔ غور سے سنئے۔

لکھتے ہیں اس بچے نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا جسکی تفسیر فرماتے ہیں "ماہ صفر" کیا خوب۔ محرم سے تو سنہ ہجری شروع ہوتا ہے جس کے لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے مگر مرزاجی کی قادیان میں شاید ذیقعدہ سے سنہ شروع ہوتا ہوگا جسکے حساب سے صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے۔ پھر لکھتے ہیں ہفتہ کے دنوں میں چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ۔ معلوم نہیں ہفتہ کس روز سے آپنے شمار کیا ہے مسلمانی ہفتہ تو شنبہ (سنیچر) سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ پانچواں روز ہے اور سرکاری ہفتہ پیر کے روز سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ تیسرا روز ہے پھر نہیں معلوم ہفتہ کا چوتھا روز چہارشنبہ کیسے ہوگیا۔ یہی لکھتے ہیں اس بچے

آٹا پیسنے کی اعلیٰ مشین اور کھراد یا بیلنے کے اعلیٰ بیلنے:- ملنے کا پتہ:- مستریان مولا بخش و غلام حسین - بٹالہ ضلع گورداسپور

نے پیٹ میں دو دفعہ باتیں کیں مگر اُن سے پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجھ میں اُس کی روح بولی پس جب اُس کی روح مرزا صاحب میں بولی اور وہی بولنا اُنکا پیٹ میں بولنا شمار کیا گیا۔ تو کیا یہ نتیجہ ثابت نہ ہوا کہ وہ لڑکا مرزا صاحب کے پیٹ سے نکلا ہوگا بیشک نکلا ہوگا کیونکہ کشتی نوح کے صفحہ ۴۷ پر مرزا صاحب نے اپنا نام مریم بتاکر اپنے حاملہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے کیا عجب کہ اُس حمل سے یہی بچہ پیدا ہوا ہو (عزیز)

لطف یہ ہے کہ یہ ۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا۔ مگر مرزا صاحب کے اندر اُسکی روح سے نے کم جنوری ۱۸۹۵ء سے ہی کو بولنا شروع کر دیا گویا دنیا میں قدم رکھنے سے اڑھائی سال پیشتر اُس نے انڈے کے اندر بلکہ اُس سے بھی پہلے اذان دینا شروع کر دیا۔ سبحان اللہ جل جلالہ۔ دیکھو جی ایسے صاف اور صریح معجزات دیکھکر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے کیسے بد نصیب ہیں سچ ہے جن کو سمجھ الٹی ہو وہ سمجھے تو کیا سمجھے ؎

مرزائیو! ہم مانتے ہیں کہ تمہارا مسیح ابن مریم ڈوبنے اور بغیر تیرنے میں کمال رکھتا ہے ؎ ہر کہ شک آرد کافر گردد

سب سے زیادہ مزہ کی بات یہ ہے کہ مرزا جی خود ہی اپنے الہام کی تفسیر بلکہ ترجمہ بھی غلط کر گئے ہیں۔ اصل الفاظ الہام کے یہ ہیں۔

انی اسقط من اللہ واصیبہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ مگر مرزا صاحب نے اسکا ترجمہ کیا کہ پھر اُسی کی طرف جاؤنگا۔ حالانکہ یہ ترجمہ ان الفاظ کا نہیں۔ بلکہ مرزا جی کی محض گھڑنت ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کو مطلب بگاڑنے میں ایسی مہارت ہے کہ اپنے الہام کو تو بگاڑتے ہی تھے اُس معصوم بچے کے کلام کو بھی بگاڑ دیا جس نے مرزا جی کے اندر اذان دیتے ہوئے کہا تھا کہ "مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے"۔ اسکی تفسیر آپ پیغمبرانہ فرماتے ہیں ایک دن سے مراد دو برس ہیں۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں ایک دن سے مراد دو برس کیوں ہوا ابا میوں کے دن بھی الہامی ہیں مگر لطف یہ ہے کہ ان بھائیوں میں دو سال نہیں بلکہ چار سال کی میعاد ہے کیونکہ تیسرے لڑکے کی پیدائش مرزا جی ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء کی لکھتے ہیں (دیکھو صفحہ ۴۰ تریاق) ۱۸۹۵ء سے ۱۸۹۹ء تک چار سال کی میعاد ہے پھر بھی مرزا جی کا حساب ٹھیک نہ ہوا اور اگر انکی آواز دینے سے میعاد کی ابتدا بھی جانے تو بھی دو سال ساڑھے چار ماہ ہوتے ہیں۔ غرض کسی طرح بناؤ مرزا جی کا الہام طاؤس یا نہ کی بیت کی طرح بناؤ جسکی ٹانگیں اونچی کرنے سے سر نیچے اور سر نیچے کرنے سے پاؤں اوپر جائینگے۔ غرض مرزا جی کا الہام کیا ہے خاصہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

لطف پر لطف ہے الہام مرے یار کے یار
جا و صلی سے مگر بیج لکھتا ہے ہوز سے ہمار

مرزائیو! ہم جانتے ہیں اور سنتے ہیں کہ تم لوگ اہلحدیث کے مواخذات سے کھسیانے ہوتے ہو مگر یاد رکھو تمہارا کھسیانے ہونا کافی جواب نہیں جبتک کہ اہلحدیث کے پیشکردہ حوالجات اور واقعات کی صحیح واقعات سے تکذیب نہ کرو۔ اہلحدیث میں یہی ایک عیب ہے کہ جو مضمون لکھتا ہے حوالجات اور صحیح صحیح واقعات سے لکھتا ہے سچ ہے ؎

ہم میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
اُن میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

یہانتک یہ مضمون تیار ہونے کے بعد اخبار بدر اور الحکم پہونچے دونوں میں ایک تازہ الہام دیکھنے میں آیا جس سے ہمارے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے کہ مرزا پر ہمارے مباہلہ کا اثر کامل ہوا چنانچہ بدر مورخہ ۳۔ اکتوبر اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر میں یہ انگریزی الہام درج ہے "لائف آف پین" جسکا ترجمہ بدر میں کیا گیا ہے "تلخ زندگی" یعنی مرزا صاحب پر آجکل نہایت تلخ زندگی گذر رہی ہے۔ یہ الہام آپکا ۳۰ ستمبر کا ہے اور بیٹے کی وفات ۱۶ ستمبر کی ہے یعنی مبارک احمد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب کی زندگی تلخ ہو رہی ہے اور یہی مباہلہ کا اثر ہے ۔ فالحمد للہ

## کھلی چٹھی

بخدمت شریف مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

میری تفسیر عربی و بعض دیگر تالیفات کی نسبت آپکو جو تنازع تھا اُس کے فیصلے کے لئے میرا اور آپکا معاہدہ ہوکر آپ ہی کی تجویز سے تین علما منصف تجویز کئے گئے تھے اس معاہدہ کو عرصہ مدید گذر گیا۔ اس عرصہ میں آپکی خدمت میں بارہا عرض کیا گیا۔ کہ آپ اپنے اعتراضات مع میری جوابات کے حضرات منصفین کے پاس بھیجیں۔ مگر آپنے توجہ نہ فرمائی چونکہ آپکا معاہدہ اہلحدیث میں چھپ گیا تھا اسلئے بعض ناظرین اُس کے انجام کی بابت دریافت کرتے ہیں لہذا میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ اپنا مضمون بغرض فیصلہ منصفوں کے پاس بھیجینگے یا نہیں اگر بھیجینگے تو کبتک اگر نہیں بھیجینگے تو کیوں۔ امید ہے کہ آپ اس کے جواب سے مطلع فرما دیں گے۔

جواب کا منتظر ابو الوفاء

سوال یا رسالہ

# انجمن حنفیہ امرتسر

کا سالانہ جلسہ ۲ اکتوبر کو ہوا جیسی کہ توقع تھی اہلحدیثوں کو خوب پانی پی پی کر کوسا گیا لطف یہ کہ اس کوسنے میں وہ بزرگ بھی شامل بلکہ فسٹ کلاس تھے جنہوں نے یہ کام شاید کبھی نہ کیا ہوگا یعنی ہمارے مکرم مولانا حاجی احمد علی صاحب مدرس میرٹھ اور جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی۔

مولوی احمد علی صاحب نے تو اسی بات پر زور دیا کہ آجکل کے اہلحدیث فرقہ جدید ہیں دہلی کے غدر سے پہلے انکا وجود ہندوستان میں نہ تھا دلیل تو بہت موزون ہے، شاہ صاحب نے توحید و سنت کے مسائل پر خوب لے دی کی یہانتک کہ حضرت علی کا مشکل کشا ہونا بہت ہی زبردست دلائل سے ثابت کیا دلائل تو واقعی بہت ہونگے جو بندوں کو خدا کی صفت میں شریک بنادیں، حضرت پیر صاحب کی نسبت فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ممدوح کی زبان وعظ فرماتے ہوئے رک گئی تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
[illegible] دفعہ تھوکا اور فرمایا کہ میں ساتویں دفعہ اس لئے نہیں تھوکتا کہ آنحضرت کی برابری نہ ہو جائے۔ پس حضرت پیر صاحب کی زبان بالکل چلنے لگ گئی۔ شاید شاہ صاحب اس کے ساتھ یہ کہنا بھول گئے کہ (رواہ البخاری) اگر یہی فرما دیتے تو ہمیں بہت آسانی ہوتی کیونکہ لوگوں نے جلسہ وعظ سے آکر ہم سے اس روایت کا پتہ پوچھا تو ہم نے اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ اگر کوئی ذرہ سی عقل کا مالک بھی غور کرے تو اس روایت کے کذب کا اسکو یقین ہو جائے۔ کہاں آنحضرت اور کہاں حضرت پیر۔ پھر بجبۂ الشریف لب ڈالنے کے لئے تشریف لانا پھر کمال بے ادبی یہ ہے کہ آں حضرت کے سات دفعہ تھوکنے سے حضرت پیر صاحب کو کامل صحت نہ ہوئی مگر حضرت علی کے چھ دفعہ تھوکنے سے ہوگئی۔ تو بزرگی کس کی ہوئی؟ غالباً یہ روایت کسی شیعہ نے حضرت علی کی فضیلت اور حضرت پیر کی ہتک کے لئے بنائی ہوگی۔ پھر شاہ صاحب نے کمال کیا کہ مولود سماع عرس وغیرہ مسائل بدعیہ کی صحت پر منکرین کو مباہلہ کی دعوت دی ہم یہ سنکر حیران ہوئے کہ جناب شاہ صاحب کو ایسے خفیف مسائل پر تو مباہلہ کی ضرورت محسوس ہوئی جن میں خود علماء حنفیہ بھی اُن سے مخالف ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ کیوں مباہلہ نہیں کرتے جو نبوت کے مدعی ہیں اور مباہلہ کی دعوت بھی دیتے ہیں پھر جناب شاہ صاحب نے نہایت لطیف پیرایہ میں یہ مضمون ادا کیا کہ اہلحدیث حنفیوں سے بڑھکر حنفیوں ہی کی مخالفت کرتے ہیں مگر افسوس کہ جناب موصوف نے یہ ظاہر نہ کیا کہ آپ خود بھی اسی کے مرتکب کیوں ہیں۔ ایک زمانہ آپ پر وہ تھا کہ حنفیوں کے شاگرد ہو کر آپنے تقلید کو ضلالت مبین کہا بلکہ یہ شعر بھی لکھا تھا کہ ؎

داھرب عن التقلید فھو ضلالۃ ✦ ان المقلد فی سبیل الھالک

یعنے تقلید سے بھاگو کیونکہ تقلید گمراہی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مقلدین تباہی میں ہیں۔ یہ تحریر آپ کی معیار الحق مصنفہ شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اخیر میں بطور ریویو کے لگی ہوئی ہے اس تحریر میں آپنے اپنے مقلدین اساتذہ کا خلاف کیا خیر۔ ایک زمانہ اب یہ ہے کہ آپ اپنے بزرگ شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر حسین صاحب مرحوم مغفور کا خلاف کر رہے ہیں۔ تو کیا یہ قانون آپ پر جاری نہیں کہ جن سے پڑھتے ہیں اُنہی کی مخالفت کرتے ہیں؟

شاہ صاحب نے اثناء تقریر میں اپنے ایک مباحثہ کا ذکر کیا کہ میں نے ایک غیر مقلد سے کہا کہ بیٹے تم تو نئی کھچڑی پکا رہے ہو۔ ہم تو تیرہ سو برس کی پکی ہوئی کھچڑی مزے سے کھاتے ہیں بس چپ ہو گئے (سبحان اللہ شاہ صاحب نے کمال کیا کہ باسی کھچڑی پر قناعت کی)۔

غیر اسی قسم کی بہت سی باتیں جب مولوی صاحبان نے کیں تو واقف کاروں کو حیرانی ہوئی کہ جناب شاہ صاحب تو ندوۃ العلماء کے ممبر ہو کر ان جھگڑوں کو ایک ہی دفعہ طلاق ثلاثہ دے چکے تھے آخر یہ خیال کیا گیا کہ جس طرح شاہ صاحب بموجب حدیث شریف جمع صلوتین کر لیا کرتے ہیں اسی طرح ایک دفعہ کی تین طلاقیں بھی ایک شمار کر کے جھگڑوں کی طرف رجوع کر آئے ہونگے اور مثل مشہور "جیسا دیس ویسا بھیس" پر عمل کیا ہوگا۔

ایک وقت آپ نے تصوف پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آں حضرت کو محض بشر کہنا بے ادبی ہے اپر ایک شعر پڑھا ؎

محمد سِرِّ قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

جسکا مطلب خدا معلوم یہ ہے کہ گو شریعت نے انکو بندہ کہا ہے اور ہم بھی عبدہ و رسولہ کہتے ہیں مگر ہے یہ غلط۔ کیونکہ علم حقیقت جو خاص ہم (صوفیوں) کو ملا ہے۔ اس میں آں حضرت کی بندگی کا پتہ نہیں ملتا۔ سبحان اللہ کیا ہی تصوف ہے کیا اسرار شریعت ہیں ایسے دھنطوں میں ایک ادہر سے آواز آتی ہے حق ہو۔ ایک ادہر سے آتی ہے الا اللہ۔ سچ ہے ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ✦ اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

اور کمپنی کی شاخیں کھولنا +

(۱۱) وقتاً فوقتاً اُن تمام امور کو عمل میں لانا جو اغراض مذکورہ بالا کے حصول کے لئے ضروری یا اُن سے متعلق ہوں +

المشتہر

## شیخ غلام محمد منیجنگ ڈائرکٹر وکیل کمپنی امرتسر

**اڈیٹر** بہ ستین خود بھی اس کمپنی میں حصہ دار ہوں اور ناظرین کو بھی ترغیب دیتا ہوں کہ بلا خطر اس میں شریک ہوں ۔

## لاہوری اہل قرآن

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اہلحدیث مورخہ ۹ جون و ۱۲ جولائی میں

لاہوری اہل قرآنوں سے ایک سوال کیا گیا تہا کہ تم لوگ جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ملکر نماز نہیں پڑہتے بتلا سکتے ہو قرآن مجید میں کس کے ساتھ پڑہنے اور کس کے ساتھ نہ پڑہنے کا حکم ہے اسکا جواب انہوں نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن میں دیا کہ آپ لاہور میں آکر مباحثہ کریں اس کے متعلق جو خط و کتابت ہوئی وہ درج ذیل ہے ۔

" از دفتر اہلحدیث امرتسر

جناب من ۔ السلام علیکم ۔ آپکا جواب رسالہ میں دیکھا گیا جس میں آپنے لکھا ہے کہ یہاں آکر مباحثہ کرلو ۔ مجھے مباحثہ سے انکار نہیں مگر مباحثہ عام ہوگا ۔ یعنی کسی کھلے مکان میں جہاں روک ٹوک نہو اور ہر فریق کو دس دس منٹ تقریر کے لئے ہونگے ۔ مباحثہ زبانی ہوگا اور صبح آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک رہیگا ۔ اشتہار عام ہوگا ۔ جسکا خرچ اور انتظام آپ کے ذمہ ہوگا کیونکہ مباحثہ کی خواہشمند آپ ہی ہوئے ہیں ۔ اطلاع آنے پر دن اور تاریخ مقرر کرونگا ۔ جواب سے اطلاع دیں ۔

خاکسار ابو الوفا ثناء اللہ امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۱۶ء "

اسکا جواب انجمن اہل قرآن کی طرف سے حسب ذیل آیا ۔

" بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب ۔ سلام علیکم طبتم ۔ آپکا مرسلہ کارڈ بوجہ عدم موجودگی منشی آج دیکھا ہے آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ مولوی عبداللہ صاحب کا پیشتر ازیں مناظرہ ہوچکا ہے ۔ اور سب کچھ رسالہ میں شائع کیا ہوا ہے ۔ آپ پہلے ہر دو رسالہ جات کو اچھی طرح سے دیکھ لیں ۔ اگر ممکن ہو تو ان دونوں کے مطابق مباحثہ کرلیں اور ضرور کریں آپکا بڑا شکریہ ادا کرینگے ۔

راقم شیخ محمد چٹو خادم اہل قرآن بازار سریانوالہ لاہور "

اس خط کا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا ۔

" بخدمت محمد چٹو صاحب مہتمم رسالہ اشاعت القرآن لاہور

جناب من ۔ السلام علیکم ۔ شکریہ ہے کہ آپنے خط کا جواب دیا مگر آپکو معلوم ہے کہ ہم غیر مقلد ہیں اسلئے ہم کسی کی تقلید یا رسیں نہیں جانتے ۔ بلکہ اپنا نفع نقصان خود سوچا کرتے ہیں ۔ ہم تو اسی مسئلہ پر بحث کرینگے جس کے متعلق اہلحدیث میں دو دفعہ آپسے سوال کیا گیا کہ قرآن مجید سے دکھاؤ کس کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے نہیں اس مسئلہ پر گفتگو تقریری اور تحریری دونو طرح سے ہوگی ۔ ۲ گھنٹے تحریری ہوگی اور ۲ گھنٹے تقریری ۔ دس دس منٹ ہر فریق تقریر کریگا منظوری سے اطلاع دیں ۔ ابو الوفاء "

اس کے جواب میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ۔

" بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلام علیکم طبتم ۔ کارڈ آپکا ہوا حال معلوم ہوا جس طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مولوی عبداللہ صاحب کا ہمنے مناظرہ کروایا تہا اگر اسی طرح آپکو منظور ہو تو بسم اللہ جسوقت چاہو تشریف لے آویں ۔ بہ تبدیل ...

راقم شیخ محمد چٹو خادم اہل قرآن بازار سریانوالہ ۔ لاہور "

تو تو لیں ان سے مباحثہ تحریری ہوتا تہا کہ ایک فریق جتنا چاہے لکھتا جاتا تھا اس کے لئے مجکو لاہور پہنچنا یا آپکو امرتسر آنے کی حاجت نہیں ۔ آپ اپنے رسالہ میں لکھئے ہم اپنے اخبار میں لکھینگے ۔ پس بسم اللہ کیجئے اور اہلحدیث مورخہ ۹ جون و ۱۲ جولائی کو دیکھکر جواب ثنائی [illegible] +


## تفسیر ثنائی جلد پنجم

طیار ہے ۔ قیمت ۸/ ۔ پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ۲/۸ ہے مگر پانچوں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے بمبلغ دو روپیہ مقرر ہیں ۔ جو صاحب پانچوں جلدوں کے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلد کا مجموعہ مفت اور جو صاحب ایک خریدار پیدا کرینگے انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں مفت ملیگی +

منیجر اہلحدیث امرتسر


[illegible]

# انتخاب الاخبار

**افسوس** حاجی بدر الدین صاحب جو جالندھر کے موحدین میں ایک پرانے ممبر بزرگ تھے فوت ہوگئے خدا مرحوم کو بخشے مرحوم کے متعلقین جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہم اغفرلہ۔

**شیخ** گلاب الدین سیاں کی بیوی اور ایک لڑکا انتقال کر گئے جن کے لئے شیخ صاحب موصوف ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

**اس** ہفتہ دفتر اہلحدیث میں ایک عیسائی واعظ مسلمان ہوا۔ خدا ثابت قدم رکھے

**باریسال** (مشرقی بنگال) میں لیاقت حسین اور عبد الغفور سشن سپرد کئے گئے۔ اور ان کی ضمانتیں نامنظور کی گئیں۔

**مسٹر** ٹاٹا کے خاندان سے لوگ ڈھائی کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے فولاد کا ایک کارخانہ مقام سینی میں جاری کرنا چاہتے ہیں جو بنگال ناگپور ریلوے پر واقع ہے۔ فولاد کی کان یہاں سے پچاس میل پر ہے۔ گورنمنٹ نے کان سے کارخانہ تک ریل جاری کردینے کا وعدہ کیا ہے اور وہ ہر سال اس کارخانے سے بیس ہزار ٹن فولادی ریلیں خرید کیا کریگی

**وینا جیپور** کا ایک بنگالی وکیل اس جرم میں گرفتار کرکے لایا گیا ہے کہ اس نے دارجلنگ سے سلیگڑی کو جاتے ہوئے ڈاک گاڑی میں ایک یورپین ریلوے افسر مسٹر سمارٹ پر خنجر سے حملہ کیا۔

**آریہ اخبار** مسافر آگرہ کا اڈیٹر متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے برخلاف اشتعال انگیز اور توہین آمیز مضامین لکھنے سے باز آئے۔ ورنہ اسپرسڈیشن کا مقدمہ دائر کیا جائیگا۔ (پہلی جوان کی سزا ہوگی)

**کلکتہ** میں بپن چندر پال کی گرفتاری پر پرجوش جلسہ ہوا۔ اس میں ایک بنگالی بیرسٹر نے مفسدانہ تقریر کی۔ اس پر وہ گرفتار ہوکر بالجبر ارکی ضمانت پر رہا ہوا۔

**چیفکورٹ** لاہور نے اخبار انڈیا و اخبار ہندوستان کے ایڈیٹروں کی نسبت یہ فیصلہ صادر کیا کہ پنڈیداس اڈیٹر اخبار انڈیا کی اپیل نامنظور کی گئی اور دیا تاتھہ ایڈیٹر اخبار ہندوستان کو پانچ سال کی جگہ صرف دو سال قید سخت کی سزا دی گئی اور ہندوستان پریس کے ضبط کرنے کا حکم منسوخ کیا گیا۔

**مراکو** سے اس ہفتہ میں جو تار آئے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مولائی عبد العزیز رباط پہونچ گئے۔ مولائی حفیظ دار البیضا کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ چھ ہزار فوج اور توپیں ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انکا مقابلہ مولائی عبد العزیز سے ہوگا یا فرانسیسی جنرل سے مگر ایک پیغام مولائی حفیظ کی طرف سے سفراء یورپ کے نام اس مضمون کا آیا ہے کہ عنقریب مراکو میں ایک مضبوط اور مستحکم نظام حکومت قائم کیا جائیگا۔ اور اہل مراکو اور اہل یورپ کے درمیان دوستانہ تعلقات بحال ہوجائینگے سلاطین یورپ اس معرکہ سے اسوقت تک علیحدہ رہیں جب تک کہ فریقین میں سے ایک فتح پائے۔ اور مراکو کی عنان حکومت مستقل طور پر ہاتھہ میں لے۔ جن قبائل کو فرانسیسی جنرل نے صلح کی شرائط طے کرنے اور اطاعت قبول کرنے کی مہلت دی تھی انکا نامہ و پیغام یکایک بند ہوگیا اور فرانسیسی فوج نے ۲۲ ستمبر کو رات کے وقت اہل مراکو کے کیمپ پر حملہ کیا اور اس کو جلا دیا۔ ۲۳ ستمبر کو الجزائر سے زائد فرانسیسی فوج کمک کیلئے دار البیضا میں آگئی۔ بعد کی خبر ہے کہ تین قبیلوں نے فرانسیسی جنرل کی اطاعت قبول کرلی اور شرائط صلح پر دستخط کردئے اور یرغمال کے آدمی پیش کردئے۔ وہ تاوان کی رقم دینے کے لئے بھی تیار ہیں اور ان لوگوں کو بھی فرانسیسی جنرل کے سپرد کردینگے جنہوں نے دار البیضا میں یورپین باشندوں کو قتل کیا تھا۔ اب دیگر قبائل کے ساتھہ فرانسیسی فوج معرکہ آرائی کریگی۔ آج کل فرانسیسی اس خوف سے دار البیضا کے گرد مورچہ بندی کررہے ہیں کہ مولائی رشید عنقریب ایک بڑی فوج کے ساتھہ اس مقام پر حملہ آور ہونے کو ہے۔

**ایرانی** ترکی سرحد کے معاملہ کی تحقیقات کے لئے باب عالی کے حکم سے دانیال پاشا طاہر پاشا اور حاکم قرقوق مرغوار میں پہنچ گئے ہیں۔

**حجاز ریلوے** ۹۸۰ کیلومیٹر طے کرکے مقام علا تک جا پہونچی ہے اور اس مقام تک ٹرین آنے جانے لگی ہے۔ اس مقام تک ٹرین جاری کرنے کے وقت ایک عظیم الشان جلسہ اظہار خوشی و مسرت کے لئے کیا گیا۔ اس جلسے میں بابعالی کی طرف سے سلطانی حاجب سعاد تلو جواد پاشا قسطنطنیہ سے آکر شریک ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے بہت سے معزز لوگ اس جلسے میں شامل تھے ریلوے سٹیشن خوب آراستہ کیا گیا تہا۔ جابجا فتح کمانیں نصب کی گئی تہیں اور ترکی جھنڈیاں لہرا رہی تہیں۔ عثمانی بینڈ اپنی خوشنما گتوں سے حاضرین کو محظوظ کررہا تہا۔ دولتلو کاظم پاشا نے جو اس ریلوے کے مہتمم ہیں اس موقع پر نہایت عمدہ سپیچ کی۔ پھر سلطان المعظم کے لئے دعا کی گئی اور تمغے تقسیم کرنے کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ ٹرین جو جاری کی گئی ہے اس کی رفتار فی گھنٹہ ۳۴ سے ۵۰ کیلومیٹر تک ہے (کیلومیٹر قریب قریب نصف کوس کے ہوتا ہے)

مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ آخر شوال یا شروع ذیقعدہ ... ہوگا۔

ahmadimuslim.de

# فتاوے

س نمبر ۳۹۴۔ کوئی کسان بیج بونے وقت ایک روپیہ لیا اس اقرار سے کہ میں کٹائی پر ایک روپیہ کا دس سیر چاول دونگا۔ روپیہ لیا سو وقت بازار کا بھاؤ آٹھ سیر تھا اور دینے کے وقت سات سیر یا بارہ سیر ہوگیا۔ روپیہ دیا تو شخص نے قرار کے مطابق دس سیر چاول لے سکتا ہے یا نہیں یا بازاری بھاؤ بارہ سیر ہے یا سات سیر ہے۔ بارہ سیر لینا یا سات سیر لینا۔ (سید عبدالرحمن سبلپور)

س نمبر ۳۹۵۔ اس وقت میں ایک روپیہ کو دس سیر چاول ملتا ہے۔ کسی کو ایک روپیہ کا چاول دیئے وہ لیا سو شخص سے یہ اقرار کئے فلانے مہینے میں یہ ایک روپیہ کا چاول بارہ سیر لونگا ایسا لے سکتے ہیں یا نہیں۔ بازاری بھاؤ بارہ سیر سے کم یا زیادہ ہے۔ کیسا لینا۔ (ایضاً)

س نمبر ۳۹۶۔ یہاں کے ہندو کسان لوگ بیج بونے کے وقت بیس سیر دھان دیتے ہیں اور کٹائی پر پچیس یا تیس سیر لیتے ہیں ہم ہندو کسان کو کیا دیں (سید عبدالرحمن)

ج نمبر ۳۹۴۔ روپیہ دیتے وقت جو نرخ مقرر ہوا ہے وہ لیوے اور وہی دینے چاہیے بازار میں کچھ ہی ہو۔

ج نمبر ۳۹۵۔ دس سیر چاول دینے کے وقت اگر چاول کی بیع روپیہ سے ہوئی ہے تو اسی روپیہ کے بارہ سیر دوسرے وقت پر لے لینے جائز ہیں اور اگر چاول کی چاولوں سے ہوئی ہے تو منع ہے۔

ج نمبر ۳۹۶۔ جتنے چاول لو روپیہ کے ساتھ بیع کرو۔ اس روپیہ کو اپنے ذمہ لے کر وقت پر اس روپیہ کے چاول جتنے مقرر کئے ہوں دیدیا کریں۔ چاولوں کی چاولوں سے بیع کرو تو اسی وقت دیدیا کرو۔

س نمبر ۳۹۷۔ زید و بکر و عمر و خالد وغیرہ میں عمر و خالد زید و بکر کے چچیرے بھائی ہیں۔ بکر نے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوہ ہندہ نامی چھوڑ کر انتقال کیا ہے۔ بیوہ مذکورہ نے فعل فاحش کیا (زنا) اسپر زید و عمر و خالد اس بیوہ کو گھر سے بچوں کو چھین لیکر نکالدینا چاہتے ہیں۔ بیوہ مذکورہ ایک خاص شخص کی فعل فاحش کی مقر ہے مگر کہتی ہے کہ زید نے مجھے نشہ کرا کے حالت نشہ میں یہ فعل ناجائز کیا ہے۔ زید و ہندہ کا گواہ کوئی نہیں ہے۔ سب کو معلوم ہے مگر جانتی نہیں ہیں۔ زانیہ سے کہا گیا کہ جب تیری بلا رضا منشا کی یہ فعل زید نے تجھ سے کیا تھا تو تو نے اسیوقت کیوں اس بات کو ظاہر نہیں کیا۔ جواب دیتی ہے کہ ایک بری بات تھی اور اللہ ستار العیوب ہے ہر طرح سے اسکو چھپانا چاہتے مگر ظاہر ہوگیا ہندہ یہ بھی کہتی ہے کہ سوائے اس ایک مرتبہ کے پھر نہیں کیا اور نہ ایسا موقع میں نے اسکو دیا۔ ہندہ نے اسقاط حمل کی بہت کچھ تگ کی مگر ایک نہ چلی۔ آخر بچہ پیدا ہوا اور وہ ہوتے ہی اس نے اس کی جان لے لی اور کہیں بے پتہ کر دیا۔ لوگ جب دریافت کرتے ہیں تو یہی کہتی ہے کہ چھ ماہواری کے بند ہونے کی بیماری تھی غرض چھپاتی ہے۔ بکر کے موجودہ لڑکے جو ہندہ کے بطن سے ہیں بڑے لڑکے کی عمر کو ۱۳ یا چودہ سالہ ہے اور چھوٹے کی ۹ یا ۱۰ سالہ اور لڑکی کی شادی ہوچکی ہے۔ خالد جو بکر کا چچیرا بھائی ہے اور جو اس بیوہ اور بچوں کا اکثر و بیشتر ہمدرد رہتا تھا اور انکی آسائش کا دل سے متمنی رہتا تھا اس ناجائز فعل سے سخت متاثر ہو کر بیقرار ہے۔ اس خیال سے کہ اگر ہندہ کو فعل شنیعہ کی وجہ سے نکالدیں تو بچوں کی پرورش میں دقت ہے اور کوئی انکا پرسان حال نہ ہوگا لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ ہندہ سے کہکر اس فعل شنیعہ کی نسبت اپنی طرف کرائے۔ مزید وہ قبول کے لئے ہندہ سے قسم سرسری اسطرح دلوائے کہ میں قسمیہ کہتی ہوں کہ خالد نے مجھ سے فعل شنیعہ کیا تھا اور وہ پیٹ اسی کا تھا۔ اس صورت متذکرہ بالا میں دریافت طلب حسب ذیل امور ہیں

(ا) خالد کا ہندہ کو بچوں کی پرورش کے خیال سے یہ سکھلانا اور اس کو اسپر قسم دلوانا اور قسم دلوا کر بچوں کی پرورش کے خیال سے اسکو اپنے عقد میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

(ب) خالد نے جو زبردستی اپنے یا انہوں اپنے پر تہمت قبول کی ہے عنداللہ اسمیں ماخوذ ہوگا یا نہیں

(ج) اگر خالد کیساتھ دیگر لوگ خالد کو ساتھ دے کر گواہی اور بعض تشنیع کرینگے اسمیں اسکو بچے کے واسطے بلا وجہ لوگوں کو اپنا بدگو بناکر نہیں گناہ میں پھنسایا ماخوذ ہوگا یا نہیں۔

(د) ہندہ کی ساتھ جو زانیہ اور نیز اپنی ولد الزنا کے مارڈالنے سے کہ عمداً مارڈالنا کفر ہی کا فرد ہے۔ خالد کا نکاح جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو خالد اس آیت کے تحت مضمون میں داخل ہوگا یا نہیں جسکا مضمون یہ ہے کہ زانی نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ سے اور مشرک نہیں نکاح کرتا مگر مشرکہ سے اور ایمان والی لونڈی بہتر ہے وغیرہ

(ہ) چونکہ اس دیار میں زنا و قتل عمد وغیرہ کی حد شرعی جاری نہیں اس صورت میں ہندہ بصدق دل توبہ کرے اور آئندہ ایسا فعل نہ کرے اور ہمیشہ نادم و پشیمان رہے تو کیا وہ جرم زنا و قتل عمد کے کفر وغیرہ سے پاک ہو جائیگی۔

| | |
|---|---|
| (و) نمبر ۵ کا اثر | زنا اور کفر سے پاک ہو جاتی ہے تو خالد کا اسکو اپنے نکاح میں لانا خاص بچوں کی پرورش جائز ہے یا نہیں۔ |
| (ز) | لڑکی کی نکاح میں لانیکے بعد خالد ہندہ کے بیٹوں کا نکاح جو بکر کی اولاد ہے اپنی لڑکی کے ساتھ جو اس کی پہلی بیوی کے بطن سے ہے کر سکتا ہے یا نہیں۔ |

ج نمبر ۳۹۷ (ا) خالد نے جھوٹ بولکر اپنی طرف زنا کی نسبت کرائی جو جھوٹ ہے اسلئے ہندہ کی [illegible] ہے کہ یہ دونوں نہیں مگر دونو صفت گنہگار بعزت کی مورد ہیں۔ (ب) اگر واقع میں فعل بد سے آلودہ ہے تو عنداللہ ماخوذ ہوگا ورنہ نہیں مگر کذب بیانی پر ضرور ماخوذ ہو [illegible] مگر مجرم [illegible] ۱۰۔ [illegible] تک [illegible] کے ہیں

ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

# مومیائی

## کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

عالیجناب ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ [illegible] طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف [illegible] بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

جناب عبد الصمد صاحب [illegible] لکھتے ہیں۔

(پہلا خط) تسلیم۔ میں نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپکی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کروں گا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی۔ لہذا [illegible] آٹھ (۸) روپیہ کی [illegible] اور دیا [illegible] بھیجدیں۔ × × × × × × × × (دوسرا خط) [illegible] ایک ڈبیہ مومیائی۔ ایک ڈبیہ معجون اور ایک × × بھیجدیں (تیسرا خط) [illegible] مومیائی اور ایک ڈبیہ معجون بہت جلد ارسال فرما دیں یہ ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں (چوتھا خط) [illegible] بھیجدیں۔

[illegible] معجون سے لکھتے ہیں:۔

"دو ڈبیہ مومیائی اور [illegible] بھیجدیں۔ میں آپکا پرانا خریدار ہوں"

مومیائی کے مختصر فوائد یہ ہیں:۔

مقوی باہ [illegible] جریان [illegible] اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر [illegible]۔ قیمت فی چھٹانک [illegible] آدھ پاؤ [illegible]

المشتہر

مینیجر دی سیڈلیس ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

# گنجینۂ ثنائی

## تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت [illegible] طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ [illegible] درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں [illegible]۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ [illegible] کل تفسیر [illegible] جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں طیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| جلد اوّل | سورہ فاتحہ و بقر | قیمت ۱ر |
| جلد دوم | آل عمران تا نساء | ۱ر |
| جلد سوم | مائدہ سے اعراف تک | ۱ر |
| جلد چہارم | تا نحل تک چودہ پارہ | ۱ر |
| جلد پنجم | تا فرقان تک | ۱ر |

## تقابل ثلاثہ

یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ جس کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں۔ حواشی میں [illegible] قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا [illegible] فیصلہ ہے۔ قیمت [illegible] مع محصولڈاک۔

## الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریوں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی [illegible]۔ قیمت [illegible]

دلیل فرقان۔ چکڑالوی نماز کا جواب۔ قیمت ۲ر

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹڑہ سفید

Registered. L. N. 352.

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۵۰ — جلد ۴

امرتسر — یوم جمعہ — مورخہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء عیسوی

بعد مصطفی کے کفتار ... دیکھ کسی کا فعل و کردار

نہ کہیں دعویٰ ... کیا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

## شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ ۔ عہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ سے

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ عہ/

" " " ششماہی ۱۲/

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

---

## مستورات کی پکار

### رسالہ صحت النساء

جبکہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنے کیلئے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنے کیلئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کر رکھا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدی مناسب سمجھیں پتہ ذیل سے بالکل مفت منگا کر (ٹکٹ محصول ڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کر دونوں بہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

پتہ:- مینجر لائبریری بک ایجنسی جگادھری ضلع انبالہ ملک پنجاب

---

## سالانہ اطلاع

الحمد للہ اہلحدیث کا چوتھا سال بخیریت ختم ہونے کو ہے اس لئے ناظرین مطلع رہیں کہ آئندہ نمبر ۵۱ کے بعد حسب دستور ایک ہفتہ تعطیل کا ہے۔ پانچویں جلد کا پہلا نمبر یکم شوال بروز عید نکلیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جن جن صاحبوں کی قیمت اس جلد کی ختم ہے وہ آگاہ رہیں کہ پانچویں جلد کا پہلا نمبر اُن کے نام وی پی کیا جاویگا۔ جس کسی صاحب نے کوئی عذر کرنا ہو۔ مہربانی کر کے اطلاع بخشیں جو صاحب کوئی عذر یا اطلاع نہ دینگے بھیجا جائیگا کہ وہ پوری قیمت پر اخبار سال بھر کے لئے لینا منظور کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارے قدردان اسی پرچہ گذارش کو بیفائدہ نہ چھوڑینگے۔

---

## سالانہ رعایت

حسب دستور ... اس سال بھی ... نگار سالانہ مندرجہ ذیل کتابوں کی قیمت میں ثلث قیمت کی تخفیف کی جاتی ہے۔ ... اخیر رمضان شریف تک ہے۔ امید ہے ہمارے

احباب بہرہ تخفیف سے فائدہ حاصل کریں گے اور دوستوں کو بھی فائدہ پہنچاویں گے۔ فہرست یہ ہے۔

| نام کتاب | اصل قیمت | رعایتی قیمت |
| --- | --- | --- |
| تفسیر ثنائی - پانچ جلدیں | عـہ | ۱۵ر |
| تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ - صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں نیچے حاشیے میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی افضلیت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ | عـہ ر | ۱۰ر |
| آیات متشابہات - اصل تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق - | ۳ر | ۲ر |
| تہذیب - اہل بدعت کے رذائل بتلائے گئے ہیں | ۱ر | ۱۴ر |
| فتوحات اہلحدیث - چیف کورٹ - ہائیکورٹ پنجاب اودھ - بنگال - اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے - قیمت بہت کم - | ۲ر | ۰۲ر |
| دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب | ۱۲ر | ۱۰ر |
| لمبادی بیوگان اور نیوگ - آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہو - | ۱ر | ۱۲ر |
| الہامی کتاب - وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - بحث کیا ہے تمام مباحث کا خاتمہ ہو قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت - | ۱۰ر | ۱۲ر |
| حق پرکاش - آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جنکا مفصل اور مکمل جواب کتب ... سے تعلق رکھتا ہو | ۱۰ر | ۱۲ر |
| ترک اسلام - مباحثہ دھرم پال نو آریہ (سابق عبدالغفور) کے رسالہ کا معقول اور مفصل جواب - | ۲ر | ۱۲ر |
| ادب العربیہ - صرف و نحو عربی کو نہایت آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ آئندہ خود ابتدا ہی وا استاد ہی مطلب سمجھ لے اور کلام ... فہمی ہو سکے - نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے | ۶ر | ۴ر |
| بحث تناسخ - تناسخ اور مادہ کا ابطال - | ۳ر | ۲ر |

| نام کتاب | اصل قیمت | رعایتی قیمت |
| --- | --- | --- |
| خصائل النبی - شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے مفید | ۱ر | ۸ر |
| اسلامی تاریخ - آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات دلچسپ بطرز حکایات بچوں کیلئے بہت مفید - | ۱ر | ۸ر |
| تنقید الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دھرم پال) حصہ اول ۸ر جلد دوم ۱ر جلد سوم ۸ر جلد چہارم ۵ر چاروں جلدوں کی قیمت | عـہ ر | ۱۱ |
| مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مناظرہ جو ماہ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا تھا - قابل دید | ۷ر | ۴ر |
| الہام - الہام کی تشریح کی گئی ہے - آریوں کا رد - | ۱ر | ۸ر |
| سرکوب بدعت - مسائل بدعت کی تردید - | ۱ر | ۸ر |
| عورت کی زندگی - وہ احکام جن سے عورت کی زندگی کامل ہوتی ہے | ۱ر | ۸ر |
| شریعت و طریقت - شریعت و طریقت - | ۱ر | ۸ر |
| ہفوات مرزا - مرزا کے مضامین متناقضہ | ۱ر | ۸ر |
| اہلحدیث کا مذہب - فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں - | ۳ | ۲ر |
| السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ - آریوں کے متعلق خاص نوٹ | ۱ر | ۸ر |
| نماز اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام، ہنود، آریوں، عیسائیوں) کی عبادتوں کا مقابلہ - | ۲ر | ۱۲ر |
| اسلام اور برٹش لا - یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری - دیوانی - مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے - | ۲ر | ۱۴ر |
| ہدایت الزوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان - | ۱ر | ۸ر |
| رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید | ۱ر | ۸ر |

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح وبسط سے کیگئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے۔ ۵ر ۳ر

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں سے طویل بحث ہے۔ ۲ر ۱ر

حدوث وید۔ وید کی قدامت کا ابطال وید سے۔ ۱ر ۶ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ عدمِ ضعف پر بحث کیگئی ہے۔ منکرین حدیث کا رد۔ ۲ر ۱ر

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ ۱ر ۶ر

چودھویں صدی کا مسیح۔ مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول۔ نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰۔ ۳ر ۱ر

فیصلہ آرہ۔ اربعین اور الکلام المبین میں علماء کرام کا محاکمہ۔ ۱ر ۶ر

آخیر رمضان شریف تک جو صاحب درخواست بھیجیں گے وہ اس رعایت کے مستحق ہونگے۔

---

## کیا ہمارے احباب

اسی طرح بدستور غافل رہنگے اور اپنے اس قومی اخبار کو کس مپرسی ہی میں رکھینگے؟ خدانخواستہ اگر یہی لااتفاقی رہی تو بہت بڑے نقصان کا خطرہ ہے۔ پس ہمارے احباب دل سے متوجہ ہوکر جس طرح سالانہ یادگار ہم سے کراتے ہیں خود بھی تو کچھ کیا کریں۔ ایسا تو ہو کہ ہم مشغول تو باعمرو زید۔ بارہا لکھا گیا کہ اہلحدیث کو ابھی وہ قوت حاصل نہیں ہوئی کہ اپنے پاؤں کے بل پر چل سکے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ اہلحدیث کے قدردان انکی ترقی اشاعت میں کافی حصہ لیں۔ کم از کم دو دو خریدار پیدا کریں۔ بجبکہ ہمارے حنفی بھائی اسقدر کوشاں ہیں کہ اہل فقہ کے باہمت خریداروں نے اس کو پندرہ پندرہ۔ بیس بیس خریدار دئیے ہیں تو کیا اہلحدیثوں میں اتنی ہمت بھی نہیں کہ تمام کوشش سے دو۔ دو خریدار پیدا کرسکیں بیشک ہمت ہے مگر توجہ نہیں۔

دینی ثواب کے علاوہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جو صاحب سال بھر کے لئے پانچ خریدار اہلحدیث کے بنائیں جنکی قیمت دفتر ہذا میں پہونچ جائے تو ایسے ذی ہمت صاحب کو سال تک اخبار مفت ملیگا۔ پس حضرات ناظرین توجہ فرمادیں۔

ہمت مرداں مدد خدا

---

## ہمارے ناصح

ہمکو نصیحت کرتے ہیں کہ اہل فقہ کا تعرض نہ کیا کریں اگرچہ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ اہل فقہ ہی ابتدا کرتا ہے۔ مگر اپنے حسن ظن سے ہمکو سمجھاتے ہیں کہ تمہاری شان ارفع ہے کہ تم ایسی دون از کار الجھنوں میں الجھو۔ ان ناصحین میں سے اوّل نمبر ہمارے مکرم دوست مولوی عبدالشکور صاحب اڈیٹر النجم لکھنؤ ہیں جنہوں نے ۲۲۔ رجب کے پرچہ النجم میں ایک مضمون بعنوان "نیک مشورہ" لکھا تھا جس میں ہمیں یہ نیک صلاح دی تھی کہ روافض۔ قادیانی اور اہل قرآن کی خبر لیں اور مقلد غیر مقلد کے مباحثات ترک کریں۔ میں تو ابھی اسی خیال میں تھا کہ کسی احسن صورت سے آپ کے مشورہ پر عمل کروں۔ اتنے میں ۲۱ شعبان کا النجم دیکھا تو یقین ہوا کہ

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را
محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

مولوی صاحب موصوف نے پرچہ مذکورہ میں ایک مضمون بعنوان "ازاحۃ العیب پر سرسری نظر کا جواب" لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ازاحۃ العیب پر سرسری نظر کا جواب"

ناظرین کو معلوم ہے کہ حضرت استاذ علامہ مولانا السید محمد عین القضاۃ صاحب مدظلہ نے مکہ معظمہ میں ایک مختصر رسالہ مسئلہ علم غیب کے متعلق تحریر فرمایا تھا جسکو علمائے حرمین نے پسند کیا اور بعض نے اسپر تقریظ لکھی۔ اس رسالہ کا نام ازاحۃ العیب عن مسئلۃ علم الغیب ہے۔ اصل رسالہ عربی میں ہے اور اسکا اردو ترجمہ النجم کے ساتھ شائع ہوچکا ہے۔

اخبار اہل فقہ امرتسر نے اس متین رسالے پر کچھ بے سروپا اعتراضات شائع کئے ہیں جنکو دیکھکر بیحد افسوس ہوا۔ صد ہزار افسوس۔ ہمارے بھائیوں کو اب سوائے آپس میں لڑنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ بجائے اس کے کہ مخالفین اہل سنت کا رد کیا جائے خود اہلسنت کا رد کیا جارہا ہے۔ (اہل فقہ میں یہی تو کمال ہے اسی سے تو امام بخاری کو سرگرداں کیا) یہ بھی نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ایسے متین و دقیق رسالہ کا جواب سرسری نظر سے لکھا گیا۔ اس جواب میں سوا اس کے کہ چند خلاف تہذیب کلمات علماء اہل سنت کی نسبت لکھے گئے ہیں اور کچھ ترجمہ پر اعتراضات ہیں اور چند لایعنی کلمات ہیں اور کچھ نہیں ہے۔ میں ہرگز اس سرسری نظر کے جواب کی طرف متوجہ نہ ہوتا مگر چونکہ مجیب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب نہ ماننے والوں پر اس جناب اقدس کی توہین اور بے تعظیمی کا الزام لگایا ہے جس سے نہ صرف حضرت

ahmadimuslim.de

استاذ علامہ بلکہ تمام علمائے حنفیہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے لہذا محض بغرض اظہار حق میں نے اس مختصر تحریر کا لکھنا ضروری سمجھا +

واضح رہے کہ فقہ حنفی کی مستند کتابوں میں اس شخص کی تکفیر کا فتوےٰ مندرج ہے جو غیر خدا کو عالم الغیوب سمجھے۔ میں اسوقت نمونہ کے طور پر دو ایک عبارتیں نقل کرتا ہوں۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔ وبالجملۃ فالعلم بالغیب امر تفرد به سبحانه لا سبیل الیه للعباد الا باعلام منه والهام بطریق المعجزة او الکرامة او ارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیه ذلك ولهذا ذکر فی الفتاوی ان قول القائل عند رؤیة هالة القمر ای دائرته یکون مطرا مدعیا علم الغیب لا بعلامة کفر ومن اللطائف ما حکاه بعض ارباب الظرائف ان منجما صلب فقیل له هل رایت هذا فی نجمك قال رایت رفعة ولکن ما دریت انها فوق خشبة ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم الله تعالی احیانا وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله کذا فی المسائرة ترجمہ

محصل کلام یہ ہے کہ علم غیب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ساتھ اللہ پاک متفرد ہے بندوں کو وہاں تک رسائی نہیں مگر خدا کے بتلانے سے اور بطریق معجزہ یا کرامت الہام کرنے سے یا علامات سے استدلال کا طریقہ ظاہر کرنے سے ان اشیا میں جن میں علامات سے استدلال ممکن ہے اسی وجہ سے فتاویٰ میں مذکور ہے کہ چاند کے ہالہ کو دیکھکر کوئی شخص کہے کہ مینہ برسیگا تو ایسا دعوےٰ کفر ہے۔ اور ایک لطیفہ بعض ظرافت الطبع لوگوں نے نقل کیا ہے کہ ایک نجومی کو سولی دی گئی اس سے پوچھا گیا کہ کیا نجوم سے تجھے یہ بات معلوم ہوئی تھی اس نے کہا ہاں میں نے اپنے کو بلندی پر دیکھا تھا مگر یہ نہ سمجھا تھا کہ لکڑی پر بلندی حاصل ہوگی۔ پھر جاننا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام غیب کی باتوں کو نہیں جانتے مگر اسقدر کہ اللہ تعالیٰ نے انکو کبھی کبھی بتایا اور حنفیہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا کفر ہے بوجہ مخالفت اللہ تعالیٰ کے قول کے کہ اے نبی کہدو جو لوگ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سوا اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔ ایسا ہی علامہ محقق ابن ہمام کی کتاب مسائرہ میں ہے۔

اور امام علامہ شیخ ابن نجیم بحرالرائق میں تحریر فرماتے ہیں وفی الخانیة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ینعقد ویکفر لاعتقاده ان النبی یعلم الغیب۔

ترجمہ فتاویٰ قاضیخان اور خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بناکر نکاح کرے تو نکاح منعقد نہوگا اور وہ شخص کافر ہوجائیگا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔

اس قسم کی عبارات کتب فقہ سے اگر نقل کیجائیں تو کئی جز فراہم ہوسکتے ہیں مگر سمجھنے کے لئے اسی قدر کافی ہے۔

کیا مجیب صاحب انصاف اور عقل کو ساتھ لیکر اس بات کو کہہ سکتی ہیں کہ یہ تمام فقہائے حنفیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت سے خالی تھے اور کیا معاذ اللہ یہ حضرات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالے تھے کیا آج دنیا میں آپ اور آپ کے چند ہمخیال ان علمائے کرام سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت کا دعوےٰ کرسکتی ہیں اور کیا اس دعوےٰ میں آپ کو کوئی مسلمان صادق سمجھ سکتا ہے۔ (بریلی والے تو سمجھینگے گو مکہ شریف میں ناخوش ہی ہوجائیں۔ اہلحدیث)

یاد رکھو اصل تعظیم اور اصل محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی ہے کہ آپ کی پیروی کی جائے اور جو شریعت آپ لائے ہیں اس کے حدود سے تجاوز نہ کیا جائے تعظیم ومحبت ہرگز اس کا نام نہیں ہے کہ نبی کو خدا بنا دیا جائے اور جن اوصاف کو خدا نے اپنی ذات پاک کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے وہ نبی کے لئے ثابت کردئے جائیں اگر آپکے نزدیک تعظیم ومحبت اسی کا نام ہے تو ایسی تعظیم ومحبت سے خدا سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے یہ تعظیم ومحبت نصرانیوں کو مبارک ہو۔ (اہل فقہ جی خفا ہونا) کفار مکہ بھی حضرت ابراہیم کی تعظیم ومحبت کا بہت کچھ دعوےٰ کرتے تھے مگر اتباع ابراہیمی سے انکو کچھ بہرہ نہ تھا لہذا خدا نے ان کے دعوےٰ کی تکذیب کردی اور جو کچھ مبالغہ وہ حضرت ابراہیم کی مدح وثنا میں کیا کرتے تھے اُن کے کچھ کام نہ آیا غضب خدا کا قرآن عظیم میں صاف صاف مذکور ہے کہ اے محمد کہدو کہ خدا کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا اور آپ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہیں اور جو کوئی اس کا انکار کرے تو اس کو آپ ایسا سخت جملہ کہیں کہ حضرت کی بے تعظیمی کرتا ہے معاذ اللہ۔ آپ لوگوں کی طرف سے اس آیت کی یہ تاویل کی جاتی ہے کہ اس میں نفی علم ذاتی کی ہے مگر افسوس کہ یہ مطلب کسی طرح بیان نہیں ہو سکتا۔ یہ آیت کفار کے سوال وقت قیامت کے جواب میں نازل ہوئی ہے اس سوال کے جواب میں علم ذاتی کی نفی بالکل مہمل ہے۔ ایک شخص ایک بات پوچھتا ہے آپ اسکو جواب دیتے ہیں کہ میں اس کو ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ ان عطائی طریقہ سے جانتا ہوں انصاف کیجئے کہ یہ جواب کیسا ہے۔ سائل کو اپنے سوال کے جواب سے

ahmadimuslim.de

مطلب ہو اُسکو اس سے کیا غرض کہ آپ کو علم ذاتی ہے یا عطائی۔

حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن واقعیہ کیا کم ہیں کہ ہم انکو فضائل میں مبالغہ سے کام لیں۔ بنظر اصلاح مقدر کہا گیا۔ والسلام ؎

(النجم لکھنؤ۔ ۱ شعبان ۱۳۲۵ھ)

ہمارے مکرم دوست کو باوجود صحیح مشفق ہونے کے اس مضمون کے لکھنے کی جو ضرورت پیش آئی وہ انہوں نے خود ہی بتلا دی ہے۔ پھر کیا اہلحدیث کو ضرورت پیش نہیں آتی جسکی وجہ سے آپ ہی نے ماہ ذی الحجہ گذشتہ کے کسی پرچہ میں فقہ کو گویا ارضیوں کا چھوٹا بھائی۔ شرک و بدعت کا مروج اور امام بخاری کا تبرائی لکھا تھا۔ امید ہے کہ اپنے پیش کردہ وجوہات پر نظر کر کے اہلحدیث کو بھی کسی قدر معذور تصور فرماوینگے۔

**نتیجہ** — النجم کی تحریر منقولہ بالا سے کئی ایک نتائج پیدا ہوسکتے ہیں۔ ایک تو وہی جو گذرا کہ اہل فقہ چونکہ قرآن وحدیث کے علاوہ حنفیت سے بھی مخالف جا تا ہے اسلئے اسکا جواب دینا پڑتا ہے چنانچہ النجم نے بھی دیا۔ دوم یہ کہ مسئلہ علم غیب میں اہل فقہ کی روش تمام سلف حنفیوں کے خلاف ہے۔ سوم یہ کہ علم غیب کا منکر صرف اہلحدیثوں کو بتلانا اہل فقہ کی معمولی غلطی ہے۔ چہارم یہ کہ اہل فقہ پارٹی۔ کتب فقہ کے لحاظ سے کفر کے فتوے کے نیچے آ گئے ہیں کیونکہ انکا اور اُس کی کل پارٹی کا یہی مذہب ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام امور غیبیہ پر مطلع فرمایا (اہل فقہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ کالم ۱) اہل فقہ پارٹی کے ایک سرگروہ مولوی عبدالصمد صاحب امرتسری سے اسی مسئلہ پر میری بحث ہوئی تھی جس میں مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی منصف ہوکر تشریف لائے تھے انہوں نے بھی یہی فرمایا تھا کہ جو کوئی کل امور غیبیہ کا علم آنحضرت کو کہے اُسپر میری طرف سے لعنت ہے۔

چونکہ النجم بھی حنفی ہے اور مولانا سید محمد عین القضاۃ بھی حنفی ہیں اور اہل فقہ تو پیدائشی حنفیت کا مدعی ہے۔ پس بہتر ہے کہ تینوں صاحب آپس میں پہلے فیصلہ کریں کہ حنفیوں کا مذہب اس بارے میں کیا ہے۔ پھر اہلحدیث سے مخالفت یا موافقت کا خیال کریں بہتر ہو کہ تصفیہ کراتے وقت علمائے دیوبند۔ سہارنپور اور مرادآباد وغیرہ سے بھی مشورہ لیں جو ہندوستان میں اسوقت سب سے بڑی حنفی درسگاہیں ہیں ؎

---

**اہلحدیث کانفرنس** کے حامی یہ نہ خیال کریں کہ کانفرنس بیکار و غافل ہو رہی ہے۔ نہیں بلکہ جسقدر اسکو طاقت حاصل ہوئی ہے کام کرتی ہے۔ ان دنوں شیعوں کے رسالہ تنقید بخاری کا جواب لکھنا کانفرنس نے منظور کر کے ایک جید عالم کو مامور کر دیا ہے جو بہت ضروری ہے

# ایک غریب کی درخواست ؎

ہمارے ناظرین مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو واقف ہونگے۔ آپ قادیانی مشن کے ہیڈ ماسٹر یعنی خلیفہ دوئم ہیں۔ آپ نے جب سنا کہ مرزا صاحب کے برخلاف ایک مستقل رسالہ " مرقع قادیانی " جاری ہوا ہے تو ایک خط کے ذریعہ سے ہمیں ملامت کی کہ تم نے ہمکو رسالہ کیوں نہیں بھیجا۔ ہم تمہارا معقول جواب دیتے۔ اگرچہ دانا آپ کی اس تحریک اُس قصے کو مشابہ جانتے ہیں جو کسی فقیر گداگر کا مشہور ہے کہ وہ تھمیں ٹنڈ لیکر دوکانداروں سے کہا کرتا تھا کہ دو میں نہیں مانگتا میری ٹنڈ مانگتی ہے " آپ رسالہ مفت دیکھنے کے متمنی ہیں ورنہ جواب دینے والے ہوتے تو آجتک رسالہ الہامات مرزا کا جواب کیوں نہ آپ دیتے شاید آج اس نوٹ کو دیکھکر طبیعت میں طیش آجائے اور ناپ شناپ کچھ لکھنا شروع کردیں تو اور بات ہے۔ بہرحال ہم نے آپ کے خط کو مرقع قادیانی میں درج کر کے جواب دیا کہ ایک رسالہ قادیان کے اعلیٰ دفتر میں جاتا ہے۔ ہر ایک کو الگ الگ بھیجنے کے لئے ہم کو سرکاری حکم نہیں ہے۔ آپ یا تو قیمت دیکر خریدیں یا ہمارے غریب فنڈ میں درخواست بھیجیں چنانچہ اس جواب کو دیکھکر آپنے ایک کارڈ لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"السلام علے من اتبع الھدی۔ میں نے سنا ہے کہ آپنے اپنے کارخانہ مرقع میں کوئی غریب فنڈ بھی قائم کیا ہے اور اس غریب کو اُسی فنڈ سے مرقع کا دینا منظور فرماتے ہیں مجھکو بہر دیکھ مثل یاد آتی ہے کہ ارتقع الرجل۔ بہرحال آپ کس فنڈ سے مرحمت فرمادیں اور کل نمبر من ابتدا الی انتہا عنایت فرمادیں البتہ خاکسار اُس حدیث کا مصداق تو ضرور ہے کہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔ خیر میں سمجھونگا کہ آپ کے باطل کا ابطال جو اس خاکسار سے ہوگا اُس کا یہ فیس ہے۔ آپ سمجھ لیجئے کہ ایک شخص مصداق کن فی الدنیا کانک غریب کو غریب فنڈ سے رسالہ دیا گیا۔ فقط جلد روانہ کرو تاکید سمجھو ورنہ بالضرور ثابت ہوگا کہ آپ کو طلب حق ہرگز نہیں ہے۔ راقم محمد احسن از قادیان۔ ۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء"

ناظرین بغور دیکھیں کہ مولویصاحب پر مثل مذکور صادق آتی ہے یا نہیں کہ "میں نہیں مانگتا میری ٹنڈ مانگتی ہے" ا ور جناب اس خط سے بھی معلوم ہوا کہ آپنے مرقع قادیانی دیکھا ہے بس آپ سردست اُسی کو کام میں لائیے۔ یہ عجیب منطق ہے کہ آپکے پیرمرشد نے تو اپنی کتاب حقیقۃ الوحی باوجود وعدہ کے ہمیں نہیں بھیجی۔ آپ کے برادر خورد اڈیٹر بدر نے اپنی معمولی اخبار سے تبادلہ بند کر دیا۔ مگر آپ نہیں نہیں آپ کی

م تہا گر تعجب ہے کہ جماعت اہلحدیث کی طرف سے جیسی کہ توقع تھی سرگرمی نہیں دکھائی گئی۔ اتنا بھی نہیں کہ کانفرنس کے متعلق کوئی رائے ہی دیجائے۔ بھائیو! ـــ ہمت مرداں مدد خدا ؎

[illegible]

ahmadimuslim.de

فنڈ غریب بنکر ہم سے مرتع قادیانی مفت مانگتی ہے۔

لطیفہ۔ مولوی احسن صاحب کی علمیت کی دھوم مرزائی پارٹی میں اتنی ہی کہ آپکو فاضل امروہی لکہا کرتے ہیں مگر افسوس کہ آپنے جو حدیث نقل کی ہو اُس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ؎

ہم شیخ کی سُنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کرکے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ۔

آپ غریب فنڈ سے حصہ لینے کو حدیث شریف کا نکتہ غریب دلیل لاتے ہیں کیونکہ اسمیں بھی غریب کا لفظ آیا ہے۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم دنیا میں ایسے بے ثبات رہو جیسے مسافر مسافری میں رہتا ہے کہ وقت تو گذار دیتا ہے مگر دل نہیں لگاتا۔ عربی میں غریب مسافر کو کہتے ہیں۔ ہندی میں نادار کو۔ آپ نے اپنی ناداری کا ثبوت دینے کو حدیث کا لفظ نقل کر دیا اور اپنی غربت کا ثبوت دیدیا جیسے ایک شہدے نے داڑہی منڈانے کا ثبوت کلا سوف سے دیا تھا۔ یہ ہیں مرزائی پارٹی کے سیکنڈ ماسٹر اور یہ ہیں مرزا جی کے خلیفہ دوم۔ سچ ہے ؎

دیخیین رقاص رابایدو صول الجنیین

لطیفہ۔ مولوی محمد احسن صاحب کی اس درخواست سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب سچے مسیح نہیں ہیں کیونکہ سچے مسیح کی علامت حدیث شریف میں یہ آئی ہے کہ یفیض المال یعنی وہ لوگوں کو کثیر مال دیگا۔ مگر مولوی صاحب کی غربت پر خیال کرکے کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کسی کو کچھ دیتے ہونگے جبکہ ایسے اُنکے مقرب بلکہ یار غار بھی غریب فنڈ میں درخواست کرتے ہیں۔ بلکہ مرزا جی کی اپنی چندوں کی فہرستیں کھلی رہتی ہیں۔ آہ کیسا سچ ہے کہ دینے کے بجائے خود مانگتا ہے جسپر یہ کہنا بیجا نہیں کہ ؎ مژدہ باد اے مرگ! عیسے آپ ہی بیمار ہے۔

اگرچہ آپکی دلیل سے آپکی ناداری ثابت نہیں ہوئی نیز آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ آپ مرقع قادیانی دیکھ لیتے ہیں۔ علاوہ اس کے جب قادیان کے اعلیٰ دفتر میں جاتا ہے تو انکا فرض ہے کہ بغرض جواب آپکی خدمت میں بھیجا کریں اس لئے بہ نسبت ہمارے پاس درخواست کرنے اور فنڈ آگے کرنے کے اپنے دفتر سے لے لینا آپکو بہت آسان ہے۔ تاہم ہم ناظرین دریادل حوصلہ اجاب کو آپ کی بہت نخوا کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کوئی صاحب آپکی ہدایت کی نیت سے مرقع قادیانی آپکے نام پر جاری کرائیں جتنے سالوں کے لئے جاری کرائیں اُتنے روپیہ بھیجدیں

آپ کے مخلص دوست ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب سے بالخصوص توقع ہے کہ وہ آپ کی حاجت روائی کی طرف توجہ فرماوینگے ورنہ بصورت موجودہ نمبروار قبولیت ہوگی جسکو بہت عرصہ لگیگا۔ کیونکہ آپسے پہلی درخواستیں بہت ہیں۔

## غریب فنڈ

اس ہفتہ مبلغ ۶ ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب از ایبٹ آباد اور عہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب از منگمری ۸ میر غلام مصطفےٰ صاحب از ناگپور۔ فتوے فنڈ ۱۳ ۔ سابقہ ۶ کُل ۳۳ دو اخبار بنام مولوی محمد سعید صاحب امام جامع مسجد مقام موڑہ سے کے باجوال براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ اور حافظ نیک عالم صاحب امام مسجد کوتوال بازار موچیاں امرتسر جاری کئے گئے ارسابقہ قرض ۳۸ باقی (محاسب غریب فنڈ)

رمضان شریف میں نفلی خرچ کا ثواب فرضی جتنا ہے۔ درخواستیں بہت سی جمع ہیں اصحاب کرم توجہ فرماویں تو رمضان شریف ہی میں تمام ہو سکتی ہیں۔

## اسلام اور عیسائیت
### گذشتہ سے پیوستہ

۲۷ ستمبر کے اہلحدیث میں ہم نے اس مضمون کو شروع کیا تہا جسمیں اس مضمون کی تمہید بتلائی تہی کہ عیسائی اخبار نور افشاں نے دعویٰ کیا ہے کہ عیسائی مذہب اپنے معتقدین کو قوت بخشتا ہے اور مذہب نہیں بخشتا اگر متعلق اُسپر اعتراض کیا گیا تہا کہ حضرت مسیح کے حواریوں میں خود یہ قوت نہ تہی اسکا جواب مع جواب الجواب ۲۷ کے پرچے میں نقل ہوچکا ہے باقی آج نقل ہے غور سے سنئے اڈیٹر صاحب نور افشاں لکھتے ہیں:-

"یہ اڈیٹر اہلحدیث پر واضح ہو کہ مسیح کے ابتدائی شاگردوں نے الہامی پہلو اختیار کرنا تہا جس کے لئے اُنکو خاص دو باتوں کے سیکھنے کی ضرورت تہی اول وہ خود اپنی حقیقت اور اصلیت سے آشنا ہوں اور دوم وہ خدا کی بہی حقیقی آشنائی حاصل کریں۔ چنانچہ ان دونوں امور کے متعلق جو آشنائی اور عرفان انکو ہوا اس کی بدولت وہ اس لائق ہوئے کہ ہم اُن کی تقلید کریں انہوں نے زندگی کا انسانی نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے ہم انکی کمزوریوں کو بہی دیکھتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ وہ ہماری جیسے ہم جنس انسان ہیں لیکن ساتھ ہی انکے مقابلے اور غلبوں کو بہی دیکھتے ہیں اور انکی زندگی میں ترقی کی صورت نظر آتی ہے انکی زندگی انسان کی اصلیت کا انکشاف کرتی ہے اس میں ہم کو مختلف حالتیں

نظر آتی ہیں رنج بھی خوشی بھی خطرہ بھی اور امید بھی۔ بعض انسان گناہ کی وجہ سے نہ صرف خدا سے برگشتہ اور بے بہرہ ہے بلکہ خود اپنے سے غیر آشنا ہے وہ خطرہ میں اپنا آرام دیکھتا ہے بے چینی میں مطمئن نظر آتا ہے وہ اپنی خطرناک حالت سے آگاہ نہیں ہے بے ایمانی اُس میں گھر کر گئی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اپنے مطالب کا کس زبان سے اظہار کرے اُس میں رُوحانی گویائی نہیں رہی ہے لیکن جب ہم ان شاگردوں کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس زندگی کے مختلف مواقع اور تجارب میں وہ لوگ حقیقی انسان ثابت ہوتے ہیں اُن کی زندگی کی منزلوں میں کہیں آسانی اور کہیں مشکل کا سامنا نظر آتا ہے کہیں مزاحمت اور ساتھ ہی مقابلہ درپیش ہے کہیں مایوسی کہیں اُمید کہیں معصیت اور کہیں ندامت اور حقیقی توبہ ہے یہ بشریت ہے لیکن چونکہ ہر ایک شخص نے خدا کے رستہ میں اسی قسم کی مسافت طے کرکے ترقی کے زینہ پر چڑھنا ہے لہٰذا وہ شاگرد ہمارے لئے رہبر اور پیش خیمہ ہیں اگر ہم چاہتے ہیں اپنا دل دیکھنا تو حضرت داؤد کے دل کی تہ تک پہنچو جو اس کے زبور دل [illegible] دلی حالت اور ان کے معلومات دریافت کرنے ہوں تو ان کے خطوط کا مطالعہ کیا جاوے۔ ایڈیٹر اہلحدیث محمد صاحب کے خادموں کا نمونہ پیش کرتے ہیں جن میں انہوں نے محمد صاحب کی طرف دلی خیر خواہی اور وفاداری ظاہر کی۔ اس قسم کی خدمت کے نمونے تو ہمکو ہر ایک قوم کے افراد میں تواریخ میں ملتے ہیں۔ روس و جاپان کے مابین جنگ کے ایام میں جاپانیوں ہی کو دیکھو جب بحری سردار ٹوگو نے پورٹ آرتھر کے بندرگاہ کے مسدود کرنے کے لئے جاپانی جانیں طلب کیں اور افسروں نے اپنے اپنے خون سے خط لکھکر اپنی جانیں ملک کی خدمت کے لئے نذر کیں اور اُس کا عملی نمونہ بھی دکھایا واقعی یہ عمدہ وصف ہے اور ہر ایک میں یہ وصف ہونا چاہئے لیکن اس وفاداری اور خیرخواہی کا دین سے کیا تعلق۔ محمد صاحب کے خادم کا اگر اُن سے ایسا عشق تھا کہ وہ اپنی جان پر کھیل گئے تو اس فعل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خدا کے رستہ میں ثابت قدم رہے اگر وہ خدا کے رستہ میں ہیں تو کہاں تک وہ اپنی حالت سے آگاہ ہوئے اور کیا ترقی کی اور خدا کو کس حد تک انہوں نے پہچانا! کیا عجب کہ گھمنڈ اور تکبر اور گناہ کی مختلف صورتیں ان میں بدستور موجود ہوں۔ کیا عجب کہ محمد صاحب کے عشق کا جوش میں انہوں نے محاربہ و مقابلہ کے ایام میں ہزارہا بیگناہ شخصوں کو تہ تیغ کیا ہو اور اُن کو معلوم تک بھی نہ ہوا ہو کہ انہوں نے کچھ بُرا کیا۔ پھر اڈیٹر صاحب ہم سے پوچھتے ہیں کہ ایسی جان نثاری کی کوئی مثال ہم عیسائی تواریخ میں بتا سکتے ہیں اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں ایک نہیں ہزارہا مثالیں بتا سکتے ہیں آپ کوئی کتاب تواریخ کلیسیا کی اٹھالیں اس سے ظاہر ہوگا کہ کیا کیا اذیتیں اور مصائب مسیحیوں پر پہونچائی گئیں وہ شکنجوں میں ڈالے گئے آگ میں جھونکے گئے لیکن تا دم مرگ مسیح کا انکار نہیں کیا بلکہ اپنے خون کی مہر سے خداوند کی شہادت دے گئے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کوئی مثال آپ محمدی تواریخ میں بتا سکتے ہیں کہ جس نے خدا کے راستہ میں اپنے خون سے شہادت دی ہو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ عرب کے ادنے قبائل کے لوگ جو مکہ کے ایام میں آنحضرت پر ایمان لائے تھے اور ایذا رسانی سے محفوظ نہ تھے ان میں سے ایک شخص عمر نامی نے رو کر بیان کیا کہ اگر میں رسول کی توہین اور معبودوں کی تعریف کروں تو میری رہائی ناممکن ہے تو اس وقت دروغ مصلحت آمیز کی تعلیم سکھائی گئی کیا سورہ نحل میں ایسی آیت موجود نہیں کہ جس جس شخص نے ایمان لانے کے بعد خدا کا انکار کیا جب اس کو زبردستی مجبور کیا گیا تو اسکا کچھ گناہ نہیں؟ بلکہ سیر اسلام کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ بجبر و اکراہ مسلمان ہوئے وہ موقع پاکر فوراً منحرف ہو گئے اور کیا حدیث عائشہ میں مندرج نہیں ہے کہ بجز چند مسلمانوں کے سب کے سب تتری بتری ہو گئے اور آخر کار ابوبکر نے مار مار کر پھر جمع کیا۔ (نور افشاں۔ ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

**جواب**۔ غنیمت ہے کہ اس جواب میں اڈیٹر صاحب نے ہمارا دعویٰ تسلیم فرمالیا ہے کہ صحابہ کرامؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جانیں فدا کیں اور یہ بھی تسلیم کیا کہ یہ وصف واقعی عمدہ ہے مگر اس پر یہ اعتراض کرنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں انہوں نے ایسا کیا ہوگا اور بے وجہ قتل و غارت بھی کیا ہوگا۔ اے جناب عشق محمدی فرع ہے عشق الٰہی کی۔ محمدی عشق اس لئے ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ پس یہ عشق در اصل عشق الٰہی کا ثمرہ ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں وہ سب سے زیادہ خدا ہی سے محبت رکھا کرتے ہیں اس محبت میں خدا کا کسی کو شریک نہیں بناتے۔ اسی آیت سے پہلے مشرکوں کی مذمت ہے کہ مشرک خدا کے سوا دوسروں کی محبت اُس کے برابر کرتے ہیں۔ اس لئے مشرک ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت در اصل محبت الٰہی کی فرع

ahmadimuslim.de

ہے۔ پس جن لوگوں نے عشق محمدی میں جانیں لڑائی ہیں وہ دراصل عشق الٰہی میں لڑے ہیں نہ کہ کسی دنیاوی فائدہ کے لئے۔

ناظرین! ذرہ اڈیٹر صاحب کا مضمون بغور دیکھئے کہ کیسے دبی زبان سے ہمارے دعوے کو تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی حواریان مسیح میں کمزوری تھی۔ پھر اُن کو مسیحی دین نے کیوں قوت نہ بخشی۔ ہم مانتے ہیں کہ عیسائیوں پر بہت دفعہ غیر سلطنت کی طرف سے مظالم ہوئے۔ ہزاروں کو تہ تیغ کیا گیا اور وہ پختہ رہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ انکا اثر پہلے طبقے میں نہیں ملتا اور بعد میں ملتا ہے۔ حالانکہ اگر مذہب کا اثر ہوتا تو پہلے طبقے میں خصوصاً جبکہ مسیح بھی انہیں تھے بطریق اولیٰ ہوتا۔ مگر افسوس کہ نہ ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب میں یہ قوت نہیں بلکہ جو لوگ جمے رہے انکا طبعی جوش ایسا ہوگا۔

عمرانی کا قصہ معلوم نہیں آپنے کہاں سے سُنا۔ سُو نجیل میں بیشک ہے کہ جس شخص پر سخت جبر کیا جائے۔ اور وہ دل میں خدا پر ایمان اور محبت رکھتا ہو۔ مگر جبر کی وجہ سے کوئی ناجائز کلمہ منہ سے نکالدے تو اُسے معاف ہے۔ اس سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ دل کسی وقت خدا کی محبت اور ایمان سے خالی نہونا چاہئے۔ جبراً کسی کو مسلمان نہیں بنایا جاتا۔ یہ تو آپ لوگوں کا بہت پرانی تقلیدی قدیمی دعوے ہے۔ جسکا ثبوت آج تک نہیں دسے سکے۔ قرآن شریف خود انکار کرتا ہے۔ غور سے سُنئے!

اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ یعنی اے نبی کیا تم لوگوں پر جبر کرو گے تاکہ وہ ایمان لے آویں؟ ایسا نہیں چاہئے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ دین میں جبر کرنا جائز نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ اسلام جو خدا کی عظمت اور جلالت کا دل پر سکہ بٹھاتا ہے مسیحی مذہب نہیں بٹھاتا۔ اس کی کئی ایک وجوہ ہیں جنمیں ایک یہ ہے کہ مسیحی مذہب میں خدا کو ایسی طاقت نہیں دکھایا گیا جو تمام مخلوق پر قاہر اور غالب ہو بلکہ اگر مسیحی مذہب کی تعلیم کو غور سے دیکھا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ خدا ایسا کمزور ہے کہ کبھی کبھی بندوں کے ہاتھ سے مارا بھی جاتا ہے حالانکہ مرنے کی انکی مرضی بھی نہیں ہوتی مگر مخلوق انکو زبردستی پکڑکر جان سے مار دیا کرتے ہیں۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۶-۲۷ وغیرہ

(باقیدارد)

## اخبار اہل فقہ وغیرہ

اخبار اہل فقہ امرتسر، و پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث بالخصوص عمر کریم وغیرہ کو جو ماتحت امام بخاری علیہ الرحمۃ و احادیث نبویہ کے پیچھے پڑے ہیں اور ترویج بدعات میں مستغرق و منہمک ہیں۔ ہم اصلاح شیعہ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ صفحہ کی جانب توجہ دلاتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اصلاح شیعہ کا جواب لکھیں کیونکہ ہم آپ[1] کو شیعوں کا اتفاقی بھائی جانتے ہیں اس لئے کہ وہ تعزیہ پرست۔ آپ قبر پرست۔ وہ حضرت علی سے مشکلکشائی چاہتے ہیں۔ آپ پیران پیر کو وقت حاجت پکارتے ہیں۔ وہ دوازدہ امام کا نذر نیاز دیتے ہیں آپ پیران پیر وغیرہ کا۔ اُن کے یہاں بدعات محرمی چہلم وغیرہ ہے آپکے یہاں علاوہ بدعات محرمی کے عرسی بدعات ہیں۔ اُن کے یہاں حضرت علی کا مولود ہے۔ آپکے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و پیران پیر وغیرہ کا مولود ان کے عقیدہ میں ہے کہ حضرت علی و دیگر ائمہ شیعہ و حضرت سیدہ مجالس عزا میں تشریف لاتے ہیں[2] آپکے عقیدہ میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مولود میں تشریف لاتے ہیں دیکھو شعر لطف و دیگر رسائل مولود سے لطف کیا بیٹھا ہے غافل محفل میلاد میں ٭ خود بدولت خود ہیں شامل محفل میلاد میں وہ بارہ اماموں کو معصوم جانتے ہیں آپ امام اعظم اور اُن کے شاگردان کو معصوم جانتے ہیں۔ غرض امامیہ آپ بھی امامیہ وہ بھی۔

ہم صرف آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ اصلاح شیعہ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ صفحہ ۹ کو ملاحظہ فرمائے جسکی سرخی ہے "فقہ حنفی پر ایک مختصر نوٹ" انشاء اللہ جواب ہم دیکھینگے۔ بشرطیکہ آپ نے جواب نہ لکھا لیکن آپ کا جواب نہیں لکھنا بھی غیرت سے بعید ہے۔ احادیث نبویہ و ائمہ حدیث کی مخالفت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ غیرت سے گذر جائے اور حیا و شرم کو شیر مادر کی طرح نوش کر جائے اور ہر کس و ناکس جو چاہے فقہ حنفی پر فقرہ چلایا کرے اور آپ دیکھتے کے دیکھتے رہجائینگے۔ آپ اصلاح شیعہ کے نمبر ۱۲ جلد ۱۰ مذکورہ بالا ملاحظہ فرمائیے کہ کیسا حملہ فقہ حنفی پر کیا گیا ہے اور پیروی فقہ کا کیسا نتیجہ نکالا گیا ہے۔

کیوں حضرات اہل فقہ کمیٹی امرتسر و پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث عمر کریم وغیرہ آپ جانتے ہیں یہ کل۔ واہ صفت کیا دفتر کیسے سعی کر رہا ہے اور کیسی دوڑ لگا رہا ہے۔ پہلے پھلواری کے ایک صاحبزادہ کو خوب چمکارا اور خوب شاباشی دی اور صاحبزادہ نے دم میں آکر ساتھ ہی دیدیا تو فقہ حنفی پر حملہ کرکے فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۔ وَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ الآیۃ کا ثبوت دیدیا۔

دیکھیں صاحبزادی پھلواروی صاحب اصلاح شیعی کے اس نمبر کو ملاحظہ فرماکر کیا کرتے ہیں کیونکہ وہ اپ کو بجائے حنفی گش لکھنے کے وہابی گش لکھتے ہیں کیا جو شخص عرسی و محرمی بدعات کی ترویج میں زور دے اور حضرت علی کو مشکلکشا لکھے وہ حنفی گش نہیں۔ دیکھیں اب عمر کریم کیا کرتے ہیں۔ الراقم عبدالسلام مبارکپوری از پٹنہ صادقپور۔

[1] حضرات دیوبند اس سے مستثنے ہیں۔ (منہ) [2] دیکھو اثنا عشری جلد ۱ نمبر ۵ صفحہ ۳

ahmadimuslim.de

# فتاوے

س نمبر ۳۹۸ - ایک اہلحدیث عورت نے بغیر طلاق کے دیگر شخص سے نکاح کر لیا آیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ ہر دو صورت میں عورت مذکور کو یا مرد مذکور کو کیا کرنا چاہیے

س نمبر ۳۹۹ - ایک شخص بعد نکاح چند مدت کے بعد حالت جوانی میں نامرد ہو گیا عورت اس کی ازواج ضروری کی شائق ہے پس آدمی عورت کو کیا کرنا چاہیے۔

س نمبر ۴۰۰ - جیسا ابجکو [illegible] مسلمان نے ذبح کیا۔ مگر وقت ذبح کے ہاتھ پیر قصاب بعد [illegible] پکڑے سو وہ ذبیحہ جائز ہے کہ نہیں۔ س نمبر ۴۰۱ - گاؤں میں جو مسجد بنائی جاوے تو [illegible] نماز جائز ہے یا نہیں بعض علماء منع کرتے ہیں۔

راجی [illegible] خان محمد خاں [illegible]۔ جواب نمبر ۳۹۸ - بغیر طلاق کے نکاح جائز نہیں۔ دونوں کو توبہ کرنی چاہیے۔ ج نمبر ۳۹۹ - عورت مذکور طلاق لے کر نکاح ثانی کرے اگر طلاق نہ دے تو ڈسٹرکٹ جج کے پاس درخواست دیکر خاوند کی طلبی کرائے اور [illegible]۔ ج نمبر ۴۰۰ - جائز ہے کوئی خرابی نہیں۔

ج نمبر ۴۰۱ - گاؤں میں مسجد جائز ہے۔ زمین یا تو کسی خاص شخص کی ملک ہوتی ہے یا شاملات ہوتی ہے۔ دونو صورتوں میں دیہات کے لوگ مالک ہوتے ہیں پس اپنی زمین کو جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ س نمبر ۴۰۲ - سیونگ بنک [illegible] مثلاً زید نے بنک مذکور میں [illegible] روپیہ جمع کرا دیا ہے [illegible] عرصہ جمع کرایا اور سود [illegible] رہا۔ اور جب میعاد [illegible] تو بنکر نے سود کا [illegible] امانت کنندہ کو دیدیا۔ زید نے سود لینے سے انکار کیا۔ بلکہ سود واپس کرنے لگا۔ بنکر نے واپس لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں نہیں لیتا خواہ تم کسی کو دیدو یا تم خود رکھ لو خواہ [illegible] میں دیگر [illegible] ہو گیا اب [illegible] نہیں [illegible] سیونگ بنک میں۔ اور سود لینے سے انکار کیا [illegible] لفظ انگریزی یہ لکھوا دیا NO INTEREST [illegible] تو اب بنک مذکور میں روپیہ جمع کرانا [illegible] لوگوں کا خیال ہے کہ [illegible] وغیرہ میں لگا کر ہم لوگوں کے روپیہ سے سود وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ س نمبر ۴۰۳ - فراموش کھیلنا کیسا ہے یعنی اس طور پر کہ لوگ بہار ج یا بہنوئی وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ایک فراموش دو چیزیں ایک ساتھ جڑی ہوئی [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ دو چیزیں ایک ساتھ جڑی ہوئی ہیں اور حقیقت میں وہ ایک ہوتی ہیں جسکو فراموش کہتے ہیں۔ دیکھیا بالعوض فراموش کے دو سو وصول کرتے ہیں۔ مثلاً زید نے ایک فراموش [illegible]

آوگی، اپنے بہنوی فلاں کو دی اور خالد سے بالعوض دو سو آنہ وصول کرے۔ آیا اس کا کھیلنا کیسا ہے۔ س نمبر ۴۰۴ - الومنیم (امریکہ کی مصنوعی چاندی) کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔ س نمبر ۴۰۵ - غیر مذہب احباب سے اُن کے تہواروں میں تحفہ تحائف لینا جائز ہے یا نہیں۔ س نمبر ۴۰۶ - سحری کے بغیر روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں جو شخص کہے کہ سحری کھانے سے میرا پیٹ پھول جاتا ہے اسلئے میں سحری نہیں کھاتا وہ کیا کرے۔ س نمبر ۴۰۷ - باپ یا کسی بزرگ کے زور ڈالنے سے ڈاڑھی کٹانا جائز ہے؟ س نمبر ۴۰۸ - حافظ قرآن کو ختم قرآن پر اگر کوئی کچھ دیوے آپ یا بھائی تو لینا جائز ہے یا نہیں۔ (سید عبد الغیاث رائی منڈی گول گھر الہ آباد) ج نمبر ۴۰۲ - حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ قرضخواہ کو بغیر طلبی کے اصل حق سے زیادہ دیا تھا۔ اس حدیث کی مطابق سب علماء کا مذہب ہے کہ قرضدار اگر خود کچھ زیادہ دے تو قرضخواہ کو لینا جائز ہے۔ پس اگر بغیر طلبی کے شخص مذکور کو بنک کی طرف سے سود [illegible] روپیہ بنک میں رکھنا بھی جائز ہے یہ اور بات ہے کہ مالکان بنک اُن کا سود کمائینگے۔ اس کو اس سے مطلب نہیں جیسے کوئی شخص انگور کسی کافر کے پاس بیچے اور وہ اُن انگوروں کی شراب بناوے تو بائع پر گناہ نہیں۔ ج نمبر ۴۰۳ - فراموش کی صورت سمجھ میں نہیں آئی۔ تفصیل سے لکھئے۔ ایک فراموش کے عوض دو سو کیونکر وصول کئے۔ کوئی شادی بیاہ کی رسم ہے یا کچھ اور۔ ج نمبر ۴۰۴ - جب وہ اصل چاندی نہیں تو منع بھی نہیں۔ اصل چاندی کے برتنوں میں منع ہے۔ ج نمبر ۴۰۵ - جو کھانا یا تحفہ حرام چیز کا ہو یا غیر اللہ (رتب - قبر - تعزیہ - یا چھڑی) کی نیاز ہو وہ تو حرام ہے وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ - اور جو معمولی تحفہ تحائف ہو اس کا قبول کر لینا منع نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے ہدیئے قبول فرما لیتے تھے۔ ج نمبر ۴۰۶ - سحری کا کھانا روزے کے لئے کوئی لازمی نہیں ایک مستحب شفقتی امر ہے اگر نہ کھائے یا اس وقت کا کھانا اس کو مضر ہو تو خیر صرف پانی کا گھونٹ ہی پی لے۔ روزہ بہرحال ہو جائیگا۔ ج نمبر ۴۰۷ - ناجائز کام ماں باپ یا کسی بزرگ کے کہنے سے بھی نہ کرنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق یعنی خالق کی بے فرمانی میں کسی مخلوق کی تابعداری کرنی جائز نہیں۔ ہاں اگر مجبوراً پکڑ کر مونڈ دیں تو وہ اس میں داخل نہیں۔ ج نمبر ۴۰۸ - جائز ہے حدیث شریف میں ہے اذا اعطیت بلا اشراف نفس فخذه فتموله وتصدق یعنی جب تم کو بغیر خواہش کرنے کے ملے تو قبول کر لیا کرو پھر چاہو اسکو اپنی ملک میں رکھو یا صدقہ خیرات کر دو [illegible] غریب فنڈ میں داخل

ahmadimuslim.de

**س نمبر ۴۰۹** - جماعت ہورہی ہے دو تین رکعتیں ہوچکی ہیں۔ اسوقت زید جماعت میں شامل ہوا۔ اس کے بعد عمرو بھی جماعت میں برابر ہی آ کھڑا ہوا۔ جسوقت امام نے سلام پھیرا۔ اسوقت زید موافق حکم خدا و رسول اپنی باقیماندہ رکعتیں ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ اور قرات بموجب حکم حدیث شریف آواز سے پڑھنے لگا۔ عمرو جو زید کے برابر تھا۔ عمرو زید کے ساتھ شامل ہوگیا۔ یعنی زید کو عمرو نے اپنا امام گردانا۔ اس صورت سے عمرو کی نماز زید کے ساتھ ہوسکتی ہے یا نہیں۔ **س نمبر ۴۱۰** زید تنہا نماز فرض قرات سے پڑھ رہا ہے اور عمرو زید کے ساتھ شامل ہوگیا۔ عمرو کی نماز ہوگی یا نہیں۔ ہر دو سوالات کے جوابات قرآن حدیث سے تحقیق فرماکر دیجئے۔ **س نمبر ۴۱۱** - ایک شخص مسلمان اہلسنت والجماعت سے ہے۔ اسکے روبرو جب جزا و سزا کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ اپنی یہ تقریر پیش کرتا ہے۔ اس کا عقیدہ فاسد یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا پاک دوزخ میں کس چیز کو جلائیگا۔ دوزخ میں تو خدا پاک ہی کی روح جلیگی۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ جب خدا پاک نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے انسان میں اپنی روح پھونکی۔ سو دوزخ میں انسان ہی جلینگے تب بتلاؤ خدا کے ہی حکم کے بموجب (جو انسان دوزخ میں جلینگے) ان میں خدا ہی کی روح ہے پھر خدا کی روح نہ جلی تو اور کس کی۔ اس قسم کا اس کا عقیدہ فاسد ہے اب فرمایئے ہم اسکو کیا جواب دیں۔ اور کس طرح سمجھا کر راہ راست پر لاویں۔ جواب میں اسلام سے بہت ہی نقصان کرتا ہے۔ براہ نوازش مفصل جواب سے طمانیت بخشیں۔ **س نمبر ۴۱۲** - زید اس طرح سے اناج کی بیع کرتا ہے کہ غلہ بہ نرخ ۱۲ سیر بازار سے خریدتا ہے اور پندرہ یوم یا ایک ماہ کے وعدہ پر دس سیر یا گیارہ سیر فروخت کرتا ہے۔ اور جن کو غلہ دیتا ہے ان سے یہ وعدہ کرا لیتا ہے کہ اگر تم پندرہ یوم میں میرا روپیہ ادا کروگے تو گیارہ سیر کے نرخ پر غلہ کی قیمت لگاؤنگا۔ اور اگر ایک ماہ میں روپیہ ادا کروگے تو دس سیر کے نرخ پر قیمت لونگا۔ آیا بموجب حدیث و قرآن اس طرح پر بیع جائز ہے یا نہیں۔ **س نمبر ۴۱۳** - لائچی شکر کی نسبت شرع کی رو سے آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھکو تحقیق ہے اسمیں مردار ہڈیاں و خون ضرور پڑتا ہے اسلئے حرام ہے۔ کوئی اس کے برعکس اپنی تحقیق کے جواز کا فتویٰ دیتا ہے اب آپ مفصل مدلل جواب دیجئیگا کہ آیا ہم اس شکر کا استعمال کریں یا نہ (محمد حبیب الانجمن از حسین پور)

**ج نمبر ۴۰۹** - جماعت بنانا جائز ہے کیونکہ مسبوق شخص (یعنی جسنے بقیہ نماز اکیلے ادا کرنی ہے) اپنی بقیہ نماز میں خود مختار ہے اُتنے حصہ میں کسی کا مقتدی نہیں خواہ فرض قرات پڑھتا اور اپنے اختیار سے رکعت کو طول و تخفیف کرتا ہے اسلئے دوسرا شخص اسکی اقتدا کرسکتا ہے۔ **ج نمبر ۴۱۰** - یہ بھی جائز ہے پہلی صورت میں علماء حنفیہ کا خلاف ہے مگر اس صورت میں کسی کا اختلاف نہیں۔ **ج نمبر ۴۱۱** - یہ شخص اصل مضمون سے ناواقفی کی وجہ سے ایسا کہتا ہے۔ بیشک خدا کی روح خدا کی آگ میں معذب ہوگی۔ مگر یہ اضافت کہ فلاں چیز فلاں کی ہے۔ اس اضافت کی کئی ایک صورتیں ہیں۔ کبھی جزو کی اضافت کل کی طرف ہوتی ہے مثلاً میرا ہاتھ اس کا پاؤں۔ تیرا سینہ وغیرہ یہ سب اضافات جزو کی کل کی طرف ہیں۔ کبھی مملوک کی اضافت مالک کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے میرا مکان اس کا کپڑا وغیرہ۔ کبھی مصنوع کی صانع کی طرف ہوتی ہے جیسے راجرس کا چاقو وغیرہ۔ ان سب صورتوں میں اضافت کی بنا الگ الگ ہے۔ پس خدا کے کلام میں جو روح کی اضافت خدا کی طرف ہے (من روحی) تو وہ مصنوع کی صفت صانع کی طرف ہے جسکو سائل نے غلط فہمی سے قسم اول سے سمجھا حالانکہ قسم اول سے نہیں۔ پس ہم بھی مانتے ہیں کہ خدا کی روح خدا کے عذاب میں معذب ہوگی یعنی خدا کی مخلوق روح خدا کے پیدا کردہ عذاب میں مبتلا ہوگی۔ **ج نمبر ۴۱۲** - اس قسم کی بیع حدیث میں منع ہے۔ حدیث ترمذی کی روایت سے ہے۔ ہاں اگر ایک بات قطعی کرکے فروخت کرے یعنی اگر نقد کہے یا بائع اور مشتری میں یہ بات قرار پا جائے کہ مہینہ یا پندرہ روز تک روپیہ ادا کرونگا پھر اسی میعاد کے موافق جو دام چاہے لگالے تو جائز ہے معاملہ میں فیصل شدہ نہ ہے۔ **ج نمبر ۴۱۳** - ولائتی شکر کی بابت شرعی طور پر کوئی ممانعت ثابت نہیں البتہ حب الوطن کے لحاظ سے کوئی وطنی مصنوعات کو استعمال کرے تو ملکی طور پر بہتر ہے۔ مجیب کے ٹکٹ وصول کرکے داخل غریب فنڈ کئے گئے جزاک اللہ۔

**اطلاع:-** پہلے بھی کئی بار عرض کیا گیا ہے کہ جو صاحب فتوے بھیجیں اگر اخبار میں جواب لینا ہو تو ایک پیسہ کا ٹکٹ فی فتوی اور قلمی جواب لینا چاہیں تو دو پیسہ کا ٹکٹ فی فتوی ارسال فرمائیں۔ جسکو قریباً تمام احباب نے پسند فرمایا مگر بہت سے احباب اسکو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اسلئے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ بھی ایک نیک کام ہے جسمیں چندہ لینا ثواب کا باعث ہے۔ فتوے بھیجتے وقت غریب فنڈ کا خیال ضرور فرمالیا کریں۔ ورنہ جواب سے معاف جواب سمجھیں۔ امید ہے معذور تصور فرمائینگے۔

[illegible]

# انتخاب الاخبار

افسوس شیخ تاج الدین امرتسری جو ایک پرانے موحد تھے اور میر محمد صاحب بریلوی انتقال کر گئے ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ امرتسر کی انجمن اسلامیہ نے ۱۴ اکتوبر کو عام جلسہ میں گورنمنٹ کا شکریہ دربارہ تقرر مسلمان ممبران کے شکریہ ادا کیا۔ میرزا احمد ایرانی واعظ فرقہ بابیہ آجکل امرتسر میں ہیں۔ متعدد دفعہ دفتر اہلحدیث میں آئے اور گفتگو مذہبی کرتے ہیں افسوس ہے کہ اپنے مذہب کی خوبی تو کیا نقشہ تعلیم بھی کچھ نہیں دکھاتے نہ کوئی کتاب دکھلاتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کلکتہ میں ہندو بنگالیوں اور پولیس میں سخت فساد ہوا۔ دیکھئے اس آئے دن کے فسادات کا انجام کیا ہوتا ہے۔ قسمت میرٹھ کے کل اضلاع کے سرآوردہ مسلمانوں کا ایک جلسہ بصدارت نواب ممتاز الدولہ سر فیاض علیخاں رئیس پہاسو منعقد ہوا۔ اس جلسہ نے قانونی کونسلوں کی توسیع کی تجویز میں مسلمانوں کو جداگانہ قائم مقامی کے اختیارات ملنے پر اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور حضور وائسرائے اور انکی وساطت سے اس بارہ میں وزیر ہند کا شکریہ ادا کیا۔ نیشنل کانگریس کے سوریوں میں آجکل بڑا نفاق پڑ رہا ہے۔ اندیشہ ہو رہا ہے کہ اس سال کہیں نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس بھی اسی جھگڑے کے سبب سے ناگپور میں نہ ہو سکے۔ ٹرانسوال گورنمنٹ نے یہ نوٹس شائع کیا ہے کہ ۳۰ نومبر آئندہ تک جسقدر ہندوستانی اپنا نام اور حلیہ درج رجسٹر نہ کرینگے۔ ان سب کو گرفتار کر کے ٹرانسوال سے جلاوطن کر دیا جائیگا۔ ایرانی پارلیمنٹ نے روس و انگلستان کے معاہدہ کا جواب روس و انگلستان کی گورنمنٹوں کے پاس بھیجنے کے لئے تیار کر لیا۔ اس میں لکھا ہے کہ ایران دونو ملکوں کا دوستدار ہمسایہ ہے۔ لیکن کسی کو اجارہ یا رعایت دینے میں ایران اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے۔ ہاں موجودہ رعائتوں کا لحاظ رکھا جائیگا۔ ترکی اور ایرانی سرحدی تنازعہ برٹش سفیر کی مداخلت سے امید ہے کہ باسانی طے ہو جائیگا۔ ترکی فوج نے اب اور زیادہ پیش قدمی کرنی موقوف کر دی بلکہ بعض ایرانی مقامات ترکی فوج کے جلد خالی کر دینے کی توقع ہے۔ ایرانی علماء جا بجا وعظ کرتے پھرتے ہیں کہ غیر ملک کی چیزوں کو بالکل نہ خریدو۔ ایران کی بنی ہوئی چیزیں ہی استعمال کرو۔ ہندوستان کے دیسی عیسائیوں نے حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک عرضداشت اس مضمون کی بھیجنی چاہی ہے کہ ہندوستانی کونسلوں کا جو نیا انتظام زیر تجویز ہے۔ اس میں ان کے حقوق بھی ملحوظ رکھے جائیں۔ (ریسٹ پہلے) مراکو کے بربری قبائل سے معلوم ہوا کہ فرنچ سفیر سلطان سے موجودہ معاملات پر گفتگو کرنے کے لئے رباط کو روانہ ہو گیا ہے۔ صرف چند قبیلوں نے فرانسیسی جنرل کی اطاعت قبول نہیں کی باقی تمام قبائل مطیع ہو گئے ہیں۔ سفرائے یورپ کو اطلاع دی گئی ہے کہ مولا حفیظ فرانسیسی کے ساتھ صلح کرنے کے لئے دار البیضا کی طرف بڑھ رہے ہیں مگر ان کے بہت سے ہمراہی فرار ہو گئے ہیں۔ اب صرف (۲۴۰۰) سپاہی انکی ہمراہی میں ہیں۔ (یہ گپ پادریوں کی اڑائی ہوئی معلوم ہوتی ہے) اخبار تازہ حیات لکھتا ہے کہ روس کے ایک قصبہ میں جسکو آجاندار کہتے ہیں روسیوں کے ۴۷ خاندانوں نے مذہب اسلام قبول کیا ہے اور انہوں نے اپنے پادری کو قصبہ سے نکال دیا ہے اور شاہنشاہ روس کی خدمت میں ایک درخواست اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ان کے لئے ایک مدرسہ اس قصبہ میں قائم کیا جائے اور ترکی زبان میں ان کو تعلیم دلائی جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ ان نو مسلموں کی درخواست منظور ہو گئی ہے (دیا نند یوا پہو گپ) لاہور کی طرح کلکتہ میں بھی دو ماہ کے لئے تمام پولیٹکل تقسیم بنگالہ۔ بائیکاٹ اور درگا پوجا کے جلسے حکماً بند کر دئیے گئے کانگڑہ، اور ملتان کے اضلاع طاعون سے پاک وصاف رہتے ہیں گورنمنٹ نے اس امر کی خاص وجہ معلوم کرنے کا حکم دیا۔ کہ کس سبب سے طاعون ان اضلاع میں نہیں ہوتی (مرزا صاحب قادیانی سے پوچھنا چاہئے کیا وہاں کے سب لوگ مرزائی ہیں جو طاعون سے بچے رہے ہیں) انگریزی فوج نے ترکی اواش پٹھان کے علاقہ کو خالی کر دیا۔ رائے پور میں ایک دیا سلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس کا افتتاح سر جے پی ہیوٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے ہاتھ سے کر کے اشارۃً یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اس سودیشی تحریک کا جو قانونی حدود کے اندر ہے ہیں تہ دل سے معاون ہوں۔ استنبول میں ۹۰ ہزار باسی روٹیاں وزن مقررہ سے کم ایک دوکان پر پائی گئیں جو ضبط ہو کر خیرات کی گئیں۔ امیر خیوا (ترکستان) نے ممالک روس کو ایک علمی کمیشن روانہ کیا ہے۔ اسکا صدر خود امیر کا فرزند ہے اور اس میں بہت سے روشن خیال مسلمان شریک ہیں۔ یہ کمیشن روس کے بڑے بڑے شہروں میں گشت کر کے روس کے سرکاری مدارس کی تعلیمی حالت کا مطالعہ کریگا۔ اور واپسی پر امیر کی خدمت میں رپورٹ پیش کریگا۔ جس سے ترکستان میں جدید اسلامی مدارس قائم کرنے اور قدیم مدارس کی اصلاح کرنے میں مدد لیجائیگی۔

صدری حکیم عبدالرشید صاحب سہارنپوری جو کہ اپنے طبیب با اخلاق موحد تھے انتقال کر گئے مرحوم کے متعلقین مرحوم کے دعائے مغفرت کے خواستگار ہیں۔

ahmadimuslim.de

# مومیائی

## کے متعلق قیمتی اور زبردست

### عالیجناب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اہلحدیث ۔ ۲ جولائی ۱۹۱۳ء صفحہ ۹)

### جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

**پہلا خط** :- تسلیم ... آپ سے ایک ... مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ ہمپر فرض تھا۔ آپ براہ مہربانی آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × ×

× × × × × × × × ×"

**دوسرا خط** :- براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی ۔ ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × × بھیجدیں"

**تیسرا خط** :- براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرمائیں۔ یہ سب ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں"

**چوتھا خط** :- مومیائی دو ڈبیہ اور بھیجدیں" × × ×

### متواتر بھیجیں ہی لکھتے ہیں

"دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں۔ میں آپکا پرانا خریدار ہوں"

### مومیائی کے مختصر فوائد یہ ہیں

مقوی باہ ۔ درد کمر ۔ جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد ... ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ آدھ پاؤ ... علاوہ محصول

**المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ ... امرتسر**

---

# کتب خانہ ثنائی

... کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے ۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کی صورت سے ... حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ... تفسیر کے ... ایک ... جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنہیں سے پانچ جلدیں تیار ہیں ۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

| | |
|---|---|
| جلد اول ۔ سورہ فاتحہ و بقر | قیمت ۱۲ |
| جلد دوئم ۔ آل عمران و نساء | ۱۲ |
| جلد سوئم ۔ مائدہ سے اعراف تک | ۱۲ |
| جلد چہارم ۔ نحل سے چودہ پارہ | ۱۲ |
| جلد پنجم ۔ فرقان تک | ۱۲ |

**الہامی کتاب** ۔ وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث ۔ تمام مباحث کا خلاصہ ۔ قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت ۔ قیمت ...

**تقابل ثلاثہ** ۔ توریت ۔ انجیل و قرآن کا مقابلہ ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی ... عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے ۔ عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے ۔ قیمت ... علاوہ محصولڈاک

**تغلیب الاسلام** ۔ ہر چہار جلد ۔ دھرمپال کی تہذیب الاسلام کا کامل جواب ۔ قیمت ...

**المشتہر**
**مینیجر اہلحدیث امرتسر ۔ کٹڑہ سفید**

---

حسب الحکم مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ۔ مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر


**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر نا پسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... ... عہ

والیان ریاست سے ... ... ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ

عام خریداروں سے ... ... ۴/۱۲

ششماہی ... ... ہر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

## امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء

## خانہ جنگی کا خاتمہ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

۱۰ رمضان کے اہلحدیث میں ایک چٹھی بخدمت جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی چھپی تھی کہ آپ حسب معاہدہ نزاع متعلقہ تفسیر القرآن وغیرہ اپنا مضمون منصفوں کے پاس بھیجیں تاکہ فیصلہ ہو کر باہمی صلح صفائی ہو - اس کے جواب میں جناب موصوف کی طرف سے ایک خط پہونچا جو حسب ایما مولویصاحب درج کیا جاتا ہے :-

"مولوی ابو الوفا جعل اللہ شیمتہ الوفا و وقاہ الجفا - تمہاری کھلی چٹھی میں نے کمال تعجب سے پڑھی معلوم نہیں اس چٹھی کی اشاعت بوجہ نسیان ماسبق ہوئی ہے یا بہ تجاہل عارفانہ ہے - اس معاہدہ میں اور اس کے بعد تمہارے متعدد خطوط میں درج ہے کہ خاکسار کے اعتراضات مطبوعہ جلد ۱۹ کے (جو تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں) جو جوابات تم تحریر کروگے پہلے خاکسار انکو ملاحظہ کریگا پھر اگر انکو صحیح پاویگا تو مان لیگا اور کسی منصف کی حاجت نہ ہوگی اور اگر ان جوابات کو کافی نہ سمجھیگا تو ان پر کچھ مناسب اپنی مختصر ریمارک کرکے مجلس شوری اصحاب ثلاثہ کے پاس بھیجا جاویگا - پھر جس امر پر دو شخصوں کا اتفاق ہوگا اسکو مان لیا جاویگا مگر تم نے اعتراضوں کا جواب تحریر کرکے میرے پاس آجتک نہیں بھیجا بلکہ خط ۲۲ جون میں تحریر جواب سے صاف انکار کرکے تمہو لکھدیا ہے کہ میں ان اعتراضات کے جواب میں کافی سمجھتا ہوں کہ اپنے رسالہ آیات متشابہات کو ارباب شوری کی خدمت میں بھیجدوں - میرے خیال میں رسالہ مذکور میرے جواب کے لئے اور میرا مذہب بتانے کے لئے کافی ہے اور تحریر یکم جولائی سنہ ۰۷ء میں تمہو یہ لکھدیا ہے کہ میرے خیال میں میرے رسائل اور تفسیر کو حضرات ثلاثہ بغور ملاحظہ فرمادیں بعد ملاحظہ جو فیصلہ فرمادینگے مجھے منظور ہوگا - جناب مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہے پہلے اس جواب پر جو چاہیں لکھیں میں اب کچھ نہیں لکھونگا - اس انکار سے تم نے اس معاہدہ کو خود ہی فسخ کردیا اور اب الٹا مجھسے یہ سوال کیا ہے کہ آپ اپنا مضمون بغرض فیصلہ منصفوں کے پاس بھیجیں گے یا نہیں - اگر بھیجیں گے تو کبتک اور اگر نہیں بھیجیں گے تو کیوں - اس کے جواب میں میں بجز اس کے اور کیا کہوں کہ آپ میری اعتراضات کا جواب تحریر کرکے میرے پاس بھیجینگے یا نہیں اگر بھیجینگے

ہو ناظرین اہلحدیث یہ معاہدہ کے الفاظ کو بغور پڑھیں کہ مولوی صاحب کو ریمارک کرنے حق حاصل ہے ؟ (اہلحدیث)

تو تب تک اور اگر نہیں بھیجے تو کیوں۔ خط مذکور میں تمہارا یہ کہنا کہ میرا رسالہ اور تحریر گم ہو گئی ہیں یہ کہنا کہ میرے رسالہ اور تفسیر میرے جواب کے لئے کافی ہیں ہرگز کافی نہیں ہے۔ وہ رسالہ اور تمہاری تفسیر کافی ہوتی تو منصفین آرہ کے نزدیک کیوں کافی نہ ہوئی (جو ان سے دو دو کا کہا گئے) اور میں ان کا جواب کیوں لکھتا اتنی لمبی تفسیر وتحریروں کو کون پڑھتا ہے۔ اور اس معاہدہ میں میرے اعتراضات کے جواب بھی منصفوں کے پاس تفسیر و رسائل کا بھیجنا قرار پایا تھا یا ان اعتراضات کا جواب لکھ کر بھیجنا۔ کچھ تو سوچو اور فہم اور انصاف سے کام لو۔ میں نے تمہاری یہ بھی درخواست (رسائل رسائل) کو بھی قبول کر لیا تھا۔ اور اپنے اعتراضات کے ساتھ تمہارے اصل رسائل کا منصفوں کے پاس بھجوانا منظور کر لیا تھا اور حسب قرار داد سابق ان رسائل اور ان کے جوابات کے ساتھ میں نے ایک مختصر دیا رسائل بھیجا جس میں موضع نزاع کی تعیین اور امور فیصلہ طلب کی تنقیح تھی تمہارے پاس بھیج دیا تھا۔ تم نے اس ریمارک کو تو آج تک دبا رکھا ہے اور اس سوال کو اخبار میں شائع کر دیا ہے۔ یہ غفلت اور نسیان و تجاہل عارفانہ نہیں تو اور کیا ہے۔ میرے اس جواب کو اخبار میں چھاپ کر اسکا جواب بھی درج اخبار کر دو اس کو ناظرین سمجھ لیں گے کہ اہل شوریٰ کے پاس اعتراضات مندرجہ رسالہ اور ان کے جوابات بھیجنے میں اور ان کے متعلق ان کی رائے لینے میں توقف تمہاری طرف سے ہوا ہے یا میری طرف سے۔

ابو سعید محمد حسین۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء

اس نزاع کے متعلق اصل بات تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ تمام خط وکتابت معاہدہ وغیرہ کو پبلک کی روشنی میں لایا جائے اس لئے میں نمبر وار ان کاغذات کو شائع کرتا ہوں تاکہ جماعت اہلحدیث کو معلوم ہو سکے کہ میں اس نزاع کو کہاں تک خاتمہ کرنا چاہتا ہوں بحیثیت فیصلہ کا خواہاں رہا ہوں اور میری پالیسی امن جوئی میں کہاں تک بڑھی ہوئی ہے۔ پہلا معاہدہ یہ ہے:۔

معاہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر جو اعتراضات وارد ہوں ان کے جوابات مصنف تفسیر مذکور بپابندی اصول تفسیر مندرجہ اتقان دیگا۔ ان جوابوں کو معترض دیکھکر اگر کافی نہ سمجھے تو مجلس شوریٰ علماء (جو بتراضی فریقین قائم ہوگی) میں پیش ہونگے اگر مجلس شوریٰ ان جوابات کو دیکھکر یہ رائے دے کہ مصنف بسبب ان اغلاط کے بوجہ سے اہل سنت سے خارج ہے اور معتزلہ یا نیچری وغیرہ بدعتی فرقوں میں داخل ہے تو مصنف رجوع کریگا اور اگر اہل سنت سے خارج نہ کیا تو معترض بھی خارج نہیں سمجھیگا۔ فَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ شَهِيْدٌ ۔ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ

۱۱ جون ۱۹۰۷ء

العبد العبد

ابوالوفا ثناء اللہ مصنف تفسیر بقلم خود | ابو سعید محمد حسین معترض بقلم خود

اس معاہدہ میں معترض کو میرے جواب پر کچھ بھی لکھنے کی اجازت نہیں بلکہ ناپسندی کی صورت میں ارباب شوریٰ کی سپرد کرنا لکھا ہے اور ارباب شوریٰ کے فیصلہ کے متعلق بھی کوئی شرط نہیں کہ مجمل ہو یا مفصل بلکہ صرف اتنا ہے کہ فیصلہ کر دیں خواہ دو حرف کریں یا لمبا انکو اختیار ہے۔ فیصلہ میں دلیل لکھیں یا نہ لکھیں۔ معترض کے دلائل کا جواب دیں یا نہ دیں۔ ناظرین! میرے اس بیان کو معاہدہ کے الفاظ سے مطابق کر کے اسے یاد رکھکر آگے چلیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں:۔

معاہدہ اس معاہدہ کے مطابق بالفعل صرف ان ہی اغلاط کی بہ پابندی اصول اتقان تصحیح کافی ہوگی جنکو رسالہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۲۱ میں مدلل کر چکا ہوں یا قلمی لکھکر مفسر کے پاس بھیج چکا ہوں ان اغلاط کی تصحیح کے بعد اور اغلاط پر بحث کی ضرورت نہ رہیگی اور اگر ضرورت ہوگی تو پھر دیکھا جائیگا۔

اب اس معاہدہ کے مطابق ایک ہفتہ کے اندر اغلاط کی تصحیح ہونی چاہئے۔ پھر ایک ہفتہ کی مہلت مجلس شوریٰ کو دی جائیگی تاکہ اشاعت رسالہ جلد ۲۱ کے پہلے اغلاط کا فیصلہ ہو جائے اور اگر ارباب شوریٰ زیادہ مہلت چاہینگے تو رسالہ شائع ہو جائیگا۔ پھر اگر ارباب شوریٰ کا فیصلہ اس رسالہ کے برخلاف ہوا تو اس فیصلہ کو بھی رسالہ میں شائع کیا جائیگا۔ اور اس کے ساتھ معترض کا رجوع شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ابو سعید محمد حسین ۔ ۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ۔ ۱۴ جون ۱۹۰۷ء

خاکسار کی طرف سے اسکا جواب:۔

معاہدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا افتح بيننا بالحق واصلح ذات بيننا وانصرنا على علي ولد وعلانا

چونکہ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا اور میرا معاہدہ ہوا ہے کہ تفسیر القرآن عربی مصنفہ فقیر پر جو ان کو اعتراضات ہوں وہ پیش کریں خاکسار جواب دیگا۔ اگر مولانا موصوف ان جوابات کو کافی نہ جانینگے تو علماء کے شوریٰ میں پیش کر کے فیصلہ کرایا جاویگا کہ مصنف تفسیر اس طرز کے اختیار کرنے سے معتزلی

اور نیچری ہے یا اہل سنت ہے؟ اس لئے مولوی صاحب ممدوح نے سردست مجکو چار اغلاط پر متنبہ فرمایا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ شائد ان اغلاط کی تصحیح کے بعد اور اغلاط کے پیش کرنے کی حاجت ہی نہ پڑے گویا آن کے خیال میں یہ اغلاط سب سے بڑی یا واضح تر ہیں اور وہ یہ ہیں لمجعد اسس علی التقویٰ پارہ ۱۱ رکوع ۲ مندرجہ تفسیر القرآن بصفحہ (۱۹۰) اور آیت رابطوا پارہ ۴ رکوع ۱۱ مندرجہ تفسیر القرآن بصفحہ ۵۷ - اور آیت اہل البیت پارہ ۲۲ - رکوع اول مندرجہ تفسیر بصفحہ ۳۵۴ - اور آیت کوثر پارہ ۳۰ مندرجہ تفسیر بصفحہ ۵۰ - مگر چونکہ مضمون مرسلہ مولانا صاحب میں بہت سے حوالجات میری کتاب آیات متشابہات کے مدرج ہیں اس لئے میں ان اغلاط کے جوابات میں کافی سمجھتا ہوں کہ اسی رسالہ کو ارباب شوریٰ کی خدمت میں پیش کر دوں - میری خیال میں میرے جواب کیلئے اور میرا مذہب بتانے کیلئے وہ کافی ہے - ہاں چونکہ رسالہ میں لکھا گیا ہے - کہ بہ جدید اصول منسدہ اتقان جواب ہوگا اس لئے عرض ہے کہ میرا اصول تفسیر کو [illegible]

ان اقوال صحابہ کے سمجھنے کے لئے شاہ ولی اللہ صاحب کا فوز الکبیر بھی ملحوظ رکھتا ہوں جہاں وہ فرماتے ہیں ان الصحابة والتابعين ربما يفسرون اللفظ بلازم معناه (فصل اول فی شرح غریب القرآن)

پس خاکسار بحکم اصول مذکورہ قرآن شریف کی تفسیر پہلے قرآن سے لیتا ہے یعنی بشہادت لغت و علم صرف و نحو و علم بیان وغیرہ علوم آلیہ و سیاق و سباق وغیرہ چنانچہ اتقان کی اسی نوع میں ہے

وتمام هذه الشرائط ان يكون ممتلأ من عدة الاعراب لا يختلف عليه اختلاف وجوه الكلام الخ

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علوم آلیہ کو قرآن دانی میں بہت کچھ دخل ہے اس کے علاوہ نہ میں معتزلوں کے اصول جانتا ہوں کیونکہ میں نے انکی کوئی تصنیف مستقل نہیں پائی نہ میں کسی نیچری کے اصول کا پابند ہوں اگر میں نیچری اصول کا پابند ہوتا جیسا کہ مولانا ممدوح مجھپر گمان کرتے ہیں تو سب سے مقدم میں معجزات موسویہ اور عیسویہ سے انکار کرتا اور نار ابراہیم اور معراج کو نہ مانتا حالانکہ میں نے بتصریح ان تمام امور کو لکھا ہے بلکہ نیچری کا اُن مقامات پر خاص رد کیا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ مولانا ممدوح مجکو نیچری اور معتزلی بلکہ مرزائی کیوں فرماتے ہیں ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی؟ ✦ چہ خواہی گفت قربانت شوم تا ہاں گویم

میں اس بیان کو بھی اپنی نسبت صحیح نہیں جانتا جو مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ میں معتزلوں کو علم و فضل میں صحابہ سے بڑھکر جانتا ہوں حاشا وکلا - اسکا جواب بھی میرے رسالوں سے مل سکتا ہے میں جو کچھ لکھتا ہوں وہ میں مرقوم ہے اور غالباً منصف مزاج کے لئے وہ کافی ہے -

رہا یہ کہ میں احادیث نبویہ اور آثار سلفیہ متعلقہ تفسیر کو کیسا جانتا ہوں چونکہ یہ سب کچھ میرے رسالہ آیات متشابہات اور الکلام المبین سے معلوم ہو سکتا ہے اس لئے میں انہی کا حوالہ کافی جانتا ہوں اور مولانا ممدوح نے بھی انہی کا زیادہ حوالہ دیا ہے پس ارباب شوریٰ انہیں کو ملاحظہ فرما کر میری دخول خارج ہونے کا فیصلہ فرما دیں -

[illegible]

جواب نمبر اول [illegible] سنت و سلف امت جائز ہے - تفسیر اتقان میں منقول ہے اور اسکا مصنف تفسیر القرآن ملتزم ہے جیسا کہ اپیل میں مبسوط ہے کوئی ضرورت نہیں کہ آپ انکی کوئی مستقل تصنیف دیکھیں -

**جواب نمبر دوم** - یہی اصول معتزلہ و اصول نیچریہ ہے - جس سے وہ تفسیر قرآن کرتے ہیں - گو اصول انکار معجزات میں آپ اُن سے متفق نہیں[1] -

**جواب نمبر سوم** - یہی اصول معتزلہ و اصول مرزائیہ ہے جس سے وہ تفسیر آیات قرآن کرتے ہیں - علاوہ بر اں ایک اصول انکا یہ ہے کہ حقیقت شرعیہ حقیقت لغویہ سے مقدم ہے تو صرف احکام میں ہے نہ اخبار و پیشگوئیوں میں اپیل میں اس کی تفصیل ہے -

مجھے منظور ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے رسائل آیات متشابہات و الکلام المبین اور میرے مضامین جلد ۲ (نصیحت نامجات ۲۸ و ۳۰ و ۳۱ و خط بنام نجات عبد اللہ صاحب آروی - اپیل فیصلہ آرہ مطبوعہ) تین شخصوں کی مجلس شوریٰ میں پیش ہوں پھر جس امر میں انمیں سے دو شخص متفق ہوں اُسکو قبول کیا جاوے -

[1] تو پھر نیچری کیسے ہوئے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

۱۲ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نزیل دہلی۔

۱۳ مولوی عبد الحق صاحب حقانی دہلوی۔

۱۴ مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب مدرس سہارنپور۔

میرے جوابات نمبر ۳ تلاثہ تحریر نمبر ۱ کے جواب میں مولوی ثناءاللہ صاحب کچھ لکھیں تو مجھے دکھایا جاوے صحیح ہوگا تو میں مان لونگا اور حسب قرارداد سابق منصف کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہ رہیگی ورنہ منصف اہل شوریٰ کے پاس انکو اسی قسم کے دو حرفی ریمارک کے ساتھ بھیجا جاویگا۔ مولوی ثناءاللہ صاحب کو بھی اختیار ہوگا کہ اس کے جواب میں کچھ لکھیں اور پھر مجھے دکھادیں وعلی ہذا القیاس۔

راقم ابو سعید محمد حسین بقلم خود ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ھ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

اس تحریر نمبر ۱ میں جناب موصوف کی طرف سے کئی ایک باتیں خلاف معاہدہ وقوع میں آئیں۔ ایک تو آپنے میرے جواب پر اعتراض کئے جو حسب معاہدہ آپکا حق نہ تھا۔ اگر میرا جواب حسب معاہدہ نہ تھا تو مولوی صاحب کا یہ حق تھا کہ وجہ موجہ لکھکر میرا جواب واپس فرماتے۔ اس جواب کا جواب لکھنا آپ کا کسی طرح سے حق نہ تھا معاملہ فہم اصحاب معاہدہ کو دیکھکر غالباً اس رائے میں مجھسے اتفاق کرینگے۔

دوسری بات جناب سے خلاف معاہدہ یہ ہوئی کہ آپنے اخیر اس تحریر کے سوالات اور جوابات کو ختم نہیں کیا بلکہ لا انتہا ہونے تک اشارہ کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "مولوی ثناءاللہ کو بھی اختیار ہوگا کہ اس کے جواب میں کچھ لکھیں اور پھر مجھے دکھادیں علی ہذا القیاس" (علی ہذا القیاس کا مطلب ادا یہی سمجھتے ہیں کہ سلسلہ ختم نہ ہو)

ان دو باتوں کے علاوہ ایک بات قابل تسلیم کو بھی جناب موصوف نے کمال انصاف سے تسلیم فرمایا ہے یعنی میرے جواب میں جو میرے رسائل کا پیش ہونا میں نے لکھا تھا اسکو منظور کیا جو کسی طرح سے خلاف معاہدہ بھی نہیں کیونکہ فریق مقدمہ اگر اپنی پہلی تقریر پر (جسکا فریق ثانی جواب دے چکا ہو) کامل بھروسہ رکھکر مخالف کی تقریر کا جواب نہ دے تو اسکا حق ہے اس سے اگر کچھ نقصان ہے تو اسی کا ہے فریق ثانی کا نہیں۔ مجھکو بھی چونکہ اپنی تحریر اور دلائل پر کامل بھروسہ تھا اور ہے کہ باوجودیکہ مولوی صاحب بھی کچھ کچھ انکا رد کرچکے ہیں تاہم میرے خیال میں انکی بنا ایسے چٹان پر مضبوط ہے کہ دینے ہوا کے جھونکوں کا اسپر کوئی اثر نہیں پہونچ سکتا۔ اسی لئے میں نے مسئلہ کا اپنا اصول بتلاکر انہی کتابوں کا حوالہ دیا [1] تھا جسکو مولوی صاحب ممدوح نے بھی منظور فرمایا۔ اب مولوی صاحب موصوف کھلی چٹھی کے جواب میں لکھتے ہیں کہ تمہارے رسائل کا پیش ہونا کافی نہیں رہا ناظرین مولوی صاحب کے جواب کو کہ بطور چٹھی ہے اور میں کلام ہدایت نظام کی صحت ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ تم نے میرے جواب دینے سے انکار کرکے معاہدہ کو فسخ کر دیا حالانکہ اگر معاہدہ فسخ ہوتا تو آپ تحریر نمبر ۱ میں رسائل کا بھیجنا کیوں منظور فرماتے۔ بارے شکر ہے کہ آپنے کھلی چٹھی کے جواب میں بھی تسلیم فرمایا ہے کہ تیری درخواست بابت رسائل کتب کو میں منظور کرچکا ہوں الحمد للہ کہ اس مضمون میں اب کوئی اختلاف نہ رہا بہر حال میری طرف سے جو جواب دیا گیا وہ درج ذیل ہے:۔

[1] جواب نمبر ۱۔ اس نمبر میں فقط کی قید ہے یعنی بالکل بلحاظ توافق سنت یہ میری مراد نہیں ہے میں سنت کا توافق کرتا ہوں تفسیر میں بہت سے مقامات ایسے مل سکتے ہیں۔ آیت لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ مندرجہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۹ اور آیت لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ وغیرہ ملاحظہ ہوں کہ کس طرح سے سنت کی موافقت کا خیال رکھا ہے غرض جس طرح علماء مفسرین اہل سنت توافق کرتے ہیں میں نے بھی کوشش کی ہے اما السہو والنسیان فقلما یخلو منہ الانسان۔ حضرات منصفین میری تفسیر کو سرسری نظر سے بھی ملاحظہ فرمائینگے تو مجھکو کسی جواب کی حاجت نہوگی۔ میری روش انپر واضح ہوسکیگی۔

جواب نمبر ۲۔ مرزا اگر یہ اصول مانتا کہ لغت کے لحاظ سے تفسیر ہو تو ایک دم انکا مذہب نہ چل سکتا۔ دمشق سے مراد قادیاں کون سے لغت میں لکھا ہے خاتم النبیین کے لغت نے کس نبوت کی گنجائش رکھی ہے۔ علی ہذا القیاس۔ مرزا کا مذہب تو صرف تاویلات پر مبنی ہے۔

جواب نمبر ۳۔ نیچری کا اگر یہ اصول ہوتا تو جنت۔ دوزخ۔ ملائکہ وغیرہ کی تاویلات غیر مرضیہ کیوں کرتا۔ آج اہل سنت کے پاس بجز لغت کی قید کے انکو قائل کرنے کے لئے اور کیا ہتھیار ہے۔

بس میرے خیال میں میرے رسائل اور تفسیر کو حضرات ثلاثہ بغور ملاحظہ فرمالیں بعد ملاحظہ جو فیصلہ فرمادینگے مجھے منظور ہوگا۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہے میرے اس جواب پر جو چاہیں لکھیں میں اب کچھ نہ لکھونگا علی اللہ توکلت والیہ انیب مجھے ان کے پیش کردہ تینوں منصف منظور ہیں۔ ابو الوفا ثناءاللہ امرتسری بقلم خود ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ھ

[1] یہ نام صحیح نقل کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اس کے جواب میں جناب موصوف نے دو تحریریں بھیجیں فرمایا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو منظور کرو۔ ایک تحریر مصالحت کی تھی ایک مخاصمت کی۔ مصالحت کی تحریر میں چونکہ خلاف واقع امور کا بیان تھا (جنکا اظہار یہاں مناسب نہیں بوقت ضرورت حسب مصلحت ہوگا) وہ تو اس لئے میں نے منظور نہ کی۔ مخاصمت کی تحریر بھی خلاف معاہدہ تھی اس لئے اس کی اطلاع دیگئی کہ یہ تحریر آپ کی خلاف معاہدہ ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہر چند کسی کو اپنا منصف مان لینے کے لئے ہمارے نزدیک وہی اصول ہے جسکو ہم صفحہ ۱۶ نمبر ۲ جلد ۱۱ میں بیان کر چکے ہیں مگر جب کسی کو اپنے دعوی اور اس کے دلائل پر ایسا بھروسہ اور یقین ہوتا ہے کہ جب کوئی منصف صاحب عقل و فہم و اہل انصاف و علم انکو غور سے دیکھیگا تو وہ فوراً ڈگری دیگا اور منکر کو قائل بنا دیگا تو وہ منکر کو قائل بنانے کے لئے باوجودیکہ وہ اپنی بات کو خود نافذ کر سکتا ہو دوسرے کو منصف مان لیا کرتا ہے اور یہ تحکیم خلاف عقل و مصلحت نہیں ہے۔ اس سے اپنے دعوے کا پرکھنا پرکھوانا مقصود نہیں ہوتا[1] دوسرے پر اپنے پر زور دعوی کا ثبوت ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔

اس غرض سے ہم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس درخواست کو مان لیا تھا اور اب ہم اسکی تکمیل کے لئے حضرات منصفین کی خدمات میں یہ گذارش کرنا ضروری جانتے ہیں کہ وہ حضرات منصفین فیصلہ آرہ کے مانند سہل انگاری کے ساتھ سرسری نظر سے کام نہ لیں بلکہ تعمق فکر و تدقیق نظر کو کام میں لاکر سب سے پہلے خاکسار کے ان دعاوی کو "مولوی ثناء اللہ تفسیر عربی میں مذہب اہل سنت سے خارج اور مذہب معتزلہ وغیرہ اہل بدعت میں داخل ہو گیا ہے" کے دلائل ثلاثہ کو ص۱۱۱ و ۱۱۳ نمبر ۴ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں پھر اس دلائل کی صغریات کا اجمالی ثبوت مولوی ثناء اللہ کی زبانی انکار سے جو بصفحہ ۲۱ نمبر ۱ جلد ۲ منقول ہے مشاہدہ کریں پھر مفصل ثبوت عبارات رسائل مولوی ثناء اللہ سے ص۲۶۹ سے ص۲۷۸ تک نمبر ۹ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں۔ پھر ان دلائل کے کبریات کا ثبوت ص۲۷۹ سے ص۲۹۱ تک نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں۔

ان شہادات و بیانات کے ملاحظہ کے بعد اگر حق بجانب خاکسار پاویں تو اپنے فرض منصبی انصاف سے کام لیکر خاکسار کو ڈگری دیں اور اگر خاکسار کے دعاوی یا اس کے دلائل کے کسی جزو صغری یا کبری میں انکو شک یا اشتباہ ہو یا عدم ثبوت کا یقین ہو تو اسکو مفصل و مدلل طور پر بیان کریں۔ کہ فلاں دلیل کا فلاں مقدمہ اس وجہ سے غیر ثابت یا غلط ہے اور وہ مثبت دعوی نہیں۔

اس فیصلہ میں نہ تو وہ اپنے اعتقاد و عندیہ سے کام لیں اور نہ دلائل خارج از کلام فریقین کی طرف رجوع کریں۔ جو کچھ کہیں فریقین کے کلام سے نکال کر کہیں اور پیش کریں اس امر کے تصفیہ کے لئے انکو منصف مانا گیا ہے اور اس شرط کی پابندی سے انکا فیصلہ تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ ان امور تنقیح طلب کو چھوڑ کر اور طرف جائینگے یا اپنے اعتقاد و عندیہ یا مصلحت سے کوئی فیصلہ دینگے یا کوئی بات کہینگے وہ ہرگز ہرگز لائق سماعت نہوگی"۔ ابوسعید محمد حسین

اس تحریر میں بڑی بات خلاف معاہدہ یہ ہے کہ آپنے اس میں منصفوں کی بابت چند ایک شرائط زائد کر دی ہیں جنکی بابت میں نے آپکو لکھا تھا کہ بعد تکمیل معاہدہ ایسی شرائط کا فیصلہ کسی فریق کا اختیار نہیں۔ علاوہ اس کے آپنے جن جن صفحات اشاعۃ السنہ کا اس میں حوالہ دیا ہے وہ صفحات ہنوز شائع بھی نہیں ہوئے تھے۔

میں حیران ہوں کہ میرے ساتھ تو آپ اتنی تنگی کرتے ہیں کہ خلاف معاہدہ کی بھی پرواہ نہ کر کے منصفوں سے مدلل اور مفصل فیصلہ چاہتے ہیں مگر حنفیوں کے مناظرہ میں جب آپنے مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی کو منصف مانا تھا اس معاہدہ میں آپنے کیوں یہ شرط نہ لگائی تھی وہاں تو صرف اتنا لکھا تھا کہ میں نے مولوی محمد عبدالحی صاحب کی منصفی مسئلہ فضیلت سکان حرمین میں تسلیم کی۔ محمد حسین عفا اللہ عنہ (فتاوی مولوی عبدالحی مرحوم جلد ۲ ص۳۷) بھلا کوئی شخص حاکم یا منصف کو کہسکتا ہے کہ مفصل لکھوگے تو منظور کرونگا نہیں تو نہیں۔ مدلل اور مفصل تقریر تو فریق مخالف کی بھی تسلیم کیجایا کرتی ہے۔ پھر اس میں منصف کی فضیلت اور مزیت کیا ہوئی؟

ناظرین غور فرماویں کہ میری رسائل اور تفسیر کے چند ایک مقامات کا دیکھنا تو (بقول مولوی صاحب) منصفوں کو مشکل ہوگا۔ مگر آپ کے اتنے صفحات کا پڑھنا پھر ان کا مفصل جواب لکھنا مشکل نہوگا۔ حالانکہ میری اصل تحریرات مطبوعہ کو اس لحاظ سے بھی دیکھنا ضروری ہے کہ انہی تحریرات کیوجہ سے مجھپر آپکا الزام ہے۔ کیا یہ قرین انصاف نہیں کہ آپ کی تحریرات میں جو میری عبارات منقولہ ہوں انکو میری تصنیفات میں اصل موقع پر بھی منصف ملاحظہ فرمادیں کہ ماقبل و مابعد عبارت میں سے ان سے استنباط کرنے میں غلطی ہوئی اس کے سوا اور بھی کئی ایک امور کافی سبب ہیں کہ میری مطبوعہ تحریرات کو دیکھیں یہ کیا انصاف ہے کہ منصف بالا بالا تحریروں کو دیکھیں اور اصل محل نزاع پر نظر نہ ڈالیں۔

آخری بات۔ باوجودیکہ آپ کی طرف سے کئی ایک امور خلاف معاہدہ ظہور

[1] اسی اصول سے تو میں نے آپکا مفصل جواب نہیں دیا۔ بلکہ اپنے رسائل کا حوالہ کافی جانا (اڈیٹر) [2] شاید مولوی صاحب نے اس کلام میں ...

ahmadimuslim.de

پذیر ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ میں اس نزاع کو بالکل خانگی نزاع جانتا ہوں اسلئے میں آپکی اس آخری تحریک کو بھی منظور کرتا ہوں۔ بشرطیکہ شرائط زائدہ کو حضرات منصفین بھی قبول کریں یعنی منفصل فیصلہ لکھنا اگر وہ قبول کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ میرا انکار ایک تو خلاف معاہدہ ہونے سے تھا۔ دوئم منصفوں کے عدم تحمل کیوجہ سے۔ لیکن اگر وہ اس تکلیف کو اپنی صلاح سمجھکر گوارا کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ بہرحال یہ آپکی ایک درخواست ہے جسکا منظور یا نامنظور کرنا منصفوں کے اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں نہ یہ شرط معاہدہ ہے کیونکہ بعد تکمیل معاہدہ ہے۔ جو داخل معاہدہ نہیں ہو سکتی

**صورت فیصلہ** یہ کہ آپ امرتسر میں کسی صاحب کو خط و کتابت منصفان کے لئے معتمد بنا دیں جیسے کہ لودہانہ کے مباحثہ میں مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کے پاس کاغذات بھیجنے کے لئے سردار جیند رسنگھ کو آپ دونوں مناظروں نے معتمد بنایا تہا (دیکھو قادیانی بھنوی جلد ۲ صفحہ ۵۸) امید ہے کہ جواب دو حرفہ منظوری کا بہت جلد آئیگا۔

---

# قادیانی نیرنگیان

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام + سی صد و ہفتاد قالب دیدہ ام

مرزا صاحب کی نیرنگیوں کا نقشہ وہی ہے جو شیخ فریدالدین مرحوم عطار نے لکہا ہے کہ

چوں شتر مرغے شناس این نفس را + نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا۔

تفصیل کے لئے واقعات ذیل سنئے!

۱۸۹۳ء میں ایک دفعہ مرزا جی نے جب عیسائیوں سے مباحثہ کیا بعد مباحثہ علماء امرتسر نے اُن سے مباحثہ کی درخواست کی تو آپنے لکہا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ دعہم وانصارہم یعنی ان مولویوں کو اور ان کے حامیوں کو چھوڑ دو اس لئے میں مباحثہ نہیں کرتا۔ میری طرف سے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کرینگے۔ اس سے بعد پھر آپنے متعدد کتابوں میں علماء اسلام کا خوب رد کیا۔ آخر ۱۸۹۶ء میں رسالہ **انجام آتھم** لکہا تو اس کے آخر صفحہ پر لکھ دیا کہ ہم نے قصد کر لیا ہے کہ آج سے بعد علماء کو مخاطب نہ کرینگے۔ اس سے بعد متصل ہی ۱۸۹۸ء میں اسی کتاب کے ضمیمہ پر علماء اسلام کو خوب کوسا۔ پھر نومبر ۱۸۹۹ء میں کتاب **راز حقیقت** لکھی جس کے پہلے صفحہ ہی پر اپنے مریدوں کو ہدایت فرمائی کہ اب یہ مسل خدا کے سامنے پیش ہے تم اپنے مخالفوں کا ہرگز کوئی جواب نہ دو۔ خدا خود فیصلہ کریگا۔ اس سے بعد ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کو ایک طویل اشتہار موسومہ "اشتہار معیار الاخیار" لکہا جس کے صفحہ ۲ پر خاص علماء اسلام کو مباحثہ کا چیلنج دیا کہ بٹالہ یا قادیان میں آکر مجھ سے بحث کرو۔ اپریل ۱۹۰۲ء میں **واقع البلاء** لکھی اور اکتوبر ۱۹۰۲ء میں **کشتی نوح** لکھی ان سب کتابوں میں علماء اسلام سے خطاب کیا اور انکا خوب رد کیا۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک کتاب **اعجاز احمدی** خاص میرے نام کی ڈیڈی کیشن (تحفہ) لکھی۔ علیٰ ہذا القیاس **تحفہ غزنویہ** اور **تحفہ گولڑویہ** اور وہ بہت سے رسالے لکھے جنمیں علماء اسلام سے مناظرہ کیا اور انکا خاص رد اور خطاب کیا۔ اس سے بعد چوتھی دفعہ پھر الحکم کے اڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ تم مخالفوں کے جواب میں کچھ نہ لکھو بلکہ انکو خدا کی سپرد کرو۔ چنانچہ الحکم کے سابق اڈیٹر نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء کے پرچے میں اعلان کر دیا کہ آج سے بعد کسی مخالف خصوصاً اہلحدیث۔ پیسہ اخبار وغیرہ کا کبھی جواب نہ دونگا حضرت امام زمان نے منع فرمایا ہے۔ اس سے بعد پھر امام زمان اور آپکی امت کو خارش نے غلبہ کیا تو خاکسار سے مباہلہ کی ٹھہرائی۔ پہلے تو آپ کے اڈیٹروں نے کچھ لکہا۔ پھر آپ خود ہی درمیان میں کود پڑے۔ اور مباہلہ کا اشتہار دیدیا۔ جسکا اثر بھی بحمد للہ حضرت پر اچھا خاصہ ہوا جسکا مفصل ذکر ۱۱ اکتوبر کے پرچے میں کیا گیا ہے۔ زاں بعد آپ نے **حقیقت الوحی** بے ایمان بننے کی نہیں سے بہی بڑی کتاب لکھی جسمیں سب مخالفین کا رد کیا اور اچھی طرح سے خطاب کیا۔ ان واقعات صحیحہ کے پیش کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ ناظرین کو اس مسیح اور مہدی اور کرشن گوپال کی کسی قدر نیرنگیاں دکھاویں کہ جس کے اپنے استقلال اور اصابت رائے کا یہ حال ہے کہ گویا کسی استاد کا شعر اسی کے حق میں زیبا ہے ؎

شب کو مے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی۔
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔

ایک وقت اعلان ہوتا ہے کہ ہم کبھی نہ بولینگے۔ کوئی کچھ بھی کہو دوسرے وقت ایسا بولتے ہیں کہ مغز چاٹ جاتے ہیں۔ ان واقعات گذشتہ اور توبہ شکستہ کو خوب یاد کرکے مندرجہ ذیل توبہ نامہ کو بغور دیکھیں جو اڈیٹر بدر اور اڈیٹر الحکم دونوں کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہر دو صاحب لکھتے ہیں:۔

"اطلاع عام | چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب انکی ایسے کلمات کا اخبار وں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے انکا فیصلہ کریگا اس لئے ہم تمام لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر انکا نام لیکر کوئی تحریر شائع نہیں ہوگی بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا

پشمینہ
(۱) اعلیٰ الوا ...
(۲) اعلیٰ الوا ...
عرض ... گز
(۳) چادر ...
(۴) چادر ...
(۵) چادر ...
(۶) چادر ...
(۷) چادر ...
اطلاع
...

ahmadimuslim.de

شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ
(بدر و الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)"

اس اعلان کی پختگی کی بابت تو ہم جانتے ہیں اور واقعات ہمکو بتلاتے ہیں کہ "قیاس کن ز گلستان من بہار مرا" اس لئے ہم یہ تو خوب جانتے ہیں کہ ان ہر دو اعلانوں کا اثر اتنی قدر ہوگا جتنا کہ محرم کے مرثیہ سننے سے بازاری فاحشات کو زنا کاری کی چھوڑنے پر ہوتا ہے جسکی انتہا محرم کی گیارہویں تاریخ ہوتی ہے مگر ہمارا سوال یہ نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ چونکہ ہم اہلحدیث ہیں علم حدیث کے اصل میں ایک حدیث مرفوع ہوتی ہے ایک موقوف۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے پہلی قسم شریعت میں حجت ہے اور دوسری قسم حجت نہیں۔ اس لئے دونوں صاحب اڈیٹر بدر و الحکم کرم سے کم نا اطلاع دیں۔ کہ یہ اعلان آپ دونوں صاحبوں نے اپنی اختیار سے دیا ہے یا مرزا صاحب کے حکم سے گو مرزا صاحب کے ایسے اعلانات کو بھی ہم جانتے ہیں کہ مخالفوں کے سخت مواخذات سے چند روز تک آرام سے بسر کرنے کے لئے اس قسم کے سرکلر دیا کرتے ہیں۔ آجکل تو خاکسار اہلحدیث اور مرقع کی پکڑ سے ایسا کرنا انکو بہت ہی ضروری ہے جس سے دانا سمجھ سکتے ہیں کہ

زاہد ندہشت تاب زبان پری رخان　＊　کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

## مسافر آگرہ

کا اڈیٹر بھی عجیب کھوپڑی کا ہے۔ سرکار نے اپنی کسی ملکی مصلحت سے اُس کے ارد گرد پولیس متعین کر رکھی ہے مگر وہ اس پر بھی کھسیانے ہو کر مسلمانوں ہی کو کوستا ہے۔ چنانچہ ۲۴ نمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے متوجہ ہوتے ہیں کہ کیا یہی طریقہ تحقیق ایمان ہے کہ اپنے علماء دین کو حجرے میں بٹھا کر اپنے مسلمان بھائی ملازمان پولیس ہمارے پیچھے لگا کر اپنی ضعیف الاعتقادی کو چھپایا جاوے۔ حضرات آپکا یہ وطیرہ نا ہنجار علماء دیندار ہرگز قابل وقار نہیں ہو سکتا"

حیف ہے ایسی سمجھ پر اور　　　ہے ایسے بے جا تعصب پر۔ کوئی اس بھلے مانس سے اتنا نہیں پوچھتا کہ گورنمنٹ علماء اسلام سے فتوے لیکر کام کرتی ہے یا لالہ لاجپت رائے کو کس مولوی کے فتوے سے جلا وطن کیا گیا؟ پولیس اگر تمہارے درپے ہے تو کس مولوی نے تمہارے پیچھے لگائی ہے اور انکی رپورٹیں کس مولوی کے پاس جاتی ہیں؟ انسان کو بات کرتے ہوئے کچھ تو سوچنا چاہئے کہ دنیا

میں لوگ نادان ہیں تو دانا بھی ہیں مگر جو لوگ زنا کاری اور بے حیائی کے احکام (نیوگ وغیرہ) کو بھی علمی فلاسفی پر مبنی بتلاتے ہیں اُن سے ایسی فضول تحریرات کیا تعجب ہیں۔

**لالہ صاحب!** علماء اسلام نے تو آریوں کا اُبھرتا جوش یہا ٹھنڈا کیا کہ دنیا نے انکا لوہا مان لیا۔ نگینہ کے مباحثہ میں آپ بھی تو ایک طرف دیکھے بیٹھے تھے پھر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آریوں کی کیسی گت بنائی تھی۔ یاد نہ ہو تو اپنے سوامی درشنانند جی سے پوچھو جنہوں نے صاف لکھدیا تھا کہ نگینہ کے مباحثہ میں آریوں کو شکست فاش ہوئی۔ پھر آپکی جہیان ضلع بدایوں میں کیا سانپ سونگھ گیا تھا کہ خدا خدا کرکے بمشکل درشن تو کرائے۔ مگر مباحثہ میں باوجود تقاضا انجمن اسلام اور علماء اسلام کے تشریف فرما نہوئے۔ اچھا اب بھی امرتسر آئے یا آگرہ میں جلسہ کرکے بلائے پھر دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا　＊　بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

## اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید　＊　ز جام دہر مئے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

۱۸ اکتوبر کو علیگڈھ گزٹ کا غیر معمولی پرچہ پہونچا جس میں لکھا تھا کہ ۱۶ اکتوبر کو جناب نواب محسن الملک سکرٹری علیگڈھ کالج انتقال کر گئے۔ مرحوم جماعت اہلحدیث کے ایک معزز رکن تھے۔ آپ کی کتاب "تقلید اور عمل بالحدیث" آپ کے اہلحدیث ہونیکا کافی ثبوت ہے۔ مرحوم اہلحدیث کے معزز فرد ہونے کے علاوہ تمام مسلمانوں کے پولٹیکل اور تعلیمی امور میں ایک مسلمہ لیڈر تھے۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان ایک قابل ترین معتمد تھے۔ غرض خدا ایسے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں۔ مرحوم نے ایک ملاقات کے موقع پر ایک دفعہ کہا تھا کہ ہم کیا کریں کالج میں ترقی تعلیم دینیات کی تجویز کرتے ہیں تو ہمارے تعلیمیافتہ ممبر دور سے بیٹھے ہمکو لکھتے ہیں کہ تم کالج کو جڑ سے اکھیڑنا چاہتے ہو میں نے کہا آپکی زندگی میں یہ حال ہے تو بعد میں تو سلطنت بالکل صاف ہے ـ ـ ـ ـ اب دیکھیں مسلمانوں کی ایسی بڑی درسگاہ کی باگ کس کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ سرسید اور محسن الملک سے علماء اسلام کو اگرچہ کشیدگی تھی لیکن یہ بہر وصف بھی تھا کہ ان دونوں میں عربی تربیت کا اثر غالب تھا۔ خدا کرے انکا جانشین بھی کوئی ایسا ہی ہو جو علماء کو بھی پسند

۔۔۔۔۔۔۔ سے دار لرسنہ میں ۶

کامال
سفید کشمیری بانا طول ۔ گز قیمت ۲۵ روپیہ
سفید ۔ طول ۲۰ گز
قیمت ۱۷ روپیہ
سفید اعلیٰ بانا طول ۔ گز
قیمت ۱۶ روپیہ
رنگی طول ۔ گز
قیمت ۱۳ روپیہ
نسواری طول ۔ گز
قیمت ۱۴ روپیہ
سبز طول ۲۰ گز
قیمت ۱۳ روپیہ
سفید اعلیٰ ۔ تانا بانا کشمیری ۔ گز قیمت ۳۱ روپیہ
طول جو ہر ایک چادر کا ہوگیا ہے پورے پورے ۔ اگر کسی صاحب کے پوری رقم نہ ہو بلکہ نصف جوڑا انکو نصف قیمت پر یک بھیجا جائیگی۔ پتہ خوشخط لکھیں واضح ہے کہ ہمارا مال تیار نہیں کیا جاتا بلکہ بنا جاتا ہے جو مشین سے ہوتا ہے۔
درخواست پر مفصل اشتہار بھیجا جاتا ہے۔
المشتہر منیجر دی انڈین شال
امرتسر کٹرہ قلعہ بھنگیاں

ہو سکتی مرحوم نے سر سید کے بعد کالج اور کانفرنس کو جو ترقی دی ہے۔ اسکا اظہار کچھ ضروری نہیں۔ عیاں راچہ بیاں۔ اہلحدیث اپنے ناظرین سے مرحوم کے لئے دعا وغیرہ اور جنازہ غائب کی درخواست کرتا ہے اللہم اغفرلہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔ مرحوم کی یادگار دو کتابیں قابل فخر ہیں آیات بینات رد شیعہ میں۔ تقلید اور عمل بالحدیث رد تقلید میں۔

## ایک سنسکرت اُستاد

ہمارے دوست شیخ عبد السلام صاحب جو مباحثہ دیو۔ یہ کے بعد مسلمان ہو کر سنسکرت میں کافی لیاقت رکھتے ہیں مسلمانوں کے کسی مدرسہ کو یا کسی خاص شخص کو سنسکرت پڑھانے کے لئے شیخ صاحب کی خدمات کی ضرورت ہو تو دفتر اہلحدیث کی معرفت خط و کتابت کریں۔

## ضروری اطلاع

حسب دستور قدیم اخیر سال پر اہلحدیث ایک ہفتہ تعطیل کریگا۔ امید ہے ناظرین آئندہ ہفتہ کی غیر حاضری کو اسی تعطیل میں شمار کرینگے۔ بارہویں سال کا پہلا پرچہ یکم شوال کو نکلیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## سالانہ رعایت

کا اشتہار گذشتہ پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ اہلحدیث کے دفتر کی اپنی تالیفات میں ثلث قیمت کی تخفیف ہے۔ یہ تخفیف اخیر رمضان تک رہیگی۔ امید ہے ناظرین اس تخفیف سے فائدہ عظیم حاصل کرینگے۔ آئندہ کو ہمیشہ اخبار کا سال یکم شوال سے شروع ہوا کریگا۔ جیسا کہ مدارس عربیہ میں تعلیمی سال شوال سے شروع ہوتا ہے۔

## قابل عمل ضروری

جن جن صاحبوں کی قیمت جلد ہذا کی ختم ہے اُن کے نام سالانہ قیمت معہ محصول ۱۲ ؎ کا ویلیو یکم شوال کو جاری ہوگا۔ اگر کسی صاحب نے ویلیو لینے سے انکار کرنا ہو یا کسی وجہ سے چند روز تک توقف کرنا ہو وہ مہربانی سے اطلاع بخشیں۔ ایسا نہو کہ بے خبری میں نقصان کے موجب بنیں۔

امسال گذشتہ سال کی طرح اخبار کی قیمت میں تخفیف نہیں ہے۔

**مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن لاہور سے بنوں چلے گئے**

## جلسہ بدایوں

از نامہ نگار

انجمن اسلامیہ بدایوں کو خدا ترقی دے اور مرادوں میں کامیابی عنایت کرے اسی انجمن کی طفیل ہمکو علماء حقانی کی زیارتیں ہوتی ہیں۔ تین سال سے ہمارے مخدوم مکرم مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری جلسہ سالانہ میں تشریف لاتے ہیں چنانچہ امسال بھی تشریف لائے اور اہل بدایوں کو اپنے پر اثر وعظ سے محظوظ فرمایا۔ خدا کی شان ہے اہل بدایوں باوجود قدیم اختلاف رائے کے مولوی صاحب کے ایسے دلدادہ ہیں کہ جونہی آپ کے تشریف آوری کی خبر سنتے ہیں اس جوق جوق جلسہ میں آتے ہیں امسال مولوی صاحب موصوف نے کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی دو دن تقریر فرمائی اور اس کے علاوہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دندان شکن ایسے دئے کہ بامُرد و شاد۔ مگر شرک آلود۔ بدعت پسند طبیعتوں کو کب گوارا کہ توحید الٰہی اور سنت نبوی کی اشاعت ہو۔ چنانچہ ان بدعت پسندوں نے سکرٹری انجمن کو خط لکھا کہ مولوی صاحب سے استمداد و استعانت اولیا کا رد کر کے اہل سنت درحقیقت نام زنگی کافور کا دل دکھایا ہے اس لئے ہم سے انکا مباحثہ کرائیے۔ سیکرٹری صاحب نے جب یہ رقعہ سنا تو سکرٹری انجمن سے کہا کہ بیشک میں تیار ہوں چنانچہ سکرٹری نے انکو لکھ دیا کہ مولوی صاحب مباحثہ پر تیار ہیں آپ مع اپنے علماء کے ہمارے مکان پر آجائیں۔ مولوی صاحب موصوف انتظار میں ہی تھے اتنے میں میرزا محمود بابی آنکے ملنے کو آئے اور دو گھنٹے تک خوب مباحثہ گرم رہا۔ حاضرین کو لطف آیا گو غیر اہلے تو ایسا کرتے ہیں مگر جو دور دور ہی سے گیدڑ بھبکیاں دینے کے عادی ہوں ان میں ایسی جرأت کہاں کہ سامنے آئیں چنانچہ لیا ہی ہوا جواب آیا تو کسی اور ہی شخص کے نام کا۔ سکرٹری انجمن نے غصہ میں اُس رقعہ کا جواب لکھا کہ آپ میرے مخاطب نہیں۔ مولوی صاحب نے پوچھا کیا قصہ ہے۔ معلوم ہونے پر قاصد کو فرمایا بھائی یہ کیا کرتے ہو جاؤ تم میرے نام کا رقعہ لے آؤ میں ہی وہاں آجاؤنگا لیکن آنا تھا نہ آیا۔ گویا تمام قصہ ہی ختم ہو گیا۔ لومڑیوں کو فکر ہوئی کہ کہیں شیر بیشہ بے بلائے بھی نہ آجائے تمام تک صدائے برخواست۔ شام کے وقت جب مولوی صاحب چلنے لگے تو باہر دروازہ کے پاس ایک شخص ملا کہ صاحب وہ (نام بھی کسی کا نہیں بتلایا) کہتے ہیں صبح ۷ بجے جلسہ ہوگا مولوی صاحب نے فرمایا پھر؟ بولا کہ آپ ٹھہریئے مولوی صاحب نے کہا کوئی خط بھی لائے ہو کہا نہیں زبانی پیغام ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا اچھا اب جاؤ دیکھو کہ ثناء اللہ بھاگ گیا مختصر قصہ تو یہ ہوا۔ اس مہیم اور سچی بات کو چھپا کر بدعت پسندوں نے اپنا مجلسہ

اہل فقہ میں ایک مضمون پر از کذب، دروغ شائع کیا جسکا ہر ایک فقرہ جھوٹ اور سراسر کذب ہے یہانتک دیکھو کہ مولویصاحب سبکے سامنے بازاروں سے ہوتے ہوئے چوپیہ ویگنٹ (گاڑی) پر سوار ہوکر ریل تک گئے اور سکرٹری انجمن مسٹر محمد سلیمان گھوڑی کی باگیں پکڑے ہوئے گاڑی کو چلا رہے تھے مگر کذابوں سے شائع کیا کہ مباحثہ کا نام سنتے ہی سکرٹری انجمن نے چپکے سے کرایہ کے یکہ پر مولویصاحب کو چلتا کیا۔ تف ہے ایسے سفید جھوٹ پر اور حیف ہے ایسے کذب پر۔ کیا ایسی کذب بیانیوں سے اپنی بدعات و شرک کو کچھ تقویت دے سکتے ہیں افسوس ہے ہیں آجکل کے اخبار نویس فخر قوم وملت۔ یہ بھی محض جھوٹ لکھا کہ انجمن اسلامیہ نے فیصلہ کردیا تھا کہ امسال اڈیٹر اہلحدیث کو نہ بلایا جائیگا[1] ایسے سفید جھوٹ کا کوئی کیا جواب دے۔ بھلا اگر انجمن نے بلایا نہ تھا تو اسٹیشن ریل پر استقبال کو کیوں سب مہمان گئے تھے اور سکرٹری صاحب نے اپنے مکان پر مولانا صاحب کو کیوں اتارا تھا۔ اڈیٹر اہل فقہ اور اسکا نامہ نگار اگر سچے ہیں تو بلند آواز سے کہیں جھوٹے پر ہزار لعنت۔

خدا کی شان ہے اہل فقہ کا مضمون چونکہ سر سے پاؤں تک جھوٹ ہے اس نے چھپا بھی ایسا کہ املا بھی غلط یہانتک غلط صفحہ ۱۲ سے شروع ہوکر ۱۱ پر جاتا ہے۔ گویا یہ مصرع اسی کی شان میں ہے ؎ خود غلط مضمون غلط انشا غلط املا غلط

خریدار ۱۷۸۵ از بدایوں

[1] نہیں معلوم انہوں نے اپنے گھر نہ بلوانے کو ٹھیک کرلیا ہوگا۔ وہ دفتر انجمن سے دریافت کرتے تو انکو معلوم ہوتا کہ تار و خط وخرچ بذریعہ تار انجمن کیطرف سے ہوگیا تھا (محمد سلیمان سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ بدایوں) ؟؟

## غریب فنڈ

میں جناب حاجی نور محمد صاحب از مئو ۲؍ منشی عبدالرؤف صاحب از کیپ امراوتی ۲؍ منشی عبدالنعیم خاں صاحب از باسم احباب سے چندہ کرکے عہ از قتوے فنڈ ۱۰؍ سابقہ ۴؍ کل ؎

دو اخبار بنام میاں محمد الدین مقام جنڈی ابدال ڈاکخانہ مناور ضلع امیرپور علاقہ جموں۔ اور محمد اسماعیل طالب علم مدرسہ احمدیہ بیتیا مڈی ضلع مظفرپور

باقی ۱۵ ؍ اصحاب کرم توجہ فرماویں۔ درخواستیں بہت ہیں۔ رمضان کا مہینہ ہے۔ نفلی خیرات کا ثواب بھی فرضی جتنا ملتا ہے۔

## درخواست منظور

خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال امرتسر نے معہ دیگر مولوی محمد احسن صاحب مرزائی کے نام مرقع جاری کرنے کی سفارش کی جو حسب ایماء آنکے جاری کیا گیا۔

---

درخواست نمبر ۶۸۔ میاں امام الدین خان خیخا والی علاقہ جیپور

درخواست نمبر ۶۹۔ مولوی فیض احمد۔ جوکالیاں ضلع گجرات (پنجاب)

## قابل توجہ اڈیٹر اہل فقہ وجواب طلب ضروری

آجکل اس زمانہ میں اختلاف کے باعث قوم اہل اسلام موجب مضحکہ غیر اقوام ہے خصوصاً ہماری قوم کے بڑی پیمانہ کے حامی و مددگار جنہوں نے بمقابلہ اہل حدیث کے اپنا لقب اہل فقہ رکھا ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ بموجب منطوق نبوی من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین اگر ہمارے دوست مقلدین اس حیثیت سے اپنا نام اہل فقہ رکھیں۔ مگر افسوس کہ دعویٰ تو ہے اہل فقہ اور خود کردار طریقہ تقلید۔ حالانکہ تقلید اور فقہ کی آپس میں بیاننت کلی و منافرت طبعی ہے۔ فقہ اور تقلید کا اجتماع مثل اجتماع ضدین کے ممکن نہیں ہے پس جو شخص مروجہ کتب اہل تقلید کنز۔ قدوری۔ جامع صغیر۔ ہدایہ۔ درالمختار وغیرہ کا پڑھا ہوا آپکو اہل فقہ نام رکھے وہ ایسا ہی جیسا جاہل مطلق اپنا نام عالم فاضل رکھے یعنی ہرگز وہ شخص فقیہ کہلانیکا مستحق نہیں اس دعوے کے اثبات میں بڑے نامدار حنفیہ کے اقوال سے تصدیق ہوگی دیکھو توضیح شرح تنقیح اصول فقہ کے اول میں مرقوم ہے الفقہ معرفۃ النفس مالھا وما علیھا (تنقیح) ھذا التعریف منقول عن ابی حنیفۃ رح فالمعرفۃ ادراک الجزئیات عن دلیل فخرج التقلید (تنقیح توضیح) یعنی امام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ فقہ کے معنے ہیں معرفۃ نفس کے احکام نفع وضرر کے اور معرفۃ کے معنے ہیں ادراک کرنا جزئیات کا دلیل سے پس خارج ہوگئی تقلید۔ اور پھر آگے چلکر توضیح والا لکھتا ہے وقیل العلم بالاحکام الشرعیۃ العملیۃ من ادلتھا التفصیلیۃ یعنی فقہ نام ہے جاننا احکام شرعیہ کا دلائل تفصیلیہ سے قولہ من ادلتھا ای العلم الحاصل للشخص الموصوف بہ من ادلتھا المخصوصۃ وھی الادلۃ الاربعۃ وھذا القید یخرج التقلید لان المقلد وان کان قول المجتہد والمفتی دلیلا لکن لیس من تلک الادلۃ المخصوصۃ یعنی جو علم کہ شخص موصوف کو حاصل ہو دلائل مخصوصہ (کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ قیاس) سے اور یہ قید تقلید کو خارج کرتی ہے کیونکہ مقلد کو اگرچہ مجتہد کا قول دلیل ہے لیکن دلائل مخصوصہ اربعہ سے نہیں ہے اور تلویح حاشیہ توضیح میں ہے کہ علم احکام شرعیہ کا وقتیکہ حصول اسکا بطریق نظر و استدلال ہے نہ بطریق تقلید کے معنی کہ اگر کسی شخص کو نماز روزہ کے وجوب کا بسبب شہرت کے علم ہو فقہ اصطلاحاً نہ کہا جائیگا اسواسطے قید نظر اور اکتساب کے اور استدلال کے ذکر کرتے ہیں ۲

# فتاوے

**س نمبر ۴۱۴** - ہندہ (عورت) کی شادی اس کے باپ نے قبل بلوغ کے کر دیا۔

**س نمبر ۴۱۵** - ہندہ (عورت) کی شادی اس کے باپ نے بالغ ہو سکنے کے بعد کر دیا۔ اب دونو صورت میں شوہر نے صحبت کر کے تھوڑے دن کے بعد چھوڑ دیا۔ اب شوہر اس کو نہیں رکھتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ہے۔ آدمی لوگ بہت سمجھاتے ہیں کہ ہندہ کو رکھو یا طلاق دیدو۔ مگر وہ (مرد) ہندہ کو نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ اب ایسی صورت میں ہندہ دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر کر سکتی ہے تو اس کی کیا صورت ہے۔ جواب مدلل ہونا چاہیئے۔

**س نمبر ۴۱۶** - نماز میں قرأت بعد الحمد کے کم سے کم کے آیت پڑھ سکتا ہے مثلاً بعد الحمد کے ایک آیت جیسی والعصر پڑھا۔ اب اس کی نماز ہوئی یا نہیں۔ حدیث سے کیا ثابت ہے۔

**س نمبر ۴۱۷** - اذان نماز کے واسطے وقت شروع ہونے کے مثلاً پانچ منٹ قبل کہا گیا۔ اب پانچ منٹ کے بعد وقت ہو گیا۔ اب وہی اذان سے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

**ج نمبر ۴۱۴ و ۴۱۵** - صورت مذکورہ میں عورت مظلومہ ہے اس کو چاہیئے کہ صاحب ڈسٹرکٹ جج سے درخواست کر کے نکاح فسخ کرا لے اور دوسری جگہ نکاح کرے۔ اسلامی شریعت کا یہی حکم ہے کہ ظالم خاوند سے عورت کو جدا کیا جاوے خدا فرماتا ہے ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا یعنی عورتوں کو محض ظلم اور تنگ کرنے کیلئے اپنے قبضہ میں مت رکھو۔ حدیث شریف میں ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یعنی ضرر کی کوئی بات بھی دین میں جائز نہیں۔ مگر بغیر طلاق یا فیصلہ عدالت کے نکاح ثانی نہیں ہوگا۔

**ج نمبر ۴۱۶** - تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت طویل پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ والعصر یا کوثر پوری پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔

**ج نمبر ۴۱۷** - اذان اگر صبح کی ہے تو بعض علماء کے نزدیک وہی کافی ہوگی اور اگر کسی اور وقت کی ہے تو بالاجماع دوبارہ کہنی چاہیئے۔ (ارکاٹکٹ وصول)

**س نمبر ۴۱۸** - آج کل ایک باجا جو فونوگراف نکلا ہے اس کا رکھنا۔ سننا حلال ہے یا حرام کیسا ہے مع تمام وجہات کے بتفصیل جواب آپ کے اخبار گہربار میں درج فرما کر ممنون کریں (عبداللہ بنگلور)

**ج نمبر ۴۱۸** - فونوگراف پر وہی حکم ہے جو ہر ایک تقریر پر ہے۔ تقریر کا مضمون اگر اچھا ہے تو تقریر کا سننا بھی جائز ہے اور اگر مضمون برا ہے تو اس کا سننا بھی ناجائز ہے قرآن مجید جیسا زبانی سننا جائز ہے ویسا ہی فونوگراف میں سننا بھی جائز ہے۔ کسی آیت یا حدیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی۔ اس لئے منع کی کوئی وجہ نہیں حدیث شریف میں آیا ہے دعوا ما ترکتم یعنی جب تک شریعت کی طرف سے تم پر کسی بات کا حکم یا ممانعت نہ کیا وے اس کا کرنا جواز کا حکم رکھتا ہے۔ امر شرعی یعنی کسی ایسے کام کے لئے جسپر ثواب سمجھا جائے دلیل شرعی کی حاجت ہے۔ جائزات اور مباحات کے لئے عدم منع ہی دلیل ہے۔ (ارکاٹکٹ وصول)

**س نمبر ۴۱۹** - تارک الصلوۃ کافر و مشرک ہے یا نہیں؟ واقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین الخ کا کیا مطلب ہے؟ تارک الصلوۃ کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی جائز ہے یا ممنوع؟

**س نمبر ۴۲۰** - کافر اہل کتاب و غیر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود کا بدن طاہر ہے یا نجس؟ اور ان لوگوں کے ساتھ مسلمان کو مصافحہ و معانقہ روا ہے یا ممنوع؟ اور انما المشرکون نجس سے مراد کیا ہے؟ (عبدالرؤف کیمپ پراتی)

**ج نمبر ۴۱۹** - تارک الصلوۃ کے کفر میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن قیم مرحوم نے اپنے رسالہ کتاب الصلوۃ میں اس پر مفصل بحث کی ہے۔ پنجاب کے قصبہ ننگل ضلع گورداسپور کے مولوی محمد عثمان مرحوم نے بھی ایک رسالہ الحکم الشی تارک الصلوۃ کے کفر میں لکھا تھا۔ امام شافعی وغیرہ بھی اس کے کفر کے قائل ہیں۔ صوفیا میں سے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تارک الصلوۃ کے حق میں بڑی سختی سے کفر کا فتوے دیتے ہیں۔ ان کی کتاب غنیۃ الطالبین میں یہ الفاظ بھی ہیں لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین وماله فی یعنی بے نماز کو مرتد کی طرح قتل کیا جاوے اور اس پر جنازہ نہ پڑھا جاوے۔ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور اس کا مال وارثوں میں تقسیم نہ کیا جاوے بلکہ سرکاری خزانہ میں داخل کیا جائے لیکن جمیع آیات و احادیث پر غور کرنے سے میرے ناقص علم میں عدم تکفیر راجح ہے پس جن بزرگوں کے نزدیک بے نماز کافر ہے ان کے نزدیک اس کے ساتھ کافروں کے سے معاملات ہونگے اور جن کے نزدیک وہ فاسق ہے ان کے نزدیک فاسقوں کا برتاؤ ہوگا۔ مگر ایمان سے خارج نہ سمجھا جائے بشرطیکہ فرضیت نماز کا قائل ہو پس قبول دعوت و جنازہ وغیرہ ان کے نزدیک جائز ہوگا۔ آیت واقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین سے نماز پڑھنے کا حکم اور شرک کرنے کی نہی ثابت ہوتی ہے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ترک صلوۃ سبب شرک کا ہاں ایک حدیث میں آیا ہے من ترک الصلوۃ فقد اشرک یعنی جس نے نماز کو چھوڑا اس نے شرک کیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے خدائی حکم کے مقابلہ پر اپنے نفس کی پیروی کی اور اس کو قرآن مجید میں مشرک کہا گیا ہے خدا فرماتا ہے افرءیت من اتخذ الٰہہ ھواہ۔

**ج نمبر ۴۲۰** - کفار مشرکین کی نجاست میں اختلاف ہے۔ علماء حنفیہ نجس سے مراد ان کی نجاست قلبی لیتے ہیں اجسام کو نجس نہیں کہتے بعض علماء ان کو بسبب ظاہری کے بھی نجس کہتے ہیں میرے ناقص علم میں بھی علماء حنفیہ کی رائے صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون یعنی کافروں کی بد عملی نے ان کے دلوں پر زنگ کر دیا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے کفر اور شرک کی نجاست ان کے دلوں پر ہے نہ کہ اجسام پر۔ (باقی آئندہ)

# انتخاب الاخبار

**اکولہ** میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک زراعتی نمائش گاہ کھولنے کی تجویز کی ہے۔ اس نمائشگاہ میں مویشی اور قدیم وجدید قسم کے آلات کشاورزی جمع کئے جائینگے یہ نمائشگاہ تاریخ ۹۔۱۰۔ اور ۱۱ ماہ مارچ ۱۹۰۸ء کو ہوگی اور تین دن برابر کھلی رہیگی۔ قائم مقام صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صوبہ برار اور صاحب ڈائرکٹر آف اگریکلچر ملک متوسط وبرار نے اس نمائشگاہ کی سرپرستی ومعاونت قبول فرمائی ہے۔ اس کے مصارف ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ ادا کرینگے۔ **ایوت محل** – مرہٹی اخبار ہری کشور کے مالک وایڈیٹر پر جنگی گیر ہری گیر پر عرصہ دو ماہ سے مقدمہ سڈیشن قائم ہوا ہے اس عرصہ میں پیشیاں مختلف تاریخوں میں ہوئیں۔ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے ملزم پر فرد جرم لگادی ہے ملزم ضمانت پر رہا ہے۔ گواہان صفائی طلب کئے گئے ہیں۔ برار کے مشہور پلیڈر کھاپرڈے ملزم کی جانب سے پیروی کرتے ہیں۔ پریس ضبط ہے۔ ضبطی اٹھانے کے لئے عدالت جوڈیشل کمشنری ناگپور میں اپیل کی گئی تھی جو نامنظور ہوئی۔ (نامہ نگار از برار) **بھوپال** میں آج کل طاعون کا بہت زور ہے۔ خدا رحم فرمائے۔ **لاہور** کے چکڑالویوں نے طویلہ شاہنواز کے متصل مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ مگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے انکار کر دیا۔ اپیل کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے بھی موقعہ کا ملاحظہ کرکے درخواست نامنظور فرمائی۔ سنتا ہے کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی لاہور کو چھوڑنے والے ہیں۔ **مراکو** کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ فرانسیسی مدبر برائم ریگنالٹ نے مولائی حفیظ وزیر اعظم اور وزیر محکمہ خارجیہ تینوں سے کئی بار مشورہ کیا۔ جن قبائل نے فرانسیسی تجاویز صلح کو منظور کیا تھا۔ مولائی رشید کی سپاہ نے انہیں تاخت وتاراج کیا۔ بقول اخبار ٹائمز فرانس اور ہسپانیہ کو سلطان مراکو نے اس امر کی اجازت دیدی۔ کہ اسباب ممنوع التجارت کی نگرانی کے لئے سواحل مراکو پر پولس کا انتظام کریں۔ مولائی حفیظ کے قاصد لنڈن پہنچکر فارن آفس میں گئے مگر انہیں ملاقات کی اجازت نہ ملی۔ **سلطنت عالی** نے تپ دق کے مریضوں کے لئے مقام جالیبہ میں جو ایک پُر فضا پہاڑی مقام ہے یورپ کے طریقہ پر ایک عالیشان شفاخانہ تیار کرانا شروع کیا ہے اور اس کے لئے جرمنی سے دو انجینئر بلائے گئے ہیں۔ **آجکل** گورنمنٹ فرانس اپنے علاقہ مغربی افریقہ میں مسلمان رعایا کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ مبذول کر رہی ہے۔ **آنریبل** مسٹر گوکھلے اور مسٹر واچا بدیں غرض ناگپور گئے ہیں کہ وہاں کانگریس کے دونو فریقوں میں جو نزاع پڑ رہی ہے اسے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ (اخبار)

باوٹے مرگ عیسے آپ ہی بیمار ہیں! غیر ممالک سے خطوط کا جواب منگانے میں اکثر اس وجہ سے وقت ہوا کرتی تھی کہ ہندوستان کے ٹکٹ وہاں ادائیگی محصول میں کارآمد نہ ہوسکتے تھے۔ لیکن ایک جدید کوپن کے اجراء سے ڈاکخانہ نے اس وقت کو رفع کر دیا ہے۔ یہ ۲۰ کو ملیگا اور اسے عام ٹکٹوں کی طرح لفافہ میں ڈالکر مکتوب الیہ کی طرف بھیجدینا کافی ہوگا۔ یہ کوپن غالباً وسط نومبر سے عام ڈاکخانوں سے دستیاب ہوسکینگے۔ **پونا** میں ایک سترہ سالہ نوجوان برہمن مسمی لکشمی ساورام نے عمر قید کالے پانی کی سزا پائی۔ اس کمبخت نے اپنی بیوہ والدہ سے اپنی کسی خاص ضرورت کے لئے دس روپیہ مانگے تھے۔ لیکن غریب والدہ نے انکار کیا۔ تب اس نے کہا کہ اچھا دیکھنا میں ایسا کام کرونگا جو تم کو رونا پڑیگا۔ والدہ نے اس دہمکی کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چند روز کے بعد جبکہ والدہ گھر میں نہ تھی۔ یہ کمبخت لڑکا اپنی پنجسالہ معصوم ہمشیرہ کو باہر لیکر نکلا۔ تین میل کے فاصلہ پر کنواں تھا اس نے اس لڑکی کو کنوئیں میں دھکیل دیا بعد میں جب تلاش کی گئی تو لڑکے نے خود ہی بتلا دیا۔ اور وہ کنواں بھی دکھلا دیا اور اس میں سے لڑکی کی لاش دستیاب ہوئی۔ **ہندوستان** میں خشک سالی کی وجہ سے گرانی ہولناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم کرے حالت روز بروز تاریک ہوتی جاتی ہے۔ گورنمنٹ عالیہ کو امدادی کام جاری کرنے کی طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ **کانپور** میں نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ روپیہ کا پونے آٹھ سیر گیہوں بک رہا ہے اور غریبوں کے کہانے کے چاول گیارہ روپیہ آٹھ آنہ من ہیں۔ **آگرہ** میں ایک طرف تو بخار کی سخت شکایت ہے اور دوسری طرف نرخ غلہ گراں ہو رہا ہے۔ اللہ اپنا رحم کرے۔ **قبول اسلام** مولوی محمد ابراہیم صاحب وکیل اسلام لاہور کے ہاتھ پر ۱۱۔ اکتوبر یوم جمعہ کو مفصلہ ذیل مردوں اور عورتوں نے مسجد شاہی لاہور میں اسلام قبول کیا (۱) مسمات عمری بنت موتی رام (قوم مہتر) سکنہ لاہور تیلی گلی کوٹھی آلی صاحب چیف انجنیر۔ اسلامی نام عمر بی بی۔ (۲) مسمی ماموں ولد لالو مہتر ساکن موضع چنڈ اسلامی نام امام الدین۔ (۳) عطر چند ولد کبیر داس اروڑا سکنہ ضلع سیالکوٹ تحصیل رعیہ موضع بدا ملی اسلامی نام عبدالصمد۔ (۴) مسمی جوزف ولد شمعون عیسائی سکنہ لاہور انارکلی اسلامی نام محمد یوسف۔ (۵-۶) مسماۃ آلسو زوجہ چیتن داس معہ ایک شیرخوار لڑکا دیوان سکنہ امرتسر کٹرہ حکیماں حال وارد لاہور۔ اسلامی نام کرم بی بی وکریم بخش ☩ **امرتسر** میں کبھی کبھی بادل نظر آتے ہیں۔ مگر ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ (۲۱ اکتوبر)

بارش کہیں کہیں ہوتی ہے۔ اچھی طرح نہیں ہوتی۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ہر جگہ خصوصیت سے استسقا کیا جائے۔ تاکہ نزول رحمت باراں ہو اور قحط دور ہو [illegible]

ahmadimuslim.de

# مومیائی

## کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادات

### عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث - ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ کالم ۱)

### جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

(پہلا خط) "تسلیم - میں نے امتحان کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپکی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا - الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا - آپ سات یا آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × × × × × "

(دوسرا خط) "براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی - ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × بھیجدیں"

(تیسرا خط) براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرمادیں - یہ سب ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں "

(چوتھا خط) "مومیائی دو ڈبیہ اور بھیجدیں"

### ایک صاحب سونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں

"دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں - میں آپکا پرانا خریدار ہوں"

### مومیائی کے مختصر فواید حسب ذیل ہیں -

مقوی باہ - دافع کثرت جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے - قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ہے معہ محصول

المشتہر

**مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

# کتب خانہ ثنائی

**تفسیر ثنائی** | پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں - دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اول سورۃ فاتحہ وبقر قیمت ۱۲/
جلد دوم " آل عمران تا نسا " ۱۲/
جلد سوم " مائدہ تا اعراف " ۱۲/
جلد چہارم " تا نحل چودہ پارہ " ۱۲/
جلد پنجم " فرقان تک " ۱۲/

**الہامی کتاب** | وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کے مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت - قیمت ۱/

**تقابل ثلاثہ** | یعنی توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے - عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے - قیمت ۳/ معہ محصولڈاک

المشتہر

**مینیجر اہلحدیث امرتسر - کٹرہ سفید**

باہتمام حکیم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 91. 352.

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۱

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ یکم شوال ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۷ء

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) [illegible]

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـہ

والیان ریاست سے ... عـہ

مدرسہ و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... عہ

" " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ ہر قسم کی خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

# سود کے متعلق علماء کرام سے چند سوال

تعلیمیافتہ جماعت میں آجکل مسئلہ سود کی تحقیق عموماً زیر غور ہے - لاہور کی انجمن نعمانیہ میں بھی یہ سوال پیش ہوا - ہمیں آجتک معلوم نہیں کہ سوالات کیا تھے اور جواب کیا۔ ہاں اتنا بالاجمال معلوم ہوا کہ علماء کے جوابات کو تعلیمیافتہ جماعت نے پسند نہیں کیا نہ اس طریق کو محمود سمجھا جس طریق سے کارروائی ہوئی - اس لئے چند ایک سوال بغرض تحقیق لکھکر ہر ایک عالم اسلام سے جو ان سوالات کو دیکھیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں التماس کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے علم کے مطابق جواب سے اعزاز بخشیں +

سوالات یہ ہیں :-

(۱) [illegible]

[illegible]

کیا مراد ہے ؟

(۲) [illegible]

(۳) کوئی آیت یا صحیح حدیث قرض پر نفع حاصل کرنے کی ممانعت کی آئی ہے ؟

(۴) حدیث کل قرض جر نفعا کیسی ہے اور بغیر تعیین قرضدار کچھ زیادہ دے تو جر نفعا کے لفظی مفہوم میں داخل ہے یا نہیں ؟

(۵) آیت ربوٰ کے ساتھ ہی لا تظلمون و لا تظلمون بھی لگایا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے ؟

(۶) سود کی حرمت کی علت کیا ہے ؟ (اگر معلوم ہو)

میری ناقص علم میں ان سوالات کے حل ہونے پر مسئلہ سود حل ہو سکتا ہے۔ [illegible] صاحب کے جوابات آئینگے درج کئے جاوینگے اور جو کوئی سوال و دفعہ [illegible] بغرض تحقیق کیا جاویگا - [illegible] ہوں بڑی فراخدلی سے [illegible] [illegible]

ahmadimuslim.de

# حضرات شیعہ سے روئے سخن

ہماری احباب ہمیں مختلف جانبوں کی طرف توجہ کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ دہلی کے مرزا حیرت کی تردید کرو جو کہتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت نہیں ہوئی کوئی کہتا ہے کہ شیعوں کی طرف توجہ کرو جو ایسے ہیں اور ویسے ہیں۔ حقیقت میں یہ انکا کہنا بجا ہے کیونکہ اہلحدیث ہی اسلئے ہے کہ سب معاندین قرآن و مخالفین حدیث خیر الانام کے جواب دے۔ مگر بات اصل یہ ہے کہ مرزا حیرت کا قصہ تو بہت مختصر ہے انہوں نے ایکدفعہ علماء کو مباحثہ کی دعوت دی تھی اور چند ایک مقام مباحثہ کے لئے تجویز کئے تھے جنمیں سے لاہور کو ہم نے انتخاب کر کے بذریعہ اخبار منظوری لکھ دی تھی کہ لاہور آن کر بحث کرو مگر حیرت صاحب نے کچھ ردو قدح کی۔ اس سے بعد انہوں نے اپنا تمام رخ شیعوں کی طرف پھیر لیا۔ اس لئے ان سے کسی بڑی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں رہی۔ باقی رہا شیعوں سے روئے سخن۔ سو اسکی وجہ یہ ہے کہ شیعوں کے رسالوں میں ممتاز رسالے اسوقت اصلاح اور شیعہ ہیں جنکی حالت ہم اور خدا کو معلوم ہے کہ کسقدر قابل اصلاح ہیں۔ ان بیچاروں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ مناظرہ اور مباحثہ کس کا نام ہے وہ تو سوائے بیہودہ گالیوں اور بدزبانیوں اور دل آزاریوں کے کچھ جانتے ہی نہیں۔ مثال کے لئے اصلاح کی تحریر "ثبوت یزید" کے متعلق قابل ملاحظہ ہے جسکو وہ محض اہل سنت کا دل دکھانے کے لئے نہایت ہی دلخراش طریق سے بار بار لکھتا ہے کہ یزید سنیوں کا نبی ہے کبھی یزیدی امت لکھتا ہے کبھی کچھ نام رکھتا ہے کبھی کچھ حالانکہ اہلحدیث میں اسکا جواب مفصل دیا گیا اور بتلایا گیا کہ یہ تمہارا محض گلاپ اور زور ہے۔ اس لئے ایسے قابل اصلاح کو ہم نے مدت سے اس کے حال پر چھوڑ رکھا ہے۔

دوسرا اسکا بھائی "شیعہ" ہے جسکی مشتے نمونہ خروار کیفیت یہ ہے کہ لکھنو کے سنی اخبار النجم کا نام تک صحیح نہیں لکھتا۔ کبھی نجم لکھنو۔ کبھی منحوس کوکب۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ تازہ نمونہ اس کی شائستگی کا انکی ایک تحریر ہے جو سوالات مرقومہ مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۷ رجب و ۴ شعبان سے گھبرا کے ہو کر لکھتا ہے۔ غور سے سنیے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"روحانی راماین | اہلحدیث امرتسر کے اڈیٹر سری مہاراج ثناء اللہ خانجی رامائن کی ایک چوپائی اشاعت میں چند سوالات شائع کئے ہیں اور انکا جواب شیعوں سے طلب کیا ہے۔ افسوس ہے کہ کم جگہ ہونے[1] کے سبب سے ہم ناظرین شیعہ کو اس بخاری پرست کے ان الفاظ کو یہاں درج نہیں کرسکتے جو اس نے ائمہ اہلبیت کی شان میں لکھے ہیں اور ان کے لئے اس ایسی چنداں ضرورت بھی نہیں معلوم ہوتی جس فرقے کے لوگوں نے روضہ رسول پر حملہ کیا ہو اور اس کعبہ ایمان کے ڈھانے کی کوشش کی ہو اس باغی فرقہ اسلام سے جو کچھ نہ ہو کم ہے۔ خدا سمجھے میاں عمر سے کہ انہوں نے رسول کی مخالفت اور اہلبیت نبوت پر حملہ کر کے اور اس خانہ نبوت کو آگ دکھا کے اس طرح کی شقاوتوں کا رستہ کھول دیا اور تا قیام قیامت ایسے لوگوں کے افعال میں شریک اور حصہ دار بن گئے!!!" (بابت ستمبر ۱۹۰۷ء)

ناظرین! اس تحریر سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اڈیٹر صاحب نے ان سوالوں کے جواب کیا دئیے۔ تو کیا پھر ایسے صحیح الدماغ مناظروں سے بھی کوئی شخص مناظرہ کرسکتا ہے۔ سچ ہے ؎

دشنام بمذہب کہ عبادت باشد ✦ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

ہمارے مکرم دوست مولوی عبد السلام صاحب نے جواب کی توقع پر چند ایک سوال لکھ بھیجے ہیں جو کسی جگہ درج ہیں لیکن جب انکو معلوم ہو جائیگا کہ شیعہ نے انکو یہ جواب دیا ہے تو بس وہ بول اٹھینگے ؎

قاصد کے آتے آتے میں خط اور لکھ رکھوں ✦ میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں

مگر آج ہم اپنے احباب کے اصرار پر شیعوں سے مناظرہ کی ایک عمدہ طریق پر بنا رکھتے ہیں ؎

نہ پیرو قیس نہ فرہاد کرینگے ✦ ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

شیعی اخباروں اور رسالوں کا فرض ہے کہ اس نوٹ کو توجہ سے دیکھیں وہ یہ ہے آپ جانتے ہیں کہ شیعوں سنیوں کا مشترک حصہ اور مستند کتاب صرف قرآن شریف ہی ہے فریقین کی احادیث اور روایات فریقین کے نزدیک صحیح اور معتبر نہیں۔ اسلئے قرین انصاف اور قاعدہ مناظرہ کے مطابق یہ امر ہے کہ ہر فریق مقابلہ میں اپنے دعوے کو عقلی و نقلی دلیل سے مدلل کر کے فریق مخالف کے سامنے پیش کرے دوسرا فریق بھی اسی قاعدہ سے اسکا جواب دے مگر واضح رہے کہ نقلی سے مراد وہی مستند کتاب قرآن مجید ہے اس لئے کہ برہان اور دلیل تو اسکا نام ہے کہ جس پر مستدل کو بھی اطمینان ہو۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ شیعہ یا سنی اپنا مدعا ثابت کرنے میں ایسی کتاب سے دلیل پیش کریں جس پر انکا خود اعتماد نہ ہو۔ مثلاً شیعہ صحیح بخاری سے اور سنی کلینی سے کوئی روایت بطور اثبات دعویٰ کے لائیں تو کون نہیں جانتا کہ ان دونوں کو

[1] آجتک ہم کو جگہ نہ ملی؟ (اہلحدیث)

ان دونوں پر اعتماد نہیں۔ تو کیا پھر کوئی اہل علم کہہ سکتا ہے کہ اس قسم کا استدلال کرنا مُردان ہے۔ پس ہمارے مخاطب شیعہ صاحبان کو اگر یہ اصول منظور ہے کہ اپنے دعوے کا عقلی اور مستند مسلم الطرفین نقلی دلیل سے ثبوت دیں اور ہم سے ہمارے دعوے کا ثبوت اسی طرح سے لیں تو ہم ان کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس شاہ راہ پر آئیں اور مسلمانوں کو ممنون احسان بنائیں اب انکو اختیار ہے کہ مثلی ہمکو بتائیں یا خود دیں تو پھر دیکھیں کہ اختلافی مسائل کا تصفیہ کیسے جلدی ہوتا ہے۔

امید ہے رسالہ شیعہ۔ اصلاح۔ اثنا عشری وغیرہ خاص توجہ فرما کر مشکور فرمادیں گے۔ اصلاح ماہ ۱۶ میں جو ایک مضمون اہلحدیث کے اعتقادات کے متعلق نکلا ہے اسکا جواب آئندہ پرچے میں دیا جاویگا۔ انشاءاللہ ✦

## سوالات از شیعہ

**سوال نمبر ۱۳** ۔ مقدمات ذیل پہلے ملاحظہ ہوں۔ (مقدمہ اولیٰ) ائمہ شیعہ کا دعوے ہے کہ پورا اور صحیح جو قرآن جیسا نازل ہوا تھا حضرت علی اور ائمہ شیعہ کے سوا کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا کذاب ہے۔ چنانچہ اصول کافی کلینی کی یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ عن جابر قال سمعت ابا جعفر یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما انزل الله الا علی بن ابی طالب والائمة من بعده یعنی امام محمد باقر امام جعفر صادق کے باپ کو جابر نے بیان فرماتے سنا کہ جو شخص دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جیسا نازل کیا گیا تھا جمع کیا تو وہ کذاب ہے کامل قرآن جیسا نازل ہوا تھا بجز علی بن ابی طالب اور انکے بعد کے ائمہ شیعہ کے سوا دوسروں نے نہیں جمع کیا یا یاد کیا انتہی اس مضمون کی حدیثیں اصول کافی کے کتاب الحجۃ میں اور بھی ہیں مگر بخوف طوالت ترک کردی گئیں ✦

(مقدمہ ثانیہ) حضرت علی کو اپنے خلافت کے زمانہ میں پوری قوت جیسی چاہئے موجود تھی بالخصوص اپنے اتباع پر بعد خلفائے ثلاثہ جو بے شمار تھے انکو اختیار حاصل تھا۔

(مقدمہ ثالثہ) برابر انکے اتباع کا سلسلہ قائم رہا کبھی منقطع نہیں ہوا۔

(مقدمہ رابع) حضرت علی شجاعت میں بے مثل تھے جسکی نظیر آج تک نہیں پائی گئی در خیبر کو ایک انگلی سے اکھاڑ دیا۔ بیر العلم میں جنوں کو تہ تیغ کیا۔ عبدود کو دم کے دم میں پچھاڑ دیا حضرت عمر و سائر صحابہ کو ایک ڈانٹ میں ڈرا دیا۔ (دیکھو اقوال شیعہ)

ان مقدمات مسلمہ شیعہ کے بعد سوال یہ ہے کہ وہ کامل صحیح صحیح غیر محرف قرآن جسکو حضرت علی و ائمہ شیعہ نے جمع کیا تھا اور یاد کیا تھا۔ حضرت علی نے کیوں نہیں رواج دیا اور اس کامل غیر محرف قرآن کی تبلیغ نہ کرنے سے (معاذ اللہ) حسب زعم شیعہ اس وعید کا استحقاق کیوں لیا جسکا آیات ذیل میں ذکر ہے:۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ اُولٰٓىِٕكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىِٕكَ مَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ (سورہ بقر) اگر حضرات شیعہ حضرت علی و ائمہ شیعہ کو آیات مذکورہ بالا کے مصداق ہونے سے (جو بوجہ چھپا رکھنے اور نہ تبلیغ کرنے اصلی اور کامل قرآن کے حضرت علی و ائمہ شیعہ پر عائد ہوتا ہے (معاذ اللہ) اور جو مقدمات بالا سے آفتاب کی طرح روشن ہے) بچانے کے لئے یہ دعویٰ کریں کہ حضرت علی و ائمہ شیعہ نے اصلی اور کامل غیر محرف قرآن کی تبلیغ کی تھی تو اس پر **سوال** ہے کہ وہ اصلی قرآن جسکی تبلیغ حضرت علی جیسے شخص نے کی تھی کیا ہوا اگر انکے شیعوں کے پاس تو ضرور ہوگا اب اسوقت کیا ہوا کیا آسمان پر چلا گیا۔ اگر کہا جائے کہ ایک بہت بڑا قصیدہ امام قائم لیکر غائب ہیں جیسا کہ کتب شیعہ و عقائد شیعہ سے معلوم ہوتا ہے جس میں اصلی قرآن اور مصحف فاطمی اور کتب جفر و جامعہ و اسم اعظم ہیں تو اسپر سوال یہ ہے کہ حسب اعتقاد شیعہ جب امام زمان اصلی اور پورا قرآن لیکر چھپے بیٹھے ہیں اور نہ بھیجتے نہ لیکر آتے نہ دکھاتے نہ اس کے ملنے کی کوئی صورت ہزار برس سے ہوئی تو وہ مجرم اور مصداق آیات بالا کے ہیں یا نہیں اور شیعی باوجود اس کے کہ انکے پاس آسمانی کتاب نہیں ہے اہل کتاب اور مسلمان کیونکر ہو گئے؟

**سوال نمبر ۱۴** ۔ خلفائے راشدین قابل شکریہ ادا کرنے کے ہیں جنہوں نے اپنی انتھک سعی سے قرآن پاک کو شرق سے غرب تک پھیلا دیا جو آج ہر بوڑھے۔ جوان۔ عورت و مرد کے ہاتھ میں ہے جسکی بدولت آج شیعی بھی اپنے کو مسلمان کہتے ہیں یا وہ ائمہ شیعہ جو بقول شیعہ زبانی بڑبڑاتے رہے اور کچھ نہ کیا۔ قرآن تک چھپا رکھا اگر خلفائے راشدین نہ ہوتے تو ائمہ شیعہ نے تو مسلمانوں کی لٹیا ڈبو ہی دیا تھا اپنا قرآن تو دکھایا تک نہیں اور دوسری جامعین قرآن کو کذاب کہدیا۔ کیا ایسے لوگ امام مانے جا سکتے ہیں جنکا کام صرف دہوکا اور فریب ہے کیا جو شخص دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس ہی صحیح اور کامل قرآن ہے اور دکھا دو تک نہیں وہ دہوکہ باز اور فریبی نہیں کہا سکتا اور وہ اپنی فریب دہی کی سزا کا مستحق عند اللہ نہیں ہے؟

**سوال نمبر ۱۵** ۔ چند مقدمات ملحوظ ہوں جو مسلمات شیعہ ہیں:۔

(اوّل) بقول حضرات شیعہ خلفائے ثلاثہ غاصب خلافت اور خلیفہ ناجائز اور ظالم تھے

(دوم) جسقدر جہاد خلیفہ غاصب ظالم کے وقت میں ہوئے یا ہوں سب ناجائز
(سوم) جسقدر غلام لونڈیاں خلیفہ غاصب کے وقت میں آئیں سب ناجائز
(چہارم) جن لوگوں نے ان غلام لونڈیوں پر مالکانہ قبضہ اور تصرف کیا یا لونڈیوں سے ہم بستری کی سب ناجائز حرام۔

پس سوال یہ ہے کہ ایران بعہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فتح ہوا آپکی لشکر نے آپکے حکم سے فتح کیا۔ کل غنیمت آپ کے حکم سے تقسیم ہوئی لونڈیاں غلام آپ کے حکم کے بموجب تقسیم کی گئیں ان لونڈیوں میں شہربانو بھی آئیں جنکا نام عربوں نے غنیمہ [illegible] امام حسین کو دینے کا حکم دیا۔ پس شہربانو بقول شیعہ ناجائز غاصب ظالم خلیفہ کے وقت میں ناجائز جہاد کے ذریعہ فتح ہو کر آئیں اور غاصب ناجائز ظالم خلیفہ کے حکم کے بموجب حضرت امام حسین کے ہاتھ لگیں پس جو اولاد حضرت شہربانو سے ہوئی وہ بقول شیعہ ناجائز طریقہ کی ہوئی یا نہیں (۵) اپنی فتح کردہ لونڈی کو حضرت عمر نے جو امام حسین کو دیا اس وجہ سے حضرت عمر امام حسین کی اولاد کے آقا نہ ہوئے اور حسین بندہ و گواہ ہوئے یا نہیں۔

والاجابۃ ہٰذہ الثلاثۃ علی الرد افضل و بیسئلو واحد بعدل انشاء اللہ

الراقم احقر انام عبد السلام مبارکپوری از صادقپور پٹنہ۔

## خاندان پھلواری

۲۳ رمضان کے اہلحدیث میں امرتسر کے جلسہ کا ذکر کیا گیا تھا کہ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے اپنی عادت اور پوزیشن کے خلاف شاہ راہ چھوڑکر اپنے میزبانوں کی خاطر اختلافی سڑک پر چلنا پسند کیا یعنی اہلحدیثوں کے برخلاف اشارۃً و صراحۃً تقریریں کیں۔ اس پر ان کے صاحبزادہ حسن میاں نے بگڑکر ہمیں ایک طولانی خط لکھا ہے جسمیں اکثر واقعات کی تو تکذیب نہیں کی بلکہ دلائل سے اُن کی تصدیق کی ہے۔ خیران معنے سے تو وہ مراسلہ کوئی غیر معمولی نہیں۔ مگر ایک لحاظ سے وہ مراسلہ عجیب غریب غیر معمولی ہے۔ ہم اس مراسلہ طویلہ سے صرف دو فقرے اقتباس کرتے ہیں۔ آپ بھی پڑھئے۔

"اگر تم نے ہماری بزرگوں کی توہین کی تو میں بھی حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی کے لئے آیت مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى لکھونگا اور تمہارے بزرگوں اور اماموں کی طرف قلم اٹھاؤنگا"

اس عبارت کا [illegible] البتہ جناب مکرم شاہ [illegible]

صاحب سے دو سوال کرتے ہیں۔

(۱) یہ کہ یہ مراسلہ آپ نے لکھوایا یا آپ نے دیکھا یا آپکو اسکا کچھ علم ہے؟

(۲) کیا یہ میزان شریعت پر پورا ہو سکتا ہے کہ میں اگر حسن میاں کے بزرگوں کی توہین کروں تو وہ ہماری بزرگوں اور اماموں کی توہین کریں؟ جو بالکل بے قصور ہیں۔

حسن میاں سے یہ سوال ہیں:۔

(۱) ہماری بزرگ تو وہی ہیں جو تمہارے بھی بزرگ ہیں حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی تک تو تمہارا اور ہمارا سلسلہ ایک ہے پھر وہ کون بزرگ ہیں جنکو برا کہوگے؟

(۲) کیا اسی وجہ سے امام بخاری اور مولانا اسمٰعیل شہید کی توہین اہل فقہ میں ہوتی سنتے ہو؟ اور کان بھی نہیں ہلاتے۔

(۳) ایمان سے کہنا دہریوں سے خدا کی توہین اور آریوں سے رسول کی توہین اور اہل فقہ سے امام بخاری اور مولانا شاہ اسمٰعیل شہید کی توہین سنکر بھی اتنا پیچ تم کو کبھی ہوا تھا تو یہ حال ہے کہ امام بخاری کی توہین کرنے والوں کو حضرت مولانا سید عمر کریم صاحب مدظلہ لکھا کرتے ہو۔

(۴) تم تو خاندان صوفیا کے نونہال ہو۔ کیا صوفیا کے اصول موضوعہ: پیچ در پیچ کا یہی مطلب ہے؟

بہر حال اس مراسلہ سے ہمیں اتنا تو یقین ہو گیا کہ آپ اور آپکے مشیر و مصلحان [illegible] کو غصہ کی حالت میں میزان شریعت کا لحاظ نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ (بفرض محال) توہین تو میں کروں مگر آپ اور آپکے مشیر آپکو یہ مشورہ دیں کہ تم اماں دین اور بزرگان ملت کو برا کہنے کی دھمکی دو۔ جنہوں نے تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑا۔ عزیزم! لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭاِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔

واضح رہے کہ یہ بھی آپ کو غلط فہمی ہے کہ ہم نے آپکے بزرگوں کی توہین کی ہے معاذ اللہ آپ کے والد ماجد ہمارے مکرم دوست ہیں اختلاف رائے اور بات ہے بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ شاہ صاحب نے ہماری توہین کی کہ خود غرضوں کی باتوں میں پھنسکر ہماری دعوت قبول کی نہ ملاقات کا موقع دیا۔ بلکہ ایسا رویہ اختیار کیا کہ ع حادت حواد بیننا وخطوب کے مصداق بن گئے حالانکہ امرتسر میں ہم سب اول آپ کا مخلص اہلحدیث زمانہ میں شاہ صاحب سے کوئی واقف بھی نہ تھا ہمیں ہی تھا کہ آپکو تمام شہر میں لیکر پھرا [illegible] تو کیا پھر سے قدیان خوص بافزاد قید کے یہی معنے ہیں! الی اللہ المشتکیٰ

سے اہلفقہ یکم نومبر کے پرچہ میں صاف لکھا ہے کہ شاہ صاحب [illegible]

ahmadimuslim.de

# اہل فقہ کا فتویٰ

اہلحدیث مورخہ ۱۰ رمضان میں النجم لکھنؤ کی عبارت متعلق علم غیب نقل ہو چکی ہے اہل فقہ کے قابل اڈیٹر نے ۲۱ رمضان کے پرچہ میں فتویٰ دیا ہے کہ النجم کا اڈیٹر۔ علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ میرٹھ سہارنپور اور مراد آباد وغیرہ (جو مروجہ بدعات اور علم غیب انبیاء و اولیاء سے منکر ہیں) یہ سب مذہب حنفی سے خارج ہیں۔ کہنے کو یہ لوگ حنفی مذہب کے دعویدار ہیں مگر در اصل یہ میاں اسماعیل کے مشن کو پورا کرنے والے ہیں۔

اس عبارت کی صحت یا غلطی سے ہمیں سروکار نہیں البتہ اس پر ہمیں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) اہل فقہ اور اس کی کمیٹی کے علماء کو لازم ہے کہ حنفی مذہب کی کوئی جامع مانع [illegible] معتبر کتب سے [illegible] میں دکھلانی ہوگی۔

(۲) دوسرا سوال [illegible] مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی [illegible] حضرت مولوی اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہتے [illegible] صفحہ ۱۵ پر مولانا مولوی مفتی سید ابو الحسن غلام مصطفےٰ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔ نے اپنی ایک مطبوعہ تحریر میں مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کیا یہ اولیاء اللہ کی توہین تو نہیں؟ امید ہے اہل فقہ کے قابل اڈیٹر مع اپنی کمیٹی کے ہمارے سوال کے معقول جواب دینگے۔

---

# سفر حج

(از جناب [illegible])

جہاز ران کمپنی عام ازیں کہ اہل اسلام سے ہوں یا یورپین وعدہ خلافی و حرفت میں سب مشاق ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی تو بدنام ہی ہیں کہ غلط اشتہارات جہاز کھولنے کی دیتے ہیں۔ اس وجہ سے یورپین اقوام بھی پاک نہیں۔ جس کمپنی کے جہاز پر سوار ہوں وہ انگریزوں کا ہے۔ سنتے ہیں کہ ایک سو چار جہاز اس کمپنی کے چلتے ہیں ٹکٹ میں زنانہ جہاز کا نام مرقوم ہے حالانکہ ہیں نئی نگلہ جہاز پر سوار ہوں۔ دوسری یہ کہ ٹکٹ پر تاریخ روانگی جہاز ۲۹ ستمبر مرقوم ہے حالانکہ جب یکم اکتوبر کا روز بھی گذر چلا تو یہ گھنٹی ہوئی کہ کل ۲ اکتوبر کو پانچ بجے جہاز نئی نگلہ بجائے زنانیہ کے کھولیگا۔ حاجیوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے اسباب کو خوب مضبوطی سے باندھیں اور رنگین روشنائی سے اپنا نام وغیرہ لکھکر ہمیاری گھر میں دس بجے پہونچیں۔ پھر دو پوچھئے عجیب کھل بلی مچی ہر شخص اپنے اسباب

[illegible] اس لئے کہا کہ در اصل [illegible] سوال صحیح ہے۔ (مدیر)

کے فکر میں تھا۔ بہت سے جلد باز لوگ سویرے ہی سے ہمیاری گھر کی طرف روانہ ہوئے ہم لوگ بھاری بجے دس بجے کے بعد روانہ ہوئے وہاں پہونچکر دیکھتے ہیں کہ بیٹھنے کے لئے کوئی مکان نہیں ہر شریف امیر و غریب پردہ نشین عورتیں ہر چہار طرف مکان مفقود ہیں کے چاروگرد دھوپ و درختوں کے سائے میں پڑی ہیں۔ ہماری مہربان گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ ایک وسیع سائبان اس کے قریب میں ڈلوادے تا لوگوں کو آرام و عافیت ہو ورنہ غیر ملک کا نیا آب و ہوا اور پھر دھوپ میں جلنا اور اسی کے بعد ملاحظہ میں پیش ہونا خطرہ سے خالی نہیں۔ حرارت وغیرہ ہو جائیگی جسکی وجہ سے ملاحظہ میں وہ نا قابل روانگی ٹھیرینگے۔ شہر کے رؤسا اسلامی جوش کو کام میں لائے۔ خشتوں و دیگچیوں پر جاجیوں کی پیشوائی کو آرہے تھے اور پانی کا سبیل جسمیں گلاب عمدہ اور وافر برف کی ٹکیاں پڑی ہوئی تھیں جاری کیا۔ چنانچہ دی اے کشنر ملیٹ اس صرف کے لئے موجود تھے جس سے [illegible] رکھا ہوا تھا۔ اللہ پاک ان لوگوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بارہ بجے کے قریب جہاز کے [illegible] وغیرہ جنکی تعداد سینکڑوں میں تھی اپنا بوریا بندھنا کا ٹھ کا بکس لئے ہوئے آموجود ہوئے۔ اُن کے آنے کے بعد ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور دروازہ کھلا۔ پہلے جہاز کے متعلقین اس میں داخل کئے گئے چونکہ یہ ایک نئی بات تھی چہار طرف جو حال کہ دیوار تھی اس سے عورت و مرد دیکھ رہے تھے کہ کیا ہوتا ہے۔ المختصر کل جہازی صحیح و سالم ثابت ہوئے اور جہاز پر جانے کی اجازت ہوئی۔ معلوم نہیں آدمی کے ساتھ اسباب کیوں دیکھے جاتے ہیں اور کیوں انکا معائنہ ہوتا ہے کیسی دقت سے وہ چیزیں بندھی گئی ہیں اور پھر انکا کھولنا اور باندھنا خالی از مشقت و مصیبت نہیں۔ ایک بجے کے قریب عام آدمیوں کا ملاحظہ شروع ہوا تخمیناً چار سو آدمی اس میں صف بندی کے ساتھ ایک دفعہ بٹھلائے گئے اور حکم سنایا گیا کہ اپنا اپنا ٹکٹ جہاز کا مثل نامہ اعمال کے داہنے ہاتھ میں لے لو۔

ایک صاحب آئے اور ٹکٹوں کا شمار کرتے چلے گئے بعدہ ایک جانب سے یورپین ڈاکٹر اور دوسری جانب سے ہندوستانی ایک ایک شخص کی نبض و طاعون گلٹیوں کے نکلنے کی جگہوں (گردن۔ بغل۔ ران) بدن کے کپڑوں کو کھلوا کر دیکھنے لگے جنہیں کچھ حرارت محسوس ہوتی تھی وہ علیحدہ کر لئے جاتے تھے اور بینچوں پر بٹھلائے جاتے تھے اور تھرما میٹر لگا کر دیکھے جاتے۔ انہیں سے بعض صف مذکورہ میں کھڑے کئے جاتے اور بقیہ کو باہر جانے کا بذریعہ پولس کے حکم ہوتا جو لوگ پاس ہوتے انکی اسباب پر ایک مہر اور بائیں ہاتھ و سینہ کے کپڑے پر اور جہاز کے ٹکٹ پر مہر

ahmadimuslim.de

کر گئے باہر جانے کی اجازت ہوتی۔ مجھ کو بوجہ کثرت زکام کے حرارت تپ کی بھی کھٹکا تہا اور روزہ قرار رہا مجھ پر امراض و اعراض کی نسبت حدیث شریف۔ دوا ہے کثرت سے پڑھ رہا تہا اور نہ دل سے سب کچھ دعا کر رہا تہا۔ قربان جائیے اُس ذات کے کہ اسکا سے مرا ملاحظہ ہوا کہ گویا نہیں ہوا اور ہر کرنیوالوں نے آکر دوپہر کر دی ہر دفعہ میں وقفہ ڈیڑھ دو گھنٹہ کا لگتا تہا۔ میں بفضلہ تعالیٰ تین بجے کے قریب بسلامتی فش جہاز پر پہونچا۔ یہاں پر جہاز کے افسر آگے راستہ سے مردوں کا اور دوسرے راستہ سے عورتوں کو ٹکٹوں کا ملاحظہ وشمار کرتے تھے۔ جہاز والوں کا قلی کا بھی انتظام عمدہ تہا۔ عورتوں کی راہ سے اگر کوئی مرد جانا چاہتا تہا تو واپس کر دیا جاتا ہے۔ کیفیت سیڑھی پر ہی تہی اگر عورتیں جا چکی ہیں اور سیڑھی پر موجود ہیں یا سیڑھی کے قریب آچکی ہیں ان حالتوں میں مرد روک لیے جاتے تھے۔

گر سوار کرنیکا انتظام عمدہ نہ تہا جیسے کہ ہو ہیں جو جگہ پسند آتی ہے وہاں ٹھہر جاتے ہیں اس جہاز میں بارہ سو سے زائد آدمی سوار ہوتے ہیں۔ جہاز نفیس و عمدہ بہت بڑا ہے۔ تاہم سرکاری حکم کے بموجب نو سو چالیس آدمی تقریباً سوار ہیں۔ اس جہاز میں سب سے زیادہ سندھی بعدہ پشاوری و ولایتی ہیں۔ غالباً یہ دونوں دو حصہ ہونگے ایک حصہ میں سورتی۔ پٹنی۔ بمبئی۔ مدراسی۔ رامپوری۔ مراد آبادی۔ دہلی۔ پرتاب گنج و بادہ بنگلہ۔ نواب گنج وضلع پٹنہ وگیا و بنگالہ کلکتہ و فرید پور کے آدمی ہونگے۔ چار پانچ ملک چین کے بھی آدمی ہیں۔ جہاز تیز رفتار ہے۔ متوسط چال گھنٹہ میں ۱۶ میل ہے۔ چونکہ انگریزوں کا جہاز ہے اسوجہ سے عیسائی مذہب کے ملازم جیسے کرسٹان زائد ہیں اور غیر اقوام کے کم بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ ہر آدمی دو دو تین آدمی کی جگہ گھیرے ہوئے ہیں۔ جگہ کی تنگی نہیں۔ میٹھے پانی کی بھی بوقت جسکو ضرورت پانی کی ہو لے آتا ہے۔ علی ہذا القیاس کلاس کی بھی یہی حالت ہے۔ کپتان۔ معلم۔ نائب معلم۔ ڈاکٹر مس ڈاکٹر سب اخلاق کے پتلا ہیں۔ باوجود یورپین ہونے کے ذرا بھی فاتح و مفتوح کا خیال نہیں ہیں۔ ہر شخص سے خوب اچھی طرح گپ شپ کرتے ہیں۔ آٹھ بجے سب ملکر نکلتے ہیں اور ہر شخص سے مزاج پرسی کرتے ہیں جسکی طبیعت بدمزہ ہو اسکو ہسپتال میں لیجاتے ہیں۔ مس ڈاکٹر عورتوں سے پوچھتی جاتی ہیں۔ بعض بجاب نے معلم صاحب سے شکایت کی کہ کابلی وغیرہ چھتری پر ہیں حالانکہ انکا ٹکٹ تو نیچے کا ہے جگہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان سے بدن وکپڑوں سے بو آتی ہے جس سے تنگی کو اور مدد ملتی ہے۔ اسی وقت معلم صاحب اُٹھے اور اسکا انتظام کیا۔ جہاز بجے شب پنجشنبہ کو کھولا۔ بمبئی سے عدن بموجب تخمیناً سفر ملاحوں کے سولہ سو چونسٹھ میل ہے۔ سمندر میں طوفان نہیں ہے۔ معمولی موجیں جیسے ہمارے گنگا میں خفیف ہوا کے وقت ہوتے ہیں موجود ہیں ۴۰ س کے ساتھ صد آدمی سے زائد آدمیوں کو دوران سر وقے و متلی ہوتی رہی۔ آج سہ شنبہ سے بفضلہ تعالیٰ مفقود ہے اسی قے و متلی میں بعضوں کو تپ کی شکایت ہو گئی۔ انکی تعداد چوتھائی کی ہوگی بہت لوگ ہسپتال کی دوا کہاتے ہیں اور بہت لوگ دوسروں سے طالب دوا ہوتے ہیں چنانچہ مجھ سے بھی بہت لوگ خواہشمند ہوئے۔ میں نے بہتوں کو معجون اکسیر بدن دیا۔ جو جذام۔ گٹھیا۔ بلغمی۔ تپ ورزہ۔ جنون۔ مرگی۔ آتشک سوزاک وغیرہ جمیع امراض بدن میں درحقیقت اکسیر ثابت ہوا ہے۔ دیا اور رب نے فضل کیا۔ حتی کہ بعضے ہیضہ والوں کو دیا۔ ایک ہی خوراک میں نفع کیا۔

آج معلم صاحب وغیرہ نے کہا کہ کل دس بجے دن کو جہاز عدن پہونچیگا۔ چھ گھنٹہ ٹھہریگا وہاں سے ڈاکٹر و مس ڈاکٹر جہاز پر آوینگے اور لوگوں کو دیکھ بھال کرینگے۔ اس جہاز کے تیسرے درجہ کا محصول جسکو ڈیک و تونک کہتے ہیں مبلغ ۳۰ روپیہ ہے اور انٹر کا جسکو چھتری وغیرہ کہتے ہیں۔ مبلغ [illegible] اور سیکنڈ کا جسمیں کوٹھری اور ہر کوٹھری میں چار آدمیوں کی جگہ فی کس مبلغ ۱۰۰ سو روپیہ اور فسٹ کلاس کا مبلغ ایک سو ساٹھ۔ فسٹ و سیکنڈ کے لئے اسی کی بغل میں غسلخانہ و پاخانہ بھی ہیں اور انٹر و تھرڈ کے لئے غسلخانہ و پاخانہ و پیشاب خانہ ایک ہی ہے جسمیں متعدد کوٹھریاں غسلخانہ و پاخانہ و پیشاب خانہ کی ہیں۔ باورچیخانہ بھی ان سب کا ایک ہی جگہ ہے۔ تھرڈ کے کوئلہ سب کو یہ چیزیں مفت ملتی ہیں۔ کھانا اپنے ہاتھ سے پکانا ہوتا ہے۔ اور باورچی بھی دو چار روپیہ جدہ تک کی اُجرت پر دو وقتہ پکا کر دیتا ہے۔ بمبئی میں کل چیزیں کھانے پینے کی وافر و بکفایت ملتی ہیں۔ مکانوں سے لانے کی دیر یا کی بیکار ہے۔ بہتر ہے کہ یہاں خرید لیویں۔ ٹین کے کنستر و اسٹیل بکس جہاز میں چھوٹے و بیکار ہو جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ چمڑے کا سوٹ کیس و پارسل بیگ بوری میں سب چیزیں بھر لیویں اور گٹھی کو بکس میں کر کے اپنے ہاتھ میں رکھ لیویں ورنہ جب چیزیں ٹوٹ پھوٹ کر بیکار و ضائع ہوجاوینگی۔ والسلام۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ

## تیل واقعی طاعون کا علاج ہے

مولوی عبد الرحیم صاحب از مقام انبوہا ضلع

بیرہیوم دبنگال نے تصدیق فرماتے ہیں کہ ہمارے ملک میں چونکہ تیل کا استعمال زیادہ ہے اس لئے طاعون کم ہے بلکہ نہیں ہے۔ ایام سرما میں بدن پر مالش کرنا بہت مفید ہے۔

پشمینہ کا مال
چادر پشمینہ۔ اسکا رنگ بالکل سفید
موسم سرما میں ...
ہیں۔ اول درجہ کی گرم
سردی کو پاس تک نہ
بیشک شاہانہ لباس
کے لئے زینت ہے۔
عرض ۱ گز۔ قیمت
چارخانہ پشمینہ۔
گرم ہے۔ اس کے
بھی سردی اثر نہیں
اصحاب کے لئے باعث
رنگ سفید ہے مگر خانہ
رنگ نسواری ہے۔
خوبصورت معلوم ہوتا
۲ گز عرض ۱ گز
چارخانہ پشمینہ
بہت گرم ہے
لے جاڑے کے
ہیں۔ اسکا بھی رنگ
مگر دھاریں سبز
عمدہ معلوم ہوتا ہے
عرض ۱ گز۔ قیمت
ہمارا مال چونکہ
اہر لوشین کا مال
ہوتا ہے۔ خریدار
محصولڈاک ذمہ
المشتہر
علم الدین منیجر
ایجنسی۔ کٹرہ

# فرقہ سنوسی سے اسلامی خطرہ

یہ مضمون لنڈن کے ایک مشہور رسالہ انیسویں صدی میں ایک فوجی کپتان کیطرف سے نکلا ہے جسکو ہم دکن ریویو سے نقل کرتے ہیں ایسے مضامین پڑھنے سے پہلے ایک پرانا قصہ ذہن نشین رکھنا چاہئے جو ایک بھیڑئیے اور بکری کے بچے کا مشہور ہے کہ بھیڑیا ندیا کے اوپر کی جانب تھا اور بکری کا بچہ پانی کو بہاؤ کیطرف بھیڑئیے نے جب دیکھا کہ شکار تو عمدہ ہے مگر چونکہ ولایتی جنٹلمین تھا اسلئے بغیر معقول وجہ کے اسکا کھانا جائز نہ سمجھا الزام لگایا کہ اری کمبخت تو نے پانی کو خراب کر دیا بیچارے مظلوم نے کہا صاحب آپ تو بہاؤ کی طرف ہیں میری طرف سے آپ کی طرف تو پانی نہیں جا سکتا جنٹلمین بھیڑیا بگڑ کر بولا چپ رہو بکو مت۔ سال بھر کا عرصہ ہوا تم نے پہلے ہی مجھ کو گالی دی تھی بچہ بولا حضور میری تو عمر ہی چھ مہینے کی ہے۔ بھیڑئیے نے کہا کیوں بکتا ہے تم نے نہیں تمہارے باپ نے دی ہوگی تمہارا سارا خاندان ہی ایسا گستاخ ہے۔ آخر بکری کے ننھے بچے نے عرض کیا حضور کھانا ہے تو یونہی کھا لیجئے ایسی بہانہ جوئی سے کیا فائدہ۔

یہی حال ہمارے یورپین بھیڑیوں کا ہے کہ جونہی وہ کسی قوم کو آزادی سے گذارتے دیکھا تو انکی رال ٹپکی کہ ہم تمام دنیا کے حقیقی مالک تو ہم ہیں پھر یہ کیوں بے مالک بلاشرکت رہی ہے مگر تعلیم کا تقاضا ہے کہ بے دلیل کوئی کام نہ کیا جائے۔ پس اس دلی خواہش کے جاری کرنے کو یہ بہانہ نہایت عمدہ بنایا جاتا ہے کہ فلاں قوم بہت ترقی کر رہی ہے اس سے خطرہ ہے کہ دنیا کی امن میں خرابی پیدا کریگی اسلئے امن کے ٹھیکہ داروں کو چاہئے کہ ابھی سے اس خطرہ کو روکیں۔ لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ سب بہانے انہی بھیڑیئے کی طرح ہیں جسکا قصہ اوپر ذکر ہوا۔ پس ناظرین اس مختصر سی تمہید کو یاد رکھکر اصل مضمون سنیں۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں:- (اڈیٹر)

میں جانتا ہوں کہ اہل یورپ کو اس جماعت کے حالات سے بہت کم واقفیت حاصل ہے یہانتک کہ عوام کو یہ بھی معلوم نہیں کہ لفظ سنوسیہ بھی کوئی معنی رکھتا ہے لیکن جن [illegible] اس لفظ کا مفہوم وحشت خیز و مہیب [illegible] ان سے ثابت ہوتا ہے [illegible] یورپ کے جانی دشمن

ہیں اس لئے گمان غالب ہی بلکہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ آگے چلکر اگر ان لوگوں نے افریقہ کی سرزمین سے اقوام صحیح اللون کا کلی استیصال نہ بھی کر دیا تاہم اسمیں تو شک نہیں کہ وہ اہل یورپ کے لئے بہت بڑے خطرہ اور تشویش کا باعث ثابت ہونیوالے ہیں اور یہ وہ واقعہ ہے جس کی پیشین گوئی ڈاکٹر کارل پیٹرس جیسے ہمہ دان شخص نے کی ہے جو افریقہ کی پولیٹکل حالت کے ماہر ہیں۔

اس وقت افریقہ کے ایک سرے سے دوسرے تک نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ دوسری دیسی اقوام میں بھی اہل یورپ کے خلاف عام طور سے ناراضی پھیلی ہوئی ہے۔ سومالی لینڈ کی مہم۔ مصر کی شورش۔ زولو قوم کا بلوہ۔ جنوبی و مغربی اور مشرقی جرمن افریقہ میں دیسیوں کا فساد۔ مغربی ساحل پر متعدد بغاوتیں۔ مشرقی ساحل پر اہل نانڈی کے خلاف معرکہ آرائی۔ یہ تمام واقعات موجودہ تاریخ کے جاننے والوں کے پیش نظر ہونگے اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ یہ واقعات چنداں اہم نہ تھے لیکن ان سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ ہوا کا رخ کدھر کو ہے۔ مراکو کا جھگڑا الگ چھڑا ہوا ہے شمالی افریقہ میں فرانس کو الگ مشکلات پیش آ رہی ہیں جنوب کی طرف حبشستان میں بے چینی کے آثار الگ نظر آ رہے ہیں۔ بظاہر یہ سوال پیدا ہوگا کہ پان اسلامزم کو حبشی تحریک سے کیا تعلق اور سومالی لینڈ کے دیوانہ ملا کے قبائل نواب بہانہ دادو وفی کو زولو لینڈ کے سردار و نیز دولوکی رعایا سے کیا نسبت اور یہ بھی کہا جائیگا کہ کجا نائجیریا کجا نانڈی۔ دونوں میں بعد المشرقین حائل ہے۔ لیکن حقیقت شناس نگاہوں سے مخفی نہیں کہ یہ جوش و خروش جو رہ رہ کر کبھی شمال کبھی جنوب کبھی مشرق کبھی مغرب میں ظاہر ہو رہا ہے ناراضی اور نفرت کی اس زبردست رو کی خارجی علامت ہے جو اسوقت کل براعظم افریقہ میں بہ رہی ہے۔ یہی سے اثر پذیر ہو کر دیسی اقوام ہر اس بات کا بتنگڑ اور ہر ایک خفیف مقامی شکایت کا فوجداری استغاثہ بنانے کو تیار ہو جاتے ہیں جس سے انہیں اپنے گورے حاکموں کی سطوت و اقتدار کی نفی کرنے کا موقعہ ہاتھ آئے۔ ایسی حالت میں یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکے گی کہ اگر کوئی طاقت مشترک ان اجزائے پریشان کی شیرازہ بند ہو تو کتنی بڑی زبردست قوت پیدا ہو سکتی ہے یہی وہ مقصد ہے جس کی تکمیل فرقہ سنوسیہ کرنا چاہتا ہے یعنی اس کی خواہش یہ ہے کہ مسلمانان افریقہ میں عام آتش فساد مشتعل کر کے سر ظلمات میں ایک ایسا شعلہ بلند کیا جائے جس کی لپٹ تمام افریقہ کو گرد تار بنا دے۔ مخالف بلکہ متضاد اقوام میں کسی مشترک شکایت یا وجہ ناراضی سے اتحاد کی جو صورت پیدا ہو سکتی ہے اور جو ہمہ گیر اور مہیب نتائج اس اتحاد سے مترتب ہو سکتے ہیں اس کا اندازہ ہندوستان کے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا واقعہ بتلا رہا ہے۔

سبق آموز نظیر کے ہیں۔

فرقہ سنوسیہ کے حالات کے متعلق سب سے زیادہ مفصل و صحیح اطلاع اگر مطلوب ہو تو غالباً قاہرہ میں مصری فوج کے محکمہ سراغ رسانی اور شمالی افریقہ میں فرانسیسی محکمہ جاسوسی کی رپورٹوں سے مل سکیگی۔ کل شمالی افریقہ سنوسیوں سے بھرا پڑا ہے اور اس فرقہ کے ایجنٹ دنیا کے تقریباً ہر اسلامی ملک میں اپنے مقاصد کی اشاعت کر رہے ہیں۔ٰ ترکی۔ ابی سینیا۔ سومالی لینڈ۔ مصر۔ سوڈان۔ اور مشرقی و مغربی وسط افریقہ پر ان علاقوں میں جہاں برطانوی یا دوسری یورپین نو آبادیاں ہیں یا ان پر ان دول کی سیاسی نگرانی ہے اسلامی تحریک جوش و مستعدی کے ساتھ پھیلائی جا رہی ہے۔ خصوصاً جنگجو اقوام اور دیسی افواج کے ماہر فن سپاہیوں کو عیسائی مذہب سے نفرت دلانے اور جہاد اکبر کی تیاریاں کرنے میں جو جو سلسلہ دیئے جا رہے ہیں خاص طور سے کوششیں کیجا رہی ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جہاد کب ہو گا۔ اور یہی عدم تعیین زمانی ارباب فکر کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن امر واقعہ ہے۔

مسلمان جنگجو اقوام میں مذہبی جوش پیدا کرنا اور انہیں اپنے دین کی حمایت میں نیام سے تلوار کھینچنے پر فوراً آمادہ کر لینا نہایت ہی آسان بات ہے۔ لیکن جب جہاد کی تیاریاں عیسائیت کے خلاف کی جا رہی ہیں اس کی سب سے زیادہ خوفناک اور بے چین کر دینے والی علامت یہ ہے کہ شیخ سنوسی کے ایجنٹ اپنے ساتھ یہ پیغام بھی لئے پھرتے ہیں کہ اے مسلمانو! صبر کرو۔ ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا۔ چندے اور انتظار کرو اور جب وقت آ جائے تو ملکر ایک ساتھ دھاوا کر دو اور دشمنوں کا ایسا قلع قمع کر دو کہ ایک جیتا نہ بچے"

جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فرقہ سنوسیہ کی بنیاد ۱۸۳۵ء میں پڑی اور اس نے اس قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی اور باوجودیکہ برطانوی مقبوضات میں سالہا سال سے اس کے مقاصد و غایات کی اشاعت ہو رہی ہے پھر بھی اس فرقہ کے حالات کے متعلق کوئی اطلاع ایسی نہیں ہم پہونچ سکی جس پر وثوق کے ساتھ یقین کیا جا سکے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس تحریک کے بانی مبانی اور اس کل کے چلانے والے ہیں ان کی عقل و تمیز اور قوت انتظامیہ حد اوسط سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ بظاہر یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی اہتم بالشان اور نتیجہ خیز تحریک جس کے محرک غیر مہذب و ناشائستہ افریقی ہوں مسلسل کئی سال سے بڑے بڑے تجربہ کار یورپین افسروں اور دقیقہ شناس مدبروں کی آنکھوں کے سامنے جاری ہو اور اس کے متعلق ایک بھی صحیح خبر معلوم نہ ہو سکی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہوتا ایسا ہی[1]

قبل از انکہ اس مسئلہ پر کچھ اور لکھا جاوے غیر موزون نہ ہوگا کہ فرقہ سنوسیہ کے متعلق جو حالات عام طور سے معلوم ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جائے۔

اس فرقہ کی بنا ۱۸۳۵ء میں سیدی محمد بن علی السنوسیہ عرف شیخ سنوسی نے ڈالی شیخ سنوسی ایک الجزائری عرب تھا۔ مستغانم میں جو ترکی سرحد پر واقع ہے پیدا ہوا چونکہ خاندان سادات سے ہونے کے علاوہ صاحب زہد و اتقا تھا لہذا فیض میں جہاں اس نے قبل اول اقامت اختیار کی تھی اس کے تقدس اور بزرگی کا شہرہ ہوا یہاں سے یہ مکہ گیا اور وعظ شروع کیا۔ بہت جلد مریدان با صفا کا ایک بہت بڑا حلقہ اس کے گرد قائم ہو گیا جس نے اسے یہاں تک محسود اقران بنایا کہ اُسے مجبوراً راہ فرار اختیار کرکے مصر جانا پڑا۔ اسکندریہ پہونچکر اس نے ایک زاویہ یعنی خانقاہ قائم کی لیکن چونکہ قاہرہ کے شیخ الاسلام نے اس کی تکفیر کی لہذا اُسے جان بچانے کے لئے یہاں سے بھی ہجرت کرنی پڑی۔

اس مرتبہ وہ صحرائے لبیا کو قطع کرتا ہوا جبل الاخضر کی طرف گیا جو بنغازی کے قریب شمالی ساحل پر واقع ہے۔ یہاں بھی اس نے ایک زاویہ قائم کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے بہت سے مرید ہو گئے۔ اپنی عمر کا باقی حصہ اس نے پند و تلقین میں یہیں گذارا اور فرقہ سنوسیہ کی بنیاد مستحکم قائم کر کے ۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء میں انتقال کر گیا۔ اُسکا بیٹا محمد اس کا جانشین ہوا۔

شیخ سنوسی نے جن اصول کی تلقین کی اور جو ابھی تک اس کے مریدوں کے معتقدات اور مقاصد میں داخل ہیں حسب ذیل ہیں۔

اولاً۔ مذہب اسلام کو ان خرابیوں سے پاک کیا جائے جو مرور دہور کے باعث اس میں پیدا ہو گئی ہیں۔

ثانیاً۔ دنیائے اسلام کو ایک سرگروہ یا پیشوا کی ماتحتی میں لاکر اس پاکیزگی اور

---

[1] دوسرے ممالک اسلامیہ کا حال تو کپتان ولسن صاحب جانیں یا انکا خامہ واقعہ آفرین لیکن ہندوستان کے متعلق وثوق کے ساتھ اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہاں اس قسم کا کوئی ایجنٹ موجود نہیں ہے اور اگر ہو تو کار پردازان فارن آفس شملہ کی بے خبری پر آفرین ہے (نقاش)

[2] معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ایران افغانستان۔ جزائر ہند چینی اور چین اسلامی ممالک نہیں ہیں اور یا کپتان ولسن کو اس بات کی ضرورت ہے کہ فن جغرافیہ کے متعلق اپنی معلومات تازہ کریں (نقاش)

[3] یہ تو اس فرقہ کے صحیح و مفصل حالات قاہرہ و شمالی افریقہ کے محکمہ جاسوسی کی رپورٹوں میں بھرے پڑے تھے اور یا دفعتہً پردہ خفا میں مستور ہو گئے۔ کپتان ولسن کو اپنے حافظہ کا علاج کرانا چاہئے۔ (نقاش)

ahmadimuslim.de

راستی کو زندہ کیا جائے جو قرون اولیٰ کی خصوصیات سے تھی۔

ثالثاً ۔ تمام اسلامی ممالک خصوصاً ممالک واقع افریقہ کو کفار کی حکومت سے آزاد کیا جائے ۔ اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہر کافر کو اپنا جانی دشمن سمجھا جاوے۔

یہ آخری مقصد یعنی ممالک اسلام کو حکومت کفار سے آزاد کرنا فرقہ سنوسیہ کے پیروؤں کی غایت المقاصد ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس کی تکمیل کے بغیر باقی مقاصد کا بر آنا محال ہے ۔ اس مقصد کی تکمیل بذریعہ ایک عالمگیر جہاد کے ہوگی جس کے بعد اسلام ایک پیشوا (غالباً سنوسیوں کے شیخ وقت) کے جھنڈے تلے آجائیگا اور مفاسد و مآثم سے معرا ہو کر اپنی اصلی دینی پاکیزگی اور صفائی کی شان میں ظاہر ہوگا۔

مختصراً یہ ہیں وہ مقاصد جن کے لئے فرقہ سنوسیہ کے ہر پیرو نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور جو آن تک بے مثل جرأت اور وفا یا نہ جان بازی کے ساتھ ہروقت کاربند رہے ہیں۔

شیخ سنوسی ثانی کل دست اُس کے اپنے بستر مرگ پر یہ بشارت دی کہ یہی وہ شخص منتظر یا مہدی موعود ہے جس کے متعلق جناب رسالتمآب صلعم پیشگوئی فرما چکے ہیں ۔ وہ پیشگوئی یہ ہے کہ ایک بڑا مہدی دنیا کے خاتمہ کے قریب پیدا ہوگا جو گویا خود بروز رسول ہوگا اور اُس کی سرکردگی میں کل روئے زمین کے انسان دائرہ اسلام میں آجائینگے۔

متعدد واقعات ایسے تھے جن سے مرنے والے شیخ کا بیان قرین قیاس ثابت ہوا کیونکہ رسول عرب نے مہدی موعود کی جو نشانیاں بتائی تھیں وہ سب اس بیان کے مطابق تھیں ۔ چنانچہ نوجوان شیخ کے باپ کا نام محمد[1] تھا اور ماں کا نام فاطمہ۔ اُس کا سلسلہ نسب براہ راست رسول عرب سے ملتا تھا ۔ اُس نے سالہا سال رہبانوں کیطرح عزلت گزینی کی تھی ۔ اُس کی ناک ستوان تھی ۔ اُس کی پیشانی کشادہ تھی ۔ اُس کے دانتوں میں ے کے ہندسہ کی شکل کا روزن موجود تھا ۔ اُس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نیلی رنگ کا مسہ تھا جو مقبولان بارگاہ ایزدی کا نشان[2] ہے۔

غرض جب محمد جماعت سنوسیہ کا سردار ہوا تو اُس کے باپ کی بشارت اور یہ تمام نشانیاں اُس کے بہت کچھ کام آئیں ۔ وہ خود بھی جیسا کہ آگے چل کر ثابت ہوا غیر معمولی دل و دماغ کا آدمی تھا اور اپنے غایات و مقاصد کی تکمیل و اشاعت کا کوئی موقعہ اُس نے کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا ۔ جماعت سنوسیہ کی سرداری اُسے ایسے وقت پر ملی تھی جب کہ تمام حالتیں اُس کے حسب مراد تھیں ۔ اُس نے ہر ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور تھوڑی ہی عرصہ میں اُس کا اثر و رسوخ بہت کچھ ترقی کر گیا۔

اُس کی زیر کانہ سرکردگی میں جماعت سنوسیہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی رہی اس ترقی کی رفتار اُس کی زندگی میں دم بھر کو بھی نہ رکی اور جب اُسکا آخری وقت آیا تو سنوسیہ تحریک اثر اور طاقت کے اُس درجہ تک پہونچ چکی تھی جو اس سے پیشتر اسکو حاصل نہ ہوا تھا ۔ محمد کی شخصیت میں حیرت انگیز اثر مضمر تھا ۔ اعلیٰ درجہ کی دماغی قابلیت قوت ادراک ۔ مآل اندیشی اور غازیانہ حرارت مذہبی کے علاوہ اُس کی انتظامی قابلیت بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی حالانکہ یہ ایسے اوصاف ہیں جو عام طور سے عربوں میں جمع نہیں ہو سکتے ۔ اور جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ محمد ایک افریقی عرب تھا جسے یورپ کے معیار تعلیم کے لحاظ سے جاہل مطلق کہنا پڑتا ہے تو ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک نہایت ہی سر برآوردہ اور نمایاں قابلیت کا شخص تھا۔

باقیدارد

---

[1] اسی سے ثابت ہوا کہ یا تو نامہ نگار غلط کہتا ہے یا شیخ سنوسی مدعی کاذب ہے کیونکہ حدیث میں مہدی کا نام محمد اور اُس کے باپ کا نام عبداللہ آیا ہے (اہلحدیث)

[2] یہ بھی محض غلط ہے ۔ (اہلحدیث)

---

# جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

کے نزاع کے متعلق اہلحدیث ۱۰ رمضان المبارک میں اصلاحات شائع کیے گئے ہیں انکی بابت مولوی صاحب موصوف کی ایک تحریر آئی ہے جس میں مطلب کی بات صرف اتنی ہے کہ مولویصاحب ممدوح خط وکتابت منصفان کو لیے معتمد میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کو تجویز کرتے ہیں جو مجھے بھی منظور ہے مگر پہلا معاہدہ فسخ بتلاتے ہیں اور دوسرے معاہدہ کی بموجب شرط زائد کرنیکا حق ثابت کرتے ہیں میرے نزدیک جیسا کہ کاغذات شائع شدہ سے معلوم ہو سکتا ہے مولویصاحب کا یہ فرمانا صحیح نہیں پس بہتر یہی ہے کہ اس نزاع کا فیصلہ معتمد صاحب ہی سے کرایا جائے ۔ معتمد صاحب یعنی میاں فیروز الدین صاحب تعلیم یافتہ آنریری مجسٹریٹ ہیں اور یہ ایک معاہدہ کے متعلق نزاع ہے کوئی شرعی امر نہیں کہ اسکا سمجھنا علماء ہی کا کام ہو اس لئے مولویصاحب بھی غالباً میاں فیروز الدین صاحب کو اس فیصلہ کے لئے پسند فرماوینگے ۔ اس کے بعد اصل نزاع (متعلقہ تفسیر وغیرہ) کا فیصلہ اصل منصفوں سے کرایا جائے امید ہے اس تجویز کو ہر ایک منصف

# فتاویٰ

**سوال نمبر ۱** ۔ مومن کا ایمان اس کے اعمال صالحہ و افعال سیئہ کے باعث بڑھتا گھٹتا ہے یا نہیں؟ حنفیہ کا قول ہے کہ ایمان بڑھتا و گھٹتا نہیں، ایک ہی حال پر رہتا ہے حنفیہ کا یہ قول قابل قبول ہے یا نہیں؟ (عبدالرؤف از دکن)

**جواب نمبر ۱** ۔ ایمان کا کم یا زیادہ ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے زادتھم ایمانا وغیرہ جو لوگ اس کی کمی زیادتی سے منکر ہیں انکی نزاع اصل ایمان ہے۔ اس لئے محققین کے نزدیک یہ نزاع لفظی ہے۔ اسکی مفصل تحقیق اہلحدیث مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۱۵ء میں ہو چکی ہے۔

**سوال نمبر دوم** ۔ کیا اہل کتاب و غیر اہل کتاب کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور اس کے گھر کھانا کھانا اہل اسلام کو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**جواب نمبر دوم** ۔ یہودیوں کی دعوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں قبول فرمائی تھی اس لئے جائز ہے۔

**سوال نمبر سوم** ۔ نوکری نصاریٰ و جمیع کفرہ کی اختیار کرنی مسلمانوں کو مباح ہے یا نہیں۔ اگر حرام ہے تو سبھی نوکریاں یا انہیں سے بعض جائز و بعض حرام؟ (ایضاً)

**جواب نمبر سوم** ۔ جو کام شرعاً منع ہو جیسے بت سازی، صلیب سازی، شراب سازی وغیرہ ایسے کاموں پر نوکری جائز نہیں اور جو کام شرعاً جائز ہیں ان میں جائز ہے حضرت علی نے ایک یہودی کا چرسہ کھینچکر اجرت لی تھی۔

**سوال نمبر ۴** ۔ علم دینی حاصل کرنے کے بعد یا علم دینی کے ساتھ ہی ساتھ دنیوی کاروائی کی غرض سے دیگر علوم مختلفہ تاریخ، جغرافیہ، ریاضی و منطق وغیرہ سیکھنا اور علیٰ ہذا القیاس زبان ہائے انگریزی و ہندی وغیرہ کا سیکھنا شرعاً جائز ہے یا حرام؟ بعض حضرات ان علوم اور زبانوں کی حرمت پر اس شعر کو دلیل لاتے ہیں۔

علم دین است فقہ تفسیر و حدیث ✦ ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

اس شعر پر عمل کرنا چاہیئے یا نہیں؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۴** ۔ علوم دنیاوی کا سیکھنا جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو یہودیوں سے خط و کتابت کرنے کے لئے عبرانی سیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور شعر مذکور کے معنے ہیں کہ جو کوئی دینی علوم جانکر سوائے ان منقول علوم کے پڑھتا ہے یعنی انکے سوا کسی اور علم سے دینی ہدایت حاصل کرنے کو پڑھے وہ برا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قرآن شریف چھوڑ کر اور کسی کتاب سے ہدایت چاہیگا وہ گمراہ ہوگا۔

**سوال نمبر ۵** ۔ استعمال ادویہ انگریزیہ کا شرعاً کیا حکم ہے کہ انکی اکثر اجزائے عرقی شراب و دیگر اشیائے حرام سے مرکب ہوتی ہیں اور جہاں پر کوئی طبیب بجز ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۵** ۔ انگریزی دواؤں کو حل کرنے میں ایک قسم کی شراب ڈالتے ہیں مگر وہ پینے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ خاص ادویہ کو حل کرنے میں کام آتی ہے اس لئے ادویہ انگریزی پر حرمت کا حکم نہیں ہوگا جبتک کہ نشہ آور نہوں۔ ہاں جس دوائی کے ساتھ حرام چیز مرکب ہو وہ نہ کھانی چاہیئے۔

**سوال نمبر ۶** ۔ نکاحوں میں مہر زیادہ باندھنے چاہئیں یا کم۔ اسکی حد کہاں تک ہے اور جناب رسالتمآب کی بنات طاہرات کے مہر کسقدر باندھے گئے تھے؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۶** ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نکاح میں مہر کم ہو وہ بابرکت ہے آنحضرت کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانسو درہم تہا جو تخمیناً ایک سو تیس روپیہ کے برابر ہے۔

**سوال نمبر ۷** ۔ مسلمان کو کسی مرد صالح و متقی سے بیعت ہونا امر ضروری ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اس کو بمنزلہ فرض و واجب کے جانتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو مسلمان دنیا میں بے پیر رہکر گذر گیا اسکو عرصات حشر میں کہیں سایہ نہ ملیگا یہ قول کیسا ہے؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۷** ۔ بعد قبول کرنے اسلام کے کسی امتی شخص کی بیعت فرض و واجب نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ یعنی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کی پیروی کرو اور اس کے کسی مصنوعی ولی اور متولی کی پیروی نہ کرو۔ ہاں اگر کوئی نیک بخت صالح متبع سنت ہو جسکی صحبت میں رہنے سے دینی ترقی حاصل ہو تو اس کی صحبت میں رہنے کی نیت سے بیعت کرلے تو امر مستحب ہے مگر یہ بیعت جو آجکل پیری مریدی کی علامت بنائی گئی ہے یا ایسی بیعت جس میں ہاتھ پر ہاتھ دینے کے سوا اور کوئی مزید تعلق نہیں نہ مصاحبت ہے یہ سب فضول اور غیر ثابت ہیں۔

**سوال نمبر ۸** ۔ فرضی مزاروں اور مصنوعی قبروں جنمیں کسی کی لاش مدفون نہو صرف خالی ڈھیر ہوں کی زیارت کرنی گناہ ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۸** ۔ منع ہے حدیث میں آیا ہے جو کوئی کسی ایسی قبر کی زیارت کرے جس میں مردہ نہو اس پر لعنت ہے۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

## ناظرین کو عید الفطر مبارک

لاہور سے چند میل کے فاصلہ پر ملتان لائن پر ریلوے کا تصادم سخت ہونے سے کئی ایک جانوں کا نقصان ہوا۔

امرتسر میں اہل حدیثوں نے استسقا کیا۔ خداوند تعالےٰ بندوں کے حال پر مہربانی کرے۔ جوالاپور ہردوار میں سوامی درشنانند جی کے اہتمام سے ایک جلسہ مباحثہ کا ہونیوالا ہے مگر وہ نومبر کو رمضان کیوجہ سے مسلمان نہ جا سکینگے اسلئے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون متضمن توحید بھیجا جس کے سنانے کا وعدہ سوامی درشنانند نے کیا ہے۔ (نائب ایڈیٹر)

اہلحدیث کانفرنس کے عام جلسے کیلئے دیناجپور (بنگال) میں تحریک ہو رہی ہے جو خدا کو منظور ہے ہوگا۔ مصر میں پہلا روزہ منگل کو ہوا ہے۔

ضلع امرتسر میں ١٠ اکتوبر کو موضع ٹھٹھیاں میں گلاب سنگھ زمیندار کی بکری نے چھ بچے دئے جو سب نر تھے۔ یہ بچے قد میں بہت چھوٹے ہیں مگر اور ساری باتیں ان میں مثل عام بکریوں کے بچوں کے ہیں اور زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

گونڈل کے مسلمانوں نے جوا کھیلنے والوں پر پہلی دفعہ پانچ روپیہ اور دوسری دفعہ دس روپیہ جرمانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور مسلمان عورتوں کو سر عام راستہ پر دودھ فروخت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

دھوراجی کے مسلمانوں نے ناٹک دیکھنے والے مسلمانوں پر پچیس روپیہ جرمانہ کرنے کا پنچائتی فیصلہ کیا ہے۔ اس نیک نیتی کی برکت ہے کہ آج وہاں کے مسلمان خوشحال و بارونگار ہیں۔ حسن خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے مسٹر وار برٹن کو جو فن سراغرسانی میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور آجکل ریاست پٹیالہ میں انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ پر مامور ہیں تھانہ منگتانوالہ ضلع لاہور میں ٣٨ مربع زمین عطا کی ہے۔ اس میں واربرٹن نامی ایک گاؤں آباد کیا جائیگا اور اسی نام کا ایک ریلوے سٹیشن وہاں سے پانچ سو گز کے فاصلہ پر قائم کیا جائیگا۔

حضور امیر کابل پنجاب کی عظیم الشان انہار آب پاشی دیکھنے کو بھی آنیوالے ہیں۔ ایک ... متعلق افغانستان ...

پھوٹ پڑا۔ ایک درجن سے زیادہ مر چکے ہیں۔ (مرزا صاحب قادیانی کرامت ہوگی)

گورکھپور علاقہ تھانہ دیوریا میں دس بارہ آدمی کنسٹبل پولیس بنے اور ایک شخص سب انسپکٹر پولیس بنا اور یہ سب ایک خوشحال شخص کے مکان پر پہونچے۔ اس سب انسپکٹر مصنوعی نے کہا کہ تمہارے ہاں چوری کا مال آیا ہے ہم تلاشی لینگے وہ شخص بیچارہ پولیس کا خوف کہا گیا۔ ان سے تلاشی میں مزاحم نہ ہوا۔ ان مصنوعی اہلکاران پولیس نے تلاشی کی۔ زیور اور کچھ نقدی چوری کے شبہ میں رکھے اور کہا کہ کل گورکھپور میں حاضر ہو۔ یہ مال وہیں بعد شناخت دیا جاویگا۔ خیر وہ شخص تھانہ پر پہونچا وہاں معلوم ہوا کہ مصنوعی پولیس تھی۔ اب اسکی تحقیقات ہو رہی ہے علاقہ قصور کے گردونواح میں ایک اور گروہ ڈاکہ کا تیار ہو گیا ہے جسمیں کپور سنگھ و نظام وغیرہ بھی شریک ہو گئے ہیں پچھلے ہفتہ میں کئی وارداتیں اس گروہ نے کی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ان کے پاس پستول وغیرہ ہتھیار بھی موجود ہیں جس سے یہ گروہ نہایت دلیری سے کام کرتا ہے۔

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی مقتدائے فرقہ اہل قرآن چند دن سے بیمار ہیں لاہور کو خیرباد کہکر ڈیرہ اسمٰعیل خاں چلے گئے ... 

## نعمت بے بہا

شمائل نبوی اور آنحضرت صلعم کا نامہ مبارک اور دعائے دفع طاعون مع اسناد

آنحضرت صلعم کے اخلاق و عادات بہت خوشخط ٢٢x١٩ کاغذ پر نہایت عمدگی کے ساتھ چھپا گئے ہیں۔ جس اسلوب پر یہ دو ترتیب ہو خاص و عام جو چاہو نیما اپنے اپنے گھروں میں رکھینگے تو طاعون سے ضرور محفوظ رہینگے انشاء اللہ تعالےٰ کیونکہ ساتھ ہی دعائے دفع طاعون مع اسناد اور دست مبارک کا لکھا ہوا ایک نامہ مبارک بھی جو آپ نے ملک بحرین منذر ابن ساوی کو نام ترغیب اسلام کیلئے بھیجا تھا چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا اور منذر ابن ساوی کا نامہ مبارک کا جواب دیا تھا وہ بھی ہمراہ کتاب چھپا ہے یہ بڑی کوشش اور بڑے ذریعوں کو دستیاب ہوا ہے اصل نامہ شریف ایک فرانسیسی سیاح نے امیر المومنین سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کو تحفہ دیا تھا یہ اسکا فوٹو لیکر چھپا گیا ہے لہٰذا اسے سب سمجھا گیا کہ آنحضرت صلعم کے اخلاق و عادات کے ہمراہ نامہ شریف بھی شامل کیا جاوے جو خط کوفی میں نقل مطابق اصل بلکہ بعینہٖ اصل ہے امید ہے کہ تمام برادران اسلام مستفیض ہونگے اور دعا کی امراض سے محفوظ رہینگے ایسی متبرک شے کا دستیاب ہو جانا تمام مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے کہ یہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آئی یہ بے بہا جواہرات کم قیمت پر ملتے ہیں درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ہاتوں ہاتھ جا رہی ہیں کتاب کا حجم ٢٤ صفحات قیمت ۸ اور جو صاحب مع نعمت شریف طلب فرمائیں گے تو اسکی قیمت ۱۰ ہے

شعیب احمد سوداگر نبیرہ انشاء ... میرٹھ

۸ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہوگا

# موميائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست

## عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ کالم ۱)

## جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

(پہلا خط) تسلیم میں نے ۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھ کو فرض ہوا۔ آپ ساتھ ہے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں ۔۔۔۔

(دوسرا خط) براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی۔ ایک ڈبیہ منجن اور ایک ۔۔۔ بھیجدیں۔

(تیسرا خط) براہ مہربانی معہ ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرمادیں۔ یہ سب ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں۔

چوتھا خط۔ مومیائی معہ ڈبیہ واپس بھیجدیں۔

## ایک صاحب مئونا تھ بھنجن سے حسب ذیل لکھتے ہیں

دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں میں آپکا بڑا ناخریدار ہوں۔

**مومیائی کے مختصر فوائد**

ستقوی باہ۔ دردکمر۔ جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔

قیمت فی چھٹانک ۔۔۔ آدھ پاؤ ۔۔۔ محصول ۔۔۔

**المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

---

# کشاف ثنائی امرتسر

(انگریزی ۔۔۔)

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بالکل شافی۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم " آل عمران و نساء " ۱۲

جلد سوم " مائدہ سے توبہ تک " ۱۲

جلد چہارم " نحل تک چودہ پارہ " ۱۲

جلد پنجم " فرقان تک ۱۲

## الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰ /

## تقابل ثلاثہ

یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کو بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت عمہ محصول ۔۔۔

## الہامات مرزا

یہ رسالہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے۔ کیونکہ اس میں انکی پیشگوئیوں کی تردید کافی کی گئی ہے قیمت ۵ /

**المشتہر**

**مینیجر اہلحدیث۔ کٹڑہ سفید۔ امرتسر شہر**

---

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. 91. 359

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

لست بمکہ کسی کا قول برادر / بجز نبی مصطفیٰ کی گفتار / اگر کسی نے کیا ہے تو نقل کیا ہے / یاں وہم و خطا کا دخل ہے

نمبر ۲ — جلد ۴

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ
والیان ریاست سے ... للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... للعہ
ششماہی ...
مالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث ہونی چاہیے۔

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے گر ناپسند واپس نہ کئے جاویں گے۔

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۸ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء

## حضرات علماء کرام اور وکلا سے ایک ضروری سوال

قرآن مجید و حدیث شریف میں سب کچھ ہے مگر اُس کے سمجھنے کے لئے قواعد ہیں۔ بعض دفعہ اُن قواعد کی پابندی یا لحاظ نہ رکھنے سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اس لئے سلف امت کا دستور تھا کہ اپنے ہم مجلسوں اور ہم عصروں سے مسائل دینیہ میں مشاورت کیا کرتے تھے اس کی ابتدا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے۔ اسی سنت سلفی کی بنا پر آج ایک ضروری سوال علماء کی خدمت میں پیش کرتا ہوں امید ہے کہ آپ اپنے جواب باصواب سے اطلاع بخشیں گے ممکن ہوا تو سب رائیں درج اخبار کی جاویں گی۔ وہ سوال یہ ہے:۔

آجکل صیغہ ڈاک میں جو دستور ہے کہ ایک شخص کسی چیز کے خریدنے کے لئے منی آرڈر بھیجتا ہے یا ویلو کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ویلو اُس کے نام پر کیا جاتا ہے اور قیمت بائع کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ قیمت پہنچانے کی فیس (اُجرت) مشتری کے ذمہ ہوتی ہے۔ ڈاکخانہ کو لازم ہے کہ چیز بغیر روپیہ وصول کئے مشتری کو دینے کے مجاز نہیں اگر دیدیں تو اپنے پاس سے بھریں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ روپیہ جو بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ ویلو مشتری سے وصول کیا گیا ہے بائع تک نہ پہنچے اور ڈاکخانہ کی غلطی سے خورد برد ہو جائے جیسا کہ بعض دفعہ ہو جاتا ہے (چنانچہ دفتر اہلحدیث کے آجکل کئی ایک ویلو گم ہیں) تو اس صورت میں نقصان کس کا سمجھے بائع کا یا مشتری کا؟ مگر شرعی طور پر اس سوال کو منفصل کرنے کے لئے یہ مقدم ہوگا کہ پہلے اس پر غور کیا جائے کہ ڈاکخانہ جو وکیل ہے تو کیسا ہے۔ وکیل بالتقاضی ہے یا وکیل بالقبض؟ پھر ہے تو ایک ہی طرف کا ہے یا دونوں طرفوں کا یعنی صرف بائع کا یا مشتری کا۔ یا دونوں کا ان مراتب کے بعد حکم کی تحقیق ہونی چاہیے کہ روپیہ ضائع ہونے کی صورت میں کس کا نقصان ہے یعنی بائع کو وصول سمجھا جائے یا مشتری کا نقصان مانا جائے؟

خاکسار اپنا ناقص خیال عرض کرتا ہے۔ اگر صحیح ہو تو اس کی تصحیح فرما دیں غلط ہو تو اصلاح کر دیں۔ میری خیال میں ڈاکخانہ دو جہتیں ہے یعنی بائع کا بھی وکیل ہے اور مشتری کا بھی۔ بائع کی طرف سے وکیل بالایصال ہے یعنی مبیع کے پہنچانے کا اور مشتری کی طرف سے وکیل بالایصال ہے یعنی مبلغات کے پہنچانے کا بھی ہے۔ کہ

ahmadimuslim.de

اگر مشتری نے بی یا بیمہ کے لینے سے انکار کر دی تو ڈاکخانہ کی طرف سے اُسپر کوئی جبر نہیں ہوتا اس صورت میں بائع کی مبیع اُس تک پہونچا دیجاتی ہے اور بس۔ اور اگر مشتری قیمت دیکر وصول کرلے تو بائع کو قیمت دیکر دستخط وصول کے کرا لئے جاتے ہیں پس صورت مرقومہ میں ڈاکخانہ نے جس توکل کا کام نہیں کیا اُسی کا نقصان مانا جائے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اگر بائع تک روپیہ نہیں پہونچا تو بائع ذمہ دار نہیں ہے۔ امید ہے کہ علماء کرام گہری نظر ڈالکر اس مسئلہ کو حل فرما دینگے۔ میرے خیال میں علم فقہ کی جزئیات متعلقہ رقبہ و ہتاق نقبہ کی آجکل ضرورت نہیں ضرورت ہے قوانین مسائل کی ہے۔

قانون دان صاحب بھی توجہ فرما کر جواب دیں کہ صورت مذکورہ میں دعوے کیسا چل سکتا ہے۔ اس کے متعلق کوئی فیصلہ چیف کورٹ۔ یا ہائیکورٹ کا ہوا ہو تو اطلاع فرما دیں۔

جواب کا منتظر ابو الوفاء

## اُصلاح کی اصلاح

شیعوں کا ایک رسالہ ماہوار ضلع سارن سے نکلتا ہے اسکا ذکر کبھی کبھی اہلحدیث کے ناظرین بھی سنتے ہیں۔

آج ہم اصلاح مذکور کے ایک ایسے مضمون کا جواب دیتے ہیں جو خاص اہلحدیثوں کے مذہب پر حملہ ہے۔ آپکا ایڈیٹر نامہ نگار لکھتا ہے۔

یہ میں اپنے دوست ایڈیٹر اخبار گمنام مذکور کو مشفقانہ طور پر صرف نصیحت کی غرض سے متنبہ کرنے کیلئے اُن کے مذہب کے چند معمولی عقائد پیش کر کے امیدوار ہوں کہ آئندہ سے پہلے گھر کی خبر لیا کریں جب دوسروں کی فکر کریں۔

سب سے زیادہ اہم الزام یہ ہے کہ کل حضرات اہلحدیث جسمیت خدا کے قائل ہیں اور مثل بندوں کے اُس کے ہاتھ پیر کان آنکھ سب ہی جائز رکھتے ہیں (صرف ناک ان کے خدا کو نہیں ہی وہ بے ناک کا ہے) چنانچہ علاوہ دوانی شرح عقاید میں لکھتے ہیں واکثر المجسمۃ ہم الظاہریون المتبعون بظواہر الکتاب والسنۃ واکثر ہم المحدثون یعنی جسمیت خدا کے قائل وہی لوگ ہیں جو ظاہر کتاب و سنت کے پیرو ہیں جنمیں سے اکثر وہی اہلحدیث ہیں نیز وہابیوں کے امام ابن الجوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں لکھتے ہیں یہ علماء اہلحدیث کا مسلک اور عقیدہ یہ ہے کہ صفات باری (جو قرآن میں بطرض تشبیہ درج ہیں) کو بقیاس حسیات قبول کرتے ہیں انہوں نے قرآن کی آیات متشابہات کو ظاہری معنے میں قبول کر لیا اور ہاتھ پیر وغیرہ کے قائل ہو گئے۔

امام بیہقی نے تو اور بھی ان لوگوں کا پردہ فاش کر دیا چنانچہ لکھتے ہیں "بڑی تعجب شیوخ اہلحدیث کو یہاں لغزش ہوئی ہے۔ حدیث نزول خدا میں اُنہوں نے کہا کہ اگر کوئی پوچھے کہ خدا کیونکر اترتا ہے تو کہینگے جس طرح چاہے اترے اُسکے اختیار میں ہے کہ اترتے وقت متحرک ہو یا نہ ہو اسپر بیہقی لکھتے ہیں کہ اہلحدیث کی یہ فاش غلطی ہے۔ خدا کی شان میں حرکت و سکون کا استعمال نہیں ہوسکتا یہ باتیں حادثات اور مخلوقات کی شان سے ہیں جس سے خدا پاک ہے اور سنئے ان حضرات کے امام اعظم ابن تیمیہ بھی خدا کو مجسم مانتے تھے چنانچہ علامہ ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ کسی جمعہ میں ابن تیمیہ کی مجلس وعظ میں ہمکو شرکت کا اتفاق ہوا تو امام صاحب نے بیان کیا کہ خدا عرش سے اس طرح اترتا ہے جس طرح زمین پر ہم اترتے ہیں یہ کہکر زینہ سے اوپر کے اترکر دوسری زینہ پر چلے آئے کہ اس طرح خدا بھی عرش سے دنیا پر اترتا ہے۔ ابن تیمیہ کے اصحاب بھی جسمیت خدا کے قائل ہیں (دیکھو شرح عقائد عضدی ملا جلال الدین دوانی) اور ابن تیمیہ اپنی مشہور کتاب الرد علی المنطق میں لکھتے ہیں وامکان رویتہ نعلم بالادلۃ العقلیۃ القاطعۃ یعنی خدا کا ممکن الرویت ہونا دلائل عقلیہ قطعیہ سے ثابت ہے شیخ الاسلام ابو اسمٰعیل انصاری اور علامہ ذہبی جو ان وہابیوں کے بہت بڑے مستند عالم ہیں بلکہ امام ہیں اور وہابی ان کی تحقیقات پر اپنے دین و ایمان کا مدار رکھتے ہیں اپنی کتاب العرش والعلو میں لکھتے ہیں کہ (۱) خدا عرش پر بیٹھا ہے اور اتنا ڈیل ڈول والا ہے کہ اس کا جسم چار چار انگشت عرش سے باہر لٹکا ہوا ہے (۲) خدا اتنا وزنی ہے کہ اس کا بنایا ہوا عرش بھی اس کا بوجھ اٹھانے میں قاصر ہے اور جب (وہابیوں کا) خدا اُسپر (سنبھلکر) بیٹھتا ہے چرچراتا رہتا ہے (۳) خدا ہر شب جمعہ آسمان اول سے جھانکتا ہے اور قبل خلقت دنیا مچھلی کے پیٹ میں بیٹھا رہتا تھا (۴) جہنم میں جب گنہگار بھر دئیے جائیں گے تو خدا سے جہنم اپنے پیٹ نہ بھرنیکی شکایت کریگا اسوقت خدا اپنی ٹانگ دوزخ میں ڈالدیگا مضر کہمش۔ احمد یحییٰ جو امام بخاری۔ اور مسلم کے اساتذہ ہیں اور اہلحدیث کے شیوخ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ خدا صورت رکھتا ہے جسکے اعضا بھی ہیں اور اجزا بھی۔ سیر کرتا ہے۔ اترتا ہے چڑھتا ہے۔ مصافحہ کرتا ہے اور آخرت میں بھی مسلمانوں سے معانقہ کریگا۔

کبھی بعض اہلحدیث یہ روایت کرتے ہیں کہ وہ اسی دنیا میں خدا کی زیارت کرتے ہیں اور خدا انکی زیارت کرتا ہے اور داؤد الجوالیقی کہتا تھا کہ خدا کو عضو مثل انسان کے ہیں اور مجھ سے اُس کے جس عضو کی بابت چاہو سوال کرو۔

ahmadimuslim.de

[illegible] بحوالہ مذکورہ - وہ

[illegible] بنوٹس) ہے اگر

[illegible] لوفان نوح پر خدا آمادہ یا

[illegible] فضل طہ پر بلا دکل حلاً

علامہ شہرستانی میں ملاحظہ کریں (اصلاح بابت یکم و ۱۵ شعبان ۴۵ھ صفحہ ۱۲ وصفحہ ۶)

جواب - اصلاح کی نیک نامی و شیریں کلامی کے مخالف تو قائل تھے ہی لطف یہ ہے کہ اپنے بھی اسکی داد دیتے ہیں چنانچہ عصر جدید کا ایک معزز شیعہ نامہ نگار لکھتا ہے -

" میں کوئی تین چار سال سے رسالہ " اصلاح " کو بالاستیعاب دیکھتا رہا ہوں اس عرصہ میں یوماً فیوماً اس کو اصل مقصد سے علاحدہ ہوتے پایا - ہر پرچہ کو دیکھ کر اس پر نہایت نیک نیتی اور دل سوزی سے نکتہ چینی کا ارادہ کرتا مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے آئندہ نمبر میں اسکی تلافی ہو جائے خاموش ہو رہتا - یہانتک کہ یہ ماہوار سے پندرہ روزہ ہو گیا - چنانچہ اس وقت جمادی الثانی کا ڈبل نمبر میرے پیش نظر ہے جس کو دیکھ کر چپ رہنا اخلاقی جرم - اور اپنا مافی الضمیر عرض کرنا میں نے انسانی فرض سمجھا -

ممکن ہے کسی سوسائٹی میں " اصلاح " کی یہ ادا پسند کی گئی ہو مجھ کو تو ہمیشہ اس کے اس انداز پر اعتراض رہا - بلکہ اب تو اکثر حضرات کو اظہار ناپسندیدگی کرتے پاتا ہوں - شاید یہی وجہ ہو کہ اب اس کے وی پی زیادہ واپس ہونے لگے - چنانچہ اس وقت یکم اور ۱۶ جمادی الثانی کا پرچہ میرے سامنے رکھا ہے جس کے صفحہ ۲۷ پر اڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اصلاح کی مالی حالت اب ابتر ہو رہی ہے - کیونکہ ۳۶۹ وی پی واپس آنے سے کسی طرح امید نہیں کہ دفتر کی مالی حالت درست رہ سکے - میں کہتا ہوں اگر یہی حسن بیان رہا تو اس کمی میں ترقی ہوگی - اب یہ رسالہ " اصلاح " نہیں - بلکہ " برق لامع " ہے - رسالہ بھر میں ایک آدھ ہی مضمون ایسا ہوتا ہوگا جو جلسہ عام میں پڑھا جا سکے "

(عصر جدید - بابت اکتوبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۳۹ و صفحہ ۴۰)

لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ " اصلاح " ایک ایسی قوم کا آرگن ہے جنکی نوک سنان سے طبقہ اوّل کے اعلیٰ مسلمان بھی نہ بچ سکے تو یہ رنج بالکل دفع ہو جاتا ہے اور زبان پہ بے ساختہ جاری ہوتا ہے کہ ؎ بھلا ہوا ہم کر دی کہ دعوت خانہ آگئی -

۳ - رشوں کے اہلحدیث میں ہم نے اڈیٹر اصلاح کی فرعونیت اور تکبر کا ذکر کیا تھا کہ ایسا مغرور ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کو بھی اپنے مقابل کا نہیں سمجھتا

آج ہم اُس کے نامہ نگار کی فرعونیت کا اظہار کرتے ہیں کہ " اہلحدیث " کو گمنام اخبار لکھتا ہے حالانکہ اسی اصلاح میں اہلحدیث کا کئی ایک دفعہ نام شائع ہو چکا ہے بلکہ اصلاح کے اسی پرچہ ۱۶ شعبان میں اہلحدیث کا نام درج ہے پھر ایک ایسے اخبار کو جو شیعوں کے سب سے بڑے مجتہد سے زیادہ شہرت رکھتا ہو - گمنام لکھنا بجز فرعونی دماغوں کے اور کس کا کام ہے -

یہ تو ان حضرات کے اخلاق کا ذکر ہے - اب سنئے جواب -

(۱) اصلاح مع اپنے دیگر ہم خیال برادران کے کئی ایک دفعہ لکھ چکا ہے کہ وہابی فرقہ عبدالوہاب نجدی سے چلا ہے مگر ناظرین آج اس مضمون کو دیکھئے کہ صدیوں پہلے کے اقوال کو اہلحدیثوں کا مذہب بنایا گیا ہے - علامہ عبدالکریم شہرستانی چھٹی صدی میں گذرے ہیں ان کی تصنیف میں جن کے اقوال ہیں وہ اُن سے بھی پہلے کے ہیں پھر اگر اہلحدیثوں کی ابتدا عبدالوہاب سے ہوئی ہے تو یہ اقوال اُنکا مذہب کیوں ہوئے پس یا تو اہلحدیثوں کی قدامت تسلیم کرو یا ان اعتراضات کو واپس لو کیا خوب ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں + لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا -

(۲) تم کو اور تمہارے ہم خیال برادران کو آجتک معلوم نہیں کہ اہلحدیثوں کا مذہب کیا ہے یہی وجہ ہے کہ تم لوگ اس ناواقفی میں سخت دھکے کھاتے ہو - سنو ! اہلحدیث کسی امتی کے اقوال یا افعال کو اپنا مذہب نہیں سمجھتے اُنکا یہ قول نہیں کہ الفتویٰ علیٰ قول الامام مطلقاً (درمختار) بلکہ انکے مذہب کا مجمل بیان یہ ہے کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن + پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

جس کو اُردو میں یوں سمجھو کہ ؎

ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے + قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے

اس کے سوا کسی امتی (عالم ہو یا صوفی - مجتہد ہو یا محدث) کے قول کو اہلحدیث اپنا مذہب قرار نہیں دیتے - اُنکا مذہب یہ ہے کہ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی جو کچھ کوئی کہے وہ اُسکی ذاتی رائے ہے تمام جماعت کے لئے سند یا مذہب نہیں جبتک قرآن و حدیث اُس کی شہادت نہ دیں اسی لئے اُنکا قول ہے ؎

گو غوث و قطب و مقتدا تھا + وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا -

چنانچہ علامہ شہرستانی ملل و نحل میں اہلحدیث کے مذہب کی کیفیت لکھتے ہیں :-

وانما سموا اصحاب الحدیث لان عنایتہم بتحصیل الاحادیث ونقل الاخبار وبناء الاحکام علی النصوص ولا یرجعون الی القیاس الجلی والخفی ما وجدوا خبرا او اثرا (جلد ۲ صفحہ ۱۳ برحاشیہ ابن حزم)

یعنی اہلحدیث کا نام اہلحدیث اس لئے رکھا گیا ہے کہ انکی توجہ ہمیشہ احادیث اور اخبار کے حاصل کرنے کی طرف رہی اور احکام شرعی کو وہ نصوص شرعیہ پر مبنی کرتے تھے اور جبتک حدیث پاتے قیاس کی طرف مطلق رجوع نہ کرتے۔

ایسا ہی علامہ ابن الخلدون مقدمہ تاریخ میں اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ باب الفرق بین اہل الحدیث واصحاب الرائے میں لکھا ہے۔

جو لوگ اہلحدیث کے مذہب کو اقوال الرجال پر مبنی سمجھتے ہیں یا اہلحدیث کے مذہب میں اقوال الرجال کی تسلیم کو دخل جانتے ہیں۔ وہ اس مذہب کی شناخت کو نہیں پہونچے۔ اس سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو اہلحدیث کے مذہب کو جب المقدسی بہ میں تلاش کرتے ہیں تو چونکہ وہاں اہلحدیث کا نام نہیں پاتے تو حیرت میں دم بخود ہو کر کہتے ہیں کہ اہلحدیث کا مذہب نیا ہے مگر چونکہ وہ اس تحقیق کو اخلاص نیت سے شروع نہیں کرتے اس لئے انکو یہ تکالیف اور اہل علم کی نگاہ میں سبکی حالت ہوتی ہے کسی فرقہ کا وجود اس کے اعتقادات اور اعمال کے وجود سے ثابت ہوتا ہے نام سے نہیں۔ زمانہ صحابہ میں یہ عام دستور تھا کہ دینی مسائل کی بنا قرآن و حدیث پر سمجھتے تھے نہ کہ کسی امام کے اقوال پر جیسا در مختار میں لکھا ہے الفتوی علی قول الامام مطلقا یعنی ہمیشہ امام ابوحنیفہ صاحب کے قول پر فتویٰ ہونا چاہئے گو اہلحدیث کا لفظ اس طبقے میں نہ تھا مگر عمل بالحدیث تھا پس یہی اہلحدیث کے مذہب کا ثبوت ہے۔ اہلحدیث کا لقب کوئی مذہبی نہیں ہے کوئی شخص اگر تمام عمر اہلحدیث نہ کہلائے مگر عمل قرآن و حدیث پر کرے وہ بھی حقیقت میں اہلحدیث ہے اہلحدیثوں کو کام سے کام ہے نام سے نہیں (اس کے متعلق منفصل پھر کبھی ہم لکھینگے)

خیر یہ تو ہوا آپکی اس غلط فہمی کا جواب جو آپنے اہلحدیث کا مذہب سمجھنے میں کی ہے کہ اقوال علماء کو اہلحدیث کا مذہب بنایا ہے حالانکہ اقوال علماء اہلحدیث کا مذہب نہیں بلکہ صرف قرآن و حدیث اہلحدیث کا مذہب ہے پس آئندہ کو آپ اس اصول کو یاد رکھکر اہلحدیث کے مذہب پر اعتراض کرنا چاہیں تو قرآن و حدیث کے مضمون پر کیا کریں ورنہ اقوال الرجال پر اعتراض کرینگے تو یہی جواب سنینگے کہ

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

اب سنو اصل مسئلہ کا جواب۔ متقدمین اہلحدیث کا مذہب صفات باری تعالیٰ کے متعلق یہ ہے کہ انپر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت انکی سپرد بخدا کرتے ہیں چنانچہ اہلحدیثوں کی کل تصنیفات اسپر گواہ ہیں جامع ترمذی حدیث کی اور تفسیر معالم التنزیل۔ خازن۔ فتح البیان فن تفسیر میں دیکھ لیں کہ ہر ایک صفت کے بیان میں یہ تحریر ملتی ہے کہ اسپر ایمان لاؤ اور کیفیت خدا کی سپرد کرو۔ مگر ہم تمکو کسی دور دراز مقامات پر نہیں لیجاتے بلکہ تمہارے ہی اسٹیشن پر فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ شکر ہے کہ آپنے خود ہی علامہ شہرستانی کی **ملل والنحل** کا حوالہ دیا ہے اور اسی کے حوالہ سے اعتراض کیا ہے اس لئے ہم بغرض آسانی اسی کتاب میں سے بلکہ اسی عبارت میں سے آپکو دکھاتے ہیں کہ آپنے کیا تماشہ خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا ہے تم سے تو توقع نہیں کہ اس خیانت کو دیکھکر بھی نادم ہو۔ مگر ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس کرپانی مومن کی کرتوت ملاحظہ کریں

علامہ شہرستانی فرقہ مشبہہ کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

(الشبهة) ان السلف من اصحاب الحديث لما راوا توغل المعتزلة فی علم الله تعالیٰ السنة التی عهدوها من الائمة الراشدين ونصرهم جماعة من بنی امية علی قولهم بالقدر وجماعة من خلفاء بنی العباس علی قولهم بنفی الصفات وخلق القرآن تحيروا فی تقرير مذهب اهل السنة والجماعة فی متشابهات آيات الكتاب واخبار النبی صلی الله عليه وسلم فاما احمد بن حنبل وداود بن علی الاصفهانی وجماعة من ائمة السلف فجروا علی منهاج السلف المتقدمين عليهم من اصحاب الحديث مثل مالك بن انس ومقاتل بن سليمان و سلكوا طريق السلامة فقالوا نؤمن بما ورد به الكتاب والسنة ولا نتعرض للتاويل بعد ان نعلم قطعا ان الله عزوجل لا يشبه شيئا من المخلوقات وان كل ما تمثل فی الوهم فانه خالقه ومقدره و كانوا يحترزون عن التشبيه الی غاية ان قالوا من حرك يده عند قراءته خلقت بيدی او اشار باصبعيه عند روايته قلب المؤمن بين اصبعين من اصابع الرحمن يجب

متقدمین اہلحدیث نے جب معتزلہ کا غلو علم الٰہی میں دیکھا اور مخالفت سنت کی معتزلہ نے کی جسکو محدثین نے ائمہ راشدین سے پایا تھا اور بنی امیہ اور عباسی خلفا نفی صفات میں اور قرآن کے مخلوق ہونے میں انکی مدد کی تو اہلحدیث سنت جماعت کے مذہب دربارہ متشابہات اور اخبار النبی بیان کرنے میں سخت متحیر ہوئے امام احمد بن حنبل اور داود اصفہانی اور ان کے سوا ائمہ سلف کی ایک جماعت تو متقدمین اہلحدیث کی روش پر چلے جیسے امام مالک مقاتل بن سلیمان وغیرہ۔ وہ تو ٹھیک سلامتی کی راہ پر چلے انہوں نے یہی کہا کہ جو کچھ قرآن و حدیث میں آیا ہے ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور تاویل کے درپے نہیں ہوتے بعد اس کے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں اور جو چیز وہم گمان میں آتی ہے وہ اس کا ہی خالق ہے اور اہلحدیث خدا کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینے سے پرہیز کرتے تھے یہانتک انہوں نے کہا ہے کہ جو کوئی اس آیت

ahmadimuslim.de

قطع یدہ وقلم اصبعہ وقالوا انما توقفنا فی تفسیر الآیۃ وتاویلہا لامرین (احدہما) المنع الوارد فی التنزیل فی قولہ تعالی فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا فنحن نحترز من الزیغ (والثانی) ان التاویل امر مظنون بالاتفاق والقول فی صفات الباری تعالی بالظن غیر جائز فربما اولنا الآیۃ علی غیر مراد الباری تعالی فوقعنا فی الزیغ بل نقول کما قال الراسخون فی العلم کل من عند ربنا آمنا بظاہرہ وصدقنا بباطنہ ووکلنا علمہ الی اللہ تعالی ولسنا مکلفین بمعرفۃ ذلک اذ لیس من شرائط الایمان وارکانہ واحتاط بعضہم اکثر احتیاطا حتی لم یفسر الید بالفارسیۃ ولا الوجہ ولا الاستواء ولا ما ورد من جنس ذلک بل ان احتاج فی ذکرہا الی عبارۃ عبر عنہا بما ورد لفظا بلفظ فہذا ہو طریق السلامۃ ولیس ہو من التشبیہ فی شیء غیر ان جماعۃ من الشیعۃ الغالیۃ وجماعۃ من اصحاب الحشویۃ صرحوا بالتشبیہ مثل الہشامیین من الشیعۃ ومثل نصر وکہمش واحمد الجہیمی وغیرہم من اہل السنۃ[1] قالوا معبودہم صورۃ ذات اعضاء وابعاض اما روحانیۃ او جسمانیۃ یجوز علیہ الانتقال والنزول والصعود والاستقرار والتمکن واما مشبہۃ الشیعۃ فستاتی مقالاتہم فی باب الغلاۃ واما مشبہۃ الحشویۃ فذکر الاشعری عن محمد بن عیسی انہ حکی عن نصر وکہمش واحمد الجہیمی انہم اجازوا علی ربہم الملامسۃ والمصافحۃ وان المخلصین یعاینونہ فی الدنیا والآخرۃ اذا بلغوا من الریاضۃ والاجتہاد الی حد الاخلاص والاتحاد المحض وحکی الکعبی عن بعضہم انہ کان یجوز الرویۃ فی الدنیا وان یزوروہ ویزورہم وحکی عن داود الجواربی انہ قال اعفونی عن الفرج واللحیۃ واسالونی عما وراء ذلک وقال ان معبودہم جسم ولحم ودم ولہ جوارح واعضاء من ید ورجل ورأس ولسان وعینین واذنین ومع ذلک جسم لا کالاجسام ولحم لا کاللحوم ودم لا کالدماء وکذلک سائر الصفات وہو لا یشبہ شیئا من المخلوقات ولا یشبہہ شیء وحکی انہ قال ہو اجوف من اعلاہ الی الصدر مصمت ما سوی ذلک وان لہ وفرۃ سوداء ولہ شعر قطط واما ما ورد من التنزیل من الاستواء والوجہ والیدین والجنب والمجیء والاتیان والفوقیۃ وغیر ذلک فاجروہا علی ظاہرہا اعنی ما یفہم عند الاطلاق علی الاجسام وکذلک ما ورد فی الاخبار من الصورۃ فی قولہ علیہ السلام خلق آدم علی صورۃ الرحمن وقولہ حتی یضع الجبار قدمہ فی النار وقولہ قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن وقولہ خمر طینۃ آدم بیدہ الخ

قرآنی (مقطوع ہیہاتی) کو پڑھتے ہوئے ہاتھ ہلائے یا اس حدیث (قلب المؤمن) کو پڑھتے ہوئے انگلی سے اشارہ کرے تو اس کا ہاتھ اور انگلی کاٹ دینی چاہئے دکیونکہ اس کے ایسا کرنے سے اشتباہ ہوتا ہے کہ خدا کا ہاتھ اس جیسا ہوگا) ان اہلحدیثوں نے کہا ہے کہ ہم آیت کی تاویل کرنے سے دو وجہ سے رکتے ہیں ایک تو یہ کہ قرآن مجید میں ہمکو اس سے منع کیا گیا ہے دوسرے یہ کہ تاویل ظنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں ظن سے کام لینا جائز نہیں ممکن ہے ہم آیت کی کوئی ایسی تاویل کریں جو خدا کی مراد کے برخلاف ہو تو ایسا کرنے سے ہم گمراہی کے گڑھے میں گر پڑینگے ہم ظاہر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے باطن کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کا علم اللہ کو سپرد کرتے ہیں اور ہم اس کی معرفت کے مکلف بھی نہیں ہیں کیونکہ یہ معرفت ایمان کے ارکان سے نہیں بعض اہلحدیث نے تو بہت ہی احتیاط کی ہے یہانتک کہ ید اور استوا وغیرہ کا فارسی ترجمہ بھی نہیں کرتے بلکہ اگر ان (اہلحدیثوں) کو ان آیات کی تفسیر وغیرہ کرنے میں کسی اور عبارت کی حاجت بھی ہوتی تھی تو انہی عبارت کو جو قرآن شریف میں ہے لفظ بلفظ نقل کر دیتے تھے یہی طریقہ سلامتی کا ہے اور اس میں کسی طرح کی تشبیہ نہیں ہے لیکن ایک جماعت نے شیعوں میں سے اور ایک جماعت نے اصحاب الحدیث میں خدا کی صفات کو تشبیہ دی ہے انہوں نے کہا ہے کہ خدا کے اعضا اور حصے ہیں روحانیہ یا جسمانیہ انکا آنا جانا جائز ہے شیعوں سے جو مشبہہ ہیں انکا کلام تو آئندہ آئیگا اور حشویہ میں سے جو مشبہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ خدا کو دیکھنا اور مصافحہ کرنا بھی ممکن ہے داؤد جواربی سے روایت کی گئی ہے کہ خدا کی داڑھی اور فرج کے سوا اور جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ جسم گوشت اور خون ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں سر زبان کان وغیرہ ہیں باوجود اس کے وہ ان اجسام اور اس گوشت جیسا نہیں نہ اس خون جیسا ہے اسی طرح اس کی باقی صفات ہیں کہ مخلوق میں سے کسی کے مشابہ نہیں (اس سب کو بیان کر کے مصنف لکھتے ہیں کہ) ان باتوں میں سے بہت سی باتیں یہودیوں سے لیگئی ہیں کیونکہ اس قسم کی تشبیہ یہودیوں کی طبیعت میں داخل ہے یہانتک کہ یہودی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ خدا کی آنکھیں دکھی تھیں تو فرشتے اسکی بیمار پرسی کو آئے تھے اور طوفان نوح میں یہانتک رویا کہ اسکی آنکھوں پر ورم ہوگیا اور عرش اس کے نیچے سے چیختا ہے اور ہر ایک طرف سے چار چار انگل بڑھتا ہے۔

**ناظرین!** اس ساری عبارت کو عربی اور اردو میں غور دیکھئے کہ رفیقی ناماً نگار نے کہاں تک ایمانداری سے کام لیا ہے

[1] یہ لفظ اسی طرح کتاب میں ہے غالباً اس کی جگہ السنۃ صحیح ہے (ایڈیٹر)

اربعین صباحاً وقوله وضع يده او كفه على كتفي وقوله حتى وجدت برد انامله في صدري الى غير ذلك اجروها على ما يتعارف في صفات الاجسام وزادوا في الاخبار اكاذيب وضعوها ونسبوها الى النبي عليه الصلاة والسلام واكثرها مقتبسة من اليهود فان التشبيه فيهم طباع حتى قالوا اشتكت عيناه فعادته الملائكة وبكى على طوفان نوح حتى رمدت عيناه وان العرش ليأط من تحته كاطيط الرحل الجديد وانه يفضل من كل جانب اربعة اصابع ۔

عبارت مذکورہ سے کئی ایک باتیں ثابت ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ متقدمین اہلحدیث کا مذہب صفات خداوندی میں تمہا ندوہ یہ کہتے تھے کہ خدا کے ہاتھ ہیں نہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہماری جیسے ہیں نہ کسی فرشتے جیسے بلکہ معانی انکا خدا کو ہی سپرد کرتے تھے۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ شیعہ اور بعض اہلحدیث خدا کی صفات میں تشبیہ دیتے ہیں یعنی اس کے ہاتھ پاؤں کے قائل ہیں لیکن باوجود اس کے وہ اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ ہماری طرح اس کے ہاتھ پاؤں نہیں مگر رافضی صاحب کہتے ہیں کہ مثل بندوں کے اس کے ہاتھ پیر ہیں کیا اس کذب بیانی کی بھی کوئی سزا ہے۔ تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ داؤد جواربی کوئی شخص ہے جو اسکا قائل ہے سو وہ نہ اہلحدیث ہے نہ اہلحدیث کا کوئی امام نہ اہلحدیث کے طبقات میں اسکا شمار ہے۔ یہانتک کہ ابن خلکان نے علماء میں بھی اسکا نام نہیں لکھا۔ چوتھی بات یہ ثابت ہوئی کہ خدا کے رونے کا عقیدہ علامہ شہرستانی نے یہودیوں کی طرف منسوب کیا ہے جسکو رافضی نے اہلحدیثوں کی طرف لگا دیا۔ اگر عبارت کو نہ سمجھنے سے ہوا ہے تو لیاقت معلوم اور اگر سمجھکر ہوا ہے تو دیانت و امانت ندارد۔

مختصر یہ ہے کہ جمہور اہلحدیث تو صفات باری تعالیٰ میں بالکل مفوض تھے یعنی انکا مسلک یہی ہے کہ انکی ماہیت اور کیفیت خدا ہی کو معلوم ہے مگر متاخرین میں سے بعض لوگ بعض شیعہ کے ہم رائے ہو گئے سو جس طرح ان شیعوں کی رائے تمام شیعوں کا مذہب نہیں ہو سکتی اسی طرح ان چند افراد کی رائے سب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی حالانکہ شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حضرت علی کو خدا جانتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت علی کو مستحق نبوت سمجھتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو علی کو بادلوں میں آنے کے منتظر ہیں اور ایسے ہوائی گھوڑے پر تو سب کے سب سوار ہیں کہ ایک موہومی امام پیدا ہوکر کہیں غار کوہ میں چھپا بیٹھا ہے جو کبھی نکلیگا۔ نعوذ باللہ من ھذا الجنون۔

# ندوۃ العلماء اور حافظ جماعت علی شاہ

ہمارے ناظرین ندوۃ العلماء کو تو جانتے ہونگے کہ چند علما نے ایک انجمن قائم کی تھی جسکا مقصد اعلیٰ یہ تھا کہ مسلمان فرقوں کے باہمی منافرت کو دور کیا جائے (جو حد سے متجاوز ہو گئی ہیں) اپنی حد پر لادیں۔ غالباً حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے واقف نہونگے شاہ صاحب موضع علی پور ضلع سیالکوٹ (پنجاب) کے سادات میں سے ہیں۔ زیادہ جامع مانع تعریف آپ کی یہ ہے کہ آپ امرتسر کے اخبار اہل فقہ کے سرپرست ہیں پس جو اعتقادات اور خیالات اہل فقہ شائع کر رہا ہے وہ سب حضرت شاہ صاحب کے پسندیدہ ہیں مولود رسمی وغیرہ بدعات مروجہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استمداد و استعانت انبیاء و اولیا وغیرہ سب کے حضرت شاہ صاحب قائل ہیں غرض مختصر یہ کہ آپ پکے رسمی حنفی ہیں انہی اعتقادات کی وجہ سے ایک دفعہ موجودگی مولوی عبدالسبحان صاحب بہاری حضرت شاہ ابو الخیر صاحب دہلوی ان شاہ صاحب پر بہت خفا ہوئے تھے شاہ ابو الخیر صاحب نے جب سنا کہ یہ شاہ صاحب آنحضرت کے لئے علم غیب کے قائل ہیں تو بڑے جوش میں آکر اپنے سینہ پر ہاتھ مار مار کر فرماتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسکی بھی خبر ہے؟ افسوس تم حافظ قرآن ہو؟ نہایت غیظ و غضب میں آپ ان سے خطاب فرماتے رہے۔ غرض آپ کے وہی خیالات صافیہ ہیں جو حضرت بریلوی صاحب کے ہیں اور حضرت بریلوی (جو ندوہ کے اول مخالف ہیں) اس سب بانی کے چشمہ فیض ہیں یہی وجہ ہے کہ اہل فقہ میں بریلوی صاحب کی ان لفظوں میں تعریف ہوتی ہے:۔

اعلیٰ حضرت حامی سنت ماحی بدعت جامع معقول و المنقول حاوی فروع و اصول حضرت مولانا الحاج محمد احمد رضا خان صاحب الملقب بعبد المصطفیٰ دام برکاتہم (اہل فقہ ۳ رمضان - ۱۱ اکتوبر ص۱)

یہ تو ہے شاہ صاحب کی اعتقادی کیفیت۔ باقی رہا آپکا علمی درجہ سو اسکی بابت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہمارا مشاہدہ اتنا ہے کہ جن دنوں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔ مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ کے لئے لاہور تشریف لائے تھے تو پیر صاحب کی فرودگاہ پر علماء کے مجمع میں کسی بات کے ذکر پر جناب حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے یہ حدیث پڑھی ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ اس حدیث کو آخری لفظ کو صلحت الجسد کلہ پڑھ گئے۔ جس پر علماء کو نہایت حیرانی ہوئی چنانچہ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی نے باہر نکلکر مجھسے پوچھا یہ کون صاحب تھے

جنہوں نے صلٰوۃ الجسد پڑھا تھا میں نے کہا آپ کے پڑوسی اور اہلحدیثوں کے مہربان جناب حافظ جماعت علی شاہ اس واقع اور اس کے علاوہ دیگر قرائن سے ہمارا غالب گمان ہے کہ شاہ صاحب عربی کتاب کا ایک صفحہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کیونکہ جب سے آپ اورینٹل کالج لاہور کے متوسط درجہ مولوی عالم کے امتحان میں فیل ہوئے ہیں اس سے بعد آپ کو حبس دم کے سوا اور کوئی شغل نہیں رہا جسکو عام لوگ تصوف اور سلوک کا اعلیٰ مرتبہ جانتے ہیں حالانکہ اسکو سلوک اور تصوف سے کوئی بھی نسبت نہیں۔ بہر کیف یہ ہیں جناب شاہ صاحب علی پوری۔ اسپر ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ ان دونوں لفظوں ندوہ اور شاہ صاحب کی تشریح کس غرض سے کی گئی ہے۔ وہ غرض یہ ہے کہ ندوۃ العلماء نے ان شاہ صاحب کو اپنا سرپرست (مربی یا پیٹرن) بنایا ہے جیسے اخبارات وطن اور وکیل سے معلوم ہوا۔

اس موقع پر یہ سوال کرنا کہ ندوہ نے کیوں ایسا کیا ہمارا کام نہیں کیونکہ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

وہ یہ سوال [illegible] صاحب جیسے بزرگ سے مستفیض ہیں ندوہ جیسے روشن خیال اور آزادی پسند انجمن سے نباہ ہوسکیگا؟ ہم تو خوش ہیں کہ شاہ صاحب علماء ندوہ سے ملتے جلتے رہیں تاکہ تبادلہ خیالات سے شاہ صاحب کے پرانے خیالات پر بھی کچھ اثر پہونچے لیکن رفتار زمانہ سے توقع نہیں کہ وہ اس تعلق کو نباہے۔ البتہ ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ندوہ نے جس غرض سے شاہ صاحب کو سرپرست بنایا ہے (جیسا کہ ندوہ کے خط مرسلہ بنام شاہ صاحب سے مترشح ہوتا ہے) وہ غرض پوری ہونی مشکل ہے بقول شخصے "رشتہ اگر کہ سنگائی۔ اپنی پرائی"

بہرحال ہم اس تعلق پر ندوہ سے زائد شاہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کا یہ تعلق دیرپا ہو۔ اور آپ ندوہ کے قواعد وضوابط کے پابند رہیں جنہیں سے ایک اصل ندوہ کا یہ بھی ہے کہ ہندوستان کے اہلحدیث اہلسنت والجماعت میں ہیں غالباً اس اصل کو شاہ صاحب بھی منظور فرماوینگے گو انکے منظور کرنے نہ کرنے سے اہلحدیثوں کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں البتہ خود ان کے خیالات کی اصلاح ہے۔

# آریوں نے مباحثات کا رخ بدل دیا

عموماً آریہ سماجوں میں سالانہ جلسوں کے موقع پر کچھ وقت مباحثہ کا بھی ہوا کرتا ہے جس میں مخالف مذہب کو سوال کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اور چند ایک دفعہ تھوڑے تھوڑے وقت میں تقریریں ہو کر پبلک کو کسی قدر اصلیت معلوم ہو سکتی ہے۔ لاہور کی دچھووالی سماج میں بھی یہ دستور تھا مگر افسوس کہ اس عمدہ اور بہت ہی مفید نتیجہ خیز طریق کو آریہ سماج لاہور نے بدل دیا اور بجائے مباحثہ کے یہ کیا کہ ہر ایک مذہب کے قائم مقام مضمون مقررہ پر صرف ایک دفعہ تقریر کر سکیں آریہ سپیکر غالباً سب سے بعد اٹھیگا جو سب کی تقریروں کا رد کرکے آریہ ججوں کی عدالت سے ڈگری حاصل کرلیگا اور اخباروں میں لکھنے کا موقع ملیگا کہ آریہ سماج کو سب مذاہب پر فوقیت رہی۔ حاضرین نے چونکہ ایک ہی دفعہ تقریر سنی ہوگی نیز وہ سب سے اخیر سماج کی سنینگے اسلئے انکے ذہن میں سماج ہی کی تقریر غالب اور موثر رہیگی۔ یہ تو ہے اصل بھید مگر آریہ اخبار پرکاش کا لائق اڈیٹر اپنی منطق سے کام لیتا ہوا لکھتا ہے کہ گو مباحثات مفید ہیں مگر چونکہ مباحثہ کرنیوالے نیک نیتی سے نہیں آتے اسلئے یہ طریقہ بدلا گیا۔ کیا خوب! اوجناب کیا آپ کے طریقہ بدلنے سے سپیکر اور بولنے والے بھی بدلے جائینگے بولنے والے تو آخر وہی ہونگے جو پہلے بدنیتی سے آتے تھے اب بھی انکی نیت ان کے ساتھ ہوگی۔ صاف کیوں نہیں کہتے کہ متعدد دفعہ فریقین کے سوال وجواب منہ سے حاضرین کو کسی قدر اصلیت کا پتہ ملسکتا تھا جس سے آریہ سماج کو ہمیشہ نقصان رہا۔ اب اس نقصان سے بچنے کی خاطر بطور حفظ ماتقدم یہ تجویز سوچی گئی۔

مزید تعجب یہ ہے کہ آریہ سماج کو مباحثات میں جب کبھی منصف بنانے کے لئے کسی فریق کی طرف سے کہا گیا تو اس نے یہی جواب دیا کہ پبلک خود منصف ہے۔ دونوں فریقوں کی سنکر جو فیصلہ پبلک کرے وہ بہتر ہے مگر آج اس اصل سے بھی برخلاف کارروائی ہوئی ہے کہ مباحث چونکہ نیک نیتی سے بحث نہیں کرتے اس لئے پبلک کی منصفی بھی درکنار ای جناب! اگر کوئی فریق بدنیتی سے تقریر کرتا ہے تو کرے پبلک تو اس کی تقریر کو سن سکتی ہے جسکو سننا منظور ہے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ آریہ سماج لاہور اس فیصلہ پر نظر ثانی کرکے دستور قدیم کے مطابق ہر ایک مناظر کو اختیار دینگے کہ وہ جس مضمون پر چاہیں علاوہ دیگر سوال کر سکتے ہیں ہم پرکاش کے قابل اڈیٹر کو اس کے اس فقرہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ "بحث مباحثہ کے ذریعہ بہ نسبت لیکچروں کے پبلک

[illegible] کی تہ کو جلد پہونچ سکتی ہے" پس آریہ سماج اگر اپنے میں راستی کا زور باقی ہے

نماز اربعہ۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ ہندوں۔ آریوں کی عبادت کا مقابلہ
المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ اہلحدیث کے طریق پر نماز پڑھنے کا بیان ۴/

تو دستور قدیم کے مطابق مباحثہ کے طریق کو جاری کرے۔ کیا دستور قدیم کے مطابق کرنے سے کوئی پولٹیکل اعتراض آریوں پر آسکتا ہے یا نہ کرنے سے کوئی اعتراض اٹھ سکتا ہے وہ تو بات ہی الگ ہے بلکہ مباحثات کو جاری کرنے سے آریہ سماج کے ایک دعویٰ کی تصدیق یا کسی قدر تائید ہو سکتی ہے کہ آریہ سماج ایک مذہبی سوسائٹی ہے پولٹیکل نہیں۔ پس مذہبی سوسائٹی کو مذہبی مباحثات کرنے سے کیا شرم اور کیا رکُ؟

**سماجی متر و!** ؎ من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

## آرین گپ

آریہ اخبار پرکاش نے ایک اُڑتے پر کی اُڑائی ہے۔ کہ موضع بن قمر الضلع (؟) وہ میں آٹھ سو راجپوتوں کو آریہ بنایا جاویگا۔ ان لوگوں کو اورنگ زیب کے عہد میں جبراً مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تھی جس سے یہ خاندان اپنی ہندو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا لیکن چونکہ یہ لوگ دل سے اسلام کے قائل نہ تھے یہ مسلمانوں میں جذب نہ ہوئے تھے۔

ہم اپنے دوست اڈیٹر پرکاش کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں اس خبر کی تکذیب کیلئے کسی بیرونی تحقیقات کا محتاج نہیں رکھا۔ اڈیٹر صاحب کیسے پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔ صاف یہ نہیں لکھتے کہ اورنگ زیب نے جبراً مسلمان انکو بنالیا تھا بلکہ کہتے ہیں کہ جبراً مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ پھر کمال یہ ہے کہ اورنگ زیب کے وقت میں تو وہ جبراً مسلمان بنائے گئے مگر آجتک وہ اسی جبر ہی میں پھنسے رہے۔ شائد اُن کو اور اُن کے باپ دادا کو کسی مسلمان نے یقین دلا دیا ہو گا کہ ابھی ہندوستان میں اورنگ زیب ہی کی سلطنت ہے اس لئے وہ بیچارے آجتک اسی دہشت میں مرعوب رہے مگر چند روز سے شائد کسی آریہ اپدیشک نے انکو بتلایا کہ اورنگ زیب کی تو قبر میں ہڈیاں بھی گل گئیں اب تو انگریزوں کا راج ہے اب تم کیوں منافقانہ مسلمان بنے بیٹھے ہو۔

مہاراج! کیا بچوں کے دل بہلاتے ہیں؟ افسوس اس روشنی کے زمانہ میں بھی آریہ سماج اندھیرے میں ہے جو کوشش کرتا ہے کہ جھوٹ سے اورنگ زیب کو بدنام کرتے ہیں حالانکہ تاریخ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں دکھا سکتے کہ اورنگ زیب نے کسی ایک شخص کو بھی جبراً مسلمان کیا ہو۔ او جناب! اگر اورنگ زیب جبراً مسلمان بناتا تو اُس کی فوج میں بڑے بڑے ہندو افسروں کا نام نہ ہوتا اگر ہوتا تو بغاوت کے ساتھ ہوتا۔ کیا وجہ ہے کہ ایام غدر میں تو ہندو فوج صرف کارتوسوں کی چربی کے اشتباہ پر بگڑ گئی مگر اورنگ زیب انکو جبراً مسلمان بھی بناتا تھا تو بھی وہ بڑی خدمات کرتے تھے اور پھر اخیر تک انکا

نام ہندو ہی رہا۔ بہ بہ خوش۔ خدا رحم کرے غازی اورنگ زیب پر اگر اسکو خبر ہوتی کہ ہندو اس پر جبر کا الزام لگاتا ہے تو ایسا جبر کرتا کہ آج ہندوستان میں نہ کوئی ہندو سبھا ہوتی نہ آریہ سماج نہ بنارس میں مندر ہوتے نہ مندروں میں وہ کرشمے جنکو سوامی دیانند جی آپ ہی عبارت میں بیان کرتے ہیں (دیکھو صفحہ ۳۴۱ ستیارتھ)۔ بہرحال ہم منتظر ہیں کہ ضلع اٹاوہ میں کوئی قوم سندھ کی طرح آریہ بنے تو ہمارے واعظوں کو بھی وہاں پہونچکر کافی حصہ لینے کا موقع ملے مگر پرکاش کی منطقی تقریر سے تو ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ اس واقع کی کوئی اصل ہے۔ شائد پرکاش کے کوتے بنے ہونگے یہی وجہ ہے کہ مسافر آگرہ کے حوالہ سے جہاد دیانند نے اس تعداد کو ۲-۵ سو لکھا ہے جو لاہور تک پہونچ کر آٹھ سو بنگئی ہے ✱

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

# مرزا قادیانی یا اُسکے چیلہ مولوی نورالدین یا محمد احسن یا اور کوئی مرزائی غور سے پڑھیں اور جواب دیں

مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مَیں نے ایک خط ۲۴ اپریل ۱۹۱۰ء کو بخدمت مولوی نورالدین صاحب بھیجا تھا اور اُس کی ایک نقل بغرض اشاعت آپکی خدمت میں ارسال کی تھی مگر افسوس کہ آپنے[1] اُسکو اہلحدیث یا مرقع میں شائع نہ فرمایا۔ اُس خط میں اس عاجز نے ۲۴ خوابات و الہامات درج کئے منجملہ اُن کے بہت سے پورے ہوچکے جنمیں سے ۲ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ۱۱ مرزا پر ایک بجلی گریگی تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔

**تصدیق** ۱۴ ستمبر ۱۹۱۰ء کو مرزا کا الہامی لڑکا مبارک احمد جو تین کو چار کرنیوالا۔ اپنے گو رستگاری دینیوالا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے والا اور کان اللہ نزل من السماء وغیرہ وغیرہ تھا۔ ایک مرض سے صحت یاب ہونے اور شادی ہو جانے کے بعد اچانک فوت ہوگیا جس سے مرزا کو ایک ناگہانی صدمہ پہونچا اُسکا منہ کالا ہوا اور اُس کی تمام الہامات جو اس چوتھے لڑکے کی نسبت تھے۔ جھوٹ ثابت ہوئے اہل الہام کے بھی تین لڑکا تھے۔ پھر ۲ ستمبر ۱۹۱۰ء کو یہ الہام ہوا جو آپکے مرقع میں بھی شائع ہوا تھا۔

[1] آپنے اُس کی اشاعت کو منظوری نہیں لکھا تھا۔ (اڈیٹر)

✱ ۱۱-- زمبر کے پرکاش میں ۷۰۰ کی تعداد ونثلائی ہے

ahmadimuslim.de

"آج مرزا کے ٹرسٹ میں تعلق ہے"۔ چنانچہ صحت اور شادی کے بعد مبارک احمد مریض ہوا اور ۱۶ ستمبر کو فوت ہوگیا۔

(۲) ۲۵ اپریل ۱۹۰۶ء کو مجھے الہام ہوا تھا "انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ"۔

**تصدیق** ۱۹ اپریل کی رات کو یہ لڑکا پیدا ہوا

(۳) شیخ محمد حسین مرادآبادی کو میں نے خواب میں کہا "اب وہ لعنتیں جو مرزا اوسکی پر برسایا کرتا تھا اب اُسپر الٹ پڑیں اور وہ اب تمہیں کچل ڈالیگی اور تمہارا چھپا ہوجائیگا"۔

**تصدیق** اس کے بعد محمد حسین وجع مفاصل میں مبتلا ہوا اُس کے عیال واطفال سخت مریض ہیں اور بہت سے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے جنکی تفصیل کانے دجال میں عنقریب شائع ہوگی

(۴) "میرے لئے ایک پختہ مکان پٹیالہ میں تیار ہوا ہے"۔

**تصدیق** - اُسوقت میں انسپکٹر آف ویکسی نیشن و رجسٹریشن تھا جسکی وجہ سے ہمیشہ دیہات میں دورہ کرنا پڑتا تھا۔ اس کے بعد میری تبدیلی شفاخانہ فوجی میں ہوگئی اور سو روپیہ تنخواہ زیادہ ہوگئی۔

کیا کوئی سعید مرزائی ہے جو ان چار بشارات سے متنبہ ہوکر دجالی مذہب سے تائب ہوجائے اور یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کا انتظار نہ کرے۔ والسلام

خاکسار۔ عبدالحکیم خاں ایم بی اسسٹنٹ سرجن۔ ملٹری ہاسپٹل پٹیالہ

**اڈیٹر** - کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھے کہ مبارک احمد (پسر مرزا) کے مرنے کو اسی اہلحدیث ۱۱ اکتوبر کے پرچہ میں بڑی شرح وبسط سے اڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا اب اُسی واقعہ کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اپنی تصدیق میں پیش کرتے ہیں لہذا یہ دونوں تو آپس میں پہلے فیصلہ کریں اسکا جواب یہ ہے کہ اس میں جھگڑا ہی کوئی نہیں تو فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب کے الہامات میں اجمالاً اُس کے وقوع کی خبر دی گئی تھی اور میرا مباہلہ اُس کے لئے علم الٰہی میں سبب بنتا تھا اور دانا خوب جانتے ہیں۔ کہ ایک ہی واقعہ کے لئے سبب اور اعلان وقوع میں کوئی تعارض نہیں پس اس لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کے الہامات تو کیا خود مرزا صاحب کے الہامات متعلقہ موت مبارک احمد بھی اگر کوئی ہو تو وہ بھی صحیح ہوسکتا ہے اور میرے مباہلہ کا اثر بھی ٹھیک ہے۔

---

## اہلحدیث کانفرنس

کی طرف اگرچہ بہت سے احباب نے توجہ نہیں کی بلکہ یوں سمجھئے کہ کسی نے نہیں کی۔ کیونکہ جنہوں نے کی ہے وہ بھی نہ کرنے کے برابر۔ نہ کبھی کسی تجویز سے اطلاع دیتے ہیں نہ کوئی ضرورت پیش کرتے ہیں نہ کوئی آمدنی کا ذریعہ بتلایا جاتا ہے تاہم قحط الرجال میں ایسے احباب بھی ہیں جو بلا کہے از خود ایسے تعمیری کاموں میں حصہ لے رہے ہیں ان خصوصیت میں فخر کے ساتھ نام لئے جانے کے قابل ہمارے مکرم دوست مولوی محمد سعید خانصاحب ساکن بنارس اور مولوی صوفی عبدالحق صاحب ساکن سرہند ریاست پٹیالہ ہیں جزاہما اللہ خیر الجزاء۔ صدر حسین رات دن اسی دھن میں ہیں کہ اہلحدیث کانفرنس کی ترقی ہو۔ اول الذکر صاحب کی کوشش سے تحریک ہو رہی ہے کہ سالانہ جلسہ دینا جپور میں ہو۔ دیدہ باید۔ ماشاء اللہ وقل ذلک(؟)۔

---

# تقریظات (ریویوز)

### اتمام الخشوع

اس رسالہ میں جناب مولوی یوسف حسین صاحب ساکن دہلی نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ رکوع سے اٹھکر قومہ میں بھی مثل قیام کے ہاتھ باندھنے چاہئیں گو اپنے دعوے میں مولوی صاحب موصوف کو کامیابی نہوئی ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس بحث خاص میں مذہبی مباحثات کے شائقین کے لئے کافی ذخیرہ ہے۔ اس کے ساتھ ایک رسالہ "زبدۃ المقادیر" بھی ہے جس میں علم ہیئت کے اصولوں سے اوقات نماز بتلائے ہیں۔

قیمت ۱۰ پتہ معرفت دفتر کردن گوٹ(؟)

### شہادت الفرقان علی جمع القرآن

اس رسالہ میں شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات (پنجاب) نے اس مضمون پر بحث کی ہے کہ قرآن شریف جس صورت میں آجکل ہمارے پاس ہے اسی ہیئت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا۔ اسپر ثبوت صرف قرآن مجید ہی سے دیا ہے۔ اس بحث کے کئی ایک عنوان ہیں گو بعض عنوانوں میں مصنف کو کامیابی نہوئی ہو۔ مگر اس میں شک نہیں کہ بحث قابل داد ہے قیمت ۴ر

پتہ شیخ عتیق اللہ سوداگر گجرات (پنجاب)

---

### غریب فنڈ

میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں

منشی حفیظ الدین صاحب سب پوسٹ ماسٹر ال آگلہرہ(؟) صہ راجیم(؟)۔ ایم صاحب(؟) احسان ۲ر

تتمہ فنڈہ ۵۔ رقایا سابقہ ۳۰، کل ۳۷ ۱۲ ۱ دو اخبار بنام انوار الحسن

موضع کہڑیانوالی ڈاکخانہ مدھیور(؟) ضلع گیا و شیخ(؟) عبدالودود(؟) مقام ... سے خوانچ(؟) گوجرات جاری کئے گئے ۔ درخواستیں بہت جمع ہیں۔ اصحاب کرم توجہ فرماویں

ahmadimuslim.de

# فتاوے

س نمبر۹۔ زیارات مقابر اکابر کی نیت سے قطع مسافت اور سفر دور دراز کرکے جانا روا ہے یا نہیں؟ اور اولیاء اللہ و دیگر بزرگان دین کے مزارات کو بوسہ دینا۔ ختم پڑھنا۔ اور طواف کرنا اور ان کے مزاروں پر ہر سال میلے لگانا۔ عرس کرنا کرانا۔ ممنوع ہے یا نہیں؟

س نمبر۱۰۔ قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ کیا ہے اور زیارت قبور کس غرض سے کرنی چاہیے؟ اور کیا دعا پڑھنی چاہئے؟ عورتوں کا قبروں کی زیارت کے لئے جانا روا ہے یا نہیں؟

س نمبر۱۱۔ اگر والدین اپنے فرزند کو شرک و بدعت کے کاموں کے ارتکاب کی ترغیب دیں اور حکم کریں تو اس صورت میں فرزند کو والدین کی اطاعت کرنی چاہیے یا نہیں؟

س نمبر۱۲۔ سوم۔ دہم۔ بستم و چہلم وغیرہ کی دعوتیں قبول کرنی درست ہیں یا نہیں؟ اور ان رسومات کا کرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟ مردگان کی ارواح کو ثواب پہونچانے کا کیا طریقہ ہے؟

س نمبر۱۳۔ یہ قول جو مشہور ہے کہ اپنے اقربا و اعزائے فوت شدہ کی روحیں اپنے ورثہ کے گھر شب پنجشنبہ یا شب جمعہ کو آیا کرتی ہیں اگر ان کے نام پر خیر خیرات کی گئی تو خوش ہوتی اور دعائے خیر کرتی ہیں ورنہ کمال ناخوش ہوکر اور بددعا دیکر واپس چلی جاتی ہیں یہ قول صحیح اور واجب التسلیم ہے یا مردود؟ (السائل عبدالرؤف کیپ امرائی) ۳ کے ٹکٹ وصول ہوئے جو غریب فنڈ میں دئے گئے۔

ج نمبر۹۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیت ثواب سوائے کعبہ شریف مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے اور کسی مکان کی طرف سفر کرنا جائز نہیں اس لئے مزارات بزرگان کی زیارت کو سفر کرکے جانا منع ہے۔ وہاں ختم پڑھنا یا طواف اور عرس وغیرہ کرنا سب حرام ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعمیل کے خلاف ہیں۔

ج نمبر۱۰۔ قبروں کی زیارت کی وجہ تو خود حدیث شریف میں آئی ہے۔ کہ فانہا تزہد فی الدنیا یعنے یہ قبریں دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں بس اسی نیت سے زیارت قبور جائز ہے۔ عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع آیا ہے۔

ج نمبر۱۱۔ والدین ہوں یا کوئی ہو جن کاموں میں خدا اور رسول کی مخالفت ہو ان میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔

ج نمبر۱۲۔ سوم وغیرہ سب فضول ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعمیل کے برخلاف ہیں۔ اس لئے ان دعوتوں کا قبول کرنا بھی درست نہیں مردگان کو ثواب پہونچانے کا یہی طریقہ ہے کہ ان کی نیت سے کسی مخلوق کو فائدہ پہونچائے مگر نہ دکھاوا ہو نہ کسی قسم کی تعیین۔

ج نمبر۱۳۔ پنجشنبہ کو روحوں کا آنا کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن و حدیث کے عمومات اس کے برخلاف ہیں۔ کیونکہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک روحیں نیکوں میں اور بد بدوں میں چلی جاتی ہیں واللہ اعلم عند اللہ۔

س نمبر۱۴۔ اگر امام بیس رکعت تراویح پڑھے تو اس کے ساتھ آپ بھی بیس رکعت پڑھے یا آٹھ پڑھکر علیحدہ ہو جائے۔ اسمیں افضل کونسی بات ہے اور تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنی افضل ہے یا علیحدہ گھر میں یا مسجد میں پڑھنی افضل ہے اور وتر ایک رکعت یا تین رکعت پڑھنے افضل ہیں اور وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے چاہئیں یا نہیں؟

س نمبر۱۵۔ مرد جب عورت سے جماع کرتا ہے تو مرد پر غسل کس حالت میں یا کس موقعہ پر واجب ہوتا ہے اور مرد پر اور عورت پر ایک ہی وقت میں غسل واجب ہو جاتا ہے یا کچھ فرق ہے۔ مرد کا بدن عورت کے بدن میں داخل ہوتے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے یا دیر کے بعد۔ ایسا موقعہ ہو کہ مرد کا بدن عورت کے بدن میں داخل ہوتے ہی اسی وقت مرد کو انزال ہو جاوے تو عورت پر غسل واجب ہے یا نہیں اور غسل کی ترکیب بھی تحریر فرمائیگا کہ کس طرح سے غسل کرنا چاہئے۔

س نمبر۱۶۔ رمضان شریف میں دن کو عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یا مساس عورت کے بدن کا خواہ کسی مقام کا کرنا یا بوس و کنار کرنا دن کو روزہ میں جائز ہے یا نہیں اور اگر شب کو جماع کیا جائے تو نہانا اور جب کس وقت تک غسل کر لینا چاہئے اگر شب کو ہو سکے غسل کسی وجہ سے تو پھر کس وقت تک اس دن کو غسل کرنے میں روزہ میں نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

ج نمبر۱۴۔ تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں اور بیس رکعت جائز ہیں۔ بشرطیکہ عمدہ طرح سے ادا کیجائیں امام اگر بیس رکعتیں پڑھتا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے آٹھ پڑھکر الگ ہو جائے۔ یا بیس کو پورا کرلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ پچھلے وقت سے پہلا وقت اچھا ہے لیکن پہلے وقت میں باقاعدہ ساع قرآن شریف پچھلے وقت کے اکیلے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔ وتر ایک رکعت بھی جائز ہے امام احمد ایک رکعت والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے افضل ہیں۔

ج نمبر۱۵۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب انزال ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اس سے پہلے غسل کرنا

# انتخاب الاخبار

**چوہدری** عبداللہ صاحب ازاجوہیا اپنے نواسہ کے لئے اور حاجی محمد سلطان صاحب [illegible] اپنے دوست میاں نصیر محمد و رحمدی کے لئے جنازہ غائب اور دعاء خیر کی درخواست کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلھم۔

**مرزا صاحب قادیانی** کو الہام ہوا ہے کہ آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے جس کی تفسیر آپ یوں کرتے ہیں کہ آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔ (معلوم ہوتا ہے کہ حرم محترم آج کل باردار ہیں)

**حجاز ریلوے** بڑی سرعت سے بن رہی ہے ایک سال کے اندر اندر مدینہ طیبہ تک پہونچنے کی توقع کیجاتی ہے۔

**امسال** امرتسر سے حاجی بکثرت گئے ہیں خدا سب کو بخیریت لاوے۔

**ڈیرہ گومل** میں مرتضے اور سرو بکار کے درمیان ڈاک لٹ گئی۔ اغلباً لٹیرے محسود قوم کے آدمی تھے۔

**ریلوے** کی کل آمدنی یکم اپریل سے ۱۹۔ اکتوبر گذشتہ تک ۵۸ کروڑ ۱۸ لاکھ روپے ہوئی۔ گویا گذشتہ مالی سال کے اسی عرصہ کی نسبت اس سال ریل کی آمدنی میں دو کروڑ سے زیادہ کی آمد ہو چکی ہے۔

**بمبئی میں** ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگنے سے انجینیر اور اسسٹنٹ انجینیر جلکر خاک ہوگئے۔ دو اور آدمی جلکر مرگئے۔ اندازاً ۳ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

**کاراتاغ علاقہ بخارا** میں ۱۴۰۰ آدمیوں کے زلزلہ سے مرجانے کی خبر کی تصدیق ہوگئی۔ کاراتاغ کے آس پاس کے قصبات میں بھی زلزلہ سے اتلاف جان کا نقصان بہت ہوا۔

**دربار میسور** نے دیہاتی پنچایتوں اور گاؤں کے مقامی انتظام کا قدیم اور متروک دستور پھر تازہ کرنے کی تجویز کرلی ہے۔ دیہاتوں کی صفائی۔ تالابوں اور کنوؤں کی مرمت وغیرہ کا کام گاؤں کے پنچایتوں کے اختیار میں رہیگا پنچایت کو اس مقصد کے لئے دربار میسور کے خزانہ سے ایک مقررہ رقم دیجایا کریگی پنچایت کے عہدہ داروں کو گاؤں والے خود منتخب کیا کریں گے۔

**مشرقی بنگالہ** میں چلتی ٹرین میں چوری کی وارداتیں برابر ہوتے جا رہی ہیں ایک مارواڑی نے اپنے ملازم کے ہاتھ ۳۲ ہزار روپے آٹھ تھیلیوں میں کلکتہ سے ناٹور بھیجے۔ تھرڈ کلاس میں ملازم نے سفر کیا۔ اس کی آنکھ لگتے ہی ایک تھیلی ۴ ہزار روپے کی چور لیگئے۔ پولیس نے ہر چند تلاش کی کچھ پتہ نہ لگا۔

**قانون انسداد مجالس باغیانہ** کی بابت اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی بنگال۔ اور آسام میں اس پر عملدرآمد ہوگا۔

**امیر صاحب کابل** نے ہندوستان کے قحط کا حال سنکر قندھار۔ کرم و [illegible] کے افسران سرحد کے نام احکام جاری کردئے ہیں کہ کسی قسم کا غلہ یا گھی افغانی سرحد کے پار نہ جانے پائے۔

**دہلی** میں چوہوں کا مروانہ شروع کیا گیا ہے۔ ہر ایک چوہے پیچھے ایک پائی اُجرت دیتے۔ میونسپلٹی نے چوہے پکڑنے کو ۳ ہزار روپے کے پنجرے منگوائے ہیں۔ (سماجیو! ان چوہوں نے پچھلی جون میں کوئی بُرا کام کیا ہے یا اسی جون کی سزا بھگت رہے ہیں)

**لاٹ صاحب بنگالہ** نے حکم دیا۔ کلکتہ پولیس پر جو الزام لگائے گئے ہیں اُن کی بخوبی تحقیقات کی جاوے۔

**الہ آباد** میں ٹیکا طاعون لگانا شروع کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اور بعض دیسی شرفا نے بھی ٹیکا کرایا۔

**کلکتہ** میں کرایہ کے موٹر کار یکم دسمبر سے چلنے شروع ہو نگے۔ کمپنی نے ۲۴۰ موٹر کار ولایت سے منگوائے۔

**ڈاکہ**۔ ۲۷ ماہ گذشتہ کو ۲۰ مسلح ڈکیتوں کا ایک گروہ اسٹیشن پنجی (پشاور) پر حملہ آور ہوا اور دو ہندوؤں کو اٹھا کرلے گئے۔ راستہ میں ۴۵ ویں سکھ پلٹن کے چند سپاہیوں پر گولیاں چلاکر ایک سپاہی کو زخمی کردیا۔ پھر ایک افسر کو زخمی کیا اور اس کے چپڑاسیوں کو لے گئے۔

**نواب محسن الملک** مرحوم کی یادگار میں دو لاکھ روپے کی لاگت سے علیگڑھ کالج میں ایک وسیع بورڈنگ ہوس بنانے اور اُس کی آمدنی سے کالج میں چند اور پروفیسر ملازم رکھے جانے کی تجویز کی گئی۔

**حافظ آباد** (گوجرانوالہ) میں جو دیاسلائی کا کارخانہ بڑی امیدوں سے قائم کیا گیا تھا۔ افسوس کہ عدم سرمایہ کے کارن چند ماہ میں نیلام کرنا پڑا۔ پہلے اُس کو جموں میں قائم کرنے کا ارادہ تھا لیکن سابق رزیڈنٹ نے اجازت نہ دی۔

۵ نومبر کو دیوالی کی چھٹی ہے۔

**کراچی** اور سندھ میں گرانی ہو جانے کے سبب [illegible] سے غلہ باہر جانے کا امتناعی حکم دیا گیا ہے۔

افواہ ہے کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ چھوٹ گئے

# موسمائی

## کے متعلق بیہی اور رپورٹ

علامہ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ موسمائی بہت مفید و مستعمل ہوتی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے۔" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۲ کالم ۱)

**جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں**

بعد ازاں خط تسلیم۔ میں نے پہلے ... آپ سے ایک پیکٹ موسمائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپ کی موسمائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھ پر فرض ہوا ... روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں ...

**ایک صاحب شونا تھ بہنجن سے لکھتے ہیں** ... موسمائی اور بھیجیں ... آپ کا پرانا خریدار ہوں اور شہادت بھی ہیں مگر لکھنا منظور نہیں۔

**موسمائی کے مختصر فوائد**۔ مقوی باہ۔ ... جریان منی۔ ابتدائی سل و ... کے دفعیہ کیلئے اکسیر۔ مقوی دماغ۔ مولد خون ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے۔ عورت ... کے موافق خوش ذائقہ۔ قیمت فی پیکٹ ... آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ...

## برق ست

اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکایت ... ہوجاتا ہے۔ ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں ... پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ ... ہو جاتی ہے قیمت ... (...)

المشتہر

**مینیجر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر۔ کٹڑہ قلعہ**

# کتبخانہ ثنائی

## تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے ... کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات۔ بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

| | |
|---|---|
| جلد اول سورہ فاتحہ و بقر | قیمت ۱۲ |
| جلد دوم آل عمران و نساء | ۱۲ |
| جلد سوم مائدہ سے تا اعراف | ۱۲ |
| جلد چہارم تا کہف چودہ پارہ | ۱۲ |
| جلد پنجم فرقان تک | ۱۲ |

## الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت قیمت ۱۰ علاوہ محصول

## تغلیب الاسلام مکمل

مہاشہ دھرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کا چاروں جلد کا جواب نہایت معقول اور مدلل۔ قابل دید ہے قیمت عہ علاوہ محصول۔

## ترک اسلام

مہاشہ دھرم پال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل اور معقول جواب قیمت ...

المشتہر

**مینیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹڑہ ...**

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 4352.

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔ ۔۔ عہ
والیان ریاست سے ۔۔ ۔۔ ؎عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ ۔۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔۔ ۔۔ ۶؍ ۱؍
" " ششماہی ۱۲؍
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

# اخبار اہلحدیث امرتسر

جو بات نبوی مصطفیٰ کی گفتار ۔ مت دیکھ کسی کا قول و کردار
... نقل کیا ہے یا وہم و خطا کا ...

جلد پنجم — نمبر ۳

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

## امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۵ شوال سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۲ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء

# امرتسر میں قمار بازی
## قابل توجہ گورنمنٹ

قمار بازی کے بد نتائج سے کسی فرد بشر کو انکار نہ ہوگا۔ اسی لئے قرآن مجید میں اسکو شرک کے ساتھ شمار کیا گیا ہے حالانکہ قرآن مجید کی اصطلاح میں شرک سب سے بڑا گناہ ہے ۔ مگر قمار بازی کے بد نتائج کے لحاظ سے اسکو بھی اکبر الکبائر گناہ کے ساتھ شمار کیا ہے چوری ۔ خون ۔ شرابخوری تو اس کے ادنے نتائج ہیں اور کشت و خون بھی اس سے دور نہیں ۔ گورنمنٹ انگریزی نے بھی اسکو جرم قرار دیا ہے ۔ چنانچہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء مصدرہ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۶۷ء کی پانچویں دفعہ یہ ہے :۔

"**دفعہ ۵** ۔ اگر مجسٹریٹ ضلع یا اور عہدہ دار مفوض باختیارات کار مجسٹریٹ یا ضلع کا سپرنٹنڈنٹ پولیس بروقت اطلاع یابی معتبر اور بعد ایسی تحقیقات کے جو اس کے نزدیک ضروری ہو وجہ اس امر کے باور کرنے کی پاوے کہ کوئی مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ بطور مکان قمار بازی عام کے مستعمل ہے تو اس کو اختیار ہے کہ معہ اس قدر مدد کے جو ضروری تصور کیا جاوے رات یا دن میں بجبر اگر ضرورت ہو ہر ایسے مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ میں خود داخل ہو یا بذریعہ اپنے وارنٹ کے کسی عہدہ دار پولیس کو جو اس رتبہ سے کمتر نہ ہو جسے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یا چیف کمشنر اس کام کے لئے مقرر کریں داخل ہونے کی اجازت دے اور جائز ہے کہ تمام اشخاص کو جنکو وہ یا عہدہ دار مذکور وہاں پائے خود گرفتار کرے یا اس عہدہ دار کو گرفتار کرنے کی اجازت دے عام اس سے کہ وہ اسوقت فی الواقع مصروف قمار بازی ہوں یا نہوں اور تمام آلات قمار بازی اور تمام زر نقد اور اشیاء کفالت زر نقد اور اشیاء مالیتی جنکی نسبت عقلاً یہ اشتباہ ہوتا ہو کہ بغرض قمار بازی مستعمل ہوئی ہیں ۔ یا استعمال کرنے کی نیت کی گئی ہو اور جو وہاں پائی جائیں انکو گرفتار کرے یا عہدہ دار مذکور کو اجازت گرفتار کرنے کی دے اور جب خود اس کے یا عہدہ دار مذکور کے نزدیک وجہ باور کرنے اس امر کے ہو کہ کوئی آلات قمار بازی مخفی کئے گئے ہیں تو اس مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ کے تمام حصوں کی جنمیں وہ خود یا عہدہ دار مذکور نے اس طرح پر گرفتار کیا ہو تلاشی کرکے تمام آلات قمار بازی جو اس تلاشی سے دستیاب ہوں گرفتار کرے اور اپنے قبضہ میں لائے یا اس عہدہ دار کو اجازت اس امر کی دے"

ضروری اطلاع ۔ گزشتہ ہفتے اور دوسرے ہفتے اطلاع دینے پر دوبارہ مفت ۔ تیسرے ہفتے قیمت ۔ اور بعد ان ۲ار فی پرچہ ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریدار ساتھ لکھنا ضروری ہے ۔ مینیجر

مگر ہم اس دفعہ امرتسر میں اس کے برخلاف برتاؤ کو دیکھ کر ایسے متحیر ہوتے ہیں کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ایکٹ تمام ہو گیا تھا کہ دفعہ ۵ کو کسی اور ایکٹ نے منسوخ کر کے اس فعل بد (قمار بازی) کو جائز قرار دیا ہے یا امرتسر اپنی بدقسمتی سے انگریزی عملداری یا کم سے کم اس قانون کے نفاذ سے خارج ہے۔ ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ اگر قمار بازی جرم ہو جیسا کہ دفعہ مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے تو امرتسر کی پبلک تین چوتھائی جرائم پیشہ ہو چکی ہے دیوالی کو بھی جانے دیجیے جس کی بابت گورنمنٹ کو ہندو قمار بازوں نے دھوکہ دے رکھا ہے کہ اس روز جوا کھیلنا ہمارا مذہبی شعار ہے جیسا مسلمان آوارہ گردوں نے محرم کے متعلق گورنمنٹ کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ تعزیہ بنانا ہمارا مذہبی کام ہے، امرتسر میں تو یہ غضب ہے کہ دن دہاڑے ہر وقت دن دونی رات چوگنی اس فعل بد کی ترقی ہے۔ بلا مبالغہ یہ بات ہے کہ جس طرح امرتسر دیگر اجناس کی پنجاب میں اعلیٰ منڈی ہے اسی طرح قمار بازی کی بھی آج بڑی منڈی بن رہا ہے؟ امرتسر میں جو گذشتہ ایام میں مہاجنوں کے دیوالے نکلے ہیں یا آئندہ کو نکلیں گے ان میں قمار بازی کو بہت بڑا دخل ہے۔۔

ہم نے جو اس بلائے بے درمان کی تہ کو تلاش کیا تو بعض پولیس مینوں اور بعض قمار بازوں سے یہ معلوم ہوا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے اس کو جرم قرار نہیں دیا اس لئے عام اجازت ہے لہذا ہم اپنے صوبہ کے اعلیٰ حاکم رعایا پرور لفٹننٹ گورنر سر ڈنزل ابٹسن کی گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ از راہ رعایا پروری بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء اس فعل بد کی بندش فرماویں اور اگر ایکٹ مذکور منسوخ ہو چکا ہے تو براہ رعایا نوازی اسکو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش فرماویں ورنہ ایک روز ضرور آنے والا ہے کہ امرتسر کا شہر بلکہ تمام ضلع قمار بازی کے سبب سے دیوالیہ اور مجبور ہو جائیگا۔

امید ہے امرتسر کا معزز پالیٹیکل اخبار وکیل بھی اس پر ضرور توجہ کریگا۔

## تعزیہ

امسال بھی مثل گذشتہ سال کے تعزیہ کے متعلق ایک اشتہار نکالنے کا ارادہ ہے جس میں تعزیہ کی حرمت پر سب اہل سنت علماء کرام کے دستخط ہونگے پس ناظرین ہمکو اس کارخیر میں مدد دیں کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے (جن کے دستخط گذشتہ سال اس میں شائع نہیں ہوئے) تعزیہ کی مخالفت کے دستخط بھجوا دیں مضمون صرف اتنا کافی ہے کہ تعزیہ ممنوع ہے یا یہ کہ تعزیہ بنانا حرام ہے۔ امید ہے ناظرین دینی کاموں میں سرگرمی دکھانے والے احباب اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے دستخط کرا کر دفتر اہلحدیث میں بہت جلد بھجوا کر خدا سے اجر عظیم پاویں گے۔

## جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے فیصلہ

مولوی صاحب موصوف کی کل خط و کتابت ہم شائع کر چکے ہیں۔ ہر چند مذہبی اور اخلاقی طور پر ہر ایک شریف مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے معاہدہ کو پورا کرے معاہدہ پورا نہ کرنے والوں کو عرف شریعت میں منافق کہا گیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب چونکہ ایک دفعہ اس قسم کے فیصلے میں فیل ہو چکے ہیں اس لئے وہ کسی طرح سے بھی معاہدہ کی پابندی پر نہیں آتے لہذا ہم پبلک کو اصل حال سنا کر آئندہ کے لئے اس مسئلہ کو داخل دفتر کرتے ہیں ہمارے صلح جو احباب جو خانہ جنگی سے بیزار ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم ان سے زیادہ خانہ جنگی سے بیزار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ایسے اختلافات کے فیصلہ کو منصفوں کی تجویز کی تھی اور قوم میں ایک مثال قائم کر دی ہے کہ بجائے تو تو میں میں کرنے کے اس قسم کے اختلافات کو خانگی منصفوں کی سپرد کر کے فیصلہ کرا لیا کریں۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب کو چونکہ خانگی جھگڑوں ہی میں مزہ آتا ہے اس لئے وہ اسی میں سرگرداں رہتے ہیں۔ ایک طرف علماء آرہ کو کوستے ہیں کہ انہوں نے ان کے برخلاف فیصلہ کیوں دیا ایک طرف جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری کو برائی سے یاد کرتے ہیں ایک طرف جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کو جاہل ایسا اور ویسا لکھتے ہیں حالانکہ جھگڑا کیا ہے؟ یہ کہ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے معتقد اور مقتدی انکو امام صاحب لکھتے ہیں جس میں نہ کسی آیت حدیث کی مخالفت ہے نہ کسی قانون کی خلاف ورزی ہے مگر مولانا بٹالوی کے دل و دماغ میں جو بات سما جائے اسے کون نکال سکے آپ نے جھٹ سے اس بڑے ضروری مسئلہ پر خامہ فرسائی شروع کر دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اگر آنجناب اس طرف توجہ نہ کرتے تو خدا جانے اسلام کا کونسا رکن بوسیدہ ہو کر گر جاتا۔ پھر یہ بھی نہیں کہ معمولی طور پر آپ کسی مسئلہ کی تحقیق لکھ دیں نہیں بلکہ آپ کی تحریرات دیکھنے والوں سے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ دس سطر اگر دس لفظ ہیں تو ۶۔۷ محض دل آزاری اور فریق مخالف کی تذلیل اور تحقیر کے لئے زائد کئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی مسئلہ کے متعلق آپ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور ان کے معتقدین کو بار بار جباری پارٹی لکھتے ہیں اسی لئے جماعت اہلحدیث کے ایک اعلیٰ رکن جو اپنے حلم اور بردباری کی وجہ سے مشہور ہیں یعنی جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی نے ایک خط میں مجھے لکھا ہے کہ:

"جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کا اشاعت السنۃ میرے پاس پہنچا ہم نے اسکو کھولکر پڑھا دوسرے دن اسکا پولندہ بنا کر انکی خدمت میں واپس کر دیا اور ایک خط طویل انکو لکھا ہم جناب مولوی صاحب پر بہت افسوس کرتے ہیں انہوں

ahmadimuslim.de

نے اپنے علم و فضل کو ڈبو دیا اُن کے نزدیک ساری لوگ جاہل اور وہ خود ایک فردِ کامل علم کے ہیں ؎ ۱۸ رمضان ۱۳۲۵ھ

غرض مولوی محمد حسین صاحب کو خانہ جنگی سے کچھ خاص اُنس ہے مگر ہمیں تو اس سے نفرت ہے اس لئے ہم اُنکا مسلہ فیصلہ آج شائع کر کے آئندہ کچھ وقت تک خاموش رہینگے۔

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ میری عربی تفسیر کے متعلق حضرات علماء غزنویہ نے ایک فتویٰ مرتب کیا تھا جسپر مولوی محمد حسین صاحب کے دستخط بھی بڑے فخر سے درج تھے کہ مصنف تفسیر (خاکسار) اہل سنت سے خارج ہے اسکا میں نے جواب لکھا اور بفضلہ تعالیٰ انہی علماء کے قلم سے اُس فتوے کو رد کرایا جنہوں نے فتوے غزنویہ پر دستخط کئے تھے یہ نزاع یہانتک بھی ختم نہوا تو آرہ میں تین علماء جناب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب جناب مولوی شمس الحق صاحب جناب مولوی شاہ عین الحق صاحب) منصف مقرر ہوئے ہر سہ منصفان نے بالاتفاق فیصلہ دیا کہ مصنف تفسیر اہل سنت اور اہلحدیث ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اس فیصلہ پر ایک اپیل لکھا جسکی بابت آپ فرماتے ہیں ؎

"اس فیصلہ میں اہل اصول مذہب اہلحدیث کو چُھوا تک نہیں صرف جزئیات مسائل میں محاکمہ کیا ہے اس امر کی تفصیل با دلیل خاکسار نے اسی فیصلہ کی اپیل میں چالیس صفحہ میں کی ہے جو فاضل منصفوں کی خدمت میں بغرض نظر ثانی پیش کی گئی ہے۔ وہ اپیل ہنوز واللہ کمری میں پھر رہی ہے ابتک منصفوں کے کامل اجلاس میں پیش نہیں ہوئی۔ اس اپیل کے اصول کی نسبت دو منصفوں نے فرداً فرداً رائے ظاہر کر دی ہے جس سے دلائل اپیل کے کبریٰ کی کلیت صحیح و مسلم ہو چکی ہے۔ اگر ان کو کچھ شک و تامل ہے تو ایجاب صغریٰ میں ہے جو آپ کا اصل رسالہ آیات متشابہات دیکھکر رفع ہو جائیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور درصورت عدم ثبوت ایجاب صغریٰ خاکسار بڑی خوشی سے اپنی اپیل و اعتراض کو واپس لے لیگا" (اشاعۃ ج ۲۱ صلا)

اس تحریر میں عبارت زیر خط خاص قابل غور ہے جس میں مولوی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ منصف صاحبان نے اگر آپ کے برخلاف فیصلہ کیا تو آپ تسلیم کرینگے۔ مولوی صاحب کی اس تقریر کو اُردو دانوں کے ذہن نشین کرنے کے لئے ذرہ تشریح کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر دلیل کے دو جزو ہوتے ہیں ایک کا نام صغریٰ دوسرے کا نام کبریٰ ہوتا ہے۔ قانون کی کتابوں میں جو سزائیں لکھی ہوئی ہیں کہ فلاں جرم پر فلاں سزا ہے یہ بمنزلہ کبریٰ کے ہیں اور عدالت میں جو کسی ملزم پر مقدمہ ہوتا ہے تو اُس میں صرف صغریٰ ہی پر بحث ہوتی ہے۔ کبریٰ تو مسلم ہوتا ہے۔ اس مثال سے ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ اصل بحث اور نزاع صغریٰ ہی میں ہوتا ہے چنانچہ مولوی صاحب بھی اشاعۃ جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۹ پر اقرار کرتے ہیں کہ صغریات ہی محل نزاع ہیں " آپکی دلیلوں کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ مصنف تفسیر (خاکسار) حدیث سے منکر ہے (یہ تو ہوا صغریٰ) اور منکر حدیث اہلحدیث سے خارج ہے (یہ ہوا کبریٰ جس میں کسی کو نزاع نہیں) اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مولوی صاحب کی صغریات حضرات منصفوں کی خدمت میں پیش ہوئیں اور انہوں نے مولوی صاحب کے برخلاف فیصلہ دیا۔ ان امور کا ثبوت خود مولوی صاحب کی تحریر سے ہوتا ہے۔ آپ میری برخلاف میں دلیلیں لکھکر فرماتے ہیں کہ " ان دلائل ثلاثہ کے صغریات کو ہم خط اسمی حافظ عبد اللہ صاحب آرہی میں ثابت کر چکے ہیں " صفحہ ۱۱۳ ج ۲۱۔

اس کلام ہدایت التیام سے ثابت ہوا کہ جن صغریات کے متعلق منصفوں کا فیصلہ آپ نے تسلیم فرمایا ہے وہ صغریات آپ کے خط اسمی حافظ عبد اللہ صاحب (ہیڈ منصف) میں ملتے ہیں بہت خوب! اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ یہ خط حضرات منصفین کی خدمت میں پیش بھی ہوا یا نہیں۔ بحمد اللہ اس کے ثبوت کے لئے بھی ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ مولوی صاحب موصوف خود ہی لکھتے ہیں ؎

" بعد اختتام جلسہ (مدرسہ احمدیہ آرہ) مہتمان جلسہ کا ایک خاص مجمع ہوا جس میں منصفین ثلاثہ فیصلہ آرہ اور چار اشخاص اور شامل تھے اور یہ قرار پایا کہ پہلے خط خاکسار بنام حافظ عبد اللہ صاحب پڑھا جاوے اُس کے بعد ثناء اللہ کے اہلحدیث ہونے یا نہونے پر بحث کی جاوے جب وہ خط پڑھا جاتا تو مہتمان جلسہ سے ایک صاحب کہیں کہیں بولتے تو خاکسار جواب دیتا " (صفحہ ۲۵۶/۲۱ ج)

مولوی صاحب کی اس عبارت سے یہ تو بخوبی ثابت ہوا کہ جس خط میں آپ کے صغریات مرقوم تھے وہ خط حضرات منصفان کے سامنے پڑھا گیا۔ اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ آپکے اُن صغریات کو منصفوں نے کس عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ خود ہی اسی صفحہ (۲۵۶) پر لکھتے ہیں کہ ؎

" دو ثالث ثلاثہ منصفین فیصلہ آرہ نے یہ کہا کہ یہ عبارات محتملۃ المعانی ہیں لہذا اُن سے مدعا راقم خط (یعنے خود بدولت کا مطلب کہ مصنف تفسیر منکر حدیث ہے) ثابت نہیں ہوتا "

غنیمت ہے کہ اس تحریر میں مولوی صاحب دو منصفوں کی رائے کو اپنے برخلاف ہونیکا تو اعتراف کرتے ہیں مگر تینوں منصفوں نے اسی مجلس میں تحریری فیصلہ دیا تو اُسپر تینوں کے دستخط ثبت ہیں کہ مولوی صاحب کا مدعا ثابت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی صاحب نے جلد ۲۱ اشاعۃ میں تمام علماء آرہ کو بڑے زور سے کوسا ہے اور خوب جی کھولکر جب

عادت شریفہ بے نقط سنانی ہیں۔

**ناظرین!** ہم نے جو عبارات مولوی صاحب کی نقل کی ہیں انہیں کسی طرح سے اپنے تہم و اجتہاد کو دخل نہیں دیا بلکہ مولوی صاحب کے اصل اقرار کو پیش کر کے نتیجہ بتلایا ہے لیکن مولوی صاحب اپنی کبرسنی کی وجہ سے بھول جاتے ہیں اور خواہ مخواہ ہٹ نہیں چھوڑتے جس کا نتیجہ اُن کے حق میں اچھا نہیں اور نہ ہوگا۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مولویصاحب نے چونکہ حضرات علماء آرہ کو میرے معاملہ کی متعلق منصف مانا ہوا ہے اس لئے بحکم شریعت (اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وعدہ پورا کرو) مولوی صاحب کو چون چرا کی گنجائش نہیں۔ مگر وہ کرتے ہیں اس لئے ہمیں یہی کہنا پڑتا ہے کہ ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے ✦ او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

**لطیفہ حیرت افزا** - مولوی صاحب میری مخالفت میں ایسے کچھ حواس باختہ ہوئے ہیں کہ آپ کو خود بھی معلوم نہیں کہ کیا کہہ رہے ہیں اور پبلک آپکے مضامین کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ناظرین اہلحدیث اور دیگر حضرات خوب واقف ہیں کہ یہ خاکسار گو اپنے اسمال بد کیوجہ سے کیسا ہی پُر از معاصی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی ارادت اور مرزائیت تو کبھی ایسے خواب میں بھی نہیں آئی۔ مرزا صاحب قادیانی نے میری مخالفت سے چیخ کر میری موت اور مصیبت شدیدہ کا مباہلہ کیا۔ میں نے مرزا کے رد میں خاص ایک رسالہ **مرقع قادیانی** ماہوار جاری کر رکھا ہے۔ غرض اسوقت پنجاب اور ہندوستان میں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا کی مخالفت میں سب سے اوّل نمبر میں ہوں تو غالباً یہ دعویٰ مبالغہ پر مبنی نہ ہوگا۔ چکڑالوی یعنی اہل قرآن کے رسالہ نماز کا جواب میں ہی نے دیا اور کسی عالم نے اس طرف رُخ بھی نہیں کیا۔ مگر مولویصاحب کی صداقت کا اندازہ کیجئے کہ اشاعۃ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۲۷ اور صفحہ ۲۰۵ پر میرے لئے چار لقب اختیار کئے ہیں یعنی معتزلہ اور نیچری ان دو کو بھی کوئی بڑا تعجب نہیں مگر عجیب کہ **مرزائی اور چکڑالوی** بھی بتایا ہے جس کو دیکھ کر میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا ؎

کس کی منت میں گنوں آپکو بتلا اے شیخ ✦ تو کبھی گبر بنے۔ گبر مسلماں مجھکو

یہ ہے اِن مولانا صاحب کی کبرسنی کا اثر جس سے گورنمنٹ کا اصول پنشن بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ انہی مولویصاحب نے اشاعت جلد ۲۱ میں میری دیانت امانت اور اخلاق پر بھی حملہ کیا ہے جس کے جواب دینے میں مجھے شاتت اعدا کا خیال مانع ہے اس لئے میں اسی پر قناعت کرتا ہوں ؎ بدم گفتی و خرسندم۔ عفاک اللہ۔ نکو گفتی۔

**آخری التماس** - مولانا صاحب کی خدمت میں ایک التماس کرتے ہیں کہ خدارا اب تو اس درماندہ قوم کے حال پر رحم فرما دیں اور تفرقہ پر تفرقہ نہ بڑھا دیں۔ تبلیغ اور انتقام نفسانی میں فرق کیا کریں۔ تبلیغ سے تفرقہ نہیں ہوتا۔ خدا آپکا خاتمہ بخیر کرے۔

خاکسار سے اگر آپکو کوئی شرعی اختلاف ہے تو یا تو حسب معاہدہ قدیم علماء آرہ کے اس فیصلہ کو تسلیم فرما دیں یا حسب معاہدہ جدید منصفان جدید سے فیصلہ کرائیں اور اگر اس معاہدہ کے فسخ کا حیلہ تراشتے ہیں تو اس کے فیصلہ کے لئے جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری یا جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی کو آپنے ایک خط میں منصف ماننے کی بھی اجازت دی تھی مولویصاحب موصوف کو تو آپ صرف یہ میرا حامی بتاتے ہیں اسلئے جناب حافظ صاحب کو میں اس تصفیہ کے لئے منصف مانتا ہوں اگر حافظ صاحب بھی (بقول آپکے) میاں فیروز الدین صاحب کی طرح انکار کریں تو مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور یا ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب ساکن پشاور کو آپ منظور کریں منظوری کے ساتھ ہی وجوہات فسخ معاہدہ میرے پاس بھیجدیں میں انکا جواب لکھکر میاں فیروز الدین صاحب معہ خط و کتابت کو دیدونگا۔ لیکن آپ یا میں اسکے مجاز نہیں کہ منصف سے کسی قسم کی خط و کتابت یا ملاقات کریں۔ اگر آپنے یہ بھی نہ کیا اور خواہ مخواہ کا تفرقہ رکھا تو شائد مجھے بھی آپکے مقابلہ کی طرف خاص توجہ کرنی ہوگی بس آپ بخودش رکھئے! ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے۔

## حضرت مرزا صاحب قادیانی کو میرے مباہلہ کی اثر کا اعتراف

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے میری مخالفت سے چیخ کر بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اُسپر کوئی موت کے برابر مصیبت آویگی۔ خدا کی شان اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پر طرح طرح کی آفتیں نازل ہوئیں آپکا عزیز فرزند مبارک احمد ستمبر گذشتہ میں مرگیا۔ جس سے مرزا صاحب کی کمر کو ایسا صدمہ پہنچا کہ موت سے بدتر جسکی تفصیل ۱۱ اکتوبر کے اہلحدیث میں دکھائی گئی ہے۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ۱۰ نومبر کے بدر اور الحکم میں ایک لمبا سا ہاتھی کے دو کانوں کے برابر اشتہار دیا ہے جسکا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ

یہ تبصرہ | مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کر دوں جن سے

اخبار

اس نام کا ...
جس کے ذریعہ ...
مرزہ علم کو دو ...
گیا ہے جس میں ...
کے متعلق مضا...
علاوہ ہندو ...
حکماء و علماء کے ...
بھی درج ہوں ...
ایوس مرشماۃ ...
اور مرزا ایک قسم ...
کا جواب لکھنے ...
مرسنہ و مخفی ...
کہ جنکا انکشاف ...
گزرتا ہے زیر ...
شیروانی الیگز ...
بڑے علماء و حکما ...
قابل قدر اخبار ...
کر ملاحظہ کریں ...
**نوٹ** ...
جس کی قیمت ...
منگی جاتی ہے ...
المشتہر
مینیجر اخبار ...

ahmadimuslim.de

اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قائم ہو جاویں و منہم
بہ لہ اس ہفتہ کے اخبار عام میں اس کے پانچ کالم میں یہی پڑہا ہے کہ بعض کوتہ
اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے
بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کرکے
یہ رنگ اُس پر چڑہایا ہے کہ گویا ان میں سے کسی کا مباہلہ میں فتحیاب ہونا اس سے
ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکہنا نہیں چاہتے کیونکہ جہوٹ کی سزا دینے کے
لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس کو
کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق و کذب بنایا جاوے کہ اگر
اس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جہوٹا ٹھیریگا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص
نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹہیرایا
ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور
افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جائیں جیسا کہ قرآن شریف سے ہی سمجہا جاتا ہے
تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں بہی شریک ہوں گے جیسا کہ وہ
مقابلہ میں شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخری۔ خدا
ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا۔ میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا
اور ابہی نو برس کی عمر کو نہیں پہونچا تہا۔ جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُس کی

سلہ اصل مقابل کا نام لینے سے کیوں شرماتے ہو وہ وہی ہے جسکو مباہلہ کے لئے آپنے
بلایا تہا جسکا نام ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (اڈیٹر)

سلہ جہوٹ کہتے ہوئے شرم کرو ہم بہی تو یہ نہیں کہتے کہ مباہلہ میں اولاد کے مرنے کو مدار
صدق و کذب آپنے بنایا تہا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ موت جیسی مصیبت کو بنایا تہا مصیبت
ایک مفہوم کلی ہے جس کے افراد کثیر ہیں سے ایک فرد اولاد کی موت بہی ہے جو آپ کو
مبارک احمد کے مرنے سے پیش آئی۔ خدا کے علم میں جو تہا وہ ہو گیا اور آپ کو موت کی
برابر مصیبت پہونچ گئی جسکا آپ کو بہی اعتراف ہے۔ (اڈیٹر)

سلہ پہر عبد اللہ آتہم والی پیشگوئی پوری نہ ہونے پر آپنے یہ دلیل دی کہ آتہم کے مرنے کو کیوں
[illegible] کیا تہا وہ تو آپکے مقابلہ پر نہ آیا تہا۔ علاوہ اس کے ہم نے تو یہ بتلانا ہے کہ آپ پر
مصیبت آئی خواہ وہ اولاد کے مرنے سے آئی یا بیمار ہونے سے ہاں اگر کبہی کوئی ایسی
اولاد مرتی جسکے مرنے کا آپ پر کوئی صدمہ نہ ہوتا جیسے مرزا فضل احمد باغی پسر کی موت
ہوئی تہی تو ہم بہی اسکو مباہلہ کا اثر نہ بتلاتے لیکن جب ایسی اولاد مری ہے کہ اس کے مرنے
سے آپکی زندگی تلخ ہو گئی اور جہری ہو تو ہمارا حق ہے کہ ہم اسکو اپنی مباہلہ کا اثر ظاہر کریں جو خدا کے

وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تہی کہ ابہی وہ بالغ نہیں
ہوگا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بہی فرمایا تہا کہ دشمن اُس دن خوش ہوگا اور اپنا وار
کریگا مگر ساتہ ہی دشمن کے بد انجام کی بہی خبر دی تہی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی
کے نیچے آئیگا اور میری نسبت یہ بہی فرمایا تہا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور
ساتہ اُس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تہا کہ انی مع
اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتہ ہوں اور جو اس کی رضا ہے
وہی میری رضا ہے اور یہ بہی میرے گہر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجہے
یہ الہام کیا تہا کہ ہے تو بہاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"

سلہ کیسا سفید جہوٹ ہے اگر یہ الہام تہا تو آپ نے اسکا نکاح کیوں کیا تہا کیا اُس کے
خسر ڈاکٹر ستار شاہ سے کوئی بیچ تہا کہ اُسکو بہی صدمہ پہونچایا اگر سچ ہو تو یہ الہام کسی سابقہ
تحریر میں دکہاؤ کہ مبارک احمد بالغ ہونے سے پہلے مرجاویگا۔ ورنہ جہوٹے پر لعنت کہو۔

۵-۶ دیکہا آپ خود قائل ہیں کہ اس بچے کے مرنے سے آپکی زندگی تلخ ہوئی یعنی آپ
بہادر آپکے تمام اہل بیت پر سخت مصیبت آئی اور ہمارا وار آپ پر چلا ہے کہ یہ آپکا الہام
ہے سو ہمیں اس سے مطلب نہیں۔ ممکن ہے خدا نے آپ پر تمہید قائم کرنے کو کسی طرح یہ
سمجہا دیا ہو تاکہ وقت پر آپ کو اس مصیبت سے انکار کی گنجائش نہ ہو مختصر یہ ہے کہ ہمارے
مباہلہ میں جو آپ نے موت جیسی مصیبت جہوٹے کے لئے چاہی تہی وہ آپ پر پڑ گئی جس سے
آپ کی زندگی تلخ ہو رہی ہے پس بحمد اللہ ہماری مباہلہ کا اثر آپ پر پیدا ہوا کیا خوب ہے

انجام ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ✦ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

باقی اشتہار کا جواب آئندہ۔ (اڈیٹر)

## مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ

۷-۸ دسمبر کو مدرسہ احمدیہ کا انشاء اللہ سالانہ جلسہ ہوگا۔ مہتمم صاحب
اعلان دیتے ہیں کہ جو صاحب تشریف لانا چاہیں وہ ایک
ہفتہ پیشتر اطلاع دیں مگر ہم مہتمم صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ
امسال جلسہ کو معمولی جلسہ ہوا کرتا نہ بنائیں بلکہ مدرسہ کے لئے
کوئی مستقل صورت پیدا کریں حتی المقدور اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لیں جلسہ کی آخری
شب میں اہلحدیث کانفرنس کے لئے وقت نکالیں اُسی شب میں [illegible] بہی شریک ہو کر مدرسہ
کے متعلق مشورہ کریں۔ غرض اس سال مہتمم صاحب کو بہی [illegible] سے اسکی جواب دہی
کے لئے تیار رہنا چاہئے ✦

دسمبر کے موقع قادیان میں ایک مضمون انعامی پانسو روپیہ کا نکلیگا۔ ناظرین اور مرزائی مطلع رہیں۔

ahmadimuslim.de

# اہل فقہ کو سو روپیہ انعام

اہل فقہ کی کذب بیانیاں اور ابلہ فریبیاں سُن سُنکر ہم اور تمام لوگ حیران اور ششدر ہیں اڈیٹر اور اُس کے نامہ نگاراں عجیب ہی کینڈے کے ہیں نہ اُنکو جھوٹ بولتے ہوئے شرم آتی ہے نہ بہتان لگاتے ہوئے جھجکتے ہیں پچھلے قصّے تو ہم کیا سُنائیں ۔ ۸ شوال کے پرچہ میں ایک نامہ نگار مولوی عبد الصمد امرتسری کا مضمون نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ :-

"ان (اہلحدیثوں) کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء علیہم الرضوان کو نعوذ باللہ چوڑے چماروں (یہ لفظ یونہی چھپا ہوا ہے غالباً چوہڑے چمار مراد ہے) (اہلفقہ) سے بدتر جانتے ہیں جیسے کہ ان کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں ہے"

اس عبارت کی نسبت ہم اڈیٹر اور اُس کے کاذب نامہ نگار کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہم سے فیصلہ کریں ۔ اس فیصلے کے لئے ہم ایک آسان صورت پیش کرتے ہیں جو کسی طرح کی تنازع اور جھگڑے کی نہیں ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جناب مولانا حاجی احمد علی صاحب حنفی میرٹھی اور جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب حنفی پھلواروی سے فیصلہ کرایا جائے کہ تقویۃ الایمان سے آپکا یہ مدعا ثابت ہوتا ہے آپ تقویۃ الایمان کا صفحہ بتا کر ہر دو منصف صاحبان کی خدمت میں بھیجدیں منصف اپنا فیصلہ دونوں اخباروں کے دفتروں میں بھیجدیں اگر دو منصفوں میں اختلاف ہوا تو جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی حنفی دہلوی سرپنچ ہونگے اگر حضرات منصفین یہ فیصلہ دیں گے کہ نامہ نگار کا مدعا تقویۃ الایمان سے ثابت ہے تو ہم یکصد روپیہ دار اہل فقہ کے اڈیٹر کو انعام دینگے جسکو وہ نصف خود لیں اور نصف نامہ نگار کو دیں ۔ اگر نہ ثابت ہوا تو ہم ان سے نقدی کچھ نہ لینگے بلکہ صرف یہی کہ اہل فقہ میں انکو اتنا لکھنا ہوگا کہ ہم نے یہ دعوے جھوٹا کیا تھا اور قرآن شریف میں جو جھوٹے کی سزا ہے ہم اُس کے مستوجب ہیں اس فیصلہ کے لئے ہم میر حیدر شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ مربی اہل فقہ کو خاص توجہ دلاتے ہیں دیکھئے ہماری دریادلی کہ ہم تمہاری مسلمہ علماء کو منصف مانتے ہیں ع تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد لیکن ہم وجدانی طور پر پیشگوئی کرتے ہیں کہ اہل فقہ اور اُس کے مفتری نامہ نگار کو منصفی کرانے کی کبھی جرأت نہ ہوگی بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین ۔

اُمید ہے اہلحدیث کے خریدار اس بھی کچھ کچھ رقم اہلفقہ کے انعام میں بڑھائینگے تاکہ فیصلہ کی ترغیب ہو ۔ ہمارے کرم دوست حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ مبلغ ۵ روپیہ اور منشی علم الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مبلغ ۲ روپیہ ، قاضی دین محمد صاحب ضلع جہلم

---

# علمائے احناف سے چند سوال (رنج بہ پیچ)

علمائے احناف اگر سوالات ذیل کے جوابات کافی و شافی دیں تو میں اپنے خیال سے رجوع کرکے سچا و پکا حنفی المذہب ہونے کو طیار رہوں اور بجائے خلعت لینے کے مجیب صاحب کو مبلغ پانچ روپیہ کی خلعت عطا کرونگا اور اگر جواب نہ دے سکیں تو مذہب حنفی سے تائب ہو کر خالص محمدی ہو جاویں

**سوال اوّل** ۔ تقلید شخصی کی پابندی ائمہ اربعہ کے اقوال سے ثابت ہے یا نہیں ؟

**سوال دویم** ۔ خلفائے راشدین کو اگر ائمہ مجتہدین اربعہ پر فضیلت ہے تو پھر فاضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی تقلید کیوں واجب ہوئی ؟

**سوال سویم** ۔ ابراہیمی مصلیٰ کے علاوہ چار مصلے اور کعبہ میں زیادہ کرنا قرآن حدیث سے بھی ثابت ہے یا ائمہ مجتہدین نے کہا ہے کونص صریح سے ثابت کریں ؟

**سوال چہارم** ۔ تقلید شخصی کا رواج تیسری صدی کے بعد سے شروع ہوا تو قبل رواج تقلید شخصی کے مسلمان جو تقلید شخصی یا مذہب معین کے پابند نہیں تھے تو وہ اسلام میں کیسے تھے اور اہل سنت تھے یا اہل بدعت ؟

**سوال پنجم** ۔ اجتہاد ائمہ اربعہ پر منحصر کرنا اور انکے بعد کے علماء سے نفی کرنا فضلنا بعضکم علے بعض نص صریح کے خلاف ہے یا نہیں اور اسپر کوئی دلیل مثل ختم نبوت کے ہے یا نہیں ؟

**سوال ششم** ۔ امام محمد و امام ابو یوسف و دیگر علمائے کبار احناف متقدمین و متاخرین نے امام ابو حنیفہ صاحب کے قول سے ہزاروں جگہ خلاف کیا بلکہ صاف رد کر دیا تو یہ صاحبان غیر مقلدیت کے زد سے بچے یا نہیں ؟

**السائل محمد سلیم سوداگر از مونگیر سرائے کہنہ**

---

# اولیا کی زندگی اور کرامات

مصری اخبار المؤید کا ایک نامہ نگار جس نے "مغربی" کے نام سے دستخط کئے ہیں لکھتا ہے کہ آجکل مصر میں ذیل کے سوالات پر نہایت گرم بحثیں جاری ہیں (۱) کیا اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں ؟ (۲) کیا اُن کے مرنے کے بعد اُن سے مدد مانگنا جائز ہے ؟ (۳) کیا اُن کی قبروں کو بوسہ دینا اور اُن کے آستانوں پر پیشانیاں رگڑنا درست ہے ؟ (۴) کیا اُن کے مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا اور اس چڑھاوے کا کھانا جائز ہے ؟ (۵) کیا اولیاء اللہ بعد مرنے کے اپنے اصلی جسموں اور اصلی اعضا اور حواس کے ساتھ زندہ رہتے ہیں ؟

امرتسر ۵ عا ۔ اور شیخ عبد السلام صاحب ساکن حال دفتر اہلحدیث امرتسر ۵ روپیہ دینگے ۔

ہم اب سے پہلے اولیاء کی کرامات پر مضامین لکھ چکے ہیں اس کے بعد ہم نے لکھا تہا کہ مزاروں پر جانا اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور دنیاوی ضرورتوں کے پورا کرنے کی اُن سے درخواست کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ طریقہ ایام جاہلیت کا ہے۔ اگر مزاروں پر لوگ معمولی طور سے جائیں اور ایسی کوئی حرکت اُن سے ظہور میں نہ آئے۔ تو ہم اس کو بُرا نہیں سمجھتے لیکن جب وہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے اسلام کے عظیم الشان رکن یعنی توحید میں خلل آئے تو ہم اسکو اسلام کی رُو سے ناجائز سمجھتے ہیں اور اس کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اولیاء اللہ منجملہ علماء اسلام کے تہے جنہوں نے لوگوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح کرنے پر کمر باندہی تہی اور چاہتے تہے کہ اخلاقی زندگی کی رُوح اُن کے قالبوں میں پہونکیں۔ اس کام کے انجام دینے کے بعد وہ مر گئے۔ مگر اُن کے طریقے اُن کی تصنیفات اُن کے خیالات اور اُن کے اقوال نہیں مرے۔ وہ بدستور زندہ ہیں اور اُنپر عمل کرنے سے لوگ اب بہی اسی طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس طرح کہ اُن کی زندگی میں فائدہ اٹھاتے تہے۔ اُن کے مرنے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ غور کرو اور سوچو کہ اُن سے پہلے سرورِ کائنات پر بہی موت طاری ہو چکی ہے۔ حضرت عمرؓ نے محبت کے جوش میں آکر کہدیا تہا کہ آں حضرت کی وفات نہیں ہوئی۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے اُن کو سمجہایا اور کہا کہ خدا فرماتا ہے "محمد ایک رسول ہیں اور اُن سے پہلے بہی بہت سے رسول گزر چکے ہیں" اگر اولیاء اللہ مرے نہیں تہے تو لوگوں نے انکو کیوں نہلایا؟ کیوں انکو کفن پہنایا؟ کیوں انکی جنازے کی نماز پڑہی؟ کیوں انکو زمین میں دفن کیا؟ اگر اس کے بعد بہی کوئی شخص اُن کے مرنے میں شبہ کرتا ہے تو اسکا کیا علاج ہے۔

جو لوگ اس بات پر یقین رکہتے ہیں کہ اولیاء اللہ اپنی قبروں میں اپنے اصلی جسموں اور اپنے تمام اصلی حواسوں کے ساتھ زندہ ہیں اُنکا یہ اعتقاد قدیم بت پرست یونانیوں کے اعتقاد سے مشابہ ہے۔ وہ بہی اپنے دیوتاؤں اور بہادروں کی نسبت یقین کرتے تہے کہ اُن کو موت نہیں آئی بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وہ بہی اُن سے اسی طرح منتیں اور مرادیں مانگتے تہے جس طرح آجکل کے نادان مسلمان اپنے مرے ہوئے بزرگوں سے دنیوی حاجتیں طلب کرتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ جب اولیاء اللہ سے ایسی التجائیں کیجاتی ہیں جو صرف خدا ہی کے حضور میں کیجاسکتی ہیں تو اس کے معنے یہی ہیں کہ وہ اُن کو خدا سمجہتے ہیں یا خدا کی شکل جانتے ہیں جیسا کہ اہل یونان اپنے دیوتاؤں اور اپنی قوم کے بہادروں کو سمجہتے اور جانتے تہے۔ بلاشبہ یہ نادان لوگ ظاہری طور پر خدا کا لفظ اولیاء اللہ کی نسبت نہیں بولتے مگر جب کہ اُن کا برتاؤ اولیاء اللہ کے ساتھ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ خدا کے ساتھ ہونا چاہئے اور وہ اُن میں خدا کی بعض صفات کا وجود بہی تسلیم کرتے ہیں جن میں سے ایک صفت دائمی زندگی ہے۔ تو قیامت کے روز یہ خدا کو کیا جواب دے سکتے ہیں۔ نادان مسلمانوں کے یہ خیالات ایام جاہلیت کے خیالات کی یادگار ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ "ایک زمانہ آئیگا جبکہ تم اپنے باپ دادا کی پیروی پہر کرنے لگوگے" آں حضرت کی یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی ہے۔

مجہے اس موقع پر ایک لطیف قصہ یاد آیا۔ ایک بہولے بہالے مسلمان بزرگ وقف کے متولی تہے۔ وہ وقف کے روپیہ سے ایک مسجد کے در و دیوار پر بیل بوٹے بنوا رہے تہے اور مسجد کی محراب کو انہوں نے خاص طور سے طرح طرح کے نقش و نگار سے آراستہ کرایا تہا۔ ایک شخص نے انکو اس امر سے منع کیا اور رسول خدا کی ایک حدیث پڑہکر سنائی جسکا مضمون یہ ہے کہ "میری امت کے لوگ آخر زمانے میں مسجدوں کو طرح طرح کی زینتوں اور آرائشوں سے منقش کرینگے" متولی نے جو فی الحقیقت ایک نیک اور صاحب تقویٰ بزرگ تہے کہا تو پہر مسجد کی آرائش اور مینا کاری میں ضرور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس سے آں حضرت کی پیشین گوئی کی تصدیق ہو جائیگی۔ اللہ اللہ! کیا مقدس جہالت ہے!! یہ بزرگ نہیں سمجہے کہ رسول خدا نے پیشین گوئی کے پیرائے میں لوگوں کو عبرت دلائی ہے اور اُن کو تنبیہ کی ہے کہ وہ ایسی حرکت نہ کریں اس کی مثالیں احادیث اور قرآن مجید میں بہت سی ہیں اور یہ فصاحت و بلاغت کا ایک دلنشین اور مؤثر طریقہ ہے۔ عام بول چال میں بہی باپ بیٹے سے کہتا ہے "خدا کی قسم تو جوا کہیلنے اور شراب پینے سے ہرگز باز نہیں آئیگا جبتک کہ فلاں جوئے باز اور شرابی سے ملتا رہیگا" ظاہر ہے کہ باپ کے اس کہنے سے اس کے سوا کوئی مقصد نہیں ہے کہ بیٹا شراب پینے اور جوا کہیلنے سے باز آئے۔ وہ کب چاہتا ہے کہ بیٹا اس کی قسم کو پورا کرے اور اُس کی پیشین گوئی کو سچا کر دکہائے۔ اس کا مطلب تو اس قول سے بیٹے کو تنبیہ کرنا اور ہدایت کرنا ہے۔ اور بس۔

اسی طرح اس حدیث کے معنوں پر خیال کرنا چاہئے جس میں آں حضرت نے پیشینگوئی فرمائی ہے کہ تم پہر اپنے باپ دادا کی پیروی کرنے لگوگے۔ اس سے بہی آں حضرت کو تنبیہ کرنی اور عبرت دلانی مقصود ہے اور یہ امر جتانا منظور ہے کہ اسلام نے جاہلیت کے جن خیالات اور عقائد کو تم سے دور کر دیا ہے انہیں خیالات اور عقائد کو تم پہر اختیار کر لوگے اور یہ ایک عبرت انگیز بات ہے۔ اب سوچو اور غور کرو کہ جس طرح لوگ ایام جاہلیت میں اپنے بزرگوں اور دیوتاؤں کو زندہ یقین کرتے تہے اسی طرح نادان


...کا مال
...ینہ سفید۔ ہلکا رنگ ...ہے۔ متمول لوگ موسم ...ن چادر کو پہنتے ہیں اول ...ہے اور سردی کو پاس تک ...دیتی۔ بیشک شاہانہ لباس ...روں کے لئے زینت ہے۔ ...عرض ۱۰ گز قیمت ۱۷ روپے

پشمینہ نسواری۔ یہ بہی ...ہے۔ اس کو ہوتے ہوئے ...اثر نہیں کر سکتی۔ معززاصحاب ...عزت ہے رنگ عید ہے ...دیاروں کا رنگ نسواری ...تا ہی خوبصورت معلوم ہوتا ...۶۰ گز عرض۔ قیمت ۱۴ روپے

پشمینہ سبز۔ یہ بہی بہت ...سفید پوش لوگ اسی جانتے ...ہیں اسکا بہی رنگ سفید ہے ...سبز ہیں۔ یہ بہی بہت ...لوم ہوتا ہے۔ طول ۷۰ گز ...قیمت ۱۳ روپے ...چونکہ ہاتھ سے بنا جاتا ہے ...شین کے مال سے بدرجہا ...پائدار ...ہے۔ خریدار ...خوش ... ہیں۔ ...محصولڈاک بذمہ خریدار

...منیجر انڈین شال ایجنسی ...امرتسر۔ کٹرہ ...

مسلمان آجکل اولیاء اللہ کو زندہ اور صحیح وسلامت جانتے ہیں اور جس طرح اس زمانے کے لوگ اپنے مرے ہوئے بزرگوں اور دیوتاؤں سے مرادیں مانگتے تھے اسی طرح آج کل اولیاء اللہ سے مرادیں مانگی جاتی ہیں۔

اولیاء اللہ بیشک زندہ ہیں مگر اُن کی زندگی کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اُن کے جسم اور اعضا اور حواس جس طرح مرنے سے پہلے قائم تھے اسی طرح آج بھی قائم ہیں بلکہ اُن کی زندگی سے مراد یہ ہے کہ اُن کے طریقے اُن کے خیالات اُن کی تصنیفات اور اُن کے مقولے مرے نہیں ہیں اور وہ بدستور زندہ اور موجود ہیں اور اُن سے لوگ اسی طرح مستفید ہو سکتے ہیں جس طرح اولیاء اللہ کی زندگی میں خود اُن سے مستفید ہوتے تھے۔

میں اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کتاب المفاخر العلیۃ فی المآثر الشاذلیۃ پیش کرتا ہوں جو علامہ شیخ احمد بن عباد کی تصنیف سے ہے اور جس میں حضرت ابوالحسن شاذلی کے حالات اور مقالات درج کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب میں اس لئے پیش کرتا ہوں کہ مصر میں طریقہ شاذلیہ کو بہت مانتے ہیں اور اس طریقہ کے ہزاروں مرید ہیں۔

اس کتاب میں ایک تنبیہ کا یہ مضمون ہے کہ مرید کو چاہیے کہ وہ جس شیخ کے طریقے کا مرید ہے اُس شیخ کے اخلاق و آداب کی پیروی کرے اور شوق و مزاولت سے اپنی ذات میں وہی اخلاق و آداب پیدا کرے جو شیخ کی ذات میں تھے اور اس سے بہت محبت کرتا رہے کیونکہ شیخ کی محبت اُس کو اس امر پر آمادہ کریگی کہ وہ شیخ کے طریقے پر چلے اور اُس کی خوبیاں اپنے اندر جذب کرے۔ مرید کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں اُس شیخ سے کیونکر محبت کر سکتا ہوں جس کی وفات ہو چکی ہے اور جس کو میں نے نہیں دیکھا اور جس کی باتیں میں نے اپنے کانوں سے نہیں سُنیں۔ کیونکہ مرید کا شیخ سے نہ ملنا شیخ کے ساتھ محبت کرنے میں خلل انداز نہیں ہو سکتا جبکہ شیخ کے مناقب وہ سُن چکا ہے اور شیخ کا طریقہ اُس کو معلوم ہو چکا ہے۔ اگر کوئی مرید کہتا ہے کہ ہم اس شیخ کی پیروی کیونکر کر سکتے ہیں جس پر موت طاری ہو چکی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ شیخ کے جو اخلاق حمیدہ تم کو معلوم ہو چکے ہیں اور اُس کے جن خیالات اور مقالات کی اطلاع تم کو ہو چکی ہے اُنپر عمل کرنا اور اُنکی پیروی کرنا ہے۔ غور کرو کہ ہم رسول خدا سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کے اصحاب سے بھی ہم کو دلی محبت ہے حالانکہ ہم کو یہ عزت نصیب نہیں ہوئی کہ ہم اُن کی خدمت میں بالمشافہ حاضر ہوں۔ اُن کے جو حالات ہمکو معلوم ہوئے ہیں اور اُن کے جو مقالات ہم تک پہونچے ہیں ہم اُن کی پیروی کرتے ہیں اور اسی کو اُنکی پیروی خیال کرتے ہیں بالکل اسی طرح ہر مرید کو اپنے اُس شیخ کی پیروی کرنی چاہیے جس کی وفات ہو چکی ہے اور جس کے طریقے سے وہ اپنے تئیں منسوب خیال کرتا ہے اور یہ پیروی شیخ کی روحانی دوستوں کی ہوگی نہ

اُس کی جسمانی شکل وصورت کی۔

اس کتاب کے دیکھنے کے بعد یقین ہے کہ اُن مصری مسلمانوں کو جو غلطی سے اولیاء اللہ کو حقیقی طور پر زندہ خیال کرتے ہیں اپنے اس غلط خیال پر ندامت ہوگی اور وہ یقین کرینگے کہ انبیاء کی طرح اولیاء پر بھی اصلی موت طاری ہو چکی اور وہ اپنی قبروں میں اصلی جسموں اور اصلی اعضا اور حواس کے ساتھ زندہ اور سلامت نہیں ہیں اور اُن کی زندگی سے اُن کی روحانیت کا زندہ رہنا مراد ہے نہ جسمانیت کا۔ اس کے بعد وہ یہ بھی جان جائینگے کہ جو انسان خدا کی طرح دائمی زندگی نہیں رکھتے انکو یہ قدرت بھی نہیں ہو سکتی کہ وہ خدا کی طرح لوگوں کی حاجتیں اور مرادیں بر لائیں۔ پھر وہ اس فعل کو بھی ناجائز قرار دینگے کہ اُن کی قبروں کو بوسہ دیا جاوے اور اُن کے آستانوں پر پیشانیاں رگڑی جائیں۔ (انسٹیٹیوٹ گزٹ)

## علی گڑھ - ایٹہ اور میرٹھ کے مسلمان

توجہ کریں کہ ضلع ایٹہ میں ملکانوں کی ایک قوم ہے جو برائے نام مسلمان ہیں باقی رسوم اُن کے وہی ہندوانہ ہیں سنا گیا ہے کہ آریہ انکو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہے ہیں سنا ہے انہوں نے ایک شرط لگائی ہے کہ راجہ آوہ ہمارے ساتھ ملکر کھائیگا تو ہم آریہ ہو جائینگے جو راجہ موصوف نے منظور کرلی ہے لیکن اگر مسلمان ہمت کر کے انکی طرف توجہ کرینگے تو اُن کے بچاؤ کی صورت ہو سکتی ہے۔ علی گڑھ کے پرجوش مسلمانوں خصوصاً مولوی حاجی محمد یونس خاں صاحب۔ ڈاکٹر محمد اشرف خانصاحب اور جناب مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی سے توقع ہے کہ وہ اس کے متعلق بہت جلد کوئی صورت پیدا کرینگے۔

## وکیل ٹریڈنگ کمپنی

سرمایہ ایک لاکھ - قیمت فی حصہ پچاس روپے - [illegible] ہمراہ پانچ روپیہ فی حصہ - باقی باقساط - کام نفع بخش - کارکن متدین اور تجربہ کار چھ سو حصے ابتک فروخت ہو چکے ہیں - پراسپکٹس اور دیگر کاغذات [illegible] آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

المشتہر

غلام محمد مختار۔ مینیجنگ ڈائرکٹر (امرتسر پنجاب)

[illegible] مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ قیمت [illegible]

# فرقہ سنوسیہ اور اسلامی خطرہ

گزشتہ سے پیوستہ

(اس مضمون کا کچھ حصہ یکم شوال کے اہلحدیث میں نکل چکا ہو)

اور اسکی تمہید اور ضروری نوٹ بھی اسی پرچہ میں لکھے گئے ہیں ناظرین پڑھنے سے پہلے اس پرچہ کو دیکھ لیں تو مفید ہوگا۔ (ایڈیٹر)

اُس کی اولیات میں سے ایک کارنامہ یہ تھا کہ اُس نے بمصول فرمان سلطان ٹرکی مصر و بنغازی کی سرحد پر بر غرارسوح کے شمال و مشرق میں بمقام جربوب جسکا دوسرا نام جنبوب بھی ہے ایک مستحکم قلعہ نما زاویہ تیار کیا جو اگرچہ اب تو نہیں لیکن کچھ دنوں پہلے تک سنوسیہ گروہ کا صدر مقام تھا۔ جربوب میں اُس نے آلات حرب اور گولی بارود کی تیاری کے لئے کارخانے قائم کئے اور سامان جنگ اور رسد کے ذخیرے اور گودام بنائے۔ یہاں وہ اندرون ملک کے سرداران و شیوخ قبائل سے خراج میں ہاتھی دانت۔ غلام اور شترمرغ کے پر وصول کرتا تھا۔ یہیں شمالی ساحل کے غیر معروف اور مخفی بندرگاہوں سے اُس کے پاس ہتھیاروں اور گولی بارود کے ذخیرے آتے تھے۔ یہیں بورنو۔ شمالی و مغربی افریقہ ٹمبکٹو اور صوبجات صحرائے اعظم کے حجاج مکہ جاتے ہوئے اُس کے فیوض برکات سے مستفیض ہونے کے لئے ہر سال جمع ہوتے تھے۔

خدا جانے اس پُر اسرار صحرائی قلعہ کا نقشہ کیا ہوگا جو قلعہ ہی نہیں بلکہ اس حیرت انگیز گروہ کی بجا۔ (؟) ہندی۔ دارالاسلام۔ خانقاہ اور پایہ تخت سبھی کچھ ہے۔ جس کی فوجی پیشقدمی کسی دن افریقہ میں یورپ کو پیام اجل سنانے والی ہے۔ اس کی چار دیواری کے اندر کا منظر حقیقت میں ہیبت زا اور ہوشربا ہوگا۔ اسے کوئی معمولی شہر نہ سمجھو بلکہ یہ زمانہ حال کا مدینہ ہے اور وہ اُبلتا ہوا چشمہ ہے جس سے ممکن ہے کہ ایک ایسا سیلاب بہ نکلے جو ویسا ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ زبردست ہو جس نے آج سے کئی سو سال پہلے یثرب سے پھوٹ کر مشرقی دنیا کو جل تھل کر دیا تھا۔ بہرحال اس شہر کے نقشہ اور حالات کا اندازہ مغربی تصور پر چھوڑا جاتا ہے کیونکہ کسی یوروپین نے آج تک اس کی گلیوں میں قدم نہیں رکھا اور کوئی یوروپین آنکھ اس وقت تک اُس کی دیواروں کو نہیں دیکھ سکی۔ تین اشخاص (نختیجل۔ ڈویرتر اور دالعنس) نے البتہ اس بات کا بیڑا اُٹھایا مگر منزل مقصود تک پہنچنے سے کوسوں پہلے سنوسیوں نے ان بیچاروں کو اُلٹے پاؤں واپس کر دیا۔ دیسی جاسوس جو مختلف گورنمنٹوں کی طرف سے مخبری کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ اون میں سے ایک بھی جیتا بچا نہ لوٹا۔

جربوب میں محمد ہر سال مقدمین یعنی قبائل کے سرداروں کو سال آئندہ کے طرز عمل اور کاروائیوں کے متعلق بحث او مشورہ کرنے کے لئے جمع کیا کرتا تھا۔ اُس نے اپنے مختلف زاویوں کے ابین سلسلہ رسل و رسائل قائم کرنے کے لئے متعدد ہرکاروں کی چوکیاں بٹھا رکھی تھیں۔ اور اہم خبروں کے جلد پہنچ جانے کا انتظام بھی اسی طریقہ پر کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ اُس نے رجسٹر بھی تیار کرائے تھے۔ جن میں جماعت سنوسیہ کے ہر فرد کا نام درج ہوتا تھا۔

اس حسن انتظام کی بدولت سنوسیوں کی طاقت بے حد بڑھ گئی جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۸۹۷ء میں محمد نے ایک فرمان نافذ کیا جس میں امیرالمومنین سلطان عبدالحمید خان کو دول یورپ سے گہرے تعلقات رکھنے کی پاداش میں دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا تھا۔ اس فرمان کے نفاذ کے تھوڑے ہی دن بعد سلطان کا انتقال ہوگیا اور اس واقعہ نے محمد کے اقتدارات کا پلہ اور گراں کر دیا۔

فرقہ سنوسیہ کے اثر اور طاقت کی ترقی اس سرعت سے ہوئی کہ ۱۸۸۴ء میں ان کی جو زاوئے موجود تھے اُن کی تعداد ایک سو بیس سے اوپر تھی۔ یہ خانقاہیں دنیائے اسلام کے قریب ہر حصہ میں پھیلی ہوئی تھیں۔

خیال تھا کہ ماہ نومبر ۱۸۸۲ء میں یعنی چودہویں صدی کے آغاز پر محمد کوئی جنگی اعلان کریگا لیکن وہ تاریخ بلا کسی مجاہدانہ کارروائی کے گزر گئی جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ محمد کی دوربینی نے اس موقع کو قبل از وقت سمجھا اور یہ جان لیا کہ بالفعل کسی وسیع پیمانہ پر کامیابی کی توقع محال ہے۔ چند سال ہوتے ہیں کہ محمد کا انتقال ہوگیا۔ مرتے دم تک اس نے جہاد کی کسی وسیع پیمانہ پر اجازت نہ دی جس کی وجہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی۔ موجودہ شیخ اسی کا بیٹا ہے جس کے حالات اگرچہ بہت کم معلوم ہیں لیکن جو کچھ معلوم ہوا ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ محمد کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور جو اصول اُس کے باپ نے قائم کئے تھے اُنہیں پر جوش استقلال اور تقلید سے کاربند ہے۔

میں بوضاحت ثابت کر چکا ہوں کہ محمد غیر معمولی قابلیت کا شخص تھا۔ شیخ اول یعنی اپنے باپ کی طرح وہ بھی تقدس کی ایک پُر اسرار چادر میں ہر وقت لپٹا رہتا تھا۔ خراسان کے نقاب پوش مدعی نبوت (ابن المقنع) کے مانند اپنے مریدان خاص کے سامنے بھی وہ چہرہ پر نقاب ڈالے رہتا تھا اور کنج تنہائی میں زہد و ورع کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا اور اگرچہ تمام اسلامی دنیا اُس کی معتقد نہ تھی لیکن اُس کے پیروؤں اور مریدوں کے دلوں پر اس کی عظمت۔ ہیبت اور عزت کا سکہ جما ہوا تھا۔ اُس کی تعلیم و تلقین کے مطابق اُس کے مرید تا بحد امکان یہ نہیں ظاہر ہونے

ahmadimuslim.de

دیتے ہیں ان کا تعلق سنوسی جماعت سے ہے۔ اسی طرح کی دوسری اسلامی جماعتوں کو ماننے والوں کی کوئی ایسی علامت ہے جس سے وہ شناخت ہو سکیں۔ طریقہ سنوسیہ کا ہر پیرو فری میسن کی طرح اپنے پیر بھائی پر خفیہ اشارات کے ذریعہ سے اپنے آپ کو ظاہر کر سکتا ہے اور تیسرے شخص کو یہ بھی معلوم نہیں ہونے پاتا کہ اس کا کوئی تعلق اس زبردست جماعت سے ہے۔

سلسلہ سنوسیہ کے پیرو شرع محمدی کی پابندی سختی سے کرتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسی سخت احتیاط سے کام لیتے ہیں کہ ہنسی آتی ہے مثلاً ان میں سے بعض سفید قند اس بنا پر نہیں کھاتے کہ ممکن ہے کہ جن ہڈیوں کی راکھ سے شکر صاف کی جاتی ہے وہ ایسے جانوروں کی ہوں جو شرع شریف کے مطابق حلال ذبح نہ کیا گیا ہو یہ لوگ نہایت سادہ اور خشک زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر شخص نے اپنے آپ کو مقاصد طریقہ سنوسیہ کی تکمیل کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ زاویوں میں تمام زلالوں اور رکابوں پر لفظ اللہ داغ دیا جاتا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ وقف اسلام میں ہیں جب کوئی شخص نیا نیا اس سلسلہ میں شریک ہوتا ہے تو اسے دنیا کی لذتوں کے ترک کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ نفیس و پر تکلف لباس اور زیورات کے استعمال کی ممانعت ہے۔ البتہ ہتھیاروں کی آرائش جائز قرار دی گئی ہے کیونکہ یہ ہتھیار جہاد میں کفار کے خلاف کام آنے والے ہیں۔

اس وقت تمام برطانوی مقبوضات واقع مشرقی و مغربی سواحل افریقہ اور نیز مصر و سوڈان میں نہایت سرگرمی کے ساتھ یہ کوشش کی جاری ہے کہ کل مسلمان افواج کو سلسلہ سنوسیہ میں داخل کر لیا جائے۔ چونکہ مغربی ساحل متعدد کاروانی راستوں کے باعث شمالی ساحل سے زیادہ ملا ہوا ہے لہذا سنوسی وعظ و تلقین کا سلسلہ مشرقی ساحل کے مقابلہ میں بہت پہلے سے جاری ہے اور اس کا اثر بھی وہاں نسبتاً بہت زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس بیان میں غلطی کا مطلق دخل نہیں کہ ہر سال سلسلہ سنوسیہ کے صدہا پیرو اس غرض سے بطور سپاہی کے بھرتی ہوتے ہیں کہ فوج میں اپنے اغراض و مقاصد کی اشاعت کریں میرا خیال ہے کہ اس تحریک کی جڑ مغربی ساحل پر اس مضبوطی سے جم گئی ہے کہ محال ہے کہ کسی دیسی کمیشن یافتہ یا غیر کمیشن یافتہ افسر یا سپاہی کی نسبت وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکے کہ یہ شخص سلسلہ سنوسیہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ بالکل ممکن ہے کہ جس غیر کمیشن یافتہ فوجی افسر پر اس کے بالا دست کو سب سے زیادہ بھروسہ ہے یا جو سپاہی ہر وقت اپنے افسر کی اردلی میں رہتا ہے یا جس سپاہی

کو بھرتی ہو کر دس پندرہ سال کی مدت گذر چکی ہے اس نے فوجی ملازمت محض اس غرض سے اختیار کی ہو کہ سنوسی مقاصد کی اشاعت کرے اور اپنے درجہ اور عہدہ کے اثر اور اپنی دیرینہ ملازمت کے رسوخ کو اسلام کے پیغام کے دوسروں تک پہونچانے میں صرف کرے۔ افریقہ کے اس حصہ کے حالات کا مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں لیکن ایک ایسے شخص نے جو کوئی بات اس وقت تک نہیں کرتا جب تک اس کا حرف حرف تول نہیں لیتا مجھے یقین دلایا ہے کہ شیخ سنوسی کے منہ سے اگر جاہدوا فی سبیل اللہ کے الفاظ آج نکلیں اور جربوب کی بارود سے پٹی ہوئی میگزین کی سرنگ کو کل فتیلہ دکھایا جائے تو ہماری مسلمان فوج کے کم از کم پچھتر فی صدی سپاہی فوراً علم بغاوت بلند کریں۔

میری ان باتوں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اپنے مغربی افریقہ کے سپاہیوں کی آبرو پر حرف لانا چاہتا ہوں۔ حاشا کہ میرا مقصود یہ نہیں ہے۔ بہت سے خونریز معرکوں اور بہت سی جانفرسا لڑائیوں میں انہوں نے اپنی جان نثاری اور جانبازانہ بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ جرأت۔ زحمت کشی اور تہوّر کے سخت سے سخت امتحانوں میں وہ ہمیشہ پورے اُترے ہیں۔ میرا اصلی مطلب یہ ہے کہ دوسری جنگجو اور مردانہ اقوام کی طرح بجائے ایک گورے رنگ کی کافر قوم کی حکومت کے جو دوسرے براعظم کی رہنے والی ہے اور جو خیالات و عقائد میں ان سے بالکل مختلف ہے وہ اُس قوم کی حکومت بدرجہا زیادہ پسند کرینگے۔ جو مذہب قومیت اور رنگ میں ان کے ساتھ اشتراک رکھتی ہو اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کی یہ ترجیح کچھ بیجا بھی نہیں۔ یہ نتیجہ بدیہات کی قبیل سے ہے سکھوں ہی کو لو جن کی قوم جان نثاری اور اعلیٰ درجہ کی مردانہ صفات کے لحاظ سے نظیر کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ جس سکھ سے چاہو پوچھ لو۔ وہ گورے کو بلا تامل صاف صاف یہی جواب دے گا کہ گو سکھ انگریزی راج کے مداح اور اُس کے وفادار خادم ہیں۔ لیکن اگر اونہیں خود مختار سکھ حکومت کے قائم کا موقعہ ہاتھ آئے تو فوراً ہر سکھ باغی ہو جائے۔ غرض اس طبعی میلان کے لحاظ سے نہ سکھ ملزم قرار دئے جا سکتے ہیں نہ کالے افریقی سپاہی۔ اور کوئی اونہیں الزام دے تو دے میں تو نہ دونگا۔ (باقی آئندہ)

**دیگر کارِ ضروریہ میں مصروفیت کی وجہ سے مولوی صاحب اس ہفتہ فتوے نہیں لکھ سکے۔ مینجر۔**

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اخراجات کیواسطے سندھ کے مسلمانوں نے دس ہزار روپے چندہ جمع کر لیا ہے (شاباش ہمت مردانہ)

بارودہ کا کارخانہ بڑودہ میں کھلنے والا ہے اس کا نام مہاراجہ صاحب کی ایک ... کے نام پر ہوگا۔

محکمہ تفتیش جرائم کے ایک انسپکٹر نے زتلام واقع وسط ہند میں بجادو ولکچی کو گرفتار کیا ہے۔ یہ شخص سہارنپور کا باشندہ اور کئی سالوں سے جعل کا مرتکب ہوتا رہا ہے۔ زیادہ تر ریلوے کی رسیدیں بناکر لوگوں کا مال چھڑالیا کرتا تھا۔

گوالیار کی ہنڈیوں کی تحقیقات کے لئے جو مہم بنام مہم خیبر گئی ہے وہ ۳۳ ہزار ۵ سو روپے کی بشکل اپلیکیشن ہے۔

مسٹر پارسے نے انڈین ہیومیئنٹیرین کمیٹی کی اس درخواست کے جواب میں کہ سزا بید ہندوستان سے منسوخ ہوجانی چاہئے۔ کہا کہ عدالتوں کی کارروائیوں میں دست انداز نہیں ہونا چاہتا۔

قسطنطنیہ کی ایک تاربرقی مظہر ہے کہ ایشیائے کوچک میں مالی مشکلات اور گرانی کے سبب سے سخت دنگے فساد ہوئے ایک گروہ نے نانبائیوں اور آٹا پیسنے والوں کے کارخانے لوٹ لئے ہیں۔ سپاہ نے فساد دور کیا۔ آٹھ شخص زخمی ہوئے۔ بیروت کے ایک جم غفیر نے برآمد آرد کے خلاف سخت اظہار ناراضی کیا جس سے آٹا باہر جانے سے رک گیا۔

کثرت باراں کی وجہ سے نیلگری اور جنوبی ہند کی ریلوے لائن کئی مقامات پر بہ گئی ہے۔ ٹوٹی کورن اور کولمبو کے مسافروں کو دیر تک وہاں ٹھیرنا پڑا۔ (اللہ اکبر) کی شان کہیں حد سے زیادہ خشکی کہیں طغیانی!

کانپور میں کئی چور ایک یوروپین لیڈی کے خوابگاہ میں گھس آئے۔ شور مچانے پر ان کے شوہر اور ایک اور صاحب آگئے۔ ایک چور زخمی کیا گیا۔ اور دوسرا لوگوں نے بھاگتے وقت گرفتار کر لیا۔

کابل سے قندھار کی سڑک براہ غزنی تیار ہونی شروع ہوگئی ہے۔ اس سے چھکڑے اور گاڑیاں گزر سکینگی۔ جب یہ مکمل ہوچکیگی تو قندھار سے ہرات کی سڑک بننی شروع ہوجائیگی۔ سفر مینا کی ایک رجمنٹ اس کام میں مصروف ہے۔

ایران کی حالت خوشگوار نہیں ہے۔ شیراز کے متصل فسادات ہوئے۔

۲۷ نومبر سے ۵ دسمبر تک روزانہ چار گھنٹے آریہ سماج لاہور میں مذہبی کانفرنس ہوگی ہر مذہب کے علما اپنی اپنی الہامی کتاب کا ثبوت دینگے۔ جناب مولوی ابوالوفاء صاحب بھی شریک ہونگے۔

امساک باراں کی شکایت کرتے کرتے اب تو شکایت بھی بھول گئی۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔

کانپور میں ایک قسم کا مرض استسقا نمودار ہوا ہے جس میں کئی آدمی مبتلا ہوچکے ہیں

آخری تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جگادھری کے ریلوے تصادم میں دو درجن مسافر ہلاک اور اسی قدر زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے بھی چند ایک بعد میں ہلاک ہوگئے ہیں۔ مال گاڑی کا یوروپین ڈرائیور تصادم کی یہ وجہ بیان کرتا ہے کہ بجیم بریک کے بگڑ جانے کی وجہ سے میں نے انجن کی دو نو سیٹیوں کے ذریعہ ہر چند کوشش کی کہ گارڈ گاڑی کو ٹھیرانے کا انتظام کرے مگر وہ متنبہ ہوا جس سے گاڑی سٹیشن سے نکل گئی اور سامنے کی آنیوالی مسافر گاڑی سے ٹکرا گئی۔

سمر قند پار کے علاقہ میں بھی خشک سالی کا اثر نمودار ہوگیا ہے۔ گھاس کم ہوتی جاتی ہے۔ اور چشمے خشک ہو رہے ہیں۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے حضور وائسرائے کی منظوری سے امرتسر چھاونی کے مکانوں پر یکم نومبر ۱۹۰۷ء سے صفائی کا ٹیکس عائد کر دیا ہے جو ۶ ہ سے ایک روپیہ ماہوار تک ہوگا۔

اسلامیہ کالج لاہور میں یوروپین پرنسپل کے تقرر کی تجویز تھی مگر انجمن حمایت اسلام لاہور کی کالج کمیٹی کے جلسہ منعقدہ ۱ نومبر میں فی الحال یہ تجویز نامنظور ہوئی (بڑی خوشی کی بات ہے!)

تہران سے ۱۱ نومبر کا پیام تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ نے بجٹ پاس کر دیا۔ کمی ... جس سے صورت حالات بہتر ہوگئی ہے۔

جلالتماب سلطان کے حکم سے مکہ معظمہ میں ایک وسیع مہمان خانہ غرباء ... کے لئے تعمیر کرایا گیا ہے جس میں چھ ہزار حاجی بے تکلف قیام کر سکتے ہیں۔

المؤید لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ سے ایک سلطانی سفارت افغانستان کو روانہ ہونے والی ہے۔ جس میں نہایت مشہور ترک انشاپرداز عطوفتلو زلیف سروی بھی شامل ہے۔ اس سفارت سے مقصد یہ ہے کہ دونو سلطنتوں میں دوستی اور اتحاد کے تعلقات مستحکم کئے جائیں۔

مراکو کی حالت اب قابل اطمینان ہے۔

انجمن اسلامیہ مظفرنگر کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ دسمبر کو ہوگا۔

لالہ لاجپت رائے اور سردار اجیت سنگھ رہا ہوکر لاہور پہنچ گئے۔

# مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲ کالم ۲)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

تسلیم۔ میں نے ۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد اللہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھ پر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجیں۔ ۔۔۔۔۔۔

ایک صاحب مشونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں :۔ دو شیشہ مومیائی اور بھیجیں میں آپ کا پرانا خریدار ہوں۔

**مومیائی کے مختصر فوائد:۔** مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ دور کر جریان منی۔ ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے بچے۔ عورت ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳؎

**ہرنی سٹ:** اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر شکستہ رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے رہی سہی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت ۳؎

**ہاضمہ کی گولیاں:** امراض معدہ کے لئے نہایت مفید قیمت ۸؎

المشتہر

**مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ**

# کتبخانہ ثنائی

**تفسیر ثنائی:۔** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

- جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت ۱؎
- جلد دوئم سورہ آل عمران ونسا ۔ ۱؎
- جلد سوئم سورہ مائدہ سے تا اعراف ۔ ۱؎
- جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارہ ۔ ۱؎
- جلد پنجم تا سورہ فرقان ۔ ۱؎

**الہامی کتاب:۔** ویدا اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱؎

**تغلیب الاسلام مکمل:۔** مہاشہ دھرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ چار جلد یکجا قیمت ۱؎

**ترک اسلام:۔** مہاشہ دھرمپال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل ومعقول جواب قیمت ۶؎

**اسلام اور برٹش لاء:۔** قانون انگریزی اور آئین اسلامیہ کا مقابلہ کرکے آئین اسلامیہ کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۳؎

المشتہر

**مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید**

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ... اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 92. 352.

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ❖

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ❖

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ❖

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے ❖

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ❖

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں ❖

# اخبار اہلحدیث امرتسر

جب سے ہوئی مصطفے کی تمنا ... مت دیکھ کسی کا قول و کردار ...

نمبر ۴ — جلد ۴

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے .. .. عہ

والیان ریاست سے .. .. سے

رؤسا و جاگیرداران سے .. .. للعہ

عام خریداروں سے .. .. ۶؍ ۱۲؍

ششماہی .. .. عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے ❖

## امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۲۲ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۰۷ء

## اسلام اور عیسائیت

اس عنوان سے ۲ اگست کی اہلحدیث میں ایک بسیط مقرر عیسائیوں کے ایک مضمون کے جواب میں نکلا تھا جس کا جواب نور افشاں نے دیا تھا۔ جواب الجواب ۲۷ ستمبر کے اہلحدیث میں دیا گیا۔ اس کے بعد ابھی ۲ اگست والے مضمون کا جواب عیسائیوں کے رسالہ تجلی بابت ستمبر میں (جو بہت لیٹ ہو کر نکلا ہے) کسی نامہ نگار کی طرف سے نکلا جسکے جواب کی طرف ہمکو خود ہی توجہ ہونی چاہیئے تھی مگر اڈیٹر صاحب نور افشاں نے بھی ہمکو اُس کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ جواب دیتے ہوئے تجلی کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھیں جسکے لئے ہم اڈیٹر نور افشاں کے مشکور ہیں۔

مضمون کو ناظرین کے استحضار کے لئے مختصر لفظوں میں دُہرانا ضروری ہے کہ ۱۲ جولائی کے نور افشاں میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں علاوہ اور بہت سی باتوں کے محل نزاع یہ فقرہ تھا کہ:۔

"مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اسکو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے سو یہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جس میں طاقت ہے کہ انسان کو از سرنو زندہ کرے"

یہ دعوے محل نزاع ہوا تھا جسکے جواب میں جو کچھ کہا گیا وہ اسی دعوے کو توڑنے کو کہا گیا تھا۔ اس عبارت میں اڈیٹر صاحب نے تین لفظ ایک ہی معنے کے بولے ہیں۔ ایک خصوصیت۔ دوم مختص۔ سوئم یہی ایک مذہب ہے۔ ان میں سے ہر ایک لفظ بجائے خود حصر کے لئے ہے تو تین ملانے سے جس قسم کا حصر ہوتا ہے وہ اہل زبان سے مخفی نہیں۔ چونکہ اس مضمون میں اڈیٹر نور افشان نے خصوصیت مسیحیت کا مفہوم بڑے زور سے بتلایا تھا۔ اس لئے جواب کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ اس سے مترشح ہوتا تھا کہ یہ خوبی اور مذاہب میں نہیں اس باریک فرق کو نہ سمجھکر نامہ نگار تجلی نے لکھا ہے کہ:۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ مولوی صاحب مجبوراً اس قدر تسلیم کر لیتے ہیں کہ مسیح کی نسبت جو اعتقاد عیسائیوں نے لگا رکھے ہیں وہ تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ انکی نسبت جو اعتقاد عیسائیوں نے لگا رکھے ہیں یہ انہوں نے سکھائے نہ انہوں نے سکھائے۔ برگزیدہ نبی کا مذہب ضرور برگزیدہ مذہب ہوا اور ہم کو تعجب آتا ہے کہ پھر نور افشاں کا دعوے کیوں محل اعتراض سمجھا گیا؟

**ضروری اطلاع**:۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت۔ تیسرے ہفتہ قیمت ار بعد ازاں ۲ ر فی پرچہ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریداری ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ مینیجر

ahmadimuslim.de

ہم کمال انصاف اور دیانت سے بتعلیم قرآن شریف یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ مسیح علیہ السلام خدا کے رسول اور برگزیدہ تھے اُن کی تعلیم میں وہ اثر تھا جو خدا کے بھیجے ہوؤں کے کلام میں ہوتا ہے اور ہونا چاہئے نہیں معلوم نامہ نگار نے کیوں جلدی میں اصل گزارش کو یا تو سمجھا نہیں یا چشم پوشی کر گئے ہیں اسی لئے نامہ نگار صاحب کو چاہئے تھا کہ عیسائی مذہب کی حمایت پر قلم اٹھاتے مگر اسلام کی طرف رخ کرنے میں آنکو ذرہ تکلیف ہوگی۔

اپنی دلربائی کے انداز سیکھو ✽ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا

نامہ نگار نے سمجھا کہ ہم مسلمان سرے سے اس بات کے انکاری ہیں کہ مسیحی مذہب میں کوئی اثر نہیں۔ معاذ اللہ کوئی مسلمان یہ بات دل کر کسی مذہب کا مبلغ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہو اس مذہب کی نسبت ایسی بدگمانی کر سکتا ہے۔ ہاں ہمیں اس اعتراف میں اس وقت دو دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایک تو یہ کہ موجودہ عیسائی مذہب میں ایسی تعلیم ہمکو نظر آتی ہے جسکو عیسائی مذہب کے حامی ہمارے سامنے بلکہ کل دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ سراسر گمراہ کرنے والی اور فطرت انسانی کو ایک قعر عمیق میں گرانے والی اور تمام دنیا کے اخلاق کا خدا کی تنہا مخالفت کرنیوالی ہے۔ جسکا نام تثلیث اور کفارہ مسیح ہے چونکہ اصل مضمون نگار اڈیٹر نور افشاں کا مقصد اسی تعلیم پر ہے اور انکی مراد صرف یہی ہے اگرچہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ تعلیم مسیحی نہیں ہے اور نہ کسی سچے نبی کی ہو سکتی ہے مگر چونکہ اڈیٹر نور افشاں اسی تعلیم کو صحیح جانتے ہیں اور اسی پر انکو فخر ہے لہٰذا ہم اگر مسیحی تعلیم کو روحانی اور اخلاقی طور پر غیر موثر بلکہ مضر کہتے ہیں تو اس میں ہمارا قصور نہیں۔ بلکہ حامیان عیسائیت کا ذمہ ہے جو تصویر کا ایسا رخ ہماری طرف کرتے ہیں جسکو دیکھکر ہم اس کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ

تو گوئی تا قیامت زشت روئی ✽ بر وختم ست بر یوسف نکوئی

نامہ نگار تجلی چونکہ اصل بحث سے الگ ہو گئے ہیں اس لئے انہوں نے جو کچھ کہا ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کہانتک صحیح ہوگا۔ بقول

خشت اول چوں نہد معمار کج ✽ تا ثریا مے رود دیوار کج

نامہ نگار تجلی کی خاطر ہم اصل بحث کو صاف کئے دیتے ہیں۔ اصل بحث کے تین بڑے حصے ہیں۔

(۱) اصل مذہب کی تعلیم کیا ہے۔ توحید یا تثلیث۔ کفارہ توکل۔ استعانت۔ تبتل الی اللہ وغیرہ

(۲) اصل تعلیم کا انسانی قلب پر اثر۔

(۳) اصل تعلیم مذہب کی تاثیر جو پائی جاتی ہے مقابل کے مذہب میں ہے یا نہیں۔

ہم بہت خوش ہونگے اگر نامہ نگار تجلی یا کوئی صاحب باوقعت اس مضمون پر قلم اٹھائینگے اس تمہید کے بعد ہم نامہ نگار کی بعض باتوں کے جواب دیتے ہیں اور بعض کو امور مندرجہ بالا کے تصفیہ کے بعد ذکر کرینگے۔ انشاء اللہ

نامہ نگار تجلی چونکہ غلط مبحث کر چکے تھے اس لئے انہوں نے اپنے مضمون (مسیحیت کی خصوصیت) پر یہ ایک دلیل بھی بیان کی ہے کہ:-

"ایک بڑی خصوصیت مسیح کی تمہارے مسلّمہ عقیدہ کے موافق اور نیز ہمارے عقیدہ کے یہ ہے کہ وہ زندہ ہے مردہ نہیں گو کہ تمام انبیاء و رسل صاحب شریعت مر گئے اور چلے گئے اور اپنی اپنی قبروں میں نفخ صور کے منتظر پڑے ہیں زندہ نبی صرف مسیح ہی ہے اور جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے زندہ نبی کا مذہب بھی مُردہ نبیوں کے مذاہب سے افضل ہونا چاہئے اب خصوصیت سے انکار کیا معنے"

اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ زندہ نبی کی شریعت مردہ نبی سے افضل ہے۔ مگر بغور دیکھا جائے تو ایک ایسی عامیانہ دلیل ہے کہ جسکے لئے عقل اور شریعت مساعدت اور موافقت نہیں کرتی معقولی طور پر ہم کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ نبی اور شریعت میں نسبت کیا ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے اس معقولی اصول کو حل کیا ہے جہاں ارشاد فرمایا ہے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تو صرف اللہ کے رسول ہیں اگر وہ مر گئے یا قتل ہوئے تو کیا تم لوگ (مسلمان) دین چھوڑ کر پھر جاؤگے؟ اس دلیل قرآنی سے معلوم ہوا کہ نبی شریعت کے پہونچانے میں وہ نسبت رکھتا ہے جسکو واسطہ فی الثبوت سفیر محض کہتے ہیں جسکی مثال اہل معقول رنگریز یا درزی سے دیا کرتے ہیں کہ رنگریز کے مرنے سے رنگت میں اور درزی کے مرنے سے سلائی میں فرق نہیں آیا کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ سلام اللہ علیہ کو فوت ہوئے صدیوں گذر گئی تھیں اور باوجودیکہ حضرت مسیح سلام اللہ علیہ خود اس دنیا پر زندہ تھے مگر حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ:-

"یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا ہوں میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان اور زمین نہ ٹل جائیں ایک لفظ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا۔ جبتک سب کچھ پورا نہ ہو" (انجیل متی ۵ باب ۱۷)

ناظرین بغور دیکھیں کہ زندہ نبی مُردہ نبی کی شریعت کو اٹل بیان کرتا ہے اور اپنی موجودگی میں بزبان خود لوگوں کو اسکی تعمیل کی ترغیب اور حکم دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کے مرنے یا جینے کو شریعت کے افضل یا غیر افضل ہونے میں کوئی دخل نہیں۔ مگر

ahmadimuslim.de

نامہ نگار صاحب کہتے ہیں کہ زندہ نبی کی شریعت مردہ نبی کی شریعت سے افضل ہے اینچہ بو العجبی ست مثل مشہور ہے ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی ایک جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ آپ نے اس دعوے میں ایک اور غلطی بھی کھائی ہے یا مغالطہ دیا ہے آپ کہتے ہیں "جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے" یہ مقدمہ بھی شرعاً و عقلاً غیر ثابت بلکہ غلط ہے بھلا اگر یہ صحیح ہے تو حضرت ابراہیم موسے۔ ہارون سلیمان اور داؤد وغیرہ علیہم السلام جو انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نامہ نگار صاحب مع اڈیٹر تجلی اور اڈیٹر فوافشاں وغیرہ آجکل کے زندہ عیسائیان، ان حضرت انبیاء سے افضل ہیں؟ واللہ اگر آپ لوگ یہ دعوے کریں تو دنیا کی طرف سے آپ کو یہ آواز ملیگی کہ "یہ منہ اور مسور کی دال" ان یاد آیا کہ عیسائیوں کی بری طبائع سے یہ بعید نہیں کہ دیگر انبیا علیہم السلام سے افضلیت کا دعوے کریں مگر اس اصل کی عمومیت کو کہیں نہ کہیں تمکو توڑنا پڑیگا۔ کیا جب دبقول متی ۲۷ باب کی ۵۰ آیت کے یسوع نے چلا کر جان دی) مسیح انتقال کر گئے تو ان کے انتقال کے بعد جتنے لوگ یا کم از کم حواریان مسیح حضرت ممدوح سے افضل تھے؟ ایمان سے کہنا آپکی دلیل کہانتک جاتی ہے کیا آپ اپنی نادر الکلامی پر بھروسہ کرکے خاکسار کو ہدایت فرماتے ہیں کہ:-

"کیا اچھا ہوتا کہ مولوی صاحب اپنی عمر صرف مرزائیوں کی اور مقلدین کی تردید پر بسر کرتے اور عیسائیوں سے نہ الجھتے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انکے ساتھ آپ بڑی خامی سے مخاطب ہوتے ہیں"

واللہ آپ کی اس ضبط کو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

رحم کی تجھسے تو قع تھی ستمگر نکلا + موم سمجھے تھے ترے دل کو سو پتھر نکلا

(باقی آئندہ)

## کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند + جامی بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی

کرشن قادیانی نے جب سے میرے ساتھ مباہلہ کیا ہے سخت ابتلا میں ہیں۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کی مثال آپ پر صادق آرہی ہے۔ مباہلہ چونکہ خدا کی مرضی کے خلاف آپ نے کیا تھا اسلئے اسکی سزا بھگت رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے اہلحدیث میں آپکے اشتہار کا ایک حصہ نقل ہو چکا ہے آج باقی حصہ نقل کرتے ہیں جو آپ نے گیدڑ بھبکی دینے کو شائع کیا؟ ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب کی قدیمی عادت ہے کہ جب کبھی کسی مقابلہ میں عاجز آتے ہیں تو جھٹ سے ایک دو پیشگوئیوں کا اشتہار شائع کر دیتے ہیں جب سے آپنے صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے تحریری وعدہ کیا تہا کہ۔ "آئندہ کو کسی مخالف کی ہلاکت کی بابت پیشگوئی نہ کرونگا" چند روزہ آپ کے الہامات عندہ رکھے تھے مگر آپ جو گورنمنٹ کو دوسری طرف متوجہ دیکھا ہے تو آپ نے عادت کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب اسپر سوال ہے کہ **گورنمنٹ اس عہد شکنی پر کیوں نوٹس نہیں لیتی** اسکا جواب یہ ہے کہ ؎

رموزِ سلطنتِ خویش خسرواں دانند

بہرحال وہ اشتہار درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا کی قسموں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالی نے یہ الہام کیا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ اور اُسکا قائم مقام اور اُسکا شبیہ ہوگا پس خدا نے چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اُس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا۔ یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ ابھی مر جائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے یہ پیشگوئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئیگی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھے بھی بچائیگا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقویٰ سے کام نہیں لیتا اور بد زبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بھلا اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مر گیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دیگئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے سو ایسے

ؔ بقول آپکے مریدوں کی تعداد جب تین لاکھ تک ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ مریدوں سے زیادہ عزیز اور متعلق کون ہو سکتا ہے تو ان (مصنوعی) تین لاکھ کی جماعت میں ہر روز موت ہے اور ہر روز حیات ہے [illegible]

ahmadimuslim.de

واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان بچ نہیں رہا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آں حضرت کا نام ابتر رکھا مگر آخرکار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہانتک کہ اُن عرب کے کافروں کا نام ونشان نہ رہا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور اُنکا نام ونشان نہیں رہیگا۔ اس بارے میں ان دنوں جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہوں چاہئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھیں اور اسکو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں میں چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس کی اطلاع دیں اور جہانتک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے دوستوں کو اس پر مطلع کریں کیونکہ یہ دن آنے والے ہیں اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم میں اور ہمارے اُن مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اسکا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر اسکا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہیں اور اس پیشگوئی میں ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض ان میں سے میرے قتل کے فتوے دئے اور سب لوگ چاہتے ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کریگا جو اُس کے علم کے موافق ہے اُس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے ۔

الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ انک بمنزلۃ رحی الاسلام۔ انا ترکنا لک واخترنا لک ۔ ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھیگا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ان کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی اُن کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔ پھر فرمایا مرد کے رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فج عمیق یعنی تیری مدد کرینگے جن کے دلوں میں ہم الہام کرینگے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آوینگے اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق میں ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کے چکی کے ہے اس چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہیں رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا اعزاز اور انکار تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا انی انا ربک الرحمن۔ ذوالعز والسلطان۔ من عاد اولیائی فکانما خر من السماء الی من جوف فانتظر۔ سینالھم غضب من ربھم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ قد افلح من زکیھا وقد خاب من دسھا قل انی امرت لکم فانتظروا ماتوعدون۔ الیوم یوم البرکات۔ یا عبداللہ انی معک۔ والضحی واللیل اذا سجی ما ودعک ربک وما قلی یعنی میں رحمان ہوں صاحب عزت اور سلطنت جو میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا میں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب اُنپر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہیں کیا کرتے مگر اُس حالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائینگے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ میں تیری نسل کو جڑھ سے معدوم نہیں کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دیگا انکو کہدے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اُس رات کی جو تاریک ہو جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا اور پھر اردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔ اور پھر فرمایا لکم البشری فی الحیوۃ الدنیا خیر ونصرت وفتح انشاء اللہ تعالیٰ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔ انی معک ذکرتک فاذکرنی ووسع مکانک سبحان ان نتاب وترفع بین الناس الخرجک یا ابراھیم انی معک ومع اھلک انا معک واھلک انی انا الرحمن فانتظر قل یا خذلک اللہ یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے تیرا بوجھ اتار دیئے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے

* میں اُن کی رائے سے اتفاق نہیں کرسکتا بلکہ آپ کی ہدایت چاہتا ہوں (اڈیٹر)

پشمینہ
چادر پشمینہ
بالکل سفید
میں اس چا
درجہ کی گرم
نہیں آسکتا
ہے المدار
طول چادر
قیمت ۱۷ ر
۶ گز عرض
چارخانہ
گرم ہے اور
سردی اثر
کے لئے باعث
ہے گرخانہ
یا نسواری
معلوم ہوتا
قیمت چارخانہ
چادر پشمینہ
کشمیری بانا
نہایت خوب
ہمارا مال
اسلئے پشمینہ
اور پائیدار
خوشخط لکھیں
مال پیشگی قیمت
بھیجا جاتا ہے
المشتہر
علم الدین
کسرہ قلعہ

ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیری اہل کے ساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل ۔ میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہگئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیری شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جوش اور شوخی سے باز نہیں آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقوےٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھلا دیں۔" (مرزا غلام احمد ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

**جواب** ۔ جن لوگوں کو مرزا کی تحریرات دیکھنے کا ملکہ ہے وہ جان سکتے ہیں کہ یہ اشتہار کوئی نیا نہیں بلکہ وہی پرانا دونا رونا رویا ہے جو آج سے کئی سال پیشتر رویا کرتے ہیں کہ میں فتحیاب ہونگا میں بلند اقبال ہونگا ۔ میرا دشمن ذلیل ہوگا ۔ یہ ہوگا وہ ہوگا تاہم ناظرین کی آسانی کے لئے ہم اس اشتہار کو چند فقروں میں مختصر کرتے ہیں ناظرین غور سے دیکھیں۔

(فقرہ اول) میری بہت بڑی عزت ہوگی ۔ فتح ہوگی ۔ میرے ہاں مبارک احمد جیسا لڑکا پیدا ہوگا (بہت خوب)

(دوم) موت کا سلسلہ ایک معمولی بات ہے دشمن کی خوشی کا موجب نہیں (بہت خوب)

(سوم) ایک ان آئندہ الہام کہ میرے دشمن مرجائینگے اور جڑ سے کاٹے جائینگے یعنی انکا کوئی قائم مقام نہ رہیگا۔

ہم پوچھتے ہیں کونسا لفظ آپنے اس اشتہار میں زائد لکھا ہے جو اس سے پہلے کئی ایک دفعہ شائع نہیں کرچکے ۔ ہمیشہ آپ عزت کے طالب ہوتے رہے ہیں اسجگہ ایک مقام کی عبارت پوری نقل کرتا ہوں آپ لکھتے ہیں :۔

**ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار** چونکہ بعنوان دنوں چند متواتر الہام ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ عنقریب آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر کریگا جس سے پیرا صدق ظاہر ہو اس لئے میں اس اشتہار کے ذریعہ سے حق کے طالبوں کو امید دلاتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب آسمان سے کوئی تازہ شہادت میری تائید کے لئے نازل ہوگی یہ ظاہر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ کے مامور دنیا میں آئے ہیں گو انکی تعلیم نہایت اعلےٰ تھی اور اُن کے اخلاق نہایت اعلےٰ تھے اور انکی زیرکی اور فراست بھی اعلیٰ درجہ پر تھی لیکن انکا خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونا لوگوں نے قبول نہ کیا جبتک کہ اُن کی تائید میں آسمان سے کوئی نشان نازل نہیں ہوا اسی طرح خدا تعالیٰ اس جگہ بھی بارش کی طرح اپنے نشان ظاہر کر رہا ہے تا دیکھنے والے دیکھیں اور سوچنے والے سوچیں اور اب مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک برکت اور رحمت اور اعزاز کا نشان ظاہر ہوگا جس سے اکثر لوگ تسلی پائیں گے جیسا کہ ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوا :۔

ایک عزت کا خطاب ۔ ایک عزت کا خطاب ۔ لک خطاب العزۃ ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا" (ضمیمہ تریاق القلوب صفحہ)

ناظرین بغور دیکھیں کہ کس آرزو سے عزت کی تمنا ہے ۔ مگر افسوس کہ مرزا صاحب جس عزت کے خواہشمند ہیں وہ ہنوز پردہ عدم ہی میں ہے ۔ ہم ناظرین کی دلچسپی اور تفریح کے لئے ذرہ اور سامان بھی مہیا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کے مباحثات ہمارے خیال میں اب محض تفریح طبع کے لئے ہیں ورنہ آپکا کذب اور بطلان تو اظہر من الشمس ہے تمام دنیا سے آواز آرہی ہے کہ ۔

**رسولِ قادیانی کی رسالت + جہالت ہے جہالت ہے جہالت**

مرزا صاحب نے اسی طرح مخالفوں سے تنگ آکر پہلے بھی کئی ایک دفعہ فیصلے کے اشتہار دئے ہیں چنانچہ ایک اشتہار آپ کا جو اپنی تاریخ آپ بتلاتا ہے یہ ہے ۔ آپ لکھتے ہیں :۔

"اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء عیسوی سے شروع ہوکر دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو اُن لوگوں کیطرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور اُن تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے

ahmadimuslim.de

جانتے ہیں ۔ × × × × × × اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے ۔ دیکھ ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر ۔ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر و کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو " اشتہار ۵ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک مرزا صاحب اور ان کے مخالفوں میں بین طور پر فیصلہ ہو جائیگا جن دنوں یہ اشتہار نکلا تھا ہم تین سال تک منتظر رہے تھے کہ دیکھیں پردۂ عدم سے کیا کچھ ظہور پذیر ہوتا ہے ۔ مگر افسوس کہ تین سال بخیر و عافیت پورے ہو گئے ۔ نہایت افسوس ہے کہ زلزلہ عظیمہ بھی آیا تو اس میعاد کے باہر اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو آیا ۔ جو مرزا صاحب کی میعاد گذر کر دو سال بعد ہوا کاش کہ یہ زلزلہ بھی میعاد کے اندر آ جاتا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو جاتا ۔ خیر بہرحال جو کچھ ہوا وہ دنیا نے دیکھ لیا ۔ مگر اب ہم دکھلاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حسب اراد اس دعا کے قبول نہ ہونے پر اپنے لئے کیا اگریمنٹ (اقرار نامہ) کیا ہوا ہے آپ فرماتے ہیں :-

" میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور انکی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے ۔ اب میری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہیگی جبتک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو " اشتہار مذکور

ناظرین ! بغور دیکھیو مرزا صاحب اپنی زبانی اپنے اقرار کے موافق کیا کچھ بن رہے ہیں اگر ہم انکو ایسا کہیں گے تو وہ ہم سے خفا ہونگے پس بہتر ہے کہ مرزا صاحب اپنے الفاظ کو خود ہی ملاحظہ فرمائیں ہم تو ہیں مرزا صاحب کے ہی فرمودہ پر ایمان رکھتے ہیں ۔

مرزا جی ! آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین ۔

(۱) اہل تمیز مرزا صاحب کو عزت اور کامیابی کے الہامات کو تجربوں کے خواب سے زیادہ وقعت (۲) اہل تعلیم سمجھتے ۔ ہوا ہی کرتے ہیں مگر اشتہار منقولہ میں خاص لطف یہ ہے کہ فقرہ نمبر ۲ میں تو (۳) اہل توت کو ایک معمولی واقعات سے جانتے ہیں مگر پھر فقرہ نمبر ۳ میں آپ خود ہی دشمنوں

کی موت کو اپنا نشان قرار دیتے ہیں (چہ خوش) ، والعجب الہام کی گولائی اس مسخرے کے الہام سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جس نے اپنے الہام میں یہ کہا تھا کہ ہفتہ کے ایام میں تمام دنیا فنا ہو جائیگی جسپر بیچارا ہی صاد ہے کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب ✦ گربہ شاشید و گفت باران شد

چونکہ تاریخیں بتلا بتلا کر مرزا صاحب بارہا ذلیل و خوار ہوئے ہیں ۔ آتھم کی تاریخ بتلائی ۔ آسمانی نکاح کی تاریخ بتلائی ۔ لیکھرام کے لئے بتلائی ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے لئے بتلائی علاوہ ازیں کئی اور تاریخیں بتلائیں مگر سب تاریخوں میں یہی سننے میں آیا کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر ✦ جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مار تو کیا مارا

اس لئے اب آپنے تاریخ بتلانے کی رسم بالکل اٹھا دی اور بقول استاد ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج ✦ بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

گول مول الہاموں سے کام لینا شروع کر دیا جسکے جواب میں ہم یہ مختصر سا جواب عرض کرتے ہیں کہ ؎

شور بختاں با رز و خواہند ✦ مقبلاں را زوال نعمت و جاہ ۔ (باقی آئندہ)

---

# اہل فقہ سے دو سوال

اہلحدیث مجریہ یکم شوال میں جو دو سوال اہل فقہ سے کئے گئے ہیں ہم بھی آپ کے ہمزبان ہیں جبتک اہل فقہ ان دو کا جواب نہ دیں نہیں چھوڑنا چاہئے ۔ سوال اول یہ ہے کہ حنفی کی جامع مانع تعریف معتبر کتب سے دکھاؤ اور مولوی اسماعیل شہید مرحوم کو جو کہ تمہارے لیڈر مولوی غلام مصطفےٰ ۔ مولوی شاہ سلیمان صاحب اور مولوی شیخ احمد علی صاحب شہید کہتے ہیں انکی توہین کرنی اولیاء کی توہین ہے یا نہیں ؟

خاکسار شیخ احمد اللہ از ہرودئی

اڈیٹر ۔ شیخ صاحب ! آپ اہل فقہ سے جواب کی توقع رکھتے ہیں ۔ آج سے پہلے کس نے کسی سوال کا جواب دیا ہے جو وہ بیچارہ جواب کیا جانے وہ تو گالیاں دیکر اپنی انجمن کا دو سو روپیہ سالانہ ہضم کرنا جانتا ہے انکی قسمت سے شہر میں چند ایک آدمی بھی انکی تعظیم کرتے ہیں سو انشاء اللہ جس وقت انکو معلوم ہو گیا کہ یہ تو ہمارا ایمان اور مال دونوں چھینتا ہے ۔ اس وقت دال آٹے کا بھاؤ معلوم ہوگا ۔ اسی لئے ہم نے بھی گذشتہ ہفتہ کے پرچہ میں اہل فقہ کو مبلغ یکصد کا دینا تجویز کیا ہے ۔ لیکن کیا آپ کو امید ہے کہ وہ اس فیصلے کی طرف آئیگا ہرگز نہیں وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا بہرحال اگر وہ حسن عاقبت اور عزت دنیا چاہتا ہے تو بزرگان دین اور مومنین کی بدنام دہی چھوڑ دے

نہیں تو یاد کرو ے

ننگ ملا لینگا یہ کرمان آپکا ننگ سنا * او شنکر پاتن کو جنبی لگانا چھوڑ دو

# اہل فقہ سے سوال

علامہ ابن نجیم حنفی بحر الرائق میں کہتا ہے وفی الخانیۃ والخلاصۃ لو تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان النبی یعلم الغیب ترجمہ ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر نکاح کرے تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور وہ شخص کافر ہوگا اس اعتقاد کی وجہ سے کہ رسول صلعم غیب جانتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد ہو سکتا تھا۔ مگر چونکہ صاحب خانیہ اور خلاصہ اور ابن نجیم کے عقیدہ میں دوسرے گواہ رسول صلعم غیب نہیں جانتے ہیں اسلئے ایک اللہ تعالی کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ پس اہل فقہ کا اگر عقیدہ ہے کہ رسول صلعم بھی غیب جانتے ہیں تو اہل فقہ کے عقیدہ کی بنا پر جو کوئی اللہ و رسول دونوں کو گواہ قرار دیکر نکاح کریگا تو وہ نکاح ضرور منعقد ہوگا یا نہ؟

سوال ۲۔ حنفی جو پابند مذہب و کتاب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی ہے وہ رسول صلعم کو غیب دان اعتقاد کرنے سے کافر ہوگا یا نہ؟

سوال ۳۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا اگر یہ عقیدہ تھا کہ رسول صلعم غیب جانتے تھے تو صاحب خانیہ و خلاصہ و بحر الرائق کون قسم کے حنفی تھے جو خلاف عقیدہ امام صاحب کے رسول صلعم کے غیب دانی کے عقیدہ رکھنے والے کو کافر بنایا اور اگر امام صاحب ہمارے رسول صلعم کے ساتھ غیب دانی کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے تو اہل فقہ کون قسم کے حنفی ہیں جو اپنے امام کے سراسر مخالف عقیدہ غیب دان ہونیکا رسول صلعم کے ساتھ رکھتے ہیں۔

راقم حنیف اللہ حنفی مونگیری

# آسیشر پکڑا گیا

مسافر آگرہ کے اڈیٹر پنڈت بھوجدت جی جو اپنی زبان درازی و فحش گوئی میں سزا بھی پا چکے ہیں مدت سے مباحثہ سے پہلو بچاتے پھرتے تھے مگر آخر کار قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں پنڈت جی پکڑے ہی گئے۔ قصبہ مذکور کی آریہ سماج نے ۱۷-۱۹ نومبر کو جلسہ کیا جس میں پنڈت جی بھی آئے۔ اگر نرے اودہم مچانی کے اور اہل اسلام پر نہایت دریدہ دہنی سے حملے کیے خیر یہ تو انکا کام تھا ہی بڑا کام جو انہوں نے اپنی دانست میں بڑھکر کیا یہ تھا کہ لیکچر میں مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مسلمان انکو بلائیں مگر میرا نام نہ دیں کیونکہ وہ میرا نام سنکر آیا ہوا بھی بھاگ جائیگا اسپر مسلمانوں کو بھی جوش آیا تو انہوں نے آدمی بھیجکر مولوی صاحب کو بلایا تو مولوی صاحب نے بڑی مہربانی سے اپنے تمام کام چھوڑ کر قصبہ پائل کے مسلمانوں کی مدد کی۔ شیر پنجاب کا آنا تھا کہ لومڑیوں میں ہل چل مچ گئی۔ پنڈت جی کی حالت پھر دیکھنے کے قابل تھی ایسی ہوئی کہ خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ شادی بیوگان کے سوال پر پنڈت جی نے کہا کہ ہمارے ۵ دان منتر بھی جو اسکو جائز بتاتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا ہم تو ستیارتھ پرکاش سے منع دکھاتے ہیں آپ بھی سوامی جی کی کسی کتاب سے اجازت دکھائیں۔ ایک دو دفعہ تو اس سوال کو یونہی ٹلایا مگر شیر کے پنجہ سے نکلکر کہاں جا سکتے تھے آخر کار نکالا تو منو جی کے ۹ ادھیائے کا ۱۷۶ اشلوک نکالا کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن مولوی صاحب نے جب وہ شلوک نکالکر حاضرین کو سنایا تو اسکا مضمون پنڈت جی کے خلاف نکلا تو پنڈت جی کو لینے کے دینے پڑ گئے عمر یاد کرینگے۔ پھر تو انہوں نے اس شلوک کا نام بھی نہیں لیا دو گھنٹہ تک مباحثہ ہوا مگر پنڈت جی نے ایک دفعہ بھی معقول جواب نہ دیا۔ مولوی صاحب جب کبھی کوئی شعر پڑھتے جو برمحل ہوتا تو پنڈت جی کو وہ شیر کی طرح دکھائی دیتا۔

پنڈت جی کو حواس باختہ دیکھکر لوگ حیران ہوتے تھے کہ آج کل کا ذکر ہے کہ آپ بڑی تکبر سے کہتے تھے کہ مولوی صاحب کو لاؤ مگر میرا ذکر نہ کرنا لیکن آج دیکھتے ہیں کہ بجائے شکاری کے شکار بن گئے۔ پنڈت جی کی بدزبانی کا یہ ادنی ثبوت ہے کہ خود آریہ پریزیڈنٹ نے انکو کئی ایک دفعہ روکا۔ مگر پریزیڈنٹ کے روکنے پر پنڈت جی انہیں سے الجھ پڑے یہانتک کہ ان کو کھڑے ہوکر کہنا پڑا کہ میں بحیثیت پردھان ہونے کے آپ کو روکتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں غرض شیر پنجاب کے سامنے پنڈت جی کی ایسی گت ہوتی جیسے لوگ کہتے تھے

جناب بحر کو دیکھو وہ کیسا سر اٹھاتا ہے * تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

آخر اسی روز بلکہ اسی وقت پنڈت جی بوریا بدھنا باندھکر چلتے بنے اور جاتے ہوئے قصبہ پائل سے کہہ گئے کہ

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن * بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچہ سے ہم نکلے

(بندہ برکت علی پنفشر لودھانوی شریک جلسہ)

# آریہ کانفرنس لاہور

لاہور میں ۲۶ دسمبر سے ۳۰ تک ایک کانفرنس ہوگی جسمیں جملہ مذاہب کے علماء اپنی اپنی الہامی کتاب کا ثبوت دینگے اسکا انتظام آریہ سماج لاہور نے کیا ہے دہلہ کے بعد ہر کا ٹکٹ ہوگا جو چار روز کے لئے کافی ہوگا۔ ہم عصر الحکم قادیان نے لکھا ہے کہ یہ رقم ریورنڈ جلسہ کی چھپوائی پر لگاکر رپورٹ شائع تحریرات کو

# فرقہ سنوسیہ اور اسلامی خطرہ

گذشتہ سے پیوستہ

ابھی مشرقی ساحل افریقہ پر تو اس تحریک نے اتنی زیادہ ترقی نہیں

کی لیکن برٹش ایسٹ افریقہ اور یوگنڈا میں پانچ سال تک رہنے کے بعد مجھے بعض باتیں ایسی معلوم ہوئی ہیں اور بعض علامات ایسے نظر آئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سنوسی تحریک نہایت جوش اور سرگرمی سے وہاں پھیلائی جا رہی ہے۔

ایسی باقاعدہ اور منظم تحریک کے متعلق کسی اطلاع کا حاصل کرنا [illegible] اول تو جب تک دیسی شخص یورپین سے اچھی طرح واقف نہ ہو وہ اپنے دل کا حال [illegible] نہیں [illegible] اور جب [illegible] مضمون کے متعلق اطلاع مطلوب ہے ایسا اہم [illegible] زبان [illegible] کے ساتھ وابستہ ہو تب تو کمال دشوار ہے کہ یورپین کو کامل اتفاق اطلاع ہو۔ حاصل [illegible] قدر دقت کا سامنا ہوگا۔

اس کے علاوہ ضرور ہے کہ [illegible] اور [illegible] بعض کو ہر گز فرنگی [illegible] عذاب ابدی مقرر ہوگا۔ ہم مسلمان کے دل [illegible] اور فساد پیدا کرے۔ اور کچھ عام طور سے ایک یورپین [illegible] دیسی دماغ کی منطق اور طرز استدلال پر حاوی ہو سکے۔ اگر [illegible] تو وہ حاوی ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ چند شخص اس قسم کے [illegible] عام حالت یہ ہے کہ بیس بیس برس تک دن رات کالوں میں رہکر یورپین انہیں نہیں سمجھ سکتے ان کی دماغی حالت یورپینوں کے لئے بمنزلہ ایک معمہ [illegible] معلوم کے ہوتی ہے۔ ان کے جذبات و احساسات کا معلوم ہونا تو کجا ان کے متعلق قیاس بھی نہیں دوڑایا جاتا

ان تمام واقعات کو مد نظر رکھنے کے بعد واضح ہوگا کہ سنوسی تحریک کے متعلق کوئی ایسی اطلاع حاصل کرنا جو قابل اعتبار اور قرین وثوق ہو تقریباً ناممکن ہے۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ عام طور سے مسلمانوں کے دلوں پر شیخ سنوسی کا بہت بڑا اثر ہے۔ اور یہ وہ شخص ہے کہ دنیائے اسلام کی اگر اسے سب سے بڑی طاقت نہ بھی مانا جائے تو بھی تو ماننا پڑیگا کہ وہ منجملہ بہت بڑی زبردست اسلامی طاقتوں کے ہے۔ اس کا اثر [illegible] سودانی یا خلیفہ سے جب کہ ان کی طاقت کا آفتاب نصف النہار پر تھا بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ جب مہدی نے جیسے شیخ سنوسی منتظری [illegible] خیال کرتا تھا اس سے مدد مانگی تو اس نے فرط نفرت و حقارت سے اس کا سوال رد کر دیا۔

ذیل کی اطلاع مجھے اپنے ایک بھائی فوجی افسر سے جو میرے ساتھ برٹش ایسٹ افریقہ میں ملازم تھا ملی ہے اسے ان واقعات کا علم اپنے ایک حبشی اردلی کی زبانی ہوا تھا جو نام کو عیسائی تھا مگر دراصل مسلمان تھا۔ یہ شخص میرے دوست کی اردلی میں پانچ سال [illegible] تھا۔ اور اپنے آقا سے اسے کمال انس ہو گیا تھا اول تو اس نے اس مضمون پر گفتگو کرنے سے سرے سے انکار ہی کر دیا لیکن جب میرے دوست نے کرید کر حالات دریافت کرنے شروع کئے تو بعد دقت اس نے کچھ باتیں بتائیں چونکہ اس اردلی کا تعلق ایک سوڈانی کمپنی سے تھا جس کے [illegible] درویش امیران جنگ تھے جو [illegible] میں قید ہو [illegible] سنوسی تحریک کے حالات معلوم کرنے کے اچھے اچھے موقع حاصل تھے۔ اس کمپنی میں آجکل سنوسی تحریک بسرعت تمام پھیل رہی ہے۔ اور اس شخص کو اس کا علم تھا۔

افسوس ہے کہ یہ اردلی کچھ دن ہوئے ایک تعزیری مہم میں مارا گیا ورنہ سنوسی تحریک کے متعلق ایک مفید ذریعہ اطلاع [illegible] ہو گیا۔ ورنہ معلوم نہیں اس سے اور کتنی باتیں معلوم ہوتیں لیکن میرا خیال ہے کہ جو کچھ اس شخص نے بیان کیا اس سے زیادہ اس بارہ میں عام افریقی مسلمان کو کچھ معلوم نہیں۔ البتہ جو اس تحریک سے زیادہ قریب کا تعلق رکھتے ہیں ان کے معلومات بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہونگے۔

بہرحال اردلی کا بیان حسب ذیل ہے:-

شیخ سنوسی آجکل تونس خضرا میں مقیم ہے اور کل افریقہ کے مسلمانوں کو علم فساد بلند کرنے پر برانگیختہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اوس کے ایجنٹ شمالی مغربی اور مشرقی افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو اس عام اسلامی تحریک میں شریک کر رہے ہیں۔ شیخ سنوسی کا یہ بھی ارادہ ہے کہ عام جہاد کا اعلان کرنے سے پہلے ہر ایک طرح کا انتظام کرلے اور اچھی طرح تیار ہو جائے اور اس کے بعد کسی ایسی جنگ کا انتظار کرے جس میں یا تو فرانس یا انگلستان اور یا دونوں کو حصہ لینا پڑے تاکہ افریقہ پر زیادہ توجہ نہ صرف کر سکیں۔

---

[1] یہ بھی تو نشانیاں تھیں مسلمانوں کی تباہی کی اور اسلام کے زوال کی۔ مانا کہ مہدی منتظری تھا دجال تھا کذاب تھا لیکن شیخ سنوسی کے دشمن کا دشمن تو تھا۔ اگر شیخ نے اسے مدد دی ہوتی تو سوڈان مسلمانوں کے ہاتھ سے یوں آسانی سے نکل گیا ہوتا۔ [illegible] جب [illegible] کی طرف سے [illegible] تو شیخ کو اختیار تھا کہ مہدی پر فوج کشی کر کے اس کا اور اس کے دعاوی کا خاتمہ کر دیتا۔ لیکن اسلام کو تو زک پہنچنی [illegible] افسوس ہے کہ مسلمان آپس میں [illegible] اور [illegible] اغیار و اجانب ان کے باہمی فسادوں سے فائدہ اٹھا کر ان کے آبائی ترکہ پر بلا مزاحمت قابض ہو کر بیٹھیں گے۔ کاش میاں [illegible] بھی سمجھیں اور [illegible] کی گاڑھی کمائی کے کچھ حصہ کو اپنے دشمنان دوست نما کی نذر کرنے سے احتراز کریں (دکن ریویو)

[illegible]

اردلی نے شیخ سنوسی کے اس ایجنٹ کا نام بھی بتایا جو خاص طور سے خرطوم میں مامور ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی کمی یا زیادتی کئے بغیر اردلی کا بیان تا بحد امکان اسی کے لفظوں میں ادا کیا ہے اور مجرد واقعات کا ذکر کر رہا ہے۔ اس قسم کا بیان ایک جاہل اور نیم تعلیم یافتہ دیسی کی زبان سے اور وہ بھی نہایت ہی تامل کے ساتھ طرف شمال کی جانب ... سالمی تحریک یا دو ایک سوالات جرح کے میری دانست میں خصوصیت کے ساتھ حیرت خیز ہے۔ یہ بیان اس اطلاع سے بھی آ ملتا ہے وہ توافق رکھتا ہے جو افریقہ سے وہ سرسری حصوں میں اس سے قبل ہم پہونچائی گئی تھی اور اس کے صحیح ہونے میں کلام نہیں۔ یہ بات زبان زد خاص و عام ہے کہ شیخ سنوسی یورپ سے تو لاگ رکھتے ہی ہیں لیکن فرانس و انگلستان کے خون ہی کا پیاسا ہے اور یہ وہ طاقتیں ہیں جو اسلامی افریقہ میں سب سے زیادہ با اثر اور طاقت ور ہیں۔

اس وقت تک شیخ سنوسی نے اپنی جنگی طاقت کا اظہار کسی وسیع پیمانہ پر نہیں کیا غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے فہم و فراست اور عاقبت اندیشی سے یہ سمجھ لیا کہ اگر جہاد کا اعلان کیا گیا تو فی الحال یورپ کے مقابلہ میں بالفعل کامیابی نہیں ہو سکتی اور عدم کامیابی سے ان کی وقعت بہت گھٹ جائیگی۔ اس کے ساتھ ہی اس میں بھی شک نہیں کہ شمالی افریقہ کے فرنچ علاقہ میں بہت سی شورش کا باعث اصلی شیوخ سنوسی ہی تھے۔ ہمیں یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ مفسدہ ۱۸۸۱ء جس میں کرنیل فلیٹرس اور اس کی جمعیت کا قبائل طوارق اور اولاد سیدی شیخ نے بالکل خاتمہ کر دیا وہ عبد القادر کے ذریعہ سے شیخ سنوسی محمد ثانی ہی کے ایما سے ظہور میں آیا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۰۱ء میں جب الجیریا کے قریب یوآمانہ کی اشتعالک پر فساد ہوا۔ تو وہ بھی ایک سنوسی سازش تھی۔ سال گذشتہ کے ماہ اکتوبر میں فرانسیسی فوج کے ایک دستہ کا صحرا میں قلع قمع کر دیا گیا یہ بھی شیخ سنوسی ہی کے مریدوں کی جماعت کی کارستانی تھی۔

اگرچہ شیخ سنوسی کا تعلق مہدی یا خلیفہ سے نہیں ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ملائے سومالی لینڈ سے اس کے حلیفانہ مراسم ضرور ہیں۔ اور علاوہ وہ شخص ہر جو بھی اور کوئی گل کھلا کر رہیگا۔ یہ بھی قرین احتمال ہے کہ مصر میں جو شورش حال میں ہوئی وہ بھی سنوسی ہی کے ایجنٹوں کی بھڑکائی ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ شورش غالباً قبل از وقت تھی اور سنوسیوں کی خواہش بھی نہ تھی کہ ابھی یہ بروئے کار آئے لیکن چونکہ فساد کی آگ مشتعل ہو چکی تھی اس لئے وہ اسے فرو نہ کر سکے۔

ایک واقعہ جو برٹش ایسٹ افریقہ میں سنوسی تحریک کی اشاعت کے متعلق مجھے بہت ہی حیرت خیز معلوم ہوا یہ تھا کہ گذشتہ سال پانچ سوڈانی نان کمیشن یافتہ فوجی افسر اور سپاہی مدت ملازمت کے ختم ہونے پر بجائے اس کے کہ دوبارہ فوج میں شریک ہوتے سیدھے شمالی افریقہ کو چلے گئے تاکہ وہاں شیخ سنوسی کی فوج میں شریک ہو جائیں افریقہ کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ ممباسہ سے جغبوب تک کا سفر کچھ آسان نہیں ہے۔

یہ واقعہ اپنی شرح خود کر رہا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنے اور سپاہی شیخ کے جھنڈے کے نیچے جا جمع ہوتے ہیں۔ لیکن ان پانچ آدمیوں کا اس کی جمعیت میں جا ملنا تو متحقق ہے ان میں سے تین غیر کمیشن یافتہ افسر تھے۔ اور دو سپاہی اور سپاہیوں میں سے ایک میرا اردلی تھا جس کی نسبت میں شہادت دے سکتا ہوں کہ اس سے زیادہ بہادر اور بہمہ صفت موصوف سپاہی ملنا محال ہے۔ (باقی آئندہ)

## غریب فنڈ کے لئے ایک شرط

درخواستیں کثرت سے آتی ہیں۔ اگرچہ اللہ کو بندے دیتے بھی ہیں تاہم دینے والوں سے لینے والے زیادہ ہیں اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ آئندہ کو سائل بھی اس میں کچھ داخل کیا کریں۔ غریب فنڈ کی قیمت عہ کا پانچواں حصہ یعنے ۸ سائل اپنی گرہ سے دیویں یا کم از کم ایک خریدار مستقل سال بھر کے لئے بنا کر سال بھر کی قیمت بھیجا کریں تو اخبار جاری ہوگا دفتر سے سائل کو اطلاع دیجایا کریگی کہ ان دو صورتوں میں سے جو منظور ہو کریں۔

اس ہفتہ ایک روپیہ شیخ مہرالدین صاحب امرتسر اور ایک روپیہ شیخ فضل الدین صاحب امرتسر اور عبدالرحیم صاحب سب انسپکٹر کوٹھ ضلع امراؤتی ایک روپیہ۔ سید احمد حسین صاحب شیخوپورہ سیوہ ۲ مرفتوحی فنڈ ۱ سابقہ ۱۲ کل عہ ایک اخبار بنام مدرسہ نصرت الاسلام سرینگر اور ۵ رسابق مدد انعام اللہ خاں دہلی باقی عہ

درخواست نمبر ۷ عبد اللہ طالب علم ساکن رعیہ متصل تحصیل در مسجد ضلع سیالکوٹ

درخواست نمبر ۱ حافظ عبد اللہ مدرسہ ناصریہ مسجد قافلہ ٹونک

درخواست نمبر ۲ حافظ عبد الکریم امام مسجد حافظ احمد جی صاحب مرحوم شادیوال (گجرات)

**معلم کی ضرورت** ہمارے غریب مدرسہ میں ایک مدرس عربی کی ضرورت ہے جو قرآن و حدیث اور فارسی سکندرنامہ تک پڑھا سکیں دیندار ہونا شرط ہے۔ مشاہرہ عــــہ روپیہ مع کھانا اور مکان کے ہوگا۔ درخواست اس پتہ پر ہو

**ابوالخیر لعل محمد موضع اودیت نگر ڈاکخانہ بیچور ضلع مرشدآباد**

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**جناب مولوی** محمد غضنفر صاحب لودہانوی کی جوان دختر نیک اختر کا انتقال ہو گیا ناظرین سے دعائے خیر اور جنازہ غائب کی درخواست ہے خدا مرحومہ کو بخشے۔

**امرتسر** میں ایک چٹھی رساں پر غبن کا مقدمہ چل رہا ہے جس نے دفتر ڈیڈ لیٹر سے کچھ پاس وی پی منی آرڈر خود دستخط کر کے ہضم کر لئے تھے (باقی آئندہ)

**مسافر پٹھانوں** سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب کابل نے حکم دیا ہے کہ ہر گھر میں دو تین بندوقیں ضرور رکھیں۔

**آوڈیلیہ** میں بقول نامہ نگار سٹیٹسمین ایک بڑی تعداد فاقہ کشی سے مر گئی۔ ناظر جس نے اس علاقہ کا سفر کیا ہے لکھتا ہے کہ ان لوگوں کی موت کا باعث پولیس نے ہیضہ اور پیچش بیان کی ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے بلکہ یہ لوگ بہت دنوں تک درختوں کی جڑ ہوں۔ تنا۔ پتوں اور چھالوں کے کہانے سے مرے ہیں۔

**گذشتہ** سے پیوستہ جمعہ کو لاہور کی شاہی مسجد میں بعد نماز جمعہ ٹامس نامی ایک ۲۳ سالہ نوجوان انگریز نے جو کچھ عرصہ سے نواب فیض اللہ خان صاحب جاگیردار کرنال کے پاس بطور پرائیویٹ سکرٹری ملازم ہے بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام سعدالدین حیدر رکہا گیا۔ اس کے علاوہ نواب صاحب موصوف کی جاگیر کا ایک ہندو منتظم اور چھ سات بیکانیری ہندو بھی اسی روز مشرف باسلام ہوئے۔

**بمبئی** میں آجکل حاجیوں کی نہایت کثرت ہے۔ سرائیں اور مسافر خانے ان سے بھرے پڑے ہیں اور جہاز انہیں لاد کر جدہ کو روانہ ہو رہے ہیں۔

**پایہ تخت** روس کا پیام تار مظہر ہے کہ بالٹک کے احاطہ جہاز سازی میں آگ لگ گئی۔ دو زیر تعمیر جہاز بالکل تباہ ہو گئے اور دو کو سخت نقصان پہونچا۔

**ایسٹ انڈین** ریلوے کی ہڑتال وسعت اختیار کرتی جاتی ہے آسنسول میں عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے یوروپین ڈرائیوروں نے ہڑتال کی تھی پھر ہوتے ہوتے لوکو اور ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کے ملازم بھی اس میں شریک ہو گئے۔

**امیر صاحب کابل** نے افغانستان میں بہت سے نیا نئی شفا خانہ جاری کئے ہیں۔ لاہور کے ایک مشہور مسلمان اسسٹنٹ سرجن اور کئی ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ اپنے ملازم رکھے ہیں جو جلد روانہ کابل ہونگے۔

**صیغہ شمار** و اعداد کے افسر نے مشتہر کیا ہے کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں فرانس میں

۸۰۶۸۴۷ بچے پیدا ہوئے حالانکہ گذشتہ دس سال کا اوسط فی سال ۸۳۹۸۴۳ ہے۔ پیدائشوں کی تعداد اموات سے صرف ۲۶۶۵۱ ہے۔ جرمنی کی آبادی آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔

**طاعونی واردات** ہفتہ مختتمہ ۹ نومبر کے اندر پنجاب کے اضلاع میں حسب ذیل اموات طاعون سے ہوئیں۔ حصار ۲۵۔ رہتک ۱۵۔ گڑگاؤں ۲۷۔ دہلی ۱۴ کرنال ۳۲۔ انبالہ ۸۴۔ ہوشیارپور ۱۱۔ لودہانہ ۱۔ منٹگمری ۳۔ شاہ پور ۶۔ جہلم ۸۔ راولپنڈی ۳۴۔ ریاست نابہ ۔۔ ریاست پٹیالہ ۱۴۔ کل ۔۔ ہفتہ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں ۔۔ ہوئی تہیں۔ (خشک سالی کا نتیجہ کمی طاعون ہی ہے)

**پیدائش و اموات**۔ ماہ ستمبر میں تمام صوبہ میں ۵۰۹۸۴۷ بچے پیدا ہوئے ۲۱۰۔ ۳۱۸۲۱ لڑکے اور ۳۶۰۲۳ لڑکیاں تہیں کل ۴۲۶۲۵۳ آدمی مرے مگر اگست میں ۳۶۸۱۲ اور گذشتہ سال کے ستمبر میں ۴۲۰۵۹۴ ہیضہ سے۔ گذشتہ سال کے اسی مہینہ میں ۱۲۲۵ آدمی مرے تھے۔ چیچک سے ۸۰۳۔ بخار سے ۳۴۸۳ پیچش اور اسہال سے ۱۴۴۶ پھیپھڑے کے مرض ۷۹۹۔ خودکشی سے ۲۸ آدمی مرے تھے۔ زخموں سے ۴۹ حوادث سے ۴۶۱۔ سانپ کاٹنے سے ۲۵۱ دیگر اسباب سے ۱۱۷۱۶ آدمی مرے حالانکہ گذشتہ سال میں ۱۲۹۰۸ ہلاک ہوئے تھے۔

**امسال** ناگپور میں نیشنل کانگرس کا اجلاس نہیں ہو سکا غالباً سورت میں اس کا اجلاس منعقد ہوگا۔ (گورنمنٹ سے بگاڑ کا نتیجہ ہے)

**لاہور میں** انجمن تہذیب نسوان کے نام سے عورتوں کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس کی میر مجلس بیگم صاحبہ آنریبل شاہدین اور سکرٹری بیگم صاحبہ مولوی سید ممتاز علی مالک مطبع رفاہ عام لاہور ہیں (غرض وغائت یہ ہوگی کہ یورپین طریقہ اختیار کرو اور کیا؟)

**اخبار وقت** لکھتا ہے کہ ایران کے بڑے بڑے نامور سردار مثل اور شاہ گجکلاہ کے عزیزوں نے چالیس لاکھ روبل کی رقم اپس کے چندہ سے اس غرض سے جمع کی ہے کہ اس سے قومی فوج کے لئے ہتھیار خریدے جائیں۔ علاوہ لاکھ روبل کا چندہ اور جمع کیا جائیگا (روبل روس کا چاندی کا سکہ ہے جس کی قیمت دو روپیہ چھ آنہ کے قریب ہے)

**جزائر فلپائن** میں جو اضلاع متحدہ امریکہ کی حمائت میں ہے حال میں پارلیمنٹ قائم ہو گئی ہے۔

# فتاوے

**س نمبر ۱۷** - کسی ملک کے فقط ایک شہر والے نے رمضان کا چاند دیکھا۔ اور روزہ رکھا اور اس ملک کے غیر شہروں میں چاند نہیں دیکھا گیا۔ اور نہ چاند دیکھنے کی اول روز خبر پہنچی اور نہ وہاں کے لوگ روزہ رکھے۔ تو آیا ان شہر والوں کو اس دن کا روزہ بعد عید الفطر کے پورا کرنا ہوگا یا نہیں۔ ایسا ہی ایک ملک کے لوگوں کے چاند دیکھنے سے دوسرے ملکوں کے لوگوں پر اس دن کا روزہ فرض ہو جاتا ہے یا نہیں۔

**س نمبر ۱۸** - ایک شخص اپنے گھوڑے کو فی سبیل اللہ رکھا ہے اور اس گھوڑے کو خصی کرنا بہتر سمجھتا ہے اور خصی نہ کرنیکو اس گھوڑے کا نقصان سمجھتا ہے تو آیا خصی کرنا اس کا درست ہوگا نہیں۔

**س نمبر ۱۹** - ایک شخص اپنی زوجہ کی زندگی میں اس زوجہ کی حقیقی بہن سے شادی کی لیکن پہلی زوجہ سے کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ اور دوسری سے چند اولاد پیدا ہوئی تو آیا ان اولادوں کو اس شخص کے مرنے سے ترکہ اس کا ملیگا یا نہیں اس میں فقہا و محدثین کا کیا فتوے ہے۔

**س نمبر ۲۰** - دو تین کوس کے اندر جتنی بستیاں ہیں۔ ان بستیوں کے سب لوگ ملکر ایک اسلامی مدرسہ قائم کئے اور سب لوگ ہفتہ واری موٹھی کے چاول اور چندہ نقدی اس مدرسہ کے خرچ کیلئے دیتے رہے۔ بعد ازاں بعض بعض بستیوں کے لوگوں نے دیکھا کہ اس مدرسہ سے ہم لوگوں کو چنداں فائدہ نہیں ہے بسبب بہت بعد ہونے کے جاری اولاد اس مدرسہ سے تعلیم نہیں حاصل کر سکتی ہے۔ اس سبب سے اور ایک جدید مدرسہ قائم کیا گیا ہے بلا مشورہ متولی مدرسہ قدیم کے۔ اور متولی مدرسہ جدید اپنے قرب و جوار کے بستیوں سے موٹھی چاول اور نقدی چندہ وصول کرنے لگے۔ اتنے میں متولی مدرسہ قدیم والے اس بات مانع ہوئے تو آیا اس چاول و چندہ کا حقدار دونوں ہوں گے یا فقط متولی مدرسہ قدیم والے ہونگے۔ (حاجی ظہیر الدین جلال گنج بنگال)

**ج نمبر ۱۷** - حضرت ابن عباس سے کسی نے کہا تھا کہ شام کے ملک میں ہم نے فلاں روز چاند دیکھکر روزہ رکھا جو ابن عباس کے روزے سے ایک دن پہلے کا تھا تو ابن عباس نے کہا کہ ہم تو اپنی رویت کا اعتبار کرینگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا ہی حکم دیا ہے۔ پس ایک ملک والے اگر چاند دیکھیں تو دوسرے ملک والوں کے لئے سند نہیں۔ ہاں ایک ملک کے قریب قریب کے شہروں میں ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ کے لئے سند ہو سکتی ہے پس ایک ملک کے ایک شہر والوں کے دیکھنے سے دوسرے شہر والے بعد عید کے ایک روزہ قضا کریں۔ دوسرے ملک والے اپنی رویت کے مطابق عمل کریں

**ج نمبر ۱۸** - حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپاؤں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (منتقی و شرحہ)

**ج نمبر ۱۹** - زوجہ کی زندگی میں سالی سے نکاح درست نہیں لہٰذا اس سے جو اولاد ہو وہ ناجائز ہے پس وہ وارث نہ ہوگی۔

**ج نمبر ۲۰** - چندہ جس غرض اور نیت سے ہوا ہے اسی غرض اور اسی نیت پر صرف ہونا چاہئے۔ متولی قدیم ہو یا جدید (ارد وصول داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۲۱** - مرزائی۔ نیچری۔ چکڑالوی یعنی اہل القرآن۔ شیعہ وغیرہ جن کے اعتقادات سے جناب خوب واقف ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کی نماز با جماعت ہو رہی ہو۔ اور امام ان فرقہ کا ہو تو اہلحدیث اُن کے پیچھے نماز پڑھے یا نہ؟ (راقم حکیم خدا بخش سندی از ملتان)

**ج نمبر ۲۱** - صحیح بخاری میں ایک باب ہے امامۃ المفتون والمبتدع۔ اس میں امام بخاری ایک حدیث مرفوع اور ایک حضرت عثمان کا اثر موقوف لائے ہیں جب حضرت عثمان محصور ہوئے تھے۔ تو ایک دوست نے جاکر کہا کہ آپ امام برحق ہیں اور باغی لوگ ہمکو نماز پڑھاتے ہیں اور ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک جامع اصول فرمایا۔ الصلوٰۃ احسن مایعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساء تھم یعنی نماز ایک اچھا کام ہے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی اُن کے ساتھ ملکر کرو اور جب وہ برا کریں تو تم اُن کی برائی سے بچ جاؤ۔ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے صل وعلیہ بدعتہ یعنی بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اسکی بدعت اس کی گردن پر ہے۔ حافظ ابن حزم جو پانچویں صدی ہجری میں بہت بڑے پایہ کے محدث گذرے ہیں اپنی مشہور کتاب ملل و النحل میں لکھتے ہیں۔

ذھبت طائفۃ الصحابۃ کلھم دون خلاف من احد منھم وجمیع فقہاء التابعین کلھم دون خلاف من احد منھم واکثر من بعدھم وجمہور اصحاب الحدیث وھو قول احمد والشافعی وابی حنیفۃ وداؤد وغیرھم الی جواز الصلوٰۃ خلف الفاسق الجمعۃ وغیرھا وبھذا نقول وخلاف ھذا القول بدعۃ محدثۃ فما تأخر قط احد من الصحابۃ الذین ادرکوا المختار بن عبید والحجاج وعبیداللہ بن زیاد وحبیش بن دلجۃ وغیرھم عن الصلوٰۃ خلفھم وھؤلاء افسق الناس واما المختار فکان متھما فی دینہ مظنونا بہ الکفر (ج ۳ صفحہ)

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ صحابہ تابعین وغیرہ سب متفق تھے کہ فاسق فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے۔ مختار بن عبید کے پیچھے بھی پڑھتے تھے حالانکہ اسکو اسلام میں بھی شبہ تھا۔ اس بیان سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بھی جماعت کرا رہا ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے۔ ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ مرزائی نیچری اور چکڑالوی اُن باغیوں سے بڑھ کر نہ ہونگے۔ جنہوں نے حضرت عثمان ذوالنورین کو گھیر کر شہید کر دیا جو لوگ فرما رہے ہیں انکے اقتدا سے منع کرتے ہیں اقتدا کا حکم دیتے ہیں اُن کی نسبت کیا امید ہوگی۔ لکل امریء ما نوی۔ مجھ کو اس ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ملی۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان فرقوں کی برائی میں کوئی کمی آتی ہے کیا حضرت عثمان کے فتنہ سے اُن باغیوں کی برائی میں کوئی کمی آگئی تھی۔ البتہ ان فرقوں میں سے چکڑالوی میں ایک مزیت ہے جس کو ان کی اقتدا میں بہ نسبت دوسرے فرقوں کے مزید شک آتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ مکرر رکوع و سجود سب میں قرآن شریف پڑھتے ہیں حالانکہ حدیث میں ان مواقع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ چونکہ ارکان میں نقصان آتا ہے اسلئے چکڑالوی کے اقتدا میں مجھ کو تردد ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ امام بننا ہمیشہ نیک آدمی کو چاہئے لیکن جماعت قائم ہو تو بعض اوقات یہی ارکان منع وارد ہیں۔ لیکن یہ میری تحقیق ناقص ہے کوئی صاحب مکمل تحقیق کرینگے تو درج کیا جائیگا۔

# مومیائی

## کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دل کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" اخبار اہلحدیث و اجرائی شنہ [illegible] کالم

## جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

تسلیم۔ میں نے ادا جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفائے وعدہ مجھ پر فرض ہوا۔ آپ مہربانی فرما کر سات روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیج دیں

× × × × × × × × × × × × ×

## ایک صاحب سونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں

اسود و ڈبیا مومیائی اور ویکیپیٹ میں آپ کا پرانا خریدار ہوں۔

## مومیائی کے مختصر فوائد

امر مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ قوت ذکر۔ نسیان منی۔ ابتدائی سل و دق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے۔ عورت ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ للعہ محصول

## برقی سٹ

اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی شست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خلل کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں اخلاط بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت عہ محصول

## ہاضمی گولیاں

قیمت فی شیشی عہ محصول ۸ آنہ

علاوہ از یں مفصل کیفیت فہرست میں ہر مرض کی دوائی لکھی گئی ہے۔

المشتہر

## مینجر دی میڈیکل ایجنسی [illegible] امرتسر

---

# کتاب ثنائی

[illegible] پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے۔ پیچھے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سو رسے تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے

- جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عا
- جلد دوم سورہ آل عمران و نسا قیمت عا
- جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف قیمت عا
- جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارہ قیمت عا
- جلد پنجم تا سورہ فرقان قیمت عہ

## الہامی کتاب

وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱۰

## تغلیب الاسلام مکمل

مہاشہ دہرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول جواب قیمت عہ

## ترک اسلام

[illegible] معقول جواب قیمت [illegible]

## اسلام اور برٹش لاء

آئین محمدیہ و قوانین انگریزی کا مقابلہ کر کے دکھایا ہے کہ آئین اسلامیہ کو [illegible]
قیمت [illegible]

المشتہر

## مینجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

---

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERED. L. NO 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین رسالہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ...... عہ

والیان ریاست سے ...... ستے

رؤسا و جاگیرداراں سے ...... للعہ

عام خریداراں سے ...... عا

" " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت رسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر۔ یوم جمعہ۔ مورخہ ۲۹ شوال سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

## اسلام اور عیسائیت

گزشتہ ہفتہ کے اہلحدیث میں ہم نے رسالہ تجلی لاہور کے ایک حصہ کا جواب دیا تھا اور باقی کے لئے وعدہ کیا تھا۔ اہلحدیث کے پرچہ ۲۔ اگست وغیرہ میں ہم نے دعوے کیا تھا کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت کو جس زور اور تاکید سے بیان فرمایا ہے اُسکو کوئی اور کتاب نہیں پہونچ سکتی۔ اس کو ہم نے علم معانی کے اصول سے بتلایا تھا۔ کہ آئیت قرآنی میں جو زور ہے وہ دوسرے کسی کلام میں نہیں ہے۔ نامہ نگار تجلی نے اسکے جواب کی طرف بھی توجہ کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

”آپکے اس سخن سے ہماری ہمت بہت ہی پست ہو گئی کہ خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید میں جو ذکر ہے اس سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی کتاب میں نہیں اور اس قول کے اثبات میں جو آپ نے ایک آئت پیش کی ”لوگوں میں ایسے بھی جو اللہ کے سوا دوسروں کو شریک بناتے ہیں ان سے محبت رکھتے ہیں اللہ کی محبت کی طرح اور جو ایماندار ہیں وہ اللہ کی محبت میں سب سے زیادہ مضبوط ہیں“ (بقر ۱۹۲) اس کے متعلق بحث بنانے کے لئے آپ کو ایک لطیف تقریر کرنا پڑی جو اہ باعرہ کے مذاق کے موافق ہے جس کو غالباً انگریزی سے واقف آدمی سمجھ سکے۔ ہاں صیغہ امر اور جملہ اسمیہ کے درمیان اس جگہ مبالغہ کے اعتبار سے جو فرق ہے اگر گنہگار عالم کو عین وقت پر معلوم ہو جاتا تو اُمید قوی ہے کہ کائنات میں کچھ اضافہ ہو جاتا اور بلکہ آخرش بجائے امر کے جملہ اسمیہ کی صورت اختیار کرتا۔ اگر مولوی صاحب کا وہم قرین حق ہے تو ضرور اللہ تعالے کے اس فرمودہ میں کسر رہ گئی جو جا بجا قرآن شریف میں آیا آمنوا باللہ و رسولہ حالانکہ ایمان اللہ کی محبت سے مقدم ہے۔“

**جواب** ہماری اس تقریر سے آپکی ہمت تو پست ہو گئی مگر آپ کی اس تحریر سے ہماری ہمت بہت ہی بلند ہو گئی کیونکہ ہم نے سمجھا کہ اسلام کا مقابلہ زرم توالہ نہیں۔ سنئے پہلے میں آپ کو علم معانی کا وہ قاعدہ بتلاؤں جس کے سمجھنے پر آئت کا سمجھنا موقوف ہے۔ علم معانی میں موصول پر حکم لگانے یعنی موصول کو مبتدا بنانے کی وجوہات میں یہ بھی لکھا ہے الایماء الی وجہ بناء الخبر نحو ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین (مختصر معانی) یعنی موصول مع صلہ کو محکوم علیہ کے بنانے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ خبر کی علت بتلانے کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے آئت مرقومہ میں ہے کہ جو لوگ اللہ کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں داخل ہونگے یعنی انکا تکبر کرنا اُن کے داخلہ جہنم کے لئے علت اور سبب ہے اسی طرح اس آئت میں حکم کو

ضروری اطلاع۔ اگر شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت تیسرے ہفتہ قیمت [illegible]

ahmadimuslim.de

الذین آمنوا اشد حبا للہ یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کا ایمان مقتضی ہے اس بات کو کہ وہ اللہ کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ محبت رکھیں اگر ان میں خدا کی محبت نہیں تو سمجھو کہ اُن میں ایمان بھی نہیں گویا خدائی محبت کے عدم سے ایمان کا سلب لازم آتا ہے۔ یہ خوبی اور زور کہاں سے آیا۔ موصول کا صلہ ایمان بنا کر محکوم علیہ بنانے سے یہ زور جو اس موصول سے حاصل ہوا ہے معمولی امر سے حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ معمولی امر میں گو کوئی کام فرض و واجب بھی کیا گیا ہو تاہم اس کا مفہوم یہ نہیں ہوتا کہ اس کا عدم عدم ایمان کو مستلزم ہے۔ اسی لئے تو ہم مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے کہ بے نماز کافر ہے یا نہیں۔ حالانکہ نماز کے متعلق جتنی دفعہ حکم آیا ہے اور کسی کام کے لئے نہیں آیا۔ جو لوگ بے نماز کو کافر کہتے ہیں وہ بھی اس بنا پر نہیں کہتے کہ قرآن شریف میں اس کے متعلق حکم آیا ہے بلکہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ احادیث میں اس کے ترک پر کفر کا اطلاق آیا ہے۔ ہاں آپ کے اس عذر سے واقعی ہم بہت ٹھنڈے پڑ گئے اگر کوئی وقت پر معلوم ہو جاتا تو امید قوی تھی کہ کائنات میں کچھ اضافہ ہو جاتا۔ اے جناب آپ نے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ صیغہ امر دو قسم پر ہوتا ہے ایک امر تشریعی اور دوسرا امر تکوینی۔ امر تشریعی سے مراد وہ صیغہ ہے جس میں بندوں کو احکام بتلائے جاتے ہیں کہ ایسا کرو ویسا نہ کرو۔ وغیرہ۔ امر تکوینی سے مراد وہ صیغہ ہے جو مخلوق کی پیدائش سے متعلق ہے جیسے ارشاد ہے کہ خدا جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کہتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ آپ نے امر تکوینی کو امر تشریعی پر قیاس کر کے ثابت کیا کہ آپ میدان مناظرہ اسلام کے سپاہی نہیں۔ اے جناب ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ جملہ اسمیہ جس میں کسی حکم کے لئے کسی موصوف کو مبتدا بنایا گیا ہو یہ نسبت صیغہ امر کے زیادہ زوردار ہوتا ہے مثلاً معلم کا اپنے شاگردوں کو یہ کہنا کہ تم سبق یاد کرو اس میں اتنا زور نہیں جتنا کہ اس میں ہے کہ طالب علم تو وہی ہے جو سبق یاد کرے۔ کیونکہ اس کلام نے اپنے مفہوم سے ثابت کیا کہ جس میں سبق یاد کرنے کا وصف نہیں وہ طالب علم ہی نہیں۔ اسی طرح آیت قرآنی نے اشارہ کیا ہے کہ جس کے دل میں خدائی محبت نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔ آپ نے ناحق امنوا باللہ ورسولہ پیش کیا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ قرآن شریف میں امر کے صیغے نہیں آئے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ امر کے صیغہ سے جملہ اسمیہ میں زیادہ زور ہے چونکہ محبت خدائی کا مضمون سب سے زیادہ زوردار تھا۔ اس لئے قرآن شریف نے اس کو جملہ اسمیہ سے بیان کیا۔ ... فرمائیے الٰہی محبت قرآنی اوامر میں داخل ہو سکنے سے فرار ... نظر سے سکھایا گیا ہے جب کہ یہ

بقاعدہ علم معانی ثابت کر آیا ہوں کہ جو طریق قرآن شریف نے برتا ہے وہ صیغہ امر کی نسبت بہت زیادہ تاکید بلیغ ہے تو پھر یہ عذر کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ آگے میں آپ کو بتلاؤں کہ قرآن مجید کی اصطلاح کیا ہے قرآن مجید اسمیہ جملوں سے کس طرح مضامین ادا کرتا ہے غور سے سنئے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (پ ۹ ع ۱۵)

یعنی ایماندار وہی ہیں جو اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب اللہ کے احکام اُن کو سنائے جاتے ہیں تو اُن کا ایمان تازہ ہوتا ہے اور وہ خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور سنو وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا یعنی اللہ رحمن کے خاص بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں یعنی اُن کا برتاؤ نرم ہوتا ہے اور جب بے سمجھ لوگ ان کا سامنا کرتے ہیں تو وہ سلام کہکر گزر جاتے ہیں۔

یہ سب مضمون اسمیہ جملوں سے بیان ہوا ہے تو کیا یہ فرائض قرآنی میں نہیں رہا؟ وہی کہیگا جو عربی لٹریچر خصوصاً محاورات قرآنی سے بیخبر ہوگا۔

غنیمت ہے آپ نے اس بلیغ حکم قرآنی کے مقابلہ میں بائبلی احکام متعلقہ محبت الٰہی لکھے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر آپ اسی مذاق کے آدمی ہیں تو بھی ہم آپ کی تسلی کر سکتے ہیں کیونکہ ہماری کتاب میں خدا کی محبت تمام قسم کے جملوں میں بیان ہوئی انجیل شریف کھولکر پڑھیئے۔

"روح القدس کے وسیلے جو ہمیں ملی خدا کی محبت ہمارے دلوں میں جاری ہوئی" (رومیوں ۵:۵) "جو اسکے کلام پر عمل کرتا ہے یقیناً اس میں خدا کی محبت کامل ہے" (اول یوحنا ۲:۵)

انجیل شریف میں خدا کی محبت تو اسطرح جاری و ساری ہے جسطرح روح بدن میں پس کسی آیت کو پیش کرنا بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے اگر فرصت ملے تو مولوی صاحب دو تین اور آیتیں بھی پڑھ لیں "جو محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔"

"کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اسکی محبت ہم میں کامل ہے" "خدا محبت ہے اور جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اس میں" "ہم اس سے محبت رکھیں کیونکہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ اگر اپنے بھائی سے جس کو اس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جسکو اس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے" یہ آیتیں ہم نے بغیر کسی شرح یا تفسیر کے بلا مخالفت صرف ایک ہی باب کے اندر سے اخذ کی ہیں (اول یوحنا ۴: ۲۰-۱۲-۸)

ahmadimuslim.de

**جواب ا۔** آپ نے جس قدر محنت کی ہے عیسائی تو آپ کے شکرگزار ہو گئے ہیں بھی آپ کی اس ہون تھک تکلیف کا مشکور ہوں مگر ابھی آپ کو اور بھی بہت سی تکلیف کرنی ہوگی۔ افسوس ہے کہ آپ نے میرے مضمون کی تقریر کو غور سے نہیں پڑھا شاید اس وجہ سے کہ علم معانی بیان سے آپ واقف نہیں (اگر میں نیک گمان کروں تو کہہ سکتا ہوں کہ آپ اسکو فضول سمجھتے ہیں) لے جناب آپنے جتنے حوالجات نقل کئے ہیں ایک بھی آیت قرآنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ان حوالجات میں کئی ایک تو ہماری آپس کی محبت کے متعلق ہیں جس سے ایک دہریہ کو (جو خدا سے منکر ہے) بھی انکار نہ ہوگا۔ اب ذرا تفصیل سے سنئے۔

نمبر ا میں تو صرف خدا کی محبت کے وجود کا ذکر ہے کہ ہم میں ہے۔ بہت اچھا لیکن ایک تو یہ نہیں بتلایا کہ خدا کی محبت سب چیزوں کی محبت سے زیادہ ہے۔ دوئم یہ بھی نہیں بتلایا کہ جس میں یہ نہ ہو وہ کون ہے۔ ہاں نمبر۲ میں اتنا کہا ہے کہ جو اس کے کلام پر عمل کرتا ہے اس میں محبت ہے۔ اس میں بھی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ تمام چیزوں پر تفضیل نہیں بتلائی۔ عدم محبت الٰہی نہ ہونے پر صرف اتنا اشارہ ہے کہ [illegible] [illegible] محبوب پر خدا کی محبت کو تفضیل سے تعلق ہے اور نہ ہونے پر اس شخص کے عدم ایمان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ نمبر۳ سے نمبر۸ تک جو آپ نے حوالے لکھے ہیں آپ کی اور نیز ناظرین کی خاطر وہ مقام سارا نقل کر دیتا ہوں بس غور سے سنئے۔

"اے پیارو آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت خدا سے ہے اور ہر ایک جو محبت رکھتا ہے سو خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو پہچانتا ہے جس میں محبت نہیں ہے سو خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔ خدا کی محبت جو ہم سے ہے اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تا کہ ہم اس کے سبب سے زندگی پاویں۔ محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اس نے ہم سے محبت رکھی۔ اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے اے پیارو جبکہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اس کی محبت ہم میں کامل ہوتی ہے۔ ہم اسی سے جانتے ہیں کہ ہم اس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں۔ کہ اس نے اپنی روح میں سے ہمیں دیا۔ اور ہم نے دیکھا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو بھیجا کہ دنیا کا بچانیوالا ہووے۔ جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ خدا اس میں اور وہ خدا میں رہتا ہے اور ہمنے خدا کی محبت کو جو ہم سے ہے جانا اور اسپر اعتقاد کیا خدا محبت ہے اور وہ جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اس میں۔ اس سے محبت ہم میں کامل ہوتی ہے کہ ہم عدالت کے دن نڈر رہیں کیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی ہم اس دنیا میں ہیں۔ محبت میں ڈر نہیں بلکہ کامل محبت دہشت کو نکال دیتی ہے کیونکہ دہشت میں عذاب ہے۔ وہ ڈرتا ہے محبت میں کامل نہیں ہوا۔ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اسلئے کہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی۔ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جسکو اسنے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جسکو اسنے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے اور ہم نے اس سے یہ حکم پایا ہے کہ جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے سو اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے۔" (ا۔ یوحنا ۴ باب ۷ آیت سے اخیر تک)

انصاف سے کہئے اس ساری عبارت میں وہ زور ہے جو آیت قرآنی میں ہے اول تو یہ سارا بیان بندوں کی آپس میں محبت کرنے کا ہے۔ دوئم اس میں محبت الٰہی کو لازم ایمان قرار نہیں دیا سوئم خدائی محبت کو تفضیل کے مرتبہ پر نہیں رکھا جسپر قرآن شریف نے اس کو رکھا ہے۔ غور سے سنئے۔ خدا کے ساتھ برابر کی محبت کرنیوالوں کو مشرک قرار دیکر کیسے زور سے فرمایا ہے۔ والذین امنوا اشد حبا للہ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں وہ سب چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت میں سرگرم ہیں یعنی ان کے ایمان کا لازمہ ہے کہ خدا کی محبت ان کو سب چیزوں سے زیادہ ہو جس کے عدم سے ایمان کا عدم لازم آئیگا۔

اب آپ کا ایک مقام رہ گیا جو آپ نے لکھا ہے کہ

"اور جس شخص کو خداوند مسیح کا یہ فرمودہ یاد ہے "خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے پیار کر۔ پہلا اور بڑا حکم یہی ہے اور دوسرا جو اس کی مانند ہے یہ ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ انہیں دو حکموں پر ساری شریعت اور نبی شامل ہیں (متی ۲۲ ۔ ۳۷ تا ۴۰) اور پڑوسی کی تعریف سنائی جو نیک سامری کی تمثیل میں ہے (لوقا۔ باب ۱۰)

**جواب ا۔** ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اپنے دو بیٹوں کو نہایت درجہ کی محبت کرے ایسی کہ ان کی محبت میں کسی طرح کی کمی نہ ہو تو کیا یہ محال ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کی محبوبہ کئی ایک چیزیں ہوتی ہیں اور وہ سب کو جان و دل سے چاہتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انجیل کے فقرہ میں جو درجہ محبت خداوند تعالیٰ کے لئے تجویز ہوا ہے اس میں محبوبیت کے لئے تعدد ہو سکتا ہے مگر قرآن شریف میں جو تجویز ہے اس میں تعدد نہیں کیونکہ قرآن میں صیغہ تفضیل کا ہے جس کے معنی ہیں سب سے زیادہ محبت

ahmadimuslim.de

خدا کی رکھو یعنی مرتبہ محبوبیت میں خدا کو واحد لاشریک جانو۔ علاوہ اس کے جملہ اسمیہ سے یہ کمال لطیف اشارہ ہے کہ محبت نہ ہونے سے ایمان کی نفی لازم آئیگی۔

یہ ہے آئت قرآنی کی تفسیر جو نامہ نگار نجیلی نے نہ پڑہی ہوگی نہ سنی۔ اس لئے آپ حیرانی سے لکھتے ہیں کہ۔

"ہم کو یہ سنکر کہ جناب مولوی صاحب کے گمان میں خدا کی محبت کا ذکر" قرآن کو بڑہکر تو کیا بلکہ کبھی کسی کتاب میں نہیں" ہنسی آتی ہے اور اس پر یہ راز کھل جاتا ہے کہ جناب مولانا کو صیغہ امر کی مذمت میں اس قدر ارشاد فرمانے کی کیا مصیبت ہوئی تھی وہ یہ ہے کہ خدا کی محبت کا اشارہ بجز اس ایک آئت کے جو بڑی کاوش سے مولانا ممدوح نے نکالی قرآن میں کسی جگہہ نہیں"

**جواب**:۔ آپ کو تو ہماری تقریر پر ہنسی آتی ہے مگر ہمیں دیسی عیسائیوں کے حال پر رونا آتا ہے۔ خصوصاً اُن عیسائیوں کے حال پر جو مشن سے معاش کا تعلق بھی نہیں رکھتے مگر پھر بھی قرآن شریف کی پاکیزہ تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ صیغہ امر کی مذمت نہ کسی نے کی نہ کوئی کریگا۔ البتہ لٹریچر کے قاعدہ سے جو اس صیغہ کا درجہ ہے وہ بتلایا ہے۔

**خاص توجہ طلب** گذارش ابھی باقی ہے کہ ہم نے تو اصل الفاظ قرآن مجید کے دکہا دئے۔ اور عربی قاعدہ سے بتلا دیا کہ یہ صیغہ اسم تفضیل ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے مگر نامہ نگار صاحب نے ہمارے سامنے بائبل کا صرف اردو ترجمہ کیا ہے جو مترجم کی رائے کا آئینہ ہے نہ کہ اصل الہام۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مترجم اصل عبارت کو کچہہ کا کچہہ کر دیتا ہے خصوصاً عیسائی مترجم جنکے ترجموں کے اختلافات دنیا کو معلوم ہیں پس ہم ان اصل الفاظ کے مقابلہ پر ترجموں کے الفاظ کو کیونکر باور کر سکتے ہیں۔

**شکریہ** نامہ نگار صاحب کا شکریہ ہے کہ آپ نے اتنا تو تسلیم کیا کہ قرآن شریف میں محبت الٰہی کی آئت ہے۔ افسوس ہے رسالۂ عدم ضرورت[؟] کے مصنف کو یہ واضح آئت چمکتی ہوئی نظر نہ آئی۔ آتی بھی کیسے ؎

گل است سعدی در چشم دشمنان خار است

(یار زندہ صحبت باقی)

**تقابل ثلاثہ**:۔ توریت۔ انجیل اور قران شریف کا مقابلہ۔ قران شریف کی فضیلت۔ قیمت عہ [illegible] محصولڈاک۔ مینجر

## ایک اہل قرآن کا سوال

شحنہ ہند میں ایک منکر حدیث اہل قرآن نے سوال کیا ہے جو درج ذیل کرکے جواب دیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"سوال تمام اسلامی مذاہب کے علماء دین سے۔ اگر کوئی شخص بجائے انسانی کلام سبحانک اللھم۔ سبحان ربی الاعلی۔ اور التحیات اور درود وغیرہ کے نماز میں صرف آیات قرآنی پڑہے جنکی خداتعالیٰ نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ خود رسول سلام علیہ کو حسب فحوائے آیہ الرحمٰن علم القرآن اور ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر اور انا نحن نزلنا تعلیم دی ہے تو کیا یہ اولیٰ بلکہ عمل بحکم الٰہی نہیں اور کیا نماز میں صرف آیات قرآنی پڑہنے والے کی نماز نہ ہوگی یا وہ گنہگار ہوگا۔ اور کیا رسول سلام علیہ قرآن کے خلاف نماز میں کچہہ اور اپنی طرف سے پڑہ سکتے تھے۔ اور کیا آپ کو قرآن کے خلاف کچہہ کرنے کی اجازت تھی یا آپ اُمت کو ایسی اجازت دے سکتے تھے۔ اس کا جواب صرف قرآن مجید سے دیں۔ مداہنت نکریں۔ نہ تقلید کو راہ دیں۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ بھی اپنے اخبار اہلحدیث میں مدلل جواب شائع فرمائیں کیونکہ یہ دین میں نہایت امر اہم ہے۔ سکوت اختیار نفرمائیں جو مذموم اور معصیت ہے۔ السائل م۔ ن از گجرات (شحنہ ہند ۸ نومبر)

**جواب** دینے سے پہلے ایک قاعدہ کا بیان کر دینا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ الہامی کتاب ہو یا اخلاقی تعزیری ہو یا سیاسی۔ مکلف اور ماموریا ماتحت کے لئے صیغہ حکم کا جاننا اور اس کا ماننا ضروری ہے مگر صیغہ تعمیل ضروری نہیں۔ صیغہ امر کی تعمیل جسطرح اُس زبان کے قاعدے سے ہوتی ہوگی کیجاویگی۔ مثلاً قرآن مجید میں صیغہ امر کے موجود ہیں۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ فسبح باسم ربک [illegible]۔ کبرہ تکبیرا۔ وغیرہ یہ تو ہیں صیغہ ارشاد جن کا مفہوم ہے کہ اُمت کو [illegible] سے [illegible] کیا گیا ہے ہونا تو ضروری تہا لیکن ان کی تعمیل کے الفاظ کا ہونا ضروری نہیں اُن کی تعمیل ہم عربی زبان کے قاعدہ سے کرینگے۔ چونکہ خدا نے خود [illegible] فرمایا ہے انما یسرناہ بلسانک لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوما لدا۔ یعنی اے نبی ہم نے اس قرآن کو تمہارے محاورے پر آسان کیا ہے تاکہ تم [illegible] کو خوشخبری سناؤ اور مخالفوں کو ڈراؤ۔ اس آئت اور اس جیسی کئی ایک [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ قران مجید کی تفسیر اور تعمیل کا عربی زبان کے محاورہ [illegible] ہونا پروردگار عالم کو منظور و مقبول ہے پس اس قاعدہ کے موافق [illegible] کرتے ہیں تو قرآن مجید کی آیات کی نہایت احسن تفسیر اُن احادیث [illegible] بذکر ہے کہ حضور مفسر قرآن صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجعلوھا [illegible] رکوعکم و

پشمینہ کا
چادر پشمینہ سف[ید]
بالکل سفید ہے معمول[ی]
میں اسکو پہنتے ہیں ا[ور]
ہے اور سردی کو پا[س]
دیتی بیشک شاہانہ لبا[س]
کے لئے زینت ہے۔
چادر نمبر ۱۔ تانا و با[نا]
طول ۲ گز عرض ۱ گز
چادر نمبر ۲۔ بانا کشم[یر]
عرض ۱ گز قیمت
چادر نمبر ۳۔ بانا ا
عرض ۱ گز قیمت
چادر نمبر ۴۔ بانا
عرض ۱ گز قیمت
چادر نمبر ۵۔ تانا ا
۲ گز عرض ۱ گز
چادر نمبر ۶۔ تانا
۲ گز عرض ۱ گز قیم[ت]
ہمارا مال چونکہ
اس لئے مشین ک[ا]
اور پائدار ہوتا ہے
پر یا بذریعہ وی
خوبصورت پنا پتہ خو
دلپذیر بندہ حزیر
المشتہر
علم الدین
[illegible]

اجعلوها فی السجود یعنی سبح اسم ربک العظیم کو حضور نے رکوع میں رکھوایا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ کو سجدے میں اور قاعدہ عربیہ کے مطابق صیغہ امر کی تعمیل کرانے کو فرمایا سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ

افسوس ہے یہ لوگ تدبر سے کام نہیں لیتے۔ نہ ان علوم سے کام لیتے ہیں جو قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے موضوع اور خادم ہیں۔ صیغہ امر کا مقتضیٰ احداث مصدر کا ہوتا ہے مثلاً اضرب کے معنی ہیں اوجد الضرب یعنی ضرب پیدا کر یعنی مار۔ اسی طرح سبح کے معنی ہیں تسبیح کر۔ سبحان اسم مصدر ہے تسبیح کا۔ اسی لئے منصوب ہے کیونکہ حقیقت میں مفعول بہ ہے صیغہ امر میں ک خطاب کا ہی صیغہ تعمیل میں اُس کو ی متکلم سے بدلا ہے جو بالکل ٹھیک ہے۔ الاعلیٰ اور العظیم میں چونکہ تبدیلی کی ضرورت نہیں تھی اسلئے ان کو بحال خود رکھا۔ اسی طرح صیغہ کبر کی تعمیل اللہ اکبر سے کرائی گئی ہے۔ کس نے کرائی؟ اس ذات ستودہ صفات نے کرائی جس کو منزل قرآن نے ایسا کرنے کا منصب دیا تھا فرمایا انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم اے نبی ہم نے تیری طرف یہ نصیحت کی بات (کتاب) اس لئے اتاری ہے تاکہ تو لوگوں کو بیان کرکے بتلا دے جو ان کی طرف آتر رہا ہے۔

واللہ ہم حیران ہوتے ہیں اور اس حیرانی میں ڈوب جاتے ہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کی جگہ ان کو بتلایا کہ یہ آیت پڑھا کرو وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ جو نہ تو سیاق قرآن سے موافق ہے نہ قاعدہ عربیہ سے نہ صیغہ تعمیل سے موافق ہے مگر ان اہل قرآنوں نے بلا سوچے سمجھے اس حکم کو حکم ربانی سمجھکر عمل کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑے دنوں تک جب مولوی صاحب کو اس حرکت پر کسی قدر ندامت ہوئی کہ میں نے یہ کیا جاری ہے کہ اَنَّ مفتوحہ ہے واو عطف کا سر پر ہے نہ جملہ تامہ ہے نہ صیغہ تعمیل ہے تو انہوں نے مفصل رسالہ نماز میں اس کی یوں ترمیم کی کہ آیت مذکورہ سے پہلے کے کچھ الفاظ ملا دئے یعنی مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ یہ ترمیم پہلے سے زیادہ ناقابل عفو ہے۔ اس میں ما کے سر پر سے اَنَّ کو اڑایا گیا اور کلام کو اپنے سیاق سے نکالکر بالکل الگ کر دیا گیا انا للہ۔ جب یہ ترمیم شائع ہوئی تو ان اہل قرآنوں نے نہ یہ پوچھا کہ جناب پہلے حکم میں کیا نقص تھا نہ یہ پوچھا کہ پہلا حکم کس نے دیا تھا نہ یہ پوچھا کہ اس کو منسوخ کس نے کیا۔ خیر یہ تو وہ جانیں مگر ہمیں اس میں حیران ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی عبداللہ کو قرآن آیات کے ٹھکانے بے ٹھکانے رکھنے یا بنانے کا اختیار ہو جس کو خدا نے نہ مفسر بنایا نہ مبین مگر خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اس تفسیر کا بھی اختیار نہ ہو جو بلحاظ علوم عربیہ بھی صحیح ہے۔ الی اللہ المشتکیٰ سے

گل چینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہماری اس تقریر سے ثابت ہوا کہ جو کچھ بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھایا وہ قرآن شریف کی کامل تعمیل ہے اب ذرا تفصیل سے سنئے۔

نماز مجموعہ افعال و اذکار ہے۔ اسمیں قیام۔ سجدہ۔ رکوع۔ قرءت۔ درود۔ دعا وغیرہ بھی ہے۔ ان سب ارکان کا ثبوت قرآن شریف سے ہوتا ہے (جن کا ذکر ہم نے رسالہ دلیل الفرقان میں کیا ہے)۔ مگر بالتفصیل والتوضیح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کی ترتیب کسطرح سے ہونی چاہئے لیکن جب اسی مفسر اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف رجوع کریں تو وہ ہم کو ان ارکان کی ترتیب بتلاتا ہے کہ تم بحکم فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ قیام میں قرآن پڑھا کرو اور بحکم صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا التحیات اور درود پڑھا کرو۔ اور بحکم اِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ بعد درود کے دعا بھی مانگ لیا کرو۔ چونکہ رکوع اور سجود کو قرآن مجید کے دو حکموں کے لئے مخصوص کر دیا تھا اس لئے الفاظ قرآنی ان میں پڑھنے سے منع کر دیا کیونکہ ان میں احکام قرآنی کی تعمیل اسی طریق سے انسب ہے جو بتلائی گئی۔ پس اس ترتیب میں مفسر اعظم علیہ السلام نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں نکالی بلکہ اپنے اوس خداداد منصب سے قرآن شریف کی تفسیر کر دی ہے ہمارے سلف میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جن کا فہم و ذکا یہاں تک پہونچا ہے کہ انہوں نے عام حکم لگا دیا ہے کہ کل حدیثیں قرآن سے ماخوذ ہیں۔ امام شافعی کا قول امام سیوطی نے اتقان میں نقل کیا ہے۔ قال الشافعی کل ما حکم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فھو مما فھمہ من القرآن (اتقان نوع ۶۸) یعنی جس جس امر میں آنحضرت نے حکم فرمایا ہے وہ قرآن ہی سے سمجھکر فرمایا ہے پس جس جگہ مفسر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قرآن پڑھنے سے منع فرما دیا ہے۔ وہاں نہ پڑھنا چاہئے اور جس جگہ پڑھنے کو فرمایا ہے وہاں پڑھا جاویگا۔ قطع نظر اس کے کہ اس ترتیب دینے کا مفسر اعظم کو خداداد منصب تھا۔ ایک دوسری آیت بھی ہمکو اس کا پابند بناتی ہے جسمیں ارشاد ہے کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا یعنی جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے ہیں۔ ان کے لئے خدا کا رسول نہایت عمدہ نمونہ ہے کہ اُس کے مطابق کام کریں اور اجر پاویں*

پس ہمکو اس اسوۂ حسنہ کی طرف سپرد کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو اسوۂ

ahmadimuslim.de

حسنہ نے نجویٰ (مجلس میں کانا پھوسی) کرنے سے منع فرمایا تھا اور انہوں نے اُسپر عمل نہ کیا تو قرآن مجید میں اُنکو بڑی حقارت سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو کانا پھوسی کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر وہ پھر وہی کام کرتے ہیں جس سے اُن کو روکا گیا تھا۔

یہ آیت نجویٰ کرنے والوں کا بڑی حقارت سے ذکر کرتی ہے اور اُن کو بے فرمان قرار دیتی ہے حالانکہ اس سُورت سے پہلے کسی آیت قرآنی میں نجویٰ کرنے سے منع نہیں ہے تو پھر وہ نہی جو نُهُوْا کے صیغے میں دو دفعہ آئی ہے کہاں سے آئی تھی اور کس نے کی تھی؟ اُسی مفسر اعظم اور اُسوہ حسنہ فداہ ابی و امی نے (صلوات اللہ علیہ وسلامہ)

میں امید کرتا ہوں کہ جناب آپکے سوال کا جواب آگیا ہوگا اگر کوئی بات رہ گئی ہو تو یار زندہ صحبت باقی۔

شحنۂ ہند کے بزرگ اڈیٹر سے توقع ہے کہ اس جواب کو اپنے پرچہ میں نقل فرماویں گے۔

---

# واقعی مدینہ میں مرنے سے نجات ہے

آریہ مسافر جلد ۹ نمبر ۱۲ بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جسکے مطالعہ سے اڈیٹر اخبار کے مبلغ علم کا اندازہ اور اُس کے اعتراضات دیکھنے سے اُس کی قابلیت کا صاف پتہ چلتا ہے۔ درحقیقت فی زمانہ لوگوں کا اپنی و نیز اپنے مضامین کی شہرت ہو جانا ہی پبلک میں دکھانا ہی بلا سے چاہے وہ باعث بدنامی کا ہو یا سبب نیکنامی بقول

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام + بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔

چنانچہ وہ مضمون اعتراضات ذیل پر مبنی ہے جنکے جوابات بھی حسب ذیل ہونگے۔

(۱) جیسا جاتم ہندو کاشی کا مانتے ہیں۔ قریب قریب ویسا ہی ہمارے محمدی بھائی مدینہ کا مانتے ہیں۔ ہندو کاشی کو شیو پوری کہکر پکارتے ہیں محمدی مدینہ کو ارض اللہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

(۲) ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کاشی میں مرنے سے مکتی ہو جاتی ہے بجنسہ یہی عقیدہ محمدیوں کا ہے۔

**جواب اعتراض نمبر اوّل۔** اولاً تو ہم جمہور محمدی مدینہ طیبہ کو ارض اللہ کے نام سے یاد نہیں کرتے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا میں ارض اللہ سے تعمیم مقصود ہے۔ اور اطلاق جس سے سارا عالم مراد ہے۔ مدینہ منورہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں کسی عام اور مطلق شئی کو مخصوص اور مقید کر دینا اس طرح سے جائز نہیں المطلق یجری علی اطلاقہ اصولیوں کا مسلم مسئلہ ہے کہ مطلق مطلق ہی پر بولا جاتا ہے نہ مقید پر۔

بعض محمدیوں کی رائے و قیاس سے جوبات ظاہر ہوتی ہو اگرچہ وہ سرسری ہی کیوں نہ ہو لوگ (محمدی) اُس کی جوابدہی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اور مدینہ طیبہ کو ارض اللہ کہنے میں بھی کیا قباحت ہے وجہ تسمیہ کے لئے ادنیٰ مناسبت کافی ہے جس سرزمین میں اوّل اوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی ہو جس خطہ پاک کو نزول قرآن و ہبود جبریل قیام و تعیش سید المرسلین و قبولیت اسلام اور توحید ملک العلام کا سب سے پہلے کما حقہ اعزاز حاصل ہو اور جسکو اللہ تعالیٰ نے اس طرح منتخب فرما لیا ہو اُسکو ارض اللہ کہنے میں کیا مضائقہ ہے نیز ارض اللہ مدینہ طیبہ کا کوئی حقیقی و عرفی نام نہیں۔ عرف عام میں کسی عام شئی کو بول کر خاص مراد لیا کرتے ہیں۔ اگر مثلاً زید عمرو بکر وغیرہ کو ہم یہ کہیں کہ یہی انسان (کامل فرد آدمی کی) ہے تو کیا اور دوں کی انسانیت سلب ہو جائیگی۔ کیا لکھنؤ کو ہندوستان اور طہران کو فارس اور کابل کو افغانستان نہیں کہہ سکتے؟ ضرور کہہ سکتے ہیں۔

**جواب اعتراض نمبر ۲۔** آریہ مسافر نے جو کہ مضمون تمام اسرار سچ مندرجہ اخبار الہادی سمرقند پر اعتراض کیا ہے کہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کاشی میں مرنے سے مکتی ہو جاتی ہے بجنسہ یہی عقیدہ محمدیوں کا ہے۔ اسکو پڑھکر مجھے سخت افسوس ہوا الہادی کیا کسی اسلامی کتاب عقائد سے نہیں ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ میں مرنا ہی نجات ہو عام اس سے کہ وہ باایمان مرا ہو یا بے ایمان۔ محب رسول و موحد رہا ہو یا دشمن رسول اور مشرک منافق و فاسق رہا ہو خواہ متقی و مخلص عاشق و کلا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں البتہ اگر کوئی شخص مدینہ طیبہ میں باایمان مرے تو اُس کی ضروری نجات ہوگی۔ مدینہ طیبہ پر کچھ منحصر نہیں۔ اسلام کا عام مسئلہ ہے کہ توحید و اقرار رسالت پر مرنا ہی باعث نجات ہے جس مقام پر اور جہاں کہیں موت آجاوے حدیث شریف میں آیا ہے من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اور دوسری روایت میں ہے ان اولی الناس بی المتقون من کانوا حیث کانوا یعنی ذات پات اور موت کی جگہ کی کوئی خصوصیت نہیں ہو کوئی ہو جس مقام پر ہو یقینی نجات پانیوالا وہی شخص ہوگا جو کہ پرہیزگار ہوگا اور دنیا سے باایمان اٹھا ہوگا۔ نہیں معلوم الہادی کے کن لفظوں سے آریہ مسافر نے مدینہ میں مرنے سے نجات کی سُرخی گھڑلی ہے چہ خوش ہے

بریں عقل و دانش بباید گریست۔

کیا آپ الہادی (جلد ۴ نمبر ۳) جو کہ ایک معزز ماہواری اصلاحی اخبار ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے فی نفسہ کافی نہیں ہے جو خواہ مخواہ اُس کے اقتباسات اور اخبارات کے ذریعہ سے

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**گورنمنٹ** صوبجات متحدہ کے سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ ان سرکاری ملازموں کو جن کی تنخواہ دس روپیہ ماہوار یا اس سے کم ہے یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء سے ایک روپیہ ماہوار بطور الاؤنس دیا جائیگا ۔

**جمعہ** گذشتہ کو شملہ کے آلات زلزلہ شناسی سے معلوم ہوا کہ رات کے ڈیڑھ بجے تین ہزار میل کے فاصلہ پر کہیں زلزلہ آیا ہے ۔

چند روز ہوئے وزیر آباد لائلپور ریلوے سے لائن پر تصادم کا ایک حادثہ ہوا [illegible] ۔

**احمد آباد** میں ۲۶ نومبر سے ایک زراعتی کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے ۔

[illegible] گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس کلکتہ [illegible] اب بہر یاد دلائی گئی ہے اور مناسب سمجھکر ہندوستان کے دیگر بڑے بڑے مقامات کے سگنلرز سے بھی متفق ہوکر کام کرنے کی نسبت مشورہ کر لیا ہے ۔ انہیں امید ہے کہ صاحب ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار ہماری شکایات کے مناسب رفعداد کی کوشش سے دریغ نہ فرمائیں گے ورنہ اندیشہ ہے کہ نتائج ڈرائیوروں اور گارڈوں کی ہڑتال سے بدرجہا زیادہ مضر ثابت ہوں ۔

**ایک** مستند روسی نامہ نگار کی زبانی یہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بخارا کے مقام قراتاغ میں گذشتہ اکتوبر میں جو زلزلہ آیا تھا ۔ اس سے دس ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں ۔

**ریاست** حیدر آباد امسال چار سو پچاس آدمیوں کو اپنے خرچ سے حسب دستور حج کے لئے بھیجنے والی ہے ۔

**جنرل** ڈروڈ کا پیام تار مظہر ہے کہ جنرل البغدادی سپہ سالار افواج سلطانی اور مولائے رشید نفتنٹ مولائے حفیظ کے مابین رباط کے متصل خونریز لڑائی ہوئی جس میں البغدادی کی دو توپیں چھن گئیں اور وہ پسپا ہوا ۔ فریقین کا عظیم نقصان ہوا ۔ سلطان نے مقام مغادور سے جو فوج اندرون ملک کی طرف روانہ کی ہے اسے بھی سخت مزاحمت پیش آرہی ہے ۔

**انجمن اسلامیہ** مظفر نگر کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ نومبر اور یکم دسمبر کو بڑی رونق سے ہوا ۔ امسال یہ زیادتی ہوئی کہ انجمن جعفریہ (شیعہ) کے معزز ارکان نے بھی شرکت سے پورا حصہ لیا ۔ بلکہ سید مظفر علیخاں صاحب رئیس (شیعہ) نے علماء کی خاص دعوت بھی کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مفسد درمیان میں نہ آیا تو فریقین کا ملاپ ہوجانا ممکن ہے ۔ ان سب خوشیوں کے ساتھ یہ رنج بھی ہوا کہ جناب مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواری اور مولوی اسرارالحق رہتکی شریک نہوئے ۔ شاہ صاحب تو علالت طبع کی وجہ سے نہ آسکے مگر مولوی اسرارالحق باوجود وعدہ شرکت بدعہدی کرکے سہارنپور سے ہردوئی کے جلسہ میں چلے گئے جسکا اہالی جلسہ کو سخت صدمہ ہوا ۔ [illegible] جب خود صادق القول نہیں تو دوسروں کو صدق مقالی کیا سکہا ئینگے ۔

**کلقول** [illegible] اینن بھی ریلوے کی تیاری کا انتظام عملی طور پر شروع ہوگیا ہے [illegible] پہلے درج ہوچکی ہے کہ جلالتماب سلطان المعظم نے اس بارے میں تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ہجری تک حجاز ریلوے مدینہ منورہ تک مکمل ہوجائے ۔

**سوموار** گذشتہ کو بیشمار کفریدیوں نے بازار کوہاٹ کے حلوائیوں کی دوکانیں لوٹ لیں ۔

**ایک** آریہ اخبار نے اعتراف کیا ہے کہ گذشتہ مفویانہ کارروائیاں جن کی بدولت لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو گھر سے بے گھر ہونا پڑا وہ سب ان کی قوم کے اختلال دماغی کا نتیجہ تہا ۔ وہ لکھتا ہے کہ "ہمارے دماغ مختل ہوگئے تھے ۔ اور ہم جوش جنوں میں جو کچھ چاہتے تھے کہتے تھے" ۔ (ذوالقرنین)

**میسور** میں ایک کارخانہ دیاسلائی کا کھلنے والا ہے مسٹر مہاناک گنیش جوشی باشندہ پونہ نے گورنمنٹ میسور سے زمین اور لکڑی مفت حاصل کرلی ہے ۔ اور چالیس ہزار سرمایہ کافی سمجھا جاتا ہے ۔

**دربار** لندن کے روسی سفیر کونٹ بنکنڈارف نے روسی قیدیوں کی پرورش کا حساب جاپان کو ادا کر دیا ہے ۔ انہوں نے ۴۸ لاکھ ۱/۲ ۹ ہزار پونڈ کا چک جاپانی بیرن کاسٹو کو حوالہ کر دیا ۔ ہمارے ملک کے حساب سے سات کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ جاپان نے پایا ۔ جو قیدیوں کا معاوضہ ہے ۔

دلیو، اج لاہور نے مہاشہ دہرم پال (عبدالغفور) پر سرقہ کاغذات کا دعوے کیا ہے

# مومیائی

## کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔ (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۶ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں۔

تسلیم۔ میں نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی۔ تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی۔ اسلئے ایفاء وعدہ کیلئے بغرض ہوا سے پار سے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں۔

ایک چھٹانک مومیائی دو ڈبیہ [illegible] ... اور [illegible] بھیجدیں میں آپکا پرانا خریدار ہوں

مومیائی کے مختصر فوائد۔ مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ دیدہ وغیرہ جریان منی ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے بچے۔ عورت ہر ایک کیلئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھا تولہ ہ ۸/ ہم

برقی سٹال اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں بے نظیری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر رنج ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت ہے

المشتہر

**منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ**

# کتب خانہ ثنائی

[illegible] تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی [illegible] قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے بہ نہایت دلپسند طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلایل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلایل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہو جنمیں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ وبقر قیمت عہ/
جلد دوم سورۃ آل عمران ونساء عہ/
جلد سوم سورۃ مائدہ سے تا اعراف عہ/
جلد چہارم تا سورۃ نحل چودہ پارہ عہ/
جلد پنجم تا سورۃ فرقان .. عہ/

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن شریف کو الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱۰/

**تقلیب الاسلام مکمل**۔ مہاشہ دھرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ تا جلد سوم قیمت عہ/

**ترک اسلام**۔ مہاشہ دھرمپال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل ومعقول جواب قیمت ۲/

**اسلام اور برٹش لاء**۔ قانون انگریزی اور آئین اسلامیہ کا مقابلہ کر کے قوانین اسلامیہ کی فضیلت ثابت کیگئی ہے قیمت ۳/

المشتہر

**منیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید**

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

( Registered L. No. 352. )

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

امرتسر - یوم جمعہ مورخہ ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

## شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ...
والیان ریاست سے ... ...
رؤسا و جاگیرداران سے ... ...
عام خریداران سے ... ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
... ... ... ... ...
ہونگے نا پسند واپس کرنیکی وعدہ نہیں +

## مسافر آگرہ کی کرکری

اگرچہ آریوں کے اپدیشک اور مناظریوں تو سبھی سب ماشاءاللہ کوتاہ زبان اور شیریں لسان ہیں لیکن مہاشہ مسافر آگرہ جی تو اپنے مستی پنڈت لیکھرام کے روپ میں سب سے اول نمبر پر ہیں اہلحدیث میں مہاشہ جی کی روزمرہ کی لن ترانیاں سنکر ہم نے مباحثہ کا چیلنج دیا تھا گو اس سے بعد اتفاقیہ وہ قصبہ پاکل ریاست پٹیالہ میں قابو آ گئے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی انکے نہار کے دن باقی ہیں آپنے اُس چیلنج کو نہایت شیریں کلامی میں منظور کیا ہے چونکہ آپکا کلام ماشاءاللہ نہایت شیریں ہے اس لئے ہم اسکو حرف بحرف نقل کرتے ہیں ناظرین بغور سنیں - آپ فرماتے ہیں :-

**یہ چیلنج مناظرہ منظور** | ہم نے ۲۳ ستمبر کے پرچہ میں متعصبین مسلمین ملازمین خفیہ پولیس کی ناجائز ہیجان بین کا نوٹس لیتے ہوئے اپنی گورنمنٹ دوربین سے کچھ عرض کی تھی - مگر بقول کہ بیچ عادت دھوئی دائے جائے علت دھوئی نہ جائے - ہمارے معزز فاضل اڈیٹر اہلحدیث امرتسر اپنی عادت جبلی سے مجبور کیا مستفسر ہوسکتے تھے مضامین دینی مسائل میں تو آپنے

کبھی نہ حصہ لیا اور نہ آئندہ امید ہے ہمیشہ مضامین واقعات پر ہی اپنی فضیلت کا خاتمہ کرتے رہے باوجود سخت سعی و کوشش کے ٹیڑھی میڑھی ہی پاؤں دھرتے رہے مگر جائے شکر ہے کہ آخر ہمارے چیلنج کو کبک ترلائی سے کفر توڑ تا خدا خدا کر کے معزز بھائی کو پس از بسیار پریشانی و سرگردانی راہ منزل کا مراد نظر آئی گو عرصہ تک ہم سے کتراتے رہے اپنے محور پر ہی چکر لگاتے رہے - خوئے بد را بہانہ بسیار - کے مصداق بکر صد ہا بہانے بناتے رہے - الا آخرکار ہمارا سحر حق - آپ کی گردن پر سوار ہی ہو گیا اور بیساختگی کو ہمارے جذبہ صدق دل نے اپنی طرف کھینچ لیا ہے

وصل کی دولت ملی جذبہ دل بنا کے + کیمیا ہم نے بنائی ہے مگر سیماب سے

اب تو معزز بھائی بغرض تحقیق صدق مقالات آگرہ تک آنے کی تکلیف برضا و رغبت قبول فرماتے ہیں اور ہماری صاف بحث دیتے ہیں اپنے معزز پرچہ اہلحدیث مطبوعہ

---

لہ جواب کی توقع ہو تو مسائل بھی پیش ہوں لیکن ایک دفعہ پوچھا کہ آپ کو جو مقدمہ میں تکلیف ہوئی جرمانہ ہوا یہ تکلیف آپ ابھی جن کے کسی جرم کی سزا ہے یا کسی پچھلے جرم کی سزا ہے - افسوس ہے آپنے اسکا کوئی جواب نہ دیا تو پھر کسی شیعی پر کیا توقع ہو کہ مسائل دینی پر سوال نہیں کرتے - اہلحدیث

اطلاع :- ... سب سے دریافت ہو - ... گم کرنے پر دوبارہ مفت تیسری ہفتہ قیمت ار بعد ازاں ہر ایک پرچہ - اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے - منیجر

۲۵ اکتوبر میں مباحثہ دیو سماج و نگینہ کے مُردے اکھاڑتے ہوئے اپنی حیلہ سازی یُجیسانی نماع بازوں پر خاک جہالت جھاڑتے ہوئے اس طرح توجہ مبذول فرماتے ہیں کہ (اچھا اب بھی امرتسر آئے یا آگرہ میں جلسہ کرکے بلائے پھر دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے)

نظر برآں ہم اپنے محصوب بہائی کو صعوبت مسافت آگرہ سے سبکدوش کرکے زیشرطیکہ آپ مناظرہ کے لئے تیار ہو (حسب عادت خود بہانہ شاعری ہی پبلک کا وقت عزیز نہ کھودیں) بایں شرط کہ اول آپ تین روز تک دیگر مسائل پر معترض ہو کر خوب اپنی نفسیلت و علمیت کے جوہر دکھلائیں بعدش بلا چون وچرا تین روز تک ہماری اعتراضات سے زورق بوسیدہ اسلام کو بچائیں تاکہ مناظرہ ہر دو فریق کے لئے مفید ثابت ہو ہم تاریخ معینہ پر امرتسر حاضر ہونے کے لئے پابرکاب ہیں اور سخت بیقراری کے ساتھ منتظر جواب ہیں۔ باقی دیگر انتظام پبلک مکان وقت کی بابت بذریعہ خط و کتابت تصفیہ ہو سکتا ہے۔

چنانچہ امورات متذکرہ کی بابت ہم آج ہی سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو تحریر کرتے ہیں کہ مناسب و معقول پیرایہ امر طے کر لیویں۔

علاوہ بریں ... بذریعہ ... سے ... بھی بصیرت کے ... ہوئے تمام علم و اہلیت سے کشتی ایمان بچاتے ہوئے ... علمائے اسلام صوبہ پنجاب ایڈیٹر صاحب موصوف کی حمایت کے لئے شریک مباحثہ ہو کر حصہ لیویں اور اس معرکہ عظیم کی شمولیت سے اپنی اپنی ایمانداری کا ثبوت دیویں۔ بنا برآں ہم جمیع علمائے اسلام پنجاب کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ میاں ثناء اللہ کی اس رزم بزم دینی میں اعانت فرماویں۔ وقت ضرورت بیکس کا ہاتھ بٹائیں۔ بوقت تمام ایک ... وہ انکی سعی ساقط بیچاری راہ راست پر آئے ہیں بیادا کہیں مجبور شتر اپنے ... سے پہل نہ جائیں بلکہ اس بے مہار شتر کو بڑی چستی سے میدان ... میں ... تاکہ پبلک دیکھے کہ یہ اعرابی اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے" (مسافر آگرہ - ۱۵ نومبر ۰۸ء)

**جواب** - ہم تو اس اعلان کو دیکھکر بہت خوش ہوئے تھے کہ مسافر مباحثہ کے بہت جلد ہمیں درشن ہونگے مگر افسوس ؎

جو آرزو ہے انکا نتیجہ ہے انفعال + اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہو۔

مہاشہ جی نے آریہ سماج امرتسر کی وساطت سے گفتگو کرنے کی ٹھیرائی مگر معلوم ہوتا ہے

لہ ایسی شیخی کیوں بگھارتے ہو جبکہ تم اکیلا ہی تھا رابلکہ ساری آریہ سماج کا پڑا نا چاہنے والا ہوں تو آدمیوں کو کیوں بلاتے ہو؟ ؎

نئے لوگوں کی کیجے آزمائش - + ضرورت کیا ہمارے امتحاں کی؟

(اہلحدیث)

کہ امرتسر کی سماج کو مہاشہ جی پر بھروسہ یا اعتبار نہیں یا وہ جانتے ہیں کہ ؎

جو گرجتے ہیں وہ برستے ہیں کم - اسی لئے مسافر پنڈت کی چٹھی کی اُس نے کوئی پرواہ بھی نہ ہمکو اس بارہ میں کوئی خط لکھا نہ کوئی آدمی بھیجا۔ گویا امرتسر کی سماج نے پنڈت جی کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جو صدیوں سے ایک بزرگ کہہ گئے ہیں ؎

جواب آنجناں باشد خموشی۔

ہمیں اپنے دوست کی اس ذلت کا بہت افسوس ہے اسلئے ہم انکی اس امر میں ہمدردی کرتے ہیں کہ اگر آریہ سماج امرتسر آپ کو جگہ نہ دے تو آپ بسم اللہ کرکے دفتر اہلحدیث میں تشریف لاویں جتنے روز پکا جی چاہے رہیں۔ نان جوین بھی تناول فرماویں اور گفتگو بھی کریں ورنہ سمجھا جائیگا ؎

بہانہ کرتا ہے ساقیا - کیا نہیں ہے شیشہ میں مُے کا قطرہ؟
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو ہی نہیں رہیگا

## میرے ناکردہ گناہ

لقد اصبحت اُمّ المسلیم تدّعی
علیّ ذنبا کلّہ لم اصنع

میرے مہربان مدت سے یہ کہتے ہیں اور بڑی شد و مد سے مجھے بدنام کرتے ہیں کہ میں نے امرتسر کے اتفاق میں نفاق ڈالا اہلحدیث اور حنفیوں میں میں ہی نے فساد ڈالا - پھر اہلحدیث میں بھی پھوٹ میں ہی نے ڈالی - اہل فقہ تو گویا اس بات کا ٹھیکہ دار ہے چنانچہ بقول دو گوہی و ملتانی کا بہانہ - ۲۹ شوال کے پرچہ میں اُس نے ایکسرا سلہ کسی ابوالحسن امرتسری کا اس مضمون کا شائع کیا ہے - اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آج تمام سچے سچے واقعات پبلک کی روشنی میں لاؤں - ... محض لسانی دعووں کو تو قابل پذیرائی نہیں جانتے بلکہ تحقیق کرکے جانتے ہیں کہ اصلی اور سچے سچے واقعات کو پبلک کے سامنے روشنی میں لایا جائے - آج ہم دیکھتے ہیں کہ آریوں اور ہندوؤں کی زبانوں پر عام طور سے جاری ہے کہ اورنگزیب نے جبرًا ہندوؤں کو مسلمان بنایا - اورنگزیب نے یہ کیا وہ کیا - مگر ایک محقق کی نگاہ جو تاریخی علم کو واقعات صحیحہ کا مجموعہ جانتا ہے نہ کہ کسی شخص یا قوم کے قیاسات کا وہ صرف انکے کہنے سے متاثر اور بدگمان نہیں ہو سکتا بلکہ وہ کہیگا کہ بجائے دعویٰ کرنے کے واقعات پیش کرو پس میں آج صحیح صحیح واقعات پیش کرتا ہوں - ناظرین بغور سنیں ؎

وہ قصے اور ہونگے جنکو سنکر نیند آتی ہے + تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھوگے سنکر داستاں میری

اہلحدیث امرتسر میں چھپا

... اہلحدیث ...

(... نماز ... کتاب کی ضرورت نہیں۔ قیمت ... منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

شعبان ۱۳۱۲ہجری کو کانپور میں میری دستار بندی ہوئی تو میں اپنے وطن امرتسر میں مدرسہ تائید الاسلام (اہلحدیث) میں اوّل مدرس کرکے بلایا گیا میں نے آتے ہی حالت کا اندازہ کیا تو مدرسہ کے جلسہ میں اہلحدیث کا صرف ایک فریق جو حضرت مولانا غلام علی صاحب مرحوم کے معتقد تھے شریک ہوتے تھے میں نے کوشش کی کہ سب علماء کو شریک کیا جائے چنانچہ یہ کوشش کامیاب ہوئی کہ علماء اہلحدیث جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مولوی عبدالرحیم صاحب غزنوی وغیرہ اور مولوی غلام رسول (رُسل بابا) صاحب مرحوم حنفی امرتسری - مولوی احمد بخش صاحب مرحوم حنفی امرتسری اور مولوی غلام مصطفیٰ صاحب حنفی امرتسری اور مولوی عبدالسبحان صاحب حنفی بلہوری اور مولوی صوفی صاحبزادہ ظہور الحسن صاحب حنفی بٹالوی وغیرہ بھی جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے - اس کے بعد میں نے علمائے شہر کی خدمت میں ایک تحریک کی کہ مثل ندوۃ العلماء کے امرتسر کے علماء کی ایک انجمن قائم ہو چنانچہ بہت سی کوشش سے ایک مختصر سی انجمن قائم ہوئی جس کے کئی ایک اجلاس ہوئے - ایک میاں محمد جان مرحوم کی مسجد میں ایک دفتر اختر ہند پریس میں ایک مکان خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال امرتسر کٹڑہ اہلووالیاں میں -

جن سب میں امرتسر کے فرشتہ سیرت مولوی غلام رسول (رُسل بابا) صاحب حنفی مرحوم برابر شریک ہوتے - مگر چونکہ دیگر حضرات نے توجہ نہ کی اس لئے وہ مجلس بھی قائم نہ رہ سکی - لیکن مولوی صاحب مرحوم چونکہ میری کوشش کی داد دیتے تھے اس لئے میں نے جب کبھی انکو کسی مشترک کام کی تحریک کی تو انہوں نے اُسے منظور فرمایا - ایک دفعہ امرتسر میں کشمیری نقالوں نے وہ اودھم مچائی کہ الامان تمام کشمیری محلوں میں اُن کے تماشے ہونے لگے جنمیں وہ ہر طرح کی فحش اور توہین شریعت کی نقلیں بھی کرتے تھے میں نے مرحوم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم دونوں چونکہ کشمیری ہیں اس لئے ہمارا مقدم فرض ہے کہ اس خرابی کو روکیں اگرچہ اُن کے بعض حاشیہ نشینوں نے محض میرے شریک ہونے کی وجہ سے انکو روکا لیکن آخر مرحوم کی اصلی طبعی کیفیت غالب آئی چنانچہ میں اور مرحوم دونوں نے ملکر تمام کشمیری محلوں میں کئی ایک راتوں کو وعظ کہے اور اس آئی بلا کو مسلمانوں خصوصاً کشمیریوں سے ٹلایا - مولوی صاحب مرحوم نے فتویٰ دیا کہ نقالوں کی بعض نقلوں میں توہین شریعت بھی ہوتی تھی اس لئے جس جس نے وہ نقلیں دیکھی ہیں اُن کے نکاح فسخ ہو گئے چنانچہ بعض لوگوں کے نکاح پھر دوبارہ پڑھائے گئے جنمیں یہ خاکسار بھی شریک تھا - آجتک اس واقع کے گواہ بھی زندہ ہیں کٹڑہ کرم سنگھ میں حضور دین صاحب سے دریافت ہو -

پھر میں نے مسلمانوں میں سب سے بڑی رسم تعزیہ کی طرف توجہ کی تو سب علماء شہر سے ایک مشترک فتوے لیکر بذریعہ اشتہار شائع کیا اور جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب اہلحدیث وغیرہ کو ساتھ مسجد میاں محمد جان مرحوم میں جناب مولوی رُسل بابا صاحب مرحوم کے پاس پہونچا وہاں ملکر تعزیوں کے متعلق علماء کا مشورہ قرار پایا کہ تعزیہ داروں کے گھروں پر جاکر اُن کو سمجھایا جائے اُس موقع کے الفاظ مجھے یاد ہیں کہ جناب مولوی احمد اللہ صاحب نے فرمایا تھا کہ قُلْ لَّهُمْ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا اتنے میں شہر کے رؤسا کو خبر ہوئی انہوں نے پیغام دیا کہ آپ ذرہ صبر کریں ہم بھی اس میں شریک ہونگے چنانچہ خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب مرحوم نے ایک عام جلسہ کیا اور تعزیہ کی خرابی کو محسوس کرکے اس کی بندش کے اسباب پر غور ہوا لیکن ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ شہر کے علماء اور رؤسا آخر کار سب تھک کر رہ گئے - مگر یہ خاکسار حسب مقدور اس کوشش میں برابر رہا اور آجتک ہے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ امرتسر کے لوگ شہادت دے سکتے ہیں کہ اُس زمانے کی نسبت آج تعزیوں کا ہنگامہ زیادہ سے زیادہ ہے تو ربع ہے -

اس کے بعد ندوۃ العلماء کے جلسہ کی آمد آمد ہوئی تو جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری اور مولوی سید عبدالحی صاحب معتمد ندوہ جلسہ سے پہلے امرتسر میں تشریف لائے تو میں ہی نے ان حضرات کی دعوت کی اور شہر کے تمام علماء اہلحدیث اور حنفیوں کو بھی ساتھ ہی مدعو کیا - مگر افسوس ہے بجز اُسی فرشتہ صورت مرحوم کے اور کوئی بھی شریک نہوا - جناب مولوی احمد اللہ صاحب بوجہ علالت نہ آسکے - مگر میری کوشش اور اتفاق کی اُمنگ کو کوئی چیز نہ گرا سکتی تھی - یہانتک کہ ندوۃ العلماء کا جلسہ امرتسر میں ہونے کے دن بہت قریب آگئے تو میں نے بذریعہ تحریرات اور تقریرات ندوہ کی حمایت کی - جمعہ کے دن خطبے میں سامعین کو شریک ہونے کی ترغیب دیتا تھا - کیوں؟ اس خیال سے کہ ندوہ ملکر کام کرنیکا مدعی ہے - اب یہاں پر پہونچکر مجھے خون کے آنسو بہانے ہونگے کہ باوجود میری اس سعی کے ندویوں کے میرے برادران یوسف نے مجھ سے کیا سلوک کیا - یہ کہ پہلے تو ایک اشتہار شائع کیا - جسکا عنوان تھا - جعلی اہلحدیثوں کی چالبازیاں - یہ تو ہوا سب اہلحدیثوں پر حملہ - پھر میری ذات خاص پر یوں حملہ کیا کہ سادہ لوح ارکان ندوہ کو الگ گانٹھ کر خاص میرے برخلاف ایک اشتہار نکلوایا - پھر وہ اشتہار ایسے وقت میں تقسیم کرایا جس وقت میں ندوہ کے جلسہ میں تقریر کرنے کو کھڑا ہوا تھا - چنانچہ اُس اشتہار نے یہانتک کھلبلی ڈالی کہ ندوہ کے اُن سادہ لوح ممبروں کو جنکے ایماء سے اشتہار مذکور شائع ہوا تھا حیران کر دیا - پنجاب کے معزز پیسہ اخبار نے بھی مجھے مظلوم قرار دیکر لکھا کہ مولوی ثناء اللہ

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے آہنی بیلنے مستریاں مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں

صاحب کی ثقاہت سے امید ہے کہ وہ اس بیخ کو رفع دفع کردینگے - اُسی اشتہار کے اعتبار پر مرزائیوں نے لکھا کہ ندوہ نے مولوی ثناء اللہ کی تکذیب کردی - ہماری الفتنہ پارٹی کے ایک رکن خیر شاہ نے ایک رسالہ میں لکھا کہ ندوہ کے جلسہ میں مولوی ثناء اللہ کی وہ ذلت ہوئی کہ خدا دشمن کی نکرے - اس واقع کے زندہ گواہ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی ہیں جو اُسوقت میرے خون کے آنسو انگلی سے پونچھ رہے تھے آہ! ؎

وقوفا بہا صحبی علی مطیھم
یقولون لا تھلک اسی وتجمل

یہ ہے برادران یوسف کے مظالم کی ابتدا لیکن ناظرین یہ سنکر کیسے متعجب ہونگے کہ میں بھی کیسا اپنی دھن کا پختہ ہوں کہ باوجودیکہ میرے برادران یوسف نے ندوہ کے کندھوں پر بندوق رکھکر مجھ پر ماری گر میں یہی سمجھتا رہا کہ ؎

گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد ✻ از کماندار داند اہل خرد

چنانچہ اس خیال کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ ابھی ندوہ کے معزز ممبر مولانا شبلی اور مولانا شاہ سلیمان اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب جو سال گذشتہ میں دورہ کرتے ہوئے امرتسر تشریف لائے ایک جلسہ ان کی تقریروں کا تو اسلامیہ سکول میں ہوا دوسرے روز دفتر اہلحدیث کے قریب میں نے جلسہ کرایا جس میں علماء اور معززین صاحب شریک تھے - کیا اس سے بھی زیادہ صلح کل پالسی کا کوئی ثبوت دے سکتا ہے - اس گذرے وقت میں جسکا نام ہمارے کرم جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی اپنے ایک پرائیویٹ خط میں مہابھارت کا زمانہ فرماتے ہیں یعنی اخبار اہل فقہ کے جاری ہونے کے بعد بھی میں نے اپنی طرز کام کرنے کی پالسی کا ثبوت کئی ایک دفعہ دیا کہ دسمبر سال گذشتہ میں آریوں کا مسلمانوں سے مباحثہ ٹھیرا تو مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں ہماری آپس کی پھوٹ سے اسلام کو نقصان نہ پہونچ جائے اس لئے میں نے اڈیٹر صاحب اہل فقہ اور مولوی احمد الدین صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر کو بلاکر یہ کہا کہ اگر یہودی قوموں کی طرح آپس میں کٹ کر مرنا ہے جن اختلافات سے سلطان صلاح الدین کو فائدہ پہونچا تھا تو تمہارا اختیار ہے ورنہ یہ وقت علیحدہ علیحدہ کاروائیوں کا نہیں اُن دونوں نے متفق جواب دیا کہ جس طرح تم کہو ہم حاضر ہیں چنانچہ میں نے ایک مضمون اڈیٹر اہل فقہ کے قلم سے لکھوایا کہ ہم سب جنکے دستخط اس کاغذ پر ہیں اقرار کرتے ہیں کہ کفار کے مقابلہ پر سب ایکدل رہینگے اُن مقابلہ میں کبھی اپنی مذہبی یا ذاتی رنجشوں کو دخل نہ دینگے اس کاغذ پر سب کے دستخط ہوئے - اس سے بعد پھر مشورہ کی ضرورت ہوئی تو اڈیٹر اہل فقہ نے کہا کہ میرے دوست دفتر اہلحدیث میں آنے سے رکتے ہیں تو میں کہتا ہوں بے وجہ جاتا ہوں ہنوز وہ کہنے نہ پائے تھے کہ میں نے کہا میں خود ہی حاضر ہونگا چنانچہ حسب وعدہ اپنے احباب کو دفتر اہل فقہ میں

پہونچا - جہاں قرار پایا کہ آج کا مباحثہ صرف مولوی ثناء اللہ کریں اور بعد مباحثہ ایک عام جلسہ کیا جائے - یہاں پر پھر ناظرین حیران ہونگے کہ مباحثہ کے بعد جب جلسہ کا اشتہار دیا گیا جس پر میرے دوست حکیم محمد الدین اڈیٹر اہل فقہ کے دستخط تھے یہ اشتہار چھاپ کر اڈیٹر صاحب کے پاس پہونچایا گیا کہ آپ حنفی مساجد میں تقسیم کرادیں - سخت تعجب ہوگا - جو ناظرین یہ سُنینگے کہ وہ اشتہار بھی تقسیم نہ ہوئے اور اڈیٹر صاحب باوجود متعدد آدمی بھیجنے کے بھی شریک جلسہ نہ ہوئے -

اب میں واقعات کا سلسلہ پھر اُوپر لیجاتا ہوں - بارہا یہ بات مخالف قلم سے شائع ہوچکی ہے کہ امرتسر کے علماء اہلحدیث اور حنفی سب کے سب متفق تھے مگر افسوس کہ واقعات پر پانی پھیر کر یہ سب کچھ کہا جاتا ہے ایک زمانہ وہ بھی آچکا ہے جب اخبار اہلحدیث بھی جاری نہ ہوا تھا کہ امرتسر کے برادران یوسف نے محفل میلاد کو یہاں تک ترقی دی تھی کہ جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کی مسجد کے سامنے کے مکان میں ایک مجلس بڑے زور وشور سے منعقد کی تو باقی شہر میں کیا کچھ نہ کیا ہوگا - ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں اُنہی ایام میں امرتسر کے ایک معمر بزرگ میر صفاء الدین صاحب حنفی امام مسجد کٹرہ کرم سنگھ میرے پاس آئے کہ یہ فساد دن بدن ترقی کر رہا ہے تم سے اگر ہوسکے تو کوئی اتفاق کی صورت کردیں میں نے اُن سے پوچھا کہ آپنے کیا سوچا ہے انہوں نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ میرے خیال میں اگر کوئی صاحب وجاہت انکو سمجھائے تو حنفی لوگ مجلس میلاد میں قیام چھوڑدیں صرف مناقب وغیرہ بیان کریں ادھر والے اسپر خاموشی کریں - میں نے کہا اچھا میں مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کے پاس جاتا ہوں کیونکہ انکو ان دنوں زیادہ صدمہ تھا کہ اُن کے محلہ میں اُنکی مسجد کے سامنے بھی مولود کی بڑی بھاری مجلس ہوئی تھی چنانچہ میں نے مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں پہونچکر عرض کیا کہ اگر فریق ثانی قیام کرنا چھوڑدیں تو صلح ہوسکتی ہے یا نہیں مولوی صاحب ممدوح نے صاف لفظوں میں فرمایا ما سالمناھم منذ حاربناھم یہ ایک حدیث ہے جسکا مطلب ہو کہ ؎

دشمنان کہن دوستان نو کردن ✻ بدست وپو بود عقل را گزند کردن

یہیں مولوی صاحب موصوف کے الفاظ تھے جنکی طرف سے آج کہا جاتا ہے کہ ہم سب متفق تھے مگر ثناء اللہ نے ہم میں نفاق ڈلوایا جن دنوں میں نے رسالہ اہلحدیث کا مذہب شائع کیا جس میں کسی فریق کے حق میں دل آزار ایک لفظ بھی نہیں محض اپنے خیالات کا بادلائل اظہار ہے اُس رسالہ کے شائع ہونے پر ہمارے برادران یوسف نے جس طرح مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی نے محلہ پر حملہ کیا تھا میرے محلہ پر بھی حملہ کرنیکا تہیہ کیا خاص ایک جماعت ملکر گئی تھی ایک دفعہ میرے مکان کے سامنے بازار میں وعظ کے جلسے کئے - لا سے وعظ کرتے

ahmadimuslim.de

یقین جانتا کہ میری طفیل سے بندگان خدا کو ہدایت پہونچ رہی ہے۔ مگر افسوس وہ وقت بھی آیا کہ اہل فقہ کی طرح خاص میرے نام کا ڈیڈیکیشن (نفقہ) تھا۔ تاہم ایک عجیب حیلے ہوتے رہے پس جب یہاں تک نوبت پہونچی تو باجازت شریعت وقانون بسم اللہ کہکر میں نے بھی ہاتھ اٹھایا جسکی نوبت یہاں تک پہونچی کہ مباحثہ علم غیب پر مقرر ہوا اور جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی منصف ہوکر تشریف لائے اور امرتسر سے جناب مولانا ابو عبیدہ احمد اللہ صاحب اہلحدیث منصف ہوئے اور فیصلہ بحق اہلحدیث ہوا۔ فالحمد للہ جس کے ثبوت میں دونوں منصفوں کی تحریر کے علاوہ بڑا بھاری ثبوت یہ ہے کہ فریق ثانی نے جناب مولوی عبد الحق صاحب سے بمنت وخوشامد ایک تحریر الگ حاصل کی جسپر دوسرے منصف کے دستخط نہ تھے اسمیں [illegible] شدہ [illegible] بدل دیا۔ ہم [illegible] سمجھتے ہیں کہ یہ ایک مشورہ ہے فیصلہ نہیں پھر شور بھی وہ کہ فریق مخالف نے الگ ہوکر منت وخوشامد آنسو پونچھنے کو لکھایا ہو۔ تاہم برادران یوسف نے غنیمت جانکر اسکو شائع کیا جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ دونوں منصفوں کا متفقہ فیصلہ [illegible] ختم ہوا۔

[illegible] بعد کے حالات۔ اخبار اہلحدیث کی چار سالہ زندگی میں جس سے [illegible] اگر کوئی رکھا جاتا ہے تو وہ دانا پوری سوالات ہیں جو ۶ اپریل کے پرچہ میں شائع ہوئے تھے چنانچہ انجمن حنفیہ کے جلسہ میں میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنی رپورٹ میں اسی واقع کی طرف اشارہ کیا تھا لیکن کوئی محقق اگر ٹھنڈے دل سے اسپر غور کرے تو یہ واقع بھی کسی کبیرہ گناہ کی حد تک نہیں پہونچتا۔ بلکہ وہ اتنا بھی نہیں کہ اہل فقہ اپنی فقہ کی حمایت میں مولانا اسماعیل شہید اور ان کی متبرک کتاب مجموعہ قرآن وحدیث تقویت الایمان کی توہین کرکے اعلانیہ دشنام کرتا ہے۔ امام بخاری اور صحیح بخاری کی توہین تو اسکے علاوہ ہے اس گناہ کبیرہ کی حد تک پہونچنے والے بھی ہمارے برادران یوسف ہیں۔ ورنہ اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ دانا پور سے ایک شخص نے چند ایک سوالات کتب فقہ کے بعض مسائل پر لکھکر بھیجے جو مدت تک تو معرض التوا میں رہے آخر یہ سوچکر کہ سائل سوال کرتا ہے کوئی ایسی بڑی بات نہیں مذہبی اخبار میں ہر قسم کے موافق ومخالف سوالات کا شائع ہونا کسی طرح عیب نہیں ان سوالات کو شائع کیا گیا اور انہیں کے اخیر میں یہ بھی لکھدیا کہ اگر کوئی صاحب ان کے جوابات دفتر ہذا میں بھیجینگے تو درج کئے جائینگے چنانچہ [illegible] سے جوابات آئے وہ بھی درج کیا گیا۔ بس اصل بات تو صرف اتنی ہے۔ مگر برادران یوسف جو موقع کی تاک میں تھے انہوں نے خواہ مخواہ کا شہر میں شور مچانا شروع کیا۔ بڑی بڑی دھمکیاں دیں۔ رؤسا شہر کے پاس محضر نامے بھیجے۔ نالش کی دھمکیاں ہوئیں رؤسا شہر نے کئی روز تک خفیہ مشورے کئے آخر قانون پیشہ صاحبان نے کہا کہ مقدمہ چلانے سے پہلے ان کتابوں کو دیکھو جنکے حوالے ان سوالات میں دئے گئے ہیں چنانچہ وہ کتابیں دیکھی گئیں اور حوالے صحیح پائے گئے ایک خط مولانا شبلی کو لکھا گیا انہوں نے بھی تصدیق کی کہ یہ مسائل کتب فقہ میں ہیں مگر ان کے جوابات بھی شائع ہو چکے ہیں اب غور کرنے کا مقام ہے کہ جس صورت میں جواب بھی شائع ہو چکے تھے تو فریق ثانی کو کیا تکلیف تھی وہی جوابات نقل کرکے اہلحدیث میں بھیجدیتے اور وہ چھپ جاتے۔ مگر ایسا کرنے سے تو ان حضرات برادران یوسف کا کام نہیں چل سکتا تھا۔ وہ کیوں ایسا کرتے پس انہوں نے شہر کے گلی کوچوں میں اپنے مواعظ حسنہ سے میرے برخلاف ایجیٹیشن (جوش) بڑھانا شروع کردیا جس سے اشتہار بازی کا بازار گرم ہوگیا۔ میں مانتا ہوں کہ میرے دوستوں کی طرف سے بھی جو اشتہارات نکلے وہ بھی کسی قدر حد اعتدال سے متجاوز تھے مگر دیکھنا یہ ہے کہ ایک شخص جو ہاتھ اور زبان دونوں طرح سے کچلا جائے اسکا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ بذریعہ قلم ہی اپنے درد کا اظہار کرے۔ کیا سچ ہے ؎

درمیان قعر دریا رشتہ بندم کردہ اند + باز میگویند دامن تر مکن ہشیار باش

خیر جب یہ شور وشغب انتہا کو پہونچ گیا اور رؤسا شہر نے بھی تحقیق کرلی کہ کتب فقہ میں یہ مسائل ہیں تو امرتسر کے معزز رئیس خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنے طور پر مجھ سے فرمایا کہ آپ اب ایسا کریں کہ اخبار میں یہ مضمون شائع کردیں کہ ۶ اپریل کے اہلحدیث میں جو سوالات شائع ہوئے ہیں اور انسے ہمارے حنفی برادران کی دل شکنی ہوئی ہے مجھ کو اسکا افسوس ہے چنانچہ میں نے حسب مشورہ یہ اعلان بھی شائع کردیا۔ مگر یہ بھی کہدیا کہ آپ بطور صلح جو کچھ فرماوینگے میں کردونگا۔ کیونکہ میری نیت میں فساد نہیں لیکن اگر کوئی چاہے کہ مجھے قانونی دھمکی دے تو میں بڑی خوشی سے انکو اجازت دیتا ہوں کہ بیشک مقدمہ کرے۔ شیخ صاحب نے نہایت معقول جواب دیا کہ مقدمات میں گو انجام کار کوئی تکلیف نہو لیکن ضمنی تکالیف جو ہوتی ہیں وہ بھی تو قابل حذر ہیں یہ بھی فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مقدمہ ایک نہوگا بلکہ کئی ایک اسکی شاخیں نکلینگی جس سے مسلمانوں کی سخت بدنامی ہوگی۔ خیر میری نیت چونکہ فساد پر نہ تھی لہذا جو کچھ شیخ صاحب نے مشورہ دیا میں نے بجا لایا۔ شیخ صاحب کی نیت بھی چونکہ بخیر تھی انہوں نے میرے اسی افسوس کو لیکر ایک اشتہار دیدیا۔ کہ اہلحدیث میں جو سوالات چھپے تھے جسپر شہر میں بہت بڑا شور اٹھا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اسپر افسوس ہے لہذا یہ معاملہ رفع دفع کردیا جائے۔ مگر برادران یوسف کو کہاں آرام۔ باوجود اس اشتہار کے انہوں نے دوسرے روز ہی ایک اشتہار خیر خواہ کے نام کا شائع کیا۔

ahmadimuslim.de

جسمیں خوب ہی کھول کھول کر گالیاں دیں۔ آخرکار یہانتک نوبت پہونچی کہ اخبار اہل فقہ کا جاری کرنا ذا سبب سمجھا گیا۔ پھر اس کے بعد جو کچھ اہل فقہ نے اپنا رویہ رکھا وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ بزرگان دین خصوصاً امام بخاری۔ مولانا اسمٰعیل شہید۔ مولانا رشید احمد گنگوہی علماء دیوبند وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کی توہین اور سب و شتم اور اہل سنت سے خارج ہونیکا فتوٰے دینا انکی زندگی کا لب لباب ہے سچ ہے ؎

دشنام مذہب کہ عادت باشد ✤ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

[illegible] گذشتہ سال کسی [illegible] امام ابوحنیفہ [illegible] ایڈیٹر اہل فقہ [illegible] ہے۔ لیکن جب اس [illegible] [illegible] [illegible] ملا کرنا۔ [illegible] یوسف سے علاقی بھائیوں کا حال۔ اب میں اپنے ایمانی برادروں دہلی شیم کا حال بھی مختصر سا سناؤں تاکہ ناظرین کو میری صلح جو پالیسی کا علم پیدا ہو سکے۔

اسوقت اور اس سے پہلے بھی میرے ایمانی برادران (اہلحدیث) میں سے دو جناب مجھے رنجیدہ یا کشیدہ ہیں۔ ایک مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی دوم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مناسب ہے کہ میں ان حضرات کے متعلق بھی صحیح صحیح واقعات پیش کر کے ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع دوں۔

میری ابتدا سے یہ عادت رہی کہ میں جو کام مذہبی یا قومی کرتا تھا مولوی عبد الجبار صاحب کے مشورہ سے کیا کرتا تھا۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق جب کبھی کوئی تحریر ہوتی تو پہلے مولوی صاحب کو دکھائی جاتی۔ جب کبھی جلسہ کیا جاتا تو مولوی صاحب کو اس میں شریک ہونے کی تکلیف دی جاتی۔ یوں بھی ہفتہ میں دو ایک دفعہ انکی ملاقات کو جاتا۔ اور اچھی خاصی محبت ملاقات کرتا۔ ان واقعات سے مولوی صاحب موصوف کو بھی انکار نہ ہوگا۔ اور گواہ بھی کثرت موجود ہیں مگر جونہی میری عربی تفسیر نکلی تو ان برادران نے شور اٹھایا۔ الامان ہر جمعہ کے روز خطبوں اور وعظوں میں بس میرا ہی ذکر شروع ہوگیا۔ یہانتک کہ میں نے کئی ایک خطوط رجسٹری کرا کر بھیجے۔ اشتہارات شائع کئے کہ آپ حضرات کو میری عربی تفسیر کے جن جن مقامات پر اعتراض ہیں وہ مجھے بتلا دو میں بھی غور کرونگا۔ اور بذریعہ اشتہارات بھی جواب طلب رہا کہ مجھے نہیں دکھاؤ گے علماء کرام کے پاس ہم نے بھیجے ہیں جو فتوٰے علماء کرام دینگے وہ سب پر ظاہر کیا جاویگا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہی [illegible] برادرانہ [illegible] [illegible] المسلم اخو المسلم [illegible] مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

نہ اسے ذلیل کرے نہ اسکی سلامتی میں خلل انداز ہو۔ کیا یہی وہ برادرانہ سلوک ہے جسکی تائید حدیث شریف میں ہے کہ المسلمون کالبنیان یشد بعضہ بعضاً یعنی مسلمان سب ملکر ایک دیوار کی طرح ہیں جسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملکر مضبوط رہتی ہے۔ "میرے التماس ناموں کو دیکھو اور مولانا کے عتاب ناموں پر غور کیجیو۔ آہ ؎

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا اُلٹا ✤ رحم کی جا نہیں آجاتا ہے غصہ اُلٹا

مجھ سے تو اخفا تہا ہی مقلدوں کو بہی سخت تاکید تھی کہ خبردار کہیں ثناء اللہ یا اس کے ملنے والوں کو خبر تک نہو جائے۔ کیا یہی برادرانہ سلوک ہے کیا یہی سلف کا طریق تہا کہ ایک بھائی کی غلطی پر اسکو تو مطلع نہ کیا جائے مگر تمام ملک میں اسکو بدنام کرنے کے لئے اسکی عبارات کو اس کے مطالب کو بگاڑ بگاڑ کر فتوٰے حاصل کر کے دل کا غبار نکالا جائے۔ خیر خدا کا کرنا وہ فتوٰے شائع ہوا اور ادہر سے اسکا جواب بہی نکلا۔ خدا کے فضل سے جواب پرانہی علماء کے دستخط ہوئے جنکو دہوکہ دے دیکر میرے برخلاف کیا گیا تہا۔ ناظرین معلوم ہونگے کہ آدمقدمہ [illegible] بلکہ [illegible] مولوی جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے بہی جن کی تحریر اُس فتوٰے پر سب سے زیادہ تیز اور زہریلی تھی تصریح کر کہدیا کہ تم غزنویوں کے اعتراضات سے بیشک چھوٹ گئے۔ تاہم میں نے اس بریت کو کامل کرنے کے لئے بمقام آرہ منصف تجویز کرائے حضرات منصفین نے بہی حضرات غزنویہ کے خفیہ فتوٰے کو غلط قرار دیا۔ ان واقعات کو ایک محقق مؤرخانہ نگاہ سے دیکھے تو اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ فساد میری طرف سے نہیں ہوا۔ بلکہ اُن لوگوں کیطرف سے ہوا ہے جنہوں نے اخوت اسلامی کا خلاف کر کے مجھے بدنام کرنے کی نا سزائی کی۔ اس لئے کہ اپنی تحقیق کے شائع کرنیکا ہر ایک کو اختیار ہے میں نے تفسیر میں جو معنے لکھے کسی کی ذات خاص پر حملہ نہیں تہا۔ بلکہ جو کچھ میرے ناقص علم میں صحیح صحیح بات تہی میں نے لکھ دی تہی جس کے لکھنے کے وقت مجھے یہ بہی خیال نہ تہا کہ کون میرے کس کس کے مخالف ہونگے اور کون کون صاحب کن کن معنے پر اُلجھینگے بلکہ جو کچھ لکہا تہا اپنی تحقیق میں صحیح جانکر لکہا تہا اس کے مقابلہ میں فریق مخالف کا اوّل فرض یہ ہوتا کہ اُن اغلاط پر برادرانہ مجھے اطلاع دیتے اور نہایت نرمی سے مجھے دباؤ ڈالتے کہ تم ان مقامات پر نظر ثانی کرو اگر میں چار روز کی مہلت مانگتا تو ہفتہ کی دیتے جبتک کہ میں اُن کو صاف انکاری جواب دیتا میرے سمجھانے کے درپے رہتے۔ اگر اس طرح بہی کامیاب نہوتے تو ایک رسالہ عربی زبان میں ایسا لکھتے جسمیں مقامات متنازعہ کی صحیح تفسیر لکھکر میری تفسیر کی احسن طریق سے تردید کیجاتی۔ اگر وہ اس قسم کا رسالہ چہاپ دیتے تو نہ فساد ہوتا نہ میں اسکا جواب دیتا بلکہ اگر وہ کہتے تو وہ رسالہ بہی اپنی تفسیر کے ساتھ خریداروں کے پاس بھیجتا جس سے انکا مدعا

ahmadmuslim.de

بہت پورا ہو جاتا اور دینی خدمت ہی ہو جاتی۔ مگر ایسا تو وہ کرتا جسے یہ غرض ہوتی کہ لوگوں کے غلط خیالات کی اصلاح ہو۔ لیکن جن کی غرض یہ ہو کہ ہم مصنف کو معتزلی نیچری وغیرہ کہکر بدنام کریں وہ ایسی سیدھی راہ پہ کیوں آنے لگے تھے۔

مگر میری صلح جو پالسی دیکھئے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب نے میرے برخلاف سب سے زیادہ تیز تحریر فتوی میں لکھی تاہم میں نے اُن سے کبھی علیحدگی نہیں کی۔ بلکہ یکانگت کا عملی ثبوت دیتا رہا آنکی فرمائشات کی تعمیل کرتا رہا۔ اُن کے کاموں میں ہاتھ بٹاتا رہا۔ مثال کے لئے ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ چند ہی روز ہوئے مولانا صاحب کو کاپیاں تصحیح کرانے کے لئے کاتب کی ضرورت تھی تو آپنے مرزا صاحب قادیانی کے کاتب منشی غلام محمد امرتسری کو قادیاں خط لکھا کہ بٹالہ آ کر میری کاپیاں صحیح کردو۔ اور مناسب سمجھو تو میرا یہ خط میرزا صاحب کی خدمت میں پیش کرکے اجازت لے آؤ۔ یہ بھی لکھا کہ کاموں میں مرزا صاحب کے برخلاف مضمون نہیں بلکہ ثنا والله اوس کے امرتسری اور دوسری حامیوں کی خبر لیگی* ہے اس لئے مرزا صاحب بھی اجازت دیدینگے۔ یہ بھی لکھا کہ اگر تم نہ آسکو تو میں ہی قادیاں میں آجاؤنگا تم نے میرے لئے مکان الگ تجویز کردینا۔ یہ خط جب مرزا صاحب کے اس پیش ہوا تو انہوں نے اس موقع کو بڑا غنیمت سمجھا جھٹ سے اڈیٹر الحکم سے بھی خط لکھوایا اور خود بھی لکھا کہ مولوی صاحب آپ ہمارے لئے اور ویسے۔ یہ آپکا گھر ہے آپ فوراً تشریف لاویں یہاں آپکا سب کام بنوا دیا جائیگا۔ کاپیاں کی تصحیح کیا چھاپ بھی دی جائیگی۔ آپ کا ہمارا اختلاف خدانخواستہ کوئی عناد سے نہیں۔ آپ کے والد صاحب بھی ہمارے دوست تھے وغیرہ دیکھئے مجھے یہ الہام ہوئے وہ ہوئے۔

مرزا صاحب نے اتنا تعلق دو وجہ سے کیا۔ ایک تو حضرت نے پیش گوئی کری ہوئی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آخر عمر میں میری طرف رجوع کر آئینگے اس الہام کی تمہید جمانے کی غرض تھی۔ دوئم مرزا صاحب اپنی سچائی کے دلائل میں یہ بھی لکھا کرتے ہیں کہ دیکھو میں ایک زمانہ میں تن تنہا تھا کوئی میرا قوت بازو نہ تھا۔ جب میں نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا خدا کی تائید سے مجھے یہ ترقی ہوئی کہ آج قادیان میں ہر طرح کے علمی سامان موجود ہیں اردو کے علاوہ انگریزی رسالہ بھی نکلتا ہے یہ ہے وہ ہے۔ اس کے مقابلہ پر مخالفین کے حق میں یہ الہام ہے انی مهین من اراد اهانتک یعنی جو کوئی میری اہانت کریگا خدا اُس کی اہانت کریگا۔

میں نے جو سنا کہ مولوی صاحب سے مرزا صاحب کی یہ خط و کتابت ہوئی تو میں خدا داد فراست سے قادیانی اسرار نہانی پر فوراً مطلع ہوا۔ میں نے اُسی وقت مولوی صاحب کو اطلاع دی کہ قادیاں میں آپکا جانا ہماری لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے آپ کچھ فکر نہ کریں میں اپنا کام چھوڑ کر آپکا کام کرا دونگا چنانچہ مولوی صاحب کاپیاں لیکر امرتسر تشریف لائے تو میں نے اپنا کاتب اُن کے پاس بکان جناب مولوی احمد الله صاحب بھیجدیا جس نے انتخاب کام درست کردیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کا سرورق لکھوانا تھا۔ امرتسر میں کسی کاتب نے ذمہ نہ لیا تو مجھے فرمایا کہ تم لکھوا دو میں نے قبول کیا مگر اس مضمون کو دیکھا تو بعض فقرات اُس میں ہی ایسے پائے کہ مرزا صاحب کی تائید اور مولوی صاحب کی تذلیل کے معلوم ہوئے۔ مولوی صاحب نے اپنے پرچہ کے خریداروں کو ترغیب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ میرا رسالہ اس لئے دیر میں نکلتا ہے کہ تمام کام مضمون نگاری منیجری محرری۔ یہانتک کہ ڈسپیچری بھی میں خود ہی کرتا ہوں۔ ڈسپیچری کے معنے ہیں فرمے تہ کرنے۔ یہ کام عموماً دو تین روپیہ ماہوار پر پریسوں میں چھوٹے چھوٹے بچے کیا کرتے ہیں۔ یہ لفظ دیکھکر میری غیر تمندانہ طبیعت نے چاہا کہ یہ مضمون اس عبارت سے شائع ہو چنانچہ میں نے شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ سے (جو مولوی صاحب کے اخص دوستوں میں امرتسر میں ہیں) بھی ذکر کیا کہ یہ مضمون مولوی صاحب کا بہت گرا ہوا ہے۔ آپ بھی انکو لکھئے کہ اس کو ترمیم کریں ورنہ دشمن ذکر ہیں مت شیخ صاحب نے بھی میری رائے سے اتفاق کیا اور کہا کہ میں ضرور لکھونگا۔ آپ انکو سردست ملتوی رکھیں۔

ان واقعات کو (جو بالکل صحیح ہیں جنکی صحت کا فریق ثانی کو بھی اقرار ہے اور گواہ بھی بکثرت موجود ہیں) ناظرین بغور سوچیں کہ کیا کوئی فتنہ انگیز یا بدنیت مخالف بھی ایسے کام کیا کرتا ہے شاید اب سوال یہ ہو کہ انکو ظاہر کیوں کیا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے انکو اظہار پر مجھے مجبور کیا۔ کیونکہ کاپی مذکور کے دیر لگنے پر (جو محض نیک نیتی اور اصلاح کی غرض سے تھی) مولوی صاحب نے میری دیانت اور اخلاق پر حملہ کرکے ایک مضمون اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کے سرورق پر لکھ مارا اُس میں بڑی وجہ یہ بھی لکھی کہ ہماری کاپی کو بلاوجہ دیر کردی پھر لطف یہ ہو کہ نیچے حاشیہ پر کاپی کی رسید بھی لکھی ہے تاہم مجھے بددیانت لکھا ہے اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ کاپی مذکور کی اجرت میں تو کاتب کو ابھی روند دی چکا لیکن مولانا صاحب نے آجتک نہیں دی نہ دینے کا نام لیا صرف اتنا لکھ دیا کہ کاپی واپس کردی حالانکہ واپس بھی ہے پاس نہیں آئی اگرچہ کاپی واپس شدہ کی قیمت ایک کوڑی بھی نہیں۔ مزید لطف یہ ہے کہ میری ذات خاص پر حملہ کرتے کرتے محض میری وجہ سے اہلحدیث کانفرنس پر حملہ آور ہوئے حالانکہ اہلحدیث کانفرنس کوئی میرا ذاتی کام نہیں کرتی تھی بلکہ اشاعت توحید وسنت اُس کا کام ہے اگر اُس میں کوئی نقص ہے تو یہ کہ یہ بیچارہ اُس کا محرک اور بزرگان دین انتخاب سے سکرٹری ہے۔ تو کیا کوئی کہسکتا ہے کہ مولانا ممدوح نے بحکم قرآن لا یجرمنکم

* بیان تو میری مخالفت بتلا کر مرزا صاحب سے کام لینا چاہتے ہیں مگر اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۳۷ و صفحہ ۲۵۵ پر مجھکو مرزائی لکھا ہے (اڈیٹر)

گرم مال
انگار نگ
اوڑھن
بالکل سفید
... موسم سرما میں انکو پہنتے ... ہیں اور سردی کو پاس ... بیشک شالہائے ... زینت ہیں۔ سفید پوشی کا باعث ہیں۔
... تانا و بانا اعلی طول ۲ گز
قیمت ۳۱ روپے
... بانا کشمیری طول ۲ گز
قیمت ۲۵ روپے
... طول ۲ گز
قیمت ۱۷ روپے
... بانا اعلی طول ۲ گز
قیمت ۱۶ روپے
... تانا و بانا رفلی طول ۲ گز
قیمت ۱۴ روپے
... تانا و بانا رفلی طول ۲ گز
قیمت ۱۳ روپے
... چونکہ ہاتھ سے بنا جاتا ہے ... کے مال سے بدرجہا عمدہ اور ... ہے۔ مال بذریعہ وی پی ... آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ اپنا ... دستخط لکھیں محصول بذمہ خریدار
مشتہر
منیجر انڈین شال ایجنسی
امرتسر (پنجاب)

تضنات قوم علما آنْ لا تغلوا پر عمل کیا ہے۔ افسوس ہے

ذمۂ رنگ سبز میرہ درخت سایہ دارم + ہمہ جیرتم کہ دہقاں بچہ کار کشت مرا

**ناظرین!** خدارا ان واقعات کو غور سے دیکھیے کہ کسی مفسد یا فتنہ انگیز کے ایسے ہی کام ہوا کرتے ہیں کہ اپنے مخالفوں اور سخت سے سخت بدنام کرنیوالوں کے کاموں پر بھی ہاتھ بٹانے کو طیار ہو؟ ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر + بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

**معذرت** چونکہ مجھ کو بار بار بدنام کیا گیا ہے کہ میں تفرقہ انداز ہوں۔ میں نے مسلمانوں کو شیرازہ کو منتشر کر دیا ہے۔ اس لئے میں مدت سے سنتا سنتا تنگ آکر تمام واقعات کو مجمل لفظوں میں ظاہر کر دیا ہے۔ تاہم یہ نہ سمجھیں کہ اب میں اپنے علاقی یا اخیانی برادران سے بالکل کشیدہ خاطر ہوں اور ان سے ملنے ملانے کا روادار نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دعا کرتا چلا جاتا ہوں کہ ؎

بجنشد خدا ایں بیت سقاک را + دواء بجفنر خوان خود چہ میں نہ تنہا خون گا دعویٰ کیا

میں جانتا ہوں کہ میرے اس مضمون کی تردید میں کوئی تحریر نکلیگی مگر یاد رہے کہ آریوں کی طرح مصنف بانی اور ہمک زیب کے بدنام کیا جاؤنگا۔ میری طرح واقعات کا سلسلہ نہیں لاسکیں گے پس وہ یاد رکھیں ؎

اولٰئک اٰبائی فجئنی بمثلہم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

---

## کیا علماء مر گئے؟

### از نامہ نگار

پیسہ اخبار ۱۹ر نومبر کے حوالہ سے ایک خط آگرہ اخبار میں چھپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۷ مسلمان جو پہلے زمانہ میں راجپوت تھے آریہ سماجی ہو گئے اور اُن کے لئے شدھی کی رسم آگرہ کے سوسشہور مقام میں بمقابلہ ۲۰۰ ہندو اصحاب کے ادا کی گئی اس واقعہ پر آریہ سماج والے جسقدر مسرت ظاہر کریں وہ بجا ہے۔ لیکن افسوس مسلمانوں پر اور بالخصوص اُس فرقہ پر جو نائب رسول ہونیکا مدعی ہے۔ دو تین برس سے کبھی کبھی اخباروں میں ایک خوش آئند چہچہا ہوتی رہتی ہے۔ اور اکثر موقعوں پر یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ جاپان مسلمان ہو گیا یا عنقریب ہونے والا ہے یہ بھی سنا جاتا ہے کہ جاپان میں کچھ پر جوش مسلمان تبلیغ اسلام کے لئے جانے والے ہیں سچ ہے چراغ تلے اندھیرا۔ مسلمانوں کو اپنے گھر کی تو خبر نہیں ہاں منصوبہ بازی بہت آتی ہے خیالی پلاؤ میں گھی کی کسر نہیں رکھتے۔ عرصہ سے آریہ سماج والے جس استقلال سے کوشش کر رہے ہیں اُس سے کون ناواقف ہے۔ یہ فرقہ یقینی اسلام کی بیخکنی پر آمادہ ہے۔ اپنے زعم میں ہم جو کچھ چاہیں کہیں۔ لیکن اگر یہ خبر سچ ہے جو پیسہ اخبار میں شائع ہوئی ہے تو مسلمانوں کے لئے ڈوب مرنے کی بات ہے اور یہ ہی نہیں کہ جو باتیں آگرہ میں ظہور پذیر ہوئی ہیں وہ آئندہ کے لئے رک جائینگی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ باتیں ایک عظیم الشان واقعہ کی ابتدا ہیں۔ دو برس ہوئے کہ ایک مسلمان گریجوایٹ آریہ سماج ہو گیا۔ یہ بحث کہ وہ واقعی مسلمان تھا یا نہیں یا یہ کہ درا صل وہ آریہ سماج کا معتقد ہے یا نہیں بالکل فضول ہے۔ اتنی بات کہ وہ نام کا مسلمان ہے آریہ سماج والوں کے فخر کے لئے کافی ہے۔ اور اس بات کی یقینی دلیل ہے کہ ہمارے علماء اپنے فرائض سے بالکل غافل ہیں۔ خدا بھلا کرے مولانا ثناء اللہ صاحب کا جنہوں نے اپنی بیش بہا کوششوں سے ملک میں اس طوفان بے تمیزی کو روکا۔ کیا اور صاحبان بھی ہیں جنکے دلوں میں یہ جوش پیدا ہو کہ وہ آگرہ میں جائیں اور وہاں جاکر اس امر کی جستجو کریں کہ وہاں کے مسلمان آریہ کیوں ہو گئے اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہوسکتی ہے کہ جو لوگ آریہ سماج میں داخل ہو گئے ہیں وہ اپنے عقاید سے بالکل نابلد ہیں اور اُن پر کوئی اثر پڑھے لکھے مسلمانوں کا نہیں ہوا۔ یہ ضرور ہے کہ آریہ سماج والے بہت سے پیچھا ریو بھی دیا کرتے ہیں جن کے لالچ سے اُن کے دام تزویر میں آجانا کچھ مشکل امر نہیں مگر ایسا اثر اُسوقت ہو سکتا ہے جبکہ کوئی شخص اپنے عقاید سے ناواقف ہو۔ غالباً اب بھی ایسا موقع باقی ہوگا کہ وہ لوگ جو آریہ سماجی ہو گئے ہیں پھر دائرہ اسلام میں آجائیں اگر کوئی صاحب اس کار خیر کو اپنے ہاتھ میں لیں تو اُس سے کہیں زیادہ مفید ہوگا کہ جاپان جانے کی کوشش کیجائے اور وہاں اسلام پھیلایا جائے۔ آگرہ خاندان مغلیہ کے شہنشاہی کے بہترین زمانہ میں مسلمانوں کا دارالخلافہ رہ چکا ہے۔ وہاں کے مسلمان اب بھی بکثرت تجارت پیشہ ہیں اور وہاں کے آس پاس بہت سے مشاہیر صوفیہ کے مزار بھی ہیں ایسے مقاموں کے مسلمان اگر اس بات کو روا رکھیں کہ جو لوگ اُن کے آباؤ اجداد کے پاکیزہ اثروں ہندو سے مسلمان ہو گئے ہوں وہ پھر گمراہی اور ضلالت میں پڑ جائیں تو اُن کے لئے باعث ننگ ہے۔ مسلمانو! برائے خدا اب بھی آنکھیں کھولو اور اس بات پر کمربستہ ہو جاؤ کہ جو بیچارے تمہاری غفلت کی وجہ سے فریب میں آگئے ہیں وہ پھر راہ راست پر آجائیں۔ یہ کام خاص علماء کا ہے انہیں کو اسکی طرف زیادہ توجہ کرنا چاہئے ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ علماء مر گئے +

عبد الکریم

نارس چھاونی

اڈیٹر۔ مسٹر شیخ عبدالحق صاحب رتنداس نے اطلاع دی ہے کہ میں اُدھر کو جاتا ہوں ایسے ہے اور صاحب بھی توجہ کرینگی +

حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش (مع ضمیمہ) نمبر ۱ — بحث تناسخ نمبر ۲

# نصیحتِ حقانی

شیخ عبدالحق صاحب عرف پنڈت لشن داس نومسلم کی نصیحت اپنے نومسلموں کو جو انہوں نے

عرصہ تین سال سے رشی کیش اور آور سفروں میں نومرید کئے تھے جب سخت مرض نے شیخ صاحب کے سفروں کو بند کیا اور نہایت ہی کمزوری نے گھیر لیا تو نومسلموں کو آزادگی دیکر روانہ کیا عجب قسم کی نصیحت فرمائی سننے والوں کے دل چھیدے جاتے تھے۔ اول آپ نے فرمایا اے بھائیو! تم میری تین سال کی کمائی ہوئی دولت ہو۔ تمہاری جدائی میں ہرگز نہیں چاہتا تھا۔ چونکہ مرض اور کمزوری نے مجھکو گرا دیا۔ تمہاری جدائی گیو گوارا ہو۔ تم لوگوں میں بعض وہ بھائی ہو کہ جنہوں نے عمر بھر کام اور محنت نہیں کی اور آنند کے ساتھ سادھو ہو کر بھوجن پایا کئے۔ اب میرے ساتھ کھرپا اور درانتی چلا کر خوب خوشی کے ساتھ گذران کرتے ہو۔ اور ہر تنگی میں لوگوں کے طعن اور ان مسلمانوں کے جو پیٹو پیروں کی امت میں اپنا لقب وہابی رکھوانے میں دریغ نہ کیا۔ اور تھوڑی عرصہ میں دینی تعلیم حاصل کرلی۔ یہ تمہاری سچی بلاہٹ ربانی کا ثبوت ہے اور عبدالقدیر جو میرا چیلہ اور پہلے نمبر کا چیلہ ہے جسکا نام پہلے رام جیون تھا۔ عبدالقدیر کو خوب صبر اور تجربہ ہو چکا ہے [illegible] عبدالقدیر کو معلوم ہے کہ جب یہ کا ٹھ کوٹ برہمن کا لڑکا جب آکے مسلمان ہوا ہم لوگوں کے ساتھ دو چار روز تکلیف نہ اٹھا سکا جب ہم ٹھاکر بھرت سنگھ ضلع مظفر نگر کے گاؤں سے سکندرآباد کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ اللہ صاحب نے ہمکو پالا۔ سکندرآباد میں آکر برہمن کا لڑکا مذکور آریہ لوگوں کی آدھ سیر کچوری کھا کر پھر سکندرآباد کے گروکل میں شامل ہو گیا۔ اچھا ہوا کیونکہ دین اور پیٹ دونوں کو رکھنا محال ہے۔ پھر ہم لوگ غازی آباد دستو کھا کر پہونچے اللہ صاحب نے کیسی بڑی مہربانی سے ہمکو اور تمکو رزق پہونچایا۔ بابو دولت رائے پوسٹ ماسٹر صاحب آریہ نے کتنی بڑی مدد ہم لوگوں کی کی جو بیان سے باہر ہے ایک ماہ تک ہماری اور تمہاری بابو صاحب موصوف نے مدد کی یہ سب اللہ ہی کی جانب سے تھا۔ یہ میں عبدالقدیر کو یاد دلاتا ہوں کہ اللہ صاحب جس کے ہم اب بندے بنے ہیں وہی ہمکو پالتا ہے۔ اے بھائیو کوئی کسی آدمی پر بھروسہ نہ کرو کیونکہ جب میں نے کسی انسان پر بھروسہ کر کے کام کیا اسی کام میں ناکامیاب رہا جب ایک دفعہ ہمکو قاعدوں اور سیپاروں کی ضرورت تھی تو سہارنپور اس غرض سے گیا کہ فلاں فلاں شخص اسلام کے مددگار ہیں۔ قاعدوں اور سیپاروں کی مدد مانگی ایک بچہ طالب علم نومرید کم عمر میں اپنے ساتھ لیگیا۔ ایک صاحب کی کوٹھی پر السلام علیکم وعلیکم السلام کے بڑے زور شور ہوئے۔ بعد اس کے لڑکے کو کچھ پڑھنے کیلئے کہا گیا۔ اول تو لڑکے کی اوری زبان تھی۔ دوسرے بچہ۔ تیسرے دیہاتی۔ چوتھے غریب ہاں پڑھنے میں عین اور الف وغیرہ کی تمیز نہیں کرسکا۔ جیسے شہر والوں کا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا قاعدہ ہوتا ہے بیچاری نومسلم بچہ کو ٹھٹھوں میں اڑانا شروع کیا۔ یہ اچھی بات کا نتیجہ تھا کہ میں بعض انسان کے بھروسہ پر چلا تھا۔ خبردار رہنا بھائیو! نمک کی گنگر اور پینے کا ڈورا یہ ادنیٰ چیز ہے اللہ ہی سے مانگیے اور مشقت و محنت کر کے اپنا پالن کیجیو اور خبردار خبردار موجودہ مسلمانوں کا لباس ہرگز اختیار نہ کرنا پرانے مسلمان جو گندہ گور ہو گئے انکا حال سنو پڑھو اور قرآن اور نبی جی مہاراج کی سنت پر چلو اور پیٹو پیروں کے جھگڑوں میں ہرگز نہ پھنسو دیکھتے ہو پیروں اور فقیروں نے گندگی محرم میں ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ تھانہ تک نوبت پہونچی ان سے ہرگز کوئی امید نہ رکھنا دیکھو تمکو میرے ساتھ رہکر خوب تجربہ ہو گیا ہے۔ ہاں مقدسوں کی رفاقت ضرور بالضرور اختیار کرنا۔ بروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ دیکھو عبدالصمد ثانی کا حال نوجوان تعلیم یافتہ لڑکا مجدد مہا پرشاد کے حوالہ کر دیا تھا وہ بھی اس کے ساتھ بگڑ گیا۔ اسلام سے وہی پیٹو پھیریگا جسکو اسلام سے تجربہ نہیں جبتک آدمی توحید کے اور قرآن کے حکموں اور نبی صاحب کے بتائے ہوئے طریقہ کو کھوٹی نہیں کریگا۔ تب تک اسلامی تجربہ حاصل نہ ہوگا۔ بہت سے لوگ دعویٰ نبوت کا کر کے اپنی جماعت میں بلاتے ہیں جیسے مرزا قادیانی۔ ایسے لوگوں سے بچو۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ ہاں ایک لنگرخانہ اور دس آدمی ہاں ہاں کرنیوالے چاہئیں اسی جنگل میں ایک بڑی بھیڑ چیلے چانٹوں کی ہو جاویگی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے خلاف کبھی نہ چلنا۔ مجھے کہنا تو بہت تھا۔ قیامت کو میں تمکو پیش خدا کھڑا کرونگا اور کہونگا کہ یہ میری دولت ہے پرانے مسلمانوں کے لئے نمونہ بنجاؤ تاکہ وہ تمکو دیکھکر اسلام کی طرف پھریں اور پیٹو پیروں کی دوکانداری سے نجات پاویں۔ فقط

راقم محمد صابر ساکن اصغرپور ضلع سہارنپور

**اہلحدیث**:- ناظرین! یہ وہی صالح مرد شیخ عبدالحق (سابق پنڈت لشن داس) ہیں جو مباحثہ دیوریہ کے اثر سے اسلام لائے تھے۔ اب خدا نے ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں کو قبول اسلام کی توفیق دی۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ شیخ صاحب کو بیماری سے عافیت دے اور صحت کلی عطا فرماوے اور انکو ان کے ارادوں میں کامیاب کرے۔ کیونکہ شیخ صاحب کی ظاہری باطنی اور دلی آرزو یہی ہے جس کے متعلق وہ شب و روز کوشاں ہیں کہ ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دیویں شاہ + کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

# فتاویٰ

**س نمبر ۳۳** - دریائی جانور مثلاً گر۔ کچھوا۔ دریائی سانپ وغیرہ اور جو کچھ دریائی جانور ہیں حلال ہیں یا حرام؟ ایک صاحب ان کل دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں اندروئے قرآن حدیث جو حلال حرام ہو بذریعہ اخبار مطلع فرماویں۔

(حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگران ضلع منڈلہ)

**ج نمبر ۳۳** - قرآن مجید میں ارشاد ہے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنی دریائی شکار تمہارے لئے حلال ہے تمہاری گذارے کی صورت ہے۔ یہ آیت جمیع اقسام دریائی کو شامل ہے جبتک کوئی مخصص اسکا نہ آئے مگر مخصص کوئی نہیں۔

**س نمبر ۳۴** - ہمارے شہر کے قریب ایک موضع ہے وہاں پر ایک شخص مسلمان بکرا بکری خود ذبح کر کے گوشت فروخت کرتا ہے اس سے نفع اٹھاتا ہے اسپر چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ پیشہ ور کا ذبیحہ درست نہیں ہے بلکہ اس گوشت کا کھانا حرام ہے لہٰذا از راہ کرم جواب دیں کہ کیا کوئی آیت یا حدیث ایسی پیشہ ور کے ذبیحہ کی ممانعت کی آئی ہے۔ اور اگر اس سے خرید کر گوشت کھایا جاوے یا کھایا گیا تو کیا وہ حرام کھایا بجواب قرآن و حدیث کے دیا جاوے (ایضاً)

**ج نمبر ۳۴** - ذبیحہ کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ پیشہ ور کا کیا ہوا نہ ہو۔ یہ عامیانہ خیالات ہیں۔ انکی طرف خیال نہیں کرنا چاہیے۔ ار کے گھٹے داخل غریب نقش

**س نمبر ۳۵** - عید الفطر عید اضحیٰ کے صدقہ سے معلموں کو تنخواہ دینا جائز ہے۔ یا نہیں۔ اگر ان صدقات سے تنخواہ نہ دیا جاوے تو دینی علم تحصیل کرنا موقوف ہوتا ہے

(عبد المنان ڈاکخانہ چلائی ضلع رنگپور مدرسہ ہدایت الاسلام)

**ج نمبر ۳۵** - عید الفطر و عید اضحیٰ کے صدقات اور چمڑوں کی آمدنی سے معلموں کی تنخواہ نہ دینی چاہیے۔ طالب علموں کے دوسرے اخراجات نان نفقہ لباس وغیرہ میں خرچ کیا جائے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ صدقات وغیرہ سب فقرا کے لئے ہیں۔

**س نمبر ۳۶** - جماعت کے سامنے شب کو روشنی کے لئے چراغ رکھکر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بعضے لوگ اسکو شرک کی طرف منسوب کرتے ہیں (ایضاً)

**ج نمبر ۳۶** - حدیث شریف میں آیا ہے انما الاعمال بالنیات یعنی اعمال کی بنا نیت پر ہے بس یہ عام قاعدہ ہے چراغ اگر اس نیت سے رکھا جائے کہ اسکو سجدہ کیا جائے تو شرک ہے اگر اس نیت سے رکھا جائے کہ روشنی حاصل ہو تو جائز ہے۔

**س نمبر ۳۷** - بعد نماز عشا کے تراویح کی نماز آٹھ رکعات باجماعت ادا کرنا جائز ہے یا نہیں اسکی کوئی حدیث آئی ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۳۷** - تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں بیس بھی مستحب ہیں مگر آرام اور ترتیل سے پڑھی جائیں۔ حدیث شریف میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعت ہی آئی ہیں۔

**س نمبر ۳۸** - اہل علم کے نزدیک جمعہ کی دو اذان یعنی حضرت عمر نے جو اذان قائم کیا وہ جائز ہے یا نہیں۔ اور اسکو عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۳۸** - جمعہ کے روز بیشک دو اذانیں ہونی چاہئیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ میری سنت کو مضبوط پکڑو اور میرے خلفاء کی سنت پر بھی عمل کرو پس جو طریقہ مسلوکہ خلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے مخالف نہو اسپر عمل کرنا چاہیے۔

**س نمبر ۳۹** - جامع مسجد جس میں ہمیشہ جمعہ کی نماز ادا ہوتی ہے سوائے اسکو کبھی گھر میں بلا عذر جمعہ ادا کرنا کبھی مسجد میں جانا اور سوائے مسجد کے ہر جگہ جمعہ ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۳۹** - بلا عذر جمعہ گھر میں پڑھنا منع ہے۔ قرآن مجید میں حکم ہے إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ یعنی جمعہ کی اذان سنکر نماز کو بہت جلد آیا کرو۔

**س نمبر ۴۰** - سود خور کے گھر میں دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۴۰** - سود خور اگر اور کوئی کام نہیں کرتا تو اس کے گھر کا کھانا منع ہے اور اگر اور کام بھی کرتا ہے جس سے اسکو آمدنی حلال ہے اور یہ معلوم ہے کہ اس نے اسی آمدنی سے خرچ کیا ہے۔ تو جائز ہے اور اگر معلوم نہیں تو مشتبہ ہے ترک اچھا ہے۔

**س نمبر ۴۱** - آل اولاد کو حالت تنگی میں چھوڑنا یعنے انکو کھانا کپڑا نہ دینا اور خود روپیہ جمع کرنا ایسے لوگوں کی شان میں اللہ و رسول کا کیا حکم ہے یہ ظلم ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۴۱** - اولاد اور متعلقین کو تنگ رکھنا سخت گناہ ہے۔ قرآن مجید میں حکم ہے آتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ (اپنے متعلقین کے حقوق ادا کیا کرو)۔

**س نمبر ۴۲** - زید نے عمر کے پاس ایک سو روپیہ لیکر چار بیگہ زمین تین برس کے وعدہ میں گیروی رکھا کہ عمر اس زمین کے خزانہ زمیندار کو دیکر اس کے منافع اٹھاتا جاوے زید تین برس کی مدت میں ایک سو روپیہ عمر کو دیکر زمین واپس کر دیگا۔ اب اس زمین کا منافع عمر کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۴۲** - یہ سوال صاف نہیں سمجھا گیا۔ خزانہ سے مراد پیداوار ہے یا کیا؟ پس صورت

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**اہلحدیث** کانفرنس نے ایک ٹریکٹ ہندی ناگری کا چھپوایا ہے جس میں توحید و رسالت کا بیان ہے۔ اسکی اشاعت ہندوؤں میں ہونی ضروری ہے جو صاحب اس خدمت کو کر سکتے ہوں وہ اطلاع دیں کہ انکو بھیجے جائیں +

**جسٹی** چٹھی رسان نے دفتر اہلحدیث کے پچاس منی آرڈر وی پی غبن کئے تھے اور اہلحدیث کے منی آرڈروں کے علاوہ تین اور منی آرڈروں کے غبن کا جرم کیا تھا ان تینوں کے غبن کے الزام میں نو ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ کا سزایاب ہوا اور ابھی اہلحدیث کے منی آرڈروں کا مقدمہ باقی ہے +

**روسی** اور مصری مسلمان اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی ایک عالمگیر کانفرنس ہوا کرے۔ سلطان المعظم اگر اجازت دیں تو مکہ شریف اس کے لئے بہت موزون ہے +

**۱۶ دسمبر** کو امرتسر میں دفتر اہلحدیث کے قریب ہی ایک گاڑی گھوڑا کے بے خود ہو کر بھاگنے سے دو تین بچے زخمی ہوگئے ایک مر گیا۔

**جناب** مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی ایام جلسہ آرہ میں بہت بیمار ہوگئے تھے۔ ایک تار سے معلوم ہوا کہ اب آرام ہے +

**امسال** جلسہ آرہ میں بہت سے علما بوجہ اپنی ضروریات یا علالت کے شامل نہیں ہو سکے جس سے جلسہ پُرلطف نہ ہو سکا +

**پھپھامو** - رائے بریلی - کانپور ریلوے کی پیمائش سرعت سے ہو رہی ہے۔ تاکہ قحط زدگان کی امداد کے لئے ریلوے لائن کی تعمیر کا کام جاری کر دیا جائے +

**۱۵ دسمبر** کو وکیل کمپنی امرتسر کا اجلاس ہو کر فیصلہ ہوا کہ کمپنی ہذا رجسٹری کرائی جائے اور ڈائرکٹروں کا انتخاب بھی ہوگیا +

**گریووی** کے متصل دو گاڑیوں کا گذشتہ ہفتہ کے روز تصادم ہوگیا۔ ایک جمعدار اور پائنٹ مین مر گیا اور ۴۰ مسافر زخمی ہوئے +

**تاربرقی** کے ذریعہ سے خبر تو جاتی ہے۔ اب فوٹوگراف بھی لیا جانے لگا اسکی موجد پروفیسر فورم ہیں۔ اب کیا ہے ہزاروں کوس کے فاصلہ سے لوگ اپنے عزیزوں اور دوستوں کا خواہش فوٹو لیا کریں گے حادثوں اور جرم کے گنہگاروں کے نام کی تحقیقات میں فضول وقت ضائع کرنے کے بجائے ان کی تصویریں بذریعہ تاربرقی فوراً شائع کرکے انکا پتہ لگا لیا جاویگا +

**وہ** زمانہ بھی دور نہیں ہے جبکہ ہزاروں کوس سے ہم جس چیز یا جس شخص کو دیکھنا چاہینگے ٹھیک اسی طرح دیکھ لینگے جس طرح کہ اپنے کانوں سے ہم کوئی بات سنتے ہیں +

**دولت عثمانیہ** عنقریب جہازرانی کی ایک کمپنی قائم کرنیوالی ہے جو بصرہ اور عمان و بحر ابیض اور بحر احمر کے درمیان اپنا کام جاری کریگی۔ اسکا سرمایہ دو لاکھ پونڈ ہوگا اور پچاس پچاس پونڈ کے حصوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ سالانہ منافع کم سے کم پانچ فیصدی خیال کیا گیا ہے +

**طلازمان** ایسٹ انڈین ریلوے کی سٹرائک سے ریلوے مذکور کا پندرہ لاکھ روپے کا نقصان ہوا +

**کلکتہ** سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک ریلوے سٹیشن چنگیپا ٹمس نامی پر ۲ دسمبر کو دو بجے شب کے ڈاکو آپڑے اور سٹیشن ماسٹر اور دو قلیوں کو مجروح کرکے بارہ ہزار روپیہ آہنی صندوقوں سے اڑا لے گئے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے +

**پریزیڈنٹ** روزویلٹ چین کو ہمدردی انسانی سے جنگ باکسران کے تاوان سے نجات دینا چاہتے ہیں کہ امریکہ کو زر تاوان کی معافی کے علاوہ اہل چین کی اعانت اور چینی طلبا کی امریکہ میں حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ مسٹر موصوف نے جاپان سے امریکن تعلقات عمدہ بیان کئے اور ۱۹۱۲ء کی نمائش کا ذکر کیا جو جاپان منعقد کرنیوالا ہے اس میں اہل امریکہ کو شرکت کی طرف توجہ دلائی +

**فصلوں** کے متعلق حضور ویسرائے نے ۲ دسمبر کو بذریعہ تار سکرٹری آف سٹیٹ ہند کو جو رپورٹ بھیجی ہے وہ یہ ہے کہ مدراس میں اچھی بارش ہوگئی۔ برہما میں خفیف سا مینہ برسا۔ لیکن موسم بہار کی فصلوں کے لئے ہر جگہ مزید باران رحمت کی ضرورت ہے۔ ممالک متحدہ کے چار اضلاع میں چار ہزار آٹھ سو اشخاص قحط کے امتحانی کاموں پر لگے ہوئے ہیں۔ اب تک تکالیف قحط کی صرف چند علامات نمودار ہوئی ہیں لیکن نرخ غلہ بدستور گراں ہے +

**مارننگ پوسٹ** کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے کہ سلطان نے مکہ سے عرفات تک ریلوے طیار کرنیکا حکم صادر فرمایا ہے اور آئندہ موسم حج سے پیشتر ہی مکہ مدینہ ریلوے لائن مکمل کر دیجائیگی +

**پنجاب** میں ہفتہ مختتمہ ۷ دسمبر کو طاعون سے ۲۷۹ - اموات حسب ذیل اضلاع میں واقع ہوئیں۔ رہتک ۲۲ - گوڑگانوا ۲ - دہلی ۲ - کرنال ۵۴ - انبالہ ۹ - ہوشیارپور ۱۷ - لدھیانہ ۹ - فیروزپور ۳ - منٹگمری ۲ - لاہور ۱۱ - گوجرانوالہ ۱ - سیالکوٹ ۱۳ - جہلم ۴۲ - راولپنڈی ۱ - جھنگ ۱ - لائلپور ۹ - ریاست پٹیالہ ۱ - جیند ۲ - پچھلے سال اسی ہفتہ میں ۱۹۲ واقعہ ہوئی تھیں +

**شیخ عبدالحق** نومسلم (پنڈت لبشنداس) کے ہاتھ پر ۹ دسمبر کے روز ڈیرہ دون میں چار گھرانے معہ اپنے بال بچوں کے مشرف باسلام ہوئے۔ خدا استقامت بخشے •

داغ دل - بیاہ شادی کے نشیب و فراز اور خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان اس کتاب میں درج ہے - قیمت مع محصولڈاک ۸/ - پتہ علم الدین مینجر انڈین ٹی شاپ کٹرہ ... امرتسر

# مومیائی

## کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب دہلوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی جو نہایت شاندار کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پورسے تحریر فرماتے ہیں

[illegible]

منگوایا کروں گا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ بھی فرض ہوا۔ آپ مہربانی کر کے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیج دیں

ایک صاحب متونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں

ڈبیہ مومیائی آدھ سیر بھیج دیں میں آپکا پرانا خریدار ہوں

### مومیائی کے مختصر فوائد

مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ درد کمر جریان منی۔ ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے اور عورت سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک ہر آدھ پاؤ

### برقی سٹ

اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک برقی روغن کی جسکو استعمال بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے دوسری روغن طلا کی جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور تیسری شیشی خوراک دوائی

المشتہر

مینیجر ... ایجنسی امرتسر

# کتبخانہ ثنائی امرتسر

### تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے مندرج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ جو حصے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک براہین ودلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف ... [illegible]

جلد دوم سورہ آل عمران ونسا ۱۲ ع

جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف ۱۲ ع

جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲ ع

جلد پنجم تا سورہ فرقان ۱۲ ع

### الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر سوامی دیانند اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ ... کے الہامی ہونیکا مکمل ثبوت۔ قیمت ...

### تعلیمات الاسلام مکمل

مہاشہ دھرمپال آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ قیمت عمہ

### ترک اسلام

مہاشہ دھرمپال کے ترک اسلام کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ قیمت ۶

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹڑہ سفید

دی ثنائی مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

SOHDRA

ahmadmuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered. L. 9. 352)

# اہلحدیث

امرتسر

جلد پنجم نمبر ۸

**اغراض ومقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد وضوابط**

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے گر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ

والیان ریاست سے ... للعہ

رؤسا وجاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲/ عار

" " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

امرتسر - مورخہ ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء - یوم الجمعہ

## منکرین حدیث کے حملے اور جواب

لاہور کی اہلقرآن پارٹی نے آجکل احادیث پر بے طرح زہر اگلنا شروع کیا ہوا ہے۔ کئی ایک پرچوں میں متواتر مضامین اسی قسم کے نکل رہے ہیں آئندہ ہم بھی آج سے سلسلہ وار اُن کے جواب کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ برابر زور مضمون انکا ہم پہلے لکھتے ہیں اُس سے بعد علی الترتیب جواب لکھینگے۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ اہلحدیث کا پہلا فرض بے حدیثوں سے مقابلہ کرنا ہے۔ حسب دستور انکی ساری عبارت نقل ہے آپ لکھتے ہیں:-

**بزمانہ رسول اللہ میں کتب احادیث یا بھی غیر قرآن کے لکھنے کی ممانعت**

قائلین احادیث اس بات کو تسلیم کرینگے اور کیوں نہ کریں جب انکی معتمد علیہ حدیثی کتابوں میں لکھا ہوا موجود ہے کہ پیغمبر خدا نے حکم دیدیا تھا لا تکتبوا عنی سوی القرآن کہ مجھ سے قرآن مجید کے سوا کچھ نہ لکھو اس ممانعت کی وجہ جو اہلحدیث بیان کرتے ہیں وہ کسی وجہ سے بھی سماعت کے قابل نہیں کہتے ہیں کہ اُس وقت یہ خوف تھا کہ قرآن کے ساتھ حدیث رل نہ جائے۔ بھلا آجتک دوسری جسقدر کتابیں ہیں اُن کے حاشئے تشریحیں تفسیریں کبھی متنوں کے ساتھ ملگئی ہیں اور اس خوف سے کبھی کوئی شخص کسی کتاب کی تفسیر و تشریح کرنے سے رکا ہے۔ پھر اگر یہی وجہ ہوتی تو جہاں آپنے نہیں کی تھی وہاں یہ امر بھی ضرور کرتے کہ میرے بعد جب اتنا زمانہ گزرجائے تو حدیثوں کو لکھنا لیکن جب آپنے ایسا نہیں فرمایا تو از روئے انصاف وایمان کہا جاویگا کہ حدیث کے جمع وتالیف کرنے والوں نے خلاف پیغمبر کیا یا اطاعت؟ خواہ انکی نیت کیسی ہی اطاعت وہمدردی کی کیوں نہ ہو پس یہ وجہ تو سراسر غلط ہے۔ البتہ ایسا کہیں تو قرین قیاس ہے کہ پیغمبر صاحب سلام علیہ کو چونکہ محض قرآن مجید کے پہونچانے کا خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا جسکے بغیر آپ پر کوئی وحی بھی نہیں ہوتی تھی اور نہ انکو پاس سے کوئی مسئلہ گھڑکر بنانے کے تو آپ مطلق مجاز تھے ہی نہیں۔ اس لئے آپنے خیال کیا ہو کہ اگر لوگ مجھ سے قرآنی مضامین کو غیر قرآنی الفاظ میں لکھ لیجا یا کرینگے تو

اطلاع۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت - مگر تیسرے ہفتہ قیمت ار بعدازاں ۲ ار فی پرچہ - اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا چاہئے۔ منیجر

کسی وقت یہ الزام لگایا جائیگا کہ پیغمبر خدا بعض باتیں قرآن مجید کے بغیر بھی بتا کرتے تھے جس سے میری بلاکم وکاست پیغام رسانی میں نقص وارد ہوگا۔ پس پیغمبر خدا کے زمانہ میں تو کتب احادیث کا وجود اسلئے موجود نہ ہوا کہ حدیث کی تالیف کرنیوالے کو اسوقت بجھٹ منکر رسول اور منافق قرار دیا جاتا۔ اور اسکا اصل سبب یہی تھا کہ قرآن مجید جو دین میں ہر طرح کافی ووافی ہے۔ لوگوں کے پاس لکھا ہوا موجود تھا۔

زمانہ پیغمبر کے بعد صحابہ کے زمانہ میں بھی حکم پیغمبر کے مطابق تالیف کتب احادیث کی ممانعت رہی جیسا کہ کتب احادیث میں موجود ہے دخل زید بن ثابت علی معاویۃ فسالہ عن حدیث فامر انسانا یکتب فقال لہ زید ان رسول اللہ صلعم امرنا ان لا نکتب من حدیثہ شیئا فمحاہ (سنن ابوداؤد کتاب العلم) یعنی زید بن ثابت معاویہ کے پاس آئے اور اُن سے ایک حدیث پوچھی اُنہوں نے کسی کو حکم دیا کہ وہ اسکو لکھ لے۔ اس پر زید نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ہمکو حکم دیا تھا کہ ہم آپکی حدیث میں سے کچھ نہ لکھیں اور جو لکھا تھا اسکو مٹا دیا۔ محب طبری نے ریاض النضرۃ میں اور ملا علی متقی نے کنز العمال میں اور حافظ عماد الدین نے مسند صدیق میں بروایت حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری کے عائشہ کی روایت سے یہ لکھا ہے کہ میرے والد یعنی ابوبکر صدیق نے پانچسو حدیثیں پیغمبر خدا صلعم کی جمع کی تھیں۔ پس ایکرات وہ نہایت بے چین ہوئے اور صبح سے زیادہ مغموم تھے میں نے پوچھا کہ پریشانی کا سبب کیا ہے تو آپنے کہا کہ وہ حدیثیں جو میں نے جمع کی تھیں لے آ۔ جب میں لے گئی تو آگ منگا کر انہیں جلا دیا۔ جب میں نے اسکا سبب پوچھا تو کہا کہ مجھ اندیشہ ہے کہ شاید میں مرجاؤں اور یہ حدیثیں میرے پاس رہجائیں اور شاید میں نے اعتبار اُن آدمیوں کا روایت میں کیا ہو جو درحقیقت لائق اعتبار نہوں اور وثوق ان باتوں کا کرلیا ہو جو دراصل صحیح نہوں۔ (تہذیب الاخلاق صفحہ ۳۹-۳۴۲)

ابوبکر صدیق کا ایسا خیال کرنا کہ مجھکو راویوں کی ثقاہت پر اعتبار نہیں انکی روایتوں کی صحت کا یقین ہے۔ آیات ذیل کے عین موافق ہے۔

(۱) وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ (پ۱۱-ع ۱۲)

(۲) وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ (پ۲۸-ع ۱۳)

ان آیات سے یہ بات بڑی صراحت سے ثابت ہے کہ اپنے زمانہ پھر اپنے شہر کے رہنے والے لوگوں میں جو لوگ منافق تھے انکی پیغمبر خدا سلام علیہ کو خبر نہ تھی کہ یہ منافق ہیں پس جب آپکا یہ حال تھا تو ابوبکر صدیق کیوں یہ عجز کا اعتراف نہ کرتے کہ مجھکو راویوں کی ثقاہت اور انکی روایت کی صحت کا علم نہیں ہے اسوجہ کے علاوہ دوسری وجہ وہ ہو سکتی ہے جو زید بن ثابت نے معاویہ کو بتائی تھی۔ کہ حدیث کو لکھنے کی پیغمبر خدا سے ممانعت ہو چکی ہے (لا تکتبوا عنی سوی القرآن)۔

اِن روایات سے اہلحدیث کے سامنے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ پیغمبر خدا سلام علیہ اور آپکے مخلص اور مومن صحابہ اس بات کے سخت مخالف تھے۔ کہ حدیثیں (یعنی بعض وہ الفاظ جو شاذونادر کسی موقع پر پیغمبر خدا سے قرآنی مضامین بغیر قرآنی الفاظ میں صادر ہوئے) لکھی اور جمع کیجائیں۔ سو موجودہ زمانہ میں جو شخص کتب احادیث کو دیکھنا مکروہ خیال کرتا یا انکو جلا دینے کے قابل سمجھتا ہے وہ بلاشبہ پیغمبر خدا کے ارشاد کی تعمیل کرتا اور ابوبکر کی پیروی کرتا ہے پس جو لوگ ایسے شخص کو بُرا کہتے ہیں وہ خود بُرے ہیں۔ جو پیغمبر خدا اور صحابہ کا خلاف کرتے اور اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں؟

(اشاعۃ القرآن بابت یکم نومبر و یکم دسمبر)

**جواب۔** اہل قرآن سے تو ایسے مضامین کا شائع ہونا تعجب نہیں۔ تعجب بلکہ حیرانی تو یہ ہے کہ اہلحدیث کے مقابلہ پر اخبار اہل فقہ میں بھی کئی ایک مضامین اس عنوان سے نکل چکے ہیں گو ایسے مضامین لکھنے اُن کے مذہب کے خلاف تھے تاہم انہوں نے محض اہلحدیث کے مقابلہ کے لئے اپنے مذہب کی بھی پرواہ نہ کی۔ (راقم)

اس سارے مضمون کا لب لباب دو ہی باتیں ہیں ایک تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حدیث لکھنے سے منع فرمانا۔ دوئم حضرت ابوبکر صدیق کا احادیث کو جلا دینا۔ امر اوّل کا جواب تو خود صحیح بخاری سے ملتا ہے امام بخاری نے ایک باب لکھا ہے۔ کتابۃ العلم اس میں کئی ایک حدیثیں اس مضمون کی لائے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ ایک حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لائے ہیں کہ اُن کے پاس چند احکام حدیثیہ لکھے ہوئے تھے ایک حدیث مرفوع لائے ہیں جس میں مذکور ہے کہ آنحضرت نے فتح مکہ کے دنوں میں ایک خطبہ پڑھا جس میں بہت سے مسائل حدیثیہ بیان فرمائے اسپر ایک شخص یعنی ابوشاہ نے عرض کیا کہ اکتب لی یا رسول اللہ اے حضرت مجھکو یہ خطبہ لکھوا دیجئے حضور نے فرمایا اکتبوا لابی فلان اسکو لکھدو۔ ایک حدیث یہ بھی لائے ہیں کہ حضرت

... اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں - قیمت ۳/ پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ابوہریرہ کہتے تھے کہ صحابہ میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں نہیں جانتا سوائے عبداللہ بن عمر کے کیونکہ وہ حدیثوں کو لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھا کرتا تھا۔ اِن روایات صحیحہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ صحابہ میں احادیث کے لکھنے کا دستور بھی تھا یاد کرنیکا عام تھا۔ پس معترض کا یہ کہنا صحیح نہ ہوا کہ ا۔

"یہ آپ (حضرت) یہ بھی فرماتے کہ میرے بعد جب اتنا زمانہ گذر جائے۔ تو حدیثوں کو لکھنا لیکن جب آپنے ایسا نہیں فرمایا تو کہا جائیگا کہ احادیث کے جمع کرنے والوں نے خلاف پیغمبر کا کیا"

کیا یہ ناواقفی پر مبنی ہے یا واقفی پر۔ زمانہ کی قید کیا ہوتی جبکہ خود حکم دیکر حدیثوں کو لکھوایا تو اِس سے زیادہ کیا چاہئیے تھا ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی روایت اگرچہ ان کتابوں میں ہے۔ لیکن اصول محدثین کے ساتھ غلط ہے کیونکہ حضرت صدیق نے جن روایتوں کو جلایا وہ دوحال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ آنحضرت کے زمانہ میں راویان کلام سے سنی ہونگی۔ یا بعد انتقال آنحضرت کے۔ اگر آنحضرت کے زمانہ میں سنی تھیں تو حضور کی زندگی میں حضور سے استفسار کیوں نہ فرمایا حالانکہ صدیق کی شان یہ تھی کہ ہمیشہ آپکے ساتھ رہتے تھے۔ ہر بات کو بچشم خود ملاحظہ کرتے۔ ہر بات کو بگوش خود سنتے تھے۔ پھر انکو کیا مشکل تھا کہ خود حضور سے تصدیق فرما لیتے۔ علاوہ اِس کے دونوں صورتوں میں (خواہ آنحضرت کی زندگی میں خواہ بعد انتقال سنی تھیں) ضرور ہے کہ اُن روایات کے راوی اصحاب رسول اللہ ہونگے کیونکہ صدیق اکبر بعد آنحضرت کے کل اڑہائی سال زندہ رہے تھے وہ زمانہ تو صحابہ کا تھا حالانکہ محدثین کا یہ ایک مسلمہ اصول بمنزلہ اصول موضوعہ کے ہے کہ الاصحاب کلھم عدول یعنی صحابی سب ثقہ و معتبر ہیں یہی وجہ ہے کہ مرسل حدیث کو جمہور محدثین سند نہیں مانتے مگر صحابی کی مرسل کو سب مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ صحابی نے جس سے سنا ہوگا وہ بھی تو صحابی ہوگا اور صحابہ تو سب عدول اور ثقہ ہیں پھر اِس کے قبول کرنے میں کیا تردد ہے۔ پس حضرت صدیق اکبر نے ایسی روایات کو جو صحابہ سے اُنکو پہونچی تھیں نامعتبر کیوں سمجھا تھا۔ جو آیات آپنے پیش کی ہیں وہ منافقوں کے حق میں ہیں جنکا علم بعد میں آنحضرت کو حاصل ہوگیا تھا۔ قرآن مجید میں اسکا مجمل اشارہ ہے چنانچہ ارشاد ہے فاحذرھم (منافقوں سے بچتے رہو) بچنے کا حکم بھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اُنکا علم ہو۔ حدیثوں میں بالتصریح آتا ہے کہ حضور پیغمبر خدا نے منافقوں کے نام بھی بتلا دئے تھے اور وہ

عام طور پر ممتاز تھے۔ پس ایسوں سے اگر صدیق نے روایت سُنی ہوتی تو بحکم قرآنی إِذَا جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا (بے دینوں کی روایت مشکوک تحقیق کر لیا کرو) ضرور تحقیق کرتے بے تحقیق کئے کیونکر لے سکتے تھے؟ اِن دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں اگرچہ کتب حدیث میں ہے۔

واضح ہو کہ کتب حدیث دو قسم پر ہیں ایک ملتزم الصحت ہیں دوسری غیر ملتزم الصحت۔ ملتزم الصحت اُنکو کہتی ہیں جنکے جامعین اپنے ذمہ یہ بات لیں کہ اِس کتاب میں کوئی روایت ایسی نہ درج کرینگے جو ہماری تحقیق سے صحیح نہو۔ اسکی مثال میں صرف صحیح بخاری اور مسلم ہی کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ غیر ملتزم الصحت بھی دو قسم پر ہیں ایک وہ ہیں جنمیں ہر قسم کی روایات ہوں مگر اُن کی تمیز کردی گئی ہو کہ یہ صحیح ہے یہ ضعیف ہے۔ جیسے ترمذی ابوداؤد وغیرہ۔ دوسری قسم وہ ہیں جنمیں ہر قسم کی حدیثوں کو سند سے تو بیان کیا جاتا ہے مگر صاحب کتاب اپنی تحقیق کا اظہار نہیں کرتا بلکہ سند پیش کر کے اہل علم پبلک کی رائے پر چھوڑ دیتا ہے جیسے ابن ماجہ وغیرہ۔ تینوں قسم اعتبار اور عدم اعتبار میں بھی مختلف مراتب رکھتے ہیں۔ یعنی قسم اوّل۔ دوئم سے اقدم ہیں اور دوئم سوم سے۔ ہاں قسم سوم میں کسی حدیث کا ہونا مستلزم اِس بات کا نہیں ہے کہ وہ حدیث ضرور صحیح ہی ہے۔ کیونکہ وہ احادیث صحیحہ ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ اُنمیں ہر قسم کی روایات ہیں۔ صحیح۔ ضعیف۔ بلکہ موضوع بھی۔

یہ اقسام ثلاثہ بھی اُن کتب احادیث کی ہیں جنمیں احادیث کو باسند بیان کیا ہو لیکن جن کتابوں میں احادیث کو بے سند بیان کیا گیا ہو جیسے مشکوٰۃ یا کنز العمال وغیرہ ان کی شان تو اور بھی بہت ادنٰے ہے جبتک کسی معتبر مخرج (یا سند بیان کرنیوالے) مصنف کا نام نہ لیں۔ کسی حدیث کا محض اِن کتب میں درج ہونا ہی کافی نہیں۔

علامہ ولی اللہ خطیب مقدمہ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:۔

ولما سلك رضي الله عنه طريق الاختصار وحذف الاسانيد تكلم فيه بعض النقاد وان كان نقله وانه من الثقات كالاسناد لكن ليس فيه اعلام كالاغفال۔

علامہ بغوی مصنف مصابیح نے جو احادیث کو بے سند بیان کیا تو علامہ خطیب ممدوح لکھتے ہیں کہ مصنف مصابیح نے چونکہ احادیث کی اسناد کو حذف کردیا تھا تو بعض محدثین نے اُن احادیث پر اعتراضات کئے۔ پھر علامہ خطیب لکھتے ہیں اگرچہ مصنف کی علوشان کی وجہ سے یہ کہا جاسکتا کہ چونکہ مصنف بڑے پائے کے ہیں کسی حدیث کو انکا نقل کرنا ہی بمنزلہ سند کے ہے۔ تاہم خطیب ممدوح بڑی صفائی سے تسلیم کرتے

ahmadimuslim.de

ہیں کہ) بے سند کلام باسند کے برابر نہیں ہے۔

**نتیجہ ضمنی** - افسوس ہو کہ آجکل کے بعض اہلحدیث بھی باوجود اہلحدیث بلکہ محدث کہلانے کے بے سند کتب احادیث تو کیا کتب تفاسیر کی روایات پر بھی ایسے جم جاتے ہیں کہ انہی روایات پر مذہب کی تفریق قایم کر لیتے ہیں جو ان روایات کا خلاف کرے یا ان کو تسلیم نہ کرے یا انکی صحت کا قائل نہ ہو کر پرواہ نہ کرے ان کی نسبت وہ وہی فتوے دیتے ہیں جو منکرین حدیث کے لئے ان کے ہاں تیار ہوتا ہے۔ حالانکہ روایات تفسیریہ کی نسبت محققین کی رائے وہی ہے جو علامہ ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں ظاہر کی ہے کہ:-

ان التفاسیر مملوۃ بالغث والسمین

اور ایسی مخلوط روایات کو بلا تنقید کبھی کسی محدث نے مدار فتوی نہیں بنایا۔ ہاں بنایا ہے تو آجکل کے مفتیوں نے جنکو فتووں کا بہت بڑا حصہ دخل خارج ہی سے متعلق ہے۔ آہ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟ ٭ یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

خیر یہ تو ایک ضمنی نتیجہ تھا جو بیان ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ محدثین چونکہ ایک آزاد گروہ ہے جنکی تعریف میں قومی شاعر (حالی) نے بھی صاف اقرار کیا ہے کہ ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا　　لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا　　کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو　　اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو　　لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو

پھر آپ اسکو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر
دیا اور کو خود مزا اسکا چکھکر

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا　　مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا　　ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

ایسا آزاد گروہ جنکی شان یہ ہو کہ واقعات صحیحہ پبلک کی روشنی میں لاؤ تاکہ پبلک کو خود صحیح رائے قایم کرنیکا موقع حاصل ہو سکے کیونکر یہ باور کر سکتا ہے کہ ایک روایت بلا سند کسی کتاب میں لکھی ہو خصوصاً ایسی روایت جو اصل مسئلہ کے بھی برخلاف ہو اسپر تمام مذاہب کی بنیاد رکھی جائے۔ غور سے سنئے ثبت العرش ثم انقش (پہلے بنیاد رکھو پھر عمارت بناؤ)۔

میں امید کرتا ہوں کہ معترض کا جواب کافی ادا ہو گیا ہو گا۔ اگر کوئی کمی ہو گی تو یار زندہ صحبت باقی ٭

## مرزا صاحب قادیانی اور آریہ سماج لاہور

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲ دسمبر میں لاہور کی مذہبی کانفرنس کی نسبت لکھا تھا کہ آریوں نے عام اشتہار دیکر مسلمانوں کے کسی عالم کو وقت نہیں دیا۔ بلکہ صرف مرزا صاحب کو منتخب کیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہو کہ آریوں نے مرزا صاحب کے انتخاب میں اپنا فائدہ یہ سمجھا ہے کہ چونکہ مرزا ہمیشہ ہر ایک جگہ اسلامی ثبوت اور قرآنی الہام بتلانے کے موقع پر بھی اپنی ذات خاص کو بطور نمونہ اسلام کے پیش کیا کرتے ہیں اور آپ کی ذات خاص کا تمام　　سب لوگوں کو معلوم ہے اور جمہور انام اسپر متفق ہیں کہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت ٭ جہالت ہے جہالت ہے جہالت

اس لئے جو لوگ اس سنہرے اصول سے واقف ہیں کہ یہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے انکو اس نمونہ (مرزا) سے اسلام کی حقیقت بھی ایسی ہی معلوم ہو گی اور وہ کہہ اٹھینگے کہ ؎

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ ٭ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یہ تھا راز پنہانی جسکی وجہ سے آریہ سماج لاہور نے سخت بددیانتی اور بدعہدی کی اور مسلمانوں کی حق تلفی کی بھی پرواہ نہ کی۔ الحمد للہ کہ ایک حد تک ہمارا خیال صحیح ثابت ہوا۔ الحکم قادیانی ۱۰ دسمبر میں مرزا جی کے مضمون کا خلاصہ دیتی ہوئی اڈیٹر الحکم بڑے فخر سے لکھتا ہے کہ:-

"کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ امتیازی نشان جو الہامی کتاب میں ہونا چاہئے وہ صرف قرآن مجید میں ہے اور اس کے ثبوت میں ظاہر فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ طاقت ہے کہ اسکا سچا پیرو خدائی طاقت کے نمونہ معجزات کے رنگ میں دکھاتا ہے اور اس کے لئے اپنے باوجود کو پیش کیا اور ان کثیر التعداد نشانات اور معجزات میں سے بعض کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالی نے

الہامات مرزا - قادیانی کی بڑی بڑی پیشگوئیوں کی تردید ... قیمت ۵ / منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرماتے ہیں " (الحکم مذکور صفحہ کالم ۲)

اس اقتباس سے ہمارا خیال بالکل صحیح ثابت ہوا کہ آج سے پہلے ہم نے بھی کوئی الہامی بڑ ماری ہوتی تو کون تھا کہ ہمارے اس الہام کی تصدیق نہ کرتا۔

**مرزائیو!** ایسا صاف اور واقعات کا سچا کوئی الہام مرزا جی کا بھی دکھا سکتے ہو؟

بقیہ راقم اس لیکچر پر پہونچنے پر ظاہر کیجائیگی اور اُن معجزات کی بھی پوری پڑتال کر کے جو قادیانی کرشن اور پنجابی مہدی کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہیں کلی کھول کر آریہ سماج کی بدنیتی کا اظہار ایک دفعہ اور بھی کیا جاویگا۔

کیا کسی کو اب بھی آریہ سماج کی بددیانتی اور بدعہدی میں شبہ ہو سکتا ہے کہ باوجود یکہ ۱۶ گھنٹوں میں صرف ۱۰ گھنٹے رُکے تھے اور ۶ گھنٹے خالی پڑے تھے پھر بھی کسی مسلمان عالم کو موقع نہ دیا گیا۔ حالانکہ اشتہار میں عام دعوت دیکر سب کو بلایا تھا۔ ہاں دیا تو حضرت مرزا صاحب کو دیا۔ ہم کو مرزا صاحب سے رشک نہیں کہ کیوں انکو دیا۔ البتہ رنج ہے تو آریہ سماج کی بدعہدی اور اسلام اور اہل اسلام کی حق تلفی کا ہے اور مرزا صاحب پر رنج ہے تو یہی کہ انہوں نے اسلام کی وکالت کرتے ہوئے اپنے آپکو کیوں نمونہ میں پیش کیا۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ عام رائے میری نسبت اچھی نہیں۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ میری بدظنی سے مخالفوں کو اسلام سے بھی بدظنی ہو جائیگی۔ پھر انکا کیا حرج تھا اگر وہ اسلام کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور واقعی اسلام کی خدمت کے لئے انہوں نے مضمون لکھا تھا تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے دوکانداری کا اشتہار بند رکھتے۔ کاش کہ وہ اتنا ہی جانتے کہ میں اگر خالص اسلام کی خدمت کرونگا۔ تو میرے اشتہار دینے سے زیادہ مجھے فائدہ ہوسکیگا۔ مگر یہ کام وہ کرتا ہے جسکے دل میں اسلام کی سچائی جاگزین ہو۔

اس موقع پر حکیم نورالدین خلیفہ کرشن جی کے دعوئے علم وفضل پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپکی نسبت الحکم میں لکھا ہے:۔

" اخیر میں اس مضمون کے لکھنے کیوقت جو الہامات حضرت کو ہوئے تھے وہ چونکہ عربی میں تھے ان کے ترجمہ کی متعلق عام لوگوں نے خواہش ظاہر کی جسپر حضرت حکیم الامت نے کھڑے ہو کر بیان فرمایا کہ جب ملہم نے ترجمہ نہیں دیا تو مجھکو کوئی حق نہیں کہ میں انکا ترجمہ کروں لیکن حاضرین کی پُر زور خواہش اور آرزو کی بھی میں قدر کرتا ہوں اس لئے میں اپنے فہم اور سمجھ کے موافق انکا ترجمہ سُنا دیتا ہوں مگر یاد رہے کہ ملہم جسپر وحی ہوئی ہے میرے اس ترجمہ کا پابند نہیں اور نہ اُسپر یہ ترجمہ حجت ہو سکتا ہے اصل وہی ہوگا جو وہ خود پیش کریگا جب چاہیگا یا یہ کہ جب خدا تعالیٰ اسپر کھولیگا۔ بہرحال ترجمہ حاصل بالمطلب کے طور پر یہ ہے:۔

کہ تیرے مخالفوں اور منکروں نے تیرے خلاف جو منصوبہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ تیری عظمت اور تیرے اقبال اور اُن سچائیوں کو جو تو پیش کرتا ہے۔ پامال کریں یاد رکھ وہ باریک در باریک تجویز اور منصوبے تیرے خلاف کرتے ہیں اور کرینگے مگر وہ یقیناً یقیناً ان میں بامراد نہیں ہونگے۔ خواہ وہ کسی رنگ میں حملہ کریں جس طرز سے حملہ کرینگے اسی رنگ میں نامراد رہینگے تو میرے حضور میری زوج کی طرح ہے تو مجھ سے بمنزلہ اُس ستارہ کے ہے جو ثاقب اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے گویا تیرے کلام اور بیان میں وہ اثر اور روشنی ہے کہ شیطانی باتیں اُس کے سامنے [illegible] سکتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ حق آگیا اور باطل اپنی نحوستوں [illegible] " (۱۰ دسمبر صفحہ ۶)

کس قدر باریکی جتلائی ہے حالانکہ وہ الہام معمولی [illegible] ایسے ہیں کہ قادیانی مشین میں ہر سال بلکہ ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ بنتے جاتے ہیں [illegible] حکیم صاحب کے تکلف اور نازک مزاجی کی داد حاصل کرنے کے [illegible] ان کو اصل عربی میں بھی نقل کرتے ہیں۔ اسی الحکم ۱۰ دسمبر میں درج ہیں:۔

انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔ انھم [illegible] ما

ولا یفلح الساحر حیث اتی۔ انت منی بمنزلۃ [illegible] انت منی

بمنزلۃ النجم الثاقب۔ جاء الحق وزھق الباطل " (صفحہ ۶)

دیکھو کیسی معمولی عربی ہے مگر ان حکیم صاحب بھی چونکہ مرزا صاحب کی ذات والا صفات سے تجربہ رکھتے ہیں کہ ایک ہی الہام ہوتا ہے کہ اُس کے ایک موقع پر کچھ معنے لئے جاتے ہیں۔ پھر دوسرے موقع پر اُسی سے کچھ اور کام بھی لینا پڑتا ہے عطار کی طرح ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکالدیا کرتے ہیں اسی لئے حکیم صاحب نے سوچا ہوگا کہ مبادا میں کوئی ایسی تفسیر کر دوں جو ایک ہی معنی میں ان کو ان الہاموں کو بند کر دے تو حضرت صاحب مجھپر خفا ہو جائیں ؎

یار کا پاس نزاکت [illegible] نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی آواز رہے

ہمارے ناظرین ہماری [illegible] اس لئے ہم اس دعویٰ کی ایک [illegible] بھی سُناتے ہیں۔

مرزا صاحب [illegible] اور نہایت ہی گول الہام ہے شاتان تذبحان [illegible] ذبح کیجاویں گی۔ اس الہام کی تفسیر آپنے ضمیمہ انجام کے صفحہ پر لکھی [illegible] بکری سے مراد مرزا احمد بیگ (والد منکوحہ آسمانی)

ahmadimuslim.de

دوسری بکری سے مراد اُنکا داماد (خاوند منکوحہ آسمانی) ہے۔

باوجود اس تصریح کے جب مرزا صاحب کے دو مرید (بقول اُن کے) کابل میں مارے گئے اور آپکو ایسے واقعہ ہائلہ کی بابت کسی پیشگوئی کی تلاش ہوئی تو عیار عطار کی طرح اسی بوتل سے جس سے شربت بنفشہ نکالا تھا سکنجبین بھی نکال کر آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مریدوں کے گلاس میں نہیں بلکہ حلق میں اُتار دی چنانچہ آپنے اپنے کامل مریدوں کے متعلق جو ایک کتاب "تذکرۃ الشہادتین" لکھی تو اُس کے صفحہ ۷۶ پر اسی الہام کو دو کامل مریدوں پر لگا دیا اور بڑی ہوشیاری سے لکھا کہ ہمنے براہین احمدیہ (الہامی قبلہ) میں پہلے سے لکھ لیا تھا کہ دو بکریاں ذبح کیجائینگی اس سے یہی ہمارے دو مرید ہیں جو کابل میں مارے گئے۔ حاشیہ نشین ہیں کہ آنکھیں بند کر کے سر ہلاتے کہتے ہیں آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین*

مرزائیو! الیس منکم رجل رشید (کیا تم میں کوئی بھلا آدمی سمجھدار نہیں) تمہاری حالت زار پر افسوس!

اخیر میں ہم حکیم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جب یہ اصول آپکے نزدیک بھی صحیح ہے کہ جو معنے ملہم کرے وہی صحیح ہونگے۔ تو آپکا یا مرزا صاحب کا کیا حق ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الہامات کے معنے اپنی طرف سے حسب مراد خود کرتے ہیں۔ غور سے سُنئے! حضور فرماتے ہیں۔ فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (ترمذی) یعنی حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب میں سفید منارہ کے قریب اُترینگے۔ بتلائیے کس نے آپکو اجازت دی ہے کہ ملہم ربانی کے سچے الہام کو بگاڑ کر دمشق سے مراد قادیان اور مسیح سے مراد مرزا غلام احمد سمجھیں! حالانکہ آپ خود ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کیواسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے" (خط ملحقہ بازالہ اوہام صفحہ)

حکیم صاحب! انصاف سے کہنا۔ آپ کے اور آپ کے پیر مرشد کے تراشے ہوئے معنے کیلئے بھی کوئی قرینہ قویہ اور موجبات حقہ ہیں؟ ایمان سے کہتے ہوئے شرم آئیگا۔ شرم مانع ہو تو آئینہ سامنے رکھکر اپنی سفید ڈاڑھی کو ملاحظہ فرما کر غور کیجئے کہ کتنی باقی ہے*

---

تحفہ کا اشتہار:۔ اب کی دفعہ بڑے سائز پر شائع ہوگا۔ اسلئے قیمت فی صد ... خوشی ہے بعض اصحابنے جسقدر اشتہار منگوانے ہوں ابھی سے ... بعد میں ... نہ ہوسکیگا

## اہل فقہ کا قول و فعل

اگرچہ ہمیں کسی کے ذاتی کاموں سے تعلق نہیں خصوصاً کسی ایسے شخص سے جو کسی قانون یا قاعدہ کا پابند نہو جیسے اڈیٹر اہل فقہ۔ تاہم حسب ضرورت اس لئے کہنا پڑتا ہے تاکہ عوام کو انکی نسبت صحیح رائے قائم کرنیکا موقع مل سکے۔

اہل فقہ کے سر پر ہمیشہ یہ اطلاع چھپی ہوتی ہے کہ "جس مراسلت پر فرستندہ کا نام لکھا ہوا نہ ہوگا خواہ وہ کس قدر ضروری ہو ہرگز درج اخبار نہوگی" باوجود اس ضروری اطلاع اور وعدہ کے ناظرین حیرت سے سُنیں گے کہ یہی حضرت ۱۳ دسمبر کے پرچہ میں ایک مراسلت کی بابت لکھتے ہیں:۔

"یہ مضمون چند ہفتے ہوئے دفتر میں موصول ہوا۔ افسوس ہے کہ اسپر راقم مضمون کا نام نہیں۔ مگر مہر لندن کی تھی اور لفافہ کی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے کہ یہ مضمون لکھ مطلب سو آیا ہے چونکہ یہ ایک عجیب مضمون ہے لہذا ہم بڑی خوشی سے اسکو درج کرتے ہیں" (اڈیٹر)

کیا کوئی صاحب عقل سلیم کہہ سکتا ہے کہ اس مراسلت کے درج کرنے سے اڈیٹر اہل فقہ اپنی بات کا پکا اور قول کا سچا ہے؟ اس سے بڑھکر حیرت افزا بات یہ سُنیں گے کہ میری ذات خاص کے برخلاف ایک مراسلت ۲۹ شوال کے اہل فقہ میں درج ہوئی جسکا جواب میں نے لکھکر بغرض درج کرانے کے بھیجا مگر اڈیٹر صاحب نے کمال ایمانداری سے اسکو درج نہ کیا اور ایک وبیہودہ سے عذر تراش لئے کہ اس مراسلت کا راقم اہلحدیث میں جواب مانگتا ہے۔ حالانکہ یہ بھی غلط۔ بلکہ جھوٹ۔ علاوہ اس کے اگر وہ اہلحدیث میں جواب مانگتا بھی تو آپ کہاں کے صاحب انصاف ہیں کہ اہل بہتان تو اپنے اخبار میں چھپوا کر اپنے ناظرین کے دل و دماغ میں غلط خیال جمائیں لیکن جب انکا جواب دیا جائے تو اسکو اہلحدیث کی طرف سونپ دیں حالانکہ بحیثیت اڈیٹر بھی ایسا کرنا جائز نہیں۔ مگر یہ سب باتیں تو اُس کے لئے ہیں جو کسی قاعدہ مذہبی یا اخلاقی کا پابند ہو لیکن جن لوگوں کا یہ اصول ہو کہ ماقتل لطبیب حرام وہ جو چاہیں کریں*

---

## اہل فقہ کا فتوے

اڈیٹر اہل فقہ نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ علماء دیوبند گنگوہ اور مولوی عبد الشکور صاحب ایڈیٹر النجم وغیرہ حنفی نہیں ہیں اسپر اہل فقہ سے سوال کیا گیا تھا جسکی تائید میں دہلی سے شیخ احمد اللہ صاحب نے بھی کی تھی کہ مہربانی کر کے حنفی کی تعریف بیان کریں مگر یہ تعریف کسی سابق معتبر کتاب میں بھی دکھانی ہوگی۔ مگر

پشمینہ کا ...
سفید الوان ...
انگارنگ بالکل سفید ...
سردی میں انکو پہننے ...
ہیں اور سردی کو پا ...
دیتے۔ بیشک ...
کی زینت اور سفید ...
باعث ہیں۔ بہت ...
الوان نمبر ۱ ...
عرض ۱ گز قیمت
الوان نمبر ۲ ...
عرض ۱ گز قیمت
الوان نمبر ۳ ...
عرض ۱ گز۔ قیمت
الوان نمبر ۴ ...
عرض ۱ گز۔ قیمت
چادر نمبر ۵ ...
عرض ۱ گز۔ قیمت
چادر نمبر ۶ ...
عرض ۱ گز۔ قیمت
ہمارا مال ...
مشین کا مال ...
ہوتا ہے۔ اور نہایت ...
پیشگی قیمت آنے پر ...
جاتا ہے محصول ...
المشتہر
علم الدین تاجر
شہر امرتسر

افسوس صد افسوس کہ اہل فقہ پارٹی اس سہل اور آسان تر سوال کا جواب ابھی آجتک نہ دے سکی۔ الملفقہ کے حامیو! کیا یہی تمہاری مذہب کی حمایت کریگا جسکو اپنی مذہب کی تعریف بھی معلوم نہیں۔ کیا یہی اخبار اور یہی اڈیٹر تمہاری ڈیفنس (مدافعت) کریگا؟ واللہ اگر ایسکو بھروسے پر رہوگے تو سے

شبے ماند شب دیگر نمے ماند

# تقریظات (ریویو)

**ریویو** اس کتاب میں ہمارے کرم دوست قاضی غلام امیر صاحب رئیس بدایوں نے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی سوانح عمری پر ریویو کیا ہے۔ مگر کمال یہ کیا ہے کہ دکھایا تو ہے سوامی کی سوانح عمری کا سیاہ پہلو مگر خود آریوں ہی کی شائع کردہ کتابوں سے ترتیب ہے سہ لکن عین الخط ابدت مساویا کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۸/ پتہ قاضی صاحب موصوف۔

**تعلیم الفرائض** علم وراثت کی ضرورت جیسی کہ مسلمانوں کو ہے مخفی نہیں۔ آجتک اردو زبان میں اس کے متعلق مفصل کوئی کتاب نہ تھی شکر ہے کہ اس ضرورت کو مولانا سید محی الدین خانصاحب جج ہائیکورٹ سرکار نظام نے پورا کیا۔ ۴/ پر مطبع صدیقی لاہور سے ملسکتی ہے +

**اوراد جمعہ مترجم** اس رسالہ میں جمعہ کے روز کے اوراد با ترجمہ لکھے ہیں کیا اچھا ہوتا اگر صرف وہی اوراد ہوتے جو احادیث میں آئے ہیں۔ ادہر ادہر اوراد سے کیا فائدہ تھا: قیمت ۲/ پتہ حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب اولڈ پریوزنٹ گز بنگلور +

**فتاویٰ سعیدیہ** مولانا محمد سعید مرحوم بنارسی کے فتاویٰ اہلحدیثوں کے نہایت کارآمد ہیں حصہ اول و حصہ دوئم۔ قیمت ہر دو حصے ۸/ پتہ مولوی محمد ابوالقاسم دارانگر بنارس +

**التنقید فی رد التقلید** مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت مع محصول ۱/ پتہ مولوی محمد ابوالقاسم دارانگر بنارس +

**اعمالنامہ اہل بدعت** رسوم قبیحہ و عادات ناپسندیدہ جو مسلمانوں میں مروج ہیں انکا بیان اور تردید ہے۔ قیمت ۳/ پتہ حاجی محمد محی الدین سوداگر موچی بازار بنگلور

# مرزا قادیانی کے تبصرے کا خاکہ

تبصرے کے عنوان سے مرزا قادیانی صاحب نے جو لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے وہ خاکسار کی نظر سے گذرا۔ اس میں مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں پر اس بات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے ذکر جن سے مرزا صاحب نے بزعم خود مباہلہ کیا تھا) مرزا صاحب کے فرزند دلبند مبارک احمد نامی کے فوت ہوجانے پر بذریعہ اپنی تحریروں کے اخباری دنیا میں جو اپنی فتحیابی پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے اور مرزا صاحب کے مقابلہ و مباہلہ میں خود کو نصرت یاب ثابت کیا ہے۔ اس اشتہار کی طرز عبارت اور مرزا جی کے مندرجہ الہامات و دلائل سے (جیسا کہ بیان کیا جاویگا) معلوم ہوتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب کی موجودہ زندگانی کے دنوں کو مبارک احمد کی موت و فوت نے سخت تلخ کر دیا ہے اور مبارک احمد کی موت نے آپ پر نہایت مصیبت ڈالی ہے اور مخالفین سے انہیں جگ ہنسائی کرائی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ مرزا جی مخالفین کو خود بدولت تحریر کرتے ہوئے بھی کہیا نہ ہجو ہیں یہ کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہمپر کوئی صدمہ کا اثر نہیں ہوا۔ حالانکہ مرزا صاحب کو اپنے الہاموں میں اپنی خدا کی طرف سے بار بار تاکید ہو رہی ہیں کہ یہ سخت دنج ہے تو جاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"

اس اشتہار کو مرزا صاحب نے عجیب و غریب نقیض اور غلط در غلط الہاموں سے لبریز کر رکھا ہے لہذا نیازمند نے محض ناظرین کی دلچسپی کی خاطر اس کے خاکہ کو کھینچکر حدث شریف میں پیش کیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین بے لاگ و بے رو رعایت کے اسکو ملاحظہ فرماکر مرزا صاحب کے الہام اور آپ پر میری جرح کا انصاف فرمادینگے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک ذرا سی زد میں آجانے سے دکھ جو کسی طرح سے اب ٹل نہیں سکتی، مرزا صاحب نے اپنے آپ کو اس سے صحیح و سلامت بچانے کی بے طرح کوشش کرتے ہوئے ایک ذرا سی معمولی بات کا بتنگڑ بنا کر اپنی اور جگ ہنسائی کرائی ہے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں "واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق و کذب بنایا جاوے" بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو کہ جس کا گناہ ہے "حضور ذرا ہوش میں آئیے۔ سوائے آپ کے وجود پر عذاب ثابت کرنے کے کون کہتا ہے کہ مبارک احمد پر مباہلہ کا اثر جا پڑا؟ مخالف دلگفتہ تو یہ کہتا ہے کہ مبارک احمد کے جوانا مرگ جانے سے حضور اقدس نامراد ہوگئے اور اس کی بے وقت موت سے جو زبردست صدمہ کی چوٹ حضور فیض گنجور کے دل و دماغ پر خصوصاً اور آپکی جماعت پر عموماً خاص خداوند کریم کی عنایت و مہربانی سے مباہلہ

ahmadimuslim.de

کا انصاف فرمانے سے حقیقی و قدرتی سزا کے طور پر ماری گئی ہے اُس سے آپکی زندگانی تلخ ہو چکی اور عاقبت برباد ہو چلی ہے - جلدی اپنی بے ایمانی افترا پردازی سے باز آکر توبہ کرو اور آئندہ خدا سے معافی مانگو - اور ہم بھی آپکو دوستانہ طور پر کہتے ہیں اور تبصرہ بتلا رہا ہے کہ مبارک احمد مردود نہیں مرا بلکہ اُس کی موت سے خداوند کریم نے آپکو مردود و خاسر ثابت کر دیا ہے - اب آپکی وہی بات ہے کہ جیسے کسی دہقانی کو کسی نے اس زور سے لاٹھی ماری کہ جس سے لاٹھی بھی ٹوٹ گئی - مگر وہ ڈھیٹھ اور بے شرم حضور کی طرح یہی کہنے لگا کہ مجھ کو تو کچھ صدمہ نہیں ہوا بلکہ صدمہ تو لاٹھی کو پہونچا ہے - اب اسی طرح سے خداوند تعالیٰ نے تو بجائے دنیاوی سزاؤں کے (جو دنیاوی مجرموں کو اُس کے مقررہ بندوں کے عدالتی ہاتھوں سے دیجاتی ہیں) خود اپنے دست مبارک سے (جیسا کہ مباہلہ کی ذریعہ درخواست بھی اُسی کی عدالت میں لگ گئی تھی) مبارک احمد کو آپ کے سر پر ایسا دے مارا کہ آپ کا دل و دماغ چور چور ہو جانے کے ساتھ ہی وہ بھی مر گیا - اب آپ ذرا مہربانی مبارک احمد کو تو چھوڑو کیونکہ وہ تو پیشگوئی بابا جان کی مر کے جھوٹی کر گیا - آپ ذرا اپنے دل کی کیفیت بتلائیے کہ آپکو اُس کی موت سے کیا کچھ تبصرہ حاصل ہوا؟ آپ کو اگر اپنے فرزند دلبند معصوم و خوبصورت لخت جگر کے کٹ جانے سے کچھ بھی خوشی ہوئی ہے تو تمہیں خدا کی قسم ذرا ایکدفعہ اسی طرح پھر ہاتھ اُٹھا کر اور گڑگڑا کر فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ پس اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو خدا سے اپنے ساری گھر والے کیلئے مر جانے کی دعا مانگو تاکہ تمہیں کمال خوشی حاصل ہو اور ہمارے گلے سے بھی روز روز کا جھگڑا دور ہو - حضرت جی آپکی لیاقت اور مذہبی ناواقفیت کا تو یہ حال ہے کہ جو کچھ زبان پر آیا کہدیا اور جو لفظ قلم سے خود بخود نکل گیا سو وہی دھر گھسیٹا جیسا کہ آپ ذرا آگے چلکر فرماتے ہیں کہ "ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو تب وہ عذاب میں شریک ہوگی ورنہ بموجب حکم آیت لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی - خدا ایک کے گناہ کے بدلے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا" واہ حضرت جی واہ آپکے کیا کہنے ہیں ہم [illegible] کہتے ہیں کہ مباہلہ کا عذاب اور قہر الٰہی حضور کی جان پر پڑا ہے - آپکے جگر کے [illegible] ہوئے ہیں - اور آپکے الہام کے ذریعہ آپ ہی کو یہ خوش خبری آپکے دل و دماغ کو تازہ کرنیوالی [illegible] پیشگوئی دیگئی تھی کہ یہ وہ بالغ نہیں ہوگا جب وہ فوت ہوگا تو دشمن [illegible] وہ تمہارے وہ دن تلخ زندگانی کے دن ہونگے" ہم تو یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مبارک احمد [illegible] تھی اس لئے وہ تو دنیا سے نامراد نہیں گیا - بلکہ حضور کے جگر کو چھوڑ [illegible] آرزوؤں امیدوں سے لبریز دیکھ رہے تھی جن سب پر اُس کے مرنے [illegible] اور آپ اپنی اُن کل مرادوں

سے نامراد ہو گئے - مرزا جی ذرا اتنا تو فرمائیے کہ اگر آپ کے پیش کردہ الہام واقعی سچے ہیں اور آپ کو مباہلہ کے وقت سے پیشتر ہو چکے ہوئے تھے (جیسا کہ لڑکے کی عمر سے ظاہر ہے) تو مباہلہ کے وقت یا اپنے خصم کو اپنے ہاتھ کا لکھا تحریر کر دینے وقت ہی کیوں نہ آپ یا آپ کے خدا نے مبارک احمد کی ملت فوت کو عذاب مباہلہ سے مستثنیٰ کر دیا تھا؟ تاکہ آپ کی رُو سیاہی نہوتی - کاش آپکو یا آپکے ایسے فضول الہام کرنے والے کو اب اس تبصرہ لکھنے سے پیشتر ہی کچھ عقل ہوتی تو تم ان الہاموں کو ابھی مشتہ بعد از جنگ سمجھکر ہم سے اپنا سر نہ توڑ والتے - ذرا ہوشیار ہو کر آرد سنئے - اور بیشک کھلے دل سے سُنئے کہ آپ کا یہ فرمانا بھی بالکل ٹھیک نہیں کہ مبارک احمد مباہلہ میں شامل نہیں تھا کیونکہ جو مباہلہ آپنے فاضل امرتسری سے کیا ہے وہ روبرو یا روبرو میدان میں آکر (مطابق کلام الٰہی کے) نہیں کیا تھا بلکہ اُسی منحوس گھر بیت الفکرات میں اپنے بال بچوں میں بیٹھے ہی فقط قلم سے دھر گھسیٹا تھا - لہذا فقط اکیلا مبارک احمد ہی نہیں گھسیٹا بلکہ آں خانہ ہمہ گھسیٹا شدہ است اسی لئے اُس کے بقایا لوگوں کی نسبت بھی خواہ وہ آپکے عزیز ہیں یا بہت قریبی رشتہ دار ایکدم سب کی موت کی ایک زبردست خوش خبری آپکو مل چکی ہے جیسا کہ حضور نے اپنی آئندہ رُو سیاہی مٹانے کی خاطر ابھی سے اپنے خصم کو اس تبصرے میں لکھکر خوش خبری سُنا دی ہے کہ "ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریبی متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا -

مرزا جی! بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے کہ سان فرانسسکو (ملک امریکہ) کے لوگ کہ جنکو آپ جیسے کی کبھی (ہوا) ہوا بھی نہیں لگی انکو تو آپ یہ فرماویں کہ وہ آپکے منکرین ہونے کے سبب زلزلوں سے تباہ کئے گئے اور جب اپنی مبارک احمد کی باری آئی تو وہ مباہلہ کرنیوالے کی گود میں بیٹھا ہوا بھی مباہلہ کے اثر سے الگ بتلانے لگ گئے؟ شاید حضور کے خاندان کا قاعدہ نیا شد ہیگا "انی مع اللہ فی کل حال" یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں" لکھتے ہوئے اور برخلاف اسلام کے آریوں کے اصول کو قبول کرتے ہوئے شرم نہیں آئی؟ یا آپ نے اس غلط خواب و خیال کی بات کو حالت سکر میں لکھا ہے؟ کیا روح - مادہ اور خدا تینوں ابدی ہیں؟ اور روح مادہ کے آپ جیسے پتلے کا خدا کے ساتھ ہر حال یا ہمیشہ ہونا - دونوں باتیں ایک ہی ہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ خود تو آپ آریہ کہلانا پسند نہیں کرتے جبکہ آپکی اصولوں کے مطابق آپکے ڈھکوسلے - دلی خیال یا الہام ہوتے ہیں - تف - پھر اس سے آگے چلکر

ahmadimuslim.de

یہ آپ کے الہام کیسے نقیض، غلط اور لغو ہیں کہ یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ "بیٹے تو ر(شکست) بیماری مگر خدائی امتحان کو قبول کر" اور یہ بھی ان کی نسبت الہام تھا کہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اس الہام میں بھی اس مصیبت کی طرف اشارہ تھا۔ آپ کے اس پہلے الہام سے تو ظاہر ہے کہ آپ کے خاندان کو کہ جس میں خود بدولت سب سے پہلے شامل ہیں) اس مبارک احمد کی موت والی مصیبت و امتحان الٰہی کو منظور و قبول کرنے کی تاکید ہے مگر دوسرے الہام سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کا مبارک احمد حضور کے خاندان کی محض ایک گندگی تھا کیونکہ الہامی آیت کا اصلی ترجمہ یہ ہے۔ "بالتحقیق اللہ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست کو الگ نکال دیوے اے گھر والو۔" سو بقول حضور کے خدا نے بیٹے ہیں سے نکال دیا گیا وہی سارے گھر کی نجاست ہوا۔ لہٰذا اس میں

تو آپ کے گھر والوں کو مبارک احمد کے مرنے سے گھر کی گندگی نکل جانے کی جو رحمت ہوئی ہے اس کے شکریہ کی ان کو تاکید ہے جیسا کہ ان کا گھر مبارک احمد کے مار دینے سے خدا نے خس کم جہاں پاک کر دیا۔ پس کہاں اس پہلے الہام کے الٰہی امتحان کی مصیبت و زحمت اور کہاں دوسرے الہام میں گھر کے گند ہوتے جانے کی رحمت ہم میں تفاوت رہ از کجا تا بکجا۔ مگر حضور ہیں کہ اپنی پراگندہ دماغی سے لیے من گھڑت غلط الہاموں کو اپنے حاشیہ دار ترجموں سے موم کی ناک کی طرح اپنی اور اپنی جماعت کی جھوٹی و کھوکھلی تسلی و دلجمعی کی خاطر جدھر چاہیں مروڑ لیتے جا رہے ہیں۔ اس سے ذرا اور آگے بڑھ کر مرزا صاحب نے اپنے اس تبصرہ میں ایک اور الہام دنیا میں اپنی روسیاہی کرنے والا۔ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق لکھا ہے کہ "جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے الہام کیا انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔" مرزا صاحب نے اپنے اس خوشخبری دینے والے الہام کو اپنی طرف سے تو ایسے لفظوں کو ترکیب دیکر لکھا ہے کہ تا ایک سادہ لوح جاہل مرید کو یہ معلوم ہو کہ گویا مرزا صاحب کو اب مبارک احمد کے غم سے بالکل بے فکری ہو گئی ہے اور اس الہام سے آپ بڑے ہشاش بشاش ہو گئے ہیں۔ مگر ایک میرے جیسا مرزا جی کا پرانا نباض ہوں۔ ایسے فریبوں۔ افترا پردازیوں سے اور نیز اسنے درجہ کا واقفکار بھی مرزا صاحب کے اس ڈھکوسلے کو بخوبی سمجھ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اول تو مرزا صاحب اگرچہ بالفرض ایسا ہی ہو مگر مبارک احمد کا جو صدمہ آپ کے دل و دماغ پر پہنچ چکا ہے سو ہر صورت میں باہو پہنچ ہی چکا ہے۔ اب اگر بمنزلہ مبارک احمد کے دس ہزار عبد الحکیم کیوں نہ پیدا ہو جاویں اور شیخ چلی سے بڑھ کر خواہ آپ ساری دنیا کے باوا آدم کیوں نہ بنجاویں تو وہ وقت ہی ہاتھ آسکتا ہے اور نہ وہ آپ کو دنیا میں روسیاہی والا نیوالا اور نامرادوں میں شامل کرنیوالا مبارک احمد ہی پھر مل سکتا ہے ہاں سہ صد سال میتواں ہمتا گرستن و جس طرح سے آن

اپنے ہاتھوں کی مباہلہ نامہ طبعوں تحریروں کو آپ چاٹ کر بھی واپس نہیں لے سکتے۔ اسی طرح سے جو زبردست لعنتی صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا آپ کے روح۔ دل۔ دماغ بلکہ جناب کی کل امت پر پڑا ہے وہ ہرگز ہرگز آپ کے سر سے تا قیامت نہیں ٹل سکتا۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے میرے انصاف کو کہ میں آپ کا مخالف ہو کر بھی مانتا ہوں کہ اس تبصرے میں جناب نے یہ بات بالکل بجا اور درست فرمائی ہے کہ "خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں" مگر افسوس ہے کہ خدا کے عذاب مباہلہ نے آپکی عقل و ہوش کو کچھ ایسے جھوٹ چکر میں ڈالا ہے کہ آپ خود ہی اپنے اس بچے اور سنہرے قانون کو کھٹکے چھاپ کر مشتہر کر کے ناحق اور فضول بچنے کی خاطر جھٹلا رہے ہیں۔ حالانکہ جو صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا بذریعہ مبارک احمد کی موت کے آپ کی جان و ایمان و مریداں پر خدا نے ڈالدیا ہے وہ ہرگز ہرگز اب ٹل نہیں سکتا کیونکہ "خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں"

میں آپ کے اس اشتہاری تبصرے کے لفظ لفظ پر جرح کر کے عامہ اہل اسلام کو روبرو آپ کی جھوٹی نبوت کو طشت از بام کرتا مگر چونکہ کافہ اہل اسلام آپ جیسے جھوٹے لغو اور فضول آدمی کے ڈھکوسلوں سے آگاہ ہیں اور آپ کے اشتہاروں اور کاغذی مہارلوں کی ایک کوڑی بھی قیمت نہیں جانتے۔ علاوہ اس کے آپکی ہرزہ سرائی۔ لغوگوئی۔ دریدہ دہنی۔ دروغگوئی۔ افترا پردازی۔ غلط نویسی۔ بیہودہ۔ وغیرہ بھندیت ہٹ دھرمی سے میں خود بھی طرح سے آگاہ ہوں اسلئے خواہ مخواہ اپنے عزیز و بزرگ ناظرین کی زیادہ سمع خراشی پسند نہیں رکھتا۔ (مولوی محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

---

## غربت فنڈ

ہیں مندرجہ ذیل رقوم اس ہفتہ وصول ہوئیں۔
مستری غلام نبی از امرتسر عہ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب از پشنہ ۴۔

فنڈ غربت۔ بقایا سابقہ ہے کل میزان۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار جاری کیا گیا

(۱) مدرسہ باقیات الصالحات مسلمات کرنول (۲) محمد عبد الغفور موضع ہیو جا گاؤں ڈاکخانہ علاوہ ضلع پورنیہ (۳) محمد عبد الواحد قاضی پرگنہ تالیکوٹ ضلع بیجاپور۔

بابو عبد الحی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر پولیس پشاور ایک ایسے صاحب کے نام اخبار ایک سال تک مفت جاری کرانا چاہتے ہیں جو خود تو اخبار اہلحدیث کی قیمت بوجہ تنگدستی دا نہ کر سکتے ہوں مگر شائق مطلب اور خریدار اخبار اہلحدیث کا بنکر اس کی قیمت دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔

درخواست نمبر ۳، محمد عبد العزیز موضع ...حسینی تحصیل شرقپور ضلع لاہور نمبر ۴ ...خانقاہ موضع کی ...ڈاکخانہ نوکھا ضلع لاہور نمبر ۵، سیکرٹری انجمن معین الطلبا ...ضلع سیالکوٹ
نمبر ۶، سید عبد الرحیم امام مسجد محلہ محی الدین ...پوسٹ صالحپور ضلع کٹک

# فتاوے

**تصحیح:** اہلحدیث مورخہ ذی قعدہ ۱۴ ستمبر کے فتوے نمبر ۲۲ میں غلطی ہو گئی جو وراثت کا مسئلہ ہے وہ اصل یوں ہے

میت ۳۰

لڑکیاں ۱۸ - پوتے ۲ پوتیاں ۵

**س نمبر ۴۳** - ٹوپی نیچے لیس کی جس کا لیس دو انگل یا تین انگل یا چار انگل چوڑی ہو۔ اس کا پہننا کیسا ہے جائز یا ناجائز۔

**س نمبر ۴۴** - انگوٹھی چاندی کی مردوں کو پہننا کیسا ہے۔ جائز یا ناجائز۔ اور اگر جائز ہے تو کتنا وزن بھر جائز ہے۔

**س نمبر ۴۵** - نماز میں رکوع میں امام کے ساتھ ملنے سے وہ رکعت ہو گی یا نہیں۔

**س نمبر ۴۶** - عورتوں کو جانور ذبح کرنا چاہیئے یا نہیں۔

**س نمبر ۴۷** - نماز جنازہ بعد نماز عصر کے پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ کیونکہ حدیث میں لا صلوۃ بعد العصر ہے اور نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا چاہیئے یا نہیں۔

**ج نمبر ۴۳** - ایسی (ٹوپی کا پہننا جائز) ہے منع کی کوئی وجہ نہیں بشرطیکہ ریشمی نہ ہو۔

**ج نمبر ۴۴** - چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے مباح ہے وزن ایک مثقال تک حدیث میں آیا ہے۔ **ج نمبر ۴۵** - اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ اصح یہ ہے کہ نہیں ہوتی

**ج نمبر ۴۶** - عورتوں کا ذبیحہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

**ج نمبر ۴۷** - نماز جنازہ صرف دعا ہے یہ وہ نماز نہیں جس میں رکوع اور سجود وغیرہ ہوتے ہیں اس لئے اس کی ممانعت کسی وقت نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے لا نقبر فیہن موتانا یعنی جن اوقات ثلاثہ (طلوع۔ غروب۔ اور زوال) میں نماز منع ہے ان اوقات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو قبروں میں داخل کرنے سے منع فرمایا ہے اس حدیث سے نماز جنازہ کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ قبر میں مردے کو داخل کرنے کی ممانعت ہے۔ شریکٹ وصول داخل غریب فنڈ۔

**س نمبر ۴۸** - ایک شخص ایک عورت کو نکاح کیا ایک لڑکا تولد ہوتے ہی وہ عورت مر گئی۔ بچہ ننہیال کے یہاں پرورش پاتا۔ وہ شخص دوسرا نکاح کر لیا اس سے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ وہ شخص بھی مر گیا۔ اب اس کا لڑکا جو پرورش پاتا تھا جوان ہو کر اپنا نکاح بھی آپ کر لیا اور اپنی جائداد اپنی عورت کو بخری کر دیا۔ اس سے بھی دو لڑکیاں ہیں وہ شخص بھی مر گیا۔ اب جو اس کے دوسرے بھائیاں بہن جو زندگی میں اس سے کچھ تعلق نہیں رکھتے تھے اب اس کی موت سے حقدار ہونے کا دعوی کرتے ہیں اس کا جواب عنایت فرماویں اجر اوس کا اللہ تعالی عطا فرماویگا۔ (محمد شریف مسکر بنگلور)

**ج نمبر ۴۸** - لڑکا جو الگ پرورش پاکر جوان ہوا اور نکاح کیا اس کی متروکہ جائداد میں اس کے بھائیوں کا حصہ ہے۔ دو لڑکیاں دو ثلث مال لینگی اور بیوی آٹھواں حصہ۔ باقی بھائی بہن۔ غرض ایک روپیہ میں سے ۲ بیوی کے۔ ۱۰ لڑکیوں کے باقی برادران کا۔

**س نمبر ۴۹** - گائے کہانے کا حکم اور اس کی حلت قرآن مجید سے کس طرح ثبوت ہے اور ویسا ہی حدیث شریف سے اس بارہ میں رسول اللہ کا قولاً یا فعلاً کس طرح کیا ثبوت ہے ذرا تفصیلاً جواب فرماویں۔

**س نمبر ۵۰** - بغیر اذن باپ موجودہ کے نکاح جو صحیح نہیں۔ نکاح خوان ملا اور اہالیئے مجلس سب گناہگار اور نکاح مذکور نادرست تو اس کی صورت درستی کیا کچھ ہے۔ یا نہ اور وہ سب گناہگار کس سزا یا کفارہ سے پاک ہو سکتا ہے اور وہ دونو زن و مرد گناہگار کی پاکی کیسے ہو گی۔

**س نمبر ۵۱** - تعویذ بلا شرکیہ بھی کوئی منع کہتے ہیں کہ اس میں توکل علی اللہ چھوٹ جاکر تعویذ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اور تعویذ باندہنے کے ثبوت ہی قرآن حدیث سے نہیں ہے اگر ہے تو کوئی دکھلا دیویں اور حال یہ کہ بیدین و بدعتی وغیرہ سب تو بلاؤں میں شرک وغیرہ منتر انت کتنا کچھ کرتے ہیں مگر دینداروں میں خصوصاً یہ دو فعل کہ دعا بلا شرکیہ اور صدقہ کا عمل بکثرت ہے یہ از تعلیم علماء و بزرگواراں چلا آتا ہے جس کے جواب بھی قدرے تفصیل وار فرمائے پورہ شبہ چھوٹ سکتا ہے عند اللہ ضرور ماجور ہو نگے (ابو السعید عبد المجید از حمیرپور)

**ج نمبر ۴۹** - قرآن مجید میں انعام کا لفظ ہے اور انعام گائے کو بھی شامل ہے۔

**ج نمبر ۵۰** - بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا لیکن جنہوں نے پڑھایا ہے جب تک اون کی نیت کا حال انہی کے بیان سے ظاہر نہ ہو ان پر فتوی نہیں لگایا جا سکتا۔ البتہ کام ناجائز ہے۔ اگر انہوں نے ان علماء کی تحقیق کے موافق کر دیا ہے جو ولی کی ضرورت کو تسلیم نہیں کرتے تو گناہ بھی ان کو نہیں اور ان کے مذہب کے مطابق نکاح بھی صحیح ہے لیکن حدیث میں آیا ہے لا نکاح الا بولی۔ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا۔

**ج نمبر ۵۱** - حدیثوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض آیات قرآنی لکھوا کر بچوں کے گلے میں ڈلوا دیتے تھے۔ شرکیہ تو ہرگز جائز نہیں۔ توکل اور چیز ہے جواز اور چیز ہے۔ دوا کرنا کرانا۔ دم کرنا کرانا وغیرہ جائز ہیں مگر توکل اس کے اعلی ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ کام اس نیت سے کرے کہ خدا نے ان میں تاثیر رکھی ہے پس یہی

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مرزائیوں** اور آریوں کے اخباروں میں آریہ کانفرنس کے متعلق خوب لیکچر بازی ہو رہی ہے
**مرزا صاحب** نے جو اپنی نبوت کو پیش کیا تو آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ آجکل جو سب سے زیادہ ڈھیٹھ ہوتا ہے وہ نبوت کا دعوی کرتا ہے (ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر۔ سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپ کی)

**گورنر بمبئی** نے بذات خود حاجیوں کا کیمپ ملاحظہ فرمایا ہے جس سے اُمید ہوتی ہے کہ حاجیوں کی تکالیف میں کمی ہو جائیگی۔

**صوفی** انبا پرشاد عدم ثبوت جرم پر بری ہو گیا۔

**مکہ شریف** سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک حبشی قوم کی عورت وبائے ہیضہ سے ہلاک ہو گئی (خدا خیر کرے۔)

**آگرہ** میں اسسٹنٹ افسر حفظان صحت نے ایک یکہ والے کو اس کی مرضی کے خلاف طاعون کا ٹیکا لگانا چاہا تھا جس سے دونوں میں لڑائی ہوئی یکہ والے نے افسر کے زور سے ضرب رسید کی جس کے اثر سے افسر مر گیا۔

**امیر صاحب** سرحدی چوکیوں میں پہلے سے زیادہ سپاہ بڑہانا چاہتے ہیں کہ برٹش سرحد کے لٹیرے اتفاق سرحد کے اندر نہ جانے پائے۔

**نواب وقار الملک** علیگڈہ کالج کے سکرٹری مقرر ہو گئے۔ (مبارکباد)

**مدینہ منورہ** اور مکہ معظمہ کے مابین بھی ریلوے کی تیاری کا انتظام عملی طور پر شروع ہو گیا ہے امید ہے کہ ایک سال یا کم و بیش مدت میں یہ حصہ بھی تکمیل کو وہ پہونچ جائیگا

**نواب محسن الملک** مرحوم کی یادگار میں جس بورڈنگ ہوس کا تعمیر ہونا قرار پایا ہے اس میں پانچ کمرے اولڈ بائز کی طرف سے تعمیر کرائے جائینگے۔ جن کی لاگت چھ ہزار روپیہ ہوگی۔

**مہاراجہ بڑودہ** نے بیس ہزار روپیہ بڑودہ کی جامع مسجد کی مرمت کیواسطے منظور فرمایا ہے۔ (دیانندیو! کہاں ہو؟ جلد پہنچو۔)

**کلکتہ** میں بھی کانگرس کے ہر دو فریق میں کانگرس کے معاملات پر نزاع بڑھ رہی ہے۔ انتہائی خیالات کے بنگالی اخبارات بابو سریندر ناتھ بنرجی کو سخت سست کہہ رہے ہیں

**حال** کی بارش سے بنگال کی فصل ربیع کو بہت فائدہ پہونچا نیز پچھلے دنوں جو وہاں گرمی کی لہر محسوس ہو رہی تھی وہ رفع ہو کر اچھا خاصہ جاڑا شروع ہو گیا ہے۔

**حضور سلطان** روم نے تاکیدی حکم نافذ کیا کہ حجاز ریلوے جلدی تعمیر کیجائے تاخیر نہونے پائے۔

**سری نگر** کشمیر میں جمعرات کی شام کو سخت آتشزدگی سے کارخانہ ریشم کا دو لاکہ کا نقصان ہوا۔

**خبر** ہے کہ صوبہ بہار میں قسمت پٹنہ کو توڑ دینگے۔ اس کی بجائے ایک کے دو قسمتیں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

**تازہ** رپورٹ فصلات پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۰ دسمبر سے معلوم ہوا کہ حالت بدستور سابق چلی آتی ہے۔ اور بارش تمام پنجاب میں کہیں بھی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہیں بعض ضلعوں میں نرخ اجناس اور بھی گراں ہوتے جاتے ہیں۔

**جاپانی** گورنمنٹ ملک کوریہ میں اپنی فوج اضافہ کرنی چاہتی ہے۔ اُس کی ضرورت پائی گئی۔

**ایک** مصری رئیس مصطفیٰ خالد نے ایک سو پونڈ کا چندہ حجاز ریلوے فنڈ میں دیا **دو** نئی تارپیڈو کشتیاں جن کا نام پیک شوکت اور برق سطوت ہے حال میں یورپ سے تیار ہو کر قسطنطنیہ کو آ رہی ہیں۔

**سلطان المعظم** نے مکہ سے عرفات ریلوے تیار کرنیکا حکم صادر فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ۱۳۲۶ھ کے حج سے پیشتر مکہ اور مدینہ کے درمیان ریلوے مکمل ہو جائیگی۔

**مقدونیہ** میں آجکل مفسد ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں۔ ترکی گورنمنٹ سرغنوں کی گرفتاری کی فکر میں ہے۔

**قسطنطنیہ** سے روٹر کا جو برقی پیغام آیا ہے اس سے نہایت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ آجکل ترکی فوجوں کے حلقوں میں نہایت چستی اور سرگرمی پائی جاتی ہے۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایرانی ترکی سرحد پر ایرانیوں کی کثیر التعداد فوج چڑھ آئی ہے۔ ممالک محروسۂ عثمانیہ کی سرحدی چھاؤنیوں کو سپاہ بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہتھیاروں کے بکس روانہ ہو رہے ہیں۔ بہت توپ خانہ بغداد کو روانہ ہو گئے ہیں۔

**خشک سالی** کی وجہ سے امسال بنگال کی فصل چاول کو بھی بہت نقصان پہونچا۔

**مراکو** کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ معزول شدہ سلطان عبد العزیز نے شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اور اب اس کی طاقت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ مشہور جنگجو قبائل سلطان عبد العزیز کو بادشاہ تسلیم کرکے اُس کی جمعیت سے مل گئے ہیں۔

**سردار** نصر اللہ خاں کو امسال حج کرنا تھا لیکن خبری گئی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے پنا ارادہ فسخ کر دیا ہے۔

ahmadimuslim.de

# مومیائی

## کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

### عالی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم و دماغ کو طاقت بخشتی ہے حسب مضمون مشتہر

(ثناء اللہ ۔۔۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ۔۔۔)

۔۔۔ زریں تحریر

میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور دوبارہ منگوانے کا وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھ پر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں ۔۔۔

### جناب احمد الدین صاحب از مقام لام ڈھنگ ملک آسام لکھتے ہیں

مہربانی کرکے آدہ پاؤ مومیائی اور بھیجدیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے آدہ پاؤ بذریعہ وی پی آپ سے منگوائی تھی۔ (۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء)

**مومیائی کے مختصر فوائد**

مقوی باہ ۔ مولد منی ۔ مقوی دماغ ۔ درد کمر جریان منی اور ابتدائی سل دق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان بچے ۔ بوڑھے اور عورت سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ للعہ

**برقی سٹ**

اس میں تین شیشیاں ہیں ایک برقی روغن کی جس کے استعمال سے بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ دوسری روغن طلا کی جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے انتشار کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور تیسری شیشی خوردنی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے۔

**مینیجر دی میڈیسن ایجنسی ۔ کٹرہ ۔۔۔ امرتسر**

# کتبخانہ ثنائی

**تفسیر ثنائی**

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست عقلی و نقلی ۔۔۔ آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول ۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم ۔ ۔۔ آل عمران و نسا ۔۔ ۱۲

جلد سوم ۔ ۔۔ مائدہ سے تا اعراف ۔۔

جلد چہارم ۔ ۔۔ ۔۔۔

جلد پنجم ۔ ۔۔۔ تا ۔۔۔

**ترک اسلام**

مہاشہ دہرمپال کے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب ۔ قیمت ۔۔۔

**تغلیب الاسلام**

**ہر چہار جلد مکمل**

مہاشہ دہرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب ۔ یہ کتاب عمدہ طریق سے لکھی گئی ہے۔ دہرمپال کی ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے۔

**مناظرہ نگینہ**

یہی مباحثہ جس میں آریوں کو ایسی شکست ہوئی کہ آج تک مباحثہ کی جرات نہیں ہوئی۔ قیمت ۔۔۔

**مینیجر اہلحدیث ۔ کٹرہ سفید ۔ امرتسر**

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered L. No. 352)

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

# اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد پنجم نمبر ۱۱

## شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے
والیان ریاست سے
رؤسا و جاگیرداران سے
عام خریداروں سے
ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر مورخہ ۵/۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

# خدا۔ انسان اور دنیا کی باہمی تعلقات کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے

اس عنوان سے ایک بسیط مضمون عیسائیوں کے رسالہ تجلی میں منقول از بدرس نکلا ہے چونکہ مضمون بہت عمدہ اور فیصلہ کن ہے اس لئے ہم بھی اسے تمام کا تمام نقل کر کے مختصر مختصر ریمارک کرتے ہیں۔ راقم نے یہ مضمون اگرچہ عیسائی مذہب کی تائید میں لکھا ہے مگر واقعات اور مسیحی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ مضمون موجودہ عیسائی مذہب کی تائید میں نہیں بلکہ تردید میں ہے اسکا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ کل مضمون چھ فقروں میں ہے۔ پس ناظرین فقرہ فقرہ مع جواب بغور سنتے جائیں۔ راقم مضمون لکھتے ہیں:۔

"۱۔ خدا کی نسبت مسیحی مذہب کی کیا تعلیم ہے؟ خداوند مسیح نے فرمایا کہ خدا باپ ہے اور بنی آدم اس کے فرزند۔ اس تعلیم سے ظاہر ہے کہ مسیحی مذہب خدا کی شخصیت کا قائل ہے اور اس لفظ کو انہیں معنوں میں خدا سے منسوب کرتا ہے جن معنوں میں اس لفظ کا اطلاق انسان پر ہوتا ہے۔ الٰہی اور انسانی ذات میں ایک قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ انسان سوچتا اور ارادہ ٹھانتا ہے۔ راستی اور ناراستی میں تمیز کرتا ہے اسی طرح خدا بھی عقل اور مرضی اور اخلاقی طبیعت رکھتا ہے وہ بھی سوچتا ہے۔ ارادہ کرتا ہے اور راستی اور ناراستی کا مطلب بھی اسکے نزدیک وہی ہے جو ہمارے نزدیک ہے پس وہ ایک صاحب عقل صاحب اخلاق صاحب ادراک اور صاحب احساس ہستی ہے" (تجلی صفحہ ۲۵ بابت دسمبر ۱۹۰۷ء)

**ریمارک**۔ اس فقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام انسان خدا کے فرزند ہیں اور خدا انسان کے مشابہ ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں تو انجیل اس کے مخالف ہمکو بتلاتی ہے۔ غور سے سنئے!

"مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائینگے۔ جو

**اطلاع ضروری**۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت [illegible]

تمہیں دُکھ دیں اور ستائیں تم اُنکے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو" (انجیل متی۔ ۵ باب کی ۹-۴۵)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح صلح کاروں یعنی صرف نیک کرداروں کو خدا کے فرزند فرماتے ہیں لیکن بُرے لوگوں کو کیا کہتے ہیں۔ غور سے سنو!

"اے سانپو! اور سانپ کے بچو! تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے؟"

(متی۔ ۲۳ باب کی ۳۳)

حضرت مسیح کے پاس غیر اسرائیلی عورت نے آنکر دعا کی درخواست کی تو حضرت ممدوح نے فرمایا۔

"یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو پھینک دیں" (متی۔ ۱۵ کی ۲۶)

ان دونوں حوالوں میں حضرت مسیح نے بداعمال بلکہ غیر اسرائیل کو سانپوں اور کتوں کے فرزند قرار دیا ہے۔ پس اتنے ہی سے راقم مضمون کا دعویٰ غلط ثابت ہوا کہ خدا باپ ہے اور بنی آدم اُس کے فرزند ہیں۔ تمام بنی آدم نہیں بلکہ صرف نیکوکار اُس کے فرزند ہیں۔ ہاں قرآن مجید یہ دعویٰ ان لفظوں میں تو نہیں کرتا۔ کہ خدا اور بندوں کے تعلقات بتلانے کو باپ اور بیٹے کا لفظ بولے جس سے ناواقف لوگ غلطی میں پھنسکر خدا کو اپنے صلبی باپ کی طرح سمجھ لیں اور گمراہی کے گڑھے میں گریں بلکہ معانی کے لحاظ سے اس سے عمدہ اور ہدایت کے لحاظ سے اس سے بہت وسیع لفظ فرمایا ہے۔ غور سے سنو! اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنی کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے حال پر بڑا ہی مہربان نہایت رحم والا ہے۔

**نوٹ**۔ انجیل کے محاورے میں خدا کے بیٹے کا لفظ مقبول اور مقرب بندے پر بولا جاتا ہے۔ اس سے صلبی بیٹا مراد نہیں ہے۔ ان معنے کو واضح کرنے کے لئے رومیوں کے ۸ باب کی ۱۴ کو دیکھنا چاہئے۔ جہاں لکھا ہے:۔

"جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے وہی خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دکھ اٹھائیں" (حوالہ مذکور)

یہ حوالہ ہمکو صاف بتلا رہا ہے کہ انجیلی محاورہ میں صرف مسیح ہی خدا کا بیٹا اور فرزند نہیں ہے بلکہ ہر ایک نیک بندہ خدا کا فرزند اور بیٹا بلکہ وراثت میں مسیح کا شریک ہے۔ قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ محاورہ یہودیوں میں بھی مروج تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ۔ یہودی کہتے ہیں ہم خدا کے بیٹے اور محبوب ہیں۔ جواب دیا قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ اگر تمہاری بات سچ ہے کہ تم خدا کے بیٹے یعنی محبوب ہو تو خدا تمکو تمہاری شامت اعمال پر عذاب کیوں کرتا ہے؟ بلکہ تم اُس کی مخلوق میں سے بندے ہو اور بس)۔

اس آیت میں یہودیوں کا ابن اللہ کہلانا ثابت ہوتا ہے مگر عیسائیوں نے اس مسئلہ میں غلو کر کے ابن اللہ کے معنے بگاڑ دیئے۔ یہانتک کہ نوبت گذری کہ مسیح خدا کا حقیقی بیٹا ہے چنانچہ آجکل اِس قسم کی تحریریں ہمکو ملتی ہیں۔ پادری فنڈر مفتاح الاسرار میں لکھتے ہیں۔

"مسیح الکلمۃ اس مضمون سے کہ وہ سب مخلوقات سے الگ اور اعلیٰ ہے اور مخلوقات میں اس کی مانند نہیں اور انسان کے بیٹے سے مشابہت فقط یہ ہے کہ جیسا آدمی کا بیٹا باپ سے خلق نہیں ہوتا بلکہ گویا اُس کی صلب سے انتقال کر کے تولّد پاتا ہے اور ذات میں اپنے باپ کی مانند اور شبیہہ ہے۔ ایسا ہی مسیح خدا کا بیٹا بھی خلق نہیں ہوا۔ بلکہ ازل سے اللہ کی ذات پاک سے ظہور پایا۔ گویا اُس سے متولد ہوا"

(مفتاح الاسرار صفحہ ۲۴)

چونکہ یہ غلو اپنی حد سے بڑھکر عوام کی نظروں میں کچھ اَور ہی رنگ دکھانیوالا تھا۔ اسلئے قرآن مجید نے اس لفظ کی اصلاح کرنے کو فرمایا اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ (خدا کی اولاد کیسے ہو سکتی ہے اُسکی تو بیوی بھی نہیں ہے) سچ ہے ؎

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عباد ٭ نہ عنایت تجھے درکار کسو کی نہ حمایت
نہ شراکت ہی کسو سے نہ کسو سے ہی قرابت ٭ نہ نیابت نہ ولادت نہ بفرزند تو حاجت
توجلیل الجبروتی توامیرالامرائی

مسلمانوں کو جو آج اس ابن اللہ کے لفظ سے نفرت ہے اُس کے جواب دہ یہی غالی عیسائی ہیں جنہوں نے اس لفظ کو خلاف محاورہ انجیل کے استعمال کیا اور لوگوں سے کرانا چاہا ورنہ اصل موقع پر اسکا استعمال کچھ ایسا برا نہ تھا۔ ہاں مجازی تھا۔ لیکن چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے اسی لفظ سے بہت سے لوگ غلطی کھا چکے تھے اس لئے قرآن شریف نے اس لفظ کو استعمال نہیں کیا بلکہ بجائے اس کے مرادی معنے کا اصل لفظ رکھا چنانچہ حضرت مسیح کی شان والا مقام میں وہی لفظ فرمایا ہے۔ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ یعنی حضرت مسیح دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والا اور خدا کے مقرب بندوں سے ہے ٭

راقم مضمون کا دوسرا دعویٰ کہ مسیحی مذہب میں خدا انسان [illegible]

عیسائی مذہب کے مطابق البتہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ خدا انسان کی طرح سوچتا ہے اسی طرح اپنی سوچ میں بعض اوقات غلطی بھی کرجاتا ہے بعض اوقات اُس کی سوچ کے برخلاف بھی واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں عیسائی مذہب جو ہمکو بتلاتا ہے یہ ہے کہ:-

"اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دل کے تصوّر اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا اور انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کیونکہ میں اُنکو بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ مگر نوح پر خداوند نے مہربانی سے نظر کی" (پیدائش باب ۶ سے ۸ تک)

اس عبارت کا مدعا کیا ہے؟ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ خدا خود اپنے کئے پر انسان کی طرح پچھتاتا ہے۔ انسان کی طرح اسکی سوچ بچار کے برخلاف بھی بعض اوقات ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اوقات کام کرتے ہوئے وہ تھک بھی جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"چھ دن میں خداوند نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اور ساتویں دن آرام کیا اور تازہ دم ہوا" (خروج ۳۱ باب کی ۱۷)

مگر قرآن مجید خدا تعالیٰ کو ایسا نہیں مانتا بلکہ وہ ایسے ہی خیالات کا رد کرنے کو فرماتا ہے وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ (آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے خدا کو تکان نہیں ہوا) وہ فرماتا ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (خدا کو بندوں کے آگے اور پیچھے کے سب واقعات معلوم ہیں) اس لئے کسی کام پر پچھتانا اُسکی شان کے خلاف ہے۔ غرض قرآن مجید اس موقع میں انجیل کے مقابلہ پر لگا نہیں کھاسکتا۔

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
اُن میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

(باقی باقی)

## آگرہ کی بازاری اخبار مسافر نے

اس ہفتہ ایک اور گپ ہانکی ہے اگرچہ روز پیدائش سے آپ کو راست گوئی سے تعارف ہی نہیں ہوا، تاہم اس ہفتہ کی گپ دنیا میں سب گپوں سے زیادہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"چونکہ لاہور آریہ سماج کی مذہبی کانفرنس سالانہ جلسہ میں میاں ثناء اللہ امرتسری کو مدعو نہ کیا اور بجائے اُنکی مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو بھرتی کرلیا۔ بیچارے امرتسری نے سال بھر میں ایک مضمون تیار کیا اور ۲۴ صفحوں پر چھپوا بھی لیا۔ جسکی قیمت صرف دو پیسہ رکھی ہے۔ اگر آریہ سماج لاہور میاں پر کچھ بھی مہربانی کرتی تو بعید نہ تھا کہ سو دو سو کاپی فروخت ہو جاتی۔ کیا تھا۔ دس روز کا قورمہ پلاؤ تھا۔ لاہوری بھائیوں نے بہت برا کیا جو بیچارے کی ایک سال کی محنت پر پانی پھیر دیا۔ ہر سال آپکو بلاتے تھے مگر خشک ہی چلے جاتے تھے۔ اس مرتبہ آپنے ابھی سوچی تھی کہ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔ آریوں پر اعتراض بھی کرینگے اور روٹی بھی سیدھی ہو جائیگی مگر افسوس کہ ع دل کی دل ہی میں رہی آمدہ پوری نہ ہوئی۔"

(اخبار مسافر ۲۳ دسمبر کالم ۱)

اتنے مضمون میں آپ نے خیریت سے تین جھوٹ بولے ہیں۔ ایک تو یہ کہ میاں ثناء اللہ کو مدعو نہ کیا۔ حالانکہ مدعو کیا تھا مگر وعدہ کرکے آریہ سماج نے آئین اخلاق کے خلاف جلسہ میں شریک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ دوئم جھوٹ یہ کہ بجائے ثناء اللہ کے مرزا صاحب قادیانی کو بھرتی کر لیا۔ حالانکہ مرزا صاحب کسی کے بجائے نہیں تھے بلکہ مستقل بذات خود مدعو تھے۔ تیسرا جھوٹ جو سب سے بڑھکر سفید جھوٹ ہے یہ ہے کہ سال بھر میں مضمون تیار کیا۔ کوئی اس شریف الطرفین اور نجیب الطرفین سے پوچھے کہ کبھی کو کیا معلوم تھا کہ اب کی دفعہ آریہ سماج سالانہ جلسہ پر کانفرنس کریگی اور یہ مضمون رکھیگی جو کوئی سال بھر پہلے ہی سے تیار کرلیتا۔ تف ہے ایسے جھوٹ پر۔ نہیں معلوم جھوٹوں کے لئے آریہ دھرم میں کونسی جون مقرر ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ:-

"ایک کاپی بقیمت مقررہ ہمکو وی پی کرکے بھیجدیں تو ہم بعد ملاحظہ رسالہ مذکور برائے آئندہ آپ کے انتخاب کی لاہوریوں سے سفارش کر سکتے ہیں بس اس سے زیادہ آپ سے کیا ہمدردی کریں۔" (کالم ۳)

**جواب** بھیج تو دیتے۔ مگر تمہارا کیا اعتبار؟ اگر وی پی واپس کر دو تو ہمارا نقصان ہو۔ آخر تم بھی اسی تھیلی کے چٹے بٹے ہو جسکے تمہاری بدعہد آریہ لاہوری بھائی جنہوں نے وعدہ کرکے اور دعوت دیکر اپنے ہی قول پر قول کر دیا یعنی شیر پنجاب کے فولادی پنجہ سے نجات پانے کے لئے کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دیکر پھر انکار کر دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج کو شیر پنجاب کا نام سنکر لرزہ آجاتا ہے اور اسکی شکل دیکھ کر تو دہشت سے بالکل بے خود ہو جاتے ہیں جسکا ثبوت اب اظہر من الشمس ہو گیا ہے۔ اور پبلک کو خوب معلوم ہو گیا ہے کہ آریہ سماج اہل اسلام کے حملے برداشت کرنیکی تاب نہیں رکھتی۔

اور سنو! تمہیں وہ لیکچر بھیج تو دیتے۔ مگر تمہاری بھائی جاسنگھ دہرمپال کے منجر اندر سنگھ نے ایک کارڈ میں لکھا تھا کہ ایک نسخہ القرآن العظیم بھیجدیں قیمت مع محصول

ahmadiyyamuslim.de

ہیجو بجادیگی چنانچہ رسالہ ٹکٹ لگا کر بھیجا۔ تمہیں بہت ہی آگ لگی ہے جلتے ہو!

سے بیالا بہم گاوان وہ ما۔ کے کہا سمجھتے ہیں؟

کاش تم میں کچھ انصاف ہوتا تو تم آریہ سماج کا جواب دیتے ہماری پیش کردہ واقعات کی تحقیق کر کے فریقین میں سے جھوٹوں پر لعنت بھیجتے اور بد دیانتوں کو مطعون کرتے خواہ کوئی ہوتا مگر آریہ اور انصاف؟ ؎

ہیونا بکونسی خوبی ہے نہیں جو تم میں ✤ وصف انہیں ہیں جہاں ایک وفا نہیں ہی
(نائب اڈیٹر)

## اہل فقہ اور رافضی برادری

؎ خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔

جب سے اہل فقہ جاری ہوا اور اس نے امام بخاری اور صحیح بخاری کی توہین کرنی شروع کی۔ دانا لوگ اُسی وقت سے سمجھ گئے تھے کہ یہ حال ... ہمارا بیان تو یہ تھا ... شک ہے کہ لکھنؤ کا حنفی اخبار ... کے اس وطیرہ سے چونکا تھا اور اس نے صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ اہل فقہ بھی رافضیوں کے ہم زبان ہے۔ ... شان آج اس کا اصل بخوبی ہوگیا۔ شیعوں کا رسالہ اصلاح جو اپنی بد زبانی اور دل آزاری میں آگرہ کے اخبار مسافر سے کم نہیں۔ اہل فقہ سے محبت اور مودت کے تعلقات بتلاتا ہوا لکھتا ہے کہ حنفی شیعوں کا ساتھ خواہ ... کسی امر میں موافقت نہ صرف بوجہ تعلق کے ہے بلکہ فرقہ حنفی کے اکابر ہمیشہ ... معترف ہیں کہ امام اعظم شاگرد جناب امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہ السلام تھے۔ اس پر باوصف مخالفت جو زیادہ تر بوجہ سلطنت تھی ان میں ایسا اختلاف ... بہت سے مواقع میں ایک دوسرے کا شریک رہا جیسے وہابیت نے قدم جمانا شروع کیا جسکی ابتدا ہندوستان میں زیادہ تر شاہ ولی اللہ صاحب سے ہوئی اختلاف ... میں ترقی ہوئی اور شاہ عبدالعزیز نے تحفہ لکھکر وہ آگ لگائی کہ پناہ بخدا۔

تا ہمہ باخودہا ایسے مراسم رہے کہ ایک دوسرے کا شریک رہا چنانچہ اب تک لکھنؤ کے علمائے شیعہ و حنفی میں کچھ جھلک اسکی باقی ہے اور تحفہ علیہ لکھنؤ اسکو مٹا رہا ہے مگر تم نے کسی وہابی اور شیعہ یا وہابی اور حنفی میں وہ روابط نہ دیکھے ہونگے کیونکہ وہابی ایک خاص طرح کے منافق ہیں جو سب کی دل آزاری کرتے ہیں

(دبدبہ ماہ ج ست ہے ۔ اہلحدیث)

اخبار اہل فقہ کو سال بھر سے زیادہ ہوا کہ کس آب و تاب سے ہر ہفتہ نکلتا ہے اور اپنے مخالف کا جواب بھی دیتا ہے مگر تم نے اُس میں کوئی جملہ دل آزار نہ دیکھا ہوگا کہ ائمہ اطہار کی شان میں کسی طرح کی اُس نے گستاخی کی ہو کیونکہ وہ انکی ولا اور محبت کو جزو ایمان سمجھتا ہے جو قدیم طریقہ اہل سنت تھا اور ہے نہ وہ خارجیت کا معلم ہے نہ ناصبیت کا مروج بلکہ فقہ حنفی کا حامی و مددگار ہے مگر اپنے اُس دین کو سنبھالے ہوئے جو اُسکا طریقہ قدیم ہے جس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اہل سنتی یہی ہے جو اپنے خلفائے ثلاثہ کی تعظیم و حمایت کے ساتھ خاندان رسالت کے ساتھ کسی طرح کی بے ادبی کو جائز نہ رکھتا ہو۔ دیکھو وہ اشتہار)

اہل فقہ اور اس کے حامیو! اور ہوا خواہو! یہ برادری اور اخوت شیعہ تم لوگوں کو مبارک ہو ؎

میری پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا ✤ مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اخیر میں اڈیٹر صاحب اصلاح نے خیر سے ہمیں کچھ نصیحت فرمائی ہے وہ بھی ناظرین کو سنا دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

اب ہم اڈیٹر اہل حدیث کی خدمت میں مؤدب طریقہ سے عرض کرتے ہیں کہ اب ایسی کوشش کیجیے کہ دائرہ اہل اسلام میں آ جائے۔ رسول اللہ اور اُن کے اہل بیت اطہار کی شان میں تو گستاخی نہ کیجیے۔ آپکا فرقہ بھی نیا ہے۔ جہلا سے کو رسول دوست ہو نہ رسول کو رسول مانتا ہے نہ خدا کو خدا۔ بت پرستی کی بو آرہی ہے جسمیت خدا آپکے عقیدہ میں داخل ہے پھر کیوں ناحق مسلمانوں سے الجھتے ہیں۔ دیکھیے آپ کی جگہ آپکے بھائی آریہ اور مرزا

---

ستہ بریلی کے خود ساختہ مجتہد اور ان کی پارٹی نے جو ندوہ کا العطا پر فتاویٰ الحرمین لیا ہے گویا اُنہیں اصحاب یہی غیر مقلدیت کی بانی حضرت شاہ ولی اللہ کو لکھا ہے مگر اہل فقہ اور دیگر عوام مولانا شاہ اسمٰعیل شہید کو بانی قرار دیتے ہیں لیکن دانا ان خبطیوں کی باتوں کو سن سن کر ہنستے ہیں کہ یہ کیا کہ رہے ہیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ خاندان چراغ دہلی اگر غیر مقلد تھے (اور واقعی تھے) تو غیر مقلدیت کا پانسا بہت بھاری ہے اور ضرور ہے ؎

گدایاں را ازیں معنے خبر نیست ✤ کہ سلطان جہاں با ماست امروز
(اہلحدیث)

ستہ اخبار النجم کو بد زبان نجم کہتے ہیں۔ (اڈیٹر)

ستہ اہل فقہ کے حامیو! اس تعریف پر پھول نہ جانا یاد رکھنا ؎

صائب! دو چیز مے شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت قدر شناس (اہلحدیث)

پشمینہ کا ... سفید الوان ... الوان نمبر ... عرض ... چادر نمبر ... ہمارا ما ... پتہ

قادیانی لے رہے ہیں انہیں سے گلنپ اڑائیے۔ تنقید بخاری کی فکر چھوڑ دیجئے کیونکہ اس ظلمت کدہ کا زمانہ آخر ہو چکا صحیح بخاری چراغ سحری ہے آفتاب نکل آیا۔ سب اندھیرا مٹا چاہتا ہے۔ دوسری جلد تنقید بخاری قریب الاختتام ہے اب کوئی نہ بخاری کا نام لیگا نہ ابن تیمیہ کا کیونکہ دونوں نبوت یزیدکے نام لیوا ہیں " (ص ۳۳) رجبو لئے پر ہزار لعنت کہو آمین۔ (اہلحدیث)

**جواب۔** ہاں جناب بہت خوب لیجئے ہم آپکو اپنا دین و ایمان بتلائے دیتے ہیں ؎

زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے ✦ بے حُبِ اہل بیت عبادت حرام ہے

مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ بھی آنہی لوگوں میں تو نہیں جو ائمہ اہل بیت کو وہ دروغ گو مسائل شرعیہ میں تحریف کرنیوالے۔ معمولی معمولی آدمیوں سے ڈر کر احکام شریعت کو بدلنے والے۔ سب لوگوں کے سامنے ننگا ننگے نہانے والے۔ خدا کے دین کو لوگوں سے چھپانے والے۔ وغیرہ ذالک من الخرافات کہا کرتے ہیں علیہم ما یستحقونہ غالباً تم ان نالائقوں کو جانتے ہو۔ اگر نہ جانتے ہو تو سنو! اور اصول کافی مطبوعہ لکھنو کا ص ۳ نکالکر دیکھو کہ حضرت امام ابوجعفر باقر رضی اللہ عنہ پر کیا کیا بہتان لگایا گیا ہے۔ کہ ایک شخص کو مسئلہ کا کچھ جواب دیا۔ دوسرے کو کچھ۔ پہلے سائل نے اعتراض کیا کہ ہمیں یہ کیا مجھے کچھ اور اسے کچھ تو امام نے جواب دیا یا زرارۃ ان ھذا خیر لنا وابقی لنا ولکم ... اے زرارہ یہ دو رنگی تمہاری اور ہمارے لئے بہتر ہے اور ہمکو اور تمکو بہت دیر تک زندہ رہنے کا سبب ہے) واہ کیا کہنے ہیں ؎

علف عدو سے قسم بھی کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بنائی جاتی ہے

اسی کتاب کا ص ۴۸۶ نکالکر دیکھو جہاں لکھا ہے قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ یعنی امام جعفر نے اپنے شاگرد سلیمان نامی کو نصیحت کی کہ جو شخص دین کو چھپا دیگا خدا اسکو عزت دیگا اور جو ظاہر کریگا خدا اسکو ذلیل کریگا۔

فروع کلینی کتاب التجمل ص ۲۱۸ نکالئے جہاں لکھا ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ حمام میں گئے تو کپڑے اتار کر سب کے سامنے بالکل ننگے ہو کر غسل فرمانے لگے کسی شاگرد نے عرض کیا حضرت آپ تو ہمیں تہ بند باندھنے کا حکم فرمایا کرتے ہیں آج یہ کیا ماجرا ہے کہ سب کچھ برہنہ ہو رہا ہے۔ فرمایا اما علمت ان النورۃ قد اطبقت العورۃ (کیا تو نہیں جانتا کہ میں نے جو بدن پر نورہ (بال اڑانے کی

دوا) ملی ہوئی ہے۔ اس نے ستر کو ڈھانپ لیا ہے) واہ سبحان اللہ! نورہ نہ ہوا اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑے ہوئے جو حرامزادوں کو نظر نہ آتے تھے۔

اور سنئے! فروع کافی کتاب الصید ص ۸۰ نکالکر دیکھئے کہ ظالموں نے ائمہ اہلبیت پر کیا کیا بہتان لگا رکھے ہیں لکھا ہے کہ امام جعفر فرماتے تھے کہ میرے والد امام باقر بنی امیہ سے ڈر کر باز اور شکرے کے شکار کو حلال کہتے تھے مگر میں حرام کہتا ہوں۔ کان یتقیہم وانا لا اتقیہم وہ ان سے ڈر کر تقیہ کرتے تھے مگر میں نہیں کرتا۔ یہ تو ہوا ان ائمہ اطہار کی شان میں جو چھوٹے درجے کے ہیں آئیے اب ہم آپکو بتلائیں کہ ظالموں نے ان کے دادا اور جد امجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کیا کیا بہتان لگائے ہیں۔

فروع کلینی کتاب النکاح ص ۱۹۸ نکالکر سامنے رکھئے جہاں لکھا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عمر کے پاس آکر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے سزا دیجئے حضرت عمر نے اسکو رجم کا حکم دیا حضرت علی نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیسے زنا کیا اس نے کہا مجھے جنگل میں سخت پیاس لگی تھی ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا اس نے کہا جبتک تو میرے ساتھ راضی نہو میں پانی نہ دونگا۔ آخر جب میں پیاس کی شدت سے بہت ہی تنگ ہوئی تو میں نے اسے اپنی رضامندی دیدی ظالم کہتے ہیں یہ سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تزویج ورب الکعبۃ خدا کی قسم یہ تو نکاح ہے۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں زانیوں کے لئے کیا آسان طریقہ نکل آیا!

ناظرین! آپ یہ سنکر حیران ہوں کہ سبائی پارٹی نے تو ائمہ اہل بیت کو اس سے زیادہ بُری صورت میں دکھایا ہے جتنا ہندؤوں نے کرشن کو دکھایا ہے یہ تو نمونہ ہے ان بہتانات کا جو ان ظالموں نے ائمہ اہل بیت پر لگائے ہیں

اور اگر یہ سبائی پارٹی باز نہ آئی تو ہم اس سے زیادہ بھی دکھائینگے ؎

شیشہ لئے کی طرح اے ساقی ✦ چھیڑ دو مست کہ جی بیٹھے ہیں

# منکرین حدیث کے حملے اور انکا جواب نمبر ۲

کسی گذشتہ نمبر میں ہم لکھ چکے ہیں کہ لاہور کی اہل قرآن پارٹی آجکل بے طرح حدیثوں پر منہ کھول رہی ہے جسکا نمونہ بھی دکھایا تھا آج دوسرا فرد دکھاتے ہیں۔ اہل قرآن پارٹی کا رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتی ہے :-

| | |
|---|---|
| یہ حدیثوں کی کائنات | کتاب مسلم ص ۲۵۰ میں ابو ہریرہ سے روایت ہے |

ahmadimuslim.de

قال رسول اللہ صلعم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع ترجمہ آدمی کے جھوٹے ہونے کو یہ بات کافی ہے کہ جو کچھ سنے اُس کو (بلا تحقیق) بیان کردے یہ حدیث مختلف طرق سے روایت کیگئی ہے اور اسی حدیث کے مطابق دوسرے راویوں کے اپنے قول بھی ہیں مثلاً وہب نے امام مالک کا قول روایت کیا ہے لا یکون اماما ابدا و ھو یحدث بکل ما سمع یعنی ایسا شخص کبھی امام نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ سنے بیان کردے۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ تمام حدیثوں میں بجز سُنے سُنائے افسانوں اور ڈھکوسلوں کے اور کیا ہے۔ امام مالک نے تو گویا تمام اماموں کی امامت چھین لی اور انکو معزول کردیا۔ کیونکہ اماموں کے مقلدین بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہر امام اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ حدیثوں کے موافق کہتا ہے اور مقلدین سے قریب اہل حدیث کہتے ہیں کہ فلاں فلاں اماموں نے فلاں فلاں قیاس اور اجتہاد کیا ہے اور فلاں امام کو حدیث کی ہوا بھی نہیں لگی اور خود دوسرے امام کے اجتہاد کو توڑتا اور اسکو حدیث کے خلاف بتاتا ہے یعنی اسکو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ پھر بھی جس طرح مقلدوں کے نزدیک امام کی تقلید اور اہلحدیث کے نزدیک راویوں کی تقلید ایمان کی جان ہے اور عین ایمان ہے۔ اسی طرح اس صورت میں کتب فقہ و کتب حدیث مذکورہ بالا حدیث کے موافق جھوٹ کا طومار ہیں اور جھوٹ ہی کے دریا میں اُن کی مذہب کا جہاز چل رہا ہے۔ پھر مسلم کے صفحہ ۹ میں ایک عجیب و غریب حدیث ہے عن عامر بن عبدۃ قال عبداللہ ان الشیطان یتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثھم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلا اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ یحدث ترجمہ عامر بن عبدہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ شیطان ایک مرد کی صورت بنکر لوگوں کے پاس آ پہنچتا ہے پھر اُن سے جھوٹی حدیثیں بیان کرتا ہے جب لوگ متفرق ہو جاتے ہیں تو ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سُنا ہے جسکی میں صورت تو پہچانتا ہوں مگر نام نہیں جانتا وہ یوں بیان کرتا تھا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حدیثوں کے راوی شیاطین بھی ہیں۔ مگر یہ نہیں تصریح کی کہ وہ شیاطین الانس ہیں یا شیاطین الجن۔ اور دونوں کی پیشانیوں پر بابہ الامتیاز کیا علامت کندہ ہے اور جو راوی ان کے سوا ہیں اُن کے ساتھ بھی کوئی دم چھلا ضرور ہوگا بس حدیث میں یہ کسر رہگئی۔

ہم تو کچھ نہیں کہتے راویوں کو خود راوی ہی شیطان بنا رہے ہیں۔ اس سے بھی عجیب اسی صفحہ پر ایک اور حدیث سنئے: عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال ان فی البحر شیاطین مسجونۃ اوثقھا سلیمان یوشک ان تخرج فتقرء علی الناس قرانا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا دریا یعنی سمندر میں بہت سے شیطان ہیں جنکو سلیمان علیہ السلام نے قید کیا ہے قریب ہے کہ وہ نکلیں اور لوگوں کو قرآن سنائیں" معلوم نہ ہوا ان قرآن پڑھنے والے شیاطین کو سلیمان علیہ السلام نے کس گناہ پر قید کیا۔ کیا وہ آپ ہی زنجیریں توڑ کر قرآن پڑھنے چلے آئینگے۔ کیا وہ کمزور زنجیروں میں نہیں بلکہ کچے دھاگوں میں جکڑے گئے تھے۔ یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ یہ شیاطین سمندر کے کونسے جزیرے میں قید کئے گئے تھے۔ یہ ہوا میں معلق مقید تھی۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ عبداللہ بن عمر کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا۔ شاید شیاطین کی یہ حدیث انہیں بطور الہام اُتری ہو۔ شیاطین قرآن مجید تو پڑھ نہیں سکتے کیونکہ قرآن مجید نے اُن کے جد امجد ابلیس کو مرتد اور مردود کردیا ہے۔ پس ضرور راوی کو دھوکا ہوا ہے۔ عبداللہ بن عمر نے بجائے فقرہ قرآنا کے فقرہ الحدیث کہا ہوگا اور اس سے قبل کی حدیث سے بھی مطابقت ہوتی ہے کہ ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیحدثھم بالحدیث یعنی شیطان مرد کی صورت میں ہو کر حدیث بیان کرتا ہے قرآن مجید کو تو معاف ہی رکھتے تو بہتر ہوتا ایسی مہربانیاں تو حدیث ہی پر مناسب ہیں۔

ایسی لغویات دیکھکر بھی حدیث والوں کو شرم نہیں آتی۔ خود حدیثیں کہہ رہی ہیں کہ راویوں میں انسان بھی ہیں اور شیطان بھی مگر وہ شناخت نہیں ہو سکتے گویا احادیث ایک طلسم یا بھول بھلیاں ہیں جنکو بجز قرآن مجید کے کوئی نہیں توڑ سکتا۔ واشاعۃ القرآن بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء)

جواب۔ مثل مشہور ہے کسی بہو کے سے سوال ہوا کہ دو او دو کتنے ہوتے ہیں۔ اُس نے جواب دیا چار روٹیاں۔ یہی حال ہر ایک شخص کا ہے جسکو تحقیق حق سے کام نہیں۔ پس سُنئے حدیث کے معنے عربی میں بات کے ہیں۔ خواہ کسی کی ہو۔ حدیث الصدق ہو یا حدیث الکذب۔ حدیث النبی ہو یا حدیث الولی۔ حضرت شیخ فرید الدین مرحوم فرماتے ہیں ؎

اے برادر آخرت را فکر کن * بس حدیث این و آں کمتر کن

نقشہ ... قیمت ... پتہ اہلحدیث امرتسر

البتہ اصطلاح علم حدیث میں جہاں کہیں حدیث کا لفظ آیا ہے۔ وہاں حدیث النبی مراد ہوتی ہے لیکن اس محاورہ سے سابقہ عبارات اس اصطلاح کی پابند نہیں ہیں پس سنو! پہلی حدیث میں جو یحدث کا لفظ آیا ہے وہ بھی عام معنے میں ہے چنانچہ آپنے خود بھی اسکا ترجمہ عام الفاظ میں کیا ہے یعنی کسی بات کا بیان کرنا پس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ جو کوئی ہر قسم کی سنی سنائی باتیں بلا تحقیق آگے کہہ دیتا ہے وہ جھوٹا ہے اس سے آپکا یہ نتیجہ نکالنا کہ تمام حدیثیں سنے سنائے افسانے ہیں علم حدیث سے ناواقفی پر مبنی ہے اس حدیث میں سنی سنائی سے مطلب بے تحقیق بات کا بیان کرنا ہے چنانچہ آپنے خود بھی (بلا تحقیق) کا لفظ بریکٹ میں لکھا ہے لیکن جس نے علم حدیث کے کوچہ میں ایک دفعہ بھی قدم رکھا ہوگا وہ بھی جان سکتا ہے کہ احادیث میں جو تحقیق کیگئی ہے وہ اگر آجکل کیجائے تو سچی بات کا پتہ فوراً لگ سکتا ہے۔ مثال کے لئے سنو!

پچھلے دنوں ہم نے سنا تھا۔ بلکہ اخبار شحنہ ہند میں پڑھا بھی تھا کہ اہل قرآن کی مسجد میں امام صاحب نے نماز کے اندر زور سے گوز مارا اور کہا کہ قرآن شریف میں گوز سے وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں ہے اسلئے کوئی حرج نہیں یہ بھی سنا کہ اہل قرآن ننگے ہو کر صرف لنگوٹا باندہ کر نماز پڑھتے ہیں۔ پس جن لوگوں نے بے تحقیق ان باتوں کو آگے روائیت کر دیا ہوگا وہ اس حدیث کے وعید میں آئے لیکن جب ہم نے تحقیق کیا تو واقع اسکے خلاف پایا۔ چنانچہ رسالہ اشاعت القرآن بابت دسمبر صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ گوز نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غرض یہ حدیث اُن بازاری افواہوں کے متعلق ہے جو بازاروں میں ادہر کی اودہر اور اودہر کی ادہر سنائی اور پہونچائی جاتی ہیں جن میں تحقیق سے کوئی مطلب نہیں ہوتا لیکن احادیث نبویہ کی تو شان ہی اور ہے پہلے یہ کہ کس سے سنی۔ اس نے کس سے سنی۔ اس نے کس سے سنی۔ پہلا شخص کیسا ہے دوسرا کیسا ہے۔ ان دونوں کے درمیان کوئی راوی چھوٹ تو نہیں گیا۔ اس نے اپنے کانوں سے اپنے اُستاد سے سنی یا کس کے ذریعہ سے۔ پھر یہ کہ راوی کی عادات عامہ کیسی تھیں۔ راست گو ہے یا دروغ گو یا لا ابالی پھر یہ کہ خاص سبق سننے وقت غفلت سے بیٹھا ہے یا ہوش سے۔ ان سب شرائط سے بالاتر ضروری شرط یہ ہے کہ اسکی یہ روائیت بیان الفاظ ہے یا اپنی درائیت یعنی سمجھ اور ذاتی قیاس۔ بسا اوقات آدمی ایک بات ایسی کہہ دیتا ہے کہ وہ سنی ہوئی یا دیکھی ہوئی تو نہیں ہوتی بلکہ محض اپنے خیال سے تراشی ہوئی ہوتی ہے اسکو محدثین کی اصطلاح میں درائیت کہتے ہیں۔ محدثین کہتے ہیں راوی کی روائیت تو حجت شرعی ہے مگر درائیت یعنی اپنی

سمجھ حجت نہیں۔ آئیے میں آپکو ایکی مثال سناؤں۔

حدیث میں آیا ہے قاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ یعنی آنحضرت نے قے کی پس وضو کیا۔ راوی حدیث اگر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو یہ اسکا خیال اور درایت ہے مشاہدہ قابل بیان صرف اتنا ہے کہ راوی نے آنحضرت کو دو کام یکے بعد دیگرے کرتے دیکھا۔ ایک قے دوسرا وضو۔ پس اسکا یہ بیان تو روایت ہے کہ آنحضرت نے قے کرنے کے بعد وضو کیا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ بتلانا کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے محض راوی کا اپنا خیال ہے جسے محدثین روائیت سے الگ جانتے ہیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ آنحضرت کا وضو پہلے ہی سے نہو جو بعد قے کرنے کے آپنے کیا اس میں حیثیت کا علاقہ نہیں۔ اس کے متعلق میں اپنا ایک واقع آپکو سناؤں۔ گذشتہ ایام میں میرے ... نے اُڑائی کہ تفسیر القرآن عربی میں نے علیگڈہ والوں سے دو سو روپیہ ... اس افواہ کو یہانتک ترقی ہوئی کہ بڑی بڑی مقدس مسجدوں ... اسکا اظہار وعظوں میں ہوا لیکن بقاعدہ محدثین کسی نے اس ... کہ کہاں سے آئی اور کہاں تک ختم ہوئی۔ یہ ثابت ہوا کہ کسی مقدس صاحب نے کہا کہ میرے خیال میں اس نے علیگڈہ والوں سے کچھ لیکر لکھی ہے بس اس سے آگے جو روایت چلی تو خیال اور گمان کے الفاظ سب حذف ہو ہوا کر انکی جگہ یقین کے الفاظ ہوتے گئے۔ اس قسم کے واقعات اور روایات اس حدیث کی مصداق ہیں کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع نہ کہ احادیث نبویہ جنکی تحقیقات کرنے میں محدثین نے عمریں لگادیں۔

دوسری حدیث کا مطلب بھی یہ نہیں جو آپنے سمجھا بلکہ سچ پوچھو تو اس حدیث کا ترجمہ دیکھکر ہمارا حسن ظن جو اہل قرآن پارٹی کی نسبت تہا وہ بالکل بدل گیا جسکا ہمیں سخت افسوس ہے۔ آپنے کمال ایمانداری سے اس میں حدیث کے لفظ کا ترجمہ (حدیثیں) کیا ہے جس سے آپکی نیت کا فتور ہم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس میں جو حدیث کا لفظ آیا ہے اُس سے وہی عام معنے مراد ہیں یعنی باتیں پس روائیت مذکورہ کے معنے یہ ہیں کہ شیطان لوگوں کے پاس آتا ہے اور ایسی ویسی ادہر ادہر کی باتیں بیان کر جاتا ہے لوگ چونکہ تحقیق سے کام نہیں لیتے اس لئے آگے بیان کر دیتے ہیں کہ ہم نے ایک شخص سے سنا کہ فلاں جگہ ایک اہل قرآن نے نماز میں گوز مارا تھا۔ مگر محدثین اس قسم کی روایات کو گوز شتر سے زیادہ نہیں جانتے کیونکہ ان کے ہاں یہ اصول ہے کہ جس سے روایت سنو

اس کی شخصی معرفت تو کیا تمام بود و باش بلکہ نیک و بد حالات معلوم کر کے اعتبار کرو۔ پھر آپ کا یہ نتیجہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ حدیثوں کے راوی شیاطین ہی ہیں۔ حالانکہ اس روایت میں یہ لفظ ہی ہے کہ اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ جسکا ترجمہ آپنے خود کیا کہ نام نہیں جانتا۔ کیا کسی حدیث میں آپنے دیکھا کہ کوئی راوی یہ کہو ........ کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے سنی ہے جسکا میں نام نہیں جانتا۔ اے جناب تمام جانکر بلکہ ولدیت جانکر بھی اگر اس کے مفصل حالات کا علم نہیں تو اس راوی کو ہی مستور اور مجہول کہتے ہیں اور اسکی روایت معتبر نہیں سمجھی جاتی۔ کیا یہی تحقیق پر آپ علم حدیث کا رد کرنے کو آئے ہیں۔ ع

ابھی دل ربائی کے انداز سیکھو ⁕ کہ آساں نہیں دل بہانا کسی کا

تیسری حدیث کا مطلب بھی آپنے نہیں سمجھا۔ اس میں جو ذکر ہے کہ شیاطین قرآن پڑھینگے اس سے مراد یہ ہے کہ شیاطین ایسے کلام پڑھینگے جنکو قرآن کہکر ظاہر کرینگے (دیکھو نووی شرح مسلم) یہ تو ہم نے بچشم خود دیکھا اور بگوش خویش سنا۔ آج اہل قرآن پر سوال ہوتا ہے کہ فلاں مسئلہ کس آیت سے نکلا ہے تو اس کے جواب میں الیسی آواز شتاپ مارتے ہیں کہ الامان۔ آیت تو پڑھتے ہیں مگر اس کے ترجمہ میں ایسے الفاظ داخل کرتے ہیں کہ اوکتو کیا جبرئیل کو قرآن لاتے وقت بھی ان الفاظ او معانی کا علم نہ ہو گا۔ مثال کے لئے ایک آیت کا ترجمہ سنو! قرآن مجید کی آیت ہے:۔

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (پ ۱۷ ع ۱۵) اس سے پہلے ذکر ہے کہ بہا جرین شہیدا کو خدا تعالیٰ نہایت پسندیدہ جگہوں میں داخل کریگا "یہ اس لئے کہ اللہ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور اس لئے کہ اللہ ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ اللہ ہی کی ذات برحق ہے اور یہ لوگ جن جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ اپنی ذات میں فنا ہیں اور اس سبب سے کہ اللہ ہی بہت بلند اور بڑائی کا مالک ہے"

اب سنئے! اس آیت کا اہل قرآن پارٹی نے کیا ترجمہ کیا ہے۔ واللہ میں ترجمہ کو سنکر ہی ناظرین حیراں ہو جائیں گے کہ حدیث میں جو شیاطین کے قرآن پڑھنے کی پیشگوئی ہے وہ صادق ہو چکی ہے۔ مولوی چکڑالوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "یہ قرآن کریم میں تکبیر کے یہ الفاظ ہیں مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ترجمہ جس قول فعل یا کسی اور چیز کی طرف لوگ رغبت کرتے ہیں جو سوائے اسکی کتاب کے ہو وہ بالکل باطل ہے میں ان سے بیزار ہوں اور بیشک تحقیق اللہ ہی ہر طرح بلند شان بزرگ ہے بس یہ تکبیر لفظ ما سے کبیر تک نماز کے ہر رکن کے شروع میں کہنی فرض ہے" (برہان الفرقان ص ۲۸۲)

دیکھئے تو کس صفائی سے آپنے بے جوڑ زائد الفاظ ترجمہ میں داخل کر کے یہ بتلانا چاہا ہے کہ یہ سب کچھ قرآن ہے۔ حالانکہ قرآن نہیں۔

خیر یہ تو آپکو اس حدیث کی پیشگوئی سمجھانے کو مثال دی گئی ہے اب آپکو اپنے سوالات کے جوابات۔ افسوس ہے آپ اہل قرآن کہلا کر ایسے سوال کرتے ہیں آئیے ہم آپ کو ان سب سوالات کے جوابات قرآن ہی میں دکھائیں غور سے سنئے!

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ (پ ۲۳ ع ۱۲)

اسکا ترجمہ لفظی ہی مدعا بتلانے کو کافی ہے۔ ارشاد ہے کہ:۔

"ہم (خدا) نے سلیمان کے حکم کے ماتحت شیاطین کو کر دیا جو مکانات بناتی اور سمندروں میں غوطہ لگاتے تھے اور انکے سوا اور شیاطین بھی تھے جو بیڑیوں میں قید تھے"

اگر آپ میں انصاف ہوتا تو روایت مذکورہ کا مضمون اس آیت میں سمجھتے ہاں عبداللہ بن عمر نے جو یہ روایت بیان کی ہے اس قسم کی روایات کی بابت محدثین نے عام جواب دیا ہوا ہے کہ جو صحابی اسرائیلی روایات بیان کرنے کا عادی ہو اسکی ایسی روایت قسم دوم (اسرائیلی) سے سمجھی جائیگی اور دلیل شرعی نہ ہوگی مگر جسکو ایسی عادت نہ ہوگی اسکی روایت کو مرفوع حدیث کا حکم ہو گا۔ اگر ابن عمر کی عادت اسرائیلی روایات بیان کرنے کی نہ تھی اس لئے بقاعدہ محدثین یہ روایت حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ افسوس ایسے لغو سوالات کرنے سے اہل قرآن اپنا پول ظاہر کر رہے ہیں۔

(بیا زندہ صحبت باقی)

## اہل فقہ

کسی مذہبی یا علمی مسئلہ کی طرف تو کبھی توجہ نہیں۔ یہاں تک کہ جب [illegible] نے علماء دیوبند و گنگوہ کو حنفیت سے خارج کیا تھا تو ہم نے اور ہمارے نامہ نگار نے اس وقت حنفیت کی تعریف پوچھی تھی جسکا جواب اس نے آج تک نہیں دیا ہے

ahmadimuslim.de

بتاؤ تو نیچی نظر آج کیوں ہے ٭ یہ کیوں دار پڑتا ہے اوچھا تمہارا

افسوس! اور تقاضا پھر بھی اس طرف توجہ کی حالانکہ بحیثیت مذہب انکا پہلا فرض تھا کہ اس سوال کا جواب دیتا - اس لئے ہماری توجہ ہٹانے کو آجکل وہ ہماری ذاتیات پر حملہ کر رہا ہے - ۳۰ جنوری کے پرچہ میں اوسنے بہت سے بہتان کسی فرضی[1] ابو الحسن اہلحدیث امرتسری کے نام سے لگائے ہیں - تعجب ہو کہ امرتسر کو واقعات کے متعلق وہ بہتان ہیں جنکی تکذیب امرتسر کا ہر ایک واقف کار باشندہ کر سکتا ہے وہ یہ ہیں (۱) میں نے مدرسہ تائید الاسلام کو مسجد سے باہر نکالا - (۲) میں نے خلیفہ عبد الرحمن کو مدرسہ سے بے تعلق اور انکا وظیفہ بند کرایا -

جی میں تو یہی آتا ہے کہ ایسے بہتانات اور کذب بیانیوں کے جواب میں وہی کہدیا جائے جو کتاب اللہ نے کہا ہے - لیکن چونکہ وہ سزا کسی کے کہنے پر موقوف نہیں بلکہ جونہی کسی کاذب کے منہ سے کذب نکلا وہ سزا (لعنت) اسپر وارد ہو گئی اسلئے ہم اسکا تو ذکر نہیں کرتے بلکہ انکو بتلاتے ہیں کہ انجمن تائید الاسلام کے عہدہ دار اور ممبر عموماً زندہ ہیں جناب مولوی احمد اللہ صاحب میر مجلس - حاجی دین محمد صاحب پنشنر سابق سکرٹری - قاری رحیم بخش صاحب ممبر موجودہ سکرٹری - خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال وغیرہ معزز ممبران سے دریافت ہو سکتا ہے کہ مدرسہ مذکور میرے آنے سے پہلے ہی مولوی عبد الرحمن مرحوم کے زمانے سے شیخ خدا بخش صاحب جج مرحوم کے مکان میں تھا - یا مسجد میں تھا - اگرچہ ترقی کی نیت سے مسجد سے باہر نکالنا بھی کوئی جرم نہیں مگر چونکہ واقع کے خلاف ہے اس لئے محض کذب ہے - اگر ممبران کا زبانی بیان معتبر نہ سمجھا جائے تو مدرسہ کی قبض الوصول سے بھی تسلی ہو سکتی ہے کہ کس سنہ میں مدرسہ کے لئے مکان لیا گیا اور کس سنہ میں میں مدرس ہو کر آیا تھا - افسوس ہے ان لوگوں کے اخلاق کیسے گرے ہوئے ہیں کہ ضد اور نفسانیت میں جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے - اسی قسم کے بیہودہ افترایات ہمیشہ مخالفوں کی طرف سے لگا کرتے ہیں - ایک زمانہ امرتسر میں ایک انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی تھی جب وہ قائم نہ رہی تو بدگوؤں نے ہمارے دوست شیخ عبد العزیز بوٹ فروش سکرٹری انجمن کے نام تمام بدنامی تھوپ دی بلکہ روپیہ کے غبن کا الزام بھی انہی پر لگا دیا - بدگوؤں کی ہمیشہ یہی عادت ہے -

دوسرا بہتان بھی محض دروغ بے فروغ ہے اسکا ثبوت بھی ان ہی لوگوں سے مل سکتا ہے جو انجمن تائید الاسلام کے معزز عہدہ دار یا ممبر تھے کہ میں نے کب اور کیونکر خلیفہ کو مدرسہ سے بے تعلق کرایا تھا -

اہلفقہ کے حامیو! کیا جھوٹ بولنے سے ہی فقہ کی ترقی ہو سکتی ہے ایسی ترقی تم ہی کو مبارک -

یہی فرضی یا مستور نامہ نگار بار بار خواہش کرتا ہے کہ میں اپنے ذاتی عیوب اہلحدیث میں شائع کرنیکا وعدہ کروں اسلئے میں اسے اطلاع دیتا ہوں کہ گو میری حالت ایسی ہے کہ ع بتر زانم کہ خواہی گفت آنی - تاہم میں انکو اجازت دیتا ہوں کہ وہ تمام میرے عیوب لکھکر میرے پاس لے آوے - اگر وہ اسی قسم کے ہوئے جنکا نمونہ اوپر مذکور ہے تو انکی تسلی کر دی جاویگی اور اگر واقعی ہوئے تو میں انکو مع معذرت شائع کر دونگا -

[1] اگر واقعی کوئی ابو الحسن ہے تو ایڈیٹر اہل فقہ کو چاہئے کہ انکی سکونتی محلہ مع پیشہ کے لکھیں جبتک وہ ایسا نہ کریگا ہم سمجھینگے کہ نہ کوئی ابو الحسن ہے نہ ابن الحسن بلکہ وہی ابو زید سروجی ہے جو حریری کے ہر ایک صفحہ پر مختلف رنگوں میں نظر آتا ہے - (ایڈیٹر)

## کانگریس اور کانفرنس

بڑے دن کی تعطیلوں میں یہ دو بھاری جلسے ہوتے ہیں - ان دونوں جلسوں کی غرض و غایت الگ ہے پہلا جلسہ ہندوؤں کا ہے جو ملکی ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں دوسرا جلسہ مسلمانوں کا ہے جو مسلمانوں میں تعلیمی ترقی میں ساعی ہیں - ہندوؤں کے جلسہ میں ابکی دفعہ ایسی ایسی نالائق اور ناقابل بیان حرکتیں ہوئی ہیں کہ لکھتے اور سنتے شرم آتی ہے - معزز ممبران نے باہمی جوتہ پیزار تک نوبت پہنچائی - اور خوب گرماگرمی سے دونوں روز لڑائی ہوتی رہی - بیچارے فرشتہ سیرت مسٹر گوکھلے کی بھی کچھ نہ سنی گئی - کیا یہی لوگ ہیں جو مسلمانوں کو اپنی چال پر چلانا چاہتے ہیں - ہمارے خیال میں آئندہ کو کانگریس کمیٹی جہاں اور تجاویز پیش کرنے کے لئے پاس کرے ایک یہ تجویز بھی ان میں ضرور داخل کیا کرے اور ہمیشہ اسکو مقدم سمجھا کرے کہ کانگریس کے پنڈال میں وہی آئے جو کسی معتبر ڈاکٹر سے صحت دماغ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہو - افسوس سے

کون ہمسر ہو سکے جب خضر بھلانے لگا

## قادیانی معجزہ

الحکم قادیانی بڑی فخر سے مرزا صاحب کا معجزہ لکھتا تھا کہ آریہ کانفرنس کے لئے جو مضمون مرزا صاحب نے تیار کیا - وہ تین روز میں تحریر ہوکر چھپ بھی گیا - کیا یہ معجزہ نہیں - مگر ناظرین افسوس سے سنینگے کہ وہ مضمون آجتک بھی شائع نہیں ہوا بمقابلہ اس خاکسار کا مضمون القرآن العظیم تمام ملک میں پہنچ گیا ہے - کیا یہ کم معجزہ ہے؟ تو پھر کس کا ہے؟ امی قرآن لانیوالے

دفعہ ۱ (دہی) کا صلوات اللہ علیہ وسلامہ ٭

# مولوی ولی محمد صاحب جالندہری

دل کی دل ہی میں ہی بات نہو پائی ٭ حیف صد حیف ملاقات نہو پائی

تمام ہندوستان پنجاب کے لوگ جانتے ہونگے کہ مولوی صاحب جالندہری کو اہلحدیث کے حال پر کیسی کیسی عنایات ہیں کہیں ہی جائیں۔ آپ ان بیچارے اہلحدیثوں کو ہی کوستے رہتے ہیں آپ اخیر دسمبر کو فیروزپور کے علاقہ میں بھی آئے تو اپنی عادت کے مطابق انہی لوگوں کو کوسنا شروع کیا۔ آخر کار اسکا علاج یہ سوچا گیا کہ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل (شیر پنجاب) کو تکلیف دی جائے۔ غرض مولانا صاحب ۳۱ دسمبر کو فیروزپور پہونچے تو معلوم ہوا کہ مولوی ولی محمد صاحب ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ہیں۔ آخر معززین کے مشورہ سے ایک خط مولانا صاحب نے اور ایک خط جناب مرزا ناصر علی صاحب وکیل فیروزپور نے مولوی ولی محمد صاحب کو لکھا جو بجنسہٖ نقل کئے جاتے ہیں۔ وکیل صاحب کا خط یہ ہے:۔

"مکرم و معظم بندہ جناب مولانا دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہاں فیروزپور میں عام اشتیاق ہے کہ جناب یہاں تشریف لائیں اور مسلمانان فیروزپور کو اپنے وعظ سے مستفیض فرمائیں۔ اگر آپ تشریف لائیں تو ملتجی ہوں کہ ایام قیام فیروزپور میں جناب اس خاکسار کی مہمانی قبول فرماویں۔

والسلام۔ العبد ناصر علی وکیل شہر فیروزپور"

مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے انکا جواب آیا کہ:۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آج ضرورتاً جالندہر جاؤنگا۔

الراقم مفتی ولی محمد"

مولانا ابوالوفا صاحب کا خط یہ ہے:۔

"بخدمت جناب مولوی ولی محمد صاحب جالندہری۔

سلام مسنون الاسلام کے بعد واضح ہو کہ میں جناب کی بشارت کا بہت مشتاق ہوں جالندہر میں دو دفعہ حاضر ہوا تھا۔ مگر افسوس کہ ملاقات نہ ہوئی۔ اب میں فیروزپور آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہوں پس آپ فرمائیں کہ آپ فیروزپور شہر میں تشریف لاتے ہیں یا میں ہی دیہات میں حاضر ہو جاؤں؟ ترجیح ہے کہ آپ مسائل متنازعہ کا تصفیہ ضرور فرماوینگے۔ اس سے عمدہ موقع پھر شاید نہ مل سکے۔ والسلام

آپکا دیرینہ مشتاق ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (مولوی فاضل)

از فیروزپور یکم جنوری ۱۹۰۸ء"

وکیل صاحب کو تو مختصر سا جواب دیا کہ میں ضرورتاً جالندہر جاتا ہوں۔ مولانا صاحب کے جواب میں لکھا کہ:۔

"وعلیکم السلام۔ اگر پہلے آپ موضع کتورہ کے جلسہ میں تشریف لاتے تو آپکی آرزو پوری ہو جاتی ایک موضع کالووالہ کے باشندگان نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ضرور مولوی ثناء اللہ کو لاوینگے۔ دل میں افسوس ہی رہا۔ اب بہتر ہے کہ آپ جالندہر تشریف لاویں یا میں امرتسر میں آجاؤں فقط

رقیمہ فقیر ولی محمد"

یہ خط لیکر حاجی نور محمد صاحب قاصد نے پوچھا کہ آپ کس وقت جائینگے بولے شام کو۔ حاجی صاحب نے کہا ہم اس وقت مولوی صاحب کو لے آویں مولوی ولی محمد صاحب نے کہا ہم نے سب کچھ لکھ دیا۔ یہ رقعہ جب شہر میں مولانا شیر پنجاب کو ملا تو آپ گاؤں میں ہی چلنے کیلئے طیار ہو گئے۔ طیاری کر رہے تھے کہ تین آدمی اسی گاؤں سے آ پہونچے کہ ہم تو ابھی مولوی ولی محمد صاحب کو ایکہ کی گاڑی میں سوار کر کے آئے ہیں۔ لوجی سب بس ہو چکی نماز مُصلّےٰ اٹھائیے۔

فوراً یہ خبر تمام شہر میں مشہور ہو گئی لوگ جان گئے کہ مثل دیکھنا ہی بھول جاتی ہے۔ دانا جان گئے کہ مولوی ولی محمد صاحب مولانا فاضل امرتسری سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے کوئی لنگڑی لومڑی شیر سے ڈرتی ہے۔ افسوس اہالی فیروزپور اور اطراف والوں کا شوق پورا نہوا۔ معلوم نہیں کونسی ضرورت مولوی ولی محمد صاحب کو ایسی پیش آگئی جس کی وجہ سے ایک دم بھر بھی آپکو رہنا مشکل ہو گیا۔ حالانکہ آپ موضع کتورہ میں عورات کو بیعت کرنے سے بہت کچھ کما ہی چکے تھے۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!!

الراقم الٰہی بخش واعظ فیروزپوری

اڈیٹر:۔ ہم منتظر ہیں کہ حسب وعدہ جناب مولوی ولی محمد صاحب کب امرتسر تشریف لاتے ہیں۔ گو امرتسر میں مولوی صاحب کا ایک دفعہ وعظ بند ہو چکا ہے لیکن مباحثہ اور تصفیہ مسائل متنازعہ کے لئے آنا بند نہیں۔ ہیں دو

---

لہ یہاں پر ایک "کا لفظ لکھکر مولوی صاحب جالندہری نے ثابت کر دیا کہ گو آپ تقریر ہمیشہ اردو میں کرتے ہیں مگر اردو جانتے نہیں ایک کا لفظ نکرہ ہے۔ وہاں بولا جاتا ہے جہاں انکا موصوف بھی نکرہ ہو یہاں تو موضع کالووالہ معرفہ ہے پھر نہیں معلوم

ahmadimuslim.de

دفعہ جالندھر ہو آیا ہوں اس لئے ابھی اب آپ کا فرض ہے کہ امرتسر میں آئیں
میں تمام احباب اہلحدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ جناب مولوی صاحب جالندھری
جس علاقہ میں جائیں۔ اگر وہ مسلمانوں کو انکی مذہبی ضرورتوں کے مطابق وعظ و
نصیحت اور اصلاح کریں تو بڑی خوشی سے سنیں اور اگر اپنی عادت کے
مطابق مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کی تقریریں کریں تو ان سے مباحثہ کا معاہدہ
تحریری کرکے فوراً مجھے اطلاع دیں۔ مولوی صاحب ہی سے کہیں ؎

انا مغرق الوادی اذا ما زجمت * واذا نطقت فانني الجوزاء

(ابو الوفاء)

# مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

(از نامہ نگار)

صاحبو! اگرچہ میں (طالب العلم) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد ہوں اور مجھکو آپ کی تقلید پر بہت بڑا ناز اور فخر بھی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ جب میں اُن کا مقلد ... مقتدا اور پیشوا ہیں تو اس لئے جو کچھ ہماری آنکھ رہی ہیں تو ا... دین اور علماء شرع متین سب ذلیل و خوار ہیں... پیاری آنکھوں سے اپنے امام کو دیکھتا ہوں انہیں آنکھوں سے اسی طرح امام بخاری اور ممدوح شہید کو بھی دیکھتا ہوں مومن کی یہی شان ہے اور ایمان کامل کی یہی علامت ہے۔

وہ متقدم یا متوخر کی حیثیت سے یا مجتہد غیر مجتہد یا محدث غیر محدث کے اعتبار سے اُن کے باہم جو فضیلت ہو یہ اور شئے ہے لیکن نفس بندگی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہونے کی جہت سے انہیں کوئی فرق نہیں جیسے ہمارے امام ابو حنیفہ کوفی ویسے علامہ شہید اور امام بخاری۔ پس مولانا شہید علیہ الرحمۃ کے ساتھ جو گستاخی اور بے ادبی اور ان کی اہانت اور مذمت میں کلمات بیہودہ اور ناشائستہ زبان پر لاتے ہیں۔ یہ اُن کے ضعف ایمان کا باعث ہے۔

ایمان کی بات یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مقبول اور برگزیدہ بندوں میں بہت بڑے حامی دین وسنت ماحی شرک و بدعت گذرے ہیں آپکی پیاری زندگی جیسی سنت اور توحید کی حمایت میں کمربستہ رہی آپکی صداقت تو آپکی سوانح عمری ان کے ناظرین پر آفتاب عالمتاب کی طرح آسمان پر روشن ہے۔ آپنے دین محمدیہ کے اجرا میں جو جو آفتیں جو جو تکلیفیں اُٹھائی ہیں شاید ہی صحابہ رسول اللہ کے بعد آں جناب کی امت کے کسی فرد میں یہ جرأت اور یہ بابت ظہور میں آئی ہو۔ اور واقعی بات تو یہ ہے کہ یہ بات آں حضرت کی امت کے کسی فرد میں پائی جاتی تو کیونکر اور کس طرح؟ یہ تو مشیت خداوندی تھی کہ وہ رتبہ اور جلال جن جن نیک عملوں اور جن جن پاک کوششوں کی بدولت اجلۂ صحابہ نے پائے اور جس وجہ سے نیک نام انکا جس پاک لقب سے ہمیشہ ہمیشہ زبانزد خلائق رہا اس سے پیارے شہید بھی سرفراز و ممتاز ہوں۔

لیکن افسوس آج کل کے ہمارے وہ حنفی جنہوں نے اپنی حنفیت کی خاص پہچان اور شناخت یہ رکھی ہے کہ مزاروں پر جاجا کر سجدہ اور صاحب مزار کو متصرف فی العالم سمجھکر اُن ہی سے طلب حاجت و مراد کیا کرے اور سالہا سال شبرات اور مولود انور کی مجلس ترتیب دیا کرے اور حضرت علی کو مشکل کشا اور حضور انور صلعم کو عالم الغیب سمجھا کرے خلاصہ یہ ہے کہ جو توحید کی گردن نہایت بے رحمی اور بے دردی سے اُتار کر بجائے ایک معبود کے کئی معبود ٹھیرائے بس وہی حنفی ہے۔ یہ علامہ شہید کی کس بیباکی سے تحقیر اور تنقیص کرتے ہیں اور ان میں استعمال کرتے ہیں جنکو سنکر دل ... ق ہیں لیکن جب اپنے اگلے پیشواؤں اور بزرگوں کی مصیبتوں کو جو تصور کرتا ہوں تو طبیعت ٹھہر جاتی ہے اور صبر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

یہ تو کوئی نئی بات نہیں کہ پیارے شہید ہی کے ساتھ ایسا نیا معاملہ ظہور میں آیا ہو کہ لوگ انکی طرح طرح سے تحقیر اور تنقیص کرتے ہیں۔ اور بری بری کلمات سے خطاب سے انہیں یاد کرتے ہیں بلکہ جتنے سلف صالحین و بزرگان دین گذرے ہیں سبھوں نے نفس و خواہش پرستوں کی زبان و قلم ناپاک سے جنکو جتنا بہر مشیت نے ٹھیرا دیا تھا مصیبت اُٹھاتے اور ایذا اور دکھ پاتے رہے دیکھو ہمارے پیشوا امام معظم حضرتنا وسیدنا و مقتدانا امام اعظم رحمہ اللہ کے متعلق تذکرۃ الحفاظ میں واقعہ مذکور ہے واکرہ ابو حنیفۃ علی تولیۃ القضاء وضرب علی راسہ ضربا شدیدا ایام مروان فلم یلی وما اطلق قال وکان غفر اللہ لہ اشد من الضرب بعلو وکان احمد بن حنبل اذا ذکر بکی یعنی مروان کمبخت کے زمانہ میں امام عالیمقام عہدہ قضا کے قبول کرنے پر مجبور کئے گئے اور آپکے سر پر ضرب شدید لگائی گئی لیکن امام صاحب نے عہدہ

ahmadmuslim.de

# آمین بالجہر

(از نامہ نگار)

معزز ناظرین! عرصہ ہوا اہلفقہ میں شجرہ تامین بالسر کے پانچ تقسیم ہوئے تھے جسمیں ثبوت آمین بالسر کا صرف اقوال و اعمال صحابہ و خلفاء راشدین سے دیا گیا تھا جس کی تردید خاکسار نے اہلحدیث نمبر ۲۹ جلد ۴ میں کی تھی۔ جسکو اپنے مضمون آمین بالجہر در تردید شجرہ تامین بالسر میں آٹھ احادیث پیش کئے تھے ایک ترمذی کی تین ابوداؤد کی اور تین ابن ماجہ کی اور ایک روایت بخاری کی۔ اس مضمون کو اہلفقہ کے بیچارے شاعر اڈیٹر نے دیکھکر صاحب شجرہ کو اس امر کی ترغیب دی کہ ہمارے مضمون کا جواب اچھا سب دینا چاہئے تو یہ تہا کہ اڈیٹر بھی کچھ ہمارے مضمون پر لال پیلا ہو کر تا تردید کی طرف متوجہ ہوتا مگر بیچارے کو آئے کیا جو جواب دے۔ خیر اس کی بات ہے و مشورہ کے موافق صاحب شجرہ نے پرچہ اہلفقہ یکم شوال المکرم میں ہمارے مضمون کی طرف توجہ کی ہے اور تردید کی بہت کچھ کوشش کی مگر ابھی آپ حضرات بشرط انصاف انصاف فرما سکتے ہیں کہ کیا تردید اسی کا نام ہے اور انکی جرح کو بھی ملاحظہ فرمائیے کہ کیا جرح اسی کو کہتے ہیں جناب چند نمبروں میں اور کچھ۔ تقال اقول میں فرماتے ہیں جو قابل غور و فکر ہے ان کی علمیت اور لیاقت کا اندازہ کرنے کی غرض سے بعنوان الفقہ کی عبارات کو نقل کرتے چلتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں:-

"(۱) مجتہد العصر حیدرآبادی نے آمین بالجہر کے اثبات کے لئے آٹھ روایتیں پیش کی ہیں۔ ایک ترمذی کی۔ تین ابوداؤد کی۔ تین ابن ماجہ کی اور ایک روایت بخاری کی جو فعل صحابی ہے حدیث مرفوع نہیں ہے مگر کسی روایت سے آمین بالجہر کا ثبوت نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ امنوا یا قال وقولوا سے آمین بالجہر کا اثبات محض لغو خیال ہے" (اہلفقہ) هذا قوله

اقول۔ (۱) ناظرین غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ صاحب شجرہ جسکا نام فتح محمد خاں حنفی اور چشتی ہے (حنفی کے بعد (اور) کا لفظ اس واسطے میں نے لکھا ہے کہ جناب صرف امام ابوحنیفہ کے مقلد نہیں بلکہ خواجہ معین الدین چشتی کے بھی مقلد ہیں۔ ماہ ربی تقلید) جناب پہلے تو اسی فقرہ میں یہ اقرار کیا ہے ہیں کہ میں نے آٹھ روایتیں آٹھ احادیث آمین بالجہر میں نقل کیں ہیں پھر باوجود اس اقرار کے آگے تحریر فرماتے ہیں "مگر کسی روایت سے آمین بالجہر کا ثبوت نہیں ہوتا" جناب من اتنی لغزش اور اتنی ترکہ۔ اس بات کے پہلے مقر ہو کر کہ آٹھ روایتوں کا ثبوت دیا گیا ہے پھر یہ کہنا کہ کسی روایت سے ثابت نہیں آپ کے فہم و ادراک آپکو عقل رکھنا اس پر محال ہے اور پھر آپ کی یہ بیجا شکایت کہ آمنوا یا قال وقولوا سے آمین بالجہر کا اثبات لغو ہے یہ بھی آپ کی علمیت لیاقت کا ایسا بین ثبوت دے رہا ہے جس سے مدرسہ کے چھوٹے چھوٹے طلبا کافیہ۔ صرف میر۔ سلم الادب پڑھنے والے واقف ہو سکتے ہیں کیونکہ چھوٹے چھوٹے طلبا جان سکتے ہیں کہ آمنوا کیا ہے آمنوا کونسا صیغہ ہے آمنوا کا مادہ کیا ہے آمنوا کے معنے کیا ہیں اور احادیث میں اس طرح آتا ہے اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین جسکا ترجمہ ہوتا ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم لوگ کہو آمین گو اس میں جہر کا لفظ نہیں ہے مگر اس کو واضح کرنے والے دوسرے کھلے احادیث ایک ہی کتاب میں بجو بعض دیگر کے موجود ہیں جیسے ما حسدتکم الیہود والی حدیث وغیرہ اس تطبیق کا خیال اہلحدیث کو جو طریقہ محدثین قدیم سے ہے اور تم لوگ لکیر کے فقیر ہو تطبیق سے کافی طور پر آمین بالجہر کا ثبوت ملتا ہے جس سے ہماری کم سن الادب۔ کافیہ پڑھنے والے سمجھ سکتے ہیں پھر اتنی آپکو صرف و نحو ہونا کیسی پھر اس پر خدا کی شان آپ آئے ہیں اہلحدیث سے مقابلہ کرنے جو سخت مشکل ہے جناب عالی مقابلہ پر آتے ہوئے کسی مدرسہ میں حاصل کیجئے ابھی کافیہ شافیہ سلم الادب میں کسی طالب علم کی شاگردی اختیار کیجئے اس کے بعد ہم سے مقابلہ پر کمربستہ ہو جیو کیونکہ ابھی آپ امنوا وغیرہ کے معنے سمجھ نہیں سکتے ہیں بلکہ تقلیدی طور پر صرف اقوالات پر اڑے ہیں۔ صرف و نحو کے خلاف ہیں بھی آپ جمے ہوئے رہتے ہیں۔

اس کے بعد پھر آپ آگے فرماتے ہیں "بخاری کی روایت حدیث نبوی نہیں ہے (یعنی امن ابن الزبیر ومن وراءه حتی کان للمسجد للجة) خود مجتہد العصر لکھ چکے ہیں فعل صحابہ حجت نہیں پس سب دلیلیں ناکافی ہیں۔ انتہی۔"

ناظرین! غور فرمائیے شجرہ تامین بالسر ثبوت آمین بالسر کا فعل خلفاء راشدین عمر۔ علی۔ عثمان۔ عبداللہ بن مسعود سے دیا تھا جس سے صاف یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدار تامین بالسر کا صرف صحابہ ہی کے اعمال افعال پر ہے۔ اس بنا پر تردید میں نے حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصولی قول جو اہلحدیث مذہب کو تعلق رکھتا ہے نقل کیا تھا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ فعل صحابہ تابعین وغیرہ حدیث کے ہوتے حجت نہیں لہذا صاحب شجرہ کے تمام پیش کردہ اقوالات صحابہ بعض ناکافی ہیں عربی عبارت یہ ہے واختلفوا هل یکون حجة علی من بعد الصحابة من التابعین ومن بعدهم علی اقوال احدها انه لیس بحجة مطلقا والیه ذهب الجمهور۔ (باقی آئندہ)

ہو کیا گالیاں سننا چاہتے ہو؟ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

# اہلحدیث مذہب کی قدامت

گزشتہ سے پیوستہ

اب مجیب صاحب ثابت کریں کہ کیا اصحابِ اقوال الرجال کے

پابند تھے۔ اور کیا کوئی ان میں بھی ابوبکری۔ فاروقی۔ صدیقی۔ تھا یا صرف وہ کلام رسول کے شیدا تھے۔ جب اوس زمانہ میں کسی کو بوبکری یا صدیقی ثابت نہیں کر سکتے یا اقوال الرجال کے ان کو پابند بتا نہیں سکتے تو بس ان کو مقلد بھی نہیں کہہ سکتے۔ اب دو باتیں ہیں یا تو ہمارے زمانہ کے موافق اور ہمارے زمانہ کی اصطلاح کے مطابق صحابہ کو۔ اہلحدیث کہئے۔ یا صحابہ کو مقلد۔ ان دو باتوں پر غور کرنے سے اور سوچنے سے اور صحابہ کے طریقہ عمل پر گہری نظر ڈالنے سے کیا کوئی منصف یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ چونکہ صحابہ صرف حدیث کے عامل تھے اس لئے وہ اہلحدیث تھے۔ اور اس خیال کو بالکل مردود محض بیکار نہیں بتا سکتا کہ صحابہ مقلد تھے۔ کیونکہ اوس زمانہ میں تقلید ہی کہاں تھی جس سے مجیب صاحب کو بھی اقبال ہے چنانچہ اپنے مضمون میں ایک جگہ تحریر کرتے ہیں کہ دو صدیوں کے بعد [illegible]

سے نظر ڈالتے ہیں اور یہ خیال کرتے آتے ہیں کہ کونسا فرقہ اس اصول صحابہ کا پابند ہے اس ہماری ہر گہری نظر پر جس فرقہ کو اس اصول کا پابند پاتے ہیں اس فرقہ کو حدیث والے اہلحدیث کہتے ہیں اور جس فرقہ میں ہم اس اصول صحابہ کو نہیں پاتے [illegible] ہیں۔ ہم ان کو مقلدین سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس اصول [illegible] پر ہر زمانہ میں نظر ڈالتے اگر جب ہمارے زمانہ بھی غور کرتے ہیں تو اوسی اصول صحابہ کے عامل اہلحدیث فی زمانہ کو پاتے ہیں یعنی اصول مذہب اہلحدیث کا یہی ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جیسا کہ اخبار اہلحدیث کے سرورق پر ہمیشہ لکھا ہوتا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

تمسک بحبل اللہ واتبع الہدیٰ
ولا تک بدعیا لعلک تفلح

اور اب اصول صحابہ یعنی قرآن اور صرف حدیث کے عامل ہونیکو مقلدہ میں چسپاں کرتے ہیں تو بالکل اس اصول صحابہ سے منکر پاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ حدیث کے ایسے دشمن ہیں کہ جانتے بوجھتے کہ یہ مسئلہ حدیث میں ہے چشم پوشی کرکے ائمہ کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا کوئی حنفی عالم۔ رفع الیدین کے احادیث کو صحاح کی نہیں۔ دیکھا ہوگا کیا کوئی حنفی

مولوی قرأۃ سورہ فاتحہ خلف الامام کے احادیث کو صحاح میں نہ پڑھا ہوگا۔ باوجود اس کے عمل نہ کرکے ان کو مانا تو کجا بالکل منکر ہوکر صاف ضعیف جھوٹی حدیث ثابت کرنے لگتے ہیں۔ اعوذ باللہ۔ کیا یہ چال صحابہ کی ہے۔ جب یہ چال صحابہ کی نہیں اور مقلدہ صحابہ کے چال روش سے خارج ہیں بلکہ بدعتی روش کے پیرو ہیں تو پھر یہ کیسے اہلحدیث ہو سکتے ہیں۔ اور اہلحدیث فی زمانہ کا اصول عین صحابہ کا اصول ہے اگر ہم صحابہ کو بھی اہلحدیث کہیں کچھ بیجا نہیں وہ اصولاً و عملاً اہلحدیث ہی تھے۔ فافہم۔ ہمارے ناظرین ذرا ہماری یہ گہری بحث پر نظر ڈالیں اور غور کریں اور صحابہ کے اصول سے مقلدہ کا انکار تو ظاہر ہی ہے لیکن اب ہم مجیب صاحب کی عبارت مندرجہ اہل فقہ ۲ رمضان المبارک سے ثابت کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں "معلوم ہوا ان تینوں زمانوں (یعنی صحابہ تابعین تبع تابعین) کے لوگ بہتر تھے اور ان کا اجماع حق تھا۔ اسی واسطے اس زمانہ میں لوگوں نے اس بات پر اجماع کر دیا کہ عوام صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں بلکہ ان پر واجب ہے کہ ائمہ اربعہ کے مذہب کی تقلید کریں"۔ اس عبارت میں دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اجماع علی مذہب الاربعہ ان تینوں زمانوں صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین میں تھا۔ اور یہ اتفاق ہوا تھا کہ صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں۔ شاباش یہی چاہئے۔ ایسی ہی گہری سمجھ [illegible] صحابہ تابعین تبع تابعین کو بھی مقلد [illegible] جاہل شخص نہیں کہہ سکتا۔ مذا آپ کی عبارت پر غور کیجئے کہ اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے یا نہیں کہ ازمنہ ثلثہ کا اجماع علی مذہب الاربعہ تھا۔ [illegible] یہ صرف آپ کی علمی لیاقت آپ [illegible] وہی اور دروغ بیانی۔ اور کیا ضرورت ہے [illegible] کی چال اختیار کرو۔ تمہیں تو تقلید کی اندھی درکار ہے تمہیں تو تقلید۔۔۔۔ تمہیں صحابہ سے تو کیا کام بلکہ سید المومنین والمسلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کام نہیں۔ میرے جاہل دوست تمنے احادیث میں فرقہ ناجی کا ذکر نہ دیکھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تہتر فرقہ میری امت میں ہو جاوینگے بہتر دوزخی اور ایک فرقہ ناجی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ناجی ہے ان کا طریق عمل کیا ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ما انا علیہ واصحابی جسپر میں اور میرے اصحاب چلیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس اصول پر حضرت صحابہ کا خلاف ہو وہ ناجی نہیں۔ اب خوشی سے آپ فرقہ ناجی سے علیحدہ ہو جائیے اور کہئے کہ اجماع کو کرنے اس امر پر کیا کہ صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں۔ ایسا اجماع بھی اصولاً اجماع نہیں کہلاتا۔ اصولاً اجماع علی الحق اجماع ہے۔ اجماع علی الشر اور القبیح اجماع نہیں ہوتا۔ یہ اجماع محققین کا نہیں بلکہ غیر محققین کا اجماع ہے اور صاف مجیب صاحب کی عبارت سے ظاہر ہے کہ انکا یعنی مقلدہ کا نیا جدید مذہب ہے کیونکہ صحابہ کے مذہب

ahmadimuslim.de

سے علیحدگی لیا ہوا ہے۔ فالحمد للہ۔ کہ ہم اچھی طرح ثابت کر چکے کہ تمہارے لوگوں کا جدید مذہب ہے۔ زمانہ سے یہ خیال دامنگیر تھا کہ تمہارے جدید مذہب پر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا جاتے مگر اچھا موقع ہاتھ آیا۔ کہ خود حنفی صاحب اقرار کرتے ہیں کہ عوام صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کر کے آئمہ کی تقلید پر متفق ہوئیں۔ کیا حنفی دوستو ابھی لوگو۔ تم نے دیکھا کہ تمہارے مذہب کا کیا اصول ہے۔ پھر تم اسی پر ناز کرتے ہو اور اہلحدیث کو برا بھلا کہتے ہو کیا اب ہم تم کو منکر صحابہ منکر رسول اللہ کہہ سکتے ہیں سہ

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور پھر تقریر میں آگے مجیب صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ تمام اہل اسلام آئمہ اربعہ کی تقلید پر قائم ہو گئے اور اس وقت میں بجز مذاہب اربعہ کے اہلحدیث کوئی نہ تھا یہ بھی کذب بیانی اور سراسر افترا ہے۔ جب کوئی اہلحدیث نہ تھا تو پھر مسلم شریف۔ نووی شرح مسلم۔ سفر السعادۃ مصنف صاحب قاموس وغیرہم میں اہلحدیث مذہب کا کیوں ذکر ہے۔ جس کی عبارات مضمون سابقہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ مارچ میں درج ہیں اور ایک آدھ کتاب میں اگر اہلحدیث مذہب کا ذکر ہو تو یہ لازم نہیں آتا کہ اہلحدیث مذہب کا وجود ہی نہ ہو۔ باوجود اس کے کہ ہم نے کتب معتبرہ قدیم سے اہلحدیث مذہب کا نام بتلا دیا ہے پھر اس پر آپ کی سمجھ پر سخت افسوس آتا ہے سہ پڑھیں تو سمجھ [illegible] وہ سمجھے تو کیا سمجھے۔ اور ایک جگہ مجیب صاحب اہلحدیث مذہب کا انعدام [illegible] کی غرض سے یہ پیش کرتے ہیں کہ کعبہ میں چار مصلے ہیں "اگر مذہب اربعہ [illegible] سوا اہلحدیث مذہب ہوتا تو ضرور کعبۃ اللہ میں اس مذہب کا مصلے قائم ہوتا [illegible] اب ہم اسی بنا پر تقلیدی مذاہب کو جدید ثابت کرتے ہیں۔ حنفی اور مجیب صاحب ہمارے جاہل دوست اس کا جواب دیں کہ آئمہ اربعہ کے زمانہ قبل یا لیں کہئے ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر یا اس طرح کہئے صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کے زمانوں میں یا چار مصلے کعبۃ اللہ میں قائم تھے۔ یا چاروں خلفاء نے اپنے علیحدہ علیحدہ مصلے قائم کئے تھے یا کسی صحابی نے اپنا علیحدہ مصلے قائم کیا تھا۔ یا اسلام میں تفرقہ یعنی کعبہ میں چار تفرقہ اور ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر میں تھے۔ مجیب صاحب کو تو اس کا جواب دینا لازم ہے امید ہے کہ وہ ہمارے اس سوال کا ضرور جواب دینگے۔ مگر کیا جواب دینگے کہنا ہی ہوگا کہ ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر میں چار مصلے قائم نہ تھے تو پھر ہمارا یہ سوال ہے کہ وہ سب لوگ کعبہ میں کہاں نماز پڑھتے تھے۔ کہنا پڑیگا بحکم قرآن کہ مقام ابراہیم کو مصلے گردانو مقام ابراہیم ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر کا مصلے تھا۔ اسی طرح چونکہ ہمارا مذہب جدید نہیں ہے قدیم مذہب ہے اسی لئے ہمارا مصلے وہی مقام ابراہیم ہے جیسا کہ ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر کا تھا جب مذاہب اربعہ جدیدہ کا ظہور ہوا یہ جدید مصلے جس کو بدعت کے ساتھ بھی تعبیر کر سکتے ہیں کعبہ میں قائم کئے گئے۔ اس تفرقہ کو نہ کسی اہلحدیث کے فرد نے مناسب سمجھا نہ صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کی روش کے خلاف چلنے کو پسند کیا۔ کیونکہ یہ تینوں زمانہ مشہود بالخیر ہیں۔ پھر کس بنا پر اہلحدیث اپنا مصلے قائم کرتے اور قرآنی حکم کے خلاف اور ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر کے خلاف میں ایک نئی بدعت تراشتے۔ صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے آپ ہی بدعتیوں کو مخالفت زیبا ہے۔

ناظرین غور کی جا ہے اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مذاہب اربعہ جدید ہیں اور مذہب اہلحدیث قدیم۔ الحمد للہ کہ ہمارا مطلب حاصل ہوا۔ ایک جگہ مجیب صاحب غضب میں آتے ہیں اور تحریر کرتے ہیں کہ "اگر اہلحدیث سے مذہب مراد لیجائے تو یہ ضرور عوام کا آپ پر گمان ہوگا کہ فرقہ اہلحدیث منافق فرقہ ہے جو زبان سے اقرار قرآن کریم پر بھی ایمان لانیکا کرتا ہے اور اپنا مذہب اہلحدیث ہی بتاتا ہے۔ جس سے یہ صریح ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ اہلحدیث کا اپنے کو اہلحدیث محض کہلانا غرض یہی ہے کہ ہم حدیث ہی کو مانتے ہیں اسلئے وہ اہل قرآن نہیں"۔ والعجب عجیب بات ہے۔ جب اہلحدیث بننے سے منافق بنتا ہے اور اہل قرآن سے خارج ہوتا تو مذاہب اربعہ مثل حنفی وغیرہ پر بھی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یہ گروہ مقلدہ اہلحدیث یعنی حدیث والوں حدیث کے عاملوں حدیث بیان کرنیوالوں حدیث کے قائلین سے خارج ہیں اور قرآن اہل قرآن سے بالکل علیحدہ۔ کیونکہ اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے پس جب یہ اہلحدیث ہوئے حدیث پر عمل کرنے سے منکر ہیں تو یہ ہو لازم آیا۔ کہ یہ لوگ اطاعت نبی سے منکر اور اس کے احکام قرآنی سے منکر اہل قرآن سے خارج ہیں اور فرقہ مرجیئہ وغیرہ میں داخل ہیں جیسا کہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے حنفیہ کو فرقہ مرجیئہ میں داخل کیا ہے۔ مہربان من۔ یہ نتیجہ آپ نے کہاں سے نکالا۔ کہ جو اہل حدیث ہے وہ اہل قرآن نہیں۔ اہلحدیث اور اہل قرآن میں نسبت مساوات کی ہے یعنی جو اہلحدیث ہے وہی اہل قرآن ہے اور جو اہل قرآن ہے وہی اہلحدیث۔ ظاہر ہے جب کوئی شخص کسی کے فرستادہ کو مانے تو کیا وہ بدرجہ اولی اس کے مرسل کو نہ مانیگا ضرور مانیگا۔ اسی طرح سے ہم رسول پاک کو خدا کے فضل و کرم سے ایسا مانتے ہیں کہ ذرہ بھی آپ کے ساتھ غیر کی شرکت بری لگتی ہے تو کیا ہم خدائے پاک کو جس نے رسول پاک کو بھیجا ہے ماننے میں کچھ تامل کرینگے ہرگز نہیں۔ مطلع صاف ہے کہ جب ہم حدیث کو مانتے ہیں تو قرآن کو بدرجہ

اوس مانینگے اور یہ کیسے نفاق ہوگا۔ ہاں مقلدہ کا نفاق تو اظہر من الشمس ہے وہ اس طرح کہ اُمت رسول اللہ کے ہونیکا تو دعویٰ ہے مگر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوالات کے قطع نظر دوسرے اُمتیوں کے اقوالات کو لینا اور عمل کرنا اس سے بڑھکر کیا نفاق ہے۔ جو منافقین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے زمانہ میں تھے ان کی یہی حالت تھی۔ جب حضرت کے پاس آتے تھے تو آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین کہتے تھے گویا حضرت پر ایمان لے آئے۔ حضرت کے احکام کے پابند ہوچکے مگر پھر جب اپنے لوگوں کی طرف جاتے تھے تو اون کی گانے لگتے تھے یعنی اونہیں لوگوں کی روش اختیار کر لیتے تھے۔ اسی طرح اگر کوئی دعوے اُمت رسول اللہ ہونیکا کرے اور پھر وہ غیر کے احکام پہ چلے کیا اس سے بھی کیا اس گروہ سے بڑھکر بھی کوئی . . . گروہ ہوگا۔ مثال ان مقلدہ کی ایسی ہے خود تو چور رکوتوال کو ڈانٹے۔ فافہموا مجیب صاحب آگے لکھتے ہیں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ آئمہ اربعہ جو جامع احادیث ہیں اون کو اہلحدیث نہیں کہا جاتا ہے لیکن خود اہلحدیث بن جانا نہایت ظلم کی بات ہے۔ دوسرا امام ابی حنیفہ جو اوستادوں کے اوستاد ہیں اون کو اہلحدیث نہ ماننا اور دوسرے بخاری مسلم وغیرہما کو اہلحدیث ماننا بھی بڑے ظلم کی بات ہے۔ اس کا جواب بھی سن لیجئے آئمہ اربعہ کو کون اہلحدیث سے خارج کہتا ہے۔ آئمہ اربعہ بیشک اہلحدیث تھے۔ اون کا اصول بھی صحابہ کا اصول۔ تابعین۔ تبع تابعین کی چال تھی۔ کسی کی یہ لوگ تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ صرف قرآن وحدیث کے قائل تھے بلکہ مخالف حدیث کو زجر فرماتے ہیں اور بیشک تاکید کتاب اللہ اور کتاب الرسول کی کرتے ہیں اور تقلید سے منع فرماتے ہیں۔ ناظرین اقوال آئمہ اربعہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) امام زندویسی نے روضۃ العلماء میں نقل کیا ہے۔ انہ قیل لابی حنیفۃ رحمہ اللہ اذا قلت قولاً وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فقیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ قال اترکوا قولی بقول الصحابۃ۔ خلاصہ ترجمہ۔ کسی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے سے پوچھا کہ کیا کیا جائے جب آپکا قول مخالف کتاب اللہ ہو۔ آپ نے فرمایا میرے قول کو چھوڑ دو۔ پھر پوچھا کیا کیا جائے جب آپکا قول حدیث کے مخالف ہو۔ آپ نے فرمایا ایسے وقت بھی میرے قول کو نہ مانو۔ پھر سوال کیا کہ کیا کرنا چاہئے جب آپکا فرمان صحابہ کے فرمان کے مخالف ہو آپ نے فرمایا چھوڑ دو میرے قول کو۔ ناظرین دیکھیں کہ یہ کتنا پیارا قول ہے پھر اسپر ہم اہلحدیث آپکو نہ کہیں حاشا للہ۔

(۲) یواقیت والجواہر میں ہے۔ وکان الامام مالک یقول ما من احد الا وماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ ترجمہ۔ امام مالک رحمہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اپنے قول سے ماخوذ نہو اور وہ کلام اوسکا اسپر مردود نہو سوائے کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی قول غیر صحیح کو خراب کر دینا چاہئے۔

(۳) انہ یعنی الشافعی قال اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذہبی فاتبعوہ واعلموا انہ مذہبی۔ ترجمہ امام شافعی رحمہ نے فرمایا جب صحیح خبر یعنی صحیح حدیث کے خلاف میرا مذہب ہو تو صحیح حدیث کو میرا مذہب جانو اور صحیح حدیث کی پیروی کرو اور میرے مخالف مذہب کو چھوڑ دو (نہایہ)

(۴) یواقیت والجواہر میں ہے۔ کان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرہم وخذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ۔ ترجمہ۔ امام احمد فرماتے تھے اللہ اور رسول کے کلام کے ساتھ کسی کو معارضہ نہیں اور کچھ کلام نہیں۔ اسلئے نہ تقلید میری کیجائے نہ امام مالک کی نہ اوزاعی کی نہ نخعی کی اور نہ کسی کی اور نہ کتاب وسنت کے احکام کو لیجئے۔

معزز ناظرین غرض یہ کہ آئمہ ہرگز اہلحدیث سے خارج نہیں نہ ہم اُن کو اہلحدیث سے خارج کہنے کے مجاز ہوسکتے ہیں۔ رہے ان حضرات کے مقلدین یہ لوگ ان حضرات کی تقلید کا دعوے کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا اقوال کے بھی پابند نہیں اور مقلدہ البتہ اہلحدیث سے خارج ہیں کیونکہ تقلید شخصی کرنا اور کسی ایک امام کے پیچھے رہنا کہ حدیث کا خلاف گو ہو پرواہ نہیں اور صحابہ کے چال پر عمل نکرنا اور نہ ان کے چال پر نہ چلنے کے لیے تحریر تقریر آکوشش کرنا جیسا کہ مجیب صاحب لکھ آئے ہیں طریقہ اصحاب وطریقہ تابعین وتبع تابعین ومذہب آئمہ اربعہ سے خارج ہیں اسلئے مقلدہ خارج از اہلحدیث ہیں۔ آئمہ اربعہ نہ کسی کی تقلید کرتے تھے نہ کسی کو اپنی تقلید کا حکم دیا ہے نہ وہ خلاف احادیث چلنے خلاف روش صحابہ عمل کرنیکو پسند رکھتے تھے اسلئے وہ بیشک اہلحدیث ہیں۔ اگر کسے شک آید کافر گردد۔ ہمارے پاس بڑی عظمت آئمہ اربعہ اور دیگر آئمہ شرع متین کی ہے عظمت وقدر اس کا نام نہیں کہ اونکی ایسی تاکید کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے بھی فراموش ہوجائیں۔ عظمت وقدر آئمہ کی یہی ہے اور آئمہ کی خوشی کا دارومدار اسی پر ہے کہ بندگان خدا خدا اور رسول کے مطیع ہوجائیں۔ اس تمہید تقریر پر غور کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مقلدہ علاوہ اہلحدیث سے خارج ہونے اور صحابہ تابعین تبع تابعین کے طریقہ عمل سے باہر ہونیکے آئمہ اربعہ کو طریقہ عمل آئمہ اربعہ کی بھی احکام سے باہر ہیں۔ بس بس فافہم وافہموا۔ (راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

ahmadmuslim.de

# عربوں کے فوجی حالات

(ماخوذ از المشرق)

ذیل کا دلچسپ اور پرمایہ مضمون جناب مولوی ہدایت حسین صاحب نے لکھکر کلکتے کے مشہور اسلامی انگریزی میگزین جرنل آف مسلم انسٹیٹیوٹ میں شائع کرایا ہے (نمبر ۲ جلد ۳) اور ہمارے دوست مسٹر عبدالرحیم صاحب جہانگیر نگری نے اس کو مختصر کرکے اردو لباس پہنا کر المشرق کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مستفید کرنے کی کوشش کی ہے خدا ان کی سعی کو بابرکت کرے۔ ایڈیٹر المشرق

زینٹ چیپٹر فیلو سینٹ جونز کالج گیسلیٹ جلد ہفتم (مطبوعہ لیپزگ ۱۸۶۱ء) میں ڈاکٹر اسپرنگر کا ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان سے موجود ہے۔ فاضل محرر نے ۱۸۵۱ء کے حالات نہایت کوشش سے بہم پہنچائے ہیں اور ان عربوں کی تعداد قوت کی بھی جانچ کی ہے جو مسلح تھے۔ عمان۔ صنعا۔ تہامہ۔ حجاز۔ نجد۔ بحرین عراق صحرا فلسطین اور حلب کے مختلف قبائل و عشائر کے کوائف اور ان کی جنگی قابلیت و استعداد کی اچھی تحقیق کی ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر لکھتے ہیں "برٹش میوزیم میں ایک عربی قلمی کتاب (۱۲۳۵ھ نمبری) موجود ہے اسپر مسٹر جی ایچ نے یہ نوٹ لکھا ہے "میری یہ کتاب قبائل عرب کے موجودہ حالات کی تحقیق میں شیخ عبدالامام تمیمی نے لکھی" عبدالامام نجد کے باشندے تھے جب عبدالوہاب نجدی کے ... سے ۱۸۱۸ء میں لڑائی ہوئی تھی اور اس موقع پر وہ موجود تھے۔ اس لئے ان کو اس تحقیق کے لئے نہایت عمدہ اور خاص موقع ملا۔ مندرجہ ذیل جدول میں صرف مسلح باشندوں کی تعداد دکھلائی گئی ہے۔ کاشتکار وغیرہ اس سے علیحدہ ہیں۔ ہم سہولت کے لئے ہر ایک جگہ کیلئے ایک جدول بنائینگے تاکہ بسہولت معلوم ہوسکے کہ کہاں کون اور کتنے لوگ مسلح رہتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۔ ڈاکٹر اسپرنگر بڑے مشہور شخص تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے طبی خدمات کیلئے ۱۸۴۳ء میں وہ کلکتہ میں آئے۔ محمڈن کالج دہلی کے پرنسپل بھی مقرر ہوئے۔ لکھنؤ کے ریزیڈنٹ کے نائب بھی رہے اور کلکتہ مدرسہ کے پرنسپل اور محمڈن کالج ہوگلی کے پرنسپل اور آخر میں گورنمنٹ حالیہ کے فارسی مترجم مقرر ہوئے ۱۸۵۵ء میں وہ ہندوستان سے چلے گئے اور برن کالج میں السنہ مشرقی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ سولہویں دسمبر ۱۸۹۳ء میں انہوں نے رحلت کی تقریبا پچیس زبان میں مہارت رکھتے تھے۔

## قبائل عمان کی جنگی قوت (۱)

| نمبر | قبیلہ | سوار | پیادے | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | حضرموت کے بنی تمیم | ۱۰۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۲ | الکاسر | | ۱۵۰۰ | صرف گھوڑے کثرت سے پالتے ہیں |
| ۳ | بنی نعد | ۲۰۵ | ۱۰۰۰ | یہ لوگ تیرانداز ہیں۔ |
| ۴ | بنو جادہ | ۵۰۰ | ۱۰۰۰ | |
| ۵ | ادھم | ۱۲۰۰ | ۱۵۰۰ | |
| ۶ | السیارین | ۸۰۰ | ۱۵۰۰ | |

## قبائل صنعاء کی جنگی قوت (۲)

| نمبر | قبیلہ | سوار | پیادے | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۷ | وادی حسین | ۳۰۰۰ | ۵۰۰۰ | تیرانداز |
| ۸ | وادی محمد | ۲۰۰۰ | ۵۲۰۰ | |
| ۹ | السلاطین | ۳۰۰۰ | ۳۰۰۰ | تیرانداز |
| ۱۰ | [illegible] | | | ... لوگ ہیں۔ |
| ۱۱ | [illegible] | | | |

یہ صنعاء کے بڑے بڑے قبائل تھے ورنہ بہت سے چھوٹے چھوٹے جرگے نظرانداز کردیئے گئے اور یہ سب امام محمود بن احمد کے ماتحت ہیں۔

## قبائل تہامہ

یہ کل قبائل محمود بن محمد مسمار حسینی کے ماتحت ہیں۔

| نمبر | قبیلہ | سوار | پیادے | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲ | اودون | ۲۰۰۰ | ۳۰۰۰ | معتدل آب و ہوا کے رہنے والے ہیں |
| ۱۳ | الزرائق | ۱۰۰۰ | ۵۰۰۰ | |
| ۱۴ | النوادی | ۵۰۰۰ | ۲۰۰۰ | نجران میں رہتے ہیں۔ |
| ۱۵ | وادی رشید | ۲۰۰۰ | ۱۰۰۰ | |
| ۱۶ | عبیدہ | ۴۰۰۰ | ۲۰۰۰ | ابن خیر مولا ان کے امام ہیں۔ |
| ۱۷ | علم | ۵۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۸ | اشیر | ۵۰۰۰ | ۳۰۰۰۰ | یہ لوگ بندوق سے مسلح ہیں نجدیوں نے انکو امتقصر تک بھگا دیا اور یہ جلاوطن ہوگئے ان کے قامی نامی لیڈر کو احمد ترسون پاشا نے قید کرلیا تھا۔ |

ahmadimuslim.de

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹ | قبائل عثمان مضیفی اور سید شریف مسعود | ۸۰۰۰ | ۲۵۰۰۰ | تقریباً یہ دونوں قبیلے مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ شریف چلے آئے |
| ۲۰ | ابن الاثمار | ۱۸۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۲۱ | بنو الاشرف | ۲۰۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۲۲ | صنعان | ۳۰۰۰ | ۱۰۰۰۰ | ریگستان کچھ دو تین کار لوگ ہیں اور ابتک انہیں |
| ۲۳ | حباب | ۵۰۰ | ۵۰۰۰ | کسیقدر وحشت باقی ہے بہت کم سوسائٹی سیکھتے ہیں |
| ۲۴ | [illegible] | ۱۰۰۰ | ۱۰۰۰ | |
| ۲۵ | [illegible] | ۱۰۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۲۶ | ابن دہمان | ۱۰۰۰ | ۵۰۰۰ | |
| ۲۷ | عجمان | ۷۰۰۰ | ۲۵۰۰۰ | آپس کی خانہ جنگی میں اسعد اوقات کرتے [illegible] |
| ۲۸ | [illegible] | [illegible] | ۳۰۰۰۰ | [illegible] |
| ۲۹ | [illegible] | ۲۰۰۰ | [illegible] | [illegible] |
| ۳۰ | الکلب | ۲۰۰۰ | ۱۰۰۰۰ | ابن [illegible] ان کے امام ہیں۔ |
| ۳۱ | بنی واہب | ۳۰۰۰ | ۲۰۰۰۰ | القوائی ان کے امام ہیں۔ |
| ۳۲ | ابن [illegible] کی ذاتی فوج | ۲۰۰۰ | ۳۰۰۰۰ | |
| ۳۳ | الفضا | ۱۰۰۰ | ۵۰۰۰ | [illegible] ان کے امام ہیں۔ |
| ۳۴ | قحطان ابن الاثیم اور القدیر اور بنی مجیر | ۷۰۰۰ | ۳۰۰۰۰ | سوائے القدیر کے باقی قبائل امام کے ماتحت ہیں۔ |
| ۳۵ | المحلف | ۱۰۰۰ | ۵۰۰۰ | بلحاظ معاشرت بہت سادگی سے بسر کرتی ہیں |
| ۳۶ | المہدی | ۱۰۰۰ | ۵۰۰۰ | |
| ۳۷ | بنو مروہ | ۲۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۳۸ | معادیہ | ۵۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۳۹ | ال ابوالقرم | ۱۵۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۴۰ | ناصرہ | ۱۱۰ | ۱۰۰۰ | یہ لوگ تلوار بندوق وغیرہ سے مسلح ہیں |
| ۴۱ | بنو امیہ | ۵۰۰ | ۲۰۵۰ | |
| ۴۲ | بنو دیاب | ۱۰۰۰ | ۵۰۰۰ | |
| ۴۳ | اشرف | ۱۰۰۰ | ۵۰۰۰ | ان کی کانی کی کاشت بہت ہوتی ہے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۴۴ | الدواسیر | ۱۰۰ | ۱۰۰۰۰ | |
| ۴۵ | برہام | × | ۱۰۰۰۰ | سلطان ربیع ان کی امام ہیں |
| ۴۶ | بنو شداد | | ۵۰۰۰ | بہرقوین ان کے امام ہیں |
| ۴۷ | بنو جنب | ۵۰۰ | ۱۰۰۰۰ | |
| ۴۸ | وادیہ | ۲۰۰ | ۳۰۰۰ | یہ لوگ سمندر کے ذریعہ تجارت کرتے ہیں |
| ۴۹ | بنو قریدہ | ۵۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۵۰ | المرا | ۱۰۰۰ | ۱۵۰۰۰ | |
| ۵۱ | باشندگان سبا | تقریباً | ۴۰۰۰ | انکو قبائل کی تفصیلی کیفیت محمد ابیا نہیں جانتے تھے اور نہ امام کا نام معلوم تھا۔ ان کے امام عبد الحمید تھے۔ |
| ۵۲ | باشندگان شرمقا | تقریباً | ۱۰۰۰۰ | |

## قبائل حجاز

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۵۳ | [illegible] | ۵۰۰ | ۲۰۰۰۰ | |
| ۵۴ | عتب | ۱۰۰ | ۱۰۰۰۰ | |
| ۵۵ | [illegible] | ۲۰۰ | × | |
| ۵۶ | ابا قوم | ۲۰ | ۷۰۰۰ | |
| ۵۷ | ہدیل | × | ۸۰۰۰ | کوہی باشندے ہیں |
| ۵۸ | حرب | ۱۰۰۰۰ | ۴۰۰۰۰ | مدین اور خیبر کے درمیان رہتے ہیں |
| ۵۹ | بنو صلول | × | ۴۰۰۰۰ | |
| ۶۰ | بنو مخزم | ۱۳۰ | ۱۰۰۰۰ | |
| ۶۱ | بنی منبتی | ۵۰۰ | ۶۰۰۰ | |
| ۶۲ | حشید وباکل | ۱۰۰۰ | ۸۰۰۰ | |
| ۶۳ | اروان | ۸۰۰ | ۲۵۰۰۰ | |
| ۶۴ | زبید | ۵۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۶۵ | سبائی | ۸۰۰۰ | ۱۰۰۰۰ | |
| ۶۶ | بنو سلام | ۵۰۰ | ۸۰۰۰ | |
| ۶۷ | بنو نساء | | ۹۰۰۰ | |
| ۶۸ | بنو سعد | | ۵۰۰۰ | |
| ۶۹ | شرارت | ۴۰۰۰ | ۳۰۰۰۰ | |
| ۷۰ | سلیم درائی | ۲۰۰۰۰ | ۲۰۰ | دو چھوٹے قبائل ہیں۔ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۴۱ | الرشین | ۶۰۰ | ۲۰۰۰۰ | |
| ۴۲ | ہاں | ۷۰۰۰ | ۳۰۰۰۰ | |
| ۴۳ | وادی رشید | ″ | ۱۰۰۰۰ | |
| ۴۴ | بنو مسعود | ۳۰۰ | ۱۰۰۰۰ | |
| ۴۵ | ولد سلیمان | ″ | ۳۰۰۰ | یہ لوگ خیبر میں رہتے ہیں |
| ۴۶ | العیدی و شعلان | ۷۰۰ | ۳۰۰۰ | وادی خیبر میں رہتے ہیں |

# قبائل نجد

نجد بہت وسیع خطہ ہے۔ ۲۵ دن کے سفر میں اُس کی مسافت سرحدی طے ہو سکتی ہے۔ اس کے مختلف حصے مختلف نام سے مشہور ہیں۔ مثلاً القریہ۔ القاسم۔ الوشم۔ جبل شمار۔ حقیقیہ۔ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت بہت سے آباد شہر ہیں۔ مثلاً عریدہ میں ذاریہ۔ الریاض منفوحہ۔ الابیعہ وغیرہ مشہور اور بڑے بڑے شہر ہیں۔ اور پھر ان کے بعد بہت سے گاؤں ہیں جیسے خطہ بنی تمیم۔ الحارق۔ الدیامہ وغیرہ۔ اسی طرح شمالی حصہ نجد کے مشہور تکڑہ وادی الدواسیر میں الفلاج مشہور جگہ ہے اور الوشم میں شقرہ۔ مرات تربہ۔ ذریہ۔ القصب مشہور شہر ہیں۔ ڈاکٹر اسپرنجر نے صادق کے متعلق بیان کیا ہے کہ صادق کی طرح ریگستانی علاقہ دوسرا نہیں ہے۔ شقرہ اور شاقہ بھی ریگستانی ہیں لیکن صادق سے کوئی نسبت نہیں۔ یہاں کے تودہ ہائے ریگ بڑے بڑے مینار کی طرح نظر آتے ہیں محمد بن الہام مذکورہ بالا شخص داریہ کے رہنے والے تھے۔

القاسم کے ماتحت الراس۔ عنیزہ۔ بریدیہ۔ الخبیر۔ القنومہ۔ المذنب العیون مشہور شہر ہیں۔ نجد بلحاظ آب و ہوا سرسبزی و زرخیزی اور اپنے باشندوں کے جسمانی تاب و توانائی اور دماغی جرأت و دلی قوت اور مذہبی جوش اور بیجا تعصب کے اپنا نظیر آپ ہے۔ نجدیوں کے ہم عقائد خواہ وہ کسی قوم و قبیلہ سے تعلق رکھیں اون کے بھائی شمار ہوتے ہیں اور غیر مذہب کے لوگوں کو کتے سے بدتر سمجھتے ہیں۔ اون کی مہربانی اور محبت حاصل کرنے کے پہلے مختلف سوال اور عملی ذریعہ سے اون کی تشفی ہو جانی چاہئے کہ آپ سُنّی اور اون کے ہم عقیدہ ہیں اور اگر آپ اس امتحان میں کامیاب ہُوئے تو آپ کے لئے اون سے بڑھکر مہربان ملنا دشوار ہے۔ نجد کے لوگ انتہائی زیادہ سنگدل ہیں۔ ڈاکٹر اسپرنجر لکھتے ہیں کہ اون سے اودھ کے شاہی خاندان کے مشہور ممبر پرنس اقبال الدولہ نے جو ۱۸۶۶ء میں بغداد میں تھے اور شیعہ ہونے کی وجہ سے اونہوں نے نجدیوں کی قید کی سختی بھی اُٹھائی تھی وہ بیان کرتے تھے کہ "میں جہاں اور جن کے یہاں قید تھا ایک روز اون کے بھائی آئے اور میری بیش قیمت تلوار جو میرے ساتھ تھی اوسکو دیکھکر بہت پسند کیا اور مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے میں اس تلوار کو فروخت کیجئے گا۔ میں نے کہا کہ میں بیچوں گا نہیں یوں آپ مختار ہیں۔ یہ سنکر وہ تلوار لیکر چلدیا۔ تھوڑی دیر بعد خون آلودہ تلوار لئے ہوئے پہونچا۔ میں نے پوچھا کہ حضرت خیریت ہے۔ کہیں کوئی زخم تو نہیں آیا۔ اوس نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ نہیں میں ننگی تلوار لیکر ذرا صحرا کی جانب گیا تھا۔ وہاں ایک عورت مویشی چرا رہی تھی میں نے اوس پر اس تلوار کا امتحان کیا واقعی تلوار عمدہ ہے۔"

نجد کے باغات کے لئے بھی مشہور ہے مصریوں نے جب نجد کو فتح کیا تھا تو وہاں کے باشندے برسر فساد تھے اونہوں نے کھجور کے بہت سے درخت کاٹ ڈالے اور اس طرح نجدی رام ہو گئے۔ الراس میں پچاس ہزار سے زیادہ درخت فوراً کاٹے گئے۔ ۲۰ سپاہی اس کی اُجرت مقرر کر دی گئی تھی جس سے درخت کاٹنے میں مقابلہ ہونے لگا اور اسطرح فی گھنٹہ آٹھ درخت کاٹے جانے لگے۔

(باقی آئندہ)

## غریب فنڈ

میں اس ہفتہ عمعظ منشی کریم بخش صاحب بلند نمبراہ بنوں نے عنایت فرمایا۔ از فتوے فنڈ ۲۰ ر از مدرسہ کرنول ۸ ر از غلام مصطفےٰ موضع لوٹیاں والہ ضلع گوجرانوالہ ۸ ر بقایا سابقہ ۱۰ ر کل ۶ ؎

غریب فنڈ کیلئے اطلاع کی گئی تھی کہ سائل اپنی گرہ سے بھی ۱ ر ساتھ دیا کریں تا کم از کم سال بھر کے لئے ایک اخبار بنائیں چنانچہ آجتک جنہوں نے اسپر عمل کیا انکو اخبار دیا گیا۔ سابق میں ایک اخبار مدرسہ باقیات الصالحات کرنول (مدراس) کے نام اور اس ہفتہ ایک اخبار بنام غلام مصطفےٰ موضع لوٹیاں والہ ضلع گوجرانوالہ جاری کیا گیا۔ باقی ۵ ؎

درخواست نمبر ۸۰۔ ابو محمد طالب علم مدرسہ ... ضلع مونگیر۔

درخواست نمبر ۸۱۔ (بابت مرقع) رحمت اللہ کمہار منشی موضع بیگے کلاں ضلع امرتسر

درخواست نمبر ۸۲۔ میاں شمس الدین امام مسجد کوٹ سید محمود ضلع امرتسر

اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۵۲ - زکوٰۃ جنسی کے بارہ میں کیا حکم ہے؟ - نسبت زمین لاخراجی وخراجی وبٹائی کے یعنی لاخراجی زمین جسکا مالگذاری مالک کو نہیں دینا پڑتا ہے - اور خراجی زمین جسکی مالگذاری مالک کو دینا پڑتا ہے - آیا زکوٰۃ دسواں حصہ دیا جاوے یا کیا اور بٹائی جسکو نصف تقسیم کر دینا ہوتا ہے - اسکا کیسے زکوٰۃ دیا جاوے آیا دونوں حصہ کا زکوٰۃ دیا جائے یا خاص حصہ کا؟

عبد الغنی موضع رجورا ڈاکخانہ بنڈول ضلع دربھنگہ

ج نمبر ۵۲ - جس زمین کی مالگذاری واجب نہیں ہے اسکا دسواں حصہ دیوے بشرطیکہ آبپاشی نہری نہو اگر آبپاشی ہو تو بیسواں حصہ اور جسکی مالگذاری واجب ہے اسکا بیسواں حصہ بشرطیکہ آبپاشی نہری نہو اور مالگذاری کے علاوہ آبپاشی نہری بھی ہے تو میرے ناقص علم میں چالیسواں حصہ واجب ہے - زمیندار [illegible] دوسرا سوال [illegible] - مرکامکتب داخل غریب نیشنڈ -

س نمبر ۵۳ - مثلاً زید نے سنگھاڑے ۲ ر کے خرید کئے اس میں ایک سنگھاڑا قدرتی جڑا ہوا (فراموش) نکلا - زید نے اس کو نکال لیا اور اپنے بہنوئی خالد کے پاس گیا اور کہا کہ دیکھو تو یہ کیا عجیب قسم کا سنگھاڑا ہے جب خالد نے اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دیکھنے لگا - تو زید نے باواز قہقہہ لگا کر کہا کہ فراموش! فراموش! لاؤ ہماری دو سو سنگھاڑے ورنہ میں تمہارا اسباب اٹھا لے جاؤنگا - بالآخر خالد نے بالعوض فراموش کے دو سو دا کر دئیے - پھر زید نے سب کو تقسیم کر دئیے - (خادم عبد الغیاث از الہ آباد)

ج نمبر ۵۳ - معلوم ہوتا ہے کہ کسی برادری کا عرفی دستور ہے کوئی بیع نہیں کوئی سودا نہیں - سو اگر خالد اپنی خوشی سے فراموش کا بدلہ دیتا ہے تو بطور احسان کے ہے اسلئے اسکا کھانا کوئی حرام نہیں لیکن اسکو مجبور کرنا یا نہ دینے پر بدنام کرنا یا حقیر سمجھنا برا ہے -

س نمبر ۵۴ - تنباکو لانا - اٹھانا - رکھنا - خرید کرنا - خرید کروانا - ہاتھ میں لاکر بطور ضیافت مہمان کو دینا کیسا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵۴ - تنباکو کا پینا اور کھانا میرے ناقص علم میں مکروہ ہے حدیث شریف میں ہے جو چیز دماغ میں فتور لائے اس سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے لہذا اسکا استعمال کرنا یا کرانا اچھا نہیں - واللہ اعلم

س نمبر ۵۵ - وظیفہ کی اصلیت وثبوت قرآن وحدیث سے ہے یا نہیں اور اگر ہے تو اس قسم کا وظیفہ پڑھنا کیسا ہے مثلاً زید نے اپنے بھائی ذاکر سے کہا کہ تم میرے لئے وظیفہ پڑھو میرا فلاں کام ہو جائے - (ایضاً)

ج نمبر ۵۵ - حدیثوں میں آتا ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کراتے بلکہ خود آنحضرت بھی صحابہ کو فرماتے کہ تم بھی میرے لئے دعا کرنا پس اگر کوئی شخص کسی بھائی سے دعا خیر کی درخواست کرے تو جائز ہے گر وہ بھائی بھی جائز طور پر دعا کرے - بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ بعد نماز فرض - نفل یا تہجد یا وقت افطار روزہ یا بعد ختم تلاوت قرآن وغیرہ دعا کرے - مرکامکتب داخل غریب نیشنڈ

س نمبر ۵۶ - یہ کوئی حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ نے حماد کو کوئی امانت دی اور فرمایا کہ میری امانت اسکو دینا جو کہ میرا سراج امتی ہوگا -

(احقر العباد قائم الدین نقشہ نویس)

س نمبر ۵۷ - اگر یہ ٹھیک ہو تو سراج امتی کون ہے - اور یہ حدیث کیسی ہے (ایضاً)

س نمبر ۵۸ - حنفی جو یہ کہتے ہیں کہ آپکی پیشگوئی امام ابو حنیفہ صاحب کی بابت ہے اور وہ سراج امتی ہیں کیا یہ ٹھیک ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - سراج امتی والی حدیث موضوع (جھوٹی) ہے ملا علی قاری نے بھی اسکو موضوع کہا ہے - صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کی مذمت یا مدح میں کوئی حدیث نہیں آئی -

س نمبر ۵۹ - وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ کے کیا معنے ہیں اور اس وسیلہ سے کیا مراد ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵۹ - الوسیلۃ کے معنے عربی لغات میں قرب کے ہیں پس آیت کا مطلب ہے کہ خدا کا قرب حاصل کرو چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی صاحب دہلوی نے آیت موصوفہ کا ترجمہ یوں کیا ہے بطلبید قرب بسوئے او -

س نمبر ۶۰ - اولی الامر سے کون لوگ مراد ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۶۰ - اولالامر مرکب لفظ ہے الو اور امر - الو کے معنے والے کے اور امر کے معنے حکومت کے ہیں - بس ترجمہ یہی کہ حکومت والے یعنی اولیاء سلطنت یا حاکم وقت -

س نمبر ۶۱ - روحی فیض سے کیا مراد ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۶۱ - روحی فیض کوئی قرآن وحدیث کا لفظ تو نہیں ہے کہ اسکی تشریح

ahmadimuslim.de

بتلائی جائے جو لوگ ایسے لفظ بولتے ہیں وہی بتلا دیں کیا مراد ہے انکا بتلانا اصول
شریعت کے مطابق ہو تو خیر ورنہ غلط -

س نمبر ۶۲ - یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے کیا معنے ہیں یعنی یہ
دوسرے آمنوا کے کیا معنے ہیں جبکہ پہلے ایمان والے مخاطب ہو چکے ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۶۲ - امر کا صیغہ کبھی تو انشاء فعل کے لئے آتا ہے جسکے معنے ہوتے ہیں کر
اور کبھی استمرار کے لئے ہوتا ہے جسکا صحیح ترجمہ ہوتا ہے کرتا رہ - اردو میں تو ان
دونوں معنے کے لئے دو لفظ الگ الگ ہیں مگر عربی فارسی میں ایک ہی جسکے دوسرے
آمنوا کے معنے ہیں مسلمانو! ایمان پر مضبوط رہو - سورۃ فاتحہ میں اِهْدِنَا کا صیغہ بھی
اسی قسم کا ہے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ میں بھی امر کا صیغہ انہی معنی میں ہے -

س نمبر ۶۳ - یہ بھی کوئی حدیث ہے کہ جب کوئی شخص رسول اللہ کے روضہ
پر جا کر کہتا ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ تو آپ انکو جواب میں فرماتے ہیں و علیکم
السلام اے فلانے ابن فلانے کے بیٹے اے فلانے کے پوتے وغیرہ - اگر یہ صحیح ہے
تو پھر اگر یہ کہا جاوے کہ ولی اللہ بھی اسی طرح جواب دیتے ہیں تو کیا حرج ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۶۳ - اس مضمون کی حدیث میری نظر سے نہیں گذری جو کہو اس سے
دریافت کیا جائے کہ حدیث کس کتاب میں ہے - ارد اہل غریب فنڈ -

س نمبر ۶۴ - ہندہ مرحومہ کے ورثہ سے باقی رہے - دو بھتیجے دو بھتیجیاں
مرحومہ کی زندگی میں تین بھتیجوں کا انتقال ہو گیا انکی اولاد ۵ لڑکیاں اور ۳ لڑکے
ہیں کون محروم اور کون وارث؟ (خریدار ۱۰۷)

ج نمبر ۶۴ - بھتیجے اور بھتیجیاں وارث ہونگی اور بھتیجوں کی اولاد محروم -
تقسیم حسب ذیل ہے -

میت ۶ ہندہ

| بھتیجیاں ۲ | بھتیجے ۲ |
|---|---|
| ۲ | ۴ |
| ۱ - ۱ | ۲ - ۲ |

بھتیجوں کو بھتیجیوں کی نسبت دگنا ملیگا - کل حصے ۶ کر کے مال تقسیم کیا جاویگا

س نمبر ۶۵ - ایک شخص تارک نماز و روزہ نے غیر کی منکوحہ عورت کو اپنی عورت
بنا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے - اور مرد کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ کس طرح ہونا چاہئے اور اوس
کا ذبیحہ اور گوشت بنا کر مثلاً قربانی کا گوشت جیر کر لوگوں پر تقسیم کرنا کیسا ہے اور اگر وہ
خود اپنی قربانی کرے تو وہ گوشت مسلمانوں کو کھانا جائز ہے اور اگر وہ طلاق ہو کر دوبارہ
نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور تائب ہو کر کرے تو تائب کی کیا تعریف ہے - نماز روزہ
کے بغیر بھی تائب ہو سکتا ہے - (رضا محمد بن امام مسجد چک ۳۹ آبادی سرگودہ)

ج نمبر ۶۵ - ایسے شخص کو برادری سے الگ کر دینا چاہئے حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی
قوم میں بدکاروں کو نہ روکا جائیگا تو جہاز کی طرح ساری قوم تباہ ہوگی - لیکن ذبیحہ اوس کا
حرام نہیں - قربانی بھی اگر کسب حلال سے ہے تو حلال ہے - زنا سے توبہ کریں تو نکاح جائز
ہے - حدیث شریف میں ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی
گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے گویا اوس نے گناہ کیا ہی نہیں - توبہ کی علامت باطنی تو یہ
ہے کہ وہ دل میں نادم ہو مگر دل کا حال تو خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے
ظاہری علامت پر کفایت ہونی چاہئے کہ وہ زبانی اقرار توبہ کریں -

س نمبر ۶۶ - چوہڑہ اور عیسائی کا نکاح کرنا علماء کو اور ختنہ کرنا اور تولد پر اذان کا کہنا کیسا ہے
اگر کوئی علماء نکاح وغیرہ کریں تو اوس کے حق میں شریعت کا کیا حکم ہے

ج نمبر ۶۶ - کسی کافر کا نکاح اسلامی طریق پر اگر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں الاسلام یعلو
ولا یعلی علی ہذا القیاس جہاں تک ہو سکے رسوم اسلامیہ کی ترقی جس طرح ہو سکے بہتر ہے -
مگر ایسے کام جو خاص مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں غیروں سے کرنے جائز نہیں مثلاً جنازہ پڑھنا وغیرہ

س نمبر ۶۷ - ظہر اور عصر کے سری نماز ہونے کی کیا وجہ ہے اور پہلی دو رکعت فرض میں کیوں قرات نہیں ہوتی

ج نمبر ۶۷ - ظہر اور عصر کے اخفاء قرات کی حکمت کسی آیت یا حدیث میں تو نہیں آئی البتہ
علماء کا قیاس ہے کہ مشرکین کے دن کو شور و غل کیا کرتے تھے اسلئے آہستہ پڑھنا اختیار ہوا پھر
وہی بحال رہا -

س نمبر ۶۸ - بعض صاحبان جو نہی رفع سبابہ کرتے ہیں تو درود اور دعا پڑھکر سلام پھیرنے
تک انگلی برابر کھڑی رکھتے ہیں اور عام پر دیکھا گیا ہے کہ التحیات کے اخیر لفظ محمد پر نیچے رکھ
دیتے ہیں صحیح سنت کس طرح ہے

ج نمبر ۶۸ - رفع سبابہ میں سنت یہ ہے کہ بیٹھے ہی انگلی اٹھائے - لا الہ پر خفیف سی
حرکت دیکر بدستور باقی انگلیوں کو بند کر کے سبابہ کو اخیر تک الگ رکھے -

س نمبر ۶۹ - شیعہ کا ذبیحہ یا اون کے گھر کا کھانا اور اون سے ملکر کھانا بموجب حکم شریعت کیسا ہے

ج نمبر ۶۹ - شیعہ کا ذبیحہ اور انکی دعوت سب جائز ہے - جبکہ یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ اور
دعوت جائز ہے تو شیعہ کلمہ گو مسلمان ہیں گو بدعات میں منہمک ہیں -

س نمبر ۷۰ - بیل یا سانڈ قربانی ہو سکتا ہے اور اگر ان کو نشان پنجابی یا کوئی مرتب یا زخم
پچھلے حصہ میں ہو تو اوس کی نسبت کیا حکم ہے؟

ج نمبر ۷۰ - بیل وغیرہ کی قربانی گائے کیطرح جائز ہے جس قسم کا زخم بکرہ بکری میں مانع ہے اسی قسم
کا ان میں بھی مانع ہے یعنی سینگ کان وغیرہ نصف یا نصف سے زیادہ ٹوٹے ہوئے نہ ہوں - آنکھ ضائع نہ ہوئی ہو وغیرہ - امر غریب فنڈ میں ہو گیا -

# انتخاب الاخبار

## آئندہ ہفتہ کا اخبار اسی ہفتہ بھیجا جاتا ہے۔

**افسوس** مولوی رحمت علیشاہ صاحب جالندھری جو ایک پرانے بزرگ اور پکے موحد متبع سنت تھے اس ہفتہ انتقال کر گئے۔ استدعا ہے کہ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب ضرور پڑھیں۔ اللہم اغفر لہٗ

**اہلحدیث کانفرنس** نے ایک ٹریکٹ ہندی ناگری میں توحید و رسالت کا ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے شائع کیا ہے جو صاحب اس کی اشاعت ہندوؤں میں کر سکیں وہ منگا لیں بے قیمت بلا ٹکٹ لگا کر بہت سے تقسیم ہو چکے ہیں۔

**تمام پنجاب** میں ہنوز بارش کی توقع ہی توقع ہے۔ لاہور کے ایک بڑے پنڈت نے جنتری میں لکھا تھا کہ ۲۰ جنوری کو بارش ہوگی وہ بھی غلط گئی سچ ہے کذب المنجمون ورب الکعبہ۔

[illegible]

**محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس** کا آئندہ اجلاس آئندہ دسمبر میں بمقام امرتسر منعقد ہوگا۔ (اہالی امرتسر کو لازم ہے کہ ابھی سے تیاریاں شروع کریں)

**ہز ہائنس** نواب صاحب رامپور کی تحریک اور سرپرستی میں یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو رامپور میں ایک جلسہ مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں دور دور کے نامی گرامی شعراء کو مدعو کیا تھا (ہر کرا در جہاں فلک زدۂ۔ کار او شاعری و رمالی ست)

**قاہرہ** میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی منظوری سے حادثہ دنشاوی کے قیدیوں کو بتقریب سالگرہ جلوس خدیوی ۸ جنوری ۱۹۰۸ء رہا کیا جائیگا (امید ہے کہ رہا ہو گئے ہونگے۔)

**قسطنطنیہ** کے کسی مدرسے میں ایک کثیر العیال یہودی مدرس نہایت عسرت کی حالت میں بسر کرتا تھا۔ جلالتماب سلطان المعظم کو اتفاقیہ اوس کی خبر ملگئی تو دوسے معقول زر نقد عطا کرنے کے علاوہ اوس کے بیمار بچوں کے علاج کیلئے لائق ڈاکٹر مقرر کئے گئے اور حکم دیا کہ اوس کے تین بچوں کو سرکاری سکولوں میں سلطانی خرچ پر تعلیم دیجائے (ناشکرے تو بھی شکایت کئے جائیں گے)

**اخبار پایونیر** مستند سرکاری خبر کی بنا پر لکھتا ہے کہ بغداد اور دمشق میں عنقریب موٹر کار کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہونیوالا ہے اور اوس کے متعلق قسطنطنیہ کو

ٹھیکیداروں سے جو معاہدہ ہو رہا تھا وہ تقریباً تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔

**لارڈ کرزن** نے لارڈ کل ہن کی جگہ جس نے پیرس میں خودکشی کر لی تھی آئرلینڈ کی طرف سے دار الامرا میں داخل ہونا منظور کر لیا ہے۔

**اخباروں** کا بیان ہے کہ حجاز ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچنے پر قسطنطنیہ میں جلسہ کیا ہوگا جس میں ہمارے بادشاہ ایڈورڈ کی بھی دعوت ہوگی۔

**الہ آباد** ہائیکورٹ میں ایک مسلمان جج سید کرامت علی بیرسٹر کی منظوری ہو گئی

**حال** میں ایران کا ایک نامور عالم آغا نجف نامی جو اصفہان کی نصف زمین مزروعہ کا مالک تھا ایک فدائی کے ہاتھ سے بندوق کا نشانہ ہوا۔ یہ عالم پارلیمنٹ کا مخالف تھا اور اوس کے برخلاف وعظ کیا کرتا تھا۔

**ایران** میں اخبارات کو کامل آزادی عطا کی گئی ہے۔ بشرطیکہ شریعت اسلامیہ کے برخلاف اون میں کوئی تحریر نہ چھاپی جائے۔

**ایران** کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں ارکان وزارت تبدیل کئے گئے ہیں

**سمرقند** کے ایک نامور مسلمان عالم محمود خواجہ نے تاشقند کے اسلامی اخبار تجارت میں مسلمانان ترکستان کو آمادہ کیا ہے کہ اس ملک کے تمام شہروں سے مسلمان ڈیلیگیٹ منتخب کریں اور اون سے ایک ڈیپوٹیشن مرتب کر کے زار کی خدمت میں روانہ کریں اور سوال کریں کہ اون کو تیسری روسی پارلیمنٹ میں اپنے ڈیلیگیٹ بھیجنے کے حق سے کیوں محروم کیا گیا ہے۔ سائبیریا کے وحشی قبیلہ یاقوت نامی نے جن کی تعداد پانچ لاکھ سے کم ہے آٹھ ڈیلیگیٹ اس حق کے مطالبہ کے لئے دار السلطنت کو روانہ کئے ہیں پس کیا وجہ ہے کہ ترکستان کے مسلمان جن کی تعداد ایک کروڑ کے قریب ہے اپنے حقوق کے مطالبہ کی کوشش نہ کریں۔

**ایرانی پارلیمنٹ** نے ۱۹۰۸ء کے لئے شاہی اخراجات کی مقدار پچیس لاکھ فرینک قرار دی ہے (فرینک کو آنے کے برابر سمجھو)

**دولت عثمانیہ** نے بغداد اور اسکندرونہ کے درمیان موٹر کاروں کا سلسلہ جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک موٹر کار میں سولہ آدمی سوار ہو سکتے ہیں بغداد اور اسکندرونہ کے درمیان اس غرض کے لئے دو جدا جدا راستے مقرر کئے گئے ہیں۔ حلب اور موصل کے درمیان بھی عنقریب ایک ایسا ہی سلسلہ جاری ہونیوالا۔

**ڈومراؤں** ضلع آرہ کا مقدمہ جو کلکتہ ہائیکورٹ سے واپس آیا تھا اور جس نے جماعت اہلحدیث کو سخت پریشان کر رکھا تھا بحق اہلحدیث فیصل ہوا۔ الحمد للہ۔

**قبول اسلام** مقام نیروبی ملک افریقہ کی جامع مسجد میں ۱۳ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم جمعہ کو ایک علی خاندان کے یہ صاحب نے جنکا نام سید علیم نزیل احمد ۱۵۔۱۶ سال ہے۔ اسلام قبول کیا۔

ahmadimuslim.de

قَالَ اللہُ تَعَالٰی فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

# رسالہ اہل الذکر

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ لکھنؤ سے بہت جلد شائع ہوگا۔ مخالفین اسلام کی تردید کے علاوہ فرقہ ہائے ضالہ ہالکہ کی بھی قرار واقعی سرکوبی کیجائیگی۔ تحقیق مذاہب میں منصفانہ اور حکیمانہ مدلل اور پر زور مضامین شائع ہونگے۔ تقلیدی مذاہب کی تردید اور توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی بیخکنی۔ گروہ حق پژوہ اہلحدیث کثرہم اللہ تعالیٰ کی حقانیت اور اہل بدعت والضلالت کی گمراہی کا نقشہ دکھایا جائیگا۔ قرآن پاک کی صداقت مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ حدیث نبوی اور تقلید شخصی کا مقابلہ۔ فقہ اور اصول فقہ کی جانچ پڑتال مسائل مختلفہ پر محققانہ بحث۔ فقہ حنفیہ کے اختلافات اور قرآن و حدیث و عقل سلیم کو مخالفت کا فوٹو دکھایا جائیگا۔ بس مبارک ہو سے

| | |
|---|---|
| نور تحقیقات دیں جلوہ دکھا دیگا ہو | ظلمت تحقیق عالم سے مٹا دیگا ہو |
| پھر درخشاں ہو کے صبح سنت خیر البشر | عالم تحقیق میں نور کی ضیا دیگا ہو |
| ہو یہ پرچہ نور جنت اہل سنت کے لئے | نار دوزخ اہل بدعت کو جلا دیگا ہو |
| جنگل حق میں شرک تھا زہر ہلاہل کی مثال | چشمہ توحید انہیں آب بقا دیگا ہو |
| اسکا ہر اک حرف روشن مثال قہر حق | مشرکوں پر برق شعلہ زن گرا دیگا ہو |

قیمت سالانہ بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ۱۲؎ سالانہ معہ محصولڈاک اور رعایت یہ بھی ہے کہ دو سو درخواستیں جو پہلے موصول ہونگی ان سے صرف ۱۲؎ سالانہ لیا جائیگا۔ بشرطیکہ درخواست خریداری کے ساتھ ہی ۱۲؎ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں

المشتہر

خادم اہلحدیث

محمد عمر مینیجر رسالہ اہل الذکر نخاس لکھنؤ

# کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث

## فہرست (۱)

### تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے پر منحصر ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مترجم بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سردست ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱؎
جلد دوم۔ آل عمران و نساء ،، ۱؎
جلد سوم ،، مائدہ سے تا اعراف ،، ۱؎
جلد چہارم ،، نحل تک ۱۴ پارہ ،، ۱؎
جلد پنجم ،، فرقان تک ،، ۱؎

### ترک اسلام

مہاشہ دہرمپال آریہ کے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ قیمت ۲؎

### تغلیب الاسلام

مہاشہ دہرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چار جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ یہ کتاب عمدہ طریق سے لکھی گئی ہے اور خوب ہی ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے۔

### ہر چہار جلد مکمل

### مناظرہ نگینہ

یہ بھی مباحثہ ہے جس میں آریوں کو ایسی شکست ہوئی کہ آج تک مباحثہ کی جرأت نہیں ہوئی قیمت ۲؎

المشتہر

منیجر اہل حدیث۔ کٹرہ سفید۔ امرتسر

طبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered L. No. 352)

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی واجب ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

جو شخص نبی مصطفیٰ کی گنتا + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + ... نقل کیا ہے؟ + ایاں وہم و خطا کا و خلل کا ...

جلد ۵ نمبر ۱۲

**شرح قیمت سالانہ**

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... ؎

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ؏

" " ششماہی ... عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

**امرتسر - مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء - یوم الجمعۃ**

## خدا۔ انسان اور دنیا کی باہمی تعلقات کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے

(اس مضمون کا کچھ حصہ ہم گذشتہ اخبار میں لکھ آئے ہیں اُس میں ایک فقرہ ختم ہوا تھا آج باقی ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے)۔

(۲) انسان کی نسبت مسیحی مذہب کیا سکھاتا ہے؟ مسیح نے ظاہر فرمایا کہ انسان خدا کا فرزند ہے مسیحی مذہب کی رو سے انسان اس عالم میں سب سے اعلیٰ جگہ رکھتا ہے اور کوئی مذہب انسان کو وہ جگہ نہیں دیتا جو مسیح نے اُسکو دی ہے بعض مذاہب نے اُسکو اشرف المخلوقات کہا ہے مگر اس خیال میں یا تو انہوں نے مسیحی مذہب سے خوشہ چینی کی ہے یا محض اُس کی عقلی فضیلت کی باعث اُسے تمام مخلوقات سے افضل مانا ہے۔ دہریہ پن اور ویدانت ازم اُس کی شان گھٹاتے ہیں مگر مسیحی مذہب اُسکو سرفراز کرتا ہے وہ ہر شخص کو یہ ترغیب بلکہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی عزت آپ کرے۔ ایک قسم کی سیلف ریسپکٹ کا مادہ اُس میں بھر دیتا ہے۔ کوئی شخص اپنے آپ کو خدا کا فرزند سمجھنے کے بعد ایسی عادات اور ملکات کے پنجہ میں پھنسنے کی اجازت دیگا جو اُس کی آسمانی فرزندیت کی شان کے شایاں نہیں؟ اس کے ساتھ ہی مسیحی مذہب یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت کریں کیونکہ ہم ایک ہی خاندان کے شریک اور ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ ہم آپس میں بھائی ہیں۔ مسیحی مذہب یہ حکم دیتا ہے کہ جو سب سے زیادہ نیچ ہے اُسکی سب سے زیادہ عزت کی جائے وہ تاکید کرتا ہے کہ ہم جب کبھی انسان پر نظر کریں ہم اُس کی نسبت یہ مانیں کہ وہ خدا کی صورت پر بنا ہے +

اب یہ تعلق جو خدا اور انسان میں پایا جاتا ہے۔ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ انسان غیر فانی ہے۔ خدا مُردوں کا باپ نہیں وہ زندوں کا باپ ہے انسان کی دائمی اور ابدی زندگی کی سچی بنیاد اور پختہ دلیل یہی ہے۔ ہاں انسان کو اُس کی غیر فانیت کے متعلق قائل کرنیکی لاجواب دلیل یہی ہے کہ وہ خواہ کیسا ہی خراب کیوں نہ ہو۔ پھر بھی خدا کا فرزند ہے۔ لہٰذا ناممکن ہے کہ وہ فنا ہو +

ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مسیحی مذہب صرف رُوح ہی کی بقا کا

**ضروری اطلاع** - گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ طلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارسال ازاں ۲ [illegible] فی پرچہ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا [illegible] ہے +

قائل نہیں بلکہ کل انسان کی دائمی بقا کا قائل ہے۔ بہت لوگ محض روح کو غیر فانی مانتے ہیں جسم کی بقا کے قائل نہیں ہیں۔ مسیحی مذہب اور ڈیزم میں سب سے بڑی بحث اسی بات کے متعلق ہے۔ موخر الذکر اور قدیم فلاسفر مثلاً سقراط اور افلاطون یہ مانتے تھے کہ روح مرتی نہیں مگر اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے کہ جسم بھی حیات ابدی میں شامل ہو سکتا ہے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ جسم کو گناہ کا مسکن اور منبع تصور کرتے تھے پس اُن کا اعتقاد یہ تھا کہ جسم سے جس قدر جلد روح جدا ہو اسی قدر بہتر ہے۔ مگر مسیحی مذہب جسم کو طبعاً اور فطرۃً برا نہیں مانتا پس اس کے نزدیک جسم روح کی نسبت زیادہ خراب نہیں اور نہ اسے روح کی نسبت زیادہ نجات کی ضرورت ہے جس قدر جسم نجات کا محتاج ہے اسی قدر روح نجات کی حاجتمند ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں۔ علاوہ بریں وہ یہ بھی مانتا ہے کہ جس قدر روح نجات پانے کی قابلیت رکھتی ہے اسی قدر جسم اس نعمت کو قبول کرنے کی لیاقت رکھتا ہے" (تجلی بابت دسمبر ۱۲ء)

**جواب**۔ اس فقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) انسان سب سے اعلیٰ رتبہ پر ہے (۲) تمام انسان خواہ کیسے ہی گنہگار ہوں خدا کے فرزند ہیں (۳) فرزند باپ کی بے فرمانی نہیں کر سکتا۔ (۴) ایک دوسرے کی عزت کریں چونکہ ہر انسان خدا کی صورت پر ہے (۵) انسانی جسم مع روح کے غیر فانی ہے وغیرہ۔

فرزند کے متعلق ہم گذشتہ پرچہ میں بحث کر چکے ہیں کہ یہ دعویٰ راقم مضمون کا صحیح نہیں ہے کہ تمام انسان خدا کے فرزند ہیں بلکہ انجیلی اصطلاح میں بھی خدا کے فرزند وہی ہیں جو خدا کی تابعداری کریں اسی مضمون سے نمبر اول کا جواب بھی ملتا ہے کہ تمام انسان اعلیٰ مرتبہ پر نہیں ہیں کیونکہ حضرت مسیح نے بدعملوں کو سانپ اور سانپوں کے بچے بلکہ کتّے بھی فرمایا ہے۔ البتہ قرآن شریف کہتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ یعنی ہم (خدا) نے انسان کو احسن حالت میں پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد اگر اس نے اپنی عزت کو بچایا تو بچا رہا نہیں تو گر گیا۔ بلکہ قرآن مجید نے انسان کو **خلیفۃ اللہ** کا معزز لقب بھی دیا ہے جو کسی اور کتاب نے نہیں دیا۔ باہمی عزت کرنے کا تو یہ حال ہے کہ ارشاد فرمایا وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ایماندار وہ ہیں جو ایک دوسرے کو سچائی کی نصیحت کریں اور صبر و شکر بتلاتے رہیں اس ساری فقرے کی باقی باتوں کا جواب تو گذشتہ پرچہ میں آچکا ہے البتہ ایک بات قابل جواب ہے یعنی نمبر ۵ کہ انسانی جسم مع روح غیر فانی ہے۔ تعجب ہے کہ مضمون نگار عیسائی ہو کر انجیل کی مخالفت کیوں کرتا ہے۔ پھر مزید تعجب رسالہ تجلی کے اڈیٹر پر ہے کہ باوجود عیسائی ہونے کے ایسے مضمون کو کیوں نقل کیا ہے۔ ذرہ انجیل متی ۲۲ باب کی ۲۳ کا فقرہ پڑھیے مسیح کیا فرماتے ہیں:۔

"اسی دن صدوقی جو قیامت کے منکر ہیں اس پاس آئے اور اس سے سوال کیا کہ اے استاد موسیٰ نے کہا ہے جب کوئی بے اولاد مر جاوے تو اسکا بھائی اس کی جورو کو بیاہ لے تاکہ اپنے بھائی کے لئے نسل جاری کرے۔ سو ہمارے درمیان سات بھائی تھے پہلا بیاہ کر کے مر گیا اور اس سبب سے کہ اس کی اولاد نہ تھی اپنی جورو اپنے بھائی کے واسطے چھوڑ گیا یوں ہی دوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک۔ سب کے بعد وہ عورت بھی مر گئی پس وہ قیامت میں ان ساتوں میں سے کس کی جورو ہوگی کیونکہ سبھوں نے اس سے بیاہ کیا تھا۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا تم نوشتوں اور خدا کی قدرت کو نہ جان کر غلطی کرتے ہو۔ کیونکہ قیامت میں لوگ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے ہیں بلکہ آسمان پر خدا کے فرشتوں کی مانند ہیں" (انجیل متی۔ ۲۲ باب کی ۲۳)

اس حوالہ میں صاف کہا ہے کہ قیامت کو جسمانی زندگی نہ ہوگی اگر جسمانی زندگی کا اقرار ہوتا تو مسیح صاف فرماتے کہ عورت مذکورہ فلاں خاوند کو ملیگی۔ یہ تو نہیں فرمایا بلکہ انکو فرشتوں کی مانند کہا اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی اس تعلیم کے مطابق قیامت کو جسمانی نعمتیں نہ ہونگی جب جسمانی نعمتیں نہ ہوئیں تو جسمانی وجود بھی نہ ہوگا۔

ہاں قرآن مجید قیامت کے روز انسان کو جسمانی اور روحانی دونوں طور سے غیر فانی مانتا ہے اسی لئے جسمانی نعمتوں کا وعدہ دیکر خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا فرماتا ہے کہ تم ان نعمتوں میں ہمیشہ رہو گے۔ (باقی باقی)

# منکرین حدیث کے حملے اور انکا جواب

گذشتہ سے پیوستہ

منکرین حدیث آج کل جس طرح احادیث کی تردید میں بیتاب ہو رہے ہیں خیر یہ تو کوئی بڑی بات نہ تھی البتہ بڑی بات اور موجب افسوس بات یہ ہے کہ قائلین اور حامیان حدیث لیے کچھ خاموش ہیں کہ انکو خانگی جھگڑوں سے فرصت ہی نہیں کہ ادہر توجہ کریں (خیر کل میسر لما خلق) منکرین حدیث لکھتے ہیں:۔

"کیا راویان حدیث دجال بھی ہیں؟" مشکوٰۃ میں مسلم سے بروایت ابی ہریرہ یہ حدیث نقل کی گئی ہے قال رسول اللہ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم

ترجمہ آخر زمانہ میں جھوٹے دجال ہونگے۔ تمہارے پاس حدیثیں لائینگے جو نہ تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ پس ان سے بچو تاکہ تمہیں گمراہ نہ کریں نہ فتنہ

سلہ کیا یہ نیوگ ہے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ہیں ڈالیں۔

واضح ہو کہ آخر الزمان سے مراد صحابہ کا زمانہ ہو۔ یہ حدیث مندرجہ ذیل حدیث کے مطابق ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشوا الکذب ترجمہ بہتر زمانوں میں سے میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو اُن سے متصل ہونگے پھر ان لوگوں کا جو اُن سے متصل ہونگے۔ پھر جھوٹ پھیلیگا۔ ہم لوگ اہل قرآن تو ایسی حدیثوں کو لغو اور خرافات اور رسول سلام علیہ پر محض افترا ات سمجھتے ہیں کیونکہ یہ حدیث بطور پیشینگوئی کے ہے جو رسول سلام علیہ کو عالم الغیب بناتی ہے البتہ یہ دیکھ کر ہمکو تعجب ہوا کہ راویان حدیث دجال بھی ہونگے۔ لیکن کوئی کھلا نشان نہیں بتایا گیا جس سے یقینی طور پر راویان حدیث کا دجال ہونا ثابت ہو جائے۔ رسول سلام علیہ کا تو اس سے یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ میری جانب سے حدیث کا بیان کرنا اور زید و عمرو کے اقوال کو میرے اقوال بتانا در حقیقت دجالوں کا کام ہے مگر مشکل یہ آن پڑی کہ کون ایسا ہے جو اسکا اقرار کریگا کہ میں دجال ہوں جب کہ کسی دجال نے آجتک اپنے کو دجال نہیں بتایا۔ اگر شک ہو تو مرزا سے پوچھ دیکھو۔" (اشاعۃ القرآن بابت یکم دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

**جواب۔** حدیث شریف کا مطلب اگر صاف سمجھا یا گیا تو خیریت ہے تم دونوں (چکڑالویوں۔ مرزائیوں) پر صادق آئیگا۔ مطلب تو یہ ہے کہ جو کوئی تم مسلمانوں کو دین کے متعلق ایسی باتیں سُنائے جو تم نے دینی امور میں سلف سے خلف تک نہ سُنی ہوں تو وہ دجال ہے۔ افسوس اگر تم لوگ غور کرتے تو یہ حدیث درحقیقت اُس آیت قرآن کی تشریح تمکو معلوم ہوتی جس میں ارشاد ہے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ یعنی جو کچھ تمکو خدا کی طرف سے ملا ہے اُس کی پیروی کرو اور اُس کے سوا دوسرے کسی کی مت سُنو۔ پس تم لوگ خود ہی سوچ لو کہ زمانہ رسول اللہ سلام اللہ سے آج تک سب لوگ احادیث کو مانتے آئے ہیں آج تم لوگوں سے جو انکار سُنا گیا تو تم کون ہوئے؟ ایسا ہی آج ہمکو قادیاں سے آواز آتی ہے کہ "خاندان رسالت" بخیریت ہے اور روز مرہ الہام ہوتے ہیں کہ ؎

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ✦ عیسٰی کجاست تا بنہد پا بمنبرم؟

یہ بھی سُننے میں آتا ہے کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✦ اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بھی سُنتے ہیں کہ ؎

کل اولیا سے بہتر بعض انبیا کی فضل ✦ یہ مصطفٰے ہمارا یہ دلربا ہمارا

حالانکہ اس سے پہلے سلفاً خلفاً مسلمانوں کے کان ایسی آوازوں سے آشنا نہ تھے پس تم ہی بتلاؤ یہ کون ہوئے؟

ہاں یہ دلیل بہت خوب ہی کہ یہ حدیث اسلئے غلط ہے کہ اس میں پیشگوئی ہو اسے جناب پیشگوئی ہے تو کون کہتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی ہو بلکہ بحکم خداوندی کی ہے۔ اعتبار نہ ہو تو سُنو!

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (پ ۴ ع ۹) یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا تم سب مسلمانوں کو غیب کی خبریں بتلا دے بلکہ وہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے غیب کی اطلاع دیتا ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اگر تم اُن کی بتلائی باتوں پر ایمان لاؤگے اور پرہیزگاری اختیار کروگے تو تم کو بہت بڑا اجر ملیگا"

فرمائیے! اس آیت قرآنی نے ہمکو کیا بتلایا ہے؟ یہ کہ خدا کی طرف سے انبیا علیہم السلام کو امور غیبیہ پر اطلاع ہو جایا کرتی تھی لیکن جتنی کہ خدا چاہتا کلیہ نہیں جیسے کہ آج کل کے مبتدعین کہتے ہیں جنکو رد میں قرآن ۔ حدیث اور فقہ وغیرہ کی کل کتابیں بھری پڑی ہیں حضرت فرید الدین عطار مرحوم فرماتے ہیں ؎

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار ✦ ہر کہ گوید من بدانم تو از و باور مدار

مصطفٰے ہرگز نہ گفتی تا نگفتے جبرئیل ✦ جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

---

# مرزا اور مرزا کی حواری

مامریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں

رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

یہ شعر مرزا صاحب کے مریدوں کے حال پر بہت ہی موزوں ہے۔ مرزا صاحب جیسے اپنے مطلب میں ہوشیار اور اپنی تصانیف کے ناظرین کو دھوکہ دینے میں پکے مکار ہیں اُن کے مرید بھی کسی طرح سے کم نہیں الحکم قادیاں میں ایک کھلی چٹھی اڈیٹر مرقع قادیانی کے نام کی شائع ہوئی ہے جو نہ کسی مسئلہ کے متعلق تھی بلکہ محض اس دیانت کے لئے کہ مرقع قادیانی میں جو میں نے انعامات مرزا صاحب کے لئے مقرر کئے ہیں اُنپر کچھ استفسار تھا اس لئے اسکا جواب بہت ضروری تھا کہ اسی اخبار میں چھپتا تاکہ الحکم کے ناظرین کو حقیقت حال سے پوری آگاہی ہو جاتی مگر قادیانی پارٹی ایسی کہاں کہ صحیح صحیح واقعات

ahmadimuslim.de

اپنے دام افتادوں تک پہونچنے دیں اخبار الحکم کے اڈیٹر سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس چٹھی کا جواب اپنے اخبار میں چھاپنے کا وعدہ کریں تو جواب بھیجا جاوے جواب آیا کہ آپ اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ ناظرین غور کریں کہ محققین اِن جدید مسیحیوں کی یہی جدید تحقیق ہے کہ ایک معمولی مراسلہ کا جواب بھی فریق مخالف کا اپنے ناظرین تک پہونچانا نہیں چاہتے۔ بغور دیکھا جائے تو جتنے کجرو لوگ ہیں اُنکی عادت یہی کہ جتنے امقدور اپنے مخالف کی بات کو اپنے ناظرین سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارے شہر کی حنفی پارٹی کے فخر اڈیٹر اہل فقہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ آپنے بھی ایک مراسلہ میرے برخلاف شائع کیا جو نہ کسی مسئلہ کی تحقیق تھی بلکہ محض ذاتیات پر حملہ تھا۔ لیکن میں نے جو اخبار کی مذہب کے مطابق اسکا جواب لکھکر بغرض درج کرنے کے بھیجا تو اسکو درج نہ کیا۔ اور ایک نوٹ میں یہ لکھ دیا کہ چونکہ راقم مراسلہ اپنا جواب اہلحدیث میں مانگتا ہے۔ نیز یہ اُن (اہلحدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے اسلئے یہ جواب درج نہ ہوگا" (اہل فقہ ۱۳ دسمبر) حالانکہ امر اوّل محض جھوٹ تھا۔ نامہ نگار اہلحدیث میں جواب اور بات کا مانگتا تھا نہ کہ اُس مراسلہ کا۔ اُس کی عبارت کو بھی اڈیٹر صاحب خیریت سے نہیں سمجھے۔ دوسری وجہ کو بھی بفضلہ تعالیٰ خود ہی غلط ثابت کر دیا کہ اسی نامہ نگار کے نام کا ایک اور مراسلہ ۳ جنوری کے پرچہ میں پھر درج کر دیا جو محض میری ذات پر حملہ تھا۔ نہ پہلے نہ دوسرے مراسلہ کو درج کرتے ہوئے یہ سوچا کہ یہ اُن (اہلحدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے مگر میرے جواب کو شائع کرتے وقت یہ عذر یاد آیا۔ یہ ہے ان لوگوں کی ایمانداری اور یہ ہے انکی دیانتداری کہ میں جواب دوں تو اس بنا پر درج نہ ہو کہ تمہارا اہلحدیثوں کا آپس کا جھگڑا ہے اور جب میرا کوئی مخالف اپنے نام کے ساتھ اہلحدیث لگا کر بھیجدے تو اسکو غنیمت کبریٰ جانکر شائع کیا جائے۔ کیا کوئی دانا اس قسم کی کارروائیوں کو دیانت پر مبنی جان سکتا ہے؟ مگر حیف اور افسوس ہے اُن لوگوں پر جو اپنے نام کے ساتھ اہلحدیث لکھکر اپنے بھائی کی عیب جوئی کرنے کو ایک دشمن کے ہاں جاتے ہیں جو منہ در منہ اُنکو سُناتا ہے کہ تمہارا آپس کا جھگڑا ہے مگر وہ پھر بھی شرم نہیں کرتے۔

خیر مختصر یہ کہ مرزائی اخبار نے انکار کیا لہذا اہلحدیث میں اُسکا جواب دینا ضروری ہوا۔ چٹھی مذکور کا راقم یعنی مولوی فضل دین مدرس سکول قادیان لکھتا ہے:-

"میں نے کل ۷ جنوری ۱۹۱۰ء کو آپ کا مرقع مجریہ بابت جنوری ۱۹۱۰ء پڑھا ہے اُس میں آپنے اور دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۰۹ء کے انعامی مضمون (چیستان مرزا) کے بوعدہ یکہزار روپیہ شائع کئے ہیں۔ سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جو رقم انعامی مبلغ پانسو پانسو روپیہ چیستان کے حل کی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اور آپنے ابتک اُسکو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ رقم ادا کریں جبتک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کریں ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع کردیں۔ اگر خلط بحث کا اندیشہ نہوتا تو میں بفضلہ آپ کو ان دونوں سوالوں کا جواب بہت جلدی تحریر کر کے بھیجدیتا۔ مگر چونکہ آپنے اس وقت تک پہلے پانسو روپیہ کے متعلق ابتک کچھ اطلاع نہیں دی باوجودیکہ آپ کے چیستان کا حل کامل مقررہ تاریخ کے اندر چھپکر آپ کو پہونچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جبتک پہلی بحث کا خاتمہ ہو کر مبلغ پانسو روپیہ آپ سے وصول نہ ہو جاوے تبتک اس دوسری بحث کو جو آپنے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جاوے لہذا آپ اس چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپنے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہو جانے کے مجھے نہیں بھیجی اور نیز یہ امر بھی شائع کریں کہ آپکے ان دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور انکی جوابات کا کون محاکمہ کریگا جسکے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یکہزار کے وصول کرنے کے مستحق ٹھیرینگے" (اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۸ کالم ۱)

**جواب** ۔ اس چٹھی میں بھی آپ تخالف اور تہافت سے نہیں بچے پہلے تو مجھ سے انعامی رقم کا تقاضا کرتے ہیں اور اُسکو واجب الادا لکھتے ہیں نیچے آکر فیصلہ کیصورت پوچھتے ہیں کہ محاکمہ کون کریگا۔ ای جناب! پہلے آپ اپنے دماغ کا تو علاج کرائیے مانا کہ مرزا صاحب کی صحبت کا اثر آپ پر پورا ہے جس طرح وہ بہکی بہکی باتیں کرنے میں مشاق ہیں آپ بھی اُن سے کم نہیں مگر اتنا تو سمجھو کہ مقابلہ کس سے ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اے جناب! آپکا جواب بالکل ناقص بلکہ میری تائید میں ہے میں منتظر تھا کہ آپنے حسب اطلاع نالش کی ہوگی اور عدالت ہی میں فیصلہ ہوگا مگر آپ بھی ایسے کچے کہاں تھے کہ نالش کرتے آخر آپکو نہیں تو آپکے مشیر قانونی کو تو اتنی سمجھ ہوگی کہ لینے کے دینے پڑ جاوینگے۔ پس سُنو! تم جس مضمون کا چاہو جواب لکھو اور جو انعام اُسپر مقرر ہے اُس کے لینے کا طریقہ یا تو مرزا صاحب سے پوچھو کہ آپ جو انعامی اشتہار دیتے ہیں اُن کی رقوم دینے کا کیا ذریعہ سوچا کرتے ہیں یا بذریعہ نالش مجھ سے وصول کر لو یا میرے جواب الجواب کو دیکھکر اپنی تسلی کر لیا کرو۔ اور یاد رکھو ؎

پشمینہ کا
سفید الوان
اِن الوانوں کا درجہ
بالکل سفید ہو
سردی کو پاس
اعلیٰ درجہ کی خوب
متمول اور سفید پو
اور عزت میں انکی قیمہ
الوان نمبر ۱
گز عرض ۱ گز قیمہ
الوان نمبر ۲
عرض ۱ گز قیمہ
الوان نمبر ۳
عرض ۱ گز
الوان نمبر ۴
عرض ۱ گز قیمہ
چادر نمبر ۵
گز عرض ۱ گز
چادر نمبر ۶
گز عرض ۱ گز
ہمارا مال
ہوا ملو مشین کی
مضبوط اور نہایت
ہمارا مال پیشگی
وی پی بھیجا جا
بذمہ خریدار
ہے اور مفصل فہر
بھیجی جاتی ہے
پتہ۔ علم
کٹرہ جلمہ

الہامات مرزا ... مرزا قادیانی کی بڑی بڑی پیشگوئیوں ... قیمت ...

باندھے ہوئے ہاتھوں کو یا پیرا جاتا ہے۔
رہتے ہیں کھڑے سیکڑوں مضمون مرے آگے

# فتووں کے متعلق عام اعلان

بفضل خدا جماعت اہلحدیث کا یہ مذہب عام طور پر سب کو معلوم ہے کہ یہ لوگ کسی خاص شخص کی رائے کے پابند نہیں ہیں۔ بغیر قرآن وحدیث کسی کی بات کو قابل پذیرائی نہیں جانتے۔ اس لئے اہلحدیث میں جو فتوے چھپتے ہیں اُن میں بھی غلطی کا امکان ہے چنانچہ آج سے پہلے کئی ایک دفعہ اعلان کیا گیا ہے کہ کسی بھائی کو غلطی معلوم ہوا کرے تو اطلاع دیا کریں۔ جبکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ واکرم جیسے جلیل القدر خلیفہ فرماتے تھے کہ لولا علی لہلک عمر تو خاکسار ناچیز کس شمار وقطار میں ہے۔ بعض ناظرین کے فتوے میں غلطی دیکھتے ہیں تو چونکہ اُن کو ناظرین کی ہمدردی سے کوئی مطلب نہیں ہوتا بلکہ اس بیچارہ کو بدنام کرنا انکا اصلی مقصد ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے اردگرد کے لوگوں ہی میں اس مسئلہ کی مخالفت جتلا کر بدگمانی پھیلانے رہتے ہیں۔ باخبر اور منصف مزاج احباب سمجھ سکتے ہیں کہ اگر انکو مسلمانوں کی خیر خواہی مقصود ہو تو کیوں اس مسئلہ کے مخالف کوئی تحریر مدلل لکھکر بغرض اشاعت دفتر اہلحدیث میں نہیں بھیجتے تاکہ وہ انہی لوگوں کی نظروں میں پہونچے جنکی نظروں میں پہلی تحریر پہونچی ہے اور وہ غلطی سے بچیں۔ یہ کیا دیانتداری ہے کہ دبقول انکی غلط خیال تو ناظرین اہلحدیث تک پہونچیں اور صحیح خیالات اُن کے اردگرد تک محدود رہیں کون دانا اس حرکت کو دینداری سمجھیگا۔ ہاں شکر ہے کہ جہاں ایسے بدنام کنندہ ہیں ایسے نیک دل خیر خواہ اسلام بھی ہیں جو اس صاف اور سیدھی راہ پر چلتے ہیں۔ چنانچہ ایک دو تحریریں آج ہم ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جو راقمان کے کمال اخلاص اور دردکی مظہر ہیں۔ خلاص انکا نام ہے ذکر اسکا۔ وہ تحریر یہ ہے:۔

"اما بعد التماس خدمت اقدس میں یہ ہے کہ ۹ شوال کے پرچہ میں جو ۱۵ سوال کا جواب چھپ چکا ہے اس جواب نے ہمکو شک میں ڈالا امید کہ اس شک کو بذریعہ اخبار گوہر بار کے رفع دفع فرماکر ممنون ومشکور فرماویں۔

قولہ (جواب سوال نمبر ۱۵) حدیث میں آیا ہے کہ جب انزال ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اس سے پہلے فرض نہیں اولی ہے دیکھو صحیح بخاری باب الغسل احوط) عورت مرد کے لئے ایک ہی حکم ہے۔

اقول۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مرد اپنی بی بی سے جماع کرے اور مرد کا انزال ہووے عورت کا نہ ہووے تو فقط مرد ہی پر غسل واجب ہوگا عورت پر نہیں۔ علی ہذا اگر عورت کا انزال ہووے مرد کا نہووے تو عورت ہی پر غسل فرض ہوگا مرد پر نہیں حالانکہ اس کے خلاف بھی بکثرت حدیث صحیحہ میں موجود ہے آپ نے جو بخاری کی حدیث کا حوالہ دیا تو صحیح ہے لیکن اس کے مخالف کی بھی تو حدیث صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی وغیرہ میں موجود ہے ونیز ترمذی نے ایک حدیث لائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بخاری کی وہ حدیث منسوخ ہوگیا ہے انکا حکم پہلے اسلام میں جاری تھا اب نہیں (حدیث) عن اُبی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اوّل الاسلام ثم نھی عنھا۔ علاوہ بریں صحیح مسلم کی حدیث ونیز امام نووی کے قول ملانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی کا مذہب نہیں ہے کہ انزال نہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسلم میں ہے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبھا الاربع ثم جھدھا فقد وجب علیہ الغسل وفی حدیث مطران لم ینزل اور شارح نووی نے اس قول کا اس طرح شرح کی ہے اعلم ان الامۃ مجتمعۃ الآن علی وجوب الغسل بالجماع وان لم یکن معہ انزال وعلی وجوبہ بالانزال وکانت جماعۃ من الصحابۃ علی انہ لا یجب الا بالانزال ثم رجع بعضھم وانعقد الاجماع بعد الآخرین۔ ان حدیثوں کو ونیز دیگر حدیثیں ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء راشدین ونیز دیگر صحابہ اکابر کا یہی مذہب ہے اگر انزال نہ ہو تو تب بھی غسل واجب ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا ہے دیکھو صحیح مسلم (حدیث مختصر) قال موسیٰ فانا اشفیکم من ذلک فقمت فاستاذنت علی عائشۃ فاذن لی قلت لھا یا اماہ انی اریدان اسالک عن شیء وانی استحییک فقالت لا تستحی ان سالنی عما کنت سائلا عنہ امک التی ولدتک فانما انا امک فقالت فقلت فما یوجب الغسل قالت علی الخبیر سقطت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس بین شعبھا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل اور بھی حدیث صحیح بکثرت صحیح مسلم میں ونیز دیگر حدیث کی کتاب میں موجود ہے جیسا کہ ذیل کی مرفوع حدیث سے ثابت ہوتا ہے (حدیث) عن جابر عن ام کلثوم عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل یجامع اھلہ ثم یکسل ھل علیھما الغسل وعائشۃ جالسۃ فقال رسول اللہ انی لافعل ذلک انا وھذہ ثم نغتسل۔ بالغرض اگر

مان بھی لیا جاوے کہ یہ مذہب کسی کا نہیں ہے لیکن نفس الامر میں تو ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہوئی۔ اب آپ ان دونوں حدیثوں کا عمل کرنے کی صورت بتائیے کہ کیونکر عمل کیا جاویگا۔ ہم لوگ اُبَیّ بن کعب کی حدیث پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ امید کہ جناب والا تمام شبہات کو حل فرماکر اپنے اخبار ذرا فشار میں درج فرماکر ممنون و مشکور فرما دیجئے۔ (احقر زین العابدین عفی عنہ موضع ہاشم پور ضلع دیناجپور (بنگال))

**جواب۔** اس میں شک نہیں کہ احادیث طرفین میں ہیں مگر امام بخاری نے جو تطبیق دی ہے وہ راقم کے نزدیک اچھی ہے۔ جمہور کا مذہب اس کے خلاف ہے امام بخاری کی تطبیق فی نظیر غسل جمعہ ہے جس کے وجوب کے لئے بھی روایات آئی ہیں مگر بعض روایات چونکہ عدم وجوب کی بھی ہیں اس لئے عدم وجوب کو راجح سمجھا گیا ہے لیکن یہ کہنا کہ صحابہ کے بعد اجماع وجوب غسل پر ہوگیا ہے خواہ انزال نہ ہو جیسا کہ امام نووی نے دعویٰ کیا ہے صحیح نہیں۔ اختلاف برابر چلا آیا ہے صحابہ کے بعد تابعین۔ تبع تابعین بلکہ ان سے بعد بھی چنانچہ فتح الباری میں امام شافعی کی ایک حکایت نقل کرکے لکھا ہے فعرف بہذا ان الخلاف کان مشہورا بین الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم لکن الجمھور علی ایجاب الغسل یعنی صحابہ۔ تابعین تبع تابعین اور ان سے بعد کے علماء میں برابر اختلاف چلا آیا ہے لیکن جمہور کا مذہب وجوب غسل کا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور امام داؤد ظاہری اور امام بخاری وغیرہ کا مذہب ہے کہ درصورت عدم انزال غسل افضل اور احوط ہے۔ آپ لوگ اگر غسل ضرور کرتے ہیں تو بہت اچھا کرتے ہیں کئے جائیں۔ مگر یہ نہ کہیں کہ وجوب غسل کا منکر کوئی نہیں۔ اجماع ہے۔ (دوسری تحریر متعلق عید البحر آئندہ درج ہوگی)

## مرزا صاحب قادیانی اور پنڈت دیبیا لال لاہوری

پنڈت جی موصوف لاہور کے ایک بڑے مشہور و قدردان (عالم) ہیں جوتش اور نجوم کے فن میں آپ کو خاص دعوےٰ ہے گو خدا اور رسول کا فرمان والا شان تو ہر حال میں صحیح ہوتا ہے۔ پنڈت جی نے اپنی جنتری میں ماہ جنوری کی کیفیت مندرجہ ذیل عبارت میں لکھی ہے:۔

"بتاریخ ۲ و ۵ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ اور ۱۴ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۶ جنوری کو ابر محیط اور خفیف بارش" (جنتری مفید عالم ۱۹۰۸ء ص)

اب سُنئے کہ واقع کیا ہوا۔ ۲-۵ تاریخ جنوری کو خوب دہوپ رہی۔ ساتویں تاریخ سے بادلوں کی آمد شروع ہوئی اور دسویں تاریخ کو دوپہر سے پہلے ابر رحمت کا نزول شروع ہوا جو پنڈت جی کی تاریخوں کے اعتبار سے خالص دہوپ کا دن تھا۔ گیارھویں تاریخ کو صبح سے بادل پھٹ کر کم و بیش دہوپ رہی۔ اس سے بعد ۱۲-۱۳-۱۴-۱۹ غرض جن جن تاریخوں میں پنڈت جی نے ابر محیط لکھا ہے خوب دہوپ رہی۔ اب پنڈت جی اور ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں کہ انکی پیشگوئی کا کیا حشر ہوا۔ تعجب بلکہ افسوس ہے اُن لوگوں کے حال پر جو ایسی ایسی جوتشی خبروں کے بھروسے پر لڑکے لڑکیوں کی شادیوں کا مدار رکھتے ہیں۔ جس تاریخ پنڈت جی مہورت بتلادیں اُسی تاریخ میں کرتے ہیں اور جس میں روک دیں رُک جاتے ہیں۔ مگر ہم اتنا کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ پنڈت جی کی پیشگوئیاں گو غلط ہوئیں لیکن پنڈت جی ایک معنے سے شاباش کے بھی مستحق ہیں کہ آپ اپنی پیشگوئیوں کو قادیانی مہاتما کی طرح گول مول نہیں رکھتے بلکہ تاریخوار بتلاتے ہیں۔ قادیانی مہاتما کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین! آپ کے الہامات کا نمونہ بھی سُنئے۔ فرماتے ہیں:۔

(۱) "تو اُن کی چیخیں سُنیگا" (بدر ۲۸ نومبر)

کن کی چیخیں سُنیگا۔ اسکا کوئی ذکر نہیں۔ وقت پر جو پیش آئیگا کہدیا جائیگا۔

(۲) "خوشیاں منائینگے" (بدر ۱۹ دسمبر)

کیا معلوم کون خوشیاں منائیں گے دوست یا دشمن۔ اپنے یا بیگانے۔ وقت پر دیکھا جائیگا۔

(۳) "بعد سنۃ واحدۃ (ایک سال کے بعد)" (بدر ۱۹ دسمبر)

کیا ہوگا کیا نہوگا سب دل میں قائل ہیں جو کچھ ہوگا وقت پر کہا جاویگا۔

**مرزائیو!** تم تو کہا کرتے ہو کہ ہمارے امام ہمام منہاج نبوت پر آئے ہیں کیا کسی نبی کے الہاموں میں اتنی گولائی دکھا سکتے ہو کہ گول مول ہوتے ہوتے چیستان کے درجہ تک پہونچ جائیں جن سے غرض یہ ہو کہ ہر ایک تاویل کرنے کی گنجائش رہے۔ آہ سچ ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج ٭ بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہمارے خیال میں پنڈت جی مرزا صاحب کے مقابلہ میں ایک نمبر قابل عزت ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو چیستان تو نہیں بناتے گو آخر کار نتیجہ وہی ہوتا ہے جو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کذب المنجمون (نجومی جھوٹے ہیں) سو خیر یہ انسانی کمزوری پر محمول ہے۔

**غریب فنڈ** میں اس ہفتہ حاجی محمد علی صاحب ادسو ناتھ ضلع اعظم گڈہ نے مبلغ [illegible]

[illegible]

گزشتہ

# عربوں کے فوجی حالات

بقیہ

## نجد کے مسلح قبائل

| نمبرشمار | قبائل | سوار | پیادے | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۷۷ | الدواسیر | ۱۵۰۰ | ۸۰۰۰ | |
| ۷۸ | السہول | ۸۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۷۹ | بنوحسین | ۷۰۰ | ۳۰۰۰ | یہ حضرات حسینی سادات ہیں |
| ۸۰ | ذہب | ۵۰۰ | ۱۰۰۰ | |
| ۸۱ | عتیبہ | ۸۰۰ | ۲۰۰۰ | یہ دوسرے عتیبہ ہیں۔ |
| ۸۲ | صبحی | ۸۰۰ | ۲۵۰۰ | |
| ۸۳ | الکثیر | ۱۰۰۰ | ۳۰۰۰ | یہ دوسرے الکثیر ہیں۔ |
| ۸۴ | الفضول | ۷۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۸۵ | مطیر | ۲۰۰۰ | ۷۰۰۰ | |
| ۸۶ | الدامیشہ | ۱۰۰۰ | ۴۰۰۰ | |
| ۸۷ | الرفیہ | ۲۰۰۰ | ۷۰۰۰ | |
| ۸۸ | الدوان | ۵۰۰ | ۲۰۰۰ | یہ نجدی الدوان دوسرے ہیں۔ |
| ۸۹ | السقور | ۵۰۰ | ۱۵۰۰ | عنیزہ کا ایک شاخ ہے اور کوہ شمر میں بستے ہیں |
| ۹۰ | عبدہ | ۱۰۰۰ | ۳۰۰۰ | یہ دوسرے عبدہ ہیں |
| ۹۱ | زوعب | ۱۰۰۰ | ۵۰۰۰ | |
| ۹۲ | الاعلام | ۱۰۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۹۳ | الشرارت | ۵۰۰ | ۳۰۰۰ | یہ دوسرے شرارات ہیں۔ |

## قبائل عمان اور ساحل

| نمبرشمار | قبائل | سوار | پیادے | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۹۴ | البلش | | ۵۰۰۰ | |
| ۹۵ | بنوقطب | | ۵۰۰۰ | یہ لوگ بندوق نیزے تلوار سے مسلح اور شتر سوار ہیں |
| ۹۶ | المناصر | | ۵۰۰۰ | تلوار اور نیزے سے مسلح ہیں۔ |
| ۹۷ | بنوظہیر | | ۳۰۰۰ | |

اس کے علاوہ بھی بہت سے قبیلے ہیں مگر محمد بن البام صرف ان سے واقف ہو سکے۔

## قبائل بحرین

| نمبرشمار | قبائل | سوار | پیادے | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۹۸ | العمایرہ | ۷۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۹۹ | المحاشہ | ۵۰۰ | ۱۰۰۰ | |
| ۱۰۰ | المسبعیہ | ۳۰۰ | ۱۵۰۰ | |
| ۱۰۱ | العمر | ۳۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۰۲ | الجبار | ۲۰۰ | ۲۰۰ | |

## قبائل عراق

| نمبرشمار | قبائل | سوار | پیادے | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰۳ | الشبیب | ۲۰۰۰ | ۳۰۰۰ | انکے دو حصے ہیں ایک حصے آل محمد کہلاتے ہیں انکی تعداد باقی حصے کی تعداد ملا کر۔ |
| ۱۰۴ | بنومالک | ۳۵۰۰۰ | ۹۰۰۰ | |
| ۱۰۵ | بنوسعید | ۱۰۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۰۶ | البادیہ | ۵۰۰ | ۲۰۰۰ | انکے شیخ کعب ہیں یہ لوگ بصرہ کے شمال میں رہتے ہیں |
| ۱۰۷ | الخزیل | ۴۰۰۰ | ۶۰۰۰ | یہ لوگ ساوہ کے شمال میں رہتے ہیں اور انکی چار شاخیں ہیں شبیب، تسقر، حاجی عبداللہ الغانم۔ یہ بہت بڑا قبیلہ ہے۔ |
| ۱۰۸ | البانج | ۸۰۰ | ۲۰۰۰ | مشہد کے قریب رہتے ہیں۔ |
| ۱۰۹ | الوادی | ۲۰۰ | ۵۰۰ | |
| ۱۱۰ | القاسم | ۵۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۱۱ | الزقاریط | ۳۰۰ | ۵۰۰ | |
| ۱۱۲ | زبید | ۱۵۰۰ | ۶۰۰۰ | |
| ۱۱۳ | الرفیع | ۳۰۰ | ۴۰۰ | |
| ۱۱۴ | الحمید | ۳۰۰ | ۵۰۰ | |
| ۱۱۵ | ربیعہ | ۱۲۰ | ۲۰۰۰ | یہ لوگ بغداد کے شمال میں رہتے ہیں |
| ۱۱۶ | دوبہ | ۲۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۱۷ | شمار | ۱۰۰۰ | ۲۰۰۰ | ان کے شیخ حمید البردی ہیں۔ |
| ۱۱۸ | بنولام | ۲۰۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۱۱۹ | الکثیر | ۱۲۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۲۰ | بنوتمیم | ۷۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۲۱ | الدلائم | ۱۰۰۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۱۲۲ | الجنابیین | ۲۰۰ | ۱۰۰۰ | |

ahmadimuslim.de

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۳ | قبیلہ | ۵۰۰ | × | اس قبیلہ کا مقام اسلام ہے اور بغداد کے قریب ہے |
| ۱۲۴ | الاجاقیہ | × | ۳۰۰ | |
| ۱۲۵ | الکرومہ | ۸۰۰ | × | |
| ۱۲۶ | البیاست | ۶۰۰ | × | |

## قبائل صحراء النعیمیین و بغداد و عرفہ و البیرہ و ماردین

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۷ | العبید | ۲۰۰۰ | × | اس قبیلہ کی چار شاخیں ہیں۔ البو شمیر البو احمد۔ البو علاق۔ البو دمیہ۔ یہ لوگ بغداد اور موصل میں رہتے ہیں انکے پاس بندوق نہیں ہے |
| ۱۲۸ | جلاق | ۲۰۰۰ | × | موصل اور ماردین میں رہتے ہیں۔ |
| ۱۲۹ | شمار | ۱۲۰۰ | ۲۰۰۰ | ان کے شیخ شمار الجربہ ہیں۔ |
| ۱۳۰ | الصلاح | ۱۰۰۰ | ۲۰۰۰ | شمار کی ایک شاخ ہے۔ |
| ۱۳۱ | العقیدۃ | ۸۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۳۲ | البقارہ | ۵۰۰ | ۱۰۰۰ | |
| ۱۳۳ | البوشعبان | ۲۰۰ | ۵۰۰ | |
| ۱۳۴ | الافادیرہ | × | × | |
| ۱۳۵ | الرالدہ | ۱۲۰۰ | ۲۰۰۰ | |
| ۱۳۶ | البومحمد | ۲۰۰ | ۵۰۰ | |
| ۱۳۷ | بنوسعید | ۱۵۰۰ | ۳۰۰۰ | |

## قبائل طائف

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۳۸ | المولید | ۸۰۰ | × |
| ۱۳۹ | الحدید | × | ۴۰۰۰ |
| ۱۴۰ | الغدان | ۴۰۰۰ | ۸۰۰۰ |
| ۱۴۱ | ابن ہدل | ۱۰۰۰ | ۳۰۰۰ |
| ۱۴۲ | ابن سباد | ۱۰۰۰ | ۱۵۰۰ |
| ۱۴۳ | الفاضل | × | ۵۰۰ |
| ۱۴۴ | العمار | × | ۵۰۰ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۴۵ | ولد علی | ۳۰۰۰ | ۴۰۰۰ |
| ۱۴۶ | السوالہ | ۵۰۰ | ۱۰۰۰ |
| ۱۴۷ | الشاتمان | ۵۰۰ | ۱۰۰۰ |
| ۱۴۸ | عبداللہ | ۳۰۰ | ۵۰۰ |
| ۱۴۹ | الرولہ | ۱۵۰۰ | × |
| ۱۵۰ | السرویہ | ۵۰۰ | × |
| ۱۵۱ | بنو صخر | ۵۰۰ | ۲۰۰۰ |
| ۱۵۲ | السرحان | ۵۰۰ | ۱۰۰۰ |
| ۱۵۳ | العبسی | ۸۰۰ | ۱۵۰۰ |

مندرجہ بالا آرٹیکل گورنمنٹ ۱۸۱۸ء کی تحقیق سے ملامال ہے اور گویوں بے انتہا خشک مضمون ہے مگر فوائد کے لحاظ سے اور خاصکر اس خیال سے کہ عرب کی جمہوری حالت اب بھی تقریباً ویسی ہی ہے۔ یہ تعداد زمانہ حال کی تحقیقات سے زیادہ فرق نہیں رکھتا ہے۔ میرے خیال میں بوجہ ترجمہ در ترجمہ کے بہت سی ضروری باتیں رہ گئی ہیں مگر یہ ایک ایسی مجبوری ہے کہ باانصاف ناظرین بہت خوشی سے معاف کر دینگے اور ہماری اس نئے مترجم کا حوصلہ بڑھائیں گے ایڈیٹر المشرق

## آمین بالجہر

گزشتہ سے پیوستہ

اسی طرح سے امام شافعی ؒ نے بھی کہا ہے جو ناظرین مناقب الشافعی للامام الرازی پر مخفی نہیں۔ اس عبارت ہی کو دیکھکر بخاری کی حدیث کو جو ایک صحابی کا فعل ہے ناکافی بتلاتے ہیں۔ ہاں جناب اگر حدیث صحیح آمین بالجہر میں کوئی نہ ہوتی تو فعل صحابی بھی لائق حجت نہ ہوتا۔ میں نے تو ساتوں احادیث فی باب آمین بالجہر نقل کیا تھا۔ بعد کو ضمناً بخاری کی حدیث اور ترمذی کی تہوڑی عبارت جس میں مکتوب ہے کہ اکثر صحابہ۔ تابعین تبع تابعین کا مذہب آمین بالجہر تھا۔ نقل کر دیا تھا۔ عربی عبارت ترمذی کی یہ ہے۔ بہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی ومن بعدہم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیہا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق

غرضیکہ ہمارا احادیث صحیحہ کے بعد آپ جیسے مقلدین کو سمجھانے کے لئے تردید آپ کے مذہب کو بیان کر دینا جو احادیث صحیحہ کے مطابق ہو کسی طرح برا نہیں۔ ہاں البتہ آپ کا ایک بھی صحیح حدیث آمین بالسر نہ رکھکر اقوالات سے اپنے مدعا کو ثابت کرنا سخت قبیح ہے اور کسی طرح قابل تمسک نہیں ہو سکتا کما قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی ارشاد الفحول

اخبار آ...

اس ... ذریعہ سے عمل ... دوبارہ زندہ ... جس میں ... محققانہ ... کے مستند ... مراسلات ... کام مالیر ... دینے اور ... جواب ... رازوں کا ... ان کے ... زیر اڈیٹر ... شروانی ... بڑے بڑے علماء ... قابل قدر ... منگوا کر ملاحظہ ... نوٹ۔ ... ناظرین ... المشتہر ... مینجر اخ...

درقولہ۔ خیر اگر ہم اسپر بھی اس بات کو تسلیم کر لیں کہ بخاری کی حدیث بوجہ فعل صحابی ہونے کے ناکافی ہے تو جناب صرف اس ایک کے ناکافی ہونے سے اور جو چند احادیث میں نے نقل کیا تہا وہ سب کیا ناکافی ہو جائیں گے۔ پھر آپ نے کیوں یہ تحریر فرما دیا ہے کہ سب دلیلیں ناکافی ہیں کیا میں یہ کہنے کا مجاز ہوں کہ بہ ین عقل و دانش بایں لیاقت اسطرح سے تال دینا یہ جیلہ جوالکچھ کام کے نہیں۔ سیدھے سنبھلکا جواب پر مستعد ہو جائیے بحث پر آمادہ رہیئے۔

(۱) مجتہد العصر نے ایک جگہہ لکھا ہے حضرت کی آواز کو صف اول سنتی پھر سب کے سب آمین ملکر کہتے۔ یہ سراسر کذب بیانی اور افترا ہے کسی صحیح روائت سے ثابت نہیں (اور ایک جگہ حنفی مجتہد کہتے ہیں) حتی یسمع من یلیھا الصف الاول سے آمین بالجہر نہیں ثابت ہوتی۔ (۲) اقول۔ جناب ہم بتلاتے ہیں کہ آپ کاذب جہوٹے ہیں یا میں۔ ناظرین مہربانی فرما کر غور فرمائے کہ حدیث موجود ہے یا نہیں اور حدیث میں یرتج کا لفظ ہے یا نہیں اور یرتج کے معنی گونجنے کے ہیں۔ ذرا آنکھ کہول کر دیکہو یا کسی سے اس کے معنی پوچھئے۔ اگر میرے دوست عربی نہیں سمجھ سکتے ہیں تو کسی عالم سے اس کا مطلب سمجھ لیں۔ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمعہا اہل الصف الاول فیرتج بہا المسجد (ابن ماجہ)

عام معزز ناظرین کے لئے تاکہ سمجھ میں آجائے ترجمہ کئے دیتے ہیں اور چونکہ صاحب شجرہ بہت ہی کم فہم ہیں اسلئے سلیس اردو میں ترجمہ کر دکہلاتے ہیں۔ سنئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی ولا الضالین کے ساتھ آمین کہتے تھے۔ صف اول جب آپ کی پیاری آواز کو آمین کے ساتھ سنتی تھی پھر سب ملکر آمین کہتے تھے حتی کہ مسجد گونج جاتی تھی۔ کیوں عزیز دوست آپ مجھکو کاذب بتلاتے تھے اور یہ کہہ مارا تہا کہ یہ سراسر کذب بیانی افترا ہے۔ اب بتلائے کاذب کون ہے اور مفتری کون۔ اب کہئے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین الایہ آپ کا کہنا بھی سراسر کذب اور بہتان ہے کہ کسی صحیح روائت سے آمین بالجہر ثابت نہیں باوجودیکہ پانچ چہہ احادیث آپ دیکھہ چکے ہیں۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ اس مضمون میں بھی واضح ایک اور دو احادیث آخر میں چلکر نقل کئے دیتے ہیں اور مناسب ہے کہ آپ بھی آئندہ سے صرف آمین بالسر کے صحیح احادیث جن میں آمین بالسر کے کہلے الفاظ موجود ہوں استعاروں سے خالی ہوں اور خاکسار بھی احادیث صحیحہ نمبروار کتب احادیث وغیرہ سے نقل کرتا جاتا ہے جن میں آمین بالجہر الفاظ رفع اور کثرۃ وغیرہ رہینگے۔ پھر ان میں جرح قدح کے بعد دیکھینگے کہ احادیث صحیحہ در باب آمین بالجہر ہیں یا آمین بالسر۔ آپ یا آپ کا دوست بیچارہ شاعر اڈیٹر اہل فقہ اس ہماری رائے پر ضرور توجہ کرے تاکہ فیصلہ ہو جائے اور تنازع مابین کا رفع ہو جائے۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق۔

رہی مہربان من آپ جو اس فقرہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے کچھ بھی آپ کی تحریر کا جواب نہیں دیا۔ کتنا صریح جہوٹ ہے۔ آپ کی تحریر میں تہا ہی کیا۔ صرف اقوالات کا مجموعہ۔ رہا آپ نے جو ایک دو حدیث اپنے مضمون میں نقل کئے تھے وہ آمین بالجہر ہی کے ہیں وہ مجمل ہیں کتب احادیث میں۔ ان مجمل احادیث کے بعد ہی مفسر احادیث ہیں۔ جن سے بخوبی آمین بالجہر کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ مجمل احادیث کے بعد جو مفسر آمین بالجہر کے احادیث ہیں وہ اس بات کی کافی گواہی دیتے ہیں کہ مجمل بھی جہر کے ساتھ متعلق ہیں نہیں تو کیا معنی ایک ہی کتاب میں اور ایک ہی باب میں ایک ہی صفحہ پر پہلے حدیث مجمل ہو دوسری حدیث مفسر میں جہر کا لفظ یا وہ الفاظات جو جہر کے لئے موضوع ہوں آجائیں جیسے لفظ رفع وکثرت وغیرہا۔ صاحب عقل وتمیز اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ آئت جو آپ نے نقل کی ہے وہ ہرگز آمین بالسر کے متعلق نہیں۔ کسی معتبر تفسیر سے آپ اس بات کو پہلے ثابت کیجئے کہ اس آئت کا شان نزول آمین بالسر کے حق میں ہے۔ ایسا فریب اور مغالطہ دہی عوام میں آپ ہی کا شیوہ ہے۔ اب آئندہ سے آپ بھی ایسی احادیث اور آیات پیش کیجئے جنمیں صراحت خفا کی ہو اور ہم بھی صریح واضح احادیث نقل کرینگے۔ ہمارے پہلے مضمون آمین بالجہر میں تو پانچ چہہ احادیث کہلے جہر۔ رفع۔ کثرت کے الفاظ کے ساتھ موجود تھے۔ یہ بات تو آپ کے شجرہ میں نہ تھی۔ بلکہ احادیث میں خفا یا سر کا لفظ ندارد ہی تہا۔ اور دوم آپ کے شجرہ تامین کے پیش شدہ فتاووں اور اقوالات کی تردید تو ہمارے دو پیش شدہ اقوالات سے ہوگئی تہی ایک تو ترمذی کی حدیث کے بعد کی عبارت سے دوسرا امام حافظ ابن حجر عسقلانی کی عبارت سے۔ اب آپ بتلائیے آپ نے ہمارے مضمون کی کیا تردید کی۔ آپ بیشک جواب سے قاصر رہے ہیں۔ ہاں البتہ ذٹلیات اور خالی واہیات سے مضمون کو لبریز کر دیا ہے۔ تمام جہوٹی رام کہانی کے بعد مجیب صاحب نے عجب طرح کی دو ایک جگہ تردید کی ہے ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں اور ہمارے کہنے کو سچ مانیں کہ مجیب صاحب کو سخت ضرورت اس امر کی لاحق ہے کہ وہ ابھی کسی مدرسہ میں سلم الادب۔ نحو میر۔ صرف میر کی تعلیم پائیں اس کو عار نہ سمجھیں۔ کیا حضرات اور لے میری معزز دوستو! یہ میں جناب پر بہتان باندھ رہا ہوں ہرگز نہیں۔ آپ کے اقوالات ملاحظہ ہوں (اہل فقہ) قولہٗ۔ اسی ابن ماجہ میں ہے عن عائشہ رضی اللہ عنہا الخ۔

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# فتاوے

**تصحیح** - پرچہ ۱۲ ذی الحجہ میں جواب نمبر ۶۳ میں غلطی ہوئی اصل مسئلہ یوں سمجھنا چاہئیے -

مسئلہ ۲

ہندہ

بھتیجے ۲ بھتیجیاں ۲

ا ـ۲ ـ ا

کل مال دونوں بھتیجوں کا ہوگا اور بھتیجیاں محروم +

**س نمبر ۱** - جمعہ کے دن فجر سے جمعہ کی اذان سے پیشتر اگر لین دین کیے تو کیسا ہے ؟ (عبد النعیم خاں پٹھانپورہ باسم ضلع اکولہ برار)

**ج نمبر ۱** - جمعہ کی اذان تک بیع شرا سب جائز ہے - اذان سنکر چھوڑ دینا چاہئیے

**س نمبر ۲** - جمعہ کی نماز کے وقت امام کے سامنے آہستہ اذان دینا یا کہ دور سے اذان دینا چاہئیے جبکہ امام خطبہ پڑھانے کھڑا ہوتا ہے منبر پر - اور جمعہ کی اذان دو ہو یا ایک ہی کافی ہے ؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۲** - ایک اذان پہلے اور ایک اذان خطبہ کیوقت چاہئیے اور دونوں بلند آواز سے ہوں - اذان اسی لیئے ہے کہ باہر کے لوگ سنکر آئیں -

**س نمبر ۳** - اہلحدیث لوگ مسجد میں جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں حنفی لوگ آئے اور انہوں نے بھی اسی مسجد میں الگ جماعت کی اور نماز پڑھی اس حالت میں نماز کس کی درست ہوگی ؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۳** - صورت مرقومہ میں جماعت اہلحدیث کی چونکہ مقدم ہے اس لئے انہی کی ہوئی حنفیوں نے بغاوت کی انکو حکم تھا کہ جماعت اولیٰ سے ملجائیں انہوں نے خلاف شریعت کیا -

**س نمبر ۴** - کبھی لوگ اہلحدیثوں کو مسجد میں پکار کر آمین کہنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دوسری مسجد میں جاکر نماز پڑھا کرو ہماری نماز نہیں ہوتی تمہارے آمین پکار کر کہنے سے - اس حالت میں اہلحدیثوں کو کیا کرنا چاہئیے ؟ (ر)

**ج نمبر ۴** - اس صورت میں اہلحدیث اسی مسجد میں نماز پڑھیں اور مانعین کو آمین کی احادیث اور حضرت پیر صاحب کی غنیۃ الطالبین دکھادیں - اگر کسی طرح نہ مانیں تو قانونی چارہ جوئی کریں (رسالہ فتوحات اہلحدیث میں سب فیصلے درج ہیں ۲ر قیمت پر دفتر ہذا سے ملتا ہے)

**س نمبر ۵** - نکاح ہونے کے پیشتر دولہا کے یہاں سے جو کچھ تحفہ دلہن کے گھر جاتا ہے کپڑے شیرنی وغیرہ تو اس تحفہ کے ساتھ دلہن کے باپ کا یہ کہنا تھا کہ باجا بھی ہونا چاہئیے اور دولہا کے باپ کا یہ کہنا تھا کہ نہیں ہونا چاہئیے آخر مجبوراً وہ تحفہ باجے کے ساتھ بھیجا گیا - اس حالت میں گناہ گار کون ہوسکتا ہے ؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۵** - باجہ بجانے میں اس لئے گناہ ہے کہ ریاکاری اور فخر کا خیال ہوتا ہے - باجہ کے ساتھ بارات جو نکلتی ہے وہ بڑے زور و شور اور کر و فر کے ساتھ دکھاوا کرتی ہوئی جاتی ہے اس لئے باجہ وغیرہ سامان ریاکاری منع ہیں لیکن اگر کسی کی نیت ایسی نہو تو باجہ کا ثبوت فی الجملہ ملتا بھی ہے مشکوٰۃ باب اعلان النکاح میں بھی ہے پس صورت مرقومہ میں جسکی نیت ریا اور فخر و مباہات کی ہوگی وہی گنہگار ہوگا (۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۶** - مقام ملو ضلع لودہانہ میں ایک فقیرانہ تکیہ ہے جس میں اکثر فقیر اکرجو کہ نماز کی راستہ بالکل نہیں گئے ہیں بھنگ وچرس پیا کرتے ہیں اور اسجگہ اکثر فقیروں اور گاؤں کے مردہ لوگوں کی قبریں کچی و پختہ بنی ہوئی ہیں اور اسجگہ عید نماز اکثر گذاری جاتی ہے اور امام گاہ کے سامنے دو پختہ قبریں بطور خانقاہ کے نظر آتی ہیں اور بالکل نزدیک ہیں - کیا ایسی جگہ میں نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟ (مہر علی شاہ سید ملو ضلع لودہانہ)

**ج نمبر ۶** - حدیث شریف میں ہے کہ قبروں میں نماز جائز نہیں پس نماز پڑھتے ہوئے اگر قبریں سامنے آتی ہیں تو نماز جائز نہیں اور اگر کسی دیوار وغیرہ کی اوٹ میں ہیں تو جائز ہے - قبر اگر کسی عمارت چاردیواری کے اندر ہو - تو مستور سمجھی جائیگی - اور ممانعت نہ ہوگی - والعلم عند اللہ +

**س نمبر ۷** - زمانہ دراز سے جو مکتب نشینی لڑکوں کا چلا آتا ہے اور اس مکتب نشینی کیوقت میں جس شخص کو خدا وند کریم نے توفیق دیا ہے وہ خوشی سے لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں علی ہذا القیاس ختنہ کرنے کیوقت بھی لوگ کھانا کھلاتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں تو ان دونوں کا کھانا کھلانا اور شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے ؟ (حاجی الطاف حسین بنیا پوکھر روڈ نمبر ۳۳ کلکتہ خریدار ۱۰۲۶)

**ج نمبر ۷** - ختم قرآن کی دعوتیں تو صحابہ نے کی تھیں اس لئے مکتب نشینی کے وقت بھی بطور خوشی کے کچھ کھلانا اسی میں داخل ہے کیونکہ یہ بھی دیباچہ قرآن ہے وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ختنہ کی دعوت بھی کوئی شخص بغیر ریا اور فخر و مباہات کے کرے تو جائز ہے - نیل الاوطار میں علامہ شوکانی نے جائز دعوتوں میں دعوت ختنہ کو بھی شمار کیا ہے اگرچہ ولیمہ کی طرح کوئی سنت مؤکدہ نہیں لیکن جائز ہے - ۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ +

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے بیلنے مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں -

# انتخاب الاخبار

**میسور** میں آجکل دو صوفی پارٹیوں کی (نقشبندیوں اور قادریوں) میں بڑی زور کا دنگل ہورہا ہے (مفصل آئندہ)

**پٹنہ** کے مقدمہ میں بھی ہائی کورٹ کلکتہ میں اہلحدیثوں کو فتح ہوئی الحمد للہ (مفصل آئندہ)

**امرتسر** میں آجکل انتخاب کمیٹی ہونے والا ہے۔ اہلِ اسلام ممبروں کے برخلاف زور و شور کے اشتہارات نکل رہے ہیں جنہیں انکی سستی غفلت سے رونے روئے جاتے ہیں (دراصل میں ممبران بھی خود مطلبی اور غافل قوم دنیا میں نہ ہوگی)۔

**گذشتہ ہفتہ** مدراس میں بوجہ شدت سرما کثرت سے بچے ہلاک ہورہے ہیں۔

**لاہور** کے ایک متمول ہندو ٹھیکیدار نے جزیرہ فیجی کے سرکاری ایجنٹ مقیم کلکتہ کی فرمائش پر پنجاب سے بہت سے قلی بھرتی کئے تھے۔ مگر بعد میں ایجنٹ مذکور کے مقررہ تعداد سے کم قلی منظور کرنے پر ٹھیکیدار نے آسپر ۳۴ ہزار روپے ہرجانہ کی نالش کردی۔ ۸ جنوری ۱۹۰۸ء کو عدالت عالیہ کلکتہ نے انکے حق میں فیصلہ سنایا۔ اور ایجنٹ پر ۲۲ ہزار روپے کا دعوے معہ خرچہ ڈگری کیا۔

**جبلپور** اور الہ آباد کے درمیان گذشتہ سے پیوستہ ہفتہ کو مالگاڑی میں آگ لگ جانے سے بلوں کے چھ خچر جل مرے۔

**کرنسی** آفس رنگون کی چھت ۹ ماہ حال کو دفعۃً بیٹھ گئی مگر غنیمت ہے کہ کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔

**ہفتہ** مختتمہ ۴ ماہ حال میں ۲۶۱۸ طاعونی اموات حسب تفصیل ذیل ہوئیں۔ احاطہ بمبئی ۵۸۸ بنگال ۳۵۴ صوبجات متحدہ ۵۱۱ مدراس ۱۳۸ برہما ۱۱۶ ممالک متوسط ۲۶۲ راجپوتانہ ۸۴ صوبہ سرحدی پنجاب ۱۴ صوبہ پنجاب کی تفصیل اموات ضلع وار حسب ذیل ہے:۔

حصار ۱۴۔ رہتک ۴۱۔ گوڑگانوہ ۳۲۔ کرنال ۱۴۔ انبالہ ۴۔ ہوشیارپور ۹۔ لودہانہ ۸ فیروزپور ۹۔ منٹگمری ۱۲۔ لاہور ۱۔ امرتسر ۱۔ سیالکوٹ ۱۔ جہلم ۲۲۔ لائل پور ۹۔ ریاست پٹیالہ ۳۲۔ مالیر کوٹلہ ۲۔ میزان ۲۱۱۔ میزان ہفتہ سابقہ ۲۵۱۔ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی میزان (۲۸۸۶)۔

**نہایت افسوس** کا مقام ہے کہ سر ڈینزل ایبٹسن لفٹنٹ گورنر پنجاب نے خرابی صحت کی وجہ سے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا اور اپنے جانشین کو چارج دے کر بہت جلد بغرض علاج روانہ ولایت ہونگے۔ خیال ہے کہ سر لوئی ڈین آنکی جگہ لفٹنٹ گورنر مقرر ہوگئے۔

**افواہ** ہے کہ حضور ویسرائے اپنی صاحبزادی کی شادی میں شریک ہونے کے لئے چند ہفتوں کے لئے ولایت تشریف لیجائینگے اور اُن کی عدم موجودگی میں غالبًا مسٹر ہاؤس پریزیڈنٹ کمیشن تقسیم اختیارات آنکی جگہ کام کریں گے۔

**آئندہ** ایام ایسٹر میں غالبًا بمقام الہ آباد حامیان کانگرس کا ایک بڑا جلسہ ہوگا جس میں اُس کے آئندہ طریق کارروائی اجلاس وغیرہ کی نسبت ضوابط و قوانین وضع کئے جائینگے۔

**ولیمو** پے ایبل پوسٹ کے طریق کو ہندوستان اور انگلستان کے مابین رواج دینے کی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ مگر اندیشہ ہے کہ ہندوستان کے یورپین تجارت انکی مخالفت کرینگے۔

**بیت المقدس** کی مسجد اقصیٰ کی آرائش اور تزئین کے لئے سلطان المعظم نے جیب خاص سے مناسب رقم منظور فرمائی۔

**جامع** ازہر کی اصلاح کے متعلق انوید کی بار بار یاددہانی سے بالآخر خدیو مکرم نے ادہر طرف توجہ مبذول کی ہے اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

**مکہ معظمہ** کی پرائیویٹ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ سے اس طرف بھی تعمیر لائن کا کام شروع ہوگیا ہے۔

**افسوس** کہ ۱۳ دسمبر سے حجاز میں ہیضہ سے ۷۰ ۔۔ کیس ہوئے اور ۱۲۹۰ آدمی ہلاک ہوئے اور ۵ سے ۹ جنوری تک مکہ معظمہ میں ۳ ۔۔ اشخاص اسکی نذر ہوئے۔ ۱۲ جنوری کو قسطنطنیہ میں بھی ۳ مہلک واردات ہوئیں۔

**مراکو** کے سلطان نے فرانس اور سپین کو اسلحہ کی تجارت روکنے کے لئے اختیار دیدیا ہے (اپنے ضعف کی دلیل ہے)۔

**سلطان المعظم** نے سلطان زنگبار کو قسطنطنیہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوتے وقت اول درجہ کا مرصع عثمانی تمغہ مرحمت فرمایا اور اُن کے پرائیویٹ سکرٹری علی آفندی کو چوتھے درجہ کا مجیدی تمغہ عنایت کیا۔

**اٹلی** کے اُن مصیبت زدوں کو جو گذشتہ زلزلے کی زد میں آکر بے خانماں ہوگئے حضرت سلطان المعظم نے چالیس لاکھ فرانک مرحمت فرمائے۔ جو خاص خزانچی نے اطالین سفارتخانہ کو پہونچا دئے تاکہ اُن مصیبت زدوں کے امدادی فنڈ میں پہونچا دئے جائیں۔

**ایک** ہزار فوجی جوان ترکی فوج میں حجاز ریلوے لائن پر اور روانہ کئے گئے تاکہ بیلداروں کی جگہ کام کریں اور موجودہ تعداد کام کرنیوالوں کی کم ہوگئی یا دی اور لائن جلد مدینہ تک پہونچ جائے۔

**موضع** ... ضلع ... میں ایک شخص مسمی ... مسلمان ہوا نور محمد نام رکھا گیا۔ امیر صاحب کابل سفر یورپ کا ارادہ رکھتے ہیں (العلم عند اللہ)

# فہرست

## کتب فروختنی

## بیت امرتسر پنجاب

### تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس ہندوستان کے مختلف حصوں سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایں وقائق تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی دبشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلد میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں موجود ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱؎

" دوئم۔ " آل عمران و نساء " " ۱؎

" سوئم۔ " مائدہ۔ انعام۔ اعراف " ۱؎

" چہارم۔ " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱؎

" پنجم۔ " فرقان تک " ۱؎

### فتوحات اہل حدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب لنڈ بنگال اور انگلستان کے فیصلے اہلحدیثوں کی تائید میں۔ قیمت ۴ر

### دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲ر

### شادی بیوگان اور نیوگ

آریوں کی تردید کے لئے یہ مختصر سا رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱ر

### کتب ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ بصفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت ۱۲ر محصولڈاک علاوہ

### حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں انکا مفصل و مکمل جواب قابل دید ہے قیمت ۸ر

### ترک اسلام

ہاشہ دہرمپال نو آریہ (سابق عبدالغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ قیمت ۶ر

### تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دہرمپال) نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اول قیمت ۵ر　جلد دوم قیمت ۶ر

جلد سوم " ۵ر　جلد چہارم " ۵ر

چاروں جلدوں کی قیمت عیؔ محصولڈاک علاوہ

### مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مناظرہ جو ماہ جون ۱۹۱۰ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا نہایت عمدہ ہے قیمت ۶ر

### ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسند کیا ہوا۔ قیمت ۸ر

### آیات متشابہات

اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ قیمت ۳ر

پتہ :۔ مینیجر مطبع و اخبار اہل حدیث امرتسر (پنجاب)

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. 92-352)

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

جلد پنجم
نمبر ۱۳

امرتسر۔ مورخہ ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء۔ یوم الجمعہ

## شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔ عہ
والیان ریاست سے ۔۔ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔۔ ۱۲/۶
" ششماہی ۔۔ ۸/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر آنی چاہئے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

## وصیت ثنائی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کو دو روز بھی بغیر وصیت نہیں رہنا چاہئے اِس لحاظ سے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جو کچھ اپنے اور اپنے مال کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو لکھ رکھے۔ اگرچہ میں نے بھی اِس حدیث کے مطابق اپنی وصیت لکھی ہوئی ہے تاہم اُس میں سے جتنا حصہ پبلک اہل اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُسکو عام طور پر شائع کروں۔

امرتسر میں مولوی حبیب اللہ صاحب۔ مولوی عبدالعلی صاحب قاری اور مولوی رسل بابا صاحب مرحومین کے بعد باوجود اُن کی اولاد ہونے کے اُنکے کتب خانوں سے جو بے دردی ہوئی ہے وہ اہالی امرتسر سے مخفی نہیں۔ دراصل یہ بات بہت ہی قابل غور ہے کہ علماء کس درد سے اپنی تمام ضروریات کو کم کر کے کتاب خریدتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ علما کو اتنی آمدن نہیں کہ اُنکی حاجات کو پورا کر کے اُنکی علمی سامان کو بھی کافی ہو سکے۔ اِس لئے میں اِن مرحوموں کے کتب خانوں کو جب یاد کرتا ہوں تو میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔

اِن واقعات سے میں نے جو سبق حاصل کیا ہے یہ ہے کہ علماء کو چاہئے کہ اور نہیں تو اپنے کتب خانوں کو (جسقدر بھی ہوں) وقف کر دیں جسکی پہلی نظیر اِس کی میں نے قایم کی ہے۔ کہ اپنی کل کتابیں متعلقہ (تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ صرف و نحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ تاریخ۔ مناظرہ۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو وغیرہ سب کی سب) وقف کر دی ہیں۔ میں بحیثیت متولی اُنکو استعمال کرتا ہوں اور میری اولاد میں خدا کسی کو تعلیم و تصنیف وغیرہ اشغال علمیہ کے لائق کرے۔ تو وہ بھی بحیثیت متولی انکو استعمال میں لانیکا مجاز ہوگا۔ بحیثیت مالک انتقال بیع۔ ہبہ۔ رہن وغیرہ کرنیکا اُس کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ آج سے بعد بھی جو کتاب خریدوں وہ بھی اِسی وقف میں شامل ہوگی۔ یہ وصیت نہیں کہ اسکے متعلق بعد انتقال تمام متروکہ مال سے ثلث کی نسبت دیکھی جائے بلکہ یہ وقف ہے۔ اور اگر (خدا نخواستہ) میری اولاد میں کوئی ایسا نہ ہو جو اشغال علمیہ کو جاری رکھ سکے تو کل کتابیں مدارس عربیہ (مدرسہ دیوبند۔ سہارنپور۔ مدرسہ ندوۃ العلماء مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ مدرسہ احمدیہ آرہ) میں حصہ رسدی[1] تقسیم کر دیجائیں۔

[1] حصہ رسدی سے مراد یہ ہے کہ جیسی جہاں ضرورت زیادہ ہوگی اُسی قدر وہاں کا حق زیادہ ہوگا (منہ)

میرے احباب میں سے جو زندہ ہوں انکا فرض ہوگا کہ میری اس وقف کو نافذ کرائیں اور ان مدارس کے مہتمموں کا حق ہوگا کہ حصہ رسدی لینے اپنے مدرسہ کے لئے دعویٰ کریں باقی کتب فرنیچر وغیرہ اسباب کے لئے بھی میں نے اپنی کاپی میں وصیت لکھی ہوئی ہے وہ چونکہ پبلک سے متعلق نہیں اسلئے اُس کا شائع کرنا ضروری نہیں نیز یہ وصیت ہے جس کی بابت اس میں محو و اثبات اور تبدیلی بھی جائز ہے۔

ابوالوفاء

# مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

اور

# کتاب تقویۃ الایمان

(از شیخ احمد اللہ صاحب حنفی ازہر دوئی)

معزز ناظرین سے عموماً اور علم دوست حضرات شائقین تواریخ سے خصوصاً مخفی نہیں ہے یا نہیں ہوگا کہ جو سلاطین اسلام اس پوتر بھومی ہند کے فاتح تھے انکا مذہب حنفی تھا کون حنفی مذہب جسکی بدولت یہ تعزیہ پرست اور گور پرست ہیں یا جس کے معتقد یہ پیٹ کے بندے نیمشر ملانے اور مصنوعی پیرزادے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وہ حنفی مذہب تھا جس کے بانی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ خالص اسلام کا مظہر توحید ایزدی کا منبع۔ شرک و بدعت سے دور۔ کفر و الحاد سے متنفر جسکا نمونہ آج بھی حضرات علمائے دیوبند۔ گنگوہ۔ سہارنپور وغیرہ موجود ہیں غیر ایسی حالت میں چاہیئے تو یہ تھا کہ حنفی مذہب بوجہ شاہی مذہب ہونے کے فتوحات ملکی کے دوش بدوش نہایت خوش اسلوبی سے ترقی پاتا اور عرب کی خالص و نتھری ہوئی توحید کا حقیقی جھنڈا ہند کی اوہام پرستی و بت پرستی کو قطعاً نیست و نابود کرکے لہراتا اور پھریرے مارتا نظر آتا۔ اسلام پاک کے آفتاب عالمتاب کی نورانی شعاعوں سے ظلمات کفر و شرک بالکل دور ہو جاتے۔ برعکس اسکے اسلامی توحید پر یا یوں کہیئے کہ حنفی مذہب پر ہند کے دیوتاؤں اور دیویوں کا غلبہ ہوگیا۔ مسلمانوں پر ہنود کا منتر اثر کر گیا۔ ہند کی بت پرستی کا گرز و جنتر موحدین عرب پر مسلط ہوگیا۔ مذہب ہنود کی تمام وہ رسمیں جو اہل اسلام کے خواب و خیال میں بھی کبھی نہ گذری تھیں۔ جو پاک اسلام کے نزدیک حقیقتاً کفر و شرک تھیں اسلام میں داخل ہوگئیں۔ آہ ؎

وہ دین حجازی کا بیباک بیڑا ٭ نشاں جسکا اقصائے عالم میں پہونچا

مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا ٭ نہ عمان میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا

کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر

وہ ڈوبا دہانہ میں گنگا کے آکر

پاک اسلام گنگا کے دہانہ میں کس طرح ڈوبا کیا مذہب ہنود کے مقابلہ میں کمزور ثابت ہوا کیا اسلام کا کوئی عالم ہندی پانڈے سے مباحثہ مذہبی میں ہار گیا انکی زبان بند ہوگئی یا ہندو دہرم کی کوئی خاص بات مسلمانوں کو پسند آگئی۔ ابھی استغفر اللہ یہ کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ پھر ہوا کیا؟ سنیئے! اس ہند میں شاہان اسلام کا ورود صرف بغرض فتوحات و ملک گیری تھا وہ ہرگز ہرگز اشاعت مذہب کا خیال ساتھ لیکر یہاں نہیں آئے تھے اور نہ بعد ہی میں انکی اس طرف توجہ ہوئی وہ جس خیال اور جس دہن میں آئے تھے اسی میں غافل رہے۔ اس طرف اسلام نے ہندو دہرم سے یا بالفاظ دیگر مسلمانوں نے ہنود سے بغلگیر ہوکر انکی اکثر رسوم کو اسلامی رنگ میں رنگ کر معمول بنا یا حتیٰ کہ انکو عین اسلام سمجھ لیا تاہم اورنگ زیب مرحوم کے دور تک اسلام پاک کی حقیقی تابانی کچھ کچھ اپنا جلوہ دکھلاتی رہی۔ عالمگیر کے بعد جب اور سلاطین کا دور آیا تو اُن کے وقت میں پاک اسلام کے آفتاب پر سحاب ظلمات چھا گیا کفر و شرک کی گھنگھور گھٹا نے اسلام کی نورانی شعاعوں کو ہندوستان کی سرزمین پر پھیلنے سے روکدیا۔ مسلمانوں کو قلوب میں ہندی صنموں نے گھر کر لیا۔ اسلام کا مقصد جو محض خدا پرستی تہا اسلام کا اصل اصول پاک کلمہ شہادت ظاہری الفاظ کے ساتھ زبان پر رہ گیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب و مقصد سب محو ہوگیا۔ بجائے خدا پرستی کے مسلمانوں میں اوہام پرستی کی دہوم ہوگئی غرضکہ ہنود کی بغلگیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر ہنود میں بت پرستی تھی تو ان مسلمانوں میں قبر پرستی۔ پیر پرستی۔ مدار پرستی۔ سالار پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ جھنڈا پرستی۔ چھڑی پرستی جبوترا پرستی وغیرہ گھس پڑی۔ اگر ہنود کالی جی کا بکرا کیا کرتے تھے تو مسلمان نے شیخ سدو کا بکرا مقرر کیا۔ اگر ہنود کسی دیوتا کے نام پر بہینس قربان کیا کرتے تھے تو انہوں نے سید احمد کبیر کی گائے مقرر کی۔ اگر ہنود کے یہاں قسم قسم کے تیرتھ اور جاترے موجود تھے جنپر نوع بنوع کے میلے ہوتے تھے تو ان بزنام کنندہ اسلام نے بھی مکن پور و مار صاحب کے میلے قائم کئے اگر ہندو دہرم میں گنگا جمنا نامی تیرتھ تھے تو ان مسلمانوں نے بزرگوں کے مقابر کو تیرتھ بنایا۔ اگر ہنود اپنے بزرگوں کا شرادھ کرتے اور پنڈ دیتے تھے تو ان نام کے مسلمانوں نے بزرگوں کے عرس برسی شش ماہی وغیرہ کی فاتحہ مقرر کی۔ اگر ہنود جنم گھنیا کا سوانگ ہر سال نکالتے ہیں تو ان مجان اسلام نے تعزیہ داری شروع کی۔ اگر ہنود کے یہاں کتھا کہلانا باعث مکت نجات ہے تو ان مسلمانوں نے صرف مجلس میلاد

ahmadimuslim.de

کے انعقاد کو باعث بخشش سمجھ لیا۔ الحاصل یہ کہ ہنود کی تمام رسموں کو قدرے تغیر و تصرف سے اسلام میں داخل کرکے عین اسلام سمجھ لیا۔ کوئی مولوی ملا ایسا نہ تھا جو ان رسوم کی علانیہ تردید کرتا۔ نیم ٹرملا ملانوں کا زور تھا وہ بھی مزے سے قورمہ پلاؤ اڑاتے تھے عام پسند مسائل بتاتے تھے مسلمانوں کے قلوب سے اسلام و قرآن نیز بانی اسلام خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی عزت و عظمت بالکل جاتی رہی تھی آیات قرآنی کی تضحیک اور حدیث نبوی کی تحقیر کی گرم بازاری تھی۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ امرد پرستی تو معمولی باتیں تھیں۔ تصوف کی اگر ہستی تھی تو ڈھولوں اور گویوں کے طبلہ و سارنگی میں۔ اگر فقیری کسی چیز کا نام تھا تو وہی مقابر و مزارات پر قوالوں کی آواز پر ناچنے کودنے اور گتیں بھرنے کا۔ نماز روزہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ مساجد کی عزت ایک قمار خانہ یا بتکدہ سے زیادہ نہ تھی خلاصہ یہ کہ ہنود کی محبت و دوستی نے مسلمانوں سے اسلام کو جدا کر دیا تھا انکے دل ہنود کی باتوں میں مسخر ہو گئے تھے۔ اکبر وغیرہ کے زمانہ میں جو حالت مسلمانوں کی تھی اس سے بچہ بچہ واقف ہے۔ اکبر کو اسلام سے کچھ بھی واسطہ نہ تھا صرف نام انکا مسلمانی تھا ورنہ اسلام سے انکو کچھ سروکار نہ تھا۔ ہنود کے صنموں کی عزت اس کے دل میں اتنی قدر تھی جتنی کہ ایک برہمن میں ہونی چاہیے قریب قریب یہی حالت دوسرے مسلمانوں کی تھی یہ دور مسلمانوں کا گذشتہ دوروں سے بھی نہایت زبون تھا۔ ہاں البتہ اسی دور میں جب تنزل اسلام کی حد ہو گئی تمام مسلمان حقیقتاً ہنود ہو چکے ظاہری صورتیں بھی مسلمانی نہیں تو بحکم ایزدی علماء کا ایک جلیل القدر خاندان دہلی کے ایک گوشہ میں چمکا۔ پھر بھی وہ کچھ ایسا دبا ہوا تھا کہ بجز معمولی مسائل بتانے کے اصلاح رسوم کی طرف قطعاً متوجہ نہ تھا آخر الحمد للہ کہ اسی خاندان کے ایک جلیل القدر بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی اور جناب نے قرآن شریف کا ترجمہ ملک کی عام زبان فارسی میں کر دیا تاکہ ہر فرد بشر اس سے مستفید ہو اسکو دیکھکر اپنے عقاید درست کرے اف آفت بپا ہو گئی۔ نیم ٹر ملانے جہلا کو بڑکانے لگے کیونکر اصلاح عقاید میں انکی روٹیاں جاتی تھیں۔ کفر کے فتوی دیئے عوام الناس کو شاہ صاحب کے قتل پر آمادہ کیا اپنی تمام کوششوں کو شاہ صاحب کی مخالفت میں صرف کیا مگر ہوا وہی جو منظور خدا تھا۔ شاہ عبد العزیز صاحب اس شورا شوری اور فتنہ انگیزی کو دیکھ چکے تھے خاموشی سے اپنے فرائض کو انجام دیتے رہے بادشاہ کی طرف سے انکی وہ عزت نہ تھی جسکے کہ بوجہ علم و فضل کے وہ مستحق تھے نیم ٹرملانے بادشاہ کے منظر اور مقرب خاص تھے۔ اب لیجئے غیرت حق کو حرکت ہوئی اور ہمارے پیارے شہید کا دور آیا۔ عادۃ اللہ جاری ہے کہ جب عالم میں کفر و شرک کی گھٹا سلطنت کرتی ہے تو خداوند کریم اپنا کوئی مقبول بندہ اصلاح خلائق کیواسطے مبعوث کرتا ہے چونکہ یہاں بھی کفر و شرک کی حد ہو چکی تھی قلوب المؤمنین میں ہنود کی رسوم پیوستہ ہو چکی تھیں اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہگیا تھا کہ اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنا ایک مقبول بندہ مصداق بحدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ ہجری کو پیدا کیا جو ۱۶ برس کی عمر میں تمام ظاہری اور باطنی علوم کا ایک جلیل القدر فاضل اور مجتہد وقت ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کیواسطے کھڑا ہو گیا۔ یہ وہی مقبول بندہ ہے جسکا نامی اسم گرامی زیب عنوان "مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ" ہے اس (ذات اس کا لفظ خلاف ادب ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ جناب) نے اس چھوٹی سی عمر میں نہ صرف علوم ظاہری و باطنی کو حاصل کیا ہاں آپنے فن سپاہ گری وغیرہ کو بھی کما حقہ سیکھا۔ الحاصل اس نازک وقت میں جبکہ ایک ادنی مسلمان سے لیکر وہ لوگ بھی جو اپنے کو ظل اللہ کہلانا فخر سمجھتے تھے نبی اسلام کو چھوڑ کر اسلامی توحید سے منہ موڑ کر اصنام ہند سے رشتہ الفت جوڑ کر خدائی واحد کی پرستش کے سلاسل کو توڑ کر اپنی قسمتوں کو پھوڑ کر پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ جھنڈا و چبوترا پرستی مردم پرستی و امرد پرستی وغیرہ اوہام پرستیوں میں مشغول ہو چکے تھے۔ شرک و بدعت کی تاریکی اس پوتر بھومی ہند کے غریب الوطن مسلمانوں پر مثل وبا کے مسلط ہو رہی تھی عرب کی پاکیزہ و نتھری ہوئی توحید میں تیرہ ہو رہی تھی۔ ہنود و اہل اسلام میں تمیز کرانے والی کوئی چیز بھی نظر نہ آتی تھی۔ کسی عالم فاضل کا یہ حوصلہ نہ تھا کہ وہ علانیہ اعلائے کلمۃ الحق کرتا مگر واہ اسماعیل! (خدا تمہیں جنت الفردوس میں اعلی مقامات عطا فرمائے[1]) اس شرک و بدعت کی تاریکی اور ظلمات میں توحید ایزدی کا چراغ روشن کرنا تیرا ہی کام تھا کیا کہنا تیرے حوصلہ و استقلال کا۔ کیا کہنا تیری ہمت و جرأت کا۔ واہ سبحان اللہ انسانی آواز تھی یا صلائے حق سے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی ✦ زمین ہند کی جس نے ساری ہلا دی

اللہ اللہ گور پرستوں میں ایک تہلکہ پڑ گیا۔ پیرزادہ و پیر واویلا کرنے لگا۔ مصنوعی پیرزادوں اور صوفیوں میں ایک قیامت بپا ہو گئی کیونکہ انکی روٹیوں کا سہارا درہم برہم ہو گیا سینکڑوں نیم ٹرملا نے مقابلہ کے زعم میں سامنے آئے۔ مگر صلائے حق اور ہیبت حق کا کیا کر سکتے تھے۔ مرعوب ہو کر الٹے پاؤں دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے سینکڑوں دانت پیس پیس کر خون جگر کھانے لگے۔ صدہا۔ اسمٰعیل کے قتل کے منصوبے کئے صدہا طرح کی گیدڑ بھبکیاں دی گئیں مگر یہاں کیا غم اور کیا ڈر تھا۔

[1] یارو! کہو آمین۔ (منہ)

درحقیقت اس تاریکی کے زمانہ میں پیارے اسماعیل کی آواز نے وہی کام کیا جو کسی وقت میں تیغ فاروقی اور ذوالفقار حیدری نے کیا تھا۔

ہاں یاد رہے کہ اس تاریکی اور اندھیرے کے مٹانے کیواسطے پیارے اسماعیل نے نہ صرف تیغ لسانی سے کام لیا بلکہ شمشیر قلم سے بھی مشرکین و مبتدعین کا قلع قمع کیا۔ لاریب پیارا اسماعیل اللہ کا سچا عاشق۔ توحید ایزدی میں محبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدا۔ وارفتہ تھا اسی جوش اور اسی دھن میں بالآخر پیارے اسماعیل نے بمقابلہ کفار شربت شہادت نوش فرما کر جنت الفردوس کا رستہ لیا۔ حضرات میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان میں "شہید" سا بیدار مغز پیدا نہ ہوتا مسلمانوں کی اصلاح میں جان و مال نہ قربان کرتا تو آج ہند کے مسلمان بالکل ویسے ہی ہوتے جیسے کہ بعض مواضعات و قصبات وغیرہ میں ہنوز موجود ہیں جنکو صحیح کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا ہے۔ تمام رسمیں ہنود کی ان میں جاری ہیں۔ شادی بیاہ وغیرہ میں بغیر لگن ساعت معلوم کئے اور برہمن سے پوچھے وہ کچھ کر ہی نہیں سکتے جبتک برہمن بگرنہ کھلا دے قاضی کا پڑھایا نکاح بالکل کمزور و بے وقعت یا کم از کم تمام مسلمان مشرک و بدعتی ہوتے۔ کوئی موحد توحید کا گیت گانے والا نظر نہ آتا۔ اگر ایک وقت مسجد میں جاکر ایاک نعبد و ایاک نستعین کہہ آتے تو دوسرے وقت نہایت خلوص و بڑے اعتقاد سے قبر کا سجدہ و طواف کرتے یا علی مشکلکشا اور یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کے نعرہ لگاتے بزرگوں سے دعا و التجا کرتے۔ ہر وقت و ہر جگہ اُن کو حاضر و ناظر سمجھتے۔ مگر الحمد للہ پیارے شہید کی آواز نے بڑا کام کیا مسلمانوں کو شرک و بدعت کے گڑھے سے بچا لیا۔ ہاں اب پھر کہونگا کہ یہ شہید ہی کا طفیل ہے جو آج ہندوستان میں اسلام کا آفتاب عالمتاب چمکتا ہوا نظر آرہا ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کرنیوالوں کے گروہ نظر آرہے ہیں بچہ بچہ کی زبان پر جاری ہے کہ ؎

خدا فرما چکا قرآں کے اندر + مرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں + کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا + بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خدا سے اور بندوں سے بھی کہنا + یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

گو کہ مولانا شہید علیہ الرحمۃ کے قلمی جہاد کے کئی ایک نسخہ مطبوعہ خاص و عام ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور و مقبول مشرکین و مبتدعین کے دلوں میں سوا توڑنے والی گنجینہ توحید و سنت حامی شرک و بدعت مقوی اسلام و ایمان زیر عنوان کتاب "تقویۃ الایمان" ہے یہ کیسی کتاب ہے اسکی واسطے پیارے شہید کی تصنیف سے ہونا ہی کافی ضمانت ہے لیکن میں کسی قدر تشریح سے اس کتاب پر ریمارک کرکے مدعائے اصلی کو عرض کرونگا۔ ناظرین گھبرائیں نہیں۔

## تقویۃ الایمان

پاک اسلام کے اصلی اصول کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پوری اور مکمل تفسیر ہے جس طرح کلمہ شریف کے دو حصے ہیں اسی طرح یہ نامی کتاب بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔ دوسرے حصے کا نام نامی تذکیر الاخوان ہے۔ اوّل حصہ میں لا الٰہ الا اللہ کے مطالب و معنے کو بالتوضیح و تصریح بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصہ ایک باب اور پانچ فصول پر ختم ہوا ہے (۱) باب میں شرک و توحید کی حقیقت کو بیان کرکے پہلی فصل میں شرک کی مذمت اور توحید کی خوبیاں تحریر فرمائی ہیں اور پھر دوسری فصل سے لیکر پانچویں تک نمبروار شرک فی العلم۔ شرک فی التصرف۔ شرک فی العبادت۔ شرک فی العادت پر مدلل بحث کی ہے۔ اقسام شرک کو نہایت عمدہ پیرائے اور عام فہم سلیس اردو میں بتلایا ہے آیات کریمہ اور حدیث نبویہ کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے نہایت ہی آسان الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں کلمہ شریف کے دوسرے جز محمد رسول اللہ کی نہایت عمدہ اور مدلل تفسیر بیان کی ہے۔ اس حصہ میں سات فصلیں ہیں ان تمام فصول میں شہید علیہ الرحمہ نے شرک فی الرسالت یعنی بدعات و محدثات کی بیخ کنی کی ہے تمام رسوم مروجہ کے حسن و قبح کو بہت بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے چونکہ محمد رسول اللہ کو لا الٰہ الا اللہ سے مناسبت تامہ ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ آپ ہی توحید رب العزت کے حقیقی مظہر اور اشاعت کنندہ ہیں۔ اس لحاظ سے اس حصہ میں بھی شرک کی مذمت اور توحید کی خوبیوں کی چاشنی موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ کتاب شرک و بدعت کفر و الحاد کی جانی دشمن اور بیخ کن ہے اور توحید و سنت کی پوری حامی اور معاون ہے اسلام کا حقیقی فوٹو اور آئینہ ہے۔ ہاں ہاں اہل حق اور عاشقان توحید و سنت کیواسطے یہ کتاب کلید آخرت و مفتاح الجنۃ ہے اور اہل بدعت و ہوا کے حق میں باعث رنج و ملال اور ہلاکت ہے جس طرح پیارے شہید کے مواعظ سے گھبرا کر اہل بدعت قبر پرست پیرزادے نیم ملاں چیختے چلاتے تھے اسی طرح اس کتاب کی اشاعت پر بھی بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور واویلا مچائی۔ اور کیوں نہ مچاتے اس کتاب کی بدولت ان مبتدعین و مشرکین کی رذیلوں اور عزت و عظمت میں خلل آگیا جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ان گور پرستوں اور بدعتیوں کے افعال و اعمال پر لاحول پڑھتا ہوا توحید و سنت کا عاشق بنگیا۔ اکثر نیم ملاؤں نے اس کتاب کے جواب پر آمادہ ہوئے ناخلفوں تک نے ورغلایا فتوے دیا کہ اس کتاب کا رکھنا اور پڑھنا دونوں کفر ہیں تاکہ

اظہار الحق نمبر ۱ — یعنی کتاب ... مرزا قادیانی کی بڑی بڑی پیشگوئیوں کی مفصل تردید — قیمت ۵/ — المشتہر ...

پشمینہ کا
سفید الوان
الوان نمبر
الوان نمبر
الوان نمبر
چادر نمبر
چادر نمبر
ہمارا مال
یہاں سے
کشمیری
کمبل

ahmadimuslim.de

کسی طرح اس کتاب کا عالمگیر اثر اور عام مقبولیت مٹ جائے یا کم از کم اسکا زور گھٹ جائے مگر بحکم وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ روز بروز اس کی مقبولیت اور وقعت تسخیر بڑھتی گئی حتیٰ کہ جب ملانوں سے اس کتاب کا کوئی جواب نہیں ہو سکا اور ہوتا بھی کس بات کا کیا آیت و حدیث کا جواب لکھا جاتا۔ کتاب کو بجز آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے اور کسی کے کلام یا اقوال سے کچھ واسطہ ہی نہیں ہے تو ان مبتدعین نے بقول کسے بچ خوئے بد را بہانہ بسیار" پیارے شہید پر ناجائز اتہاموں اور الزاموں کی بھرمار شروع کی کہ مصنف تقویۃ الایمان نے انبیاء و اولیاء کی تحقیر کی ہے بہوتت و بریت۔ انبیاء و اولیاء کو ایک ہی ساتھ ایک ہی میزان میں وزن کیا ہے۔ اثبات مدعا کیواسطے تقویۃ الایمان کی بعض عبارتیں بھی انتخاب کی لیکن ناظرین انتخاب عبارت میں اہل بدعت نے ایسا ہی مغالطہ دیا ہے جیسے کہ کوئی کہتا پھرے لَا تَقْرَبُوا الصَّلوٰۃَ۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلوٰۃَ۔ نماز مت پڑھو۔ قرآن نماز کو منع کرتا ہے إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ۔ دیکھو قرآن کہتا ہے کہ مریم کا بیٹا مسیح (معاذ اللہ) خدا ہے۔ تاہم اپنے وقت میں خود پیارے شہید نے بعض مکاتیب میں اور ناں بعد ان کے متقدمین اہل حق زادہ اللہ نے وقتاً فوقتاً ان اتہاموں کا کما حقہ قلع قمع کر دیا ہے۔ اس قسم کے اتہامات کی تردید میں متعدد کتابیں تالیف ہو چکی ہیں منجملہ ان کے "دندان شکن" "ہدایت" "العجالہ فی ازالۃ الازالہ" "اینڈ گشپ" نامی کتابیں میرے پاس بھی موجود ہیں جن سے کما حقہ معلوم ہوتا ہے کہ ان گور پرستوں نے عوام الناس کے بہکانے اور ورغلانے میں کہاں تک دیانت اور انصاف سے کام لیا ہے۔

غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں نے اس مضمون میں دو دعوے کئے ہیں۔ اول یہ کہ قبل از مولانا شاہ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے ہندو اہل ہند پر کفر و شرک کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اہل اسلام نے کفار کی اکثر رسموں کو اسلام میں داخل کر کے نقش اسلام کو میٹ دیا تھا۔ ہنود کی تمام رسمیں مسلمانوں میں رائج ہو گئی تھیں۔ دوم یہ کہ مولانا شہید کی بدولت بفضل ایزد منان کفر و شرک کی کالی گھٹا دور ہوئی اور نیز اسلام سچا مسلمانوں سے ہنود کی رسمیں دور ہوئیں اور انکو اپنی غلطی معلوم ہوئی آج جو کچھ بھی اسلام اس ہند میں نظر آ رہا ہے وہ اسماعیل ہی کا طفیل ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ان دعووں کے ثبوت میں کوئی گواہ پیش کریں تاکہ دعویٰ بلا دلیل مقدمہ مدعی کی آواز کانوں میں نہ آئے۔ نیز گواہ بھی کوئی معمولی نہوں۔ ہمارے اول گواہ عالیجناب آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں صاحب مرحوم بانی مدرسۃ العلوم علیگڑھ کالج ہیں آپ اپنے لیکچر موسومہ اسلام میں (جو آپ نے یکم فروری ۱۸۸۴ء کو بمقام لاہور دیا ہے فرماتے ہیں کہ:۔

"ان کے ہاں شاید جناب مولوی اسماعیل صاحب کے زمانہ سے پیشتر ہندوؤں کی تمام رسمیں جاری تھیں" (مجموعہ لیکچر صفحہ ۱)

دوسرے گواہ جناب مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب المخاطب بہ شمس العلماء ایل ایل ڈی آپ اپنے اس لیکچر میں جو آپ نے اجلاس ہشتم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء علیگڑھ دیا تھا فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ سب سے بڑی اور سب سے عمدہ اور سب سے زیادہ انشاء اللہ مقبول عند اللہ وہ خدمت تھی جو مولوی اسماعیل نے کی کہ انہوں نے اسلام کو شائبہ ہندوئیت سے پاک کرنا چاہا مگر ہندوئیت ملتوں کے اختلاط کی وجہ سے اسلام کے رگ و پے میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس مادہ فاسد کا اخراج آسان نہ تھا مولوی اسماعیل نے کسی قدر تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم اور اس قسم کی اور چند کتابیں لکھنے سے اور بہت کچھ خارشگاف وعظوں سے مسلمانوں کو جلاب دیا۔ جلاب تھا کڑوا اور کڑوا۔ اکثر نے تو پیتے ساتھ اگل دیا بعض پیتے تو پی گئے مگر ان کی چھاتی پر دھرا رہا اور بعض کو راس بھی آیا۱؎" (مجموعہ لیکچر صفحہ ۱۹)

یہ گواہ کیسے ہیں اور یہ گواہی کیسی ہے۔ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کسی تشریح یا توضیح کی ضرورت نہیں۔ ہمارا مدعا کما حقہ ثابت ہو اس میں شک نہیں کہ ناظرین اس طول عبارت سے گھبرا گئے ہونگے اور ممکن ہے کہ انکا کوئی قیمتی وقت بھی ضائع ہوا ہو مگر اس کے ساتھ ہی انپر یہ بات بالضرور روشن ہو گئی ہوگی کہ مولانا شہید علیہ الرحمۃ کس پایہ کے بزرگ تھے آیا مثل انبیاء بنی اسرائیل تھے یا نہیں اور آوازہ اسماعیل سے پیشتر مسلمانان ہند کی کیا حالت تھی۔ اسماعیل کی زبان و قلم نے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہے اور اہل اسلام کے حق میں کس چیز کا حکم رکھتی ہے۔ مشرکین و مبتدعین نے پیارے اسماعیل کی جانکاہ محنتوں اور کوششوں کا کیا صلہ دیا۔ ہاں پیارے شہید کی آواز اور کتاب تقویۃ الایمان سے کیا سبق حاصل کیا۔ آہ ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است • گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

آخر یہ مشرکین مدعی اسلام مولانا مرحوم سے کیوں نہ مستفیض ہوتے۔ مولانا کے فیض سے کیوں محروم رہے۔ جواب ہوگا ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل • کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

۱؎ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کو بیچ گوہی جلال میں تو سب سے پہلے تکفیر کی جاتی آئندہ بھی (ایڈیٹر)

حضرات مجھکو اسکا تو بالکل افسوس نہیں ہے کہ اُس زمانہ کے مدعیان اسلام نے شہید اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور تقویۃ الایمان جیسی لاثانی اور لاجواب کتاب کی نسبت کیا فتوے دیا تھا۔ البتہ اس نئی روشنی کے زمانہ کے مسلمانوں پر ڈبل اور بہت بڑا افسوس ہے۔ اب جبکہ غیر اقوام مثل آریہ وغیرہ بھی توحید کا دم بھر رہے ہیں۔ ہر تعلیم یافتہ ہندو کے دل سے بتوں کی عظمت سلب ہو گئی ہے ان مدعیان اسلام نے اپنی حقیقی توحید کو تین تیرہ کر رکھا ہے انکی توحید خلیفہ پرستی ہے انکی توحید قبر پرستی ہے۔ آہ انکی توحید بزرگوں کی عبادت ہے واہ کیا خوب فرمایا مولوی حالی نے (خدا مولوی صاحب کو سعادت دارین نصیب کرے) ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر ✦ کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
کہے آگ کو قبلہ اپنا تو کافر ✦ جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں۔
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ✦ اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں ✦ شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
(باقی باقی)

---

# تعاقب

از برکت اللہ عظیم آبادی خریدار اخبار ۸۱۸
بخدمت شریف جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ

بعد السلام علیکم آنکہ مجھے دو مسئلہ میں چونکہ آپ سے اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے دوبارہ اسکا صاف کر لینا اچھا سمجھتا ہوں لہذا عرض ہے۔

اوّل تو اہلحدیث جلد چہارم نمبر ۵۰ صفحہ میں بینک کے سود جائز ہونے پر جسکی دلیل میں آپنے ارقام فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کئی ایک دفعہ قرض خواہ کو بغیر طلبی کے اصل حق سے زیادہ دیا اور اسی بنا پر یہ حکم ہوا کہ قرضخواہ کو اگر قرضدار از خود زیادہ دے تو لے لینا جائز ہے لیکن اسجگہ ایک شک پیدا ہوتا ہے کہ وہاں قرض خواہ کو پہلے سے کچھ زیادہ ملنے یا نہ ملنے کی مطلق خبر نہ تھی کہ یکایک قرضدار نے کچھ زیادہ دیدیا۔ اور بینک کے سود میں یہ نہیں ہے بلکہ بزبان حال روپیہ داخل کرتے وقت بینکر انکار سود پر سکوت کو سود کے لینے کا اقرار کرنا سمجھ رہا ہے اور جیسے روپیہ داخل کرنیوالا بھی خوب سمجھ رہا ہے تو گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ سود لینے کے لئے آمادہ ہے۔ اقرار کرتا ہے کہ سود لونگا۔ پس ایسی حالت میں اسکو اس حدیث اور جمہور علماء کے مذہب پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق معلوم ہوتا ہے اور ایسے روپیہ داخل کرنے والے کی نیت صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر سود لینے کو بُرا جانتا تو انکار کر سکتا۔

**جواب** ۔ آپ نے سوال کو بغور نہیں پڑھا اُس میں بھی انکار لکھا ہے۔ پس ابتو خلاف نہیں رہا۔ (اڈیٹر)

دوسرا مسئلہ اہلحدیث جلد پنجم ۹ میں انگریزی ادویہ کے متعلق ہے جسپر بھی جواز کا فتوے اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ وہ چونکہ اس میں ایک قسم کی شراب ڈالتی ہیں مگر وہ پینے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ صرف ادویہ کو حل کرنے کے کام میں آتی ہے اور اسی بنا پر اس کے جواز کا فتویٰ ہوتا ہے۔ لہذا اس جگہ عرض ہے کہ اکثر ڈاکٹر اپنے پیشہ میں خلل واقعہ ہونے کے خوف سے علماء کرام کے سوال پر کذب بیانی سے کام لیتے ہیں اور عدم سکر اسپرٹ (ساختہ از شراب) اور وائن (شراب) کا جواب دیکر دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔

رکٹی فائد اسپرٹ کے علاوہ اوپتھک ڈاکٹری ادویہ میں جو چیزیں نفوذ اور حل کرنے اور مانع عفونت ادویہ کے خیال سے دی جاتی ہیں انکی دو قسمیں ہیں ایک وائن جو مطلق شراب یا خمر کو کہتے ہیں یہ تو یقینی منشی ہے اور انگور یا جو یا میوجات سے تیار کیجاتی ہے اور عموماً نشہ کے لئے بھی رائج ہے۔ دوسری اسپرٹ جو اسی وائن سے بنائی جاتی ہے اور اس میں بھی نشہ موجود ہے۔ اگر کسی کو تحقیق منظور ہو تو مٹیریا میڈیکا اردو مصنفہ رائے کنہالال۔ ایل۔ ایم۔ ایس مدرس میڈیکل اسکول آگرہ صفحہ ۳ ملاحظہ فرمادیں۔

انکے علاوہ اوپتھک ڈاکٹری میں ایک نہایت مقوی معدہ جو ہمیشہ استعمال کرائی جاتی ہے وہ پپسین ہے یہ بھیڑ یا بچھڑا مادہ گاو یا سور (خنزیر) کے تازہ اور تندرست معدہ کی میوکس ممبرین (غشائے مخاطی) سے بنائی جاتی ہے۔ یہ بھی اسی مٹیریا میڈیکا میں موجود ہے۔

ایسی حالت میں میری ناقص عقل میں آتا ہے کہ جبتک ڈاکٹر وثوق کے لائق نہو اُس سے علاج رجوع کرانا ہرگز نہیں چاہئے۔

**اڈیٹر:**۔ ڈاکٹر صاحبان اس کی مکمل تحقیق سے اطلاع دیں۔

---

**الفیض** فیض آباد کی بابت بہت سے احباب نے ہم سے دریافت کیا ہے کہ اس

ahmadimuslim.de

# میری بغیر کام نہیں چلیگا

فروری کے مہینے میں احباب ذیل کی قیمت ختم ہے۔ غریب فنڈ میں کچھ دینا ہو تو اُس سے بھی اطلاع فرمادیں جس صاحب کو انکار یا عارضی التوا کرنا ہو وہ مہربانی کرکے ضرور اطلاع دیں۔ (خاکسار مینیجر)

| نمبر خریدار | مقام | نمبر خریدار | مقام |
|---|---|---|---|
| ۴۴ | لودھانہ | ۸۸۷ | مدراس |
| ۲۱۳ | حاجی پور | ۹۴۵ | امرتسر |
| ۲۱۶ | جنڈیالہ | ۱۰۴۰ | گوجرانوالہ |
| ۲۲۲ | بانسی | ۱۰۴۴ | دوپوالے |
| ۲۲۶ | نبیح پور | ۱۰۴۵ | چونڈہ |
| ۲۲۹ | حیدرآباد دکن | ۱۰۴۸ | لکھنور |
| ۲۳۴ | اودی پور | ۱۰۵۰ | پاربتی پور |
| ۲۳۸ | پٹنہ | ۱۰۵۳ | سیتاپور |
| ۲۴۲ | پشاور | ۱۰۵۴ | دربھنگہ |
| ۲۷۰ | چک ۲۰۰ | ۱۰۵۶ | دہلی |
| ۲۶۶ | فیروزپور | ۱۰۵۹ | بربسپور |
| ۲۶۷ | کمہٹ | ۱۰۶۰ | سرائے ساہو |
| ۲۷۵ | ہزاری باغ | ۱۰۶۱ | ڈیرہ غازیخان |
| ۲۸۹ | بیرکہائی | ۱۰۶۳ | اکولہ |
| ۷۲۱ | اجودھیا | ۱۰۶۴ | بارہ مولا |
| ۷۲۳ | بانک پور | ۱۰۶۶ | جمال گنج |
| ۷۲۷ | باڑہ | ۱۰۶۷ | موتیہاری |
| ۷۲۸ | دہلی | ۱۰۶۸ | رجورا |
| ۷۳۶ | مروت پور | ۱۰۷۰ | بھگوان پور |
| ۷۳۸ | اٹاوہ | ۱۰۷۱ | اسلام پور |
| ۷۴۰ | لنگرپور | ۱۰۷۲ | ڈھرگاؤں |
| ۷۹۷ | گوجرانوالہ | ۱۰۷۳ | آنتی |
| ۸۴۱ | دیناگر | ۱۰۷۴ | علامی |
| ۸۵۸ | دہلی | ۱۰۷۷ | الہ آباد |
| ۱۰۷۸ | سہرتی انجی گاؤں | ۱۱۳۱ | دہلی |
| ۱۰۸۳ | ہرٹ ہرڈی | ۱۲۱۹ | چک ہیبخان |
| ۱۰۹۰ | پانکا نرائن پور | ۱۲۲۶ | فیروزپور |
| ۱۰۹۱ | اودت نگر بہوانی پور | | |

## مُرقعِ قادیانی

کی خدمت گذاری کا اندازہ کرنا ہو اور یہ معلوم کرنا ہو کہ کہانتک اس رسالہ کے میگزین سے قادیانی قلعہ پر گولہ باری ہوتی ہے تو ایک پرچہ نمونہ منگا کر ملاحظہ کریں اس مہینے کا رسالہ بطور نمونہ مفت ملیگا۔ مگر محصولڈاک کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔

## تعزیوں

کے اشتہارات طیار ہوکر جن جن احباب نے طلب کئے تھے انکو بھیجدئے گئے ہیں۔ ابکی دفعہ اشتہار میں ماہ محرم کے متعلق بعض احکام بھی لکھے ہیں مگر تعجب ہے کہ تعزیوں کے حامی تو ہر سال ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن جو لوگ تعزیہ کو اسلام میں چھپا ہوا کانٹا جانتے ہیں وہ انکو اکھیڑنے میں چند پیسے بھی خرچ نہیں کرتے۔ اصل قیمت فی سیکڑہ ۲ر

## مُسلمان

اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ۔ عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جاسکتا اس لئے یہ معاملہ مدت سے زیر غور تھا کہ کوئی الگ رسالہ بھی اس مضمون کا نکالا جائے جو خالص اسلام کی روشنی دکھائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہوں بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول تردید ہوا کرے سو الحمدللہ کہ آج میں اس اشتہار کے ذریعہ سے پہلے ناظرین اہلحدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ایک رسالہ ماہوار اس مضمون کا نکالا کرونگا جسکا نام بھی مسلمان ہوگا۔ سردست قیمت سالانہ عہ ممالک غیر سے عہ مع محصولڈاک۔ ناظرین درخواستیں بھیجنے میں جلدی کریں۔ ابوالوفا

## القرآن العظیم

یہ وہی مشہور لیکچر ہے جو جلسہ ہوشیارپور کی آریہ کانفرنس کے لئے تیار کیا گیا تھا جو قرآن مجید کی عظمت خود قرآن شریف سے بتلانیکو کافی ہے۔ ذی ہمت احباب اگر اس کے متعدد نسخے خرید کر مفت تقسیم کرائیں تو ثواب عظیم پاویں فی نسخہ ۲ پائی فی سیکڑہ تین روپیہ مینیجر

ahmadimuslim.de

## میسور اور بنگلور میں صوفیوں کی لڑائی

آجکل یہ دونوں مقام صوفیوں کے لیے رزمگاہ بن رہے ہیں۔ ایک طرف صوفیاء قادریہ ہیں۔ دوسری طرف صوفیاء نقشبندیہ۔ جماعت قادریہ تو مقامی ہے یعنی میسور اور بنگلور ہی کے رہنے والے ہیں مگر نقشبندی طائفہ بیرونی ہے یعنی ضلع سیالکوٹ کے حافظ سید جماعت علی شاہ اور اُن کے ایک دو خلفا۔ یہی شاہ صاحب ہماری امرتسری اخبار اہل فقہ کے بھی مربی ہیں پس ناظرین ان حضرت کی اعتقادی کیفیت اہل فقہ کی اضافت ہی سے سمجھ سکتے ہیں کہ بقول عن المرء لا تسئل وسل عن قرینہ مگر ہمکو ان اعتقادات سے بحث نہیں بلکہ آن زمین را آسمانے دیگر است۔ خدا کی شان دیکھئے کہ شاہ صاحب موصوف یا اون کے معتقدین اڈیٹر اہل فقہ وغیرہ بیچارے اہلحدیثون کے حق میں جو جو الفاظ استعمال کرتے تھے وہی بلکہ اون سے بھی بڑھ چڑھکر میسور اور بنگلور میں خود اُن کے حق میں عام طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ آج میسوری لڑائی کا تمام نقشہ بذریعہ اشتہارات ہمارے سامنے رکھا ہے۔ شاہ صاحب کو کسی اشتہار میں اشارۃً ابلیس لکھا ہے۔ کسی میں دجال بتلایا ہے۔ کسی میں فتنہ انگیز۔ کسی میں مفسد کسی میں دنیا ساز۔ حیلہ باز۔ غرض کسی میں کچھ کسی میں کچھ۔ آپ کے جرم کی فرد بھی انہی اشتہاروں میں دی گئی ہے جو اصل الفاظ میں نقل ہے۔ خواجہ شمس الدین قادری کے اشتہار میں یوں لکھا ہے:۔

(۱) خیر شاہ صاحب امرتسری خلیفہ جماعت علیصاحب نقشبندی نے تقریر میں حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پر حضرت بہاؤالدین نقشبندی وغیرہ کو فضیلت دی۔

(۲) طریقہ عالیہ قادریہ سے طریقہ نقشبندیہ کی افضلیت بڑے وثوق سے بیان کی۔

(۳) مجالس میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مع اپنے مریدوں کے قیام نہ کیا۔

(۴) بارھویں ربیع الاول سنہ الیہ بروز جمعہ تخمیناً ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے مجمع کے روبرو افتتاح آثار شریف میں نہ قیام کیا نہ تعظیم ادا کی۔

(۵) مجلس آثار شریف غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں باوجود دعوت زیارت کے نہ گئے حالانکہ حجرہ زیارت شریف اُن کے مسکن سے بالکل قریب تھا۔

(۶) جماعت علیصاحب ہر دونوں خطبۂ جمعہ کو منبر کی پہلی سیڑھی پر ہی کھڑے ہو کر پڑھے دوسرے جمعہ بھی یوں ہی کیا۔

(۷) خطبۂ ثانی جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کا ذکر کیا نہ ثنا و صلوٰۃ بیان کی۔ اور بعد کے جمعہ میں بھی ایسا ہی کیا۔

ہم اتنی دور بیٹھے نہیں کہہ سکتے کہ فرد جرم شاہ صاحب اور اُن کے ساتھیوں پر غلط چسپاں بنائی گئی ہے۔ بہر حال کچھ بھی ہو ہمیں اس اعتراض کا جواب ملگیا جو ہمارے مخالفوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ تقلید شخصی گو شرعاً واجب نہیں لیکن انتظام اسی میں ہے کہ ایک امام کے مقلد بنے رہیں ورنہ اُمت میں اختلاف کا کوئی علاج نہیں۔ گو اس کے جواب کے لیے گذشتہ اور موجودہ مقلدین کا اختلاف کافی تھا تاہم اس اختلاف پر طرہ یہ پیدا ہو گیا کہ علماء کے علاوہ اب تو صوفیوں میں بھی ایسا اختلاف ہوا کہ ایک گروہ دوسرے کے حق میں ابلیس۔ دجال۔ مردود۔ دنیا ساز۔ وغیرہ الفاظ صراحتۃً و کنایۃً بولتا ہے کیا یہ اختلاف نہیں۔ اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ ایسی مصیبت کے زمانہ میں اہل فقہ نے بھی اپنے پیر دستگیر کو چھوڑ رکھا ہے۔ کبھی اون کی تائید اور مخالفین کی تردید میں ایک لفظ نہیں لکھا۔ حالانکہ ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ⁂ در پریشان حالی و درماندگی

چونکہ شاہ صاحب سے ہمارا بھی کچھ تعلق ہے اس لیے ہمیں اُن کی اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔ کاش وہ ہم سے کچھ کام لینا چاہتے یا مشورہ پوچھتے تو ہم اُن کو ایک سہل نسخہ بتلا دیتے۔ کہ آپ اپنے مخالفوں سے کہدو کہ ہم نقشبندی نہیں جانتے نہ قادری کو جزو ایمان جانتے ہیں۔ ہم تو قرآن و حدیث کے تابع ہیں۔ حضرت نقشبند بڑے ہوں یا شیخ عبدالقادر۔ ما را ازیں قصہ چہ کار ہمارا تو ایمان یہ ہے ؎

بابا کے ان سے کون لایا ⁂ جس نے پایا یہیں سے پایا

گو غوث و قطب و مقتدا ہے (زمان و غوث) ⁂ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے

صوفی و عالم و حکیم دینی ⁂ کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی

آپ اگر اس پر عمل کرتے تو بجز کسی بے ایمان کے آپکا کوئی مخالف نہ ہوتا۔ خیر اگر آج تک نہیں کیا تو اب ہی کر لیجئے۔

## مرزا صاحب قادیانی اور حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری

(قسط)

مرزا صاحب کو تو سب لوگ جانتے ہیں البتہ حافظ صاحب کا تعارف کرانا ضروری ہے۔ آپ کی مختصر تعریف یہ ہے کہ آپ بقول مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی امرتسر کی جماعت اہلحدیث کے سابقین میں فرد ہیں۔ آپ ایک زمانہ میں مرزا صاحب قادیانی سے نیک ظن تھے مگر اب تو خاصے مدمقابل ہیں۔ گو آپ پنشن لیکر خانہ نشین ہیں مگر دینی غیرت نہیں گئی

ahmadimuslim.de

کبھی کبھی کچھ حکایت کرلیا کرتے ہیں۔ بعض بیرونی لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے مرزا صاحب کو کیوں قبول کیا تھا اور کیوں چھوڑا۔ اس سوال کے جواب میں آپ نے ایک مضمون لکھکر دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ از فقیر محمد یوسف۔ بخدمت جناب مکرم السلام علیکم۔ آپکا کارڈ پہونچا حال معلوم ہوا بعض بعض اور اشخاص نے بھی مجھسے یہی حال دریافت فرمایا۔ اُن کا بھی جواب ہوجاویگا جناب من اصل حال میرے معتقد ہونیکا اور بد اعتقاد ہونے کا یہ ہے کہ مرزا غلام قادر صاحب برادر حقیقی مرزا غلام احمد صاحب محکمہ نہر میں ملازم تھے اور میں بھی اوسی محکمہ میں ملازم تھا۔ کمترین گاہ گاہ موضع قادیان مرزا صاحب کے والد مرحوم اور اون کے بہائی صاحب مرحوم سے ملاقات کو جایا کرتا تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی اور کبھی اُن کے والد صاحب اور اون کے برادر صاحب امرتسر میں آکر میرے مکان میں اوترا کرتے تھے اور ایک دو مرتبہ مرزا غلام احمد صاحب عبد اللہ صاحب غزنوی سے ملنے کیلئے میرے ذریعہ سے عبد اللہ صاحب سے ملاقات کی۔ شاید بیعت بھی کی ہوگی۔ غرضیکہ میری اور مرزا صاحب کی بہت ملاقات تھی مگر ابھی مرزا صاحب نے کسی قسم کا کوئی دعویٰ اور کسی قسم کا کچھ اشتہار نہیں دیا تھا۔ بعد انتقال عبد اللہ صاحب مرحوم مرزا صاحب کے والد اور برادر بھی اس جہان سے انتقال کر گئے چند روز بعد مرزا صاحب نے ایک اشتہار اسلام کی تائید میں مخالفین اسلام کو دیا۔ اوس اشتہار میں دس ہزار روپیہ دینے کا بھی وعدہ تھا۔ اوس زمانہ میں اکثر مسلمان اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی بھی معتقد ہوگئے اون کے سبب میں بھی مرزا صاحب کا معتقد ہوگیا اور میں نے مرزا صاحب کو مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بڑی بڑی امداد کی۔ کہ آجتک کسی نے ایسی امداد نہیں کی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی مرزا صاحب کی بہت امداد کی اور جسوقت مرزا صاحب امرتسر میں آیا کرتے تھے مولوی عبد الجبار صاحب بھی اون سے دعا کرانے جایا کرتے تھے۔ یہ باتیں سب کو معلوم ہیں اور مشہور ہیں ابھی مرزا صاحب بھی زندہ ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی زندہ ہیں تحقیق کرلیں۔ جب مرزا صاحب نے دعویٰ مثیل مسیح ہونے کا کیا تو کمترین موضع قادیان میں گیا۔ مرزا صاحب میری تعظیم کو کھڑے ہوئے میں نے اون سے معانقہ کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپنے اسلام میں تفرقہ کردیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ جو دعویٰ کیا ہے قرآن وحدیث کے موافق ہے میں نے عرض کیا کہ ابتک آپ کے تمام علما معتقد ہیں آپکو چاہئے تہا کہ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر جو آپکے معتقد ہیں۔ اون سے مشورہ کرکے اپنا دعویٰ مشتہر کرتے تاکہ تفرقہ نہ ہوتا۔ اوسوقت مرزا صاحب نے اپنی غلطی کا اقرار کیا

اور کہا کہ جہاں حافظ محمد یوسف علماؤں کے جلسہ میں مجھکو طلب کریگے میں وہاں تمام جھگڑا یا دعویٰ قرآن وحدیث سے ثابت کردونگا۔ چنانچہ میں نے تمام علماؤں کو امرتسر میں طلب کیا۔ کوئی عالم نہ آیا مگر میرے جواب میں آیات قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان دیدیا۔ اوس میں یہ بھی حدیث درج تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں ۳۰ آدمی کذاب۔ دجال ہونگے اور دعویٰ نبوت کا کرینگے۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ دلائل دیکھکر میں بد اعتقاد ہوگیا سوائے اسکے اور بھی چند غلطیاں دیکھیں جن کا ذکر بہت طول طویل ہے۔ بعد اوس کے کتاب عصائے موسیٰ کے دیکھنے سے مرزا صاحب کی تکذیب خوب تصدیق ہوگئی۔ منشی الہٰی بخش صاحب مرحوم نے اپنے الہامات سے یہ کتاب تحریر کی۔ مرزا صاحب نے ابتک اوس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ مین نے اکثر الہامات منشی صاحب مرحوم کے معلوم کرکے تصدیق کئے۔ مرزا صاحب کا کوئی الہام آجتک مجھکو تصدیق نہیں ہوا گویا کہ مرزا صاحب دلائل اور الہامات میں بالکل کاذب ہیں وہ تو اپنے عیش وطمع نفسانی اور جمع مال میں مصروف ہیں یہ کام نبی اور ولی اللہ کا نہیں ہوتا۔ فقط محمد یوسف از امرتسر

## تعاقب بابت صید البحر

س ۳۳۔ دریائی جانور مثلاً مگر۔ کچھوا۔ دریائی سانپ وغیرہ اور جو کچھ دریائی جانور ہیں حلال ہیں یا حرام۔ ایک صاحب ان کل دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں از روئے قرآن وحدیث جو حلال حرام ہو بذریعہ اخبار مطلع فرمادیں۔

ج ۳۳۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنی دریائی شکار تمہارے لئے حلال ہے تمہارے گذارہ کی صورت ہے یہ جمیع اقسام دریائی کو شامل ہے جبتک کوئی مخصص اوسکا نہ آئے۔ مخصص کوئی نہیں۔

اقول۔ اس آیت احل لکم صید البحر وطعامہ متاعا لکم سے حلت اکل صید البحر عام طریقہ پر سمجھنا خالی از تسامح نہیں۔ آیت مذکورہ بالا سے حلت اکل صید البحر علی العموم ہرگز وہرگز مفہوم نہیں ہوتی بلکہ اس مسئلہ حلت اکل صید البحر علی العموم سے اس جزو آیت احل لکم صید البحر کو کوئی سروکار ہی نہیں ہے اس جزو آیت شریفہ سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محرم کیلئے احرام کی حالت میں دریائی شکار حلال کیا گیا ہے دریائی شکار اوس کے لئے بھی حلال ہے مطلب یہ کہ اے محرمو تمہارے لئے دریا کا شکار کرنا حلال ہے تم اپنی احرامی حالت میں شکار دریا بطیب خاطر کرو کوئی روک ٹوک تم کو ہماری طرف سے نہیں بخلاف بری شکار کے کہ یہ تمہارے واسطے احرامی حالت میں بالکل ممنوع وحرام ہے اس کے پاس ہرگز

+ انجام کیا معلوم تہا۔ خبث نفس سنگر ودیعہ ہا معلوم (اڈیٹر)

پر پڑھیں لا تقتلوا الصید وانتم حرم ۔ اسی حرمت کے مقابلہ میں وہ حلت بیان کی گئی ہے ۔

اور اس حلت سے حلت اکل مراد ہرگز نہیں ہے الفاظ قرآنی اس کے شاہد عدل ہیں اگر یہاں حلت اکل صید مراد لی جاوے تو پھر آیت حرم علیکم صید البر ما دمتم حرما میں بھی حرمت اکل صید البر ضرور مراد لینی ہوگی اور اس میں بہت بڑی خرابی لازم آئیگی حالانکہ محرم کے لئے بری شکار کا گوشت کھانا اگر کوئی غیر محرم اس کے پاس ہدیۃً بھیجے تو حلال و طیب ہے ۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا برکت میں بعض حضرت صحابہ نے حمار وحشی کی ران بھیجی ۔ آپ نے اس گوشت کو نوش جان فرمایا یہ بات ماہرین احادیث پر مخفی نہیں اور حلت صید کے لئے یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ اس صید و شکار کا کھانا بھی حلال ہو ۔ دیکھئے غیر محرم کے لئے شکار خشکی کا کرنا علی العموم حلال ہے لیکن کھانا ان سبھوں کا علی العموم حلال نہیں ۔ کھانا صرف جانوران ماکول اللحم کا حلال ہے ۔ (انتہی) ۔ شیر ۔ چیتا ۔ گینڈا ۔ خنزیر اہلی و وحشی ۔ بھیڑیا وغیرہ غیر ماکول اللحم کا شکار کرنا بیشک و شبہ حلال تو ہے مگر کھانا ان کا حرام ہے ۔ ایسا ہی دریائی جانوروں کا شکار کرنا محرم کے لئے علی العموم حلال و جائز تو ہے لیکن کھانا علی العموم حلال نہیں ۔ کھانا انہیں کا حلال و جائز ہے جنکو قرآن میں طعام البحر بتلایا گیا ہے اور آنحضرت علیہ السلام نے حدیث میں الحل میتتہ کرکے تعبیر فرمائی ہے ۔ غیر طعام کا کھانا ہرگز حلال نہیں جملہ وطعامہ متاعا لکم اسی کی طرف علی رؤس الاشہاد بآواز بلند پکار رہا ہے اگر حلت اکل صید البحر علی العموم مقصود باری ہوتی تو پھر وطعامہ متاعا لکم فرمانے کی ضرورت نہیں تھی ۔ معطوف علیہ اور معطوف میں مغائرت ذاتی تو یقینی و بدیہی بات ہے اگرچہ کسی حکم خاص میں اتحاد بھی ہو ۔ یہ جملہ وطعامہ متاعا لکم صاف کہہ رہا ہے کہ بحری دو قسم کی چیزیں ہیں ایک تو وہ جو شکار کی جاتی ہے اور کھائی نہیں جاتی اور دوسری وہ جو کھائی جاتی ہے ۔ پس جو کھائی جاتی ہے اس سے فائدہ مند ہو یعنی کھاؤ اور جو کھائی نہیں جاتی اسے مت کھاؤ اور اطلاق لفظ طعام کا اکثر انہیں چیزوں پر ہوتا ہے جنکو لوگ کھاتے اور ان سے اپنی گذران کرتے ہیں یہ بات ہر واقف پر روشن ہے ۔ پس اب علی العموم دریائی شکار کا کھانا حلال ہونا اس آیت سے مفہوم نہیں ہوتا ۔ شکار کرنا دوسری چیز ہے اور کھانا دوسری چیز ۔ ان دونو میں ملازمت نہیں ہے ۔ الحاصل جملہ وطعامہ الخ اور حدیث الحل میتتہ سے بڑھکر اب اور کون مخصص ہوگی ۔ ھذا ما تیسر لی وانا العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ ربہا ذوالمنن علی حسن جیلانی عفی عنہ البہاری مولانا اودھو فوری ہے سکنا ۔

یہ ریمارک میرا محض مخلصانہ ہے کچھ اور خیال فرماکر مجھے ہدف ملامت نہ بناویں بلکہ صحیح الجواب بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماکر ممنون فرمادیں اللہ پاک آپ سے دینی خدمت لے اور آپکی حیات میں ترقی دے ۔ آمین یا رب العالمین والسلام خیر ختام (خاکسار علی حسن)

**جواب** ۔ آپکی تحریر کی تائید میں ایک رسالہ صید البحر کہیں سے پہنچا ہے مگر آپ دونوں حضرات پر یہ امر روشن ہوگا کہ حرمت بھی حکم شرعی ہے حلت نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ خمر کے متعلق جبتک حرمت نہیں آئی تھی بغیر کسی حکم اباحت کے لوگ پیتے تھے گو حرمت کے لئے حکم کا انتظار تھا ۔ بس یہ ضرور ہے کہ جس چیز کو ہم حرام کہیں اس کی حرمت کے لئے کوئی نص صریح پیش کریں جس کی طرف آپ دونو حضرات نے توجہ نہیں فرمائی ۔ میں نے رسالہ مذکورہ کو بھی بغور دیکھا کہ مصنف علام نے اپنے دعوی (حرمت) پر کوئی آیت یا حدیث نقل کی ہو کوئی نہیں کی ۔ ممکن ہے میری نظر میں نہ آئی ہو ۔ مصنف موصوف اطلاع بخشیں کہ کس صفحہ پر انہوں نے کوئی آیت یا حدیث صریح اس دعوی کی دلیل میں پیش کی ہے علی ہذا القیاس آپ نے بھی کوئی دلیل نہیں دی ۔ البتہ میری دلیل پر اعتراض کیا ہے جو اگرچہ قابل جواب ہے تاہم) آپ کے دعوی کو مثبت نہیں ۔ کیونکہ دلیل حلت اگر ناقص بھی ہو تو بقاعدہ اصول حرمت کو مستلزم نہیں کیونکہ حرمت خود دلیل کی محتاج ہے ۔

خیر یہ تو آپ کی تحریر کی تنقیح تھی اب سنئے جواب ۔

آیت کریمہ کے معنی ہیں کہ دریائی جانوروں کو شکار کرکے کھانا تمہیں حلال ہے اور احرام کی حالت میں منع ہے چنانچہ صید کا لفظ اسی طرف مشعر ہے کیونکہ صید بمعنی مفعول ہے جسکی اضافت جیسی فاعل کی طرف ہوتی ہے ظرف زمان یا مکان کی طرف بھی جائز ہے ۔ اور آیت مرقومہ میں ظرف مکان کی طرف ہے مگر فاعل کی اضافت بھی ملحوظ ہے ۔ پس آپ نے جو مادہ اختلاف پیدا کیا ہے وہ اٹھ گیا ۔ کیونکہ محرم کو دوسرے کا کیا ہوا شکار اس لئے حلال ہے کہ وہ آیت مرقومہ میں داخل نہیں کیونکہ اس کا صید (شکار کیا ہوا) نہیں پس آیت اور حدیث دونوں میں تطبیق ہو گئی اور آپ کا شبہ بھی اٹھ گیا کہ آیت میں شکار کرنے کی حلت ہے نہ کہ شکار کے کھانے کی کیونکہ آیت موصوفہ میں احل کا منسوب الیہ صید کو بنایا گیا ہے اور صید یہاں مصدری معنی میں نہیں بلکہ مفعول بہ کے معنی میں ہے جو ظرف مکان کی طرف مضاف ہے اور مفعول بہ محل حلت ہونے کے یہی معنی ہیں کہ اس کا کھانا حلال ہے نہ کہ صرف فعل کا ایجاد کرنا ۔ فافہم ولا تعجل ۔ دہلوی تحریر بھی اسی کے قریب قریب ہے ۔ اور اس میں زائد بات یہ ہے کہ ذی ناب والی حدیث اس دعوی پر پیش کی ہے مگر میرے خیال میں یہ دلیل بھی مستلزم دعوی نہیں کیونکہ ذی ناب وغیرہ الفاظ بری جانوروں کے لئے ہیں جبتک کہ قید بحری کی نہ ہو اسی طرح کے لئے مستعمل ہے ۔

✤

القرآن المصطفیٰ ۔ تفسیر ... قرآن شریف کا زندہ معجزہ ۔ قیمت ۲ پائی ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

• کہیں کسی کو بتا بھی ہے ؟ (اڈیٹر)

◦ دہلی سے بھی ایک قلمی تحریر آئی ہے ۔

# انتخاب الاخبار

پنڈت بھوجدت مسافر آگرہ اور مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے درمیان ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ فروری کو ٹانڈہ مٹی میں مباحثہ ہوگا۔ دونو مناظر اپنے اپنے جوہر دکھاینگے (نائب ایڈیٹر)

ہندوستان کی تجارت بیرآمد کو ہر سال ترقی ہو رہی ہے۔ مالی سنہ رواں کے پہلے آٹھ ماہ میں ایک کروڑ اکیس لاکھ روپے کا مال ہندوستان میں اور ایک کروڑ ۴۲ لاکھ روپے کا مال ہندوستان سے دوسرے ملکوں میں گیا۔

ایک آنہ والے سکہ کی مانگ اس قدر جاری ہے کہ بمبئی کی ٹکسال بمشکل یہ مانگ پوری کرتی ہے آجکل رات دن ٹکسالوں میں آنہ والا سکہ مسکوک ہوتا رہتا ہے۔ اس سکہ کو ہندوستان کی پبلک نے بہت پسند کیا۔ چار پیسوں سے وزن میں کم ہے گو مال کچھ بھی نہیں

نوشہرہ میں دریائے کابل کے اوپر سے گذرنے کا محصول لیا جاتا تھا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اب یہ محصول لینا موقوف کر دیا۔

ضلع دہلی میں مسجد موسومہ شمسی تالاب مع اپنے چبوتروں اور دونوں دروازوں کے آثار قدیمہ میں داخل کی گئی۔ اب اس کی مرمت وحفاظت سرکاری خرچ سے ہوا کریگی۔

مراکو میں طوائف الملوکی کا دور ہو رہا ہے۔ مولائے حفیظ کی فوج کو فرینچ فوج نے شکست فاش دیدی مگر اس سے کوئی مفید نتیجہ موجودہ سلطان مراکو کے لئے نہیں نکلا وزان کے مقدس شہر میں اہل مراکو نے مولائے حفیظ کو اپنا بادشاہ مشتہر کیا۔ (مختلف فوجیں) ایک اور تیسرے دعویدار تخت مراکو مولا ورشید نے شہر ستاط پر پھر دوبارہ قبضہ کر لیا فرینچ فوج اس مقام کو اپنے حلقہ اثر سے باہر قرار دیکر وہاں سے پیچھے ہٹ آئی۔ شہر رباط اور اس کے آس پاس دو ہزار فرینچ فوج مقیم ہے۔ (رفاہ عام کری)

۱۲ ہندوستانی جن کے پاس تجارت کرنے کی اجازت کا لیسنس نہ تھا جوہانسبرگ میں گرفتار کئے گئے۔ اُن کو پندرہ پندرہ روز قید رہنے کی سزا دی گئی۔ ایک ہندوستانی سپاہی کو جو پہلے فوج میں ملازم تھا ٹرانسوال سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے پر اُن کو دو ماہ کی قید کی سزا دیگئی۔

جدہ اور مکہ معظمہ میں اس سال ہیضہ کا بڑا زور رہا۔ گذشتہ ہفتہ حاجیوں میں روزانہ ۵۰۰ موتیں ہوتی رہیں۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے تار گھر کے چپڑاسیوں نے بھی ہڑتال کر دی ہے جی آئی پی ریلوے کے ورکشاپ کی ہڑتال کا خاتمہ ہوا۔ اُن کے مطالبات منظور کئے گئے اور تکلیفات کو رفع کرنے کا وعدہ کیا گیا۔

راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے پولیس کانسٹبلوں نے تنخواہ لینے سے انکار کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ پولیس کمشن نے اضافہ تنخواہ کی سفارش کی تھی وہ ہم کو کیوں نہیں دیا گیا۔ پولیسمین ڈیوٹی برابر سرانجام دے رہے ہیں مگر تنخواہ نہیں لیتے۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اپنی تقریب سالگرہ کی خوشی میں ۲ لاکھ روپیہ نواب لفٹنٹ گورنر کی نذر کیا۔ اس غرض سے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک کتبخانہ کی عمارت بنائی جائے۔ (قحط فنڈ میں دیا ہوتا)

لاہور کے دو گورے سپاہیوں نے ایک دن شام کے وقت جبکہ وہ اسٹیشن پر سے آرہے تھے ایک شریف انگریز سے جو کہ اپنی گاڑی پر جا رہا تھا درخواست کی کہ چونکہ ان کا کوچوان کہیں بھاگ گیا ہے اسلئے وہ انہیں اپنی گاڑی پر چڑھا کر قلعہ تک چھوڑ دے۔ اس نے درخواست منظور کر لی جب قلعہ کے نزدیک پہونچے تو گوروں نے اس انگریز کو نیچے گرا کر اس کی جیب میں سے سب نقدی وغیرہ نکال لی اور قلعہ میں بھاگ گئے۔ صاحب بہادر کی قانونی چارہ جوئی پر ایک کو تین ہفتے اور دوسرے کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔ (ریویو آف تہذیب)

باکو سے سینٹ پیٹرسبرگ میں یہ خبر پہونچی ہے کہ ایرانی سرحد کی ترکی سپاہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ریزرو سپاہ بھی طلب کی جاویگی۔

جنوب آسٹریلیا میں غیر معمولی گرمی کی لہر گذر رہی ہے۔ ملبورن میں ایکسو سے زیادہ آدمی ہیٹ کر مر گئے۔

ٹونک کا دفتر تحصیل ۹ جنوری کو جلکر خاک سیاہ ہوگیا اس کے ساتھ ہی تمام کاغذات جلگئے

ریاست دہر نگدہرا کے راجہ صاحب نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں تمام ریاست میں ابتدائی تعلیم مفت کردی۔ اور وظیفوں کی تعداد بڑھادی۔

تمام ہندوستان میں سرکاری خیراتی کاموں کی مزدوری پر ۳ لاکھ ۴ ہزار آدمی مصروف ہیں

شروع اپریل سے ۱۴ دسمبر گذشتہ تک ہندی ریلوں کی آمدنی میں بمقابلہ سال ماسبق ۲ کروڑ ۸ لاکھ کی بیشی ہے۔

سلطان المعظم نے بلجیک مجرم جورلیس کو جسے بتاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۰۵ء مسجد حمیدیہ کے متصل بمب کا گولہ چلانے کے جرم میں قتل کی سزا ملی تھی رہا فرما دیا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب ممدوح اس حادثہ سے بال بال بچے تھے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب دیناجپوری اپنی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں خدا شفا بخشے۔

خبر ہے کہ سلطان المعظم حجاز ریلوے کے آخری حصہ یعنی مدینہ منورہ تک مکہ معظمہ کے افتتاح کی رسم میں شرکت کی غرض سے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کو مدعو — کر رہے ہیں۔

## اعلان مبلغ پچاس روپیہ انعام
## ترک الاسلام
المعروف بہ
## نصرۃ الاسلام فی تقلید الامام

سنیے جناب پچاس کی صورت ہے انعام کی

ہاں جی فی الفور پچاس روپیہ انعام

میں تمام علماء اہلحدیث کو بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر اطلاع دیتا ہوں کہ جو حدیثیں میں نے کتاب ہذا میں تقلید شخصی کے ثبوت میں لکھی ہیں ان کی نسبت جو صاحب علماء اہلحدیث یعنی عامل بالحدیث رہابی یہ ثابت کرینگے کہ ان حدیثوں پر صحابہ کرام نے بالکل عمل نہیں کیا یا یہ رسول صلعم کی حدیثیں نہیں ہیں انکو مبلغ پچاس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ بشرطیکہ جواب معقول ہو کتاب کی قیمت (۱۲؎) سے ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری تک مع محصولڈاک ۸؎ اور علماء اہلحدیث کو ۱؎ کے ٹکٹ محصولڈاک آنے پر مفت۔ اسلئے مفت دیجاتی ہے تاکہ تمام اہلحدیث منگوا کر انعام مقررہ حاصل کرسکیں کتاب ہذا کے آخر میں رسالہ الکلام المتین فی رد فاتحہ خلف الامام ورفع الیدین وبالجہر الامین شامل ہے جسکی قیمت علاوہ قیمت کتاب ۴؎ کے اب یہ مفت ملیگا

المشتہر سید محبوب شاہ حسینی محمدی حنفی قادری ساکن وانہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

**اڈیٹر**۔ قصہ مشہور ہے کہ کسی بادشاہ کے دربار میں ایک بچہ [illegible] آیا جو اپنے کو افغان ظاہر کرتا تھا بادشاہ نے پوچھا "از کجا آمدید" اوس نے [illegible] وزیر خوش مزاج نے جواب دیا "قابلیت شما از قاف قابل معلوم شد" ہے۔ آپ کی کتاب کی خوبی تو خود آپ کی اس تحریر خصوصاً عربی اسما ہی سے ظاہر ہے۔ خیر ایک نسخہ بخدمت جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب بمقام بنارس محلہ [illegible] بغرض جواب بھیجدیں اور انعامی رقم کی فکر کریں۔

## مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے تھے۔ آریہ سماج کے ڈھول کی پول اس کتاب سے خوب کھلتی ہے۔ آریوں کے [illegible] اشیاء کے متعلق معلومات کا ایک کافی ذخیرہ ہے قیمت ۳؎ محصول علاوہ۔ پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

## قابل دید کتابیں

**تفسیر ثنائی اردو**

اس تفسیر کی پوری کیفیت اس تفسیر کو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئے گئے ہیں۔ علاوہ بریں شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

- جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت عا
- جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونساء " عا
- جلد سوئم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف " عا
- جلد چہارم سورہ نحل ۱۴ پارہ تک " عا
- جلد پنجم۔ سورہ فرقان تک " عہ

## تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (دہرمپال) نہایت مدلل

- جلد اول قیمت ۸؎
- جلد دوم قیمت ۶؎
- جلد سوم قیمت ۸؎
- جلد چہارم " ۸؎

چاروں جلدوں کی قیمت عصہ۔ محصولڈاک علاوہ

## ترک اسلام

مہاشہ دہرمپال نو آریہ (سابق عبد الغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۱؎

## حق پرکاش

آریوں کے گرو آریہ سماج کے بانی سوامی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر آخیر تک جو اعتراض کئے ہیں اون کا مفصل ومدلل جواب قیمت ۸؎

اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ

[پ] ہیم میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے ✣

(Registered. L. No. 352)

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ ۔ عہ
والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ ہے
رؤسا وجاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ عار
〃 〃 ششماہی ہیر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
〃 〃 ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

# اخبار
# اہلحدیث
## امرتسر پنجاب

ہمیشہ جو ہوتی ہو مصطفےٰ کی گفتار ✣ مت دیکھ کسی کا قول و کردار ✣ جب اصل سے ہو نقل کیا ہے ✣ یا وہم و خطا سکا و خلل کیا ہے

جلد ۵ نمبر ۱۶

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✣
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✣
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✣

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے ✣
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ✣
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں ✣

**امرتسر مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ**

# امرتسر میں میونسپل الیکشن
## قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ کمیٹی امرتسر

عزیزو! ممبری پر تازہ آفت آنیوالی ہے
الیکشن ہونے والا ہے دوڑی ہے دوڑی ہے

آجکل امرتسر میں انتخاب کمیٹی کے ڈنگل لگ رہے ہیں ہر ایک ممبر بذات خود اور اپنے ایجنٹوں کی معرفت جی توڑ کر کوشش کر رہا ہے جن جن خان صاحبوں اور مہاتماؤں کی زیارتیں تین سالہ مدت میں نہ ہوئی تھیں آج وہ اور اُن کے ایجنٹ بازاروں میں یوں چکر لگاتے پھرتے ہیں کہ کوئی جانتا بھی نہیں، غیر یہ تو ہماری قسمت کے پھیر ہیں کہ جو نعمت اور احسان ہم پر گورنمنٹ نے کیا تھا ہم اُس کے قدردان نہیں ہیں ہم نہیں جانتے کہ ممبری کے کون لوگ اہل ہیں ہمیں اتنی بھی خبر نہیں کہ اس کاغذ کے پرچہ (ووٹ) کی کیا قدر ہے۔ ہم اس سے

بھی بے خبر ہیں کہ اس انتخاب کا نتیجہ کیا ہے ہم حیران ہیں کہ جو لوگ سلف گورنمنٹ (خود مختاری حکومت) کیلئے درخواستیں کرتے ہیں وہ اس لوکل سلف کا کیا عمدہ نمونہ دکھا سکتے ہیں جو سلف گورنمنٹ کے خواستگار ہیں ۔

تو بروں در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

خیر اس امر کی تو یہاں شکایت نہیں اور نہ اس شکایت کے لئے یہ نوٹ تجویز ہوا ہے اصل بات قابل ذکر یہ ہے کہ اس انتخاب میں ووٹروں کے متعلق جسقدر کارروائی ہوئی ہے جہانتک ہمیں اطلاع پہونچی ہے بہت سا حصہ اس میں ایمانداری اور دیانتداری کے برخلاف ہے ۔ ایسے ایسے اشخاص کو جار جار روپیہ کا کرایہ دار اور مالک مکان بنایا گیا ہے جنکو شاید یار روپیہ ماہوار کی آمدنی بھی نہو ۔ اگر صاحب ڈپٹی کمشنر ایکہی ڈویژن کی پڑتال خود کریں تو انکو ہمارے دعوے کی کامل تصدیق ہو سکتی ہے جس حال میں کہ ووٹروں کے متعلق ایمانداری سے بعید کارروائیاں ہوتی ہیں تو آئندہ کونسلران کی غفلت اور سستی کا کیا گلہ؟ کیونکہ ؎ سایکہ نکوست از بہارش پیداست

**ضروری اطلاع:۔** گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ار ہوراناں صرفی پرچہ مگر اتنا یاد رہے کہ ایسے خطوں میں اخبار گم شدہ کا اور خریداری نمبر کا ضرور لکھا کریں

**مرقع قادیانی:۔** یہ رسالہ دفتر اہلحدیث سے ماہوار شائع ہوتا ہے اس میں قادیانی کاذب نبی کے دعاوی کی دلچسپ تردید کیجاتی ہے قیمت سالانہ مع محصولڈاک عہ، نمونہ کا پرچہ ار پتہ:۔ مینیجر مرقع قادیانی امرتسر

کیا امرتسر کی پالیٹکس کا ہیرو وکیل اس میں کچھ نہ بولیگا؟

## امرتسر میں تعزیہ داری

خدا کا شکر ہے کہ امسال امرتسر میں تعزیہ داری بہت ہلکی رہی اگرچہ انجمن نصرۃ السنۃ کی طرف سے ہمیشہ اشتہار جاری ہوتے ہیں لیکن اس سال کچھ سامان بھی موافق ہو رہے تھے قحط سالی۔ موسمی سردی کے علاوہ اراکین انجمن اسلامیہ کے دلوں میں خدا کی طرف سے حرکت پیدا ہوئی تو انہوں نے ایک عام جلسہ میں شہر کے مسلمان چودھریوں اور معززین کو بلایا جس میں یہ تجویز پیش کی کہ ایام عشرہ محرم میں رات کے وقت تعزیے باہر نہ نکلا کریں اسی پر بات نکلتے نکلتے یہاں تک پہونچی کہ رات کو تعزیوں کی گشت ہی بند ہو جائے تو سب فسادوں کی جڑ کٹ سکتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ رات کی گشت بند ہوئی۔ دسویں محرم کے روز دن کو نکلے تو وہ بھی نہ تو کچھ شان و شوکت سے تھے نہ کچھ تعداد زیادہ تھی۔ بڑے تعزیے جو بڑی شان و شوکت سے دس بارہ نکلا کرتے تھے صرف دو تھے وہ بھی بڑی بے لطفی سے ہم انجمن اسلامیہ کے ممبران اور محلوں کے چودھریوں کا عموماً اور خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب صدر انجمن کا خصوصاً اس بارہ میں قوم کی طرف سے شکریہ کرتے ہیں جزاھم اللّٰہ خیر الجزاء امید ہے کہ شیخ صاحب موصوف آئندہ کو بھی اس فکر میں رہینگے کہ جس طرح سے بن پڑے یہ خرابی جڑ سے کٹ جائے۔ آج سے پہلے جن دنوں انجمن نصرۃ السنۃ نے پہلی دفعہ اشتہار دیا تھا تو اس وقت بھی شیخ صاحب موصوف کے برادر بزرگ شیخ غلام حسن صاحب مرحوم نے اس رسم کے بند کرنے میں کوشش کی تھی اور ایک بہت بڑے جلسہ میں اس اشتہار کو پیش کر کے ظاہر کیا تھا کہ اس رسم کا انسداد ہونا چاہئے۔ مگر اس وقت چونکہ تعزیہ داروں میں مخالفت کا زور تھا کامیابی نہ ہوئی۔ آخر جو وقت خدا کے علم میں اس کام کے لئے مقرر تھا اس میں فائدہ ہوا۔ اخیر میں ہم اپنے محلے کے چودھری رحیم شاہ کا بھی شکریہ کرتے ہیں کہ باوجودیکہ وہ ایک زمانہ میں تعزیوں کے حامی تھے مگر اب خدا کے فضل سے ان کے انسداد میں کوشاں ہیں جزاہ اللّٰہ ✦

مباحثہ دیوریا۔ جو بمقام دیوریا مابین اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا۔ قیمت ۸/

## بمبئی۔ لکھنؤ اور رنگون کا محرم

### قابل توجہ انڈیا مسلم لیگ

اس سال محرم کے موقع پر ان تینوں شہروں میں جو شیعہ اور سنیوں میں فساد ہوا ہے اخباری دنیا سے مخفی نہیں۔ سنیوں نے شیعوں کو مارا اور شیعوں نے سنیوں کو زدوکوب کیا۔ کئی ایک خون ہوئے کئی ایک زخمی ہوئے۔ غرض بہت بڑا ہنگامہ قائم ہوا جو مسلمانوں کے دونوں فرقوں کے ملنے میں ایک حد تک مضبوط رکاوٹ ہو گیا۔ گو یہ حرکت چھوٹے طبقے کے لوگوں سے ہوئی ہوگی لیکن آخر اخلاقی فقرہ "بیا لائیمہ گا وان دہ را" بھی تو اپنے اندر کچھ سچائی رکھتا ہے۔ اس فساد کے متعلق دو طرح کے غور و فکر ہونگے ایک تو گورنمنٹ کی طرف سے ہوگا جسکا مطلب یہ ہوگا کہ فسادیوں کو سزا دیکر آئندہ کو امن امان قائم کرے۔ ایک مصلحان قوم کی طرف سے ہوگا۔ گورنمنٹ تو اپنا کام آپ کریگی اسکی تو ہمیں فکر نہیں نہ اسکو کوئی بات سمجھانے کی حاجت ہے۔ مگر مصلحان قوم کیلئے سب سے عمدہ تجویز ہمارے خیال میں یہ ہے کہ مسلم لیگ گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کرے کہ تعزیہ بنانے والوں سے دریافت کیا جایا کرے کہ وہ کس مذہب کے پابند ہیں۔ اگر اہل سنت ہوں تو چونکہ اہل سنت کے علما تعزیہ بنانے کے سخت مخالف ہیں اسلئے کوئی سنی تعزیہ نکالنے کا مجاز نہ ہو اور وہ اپنا مذہب شیعہ بتلادے تو حسب فتوے علماء شیعہ انکو تعزیہ کے متعلق اجازت دی جائے۔ علماء شیعہ اگر اپنی دیانت سے یہ فتوے دیں کہ تعزیہ اپنے اپنے گھروں میں رکھکر ماتم اور گریہ بکا کرنا افضل ہے جیسے میرے دوست مولوی سید علی صاحب لاہوری نے امرتسر کے شیعوں کو میرے سامنے فتویٰ دیا تھا تو یہی کریں اور اگر یہ فتوے دیں کہ بازاروں میں بازاری فاحشات کو دکھاتے پھریں تو یہی اجازت ہو۔ مختصر یہ ہے کہ گورنمنٹ چونکہ کسی کے مذہب میں دست انداز نہیں ہے اسلئے تعزیہ داروں کو درخواست کے ساتھ اپنا مذہب اور اپنے علماء کا فتویٰ شامل کرنیکا حکم دیا جائے پھر دیکھیں اس تجویز سے کہاں تک ہندوستان کی رعایا میں امن امان قائم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ دیگر اسلامی ہمعصر خصوصاً پیسہ اخبار۔ وطن۔ وکیل۔ علی گڑھ گزٹ۔ البشیر وغیرہ بھی توجہ کرینگے ✦

المرقاۃ فی احکام الصلوٰۃ - احکام نماز میں بے نظیر کتاب ہے اسکے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں قیمت ۸ر پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

# اسلامی دنیا میں نقصان عظیم

دس فروری کو مصر کے نامور قومی ہیرو مصطفےٰ کامل پاشا کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم اگرچہ مذہبی حیثیت سے کوئی بقدر بزرگ نہ تھے مگر قومی روح اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مصر کی آزادی دیکھنے کے متمنی تھے۔ گورنمنٹ انگریزی کو قانون کی پابندی میں ہمیشہ لڑتے رہے۔ اس لڑائی کے لئے مرحوم نے تین مورچے لگا رکھے تھے ایک عربی روزانہ اخبار اللوا۔ ایک انگریزی اخبار۔ ایک فرنچ اخبار کوئی دم انکو قومی سوز سے فرصت نہ تھی یہانتک کہ موت کو لبیک کہہ گئے آہ سے

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

ہمارے قادیانی کرشن سے بھی انکو بہت بدگمانی تھی کرشن جی نے انکی مخالفت میں ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ دیکھئے مرحوم کے انتقال پر الہامی تھیلے سے کیا نکلتا ہے۔ سچ ہے سے

شور بختاں بآرزو خواہند ✣ مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

# کذاب قادیانی کی کذب بیانی اور اسپر بیہودہ لن ترانی

ڈھیٹھ اور بیشرم بھی دنیا میں ہوتی ہیں مگر
سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپکی

مُرقع قادیانی بابت فروری میں ہم نے دجال اکبر کی ایک کذب بیانی پر مواخذہ کرکے جواب طلب کیا تھا۔ دجال موصوف نے قادیاں کے سالانہ جلسہ میں اثنار تقریر میں کیا تھا کہ پنڈت لیکھرام آریہ نے خدا سے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا اور پنڈت) میں سے جو جھوٹا ہے پرمیشر اُسے ہلاک کرے (الحکم ۲ جنوری صفحہ ۵) اس دعوی کی تصحیح نقل مانگی گئی تھی اور لکھا تھا کہ تمہاری یہ ایک معمولی عادت ہے کہ جو نہی تمہارا کوئی مخالف مرتا ہے تو تم کہدیا کرتے ہو کہ اس نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا چنانچہ مولوی اسمٰعیل صاحب علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحومین وغیرہ سے تم یہی برتاؤ کیا جسکی قلعی کئی ایک دفعہ اہلحدیث اور مرقع قادیانی میں کھولی گئی ہے اور اچھی طرح سے ثابت کیا گیا کہ سے

رسول قادیانی کی رسالت ✣ بطالت ہے بطالت ہے بطالت

سچے ہو تو لیکھرام کی یہ دعا اُنکی کسی تحریر سے دکھاؤ کہ اُس نے خدا سے کہ **ہلاک کرا** اسکا جواب دجال اکبر نے اخبار الحکم ۱۴ فروری میں دیا ہے "ثناء اللہ کی بیحیائی" اس میں وہ اپنی معمولی لن ترانی اور مزید ارگالی پنڈت لیکھرام کا ایک حوالہ دیتا ہے جسکی نسبت لکھتا ہے کہ :۔

"ثناء اللہ کو چاہیئے کہ عینک اتار کر نہیں بلکہ لگا کر پڑھے اور اگر یا اور علم ماموم اسکی مخالفت میں سلب نہیں ہوگیا تو اپنی غلطی کا اعتراف × × × لیکھرام کے مباہلہ کے متعلق دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۰۱"

اس لن ترانی کے بعد پنڈت لیکھرام کی عبارت نقل کی ہے جسکو جلی لفظوں جس سے معلوم ہو کہ یہ عبارت بعینہٖ وہی ہے جو لیکھرام کے قلم سے نکلی تھی دیکھکر حیران ہونگے کہ پرانی مشہور مثل سے "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" جو مدت مدید سے ایک مفہوم کی صورت میں تھی آج اسکا مصداق بھی قادیانی زبان میں ملتا ہے۔ بہر حال دجال اکبر نے پنڈت لیکھرام کی عبارت یوں نقل کی ہے۔

"اے پرمیشر ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر (ایسا ہو) کہ جہالت اور تعصب جور و ستم والے کا ناش ہو کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں نہیں پاتا۔ دستخط لیکھرام شرما اڈیٹر دھرم اپدیشک" (الحکم ۱۴ فروری صفحہ ۵)

اسی عبارت کو بدستخط پنڈت لیکھرام دجال اکبر نے اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں یوں لکھا ہے کہ :۔

"اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پاسکتا۔ راقم آپکا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور حال اڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور پنجاب" (صفحہ ۳۱۹)

دو نقلیں ہوئیں آئیے اب ہم ناظرین کو اصل عبارت لیکھرام کی اصل کتاب سے دکھائیں "تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد" کلیات آریہ مسافر اور خبط احمدیہ جسکا حوالہ خود دجال اکبر نے **حقیقۃ الوحی** کے صفحہ ۳۱۹ پر دیا ہے نکالکر دیکھیں جہاں لیکھرام نے اپنا مدعا ان الفاظ میں لکھا ہے کہ :۔

1. یہ مضمون در اصل تو اڈیٹر الحکم کا ہے مگر دجال قادیانی چونکہ ازالہ اوہام صفحہ ... پر مانتا ہے کہ مریدوں کے تمام کام پیروں کے ہوتے ہیں (خصوصاً اشاعت تعلیم میں) اسلئے ہم نے یہ مضمون دجال ہی کا سمجھا اور اسی کو مخاطب کیا (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کی نا واقفی اور نا آشنائی دوسرے خواص کی عدم توجہی اور ان دونوں سببوں کی بنا اس ایک خاص سبب پر ہے کہ اسکی اعلیٰ ممبران و اراکین عمال نے ابھی تک اس کے جاری کرنے میں کوشش نہیں فرمائی یا کوشش کی لیکن بلیغ کوشش جیسی کہ چاہئے عمل میں نہیں آئی۔ نہ تو ابھی تک کہیں اسکا اجلاس ہوا۔ نہ اسکی جانب سے کوئی وفد جماعت علماء کی منتخب ہوئی۔ نہ کوئی وکیل خاص اسکی طرف سے مقرر ہوا کہ وہ دورہ کرکے اسکے اغراض و مقاصد سے ہر قصبہ و شہر میں لوگوں کو مطلع کرتا اور اسکے فوائد و خوبی و ضرورت کو ظاہر کرکے عام توجہ دلاتا تاکہ ہر خاص و عام اس کی عملی [illegible] متعارف ہوکر دل دادہ و شیفتہ ہوتا اور اسکا ممد و معاون بنتا۔ ہرچند کہ ان دنوں ایک مضمون [illegible] کا ناگپوری کانفرنس کی طرف سے طبع ہوکر شائع ہوا اور کشمیری زبان میں [illegible] پنجاب میں تقسیم ہوا لیکن یہ اشاعت بحالت ہے ناطق یہ [illegible] رسائل و مضامین و اشتہارات تو اکثر انجمنوں کی طرف سے یا خاص خاص اشخاص [illegible] سے ہمیشہ شائع ہوتے رہتی ہیں اس سے عوام کو دلچسپی نہیں ہوتی اس لئے کہ [illegible] عزت شان و شوکت کے ساتھ نہیں البتہ ایک خاص جماعت چیدہ علماء [illegible] ہر جانب سے مقرر ہوکر دورہ کرتی یا ایک ہی شخص وجیہ و فصیح کانفرنس کی [illegible] [illegible] اس کی ضرورت کو خوب سمجھکر اسکی اعانت و معاونت کرتے اس صورت میں ممکن ہے کہ کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہو اور اشاعت مسائل حقہ توحید و سنت کی پوری پوری اور عزت و شان کے ساتھ ہو ورنہ ابھی تک عوام کے نزدیک کانفرنس کوئی وجود و شہود کی شئے نہیں۔ (ابو وحید از بنارس)

(اڈیٹر) جو تجویز آپنے لکھی ہے میرے خیال میں مدت سے ہے مگر چونکہ ارکان اعلیٰ کانفرنس کچھ مدت سے سخت مصائب میں مبتلا رہے ہیں جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب صدر انجمن۔ جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب نائب صدر اور مولانا شمس الحق صاحب [illegible] حضرات علیل رہے۔ مولانا شمس الحق صاحب کے بھائی کا انتقال ہوا۔ غرض اسی قسم کی وجوہات پیش آرہی ہیں۔ اس لئے یہ تجویز پیش ہی نہ ہو سکی تاہم زیر غور ہے۔ امید ہے کہ آپ گاہے گاہے اس قسم کے ہلانے والے مضامین لکھا کرینگے جن سے بہت فائدہ ہوگا۔

**ناگپوری مضمون** جو اہلحدیث کانفرنس نے اشاعت اسلام کا چھپوایا تھا ہنوز بہت سے نسخے اس کے موجود ہیں جو صاحب خدمت دینی سے حصہ لینا چاہیں منگا کر ہندوؤں میں تقسیم کریں۔ مفت بلکہ ٹکٹ لگاکر بھیجے جاتے ہیں۔

# اخبار اہلحدیث کی مطالعہ کی ضرورت

آجکل بالخصوص ہندوستانی مسلمان جو اپنی غائیت آزادیوں کے باعث جیسے گونہ گونہ اور قسم قسم کے شرک و بدعات میں ملوث ہیں۔ شائد ہی کہیں اور ملکوں میں ایسی انکی نظیر پائی جائے۔ اب اس سے بڑھکر کونسا شرک ہوگا کہ رسمی حنفی کی بعض فرد جو محض اپنے مریدوں اور عقید تمندوں کی آنکھوں میں اس قافیہ کے ساتھ مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ بنکر نقد کھینچنے کی غرض سے غیب دانی کا تاج جو خاص کر خالق حقیقی جل جلالہ وعز اسمہ کے سر سزاوار ہے آنحضرت کے فرق مبارک پر رکھدیا گیا اور مشکلکشا کا لفظ بھی اسکی پاک ذات ستودہ صفات کے لئے موزون ہے حضرت علی ختن رسول اللہ ملقب کردئے گئے ہے

اسلام اسلام آنچہ اسلامست و دیں + شرک ایں باشد برب العالمین۔

بھلا اس جنون اور خبطگی کی بھی کوئی حد ہے کہ جب یہود اور نصاریٰ اپنے اپنے رسولوں اور نبیوں کو خدا کا لاڈلا بیٹا بنائیں تو ہم ان سے کس بات میں کم ہیں بلکہ ان سے کہیں زیادہ آزادی دکھادوں تو سہی سہی! حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ جب یہ دونوں بزرگ خدا میاں کے چاہتے لخت جگر ہیں تو ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معبود ثانی اور انکے ساتھ آپ کے داماد امیر المؤمنین امام الاشجعین حیدر کرار شیر خدا جناب سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الشریف بھی معبود ثالث ہیں اور چونکہ پروردگار عالم نے یہود اور نصاریٰ کو ان کے عقیدوں بموجب مشرک ٹھیرایا اور ان کے عقائد سیئہ تو کہیں اور بڑھکر ہوگئی ہیں تو خیال یہ ہوا کہ یہ تماشا محض دنیا کمانے کے لئے تیار کیا ہے۔ (باقیماندہ) خادم الطلبہ غلام رسول حنفی تکیہ شاہ ارزاں پٹنہ۔

**نواح فیروزپور میں مولوی ولی محمد جالندھری پھر جا پہونچے ہیں اور وہاں اپنی قدیمی عادت کے مطابق اہلحدیثوں کو اپنی شرارت آمیز تقریروں سے ایذا دے رہے ہیں اس ہفتہ پھر مولانا ابو الوفا انکے تعاقب میں گئے ہیں اسلئے فتوی آئندہ**

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مولانا شمس الحق** صاحب عظیم آبادی امین اہلحدیث کانفرنس کے بھائی صاحب کا انتقال ہوگیا ۔ انا للہ ۔ مولانا صاحب ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں ۔ امرتسر میں پڑہا گیا ۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ

**انجمن اسلامیہ ہوشیارپور** کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی بڑی رونق سے ہوا ۔ چندہ بھی سنین گذشتہ سے اچھا ہوا ۔ مولوی ابو الکلام آزاد کی تقریریں بھی بڑی زور سے ہوئیں ۔

**انجمن حمایت اسلام امرتسر** جو کسی زمانہ میں ترقی کے معراج پر تھی منا نہ کے اثر سے تنزل ہوتا گیا ۔ کارروائی تو بالکل بند تھی ۔ سرمایہ دو سو اسی روپیہ ساڑھے بارہ آنہ محفوظ تھا جو بالکل بیکار تھا ۔ آخر کار انجمن موصوف نے ۱۹ فروری کے اجلاس میں یہ رزولیشن پاس کیا کہ سرمایہ مذکور انجمن اسلامیہ امرتسر کے حوالہ کیا جائے کہ وہ اپنے مصرف تعلیم میں لائے چنانچہ وہ روپیہ انجمن اسلامیہ کے حوالہ کیا گیا ۔ (مختصر از رپورٹ سکرٹری)

**انگلستان** کی تجویز کو مقدونیہ میں اصلاحات کے جاری کرنے کے متعلق تمام سلطنتوں نے نامنظور کر دیا ۔ اسلئے اب گورنمنٹ انگلستان کو ایک خطرناک سوال فیصل کرنا پڑ گیا وہ یہ ہے کہ آیا انگلستان اپنی مجوزہ اصلاح کو مقدونیہ میں جاری کرانے کے لیے ترکی گورنمنٹ پر زور ڈال سکتا ہے ؟

**آرمنی** انقلاب پسندوں اور ترکی فوج میں شہروان میں لڑائی ہوئی ۔ ترکی فوج نے تین سو رائفلیں ۔ تین لاکھ کارتوس اور بہت سا ڈائنامیٹ آرمنیوں سے چھین کر ضبط کر لیا ۔

**پورٹ آرتھر** کو جاپانیوں کے حوالہ کرنے کی کل ذمہ واری جنرل اسٹوسل نے کورٹ مارشل میں اپنے اوپر لے لی ۔ اور کہا کہ اس بات کا ضروری کفارہ اگر خون ہی ہے تو صرف مجھکو قتل کر ڈالو ۔

**سر ڈونزل ایبٹسن** سابقہ لفٹنٹ گورنر پنجاب انگلستان پہونچکر لنڈن میں فوت ہوگئے ۔

**تنجیر** کا تار مظہر ہے کہ ایک فرنچ دستہ کا سابلنکا کی جانب پس پا کر دیا گیا ۔ اور مولائی حفیظ کی فوج نے ایک اور فرنچ دستہ کو کاٹ ڈالا ۔ بعد کی خبر ہے کہ ۷۰ فرنچ سپاہی مارے گئے اور ۵۰ زخمی ہوئے ۔

**روسی** اخبارات لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ روس اور ترکی کے مابین کوہ قاف کی سرحد پر جنگ چھڑ جائے ۔

**سیتاپور** میں ایک یوروپین مسٹر میر نے دوسرے یوروپین مسٹر ڈی میکلنڈ کو مار ڈالا مقدمہ کلکتہ کی عدالت سشن میں چل رہا ہے ۔

**زراعتی** کالجوں میں جو طلبا تعلیم پاتے ہیں ان کو بھی ڈپلومہ ملیگا ۔ اس ڈپلومہ کا رتبہ بی اے کے برابر ہوگا ۔

**امیر صاحب** کابل کے کارتوس اور سامان جنگ بنانے اور اسلحہ سازی کے کارخانوں میں تمام کام صرف افغان لوگ ہی کرتے ہیں ۔

**لزبن** کے سوداگروں اور دوکانداروں نے قاتلان شاہ پرتگال کے پسماندگان کی امداد کے لیے ۴۴ ہزار پونڈ چندہ جمع کیا ہے ۔

**مہم** ذکا خیل کی نسبت ۱۹ فروری کی خبر آئی ہے کہ دولالی کے مستحکم مقامات منہدم کر دئے گئے اور جنرل اینڈرسن کے دستہ سے چہپات [illegible] بسہ خیل کی جانب سے مزاحمت کم ہوئی ۔ اور ایک مشہور حملہ آور شیناس مارا گیا ۔ دادائی سخت زخمی ہے ۔ عمر بن خسروغی مشہور سرغنہ بھی مارا گیا ۔ لنڈی کوتل کے دستہ نے ایک اور مشہور سرغنہ کو مار ڈالا ۔ ۱۵-۱۶ فروری کی لڑائی میں ذکا خیل کے ۵ آدمی مارے گئے اور ۱۱ زخمی ہوئے ۔ مقتولین میں خرجان خسروغی ۔ سمیع اللہ ۔ خان جالش اور خیل جان شروانی بھی ہیں ۔ ۱۸ فروری کی لڑائی میں ذکا خیل کا بہت نقصان ہوا ۔ لفٹنٹ اٹن کیمپبل کفیڈن زخموں کے صدمہ سے مر گئے ۔

**ماہ حال** کے اختتام تک قحط زدوں کی تعداد ہندوستان میں دس لاکھ آدمیوں سے بھی زیادہ بڑھ جائیگی ۔

**امرتسر** میں اس ہفتہ ایک مجلس **اصلاح الکلام** کے نام سے مقرر ہوئی ہے ۔ غرض و غایت اسکی فصیح بلیغ اور شستہ تقریریں کرنیکا طریق سکھلانا ہوگا ۔ ہر اتوار کو ہفتہ وار اسکا جلسہ ہوا کریگا جسمیں مقررہ مضمون پر اخلاقی ۔ مذہبی اور تاریخی تقریریں ہوا کرینگی ۔ کم از کم ۲ آنہ ماہوار چندہ دینے سے ہر مسلمان اسکا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اس مجلس کا پہلا جلسہ ۲۳ فروری کو دفتر اہلحدیث میں منعقد ہوا تھا ۔ امید ہے کہ اگر یہ مجلس استقلال سے قایم رہی تو اس کی سعی سے کئی ایک لائق اور عمدہ لکچرار پیدا ہو جائینگے ۔ خدا استقامت بخشے (نائب اڈیٹر)

**ساحل برہما** کے قریب جال میں کیجیڈ کا ایک جزیرہ نمودار ہوا تھا ۔ ۲ ماہ حال کو ۵۰۰ فیٹ بلند اور ۲۰۰ فیٹ عریض آگ کا ایک شعلہ اس جزیرہ میں نظر آیا اس کے بعد یہ جزیرہ [illegible]

ahmadimuslim.de

## موميائی

کے مفصل اوصاف تو کتب طبیہ میں مرقوم ہیں۔ مختصراً یہ ہیں کہ مقوی باہ۔ مقوی دماغ۔ مولد خون ہے۔ درد کمر ضعف گردہ و مثانہ۔ کمزوری بدن و سینہ کے مریضوں کو کے لئے اکسیر ہے۔ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں:۔

"یہ موميائی اصلی نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو تقویت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کو وقت بہت مفید ہے"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء)

قیمت باین ہمہ ارزانی صرف عہ فی چھٹانک۔ آدھ پاؤ ہے محصولڈاک

### وٹجی

بچپن کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے۔ ذکور رغبہ اصحاب منگوا کر استعمال کریں اور فائدہ اٹھائیں قیمت صرف ہے محصولڈاک وغیرہ

### حبوب قبض کشا

ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور قیمت عہ محصولڈاک

المشتہر

مینیجر دی ہیلتھ ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ امرتسر

# فہرست

## کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

### تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر تمام ہے جس میں سے پانچ جلدیں سردست طیار ہو چکیں

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت عہ
جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف عہ
جلد چہارم سورہ نحل ۱۴ پارہ تک قیمت عہ
جلد پنجم ″ فرقان تک ″

حسب الا...

### فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیث کی تائید میں قیمت ۲ر

### دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

### حق پرکاش

آریوں کے گرو اور مصلح کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸ر

### ترک اسلام

مہاشہ دھرم پال نو آریہ (سابق عبدالغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۶ر

### تغلیب الاسلام ہر چہار حصہ

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ ہر سہ حصص نہایت مدلل اور دلچسپ ہے۔
جلد اول قیمت ۵ر
جلد دوم قیمت ۶ر
جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے عصہ علاوہ محصول

### مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا قابل دید ہے قیمت ۶ر

### ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب سے سکے اور پاس ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹرہ سفید

اہلحدیث امرتسر چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No. 552.)

# اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۵ نمبر ۱۸

امرتسر ۔ مؤرخہ ۲ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۰۸ء ۔ یوم الجمعۃ المبارکۃ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے ۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اگر ناپسند واپسی کیلئے ٹکٹ آنے ضروری ہیں ۔

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ
والیان ریاست سے ... ؏
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... ۱۲/۔
" " ششماہی ۸/۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ ۔

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے ۔

---

**تجلی** کے بقیہ مضمون اور سراج الاخبار کے نامہ نگار کا جواب آئندہ درج کیا جاویگا ۔

## ایک مسلمان کے چند سوال

یہ سوالات جناب مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی کی طرف سے آئے ہیں بعض سوال تو اُن میں خاص قادیانی مشن سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم انکو پیچھے کر دینگے اور بعض عام طور پر قرآن و حدیث سے متعلق ہیں اسلئے جو سوالات عام طور پر قرآن و حدیث سے متعلق ہیں اُنکو مع جوابات ہم پہلے لکھتے ہیں اُن کے بعد قادیانی مشن کے متعلق سوالات لکھکر قادیانی وکیلوں سے جواب کی امید رکھیں گے ۔ (اڈیٹر)

مولوی صاحب لکھتے ہیں :۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری ۔ سلام مسنون ۔ فقیر کی عبارت بجنسہ مع ترجمہ آیات و جواب محققانہ اگر اپنے اخبار میں درج فرما دیں تو خالی از اجر عند اللہ نہوگا اور فقیر بھی تا زندگی مشکور ہوگا کہ آپ نے فقیر کے شبہات کو بالبینات والزبر دور کیا ۔ آئندہ پرچہ میں درج فرما کر مشکور فرما دیں ۔ یہ سوالات فقیر نے محض تحقیق حق کیواسطے بخدمت جمیع علماء و فقہاء اسلام کئے ہیں ۔ ضد و عناد سے نہیں کئے وکفیٰ باللہ شہیداً ۔ مولویصاحبان بلا سوچے سمجھے سائل پر کفر کا فتویٰ نہ دے دیویں جیسا کہ امرتسر میں ایک مولوی صاحب ہیں جو اس زمانہ میں نئے امام بنے ہیں اُن سے جب بعض سوال مندرجہ ذیل پیش کئے تو انہوں نے جواب کے عوض محض اسی قدر فرمایا کہ ایسے سوال کرنیوالا ملحد ہے ۔ افسوس صد افسوس کیا رسول اللہ اور صحابہ اور سلف صالحین سائلوں کو اسی طرح جواب دیتے تھے ؟ کہ جو سائل آیا اُس کے سوال کو کفر پر محمول کر کے فارغ ہو گئے ؟ ؎

ستوں دو چشم بد دور ہیں آپ کے ✦ نمونہ ہیں خُلقِ رسول میں سے

دیکھئے مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبد اللہ و حنفی اور اہلحدیث کیا کیا اس کا جواب تحریر فرمائیں ۔

سائل فقیر حشمت العلی عفی اللہ عنہ ملتان مؤلف رسالہ ھو المتمسک المسلمین از دہلی خریدار اہلحدیث

---

**گم شدہ** پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ کا اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ۲ آنہ فی پرچہ ۔ مگر تقاضا یاد رہے کہ ایسے خطوط میں اخبار گم شدہ کا اور خریدار کا نمبر لکھنا ضروری ہے ۔

سوال ۲؎ آیت فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ اور دوسری آیات جو اسی مضمون کی قرآن مجید میں ہیں اُن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی مثل بلکہ اس کی ایک آیت کی مثل بھی تمام روئے زمین میں موجود نہیں اور نہ کبھی آئندہ ابدالآباد تک ہوگی اور نہ کوئی فرد بشر دین ودنیا میں اس کی مثل لایا اور نہ لاسکیگا کیونکہ قرآنی حدیث ہی تمام امور دینی کے لئے کافی ہے بدلیل آیات ذیل أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ (پ ۲۱ ع ۱) اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سلام کو کہ جبر قرآنی حدیث نازل فرمائی ہے حکم فرماتا ہے کہ اے نبی! تو زمین والوں سے کہدے أُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ (پ ۷ ع ۸) أُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ (پ ۱۵ ع ۱۶) إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ (پ ۱۵ ع ۱) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ - وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ اور رسول اللہ سلام علیہ کو حکم ہوا کہ تو کہہ کہ مجھ کو حکم ملا ہے أَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ (پ ۲۰ ع ۹) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَذَا الْقُرْآنِ (پ ۲۲ ع ۱۰) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ. الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ - ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ اور قیامت کو جو لوگ قرآن مجید کو دین میں کافی نہ سمجھیں گے آنحضرت رسول سلام علیہ انکی نسبت میں دربار رب العالمین میں عرض کرینگے وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا - وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا - فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ - وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ (پ ۱۴ ع ۱۷) المص كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ (پ ۸ ع ۷) یہ آیات صدر سوائے قرآن مجید کے اور کسی کتاب پر چسپاں نہیں ہوسکتیں اگر ہوسکتی ہیں تو کس طرح؟

اس کے سوائے اور بہت آیات ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآنی حدیث کی مثل کوئی کلام دنیا میں نہیں اور کتب حدیث میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ سلام علیہ فرماتے ہیں کہ اوتیت القرآن ومثلہ معہ - حرم رسول اللہ کما حرم اللہ اور دوسری روایت علی کی کہ رسول اللہ سلام علیہ نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھکر اس کے حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام سمجھے وہ جنتی ہے بلکہ وہ اپنے کنبہ کے کسی دوزخی کو اپنی شفاعت سے جنت میں لیجائیگا (ابن ماجہ - ترمذی)

اس روایت کو اگر صدر کی آیات سے مقابل کیا جاوے تو اسکی تطبیق نہیں ہوسکتی اس روایت سے بعض لوگ وحی غیر متلو اور وحی خفی کا ثبوت دیا کرتے ہیں معلوم نہیں کہ اُن کے پاس کیا ثبوت ہے اور قرآن کی مثل بشری کلام کو جانتے ہیں اور آیات بالا پر بھی ایمان لانا بیان کرتے ہیں اور حدیث صحیح اور ضعیف اور موضوع کے بھی قائل ہیں اور راوی شیطان کے بھی قائل ہیں جیسا کہ ابوہریرہ کی روایت مشکوۃ میں ہے حالانکہ اگر حدیث بشری کو مثل قرآن شریف مان لیا جائے تو قرآن مجید کا دعویٰ جو آیات صدر سے ثابت ہوتا ہے کہ میری مثل کوئی کلام دنیا میں نہیں لاسکتا - رسول اللہ کا حکم بھی اگر مثل خدا مانا جاوے تو یہ دعوے بالکل ٹوٹ جاتا ہے وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا - اور إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ (پ ۱۲ ع ۱۴) کے خلاف حکم کرنا پڑتا ہے اور دین میں دو حکم ماننے پڑتے ہیں حالانکہ قرآنی حدیث میں ایک ہی حکم اللہ تعالیٰ کے ماننے کا امر کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم اور رسول سلام علیہ کا حکم ایک دوسرے سے جدا مانتے ہیں وہ سخت کافر ہیں اور اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے حکم میں اور اس کے رسول کے حکم کی تفریق نہیں کرتے اور نہ وہ دو حکم کہتے ہیں بلکہ وہ حکم اللہ تعالیٰ کا بموافقت ہی ایک ہی حکم مانتے ہیں اور مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ کے مطابق دلیل شرعی محض حکم اللہ کو بلا شرکت مانتے ہیں یہ پکے مسلمان ہیں اگر آیت صدر میں حکم کے معنے نہ ہوتے تو نعوذ باللہ کیا اللہ اور اس کے رسول میں ذاتی اور صفاتی اتحاد کا امر ہے جو تمام قرآن مجید کے مخالف ہے اور خالق اور مخلوق میں تفریق ظاہر کرتا ہے اس تفریق کو اللہ تعالیٰ آپ تمیز کراتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں اس کی مثالیں موجود ہیں اور قرآن مجید سے ایک موقع ایسا بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ سلام علیہ اپنی مجلس میں قرآنی حدیث بیان فرماتے تو بعض لوگ ایسے دوست بھی ظاہر تھے کہ جنکو آپ مخلص مسلمان خیال کرکے انکو پکا مسلمان جانتے تھے اور انکی صورتیں اور باتیں بہت اچھی معلوم ہوتی تھیں لیکن وہ درپردہ رسول اللہ سلام علیہ پر افترا اور بہتان بناکر پیچھے مسلمانوں کو قال قال رسول اللہ سے حلیہ پر لگاکر دھوکہ دیتے تھے - بیسیوں مسلمان بلا تحقیق رسول اللہ سلام علیہ کی افترا کو حدیث رسول کہنے لگ گئے تھے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ سلام علیہ کو ان کی قلبی خباثت اور افترا اور بہتان کی اطلاع بذریعہ وحی فرمائی کہ تو ایسے لوگوں سے بچ یہ بڑے ظالم ہیں جو اللہ رسول پر افترا باندھکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اس ساری تقریر کا خلاصہ اس آیت میں ہے وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا (پ ۵ ع ۷) اس آیت سے دو قسم کی حدیث کا ثبوت ملتا ہے ایک غیر الذی تقول اور ایک الذی قال رسول اللہ سلام علیہ یا کسی حدیث

چونکہ آپ نے بجنسہ عبارت لکھنے کی تاکید کی ہے - اسلئے لکھی گئی ہے - ورنہ قرآن شریف میں وقال الرسول ہے - اڈیٹر -

بشری کی قرآن مجید نے بحث نہیں کی کیونکہ انکو دین میں کچھ علاقہ نہ تھا - اس آیت سے جب رسول اللہ سلام علیہ اور آپکی جماعت کو معلوم ہو گیا کہ ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو وضعی حدیثیں بناکر قرآن حدیث کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں اور بعد وفات نبی سلام علیہ تو ضروری وضعی حدیثیں رسول اللہ سلام علیہ کی طرف نسبت کرکے ایک اسلام کو چند فرقوں پر تقسیم کر دینگے اور باہم مسلمانوں کی عداوت اخوۃ اسلامی کے بدلے کر دینگے تو آپ نے جناب باری میں درخواست کی کہ وضعی حدیث اور صحیح حدیث کا معیار کیا ہے - اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (پ ۶) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو اختلاف سے پاک ہے معیار فرمایا ہے - خالق کی کلام اور مخلوق کی کلام میں فرق اختلاف کا ہے اگر مخلوق کی کلام ہوگی تو ضرور اس میں اختلاف ہوگا اور خالق کی کلام میں کبھی اختلاف نہ ملیگا - چنانچہ جسقدر فرق اسلامی اسوقت تمام دنیا میں موجود ہیں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہاں جو حدیثیں غَيْرِ الَّذِيْ تَقُوْلُ سے وضعی ہر فرقے کے پاس موجود ہیں اُن میں اختلاف کی کوئی حد و نہایت ہی نہیں - ایک ہی چیز اگر ایک فرقے اسلامی کے نزدیک حلال ہے تو وہی چیز بجنسہ دوسرے فرقے والا بحدیث بشری حرام بتلاتا ہے اور صحیح حدیث اور وضعی حدیث کا معیار ہر فرقے اسلامی نے حسب اصطلاح قرارداد رواۃ کے ٹھیرایا ہے حالانکہ اس اصطلاح کا ثبوت قرآن حدیث میں کہیں بھی نہیں ملتا - رواۃ کی صحت و سقم کا علم رسول اللہ سلام علیہ کو تو بغیر وحی قرآن مجید ہوا ہی نہیں - دوسرا آدمی رسول اللہ سلام علیہ سے زیادہ دنیا میں کون ہے جو بغیر وحی کے رواۃ کی حالت معلوم کرلیوے اور رواۃ کو حدیث کی صحت اور سقم کا معیار بنا دے - خلاصہ میں سوال کا یہ ہے کہ آیا فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ کی مثل کوئی کلام بشری بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتی تو اوتیت القرآن ومثلہ معہ کی تطبیق کیا ہے اور حدیث کتاب اللہ اور حدیث وضعی کا معیار اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ ایک روایت میں ہے میں بشر ہوں جب امر دین بتلاؤں تو مانو اگر اپنی رائے سے تمکو کہوں تو نہ مانو اسکا معیار کیا ہے؟

**اڈیٹر** - یہ سراسر آپکی غلطی ہے آپکو معلوم نہیں کہ جس طرح سرکاری سپاہی دو قسم پر ہیں - ایک پولیس ہے جو صرف رعایا کو ڈرانا دھمکانا جانتی ہے اس کے ذمہ کام ہی یہی ہے - گولی برستے ہوئے دشمنوں کے سامنے جانا انکا کام نہیں دوسری قسم فوج ہے جو محض اسی لئے ہے کہ برستی ہوئی آگ میں کود پڑیں اور جان پر کھیل جائیں اور ذرہ بھر پرواہ نہ کریں - مخالفوں کی گولیوں کے زخموں کو برداشت کرنا فوجی سپاہیوں ہی کا کام ہے -

اسی طرح علما بھی دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو مسلمانوں کو مسائل دینی - احکام اخلاق سکھاتے ہیں کبھی فرصت کیوقت مسلمانوں کو کافر بھی بنا دیتے ہیں - بہت اچھا غرض جو کچھ کرتے خوب کرتے ہیں انکی مثال تو پولیس کی سی ہے جو محض اندرونی انتظام اور رعایا کے دبانے کے لئے سرکار نے رکھی ہوئی ہے - دوسری قسم کے علماء وہ ہیں جنکو مخالفوں سے پالا پڑتا ہے اُن کے کان مخالفوں کے اعتراضات سے آشنا ہوتے ہیں اُن کے ذہن میں خدا نے جودت بخشی ہوتی ہے کہ اگر کوئی نیا سوال بھی اُن کو پیش آتا ہے تو اُس وہبی قوت سے وہ اسکو بھی حل کر دیتے ہیں اس قسم کے علماء کو فوج کے ساتھ مشابہت ہے - حضرت اُستاد الہند مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ نے فوز الکبیر میں علوم قرآنیہ کی پانچ قسمیں بیان فرمائی ہیں اُن میں سے ایک قسم کفار سے مناظرات کی بھی ہے اور قسم مسائل اسلامیہ بھی - چونکہ یہ دو کام دراصل الگ الگ ہیں اس لئے بہت کم ایسے علماء ملینگے جو دونوں اوصاف کے جامع ہوں (الا ماشاء اللہ) پس جو شخص مخالفین کے اعتراضات اُن علماء سے دریافت کرتا ہے جو قسم اول میں ہیں یعنی محض روایات حدیثیہ یا مسائل فقہیہ بیان کرنے والے وہ درحقیقت اُس ملکی افسر کی طرح ہے جو برستی گولیوں میں پولیس کے سپاہیوں کو بھیجتا ہے - میرے خیال میں ایسا افسر کسی ملک کے نظم و نسق کے قابل نہیں ٹھیک اسی طرح آپ کی غلطی ہے کہ آپ نے ملحدوں کے سوالات جنکو دوسرے لفظوں میں مخالفوں کی گولیاں نام رکھو علماء حدیثیہ کے روبرو پیش کرکے جواب کے طالب ہوئے - آپ کو معلوم نہیں کہ ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے ✱ بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

الحاصل آپ سے غلطی ہوئی ہے اُن علماء کی یہی غلطی ہے کہ کسی سائل کو صرف ملحدیا ملحدانہ سوال کہکر منہ بند کرنا چاہتے ہیں - وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ تو بھلا ایک مسلمان ہے گو سوال اسکے ملحدانہ ہیں لیکن اگر واقعی کوئی ملحد ہی آکر یہ سوال کریگا تو ہم اسکو کیا جواب دینگے اگر اسکو ملحد کہیں گے تو وہ کہیگا الحمد للہ کہ میں ملحد ہوں - اگر اسکو معتزلہ کہیں گے تو وہ کہیگا خدا کا شکر ہے کہ میں معتزلہ ہوں کیونکہ جس طرح ایک مسلمان یا اہل سنت اسلام اور سنی مذہب پر شکر کرتا ہے اسی طرح ایک ملحد یا معتزلی الحاد اور اعتزال پر شکر کر سکتا ہے - پھر یہ جواب اُس کو کہاں تک مسکت ہو سکتا ہے بلکہ وہ اور خوش ہوگا کہ میرا سوال ایسا مضبوط ہے کہ مولانا

ahmadimuslim.de

جو اس بات سے ہو کہ گویا میرے مذہب کی طرح سرائی کر رہے ہیں ایسے حضرات کو چاہئے کہ اس قسم کے سائلوں کو آشتی و دشمنی خوبی کے سبب دفتر اہلحدیث میں بھیجا کریں۔ بہرحال آپکے پہلے سوال کا جواب یہ ہے :-

**جواب** - ایک کلام دوسرے کی مثل ہوتا ہے اسکی وجوہات مختلف ہیں۔

(۱) اول یہ کہ جس طرح فصاحت بلاغت شستگی۔ روانگی۔ صفائی میں ایک کلام ہے دوسرا بھی انہی صفت کا ہے تو اسکو بھی کہا جاتا ہے خواہ مضمون دونوں کا مختلف ہو مثلاً ایک نے اعظم نے ثبوت توحید میں شستہ تقریر کی اور ایک نے ثبوت تثلیث میں مگر فصاحت بلاغت اور شستگی میں دونوں برابر ہیں تو کہا جائیگا کہ یہ تقریر اس تقریر کی مثل ہے یعنی اس عنوان میں۔ سرکاری مدارس میں جو امتحان ہوتے ہیں ان میں بھی غرض زیادہ ملحوظ ہوتی ہے مضمون خواہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد بلکہ نقیض ہوں۔ مثلاً قلم اور تلوار کے مقابلہ پر سوال ہوتا ہے ایک طالب علم قلم کی فضیلت لکھ کر قلم کیلئے فوقیت ثابت کرتا ہے دوسرا تلوار کے مناقب بتلا کر تلوار کی برتری بتلاتا ہے۔ مگر ممتحن دونوں کو پاس کرتا ہے بلکہ دونوں کو ایک ہی تعداد کے نمبر بھی مل جاتے ہیں کیونکہ اس لئے کہ بوجہ خوبی ممتحن کے خیال میں دونوں کا بیان ہے اس میں دونوں برابر ہوسکتے ہیں مضمون کی صحت یا غلطی سے ممتحن کو مطلب نہیں ہوتا بلکہ امتحان سے طلبا کی تحریری قابلیت کا اندازہ کرنا ہوتا ہے۔

ایک وجہ مماثلت یہ ہوتی ہے کہ ان دونوں کلاموں کے احکام وجوبا ور لزوم میں برابر ہوتے ہیں مثلاً ایک حکم وائسرائے کی کونسل سے پاس ہو کر جاری ہوا ایک حکم صوبہ کے لفٹنٹ گورنر کی پیشگاہ سے نافذ ہو تیسرا حکم شہر کی میونسپل کمیٹی سے نافذ ہو۔ یہ تینوں حکم۔ رعایا کے حق میں لزوم اور وجوب میں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔ گو وائسرائے بحیثیت عہدہ سب سے اعلیٰ ہے اور لفٹنٹ گورنر اسکا ماتحت اور میونسپل کمیٹی تو خود رعایا کے ہاتھوں میں ہے مگر تعمیل کیلئے رعایا کے حق میں سب برابر ہیں۔ رعایا ان میں سے کسی کی حکم عدولی کرے تو سزایاب ہوگی۔ اسی طرح اور بھی کئی ایک وجوہ سے مماثلت ہوا کرتی ہے مگر ہماری غرض انہی دو قسموں کی تفصیل سے حاصل ہوسکتی ہے۔

اب ہم نے دیکھنا ہے کہ قرآن مجید جو اپنی مثل کفار سے مانگتا ہے تو اس مثل کی وجہ مماثلت کیا ہے اسکی وجہ مماثلت بتلانے میں گو علما و مفسرین مختلف ہوئے ہیں لیکن راجح قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی شستگی اور بلاغت مراد ہے کیونکہ کفار نے مثل لانے پر آمادگی ظاہر کی تو یہ کہا تھا کہ (لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ

الْاَوَّلِيْنَ) یعنی اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کلام بنالیں اس میں بجز گذشتہ حکایات کے رکھا ہی کیا ہے۔ اس آمادگی سے معلوم ہوتا ہے کہ مثل سے مراد انہوں نے شستگی کلام سمجھا پس اس لحاظ سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی مثل نہیں ہے جو شخص ان معنے سے حدیث کو قرآن کی مثل کہے وہ قرآن و حدیث سے ناواقف ہے۔

حدیث کو قرآن کی مثل کہنا دوسری قسم سے ہے یعنی وجوب حکم میں چنانچہ علماء اصول کی شہادات اس بارہ میں درج ذیل ہیں۔

فقہ حنفی۔ شامی۔ نور الانوار۔ توضیح تلویح۔ مسلم الثبوت وغیرہ میں بالتصریح یہ بات ملتی ہے کہ ان الحدیث یوجب العمل دون العلم الیقینی (نور الانوار ص)

ان شہادات کو بھی جانے دیجئے خود حدیث ہی میں ان معنی کا ثبوت ملتا ہے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثله معه الا یوشک رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله کما حرم الله" یعنی اے لوگو! مجھکو قرآن کی مثل اور احکام بھی ملے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی متکبر بنکر تخت پر بیٹھے اور کہنے لگے کہ جو کچھ قرآن میں حلال پاؤ اُسے حلال سمجھو جو حرام پاؤ اُسے حرام سمجھو اسکے سوا اور کچھ نہ مانو۔ یاد رکھو جو کچھ خدا کے حکم سے خدا کے رسول نے حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح کا ہے جو خدا نے قرآن میں حرام کیا ہے۔

اس حدیث کے الفاظ ہی سے تثلیث کا جواب ملتا ہے کہ حدیث کو جو قرآن کا مثل کہا گیا ہے اس سے مراد وہ مثلیت نہیں جو قرآن کی مثل کفار سے طلب کی گئی ہے بلکہ اس مثل سے مراد وہی ہے جو میونسپل کمیٹی کو وائسرائے کے احکام کے مثل سمجھا جاتا ہے۔

(باقی دارد)

---

# کھلا خط

## بخدمت مولوی ولی محمد صاحب جالندھری

آپکو معلوم ہی ہوگا کہ مسلمانوں کی حالت آجکل کیسی نازک ہو رہی ہے اور کہاں تک انکو اپنوں سے سوا غیروں کے ساتھ بھی اتفاق و اتحاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ گو اتفاق ہر زمانہ میں مفید ثمرات حسنہ ہے مگر اس زمانہ میں تو واجبات سے ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ محض اپنے ذاتی منافع کے لئے مسلمانوں کو اس نعمت عظمےٰ (اتفاق) سے محروم

اخبار
الکیمیا
اس نام کا ایک ہفتہ وار ... ذریعہ سے عمل کیمسٹری کے ... زندہ کرنیکا ذمہ لیا گیا ہے ... کیمیا مشرقی و مغربی کے ... بحث ہوسکنے کے علاوہ ... مستند و مسلم حکما و اطبا ... مراسلات بھی درج ہو ... کلام الوس مریضوں کو ... اور ہر قسم کی طبی ... جواب چھپنے کے علاوہ ... سربستہ رازوں کا اظہار ... انکشاف ان کے ... گذرتا ہے زیر ایڈیٹری ... محمد خان شرمانی ... ہوتا ہے بڑے بڑے ... اس کو ایک معزز ... منت منگوا کر ملاحظہ ... سالانہ مع محصول ... نوٹ - سر خریدار کو ... منت ملیگی -
المشتہر
مینیجر اخبار الکیمیا

کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں آپ جہاں کہیں بطور وعظ گوئی کے جاتے ہیں آپکا یہی وعظ ہوتا ہے کہ ان وہابیوں (اہلحدیثوں) کو مساجد سے نکالدو۔ مسجد میں گھس آئیں تو مسجدوں کو دھوڈالو۔ لوٹوں کو ہاتھ لگائیں تو لوٹوں کو پھوڑدو چٹائیوں کو جلادو۔ سلام وکلام ان سے بند کردو۔ رشتے ناطے چھڑادو۔ چنانچہ آپکی اسی قسم کے مواعظ حسنہ سے ضلع جالندھر میں شور اٹھا تو دو دفعہ خاکسار کو جالندھر پہنچنا پڑا مگر افسوس کہ آپ روپوش ہو بیٹھے۔ اس سے بعد آپنے ضلع فیروزپور کے قراع میں سر نکالا تو اہالی فیروزپور نے مجھے بلایا اور میں نے پہونچکر آپ کو ملنے کی کوشش کی مگر آپنے ۱۹ فروری کو مجھو ایک تحریر بھیجی کہ میں خود ہی امرتسر آؤنگا یا آپ جالندھر آجائیں۔ اس سے بعد آپنے ایک محض جھوٹا اشتہار شائع کیا جسکو کذب و افترا ہونیکا ثبوت یہی کافی ہے کہ آپنے اس میں میاں نظام الدین صاحب

[redacted]

اس تحریر کی بھی تکذیب کرسکتے ہیں۔ اس اشتہار میں آپنے پھر بھی بعض بہتان لگاکر

[redacted]

فیروزپور کے اطراف قصبہ دہرم کوٹ وغیرہ میں جاکر پھر اسی قسم کی تفرقہ انداز تقریریں کرنی شروع کردیں جو مسلمانوں کے حق میں آجکل سوہان روح سے بڑھکر مضر ہیں۔ گو آپکو اپنے مرغی پلاؤ کے نشہ میں سب مسلمانوں کا شش دنگ نظر آتا ہوگا لیکن عام حالت جو مسلمانوں کی ہے اس کو ملحوظ رکھکر کوئی دردمند مسلمان آپکی اس کارروائی کو پسند نہ کریگا۔ مولوی صاحب! ذاتی مفاد کا لحاظ کرنیوالے بھی دنیا میں ہیں مگر جو لوگ ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو قربان کردیں حقیقت میں وہ بدترین مخلوق اور ننگ قوم کہلانے کے مستوجب ہیں۔ قصبہ دہرم کوٹ وغیرہ میں جو آپنے اس قسم کی شر انگیز تقریریں کیں تو وہاں کے دردمندوں نے اس بلا کے دفعیہ کے لئے مجھے بلایا تو میں نے انکو کہا کہ مولوی صاحب جالندھری سے لکھوا کر بھیجو کہ وہ مجھ سے مباحثہ کرینگے چنانچہ انہوں نے آپکی دستخطی تحریر میرے پاس بھیجی جو ۱۷ محرم ۱۳۲۶ھ کی لکھی ہوئی ہے میں نے وہ دیکھکر سمجھا کہ اب تو شاید تصفیہ ہو جائے چنانچہ میں امرتسر سے بتاریخ ۲۴ چلکر ۲۵ فروری کو مع کئی رفقا کے قصبہ مذکور میں پہونچا مگر افسوس کہ آپ ایسے مبہوت ہوئے کہ پہلے تو میرا آنا سنکر آپنے یہ کہا کہ ہمارا انکا کوئی بڑا اختلاف نہیں معمولی اختلاف ہے ہم بھی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ (اہلحدیث) بھی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔[1]

چونکہ یہ رائے آپکی عام (پبلک) جلسہ میں نہ تھی اس لئے قصبہ مذکور میں میں نے پہونچکر آپکو مباحثہ کی دعوت دی تو آپ نے وہاں بھی اپنے معمولی حیلے بہانوں سے کام لیا بلکہ ان سے بھی بڑھکر گہری چال چلے کہ میں تو اپنے ضروری مشاغل کو چھوڑکر مع اپنے احباب کے منگل کے روز پہونچا جو مباحثہ کا مقررہ دن تھا مگر آپنے ہماری جواب میں زبانی تو یہ کہا کہ ہم جمعہ کو مباحثہ کرینگے لیکن بعد میں جب سمجھا ہوگا کہ گو یہ عدیم الفرصت ہیں تاہم ممکن ہے کہ جمعہ تک ٹھیر جائیں اس لئے صبح ہی ایک تحریر بھیجدی کہ اتوار کو مباحثہ کرینگے جسکا صاف مطلب یہ تھا کہ نہ تو ہم چار پانچ روز تک بیکار بیٹھ سکینگے نہ مباحثہ کی نوبت آویگی ہر چند منت و سماجت بھی کرائی مگر یہی جواب آتا رہا کہ ہم تاریخ نہیں بدل سکتے۔ آخر جب خطرہ ہوا کہ مبادا ہم اتنا دن وہاں سے نکلجائیں گے تو جمعہ کے روز بعد عصر پیغام بھیجا کہ ہم عیدگاہ کے میدان میں جاتے ہیں آجاؤ۔ لطف یہ کہ ہمیں اسوقت ایک

[redacted]

لکھا کہ اگر آپ مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ مجھے اطلاع دیں کہ ہر دفعہ کی تقریر کیلئے فریقین کو دس دس منٹ ہونگے۔ یعنے ایک کی تقریر کیوقت دوسرا بالکل خاموش رہیگا۔ یہ بھی لکھا کہ آپنے جالندھر والے اشتہار میں جو مہر نظام الدین صاحب کے نام سے آپ نے جاری کرایا تھا اس شرط کو منظور کیا ہوا ہے پس اب بھی منظوری سے اطلاع دیں مگر افسوس کہ آپنے کوئی جواب نہ دیا اور نہ مباحثہ کیا۔

یہ ہے آپکی مختصر سل واقعات۔ اب ان واقعات مسلسلہ کو لکھکر بڑے ادب سے عرض ہے کہ آپ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمادیں۔ انکو اتفاق واتحاد کا سبق پڑھادیں انکی ضروریات انکو سمجھادیں فضول رسومات قبیحہ سے انکو نفرت دلادیں۔ اور اگر آپ کو واقعی اہلحدیث کے مذہب کی سمجھ آجتک

[1] اسی طرح آپکے بھائی یا پیر ومرشد مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے دیر تمام عمر اہلحدیثوں کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے رہے آخر خاتمہ عمر پر لکھدیا کہ مقلدوں غیر مقلدوں میں غالبا اختلاف جزئیات کا ہے (دیکھو فتح رحمانی صفحہ ۳) یہ ہیں ان حضرات کے ہتھکنڈے کہ تمام عمر تو سب وشتم میں گذاری آخر بات نکلی تو جزئیات کی (خدا انکے حال پر رحم فرماوی)

نہیں آئی یا آپ اسکو واقعی اپنے علم میں غلط اور جھوٹا جانتے ہیں تو میں آپ کو مذہب اہلحدیث سمجھانے کے لئے حاضر ہوں۔ پس آپ حسب وعدہ امرتسر میں تشریف لادیں۔ انتظام مباحثہ میرے ذمہ ہوگا۔ یا جالندھر میں خود انتظام کرکے مجھے بلائیں یا ان دونوں شہروں کے علاوہ شہر فیروزپور میں تشریف لانا منظور کریں وہاں کا انتظام اہالی فیروزپور کرینگے یا میں۔ میرے خیال میں شہر فیروزپور میرے اور آپ دونوں کے حق میں بہتر ہوگا۔ کہ ہم دونوں بلا تکلیف ذمہ داری کے مباحثہ کرسکینگے۔ پس امید ہے کہ آپ ذاتی مفاد کیلئے قومی نقصان کو گوارا نہ کرینگے۔ مولوی صاحب! میں آپکی منظوری کا منتظر ہوں۔

**دوستوں کو اطلاع** ـ مولوی صاحب جالندھری جہاں جائیں۔ اگر مسلمانوں کو مسائل اسلامی۔ مذہبی۔ اخلاقی بتلادیں تو بڑی خوشی ہے سب سنیں اور مولویانہ کی خاطر بھی کریں اور اگر حسب عادت شریفہ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرنے کی کوشش کریں تو فوراً ان سے مباحثہ کا تحریری وعدہ لیکر میرے پاس بھیجدیں۔ مگر اس تحریر میں یہ شرط بھی مذکور ہو کہ مباحثہ میں دونوں فریقوں کو تقریر کے لئے برابر وقت ملیگا۔ اور ایک کی تقریر کے دوران میں دوسرا بالکل خاموش رہیگا۔ اس اقرار کے بعد مجھے اطلاع دیں۔

ابوالوفاء

## سید جماعت علی شاہ کی نسبت چند سوال

بخدمت جناب مولانا ثناءاللہ صاحب تسلیم۔ اخبار اہل فقہ کے متعدد پرچہ جات کے مضامین میں جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے متعلق ملاحظہ کئے گئے چونکہ شاہ صاحب عرصہ سے یہاں مقیم ہیں اور پبلک انکی ذات سے بدظن ہوگئی ہے۔ سنی شیعہ اہلحدیث مرزائی وغیرہ کل آپکے مخالف ہیں اور نیلگری اور کنور میں خلاف اہل سنت وجماعت کیا۔ لہذا مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب سیاہ پوش (پیر پٹھوالہ) نے آپکی تردید میں سہ رسائل تصنیف فرماکر تقسیم کئے جنمیں سے ایک رسالہ "چہار مسئلوں کی تحقیق" ارسال خدمت ہیں اور حیدر شاہ صاحب نے جماعت علی شاہ صاحب کو متعدد دفعہ بالمشافہ گفتگو کے لئے خطوط روانہ کئے اور زبانی کہلا بھیجا۔ مگر شاہ صاحب نے صاف مباحثہ سے لوگوں کے روبرو انکار کردیا اور خطوط کا بھی جواب نہیں دیا۔ اور آٹھ دن سے لال مسجد میں وعظ ہو رہا ہے جسمیں اہلحدیثوں کو کافر وغیرہ سے خطاب کررہے ہیں۔ اور چند دفعہ یہ بھی بیان کیا گیا کہ ہم نے سنا امرتسر میں تین چار دفعہ ثناءاللہ صاحب کو مباحثہ کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آئے دم خشک ہوگیا یہ ہوگیا وہ ہوگیا غرض جو دل میں آیا کہتے گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی کافر قرار دیا اور اُن کے کل مریدوں کو بھی کافر قرار دیا اسی لئے عبدالحق صاحب مرزائی نے بھی آپکو مباحثہ کا ایک خط روانہ کیا جو اثنائے وعظ میں ایک شخص نے شاہ صاحب کو دیا لیکن شاہ صاحب نے اس مباحثہ سے بھی صاف انکار کردیا۔ اور بیان فرمایا کہ میں نے خود مرزا کو مباحثہ کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آیا۔ میں خود اسی سے مباحثہ کرونگا تمہارے سے کچھ کام نہیں اور اپنی کتاب "فیضان علی پور" میں بھی تحریر کیا ہے کہ ۱۹۰۳ء میں جب مرزا صاحب قادیانی سیالکوٹ آیا اس وقت انہوں نے بذریعہ اشتہارات رجسٹری مباحثہ کے لئے بلایا پھر وہ نہ آیا وغیرہ وغیرہ غرض مندرجہ ذیل امورات جواب طلب ہیں لہذا ازراہ مہربانی اپنے پرچہ کے ذریعہ جواب شائع فرمائیگا۔

(۱) جماعت علی شاہ کا مذہب کونسا ہے؟

(۲) یہ اپنے آپ کو محدث کہتے ہیں یہ سچ ہے یا غلط؟

(۳) آیا امرتسر میں جماعت علی شاہ نے آپکو مباحثہ کے لئے بلوایا یا نہیں۔ اگر بلوایا تو آپنے جواب کیا دیا؟

(۴) سیالکوٹ میں انہوں نے مرزا قادیانی کو مباحثہ کے لئے بلوایا ہے یا نہیں اگر بلوایا ہے تو جواب کیا پایا؟

(۵) جماعت شاہ ندوہ کے سرپرست مقرر ہونے کے آگے ندوہ کے ممبر تھے یا نہیں؟

(۶) انہوں نے کبھی کسی سے مباحثہ کیا یا نہیں؟

(۷) جماعت علی شاہ نے اپنی کئی وعظ میں بنگلور کو کفرستان کہا ہے دیکھو کہ یہاں کے کل لوگ مخالف ہیں) آیا ایسا کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۸) کئی وعظ میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ حلقہ مریدی میں شامل ہوں وہ مسلمان ہیں اور جو انکار کرے وہ کافر ہے۔ ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں؟

(۹) جماعت علی شاہ کا بیان ہے۔ درود بھی۔ ترکاری وغیرہ ہنود کے ہاتھ کی جیسے انکی پکائی ہوئی چیز کا کھانا حرام ہے۔

(۱۰) آیا جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں اس سے بیعت کرنی جائز ہے یا انکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔ بینوا توجروا (محمد علی حسین خان)

### جوابات

(۱) شاہ صاحب حنفی مذہب کے مدعی ہیں مگر انکا عقیدہ اور عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے

(۲) محدث کہتے تو ہیں لیکن حدیث جانتے نہیں نہ پڑھی نہ پڑھائی۔ ورنہ سند تعلم بتلادیں

شال
پشمینہ کا ...
تیار شدہ ـ
اونی کمبل
سفید غرض
کامال پشم
عمدہ اور
آنے پر بھیج
قیمت بذریعہ
کیجاتی ہے۔
بذمہ خریدار
المشـ
علم الدین شا
کٹرہ قلعہ ـ
پنجاب

## درخواستیں

نمبر ۸۳ ۔ حافظ محمد ابراہیم امام مسجد گنج شہیداں قصبہ اگو ہرہ ضلع پنج محل گجرات

نمبر ۸۴ ۔ قادر بخش طالب علم از احمد پور شرقیہ مدرسہ اسلامیہ ریاست بہاولپور

نمبر ۸۵ ۔ غلام رسول طالب علم باکی پور ڈاکخانہ ہندو محلہ درگاہ ۔ بمکان ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب

سائل قواعد کے پابند ہیں یا تو مرا از خود دیدیں یا ایک خریدار مستقل بنا دیں۔

## سید محبوب شاہ حسنی وا ضلع ہزارہ کی ہتھ ناکی

میں نے بحوالہ اخبار اہلحدیث ۲۶ ذی الحجہ سید محبوب شاہ حسنی حنفی قادری دا ضلع ہزارہ کو ۳ فروری کے روز ۴ کے ٹکٹ لفافہ میں برائے منگانے کتاب "محاسن الاسلام" بھیجے ہیں۔ بعد کچھ انتظار کے پھر ۱۰ فروری کو لکھا کہ کتاب جلد ارسال فرمائیے اور انعام کی فکر کیجئے کتاب پہونچنے پر انشاء اللہ جلد معقول جواب لکھا جاویگا۔ مگر آج تک نہ کتاب آئی نہ کسی جواب سے اطلاع ملی۔ شاید میرے اتنا لکھنے سے ہی سید صاحب کو خاموش رہکر شکایت کا نشانہ بنایا ہو۔ میرے خیال میں سید صاحب نے یہ نام کر کے مشتہر کرایا ہوگا کہ اہلحدیثوں کے ساتھ اور تو کچھ بن نہیں آتی پس دہوکہ کر کے ان کے چار چار آنہ کے ٹکٹ ہی اینٹھ لئے جائیں۔ واہ صاحب پہلی دفعہ ہی آپ کی قلعی کھل گئی کاش آپ صاف کہدیتے کہ مجھ کو ٹکٹوں کی ضرورت ہے تو شاید آپکو چار آنہ سے کچھ زیادہ ہی مل جاتا۔ میدان میں جو اہلحدیث ہی کے سامنے حضرت گھر بیٹھے ہر ایک کو کیسے کر سکتا ہے یہ وہ زمانہ نہیں کہ کوئی پرساں نہ ہو۔ ہم میں ہتھکنڈے جانتے ہیں۔ جناب جب وعدہ کتاب یا رسال فرمائیے ورنہ میرے ٹکٹ واپس بھیجیے جو خیرات کے مستحق یہاں بھی بہت ہیں۔

منتظر الجواب محمد عبدالکریم عفی عنہ امام مسجد جامع شادیوال ضلع گجرات پنجاب

نائب اڈیٹر ۔ اسی مضمون کا ایک اور خط بھی مولوی عبدالخالق صاحب موضع کامانے بریلی سے دفتر اہلحدیث میں موصول ہوا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں نے سید محبوب شاہ کو ۴ کے ٹکٹ کتاب کے لئے کیوں سطی بھیجا اور خط بھی لکھا مگر آج تک نہ کتاب آئی نہ ٹکٹ واپس کئے نہ خط۔

(۳) محض جھوٹ صریح کذب ہے وہ بھلا کسی کو مباحثہ کے لئے کیا بلائینگے ؟

(۴) سیالکوٹ میں جب مرزا قادیانی گیا تھا تو انہوں نے اور انکے مریدوں نے عوام میں جوش پھیلا کر مریدوں کے تمام سے اشتہار بازی کی تھی جسکا جواب مرزائیوں نے کچھ نہ دیا تھا کیونکہ عام شورش تھی۔

(۵) ندوہ کے ارکان انتظامیہ میں تو نہ تھا البتہ عام ہوا خواہوں میں تھے چنانچہ امرتسر کے جلسہ ندوہ میں انہوں نے تقریر بھی کی تھی۔

(۶) خدانخواستہ۔

(۷) یہی تو ہماری بیان کی دلیل ہے کہ شاہ صاحب کا طریق عمل حنفی مذہب کے مخالف ہے۔ حنفی مذہب میں ہے لا نکفر اهل القبلة (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے)

(۸) حضرت مجدد صاحب سرہندی کی طرف شاہ صاحب اپنی نسبت کر کے مجددی بنتے ہیں (وہ) لکھتے ہیں روز قیامت از شریعت خواہند پرسید از تصوف نخواہند پرسید" پس سوچ لو کہ شاہ صاحب کا قول صحیح ہے یا مجدد صاحب کا۔

(۹) یہی اس بات کی دلیل ہے کہ شاہ صاحب کا طریق عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے حنفی مذہب میں ہے کہ کفار کی نجاست اُن کے دلوں میں ہے بدن پر نہیں۔

(۱۰) مروجہ بیعت کی اول تو ضرورت نہیں اگر ہو بھی تو کسی ایسے شخص سے چاہیے جسکو دل میں توحید و سنت کی قدر ہو۔ شاہ صاحب موصوف تو اپنے اعتقادات اور طرز عمل میں حسب فتوے علماء حنفیہ اس قابل نہیں (دیکھو شرح فقہ اکبر) نماز تو ہر ایک نیک و بد کے پیچھے جائز ہے۔ جو لوگ اختلاف عقائد کی وجہ سے نماز کے عدم جواز کا فتوے دیتے ہیں اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق مفصل مضمون اہلحدیث کے کسی آئندہ پرچہ میں نکلیگا۔

۴ داخل غریب فنڈ

## مُسلمان

اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ۔ عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جا سکتا اس لئے ایک الگ رسالہ اس مضمون کا نکالا جائیگا جو خالص اسلام کی روشنی دکھلائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہ ہونگے بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول تردید ہوا کریگی۔ یہ رسالہ دفتر اہلحدیث امرتسر سے ماہوار شائع ہوا کریگا۔ اس کا نام مسلمان رکھا گیا ہے سردست قیمت سالانہ مع محصولڈاک ۱۲ حاکم غیر ہند سے ۲ ناظرین درخواستیں بھیجنے میں جلدی کریں۔ خاکسار ابو الوفا

## غریب فنڈ

| | |
|---|---|
| بقایا سابقہ | ۱۲ |
| آمدنی ہفتہ از عبدالغنی صاحب از جودھپور | ۲ |
| از فتوے فنڈ | ۴ |
| کل | ۱۸ |

ahmadimuslim.de

# اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کی ضرورت

گذشتہ سے پیوستہ

خیر قیامت کا تو کچھ ایسا خوف نہیں کیونکہ ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہے

لیکن افسوس زیادہ یہ ہے تو موحدوں کا ہے کہ کہیں ارد گرد اور ان کے رسم اور تماشا کو ہماری برباد ودینا اس ذکر دیں تو بڑی خرابی یہ لازم آئیگی ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم + نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

تو اس کے بچاؤ کی صورت کوئی ایسی ہونی چاہئے کہ جسمیں عوام جہلا جس طرح دام تزویر میں محبوس ومقید ہیں نکلنے نہ پاویں اسوجہ سے بالذات بالتبع اور حقیقت مجاز ان چار لفظوں کو اوٹ اور پردہ نہایت ہی مناسب اور موزون سمجھا بس یہی وجہ ہے کہ جب کوئی بڑے سے بڑا موحد ٹھوکر دینے لگتا ہے جبٹ یہ بالذات اور بالتبع اور حقیقت۔ مجاز جیسا موقع پیش آتا ہے گانے لگتے ہیں جی ہاں ہم تو مجازاً کہتے ہیں بالحقیقت نہیں سمجھتے اور بیرا مقصود تو بالتبع ہے بالذات نہیں کہتے۔ بھلا اس قسم کی مکاری اور شعبدہ بازی کل قیامت کے دن احکم الحاکمین کے اجلاس میں کام آویگی؟ حاشا ثم حاشا آہ افسوس اسی دن کے لئے سرور کائنات فخر موجودات رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے پیارے اصحاب کو نصیحت کیا کرتے تھے لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم فانما انا عبدہ ورسولہ (بخاری) یعنی مجھے حد سے زیادہ نہ بڑھا دیجیو جیسے نصاریٰ نے ابن مریم حضرت عیسیٰ کو حد سے بڑھا دیا پس ہم تو اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور کبھی اس طرح فرمایا کرتے لا تفضلونی علی موسیٰ (بخاری) یعنی حضرت موسیٰ پر مجھے فوقیت مت دو۔

اللہ اللہ آنحضرت کی ایسی دوراندیشی ومایسی بلند خیالی کہ اپنے اصحاب کبار کو ایسی پاک نصیحت اس خیال سے فرماتے رہے ہیں ہماری پیاری امت اگلی اہل کتاب کی طرح شرک وکفر کے مہلک عارضہ میں مبتلا نہ ہو کہ جس سے انپر جنت کی دائمی عیش وعشرت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے ؎

بادۂ رحمت سر سبز او عیش + بر تربت آل دچار یار ش

لیکن آپ کی خیر خواہ امت نے بدنصیب اہل کتاب کے محدود شرک سے بھی آگے بڑھ کر کئی گونہ نمبر بڑھا دیا ہے حاشا۔ پس امت ہو تو ایسی ہو۔ اسپر بھلا کس منہ سے اپنے اخبار مہنو دا در یہود اور نصاریٰ پر لعنت اور ملامت کو جائز سمجھتے ہیں بلکہ خود بدولت ایسے ناگفتہ بہ مہلک شرک وکفر کے عارضہ میں مبتلا ہو کر جان بلب ہو رہے ہیں ؎ برین عقل ودانش بباید گریست۔

مجھکو ہنسی تو اس بات پر آتی ہے کہ باوجود ایسے ایسے ناپاک عقائد کے اہل قبرہ۔ شرکیہ۔ بدعیہ۔ اباحیہ ہونے کے عوض اپنے کو حنفی بتاتے ہیں تو اس کے جواب میں سوا اسکے اور کیا کہا جا سکتا ہے ؎ برعکس نام نہند زنگی کافور۔

اور ساتھ ہی اس کے طرفہ تماشا یہ ہے کہ بڑے تپاک سے عشق محمدی اور شوق احمدی کا دم بھرتے ہیں اور وجد اور کیفیت کی صورت میں آکر گھوم گھوم کر اور جھوم جھوم کر یہ اشعار بھی پڑھتے ہیں ؎

ما عاشقانِ جلوۂ روئے محمدیم + دلبستگانِ رشتۂ موئے محمدیم

ما را شمیم پیرہن کس عزیز نیست + دلدادگان نکہت دبوئے محمدیم

آب حیات خضر بکام دلم چہ سود + ماتشنگان آن لب جوئے محمدیم

اور عشق محمدی اور شوق احمدی کی حجت دیکھیو تو سبحان اللہ رسول اللہ کے فرمودہ سے صریح انکار۔ آں جناب فیضمآب تو یہ ارشاد فرماتے ہیں لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت یعنی کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھیراؤ اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جاوے اور مدعیان عشق محمدی کا یہ گندہ فہم اور پلید خیال کہ شرک وکفر کو عین ایمان سمجھتے ہیں اور اپنے زعم فاسد اور باطل میں اسی کو توحید اور سچی مسلمانی تصور کرتے ہیں۔ ذرہ انصاف تو کیجئے وہ ان کا دعوے اور یہ دلیل لعبد ہ؟ ان کچھ بھی لگاؤ ہے لا حول ولا قوۃ۔

پس ہمارے معزز ناظرین جبکہ پیارے اسلام کی ایسی نازک حالت ہے اور اسوقت اسلام کی وہی حالت نمایاں ہو رہی ہے جیسے حضور انور صلعم کے مبعوث ہونے کے قبل تھی اسوقت شرک وکفر سے ہر گلی کوچہ اسطرح معمور ہو رہا تھا کہ توحید بیچاری کی ہستی ذرہ کا نام تک باقی نہ تھا جسکو مولوی الطاف حسین حالی نے یوں لکھا ہے ؎

قبیلہ قبیلہ کا بت اک جدا تھا + کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا

یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا + اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

لیکن اسوقت تو خدا کی خاص دستگیری یہ ہوئی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپکی مسیحائی علاج نے جنکو شرک وکفر مہلک عارضہ نے اپنا کھلونا بنا رکھا تھا بکو جب سے صبح وشام کا مہمان بنا دیا تھا ہر کو اس طرح چنگا کر کے شراب توحید سے مست سرشار کر دیا کہ ہنوز انکا نام نامی اسم گرامی حدیث کی کتابوں میں زندہ ہے اور الی یوم القیامۃ زندہ رہیگا۔

آپ پھر آنحضرت کی رحلت کے زمانہ دراز کے بعد ہی کہنہ عارضہ دشرک و کفر) نمودار ہوکر لوگوں کی ہڈیوں تک پہونچکر ناسور کی شکل پیدا کردی ہے کہ جس سے زیست آنحضرت کی امید نہیں معلوم ہوتی ہے -

کیا سمجھئے کہ یہ عارضہ فی حد ذاتہ متعدی ہو تو ازالہ کے بہت حفظ ما تقدم یہ امر ضروری اور لابدی ہے کہ اپنی توحید و ایمانی صحت کے لئے کوئی مقویات کا استعمال رکھنا چاہیئے تو ہماری تحقیق قاصر اور تشخیص ناقص میں ہر ہفتہ اہلحدیث پرچہ کے مطالعہ کے برابر کوئی چیز مفید تر نہیں -

خادم الطلبہ غلام رسول حنفی تکیہ شاہ ارزاں - پٹنہ

## ابو سعید قبر

گذشتہ سے پیوستہ

(اور تم کہتے ہو کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وہابیہ جنکی بار بار سند لاتے ہیں وہ بھی ایسا ہی کہتا ہے بلکہ اس سے زائد فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ کوئی حنفی بادہ فہم ولفظ کا نہیں سکتے ہیں حجۃ الہند شاہ ولی اللہ صاحب کا یہ مسلک نہیں ہے اور نہ وہ اسکو جائز سمجھتے ہیں انتباہ میں بذیل اذکار واشغال چشتیہ طواف کو عمل کشف قبور میں رسالہ عزیزیہ سے عبد العزیز چشتی کے نقل فرمایا ہے چونکہ بنا اس کتاب کی اوپر ذکر سلاسل واذکار و اوراد صوفیہ بطلان رد وطرد اس کے ہے اور ہر کسی چیز کا ذکر دلیل اسکی مقبولیت کی نہیں ہو سکتی ہے شاہ صاحب کا جو مسلک خاص ہے اسکو حجۃ اللہ البالغہ میں ذکر فرماتے ہیں غور سے سنو! محدث دہلوی فرماتے ہیں - صدق رسول اللہ صلعم حیث قال لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہم قالوا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن الآن اصفکم ما احدثہ منافقوا امۃ من وجوہ الشرک واغضبوا قلبہ صیہ وضیقوا صدر حامل وحیہ فقد راینا رجالا فی ضیفی المسلمین یتخذون الاحبار والرہبان اربابا من دون اللہ یحولون حول قبورہم ویحجون الی قبورہم واثارہم واتلالہم کما کان الیہود والنصاری یفعلون کذلک انتہی یعنے آنحضرت نے سچ فرمایا ہے کہ تم اپنے پہلوں کی چال چلوگے بالشت بالشت بھر - ہاتھ ہاتھ بھر یہاں تک کہ اگر وہ سوراخ میں گوہ کے گھسے ہونگے تو تم بھی ایسا ہی کروگے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہود ونصاری کی چال چلینگے تو آنحضرت نے فرمایا کہ پھر کون ہیں جو انہی کی چال چلیں گے اس حدیث کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ تم سے بیان کرتا ہوں جو اس امت کے منافقوں نے وجوہ شرک کے پیدا کرکے انکی وحی کے قلب میں غصہ دلایا اور اس کے حامل وحی کے صدر کو تنگ کیا - میں نے بہت مردوں کو دیکھا جو مسلمانوں کے بھیس میں ہیں انہوں نے اپنی مولویوں اور درویشوں کو سوائے خدا کے رب بنالئے ہیں وہ لوگ انکی قبروں کے گرد گھومتے ہیں یعنی طواف کرتے ہیں اور ان کے آثار و اطلال اور قبروں کا حج کرتے ہیں جیسا کہ یہود ونصاری کرتے ہیں شاہ جی تم نے دیکھا کہ حضرت حجۃ الہند تمہاری کیسی تکذیب کرتے ہیں اور اسی مضمون کی جو انتباہ میں بعض پیرزادوں سے منقول ہے کیسی تردید فرما رہے ہیں اور طواف قبور کو گور پرستی و شرک فرما رہے ہیں اور قبر کی طرف حج کرنیوالوں کو (یعنی دور سے سفر کرکے زیارت قبر کے لئے جانا اور قبر کا طواف کرنا اور قبر کا بوسہ لینا وغیرہ وغیرہ اعمال شرکیہ وبدعیہ جو گور پرست کرتے ہیں) یہود ونصاری کی چال چلا کر ان کے کرنیوالوں کو منافق فرماتے ہیں شرم کرو کیا اپنے استاذ دادا وشیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی وہابیہ کہو گے نمک خوردن ونمکدان شکستن اسی کو کہتے ہیں اور مولوی موسیٰ کا قول جو تم نے نقل کیا ہے انکا قول کس شمار میں ہے جس اجتہاد پر اس مسئلہ کی مولوی موسیٰ نے بنا رکھی ہے وہ اجتہاد انکا غلط ہے لم یذہب الیہ احد من سلف الامۃ اگر شارع علیہ السلام کی طرف سے حیلولت قبر کی درمیان زائر اور مزور کے غیر معتبر ہوتی تو آنحضور کا یہ ارشاد وسرا ارشاد کیوں ہوتا ولا قبرا الا سواہ یعنی نہ چھوڑے کسی قبر کو مگر اسکو برابر کرے اس صورت میں حسب فہم وتعلیل مجتہد موسے کے اس تسویہ قبر میں جو کچھ ایذا وتکلیف مردہ کو متصور ہے انکا عشر عشیر قبر پر تکیہ کرنے اور قبر پر چلنے اور اسپر بیٹھنے میں نہیں ہے حالانکہ ان سب کی ممانعت سنت میں موجود ہے پس تعلیل مولوی موسے کی کہ حیلولت قبر درمیان زائر ومزور اعتبار نہ دہ بے اعتبار ہوگی علاوہ اس کے یہ قول مولوی موسے کا آپکے نزدیک بھی مردود ہے کیونکہ آپ اسی مضمون بوسہ میں لکھتے ہیں (اب یہ بھی واضح ہو کہ بوسہ قبر کے متعلق جو مراد عیسے نہ تھا اور نہ ہے کہ بوسہ قبر علی الاطلاق وعلی العموم جائز ہے) اور مولوی موسے کے تحریر سے عموماً اسکا جواز مفہوم ہوتا ہے اور نیز جتنی عبارتیں آپنے متعلق بوسہ قبر کے نقل کیں ہیں ان سب کا قول بھی مولوی موسے کے خلاف ہے - کما عرفت فیما تقدم -

باقی دارد

ahmadimuslim.de

# فتاوے

س نمبر ۹۳ ـ زید مسلمان متقی ہے وہ اگر مشرک و بدعتی دکاندار ہندو کے یہاں کا کھانا کھالیوے تو ایمان میں اس کے خلل آتا ہے یا نہیں۔ اگر کھا دے تو ساتھ کراہیت کے یا بلا کراہت کے۔ اس کے علاوہ ہندو کی کن کن قوموں کے یہاں کھا وے اور کن کن قوموں کے یہاں نہ کھاوے جن جن کے یہاں کھانا چاہئے اور جس جس کے یہاں نہ کھانا چاہئے نام بنام اقوام کے تحریر فرما دیں (شیخ محمد عبدالستار اڈا ابراہیم پور ڈاکخانہ دلی پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۹۳ ـ جس قوم اور جس شخص کے برتن اور ہاتھ پاک صاف ہوں اس کے ہاں سے کھانا جائز ہے جس کے ناپاک ہوں ناجائز ہے خواہ نمازی بھی ہو۔

س نمبر ۹۴ ـ زید اپنے تئیں سید و آل رسول کہتا ہے۔ مگر کوئی خصلت و بو سید کی نہیں پائی جاتی اور مشرک و بدعتی ہے۔ تارک الصلوٰۃ و تارک الصوم ہے اور عالموں فاضلوں کو چٹریا کے بہنڈوا کہتا ہے۔ اگر اس کو ہدایت کرے یا ہدایت کیواسطے بلا دے تو کہتا ہے جاؤ تمہیں کو بھی شہور بجر کر کے لو ہمیں جنت کو جانا ہمیں دوزخ میں جاویںگے ایسے سید کا ادب تعظیم کرے یا کہ نہیں اور نماز جنازہ پڑھے یا نہیں اور مقابر مسلمانوں میں دفن کرے یا نہیں اور دوستی و توہین ایسے سید کی کرنا روا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴ ـ ایسا آدمی نہ سید ہے نہ اسکی کوئی تعظیم ہے بلکہ اس کے ایمان میں خلل ہے اگر ایسی توہین لفظ کہنے کے بعد اس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا ہے تو جنازہ اس کا جائز ہے نہیں تو نہیں۔ حدیث شریف میں ہے من ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه یعنی جو بداعمالی کیوجہ سے پیچھے رہیگا وہ نسب کیوجہ سے آگے نہ بڑھ سکیگا۔

س نمبر ۹۵ ـ زید کے کل متعلقہ اہل بیت داخل خانہ پچیس آدمی عورت مرد ہیں۔ کیا ایک گائے قربانی کرنے سے سب کو ثواب برابر ہے یا کہ بیسیوں اور پچیس آدمیوں کا کار بار کھانا پانی لین دین سب ایک ہی میں ہے۔ اور سب کا ولی زید ہے سب کی طرف سے ایک گائے یا ایک بکرا کافی ہے یا کہ ہر ایک کی طرف سے ایک بکرا یا گائی کا ساتواں حصہ ہونا چاہئے اگر ہر ایک کی طرف سے تو تین گائے سالم اور چار بکرا ہو تب ہر ایک کی طرف سے قربانی پورے طور سے ہوتی ہے۔ اب آپ یہہ فرمائیے زید سب کا ولی ہے تو ولی ہی پر قربانی واجب ہے یا کہ سب پر۔ اگر ولی ہی پر واجب ہے تو قربانی کا ثواب ولی ہی کو ہوگا۔ اور ولی کے کل ذمہ دار ثواب سے محروم رہیں یا انکو بھی ہوگا (ایضاً)

ج نمبر ۹۵ ـ قربانی کا حکم سب پر ادا ہو جائیگا کیونکہ ایک خانہ پر ایک ہی قربانی ہے اگر زید کے سوا دوسرے بھی کرنا چاہیں تو بغرض تحصیل ثواب کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۹۶ ـ زید کہتا ہے کہ قبر میں تختہ یا لکڑی عرف بنگا اتنے اوپر میت سے رکھو کہ اگر میت اٹھ کر بیٹھے تو تختہ سر میں نہ لگے اور بکر کہتا ہے کہ میت سے اتنے اوپر تختہ رکھو کہ میت کی بدن تختہ میں نہ چھو جائے۔ اب زید حق کہتا ہے یا کہ بکر دونوں کی تفصیل عنایت ہو۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۶ ـ زید اور بکر دونوں کی باتیں بے ثبوت اور بے دلیل ہیں۔ کسی آیت یا حدیث میں اس قسم کا ذکر نہیں آتا۔ کہ اتنا اونچا تختہ رکھنا چاہئے۔

س نمبر ۹۷ ـ زید کہتا ہے کہ اگر گائے میں سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں۔ تو بہت زبردست اور بھاری گائے ہو تب شریک ہو کر قربانی درست ہوگی ورنہ نہیں یعنی اتنی بڑی ہو کہ سات آدمی کا بوجھ اٹھا سکے اگر ساتوں کو نہ اٹھا سکے تو اسکی قربانی نہ ہوگی۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۷ ـ اس کا ثبوت بھی قرآن و حدیث میں نہیں ہے بلکہ عام حکم ہے کہ جس قسم کی گائے ہو سات کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے البتہ عیب دار نہ ہو۔

س نمبر ۹۸ ـ زید قربانی کی کھال کی قیمت گائے کی قیمت میں دیا جسکی قربانی کی ہے اب زید کی قربانی درست ہوئی یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۸ ـ زید نے جس قربانی کی کھال گائے کی قیمت میں دی ہے۔ وہ قربانی تو ہو گئی البتہ گائے کو حصے ہیں، انکی قربانی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس نے کوئی چیز اپنی پاس سے حصے میں نہیں دی اور اگر اس سوال کا مطلب کچھ اور ہے تو واضح کر کے لکھو۔

س نمبر ۹۹ ـ زید اگر میت کی طرف سے قربانی کرے تو قربانی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں اور وہ گوشت قربانی کا جو میت کی طرف سے ہے گیئی زید کو کھانا روا ہے یا نہیں یا کہ تصدق کرے شرع شریف میں کیا حکم ہے! (ایضاً)

ج نمبر ۹۹ ـ بموجب حدیث شریف پہونچتا ہے اور وہ خود بھی کھا سکتا ہے جیسے اپنی قربانی کو کھا سکتا ہے۔

س نمبر ۱۰۰ ـ زید اپنا عقیقہ خود کیا اب زید کو اپنے عقیقے کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں اور زید کے ماں باپ و دادا دادی و نانا نانی و دیگران سب کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً) ج نمبر ۱۰۰ ـ سب کھا سکتے ہیں مثل قربانی کے جائز ہے

# انتخاب الاخبار

دہلی کی قوت برق مہیا کرنیوالی کمپنی کے ایک یوروپین انجینیر کو دو ہزار روپے کے برقی تار خورد برد کرنے کی پاداش میں ۹ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

پایہ تخت روس کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ٹرکی و ایران کی سرحدی کمیشن نے بباعث عدم موافقت رائے فی الحال کارروائی ملتوی کر دی ہے اور اوس کے ممبر اپنی اپنی گورنمنٹوں سے مزید ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں۔

قسطنطنیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی فوج نے ہنوز مقام سوج بلاغ کو خالی نہیں کیا۔ فاضل پاشا سے تخلیہ کو حکم بھیجا گیا تھا کہتا ہے کہ جب تک ایران کی طرف سے سنیوں کی حفاظت کی ذمہ داری نہ کی جائیگی۔ یہاں سے نہ ہلونگا۔

مراکو میں فرانسیسی فوج اور قبائل مراکو کے مابین ہنوز لڑائی جاری ہے۔ ۲۹ جنوری سے فرانسیسی فوج کے ۵۰ آدمی ہلاک ہو گئے جنمیں ۶ افسر تھے اور ۱۰۷ مجروح ہوئے۔

سفرائے دول یوروپ نے سلطان المعظم سے درخواست کی تھی کہ تجارت اور ڈاک کے جہازوں کی آمد و رفت کیلئے آبنائے دانیال دن کی طرح رات کو بھی کھلی رکھے مگر یہ التماس سلطان نے منظور نہیں کیا۔

اخبار ترجمان حکومت راوی ہے کہ آجکل سلطان المعظم حجاز میں تعلیم کی اشاعت پر بہت متوجہ ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں چند ابتدائی و ثانوی مدرسے اور ایک مدرسہ عالیہ قائم کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ایک مدرسہ حضرت حمزہ کی مسجد کے قریب قائم ہوا ہے۔ حجاز کے دیگر مقامات میں بھی مدارس قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

مراکو کے علما اور امرا نے بالاتفاق مولائے حفیظ کو یہ صلاح دی ہے کہ مراکو اور ٹرکی کے درمیان از سر نو اتحاد پیدا کیا جائے۔ مولائے حفیظ نے اس غرض سے اپنا ایک قائم مقام قسطنطنیہ کو روانہ کیا ہے۔

پایہ تخت روس میں ایک سرکاری مراسلہ بدین مضمون شائع ہوا ہے کہ روس و ٹرکی میں جنگ ہونے کی افواہ بالکل بے بنیاد ہے اور دو سلطنتوں میں نہایت دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ روس نے سرحد پر کوئی غیر معمولی جنگی کارروائی نہیں کی۔

فوج کے چار مسلمان فوجی افسر آئندہ موسم گرما میں حضور ملک معظم کی اردل کے لئے روانہ ولایت ہونگے۔ رسالدار میجر محمد امین خان۔ رسالدار ظہیر اللہ خان۔ صوبہ دار میجر سرفراز خان۔ اور صوبہ دار میجر طرہ باز خان۔

ریلویز کا نامہ نگار طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ ایک تنگ گلی کے اندر شاہ معظم کی موٹر گاڑی کی چھت پر دو بم کے گولے پھینکے گئے۔ پہلا گولا ہوا میں پھٹا اور دوسرے سے تین سوار مرے اور شاہی موٹر بان اور چند اور آدمی زخمی ہو گئے۔ شاہ معظم اسوقت موٹر گاڑی میں نہ تھے۔ بلکہ پیچھے کچھ فاصلہ پر ایک گاڑی میں تھے اور محل میں بحفاظت تمام پہنچ گئے ہیں۔ ملزموں کی تلاش کی کوشش بے سود ثابت ہوئی۔

سینٹ پیٹرز برگ میں ایک کورٹ مارشل نے ۹ مفسدوں کو جو حال ہی میں گرفتار ہوئے تھے سزائے موت دی۔ ان میں دو عورتیں اور ایک اطالی اخبار نویس کال ہیلنو نامی ہے۔

۲۵ فروری کو ۹ بجے شب کے ۱۰ پٹھانوں کا ایک غول شہر پشاور کے اسٹیشن میں داخل ہوا اور پارسل آفس وغیرہ میں گھس گیا۔ اور بندوقیں دکھا کر روپیہ مانگا۔ پارسل کلرک کے گلے میں رسی باندھ دی۔ اس کے بعد اسٹیشن ماسٹر کے دفتر میں گئے مگر صرف ۵۵۰ روپے ان کو مل سکے۔ یہ لوگ مسلح تھے۔ اسٹیشن ماسٹر شنکر پرشاد اور ایک چوکیدار زخمی ہوا۔ ریلوے پولیس نادار تھی۔ شہر کی پولیس کو آتا دیکھکر یہ لوگ بھاگ گئے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی مینجنگ کمیٹی نے ۲۰ فروری سے معائنہ حساب کتاب کے لئے ایک محرر پچیس روپیہ ماہوار کا مقرر کرکے عام اشتہار دیدیا ہے کہ جو صاحب انجمن کے حساب کتاب کا معائنہ کرنا چاہیں وہ ہر روز صبح کے ۷ بجے سے ۹ بجے اور شام کے ۴ سے ۸ بجے تک دفتر انجمن میں آکر بخوبی معائنہ کر سکتے ہیں اور محرر مذکور انجمن کے حساب کی کتب ان کے سامنے پیش کریگا۔ بالفعل یہ انتظام ایک ماہ کے لئے ہوا ہے۔

جنرل ڈکا خیل کی نسبت افواہ ہے کہ عنقریب واپس آئینگے۔

چین کی شہنشاہ بیگم نے ایک فرمان جاری کیکے صوبہ نیگرڑی میں چینی فوج کی از سر نو ترتیب کرکے اس کو ایسی قواعد دان اور لائق بنا دینے کا حکم دیا ہے جیسی آجکل یوروپین سلطنتوں کی فوج ہے۔

انگلستان اور سلطنت متحدہ امریکہ میں ایک ثالثی عہدنامہ کے اقرار و پیمان ہو رہے ہیں کہ آئندہ ان دونوں سلطنتوں کے تنازعے جنگ سے نہیں بلکہ پنچایت سے طے ہوا کرینگے۔

مسٹر جسٹس گرجی جو ایک معزز بنگالی برہمن خاندان سے ہیں انہوں نے باوجود خاندانی مزاحمت کے اپنی بیوہ لڑکی کا دوسری مرتبہ نکاح کر دیا ہے۔ لڑکی کے پہلے سسرال والوں نے بہت کوشش کی اور عدالت تک بھی پہنچے مگر ایک پیش نہ گئی مسٹر گرجی ۱۰ اپریل کے اخیر میں انگلستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(موضع سوکل ضلع لاہور میں ایک جاٹ برنام سنگھ۔ مسلمان ہو کر غلام نبی بنا۔)

ahmadimuslim.de

## مومیہ

...نزلہ ... ضعف ... کو کتب ... تو ... ۴ ... مقوی دل ... گردہ و مثانہ۔ کمزور ... سینے کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے۔ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں :-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم و دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ)

قیمت ایک ماہ دوماشہ صرف عہ مع محصول ڈاک وغیرہ

### یوسفی سرما

بچپن کی غلطیاں کا مستعمل علاج اور مجرب نسخہ ہے اذکار رفتہ احباب منگوا کر استعمال کریں اور فائدہ اٹھاویں قیمت صرف عہ مع محصول ڈاک وغیرہ

### جبوب قبض کشا

ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور۔ قیمت ... مع محصول ڈاک

المشتہر

**مینجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ قلعہ امرتسر**

---

# فہرست کتب

## فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

**تفسیر ثنائی** پوری کیفیت اس تفسیر کو تو تفسیر ہذا کے دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کر دی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات جلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں لیسے کہ بائید و شائد تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ ساری تفسیر سات جلد ہیں جن میں سے پانچ جلدیں سردست طیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عا

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت عا

جلد سوم ،، مائدہ۔ انعام۔ اعراف ،، عا

،، چہارم ،، نحل ۱۴ پارہ تک ،، عا

،، پنجم ،، فرقان تک ،، عہ

ہر پانچ جلدیں یکجا لینے سے علاوہ محصول ڈاک ... خرید ... ہے

**فتوحات اہلحدیث** چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال و انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں۔ قیمت ۴ر

**دلیل الفرقان** بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

**حق پرکاش** آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں انکا مفصل اور مکمل جواب۔ قیمت ۸ر

**ترک اسلام** جناب دھرم پال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ قیمت ۶ر

**تغلیب الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ دھرم پال نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر

**ہر چہار حصہ مکمل** چاروں جلدیں یکجا ایک ساتھ خریدار سے ۴ر علاوہ محصول

**مباحثہ نگینہ** مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور ما بین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا۔ قابل دید ہے۔ ۶ر

**ادب العرب** صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب سمجھ اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

**مرقع دیانندی** اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے آریوں کے مباحثات کے متعلق معلومات کا ایک کافی ذخیرہ ہے قیمت ۲ر

**مباحثہ دیوریا** یہ مباحثہ مقام دیوریا ضلع گورکھپور مابین اہل اسلام و آریہ سماج ہوا تھا۔ قابل دید قیمت ۸ر

المشتہر

**مینجر مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر۔ کٹڑہ سفید**

باحب مولوی فاضل کے حسب الارشاد مطبع اہلحدیث امرتسر میں طبع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No. 352)

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

جلد ۵ نمبر ۱۹

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عـہ
والیان ریاست سے ... ... عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ
عام خریداروں سے ... ... ۱۶/۳
... ششماہی ... ... ۸/۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر مورخہ ۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

## امامت اور اقتدا

قابل توجہ علماء کرام

دل یکہ کند اقتدا قبلہ یکی امام دو

جس قدر حیرانی اس قائل کو اقتدا کرنے میں دو اماموں کی وجہ سے پیش آئی ہے اس سے زیادہ حیرانی آجکل مسلمانوں کو اقتدا کے مسئلہ میں پیش آ رہی ہے۔ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔ فرقوں کے اختلاف کے علاوہ ہر ایک شخص دوسرے کی اقتدا سے مانع ہے۔ اس دہکا پیلی کو دیکھکر کون ہے جسکے جو اسلام پر آٹھ آٹھ آنسو نہ روئے۔ کون دل ہے جو اہل اسلام کی حالت زار پر نہ پسیجے۔ آہ ان فرقوں اور اشخاص کے اس اختلاف کو دیکھنے والا باور کر سکتا ہے کہ یہ سب لوگ ایک رسول ایک خدا اور ایک کتاب کے ماننے والے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک فریق اسی آیت یا روایت سے استدلال کرتا ہے جس سے اسکا مخالف کرے تو وہ اس استدلال کو بڑی حقارت سے سنکر ہنسی کیا کرتا ہے۔

معروف لوگوں کا اختلاف اور ترک اقتدا تو اتنا تعجب انگیز نہ تھا کیونکہ اُن میں تو بعض اوقات فہم کی غلطی یا ضد نفسانی کا احتمال بھی ہو سکتا ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اس زمانہ کے متنبی مصنوعی مہدی۔ بناوٹی مسیح اور کرشن گوپال قادیانی دجال بھی باوجود دعوے چنیں و چناں کے اسی تہیہ کے چٹے بٹے نکلے۔ شروع زمانہ میں انکا عام دستور اور فتوے تھا کہ مخالفوں کے پیچھے اقتدا کرنا درست ہے مگر اب جو کسی قدر جال پھیل گیا تو جھٹ سے فتوے دیدیا کہ کسی مخالف کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ایسے روشن خیال طبع تو بربن بلا فدی۔

اس لئے میں مدت سے اس اختلاف کو سن سن کر دل ہی دل میں کڑھتا اور سوچتا تھا کہ آج مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ عبادت الٰہی میں بھی شرکت جائز نہیں جانتے تو اور کسی کام میں انکی شرکت کیونکر ممکن ہے۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے سوال کیا کہ رافضی۔ خارجی۔ نیچری۔ مرزائی وغیرہ فرقوں کا امام ہو تو اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ میں نے بعد غور و فکر اپنی دیانت کے مطابق اگر وہ واقع میں غلط ہو جواب دیا کہ درست ہے۔ اسپر بعض حاسدوں کو اور بعض سطحی لوگوں کا شور

بچانے کا ایک موقع ملا۔ گو میں انکی مخالفت کی تو چنداں پرواہ نہیں کرتا اس لئے کہ ایک تجربہ کار کا قول ہے ؎

سواد جمع الحساد داد فانہ * اذا حل فی قلب فلیس یحول

مگر چونکہ تحقیق مسئلہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اسلئے میں اپنی ناقص تحقیق اس مسئلہ (اقتدا) میں پیش کرکے اہل علم ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ اسکو بغور ملاحظہ فرماکر اپنی رائے (مخالف یا موافق) سے مجھے اطلاع بخشیں گے۔ آجکل عموماً یہ سوال ہوتا ہے کہ فلاں فرقہ یا شخص میں یہ عیب ہے اس لئے چونکہ اسکی اپنی نماز قبول نہیں تو ہماری اس کے پیچھے کیونکر ہوگی۔ میرے خیال میں یہ بھی ایک کم فہمی کی بنیاد ہے۔ پس ناظرین بغور سنیں کہ بعض امور نماز کے ارکان ہوتے ہیں یعنی اس کی ماہیت میں داخل ہیں ان کے سوا نماز کا وجود شرعی نہیں ہو سکتا۔ انکی تفصیل تو یہ ہے۔ نیت۔ قبلہ رو۔ قیام۔ قرأت۔ رکوع۔ سجود۔ قعدہ وغیرہ۔ انکے علاوہ بعض امور ایسے ہیں جنکو شروط کہتے ہیں یا موقوف علیہ۔ غرض وہ امور جن پر باوجود ارکان کی تمامیت کے نماز موقوف ہے جیسے وضوء۔ طہارت۔ ثیاب (کپڑوں کا پاک ہونا) وغیرہ۔ ان امور کی درستی سے نماز شرعی [illegible] ہے۔ ان کے علاوہ بعض امور ایسے ہیں جو بادی النظر میں قبولیت [illegible] علیہ ہیں یعنی ان کے نہونے سے نماز قبول نہیں ہوتی جیسے حسن الاخلاق وغیرہ وغیرہ۔ قرآن واحادیث اور بزرگان دین کے اقوال صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی کا تعلق اُن ارکان اور شرائط سے ہے تو ہے جنکا نماز کے وجود میں تعلق ہے لیکن ان امور میں مقتدی اور امام کا تعلق اور ربط نہیں جو قبولیت کے لئے موقوف علیہ یا شرط ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ملکر نماز پڑھیں دونوں اچھی طرح اپنے ارکان ادا کریں۔ مگر امام میں ایک بات ایسی [illegible] جو مانع قبولیت ہو بداعتقادی یا [illegible] جسکا ذکر حدیثوں میں آتا ہے جنکی مثالیں میں آگے چلکر بیان کرونگا اسوجہ سے امام کی نماز تو قبول نہ ہو مگر مقتدی کی نماز میں خلل نہ آئیگا۔

میں جانتا ہوں کہ میری یہ رائے سطحی خیال والوں کو ذرہ تلخ معلوم ہوگی۔ لیکن راسخ علماء اگر میری وجوہات سنیں گے تو انشاء اللہ میری رائے کو صحیح اور مرجح پاوینگے۔

اب میں ذرہ تفصیل سے عرض کرنا چاہتا ہوں پہلے دعوے کا ثبوت (کہ ارکان نماز میں مقتدی اور امام کا ربط ہے) دینے کی حاجت نہیں کیونکہ ہر ایک فرقہ کا وہ مسلم اصل ہے۔ تاہم بطور اتمام حجت تھوڑا سا عرض کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے الامام ضامن یعنی امام مقتدی کی نماز کا بھی ذمہ دار ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا فعل کرے جو نماز کے وجود پذیر ہونے کو مانع ہو تو مقتدی کی نماز کا نقصان بھی اسپر ہوگا۔ ایسا ہی اس حدیث کا مطلب ہے کہ امام اسی لئے مقرر ہوتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جاوے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا سجد فاسجدوا الحدیث (ابو داؤد واصلہ فی الصحیحین)

غرض اس مضمون میں سب کو اتفاق ہے کہ امام اگر کوئی رکن چھوڑ جائے تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوگی اس لئے اس دعوے کے متعلق مجھے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں نہ یہ دعوے متنازعہ ہے البتہ دوسرے دعوے میں کلام ہے۔ پس بہتر ہے کہ میں اسی کا ذکر کروں۔

قائم ہم کہتے ہیں اپنا دعوے پھر سنا دوں وہ یہ ہے کہ بعد تمامیت ارکان شرائط نماز امام میں کوئی امر مانع قبولیت ہے تو مقتدی کی نماز میں اسکا اثر نہیں ہو سکتا۔ اس دعوے کے ثبوت میں مندرجہ ذیل ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔

(۱) بموجب حدیث شریف بدعتی کی نماز قبول نہیں۔

(۲) دو مسلمان جو آپس میں لڑے ہوں انکی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۳) جس شخص کی امامت پر مقتدی بوجہ شرعی ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۴) جسکا لباس یا وجود پاک صاف ہونے کے حرام کمائی سے ہو اس کی نماز بھی قبول نہیں۔

(۵) غلام جو مالک سے بھاگا ہو۔ اسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۶) ماں باپ کے بے فرمان کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

غرض اسی قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے افراد ایسے ہیں کہ انکی نمازیں باوجود صحیح ہونے کے قبول نہیں ہوتیں مگر ان کے پیچھے پڑھنے والے کی ہو جاتی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک باب تجویز کیا ہے جسکا نام ہے باب امامۃ المفتون والمبتدع اس میں وہ حضرت حسن بصری کا قول لائے ہیں کہ صل وعلیہ بدعتہ یعنی بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کر اسکی بدعت اسکی گردن پر ہے تمہیں نقصان نہیں دیگی۔ سامیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محاصرہ کی حالت میں پوچھا گیا کہ باغی ہمکو نماز پڑھاتے ہیں اور ہم اُن کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم واذا

ahmadimuslim.de

اساؤا فاجتنبوا ساء تہم یعنی نماز لوگوں کے سب کاموں سے اچھا کام ہے پس جب وہ اچھا کام کریں تو اُن کے ساتھ ملجاؤ اور جب کوئی برا کام کریں تو اُنکی برائی سے دور رہو۔ حضرت حسن بصری اور امیر المؤمنین حضرت عثمان کے اس قول سے ہمارے دعوے کی دو طرح سے تائید ہوتی ہے ایک تو صریحًا یہ کہ بدعتی اور باغی کے پیچھے نماز جائز ہے حالانکہ اُنکی اپنی نماز قبول نہیں۔ دوئم یہ کہ مقتدی اُن کے پیچھے پڑھنے سے بوجہ شرعی کراہت کرتے تھے اسلئے بھی بوجب ہو رہے تھے اُنکی نماز قبول نہوگی تاہم دونوں حضرات نے اُنکی اقتدا کا حکم فرمایا۔

علیٰ ہذا القیاس باہمی ناراض مسلمانوں کے پیچھے بھی یہی حکم ہے کسی آیت یا حدیث سے منع ثابت نہیں ہوتا۔ نہ کسی امام یا مفتی نے یہ کہا ہے کہ ایک شخص ہو صحیح الاعتقاد ہو مگر لباس اُسکا حرام کمائی سے ہو لیکن پاک ہو تو بھی اُس کے پیچھے اقتداء درست نہیں۔ اس موقع پر بقول صاحب ہدایہ کی زبانی وہ فہرست بتاتا ہوں جنکے پیچھے نماز مکروہ لکھی ہے اُن میں بھی یہ لوگ نہیں ہیں جو ہم نے پیش کئے ہیں۔ صاحب ممدوح لکھتے ہیں:۔

یکرہ تقدیم العبد والاعرابی والفاسق والاعمیٰ وولد الزنا وان تقدموا جاز۔ یعنی غلام۔ دیہاتی۔ بدکار۔ اندھے اور حرامزادہ کو امامت کے لئے آگے کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر وہ خود آگے بڑھ جائیں تو انکے پیچھے بھی جائز ہے۔

اس کلام سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ اس فہرست میں ہمارے پیش کردہ اشخاص نہیں ہیں نہ کسی اور فقہ یا حدیث کی کتاب میں ملتا ہے کہ انکے پیچھے نماز جائز نہیں دوسری یہ کہ یہ لوگ بھی جنکے ساتھ اقتدا کرنا مکروہ لکھا ہے امامت کرا رہے ہوں تو انکے پیچھے بھی نماز جائز ہے اسکی دلیل میں صاحب ہدایہ نے وہی مشہور حدیث لکھی ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اس حدیث کی سند فردًا فردًا گو ضعیف ہے مگر حافظ زیلعی نے اس کی تمام سندات کو جمع کیا ہے جو اس قدر ہیں کہ یقوی بعضها بعضًا کی رو سے صحیح لغیرہ کے درجہ تک پہونچ سکتی ہیں۔

مجھے اس موقع پر امام ابوحنیفہ کا یہ قول یاد آتا ہے تو میں حیران ہو جاتا ہوں کہ ابھی آجکل کے حنفی کس امام کے مقلد ہیں؟ مشہور امام ابوحنیفہ سے تو انکو کچھ بھی نسبت نہیں اُن سے جب پوچھا گیا کہ اہل سنت کون ہیں تو انہوں نے اہل سنت کی تعریف بتلانے میں چار لفظ بولے کہ تفضیل الشیخین وحب الختنین وتری المسح علی الخفین وتری الصلٰوۃ خلف کل بر و فاجر جسکا مطلب یہ ہے کہ اہل سنت وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور عمر کو باقی صحابہ سے افضل جانے اور حضرت عثمان اور حضرت علی سے محبت رکھو اور موزوں پر مسح جائز جانے اور ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے (شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۳)

کیا اس امام کے مقلد و متبع وہ ہو سکتے ہیں جو بات بات پر بگڑیں اور فاسق فاجر تو الگ رہے موحدوں کے پیچھے بھی نماز ناجائز بتلادیں۔ الی اللّٰہ المشتکیٰ۔

اس موقع پر مجھے حافظ ابن حزم کا کلام بھی یاد آیا جو انہوں نے مسئلہ امامت کے متعلق عام قاعدہ کے طور پر فرمایا ہے۔

حافظ ممدوح ملل و النحل میں یہ لکھ کر کہ تمام صحابہ تمام تابعین اور تمام فقہاء فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل تھے۔ فرماتے ہیں:۔

ثم ما نعلم قط احدا من الصحابة الذين ادركوا المختار بن عبيد والحجاج وعبيد الله بن زياد وحبيش بن دلجة وغيرهم عن الصلٰوة خلفهم وهؤلاء افسق الفساق واما المختار فكان متهما في دينه مظنونا بالكفر (جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)

کہ صحابہ میں سے جس جس نے مختار بن عبید۔ حجاج ابن زیاد قاتل امام حسین اور حبیش بن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے نہ رکتے تھے حالانکہ یہ لوگ تمام دنیا کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے اور مختار پر تو کفر کا اتہام بھی تھا۔

یہ کہکر عام قاعدہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

قال تعالیٰ اجيبوا داعي الله فوجب بذلك ضرورة ان كل داع دعا الى خير من صلٰوة او حج او جهاد او تعاون على بر وتقوى ففرض اجابته وعمل ذلك الخير معه لقوله تعالى تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان وان كل داع دعا الى شر فلا يجوز اجابته بل فرض خلافه ومنعه

سب کی طرف پکارنے والے کی بات مانو پس ضروری ہے کہ جو کوئی کسی نیک کام کی طرف بلائے نماز ہو یا حج جہاد ہو یا کوئی اور نیک کام تو اس کی پیروی کرنی فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور جو کوئی برے کام کی طرف بلاوے اُسکی پیروی نہ چاہیئے۔ بلکہ اُسکا روکنا فرض ہے۔

حافظ ممدوح کے اس عام قاعدے کو دیکھئے جو انہوں نے مسئلہ اقتداء میں لکھا ہے اس عام قاعدے کا مفاد صاف ہے کہ نماز چونکہ ایک نیک کام ہے جو کوئی امامت کرائے اُس کے ساتھ پڑھ لینی چاہیئے اُس کے باقی افعال کو ہرگز نہ دیکھنا چاہئے۔

ahmadimuslim.de

کہ وہ کیا کرتا ہے اور کیا نہیں کرتا۔ یہ ہے عام قاعدہ ہمارے دعوی کا بہت بڑا مؤید ہے۔

بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس حد تک پہونچ چکے ہیں کہ ان کو کفر لازم آتا ہے بلکہ علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے اس لئے ان کی تو اپنی نماز جائز نہیں پھر ان کے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی؟ دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہونچایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بعض لوگ میرے اس فتویٰ سے تو سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کے پیچھے جب نماز جائز ہوگی تو ان کے فتوئے کفر میں بھی تخفیف آجائیگی۔ چنانچہ حیرانی سے مجھ اور میری تحریروں کو دیکھتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جو مرزا اور مرزائیوں کا ایسا مخالف ہے کہ مرزا کے ساتھ اس کی جانبازی بازی لگی ہوئی ہے وہ ان کے ساتھ ملکر نماز پڑھنے کا فتوے دیتا ہے۔ چنانچہ ابھی ست... اس لئے میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جواز اقتدا سے نہ میں ان کے اعتقادات کا مصحح ہوں نہ ان کے فتوے میں تخفیف ہوتی ہے۔ کیا امام بخاری نے جو بدعتی کے پیچھے اور حضرت عثمان نے باغیوں کے پیچھے جواز اقتدا کا فتوے دیا تو بدعتی یا باغیوں کی برائی میں کوئی تخفیف آگئی؟ ہرگز نہیں۔ اسی سوال کے دفعیہ کی طرف میں پہلے ہی اشارہ کر آیا ہوں اب اسی کو ذرا عقلی طور پر عرض کرتا ہوں۔ ذرہ غور سے سنئے!

ایک بات کسی چیز کی ماہیت میں داخل ہوتی ہے ایک چیز اس کی قبولیت کے لئے شرط ہوتی ہے۔ پس اگر اس کام کے ارکان ماہیت پائے جائیں تو وہ کام شرعی طور پر وجود پذیر ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اس کی قبولیت کے لئے کوئی امر مانع نہیں تو قبول بھی ہوتا ہے اور اگر کوئی مانع ہے تو قبول نہیں ہوتا بلکہ ضائع ہو کر ہباءً منثورا ہو جاتا ہے۔ پروردگار نے کفار اور مشرکین کے اعمال حسنہ کو حبط کے لفظ سے اظہار فرمایا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ حبط اور احباط وہی کام ہوتے ہیں جن کا وجود ظہور پذیر ہو کر ضائع ہوا ہو۔ پس وہ امر جو قبولیت کے لئے مانع ہے امام میں ہے تو اسی کے لئے ہی مقتدی میں ہے تو اس کے لئے ہے اس میں دونوں کا کوئی ربط و ضبط نہیں۔ نہ اس میں مقتدی امام کی نماز کو قبول کرانے کا ضامن ہے نہ امام مقتدی کے لئے متکفل۔

پس محل بحث صرف یہ امر ہے کہ امام کی نماز بعد تمامیت ارکان کے اگر کسی وجہ خارجی سے قبول نہ ہو تو مقتدی پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ میری ناقص تحقیق میں مقتدی پر کوئی اثر نہیں۔ اگر کسی صاحب کے علم میں اس کے خلاف کوئی دلیل ہو تو مجھے اطلاع فرماویں۔

کسی خبطی نے اخبار اہل فقہ میں ایک مضمون میرے اس دعوے کے برخلاف شائع کر دیا ہے اس نے اس مضمون میں جسقدر بے سمجھی سے ٹھوکریں کھائی ہیں اس کے واقف حال اصحاب کی نظروں میں تو کوئی امر مستعجب نہیں۔ ایام طالب علمی سے جو لوگ اس کے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس بیچارے کو فہم و فراست کا کبھی حصہ ملا ہی نہیں اسے اتنی بھی خبر نہیں ہوتی کہ میں نے کہنا کیا ہے اور کہتا کیا ہوں۔ اس سے پہلے بھی اس نے ایک مضمون میرے برخلاف لکھا تھا تو جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا تھا کہ وہ بڑا گدھا ہے میں نے اسے کہا کہ تم مت لکھو تم اس کے اہل نہیں۔ ناظرین کی تضیع اوقات کے خیال سے اس کے تمام ہفوات کو تو میں نہیں چھیڑتا کیونکہ اس کی تحریر میں تمہید طویل اور وسیع خراشی میں حد سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ مندرجہ ذیل شعر کا سماں باندھ دیتی ہے۔

جزی ربہ عنی عدی بن حاتم ❊ جزاء الکلاب العاویات وقد فعل

ال بطور مشتے نمونہ از خروارے ایک آدہ مثال بتلاتا ہوں۔

آپ حضرت حسن بصری کے قول مذکورہ بالا کا جواب دیتے ہیں کہ خواجہ حسن بصری نے جو بدعتی کے پیچھے نماز جائز بتلائی ہے اس سے بدعت حسنہ مراد ہے۔ پھر اس بدعت حسنہ کی مثال نماز تراویح بتلا کر آخر میں کہا ہے کہ ایسے امام بدعت حسنہ کرنیوالے کے پیچھے اقتدا کی جائے تو جائز ہے گو **خلاف اولیٰ ہے** (اہل فقہ ۸ محرم صفحہ کالم ۳)۔

اب ناظرین ذرہ غور سے دیکھیں کہ اس خبطی نے کچھ سوچا ہے کہ اس تحریر کا اثر کہاں تک پہونچا اور نتیجہ کیسا سفر نکلا؟ سنو! ہم بتلاتے ہیں کہ اس تحریر کے مطابق اس کے باپ کے پیچھے بھی نماز پڑھنا اچھا نہیں کیونکہ نماز تراویح وہ بھی پڑھتا ہے اس لئے کہ اس کی اس تحریر سے دو باتیں ثابت ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ تراویح بدعت حسنہ ہے دوسرے یہ کہ بدعت حسنہ کرنے والے کے پیچھے ترک اقتدا (نماز نہ پڑھنا) اولیٰ اور افضل ہے جس کے معنے صاف ہیں کہ جتنے لوگ تراویح پڑھتے ہیں ان سب کے پیچھے ترک اقتدا افضل ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فضول کے پیچھے اقتدا کرنا چاہئے جو تراویح کو سرے سے جواب دئے بیٹھے ہیں بہت خوب

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا ❊ مل گئی اے دل تجھ کو ذرا غیرت کی سزا

بعض خبطی گھبرا کر اس دعوے پر یہ آیت پیش کیا کرتے ہیں جیسے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ لَا یَنَالُ عَہْدِی الظّٰلِمِیْنَ - اس سے پہلے مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم سے خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تجھکو امام بناؤنگا انہوں نے عرض کیا کہ میری اولاد کو بھی امام بنائیو - خدا نے فرمایا ظالموں کو یہ منصب نہیں پہونچیگا - کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گمراہ شخص امامت کے لائق نہیں - اسلام کی حالت کیسی کچھ قابل رحم ہے کہ اس کے علماء اس کے جاننے کے مدعی بھی اسکو نہیں جانتے - ان کے خیال کے مطابق حضرت ابراہیم کی دعا کا مطلب یہ ہوا کہ خداوندا میری اولاد کو بھی کسی مسجد کا امام بنائیو - واقعی دعا تو بڑی ضروری اور زبردست ہے پھر ساتھ ہی اس کے حضرت ابراہیم کی اولوالعزم طبیعت کے مناسب حال بھی - کیوں نہو المرء یقیس علی نفسہ ؎

اُس نے لف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی + اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

اسکا جواب ہم کئی ایک دفعہ دے چکے ہیں کہ امام کا لفظ تین معنوں میں آتا ہے (۱) نبوت (۲) خلافت حکومت (۳) امامت صلوۃ - ان سب معانی کی ماہیات الگ الگ ایک دوسرے سے متبائن ہیں ایسے مواقع میں علم اصول کا قاعدہ ہے کہ لفظ کو یا تو ان سب معانی میں مشترک کیا کرتے ہیں یا حقیقت مجاز مانتے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے یہ کہتے ہیں کہ الحقیقۃ والمجاز اولیٰ من الاشتراک (مسلم مسلم وغیرہ) یعنی حقیقت مجاز کہنا مشترک کہنے سے اچھا ہے - حضرت ابراہیم کی دعا میں جو امر مطلوب ہے وہ امامت نبوت ہے یعنی اسکا مطلب ہے کہ خداوندا امامت نبوت جیسی مجھکو مرحمت ہوئی ہے میری اولاد کو بھی مرحمت ہوا کرے چونکہ اولاد کا لفظ جمع کا صیغہ تھا حالانکہ اولاد ابراہیمی میں سب لوگ منصب نبوت کے اہل نہوسکتے تھے چنانچہ فرمایا وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ اس لئے جناب باری نے فرمایا کہ منصب نبوت ظالموں یعنی بے فرمانوں کو کسی طرح نہ پہونچیگا - اب ظاہر ہے کہ اس آیت کو امامت صلوۃ سے کوئی تعلق نہیں - اہل علم جانتے ہیں کہ سلب حقیقت سے سلب مجاز لازم نہیں آتا - کیا یہ لازم ہے کہ ہم کسی مقام میں شیر (درندہ) کی نفی کریں تو بہادر کی نفی بھی ہوجائے - واللہ ایسے اقوال کے قائل کو تو فتوے نویسی سے پہلے اپنے دماغ کا علاج کرانا مقدم ہے - ناظرین کے ملال طبع کے خوف سے میں اتنے ہی پر قناعت کرتا ہوں - اور اپنا ما فی الضمیر پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ میں ارکان صلوۃ میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ان دونوں کا کوئی تعلق نہیں سمجھتا - اس لئے جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان نماز ادا کرتا ہے اسکے پیچھے اقتدا کرنا میں جائز جانتا ہوں - گو اعتقادی فتور کیوجہ سے امام کی نماز قبول نہو تاہم مقتدی کی قبول ہوجائیگی

یہی مطلب اس حدیث کا ہے جسکو امام بخاری نے روایت کیا ہے فان اخطأوا فلکم وعلیہم یعنی امام اگر قصور کرینگے تو یہ گناہ انپر ہوگا تمہاری نماز ہوجائیگی ایک حدیث میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواز اقتدا کی انتہا خود اپنے الفاظ میں بیان فرمادی ہے صلوا معہم ما صلوا القبلۃ (ابو داؤد) یعنی جبتک امام قبلہ کی طرف نماز پڑھیں اُس کے ساتھ پڑھ لیا کرو - اہل علم ان شروط عامہ سے اصل مطلب سمجھ سکتے ہیں کہ صحت صلوۃ کے لئے کیا کیا امر ضروری ہے -

پس اگر کسی صاحب کے علم میں میرے دعوے کے خلاف کوئی دلیل ہو تو انکا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں انکی دلیل کو بھی اخبار میں درج کرکے پبلک کی روشنی میں لاؤنگا - والعلم عند اللہ -

## تعاقب

اہلحدیث مورخہ ۱۲ ذی الحجہ جو ۵ ذی الحجہ کے ساتھ شائع ہوا ہے - اس میں دربارہ زکوۃ جنسی کے آپکا ایک فتوے دیکھا جس میں آپ فرماتے ہیں - (جس زمین کی مالگذاری واجب ہے اسکا بیسواں حصہ بشرطیکہ آبیانہ نہری نہو اور مالگذاری کے علاوہ آبیانہ نہری بھی ہے تو میرے ناقص علم میں چالیسواں حصہ واجب ہے - یہ فتوے مطالب بالدلیل ہے - کیونکہ شریعت میں دو ہی صورت عشر اور نصف العشر مجھکو معلوم ہے چار صورتیں جو آپنے لکھی ہیں انکی کیا دلیل ہے - دوسرے (لفظ مالگذاری واجب ہے) تفصیل طلب ہے اگر یہ مطلب ہے کہ مالک زمین سے باجرت معینہ لوگ زمین لیکر کھیتی کرتے ہیں اور کرایہ اس زمین کا دیتے ہیں تو ایسے زمین کے پیداوار میں فی ما سقت السماء والعیون نصف العشر وفی ما یسقی بالنضح ربع العشر چار صورت شریعت میں کہاں وارد ہوا - براہ کرم اس کے جواب سے جلد اخلاج کا رفرمائیے -

عبد اللہ از ضلع دربھنگہ -

جواب - چونکہ عشر اور نصف کی بنا محض آسانی پر ہے اسی لئے معمولی اخراجات پر بھی نصف عشر کا حکم فرمایا گیا ہے تو پھر ایسے اخراجات کو کیوں نظرانداز کیا جائے جو ان اخراجات سے زیادہ ہوں جن کی وجہ سے عشر سے نصف تک نوبت پہونچی ہے - یعنی سرکاری مالگذاری جسکا اندازہ ربع پیداوار تک ہے حالانکہ حدیث میں وارد ہے انما بعثتم میسرین کیا یہ مقام غور نہیں کہ ربع پیداوار تک تو سرکار وصول کرے جیسا کہ بندوبست کے کاغذات سے معلوم ہوتا ہے مگر شریعت کی طرف سے مالک اراضی پر اسکا کوئی اثر نہو یہ قرین فہم نہیں معلوم ہوتا - واقعی اس خرچ کو ملحوظ رکھنا چاہئے - یہ میرا فہم ہے - ممکن ہو غلط ہو

حقیقت نبوت اور تقلید شخصی

# ایک مسلمان کے چند سوال

گزشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ رسول اللہ سلام علیہ و دیگر بزرگان دین جو گذر چکے ہیں یا ہماری نظروں سے غائب ہیں انکو حضرت یا حضرت اقدس کے خطاب سے یاد کرنا قرآن حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اور صحابہ نے تمام عمر رسول اللہ سلام علیہ کو کبھی اس لقب سے پکارا ہے یا نہیں اور حضرت مصدر ہے اور اصل مصدر بذریعہ مشتقات بھی کلام عرب میں آتا ہے تو حضرت کے معنی حاضر ہونے والا یا حاضر کیا گیا ہوتے ہیں جب ہم رسول اللہ سلام علیہ یا کسی اور بزرگ کو اس وصف میں لاتا اور انکو حاضر جانا جو صفت اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ہے اس کہنے سے شرک فی الصفات تو لازم نہیں آتا۔ اگر نہیں آتا تو مولود کی محفل میں جو رسول اللہ سلام علیہ کو لوگ حاضر جانتے ہیں اور کھڑے ہو کر آپکی تعظیم کرتے ہیں۔ انکو کیوں مشرک کہا جاتا ہے۔ اور حضرت کا لفظ بزرگوں کے نام کے ساتھ لگانے کا اول کون وجہ ہے اور مرزا صاحب کی جماعت کے لوگ بھی مرزا صاحب کی غیبوبت میں مرزا صاحب حضرت اقدس ہی کہکر نام لیتے ہیں اس کی دلیل قرآن و حدیث میں کیا ہے؟

جواب۔ حضرت کا لفظ گو اصل لغت میں مصدر ہے مگر اردو اور فارسی محاورہ میں بلکہ عربی میں بھی جب نام کے ساتھ آتا ہے تو اس وقت اس کے معنے صرف ایک تعظیمی لفظ کے ہوتے ہیں جیسے جناب کا لفظ۔ اس اصطلاح کی وجہ یہ ہے کہ حضرت بمعنے مفعول ہے جسکے معنے ہیں حاضر کیا گیا یعنے ایسا شخص جس کے پاس لوگ آ کر حاضر ہوتے ہیں چونکہ ایسا شخص جس کے پاس لوگ جمع ہوتے ہوں صاحب عزت ہوتا ہے اس لئے بطریق استعارہ یہ لفظ محض تعظیم کے معنے میں لیا گیا چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کرو ارشاد ہے تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ پس یہ لفظ حضرت یا جناب اسوجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کے حق میں جائز ہے کہ تعظیمی ہے۔ حاضر ناظر اس سے نہیں سمجھا جاتا جیسے اردو محاورے میں جناب کے لفظ سے نہیں سمجھا جاتا حالانکہ جناب اور حضرت کے معنے ایک ہی ہیں۔ اول موجد اسکا معلوم نہیں مگر استعمال صحیح ہے۔ گو صحابہ کے زمانہ میں نہ تھا مگر چونکہ عربی قدیم اور جدید کے محاورات میں بھی گونہ تغیر ہو گیا ہے۔ چنانچہ آج کل مصر وغیرہ بلاد میں کہا جاتا ہے المرجو من حضرتکم ان من حضرت الاستاذ العلامہ حالانکہ عربی قدیم میں یہ محاورہ نہیں ملتا۔ متنبی کے اشعار جو چوتھی صدی کی یادگار ہیں بھی اس قسم کے محاورات سے خالی ہیں اس لئے اس قسم کے محاورات گو زمانہ صحابہ میں نہ ملیں تو محض نہ ملنا انکی غلطی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں کہ زمانہ صحابہ کے بعد کی ایجاد بدعت ہوگی بلکہ یہ محاورہ زبان سے تعلق رکھتا ہے پس جس زمانے میں جو لفظ تعظیمی ہوگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کے لئے بولا جائیگا۔ مرزا صاحب کی جماعت اگر صرف حضرت ہی بولتی تو کہا جاتا کہ ان کے اعتقاد میں چونکہ مرزا صاحب واقعی بزرگ ہیں اس لئے یہ لفظ بولنا انکی اعتقاد پر متفرع ہے مگر وہ تو غضب یہ کرتے ہیں کہ حضرت کے ساتھ اقدس کا لفظ بھی بڑھاتے ہیں۔ اور اقدس اسم تفضیل کا صیغہ ہے جسکے معنے ہیں سب سے زیادہ پاک۔ اور مقدس اس کے معنے کی وسعت یہانتک پہونچی ہے کہ مرزا صاحب کے سوا جتنے نبی رسول اور بزرگان دین ہیں ان سب پر مرزا صاحب کو تقدس میں برتری ہے چنانچہ مرزا صاحب خود بھی لکھتے ہیں میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اسپر ہر ایک بلندی ختم کیگئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵) یعنی میں سب سے اعلیٰ اور ارفع ہوں پس یہی وہ جہالت اور گمراہی ہے جس کے روکنے کو پروردگار نے فرمایا ہے۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى یعنی تم اپنے نفسوں کو پاک نہ سمجھا کرو خدا خود متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ (باقی دارد)

---

# اہل قرآن لاہور کے ٹکڑے ٹکڑے

فرقہ اہل قرآن لاہور کے حالات خلاصہ مزید بلاں یوں ہیں کہ منشی انشاء اللہ صاحب بانی فرقہ جدیدہ نے مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے مقابل ایک نئی نماز قرآن شریف سے تیار کر کے اپنے فرقہ کو دی جو وہی فرقہ اول کی نماز سے اگر بڑھکر نہیں تو برابر ضرور ہے۔ غرضیکہ جدید نماز دو ہفتہ مدارج پا گئی تو اس نے پھر ایک تیسری نماز تیار کر لی اور اپنے فرقہ جدیدہ کو ایجاد[1] سے سمجھایا کہ اصل بات یہ ہے کہ کوئی مضمون نماز کا قرآن شریف میں مقرر نہیں اس لئے ہر شخص اپنی اپنی خواہش کے مطابق بنا تیار کر سکتا ہے مگر دقت یہ ہے کہ ایسے مضامین کو ہر شخص استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ جب ایک شخص نے اپنی سر دردی کی دعائے خیر کا نماز میں مضمون بیان کیا تو اور مرد درد والے اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لہذا اصل نماز کا مضمون اور دعائیں وہی ہو سکتی ہیں جو سب کی مطلب براری پر حاوی ہوں اسلئے وہ نماز جو پہلے سب مسلمان

---

[1] واہ سبحان اللہ کیا عمدہ اردو محاورہ ہے۔ (اہلحدیث)

پڑھتے چلو تسے ہیں وہی ہر ایک پر عادی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نماز کے مضامین کو اس نے قرآن شریف سے ثابت کر کے بھی مجھو دکھا دیا۔ چنانچہ اس سے اہل قرآن کے نو فرقے میں عجب کھلبلی پڑ گئی۔ تب سب نے ملکر مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جاوے؟ لہذا قرار پایا کہ سب ملکر آپ کے جمعہ کی نماز مسجد چینیاں والی میں اہل حدیث کے ساتھ ملکر پڑھیں تب تو سب کے سب اصلی التثلیث یعنی ایک کے تین فرقے ہو گئے چنانچہ جملہ ۸ نفر میں سے چار۔ پانچ نے تو منشی انشاء اللہ کے ساتھ اس خیال سے جمعہ کی نماز پڑھی ہے۔ کہ جب تم خود اہلحدیث کی مسجد میں چلکر نماز پڑھو گے تو ہم بھی چلینگے۔ اور پانچ سات نے کہا کہ ہم تو ادھر رہینگے اور نہ ادھر جاتے ہیں۔ اور تیسرے نمبر کے پانچ چار نے چپکے چپکے چینیاں والی مسجد میں آکر جمعہ پڑھا۔ ادھر پہلے فرقہ کے باقی ماندہ چند اشخاص نے جو مولوی عبداللہ و میاں چھٹو کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ادھر سے انجام اہل حدیث ہی آدھمکا سب نے اپنے فرقہ اہل قرآن لاہور کا شگوفہ پھوٹ نکلا" مضمون پڑھ کر کھلبلی پڑ گئی لگی ایک دوسرے کا منہ تکنے کہ ہیں! یہ پتھر کس ظالم نے مارا؟ کہ فرقہ اہل قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے! تب میاں چھٹو نے خود منشی انشاء اللہ سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا کام ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ اس شیطان (مولوی عبداللہ) کا کام ہے تب میاں چھٹو نے کہا کہ نہیں بلکہ تمکو اصلاح کرنی چاہئے اور وہ یوں ہو سکتی ہے کہ تم کہدو کہ یہ باتیں بالکل غلط ہیں جس پر منشی انشاء اللہ نے کہا کہ دس ہزار لعنت ہے ایسی اصلاح پر۔ مولوی عبداللہ کا ترجمہ در ترجمہ اور حاشیہ در حاشیہ دار قرآن شریف بھی بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب اپنی ہی لوگ اس سے بیزار ہو گئے ہیں فقط

نیازمند محمد ابراہیم وکیل اسلام محلہ سادھواں لاہور

## آگ کس نے بھڑکائی؟
### آگ پانی میں لگاتی ہیں لگانیوالی!

اصلاح ایک پرچہ ہے جسکو شائع ہوتے آج دس برس ہوتے ہیں۔ ابتدا میں یہ پرچہ پٹنہ کے محلہ گدری ۵ شائع ہونا شروع ہوا۔ جسوقت اسکا ابتدائی پرچہ نکلا ہم پٹنہ میں موجود تھے ہمارے پاس بھی پہونچا ہم نے اوپر کی لوح دیکھکر سمجھا کہ اڈیٹر صاحب شیعہ ہیں یہ پرچہ آپنے اس غرض سے نکالا ہے کہ اس سے شیعوں کی اصلاح کریں شاید آپ کی تحقیق پر بھی شیعوں میں عموماً زنا کی کثرت بے حیائی کی لت۔ سود خواری اور نشہ خواری کی عادت بہت ہے۔ مونچھیں بڑھانی داڑھی صاف کرانی بٹیر بازی۔ مرغ بازی کبوتر بازی عمل خلاف فطرت۔ اسراف فضول خرچی۔ تعزیہ پرستی۔ اور امام پرستی بہت ہے لیکن خیر سے یہ سب امور مذکورہ بالا اڈیٹر صاحب کے نزدیک قابل اصلاح نہ تھے آپ نے اپنی قوم کی اصلاح سے آنکھ بند کر کے ایک دوسری قوم کی اصلاح کے پیچھے پڑ گئے ہمکو معلوم نہیں۔ شاید یہی پیشہ آبائی ہو

## شیعوں کے اصلاح کی ضرورت نہیں

اڈیٹر صاحب نے دیکھا کہ انکی اصلاح کیجائے انکی ضرورت؟ کیونکہ زنا سے شیعوں کو روکا جائے وہ تو متعہ کے مبارک نام سے متبرک اور حلال طیب ہے۔ بے حیائی سے روکا جائے وہ تو عین عبادت ہے۔ امام جعفر صادق کا برہنہ ہو کر ستر عورت پر چونہ لگا کر نماز پڑھنے کی حدیث آپکو یاد ہے۔ نشہ خواری سے روکا جائے کیونکہ شراب کی تجارت انکے امام نے جائز کر دی کتب اربعہ شیعہ کو آپنے ملاحظہ فرما لیا ہوگا۔ سود خواری تو بالکل حلال ہے کیونکہ اسکی حرمت سنیوں کے قرآن ایڈیشن عثمانی یعنی موجودہ قرآن میں ہے لہذا اسکے ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ عمل خلاف فطرت سے روکا جائے کیوں؟ وہ آیت آتی بشئتم سے ثابت ہے اور مجتہدین کی آجتک جاری رہی ہے۔ داڑھی صاف کرانے مونچھیں بڑھانیں سنیوں کی مخالفت کا ثواب ہے۔ نماز ترک کرنا یہ کوئی ایسا گناہ نہیں غرض اسی طرح اسراف فضول خرچی تعزیہ پرستی وغیرہ وغیرہ جسقدر ایسے گناہ ہیں سب شیعوں سے معاف ہیں شیعہ سیدھے جنت میں داخل ہونگے کیونکہ امام حسین علیہ السلام کے غم میں دو قطرے آنسوؤں کے بہانا کافی ہیں امام حسین مثل حضرت عیسیٰ کے شیعوں کے گناہوں کے کفارہ ہو چکے اور ترقی درجات کے لئے متعہ کافی ہے۔ پانچویں بار متعہ کرنے سے حضرت علی کے درجہ سے بڑھ کر رسالت کا درجہ ملجاتا ہے۔ بوسہ میں عمرہ اور قربت میں حج کا ثواب ملتا ہے۔ غسل کرنے میں ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اللہ اکبر شیعوں کے درجات کو کیا پوچھنا ہے سنی جھٹ سے ڈنکو دیکر نکالے جائینگے اور شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر تھوپے جاوینگے۔

## غرض امور مذکورہ بالا پر نظر کر کے

اڈیٹر اصلاح نے اہل سنت کی اصلاح بنانا شروع کی اور آیت ان ارید الا الاصلاح ٹائیٹل پر لکھکر وہ آفت مچائی کہ الامان۔ شیعے سنی کے مباحث تو سے دبے پڑے تھے کوئی انکا نام بھی نہیں لیتا تھا۔ یہ آگ مدت سے دبی ہوئی تھی جو کچھ چھیڑ چھاڑ دونوں کی آپس میں ہو چکی تھی انکا ذکر مذکور بھی نہیں تھا۔ اصلاح نے اسمیں اسپرٹ دیکر دہکانا شروع کیا۔

## اصلاح کا طرز عمل

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ۔ آں حضرت علیہ السلام کے عادات مبارکہ۔ ۱۲ر پتہ اہلحدیث امرتسر

آپنے اہل سنت بالخصوص اہلحدیث واحناف پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم بالخصوص خلفائے راشدین انمیں بھی خاصکر سیدنا فاروق کو اور ام المومنین حضرت عائشہ کو اپنی گندہ دہنی اور شرافت کا نشانہ بنایا کوئی پرچہ اس دس برس کے عرصہ میں نہیں نکلا ہوگا جسمیں ان مقدسین امت پر سب وشتم لعن و طعن نہ ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی توہین نہ ہوئی ہو۔ امام بخاری امام ابوحنیفہ یا دیگر ائمہ پر بھی سخت وسست نہ کہا گیا ہو

## اہلحدیث کو مخاطب کرکے

یہاں اڈیٹر صاحب سمجھا کہ آپ کو عمل حدیث پر عمل کرنا ہے۔ ہمارا فلاں فلاں مسئلہ کو آپ پیش کیا ہیں کیونکہ مطلبین تو یہ کہکر الگ ہوجاتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں۔

## اہلحدیث کو سمجھایا

منجملہ ان مسائل کے مسح قدمین کا مسئلہ ہے آپ نے اس میں ایک رسالہ لکھ ڈالا جسکا جواب نہایت لاجواب اہلحدیث کی طرف سے لکھا گیا اس رسالہ کا نام (ایک شیعہ کا جواب) ہے آرہ مدرسہ احمدیہ سے ملتا ہے۔ آپنے کلوخ عمری کے تلاش میں بڑی محنت کی۔ اس میں بھی ایک رسالہ لکھا ہے اسکو جواب بھی نہایت پرزور اہلحدیث کی جانب سے شائع ہوا جسکا نام دمغ المجادہ ہے اور یہی کلوخ عمری ایسا شیعوں کے سر پر لگایا گیا کہ ابتک جواب کی تاب نہ ہوئی یہ سب قدر کے متعلق ایک تحریر لکھی جسکا جواب مولانا عبداللہ مرحوم نے لکھا۔ یہ سب مدرسہ احمدیہ آرہ سے ملتا ہے۔

اس کے بعد آپکا قلم چلا تو مت پوچھو کسی کو ابھارنا کسی کو لڑانا کسی کو سب وشتم کسی کو کوسنا کسی پر لعن طعن سے بھی تنگ کیے وہ حضرات شیعہ جنکی نظر وقتی اصلاح پر ہے رشوابہ غلام الحسنین وغیرہ) ان کو بھی آپنے نہ چھوڑا۔ حضرات علی گڈہ نواب محسن الملک وغیرہ وغیرہ کوئی اسکی دریدہ دہنی سے بچا ہے اہلحدیث یا الگ احناف یا الگ

## بھلا ہے کوئی اہل انصاف

کیا کوئی اہل انصاف ہے جو انصاف کرے کہ اس وقت جو مابین اہل سنت و شیعہ چھیڑ چھاڑ ہے اسکا بانی کون ہے۔ یہ آگ کس نے بھڑکائی۔ اسکا بادی کون ہے۔ کوئی اہل انصاف ہے کہ دیکھے کہ یہ اصلاح اصلاح کرتا ہے یا افساد؟ اہل سنت کئی برس تک خاموش رہے کوئی پرچہ یا رسالے ان کی دریدہ دہنی روکنے کیلئے نہیں نکالے۔ لیکن جب معاملہ دگرگون نظر آیا اور دیکھا گیا کہ بد اعتقادی ایمان والے لوگوں میں پھیلانے کے لئے بے طرح کوشش کی جا رہی ہے۔ تو

اہلحدیث اور النجم نے ادہر قدم بڑھایا بالخصوص النجم نے اسکا التزام کیا اور نہایت تہذیب سے اس پاک فرقہ روباہ صفت کا جواب لکھنا شروع کیا۔

## شیعوں کے متعدد پرچے

اصلاح کے بعد متعدد پرچے اس پاک گروہ کے شائع ہونا شروع ہوئے۔ اثنا عشری الحکم۔ الشمس۔ الشیعہ۔ وہ تمام خوالذکر نے اصلاح سے اپنا نمبر اس پاک فعل دریدہ دہنی اور جوہر شرافت دکھانے میں بڑھادیا ہر پرچہ میں اپنی پوری شرافت کا جوہر دکھاتے ہیں

## اسکا الزام کس پر ہے؟

اب اگر اہلحدیث یا النجم میں ان ناپاک حملوں کی روک تھام کیجاتی ہے اور وہ الزامات جو حسب معتقدات شیعہ ان کے ائمہ پر لگائے جاتے ہیں تو اسکا جوابدہ کون ہے؟

## بہ قبول احمد صاحب شیعہ

جن کے فتنہ کی آگ سے ہندوستان چیخ اٹھا کون ہے؟ النجم اہلحدیث اور اصلاح کی تاریخ اشاعت ملاکر دیکھ لو اور انصاف کرو۔

## اصلاح نے جو آگ بھڑکائی ہے

ہم نہیں سمجھتے اسکا انجام کیا ہوگا؟ اور ان دونوں فرقوں کے نصیب میں کیا ہے؟ اور جس فتنہ کی بنیاد اصلاح نے ڈالی ہے کہانتک اپنا اثر دکھلا کر رہیگا۔ حضرات اہل سنت ابتک سکوت سے کام لے رہی ہیں۔ اہلحدیث یا النجم کے کچھ الزامی جوابات سے کیا ہوتا ہے۔ ان کی گندہ دہنی دریدہ دہنی اور ناپاک حملوں کے ترکی بترکی جواب کون دے سکتا ہے؟ اور کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ وہ مقدسین امت جنکو ذریعہ ہم تک اسکی کتاب پہونچی جنکو دین اسلام نصیب ہوا اور وہ رسول کریم جنکی حرمت بچانے کے لئے ہمکو جان دینا لازم ہے ان پر اور ان کے ازواج مطہرات پر ناپاک اور ناگوار اور بیہودہ حملے ہم کیونکر برداشت کرسکتے ہیں۔

فان ابی و والدتی وعرضی ✦ لعرض محمد منکم وقاء

یہ شعر میرے باپ اور ماں اور میری آبرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو بچانے کے لئے تم سے اے شیعو! سپر اور ڈھال ہیں۔

آپکے یہاں فخر الحکما نے تنقید بخاری لکھی اسکو ان تک پہونچے تو ساری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث لی اور حضرت عمرؓ و حضرت صدیقہؓ و امام بخاری پر تبرا کہنا شروع کیا۔ تنقید بخاری کے معنے ہم نے تبرا کے ابتک نہیں جانا تھا لیکن میاں فخر الحکما نے بتادیا جس طرح یہ لوگ تقیہ کے معنی دیوثیت اور بے حیائی کے

لیا کرتے ہیں ایسی ہی یہاں بھی۔

## اصلاح اور شیعوں کے پرچے کی نیک نامی

معزز وکیل امرتسر رقمطراز ہے "بہار کے دو ماہوار رسالے خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان لوگوں نے قدرتاً اس غلطی کو اچھی طرح محسوس کیا کہ دائرہ تبرا چند اشخاص تک محدود ہے اُن کے توسن ظرافت کے لئے وسیع میدان کی ضرورت تھی سو حقوق طلبی استحقاق حق اور آزادی سے مستفیض ہونیکا یہ مطلب سمجھا گیا کہ اس ضرورت کو پورا کیا جائے۔ ہم کشادہ دلی سے تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ ضرورت اچھی طرح پوری کی کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جو مصنفین کے جوہر شریعت اور حق پژوہی کا نمونہ نہو۔ انکو مخالفین اہل سنت کے حصے میں جو صدیوں سے گالیاں اور بددعائیں آرہی ہیں مگر پہلو ان کی گونج کو ٹھریوں میں محدود تھی۔ اب علانیہ دی جا رہی ہیں ڈاک اور ادب اور دیستان سے کافی مدد لیکر دشنام کے فرض کو انجام دینا مشکل کام ہے مگر وہ اسکو انجام دے رہے ہیں اور اچھی طرح۔ اتحاد تو جب ہو جب دونوں طرف سے آمادگی ہو لیکن جب ایک فریق یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتا کہ ہم سنیوں کو ہندوؤں سے بدتر سمجھتے ہیں" تو پھر اتحاد کی کیا معنے۔ اصلاح اور شیعہ جیسے فساد انگیز رسالوں کو گالیاں دے دیتے ہیں مزہ آئیگا۔ اسوقت تک نہ کسی انجمن کے جلوس سے ایسا فساد اور نہ کسی بے خبر کی مجذوبانہ آرزو میں" وکیل ۱۸ جلد ۱۳ ۱۸ جنوری ۱۹۳۲ء

ہمعصر دکن ریویو حیدرآباد رقمطراز ہے "ایڈیٹر اصلاح ہمیشہ نوک قلم سے نوک سنان اور نیزہ کا کام لیتے ہیں حضرت نقاش دکن ریویو کی ایک غزل میں فرماتے ہیں ؎

شیعہ و اصلاح سے النجم اور اہلحدیث ✦ کوئی نسبت رکھتے ست بے شتم کر فن نہیں

(باقیدارد)

عبدالسلام عفی عنہ مبارکپوری از صادق پور۔ پٹنہ

## رسالہ الفیض

اس رسالہ کی جامع مانع تعریف تو یہی کہ یہ رسالہ علم کی روشنی پھیلا کر جہالت کی تاریکی کو شانے میں اپنے رنگ کا صرف ایک پرچہ ہے۔ اس خوبی اور اتنے بڑے حجم کا کوئی رسالہ ہندوستان میں جاری نہیں ہوا۔ اسکا مقصد حمایت اسلام اور اشاعت علوم اسلام ہے اس میں مندرجہ ذیل مضامین مسلسل ہر مہینے شائع ہوتے ہیں۔

علم اصول۔ اصول حدیث۔ تحقیق مسائل۔ تصوف۔ تردید آریہ سماج۔ تردید نصاریٰ و ہدایت اہل اسلام۔ فضائل اسلام۔ تاریخ اسلام۔ علوم اسلام۔ خبریں۔

فیض آباد سے اس رسالے کے صرف ۴ نمبر شائع ہوئے تھے کہ بوجہ وجوہ معرض التوا میں آگیا اور اشاعت کچھ دن رُک گئی۔ اب اسکا دفتر فیض آباد سے منتقل ہو کر لکھنؤ آگیا ہے اور اسکی اشاعت کا معقول انتظام کیا گیا ہے پس ہر دیندار کو لازم ہے کہ وہ اس رسالہ کے دیدار سے اپنی چشم ایمان کو پرنور کرے اور اس گوہر بے بہا کی خریداری میں ہرگز تاخیر نہ کرے۔ قیمت سالانہ صرف ہے، روپیہ عہ محصولڈاک۔

"لکھنؤ میں دفتر الفیض کے منتقل ہونے اور الفیض کے استحکام اور ترقی کی خوشی میں سو درخواستیں جو پہلے موصول ہونگی اُنسے تہائی قیمت یعنی بجائے سے روپیہ کے صرف عہ سالانہ مع محصولڈاک لیا جاویگا۔"

## المشتہر

### محمد یوسف شمس مدیر الفیض لکھنؤ

اڈیٹر:۔ آپنے الفیض کا پہلے بھی اشتہار دیا تھا بلکہ جاری بھی کیا تھا مگر پھر بلا اطلاع بند کر دیا۔ اب بھی خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ بہرحال انتظام سے کام شروع کریں۔

## غریب فنڈ

| | |
|---|---|
| ابو غنی احمد صاحب سب اوورسیر نقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ | صعہ |
| میاں صدرالدین صاحب گھنٹے کے بانگر ضلع گورداسپور (رسائل) | عسہ |
| مولوی غلام محمد مدرس دیہاتی وڈورہ ڈاکخانہ یارو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں | ۸ر |
| دین محمد صاحب امرتسری (رسائل) | ۸ر |
| بقایا سابقہ | ہکر |
| میزان کل | لعہ |
| تین اخبار بنام مولوی غلام محمد مدرس وڈورہ و صدرالدین گھنٹے کے بانگر و دین محمد امرتسری جاری کیے گئے۔ | ۸ہ |
| باقی | ۱۵ عہ |

## درخواستیں

میاں اللہ جوایا امام مسجد کوٹ دینا ڈاکخانہ شرقپور ضلع لاہور

عبدالجبار طالب علم زیر مسجد امام علی سوداگر محلہ سبزی منڈی لکھنؤ

نور محمد طالب علم خادم مسجد موضع انس ڈاکخانہ محمود کوٹ ضلع مظفرگڑھ

سید محمد شاہ ازدہ پور والے ڈاکخانہ فتحگڑھ ضلع گورداسپور

٭ اتنا مبالغہ اہل علم کی نظر میں وقعت کھوتا ہے۔ خائب اڈیٹر

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۰۱** - عورتوں کو زیورات سونے چاندی کے پہننا سنت ہے یا کہ خلاف سنت؟
(محمد عبد الستار از ابراہیم پور ڈاکخانہ دلی پور ضلع سلطانپور)

**ج نمبر ۱۰۱** - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے زیورات طلب کئے تھے۔ اسپر آیت نازل ہوئی تھی تعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا (آؤ میں کچھ دیکر تمکو چھوڑ دوں) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیورات چاندی سونے کے پہننے جائز ہیں۔ ایک حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ کے گلے کا ہار گم ہو گیا تھا۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیورات کا پہننا جائز ہے بعض حدیثوں میں سونے کا زیادہ پہننا منع بھی آیا ہے۔ ان احادیث کی تطبیق جمہور علماء نے یوں دی کہ بطور فخر دریا کے پہننا منع ہے۔

**س نمبر ۱۰۲** - مردوں کو سونا چاندی ہی پہننا حرام ہے یا کہ تانبا پیتل گلٹ وغیرہ بھی۔ یا کہ تانبا پیتل گلٹ کے جو تمام زنجیر انگوٹھی پہننا جائز ہے؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۲** - مردوں کو سونا تانبا پیتل وغیرہ کا پہننا حرام ہے۔ چاندی کے جو تمام کچھ ایسے منع نہیں۔ گلٹ بھی منع نہیں۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

**س نمبر ۱۰۳** - بے قلعی کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں مثلاً تانبا پیتل کنگٹ پھول وغیرہ؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۳** - شرعی طور پر تو منع نہیں البتہ طبی طور پر مضر ہے۔

**س نمبر ۱۰۴** - لوگوں کو ہدایت کیلئے مولود کا نام رکھکر بلانا اور جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نام مولود کا اور بیچکی شرک و بدعت کی کیا وے۔

**ج نمبر ۱۰۴** - کچھ حرج نہیں مولود کے صحیح صحیح واقعات بھی ضمناً بیان کئے جائیں تو جائز ہے۔ البتہ غلط سلط روایات اور قیام وغیرہ منع ہے۔

**س نمبر ۱۰۵** - دس پانچ عورتیں اس سے کم زائد یوم جمعہ ایک جا ہوکر جماعت سے نماز پڑھتی ہیں آیا جمعہ کی نیت کرکے نماز پڑھیں یا کہ ظہر کی۔ اگر جمعہ کی نیت کرکے پڑھیگی تو کیا بدون خطبہ پڑھے جمعہ ہوگا؟ کیونکہ خطبہ پڑھنا کوئی نہیں جانتی ہیں (ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۵** - ظہر کی نیت سے پڑھیں خطبہ جمعہ کے لئے ضروری ہے۔

**س نمبر ۱۰۶** - خاکسار عرصہ پندرہ یا سولہ سترہ سال سے مجذوم ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ بیٹھکر نماز پڑھتا ہوں پروردگار کا مشکور ہوں اسی حالت میں کتب اسلامی جاری کیا۔ طلب تنخواہ کچھ مقررہ نہیں ہے۔ اگر کسی نے دیا تو لے بھی لیا۔ نہ دیا تو طلب بھی نہیں کرتے۔ اس میں خاکسار کے لئے کیا منفعت ہے؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۶** - حدیث شریف میں آیا ہے۔ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ یعنی جو کوئی قرآن شریف پڑھے اور پڑھا دے وہ مسلمانوں میں سب سے بہتر ہے بس یہی ثواب آپکو ہے۔ ایک حدیث میں ہے اذا اعطیت بلا اشراف نفس فخذہ یعنی جب تم کو بلا طلب اور بغیر سوال کے ملے تو تم لے لیا کرو۔

**س نمبر ۱۰۷** - شہادت حضرت امام حسین رض کی تیغی ہے یا وبائی؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۷** - امام حسین تلوار سے شہید ہوئے تھے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

**س نمبر ۱۰۸** - مولوی عبد الحمید صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ ساکن حال بلرام پور کہتے ہیں کہ چار مصلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیسویں سنہ کے بعد قائم ہوگئے تھے۔ یہ کہنا انکا کہاں تک ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۸** - مولویصاحب موصوف کا یہ قول بالکل غلط ہے ہمارے استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں کہ چار سو سال کے بعد مذہبی تفریق ہوئی ہے۔ چالیسویں سنہ میں تو ائمہ اربعہ میں سے کوئی امام دنیا میں بھی نہ آیا تھا۔ سب سے اول امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے ہیں۔ حالانکہ امام ممدوح کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی ہے۔ امام مالک ان سے پندرہ سال چھوٹے تھے۔ باقی امام تو ان سے بھی پیچھے پیدا ہوئے۔ از قیس فتوی نمبر ۱۰۵ داخل غریب فنڈ۔

**س نمبر ۱۰۹** - زید نوکر ہوکر ایک مسجد میں .... اور نماز پڑھاتا ہے مگر اب جماعت کے لوگوں میں سے دو فریق ہوکر زید کے شامل نماز پڑھنا نہیں چاہتے اور دوسرا فریق انہی سے نماز پڑھوانا چاہتا ہے۔ اب اسی بات کو لیکر مسجد میں سخت فتنہ وفساد ہونیکا اندیشہ ہے اب سوال یہ ہے کہ عند اللہ و عند الرسول مسجد کو فتنہ وفساد سے بچانا چاہئے یا نہیں؟ دوسرا امام مقرر کرنے ہی سے مسجد فتنہ وفساد سے بچتی ہے اس صورت میں دوسرا امام مقرر کرنا چاہئے یا نہیں؟ (سخاوت حسین عفی عنہ)

**ج نمبر ۱۰۹** - بغیر صریح کفر کے مقررہ امام کو معزول کرنا جائز نہیں جو لوگ فتنہ وفساد کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں انکی خاطر امام کو معزول کرنا سخت ظلم ہے حدیث شریف میں ہے صلوا معھم ما صلوا القبلۃ یعنی امام جبتک قبلہ کی طرف نماز پڑھے اس کے ساتھ پڑھتے رہو۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت نے کعبہ کی طرف تھوک ڈالنے پر امام کو ہٹا دینے کا حکم فرمایا تھا وہ معزول نہ تھا بلکہ معطل کیا تھا معزول ہوتا تو اس حدیث میں نہ فرماتے کہ صلوا معھم ما صلوا القبلۃ۔

۰ ر داخل غریب فنڈ۔

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

امرتسر میں جناب مولوی غلام علی صاحب مرحوم کا مخلص مؤذن حکم الدین جو ابھی حج سے آیا تھا ۹ مارچ کو انتقال کر گیا۔ مرحوم نے چالیس سال للہ اذان دی اپنا گذارہ اپنے کام دیاں بانی سے کرتا تھا۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے۔ اللھم اغفرلہ

انجمن حمایت اسلام لاہور نے معترضین کے جواب میں ایک پمفلٹ شائع کیا ہے اہلحدیث آئندہ کبھی اسپر رائے دیگا۔

دارالامرا میں لارڈ لینس ڈاؤن نے لارڈ کرزن کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ برطانیہ ایران سے ایسی امر کا مطالبہ کر چکی کہ شاہ [illegible] انگلستان کے جنوبی ایران [illegible] میں اجرائے ریلوے کی کچھ امید نہیں ہے۔

تازہ عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ مشہور مصری محب ملک مصطفےٰ کامل پاشا کے جنازہ کے ہمراہ تین لاکھ آدمی تھے اور سرکاری فوج کی ایک کثیر تعداد بھی ساتھ تھی چونکہ جنازہ اس حیثیت سے عام گذرگاہوں سے نہیں گذر سکتا تھا اسلئے ۷ میل کے چکر سے دفن میں پہنچایا گیا (کیوں نہو سے عاشق کا جنازہ ہے ذرہ دھوم سے نکلے)

ہم ذکاخیل کی تمام فوج جمرود سے سیر کے روز پشاور پہنچ گئی اور عنقریب انکو اپنے ہیڈکوارٹروں کو روانہ کر دی جائیگی۔ (بہت اچھا ہوا ہے فائدہ کشت و خون زیادہ نہ ہونے پایا مگر افریدی بلکہ ڈاکو مار کر اس ہفتہ بھی پشاور میں ڈاکہ پڑا)

سرحد پشاور پر ڈاکو پڑنے اور خاص شہر پشاور کو ان ڈاکوں سے محفوظ رکھنے کو مسئلہ پر سول اور ملٹری حکام غور کر رہی ہیں (تعجب ہے کہ یہ مسئلہ بھی قابل غور سمجھا گیا ہے)

ایام محرم میں بمقام ڈاکہ پولیس کے سپاہیوں اور مسلمانوں میں جو تنازع پیدا ہو گیا تھا اس کے متعلق ایک یوروپین ٹاؤن انسپکٹر پولیس اور چار سپاہی معطل کئے گئے (محرم کی برکت)

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے پانچہزار پانچسو دو آدمی ہلاک ہوئے واردات میں ۶ ہزار ۲۰۰ ۴۲ تھیں اور پنجاب میں طاعون سے پچھلے ہفتہ ۸ مرے صوبجات متحدہ میں ۱۲۳۶ اور راجپوتانہ میں ۲۶۸ (سرزا قادیانی صاحب! کیا کہتے ہو)

اخبار نیر اعظم مراد آباد کے مالک و اڈیٹر ایس ابن علی کو بجرم لائبل ۳ ماہ قید کی سزا دیگئی۔ سے علاوہ قید کے ۴۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ نصف رقم ڈاکٹر بزار ستغیث کو بطور ہرجانہ دلائینگے (مقام عبرت)

موجودہ خشکسالی اور چارہ کی کمیابی کیوجہ سے مظفرگڈہ کا میلہ اسپان و مویشیان ملتوی کیا گیا ہے۔

بودھ مذہب کی ایک شاخ انگلستان میں قائم کرنے اور اس مذہب کے اصول پھیلانے کیلئے بودھ سوسائٹی کے پریذیڈنٹ مع ۲۵ معتقد اور متمول بیبیوں کے عنقریب رنگون سے لنڈن جانے والے ہیں (مسلمانوں کے لئے باعث شرم)

کوئٹہ میں ۲۱ ۱۰ حال کو بارش و ژالہ باری ہو کر ۲۳ کو برف باری ہوئی اس برفباری اور ژالہ باری سے میوہ کی فصل کو کچھ نقصان پہونچا۔

کلکتہ میں تار کے چپراسیوں نے ہڑتال کر کے کام چھوڑ دیا کمی تنخواہ اس ہڑتال کا سبب ہے ۱۰۰ فی شاپٹن کے سپاہی تار کو شہر میں تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔

ریاست میسور کو [illegible] میں اسٹامپ سے ۶ لاکھ ۵۰ ہزار ۳ سو ۸۳ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

جزیرہ سامیشورم میں کشتی رانی کے قابل نہر بنانے پر گورنمنٹ آف انڈیا کا کل خرچ پونے سات لاکھ روپے ہوگا۔

پولیس کے سواروں کو لکھنؤ میں ڈاکو اور بھاگتے ہوئے مجرموں کے گلے میں رسی کا پھندا ڈالکر پکڑنے کا کام سکھلایا گیا ہے۔

برما میں اس کے سرحدی ضلع بھاموں کے کافور کے درختوں کی کاشت کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ کے پوسٹل کلرکوں نے اضافہ تنخواہ کی جو درخواست کی تھی وہ منظور ہو گئی۔

ایڈنبرا کی ہندوستانی نمائش (میلہ) سے جملہ اخراجات وضع کرنے کے بعد ۲۰۰ پونڈ کی آمدنی ہوئی۔ ۵۰ ہزار روپیہ کی رقم مہاراجہ دربھنگہ نے عطا کی ہے اس رقم سے ایڈنبرا میں ہندوستانی طلبا کے لئے بورڈنگ ہوس تعمیر ہوگا۔

وینزویلا کی گورنمنٹ نے سلطنت متحدہ امریکہ کے ساتھ اپنے تنازعہ کو ثالثی میں پیش کر دینے سے انکار کر دیا۔ اب انکا باہمی تنازع جنگ سے فیصل ہوگا۔

فرانس نے مراکو میں ۲۰۰ ۵ فوج اور بھیجدی ہے مراکو کی مشکلات سلطنت فرانس ابھی تک فتح نہیں کر سکی۔

کناڈا کی گورنمنٹ ہندوستانیوں کا کناڈا میں آنا پسند نہیں کرتی اس لئے برٹش گورنمنٹ پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستانیوں کا کناڈا میں آنا بند کر دے۔

(مولوی عبد الحکیم صاحب جالندہری فوت ہو گئے۔ غائب کی استدعا ہے (خاکسار ...)

## مومیائی

یہ مفصل اوصاف تو کتب طبیہ میں مرقوم ہیں مختصر آپ ہیں
کہ مقوی باہ مقوی دماغ مولد خون ہے۔ درد کمر
ضعف گردہ و مثانہ۔ کمزوری بدن وغیرہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے۔ جناب
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں:۔
"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت
بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار
اہلحدیث مورخہ ۱ جولائی ۱۹۱۴ء صفحہ)
قیمت ... اوصاف معروف ... ۱۲ عدد فی ... صہ محصولڈاک

## برقی بسٹ

بچپن کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ
ہے۔ ازکار رفتہ اصحاب منگوا کر استعمال کریں
اور فائدہ اٹھائیں قیمت صرف ... صہ محصولڈاک وغیرہ

## جوہر قبض کشا

ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور۔
قیمت فی شیشی دو گولیاں ۱۲ صہ محصول

منیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ۔ امرتسر (پنجاب)

# فہرست کتب فروختنی

## موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

## تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے
معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے ہر اطراف
حلقوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ
قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو
تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جواب
بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیے گئے ہیں ایسے کہ بائید و شاید۔ تفسیر کے ساتھ ایک مقدمہ ہے
جسمیں کئی ایک زبردست عقلی ونقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت
دیا گیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے
کے چارہ نہ ہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں درست
طیار ہیں چھٹی زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۶
جلد دوم " آل عمران نساء " ۶
" سوم " مائدہ۔ انعام اعراف " ۶
" چہارم " نحل ۱۴ پارہ تک " ۶
" پنجم " فرقان تک " ۶
پانچوں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے علاوہ
محصولڈاک ... صہ

## فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔
بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیث کی
تائید میں قیمت ۴ر

## دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ
نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

## حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے
اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے
لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸ر

## ترک اسلام

مباحثہ دھرمپال نو آریہ کے لیکچر ترک اسلام کا معقول اور
مفصل جواب قیمت ۶ر

## تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ نہایت
مدلل اور دلچسپ ہے
ہر چہار جلد
جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۶ر
" سوم " ۵ر " چہارم "
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے ... علاوہ محصول

## مباحثہ دیوریا

دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ مشہور و معروفہ ...
سماج اور مسلمانوں کے ہوا تھا۔ مسلمانوں نے اس میں
آریوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ قیمت ۸ر

## مناظرہ نگینہ

مناظرہ ... ماہ جون ۱۹۱۱ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مسلمانوں
اور آریوں میں ہوا تھا اس مناظرہ کے اثر سے کئی ہندو آ...
مسلمانوں کے دین میں آگئے۔ قیمت ۶ر

## مرقع دیانندی

اس کتاب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سوامی
دیانند کہتے کچھ تھے اور کہتے کچھ قیمت ۳ر

المشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ ۔ ۔ عہ
والیان ریاست سے " ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
روسا و جاگیرداران سے " ۔ ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
" " ششماہی ۔ ۔ ۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۔ ۵ شلنگ
" ششماہی ۔ ۔ ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات کا**

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

پنجاب

جس میں نہ ہو مصطفیٰ کی گفتار ✣ مت دیکھ کسی کا قول و کردار ✣ ... ہو خطا کا و ... ✣ ...

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✣
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✣
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✣

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے ✣
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ✣
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ... نہ ہونگے تو ... نہ ہونگے

امرتسر مورخہ ۱۶ صفر سنہ ۱۳۲۶ مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۸ یوم جمعہ مبارک

## فرقہ مرجیہ

ہمارے مہربان اہل فقہ کے اڈیٹر نے ہمکو مخاطب کر کے بار بار یہ مضمون لکھا کہ تمہاری جماعت کے علماء نے تم کو اہلحدیث سے خارج کر دیا ہوا ہے پہلے تو ہم اسکو ایک عامیانہ تقریر سمجھکر خاموش رہے مگر جب اُس نے اپنی بساط سے باہر ہونا چاہا تو ہم نے محض اُس کے سمجھانے اور قدر عافیت معلوم کرانے کو اتنا لکھا تھا کہ ہماری جماعت کے جن لوگوں کا میری نسبت یہ خیال ہے یہ لوگ تو اُس پائے کے نہیں جس پائے کے حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہیں حضرت ممدوح نے حنفیوں کو فرقہ مرجیہ میں شمار کیا ہے جو ایک غیر ناجی بدعتی فرقہ ہے۔ میری غرض اس سے یہ نہ تھی کہ میں بھی حنفیوں کو مرجیہ یا معتزلہ جانتا ہوں۔ میری ذاتی رائے تو اس قسم کی تفریقات کے بالکل مخالف ہے میں تو اس اصول پر ہوں کہ جو مسئلہ کسی قوم یا شخص کا غلط ہو بس اُس کو غلط کہدینا کافی ہے انکا نام رکھنا یا اُنکو ایک فرقہ بنانا یا مشہور کرنا میرے اصول کے بالکل برخلاف ہے جبتک وہ خود اپنے آپ کو اُس فرقے میں شمار نہ کرا ہو لیکن اپنے مخاطب کی تفہیم کے لئے مجھے یہ واقعہ بتلانا پڑا تھا کہ اُس کو بھی اس قسم کے فتووں کی قدر معلوم ہو۔

خیر یہ تو ہوا جو ہوا اہل فقہ کے اڈیٹر کو تو یہ نسخہ مفید پڑا کہ اُس نے پھر اس قسم کی تحریر نہیں لکھی لیکن اُس کے ایک بھائی کو دور بیٹھے ہوئے غصہ آیا تو اُس نے سراج الاخبار میں ایک مضمون لکھوایا جس میں اُس نے مجھپر بہت بُری طرح زہر اُگلا۔ کاش کہ وہ مجھ ہی پر زہر اگلتا تو پرواہ نہ تھی کمال یہ کیا کہ میرے ساتھ ہی حضرت امام الدنیا امام بخاری کو بھی کوسنا شروع کر دیا لطف یہ کہ کہلانے کو حنفی اور اہل سنت۔ مجھپر تو یہ خفگی ظاہر کی کہ میں نے حضرت پیر صاحب کی عبارت میں تحریف کی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"غنیہ کی اصل عبارت یوں ہے منہا الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابو حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ علی ما ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ۔ اس عبارت کا مطلب تو صاف ہے کہ حنفیوں میں سے کسی بعض شخص کا یہ زعم ہے کہ ایمان صرف معرفۃ اور اقرار کا نام ہے اور یہ صرف برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں لکھا ہے لیکن اڈیٹر اہلحدیث کی خیانت قابل افسوس ہے کہ اُس نے بعض کا

[illegible]

گمشدہ پرچہ پہلا و دوسرا ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارسال فرمائیں بعد ازاں فی پرچہ ... خط میں اخبار گمشدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ضرور لکھنا ... وہ تعمیل نہ ہو سکیگی ✣

لفظ اصل عبارت سے بالکل اڑا دیا اور مرجیہ کا لفظ اپنی طرف سے ایزاد کر لیا۔"

(سراج الاخبار جہلم ۱۰ فروری ۱۹۰۸ء)

جواب۔ خفگی تو آپ نے بہت کی مگر افسوس کہ اصل تحقیق سے دور دور ہی رہے آیئے ہم آپکو بتلاویں کہ اصل تحقیق کیا ہے اور کہاں حضرت پیر صاحب نے حنفیوں کو مرجیہ کہا ہے۔ غور سے سنیئے حضرت ممدوح فرماتے ہیں:۔

اما المرجئة ففرقها اثنا عشر فرقة الجهمية × × × والحنفية الی آخر (غنیۃ لاہوری صفحہ ۲۲۵ مصری صفحہ ) یعنی مرجیہ فرقہ بارہ گروہوں میں منقسم ہے حنفی بھی انہی بارہ میں ہیں۔

پھر آگے چلکر مرجیہ کے بارہ فرقوں کی تفصیل بتلائی ہے انہی میں کہا ہے کہ:۔

اما الحنفية فهم بعض اصحاب ابی حنيفة النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة علی ما ذكر البرهوتی فی كتاب الشجرة (غنیۃ لاہوری صفحہ ۲۲۶ مصری صفحہ ...)"

یعنی حنفی جو مرجیہ ہیں وہ امام ابوحنیفہ کے بعض اصحاب ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت اور خدا و رسول اور جو کچھ اللہ کے پاس سے آیا ہے اُس سب کا اقرار کرنا ہے۔

اب ان عبارات میں غور طلب بات یہی ہے کہ حضرت پیر صاحب نے جو ان بعض کو مرجیہ میں شمار کیا ہے تو کیوں کیا ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے ایمان کی تعریف بیان کی ہے جو ذکر ہوئی اور پیر صاحب خود اس تعریف کو صحیح نہیں جانتے چنانچہ آپ اپنا اعتقاد وہی کہتے ہیں جو محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری کا مذہب ہے۔ خود سے سنیئے:

نعتقد ان الايمان قول باللسان ومعرفة بالجنان وعمل بالاركان يزيد بالطاعات وينقص بالعصيان ويقوی بالعلم ويضعف بالجهل۔

(لاہوری صفحہ ۱۴۵ مصری صفحہ ۵۵)

یعنی ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ ایمان زبان کا قول اور دل سے خدا کو جاننا اور اعضا سے عمل کرنیکا نام ہے وہ عبادات سے بڑھتا ہے اور نافرمانی سے گھٹتا ہے علم سے قوت پاتا ہے اور جہالت سے ضعیف ہوتا ہے"

اس کلام ہدایت نظام سے معلوم ہوا کہ حضرت پیر صاحب کا فتویٰ اُن بعض پر صرف اُن کے اس اعتقاد کی وجہ سے ہے اُن کی ذات کی وجہ سے نہیں آئیے اب ہم آپ کو بتلا دیں کہ یہ اعتقاد صرف اُن بعض ہی کا ہے یا سب حنفیوں کا۔ ہمارے مخاطب ذرہ شرح عقاید کو سامنے رکھکر دیکھیں کہ حنفی عقاید کیا ہیں مصنف لکھتا ہے:۔

الايمان هو التصديق بما جاء من عند الله والاقرار به فاما الاعمال فهی تتزايد والايمان لا يزيد ولا ينقص (شرح عقاید صفحہ ۱۲۰ مطبع انوار محمدی)

یعنی ایمان صرف اُن احکام کو مان لینے کا نام ہے جو خدا کی طرف سے آئے ہیں اعمال کم و بیش ہوتے ہیں اور ایمان کم و بیش نہیں ہوتا"

ناظرین اور نامہ نگار صاحب انصاف سے کام لیں کہ اسی عقیدہ پر حضرت پیر صاحب نے فتویٰ دیا ہے یا اُن کو اُن بعض سے کوئی خاص خصومت ہے جس نامہ نگار مذکور کا یہ کہنا کہ بعض اشخاص کے مرجیہ ہونے سے ساری قوم کو ڈیڑھ اینٹ کیونکر ملزم بنا سکتے ہیں"؟ بالکل بے محل ہے بعض کی وجہ سے کل کو اس لئے ملزم بنایا جاتا ہے کہ کل بھی وہی اعتقاد رکھتے ہیں جو بعض کا ہے۔ پھر کیوں نہ بھی الزام کے ملزم نہوں۔

آیئے! اب ہم آپ کو اس سے بھی زیادہ اُس کمرے میں لے چلیں جہاں پہونچکر آپ سے اس شب کی ظلمت بھی دور ہو جائیگی جو آپنے بھی معمولی الفاظ میں پیش کیا ہے کہ غنیہ حضرت پیر صاحب کی تصنیف نہیں۔ ذرہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی نکالکر دیکھیے جہاں لکھتے ہیں:۔

اما ثم فی الغنية للشيخ عبد القادر الجيلانی قدس سره العزيز العالی حيث قال منهم القدرية وذكر اصنافا فاسمهم ثم قال ومنهم الحنفية وهم اصحاب ابی حنيفة نعمان بن ثابت زعم ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة علی ما ذكر البرهوتی فی كتاب الشجرة (صفحہ ۸۰)

یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی نے غنیہ میں غیر ناجیہ فرقوں میں قدریہ کو گن کر کہا ہے کہ انہی (غیر ناجیوں یعنی بدعتیوں) میں حنفی بھی ہیں جو امام ابوحنیفہ کے پیرو ہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ نے زعم کیا ہے کہ ایمان صرف معرفت اور اقرار کا نام ہے کہ خدا۔ رسول اور تمام احکام کو جو اللہ کے پاس سے آئے ہوں تسلیم کریں جیسا کہ برہوتی نے ذکر کیا ہے"

ملا علی قاری نے جو حضرت پیر کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے ہمیں اُس سے مطلب نہیں نہ وہ ہمارے کسی طرح مخالف ہے ہم نے تو صرف یہ دکھانا ہے کہ حضرت پیر نے حنفیوں پر بوجہ اس اعتقاد کے کہ حنفی اعمال کو ایمان میں داخل نہیں جانتے مرجیہ کا فتویٰ لگایا ہے۔ ملا علی قاری کا اس منقولہ عبارت سے اس

ahmadimuslim.de

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ احکام نماز میں بے نظیر کتاب ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۴ر مینیجر اہلحدیث امرتسر سے ملیگی

اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غنیہ واقعی حضرت پیر صاحب کی کتاب ہے جو لوگ اس میں شک کرتے ہیں انکا شک بلا دلیل اور بلا وجہ ہے۔

نامہ نگار صاحب! آپ بھی سمجھ ہوا نہیں کہ ہم نے جو دعویٰ کیا تھا اسکا ثبوت کیا ہو اگر کچھ کسر ہو تو یار زندہ صحبت باقی۔

مگر یہ یاد رہے کہ ہماری غرض اس ساری تقریر و تحریر سے صرف اپنے مخاطب کو قدر عافیت بتلانا ہے تاکہ آئندہ کو وہ یہ نہ کہا کرے کہ فلاں شخص ہمکو مرزائی کہتا ہے اور فلاں ہمکو نیچری کہتا ہے۔

امید ہو لیسے عامیانہ اعتراض کرنے سے وہ آئندہ کو پرہیز کریگا۔ افسوس اسکو معلوم نہیں کہ ؎

ما لکن الدنیا متی انت مقصص ٭ علی الحرجتے لا یکون له ضدٌ

نامہ نگار مذکور نے اپنے بھائی اہل فقہ کی سنت کے موافق امام بخاری پر بھی بڑے زور سے بزدلانہ حملہ کیا ہے افسوس ہے یہ لوگ کہلاتے تو اہل سنت و الجماعت ہیں مگر محدثین بخصوصاً امام المحدثین سے انکو ایسا کچھ بغض ہے کہ رافضیوں کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ باانصاف ناظرین ذرہ غور سے نامہ نگار کے کلام کو سنیں اور جانچیں کہ کس عامیانہ طریق سے امام المحدثین پر طعن کرتا اور بہتان لگاتا ہے۔ لکھتا ہے کہ وہاں اس موقع پر یہ بھی بتا دینا بیجا نہ ہوگا کہ اڈیٹر اہلحدیث نے عبارت غنیہ سے لفظ بعض کا ہضم کر جانے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنت ادا کی ہے کہ جب وہ ۲۵۰ھ میں نیشاپور میں رونق افروز ہوئے اور وہاں ایک روز بہت بڑے مجمع علماء و فضلاء میں ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ قرآن کے الفاظ مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ افعالنا مخلوقۃ و الفاظنا من افعالنا۔ اس سے اہل مجلس یہ سمجھ کر کہ آپ الفاظ قرآنی کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں۔ آپ سے ایسے بد اعتقاد ہو گئے کہ بجز مسلم بن حجاج اور احمد بن سلمہ کے تمام محدثین نے آپ سے قطع تعلق کر لیا جس سے آپ نیشاپور سے نکلکر اپنے وطن کو لوٹ آنے پر مجبور ہوئے جسکا مفصل ذکر مقدمہ فتح الباری کے صفحہ ۴۹۰ لغایت ۴۹۳ میں مفصل درج ہے۔ سا پر آپ اس خیال سے کہ شاید آپ سے ایسا سلوک امام محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپوری کے مشورہ سے ہوا ہے۔ آپ امام ذہلی سے جو آپکے شیخ و استاد تھے ایسا خفا ہوئے کہ جو احادیث و روایات اُن سے سنکر اپنی صحیح میں قریب ۳۰ کے درج کی ہوئی تھیں انکو تو ترک کرنا اور نکالنا مناسب نہ سمجھا لیکن اپنے غصہ کا اظہار اس طرح پر فرما دیا۔ کہ اُن احادیث کے سلسلہ سند میں امام ذہلی کے نام کو تشہیر ہونے دینے کے خیال سے کہیں تو صرف انکے نام محمد پر اکتفا کیا اور کہیں انکے دادا عبداللہ اور کہیں پڑدادا خالد کا نام لکھدیا اور اُن کے والد یحییٰ کا نام جنکی نسبت سے اُن کے نام کی شہرت تھی ایک جگہ بھی نہ لکھا۔ چنانچہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ میں لکھا ہے۔

محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن خالد بن فارس بن ذؤیب ابو عبد اللہ الذہلی النیسابوری روی عنه البخاری فی الصوم و الطب و الجنائز و العتق و غیر موضع فی قریب من ثلاثین موضعا و لم یقل حدثنا محمد بن یحییٰ الذہلی مصرحا و یقول حدثنا محمد و لا یزید علیه و یقول محمد بن عبد اللہ ینسبه الی جده و یقول محمد بن خالد ینسبه الی جد ابیه و السبب فی ذلک ان البخاری لما دخل نیسابور شغب علیه محمد بن یحییٰ الذہلی فی خلق اللفظ و کان قد سمع منه فلم یترک الروایة عنه و لم یصرح باسمه۔

اگر امام بخاری نے امام ذہلی کے باپ کا نام عمداً اسوجہ سے ترک کر دیا کہ انکی شہرت نہ ہو تو اڈیٹر اہلحدیث کا انکی تقلید و اتباع میں عبارت غنیہ سے لفظ بعض اسوجہ سے اڑا دینا کہ تمام حنفیوں کے ذمہ الزام عائد ہو کونسا محل تعجب ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (اخبار مذکور صفحہ ۱۰)

**جواب** ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

ای جناب معلوم ہوتا ہے کہ آپنے روایت سے کچھ واقفیت حاصل کی ہو مگر درائیت سے آپ بالکل بے بہرہ ہیں اگر درایت سے بھی آپکو حصہ ہوتا تو آپ ایسی ٹھوکر نہ کھاتے اور ہمکو یہ کہنا پڑتا کہ ؎ گلست سعدی و در چشم دشمناں خارست

سنئے! مورخ جو بات بیان کرے اُسکی دو حیثیتیں ہوتی ہیں ایک تو کسی واقع کا اظہار ہوتا ہے دوسرا اُسکی فہم و فراست کا نتیجہ ہوتا ہے اظہار واقع تو تسلیم مگر فہم و فراست کا نتیجہ غیر مسلم پس علامہ عینی جو امام بخاری کی نسبت یہ کہا ہے کہ امام ممدوح نے انکو محمد کو ابن یحییٰ اور ذہلی نہ لکھا تھا کہ اُن سے رنجش تھی یہ محض عینی کے فہم و درایت کا اپنا نتیجہ ہے کسی امر واقعی کا اظہار نہیں ہے۔ عینی کو امام بخاری کے دل کا حال کیونکر معلوم ہو گیا؟ کیا امام ممدوح نے عینی کے کان میں یہ راز کہدیا تھا؟ یا اس راز کے لئے کوئی قرینہ بتلایا تھا جسپر اہل علم کیونکر باور کر سکتے ہیں کہ علامہ عینی

ahmadimuslim.de

نے جو کچھ کہا ہے واقع میں ایسا ہی ہوا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہت سی باتیں بیان کرتے ہیں مگر علما خصوصا حنفی علما ان باتوں کو درایت راوی ہیں شامل کر کے دلیل نہیں سمجھتے۔ اسی لئے علماء اصول کے ہاں روایت اور درایت کے احکام الگ الگ ہیں۔ مگر جو لوگ علم اصول کو ایک ردی کا دفتر ناقابل استعمال جانیں انکا کیا علاج۔

علاوہ اس کے علامہ عینی (غفرلہ) اور آپکے کلام میں آپ کے دعوے کی تردید بھی ہے آپکے لفظ ہیں کہ:۔

"امام بخاری کو امام ذہلی سے ایسے خفا ہوئے کہ جو احادیث و روایات اُن سے سنکر اپنی صحیح میں قریب ۳۰ کے درج کی ہوئی تھیں الخ"

آپکے کلام میں آپنے علامہ عینی کی تقلید میں بھنیکر کھلے لفظوں میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ امام بخاری کی ذہلی سے شکر رنجی بعد تصنیف صحیح بخاری کے ہوئی۔ یعنی صحیح بخاری پہلے تصنیف ہو چکی تھی اور رنجش بعد میں ہوئی تھی تو بتلاؤ کہ اس رنجش کا اثر تصنیف کے وقت کیونکر ظاہر ہو سکتا تھا کہ امام بخاری نے ذہلی کے نام کو صرف محمد کہنے پر قناعت کی۔ کیا آپ کے اعتقاد میں امام بخاری غیب دان بھی تھے کہ وہ جانتے تھے کہ صحیح بخاری تصنیف کرنے کے بعد امام ذہلی کی مجھ سے کشیدگی ہوگی اور وہ مجھ سے حسد کرینگے اسلئے میں ابھی سے اُن کے نام پر تشہیر الفاظ میں لکھوں۔ واللہ اگر آپکو امام بخاری سے ایسی حسن ظنی ہے کہ آنکو غیب دانی کا درجہ دینے پر بھی آپ طیار ہیں تو معاف رکھئے ہم آپکی رائے سے متفق نہیں ہیں

نامہ نگار صاحب! بے سمجھی سے اعتراض کرنیکا پھل پایا نہ آہ۔ ؎

میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

حنفی دوستو! ذرہ انصاف سے کہنا کہ بقول نامہ نگار رنغیہ کی عبارت میں تو اڈیٹر اہلحدیث نے تحریف کی۔ بہت اچھا اسکا جواب یہ تھا کہ اڈیٹر مذکور کو پانی پی پی کر کوستے مگر امام بخاری نے کیا قصور کیا تھا کہ آنکی چھیپی بھی ساتھ ہی لگا دی کیا اس برتے پر بھی کوئی مان سکتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں محدثین اور اماان دین کی کچھ عزت ہے؟ افسوس ؎

تمہیں تقصیر اُس بت کی کیا جو ہے میری خطا نکلی۔

مسلمانو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

---

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قیمت ۲ ر اہلحدیث امرتسر

---

## اہلحدیث کانفرنس

کی طرف سے ایک واعظ مولوی حافظ محمد صاحب بغرض اشاعت توحید وسنت مقرر کئے گئے ہیں جس علاقہ میں اس قسم کی ضرورت ہو وہاں کے لوگ سکرٹری کانفرنس کو اطلاع دیں۔ صرف آمد و رفت کا کرایہ آنکو دینا ہوگا۔ امید ہے کہ احباب اہلحدیث اس خدمت سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ابوالوفا ثناءاللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

---

# ایک مسلمان کی چند سوال

گذشتہ سے پیوستہ

**سوال نمبر ۳**۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ الآیۃ میں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو خبر دیتا ہے کہ میں اور میرے ملائکہ نبی پر صلوۃ بھیجتے ہیں تم بھی اے مومنو! اس نبی پر صلوۃ وسلام کیا کرو اس آیت کی تعمیل میں اسلامی فرقے اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ آخری قعدہ نماز میں پڑھ لیتے ہیں۔ جسکے معنے یہ سمجھے ہیں کہ اے اللہ یہ تیرا ہی کام ہے کہ تو نبی اور آل نبی اور اصحاب نبی اور ابراہیم اور انکی آل پر صلوۃ بھیج۔ مولوی صاحب اللہ تعالےٰ نے تو حکم دیا تھا کہ اے ایمان والو تم نبی پر خود صلوۃ وسلام کہو۔ اسلامی فرقوں نے آپ تو نبی پر صلوۃ وسلام نہ کیا بلکہ اُلٹا خدا تعالیٰ پر اپنے سے چار حصہ زیادہ حکم لگا دیا کہ اے اللہ تو نبی و آل نبی اور اصحاب نبی اور ابراہیم اور انکی آل پر صلوۃ کہہ۔ حالانکہ آیت صدر میں آل اور اصحاب اور ابراہیم اور آل ابراہیم کا کوئی ذکر ہی نہیں تھا ان چاروں کو اپنی طبع سے ملا دیا گیا اور زیادتی کتاب اللہ پر کی گئی اور نیز اللہ تعالےٰ نے صلوۃ وسلام ہر دو کا حکم دیا تھا اسلامی فرقوں نے اللھم صل علی محمد الخ کہکر صلوۃ کا حکم بعینہٖ خدا تعالیٰ پر لگا دیا اور سلام کا حکم تخفیف کر دیا اور کہا کہ اے اللہ تو ان پانچوں پر صلوۃ کہیو۔ مولوی صاحب یہ مقام بہت غور طلب ہے آپ یہ فرمائیں کہ اسلامی فرقوں کو کیا حق تھا کہ خدا تعالیٰ سے عرض کریں کہ تو ہی درود کہہ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو پہلے ہی خبر دے چکا ہے کہ ہم بھی اور ہمارے ملائکہ بھی نبی پر درود کہتے ہیں۔ اب بندہ کی درخواست کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے بجز سرکشی کے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بحکم رب العالمین اپنی امت کو حکم دیا کہ جہاد کو چلو اُس قوم نے بوجہ سرکشی اُلٹا خدا تعالیٰ اور نبی پر

ahmadimuslim.de

حکم لگا دیا کہ اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ جس طرح یہ لوگ ملزم ہیں کیا اسی طرح صَلُّوْا کے موافق اللّٰھم صل کہکر ملزم ہوسکتے ہیں یا نہیں اور نیز خدا تعالے اور ملائکہ اور اولیا خدا بندوں کی صلوۃ کے الفاظ اور اوقات صلوۃ قرآن و حدیث میں کیا کیا ہیں وصل علیہم نبی کو حکم ہے۔ رسول اللہ مسلمانوں پر کس طرح صلوۃ کہتے تھے اُس کے الفاظ کیا ہیں؟

**جواب** - یہ سوال دراصل صیغہ امر کے نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ علما اصول نے لکھا ہے کہ صلوۃ اور سلام جب مخلوق کی طرف منسوب ہو یعنی مخلوق کو اسکا فاعل بنایا جائے تو معنے اس کے درخواست اور دعا کے ہوتے ہیں اور جب خالق کی طرف منسوب ہو تو معنے انزال رحمت کے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید پر غور کیا جائے تو یہ اصل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ صیغہ کئی ایک جگہ پر آیا ہے۔ پیغمبر خدا کو مخاطب کر کے فرمایا ہے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ - اپنی نسبت فرمایا هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ - پہلے مقام پر یقینا معنے ہیں کہ اے نبی! تم ان کے لئے خدا سے دعا کرو یعنی کہو کہ خداوندا! انپر رحمت کر اپر فضل کر وغیرہ - دوسرے مقام پر یہ معنے بالکل غلط ہیں کیونکہ ترجمہ یہ ہوگا کہ خدا کہتا ہے اے خدا مومنوں پر رحم فرما - حالانکہ خدا کا خدا کوئی نہیں جس سے وہ درخواست کرے بلکہ صحیح معنے یہ ہیں کہ خدا نظر رحمت کیا کرتا ہے - اسی قاعدے سے آیت پیش کردہ میں جو بصیغہ صَلُّوْا ہم مسلمانوں کو درود پڑھنے کا حکم ہوا ہے اس کے معنے ہی یہ ہیں کہ مسلمانو! تم یوں کہو کہ خداوندا نبی علیہ السلام پر رحمت کر - پس ہم جو اس حکم کی تعمیل ان لفظوں میں کرتے ہیں کہ اللھم صل علی محمد تو درحقیقت ہم اُسی صَلُّوْا کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں لیکن بنی اسرائیل نے جو اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ کہا تھا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا پروردگار جاکر لڑو انہوں نے اس کہنے میں کسی حکم کی تعمیل نہ کی تھی بلکہ حکم عدولی کی تھی اسلیئے ہم کو اور ان کو ایک سا جاننا دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنے پر مبنی ہے - اس تقریر سے یہ سوال بھی اُٹھ گیا کہ اسلامی فرقوں کا حق نہ تھا کہ خدا کو کہیں کہ تو درود بھیج کیونکہ جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا کے حکم کی تعمیل ہے صَلُّوْا کے حکم کے معنے ہی یہ ہیں کہ ہم خدا سے التماس کریں اللھم صل علی محمد وسلم - آل اور اصحاب کو درود میں ساتھ ملانا گو قرآن مجید کا حکم نہیں مگر حدیث کا ہے اور قرآن سے مستنبط ہے غور سے دیکھو هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم ہے کہ بکوۃ لانیوالوں پر درود پڑھو اس کے الفاظ بھی یہی ہیں اللھم صل علی فلان - (باقی آئندہ)

---

## بقیہ
### گذشتہ سے پیوستہ

آپ ایسے باہوش ہیں کہ اقوال متعارض نقل کئے جاتے ہیں جن سے یک دوسرے کی تکذیب ہوتی ہے وانتم لا تشعرون - مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے جو آپنے جواز بوسہ قبر نقل کیا ہے تو جبتک اُس کے راویوں کی تعدیل و توثیق علی شرائط المحدثین نقل نہیں کرینگے پایۂ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ وہ ملفوظات خود مولانا کی تصنیف نہیں اور نہ وہ مشہور و معروف ہیں - آپ لکھتے ہیں - غیر مقلدوں کے امام جناب قاضی شوکانی صاحب ہیں کس خندہ پیشانی سے جواز کو نقل فرما کر اس پر سکوت کیا ہے، ہم نے اسکا مفصل جواب مضمون بوسہ قبر میں دیدیا ہے - مگر آپ باربار بلا رد جواب وہی مہمل کلام کہ سکوت رضا پر دلیل ہے بکے جاتے ہیں قاضی شوکانی کو مجوزین بوسہ قبر میں شمار کرنا صریح کذب بیانی یا ابلہ فریبی ہے سنو! علامہ شوکانی در النضید میں فرماتے ہیں ولهذا اتفق العلماء على ان من سلم على النبی صلعم عند قبره انه لا يتمسح بحجره ولا يقبلها لانه انما يكون لاركان بيت الله فلا يشبه بيت المخلوق ببيت الخالق كل هذا تحقيق التوحيد لذى هو اصل الدين ورأسه الخ اور اُسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں والتمسح بالجدار قبره واعواده والاستعانة به الى قوله هذا هو الشرك بعينه الخ اب آپ خندہ پیشانی اسکو تسلیم کرینگے یا نہیں کہ سکوت رضا پر دلیل نہیں ہے - اور علامہ شوکانی آپ کی تکذیب کر رہے ہیں یا نہیں - آپ لکھتے ہیں کہ اکتیس علما سلف و خلف کے نام ہائے گرامی تو سردست لکھے گئے ہیں، اسکا جواب ابھی گذر چکا ہے کہ انکو جواز بوسہ کے قائلین سے تصور کرنا آپ کے سردست کی خوبی دکھلاتی ہے - آپ لکھتے ہیں (یہ بھی واضح رہے کہ بوسہ قبر کے متعلق یہ تو میرا نہ دعویٰ تھا اور نہ ہے کہ بوسہ قبر علی الاطلاق وعلی العموم جائز ہے الخ) میں کہتا ہوں کہ آپکی تحریر کی روئداد عجب پریشان اور فریب دہ ہے آپنے ابتدا مضمون بوسہ قبر میں یہ لکھ مارا کہ یہاں مجھ اس جواب پر بحث کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بوسہ قبر کوئی ضروری و مسنون و مستحب شئے ہے اور نہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ بوسہ قبر مطلقاً جائز ہے) اور دلائل میں جسقدر مضمون آپ لائے ہیں وہ جواز بوسہ قبر کی دلیل ہیں جس سے آپ یک لطیف فریب کے پیرایہ میں مثبت جواز ہیں چنانچہ ابوایوب انصاری کے فعل سے جواز کو آپنے استنباط کیا اور یہ بھی لکھتے ہو کہ علامہ عینی زین الدین عراقی سے تقبیل اماکن شریفہ و قبور صالحین وغیرہ کے جواز و استحباب کے متعلق طولانی بحث کی ہے الخ جس میں بوسہ قبر کے مستحب ہونے کو لکھ مارا یہانتک کہ حافظ ابن حجر کے سکوت کو رضا کی دلیل

ahmadimuslim.de

قبر کر جواز بوسہ قبر پر حجت سمجھا اور اس پرچہ ثانیہ میں جسکی تردید پیش نظر ہے لکھتے ہو اور ہم نے جامہ بزرگان سلف کے خلاف بوسہ قبر کو بیان کیا ہے، اور آخری مضمون آپکا جہاں اپنے برادران احناف کو تنبیہ کرتے ہوئے یہ لکھتے ہو کہ ہماری حنفی بھائی تمام اخیرین فقہاء وغیرہم سے اقوال عدم جواز بوسہ قبور پیش کر دیتی ہیں)، یہ سب مضمون آپکا بلند آواز سے ندا کرتا ہے کہ تم مطلقاً جواز بوسہ کے قائل ہو اور دیدہ دانستہ اس کے منکر ہو۔ اب یا تو اپنے ان سب مضمون کا مطلب نہیں سمجھتے ہو یا جان کر جھوٹ بولتے ہو یا میری پرزور تحریر سے گھبرا کر اب سرے سے رفع خجالت کے لئے انکار کرتے ہو۔ مگر ناظرین منصفین آپکی اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر آپ کی راست گوئی کا اندازہ کرتے ہونگے۔ آپ لکھتے ہیں جتنی عبارتیں و اقوال علماء و فقہا کے آپ نے عدم جواز میں پیش کئے ہیں کسی قول سے بوسہ کا شرک کفر و مشابہ شرک ہونا جیسا کہ دعا یبیل کا زعم فاسد ہے ثابت و مذکور نہیں بلکہ مکروہ وغیرہ لکھا ہے) آپ اپنی کم سنی کی وجہ سے کوئی بات سمجھتے نہیں ہیں یا سمجھ کر بچوں کی طرح مکر جاتے ہو سنو: علامہ ابن قدامہ صاحب المغنی اور علامہ ابو محمد مقدسی و ابن الحاج مالکی کے اقوال سے بوسہ کا مشابہ شرک ہونا مفہوم ہوتا ہے صاحب در مختار اسکو صاف لفظوں میں فرماتے ہیں بلا شبہ عبادۃ الوثن اور صاحب مجالس الابرار کے قول سے بھی مشابہ شرک ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور علامہ ابو الوفا ابن عقیل کے قول سے اسکا شرک و کفر ہونا مفہوم ہے و علامہ خفاجی کی عبارت سے اسکا کفر ہونا مفہوم ہوتا ہے دیکھو مضمون بوسہ قبر۔ اب تو ہمارے مخاطب کے فہم فاسد میں اسکا مشابہ شرک و شرک و حرام ہونا آگیا ہوگا پس بدعتیوں کا قول باطل ہوا اور میرا مدعا ثابت ہوا والحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً۔

آپ اپنی ضروری گذارش میں یہ گذارش کرتے ہیں کہ (جن جن کتب کی عبارتیں ہم نے پیش کی ہیں سب کا حوالہ مع تصریح جلد و مطبوعہ و غیر مطبوعہ و صفحہ وغیرہ لکھدیا ہے) اس میں بھی آپ اپنی غلط بیانی اور فریب دہی سے باز نہیں آئے۔ جمع الاسرار مولفہ شیخ عبد الغنی نابلسی کے صفحہ و مطبوعہ و غیر مطبوعہ کا نشان نہیں دیا اور ملفوظات مخدوم شرف الدین و فوائد الفواد نظام الدین اولیا و خزانہ جلالیہ مخدوم جہانیان اور لطائف اشرفی اشرف جہانگیر سمنانی قدس اسرارہم کا نشان نہیں دیا صفحہ و مطبوعہ وغیرہ سب کہا ہے اور خزانۃ الروایات کے صفحہ و مطبوعہ وغیرہ کا نشان نہیں دیا اور ملتقط کو بھی بے نشان چھوڑا باوجود اس کثرت متروکات الصفحہ و مطبوعہ وغیرہ کے تم کس منہ سے دعوے کرتے ہو کہ ہم نے سب کا حوالہ مع تصریح صفحہ وغیرہ لکھدیا

ہے ایسے سفید جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتے ہو شرم شرم پھر اپنے خصم سے ایسی شکایت تمہاری بالکل نا زیب ہے تمہارے خصم نے ضرور ہر جگہ پتہ و نشان کتاب کا بتلا دیا ہے صرف دو جگہ انہوں نے تمہاری وسعت نظر کے اندازہ کرنے کو نہیں بتلایا۔ ایک سنو: علامہ ابن قدامہ کا قول فتح المجید سے نقل کیا گیا ہے اور علامہ ابو محمد مقدسی کا قول اغاثۃ اللہفان سے منقول ہے اور لکھتے ہو ایسی صورت میں گمان ہو سکتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ اس کے پیش کردہ کتابوں کے برای نام حوالہ محض فرضی و کذب و افترا ہوں اس لئے بہتیری بے سروپا باتیں اور ادھر ادھر کی لکھ ماری ہیں)۔ افسوس صد افسوس کہ ہماری شاہ جی کذب و افترا و بلا ثبوت کہنے میں بھی پیر ہیں بلکہ پیران پیر ہیں سنو صاحب میری تحریر کی تو تم تصدیق کر چکے ہو چنانچہ تمہارا اقرار کہ ان ظاہر ہے کہ اکثر علما و محدثین اسکا مر سابقاً اسپر شاہد ہے پھر تمہارا بے سروپا کہنا اور ادھر ادھر کی لکھ مارنے کی نسبت کرنی خود اپنی تکذیب کرنی ہے۔ اگر ایسا ہی ظن و گمان کا باب مفتوح ہو تو پھر یہ سب تحریر و دعاوی تمہاری کیا اس امکان سے باہر ہیں؟ شرم کرو بلا وجہ کسی کی نسبت کذب و افترا کی نسبت کرنا یہ بھی کذب و افترا ہے۔ میری تحریر کی نسبت اگر کسی نقل کا بھی کذب ہونا ثابت کرو تو مبلغ ... آپکی نذر کرنے کو حاضر ہوں ورنہ اس افترا سے باز آؤ اور توبہ کرو۔ ہاں ہم تمہارے کذب ثابت کرنے کو طیار ہیں آپنے علامہ سمہودی کی طرف جو جواز بوسہ قبر کی نسبت کی ہے محض کذب ہے اور باوجود تنبیہ تم تحریر ثانی میں باز نہیں آئے اور نہ کوئی ثبوت دیا اسی طرح علامہ عز بن جماعہ کی طرف نسبت جواز بوسہ قبر کی کذب ہے کما مر ذکرہ۔ اور تم جو یہ لکھتے ہو کہ مضمون نگار نے یہ سارے اقوال علما و عبارات کتب اسی کتاب سے نقل کئے ہیں)، یہ تمہاری وسعت نظر پر کامل دلیل ہے جسکی صواعق آلہیہ تقلید کی مشہور کتاب پر بھی نظر نہ ہو وہ بیچارہ وسعت نظر کی کیا لن ترانیاں کرتا ہے۔ باوجود دیکھنے نے بعض عبارات کی نسبت حوالہ ماتہ مسائل کا بھی دیدیا ہے۔ مگر دروغ گو را حافظہ نباشد صاحبزادہ کے خیال سے گذر گیا میں نے مضمون مجھ میں اغاثۃ اللہفان اور مدخل و مجالس الابرار و صراط المستقیم وغیرہ وغیرہ کتابوں سے نقل کیا ہے تمہاری صادق و کاذب ہونیکا عمدہ میزان یہ ہے کہ جتنی عبارتیں مضمون بوسہ میں منقول ہیں اگر صواعق آلہیہ سے سب کا منقول ہونا ثابت کردو تو بازی تمہارے ہاتھ ہے ورنہ وعید لعنت اللہ علی الکاذبین کو صفحہ دل پر نقش کر کے اس کذب و افترا سے باز آؤ۔ اور صواعق آلہیہ کے نسبت تمہارا جو خیال خام و گمان فاسد ہے کہ وہ غیر معتبر ہے اور بہتیری جگہ محض غلط حوالہ دیا گیا ہے

قابل دید
بدور السافرہ کا اردو
یہ کتاب امام العلامہ علا... سیوطی کی تصنیف ...
قرآن کریم کے ...
کتاب پلصراط ...
میزان ... اعمال
کو ثابت کیا ہے ...
کتاب الروح کا
یہ کتاب ایک مصری ...
دلچسپ اور قابل ...
اسمیں روح انسانی ...
تحقیق اور ... بیان ...
جمع کیا گیا ہے جو ...
سے ہی حاصل ہونا ...
انوار قدسیہ
یہ کتاب امام ... شعرانی رحمۃ اللہ ... فی زمانہ جبکہ مرشد ... کا ملنا دشوار ہے ... قلب کیوجہ ... یہ کتاب ... ہر مسلمان کے پاس ...
داغ دل
خواہشمند کو اس ... ضروری ہے ... کے وہ ضروری ... بیوی کی ... ہو سکتے ہیں۔ قیمت
علم الدین ... تاجر ...

جبکا ان کتابوں میں پتہ نہیں) سو یہ بھی تمہاری غلط گوئی ہے بلا ثبوت و بینہ قابل شنوائی نہیں اگر بڑے جوان مرد و شمشیر بہادر ہو تو اسکو ثابت کر دیجئے تب تک آپ کے سارے دعاوی لاطائل و دلائل عاطل کے ساتھ ابحاث تھی جو ہباءً منثورا ہوگئے والحمد للہ علی اتمام الحجۃ علی اہل البدعۃ واحیاء السنۃ واماتۃ الفتنۃ -

الراقم العاجز ابو عبد اللہ مولا بخش خان بہاری عفا عنہ ربہ الباری مقیم جالندھر

## کھگول کا جلسہ

مخدومنا مدظلہٗ - یہ مختصر سی تحریر آپ کے اخبار ہدایت آثار میں تھوڑی سی جگہ کی درخواست کرتی ہے - امید کہ منظور فرما دینگے -

کھگول کا سالانہ جلسہ مظہر الاسلام عنقریب منعقد ہونیوالا ہے کیا عجب کہ یہ جلسہ مارچ میں ہو -

گذارش ضروری یہ ہے کہ جلسہ نے بفضلہ تعالیٰ شانہٗ پانچویں سال میں قدم رکھا ہے لیکن میری دانست میں ہنوز اس جلسہ سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا سوائے اس کے کہ ہر سال علماء کرام کو تکلیف ہوتی رہی -

ہاں ایک بہت بڑا فائدہ یہ ضرور ہوا کہ آریہ عیاشوں کی گیدڑ بھبکیاں ہوا کرتی تھیں مباحثہ ہو جایا کرتی تھیں وہ موقوف ہوگئیں - اب آئیے دن کی خلش جو دل میں لگی رہتی تھی باقی نہ رہی - اس سے گونہ اطمینان ہوگیا بس اور کچھ نہیں -

ہم جہاں تک خیال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اگر ممبران جلسہ کی یہی حالت رہی (خدا نہ کرے) جیسی کہ آج کل ہے - تو آئندہ خدا ہی حافظ ہے - سخت افسوس تو اس بات پر ہے کہ چھوٹے تو چھوٹے بڑے سبحان اللہ کا مضمون ہو رہا ہے - ممبروں میں کسی کو بھی جماعت کی پابندی کا مطلق خیال نہیں - انمیں کوئی حضرات باستثناء جمعہ کسی وقت کی نماز مسجد میں باجماعت ادا نہیں کرتے - خانہ خدا ایک دم ویران رہتا ہے - شاید ہی مغرب کے وقت ممبروں کی دو تین صورتیں نظر آتی ہیں - عشاء اور صبح کا نام بھولے سے نہیں لیتے - ظہر و عصر کی جماعت گاہ گاہے دو تین آدمیوں کی تعداد میں ہو جاتی ہے - البتہ اتوار کے دن گر بہ حاضری دینچ لوگ آجاتے ہیں وہ بھی صرف مغرب کے وقت -

باوجودیکہ انمیں چند ایسے حضرات بھی ہیں جو کہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں اور چند ایسے جنکو تین وقت مغرب عشاء صبح میں کوئی عذر نہیں -

منجملہ ان کے ایک وہ حضرت بھی ہیں جو مسجد کے بالکل متصل بلکہ مسجد کے گود میں رہتے ہیں ان کی سعزز صورت بھی کسی وقت مسجد میں دکھلائی نہیں دیتی - امام مسجد یہ بزرگوار بھی صرف ایک وقت مغرب کا مغرب تشریف لاتے ہیں اور وقتوں کی خیریت اُن سے بانشافہ دریافت کر لیجیئگا - راقم بھی انہی لوگوں کے خادموں میں ہے -

ناظرین اہلحدیث اس تحریر سے ہمارے ممبران جلسہ کو بے نمازی نہ خیال کریں گے بحمد سبکے سب پابند صوم و صلوٰۃ ہیں - علاوہ اس کے اور دینی امور میں انشاء اللہ بالکل چست خیال فرماویں کہ اس چار سال کے درمیان میں ان لوگوں نے ایسے معرکۃ الآرا کاموں کو اس مستعدی کے ساتھ کیا ہے کہ بایدو شاید - اور پھر بھی بدستور مستعد ہیں اور ان شاء اللہ تا حین حیات مستعد رہیں گے -

لیکن ہمیں اگر شکایت ہے تو صرف پابندی جماعت کی وہ بھی انشاء اللہ ہو ہی جاتی ہے -

راقم یکے از خدام جلسہ کھگول ضلع پٹنہ

## سوالات از شیعہ

حضرات شیعہ کا یا اُن کے مرشد اعظم (ابن سباء) کا سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے عالی نسب اسد اللہ نے کونسا قصور کیا تہا کہ ان لوگوں نے اور ان کے ہمخیال گبروں نے آپ کو دنیا سے بہی زیادہ بے حیا بزدل کمینہ دیوث بنانے کی سعی کی حضرات شیعہ خود فرماویں یا شیعوں کے داماد مسٹر باقر یا میاں شیخ علی یا میاں زرارہ یا میاں ابو بصیر کی دیوان ہکال کر فرمائیں کیا یہ خیال میں آسکتا ہے کہ شیر خدا جنکی رگوں میں خون ہاشمی جوش زن ہو جنکو ایک ڈانٹ پر تمام فوج تفراق ہو جس سے حضرت جبرئیل خائف ہوں جس کے ایک فرزند کی ایسی جرأت ہو جسکو لکھنؤ کے شاعر مستند شیعہ نے یوں نغمہ سرائی کی ہو جسکا ایک ایک مصرعہ وحی آسمانی ہے پڑھنے کے وقت عجیب کی ایسی صدائیں بلند ہوتی ہیں کہ سننا مشکل ہوتا ہے ؎

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے ✦ رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے
رستم کا بدن زیر کفن کانپ رہا ہے ✦ ہر قصر سلاطین زمن کانپ رہا ہے

شمشیر بکف دیکھ کے حیدر کے پسر کو
جبرئیل لرزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو

اور آگے بڑھکر فریق مقابل کی زبان سے ؎

اب جاؤ کہ بچنے کا کوئی طور نہیں ہے ✦ عباس ہے عباس ہے کوئی اور نہیں ہے

ایسے شخص کی محترمہ بی بی بنت رسول اللہ کو اُس شیر خدا کے آگے ایک بزدلا منافق جو جنگ میں نہ ٹھیر سکتا ہو لات مار کر بے حرمت کرے (معاذ اللہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں) اور شیر خدا بزدلی اور بے حیائی سے تاکتا رہے۔

اسپر سوال یہ ہے کہ کیا اس سے بڑھکر دیوثی۔ بے حیائی۔ بے غیرتی ہو سکتی ہے کیا اس دیوثی کی کبھی نظیر مل سکتی ہے۔ کیا امام وقت کو آیت فَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ یاد نہ رہی تھی؟

کیا کسی ذی فہم کسی ذی عقل کے خیال میں یہ بات آسکتی ہے کہ ایسا واقعہ ہوا ہوگا صحیح حدیث میں وارد ہوا من قتل دون عرضہ فہو شہید جو شخص اپنی آبرو بچانے میں مارا گیا وہ شہید ہے۔ شیر خدا کو اس موقع پر شہادت قبول کرنی تھی اور جان جاتی تو جان دینا لازم تھا لیکن اپنا نام قیامت تک کے لئے اول الدیوثین کی فہرست کے سرنامہ سے کٹانا تھا۔

## سوال دوم

جو شخص اپنی محترمہ بی بی سیدہ بنت رسول اللہ کے ساتھ ایک بزدلے بے دین منافق کو ایسی بے حرمتی کرتے دیکھے اور سکوت اختیار کرے اور قوت رہتے ہوئے اپنی محترمہ بی بی کی حمایت بھری ان کو ظلم سے نہ بچائے تو وہ شخص مخلوق خدا کی حمایت کیا کریگا۔ اور مخلوق خدا سے ظلم کیونکر دفع کریگا۔ پس ایسا شخص خلافت کے لائق کیونکر ہوگا۔ حالانکہ خلیفہ کا یہی فرض ہے۔

## سوال سوم

جو شخص باقوت ہو اور خلیفہ بلا فصل خدا کا بنایا ہوا نسل رسول کے ہو اُنکی محترمہ بیٹی غصب ہو جائے غصب کرنیوالا بزدلا بے دین منافق ہو اور خلیفہ صاحب قوت رہتے ہوئے سکوت اختیار کریں اور آئندہ اماموں کے لئے اول فدیہ غصبنا فرمانا پسند فرمادیں وہ خلافت کے لائق کیونکر کہے جا سکتے ہیں کیونکہ خلیفہ کا کام یہی ہے کہ خدا کی مخلوق میں انصاف کریں۔

## سوال چہارم

کیا جو شخص باوجود قوت کے دفع ظلم نہ کرے وہ ظالم نہیں ہے حالانکہ وہ دفع ظلم پر مامور من اللہ ہو اور اُس کی قوت رکھتا ہو۔

## سوال پنجم

جو شخص خدا کا بنایا ہوا امام ہو نسل رسول سے اور اُس کو حق پھیلانے کی قوت ہو اُس کے پاس صحیح صحیح خدا کی کتاب ہو اور اُس کی اشاعت کی قوت رکھتا ہو

ایسا شخص غلط دین شائع ہوتے دیکھے غلط قرآن شائع ہوتے دیکھے اور باوجود اس کے تقیہ اور سکوت سے کام لے وہ شخص منصب امامت کے لائق کیونکر ہوا کیونکہ امام کا کام تو یہی ہے کہ باوجود قوت کے حق پھیلانے میں اور ناحق کی اشاعت کے روکنے میں کوتاہی نہ کرے اور تقیہ کی آرام طلبی سے احتراز کرے۔

اگر کسی کے خیال میں آئے کہ شیر خدا خدا کے حکم کے تابع تھے جب حکم ہوا کہ سکوت کرو تقیہ اور صبر کرو اُس وقت صبر و تقیہ اور سکوت سے کام لیا اور جب حکم ہوا کہ جنگ کرو۔ اُس وقت قوت و شجاعت حیدری سے کام لیا۔ اسی وجہ سے بی بی کی بے حرمتی کے وقت بھی ایک بزدلے سے ہوئی سکوت کیا۔ بیٹی کے غصب کے وقت سکوت و صبر سے کام لیا غلط قرآن اور غلط دین شائع ہوتے دیکھکر تقیہ سے اور صبر سے کام لیا اور جب حکم ہوا امیر المؤمنین سے لڑ پڑے۔

تو جواب اس کا یہ ہے کہ کیا حضرات شیعہ کا خدا ایسا ہی ہے کہ نسل رسول کے امام تو بنا دے اور امام وقت میں قوت خداداد اس قدر ہو کہ ساری دنیا میں اس کی نظیر نہ ہو باوجود قوت کے بے دینی پھیلتے دیکھے غلط کتاب شائع ہوتے دیکھے اور حکم دے صبر و تقیہ کا۔ بیٹی غصب ہو جائے۔ بی بی کی ایسی بے حرمتی ہو جائے جسکی نظیر دنیا میں نہ ہو اُس وقت بھی صبر و سکوت ہی کا حکم دے اور جب تمام دنیا میں بے دینی شائع ہو جائے غلط قرآن شائع ہو جائے اور اس قدر بے حرمتی ہو لیوے تو اُس وقت کہے امام صاحب اٹھو اب خونریزی کرو سبحان اللہ شاید شیعوں کے خدا کو بدا ہوا ہوگا اُس کو کیا معلوم کہ آئندہ کیا ہوگا۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر کے لئے شان میں ایسے ایسے قصے ان کے غاصب ظالم بے دین بنانے کے لئے اگلے شیعوں کا تصنیف کرنا عجیب لطف دیتا ہے ان اگلے بیٹھے پر دوں کو کیا معلوم تھا کہ ان بیچارے تو صرف پڑھنے والوں پر کیا مشکل پڑیگی جنہوں نے متعدد پرچے اہل سنت بالخصوص اہلحدیث کی دل آزاری کے لئے نکال رکھے ہیں اور بجائے اتحاد اختلاف بجائے اصلاح افساد پھیلاتے ہیں۔

واضح ہو کہ اصلاح نمبر ۱۰ جلد ۱ میں میاں اڈیٹر صاحب نے سمجھا ہے کہ ہمکو بڑا فخر ہے کہ حضرت محسن کا سقط ہوا اور حضرت سیدہ کے گلے میں رسی ڈالی گئی میاں اڈیٹر صاحب مجھ فخر نہیں ہے۔ آپکی عقل پر رونا آتا ہے بریں عقل و دانش بباید گریست۔ اسی عقل پر آپ اہلحدیث کو بے عقل سمجھتے ہیں؟ ناظرین اشعار مرقومہ بالا اور شیر خدا کی شجاعت و قوت اور اُس واقعہ

اہلحدیث کا مذہب [illegible]

دونوں کا اندازہ کریں اور حضرات شیعہ کی عقل کی داد دیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تعزیہ پرستی ضریح پرستی نے یُحِبُّہٗ الشَّیطَانَ مِنَ الْمَسِّ بنا دیا ہے ایران میں رہے تو آتش پرستی کی وہاں سے نکلو تو تعزیہ پرستی کی۔

اور میاں ایڈیٹر صلاح اسی نمبر میں لکھتے ہیں کہ خدا اور رسول کے ساتھ اس سے بڑھ کر کیا گیا ہے خدا کو چھوڑ لوگوں نے بت پرستی کی اور خدا کچھ نہ کر سکا۔

ناظرین حضرات شیعہ کی عقل کا موازنہ کریں مطلب آپکا یہ ہے کہ حضرت علی بھی خدا تھے حضرت علی کے سکوت کو خدا کے سکوت پر قیاس کرنا چاہتے۔ افسوس یہ ہے کہ کیوں یہ لوگ مسلوب العقل ہو گئے۔ شیعہ تم اور میاں ڈیٹر صاحب قرآن پر عقیدہ رکھو قوم ثمود۔ قوم عاد۔ قوم نوح۔ قوم لوط جنکی بھائی بندی آپکو ہے۔ قوم فرعون۔ قوم تبع کے مخالفت ہونیکا حال پڑھو اور یہ آیت پڑھو وَلَوْ یَشَاءُ اللہُ ... آتش گوا۔ اور آیت بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ کو ملاحظہ کیجئے اور آیت کریمہ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن بَعْدِ نُوحٍ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا کو پڑھیے ان آیتوں میں آپکا شافی جواب ہے اللہ تعالیٰ نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی دیتا ہے۔ اصل سزا و جزا کی جگہ آخرت ہے۔ ان سب پیغمبروں کی تکذیب یا ان پر ظلم ہوا۔ انکی سزا دنیا میں دی گئی ہے۔ رسول اللہ صلعم کے دشمن مبارک شہید ہوئے یا دیگر بے حرمتی کی سزا خدا نے دیدی کوئی کافر ملک عرب میں نہ رہ سکا سب تباہ و برباد کر دیئے گئے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔ آپکی تعزیہ پرستی و بے حرمتی اہل بیت کی جزا و سزا بھی آخرت ہے۔ (باقی آئندہ)

عبدالسلام مبارکپوری از صادقپور پٹنہ

---

## مبارکہ بیگم اور نواب

بدر اور الحکم جواب دیں +

اہلحدیث اور مرقع قادیانی کے مواخذات سے تنگ زبردست ہیں اور مرزائی عمارت کو منہدم مسمار اور تہ و بالا کرنے میں واقعی

۲۰ اپریل ۱۹۰۸ء کے قیامت خیز زلزلہ سے بڑھکر ہیں جسقدر مرزائی پارٹی کو اپنے مہدی اور کرشن۔ ابن اللہ اور بابو اللہ اعلیحضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ناز پیدا کرتا ہے۔ اہلحدیث اور مرقع اسی قدر آسانی سے ان سب کے بخیئے ادھیڑ ڈالتے ہیں۔ اور انکی یہ تنک پہونچکر ان دجاجلہ کے شرمناک اور کذب مجسم کا ناموس کی قلعی کھولکر پبلک کی روشنی میں لے آتے ہیں جس سے کرشن بنتیوں کا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے۔ چنانچہ ناظرین کئی بار دیکھ چکے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل مرحوم علیگڈھی والے مرزائی مباہلہ کے متعلق مرزا جی کے جھوٹے۔ کاذب بلکہ اکذب الناس ہونیکا بیّن ثبوت دیا جا چکا ہے۔ ایسا ہی ڈاکٹر ڈوئی امریکن کے معاملہ کے متعلق سب کی سب تحریریات چھانٹ کر مرزا جی کا جھوٹ اظہر من الشمس کیا گیا ہے۔ لیکھرام کے مباہلہ میں کرشن قادیانی کا صریح کذب دکھلایا گیا۔ اور اس کے نافرمان مرید الحکم کی فریبانہ چالاکی جو اس نے جور و ستم کے ساتھ ڈالنے کا لفظ اضافہ کرنے کی بابت زبان کھگئی۔ ان مواخذات سے تنگ آکر اب مرزائی اخباروں نے اعلیحضرت کرشن کی قدیم پیشگوئیوں کو بلا حوالہ درج کرنا شروع کر دیا ہے۔ گویا ہمارے مواخذات سے بچاؤ کے لئے یہ روبہانہ چال نکالی ہے۔ مثال کے طور پر تازہ واقعہ سُنئے کہ ۱۷ فروری کو مرزا صاحب کی دختر نیک اختر مبارکہ بیگم کا نکاح محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوا ۲۷ فروری کا بدر اس کے متعلق ایک پیشگوئی بلا حوالہ یوں بیان کرتا ہے لکھتا ہے:-

یہ مبارکہ بیگم کے متعلق بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخبارات میں شائع نہیں ہوئے۔ ان میں سے صرف ۱۹۰۱ء میں ایک الہام اس بارہ میں اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تھی اور نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی صحیح و سالم ان کے گھر میں آباد تھی اور وہ الہام یہ ہے۔ نواب۔ مبارکہ بیگم۔ یہ الہام دو الگ الگ فقروں میں ایک نواب دوسرا فقرہ مبارکہ بیگم۔ اس الہام میں دونوں فقروں کو ایک جگہ بالمقابل رکھکر پیشگوئی کیگئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی۔

(بدر ۲۷ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ کالم ۱)

پہلے تو ایڈیٹر بدر کا صریح جھوٹ دیکھو کہ مبارکہ بیگم کے متعلق بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔ دیکھو یہ بات تسلیم کے قابل ہے؟ کہ الہام تو مرزا جی کو ہوں اور بہت سے ہوں مگر مرزائی اخباروں میں درج نہوں تو وہ اخبار کا ہے کیلئے رکھے ہیں؟ اور وہ اخبار نویس جو اپنے خطوں اور عریضوں میں اپنے آپ کو کرشن کی جوتیوں کا غلام سمجھ کر لکھتے ہیں کس مرض کی دوا ہیں کہ حضرت اقدس کی قادیان میں بیٹھے جوتیاں کھا بیکار بیٹھے رہیں یا بھاڑ میں جائیں ایسے اخبار اور اخبار والے ہم یہ بات کسی طرح تسلیم نہیں کر سکتے کیونکر کہار۔

۵۲ نافرمان مرید اس سے کردہ بعض مقامات کرشن جی کی حکم عدولی بھی کر لیا کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ بتایا گیا اور باوجود مرزا کی مخالفت اور بہت کوشش و تاکید الحکم کے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا خط مرزا جی کے نام کا لے آیا۔ جس سے باعث مرزا جی نہایت ناراض ہوئے مفصل واقعہ مولوی سرور شاہ مرزائی سے دریافت ہو سکتا ہے (اہلحدیث)

سلہ یہ الفاظ مرزا جی کے الہامات انت منی بمنزلۃ اولادی۔ انت منی وانا منک۔ انت من مائی وغیرہ سے نکلتے ہیں یعنی ہم نے زبردستی آپ پر نہیں لگائے بلکہ وہ خود ان القاب کو اپنے اوپر لیتے ہیں

ahmadimuslim.de

کے گدھی جب بوجھ نہ اٹھائیں گے تو چارہ کہاں سے کھائیں گے؟ جب بندر اور ریچھ قلندر کی ڈگڈگی پر نہ ناچیں گے تو اُنکی بھلا خیر کہاں؟

اور سُنئے! کہتے ہیں کہ "صرف ایک الہام ۱۹۰۱ء میں الحکم میں شائع ہوا تھا" یہ بھی صریح کذب معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی الہام ہے اور وہ الحکم میں شائع بھی ہو چکا ہے جیسا کہ تم نے اُس کے الفاظ نقل کئے ہیں کہ "مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی" تو کیوں اُس الحکم کا پورا حوالہ صفحہ مع تاریخ وماہ کے نہیں بتایا؟ اسی سے تمہاری کذب۔ فریب اور چالاکی کا پتہ لگتا ہے۔

ہم وثوق سے کہتے ہیں اور ہمارا یہ دعوٰے اُس صحیح تجربہ کی بنا پر ضرور صحیح ہوگا جو عموماً مرزا جی اور مرزائی اخبارات کی بات بات پر جھوٹ بولنے سے ہمیں حاصل ہو چکا ہے کہ ضرور ہی یہ الہام جھوٹا شائع کیا گیا ہے۔ اگر بدر اپنے دعوے میں سچا ہے تو الحکم ۱۹۰۱ء کے مندرجہ بالا الہام والے پرچہ کا پورا پتہ بتلادے اور اگر اُسے نہ مل سکے تو اڈیٹر الحکم کو بھی اس دینی کام میں اپنے ساتھ ملالے۔ اور دونوں ملکر پورا حوالہ بتلادیں۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ (نائب اڈیٹر)

## غریب فنڈ

میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ وصول ہوا

جناب قاضی محمد علی صاحب موضع ان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور (سائل) " " " " ۸ر

جناب قاضی معین الدین صاحب خطیب جدہ باکم ضلع اکولہ ملک برار (سائل) ۸ر

بقایا سابقہ " " " " " ۱۵ روپے ۱۴ آنے

میزان " " " " " ۱۶ روپے ۱۳ آنے

ایک اخبار بنام قاضی محمد علی صاحب (سائل) جاری کیا گیا باقی ۷ر

## دس روپے انعام

علاوہ سفر خرچ کے جو میرے لڑکے مسمّی صادق علی کو جو پانچ یوم سے مفقود الخبر ہے میرے پاس لائے دیا جائیگا۔

حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر قریباً ۱۲ سال، رنگ گورا، جسم لاغر، سر میں بوجہ چوٹ ایک چھوٹا سا گڑھا۔ اول مڈل تک تعلیم یافتہ ہے۔

علی بخش مدرس میونسپل بورڈ سکول ڈھاب بستی رام امرتسر

## مسلمان

ہمارا اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ اور عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جاسکتا۔ اسلئے ایک الگ رسالہ اس مضمون کا نکالا جائیگا جو خالص اسلام کی روشنی دکھلائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہ ہونگے۔ بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول اور مدلل تردید ہوا کریگی۔ یہ رسالہ دفتر اہلحدیث سے ماہوار شائع ہوا کریگا۔ اس کا نام مسلمان رکھا گیا ہے۔ سر دست قیمت سالانہ مع محصول ڈاک عہ ممالک غیر ہند سے عہ۔ **ابوالوفاء**

مسلمان کے متعلق ہمارا ارادہ ہے کہ جہانتک ہو سکے بہت جلد جاری کیا جائے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجودیکہ یہ نوٹس چھپتے ہوئے کئی ہفتے ہوگئے ہیں تاہم ابھی تک اس قدر خریداروں کی درخواستیں وصول نہیں ہوئیں جو مسلمان کے اجرا کیلئے کافی ہوں۔ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث کے خریداروں میں ایسے بہت کم لوگ ہیں جن کو مخالفین اسلام سے پالا پڑتا ہو۔ یا اُن کی تحریرات جو اسلام اور اہل اسلام کیلئے زہر ہلاہل سے کسی طرح کم نہیں۔ دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہو۔ جن مسلمانوں کو عیسائیوں کی تجلّی اور آریوں کا اندر اور آریہ مسافر دیکھنے کا موقع ملا ہوگا وہ اُن کے برے اثر سے بخوبی واقف ہونگے۔ اور اس بات کی ضرورت واقعی طور پر محسوس کرینگے کہ اسلام کی طرف سے بھی ایسے مجاہدانہ اور مخلصانہ حامی اسلام رسالے جاری ہونے نہایت ضروری ہیں جو ایسی زہریلی اور سم قاتل تحریروں کے مقابلے میں تریاق کا کام دے سکیں چنانچہ مسلمان کی اجراء کی خبر سنتے ہی کئی ایک احباب نے جو اسکی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں بڑی خوشی اور کشادہ پیشانی سے اسکو لبیک کہا۔ اگر اسی قدر اس کے قدردان اور پیدا ہو جائیں تو یقین ہے کہ مسلمان فی الفور جاری کردیا جائیگا۔ ادھر سے کوئی دیر نہیں ارادہ مستقل ہو چکا ہے۔ قدردانوں کی تعداد کم از کم اتنی ہونی چاہئے کہ رسالہ باقاعدہ چل سکے ایسا نہ ہو کہ بعد میں ایسے وسیع میدان میں تقدم رکھنے کی سرمایہ کے باعث منزل مقصود سے پیچھے بلکہ راستے ہی میں ڈیرے ڈالنے پڑیں۔ لہٰذا درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں تاکہ جلد بجلد مسلمان شائع ہو جائے۔ المشتہر خاکسار مینیجر

## الاعتذار

چونکہ مولانا ابوالوفاء صاحب معہ مولوی محمد علی صاحب جالندھری کے مباحثہ کیلئے بمقام زیرہ ضلع فیروزپور تشریف لے گئے ہوئے ہیں لہٰذا نوٹ نہیں لکھے گئے۔ (خاکسار نائب اڈیٹر)

الہامات مرزا — قادیانی مسیح کی بڑی بڑی پیشگوئیوں کی تردید قیمت ۵ر پتہ — اہلحدیث امرتسر

# انتخاب الاخبار

**نواب** صاحب بہاولپور مرحوم کی والدہ محترمہ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔ ہم ندوہ کو اس کامیابی پر مبارکباد و بشیر باد بھیجتے ہیں۔

**حضور** وائسرائے ۶ مارچ کو موٹر کار پر بیٹھ کر بارکپور کو تشریف لیجا رہے تھے کہ راستہ میں ایک گاؤں سے اون پر پتھر پھینکے گئے۔ واپسی پر بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک [illegible] پولیس کی تحقیقات جاری ہے۔

[illegible] ۱۹۰۸ء تک پہنچ گئی ہے۔ اس میں پانچ لاکھ کے قریب صرف صوبجات متحدہ میں ہے۔

**جتن** ڈرائیور کی غفلت سے گذشتہ ماہ اکتوبر میں لاہور کے متصل کوٹ لکھپت کے سٹیشن پر حادثہ ہوا تھا اُسے عدالت سے چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

[illegible] کام کریں۔ ندوتا ۲ ہزار مکہ معظمہ کی طرف اور ۲ ہزار رابغ کی جانب۔ اون کی مدد کو ۱۸۰۰ ترکی سپاہی آئے ہیں۔

**جنوری** کے دوسرے ہفتہ میں ایک جہاز سیدها انڈے سے اور دوسرا اسکندریہ سے ریل و بحری ست لدا ہوا رابغ اور جدہ کو روانہ ہوا۔ اور ۱۰ جنوری کو دو جہاز ترکی پٹرول سے لدے ہوئے رابغ اور جدہ کی جانب ملک شام سے آرہے تھے۔ بحکم سلطان المعظم خلداللہ ملکہ یکم فروری تک ۲۰ ہزار ترکی سپاہی جدہ میں۔ ۵ ہزار مکہ مکرمہ میں۔ ۱۰ ہزار رابغ میں۔ ۳ ہزار شرفا میں اور ۱۰ ہزار مدینہ منورہ میں سٹی کا کام کرنے کو موجود ہونگے۔ مدینہ منورہ کے اولوالعزم شہریوں میں سے ۸ ہزار پہلوان اس مبارک جہاد میں حصہ لینگے۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء تک یہ پاک ریلوے ختم ہوجائیگی۔

**بمبئی** کے جس حاتم وقت سیٹھ صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں اپنے خرچ سے جدہ سے لیکر مکہ معظمہ تک ریلوے بنادونگا۔ اب اس نیک مسلمان نے سفیر عثمانیہ سے بمبئی میں ملاقات کی ہے۔ خداوند کریم سب مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ اس ثواب کے کام میں حصہ لیں۔

**روسی** جنرل سٹوسل کی سزائے موت دس سال قید میں تبدیل کی گئی۔

**بلوچستان** کے مقام شرینغ میں ۲۱ مارچ کی رات کو ۹ بجے سے صبح کے پانچ بجے تک زلزلہ کے ۱۳ جھٹکے محسوس ہوئے۔ بازار میں کئی مکان گر گئے۔ ریلوے سٹیشن کے مکانات کو صدمہ پہونچا۔ اس زلزلہ کا صدمہ مقامات درگی اور خوست میں بھی محسوس ہوا۔

**کناڈا** کے شہر وانکور میں ۱۵ ہندو گرفتار کر لئے گئے۔ کناڈا انگریزی علاقہ میں سے مگر وہ بھی ہندوستانیوں کی کثرت درآمد سے ٹرانسوال کی طرح نالاں ہے۔ ہندوستانیوں کو اب ایشیائی ملکوں میں قسمت آزمائی کرنی چاہئے۔

[illegible] روپیہ سے درآمد ہوگا۔

**مسٹر** جان ڈی راک فیلر جس کی بے شمار دولت کا اندازہ دس کروڑ پونڈ یعنی ایک [illegible] آخر اوس نے اپنی حیرت انگیز قابلیت اور محنت سے اس قدر دولت کمائی کہ بلحاظ تمول روئے زمین کا کوئی بادشاہ اوس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس نے یہ نام دولت و ثروت تجارت کی بدولت پیدا کی۔

**پشاور** میں ۱۰ مارچ کو ۹ بجے شام کے ۱۵ آفریدیوں نے بازار کی سیر کرتے [illegible] ہندوستانیوں اور سپاہیوں کی حفاظت کو لوٹنا شروع کردی۔ فوراً پولیس [illegible] جس نے ساٹھ نوجوان آفریدیوں کو گرفتار کرکے حوالات میں بند کردیا۔ اس کشمکش میں ایک آفریدی گولی لگنے سے مارا گیا۔ [illegible] کی شرائط معلوم کرنے صاحبزادہ عبدالقیوم خان بہادر اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر درہ خیبر کے مکان پر آئے تھے۔ انہوں نے کل آٹھ ہزار روپیہ لوٹے۔

**متھرا** ناگدا ریلوے پر بہرتپور میں ایک عورت اور اوس کے دو بچوں نے ریل سے کٹ کر جان دیدی۔

**کلکتہ** کے عیسائی سکولوں اور کالجوں کے افسر [illegible] کرتے ہیں۔ فیس میں بھی غیر معمولی طور پر اضافہ کردیا ہے۔

**لالہ** پنڈیداس کے والد [illegible] تھے۔ ۱۰ مارچ کو اپنے تئیں خود بخود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی کوٹھی میں حاضر کردیا۔

۱۳ مارچ کی شام کو بمقام [illegible] گاؤں پر ایک بہادر [illegible] پڑا۔ سنا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ [illegible] پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

**صاحب** وزیر ہند نے سرکاری سال ۱۹۰۹ء کے اندر تعمیر ریلوے کے لئے ۱۳ کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔

ahmadmuslim.de

**مومیائی**
مقوی
کے مفصل اوصاف تو کتب ہیر [illegible]
[illegible]
وتوانا - کمزوری بدن وسینہ کے م
ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرما
"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ)
قیمت بایں ہمہ اوصاف صرف عہ فی چھٹانک - آدھ پاؤ ہے عہ محصول ڈاک

**بستی ست**
بچپن کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے - اکار رفتہ احباب منگوا کر استعمال کریں
[illegible] محصول ڈاک وغیرہ

**حبوب قبض کشا**
ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور
قیمت فی شیشی ... گولیاں عہ محصول

**المشتہر مینجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ گھنیا امرتسر**

# فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

**تفسیر ثنائی اردو**
اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں - دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیے گئے ہیں - ایسے کہ بانوہ شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں اور چھٹی زیر طبع ہے -

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲؍
جلد دوم " آل عمران و نساء " ۱۲؍
" سوم " مائدہ - انعام - اعراف " ۱۲؍
" چہارم " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲؍
" پنجم " فرقان تک " ۱۲؍

پانچوں جلدیں یکدفعہ ایک ہی خریدار کو بجائے ... کے علاوہ محصولڈاک عہ ملینگی

**فتوحات اہلحدیث**
چیف کورٹ - ہائی کورٹ پنجاب - اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں قیمت ۴؍

**دلیل الفرقان**
بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲؍

**حق پرکاش**
آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸؍

**ترک اسلام**
مہاشہ دہرم پال نو آریہ کے لیکچر ترک اسلام کا معقول و مفصل جواب قیمت ۶؍

**تغلیب الاسلام مکمل ہر چہار جلد**
بجواب تہذیب الاسلام دہرم پال آریہ نہایت مدلل اور دلچسپ ہے -
جلد اول قیمت ۵؍ جلد دوم قیمت ۱؍
" سوم " ۵؍ " چہارم " ۵؍
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے عہ علاوہ محصول

**مباحثہ دیوریا**
دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ مشہور و معروف جو ابین آریہ سماج اور مسلمانوں کے ہوا تھا - اسلامیوں نے اس مباحثہ میں آریوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے - قیمت ۴؍

**مناظرہ نگینہ**
یہ مناظرہ ۱۵ جون ۱۹۰۴ء میں باہتمام نگینہ ضلع بجنور مسلمانوں اور آریوں میں ہوا تھا - اس مناظرہ کے اثر سے کئی ہندو آریہ مشرف باسلام ہو گئے - قیمت ۶؍

**مرقع دیانندی**
اس کتاب میں اس امر کا ثبوت پر زور دیا گیا ہے کہ سوامی دیانند کا قول کچھ اور تھا اور فعل کچھ اور قیمت ۳؍

**المشتہر مینجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید -**

چھپا مطبع حسب الحکم مولوی ابو الوفا ثناء اللہ امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No 352)

## اخبار اہلحدیث

امرتسر

+ آیت و حدیث مصطفےٰ کی حجت + مت دیکھ کسی کا قول و کردار +

+ آلِ محمد و نقل یکا ہے ؟ + یار وہم و خطا کا دخل کیا ہے +

جلد ۵ — نمبر ۲۱

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲/

ششماہی ... ۱ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ... ۵ شلنگ

ششماہی ... ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

مطبع اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئے

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط و غیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند بلا معاوضہ درج ہونگے مگر نا پسند واپس کرنا ضروری نہیں

## امرتسر مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

### مذاکرہ علمیہ

### امامت اور اقتداء

کے مسئلہ کے متعلق جو اہلحدیث مورخہ ۱۳ مارچ میں مفصل لکھکر علماء کرام سے استفسار کیا تھا۔ اس سے غرض باتباع سلف صالحین مسئلہ کی تحقیق کرنا منظور تھا۔ چنانچہ بحمداللہ جن جن علماء نے اس دینی کام کی طرف توجہ فرمائی ہے انکی آراء ہم شکریہ کے درج ذیل ہیں اکثر تو ان میں موافق اور خاکسار کی تحقیق کی مؤید ہیں۔ بعض مخالف بھی ہیں جو بغرض تحقیق و اظہار حق سب درج ہونگی۔ جن حضرات نے آجتک توجہ نہیں فرمائی ان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنی اپنی رائے سے بہت جلد اطلاع بخشیں تاکہ باقاعدہ مسئلہ کی تحقیق ہو سکے۔ سلسلہ آراء درج ذیل ہے:-

**جناب استاد مکرم مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی**

تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کو مسئلہ تھا اور کیا۔ اگرچہ میرا یہ مشرب نہیں لیکن اخذ آپکا اور وجہ استدلال مجھکو بہت پسند ہوا اور سلف میں بہت سے اہل علم کا یہی مذہب ہے۔"

**جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ تحریر** فرماتے ہیں:-

یہ مسئلہ امامت و اقتداء میں آجتک سے نہیں مدتوں سے میرا یہی خیال ہے کہ ہر ایک نیک کام جس میں شرکت و معاونت ممکن ہو اس میں شرکت و معاونت جائز ہے امام کوئی بھی ہو نماز بھی ایک ایسا ہی نیک کام ہے تو اس میں بھی شرکت و معاونت جائز ہے امام کوئی بھی ہو اس کے دلائل ہیں سے اول دلیل آیہ کریمہ تعاونوا علی البر والتقوی ہے اور دلیل دوم حدیث شریف یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان اخطاؤا فلکم وعلیھم۔ دلیل سوم حدیث شریف صلوا خلف کل بر و فاجر ہے اور اس کے مؤیدات میں سے خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول الصلوۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول صل وعلیہ بدعتہ ہے۔ اور میرا یہی خیال ہے کہ جہاں کسی کو امام کے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا ہو وہاں کسی ایسے شخص کو حسب تفصیل مندرجہ حدیث شریف منتخب کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مولانا ابوذر محمد غضنفر صاحب مولوی فاضل مقیم قنوج**

گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت بھیجا جائیگا بعد گذرنے ہفتہ قیمت اسکی بعد ۲ آنہ فی پرچہ پیشگی آنی چاہئے خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ضرور لکھنا چاہئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی

لکھتے ہیں:-

"جناب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس ہفتہ کے اخبار اہلحدیث میں جو اہل قبلہ کی اقتدا جائز لکھی ہے یہ درست ہے۔ واللہ اعلم"

## جناب شمس العلماء مولانا محمد یوسف صاحب صادقپوری

از کلکتہ تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کا خط مع اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ صفر سنہ حال پہونچا۔ امامت اور اقتدا کی بابت سے جو مضمون آپ نے لکھا ہے اس کو از اول تا آخر دیکھا گیا اس مسئلہ میں جو کچھ آپ کی رائے ہے۔ اس سے میں پورا پورا متفق ہوں۔ اور ہر ایک امام کے پیچھے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو یا کیسے ہی اعمال رکھتا ہو نماز پڑھنا جائز سمجھتا ہوں۔ والسلام"

## جناب مولانا عبد التواب صاحب امام اہلحدیث موتی مسجد علیگڈھ

لکھتے ہیں:-

"مسئلہ امامت و اقتدا کے بارہ میں جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے وہ نہایت صحیح اور مدلل ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ امامت اور اقتدا میں ربط ہے تو ارکان کا ہے نہ قبولیت کا۔ مقتدی اپنا سجدہ اپنا رکوع اپنا قیام سب کچھ بجا لاتا ہے پھر کیا وجہ کہ مقتدی کی نماز قبول نہ ہو۔ امام کی نماز اگر کسی وجہ سے قبول نہ ہو تو پڑا اٹھو۔ ہمیں اس سے کیا بحث؟ باقی دلائل آپ نے خود عمدہ تحریر کئے ہیں جزاکم اللہ بعض بادی الرائے علماء سے اس مسئلہ میں اتفاق گفتگو کا ہوا ہے مگر کوئی جواب معقول انکی طرف سے نہیں ملا۔ جو خیال کہ میں نے ظاہر کیا ہے یہی خیالات میرے استاد مولانا مولوی عبید اللہ صاحب کے ہیں۔ آپ کی رائے بہت صحیح ہے خداوند کریم آپکی عمر میں برکت کرے۔ آمین"

**اطلاع عام** باوجودیکہ عام اور خاص طور سے علماء کرام کی خدمت میں گذارش کی گئی ہے کہ مخالف موافق رائے سے اطلاع بخشیں بہتوں کو اخبار کے ساتھ کارڈ بھی بھیجے گئے۔ تاہم بہت سے تو خاموش ہیں اور بعض وعدہ جواب دینے کا مانگتے ہیں پس حضرات ساکتین عامہ مسلمین کے حق میں اپنے سکوت کا ضرر محسوس کریں اور حضرات طالبین وعدہ یاد کریں۔ کہ ہر قسم کی تحریریں اس مسئلہ کے متعلق درج کیجائینگی کیونکہ یہ مسئلہ بہت ضروری قابل تصفیہ ہے مگر دلائل قرآن وحدیث اور ائمہ مجتہدین کے اقوال کی تائید سے ہوں (باقی آئندہ)

# آریوں سے مباحثہ کی خط وکتابت

اور

# مسافر آگرہ کی کرکری

تھے گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ✦ وہ ساری انکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست مسافر آگرہ کو جانتے ہونگے کہ کس طبیعت کے بھلے مانس ہیں۔ ایک کمال تو انمیں خوب ہے کہ گالیاں بڑی مزیدار دیتے ہیں ایسی کہ مشہور پیشہ وروں کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ خیریت سے اہلحدیث کے حال پر تو انکو خاص نظر عنایت ہے۔ کیوں نہو۔ اہلحدیث ہی تو انکے گھر کا بھیدی ہے۔ خیر اس قصے کا تو یہاں ذکر نہیں مطلب کی بات یہ ہے کہ آپ الجھتے الجھتے یہانتک پہونچے کہ خاکسار سے تقریری مباحثہ کے لئے طیار ہوئے اور شیخی میں آکر اخبار مسافر ۱۵ نومبر ۱۹۱۷ء میں لکھ مارا کہ ہم آج ہی سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو تحریر کرتے ہیں کہ مناسب و معقول ہر امر طے کر لیویں" جب آپکی اس تحریر کو مدت گذر گئی اور امرتسر کی سماج نے آپکی اس تحریر پر توجہ نہ کی تو اہلحدیث مورخہ ۲۰ دسمبر میں ایک مضمون لکھا گیا جسمیں "مسافر آگرہ کی کرکری" کے عنوان سے یہ ذکر کیا گیا تھا کہ پنڈت بھوجدت جی اڈیٹر مسافر آگرہ کی سخت ہتک ہوئی کہ آپکی درخواست کی نسبت آریہ سماج امرتسر نے "باشد خموشی" پر عمل کیا۔ پس مسافر کو جوش آیا اور اس نے پھر جلدی سے سکرٹری آریہ سماج امرتسر کو خط لکھا چنانچہ سکرٹری نے جبراً و قہراً خط وکتابت کا سلسلہ شروع کیا جو درج ذیل ہے۔ ناظرین اس سلسلہ کو بغور پڑھیں اور نتیجہ پر پہونچیں کہ پنڈت جی کی وقعت سماج میں کیا ہے۔ اس تحریری سلسلہ کے علاوہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر کا زبانی بیان یہ ہے کہ ہم تو پنڈت جی کا اخبار بھی نہیں پڑھا کرتے یونہی بند کا بند پڑا رہتا ہے سخت کلامی کے سوا اس میں ہوتا ہی کیا ہے۔ اسی اثنا میں میرے دوست ماسٹر آتما رام جی امرتسری بازار میں مجھ سے ملے تو میں نے کہا پنڈت بھوجدت جی آتے ہیں ماسٹر جی نے کہا آپکو مبارک ہو۔ میں نے کہا مہمان اور دوست تو آپکے اور مبارک ہمکو؟ ماسٹر جی نے کہا ہم سخت گوؤں کے دوست نہیں۔ چنانچہ وہی ہوا کہ پنڈت جی کو امرتسر کی سماج نے ایسا عزت سے دھتکارا کہ کسی استاد کا شعر آپ ہی کے لئے موزوں ہے کہ پنڈت جی آریہ سماج کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن ✦ بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچہ سے ہم نکلے

ahmadimuslim.de

خیر بہر حال ناظرین ہمارے بیان پر اعتبار نہ کریں بلکہ اصل خط و کتابت ملاحظہ کریں جو ذیل میں بعینہٖ درج کی جاتی ہے۔

**پہلا خط**

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ نمستے۔ پنڈت بھوجدت صاحب آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۵ اکتوبر و ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء منگوالیں اور مباحثہ کے نیم (قانون) طے کر کے مجھے مطلع کریں اس لئے آپ ہر دو مذکورہ بالا پرچہ جات بدست حامل ہذا ارسال فرما دیں اور شرائط مباحثہ سے اطلاع دیں۔

ماجدیال (سکرٹری آریہ سماج امرتسر) از امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء

**جواب نمبر ۱**

لالہ ماجدیال جی سکرٹری آریہ سماج امرتسر۔ تسلیم۔ آپکا خط مورخہ ۱۵ جنوری پہونچا۔ آپ کی تحریر کے بموجب پرچجات ارسال ہیں گو یہ پرچے بھیجنے پنڈت بھوجدت جی کا کام تھا لیکن اخلاقی طور پر میں ہی نے اُن کے اس فرض کو ادا کر دیا۔

(۲) آریہ سماج سے آج ہمارا کوئی نیا مباحثہ نہیں ہونے لگا کہ شرائط میں خدانخواستہ کوئی نزاع ہو۔ تاہم چونکہ پنڈت جی کی وکالت میں آپنے یہ بات پیش کی ہے اسلئے میرے خیال میں بہتر ہے کہ آپ اپنے دو ممبر تجویز کر دیں اور دو ہی ادھر سے ہونگے وہ ایک جگہ بیٹھکر جو تصفیہ شرائط کا کر دیں منظور ہوگا۔ اور جس میں اختلاف رہیگا وہ میں اور پنڈت جی خود فیصلہ کرلینگے کیونکہ ممکن ہے ادھر ادھر سے تحریرات آنے جانے میں بہت سا وقت ضائع ہو اور نتیجہ مفید نہ نکلے امید ہے کہ آپکی معقول پسند طبیعت اس تجویز کو پسندیدگی سے دیکھیگی اجلاس کے لئے اگر آپ منظور کرینگے تو دفتر اہلحدیث بھی حاضر ہے اور نہیں تو آپکے مکان سے بھی انکار نہیں۔

ابوالوفا ثناء اللہ از امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء

از امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء

**دوسرا خط**

جناب مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب نمستے۔ آپ کا خط مورخہ ۱۸/۱ کا آیا ہے دو عدد پرچہ اہلحدیث ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء و ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء وصول ہوئے۔

(۲) آپنے تحریر کیا ہے کہ فریقین کی طرف سے دو دو آدمی شرائط مباحثہ طے کریں مجھے یہ شرط منظور ہے۔ اس لئے میں نے پنڈت بھوجدت صاحب کو آگرہ میں لکھ دیا ہے کہ آپ میرے پاس یہ لکھکر بھیجدیں کہ اس مباحثہ کے متعلق جو شرائط ہم طے کرینگے وہ آپکو منظور کرنے ہونگے لہذا آپ بھی اس امر کو منظور کریں کہ آپ کی پرتی ندھی (ممبر) جو شرائط اس مباحثہ کے متعلق طے کرینگے وہ آپکو منظور کرنے پڑینگے۔

(۳) تاوقتیکہ جملہ امور متعلق مباحثہ طے نہ ہو لیویں پنڈت بھوجدت صاحب کو امرتسر میں نہیں بلوایا جائیگا کیونکہ میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہے وہ امور جنکا فیصلہ کمیشن نہیں کریگی۔ آپ اور پنڈت صاحب وقت مباحثہ میں یا ایک روز پیشتر کریں ممکن ہے کہ وہ امر اُسوقت طے نہ ہو ویں اور مباحثہ نہ ہو۔ اور پنڈت صاحب کو آنے جانے کی تکلیف ہو اور آپ کو بھی اس لئے نہایت ضروری ہے کہ تمام امور متعلقہ مباحثہ پیشتر طے ہو جانے چاہئیں آپکے جواب کا منتظر ماجدیال

امرتسر دفتر اہلحدیث ۱۸/۱

**جواب نمبر ۲**

جناب لالہ صاحب تسلیم۔ میں آپکی رائے سے متفق ہوں میری مراد بھی یہ نہ تھی کہ پنڈت جی کو بغیر تصفیہ شرائط تکلیف دیجائے بلکہ مطلب یہ تھا کہ جو شرط ہمارے ممبران سے طے نہ ہو یا اختلاف رہے اسکو میں بذریعہ خط و کتابت پنڈت جی سے طے کرلونگا اور جب میں اپنے ممبر بھیجونگا تو انکو وکالت نامہ دیکر بھیجونگا۔ آپ وہ وکالت نامہ اُن سے لے لیجئےگا اور اپنا وکالت نامہ انکو دیدیجئیگا۔

ابوالوفا ثناء اللہ

از امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

**تیسرا خط**

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ نمستے۔ پنڈت بھوجدت صاحبنے آپکی طرح اپنے پرتی ندھیوں (ممبروں) کی قرار دادہ شرائط کو تسلیم کرنے کے لئے تحریر فرما دیا ہے اس لئے جس روز آپ مناسب خیال فرما دیں آپکے دو ممبر غریب خانہ پر تشریف لے آویں یا مجھے یاد فرما دیں تو پیشتر تشریف آوری آپ کے ممبروں کے مجھے ایک روز پیشتر وقت تشریف آوری آپکی سے اطلاع دیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر ہمارے ممبر بھی موجود ہوں۔ ہماری طرف سے بندہ اور بابو لاہوری مل صاحب ہونگے آپ اپنی طرف سے ممبروں کے نام تحریر فرما دیں۔

ماجدیال

امرتسر ۲۳/۱

**جواب نمبر ۳**

لالہ صاحب۔ تسلیم۔ میں آپکی کوشش کا مشکور ہوں بروز اتوار بعد مغرب ۸ بجے ہمارے ممبر مع سند وکالت آپکے مکان پر پہونچ جائینگے امید ہے آپ اپنا انتظام کر رکھینگے۔ اگر یہاں تشریف لانا منظور ہو تو اطلاع دیجئے۔

ابوالوفا ثناء اللہ

(غرض ادھر سے دو وکیل مولوی علم الدین اور بابو سردار خان پہونچ گئے اور شرائط

[illegible] منقول از اہلحدیث امرتسر

ذیل تصفیہ ہوئیں جو لالہ صاحب کے دستخطی ہمارے پاس موجود ہیں۔

## نمبر ۴

**شرائط مباحثہ مابین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور پنڈت بھوجدت جی آگرہ والہ۔**

(۱) یہ مباحثہ ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ فروری ۱۹۱۵ء کو بمقام امرتسر ہوگا۔ ۱۵-۱۶ فروری کو ۱۲ بجے دن سے ۵ بجے دن تک ہوگا اور ۱۷-۱۸ فروری کو سات بجے شام سے ۱۰ بجے رات تک یعنی ہر روز ۳ گھنٹہ ہوگا۔

(۲) فریقین دس دس منٹ تقریر کے لئے لیا کریں گے۔

(۳) پہلے روز ابتدائی تقریر مولوی صاحب کی ہوگی اور آخری پنڈت جی کی۔ دوسرے روز یعنی ۱۶ فروری کو ابتدائی تقریر پنڈت صاحب کی ہوگی اور آخری مولوی صاحب کی۔ اسی طرح سے ۱۷ فروری کو ابتدائی تقریر مولویصاحب کرینگے اور آخری پنڈت جی اور ۱۸ فروری کو ابتدائی تقریر پنڈت صاحب کرینگے اور آخری مولوی صاحب۔

(۴) بغرض انتظام جلسہ میر مجلس دو ہونگے یعنی ایک مولوی صاحب کی طرف سے اور ایک پنڈت صاحب کی طرف سے جنکا انتخاب فریقین وقت شروع ہونے مباحثہ سے دس منٹ پیشتر کرینگے اور دونوں میر مجلس ہر دو مباحثہ کرنے والوں سے الگ اکٹھے بیٹھینگے۔ اکیلے میر مجلس کا حکم قابل تعمیل نہ ہوگا جبتک دونوں ملکر حکم نہ دینگے۔

(۵) کسی فریق کو جو کوئی شکایت ہوگی تو وہ بذریعہ تحریر میر مجلسوں کو مطلع کر سکتا ہے بایں لحاظ جتنا وقت لگیگا وہ شکایات سے خرچ ہوگا۔

(۶) میر مجلسوں کو جب باہمی کسی امر میں اختلاف ہوگا تو وہ جس صاحب کو بالاتفاق ثالث بنانا مناسب سمجھینگے بنائینگے۔

مذکورہ بالا شرائط ہمیں منظور ہیں دستخط لالہ ماجدیال ولاہوری مل بہتی نمبری پنڈت بھوجدت جی آگرہ والہ۔ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۵ء

ماجدیال

Lahori mall

(چونکہ امرتسری آریوں کی معرفت تصفیہ شرائط مشکل معلوم ہوتا تھا اس لئے براہ راست پنڈت جی کو خط لکھا گیا جو درج ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

## جواب نمبر ۴

**بنام پنڈت بھوجدت جی آگرہ**

مہربان پنڈت جی۔ تسلیم۔ آپ کے وکیلوں سے بمشکل چند شرائط طے ہوئی ہیں باقی کیلئے آپکو تکلیف دیتا ہوں۔ آپ از راہ انصاف جس شرط کو کم دبیش کرنا چاہیں براہ راست مجھے اطلاع دیں یا بذریعہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر مطلع کریں۔

**تفصیل شرائط مباحثہ مابین پنڈت بھوجدت جی و مولوی ثناء اللہ امرتسری**

(۱) چار مضمونوں پر چار روز مباحثہ ہوگا۔

(۲) دو مولویصاحب منتخب کرینگے اور دو پنڈت جی۔

(۳) مباحثہ تحریری ہوگا۔

(۴) اگر تحریری منظور نہ ہو تو) تقریری مباحثہ کی رپورٹ کوئی فریق شائع نہ کریگا بجز اتنی خبر کے کہ مباحثہ ہوا حاضرین نے لطف پایا اور حق و باطل کو سمجھا غرض فریق ثانی کا بیان اور اپنا جواب کوئی فریق شائع نہ کریگا۔

(۵) ایک روز دونوں مذہبوں کی تعلیم پر مقابلہ میں لیکچر ہونگے جن میں کوئی فریق دوسرے کا ذکر یا حملہ نہ کریگا بلکہ صرف اپنے مذہب اور کتاب کی خوبی بحوالہ کتاب سنائیگا۔

(۶) ہر فریق شائستگی اور تہذیب سے بغیر دل آزاری کے گفتگو کریگا۔ (دل آزار لفظ کا تصفیہ میر مجلسوں کے اختیار میں ہوگا جس فریق کے خلاف تصفیہ ہوگا۔ وہ معافی مانگیگا)

(۷) مضامین کی تعیین اشتہار میں کردی جائیگی جو کم از کم تین روز قبل از مباحثہ فریقین یا ان کے وکیلوں کے نام سے شائع ہوگا۔

ابو الوفا ثناء اللہ - ۲ فروری ۱۹۱۵ء

## نمبر ۵

از دفتر مسافر آگرہ - ۵ فروری ۱۹۱۵ء

نوازش فرمائے بحال احقر مولوی صاحب زاد عنایتہ

تسلیم - مزاج شریف - والانامہ شرف صدور لایا۔ مشکور فرمایا - جواباً عرض ہے کہ قبل ازیں سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کی خدمت میں عرض کرچکا ہوں کہ میں مباحثہ بطریق احسن مباحثہ سہارنپور چاہتا ہوں چنانچہ مباحثہ ہذا کے لئے بھی میں نے شرائط ذیل

(۱) مباحثہ چھ روز تک جاری رہے اوّل تین روز تک مولوی صاحب بحسب دل خواہ ویک مسائل پر اعتراض فرماتے رہیں۔ میں مجاب دہ ہونگا۔ بعدش تین روز میں مسائل اسلام پر معترض ہوں اور مولویصاحب مجیب۔ اگر اسکی خلاف ورزی کی جاویگی تو ذلیل شکست۔

(۲) مباحثہ میں مولویصاحب وکیل اسلام اور میں وکیل آریہ سماج متصور ہو کر ایک مسائل اسلام اور آریہ سماج پر جو ناظرین معین کریں بحث ہوگی۔

ترسیل کرکے استدعا کی تھی کہ شرائط مندرجہ صدر ضرور قرار دی جاویں۔ باقی شرائط بلحاظ مقامی حالات آپ خود طے فرمالیویں چونکہ شرائط مرسلہ آنجناب اس قسم کی شرائط نہیں ہیں کہ جنکو وکیل مسافر طے نہ کرسکیں پس میں نہیں سمجھتا کہ میرے پاس کس غرض سے آپنے ترسیل کی تکلیف فرمائی ہے خیر اگر آپ بجائے چھ روز۔ چار یوم قبول فرماتے ہیں

ahmadimuslim.de

تو مجھکو کیا عذر ہے الّا اسقدر ترمیم کرنا چاہتا ہوں کہ مسائل زیر بحث کا اظہار وقت بحث کیا جاوے تاکہ بجائے مصنوعی تیاری کے بخوبی لیاقت وصداقت کا اظہار ہووے باقی کی نسبت یہ عرض ہے کہ مباحثہ تقریری بضبط تحریری ہوگا جسکو فریقین کے محرر لکھتے جاوینگے اور بعدہٗ اشاعت کا اختیار فریقین کو ہوگا۔

اور شرط نمبر ۵ کی بابت اسقدر لکھنا کافی ہے کہ انہوں نے مقامات پر لکچر ہووئیں یا نہ ہوویں۔ میدان مباحثہ کو میدان لکچر بازی نہ بنایا جاوے۔ اس سے بجز اس کے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے کہ آپکے ہمراہی نعرہ سبحان اللہ سے آپ کی داد دیویں اور میرے ہمراہی میری داد دیویں۔ میری رائے میں یہ امر فضول[1] ہے۔

نسبت شرط ۶ ضروری ہے کہ ہر پہلو تہذیب وشائستگی کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے اگر کوئی شخص تجاوز کرے میر مجلس کا روکنا ہی اس کے لئے کافی تصور کیا جاوے۔ الّا تہذیب وشائستگی وشائستگی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ جسکی نسبت عرض ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسئلہ مقبولہ کسی فریق کو اُسی مذہب کے فقرات میں ادا کر رہا ہو جسکا اُس کو تعلق ہے۔ تو گو فریق ثانی کو اُنکا اظہار ناگوار گذرتا ہو مگر نا مہذب یا ناشائستہ کے ضمن میں نہیں آوینگے۔ الّا اگر کوئی شخص علاوہ فقرات مقبولہ منجانب خود فقرات تمسخر وہتک آمیز پیش کریگا یا کسی مسئلہ کو حلاً اور حقارت آمیز رو میں پیش کریگا وہ موجب شرمساری ہوگا۔

علاوہ ازیں یہ شرط خاص آپ کی ذات سے تعلق رکھتی ہے کہ مناظرہ کو رندانہ شعر خوانی یا طفل بستان نہ بنایا جاوے بجز مضمون زیر بحث شعر گوئی یا دیگر حرکات خلاف آداب سے تضیع اوقات کرنا مناظر کے لئے باعث شرم ہوگا اور اُس کی کمزوری ظاہر ہوگی۔

فی الجملہ میں بعد اظہار رائے خود امید کرتا ہوں کہ آپ میری رائے مندرجہ عریضہ ہذا کا اظہار بشاہدہ عریضہ ہذا میرے وکیلوں پر کر کے شرائط نامہ کا خاتمہ تیار فرما کر میری آگاہی کیلئے ترسیل فرما کر مشکور فرماویں۔ دیگر اگر آپ نا راضی نہ ہوویں تو آپ کی نسبت یہ تحریر کرنا بیجا ہوگا کہ قبل از مرگ واویلا مچانا سخت نادانی ہے شرائط ہنوز زیر بحث ہیں آپ کا نام خبروں میں تاریخ مباحثہ[2] مشتہر کر رہے ہیں۔ بہلا سوچیں یہ کون دانائی ہے۔

جناب من میرا ہمکا مباحثہ ایسی شان سے ہونا چاہئے جس شان کے آپ مدعی ہیں۔ کسی معاملہ میں خوردہ گیری سے کام نہ لیا جائے۔ چونکہ میں آجکل بوجوہات چند در چند مطبع کا کام تنہا سر انجام دے رہا ہوں اور ساتھ ہی تقریری پرچار کا بار بھی اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ ۹ ماہ حال سے کوشش عظیم الشان کے لئے جاتا ہے۔ بعدش ماہ مارچ میں دو تین جلسوں کی دعوت قبول کر چکا ہوں۔ اندریں صورت مصلحت سمجھا کہ بعد انفصال شرائط مناظرہ۔ تقرری تاریخ کے لئے مجھ سے مصالحت کر لیجاوے تاکہ میرے دیگر کاموں میں کسی قسم کا حرج واقع نہ ہووے اور میں باطمینان آپکی خدمت کیلئے حاضر ہوں۔ امید کہ ہر ایک امر کو بعد غور وپرداخت تکمیل فرما کر مجکو جواب باصواب سے مشکور فرماوینگے پس ازیادہ کیا عرض کروں۔

## جواب نمبر ۵

آپکا خط ملا آپکے وکیل نے تواریخ مقرر کی تھیں اسلئے ہم نے شائع کردیں یا ہمکا فرض تہا کہ آپکے آپکی فرصت معلوم کرتا اور تصفیہ کی اطلاع دیتا۔ بہتر ہے آپکو جب فرصت ملے تب ہی سہی مگر میرے خیال میں آپکی مراد پوری ہونی مشکل ہے۔ اچھا ہم کیوں کہیں آپ خود ہی جان جائینگے۔ پس آپ امرتسر سماج کو لکھئے کہ اپنے اہتمام میں آپکا مباحثہ کرائے اور شرائط کا تصفیہ کرے کا حصہ ہے اور مجکو جناب منشی صاحب اتب طہو سکیں تھے۔ آجتک تو سکرٹری سماج ہی کہتا ہے کہ سماج مذکور کو اس سے نہیں میں بطور خود اس کام کو کرتا ہوں۔

سماج کو اس سے... وسب حال تم

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری
ایڈیٹر مشہور فردی

## خط نمبر ۶

از دفتر مسافر آگرہ ۱۶ ... کا پہونچا چونکہ قبل ازیں سکرٹری صاحب

مولوی صاحب تسلیم۔ خط آپ ... مدد کرتا ہوں کہ آپ شرائط

آریہ سماج امرتسر کو اسباب میں لکھ چکا ہوں بنا براں آریہ ... مسعود فروری مباحثہ پیشکردہ سکرٹری صاحب منظور فرما کر مشکور فرماویں گے۔ چونکہ یہ بلا طے ہونے شرائط مشتہر کرنا آپکی سراسر غلطی[+] ہے۔ لہذا آئندہ احتیاط رکھنی ہے اگر آپنے شرائط سکرٹری امرتسر منظور کریں تو میں ۱۶ مارچ کے بعد جلسہ آریہ سماج حافظ آباد سے فارغ ہوکر امرتسر پہونچکر آپ کے جوہر دیکھ سکتا ہوں۔ جیسے آپ ہیں مجکو امید ہے ظہور آنے پر جو کچھ ہوگا وہ آپ پر روشن ہو جاویگا۔ مجکو امید نہیں کہ آپ میدان مباحثہ میں آئیں[1] ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ آپ دفعۃً سکرٹری آریہ سماج امرتسر کا وقت ضائع فرماویں اور ایک شرط بھی طے کریں۔ آپ تو

[1] سچ ہے کبھی آئے نہیں۔ (ایڈیٹر) + پھر وہی بات حدود معلوم ہووے تو (ایڈیٹر)

[1] کیا مجمع میں ایسا ہوا تھا؟ کیا اس لئے فضول ہے کہ مقابلہ میں اہل تعلیم کی خوبی دکھانی پڑتی ہے جو آپکے لئے ہر حال دانا سمجھ سکتے ہیں کہ یہ خودی دسبب نہیں غالب دیکھو تو آپکی پردہ داری ہے

[2] ناظرین شرائط منظور کردہ کو پھر سرسری نظر سے دیکھیں کہ اول ہی شرط میں تواریخ کا تقرر ہوا ہے پنڈت جی عینک لگا کر پڑھو اور حواس باختہ نہ ہو۔ میدان مباحثہ میں تو ابھی آپنے قدم نہیں رکھا

[3] پھر ایسی بے جا گھبراہٹ کیوں ہے؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

دفتر اہلحدیث میں جلسے تھے اب امرتسر سماج کا سہارا کیوں ڈہونڈہنے لگے؟
خوشی خوشی میں منظور کیجئے ـ پھر دیکھئے میری مراد پوری ہوتی ہے یا نہیں منظوری
نامنظوری سے جلد مطلع فرمائیں ـ

## خط نمبر ۷

از امرتسر ۲۹ فروری ۱۹۱۰ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے ـ آپ کی طرف سے جو دو احباب شرائط مباحثہ طے کرنے کے لئے مقرر ہوئے تھے ـ وہ شرائط ذیل میں سے چند ایک کو منظور نہیں کرتے اس لئے آپ تحریر فرما دیں کہ آپ شرائط ذیل کو منظور فرماتے ہیں یا نہیں؟

(۱) مباحثہ میں شعرخوانی نہو ـ
(۲) فریقین ذات خاص پر اعتراض نہ کریں ـ
(۳) تہذیب اخلاق اور شائستگی سے گرے ہوئے الفاظ کے استعمال کرنیوالا فریق بٹھایا جاوے یعنی اُسے مباحثہ سے خارج کیا جاوے ـ
(۴) اصل مضمون سے بھاگ کر ان امی تقریر کرنے والا مغلوب خیال کرکے بٹھایا جاوے ـ
(۵) فریقین اپنی اپنی طرف سے ایک ایک مضمون مباحثہ کے لئے پیش کریں ـ
(۶) ہر ایک مضمون پر دو دو دن بحث ہو ـ
(۷) فریق ثانی کو فریق مخالف کی آخری تقریر تک بیٹھے رہنا ضروری ہوگا ـ
(۸) جلسہ کا تمام انتظام آپ کریں اور اگر آپ نہ کر سکیں تو آپ اگر ہمیں تحریر فرما دیویں پنڈت صاحب انتظام جلسہ خود کریں گے ـ

آپ کے جواب کا منتظر ـ ملا فتح محمد جیدیال

## جواب نمبر ۷

لالہ صاحب ـ تسلیم

جواب ارسال ہے ـ

### بقیہ شرائط

(۱) مباحثہ میں فحش اور خلاف تہذیب شعر نہ پڑھے جائینگے ـ
(۲) فریقین ذاتیات پر حملہ نہ کرینگے ـ
(۳) خلاف تہذیب کرنیوالے کو پریزیڈنٹ دو دفعہ متنبہ کرکے تیسری دفعہ اسکو تقریر کرنے سے روک دینے کے مجاز ہونگے ـ
(۴) اصل مضمون سے الگ جانیوالے کو بھی پریزیڈنٹ دو دفعہ تک ٹوکینگے اگر باز نہ آیا تو تیسری دفعہ اسکی تقریر کو روکنے کے مجاز ہونگے ـ
(۵) ہر ایک مضمون ایک روز ہوگا ـ چار دنوں میں چار مضمون ہونگے ـ
(۶) فریقین اپنی اپنی طرف سے دو دو مضمون پیش کرینگے ـ
(۷) جبتک پریزیڈنٹ جلسہ برخاست نہ کریں مناظرین کو بیٹھنا لازم ہوگا ـ
(۸) جلسہ کا انتظام حسب دستور قدیم آریہ سماج کرے اگر نہ کر سکے تو حسب دعوت دفتر اہلحدیث حاضر ہے ـ

ابوالوفا ثناء اللہ ۲۹ فروری ۱۹۱۰ء

## خط نمبر ۸

از امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۱۰ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے ـ خط آپ کا ۱۹۱۰/۳/۸ کا پہونچا جسکے جواب حسب ذیل ہیں ـ
آپ کی شرطوں میں سے شرط نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۷ مجھے منظور ہیں لیکن شرط نمبر ا و ۵ و ۶ و ۸ سے میں اتفاق نہیں کرتا ـ

(۱) یعنی شرط نمبر ۱ مباحثہ میں شعرخوانی بالکل نہو ـ
(۲) یعنی شرط نمبر ۵ ہر ایک مضمون دو روز ہو تاکہ کافی بحث ہو سکے ـ
(۳) یعنی شرط نمبر ۶ آپ اپنی طرف سے وہ مضمون پیش کریں جس پر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں
(۴) یعنی شرط نمبر ۸ بحث آپکی اور پنڈت صاحب کی ہے نہ آریہ سماج کی نہ اہل اسلام کی اس لئے آپ کسی خاص مکان کا انتظام کریں کیا آگے بیشتر دفتروں میں ہوا کرتی ہیں

آپ کے جواب کا منتظر ملا جیدیال

## جواب نمبر ۸

لالہ صاحب ـ تسلیم

میں آپکی تحریر سے حیران ہوں کہ آپکی تصدیق کروں یا پنڈت جی کی ـ پنڈت جی تو لکھتے ہیں کہ میں آریہ سماج کا وکیل ہونگا اور تم اسلام کے ـ مگر آپ لکھتے ہیں کہ یہ بحث تمہاری ذاتی ہے ـ بہت خوب میں آپکی تحریر کی تعمیل کرتا ہوں بس چونکہ یہ بحث (بقول آپکے) میری اور پنڈت جی کی ذاتی ہے اسلئے دفتر اہلحدیث ہی مناسب ہے ـ اس سے پہلے جتنی بحثیں ہوئی ہیں وہ ذاتی نہ تھیں ـ بلکہ قومی تھیں ہاں اگر آپ جلسہ میں مباحثہ کرانا چاہتے ہیں تو پنڈت جی کو سماج کا وکیل تصور کریں ـ پھر مکان کے انتظام پر غور کیا جاویگا ـ باقی شرائط پھر طے ہونگی ـ

۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء

ابوالوفا ثناء اللہ

## خط نمبر ۹

از امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۱۰ء

مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے ـ خط ۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء آیا جواب حسب ذیل ہے ـ
مجھے آپ اُس وکالت نامہ کی نقل ارسال کریں جسمیں تمام اہل اسلام نے آپ کو اسلام کا وکیل مانا ہے ـ اور اگر یہ وکالتنامہ چند ایک مسلمان یا چند ایک مسلمانوں کی طرف سے

ہے تو آپ انکے وکیل ہیں نہ تمام اہل اسلام کے۔ اور آپکو کیا معلوم نہیں کہ بہت سے اہل اسلام کے بھائی آپ کے برخلاف ہیں اس لئے خود بخود اپنے آپ کو اسلام کا وکیل ظاہر کرنا آپکا اختیار ہے اور نیز پنڈت صاحب بھی آریہ سماج کے وکیل نہیں ہیں بلکہ آریہ سماج کے اپدیشک ہیں اور نیز یہ بحث وہ اور آپ خود کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے آریہ سماج یا اہل اسلام نے ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ اگر یہ بحث آپ لوگوں کو دکھانا چاہتے ہیں تو فراخ مکان ہونا چاہئے اگر نہیں تو آپ دونوں کے ہاتھ میں اخبار ہیں اخبار میں کر دیں میں پیشتر اس کے بھی اطلاع دے چکا ہوں کہ یہ بحث آپ کی اور پنڈت صاحب کی ہے۔

صاجد یال

**نتیجہ** اس ساری خط و کتابت کا ناظرین پا گئے ہونگے کہ پنڈت جی تو آریہ سماج کے سرچڑھکر آنا چاہتے ہیں مگر آریہ سماج امرتسر آپکو اپنا دعوادار وکیل بنانا نہیں چاہتی جسکا ہمیں بھی افسوس ہے۔ اسی لئے ہم نے پیشتر بھی عرض کیا ہے کہ بہتر ہے فرقہ اہلحدیث میں آجاویں نان جوین ہی یہاں بھی تناول فرماویں اور مباحثہ بھی کریں۔ اب بھی یہی عرض ہے۔ (ایڈیٹر)

# ریاست جے پور اور امت محمدیہ میں یہودیت

کتب احادیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول پاک متعدد اور معتبر راویوں کے ذریعہ آیا ہے کہ آخر زمانہ میں میری امت یہود صفت ہو جائیگی اور اسپر یہودیت کا اسقدر غلبہ ہوگا کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہوگا تو میری امت کا کوئی خبیث طینت شخص بھی اس فعل قبیحہ کا مرتکب ہوگا اور یہی سبب ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو دانا و بینا ہے اور تمام زمانوں کا درتہ علم رکھتا ہے۔ امت محمدیہ کو اس ابتلائے عظیم سے بچنے کیلئے ایک دعا سکھلائی ہے جو ہر مسلمان نماز میں پڑھتا ہے یعنی:۔ اے خدا ہمیں اُن لوگوں کے رستہ سے بچا جنپر تیرا غضب نازل ہوا یعنی یہود اور جو گمراہ ہوئے یعنی نصاریٰ۔ مگر ہم نہایت افسوس سے دیکھتے ہیں اور خوش بھی ہیں کہ مسلمانوں نے یہودیت کا بدنما رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا۔ افسوس تو مسلمانوں کی گری ہوئی حالت کو دیکھکر ہے اور خوشی اس لئے ہے کہ ہمارے عظیم الشان نبی صلعم کی تمام پیشگوئیاں

اس زمانہ میں بھی روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں اور یہی سبب ہے کہ ہم سب نبیوں کو چھوڑکر اسی ایک مقدس اور مطہر نبی کو زندہ[1] مانتے ہیں ہزاروں درود ہوں ایسے پاک نبی پر انکی آل پر۔ اور خلفائے کرام پر۔

مسلمانوں کی ایسی یہودیت کی ایک تازہ مثال ہم آپکو سناتے ہیں جو مسلمانوں کی انتہائی تباہی۔ بدبختی۔ نا اتفاقی اور **پھوٹ** کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

جے پور میں ایک مولوی صاحب ہیں جو آمیر والے مولوی صاحب کرکے مشہور اور غالباً فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان بیچارے مولویصاحب نے جیسا کہ ہر ایک مذہب حق دعوے رکھتا ہے اپنے اصولوں کا وعظ کہنا شروع کیا جیسے قبر پرستی پیر پرستی۔ تعزیہ پرستی وغیرہ مراسم مسلمانان ہند کی تردید **قرآن پاک و حدیث** قدسی سے کرنا شروع کی۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام مسلمانوں کا مادہ یہودیت ہیجان میں آگیا نا آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ نہ یہ خیال کیا کہ اس سے اسلام کو کیا نقصان پہونچیگا اور بہر حال ایک مسلمان بھائی کی بدنامی ہوگی اور غیر قوم والے ہنسینگے۔ جھٹ بذریعہ فوجداری بیچارے مولوی صاحب کا مچلکہ لوالیا۔ جسمیں زیادہ تر جے پور کے مشہور و ۔۔۔ صاحب **حال و قال منشی** ۔۔۔۔ صاحب سررشتہ دار ۔۔۔ کے کارکنان ۔۔۔ صاحب بڑی خدمت دین سمجھتے ہیں مگر ہم نہیں سمجھتے کہ ۔۔۔ اور جسکو جناب منشی ۔۔۔ کیا ؟ تو لگا کیا اُن کے نزدیک قبر پرستی کم سررشتہ دار صاحب مذکور کو اس ۔۔۔ غیب اور بالائی آمدنی سے کے خلاف وعظ کہنا سررشتہ داری کے دستبردار ہونے والے کو حضرت لوط سے بھی زیادہ بُرا ہو ؟ کیا وہ پیر پرستی کے خلاف وعظ ۔۔۔ کو حضرت لوط علیہ السلام کے مردود امتی کے برابر بھی نہیں سمجھتے ؟ منشی صاحب بلکہ ہم اُن کھول کر سُن لینا چاہئے کہ ہمیں اُن کے کچے چٹھے سے پوری واقفیت ہے کے حالات کے **حافظ** ہیں۔ اگر وہ ایسی شرارت سے باز نہ آئیں گے تو اُن کے بُرے کے تمام ادھیڑ کر رکھدیئے جائیں گے۔

کیا اُن کو اسوقت ذرا بھی شرم نہ آئی جب انہوں نے ایک **کلمہ گو** کی (گو وہ اُن کا مخالف ہی ہو) ایک **غیر مذہب** کے حاکم کے سامنے شکایت کی منشی جی ! دنیا چند روزہ ہے اور وہاں آپکو جانا ہے جہاں نہ تو آپکا **حال قال** آپکے کام آئیگا نہ وہاں **حافظ قرآن** مطلب برآری کرینگے۔ بلکہ وہاں تو صرف آپکے عمل آپ سے دریافت کئے جائینگے۔ پھر نہ سمجھنا کہ ابھی آپ جوان ہیں اور **موت** سے دور۔ کیا آپکو

[1] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم زندہ ہے لیکن آپ خود انتقال فرما چکے ہیں غالباً راقم مضمون کا آنحضرت کو زندہ لکھنا انہی معنی سے ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

نہیں معلوم کہ نئے نئے قسم کی وبائیں پھیل رہی ہیں۔ تابڑ توڑ زلزلے آرہے ہیں۔ اب بھی آپ اپنے عمل درست کرلیں اور نیک لوگوں کو تنگ نہ کریں ورنہ ہمارا تو کچھ نہ بگڑیگا۔ آپ ہی گھاٹے میں رہینگے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ اس نوٹ کو پڑھکر منشی . . . صاحب کو از حد طیش آئیگا اور وہ اڈیٹر صاحب اہلحدیث کے سخت دشمن ہوجائینگے۔ مگر ہم خوش ہیں کہ امرت سر ریاست جے پور کے حلقہ فوجداری سے بہت دور ہے اور وہ ہمارا اور اڈیٹر صاحب کا کچھ نہیں کرسکتے لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب بجائے غصہ ہونے اور طیش میں آنے کے اس نوٹ پر ٹھنڈے دل سے توجہ فرما کر غور کرینگے اور اسی طرح تمام اہل جے پور آپس کے پھوٹ کو چھوڑ دینگے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

راقم ایک حنفی مسلمان

---

# حساب دوستاں در دل

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک ختم ہے لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۰ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روزہ التوا چاہتے ہوں تو وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ اُن کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔

الملتمس خاکسار منیجر

| | |
|---|---|
| ۲۸۱ | ہردوئی |
| ۲۸۲ | کانیہ لاٹ |
| ۲۸۳ | سینڈوریہا |
| ۲۸۵ | کیمپ بنگلور |
| ۲۹۱ | ویلور |
| ۲۹۷ | باقرانی روڈ |
| ۳۰۲ | پچکھوڑا |
| ۵۱۲ | علی گڈھ |
| ۵۱۳ | فرخ نگر |
| ۵۲۳ | رڑکی |
| ۵۲۴ | مدراس |
| ۵۲۹ | کلکتہ |
| ۵۳۰ | کلکتہ |
| ۵۹۷ | مرادآباد |
| ۶۶۳ | کیموڑہ |
| ۷۵۹ | لہسل |
| ۷۶۶ | بنارس |
| ۷۷۱ | کیمنو |
| ۷۷۵ | راولپنڈی |
| ۷۷۸ | ڈیہہ |
| ۷۷۹ | رانی ساگر |
| ۷۸۱ | چک ۲۳۲ |
| ۷۸۳ | چپرا |
| ۷۸۶ | منڈلہ |
| ۷۸۸ | سیکوری |
| ۷۸۹ | ادہل |
| ۷۹۱ | پٹیالہ |
| ۹۰۳ | سیوڑہی |
| ۹۳۳ | سیکاکول |
| ۹۴۸ | وچا |
| ۹۶۱ | سوڑی اوران |
| ۱۰۹۸ | بہاولپور |
| ۱۱۰۲ | منچن آباد |
| ۱۱۰۳ | بنول |
| ۱۱۰۴ | چیدمبرم آباد دکن |
| ۱۱۰۵ | لوہاپور |
| ۱۱۰۶ | جہلم |
| ۱۱۰۸ | شلانگ |
| ۱۱۱۱ | تریشی |
| ۱۱۱۲ | منتریانی |
| ۱۱۱۳ | چراغ نگر |
| ۱۱۱۴ | اسلام پور |
| ۱۱۱۵ | گجرات |
| ۱۱۱۷ | گنگیری |
| ۱۱۱۸ | مہو |
| ۱۱۱۹ | کلکتہ |
| ۱۱۲۱ | گوگیرہ |
| ۱۱۲۷ | کمیری |
| ۱۱۳۲ | ہنڈی ڈانگہ |
| ۱۱۳۳ | بیج بہن گنج |
| ۱۱۳۶ | مروڑی |
| ۱۱۶۹ | امرتسر |
| ۱۱۹۹ | بہاولپور |
| ۱۲۵۳ | خرطوم سوڈان |
| ۱۲۶۰ | ہوڑہ |
| ۱۲۶۳ | سوٹی اوران |

---

# جالندھری سورج زیرہ میں ڈوب گیا

### از واقف حال

ناظرین اس عنوان کو ایک پہیلی سمجھینگے اہلئے انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ جالندھری سورج خود ساختہ شمس العلما مولوی ولی محمد جالندھری ہیں مولوی صاحب موصوف کی تمام عمر اہلحدیثوں کو کوسنے میں گذری۔ آپ نے ضلع فیروزپور کے اطراف میں فتوے دیا کہ وہابی جس مسجد میں آجائیں اس کو دھو ڈالو ان سے سلام کلام ترک کردو۔ یہ لوگ ایسے ہیں ویسے ہیں چنانچہ ضلع فیروزپور کے اہلحدیثوں نے شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو کئی دفعہ طلب کیا۔ لیکن جالندھری صاحب غائب ہوتے رہے مگر خوش قسمتی سے اب کی دفعہ ۱۶ مارچ کو آپ بمقام زیرہ ضلع فیروزپور تھا جو آگئے شیر پنجاب نے بڑے مجمع میں سوال کیا کہ آپ جو ہمکو اہل سنت سے خارج کہتے ہیں پہلے تو ذرا اہل سنت

کی تعریف تو کسی اپنی مستند کتاب سے دکہا ئے۔ بس پھر تو کیا تہا حسب عادت شریف سوال پر سوال کرنے لگے گر شیر پہر نے سب کو توڑ دیا۔ یہانتک کہ جالندہری صاحب نے سنت کی تعریف کی تو وہ بھی مولانا صاحب نے توڑ دی۔ یہ بھی فرمایا کہ آپ تو شمس العلماء بنے پھرتے ہیں کیا شمس اسی طرح بے نور ہوتا ہے۔ غرض دو اڑہائی گھنٹے گذر گئے مگر جالندہری صاحب نے اہلسنت کی تعریف نہ کی۔ آخر لوگ سمجھ گئے کہ جالندہری سورج کو زینہ میں غروب ہونا مقدر تہا جو ہو گیا افسوس۔ اب بھی جالندہری صاحب کو کچھ دعویٰ ہے کہ اہلحدیث (غیر مقلدین) اہلسنت سے خارج ہیں تو وہ مجلس میں سامنے بیٹھکر اہلسنت کی تعریف کسی معتبر کتاب سے دکہا دیں پھر اسکے مطابق دیکہا جائے کہ اہلسنت کون ہے۔

خاکسار حکیم محمد آلدین امرتسری ۔ شریک جلسہ

نائب اڈیٹر:- جو لوگ اپنے جوشیلے پن میں ایسے بڑہے ہوئے ہوتے ہیں کہ بلا سوچ [illegible] چنانچہ انکی مثال مولوی صاحب جالندہری کے واقعہ سے ملتی ہے۔ یہ فتوے تو اہلحدیثوں پر ہی لگایا گیا ہے۔ کہ اہلحدیث لوگ اہل سنت سے خارج ہیں۔ اس سے پہلے اڈیٹر اہل فقہ نے اپنے حنفی بہائیوں پر فتوے لگایا تہا کہ اڈیٹر النجم۔ علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ میرٹھ۔ سہارنپور اور مراد آباد وغیرہ (جو مروجہ بدعات اور علم غیب انبیاء و اولیاء سے منکر ہیں) سب کے سب مذہب حنفی سے خارج ہیں۔ مگر جب اہلحدیث میں اس سے یہ سوال ہوا کہ تم ذرہ حنفی مذہب کی جامع مانع تعریف معتبر کتب سابقہ سے بتلاؤ تو اس کے دانت مل گئے جواب دینے سے ایسا عاجز ہوا کہ توبہ ہی بہلی۔ پھر بہلا ایسے نااہل لوگوں کے بے معنے فتووں کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ خدا مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کی توفیق بخشے +

## انجمن حمایت اسلام لاہور

کے متعلق خود اس کے بعض ممبران نے مخالف آواز اٹھائی تھی جسکا عنوان یہ رکھا تہا کہ انجمن کی اصلاح مقصود ہے۔ سخت الزام یہ تہا کہ انجمن حساب و کتاب نہیں دکہاتی اسکے جواب میں انجمن کی طرف سے ایک ٹریکٹ باضابطہ شائع ہوا ہے جسمیں دکہایا گیا ہے کہ جتنے الزامات انجمن موصوف پر لگائے جاتے ہیں عموماً سب آج سے پہلے طے شدہ ہیں حساب کتاب ہی انجمن نے بارہا باقاعدہ دکھایا ہے اور اب بھی دکھانے کو طیار ہے۔ ایک یہ الزام یا اصلاح بھی پیش کیجاتی تھی کہ انجمن کے ملازم یا ٹھیکہ دار انتظامی رکن نہ ہیں اسکا جواب بھی انجمن نے اپنے پہلے فیصلوں میں دکھایا ہے کہ کسی قاعدہ انجمن کے خلاف نہیں۔ گو ہم تو اس قسم کے نزاعات کے پہلے ہی سے مخالف ہیں لیکن یہ الزام جو عموماً اسلامی انجمنوں پر لگایا جاتا ہے بلکہ بعض انجمنیں بھی اس سے متاثر ہو جاتی ہیں کہ کوئی ملازم تنخواہ دار خواہ وہ کیسا ہی فنی اور تجربہ کار ہو اسکو ممبر نہ بنایا جائے دور اندیشی سے نہایت ہی بعید ہے۔ اسکا ثبوت نہ اسلامی تاریخ میں ملتا ہے نہ جدید پولیٹیکل اکانومی اسکی مؤید ہے۔ بجائیکہ گورنمنٹ کی کونسلوں کے جتنے اعلیٰ ارکان ہیں سب تنخواہ دار ہیں۔ ہاں یہ بہت مناسب ہے کہ جسوقت کسی تنخواہ دار ممبر کے متعلق کوئی کارروائی پیش ہو اسوقت اس کو شریک نہ کرنا یا نہ ہونا چاہئے۔ بہرحال یہ شورش گو کسی نیت سے کی گئی (جسکا علم خدا کو ہے) تاہم بحکم فی الحرکۃ برکۃ ایک حد تک مفید ہوگی کہ کارکنان انجمن ذرہ زیادہ بیداری سے پھونک پھونک کر قدم رکھیں گے۔ ہماری رائے کو کوئی صاحب تجربہ مولویانہ رائے نہ سمجھے تو ہم یہ کہنے سے باز نہیں آسکتے کہ کام کرنا مشکل ہے اعتراض کرنا آسان ہے۔ ہاں ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ کارکنان انجمن سے ممکن ہے کئی قسم کی غلطیاں ہوتی ہونگی لیکن انسان کی فطرت ہی جب ایسی ہے کہ خدا کے سامنے عبادت میں کھڑا ہو کر بھی سہو و نسیان اس سے نہیں چھوٹتا تو اور کس وقت الگ ہو سکتا ہے۔ تو انکی تلافی بھی نرمی اور صلح جوئی سے ہو سکتی ہے نہ کہ بدگوئی اور جنگ جوئی سے۔ بہرحال ہم ممبران انجمن کو نیک صلاح دیتے ہیں کہ

جنگ کے دی آشتی کن تا بگیرند عاقلاں + ز بس مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

(ایڈیٹر)

## غریب فنڈ

اس ہفتہ مندرجہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی۔

| | |
|---|---|
| مولوی الٰہ بخش صاحب واعظ نظام والہ ضلع فیروزپور (سائل) | ۸/ |
| مستری عبدالرحمان عبید اللہ صاحب صندوق ساز امرتسر .. | ۴/ |
| منشی سراج الدین صاحب لداخ .. .. | ۱۳/ |
| منشی امیر الدین گرداور برود ریاست کوٹہ .. | ۱۲/ |
| عبدالرحمان عرف ودا وا کٹرہ رام گڑھیاں امرتسر (سائل) .. | ۸/ |
| فتوے فنڈ .. .. .. .. | ۱/ |
| بقایا سابقہ .. .. .. .. | ۷/ |

* پھر ایسی بے جا گھبراہٹ کیوں ہے؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا (اڈیٹر)

# فتاویٰ

س نمبر ۱۱۰ - بوقت دعا بحرمت یا بوسیلہ یا بطفیل کے لفظ پکار کر اور اشارہ کسی اولیا کرام یا صحابہ کرام وغیرہ کی طرف رکھکر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

مستری عبدالحق کنٹریکٹر از جہلم

ج نمبر ۱۱۰ - بطفیل یا بحرمت کہنے میں علماء کا اختلاف ہے مگر راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں چاہیئے کیونکہ کسی آیت یا حدیث میں ایسا نہیں آیا کہ خدا یا رسول نے ایسا کہنے کی تلقین فرمائی ہو۔

س نمبر ۱۱۱ - بوقت جماعت نماز ایک آدمی رکوع صحیحہ میں داخل ہوا اسکی رکعت ادا ہوگی یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۱ - رکوع میں ملنے سے رکعت کے ہونے میں علماء کا اختلاف ہے جمہور علماء رکعت کا شمار کرتے ہیں۔ خاکسار راقم اثم رکعت محسوب نہیں کرتا کیونکہ دو رکن (قیام اور قرأت) کا عدم ہوتا ہے جو منصوص ہیں۔

س نمبر ۱۱۲ - نیلامی کا مال لینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۲ - نیلامی کا مال لینا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نیلامی کی تھی۔ اسکو بیع من یزید کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۱۳ - جماعت میں قرأت کے وقت امام سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھکر کوئی صورت اول سے یا بعد سے جوڑ سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۳ - جوڑ سکتا ہے۔ موجودہ ترتیب قرآنی کا لحاظ رکھنا یعنی اسی طرح پڑھنا کوئی فرض واجب نہیں۔

س نمبر ۱۱۴ - نماز کے فرضوں کے بعد بیٹھکر دعا یا ورد وظائف پڑھنے میں بہت دیر بیٹھا رہنا حالانکہ نماز ابھی باقی ہے جائز ہے یا ناجائز؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۴ - جائز ہے۔ فرض اور سنتوں میں وقفہ کرنا سنت ہے وقت کے اندر اندر پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ ارکے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۱۵ - اکثر لوگ آریا کہتے ہیں کہ تمہارے آدم علیہ السلام کو کل سات ہزار سال کا عرصہ ہوا ہے اور ہمارے وید کروڑوں سال سے لکھے آتے ہیں اسی سے معلوم ہوا کہ اسلام نیا مذہب ہے اور ویدک قدیم مذہب ہے۔

الراقم شہاب الدین از حکیم کرن

ج نمبر ۱۱۵ - کسی آیت یا صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت آدم کو پیدا ہوئے سات ہزار یا آٹھ ہزار سال ہوئے ہیں اور اگر ہوں بھی تو اس سے کیا ہوتا۔ دنیا کی پیدائش اور چیز ہے مذہب کی سچائی اور چیز ہے۔ ویدوں کی کروڑہا سال کی عمر کا بھی کچھ ثبوت نہیں مفصل بحث ہمارے رسالہ حدوث دنیا میں دیکھو۔

س نمبر ۱۱۶ - ڈاڑھی منڈانیوالا مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۶ - ڈاڑھی منڈانیوالے کو اگر خدا و رسول پر ایمان ہے تو مسلمان کہلا سکتا ہے مگر گنہگار ہے۔

س نمبر ۱۱۷ - جو شخص سونے کا زیور پہنکر نماز پڑھتا ہے اسکی نماز قبول ہوجاتی ہے یا نہیں؟ اگر نماز نہ ہوجاتی ہے تو اس کے ساتھ مسلمانوں کو السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۷ - سونے کا زیور پہننا مردوں کو سخت گناہ ہے مگر نماز میں شاید خرابی نہ ہوگی۔ ارکے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۱۸ - اپنا دوست بکر ناخوانده کے ہمراہ زید نے کسی گاؤں کا رستہ لیا اور وہاں جاکر زید نے اپنی برادر زادی کا نکاح بدون طلاق خاوند اول عمر سے کرا دیا ہے۔ عمر تو پہلے نکاح سے ناواقف ہی تھا۔ زید باوجود قاضی دوگا ؤں کا اور نابینا اور امام مسجد اور حافظ قرآن شریف ہونے کے اب اسکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا امام ہو سکتا ہے۔ نیز ہمراہ شدہ دوست بکر ناخوانده کا نکاح جو وقت نکاح عمر کے دانستہ شامل تھا) اور زید کا نکاح جو دوبارہ نکاح عمر کے ساتھ پڑھانے سے فسخ ہوا۔ وہ کب اور کس صورت سے پڑھایا جا سکتا ہے اور تعزیر شرعی زید اور بکر ناخوانده کے حق میں علیحدہ علیحدہ کیا ہے؟

محمد نصیب بمقام قاضی چک ضلع گورداسپور

ج نمبر ۱۱۸ - اس قسم کے مسئلوں میں جبتک فریق ثانی کا بیان نہ سنا جائے صحیح فتوےٰ نہیں دیا جا سکتا۔

س نمبر ۱۱۹ - زید مر گیا اور اس نے چھوڑا دو پوتا اور دو پوتی اور ایک دختر متوفی کے مال سے کتنا کتنا کس کو ملیگا؟

ج نمبر ۱۱۹ - زید کے مال کے حصے تفصیل ذیل ہونگے

میت ۱۲

یعنی کل مال کے حصے ۱۲ ہونگے جنمیں سے ۶ یعنے نصف مال دختر کا اور باقی نصف پوتے پوتیاں کا۔ پوتے کو پوتی سے دوگنا۔

لہ قیمت ۲ ر

# انتخاب الاخبار

**افسوس** کہ اہلحدیث کے ایک قدردان بابو محمد حسین صاحب سوہانپوری فوت ہو گئے۔ آپ کے صاحبزادہ ناظرین سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

**محمد اسحاق** حسین صاحب تبلی پاڑہ اپنے والد کیلئے ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ اور دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔

**شہر پشاور** میں ۱۹ ماہ حال کو پولیس نے ۱۱۲ آفریدیوں کو لوٹ مار کے جرم میں گرفتار کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ان میں سے صرف ۴۰ چالیس آدمی آفریدی جرگوں میں سے تھے۔ باقی سب ضلع پشاور کے بدمعاش تھے۔ جرگہ کے اقرار کرنے پر کہ جسقدر لوٹ میں افریدیوں نے نقصان کیا ہے وہ تین ہفتہ کے اندر ادا کیا جائیگا۔ یہ ۴۰ آفریدی رہا کر دئے گئے۔

۲۲ ماہ حال کی لوٹ مار کے بعد سب آفریدیوں کو ریلوے ٹرین میں سوار کر کے جمرود پہنچا دیا گیا جہاں سے وہ اپنے علاقہ کو چلے گئے۔ (یہ خاطر کس خدمت کے عوض ہے)

**۲ ماہ** جنوری میں بارش ہونے کے بعد جن علاقوں میں جو فصل ربیع بوئی گئی تھی اس کے لئے بارش کی ضرورت ہے اگر بارش نہوئی تو یہ فصلات برباد ہو جائینگی۔ پنجاب کے جنوبی اور وسطی اضلاع میں بارش کی نہایت سخت ضرورت ہے

**نیشنل** کانگریس کی کنونشن کا جلسہ ۱۷ اور ۱۸ ماہ اپریل آئندہ کو الہ آباد میں منعقد ہو گا

**جاپان** اور چین کا جھگڑا طے ہو گیا۔ چین نے جاپانی جہاز "تسومارو" چھوڑ دیا۔ مگر سامان جنگ نہیں چھوڑا۔ اوس کی قیمت معہ تاوان جاپان کو ادا کر دی۔ جاپان نے یہ اقرار کر لیا کہ وہ چین میں ناجائز ہتھیاروں کی تجارت کو بند کر دیگا۔ جب رہا شدہ جہاز نے جاپانی جھنڈہ بلند کیا تو چینی جہازوں نے حسب قاعدہ ۲۱ سلامی دی۔

**بابعالی** نے مقدونیہ میں غیر ملکی افسروں کو سات سال تک ملازم رکھنا منظور کر لیا

**طاعون** ہفتہ مختتمہ ۲۲ ماہ رواں میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۶۸۳۹ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۱۹۵۹ موتیں ہوئیں۔

**کلکتہ** قحط فنڈ میں پچاس ہزار روپے چندہ جمع ہو گیا۔ مہاراجہ دربھنگا نے ۱۲ ہزار روپے چندہ میں دیئے۔

**مصر** کے صوبہ بربرا میں مویشیوں کے چرنے پر ایک انگریز مسمی ہلبرٹ اور بدوؤں کا تنازعہ ہو گیا۔ بدوؤں نے مسٹر ہلبرٹ کو قتل کر ڈالا۔

**ایک شریف** اور فیاض انگریز نے علی گڈھ کالج کو ایک ہزار روپے کا چندہ دیکر پانسو تعمیر مسجد میں اور پانسو روپے محسن الملک فنڈ میں داخل کئے جانے کی خواہش

ظاہر کی۔ اس فیاض انگریز نے اپنا نام ظاہر کرنے کی ممانعت کر دی۔ واقعی سچی فیاضی اسی کا نام ہے۔

**مولائے حفیظ** کے عہد و پیمان کی نسبت فرانسیسی جرنل کو شبہ ہے۔ اوس نے کہلا بھیجا ہے کہ اپنے معتبر قائد عہد و پیمان کے متعلق گفتگو کرنے کی غرض سے ہمارے کیمپ میں بھیجدو۔

**ایک** روسی مسلمان اخبار نویس اسلامی دنیا کی سیاحت کی غرض سے روانہ ہوا ہے۔ اوس کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے دوران سفر میں ایک سفری اخبار نکالتے رہیں۔ جس کا پروگرام یہ ہوگا۔ کہ سرزمین مصر سے عربی زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار۔ ایران سے فارسی زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار۔ ہندوستان کے کسی بڑے شہر سے اردو زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار شائع کیے جائیں گے۔ اس کا مقصد اصلی عام اسلامی کانفرنس کی دعوت شائع کرنا ہوگا۔ چنانچہ عنقریب مصر سے اخبار نکالنے کا سامان کیا جا رہا ہے۔

**برہمو سماج** لاہور نے غریب و نادار بیواؤں کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا۔

**بمبئی** میں پچھلے دنوں چار پٹھان نقب لگا کر سات ریوالور چراتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ عدالت نے ان میں سے دو کو دو دو سال قید اور ۲۵ ضرب بید اور ایک کو دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

**پشاور** میں پھر طاعون نمودار ہوا ہے۔ مرض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

**لودھوال** (لدھیانہ) کے مقدمہ حادثہ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کو دو سال قید کی سزا ہوئی۔ اور سگنلر بری ہو گیا۔

**پشاور** کے ساہوکاروں بنیوں اور دوکانداروں وغیرہ نے ملک صاحب چیف کمشنر کی خدمت میں ایک عرضداشت بدین مضمون پیش کی ہے کہ ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک زبردست فوجی گارڈ شہر میں متعین کیا جائے۔ سنا ہے کہ اسپر پولیس کے سو سپاہی اور بڑھا دئے گئے۔

**صوبہ مدراس** کے مقام تنا ولی میں ۱۲ مارچ کو سخت ہنگامہ ہوا۔ پولیس کے فیروں سے چار آدمی قتل ہوئے۔

**کانپور** کی ڈسٹرکٹ کمیٹی نے امداد قحط زدگان کیلئے ۳ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

**ضلع** کیمبری میں ایک جلسہ ہو کر امداد قحط زدگان کیلئے ۲ ہزار روپیہ کا چندہ فراہم ہوا

**اٹلی** کے ایک مقام گھنڈا میں ایک شخص مسمی گاٹانو نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اسکا لباس قدیم وضع کا ہے اور نہایت جوش اور صداقت کے ساتھ تقریر کرتا ہے۔ اوسکے پیروؤں کا طبقہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

امہات المومنین کا الزامی جواب خداوند کا باپ و خداوند کی ماں قابل دید کتابیں ہیں قیمت ۸ر



ahmadimuslim.de

# حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

(۲۵ ۵)

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھ دئیے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئیے جاویں گے بشرطیکہ وہ کم از کم ہمارا پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:-

"اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے"؟

**نوٹ:-** حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء تک بنام مینجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء کو دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو رقم بحصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا!

# ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جاوے گا۔ جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر (معاذ اللہ) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اعلان ہذا وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتے ہیں۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔ جوہر

# اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

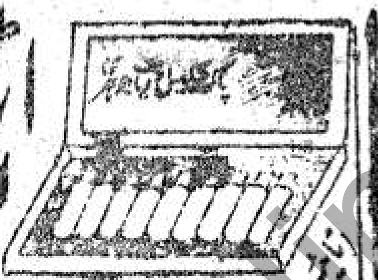


خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس نہ ہو اسکو حتے الامکان بہت کسی اور نسخہ کا تردد کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی بہترین ادویات موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب [illegible] جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ [illegible] بالفشانی [illegible] انگریزی و یونانی ادویات [illegible] تیار کیا گیا ہے جو اکثر غربا کے لئے [illegible] بے قدروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی نسبت [illegible] جو خلق خدا کو مفت سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

**امراض:** [illegible]

[illegible]

# سابقہ انعامات حل معمہ جات

[illegible]

# انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

[illegible]

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جوہر ایل ایم رحمن اینڈ فرینڈ امرتسر (پنجاب)

[illegible] مطبع [illegible] امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. No 352.

# اخبار اہلحدیث امرتسر

اپنے تو ہے مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + اصل کو نقل کیا ہے + پایا ہم و خطا کا

جلد ۵ — نمبر ۲۲

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔۔ عہ

والیان ریاست سے ۔۔ ۔۔ ۔۔ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ ۔۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔ ۔۔ ۱۲/

۔۔ ۔۔ ششماہی ۸/

ممالک غیر سے سالانہ ۔۔ ۵ شلنگ

۔۔ ۔۔ ششماہی ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

## امرتسر مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۳ اپریل ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

# مذاکرۂ علمیہ

**مسئلہ امامت و اقتدا**

مندرجہ اہلحدیث مورخہ و صفر ۱۳ مارچ کا خلاصہ یہ تھا کہ جو امام نماز فرضیہ جا کر بہ نیت ادا و فرض پڑھے اور ارکان نماز پوری ادا کرے اس کے پیچھے نماز جائز ہے خواہ اس کے اعتقادات کچھ ہی ہوں خواہ اس کی بد اعتقادی کی وجہ سے اس کی اپنی نماز قبول نہ ہو تو بھی اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ اس مضمون پر مفصل بحث کر کے اہل علم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ اپنی اپنی راؤں سے (مخالف ہوں یا موافق) خاکسار کو اطلاع دیں۔ اگر ان کے خیال میں کوئی دلیل (آیت یا حدیث) اس کے خلاف ہو جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ جس امام کی اپنی نماز قبول نہیں اس کی اقتدا بھی درست نہیں تو مہربانی کر کے اس سے مطلع فرما دیں چنانچہ گذشتہ پرچہ میں بعض حضرات کی رائیں تائید میں درج ہوئی ہیں آج بعض حضرات کی رائیں تردید میں لکھی جاتی ہیں۔ چونکہ ہماری غرض اس مذاکرہ سے تحقیق حق ہے اسلئے ہر ایک صاحب علم کا حق ہے کہ جو کچھ انکی تحقیق ہو بلاتبدیل بجنسہ بابر درج کی جائیگی۔ مگر ایک دفعہ مضمون مذکورہ کو بنظر غائر دیکھ ڈالیں جس کا خلاصہ میں پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ اداء ارکان میں تو میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں انکا کوئی تعلق نہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ امام کی بد اعتقادی یا کسی اور وجہ سے اس کی نماز قبول نہ ہو مگر مقتدی کی قبول ہو جاوے۔ بہر حال اس دعوے کو یاد رکھکر جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کی تحریر پڑھئے جو حسب ذیل ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:-

محبی فی اللہ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اہلحدیث مطبوعہ و صفر پہونچا اور کارڈ جواب طلب بھی موصول ہوا۔ مضمون امامت و اقتدا دیکھا گیا۔ خاکسار کو اس کے ایک حصہ سے اتفاق ہے اور دوسرے حصہ سے اتفاق نہیں چنانچہ اس کے متعلق جو کچھ ذہن ناقص میں آیا وہ مختصر طور پر عرض کیا جاتا ہے واضح ہو کہ جو شخص اعمال کے اعتبار سے بدعتی یا فاسق ہے اور عقیدہ کے لحاظ سے اسکی وہی حالت ہو جو مسلمانوں کی ہونی چاہئے اور کفر و الحاد کی علامتوں میں سے کوئی علامت اس میں بطور التزام کے نہیں پائی جاتی۔ بلکہ اگر کوئی اس قسم کی بات پائی جاتی ہو تو بطور لزوم کے یعنی التزام کفر نہیں بلکہ صرف لزوم کفر پایا جاتا ہے تو

گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت ورنہ بغیر قیمت ارادہ ان بعد ہرگز نہیں بھیجا جاتا۔ شکایتی خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریداری کا نمبر ضرور لکھنا چاہئے

ایسے شخص کو ہر چند قصداً امام بنانا جائز نہیں لیکن اگر اُس کے پیچھے نماز ادا کیجائے تو وہ صحیح و درست ہوگی۔ استدلال لکھنے کی ضرورت نہیں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا وہ کافی ہے۔ لیکن یہاں پر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نماز کی صحت کا دار و مدار اس امر پر ہے کہ ارکان مخصوصہ و شرائط مقررہ کے ساتھ ادا کی جائے اور کوئی رکن و شرط فوت نہ کیا جاوے اور عنداللہ مقبول ہونے پر مدار صحت نہیں کیا وجہ ہے کہ عمل فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز صحیح ہو جائے اور بد عقیدہ منکر تقسیم کے پیچھے نماز صحیح نہ ہووے بلکہ دونوں حالتوں میں جبکہ ارکان مخصوصہ اور شرائط پائے جائیں نماز صحیح ہونی چاہیئے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ بعض اعمال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ظاہری اعتبار سے اُنکو صحیح و قابل قبول قرار دیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ فی الواقع اور عنداللہ لغو و مردود ہوتے ہیں جیسے قضا قاضی کہ اُسکا نفاذ ظاہرًا ہوتا ہے۔ باطناً نہیں ہو سکتا مثلاً کسی نے جھوٹا دعوے جعلی مقدمہ قاضی کے روبرو پیش کیا قاضی نے روئداد دیکھکر اُس کو ڈگری دی تو اس صورت میں مدعی کو ظاہری و دنیاوی اعتبار سے حصول و شیٔ کا استحقاق ہو سکتا ہے لیکن عنداللہ اور دینی لحاظ سے ہرگز نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ یَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ یعنی منافق لوگ تمہارے روبرو جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم اُنکا اعتبار کرو اور رضامند ہو جاؤ اگر تم رضامند ہو گئے تو اللہ ہرگز رضامند ہونیوالا نہیں یعنے ظاہر میں تمہارا اُن کے حق میں فیصلہ کرنا اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہو سکتا۔ اور جیسے ریا و سمعہ کی غرض سے نماز وغیرہ ادا کرنا یا سود خواری کی حالت میں زکوٰۃ دینا وغیرہ ظاہری اعتبار سے صحیح ہوگا۔ اور در واقع میں لغو و مردود اور بعض اعمال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ظاہری و دنیاوی اعتبار سے بھی لغو و بیکار ہوتے ہیں۔ اور واقع میں بھی غلط اور بیاعتبار مثلاً کوئی شخص تقرب لغیر اللہ کی وجہ سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے اور ذبح کے وقت حکم شرع کے موافق اللہ کا نام لے تو وہ ذبیحہ کسی طرح پر حلال نہ ہوگا ہر چند کہ یہ مسئلہ مختلف علیہ ہے لیکن قول محقق اور صواب یہی ہے کہ ذبیحہ مذکورہ حرام و ناجائز ہے جیسا کہ کتب مشہورہ میں مذکور ہے لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بہ التقرب لغیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ ذبیحۃ مرتد حدیث نبوی سے بھی اس قول کی تائید پائی جاتی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب و مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید کی تحریرات اس بارہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ

عقیدہ اور بنیاد خراب ہوتی ہے تو ظاہری آثار کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے منافقین و کفار کے بارہ میں فرمایا کہ اُنکے اعمال دنیا و دین کے اعتبار سے لغو و بے اعتبار ہیں چنانچہ سورہ توبہ میں ہے اَلْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ پھر اس کے آخر میں فرمایا ہے أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی اِن لوگوں کے اعمال نہ دنیاوی و ظاہری اعتبار سے صحیح ہو سکتے ہیں اور نہ اُخروی اعتبار سے اور منافقوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ الیٰ قولہ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ مضمون اسکا یہی ہے منافقوں کا ظاہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت رسالت و نبوت کا اقرار بالکل غلط اور لغو و بے اعتبار ہے اور جس شخص کا عمل نہ ظاہری اعتبار سے صحیح و درست ہو اور نہ واقعی و دینی لحاظ سے تو اُس کے پیچھے نماز کسی طرح صحیح نہ ہوگی اور اُسکا اقتدا ہرگز جائز نہ ہوگا جیسے مرزا قادیانی خیالی مسیح اور اُس کے ہم جنس لوگ کہ وہ سراسر ملحد اور ضروریات دین کے منکر اور کفر کے ملتزم ہیں۔

اور حجاج بن یوسف کے پیچھے بعض صحابہ کا نماز ادا کرنا اسی وجہ سے تھا کہ وہ عمل فاسق و فاجر نظر آتے تھے اور ملحد و ضروریات دین کے منکر اور کفر کے ملتزم معلوم نہ ہوتے تھے۔ واللہ اعلم۔

**خاکسار**۔ اس ساری تقریر کا اصل مطلب زیر خط عبارت میں ہے کہ جنکی اپنی نماز درست نہیں اُن کے پیچھے بھی درست نہیں حالانکہ خاکسار نے کئی ایک مثالیں عرض کر دی تھیں جنکی نمازوں کی عدم قبولیت حدیثوں میں آ چکی ہے۔

میں نے اس مسئلہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مفصل بحث کی تھی۔ ایک حصہ تو صحت کے متعلق تھا جسکو ادارکان ہی نامزد کیا تھا اس میں تو امام اور مقتدی کا ربط ضبط لکھا تھا۔ دوسرا حصہ قبولیت اور عدم قبولیت سے تعلق رکھتا تھا پس یہی مدار بحث تھا۔ اور اسی پر آیات۔ حدیث مطلوب تھی جو ہنوز بدستور زیر بحث ہے۔ (باقی آئندہ)

---

**انجمن ہدایت اسلام** دہلی کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ۲۸-۲۹ مارچ کو ختم ہوا۔ اس کے بعد تمام لیکچرار آریوں کے مباحثہ کے لئے آگرہ پہونچے۔ مولوی ابوالوفا بھی شریک تھے۔ مفصل آئندہ

ahmadimuslim.de

# مرزا صاحب قادیان
# اور
# آریہ سماج کا ہذیان

وہ قیمتے اَور ہونگے جنکو نیند آتی ہے۔
تڑپ جاؤ گے کاٹ کر انکو داستان میری

جب سولا ہور میں آریوں نے گزشتہ نومبر میں مذہبی کانفرنس کرکے مرزا جی کو بلایا اور اپنے لیکچر میں حضرات انبیاء علیہم السلام پر عموماً اور حضرت مسیح اور جناب رسالتمآب فخر عالم افتخار دو عالم سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی نسبت خصوصاً بزدلانہ حملے کئے ہیں مرزائی اخبارات چیخ رہے ہیں کہ آریوں کا یہ برتاؤ اخلاقی تعلیم سے بالکل برخلاف ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو قادیانی اخباروں نے یہاں تک لکھا ہے کہ مسلمانوں نے صبر وشکیبائی کا ثبوت دیا ہے ورنہ لیے پُرز اشتعال مضامین پر غل کی ندیاں بہ جاتیں ہم نے آج تک اس پہلو پر کچھ نہ لکھا۔ کیونکہ صحیح واقعات ہمارے سامنے پیش نہ ہوئے تھے۔ بلکہ راویان کلام محض اپنی آرا ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں جنکو ہم حسب قواعد علم روایت کافی نہ جانتے تھے۔ الحمدللہ کہ ہمارا یہ انتظار رفع ہوا۔ آج قادیان کا رسالہ ریویو ہمارے سامنے ہے جس میں اس واقعہ کو الفاظ ذیل میں لکھا ہے جو ناظرین کی واقفیت کیلئے ہم اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ وہو ہذا:۔

"ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح کی پیدائش پر ایک سخت ناگوار حملہ کیا جسکو خواہ کسی شوخ رنگ میں پیش کیا گیا ہو۔ مگر صاف طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ نعوذ باللہ گویا انکی ولادت ناجائز طور سے ہوئی تھی۔ اس اعتراض کرنے میں اس نے آریہ سماج کے بانی کی اتباع کی ہے اگرچہ وہ الفاظ جو اس نے استعمال کئے تھے لفظ بلفظ ستیارتھ پرکاش سے نقل نہ کئے ہوں مگر تاہم اس کا بیان اس عبارت سے بہت مشابہ تھا اور مضمون دونوں کا واحد تھا۔ ستیارتھ پرکاش میں متی باب اول آیت ۱۸ سے ۲۰ پر سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے یوں حاشیہ چڑھایا ہے (اور وہ یہ الفاظ میں جنسے آریہ لیکچرار ناواقف نہیں ہو سکتا کیونکہ خود اس نے اس کتاب ستیارتھ پرکاش کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے) "کوئی تعلیم یافتہ آدمی کبھی بھی ایسی باتوں پر یقین نہیں کرسکتا جو کہ شہادت کی تمام اقسام اور قوانین قدرت کے برخلاف ہوں۔ صرف وحشیانہ حالت کے لوگ ایسی باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جو خدا کے قوانین کو توڑ سکے......

اگر یسوع کی پیدائش کی کہانی سچی تصور سمجھا دی تو ہر ایک غیر منکوحہ لڑکی جو حاملہ ہو جائے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے وہ یہ بھی جھوٹ بول سکتی ہے کہ خداوند کے فرشتہ نے اس کو خواب میں بتلایا ہے کہ جو اس کے رحم میں ہے سو رُوح القدس سے ہے........ صرف ایسے لوگ جو عقل نہیں رکھتے اور صرف روپیہ رکھتے ہیں ان باتوں پر اعتقاد کرسکتے ہیں اور آسانی سے تو ہم پرست بن سکتے ہیں۔ یہ اس طرح سے وقوع میں آیا ہوگا کہ (نعوذ باللہ) مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی اور اس طرح سے حاملہ ہوئی ہوگی"

اب جائے غور ہے کہ ایک صدیقہ کو آریہ سماج نے کیسی تہمت لگائی ہے۔ حالانکہ قریباً نصف دنیا اسکو صدیقہ اور راستباز یقین کرتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ اور دل نے بھی اس بات سے انکار کیا ہے کہ مریم روح القدس سے حاملہ ہوئی لیکن آریہ سماج کے حامی طرز بیان ایسا ناپاک اختیار کرتے ہیں جس سے ناحق کا دکھ دینا مقصود ہوتا ہے۔ اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو وہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا کہ بغیر کسی فرد بشر کا دل دکھانے کے عیسائیت اور اسلام کے کسی خاص عقیدہ پر بڑے زور سے حملہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ کہنا کہ مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی" یا یہ کہ "وہ کوئی غیر منکوحہ لڑکی جو اتفاق سے حاملہ ہو جاوے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے" گویا مریم پر بالفاظ دیگر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دہریہ لوگ ایسے الفاظ حضرت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کے متعلق استعمال کرتے ہیں لیکن کیا یہ دلیرہ اختیار کرنا ایک مذہبی پیشوا کو مناسب ہے؟" (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳)

آریہ کانفرنس کی رپورٹ چھپ گئی ہے مگر اس مضمون پیش کردہ ریویو کا اس میں پتہ نہیں ملتا۔ ہاں اس میں اتنا لکھا ہے کہ:۔

"مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا اور اس حمل کا نتیجہ یسوع مسیح کا پیدا ہونا۔ اب یہ ایسی بات ہے کہ جس کو کوئی بھی عالم موجودہ معلوم شدہ قوانین قدرت کے مطابق ثابت نہیں کرسکتا اور جبتک کوئی عیسائی عالم ایسا کوئی قانون قدرت دریافت نہ کرے کہ جس کے مطابق مسیح کی پیدائش ثابت ہو جاوے تب تک عیسائی لوگ ہم کو ایسی باتوں کے ماننے سے معذور سمجھیں گے" (رسالہ الہام یعنی مجموعہ مضامین کانفرنس آریہ سماج صفحہ ۱۱)

مرزائی اخبار چیختے ہیں کہ آریوں نے جو مضمون سنایا ہے خوف کے مارے وہ درج نہ کرینگے بلکہ اسمیں بدل ڈالیں گے۔ بہت خوب۔ پس مضمون یہ ہے ہم مرزائیوں کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی آریوں نے اپنے مضمون میں تحریف کی ہو تاہم مرزا صاحب ہی اس الزام کے ملزم ہیں جسکی تفصیل بتلانا ہمارا کام ہے۔

حضرات انبیا علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں گو کہ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمیں بھی رنج ہے اور ہر ایک مسلمان کو رنج ہونا چاہئے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج نے جس قسم کی گالیاں اور ہتک آمیز باتیں استعارہ کے طور پر نقل کرکے اور لپیٹ کر حضرت مسیح کو دی ہیں جناب مرزا صاحب نے اُن سے بڑھکر دی ہوئی ہیں جنکا ثبوت درج ذیل ہے۔

جناب مرزا صاحب (خود بدولت) رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں ناظرین عموماً اور مرزائی دوست خصوصاً غور سے سنیں ؛-

"یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئینگے قحط پڑیگی لڑائیاں ہونگی۔ پس اُن دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اسکی خدائی پر دلیل ٹھیرائیں۔ اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں آتے کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں انکو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائیگا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرامکار اور بدکار بنے تو اُس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آگیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں۔ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیسا داؤ کھیلا۔ یہی آپ کا طریق تھا۔ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپکی قوت شیطانت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں۔ آپکو اپنی جان کی فکر پڑگئی کہ کہیں باغی کہلاکر پکڑا نہ جاؤں سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تھا اسجگہ بھی وہی کارروائی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ یہودیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہئے نہ کہ مجوسی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے۔ شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی عقل بہت موٹی تھی آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کی بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپکو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنے ادنے بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپکی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپنے بیان فرمایا ہے اُن کتابوں میں اُنکا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں۔ اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپنے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپنے یہ حرکت شاید اسلئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپکی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے مونہہ پر طمانچہ مار رہے ہیں آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپنے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپکو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اُس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اُس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہرحال آپ علمی و عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی طیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپسے سخت ناراض رہتے تھے اور اُنکو

اہلحدیث کا مذہب - موجودہ مسلمانوں کے معتقدات کا مدلل بیان - قیمت ۴/

یقین تھا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہی ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اسی دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھیرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور انکو کچھ اثر نہیں ہوگا بالکل جھوٹ نکلا کیونکہ آجکل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو کہا ایسی مٹھا جو تین رتی اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک باسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ [illegible] ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اُس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپکا نہیں بلکہ اُس تالاب کا معجزہ ہے اور آپکے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس ہے کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہونگے کہ میں پھر واپس آجاؤں گا۔ حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انیس [19] نسلیں انکے بعد بھی انیس [19] صدیوں میں مر چکیں مگر آپ ابتک تشریف نہ لائے خود تو وفات پا گئے مگر اس جھوٹی پیشگوئی کا کلنک ابتک پادریوں کی پیشانی پر لگا ہے" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ و ۶ و ۷ و ۸)

مرزائیو! غور سے دیکھو کوئی شریفانہ یا غیر شریفانہ گالی ہے جو تمہارے پیر مغان نے حضرت یسوع کی شان والا شان میں اٹھا رکھی ہو۔ پھر تم کس منہ سے کہتے ہو۔ کہ آریوں نے مسلمانوں کے دل دکھائے اور کس منہ سے گورنمنٹ کو آریوں کے برخلاف اکساتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی ع

ذرہ انصاف تو کیجیے بھلا کس نے شر پہلے

ہاں اگر تم یہ کہو کہ مرزا صاحب نے جو برا بھلا کہا ہے تو اسکی وجہ مرزا صاحب نے خود ہی [illegible] :-

"[illegible] یسوع [illegible] شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئینگے پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اُس کو نبی قرار دیں" (ایضاً صفحہ ۹)

**جواب**۔ یہ بھی مرزا صاحب کی ایک ابلہ فریبی ہے جس سے انکی غرض تمہاری آنکھوں میں مٹی نہیں بلکہ کنکر ڈالکر تمہاری جیبیں کترنے کی ہے۔ آؤ ہم تمہاری آنکھوں سے کنکر نکالیں ذرہ **تحفہ قیصری** نکال کر پڑھیے جس میں اول صفحہ ہی پر لکھا ہے کہ:-

"یہ عریضہ مبارکبادی اُس شخص کی طرف سے ہے جو **یسوع مسیح** کے نام سے آیا ہے (صفحہ ۱) × × × اس (خدا) نے مجھے **یسوع مسیح** کے رنگ میں پیدا کیا (صفحہ ۱۱) × × × اُس (خدا) نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت **یسوع مسیح** خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے × × × میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر **یسوع مسیح** کی روح سکونت رکھتی ہے (صفحہ ۱۶) × × × خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جسکا نام **یسوع** ہے (صفحہ ۱۷) اسجگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اسلئے ضرورت کی ہے کہ حضرت **یسوع مسیح** کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے

یسوع مسیح کی زبان سے سُنیں ××× ان تمام امور نے مجھ تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہوکر باادب التماس کروں ××× کیا خوب ہو کہ جناب ملکہ کو اس چھپی ہوئی توہین پر نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کیجاتی ہے (صفحہ ۱) ××× آخر جو موحد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا وہ نابود کیا گیا (صفحہ ۲) ۔

[illegible] یسوع مسیح کی نسبت عزت کے الفاظ درج ہیں [illegible] انجام آتھم جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے اور یہ تحریر مئی ۱۸۹۷ء کی جائے غور ہے کہ جس شخص کی نسبت جنوری میں ایسے فحش الفاظ لکھے گئے تو اس کی نسبت چار ماہ بعد اسقدر تعظیمی الفاظ بھرے گئے اور یہ خیال بھی ذات شریف کو نہ آیا کہ ابھی چار [illegible]

[illegible]

[illegible] یسوع مسیح کو خدا کا دائمی محبوب مقبول اور رسول ظاہر کرتا ہوں کیا دانا مجوبہ نہ کہیں گے کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیگر + جو اس نے ہاتھ میری ہاتھ پر لا کیا مارا

اس سے بڑھکر افسوس اڈیٹر ریویو پر ہے کہ وہ بھی باوجود دعوے چنیں وچناں کے آنکھیں بند کرکے اپنے پیر مغاں کی طرح بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ سوامی دیانند کی عبارت میں خود ہی یسوع کا لفظ نقل کرتا ہے۔ پھر خود ہی اسکو مسیح کے ہم معنے سمجھ کر یوں لکھتا ہے کہ :-

"اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو یہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا"

دیکھئے : بقول "جادو وہ جو سر پہ بولے" خود ہی مان گئے کہ یسوع اور مسیح ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ مرزائیو! دیکھا ؎

گرد ہیں وہ دوست کہ بیگم ہم نہیں قائل + جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکے تو وہ لہو کیا ہے

مختصر یہ ہے کہ آریوں کی بدزبانی پر ہر ایک مسلمان کو رنج ہے مگر اس رنج میں ہم واقعات کو نہیں چھپا سکتے۔ واقعات ہم کو بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس الزام کے زیادہ ملزم ہیں جنہوں نے باوجود تسلیم رسالت مسیحائی اور نبوت عیسائی کے حضرت ممدوح کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ [illegible]

[illegible] + جو خواہش کرشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

# قادیاں میں صاحب فنانشل کمشنر

صاحب فنانشل کمشنر بغرض دورہ ۲۱ مارچ کو قادیاں میں پہونچے مرزا صاحب نے انکی خاطر تواضع کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ اپنے مریدوں میں برگزیدہ اصحاب کو دور دور سے جمع کیا اور پُرتکلف دعوت دی خود ملنے گئے۔ ملاقات کے وقت مرزا صاحب نے گورنمنٹ کے حق میں وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے جہاد کی مخالفت کی۔ یہی ایک نسخہ قادیانی دجال کے پاس ہے جب کسی پولیٹکل تقریر میں حکام کو دھوکہ دیتے ہیں تو بس یہی ایک نسخہ چلا دیتے ہیں کہ میں جہاد کا مخالف ہوں۔ او ظالم! جہاد کو مع شرائط کس نے منع کیا اور کون دجال ہے جو اس کو منسوخ کرے او ظالم تم ہمیشہ کہتے ہو کہ میں نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے میرے آنے کے بعد شاعت اسلام کے لئے جہاد جائز نہیں۔ ظالم! تم کفار کو موقع دیتے ہو کہ وہ اعتراض کریں کہ تم سے پہلے اس قسم کا جہاد [illegible]

[illegible] ہیں۔ تمہارا الہام تھا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے کیا یہی برکت ہے کہ بادشاہ کے ایک ادنیٰ ملازم فنانشل کمشنر کی خوش آمد کرتے ہوئے تم خود اس کے ڈیرہ پر ملنے گئے اور نہایت سماجت سے قدمبوسی کی۔ ہمارے خیال میں صاحب فنانشل کمشنر کو تمہاری دعوت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے مگر صرف لفظی شکریہ نہیں بلکہ عملی شکریہ جسکی صورت ہم بتلاتے ہیں کہ صاحب موصوف گورنمنٹ میں تمہارے لئے خطاب ملنے کی سفارش کریں کیونکہ تم کو سالہا سال سے خطاب کے لئے الہامات ہوچکے ہیں جو ہنوز معرض التوا ہی میں ہیں اور خطاب کی تعیین ہم سے کرائیں تو ہم ایسا خطاب بتلادیں کہ جسپر آپکے کسی حاسد کو حسد بھی نہ ہو۔ اور کوئی اس میں شریک سہیم نہ ہوسکے۔ یعنی "خناس"۔ ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

# آریہ گزٹ لاہور

لکھتا ہے کہ :-

"کلکتہ کے کاونسل ہال میں لڑکیوں کو انعام تقسیم کرنے کے لئے حال ہی میں ایک جلسہ ہوا ہے اس کی تقریب پر ایک بڑی بھاری سوشل اصلاح کے نمودار ہوئی [illegible] تھی حالانکہ بنگال تعلیمی اور دماغی لحاظ سے ہندوستان کے سارے صوبجات میں

[illegible]

ایک سرکردہ صوبہ متصور ہوتا ہے اس مبارک تقریب میں بردوان کے راجہ
ادھیراج بجے چند مہاتاپ بہادر اور مہارانی ادھیرانی رونق افروز تھیں۔ علاوہ ازیں
دو سو کے لگ بھگ معزز حاجان محمد دو سو لیڈیز اور ڈیڑھ سو طالب علمان
[redacted]
آنریبل جگندرو ناتھ گھوش۔ مسٹر اور مسز تارک اور مسز چوہدری جیسے شرفا آئے ہوئے
تھے۔ علاوہ ازیں شہر کے اور رؤسا اور شریف عورتیں موجود تھیں۔ سب سے اچنبھے
کی بات یہ ہے کہ اس جلسہ تقسیم انعامات کی وجہ سے بنگال میں جو قدیم سے پردہ
کی بری رسم چلی آتی تھی دور ہو گئی۔

پردہ نشین مہارانی ادھیرانی نے پہلے اپنی مبارک شال کی یعنی آنچل کا گھونگٹ
یا دوپٹہ ہٹا دیا۔ آپ کے سر کے تاج تک سرکا دیا تھا۔ اس پر سب کی سب بنگال کی
برہمو اور ہندو استریوں نے اپنا اپنا گھونگٹ اٹھا دیا اور مہارانی ادھیرانی کی تقلید
کی۔ حالانکہ اس وقت تک وہ برابر پردہ کی بری رسم کو رواج دیتی آئی تھیں
چونکہ یہ سب سے پہلا موقعہ تھا اس لئے کھلم کھلا منہ سے پردہ اٹھانے میں ذرا وہ
جھجکتی تھیں مسز ڈی۔ این رائے نے جو اپنی خوبصورتی میں ایک مشہور لیڈی ہیں
اپنی کنپٹی تک آنچل رکھ چھوڑا تھا۔ مسز چوہدری جنہوں نے ریاضی میں ایم اے کا امتحان
پاس کیا ہوا ہے اور ایم اے بھی ہیں اپنے ابرو تک کپڑا رکھا اور باقی استریوں
نے بھی تھوڑا بہت پردہ اٹھایا۔ مہارانی ادھیرانی نے بوجہ لجا اور شرم کے کچھ تقریر
تو نہ کی مگر مہاراجہ ادھیراج نے ان کی طرف سے کھڑے ہو کر چند الفاظ کہے اور آپ نے
سب استریوں کی اس اخلاقی دلیری پر تعریف کی۔

فی الحقیقت ہماری استریوں کی عموماً یہی حالت ہے اور اسکا بڑا بھاری اثر یہ ہے
کہ ان میں تعلیم کی کمی ہے۔ جوں جوں تعلیم میں ترقی کرتی جائینگی اپنے اپنے منصبی
فرائض کو محسوس کرتی ہوئی دکھلاوے کی بری رسوم کو ترک کرتی جائینگی"
(آریہ گزٹ لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

**جواب**۔ آہ! زمانہ کا کیسا انقلاب ہے کہ آج پردہ کی مخالفت میں وہ لوگ بھی سر
اٹھاتے ہیں جنکو گرو مہارشی نے لکھا ہے کہ لڑکے لڑکیاں نابالغ ہی الگ رہیں اور لڑکیوں
کے مدرسے میں پانچ سالہ لڑکا بھی نہ جانے پاوے (ستیارتھ ص ۳۳) یہ بھی لکھا ہے کہ عورتوں
اور مردوں کے اجتماع سے زناکاری پھیلتی ہے (ستیارتھ ص ۴۱۹) یہ بھی لکھا ہے کہ مرد
عورت سے ... [illegible]

ہیں اور منوجی کے قول سے تائید لائے ہیں کہ آنکھوں کو خوب قابو رکھنا چاہیے کیونکہ
آنکھیں ماں اور ساس اور لڑکی سے بچا نہیں سکتی۔ (ایڈیشن منجری ص ۱۰)

# صوفی جماعت علی شاہ کی بابت چند سوال

بخدمت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم چند سطور داخل اخبار گہربار فرما
کے ممنون و مشکور کریں۔ آپکا اخبار مورخہ ۲ صفر دیکھا گیا جسمیں جماعت علی شاہ صاحب
علی پوری کے متعلق چند سوال تھے جنکو ذیل میں عمدہ اور مفید مختصر جواب مرقوم تھے۔ فی الواقع
جماعت علی شاہ سے عام طور پر بدظنی ہو گئی ہے کیا سنی کیا اہلحدیث کیا مرزائی سب مخالف
ہیں مگر بعض جاہل انکی متبع ہیں۔ عام طور پر بدظنی کا ظاہری سبب یہ ہے کہ جماعت
علی شاہ گوشہ والے نوجوان عورتوں کو بے پردگی سے بیعت لیتے ہیں اور بے پردگی
سے تعلیم دیتے ہیں اور دو مسجدوں کے درمیان انکی اقامت ہے اور ان علانیہ سنتے
ہیں علانیہ سمجھیں اگر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے جو مرید اذان سنکے مسجد کو جانے کا
قصد کرتا ہے اسکو صاف روک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیر کی دیدار اور صحبت نماز اور
جماعت سے بڑھکر ہے۔ جب اسکا وعظ بیپاری کی مسجد میں ہوا اس نے علانیہ کہا کہ
جو مرید نہیں مسلمان نہیں اور میرے جتنے مرید ہیں وہ صحاب کرام کا رتبہ رکھتے ہیں اور
میرے مریدوں میں منشی غلام احمد ایڈیٹر اخبار اہل فقہ ہے جو بڑے صحابی کا رتبہ رکھتا ہے
یہ خرافات سنتے ہی لوگ پراگندہ ہو گئے اور انکا وعظ اس مسجد میں موقوف ہو گیا۔
شاہ صاحب کا رسالہ **فیضان علی پور** جو مطبوع امرتسر ہے اس کے ۶ ویں صفحہ
میں شجرہ عربی نمبر ۷ کا مندرج ہے اسی میں لکھا ہے اللہم صل وسلم علی محمد و
سیدنا و ھادینا و مرشدنا و محمد حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب
درود میں اپنا نام داخل کیا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر
لفظ سیدنا و دیگر القاب نہیں کہاں تک بے ادبی و بے علمی و تفوق ہے اور اس شجرہ
میں اصحاب کرام و دیگر بزرگوں کے نام پر فقط صاحب لکھا ہے۔ جیسا ابوبکر صاحب
و سلمان صاحب و قاسم و جعفر الصادق صاحب علی ہذا القیاس جیسا کہ پادریان
محمد صاحب لکھتے ہیں۔ سوال [illegible] جماعت علی شاہ کا وعظ ہوا تھا۔ آپ کا نام
[illegible] نے تغیر کیا نعوذ باللہ منہ ... شخص بڑا جاہل اور منہ در ہے یہ دیکھ کر آگ

والوں سنئے تین روز سے مولانا مولوی سید عبدالرب صاحب القادری البخاری اور مولانا مولوی اکبر شریف کا اسکی تردید میں وعظ کرا رہے ہیں بڑا مجمع عظیم ہو رہا ہے جماعت علی کی خوب تردید ہو رہی ہے غرض کہ آپ مندرجۃ الذیل سوالات کے جوابات بذریعہ اخبار کریم ہم کو ممنون و مشکور فرمائینگے۔

(۱) جماعت علی شاہ جو جوان عورتوں کو بے پردگی سے بیعت لیتے ہیں شرعاً و طریقۃً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جماعت علی شاہ جو علانیہ جماعت پنجگانہ کا تارک ہو اسکا کیا حکم ہے اور جماعت وجوب شرعی ہے یا نہیں؟

(۳) جماعت علی شاہ بوقت حضوری آپکے مرید کو جو نماز شرعی سے روکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) جماعت علی شاہ اپنے مریدوں کو اصحاب کرام کے برابر جو کہتا ہے صحیح ہے یا غلط؟

(۵) اڈیٹر اخبار اہل فقہ کو جو بڑے صحابی کی نسبت کہتا ہے کیا حکم؟

(۶) درود میں آنحضرت کے نام کے ساتھ بغیر تذکرہ آل و اصحاب اپنا نام مندرج کرنا طریق فقہا کے خلاف ہے یا نہیں؟

(۷) اصحاب کرام جو جانشین آنحضرت ہیں انکو صاحب سے یاد کرنا جیسا کہ عام لوگوں کو کرتے ہیں طریق ادب سے خارج ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا۔

محرر و سائل سید ولی محمد مقیم لال مسجد معسکر بنگلور

**جواب** — ان واقعات کی ہم تصدیق تو نہیں کر سکتے واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہیں۔ لیکن بطور تسلیم جواب دیتے ہیں۔

(۱) بے پردگی میں عورتوں سے بیعت لینا جائز نہیں۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملایا۔

(۲) تارک جماعت کوئی بھی ہو سخت گنہگار ہے۔ جماعت سے نماز پڑھنا امام احمد وغیرہ کے نزدیک فرض ہے حنفیوں کے نزدیک سنت موکدہ قریب بواجب کے ہے۔ حدیث شریف میں حضور علیہ السلام کا فرمان ہے۔ اگر نابالغ بچوں کا خیال نہ ہو تو جماعت سے پیچھے رہنے والوں کے مکانوں کو آگ لگا دوں تاکہ وہ بھی ساتھ ہی جلجائیں۔

(۳) نماز سے روکنے والا سخت مجرم ہے بلکہ خوف کفر ہے أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ۔

(۴) مرزا قادیانی اپنے مریدوں کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کہتا ہے (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) جو شخص اپنے مریدوں کو صحابہ کرام کے برابر کہے وہ گویا مدعی نبوت ہے حدیث شریف میں ہے خیر القرون قرنی۔

(۵) اگر یہ بیان صحیح ہے تو اس نے کہا ہوگا کہ اڈیٹر مذکور شاہ صاحب کی ہوا باندھنے بہت کچھ کام دیتا ہے کیوں نہ ہو سہ پیراں نمے پرند مریداں ہمی پرانند۔

(۶) بیشک خلاف طریقہ سب فقہا اور علماء کے ہے البتہ سنت مرزائیہ کے موافق ہے۔

(۷) کسی شخص کی نسبت "صاحب" کا لفظ بولنا زبان کے قواعد پر مبنی ہے جس شخص کے نام پر "صاحب" لگانا اردو قاعدے کے مطابق ٹھیک ہو وہاں تو جائز ہے مثلاً پیر صاحب۔ امیر صاحب۔ مولوی صاحب وغیرہ اور جس نام کے ساتھ جائز نہ ہو وہاں ناجائز ہے مثلاً سلطان المعظم صاحب یا حضرت ابوبکر صاحب وغیرہ غرض صاحب کے لفظ لگانے میں محاورہ زبان اور نیت پر مدار ہے۔

(ف) اگر صوفی صاحب نے عربی شجرہ میں ان اسماء کے ساتھ "صاحب" کا لفظ لکھا ہے تو آپکی ولویت اور علمیت کا راز کھل گیا۔ کیونکہ عربی میں "صاحب" کا لفظ ان معنے کے لئے نہیں ہے جن معنے کے لئے اردو اور فارسی میں آتا ہے پس ہم نے جو صوفی صاحب کی محدثیت اور علمیت جانچنے کے لئے طریقہ لکھا تھا کہ ہماری پیش کردہ عبارت مقدار ایک صفحہ پڑھ دیں اب اسکی حاجت نہ رہی سہ

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

---

## مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

### اور

## کتاب تقویۃ الایمان

آہا خوب یاد آیا اہلحدیث نمبر ۱۲ میں جہاں پر ہم نے سید احمد خان اور ڈپٹی نذیر احمد صاحب کو بطور شہادت کے پیش کیا ہے وہاں پر مکرمی مولانا الفاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر اسلام مد فیوضہم و برکاتہم اڈیٹر اخبار ہذا نے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے۔

"مولانا رشید احمد مرحوم کو اپنے گواہوں میں پیش کرتے تو سب سے پہلے ہم کو ڈگری ملجاتی آئندہ سہی"

بنا بریں اب ہم اس کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔ اہل بصیرت خوب واقف ہیں کہ زیادہ معتبر اور نہایت قوی شہادت اس شخص کی ہوتی ہے جو یا تو فریقین کا مخالف و معاند ہے

یا موافق و معتقد۔ پس ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا دونو گواہ بوجہ نیچریت[1] کے فریقین اہل حق و اہل بدعت ہر کے مخالف ہیں کسی فریق کے معتقد و مقتدی نہیں اس خیال سے ان دونوں کو گواہی میں پیش کیا تھا۔ اگر کوئی شخص محض اسوجہ سے کہ انکی شہادت اہل حق کے بر عمدہ ہوئی اہل حق کا مقتدی یا پیشوا خیال کر بیٹھے تو یہ انکی خوش فہمی ہے کیا عجب کہ فقیہ صاحب ایسا ہی خیال کریں مگر حضرت مولانا صاحب گنگوہی علیہ الرحمہ تو فریقین کے مقتدی و پیشوا ہیں اور نہ مخالف و معاند یہی وجہ ہے کہ ہم نے جناب کی شہادت کو وہاں پر نظر انداز کر دیا تھا کہ حضرت مولانا کی شہادت سے اہل بدعت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔ اب ہم یہاں پر صرف اہل فقہ کی خاطر (حسب منشاء نوٹ مندرجہ بالا)

[redacted]

متعلق مولانا شہید اور تقویۃ الایمان درج ذیل ہے:۔

**فتویٰ**

یہ مولوی محمد اسماعیل صاحب عالم صالح متقی بدعت کے قلع و قمع کرنیوالے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے و سنت کے جاری کرنیوالے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے اور خلق کو ہدایت کرنیوالے تھے تمام عمر اسی حال میں رہے اور آخر جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جسکا ظاہر حال ایسا ہو وہ ولی و شہید و جنتی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ نہیں اولیاء اللہ کے مگر متقی۔ سو موافق اس آیت کریمہ کے مولوی صاحب ممدوح ولی ہوتے ہیں اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ کے وہ شہید جنتی ٹھیرے پس جو کوئی ایسا ہو کہ ساری عمر تقویٰ کے ساتھ رہے اور فی سبیل اللہ شہید ہو وے وہ قطعی اہل جنت ہے اور ولی و شہید ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مومن کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے من عادلی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب ترجمہ جس نے عداوت کی میرے ولی کی تو میں اطلاع کرتا ہوں اسکو اپنی لڑائی کرنے کی۔ پس دیکھو حق تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالا کون ہوتا ہے۔ بہر حال ایسے عالم مقبول کو مردود

[1] دونوں کو نیچری کیوں کہتے ہو مولوی نذیر احمد صاحب تو حنفی ہیں نیچری نہیں (اڈیٹر)

کہنا سب اللہ کے نزدیک قریب کفر کے ہے اور حق یہ ہے کہ مولوی صاحب سے اہل بدعت کو اسواسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو اکھاڑا اور بدعتیوں کے بازار کو بے رونق کر دیا اس لئے سب و شتم کرتے ہیں جیسا روافض شیخین اور اہل سنت میں سے شاہ عبدالعزیز صاحب اور اہل تسنن رد روافض کو لعن کرتے ہیں سو مولوی محمد اسماعیل صاحب کو لعن کرنے والے ملعون ہیں کیونکہ حدیث میں ہے جو کوئی کسی کو لعن کرتا ہے اگر وہ محل لعن نہیں تو کرنیوالے پر لعنت الٹکر آتی ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مہبط رحمت الٰہی ہیں تو بالضرور لعنت کرنیوالے انکی ملعون ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

[redacted]

فہم ہے کتاب اور مؤلف کتاب کی کیا تقصیر۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

بڑے بڑے عالم اہل حق اسکو پسند کرتے ہیں اور رکھتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اسکو برا کہا تو وہ خود خیال اہل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ میلاد وغیرہ صفحہ ۲۱)

اور سنئے حضرت مولانا صاحب مرحوم اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ:۔

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت سچی اور عمدہ کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اسکا مؤلف ایک مقبول بندہ تھا اور مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی ولی کامل محدث و فقیہ تھے مقبولین حق تعالیٰ سے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بدجانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے" (فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل صفحہ ۴۳)

یہ ہے حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کی شہادت۔ دیکھنا ہے کہ اب ہمارے معزز دوست فقیہ صاحب اپنے ان الفاظ کا جو مولانا ممدوح کی شان میں کسی سابقہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کس قدر پاس و لحاظ کرتے ہیں۔ (کیا خوب) ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں + لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

حضرات ناظرین! معاف فرمائیے۔ آپ کا وقت تو بہت صرف ہوا اور مضمون بھی بہت طویل ہو گیا لیکن ذرا ٹھیر کر چلئے ایک شہادت اور سن لیجئے۔ پھر آپکا اختیار

ahmadimuslim.de

ہے جسکو چاہیں ڈگری دیں۔ یہ گواہ جناب عمدۃ الواعظین مولانا مولوی عبدالرب صاحب دہلوی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"مولوی اسمٰعیل حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی عبدالخالق صاحب مرحوم دہلوی سے جو سنا گیا وہ ایسا ہے کہ صفحہ قرطاس انکی تحریر کو وفا کرے۔ حضرات تو ان کے مشتاق ہیں یہ مجھ شناسا ہے ؎

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب جنکے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

اور ان کے وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت اور ظاہر ہوتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وہ کمال خسران وضلال میں ہے (۔۔۔ ص ۲۱)"

اگر فقیہ صاحب یا فقیہ صاحب کے کسی ہم آواز کا یہ خیال ہو کہ یہ فتویٰ مولوی عبدالرب صاحب واعظ دہلوی کا نہیں ہے بلکہ جعلی ہے تو وہ براہ مہربانی ذرا کتاب جامع حدیث المعروف بگلزار آسیہ مؤلفہ مولوی عبدالرب صاحب کے ملاحظہ دیکھنے کی تکلیف گوارا کریں جہاں کئی ایک مرتبہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کے لکھا ہے اور انکی تعریف کی ہے۔ اگر کسی صاحب کو مولوی عبدالرب صاحب کی حنفیت میں تردد ہو تو انشاء اللہ وہ بھی اسی کتاب گلزار آسیہ سے رفع ہو جائیگا۔ الغرض ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں ✦ زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اچھا تو اے ناظرین ہم تو اب خاموش ہو کر فقیہ صاحب کی جوابوں کا انتظار کرتے ہیں۔ آپ اپنی طبیعت کے مختار ہیں جو جی چاہے فیصلہ کیجئے اگر دل چاہے تو ہمکو بھی اپنے فیصلہ سے اطلاع دیجئے۔ فقط

خاکسار احمد اللہ حنفی صدر بازار ہردوئی

**نائب اڈیٹر:**- جس دن سے اہل فقہ میں مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ بہتان شائع ہوا تو اس کو آج پانچ ماہ ہو چکے ہیں مگر ان پانچ ماہ کے عرصہ میں جو درگت اس بہتان نویس کی ہوئی ہوگی وہ آپ سے خوب واضح ہے وہ ہی جانتا ہے۔ اس سے زیادہ ذلت انکی کیا ہوگی کہ وہ اس فیصلہ کیلئے اپنے ہی مذہب کے علما مولوی حاجی احمد علی صاحب حنفی اور مولوی شاہ سلیمان صاحب حنفی پھلواروی کو منصف ماننے کی جرأت نہ کر سکا۔ بے در بے انعام حاصل نہ کر سکا۔ آپ جیسے حنفی نامہ نگار آجتک اسکی خبرگیری کر رہے ہیں۔ اور وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آجتک تو یہ

لوگ موحدین کی نسبت اولیاء اللہ کی بے ادبی کی بدظنی پھیلا رہے تھے۔ مگر خدا نے انہیں کی نیتوں اور دلی جذبات کا اظہار کھلم کھلا کرا دیا۔ اولیاء اللہ اور شہیدوں کو بہتان لگانا اور بدنام کرنا کوئی معمولی بات نہیں جو شخص مقربان خدا کو برا کہیگا وہ خدا کا پہلا دشمن ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب بالکل سچ اور ایک صادق مصدوق افضل الرسل کی پاک زبان سے نکلے ہوئے ہیں جنکی سچے کلام کی شہادت وہ ضمانت اللہ تبارک وتعالیٰ نے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کے پاک کلمات سے کر دی ہوئی ہے۔ اب اس بدگوئی کا اثر دنیا ہی میں اہل فقہ پر پڑنا شروع ہو گیا ہے۔ کیونکہ اخبار مذکور کی وہ پہلی سی آب وتاب جاتی رہی ہے کہانی چھپائی کی نحوست اخبار پر نظر پڑتے ہی سامنے آجاتی ہے۔ مضامین تو ردی ہوتے ہیں اور ابھی اس کی حالت آگے آگے دیکھئے کیا ہوگی یہ خدا کے نیک بندوں کی بدگوئی کا نتیجہ ہے ؎

اے شوخ جو دیکھو تری آنکھیں آنکھیں ✦ کیا دیکھ کے دکھانیکا مزا پائی آنکھیں

## مسلمان

خبردار ہو جاویں کہ حفاظت اسلام کو خدا نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ والا وعدہ اپنی سچائی کا تیرہ سو سال سے برابر ثبوت دے رہا ہے۔ اور یہی دلیل اسلام کے سچا مذہب اور خدائی دین ہونے کے لئے کافی ہے۔ اسلام کا دعویٰ ہے کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ بہت سے مخالفین اس کے مٹانے کے درپے ہوتے رہے ہیں مگر بقول ؎

چراغے را کہ ایزد برفروزد ✦ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

منہ کی کھاتے رہے ہیں اور خدا اپنے دین کی حفاظت کا سلسلہ بدستور قائم رکھے ہے۔ زمانہ حال میں آریہ۔ عیسائی اور ہندو اقوام نے کئی ایک کتابیں لکھی ہیں اس پیارے اسلام کی تردید میں جنہیں جہاں سے بطحا کی مقدس سرزمین نے دنگ پائی۔ حامیان اسلام کی طرف سے انکو ترکی بترکی ایسے دندان شکن جواب دئے گئے کہ باید وشاید۔ اب معاندین کی طرف سے اسلام پاک کی مخالفت میں کئی ایک ماہوار رسالے اور اخبار جاری ہیں جن میں وہ اپنے دلی جذبات کا کھلے بندوں اظہار کرتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کی سچی ہدایت کو زود یا دیر حملوں سے روکنا چاہتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہوا کہ اہل اسلام کی طرف سے بھی ایک رسالہ ماہوار جاری کیا جائے جو ایسے زہریلے رسالوں کے بداثر کو بخوبی روک سکے۔ سو وہ رسالہ آجکل میں جاری ہونیوالا ہے

# انتخاب الاخبار

**سول اینڈ ملٹری نیوز** میں یہ خبر پڑھکر سخت افسوس ہوا کہ حکیم دوست محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ کا بعارضہ بخار انتقال ہوگیا - مرحوم نے الکیمیا کے شائع کرنے اور طب یونانی کی طرف خاص رغبت و قابلیت ہونے کے سبب سے بہت ناموری اور شہرت حاصل کرلی تھی - مخلوق خدا کو یون کے مطب اور اون کی مجرب ادویات سے بہت نفع پہونچتا تہا - مرحوم نہایت خلیق اور پابند وضع شخص تھے - اللہ تعالی اون کی مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر عطا فرمائے - مرحوم کا انتقال بعارضہ بخار سنکر بے ساختہ ابو العتاہیہ کا یہ شعر زبان پر جاری ہوا کہ ؎

ما للطبیب یموت بالداء الذی + قد کان یبرئ منہ فیما قد مضی

اللہم اغفر لہ وارحمہ - (نائب اڈیٹر)

**ہز ہائینس نظام دکن** نے تین لاکھہ روپیہ بطور چندہ حجاز ریلوے میں عطا کئے

**ضلع باریسال** کے باشندوں نے کہانڈ کا استعمال قطعی بند کردیا - اس لئے کہ سودیشی کہانڈ کی شناخت ناممکن ہے - اب سب لوگ صرف گڑ اور شیرا استعمال کرتے ہیں -

**اب تک** ایک روسی ایلچی جاپان میں رہتا تہا - اب چونکہ جاپان اول درجہ کی طاقت ہوگئی ہے اس لئے ایلچی کے عہدہ کو بڑہا کر اب سفارت کردینا ضروری خیال کیا گیا - چنانچہ روس کی پارلیمنٹ (ڈوما) میں روسی سفیر کے جاپان میں تقرری کی نسبت ایک قانون بنایا گیا -

**وزیر اعظم انگلستان** سرہنری کیمبل بنرمین عارضہ استسقا سے سخت علیل ہیں جانبری کی امید کم ہے -

**مسیو رحیم پاشا** متوفی کی جگہ سلطان المعظم نے رفعت بے کو ترکی سفیر متعینہ لنڈن مقرر فرمایا -

**ایک جرمن** مسمی جان سپی شنر نے ایک قسم کے پر ایجاد کئے ہیں جو چمگادڑ کے پروں کے مشابہ ہیں اور جن کے ذریعہ سے آدمی پرندوں کی طرح ہوا میں بآسانی اڑ سکتا ہے -

**پورٹ آرتہر** کے سپرد جنرل اسٹوسل کو قلعہ پیٹر اینڈ پال میں مقید کیا گیا -

**پیرس** کے ایک مشہور اخبار کے سابق اڈیٹر کے پرائیویٹ قلم ۲۱۰ کو فروخت ہوئے -

**یونان** نے بابعالی سے باضابطہ درخواست کی ہے کہ ایک ریلوے لائن تعمیر کرنے کی اجازت دیجائے :

**تہادلی** میں چھ ماہ کے لئے تعزیری پولیس قائم کی گئی -

**مولانا شبلی** کے بھائی مولوی محمد اسحاق صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ الہ آباد کے زنانخانہ میں اتفاقیہ بندوق چل جانے سے اون کی شیر خوار نواسی اور برادر زادہ کے ضرب آئی - لڑکے کا انتقال ہوگیا کیونکہ صدمہ سخت تہا

**معاملہ پورٹ آرتہر** کے متعلق جنرل سمرناف اور جنرل فاک میں جنگ ڈوئل ہوئی جسمیں جنرل سمرناف مہلک طور پر زخمی ہوا

**جرمن پارلیمنٹ** کے ایک سرکاری افسر نے اخبار نویسوں کو ایک موقع پر سور کی تمثیل دی تہی - اسپر تمام اخبار نویسوں نے انکار کرلیا کہ پارلیمنٹ کی کارروائی شائع نہ کرینگے - مجبوراً اُس افسر نے اخبار نویسوں سے معافی مانگی تب اخبار نویسوں نے پارلیمنٹ کی کارروائی پھر شائع کرنی شروع کردی حیرت ہنوزباقی

**گورنمنٹ مدراس** نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ انٹرنس پاس کو سرکاری ملازمت نہ ملا کرے - بلکہ ایک امتحان انٹرنس سے کچھہ مشکل مقرر کیا ہے کم سے کم اُس کے سند یافتہ کو سرکاری ملازمت مل سکیگی -

**کابل** سے خبر آئی ہے کہ ایک روسی مسمی زالاکوف کو ہرات کے نزدیک افغان حکام نے گرفتار کرلیا - زالاکوف نے ملا کا بھیس بدل رکھا تہا اور ہرات کے قرب و جوار کے دیہات کو دیکھتا پھرتا تہا - گرفتاری کے وقت اُس کے پاس سے کئی نقشے نکلے - اون میں سامان رسد اور پانی کی مقدار جو وہاں مل سکتی تھی لکھی ہوئی تھی اور مرو ریلوے لائن کے سٹیشن اشکآباد اور ہرات کے درمیان مختلف راستے بھی نقشوں پر دکھلائے گئے تھے -

**سلطنت متحدہ امریکہ** کی ریاستہائے لیوزیانا - مسسی پی اور الاباما میں تند ہوا اور سخت بارش کے طوفان نے غضب کردیا - مال وجائداد کا بیحد نقصان ہوا سینکڑوں آدمی مرگئے - کئی چھوٹے چھوٹے قصبے نیست و نابود ہوگئے -

**ہکسو ہادو** نام ساحلی حفاظت کا ایک جاپانی جہاز دوسرے جہاز سے ٹکرا کر ہاکوڈاٹی کے قریب غرق ہوگیا کپتان معہ ۴۳ ملازمان جہاز ڈوب گیا - ۲۴۲ مسافر جہاز میں تھے اون میں سے بہت ہی کم بچے باقی سب غرق ہوگئے -

**جبلپور** میں طاعونی اموات کی تعداد فی ہفتہ ۴۰۰ تک پہونچ گئی ہے -

( جاپان میں بارہ ہزار جاپانی مسلمان ہوگئے ہیں - مفصل آئندہ ہفتہ )

خداوند کی ماں اور خداوند کا باپ یعنی اُمہات المومنین کا الزامی جواب قابل دید کتابیں ہیں قیمت ۸/

# حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد جو معتبر اخبار لاہور میں امانت ہیں اس کے حل کرنے والے کو انعام دئے جائیں گے بشرطیکہ وہ کم از کم تھوڑا پاکٹ کیس ادویات یعنی خریدے۔

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح کر کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ ہے ... تولنے کے معنے دیتا ہے اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر ... ہے۔

**نوٹ**:- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵ اپریل ۱۹۱۶ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کردیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ... کو دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اصحاب نے صحیح جوابات بھیجے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ ... حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

# ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت ... اس شخص کو دیا جاوے گا جو ... پاکٹ کیس کی ادویات بغیر مفید اور ... ثابت کر دے۔ اگر ... خریدار ... واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ... کروں تو ... اس اعلان سے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو یقین ہو گیا ہوگا کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

# اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق

## یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

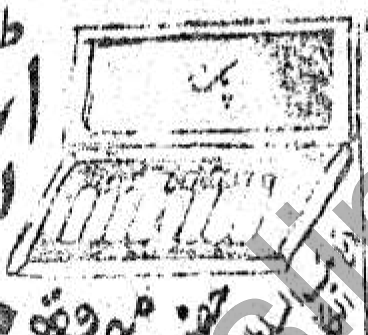

## سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئے گئے:
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار ... سنگھ صاحب بمقام ... ضلع ... سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام ... ایجنٹ ... نمبر ... لاہور۔

## انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو ... صاحب ... شمشیر ... 

امراض

## ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. 9. 352.

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۵ نمبر ۲۳

امرتسر مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

جز این نیست کہ تو نقل کیا ہے ہاں وہم و خطا اسکا خلل کہیں ہم * جب بدیہی قول و کردار مصطفے کی گفتار * نہ دیکھ کبھی کا قول و کردار

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۶/۱۲

" " ششماہی ... عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

## مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت و اقتدا کا خلاصہ مطلب جیسا کہ کئی دفعہ سابقہ پرچوں میں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ ارکان نماز میں تو امام اور مقتدی کا ربط اور ملاپ ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ امام اگر ارکان نماز میں کچھ خلل ڈالے تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوگی مگر ادا ارکان صحیح کرکے اگر اسکی بد اعتقادی یا کسی اور وجہ سے اسکی نماز قبول نہیں تو اسکا اثر مقتدی تک نہیں پہونچتا۔ اس خلاصہ کو یاد رکھکر جناب مولوی ابو الحسن غلام مصطفے صاحب حنفی امرتسری کی تحریر مندرجہ ذیل پڑھئے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

بعد باسمہ اللہ العزیز۔ ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب بعد سلام التماس یہ ہے کہ آپکا مرسلہ پرچہ اخبار اہلحدیث معہ رقعہ متضمن سوال جواب ملا تحا بران چند مذیلہ سطور پیش کرتا ہوں۔ وہی ہذہ

ہمارے حنفی مذہب میں فاسق دو طرح کے سمجھے جاتے ہیں ایک وہ کہ اس کا فسق وخروج الطاعۃ اللہ واطاعۃ الرسول سے کفر تک نہ پہونچا ہو۔ دوسرا وہ کہ اس کا فسق کفر تک واصل ہوا ہو اول قسم کے پیچھے نماز کا پڑھنا عندنا مکروہ ہے رہا کہ صاحب المذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے سو جواز ہوتے کراہت متحقق ہو سکتی ہے انمیں منافات نہیں ہے دیکھو کتب فقہ و اصول۔ دوسرے قسم فاسق کے پیچھے نماز بیر اقتدا حرام و ناجائز ہے دیکھو در مختار رد شامی وغیرہما۔ اگر کہا جاوے کہ امام حسن علیہ السلام نے مروان یا اور کسی نے باغیوں کے پیچھے نماز پڑہی ہے تو اسکا جواب بالکل سہل ہے۔ ایک جماعت مسلمانوں کی جب باغی ہو جائے تو وہ بوجہ بغی کے اسلام سے خارج نہیں ہوتی دیکھو قرآن شریف میں باغی جماعت کو مومن ہی کہا گیا ہے پس اگر ایسے لوگوں کے پیچھے کسی نے نماز پڑہی بھی ہو گو وہ در اصل مکروہ تھی مگر بوجہ ضرورت دافع فساد و تقاطع انکی نماز بلا کراہت ہو گئی مختار کا کفر مظنون و موہوم ہی تھا اور یہ خود ابن حزم کی عبارت سے جو آپکے پرچہ مذکور میں منقول ہے ظاہر ہے پس ایسے امور و حالات کو کافروں کے پیچھے بھی جواز اقتدا کے لئے دلیل گرداننا قابل تعجب امر ہے زیادہ تر باعث تعجب یہ امر ہے کہ آپنے عمل صحابہ کو حجت

گمشدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارسال بعد ۲ فی پرچہ۔ شکایتی خط میں اخبار گمشدہ کا اور خریداری کا نمبر ضرور لکھنا

ahmadimuslim.de

گردانا حالانکہ آپ بجز قرآن وحدیث کے کسی امر کو قابل حجت نہیں جانتے اور ذرا سوچئے کہ آپکا دعویٰ ہے کہ کافروں کے پیچھے نماز جائز ہے اور دلیل میں ہمیشہ مسلمانوں کی امامت پیش کرتے ہیں فاین ھذا من ذالک مولویصاحب تقریب تمام ہے۔ قادیانی کے تمام دجالی اقوال کو چھوڑ دیجئے صرف اسکا قول لیجئے کہ میں نبی ہوں رسول ہوں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت تشریعی ہیں نہ خاتم مطلق نبوت۔ کیا آپ اس قول کو اسلامی قرار دینگے یا خلاف اسلام اور خروج کا باعث اطلاق قرآن وحدیث بلکہ اجماع اہل قبلہ اس سے بالبداہت مخالف ہے کوئی دکھا سکتا ہے کہ قرآن نے یا احادیث نے ایسا بتلایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ باقی قادیانی دعویٰ مجددیت ومہدویت کا ہذیان کو بر تقدیر تسلیم ختم نبوت خدا کی رحمت پر مہر لگتی ہے۔ اس قسم کا اعتراض نبوت تشریعی کے مختوم ہونے کی تقدیر پر وارد ہوگا بل بالطریق الاولیٰ۔ مولویصاحب یہ خوب کہی کہ قادیانیوں کے پیچھے خواہ اُنپر حکم کفر کا ہی لگا ہو نماز درست ہے کیونکہ وہ فرائض ولوازمات نماز کو مرعی رکھکر نماز پڑھتے ہیں اور خود امام بنانا گو باطل ہی ہو مگر مقتدی کی درکنار مسلما نماز ہوگی یہ عجب خیال ہے آجتک میرے خیال میں کسی کو یہ خیال نہیں آیا تو آپکے قول سے لازم آتا ہے کہ اگر کوئی نبوت موسیٰ وابراہیم وغیرہ کا منکر ہو اور اکثر صفات باری سے منکر ہو بلکہ مخالف اسلام سراسر ہو مگر نماز کی خوبی کو مانتا ہو گو فرضیت سے منکر ہو لوازمات نماز کو مرعی رکھے اور امام بنے تو اسکی اقتدا بھی جائز ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ امامت کیا ہوئی ایک حقیر چیز ہوئی آپ تمام باتوں کو چھوڑیں اور اتنا تو خیال کریں کہ امامت اعزاز ہے یا تحقیر وتذلیل۔ تحقیر وتذلیل تو کہہ نہیں سکتے ورنہ رسول خدا صلعم اور صحابہ وغیرہم نہیں چھوٹینگے بلکہ خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض ہوگا کہ اس نے ارشاد وارکعوا مع الراکعین فرماکر امام ومقتدی کو ذلت وحقارت کی راہ بتلائی نعوذ باللہ منہ پس لا محالہ ماننا پڑیگا کہ امامت عزت والا عہدہ اور امام بنانا اعزاز ہے بناءً علیہ آپ خود انصاف فرماویں کہ کافر امامت کے قابل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں کما لایخفی۔ آگے کل ہمارا خیال اور مذہب یہ ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور بلا ضرورت اسکی اقتدا نہ چاہیئے اور کافر یقینی کی اقتدا حرام اور ناجائز ہے وقس علیہ حال صلوٰۃ مقتدیہا۔ اب آپ اس تحریر کو قبولیت کی نگاہ سے دیکھیں یا رد کریں میں نے اپنا خیال ظاہر کردیا۔ اللہ یغفر لنا ولکم آمین ؎

خاکسار ... ناظرین: مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے آپ لوگوں کے سامنے ہے میں چاہتا تھا کہ اصل بحث اور موضوع مسئلہ پر کوئی آیت یا حدیث پیش کیجاتی جسکا مضمون یہ ہوتا یا اُس سے بپابندی قواعد علم اصول (عبارۃ النص۔ اشارۃ النص۔ دلالۃ النص اور اقتضاء النص وغیرہ) یہ سمجھا جاتا کہ جو امام ارکان صلوٰۃ بخوبی ادا کرے مگر بوجہ کسی مانع کے اُسکی نماز قبول نہ ہو تو اسکی اقتدا درست نہیں۔ اس قسم کی دلیل تو مولانا صاحب نے پیش نہیں کی۔ ہاں یہ فرمایا ہے کہ کوئی شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہو کر پڑھا دے تو کیا تم اُس کے پیچھے بھی جائز کہوگے مگر مولانا صاحب نے میری سابقہ گذارش پر غور نہیں فرمایا کہ میں نے یہ کہا تھا کہ جو کوئی نماز کو فرض جانکر ادا ارکان کرتا ہے اُس کے پیچھے جائز ہے نہ کہ جو فرض ہی نہیں جانتا۔ اُسکی تو نیت ہی صحیح نہیں۔ نیت کے معنے تو بس یہی صحیح ہیں کہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو۔ ہاں میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امامت اعزاز ہے۔ اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امام کے انتخاب کیوقت وہی اصول ملحوظ رہیگا جو حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجعلوا ائمتکم خیارکم یعنی نیک بختوں کو اپنا امام بنایا کرو۔ لیکن میری غرض اس سے یہ ہے کہ جس طرح فقہاء نے ایسے لوگوں کی فہرست دیکر جنکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ ایسے لوگوں کو امامت کے اعزاز سے معزز نہ کرو تاہم یہ لکھا ہے کہ وان تقدموا جاز (ہدایہ وغیرہ) یعنی ایسے لوگ آگے بڑھکر پڑھا دیں یا پڑھا رہے ہوں تو انکی اقتدا جائز ہے بس میں آجکل کے مکفرین کو یعنی جن لوگوں پر علماء نے کسی وجہ سے کفر کا فتویٰ دے رکھا ہے انکو بھی اسی مد میں شمار کرتا ہوں جنکا حکم صاحب ہدایہ وغیرہ نے تقدم کی حالت میں جائز بتلایا ہے۔ مجھے انکے کفر اور اسلام سے اس جگہ بحث نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ علماء نے انپر فتویٰ کفر کا دیا ہے لیکن جناب مولانا کافر اور مکفر میں آخر کچھ فرق بھی تو ہے؟ وہ کیا ہے یہی کہ کافر واقعی اسلامی تعلیم سے منکر ہوتا ہے اور مکفر اسلامی تعلیم سے خود انکار نہیں کرتا۔ بلکہ انکار اسکو لازم آتا ہے یا لازم کیا جاتا ہے پس آجکل کے فرقہائے مکفرہ گو کیسے ہی بدعقیدہ ہیں مگر جب نماز پڑھینگے تو اُس کو فرض جانکر ہی پڑھینگے۔ پس اتنے کام میں ہماری شرکت ان سے ہو سکتی ہے۔ ہاں یہ بھی جناب نے خوب فرمایا کہ صحابہ کے قول سے دلیل لاؤ جسکو تم دلیل نہ سمجھتے تھے۔ جناب میں ہی کیا جمہور فقہا محدثین اور اصولیین صحابہ کے اقوال کو دلیل نہیں جانتے شرح نخبہ۔ نور الانوار وغیرہ ملاحظہ ہوں میں نے بھی قول صحابہ کو تائید میں نقل کیا ہے دلیل میں نہیں علاوہ اس کے میرا تو سوال ہی یہ ہے کہ قبولیت اور عدم قبولیت میں امام اور مقتدی کے ربط کی کوئی دلیل ہو تو پیش کیجئے ورنہ حرمت کا حکم نہ لگائیے کیونکہ کوئی حکم شرعی دلیل شرعی کے بغیر صحیح نہیں جو کچھ

انجمن اشاعت اسلام علی گڑھ کی طرف سے ڈاکٹر اشرف خانصاحب کے مکان پر ۲۶ مارچ کو ایک جلسہ ہوا جسمیں انجمن حمایت اسلام لاہور کے فیور میں ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

پتہ۔ اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

فرمایا تھا یہ تو میں جانتا ہوں کہ صاحب در مختار نے بھی یہی لکھا ہے مگر دلیل اسپر کوئی پیش نہیں کی صرف فقہاء کا قول بے دلیل اصل میں سند نہیں مانا گیا۔ جواز کے ثبوت کا فی ہے تعاونوا علی البر والتقوی فاعتبروا یا اولی الالباب

## جناب مولوی محمد ادریس صاحب از راج کوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"آپ نے جو امامت اور اقتدا کا مضمون اپنے اخبار میں تحریر کیا ہے وہ از حد مناسب ہے۔ اسوقت مسجدوں کے مولویوں کا دور امر نہایت زور ہے ایک تو کسی کے پیچھے نماز نہ ہونیکا دوسرے اسلام سے خارج کرنیکا جسکی سو فتوے دیتے ہیں اگر وہ خود انصاف کو کام میں لادیں تو ان کے پاس ایسے فتووں کی کوئی دلیل نہیں ہے" (باقی آئندہ)

# ایک مسلمان کے چند سوال

### گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۱۲ — قرآن مجید میں وہ اسلام کونسا ہے جو بذریعہ وحی رسول اللہ کو تعلیم کیا گیا کہ جبکی تاثیر سے مختلف فرقے ایک ہی اسلام کے پابند ہو کر ایک ہی نام مسلمان و اخوۃ اسلامی و اتفاق قومی میں ضرب المثل ہو گئے تھے اور اسوقت وہ اسلام اور وہی نام مسلمان اور وہی ہمدردی اور اخوۃ اسلامی او ر اتفاق قومی فَرِیقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیقٌ فِی السَّعِیرِ ولا تکونوا کالذین تفرقوا کے مصداق کونسا اسلامی فرقہ دنیا میں موجود ہے؟

جواب — یہ سوال دو حصوں پر مشتمل ہے ایک یہ کہ لوگ اپنا نام فقط مسلمان ہی کیوں نہیں مانتے؟ کیوں اپنے نام حنفی شافعی شیعہ وغیرہ کہلاتے ہیں؟ دوسرے یہ کہ وہ اعتقادات اور اعمال کیا ہیں جنکا نام اسلام ہے پہلے حصے کا جواب یہ ہے کہ بیشک مسلمان ہی پر قناعت چاہئے میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ میں قرآن و حدیث کا عامل مسلمان ہوں اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔ لیکن موجودہ تفرقہ جو مسلمانوں کی آگ ہو رہی ہے کچھ تو اختلاف مسائل پر مبنی ہے کچھ عناد اور فساد پر۔ جو نہی کسی سے کچھ اختلاف ہوا جھٹ سے اسکو ایک نئے فرقے سے منسوب کر دیا۔ سب سے اول فساد الفیل ... کی طرف سے ہوتا ہے۔

اُس سے بعد حضرت داماد رسول ... تو یہ صورت ... کہ ایک فریق تھا اور دوسرا فریق غیر اہل سنت۔ جنمیں رافضی۔ خارجی معتزلہ اُس سے بعد بقول استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ پانچویں صدی میں چھٹے اور ایک سے پانچ ہو گئے یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی اور ... حسب بیان حضرت شاہ صاحب قدس سرہ وغیرہ محققین سلف ... تک یہی طریقہ تھا کہ عوام علماء سے قرآن و حدیث کے احکام پوچھ لیا کرتے تھے۔ اس میں کسی صحابی کی یا امام کی رائے کی پابندی نہ تھی۔ صرف قرآن و سنت کی تلاش تھی اور بس۔ پس اس بیان سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسوقت کس فرقے میں یہ طریق عمل ہے۔ مجھ سے اگر پوچھیں تو یہ طریق عمل صرف اہلحدیث میں ہے۔ شائد آپ اہلحدیثوں کا نام مکرر دیکھ کر کہیں کہ یہ بھی تو ایک تفرقہ ہے سو آپ کو واضح ہو کہ یہ تفرقہ نہیں ہے کیونکہ اس نام میں کسی غیر کی طرف نسبت نہیں ہے بلکہ اس کے معنے ہی یہ ہیں کہ وہ گروہ جو پیغمبر اسلام (یعنی بغیر کسی امام) کی تقلید کے قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالا ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹوں کو وصیت کر جائے کہ تم سب ملکر اسی میری دوکان پر تجارت کرنا یہی نام رکھنا۔ اسی میرے طریق پر چلنا۔ مگر اُس کے بعد اُس کے پانچ بیٹوں میں سے چار تو الگ الگ ہو گئے اور ایک اصل دوکان میں رہا۔ ایک ... کی نظر میں تو یہ دوکانیں پانچ ہیں مگر محقق آدمی غائر نظر سے معلوم کرے کہ جو بھائی اصل دوکان میں ہے اسکی طرف سے تفرقہ نہیں ہے بلکہ ... علیحدگی کی ہے انکی وجہ سے ہے۔ اہلحدیث اصل طریق پر ہیں جیسا ... ہے کہ انہوں نے جیسی اعمال میں کوئی فرمیت پیدا نہیں کی اپنے ... بھی کوئی تغیر نہیں کیا۔ کیونکہ انکا قول ہے ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہینگے ہم

آج اگر دنیا کے کل مذاہب اہلحدیثوں کی طرح اپنی اپنی ... ہٹالیں تو اہل اسلام کی صورت نظر آجاوے اور تفرقہ بہت کم ... گو میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اہلحدیثوں میں بھی اختلاف ہے مگر یہ ... قدر تو انکی سمجھ کا ہے اور کسی قدر تساہل کا جسکا ذمہ دار مذہب نہیں ... آپکا سوال جو عملی پہلو سے ہے جسکی طرف آپنے فَرِیقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیقٌ فِی السَّعِیرِ ... کیا ہے افسوس ہے دکھنا پڑتا ہے کہ وہ فضیحت ادا ہو گیا ... شریعت کے جو جھنڈے بیان آئندہ ✦ وہ لیاقت کے مسائل ...

ahmadimuslim.de

# دعوت مرزائیہ اور اسکا جواب

از مولوی محمد ادریس صاحب وکیل جودہپور

کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدین میں سے کسی بزرگوار قاضی حبیب اللہ نام مقیم دولت کدہ شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کیطرف سے ایک تحریر ہمارے پاس پہونچی تھی جسمیں ہمکو کاتب تحریر نے اپنے مذہب کی طرف مدعو کیا تھا۔ اور اسکا جو کچھ جواب ہم نے بوساطت شیخ میران بخش صاحب موصوف دیا تھا اسکی نقل زیر عنوان مندرجہ صدر ۲۱-۲۲-۲۵-جون سنہ کے پرچہائے روزانہ اخبار لاہور کے ذریعہ سے ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے اور ان تحریرات سے جو بعد اشاعت مضمون مذکور لاہور وغیرہ مقامات سے ہمارے پاس پہونچیں اس جواب کے قابل اطمینان ہونا ظاہر ہے بلکہ شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے (جو اس معاملہ میں ہمارے اور قاضی صاحب کے درمیان حکم قرار دیئے گئے تھے) صاف لفظوں میں ہمارا حق پر اور اُن لوگوں کا طریقہ باطل پر ہونا لکھا ہے۔

قاضی حبیب اللہ صاحب نے اگرچہ اس پر کچھ لکھا پڑھی نہیں کی لیکن انکی سکوت سے ظاہر ہے کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں رہا۔ ورنہ وہ ضرور بلا لب کشائی کرتے اس لئے کہ انکو لکھا گیا تھا کہ جو دریافت کرنا ہو۔ بلا تکلف لکھیں۔ انکی اطمینان کے لئے کافی سامان موجود ہے۔ اب ایک مدت کے بعد اسی مضمون کے متعلق مرزا صاحب کے دوسرے مریدین کیطرف سے دو تحریریں میرے پاس پہونچی ہیں جن میں سے :-

(۱) منجانب محمد حسین صاحب جنہوں نے بیس صفحہ سیاہ کر کے بھیجے ہیں اور اپنا قیام لاہور میں لکھا ہے مگر پتہ نہیں لکھا جو ان کے نام پر براہ راست جواب بھیجا جا سکے۔

(۲) منجانب عبد اللہ خانصاحب دوم مدرس عربی مہندر کالج - پٹیالہ ریاست۔

پہلی تحریر میں ایک ایک بات کو کئی دفعہ دُہرا کر طول دینے کے علاوہ فحش اور گستاخانہ الفاظ بھی بھرے ہوئے ہیں اور اسپر صاحب مضمون کی خواہش ہے کہ اوّل انکی تحریر کسی اخبار میں شائع کرائی جائے اور اس کے بعد جواب چھپوایا جائے۔ یہ خواہش انکی ایسی ہے کہ ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ مجھکو ایسا کوئی اخبار نظر نہیں آتا جو اس قسم کے مضامین کے لئے ناحق اپنے کالم چھینوں تک وقف رکھے

دوسری تحریر اگرچہ تحریر اوّل کی طرح فحش اور عامیانہ الفاظ میں نہیں ہے - لیکن مضمون دونوں کا قریب قریب یکساں ہے اسلئے دونوں تحریروں سے جس قدر سوالات پیدا ہوتے ہیں انکے جوابات لکھے جاتے ہیں۔

اگر دونوں تحریر کے کاتبوں یا انکے ہم مشربوں میں سے کسی کو اور بھی کوئی خدشہ ہو تو ہم بفضلہ تعالیٰ اُس کے رفع کرنے کو ہر وقت طیار ہیں۔

ان جوابات کی ایک نقل مولوی عبد اللہ خانصاحب (کاتب دوم) کے پاس براہ راست بھیجی گئی ہے اور دوسری نقل بذریعہ اخبار ہذا ہدیہ ناظرین ہے۔ اسی سے کاتب اوّل (محمد حسین صاحب) کو بھی جواب سے اطلاع ہو جائیگی۔ اگر وہ اپنا مفصل پتہ لکھدیتے براہ راست بھی انکو مطلع کیا جا سکتا تھا۔ وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق

## سوالات ماخوذ از تحریر نمبر ا مع جوابات

**سوال نمبر ا**۔ ہر ایک نماز میں بطور دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پڑہنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے جس میں گروہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مدارج ملنے کی درخواست ہے اور گروہ مذکور میں (دوسرے مقام پر) انبیا۔ صدیق۔ شہدا اور صالحین کا شامل ہونا بیان ہوا ہے۔ اگر یہ مدارج نماز پڑہنے والوں کو نہ مل سکیں تو ایسی دعا کیوں تعلیم فرمائی جاتی؟

**جواب نمبر ا**۔ اس سوال کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو سورہ فاتحہ کا ترجمہ غلط پڑھایا گیا ہے۔ اس میں ہرگز گروہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے بلکہ اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک میں ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی جن وانس صرف عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ نماز بھی ایک عبادت ہے اُس حکم کی تعمیل میں نماز پڑہی جاتی ہے اور شروع میں یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرینگے۔ چونکہ کوئی کام بدون اعانت خداوندی کے پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا جاتا ہے۔ کہ ہم تجھ ہی سے اعانت چاہتے ہیں۔ مگر عبادت کرنے میں بھی کئی طرح کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو گروہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں شامل ہیں (اور جن سے مراد انبیاء علیہم السلام و صدیقین و شہداء و صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں) دوسرے وہ لوگ جو مغضوب علیہم یا گمراہ ہیں۔ اور انسان میں بالطبع سہو و نسیان کا مادہ ہے اسلئے یہ دعا کی جاتی ہے کہ ہمکو وہ طریقہ عبادت بتا جو گروہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا ہے اور اُس رستہ پر نہ چلا جو مغضوب علیہم اور گمراہوں کا ہے۔ اسمیں کس جگہ مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے اور نہ ایسی درخواست کیجا سکتی ہے کہ انسان انسان ہونے کی حیثیت سے بجز عبادت کے

لئے پیدا کیا گیا ہے تو عبادت کرنا اسکا فرض منصبی ہوا۔ اور فرض منصبی پر کسی انعام و اعزاز کا خواہشمند ہونا داخل حماقت ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ادائے فرض منصبی پر بھی حسب رضا و ارادہ خداوندی کوئی درجہ مل جاوے۔ مگر کوئی شخص استحقاقاً اس کی خواستگاری نہیں کرسکتا۔ کاتب تحریر نمبر ا نے اس دعا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ ہم پر وہ نعمتیں نازل فرما جو گروہ انعمت علیہم پر نازل کی ہیں۔ یہ ترجمہ بالکل غلط ہے نہ تو قواعد عربیہ کے موافق صحیح ہوتا ہے اور نہ اُن ترجموں اور تفسیروں کے مطابق ہے جو مسلمانوں میں مروج ہیں پس جبکہ یہ سوال ایک غلط ترجمہ کی بنا پر کیا گیا ہے۔ اور مدارج ملنے کی کوئی درخواست ہی نہیں کیجا سکتی۔ نہ مدارج کے حاصل نہ ہونے پر شکایت کا موقع ہے تو یہ سوال ہی فضول ہے۔

**سوال نمبر ۲۔** جبکہ گروہ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (انبیاء علیہم السلام و صدیقین و شہداء و صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین) میں قبل ازیں بندگان خدا داخل ہوچکے ہیں تو اب کیوں نہیں ہوسکتے؟

**جواب نمبر ۲۔** اس سوال کے متعلق ہم پہلے سوال کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ استحقاقاً تو کوئی شخص کسی درجہ کا مستحق ہو ہی نہیں سکتا۔ اور فضل خداوندی اُسکی رضا اور اُس کے ارادہ پر منحصر ہے۔ جب اور جس شخص کے لئے اُس نے چاہا ان مدارج سے معزز ہوا اور جسکو چاہے آئندہ بھی معزز کرسکتا ہے یہ اُس کے قبضہ قدرت و اختیار میں ہے اسکی قدرت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ لیکن گروہ انعمت علیہم میں سے درجہ انبیاء علیہم السلام کا بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حاصل ہونا محالات سے ہوگیا ہے۔ اسکی وجہ یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتی کہ معاذ اللہ خداوند تعالیٰ میں قدرت نہیں رہی اور اب وہ مجبور محض ہے جیسا کہ کاتب مضمون نے طنزاً یا بہ گستاخی لکھا ہے۔ بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی عہدہ دار کی جگہ دوسرے عہدہ دار کا تقرر صرف انہیں دو صورتوں پر ہوسکتا ہے۔ ایک یہ کہ عہدہ دار مذکور مر جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے عہدہ سے معزول کردیا جائے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں یہ دونوں باتیں نہیں کہی جاسکتیں۔ لہذا جناب باری عز اسمہ نے آپکو خاتم النبیین فرمایا اور خود انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ایسی حالت میں اگر بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو درجہ نبوت حاصل ہو تو کلام الٰہی و ارشاد رسالت پناہی کا کاذب ہونا لازم آتا ہے۔

اس موقع پر یہ بھی کہدینا ضروریات سے ہے کہ گو مسلمانوں میں یہ مسئلہ متنازع فیہ رہ چکا ہے۔ آیا اللہ تعالیٰ اپنے فرمودہ کے خلاف کرنے پر قادر ہے یا نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ قادر نہیں ہے اور اکثر قادر تو کہتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ خلاف فرمودہ او تعالیٰ شانہ کا واقعہ ہونا محالات سے ہے۔ بہر صورت تمام مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ خلاف ارشاد الٰہی و فرمودہ رسالت پناہی ہرگز واقع نہیں ہوسکتا اس لئے درجہ نبوت تو ابھی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا رہی باقی مدارج (صدیقین۔ شہداء اور صالحین کے) وہ مسلمانوں کو حاصل ہوئے ہیں اور اب بھی بارادہ و رضائے خداوندی محض تفضلاً حاصل ہوسکتے ہیں۔ استحقاقاً نہ پہلے کوئی شخص ان مدارج پر فائز ہوا نہ آئندہ ہوسکتا ہے۔ اسلئے کہ مرتبہ الوہیت و ربوبیت اسکا شایان نہیں ہے کہ کوئی بات جناب باری عز اسمہ پر واجب ہو۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں کرتا۔ اس کے کسی فعل کی بابت کوئی شخص جواب طلب کرنیکا مجاز نہیں ہے اور کوئی درجہ عنایت کرنا اسکا فضل ہے اگر دے تو عنایت ہے ورنہ شکایت نہیں ہوسکتی۔ یَفۡعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَھُوَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ۔

خداوند تعالیٰ کے ایسا کرنے یا نہ کرنے کو ظلم سے بھی تعبیر نہیں کیا جاسکتا اسلئے کہ ظلم دو معنوں میں مستعمل ہے۔

ایک یہ کہ دوسرے کے ملک میں تصرف کیا جائے۔

دوسرے کسی چیز کا استعمال بے موقع کرنا۔ پہلی صورت تو ظاہر طور سے محال ہے کہ جو کچھ ہے خداوند تعالیٰ کی ملک ہے وہ ہر طرح تصرف کرسکتا ہے اور دوسری صورت اس لئے محال ہے کہ وہ حکیم ہے اور حکیم کا کوئی فعل خلاف حکمت نہیں ہوسکتا اگر وہ مرزا صاحب کو یا اُن کے مریدین کو کوئی درجہ نہیں دیتا تو اس میں بھی کوئی حکمت ضرور ہوگی جسکو ہم دریافت نہیں کرسکتے مگر دنیا ایسے پاک نفوس سے خالی نہیں ہے۔

**سوال نمبر ۳۔** جو لوگ اللہ جلشانہ کو اپنا رب کہتے ہیں اور اُسپر ہمیشہ مستقیم رہتے ہیں اُنکی نسبت کلام الٰہی میں وعدہ ہے کہ اُنپر فرشتے نازل کئے جائینگے کہ وہ کچھ خوف و حزن نہ کریں اور اُنکو جنت کی بشارت دی جائیگی پس جبکہ مومنین پر بھی فرشتوں کے نازل ہونیکا وعدہ ہے اور نبیوں پر بھی فرشتے نازل ہوتے رہے ہیں تو کیا یہ نبیوں کی برابری نہیں ہے؟

**جواب نمبر ۳۔** یہ سوال فرشتوں کے نزول کے اسباب کی ناواقفیت کے سبب سے کیا گیا ہے۔ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتوں کے متعلق جدا جدا خدمات ہیں بعض بارش پر۔ بعض رزق پہونچانے پر۔ بعض قبض ارواح پر متعین ہیں۔ آسمانی وحی پہونچانے پر بھی ایک فرشتہ متعین تھا۔ سلسلہ نبوت ختم ہونے سے صرف فرشتہ وحی کی آمد بند ہوئی ہے نہ کہ کل فرشتوں کی۔ ایسی صورت میں اُنکا استقامت

ahmadimuslim.de

کو بوقت مرگ دلاسا کہ استقامت کا یقین وقت مرگ سے پہلے ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر بذریعہ ملائکہ قبض ارواح اطمینان اور جنت کی بشارت دی جائے تو کون بڑی بات ہے۔

قابض روح کے نزول کو فرشتہ وحی کے نزول پر قیاس کرنا عقل کے خلاف ہے۔ مگر یہ دھوکہ مرزا صاحب کے مریدین کیطرح پہلے بھی بعض بھولے آدمیوں کو ہو چکا ہے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ ایک شخص کا باپ بیمار تھا اور حکیم صاحب نے کوئی آئندہ کا نسخہ لکھدیا۔ عطار کی دوکان کی طرف جاتے ہوئے اس شخص کو ایسے مقام سے گذرنا پڑا جہاں کوئی مولوی صاحب وعظ فرما رہے تھے۔

ذکر یہ تھا کہ جس مکان میں کتے یا تصویریں ہوں فرشتے نہیں آتے۔ چونکہ یہ صاحب ایک خوش عقیدہ بزرگوار تھے۔ فوراً مکان کو لوٹ آئے اور چار کتے پکڑ کر اپنے والد ماجد کے پلنگ سے باندھ دئیے اور اس خیال سے کہ اب فرشتہ تو آ ہی نہیں سکتا جو بڑے میاں کی روح قبض کریگا۔ نسخہ پھاڑ کر باطمینان سو رہے۔ کتوں نے رات بھر غل مچایا۔ پلنگ کو ادھر ادھر گھسیٹا۔ ان صدمات سے بڑے میاں صبح کو مردہ پائے گئے۔ اب اس شخص کو سخت حیرت ہوئی اور مولوی صاحب سے شکایت کی کہ اگر فرشتہ مکان میں داخل نہیں ہوا تو بڑے میاں کیسے مرے۔ اسکی وجہ بتلائیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میاں آخر تمہارے کتوں کی جان بھی تو کوئی فرشتہ نکالتا ہے وہی آ گیا ہوگا۔ ایسے مکان پر صرف ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے نہ کہ اور قسم کے فرشتے بھی۔

بہر حال جو فرشتہ وحی لیکر آتا تھا وہ اور تھا۔ اور جو صاحب استقامت پر بوقت مرگ نازل ہونگے وہ دوسرے ہیں۔ دونوں موقعوں کی صورت جداگانہ ہے اور اس لئے حضرات انبیاء علیہم السلام سے کسی حالت میں کسی صاحب استقامت کی (جو نبی نہو) برابری لازم نہیں آ سکتی۔

سوال نمبر ۴۔ اگر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کا نبی ہونا غیر ممکن تھا تو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کیسے فرمایا گیا؟

جواب نمبر ۴۔ اس سوال میں جو حدیث بیان کی گئی ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی صحت میں محدثین کو کلام ہے۔ معا مریدین مرزا صاحب ہو وہ کوسوں دور ہے۔ اس لئے کہ اس میں صرف علماء کو انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے اور تشبیہ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جس چیز کو جس چیز سے تشبیہ دی جاوے وہ بالکل ایک ہو جاوے مثلاً کسی شخص کو مثل شیر کے کہا جائے تو سننے والا شخص مذکور کی نسبت یہ خیال ہرگز نہیں کر سکتا کہ وہ اس صحرائی مخلوق کا ہم جنس ہو گیا ہے جو درندہ کہلاتا ہے اور انسانیت سے بالکل نکل گیا ہے بلکہ یہ خیال کریگا کہ وصف بہادری میں اسکو بھی ایک حصہ حاصل ہے۔ اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دینے کا حاصل بھی یہی ہوگا کہ وہ علماء ہرگز نبی نہونگے ان انبیاء میں جو وصف ہدایت مخلوق اور کثرت اتباع تھا وہ انہیں بھی حاصل ہوگا یعنی مثل انبیاء کے وہ لوگوں کو ہدایت کرینگے اور ایک جماعت کثیر انکی تابع ہوگی چنانچہ اسلام میں بے تعداد علماء ایسے ہو گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو صرف ہدایت مخلوق کے لئے وقف کر دیا ہے اور لاکھوں آدمی انکی پیروکار ہیں مثال کے لئے بہت سے ائمہ شریعت و بزرگان طریقت کے نام لئے جا سکتے ہیں اور جس سے ہر شخص واقف ہے۔

کاتب مضمون نے اس موقعہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی عالم درجہ نبوت حاصل نہیں کر سکتا تو اس مشابہت سے انبیاء علیہم السلام کی جناب میں کیوں گستاخی نہوگی اسکا جواب اسقدر کافی ہے کہ ایسی عام تشبیہوں سے بظاہر کوئی گستاخی لازم نہیں آ سکتی۔ اسلئے کہ اگر عام طور سے یہ کہا جائے کہ دیہات کے چودھری و نمبردار ایسے ہی ہیں جیسے اپنے علاقہ میں ڈپٹی کمشنر و کمشنر تو کسی ڈپٹی کمشنر کی یا کمشنر کی اس سے توہین نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر کسی خاص چودھری کو کسی ڈپٹی کمشنر سے مشابہت دی جائیگی تو اسوقت بے شک ایسی تشبیہ دینے والے کو توہین کا مرتکب سمجھا جا سکتا ہے مثلاً اگر یوں کہا جائے کہ علماء انبیاء کے وارث و جانشین ہیں تو کوئی بیجا نہیں لیکن مرزا صاحب کے مریدین کی طرح جب مرزا صاحب یا کسی دوسرے کو مثل مسیح علیہ السلام وغیرہ کہا جائے تو یہ صریح گستاخی اور بے ادبی ہے اور اسی وجہ سے علماء دین منع کرتے ہیں کہ مرزا صاحب یا کسی دوسرے شخص کو بالکل مثل مسیح علیہ السلام یا ان سے بہتر نہ کہا جائے مثلاً مرزا صاحب کی ذریات کے لئے لفظ خاندان رسالت تجویز کرنا یا معاذ اللہ یوں کہنا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

یا بناہ بخدا یوں کہنا ؎

کل اولیا سے بہتر بعض انبیا سے افضل　　یہ مصطفٰے ہمارا یہ دلربا ہمارا

سوال نمبر ۵۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ امام مہدی (جو درحقیقت مرزا صاحب ہیں) بہت سے انبیاء سے بڑھکر ہونگے تو پھر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی کا نہو سکنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

جواب نمبر ۵۔ یہ سوال مذہب اہلسنت والجماعت کے مقابلہ میں ہرگز پیش ہونے کے قابل نہیں اسلئے کہ انکے نزدیک تمام انبیاء علیہم السلام بہترین مخلوقات ہی ہیں۔ لہذا ثواب اور اس قرب و منزلت میں جو انہیں درگاہ خداوندی میں حاصل ہے کوئی غیر نبی

ahmadimuslim.de

اُنکا مثال نہیں ہو سکتا۔ اُن سے افضل ہونا تو کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

مکاتب مضمون نے کوئی حدیث پیش نہیں کی اور نہ کتب مستندہ اہل سنت سے وہ ایسی حدیث پیش کر سکتا تھا۔ غالباً اُس نے کسی اہل تشیع بزرگ سے سنکر یہ بات لکھدی ہے اسلئے کہ بعض فرق شیعہ ضرور اس امر کے قائل ہیں کہ غیر اولوالعزم انبیاء سے ائمہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افضل ہیں۔ مگر جمہور علماء مذہب امامیہ کا بھی یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی جگہ ہیں۔ ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اپنی جگہ۔ دوسرے کو اول پر ترجیح دینا سخت بے ادبی ہے اور پھر امام مہدی بھی کسکو بنایا جاتا ہے مرزا صاحب کو جنکو حالات ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور آئندہ بھی لکھنے والے ہیں۔ اگر ایسے ہی بزرگوار کے لئے یہ تمام بشارتیں تھیں تو یہ شعر کسی شاعر نے غالباً اسی موقع کے لئے بنایا ہوگا ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ٭ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

اگر ایسے ایسے ذات شریف انبیاء علیہم السلام سے نعوذ باللہ افضل ہوں تو انبیاء کی حالت کا دشمنان اسلام سے آگے کیا اندازہ ہوگا اور وہ اسلام کی نسبت کیسا بُرا خیال قائم کرینگے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسے کفریہ عقیدہ سے توبہ کرنی چاہئے دنیا چندروزہ ہے۔

**سوال نمبر ۶۔** جبکہ خدا وہی خدا اور وہی اُسکی قدرت ہے تو یہ کس سے ممکن ہے کہ ایک وقت میں تو لوگوں کو نبی اور رسول بنا دے اور پھر ایسا نہ کر سکے؟

**جواب نمبر ۶۔** یہ سوال آریوں کے اعتراضات کی بنا پر کیا گیا ہے مگر ہمارا مخاطب اپنے کو مسلمان بتلاتا ہے۔ اگر وہ آریہ ہونے کا مدعی ہوتا تو ہم اُنکو دوسری طرح سے سمجھا سکتے تھے لیکن موجودہ حالت میں بجواب سوال نمبر ۲ جو کچھ ہم نے لکھا ہے۔ وہ کافی ہے اُس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

**سوال نمبر ۷۔** کلام الٰہی میں ارشاد ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی اے نبی کریم لوگوں سے کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا۔ اس صورت میں اتباع نبوی سے درجہ محبوبیت حاصل ہو سکتا ہے اور محبوب سے بخل غیر ممکن ہے۔ بول چال شروع ہو جائیگی اسلئے نبوت بھی حاصل ہو جائیگی۔ اُسکو کیوں محال سمجھا جائے۔

**جواب نمبر ۷۔** اس سوال کا جواب بھی نمبر ۲ میں گذر چکا ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت کا حصول کیوں محال ہے۔ اب رہی محبوبیت اُس کے لئے صرف اس قدر لکھدینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے سے مراد صرف اسقدر ہے کہ اُس بندہ کی بندگی درگاہ الٰہی میں مقبول ہو جاتی ہے۔ یہ دنیاوی محبوبیت ہرگز مراد نہیں ہے جسکی وجہ سے محب اپنے محبوب سے بے اضطراری معاملات کرنے لگتا ہے اور جب اختیار کا معاملہ ہے تو اپنے بندہ سے ہم کلام ہونا نہ ہونا رضا و ارادہ خداوندی پر منحصر ہے۔ اور جس حالت میں کہ اُس نے سلسلہ نبوت کو آئندہ کے لئے بند کر دیا تو کسی کی محبت اُسکو اپنے حکم کے خلاف کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی اسلئے جس طرح انبیاء علیہم السلام کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ اب کسی شخص کو حاصل ہونا بھی غیر ممکن ہے۔ ہاں دوسرے طریق الہام و القاء ایسے ہیں جنکے ذریعہ سے بزرگان دین کو کبھی کبھی یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ الہام و القاء میں وہ حفاظت نہیں ہوتی۔ جو وحی کے لئے ہوتی تھی اور بزرگان دین انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم بھی نہیں ہیں۔ اس لئے بموجبات الہام۔ القاء سے معلوم ہو۔ بروئے شرع شریف خود ملہم علیہ شخص کو بھی جبتک کہ وہ احکام کتاب و سنت کے مطابق نہو۔ اُسپر یقین کرنا درست نہیں۔ پھر دوسرے لوگوں کو تو اُسپر یقین کر لینا کیسے درست ہوگا۔

**سوال نمبر ۸۔** چالیس پچاس سال کی آن تھک کوشش کے بعد اگر کسی کو خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک کے ذریعہ سے بتلائے کہ تو نبی اور رسول ہے اور وہ تحدیث بالنعمت کے طور پر بموجب حکم خداوندی اعلان کرے تو کیا وہ کافر ہوگا؟ اگر یہ شخص کافر ہے تو ایسے لوگ بہت گذرے ہیں جنہوں نے نہ صرف نبی و رسول بننے کا دعویٰ کیا بلکہ نام بنام انبیاء علیہم السلام کی نسبت کہا کہ میں وہ ہوں اُنکی نسبت کیا کہا جائیگا؟

**جواب نمبر ۸۔** اس سوال کا جواب پہلے جوابوں سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے۔ اسطرح کہ حصول نبوت کا محال ہونا سوال نمبر ۲ کے جواب میں ثابت ہو چکا ہے اور سوال نمبر ۷ کے جواب میں عرض ہو چکا ہے کہ جس طرح انبیاء علیہم السلام کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا اب کسی کو وہ شرف حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب شخص مذکور سوال کو بجز اس کے کہ الہام یا القاء سے معلوم ہوا ہو اور کوئی صورت نہیں ہے اور الہام سے جو کچھ معلوم ہو جبتک کہ کتاب و سنت کے موافق نہو قابل یقین نہیں ہو سکتا لہٰذا شخص مذکور کو اگر اپنا نبی اور رسول ہونا معلوم ہو تو وہ بوجہ بخلاف کتاب و سنت ہونے کے لائق اعتبار نہیں۔ بلکہ وسوسہ شیطانی ہے اور ایسی حالت میں وہ خود بھی اُسپر عمل کرنیکا مجاز نہیں۔ چہ جائیکہ دوسرے کو گمراہ کرے۔ نہ دوسرے لوگوں کو اُس کے کہنے پر عمل کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ وہ شخص کافر ہوگا یا کیا۔ اسکی نسبت علماء دین سے فتویٰ طلب کریں۔ ہم اپنی زبان سے کسی کلمہ گو کی تکفیر پسند نہیں کرتے۔ گو اسمیں شک نہیں کہ ختم نبوت کا اعتقاد ضروریات دین میں سے ہے اور اسکا منکر کافر ہی ہوتا ہے۔

ahmadimuslim.de

دوسرے بزرگوں کی نسبت جو لکھا ہے کہ انہوں نے نام بنام انبیاء علیہم السلام کی جگہ اپنے کو ظاہر کیا مثلاً آدم میں ہوں۔ شیث میں ہوں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کلمات غلبہ حال میں کسی بزرگ کی زبان سے نکل گئے ہونگے۔ بے اختیاری میں جو کچھ منہ سے نکل جائے وہ اوّل تو قابل گرفت نہیں ہو سکتا۔ دوسرے جن بزرگوں کی جانب ایسے قصے منسوب ہیں ان میں سے حضرت سلطان بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی نسبت مشہور ہے کہ جب ہوش آنے پر انہیں اطلاع کی گئی۔ تو انہوں نے توبہ ظاہر کی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسے کلمات منہ سے نکلیں تو قتل کر ڈالنا۔ چنانچہ لوگوں نے جب دوبارہ وہی الفاظ سُنے تو تلواریں ماریں۔ مگر انکی کرامت سے زخم نہیں لگے۔ پس کجا وہ حالت اور کجا یہ خواہ مخواہ و بدستی علانیہ نبوت کا دعوے ہو رہا ہے اور جہاں کسی نے کچھ کہا اور اس کے مقابلہ میں رسائل و اشتہار چھپنے شروع ہو گئے۔ ایسا مقابلہ شیخ شریف سے کسی بزرگ نے کیا ہو تو اسکا پتہ دیا جائے۔ یہ کام سوائے کسی انتہا درجہ کے دشمن دین کے کسی بزرگ تو کیا ادنیٰ مسلمان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند تعالیٰ اپنے مدعی کاذب اور اس کے متبعین کو ہدایت دے۔ آمین۔

**سوال نمبر ۹۔** ہم نے اپنے ابتدائی مضمون میں لکھا تھا کہ انبیاء کے مدارج ملنے کی خواہش کرنے میں علاوہ دوسری خرابیوں کے بے ادبی بھی ہے اسلئے کہ اپنے باپ کی نسبت یہ خواہش کرنا کہ اسکا اعزاز چھین کر اسے ملجاوے۔ سخت گستاخی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمارے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام مسلمانوں کے دینی باپ ہیں بروئے عقیدہ اہل سنت بلحاظ اپنی تعلیم کے زندہ ہیں اور انکی نبوت بھی ابدالآباد کے لئے ہے ایسی صورت میں خواستگار درجہ نبوت کا بجز اس کے اور کوئی منشا نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نبوت سے معزول ہوں اور وہ انکی جگہ قائم ہو۔ اُسپر کاتب نمبر ۱ نے کئی ورق سیاہ کئے ہیں اور جیکو دل کھول کر بُرا بھلا کہا ہے گو ہم اس کی بدزبانی پر صبر کرسکتے ہیں اور اس کے شبہات کا حسب ذیل جواب دیتے ہیں

**جواب نمبر ۹۔** (۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیروی کا حکم دیا ہے بیشک صحیح ہے مگر پیروی اور چیز ہے اور انکا درجہ مانگنا اور شئے۔

(۲) ہر شخص اپنے باپ کا رتبہ حاصل کرنیکا خواہشمند ہوتا ہے۔ ہاں ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ کہ جیتے جی۔ اس کے معزول ہونے اور اپنے قائم ہونے کی خواہش کرنا ہے تو ایسا فعل کسی ناخلف سے سرزد ہو سکتا ہے۔ لائق اولاد کبھی ایسا نہیں کر سکتی

(۳) تمام بزرگان دین نماز پڑھتے تھے کیا برابری کے خیال سے ایسے ہی جیسے کہ دیا گیا اسے برابری کی خواہش کرنا نہیں سمجھتے۔ یہ عین بزرگان دین کا اتباع ہے۔ اتباع

کو کوئی منع نہیں کرتا۔ بلکہ منع جس فعل سے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ درجہ نبوت کے حاصل ہونے کی خواہش نہ کی جاوے وہ علاوہ طلب محال کے گستاخی بھی ہے۔

## سوالات ماخوذ از تحریر نمبر ۲ معہ جوابات

**سوال نمبر ۱۰۔** اس زمانہ میں کونسا شخص امامت کے رتبہ پر فائز ہے اسکا پتہ دیا جائے۔

**جواب نمبر ۱۰۔** اس سوال کا جواب دینے سے پیشتر یہ بتلا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مذہب سنت والجماعت میں لفظ امام کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جنکو مسلمان اپنے میں سے بغرض انجام دہی مہمات دینی و دنیوی رئیس بنائیں۔ ایسے امام خلفائے راشدین اور وہ سلاطین ہوئے ہیں جنہوں نے پابندی شریعت سلطنت کی ہے۔

دوسرے پیشوایان دین جیسے ائمہ اربعہ فقہ میں اور امام غزالی و امام رازی عقائد کلام میں نافع اور عاصم قرات میں اور بہت سے بزرگان دین علم حدیث میں امام ہوئے ہیں اور اسی طرح ائمہ اہلبیت جو ان تمام علوم اور بالخصوص ہدایت باطن اور ارشاد طریقت میں یکتا تھے۔

تیسرے کبھی ہر ایک مسلمان بادشاہ کو بھی وقتیا امام کہا جاتا ہے اسلئے کہ بادشاہ ہر چند کہ خوش سیرت نہ ہو۔ لیکن محض امور دین مثل اقامت جمعہ و جماعت و اعیاد وغیرہ میں وہی پیشوا ہوتا ہے۔

اس صورت میں سائل کو یہ لکھنا چاہیئے تھا کہ وہ کس قسم کے امام کی تلاش میں ہے اگر قسم اوّل کا پتہ پوچھتا ہے تو وہ اس ملک میں کیا دنیا بھر میں مفقود ہے اور قسم سوم کا امام اس ملک میں کوئی نہیں۔

البتہ قسم دوم کے امام جن سے پیشوایان مذہب مراد ہیں بفضلہ تعالیٰ دنیائے اسلام میں ہر جگہ موجود ہیں۔ گو ان کو لفظ امام سے یاد نہ کیا جاتا ہو۔ دور کیوں جائیے پنجاب اور صوبجات متحدہ کے شہروں اور قصبوں کے علماء کی فہرست منگا کر دیکھیے اور ان میں سے جس شخص کو بڑا عالم اور زیادہ پرہیزگار دیکھیے اسی کو امام سمجھیے۔

**سوال نمبر ۱۱۔** کیا امام کے لئے ملہم۔ کلیم اللہ صاحب الوحی ہونا شرط نہیں ہے اگر نہیں ہے تو اس نے الہام سے لیا ہی کیا؟

**جواب نمبر ۱۱۔** یہ سوال بھی عقائد کی لاعلمی کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک صاحب الوحی ہونا تو درکنار یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ امام اپنے تمام معاصرین سے افضل ہو۔ یہ عقیدہ حضرات اہل تشیع کا ہے اور انہوں نے خلفائے ثلاثہ کو امامت

ahmadimuslim.de

خارج سمجھنے کے لئے اس قسم کی قیدیں بڑھائی ہیں۔ پہلے قسم کے امام کے لئے زیادہ تر انتظامی قابلیت کا ہونا ضروریات سے ہے۔ اگرچہ دوسری باتوں میں کم ہو۔ اسلئے کہ بہت سے ولی کامل وعلماء متبحر ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کا بھی انتظام نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی ضرورتوں کا احساس تو انکو کیا ہو سکتا ہے۔

اور قسم دوم کے امام کیواسطے اس فن میں کمال ہونا چاہئے جسکا وہ امام ہو رہا ملہم۔ کلیم اللہ۔ صاحب الوحی ہونا۔ اس میں سے صاحب الوحی ہونا تو قطعاً محالات سے ہے جیسا کہ جواب نمبر ۲ و نمبر ۶ میں ہو چکا ہے۔ ملہم۔ کلیم اللہ بذریعہ الہام ہونا گو ممکن ہے اور بزرگان دین اس سے مشرف بھی ہوتے ہیں مگر چونکہ محض الہام کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات دہوکہ ہونے سے موجب گمراہی ہو جاتا ہے اسلئے امام کے لئے انکا مشرف ہونا کسی طرح ضروری نہیں ہو سکتا۔ اور جب ہماری ہدایت کے لئے کتاب وسنت موجود ہے تو اس غیر ضروری شئے (الہام) کی قید بھی لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ اسلام میں الہام والقا کو بہ نسبت دیگر فضائل کے شرف دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات جوگی۔ رمال اور بعض صحیح الخیال انگریز ایسے ایسے واقعات بتا دیتے ہیں جو وہم وگمان میں بھی نہیں آتے۔

**سوال نمبر ۱۲** – اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصداق ہو تو گو وہ مستقل نبی نہ ہو سکے لیکن بفحوائے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل نبیوں کی شان کیوں نہیں ہو سکتا اور آنحضرت کے رنگ میں رنگین ہو کر انا النبی کیوں نہیں کہہ سکتا اور ایسی حالت میں انکو امتی اور نبی کیوں نہیں کہہ سکتے۔ اس سوال کے متعلق نمبر ۲ میں لکھا جا چکا ہے۔

**جواب نمبر ۱۲** – صرف تشبیہی لفظ کے استعمال سے کسی کی حقیقت نہیں بدل سکتی۔ ایسی صورت میں وہ عالم عالم ہی رہیگا اور اس کو ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوگا کہ وہ کلمہ انا النبی کا بحالت ہوش وحواس کرے۔ غلبہ حال میں اگر منہ سے نکل جائے تو وہ امر دیگر ہے مگر ہوش آنے پر انکو توبہ کرنی چاہئے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔

**سوال نمبر ۱۳** – کیا آیت وافی ہدایت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام ناسخ الادیان ہے کسی دوسرے مذہب میں وجود انبیاء محالات سے ہے اور آنحضرت کی نبوت کے رنگ میں رنگین ہونے سے نبیوں کا سا قلب نبیوں کی سی وحی حاصل ہو سکتی ہے۔

**جواب نمبر ۱۳** – معلوم نہیں کہ سائل نے یہ سوال کس تفسیر کی بنا پر کیا ہے۔ آج تک کسی مفسر نے ایسا نہیں لکھا۔

بظاہر یہ تفسیر بالرائے معلوم ہوتی ہے جسکا نتیجہ کفر ہے جس حالت میں کہ سلسلہ نبوت ختم ہو چکا اور دین مکمل ہو گیا۔ تو وحی اور دوسرے نبی کی ضرورت ہی کیا باقی رہی۔ اسی قرآن شریف سے تمام ضروریات رفع ہو سکتی ہیں۔ آئندہ وحی کی ضرورت تو اسوقت ہو سکتی ہے جب قرآن میں کمی ہو۔ یہ معاملہ شریعت ہے اسمیں تشریح جدید کی ہرگز گنجائش نہیں۔ نہ مولانا روم علیہ الرحمۃ کے اس مصرعہ کو نبی وقت باشد اے پسر سے آپکو کچھ مدد مل سکتی ہے اس لئے کہ عام طور سے تشبیہی لفظ کے استعمال میں چنداں حرج نہیں لیکن خاص شخص کی نسبت یہ لفظ بطور تشبیہ کے نہ حقیقتاً استعمال کیا جائے تو بالضرور ممنوع ہوگا۔

**سوال نمبر ۱۴** – مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبوت مستقلہ کے دعویدار نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ کی ماتحت نبوت کے مدعی ہیں۔ اگر کسی کو خداوند تعالیٰ ایسی نبوت عطا کرے تو کیا تعجب کی بات ہے۔

اس بارہ میں کئی مرتبہ لکھا جا چکا ہے نبوت کا ہونا محالات سے ہے اور انکا مدعی خدا و رسول کو (معاذ اللہ) جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے لہذا نبوت کا دعویدار انکو مسلمان سمجھنا بھی مشکل ہے خواہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ماتحتی کا بظاہر کیسا ہی ادعا کرتا ہو۔

**سوال نمبر ۱۵** – سینکڑوں بہشتی کوچہ وگلیاں ہندوستان میں ہیں اگر قادیان میں بہشتی مقام بنے تو کون استبعاد ہے؟

**جواب نمبر ۱۵** – اس میں استبعاد یہی ہے کہ ابھی تو جنت البقیع اور جنۃ المعلےٰ کا مقابلہ ہے لیکن آئندہ کعبہ بھی قادیان میں نہ بنیگے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ✦ آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔

---

# ایک آریہ کا سوال اور ہمارا جواب

**سوال** – جب مسلمانوں کا دعوےٰ ہے کہ ہم پاک چیزیں کھاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسلمان گوشت کھاتے ہیں جسکی اصلیت ایک ناپاک قطرہ ہے؟

**جواب** – اہل اسلام کا یہ دعوےٰ بہت صحیح ہے درحقیقت مسلمان ناپاک چیز نہیں کھاتے ہیں آپکا قیاس بالکل غلط ہے۔ نیز گوشت کی اصلیت قطرہ

ناپاک ضرور ہے لیکن اس سے گوشت ناپاک نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو نباتات اور ڈاکٹری سے مس بھی نہیں ہے یاد رکھو کہ اصل اور فرع میں بہت فرق ہے سائنس وفلسفہ شاہد ہے دیکھو ایک تخم (ویرین) ترش و تلخ ہوتا ہے لیکن اسکا پھل شیریں وخوش گوار ہوتا ہے۔ ایک تخم صورت و سیرت میں اچھا ہوتا ہے لیکن اسکا پھل بدمزہ اور خراب ہوتا ہے۔ یہ مشاہدات ہیں انکا انکار ہو نہیں سکتا۔ پھر قطرہ ناپاک گوشت کیونکر علت بعیدہ ہے ورنہ ظاہر میں گوشت کھانے پینے سے بنتا ہے نہ کہ صرف قطرہ ناپاک سے ہی خود بخود بلا مدد غیرے نشوونما پاکر جانور بن جاتا ہے۔ غرضکہ محض قطرہ ناپاک کیوجہ سے گوشت کو ناپاک کہدینا بہت بڑی جہالت اور غلط فہمی ہے۔

آوہ طریق سے سنو! نظام عالم یا بالفاظ دیگر سائنس ولاجک کا مسئلہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل ہیئت وکیفیت بدلنے پر دوسرے حکم میں آجاتی ہے ڈاردن صاحب کے نزدیک دنیا میں انسان کی اصلیت حیوان ہے اور حیوان کی نباتات وغیرہ۔ ہاں ہر ذی روح کی اصل بھی ناپاک قطرہ ہے لیکن کیا اطلاق اسکا کسی پر بھی کیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اصطلاح منطق میں حیوان ناطق اور حیوان مطلق انسان وحیوان میں تمیز کرانے والے الفاظ ہیں۔ کیوں آخر نطفہ کے نام سے کیوں نہیں پکارے گئے۔ ظاہر ہے کہ بوجہ تبدیل ہیئت وکیفیت کیا کوئی قوم انسان کو ناپاک سمجھتی ہے ہرگز نہیں۔ کیوں جواب ہوگا بوجہ تبدیل ہیئت وکیفیت۔ پیشاب کی اصل کیا ہے پانی لیکن پیشاب ناپاک۔ کیوں وہی جواب یاد کرو۔ خون ناپاک اور دودھ پاک۔ کیوں وہی جواب کھانا پاک اور غلاظت ناپاک۔ کیوں وہی جواب۔ اب یہاں نطفہ ناپاک لیکن جورو وبچہ کا منہ پاک۔ کیوں جو ہر وقت اس کو چاٹا کرتے ہو کبھی نطفہ کو بھی چاٹا ہے وہی جواب تبدیل ہیئت کیفیت۔

اور سنئے اگر کسی کے کپڑے میں ذراسی غلاظت لگجاوے تو وہ فوراً دھوتا پھرے لیکن آپنے دیکھا کہ کھیتوں میں برابر غلاظت پڑتی ہے لیکن کیا کوئی پیداوار کو ناپاک سمجھتا ہے بجواب دو۔

ہاں یاد رکھو کہ اگر بقول تمہارے گوشت بوجہ اصلیت کے ناپاک ہو نطفہ کی ناپاک ہے تو ناپاک خوری سے تم بھی بری نہیں کیونکہ دودھ وگھی کی اصلیت بھی وہی ناپاک قطرہ ہے جسکو تم غٹ غٹ پی جاتے ہو۔ دودھ چہ معنے دارد تم تو گائے کا بول و براز بھی شیر و شکر کیطرح شڑپ کر جاتے ہو۔

الحاصل یہ کہ علت بعیدہ کا اثر گویا کالعدم ہے۔ ہر چیز بہ تبدیل ہیئت کیفیت بدلنے سے دوسرے حکم میں آجاتی ہے اسلئے گوشت کو بوجہ اصل کے ناپاک کہنا کام عقلا کا نہیں ہے تمام مذاہب معتبرہ میں گوشت خوری جائز ہے۔ جواز گوشت خوری کی بڑی دلیل تو صرف یہی کافی ہے کہ جو غذا جسکی غذا ہے وہ اسی کو ہضم ہوتی ہے۔ کنکر پتھر لوہا تانبا وغیرہ۔ اگر انسان چھٹانک آدہ پاؤ بھی کھائیگا تو فوراً بیمار ہو جائیگا۔ لیکن گوشت بلا روٹی کے شکم سیر ہو کر کھایا جا سکتا ہے اور کبھی کچھ نقصان نہیں کرتا اور یوں تو کیسی ہی ملائم اور زود ہضم غذا کیوں نہ ہو جو زیادہ کھائی جائیگی وہی نقصان کریگی۔

اچھا رخصت۔ (ابوالفاروق احمد اللہ ہردوئی)

---

# سلسلہ اشاعۃ التوحید ہردوئی

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ✦ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید۔

شرک و بدعت کا بحر مواج جس طرح موجزن ہے وہ کسی بینا و بصیر سے مخفی نہیں۔ ایسے وقت میں سخت ضرورت تھی کہ ایک ایسی انجمن قائم کی جاوے جسکی طرف سے وقتاً فوقتاً رد شرک و بدعت میں دیل رسائل و اشتہارات وغیرہ طبع ہوکر خلق خدا میں مفت تقسیم ہوا کریں۔ جسکے ممبر کسی خاص مقام کے مسلمان نہ ہوں بلکہ تمام موحدین (خواہ احناف ہوں یا اہلحدیث) اسکے ممبر ہوں۔ انجمن کو تقلید و عدم تقلید آمین و رفع یدین وغیرہ کے جھگڑوں سے کچھ سروکار نہ ہو۔

الحمد للہ کہ خاکسار نے اس قسم کی انجمن قائم کردی جسکا نام زیب عنوان سلسلہ اشاعۃ التوحید ہے جسکا اصلی مقصد صرف بطریق احسن کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ترویج و اشاعت ہو۔

مجکو امید ہے کہ تمام مسلمان حامیان توحید و سنت جو حضرت مولانا شاہ محمد اسمعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد اور کتاب تقویۃ الایمان کے معترف ہیں بہت جلد لبیک کہکر اس سلسلہ کے ممبر بنیں گے۔ چندہ ممبری کم از کم ۱۲ ماہوار رہیگا۔

انجمن ہذا کیطرف سے پہلا رسالہ موسومہ بہ "معین الاسلام" چھپکر تیار ہے۔ رسالہ ہذا میں کیا ہے۔ اسلام پاک کی خالص توحید کی خوبیاں شرک و بدعت کی مذمت بیان کیگئی ہے۔ علاوہ ازیں ایک جزء قیمت ۱ آنہ محصول ڈاک صرف ... برائے مفت تقسیم فی سیکڑہ ... اخبارات معزز صحائف انجم۔ وکیل۔ وطن۔ آگرہ اخبار وغیرہ سے امید ہے کہ وہ ایک مرتبہ اس تحریک کو اپنے اپنے اخبار میں درج کرینگے۔ والسلام

(ناچیز ابوالفاروق احمد اللہ غفرلہ مہتمم سلسلہ اشاعۃ التوحید ہردوئی)

---

(اس ہفتہ بھی بہت سے پرچے ... پس گو ہم ایڈیٹر کے سفر پر ہونیکی وجہ سے ... ہفتہ نصیب نہیں ہوا ہے۔ منیجر)

ahmadimuslim.de

# جاپان میں اسلام

## زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

گذشتہ ایام میں جاپان کے اندر اشاعت اسلام کا ایک عام چرچا تھا - یہانتک کہ دل چلوں نے یہ بھی اڑا دی تھی کہ مکاڈو شاہ جاپان خود مسلمان ہوگیا - ایسی خبروں کو عموماً اس وقت بے وقعتی کی نگاہ سے سنا گیا تھا - خدا کی شان آخر کار مشہور مقولہ سے تمام ناشنیدہ چیز کے مردم گویند چیزہا - اس خبر کی اصلیت اب کھلی -

علامہ علی احمد جرجاوی اڈیٹر اخبار ارشاد مصری نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے جسکا نام ہے الرحلۃ الیابانیہ یعنی سفرنامہ جاپان - اس میں علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ میں ۱۹۰۶ء میں بمبئی - کولمبو - اور ہانگ کانگ سے ہوتا ہوا یوکوہامہ (بندرگاہ جاپان) پر پہونچا - وہاں سے ٹوکیو (دارالسلطنت جاپان) میں گیا وہاں مجھکو سید سلیمان چینی اور محمود روسی سے ملاقات ہوئی - بعد ازاں سید حسین عبدالمنعم ہندی بھی ملے - یہ سب صاحبان کئی کئی مہینوں سے بغرض اشاعت اسلام جاپان میں پڑے ہوئے تھے ہم سب لوگ مسٹر جاذنیف (جاپانی سوداگر) کے مکان پر ٹھیرے - جب انکو ہمارے ارادے سے اطلاع ہوئی تو اس نے اسلامی خیالات سننے چاہے - مصری فاضل نے اسلامی تعلیم کا ایک بشارت نامہ عربی میں لکھا اور سید عبدالمنعم ہندی نے اسکا ترجمہ انگریزی میں کرکے جاذنیف کو سنایا - نتیجہ آخر یہ ہوا کہ مسٹر جاذنیف مسلمان ہوگیا - پھر تجویز ہوئی کہ ایک بہت بڑے وسیع مکان میں جلسہ کیا جاوے چنانچہ حسب قرارداد تجویز ہوکر اشتہار دیا گیا لوگ جوق جوق آئے لیکچر کی ترکیب یہی ہوئی کہ مصری فاضل عربی میں مضمون لکھتا ہندی فاضل انگریزی میں اسکا ترجمہ کرکے مسٹر جاذنیف جاپانی مسلمان سے جاپانی زبان میں ترجمہ کراتے جسکو مسٹر جاذنیف ہی مجلس میں سناتا - اسی طرح انکو اٹھارہ لیکچر ہوئے جسکا نتیجہ علامہ مصری لکھتا ہے کہ بارہ ہزار جاپانی مسلمان ہوگئے - آخر ہم سب لوگ بوجہ اپنی اپنی ضرورتوں کے گھروں کو واپس آگئے - کلکتہ - سند راپٹی میں امام مسجد ناخدا کے پاس اس کتاب کے کئی ایک نسخے آگئے ہیں

ہمارے کرم دوست قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جو گذشتہ ایام میں جاپان گئے تھے انہوں نے جاپان میں کسی مذہبی کانفرنس کے وجود سے انکار کیا تھا کوئی صاحب یہ نہ سمجھے کہ علامہ علی احمد مصری کی یہ رپورٹ قاری صاحب کی تکذیب کرتی ہے - ہرگز نہیں - بلکہ علامہ مصری نے جو رپورٹ کی ہے وہ انکی ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے - نہ مذہبی کانفرنس کا - پس ہم ان دونوں صاحبوں کی محنت کی داد دیتے ہیں اور خلوص سے دعا کرتے ہیں کہ ان صاحبوں کی کوشش بارآور کرے - جزاہم اللہ خیر الجزاء

---

# انتخاب الاخبار

**اہلحدیث کانفرنس** کیطرف سے حافظ محمد الدین صاحب بغرض اشاعت توحید و سنت واعظ مقرر ہوکر پہلے ضلع گورداسپور میں دورہ کررہے ہیں - انکے دورہ کی رپورٹ حسب ذیل ہے وہ لکھتے ہیں :-

یہ خاکسار نے مقامات ذیل کا دورہ کیا ہے - موضع گھمن میں کئی ایک دن وعظ کیا کھلے دل سے توحید و سنت کی اشاعت کی - اکثر لوگوں سے جناب کبائر پر حلفاً عہد لیا - پھر موضع درک میں حتی المقدور احکام خداوندی کی منادی کیگئی کئی ایک مردوں نے نماز شروع کی پھر موضع بھاگووال میں جاکر چند مسلمانوں کو نماز وغیرہ کی ہدایت کی مسجد میں لیجاکر آواز بلند اذان کہی اور باجماعت نماز پڑھائی حالانکہ اس سے پہلے مسجد بالکل ویران تھی اور کوئی نمازی نہ تھا - اور اہل ہنود نماز سے مانع تھے - پھر بھوراج میں لوگوں کو نماز و اتفاق وغیرہ کی ترغیب دی - علی ہذا القیاس کلانور کی مسجد اور بازاروں میں احکام اسلام سنائے گئے - بہت لوگوں کو کوشش سے نماز پڑھائی اور بیہودہ اشغال سے توبہ کرائی - اب بندہ موضع میاں کوٹ و دلیل پور میں پہونچا جمعہ کیوقت لوگوں کو احکام اسلام سے آگاہ کیا - کذب و غیبت کے ترک پر پختہ وعدہ لیا - اب کل کو موضع راجک کو روانہ ہونگا - والسلام (حافظ محمد از کوٹ میانصاحب)

مولوی عبدالرحیم صاحب خریدار اہلحدیث از ضلع بیربہوم اپنے ایک دیندار دوست منشی زیارت علی صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر لکھکر ناظرین اہلحدیث سے انکیلئے جنازہ غائب اور دعاء خیر کے ملتجی ہیں - اللہم اغفرلہ

**فرانس** کی فوج پر ایک فرنچ مدبر نے یہ الزام لگایا کہ فرنچ توپخانہ نے مراکو میں مرد عورتوں اور بچوں پر گولہ باری کرکے انکو قتل کرڈالا - یہ بڑا سنگدلانہ اور ظالمانہ کام کیا - (افسوس آجکل کی مہذب عیسائی قوموں کی یہ تہذیب ہے مگر اسلامی شریعت ایسی ظالمانہ کارگذاریوں کی سخت مخالف ہے یہ بہادری نہیں - اسکا نام بزدلی ہے - خلفائے راشدین کی نسبت تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ وہ جہاں اپنی فوجیں بھیجتے تو

راجپوتانہ کی ریاست بھرتپور کے علاقہ میں جو ایک لاکھ مسلمان راجپوت آریہ ہونیوالے تھے وہ انجمن ہدایت اسلام دہلی کی وعظوں کے پرتاثیر مواعظ حسنہ کی بدولت آریہ بننے سے باز رہے اور آریہ لوگ اپنا سا منہ لیکر واپس آگئے -

و اب میں دفتر میں آگیا ہوں - ابوالوفا )

ahmadimuslim.de

# حل طلسم معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئے جائیں گے بشرطیکہ [illegible] ادویات بھی خرید سکے

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو نہر والا [illegible] بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے بقیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء تک مینجر شفاخانہ جوہر امرتسر [illegible] بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو [illegible] اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی رائے پر منحصر ہے حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص [illegible] مستحق نہیں ہو سکتا

## اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
## یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان [illegible] کا تردد نہ کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم [illegible] ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف [illegible] سے زیادہ بیماریوں [illegible] دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس [illegible] جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر [illegible] تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے [illegible] ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویات تقسیم کرتے ہیں غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے [illegible] ان لیاہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج [illegible]

**امراض** [illegible]

درد کان۔ [illegible] طاعون۔ [illegible] درد دانت۔ [illegible] سنگ مثانہ۔ [illegible] درد اعصاب۔ جذام۔ [illegible] بچوں کی پیلی جانا وغیرہ اور تمام ہر قسم ضیق النفس [illegible] یہ پاکٹ کیس نہایت خوبصورت [illegible]

**قیمت** پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) محصول [illegible] خورد یا بڑا دو روپیہ (عہ) محصول [illegible] کلاں [illegible]

## پتہ:۔ ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

[illegible] ہزار روپیہ نقد

قیمت واپس کر دینگے اس شخص کو جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو [illegible] اور ادویہ سو ثابت کردے [illegible] ہیں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار [illegible]

## انعامات حل معمہ جات

[illegible]

## ام بیوپس سالگرہ شفاخانہ

[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. N. 352)

# اخبار اہلحدیث

جلد ۵ — نمبر ۲۹

مصنفین کی تصنیفات + مت دیکھو کسی کا قول ... [illegible]

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ عہ
والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ ۔ ہے
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۱۲/۶
۔ ۔ ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ؎
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
۔ ۔ ششماہی ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

## امرتسر مورخہ ۲۲/۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۴ اپریل و یکم مئی سنہ ۱۹۰۸ء

## مذاکرہ علمیہ

و صفر - ۱۳ مارچ کے پرچہ اہلحدیث میں مسئلہ امامت و اقتدا لکھکر علماء کرام سے استدعا کی گئی تھی کہ اپنی اپنی آراء موافقہ یا مخالفہ سے اطلاع بخشیں چنانچہ کئی ایک حضرات نے مہربانی کر کے توجہ فرمائی ہے - مسئلہ کا بالاجمال بیان یہ ہے کہ امام اور مقتدی کا ارکان نماز میں ربط ہے - قبولیت - عدم قبولیت میں نہیں - یہ ہے موضوع بحث - پس ناظرین اس کو ملحوظ رکھکر جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری کی تحریر مندرجہ ذیل بغور پڑھیں - جناب موصوف فرماتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - مولوی ثناء اللہ نے اپنی اخبار مسمی اہلحدیث مورخہ ۹ صفر ۱۳۲۶ھ معہ ایک کارڈ کے احقر کے پاس بذریعہ ڈاک رسال کی جسمیں مولوی صاحب کی عبارات متعلقہ امامت واقتداء کے مندرجہ ذیل ہیں -

"بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس قسم کے ہیں کہ ہم ان پر کفر لازم آتا ہے بلکہ علماء نے انپر کفر کا فتوے بھی دیا ہے اسلئے انکی تو اپنی نماز جائز نہیں پھر انکے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی - دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہونچایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے - اسی طرح بعض لوگ میرے اس فتوے سے یہ سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کے پیچھے جب نماز جائز ہوگی تو انکے فتوے کفر میں بھی تخفیف آجائیگی - اسلئے میں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جواز اقتدا سے نہ انکی اعتقادات کا صحیح ہونا نہ انکے فتوے میں تخفیف ہوتی ہے - میں ارکان صلوٰۃ میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ان دونوں کا کوئی تعلق نہیں سمجھتا - اسلئے جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان نماز ادا کرتا ہے اسکے پیچھے اقتدا کرنا میں جائز جانتا ہوں گو اعتقادی فتور کیوجہ سے امام کی نماز قبول نہ ہو تاہم مقتدی کی قبول ہو جائیگی "

احقر سے توافق و تخالف رائے مسئلہ مذکورہ میں پوچھا اور عہد ہوکہ بشہادۃ اسکے لکھا کہ جو کچھ آپ متعلق مسئلہ امامت اقتداء کے لکھیں گے بلاکم وکاست درج اخبار کرونگا - احقر نے اجابۃ

سلہ ابھی تک تو ہمیں بعض جگہ آپ پر غلط رسم الخط کو بھی صحیح نہیں کیا تاکہ کہیں لفظ کا مطلب فوت نہ ہو جائے (اڈیٹر)

[illegible]

ahmadimuslim.de

کے ہمراہ اور مولوی ثناء اللہ کے کہنے سے اس بارہ میں جو کچھ معلوم تھا لکھا۔ فان یک صوابا فمن اللہ وان یک خطا فمنی ومن نفسی واللہ ورسولہ بری منہ ۔

خاکسار کو مولوی صاحب کے قواعد مجوزہ اور اصول مخترعہ کے مدد سے سروکار نہیں۔ علماء محققین خود وزن کر سکتے ہیں کہ صحیح ہیں یا غلط فقط مسئلہ کے متعلق کچھ لکھتا ہوں میں نہیں جانتا ہوں کہ اہل سنت میں بلکہ اہل اسلام میں کوئی صاحب علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت وہوا اگرچہ انکی بدعت حد کفر و شرک تک پہنچی ہو اور ضروریات دین سے منکر ہو اس کے پیچھے اقتدا جائز اور نماز پڑھنی صحیح ہے جسقدر اقوال سلف صالحین و کتب فقہیہ مذاہب اربعہ جو میری زیر نظر ہیں کلہم یک زبان اس پر متفق ہیں کہ عقاید کفریہ والے کے پیچھے نماز پڑھنی صحیح نہیں اس جگہ پر نمونہ از خروار دیکھو از ہزار نقل کرتا ہوں۔ منصف مزاج و عدالت پسند کو اسی قدر کافی ہے۔

## اقوال فقہا حنفیہ

محقق ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| الاقتداء باھل الاھواء جائز الا الجھمیۃ والقدریۃ والروافض الغالی والقائل بخلق القران والخطابیۃ والمشبھۃ وجملتہ ان من کان اھل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ یجوز الصلوۃ خلفہ وتکرہ ولا یجوز الصلوۃ خلف منکر الشفاعۃ والرؤیۃ و عذاب القبر والکرام الکاتبین لانہ کافر۔ | اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز ہے سوائے قدریہ و جہمیہ و روافض غالیہ و خلق قرآن کے قائل اور خطابیہ اور مشبہہ کے مطلب یہ کہ اہل قبلہ کی بدعت اگر حد کفر تک نہ پہنچی ہو تو انکے پیچھے نماز مع الکراہتہ جائز ہے اور شفاعت و دیدار الہی و کرام الکاتبین و عذاب قبر کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے اسلئے کہ وہ کافر ہے۔ |

محقق زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| قال المرغینانی تجوز الصلوۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی و الجھمی والقدری والمشبہ ومن یقول بخلق القران حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ یجوز مع الکراھۃ والا فلا۔ | اہل ہوی اور اہل بدعت کے پیچھے نماز مع الکراہتہ جائز ہے۔ انکی جنکی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو جیسے کہ رافضی و جہمی و قدری و مشبہہ اور جو خلق قرآن کے قائل ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ |

عمدۃ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے

| | |
|---|---|
| الکراھۃ فی تقدیم الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق من حیث العمل لان فسقہ اعتقادی فان کان | فاسق مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے اور اگر بدعتی کی بدعت کفر تک پہنچتی ہو تو اس کے پیچھے مطلقاً نماز |

| | |
|---|---|
| اعتقادہ البدعۃ یجر الی الکفر لم یجز الاقتداء بہ مطلقاً | جائز نہیں۔ |

## اقوال علماء شافعیہ

امام نووی منہاج میں لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| لا یصح اقتداءہ بمن یعلم بطلان صلوتہ | جسکی نماز کفر یا حدث سے باطل ہو اس کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔ |

شارح منہاج اس عبارت منہاج پر لکھتے ہیں۔ کعلمہ بکفرہ وحدثہ

| | |
|---|---|
| اور منہاج میں ہے۔ ولو بان امامہ (بعد الصلوۃ) امرءۃ او کافراً معلناً قیل او مخفیاً وجبت الاعادۃ قلت الاصح المنصوص وقول الجمھور ان مخفی الکفر ھنا کمعلنہ شیخ محمد رملی شافعی عبارت مذکورہ کی شرح میں لکھتا ہے لان الکافر غیر اھل للصلوۃ بحال | اگر امام کے نماز پڑھانے کے بعد معلوم ہو جاوے کہ امام عورت یا کافر معلن تھا تو نماز کا اعادہ واجب ہے کیونکہ کافر نماز کا اہل نہیں۔ قول صحیح و مذہب جمہور یہی ہے کہ کافر معلن ہو یا مخفی اعادہ واجب ہے |

حافظ ابن قیم جیوش میں لکھتے ہیں

| | |
|---|---|
| قول الشافعیۃ فی وقت الامام ابی بکر محمد بن محمود فقیہ نیسابور لا اصلی خلف من ینکر الصفات ولا خلف من یقول بقول اھل النساد ولا خلف من لم یثبت القران فی المصحف ولا یثبت النبوۃ قبل الماء والطین [illegible] ولا یقر بان اللہ تعالی فوق عرشہ بائن من خلقہ | اپنے وقت کے امام محمد بن محمود فرماتے ہیں جو شخص صفات کا منکر ہو یا اہل ہوی کے قول کا قایل ہو یا قرآن شریف کو مصحف میں ثابت نہیں جانتا ہے یا نبوت کو پانی و کیچڑ کے قبل ثابت نہیں کرتا یا اللہ کی فوقیت علی العرش و بینونت عن المخلوقات کا قائل نہیں انکے پیچھے میں نماز نہیں پڑھتا ہوں |

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے

| | |
|---|---|
| واستثنی الشافعیۃ مما سبق منکر علم الجزئیات والمعدوم ومن یصرح بالتجسیم فلا یجوز الاقتداء بھم کسائر الکفار۔ | جو شخص کہ اللہ تعالی کو جزئیات و معدومات کا علم نہیں یا اللہ تعالی کیواسطے جسم ہونا ثابت کرے اس کے پیچھے نماز کو ناجائز جانتے ہیں جیسا کہ کفاروں کے پیچھے ناجائز کہتے ہیں۔ |

امام مالک اور مالکیہ کا مذہب تو مشہور ہے کہ امامت کیواسطے آپ عدالت کو شرط جانتے ہیں آپ تو فاسق کے پیچھے بھی جائز نہیں جانتے ہیں مبتدع جسکی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو اسکا تو کیا ذکر ہے۔

ahmadimuslim.de

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتا ہے
خلافا للمالکیة حیث قالوا بعدم صحة الصلاة خلف الفاسق بالجارحة و قال ابن بزیزة منهم المشهور اعادة من صلی خلف صاحب کبیرة واما الفاسق بالاعتقاد کالحروری والقدری فیعید من صلی خلفه فی الوقت علی المشهور

مالکیہ کہتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز صحیح نہیں ابن بزیزہ مالکی نے کہا ہے کہ مالک کے مذہب میں مشہور قول یہ ہے کہ صاحب کبیرہ اور فاسق اعتقادی کے پیچھے جو شخص نماز پڑھے وہ اسکا اعادہ کرے۔

## اقوال حنابلہ

موفق الدین ابن قدامہ مقدسی مقنع میں لکھتے ہیں۔

وهل تصح امامة الفاسق لحدیث جابر مرفوعا لا تؤمن امرأة رجلا ولا اعرابی مهاجرا ولا فاجر مؤمنا الا ان یقهره بسلطان یخاف سوطه وسیفه رواه ابن ماجة و لا فرق بین ان یکون فسقه من جهة الاعتقاد او من جهة الافعال متی کان یعلن ببدعة ویتکلم بها ویناظر علیها لم تصح والثانیة یصح مع الکراهیة

فاسق کی امامت میں حنابلہ کے دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث مرفوع میں ہے کہ عورت مرد کی اور اعرابی مہاجر کی اور فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر جب مجبور کرے اسکو ایسا بادشاہ کہ جسکی تلوار کا خوف ہو اور فسق علمی و اعتقادی میں فرق نہیں جب بدعتی بدعت کے ساتھ اعلان کرتا ہے اور اسپر بحث و مناظرہ کرتا ہو اسکی امامت صحیح نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ صحیح مع الکراہت ہے۔

پھر آگے لکھتا ہے۔
ولا تصح الصلوة خلف کافر ولا اخرس
اسپر شارح لکھتا ہے
لانها تفتقر الی النیة والوضوء وهما لا یصحان من الکافر

گونگے اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ نماز نیت اور وضو کی طرف محتاج ہے۔ اور یہ دونوں کافر سے صحیح نہیں۔

علامہ موسیٰ بن احمد مقدسی اقناع میں (جو حنابلہ کی فقہ میں معتبر کتاب ہے) لکھتے ہیں

ولا یصح امامة فاسق بفعل او اعتقاد ولو کان مستورا او لو مثله اذا علم

عملی فاسق ہو یا اعتقادی اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ معلن نہو مگر اسکا فسق معلوم ہو۔

شارح لکھتا ہے۔
اذا علم فسق امامه واختار الشیخان البطلان مختص بظاهر الفسق دون خفیه. قال فی الوجیز لا تصح خلف الفاسق المشهور فسقه لکن ظاهر کلامه وهو المذهب مطلقا قاله فی المبدع

شیخین نے بطلان نماز کو فاسق معلن کے ساتھ خاص کیا۔ فاسق مخفی کو نکالا ہے وجیز میں ہے فاسق مشہور کے پیچھے نماز صحیح نہیں مگر مذہب اور آپکی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ مطلقا فاسق کے پیچھے صحیح نہیں اسی طرح کتاب مبدع میں ہے۔

پھر اقناع والا لکھتا ہے۔
ولا تصح خلف کافر ولو ببدعة مکفرة ولو اسره. شارح لکھتا ہے ای الکفر فجهل المأموم کفره ثم تبین له لان صلوته لا تصح لنفسه فلا تصح لغیره ولعموم قوله علیه الصلوة والسلام لا یؤمن فاجر مؤمنا

کافر اگرچہ بدعت کفرہ سے ہو اگرچہ اپنا کفر پوشیدہ رکھتا ہو اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ اسکی نماز اپنی واسطے صحیح نہیں دوسرے کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر مومن کی امامت نکرے

تقی الدین محمد بن شیخ الاسلام احمد حنبلی منتہی اور اسکا شارح شرح میں لکھتے ہیں۔ ولا تصح صلوة خلف اخرس ولو باخرس لانه لم یأت بفرض من القراءة ولا بدله ولا تصح خلف کافر ولو مع جهل کفره ثم علم لانه لا تصح صلاته لنفسه فلا تصح لغیره سواء کان اصلیا او مرتدا من جهة بدعة او غیرها

گونگے اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں گونگے کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ وہ قرات جو فرض ہے ادا نہیں کر سکتا۔ اور کافر کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ اس کیواسطے اپنی نماز صحیح نہیں تو غیر کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اصلی کافر ہو یا بدعت وغیرہ سے کافر ہو گیا ہو۔

یہ روایات تو دریا سے قطرہ ہیں اگر کل نقل کیجاویں تو ایک بڑی کتاب بنجاویگی غرضیکہ احقر کو آجتک معلوم نہیں کہ اہل سنت جماعت بلکہ اہل اسلام میں کوئی بھی اہل علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت (اگرچہ انکی بدعت حد کفر اور ارتداد تک پہونچی ہو) انکے پیچھے نماز جائز ہے تعجب ہے کہ جو امام صحت نماز وغیرہ اعمال کیواسطے شرط ہے اسکا تو کچھ اعتبار ہی نہو اور پاکی بدن وجامہ پر نماز کا دارومدار ہو۔ نماز کی فرضیت کا اقرار تو صحت نماز کیواسطے شرط ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید و تقدیس و صفات کا اقرار شرط نہو۔ امام کی نجاست بدن یا کپڑے سے تو مقتدی کی نماز فاسد اور باطل ہو اور عقیدے کی نجاست و خباثت سے جو بحکم آیۃ کریمہ اولئک الذین حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة موجب حبط اعمال ہے اس سے مقتدی کی نماز کو نقصان نہ ہو۔ والد خاکسار نے کتب اسلامیہ کی کسی کتاب میں یہ فرق نہیں دیکھا کہ امام کے اعتقادات اگرچہ کفریہ ہی ہوں مقتدی کی نماز کو ضرر نہیں دیتے۔ اور اگر افعال شرائط نماز میں قصور کرے تو مقتدی کی نماز نہیں ہوتی بلکہ بالعکس روایات موجود ہیں فان اصابوا فلکم ولهم وان اخطأوا فلکم وعلیهم۔ یہ حدیث بھی افعال نماز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اعتقادیات کا یہاں ذکر ہی نہیں اسواسطے تو امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث پر یہ باب وضع کیا۔ باب اذا لم یتم الامام واتم من خلفه

امام اسحاق وانفاظ حدیث بھی اسی پر تصریح کرتے ہیں جیسا کہ احمد کی روایت میں ہے۔ فان صلوا الصلوٰۃ لوقتھا واتموا الرکوع والسجود فھی لکم ولھم وان اخطأوا فلکم وعلیھم غرضیکہ یہ حدیث جائز کہنے والے کی دلیل نہیں بلکہ آپ پر رد اور ان کے اہل کو توڑنے والی ہے۔ آیۃ کریمہ وتعاونوا علی البر والتقوی میں بھی مخاطب ایمان والے ہیں نہ منافق و مشرک یعنی ایمان والے باہم بر و تقوی پر معاون رہیں نہ کہ مشرک و مومن باہم بر و تقوی میں شریک ہیں۔ آیۃ کریمہ ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاھدین علی انفسھم بالکفر اولئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خالدون۔ وآیہ فان رجعک اللہ الی طائفۃ منھم فاستأذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخالفین وحدیث شریف انا لا نستعین بمشرک نے منافق و مشرک بر و تقوی کی شمولیت سے کیوں روکے گئے۔ امام حسن بصری نے جو فرمایا صل وعلیہ بدعتہ سے یا تو بدعت عملی مراد ہے جیسا کہ عید میں نماز پر خطبہ کو مقدم کرنا اور عید کے دن عیدگاہ پر منبر لیجانا اور اذان کے بعد اعلان ثانی کرنا اور جنازے کیواسطے جماعت جماعت کا پکارنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ بدعت اعتقادی غیر مکفرہ کیونکہ اگر بدعت مکفرہ مراد ہوتی تو کہتے صل وعلیہ کفرہ۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے قول میں اذا احسن الناس فاحسن معھم میں الفتنۃ امام عہدی ہے آپکی مراد ناس سے باغی لوگ نہیں کیونکہ یہ سوال باغیوں کا تھا جن کے پیچھے اسوقت کے لوگ نماز کروہ جانتے تھے مگر عثمان رضی اللہ عنہ جائز جانتے جیسا کہ سیف کتاب الفتوح میں یوسف انصاری سے روایت کرتا ہے کرہ الناس الصلوٰۃ خلف الذین حصروا عثمان الا عثمان۔ کہاں بادشاہ سے باغی ہونا اور کہاں بدعت کفرہ میں پہنچانا۔ وہ گناہ ہے اور یہ کفر و زندقت جائز کہنے والے کے پاس یہ ہی چار دلیلیں ہیں جو پیش کرتا ہے مگر درحقیقت اُس کو دعوٰی کی کوئی بھی مؤید و مفید مطلب نہیں۔ اور حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر تو با تفاق محدثین ضعیف ہے چونکہ مبتدع بہ بدعات اعتقادیہ کے اعمال بحکم احادیث صحیحہ نبویہ کے غیر مقبول ہیں اور یہ حدیث ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم رواہ الحاکم مقتدی کی قبولیت نماز کا مدار امام کی خیریت (اہل سنت ہونے) پر ہے اور حدیث لا یؤمن فاجر مؤمنا رواہ ابن ماجۃ وحدیث لا یؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ رواہ ائمۃ اہل البیت فی کتبھم عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعا اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کے دلائل ہیں۔ ہر چند یہ روایات محدثین کے نزدیک ضعف سے خالی نہیں۔ مگر اہل علم کا اتفاق مبتدع کے پیچھے اقتدا کی کراہت پر دلیل ہیں یہ کہ ان احادیث کیواسطے اصل ہے جیسا کہ شوکانی نیل میں لکھتا ہے واعلم ان محل

النزاع انما ھو فی صحۃ الجماعۃ بعد من لا عدالۃ لہ واما انھا مکروھۃ فلا خلاف فی ذلک کراہت بھی تحریمی ہے۔ عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ الکراھۃ فی تقدیم الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق فی العمل۔ سچ پوچھو تو دلائل کے بعد سے امام مالک و محققین حنابلہ کا قول کہ اعتقادی مبتدع کے پیچھے نماز صحیح ہی نہیں۔ راجح اور قوی معلوم ہوتا ہے اور بہت سلف صالحین سے بھی یہی مروی ہے۔

اقناع اور شرح اقناع میں جو فقہ حنابلہ میں معتبر کتابیں ہیں لکھا ہے۔

ولا یصح امامۃ فاسق بفعل کزان وسارق وشارب خمر ونمام ونحوہ او اعتقاد کخارجی ورافضی ولو کان مستوراً لقولہ تعالی افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون

فاسق عملی مانند زانی و چور و شرابی و چغل خور وغیرہ و فاسق اعتقادی مانند خارجی و رافضی وغیرہ کے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ فسق اُسکا مشہور نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے مومن اور فاسق برابر نہیں۔

اور منتہی اور اسکی شرح میں ہے۔

ولا تصح امامۃ فاسق مطلقا ای سواء کان فسقہ بالاعتقاد او الافعال المحرمۃ ویعید من صلی خلف فاسق مطلقا۔

فاسق کی امامت مطلقاً صحیح نہیں فسق اُسکا عملی ہو یا اعتقادی۔ جو کوئی فاسق کے پیچھے نماز پڑھے اُس نماز کا اعادہ کرے۔

اور اقناع اور شرح اقناع و منتہی اور اسکے شرح کی عبارات پہلے نقل کر چکا ہوں یہ سب مذہب حنابلہ میں معتبر کتابیں ہیں۔ امام بخاری خلق افعال العباد میں لکھتے ہیں۔

وقال علی بن عبد اللہ القرآن کلام اللہ من قال انہ مخلوق فھو کافر لا یصلی خلفہ وقال عبید اللہ بن عائشۃ لا تصل خلف من قال القرآن مخلوق ولا کرامۃ لہ وقال سلیمان بن داود الھاشمی وسھل بن مزاحم من صلی خلف من یقول القرآن مخلوق اعاد الصلوٰۃ وسئل عبد اللہ بن ادریس عن الصلوٰۃ خلف الجھمیۃ قال ھؤلاء لا یصلی خلفھم ولا ینا کحون فا علیھم التوبۃ

علی بن عبد اللہ نے کہا کہ قرآن شریف اللہ تبارک و تعالی کی کلام ہے جو کوئی اُسکو مخلوق کہے وہ کافر ہے اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے اور عبید اللہ بن عائشہ نے کہا جو کوئی قرآن شریف کو مخلوق کہے اُسکی عزت نہیں اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ سلیمان بن داؤد ہاشمی اور سہل بن مزاحم فرماتے ہیں جو کوئی نماز پڑھے اُس شخص کے پیچھے جو قرآن شریف کو مخلوق کہتا ہے نماز کا اعادہ کرے۔ عبد اللہ بن ادریس سے کسی نے جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا اُنکے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے اور نہ نکاح دیا جاوے اُن پر توبہ لازم ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں

ما ابالی صلیت خلف الجھمی والرافضی ام صلیت خلف الیھود والنصاری لا

تاکہ حضرات قادیانی نہ کہیں کہ ہم نے پڑھنا چھوڑا یہ کتاب کے حصہ ملاحظہ ضلع گورداسپور سے منگائیں۔

يسلم عليه ولا يعادون ولا يمونا كحون لا يشهدون ولا يدفن كل ذو باخمهم

یہ سب عبارات امام بخاری کی خلق افعال العباد کے ہیں۔

ابو داود میں ربیع بن خالد سے روایت ہے۔

قال سمعت الحجاج يخطب فقال في خطبته رسول احدكم في حاجته اكرم عليه ام خليفته في اهله فقلت في نفسي لله علي ان لا اصلي خلفك صلوة ابدا وان وجدت قوما يجاهدونك لاجاهدنك معهم۔

هذا ما ظهر لي والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں جہمی رافضی کے پیچھے نماز پڑھنی اور یہودی و نصرانی کے پیچھے پڑھنی برابر جانتا ہوں نہ انکو سلام علیکم کہا جاوے نہ بیمار پرسی کیجاوے نہ ان سے نکاح کیا جاوے نہ گواہ بنایا جاوے اور نہ انکے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا جاوے۔ منہ

میں نے حجاج سے سنا کہ اپنے خطبہ میں کہتا تھا کہ کسی کا بھیجا ہوا اپنے کام میں بہت عزت والا ہوتا ہے اسپر جسکو اپنے گھر میں خلیفہ چھوڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی نذر ہے مجھ پر کہ میں کبھی تیرے پیچھے نماز نہیں پڑھونگا اگر میں نے کسی قوم کو تیرے ساتھ لڑنے والا پایا میں انکے ساتھ ہوکر تیرے ساتھ لڑونگا۔

(دستخط) عبد الجبار عفی عنہ

**جواب**۔ جناب مولوی صاحب کے اس مضمون کو دیکھکر کون باور کر سکتا ہے کہ کسی اہل حدیث عالم اور محدث کا لکھا ہوا ہے۔ اللہ اللہ اہلحدیث کے اصول کہ:-

آنچہ نہ قال ست نہ قال الرسول + فضل بود فضل بخواں اے فضول

ملحوظ رکھکر کون کہہ سکتا ہے کہ مضمون مذکورہ اہلحدیث کے ایک امام کا لکھا ہوگا۔ میں بھی اس مضمون کو شاید یہی سمجھتا کہ کسی مقلد متبع اقوال الرجال کا ہے۔ مگر ایک تو اسپر مولوی صاحب غزنوی کے دستخط ثبت ہیں۔ دوم ان کا معتمد آدمی دفتر اہلحدیث میں آکر خود دیگیا۔ خیر بہرحال مولوی صاحب نے اپنا ما فی الضمیر ظاہر فرمایا ہے میں انکا شکر گذار ہوں۔ مجمل جواب اسکا یہ ہے کہ مولانا! ان سب علماء کو آپ ایک قطار میں کھڑا کر دیجئے تو میں ان سب سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو یہ حکم لگایا ہے اسکی دلیل قرآن و حدیث سے کیا ہے کیا آپ جانتے نہیں امام دار الہجرت مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک کا سوال ہو سکتا ہے کہ یہ بات تم نے کہاں سے کہی۔ خدا فرماتا ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (نزاع کے وقت خدا اور رسول کے حکموں کی طرف رجوع کرو) اب سنئے! مفصل جواب۔ جناب! اقوال فقہاء کے اتباع میں بھی محققین کی روش کو اختیار نہیں کیا۔ محققین کی یہ شان

نہیں کہ جو کچھ قیل و قال ہو سب کو صحیح مان لیا جائے بلکہ تحقیق کا طریق ہر فن میں یہ ہے کہ ہر بات کو اس فن کے قواعد عامہ سے جانچ کیا جائے۔ اہلحدیث اور محدثین کی اصول عامہ تو بس یہی ہیں کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن + پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

اسی طرح مقلدین کا اصول بھی یہ ہے کہ الفتویٰ علی قول الامام مطلقاً (در مختار) یعنی فتوے ہمیشہ امام ابو حنیفہ کے قول پر ہونا چاہئے۔ پس اس اصول کو ملحوظ رکھکر ایک حنفی محقق بھی آپ کی اس تحریر کو کافی نہیں مان سکتا۔ آپنے تقلیداً بحوالہ فتح القدیر بدعت کی دو قسمیں کی ہیں ایک وہ کہ درجہ کفر تک نہ پہونچے۔ دوسری وہ جو درجہ کفر تک پہونچے۔ (متاخرین عموماً ایسا کہتے ہیں) لیکن محققین اس تقسیم کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے آئے ہیں۔ علامہ ابن عابدین صاحب رد المحتار انہی فرقوں (جہمیہ قدریہ وغیرہ) کا ذکر کرکے کہتے ہیں کہ:-

والراجح عند اكثر الفقهاء والمتكلمين انهم فساق عصاة ضلال ونصلي خلفهم ونعاملهم ونناكحهم ونتوارثهم مع المسلمين منا۔ قال المحقق ابن الهمام في شرح الهداية ويقع في كلام اهل المذاهب تكفير كثير منهم ولكن ليس من كلام الفقهاء الذين هم المجتهدون بل من غيرهم ولا عبرة بغير الفقهاء والمنقول عن المجتهدين عدم تكفيرهم (رد المحتار مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

اکثر فقہاء اور متکلمین کے نزدیک راجح یہ بات ہے کہ یہ فرقے کافر نہیں بلکہ فاسق۔ بے فرمان اور گمراہ ہیں انکے پیچھے نماز پڑھنا اور انکا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ انکی وراثت مسلمانوں میں جاری کیجاویگی۔ محقق ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ بعض علماء مذاہب کے کلام میں ان فرقوں میں سے بہتوں کی تکفیر کا ذکر آتا ہے مگر وہ فقہاء محدثین کا کلام نہیں بلکہ غیر مجتہدین کا فتوے ہے اور غیر مجتہدین کا اعتبار نہیں۔ مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے۔ (عوام پڑھے کہیں انکا اعتبار نہیں ہے)

مولانا بغور ملاحظہ فرمائیے کہ آپ ہی کے پیش کردہ گواہ علامہ ابن الہمام اس تفریق کو کس حقارت سے رد کرتے ہیں اور علامہ ابن العابدین اس کو کس غرض سے نقل کرتے ہیں۔ اسی لئے امام ابو حنیفہ صاحب کا عام اصول ہے لا نكفر اهل القبلة۔ جن متاخرین نے اس زرین قول کو محدود دائرہ میں کیا ہے وہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے امام ممدوح اس رائے کے پابند نہیں (واضح رہے کہ یہ بحث مرزائیوں وغیرہ کو کفر اسلام سے بحث نہیں نہ میری یہ غرض ہے کہ میں ان سے فتوی کفر کو ہٹاؤں بلکہ

یہ سب کچھ مولانا غزنوی کے پسندیدہ طریق کا جواب ہے جو آنہوں نے اقوال الرجال سے کام لیا ہے ورنہ اگر وہ اصل مدعا پر صاف صاف کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے تو مجھ کو بھی اتنی ذکر سے مطلب نہ ہوتا)

(ابھی ایک اصول سے عمدہ شرح وقایہ کا جواب بھی حاصل ہو گیا (ابھی دوسرا جواب ان اقوال کا باقی ہے جو آگے آتا ہے)

امام نووی کا قول بھی میرے مخالف نہیں اُسکا مطلب یہ ہے کہ کافر ملتزم الکفر کے پیچھے نماز جائز نہیں یعنی ایسے امام کے پیچھے جو قرآن مجید کو کلام الٰہی نہ مانتا ہو جیسے آریہ۔ ہندو۔ عیسائی وغیرہ ایسا شخص اگر کسی وقت دھوکہ دیکر کسی مسلمان کو نماز پڑھا دے اور معلوم ہو جائے کہ یہ آریہ وغیرہ تھا تو نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے چنانچہ آپ خود یہاں اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ کافر نماز کا اہل نہیں یعنی مخاطب نہیں (کفار کے مخاطب ہونے پر بحث آگے آئیگی) لیکن مرزائی ۔ نیچری وغیرہ تو آریوں کی طرح قرآن شریف سے منکر نہیں گو خلاف پر ہوں ۔ پس امام نووی کا قول بھی بحث سے خارج ہے ایسا ہی ابو بکر محمد بن محمود کا قول منقولہ حافظ ابن قیم بھی کسی آیت حدیث سے مؤید نہیں ۔ ایسے اقوال پر اگر مدار حکم ہو تو جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے اہلحدیث کے پیچھے بھی نماز جائز نہ ہوگی کیونکہ انکا اعتقاد یہی ہے کہ خدا تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے (دیکھو اشاعۃ السنہ جلد ۔) امام بخاری نے جہاں باب تجویز کیا ہے کہ امامۃ المفتون و المبتدع اسی مبتدع کی شرح میں قسطلانی خود لکھتے ہیں بدعۃ تبدعۃ تخالف الکتاب والسنۃ والجماعۃ یعنی ایسے بدعتی کے پیچھے بھی نماز جائز ہے جو بدعت سیئہ کا معتقد ہو جو قرآن و حدیث اور جماعت مسلمین سب کے مخالف ہو۔ یہی ایک جواب تمام اقوال کا جواب ہو سکتا ہے۔ مالکیہ کے مذہب کہ فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں اسکا جواب آگے آئیگا۔ حنبلیوں کے اقوال بھی بے دلیل ہیں (بشرطیکہ وہ معنے لئے جائیں جو آپنے سمجھے ہیں مگر ہم انکا اصلی حل آگے چلکر بیان کرینگے) مولانا میں آپکو ذرہ ان بزرگان کے فتووں کی حقیقت دکھا دوں تاکہ آپ جو روش اہلحدیث کے خلاف انہی اقوال الرجال سے ہر جگہ کام لیتے ہیں اور انہی پر جو بلا دلیل محقق کی نگاہ میں بجوز نار ند کے مصداق ہیں یہانتک صریحاً کرتے ہیں کہ تفریق اور شقاق کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے ۔ ان اقوال کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں غور فرمائیے یہی آپکے شاہد عدل مصنف منتہی لکھتے ہیں کہ تصح صلاۃ اعمیٰ اصم یعنی اندھے بہرے کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے کسی قسم کی کراہت کا ذکر نہیں کیا مگر مصنف اقناع نے ایک پیپی اور ساتھ لگا دی کہ وکرھت یعنی اندھے بہرے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے

حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ابن ام مکتوم مدینہ میں امام رہے۔ اور مصنف اسی اقناع میں لکھا ہے کہ ان اتم المسافر کرھت یعنی مسافر اگر پوری نماز پڑھے تو مکروہ ہے حالانکہ حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ ذات الرقاع سے واپسی کے وقت سفر میں پوری نماز پڑھی[1] کیا کوئی ان مصنفین سے یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتا کہ جو کام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو اُس کو مکروہ کہنے کا انکو کیا حق حاصل ہے۔ یہ جوابات تو آپکے سمجھے ہوئے معنے کے لحاظ سے تھے۔ اب سنئے اصل معنے ۔

جہاں کہیں اس قسم کے اقوال آتے ہیں وہاں یہ مراد ہوتی ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو امام نہ بنانا چاہئے ۔ تعجب ہے کہ انہی آپکے پیش کردہ اقوال میں اس توجیہ کا قرینہ بینہ موجود ہے چنانچہ آپنے عمدہ شرح وقایہ کی عبارت نقل کی ہے کہ الکراھۃ فی تقدیم الفاسق جسکا صاف ترجمہ یہ ہے کہ فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے ۔ اس میں مجھ بھی نزاع نہیں میں بھی مرات کرات لکھ چکا ہوں کہ انتخاب امام کیوقت ان لوگوں کو منتخب نہ کرنا چاہئے ۔ بلکہ میرا دعوے تو صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اگر نماز پڑھا رہے ہوں تو ان کے ساتھ ملکر پڑھنے سے نماز ہو جائیگی ۔ الگ بیٹھ رہنا جائز نہیں ۔ پس آپنے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ میرے دعوے کے خلاف نہیں ۔ علاوہ اس کے میں انکو مستند بھی نہیں سمجھتا ۔ میرے مذہب میں سوائے قرآن و حدیث کے کوئی قول حجت شرعی مثبت دعوے نہیں ۔

میں نے جو صحت صلوٰۃ اور قبولیت میں فرق بتلایا ہے آپنے اسپر بہت ہی حقارت آمیز استعجاب ظاہر کیا ہے ۔ اسی جناب اسی فرق کو واضح کرنے کے لئے تو میں نے کئی ایک مثالیں دی تھیں کہ (۱) بدعتی کی نماز قبول نہیں ۔ (۲) ماں باپ کے نافرمان کی قبول نہیں (۳) دو متہاجرین مسلمانوں کی نماز قبول نہیں وغیرہ مگر ان لوگوں کی اقتدا جائز ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کہ امام اور مقتدی کا ربط صحت صلوٰۃ میں ہے قبولیت میں نہیں ۔ صحت سے مراد میری وجود شرعی ہے اور قبولیت اُس کے بعد ہے جناب کو وہ حدیث یاد ہوگی جس میں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور! میں جو ایام کفر میں کوئی کار خیر کیا کرتا تھا انکا اجر بھی مجکو ملیگا؟ حضور نے فرمایا اسلمت علیٰ خیر یعنی ملیگا ۔ کیوں ؟ اسلئے کہ وہ اعمال بوجہ فی سبیل اللہ ہونے کے صحیح وجود پذیر تو ہو چکے تھے مگر بوجہ مانع شرک کے قبولیت کے درجہ کو نہیں پہونچ سکتے تھے لیکن جب اُس نے شرک چھوڑ دیا تو مانع رفع ہو نے سے اصل وجود نے اپنا اثر دکھایا

[1] مشکوٰۃ ۔ باب صلوٰۃ الخوف ۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ۔

[illegible] نمبر ۶ ۔ [illegible] کا تصنیف کردہ رسالہ [illegible] قیمت [illegible]

مولانا! اس قسم کی مثالیں تو بکثرت ہیں۔ مگر صحت اعمال اور چیز ہے قبولیت اور چیز۔

آپ میں ذرہ آپکو آپ کے دعوے کی کہ فاسق کی اقتدا درست نہیں، نقیض سنا دیں

حافظ ابن حزم محدث اپنی کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں کہ تمام صحابہ۔ تمام تابعین۔

ذھبت طائفۃ الصحابۃ کلھم دون خلاف من احد منھم وجمیع فقہاء التابعین کلھم دون خلاف من احد منھم واکثر من بعدھم وجمہور اصحاب الحدیث وھو قول احمد والشافعی وابی حنیفۃ وداود وغیرھم الی جواز الصلاۃ خلف الفاسق الجمعۃ وغیرھا وبھذا نقول وخلاف ھذا القول بدعۃ محدثۃ فما تاخر قط احد من الصحابۃ الذین ادرکوا المختار بن عبید والحجاج وعبید اللہ بن زیاد وحبیش بن دلجۃ وغیرھم عن الصلاۃ خلفھم وھؤلاء افسق الفساق واما المختار فکان متھما فی دینہ مظنونا بہ الکفر۔

اکثر تبع تابعین اور محدثین۔ امام احمد شافعی۔ ابو حنیفہ اور داؤد وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز درست ہے۔ یہی ہمارا (اہلحدیثوں کا) مذہب ہے اور اس کے خلاف کہنا بدعت ہے صحابہ کرام میں سے جس کسی نے مختار بن عبید۔ حجاج۔ ابن زیاد (قاتل امام حسین) ابن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ انکے پیچھے نماز پڑھنے سے نہ ہٹتے تھے۔ حالانکہ یہ لوگ دنیا بھر کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے۔ مختار پر تو کفر کا اشتباہ بھی تھا۔ (جلد ۴ صفحہ ۱۷۶ مصری)

پھر اس دعوے کو حافظ ممدوح نے عقلی اور نقلی دلیلوں سے ثابت کیا ہے آپ کے پاس اگر مل نہیں ہے تو مجھ سے منگا کر دیکھ لیجئے تاکہ ایسا دعوے آپکے منہ سے نہ نکلتا۔ جسکی تردید صحابہ۔ تابعین بلکہ کل محدثین اور مجتہدین پہلے کر چکے ہیں۔

حافظ ممدوح نے بہت بڑی بسیط تقریر کر کے آخر یہ کہا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو مانا کرو پس جو کوئی کسی نیک کام نماز حج۔ جہاد وغیرہ کسی نیک امر کی طرف بلائے تو اسکا کہا ماننا فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے نیکی کے کاموں پر ایک دوسرے کی بات مانا کرو۔

قال تعالیٰ اجیبوا داعی اللہ فوجب بنص اللہ ضرورۃ ان کل داع دعی الی خیر من صلوٰۃ او حج او جہاد او تعاون علی بر وتقوی ففرض اجابتہ وعمل ذلک الخیر معہ لقول اللہ تعالیٰ تعاونوا علی البر (التقوی جلد ۴ صفحہ ۱۷۶)

حافظ ممدوح کے عموم استدلال کو دیکھو اور اپنی تنگ خیالی کو ملاحظہ فرمایئے کہ بقول آپکے تعاونوا علی البر کے مخاطب خاص مسلمان ہیں۔ دیل سے جو آیات لائے ہیں وہ بھی عجیب تر ہیں۔ آیت اول کا مطلب تو صاف ہے کہ ہر کہ وہ لوگ بہ ترک [illegible]

[illegible]

کی آبادی جو منشاء الٰہی ہے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو ان مساجد میں شرک ہی کرینگے جو اصل غرض کے مخالف ہے۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا ما کان صلوتھم عند البیت الا مکاءً وتصدیۃ۔ مشرکوں کی نماز بھی کعبہ کے پاس بس یہی ہے کہ سیٹیاں بجاتے ہیں اور تالیاں پیٹتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ مشرکوں کا فعل برا ہے (دیکھی) نہیں تو اس لئے ان کو روکا گیا مگر نماز تو مسلمہ پڑھ دیکھی ہے۔ پھر اس سے اس کو کیا تعلق۔

دوسری آیت بھی اول مطلب سے بالکل اجنبی ہے اور مولانا صاحب نے یونہی جلدی میں لکھ دی اس میں بصیغہ نفی منافقوں کے جہاد کو نکلنے کا ذکر ہے یعنی تم اے منافقو! ہمارے ساتھ کبھی نہ نکلو گے کیونکہ اس سے پہلے تمہارا تجربہ ہو چکا ہے اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ کے ساتھ ملکر نماز جائز نہیں۔ ہاں یہ ثابت ہوا کہ جس کسی کا تجربہ ہو چکا ہو کہ وقت پر کام نہیں کیا کرتا اسکی نسبت یہ کہا کریں کہ تم آئندہ کو بھی نہ کرو گے تمہاری یہی شان ہے کہ

الف عدد سے قسم مجھ کو کھائی جاتی ہے ✦ الگ ہر ایک سے ہو جا بہت بتائی جاتی ہے

ایسا ہی آپ نے جو حدیث سے استدلال کیا ہے وہ تو عجیب تر ہے اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ مشرک چونکہ اپنے ہر ایک عمل میں بوئے شرک رکھتا ہے کامل اخلاص سے اسکا کوئی کام نہیں ہوتا چنانچہ مشرک کا لفظ ہی یہی مطلب بتلاتا ہے تو ایسے بد خلاص آدمی کی ہمراہی میں کوئی کام کرنا گویا اپنے آپ کو بھی آلودہ کرنا ہے اسلئے آنحضرت نے فرمایا ہم مشرکوں سے مدد نہیں چاہتے۔ اس سے کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ جو نماز کو فرض الٰہی سمجھ کر پڑھیں ان کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ ہاں اگر ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جو شخص نماز بھی کسی غیر معبود کے لئے پڑھے یعنی اس کی نیت ہی یہ ہو کہ اس نماز کے ذریعہ سے میں فلاں نبی یا ولی کی عبادت کروں تو اس کے ساتھ ملکر پڑھنا ہم بھی نہیں کہتے۔ لیکن انکی نسبت ہمیں علم نہیں

آپنے جو حضرت حسن بصری کے قول کی تاویل کی ہے اسکا جواب قسطلانی شارح بخاری کے قول میں آ چکا ہے کہ بدعت سے مراد وہ بدعت ہے جو قرآن و حدیث اور اجماع کے خلاف ہو نہ یہ کہ معمولی معمولی باتیں جو آپنے پیش کی ہیں۔ اس سے تو بہتر تھا کہ آپ ان تمام مثالوں کو چھوڑ کر صرف خطبہ کے وعظ کو مثال میں پیش کرتے۔ شاید کوئی نہیں پیش کیا کہ آپ تو ایک زمانہ میں خطبہ میں وعظ کہنے والوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت حسن بصری نے علیہ بدعتہ کے بجائے علیہ بدعتہ اس لئے فرمایا کہ

[illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

کیونکہ آپکے نزدیک بتقلید متاخرین ... وہ وقت ہوتا ہے ایک مفسدہ دوسری مکروہ۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ تقسیم دونوں اقسام کو شامل ہوتا ہے ... جس کے جواب میں اسکا فائدہ ہے نقصان نہیں۔

آگے رہیں آپ کی پیش کردہ احادیث سو ایک تو ضعیف ہیں جنکا ضعف آپ بھی تسلیم کرتے ہیں دوم انکا حکم اتخاذ امام کیوقت ہے جیسا دوسری حدیث میں آتا ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم یعنی اپنے میں سے نیک آدمیوں کو امام بنایا کرو۔ اس صورت میں تنازع ہی نہیں تنازع تو اس میں ہے کہ کسی مقام پر ان فرقوں کا امام مقرر ہو یا جماعت کرا رہا ہو تو اسکے پیچھے جائز ہے یا نہیں ... اور دوسری کو اپنی جماعت میں سے جانتا ہو بلکہ مشکل معاملہ ہے ان اقتدا جائز ہے ایسے لوگ جنکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے امام ہو بیٹھیں یا ہو گئے ہوں تو ان کے پیچھے بھی جائز ہے۔ آگے میں آپکو اخیر میں ان روایات کی بابت محدثین کا فیصلہ سناؤں۔

صاحب سبل السلام لکھتے ہیں فلما ضعفت الاحادیث عن ... ذهب ... الی الاصل وهو ان من صحت صلوته صحت امامته ... فعل الصحابة فانه اخرج البخاری فی التاریخ انه قال ادرکت عشرة من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصلون خلف ائمة الجور الخ

یعنی دونوں طرف کی روایات تو ضعیف ہیں پس ہم اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جسکی اپنی نماز صحیح ہے اسکی امامت بھی صحیح ہے اور صحابہ کرام ... کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔

اسی فیصلے کو جناب مولانا شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی نے عون المعبود میں پسند فرمایا ہے۔ ... یہ ادنیٰ تحقیق ہے کہ ... صحت ... میری رائے ناقص میں صحت نماز سے مراد وجود شرعی ہے ... وجود شرعی ... پر موقوف ہے قبولیت یا عدم قبولیت امر دیگر ہے۔ ... ثبوت ... بعض دفعہ فعل کا وجود شرعی طور پر متحقق ہوتا ہے مگر کسی مانع کی وجہ سے قبولیت کو درجہ کو نہیں پہنچتا۔ پس موضوع بحث ... صاحب ... (تعاقب)

**حضرت مولانا ابو یحییٰ احمد اللہ صاحب امرتسری جناب مولوی صاحب غزنوی کے جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ...**

هذا الجواب صواب لکن لاوالکافر لیس بمخاطب بالصلوٰة وغیرها من الفروع الا ترى قوله صلی اللہ علیہ وسلم حین امر رسوله وقت توجیهه الی الیمن الکفار التوحید اولا والصلوٰة بعده والحدیث معروف ولا احفظ لفظه والوقت لا یسع لتفتیشه۔

(ترجمہ) یہ جواب ٹھیک ہے مگر یہ خیال اگر کافر تو مخاطب ہی نہیں ہے نماز وغیرہ فروعات سے ... نہیں دیکھتا کہ قول علیہ السلام جب اپنے رسول کو حکم دیا ایک قوم کفار تک ... ہدایت کرو جب وہ مسلمان ہو جاویں تو پھر نماز کی تلقین کرنا۔ حدیث معروف ہے۔ اسوقت مجھے لفظ یاد نہیں ہیں اور وقت تنگ ہے ورنہ کتاب سے نقل کر دیتا۔

احمد اللہ عفی عنہ

**جواب** ۔ مولانا کے اس کلام کو میں تو کیا کوئی بھی اہل علم نہ سمجھ سکیگا کہ متنازع ہے اسکو کیا تعلق ہے مطلب انکا تو یہ ہے کہ مرزائی نیچری وغیرہ چونکہ کافر ہیں انکی اپنی نماز فرض ہی نہیں کیونکہ کافروں کو نماز کا حکم نہیں۔ اس صورت میں اگر ہم یہ بات ثابت کر دیں کہ انپر نماز فرض ہے تو غالباً مولانا کو انکی اقتدا میں کلام نہ ہوگا۔ پس مولانا بغور ملاحظہ فرمائیں۔

یہ مسئلہ علم اصول میں عام طور پر معرکة الآراء ہے کہ کفار مکلف بالفروع ہیں یا نہیں یعنی انپر نماز روزہ فرض ہے یا نہیں۔ جمہور اصولی حتی کہ محققین حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں کہ کفار مکلف بالفروع ہیں صاحب مسلم الثبوت لکھتے ہیں الشافعیة مکلفون بالفروع عند الشافعیة خلافا للحنفیة یہ کہکر پھر حنفیوں میں سے بہت سے علماء کو شافعیوں کا ہم رائے بتلایا ہے۔ اخیر میں اس رائے کو ترجیح دیکر کہتا ہے۔

وللقطع بان الآیات لم تکن من الایعاد و لقد قال تعالى المتقین الی الکفار وایضا الآ لمن لم یکن من المصلین والاخرة کفرتم فاوحی علی الناس حج البیت الی غیر ذلک ... الی ذلک بعیدا۔ (مسلم الثبوت ...)

یعنی کفار کو مکلف بالفروع کہنے والوں کی دلیلیں یہ آیتیں ہیں جنمیں ذکر ہے کہ قیامت کے روز کفار کہینگے کہ ہمیں اسلئے عذاب ہوا ہے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور زکوٰة نہ دیتے تھے اور وہ آیت بھی انکی دلیل ہے جسمیں عام طور پر ذکر ہے کہ اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو یہ دلائل دیکر صاحب مسلم با وجود حنفی ہونے کے فیصلہ دیتے ہیں کہ ان آیات کی تاویل کرنا بعید از انصاف ہے۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ کفار کو مکلف بالفروع نہ کہنا کوئی اجماعی اصول نہیں بلکہ بعض غیر محققین حنفیہ کا خیال ہے۔

اب مولانا صاحب نے جو حدیث پیش کی ہے وہ بھی قابل غور ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بحکم الاهم فالاهم کفار کو پہلے توحید سکھانی چاہئے کیونکہ یہ اصل الاصول اور قبولیت اعمال فرعیہ کے لئے شرط ہے۔ جب وہ توحید کو مان جائیں تو ان کو باقی احکام

اور زیادہ مدد ملیگی۔

جس طرح علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح اعلائے کلمۃ الحق اور تبلیغ اسلام بھی ہر اوس شخص کے لئے جس کا سرمایہ نجات توحید رسالت و عود و اجابت سے ہے ضروری ہے۔ حضور سرور کائنات صلعم کی بعثت کی غایت یہی تھی کہ دنیا کو شرک کی آلائشوں سے پاک کرکے روحانیت و وحدانیت میں سمویا جائے اور اس طور پر انسان کو حقیقی اور اصلی معنوں میں افضل الکائنات بنایا جائے۔ سب سے مبارک اور مقدس ترکہ جو مسلمانوں کے لئے حضور اقدس نے چھوڑا ہے وہ اسی مقصد کی اشاعت ہے لیکن افسوس ہے کہ تیرہ صدیوں کے مرور اور ہم لوگوں کی شامت اعمال کے متفقہ اثرات نے اس مقصد کو ہماری آنکھوں کے سامنے سے اوجھل کر دیا اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ہم اغیار و اجانب کو صلائے اسلام دینے سے پہلو تہی کرکے حضور ختمی مآب کے اس فخر کو کم کر رہے ہیں جو آپ کو داور محشر کے سامنے اپنی امت کی کثرت پر ہوگا بلکہ اون پاکیزہ اصولوں سے دست بردار ہو کر جو قرون اولی کے مسلمانوں کی خصوصیات میں داخل تھے اپنے آپ کو ننگ اسلام ثابت کر رہے ہیں۔

ہمارے علمائے کرام کی شان میں جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک ایک بلحاظ علو مدارج و بلندی مراتب بنی اسرائیل کے پیغمبروں جیسا ہے اور جو درحقیقت احیاء و اعلائے دین کے کفیل تھے اپنے ہی جھگڑوں سے اتنی فرصت نہیں کہ سیر و تفریح کی تالیف تو در کنار اسلام ہی کے شیرازہ کو جو بکھرا چلا جا رہا ہے ایک جگہ باندھیں۔ جو اکا دکا کوششیں تبلیغ اسلام کے متعلق علما کی طرف سے عمل میں آتی بھی ہیں وہ ایسی ادھوری اور اس درجہ غیر منضبط اور بے قاعدہ ہیں کہ ان سے کسی مستقل اور دیرپا نتیجہ کی امید نہیں اور علما بھی بیچارے معذور ہیں۔ جب حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی تو علما کی قدر ہوتی تھی۔ وہ معاش کی طرف سے فارغ البال تھے۔ رات کے وقت نماز کی نیت باندھتے وقت انہیں اس کی فکر نہ ہوتی تھی کہ صبح کو ان کے بال بچے کیا کھائیں گے۔ اس لئے وہ دلجمعی سے دین کی خدمت گزاری میں مصروف رہتے تھے اور اون کی کوششیں بار آور ہوتی تھیں اب یہ حال ہے کہ اکثر دین کی خدمت کرنیوالے محض متوکل علی اللہ نظر آتے ہیں۔ توکل اچھی چیز ہے بشرطیکہ اس میں نظری اور عملی دونوں شانیں جلوہ گر ہوں لیکن افسوس کہ اس لفظ کے ایک طرز تعبیر نے علما کو پریشان حال کر دیا اور اسلام کے چہرہ کی رونق مٹا کر دنیائے اسلام کو افلاس و جہالت کا مرکز بنا دیا۔

ہم خود بھی اسی لئے نہیں کہ نادر شاہ کی طرح کھیلیں بیکار ہو نے پا پیسہ لٹانے میں۔ ایڈیٹر

خیر جو ہوا سو ہوا۔ سانپ نکل گیا اور لکیر رہ گئی۔ لکیر پیٹنے سے فائدہ اور گذشتہ شان و شوکت کی مرثیہ خوانی سے حاصل؟ سوال یہ ہے کہ جس مقصد عظمیٰ کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے اوس کے احیاء و تکمیل کی کیا سبیل ہونی چاہئے کیونکہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم سوتے سے جاگ اٹھیں اور اس عام چل چل میں حصہ لیں۔ جو اس وقت دنیا کے اطراف و جوانب میں پڑی ہوئی ہے اور جس نے دوسری قوموں کو دیکھتے دیکھتے حضیض تنزل سے نکال کر بام رفعت پر پہونچا دیا ہے۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب جو تبلیغی اعتبار سے اسلام کے حریف و رقیب ہیں اطراف و اکناف عالم میں نہایت استحکام و استقلال سے اپنا قدم جماتے چلے جا رہے ہیں اور جو مذاہب کہ تبلیغی تھے اون میں سے بھی بعض نے فطرت انسانی کے اوس زبردست اقتضا سے متاثر ہو کر جو ہر انسان کو اپنے خیالات کے ایک وسیع دائرہ کا مرکز بننے پر آمادہ کرتا ہے آریہ سماج کی طرح خلاف روش قدیم غیر مذاہب کے معتقدین کو کامیابی کے ساتھ اپنی طرف بلانا شروع کر دیا ہے اور ساتھ ہی جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی تبلیغی بے اعتنائی نے دوسرے مذاہب کے سمند اشاعت کو عنان گسستہ بنا دیا ہے تو بجز کف افسوس ملنے کے اور کچھ بن نہیں پڑتا۔ مسلمانوں کے لئے کیا یہ شرم کا مقام نہیں ہے کہ اون کے اسلاف نے توحید کی جو آگ کن کن جتنوں سے ہندوستان کے اطراف و اکناف میں جلائی تھی وہ اصلاح کے ایندھن کے نہ میسر آنے سے راکھ کا ڈھیر ہوتی جائے یہاں تک کہ کئی سو انگیٹھیاں جن میں ایمان کی دبی دبائی کچھ چنگاریاں ابھی تک باقی تھیں وہ اس زمانہ میں آریہ سماج کی عنایت سے بالکل ہی بجھ جائیں۔ مسلمانوں کے لئے کیا یہ امر باعث تاسف و عبرت نہیں ہے کہ ہندوستان کے قریہ قریہ میں مسیحی مشنوں کی شبانہ روز کوشش سے وہ سر بفلک عمارت تیار ہو رہی ہے جسے کسی زمانہ میں تین چار میں تک پہونچ کر خدا کے اکلوتے بیٹے کے منبر بننے کا حوصلہ ہے۔

جو بات مناسب ہے کہ وہ حاصل نہیں کرتے
جو اپنی گرہ میں ہے اوس کو بھی کھو رہے ہیں

بے علم بھی ہم لوگ ہیں غفلت بھی ہے طاری
افسوس کہ اندھے بھی ہیں اور سو بھی رہے ہیں

کہا یہ جاتا ہے کہ مسیحی دنیا میں مادہ پرستی بہت پھیل گئی ہے اور اہل مغرب روحانیت سے مطلقاً معرا ہوتے چلے جا رہے ہیں یہ خیال گو ایک بڑی حد تک صحیح ہو لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ باوجود اس سودائے حب جاہ و انہماک در مزخرفات دنیاوی کے جو یورپ اور امریکہ ہی کا حصہ ہے مسیحی مشنیں اون کے

ahmadimuslim.de

دین عیسوی کی تبلیغ میں سرگرم نظر آتی ہیں کروڑوں روپیہ ان مشنوں کے اخراجات کے لئے عیسائیوں کی جیبوں سے کھنچا چلا آتا ہے حکومت کی طرف سے ان کو ہر طرح کی مدد ملتی ہے۔ خود پادریوں کے جوش قومی اور حرارت دینی کی یہ کیفیت ہے کہ اپنے مقصد کی انجام دہی میں نہ دن کو دن سمجھتے ہیں نہ رات کو رات۔ وہ اپنے تبلیغی سفر کی راہ میں پہاڑوں کی چوٹیوں کو میدان کی سطح جانتے ہیں۔ اور لوؤں کی لپٹ کو باد بہار کا جھونکا۔ افریقہ کے آتشبار صحراؤں کے گوشے گوشے میں ان کے صلیبی مستقر موجود ہیں اور ایشیا کا چپہ چپہ ان کی تبلیغی کوششوں کی جولانگاہ بنا ہوا ہے۔ عرب کی سرزمین جہاں سے اول اول توحید کا صاف اور پاکیزہ چشمہ ابلا تھا۔ جو صرف اسلام اور اسلامیوں کے لئے مخصوص سمجھی جاتی تھی۔ جس میں کبھی صرف مسجدیں ہی مسجدیں نظر آتی تھیں اب مسیحیت کے ایک ایسے دائرہ سے متمیز ہو گئی ہیں جب سے کہ اس کو روز بروز مرکز کے قریب لانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ عیسائی مشنوں کی پیہم اور مسلسل مساعی نے عرب کے جنوبی و مشرقی ساحل کو بحیرہ سے لیکر عدن تک بلکہ حدیدہ بلکہ اس سے بھی پرے یمن کے دوسرے مقامات تک مسیح کے خون سے رنگ دیا ہے اور اگر مسلمان بیدار نہ ہوئے تو کوئی دن جاتا ہے کہ (خاکم بدہان) ان مقامات میں بھی جہاں توحید کا علم بلند تھا [illegible] ہندوستان میں جہاں آج سے سو سال پہلے بمشکل چند ہزار عیسائی ہونگے آج انہیں مشنوں کی کوشش سے کئی لاکھ عیسائی نظر آتے ہیں اور یہ کوششیں دریا کی روانی کی طرح ان تھک اور کشش ثقل کے اثر کی طرح اٹل ہیں۔ مسلمان ان کوششوں پر نظر ڈالتے ہوئے یہ کہکر جی خوش کر لیا کرتے ہیں کہ مسیحی مشنوں کو ہندوستان کی صرف پنچ قوموں ہی کے عیسائی بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ڈھیڑوں، چماروں بھنگیوں کے سے ارذل والفاء ہی نے مسیح کے گلہ کی بھیڑوں کی تعداد بڑھائی ہے اور یہ کہکر بھی جی ہی جی میں خوش ہو لیتے ہیں کہ مسیحیت کا اسلام کے مقابلہ میں روحانیت و اخلاق کے لحاظ سے مراتب کم ہونا اس سے ظاہر ہے کہ باوجود اس قدر جد و جہد کے اور اس قدر صرف کثیر کے اتنی مدت دراز میں اتنے کم لوگ دائرہ مسیحیت میں داخل ہوئے حالانکہ اسلام باوجود ان تمام مساعی اور سامان تحریص و ترغیب کے نہ ہونے کے خود بخود پھیلتا چلا جاتا ہے یہ خوشی ظاہر کرتے وقت مسلمان شاید خرگوش اور کچھوے کی حکایت کی طرف سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں اور خرگوش سے تو کچھوے کی مسابقت خیر شرط بھی لگائی تھی مسلمانوں کو عیسائی مشنوں کی مسابقت کا خیال تک نہیں۔ تا شید [illegible]

پر لمبی تانے سوتے رہنا اور اشاعت اسلام کے لئے محض اسلام کے اندرونی محاسن کو کافی سمجھکر خود ہاتھ پاؤں نہ ہلانا مدعز۔ اسلام کے اس روشن اصول کی نفی کرنا ہو کہ لیس للانسان الا ما سعٰی بلکہ حضور سرور کائنات کے عمر بھر کے کارنامول پر پردہ ڈالنا ہے۔ مسلمانوں کی خوشی اس وقت حق بجانب ہو جب وہ بھی پادریوں کی طرح شمار و اعداد سے ثابت کر سکیں کہ اتنے عرصہ میں ان کی کوششوں سے اتنے غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے خواہ وہ غیر مسلم بھنگی اور چمار ہی کیوں نہ ہوں۔

آنریبل مسٹر گوکھلے نے پچھلے دنوں اپنی ایک تقریر میں یہ ظاہر کیا تھا کہ ہندوستان کی چوبیس کروڑ ہندو آبادی کا چوتھا حصہ اوس رذیل طبقہ کو ظاہر کرتا ہے جس پر ہندو تہذیب کسی طرح اپنی روشنی ڈالنا نہیں چاہتی۔ غرض عاملت میں نہیں لے سکتی۔ یہ الفاظ دیگر تقریباً چھ کروڑ پنچ قوم کے شودر ایسے ہیں جنہیں برہمن، چھتری اور ویش اپنی ذات برادری میں مذہباً شامل نہیں کر سکتے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد مسٹر گوکھلے نے مسلمانوں کو صلائے عام دی تھی کہ ان ارذل و ادانی کو جنہیں مسیحی مشنیں اپنا گرویدہ بنانے میں مصروف ہیں اسلام کے دامن میں پناہ دیجائے اور انہیں ملک کے لئے مفید بنانے کی کوشش کی جائے۔

ہمارے خیال میں وہ وقت آگیا ہے کہ مسٹر گوکھلے کے مشورہ پر کاربند ہوکر [illegible] ہم اپنا وقت روپیہ اور محنت صرف کی جائے خود اپنے ہی گھر کی اصلاح کا بیڑا اٹھا کر ابنائے وطن ہی کو اسلامی برادری میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے اور اس مبارک کام کو خدا کا نام لے کر بلا تاخیر مزید شروع کر دیا جائے۔

اس کام کے مبارک اور مقدس ہونے میں کسی شخص کو جو خدا کو ایک جانتا ہو اور محمد کا کلمہ پڑھتا ہو کلام نہ ہوگا لیکن اس کے آسان ہونے میں ہر شخص کو کلام ہوگا۔ ہم جو تجویز اسوقت قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ بزرگان ملت کی خاص توجہ کی محتاج ہے ہماری رائے ناقص میں وہ وقت آگیا ہے کہ ملت بیضا کی اشاعت کا کام ایک صدر جماعت کے سپرد کیا جائے جسکا انتخاب اس غرض کے لئے مشاہیر و اکابر قوم میں سے عمل میں آئے اور جس کا صدر مقام ہندوستان کا کوئی ایسا شہر قرار دیا جائے جو موقعہ کے لحاظ سے اس کام کا مرکز ہو۔ اس صدر جماعت کا نام انجمن اعلائے کلمۃ اللہ یا کوئی اسی طرح کا اور موزوں نام ہو جسے بزرگان قوم تجویز کریں [illegible] ہو کہ لائق و معقول اور [illegible]

ahmadimuslim.de

اطراف واکناف ملک میں اسلام کی تلقین کے لئے بھیجے اور چونکہ یہ زمانہ مسابقت اور مقابلہ کا ہے اصول شریف کے اوامر و نواہی کو مد نظر رکھنے کے بعد اس قسم کی تمام جائز کوششوں کو دین اسلام کے پھیلانے کے متعلق عمل میں لائے جو مسیحی مشنیں آج کل عمل میں لا رہی ہیں اس کام کے لئے بہت بڑے سرمایہ کی ضرورت ہوگی جس کے لئے حسب معمول چندہ کرنا ہوگا۔ اور امید ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو دامے درمے اس کام میں حصہ نہ لے بشرطیکہ اسے یقین ہو کہ جن لوگوں نے یہ کام شروع کیا ہے وہ بھروسے کے لائق ہیں اور بیل منڈھے چڑھنے والی ہے لیکن اگر دو ہزار روپیہ ماہوار کی مستقل آمدنی کا انتظام ہو جائے تو اس کام کو ایک چھوٹے سے پیمانہ پر شروع کیا جا سکتا ہے۔ نتائج جس وقت حسب دلخواہ نکلنے لگیں گے تو اس سے سوگنا چندہ ہو جانا ممکن ہے۔ ممالک محروسہ سرکار نظام کی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے جس میں کوئی بارہ لاکھ مسلمان ہیں باقی ہندو ہیں۔ ہندوؤں میں سے بھی دس بارہ لاکھ ہی اونچی ذاتوں کے لوگ ہیں باقی وہی ادانی و آقامی ہیں جنکا ذکر مسٹر گوکھلے نے اپنی تقریر میں کیا تھا۔ عیسائی مشنیں ان لوگوں کو مسیحیت کے دائرہ میں لانے کے لئے جا بجا قائم ہیں اور ان کی کوششیں روز بروز بار آور ہو رہی ہیں خصوصاً جس زمانہ میں قحط کی بلا ملک پر نازل ہوتی ہے سینکڑوں یتیم لاوارث بچے مشنوں کی بادشاہت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انجمن اپنی تبلیغی کوششوں کا آغاز دکن ہی سے کر سکتی ہے۔ اور اسلام کی اس تہذیب کی روشنی کو جو ہندو اور عیسائی تہذیب کے مقابلہ میں بمراتب نظر افروز اور بمدارج دل آرا ہے ملک میں پھیلا کر مساوات حقوق اور اخوت کے ان برکات کی لوگوں کو صلائے عام دی سکتی ہے جنکا دوسروں کو صرف ادعا ہی ادعا ہے لیکن جن سے ہم نے اغیار کو مستفید کر کے دکھایا ہے اور دکھا سکتے ہیں۔ اس اصول کو مد نظر رکھکر کہ ہر کام پہلے چھوٹے پیمانہ سے کرنا چاہئے۔ ہماری مجوزہ انجمن پہلے محروسہ سرکار عالی کے صرف ایک ضلع کو اپنی کوششوں کے لئے منتخب کرے گی۔ انجمن کا نمائندہ خود ایک مددگار کے کے ساتھ جا کر وہاں اپنا مستقر اور اس کی مختلف تحصیلات و دیہات میں اپنے مشن کی شاخیں قائم کریگا۔ اس کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ وہاں کے مسلمانوں کی حالت درست کرے۔ انہیں روزہ نماز کا پابند بنائے انہیں حلال و حرام کی تمیز سکھائے کیونکہ افسوس ہے کہ خود مسلمانوں کی حالت بھی جہالت اور اوہام پرستی کی وجہ سے بت پرستی کے قریب قریب پہنچی ہوئی ہے اس کے بعد وہ دوسری ملت کے لوگوں کو وحدانیت اور رسالت کا سبق پڑھا کر نجات کا راستہ دکھانے کی کوشش کریگا

مسجد میں وعظ کریگا۔ شوارع عام پر توحید کی منادی کریگا۔ مکتب میں جسکا قیام وہاں پہونچنے کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ ہر قوم و ملت کے بچوں کو بلا کر بلا فیس تعلیم دیگا۔ پھر وہ ضلع کے اطراف واکناف میں دورہ کریگا۔ اور دہ بدہ قریہ بقریہ اسلام کی مشعل ہاتھ میں لئے چکر لگائیگا۔ ضلع کے مضافات میں جہاں جہاں مشن کی شاخیں ہونگی انکی کارروائی کی نگرانی کریگا اور انکی کارگذاری کی ہفتہ وار رپورٹ طلب کریگا اور ہر مہینہ کل ضلع کی صدر رپورٹ انجمن کے پاس بھیجیگا۔ اور جب ایک سال کے بعد انجمن کو معلوم ہو جائیگا کہ اس کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں جو ناممکن ہے کہ بار آور نہ ہوں تو دو تین اور اضلاع کو اس کام کے لئے منتخب کریگی یہاں تک کہ کچھ زمانے کے بعد کل کے کل حدود اس کے لئے تنگ ہو جائیں گے اور وہ برٹش انڈیا میں قدم رکھیگی اور پھر وہاں سے بلوچستان و تمام ہندوستان کو پے سپر کرتی ہوئی دوسرے ممالک کا رخ کریگی بلحاظ ضرورت انجمن ملک کے اطراف واکناف میں اپنے وفود بھی بھیج سکے گی تاکہ اگر ملک کے کسی خاص حصہ میں اسلامی برادری کے قائم شدہ حقوق کے غصب کرنے کی کوئی کوشش کسی دوسرے مذہب کے شیدائیوں کی طرف سے عمل میں آئے تو فوراً اس کا سد باب کرے۔

لیکچرار اور واعظ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے انجمن کو ایسے مطلوب ہونگے جو ضروریات زمانہ سے باخبر ہوں یعنی علوم دینیہ میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ مغربی علوم سے بھی بقدر وافی بہرہ اندوز ہوا ہو تاکہ ان پر تنگ خیال ہونے کا اعتراض عاید نہ ہو سکے اور وہ ان ہتھیاروں سے مسلح ہوں جو بیسویں صدی کے ہر اس عالم کے زیب بدن ہونے چاہئیں جو سائنس کے پیدا کئے ہوئے سفسطہ اور تشکک کا قلع قمع کرنیکا آرزومند ہے لیکن علما افسوس کہ اول تو ہم میں موجود ہی نہیں اور جو موجود ہیں بھی تو ان کے نام انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اور ہم ان کی خدمات سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتے اسلئے بالفعل انجمن کو پرانی روشنی ہی کے جوشیلے اور اسلامی غیرت والے و مہارت رکھنے والے منادوں پر کہ ان کی ایک معقول تعداد دیوبند۔ آرہ کے مدارس اور دارالعلوم ندوہ سے بہم پہنچ سکتی ہے۔ قناعت کرنی پڑیگی لیکن انجمن اس قسم کے علما کے بہم پہونچانے کی فکر سے غافل نہ ہوگی جن کی آجکل ضرورت ہے اسکے لئے انجمن تدبیر کریگی کہ رفتہ رفتہ جب اس کے پاس خاطر خواہ سرمایہ ہو جائے تو ایک دینی دارالعلوم قائم کریگی جس میں ان مسلمان گریجویٹوں کو جن کی سیکنڈ لنگویج عربی ہو چار سال تک فقہ و حدیث اور کل علوم قرآنی کی تعلیم دینے کے ساتھ دوسرے مذاہب کے اصول و نکات سے باخبر کیا جائے تاکہ ان میں سے ہر ایک اپنے وقت کا غزالی و رازی

ahmadimuslim.de

بلکہ ان حملوں کو جو اسلام پر کئے جاتے ہیں بخوبی رد کرنے پر قادر ہونگے۔ اور اسلام کا جھنڈا ان دلوں پر آسانی گاڑ سکے جن تک ایسے علماء کے موجود نہ ہونے کے باعث توحید و رسالت کے رموز کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ یہ ممکن ہے کہ انجمن خود یہ مدرسہ قائم نہ کرے بلکہ آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڑھ سے خط و کتابت کرنے کے بعد وہ انتظام کرے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کالج میں دینیات کی تعلیم ہو جائے اور چار سال تک عربی دان گریجویٹ اس میں انجمن کی طرف سے وظائف پاکر علوم دینیہ کی تکمیل کیا کریں اور چار سال کے بعد جب وہ ڈاکٹر آف ڈیوینٹی بن کر نکلیں تو انجمن فوراً ان کی معقول تنخواہیں مقرر کرکے اپنی کسی ضلع کا دینی پیشوا یا مناد بنا کر بھیجدے۔ ہماری رائے ناقص میں یہ تجویز زیادہ آسان اور عملی پہلو لئے ہوئے ہے اور ہمیں امید ہے کہ نواب وقار الملک جیسا باخدا اور جوشیلا بزرگ جس کی رگ رگ میں اسلامی محبت بھری ہوئی ہے اس تجویز کا نہایت خوشی سے خیر مقدم کریگا۔

تھوڑے عرصہ سے دکن ریویو میں ایک اسی قسم کی تجویز جسے ہم نے مفصل عرض کیا ہے مولوی تسلیم حیدر صاحب جن کے سر الاخیل المنتقل ۲ کا سہرا ہے مجملاً پیش کی تھی۔ ایسے ہی ادارہ کا فاضل ہمعصر وکیل امرتسر نے ۲۶ فروری کی اشاعت میں نفس مقاصد کا اتفاق ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے "سوال یہ ہے کہ اگر کوئی انجمن ایسی قائم بھی ہو جائے تو کام کرنیوالے کہاں سے آئیں گے۔ ہندوستان میں اسوقت دو گروہ موجود ہیں تعلیم قدیم کے تربیت یافتہ اور تعلیم جدید کے علم بردار۔ پہلی جماعت سے علاوہ حسب عادت ہیں مگر ان کو و لکنہ اسلام کی بحث سے فرصت نہیں رہی۔ رہی دوسری جماعت بلاشبہ اس سے بڑی بڑی امیدیں کیجاتی تھیں۔ مگر نصف صدی کے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ یہ پہلے گروہ سے بھی گئی گذری ہے۔ پس جب علمائے ملت صدہا اور تاحتی مباحث کی ورق گردانی کر رہے ہیں اور تعلیم یافتہ گروہ کو شکم پرستی کے مشاغل سے فرصت نہیں تو عقائد اسلامیہ کی حفاظت کون کرے اور علم کلام کی ترویج کی کس سے امید ہو۔"

انجمن کے علاج کے متعلق دکن ریویو اور وکیل کو توارد ہوا ہے۔ وکیل کا خیال ہے کہ علوم عربیہ و اسلامیہ کی تعلیم اور باقاعدہ تعلیم سے ایسے علماء پیدا کئے جائیں جو بقدر ضرورت انگریزی بھی جانتے ہوں ... ہم نے وضاحت سے درج کیا ہے۔ ہمارے محترم معاصر کے الفاظ "بقدر ضرورت" البتہ خطرناک انگیز ہیں۔ بیسویں صدی کے مسلمان عالم کو نہ صرف انگریزی بلکہ اگر ممکن ہو تو جرمن اور فرنچ میں بھی دستگاہ کامل حاصل ہونی چاہیئے۔

بہرحال ہم کو اس خیال سے کہ کام کرنیوالے موجود نہیں مایوس ہونا اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ رہنا بلحاظ مسلمان ہونے کے جنکا اصل لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہے کسی طرح زیبا نہیں۔ ہمیں کام کرنیوالے پیدا کرنے چاہئیں انجمن کے انعقاد کے بعد سرمایہ بہم پہونچانے اور پرانی روش کے علماء کی مدد سے اعلائے کلمۃ اللہ کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ کاش مجوزہ انجمن کا سکرٹری جیسی علمی و عملی شانیں بحسن وجہ جلوہ گر ہونی لازم ہیں علامہ شبلی کا ہمزبان اور جوشیلا بزرگ ہو لیکن اگر اس کام کے لئے علامہ ممدوح ہمیں میسر نہ آسکیں تو پھر کسی ایسے باعمل اور روشن خیال عالم کا تقرر اس خدمت پر ہونا چاہیئے جس کے دل میں جوش اسلام کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو اور جو اس کام کا صلہ اہل دنیا سے نہ چاہتا ہو۔ بلکہ اسے اپنا فرض سمجھ کر انجام دے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں حیدرآباد دکن میں چند ایسے بزرگ ملگئے ہیں جنہیں ہماری اس تجویز سے پورا اتفاق ہے اور جو دل و جان سے اس مبارک کام میں مدد دینے کے لئے تیار ہیں منجملہ ان احباب کے ایک بزرگ نواب بشیر الدین احمد خاں صاحب وظیفہ خوار سرکار نظام ہیں جو ایک سچے جوشیلے اور روشن خیال مسلمان ہیں انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جہاں تک ان سے بن پڑیگا اس مقدس مقصد کی تکمیل میں ساعی ہونگے چونکہ اس اہم بالشان مقصد کی تکمیل کا دار و مدار زیادہ تر سرمایہ ہی پر ہے اس لئے ہم نے قصد کر لیا ہے کہ چندہ خود ہی وصول کرنا شروع کر دیں اور جبتک کہ انجمن کا باقاعدہ انعقاد نہ ہوئے اس دینی سرمایہ کے امین ہو کر اسے بنک آف بنگال میں جمع کراتے رہیں اور انجمن کے ترکیب پذیر ہونے پر کل رقم مجتمعہ خازن انجمن کے حوالہ کر دیں۔ ممکن ہے کہ اس انجمن کا سرمایہ معہودہ جو ابھی قوت سے فعل میں بھی نہیں آئی پچاس روپیہ ماہانہ کی تعداد تک ابھی سے پہنچ گیا ہے جو اس کے حق میں ایک مبارک فال ہے۔

**اہلحدیث**:- اس کام کے لئے کسی مستقبل زمانے کا انتظار کرنا ٹھیک نہیں جبکہ حال میں کام کا موقع ملتا ہے۔ دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام اسی غرض سے قائم ہو چکی ہے۔ گو وہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے لیکن اگر بہی خواہان اسلام اسکی طرف توجہ کرینگے تو کار آمد بن سکتی ہے۔ ہمارے خیال میں کارکنان انجمن کو بھی ذرا فراخ حوصلگی سے کام بلکہ انجمن کو وسعت دینا چاہیئے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ مقامی خصوصیت کو اٹھا کر کل ملک سے حامیان اسلام کو ارکان انتظامیہ میں شریک کر کے کام چلانا چاہیئے۔ اور کل مسلمانان ہند کو انجمن ہدایت الاسلام سے دلچسپی لینا چاہیئے بس یہی انجمن ایک مرکز ہو باقی شاخیں۔

امید ہے کہ ارکان انجمن ہمکو بہت جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرماوینگے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

## غریب فنڈ

مندرجہ ذیل چندہ غریب فنڈ کی امداد میں وصول ہوا:-

| | |
|---|---|
| مولوی محمد حسین صاحب کوئلہ فروش دہلی | عـــہ/ |
| کتوے فنڈ .. .. .. .. | ۱۱/ |
| بقایا سابقہ .. .. .. .. | [illegible] |
| میزان .. .. .. | [illegible] |
| ایک اخبار بنام امام الدین خان | جاری کیا گیا |
| باقی .. .. .. | [illegible] |

## حساب دوستاں درِ دل

متعدجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہوئی ہے۔ اطلاعاً گزارش ہے کہ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چندہ روانہ فرمانا چاہتے ہوں تو وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔

الملتمس خاکسار مینیجر

| | |
|---|---|
| ۳ | امرتسر |
| ۵۱ | شام کوٹ |
| ۵۹ | انبوہا |
| ۶۶ | لکھنؤ |
| ۷۰ | رحیم آباد |
| ۷۱ | ناگپور |
| ۸۲ | چک سکندر |
| ۸۶ | ناگپور |
| ۱۰۵ | لکھوکے |
| ۱۰۷ | مدراس |
| ۱۲۳ | قادیان |
| ۱۵۳ | کیتھل |
| ۱۹۰ | میچکلاں |
| ۲۷۲ | بلاسپور |
| ۳۱۵ | لاٹھیور |
| ۳۲۰ | گوجرکھ |
| ۳۵۲ | امروہہ |
| ۳۱۵ | چھیرہ |
| ۵۲۰ | سیالکوٹ |
| ۵۲۳ | سوگڑا (راجشی) |
| ۵۲۵ | سیہوڑہ |
| ۵۳۶ | سہارنپور |
| ۵۵۲ | پٹیالہ |
| ۵۶۰ | جالندھر |
| ۵۷۱ | آرہ |
| ۷۸۰ | وزیاد |
| ۷۸۲ | قلعہ میاں سنگھ |
| ۷۹۳ | گہاٹ |
| ۷۹۳ | جالندھر |
| ۷۹۹ | نیابت بھاگ |
| ۸۰۴ | دہلی |
| ۸۰۵ | دواری |
| ۸۰۶ | ایوت محل |
| ۸۲۶ | مرادآباد |
| ۹۳۶ | بہشا |
| ۹۵۲ | لکھنؤ |
| ۹۵۹ | کلیانت پور |
| ۹۶۰ | مروت پور |
| ۹۶۲ | وانمباڑی |
| ۹۷۹ | بیارکپور |
| ۹۸۱ | پنڈوری چرخ |
| ۹۸۹ | کوٹ پور |
| ۹۹۱ | جیپور |
| ۹۹۵ | گیا |
| ۱۰۹۷ | ساکاسکوڑی |
| ۱۱۲۰ | گوگیرہ |
| ۱۱۲۸ | بشیر باری |
| ۱۱۲۹ | انکلیسر |
| ۱۱۳۲ | ہلدی باڑی |
| ۱۱۳۵ | علیگڑھ |
| ۱۱۳۹ | بردوان |
| ۱۱۴۱ | ٹالورا |
| ۱۱۴۲ | نور چک |
| ۱۱۴۳ | سیالکوٹ |
| ۱۱۴۴ | جگہ |
| ۱۱۴۵ | بگھوہائی |
| ۱۱۴۶ | قلعہ میاں سنگھ |
| ۱۱۴۷ | جلیبور |
| ۱۱۴۸ | ڈیٹی |
| ۱۱۵۱ | سرگودھا |
| ۱۱۵۳ | پیکوالہ |
| ۱۱۵۴ | گلش پور |
| ۱۱۵۵ | پیرالیوالہ |
| ۱۱۵۶ | پچوال |
| ۱۱۵۷ | چرگ پور |
| ۱۱۵۸ | ہانگی پور |
| ۱۱۵۹ | برج |
| ۱۱۶۳ | چانڈہ |
| ۱۱۶۴ | بہاگھپور |
| ۱۱۶۵ | پھلور |
| ۱۱۶۶ | الغیبہ (برہما) |
| ۱۱۶۷ | آروی |
| ۱۱۶۸ | پٹیالہ |
| ۱۱۷۰ | کیمبل پور |
| ۱۱۷۱ | سنبلپور |
| ۱۲۲۳ | دیناگر |
| ۱۲۴۳ | گیلانی |
| ۱۲۹۱ | بیلگاؤں |

# فتاوی

**اطلاع**

مسائل کی غلطی پر ہر ایک صاحب مطلع کر سکتے ہیں - عام اجازت ہے (ابو الوفا)

**س نمبر ۱۲۷** - زید کی زوجہ نے اپنی عین حیات بحالت تندرستی اور ہوش و حواس کے بجا ہونے پر خاوند کو اپنی خوشی سے گواہوں کے روبرو اپنا مہر بخش دیا بعد وفات زوجۂ زید اس کے ورثاء زید سے مہر کے حصہ کا دعوے و تقاضا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(عبد الحق از ضلع ... )

**ج نمبر ۱۲۷** - زوجہ مذکور نے اگر خوشی سے مہر بخش دیا ہے تو ورثاء کا دعوے صحیح نہیں ہے - قرآن مجید میں ہے فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا -

**س نمبر ۱۲۸** - ہندہ متوفیہ کا کل مال منقولہ اس کے والد کے پاس رہ گیا اس کے والد نے ایک سال تک اس کے مال کو ورثاء ہندہ میں تقسیم نہ کر کے اپنے پاس رکھ لیا - باوجودیکہ ورثاء تقسیم کا دعوے و تقاضا کرتے رہے - آیا یہ امر اس کے والد کا حکم شریعت سے جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۱۲۸** - بلا وجہ اگر اس نے روکا ہے تو گناہ گار ہے - حدیث شریف میں آیا ہے - مطل الغنی ظلم

**س نمبر ۱۲۹** - ہندہ متوفیہ کا مال منقولہ سب کچھ بعد وفات ہندہ اس کے والد کے پاس رہ گیا تھا - بعد جب ہندہ متوفیہ کے ورثاء خاوند وغیرہ نے تقسیم مال ہندہ کا تقاضا کیا تو اس کے والد نے حیلہ شروع کئے یہاں تک کہ ایک سال گزر چکا - بعدہ اظہار کیا کہ کل مال اسکا چوری گیا پولیس کی تحقیقات میں چوری ثابت نہیں ہوئی بلکہ یہ خود والد ہندہ متوفیہ کی جعلسازی اور جھوٹی رپورٹ ثابت ہوئی - غرض یہ بات حاکم کے روبرو بھی جھوٹی ٹھیری تو پھر ہندہ متوفیہ کے ورثاء بغیر اس کے خاوند وغیرہ اپنا اپنا حصہ والد ہندہ سے لینے کے مستحق ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۱۲۹** - اگر اسکا دعوے غلط ہے تو ورثاء ہندہ دعوے کر سکتے ہیں

**س نمبر ۱۳۰** - ہندہ متوفیہ کے والدین و خاوند و دو لڑکیاں موجود ہیں ان میں ترکہ ہندہ کس طرح تقسیم ہونا چاہئے؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۱۳۰** - متوفیہ کا ترکہ مندرجہ ذیل صورت سے تقسیم ہوگا -

مسئلہ ۱۲ — ہندہ

| لڑکی | لڑکی | خاوند | ماں | باپ |
|---|---|---|---|---|
| (۲½ (۵) ۲½) | | ۳ | ۲ | ۲ |

یعنی بارہ حصوں میں سے دو دو والدین میت کو ملینگے اور تین یعنی چوتہائی خاوند کو اور پانچ حصے دو بیٹیوں کو - والعلم عند اللہ

**سوال نمبر ۱۳۱** - بندوق جو وقت شکار پر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر چلائی جائے خواہ اس میں گولی ہو یا چھرہ اور شکار ہاتھ تک آنے سے پہلے اسی صدمہ سے مر جائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا ناجائز - اور اگر زندہ ملے تو ذبح کیا جائے یا وہی پہلی تکبیر کافی ہوگی؟

(محمد افضل خاں مینیجر انجمن قرض حسنہ ٹونک)

**جواب نمبر ۱۳۱** - شکار بندوق کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے - خاکسار کے نزدیک راجح معلوم ہوتا ہے کہ شکار بندوق جائز ہے اگر مرے نہیں تو ذبح کر لیا جائے اور تکبیر کافی ہے -

**سوال نمبر ۱۳۲** - ہرنی پر بندوق چلائی یا میل گائے وغیرہ پر اور اسکو ذبح کیا جب پیٹ چاک کیا تو سالم بچہ نکلا جس میں بالکل جان نہیں بسبب مر جانے اپنی ماں کے تو وہ مردار ہے یا حلال حالانکہ ماں کو حلال کیا ہے - اور اگر زندہ بچہ نکلے تو اسکی ماں کا ذبیحہ کافی ہوگا یا اسکو علیحدہ ذبح کیا جائے؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۱۳۲** - حدیث شریف میں ہے کہ ماں کا ذبح بچہ کا بھی ذبح کافی ہے پس بچہ حلال ہے -

**سوال نمبر ۱۳۳** - ہم نے ایک انجمن قرض حسنہ قائم کی ہے اس میں بلا کسی سود وغیرہ کے لوگوں کو انکا مال گروی رکھکر یا ضمانت معتبران پر قرض دیا جاتا ہے - لوگ کہتے ہیں کہ سودی لینے سے تو ایک طرح کا مال کا نقصان سمجھکر لوگ اجتناب کرینگے اور جب تم ایسا بلا روک کے کارخانہ جاری کرتے ہو تو گویا قرضدار بناتے ہو اور قرضدار کے جنازہ کی نماز آں حضرت نے نہیں پڑھی؟ (ایضاً)

**جواب نمبر ۱۳۳** - حدیث شریف میں ہے جو کوئی کسی مسلمان کو قرض حسنہ دیوے جبتک اسکو وہ قرض واپس نہ دے اسکو صدقہ کا ثواب ملتا رہتا ہے ... جو لوگ اعتراض کرتے ہیں - انکی غلط فہمی ہے - قرضدار بنانا اور ہے اور ضرورت کے وقت قرضہ دینا اور ہے قرضدار بنانا تو یہ ہے کہ کسی شخص کو ناجائز ترغیب دیکر اسکا مال و اسباب عیاشی وغیرہ ناجائز کاموں میں لٹا دیں یہانتک کہ جب اس کے پاس کچھ نہ رہے تو اسکو

# انتخاب الاخبار

**انجمن** حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں اخراجات سنا ہے کہ تخمیناً پچیس ہزار روپیہ نقد چندہ ہوا اور تیس ہزار کے وعدے۔ زیور اور متفرقات کو ملحوظ رکھکر بہت بڑی کامیابی ہے۔

**اس** ہفتہ امرتسر لاہور کے درمیان سپیشل ٹرین میں رات کے وقت ایک شخص زنانہ لباس پہنکر زنانہ کمرے میں گھس گیا اور چھری دکھا کر زنانہ مسافروں کو دھمکا کر زیور اوتروالیا۔ آخر کار پکڑا گیا۔

**گورنمنٹ** مشرقی بنگال و آسام نے کان کنی و ریشم بافی کی تعلیم کے لئے ۱۵۰ پونڈ سالانہ کا وظیفہ دو سال کے لئے اس طالب علم کو دینا منظور کیا ہے جو ہندوستان سے باہر کسی ملک میں ان فنون کی تعلیم حاصل کرے۔

**دولت** برطانیہ کی خواہش تھی کہ دولت عثمانیہ کی طرف سے جو سفیر لندن میں مقرر کیا جائے وہ عیسائی مذہب کا ہو۔ تاکہ وہ اور اس کی بیوی ہر قسم کے سرکاری جلسوں [illegible] ان کی بیوی روسی ہے اور عیسائی مذہب پر قائم ہے۔ اس طرح دونوں سلطنتوں کی خواہش پوری ہو گئی۔

**آسٹریلیا** کے ایک دولتمند نے دو ہزار پونڈ کی رقم حجاز ریلوے کے چندہ میں دی ہے۔

**باشندگان** بمبئی نے پیسہ فنڈ میں ایک ایک پیسہ چندہ دیکر اس قدر روپیہ جمع کر لیا ہے کہ اب اس سے شیشہ سازی کا ایک کارخانہ جاری کرنا چاہتے ہیں۔

**جناب** مولوی غلام قادر صاحب بھیروی مقیم لاہور کا ۱۷۔ اپریل کو انتقال ہو گیا مرحوم بڑے پایہ کے اہل علم تھے۔ آپ نے اپنی مسجد پر ایک بورڈ لگا رکھا تھا۔ کہ وہابی نیچری وغیرہ اس مسجد میں نہ آئیں ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

ناظرین سے دعائے خیر کی امید ہے۔

**مشرقی** افریقہ کے علاقہ یوگنڈا میں سونے کی بیماری سے آجکل ۱۰۰۰ آدمی مبتلائے مرض ہیں۔ اون کا علاج ہو رہا ہے مگر اون کو نیند سے ہوش نہیں آتا۔ گورنر یوگنڈا نے ان مریضوں کی امداد کیلئے ایک چندہ کا فنڈ قائم کیا ہے۔

**بھوپال** میں ریاست کی جانب سے پارچہ بافی اور پنبہ ریسی کا ایک کارخانہ قائم ہونے والا ہے۔ کپاس اوٹنے اور روئی دبانے کا کارخانہ پہلے سے جاری ہے۔

**پشاور** کی خبر ہے کہ ۲۴ مارچ کو موضع سارکھ میں جو کہ تھانہ شاباداوڈ کے پاس واقع ہے ایک ہندو کے گھر میں لٹیروں نے چھاپہ مارا۔ مقتول ایک مہاجن تھا۔ اس بیچارے کے دو لڑکے بھی قتل کئے گئے اور تمام بہیات جلادی گئیں۔ تھانہ میں رپورٹ ہونے پر تحقیقات ہو رہی ہے۔

**بلوچستان** میں وہاں کی میونسپلٹی نے بھی ۲۰ ہزار کا نقصان اٹھایا۔ یہ بھی باشندوں سے وصول کرینگے۔ ۹۳ بلوچیوں پر فرد جرم لگائی گئی۔

**لکھنؤ** کی قحط کمیٹی نے امداد غربا کیلئے شہر میں ارزان غلہ کی اور چار دوکانیں کھولیں۔

**ایسٹ** انڈین ریلوے نے بھی ادنے ملازموں کو گرانئے غلہ کا الاونس دینا منظور کیا ہے۔

**گورنر** بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ جو ہندوستانی کارخانہ ہندوستانی سامان [illegible] آیا جس سے دو ہزار آدمی غرق ہوئے۔

**چندر نگر** کلکتہ کے قریب فرانسیسی علاقہ ہے وہاں کے مسٹر ایم اردیول نے چندر نگر میں سوراجیہ کے جلسوں کے منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس ممانعت سے ناراض ہو کر دیسیوں نے اون پر بم کا گولا پھینکا۔ ایم اردیول بال بال بچ گئے۔

**مراکو** کے لٹیروں کو برٹش گورنمنٹ نے مطلع کر دیا ہے کہ اگر تم کسی برٹش رعایا کو قید کر لیا کرو گے تو آئندہ سے اس کی رہائی کے لئے زر فدیہ نہیں دیا جایا کرے گا۔

**فرانس** کے دارالخلافہ شہر پیرس میں ایم۔ ڈی لاگرینج نے ایک غبارہ بنایا اس نے ۱/۲ ۹ منٹ میں ۷۵ ۹۲ میٹر تک اوپر اور پھر اپنی مرضی سے فضا ہوا میں غبارہ کو چلایا۔ آج تک اس سے بہتر غبارہ نہیں بنا۔

**کلکتہ** کی ٹکسال میں آجکل ۹ لاکھ پیسے روزانہ سکوک ہوتے ہیں یہ پیسے قحط زدہ اضلاع کے قحط زدوں کو مزدوری تقسیم کرنے کے کام آئیں گے۔

**سگنلروں** کی تنخواہ میں ۱۲ اجمالی سو اضافہ کر دیا جائیگا۔

ahmadimuslim.de

# حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائینگے بشرطیکہ وہ کم از کم چھ روپیہ کی پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:-

[illegible] اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر [illegible] کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

**نوٹ**:- [illegible] ادویات بذریعہ منی آرڈر [illegible] بہ پیکٹ پارسل واپس کردیا جاوے گا۔ اور [illegible] جب تک وصول ہو [illegible] پاکٹ کیس [illegible] دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جواب [illegible] تو انعام حسب رسدی [illegible] کی کثرت راے پر [illegible] کے ساتھ ہی اپنی اپنی راے سے مطلع کریں۔ [illegible] انعام کو مستحق نہیں ہوگا۔

[illegible] صدکان [illegible] کوئی شخص

# اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق

# یعنی پاکٹ کیس ادویات جیبی

[illegible] اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض [illegible] ہزارہا مریض شفا پاچکے ہیں جب ڈاکٹر یا حکیم پاس نہ ہو [illegible] آپ کو فائدہ [illegible] کی ضرورت [illegible] حکیم [illegible] مختلف [illegible] پاکٹ کیس بڑی حفاظت [illegible]

[illegible] جہاں حکیم ڈاکٹر [illegible] [illegible] انسان [illegible] حکیم حاذق [illegible] ادویات [illegible]

**امراض** کی [illegible] اسہال [illegible] بخار [illegible] طاعون [illegible] درد [illegible] جذام [illegible] (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت [illegible])

[illegible]

# ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جاویگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو [illegible] ثابت کرے۔ اگر [illegible] میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں +

# سابقہ انعامات حل معمہ جات

[illegible] اصحاب کو دیئے گئے:-
[illegible] پچاس روپیہ بنام سردار [illegible] صاحب [illegible] ضلع منٹگمری [illegible] لاہور +

# انعام بیلوپ سالگرہ شفاخانہ

[illegible] روپیہ بنام [illegible] صاحب [illegible] +

**کا پتہ**:- [illegible] جوہر ایل ایم ایس برجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

مزار پر ناک رگڑنے والوں کو مایوسی ہوئی تو ننگ آ کر پیچھا چھوڑا۔ ہاں البتہ اتنا تو ضرور کرتے ہیں کہ اتفاقاً ایک دو موقع کبھی آتے جاتے ہوئے دوچار ہو گئے تو وہاں لوبانی نیچری بک دیا اور کچھ نہیں۔ اس موقع پہ یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ چند اشخاص ایسے بھی تھے کہ دکھانے کے لئے موحد بن گئے تھے یا کہ اُن کو خدا و رسول کی رضامندی پر اپنے عزیزوں اور علاقہ داروں کی رضا جوئی مقدم اور لابد معلوم ہوئی وہ پھر اپنے وہی باپ دادا کے طریقہ پر آ گئے مگر ایسے منافقوں کی تعداد صرف انگلیوں پر شمار ہونے کے لائق ہے۔

خدائے برتر کی عجیب شان ہے کہ جہاں پر توحید و سنت کا کوئی نام تک نہیں جانتا تھا۔ وہیں پر ایک جماعت موحدین متبعین سنت رسول امین کی قائم ہو جائے۔ اور با وصف کسی ... [illegible]

[illegible]

وعمر قریشی کی آنکھ نام یہ ہیں محمد سکندر خان۔ عبد النعیم خان اور منشی حمزہ خان گو یہ تینوں صاحب طالب علم اور نوعمر ہیں لیکن حوصلہ جلیل رکھتے ہیں منشی حمزہ خان صاحب کو تو مذہبی معلومات اسقدر حاصل ہیں کہ کوئی بدعتی مولوی تاب نہیں لاتا کہ گفتگو کرے۔ عین وقت پر گریز کر جاتے ہیں انہیں تینوں اشخاص کی کوشش اور خاص سعی اللہ محنت کا یہ ثمرہ ہے کہ اس مشرکوں اور بدعتیوں کے ہیڈ کوارٹر میں توحید و سنت کے جھنڈے گڑ گئے۔ آفریں باد بریں ہمت مردانہ شاں۔ خداوند عالم ان لوگوں کی ہمت و حمیت دینی میں ترقی بخشے اور سب کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین۔ ذرا نہ نگار از برام

## پیسہ اخبار کا عجیب جواب

اڈیٹر پیسہ اخبار سے کسی دیندار مسلمان نے پوچھا کہ کوا حلال ہے یا حرام۔ اس کے جواب میں اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے:

"دنیا کدھر جا رہی ہے اور مسلمان بیچارے کس ذہن میں لگے ہوئے ہیں" (۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء)

اڈیٹر صاحب کا جواب ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ کیا مطلب رکھتا ہے۔ جہاں تک ہم نے غور کیا یہ سمجھا کہ حلال حرام کا مسئلہ پوچھنا پڑنا لگی ہے۔ اللہ اکبر یہ زمانہ بھی مسلمانوں پر آنے والا تھا کہ مسلمانوں کے لیڈر اور اسلام کی کشتی کے ناخدا اور مسلمانوں کے بہی خواہ کسی مسلمان کے حلال۔ حرام کا مسئلہ پوچھنے پر خفا ہوں کہ تم کیا بیہودہ کام کر رہے ہو۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ حرام۔ حلال کی تمیز ہی اٹھا دو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے بہتر تھا کہ اڈیٹر صاحب یہ کہتے کہ علماء دین سے پوچھئے۔ ... سوال کو عبث بتلاتے خطرہ ہے کہ کل کوئی مسلمان یہ پوچھے کہ خنزیر حلال ہے یا حرام تو اڈیٹر صاحب اسپر بھی خفا ہو کر فرما دینگے کہ یورپ میں تو یہ تمیز نہیں مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ حلال حرام کے سوالات نہیں چھوڑتے۔ ہمارے خیال میں اڈیٹر صاحب کا یہ جواب انکی حیثیت اور شان سے بہت گرا ہوا ہے۔

## رپورٹ وعظ اہلحدیث کانفرنس

[illegible]

گرد و نواح میں اس مہینہ میں دورہ ہوا۔ مسلمانوں نے از خود جو خدمت کی وہ خرچ ڈاک وغیرہ ... باقی ۳ روپے میرے پاس ہیں۔ (حافظ محمد)

## دو گھر کی مسلمانی اسمیں بھی آنا کانی

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ حضرات! علماء کرام حنفیہ دام مجدہم سے مرا حم کریمانہ سے نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ سوال مندرجہ تحریر کو جواب کشفی بخش کی امید کی جاتی ہے۔ اور علماء فریقین کے جناب میں التماس یہ ہے کہ سوال کے علاوہ جو مضامین ہیں انکو غائیت توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرما دیں اگر لائق عمل ہو تو قبول فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

**سوال** – تقلید شخصی کسکو کہتے ہیں اور حنفی کی کیا تعریف ہے۔ اگر حنفی کی تعریف یہ ہے کہ جمیع احکام شرعیہ میں اصولاً و فروعاً جناب امام اعظم حضرت سیدنا و مولانا ابو حنیفہ کے تحقیق و اجتہاد کا پابند ہو تو ایسی تقلید مفقود اور ایسی حنفیت عنقا صفت ہے جنکو امام صاحب کے خود شاگردوں نے (جنکے دلوں میں امام ہمام کی علمی عظمت و اجتہادی منزلت ہم لوگوں کے اعتبار سے بدرجہا زیادہ ہوگی) سیکڑوں مسائل فروعیہ و اصولیہ میں دلیل مخالف قوی تر پا کر امام صاحب کی مخالفت کی ہے اور انکی

ahmadimuslim.de

بعد بھی علمائے محققین مسائل کتاب سیہ کے خلاف میں حدیث صحیح یا قیاس جلی پاکر اپنے تحقیق پر عمل کرتے اور فتوے دیتے رہے ہیں۔ اس کے نظائر کتب فقہ میں بکثرت موجود ہیں جن میں متقدمین کے فتوے حدیث شریف کے موافق ہیں لیکن متاخرین احناف نے بلحاظ زمانہ ان کے خلاف فتوے قائم کئے۔ مولا جی کی اجرت حدیث شریف کے مطابق متقدمین کے نزدیک حرام ہے اور متاخرین نے بمصلحت زمانہ اس کو جائز قرار دیا ہے [illegible] جناب امام صاحب کے شاگردان امام محمد و امام ابو یوسف [illegible] علمائے متقدمین و متاخرین رحمہم اللہ [illegible] مسائل میں [illegible] کے مخالف [illegible] ہیں اگر [illegible] تو حنفیت کی تعریف مذکورہ [illegible] اصلاً حنفی نہیں ہیں تو بہت سے علماء کرام [illegible] متاخرین کی [illegible] کو جو حنفی کہے [illegible] لازم آویگی اور اگر حنفی کا یہ معنے ہے کہ جناب امام عالی مقام علیہ الرحمۃ والغفران کو بزرگ و پیشوا مانکر اپنی تحقیق کو استعمال میں لاوے جو مسائل مستنبط آپ کے اس کے فہم میں قرآن وحدیث کے موافق ہوں ان میں آپ کی پیروی کرے اور اس کے دیانت میں جو مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہو اس میں اپنی تحقیق پر عمل کرے تو حنفی کی یہ تعریف اہلحدیث خصوصاً متبعین مولانا اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ پر بخوبی صادق آتی ہے کیونکہ بجز چند مسائل مثل آمین بالجہر و رفع الیدین وغیرہ کے مسائل [illegible] میں جناب امام اعظم کے پیرو ہیں اور جناب امام اعظم علیہ الرحمۃ کو [illegible] وامامنا الاعظم کے لفظ سے یاد کرتے ہیں شیخ الکل جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب کی معیار الحق ملاحظہ فرمائیے اور جناب مولانا صدیق حسن خاں صاحب کے تحریروں میں بھی ایسا ہی پائیگا۔

آپ کا تمام انصاف یہ ہے کہ سماع موتی جس سے قرآن پاک و مذہب حنفی انکار کرتا ہے حدیث کے اشارہ سے جائز سمجھنے والا اور راگ و باجا جسکو حنفی مذہب حرام کہتا ہے حلال جاننے والا اور تعزیہ [illegible] وغیرہ شرک و بدعات میں مبتلا ہوکر توحید و اتباع سنت میں (جسکی کہ حنفی مذہب میں بہت زیادہ ہے) رخنہ ڈالنیوالا۔ الغرض مذاق تصوف کے حیلہ اور بمصلحت زمانہ [illegible] محرمات و ممنوعات اور حضرت امام علیہ الرحمۃ کی سخت مخالفت کرنیوالا سچا حنفی اور آپ کا مخلص دوست قرار دیا جائے اور اہلحدیث چند سنتوں میں اختلاف کرنیوالے حالانکہ وہ سنتیں حنفی مذہب میں [illegible] مسلم ہیں۔ [illegible] نیست کہ وہ سنتیں منسوخ ہیں حضرت امام علیہ الرحمۃ کے مخالف [illegible] جائیں اور مساجد سے جن میں یہود و نصاریٰ اپنے مذہب کے موافق نماز پڑھنے کے مجاز ہیں دھکے دیکر نکالدیے جائیں افسوس [illegible] گورنمنٹ سے مدد لینے کی حاجت ہو

اور ہزاروں روپیہ طرفین کے تلف و ضائع کئے جائیں جناب رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام اور امام اعظم رحمت اللہ علیہ [illegible] اصل سمجھا جائے کیا یہی اسلام [illegible] ہے۔

تقلید شخصی کے چھوڑنے والے صوفی اور اہلحدیث دونوں بزرگ ہیں صوفیوں نے کیفیات اور وجد کے بڑھانے اور جب عشق میں جوش و خروش پیدا کرنے کے لئے [illegible] راگ و باجا کو جو حنفی مذہب میں [illegible] سمجھا گیا اور [illegible] شعر ہے

دریں سودا [illegible] مستان جانی + [illegible]

کو مدد [illegible] بنایا اور اہلحدیث نے حسب علم اور اتباع سنت کے شوق و ذوق میں آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ چند سنتوں کو جو مذہب حنفی میں مرجوح و منسوخ ہیں صحیح و قوی سمجھ کر اپنا دستور العمل قرار دیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بعض مسائل حنفیہ کے [illegible] تقلید شخصی چھوڑنے میں صوفی و اہلحدیث دونوں صاحب شریک و متحد الغرض (طلب رضائے الٰہی) ہیں اگر فرق بھی ہے تو صرف [illegible] بزرگان اہلحدیث اسکو عمل بالاجہر فرماتے ہیں اور حضرات اہل تصوف عمل [illegible] حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری علیہ الرحمۃ نے خوان پر نعمت میں (دیکھو صفحہ [illegible] مطبوعہ مطبع احمدی پٹنہ) اور حضرت فخر الدین زرادی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ علیہ الرحمۃ والغفران نے اصول السماع میں (دیکھو [illegible] مطبوعہ مسلم پریس [illegible]) [illegible] میں کیا خوب تقریر فرمائی ہے اور ترک تقلید شخصی کو جمہور صوفیہ کرام اہل اللہ کا مذہب قرار دیا ہے حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی میزان کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مقلدوں کامل نہیں ہو سکتا اور تصوف کے اس مسئلہ پر جو اعتراضات وارد ہیں ان کے تشفی بخش جواب دئے ہیں دیکھو عبارت منقولہ میزان کبریٰ بارشاد تصنیف حکیم ابو یحییٰ محمد خاں صاحب شاہجہانپوری [illegible]

باقی رہے مسائل جزئیہ ان کے اختلافات کو رد کرنا تو تقاضائے فطرت کا مقابلہ کرنا ہے جیسا افراد انسانی صورت سیرت ۔ رنگ ۔ روپ ۔ اوضاع ۔ اطوار ۔ [illegible] وغیرہ امور جزئیہ میں مختلف ہیں تو مسائل جزئیہ میں ان کے تحقیقات ضرور مختلف ہونگی ان میں بجمیع الوجوہ اتحاد و اتفاق عادۃً محال ہے [illegible] دریا نا پیدا کنار میں غوطے [illegible] کرنا ممکن العمل [illegible] کرنا جنون و دیوانگی متصور ہے ۔ اور اختلافات جزئیہ کو جو شکل [illegible] میں پیدا [illegible] کہ ایک دوسرے کی تفضیل و تفسیق و تکفیر کرتی اور ایک فریق دوسرے فریق کو یہود و نصاریٰ بنتا بلکہ اس سے بھی بڑھا دینا [illegible]

گالی گلوچ ہے۔ شراب خوار، تاڑی باز لوگ حالت نشہ میں ماں کی دہکی کرتے ہیں اور حضرات علماء تعصب و ناعاقبت اندیشی کے جوش و خروش میں آکر کافر و منافق وغیرہ الفاظ سے اپنے حریف کو یاد فرماتے ہیں۔ یاد رکھو اور خوب سمجھو کہ اختلافات جزئیہ افراد انسان میں ایسے لازم ممتنع الانفکاک ہیں جن سے حضرات صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کے سراپا عامل تھے محفوظ نہیں رہ سکے حضرت عبداللہ ابن مسعود (جنکی روایت سے حنفیہ نسخ رفع الیدین کے مسئلہ میں بہت زور لگاتے ہیں) جمہور صحابہ کے خلاف رکوع میں تطبیق کرتے یعنی بجائے گھٹنے پر ہاتھ رکھنے کے دونوں کف دست ملاکر دونوں رانوں کے بیچ میں رکھتے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی اور رویت الٰہی اور زندوں کے رونے سے مُردوں کے عذاب میں حضرت بی بی عائشہ رض کا سخت اختلاف ہے حضرت عمر رض تیمم کو ... اور حضرت عثمان رض قران کو جائز نہیں رکھتے تھے اور جمہور صحابہ کے نزدیک نہ اسو جائز ... بلکہ حدیث مرفوع بھی ان میں وارد ہے ... اسی طرح بہتیرے مسائل میں صحابہ کرام کے اختلاف ہے اور وہی اختلاف علمائے مجتہدین کے اختلافات کے ماخذ ہیں لیکن ایسے اختلافات جزئیہ میں اگر ان میں نبرد آزمائی ہوتی تو اسلام عرب کے ریگستان میں پھنسکر رہ جاتا اور اس کی روشنی فارس، مصر، روم وغیرہ اطراف الناف عالم میں نہیں پھیلتی۔ ہم لوگ دوبارہ تنزل کے خندق میں گرے ہوئے ہیں اور خفیف اختلاف کیوجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں طرفین سے تفسیق، تضلیل، تکفیر وغیرہ کی گولیاں و توپیں چل رہی ہیں لیکن نشانہ سخت خطا کرتی ہیں۔ خود گولہ انداز و نشانہ باز اپنے فیروں سے مجروح بلکہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے لایرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک (بخاری) یعنی اگر کوئی شخص کسی شخص کو فاسق یا کافر بناتا ہے اور وہ ایسا نہیں ہے تو وہ فسق و کفر کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ ... اس جنگ آوران فریقین خود تو ہلاک ہی ہو رہے ہیں اس سے زیادہ حسرت و تاسف کا مقام تو یہ ہے کہ حضرات صوفیہ کرام و محدثین عظام کے شان میں سخت سے سخت بے ...

ادبیاں ہو رہی ہیں علماء مجتہدین، محدثین، متصوفین رحمہم اللہ علیہم نے اپنے اپنے فن میں نہایت جانفشانی کے ساتھ کوششیں کرکے ہم لوگوں کے لئے اسلام کا رستہ جہالت و شرک و بدعت کے خس و خاشاک سے پاک صاف کر دیا۔ ہمکو انکے احسانات کا ممنون و مشکور ہوکر انکے حق میں دعا خیر کرنا چاہئے۔ نہ کہ اپنے فہم کے مخالف مسائل و مقالات خلافی اجتہادی سے اپنے خیال کے موافق لازم تھا کہ ان کو اتباعین مذہب قرار دینا اور ان کے شان میں کلمات بیہودہ و ناشائستہ استعمال کرنا جس فریق سے ہو نہایت بیہودہ ہے۔ علمائے متقدمین میں حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور متاخرین میں حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید علیہما الرحمہ کی کوششیں توحید و سنت کی حمایت میں نہایت ہی قدر کے لائق ہیں اسی طرح حضرات صوفیہ کرام میں حضرت فرید الدین گنج شکر و حضرت نظام الدین اولیاء وغیرہ کا ... احسان و اخلاص ... باطن کے تعلیم ... میں معارج عالیہ ... بزرگوں ... کسی بزرگ کی ... اپنے کو عمل ... سب و شتم کے عملی فریقین ... اور اس مادہ میں کوئی فریق ... کے قابل نہیں ہے لیکن حضرات ... اس عداوت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں ... اختیارات کے صرف کرنے میں ... نہ کرتے۔ سلطنت انکے ہاتھ میں ہے نہیں ... جلا وطن، شہر بدر کے احکام نافذ کریں سکونت کے جواب ... گورنمنٹ کے جانب سے شہروں اور دیہاتوں میں موجود ہیں مالک کے نام ... ٹیکس جو کیداری میں ... اس وجہ سے انہیں مداخلت و مزاحمت ... گنجائش نہیں ہے۔
باقی رہگئے اوقاف مساجد خدا جہاں ان حضرات کی تعداد زیادہ ہوتی ہے دوسروں کو دھکے دیکر نکالتے ہیں اور اسکو جہاد اکبر تصور کرتے ہیں۔ اور یہ شعر پڑھتے ہیں

من آن رستم گرد روئین تنم ✦ کہ دہ بار بازو دست خود ...

... ایسا ہو کہ نمازیوں کو ...

اطلاع
آئندہ ہفتہ اہلحدیث سٹاف کو کئی روز ضروری کاموں میں مصروفیت ہے۔ اخبار کی طیاری میں خطرہ تھا اس لئے ایک ہفتہ پیشتر ہی ارسال ہے ناظرین مطلع رہیں۔
مینیجر

... اہل قناعت ... ہے یعنی دین اسلام ... کی حمایت توحید و سنت ... منکرین قرآن ... کی ہدایت شرک ... اور اہل بدعت کی ... عام مناظرات ... ہر مہینے میں ... مسائل جو ... میں حل ... اہل الذکر ... توحید ...
... ماہ ربیع الاول کے اختتام ... حمایت سے ... امید رکھیں
مشتہر
محمد احسن مالک ... ذکر لکھنؤ

اور خانہ خدا کو ویران کرے بفضلہ تعالیٰ حضرات اہلحدیث وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ کے مورد و مصداق ہونے سے محفوظ ہیں کبھی ایسا نہوا کہ اہلحدیث نے اپنے محلہ کی مسجد سے باوجود جم غفیر و تعداد کثیر کے کسی حنفی کو کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہو بڑے شرم کی بات ہے کہ حکام انگریز تو حنفی اور اہل حدیث دونوں کو سنی المذہب متحد سمجھتے ہیں اور بلوگ بعض خفیف باتوں میں طول دیکر ایک دوسرے کی تضلیل و تکفیر کرتے ہیں۔ مسجد شاہ گنج و بکسواں محلات شہر پٹنہ میں حنفی کے گواہوں سے ... اہل حدیث کو کافر ثابت کرنے میں خوب زور لگایا لیکن حکام نے انکی پوچ و لچر دلیلوں کو کچھ بھی نہیں سنا مفصل سے صدر تک ... جیسا کہ نفس الامر میں ہیں انکو مسلمان سنی المذہب قرار دیا اور حنفی اہلحدیث ہی کو محض اسود رحیہ تصور کرکے اہلحدیث کو ڈگری دیدی۔

ہیں صد افسوس! مسلمان تعصب اور نشہ میں سرشار اور یدبست ہو کر مساجد سے نکالنے کو دیکھئے مرتکب کو خداوند عالم نے بہت بڑا ظالم فرمایا ہے) اپنی جوانمردی سمجھیں اور حکام انگریز مظلوم نمازیوں کی دستگیری کرکے انکو مساجد میں داخل کریں۔

-

فریقین کی خدمت فیضدرجت میں دست بستہ التماس ہے کہ آئندہ ہر دو مزاحمت سے محتاط رہیں اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کے تعمیل میں سرگرم رہیں۔ حضرات علما کی خدمت میں اس ناچیز تحریر کو پیش کرنا آفتاب کو آئینہ یا چراغ دکھانا ہے۔

گل آورد سعدی سوے بوستان * بشوخی چو فلفل بہندوستان

بعض منظر خیر اندیشی بلاد و ملک اسلام اس تحریر کی جرأت ہوئی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

راقم نظلیہ غلام رسول حنفی از تکیہ شاہ ارزان۔ پٹنہ

(اڈیٹر) آپ تو سچ کہتے ہیں مگر جن لوگوں کا گذارہ ہی نزاع کرنے اور جھگڑا بڑھانے میں چلتا ہو وہ کیا کریں۔

---

کہا ہیں نہیں دیکھیں وہ تو اہی دعوے بے بنیاد سے بھری ہیں اور جا بجا یہی لکھا ہے کہ میں مرسل ہوں مامور ہوں اللہ کی وحی مجھ پر آتی ہے اور میری وحی دخل شیطانی سے منزہ ہے اور اس دعوے کے ماننے والے بھی عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے بہتیرے ہیں خداوند کریم مرزا اور اس کے مقلدین کو راہ راست پر لائے آمین ثم آمین

آؤ ہم آپ کو واضح کرکے سمجھائیں کہ مرزا اس دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا سو جمیع اہل اسلام پر یہ امر مخفی نہیں کہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور خود آنحضرت نے بھی فرمایا ہے لا نبی بعدی اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے پیچھے کئی جھوٹے ہونگے جو نبی ہونیکا دعویٰ کرینگے اور یہ بھی آنحضرت سے مروی ہے کہ میرے پیچھے اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ضرور ہوتا لیکن میرے پیچھے کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور زیادہ تر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ نبی میں مومن ہونا ضروری ہے کافر کبھی نبی نہیں ہوتا اور مرزا صاحب جب سرے سے مومن ہی نہیں تو پھر آپکو عہدہ نبوت ملنا کیا معنے رکھتا ہے پہلے اپنا ایمان ثابت کرے ازاں بعد نبوت کا دعویدار بنے کیا خدا تعالیٰ نے ایسے شخص کو جسمیں ایمان ہی نہ ہو نبوت کا عہدہ ذی شان بخشتا ہے حاشا وکلا اور مرزا کا کفر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے چنانچہ فتوے تکفیر ہندوستان اور پنجاب کے علماء سے مرتب ہو کر چھپ چکا ہے اور یہ کہنا کہ علما کرام نے ضد اور عناد سے یہ فتوے دیا ہے صحیح نہیں کیونکہ جب تک مرزا نے عقائد باطلہ شائع نہ کئے تھے اسوقت تک علماء عظام انکے مؤید اور مداح اور محب تھے چنانچہ ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو براہین احمدیہ پر اس امر کا شاہد ہے اور کسی نے علمائیں سے کفر کا فتویٰ نہ لگایا تھا۔ اگر اب علماء نے فتوے لگایا ہے تو محض اسواسطے کہ مسلمان مرزا کے شر سے بچ جائیں اور انکی تقلید میں اپنا ایمان ضائع نہ کریں۔

دیگر امر یہ کہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ صحیح کرنے کیواسطے بہتیری پیشگوئیاں کیں لیکن بفضل اللہ تعالیٰ ورحمتہ ایک بھی پوری نہ ہوئی اگر میرے اس دعوے کی تصدیق چاہتے ہو تو الہامات مرزا مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب دیکھو۔

راقم عبد الحنان از تلونڈی میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ

---

## چودھویں صدی کا مسیح یعنی مرزا قادیانی

کی سوانحعمری دلچسپ۔ قیمت ۵/ معہ محصولڈاک

## مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت

آپ اس عنوان کو دیکھ کر ہی متعجب ہونگے کہ مرزا اور نبوت کیسی بے جوڑ بات ہے اور ایسے شخص کو نبوت سے کیا نسبت۔ آپ حیران کیوں ہوتے ہیں کیا آپ نے مرزا کی

نے چاہئے اگر حدیث شریف کے الفاظ کو غور سے دیکھیں تو یہ مدعا بلا تاویل خود انہی سے ثابت ہوتا ہے الفاظ حدیث بروایت ترمذی یہ ہیں بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اہل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم صدقۃ اموالھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم یعنی معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا تو اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس پہونچیگا تو پہلے انکو توحید و نبوت کیطرف بلائیو اگر وہ مان لینگے تو انکو معلوم کرائیو کہ رات دن میں ان پر پانچ نمازیں فرض ہیں اس کے بعد یہ معلوم کرائیو کہ انپر مال کی زکوٰۃ فرض ہے۔

اس حدیث سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ توحید اور نبوت کی تصدیق کرا کر فروعات کا حکم دیا جائے۔ یہ نہیں کہ فروعات کفار پر واجب ہی نہیں۔ واجب تو ہیں مگر تعلیم موخر ہے۔ اگر اس حدیث کی طرز بیان سے [illegible] ثابت [illegible] تو پھر [illegible] ہوگا کہ ایک نومسلم کے حق میں [illegible] کی فرضیت [illegible] کا فاصلہ ہے حالانکہ نہیں۔

علاوہ اس کے ابھی مولانا کی [illegible] تمام اور باقی ہے کہ یہ اصول اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو ان کفار کے حق میں جو منکرین نبوت محمدیہ ہیں یعنی ملتزم الکفر قرآن مجید کے منکر توحید سے انکاری۔ نہ یہ کہ وہ بزبان خود تو ان سب باتوں کو مانتے ہوں مگر بوجہ کسی بد اعتقادی کے علماء نے انپر کفر کا فتویٰ دیدیا ہو۔ ایسے کافروں کے حق میں تو کوئی کا یہ قول نہیں۔

میرے خیال میں اگر مرزائی [illegible] بھی یہ مضمون پائینگے کہ مولانا صاحب نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہم پر نماز فرض نہیں تو وہ مولانا ممدوح کے بہت شکر گذار ہونگے۔ اور بطور تحفہ مولانا صاحب کو لکھ بھیجینگے کہ

تم سلامت رہو ہزار برس　ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

## جناب مولوی گل محمد صاحب ساکن موضع ہڈانوالہ ضلع فیروزپور تحریر فرماتے ہیں

امامت اور اقتدا [illegible] سوائے فرقہ اہل سنت والجماعت کے یعنی مرزائی و چکڑالوی و بدعتی [illegible] فتنہ اور حالت اضطراری میں جائز ہے اور امام بخاری کا باب امامۃ المفتون والمبتدع واثر عثمان رضی اللہ عنہ وقول زہری لا نری ان [illegible] المخنث الا من ضرورۃ لا بد منہا بھی اسکا موید ہے۔

منہاج السنہ صفحہ ۲۰ و ۶۲ میں ہے ولہذا کان ابوحنیفۃ والشافعی وغیرہما یقبلون شہادۃ اہل الاھواء ویصلون الصلوٰۃ خلفھم۔ ومما یدل علیٰ ذلک ان الصحابۃ لم یکفروا الخوارج وانہم یصلون خلفھم۔ اور فتح الباری میں ہے قال المہلب فیہ جواز الصلوٰۃ　لیکن حالت اختیاری اور بلا خوف فتنہ کے اقتدا ایسے لوگوں کی نہ چاہئے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے [illegible] کتاب اللہ الیٰ آخرہ اور حدیث شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کی امامت موقوف کردی جس نے بیت اللہ کیطرف تھوک دیا۔ [illegible] یہ ہے کہ ایسے عقائد باطلہ اہل زیغ سے پرہیز اولیٰ ہے۔

خاکسار بھی آپ کی رائے سے متفق ہے مگر حالت اضطراری کی [illegible] آپنے نہیں جو تیں کہو دیتا ہوں غالباً آپکی مراد بھی یہی ہوگی کہ جہاں پر [illegible] جماعت کرا ہو۔

## جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری لکھتے ہیں

ہر مسلمان کی اگرچہ گنہگار ہو اقتدا جائز ہے لحدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ واجبۃ علیٰ کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر رواہ ابو داؤد۔

**اطلاع**

آئندہ پرچہ میں ہمارے آنریبل جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب [illegible] کا زبردست مضمون نکلیگا۔ ناظرین ابھی سے اس کے لئے چشم براہ ہیں۔ ناظرین کی بے تابی رفع کرنے کو ہمیں جناب کے مضمون کا خلاصہ ابھی لکھ دینا ہے

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ میزیبد لب لعل شکر خارا

# ایک سوال اور اسکا جواب

بحضرت فیضدرجت جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب مدظلہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بذریعہ اخبارات پنجاب معلوم ہوا کہ جناب نے ازراہ ہمدردی اسلام جلسہ اہل اسلام میں برائے تبلیغ الاسلام اپنی زندگی مبارک کو وقف فرمایا ہے لہذا اسلام نیازمند کو مفصلہ ذیل سوالات کا جواب مرحمت فرما کر امید ہے کہ جناب نیازمند از حد مشکور ہوگا۔

(۱) کیا یہ اخبار کی خبر سچی ہے؟

ahmadimuslim.de

(۲) اگر یہ خبر سچ ہے تو کیا آپ انجمن ہدایت الاسلام کی سرپرستی یا ماتحتی میں تبلیغ اسلام کے فرائض ادا فرمائینگے یا حسب معمول وعادت آزادانہ طور پر زندگی وقف ہے؟

(۳) جو مقدس زندگیاں اپنی جناب اس سے پیشتر تبلیغ اسلام پر خرچ فرما چکے ہیں بمقابلہ انکی اس وقف کردہ زندگانی میں کسی خصوصیت کا لحاظ ہوگا؟

(۴) آریہ قوم کے جن رہبروں نے اپنی زندگیاں اپنے قومی کاموں کے لئے وقف کی ہیں انہوں نے خود کو اپنی قوم کے حوالہ کیا ہے انکا اور حال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اہل وعیال کو چھوڑ شہر بشہر اپنی قوم کی خاطر اپنا چلتا ہوا کام چھوڑ رکھا ہے۔ امیری چھوڑ غریبانہ گذران [illegible] ان کے مقابلے میں آپنے اپنی قوم وملت کے لئے کیا کچھ چھوڑا اور آئندہ [illegible] خاطر کس بوجھ کو سر پر اٹھایا ہے؟ بہرحال امید وار ہوں کہ خلاصہ [illegible] فرماکر ممنون فرما دیجئے۔ ہماری پنجابی سوسائٹی میں جو پیشگوئیاں کا [illegible] جناب سے اصلیت معلوم کرنے کی فرمایش کی گئی ہے۔

محمد ابراہیم وکیل اسلام محلہ سادہ سیوان لاہور

جواب۔ [illegible] واقع تو صرف اتنا ہے کہ جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے اپنی تقریر میں علماء کو انجمن کی طرف متوجہ کیا تھا جس پر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ اسلام اور انجمن کو اس وقت صرف دو قسم کے علماء کی ضرورت ہے ایک تو ان علماء کی جو مسلمانوں کو نماز روزہ عقاید وغیرہ کے مسائل سکھا دیں۔ دوسری قسم کے علماء وہ چاہئیں جو غیروں سے مخالفین سے جنگ (مناظرہ) کریں۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں چونکہ ایک قسم یعنی مناظرہ کا کسی قدر ذوق رکھتا ہوں جسکا ثبوت میں مباحثہ دیوبند اور نگینہ پیش ہو چکیں ہیں لہذا میں انجمن کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر کہیں ایسے کام کی ضرورت پڑ جائے جس کو آنحضرت علماء میں ذکر سکیں تو ایک ہفتہ یا کم از کم چار یوم پیشتر اطلاع آنے پر میں [illegible] حاضر ہو جاؤنگا۔

زبان تو صرف اتنا ہے جس پر میں بصدق دل قائم ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ پھر قائم رکھ آمین۔ اخباروں کا بیان مجھے معلوم نہیں کیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے جو [illegible] [illegible] دیکھا تھا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اسلامی خدمت کے لئے آپ کو وقف کیا ہے۔ پس اگر اس وقف کی تفصیل یہی ہے جو میں نے عرض کی ہے تو صحیح ہے اگر کچھ اور ہے تو میں اسکا ذمہ دار نہیں۔

# مرزا صاحب قادیانی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مرزائی اخباروں نے لکھا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کو کہلا بھیجا کہ میرے گھر میں لڑکا ہوگا آخر لڑکی پیدا ہوئی۔ گو ہمارے خیال میں مرزائیوں کا اس واقعہ پر اعتراض کرنا بیجا ہے کیونکہ لڑکے سے لڑکی ہو جانے کی تو قادیانی واقعات میں بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں تاہم مولوی صاحب نے اس بات کی تکذیب کرنے کو ایک مختصر سا مضمون اہلحدیث میں بھیجا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"اخبار الحکم اور البدر میں جو لکھا ہے کہ ابو سعید محمد حسین نے مرزا کو [illegible] کیا ہے [illegible] خواب یا الہام سے معلوم ہوا ہے کہ میرے گھر میں [illegible] پیدا [illegible] ہوگا یہ صریح بے فروغ [illegible] الہام کا دعوی کیا ہے نہ مرزا کے مقابلہ میں [illegible] کیا ہے نہ لڑکے کا نام مظہر اسد رکھا ہے ان اخباروں کا مذہب کو وہ واپس لینگے یا بنقل میرے اصل الفاظ کے انکا ثبوت پیش کرینگے تو پھر میں بتاؤنگا کہ میں نے مرزا کو کیا لکھا تھا اور کس نیت سے لکھا تھا اور وہ غلط ہوا یا وہ صحیح ہوگا بالفعل میں بحکم [illegible] پر عمل کرتا ہوں۔ ابو سعید محمد حسین۔ ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء"

(اڈیٹر)۔ مناسب تھا کہ مرزائیوں کے جواب کی انتظاری نہ کیجاتی بلکہ خود اصل الفاظ شائع کردئے جاتے۔ آئندہ ہر کس مصلحت خویش نکو میداند۔

# مسلمانان امرتسر کا مذہب [illegible]

گذشتہ سے پیوستہ

جبکہ مخالفوں اور توحید وسنت کے شائقین والوں نے دیکھا کہ ہم سب کوششیں رائگاں گئیں

تو وہ کہنے لگے کہ ان لامذہبوں کو کوئی اپنی لڑکی نہ دے اور ان سے رشتہ داری آخر اس دھمکی کا بھی کچھ نتیجہ نکلا تو یا داؤ کرنے لگے کہ ان بیبیوں کی تجہیز وتکفین نہ کی جائے۔ مردوں کو کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ مگر چونکہ ان موحدین کی تعداد معقول ہو گئی اس دھمکی کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی اور گروہ موحدین برابر طریق توحید وسنت پر ثابت قدم ہے اور تعمیل احکام خدا ورسول میں اپنے والدین اور مرتبیوں کی بھی کچھ نہ مانتا۔ اب جبکہ سب طرف سے فعل صاحب کے پوجاریوں اور مدار صاحب کے

جائے عیسائیوں کی کوشش اہل اسلام کی موجودہ ترقی کو روکنے میں ٹھکانے لگے
جائے گی اور مسلمان لوگ عیسائی طاقت کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں
پر ہماری قوم کے لوگ جو ہماری طرح خواب غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں ان
کو خبر نہیں۔ تو ہو نہیں سکتا کہ عیسائی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں اور نہ
ممکن ہے کہ مسلمان عیسائیوں کو نیست و نابود کر دیں کیونکہ دونو طاقتیں جیتی
جاگتی ہیں ایک نے زمانہ حال کو موجودہ رنگت دی ہے اور دوسری اسوقت کے شائستہ
ہتھیاروں سے اپنے آپ کو مسلح کرکے دور پکڑنا چاہتی ہے۔ یعنی اس ساری کشمکش
میں کہ ہندو اور دیگر قومیں جو ہندوؤں کی طرح اپنی ذمہ واریوں سے غافل ہیں
ہاتھوں میں زمانہ آئندہ میں انجیل دی جاوے یا قرآن۔

مدیث تو دست بد عا ہے ؎

اس طرح ہند کو اسلام سے بھر دے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

# مداشت بخدمت جمیع مسلمانان ھند

(از رسالہ دکن ریویو حیدرآباد دکن)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج ہم ایک نہایت اہم مسئلہ کے متعلق جس کے ساتھ ہماری رائے ناقص میں
[illegible] کی فلاح وابستہ ہے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جو کچھ ہمیں عرض کرنا ہے اس
بات کو اس امر کی مقتضی تھی کہ کسی ہم سے زیادہ حیثیت اور ہم سے بڑے
اہل قوم کے سپرد عرض معا کی خدمت سپرد کی گئی ہوتی تاکہ قائل کی جلالت
[illegible] کی گذارش کے لئے التفات و اعتنا کا سامان پیدا کر دیتی۔ لیکن کچھ
[illegible] اسلامی حریت کے اثر سے متاثر ہو کر جس نے ایک ادنے مزدور کو ہمپایہ
[illegible] بنا دیا ہے اور کچھ اس درد دل اور جوش طبیعت سے مجبور ہو کر جو ہماری
[illegible] خاموشی اور بے سر و سامانی کا احسان نہیں اٹھانا چاہتا ہم یہ پیغام اپنے
[illegible] تک اس امید پر پہنچانے کی جرأت کرتے ہیں کہ انظر الی ما قیل و
لا تنظر الی من قال کا اصول ہماری ناچیز گذارش کو بے اعتنائی سے بچا لیگا۔
یہ تو اس عالم کون و فساد میں آئے دن انقلاب ہوتے رہتے ہیں کوئی
[illegible] ایسی نہیں کہ دنیا میں کوئی نئی تبدیلی نہ ہوتی ہو اور کوئی لمحہ ایسا نہیں

کہ اجزائے کائنات میں کوئی نیا تغیر نہ ہوتا ہو۔ لیکن آجکل جو انقلابات ہمارے
دیکھتے دیکھتے برپا ہو رہے ہیں وہ ایسے ہیں کہ تاریخ اقوام عالم اون کی نظیر پیش
نہیں کر سکتی۔ جسطرح دریا کسی پہاڑی سوت میں سے نکلکر اول ایک چھوٹی
سی پایاب ندی کی شکل میں خاموشی اور آہستگی کے ساتھ بہتا ہے مگر رفتہ رفتہ
اطراف و جوانب کے کوہستانی نالوں کی مدد سے اپنے پاٹ کو چوڑا اور دہانہ
کو گہرا کرتا ہوا بڑے جوش و خروش سے موجیں مارنے لگتا ہے اور جب
آبشار بن کر گرتا ہے تو اوس کے تلاطم اور زخاری میں شان قیامت پیدا ہو جاتی
ہے اسی طرح انسان نے بھی قرنہا قرن تک ارتقا کے مختلف اور گوناگون مدارج
طے کرکے بیسویں صدی عیسوی کے شروع میں اوس ترقی کو اپنا نصب العین
قرار دیا ہے جو سرعت میں برق کو شرماتی اور حدت میں ریڈیم کو مات کرتی ہے
ایشیا جو صدیوں سے غفلت کی چادر تانے سو رہا تھا یکایک بیدار ہو کر اُٹھ
بیٹھا ہے۔ وہ بھٹی جو مدتوں سے سرد پڑی تھی دفعتہً گرما گئی ہے۔ ہر ملک میں
حرکت پیدا ہو چلی ہے۔ ہر قوم میں حیات کے آثار نمودار ہو گئے ہیں۔ جسطرح ایک
بے نور اور بے حرارت آسمانی جرم جو ہزارہا سال سے اپنے محور اور اپنے مدار
پر گردش کر رہا تھا کسی گم کردہ راہ کوکب سے ٹکرا کر از سر نو روشن اور زندہ ہو جاتا
ہے اسی طرح آسمان ایشیا کے ایک چھوٹے سے تارے (جاپان) میں یورپ کے
ایک بھولے بھٹکے شہاب ثاقب (روس) کے ساتھ ٹکرانے کے باعث حرکت
اور حیات کی وہ آگ روشن ہو گئی جو یورپ کی انگیٹھیوں میں دہک رہی ہے۔
اسی سوز قومی نے چین سی خفتہ بخت سلطنت کو یک بیک آتش بجان کر دیا۔
اسی کی کچھ چنگاریاں ایران کی مشعل افروزی کا باعث ہوئیں۔ اسی کا دھواں
حجاز ریلوے کے انجنوں کا سرمایہ بنا۔ اسی کے شعلے افغانستان سے جا بلند
ہوئے اور اسی کا نور آجکل ہندوستان میں جگمگا رہا ہے۔
جاپان کا نام بر سبیل استعارہ آگیا تھا۔ سچ پوچھو تو یہ آگ جس حد تک ہندوستان
سے تعلق ہے انگلستان کی لگائی ہوئی ہے۔ نہ انگلستان انسانی آزادی اور مساوات
حقوق کا سبق پڑھاتا نہ یہ بے چینی جو آجکل کل اہل ہند کو رگ رگ میں موجزن
ہے وجود میں آتی مگر اس سے کہیں یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ضرب المثل والی اوس آگ
کی طرح جس نے سو سال کی پرستش پر بھی گبر کو جلا دیا تھا یہ آگ بھی انگلستان کو جلا
دیگی۔ اس آگ کی روشنی میں تو وہ احسان جو انگلستان نے ہندوستان پر کئے ہیں
اور زیادہ نمایاں ہو جائیں گے اور چشم امتنان کو اپنے محسن کی صورت کے پہچاننے میں

# کون جیتے گا؟

## مذہب عیسوی یا مذہب اسلام

مندرجہ بالا عنوان سے آبزرور گزٹ لکھتا ہے:

معلوم ہوتا ہے۔ اسلام نے مذہب عیسوی کے مقابلہ کی اب اچھی طرح ٹھان لی ہے انیسویں صدی میں عیسائی مذہب تعداد میں بڑھا ہوا اور اسلام سویا پڑا تھا۔ آج بیسویں صدی کے شروع میں اگرچہ عیسائیوں نے اپنی پہلی ہمت اور کوشش کو کم نہیں کیا لیکن دین محمدی کے پیرو اپنی خواب غفلت سے بیدار نظر آتے ہیں اس لئے عیسائی لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ دنیا کے مذہبی میدان میں اب وہ اکیلے نہیں بلکہ ان کے مقابلہ پر ایک ایسی طاقت آ کھڑی ہوئی ہے جسے وہ آسانی سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اسلامی کام کو شروع ہوئے ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں ہوا تاہم اس کے پھیلاؤ کو دیکھ کر عیسائی دنیا ابھی سے وحشت زدہ نظر آتی ہے اور یہ بھی بے دین نہ ہوگا کہ پچھلے چند سالوں سے مذہب اسلام برابر اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کے وہ علاقے جہاں مذہب برائے نام موجود تھا آج محمدی جھنڈے کے نیچے نظر آتے ہیں۔ اس کے پیروؤں کی تعداد بنگال، بہار، جنوبی ہند، مغربی افریقہ، یوگنڈا اور دیگر ممالک اور جزائر میں لگاتار بڑھ رہی ہے۔ جنوبی ہند کے ساحل مغربی پر لوائی صاحبان نہایت گرمجوشی سے دین کی تعلیم دے رہے ہیں چنانچہ ۱۸۸۱ء اور ۱۹۰۱ء کے درمیان مسلمانوں کی آبادی ان علاقوں میں ۹۱۲،۷۸۱ سے ۱۲۹۲۰۰ تک پہنچ گئی تھی اور آج اس سے بھی زیادہ ہو گئی ہوگی۔

اہل اسلام کی یہ سب ترقی عیسائی صاحبان کے لئے باعث خوشی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ اسے لاپرواہی کی نظر سے دیکھ سکتے ہیں اسلئے عیسائی اخبارات زبردست مضامین مذہب اسلام کی ترقی کو روکنے اور انجیل کے پرچار کو بڑھانے کیلئے لکھ رہے ہیں۔ مغربی افریقہ کے مشنری عیسائی دنیا کو اسلامی خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے نہایت پرزور اپیلیں اس امر کیلئے کر رہے ہیں کہ دین محمدی کا جھنڈا افریقہ کے ان علاقوں میں جانے نہ پاوے جہاں ابھی تک پہنچنا اسے نصیب نہیں ہوا کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اگر ایک دفعہ بھی اسلامی جھنڈا اس جگہ جا پہنچا تو پھر افریقہ کی جدید وحشی آبادی کو عیسائی بنانا تو درکنار وہاں کے پہلے عیسائی شدہ لوگوں سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا اور افریقہ کا ہی کیا ذکر ہے۔ ہندوستان میں جو کام مسلمان لوگ کر رہے ہیں وہ بھی عیسائیوں کے سامنے ہے بنگال میں مسلمان آبادی ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ دوسرے صوبجات میں چھوٹی ذاتوں کے لوگ تبدیل مذہب کیلئے تیار بیٹھے ہیں کیونکہ ان کے اپنے بھائی جو بڑی ذاتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کے ساتھ سلوک کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔

امریکہ کا مشہور اخبار کرسچن ہیرالڈ اس اسلامی خطرہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ایک اور ثبوت اسلامی گرمجوشی کا پین اسلام ازم کی تحریک ہے۔ مسلمانوں کے اپنے قول کے بموجب اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر کے اہل اسلام میں پولیٹیکل اور سوشل اتحاد پیدا کر کے انہیں تمام عیسائی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جاوے پچھلے کئی سالوں سے معلومات اور شریعت دو نہایت مستند اور باتصویر اخبار قسطنطنیہ سے شائع ہو کر عیسائی طاقتوں کے برخلاف جو اہل اسلام پر حکمران ہیں جہاد کر رہے ہیں۔ ہندوستان، افریقہ، ملایا میں دینداروں کو اپدیش ہو رہا ہے کہ وہ آنیوالے جنگ کیلئے تیار رہیں۔ یہ اخبارات بمعہ قاہرہ کے المؤید جیسے اخباروں کے ان تمام اصلی یا فرضی ظلموں کو جو اہل اسلام پر عیسائی طاقتوں کی طرف سے ہوتے ہیں ہر وقت مشتہر کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ترکی گورنمنٹ نے ایک دفعہ معلومات کا اپنے مقبوضات میں آنا بند کر دیا تھا باوجود اس کے اس کی ہزاروں کاپیاں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ پین اسلامی سوسائٹیاں لنڈن، پیرس، جنیوا، ممالک متحدہ امریکہ اور دیگر غیر ممالک موجود ہیں۔ یہ سوسائٹیاں اسلامی ممالک میں کیسی اچھی حالت میں ہیں ہم ابھی تک کچھ نہیں جانتے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اس وقت ۱۴ اخبار ان کے خیالات کا پرچار دنیا میں کر رہے ہیں جن میں سے ۷ صرف مصر کے دارالخلافہ قاہرہ سے نکلتے ہیں۔

عیسائی چرچ کا فرض ہے کہ اس تحریک کے مذہبی پہلو کا مقابلہ کرے چاہئے کہ ہم پین اسلام ازم کا مقابلہ اپنے پرچار کے کام سے کریں۔ ہمیں مخالفوں کو گھر تک پہنچانا چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم عربستان میں جاویں۔ ہمیں کہ ہم سوڈان اور وسطی ایشیا میں پہنچیں اور وہاں جا کر ان لوگوں کو ورنہ اپنے ریگستانوں کو عبور کر کے وہ لوگ آگ کی طرح دنیا میں پھیل کر مذہب عیسوی کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے۔

عیسائی لوگ اہل اسلام کی لہر کو روکنے کی تیاری کر رہے ہیں اور مسلمان بھی پریس، سوسائٹیوں اور کتابوں کے ہتھیاروں سے مسلح نظر آتے ہیں۔ کون جیتتا ہے؟ اہل اسلام یا عیسائی۔

دونوں پارٹیاں اس وقت اپنے اپنے مشن کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہی ہیں

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. R. 352)

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط منفعت درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں ؛

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۲۷

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عـہ

والیان ریاست سے ... ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲/ـ

" ششماہی ... ۱۲/

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے ۔

امرتسر مورخہ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۸ مئی سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

## مذاکرہ علمیہ

علماء سلف میں تبادلہ خیالات و مسائل کی تحقیق کا یہ طریق تھا کہ ایک دوسرے سے دریافت کرلیا کرتے تھے اس رسم کی بناء بھی اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں رکھی تھی اور اسکے بعد بھی علماء سلف میں دستور رہا۔ آجکل بفضلہ تعالیٰ وہ سامان میسر ہیں کہ سابق میں نہ تھے گذشتہ زمانہ میں علماء کا جمع کسی خاص تقریب پر ہوتا تھا۔ جس سے تبادلہ خیالات ہوسکتا مگر اس زمانے میں اخبارات اور رسائل کے ذریعہ سے بہت آسانی کے ساتھ تبادلہ ہوسکتا ہے اسی لئے خاکسار نے مسئلہ امامت و اقتدا کے سامنے پیش کرکے آراء علماء کو درخواست کی تھی مگر ناظرین یہ سنکر کچھ متعجب ہونگے کہ باوجودیکہ ہر ایک صاحب کی تحریر انہی کے الفاظ میں لکھی جاتی ہے تاہم افسوس مذاکرہ علمیہ پر بعض احباب سخت ناراض ہیں عجیب عجیب الفاظ میں خفگی کا اظہار کرتے ہیں جس کے یہ معنے ہیں کہ آجکل کے علماء میں یہ جس ہی نہیں کہ کسی مسئلہ میں تبادلہ خیالات کرسکیں یا اپنے خلاف نشانہ سن سکیں جو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے میری غرض اس مسئلہ کے چھیڑنے سے یہ تھی کہ فریقین کے دلائل مخفیہ کا اظہار ہوجائے۔ یہ غرض نہ تھی کہ جو کچھ میں سمجھوں وہی تسلیم کیا جائے۔ بھلا اگر یہ غرض ہوتی تو میں مخالف آراء کو کیوں درج کرتا۔ باوجود اس کے میں اب بھی اعلان کرتا ہوں کہ ناظرین فریقین کے دلائل سنتے جائیں جس صاحب کو جو دلیل پسند ہو اسی پر عمل کرے۔ میں نہیں کہتا کہ بغیر سنے فریق مخالف کے صرف میرے بیان کو صحیح جانیں۔ حاشا و کلا۔ غرض میں نے جو کچھ کیا میری نیت کو خدا جانتا ہے انما الاعمال بالنیات ۔

مسئلہ مذکورہ کا خلاصہ بارہا لکھا گیا جو صرف دو حرف ہے کہ امام اور مقتدی میں (اد) ارکان میں تو ربط ہے مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ربط نہیں۔ اسکی تشریح ۲ صفر ۱۳ مارچ کے پرچہ میں مفصل لکھی گئی۔ ناظرین اس دعوے کو ملحوظ رکھکر ہمارے آنریبل مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی تحریر بغور پڑھیں۔

واضح رہے کہ مولانا کی پرشوکت تحریر حسب شرائط مشتہرہ اس قابل تو نہ تھی یا یوں کہئے کہ اخبار اہلحدیث اس قابل نہ تھا کہ اس میں درج ہوتی کیونکہ ساری تحریر میں بجز تو تو میں میں کے اور جو کچھ ہے ناظرین خود ہی دیکھ لینگے اسی لئے جناب مولانا ابو عبیدہ اسد اللہ صاحب امرتسری جیسے حلیم سلیم بزرگ نے تحریر مذکور دیکھکر

یہ رائے ظاہر کردی تھی کہ قابل اندراج نہیں - لیکن میں نے اس کو اس لئے درج کیا ہے کہ ایک تو ناظرین میری بے تعصبی کا اندازہ لگا سکیں دوم مسئلہ کے ضعف و قوت کا امتحان کرینگا انکو موقع ملے کہ ایسے بڑے بڑے علماء بھی جب اس کے متعلق کوئی صحیح آیت یا حدیث پیش نہیں کر سکتے تو پھر کون کریگا ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ چھینے سے سوا ہو * جب جانیں کہ دردِ دل عاشق کی دوا ہو

بہر حال مولانا صاحب بٹالوی جو کچھ فرماتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں - آپ لکھتے ہیں :-

## ایک مسلمان کو دو امام ایک مسلمان دوسرا مرتد از اسلام

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا

دوئی بلا جب حقائق معنوی کفر است * خدا یکی و محمد یکے و امام یکے

اخبار مسمی اہلحدیث و صفر ۱۳۲۸ھ ۱۳ / اپریل ۱۹۱۰ء میں ایک حیرت انگیز تعجب خیز مضمون بعنوان امامت و اقتدا درج ہو کر شائع ہوا ہے جس کی ایک کاپی اڈیٹر مذکور نے اپنی عادت قدیمہ کا خرق و خلاف کر کے بغرض طلب جواب و اظہار رائے صواب و بوعدہ اندراج اخبار ہمارے پاس بھی بھیجی ہے اس مضمون کا ماٹو یہ مصرعہ بنایا گیا ہے ؎ دل بکر کند اقتدا قبلہ یکے امام دو -

اس ماٹو کے مقابلہ میں ہم نے اپنے مضمون کا عنوان مندرجہ بالا ماٹو بنا کر یہ بتلایا ہے کہ مضمون مذکور کا جواب وہ بیت ہے جس کو ہم نے زیب عنوان بنایا ہے اور وہ بیت جو ہم قرآن سے مستفاد و مستنبط ہے اڈیٹر اخبار مذکور نے جو کچھ اپنے مضمون میں بیان کیا ہے وہ من و لہ الی آخرہ محض مغالطات و مزخرفات ہیں دیگر ہیچ -

ہم اپنے مضمون میں ان سب مغالطات سے قال اقول والی بحث کرنا اور ان کی نسبت اپنی مخالفانہ رائے کو ظاہر کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ ان مغالطات میں بلا طائل تطویل عمل میں آتی ہے اور ہم ایسے بے شغل و بیکار نہیں کہ ان سب کے متعلق قال اقول والی بحث کر کے ویسی ہی تطویل کے مرتکب ہوں اور اس بیت کے مصداق بنیں ؎

فارغ مباش کچھ کیسا کر * ٹانکے ہی ادھیڑ کے سیا کر

لہذا ہم بطور مثل مشتے نمونہ خروار و یکے از ہزار : صرف تین مغالطے اس مضمون کے ظاہر کرتے ہیں اور ان مغالطات کے متعلق اپنی رائے باد لیل ظاہر کرتے ہیں جس سے اس کے سب مغالطات باطل و بیکار ہو جائیں اور کوئی فقرہ کوئی جزو

کوئی دلیل اس کی ایسی باقی نہ رہے جس کے جواب دینے کی حاجت باقی رہ جاوے اور دیکھتے ہیں کہ اڈیٹر اخبار مسمی اہلحدیث ہمارے مضمون باد لیل کو حسب وعدہ درج اخبار کرتا ہے یا علی سنتہ القدیمہ اس وعدہ کے خلف سے مصداق مصرعہ

وما من اعیدھا الا ابا الجہل بنتا ہے -

### مغالطہ اول

یہ مضمون درحقیقت تو کرشن ثانی مسیلمہ ثانی مرزا غلام احمد قادیانی دجال علیہ ما یستحقہ کی تائید اور اسکو لائق امامت بنا کر اس کے اسلام و ایمان کی تصدیق کے لئے لکھا گیا ہے مگر راقم مذکور نے اپنے دم افتادہ احمقوں میں سے کوئی نہ کوئی عقل کا اندھا گانٹھ کا پورا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے شروع مضمون میں مرزا کو بھی اپنا مخالف مخاطب بنا کر اس الزام کا مورد ٹھیرایا ہے کہ اس نے بھی اپنے پیروؤں کو یہی فتوے دیدیا ہے کہ اپنی مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو" تا کہ احمق اور بے علم اہلحدیث رد مرزا کے شائقین اس کے اخبار کے ناظرین یہ سمجھ لیں کہ یہ مضمون مرزا کے مقابلہ میں لکھا گیا ہے اور اسی وجہ سے اسکے اخبار کے خریداروں کی تعداد بڑھا دیں اور وہ مرزا و حضرت فلوس برسا دیں اور اڈیٹر کا کیسہ بھر دیں جو اپنے ہر ایک کارنامہ میں مصرعہ ایں نیز آنست کہ زر میطلبی

---

نوٹ : مولانا معاف فرمائیے یہ تو اپنا عکس آپ نے مجھ میں دیکھا ہوگا - آجتک تو آپکے مطبوعہ وعدہ کے مطابق خلاف آپ ہی کے جلسے منعقد کیا - کیا میرے متعلق آپ نے علماء آرہ کے فیصلے کو منظور کر کے وعدہ نہ فرمایا تھا ؟ جو آجتک آپکی اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ میں بصفحہ ۹۱ درج ہے - پھر کیا آپ نے اُن کے فیصلے کو منظور فرمایا ؟

بعد ازاں تین علماء مولانا محمد بشیر صاحب - مولانا خلیل احمد صاحب - مولانا عبدالحق صاحب دہلوی ، کو آپنے منصف بنا کر آپ ہی نے آپنے فیصلہ کرایا ؟ پھر میں نہیں جانتا کہ کس قلم سے آپ مجھکو خلاف عہد کہتے ہیں جسکی کیفیت ہی ابوالوفا ہے -

؎ مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں - (اڈیٹر)

نوٹ : محض افترا ہے میں نے مرزا کی اقتدا کا کبھی بھی فتوے نہیں دیا آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں تو حوالہ پیش کریں بلکہ وہ رسالہ اپریل کے اہلحدیث میں اور اس سے آگے پیچھے بھی میں نے بالتصریح لکھدیا ہے کہ مرزا دہریہ ہے وہ تو میرے وجدان میں خدا کو بھی نہیں مانتا تو نماز کو فرض کیا جانتا ہوگا (اڈیٹر)

نوٹ : مولانا اگر میں زر طلب ہوتا تو تھوڑی سی سرکاری امید پیا امام مہدی کا انکار کر دیتا (ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ جلد ۲۲) اور محمد چٹو لاہوری اہل قرآن کا چیس ہزار کا عطیہ چھوڑ

نوٹ : مولانا ... دلیل بیان کرتا ... مطابق آپکی تحریک مقابلہ بیچ ہوتا - (اہلحدیث)



ahmadimuslim.de

کا مصداق بن رہا ہے گو ہمارا اہلحدیث بھی (بے علم ہی کیوں نہوں) تمام مضمون کو پڑھکر یا شکر سمجھ جائینگے اور یہ کہہ اٹھینگے ؎

بہر رنگیکہ آئی سے ستناسم ٭ بہر رنگیکہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم۔

اور صاف کہینگے کہ جب اس مضمون میں مرزا وغیرہ ملحدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز کیا گیا ہے[۵] تو یہ تہ الزام حقیقتہً اور در پردہ مرزا کے حق میں ایک انعام ہے اور اسکا مطلب اور دوسرا پیرایہ و عنوان یہ ہے ۔ مرزا صاحب! میں تو آپکی امامت کو بیہودہ و جائز بتا کر آپ کو مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتا ہوں آپ اپنے پیروؤں کو اقتداء مسلمانوں سے منع کر کے مسلمانوں سے علیحدہ کیوں ہوتے ہیں - آپ ذرا صبر و تحمل کو کام میں لاویں اور میری حکمت عملی اور گہری پالسی کو باریک نگاہ سے دیکھتے رہیں کس حکمت سے مسلمانوں کو آپکے ساتھ ملا دیتا ہوں[۶]۔

مغالطہ دوئم

پھر اس مضمون میں نماز کی صحت اور قبولیت میں فرق بیان کر کے کہا ہے کہ اس کی صحت تو اس کے ارکان (رکوع سجود) اور شرائط (طہارت بدن و لباس وغیرہ) کے ادا اور پورا کرنے سے پوری ہو جاتی ہے اس کے پورا ہونے میں ان امور کا کچھ دخل اور کچھ اثر نہیں جو اس کی قبولیت کے شروط ہیں اور اس کی قبولیت ان امور اخلاقی اعتقادی کے ماننے و بجا لانے سے ہوتی ہے جنکو تمامیت نماز میں کچھ دخل نہیں ہے۔ ان ہی امور عدم قبولیت سے خوش اعتقادی کو بیان کیا ہے اور اس خوش اعتقادی کی ضد بد اعتقادی کو مانع قبولیت نماز ٹھیرایا ہے نہ مانع صحت و تمامیت نماز تو یہ ایک زہریلا اور مہلک اور دین و ایمان کا مبطل و بیخ کن مغالطہ ہے کہ جو شخص اس مغالطہ میں پھنس جائیگا وہ ایمان و اسلام سے ہاتھ دہو بیٹھیگا

[۵] اس جھوٹ کا وہی جواب ہے جو قرآن مجید میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (اڈیٹر)

[۶] ناظرین! مولانا کے مضمون کا ایک حصہ تو ختم ہوا آپ لوگ ذرہ دوبارہ اس پر نظر ڈالیو کہ مولانا صاحب نے میری درخواست پر اپنے وعدہ کے موافق امر متنازع پر کوئی دلیل ابھی دی ہے اسکا فیصلہ آپ لوگوں کی رائے پر ہے (اڈیٹر)

[۷] مولانا! آپ خفا تو بہت ہوئے ہیں مگر دلیل کوئی بھی پیش نہیں کی کہ جسکو دین و ایمان سے ہاتھ دہو لینگے غیر ناظرین سمجھ جائیں شائد آگے چلکر کچھ ملجائے۔ (اڈیٹر)

اور اس جبلی بیت مشہور کا عامل ہو جائیگا ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام ٭ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اور بعید نہیں کہ ناظرین و معتقدین اخبار مسمی اہلحدیث جو اکثر بے علم مجتہدین اور بعض عالم ہو کر اپنے علم و فضل کو خیر باد کہکر اس اخبار کے ایسے مضامین پڑھکر سکوت میں ہیں اور اڈیٹر کے ایسے ہفوات پر انکو شنبہ نہیں کرتے اس مغالطہ میں پھنس گئے ہوں اور سمجھتے اور کہتے ہوں کہ شیر پنجاب اور ہژبر میدان مناظرہ نے کیا باریک فرق نکالا ہے جس سے ہمکو تقلید مذاہب اہل سنت جماعت سے آزاد کر کے ہر ایک مذہب والے کے پیچھے نماز پڑھنے میں آزاد و خود مختار کر دیا ہے۔

اگر واقعی اس فرقہ کے لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے تو حسبۃً للہ انکی خدمت میں یہ ناصحانہ التماس ہے کہ اس مغالطہ سے بچنے کے لئے اس شیر بہادر سے پوچھیں کہ خوش اعتقادی و بد اعتقادی سے جو نماز کی قبولیت و عدم قبولیت کے موجب ہیں نہ انکی تمامیت میں دخل تمہاری کیا مراد ہے؟ اگر خوش اعتقادی سے صرف عقیدہ اہل سنت والجماعت اور بد اعتقادی سے اس کے مقابلہ میں عقیدہ بدعت مفسقہ غیر مکفرہ مراد ہے تو یہاں اس فرق کے بیان سے آپ کوئی دور کی کوڑی نہیں لائے جس سے اس قسم کا فائدہ مرزا وغیرہ ملحدین کے جواز اقتدا کو پہنچ سکے - مرزا اور اس کے معتقدین بدعت مفسقہ غیر مکفرہ کے معتقد و مرتکب نہیں بلکہ وہ تو معتقد و مرتکب کفریات قطعیہ ہیں (جیسے انبیاء خصوصاً خاتم النبیین اور حضرت مسیح علیہما السلام کی توہین[۸] دوزخ بہشت کے آلام و نعیم سے انکار وغیرہ وغیرہ)

یاس ایک ہی پرانا اوزار ہے جس سے ہر میدان میں آپ کام لیتے ہیں کہ اپنے مخالف راؤ کو بے علم جاہل۔ خراسانی ملا وغیرہ لکھکر دبا ڈالا کرتے ہیں مگر جناب یاد رہے کہ اب اس قسم کے ہتھیار کوڑی دام نہیں پاتے اب تو دلیل سے کام چلتا ہے نہ کہ زبانی لفاظی میں هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۔ (اڈیٹر)

[۸] مرزا نے جو حضرت مسیح کی توہین کی ہے اسکی بابت تو ہم اخبار ۲۴ اپریل کے اہلحدیث میں کر چکے ہیں لیکن بغور دیکھا جائے تو اس ظالم کے مجنونانہ اور بانی بھی آپ حضرات ہی ہیں جنہوں نے اشاعت السنۃ میں قرآنی مسیح اور انجیلی مسیح میں تفریق کر کے دونوں کو الگ الگ کر کے دبانی کی بنیاد دکھائی - پھر اسی پر تفاوت دجال نے عمارت بنائی اور حضرت مسیح کو یسوع کے نام سے خوب سنائیں

منجن محافظ دندان - جو امراض دندان کیلئے دنیا بھر میں اکسیر مانا گیا ہے قیمت فی بکس ۸؍ زر معنو جہر دانت مصنوعی آنکھیں اور سرمہ ہر قسم موجود ہے - ملنے کا پتہ شیخ خلیل الرحمان - ڈاکٹر دندان ۔۔۔

جس کی نظر سے علماء ہندوستان و پنجاب نے انپر فتوے کفر لگایا تھا۔ جو اور
اسکا ذکر تم نے خود اس مضمون میں کیا ہے اسکی جوابیں اگر وہ یہ کہیں کہ اس
فتوے سے میں متفق نہیں ہوں اور مرزا کو بدعت مفسقہ کا معتقد و مرتکب جانتا
ہوں اور معتقد کفریات اور کافر نہیں جانتا تو پھر آپ لوگ اسکو بھی مرزا کا
بھائی اور چچا مرزائی خیال کریں اور مرزا سے اسکی مخالفت ظاہری کو جنگ
زرگری سمجھیں اور اس کے رسالہ مرقع قادیانی وغیرہ کو ہاتھی کے دانت خیال

ہم اس موقع پر ناظرین کو منتظر رکھنا نہیں چاہتے اس لئے آپ دونوں (مرزا اور
مولانا) کے اصل اقوال سامنے رکھکر اہل انصاف سے انصاف چاہتے ہیں۔

مولانا بٹالوی صاحب نے ۱۸۹۳ء میں ایک مضمون "عصمت انبیاء" لکھا تھا جس میں
سے بعض فقرات درج ذیل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"انجیلی مسیح کے جملہ امور کو جو مذکور ہوئے قرآنی مسیح نے اور
قرآن نے غلط قرار دیا ہے وہ غلط ہو جو کچھ مقابلہ میں ہوتا ہے بلکہ بیان خطا
سے گمراہی و سرکشی و فساد کیشی مراد ہے۔ لہذا اس مسیح کو عصمت
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نسبت نہیں ہے (اشاعۃ السنۃ
جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱ سنہ ۱۸۹۳ء)"

اس مضمون میں مولانا بٹالوی نے اس تفریق (قرآنی مسیح اور انجیلی مسیح) کی واضح بنیاد
قائم کر دی ہے۔ اسی بنا پر دجال قادیانی نے ایک قبیح عمارت بنانے کو یوں لکھ مارا کہ:

"یہ خدائے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی × × × ہم ایسے ناپاک
خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے
چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹)"

ہمارے اس دعوی کا ثبوت کہ دجال قادیانی نے یہ تفریق مولانا بٹالوی سے سیکھی ہے
اور اس تفریق کے بانی اور اس توہین کے اول مجوز مولانا بٹالوی ہیں خود اسی سے
ثابت ہے کہ مولانا کا مضمون ۱۸۹۳ء میں شائع ہوا ہے اور قادیانی کا مضمون
جنوری ۱۸۹۷ء میں نکلا ہے اس تقدم تاخر ہی سے یہ نتیجہ صاف برآمد ہوتا ہے کہ

الفضل للمتقدم مولانا مسیح ہے؟ ؎

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا ٭ پر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

خدا آپ کو اس نیک رسم کے اجرا کی جزا دیوے من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرہا
ووزر من عمل بہا۔ (اڈیٹر)

ہ کا ذکر کیا کافر سے اونچا دہریہ جانتا ہوں۔ آگے چلئے (اڈیٹر)

کریں جو کھانے کو اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ (کیا معتقدانہ دلیل ہے اہلحدیث)

اور اگر خوش اعتقادی سے تمہاری مراد اسلام ہے اور اس کے مقابلہ میں بداعتقادی
سے کفر مراد ہے تو پھر تمہارا اسلام کو داخل ارکان نماز نہ کہنا صرف قبولیت نماز
کی شرط قرار دینا اس امر کو تجویز کرتا ہے کہ مسلمان کو اپنی نماز میں ایک پادری
یا پنڈت کو یا کسی یہودی یا دہریہ کو اگر وہ وضو کر کے روبرو قبلہ ہو کر نماز پڑھے
اور اس میں رکوع سجود وغیرہ ارکان ادا کرے امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا
جائز ہے اس کے جواب میں اگر صاف طور پر کہو کہ ہاں مسلمان کو پادری یا پنڈت
یہودی یا دہریہ کے پیچھے بھی نماز پڑھ لینا جائز ہے تو پھر تمہارا اختیار ہے اس کو
مسلمان اہل حدیث سمجھ کر اس کے ساتھ رہو خواہ اس سے الگ ہو جاؤ ہم بالفعل
اسپر کچھ بحث کرنا نہیں چاہتے ہمارے نزدیک کوئی مسلمان تجویز نہ کریگا کہ پنڈتوں
اور پادریوں کو نماز میں امام بنانا جائز ہے اور جو ایسا کہے وہ خود بھی ہمارے
نزدیک مسلمان نہیں ہے۔[ن]

## مغالطہ سوم

اس مضمون میں میرے ایک عزیز اور میرے ایک معزز و مخلص دوست اہل علم

نوٹ: میں بھی آپکی اس رائے سے متفق ہوں مگر ای جناب آپ کو جواب لکھنے کی کیا جلدی
تھی ایک دفعہ میرا مطلب تو سمجھ لیتے۔ (اہلحدیث مورخہ ۱۸ اپریل) میں بھی لکھ چکا ہوں اور
اب بھی عرض کرتا ہوں کہ صحت نماز کے لئے ادعاء اسلام کی ضرورت ہے اور قبولیت
کے لئے حقیقی اسلام کی۔ پس جو شخص دعوی اسلام کرتا ہو۔ اس کے پیچھے نماز جائز سمجھتا
ہوں مگر مرزا قادیانی کو اس سے مستثنے جانتا ہوں کیونکہ اس کے بیرونی قرائن سے
پایا جاتا ہے کہ وہ ادعاء اسلام محض ابلہ فریبی کی غرض سے کرتا ہے نہ کہ اسلام کو حق
جانکر۔ پس آپ کو پادری اور پنڈت جی کی کتھا کی کیا حاجت اور کیا اعتراض۔ جب وہ
اسلام کے مدعی ہی نہیں ہیں تو صحت نماز کیسی ہوگی لہذا آپکا اعتراض سطحی ہے۔

آپنے اس مقابلہ میں بھی غلطی کھائی ہے کہ خوش اعتقادی سے مراد اسلام ہے اور
بداعتقادی سے مراد کفر ہے جیسا کہ پادری اور پنڈت کی نظیر پیش کی
گئی ہے۔ حالانکہ پنڈت اور پادری تو ملت کی قید ہی سے خارج ہیں۔ پس بداعتقادی
سے مراد ہے باقرار اسلام غلط اعتقادات کا معتقد ہونا جو اسلام کی سچی تعلیم کے برخلاف
ہوں ایسے شخص کے پیچھے میں جواز اقتدا کا قائل ہوں۔ کوئی دلیل میرے
خلاف ہے تو لائیے۔ (اڈیٹر)

سے فرزند کی تحریرات مضامین متعلقہ امامت مبتدعین و ملحدین کو بے اعتنائی لیڈر ائنے کے لیئو اس خاکسار کی نسبت اس کا یہ کہنا ہے کہ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسکو جنہیں و چنیں الفاظ (مذکورہ) سے یاد کیا ہے یہ بھی ایک دروغ آمیز دہوکہ دہی اور ابلہ فریبی ہے خاکسار نے ان مضامین[1] اور تحریرات مذکورہ کی نسبت ناپسندیدگی ظاہر نہیں کی اور نہ انکو حق میں ایسے الفاظ ناشائستہ کہنے جائز رکھتا ہے ان مضامین تحریرات کے اصل مدعا سے مجھکو کلی اتفاق ہے گو بعض دلائل و طرز استدلال میں اختلاف ہو۔ جو الفاظ میں نے اس عزیز کے حق میں کبھی کچھ ہونگے[2] وہ شفقت و نصیحت کی نیت سے کہے ہونگے۔ ان الفاظ سے وہ چند بڑھکر ہیں جو ایڈیٹر اخبار مسمی اہل حدیث کے حق میں کہے ہیں اگر میرے الفاظ ایڈیٹر مذکور کے نزدیک کوئی اثر رکھتے ہیں تو ان کا اثر اس کو اپنے حق میں بھی تسلیم کرنا پڑیگا ورنہ عزیز مذکور پر ان الفاظ کا الزام دہوکہ دہی اور ابلہ فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟

تتمہ مضمون

ہمارے اس مضمون کے اس الزام کہ "اگر اعتقاد و اسلام شرط صحت نماز نہیں تو چاہیئے کہ ایک ہندو پنڈت یا عیسائی و یہودی کے پیچھے بھی مسلمان کو نماز پڑھ لینا جائز ہو" کے جواب میں اس نے اخبار وکیل ۲۰ مارچ میں یہ مشتہر کر دیا کہ یہی ایک موضوع بحث کا ہے کہ جو شخص نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادا و فرض نماز پڑھے اس کے پیچھے اقتدا جائز ہے خواہ وہ کسی فرقہ کا اور کسی خیال کا ہو اس جواب میں اس نے اپنے دام افتادہ احمقوں کو (گو وہ تمام کے علماء ہیں اور در حقیقت فقہ فی الدین سے محروم اور الفاظ قرآن و حدیث میں صرف سطحی[3] نظر رکھتے ہیں) یہ جتایا ہے کہ پنڈت عیسائی یہودی نماز کو فرض جانکر کبھی نماز نہ پڑھینگے لہذا انکی امامت کو فرض کر لینے سے مجھ پر الزام کیونکر قائم ہو سکیگا۔

اس کے جواب میں ہم ایسے ہی شخص کو جو نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادا فریضہ ارکان نماز ادا کرے اسکی بحث کا موضوع تسلیم کر کے ان ہی لوگوں کو پیش کرتے ہیں جو نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادائے فریضہ ارکان نماز کو ادا کرتے ہیں اور بعض فرائض کے علاوہ پچھلی رات کو اٹھکر رو رو کر تہجد بھی ایسی پڑھتے ہیں کہ انکی نمازوں کے مقابلہ میں راشد مسلمانوں کی نمازیں ہیچ و حقیر مصداق حدیث یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم نظر آتی ہیں معہذا انکو عقائد میں ایسے امور کفریہ موجود ہیں جو راشد مسلمانوں کی نظر میں انکو دائرہ اسلام سے خارج اور مصداق یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ بیان (اہل) کرتے ہیں اور راشد علماء اسلام ان امور کی نظر سے ان پر فتوی کفر لگا چکے ہیں ایسے لوگ ایڈیٹر اخبار مذکور کی بحث کا موضوع تو یقیناً ہیں پھر کیا وہ ان لوگوں کے پیچھے بھی اقتدا کو جائز رکھتا ہے۔ اگر جائز رکھتا ہے تو صاف الفاظ میں ظاہر کرے کہ اس کے نزدیک اعتقاد و اسلام اور اجتناب اعتقاد کفر شرط صحت

[1] تمہیں نے یہی ان مضامین کی نسبت نہیں کہا تھا آپ مضمون زیر بحث کو بخود پڑھئے بھی

[2] مولانا! دور بھی اچھی نہیں۔ زبان دبا کر کیوں تسلیم کرتے ہیں آپنے میرے مکان پر دریچہ کے پاس بیٹھکر ظہر کے وقت اس بیچارے کو گدھا نہیں کہا تھا تو صاف کہدیجئے اگر مگر کی حاجت کیا۔ ہاں میری بابت جو آپنے فرمایا ہے سو مجھے یاد نہیں کہ ایسے کریہہ الفاظ سے مجھے کبھی آپنے یاد کیا ہو گو آپکی شان اور عادت شریفہ سے بعید نہیں کیونکہ جس طرح مرزا قادیانی کا اصول ہے کہ جو میرا مخالف ہے وہ حرامزادہ ہے اسی طرح جناب کا بھی گویا عام اصول ہے کہ جو آپکا مخالف رائے ہے وہ جاہل ہے گدہا ہے۔ مسکین طلبہ ہے۔ واعظ ہے وغیرہ ہے تاہم مجھے یاد نہیں کہ مجھے آپکے ان خطابات سے کبھی اعزاز حاصل ہوا ہو۔ اگر ہوا بھی ہوگا۔ تو مخالفانہ ہجو میں جو قابل سند نہیں لیکن عزیز مذکور سے تو آپ کو رنج نہیں بلکہ وہ آپ کو اپنا امام جانتا ہے اور آپ اس کو اپنا عزیز کہتے ہیں لہذا یہ قول آپکا اس کے حق میں قطعی فیصلہ ہے (ایڈیٹر)

[3] کبھی بد اخلاق کہا نہ ہیں۔ مولانا بصد افسوس سے وہی کہنا پڑتا ہے جو ایک زمانہ میں جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کی طرف سے آپکو لکھا گیا تھا کہ ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی ✤ جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

آپکے اخلاق کی شکایت کریں تو آوازہ آتی ہے کہ کوئی نئی بات نہیں کیا آپنے اسی میں کامیابی سمجھی ہے کہ ہر جگہ اناخیر کی آواز اٹھائی جائے۔ افسوس جبل گردد جبلت نگردد مولانا! زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے ؎

شیخ صاحب زمانہ نازک ہے ✤ دونوں ہاتھوں سے تھامیئے دستار

مگر آپکی یہ عادت قدیمہ ہے جو طبیعت ثانیہ ہو رہی ہے کہ اپنے مخالف کو جھٹ سے جاہل۔ بے وقوف۔ خراسانی ملا وغیرہ لکھا کرتے ہیں مگر کیا مولانا آپ اپنی اس عادت شریفہ میں تبدیلی گوارا نہ فرماوینگے؟ واللہ سخت غلطی کرینگے۔

(ایڈیٹر)

نماز نہیں نکلتا ہے اس سے پھر اسی الزام پنڈتوں، عیسائیوں، یہودیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی تجویز کا رشتہ قائم ہوگا۔ کیونکہ ایسے نام کے مسلمان نمازیوں اور پنڈتوں عیسائیوں میں کچھ فرق نہیں۔ وہ اس سے وہ مثل فرس المطلی دوقف تحت المیزاب کا مصداق بن جائیگا۔ یا وہ صاف الفاظ میں:۔ اقرار کرے کہ وہ مسلمان کہلانے والوں اور مسلمانوں کی طرح نمازیں پڑھنے والوں میں عموماً کسی شخص کو اور خصوصاً جہاں تک ہو وہ ہر گوپال کرشن قادیان نائب الدجال کو اور اس کے اعتقادات کفریہ کے معتقدین کو کافر نہیں جانتا اور بہ ظاہر وہ اس سے مرزے قادیانی وغیرہ میں مخالفت کرے ایسے وہ جنگ زرگری ہو اور احمق کے دانت ہیں اور در حقیقت وہ انکو اپنا دینی بھائی اور ہم اعتقاد مومن جانتا ہے۔ اس اظہار و اقرار کے بعد ہم اڈیٹر مذکور کو اور انکو موافقین مصدقین فتوے سطحی علماء کو ثابت کر دکھائینگے کہ مسلمان کہلانے والوں اور نماز پڑھنے والوں میں بھی بہت کافر ہوتے ہیں جنکو اولاً خدا اور...

ثانیہ صاف صاف کیا واضح و صریح کہتا ہوں کہ مدعیان اسلام کے پیچھے دباستثنا مرزا) اقتداء درست ہو مگر آپ مغالطہ نہ دیں کہ اعتقاد اسلام شرط صحت نماز نہیں۔ هل هٰذا الا افتراء صریح او غباوۃ قبیح۔ میں اپنا دعا عبارات وکلات واضح کرچکا ہوں کہ مسئلہ دیکھا دعا، اسلام صحت نماز کے لئے ضروری ہے جسکو دوسرے الفاظوں میں یہ سمجھو کہ جو شخص نماز کو بحکم اسلام عبادت جانکر پڑھتا ہے اس کے پیچھے اقتدا درست ہے گو اس کی اپنی نماز بوجہ کسی مانع کے قبول نہ ہو۔ اسکا اثر مقتدی تک کچھ نہ ہوگا۔ اگر کچھ ہے تو دلیل لائیے۔ (اڈیٹر)

ثالثہ آپ کیا ثابت کر دکھائینگے ہم خود مانتے ہیں۔ پس آپ تکلیف نہ فرماویں اگر تکلیف گوارا ہو تو اس مسئلہ پر بحث کیجئے۔ لیکن حسب عادت شریفہ اگر ذاتیات پر حملہ ہوا جیسا کہ اس مضمون میں ہوا ہے تو درج نہ ہوگا۔ (اڈیٹر)

**معذرت**۔ ہماری مہذب اور شائستہ مزاج احباب ہماری اس جواب سے کشیدہ خاطر ہوں تو وہ اس میں ہمیں معذور سمجھیں کیونکہ مولانا کے جواب میں ہم مجبور ہیں آپ ہی تمام عمر کا اندوختہ کمال ہم نے صرف یہی پایا ہے کہ فریق مخالف کو جاہل بے علم نافہم مجتہد مسکین ملا۔ خراسانی عرب نویس۔ گدا وغیرہ لکھکر شکم سیری سے فتحیابی کر لیا کرتے ہیں۔ یہ تو ممکن نہیں کہ مولانا صاحب ام مجدہم سادگی سے کسی مسئلہ پر ... [illegible]

---

سنے پھر اس کے رسول مقبول نے پھر خود ان حضرات نے کافر کہا ہوا ہے ابھی ہم انکی فہرست کو پیش کرنا نہیں چاہتے بلکہ بصیغہ راز اسرار رکھنا مناسب سمجھتے ہیں ؎

فرقہ ئیست بسے محرم اسرار کجاست + مردان ازینجیں کاشف استار کجاست

ابوسعید محمد حسین

---

مولانا صاحب کو اگر اصل مسئلہ پر کچھ لکھنا ہو تو بخوشی بسر و چشم ہم درج کرنے کو حاضر ہیں اور اگر اسی طرح کے ذاتی حملے ہیں تو معافی کے خواستگار۔ (اڈیٹر)

---

## مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی لکھتے ہیں:۔

"مسئلہ امامت واقتدا کے متعلق جو آپنے ارقام فرمایا تھا پہلے اس میں مجھکو کلام تھا۔ پھر کئی ہفتوں تک جب میں نے موافق و مخالف تحریریں دیکھیں بعد آپکی تحریر پر غور کیا تو مجھے آپکی رائے صائب معلوم ہوئی اور امام کی عدم قبولیت کے اثر کو مقتدی پر پہونچنے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ لہذا میں بھی آپکی رائے سے اتفاق کرتا ہوں"

---

# قادیانی دجّال لاہور میں

بدر قادیانی لکھتا ہے کہ:۔

"میرے آقا میرے سید و مولی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۲۷ اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لے گئے۔ مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جنمیں خدا کا نبی موجود ہو۔ چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل ہے اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں" (بدر۔ ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء)

خدا کی شان ایک زمانہ تھا کہ بڑے ڈنکی جاتی تھی کہ:۔

چہ گویم باتو از آن ہادر قادیان یم + دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

آج اسی دار الامان سے نکلکر لاہور جیسے (بقول مرزا صاحب) مغضوب شہر میں بغرض تحصیل صحت جاتے ہیں۔

مرزائیو! کیا اب ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم تمہارے شعر مذکور کی یوں ترمیم کریں:

چہ گویم باتو از آن ... [illegible] + ... [illegible]

---

عسہ فرق نہ ہو تو آپ ہم نمازیوں اور نیچریوں کے سامنے جو احکام شرعیہ سے استدلال کیا کرتے ہیں اسی طرح کسی پنڈت یا پادری کے سامنے بھی قرآن سے دلیل لاکر انکو قائل کرتے ہیں؟ مولانا! اگر آپ ...

ahmadimuslim.de

# دینانگر میں آریوں سے مباحثہ

قصبہ دینانگر ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک انجمن نصرت الاسلام ہے جو سالانہ جلسہ پر مخالفین اسلام کو بھی اعتراضات کرنے کا موقع دیا کرتی ہے چنانچہ اس دفعہ ۲۵ اپریل کے جلسہ پر بھی انہوں نے مخالفوں کو دعوت دی تو دو آریوں نے اعتراضات کرنے کی درخواست بھیجی۔ ایک اعتراض تھا کہ اسلام کی تعلیم اخلاق اور نیچر کے خلاف ہے۔ جواب دینے کے لئے مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب شیر پنجاب منتخب ہوئے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اخلاق ہر ملک اور ہر قوم کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ پہلے آپ اخلاق کی تعریف کریں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام کی تعلیم کس ملک کے اخلاق کے مخالف ہے آریہ صاحب نہ تعریف کریں نہ کچھ بتلادیں۔ آخر بعد مشکل اتنا بولے کہ دیکھو لغت میں لکھا ہے کہ اخلاق عمدہ خصلت کو کہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ عمدہ خصلت بھی تو ہر ملک کی جدا جدا ہے۔ آخر کار آریہ نے اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ تمہاری لونڈیاں اگر زناکاری سے بچنا چاہیں تو تم ان کو زنا پر مجبور نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی زنا پر راضی ہوں تو بیشک کرایا کرو۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ قرآن نے خدا کو مکار۔ فریبی وغیرہ کہا ہے۔ اس کے جواب میں مولانا صاحب نے کہا کہ زناکاری کے متعلق قرآن مجید نے عام طور پر ارشاد فرمایا ہے

یعنی خداتعالے زناکاری اور بدکاری سے منع فرماتا ہے چونکہ قرآن مجید نے زناکاری کی ممانعت کا عام اصول مقرر کیا ہے۔ اسلئے اس آیت کے معنی جو تم نے پیش کی ہے یہ ہیں کہ عرب کے مشرکوں کو بطور عار دلانے کے سمجھایا جاتا ہے کہ تمہاری لونڈیاں تو زناکاری سے بچنا چاہتی ہیں مگر تم ان کو زناکاری پر مجبور کرتے ہو یہ تمہاری حرکت نہایت ہی نازیبا ہے۔ اس سے مشرکوں کو عار دلانا مقصود ہے۔ اس کا مفہوم یہ نہیں کہ لونڈیاں اگر زناکاری پر راضی ہوں تو تم بھی زنا کی ان کو اجازت دیدو۔ ہرگز نہیں۔ اور خدا کی مکاری کی نسبت کہا کہ اردو میں مکار اسکو کہتے ہیں جو بظاہر چاپلوسی کرے اور خفیہ داؤ چلائے لیکن خداتعالے میں یہ بات نہیں بلکہ خداتعالے کی نسبت جو مکر کا لفظ آیا ہے اسکے معنی ہوتے ہیں کہ مخلوق کی بیخبری میں اس کے برخلاف حکم نافذ کرنا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک قوم اور شخص کے حق میں جو خداتعالے کی طرف سے مخالف احکام جاری ہوتے ہیں تو ان کی بیخبری ہی میں ہوتے ہیں۔ غرض ایسے معقول جواب آریوں کو ملے کہ دانت مل گئے۔ اس کے بعد دوسرے معترض صاحب اٹھے جو نسبتاً مہذب معلوم ہوتے تھے۔ لیکن انہوں نے پہلے کی نسبت زیادہ تہذیب کی مٹی خراب کی۔ ہم نے کوئی آریہ ایسا مناظر نہیں دیکھا کہ مولوی صاحب کی تقریر ختم نہونے دے۔ درمیان ہی میں بول اٹھے۔ کبھی کچھ کہے۔ کبھی پریذیڈنٹ کو مخاطب کرے کبھی مناظر کو۔ غرض ایسا جلدباز کہ خدا کی پناہ۔ مگر شیر پنجاب کو ایسی گیدڑ بھبکیوں سے کیا ہوتا تھا۔ آریہ کا سوال تھا کہ اسلام کا انجام احسن نہیں۔ پہلے تو خیریت سے اسی پر اڑے کہ اس کا ثبوت میرے ذمہ نہیں۔ میں نفی میں ہوں۔ آخر کار جب قائل کیا گیا تو اعتراض کیا کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب کا مذہب ہے کہ آلہ تناسل پر کپڑا لپیٹ کر ماں۔ بہن کے ساتھ جماع کر لینا جائز ہے یہ اخلاق کے خلاف ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اسلام نام ہے قرآن شریف کی تعلیم کا۔ دیکھو تمہارے گورو نے جہاں اسلام پر اعتراضات کئے ہیں وہاں پر لکھا ہے کہ یہ اعتراضات صرف قرآن پر کئے گئے ہیں۔ کیونکہ مسلمان قرآن پر ہی متفق ہیں۔ پس اگر کوئی اعتراض ہے تو قرآن شریف پر کریں۔ اس سوال کا جواب بھی میں دے سکتا ہوں کہ یہ قول امام ابوحنیفہ صاحب کا نہیں ہے مگر میں اس جانب آنا ہی نہیں چاہتا کیونکہ یہ سوال آپ کے دعوے کے برخلاف ہے۔ آخر اس پہلو میں آریہ صاحب جب تنگ ہوئے تو جنت کی نعمتوں پر اعتراض شروع کئے۔ جنت پر جو معمولی اعتراضات آریوں کے ہیں وہ تو ناظرین سنتے ہی ہونگے۔ دینانگر آریہ نے ان میں ایک جدت پیدا کی کہ جنت چونکہ محدود مکان ہوگا اسلئے قیدخانہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ یوں تو ساری دنیا بھی غیر محدود نہیں تو پھر یہ بھی قیدخانہ ہے۔ لائق مناظر نے بڑی خوشی سے تسلیم کیا کہ دنیا ساری قیدخانہ ہے گویا ان کے نزدیک ہر مکان محدود ہو خواہ کتنا ہی بیحساب لمبا چوڑا ساری دنیا جتنا ہو وہ بھی قیدخانہ ہے۔ اسی ضمن میں سامعین مباحثہ کی جان وہ دو شعر تھے جو فریقین نے ایک دوسرے کے مقابل پڑھے آریہ مناظر نے جنت اور جنتیوں کی حقارت کرنے کو ذوق کا شعر توڑ پھوڑ کر یوں پڑھا

زاہد کو کون کہتا ہے خداپرست ہے + حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

مولانا صاحب نے اوسی وقت اٹھتے ہی فرمایا کہ شعر اصل میں یوں ہے ؎

ویدی کو کون کہتا ہے ایشورپرست ہے + نیوگن پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

اسپر تو آریہ ایسے گھبرائے کہ کبھی نہ گھبرائے ہونگے۔ ــ ــ ــ

**نہایت افسوس** جو اس مباحثہ میں ہم کو اور حاضرین کو ہوا وہ ایسا ناقابل برداشت ہے کہ گو تم مشکل وگرنہ گو تم مشکل، جب آریہ نے امام ابوحنیفہ صاحب کا قول پیش کیا تو چاہئے کان میں بجز یہ آوازیں آئیں کہ یہ سوال آریہ کو دینانگر کے ایک حنفی مولوی نے بتلائے ہیں۔ اس گمان کو سادیان کلام نے یوں مدلل کیا کہ آریہ اوس

مولوی صاحب کا شاگرد ہے اور یہ کتاب بھی انہی مولوی صاحب نے دی ہے۔ اسپر سوال ہوا کہ ان مولوی صاحب کو کیا غرض پڑی تھی کہ اپنے مذہب کی توہین کرائے۔ راویان کلام نے جواب دیا کہ اس سے اُن کی بڑی بھاری غرض یہ تھی کہ انجمن کے ارکان بھی چونکہ اہلحدیث ہیں اور مولانا ابو الوفا صاحب بھی اہلحدیث ہیں۔ مولانا صاحب اس سوال کو غنیمت کبری سمجھکر خوب رنگ امیزی کرینگے اور حنفی مذہب کی تردید میں دو چار اور سنا دینگے جس سے شہر کے حنفی لوگ انجمن کو مخالف ہوکر چندہ وغیرہ امداد روک لیں گے مگر ان کو معلوم نہیں تھا کہ پالاکس سے جس کو ہو دعوے کرے

میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں قاصد کے آتے ہیں خط اور لکھ رکھوں

بہرحال یہ خوشمند اور تقی تھے۔ ہم کوئی غیب دان نہیں تھے نہ مقامی حالات سے پورے واقف ... ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان ... مخالف ہے خدا کرے ایسے مسلمان ہو دنیا اگر بہت جلد خالی ہوجائے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر یہ جانتے مولانا ابو الوفا صاحب کے کوئی اور مناظر ہوتا تو آج شہر دیکھتا مسلمانوں کے باہمی لڑائی کا دنگل ہوتا۔ (نائب ایڈیٹر ناظر طالب)

## تعاقب

اہلحدیث مورخہ ۲۳ فروری میں سوال نمبر ۲۰۸ اجس میں منار الحج وغیرہ بیان نسبو بھیجے کے دو لائن سے سوال ہوا کہ جواب میں مذکور ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا چاہئے لہذا گذارش ہے کہ مشکوۃ باب الاضحیۃ۔ حدیث متفق علیہ بایں لفظ مذکور ہے۔

عن انس قال ضحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ و سمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ و اللہ اکبر متفق علیہ اور نووی شرح صحیح مسلم میں ہے فیہ استحباب التکبیر مع التسمیۃ فیقول بسم اللہ و اللہ اکبر صفحہ ۱۵۲ جلد ۲ (عبد اللہ حکیم آبادی)

اڈیٹر۔ آپ کا فرمانا بجا ہے۔

## اہل قرآن لاہور

کے امام میاں چٹو نے اخبار اہلحدیث کے متواتر مضامین لیے اہل قرآن لاہور کی پھوٹ وغیرہ ہو جانیکا باعث ٹھہرانا چاہتے کوشش کی کہ کسی طرح سے مندرجہ مضامین اہلحدیث کی اپنے منشی انشاء اللہ صاحب کی قلم سے ہی تردید کروائے چنانچہ اسی خاطر اس کو طرح طرح کی لالچیں اور دھمکیاں یہاں تک دیں کہ خلاف قانون منشی انشاء اللہ کی مقفل الماری کے اوپر ایک اپنا تالا بھی لگا دیا مگر جب اس نے خدا کو حاضر ناظر جانکر میاں چٹو کی اس بیجا زیادتی کی پرواہ نہ کی تو اپنے ڈہائی ممبروں کی انجمن اہل قرآن کے سمجھانے سے الماری کا تالا خود ہی کھولدیا اور جلد ڈہائی ممبروں کا مشورہ میاں چٹو کو یہی تھا کہ اگر منشی انشاء اللہ منتقل کیا تو اہل قرآن لاہور کی رہی سہی مٹی پلید ہوجائیگی۔

لیکن اہلحدیث کے ذریعہ جو مضامین ملک کے ہر چہار جوانب کی مخلوقات میں پہنچکر لاہور کے اہل قرآن کا تختہ پلٹ چکے ہیں اُس کا علاج میاں چٹو کو سوائے اس کے اور کچھ نہیں سوجھا کہ خود ہی ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو اوروں سے لکھواکر جھوٹ کی گٹھڑی اپنے ہی سر پر اٹھائے۔ لہذا بوڑھے میاں چٹو جی نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن کے مئی حال میں اپنی جانب سے ایک لمبی چوڑی تحریر شائع کراکر جھوٹی شیخی بگھاری ہے ... اپنی ذات کی نسبت اپنی علو شان میں لکھی ہیں۔ تردید کی تحریر میں ... اس کو شائع کرنے کا وعدہ فرمائے یا خود میاں چٹو جی اپنے رسالہ اشاعت القرآن (بر عکس نہند نام زنگی کافور) میں شائع فرمانے کا وعدہ دیں مگر ان سب لغو باتوں کو چھوڑکر میں ناظرین اہلحدیث کو فقط اسی قدر آگاہ کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ جس سے اہلحدیث کے شائع شدہ مضامین اہل قرآن لاہور کی نسبت جو کچھ میاں چٹو نے تردید کی ہے۔ تاکہ ناظرین پر اہلحدیث اور اس کے نامہ نگاروں کی صفائی و سچائی معلوم ہو سکے اور نیز یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ لاہور کے اہل قرآن کے امام میاں چٹو باوجودیکہ پاؤں گور میں لٹکائے ہوئے ہیں پھر بھی کس قدر جھوٹ بولتے ہیں چنانچہ سب سے اخیری تحریر جو ۱۳ اپریل گذشتہ کے اہلحدیث میں میری طرف سے شائع ہوئی ہے اُس کی نسبت فرماتے ہیں کہ جسطرح اور لوگوں کا آپس میں اختلاف ہے اسی طرح سے چند اہل قرآنوں کا بھی آپس میں کئی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اب ناظرین ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ میری سب سے پہلی تحریر جو اہل قرآن لاہور کا شگوفہ پھوٹ نکلا کے عنوان سے آپ کے ملاحظہ میں آچکی ہے لگتے ہاتھ ہی میاں چٹو جی نے کیسے صاف صاف اپنی پھوٹ کو مان لیا لیکن اس سے بڑھکر صریح جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے جو میاں چٹو جی لکھتے ہیں کہ چند اہل قرآنوں کا آپس میں کئی مسئلہ میں اختلاف ہے حالانکہ اختلاف ہرگز نہیں بلکہ وہ لوگ اہل قرآن کے مذہب سے بیزار ہو کر اس فرقہ سے ایکدم قطع تعلق کر چکے ہیں اور دوسرے مسلمان فرقوں میں جا ملے ہیں۔ ہنگ نمازیں حنفیوں اور اہلحدیث کے ساتھ

۔ ذاتیات کی بحث کا وعدہ مشکل ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

مگر شریعت میں بہت سی جہالت بہت ہوئے میاں چٹو کا یہ کس قدر عمداً جھوٹ لکھا گیا ہے اور ان کا گروہ پر کا دینا اور مغالطے میں ڈالنا ہے کہ چند اہل قرآنوں کا آپس میں کئی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ موجودہ چند اہل قرآن لاہور میں جو باقی بچے کھچے ہیں۔ وہ ضرور تذبذب کی حالت میں ڈگمگا رہے ہیں اور بیشک انکا آپس میں سخت اختلاف ہے چنانچہ میاں چٹو نے خود مولوی عبداللہ پر (قرآن شریف کا فیصلہ نامنظور کر کے) انگریزی عدالت میں نالش کر دی۔ موجودہ اہل قرآن میاں چٹو کے بالکل برخلاف ہیں کیونکہ باوجود مکان مسجد کی رجسٹری نالش کرکے وقف کر دینے کے بعد بھی میاں چٹو نے میونسپل کمیٹی لاہور میں درخواست مرمت دیتے وقت خود کو مکان کا مالک لکھوایا اور میاں امیر الدین مرشد اہل قرآن کو ابتک حساب چندہ وغیرہ نہیں دیا۔ خود مولوی عبداللہ بیچارہ مسجد میں سارا دن چارپائی پر اکیلا جیسے کسی اندھے کو مسجد میں بٹھلا جاتی ہے بیٹھا مکھیاں مارا رہتا ہے مگر پھر بھی میاں چٹو کے اس جھوٹھ کی کوئی انتہا نہیں جیسا کہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالے کے فضل و کرم سے مسجد میں اسی طرح رونق ہے اور انشاء اللہ دن بدن ترقی ہوگی۔ کیا یہ اہل قرآنی جھوٹھ نہیں۔ کیا میاں چٹو گذشتہ سال بھر میں ایک آدمی بھی ثابت کر سکتے ہیں جو کسی دوسرے فرقے سے نکلکر اہل قرآن لاہور میں آملا ہو ہرگز نہیں تو دن بدن ترقی لکھتے ہوئے کچھ بھی غیرت نہ آئی؟ ناظرین ملاحظہ ہو یہ ہے میاں چٹو کا چٹا جھوٹھ۔

میاں چٹو فرماتے ہیں کہ اور وہ پانچ آدمی جو ہیں وہ بھی مسجد اہل قرآن میں برابر آتے ہیں کیا دلیل تو بڑی زبردست دیا ہے۔ تو کیا جو کوئی اہل قرآن کی مسجد میں جاوے وہی اہل قرآن ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میاں چٹو بھی جب آریہ سماج اور دیگر مجالس میں گئے اور جاتے ہیں تو پھر آپ بھی آریہ ہو گئے ہونگے۔ پھر کیا میاں چٹو جی ایسی دیکھو کی تحریر لکھکر اپنی دنیاوی عزت بنانے کی خاطر آپ کو اس قدر جھوٹھ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی؟ اور یہ جو آپ نے شیخی بگھاری ہے کہ درس و تدریس میں بھی شامل ہوتے ہیں کیا یہی ایمانداری ہے؟ اور بالفرض اگر کوئی درس و تدریس میں شامل ہو جاوے تو وہ کیا اہل قرآن ہو جاویگا؟ آپ جواب کے کانفرنس میں کراچی گئے تھے تو کیا آپ بھی نیچری ہو گئے؟ یہ میں خود مان چکا ہوں کہ پہلے دنوں یہ سب لوگ ملکر مولوی عبداللہ پر سوالات کی بھرمار کر کے جاتے رہے ہیں۔ مگر کیا ان میں سے کسی ایک کی تسلی بھی ہوئی؟ ہرگز نہیں۔ پھر یہی وجہ ہے کہ ہر کوئی مولوی عبداللہ کے ساتھ دست و گریبان ہوتے کو آپ کے ہاں چلا جاتا ہے پھر یہ آپ کا میاں چٹو جی لوگوں کو مغالطہ دیکر ناجائز فائدہ مرزا قادیانی کی طرح اٹھانا کس قدر قرآن پاک کی پاک تعلیم کے خلاف ہے۔ افسوس

یہی وجہ ہے کہ تمہیں سیدھا راستہ ابتک نہ سوجھا۔ آؤ پہلے اور دل سے منشی انشاء اللہ کی طرح محض سچائی اور اسلام کی ہمدردی کی خاطر آپ کے خیالی عقیدہ اہل قرآن کو سلام کر کے چھوڑ دیا ہے آپ بھی اس کو خیرباد کہو یعنی جھوٹھ بولنا چھوڑ دو۔ گو چٹو کے تینوں حرفوں کی طرح میں آپ کے تین چٹے سفید جھوٹھ ثابت کر چکا ہوں مگر یہ چوتھا جھوٹھ تو بخدا آپنے ایسا سیاہ جھوٹھ بولا ہے کہ قیامت کے روز تک اگر آپ نے توبہ نہ کی تو (تسود وجوہ) یعنی آپ کا منہ کالا کر کے چھوڑیگا۔ دیکھئے آپ کیسا عمداً جھوٹ بولتے ہیں اور کتنا بڑا دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ منشی انشاء اللہ بھی دفتر اشاعت القرآن میں برابر کام کرتا ہے؟ جی ہاں میں نے کب کہا کہ دفتر میں کام نہیں کرتا۔ مگر کیا وہ آپکے عقیدہ پر ویسا ہی ہے؟ اس کا جواب صاف دیتے تو شرافت تھی۔ آپ اپنے اقرارنامہ کے مطابق اس کی سال بھر کی تنخواہ دیدو اگر پھر آپ کے دفتر میں بیٹھکر مفت کام کریے تو ہمارا ذمہ۔ کیا منشی شمس الدین شائق اور منشی مولا بخش وغیرہ دفتر کا کام نہیں کرتے؟ پھر کیا وہ بھی اہل قرآن ہی ہو گئے؟ یہ لوگ تنخواہ دار ہیں اپنی مزدوری کرنے کو دفتر میں برابر آتے رہینگے۔ پھر یہ کس قدر خلاف بیانی ہے کہ رسالہ کا نام تو اشاعت القرآن۔ کہا ہے مگر اس میں ایسا جھوٹ بنا بنا کے جھوٹی اشاعت کی جاتی ہے۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔ بھلا لوگوں کو نیک بننے کی خواہش کرتے کرتے اپنے آپ کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ آپ قرآن شریف پڑھ پڑھ کے سناتے ہیں۔ پھر کیا عقل نہیں آتی (کہ بیدریغ جھوٹ پر کمر باندھ لی ہے)

کیا یہی آپ کا سچ اور قیامت پر یقین اور خدا پر ایمان ہے کہ خلق خدا کو گمراہ کرنے کی غرض سے لوگوں کو ایسا دھوکہ دیتے ہو اور لکھتے ہو کہ کسی قسم کی مسجد مذکورہ میں بے رونقی نہیں۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادھواں)

---

**غریب فنڈ** میں مندرجہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی

جناب مولوی محمد احمد صاحب ناظم نادرہ ۔۔۔

نذیر محمد صاحب نوادہ شیخان بریلی (رسائل) ۔۔۔

فتوے فنڈ ۔۔۔ بقایا سابقہ ۔۔۔

دو اخبار سال بھر کیلئے (ایک بنام عبدالرحمن عرف وہ ... امرتسر دوسرا بنام مدرسہ بریلی) جاری کئے گئے

باقی ۱۲ ۔ احباب کرم توجہ فرمائیں۔

# فتاوے

س نمبر ۱۳۴ - حدیث شریف میں ہے لاتوتروا بثلاث اوتروا بخمس او بسبع ولاتشبھوا بصلوۃ المغرب۔ تین رکعت وتر جو تین طرح سے پڑھنا منقول ہے پڑھنا کیسا ہے۔

س ۱۳۵ حضرت مغرب کی سنت کے بارے میں فرماتے اجعلوھا فی بیوتکم اور جب بنی عبد الاشہل کے لوگ بعد نماز مغرب مسجد میں نماز کے واسطے مشغول ہوئے۔ آپ فرماتے ھذہ صلوۃ البیوت۔ اور حدیث میں ابن ماجہ کے ہے۔ اِرْکَعُوا ھَاتَیْنِ فِی بُیُوتِکُم اور عام فرمان ہے اَیُّھَا النَّاسُ صَلُّوا فِی بُیُوتِکُم فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوبَۃ اور نیز امام مروزی اور ابوثور مسجد میں یہ دو رکعت گزارنے والے کو گنہگار کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی یہ دو رکعت مسجد میں ادا کرے تب اس کے واسطے کفایت کرتی ہے یا نہیں۔

س ۱۳۶ ایام وبا یا قحط سالی میں دعا قنوت نماز میں پڑھنا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔

س ۱۳۷ جسکو احتلام کی شدید شکایت ہو کپڑا بغیر شہوت کے ناپاک ہو جاوے جلد جلد غسل کرنے سے زکام آجاتا ہے۔ رات کو ہمیشہ غسل کرنا تکلیف معلوم ہو۔ سرما اور بارش زور شور سے ہو اور سردی سے خوف کرتا ہو۔ تب فقط وضو سے تلاوت کر سکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں

س ۱۳۸ سلام کا جواب دئے بعد تحیۃ الوضو پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں اور اگر مسجد میں وضو کی جائے (احاطہ مسجد میں) تب داخل المسجد کے تحیۃ الوضو ادا ہو سکتا ہے یا نہیں

س ۱۳۹ جیسا کہ بعض اصحاب وباء کے حملہ اور تعاقب سے محفوظ رہنے کے واسطے اذان دیتے ہیں کیا اس کو شریعت اجازت دیتی ہے۔

س ۱۴۰ ہر ماہ کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ میں آنحضرت روزہ رکھتے تھے جو شخص اس ترتیب سے روزہ نہ رکھ سکے تو پھر کس طرح رکھ سکتا ہے۔ (ابو المنہاج محمد عبد الوحید)

ج نمبر ۱۳۴ - حدیث ضعیف ہے۔ تینوں وتر پڑھنے جائز ہیں مگر مغرب کی نماز سے کچھ تمیز کر کے خواہ دعا قنوت کے ساتھ خواہ ترک قعدہ وسطی کے ساتھ۔

ج ۱۳۵ اصل تو یہی ہے۔ اور ادا سنت مسجد میں بھی ہو سکتا ہے۔ صحابہ پڑھا کرتے تھے

ج نمبر ۱۳۶ صحیح ترمذی میں ہے کہ جائز ہے۔

ج ۱۳۷ کر سکتا ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

ج نمبر ۱۳۸ بعد وضو کے سلام دینے یا کسی ضروری بات کرنے سے تحیۃ الوضو میں کوئی خلل نہیں آتا

ج ۱۳۹ ایام وبا میں اذان دینا شریعت میں ثابت نہیں۔

ج ۱۴۰ ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں ہر ماہ میں روزہ رکھنا سنت ہے۔ اگر ان تاریخوں میں نہ رکھ سکے تو دوسری تاریخوں میں رکھ سکتا ہے۔

س نمبر ۱۴۱ - طاعون کے بارہ میں حدیث ہے فاذا سمعتم بہ بارض فلا تدخلوا علیہ واذا وقع بارض وانتم فیھا فلا تخرجوا منھا فرارا منہ۔ اگر طاعون یا وبا کسی ہمسائے کے ہاں یا قریب کے محلے میں واقع ہو تو اس کی عیادت کو جانا اور اس کے کفن دفن اور جنازہ میں شریک ہونا روا ہے یا ناروا۔ اور اگر اپنے ملک میں وبا کی کثرت ہے تو دوسرے ملک کو یہاں سے ضرورتاً جا سکتا ہے یا نہیں۔ اور اگر اپنی ہمسائگی میں کسی کی موت لاحق ہو تو اس کے دفن ہونے تک کھانا نہ کھانا کہاں کی بات ہے اور ایام کسوف اور خسوف میں کھانا کھانے کی جو ممانعت ہے وہ شرعی ہے یا کیا

ج نمبر ۱۴۱ طاعون والی زمین سے نکلنا منع ہے مگر طاعون سے بھاگنے کے ارادہ پر۔ اگر کسی اور کام کو جائے تو منع نہیں۔ ایسا ہی عیادت مریض وغیرہ بھی منع نہیں بیشک کرے بلکہ ضرور کرے۔ مردے کے دفن ہونے تک کھانا نہ کھانا ایک بیہودہ رسم ہے۔ کسوف خسوف میں کھانے کی کوئی ممانعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۲ - حدیث شریف میں توبہ و استغفار کی بہت فضیلتیں آئی ہیں۔ چنانچہ حضرت فرماتے ہیں یا ایھا الناس توبوا الی اللہ۔ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ۔ اور بھی ہے۔ واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ وغیرہ وغیرہ۔ خاکسار معروض ہے کہ آنحضرت بعینہ کن کن الفاظ سے ہمیشہ استغفار کرتے تھے اور لگاتار کس قدر تعداد یا ستر مرتبہ فرماتے تھے۔ تا نوبت بنوبت۔

ج نمبر ۱۴۲ - آنحضرت کا استغفار عموماً استغفر اللہ۔ کے الفاظ سے تھا۔ اور کبھی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سے۔ تمہارا غرض جس لفظ سے طلب بخشش کے معنی ہو سکیں۔ لگاتار ستر اور سو عدد پورا کرتے تھے۔

س نمبر ۱۴۳ - عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں جو حدیث آیا ہے اس میں یہ دو الفاظ ویدق الصلیب ویقتل الخنزیر ہیں۔ ان سے کیا مفہوم ہوتی ہے؟ (عبد الوحید بالیسر اوڑیسہ)

ج نمبر ۱۴۳ حضرت عیسیٰ والی حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ کام ان کے حکم سے ہونگے جیسے بادشاہوں کے حکم سے کام ہوا کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ) سید وطن

... سکتہ ہو ... عام اجازت ہے۔ ابو الوفا

# انتخاب الاخبار

**مرزا صاحب** قادیانی جب سے لاہور گئے ہیں آپکی مخالفت میں جلسے ہو رہے ہیں۔ ملا محمد بخش کا ان جلسوں کے انعقاد میں بہت حصہ ہوتا ہے۔ افسوس ہے مرزا صاحب نے دار الامان چھوڑ کر آرام نہ پایا۔

**امرتسر** میں قماربازوں نے ایک جوار پر مٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا جس سے وہ مر گیا۔ (کیا گورنمنٹ امرتسر کی قماربازی پر اب بھی توجہ نہ کریگی؟)

**نور الدین احمد** صاحب ضلع دربھنگہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے دوست منشی عبد الجلیل صاحب پھلواروی کا انتقال ہوا۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے۔ اللھم اغفر لہ۔

**فاس** (مراکو) میں اہل مراکو نے غضب و طیش میں آکر فرانسیسی ڈاکخانہ کو تباہ کر دیا اور انگریزی و جرمنی ڈاکخانوں کے باہر جو لیٹر بکس نصب تھے انہیں توڑ ڈالا۔ حکام نے بعد میں معافی مانگ لی۔

**کابل** کے تاجروں نے ہز مجسٹی امیر افغانستان کی خدمت میں ایک عرضداشت بدیں مضمون پیش کی ہے کہ تجارت برآمد و درآمد کے محصول میں تخفیف کیجائے۔ انہوں نے امیر ممدوح کو وہ وعدے یاد دلائے ہیں جو تخت نشینی کیوقت کئے گئے تھے اور انکو ایفا کی طرف توجہ دلائی ہے۔

**نواب وقار الملک** مولوی مشتاق حسین صاحب (سکرٹری علیگڑھ کالج) کو گورنمنٹ کی طرف سے نواب کا خطاب عطا ہوا۔ نوابصاحب کو اس خطاب ملنے کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں ہو گیا۔

**امیر صاحب** کی علالت کی خبر کی کابل سے سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی مگر پشاور میں عام یقین ہے کہ ہز مجسٹی بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں (خدا کرے غلط ہو)

**القاہرہ** (مصر) میں مدرسہ صنائعیہ خدیویہ کے علاوہ صنعت و حرفت کا ایک اور عالیشان مدرسہ قائم ہونے والا ہے جس میں وہ صنعتیں اور حرفتیں سکھائی جائینگی جنکی تعلیم مدرسہ صنائعیہ خدیویہ میں نہیں ہوتی۔

**بابعالی** نے حکم دیا ہے کہ جزیرہ قبرس میں سے پانچ طلبا ہر سال قسطنطنیہ کو مدارس میں لئے جایا کریں اور ان کی تعلیم کا کوئی خرچ نہ لیا جائے۔

**روس** کی پارلیمنٹ کے ممبروں نے ایک مسودہ اس تجویز کے متعلق تیار کرنا شروع کیا ہے کہ غیر روسی گروہوں کی اولاد کو انہی گروہوں کی زبان میں تعلیم دی جایا کرے۔

**انجمن حمایت اسلام** لاہور میں جو ناخوش آیند تنازع تھا شکر ہے کہ ۳ مئی کو ۵ اسیسروں کی موجودگی میں قریباً ختم ہو گیا۔ اسیسروں نے بعض مطالبات کو جائز رکھا اور بعض کو رد کر دیا۔ سکرٹری انجمن نے کہا کہ جو کچھ فیصلہ آپ لوگ کر جائینگے ہم اسکو انجمن میں پیش کرینگے ہم موجودہ پانچ کس انکو منظور یا نامنظور نہیں کر سکتے۔ ہاں امید ہے کہ انجمن بھی منظور کرے گی۔ متنازعین کی صفائی ہونے کے بعد سکرٹری نے چندہ حالات میں نقصان کا ذکر کر کے چندہ کی تحریک کی تو تخمیناً دو ہزار روپیہ چندہ بھی ہوا۔ الحمد للہ ہم انجمن کو اس مصالحت پر مبارکباد دیتے ہیں اور آئندہ کیلئے فریقین کو نصیحت کرتے ہیں کہ سمجھکر چلیں ورنہ دیوار گوش دارد۔

**سکھ** ہائی سکول گوجرانوالہ کے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ عطا کئے (اسکا نام ہے شاہی توجہ)

**کلکتہ** میں مفسدانہ اشتہار پائے گئے تاسکے بلو پیپر پر اشتہار رنگے ہوئے ملے ہیں چار یا پانچ انچ مربع کاغذ پر نہایت خوبصورتی سے شائع کئے گئے ہیں انکا عنوان تھا "خوشخبری" ان میں یہ لکھا ہوا تھا کہ "اٹھو اٹھو مسلح ہو جاؤ انگریزوں کو جہنم واصل کرو" ہم نے ایک ماسٹر نقلیں چھپا کی ہیں اور انگریزوں کو ہرگز نہیں دینگے (کسی غیر ہندی کا کام ہے کوئی ہندی جسکے دماغ میں ذرہ سی بھی عقل ہوگی یہ حرکت نہ کریگا)

**امرتسر** سے انبالہ تک ریلوے لائن دوہری بننے کی کارروائی شروع ہو گئی۔

**واعظ** اہل حدیث کانفرنس لکھتے ہیں کہ "میں مقامات ذیل میں پہنچا۔ دسیع عمرواں جس میں اکثر نیک آدمیوں کو دیکھا۔ وہاں سے بخشی والا پھر سلیم پور ہراک مقام پر احکام اسلام سنائے گئے۔ ۲۵ اپریل کو جلسہ دینانگر پر پہنچا۔ امید ہے کہ کل شام کو کسی طرف کو جانا ہوگا۔ دیگر گزارش یہ ہے کہ بندہ نے ۱۵ اپریل کو یہ کام شروع کیا تھا۔ ۱۴ اپریل کو مہینہ ختم ہوا۔ اب خاکسار کا یہ ارادہ ہے کہ ۳۰ اپریل تک کام کیا جائے۔ اس کے بعد یکم مئی سے اخیر مہینے تک ملتوی رکھا جاوے۔ کیونکہ ان دنوں میں صبح سے لیکر دس بجے شام تک گاؤں میں کوئی آدمی نہیں ہوتا۔ سب فصل میں مشغول رہتے ہیں" (حافظ محمد واعظ اہلحدیث کانفرنس)

**امیر صاحب** نے اپنی رعایا کو ہندوستان کو سفر کرنے سے منع کر دیا۔ اس ممانعت سے خاطرخواہ نتیجہ پیدا ہوا جسے اب یقیناً شورش اور لڑائی کرنے سے باز رہینگے دیکھئے (کہاں تک؟)

**دہلی** اور انگلستان میں گذشتہ ہفتہ برفباری ہوئی انگلستان میں موٹر کاریں برف میں پھنس گئیں۔

اہلحدیث امرتسر ۸ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱ کالم ۳

ahmadimuslim.de

# حل پر انعام یعنی دو سو روپیہ نقد

(۲۰۰)

دو سو روپیہ نقد ... دور میں امانت رکھا گیا ہے جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ ...

[illegible]

**نوٹ:** ... ۱۵ مئی ... تک ... پاکٹ کیس ادویات بذریعہ ... روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء کو ... تقسیم ہوگا ... حل کنندگان ... کوئی شخص ...

# اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات لاہوری

# ایک ہزار روپیہ نقد

[illegible]

## سابقہ انعامات حل شدہ معمہ

[illegible]

## انعام بیسویں سالگرہ

[illegible]

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر ... لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے +

(Registered L. 01.352)

# اخبار اہلحدیث

جس کا قول دکردار شریعت مصطفٰی کے مطابق ہو + بسنت دیکھ کسی کا قول

حسب نمبر (۵)

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... سے

روساو جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲ر

ششماہی ... ۱۲ر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک

مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

**اغراض و مقاصد**

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام

کی حمایت و اشاعت کرنا +

مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً

دینی و دنیوی خدمات کرنا +

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی

نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

قیمت پیشگی آنی چاہیے +

بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

نمونہ مفت بشرط پسند مفت

... بھیجینگے مگر ناپسند واپس کرنا ہوگا

## امرتسر - مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ

### مذاکرہ علمیہ

جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے بہت سے علماء کرام

نے اپنی اپنی آراء مبارکہ سے قوم کو فائدہ بخشا ہے

بعض حضرات کچھ کشیدہ خاطر بھی ہیں وہ اس مسئلہ کا ذکر کرنا فتنہ بھڑکانا سمجھتے

ہیں یہ ... عرض کرچکا ہوں اور اب بھی گذارش کرتا ہوں (واللہ حسیبی)

اس مذاکرہ سے فتنہ بھڑکانا نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ فریقین کے دلائل

... ہو جائیں پھر جو طریق کوئی اختیار کرے علی وجہ البصیرت اختیار کرے میں

کسی کو اپنی بات پر مجبور نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہوں بلکہ میں خود بھی اپنی تحقیق کو کاوش

من الشیطان ... غلطی سے مبرا نہیں جانتا نہ یہ بات تو علماء کرام پر واضح ہے کہ ایک ہی کلام

کی ریاست مختلف ہوتی ہیں۔ نیک بھی اور بد بھی اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ کسی ...

مافوق ہر ایک کا بدلہ وہی ہے جو اس نے نیت کی ہوگی) میں نے اگر بقول بعض

حضرات فتنہ اٹھایا ہے تو اسکا بدلہ مجھکو ملیگا رہا یہ کہ وہ دلائل سے اس فتنہ کو مٹا دیں

یہ کیا بات ہے کہ الگ الگ سرگوشیاں کیجاتی ہیں کہ اسکا جواب مستقل رسالہ کی صورت

میں ہونا چاہیے کیا ایسے حضرات یہ نہیں جانتے کہ جواب دینے سے اگر کسی مسلمانوں کو

غلطی سے بچانے کی ہے تو انکو مستقل رسالہ سے کیا فائدہ ہوگا۔ غلطی تو لگی ہوئی اخبار

اہلحدیث کے ناظرین میں ان حضرات کو نہیں ہے کہ کہاں کہاں کس کس ملک اور کس

کس جزیرہ میں پہنچے ہیں تو ان تک وہ رسالہ کیسے پہنچیگا اور یہ حضرات کیونکر

پہنچا سکینگے پھر انکو کیا فائدہ ہوا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی کہ درد تو سر میں اور علاج

پاؤں میں۔ حالانکہ جو خیالات جو رسالہ میں یہ حضرات روپیہ لگا کر شائع کرینگے اور

ناشنوں کو سنا دینگے وہ اہلحدیث میں بغیر کسی قسم کے خرچ کرنے کے مفت میں شائع

ہونگے پھر مزید لطف یہ ہے کہ انہی لوگوں تک پہنچینگے جنکو اہلحدیث کے مضامین کی

غلطی لگنے کا اندیشہ ان حضرات کو ہے۔

اخبار اہلحدیث کو کسی خاص شخصی خیالات کا مجموعہ ہی نہیں بنانا چاہتا بلکہ ہر ایک

صاحب علم کو موقع دیتا ہے کہ مخالف و موافق اپنے اپنے خیالات تحریر کریں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس مسئلہ کے چھیڑنے کی وجہ کیا تھی۔ یہ سوال بالکل

مضمون سے بھی عجیب تر ہے سنئے جناب جب یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ فلاں شخص کے

پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور فلاں کے پیچھے جائز نہیں ہے اور اخبار اہلحدیث ایک مذہبی

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء سے جاری ہوگیا ہے جو صاحب چاہیں جوابی کارڈ بھیجکر نمونہ منگوالیں - مینجر

ahmadimuslim.de

اختیار ہو تو پھر یہ مسئلہ اس کے موضوع سے خارج کیونکر ہوا۔ علاوہ اس کے آپ حضرات سے آج تک مخفی نہیں فرمایا کہ یہ مسئلہ تمام علماء کو جنہیں آپ حضرات بھی ہیں۔ فرداً فرداً پیش آتا رہا ہے بعض علماء کے فتاوی مطبوعہ میں اُن میں بھی یہ سوال ملتا ہو حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم مغفور سے بھی سوال ہوا کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز ہے تو حضرت ممدوح نے فرمایا اگر مفسدات صلوٰۃ کی رعایت رکھیں تو جائز ہے (فتاوی رشیدیہ جلد ۲) علی ہذا القیاس آپ سب حضرات سے یہ سوال پیش ہوتا رہتا ہے۔ جماعت اہلحدیث کو ہمارے مقلدین بھائی آج تک اس بنا اپنی مسجدوں میں [illegible] نہیں دیتے کہ اُن کے علماء نے فتوے دے رکھا ہے کہ ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ان واقعات کو ملحوظ رکھکر اس مسئلہ کی تحقیق کی اہمیت جو ثابت ہوتی ہے محتاج بیان نہیں۔ بہر حال میں نے جو اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو میری نیت کا علم خدا کو ہے۔ اب جو کہ چھیڑ گیا تو اس حالت میں حضرات علماء کی خاموشی پر غور فرمائیں کہ کیا نتیجہ دیگی پس جو صاحب علم اپنے پاکیزہ خیالات سے قوم کو مستفید کرنا چاہیں وہ توجہ فرمائیں [illegible] ان تمام پرچوں میں اس سے چند کی تحریرات بغیر کسی خاص [illegible] [illegible] امام اور مقتدی کا [illegible] [illegible] اور فریضہ اپنی نماز ادا کرے اس کے پیچھے نماز درست ہے اگر وہ بد اعتقاد ہے تو اسکی اپنی نماز قبول نہ ہوگی مگر اس کی عدم قبولیت مقتدی تک نہیں پہونچیگی۔ پس اس [illegible] کو یاد رکھکر مندرجہ ذیل حضرات کی تحریرات پڑھئے۔

**جناب مولانا مکرم مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں:۔**

پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۸ صفر سنہ ۱۳۲۸ھ میں اقتدا کے متعلق جو آپنے تحریر فرمایا ہے میری ناقص رائے میں آپ کی رائے اور تحریر بالکل صحیح ہے۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم نے بھی ارکان اربعہ میں اسکی تائید کی ہے۔ آپکی عبارت سے وہی سمجھا جاتا ہے جو آپنے تحریر فرمایا ہے۔ ارکان اربعہ مطبوعہ مطبع علوی ص ۹۸ ملاحظہ فرمائیے۔ میرا خیال یہ ہے کہ عدم مقبولیت یا مقبولیت میں اقتدا نہیں ہوتی یہ چیز فیما بینہ وبین اللہ ہے۔ ابتہ ارکان وافعال میں اقتدا ہوتی ہے جسکے لئے [illegible] والسلام۔

**جناب مکرم مولانا مولا بخش خاں صاحب بہاری حال مقیم جمال پور ضلع مونگیر تحریر فرماتے ہیں:۔**

دو میں نے جہانتک مسئلہ امامت و اقتدا میں غور کیا اور جس حد تک میری نظر پہونچی [illegible] مدرک ہوا کوئی برہان و دلیل کتاب و سنت سے ایسی معلوم نہ ہوئی کہ فاسق وفاجر و اہل بدعت کی امامت صحیح نہیں اور انکی اقتدا باطل ہے میرے علم میں صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین میں سے اس مسئلہ کی بابت کوئی نہ تھا۔ بل کلھم اجمعون متفقون علی صحۃ امامتھم ملا علی قاری حنفی اقتدا و بالمخالف میں تحریر کرتے ہیں۔ لم یرو عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولا عن احد من اصحابہ الکرام ولا عن احد من الائمۃ الاعلام انہ لا یجوز الاقتداء بالمخالف او یکرہ بل ورد صلوا خلف کل بر و فاجر وھو بظاھرہ یفید العموم انتہی یعنی آنحضور اور کسی صحابہ اور ائمہ سے ایسی روایت نہیں آئی ہے کہ مخالف کی اقتدا جائز نہیں ہے بلکہ حدیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو اور بظاہر یہ تعمیم کو مفید ہے اور پھر ملا صاحب اسی رسالہ میں فرماتے ہیں ولھذا کان السلف الصالح یقتدون بالحجاج وزیاد وسائر ارباب الظلم والفساد وامرائہم کیزید والحجاج وزیاد وسائر ارباب الظلم والفساد وامراء بنی امیۃ منھم الولید بن مغیرۃ لما ولاہ عثمان بن عفان الکوفۃ [illegible] [illegible] تکفیرھم ھذا کلہ لم یجوزوا ترک الجماعۃ [illegible] انہ عا نفلۃ من التفرقۃ بین جماعۃ المسلمین [illegible] رحمۃ والفرقۃ عقوبۃ ویشیر الیہ قولہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الآیۃ واستمر الامر علیٰ ذلک فی زمن [illegible] ومالک والشافعی واحمد وسائر المجتہدین ھنالک فلم ینقل عن احد من الائمۃ ان منع الاقتداء بالمخالف من اھل الملۃ انتہی یعنی سلف صالح پیچھے نماز پڑھتے تھے مثل یزید اور حجاج اور زیاد اور تمام ارباب فساد اور اسی طرح امراء بنی امیہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے انہیں ولید مغیرہ کا بیٹا جسکو حضرت عثمان نے کوفہ کا حاکم کیا تھا اور اُس نے شراب پیکر نشہ کی حالت میں صبح کی چار رکعت پڑھائی اور مقتدیوں سے پوچھا کہ نماز زیادہ کافی ہے سو باوجود ان باتوں کے سلف نے ترک جماعت کو روا نہ رکھا اور اس حالت میں بھی تفرقہ جماعت مسلمین کی حفاظت چاہی [illegible] کہ وارد ہوا ہے کہ جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عقوبت ہے [illegible] کی طرف اشارہ کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو [illegible]

*بہ باتسے منطقی بہائی جو اہلحدیث کے پیچھے نماز اقتدا کرنا ناجائز [illegible] ملاحظہ فرماویں۔

ahmadimuslim.de

تفرقہ نہ ڈالو آخر آیت تک۔ اور یہ بات ایسی حالت پر چلی آئی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی و امام احمد اور باقی مجتہدین کے زمانہ سے اب تک پس کسی امام سے یہ منقول نہ ہوا کہ انہوں نے مخالف مذہب کے اقتدا سے منع کیا ہو۔ البتہ متاخرین میں اس مسئلہ کی بابت اختلاف پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور تیزی طبع سے اس مسئلہ میں چون وچرا پیدا کر کے رشتہ جمعیت کو توڑ دیا پس ایسی صورت میں کہ جب اختلاف کسی مسئلہ میں ظاہر ہو وقال بعض ان یکون کذا وقال الاخران یکون کذا فالحکم بین العباد ھو کتاب اللہ وسنۃ رسولہ کما قال سبحانہ وان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ ورسولہ وما اختلفتم من شیئ فحکمہ الی اللہ وقال فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الخ فھذہ الآیات وغیرھا تدل ابلغ دلالۃ وتفید اعظم فائدۃ ان المرجع مع الاختلاف الی حکم اللہ ورسولہ پس جو کچھ ادلہ کتاب وسنت سے اس مسئلہ میں وارد ہیں ان سے جواز ہی مستفاد ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اس آیت سے تفرقہ کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور عدم جواز صلوٰۃ خلف فاسق موجب تفرق ہے۔ اور سبب موجب تفرق شرعًا ممنوع ہے پس اور سید المرسلین سے جو وصف امام میں مذکور ہے اور وہ دین اسلام میں مسطور وہ یہ ہے یؤم القوم اقرءھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القرءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا وفی روایۃ سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ رواہ مسلم واصحاب السنن اس حدیث میں جو آنحضرت نے صفت امامت وامام کی بیان فرمائی ہے۔ تو اس میں حسن قرءت اور علم سنت وقدم ہجرت وکبر سن کا اعتبار فرمایا اور عدالت وورع وعدم فسق کا اعتبار نہ فرمایا اگر امامت اہل بدعت وفاسق وبدعقیدہ کی موجب بطلان نماز مقتدی ہوتی تو آنحضرت ایسے امر عام البلوی میں جو روز پانچ مرتبہ پیش آتا ہے ہرگز ترک نہیں فرماتے اور حکم بطلان نماز کی اقتدا میں ضرور فرماتے داد لیس فلیس پس جس کسی کی نماز کتاب وسنت کے بیان کے مطابق صحیح ہے اسکی امامت واقتدا صحیح ہے یعنی من صحت صلاتہ لنفسہ صحت لغیرہ اور صحابہ کا فعل اور آنحضور کا فرمان اسکو مؤید ہے امام بخاری اپنی

تاریخ میں لکھتے ہیں کہ عبدالکریم نے کہا کہ میں نے دس صحابہ کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے تھے پیچھے ظالم اماموں کے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضور نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا اسوقت کہ تم پر امرا ہونگے تاخیر کرینگے نماز کو وقت سے یا مار ڈالینگے نماز کو اس کے وقت سے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا فرماتے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ تم نماز اپنے وقت پر ادا کرلو پھر اگر تم پاؤ نماز کو ساتھ انکے تو پڑھ لو یہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ دیکھو آنحضور ایسے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں جو نماز کو بے وقت پڑھتا ہے اگر نماز بے وقت جو یقینًا مقبول صحیح نہیں ہے مقتدی کی نماز میں فساد پیدا کرتی تو آنحضور اسکو کیوں فرماتے کہ یہ نماز تیری نافلہ ہوگی۔

پس جو کوئی امامت میں یہ شرط کرتا ہے کہ امام کا عادل ہونا اور فاسق و مخل العدالۃ نہ ہونا مشروط ہے فعلیہ اثباتہ بالادلۃ الصحیحۃ ولا یوجد فی کتاب اللہ ولا فی سنۃ رسولہ حرف واحد یدل علی ما ادعی من کون ھذہ الامور شروطا لصحۃ صلوۃ المقتدی یعرف ھذا کل عارف بالکتاب والسنۃ وکل متصف بصفۃ الانصاف

اور فقہا حنفیہ کی یہ تحریر کہ بدعتی کی بدعت اگر مکفرہ ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہے اور اگر اسکی بدعت مکفرہ نہیں ہے تو صحیح ہے بلا حجۃ و برہان قابل تسلیم نہیں ہے لا لانا اذا عرفت ھذا لاح لک ان الدلیل علی من قال باشتراط کون الامام غیر مکفر ببدعۃ ما علم من نفاذہ مع انہ صلعم قد نہی عن اقتداء المنافقین مع کثرتھم ووجودھم فی زمنہ صلعم فان المنافقین کان یعاملھم صلعم معاملۃ المسلمین فی جمیع الاحکام عملا بما اظھروہ من الاسلام وجریا علی الظاہر“

---

## اہلحدیث اور اہلفقہ

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو۔
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی۔

ہماری معزز حنفی دوست ہمیشہ خفا ہوتے ہیں کہ تم اہل فقہ کو کیوں خطاب کرتے ہو۔ کیونکہ وہ اسکی نگاہ میں اس قابل نہیں کہ انکو خطاب کیا جائے چنانچہ ایک دوست کی تحریر بعینہٖ درج ذیل ہے:۔

یہ مخدوم و مکرم بندہ جناب .... زاد عنایتکم السلام علیکم۔ جو کچھ کوشش بمقابلہ آریہ سماج از روئے تصنیف و تقریر منجانب جناب ظاہر ہو رہی ہے خدا اسکا اجر

ahmadimuslim.de

علما فرمائیںگا اور اہل اسلام جسقدر ممنون ہوں کم ہے مگر بندہ پرور آریہ مذہب اور قادیانی سے جناب کی توجہ مبذول فرمانے میں کافی تھو یسی حالت میں اہل فقہ کو مخاطب کرنا اور دست و گریبان ہونا بالکل خلاف مصلحت ہے امید ہے کہ اس گذارش پر توجہ فرما دینگے ۔" (از قنوج)

اسی طرح بہت سے احباب نے تقریری و تحریری مجھے اس مقابلہ سے روکا ہے آپکی تو میں نے آہستہ آہستہ اس طرف سے توجہ ہٹالی۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان مخلص ناصحان کو اپنی توجہ کرنے کے وجوہات بھی ذرا سناؤں امید ہے کہ یہ حضرات ذرا ٹھنڈے دل سے میری جگہ بیٹھکر میری معذوری کے اسباب پر غور فرما دینگے۔

اہل فقہ کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر دیکھیے تو یہی معلوم ہوگا کہ گویا یہ اخبار خاص میری تذلیل اور توہین ہی کے لئے جاری ہوا ہے۔ کہیں میری ذات خاص پر حملہ ہے کہیں میرے علم پر نکتہ چینی ہے۔ کہیں میرا نام حقارت کے طور پر مسٹر اے ڈبلیو ثناء اللہ دکھایا جاتا ہے۔ (۲۲ رمضان ۱۳۲۷ھ ص۳) کہیں یہ عنوان ہے ثناء اللہ کی دہوکہ دہی" (۲۹ شوال ۱۳۲۷ھ ص۸) جب ان ذاتیات کی بھی پرواہ نہ کی گئی تو ڈیٹرا اہل فقہ اور اس کی ایڈیٹری نے یہانتک ترقی کی کہ مولانا اسمٰعیل شہید جیسے بزرگ کو بھی کوسنا شروع کیا اور انکی کتاب تقویۃ الایمان کو تخریب الایمان اور اس کے کفریات کی فہرست شائع کی (۱۹ شوال ۱۳۲۷ھ ص۳) اسی کتاب کے حوالہ سے ایک مولوی صاحب نے لکھا کہ غیر مقلد حضرات انبیاء علیہم السلام کو چوہڑے چماروں سے بدتر جانتے ہیں (۲۰ شوال ۱۳۲۷ھ ص۸)

مولانا ممدوح سے گذر کر امام المحدثین زبدۃ المجتہدین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوسنا شروع کر دیا اور پے در پے الجرح علی البخاری کے عنوان سے مضامین شائع ہوئے۔ اسی بنا پر لکھنؤ کے ایک حنفی اخبار النجم نے لکھا تھا کہ اہل فقہ تو رافضی اخبار سے بڑھ کر ہے ایڈیٹر صاحب اہلفقہ نے لکھا کہ ہم وہابیوں کی تردید اس لئے کرتے ہیں کہ آپ شیعوں سے انکا خطرہ زیادہ ہے (۲۲ فروری ۱۹۱۰ء ص۳) اسی ضمن میں ایک لغو نظم نکلی جس کے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں ؎

تھیا سخت ہی گندی ہو طبیعت تیری ✦ کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی ✦ اُسکی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اسی شرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید ✦ جس کے ہر فقرہ سے ہے چہرہ قساوت تیری
ترجمہ اسکا ہوا تقویۃ الایمان نام ✦ جس سے ہے وہم [illegible]
وغیرہ ۔ (۲۲ شوال ۱۳۲۷ھ ص۸)

یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین کو آنحضرت سے عناد ہے اور شقی ازلی ہیں (۱۰ ذی قعدہ ۱۳۲۵ھ) یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین روافض خوارج بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں (۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ ص۸) یہانتک بڑھے کہ اہلحدیثوں کے ساتھ ہی علماء گنگوہ۔ دیوبند وغیرہ حضرات کو بھی حنفیت سے خارج کیا (۱۷ رمضان ۱۳۲۷ھ ص۳) ان سب کا لب لباب ایک مضمون ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین ایسے پکے کافر ہیں کہ جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ چونکہ یہ مضمون اپنے مرتبہ پر نہایت ہی پر لطف ہے کیونکہ اس کے اثر سے ہندوستان۔ عربستان بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں پر کفر برابر تقسیم ہوتا ہے اس لئے وہ سارے کا سارا نقل کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے مخلص ناصح اندازہ لگا سکیں کہ ہم بحیثیت ایک اہلحدیث (یا بقول مخالف غیر مقلد) ہونے کہانتک اسکا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ ہمارے ناصح مشفق ذرہ اس مضمون کو بغور پڑھیں۔ جو یہ ہے

"فرقہ وہابیہ | وہ کونسا[1] مفتی حنفی مذہب ہے جو غیر مقلدین حضرات پر کفر کا فتویٰ نہیں دیتا۔ اور وہ کون عالم ہے جو فرقہ وہابیہ کو منافق یا علم فقہ حدیث کے رد سے کفر پر آمادہ نہیں جانتا۔ بلکہ اُن کی تمام تقریر و تحریر ہی آپ انکو کفر پر دلیل کر رہی ہے۔ میں زیادہ اس میں طول طویل لکھنا نہیں چاہتا۔ صرف چند نظائر پیش کرکے ان کو مشرک اور دین بدن کفر پر کمربستہ ہونا ثابت کر دیتا ہوں اگرچہ ان کی تصنیفات میں سینکڑوں بلکہ لاکھوں بکواس درج ہیں۔ مگر میں سب کو چھوڑ اور مشتے نمونہ خروارے پبلک کے پیش کرتا ہوں پہلے یہ جو غیر مقلدین اولیاء اللہ و انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی زیارت اور بوسہ قبر اور اُن سے مدد مانگنا کفر اور شرک کہتے ہیں حالانکہ تمام فقہ کی کتابوں میں اور احادیث نبویہ سے قبر کی زیارت جائز بلکہ امید ثواب جزیل اور ان سے مدد مانگنے میں لاکھوں ثبوت ہیں۔ تو پھر وہی کلمہ کفر جو غیر مقلدین نے مسلمانوں پر کہا تھا۔ پھر کر انہیں پر آگیا وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال الصحیحین لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک نہ رمی کرے کوئی شخص کسی شخص کو ساتھ فسق کے اور نہ ساتھ کفر کے ورنہ عود کرتا ہے وہ کلمہ طرف قائل کے اگر نہ ہو مخاطب لائق اس کے علاوہ اس کے بعض افعال و اقوال واجبات و سنن مستحبہ کو ان وہابیوں نے کفر و شرک قرار دیا ہے۔ نعوذ باللہ من ہذا الفرقۃ وہابیہ۔ اسی طرح وہی کلمہ عود کرتا ہے اور خود واپس کے وارث بنا ہے [illegible] [illegible]

اور جو ان کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور کیوں نہ انکا کافر کہا جاوے جو انکا یہی

[1] اس مضمون کی عبارتی غلطیوں کے ہم ذمہ دار نہیں جیسا ہم کو ملا ہے ویسا ہم نے نقل کر دیا ہے (ایڈیٹر)

قرآن مجید کے حرف کو عمداً اپنی طرف سے بدلکر کے بجائے ضاد کے ظا اد پڑھتے ہیں اور ظا پڑھنا قرآن مجید میں بجائے ضاد کے کفر ہے۔ (شرح محمد بروایت عمادی)

اور کیوں نہ انکو کافر مانا جاوے۔ جن بزرگوں کے نام کا بکرا کبیر سے ذبح کیا ہوا مثل خنزیر کے کہتے ہیں حالانکہ فی زمانا جو نذر یا دیا ما نظر مشہور کی جاتی ہے۔ انکا ارادہ عوام کو اصل میں ایصال ثواب بروح بزرگان ہوتا ہے۔ (تفسیر روئی وغیرہ) خدا کی حلال چیز کو حرام کر جاننا اور حرام کو حلال کر جاننا کفر ہے۔

اور غیب دانی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر اور عصمت انبیاؑ سے منکر اور یا رسول اللہ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ اور حیات النبی سے منکر اور آنحضرت کا علم شیطان کے علم سے کم بولتے ہیں اور آنحضرت کا درجہ بڑے بھائی تک ہے اور خدا تعالیٰ کا عرش پر مکان ثابت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو لامکان کہنے والے کو کافر کہتے ہیں پس یہ سب اقوال عمداً کرتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے قیاس کو شیطان کے قیاس کے برابر جانتے ہیں اور زیارت روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کہتے ہیں اور تھوڑے اور بہت پانی طہارت میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ ؎ بیت افعال محمدی فرق نہیں دیو تھوڑی بہت دو قلے یا گھٹ پانی۔

جاں اس رنگ مجونہ ہوسی پاک حدیثوں جانی

پاک اور پلید میں کچھ پرہیز نہیں کرتے۔ اُن کے کپڑے پلید انکی شُخصے پلید وہ خود پلید اور بہت سے افعال و اقوال انکو کفر کے متعلق ہیں پس صریح معلوم ہوا کہ یہ کافر ہیں اور شیخ احمد صاحب فرماتے ہیں ؎

عالماں چار مذہب متفق گشتہ بریں ✦ کہ سزائے ایں گروہ قرمزاست چوں کفار دین

پس بڑا افسوس کہ مولوی حاجی عبداللہ صاحب حنفی لالاڑوی نے یہ فتوے دیا کہ فرقہ وہابیہ کو کافر کہا جاوے انکو ساتھ جنازہ نماز پڑھ لیا جائے اور ساتھ کھانا کھا لیا جائے اور ساتھ کھانے میں کوئی ممانعت نہیں سو وجہ ہو ؎

جے کفر دی ہک وجہ اسلام ✦ فتوے دیو نہ کفر دا جھبوج ایں عالم

پس ان مولوی صاحب پر بڑا سخت تاسف ہے کہ یہ بیت کہاں اور انکا مطلب کہاں۔ یہ حکم لاش مُردہ پر ہے جو دریا یا جنگل سے مسلمانوں کو ملے اور نہ معلوم ہو وے کہ یہ کافر ہے یا مسلم۔ اگرچہ اسکا ایک ہی نشان اسلام کا ملے تو جنازہ اسپر پڑھنا فرض ہے۔ مولوی صاحب! آپ اس بیت کا مصداق فرقہ وہابیہ پر لگا رہے ہیں۔ یہ فتوے آپکا احناف کو ہرگز ہرگز منظور و قبول نہیں اور میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ کافر ہیں اور جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ اور علیحدہ اس کے عدم ثبوت کفر وہابیوں پر یہی علماء تردید دیتے ہیں جو اُدھر سے بھی کابلی چاٹ لیتے ہیں ورنہ باتفاق علماء عرب و عجم فرقہ نجدیہ وہابیہ سخت کافر ہے دین اسلام سے خارج۔ ان وہابیوں کے بارہ میں دیکھو۔ کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے عالم کیا کیا فتوے دیتے ہیں دیکھو فتاوی حرمین برجف ندوۃ المین عربی مطبوعہ حرمین شریفین کیا فرماتے ہیں اور اس فرقہ وہابیہ کے حق میں کیا کیا ارشاد ہوتا ہے۔ وہابی سب گمراہ ہیں فتنہ پرداز ہیں۔ ظالم ہیں ہالک ہیں۔ انہوں نے دین کو اوندھا کر دیا۔ انکی اہانت واجب اور توقیر حرام یہ مفسد ہیں۔ انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔ مسلمانوں پر انکا ضرر کافروں سے زیادہ ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ ان سے دور بھاگو۔ انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا دیں۔ وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ وہ بیمار پڑیں تو انکی عیادت کو نہ جاؤ مریں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔ انکی ساتھ نماز نہ پڑھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے بیزار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں انپر جہاد کافروں ترک وو یلم پر جہاد کی مثل ہے انکو ہاتھوں امت کی خرابی ہے انکا نماز روزہ حج عمرہ فرض نفل کچھ قبول نہیں۔ یہ سب جہنمی ہیں۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو آمین یہاں تک ملخصاً بھلا مولوی صاحب اگر حنفی ہیں تو اس فتوی کو منظور کرلیں۔ ورنہ ہماری زمرہ حنفیہ سے برکنار۔ ہاں اگرچہ آپکا ارادہ ترعدم ثبوت کفر فرقہ وہابیہ پر بحث کا خیال ہو۔ تو بلا تکلف جہاں آپکی خوشی۔ خواہ باولی شریف حضرت صاحب کے روبرو چلکر فیصلہ کرلو۔ وما علینا الا البلاغ۔ (۲۳ و ۳۰ صفر ۱۳۲۶ھ)

فلکیہ ہے کہ اس مضمون میں وہابیوں کو کافر کہکر اس کی وجوہات بھی ساتھ ہی بتلا دی ہیں یہ دوسری بات ہے کہ ثبوت سی نہیں سب محض افترا ہیں ؎ دور یا فی غلط۔

خدا کی شان یہ اُس امام والا مقام کے مقلد ہیں جنکا عام اصول تہا لا نکفر اہل القبلۃ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے) جنہوں نے یزید پر بھی لعنت کرنا روا نہ رکھا۔ انہی حضرات کے اعلیٰ مضامین کی داد دیتے ہوئے انکی پارٹی کا ایک رکن لکھتا ہے کہ:۔ یہی ایک اخبار (اہل فقہ) ہے جو مذہب حنفیہ کی حمایت کرنیوالا اور اخبار اہلحدیث کی منہ پھٹ تحریروں کا دندان شکن جواب دینے والا اور اہلحدیث کے ناشا حملوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والا ہے (المجیب بابت اپریل ۱۹۰۸ء) ✱



لکھنؤ
مدہ اعلیٰ اشاعت قرآن
دین اسلام اور مذہب
۔ توحید و سنت کی
قرآن دمخالفین
۔ شرک و بدعت کی
بدعت کی کافی تردید
مباحث کے علاوہ
تحقیق مسائل کے
ہوتے رہینگے اور
قرآن حدیث و عقل
کے دکھائے جائینگے
شرک و بدعت کی
سنت کے انوار پھیلینگے
۔ اور قیمت سالانہ
زمین سے ہے ۲
قیمت ۱۲ اسکا اعلان
سکے نہ کیا گیا ہے
بعض احباب کے
الثانی کے اختتام تک
ہے۔ اس کے بعد
رعائت سے فائدہ
رکھیں۔
مہتمم
محمد احسن مالک رسالہ
لکھنؤ

کیوں نہ ہو ؎

صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را + تعریف ناشناس و سکوت قدر شناس

خیر ہیں ان کے اس نیک رویہ سے مطلب نہیں نہ جانیں اور ان کا خدا جانے ہر ایک نے خدا کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہے جہاں کوئی کسی کا وکیل نہیں ہوگا نہ کوئی کسی کا ذمہ دار بلکہ ہم نے صرف یہ دکھانا ہے کہ ہمیں اخبار کی طرف سے ہم پر بحیثیت ذات اور بحیثیت قوم و بحیثیت مذہب اور بحیثیت بزرگان مذہب کے ایسے ایسے سخت حملے ہوں مگر ہم انکو مقابلہ پر ایسے خاموش رہیں کہ اپنی صفائی کرنے کے بھی مجاز نہ ہوں تو کیا اس صورت میں ہم قرآن شریف کی اس آیت کو جس نے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا کو جائز رکھا ہے؛ انجیل کے پیرو ہونگے جس نے رطب اللسان ہونے کو حکم دیا ہے کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال اسکی طرف پھیر دو تمہارا کرتہ اتار لے تو پاجامہ بھی اتار دو۔ باوجود ان مظالم شدیدہ کے ہم نے جو کچھ لکھا ہے اکثر اپنی صفائی اور مدافعت میں لکھا ہے ہم نے کبھی امام ابوحنیفہ صاحب یا ان کے کسی شاگرد پر حملہ نہیں کیا۔ ہماری زبان جل جائے اور قلم ٹوٹ جائے اس سے پہلے کہ ہم امام ممدوح پر کبھی حملہ کریں بلکہ ہمارا تو یہی قول ہے کہ ؎

بوحنیفہ بدامام با صفا + آں سراج امتاں مصطفےٰ

ان ہمارے اہل فقہ پارٹی کے ممبروں نے جو جو کرشمے دکھائے ہیں وہ ان کے اور ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری کی توہین ہے کہیں خاتم الشہدا حضرت مولانا اسمٰعیل شہید پر گالیوں کی بوچھاڑ ہے کہیں اہلحدیثوں کو رافضی اور خارجی بنایا جاتا ہے تو کہیں یہودیوں سے بدتر یہاں تک کہ جو انکو کافر نہ سمجھے وہ بھی پکا کافر نہیں معلوم جو آشکونہ سمجھے وہ بھی کافر ہے یا مسلم ختم ہماری خیال میں تو ختم نہ ہونا چاہیئے تا کہ دنیا بھر میں اہل فقہ کی نگاہ میں کوئی بھی مسلمان نہ رہے یہاں تک کہ آسمان سے ایک گونجدار آواز آئے کہ ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی + مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس ان واقعات کو ملحوظ رکھکر ہمارے مخلص دوست اور ناصح مشفق خود ہی غور [illegible]

[illegible]

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر + بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

**اہلحدیث کا مذہب**:- جس میں اہلحدیثوں کے عقائد اور مسائل کا بیان ہو ۳/

# مرزا صاحب قادیانی کی موت

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید + ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

دنیا میں ہزاروں لاکھوں آدمی مشہور زمانہ ہو گئے مگر آج انکو کوئی جانتا بھی نہیں۔ آہ دنیا! تو کیسی بے وفا ہے آخر تو وہی ہے جسکی بابت کہا گیا ہے ؎

زال دنیا چوں عروس آراستہ است + ور دو دست شوئے دیگر خواستہ است

آج ہم پنجاب کے ایسے مشہور شخص کی موت کا ذکر کرتے ہیں جنکی شہرت قریب قریب شیطان کی شہرت کے سب لوگوں میں پہونچی ہوئی ہے آہ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارا اس خبر کے شائع کرنے سے دل دکھتا ہے مگر کیا کریں واقعات کا اظہار ہو۔ ہمارا ماتھا تو اسی وقت اس بیخبر کے سننے سے ٹھنکا تھا جب مرزا صاحب نے اپنا آخری وصیت نامہ شائع کیا تھا جس میں اپنے خداداد بہشت (بہشتی مقبرہ) کا اعلان تھا کہ جو شخص ہمارے اس مقبرہ میں دفن ہوگا وہ بخشا جائیگا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کوئی اس خداداد بہشت میں جگہ پانا چاہے وہ اپنی جائداد میں سے کم از کم دسواں حصہ ہمارے اس بہشتی مقبرہ کے لئے وصیت نامہ کے ذریعہ [illegible] یہ بھی لکھا تھا کہ مجھ و خدا نے ابھی سے متنبہ کر دیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے نفس کم جہاں پاک" لیکن تاہم ہم قانون خداوندی وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ پر نظر ڈالکر ایسے جلدی کے متوقع نہ تھے جتنی جلدی کی خبر ہے آج ہمارے دوست ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی نے سنائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"مرزا قادیانی کے متعلق میرے الہامات ذیل آپ شائع فرماکر ممنون فرمادیا

(۱) مرزا ۲۱ ساون سنہ ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔

(۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی شریر عورت مر جائیگی"

اس سے پہلے ڈاکٹر صاحب کا ایک الہام ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ تک مرزا صاحب مر جائینگے جسکی میعاد ۲ ستمبر ۱۹۰۷ء تک ہے۔

گو مرنا جینا ایک معمولی بات ہے لیکن ایک ایسے شخص کا مرنا جو اسی دنیا کے لئے تمام [illegible] پر طرح طرح کے بہتان باندھ رہا ہو جسکی زندگی کا خلاصہ یہ دو مصرعے ہوں کہ ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہے

اسکی موت دنیا پر دل لگانے والوں کے لئے کافی سے زیادہ موجب ہدایت ہے۔

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے بیلنے مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

مرزائیو! ڈاکٹر صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے جو قرآن شریف نے ہمکو بتلایا ہے کہ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۔ اگر جھوٹا ہے تو اس کی گردن پر وبال ہے اور اگر سچا ہے تو اسکا بتلایا ہوا عذاب تمپر ضرور آئیگا۔ لیکن تم لوگوں کو تو جان کر شن تادیانی نے یہ سکھا رکھا ہے کہ دیندار آدمی کا نزول ہونا چاہیئے کہ الہام کے آگے بیل نرم ہے دانا ر طبیع اول مثال بس اس لحاظ سے گو ہم تو سوا قرآن شریف کے کسی الہام کے معتقد نہیں لیکن تم لوگوں کو تو خوف زدہ ہونا چاہیئے کہ پردہ کتم عدم سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے ۱۰۰ اپریل کے مرزا صاحب کا الہام یہی ہے ؎ مباش ایمن از بازیٔ روزگار

پس ہم انکو اس الہام کی طرف توجہ دلا کر ایک شعر سناتے ہیں ؎

زمشو مغرور بر حلم خدا ❊ دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔

## انجمن صادقین

کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۴ - اپریل میں کیا گیا تھا جسکا انعقاد دہلی میں ہوا تھا جسکے ممبروں کا فرض یہ ہوگا کہ وہ خود بھی کبھی جھوٹ نہ بولیں اور حتی المقدور دوسرے لوگوں کو بھی جھوٹ سے منع کریں اس کے متعلق باضابطہ کارروائی ہونے والی ہے سردست اس کے ممبروں کے نام لکھے جاتے ہیں سوائے ان ممبروں کے جو اہلحدیث مورخہ ۲۴ - اپریل میں درج ہو چکے ہیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری۔ بابو دین محمد امرتسری گنگنیلر اسٹیشن لاہور حکیم نبی بخش رسول نگر ضلع گجرانوالہ۔ منشی عبد الرحمان صاحب ملازم خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسری۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی۔ منشی جیون علی صاحب ساکن سوجانپور ضلع گورداسپور۔ میاں عبد العزیز صاحب زرگر دینانگر۔ میاں حبیب اللہ صاحب کوٹلی جہاداں ضلع سیالکوٹ مولوی خدا بخش صاحب والعظم محمد سندھ ما نوالہ ضلع امرتسر۔ حافظ محمد صاحب کلانوری مولوی عبد العزیز صاحب دینانگری۔ مولوی محمد الدین صاحب مدرس مدرسہ انجمن نصرۃ الاسلام دینانگر۔ مولوی محمد خدا داد صاحب مقیم دہلی۔ مولوی محمد ابو المعباح عبد الوحید صاحب مدرس مدرسہ ضلع مکول ملک اڈیسہ۔ مولوی ابو ظفر محمد عمر صاحب واعظ اسلام اڈیسہ

ضلع مظفر نگر سے تناسخ کے متعلق ایک سوال اخبار میں چھاپنے کو آئے ہوئے ہیں وہ مع جواب آئندہ درج کئے جائینگے۔ انشاء اللہ۔ (نائب ایڈیٹر)

# اعلان

انجمن تبلیغ الاسلام علی گڈہ کو جید ذی علم اور خوش بیان واعظوں کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کے اصول اور فروع سے پوری طرح واقف ہونے کے علاوہ دیگر مذاہب کے اصول وعقائد سے ضروری واقفیت رکھتے ہوں۔ انکا یہ کام ہوگا کہ انجمن کی ہدایت کے مطابق مختلف مقامات کا دورہ کریں۔ اور ان غریب مسلمان بھائیوں کو جو بوجہ جہالت اور بے علمی کے اسلامی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ضروری عقائد اور مسائل تلقین کریں اور فرائض مذہبی ادا کرنے کی ترغیب دیں اور اسلام کی خوبیاں انکے سامنے بیان کریں۔ ضروری شرط یہ ہے کہ انکے دل میں قوم کا درد ہونا چاہیئے۔ اور وہ اس خدمت کو خدمت اسلام کا ایک مقدس فرض سمجھکر انجام دیں۔ درخواستیں راقم کے پاس آنی چاہئیں۔ تنخواہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوگی۔

راقم محمد عبد اللہ بی اے ایل ایل بی وکیل علی گڈہ۔

## مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں ہمارے پہونچنے کی آریہ بھائیوں کو رسید

ناظرین اہلحدیث ایک مدت سے آریہ اخبارات کے ذریعہ لاکھا نومسلم راجپوت لوگوں کی شدہی کا زور شور سن رہے تھے لہذا آپکو معلوم ہو کہ یہ آپکے قدیمی بہی خواہ و نیاز مند نے مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں پہونچکر بفضلہ تعالیٰ اپنی اصلاحی منادی شروع کر دی ہے الحمد للہ کہ بعد دو ہی دفعہ وعظ کرنے کے خداوند کریم نے یہاں کے جملہ اہل اسلام کو اپنے کلام پاک کی عظمت و برکت یوں دکھلا دی ہے کہ بروز جمعہ آج بعد نماز کے جامع مسجد ڈیگ میں جناب لالہ چمن لال صاحب ولد کلا مل ذات چوہان ٹھاکر نے نیاز مندان کے ہاتھ پر خود کو مشرف باسلام فرمایا۔ اور آپکا نام اب عبد اللہ رکھا گیا اور مسلمان ہونے سے پیشتر تھانہ ڈیگ میں انہوں نے اپنی رپورٹ برضا و رغبت خود دین اسلام قبول کرنے کی لکھوا دی ہے جس آریہ بھائی کو کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو وہ براہ رحمت لیاقت ڈیگ سے اس امر کی تصدیق کر لیوے۔ اب اللہ کے فضل سے ہماری اصلاحی منادی شروع ہو گئی ہے جملہ اہل اسلام اطمینان فرماویں یہاں کے ریاستی ملازمین آریوں کی جانداری کا مرقع مع مفصل کیفیت شہری عنقریب خدمت اقدس میں پیش کیا جاویگا۔ سرور ستار

# اہلحدیث مذہب کی قدامت

(از محمد ابو القاسم الغنجابی ثم البسنانی)

سنو صاحب مجھ کو اس امر کی ضرورت نہیں کہ اس شرعی پر کچھ فرسائی کروں اس لئے کہ اس کا قدیم ہونا آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے لیکن ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

علاوہ بریں میرے مکرم مولوی ابو انیم حیدر آبادی نے کئی بار اس مضمون پر عمدہ تحریر سے اخبار کو مزین کیا ہے ۔ مجھ کو ایک کنجاہی دوست سے یہ معلوم ہوا کہ امرتسر کے جلسہ حنفیہ میں جناب مولوی احمد علی صاحب میرٹھی نے اثنائے تقریر میں یہ بیان فرمایا کہ کل سے اہلحدیث فرقہ جدید ہے ۔ دہلی کے غدر سے پہلے ان کا وجود نہ تھا مگر بہت تعجب ہوا ۔

اتفاقاً میں ایک سال کی مجلد اخبار اہلحدیث کو سرسری نظر سے دیکھ رہا تھا کہ نمبر ۳۹ میں شرعی مجلس حنفیہ امرتسر پر نظر پڑی جس کے پڑھنے سے قول مذکورہ کی تصدیق ہو گئی اور مولوی صاحب ممدوح سے ایسی بات کے صادر ہونے پر تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی ۔

آہ کشتی اسلام باد مخالف سے طوفان تنزل میں آگئی ہے دبدبہ اور شوکت حکومت کا لنگر ٹوٹ گیا ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ستون گر پڑا ہے روز بروز ما انا علیہ و اصحابی کا دور ہوا جا رہا ہے ۔ فتنوں کا مینہ برسنا شروع ہو گیا ہے جب تک امام اہلحدیث [illegible] تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ زمانہ قرون مشہود لہا بالخیر کا منقضی ہی نہ ہونے پایا تھا کہ بقول دیگر کا بھیدی لنکا ڈھائے بعض مدعیان اسلام اسلام کی تخریب کے درپے ہوئے ۔ کوئی موجد کسی طریقہ خوارج و روافض ہوا کوئی کچھ بنا کوئی کچھ ۔ فی الجملہ اسی طرح بہتر فرقوں نے اسلام کی بربادی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا حسب فرمان عالیشان سرور کائنات صلعم ایک فرقہ اہلحدیث کا برابر حق پر چلا آیا گو ان کے مخالفوں نے اس فرقہ کی مخالفت میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور اس فرقہ کے مٹانے میں بہت [illegible] سب کوششیں رائگاں گئیں ۔ اہلحدیث ہمیشہ منصور رہے اور دشمن ان کے مقہور رہے ۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ٭ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

گرچہ اہل حدیث کے اصول و فروع بادلائل و واضح و براہین لائحہ اور ان کے دواوین میں منضبط ہیں لیکن ہم کو بطور ناقد اہلحدیث کو نہیں دیکھتے بلکہ ان کے سوا ان کے دیکھو

کہ اہلحدیث فرقہ جدید ہے دہلی کے غدر سے پہلے اس کا وجود نہ تھا سبحان اللہ کیا کہنا ہے ۔

جناب مولوی حیدر آبادی نے تو امام نووی ، حافظ ابن حجر وغیرہ محدثین کے اقوال نقل فرمائے ہیں ۔ احناف اپنی ہی کتابیں کیوں نہیں دیکھتے ۔ آؤ تمہاری خاطر ہم ہی دکھلاتے ہیں ذرا چھوٹی عینک لگا لو اور ہدایہ کے شارح علامہ ابن الہمام حنفی کی فتح القدیر جلد اول مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۳۰۴ھ میں ملاحظہ کرو ان القنوت للنازلة مستمر لم ینسخ وبہ قال جماعة من اہل الحدیث ۔ یعنی دعاء قنوت نزول آفت و مصیبت کے وقت ہمیشہ سے چلی آتی ہے منسوخ نہیں ہوئی ۔ یہی قول ایک جماعت اہل حدیث کا ہے ۔ اس عبارت کو غور کرو کہ اس میں جماعت کا لفظ ہے پس خود ہی فیصلہ کر لو کہ کتنی اہلحدیث کا وجود ثابت ہے ۔ اب بتلاؤ کہ شیخ ابن الہمام صاحب دہلی کے غدر کے بعد ہوئے ہیں یا ماقبل ۔ ظاہر ہے کہ بہت ماقبل ہیں جیسا کہ کشف الظنون میں ہے کہ ۸۲۹ھ میں انہوں نے فتح القدیر لکھنی شروع کی تھی اور غدر دہلی ۱۸۵۷ء میں ہوا تھا جس کو چالیس برس ہوئے ۔ پس اندازہ لگاؤ کہ مولوی صاحب کا فرمانا کہاں تک صحیح ہے

خود دہلی میں غدر سے پہلے کے اہلحدیث ابتک موجود ہیں خیر ۔ یہ تو علامہ ابن الہمام کے زمانہ تک اہلحدیث کی قدامت ثابت ہوئی مگر میری نقشہ غدر سے کوسوں دور اور سنو ۔ رد المحتار ( جو احناف کی معتبر کتاب ہے اور اسکے ) جلد ثالث صفحہ ۱۹۱ میں ہے الا انہ جاز من اصحاب ابی حنیفة خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذہبہ الخ ترجمہ ۔ اصحاب ابو حنیفہ میں سے ایک شخص کی نقل ہے کہ اس نے ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک اہلحدیث کے پاس اسکی بیٹی کا پیغام بھیجا کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اہلحدیث نے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ وہ حنفی اپنے مذہب کو چھوڑ دے دیکھو اس عبارت میں اصحاب الحدیث ہے جس سے اہلحدیث کی قدامت باوجود کثرت کے ثابت ہو رہی ہے ۔ اب آؤ اس سے اوپر کی سیر کریں ۔ ذرا غایة الاوطار ترجمہ اردو در مختار ( جو حنفیوں کی معتبر کتاب ہے ) مطبوعہ مطبع نولکشور جلد سوم صفحہ ۱۳۵ میں دیکھو امام ابو حنیفہ [illegible] اہلحدیث نے سوال کیا کہ غلب کی بیع درست جائز ہے یا نہیں ۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو امام اعظم کو بھی تابعی کہتے ہیں اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے ( جو کہ بعض احناف کا اعلام ہے ) تو دیکھو کہ تابعی کے زمانہ میں بھی اہلحدیث تھے بلکہ تابعی خود اہلحدیث تھے اور جب امام صاحب کے وقت میں تھے

ahmadimuslim.de

اہلحدیث تھے تو یہ کہنا کہ بعد مدت ان کا وجود ہوا کہاں تک صحیح ہے۔ امام نووی وابن حجر وترمذی وغیرہ نے تو ہزاروں مقام میں اہل الحدیث کا فرق ذکر کیا ہے۔ اگر ان کو نہیں دیکھتے تو خود اپنے ہی بازار میں کیوں نہیں سیر کر لیتے۔

الحمد للہ کہ اہلحدیث کا وجود زمانہ تابعین سے ثابت ہو گیا اور چونکہ اس وقت فقہ کی کوئی کتاب نہ تھی بلکہ سب حدیث ہی کے عامل تھے لہذا اصحاب کرام بھی اہلحدیث ہی ٹھیرے۔ مفصل دیکھو مکرم حیدر آبادی کی تحریر۔ اور صحابات خود پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے جسے ایک جماعت تسلیم کر رہی ہے پھر اس کے لئے اور کیا ثبوت چاہئے

ایک بزرگ مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ مجھ سے ایک شخص نے میرا مذہب دریافت کیا میں نے کہا کہ میں محمدی ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ کو محمدی کہنا بدعت ہے۔ اس لئے کہ سلف میں کسی نے اپنے کو محمدی نہیں کہا۔ اللہ اکبر اس قدر بےپایاں علم و علوم سے بیگانہ ہیں کہ اندر وں کو جانے دو ہم خود کثرت سے اسکو ثابت کر سکتے ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے اس وقت بھی ایک سن لو تذکرۃ الحفاظ جلد ثالث صفحہ ۱۹۶ حافظ ابن شاہین محدث العراق کا ترجمہ دیکھو کان اذا ذکر له مذھب احد یقول انا محمدی المذھب۔ یہ حافظ ابوحفص عمر بن احمد المعروف بہ ابن شاہین اپنے کو محمدی المذہب کہتے تھے۔

---

## تقریظات (ریویو)

### مصابیح الظلام

عیسائیوں نے ایک کتاب لکھی تھی جسکا نام ینابیع الاسلام ہے اس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ اسلام کا سرچشمہ کتب بائیبل ہیں یہ کتاب (زیر ریویو) اسی کتاب (ینابیع الاسلام) کا جواب ہے۔ مصنف اس کے مولوی نور بخش صاحب ایم اے مدرس گورنمنٹ ہائی سکول گجرات ہیں قیمت ۱۰ ار پتہ مذکور سے مل سکتی ہے شاید مصنف موصوف کو ینابیع کا اردو نسخہ نہیں ملا ورنہ وہ فارسی میں جواب نہ دیتے۔ خیر بہرحال کتاب قابل قدر ہے۔

### فتاوی محمدی

یہ کتاب مولوی سید محمد حسین صاحب حسنی حنفی دیوبندی کی تالیف کی ہوئی ہے اس میں ایک سو بیس ایسے سوالوں کے جواب لکھے گئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی زندگی مبارک میں آپکے لوگوں نے موقع بموقع پوچھے تو حضور نے انکی جواب دیئے تھے۔ اور بیس سوالات کے جوابات صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہیں۔ مصنف کی طرف سے ہر فتوے کے بعد انکی تشریح بیان

کی گئی ہے۔ غرض یہ کتاب سب مسلمانوں کے کارآمد ہے خصوصاً جو لوگ علم عربی سے ناواقف ہیں اُن کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتاب کے سرورق پر قیمت درج نہیں لکھائی چھپائی عمدہ ہے صفحات ۱۴۰

ملنے کا پتہ:- فقط عبدالغفور تاجر شہر جونپور محلہ ڈھاکہ ٹولہ

### روئداد انجمن نصرت الاسلام سرینگر کشمیر

سرینگر کشمیر میں ایک انجمن موسوم نصرت الاسلام چند سال سے قائم ہے جسکی نگرانی میں ایک اسلامی مدرسہ بھی چل رہا ہے جسمیں مسلمان بچوں کو دینی و دنیوی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو اس انجمن کی امداد کرنی چاہئے۔ اس انجمن کا دوسرا سالانہ جلسہ ہو کر ابھی روئداد بھی شائع ہو گئی ہے جسمیں آمد خرچ اور جلسہ کے مفصل حالات کے علاوہ مسلمانوں کی غفلت قوم کو بیدار کرنے والے نہایت مفید مضامین اور انکی پست ہمتوں کو ابھارنے کے لئے دلچسپ نظمیں بھی درج ہیں جو سالانہ جلسہ کے موقع پر پڑھی گئی تھیں۔ یہ روئداد آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر مولوی عتیق اللہ صاحب سکرٹری انجمن مذکور سے مفت مل سکتی ہے۔

---

## تاریخ انتقال پرملال نور الہدیٰ مغفور خلف صغیر مولانا عبدالرحیم صاحب

(از جناب زبیری الہاشمی صادقپوری عظیم آبادی) صادقپوری

کیوں ہو تاریک مسجد جامع ✦ شکوہ آج کیوں ہے صادقپور
خال اقدس جناب عبد رحیم ✦ آج کیوں غم سے ہو رہے ہیں چور
کیا ہوا آہ انکا نور نظر ✦ کیا ہوا ہائے میرا بھائی نور
بامروت حلیم۔ خوش اخلاق ✦ صاحب علم و فضل و عقل و شعور
باپ کے گویا دست و بازو تھے ✦ وہی منشی تھے اور وہی مزدور
خاک روبی کا کام تک کرتے ✦ دیکھتے تھے پدر کو جب معذور
ہائے چھپک نے لی انکی جان ✦ اقربا سارے رہگئے مجبور
ہوگئی بیوہ بیوی۔ بچہ یتیم ✦ باپ کے دل میں پڑگیا ناسور
خیر اب جزع فزع سے کیا حاصل ✦ وہ ہوا جو خدا کو تھا منظور
مرضی حق پہ صبر لازم ہے ✦ شکوہ خالق کا کفر ہے دستور
گرتجہ نور کی محبت ہے ✦ مانگ تو یہ دعا کہ رب غفور
بخشدے نور کے گناہوں کو ✦ اور عطا کر انہیں جنان و قصور
اور تاریخ کی اگر ہے فکر ✦ تو یہ سن سال فوت ہے مغفور

۱۳۲۶ھ

# فتاوے

س نمبر ۱۴۴۔ وفات کے بعد ایصال ثواب کو طریقہ کہ اکثر ختم (لا الٰہ الا اللہ) و قرآن شریف باجماعت پڑھا کرتے ہیں مگر مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس کو بدعت قرار دیتے ہیں اور آپ کا قول بھی زیادہ راجح معلوم ہوتا ہے آپ کی کیا رائے ہے۔ (ابو المصباح محمد عبد الوحید)

ج نمبر ۱۴۴۔ ایصال ثواب کا اصل ذریعہ تو دعا معلوم ہوتی ہے۔ اس کے بعد کوئی شخص صدقات خیرات کرے تو وہ بھی ثابت ہے قرآن خوانی بھی بعض روایات سے ثابت ہے۔ بدعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۵۔ میت کو قبر کا کو لیجاتے وقت چند کلمہ علی الخیر۔ علی الخیر چلنا پڑھتے الفاظ کہیں یا نہیں پڑھتے ہیں اور کہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں یہ امور بدعت میں داخل تو نہیں ہیں؟

ج نمبر ۱۴۵۔ جنازہ اٹھانے کے وقت کوئی خاص الفاظ تو میرے ناقص علم میں ثابت نہیں البتہ قریب قیاس ہے کہ اس وقت کوئی تنبیہ وعظیہ بات کہنا چاہئے کلمہ طیبہ پڑھنا بدعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۶۔ ماہ صفر کے اخیر بدھ سے لوگ کیوں حسن ظن رکھتے ہیں اور اسکو کیوں متبرک خیال کرتے ہیں اور یہ چند الفاظ علیقا ملیقا انت تعلم ما فی قلوبہم ملیقا۔ پڑھکر غسل کرتے ہیں۔

ج نمبر ۱۴۶۔ اخیر بدھ کی کوئی فضیلت شرع شریف میں ثابت نہیں۔ علیقا ملیقا وغیرہ الفاظ پڑھنے والے سے پوچھنا چاہئے کہ کہاں سے لایا ہے۔ ہمیں تو معلوم نہیں۔ اور ہے بھی بے جوڑ سے۔

س نمبر ۱۴۷۔ عالم ساکن ہے یا متحرک۔ چاند گہن سورج گہن واقع ہونے کا باعث کیا ہے؟

ج نمبر ۱۴۷۔ عالم سے مراد چونکہ کائنات ہے اس لئے یہ متحرک ہے کیونکہ ایک حالت پر قائم نہیں۔

چاند اور سورج کے درمیان میں زمین کے حائل ہونے سے چاند کو گرہن ہوتا ہے۔ اور زمین اور سورج کے درمیان میں چاند کے حائل ہو جانے سے سورج کو گرہن ہوتا ہے۔

س نمبر ۱۴۸۔ [illegible]

[illegible] زیور پہننا مثل کنگن۔ چھند، ہار، ہنسلی وغیرہ پہننا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۴۸۔ جیسا عورت کو عادت ہے کہ زیور، زیب و زینت کرنی منع ہے۔

س نمبر ۱۴۹۔ عقد بست کے وقت قاضی یا ولیا عروس یا جو شخص نکاح پڑھاتا ہے۔ نکاح کے درست ہونے میں اگرچہ شک ہے اور بعد الفراغ عقد و مناکحت و ایجاب و قبول کے تھوڑا دینا ہے یہ فعل درست ہے یا نہیں اور اس کا ثبوت سنت سے ہے یا نہیں۔ جو لوگ وکیل اور گواہ بنکر لڑکی (عروس) سے اذن قبولانے جاتے ہیں حالانکہ وہ لوگ قاضی کے مشورہ سے جاتے ہیں ان کو قاضی پھر کیوں سوال کرتا ہے "آپ لوگ کہاں سے اور کس غرض سے آئے"۔

[illegible]

ج نمبر ۱۴۹۔ قاضی جو ایسا کرتا ہے۔ اس سے پوچھئے کیوں ایسا کرتا ہے شرع شریف میں ثابت نہیں۔ شاید ان کی زبانی تصدیق کرتا ہوگا۔

س نمبر ۱۵۰۔ مردوں کو پھولوں کی لڑیں اور ہار بنا کے نکاح کے روز شادی اور خوشی کے موقع پر پہننا گو مشابہت زنان مقصود نہ ہو جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۵۰۔ پھولوں وغیرہ کا سہرا یا پہننا رسم کفار اور ناجائز ہے۔ ہاں خوشبو کے لئے ہار گلے میں پہننا یا پاس رکھنا جائز ہے۔

س نمبر ۱۵۱۔ اگر اتفاق سے کسی کے مویشی مثل گائے بکری مر جاوے تو اس کی جلد کو اتار کے بیچ کرنا از روئے حدیث درست ہے یا نہیں۔ اور گائو کے گوبر کو اپلے بنا کے خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور شیر یا چیتہ وغیرہ کی کھال پر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۵۱۔ مردہ گائے بکری کا چمڑا اتروا کر بیچ لینا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ گائے کے سوکھے گوبر کو جلانا بھی منع نہیں کیا۔ درندہ حیوانوں کی کھال پر بیٹھنا ایک حدیث میں منع کیا ہے۔

س نمبر ۱۵۲۔ غیبت کی مفصل تعریف فرمائیے۔ غیر مسلمانوں کی غیبت کرنی روا ہے یا نہیں۔ کوئی شخص گزشتہ واقعات بیان کرے کہ فلاں شخص نے مجھکو ستایا تھا یا ظلم کیا تھا یا کرتا ہے یا بدا طوار ہے یا ہمیشہ لوگوں پر ظلم کرتا ہے تو یہ سب باتیں غیبت میں داخل ہونگی یا نہیں؟ (ابو المصباح محمد عبد الوحید از بالیسر) (باقی آئندہ)

ج نمبر ۱۵۲۔ غیبت کی جامع مانع تعریف حدیث میں یوں آئی ہے۔ ان تذکر اخاک بما یکرہ۔ یعنی اپنے بھائی کو پیچھے اسکے ساتھ ذکر کرنا جسکو وہ ناپسند کرے چاہے وہ تم [illegible]

**اطلاع۔ مسائل کی غلطی پر ہر ایک صاحب مطلع کر سکتے ہیں۔ عام اجازت ہے ابو الوفا۔**

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

مولانا ابوالوفا صاحب اس ہفتہ میرٹھ۔ دہلی۔ بریلی اور اعظم گڈھ وغیرہ مقامات سے مدعو ہیں۔ غالباً ہفتہ عشرہ تک واپس آئینگے۔ (نائب ایڈیٹر)

منشی عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب کے
مرحوم کے لئے دعا کریں۔ ... ہو گیا۔ (اللہم اغفر لہ)

... جنگ کا ماہرین ... اور مختلف آرا ہیں جن سے کوئی ... قائم نہیں ہو سکتی۔ البتہ فوجیں بھیجی گئی ہیں اور جا رہی ہیں۔

کلکتہ میں کئی ایک کارخانے ایسے برآمد ہوئے ہیں جن میں سامان جنگ۔ بمب کے گولے وغیرہ تیار ہوتے تھے۔

اس ہفتہ بھی غازی آباد اور مراد آباد کے درمیان ریل ... کی خبر آئی ہے۔ بہت نقصان ہوا۔ (خدا کی پناہ)

مظفرپور (بنگال) کے بمب کے حادثہ پر افسوس اور نفرت کا اظہار کرنے کی غرض سے لاہور کے ہندو اور مسلمانوں نے علیحدہ علیحدہ جلسے کئے۔ کئی اور مقامات میں بھی اسی قسم کے جلسے ہوئے۔

بمب کے حادثہ کے متعلق ... کو سیرامپور میں بنگال پولیس نے ... کوشا میں ایک بنگالی کو گرفتار کیا۔ تلاشی پر اس کے پاس سے بہت سے کاغذات برآمد ہوئے۔ کلکتہ میں جو لوگ بمب کے گولے بنانے کے جرم میں گرفتار کئے گئے تھے ان سب پر فرد قرارداد جرم لگا دی گئی۔ عنقریب ان کی تحقیقات ہوگی۔

ایران کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ مجلس وزرا کو افسروں اور سپاہیوں کے بقایا تنخواہ ادا کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنے میں ناکامی ہوئی تھی اس لئے اس نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

خلیفہ سید محمد حسین مرحوم کے صاحبزادہ خلیفہ سید حامد حسین جو علیگڈھ کالج کے تعلیمیافتہ ہیں ریاست پٹیالہ میں فنانشل منسٹر کے معزز عہدہ پر ممتاز ہوئے۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے اپنے اودھ کے تعلقہ میں بوجہ قحط ۵ لاکھ کی تخفیف ریونیو کے مالیہ میں کی ہے جس سے وہاں کے زمینداروں کو بہت بڑی امداد پہنچی ہے

لاہور کے کالجوں کے بعض طلبا امداد قحط زدگان کے لئے بازاروں اور ... میں چندہ آپس ملکر جمع کرتے پھرتے ہیں۔ (ہمدردی اسکا نام ہے)

روس کے مقام اوڈیسہ میں ایک اسلامی انجمن ... دکانوں کو ... کہا کہ ...

دربھنگہ میں ایک فقیر نے ایک بنیا کے گھر سے ... کوڑی مانگی ... نے فقیر کو چنڈال کہدیا۔ جسپر فقیر کو ایسی غیرت آئی کہ ... ایک ... درخت سے کپڑا باندھ کر پھانسی لے لی۔ بنیا اس جرم پر حوالات میں ہے کیونکہ اس نے فقیر کو خودکشی سے ...

غازی آباد کے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر نے شکار کرتے ہوئے ایک خانساماں کو نشانہ بندوق بنایا۔ (شہید ...)

تمام ڈپٹی کمشنروں کو فتویٰ دیدیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ذریعہ سے زراعتی اور حرفتی نمائشوں پر ٹیکس لگائیں۔ (مبارک)

سیلون۔

پیرس میں کتوں پر دو شلنگ سالانہ ٹیکس لیا جاتا ہے مگر بہت آدمی ٹیکس ادا کرنے کے زمانہ میں اپنے کتوں کو چھپا لیتے ہیں۔ اس کے لئے افسران محاصل نے کچھ ایسے آدمی ملازم رکھے ہیں جو کتوں کی بولی بول سکتے ہیں۔ یہ لوگ رات کے وقت کتوں کی بولی بولتے پھرتے ہیں اور جس گھر میں کتا ہوتا ہے وہ ان آدمیوں کے منہ سے کتے کی بولی سنکر ضرور جواب دیتا ہے۔ بس یہ لوگ اس گھر کا نمبر لکھ لیتے ہیں اور صبح ہی اس گھر پر ٹیکس کلکٹر آ کھڑا ہوتا ہے۔

افغانی رعایا کا ایک عظیم الشان لشکر درہ خیبر میں لنڈی کوتل کے قریب نمودار ہوا خبر ہے کہ سردار نصراللہ خان برادر امیر کابل اس لشکر کا حامی ہے۔ وہ ملاؤں کے بس میں ہے۔ امیر صاحب کے ذاتی خیالات نامعلوم ہیں اور ان کی وفات کی خبر بالکل بے بنیاد پائی گئی ہے۔ ان کی پیاری لڑکی مر گئی اسی کے سوگ میں کئی روز محلات سے نہیں نکلے۔ انتظام میں بے بس ہیں۔ افغانستان کے تمام مذہبی لیڈر اور ملا سردار نصراللہ خاں کے علما سے گرویدہ ہیں۔ (رعایت)

آجکل امرتسر لاہور کے بعض محلوں میں ہیضہ کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

قحط کی تازہ ترین رپورٹ مظہر ہے کہ امدادی کام پر ۱۳۸۵۰۰۰ آدمی ہیں۔ یہ نسبت ہفتہ ماسبق کے ۸۰۰۰۰ آدمیوں کی بیشی ہے۔ صوبجات متحدہ میں بہ قدر ...۰۰۰ کے بیشی ہے۔ مویشیوں کی حالت اچھی ہے۔ صوبجات متحدہ میں غلہ کے بازار چڑھ رہے ہیں چارہ کی گرانی میں تخفیف ہو گئی ہے۔ ممالک متوسط میں چارہ کمیاب ہے۔ کاشتکاروں کی حالت اچھی ہے۔ تجویز ہے کہ صوبجات متحدہ میں بجائے بڑے بڑے امدادی کاموں کے چھوٹے چھوٹے کام مختلف مقامات پر کثرت سے جاری کئے جائیں۔

۲۹ اپریل کو ... افغانی فوج نے ... پر حملہ کر کے ۴۰ آدمیوں کو مار ڈالا

ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

آپکا تو اُن حدیثون سے ظاہر ہے جسمین آپکے علماء اور مصاحبین نے ہزار در ہزار جھوٹ بناکر رسول اللہ پر اتہام کیا۔

**جواب** علماء اہل سنت جو تعزیہ کو حرام کہتے ہیں وہ کہیں لکھنؤ کے کسی امام باڑے کے پجاری تو نہیں۔ جھوٹ کہتے ہوئے ذرا شرم تو کیا کرو اہل سنت اور تعزیہ! (جھوٹے پر ہمیں لعنت کھانی ہے) مولوی سید علی حائری صاحب زندہ ہیں اُن سے کیوں دریافت نہیں کر لیتے اور ناحق اپنے مجتہدوں کی طرح اماموں پر افترا کرتے ہو دیکھو اپنی کی روایات مندرجہ تحفۂ اثنا عشریہ۔

آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بلکہ ہم یہ دکھاتے ہیں کہ ان فسادات کا اصلی بانی کون ہے اور کسکی تحریک سے یہ فسادات ہوتے ہیں تاکہ گورنمنٹ مناسب طریق سے اصل بانی فساد کی بیخ کنی کرے کہ پھر اس قسم کے فسادات نہ ہونے پائیں۔ گورنمنٹ کو اور حکام کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اصلی بانی اس فساد کا مذہب وہابیت ہے جو خارجیت اور بغاوت کا پورا عنصر رکھتا ہے۔ پہلے گورنمنٹ کی پوری نگرانی اسپر تھی لہذا اس قسم کے فسادات کم ہوتے تھے جب سے گورنمنٹ نے انکو مطلق العنانی بخشی روز بروز فسادات بڑھ رہے ہیں۔

**جواب** واقعی آپ نے ایسا سچ کہا جیسا کہ شیطان نے حضرت آدم کے مقابلہ میں کہا تھا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ ان فسادات میں کوئی وہابی (اہلحدیث) بھی ماخوذ ہے؟ بمبئی رنگون اور لکھنؤ میں جو اتنے فسادات ہوئے گنے گئے تم ہی نے یا تمہارے بھائی تعزیہ داروں نے مجکو ہم اس سے زیادہ نہیں جانتے کہ وہ سگ زرد برادر شغال۔ پھر کیا آپ کو وہابیت کا نام لیتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آگے چلیے۔

ہندوستان کے تین اخبار اہلحدیث۔ کرزن گزٹ۔ نجم لکھنؤ۔ کا خاص وظیفہ بھی ہے کہ ادھر ماہ محرم کی آمد شروع ہوئی بلکہ ابتدا ہی سے اس قسم کی تحریریں شایع کرتے ہیں کہ فریقین میں آتش فساد مشتعل ہو۔ اہلحدیث آج پانچ برس سے تیاری ہے جو ہر سال ابتدائے محرم میں ہزاروں اشتہار اس قسم کے شایع کرتا ہے کہ تعزیہ رکھنا حرام ہے بدعت ہے۔

**جواب** سچ ہے ڈنکے کی چوٹ سے اشتہارات شایع کرتے ہیں اور آیندہ کرینگے اگر آپ میں کچھ ہمت ہے۔ تو تعزیہ کا ثبوت مع دلائل از خدا و رسول و اقوال ائمہ اہل بیت ہم کو بتلا دیں ورنہ شرم سے منہ چھپا دیں اور چپکے سے ایمان بچا کر امام باڑہ میں جا کر سینہ چاک کریں۔ آگے چلئے۔

سلطان لکھنؤ ایڈیٹر اہلحدیث شب و روز اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تعزیہ داری کو جس طرح ہو موقوف کریں۔ چنانچہ اخبار مورخہ ۲۲ شوال میں لکھتے ہیں۔ امسال بھی مثل گذشتہ سال کے تعزیے کے متعلق ایک اشتہار نکالنے کا ارادہ ہے جس میں تعزیہ کی حرمت پر سب اہلسنت علماء کرام کے دستخط ہوں گے۔ پس ناظرین ہم کو اس کار خیر میں مدد دیں کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے جنکے دستخط گذشتہ سالوں میں شایع نہیں ہوئے تعزیہ کی مخالفت کے دستخط بھیجا دیں۔

گورنمنٹ اس سے سمجھ سکتی ہے کہ یہ وہابی اخبار کس طرح کے فسادات پر خصوصاً زور ظاہر ہے کہ ہر سال اشتہار پر اشتہار شایع کرتا ہے اور اس دلیری سے اس میں کوشاں ہے کہ یہاں تک فساد میں ترقی ہوگی۔ اخبار مذکور اپنی اشاعت مورخہ ۵ ذیقعدہ میں لکھتا ہے تعزیہ کے متعلق لکھا گیا تھا کہ ناظرین اپنے اپنے علاقہ کے علماء کرام سے مخالفت کی دستخط بہت جلد کرا کر بھیجا دیں مگر ان علماء کے دستخطوں کی ضرورت نہیں جنکے گذشتہ سال میں چھپ چکے ہیں۔ آج پھر توجہ دلائی جاتی ہے یہ بھی واضح ہو کہ جن جن اصحاب کو جسقدر اشتہار منگوانے ہوں وہ ابھی سے درخواستیں بھیجیں قیمت غالباً مبلغ ۔/۸ آنہ فی سیکڑہ سوائے محصول ہوگی۔ پھر مورخہ ۲۶ ذی الحجہ میں لکھتے ہیں تعزیہ کے اشتہارات طیار ہو کر جن جن اصحاب نے طلب کئے تھے اُن کو بھیجے گئے ہیں اس دفعہ اشتہار ماہ محرم کے متعلق بعض احکام بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تعزیوں کے حامی تو ہر سال ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ تعزیہ کو اسلام میں کوشاں ہیں وہ اسکے کھنڈنے میں چند پیسے بھی خرچ نہیں کرتے اصل قیمت فی سیکڑہ ۸ آنہ۔

**جواب** بیشک بفضلہ تعالیٰ ایڈیٹر اہلحدیث فخر کرسکتا ہے کہ ہمیشہ ہر سال اس بد رسم کے مٹانے میں کوشش کرتا ہے اور اسکی کوشش سے اللہ کے سعید بندوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔ مگر اسکو تم فساد کہتے ہو تو قرآن شریف نے تمہارا جواب پہلے ہی سے دے رکھا ہے غور سے سنو اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ۔

سنو ہمارا مذہب ہے اور ہم اسکو ثابت کرسکتے ہیں کہ

تعزیے کو جسنے بہتر جان رکھا دیکھئے اسکو نہ جا ایمان رکھا

اور سنو!

زر ودولا ہے تو بت خانہ احباب کو مسجدیں مضبوط کر شل پیالو
تعزیے سے قندیل کو لاتوں سے پیالو

دین احمد میں یہ بے شک عار ہے

آگے چلئے۔

گورنمنٹ اگر ان تحریروں پر غور کرے تو اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ امسال جو ہندوستان

قادیان
اخبار کی کاپیاں
پہنچی نہیں کہ دفتر
خبر موصول ہوئی
آج مورخہ ۲۹ کو
کو ۲ بجے دن کے
صاحب ...
مولانا صاحب
(ابو الوفا) ابھی
سفر سے تشریف
نہیں لائے
(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

کے ہر گوشے میں فساد ہوا اور صدہا جانیں تلف ہوئیں اور پولیس، فوج بمشکل حفظ امن قائم کرنے کیلئے اسقدر زحمتیں اٹھانی پڑیں۔ ایسے نمونہ دیکھی حضرات میں جو آج پانچ سال سے ہر سال ہزارہا اشتہار تقسیم کرتے ہیں جس سے طباع میں اشتعال پیدا ہو اور فساد کا سامان مہیا ہو۔ ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ تعزیہ ایسی چیز ہے جسے سنی اور شیعہ بلکہ ہندو بھی بکمال خلوص ہر سال بناتے ہیں اس میں یہ فساد ہو کہ کوئی مقام خالی نہ رہے۔

شیعوں کی حالت جو خاص بروز عاشور ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ کسی مذہب و ملت کا آدمی ہو بلکہ پتھر دل بھی ہو ہمدردی کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور انکی گریہ و زاری پر کم سے کم اتنا ضرور ہوگا کہ شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس کا دل مغموم نہ ہو جس جگہ آنسو نہ ہوں سب کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے پتھر بنائے جائیں بجز اسکے کہ انکا دل اس غیر معمولی بجز پتھر وغیرہ کا خریدنا ممکن نہیں ایسے اقوال ظہور میں آتے ہیں۔

**جواب** ناظرین اس بیہودہ اس کو دیکھئے کہ فسادات کو ہلکا سمجھنے کا الزام لگاتا ہوا اتنا بھی نہیں سوچتا کہ مانعین کے اشتہاروں کا مضمون تو یہ ہوتا ہے کہ تعزیہ بنانا جائز نہیں۔ اسکا اثر اگر کچھ ہو سکتا ہے تو یہی کہ بعض لوگ جو بنانے والے ہیں وہ فتوے کو دیکھ کر تمام علماء اہل سنت منع کرتے ہیں اس جگہ نہ بنائیں اگر یہ ہو کہ دو وزن یا پتیاں دکھانے والے اور بنانے والوں میں تو بکھیڑا ہوسکتا ہے تو دشمن کو موقع مل سکتا ہے کہ اشتہاروں کے ذریعہ سے لڑائی ہو۔ لیکن یہ صورت اتفاقی اور ان فتنیوں کے جھوٹے بانی التعزیہ پرست ہی آپس میں اس امر پر اڑے ہیں کہ ہمارا معبود (تعزیہ) لگنے جائیگا اور دیکھتے ہمارا طاغوت آگے ہوگا تو اس حال میں اس شیطانی فوج کو کون کہیگا کہ ان اشتہاروں کے ترک سے اثر ہے میں اسی لئے تو آپ کی اس قسم کی نقل درونق پرواہ نہیں کیا کرتے ہیں کہ ؎

دو آدمی کو صورت پر یہ ہوا نہ دے
الٰہی کسی کو بھی ایسی قضا نہ دے

**ناظرین!** ہمارے دوست اصلاح اردو ماننے والے اشتہار کا نتیجہ ہوا ہے آپ لوگ دعا کریں کہ خدا اس نتیجہ کے بدلے میں انکا اقربا کو جزا دے آمین۔

# مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتداء کے متعلق جناب قاضی عبدالرحیم صاحب از کرنول (مدراس) تحریر فرماتے ہیں ماشاء اللہ مسئلہ امامت و اقتداء میں دلائل مندرجہ اخبار اتو ایسے ہیں جو مشرف ہیں خصوصاً توضیح جیسی کچھ ہو گئی ہو مگر مسئلہ اختلاف کلی یہ تو فاجر مسئلہ حق ہے۔ ظاہر میں بھی بات معلوم ہوتی ہے کہ جب تک عام و خاص مسلمانوں میں نماز و جماعت مشارکت و متابعت نہ ہوگی انکی آپسی مخالفت ہرگز دفع نہ ہو سکے گی بلکہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے امراض قلبی حسد و بغض وغیرہ روز افزوں ہوتے رہتے ہیں اور اس پر بھی یہ حال ہے کہ فرمان خدا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ہے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ کر اصل منکرات کو کہ آپسی خلاف ہے دور نہیں کرتے۔

خدا کرے کہ آپ کی تحقیقات میں قدرتی اثر ہو اور یہ سب عقائد و عملیات باطلہ کی بیخ و بنیاد دور ہو جائے آمین۔

جناب مولوی عبداللہ صاحب مدنی از کرنول (مدراس) لکھتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ مبتدع فاسق اشد اور مبغوض خدا و رسول ہے اور مستحق وعید شدید۔ باایں جبکہ وہ فریضہ خدا کو ادا کرتا ہے اور وہ مکلف اسکے ادا کرنے کا ہے تو اقتدا اسکی اس حال میں جائز ہوگا اور استقرار فقیر میں والعلم کوئی دلیل مانع جواز اقتداء نہیں پیچھے مبتدع کے نہیں اور مبتدع وہ ہے جو اعتقاد کرے کسی شے کا جو مخالف ہو اہل سنت و جماعت کے کما قال فی فتح الباری والمبتدع من اعتقد شیئا مما یخالف اھل السنۃ والجماعۃ پس اسکا مبتدع ہو نہیں ضرور نہیں کہ جب وہ بھلائی کریں تو انکی بھلائی پر موافقت کریں اور اسکا کام اس پر چھوڑ دیں ھذا ما ظھرلی فی ھذہ المسئلۃ اگر کوئی قوی تر دلیل منع نماز پیچھے مبتدع وغیرہ کے اپنے پاس رکھتا ہو تو بیان کرے والحق احق ان یتبع واللہ اعلم بالصواب۔

---

**پیارے نبی کے پیارے حالات:** اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بابرکات ولادت سے وفات تک عجیب ڈھنگ سے لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک مسلمان کو اسکا منگانا فرض ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ جلد اول قیمت ۸/ جلد دوم اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات درج کی گئی ہیں۔ حجم ۲۰۰ صفحہ قیمت ۸/

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** ان دونوں مضمونوں پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

**شریعت اور طریقت** ان دونوں مضمونوں پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱/

# مناقب حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ وبیان اتفاق اہل العلم فی صحتہ کتاب البخاری

(گذشتہ سے پیوستہ) (۸) اور امام بخاری ارشاد فرماتے ہین ماکتبت فی کتاب الصحیح حدیثا الا اغتسلت قبل ذالک وصلیت رکعتین ترجمہ مینے اس صحیح کتاب مین کوئی حدیث نہین لکھا جبتک کہ قبل کتابت غسل نکر لیتا اور دو رکعت نماز نہ پڑھ لیتا (اس سے امام ہمام کا ادب حدیث کے ساتھ ظاہر ہے اور دوسرا اُس کتاب کو مقبولیت کی حد تک پہونچانا مقصود تہا) (۹) اور فرماتے ہین۔ لم اخرج فی ھذا الکتاب الا صحیحا۔ نہین لکھا اور نکالا مینے اس کتاب مین مگر صحیح (یعنے جو کچھ مینے اس کتاب مین لکھا ہے وہ صحیح ہی صحیح ہے) اور ارشاد فرماتے ہین (۱۰) اخرجت الصحیح من ستمائۃ الف حدیث۔ ترجمہ۔ مینے اس صحیح کتاب کو ۶۰۰۰۰۰ سے چہانٹا ہے (یعنے ضعیف موضوع چہوٹے احادیث جو غلط غلط (۶۰۰۰۰۰) مین تہے چہانٹ کر کتاب کو صحیح بنایا ہے)

(۱۱) حضرت عقیلی نے کہا ہے۔ وقد اتفق اھل العلم علی ان کتابہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ وتلقاہ سلف الامۃ وائمتہا وان مسلما صاحب الصحیح کان ممن یستفید منہ ویعرف بانہ لیس لہ نظیر فی علم الحدیث۔ ترجمہ۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ کتاب بخاری بہت صحیح کتاب ہے اور اسکا رتبہ بعد کتاب اللہ کے مانا گیا ہے تمام علماء و ائمہ وغیرہ اسی کتاب کے فیض یافتہ ہین اور تحقیق کہ مسلم صاحب کتاب صحیح مسلم اسی کتاب سے فائدہ اوٹہاتے ہوئے ہین اور مقر اسبات کے تہے کہ کتاب بخاری کی نظیر علم حدیث مین نہین (اس سے بھی فضیلت بخاری کی مسلم پر ظاہر واضح واکبر ہے) (۱۲) تاج سبکی نے بعد مدح بخاری کے کہا ہے کان امام المسلمین وقدوۃ المومنین وشیخ الموحدین ترجمہ۔ امام بخاری مسلمانون کے امام مومنین کے سرتاج سردار اور موحدین کے شیخ ہین۔ (۱۳) حافظ ابن کثیر نے بعد تعریف بخاری کے کہا۔ کان امام اھل الحدیث فی زمانہ والمقتدی بہ فی اوانہ والمقدم علی سائر اضرابہ واقرانہ ترجمہ امام بخاری تہے اپنے زمانہ مین حدیث کے امام اپنے عصر کے پیشوا اپنے اقران کے غیر مقدم (۱۴) بندار بن بشار نے بعد ذکر امام بخاری کے کہا ہے۔ ھو افقہ خلق اللہ فی زماننا ہمارے زمانے کی مخلوق مین سب سے زیادہ فقیہ ہین۔ (۱۵) نعیم ابن حماد نے بعد ثنا امام بخاری کے فرمایا ہے ھو فقیہ ھذہ الامۃ امام بخاری امت کے فقیہ ہین۔ (۱۶) ترجمہ

نے بعد ذکر اذکار امام بخاری کے فرمایا ہے۔ ما تحت ادیم السماء اعلم بالحدیث واحفظ لہ منہ۔ آسمان کے نیچے سوائے امام بخاری کے کوئی زیادہ عالم حدیث کا اور زیادہ حافظ نہین ہے (۱۷) ابن حماد نے وقت وفات امام بخاری کے یہہ آرزو کی کہ مین اسبات کو دوست رکہتا ہون کہ آپکے جسم کا ایک بال ہوتا۔ لوددت انی کنت شعرۃ فی جسدہ۔

(۱۸) امام ذہبی نے تاریخ دول اسلام مین تحت ذکر خلیفہ مہتدی باللہ کے امام بخاری کی وفات کا ذکر کیا ہے کہ عید الفطر کی رات کو شیخ الاسلام حافظ العصر امام بخاری انتقال فرمائے اور اس وقت آپکی عمر ۶۲ برس کی تہی۔ اللہ رحم کرے آپ پر۔ عربی عبارت یہہ ہے۔ ولیلۃ عید الفطر مات شیخ الاسلام وحافظ العصر محمد ابن اسماعیل البخاری ولہ اثنتان وستون سنۃ رحمہ اللہ تعالےٰ انتہی (۱۹) اور امام نووی نے شرح مسلم کے مقدمہ مین تحریر فرمایا ہے کہ امام بخاری (رح) کا مختلف وجوہ سے جداگانہ ابواب مین احادیث کا ذکر کرنا کہ طالب کو بدشواری تمام احادیث کا پتہ چلے یہ سب ثقاہت اتقی حدیث پر دال ہے عربی عبارت یہہ ہے۔ واما البخاری فانہ یذکر الوجوہ المختلفۃ فی ابواب متفرقۃ متباعدۃ وکثیر منہا یذکرہ فی غیر بابہ الذی سبق الیہ الفہم انہ اولی بہ فیصعب علی الطالب جمع طرقہ وحصول الثقۃ بجمیع ما ذکرہ من طرق الحدیث۔ انتہی۔

(۲۰) اور ابن حماد نے بعد ذکر وفات امام بخاری رضی اللہ عنہ کے فرماتے ہین کہ لما صلی علیہ ووضع فی لحدہ فاح من تراب قبرہ ریح المسک ودامت ایاما ترجمہ۔ جب امام بخاری رضی اللہ عنہ کا نماز جنازہ پڑہا گیا اور آپکو روضہ مبارکہ مین جب سونپ کر رکہدیئے تو قبر کی مٹی سے مشک کی بو مہکنے لگی اور یہہ بو کئی دن رہی کسی شاعر نے اسی بنا پر کیا خوب کہا ہے ؎

فمن الثناء آثار وقفۃ معی ولست یوردہا انما اترابہ

بعض معتبر کتابون مین مکتوب ہے کہ جس وقت حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ جامع صحیح کو پورا کر چکا تو اسی اپنی کتاب کو حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ و یحیٰی ابن معین و علی ابن المدینی وغیرہم رحمہم اللہ تعالےٰ اجمعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ کے سامنے پیش کیا تمام نے دیکھکر اسکو اچھی کہا اور صحت پر کافی گواہی دیا۔

ناظرین اب فرمایئے باوجود اتفاق اہل علم و ائمہ کرام اسبات کے آجکل کے سفہا کا صحت بخاری پر قائل ہونا کسقدر نادانی اور صریح جہالت وسفاہت پر دال ہے۔ اور ذرا غور کی جگہ ہے کہ مقلدین متعصبین حضرات اہل حدیث کو زبردستی دشمنان اولیاء وائمہ کہتے ہین مگر یہہ لوگ علانیہ صریح طور پر تحریراً تقریراً کہین شیخ المحدثین مولانا اسمٰعیل

ahmadimuslim.de

رہو اللہ کو بزرگان دین کے دشمن یہ نہ سمجھنا کہ تم ہمارے بدگوئیوں سے کچھ برا نتیجہ اٹھاؤگے
دیکھو علاوہ تم اپنے بدکلامیوں سے برا نتیجہ دیکھو گے سب
رنگ لائیگا زمانہ ایک دن رنگ حنا
نے ستمگر پاؤں کو مہندی لگانا چھوڑ دے۔
(راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی)

## تناسخ کے متعلق چند سوال

(رسنگھ کنگا مرا مت از حسین پور ضلع مظفر گڈھ)

بخدمت مجمع البرکات مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ السلام

تسلیم نیاز عرض ہے

سوال نمبر ۱۔ استفسار دربارہ تناسخ ارواح یعنے آواگون۔ تناسخ کا مطلب صرف یہی معلوم ہوا ہے کہ روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں انتقال کرنا۔ اگر جسم ایک ہے تو بیشک تناسخ نہیں ہو سکتا اور اگر دو ہیں تو تناسخ ہونے میں کیا کسر رہی قائم ہو گیا۔ جواب اہل شاستر مانتے ہیں۔ وہی بات قرآن و حدیث والے مانتے ہیں یعنے اس جسم کے اعمال اسواسطے ہیں ہو گئے کہ ہیں لگے اسکا ... جب تک ... جسم ملا اور یہی روح اس میں گئی تو تناسخ ثابت ہو گیا جب ایک سے دو ہوئے تو پھر ... ہو جائینگے کیونکہ بموجب قانون قدرت کے ہر جسم کو فنا اور فنا کے بعد پھر جسم اور جسم کے ساتھ اعمال کے واسطے جزا و سزا کیواسطے جسم ملتا رہیگا۔ اس میں تو اہل شاستر اور اہل قرآن کا اتفاق پایا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اہل شاستر یہی کہتے ہیں کہ اس جنم کے اعمال اگلے جنم میں بھوگنے پڑتے ہیں اور وہی بات اہل قرآن کہتے ہیں کہ اس جنم کے اعمال جو اگلا جنم ہے بھوگنے پڑینگے یعنے بہشت و دوزخ کچھ اختلاف نہیں رہا پھر مسلمان کیوں انکار کرتے ہیں۔

جواب۔ تناسخ جسکے ہندو و آریہ قائل ہیں اور اہل اسلام وغیرہ منکر ہیں اسکی تعریف یہ ہے کہ بقاعدہ توالد تناسل کچھ پیدا ہوا اور اس میں وہی روح جانی جو اسکی پیدائش سے پہلے دنیا میں آچکی ہے اور بوجہ بد عملی یا نیک عمل کے اب اس جسم میں آئی کے لائق ہوئی ہو۔ پس ان معنے سے جنت و دوزخ انسان کی زندگی متنازع تناسخ سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ ہاں اگر ہمارے مخالف اپنی اصطلاح بدل کر اس صورت کو بھی تناسخ کہنے لگیں تو ... [illegible]

شکر اللہ کہ میان من و او صلح فتاد　　صلح جویان بخوشی سجدہ شکر اندازند

سوال نمبر ۲۔ تقدیر یعنے انسان جو تمام عمر میں تکلیف آرام رنج و خوشی بھگتتا ہے وہ خدا نے اپنی طرف سے اسکے واسطے قائم کر لیا ہے۔ یا موافق اعمال کے۔

جواب نمبر ۲۔ اسلامی اصطلاح میں تقدیر علم الٰہی کا نام ہے یعنے جو جو واقعات انسان کو زندگی میں آنے والے ہیں اُن کا علم خدا کو اُن کے وقوع سے پیشتر حاصل ہے۔ اس تقدیر کو سوامی دیانند سرستی بانی آریہ سماج نے بھی ستیارتھ میں تسلیم کیا ہے دیکھو صفحہ ... پس ان واقعات کو آپ خود دیکھ سکتے ہیں جن میں اعمال اور انسانی سعی کو دخل ہے اُن میں وہ بیشک موافق اعمال ہیں اور جن میں نہیں اُن میں نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ روح انسانوں کی انسان ہے یا حیوانوں کی حیوان ہے یا پرندوں کی پرندہ ہے یا فرق صرف قالب کا ہے روح سب کی یکساں ہے۔ اور ان سے بھی کچھ حساب کتاب ہے کیونکہ اعمال ان سے بھی صادر ہوتے ہیں بعد مرنے کے انکا کیا حال ہے۔ دیکار رسالہ بحث تناسخ بھی میرے پاس ہے براہ نوازش ان سوالات کے جوابات جلدی عطا کیجئیگا امید کامل ہے کہ جناب میرے شکوک رفع کرینگے۔ جواب شافی دیکر مجھے ممنون مشکور فرماوینگے۔

جواب نمبر ۳۔ چونکہ اسلام میں تناسخ نہیں اسلئے جو روح جس قالب میں ہے وہ اسی قالب کیلئے پیدا ہوئی ہے۔ الگ الگ نوع ہے ایک نہیں۔

## خمسہ آبدار بر غزل جناب مولوی حسن صاحب

رسم دنیا اور رواج خاندانی چھوڑ دے　　سارشیں بدعات میں باتیں بنانی چھوڑ دو
فدر پرست علماؤں کی ابلہ بیانی چھوڑ دے　　ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے
جب تو وہ ہوگا مسلمان لن ترانی چھوڑ دے

مجلس مولود میں کذب البیانی چھوڑ دے　　سنت احمد میں بدعت ملانی چھوڑ دے
پڑھ احادیث صحیح سوز خوانی چھوڑ دے　　ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے
جب تو وہ ہوگا مسلمان لن ترانی چھوڑ دے

چھوڑ کر قول نبی غیروں کے تو پیچھے پڑا　　دل میں تیرے کچھ بھی غیرت سے نہیں آتی حیا
دین دنیا کی بھلائی ہے یہ حب مصطفےٰ　　جسکو ہو سنت پیاری اُس پہ وہ جب جم گیا
[illegible]

(سلسلہ کی متین ... اور کتاب ... بیچنے ... مرزا غلام احمد ... صاحب قادیانی ...)

ahmadimuslim.de

سُن نہ جو قول نبی اور وہ سرو کیجیو بچہ
جو حدیث پیمبر کو کافی ہے شبہ
صدق دل سے قول نبوی پر سر اپنا تو دھر
شیوہ منکر کو تو ہرگز نہ دے دل میں جگہ

اور باتیں فاسقانہ دلمیں لانی چھوڑدے

قول غیرون پہ شہادت دے اگر حکم نبی
فرق لفظی ہے حقیقت میں ہیں دونوں ایک ہی
ماننے میں اُسکے ہرگز سست کر مت پہلو کبھی
ہے نشانی مومنوں کی ظاہر و باطن یہی

رسم باطل رسم سنت میں ملانی چھوڑدے

سیوم وچہلم کہاں تہا در زمان مصطفےٰ
چادریں چڑہتی کہاں تھیں بر مزار اولیا
اور مساجد قبر کب ہوتے تھے اصحاب خدا
رفتہ رفتہ ہے نہ سنت پر کوئی گمن ذرا

چھوڑ شہ مضمونوں کے سب نعتیں بنانی چھوڑدے

راست بازی مومنوں اور صالحوں کا کام ہے
جھوٹ تاویلوں کی عادت شیوۂ فجار ہے
سوچ لے اُسکو کہ ناظر بھی بڑا ہشیار ہے
کیونکہ کاذب پر خدا کی لعنت و پھٹکار ہے

اسلئے حق بات میں ناحق ملانی چھوڑدے

صورت صلحا میں ہیں لاکھوں شریر و بدچلن
نفرت اُن سے ہو مگر کہنا نہ انکو لا سخن
تم ہو پابند شریعت ظاہری لے جان من
نیک ظن رکہنا مدامی بدگمان ہرگز نہ بن

بدگمانی میں زبان اپنی ہلانی چھوڑدے

ہو نہیں سکتا کوئی مقبول رب ذوالمنن
تا نہ ہو جائے فنا عشق نبی میں روح و تن
منہ پہ ہے کلمہ شہادت دل میں آیا بچلن
کذب گو اکثر منافق ہوتے ہیں اے یار من

اب نفاق دل کو اپنے بار رہانی چھوڑدے

ہم مطیع قول و فعل سید ابرار ہیں
زید و عمرو کے فسانہ سب محض بیکار ہیں
عکس قول مصطفےٰ کرتے ہیں جو بدکار ہیں
ایسی باتوں سے خدا اور مصطفےٰ بیزار ہیں

کار کمتر دون کے اب کل کارانی چھوڑدے

ذکر میلاد مبارک حضرت خیر الانام
ہم منع کرتے نہیں بالکل ہے ہمیں اہتمام
ہمکو تو انکار ہیں ہے بیشتر کوشش و کلام
ہو شریعت کے مطابق کام اپنا سب مدام

مشرکوں کے کار بد کی کل نشانی چھوڑدے

دین و دنیا ہیں یہ دو نہیں حقیقی جان تو
عیش دونوں سے نہیں ممکن ہاتھ دہو
شکل مومن رکھتے ہو تو خیال دنیا چھوڑ دو
ہو جو ظاہر باشرع تو دل بھی دیسا ہی رکھو

عمر و بن جائے سیان چالیں زمانی چھوڑدے

ہو گیا ہے تیری عقل و فہم میں بے شک خلل
باپ دادوں کی چلن پر کر رہا ہے جو عمل
باب تو کو ہے کشادہ اب بھی جلدی سے سنبھل
شرع کا ہو جا مقلد مصطفےٰ کی چال چل

بے شرم رسمیں تو اب اجاگرانی چھوڑدے

تعزیہ داری کو چھوڑو ہیں یہ سب لہو لعب
کن اماموں نے کیا ہے اور لکھا ہے کس نے کب
اعزت حسین میں شرک بنا تو بیٹھے سب
رکھو محبت تو حدیث مصطفےٰ سے اور سب

کفر و بدعت شرک سے رشتہ ملانی چھوڑدے

واعظین پُرحرص ہیں ہر شہر و شہر و کو بکو
کرتے ہیں تاویل قول مصطفےٰ کی دو بدو
زر پرست علماؤں سے فتنہ بپا ہے چار سو
مفسد ہیں بے شک خدا و مصطفےٰ کے ہیں عدو

تو فسادی بن کے اب ایذا رسانی چھوڑدے

اعتبار زیست کیا ہے آج کل شاید نہ ہو
الفت دنیا میں غفلت کو کہیں مت ہو رہو
چھوڑ دو خود موعظت اور انکساری سے رہو
زندگی ہے چند روزہ اسپہ مت مغرور ہو

بے حیائی کی جہان میں زندگانی چھوڑدے

پڑھ نماز پنجگانہ کو بعد شوق دلی
حافظ اُسکے مشرکانہ کبھی مگر تو چیردی
اور نجانہ نزدیک رسم خاندانی کے کبھی
جس سے ہو راضی خدا بھی اور رسول اللہ بھی

فرض ہے کرنا وہی سب بے ایمانی چھوڑدو

شاعری بیہودہ گوئی ہے سراسر سفلہ پن
نظمیں اخلاقی کہو تم فرحت افزا روح و تن
یا ہو نعت مصطفےٰ یا حمد رب ذوالمنن
حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑدے

قاضی محشر جب ہوگا حشر میں صدر انجمن
کچھ نہ کام آئیگی وہان پر خم زلف پُرشکن
اسدن آنکھیں آئینگے وہ ماہرو و گلبدن
حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑدو

اے پسر نصیحت مگر عبد الجلیل عاقل زمن
گو ہو عالمین کی نصیحت عام فرزند من
ہے تمہیں دونوں کیجا نہ بادہ بزم سخن
حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑدے

عبد الصمد از توشیہار و ضلع سہارنپور


اونچی دوکان کا پھیکا پکوان

آپ پچیس ہزار حق مہر

تمام مخلوقا ... کی خدمت ... مذہب و سنت ... علما اسلام

سرچ ہے سے زیادہ سے زیادہ اتنا ہی ہے کہ خلق خدا کو نیک ... کا تجربہ کرایا جائے

تک دنیا میں جہاں کہ سچائی اور جھوٹوں کی کثرت و بہتات ہو خدا کے نیک بندوں کو نیکی کرنے میں کوئی دقت واقع نہو اور نہ انکو کوئی رہزن جو گمراہ کر کے انکی نیکی پر بلا کر اگر ذمہ گناہ لازمی کرا سکے۔

قدرتاً انسان اپنی زبان کو ذرا سی حرکت دیکر خدائی تک کی بڑھ مار دینے پر قادر بنا دیا گیا ہے۔ اور اسکے مقابلے پر ایک نیک سیرت فرشتہ خصلت تک کو کسی کی دلی منشا سے آگاہ ہونا قدرتاً ناممکن بنا دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ غیروں کے شر سے بچنے کی خاطر خداوند تعالے نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا۔ اپنے احکامات نازل فرمائے اور بعد از خدا و رسول اس کو پیغمبری کی نیابت کا اعزاز عنایت فرمایا ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ دنیا میں مسیلمہ جیسے اور بہت مار اور ٹھگ ہیں، وہ سب کے سب تمام استبازوں کو ہی الٹا ٹھگ اور دوکاندار پکارتے رہتے ہیں تاکہ لوگ انہیں نیک سمجھ کر انکی ٹھگی میں مبتلا ہو جاویں۔ اور اکثر لوگ محض اسی جال میں پھنس رہے ہیں۔ لہذا اگر سارے زمانے کے رنگ الٹے ہیں ہی ٹھگ قرار کیوں نہ دیں مگر خلق خدا کو ایسے مکاروں کے پھندوں میں سے نکالنے اور [illegible] لوگوں کی [illegible] کی خاطر ہمارا یہی فرض ہے کہ [illegible] ان کی اونچی دوکان کو ضرور انگشت نما کر کے [illegible]
[illegible]
پہیلی یا معمہ کا پیش کرنا!

خلاصہ یہ ہے کہ مرزائے قادیان جو اونچی دوکان کے اکمل نمونے تھے۔ [illegible] پکوان کو حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تو آپکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ آپ نبوت کا دعوی بھی رکھتے ہیں اور اپنے مریدوں کی تعداد لاکھوں [illegible] گپ بھی مار رہے ہیں انکی صاحبزادی مبارکہ بیگم کی شادی صرف چھپن ہزار حق مہر پر نواب محمد علی خانصاحب سے مرزاجی نے کی ہے! حق مہر کی رقم سے [illegible] آپکی اصلی غرض اور بھی معلوم ہو جاویگی جب آپ کو یہ علم ہو جاویگا کہ مرزاجی کہتے تھے کہ "میں بروزی محمد ہوں" اور اب انکو اپنے الہام کی صداقت کیلئے ایک بروزی علی داماد بھی مل گیا ہے! جیسی روح ویسے فرشتے مثل مشہور ہے۔ ایسے ہی غلام احمد ہو کر جب احمد ہی بن گئے تو اب محمد علی کا فقط علی ہی بنا دینا مرزاجی کے لئے کچھ مشکل بات نہ تھی [illegible] مرزاجی کی دامادی کا فخر بھی انکو حاصل ہو چکا ہے [illegible]
[illegible]
بیچارے مرید بھی [illegible] مبارکہ بیگم ہی [illegible]
[illegible] مبارکہ [illegible] مرزاجی کی [illegible]

1 تیس تیس سال کیلئے بالقبضہ گروی لیا ہوا ہے۔ گویا جیسے اپنے فاوندی اور اسکے [illegible] مومنین کا ناک کا فکر مرزاجی کو اپنی دوکان بڑھانے کا چسکا یا چلتر بنا دیا ہوا ہے۔

وہ اگلے زمانے کے ہی نبی تھے کہ جنکو بادشاہوں کی لڑکیاں شادی میں ملا کرتی تھیں یا کبھی لڑکیاں شریف غریبوں کو بھی دی جاتی تھیں یہ تو انگریزی زمانہ کے اشتہاری نبی ہیں اور وہ بھی ایک چھوٹے سے گاؤں کے باشندے۔ ایسے طالب دنیا کی لڑکی تو بیشک ضرور ہی اگر بادشاہوں کی قبولیت کے لائق نہیں ہو تو بھی نوابوں [illegible] اشخاص کو تو ضرور ہی ملنی تو کیا بلکہ بصد منت و زاری خود پاؤں پڑ کر بھی دینی چاہئے تاکہ ایسے طالب دنیا کو دنیا داری کے دیوانہ پن کا فخر تو حاصل ہو سکے۔ اور تاکہ اسکے لوگوں کو بھی امیروں اور دنیاداروں کی طرف ہی نگاہ رہے۔ اور اونچی اونچی اٹاریاں ہی جھانکا کریں۔

چھپن ہزار حق مہر کی رقم نے واقعی مرزاجی کا دھیان محض دنیا کی ہوس میں غرقاب ہونا ظاہر کر دیا ہے وہاں اپنے بھولے بھالے دماغ والے مریدوں میں اور نیز قادیان کے ضعیف العمر بانیا لوگوں کی نظروں میں ٹیپی وجاہت بھی پیدا کر لی ہے کیونکہ جب انکو مرزاجی کی خود اپنی والدہ کا چند روپیہ حق مہر یاد آتا ہے [illegible] انکی دو نانیوں اور دو دادیوں کے مہر سے بھی زیادہ تھا تو اب مرزاجی کی لڑکی کا [illegible]
[illegible]
جاننے والے ہو گئے [illegible] مرید الامان! الامان اور وہ ضعیف العمر [illegible] رام رام بکا اٹھتے ہیں! سچ ہے سچ نبوت ہو تو ایسی ہو۔ ترقی ہو تو ایسی ہو۔ اپنی صاحبزادی کا چھپن ہزار حق مہر کروا دینے سے کون شخص نہیں جانتا کہ مرزاجی کے دل میں دنیا داری کا کہاں تک امنگ ہے! یہ تو لینے کی باری ہی تھی جو ایسی رقم خاص وحی نے مرزاجی کو یاد کرا دی ورنہ جب مرزاجی کی اپنی شادی اسی لڑکی کی والدہ سے ہوئی تھی تو اسوقت کیوں نہ اتنا حق مہر لکھوا دیا! سچ ہے اسوقت تو اپنی باری تھی، وحی کی کیا مجال تھی کہ نزدیک بھی آسکتا۔

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اگر نواب محمد علی خان صاحب کا اتنا بڑا نام سنکر شاید آپ سمجھتے ہوں گے کہ خدا جھوٹ نہ بلوائے یہ تو ضرور ریاست حیدرآباد دکن یا سندھ کے اگر نواب نہیں تو لاہور کے نواب تو ضرور ہی ہوں گے مگر نواب محمد علی خانصاحب قزلباش تو لاہوری کے نواب ہیں ظاہر ہے کہ چھپن ہزار [illegible] مہر تو ایسی ہی آسامیوں سے وصول ہو سکتا ہے
[illegible]
جو نواب ہیں وہ بھی تو کہیں کے نواب ضرور ہونگے۔ یاد رہے [illegible] خسر مرزاجی [illegible] (خسر انا مینا) الہامی ہی ہیں! نہیں صاحب نہ تو کسی دنیاوی ریاست کے مالک ہیں

اور نہ یہہ جاگیردار ہیں اور نہ انکی کوئی فوج ہے نہ لشکر توپ خانہ اور نہ خزانہ اور نہ یہہ سرکاری خطاب۔ بلکہ ہم جہاں تک جانتے ہیں کہیں آج تک تو مرزا جی نے بھی کبھی اپنے چھوٹے الہامی اعزاز سے بھی انکو ایسا سرفراز نہیں فرمایا! تو پھر یہ کیسے نواب ہیں! بھلا یہ تو ریاست مالیر کوٹلہ ضلع لودیانہ کے موجودہ نواب کے کسی رشتہ سے ماموں جان ہیں گو وہاں سے انکو روزینے میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملتی۔ لیکن جب نواب صاحب کے ماموں جان ہیں تو کہرے خاصے نواب ہو گئے۔ اور گو مدت سے مرزا جی کے دروازے پر سوالی پڑے اور لنگر خانے کے ٹکڑوں کو حلال جانتے تھے۔ سو خدا سب کی مرادیں بر لانے والا ہے۔ خیر تو کیا چھپن ہزار مہدی اور کر سکتے ہیں یا نہیں! میاں کیسے تم بھی عقلمند آدمی ہو۔ چھپن ہزار روپیہ تو کیا بلکہ انکو تو چھپن ہزار دفعہ کسی بے ایمان گنوار کے منہ پر تھوکنے کی بھی تو توفیق نہیں۔ چونکہ انکا مطلب مرزا جی کی لڑکی سے شادی کرنیکا تھا سو جو مرزا جی نے کہا وہی انہوں نے اقبال کر لیا۔ ابھی حضرات اگر یہہ صرف اقبال ہی ہے تو مرزا جی کا اس سے کیا فائدہ۔ بھائی کہہ تو رہا ہوں کہ اونچی دوکان اور پھیکا پکوان۔ اگر نہ دیکھا ہو تو اب دیکھ لو فقط ایک محبت سے اگر دست رسی نہیں تو نہ سہی گفتار ہی تو کام ہی ہے باتوں ہی باتوں میں ہر کوئی دلکو بہلا لیتا ہے۔ اس سے ذرا مرزا جی کا نام سب اخباروں میں روشن ہو گیا۔ کہیل بھی ہی نہ سہی وصل تو حسرت ہی سہی۔

ہمارے خیال میں مرزا جی کو چاہیئے کہ ضرور اس چھپن ہزار کی رجسٹری کرا لیویں کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ چھپن ہزار حق مہر والی شادی از روئے شرع و معمول دنیا شرافت کے خلاف اور سر بہ ہستی کی دلکشی لگاتا ہے کیونکہ اس سے محض دولہا کا تعشق ثابت ہے نہ خردمندی دیوانہ ہی بھا کرتا ہے بعد میں پچھتانا نہ پڑے اور عبد اللہ آتہم کی پیشگوئی کی طرح ناحق کی دوبارہ رسوائی اٹھانی نہ پڑے۔ بھائی تم بھی عجیب آدمی ہو! پہلے ہی ہم لاکھ مریدوں سے دس بارہ سال میں دس ہزار کا سینا نہ بن سکا۔ بلکہ دس ہزار تو کجا صرف پانچ ہزار روپیہ کے عوض مرزا جی کی کل جدی جائیداد خود مرزا جی کی جورو کے پاس گروی پڑی ہوئی بارہ سال سے آج تک چھوڑا سکے تو اب نئے سرے کو ان کی غیرت ان میں کہاں سے آئی کہ چھپن ہزار انکی رجسٹری کا اسٹامپ و فیس کا خرچ مرزا جی کو مہیا کر دیں۔ آئے دن نئے نئے چندوں کی بھرمار سے تنگ ہو کر اکثر مریدوں نے مرزا جی کو سلام کر کے اپنی راہ لی۔

مولوی صاحب یہہ بات تو آپنے عجیب ہی استدلال کیا کہ مرزا جی کی جورو نے مرزا جی کی جائیداد گروی رکھی ہوئی ہے پھر تو لعنت ہے ایسی نبوت پہ کہ جسکو جورو بھی نہ مانے۔ اور دس ہزار لعنت ہے ایسے چار لاکھ مریدوں پر جن میں ہر ایک پر کہ جو اپنے نبی کے ساتھ صرف دو پائی کا بھی سلوک نہیں کر سکتے۔

ابھی حضرت یہہ دو پائی کی کیا کہی! بھائی۔ یہہ یوں کہو! کہ اگر مرزا جی کے چار لاکھ مریدوں اور ہر ایک مرید فقط خدا کے واسطے مرزا جی کو ایک آنہ محتاج ہی سمجھکر انکی جھولی میں دو پائی ہی ڈالدیں تو مرزا جی کی گروی شدہ جائیداد چھوٹ سکتی ہے۔ واقعی مرزا صاحب بڑے ہی چھوٹے ہیں انکے مرید تو ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے! ورنہ نا ممکن ہے کہ ایک مرید دو پائی کی بھی اپنے نبی کی خدمت نکرے لہذا مرزا جی فقط پھیکے پکوان کی اونچی دکان ہے ورنہ اگر ذرا بھی مرزا جی کے مذہب میں شرافت و خلوص ہوتا تو وہ یہہ لڑکی حکیم نور الدین اپنے مخلص دوست کی نذر کرتے۔ اور اگر خاندان و قوم کا لحاظ بھی رائی کے دانہ برابر ان میں ہوتا تو یہہ لڑکی ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو دی جاتی۔ یا اگر مرزا جی کے ایمان میں ذرا بھی غریب النوازی کا لحاظ ہوتا تو یہہ لڑکی بھائی غلام یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کا حق تھا۔ اور اگر کسی ایسے خالص مرید کی حق الخدمت کی شکرگذاری کا ذرا بھی مرزا جی کی تسلیم میں اثر ہوتا کہ جو شباو روز سے لیکر گورداسپور کی عدالتوں میں (اپنی موکلوں کا حق مار کر) دربدر مارا پھرتا رہا۔ تو یہہ لڑکی جناب خواجہ کمال الدین وکیل کا حق تھا! مگر سیانا کوا تو گو ہی سے پر جا گرا۔ سچ ہے ذات کی ٹیڑھی اور چھپن ہزار حق مہر افسوس عادت قدیمہ کے مطابق مرزا جی نے یہہ بھی ایک خواہ مخواہ کا گناہ بے لذت کما کر اپنی نبوت کو کلنگ کا ٹیکہ لگوا لیا۔ مرزا صاحب کو واضح رہے کہ نواب محمد علی کا کوئی حق نہیں کہ اپنی اولاد کا حق کسی صورت سے مار کر حسب عادت اپنے پیر مرزا جی کے (اپنی جدی جائیداد کو اپنے بیجا مصرف میں لاوے۔ ناظرین مرزا جی کی لالچ کو دیکھ کر اس وقت اچھی طرح سے افسوس کرتے ہوں گے کہ جب انکو یہہ معلوم ہو گیا کہ مرزا جی کی نابالغہ دختر کی عمر ابھی چند سال کی ہے آخر ابھی شادی کی رسم بعد چند سال کے وقوع میں آئیگی جب مطابق الہام مندرجہ بدر کے یہہ لڑکی اور اسکی والدہ مع دیگران کے مرچکی ہو گی۔ فلعنت اللہ علی القوم الفاسقین

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

---

**چودہویں صدی کا مسیح** - مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری ابتدا تا انتہا سے زمانہ حال تک کے واقعات مفصل بطرز ناول نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں صفحات ۱۴۵ مجلد۔ قیمت مع محصولڈاک عمہ۔

**الہامات مرزا** - اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے ایسی کہ باوجود تیسری دفعہ چھپنے کے اور دو ہزار روپیہ جو انکے لئے انعام مقرر ہو چکے ہیں آج تک مرزا صاحب یا کسی مرزائی کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہوئی۔ غرض یہہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے قیمت ۵ ر۔

ahmadimuslim.de

# حساب دوستاں در دل

جن احباب کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں انکی قیمت ماہ جون میں ختم ہے
اُن کی خدمت میں ۱۲ جون کا پرچہ وی پی کیا جاویگا۔ اگر عند الضرورت کسی صاحب کو
آئندہ اخبار خریدنا منظور نہ ہو یا چند روز تک مہلت چاہتے ہوں تو بواپسی اطلاع
بخشیں تاکہ ناحق وی پی کرنے سے مطبع کا نقصان نہو۔

خاکسار مینیجر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱۷ | دھاریوال | ۸۲۲ | بٹھنڈہ |
| ۳۲۹ | دودھ ش | ۱۱۶۰ | راجمندری |
| ۳۳۰ | چکوہ پہیرو | ۱۱۶۱ | بٹالہ |
| ۳۳۳ | دادر پاڑی | ۱۱۶۲ | احمد پور شرقیہ |
| ۳۳۴ | مانڈ | ۱۱۶۳ | باسن ترکھٹا |
| ۴۲۲ | دیلوڈ | ۱۱۶۴ | لشکر گوالیار |
| ۴۲۹ | بوبکے | ۱۱۶۵ | بدھو پور |
| ۵۶۷ | پارلاکھمڈی | ۱۱۷۵ | منگرول پیر |
| ۵۶۲ | ڈیرہ پختہ | ۱۱۷۶ | محکمہ بنگال |
| ۵۶۳ | ڈالٹپور | ۱۱۷۸ | لاڈ کانہ |
| ۵۹۳ | دوودھا | ۱۱۸۰ | جالندھر |
| ۶۰۸ | ٹھینی | ۱۱۸۳ | حسین خان والا |
| ۶۰۴ | امرتسر | ۱۱۸۸ | امروہہ |
| ۸۰۷ | سوگو | ۱۱۸۶ | گجیانہ کلاں |
| ۸۱۱ | کھنڈ | ۱۱۸۷ | کسم گراؤں |
| ۸۱۲ | سنوا گوہر | ۱۱۸۹ | راسن |
| ۸۱۳ | امرتسر | ۱۱۹۰ | دھنبپور |
| ۸۱۶ | باگھی پور | ۱۱۹۱ | دکھلنا |
| ۸۲۱ | جہانیاں | ۱۱۹۳ | مرل |
| ۸۲۳ | چاڑ ادن | ۱۲۶۵ | کاہلوواں |

کانا دجال۔ قیمت ۴ر دفتر اہلحدیث سے ملیگا۔

# کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی

عاشق تمہارے ہو آدہیں فرہاد قیس اور + آخر کو کہنہ۔ کہنہ ہیں۔ اے جان نیچ نیچ
ناظرین اہلحدیث بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے پنجابی نبی نے جب سے مسیحیت کا جامہ پہنا
ہے آپکا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں گندی گالیاں دینے اور بدزبانی کرنیکا وطیرہ
چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت موصوف کی شان والا مقام میں جس قدر گستاخی اور بے ادبی
مرزا جی کر چکے ہیں اُسمیں سے مشتے نمونہ از خروارے یہ ہے جو ہم بحکم نقل کفر کفر نباشد حقیقت
حال بیان کرنے کے لئے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ بطور مسیح مرزا جی لکھتے ہیں:۔

"آپ (یعنے حضرت عیسےٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ
سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان
کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زنا کاری
کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے۔
سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے" (ضمیمہ انجام آتھم)

کذاب لوگ حیران ہونگے کہ انہی مرزا صاحب پر ایک لاہور کے سفر میں جب
ایک شخص نے آپکے ڈاڑھی منڈانے والے مریدوں کی نسبت سوال کیا تو آپ نے اپنے
جواب کے ضمن میں حضرت عیسےٰ کو اسی فعل کو مستحسن بتلایا اور اسکی تصدیق و تعریف کی
ہم آپکے الفاظ کو آپکے مقرب چیلے بدر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ لکھتا ہے:۔

"ڈاڑھی منڈانے کا ذکر آیا (تو مرزا صاحب نے) فرمایا لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں
پڑے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے × × × جب انکار حد سے
گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض ہوجاتے ہیں × × × حضرت عیسےٰ پر ایک شخص نے جو
انکار مرید ہی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملوایا۔ انہوں نے کہا کہ
دیکھو تو یہ ہاتھ جو میرے پاؤں پر ہوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص
کی قدر ہے کی جاوے میں سچ کہتا ہوں کہ آجکل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے یہ کنجریاں
پہلے بہشت میں جائینگی۔ یہ بیان کرکے مرزا جی کہتے ہیں) درحقیقت انہوں نے
اُس زمانہ کے علماء کی حالت کے مطابق ٹھیک کہا"

ذرا ہوشی کی یہ اختلاف بیانی دیکھو کس قدر بیبا دجال بیبانی ہے ہرشخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر
ایک فعل کو حد درجہ کا قبیح بتلا کر حضرت عیسےٰ جیسے پاک دل (وجیھا فی الدنیا والآخرۃ)
اور پاک نفس انسان کو جو ہزار درجہ بڑھکر مخلوقات الہٰی ہیں کہ وہاں انکی
توہین منظور تھی اور یہاں اپنے ڈاڑھی منڈے مریدوں کی تعریف کرنی تھی چونکہ ابھی حضرت عیسےٰ

# انتخاب الاخ[بار]

جناب عبدالستار بن حافظ عبدالمنان صاحب ... [حیدرآ]باد اپنے
چچا زاد بھائی احمد کی وفات کی خبر لکھ کر ناظرین اہلحدیث سے
دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ

**ایک** روسی انجینیر نے آہنی تاروں کے ذریعہ سے بہت فاصلہ پر گفتگو کرنے
کا ٹیلیفون بنایا ہے۔ چنانچہ اس کا تجربہ کیا گیا۔ سنٹ پیٹرزبرگ سے دلیا تک
گفتگو صاف سنائی دیتی تھی۔ جن کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔

**بمبئی** میں ۱۰ لاکھ کے سرمایہ سے ایک سودیشی کارخانہ کھانڈ سازی کا قائم
کرنا چاہتے ہیں۔

**فرانس** میں گورنمنٹ کی جانب سے حکم شائع ہوا ہے کہ کوئی شخص تیرہ سال
سے کم عمر بچے سے ۳۱ پونڈ سے زیادہ بوجھ نہ اٹھوائے۔ اور ۱۴ سال سے کم عمر لڑکیوں
کے لئے ۱۱ پونڈ ہے۔ ۱۸ سال کی عمر تک مردوں کے لئے ۴۴ پونڈ اور عورتوں کے لئے
۲۲ پونڈ سے نہ بڑھے۔

**لکھنؤ** میں ہزارہا لوگ ایک عجیب الخلقت بچہ کو دیکھنے آ رہے ہیں۔ اس کی تین
ٹانگیں ہیں۔ جنہیں سے ایک کی دس انگلیاں ہیں۔ عمر تین ماہ کی ہے اور ابتک بالکل
تندرست ہے۔ اس کے والدین نے اس کی بدولت تین روز میں ہزار روپے
سے زائد کمایا ہے۔

**مظفرپور** کے سرکاری وکیل کو جو ایک بنگالی ہے ایک گمنام چٹھی اس مضمون
کی پہنچی ہے کہ تمہاری زندگی کا ڈائنامیٹ سے فیصلہ کیا جائیگا۔ اور ... چندر
کی خودکشی کا انتقام انگریزوں سے لیا جائیگا۔ ایک ایک بنگالی کی جان کے
بدلے تین تین سو یورپین مارے جائینگے۔

**کلکتہ** کے محب وطن ڈاکٹر ایس کے ملک نے اپنی شاندار طبی تعلیم کا نیشنل میڈیکل
کالج آف انڈیا بلا کسی معاوضہ کے قوم کے نام ہبہ کر دی ہے۔ ان کے ورثا کو اب
اس کالج کی آمدنی اور خرچ وغیرہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

**مصطفےٰ** کمال پاشا مرحوم کا مشہور اخبار اللوا اب مصری نیشنلسٹ پارٹی کی
ملکیت میں آگیا ہے۔ اور اس کا انتظام ایک کمپنی کے سپرد ہوا ہے جس کا نام علی فہمی
کمال و شرکاء رکھا گیا ہے۔

**اسلامیہ** ہائی سکول اٹاوہ کو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے فنڈ سے ۵۰۰ روپیہ
... علامہ احمد زکی قرار پائے۔

**بنگال** میں سخت طوفان آیا۔ چاٹگام کے مشہور مندر چندرناتھ کا
ایک حصہ گر کر تباہ ہو گیا۔ بعض دیگر مقامات میں بھی بہت نقصان ہوا۔

**ہندوستان** میں قحط زدگان خیراتی کاموں پر ۱۱ لاکھ ۸۰ ہزار لگے ہوئے ہیں

**نیویارک** کے چند متمول فیاض لوگوں نے ایک مکان صرف اس غرض کیلئے
مخصوص کر دیا ہے کہ ہندی مسافر اس میں آ کر ٹھیریں اور آرام پائیں۔

**احاطہ بمبئی** میں ۱۴۳ اخبارات شائع ہوتے ہیں جنکی نسبت پریذیڈنسی کی انتظامی
رپورٹ مظہر ہے کہ ان میں سے صرف چار اخبار امن پسند ہیں باقی ۱۲۹ اخبار
نہایت دریدہ دہنی سے گورنمنٹ پر نکتہ چینی اور سوراج کا مطالبہ کرتے ہیں۔

**میمن سنگھ** میں ایک مسلمان برات کی آتش بازی کی چنگاری سے ذخیرہ بارود
اڑ گیا۔ ۵ آدمی ہلاک ۷ زخمی ہوئے۔

**گورنمنٹ** بنگال نے کاشتکاروں کو قرضہ دینے کے لئے امسال پونے
دو کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔

**سرحد** پر افواہ ہے کہ ایک ترکی مشن کابل پہنچی ہے جس کا خیر مقدم سردار
نصراللہ خان اور ملاؤں نے گرمجوشی سے کیا ہے۔

**افواہ** ہے کہ کئی کاروان خلیج فارس کی راہ سے رائفل اور گولی بارود کا کچھ
ذخیرہ افغانستان میں لیگئے ہیں اور انگریزی فوج ان پر قابو نہیں پا سکی۔

**لکھنؤ** کے سنی اور شیعوں کے باہمی تنازع کے فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمیشن
تجویز ہوئی ہے جس میں دو ممبر شیعہ ۔ دو سنی اور دو ہندو ہونگے۔ اور یہ ممبر
لکھنؤ کے باہر کے ہونگے جنہیں ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ خود نامزد کرینگے۔

**بنگالی** انارکسٹوں کا راز افشا کرنیوالا ایک خفیہ پولیس کا بنگالی ملازم ہے۔ جس نے
کہ ان کی انجمن کا ممبر بنکر انہیں ہر طرح سے مدد دی۔ یہانتک کہ بم کے گولے
بھی بناتا رہا۔ اور جب اسکو تمام باتوں کا علم ہو گیا تو پولیس میں اطلاع دیدی۔

**سوڈان** میں ایک درویش نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور ایک انگریزی پولیس
افسر کو قتل کر ڈالا۔ میجر ڈگلس ... سو درویشوں کی جمعیت سے میجر ڈکنسن کی فوج پر
حملہ کیا مگر شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ ۲۵ درویش مارے گئے۔ اور دو مصری افسر
ہلاک اور میجر ڈکنسن و میجر ... زخمی ہوئے۔ مصری فوج کے کل دس آدمی کام
آئے۔ بعد کی خبر ہے کہ وہ گرفتار ہو کر پھانسی چڑھا دیا گیا۔

ahmadimuslim.de

## مومیائی

کے مفصل اوصاف تو آ رمقوی باہ ۔ مقوی دماغ ۔ مولد خون و نشاط ۔ کمزوری بدن وسینہ کے مریضوں کے

ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل تحریر فرماتے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو قوت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

جناب عبد الصمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی"

اس کے علاوہ اور بھی زبردست شہادات موجود ہیں

قیمت باین ہمہ اوصاف عہ فی چھٹانک معہ محصولڈاک۔

المشتہر

**مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

---

## فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

### تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اس کے پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں [illegible] [illegible] الضاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں۔ چھٹی جلد زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت ۱۲

جلد سوم سورہ مائدہ ۔ انعام ۔ اعراف ۔ ۱۲

قیمت ۱۲ پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت عہ ۔ قیمت ستہ

[illegible] کورٹ ۔ ہائی کورٹ ۔ پنجاب ۔ اودھ ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث ۔ ۲

[illegible] اہل القرآن ۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے نماز کا کامل جواب قیمت ۲ ۔

آریہ سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قران شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸ ۔

### ترک اسلام

مہاشہ دھرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۔

### تغلیب الاسلام مکمل

جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال) نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اول قیمت ۵ ۔ جلد دوم قیمت ۲ ۔ جلد سوم ۵ ۔

جلد چہارم قیمت ۵ ۔ چاروں جلدوں کے خریدار سے عہ

### مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ اہل اسلام اور آریہ سماج میں ہوا تھا قیمت ۲

### ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے ۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۲ ۔

### مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے [illegible]

### مباحثہ دیوریا

[illegible] اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸ ۔

### تقابل ثلاثہ

توریت ۔ انجیل اور قران شریف کا مقابلہ اور قران شریف کی فضیلت قیمت عہ

المشتہر

**مینیجر اہلحدیث امرتسر**

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے


(Registered L. No. 352)

اخبار اہلحدیث

جلد (۵) — نمبر (۱۳)

امرتسر مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۵ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ


## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ — ۵ عہ

والیان ریاست سے — للعہ

روسا و جاگیرداران سے — للعہ

عام خریداران سے — ۳ عہ

ششماہی — ۲ عہ

ممالک غیر سے سالانہ — ۸ شلنگ

ششماہی — ۵ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

ہر خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث

امرتسر ہونی چاہیئے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنیکا عہد نہیں۔

---

# مرزا صاحب قادیانی کا انتقال

ھ

> اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
> کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

شعر مذکور میں جو اخلاقی تعلیم دی گئی ہے وہ اس موقع کے لئے ہے جب کسی شخص کی دشمنی کسی سے ذاتی عناد اور شخصی بغض پر ہو لیکن جس شخص سے عداوت کی بنا مذہبی اختلاف یا اسکا دینی فساد ہو اسکی نسبت خوشی کرنے سے قانون اور شریعت منع نہیں کرتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ابو جہل کے مرنے کے موقع پر حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہلکت فرعون ہذہ الامۃ یعنے امت محمدیہ کا فرعون مرگیا۔ قرآن مجید میں کفار کی ہلاکت پر فرمایا گیا ہے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اس لحاظ سے آج کوئی شخص مرزا صاحب کے انتقال پر خوشی کرے تو کوئی بیجا یا قابل ملامت نہیں مگر ہم کو مرزا صاحب کے انتقال پر اسلئے خوشی نہیں بلکہ ایک اور وجہ سے ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے خاص میرے متعلق ایک اشتہار دیا تھا جو مرزا صاحب اور مجھ میں ... مرزا صاحب کے تمام مشن

---

کے فیصلے کے متعلق کافی ہے گو آج سے پہلے بھی ایکدفعہ اشتہار درج ہو چکا ہے مگر ناظرین کے استحضار کیلئے اسکا ضروری حصہ آج بھی درج کیا جاتا ہے۔ وہو ہذا۔

### مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپکے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب ... کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے ... مردود، کذاب، دجال ... مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ... کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے ... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اسکا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے ... سچے خدا سے فیصلہ چاہتا ہے اور میں

---

رسالہ مسلمان شائع ہو چکا ہے جو صاحب نمونہ دیکھنا چاہیں ½ کا ٹکٹ برائے محصول بھیجکر منگوالیں۔ مینیجر۔

نوٹ: یہ اشتہار جس میں مرزا جی کی تتمہ حقیقت الوحی کے صفحہ ... پر تسلیم کرتے ہیں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور انکی جماعت کو خوش کر دے آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر ×× میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين آمین۔

الراقم عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ

مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

**جواب**۔ اشتہار مرقومہ کا مضمون کسی شرح یا حاشیہ کا محتاج نہیں بلکہ اپنا مضمون آپ صاف بتلاتا ہے کہ مرزا صاحب اور ثناء اللہ میں سے جو پہلے مریگا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہے۔ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے تسلیم نہ کیا ہو مگر مرزا صاحب پر تو اس اشتہار سے اقبالی ڈگری ہے بلکہ آپکا مقرر کردہ اصول ہے۔ بس اس اصول کو مدنظر رکھکر ناظرین کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ [illegible] لاہور [illegible] ہو گئے [illegible] کہ بمقام لاہور [illegible] حکیم نور الدین [illegible] مرض اسہال [illegible] صبح کے مرض لاحق ہوا [illegible] زبان بند ہو گئی۔ دس بجے انتقال ہو گیا۔ معتقدین کی آنکھوں میں اندھیرا ہو گیا اور مخالفین کو خوشی ہوئی۔ کیوں نہ ہو جبکہ دنیا کا عام قاعدہ ہی یہ ہے جو عرب کے مشہور شاعر متنبی نے کہا ہے۔

بذا قضت الايام ما بين اهلها    مصائب قوم عند قوم فوائد

یہی دنیا میں دستور ہی چلا آیا ہے کہ ایک قوم کی مصیبت دوسری قوم کو فوائد ہوتے ہیں۔ افسوس کہ میں اس روز اعظم گڑھ تھا۔ امرتسر ۲۶ کو آ۔ [illegible] کے سفر میں تھا ورنہ مجھ سا ہوں کہ جس وقت جنازہ آپکا اسٹیشن امرتسر پر آیا تھا خاکسار بلند آواز سے کہتا کہ:—

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اور آپکے خلیفہ راشد حکیم نور الدین صاحب کو مرزا جی کا اشتہار مقولہ بالا دکھا کر پوچھتا کہ مرزا صاحب نے جلدی کیوں کی ابھی تو میں زندہ ہوں پھر وہ کیوں جلد چلے ایسی بھی [illegible] کیا۔ ایسے مسیح ایسے مہدی ایسے کرشن ایسے ابن اللہ اور یہ بے مروتی۔ آہ—

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا    پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

الحمد للہ کہ مرزا صاحب میرے مقابلہ پر اپنے کذب اپنے افترا اپنے دجل غرض اپنے بد صفات موصوفہ ہونے پر مہر کر گئے جسکا اب میں انکا شکر ہوں اور اس احسان کے عوض میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ—

[illegible]    [illegible] تو ان کا دعویٰ کہیا

[illegible] مرزا صاحب کے بے وقت انتقال سے ہم [illegible] ہیں کہ بموجب اشتہار مرقومہ آپ کے مشن کو صدمہ پہنچا بلکہ [illegible] ایسے جمع ہو گئے جو [illegible] قادیانی مشن کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔

منجملہ سب [illegible] منکوحہ آسمانی کا نکاح ایک عظیم الشان امر ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب کی رشتہ داروں میں ایک لڑکی تھی جسکا والد ہوشیارپور کا رہنے والا تھا آپکے والد کو مرزا صاحب نے [illegible] انکار کر دیا اسپر مرزا صاحب نے ان کو دھمکایا کہ اگر تم نے اس لڑکی کو اور کسی جگہ بیاہ دیا تو بیوہ ہو کر بھی میرے پاس آ جائیگی چنانچہ رسالہ کرامات الصادقین کے اخیر صفحہ پر لکھا ہے۔ قال وبموت بعلها وابيها الى ثلث سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتهما یعنی خدا نے مجھے بذریعہ الہام کہا ہے کہ اس عورت کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک مر جائیں گے اور انکے مرنے کے بعد اس عورت کو ہم تیری طرف [illegible] گے۔ اس پیشگوئی کے متعلق جب کبھی سوال ہوا [illegible] گئے کہ—

جا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں نصیب جدا    [illegible] نصیب جدا

**اطلاع** ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کا مضمون متعلق موت مرزا آئندہ پرچہ میں [illegible]

# اہل قرآن کا شگوفہ

(نامہ نگار از جودھپور)

جمیل المناقب حضرت مولانا ابو الوفا صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مولانا آپکے اخبار گہربار مین علاوہ اور فرق باطلہ کے فرقہ جدیدہ اہل قرآن کی تردید بھی اکثر دیکھتا ہون جزاکم اللہ احسن الجزاء یا ابا الوفا۔ ۲۵ محرم سنہ حال کی اشاعت مین آپکے نامہ نگار وکیل اسلام کا مضمون بعنوان اہل قرآن کا شگوفہ پہوٹ نکلا دیکھکر عجیب کیفیت معلوم ہوئی نیا تماشا نظر آیا۔ افسوس ان لوگون نے دین محمدی کو لعب اطفال بناؤ الاملت احمدی کو کھیل ہی سمجھ لیا جسکے جی مین جو کچھ آتا ہے کہہ بیٹھتا ہے دین اسلام کیا ہوا معاذ اللہ گہر کی کھانڈ ہے دست بدست پھری۔ چکڑالوی اپنی گاتا ہے تو مشتی اپنی الاپتا ہے۔ حالت غیرت بکمصداق عزیز گم کہانتک تعوذ بالکل مسخ ہوگئے حواس گم ہوگئے منہ کہولدیا اور آنکہین بند کرلین اور مصداق اس شعر کے بنگئے۔

آنکہین تو کہلی ہین مگر سوجہتا نہین

جسکو خدا نہ دے کوئی پوچھتا نہین

بقول آپکے چکڑالوی صاحب ہداہ اللہ کو نشاء اللہ کے مقابلہ سے کبیدہ خاطر ہونا چاہئے۔ چکڑالوی صاحب وشتی صاحب تو آپکے ہونہار تونشاگرد پیدا ہوئے ہین جنہون نے آپکی تہوڑی سی تعلیم مین یہ رتبہ یہ لیاقت حاصل کی ہے اور یہ جو قیاس مین بیان کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی مشق کم ہے ورنہ عقل سے باقی نہ رہے آپ کیون کہبراتے ہین اصل معرکہ تو آپ ہی کے ہین اب چنونشگ نے کہین کے وہ شگوفے ہونگے آخر جو آپ چاہتے ہین کوئی جماعت آپکے علیحدہ بھی ہوکر ہوشیان کرنے لگین کہ ہم مولوی صاحب سے زیادہ قابل فہیم ہوشیار اہل قرآن ہین لیکن وہ اس بات کو تسلیم نہین کرتے وہ نادان نوزائیدہ ہیں کہتے ہین کہ آخر یہ دولت ہمکو ملی کہان سے اور ہم کو یہ طریق اجتہاد طرز استدلال و اصول فہم قرآن سکہائے کس نے؟ یا مولانا! بقول آپکے انشاء اللہ کے افتراضات چکڑالوی صاحب ہداہ اللہ پر آپکے سچے پکے اہل قرآن ہونیکا ثبوت ہے کیونکہ فی زماننا اہل قرآن وہ ہے جو بہیٹ اور۔۔۔۔ جو انفاس قدسیہ کلام نبویہ پر مونہہ کہولے بیہودہ تعریفین کرے مخرف فی بکر خلاف خدا خلاف رسول اپنی خواہش سے جو چاہے بولے بقول آفرآیت من اتخذ الٰہہ ہواہ اس سوکر انشاء اللہ صاحب جو سچے اہل قرآن ہوئے۔ پہر چکڑالوی صاحب اپنے ہونہار لائق شاگرد سے کیون نہ وہ چاہئین اور کیون نہ ہون تمام تمام کر فخر کی کہوتین لے سونے مین قبول کئے۔

ابتدائے عشق مین روتا ہے کیا آگے آگے دیکہیو ہوتا ہے کیا

ابھی ہوا ہی کیا ہے کہلاتو اب گہلیگا خلق خدا کو رہ راست سے بہلانا گمراہ کرنا آسان سمجھ لیا ہے۔ اے چکڑالوی! تجہے خدائے علام الغیوب کی قسم ہے تہوڑی دیر کیلئے ادہر متوجہ ہو اور جو کچہ کہون بگوش ہوش سن گیارہ گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھ وبقبلہ بیٹہ اور کم از کم پندرہ منٹ متامل ہوکر ہو کے تورہ ورنہ شکل رو نیکی بنا بعد توبہ کے سو مرتبہ استغفار کر یا ستر مرتبہ پڑہ بعد کلمہ شہادت سو مرتبہ اھدنا الصراط المستقیم پڑہ پہر دیکہہ تجہے ہادی برحق جادہ ضلالت الحاد کے تیرہ و تاریک گڑہے سے نکالتا ہے یا نہین بہتر چند ہیاؤ انشاء اللہ سب ہیاتار ہیگا شاہراہ ہدایت پر ایک میدان وسیع نظر آجائیگا جسمین جم غفیر بحیح کثیر صحابہ کرام تابعین تبع تابعین علماء غرض کل سلف صالحین ائمہ محدثین و مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پیروان ملت احمدیہ پیشوایان شریعت محمدیہ تجہے اسی میدان مین بکر و فرشان و شوکت نظر آئینگے اسوقت تجہے اپنی ذلت وہوان ضلالت و ضلالت کا پورا اندازہ ہوگا کہ تو کہان اور علمائے امت صلحائے ملت کہان ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

آج تونے محض اپنی فہم کا سہارا لے کے ناسمجھ یوسوسہ وسواس خناس جمیع امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گمراہ گمراہ بنایا اور باتباع عزازیل انا خیر منہ کا دم بہرنے لگا۔ کہتا ہے کہ مین مولوی ہون عالم ہون صرفی ہون نحوی ہون علوم متداولہ کو مین نے پانی کیطرح پی لیا ہے علوم جدیدہ فنون نادرہ سے سینہ میرا لبالب کر دیا گیا ہے عقل کا پتلا ہون رائے و قیاس کے نام سے دور لیکن اسکو کیا کہئے کہ مین ماہر قرآن ہون جو سمجہا جسے یا کسی نے آجتک نہ پائی جسے قرآن پر عمل کرنا ہے وہ میرے پاس آئے مین اسے سکہاؤن فہم قرآن کے اصول بتلاؤن۔ چکڑالوی صاحب! خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کہا کر کہتا ہون مجہے تمہاری صورت سے اس وقت تک وہ نفرت و وحشت باقی ہے جو بمقام لاہور تمہاری ضلالت نے مجہے بہی تہی جب چند سوالات میں نے تمہارے اصول کے موافق اذکار صلوٰۃ کی بابت کئے تھے اور تم نے باوجود مدعی علمی کے آئین بائین شائین کرکر ٹالدیتے تہے اور ذلت وخواری کے ساتھ چارپائی پر پڑے پڑے بغلین جہانکنے لگے تھے اے چکڑالوی! خدا سے ڈر ذرا انصاف کر جن صرفیون نحویون کا تو خادم بنا ہے اور جن کی کتابون کو تو اپنے آپ کو علماء مین شمار کرتا ہے تجہے خدا کی قسم ہے سچ بتلا کیا انہون نے بانی مبانی اور موجد علوم ہوکر کبہی قرآن کو نہ سمجہا اب

ahmadimuslim.de

تونے سمجھا کیا انکا طرز عمل یہی تہا جو تیرا ہے کیا صرف و نحو کا جاننا دو سطر عربی عبارت کا صحیح پڑھ لینا سو قوف طلب ہر دو دیت مقبولیت کا ہے ہرگز نہین بہت سے منطقی فلسفی دہریے قدریے روافض و خوارج وغیرہ جملہ فرق باطلہ جنہون نے بمقابلہ نصوص قطعیہ اپنی قیاس لگائی عقل سلیم سے کام نلیا راندہ درگاہ ہوئے گویا خط مردودی انکی پیشانی پر روز ازل سے کہنچ چکا تہا انکے دعاوی باطلہ علوم و فنون بلکہ کام ہم آئے اپنے استاد و معلم ملکوت ہی کو دیکہہ جتنا بلفظ قطعی اپنی رائے فاسد کو مقدم کیا اور انا خیر منہ کہا قیامت تک مردود و مطرود ہوا ؎

اول آنکس کہ قیاس کہا نمود

پیش انوار خدا ابلیس بود

سچ بتلا اس طرز عمل مین تیرا پیشوا کون ہے یہہ علم تو نے کس سے سیکہا یہہ تو ظاہر ہے کہ قرآن سے اجتک کسی مدعا کو ثابت نہین کر سکا اور جو سرمایہ تہا عمل چکا اور انشاء اللہ عنقریب کہلا جاتا ہے جم غفیر جمیع کثیر امت محمدیہ سے کوئی بہی تیرا ہم مشرب ہم عقیدہ نہین گذرا اور جن لوگون نے تجہپر اعتماد کرکے دہوکا کہایا ہے وہ عجب مصیبت اور غضب کی بلا مین سرگردان اور ڈانوان ڈول ہین ادہر کے نہ ادہر کے مذبذبین بین ذالک لا الی ہؤلاء و لا الی ہؤلاء کے مصداق ہو رہے ہین اللہ سبحانہ تعالیٰ ان غریبون پر رحم فرماوے جنہون نے سادہ لوحی سے شاہراہ مقصود کو چہوڑ کر گرداب بلا مین پہنسے ہین اور حیرت زدہ ہوکر رونگٹان شریعت کا منہ تک رہے ہین۔ اے چکڑالوی مولوی صاحب اگر عمل بالقرآن تمہارا سچا ہے تو دیکہہ قرآن کریم اپنے مخالف سے طالب دلیل ہے ایتونی بکتاب من قبل ہذا او اثارۃ من علم ان کنتم صادقین پس اگر تیرا طرز عمل کا پتہ قرآن کریم سے تو نہین لگتا اس سے پہلے کی کوئی کتاب ہے تو دکہلا یا کوئی نشان علمی ہے آیا جس سے تو یہہ بات ثابت کرسکے کہ کتاب آسمانی مین خواہش رسول کی کوئی حاجت نہین جسکے جی مین جو کچہہ آوے وہی مراد الٰہی قرار پاوے یا یہہ ثابت کرسکے کہ کتاب آسمانی جس پیغمبر اولوالعزم پر نازل ہو معاذ اللہ معاذ اللہ وہ مراد الٰہی کو سمجہہ سکتا ہے نہ اسکے یار و اصحاب نہ اسکے دیکہنے والے نہ کوئی اور بلکہ چودہوین صدی مین ایک مرد کہ مفلوج متوطن پنجاب ڈیڑہ اینٹ کی مسجد قایم کرے اور وہ سمجہے۔ العظمۃ للہ بارگاہ الٰہی مین اور یہہ اندہیر توبہ کر توبہ کر خدا سے ڈر دیکہہ وہی معاملہ بہت جلد اور دیکہتی آنکہون پیش آگیا جبکا مین نے بحضور لاہور مین عند الملاقات ذکر کیا تہا کہ عمل بالقرآن کا اگر یہی طریقہ صحیح ہے جسپر تو نے اعتماد کرلیا ہے تو ہر شخص آئندہ ایک نئی اپج نکالیگا اور ڈیڑہ اینٹ کی جدی قایم کریگا۔

ادائے صلوٰۃ کا تو نے ایک نیا ڈہنگ نکالا ہے جو سب سے نرالا اور علیحدہ ہے طریق قدیم کو غلط اور غیر صحیح بتلایا ہے ؎

عجب ہے زمانے مین یہہ برزوی

بدی نیکی ہوگئی اور نیکی بدی

جنکو تو غلطی پر اور اُنکے طریق صلوٰۃ کو غیر صحیح خلاف مرضی مولیٰ بتلاتا ہے انکے پاس دلائل مین شواہد احادیث و فقہ کے ذخائر موجود ہین پہر عمل جمیع امت اور مقبولیت عام انوار و برکات مزید بران تیرے پاس بجز قیاس اور وہ بہی ایجاد بندہ اگرچہ گندہ تیرا استنگہرت خانگی قیاس وقیاس زسی لاحول ولا قوۃ تو نے اپنی کہی وہ نے اپنی کہی دیکہہ وہی معاملہ پیش آیا کہ منشی بہدل انشاء اللہ تجہسے مخالف اور بد مقابل ہوئے۔

ہم دعا کرتے ہین کہ خداوند کریم رحیم اپنا کرم و رحم فرماوے اور منشی انشاء اللہ صاحب کی اس تفریق کو درست لاوے گو اس وقت یہہ تفریق پہلو دہی لئے ہوئے ہو لیکن کیا عجب کہ یک بیک کایا پلٹ ہو جاوے اور یہی تفریق باعث ہدایت ٹہیرے اور ہمارے برادران گم گشتگان تیہ ضلالت کی رہبر بنے کہ اس تفریق سے انکو نقائص و عیوب اپنے ایجاد جدید کے نظر آنے لگین اسطرح کہ کبہی وہ اپنے پرچے پیر کو دیکہین اور کبہی آپ اپنے مین نظر کرین اور سمجہین کہ پیر جو تک بے پیر ہین اور بے پر کی اڑاتے ہین بلکہ عنقریب خود ہی اڑا چاہتے ہین۔ وہ تو ہر طرح متزلزل ہو چکے اور کسی طرح قابل امامت نہین رہے مذہب جدید کی بابت تسلی اور اطمینان نہین کرسکتے معلوم شد کہ بے دلیل ہست و بے بنیاد ہست۔ پہر اپنی حالت مین غور کرین کہ جب مولوی عبد اللہ بانی مذہب جدید چودہوین صدی کا مدعی عمل بالقرآن ہماری تسلی نہین کرسکا ہم لوگ کہ اسکے بہکائے ہوئے اور بے علم ہین اپنے مقتدیٰ اور چہوٹ بہیون کی کہانتک تسلی کرسکین گے پہر شاہراہ شریعت کو کس لئے چہوڑے اور جم غفیر جمیع کثیر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیون علیحدہ رہو اور آئے دن کیون نئی مصیبت مین گرفتار ہو بیٹہے خدا کرے ایسا ہی ہو آمین آمین یا رب العالمین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ۔

مین آپ کو اور ناظرین کو ایک ... اور پُر لطف قصہ سناؤن اور چکڑالوی صاحب کی لیاقت کا سین دکہاؤن۔ بماہ شعبان گذشتہ اتفاقاً بندہ کو سفر لاہور و ...

[illegible]

بیٹھ گیا لاہور پہونچنے پر جی مین آیا کہ منجملہ عجائبات عالم کے چکڑالوی جی کی صورت شریف بھی دیکھئے اور موقع ہو تو کلمۃ الخیر کہئے شائد اُسے خوف خدا آئے اور نزول ہی مین سشر ملٹے بعد جستجو کے بسیار جا پہونچا وقت نماز عصر کا تھا اذان شائد تکبیر جاننے سے پیشتر ہو چکی میرے سامنے تو نہین ہوئی۔ ایک [illegible] نمودار ہوئے اور اولاً بندہ کو اجنبی دیکھکر صاف یہی فرمانے لگے کہ مذہبیان نے دہابیان نے جو نماز نکالی ہے سب خبث ہے ہماری نماز دیکھو امین نے کیا دکھاؤ تمہاری نماز چنانچہ انہون نے دکھائی اور مینے بچشم خود دیکھی [illegible] خود ریشائیل [illegible] اپنے نام سے مین واقف نہین، لاکر چٹائی ڈالدی اور اشارہ طرف بیٹھنے کے کیا اور خود پیش امام بنکر نماز پڑھائی نمازی صرف پانچ چھ اشخاص تا مخصوص تھے حضرت مولانا مین سچ سچ اور بقسم کہتا ہون کہ سب کی شکلین ایسی بھیانک تھین کہ نوز معلوم ہوتی تھین جیسے نباش کی اوہ مردون کے کفن چھینتا ہو یہہ [illegible] لباس ایمانی ایک شخص چکڑالوی جی کی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا جو کہ انحد کریہہ المنظر بد نما شکل تھا اُس سے مین نے پوچھا تم نماز نہین پڑھتے فرمایا کہ مین پڑھ چکا ہون۔ کہان سے آئے ہو تو یہ اسمٰعیل خان سے کیا نام ہے؟ محمد بخش اب سنئو [illegible] چکڑالوی جی کی نماز شروع ہو گئی [illegible] کو تھاما اور جاتے تکبیر اللہ اکبر کہنے کے مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْم پڑھا بوقت رکوع چکڑالوی جی [illegible] جھکنے کے قدر انحنا کے ساتھ رکوع کیا ایک مرید پر ہاتھ رکھا جو خاص اسی مصرف کا ہے اختتام نماز پر چکڑالوی جی چارپائی پر لیٹ گئے جنکو دیکھ کر زبان واجب الاذعان حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یاد آیا۔ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن الحدیث بندہ نے سفہاء الاحلام جہلا موجودین کی بکواس سمجھنے کی غرض زبان فارسی مین سوال پیش کیا چکڑالوی جی معذول [illegible] ہو کر بہوت سا گئے اور یون ارشاد فرمایا کہ اردو مین کلام کرو [illegible] غرض یہہ معلوم ہوا کہ زبان فارسی معمولی بھی چکڑالوی جی کو نہین آتی مجبوراً مجھے سلسلہ گفتگو زبان اردو مین کرنا پڑا جسکو بصورت سوال وجواب بغرض ملاحظہ ناظرین عموماً اور مریدین چکڑالوی جی کے خصوصاً درج ذیل کرتا ہون۔

ایک مسافر پردیسی اور چکڑالوی جی [illegible]

مس: آپ جو طریق ادائے صلوٰۃ [illegible] دکھایا ہے اور [illegible] [illegible]

بجائے اللہ اکبر کہنے کے آیۃ ما یدعون من دونہ الباطل وان اللہ ھو العلی الکبیر پڑھا یہ کونسی آیۃ قرآنی مین ہے مفصل وشرح بیان فرمائیے جو لوگ دریافت کرینگے اُنکی جانب سے مین انکو جواب دونگا اور اُنہین ہر طرح سمجھا دونگا مین ایک مسافر [illegible] رہنے والا پردیسی ہون مجھے آیت ضرور بتلائیے۔

جواب فَصَّلْنٰہُ تَفْصِیْلاً۔ چکڑالوی جی خدا لگتی کہنا اور خدا سے ڈرنا کیا میرے سوال کا جواب ہو گیا۔ کیا تم نے اندازہ کر لیا کہ ایسی لیاقت پر تمہین منزل مقصود تک پہونچا دیگا۔ مسافر اپنے عرض کیا [illegible] کے معنی کان پکڑ چکڑالوی انہین [illegible] کے معنے اونٹ ذبح کر مسافر! پھر آپ کو ہر نماز کیوقت ایک اونٹ ذبح کرنا چاہئے آپ عامل قرآن ہین اور یہہ نص قرآن ہے چکڑالوی جی۔ یہہ جثہ ہمارا اونٹ ہے۔ مسافر گر یہ جثہ آپکا اونٹ ہے تو پھر اس اونٹ کو ذبح کر دینا چاہئے۔ چکڑالوی۔ مراد ذبح حقیقی نہین بلکہ مجازی ہے یعنی اس جثہ کو عبادت مین لگانا اُس کا ذبح کرنا ہے۔ مسافر بلا کسی قرینہ صارفہ کے عدول معنے حقیقی سے کرنا اور بدلیل محض اپنے قیاسی معنے لگانے پھر دعویٰ عمل بالقرآن کیونکر راست آئے آپ وہی آیت بتلائیے جس سے یہہ ثابت ہو کہ یہان مراد جثہ کو عبادت مین لگانا ہے جبکہ بقعیدت آپکے یہان مراد معنے حقیقی نہین بلکہ مجازی مراد ہین۔ آیت وَفَصَّلْنٰہُ تَفْصِیْلاً کا یہہ مطلب ہے کہ ہر ایک جزئی قرآن مجید مین مفصل موجود ہے حدیث رسول کی ضرورت نہین پھر آپ اسکو کسی مفصل آیت سے ثابت کیجئے ورنہ آپنے اپنی مراد نکالی دوسرے نے اپنی تمہارے نزدیک جب فہمید قرآن مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک دخل نہین پھر آپنے دخل در معقولات کیون کیا اور منشاء الٰہی کسطرح سمجھ لیا۔

چکڑالوی صاحب۔ ایک حدیث سے ساری ترکیب مجموعی طور سے وہ بھی نہین بتلا سکتے۔

مسافر۔ غلط بلکہ اغلاط اور سفیہہ جہت سے ترتیب الصلوٰۃ مگر ابواب منتقاہین جن مین کل ترتیب من اولہ الی آخرہ احادیث طویلہ مین مندرج ہین چنانچہ کتب اسلامیہ مالامال مین [illegible] کہ مجموعی ترتیب صلوٰۃ ایک روایت حدیث سے ثابت نہین بلکہ دو چار دس پانچ یا زیادہ احادیث سے جو لوگ مجموعی ترتیب صلوٰۃ کو ثابت کرتے ہین تاہم آنحضرت نے احادیث صحیحہ سے ثابت تو کین۔ آپکے پاس کیا دلیل ہے ذرا لاؤ فرمائیے آپ نے کسی ایک مسئلہ ایجادی کو آیۃ قرآنی سے ثابت نہین کیا نہ طریق [illegible]

۱۸ اذان کہنا تو انکا مذہب ہی نہین (ایڈیٹر) عہ [illegible] (ایڈیٹر)

عہ اس فرقہ کی نئی نماز کا جواب دیکھنا چاہین تو رسالہ دلیل الفرقان قیمت ۲ [illegible] دفتر ہذا سے لیجئے (اہلحدیث)

آیت سے ثابت کیجیے بسبیل تنزل کہتا ہوں کہ آپ بیسیوں آیات قرآنی سے ثابت کر دیجیے خاصکر پہلے اسی سوال کو حل فرمائیے جو میں نے افتتاح صلوٰۃ کی بابت پیش کیا ہے۔ جواب میں مفصل آیۃ قرآنی ہو آپکی مراد نہیں مانی جاتی جب آپکے نزدیک دفاتر احادیث نبویہ کچھ نہیں کتب فقہیہ کوئی چیز نہیں تو قرآن کریم میں اور آپکے فہم کی مراد وہ بھی انوکھی سلفا و خلفا سب سے نرالی کیا چیز ہے۔ مدعی (مولوی صاحب) اصل سوال کا جواب چھوڑ کر تم نے نماز میں کلام بشر کو ملا لیا ہے اور ادعیہ مسنونہ غیر قرآن نماز میں پڑھتے ہو۔ مسافر! نماز میں جسقدر ادعیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائیں وہ سب ماخوذ از قرآن بموجب منشائے الٰہی کے ہیں آیۃ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی شاہد عدل ہے۔ اس اثنا میں ایک شخص جسنے انکی ضیافت کی تھی بلانے آگیا۔ مدعی نے رخصت کی ٹھہرائی۔ اور جلد بیٹے بندہ بھی رخصت ہوا۔

## حساب غریب فنڈ

بقایا ۱۲۰/- مولوی علی اصغر صاحب داناپوری

عمر (سایل)

مولوی عبدالکریم صاحب شادیوال ۸/- (سایل)

مولا بخش رنگریز سمبڑیال ۸/- (سایل)

منشی ابو حمید محمد حیات تلونڈی ظفروال ۸/- (سایل)

عنایت اللہ صاحب ٹھیکیدار جہلم ضلع جھنگ شہر ۸/- (سایل)

میاں قمرالدین ٹیلر ماسٹر جہلم ۱۲/-

فنڈ بلی فنڈ ۲/- — کل میزان ۰۰۰

دو اخبار بنام مولوی عبدالکریم صاحب شادیوال اور مولوی علی اصغر صاحب داناپور جاری کیے گئے۔ باقی ۰۰۰ اصحاب کرم توجہ فرماویں۔ ۰۰۰

## درخواستیں

درخواست نمبر ۰۰۰ عبداللہ ولد ۰۰۰ احمد پور شرقیہ

درخواست نمبر ۰۰۰ مولا بخش رنگریز سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۰۰۰ غلام مرتضیٰ منٹگمری محلہ حیدری۔

درخواست نمبر ۰۰۰ محمد حسین امام مسجد سادہ کی ضلع گجرات پنجاب۔

درخواست نمبر ۰۰۰ مولوی عبدالواحد ساکن موضع ۰۰۰ ڈاکخانہ ۰۰۰

درخواست نمبر ۰۰۰ عبدالرحیم طالب علم ظفروال ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۰۰۰ عبدالرحمن طالب علم مظفر پور پختہ سرائے مطب حکیم اسمٰعیل خان صاحب۔

درخواست نمبر ۰۰۰ مغل بیگ ولد قمر بیگ مقام پوسٹ اکا گاؤں ضلع وارڈا

درخواست نمبر ۰۰۰ رجب علی طالب علم تھرڈ مڈل کلاس گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ

درخواست ۰۰۰ میاں عنایت اللہ حنفی امام مسجد کوٹلہ ڈاکخانہ گجرات۔

درخواست نمبر ۰۰۰ یٰسین احمد ولد مولوی محمد زکی امروہہ ضلع مراد آباد محلہ ۰۰۰

درخواست نمبر ۰۰۰ فقیر محمد از موضع ڈنڈن اوٹ ڈاکخانہ گوٹھ ۰۰۰ تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔

درخواست نمبر ۰۰۰ محب اللہ از ملتان شہر بیرون پاک دروازہ محلہ قصاب پورہ

درخواست نمبر ۰۰۰ مولوی محمد عالم شہر قصبہ ڈاکخانہ ۰۰۰ ضلع لاڑکانہ سندھ

درخواست نمبر ۰۰۰ عیسیٰ حسن خان والا تحصیل قصور ضلع لاہور۔

درخواست نمبر ۰۰۰ محمد صدیق ارجن پور ڈیرہ غازیخان۔

درخواست نمبر ۰۰۰ مولوی محمد عالم ریلوے سٹیشن ۰۰۰

## مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قائم کرنیکے لیے یہ تجویز ہوا ہے کہ انکی سوانح عمری لکھی جائے جو چودھویں صدی کا مسیح اخیر جون تک چھپ جائیگی ۔ ایک روپیہ کو دیجائیگی۔ اور رسالہ الہامات مرزا بجائے ۵ روپے کے ۳ کو دیا جائیگا محصول دونوں کا علاوہ۔ امید ہے ناظرین اس تجویز سے فائدہ اٹھائیں گے ۔۔۔

منیجر اہلحدیث

## مرزائیو! جلدی توبہ کرو

مرزا قادیانی فرعون ۰۰۰ ثانی ۰۰۰ اللہ ۰۰۰ پاک ۰۰۰ بدبخت بود ازل بایں ہمہ رعونت ۰۰۰ شیطانی ۰۰۰

افسوس کہ مرزا صاحب کی شقاوت ازلی نے ان کو ۰۰۰ میں مرنے بھی نہ دیا۔ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ۰۰۰ ۰۰۰ کہ یاد نہیں کہ انکی ۰۰۰ ہونیکی صورت میں کیونکر ۰۰۰ تائید کرتا ۰۰۰ اور خوشی ۰۰۰ میں ۰۰۰ سکتے۔ بہر کیف ۰۰۰ موت پر ہمیں رونا ہی ۰۰۰ ہے اور ہنسی بھی۔ رونا تو ۰۰۰ ہے۔ اور ہنسی اس بات پر کہ آپکے دعاوی ۰۰۰ کی کیا ۰۰۰ ہوئی ۰۰۰ اب مرزا کی ۰۰۰ میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا نے ۰۰۰ بندہ کو جو دنیا میں کسی بھی ۰۰۰ کا مدعی ہے انکو مرنے کی بھی ۰۰۰ ۲۰ سال کی عمر ۰۰۰ کوئی نیک ۰۰۰ زبان پر نہ ۰۰۰ یہ ۰۰۰ نزول مسیح اور حدیث مہدی ۰۰۰ نہیں ہوا۔ ۰۰۰ تو مرزا صاحب ۰۰۰ مہدی کا ذب اور نبوت ۰۰۰ ایک سو ۰۰۰ مکہ وغیرہ دنیا کی اکثر حصوں میں ۰۰۰ شریف ۰۰۰ ہیں پس مسلمانو! اس واقعہ ۰۰۰ عبرت حاصل کرو اور ۰۰۰ توبہ ۰۰۰ مرزائیو [illegible]

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۶۲:**۔ ماہ رمضان المبارک میں سحری کس وقت کرنی چاہئے۔ خاص وقت سحری کا کونسا مقرر ہے؟ جو لوگ کہ رات سے دو یا تین بجے سحری کرتے اور خوب ڈٹ کر کھانا کھاتے ہیں شرعاً انکی سحری درست سمجھی جائیگی؟ یا نہیں؟ (عبدالرؤف فسانہ بر [illegible])

**ج نمبر ۱۶۲:**۔ قرآن مجید میں سحری کا وقت صبح کی دھاری نکلنے تک ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ صحابہ کرام اور خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سحری قریب صبح کے کھایا کرتے تھے پس سنت تو یہی ہے لیکن اگر کوئی اس سے پہلے کھائے تو سحری ہو جائیگی مگر خلاف سنت +

**س نمبر ۱۶۳:**۔ روزہ کی حالت میں بدن میں عطر ملنا۔ آنکھوں میں سرمہ دینا۔ حجامت بنوانا۔ فصد کھلوانا اور پچھنے لگوانا جائز ہے یا نہیں؟ (س)

**ج نمبر ۱۶۳:**۔ روزہ کی حالت میں عطر ملنا۔ سرمہ لگانا۔ بالوں کی حجامت بنوانا تو بلا کراہت جائز ہے۔ لیکن فصد کرانا یا پچھنے لگوانا بخوف ضعف ناپسند +

**س نمبر ۱۶۴:**۔ نماز تراویح واجب ہے یا سنت؟ اور تراویح کس وقت پڑھنی چاہئے؟ نماز عشاء اور تراویح کا وقت ایک ہی ہے یا تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔ نماز تراویح کی در اصل کے رکعتیں ہیں؟ اور نماز وتر با جماعت ادا کرنی چاہئے یا فرداً فرداً پڑھنی چاہئے؟ (س)

**ج نمبر ۱۶۴:**۔ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔ وقت اسکا نماز عشاء کے بعد ہے۔ اگر تہجد کے وقت پڑھے تو اچھا ہے۔ نماز تراویح اصل آٹھ رکعتیں مع وتر [illegible] پڑھے ورنہ اکیلا [illegible]

**س نمبر ۱۶۵:**۔ لیلۃ القدر ماہ صیام کی کونسی تاریخ میں آتی ہے اور اس رات کو کیا کیا فضائل ہیں اور اس رات کو کیا شغل کرنا چاہئے؟ (س)

**ج نمبر ۱۶۵:**۔ شب قدر کی روایات میں ستائیسویں شب کی نسبت گمان غالب ہے فضائل اس رات کے یہ ہیں کہ اس میں عبادت کرنے کا زیادہ ثواب ہے خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ اس رات میں بموجب روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دعا پڑھنی چاہئے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

**س نمبر ۱۶۶:**۔ اس دیار دکن میں دستور ہے کہ ماہ رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو مسجد میں فرش فروش مکلف، شیشہ آلات، قندیل، جھاڑ، فانوس اور جھنڈے وغیرہ سے خوب آراستہ و پیراستہ کی جاتی ہیں اور روشنی وغیرہ بہت کثرت سے ہوتی ہے اور مصلیان موجودہ سے چند اشخاص قرآن مجید کے مختلف سورتوں کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہیں جس پیچھے حافظ جی و پیش امام صاحب ختم قرآن کر کے سورہ فاتحہ و پانچ آیت پڑھتے ہیں تب تک حاضرین محفل مؤدب۔ سر جھکائے ہوئے آمین آمین کہتے جاتے ہیں۔ بعد الفراغ فاتحہ خوانی شیرینی۔ بتاشے۔ خرما۔ نمک۔ سیاہ و اجوائن وغیرہ سے بطور تبرک ایک بڑا حصہ حافظ جی و پیش امام صاحب کو نذر کیا جاتا ہے۔ نان بعد اس تبرک کے حصے حاضرین مسجد سے سب کو تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہ کام بہت ہی ثواب کا اور بمنزلہ فرض و واجب سمجھا جاتا ہے پس یہ فعل شرعاً ثواب ہے یا فضول و بدعت؟ (س)

**ج نمبر ۱۶۶:**۔ شب قدر میں عبادت و رد عا کرنے کا حکم ہے مگر امور مذکورہ کا ثبوت شرع میں اور طبقہ اول میں نہیں ملتا۔ گو انکی نیت نیک ہو تاہم خلاف سنت ہیں۔

**س نمبر ۱۶۷:**۔ ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بعد ادائے نماز جمعہ دو رکعت نماز قضاء عمری با جماعت ادا کی جاتی ہے اور اس فعل کو باعث حصول ثواب عظیم سمجھا جاتا ہے۔ اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس نماز کے ادا کرنے سے تمام عمر کی قضا نمازیں ہو جاتی ہیں۔ اس نماز کے ثبوت اور جواز میں ہمارے ملک میں ایک مولوی صاحب نے ایک [illegible] اور اس نماز کے ادا کرنے پر بہت زور دیا ہے اور اہل کابل و پشاور کے تعامل کو دلیل گردانا ہے پس اس نماز قضاء عمری کا پڑھنا کیسا ہے؟

**ج نمبر ۱۶۷:**۔ یہ دو رکعت بالکل فضول اور باعث گمراہی ہیں کیونکہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے تمام گناہ، قضاء عمری سے مٹ جائینگے تو پھر کبھی نماز کو جواب دے بیٹھتے ہیں اہل کابل اور پشاور کا فعل شریعت میں سند نہیں ہے۔ افسوس ہے جو لوگ اہل کابل اور پشاور کے فعل کو سند کہتے ہیں ان کے امام (ابو حنیفہ صاحب) تو مکہ اور مدینہ والوں کو [illegible]

**س نمبر ۱۶۸:**۔ صدقہ فطر کی اصل مقدار کیا ہے؟ اور زمانہ حال کے مروجہ سیروں سے فی کس کتنے سیر فطرہ دینا چاہئے؟ ایک گھر میں جتنے آدمی ہوں انھوں کی طرف سے ایکدم اکٹھے فطرہ دینا چاہئے یا ایک ایک کی جانب سے الگ الگ؟ اطفال خورد سال کی جانب سے بھی فطرہ دینا چاہئے یا وہ معاف ہیں؟ (س)

**ج نمبر ۱۶۸:**۔ صدقہ فطر کی مقدار انگریزی حساب سے اڑھائی سیر ہے جو ہر ایک متنفس کی طرف سے پیش از نماز عید دینا چاہئے۔ اطفال خورد سال کے زمانے میں بعض نصف صاع (سوا سیر) کا فتوی بھی دیتے ہیں جو بخلاف [illegible] غالباً صحیح ہے + (باقی دارد)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**پنجاب** یونیورسٹی کے امتحان ایل ایل بی (وکالت) میں ۲۶ میں سے ۲ پاس ہوئے ہیں لیکن ابتدائی درجہ کا نتیجہ اتنا بُرا نہ تھا ✦

**پنجاب** میں ہفتہ مختتمہ ۲۳ مئی کو طاعون سے کل ۱۰۹۹ اموات حسب ذیل اضلاع میں ہوئیں ۔ رہتک ۳۰ ۔ گوڑگانوہ ۴۸ ۔ کرنال ۷۰ ۔ دہلی ۴۳ ۔ انبالہ ۱۶ ۔ ہوشیارپور ۴۴ ۔ جالندھر ۲ ۔ لدھیانہ ۲۲۶ ۔ فیروزپور ۱۱۵ ۔ منٹگمری ۱۲ ۔ لاہور ۲۴ ۔ گوردا سپور ۹ ۔ سیالکوٹ ۶ ۔ گوجرانوالہ ۱۰ ۔ شاہپور ۴ ۔ جہلم ۲ ۔ راولپنڈی ۳ ۔ اٹک ۱۰ ۔ جھنگ ۲۰ ۔ لائلپور ۴۰ ۔ ریاست پٹیالہ ۱۰ ۔ جیند ۶ ۔ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۵۴۲۹۳۱ واقعہ ہوئی تھیں ۔ دگنا یا چار سو دواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے ✦

**حجاز** ریلوے کی نسبت سول اینڈ ملٹری گزٹ اپنی میں لکھتا ہے کہ شمال مدینہ میں تکمیل ریلوے لائن میں صرف ایک سو کیلو میٹر کی مسافت باقی ہے جس دو کیلو میٹر روزانہ کی اوسط سے مٹی کا کام مکمل کیا جا رہا ہے ۔ کما و ماس کے نواح عرفات میں جہاں حجاج بعض مراسم ادا کرنے کی غرض سے جاتے ہیں شہری لائن بچھائی جائیگی ۔ تاکہ ریلوے ایام حج میں آسانی سے ہزارہا حجاج کو وہاں تک پہونچا سکے ۔ تعمیر لائن کے متعلق بدوؤں کے کسی تازہ ہنگامہ کی خبر موصول نہیں ہوئی ۔ نیم سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم اپنے عزیز پوتے پرنس برہان الدین کو مدینہ منورہ تک ریلوے لائن کے مراسم افتتاح ادا کرنے کے لئے روانہ فرماوینگے ۔ مراسم مذکور ۱۲ اگست ۱۹۰۸ء کو ادا ہونگے ۔ مدینہ منورہ سے کہ معظمہ تک ۲۸۰ میل مسافت کی لائن غالباً اگست ۱۹۱۰ء تک تیار ہو جائیگی ۔ یہ افواہ ہے کہ اس سیکشن (مدینہ تا مکہ) کی تکمیل پر لائن کا کام ختم نہ ہوگا بلکہ جنوب میں صنعا وعدن تک اس کا سلسلہ بڑھایا جائیگا ۔ لیکن سلسلہ مذکور سے پیشتر عمان ۔ مدینہ اور مکہ سے لائن کی شاخیں خلیج عقبہ جدہ اور صلح تک پہونچائی جائینگی ✦

**مرزا قادیانی** کی وفات پر امرتسر میں ایک جلسہ ہوا جس میں شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر پوسٹ حکیم محمد الدین صاحب اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے تقریریں کیں مولانا ابوالوفا کی تقریر سب مطالب پر جامع تھی ۔ آپنے مرزا کی گویا مختصر سی سوانح عمری بیان کر دی ✦

**ملا محمد بخش** لاہوری لکھتے ہیں کہ مجھکو مخالفت مرزا قادیانی کے لحاظ سے اللہ دلا ہو رہیلہ خادم اسلام کا لقب دیا اور حافظ جمال الدین شاہ صاحب نے خلعت فاخرہ دیا ۔ اور مدرسہ اور ایک قطعہ انعام بھی دیا ۔ (جزاکم اللہ)

**ہندوستان** کے ہر قوم کے اخبارات مرزا قادیانی کی موت کے بعد اسپر لاریو بج رہے ہیں ۔ افسوس مرزا صاحب کا آخری الہام بھی جھوٹا ہوا کہ تمام دنیا میں میری قبولیت ہو گئی ✦

**جناب** خلیفہ شاہ محمد صاحب جالندھری کا ۱۲ سالہ لڑکا فوت ہو گیا ۔ خلیفہ صاحب ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ اللھم اجعلہ لہ شافعا ومشفعا ✦

**ملا ہدایت الرسول** مشہور مفسد نے آجکل جمعیت ہمدرد کا قیام لاہور میں اودہم مچا رکھی ہے ۔ وہاں کے لوگوں نے آپ پر دعویٰ دائر کر دیا ہے (خدا ایسے واعظوں کو یورپ کی سیر کراوے تو ہندی ان کے وبال سے چھوٹ جائیں) ✦

**ہز ہائینس** نظام دکن نے ہندوستان کے قحط فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ کا گرانبہا چندہ عطا کیا ۔ (جزاہ اللہ)

**سیکیت** کے راجہ صاحب فوت ہو گئے ہیں اُن کے ولی عہد گدی نشین ہونگے ✦

**لدھیانہ** سے قصور تک براہ راست ریلوے لائن بنائی جائیگی ۔ سدرن پنجاب ریلوے کمپنی نے اس جدید لائن کے بنانے کے لئے ۱ ۱/۲ کروڑ روپے لنڈن میں قرض لئے ہیں ✦

**لکھنؤ** میں گذشتہ ہفتہ شیعوں اور سنیوں میں مجلس میلاد اور مرثیہ خوانی پر تنازعہ ہو کر خوب لٹھ بازی ہوئی ۔ ایک شیعہ ضربات لاٹھی سے مر گیا ۔ طرفین کے بہت سے آدمی مضروب ہوئے ۔ پولیس نے بہت سے فسادیوں کو گرفتار کر لیا (مسلمانوں کے سر سے ادبار کا دیو ابھی اترا نہیں ۔ ۔ ۔ او کمبخت لکھنؤ ! تو اس سے بھی زیادہ قعر ذلت میں گرا چاہتا ہے ؟)

**چین اور جاپان** میں مقام چیٹاؤ کی بابت پھر تنازعہ ہو گیا چینی اس مقام کو اپنا علاقہ بتلاتے ہیں اور جاپانی اسکو کوریا کے علاقہ میں سمجھتے ہیں ✦

**چیٹاؤ** کے باشندوں پر جاپانیوں نے ٹیکس لگا دیا اسلئے چینیوں نے اپنی ۵۰۰ فوج کیرین سے چیٹاؤ پر دخل کرنے کے لئے روانہ کی ہے ۔

**برٹش** پارلیمنٹ میں مہم مہمندی کی بابت پوچھا گیا ۔ جواب ملا کہ سرکوبی کا کام قریب الاختتام ہے ۔ نائب وزیر ہند نے کہا کہ مہم کی فوجیں بہت دیر تک بلکہ جلدی واپس آئینگی زیادہ نہیں ٹھیرینگی ۔ آپنے یہ بھی کہا کہ مومند لوگ ملاؤں کے بھڑکانے سے سرکش ہوئے ورنہ کوئی شکایت نہ تھی ۔ مسٹر لپش نے کہا کہ ہماری فوجیں دشمن کی فصلیں کیوں لوٹتی ہیں کیا یہ سراسر وحشی پن نہیں جواب ملا ان سے وہی سلوک کرتے ہیں جو زیادہ مناسب تھا ۔ باقی باتوں کا جواب نہیں دیا گیا ہے ✦

**بنگلور** کے ایک گھر میں طالبعلم دھماکہ دے کر پٹاخہ نکلا جس سے لوگوں پر بہت خوف طاری ہو گیا ۔ مگر بعد ساتھ ہوا کسی نے بتایا کہ ۔ ۔ ۔ ✦

**برائے محصول بھیجکر منگوالیں** ۔

ایڈیٹر

6 JUL 06

# فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

**تفسیر ثنائی** — پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اسکے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصص میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایسا تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلایل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلایل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے اب کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست طیار ہیں۔ چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲/
جلد دوم سورۃ آل عمران و نساء قیمت ۱۲/
جلد سوم سورۃ مائدہ، انعام، اعراف قیمت ۱۲/
جلد چہارم سورۃ نحل تک قیمت ۱۲/
جلد پنجم سورۃ فرقان تک قیمت عہ/
پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت سعہ/

**فتوحات اہلحدیث** — چیف کورٹ سابق گورنمنٹ پنجاب۔ اودھ، بنگال اور انگلستان کے فیصلے بحق اہلحدیث ۴/

**دلیل الفرقان** — بجواب اہل قرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

**حق پرکاش** — [illegible] آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر جو اعتراض کئے ہیں ان کا جواب [illegible]

**تعلیم الاسلام** — جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب [illegible]

**تعلیم الاسلام مکمل** — جواب تہذیب الاسلام [illegible] نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔
جلد اول قیمت ۵/ جلد دوم [illegible] جلد سوم ۵/

جلد چہارم قیمت ۵/ چاروں جلدوں کی خریدار سے عہ/

**مناظرہ نگینہ** — مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا قیمت ۲/

**ادب العرب** — صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان جاننے والا بھی مطالعہ سے اوکا میاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۲/

**مرقع دیانندی** — اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بینظیر ذخیرہ قیمت ۳/

**مباحثہ دیوریا** — مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸/

**تقابل ثلاثہ** — توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت قیمت عہ/

**اہلحدیث کا مذہب** — فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسایل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں ۳/

**المرقاۃ فی احکام الصلوٰۃ** — اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت قیمت ۴/

**السلام علیکم** — اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۱/

**نماز اربعہ** — اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام عیسائی ہندو آریوں کی عبادتوں کا مقابلہ ۲/

**الہامات مرزا** — مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۵/

[illegible]

المشتہر
**مینجر اہلحدیث امرتسر**

ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED. L. N° 352.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

بجز اصل کے تو نقل کیا ہے + بیان وہم وجھگڑا کا ونکا کیا ہے + مصطفیٰ کی تمنا ہے مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جلد ۵ — نمبر ۳۰

شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ | عہ |
| والیان ریاست سے | ۔ |
| دوسار و جاگیرداران سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۔ |
| ششماہی | ۔ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۔ شلنگ |
| ششماہی | ۔ شلنگ |

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

قواعد و ضوابط

امرتسر مورخہ ۱۲ ربیع جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

# مسائلِ علمیہ

اب عنقریب ختم ہونیوالا ہے کیونکہ شروع سے ہی ہمیں اطلاع دیگئی تھی کہ اخیر جون تک
ہم سے مضامین بھیجیں گے درج ہونگے اس کے بعد بھیجنے والے شکایت نہ کریں۔ آج ہم
ایک مضمون اپنے مخلص دوست مولوی صوفی عبد الحق صاحب مقیم سرہند کا
درج کرتے ہیں۔ ناظرین بغور پڑھیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔
اما بعد واضح ہو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے۔

**حصہ اول**:۔ امام میں ظاہری شرائط کا پورے طور پر موجود ہونا مقتدی کی نماز
کی صحت کا سبب ہے۔ اور بغیر اسکے مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس پر سب کا اتفاق
فرمایا ہے۔

**حصہ دوم**:۔ امام کے عقائد و خیالات کو خواہ وہ کفر ہی کیوں نہ ہوں مقتدی کی
نماز کی صحت میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتے۔ اور یہی بار ثبوت ہے۔

اقول وباللہ التوفیق حصہ اول میں اس تشریح کا اندراج ضروری ہے کہ اگر

امام حاکم ظالم جابر ہو اور اظہار حق الفت میں خوف فتنہ ہو تو امام اگر کسی رکن یا شرط کو چھوڑ
جائے اور مقتدی کو اسکا علم بھی ہو تو بھی مقتدی کی نماز صحیح ہوگی کیونکہ الا اس کی
زبان صریح ہے۔ اور اگر امام کسی ایسے رکن یا شرط کا تارک ہو کہ جس میں سلف صالحین
یعنے صحابہ کرام یا تابعین عظام نے باہم اختلاف کیا ہو تو بھی مقتدی کی نماز صحیح ہے
جیسا کہ احادیث اور آثار و ائمہ دین سے ثابت ہے۔ اور اگر امام سہواً کسی رکن یا شرط کو
چھوڑ جائے تو اکثر اہل حدیث مثل شافعی احمد حنبل مالک رحمہم اللہ کے نزدیک نماز صحیح
ہوگی۔ الا امام ابو حنیفہ کے نزدیک بخاری کی مرفوع حدیث۔ فان اصابوا فلکم ولہم وان
اخطاؤا فلکم وعلیہم۔ وحدیث خلع نعلین در نماز مذہب اول کی موید ہیں

حصہ دوم۔ اس میں جو جیسی کسی کی اپنی نماز نہ ہونیکا ذکر فرما کر ان کے پیچھے نماز ہو جانا فرض
کیا گیا ہے۔ سو یہ لفظ کہ دوسروں کی انکے پیچھے نماز ہو جاتی ہے کسی مرفوع حدیث میں
نہیں آیا ہے۔

ؔ فقہا اور محدثین کی فہرست منسوبہ میں داخل ہونے سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ انکے
پیچھے نماز جائز ہے اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قول سے اسکی تائید ہوتی
ہے۔ (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع۔ بسبب مین کی غلطی سے پہلا صفحہ غلط چھپ گیا ہے ناظرین معاف فرمائیں اور مضمون پڑھیں اور صفحات کا خیال کریں

ahmadimuslim.de

دوم بعض علماء اہل مذہب کہتا ہے اہل کفر وارتداد میں قیاساً مساوات قائم کرنی کسی طرح
بھی ٹھیک نہیں۔ دیکھو اہل شرک و کفر و قاتل مومن دونوں کے لئے قرآن کریم میں خلود
نار کا حکم وارد ہے۔ مگر یہ کسی کا بھی اہل مذاہب حقہ سے اعتقاد نہیں کہ مسلمان قاتل مسلمان
مثل کفار مشرکین ابدالآباد جہنم میں رہے گا [illegible] جو ایک مفہوم جواب تھا۔
پس احکام اہل کبائر کو احکام اہل کفر و ارتداد و الحاد پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق
ہے بالخصوص ایسے صاحب سے جو قوم کے پیشوا و مرجع ہونیکا مدعی [illegible] ہے۔
سوم یہ کہ بخاری نے جو باب امامۃ المفتون والمبتدع باندھا اس میں قول حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے [illegible] بعض مطالب
باب کی وجہ سے نقل کیا ہے۔ ورنہ امام بخاری کے نزدیک موقوف و مرسل ثابت نہیں ہے بعض
اہل علم نے حضرت خلیفہ ثالث کے فرمان احسن عمل سے استنباط کیا ہے کہ آن جناب نے کنایتاً
باغیوں کی امامت کی تردید فرمائی۔ کیونکہ کوئی صاحب اہم کام کو برے کے ساتھ نہیں لگاتا
اصلاً اشارۃً تردید کرنے میں اثر شرارت کو زیادہ تر [illegible] کا خوف تھا۔
احقر کے نزدیک قول خلیفہ ثالث و حسن بصری رضی اللہ عنہما۔ و اقوال و افعال دیگر صحابہ
اندر میں باب محض خوف فتنہ کی وجہ سے ہیں جو اشد من القتل ہے اور جسکے خوف سے ائمہ
جابر کے پیچھے زیادہ نماز پڑھنا صحابہ کا ثابت ہے ایسی نظیر نہیں ملتی کہ کسی صحابی
کا اہل کفر کے پیچھے جانا بھی ثابت ہو کہ بلا ایسے موقع کے کسی مقتدی وغیرہ کی اقتدا کی ہو۔ جیسا کہ کفر
کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا بیان کیا جاتا ہے۔ بروایت ابو داؤد و ترمذی بعض اذان ظہر یا عصر
میں ترتیب کی جاتی ہے کیونکہ جب سے محض بدعت جانکر بعد سماعت اذان چلے جانا یا ثبوت کو
پہنچ چکا ہے حالانکہ بعد سماعت اذان چلے جانا علاوہ نطریق بین المسلمین حسب الحکم حدیث

ملا کیوں نہیں ان مفسرین نے آیت مولہ کی تفسیر یوں کی ہے کہ جو کوئی مسلمان کو مسلمان
کی حیثیت سے قتل کریگا اسکی ہمیشہ بطور جزا دیکھا جائے تو یہی تفسیر صحیح ہے کہ کون ایسا ہوگا
کہ مسلمان کو بحیثیت مسلمان ہونیکے وہی قتل کریگا جسکو اسلام سے نفرت ہوگی یہی حیثیت
اسلام قاتل مسلمان بیشک ابدی جہنمی ہے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر۔
ملے قیاس مع الفارق اسکو کہتے ہیں کہ دونوں مقیس و مقیس علیہ میں کسی قسم کی مشابہت
نہ ہو بلکہ مغایرت ہو لیکن جب دونوں میں مشابہت ہو تو مشابہت کی حیثیت سے حکم ہو تو اسکو قیاس
مع الفارق کہنا صحیح نہیں ہے جو اہل کبائر پیش کئے ہیں ان میں اور آجکل کے اہل ارتداد و الحاد
اسلام میں عدم قبولیت کی مشابہت باقی ہے۔ جیسے شراب اور بھنگ میں نشہ و حرمت
خلاف آپ نے مضمون کو غور سے نہیں پڑھا اور قیاس مع الفارق فرمایا ہے۔
آجکل کے مسلمانوں کی ریاکاری کو دیکھ کر خاکسار کو دعا نہیں البتہ پرانی قسم کے علماء

نافرمانی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
چہارم یہ کہ آثار مفتون مبتدع کے پیچھے نقل کر
اہل ارتداد والحاد و کفر ثابت کیا جاتا ہے۔ حالانکہ کر
جو یہ سوچی ہے۔ کہ مبتدع مفتون کی اقتدا جائز ہے۔
بہیں تفاوت رہ از کجا ست تا
پنجم یہ کہ سامنے جنکو عقیدۃً و عملاً کافر و مرتد مان لیا اور
اول دربارہ ادائے زکوٰۃ کو ضروریات دین سے نہ سمجھنے والوں
با خوارج اسکے تمام دین علاوہ ان باتوں جا بیکہ الیسوں کی اقتدا جائز
صحابہ کے اقوال اس بارہ میں نقل کریں تو ایک بسیط کتاب کی ضرورت

ہونیکا شوق ضرور ہے جنکی بابت حدیث شریف میں آیا ہے فطوبیٰ
للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی سنتی یعنی جو لوگ بگڑی ہوئی سنت
خوشخبری کے مستحق ہیں۔ ایڈیٹر
ملے مولانا باب کی مطابقت سے تو بہلا امام بخاری کا بیہ قول لائے ہیں لیکن باب
سے بایں مولوی صاحب! فقہ البخاری فی تراجمہ امام بخاری کا مذہب درتقم تراجم
ابواب ہی سے معلوم ہوتے ہیں علاوہ اسکے امام بخاری نے اس موقع کو حسب عادت خود غرض
حدیث سے بھی ثابت کیا ہے جو باب مذکور دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ایڈیٹر
ملے تو یوں کہئے کہ حضرت عثمان نے تقیہ کیا تھا۔ اللہ اکبر ہمارے احباب اس دعوی
میں کسقدر حیران ہو رہے ہیں۔ فتح الباری میں بعض کے نام سے یہ معنی نقل کئے ہیں
لیکن تردید بھی ساتھ ہی کر دی ہے۔
ملے گویا رافضیوں کے اصول تقیہ پر عمل ہے حضرت عثمان کا قول اس وقت کا ہے
کہ آپ کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا بجز اپنے مخصوص احباب کے کوئی آپ تک نہیں پہنچ سکتا
حضرات حسنین دروازہ پر نگہبان تھے اپنے معتقدین ہی سوال کرتے ہیں انہی کو
دیا جاتا ہے جس میں خوف فتنہ ہے نہ بے فساد مگر ہمارے علماء کرام ایسے ایک
اصول اور عام قاعدے کو بھی تاویل کے شکنجے میں کھینچکر خوف فساد پر محمول کرتے
انا للہ فتح الباری میں اسکی بھی تردید کی گئی۔ ایڈیٹر
ملے فساق اہل کبائر یا مبتدعین یا کافر کے پیچھے اقتدا کرنا صحابہ کا معلوم کرنا ہو تو
ابن حزم کی محلی ملاحظہ کیجئے جسکی عبارت کسی ایک قدیم اہلحدیث میں نقل ہو چکی
شور یہ سنکر ابن عمر رضی اللہ عنہ کا نام جو ہمارے دعوی کے خلاف نہیں ہم
ہیں کہ آپ کسی وجہ میں جائیں اور منزل کا معلوم ہو سکتے انکو وحشت ہوتی

اس میں شک نہیں کہ اہل قرون مشہود لہا بالخیر یعنی قرون مجموعہ ثلاثہ کے ساتھ حسد دجال دشمن رجال کا نعرہ بلند کرنا مشرب اہلحدیث تو کجا مذہب اہل الرای بھی نہیں کیونکہ یہ تو مخبر صادق کے ساتھ ہے کہ جنہوں نے انکی رائے کو صواب اور انکی بزرگی کو قبلایا۔ اور اُن کے زبان صادق مبارک کو کذب و زور سے مبرا فرمایا نبر آزمائی کرنی ہے الا ہم انا نعوذ بک من الحور بعد الکور۔ اگر اقوال متضاد باہم معارض نفتہا کے برطرف رکھکر سچے دل سے سلف صالح کی سیرت و طریقہ کو دیکھا جاوے تو اہل الحاد و ارتداد کے خلف نماز پڑھنے کے جواز کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ وبس۔

اگر آیات مندرجہ و دیگر آیات اس مضمون پر نظر غور و توجہ کیا وے تو کسی کا اجتہاد بھی یہ رائے نہ دیگا کہ اہل الحاد کے پیچھے نماز جائز ہے جو افضل الاعمال ہے پارہ پنجم رکوع ۲۱ میں ہے۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا۔ دیگر اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا۔ اس حدیث کی طرف بھی خیال کر لینا چاہئے کہ جس میں امام کو وفد سے

تو آپ بے شک چلے جائیں۔ وہاں جماعت ہو رہی ہو تو ملجائے تمہاری نماز ادا ہو جائیگی انشاءاللہ۔ گو انکی بداعتقادی کی وجہ سے انکی قبول نہو۔ (ایڈیٹر)

۵ اسکا جواب پہلے آچکا ہے کہ اس قیاس کے لئے دونوں میں مشابہت (عدم قبولیت) پائی جاتی ہے اور اسکے خلاف کوئی آیت یا حدیث نہیں ملتی (ایڈیٹر)

۶ ہم بھی آپکو مقابلہ کرنے سے منع نہیں کر سکتے جس اصول سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوۃ سے جنگ کی تھی۔ آپ بھی اسیطرح کریں لیکن اس کو کیسے سمجھ سکا کہ قائلین اسلام معتقدین اعتقادات فاسدہ کے پیچھے نماز جائز نہیں کوئی آیت یا حدیث پیش کریں اگر آپ کو نہ ملے تو عمومات قرآنیہ سے کام لیں جیسا کہ حافظ ابن حزم نے مثال بتلائی ہے اَطِیْعُوا اللّٰهَ اور كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ جو مقتدا ایک کام کرتا ہے اُس میں وہ صادق ہے اسکی موافقت ہونی چاہئے۔ (ایڈیٹر)

۷ مولوی صاحب! آپ کیا لکھ رہے ہیں۔ شرح نخبہ۔ مقدمہ ابن صلاح۔ شرح نووی نور الانوار۔ وغیرہ ملاحظہ فرمائیے کہ اقوال سلف کی بابت انکا کیا فتوی ہے۔ آپ فتاوی الانوار میں امام شافعی کا قول دیکھئے قال الشافعی لا یقلد احد منهم لان الصحابة كان يخالف بعضهم بعضا۔ وليس احد منهم اولى من الاخر تنقيح البطلان (صفحہ ۲۱۴) یعنے صحابہ میں سے کسی کی تقلید نہ کیا وے۔ ایسا ہی نیل الاوطار میں ملاحظہ ہو قد تقرر عند ائمة الاصول وغیرهم عدم حجية

تعبیر کیا ہے۔ دیگر وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔ فی الجملہ ہر شخص ذکی العقل کے دل پر بسیات کا یقین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ زندیق و ملحد کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہیں ہوتی۔

اور یہ بحث کہ بوجہ غلط فہمی و ادعائے اسلام قائل احوال کفریہ کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے گو اسکی اپنی نماز نہو نہایت تعجب خیز بحث ہے۔ کیونکہ جب بوجہ ادعائے اسلام انکی غلط فہمی کا عذر عندالله اس مقبول ہو۔ تو ارحم الراحمین سبحانہ۔ وخصماء کی جناب میں کیا غلطی سے مراد خدا کو غیر خدا کو جاننے والے کا عذر مقبول نہیں۔ اور پھر انکی اپنی نماز نہ ہونے کے کیا معنے۔ بلکہ پھر بھی تسلسل عذر غلط فہمی حقیقی کفار و مشرکین تک کیوں متعدی نہ ہوگا۔ آخر وہ بھی اُسی خدا کی مخلوق کہلواتے بزعم خود اُسی کی کوشش کا دم بھرتے ہیں۔ ان

اقوال الصحابة (جلد اول صفحہ ۲۸۳) فرمائیے یہی ہے۔ اہلحدیث کا مذہب ہے۔ یا کسی اور کا دور کیوں جائیے آپ خود اس سے پہلے مان چکے ہیں کہ اہلحدیث کے نزدیک موقوف و مرسل حجت نہیں۔ کیا اتنی جلدی اُکتا کر بدلا کرتے ہیں نتیجہ صاف ہے حسد رجال دشمن دجال ہم اگر یہ سوال ہو کہ حضرت عثمان اور حضرت حسن بصری کے قول سے پھر ہم کیوں سند لاتے ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کیطرح اصل دعوے تو میں نے عمومات قرآنیہ و حدیثیہ سے ثابت کیا ہے حضرت عثمان وغیرہ کا قول تائید میں لکھا ہے نہ کہ اثبات دعوے میں۔ اور سلف سے خلف تک یہی سب کا مذہب ہے۔ آپ جو سلف صالحین کے اقوال سے دیکھنا چاہتے ہیں وہ اقوال وہی ہونگے جو جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی نے نقل کئے تھے۔ پس اُن کو مع انکے جوابات کے اہلحدیث مورخہ ۲۴ر اپریل میں ملاحظہ فرمائیں (ایڈیٹر)

۸ مولانا آپکی محنت کی تو میں داد دیتا ہوں مگر افسوس کے ساتھ آپکی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتا آپ معاف کریں میں نے آپ جیسے علماء کرام سے سنا ہوا ہے کہ تفسیر بالرائے کرنا بڑا گناہ ہے اسلئے میں ڈرتا ہوں کہ ایسی تفسیر نہ کروں کہ مجھ پر تفسیر بالرائے کا الزام عائد ہو۔ مگر میں جہانتک سمجھتا ہوں ان آیات کا مطلب یہ نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں ان آیات میں کفار کو مخلص دوست بنانے سے منع کیا گیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہو کہ مقابلہ پر کسی کام میں مومن کی اخوت کا لحاظ قطع کر کے کافر کی دوستی کی پاسداری کیجاوے چنانچہ آیات مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ موجود ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اقتدا کرنے میں یہ بات نہیں ہے ظالم کی غرض ہوتی ہے نہ دوستی ہے۔ بلکہ دونوں امام اور مقتدی ملکر عبادت کرتے ہیں آپس میں انکا کوئی خاص ملاپ نہیں ورنہ کہنا پڑیگا کہ صحابہ کرام جو فاسقوں کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے اُن فاسقوں کو اپنا ولی اور مخلص دوست بنالیا تھا۔ هل هذا الا شئ عجیب وفهم غریب علی ہذا القیاس تیسری آیت کا

نمبر ۱۳ کا حاشیہ صفحہ ۱۴ پر دیکھو۔ (کاتب)

پتھر سن کے پتھر کو توڑنا چاہتا ہے۔ اسکے مقابلہ پر میں نے کہا کہ وہ ہی پتھر جیسے
سماوی پنجے رد کیا۔ کوٹنے کا سر ہوا۔

## مرزا پیشگوئیوں کی میعاد سے پہلے کیوں فوت ہوا

اسکی وجہ مرزا کی مسلسل شوخی

اور کذابی ہوئی جو وہ میرے الہامات مقدسہ اور نشانات قاہرہ کے خلاف کرتا رہا۔ اسنے اخبارات میں یہاں تک شائع کیا کہ حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ وغیر انبیاء کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور انپر زنا و خیانت وغیرہ کے الزامات لگاتے گئے ایسا ہی میرا حال ہے۔

بینات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اسکا صریح ارتداد اور کفر ثابت کیا گیا۔ مگر وہ تائب نہ ہوا۔ نہ وہ اسکو خدا کی طرف سے تنبیہات ہوئیں مگر اسنے کچھ پرواہ نہ کی چنانچہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء والی پیشگوئی میں نے شائع کی اور الذکر الحکیم نمبر ۲ اور المسیح الدجال میں اسکے پاس بھیجی مگر تکبر اور خود پرستی کے نشہ میں اسنے مطلق غور نہ کیا۔ بلکہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو میرے مقابلہ پر کمال بے باکی کے ساتھ ایک اشتہار شائع کیا جس میں اسنے ظاہر کیا کہ عبد الحکیم میرے سامنے مر جائیگا۔ اور اگر ایسا ہو تو میں کذاب مفتری۔ دجال۔ بدمعاش ملعون اور تمام بدمعاشوں سے بدتر ٹھہرونگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسکی زبان پر الفاظ ذیل جاری کرائے کہ عبد الحکیم خدا تعالیٰ مجھکو ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے سے۔ مفلوج ہونے سے۔ مجذوم ہونے سے۔ دیکھو بدر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ پھر اسکو الہامات ہوئے کہ "نہ سیٹ تو اپنا دشمن ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بیڑا غرق ہو گیا" (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء)۔ مست ایسا الخوان سرایہ پر کی خیانت کرنے والے رذیل ڈھٹ کو" (بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء) چونکہ منہا "مسیح الدجال" تھا جو مسیحیت اور دجالیت کا مرکب اسلئے اسکو بعض اوقات منذر الہامات سچ بھی ہو جایا کرتے تھے چنانچہ یہ منذر الہامات پورے ثابت ہوئے۔ مگر مرزا ان سے بالکل متنبہ نہ ہوا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسکی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں ۳ سالہ میعاد میں جو ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی۔ دس مہینے ۱۱ گیارہ دن کم دیئے اور مجھے ۱۴ جولائی ۱۹۰۷ء کو الہام فرمایا "مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا" یہ الہام کئی اخبارات میں شائع ہوا۔ اور ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو اسکا بیٹا مبارک احمد میری پیشگوئی کے مطابق فوت ہوا۔ نہ وہ اسکو تنبیہ ہوئی۔ ان خصیم رسول اللہ وافترا (بدر ۲۳ اگست ۱۹۰۷ء) مگر اسنے متنبہ ہونے کی بجائے زیادہ گستاخی بیباکی اور کذابی کو بیانتہا بھر شائع

کر دیا جس میں اسنے ظاہر کیا کہ جو دشمن میری موت چاہتا ہے وہ ۱۴ ماہ تک بتلا تلف وہ خود ہلاک ہو جائیگا۔ اسکا نشان مٹ جائیگا۔ اسکا خود نہ رہیگا۔ اصحاب فیل کی طرح وہ خود تباہ ہو گا۔ خدا میری عمر بڑھا دیگا۔ مبارک احمد کی بجائے مجھکو ویسا ہی اور لڑکا دیگا وغیرہ وغیرہ۔ اسکو پڑھکر اور مرزائیوں کا طغیان دیکھکر خود بخود میرے منہ سے یہ دعا نکلی کہ اے خدا اس ظالم کو غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو غارت کر۔ اسلئے خدا کا غضب مرزا پر بھڑکا اور اس میعاد میں سے بھی ۱۰ دن کم کئے گئے جا کر ۱ اساڑھ سمت ۱۹۶۵ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء تک میعاد مقرر فرمائی اور مجھکو فرمایا کہ "مرزا کی بڑی بنیاد اکھڑ جائیگی وہ تباہ ہو جائیگا" اسکو بھی یاتو کہ کے الہام سے متنبہ کیا گیا اور منذر الہام ہوا کہ مباش ایمن از بازی روزگار (بدر ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء)۔

مہینے مئی ۱۹۰۸ء کو اسکی تنبیہ کیواسطے ۱۴ سالون والا الہام۔ پیسہ۔ وطن۔ والحدیث وغیرہ اخبارات میں شائع کر دیا۔ اور رجسٹری کرا کر اسکے نام بھیجا۔ اور یہ بھی لکھا کہ اگر وہ توبہ کیساتھ گریہ وزاری کرے تو اسکو ۳ سالہ پیشگوئی کے مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء تک مہلت مل سکتی ہے۔ اسکو میری پیشگوئی کے مطابق پیچش کا مرض بھی ہوا۔ اور دانشمند بھی پہچان گیا جو اسیبار کہ میں ۲۵ اپریل ۱۹۰۸ء کو مولوی نورالدین صاحب کے نام الہام لکھ چکا تھا۔ مگر وہ بدستور سرکش اور شوخ رہا۔ اسکے کفریہ کلمات اخبار میں شائع ہوتے رہے اور مرزائی بدستور مرتد اور سرکش بنے رہے۔ اسلئے میں نے پھر ذیل الہامی الفاظ لکھے۔ اور مجھے ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو اسکی موت لومڑی کی شکل میں دکھائی گئی۔ وہ بیچارون کی طرف جو میری طرف سے مرے اور جسکو میں اپنے پاؤں کے نیچے کچلا۔ اسکی اطلاع میں نے اپنے احباب کو زبانی اور نیز بذریعہ خط کر دی تھی۔ سو الحمد للہ کہ یہ کانا کانگ شیطان۔ لومڑ۔ دجال۔ کذاب۔ عیار۔ ملعون ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بذریعہ موت داخل جہنم ہو گیا۔ اور دنیا کو اسکے مکروفریب سے نجات ملگئی۔ اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی جو ابو داؤد میں موجود ہے۔ کہ المسیح الدجال ایک مرد مومن کے ساتھ مارا جائیگا۔ جو ذیل ہے لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناوأہم حتی یقاتل آخرہم المسیح الدجال۔

راقم ڈاکٹر عبد الحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ

**خاکسار اڈیٹر۔** اسمیں شک نہیں کہ مرزا نے ڈاکٹر صاحب کے حق میں بھی اسی طرح ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ اشتہار مجریہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر صاحب کیطرف اشارہ کر کے کہا ہے کہ:

مولوی صاحب موصوف مین شائع ہوئی مین سب کا ماحصل یہہ ہے کہ امامت مفتون مبتدع جائز ہے۔ یہ نہین کہ اہل کفر و ارتداد کی اقتدا جائز ہے۔ اور مولوی صاحب کا یہہ خیال تو ہو نیکا ہی نہین کہ سارا جہان اندہا ہے مخالف موافق کی کوئی تمیز نہین کریگا۔ ؎۱

درحقیقت مولوی ثناءاللہ صاحب سے سخت غلطی ہوئی کہ انہون نے اس مسئلہ کو بیش از وقت چھیڑ دیا۔ اُن کو چاہئے تہا کہ اگر کبھی رائے [illegible] مین فتویٰ علماء ہندوستان مرتبہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کافی نہین تہا تو پہلے مرزا اور اتباع مرزا کے بارے مین فتویٰ لیتے کہ آیا یہ اہل ارتداد و کفر مین سے ہین یا اہل بدع مین سے پہر اگر کثرت رائے علماء انکو دائرۂ اسلام سے خارج نہ جانتے بلکہ مسلمان مبتدع تسلیم کرتے تو اس مسئلہ کو چہیڑتے انشاءاللہ ایسی حالت مین امید قوی تہی کہ مولوی صاحب بخوبی اپنے ارادہ مین کامیاب ہو جاتے۔ ؎۲ وما علینا الا البلاغ واللہ اعلم بالصواب واللہ المرجع والمآب ۔

؎۱ مولوی صاحب آپ جیسے صوفی صافی سے یہ باتین نہایت ہی تعجب انگیز ہین معلوم ہوتا ہے کہ جلدی مین آپنے یہہ تحریر لکہی ہے۔ اول تو مینے کسی تحریر کو موافق کہکر شائع نہین کیا۔ نہ کسی کے ساتہہ یہہ نہین لکہا کہ یہہ تحریر میرے موافق ہے اور یہہ مخالف۔ کسی تحریر کو موافق سمجہنا آپ کا اپنا فہم ہے یا خود اس تحریر کا عنوان آپکو اس رائے پر مجبور کرتا ہے۔ علاوہ اسکے موافقت کے لئے جسقدر واضح الفاظ چاہئیں اور نہین تو ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء کا پرچہ دیکھئے کہ جتنی رائین درج ہین وہ میرے موافق ہین یا مخالف (ایڈیٹر)

؎۲ یہ تو مین اسوقت کرتا کہ مجہے مرزائیون سے کفر کا فتویٰ دلانا منظور ہوتا۔ حالانکہ میرا مطلب خاص مرزائیون سے نہین جملہ مذاہب اسلامیہ کی نسبت یہی رائے رکہتا ہون رافضی ہو یا خارجی۔ نیچری ہو یا مرزائی کسے باشد۔ پہر آپکا یہ کہنا معلوم نہین کہان تک میرے جواب سے تعلق رکہتا ہے بہرحال مین آپکی محنت کا مشکور ہون کہ آپنے بڑی زحمت اٹہاکر یہ مکمل مضمون لکہا جزاک اللہ۔ ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اب فیصلہ ناظرین کے ہاتہہ ہے مجہے اس سے بحث نہین۔ مقلب القلوب ہمکو راہ راست دکہاوے اور صراط مستقیم ہی پر قائم رکہے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

# مرزا قادیانی کی ہلاکت اور سچے مومن کی فتح

(مرقومہ جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب از پٹیالہ)

ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ وار نہین۔

مین خداوند عالم کی حمد کرتا ہون جس نے اپنے فضل سے دجال قادیانی کے مقابلہ پر خاص طور سے میری مدد فرمائی۔ مئی ۱۹۰۶ء مین اُس نے مجہکو فرمایا تہا "دجالی فتنہ تیرے ہاتہہ سے پاش پاش کرایا جائے گا" سو جیسا کہ اُس نے فرمایا تہا بعینہ ایسا ہی ہوا۔ الذکر الحکیم نمبر۲۔ المسیح الدجال اور کانا دجال ایسے زبردست رسائل مرزا کی تردید مین میرے قلم سے شائع ہوئے کہ انہون نے اسکے تمام قلعون کو توڑ پہوڑ دیا۔ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو اُس نے مجہپر ظاہر فرمایا کہ "مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا" اور اسکی میعاد تین سال تک بتلائی گئی ہے پہر ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو یہ خبر دی کہ مرزا پہیپہڑے کی مرض سے ہلاک ہوگیا سو ایسا ہی ہوا میعاد سہ سالہ کے اندر مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو پہیپہڑے کی مرض مین مبتلا ہو کر ہلاک ہوگیا۔ یکم جولائی ۱۹۰۶ء کو اُس علیم و قدیر اور سمیع و بصیر خدا کی طرف سے مجہپر یہ کلام نازل ہوا "مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جائیگا" چنانچہ اس میعاد کے اندر مرزا ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا۔ بے شک وہ خدا قادر مطلق مجیب الدعوات ہے۔ الحی القیوم اور سمیع و بصیر ہے۔ کیونکہ جب مرزا نے اپنے شیطانی یا نفسانی الہامات میرے مقابلہ پر مئی ۱۹۰۶ء مین الفاظ ذیل مین شائع کئے "فرشتون کی کہنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے" "خدا نے تجہے عذاب دردناک مین پکڑ لیا" "خدا تیرے واسطے سلامتی نہین چاہتا" "صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا" ان تمام شیطانی یا جہوٹی دہمکیون کے خلاف اللہ تعالے نے میری پکار کو سُنا اور مجہے تسلی بخش الفاظ مین جواب دیا "اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی" "وہ دجالی فتنہ میرے ہاتہہ سے پاش پاش ہوگا۔ اور مین سچ ہون" "خداوند عالم ہے میرا حافظ" مرزا کی نسبت الہام ہوا "شیطان شیطان شیطان" "الطاغوت" مرزا کو ایک سیاہ سانپ کی صورت مین دکہلایا گیا۔ جسکو مینے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا" ۲۰ اور ٹیہوں دیا مگر وہ بولنے اور پہنکارنے سے باز نہین آیا۔ آخر دم تک یہی کہتا رہا "میرا دشمن میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ اسکا نشان مٹ جائیگا۔ خدا مجہے فتح دیگا" ۱۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو مجہے خواب مین بتلایا گیا کہ مرزا اپنی کمر شکستہ مجہے کہتا ہے کہ سیکر

ان تمام سوالات کا جواب سوائے اس دو حرفی جملے کے کچھ نہیں کہ اسلام نے اقوال و افعال کفریہ میں کوئی عذر بشرطیکہ قائل عاقل ہو مقبول نہیں رکھا کیونکہ ہر اہل عقل کو اسلام و کفر حق و باطل کی تمیز کا مادہ عطا فرمایا گیا ہے۔ اور کل امور و اصول اسلامی کا آسی دو حرفی جملہ پر دارومدار ہے۔ ورنہ کفارہ مشرکین عرب بھی ملت ابراہیمی کے مدعی تھے۔ اور اپنے حق تو آن میں بھی موجود تھا۔ فی زمانہ کوئی بھی فرقہ نہیں کہ بزعم خود اپنے آپ کو حق نہ رکھتا ہو۔

فی الحال مرزائے مرزائی الحاد و کفر میں کم درجہ پر نہیں حسبقدر مرزائی امت ہی ہر فقیہ کو نعاذ بالله شاید کسی دوسرے کو ہو۔ بڑے بڑے مدعیان عقل و علم کو اپنے کانون سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر مرزا صاحب سو کو ہم کہیں تو ہم اسکو ہم ہی کہیں گے۔

اپنے طلبہ سے لکھ رکھا ہے لن یجعل اللہ والی آیۃ کا مطلب یہ ہے کہ کافرون کا مومنون پر دلیل بطریقہ کامل ہونا، غالب ہونا۔ دوسری آیت کو غور سے ملاحظہ فرمائیے فاجعل لنا من لدنک علیہم سبیلا۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ اقتدا کرنے میں امام کا مقتدی پر غلبہ نہیں ہوتا ورنہ فساق فجار کا غلبہ صحابہ پر بلکہ علاوہ صحابہ بھی ماننا پڑے گا کہ جس صحابی کے پیچھے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اسکا آنحضرت پر غلبہ تھا۔ معاذ اللہ وکلا۔ مقتدی والی حدیث صحیح نہیں (دلیل ملاحظہ ہو) علاوہ اسکے یہ اس وقت ہے جہاں امام انتہا ہی مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں ... مقرر ہو اور اسکا حوالہ ... میں نہیں تو حکم وہ ہے کہ اتقوا النار ... اور صلوا خلف کل بر و فاجر ... ہے۔ (ایڈیٹر)

مثال میں تو اس کے انکار کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں خصوصاً حنفیوں سے جنکے امام کا مذہب ہی یہ ہے کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنے والا اہل سنت ہے۔ در شرح فقہ اکبر ملاحظہ ہو اور اہلحدیث تو زیادہ ہی اس تعجب کے محل ہیں جنکا مسلک ہے کہ سوائے قرآن و حدیث کے کسی قول کو شریعت میں سند نہیں وہ بھی آج اس مسئلہ کو کسی آیت یا حدیث کے خلاف نہیں پاتے تو اقوال الرجال سے ... معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے باوجود غور کامل کے کوئی دلیل مخالفت نہیں پائی اور حکم الغریق یتشبث بالحشیش ناقابل قبول باتون کو پیش کرتے ہیں۔ کیا سچ ہے سے

اس نقش پا کے سجدے نے یا نک کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا۔

(ایڈیٹر)

اور نبی رسول جو کچھ مرزا صاحب کہیں وہ ماننا تو انکا فرض ہے پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ مرزائیون کے خلاف بوجہ ادعائے اسلام نماز جائز ہے۔ اب ہم محققین کا کلام سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اقوال و افعال کفریہ میں کوئی عذر قبول نہیں۔ شفا قاضی عیاض میں ہے۔ کہ جسکی تعریف اتحاف میں اس طرح کی گئی ہے۔ بالجملہ این کتاب عظیم النفع کثیر الفائدہ است و مشتمل بر اسلام تالیف شدہ شکر اللہ سعی مولفہ و قائلہ بوجہہ وکرہہ۔ اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ خلاصہ یہ کہ کفر میں عذر جہالت وغیرہ ذلک مقبول نہیں۔

اگرچہ افسوس ان مفتیون پر بھی ہے کہ جو بزعم خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی سوا غفلت میں تحریر دیتے ہیں۔ اور خلاف منشاء مولوی صاحب فتوی لکھتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب زیادہ افسوس کے قابل ہیں کہ باوجود اپنے خلاف منشاء تحریرات ہونے کے اپنے حسب منشاء ہونا ظاہر کرکے اسکو شائع کرتے ہیں۔ کیونکہ آجتک جسقدر تحریرات سوا ...

سوال ۳ اس سے کسکو انکار ہے اسکا نتیجہ تو یہ ہے کہ انکی نماز وغیرہ عبادات قبول نہیں ہوں مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ یہ نتیجہ کہاں سے پیدا ہوا کہ ان کے ساتھ مل کر پڑھنی بھی بالکل جائز نہیں بھی تو موضوع بحث ہے۔ عرب کے مشرک یا ہند کے بت پرست ادعائے حق کرتے ہیں تو کرین ادعائے اسلام تو نہیں کرتے ہمارا موضوع ادعائے اسلام ہے ذکر محض ادعائے حق اور امام کا حکم حدیث الامام ضامن ضرور ایسا ہونا چاہیے جو نماز کو اپنی حکم با کر دیتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سوال تعجب ہے ابھی تک آپ پر راز نہیں کھلا ہے مولانا سنئے مرزا خود صاحب حال تھا وہ اپنے آپ میں جو کچھ تھا اسکو معلوم تھا تاہم وہ مدعی نبوت و رسالت اور وحی و الہام بنتا تھا حالانکہ ان میں سے کچھ بھی نہ تھا تو کیا آپ یا کوئی صاحب فہم ذکا کہہ سکتا ہے کہ اسکو اسلام کہا خدا پر بھی ایمان نہ تھا۔ ورنہ وہ ایسی بے باجرات نہ کرتا۔ اسلئے ہم نے کہا تھا کہ مرزا کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خدا کو کیا خدا کو بھی نہیں مانتا۔ اور مرزائی جو اسکے گرویدہ ہیں وہ چونکہ خود صاحب حال نہیں ہیں نہ انکو مرزا کا اصل حال معلوم ہے اور اسکو چونکہ وہ ایک خادم اسلام سمجھے ہیں۔ اسلئے وہ جو کچھ کہتا ہے اسکو بطور اسلام تسلیم کرتے ہیں۔ گو وہ اس روش میں سخت غلطی پر ہیں گمراہ ہیں جو کچھ آپ پاتے ہیں انکو کہیں مجھے اس سے مطلب نہیں۔ لیکن مرزا اور مرزائیون میں فرق ضرور ہے وہ جو کچھ ... تھا خود فریبی ... کرتا تھا۔ اور یہ جو کچھ اسکو مانتے ہیں ... اسلام مانتے ہیں۔ ...

ahmadimuslim.de

اب آپ مجھ کو چھوڑ دین ہماری کمیٹی ہونے والی ہے دیکھین وہ ان بیچگو نیون کی کیا تاویل کرتے ہین۔ جو میرے دل نے فیصلہ کیا ہے وہ تو یہی ہے۔ ہان کمیٹی کی تاویل بھی دیکھنی ضروری ہے انکے فیصلے کے بعد پھر آپ سے ملاقات ہوگی۔ فقط۔

(الراقم ابو المسیح احمد از سیالکوٹ)

## ڈیگ ریاست بھرت پور

(فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة)

درحقیقت اللہ جل شانہ کا کوئی فعل ایسا نہین جو حکمت سے خالی ہو۔ انسان چونکہ محدود ہے اسواسطے جو کام اپنے ارادہ کے برخلاف دیکھتا ہے حیران و سرگردان ہوجاتا ہے۔ مگر جب اللہ تبارک تعالیٰ اسکے نتیجہ سے اُسے واقف کردیتے ہین۔ تو پکار اُٹھتا ہے کہ واقعی اِنِّی اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ بالکل درست ہے۔ ڈیگ مین فرضی ۳ لاکھہ راجپوت مسلمانون کا آریہ ہونے پر مستعد ہونا اور مخالفین کا بذریعہ تار اخبارون مین مشتہر کرنا فی الواقع مسلمانون کے لئے کوئی معمولی صدمہ نہین تھا۔ جسنے سنا وہین کا وہین رہگیا۔ مگر آخر یہ کیا ماجرا ہے مگر اللہ کی حکمت اس مین پوشیدہ تھی۔ اور وہ یہ کہ فرضی نو مسلم اگرچہ بالاتفاق قوم تھی۔ ہندوون کو زمینین دینے والی سر پر چوٹیان رکھنے والی پیدائش سے لیکر مرتے دم تک نام رکھنے والی مسلمانون سے نفرت کرنے والی۔ کلمہ تک سے ناآشنا۔ مگر مخالفین کی اُکسانے سے ہمین حق حاصل ہوگیا۔ کہ ہم اس قوم کے وارث بنین۔ اور ان کو اسلام مین پورا پورا داخل کرین۔ اور ساتھ ہی ہم مسلمان جو برائے نام مسلمان ہین۔ اسلام کی حقیقت سے ناآشنا ہوکر جا لگین اور نا مہربان رسول کی پر تاثیر وعظون سے فائدہ اٹھا لین۔ اور اپنی گری ہوئی حالت پر نظر کرکے اسکا انسداد کرین۔ سبحان اللہ ڈیگ کے معاملہ مین خدا نے کریم نے ہمارے اوپر بڑا بھاری فضل کیا اور اس شور و شر مین ہمارا نصیبہ جاگا۔ نامی گرامی علماء کی زیارتین ہمین نصیب ہوئین۔ اور اسلام کی حقیقت ہمارے پر کھلی۔ آجکل ڈیگ پر رحمت کردگار کی بارش ہو رہی ہے۔ ہماری قوم کے دو بزرگ مولوی محمد ابراہیم صاحب مبلغ اسلام لاہور اور مولوی نبی بخش صاحب واعظ رسول نگری عرصہ ایک ماہ سے یہان تشریف فرما ہین۔ اور اپنی پر تاثیر وعظون سے ہمین مستفید کررہے ہین۔ ہم لوگ وعظون کے سننے کے عادی نہین تھے۔ اور نہ علماء کو ہم سے ہمارا لگاؤ تھا۔ اگر کوئی مولوی صاحب آئے تو ایک آدھ دن ٹھہر کر چل دیئے۔ قدر کیسے جانتے ہوتو۔ مگر یہ دونون بزرگ کچھہ ایسا بان اثر لیکر آئے ہین۔ کہ ہمارے دلون کو دین الٰہی کیطرف کھینچ لیا ہے۔

آن دل کہ رمیدہ بود از خود بر دو جوانان — دیرینہ سالی پیر پرورش بیک نگہ ہے

جن مسلمانون نے کبھی نماز نہین پڑھی تھی۔ آج پانچون وقت مسجدون مین آتے ہین اور مولوی صاحبان سے دینی مسائل پوچھتے اور عمل کرتے ہین۔ یہان بعض ایسے لوگ تھے کہ جن کو حلال حرام کی تمیز نہین تھی بے نکاحی عورتون کو گھر مین رکھنا۔ بھنگ چرس پینا سود لینا اور بہت برے افعال کا مرتکب ہونا انکا شیوہ تھا۔ آج اللہ کے فضل سے توبہ کرکے صالحین مین داخل ہو رہے ہین۔ پنجاب الوتم واقعی نیک قسمت کو لوگ ہو جہان ایسے ایسے نیک مولوی موجود رہتے ہین۔ اور تم ان کی کلام سے فیض حاصل کرتے ہو۔ ان دونون بزرگون نے ہماری حالت پر نظر کرکے ۱۴ر مئی ۱۹۱۰ء کو ایک انجمن کی بنیاد یہان ڈالدی ہے۔ جسکو بڑی خوشی سے ہمارے دلون نے قبول کیا۔ اور اللہ کا شکر ہے۔ کہ ان دونون ہمدردون کی سر توڑ کوشش سے اس قحط سالی اور بے علمی کے زمانہ مین ایک معقول چندہ جمع ہوگیا ہے۔ اور قریباً ۳۵ روپیہ ماہوار کے وعدے ایک پیسہ اور ماہوار تک کرلئے گئے ہین۔ جس سے ایک مدرسہ دینی مردانہ اور زنانہ کی بنیاد رکھنے کی فکر مین ہین۔ دیوبند۔ دہلی۔ علیگڈھ وغیرہ مین خطوط لکھے ہین۔ کہ کوئی عالم باعمل آوے جسکو تنخواہ دیجاوے۔ اور وہ ہمیشہ ہمین دین سکھاوے۔ اور ہماری اولاد کو بھی پڑھاوے اگرچہ ہم لوگ تو اپنی عمر پوری کرچکے ہین۔ تاہم اسقدر تو ہوجاوے۔ کہ ہماری اولاد تو دین کو واقف ہوجاوے ؎

روزگارم بہ شد بہ نادانی — من نہ کردم شما حذر بکنید

مولوی صاحبان مین سب سے بڑھکر یہہ کمال ہے۔ کہ خود محلون مین جاکر منادی کرتے ہین۔ اور لاوارث قوم کو بھی دین سناتے ہین۔ اب ملکانون ایسے نہ کرون پر اقرار کرلیا ہے۔ کہ ہم خود مدرسہ مین بچون کو بھیجینگے۔ اور خود نماز پڑھنے پر کار بند ہوجائینگے۔ مولوی صاحبان کی یہہ تجویز بہت اعلیٰ تجویز ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اب ۳ لاکھہ فرضی نو مسلمون پر ہمارا حق قائم ہوگیا۔ ریاست کے ہندو ہونیکے باوجود خاص مسلمان بھی ہندو ہین۔ مگر بڑے بڑے عہدون پر بیٹھے ہوئے ہین اور اکثر کہا ہے۔ کہ ممبران کونسل مین۔ چارون ہندو ہین۔ اور آریہ صاحبان ریونیو ممبر صاحب کونسل آریہ۔ مال افسر ڈیگ آریہ۔ تحصیلدار صاحب بھی ہندو۔ جس محکمہ مین دیکھو یہی صاحبان ہین۔ مسلمانون کی حالت کیون مردہ نہ ہو۔ اب اللہ کا فضل ہوگیا ہے۔ مولوی صاحبان نے بڑی آزادی سے منادی شروع کی ہے اور لوگ دین اسلام پر پکے ہوتے جاتے ہین۔ مین انجمن تقویت الاسلام کا ناظم ہونے کی حیثیت سے آپ لوگون کو اطمینان دلاتا ہون۔ کہ نے الحال اُدھر سے اطمینان رکھین۔ ابھی مولوی صاحبان ایک ایسی بات کے سرانجام کرنیکے درپے ہین جسکو انجام ہوجانے پر بہت خوشی حاصل ہوگی چونکہ اسطرف بادسموم چلی ہوئی ہے مولوی صاحبان محنت کرتے اور رات کو وعظ سناتے

ahmadimuslim.de

قافلہ سے بہت پیچھے رہ گیا ہوں اور خطرکی حالت ہو چلی ہے تو اُسدم جنگل کا رستہ چھوڑ کر بمشکل اس طرف مصروف ہوجاتا ہوں کہ قافلہ کو جا پکڑوں چنانچہ میں بفضلہ تعالیٰ اس قافلہ کے ساتھ جا ملتا ہوں اسی طرح کرتا چلا جاتا ہوں کبھی جنگل میں نکل جاتا ہوں اور کبھی پھر قافلہ کو آملتا ہوں غرض اسی تگاپو میں تہا کہ جاگ اُٹھا یہ ہے آپکا خواب جسکے الفاظ خاص خاص تو آپکے ہیں اور باقی میرے پہر حال مطلب وہی ہے جو آپنے بیان کیا تہا میں نے آپ سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپنے فرمایا کہ میں فرقہ اہل السنتہ کے ساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں جاونگا۔ گو کبھی کبھی اہل السنتہ کی راہ چھوڑکر دل سے نہیں بلکہ صرف ظاہری طور پر اہل ضلالت کا ساتھ بھی دیتا کرلیتا ہوں پہر حال نتیجہ نیک ہے کیونکہ نیت صحیح ہے۔

میں نے اُسیدم آپ کو کہا تہا کہ مولانا صاحب ممکن ہے کہ آپ عین اُس حالت میں کہ جب جنگل میں سیر کررہے ہوں آپ کو کوئی درندہ اچانک قابو کرلیوے اور آپ اسی جنگل میں ہلاک ہوجاویں اور قافلہ آپکی کچھ بھی مدد نکرسکے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے اُس خواب سے یہ سبق حاصل کریں کہ آپ جنگل کی سیر کا خیال تک نہ کریں اور ہردم صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کے ساتھ رہا کریں۔

بہر حال میں آپکے خواب کے نتیجہ کی انتظار میں تہا کہ آپ بفضلہ تعالیٰ اس مسیح کاذب (جو بلاشک وشبہ وادی ضلالت کا رہبر کامل تہا) کے جنگل اور اُس جنگل کے سبز باغ کو دیکھ دیکھ کر حیران نہ ہوں گے بلکہ اپنی خواب کے موافق اُسکی بیعت چھوڑ کر اہل السنتہ کی مصاحبت کو اپنا فرض عین سمجھینگے مگر افسوس، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ وہ میں نے آپکی خواب کا ہر پہلو اختیار کیا اور سمجھ بیٹہا کہ جب آپ اب گئے اور سیدہی سٹرک پر آنیکی توفیق آپ کو نہ ملیگی۔ الحمد للہ کہ مسیح کاذب ٹہیک سُنت اللہ کے مطابق اپنی جہوٹی پیشگوئیاں بدستور سابق ادہوری نامکمل اور جہوٹی کی جہوٹی چہوڑکر مع مقامات اور اپنی منہ مانگی بیماری ہیضہ سے بفحوائے آیہ فلا یستطیعون توصیۃ ولا الی اھلھم یرجعون، مرگیا اور ان دنیوی فانی آرام و آسائش کو چہوڑکر عذاب خلد دائمی و ابدی کا مستحق ہوگیا۔ آپ میرے پرانے مہربان اور سچ پوچھو تو میں دل سے آپکا خیرخواہ ہوں گو آپکی نجات سے میں مایوس ہوگیا تہا مگر اب پہر امید بندہ گئی ہے کیونکہ آپکے بحث نے مجھ سے گفتگو کرکے میری مایوسی دور کردی ہے۔

مکالمہ یہ ہے: احمد۔ ارے بحث تو مجھے بتا تو سہی کہ احمد بیگ کی دختر مرزا صاحب کے نکاح میں کسی حالت میں بہی نہیں آئی۔ مرزا جہوٹا ہے یا سچا۔ بحث۔ میں ملہم نہیں ہوں

الہام کے الفاظ کے معنے ملہم ہی بتا سکتا ہے۔ احمد۔ ملہم درگور ہے۔ اب ہم تو اُس سے پوچھ نہیں سکتے یہ تو منکر نکیر کا کام ہے۔ بحث۔ مگر الہام میں صاف درج ہے کہ ہمنے اُس عورت کے ساتھ تیرا نکاح کردیا اور ظاہر ہے کہ یہ نکاح آسمان پر ہوا تہا نہ کہ زمین پر۔ ملہم نے جلدی کرکے اس نکاح آسمانی کو نکاح زمینی سمجھ لیا حالانکہ آسمانی نکاح ہے۔ پس دنیا میں اگر نکاح نہیں ہوا تو پہر کیا ہوا۔ احمد۔ مرزا صاحب تو اسی دہن میں مرگئے کہ مرنے سے پیشتر کبہی نہ کبہی میرے ساتھ نکاح ہوگا۔ کیا کبہی بہی اُنکے ملہم نے اُسے یہ تنبیہ نہ کی کہ خبردار آسمانی نکاح کو زمینی نکاح مت سمجھو۔ زمینی نکاح تو کسی دوسرے شخص سے ہوگا۔ ہاں آسمان پر فرشتوں میں تیری ہی زوجہ کہلاتی ہے۔ بحث۔ یہ مرزا صاحب کی غلطی تہی۔ ہاں ایک اور مطلب بہی ہوسکتا ہے یعنے یہ کہ ہم لوگ جو مرزا صاحب کے تابع ہیں مرزا صاحب کے ناتمام کام کو تمام کرینگے۔ احمد۔ تو کیا تم مرزا صاحب کی آسمانی زوجہ کو جو تمہارے قول کے مطابق ام المرزائین ہے نکاح میں لانا چاہتے ہو۔ بحث۔ ہاں انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے کیونکہ فی الحقیقت فرشتوں میں وہ زوجہ مرزا صاحب کی ہے نہ کہ انسانوں میں۔ احمد۔ خیر کچھ ہی ہو ارے بحث یہ تو بتا کہ یہ پیشگوئی جسے وہ دنیا میں ہی پوری کرنیکے درپے رہتا تہا پوری ہوئی یا جہوٹی ثابت ہوئی۔ بحث۔ مرزا صاحب کے اپنے خیال و وہم و اعتقاد کے مطابق تو واقعی جہوٹی نکلی ہے مگر جو معنے میں نے وضع کئے ہیں اُن کے مطابق تو پیشگوئی ابہی پوری ہونیوالی ہے کہ مرزا صاحب کے بعد پوری ہو۔ احمد۔ ارے بحث اب تو تو ہرگز تیرا کام نہیں ہے کہ تو مرزا صاحب کی اپنی متعقد فیہ پیشگوئی کو غلط سمجھ کر کچھ اور کا اور بنا ڈالے۔ خدا کا خوف اور شرم اور انصاف کہاں ہے۔ بحث۔ میری توبہ۔ خدا سے ڈر کر میں کہتا ہوں کہ مرزا جہوٹا تہا مرزا جہوٹا نکلا۔ اور احمد۔ وہ پانچواں پسر کہاں ہے جسکی پیشگوئی مرزا صاحب نے بڑی زور سے کی ہوئی تہی۔ بحث۔ پانچواں چہوڑ کر اُسکا جو تہا پسر بہی مرگیا۔ زیادہ کیا کہوں یہ بہی جہوٹی پیشگوئی نکلی مرزا نے ہمارا منہ کالا کردیا ہے۔ احمد۔ ارے ہیضہ کی بیماری سے کون مرا کون کسکی زندگی میں مرا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا مرزا صاحب۔ بحث۔ اجی اب تو کچھ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ مرزا ہی اپنے اعتقاد کے مطابق صادق کی زندگی میں صادق کے سامنے ہیضہ کی بیماری سے مرگیا مولوی ثناء اللہ صاحب ہی صادق نکلے مرزا صاحب . . . . نکلے۔ احمد۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی کی مخالفت میں مرزا صاحب نے پیشگوئی کی کہ خدا اپنی خدائی ظاہر کریگا اسطرح کہ اُسنے میری عمر زیادہ کردی ہے اور ڈاکٹر کی پیشگوئی کی میعاد گذار کر وہ مجھے ماریگا اور ڈاکٹر ہی کو میرے روبرو میری زندگی میں ذلیل و خوار کرکے ہلاک کریگا ارے بحث اب کیا ہوا۔ بحث۔ مرزا ہی جہوٹا نکلا

ahmadimuslim.de

"دو دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔ خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے انکی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا"

ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی میعادی چودہ ماہ کی تردید میں مرزا صاحب نے اسی اشتہار میں لکھا ہے:

"خدا نے مجھے فرمایا میں تیری عمر کو بڑھا دونگا یعنے دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ١٩٠٧ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی چودہ ماہ جو ستمبر ١٩٠٨ء کو ختم ہونیوالی تھی مرزا کی عمر اس سے زیادہ ہوگی یعنے وہ ستمبر ١٩٠٨ء کے اندر اندر کسی طرح مر نہیں سکتے تھے۔ حالانکہ مرے تو ٢٦ مئی ١٩٠٨ء کو جو چودہ ماہ سے تین ماہ قبل ہے۔ یہانتک تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کمال صفائی رکھتی ہے گو ہم خدائی کہنے سے ہرگز نہیں رکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنے چودہ ماہ پیشگوئی کرکے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا۔ چنانچہ ١٥ مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات یہ ہیں۔ کہ ٢١ ساون یعنے ٤ اگست کو مرزا مریگا تو آج اعتراض نہ ہوتا بجمعہ ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ٢٧ کے روزانہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام جتنا ہوا کیا ہے کہ ٢١ ساون کو کی بجائے ٢١ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالہ اور چودہ ماہہ کو اسی اجمال پر چھوڑ دیتے اور ان کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب اقرار کے مطابق آپ کے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اُسنے جیسی میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی تھی ایسی آپکی نسبت بھی کی تھی۔ گو میری نسبت صاف اور واضح الفاظ میں فیصلہ چاہا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر میں (مرزا) مولوی ثناءاللہ کی زندگی میں مر جاؤں تو میں کذاب، مفتری، مفسد اور دجال ہوں۔ غرض ہے کہ مرزا صاحب نے جو ہم دونوں ...

## مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قائم کرنے کیلئے یہہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری یعنے کتاب چودھویں صدی کا مسیح اخیر جون تک بجائے ایکروپیہ کے ٨ آنہ پر دیجائیگی۔ اور رسالہ الہامات مرزا بجائے ٥ آنے کے ٣ کو دیا جائے گا۔ محصول دونو کا علاوہ۔ مرقع قادیانی جلد اول بجائے عہ کے ٨ر

المشتہر
منیجر اہلحدیث

دیگر ہمارے ہمخیال احباب کے لئے چاہا تھا وہ خود اسیکے لئے پیش آیا کیا سچ ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

## حکیم نورالدین صاحب خلیفہ مرزا کی خدمت میں ایک خط

(از مولوی ابو المسیح احمد الدین صاحب سیالکوٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے قدیم مکرم و معظم مولوی نورالدین صاحب بعد ما وجب۔ مرزا صاحب کی وفات پر از آفات و ممات ملوانہ حضرت پر جیسے سامنے آپ کا بت کھڑا ہو گیا اسوقت جو مکالمہ ہوا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور آپ سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا واقعی اُس بت نے جو جواب دیا وہ آپکے ہی ہیں یا نہیں۔ قبل اسکے کہ میں مکالمہ بیان کروں اپنا نام و پتہ بتانا اور اُس خواب کا جو آپ نے بمقام بھون میرے پاس بیان کیا تھا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ نام میرا احمد دین ہے۔ کنیت میری ابو المسیح ہے۔ سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ صدر کچہری ضلع سیالکوٹ میں ایک مشلخوان ہوں۔ بس اتنا ہی پتہ کافی ہے۔ تاریخ بسیج (اللہم احفظنا من شرہ) پیدا ہوا تھا یعنے مدعی مسیحیت بنا تھا تو اسوقت بھی میں نے سخت مخالفت کی تھی اور آپ سے خط و کتابت ہوئی تھی۔ اب پھر جب وہ مر گیا ہے تو پھر آپ ہی سے اسکے متعلق کارسپانڈنس شروع کی جاتی ہے کذالک تتوفی و ذکر فتشفعت الذی الکریم آپکا خواب یہ تھا میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کی جماعت ایک صاف سیدھی سڑک کے اوپر جارہی ہے میں بھی اس جماعت کے ساتھ ہوں اور سڑک پر آرام و سلامتی سے جارہا ہوں۔ میں نے اپنے دائیں بائیں طرف جو نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنگل بیابان اور لق و دق سنسان میدان پڑا ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس ویرانہ کی سیر بھی کروں چنانچہ اس سیدھی سڑک سے نیچے اتر کر میں ویرانہ میں چلا گیا مگر اپنی نظر بار بار اس صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کی طرف ڈالتا ہوں جب ذری دور فاصلہ پر چلا جاتا ہوں تو پیچھے رہ کے قافلہ سے آملتا ہوں۔ جنگل کی سیر بھی کرتا جاتا ہوں اور دل میں یہ خطرہ بھی ہے کہ خدانخواستہ کہیں قافلہ سے بالکل الگ نہ ہو جاؤں اور جنگلی درندے نہ پھاڑ کھائیں۔ غرض کہ جب یہ دیکھتا ہوں کہ اب

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۶۹۔** عیدین کی نماز کے لئے ایک ہی رستے سے عیدگاہ کو جانا کیا چاہئے یا کہ عید کو جیدے رستوں سے؟ اور پا پیادہ جانا چاہئے یا کہ سوار ہو کر بھی جانا اور آنا درست ہے؟ (عبد الرؤف از برار دکن)

**ج نمبر ۱۶۹۔** عید کی نماز کے لئے سنت تو یہی ہے کہ رستہ بدل کر آنا جانا چاہئے اور [illegible] سواری پر جانا بھی جائز ہے۔

**س نمبر ۱۷۰۔** نماز عیدین شہر سے باہر فاصلہ پر عیدگاہ ہی میں جا کر پڑھنی چاہئے یا کہ شہر کی جامع مسجد میں یا دوسری مسجدوں میں بھی پڑھنی جائز ہے؟ (م)

**ج نمبر ۱۷۰۔** عیدین کی نماز باہر میدان میں پڑھنی چاہئے سنت یہی ہے۔ لیکن بارش وغیرہ مانع کی وجہ سے شہر کی مسجدوں میں بھی جائز ہے۔

**س نمبر ۱۷۱۔** خطیب و پیش امام کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد نمازیوں کی جانب سے زر نقد و کپڑا وغیرہ نذر دیا جاتا ہے تو یہ نذر دینا اور لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (م)

**ج نمبر ۱۷۱۔** بہ نیت نیک کوئی دے تو جائز ہے ایک حدیث میں آیا ہے صحابہ کرام نے پیش امام کو کپڑے بنا دئے تھے۔

**س نمبر ۱۷۲۔** نماز عیدین در اصل کتنی تکبیروں کے ساتھ ہے؟ احناف چھ تکبیروں کے ساتھ ادا کرتے اور اسی پر تعدد بتاتے ہیں۔ (م)

**ج نمبر ۱۷۲۔** نماز عیدین کے دو طریق آتے ہیں سوائے معمولی تکبیرات کے سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں یہ مذہب ہے اہلحدیث اور شافعیہ وغیرہ کا اور ایک روایت دونوں میں تین تین کی ہے یہ مذہب احناف کا ہے۔ مگر پہلی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے دوسری ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ جو بناء تہ خصوصاً بمقابلہ مرفوع حدیث کے دلیل نہیں۔

**س نمبر ۱۷۳۔** بعد ادائے نماز عیدین مسلمانوں کا باہم بغلگیر ہونا معانقہ و مصافحہ کرنا جیسا کہ رواج عام ہے شرعاً جائز ہے یا منع؟ (م)

**ج نمبر ۱۷۳۔** مصافحہ سلام کا تتمہ ہے لیکن اس نیت سے جس سے عام طور پر کیا جاتا ہے خاص عید کی نیت سے نہ کوئی سلام ہے نہ مصافحہ نہ معانقہ۔ بلکہ محض رواجی بات ہے اور بس۔

۔ روصول داخل غریب فنڈ۔

**س نمبر ۱۷۴۔** ایک شخص متوفی نے تین فرزند نرینہ زوجہ اولیٰ متوفیہ کے اور اخری لاولد وارث چھوڑے اسکے مال متروکہ نقدی زیور اثاث البیت کی کس طرح تقسیم ہوگی۔ اور متوفی مذکور نے دو سال پانچ ماہ پیشتر از وفات ایک وصیت نامہ تحریر کر کے رکھ چھوڑا تھا کہ اگر میں اپنی والدہ اور زوجہ اخری سے پیشتر فوت ہو گیا تو جو میرا نقد روپیہ ہے سب سے لڑکے سات روپیہ ماہوار ان دونوں کو دیتے رہیں جب تک [illegible] والدہ چند ماہ پیشتر از وفات متوفی قضا کر گئیں اسکے بعد کوئی جدید وصیت نامہ نہیں لکھا گیا۔ آیا وصیت نامہ متذکرہ سابقہ کے رو سے ورثہ کو بحکم شریعت غرا کوئی پابندی لازم ہے؟ (عبد الحکیم از گلہٹی)

**ج نمبر ۱۷۴۔** وصیت مذکورہ خلاف شریعت ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے جو اسکا حصہ ہے وہی اسکے لئے وصیت ہے۔ علاوہ اسکے جس صورت پر وصیت نافذ ہونی تھی وہ صورت پیدا ہی نہ ہوئی۔ پس متوفی کے ترکہ کی تقسیم یوں ہوگی کہ

مسئلہ ۲۴
متوفی
زوجہ　ابن　ابن　ابن

یعنے آٹھواں حصہ بیوہ مرحوم کو دیکر باقی مال تین حصوں میں تقسیم ہوگا ورثاً مرحوم کے منشا کے مطابق اپنی طرف سے اسکی بیوہ کے ساتھ سلوک کریں تو انکی سعادت ہے۔ ۱۰ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

**س نمبر ۱۷۵۔** ہندہ کی ایک لڑکی ۳ ماہ کی ہے۔ لڑکی اکثر کپڑوں پر پیشاب کر دیتی ہے۔ اگر پاک کپڑے بدل کر بغیر بدن دھوئے ہندہ نماز پڑھ لے تو ادا ہوگی یا نہیں؟

**ج نمبر ۱۷۵۔** کپڑے کی طرح بدن بھی پاک ہونا چاہئے پس ہندہ کا جتنا حصہ بدن ناپاک ہے اسقدر دھو لیا کرے۔ یا کپڑا بھگو کر دو تین دفعہ پھیر لیا کرے انشاء اللہ کافی ہوگا۔

**س نمبر ۱۷۶۔** بموجب شرع شریف اس زیور پر جو دن رات پہنا جاتا ہے زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں

**ج نمبر ۱۷۶۔** زیور مستعمل کی زکوٰۃ میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک راجح عدم وجوب ہے کیونکہ وجوب کی دلیل صحیح نہیں ملی۔

(اطلاع عام فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں۔ ابو الوفا ثناء اللہ

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵۲

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و قرار ... مصطفیٰ کی گفتار
... یاران وہم وخیال کا قول و فعل ... کیا سہارا

نمبر ۳۲ — جلد ۵

مورخہ ۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ | عــہ |
| والیان ریاست سے | سے |
| رؤسا و جاگیرداران سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | عہ |
| ششماہی | ۱۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۵ شلنگ |
| ششماہی | ۳ |

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) مضامین متعلقہ بشرط پسند و گنجائش درج کئے جاینگے مگر نا پسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں

# سرسید احمد خان اور مرزا صاحب قادیان

علیگڈہ گزٹ مورخہ ۲ جون میں مرزا صاحب قادیانی کی موت خبر لکھتے ہوئے سلیم سلیم ایڈیٹر نے اپنے علم کے دریا میں اگر بہت سی باتیں مرزا صاحب کی تعریف میں ایسی لکھی ہیں جو تمام امت کے خلاف نہیں بلکہ علیگڈہ کے باوا آدم سرسید احمد خان کے بھی خلاف ہیں ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب نے مذہب اسلام کی حمایت میں نہایت سرگرمی دکھائی ہے انکی طرز تحریر نہایت پر زور اور جذبیلی ہوتی تھی۔

سرسید نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت جو ریویو کیا تھا گو وہ بہت مختصر تھا مگر معانی کے لحاظ سے بہت جامع۔ لطف یہ ہے کہ اس ریویو کو مرزا صاحب نے رسالہ دافع الوساوس میں خود نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ سید احمد صاحب نے اپنے ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ میں رہتے ہیں اس عاجز کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ ان ایکی ..... کسی کو فائیدہ نہیں پہونچا سکتیں یعنے کل صد توت سے خالی ہیں نہ صرف بے فائیدہ بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی سے الہامی پیشگوئیوں کا ظہور میں آنا یا مکاشفات و مخاطبات الہیہ سے متحقق ہونا ایک غیر ممکن امر ہے اور اگر کوئی ایسا دعوے کرے تو وہ مجانین میں سے ہے صفحہ ۲۱

افسوس ہے کہ ہم سرسید کی اس رائے سے متفق نہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات مفید نہیں بلکہ ہماری رائے یہ ہے کہ مرزا کی تصنیفات اسلام کو سخت مضر ہیں کیونکہ مرزا کی تحریرات متعلقہ مسیح موعود سے قطع نظر متعلقہ اسلام کا بھی یہی خلاصہ ہے کہ اسلام میں ایسا کمال ہے کہ اسکی اتباع سے میرے جیسے باکمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں اگر غور دیکھا جائے تو یہی ایک فقرہ ایسا ہے کہ مخالفین اسلام کو جو مرزا کی کیفیت سے آگاہ ہیں اسلام سے سخت رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(باقی)

ہم سردست ایک واقعہ پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے مکرم دوست ایڈیٹر موصوف

مذاکرہ علمیہ اس ہفتہ بند نہیں ہوا ملتوی ہوا ہے ایک دو مضمون باقی ہیں آئندہ درج ہونگے انشاء اللہ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اپنی اس غلطی کو واپس لین جو انہوں نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت روا رکھی ہے ہم اپنے دوست سے مکرر التماس کرتے ہیں کہ وہ حوالہ مندرجہ ذیل کو بغور پڑھیں پھر ہمکو بتلا دیں کہ کیا ایسے شخص کی تصنیفات مفید اسلام ہو سکتی ہیں حوالہ مذکور یہ ہے حکیم نور الدین راس المجانین اپنے رسالہ نور الدین میں لکھتے ہیں۔

**ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ** میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشا حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل جڑ معجزات اور خوارق کا انکار ہے یہ لوگ اسی ایک امر میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ نے بڑی ہی بد قسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا انہوں نے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا اس وقت مناسب ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جسکا یہ دعویٰ ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں۔ جو عجائبات اور معجزات حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکھلائے وہی عجائبات زندہ اور تازہ طور پر آج اس کے ہاتھوں پر دکھلانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم آگے رکھے ؟ صفحہ ۱۲۳

**ناظرین!** بغور دیکھئے کہ مرزا صاحب نے اس کلام میں اسلامی حمایت کن لفظوں میں کی ہے۔ تمام جادو گرشعبدہ اپنا وجود پیش کیا ہے کہ تمام انبیاء کی قطع از کا مجموعہ دیکھ لو۔ اور آج بہت سے جو کچھ تھے وہ سب کو ملا ہوا ہے تمام خوارق ان کی اعجاز نمائی [illegible] سو [illegible] ان کا اقرار دو۔

ہم اس مضمون کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں جس میں مرزا صاحب نے خاص سر سید احمد خان کو دعوت دی ہوئی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

جبکہ یہ حال ہے کہ عقل بجائے خود کوئی چیز نہیں بلکہ ثابت شدہ صداقتوں کی نسبت سے قدر و منزلت پیدا کرتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وحی سماوی ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو اپنے اندر اعجازی قوت رکھتی ہے اور علوم غیبیہ پیش از وقت ہوتی ہے اور ہم اس دعوے کے ثابت کرنے کے ذمہ وار ہیں پھر آزمائش کرنے کو متوجہ نہ ہونا کیا ان لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو حقیقی صداقتوں کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔

اگر آپ ایک صادق دل میری طرف متوجہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ سے توفیق پاکر وعدہ کرتا ہوں کہ آپکو مطمئن کرنیکے لئے اس قادر مطلق سے مدد چاہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری فریاد سنیگا اور آپ کو ان غلطیوں سے نجات دیگا جن کی وجہ سے نہ صرف آپ بلکہ ایک گروہ کثیر گرداب شبہات میں مبتلا نظر آتا ہے ×× اگر آپ تھوڑی سی زحمت اٹھا کر اور بزرگواری کے حجابوں سے الگ ہو کر چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کے یہ تمام شبہے امور ما فوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو معقول اور ممکن دکھائی دیں گو آپ اپنے خیال میں فلسفہ اور سائنس کا نچوڑ اپنے دماغ میں جمع رکھتے ہیں اور سمجھتے کہ تمام درجے طے کر کے نئی روشنی سے منور ہو چکے ہیں لیکن **عزیز من** ان راستوں میں سے ہوں آسمانی روشنی شے دیگر ہے اور مغربی علوم کی روشنی دیگر۔ اگر آپکو اس روشنی کی تاریکیوں اور مضرتوں کی کچھ خبر ہوتی تو آپ اسلام کی امیت کو اس نابکار روشنی پر ہزار مرتبہ ترجیح دیتے اور دین العجائز اختیار کرکے اور اس زمانہ کے دقیانی فلسفوں سے ڈر کر اور ایمانی امور پر صبر کی خواہش کرکے ہمیشہ تضرع سے یہ دعا کیا کرتے کہ ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین

معزز ایڈیٹر صاحب بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب اسلامی صداقتوں کے ثبوت میں کیا طریق اختیار کرتے تھے۔

ہمیں کوئی شک نہیں کہ آپ تو ہم انصاف سے کہینگے یہ نہیں کہ آج کہتے ہیں گے بلکہ آج سے مدت پہلے ہم اس اعتقاد کا اظہار کر چکے ہیں کہ قطع نظر اختلاف رائے کے جو ہم ان سے [illegible] ہیں [illegible] سر سید کو ایک [illegible] اور مرزا صاحب کے [illegible] اور مسائل [illegible] ہیں کیونکہ سر سید اپنی رائے کچھ ہی رکھتے ہوں مگر مخالف کے کلام کو جسکا جواب دینا ان کو منظور ہوتا تو انہی کے الفاظ میں پورے طور پر نقل کرکے کتاب اور صفحہ کا نشان بتلاتے تھے مگر قادیانی صاحب ایسا کرنے کو گویا جرم جانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قادیانی حضرات کی تصنیفات سے کوئی شخص مخالف سے

؎ سر سید کو طرز لکھنے میں کیسی تعلی دکھائی ہے ۔ ایڈیٹر

مناظرہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا جب کسی نے ہم سے اس دعویٰ کا ثبوت طلب کیا ہو تو ہم نے مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء ملاحظہ کرے مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب سے قطع نظر آپکی الہامی مشین کے ایک مصنف کی حیثیت سے بھی اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہونچا۔ مناظرہ میں کوئی نیا اصول آپنے ایجاد نہیں کیا ہو گا بخلاف اس کے ہم ثبوت دینے کو طیار ہیں کہ ہمارے ایجاد کردہ اصول سے انہوں نے کہیں کہیں بطور سرقہ کے کام لیا ہے۔

غرضکہ مرزا صاحب کی وہی مثال ہے جو قرآن شریف میں ہے یَدْعُوا لَمَنْ ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ

مرزائی دوستو! ہماری اس تاریخ سے تم نے خفا ہونا کیونکہ ہمارا اور مرزا صاحب کا برابر کا جوڑ تھا ہم خود انکی جدائی میں مغموم ہیں تم نے اگر خفگی کا اظہار کیا تو یاد رکھنا کہ

ستمگر ہی کیا اے ساقی    ... کر بیٹھے ہیں

## بے حیائی تیرا آسرا

مرزا قادیانی اپنی دعا سے مر گیا
خدا کی شان تمام عمر میں اسکی

یہ ایک ہی دعا قبول ہوئی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مولوی ثناء اللہ میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے چنانچہ خود بدولت ۲۶ مئی کو اس دار فانی سے تشریف لے گئے چونکہ اسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مرزائی مرزا جی کے دعاوی کو جھوٹا سمجھکر تائب ہو جاتے شاید انکو یہ منظور نہیں اسلئے (بقول خود) مرزا جی کی جوتیوں کے غلام اڈیٹر بدر نے ایک نوٹ لکھا ہے جو ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤنگا یا کسی مخالف زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد آپکے قائم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یافتہ نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور آپ کی رفع الی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ہاں ہلاکت کی مثال آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغدین جمونی جو مسیح بنتا تھا۔ مگر آج کوئی اسکا نام نہیں لیتا۔ یا الہی بخش جو موسیٰ بنتا تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا۔ کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مرید تھے اور جسکے پاس کروڑوں روپیہ تھا حضرت کی پیشگوئی* سے ایسا فنا ہوا کہ اسکا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ ان مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور انکا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہیگا۔

اڈیٹر بدر نے اس تحریر سے مرزا صاحب کی نبوت پر اور پانی پھیر دیا کیونکہ آپکے نزدیک ہلاکت یعنے کمال موت یہ ہے کہ اسکا مذہب اور مشن سب برباد ہو جائے حالانکہ مرزا صاحب ہمیشہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت لکھا کرتے تھے۔ سب سے پہلے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کو ہلاک شدہ بتلاتے تھے اس سے بعد پنڈت لیکھرام آریہ کی ہلاکت پر تو آپکو بڑا ناز تھا مگر افسوس کہ آج معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا ناز بالکل بیجا تھا نہ دیانند ہلاک ہوا نہ لیکھرام مرا کیونکہ انکا مشن برابر زندہ بلکہ ترقی پر ہے سوامی کا نام زندہ رکھنے کیلئے کئی ایک سکول کالج اور پریس ہندوستان میں موجود ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس لیکھرام کا مشن بھی زندہ رکھنے کو کل آریہ سماج خصوصاً رسالہ آریہ مسافر اور اخبار مسافر جنکو اس کے روپیہ سے دیکھا جاوے تو گمان پڑتا ہے کہ شائد بقاعدہ تناسخ پنڈت مذکور کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔

اسکے علاوہ حضرت مولانا شمس العلماء سید محمد نذیر حسین صاحب قدس اللہ سرہ اور مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مغفور کی موت کو مرزا صاحب اپنی مخالفت کا نتیجہ بتلاتے تھے اڈیٹر مذکور نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ بھی از قسم ہذیانات ہی تھا کیونکہ ان دونوں بزرگوں کا مشن آجتک زندہ ہے اور انشاء اللہ زندہ رہیگا انہی دونوں بزرگوں سے بالواسطہ ایک مستفیض (خاکسار) کے سامنے مرزا جی اور مرزائیوں کو آج یہ دن نصیب ہوا کہ عام شہرہ ہے خس کم جہان پاک۔

ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے علم و عقل پر تو زوال آیا ہی تھا حیا پر بھی آگیا او ظالمو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ دنیا کے کروڑہا مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا تھا تو تمہارا دجال اکبر جھٹ سے کہا کرتا تھا کہ میری مخالفت اور مباہلہ سے مرا ہے آج یہ کیا آفت تمپر آئی ہے کہ تم کو لینے کے دینے پڑ گئے جس اصول سے تمہارا دجال اکبر کام لیتا تھا آج اسی اصول سے تمہارے مخالف کیوں کام نہ لیں۔ ہوش کرو غفلت سے کبتک آخر کب تک اس دنیا میں رہو گے۔ کب تک مرزا کے لنگر کی روٹیاں

* سچے ہو تو اس پیشگوئی کا حوالہ دو جس میں جھوٹے کی سزا لعنت ہے دو۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ہرگز ادا کرو گے اور اگر خدا پر تم لوگون کو ایمان نہین تو ہندبانہ طور پر مخلوقات ہی سے حیا کرو مرنے والا تو مر گیا اب تمہاری باتین بنانے سے کیا ہوگا۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ تم مرنے والے سے باتین بنانے مین بڑھ چڑھ کر نہین ہو پھر جب اہلحدیث نے خدا کے فضل سے اُسکا ناطقہ ان ایسا بند کر دیا کہ وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء مین چیخ اُٹھا تھا کہ اہلحدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے تو تم بھلا کس شمار و قطار مین ہو اسلئے ہوش سے بات کیا کرو۔ پہلے دل مین یہ سمجھ لیا کرو کہ اہلحدیث کا ایڈیٹر جسکے حق مین تمہارے گرو مہاراج نے موت کی بددعا کی تھی وہ بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار مین مجنون
کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے

## پیران نمے پرند مریدان ہمے پرانند

مرزا قادیانی کے مرنے پر بہت لوگون کو الہام ہوئے کا شوق ہوا حالانکہ اُسکی موت سے عبرت حاصل ہونی چاہئے تھی مگر خدا کی شان ہماری پیر اوراز

ہے ایڈیٹر الفقہ نے سوچا کہ ہم کیون پیچھے رہین جھٹ سے اُنہون نے اپنے پیر مرشد حافظ جماعت علی شاہ سیالکوٹی کا الہام شائع کر دیا کہ حضرت شاہ صاحب دیدۃ العارفین نے اپنی وعظ مین مرزائے قادیانی کی نسبت ان اللہ کلمات مین پیشگوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت سے مریگا۔ (۱۹ مئی ۱۹۰۸ء)

کیا کہنے ہین ایسے الہامون کے دیکھئے کیسے صاف لفظون مین الہام ہے کہ بہت جلد مریگا۔ غور دیکھا جائے تو یہ الہام بھی قادیانی مشین ہی سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے ہم حیران ہین اور اس حیرانی کو ظاہر کرنے کے لئے ہمین لفظ نہین ملتے کہ ان لوگون نے الہامون کو کیا سمجھ رکھا ہے ہر ایک شخص اپنے اعلےٰ اپنی تمنا اور حدیث نفس کو الہام ہی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے شاباش ہے کہ مریدان سے ایسے الہامون کو بھی ماننے کے لئے طیار ہین جنکی نظیر یہی ایک ہے کہ بہت جلد مر جائے گا۔ جیسے پوچھین تو ہم اُنکو نیک مشورہ دین کہ یون کہدیا کرین کہ یہ کام ایام ہفتہ کے اندر اندر ہو جائیگا اور اس سے بھی واضح کہنا ہو تو یون کہدیا کرین کہ یہ کام دن کو یا رات کو ضرور ہو جاویگا۔ اگر وہ ایسا کرین گے تو الطاف گنا ہے پبلک کی طرف سے ان لفظون مین اُن کی قدر ہوگی کہ ـ

اینکرامت ولی ماچہ عجب گربہ شاشید گفت باران شد

## موت کے بعد مرزا غلام احمد کا اپنے حق مین تحریری فیصلہ

(از نامہ نگار)

تمام اہل اسلام اور دیگر اہل مذاہب کی خدمت مین عرض ہے کہ مرزا غلام احمد کی تحریر ذیل کو غور سے پڑھین اور پھر جملہ مریدان مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اطلاع کر دین کہ وہ بھی مرزا صاحب کی اس تحریری وصیت کو پڑھ سنکر فوراً اُسپر عمل کرین اور ضد و تعصب دل سے نکالکر حق کیطرف رجوع کرین۔

دیکھو اخبار البدر نمبر ۲۹ جلد ۲۔ ۱۹ جولائے ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ مین ہو بہو یہ لکھا ہے کہ جب مینے دعوت شروع کی تو مین اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ اور پھر میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہین۔ اور کوئی مہینہ بغیر نشانون کے نہین گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتون کے طالب حق کے لئے مین یہ بات پیش کرتا ہون کہ میرا کام جسکے لئے مین اس میدان مین کھڑا ہون یہی ہے کہ مین عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دون۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دون پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہون اور یہ علت غائی ظہور مین نہ آئے تو مین جھوٹا ہون پس دنیا مجھ سے کیون دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیون نہین دیکھتی۔ اگر مینے اسلام کی حمایت مین وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا۔ تو پھر مین سچا ہون۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون اسلام فقط غلام احمد۔

حکیم نور الدین صاحب کی خدمت مین چند سوال:

(۱) درحقیقت مرزا صاحب کے تین لاکھ سے زیادہ مریدوں کی فہرست آپ نام بنام مہیا کر سکتے ہین؟

(۲) تین لاکھ نشانات کی بجائے آپ ایک لاکھ[1] نشان کی فہرست دکھلا سکتے ہین؟

(۳) مین آپ سے حلفاً دریافت کرتا ہون کہ عیسیٰ پرستی کا ستون مرزا صاحب زندگی مین ٹوٹ گیا اور بجائے تثلیث کے توحید پھیل گئی ہے؟

(۴) علت غائی ظہور مین آگئی ہے؟

(۵) جو کام مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا وہ مرزا صاحب کر گئے؟

[1] ہم تو ایک پر بھی قناعت کر سکتے ہین کوئی دکھائے بھی (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

(۴) کیا مرزا صاحب کا یہ تحریر کرنا کہ اگر کچھ نہ ہوا اور مین مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون سچ ہے یا بیشک سچ ہے۔ ایڈیٹر

(راقم السعید تا مختار چک نمبر ۳۰ کھوکھر گیرہ ضلع گجرانوالہ)

## علمائے سے ایک سوال

مسائل ثلاثہ کے جواب حدیث سے دیوین تو آٹھ آنہ غریب نفذ مین دینے کا وعدہ کرتا ہون واللہ علی ما نقول وکیل۔

اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کا غسل کس مقام مین کیا۔ (منی۔ نمرہ عرفات) مواضع ثلاثہ مین کس جگہ۔

دوم حضرت نے سات کنکریان فضل بن عباسؓ سے مزدلفہ مین چنوالیا باقی کنکریان حضرت نے ۱۱-۱۲-۱۳ ذوالحجہ کو کہان سے لین۔

سوم حضرت نے ۱۱-۱۲- ذوالحجہ کو نماز ظہر پڑھکر رمی جمار کیا یا رمی جمار کرکے نماز ظہر پڑھا۔

اگرچہ قیاس ہوتا ہے کہ جب سات کنکریان مزدلفہ سے لین تو باقی ۶۳ کنکریان ضرور منی سے لی ہون گی۔ اور جبکہ بعد زوال کے رمی جمار فرمایا تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز ظہر سے پہلے رمی جمار کیا۔ مگر مین کوئی حدیث یا اثر تلاش کرتا ہون جس مین تصریح ہو (اغتسل یوم عرفۃ بعرفۃ او بنمرۃ او بمنی) (والتقط باقی الحصی من منی) (وانتظر زوال الشمس فلما زالت رمی ثم صلی الظہر) مولانا غور کرکے تحریر کیجیے مین خریدار اہلحدیث نمبری ۱۲ ہون جواب مطلوب اہلحدیث مین شایع کرین۔

**اڈیٹر**۔ بوجہ کم فرصتی کے علماء کرام کو تکلیف دیجاتی ہے کہ مسئلہ ہذا کا جواب عنایت فرماوین۔

## مجنون کی نسبت فتویٰ

ہمارے مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب اڑگنڈہ والے نے ایک فتویٰ بغرض اشاعت بھیجا تھا جو کسی معرض غفلت مین رہا آج ہم اسکو درج کرکے بھی علماء کرام اسکے متعلق اراہ یا کسے اطلاع بخشین۔ وھو ہذا۔

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ ہندہ کا شوہر مجنون ہے۔ ہندہ کو نان و نفقہ نہین دیتا۔ ہندہ چاہتی ہے کہ اپنے شوہر مجنون سے خلع کرے۔

**الجواب**۔ ان الحکم للہ لا علم لنا الا ما علمتنا۔ بدلیل احادیث عن جمیل بن زید وعن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما برص جنون اور جذام اُن عیوب مین سے ہے کہ اُن سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ وہ حدیثین یہ ہین۔ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی غفار مین سے ایک عورت کو نکاح کیا پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر داخل ہوئے اور اپنے کپڑون کو رکھا اور فراش پر بیٹھے تو اُسکے پہلو مین سفیدی یعنی برص کو دیکھا پس فراش سے علیحدہ ہوگئے پھر فرمایا کہ تو اپنے کپڑے لیلے اور جو اسکو مہر دیا تھا کچھ نہ لیا روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد نے اور سعید نے اپنے سنن مین۔ دوسری حدیث حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق اُنھون نے فرمایا کہ جو عورت کہ اُسکو دیوانگی یا جذام یا برص ہو اور اُسکے سبب کوئی آدمی دھوکہ دیا جاوے تو اُس عورت کے لئے اُسکے عوض مین جو مرد نے اُس سے جماع کیا ہے اُسکا مہر ہے اور اس مرد کو جو مہر دیا ہے وہ اُس شخص پر ہے جس نے اُسکو دھوکہ دیا۔ (کذا فی الموطا۔ اور ایک لفظ مین ہے کہ حضرت عمرؓ نے برص اور جذام والی عورت اور مجنون مین یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب مرد اُس سے دخول کرے ان دونون کے درمیان تفریق کیجاوے اور اُسکا مہر اُس سے اُسکے جماع کرنے کا عوض ہے اور وہ مہر اُس مرد کے لئے اس عورت کے ولی پر ہے دارقطنی) مرد کے عیوب عورت کو واقف نہ کرایا جاوے اُسکے لئے بھی یہی حکم ہوگا، ان دونون حدیثون مین اسباب، کی اثبات دلیل ہے کہ یہ حکم ہے کہ برص اور جنون اور جذام ان عیوب سے ہین کہ اُن سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے صحابہ اور اُنکے بعد مین سے جمہور اہل علم اسطرف گئے ہین کہ عیوب سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے اگرچہ عیوب کی تفصیل اور اُن عیوب کے معین کرنے مین جن سے نکاح فسخ ہوتا ہے اختلاف ہے۔ جب صحابہ اور سلف کے فتاوی مین تامل کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنھون نے کسی خاص عیب کے ساتھ روکنا خاص نہین کیا حضرت علی اور عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے ان تین عیبون کے سوا عورت کے فرج کی بیماری بھی ثابت ہے۔ پس جنون اور جذام اور برص مین عورت کے ساتھ مشارک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرد مجنون کو ایک سال کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس مدت کے اندر ہوش مین آجاوے تو فبہا ورنہ ان دونون مین تفریق کرادیجاوے ابن مسعود اور مغیرہ رضی اللہ عنہما نے بھی مہلت کو اختیار کیا ہے اور عثمان اور معاویہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم مہلت نہین دیتے۔

باستدلال احادیث متذکرہ بالا و آثار صحابہ و فتاوی سلف متبعہ اور ائمہ مجنون شوہر کے درمیان مناسب حال یا تو حسب فیصلہ حضرت عمر رضی ال

ahmadimuslim.de

و مذہب ابن مسعود و مغیرہ رضی اللہ عنہما کے ایک سال کی مہلت دیجاوے
یا عثمان اور معاویہ اور عمرو رضی اللہ عنہم کے مذہب کے مطابق بلا مہلت تفریق کر دیجاوے
شخص مجنون ہے اگر ہندہ سے جماع کیا ہے تو ہندہ کے لیے مہر ہے اور ہندہ اپنے
شوہر مجنون کے ولی یا اس شخص سے جسنے اسکے شوہر کے عیب جنون کو پوشیدہ رکھکر
دہوکہ دیا اگر اپنا مہر قبض نکیا ہو پانے کی مستحق ہے۔ اگر ہندہ کا فسخ نکاح بوجہ
جنون اپنے شوہر کے دخول سے پہلے ہو تو ہندہ کے لئے کوئی مہر نہیں۔
سعید بن مسیب [illegible] کہتے تھے کہ جس مرد نے نکاح کیا اور وہ دیوانہ
ہے یا کوڑہی ہے تو عورت کو اختیار ہے چاہے اسکے پاس رہے چاہے جدا ہو جائے
موطا امام محمد۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔ (عبد الرحیم از کہنڈوا)

## برادران یوسف کے متعلق فتویٰ

پیسہ اخبار لاہور نمبر ۲۲ صفحہ ۲ مورخہ

(از مولوی ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب دانا پوری)۔

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء اہلحدیث نمبر ۹ صفحہ ۵ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء بابو ماگنت لعل برادران یوسف کی نبوت کے حکم میں دیکہنے میں آیا اس میں کہ آجکل کے بعض اخبارات میں اسلامی عقیدہ کا مطلقاً خیال نہیں کرتے اکثر تحریروں میں دیکہنے میں آتا ہے کہ فلاں ام المومنین شریف ہوگیا حالانکہ یہ ہتک آمیز لفظ بلکہ یہ بیغمبرانہ قرآن پاک کی سب کے مقدس الفاظ انپر بلا لحاظ جو وہ کسی مقام و مذمت میں استعمال کرتے ہیں شعرا میں بھی یہ عیب بکثرت جاری ہے قرآن کے نعت و شادیہ کے بالکل برخلاف ہے گو امام غزالی وغیرہ نے زوروں سے اسکو منع کیا ہے خود پنجاب کے ایک گذشتہ برد نے قصور سے ایک رسالہ کے ضمن میں کچھ تفصیل سے اسکو لکھکر شایع کیا ہے ایڈیٹران اخبار کو جبکہ وہ اسلامی اخبار کہلاتے ہیں اس سے احتیاط چاہیے اسیطرح مسئلہ بالکل بیہودہ ہے۔ برادران یوسف کو بقول اہلحدیث برادر ناہنجار بھی مراد لینا صریح خلاف قرآن مجید ہے حضرت یوسف نے صاف فرما دیا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ پہر توکیا چار ہزار برس کے بعد تثریب کی اشاعت کی گئی ہے؟
ہمارے قابل اڈیٹر صاحب اہلحدیث نے زوروں سے اسکی تردید کی ہے کہ معلوم نہیں حضرات علماء کرام نے کس دلیل سے برادران یوسف کا پیغمبر ہونا ثابت کیا ہے اگر نہیں تو وہ دلیل ملی نہیں۔ پس بجواب ان کے گذارش ہے کہ قطع نظر بحث پیغمبری کے اس واقعہ کے بعد انکا کم از کم مسلم و صالح ہونا منصوص قطعیہ ثابت ہے جیسا صالح کو طالح سے تشبیہ دینی کیسی بری چیز ہے مسلم ہونے کیلئے قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ اور آیت إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا میں گیارہ بھائیوں کو ستارہ سے تشبیہ دی اور صاحب ستارہ نص وارد ہے کہ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ پس نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ہادی و مہتدی و مہداۃ ہیں پس ایسوں سے تشبیہ دینے میں کیوں نہ برائی ہوگی۔ ایڈیٹران اخبار کو مناسب ہے کہ اس عنوان سے پرہیز کریں اور انکو ایسی تشبیہ دینا ہے تو برادران بیل سے تشبیہ دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

**ایڈیٹر**۔ ہم کو تو برادران یوسف کی نبوت پر اعتراض تہا شکر ہے کہ آپنے بہی نبوت پر زور دیا ہے نہ اسکو ثابت کیا باقی رہا یہ کہ صالح کے ساتھ غیر صالح کو تشبیہ دینا جایز نہیں تو جناب من تشبیہ اگر صلاحیت کی حیثیت سے ہو تو بیشک ہے اور اگر کسی اور وصف میں ہو خصوصاً اس مشہور وصف میں جو حصول صلاحیت سے پہلے کا ہو تو منع کی کوئی دلیل نہیں۔ علاوہ اسکے تشبیہ میں تو ایک وصف خاص پر حکم ہوتا ہے مشبہ بہ کی تمام ذات اور جمیع جہات سے مطلب نہیں مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و من ابیہا کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على الطعام (حضرت عائشہ عورتوں میں ایسی ہے جیسا ثرید شوربے میں۔۔۔۔۔ روٹی بہیگی ہوئی) کو فضیلت ہے تو اس سے یہ لازم آیا کہ حضرت عائشہ بھی کوئی کہانے کی چیز ہے اسیطرح جو لوگ برادران یوسف کا محاورہ بولتے ہیں انکی مراد بہی برادران یوسف سے بے مروتی میں تشبیہ دینی ہوتی ہے جسکے وقوع میں کلام نہیں۔ تاہم میں یہ کہتا ہوں کہ ایڈیٹر وطن نے بہی یہ محاورہ بولنا چہوڑ دیا ہے جو انکی انصاف پسندی یا عدم استقلال پر دلالت کرتا ہے۔

**اطلاع ضروری**۔ [illegible]
کو ۵ ارجولائی تک سمجہیں کیونکہ بوجہ بعض ضروریات [illegible]
پہر شکل سکا [illegible] اسلام شہر سیالکوٹ۔

ahmadimuslim.de

# علم غیب
## آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست

(از مولانا مولا بخش صاحب مقیم بہاولپور۔)

مضمون مندرجہ ذیل مدت سے بغرض اندراج آیا ہوا ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ جس کے مقابلہ پر یہ مضمون لکھا گیا ہے وہ خود ایسی تیز رفتار نہیں ہے کہ ہفتوں تک شائع نہیں ہوتا یعنے اخبار اہلفقہ۔ کئی روز ہوئے تقریباً چار پانچ ہفتوں کے بعد آیا تھا غالباً اپنے قدر دانوں کی ناقدری سے مالی مشکلات میں ہے چندہ وغیرہ ہوئے ہیں اسکے مریدوں نے باہمی چندہ کرکے اس حامی دین و ملت کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسلئے ہم اُن مریدان اہلفقہ کو دیکھتے (نام نامی بھی کسی آئندہ موقع پر شائع کرینگے) از خود ایک نیک صلاح دیتے ہیں کہ اسطرح خطرہ ہے کہ ایڈیٹر اہلفقہ کے غیر مقلد دوستون کی وہ پیشگوئی سچی ہو جائے جسپر ایڈیٹر موصوف نے ۳۰ اگست ۱۹۰۸ء کے پرچے میں ہنسی اڑائی تہی پس آپ لوگ اگر اپنے اس حامی دین و ملت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو اسکی ایڈیٹری کے لئے کسی لائق فائق عالم کو بلائیے ندوۃ العلماء یا مدرسہ دیوبند یا مدرسہ نعمانیہ لاہور سے کوئی جید عالم معقول تنخواہ پر بلاکر حامی ملت کو چلائیے جو مضامین عالیہ لکھے جن سے مذہب حقہ حنفیہ کی تائید بہی ہو یہ کیا ہے کہ دو ایک آدمیون کی تعریف کے سوا جس پرچے کو دیکھو بزرگان دین اور اماماں حدیث خصوصاً امام بخاری، مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا کوسنا سننے میں آتا ہے۔ ہماری اس رائے کو محالفانہ نہ سمجھئے بلکہ اسپر خوب غور کیجئے آئندہ ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اُن مریدان کو نام بنام توجہ دلائینگے سردست اتنی گذارش کرتے ہیں کہ جو کچھ اہلفقہ میں بزعم خود مذہب حنفیہ کی حمایت میں سب و شتم بزرگان دین کے حق میں نکلتا ہے اسکا ثواب اُن مریدان اور چندہ دہندگان کو حصہ رسدی برابر پہنچتا ہوگا کیونکہ بزرگون کا قول ہے

... دامن کار را نسنے در بید　　　کہ دہقان نادان کہ ... پروید

بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

یہہ زمانہ کہ ہدوش ساعت کبری وہم آغوش ساعت عظمیٰ ہے مسلمانون مین عجیب عجیب خیالات واعتقادات ظاہر ہو رہے ہین کوئی تو مرتبہ نبوۃ کو رتبہ الہیت سے برابر کر رہا ہے اور کوئی انا احمد بلا میم کے جملہ کو اختراع کرکے آن حضور کو عین خدا ٹھہرا رہا ہے اور کوئی مسئلہ وحدۃ وجود کو احداث کرکے ساری مخلوق ہی کو خدا بناکر اس وحدہ لاشریک لہ کے وجود کا منکر ہو رہا ہے اور کسی نے رسول اللہ صلعم کو غیب دان سمجھکر آنحضور کو خداوند تعالیٰ کا مساوی و برابر بنا رکھا ہے علماء کرام ہر زمانہ مین ایسے فتنون کے سد کرنے مین ساعی رہے اور ان فتن و شرور کی آگ کو بجہاتے رہے مگر پہر بہی کچہ ان فتنون کے شرر موجود رہیں اور کبہی کبہی وہ چنگاریان پوری آگ کا کام کرنے لگتی ہین چنانچہ ایڈیٹر اہل فقہ مفتی غلام احمد اخگر اپنے پرچہ اہل فقہ مورخہ ۲۶ رجولائے ۱۹۰۸ء مین اپنے فتنون کے شرر اور فسادون کے اخگر کا تہیلہ کہولکر آنحضور کو غیب دان بنا دیا حالانکہ زمانہ رسول مقبول سے آجتک جتنے علماء معتبرین اور فضلاء مستندین و ائمہ مجتہدین گذرے ہین کسی کا یہہ عقیدہ نہ تہا بلکہ ایسے عقیدہ والون کو اُن لوگون نے اسلام سے خارج کرکے سرحد کفر مین داخل کئے ہین۔ ایڈیٹر اہلفقہ نے مولوی معین القضاۃ کے رسالہ کا گویا جواب دیا ہے ہم اس رسالہ کو نہین جانتے اور نہ مولوی معین القضاۃ سے واقف ہین اس رسالہ پر جو اعتراضات ایڈیٹر نے کئے ہین مین اُسکے جواب سے پہلوتہی کرکے ایڈیٹر کے استدلال پر جو اُسنے اس مسئلہ پر کیا ہے کلام کرتا ہون اور اسکے جواب دیتا ہون تاکہ عوام ایسے بد اعتقادیون سے محفوظ رہین۔ اور ایڈیٹر بہی اگر میری تحریر کو بغور دیکہے اور اسکے موافق اعتقاد رکہے تو اسکا کوئی نقصان نہین ہے بلکہ سراسر اسکی بہلائی ہے۔ گو مجھکو امید نہین کیونکہ ان لوگون کو اللہ جل شانہ سے اسقدر عداوت ہے کہ جہان کہین اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اُسکے صفات مخصوصہ کا بیان ہو تب ہی ان وہابیت و بے دینی کا تہیلا کہول دیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر اہلفقہ لکہتے ہین یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین کہ حضور کو ذاتی علم مثل خدا کے حاصل تہا اور اگر ایسا کوئی مسلمان عقیدہ رکہے تو بیشک مشرک و کافر ہے کہ مدار شرک صفات باری تعالیٰ مین انکا ذاتی ہونا نہین ہے بلکہ مدار شرک صفات مین باری تعالیٰ کے صفات مختصہ باری تعالیٰ کے ہین جو اسکی ذات کے ساتھ مخصوص ہین پس بلحاظ اس شئے کے اختصاص صفات باری

رتیجالی
ون فی
بلدہ من
ام احمد
جریر وابن
س دمشق
ضور
ل پر
جانتا
کے۔
ین اصحاب
ماو فرمائی
ن وار فریا
ری ولکانہ
ت بہاولپور
لوٹ جاری
بعلقہ
مشکور ہیگی

اگر ایک جہت سے ہے تو اثبات اسکا غیر خدا کے لئے اسی ایک جہت سے شرک ہوگا اور اگر چند جہت سے ہے تو اثبات اسکا غیر خدا کے لئے ہر یک جہت سے شرک ہوگا مثلاً اختصاص صفت علم چند جہت سے ہے۔ قدم اور ذاتی اور احاطہ پس اثبات اسکا غیر خدا کے لئے ہر جہت سے شرک ہوگا اگر مناط شرک فی الصفات ذاتیت ہوتی تو حال شرک فی الالوہیت کا بھی ایسا ہی ہوتا حالانکہ مشرکین اپنے معبودوں کو الٰہ بالذات نہیں جانتے تھے کما نطق بہ القرآن اور علاوہ اسکے تکفیر مثبت علم غیب غیر خدا کے لئے جائز نہیں ہوتی حالانکہ کتب دینیہ انکو تکفیر سے مالامال ہیں کما مرّ اور تقدیر قید ذاتی کی علم غیب کے ساتھ جیسا کہ آپنے اسکے بعد لکھا ہے محض بیکار و لغو ہوگی کیونکہ علم ذاتی مطلقاً علم غیب ہو یا علم شہادت مختص ذات باریتعالے ہے اور اثبات اسکا غیر اللہ تعالے کیواسطے شرک و کفر ہے بالجملہ علم محیط و علم غیب قطع نظر اسکے ذاتی ہونیکی حیثیت اسکا علم غیب کے مختص بجناب باریتعالی ہے اور اثبات اسکا غیر اللہ تعالے کے لئے شرک ہے ذاتی ہو یا غیر ذاتی پس ایسا عقیدہ رکھنیوالا کہ رسول اللہ صلعم غیب دان تھے گو بالتبع ہو یا آنحضور کو تمام امور غیبیہ پر اطلاع تھی جیسا کہ پھپھیرا اہل بدعت کا بیان ہے تو بیشک وہ مشرک و کافر ہے اور اسپر آیات قرآنی و فرمان نبوی و اقوال علماء ربانی شاہد ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ سورۃ نمل یہ آیت نصاً اس امر پر دال ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے جتنے آسمان و زمین کے رہنے والے و بسنے والے ہیں کوئی غیب نہیں جانتے فمن ادعیٰ علم الغیب لاحد فقد کذب اللہ تعالےٰ تفسیر جامع البیان میں ہے لما بین اختصاصہ بکمال القدرۃ اتبعہ ما ھو کا اللازم لہ وھو التفرد بعلم الغیب الی قولہ واختار تلک اللغۃ لنکتۃ وھی المبالغۃ فی نفی علم الغیب عن غیرہ الخ یعنی جب اللہ تعالےٰ نے بیان کیا کہ کمال قدرت اسی کی ذات کے ساتھ مختص ہے تو اسکے پیچھے اس چیز کو بیان کیا جو لازم ذات الوہیت ہے اور وہ اکیلا ہونا اللہ تعالےٰ کا ہے ساتھ علم غیب کے اور اختیار کرنے میں اس لغت کے یک نکتہ ہے اور وہ مبالغہ ہے نفی علم غیب میں غیر اللہ تعالےٰ کے امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں معنی الآیۃ انا لا ندعی الدعوی من البرھان وعلی فساد التقلید ولما بین انہ المختص بالقدرۃ اقصد ان یبین انہ المختص بعلم الغیب واذا ثبت ذالک ثبت انہ ھو الالہ المعبود یعنی یہ آیت دال ہے اسپر کہ دعوی بیناء برہان کا ہونا ضرور ہے اور تقلید کے فاسد ہونے پر بھی یہ آیت دال ہے اور جب اللہ تعالےٰ نے بیان کیا کہ وہ مختص ہے ساتھ قدرت کے تو آسنے اسکو بھی بیان کیا کہ وہ مختص ہو ساتھ علم غیب کے اور جب یہ ثابت ہوا تو اسکا الہ و معبود ہونا بھی ثابت ہوا اس بیان سے علاوہ امام رازی کے معلوم ہوا کہ الوہیت متصف ہونا ہے اُن صفات کے ساتھ جن کے سبب سے وہ مستحق معبود ہونیکا ہے اور وہ صفات مخصوصہ باریتعالےٰ کے ہیں جن میں کسی کو شرکت نہیں ہے کتب کلامیہ میں یہ امر مصرح ہے کہ توحید بدون نفی شریک فی الوہیت و نفی شریک خواص الوہیت مسلم و صحیح نہیں ہوتی علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں حقیقۃ التوحید اعتقاد عدم الشریک فی الالھیۃ وخواصھا ولا نزاع لاھل الاسلام فی ان تدبیر العالم وخلق الاجسام واستحقاق العبادۃ وقدم مایقوم بنفسہ کلھا من الخواص انتھی اور علم غیب کا خواص الوہیت اور مختصات باریتعالی سے ہونا عبارت متقدمہ منقولہ امام رازی وغیرہ سے ظاہر ہے اور کچھ ذکر اسکا آئندہ بھی کیا جائیگا پس مثبت علم غیب و علم محیط غیر اللہ تعالےٰ کے لئے موحد نہیں ہے اور اسکی توحید صحیح نہیں بلکہ وہ مشرک ہے وقال اللہ تعالیٰ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ اس آیت سے بھی بصراحت بطور حصر معلوم ہوا کہ خزائن یا کنجیاں غیب کی اللہ تعالےٰ کے پاس ہیں سوا اسکے کوئی نہیں جانتا تفسیر وجیز میں ہے کان الغیب فی بیت مقفل مفاتحہ لا توجد الا عندہ ولا یعلم الغیب الا اللہ انتھی یعنی غیب گویا اوسکے گھر میں مقفل ہے کنجیاں اُسکی اُسی کے پاس ہیں اور غیب سوا اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ وقال اللہ تعالیٰ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ یعنی اللہ تعالےٰ آنحضور کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے رسول آپ سب لوگوں کو فرما دیں کہ مجھے جو تم قیامت کے آنیکا وقت پوچھتے ہو تو اُسکا علم خداوند تعالےٰ کے پاس ہے اُسپر کسی کو اطلاع نہیں ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں کہ اُسکا علم مختص بجناب باریتعالی ہے اور آپ یہ بھی سنا دیں کہ میں مالک نہیں ہوں اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر ہم غیب جانتے تو بہت ساری بھلائی ہم جمع کر لیتے اور مجھکو کبھی نقصان نہیں پہونچتا تفسیر جامع البیان میں ہے ای لکانت حالی من استکثار الخیر واستفراز المنافع واجتناب السوء علی خلاف ما ھی علیہ

* سہواً [illegible] سلیس اردو میں لکھا ہے یہ جو خام ترجمہ ہے (ایڈیٹر)

ولو اکن ممالیا مرتہ وصفلوبا اخرٰی وراجا وخاسرا فی التجارۃ انتہی۔
یعنے اگر میں نفع ونقصان کا مالک ہوتا اور غیب کی باتیں جانتا تو البتہ میری
حالت کثیرہ بھلائی اور جمع کرنے منافع دیکھنے میں برائی سے اس حالت موجودہ
کے خلاف ہوتا یہ ایسا نہوتا کہ ہم کبھی غالب ہوتے اور کبھی مغلوب اور کبھی نفع
اٹھانے والا ہوتا اور کبھی نقصان پانے والا تجارت میں اور تفسیر مدارک
حنفیہ میں ہے ھو اظہار للعبودیۃ وبراۃ عما یختص بالربوبیۃ من علم
الغیب ای انا عبد ضعیف لا املک لنفسی اجتلاب نفع ولا دفع
ضر کالممالیک الا ما شاء مالکی من النفع لی والدفع عنی۔ انتہی۔
یعنے آنحضور کا یہ فرمانا کہ میں مالک نفع ونقصان کا نہیں ہوں مگر جو چاہے اللہ
اس میں آنحضور کی عبودیت کا اظہار ہے اور علم غیب سے جو مختص
ساتھ اللہ تعالےٰ کے ہے آنحضور کی بیزاری اور برأت
ظاہر فرمائی گئی ہے یعنے میں بندہ کمزور ہوں مجکو
جلب نفع ودفع ضرر اپنے نفس کے اختیار
نہیں ہے مگر جو میرا مالک میرا نفع چاہے
اور ضرر کو دفع کرے۔ اور تفسیر بیضاوی
میں ہے وھو اظہار للعبودیۃ والتبری
عن ادعاء العلم بالغیوب۔ انتہی۔ اور
تفسیر کبیر میں ہے۔ اخبر الرسول علی عدم
علمہ بالغیب بقولہ۔ ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر۔ انتہی۔ آہ افسوس جس غیب سے
آنحضور کو بیزاری ہو اُسکو آج جھوٹے محبان رسول آپکے لیے ثابت کریں
صحیح بخاری میں ہے ابن عمر سے قال رسول اللہ صلعم مفاتیح الغیب
لا یعلمھن الا اللہ ولا یعلم ما تغیض الارحام الا اللہ ولا یعلم ما فی
غد الا اللہ ولا یعلم متی یاتی المطر احد الا اللہ ولا تدری نفس
بای ارض تموت الا اللہ ولا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ یعنے آن
حضور فرماتے ہیں کہ خزانے غیب کے نہیں جانتا انکو مگر اللہ تعالےٰ اور نہیں
جانتا ہے جو کم کرتی ہے رحموں کو مگر اللہ تعالےٰ اور نہیں جانتا ہے جو کل ہوگا
مگر اللہ تعالےٰ اور نہیں جانتا ہے کوئی کہ پانی کب برسیگا مگر اللہ تعالےٰ اور
نہیں جانتا ہے کوئی کہ وہ کب مریگا مگر اللہ تعالےٰ اور نہیں جانتا ہے کہ قیامت
کب قائم ہوگی مگر اللہ تعالےٰ یعنے علم ان سب کا مخصوص بجناب باریتعالیٰ
ہے عن عائشۃ قالت ومن زعم انہ صلعم یخبر الناس ما یکون فی
غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ تعالیٰ یقول قل لا یعلم من
فی السموات والارض الغیب الا اللہ اخرجہ البیہقی وامام احمد
وعبد بن حمید وبخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن جریر وابن
المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ کذا فی تفسیر در منثور
للسیوطی۔ یعنے حضرت عائشہ فرماتی ہیں اور جنے گمان کیا کہ آنحضور
لوگوں کو اُن باتوں کی خبر دیتے ہیں جو کل ہونے والی ہیں اُس نے اللہ پاک پر
بڑا افترا کیا حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ آپ اے رسول کہدیں کہ نہیں جانتا
ہے جو آسمان وزمین میں رہتا ہے غیب کو سوائے اللہ تعالےٰ کے۔

(باقی آئندہ)

## یادگار مرزا

احباب کی فرمایش سے مرزا صاحب کی زندگی کے بڑے بڑے
کارنامے اور مشہور پیشگوئیاں ایک جگہ جمع کرکے رسالہ
کی صورت میں شائع ہونگی جسکی قیمت ۳ ہوگی مرقع قادیانی کے
خریداروں کو تو مرقع کی جگہ پہونچیگا باقی احباب جو چاہیں ۳ قیمت اور محصول
بھیجکر منگالیں مفت تقسیم کرنیوالوں سے پچیس عدد پر مبلغ للعہ پچاس کے
مبلغ ۲ سو کے مبلغ ؏ لئے جائینگے اصحاب کرم سے توقع
ہے کہ اس رسالہ کو ضرور شائع کرینگے۔ یہ نہ سمجھیں کہ مرزا مر گیا
اُسکی اذیت موجود ہے اور وہ اسکا یہ تبلیغ کرینگے

(منیجر)

## غریب فنڈ

غریب فنڈ میں اصحاب ذیل نے امداد فرمائی ہے۔

میاں اللہ رکھا صاحب ٹیلرماسٹر سوڈان وافریقہ ۱۔
میاں محمد اسمٰعیل صاحب محلہ مسی منڈی ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنہ۔ ۱۲؍
میاں محمد غوری صاحب۔ دارا بروٹے ریاست بہاولپور (رسائل) ۸؍
از مقتدی فنڈ ۱۰ ۱ــ
بقایا سابقہ ۱۵ ۱ــ

میزان کل ... ہے

ایک اخبار بنام میاں مولا بخش رنگریز میمبر یال ضلع سیالکوٹ جاری کیا گیا۔ باقی ۱۲؍

**معاصرین کا شکریہ**۔ جن جن معاصر اخبارات نے میرا اشتہار متعلقہ موت مرزا قادیانی پورا یا کچھ حصہ درج کیا ہے خاکسار انکا ممنون ومشکور ہے جزاھم اللہ خیراً۔ ابو الوفاء ثناء اللہ۔

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۱۷۷ - جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حصول نبوت سے قبل و معراج شریف سے پہلے کس کی عبادت کس طریقہ سے کرتے تھے؟ اور بعد معراج کے جبکہ پنجوقتہ نماز فرض ہوئی تب سے بعثت و نبوت شریف تک آپ کس طرح پر عبادت کرتے رہے؟ اور اگر اس بارہ میں کوئی کتاب ہو تو اس کے نام وغیرہ سے بھی مطلع فرمائیں؟ (سائل عبد النعیم محلہ نمبر ۱/۱۲ [illegible])

ج نمبر ۱۷۷ - نبوت سے پہلے آپ کی عبادت مختلف طریقوں سے تھی - ذکر - فکر اور خلوت سے - بعد نبوت کے جو کچھ قرآن و حدیث میں ہے اسی طرح کرتے تھے اسکا بیان کسی قدر کتاب سفر السعادت میں ملتا ہے جو عربی - فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں چھپ چکی ہے +

س نمبر ۱۷۸ - حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ مبارک میں کسی مسلمان کو نماز سکھائی اور بتائی تو کیسی بتائی؟ اسکو بیان تشریح کی جائے + (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۸ - ایک حدیث مشہور مسیئ الصلوٰۃ کی ہے اس میں یہ صاف ذکر ہے کہ ایک شخص نے آں حضرت کے سامنے نماز اچھی طرح نہ پڑھی تو آں حضرت نے اسکو اپنے پاس بلاکر سکھایا کہ اس طرح نماز پڑھ کہ پہلے تکبیر کہکر کھڑا ہو - پھر اچھی طرح سے رکوع کیا کر - پھر رکوع سے اٹھکر سیدھا کھڑا ہو جا اور مستقل کھڑا ہونے کے بعد اچھی طرح سے سجدہ کر - غرض تمام ارکان حضور نے سکھائے (جن لوگوں کی ہدایت کے لئے آپ پوچھتے ہیں ان کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی غنیۃ الطالبین دکھائیے وہ ایسی آیات و احادیث سے بے بہرہ ہونگے وہ تو پیر کے تابع ہیں خدا اور رسول کے نہیں) +

س نمبر ۱۷۹ - نماز کے متعلق یہ چار فعل مشہور ہیں یعنی سینہ پر ہاتھ باندھنا اور سینہ کے نیچے ہاتھ باندھنا اور زیر ناف ہاتھ باندھنا اور دونوں ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا یہ چاروں فعل حضرت رسول مقبول نے کیا ہے یا ایک ہی فعل حضور انور سے ثابت ہے؟ اور اگر چاروں فعل آپ نے کیا ہے تو کن کن وقتوں میں کیا ہے اور آپ ایک ہی طریقہ سے نماز ادا کرتے تھے یا مختلف قسم سے؟ اور یہ چاروں فعل آپ نے کیوں کیا؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۹ - چاروں طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا میری نظر سے نہیں گذرا - سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث ابن خزیمہ کی روایت سے آئی ہے زیر ناف باندھنے کی صاحب ہدایہ نے نقل کی ہے لیکن حافظ زیلعی نے تخریج ہدایہ میں لکھا ہے کہ زیر ناف کی روایت حضرت علی کا قول ہے مرفوع (آنحضرت کا قول) نہیں - ممکن ہے کبھی زیر ناف بھی باندھے ہوں مگر کھلے چھوڑنے کی روایت تو کہیں نہیں ملتی +

س نمبر ۱۸۰ - ایک شخص نماز پنجوقتہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے وہ کہتا ہے کہ دنیوی کاموں کی وجہ سے میرا جانا مسجد کو نہیں ہوتا میں بالکل عدیم الفرصت ہوں - اس صورت میں اس شخص کی نماز ہوگی یا نہیں؟ یہ شخص نماز جمعہ کے لئے ہمیشہ برابر مسجد میں آیا کرتا ہے اور جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے + (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۰ - ایسا شخص گنہگار ہے بلکہ بموجب حدیث شریف خطرہ ہے کہ اسکی نماز قبول نہ ہوگی نماز اسی لئے تو فرض ہے کہ امور دنیا سے کچھ وقت نکالکر مالک کی عبادت کرو خدا فرماتا ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ - اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جنکو دنیا کے کام اللہ کے ذکر اور نماز وغیرہ سے غافل نہیں کر سکتے -

س نمبر ۱۸۱ - ایک مسلمان پابند صوم وصلوٰۃ ہے اور شرک و بدعت اور دیگر ممنوعات و منہیات شرعیہ سے بالکل متنفر اور محترز ہے اور کوئی چیز نشہ لانے والی کبھی نہیں کھاتا ہے اور ہر قسم کے مسکرات سے قطعی مجتنب ہے - وہ چرٹ - سگارٹ یا بیڑی وغیرہ کبھی نہیں پیتا ہے ہاں تمباکو کی بیڑیاں فروخت کرتا ہے یا کسی کی فرمائش پر تمباکو کی بیڑیاں مزدوری سے بنا دیتا ہے اور بیڑیوں کے بنا دینے کی مزدوری لیتا ہے - پس اس صورت میں اس مسلمان شخص کی روزی حلال کی سمجھی جائیگی یا حرام کی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۱ - تمباکو کی حرمت کوئی قطعی یا منصوص نہیں البتہ ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرت نے منع فرمایا ہے کہ نشہ لانیوالی یا دماغ میں فتور چڑھانیوالی چیز کو استعمال نہ کیا کرو بعض علماء تمباکو کو اس میں شامل کرتے ہیں اس لحاظ سے شخص مذکور کی کمائی گو حرام نہیں لیکن اگر کوئی روزگار ملے تو اسے چھوڑ دے +

[illegible] +

س نمبر ۱۸۲ - جو زیور سال میں ۱۱ ماہ رکھا ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں اور جو بالکل رکھا رہے اس کی زکوٰۃ اصلی قیمت پر دینا چاہئے یا قیمت موجودہ پر؟ (غریبا اہلحدیث نمبر ۱۵۷ - از چکوال)

ج نمبر ۱۸۲ - گیارہ ماہ رکھا رہے یا بارہ ماہ غرض جو پہننے کے لئے بنایا گیا ہو خواہ مدت بعد کبھی شادی وغیرہ میں پہنا جائے - اس کا وہی حکم ہے جو جواب ۱۸۱ میں گذرا - جن کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے وہ حالت موجودہ کی قیمت سے دلاتے ہیں +

**اطلاع** - فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں - (ابوالوفاء ثناء اللہ)

[illegible]

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

لندن میں بھی ایک انجمن ہندی مسلمانوں نے اپنے ملکی حقوق کی نگہداشت کیلئے قائم ہوئی ہے۔

عبد المنان صاحب اودنگپور لکھتے ہیں کہ میرا لڑکا فوت ہوگیا ناظرین اہلحدیث میرے لئے اور مرحوم کیلئے دعا خیر کریں۔ اللہم اغفرلی ولوالدی۔

ہتھم صاحب مدرسہ رحمانیہ دانا پور محلہ سلطان شاہی اطلاع دیتے ہیں کہ حدیث پڑھنے والے طلباء مدرسہ میں آئیں۔

بمبئی میں ایک مشہور مسٹی ارجن سنگھ دیپ سنگھ جو عرصہ سے مختلف مقامات میں پولیٹیکل معاملات پر لکچر دیا کرتا تھا۔ لکچر سننے کیلئے لوگوں کا بہت ہجوم ہو جاتا تھا۔ اب کمشنر پولیس بمبئی نے اس کو تحریری حکم بھیجکر ۳ مہینے تک بمبئی میں تقریر کرنے سے منع کر دیا۔

کسی ایشیائی کو جنمیں ہندوستانی بھی شامل ہیں کناڈا میں اسوقت تک داخل نہیں ہونے دیا جائیگا جب تک کہ اسکے پاس ۲۰۰ روپے موجود نہ ہوں۔

دہلی کے خزانہ سے ۳۰ ہزار روپے کے ساورن جو تقسیم کیلئے بہر شاہ لائے گئے تھے مجسٹریٹ نے بعد ثبوت جرم اسکو دو سال قید بامشقت کی سزا دی ۲۶ ہزار روپے کے جواہرات زیور اور نقدی ملزم کے گھر سے نکلی وہ ضبط کرکے خزانہ میں داخل کر گئی۔

ایران کی مجلس وزارت پھر قائم ہوئی منصور السلطنت وزیر اعظم اور علاء السلطنت وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔

انگلستان کے شاہی خاندان کے وظائف میں ۰۰۰,۷۰ پونڈ صرف ہوتے ہیں جن میں ۰۰۰,۱۱ پونڈ صرف ملک معظم اور ملکہ کے ذاتی اخراجات کیلئے مخصوص ہیں (پونڈ پندرہ روپیہ)

عبد الغفور خان پیشکار عدالت منصفی گورکھپور کو ۱۸ ماہ کی سزا اس جرم میں ہوئی کہ انہوں نے ایک مقدمہ کی مسل میں کسی جائیداد کا نقشہ بدل دیا تھا۔

لاہور میں ۱۴ جون اتوار کو رائے سیلا رام کے تالاب پر مسٹر شمٹس مشہور جرمن پہلوان کی کشتی کریم بخش پہلوان سے ہوگی۔ بڑا جوڑ شام کے ساڑھے چھ بجے چھوڑا جائیگا۔ اسی تاریخ کو مرزا قادیانی کا وہ مضمون جو لکھتے لکھتے مر گئے تھے ٹون ہال میں سنایا جائیگا۔

انگلستان کی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش ہونیوالا ہے۔ جسکی رو سے لڑکوں میں تمباکو نوشی کی بری عادت کا انسداد کیا جائیگا۔ گو اس بل سے ایک بہت بڑی اخلاقی بہتری متصور ہے لیکن ساتھ ہی اسکے مجوزہ بل کے پاس ہو جانے سے گورنمنٹ کو ۲۰ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگا۔

ہالینڈ میں دس ہزار ہوائی چکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک ۳۰۰ ایکڑ زمین کی آبپاشی کرتی ہے اس ملک میں ایک سال میں ایک ایکڑ کی آبپاشی کا اوسط خرچ ساڑھے سات روپیہ ہے۔

مولوی سمیع اللہ خان بہادر سی ایم جی مرحوم کی یادگار میں علیگڈھ کالج کے صدر دروازہ پر مع لکچر روم تیار ہوں گے۔ اس کے لئے مرحوم کے صاحبزادہ نواب سربلند جنگ مولوی حمید اللہ خان بیرسٹر ایٹ لا چیف جسٹس حیدر آباد نے دو ہزار روپیہ دیا ہے۔

انڈیا میڈل کے نام سے ایک نیا تمغہ تیار ہونیوالا ہے۔ اور مہم کوہ خیل اور مہم مہمند میں شریک ہونیوالوں کو دیا جائیگا۔

یہ خبر غلط ہے کہ لدھیانہ سے قصور تک نئی ریلوے لائن نکلے گی۔ لودھراں کی جگہ اول غلطی سے تار خبر میں لودیانہ لکھا گیا۔ اصل میں یہ شاخ قصور سے لودھراں تک بنے گی اور اسکا طول دو سو دس میل ہوگا۔

شملہ میں زلزلہ معلوم کرنیکے آلات رکھے ہوئے ہیں۔ ان سے بدھ وار گذشتہ کو معلوم ہوا کہ یہاں سے قریب چار یا پانچ سو میل فاصلے پر کہیں زلزلہ آیا ہے یہ قریب ۵ بجے شام کو تھا۔ اگرچہ ہنوز صحیح مقام کا پتہ نہیں لگا سکے۔

مصر کے ایک دولتمند مسلمان احمد مظلوم پاشا اور انکے بھائی نے (۱۲۵) زمین رفاہ عام کیلئے وقف کی ہے۔ اسکی آمدنی میں سے (۱۰۰۰) پونڈ سالانہ انجمن عروۃ الوثقیٰ کو تعلیمی کام کیلئے ملیں گے۔ پچاس پونڈ سالانہ کی رقم دو ان یتیم لڑکیوں کی شادی میں صرف کیجائے گی جنہوں نے انجمن کے زنانہ مدرسوں میں دستکاری سیکھی اور تعلیم پائی ہو (۱۰۰) پونڈ سالانہ ان دو طلباء کو ملیں گے جو انجمن کے مدارس سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدارس عالیہ میں اپنی تعلیم کی تکمیل کریں۔

سلطان المعظم نے پریزیڈنٹ جمہوریہ امریکہ کو بیش قیمت قالین بطور تحفہ دوستانہ کے ارسال فرمائے ہیں۔ یہ قالین خاص سلطانی کارخانہ میں تیار ہوئے ہیں۔

داغ دل ـ اس کتاب میں بیاہ شادی کے ضروری نشیب و فراز اور خاوند بیوی کے ان تعلقات کا بیان ہے جن پر خانہ آبادی منحصر ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک ۸/ ملنے کا پتہ: مینیجر انڈین شال ایجنسی کڑھ قلعہ امرتسر

# فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث

## امرتسر

**تفسیر ثنائی** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو ہو سکتی ہے۔ جو تفسیر ہندوستان میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے دوسرے میں متوسط کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ شاید و باید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کتنی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف بھی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ [illegible] جو ہیں ۵ جلدیں [illegible]

**جلد اول** سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲ ؍

**جلد دوم** سورۃ آل عمران و نساء قیمت ۱۲ ؍

**جلد سوم** سورۃ مائدہ انعام اعراف قیمت ۱۲ ؍

**جلد چہارم** سورۃ نحل قیمت ۱۲ ؍

**جلد پنجم** سورۃ فرقان تک قیمت ۱۲ ؍

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت ۱۲ ؍

**فتوحات اہلحدیث** چیف کورٹ ہائی کورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلے بحق اہل حدیث۔ قیمت ۱۲ ؍

**دلیل الفرقان** بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ کا کامل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ ؍

**حق پرکاش** آریوں کے گرو اور آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر جو اعتراضات کیے ہیں ان کا مفصل جواب ۱۲ ؍

**ترک اسلام** جہاں شدہ دہرم پال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ قیمت ۱۲ ؍

**تغلیب الاسلام** مکمل جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور دہرم پال

## مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قائم رکھنے کیلئے یہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری یعنی کتاب چودھویں صدی کا مسیح اخیر جون تک چھاپ کر شائع کی جائیگی۔ اور رسالہ الہامات مرزا جو مرزا جی کے مریدوں کو واجب التعمیل ہیں علاوہ مرقع قادیانی جلد اول کے شائع ہونگے

نہایت عمدہ دلچسپ ہے جلد اول قیمت ۱۲ ؍ جلد دوم قیمت ۱۲ ؍ جلد سوم ۱۲ ؍ جلد چہارم قیمت ۱۲ ؍ چاروں حصوں کے خریدار کو ۱۲ ؍

شہرہ معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۷ء میں بمقام نگینہ آریہ سماج سے ہوا تھا قیمت ۱۲ ؍

حدیث و تفسیر ولی کو نہایت آسان طرز سے لکھدیا ہے اردو [illegible] مطالعہ سے اونکا سیاق [illegible] نامی گرامی علماء کا لکھا ہوا۔ قیمت ۱۲ ؍

**مرقع دیانندی** اس رسالہ میں بکمال اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے۔ آریہ مباحثات کے متعلق مطالبات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۱۲ ؍

**مباحثہ دیوریا** مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۱۲ ؍

**تقابل ثلاثہ** توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت ۱۲ ؍

**اہلحدیث کا مذہب** فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کون کون مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں۔ قیمت ۱۲ ؍

**المشتہر** منیجر مطبع اہلحدیث۔ امرتسر

---

**نظم مروان**

**حقوق نسوان**

یہ کتاب قرآن و حدیث اور فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز محبوبہ شارع علیہ السلام کی بابت میں علامہ مولانا سراج الدین احمد صاحب سرج

چیف ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم نے سوال مکتب آن الا بنیاد کی بیٹی کی تحریرات کے جواب میں بطرز تحفظ اسلام لکھی ہے جو پردہ جائز کے حامی الغرض ہیں۔ کتاب مصورت باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی و کاغذ وغیرہ کے اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لہذا اہل اسلام حضرات اسکی خریداری میں بہت جلد حصہ لیں۔ قیمت صرف ۱۲ ؍ علاوہ محصول

**المشتہر**

منیجر اخبار صحیفہ بجنور

---

حسب الارشاد جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب چھپ کر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔

# اخبار اہلحدیث

جلد ۵ — نمبر ۳۴


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند بلا معاوضہ درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہین۔

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... ..عہ

والیان ریاست سے ... ... ..للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ

عام خریدارون سے ... ... عہ/ ۱۲

" ششماہی ... ... عہ

ممالک غیر سے سالانہ ... ... ۵ شلنگ

" ششماہی ... ... ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔


امرتسر۔ مورخہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ


## ہندوستان کے دو مجدد

ہندوستان بھی کیسا خوش قسمت ملک ہے کہ اس مین کوئی نہ کوئی مجدد ضرور رہتا ہے۔ خصوصاً ہمارا زمانہ تو اس خوش قسمتی میں گذشتہ سب زمانون سے بڑھا ہوا ہے۔ گذشتہ زمانے مین تو کہین صدی کے بعد کہین مل کر ایک۔ مجدد نظر آتا تھا مگر ہمارے زمانے مین ایک نہین دو مجدد جمع ہو گئے۔ یہہ دو مجدد گو آپس مین بہت کچھ اختلاف رکھتے ہین لیکن باوجود اس کثیر اختلاف کے ایک بات پر دونون حضرات متفق ہین کہ جو مسلمان ان کی تعلیم اور تحقیق کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ خیر یہہ غرض سب کچھ ہے غالباً ہمارے ناظرین منتظر ہونگے کہ ان مجددون کے اسماء گرامی بتلائے جائین۔ پس سنئے ایک صاحب کا نام اعلیحضرت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ہے دوسرے بزرگ کا نام اعلیحضرت مولانا عبد المصطفٰی احمد رضا خان صاحب بریلوی ہے۔ ان دونون حضرات کو مجددیت کا دعوی ہے اول الذکر تو صرف معمولی مجدد تھے مگر موخر الذکر مجدد مائتہ حاضرہ ہین جسکا ترجمہ ہے موجودہ صدی کا مجدد۔ مطلب یہہ ہے کہ اگر مولانا کی حیات مستعار اتنی دراز ہو کہ دو تین صدیون تک پہونچ جائین تو سب صدیون کے مجدد آپ ہی رہین گے کیونکہ مائتہ حاضرہ سب کو شامل ہے۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔

قادیانی مجدد کے فتوی کفر تو ناظرین نے سنے ہونگے کہ جو کرشن جی کی طرح مجھے نہ مانے وہ مردود ہے ایسا ہے ویسا ہے۔ اسکا ذکر تو اہل حدیث مین ہمیشہ سنتے چلے آئے ہین۔ اسلئے اسے چھوڑ کر آج ہم بریلوی مجدد کا ذکر مختصر سناتے ہین آپ کی طبیعت کا رجحان اس طرف ہو رہا ہے کہ مسلمانون کی تعداد جو تکہ کرورون تک پہونچ گئی ہے۔ اسلئے شاید آپ کو خطرہ ہے کہ اس بہیر بہاڑ سے جنت مین گرمی نہو اسلئے آپ ہمیشہ مسلمانون کی چھانٹی کرتے رہتے ہین آپ کی مشین مین ہمیشہ کفر کے فتوے ہی چھپا کرتے ہین۔ وہ کافر۔ یہ کافر۔ تم کافر۔ تو کافر۔ غرض آپکی تکفیر کی وسعت دیکھکر یہہ کہنا پڑتا ہے کہ

> کسی نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
>
> مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

گذشتہ فتوون کے علاوہ آجکل ایک فتوی آپنے شائع کیا ہے جسکا نام ہے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین۔ جس مین آپنے اپنے حج کی کارگذاری دکھائی ہے کہ ہم نے مکہ معظمہ مین جا کر یہہ فتوی کفر تیار کرایا ہے


یادگار مرزا یعنی مرحوم قادیانی کا خاص نمبر جسمین مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیون کی قلعی کھول کر دکھائی گئی ہے۔ ۳ر کا ٹکٹ بھیجکر منگوائین



ضروری اطلاع: گم شدہ پرچہ کی بابت پہلی اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر مفت تیسرے ہفتہ قیمت ار بعد ازان ۲ر فی پرچہ۔ پرچہ گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔ مینیجر

غالباً یہہ کوشش آپکی اپنے مخالفین کی اُس شماتت کے جواب مین ہے جو آپکے مواخذہ سکہ پر آپکے مخالفون نے کی تھی۔ کتاب مذکور مین اعلیحضرت نے کئی ایک پر کفر کا فتوے لگایا اور لگوایا ہے۔ سب سے اول تو اپنے حریف اور ہم رتبہ مجدد قادیانی پر۔ اُن سے بعد مولانا خلیل احمد سہارنپوری مولانا اشرف علی صاحب تہانوی مولوی امیر حسن مولوی امیر احمد صاحب سہسوانی مولوی مولانا سید نذیر حسین صاحب مولانا محمد قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہم۔ قادیانی تو ہماری بحث سے الگ ہے اسلئے کہ یہہ دونون مجدد ہین ہمین ان بڑون کی باتون مین کیا دخل یہہ جانین اور وہ جانین یا اُن کے اتباع سمجہین۔ باقی علما پر وجوہات کفر الگ الگ ہین کسی پر امکان کذب باری ہے۔ کسی پر کچھ ہے۔ سب سے بڑہکر انکار علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہمنے ان مظلوم علماء کی اصل کتابین جو ہین دیکہین نہ ہمارے پاس ہین۔ ناظرین اہلحدیث مین سے کوئی صاحب بہیجدین یا محل وصول سے اطلاع دینگے تو شاید ہم کچھہ مفصل بھی لکہین گے۔ سردست ہم بالاجمال اتنا کہتے ہین کہ مجدد بریلوی کے اس فتوی سے ہمین خوشی بہی ہوئی ہے اور رنج بہی۔ خوشی تو اسبات کی ہوئی ہے کہ آپنے اس فتوے مین کسیقدر اپنی غیر مقلدیت کا جلوہ بہی دکہایا ہے۔ کیونکہ اس فتوی مین آپنے آیات قرآنی سے استدلال کیا ہے مثلاً علم غیب کے ثبوت کیلئے وہ آیت پیش کی ہے جو عموماً ہے سمجہ طالب علم پیش کیا کرتے ہین۔ الا مین از کفنی مین ترا قبول دحسکا جواب مستگے آتا ہے۔ مجدد صاحب کے استدلال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ غیر مقلد ہین یا کم از کم غیر مقلدی کو اچہا جانتے ہین۔ کیون؟ اسلئے کہ مقلد کا من حیث المقلد یہہ کام ہے کہ اپنے امام کے قول کو پیش کرے نہ کہ خود استدلال کرے۔ چنانچہ درمختار کے دیباچہ مین ہے یفتی بقول الامام علی الاطلاق یعنے فتوی ہمیشہ امام اعظم ابوحنیفہ صاحب کے قول پر ہونا چاہئے مسلم الثبوت مین ہے۔ اما المقلد فمستندہ قول المجتہد لا ظنہ ولا اللہ یعنے مقلد کی دلیل صرف مجتہد کا قول ہے۔ اگر مجدد صاحب مقلد ہوتے تو آپکا کام یہہ ہونا چاہئے تہا کہ آپ ان مسائل کفریہ مین صرف اپنے امام کا قول نقل کر دیتے کہ فلان جگہ امام صاحب نے اس عقیدہ کو کفر لکہا ہے۔ ہم حیران ہین کہ ایسے مقلد کے مفتی دنشین جبکہ ان کے نام کی تحریرین واقعی انکی ہون اور وہ واقعی

مفتی اور اہل علم ہی ہون، بس اتنے ہی کام کے لئے بنائے گئے ہین کہ جو چاہے ان سے کفر کا فتویٰ حاصل کر لیوے۔ انا للہ۔

غرض اعلیحضرت بریلوی جس فرقہ کا رد ہمیشہ کرتے رہے تہے آج اسی فرقے کی رہ پر خود بہی چلنے لگے ہین۔

ہمارے خیال مین بلکہ جملہ سلف وخلف کی تحقیق مین غیر مقلدیت اسی کا نام ہے کہ براہ راست اپنے دعوے پر قرآن وحدیث سے استدلال کرے وہ استدلال اُسکا صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہین۔ ہوسکتا ہے کہ وہ استدلال مین بہت سی غلطی کر جائے۔ بہر حال استدلال کرنا اور اپنے کسی دعوے پر آیت یا حدیث کو پیش کرنا غیر مقلدون کا کام ہے۔ مقلد کا کام یہہ نہین۔ مقلد تو صرف اپنے امام کے قول کا پابند ہے۔ الفتوی علی قول الامام مطلقا۔ مقلد کا کام بس یہی ہے کہ جو مسئلہ بیان کرے اُس مین امام کا قول بیان کرے اگر امام نے کسی دلیل سے استدلال کیا ہے تو اُسکو بہی اُسی کے لفظون مین نقل کر سکتا ہے خود استدلال نہین کر سکتا کیونکہ استدلال کرنے کا اُسکو حق حاصل نہین۔

غالباً یہان پر ایک سوال ہم پر ہوسکتا ہے کہ اس تعریف کے مطابق علماء غیر مقلدین کے علاوہ جہلاء غیر مقلدین کس طرح غیر مقلد ہوئے اُن کو تو استدلال کرنے کا ملکہ ہی نہین۔ اُنکو تو جو کچھ اپنے علماء نے کہا وہ انہون نے مان لیا پہر اُن کو کیون غیر مقلد کہتے ہو اور وہ خود بہی اپنے آپ کو کیون غیر مقلد یا اہلحدیث کہتے ہین۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ جس طرح جہلاء حنفی شافعی کہلاتے ہین اور آپ لوگ بہی بطور فخر کہا کرتے ہین کہ ہندوستان مین اتنے کروڑ حنفی ہین حالانکہ آپ ہی کی معتبر کتاب ردالمحتار مین لکہا ہے کہ عوام نہ حنفی ہین نہ شافعی بلکہ یہان تک لکہا ہے کہ العامی لا مذہب لہ انما مذہبہ مذہب مفتیہ (مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۲) یعنے عامی کا کوئی مذہب نہین اُسکا مذہب وہی ہے جو اُسکے مفتی کا ہے۔ پس جو عامی اپنے مفتی سے یون سوال کرے کہ ہمارے امام کا کیا حکم ہے تو سائل بہی مقلد ہے اور جسکا مفتی قرآن وحدیث سے مسئلہ بتلانے والا ہے اور سائل اُسکو جانتا بہی ہے پہر بہی سوال کرتا ہے کہ خدا اور رسول کا حکم قرآن وحدیث سے ہم کو بتلائے تو وہ سائل غیر مقلد ہے۔ بغرض عامی کے غیر مقلد ہونے کے لئے قوت استدلالیہ کی

ahmadimuslim.de

ضرورت نہین جیسی کہ مقلد اور حنفی ہونے کے لئے اوسکو فہم مسائل فقہ ضروری نہین بلکہ اوسکی تقلید اور عدم تقلید اُسکے سوال کی نوبت ہے۔ خیر یہہ تو ایک جملہ معترضہ تہا جو ہماری خوشی کے بیان مین پیش آگیا اب ہم اپنی ناخوشی کے وجوہ بتلاتے ہین۔

ناخوشی ہمین اسلئے ہوئی کہ اعلحضرت مجدد صاحب بریلوی نے باوجود ادعاے حنفیت کے امام ابو حنیفہ صاحب کے مذہب کی ذرہ پرواہ نہین کی جتنے اقوال علما کے کفر پر نقل کئے ہین وہ سب کے سب متاخرین کے ہین جنہین سے بعض غیر مشہور ہین کوئی قول امام ابو حنیفہ صاحب کا نہین لائے کہ ایسے خیالات والا شخص کافر ہے۔ حق یہہ ہے کہ لاتے بہی کہان سے اونکا قول تو برہی ایک مشہور ہے کہ لا نکفر اہل القبلۃ (فقہ اکبر) ہم کسی کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے۔ خدا معلوم امام صاحب کا یہ ارشاد کسنے منسوخ کیا۔ کون ایسا شخص پیدا ہو گیا جسنے آج خلاف منشا امام صاحب مسلمانون پر کفر کے فتوے لگانے کو جائز کر دیا پہر کہلانے کو امام صاحب کے مقلد۔ سچ ہے ؎

کئے لاکہون ستم اس پیار مین بہی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار مین لکہا ہے کہ اسلامی فرقون پر کفر کا فتویٰ دینا بعض متاخرین کی رائے تو ہے مگر مجتہدین سے یہہ منقول نہین۔ مجتہدین سے عدم تکفیر منقول ہے اور غیر مجتہدین کے قول کا کوئی اعتبار نہین (جلد ۳ صفحہ ۱۹۶) ہم نہین سمجہتے کہ مجدد صاحب باوجود حنفی مقلد کہلانے کے کیون اپنے مذہب سے خارج ہوتے ہین۔ کیا اُن کو اپنے امام کے اقوال کافی نہین ہین کہ کبہی تو غیر مقلدون کی طرح خود استدلال کرنے لگجاتے ہین۔ اور کبہی متاخرین کی رائے (جو میدان تحقیق بجز نارزد) کام مین لگجاتے ہین۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہین کہ اگر خود ساختہ مجدد صاحب بریلوی امام ابو حنیفہ صاحب کے مقلد رہکر بحث کرین تو ایک منٹ نہین چل سکتے یہہ جولانی انہین اسیطرح آجاتی ہے کہ حنفی مذہب کی آڑ مین شکار کرتے ہین۔

ہان جی چاہتا ہے کہ آپکے استدلال کا جواب بہی قدرے دیا جاوے۔

علم غیب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مسئلہ ایسا صاف اور یقینی ہے کہ اسکے برابر شاید ہی کوئی مسئلہ صاف ہو قرآن شریف کی نص جیسکو جیسی دلالت کرتی ہے کسی اور مسئلہ پر شاید ہی کرتی ہو صاف ارشاد ہے لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ یعنے اے نبی تم کہدو کہ مین اگر غیب کی باتین جانتا ہوتا تو ہر قسم کی بہلائی جمع کر لیتا اور مجہکو کبہی کوئی تکلیف نہ پہونچتی۔ یہہ آیت ایسی صاف ہے کہ اسکا ترجمہ ہی اسکا مطلب صاف بتلا رہا ہے۔ مگر مجدد صاحب اور آن کے حاشیہ نشین چونکہ علم منطق کے بہی مدعی ہین اسلئے انکی خاطر ہم اس آیت کی تفسیر منطقی طریق سے کرتے ہین لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ مقدم ہے اور باقی اخیر تک تالی مجموعہ قضیہ شرطیہ اور اس مین تو شبہ نہین کہ لو کا استعمال رفع تالی کیلئے آتا ہے جس سے قیاس استثنائی برفع تالی پیدا ہوتا ہے پس تقدیر اس کلام کی یون ہوئی کہ لوکان الرسول (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) یعلم الغیب لاستکثر من الخیر وما مسہ شیء من السوء۔ لکنہ قد مسہ السوء ولم یستکثر من الخیر۔ رفع تالی چونکہ مستلزم رفع مقدم ہے پس نتیجہ صاف ہے کہ ما کان یعلم الغیب۔ غالباً بیان تک تو مجدد صاحب بہی ہم سے متفق ہونگے۔ کیونکہ انکا مذہب ہے کہ مستقل علم غیب رسول کو نہ تہا اور اسی مستقل کی نفی اس آیت مین کیگئی مگر وہ بہی تہا لیکن خدا کے بتلانے سے تہا یہہ نہین کہ بعض واقعات کا علم بتلایا تہا بلکہ کل واقعات کا علم دیا گیا تہا۔ پس اب ہمنے یہ دیکہنا ہے کہ اس قضیہ شرطیہ یا قیاس استثنائی مین جو مقدم ہے اسکا کیا مطلب اور تالی کا لزوم اسکے ساتہ کیا ہے۔ کچہ شک نہین کہ مجدد صاحب بہی مانتے ہونگے کہ تمام علمی آدم خصوصاً حضرات انبیاء علیہم السلام کو جو علوم حاصل ہوتے ہین وہ خدا کی ذات سے وہبی ہوتے ہین نہ کہ ذاتی آیت کریمہ لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ اسکے لئے شاہد عدل ہے پس خدا ذوالجلال نے جو بقول آپکے سید الانبیاء (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) سے یہہ کہلوایا کہ تم کہدو کہ مین اگر غیب کی باتین ذاتی طور پر جانتا تو یہ کرتا اور وہ کرتا کیا کسی کا خیال اور گمان تہا کہ آپ کو ذاتی علم ہے یا ہونا چاہئے جب نہین تہا تو اس نفی کرنے کی کیا حاجت تہی کیسا بے لطف کلام۔ گویا اس قسم کا ہے کہ تم کہدو اگر مین خدا ہوتا تو کہانے پینے کا محتاج نہوتا۔ حالانکہ مسائل علم کے تفاریق ہوتے ہین نہ بدیہی۔ علاوہ اسکے یہ بات بہی قابل غور ہے کہ اس شرطیہ مین جو تالی ہے کیا وہ مقدم کے ذاتی ہونے پر لازم ہے یا ذاتی غیر ذاتی دونون حالتون مین لازم ہے کچہ شک نہین کہ آیندہ کی بہلائی کا جمع کرنا اور مضرات سے

ahmadimuslim.de

جیسا ذاتی علم پر متفرع ہوتا ہے غیر ذاتی (عطائی) پر بھی متفرع ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جو کسی منڈی میں نفع سے سودا فروخت ہوتا دیکھ آیا یا کسی راستہ میں درندہ بیٹھا ہوا دیکھ پائے اور وہ اگر دونوں باتیں کسی اپنے منع واسطے کو کہہ دے تو یہ فائدہ ہوگا اس سے سننے والا بھی ان سے نفع پاسکتا ہے اور درندہ کے گزند سے بچ سکتا ہے۔ پس اور دیکھا جائے تو رب العالمین نے بھی عدم جہاں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے تو شرطیہ کے مقدم کو بعینہ نفی ... لوکنت اعلم الغیب کیونکہ اعلم ذاتی اور غیر ذاتی دونوں ... پس مقدم اور تالی میں لزوم جب علم ہے تو دونوں ... مقدم کو مخصوص بالذاتی کرنے کے لئے تو دلیل مطلوب ... ہوگی ... تالی سے انتفاع مقدم ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ذاتی نہ تھا ... اور نہ کسبی۔

اعلیحضرت مجدد بریلوی نے جو آیت پیش کی ہے اگر وہ غور کرتے تو اس کا مطلب یہی سمجھتے تھا۔ اول تو حسب اصول حنفیہ مستثنیٰ لیعنی الا من ارتضی من رسول ... حکم نہیں تاکہ آپ اس حکم کا ثبوت کسی اور دلیل سے دیجئے۔ دوم ... یہ بات قابل غور ہے کہ مستثنیٰ منہ سالبہ کلیہ ہے اس کی نقیض موجبہ جزئیہ ہوگی نہ موجبہ کلیہ۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ بعض امور کی اطلاع رسولوں کو ہوتی تھی اور اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ آیت کریمہ ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء اسی معنے کی تشریح کرتی ہے۔ فافہم وتدبر ان کنت من المتدبرین۔ مجدد صاحب اگر جواب بھیجیں گے تو درج کیا جائیگا۔

## سوال نمبر ۱۰ علیہ

آپ کا سوال تو بہت ہی واضح ہے مگر بعض علماء کی تحریر جادہ اعتدال سے باہر جانے پر دوبارہ سہ بارہ آپ کو سوال یاد دلانے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی۔ صرف موضوع بحث آپکا تو یہی ہے کہ امام و مقتدی کا رابطہ ادائے ارکان میں ہے قبولیت عدم قبولیت میں نہیں۔ پس جہاں تک مسئلہ ہذا میں غور کیا اور تحقیق کی انظار سے دیکھا اور مالہا وما علیہا تحریر علمائے کرام پر نظر غائر ڈالا تو یہی معلوم ہوا کہ ہر بھلے اور برے امام کے پیچھے نماز درست ہے قرآن مجید کی بعض آیتوں سے اسکے جواز کا استدلال ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں بھی اسکے جواز کی تصریح پائی جاتی ہے اور محققین علمائے کرام کا بھی مسلک اسی پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ واركعوا مع الراكعين میں یہ حکم ہوا کہ رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو۔ نماز کو رکوع کے ساتھ اللہ پاک نے تعبیر فرمایا اس لئے کہ یہودیوں کی نماز میں رکوع نہیں ہے۔ تفسیر بیضاوی و تفسیر ابو السعود میں ہے عبر عن الصلوٰۃ بالرکوع احترازا عن صلاۃ الیہود۔ تفسیر جامع البیان میں ہے ای کونوا مع المؤمنین فی احسن اعمالہم وھو الصلوٰۃ عبر عن الصلوٰۃ بالرکوع لان صلوٰۃ الیہود لیس فیھا رکوع۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم اس عموم لفظ کے ساتھ ہوا اور امام جماعت مقید بقید نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اہل امام ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے اور کسی نمازی کو یہ حق نہ رہا کہ وہ امام جماعت کی اقتدا چھوڑ کر جماعت کے ختم کی انتظار میں بیٹھا رہے بلکہ یہ حکم ہوا کہ نماز پڑھنیوالوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ تفسیر کبیر میں ہے المراد صلوا مع المصلین ای فی جماعتہم۔

باقی یہ سوال کہ جماعت کے لئے امام کیسا بنانا چاہیئے چونکہ یہ موضوع بحث سے خارج سوال ہے اسلئے صحیح حدیث ائمتکم خیارکم اور وہ حدیث جس میں ترغیب امام بنانے کی ارشاد ہوئی ہے اسکے جواب میں کافی وافی سمجھ کر اپنی توجہ اس جانب سے پھیرتا ہوں۔

ابوداؤد کے باب امامۃ البر والفاجر میں ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم براکان او فاجرا وان عمل الکبائر یعنے نماز تم پر واجب ہے پیچھے ہر مسلمان کے وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ کبائر گناہ کا مرتکب ہو چکا ہو۔ اسی حدیث کے ہم معنے دارقطنی نے بھی روایت کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ مکحول کو ابوہریرہ سے لقا نہیں ہے عون المعبود میں ہے وقد ورد ھذا الحدیث من طرق کلہا قال الحافظ واھیۃ جدا وقال العقیلی لیس فی ھذا المتن اسناد یثبت یہ حدیث کئی طرق سے آئی ہے اور اسکے کل طرق جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا ازبس واہیہ ہیں عقیلی نے یہ کہا کہ اس متن میں کوئی ثابت اسناد نہیں ہیں۔ دارقطنی کی دوسری روایت کا لفظ یہ ہے عن ابن عمر قال قال رسول

نوٹ: ناظرین اخبار کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس سوال وجواب کو مد نظر رکھکر ہماری تحریر کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ منہ غفرلہ۔



ahmadimuslim.de

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ یعنی ہر کلمہ گو کو پیچھے نماز پڑھو اس حدیث کو بھی دارقطنی نے باسناد ضعیف روایت کیا ہے بدر المنیر میں ہے ہذا الحدیث من جمیع طرقہ لا یثبت یہ حدیث اپنے کل طرق سے ثابت نہیں ہے سبل السلام میں بذیل حدیث جابر ولا فاجر مومنا الخ کے ہے وقد ذہب الشافعیۃ والحنفیۃ الی صحۃ امامۃ مستدلین بما یأتی من حدیث ابن عمر وغیرہ وہی احادیث کثیرۃ دالۃ علی صحۃ الصلوۃ خلف کل بر وفاجر الا انہا کلہا ضعیفۃ وقد عارضہا حدیث لا یؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ ونحوہ وہی ایضا ضعیفۃ قالوا فلما ضعفت الاحادیث من الجانبین رجعنا الی الاصل وہی ان من صحت صلوتہ صحت امامتہ واید ذالک فعل الصحابۃ فانہ اخرج البخاری فی التاریخ عن عبد الکریم انہ قال ادرکت عشرۃ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصلون خلف ائمۃ الجور ویؤیدہ ایضا حدیث مسلم کیف انت اذا کان علیکم امراء یؤخرون الصلوۃ عن وقتہا او یمیتون الصلوۃ عن وقتہا قال فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ فقد اذن بالصلوۃ خلفہم وجعلہا نافلۃ لانہم اخرجوہا عن وقتہا وظاہرہ انہم لو صلوہا فی وقتہا لکان مامورا بصلاتہا خلفہم فریضۃ یعنی شافعیہ اور حنفیہ کا مذہب باستدلال حدیث ابن عمر یہ ہے کہ امامت فاجر کی صحیح ہے اور اس باب میں بہت حدیثیں ہیں جو نیک وبد امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی صحت پر دال ہیں مگر انکے کل طرق ضعیف ہیں اور حدیث لا یؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ اور اسکے مثل اور حدیثیں ان کے معارض ہیں اور یہ بھی ضعیف ہیں پس محدثین نے یہ کہا ہے کہ جب دونوں جانب کی حدیثیں ضعیف ہیں تو ہم اصل کی طرف رجوع ہوں گے اور وہ اصل من صحت صلوتہ صحت امامتہ ہے یعنی جسکی نماز موافق بیان کتاب وسنت کے صحیح ہے اسکی امامت بھی صحیح ہے اور فعل صحابہ اس اصل کی تائید کرتا ہے امام بخاری تاریخ میں فرماتے ہیں کہ عبد الکریم نے کہا کہ میں نے دس صحابہ کو محمد صلعم سے پایا کہ وہ لوگ ظالم امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور مسلم کی حدیث بھی اسکی موید ہے کہ حضور انور صلعم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم پر ایسے امام ہوں گے کہ وہ لوگ نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھیں گے یا نماز کو وقت سے مار کر پڑھیں گے صحابہ نے کہا کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم نماز کو وقت پر پڑھو اگر پھر ان کو نماز پڑھتے پاؤ تو ان کے شامل پڑھ لو یہہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ پس حضور انور نے انکے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیا اور اس نماز کو نافلہ قرار دیا۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے اس نماز کو وقت سے خارج کر دیا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرتے تو البتہ یہ لوگ ان کے پیچھے فریضہ ہی پڑھنے کے مامور ہوتے۔

حافظ ابن حجر اور عقیلی اور صاحب بدر المنیر اور صاحب سبل السلام کے کلام سے واضح ہے کہ احادیث مذکورہ بالا مع اپنے شواہد کے اسنادا ضعیف ہیں اور ان کے کل طرق واہی ہیں اور مابہ البحث مسئلہ میں عدم جواز اقتدا کی حدیثیں بھی بقول صاحب سبل السلام ضعیف ہیں پس موافق ومخالف احادیث کے کل طرق جبکہ ضعیف اور واہی ہیں تو ان دونوں میں سے کسی کے ساتھ استدلال صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ صحت استدلال کے لئے صحیح حدیث ہونی چاہئے بنا بر ازیں جواز یا عدم جواز امامت فاسق فاجر مبتدع مفتون کا مقتدی کے حق میں استدلال ان موافق ومخالف احادیث کے ساتھ صحیح نہیں ہے پس جبکہ دونوں جانب کی حدیثیں اسنادا ساقطۃ الاعتبار ٹھہریں تو اب دیکھنا ہے کہ ان روایات مذکورہ کے کسی جانب کی موید کوئی صحیح روایت ہے یا نہیں یا بقول اصول اذا تعارضا تساقطا اور نیز بوجہ اسناد واہیہ کے وہ روایتیں اصلا قابل احتجاج ہی نہیں ہو سکتیں اس خصوص میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جواز اقتدا کی موید حدیث مسلم کی ہے جو پہلے مع ترجمہ لکھی جا چکی ہے اس روایت سے صحت اقتدا پر استدلال صحیح ہو سکتا ہے وجہ استدلال یہ ہے کہ بے وقت نماز پڑھنے والا مثلا نماز ظہر کو عصر کے وقت میں ادا کرنے والا موجیا کہ مسلم کی روایت سے مستفاد ہوتا ہے اور ابو داود میں بروایت عبادہ بن صامت اسکی تصریح آچکی ہے انہا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلہم اشیاء عن الصلوۃ لوقتہا حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوۃ لوقتہا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہے اور ایسا ارتکاب شرعا فسق وفجور میں داخل ہے معہذا حضور انور نے ایسے امام کی اقتدا کی اجازت دی اور یہہ فرمایا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ پس اگر اقتدا ایسے امام کی قبولیت میں کچھ بھی اثر رکھتی ہوتی تو آپ ہرگز ایک عبث فعل کی ہدایت صحابہ کو نہ فرماتے اور نہ یہہ فرماتے کہ یہہ نماز تیری نافلہ ہوگی اور جواز اقتدا کی موید بعض اور روایتیں ہیں جو ابو ہریرہ سے مروی ہے اسکا لفظ یہہ ہے یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولہم وان اخطئوا فلکم وعلیہم اور ابو داود میں عقبہ بن عامر سے بایں لفظ مروی ہے من

اما الناس فاذا صاب الوقت فلہ ولهم ومن انتقص من ذالك شيئا فعليه ولا عليهم یعنے لوگ تمہاری امامت کرینگے اگر وہ لوگ صواب پرہین گے یعنے وقت پر نماز پڑہین گے تو نماز کا ثواب انکو اور تم کو ہوگا اگر خطا کرینگے یعنے نماز بے وقت پڑہین گے تو ثواب نماز کا تم کو ہوگا اور وزر اس خطا کا ان پر ہوگا۔ ایک اور روایت مین ابو داؤد کے قبیصہ بن وقاص سے مروی ہے اُسکا لفظ یہہ ہے تكون عليكم امراء من بعدي يؤخرون الصلوة فهي لكم وهي عليهم فصلوا معهم ما صلوا القبلة۔ اس حدیث مین آپنے یہہ حکم نافذ فرمایا کہ بے وقت نماز پڑہنے والے امام کے ساتہہ نماز پڑہ لیا کرو جب تک وہ قبلہ رخ نماز پڑہتے ہین۔ استقبال قبلہ کی قید سے ثابت ہوا کہ اہل کتاب کے پیچہے نماز درست نہین ہے یہودی امام کی اقتدا اسلئے درست نہین کہ انکی نماز مین رکوع نہین ہے اور استقبال قبلہ محمدیہ نہین اور نصرانی امام کی اقتدا اس وجہ سے درست نہین ہے کہ وہ بہی اہل اسلام کے قبلہ کیجانب نماز پڑہنے کے مامور نہین انکا قبلہ خلاف قبلہ اہل اسلام کے ہے یہی امت محمدیہ کی وہ جماعت جو کہ مسلمانون کے گہر پیدا ہوئی اور آگے چلکر دین محمدی سے مرتد ہوگئی معہذا اپنے کو مسلمان جانتی ہے چونکہ وہ فاسق وفاجر گروہ سے خارج ہو کر کفر کے احاطہ مین جا پہونچی ہے اسلئے اُسکے پیچہے بہی نماز درست نہین ہے* رہا صحابہ وتابعین کا تعامل اور ائمہ مجتہدین وعلماء کرام کا مسلک صورت مسئولہ مندرجہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مین یہہ ہے کہ بدعتی اور فاسق وفاجر امام کے پیچہے نماز درست ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ مین عبد الکریم کا قول نقل فرمایا ہے وہ کہتے ہین کہ مینے دس صحابہ کو ظالم امام کے پیچہے نماز پڑہتے دیکہا۔ بخاری کے باب امامة المفتون والمبتدع مین عن عبيد الله بن عدي بن خيار انه دخل على عثمان بن عفان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما ترى ويصلي لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوة احسن ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم عبید اللہ حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آئے اور آپ محصور تہے عرض کیا کہ آپ تمام لوگون کے امام ہین اور مصیبت مین گرفتار ہین اور امام فتنہ (یعنے خوارج کا امام) نماز پڑہاتا ہے اور ہم لوگ اُسکی اقتدا کو گناہ سمجہتے ہین حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز لوگون کے

اور عملون سے اچہا عمل ہے پس جب لوگ اچہا عمل کرین تو اُنکے ساتہہ ہو کر اچہا عمل کرو اور جب برا عمل کرین تو اُنکے برے عمل سے اجتناب کرو۔ اور بخاری کے اسی باب مین ہے قال الحسن صل وعليه بدعته اور اُسکی شرح فتح الباری مین ہے ان الحسن سئل عن الصلوة خلف صاحب البدعة فقال الحسن صل خلفه وعليه بدعته یعنے امام حسن بصری بدعتی کے پیچہے نماز پڑہنے سے پوچہے گئے تو فرمایا کہ اُسکے پیچہے نماز پڑہ لو اور اُسکی بدعت کا وزر وگناہ اُسکی گردن پر ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین لکہتے ہین وكان ابن مسعود وغيره يصلون خلف الوليد بن عقبة بن ابي معيط وكان يشرب الخمر حضرت عبد اللہ بن مسعود صحابی وغیرہ ولید بن عقبہ کے پیچہے نماز پڑہا کرتے تہے حالانکہ وہ شرابی تہا۔ فقہ اکبر کی شرح مین یہہ بہی لکہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رح اہل سنت وجماعت کے مذہب سے پوچہے گئے تو فرمایا کہ ہم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو افضل جانتے ہین اور حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کو دوست رکہتے ہین اور موزون پر مسح کرنے کو جائز جانتے ہین اور ہر نیک وبد کے پیچہے نماز پڑہ لیتے ہین (یعنے اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے)۔

فقہ اکبر مین امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہین الصلوة خلف كل بر وفاجر من المؤمنين جائزة یعنے ہر نیک وبد مسلمان کے پیچہے نماز جائز ہے۔

بحر الرائق کے باب الامامة مین بحوالہ صحیح بخاری یہہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رض حجاج بن یوسف کے پیچہے نماز پڑہا کرتے تہے حالانکہ وہ پکا فاسق تہا جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے اور مصنف یعنے صاحب کنز الدقائق نے فرمایا کہ حجاج اپنے زمانہ کا بڑا فاسق ہے اور حسن بصری نے فرمایا کہ تمام امت اگر اپنی اپنی کل برائیون کو لائین اور ہم اکیلے حجاج کی برائیون کو پیش کرین تو ہم ہی سب پر غالب آوینگے۔ مرقاة مین ہے ابن عمر وانس رضی اللہ عنہما حجاج کے پیچہے نماز پڑہا کرتے تہے یہان یہہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ابن عمر حجاج کے خوف سے پیچہے نماز پڑہ لیا کرتے ہون اسکے جواب مین صاحب مرقاة فرماتے ہین واحتمال الخوف يمنعه ان ابن عمر كان لا يخافه لان عبد الملك كان ممتثلا لما يأمره به ابن عمر فيه وفي الحجاج ومن ثم كان يجعل امر الحجاج باتباعه فيه یعنے احتمال خوف کو یہہ امر مانع ہے کہ ابن عمر حجاج سے ڈرتے نہ تہے اسلئے کہ عبد الملک خلیفہ خود ابن عمر کا فرمان بردار تہا اور حکم مانتا تہا جو حکم کہ حجاج یا غیر حجاج کے بارہ مین ہوتا اور اسی وجہ سے وہ حج کا کام انہین کے متعلق کرتا تہا

* یہی تو مزہ کی بات تہی جسکو آپنے دیدہ ودانستہ چہوڑ دیا۔ (ایڈیٹر)

یادگا
مرزا کی زنا
اور بڑی
لکہکر مرزا
کی گئی ہے
قادیانی
انکو تو مرزا
یہہ رسالہ
مرتع ہے
وہ قیمت
ہین ٹہیک
پرچے مین

ahmadimuslim.de

اور حاج کو حکم دیتا کہ اس بارے میں تم انکی پیروی کرنا۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فمن ترک الجمعۃ والجماعۃ خلف الامام الفاجر فھو مبتدع عند اکثر العلماء۔ جو امام فاجر کے پیچھے جمعہ و جماعت پڑھنا چھوڑ دے وہ اکثر علماء کے نزدیک بدعتی ہے۔

ان تحاریر لاحقہ و سابقہ سے واضح ہوا کہ شریعت محمدیہ میں نماز ہر نیک و بد کے پیچھے پڑھ لینا درست ہے اور ان تحاریر سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ امام کے لئے عدالت شرط نہیں ہے جیسا کہ روافض قائل ہیں۔ ومن ادعی فعلیہ البیان۔

(محررہ ابو المعالی محمد علی مدرس مدرسہ رحمانیہ سلطانپور اناؤ)

# ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا صاحب قادیان

قادیان کے اخبار الحکم کا اڈیٹر ابو الحکم ۱۷ جون کے پرچے میں لکھتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی پیشگوئی ۴ اگست کو مرزا کے مرنے والی کی تکذیب چونکہ پیسہ اخبار اور اہلحدیث دونوں نے کر دی ہے۔ اسلئے یہ دونوں جھوٹے ہیں۔ پس پہلے وہ آپس میں فیصلہ کریں۔ مگر آپ کو معلوم نہیں کہ ہماری کوئی نزاع ہی نہیں جسکا ہم فیصلہ کریں۔ ہم دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے متعلق مرزا کا الہام تھا کہ ڈاکٹر صاحب مرزا کی زندگی میں ضرور مریں گے اور میری نسبت تو یہاں تک تھا کہ اگر میری (مرزا کی) زندگی میں ثناء اللہ کو طاعون و ہیضہ وغیرہ نہ ہوا تو میں (مرزا) خدا کی طرف سے نہیں۔ پس ہم دونوں ان دونوں پیشگوئیوں کے مطابق مرزا کو جھوٹا کہکر اسکی دجالی ذریت کا سر کچلنے پر متفق ہیں۔ باقی رہی ڈاکٹر صاحب کی ۴ اگست والی پیشگوئی وہ اگر نہ ہوئی تو اس پر کوئی امر موقوف بھی نہیں جبکہ دجال اکبر کا اپنا منہ مانگا فیصلہ موجود ہے تو کسی اور کی کیا حاجت ہے۔

نوٹ۔ مرزائیوں کی تحریرات ختم ہونے پر سب کا ایک ساتھ جواب دیا جائیگا۔ آپس وہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کہہ لیں۔ اتنا یاد رہے کہ دجال اکبر سے زیادہ نہ کہہ سکیں گے۔

اطلاع۔ ڈاکٹر صاحب کی تصحیح الہام آئندہ ہفتہ درج ہوگی انشاء اللہ۔

# اہلحدیث کو وہابی کہنے کی ممانعت

بہت سے احباب ہم سے دریافت کیا کرتے ہیں کہ کس عدالت میں فیصلہ ہوا تھا کہ اہلحدیثوں کو وہابی نہ کہا جائے۔ اگرچہ وہابی کا لفظ بقول حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم دینداروں کے لئے مخصوص ہے (دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۲) تاہم اصل حال سے آگاہی کرنے کے لئے اصل حکم شائع کیا جاتا ہے۔

سنہ ۱۸۸۶ء میں اہلحدیثوں نے بسرکردگی مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایک محضرنامہ اس مضمون کا دیا تھا کہ سرکاری کاغذات میں ہمکو اہلحدیث کہا جایا کرے۔ وہابی یا غیر مقلد نہ کہا جائے۔ اس عرضداشت کے جواب میں جو حکم آیا اس کی نقل ہمارے مکرم مولانا سید ابراہیم شاہ صاحب متولی جامع مسجد جبلپور نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجی ہے جو درج ذیل ہے۔

FROM No. 127

W. M. Young Esqre,
Secretary to the Government
of the Punjab

To
Maulvi Abu Said Mohammad Husain
Editor of the Ashaat-ul-Sunnah
Lahore

Dt/ Lahore 19th January 1887.

Sir,

In reply to your letter No 195 of the 12th May last, asking that the use of the expression Wahabi in reference to members of the community which you claim to represent may be prohibited in Government orders.

I am directed to forward the enclosed copy of a letter No 1758 dated the 3rd ultimo from the officiating Secretary to the

Government of India, in the Home Department, sanctioning the discontinuance of the use of the term Wahabi in official correspondence.

2. I return the books received with your letter No. 547 of the 21st September last, together with the original signed notice which you have been good enough to submit in your subsequent letters for the perusal of Government.

I have the honor to be
Sir
Your most obedt Servant
[illegible]
for Secretary to the Government of the Punjab

---

Copy of a letter No. 1758 dated the 3rd December 1886 from the officiating Secretary to the Government of India Home Department to the Secretary to the Government of the Punjab

---

In reply to your letter No. 144 dated the 8th June last I am directed to say that the Governor General in Council is pleased to express his concurrence with the views of Sir C. A. Achison that the use of the term Wahabi should be discontinued in official correspondence.

**ترجمہ**:- صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۳۷ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعت السنہ لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لئے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جاوے ہم آپ کو نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ بھیجتے ہیں جس میں منظوری دی گئی ہے کہ آئندہ سرکاری کاغذات میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔

(۲) کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء معہ اصلی دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے بھیجی تھیں واپس کیجاتی ہیں۔

ترجمہ چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۴۴ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی۔ آئی۔ ایچی سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط وکتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔

## انجمن تبلیغ الاسلام علیگڈہ

یہ انجمن جس غرض سے قائم ہوئی ہے اسکا اظہار اسکے نام ہی سے ہوتا ہے اسکی رپورٹ نمبر ۱ ہمارے سامنے ہے جس میں جناب نواب وقار الملک جیسے فرزانہ اور نیک دل بزرگوں کی شمولیت انجمن کی ترقی اور بہبودی کیلئے کافی ضمانت ہے۔ انجمن موصوف کی بنیاد یوں ہوئی تھی کہ ہمدرد اسلام ڈاکٹر اشرف خان صاحب ایک ڈی سلسلہ اسلامی تبلیغ اور اشاعت ہمیشہ اپنے ذمے لیا کرتے تھے ایک دفعہ کسی نے اُن سے کہا۔ کہ اکیلے کا کام اکیلا ہوتا ہے آپ ایک انجمن اسلام کے لئے قائم کریں انکو بھی یہ تجویز پسند آئی چنانچہ انہوں نے بمشورہ محب مخلص منشی سعید احمد صاحب مالک مطبع احمدی علیگڈہ ایک انجمن قائم کی جس میں انکو یہانتک کامیابی ہوئی کہ آج ہم انجمن کے

ahmadimuslim.de

ممبرون مین علیگڈہ کالج کے معزز عہدہ دار اور ٹرسٹیون کے اسمائے گرامی بھی دیکھتے ہین. مگر ہم اس امر کو نہایت ہی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ انجمن موصوف کی منتظم کمیٹی مین ڈاکٹر اشرف خان صاحب کا نام نہین ہے کیا سکرٹری صاحب ہم کو اسکی وجہ بتلا دینگے بہرحال ہماری دعا ہے کہ خدا اس انجمن کو اور اسکے سوا جو انجمن اس غرض کے لئے قائم ہو اور اسکے سوا مسلمانون کی ہر ایک نیک تحریک کو بابرکت کرے آمین

## حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جولائی مین ختم ہے ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آیندہ اخبار کی خریداری منظور نہو یا چند روز مہلت چاہتے ہون تو بواپسی ڈاک اطلاع بخشین تاکہ وی پی واپس ہونے سے مطبع کا نقصان نہو۔

مینیجر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۲۴ | بستی غزان | ۸۳۳ | پٹیالہ |
| ۳۴۳ | پٹیالہ | ۸۳۷ | عبدالحکیم |
| ۳۸۳ | میونانگ | ۸۴۰ | نارنول |
| ۴۴۴ | اودھیان | ۸۴۴ | مدھوپور |
| ۹۱۱ | باندہ | ۸۵۷ | تیلن باڑہ |
| ۶۱۶ | اترولہ | ۹۲۶ | سہسرام |
| ۶۲۰ | کیمپ بیلی | ۱۰۰۹ | چک نمبر ۴۹۳ |
| ۶۲۵ | نگوی | ۱۱۲۳ | سیالکوٹ |
| ۶۲۸ | نروچی | ۱۱۹۲ | کیمپ پٹھان کوٹ |
| ۷۰۶ | سیوان | ۱۱۹۴ | سیالکوٹ |
| ۷۱۰ | شیخ علی پور | ۱۱۹۵ | گڑھ گور |
| ۸۱۴ | مواڑ | ۱۱۹۶ | احمد پور شرقیہ |
| ۸۲۰ | سوہاگپور | ۱۲۰۰ | نگون |
| ۸۲۲ | ایبٹ آباد | ۱۲۰۱ | لبی |
| ۸۲۵ | کاگ تاڑو | ۱۲۰۲ | جانتی گڈہ |
| ۸۳۰ | مالیرکوٹلہ | ۱۲۱۰ | ملتان |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۲۱۴ | رکھہ سورجنگی | ۱۳۲۵ | پریوار |
| ۱۲۱۶ | مانڈلے | ۱۳۳۳ | کنوا |
| ۱۳۰۷ | بوڈھانہ | ۱۳۴۲ | فیروزپور |
| ۱۳۱۶ | کوٹلہ سلطان سنگھ | ۱۳۶۳ | منڈھا |
| ۱۳۲۳ | جانی کھیڑا | ۱۳۸۸ | ناکورم |

## خلیفہ قادیانی جواب دے

اخبار وطن مین ایک چٹھی چھپی ہے جو درج ذیل ہے

ایک احمدی کا لطیف خط بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وطن لاہور تسلیم. بعض مخالفین جماعت احمدیہ اپنی کوتاہ نظری سے یہ اعتراض کرتے ہین کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی پیشگوئیان پوری ہونے سے رہ گئین. مگر یہ صرف جماعت احمدیہ کے ایمان کے امتحان کیلئے ایسا ہوا ہے. کہ بعض پیشگوئیان پوری نہین ہوئین اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ سے پوری ہونگی. مثلاً منارہ کی تعمیر براہین احمدیہ کی تکمیل وغیرہ وغیرہ. البتہ دو تین پیشگوئیون کے پورا ہونے سے بحسب ظاہر کسیقدر اشکال معلوم ہوتا ہے منجملہ اسکے زلزلہ ساعۃ کی پیشگوئی ہے مگر ان معترضین کم فہم کو سمجھ لینا چاہیئے کہ حضرت اقدس کا درحقیقت انتقال نہین ہوا. اور جب یہ زلزلہ آئیگا جسکی خبر دی گئی ہے تو قبر شریف مین حضرت اقدس کو اسکا کامل احساس ہوگا. دوسری اہم پیشگوئی مرزا احمد بیگ کی بیٹی کے نکاح کے متعلق ہے. اور غالباً یہ پیشگوئی بھی اس طرح پوری ہو جاویگی کہ حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اس سے نکاح فرمائینگے. اور بموجب احکام سنت حضرت ام المومنین ایدہا اللہ تعالیٰ بعد عدت حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح کے نکاح مین آجائینگی اور غلام حلیم انکے بطن سے پیدا ہوگا. اس طریق پر انشاءاللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوکر رہیگی. پھر مخالفین جو خدا کی باتون سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے ہین پشیمان اور نادم ہونگے. اور انکو خدا کی قدرت کا دوسرا ہاتھ نظر آئیگا جسکی بابت حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت مین مفصل ذکر کیا ہے. ایک احمدی از پٹیالہ

اہلحدیث. خلیفہ صاحب قادیانی سے دستفسار ہے کہ کیا یہ تجویز صحیح ہے اور واقعی ایسا کرنے کا آپ لوگون کا ارادہ ہے. امید ہے کہ بہت جلد جواب سے اطلاع دینگے

# فتاوی

س نمبر ۱۸۳- ڈاکخانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے اُسکا منافع یا سود لینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۱۵۰۶ اکبرآل)

ج نمبر ۱۸۳- مثل دیگر امور اسکا مدلل جواب بھیجیں تو درج کیا جاویگا۔

س نمبر ۱۸۴- چیتے کی کہال پر نماز پڑہنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۴- پاک و صاف ہو تو جائز ہے مگر ایک حدیث میں درندوں کی کہال پر بیٹھنے سے منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۸۵- ہنود کے گہر کا پکا ہوا کہانا وغیرہ کہانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض ہنود اور سکہہ خاصکر جو تیم کہلاتے ہیں ... مشرک ہیں اور دنیوی طور پر وہ مسلمانوں کو ... نہیں۔

ج نمبر ۱۸۵- اسلام میں چہوت نہیں ہے پس اگر ہندو ... کا پکا ہوا کہانا حلال اور برتن وغیرہ پاک ہے تو کہا لینا جائز ہے۔ جبکہ ہندو تو نہ کہاتے۔ اگر وہ مسلمانوں سے چہوت کرتے ہیں تو بے شک تو فی کرتے ہیں ہم کو حکم ہے کہ لا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوی کسی قوم کے رنج سے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا کرو بلکہ ہمیشہ انصاف کیا کرو۔

س نمبر ۱۸۶- پنجاب میں اکثر جگہہ ایک قوم مصلی ہیں۔ یہہ کام میلا اٹھانے کا کرتے ہیں اور مذہباً مسلمان ہیں۔ بلحاظ شرع اور بلحاظ صفائی انکے ساتھ کہانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۶- مصلی اُس قوم کو کہتے ہیں جو بہتروں سے مسلمان ہو کر کام وہی کرتے ہیں مگر بطریقہ اُن کا مسلمان ہوتا ہے پس بلحاظ شریعت وہ مسلمانوں کے بہائی ہیں۔ طبعی کراہت اُن کے میلے پن سے ہو تو کوئی جبری نہیں قرآن شریف میں ہے۔ لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا یعنی مل کر کہاؤ یا علیحدہ علیحدہ کہاؤ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن یہہ نہ کرنا چاہئے کہ کوئی شخص اُن کے ہاتھ کا یا اُن کے ساتھ کہائے تو اسکو بہلا سو طعن کریں۔

س نمبر ۱۸۷- مرد کو سونے کے بٹن اور انگوٹہی پہننا جائز ہے یا نہیں ایسی جگہہ جہان ان چیزون کا عام رواج ہو۔

ج نمبر ۱۸۷- سونے کا کوئی زیور بہی مرد کو جائز نہیں حدیث شریف میں منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۸۸- ہارمونیم باجا بجانا جائز ہے یا نہیں۔ اور اُسکے ساتھ گانا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۸- ہارمونیم ہو یا کوئی ہو باجا بجانا اور باجہ کے ساتھ گانا ہر قسم کا منع ہے۔ حدیث میں ہے کہ مجھے حکم کیا گیا ہے کہ ہر قسم کے لہو و لعب کے سامان توڑ دوں۔

س نمبر ۱۸۹- نماز ظہر و عصر ملا کر پڑہنا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۹- سفر میں جائز ہے حضر میں بہی بعض علماء کا مذہب جواز کا ہے لیکن حضر میں جمع صوری ہو تو اولیٰ ہے یعنے ظہر کو اخیر کرکے اور عصر کو اپنے وقت کے شروع میں پڑہے تو اُسکو جمع صوری کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۹۰- اگر بذریعہ ریل مسافت طے ہو اور مسافر بآرام تمام ایک گہر سے دوسرے گہر پہنچ جاتے اور وہان چند روز قیام رہے تو نماز قصر ادا کرنا چاہئے؟ پوری نماز اگر مسافر پڑہے تو کیا حرج ہے۔

ج نمبر ۱۹۰- میری ناقص تحقیق میں قصر کرنا جائز ہے واجب نہیں پس اگر پوری پڑہے تو جائز ہے حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی بعض دفعہ پوری پڑہی (مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الخوف فصل اول حدیث جابر ملاحظہ ہو) اور حضرت عثمان۔ عائشہ وغیرہ رضی اللہ عنہم بہی سفر میں پوری پڑہتے تہے۔

س نمبر ۱۹۱- اگر ایک جانور حلال مثلاً بکری بیمار ہو اور امید زیست نہ ہو بیماری اندرونی ہو اُسکا ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ذبح کیا جاوے تو اُسکا گوشت حلال ہے یا حرام۔

ج نمبر ۱۹۱- بیشک حلال ہے کوئی مانع نہیں جبکہ شیر اور بہیڑیے کے منہ سے بچا کر ذبح کرکے کہا لینا حلال ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔ الا ما ذکیتم تو بیمار کو کہانا کیوں منع ہے۔ ہاں اگر کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس سے کہانے والے کی صحت بگڑنے کا احتمال ہے تو طبعی طور پر نہ کہائے۔ مگر شرعی طور پر جائز ہے۔

۳ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

**اطلاع** ہم فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا ثناء اللہ)

# انتخاب الاخبار

**الٰہی بخش** صاحب اکونٹنٹ جالندھری کا والد فوت ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کے خواستگار ہیں۔ اللھم اغفرلہٗ

**حاجی** رحیم بخش صاحب سوداگر بانوان ضلع گیا کا انتقال ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ اللھم اغفرلہٗ

**پچاس** روپیہ یعنی آرڈر جو دفتر اہلحدیث کے چٹھی رسان کو ہا گیا تھا جسے نو ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ ۲۲ جون کو وصول ہو گئے۔ صرف دو تین باقی ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا مضمون پیام صلح لاہور میں ۲۱ جون کو سنایا گیا۔ مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم ہندوؤں اور آریوں کے سب بزرگوں کو مانتے ہیں وہ بھی ہمارے بزرگوں کو مانیں۔ ہم گالی دینے والوں کو شتہ بھی چھوڑ دینگے (مفصل آئندہ)

**بابو پرتول** چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب صدر جلسہ تھے۔ مرزا صاحب کی کرامت سے صدر جلسہ کو شام جلسہ ہی میں بخار ہو گیا اور وہ اٹھکر چلے گئے۔ مضمون ناتمام رہا۔ اگر یا خوب زندہ تو معجزہ سے دکھاتے تھے۔ مرے کرامت ہی سہی)

**حضور نظام** نے کمال فیاضی سے مدرسہ عربی دیوبند کی امداد ایک سو پچیس ماہوار کی بجائے دو سو پچاس فرمادی ہے۔

**طاعون** سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۹ ماہ رواں میں ۱۱۵ موتیں ہوئیں ان میں سے پنجاب میں صرف ۴۵۲ اموات ہوئیں۔

**قسمت** پٹنہ کو دو کمشنریوں پر تقسیم کرنے کی تجویز وزیر ہند نے منظور فرمائی۔ ۳ اضلاع پٹنہ۔ گیا اور شاہ آباد کی ایک کمشنری پٹنہ ڈویژن کے نام سے قائم ہوگی۔ یہ تینوں اضلاع دریائے گنگا کے جنوب میں واقع ہیں۔ اس قسمت کا صدر مقام بانکی پور ہوگا۔ اس تجویز پر اب جلد عملدرآمد کر دیا جائیگا۔

دوسری قسمت کا نام ترہت ڈویژن ہوگا۔ اس میں چار اضلاع مظفر پور۔ دربھنگا۔ چمپارن۔ اور سارن شامل ہونگے۔ یہ سب اضلاع دریائے گنگا کے شمال میں ہیں۔ اس قسمت کا صدر مقام مظفر پور ہوگا۔

**مولا** عبدالعزیز کی فوج نے افغطر میں بغاوت کرکے مولا حفیظ کو سلطان مراکو تسلیم کر لیا۔ اب یہ وہ فرانس اور سب سلطنتوں کو مراکو کے متعلق اپنی اپنی حکمت عملی بدلنی پڑیگی۔

**شاہ ایڈورڈ** اور زار روس کے مقام ریوال میں باہم ملاقات کرنے سے قسطنطنیہ میں عظیم اثر پیدا ہوا ہے اور وہاں خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات کا مشرق قریب کے معاملات پر نہایت اہم اثر پڑیگا۔

**کابل** کے شہر شور بازار میں ۷ جون کی شب کو سخت آگ لگی ایک سو سے زائد دوکانیں جلکر راکھ ہوگئیں۔

**موکوی گنج** کے شیعہ اور سنیوں کے مقدمہ میں چھ آدمیوں کو ایک ایک سال اور ایک کو چھ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

**خوسسٹ** میں ایک کوئلہ کی کان کے پھٹنے سے گذشتہ منگل کے روز بیس آدمی دب گئے۔ ان کی لاشیں بمشکل نکالی گئیں۔

**آرمینیہ** سے ایک تار پایہ تخت روس میں موصول ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے اندر کردوں نے ۲۸ گاؤں تاخت و تاراج کر ڈالا۔ لوگ بھاگ کر روسی قونصلخانہ میں پناہ لے رہے ہیں۔

**قحط** کی تازہ ترین رپورٹ مظہر ہے کہ امدادی کام پر ۱۳۰۰۴۰۰ آدمی ہیں ہفتہ گذشتہ کے اندر ۳۰۰۰ کی کمی ہوئی ہے۔ صوبجات متحدہ میں آدمیوں کی تعداد ۱۰۵۱۰۰۰ ہے۔ ریاستہائے وسط ہند ۱۲۸۹۰۰۔ بنگال ۲۵۳۰۰۔ ممالک متوسط ۳۷۰۰۰۔

**نامہ نگار** کے نام طہران سے تار پہنچا ہے کہ وہاں عام طور کام بند ہے۔ شہر کے باہر شاہی کیمپ میں فوج روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

**پارلیمنٹ** ایران نے ایک یادداشت تیار کی ہے جو ہز میجسٹی شاہ معظم کو حضور میں پیش کی جائیگی جس میں شاہی فرمان کے وعدے اور آئین سے بہت سی خلاف ورزیاں دکھائی گئی ہیں۔ اور درخواست کی گئی ہے کہ عوام الناس کا اعتبار حاصل کرنے میں جلالتمآب ہماری امداد کریں۔

**اوفا** کے شیخ الاسلام نے روسی گورنمنٹ کی منظوری سے اپنے علاقہ کے دس اسلامی دیہات میں شراب فروشی کی دوکانیں بند کرادی ہیں۔

**ریکوئٹر** خبر ہے کہ انگولا (افریقہ) میں سخت قحط پھیلا ہے۔ تقریباً ۴ ہزار آدمی قحط سے مر گئے۔ اور سرکار کی طرف سے ۵۰ ہزار آدمیوں کو خوراک دیجاتی ہے۔

**طہران** کا ایک تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ کے ڈپوٹیشن کے جواب میں شاہ معظم نے ایک طول طویل اور پرزور تقریر کی اور کہا کہ میرے اجداد نے ملک کو بزور شمشیر فتح کیا تھا اور میں اس کیلئے تیار نہیں ہوں کہ تلوار سے اپیل کئے بغیر ملک کو اپنے قبضہ سے نکلنے دوں۔

اسلام اور برٹش لا یعنی قوانین انگریزی اور سیاست محمدیہ کا مقابلہ کرکے دکھلایا گیا ہے کہ اسلامی احکام ہی فلاح رعیت کا بہترین علاج ہیں قیمت ۳ر

## وہ مرثیہ خوان قوم و ملت

جو ہمہ وقت

کی پولٹیکل۔ سوشیل اور مذہبی اصلاح ہے۔ اور جسکو ہر حیثیت بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ "اخبار وکیل" ہے۔ یہ ہفتہ میں دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ ابتک اس کی قیمت بلا استثنا چھ اور آٹھ روپیہ سالانہ تھی۔ مگر ہمیں تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہ قیمت بہی گران ہے۔ لہذا اب جون سے اواخر نومبر تک کے لئے چار اور چھ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے پچاس روپیہ سے کم آمدنی والوں اور طلبا سے للعہ ۔۔۔ سے زیادہ آمدنی والے صاحبان سے لیے۔ اگر اس عرصہ میں ایکہزار خریداروں کی فرمائش ہوگی تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائے گی موجودہ حالت میں عیمہ محصول ڈاک نکال دینے کے بعد جو اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بہی زیادہ رعایت ممکن ہے؟

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

## نظر مردان بر حقوق نسوان

یہ کتاب قرآن و حدیث اور فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں علامہ مولانا سراج الدین احمد سکرٹری چیف کورٹ پوری سلمہ نے حال کے ان لامذہبان کی مہینہ کی تحریرات کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکہی ہے جو پردہ جائز کے مخالف ہیں۔ کتاب موصوف باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی و کاغذ کے اعلےٰ درجہ درجہ کی ہے لہذا اہل اسلام حضرات اسکی خریداری میں بہت جلد حصہ لیں قیمت صرف ۔۔۔ علاوہ محصول۔ المشتہر منیجر اخبار صحیفہ بجنور۔

## فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

**تقابل ثلاثہ** توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت ۔۔۔

**فتوحات اہل حدیث**۔ چیف کورٹ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودہ انگلستان کے فیصلجات بحق اہل حدیث۔ قیمت ۴ر

**برہان القرآن**۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ ۔۔۔ کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

**حق پرکاش**۔ آریوں کے گرو اور آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب۔ قیمت ۸ر

**ترک اسلام**۔ مہاشہ دہرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب۔ قیمت ۶ر

**تغلیب الاسلام**۔ جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دہرمپال۔ نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۶ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر چاروں کے خریدار کو ۱ر

**مناظرہ نگینہ**۔ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تہا قیمت ۶ر

**ادب العرب**۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اسکو خوان بلا امداد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

**مرقع دیانندی**۔ اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تہے خود اسکا خلاف کرتے تہے۔ آریہ مباحثہ کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

**مباحثہ دیوریا**۔ مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے مابین ہوا تہا قیمت ۸ر

**اہل حدیث کا مذہب**۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں ۳ر

**تفسیر ثنائی** اردو کی کیفیت اس تفسیر کی تو اسکے پڑہنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ جلد اول ۱۲ر جلد دوم ۱۲ر جلد سوم ۱۲ر جلد چہارم ۱۲ر جلد پنجم ۱۲ر پانچوں جلدوں کی قیمت ۔۔۔

المشتہر

منیجر مطبع اہل حدیث۔ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب چھپ کر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ل نمبر ۳۵۲

مت دیکھو کسی کا قول و کردار ـ ہے اصل حدیث مصطفیٰ کی گفتار

[illegible] سے تو نقل کیا ہے [illegible] دکھا کا [illegible]

اخبار

# اہل حدیث

نمبر ۳۵ جلد ۵

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام او سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی اصلاح کرنا۔

(۳) گورنمنٹ او مسلمانون کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) مضامین و مسلہ شرط [illegible] اپنے [illegible] اپس [illegible]

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عــه

والیان ریاست سے " سے ۱۲

رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ

عام خریداروں سے " عہ ۱۲

" ششماہی ـ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ "

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۳ جولائی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

## ایک سوال

جہلم سے ہمارے پاس ایک اشتہار آیا ہے جس مین ایک سوال ہے جسے دیکھ کر ہمین تعجب ہوا کہ مسلمان اس قسم کے سوال بہی پوچھتے ہین؟ اللہ اکبر ایک زمانہ تہا کہ مسلمانون کے بچے غیر قومون کو توحید سکہلاتے تہے آج ایک زمانہ ہے کہ مسلمانون کے بڑون کو بہی توحید کے متعلق سوال کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اصل جڑ اس خرابی کی یہہ ہے کہ مسلمان اپنی اصلی پٹری سے گر گئے ہین یعنی جو سڑک ان کے لئے شاہراہ قایم ہوئی تہی اسکو چہوڑ کر ادہر ادہر بہٹک گئے ہین۔ وہ شاہراہ کیا تہی **قرآن اور حدیث** جس کا مطلب یہہ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

کیونکہ قرآن مجید مین مسلمانون کو بتاکید سمجہایا گیا تہا کہ اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ یعنی جو خدا نے تمہاری طرف اتارا ہے اسکی پیروی کرو اور اسکے سوا کسی اور کی مت سنو!

حضرت پیران پیر رحمت اللہ علیہ نے کتاب فتوح الغیب مین ارشاد فرمایا ہے اجعل الکتاب والسنۃ امامک وانظر فیھما پہلے قرآن اور حدیث کو اپنا امام بنالو اور ادہر ادہر کسی کی بات کی طرف نظر نہ اٹہاؤ۔ فقہاء اور اصولیون نے بہی اسلئے کسی امتی کی بات کو سند نہین تبلایا تبلاتے بہی کیسے جبکہ سب امت کو حکم ہے کہ تم قرآن و حدیث کی پیروی کرو پہر کسی امتی کو کیا حق حاصل ہے کہ اسکی کسی بات کو شریعت مین سند بنایا جاے۔ اسلئے علماء اصول نے لکہا ہے کہ مجتہد کا قیاس معتبر ہے مگر اسکے لئے یہہ شرط ضروری ہے کہ شریعت مین اسکا کوئی مقیس علیہ پایا جاے نیز علاوہ اسکے وہ مقیس علیہ خود بہی خلاف قیاس نہو ورنہ قیاس صحیح نہوگا۔ بلکہ غلط قابل ترک ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس اجماع بہی کوئی چیز منفصلہ مستقل سند نہین ہے بلکہ اسکا سہارا بہی کسی آیت یا حدیث پر ہونا چاہئے (دیکہو کتب اصول) پس نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانون کو ہر ایک مسئلہ کی دریافت قرآن و حدیث سے ہونی چاہئے جو مسئلہ قرآن و حدیث سے ملے اُسے تو صحیح جانین اور جسکی شہادت ان دو سے نملے وہ غلط سمجہین۔ بہرحال وہ سوال یہہ ہے کہ

**استفتا** کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہتے وقت یا التحیات مین السلام علیک ایہا النبی پڑہتے وقت انجناب رسالتماب

یادگار مرزا اور مرقع قادیانی کا خاص نمبر جس مین مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیون کی قلعی کہول کر دکہائی گئی ہے ۲/ کے ٹکٹ بہیجکر منگوا لیوین۔ (منیجر)

صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جاننا اور یہ سمجھنا کہ آپ خود دیکھتے ہیں اور جہر کر صلاۃ و سلام کو ... اہل سنت کروڑ ... کیا حکم رکھتا ہے اسبارے میں اہل حق کا کیا مذہب ہے جو اسے شرک کہے اور اس طرح جاننے والے کو مشرک بتائے اسکا کیا حکم ہے۔ بینوا و توجروا

المستفتی نیاز مند خادم قدیم فقیر عبد الوہاب پنجابی لکھنؤ واقع حال متصل مسجد شاہی والا باہی ۱۲ محرم سنہ ۳۱

**الجواب** — اس سوال کا خلاصہ دو حرف ہے کہ حضرت پیغمبر خدا سید ولد آدم افتخار بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہمارے حال سے مطلع ہیں یا نہیں۔ لہذا اسکے مقدم ہے کہ حضور کے علم غیب کی تحقیق کیجائے۔

آنحضرت کے علم غیب کے متعلق گذشتہ پرچہ میں بھی لکھا گیا اور اس پرچہ میں بھی مفصل مضمون ہے۔ قرآن و حدیث اور واقعات نبویہ علم غیب کی تردید کرتے ہیں فقہا اور محدثین اسکے قائل کو مشرک اور کافر قرار دیتے ہیں تو بھی مسلمان اس قسم کے غلط خیالات کو نہیں چھوڑتے تو کسقدر افسوس کا مقام ہے۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ یعنی اگر غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سی خیر اپنے لئے جمع کرلیتا اور مجھے کسی قسم تکلیف نہ پہنچتی۔ یہ آیت صاف طور پر تبلاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں بیٹھے ہوئے لوہے کے پنجے سے پیٹھ کو کھجلا رہے تھے اور پیٹھ آپ کی دروازہ کی طرف تھی۔ کھجلا کر وہ پنجہ رکھدیا اور اتفاقیہ دروازہ کی طرف پھرے تو دیکھتے ہیں کہ ایک شخص پردہ اٹھا کر اندر دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اگر میں پہلے جانتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو یہی لوہے کا پنجہ تیرے منہ پر مارتا کیونکہ تو بے اجازت دیکھ رہا ہے حالانکہ پردہ اسلئے ہے کہ اجازت سے دیکھا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عن ابیہا پر جب منافقوں نے بہتان اور افترا کیا تو آنحضرت کو باوجود اسکے سخت صدمہ تھا مگر اصل حال معلوم نہ ہو سکا اور ادھر ادھر لوگوں سے دریافت فرماتے تھے۔ جبتک خدا نے معلوم نہ کرایا آپکو کچھ معلوم نہ ہوا۔ ان واقعات اور ان کے سوا دوسرے کئی ایک واقعات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء اور سید الانبیاء علیہم السلام کو غیب کا علم نہ تھا جس واقعہ کی خبر آپکو ملجاتی اُسکی اطلاع اوروں کو بھی کردیتے۔ اسلئے فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے کسی معاملہ میں آنحضرت کو گواہ کرے وہ کافر ہے کیونکہ اُسنے سمجھا کہ آنحضرت کو اسکے واقع کی خبر ہے اور آپکو علم غیب حاصل ہے۔ حالانکہ آنحضرت تو زندگی میں بھی علم غیب نہ جانتے تھے تو بعد الانتقال کیونکر جانتے ہوں گے۔ (فتاوی عالمگیریہ وغیرہ)

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ تمام علماء حنفیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ جو کوئی آنحضرت کی نسبت اعتقاد رکھے کہ وہ غیب جانتے تھے وہ کافر ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے زمین و آسمان میں میرے سوا کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ (شرح فقہ اکبر) علاوہ قیاس قرآن و حدیث اور اقوال فقہاء میں اس امر کی تصریح موجود ہے پھر کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں

اس سوال کا ایک جواب مطبوعہ بطور اشتہار بھی ہماری نظر سے گذرا ہے جس میں مجیب نے اپنے خیال میں ثابت کیا ہے کہ آنحضرت حاضر ناظر ہیں۔ اور ثبوت کے لئے وہی غلط راہ اختیار کی ہے کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر محض اقوال الرجال کو وہ بھی بے سمجھی سے نقل کیا ہے۔ لکھا ہے کہ شیخ عبد الحق نے مدارج میں اور ملا علی قاری نے تنبیہ میں لکھا ہے کہ درود پڑھتے وقت ایسا ادب سے بیٹھنا چاہئے کہ گویا آنحضرت کو تم دیکھتے ہو اور اس سے آنحضرت کا حاضر و ناظر ہونا ثابت کیا ہے۔ اللہ اکبر مسئلہ تو ایسا نازک اور دلیل یہ گویا۔ ان فقیہان کرام سے پوچھے کہ اسلام کب سے ہے اور شیخ عبد الحق یا ملا علی قاری یا کوئی اور عالم یا مجتہد کب سے ہیں آیا اسلام ان سے پہلے کا ہے یا یہ لوگ پہلے کے ہیں۔ اگر اسلام ان سے پہلے کا ہے تو ان سے پہلے اسلام کا ثبوت کن دلائل سے کیا جاتا تھا۔ کیا ان بزرگوں کی پیدائش سے پہلے اگر یہ مسئلہ پیش آتا تو اسکا ثبوت کس دلیل سے کیا جاتا۔ یا یہ کہا جاتا کہ شیخ عبد الحق وغیرہ پیدا ہوں گے تو اس مسئلہ کی دلیل ملے گی۔ افسوس صد افسوس۔ پہلے قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ اسکے بعد اگر بطور مزید تسلی یا تائید کے کسی مجتہد یا امام کا قول بھی پیش کرو تو مناسب ہے۔ اب ہم آپکو ان اقوال کا مطلب بتلاتے ہیں۔

ان کا مطلب یہ ہے کہ درود پڑھنے والا بطور ادب کے یہ سمجھے کہ گویا میں آنحضرت کے حضور میں ہوں۔ آپنے اس گویا کو تو دیکھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ گویا

کیا سنتے ہیں۔ حیرت ہے آپنے حکم لگا دیا کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں استغفر اللہ معاذ اللہ۔ بھلا وہی ملا علی قاری جو شرح فقہ اکبر میں۔ علم غیب کے عقیدے کو کفر لکھتے ہیں اور اسپر تمام حنفی علماء کا اتفاق بتلاتے ہیں وہی ملا علی یہہ فتوے دیوے کہ آنحضرت کو حاضر و ناظر جاننا چاہئے۔ اگر یہی ملا علی قاری ہیں تو اس سے زیادہ بے اعتبار آدمی کون ہوگا۔

مختصر یہہ ہے کہ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی کی بات سند نہیں ہو سکتی۔ اور ان بزرگوں کے کلام کے معنی بعد غور ہمارے مخالف نہیں بلکہ ان صاحب کا مطلب یہہ ہے کہ درود پڑہنے والا بحسن ادب و اخلاص درود پڑہے کہ گویا میں حضور میں حاضر ہوں نہ یہ کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں۔ جو شخص ان دو معنے میں فرق نہ سمجھے وہ فتوی کے معزز منصب پر بیٹھنے کے قابل نہیں۔

والعلم عند اللہ۔

## ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

اپنے الہام متعلقہ موت مرزا مورخہ ۴ر اگست والی تصیح لکھتے ہیں کہ:۔

**ایک غلطی کی اصلاح** بخدمت مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۱۶ر فروری ۱۹۰۶ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا۔ اسکے الفاظ یہہ تھے "۲۱ ساون ۱۹۶۵ء (۴ر اگست) تک مرزا ہلاک ہو جائیگا"

اسیطرح یہ الہام موٹی قلم سے لکہا ہوا میرے رجسٹر الہامات میں درج ہے اور اسی طرح پر ان تمام رسائل پر قلمی لکھوایا گیا جو ۱۶ر فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے یا بچے جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت مولوی نور الدین صاحب و مرزا صاحب و یعقوب علی تراب و حکیم فضل دین صاحبان بھیجے گئے تھے انپر بھی اسیطرح درج ہے ۲۰ رسائل مارچ میں بخدمت عبد الغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بھیجے گئے تھے انپر بھی یہی درج ہے۔ ایک اور الہام تہا جسکے الفاظ تھے "مرزا . . . کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا" اس میں جو تاریخ تھی وہ یاد نہیں رہی تھی اسلئے یہہ درج رجسٹر ہی نہیں کیا گیا تھا۔ جب مئی کو اخبارات کے نام میں نے خط لکہے اسوقت رجسٹر الہامات میرے پاس نہ تہا زبانی یادداشت کی بنا پر لکہنے سے یہ غلطی ہو گئی کہ ۱۶ فروری والا اور بعد کا الہام خلط ملط ہو گئے اور ۲۱ ساون الہام میں بجائے "تک" کے "کو" لکہا ہو گیا۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ والسلام۔ عبد الحکیم خان ایم بی۔

ایڈیٹر۔ اور کوئی شخص اس تصیح کو مانے یا نہ مانے اسکا تو اختیار ہے مگر جالی ذریت اگر اس سے انکار کرے گی تو کافر ہو جائے گی کیونکہ دجال اکبر (مرزا) نے خود آپکے الہام کو یوں لکہا ہے کہ

"ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور اُن کا نام و نشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جسکا نام عبد الحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جسکا دعویٰ ہے کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا اور یہہ اسکی سچائی کیلئے نشان ہوگا ... اسنے پیشگوئی کی کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک اسکے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا۔ اور خدا اسکو ہلاک کرے گا اور میں اُسکے شر سے محفوظ رہونگا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص خدا تعالے کی نظر میں صادق ہے خدا اسکی مدد کرے گا" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱-۳۲۲)۔

کہاں ہے دجال کی جوتیوں کا غلام ایڈیٹر بدر۔ جو ڈاکٹر کو اس تصیح کرنے پر کانا دجال کہتا تہا (راجعون) کیا اب وہ اپنے آقا اور اپنے مولا پیر و مرشد نبی بلکہ متبنّی کو بہی ڈاکٹر کے الہام میں تک لکھنے پر وہی الفاظ لکھیگا یا نہیں (ایسے انصاف کی امید نہیں)

## مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتدا پر کافی بحث ہو چکی ہے لہذا اب اسکا خاتمہ قریب ہے۔ صرف ایک آدہ مضامین جو حسب اعلان ہمارے مقررہ کے اندر اندر آئے تھے درج کئے جائیں گے جن میں سے ایک آدہ باقی ہے۔

آج ایک مضمون مولوی ابو العلی محمد حسین صاحب حافظ آبادی ضلع گوجرانوالہ حال مقیم

امرتسر کا درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

ناظرین مضمون امامت و اقتداء مذکرہ علیہ اخبار اہلحدیث وجناب ایڈیٹر صاحب مجوز امامت مکفرین پر واضح ہو کہ اس خاکسار کی رائے اس مسئلہ کے متعلق وہی ہے جو جمہور علماء امت کی رائے قدیم سے چلی آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مبتدعین سے جنکی بدعت حد کفر تک نہ پہنچی ہو۔ انکے پیچھے نماز صحیح ہے (مع الکراہت) اور جنکی بدعت کفر کی حد کو پہنچ گئی ہے اور انہوں نے نصوص قطعیہ کے برخلاف انتحال مذہب کیا ہے۔ یا محرمات قطعیہ کی تحلیل یا ضروریات شرع کا انکار وغیرہ ان سے سرزد ہوا ہے۔ اُن کے پیچھے اقتداء صحیح نہیں۔ گو وہ مسلمان ہونے کے مدعی اور نماز وغیرہ کے پابند ہوں۔ جیسے مرزائی مہدوی۔ چکڑالوی دتے شاہی۔ بابی وغیرہ۔

فاضل ایڈیٹر نے جو کچھ فریق ثانی کی صحت اقتداء پر دلائل قائم کئے ہیں ان میں سے وہ استدلال قابل غور ہے جس میں آنہوں نے صحت و قبولیت میں فرق ظاہر کیا ہے باقی اقوال حسن البصری رحمۃ اللہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و ابن حزم رحمۃ اللہ سے آپکے مدعا کا ثبوت نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ باوجود آثار رجال ہونیکے جواز اقتداء مکفرین سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ اور آیۃ تعاونوا علی البر والتقویٰ سے استدلال بہت بعید اور قابل تعجب ہے۔ کیونکہ اگر عموم بر و خطاب کو مکفرین و مخالفین کی جواز اقتداء پر دلیل بنایا جاوے تو مشرکین و کفار کی اقتداء کا جواز بھی اسی عموم سے آپکو تسلیم کرنا پڑیگا اور اس لزوم تسلیم کو آپکی وہ عبارت اور بھی تقویت دیتی ہے جس میں آپنے مشرکین کے اعمال کو صحیح الوجود مگر غیر مقبول اور ہباءً منثوراً قرار دیا ہے۔

یہ اصولی تعریف جس میں آپنے صحت اور قبولیت میں فرق بیان کرکے صحت کو صرف ارکان و شروط پر موقوف مانا ہے۔ اور صحیح الاعتقادی وغیرہ کو قبولیت کا موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ نہ نفس صحت کا اسپر سوال حالانکہ قائم کیا گیا ہے کہ کیا اگر کوئی غیر مسلم یہودی عیسائی وغیرہ بہ پابندی ارکان و شروط امام بنے تو اسکی اقتداء صحیح ہو جائے گی۔ فاضل ایڈیٹر اس سوال کے جواب میں کچھ کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں بلکہ انہوں نے اسی لزوم و سوال سے اس جواب کو اپنا مخلص بنایا ہے۔ کہ جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان و شروط ادا نہیں کرتا اور نیت کو (جو کہ رکن نماز ہے اور اسکے یہی معنے ہیں کہ وہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو) اسنے پورا نہیں کیا لہذا اسکے جواز اقتداء کا الزام و سوال مجھ پر کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔

---

سلہ جمہور اور اجماع میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ان دو لفظوں کو کن کن معنے میں استعمال کرنا چاہئے اور کن معنے میں استعمال کیا جاتا ہے اجماع کے معنے تو یہ تھے کہ تمام دنیا کے علماء کسی بات پر اتفاق کریں اور جمہور کے معنے یہ تھے کہ تمام دنیا کے علماء سب تو متفق نہوں مگر نصف سے زیادہ ایکطرف ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں لفظ اُس موقع پر بولنے کا حق ہو سکتا ہے جب ہم کو تمام دنیا کے علماء کی مکمل فہرست ملجائے۔ اسلئے امام احمد بن حنبل نے کہا ہے من ادعی الاجماع فهو كاذب (مسلم الثبوت) یعنے اجماع کا دعوی کرنیوالا جھوٹا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کے اہل علم کی مکمل فہرست مل نہیں سکتی۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو۔ اسی طرح جمہور کا لفظ بھی بالکل بے معنے استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہ بھی اوسی مکمل فہرست پر مبنی ہے۔ آجکل یہ عام اصطلاح ہو رہی ہے کہ اپنے خیال چند علماء کو ذہن میں رکھکر کہا جاتا ہے کہ جمہور علماء کا یہ مذہب ہے۔ سو یہ ایک دل خوش کن الفاظ ہیں جن کے لئے کوئی حقیقت نہیں اور نہ یہ کوئی قابل جواب امر ہے۔ (ایڈیٹر)

سلہ غالباً آپنے غور نہیں کیا کہ مشرکین اور کفار کے کون عمل صحیح ہیں اور کون عمل غیر صحیح۔ میں نے ہر چند تصریح نام سے لکھا مگر آپنے جلدی میں اسپر غور نہ کیا ہوگا مختصر یہ کہ جو کام محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کو کریں وہ تو صحیح الوجود ہو جاتے ہیں۔ جیسے خیرات صدقات وغیرہ دوسری قسم ان میں تو صرف اتنا ہی ضروری ہے کہ اخلاص مندی سے کریں اور نماز روزہ میں یہ نیت اُس صورت میں صحیح ہوگی جب وہ اسلامی تعلیم متعلقہ صوم و صلوٰۃ کو صحیح تسلیم کریں کیونکہ خیرات صدقات تو ان کے مذہب میں بھی اچھے کام ہیں۔ مگر اسلامی نماز روزہ مخصوص اسلامی حکم ہے۔ اسلئے جب تک اُن کو عبادت سمجھکر ادا کریں نیت خالصہ نہیں ہو سکتی اسکو یاد رہیگا اسی لئے علماء اصول نے افعال کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے حسن لذاتہ حسن لغیرہ قبیح لذاتہ۔ قبیح لغیرہ۔ آپ اس تقسیم پر غور فرماتے تو مشرکین منکرین اسلام کی صلوٰۃ و صوم کی صحت کے قائل نہوتے۔

(ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

میرے خیال میں تخصیص موضوع اس الزام سے بچنے کے لئے فاضل ایڈیٹر کے واسطے سود مند نہیں ہو سکتی کیونکہ جس نماز کو فرض جانکر پڑھنا ہوگا ارکان میں داخل ہے نہ شروط میں جیسے نوافل وغیرہ وہاں آپ پر یہی الزام و سوال قائم ہو سکتا ہے۔ اور آپ وہاں یہ عذر نہیں کر سکتے کہ اسنے ارکان کو پورا نہیں کیا اب اس صورت میں آپ کو لامحالہ اس امر کا قائل ہونا پڑیگا کہ غیر مسلم کی اقتدا در نوافل وغیرہ میں صحیح ہو سکے کیونکہ کسی غیر مسلم سے یہ بعید نہیں کہ وہ نماز کو منعم حقیقی کی اعلے درجہ کی تعظیم سمجھکر ارکان و شروط کو پورا کرے۔ اور چونکہ صحت اقتدا مفترض کے واسطے امام کا نماز کو فرض جانکر پڑھنا مشرب اہلحدیث میں ضروری نہیں ہے لہذا یہ عذر اس توجیہ الزام سے پہلے ہی ساقط ہو جاتا ہے اور اس توجیہ کے بعد بھی سوال و الزام قائم رہتا ہے کہ آیا ایک مسلمان مفترض کو ایک غیر مسلم متنفل کے پیچھے اپنی نماز میں اقتدا کرنا صحیح ہے جبکا جواز آپکے اصول کی پابندی سے نہ (وہان) سے ہونا چاہیے اگر فاضل ایڈیٹر یہ کہیں کہ مینے جو فرض جانکر نماز پڑھنے کی قید سے موضوع کو مقید کیا ہے اس سے میں نے شرط اسلام کی طرف اشارہ کیا ہے جیسا کہ مولوی عبدالعزیز صاحب کے جواب میں آپنے اس قید کا مفاد بیان کیا ہے۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص فرضیت نماز کا قائل نہو وہ بلحاظ منکر رکن اسلامی ہونے کے کافر نا قابل امامت ہے تو ایسا ہم فاضل موصوف سے پوچھتے ہیں کہ آیا بالخصوص انکار رکن صلوٰۃ کو کفر میں دخل ہے یا ہر ایک رکن اسلامی اور ضرورت شرعی کا منکر کافر اور نا قابل امامت ہے ۵۲ بھلا نا علمائے مانعین نے بھی تو یہی کہا تھا جو بالآخر آپ کو قبول کرنا پڑا انہوں نے اس میں اور کون نہیں بلا دیا تھا۔

بہ بیان مذکورہ بالا یہ بخوبی ثابت ہوگیا کہ تخصیص موضوع سے ایڈیٹر موصوف کو فائدہ نہیں پہونچ سکتا اور آخرکار اُن کو بھی لازمی طور پر وہی بات ماننی پڑتی ہے جس کے علمائے اُمت قائل چلے آتے ہیں وہ یہ ہے کہ صحیح اسلام نہ ادعائے نماز کا موقوف علیہ ہے ۵۴ اور بغیر اسکے امامت و اقتدا صحیح

۵۳ اے جناب آپکے اس سوال سے مجھے ایک قصہ یاد آیا کہ ایک طالب علم نے پانی کے حوض میں پاخانہ پھیر دیا لوگوں نے کہا یہ تم نے کیا کیا حدیث میں آیا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب مت کرو حاضر جواب طالب علم بولا۔ مینے پیشاب تو نہیں کیا پاخانہ کی ممانعت حدیث میں کہاں ہے۔ پیشاب کی ہے اس قسم کے مواخذات جتلا رہے ہیں کہ مانعین کے پاس بجز لفظی مواخذات کے اپنے دعویٰ پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ مین نے اس سوال کا جواب کئی ایک دفعہ دیا ہے کیونکہ میں نے فرض کی بجائے عبادت کا لفظ کئی ایک مواقع پر لکھا ہے یعنے جو کوئی نماز کو عبادت جانکر پڑھے۔ فانہم حما اودد (ایڈیٹر)

۵۴ آپکی اس غلط فہمی نے مجھے مجبور کیا لہذا میں ذرہ تفصیل سے عرض کرتا ہوں حدیث شریف میں آیا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے یہی اصول اسلام ہیں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نماز کا پڑھنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا طاقت والے کو حج کرنا۔ ان امور خمسہ کو بنیاد اسلام اس حدیث میں فرمایا ہے اور قرآن شریف میں یوں فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسولوں پر اور آخرت اور فرشتوں پر ایمان لانا۔ ایمان میں داخل ہے۔ پس جو کوئی ان امور ایمانیہ اور اسلامیہ سے معاندانہ انکار کرے وہ بیشک منکر اسلام ہے اور جو کوئی انکو مجمل تسلیم کرے مگر انکی کسی تشریح کا بلحاظ عدم ثبوت اپنے ذہن میں انکار کرے تو وہ منکر اسلام ملتزم الکفر نہیں گو علمائے اسلام اسپر کفر لازم کریں اور کفر کا فتویٰ دیں مگر وہ خود کفر کا التزام نہیں کر سکتا پس قسم اول کے پیچھے تو نماز جائز نہیں ہے اسلئے کہ اسنے کسی رکن اسلامی کا انکار کیا بلکہ اسلئے کہ وہ نماز کو خود ہی عبادت الٰہی نہیں جانتا اور قسم ثانی ہمارے موضوع کا فرد ہے جسکے پیچھے بضرورت اقتدا جائز ہے۔ غالباً اب تو آپ فرق سمجھ گئے ہونگے ہاں آپ کسی ایسے شخص کو پیش کریں جو کسی رکن اسلامی کا بلا تاویل کھلم کھلا منکر ہو یعنے یہ مانکر کہ اسلام میں تو یہ رکن ہے مگر میں نہیں مانتا تو نماز کو فرض خدا سمجھتا ہو تو بیشک کہونگا یہ محض ایک فرضی بات ہے اگر کوئی ہوگا بھی تو گمان غالب یہ کہا جائیگا کہ جب یہ نماز کو فرض خدا جانتا ہو تو رکن اسلامی سمجھکے اسکا انکار کرنا دلیل ہے یا آپکے ذہن میں عدم ثبوت پر مبنی ہو لہذا یہ شخص بھی ہمارے موضوع میں داخل ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۵۵ آپکے اس بار بار کے تکرار سے مجھے ایک بات کہنے کی ضرورت پیش آئی

ahmadimuslim.de

نہیں ہو سکتی مگر آپکی یہ لازمی تسلیم اس تصریح کو صاف منافی ہے جس میں انہوں نے ادعاء اسلام کو صحت اقتداء کا موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ بہت گذر چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور کئی ایک ضروریات شرع کے منکر ہیں بعض محرمات قطعیہ مثلاً زنا شراب خوری عورتوں کے لئے ایک سے زیادہ خاوند کی حرمت کو نہیں مانتے اور ان سب امور کو حلال جانتے ہیں جیسے ذکری شاہی فرقہ جو ضلع گجرات میں موجود ہے بابی مہدوی؎ وغیرہ

آپکا یہ عذر بھی کہ میں مرزائیوں کی امامت کو صحیح جانتا ہوں مرزا کی امامت کو روا نہیں رکھتا تفریق بلا فارق ہے کیونکہ جب آپنے صرف ادعائے اسلام کو مدار

ہونے [illegible] ظاہر نہ کی تھی۔ صحیح یا غیر صحیح اسلام یہ دو لفظ ایسے وسیع معنوں میں مستعمل ہیں کہ اور فرقے تو الگ اپنے خاص اہل سنت کے فرقوں میں بھی ایک دوسرے کا اسلام صحیح نہیں جانتا۔ اس وقت ہمارے زیر بحث سر دست تین گروہ ہیں۔ اہل حدیث۔ حنفی اور بدعتی۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ تینوں گروہ اپنے مخالف بھائیوں کا اسلام صحیح جانتے ہیں۔ اہلحدیثوں اور حنفیوں کے وعظوں اور خطبوں میں برابر سنیں گے المبتدع عن کلاب اهل النار بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں انکی تقریریں اور تحریریں میں دیکھیں گے کہ ان کے ساتھ کلام سلام سب بند کرو۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا کہ ان میں سے ایک دوسرے کا اسلام صحیح نہیں جانتا۔ اے جناب ہر ایک فرقہ دوسرے کے اسلام ہی میں تو شک لاتا ہے ورنہ اگر اسلام صحیح مانا جائے تو پھر اتنی جنگ و جدال ہی کیا۔ تعجب ہے کہ آپ ایسے ایک منظور فیہ امر کو مدار حکم بناتے ہیں۔ صاف بات ہے کہ جو کوئی اسلام کا مدعی ہے اسکے پیچھے اقتدا درست ہے اسکی تعمیل اسلامیت یا عدم تعمیل خدا کے سپرد ہے ؏

[illegible] چہ کار (ایڈیٹر)

؎ بابی فرقہ تو اسلامی احکام کو منزل من اللہ مانکر منسوخ کہتا ہے لہذا وہ ہمارے موضوع سے خارج ہے۔۔ مہدوی۔ مرزائیوں کیطرح ہیں ہاں آپکے ذکری شاہی سو انکی کیفیت ہمیں معلوم نہیں ہے [illegible] ذکری غالباً کوئی جہلا کی پارٹی ہے جو [illegible] ہمیں انکو دنیا سے غرض ہے نہ [illegible] سے مطلب۔ بلکہ بعض اوباش سوا ایسے لوگوں کا

صحت نماز و اقتداء قرار دیا اور ادعاء اسلام دونوں میں یکساں موجود ہیں تو پھر ایک کی امامت کو جائز اور دوسرے کی اقتدا کو ناروا بتانا قسمۃ ضیزیٰ کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا کرشن صاحب قادیانی مدعی اسلام نہیں ہیں۔ اسکے جواب میں اگر آپ بوجہ ان کی بنا پر اسکو منافق دہریہ وغیرہ کہیں اور اسکے ان دعاوی کو ہاتھی کے دانت قرار دیں تو اس سے آپکا وہ قول باطل ہو جاتا ہے جس میں آپنے صرف ادعائے اسلام کو صحت اقتدا کا مدار موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور جب قول و عمل کے تطابق پر اس بحث و مغالطہ کی [illegible]

ذکر ہی کیا۔ ہاں ہم فراخدلی سے کہتے ہیں کہ اگر ایسے لوگ بھی جماعت کرا دیں ہوں تو مرزائیوں کیطرح انکے پیچھے بھی ضرورتاً اقتدا جائز ہے (ایڈیٹر)

؎ ادعاء اسلام اسی وقت معتبر ہے جبتک کہ خارجی طور پر اسلام کی نقیض ان میں معلوم نہ ہو۔ نہیں سمجھتے ہیں اس آیت کے لا تقولوا لمن القى اليكم السلام لست مؤمنا یعنی جو تمکو السلام علیکم کہے اسکو نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیا آپ اس آیت کو ظاہری عموم پر چھوڑ کر مرزائیوں وغیرہ سے سلام علیکم سنکر مسلمان کہنے کو طیار ہیں۔ غالباً نہیں تو بس جس وجہ سے آپ اس آیت کی تخصیص کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں مرزا کا ادعاء اسلام صحیح نہیں جانتا۔ (ایڈیٹر)

## کافور و جائفل مسکر نہیں!

اہل حدیث ۲ مئی کے کالم فتاوی میں

ہمارے ایک کبیدنا پارٹی دوست کا جو استفسار نمبر ۱۵۰۔ اشیائے مذکورہ عنوان کی نسبت چھپا ہے جناب ایڈیٹر صاحب نے سپرد اطباء کرکے چھوڑ دیا ہے بجواب اسکے عرض ہے کہ یہ دونوں چیزیں مسکر نہیں ہاں مفرح اور دل کشا ضرور ہیں۔ کافور کا بیسیوں شفا خانہ میں کثرت سے ایک مرہم تیار کیا جاتا ہے جو طاعون [illegible] امراض میں مفید ثابت ہوا ہے اور جائفل بھی بکثرت مستعمل ہے غرض ہمارا شب و روز کا تجربہ اسے نہیں مسکر بتلاتا ہے اور نہ نقل ہی اس امر کی مؤید ہے۔ البتہ بعض خصوصاً قرشی سے جیسے امام فن طب نے جائفل کو مسکر لکھ دیا ہے مگر یہ اس بزرگ کی سراسر اور بالاتفاق چوک ہے چنانچہ فاضل حکیم حافظ انطاکی ؒ لکھتے ہیں واما القول بانہ مسکر وان الفاعل منہ اما انصف واحد

لو واحد لا دو نصف او ثلث و ان یکون مع حیات شعیر فمن خواتات العلامة (تذکرہ) یعنی جانفل کو مسکہ کہنا اور یہ کہ آٹو ہے یا ڈیڑھ یا تین کا یہ خاصہ ہے اور کچھ جو کے دانوں کی جھڑاہی پہ سو سب عام لوگون کی خرافات سے چڑ ود اللہ اعلم

(خاکسار ابو داؤد عبد اللہ مالک دواخانہ شفاخانہ بکھوانی انگانی

چونیان ضلع لاہور)

## غریب فنڈ

اس ہفتہ غریب فنڈ میں یہ امداد وصول ہوئی

مستری غلام نبی صاحب مکنیکل انجینیر فلور اینڈ ملز کمپنی امرتسر ... ... ... ۵ روپے

منشی عبد الرحمان صاحب ولد منشی محمد حسین صاحب مرحوم خریدار نمبر ۸۹۰ از رنگپور ... ... ... ۱۵ روپے

بقایات سابقہ ... ... ... ۱۲ روپے

میزان ... ... ... ۳۲ روپے

دو اخبار دا ایک بنام محمد اسمعیل محلہ تیلی منڈی ڈاکخانہ اربغ بٹیہ اور ایک بنام منشی ابو حمید محمد حیات مدرس ظفروال ایک سال کے لئے جاری کئے گئے۔ باقی ... ... ... ۲۶ روپے

بہت سی درخواستیں سائلوں کی جمع ہیں اصحاب کرم توجہ فرمائیں (محاسب)

درخواست نمبر ۷۰۱ - محمد یوسف ملازم چودہری کلو صدر بازار چھاونی سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۸۰۱ - محمد عالم از دھالیوالہ ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۹۰۱ - برکت علی طالب علم موضع پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر

درخواست نمبر ۱۰۱ مولوی محمد جمیل موضع اسغیرپور ڈاکخانہ کنشول ضلع دربھنگہ۔


## مسلمان

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جس میں خالص اسلامی مضامین اور مخالفین اسلام کے جوابات ہوتے ہیں سالانہ قیمت ۸ عہ

پتہ

مینیجر مسلمان امرتسر


## مرزائی پارٹی کی بدزبانی

آجکل جبکہ مرزا جی اپنے ہی فیصلہ کی رو سے مرکر جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں۔ اسوقت مرزائی جماعت میں عجب کھلبلی مچ رہی ہے وہ اہلحدیث کی تحریروں کا کافی جواب چونکہ دینے کی سکت اور طاقت نہیں رکھتے اسلئے بدگوئی اور گندی گالیوں تک پہونچ رہے ہیں۔ اور بدزبانی سے اپنی اصلیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ پہلے ہی کر لیتے تھے اب مرزا جی کی موت سے نیم جڑ ہے ہو گئے۔ سچ ہے ؏

یکے بود مجنون دگر سنگ گزید

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اخباروں کا منشا ایسا کہنے سے یہ ہو کہ ہم بھی انکی طرح گالی گلوچ پر آتر آئیں اور بحث کا اصلی پہلو مرزا جی کا فیصلہ نظر انداز ہو جاوے۔ مگر ہم ایسا ہرگز نہیں کرینگے۔ مرزائیوں کی یہ حالت صاف بتلا رہی ہے کہ انکے پاس اب کوئی دلیل نہیں اور یہ لوگ بے بس ہو کر بدزبانی کر کے حیلہ بہانہ بنا رہے ہیں کیوں نہو ؎

چو دیت نماند جفا جوئے را ✤ بہ پیکار گردن کشد روئے را

مرزائی پارٹی کے لیڈرو! یاد رکھو اگر تم اپنے پیر و مرشد کی اندھی تقلید کرتے ہوئے بدزبانی ہی سے کام لوگے اور ایسی حرکات ناشائستہ سے باز نہ آؤ گے تو ہم ایسا ہرگز نہ کرینگے کہ انیٹ کا جواب پتھر ہی ہوتا ہے مگر الحمد للہ خدا کے فضل و کرم سے ایسے اوچھے پن کو اپنے لئے زیبا نہیں سمجھتا اور نہیں چاہتا کہ ایسے فرومایہ پر چوں کے مقابلہ پر اپنا متین شیوہ بدل دو کیونکہ ؎

دشنام اگر دہد جوابش ✤ چارہ نبود بجز شنیدن

گر پائے کسی سگی گزیدہ ✤ باسگ نتوان عوض گزیدن

گرچہ نشینی اخبارات اس بیہودہ طریق سے اہلحدیث پر ہرگز فتح نہیں پا سکتے اور نہ ہی یہ آنکی ان مذبوحی حرکات پر رنجیدہ ہونا چاہئے کیونکہ دانائوں کا مجرب مقولہ ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✤ تا دل خویش نیاز اردو دہم نشود

سنگ بدگوہر اگر کاسہ زرین بشکند ✤ قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

ناظرین! بات یہ ہے کہ جب مرزا جی نے اپنا آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں شائع کیا تو ہم نے بھی اسے تمام و کمال ۲۶ر اپریل کے اہلحدیث میں نقل کر دیا۔ مرزا جی نے اس فیصلے میں یہ الفاظ بھی لکھی تھی کہ

ahmadimuslim.de

"اگر مین (مرزا) ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات آپ (یعنے مولوی ثناء اللہ صاحب) اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو مین آپکی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ مین جانتا ہون کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی"

یہ عبارت جلی مرزاجی کی چونکہ قرآن مجید کے بالکل خلاف تھی اسلئے ہمنے اسپر اسی جگہ حاشیہ مین یہہ نوٹ لکھا کہ:-

"آپ اس دعوے مین قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہین قرآن تو کہتا ہے کہ بدکارون کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا (پ ۱۶ ع ۷) اور إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا (پ ۴ ع ۹) اور وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دعوے کی تکذیب کرتی ہین۔ اور سنو! بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ (پ ۱۷ ع ۴) جس کے صاف یہی معنے ہین کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگون کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت مین اور بھی برے کام کرلین پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگون کو بہت عمر نہین ملتی کیون نہو دعویٰ تو مثیل مسیح۔ کرشن۔ اور محمد احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن مین یہہ لیاقت؟ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (ثنائی ایڈیٹر)"

آجکل جب کہ مرزاجی اپنے ہی تجویز اور تسلیم کردہ فیصلے کی رو سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مر کر اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے تو مرزائی جماعت کا اس حالت مین عجیب وقت پیش آیا ان سے اور تو کوئی جواب بن نہ آیا لیکن اخبار الحکم کے ایڈیٹر نے اپنے ۱۴ جون کے پرچہ مین بمصداق الغریق یتشبث بالحشیش یعنے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مولانا صاحب کے جواب مین صرف میرے اسی نوٹ کو پیش کر دیا اور کہا کہ تمہارا حق نہین کہ تم مرزاجی کے فیصلہ کو پیش کر کے مرزائی سلسلہ کی تکذیب پر شہادت پیش کرو بلکہ تم اپنا نوٹ ملاحظہ کرو کہ جس نوٹ سے خود ہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہو۔ اسکے ساتھ سیاسیان کی طرح بات کو چٹ پٹا کرنے کے لئے بھی ایک کالیا ... ساد مین اور بزعم خود چھپا چھوڑ الیا۔

اے ایڈیٹر الحکم! اتنی سمجھ لیجئے کہ تمہاری ان لمبی چوڑی ادہر اودہر کی بے ٹکانہ باتون سے کچھ بن نہین سکتا اور تمہارے یہہ ہوائی قلعے تمہین کسی طرح مخالفون کی زد سے محفوظ نہین رکھ سکتے۔ سنو! تم لوگ اب چاہتے ہو کہ مرزاجی کا وہ فیصلہ لوگون کی نظرون سے چھپا دیا جائے۔ مگر وہ پہلے ہی سے طشت ازبام ہو چکا ہے۔ اُسکا اخفا کسی صورت سے اب ممکن نہین۔

سنو! ہمنے مرزاجی کے فیصلے پر جو نوٹ لکھا تھا وہ مرزاجی کی اجازت ہی سے لکھا گیا تھا اگر تمہاری نظر اُس فیصلے پر آخر تک پڑتی تو تمہین معلوم ہو جاتا کہ یہہ نوٹ اصل فیصلے کے مخالف نہین اور نہ اصل فیصلے کو مسترد اور منسوخ کر سکتا ہے۔

سنو! مرزاجی اس فیصلے کے آخر مین لکھتے ہین:-

"بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دین اور جو چاہین اسکے نیچے لکھدین **اب فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے**"

ایڈیٹر مذکور ذرا دو منٹ کے لئے اپنی آنکھون سے تعصب اور ضد کی پٹی اتار کر انصاف کی عینک لگائے اور مرزاجی کے ان آخری الفاظ پر جنکو ہم نے جلی قلم سے لکھدیا ہے نظر ڈالے کہ کیا کہہ رہے ہین۔ ان الفاظ مین مرزاجی ہمین صاف کہہ رہے ہین کہ یہہ مضمون فیصلے کا اپنے اخبار مین درج کرو اور جس طرح سے چاہو تردیدی نوٹ حاشیے اور متن مین لکھو تمہین ہر طرح اجازت ہے۔ اور ساتھ ہی یہہ بھی کہتے ہین کہ یہ فیصلہ تمہارے کچھ لکھنے نہ لکھنے سے ہرگز بدل نہین سکیگا۔ کیونکہ اب یہہ فیصلہ خدا کے ہاتھ مین جا چکا ہے۔ وہی اسکو عملی طور پر فیصل کریگا اور سب لوگ دیکھین گے اور ہلاک خود ہی صادق اور کاذب مین رات دن کی طرح تمیز کر دیگی۔ سچے کا صدق سب تسلیم کرین گے اور کاذب کیلئے روسیاہ لاش تھا ذلت کا کفن پہن کر گور نہین بلکہ قعر دوزخ مین جا گریگا۔ سو خدا کے فضل و کرم سے اچھا فیصلہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ابھی تک زندہ سلامت ہین اور مرزاجی چل بسے وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ۔

ایڈیٹر صاحب سنو! ہمارا وہ نوٹ بھی ہر طرح صحیح اور سچا ہے کیونکہ آیات قرآنی اسکی تائید کر رہی ہین کہ بداعمالون اور سرکشون کو زیادہ مہلتین اور لمبی عمرین دی جاتی ہین چنانچہ مرزاجی نے بھی اپنی بد اعمالی مین بہت دراز عمر پائی جسکا مرزائیون کو بھی اعتراف ہے مرزاجی ارذل العمر تک پہنچ چکے تھے اُس بیچارے کا حافظہ برمحل نہین رہتا تھا اسکی بات بات مین تخالف پیدا ہو گیا تھا وہ کئی بیٹون کا باپ اور پوتون کا دادا بن چکا تھا اس سے زیادہ عمر ابکے

ہوئی تھی۔ وہ قبر میں پاؤں لٹکا چکا تھا۔ اپنی بداعمالیوں اور شرارتوں سے جب وہ باز نہ آیا بلکہ اُن میں دن بدن ترقی کرتا گیا۔ تو خدا نے اپنی قدیمی سنت کے موافق اُسے فوراً پکڑ لیا۔ اور مرزا بے خبر تھا۔ کانہ اخذ بغتۃ وھم لا یشعرون۔ خدائی سنت اور قدیمی عادت الٰہی کی خبر ہو تو گوش ہوش سے سنو! وہ خود فرماتا ہے فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (پ ۷ ع ۱۱)۔ یعنی جب سرکش اور نافرمان لوگ ہماری نصیحتوں کو فراموش کر دیتے ہیں تو ہم اُنپر دنیا کی سب نعمتوں اور ہر طرح کے آرام آسائش کے دروازے کھول دیتے ہیں حتی کہ جب وہ ان نعمتوں اور آسائشوں میں خوش ہوتے ہیں تو ہم انہیں فی الفور آپکڑتے ہیں پس وہ اپنی آرزوؤں اور اُمنگوں میں ناامید رہ جاتے ہیں۔ بس سرکش اور ظالم لوگوں کا بیڑا اس طرح قطع کیا جاتا ہے اور سب تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لئے باقی ہے۔ مرزائیو! بتلاؤ کیا مرزا جی کا انجام بعینہ اسی طرح نہیں ہوا؟ یہ آیت مرزا جی پر ہر طرح چسپاں ہے۔ اس شخص نے خدا کے احکام کو بھلا دیا اور مسلمانوں میں سے بہتیرے لوگوں کو اصل اسلام سے گمراہ کر دیا اسلئے خدا نے اسے دنیا میں فراخی دی اور جب اسپر فراخی اور آسودہ حالی اور گمراہی کی حد ہوگئی تو اچانک اور دفعتاً گیارہ گھنٹے کے اندر اندر ہلاک مرض ہیضہ سے ہلاک کر دیا اور یہ اپنی تعمیر منارہ۔ نکاح آسمانی۔ ثناء اللہ اور عبد الحکیم کی وفات۔ غلام حلیم کی پیدائش وغیرہ سب آرزوؤں میں ناامید اور ناکام ہوکر کوچ کر گیا۔

یہ شخص ساری عمر خدا پر افترا اور جھوٹ باندھتا رہا اور سب سے بڑا ظلم خدا نے اسی بات کو بتلایا ہے سنو! وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ (پ ۷ ع ۱۴) دیکھو خدا کہتا ہے اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو نبوت اور رسالت کا جھوٹا دعویٰ کر کے خدا پر افترا کرے اور کہے کہ میں پیغمبر ہوں مجھے وحی اور الہام ہوتا ہے حالانکہ وحی والہام اسپر کچھ نہ ہوتا ہو۔ جب خدا کی مہلت ایسے ظالم اور مفتری لوگوں کے لئے ختم ہو چکتی ہے تو وہ فی الفور پکڑے جاتے ہیں۔ بات کرنے کا موقع بھی میسر نہیں آسکتا یعنی نہو سکے۔

تو مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

پس ایڈیٹر بدر اگر صاحب حیا ہوگا تو آئندہ کو شرم کریگا۔ اور صادق کاذب کو بصیرت کی نظر سے دیکھنے کی کوشش کریگا۔ مگر ان لوگوں سے ایسی امید رکھنا صحیح نہیں کیونکہ اگر یہ لوگ شرم کو کام میں لاتے تو اپنے مسیح کی لاش کو دجال کے گدھے پر لادکر قادیان تک لیجاتے بلکہ لاہور میں اُسے چھوڑ کر اعوذ پڑھتے ہوئے اُسکے پاس سے بھاگ جاتے۔

اے بدر کے ایڈیٹر! تو اپنے آپ کو صادق کہتا ہے پھر کاذب کے کذب ظاہر ہو جانے کے بعد اُسکی حمایت میں کیوں سرگرم ہے۔ اور اے صادق کے ہاتھ پر بیٹھنے والے اکمل! تو کیوں اپنے کمال پر نازاں ہے جبکہ تجھ میں کامل بننے کا کوئی نشان نہیں۔ کامل اور اکمل تو بجائے خود اگر ناقص بلکہ انقص کہا جائے تو بجا ہے تُو تو بالکل بچوں کی سی بے دلیل باتیں کرتا ہے۔ دعویٰ کرنا آتا ہے دلیل اور ثبوت تیرے سے تجھ کو کوئی کام نہیں۔ تو بھی مرزا صاحب کے اس بیّن فیصلہ کو مان لے اور اپنی آخرت کو سنوار۔

مرزائی چوکڑی کے مبلغو! مجھے تمہاری حالت پر سخت تعجب آتا ہے کہ یہی وہ مسیحا ہے جسپر ساری عمر تمہارے مسیح کو اپنے مخالفوں پر فتح حاصل کرنے کے خواب آتے رہے جب اُنکا کوئی مخالف مرجاتا تو جھٹ کہتا کہ اس سے ہمارا مباہلہ تھا کہ جو جھوٹا ہے سچے کی زندگی میں مرجائیگا خواہ مباہلہ وغیرہ کچھ نہ ہوا ہو اور بالکل جھوٹ ہی جھوٹ پر اتنی بڑی عمارت کھڑی کیگئی ہو تب بھی تم لوگ اُسکے ہم آہنگ ہوکر دنیا پر دہائی مچا دیا کرتے تھے کہ ہمارا مسیح زندہ ہے اور فلاں مخالف مرگیا اسکو صادق قرار دیا گیا پھر اب جبکہ آخری فیصلہ اور بیّن فیصلہ مرزا جی اپنے لئے تجویز کر گئے ہیں تو تم کیوں اُسپر عمل نہیں کرتے۔ اگر تم اُنکی وہ نصیحت بھول گئے ہو تو ہم تمکو سناتے ہیں مرزا جی فرماتے ہیں:۔

"اور دشمن ڈاکٹر عبد الحکیم جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا" (تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

اور سنو! "پس اگر وہ سزا جو انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر (یعنی مولوی ثناء اللہ) میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں" (آخری فیصلہ)

مرزائیو بتلاؤ! یہ دشمن ڈاکٹر عبد الحکیم نابود ہوا یا مرزا جی خود ہی اصحاب الفیل کی مانند گیارہ گھنٹوں میں دفعتاً تباہ ہوگئے؟ یا مولوی ثناء اللہ پر کوئی مہلک بیماری آئی یا خود مرزا جی ہیضہ میں راتوں رات چل بسے؟ اگر تم لوگوں میں اب بھی کچھ خوف خدا

# فتاوی

س نمبر ۱۹۲۔ بیوہ عورت نے نکاح ثانی کر لیا پہلے خاوند کی لڑکی ۳ سالہ عورت کی گود میں ہے لڑکی کے چچا حقیقی عدالت میں دعوے کرتے ہیں کہ لڑکی بغیر خرچہ کے ہم کو مل جاوے عورت جواب دیتی ہے کہ شرعاً پرورش میرا حق ہے اور سات سال کے بعد لڑکی دونگی اور خرچہ لڑکی حق بجانب کون ہے؟ (سائل اہل محمد اڈسٹھل ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۱۹۲۔ عورت سچ کہتی ہے سات سال تک لڑکی کو پرورش کرنا اسکا حق ہے اور خرچہ دینا چچا کے ذمہ ہے قرآن شریف میں حکم ہے کہ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ یعنے بچے کا جو وارث ہو بچے کا خرچ جو باپ کے ذمہ تھا وہ بعد باپ کے وارث کے ذمہ ہے۔

س نمبر ۱۹۳۔ ہندہ بعد فوت ہونے اپنے شوہر و نیز بعد گذرنے عدت کے اپنے دیور جواد علی سے بباعث زنا کے حاملہ ہو گئی مگر حاملہ ہونا لوگوں پر ظاہر نہیں ہوا بجز اُن دونوں کے بعد اسکے بخوف گرفت کرنے برادری یا بسبب عیب پوشی کے جواد علی سے نکاح کر لیا بعد نکاح ایک ڈیڑھ ماہ کے حاملہ ہونا لوگوں پر بھی ظاہر ہو گیا تو اس حمل کی حالت میں نکاح مذکور جائز ہوا یا ناجائز اگر نکاح مذکور ناجائز ہوا تو وہ دونوں خالص توبہ کر کے باہم نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل از ضلع پٹنہ)

ج نمبر ۱۹۳۔ زانیہ حاملہ کے نکاح ہونے میں علماء کا اختلاف ہے راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحیح نہیں جب تک وضع حمل نہو۔ بعد وضع حمل توبہ کر کے نکاح کریں۔

س نمبر ۱۹۴۔ کیا قربانی دینا گائے یا اونٹ میں سے ایک حصہ گھر بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے یا کہ فرداً فرداً؟

ج نمبر ۱۹۴۔ گائے یا اونٹ میں ایک حصہ گھر بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

س نمبر ۱۹۵۔ رات کو قربانی کرنا کیسا ہے اور قربانی کی کیا دعا ہے؟

ج نمبر ۱۹۵۔ قربانی چاہے رات کو کرے خواہ دن کو ہر طرح جائز ہے۔ دعا

س نمبر ۱۹۶۔ اگر مقتدی رکوع میں مل جائے بجز پڑھنے سورۃ فاتحہ کے تو اسکی رکعت ہو جائیگی یا سورۃ فاتحہ ضروری ہے؟

ج نمبر ۱۹۶۔ رکوع ملنے کی صورت میں رکعت ہونے میں علماء کا اختلاف ہے راقم آثم کے نزدیک راجح یہ ہے کہ بغیر فاتحہ پڑھنے کے رکعت نہیں ہوتی

س نمبر ۱۹۷۔ عورت مسلمہ کا ذبیحہ مجبوری و غیر مجبوری کی حالت میں درست ہوگا یا نہیں؟

ج نمبر ۱۹۷۔ عورت مسلمہ کا ذبیحہ جائز ہے حدیث میں آیا ہے۔

س نمبر ۱۹۸۔ زکوٰۃ دینا علاوہ سونا چاندی کے ماش یا کھیت یا اسباب وغیرہ میں بھی ہے۔

ج نمبر ۱۹۸۔ کھیت میں زکوٰۃ وہی ہے جو عشر یا نصف عشر کے حساب سے کھیت کاٹنے کے وقت دیجاتی ہے۔

س نمبر ۱۹۹۔ بازاری عورتوں کا خط پڑھنا یا انکا مزدوری پر کوئی کام کرنا یا اُن سے کوئی چیز خریدنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (سائل خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ...)

ج نمبر ۱۹۹۔ خط میں مضمون اگر جائز ہے تو پڑھ دینا جائز ہے اگر یار انے کا مضمون یا فحش ہے تو جائز نہیں۔ فاحشہ عورتوں کی آمدنی چونکہ حرام ہے اسلئے انکی کوئی مزدوری بھی جائز نہیں کیونکہ اُس کام کے عوض میں جو کچھ وہ دینگی وہ انکی ملک کا نہیں ہوگا۔

س نمبر ۲۰۰۔ جس چوبارے میں زانیہ عورت رہتی ہو اسکے نیچے دوکان میں بیٹھکر قرآن شریف پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰۰۔ فاحشہ عورت کے نیچے درجہ میں قرآن شریف پڑھنا منع نہیں حرم شریف میں بتوں کی موجودگی میں قرآن شریف پڑھا جاتا تھا۔

س نمبر ۲۰۱۔ زانیہ عورت کو زنا کے لئے مکان کرایہ دینا اور اسی کرایہ وغیرہ کا پیسہ مسجد میں لگانا کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰۱۔ زانیہ عورت کو زنا کے لئے مکان کرایہ دینا سخت گناہ ہے ایک قسم کی زنا پر اعانت ہے خدا فرماتا ہے ...........

لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ مسجد میں ایسی کمائی لگانا اور بھی گناہ ہے حدیث میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب (خدا پاک کمائی ہی قبول کرتا ہے)۔

س نمبر ۲۰۲۔ اگر زانیہ عورت کسی ایسی مرض میں مبتلا ہو جائے کہ اسکے یار آشنا کوئی خبر نہ لے ایسی حالت پر اُسکو علاج وغیرہ کے لئے کچھ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۰۲۔ زانیہ کو بیماری کی حالت میں امداد کرنا جائز ہے اس نیت سے کہ وہ بوقت شاید توبہ کرے اس حالت بیماری میں اُسکو بد کاری سے نفرت دلاتا رہے (ثنائی بلیعہ)

اطلاع عام۔ فتووں کے متعلق غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع کر سکتے ہیں۔ (ابو الوفا)

# انتخاب الاخبار

پنجاب میں بارش کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ امرتسر میں یکم کی شب کو خوب مینہ برسا۔ الحمد للہ

لکھنؤ کے مقدمہ سنی شیعہ میں بائیس شیعوں کو مختلف سزا ہوئی (خدا اس قوم پر رحمت کرے افسوس صلاح باوجود اسلام نام رکھنے کے ایسی فساد سے باز نہیں آتا)

افسوس شیخ عبد الرحمن نومسلم (ارجن سنگھ) جو نوجوان تھا جسنے اسلام کیواسطے سب کچھ چھوڑکر محنت اختیار کی تھی ۲۰-۲۱ برس کی عمر میں بعارضہ دق مرگیا۔ انا للہ مزید افسوس یہ ہے کہ مرنے سے پہلے اسکے ورثاء کپورتھلہ میں لے گئے جہاں اسکا جنازہ بھی کسی مسلمان کو پڑھنے کا موقع نہیں ملا ناظرین سے موکد التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب ضرور پڑھیں اللہم اغفرلہ وارحمہ

انجمن حامی اسلام کیطرف سے قریبا ۲ ماہ تک قادیانی کی تردید میں جلسے ہوتے رہے بڑے بڑے نامور مسلمان تشریف لائے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کے پانچ لیکچر لاہور میں ہوئے۔ آخری لیکچر ۲۶ جون کو شاہی مسجد میں ہوا ڈاکٹر صاحب نے سچ کی فتح اور کاذب کی موت پر نہایت فاضلانہ لیکچر دیا اس عظیم الشان جلسہ میں حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جلسہ نہایت امن و تہذیب کے ساتھ ہوا (محمد بخش) (امرتسر میں بھی ڈاکٹر صاحب کے دو لیکچر ہونگے)

صوبہ بمبئی کے مشہور لیڈر مسٹر تلک بھی گرفتار ہوگئے۔

پھلور سے پولیس ٹریننگ اسکول منتقل کرکے لاہور میں قائم کرنیکی تجویز ہو رہی ہے یہ اسکول غالبا چھاؤنی لاہور کے قریب کسی عمدہ موقعہ پر تعمیر ہوگا۔

بھوپال کی ریاست کے تمام ڈاکخانے یکم ماہ جولائی آیندہ سے برٹش امپیریل پوسٹ افس میں ضم ہوجاینگے ریاست کی نگرانی ڈاکخانوں پر نہ رہیگی گورنمنٹ کے ڈاکخانہ جاری ہوجاینگے (ریاست کی ترقی معکوس کی دلیل) اب تک بھوپال میں ریاستی ڈاکخانے تھے اور ریاست کے ٹکٹ ڈاک بھی علیحدہ تھے اب برٹش انتظام ہوجائیگا اور برٹش پوسٹ آفس کے ٹکٹ اور لفافے مروج ہوجاینگے۔

جیند سے پانی پت تک ریلوی لائن بننے کی تجویز ہنوز زیر غور ہے۔ تجویز یہ ہے کہ اس لائن کی تعمیر کا تمام خرچ دربار جیند برداشت کرے۔

کلکتہ کے انارکسٹوں کے ۶ یا ۷ سازشیوں کا مقدمہ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں دائر تھا وہ سب سازشی سشن سپرد کئے گئے۔ باقی ۳۲ یا ۳۳۔ انارکسٹوں کا مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی پور کی عدالت میں چل رہا ہے۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۱۳ ماہ جون میں کل ہندوستان میں ۷۱۸ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۳۰۸ موتیں ہوئیں۔

لاہور کے ضلع کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز گورنمنٹ آف انڈیا نے منظور کرلی۔

کلکتہ میں ۴۸ گھنٹے میں ۱۸ انچ مینہ برسا بازاروں اور سڑکوں پر سیلاب آگیا۔ آمد و رفت کئی گھنٹے تک بند رہی۔ بہت سے مکانات مسمار ہوگئے آدمی ایک مکان کے گرنے سے دبکر مرگئے۔

قحط زدوں کی تعداد اب کل ہندوستان میں صرف ۱۳ لاکھ ایک ہزار رہگئی۔

خودی رام بوس کے ساتھ (جسنے مظفرپور میں بم کا گولہ مارا تھا) مظفرپور کے جیلخانہ کے حکام بڑی مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ اسکو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت ہے اور ایک نسخہ کتاب "گیتا" کا اسکو دیاگیا ہے۔ خودی رام نے سزاء پھانسی کے حکم کے خلاف اپنے موجبات اپیل جیلخانہ میں اپنے ہاتھ سے بنگالی زبان میں لکھکر کلکتہ ہائی کورٹ میں ارسال کردیئے ہیں۔

ترکی گورنمنٹ نے سوائے ایک ترکی پلٹن کے جزیرہ سیموس سے اپنی سب فوج واپس بلالینے کا فیصلہ کرلیا۔

مولانا حفیظ کو طیطوان کا بادشاہ مراکو والوں نے مشتہر کردیا۔

مقدونیہ میں انتظامی اصلاح کرنے کے متعلق روس اور انگلستان کا معاہدہ علانیہ ہوگیا۔ اس معاہدہ کے مکمل ہوتے ہی اسکی نقل دوسری سلطنتوں کے پاس منظوری کیلئے بھیجی جائیگی۔ (خدا حافظ)

کابل کی خبروں سے ظاہر ہوا کہ امیر صاحب پھر قندہار جانیکا ارادہ رکھتے ہیں درہ خیبر میں قافلوں کی آمد و رفت پھر روکدینی پڑی تبادلاروں کا جھگڑا آپڑا۔

منجم کی پیشگوئی کہ ۳۱ مئی سے ۲ جون تک تمام ہندوستان میں بارش ہوگی غلط ثابت ہوئی۔ پنڈت صاحب کا نام راج بہاری لال ماتھر ہے اور وہ علیگڈہ میں رہتے ہیں۔

قادیانی اخبار مرزا کی موت کے بعد جیسے پیچ و تاب کھا رہے ہیں دیکھو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

ahmadimuslim.de

## نظر مردان بحقوق نسوان

یہ کتاب قرآن وحدیث اور فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں عالی جناب مولانا سراج الدین احمد سراج چتر پوری سلمہٗ نے حال کے ... اعتراضات کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکھی ہے جو پردہ جائز کے مخالف ہیں کتاب موصوف باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی و کاغذ کے اعلےٰ درجہ کی ہے لہذا اہل اسلام حضرات اس کی خریداری میں ... 
قیمت صرف ۸ علاوہ محصولڈاک

المشتہر منیجر اخبار صحیفہ بجنور

## فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

**تفسیر ثنائی** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے اور پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ پانچ جلدیں تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت ۱۲
جلد دوم سورہ آل عمران نساء ۱۲
جلد سوم سورہ مائدہ انعام اعراف ۱۲
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲
جلد پنجم سورہ فرقان تک ۱۲

**تقلیب الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام دہرم پال سابق عبد الغفور
جلد اول قیمت ۵ جلد دوم قیمت ۵
جلد سوم قیمت ۵ جلد چہارم قیمت ۵
چاروں جلدوں کے خریدار سے ۱۶ علاوہ محصولڈاک

**تقابل ثلاثہ** توریت۔ انجیل۔ اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت قیمت ۱۰ علاوہ محصولڈاک۔

**مناظرہ نگینہ**۔ یعنی وہ مشہور معروف مناظرہ جو نگینہ میں سات روز تک ہوتا رہا قیمت ۵

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۴

**ادب العرب** صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو دان بلا مدد استاد یہی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند کیا ہے ۶

**اسلامی تاریخ** آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کے لئے نہایت مفید ۱۰

**خصائل النبی** شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱

الہام الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید ۱

**شریعت وطریقت** کے احکام ۱

**اہلحدیث کا مذہب**۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ۴

**مرقع دیانندی**۔ سوامی دیانند کے اقوال اور اعمال میں نقص بتلانے والا ایک رسالہ ہے قیمت ۳

**حدوث دنیا** دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں سے مناظرہ اور انکی غلط فہمی کا علاج قیمت ۲

**الاسلام** اسلامی احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں کا مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۱

نماز اربعہ اسلام ... کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام ہندو عیسائی آریوں کی باہم دونوں کا مقابلہ ۲

**اسلام وبرٹش لا** یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح عالم ہے قیمت ۴

**حدوث وید** وید کی قدامت کا ابطال وید سے ۱

المشتہر

منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ ... سب ۳ لوئی فاضل چھپ کر شائع ہوا۔

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

# اخبار اہل حدیث

نمبر (۳۶) جلد (۵)

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جاینگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔

### شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " سے
روسا جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " للعہ
" ششماہی " عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

### اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ یوم الجمعہ

## مذاکرہ علمیہ

(بقیہ مضمون مولوی محمد حسین صاحب)

تنبیہ: فاضل ایڈیٹر اہل حدیث نے اپنے فتوی جواز امامت مبتدعین مکفرین و ملاحدہ میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ میرے فتوی تجویز اقتداء سے یہ غرض نہیں ہے کہ ان لوگوں کو منصب امامت دیا جاوے بلکہ مراد صرف یہہ ہے کہ اگر وہ اتفاقاً نماز پڑھا رہے ہوں تو انکی اقتداء صحیح ہے۔ مگر فتوی نمبر ۵ مندرجہ اہل حدیث ۱۳ مارچ میں آپ فرماتے ہیں کہ بغیر صریح کفر کے مقررہ امام کو معزول کرنا جائز نہیں ہے جو لوگ فتنہ فساد کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں انکی خاطر امام کو معزول کرنا سخت ظلم ہے۔

کفر صریح کے معنے آپکی کلام سے یہی معلوم ہوتے ہیں کہ وہ تعلیم اسلامی سے منکر ہیں جس کے عقاید کو کفر لازم ہو وہ خود تعلیم اسلام سے انکار نہ کرتا ہو اور جو ادعاء اسلام رکھتا ہو اسکو آپ کافر صریح نہیں کہہ سکتے بلکہ مکفر کہیں گے یہ فرق مولانا غلام مصطفے صاحب امرتسری کے جواب میں آپنے بیان کیا ہے۔

ان دونوں جوابوں کے ملانے سے ناظرین یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مکفر امام کو بھی معزول کرنا سخت ظلم ہے البتہ صریح کافر کو معزول کرنا جائز ہے اس سے یہ بات

(ش) یہہ سچ ہے کہ فاضل ایڈیٹر نے مبتدعین کی اقتدا کو صرف احیاناً و اتفاقاً جائز لکھا بلکہ اگر کسی مسجد محلہ یا جامع مسجد کا امام مذہب چکڑالوی یا مرزائی یا اور کسی قسم کا زندقہ و الحاد ایجاد کرے مگر صاف طور پر اسلام سے انکار نہ کرے صریح کافر نہ بنے تو اسکو اپنی امامت پر بحال رکھا جاوے اور اسکا لانا یہ ہے کہ

ش میرا ہرگز یہہ منشا نہیں۔ مگر آپنے معطل اور معزول میں فرق نہیں سمجھا معزول تو کفر بواح (بین) سے ہوتا ہے مگر معطل چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی ہوجاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوکنے پر ایک شخص کو جماعت کرانے سے منع فرمایا تہا۔ وہ دراصل معطل تہا پس ایسے ملحدین کو تو بطریق اولے ہٹا دینا چاہئے اور توبہ کرنے کے لئے مہلت دینی چاہئے اور تا توبہ انکی اقتدا ترک کرنا ضروری ہے۔ بس آپکے تفریعات سب غلط ہیں۔ علاوہ اسکے بنظر تدقیق ہنوز ایک جواب باقی ہے کہ فعل کا کفر ہونا اور ہے اور فاعل کا کافر ہونا اور ان دونوں میں بہت فرق ہے مگر آپنے دونوں کو ایک کر دیا جو ایک مدقق کی شان سے بہت بعید ہے۔ (ایڈیٹر)

یادگار مرزا یعنی مرقع قادیانی کا خاص نمبر جسمیں مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیوں کی قلعی کھولکر دکھائی گئی ہے ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں۔

جمعہ کے خطبہ مین اسکا لیکچر الحاد بھی خاموشی سے سنا جاوے اور جو شخص اسکی مخالفت کرکے اسکو معزول کرنے کی کوشش کریگا وہ سخت ظالم ہوگا مولانا کچھ تو غور فرمائیے کہ یہہ کس قدر غلو ہے اور کس حقیقت سے بیچ کر اس فتوی مین آپنے مسلمانون کے لئے بویا ہے اسکا نتیجہ یہی ہوگا کہ اور مسلمان بھی اپنے امام کی اقتدا کرکے زندیق بنین اگر یہی بات ہے تو حدیث من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الحدیث کے کیا معنے ہونگے اور آپکی پیش کردہ آیت لا تعاونوا علی الاثم والعدوان کا کیا مفہوم۔

الحاصل فاضل ایڈیٹر کا کلام مسئلہ اقتدا مین خلل یا تناقض سے خالی نہین ہوسکتا دلیل جواز ہونا تو بڑی بات ہے۔

فاضل ایڈیٹر بار بار فرماتے ہین کہ عدم جواز کی دلیل کوئی پیش نہین کرتا اقوال جمہور علماء سلف صالحین اور ائمہ حدیث اور مجتہدین کے پیش کرنے والے کو آپ اہل حدیث ہونے کے لائق نہین جانتے اور قال اللہ اور قال الرسول سے دلیل کے طالب ہوتے ہین مین کہتا ہون اول تو اجماع سلف کے برخلاف آپکی دلیل کا ناتمام ہونا ہی عدم جواز کی کافی دلیل ہے۔ اور یہہ دلیل قال اللہ او قال الرسول سے ہی ہے۔ قال اللہ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى الآیۃ وقال الرسول لن تجتمع امتی علی الضلالۃ وغیرہ اگر آپ اجماع واتفاق سے انکار کرین تو سلف مین سے کسی کا قول ان شخصون کی تجویز اقتدا مین جن کی اس نے تکفیر کی ہو پیش کرین ورنہ اس اجماع کو منعقد جانکر آپ اور آپکے معتقد بھی تفریق جماعۃ اور شق عصا المسلمین سے پرہیز کرین

اور اگر آپ یہہ فرماوین کہ باوجود انعقاد اجماع مین ان سب سے یہ سوال کرسکتا ہون کہ تم نے یہ کہان سے کہا جیسا کہ آپنے مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی کو جواب مین فرمایا ہے تو آپ کی یہہ جرات استقامت کے برخلاف ہے آپ کو آیت مذکورۃ الصدر اور احادیث صحت اجماع امت مین غور کرکے تفریق جماعت سے پرہیز چاہئے ثانیاً آپکے کلام واصول استدلال سے ہم نے ثابت کردیا ہے کہ جو شخص کسی ضرورت شرعی اور رکن اسلامی کا منکر ہو باوجود ادعاء اسلام اسکی اقتدا ناروا ہے ثالثاً امر اعتقادیہ مین غور کرنے سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مکفرین ملاحدہ کی اقتدا ناروا ہونی چاہئے۔ گو وہ مدعی اسلام ہی کیون نہون کیونکہ تکفیر کے معنے کسی کو کافر کہنے کے ہین اور کسی کو کافر کہنا سوائے کافر سمجھنے کے موجب کفر ہے اب جسکو ہم کافر سمجھتے ہین اسکو اپنے اہم مقاصد عبودیت اور مناجات رب العالمین اور معراج قرب الٰہی مین اپنا وکیل کیونکر بنا سکتے ہین وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا رابعاً لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ بھی عدم جواز کے لئے حجت . . . . .

۹؎ اجماع کا نام لیتے ہوئے امام احمد کا قول یاد کرو۔ (ایڈیٹر)

۱۰؎ غالباً آپنے کتب اصول مین دیکھا ہوگا کہ اجماع دو قسم پر ہوتا ہے ایک تو وہ اجماع ہے جسکے کل افراد علماء کسی مسئلہ پر صاف الفاظ مین بیک زبان تصریح کردین۔ ایسا اجماع تو عنقا صفت ہے، دوسرا اجماع وہ ہے کہ بعض تو تصریح کرین اور بعض خاموش رہین۔ گو حقیقت مین ایسا اجماع بھی عنقا صفت ہے کیونکہ یہہ بھی اس امر پر مبنی ہے کہ تمام علماء زمانہ کا علم حاصل ہو اور وہ سب کے سب ایک مجلس مین موجود ہون۔ تاہم ایسا اجماع بھی مثل سابق اجماع کے حجت نہین۔ تیسری قسم کا اجماع آجکل زبان زد ہے کہ چند ایک علما کی آنا ہم کو پہونچی ہین اور کسی کے خلاف کا ہم کو علم نہین بس ہم یہہ سمجھ لیتے ہین کہ اس پر اجماع ہے حالانکہ ایسے واقعات کو اجماع سے تعبیر کرنا ایک عامیانہ طریق ہے نہ کہ عالمانہ محققانہ تو کجا۔ اجماع کی بحث حصول المامول مین ضرور ملاحظہ کیجئے فریق مجوزین کے اقوال کئی ایک دفعہ نقل کئے گئے اور حضرت عثمان کا عام اصول بھی کئی ایک دفعہ بتلایا گیا ہے کہ نماز ایک نیک کام ہے جب کوئی ایسا کام کرے تو اسکے ساتھ ملکر دیہہ بات پہلے کئی ایک دفعہ بتلائی گئی ہے کہ سلف صالحین کے زمانہ مین کفر کے فتوون کا رواج نہ تھا اسلئے اسکی نظیر تو نہ ملے گی کہ کسی پر انہون نے کفر کا فتوی دیا ہو پھر اسی کے پیچھے اقتدا کا حکم دیا ہو البتہ یہہ نظیر ملتی ہے کہ جو کوئی نماز پڑھے اور نماز کی طرف بلائے گو بدعتی ہو اسکے ساتھ مل کر پڑھنے کا فتوی سلف صالحین کا موجود ہے۔ ملل و نحل ابن حزم ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر)

۱۱؎ صحابہ جسکو باغی کہتے تھے اسکا مطلب بھی یہ ہوتا تھا کہ یہہ شخص غیر معصوم الدم واجب القتل ہے۔ پھر اسی کو اہم مقاصد نماز میں حضرت عثمان کے حکم سے وکیل کیون بناتے تھے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اصل بات یہہ ہے کہ ہر ایک کام کی جہت ہوتی ہے نماز جس وقت کوئی پڑھتا ہے اور اسکے ساتھ ہم ملکر پڑھتے ہین تو اسمین یہ لحاظ

ahmadimuslim.de

اقناعی ہے اسپر آپکا استحباب و استحقار بیکار خیال ہیں صحیح نہیں اور نہ آپکا اقسام ثلثہ امامت میں یا بیعت کا حکم صحیح ہو سکتا ہے کیا آں حضرت صلعم میں امامت صلوٰۃ و حکومت و نبوت تینوں قسمیں موجود نہ تھیں۔ علاوہ بر آن ہم حیران ہوں کہ آپنے جماعت مسلمانوں کے برخلاف مضمون اتفقتا لو کو کونسے دلائل قال اللہ و قال الرسول سے مشحون کیا ہے آپکا دعوے خلاف ظاہر اور برخلاف سلف و خلف کسی بڑی قوی دلیل پر مبنی ہونا چاہیئے تھا اور وہ لوازم آپکے دلائل کی کیفیت تو پہلے معلوم ہو چکی اب علما مانعین کی انکا ثبوت ٹھیک نہیں۔ اسماء اہلحج کے اہلحدیث میں دلائل گذر چکی ہیں۔ (ایڈیٹر)

ہوتا ہے کہ یہ ایک نیک کام کر رہا ہے اسکے علاوہ اس میں ہزار عیب ہوں۔ رشوت خوار ہو۔ زانی ہو۔ لوطی ہو۔ بدعتی ہو اُسکے کسی عیب پر نظر نہیں جاتی اور نہ ہماری مخالف رائے علماء کرام اسکا حکم دیتے ہیں کہ دیگر عیوب اسکے بھی دیکھو بس اسیطرح صورت متنازعہ میں یہی حکم ہے اور حضرت عثمان نے بھی یہی مذہب اصول ہم کو سکھایا ہے۔ (ایڈیٹر)

۱۳ اچھا کہا کہ اقناعی ہے گہیں برہانی کہہ دیا ہوتا تو سوال وارد ہوتا اقناعی کہکر پہلے بچے لے جناب اقناعی دلائل سے تو آجکل لوگوں کو مرزائی اور چکڑالوی وغیرہ بنا رکھا ہے۔ اس آیت کا جواب مع تفسیر آیت کئی ایک دفعہ پہلے گذر چکے ہیں۔ (ایڈیٹر)

## مرزاجی کی دوکانداری اور دنیا پرستی

آجکل جبکہ مرزاجی فوت ہو چکے ہیں اور انکی جگہہ پر حکیم نور الدین خلیفہ مقرر ہو گئے ہیں اُن کے اس تقرر سے مرزائی اخبار بدر مرزاجی کی سچائی پر استدلال کرتا ہے چنانچہ اُسکے اپنے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اُسنے یہ دوکان نکالی ہوتی تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے لہٰذہ تو سب لٹتے مگر آپ نے کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا بس صاف ثابت ہے کہ وہ مبارک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس اُس میں نہ تھی۔ اللہم صل علیہ وسلم"

جواب ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزاجی پکے دوکاندار اور اعلےٰ درجہ کے دنیا پرست تھے۔ ہم بھی اپنے دعویٰ کا ثبوت اُسی طریق پر دیتے ہیں جس طریق پر بدر نے انکے دنیا دار ہونے پر دیا ہے یعنے ہم بھی پہلے اُن کی خلافت ہی کے مسئلہ کو لیتے ہیں۔ اور اسی سے ثابت کرتے ہیں کہ مرزاجی سچے دنیادار تھے پس ذرا کان لگا کر سنئے! کہ یہہ خلافت مرزاجی کے منشاء سے ہرگز واقع نہیں ہوئی۔ ہم اپنے اس دعویٰ کو انہیں کے رسالہ الوصیت ہی سے ثابت کرتے ہیں۔ سنو! مرزاجی الوصیت کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں۔

"اور چاہئیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"

اس فقرہ کے حاشیہ پر اسکی وضاحت اور تفسیر یوں بیان فرمائی ہے

"ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہئیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنا دے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اُسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے" (الوصیت صفحہ ۱۲)

پس ایڈیٹر بدر ذرا غور سے مرزاجی کی وصیت کی عبارت زیر خط پر نظر ڈالے اور سوچے کہ اسکے کیا معنے ہیں مرزائیو! مرزاجی کی اصلی وصیت تو یہی جسکو تم لوگوں نے گوش تر سمجھا پس پشت ڈالدیا اور اسکی پرواہ نہ کرکے

ahmadimuslim.de

حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا۔ حالانکہ مرزا جی صاف اور واضح الفاظ میں بتلا رہے ہیں کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی کوئی اور اس بات کا حقدار نہیں ہے بلکہ یہاں تک اسباب کو واضح کر دیا کہ اگر میری اولاد نالائق اور ناقابل بھی معلوم ہو تب بھی انکی بڑی وقعت کو جو آئندہ اس میں ظاہر ہوگی فراموش نہ کرنا چاہئے کیونکہ ہر ایک نیک آدمی جو بڑے لائق پایہ کا ہوتا ہے اس پر بھی ایک وقت آیا ہوتا ہے کہ وہ ایک ناقابل ذکر نطفہ کی حالت میں ماں کے پیٹ کے اندر ہوتا ہے۔ پس تم نے میری اولاد کی اصلی حقیقت پر نظر ڈالنا اور آئندہ میرے بعد انکو جانشین بنا لینا پھر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ جانشین اور خلیفہ مقرر ہونے کے وقت معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات دینے کم عمری یا کم علمی انکی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے مگر تم نے میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو میرا جانشین بنانا اور انکی اصلی آئندہ والی عظمت اور وقعت کو ذہن نشین رکھنا۔

یہ ہے مرزا جی کی اصلی وصیت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس میں انہوں نے اپنی اولاد کے خلیفہ بنانے کے متعلق صرف اشارہ سے ہی کام نہیں لیا بلکہ صاف الفاظ میں ہدایت کر دی پس اگر مرزائیوں نے مرزا جی کے بعد انکی اس واضح وصیت کا خلاف کر کے حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا تو اس سے مرزا جی کے دنیا دار ہونے پر کسی طرح استدلال نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کو اس سے کیا دخل جبکہ انکی وصیت اور روح اس خلافت کی مخالفت میں چلا رہی ہے۔

اسکے علاوہ مرزا جی کے دنیا پرست اور عبد الدرہم والدینار ہونیکے کئی ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ سامری عمرو و قارون کی طرح دولت سمیٹنے میں لگے رہے۔

سنو! جب مرزا جی مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے اور اس صیغہ میں آپ کامیاب نہ ہو سکے تو دوسرا رنگ بدلا اور سادہ لوح مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کی خاطر مخالفین کے جواب میں ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا اشتہار دیا اور دعوی کیا کہ میں اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل قرآن ہی سے نکال کر اس کتاب میں لکھونگا بہت سے نیک دل اور سادہ لوح مسلمان ان کی اس چال میں آگئے چنانچہ مرزا جی نے ان بیچاروں سے ہزاروں روپے دم دیکر لے لئے مگر حقانیت اسلام کیلئے تین سو چھوڑ تین دلائل بھی سپرد قلم نہ کر سکے علاوہ بیٹھ نہ سکے نہ ہی کتاب مذکور کو اختتام تک پہونچا سکے بلکہ اسکی ایک آدھ

جلد برباد کرے نام الٰہی جس میں اپنے واہی تباہی الہام بھر دیئے اور اپنی نبوت کی بنا قائم کر کے آتھم ڈبل الہامی حیلہ بنا کر پیش کر دیا۔ مگر ایفائے وعدہ نہ کر سکے اور سب روپیہ بلا ڈکار ہضم کر گئے۔

اسکے بعد رسالہ سراج المنیر کے نام سے مسلمانان پٹیالہ وغیرہ کا چودہ سو روپیہ کھا گئے پھر حضرت عیسی کی سیاحت کے واقعات کی تحقیق کا بہانہ کر کے بہت سا چندہ ہڑپ کر گئے۔

پھر منارۃ المسیح چندہ کے لئے اشتہار دیکر دس ہزار روپیہ مریدوں سے طلب کیا اور منارہ بنانے کی بجائے وہ سب روپیہ اپنے ہی عیشوں میں صرف کر دیا اور منارہ چھوڑ بالشت بھر برجی بھی نہ بنائی۔

لنگر خانہ کا بہانہ کر کے جو اشتہار دیا اس میں صاف اور نہایت سختی سے لکھدیا کہ ہر ایک مرید کو کچھ نہ کچھ چندہ دینا ضروری ہے جو نہ دیگا تین ماہ کے بعد اسکا نام رجسٹر مریدوں سے خارج کر دیا جائیگا۔ مرزا کا کوئی ہمیں بتلا دے کہ کیا سچے نبیوں کا یہی طریقہ چلا آیا ہے کسی نبی نے اپنی امت سے یوں زور دیکر طوعاً کرھاً چندہ وصول کیا اور کسی رسول نے اس طرح اپنا پیٹ پالنے کی خاطر اپنی امت سے جبراً مال مانگا اور اگر کوئی اپنی مفلسی کے باعث نہ دے سکا تو اسے اپنی جماعت سے نکال دیا۔ سچے نبیوں کو تو اسکے خلاف وحی اور الہام ہوتے تھے۔ سچے نبیوں سے سوال ہوتا ہے اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُوْنَ (پ ۲۹ ع ۲) کیا تم تبلیغ احکام پر لوگوں سے کچھ اجرت طلب کرتے ہو جسکے باعث ان پر اس چٹی کا بوجھ بھاری ہو رہا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ میں لوگوں سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ حضرت نوح علیہ السلام جو اپنی قوم کی ہدایت کیلئے نو سو پچاس برس تک کوشش کرتے رہے انہوں نے اپنی قوم اور امت پر کچھ بوجھ نہ ڈالا بلکہ یہی فرماتے رہے کہ يَا قَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ (پ ۱۲ ع ۳) حضرت ہود نے بھی اپنی قوم عاد کو یہی فرمایا کہ يَا قَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (پ ۱۲ ع ۵) حضرت صالح نے اپنی قوم ثمود کو اور حضرت شعیب نے ایکہ والوں کو ۔ ۔ ۔ ۔ اور حضرت لوط وغیرہ غرض سب کے سب رسولوں نے اپنی اپنی قوم سے یہی کہا کہ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بتلاؤ مرزا جی کو کبھی ایسا الہام ہوا یا کسی وقت ان کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے ہونگے دنیا سے بے رغبت

ahmadimuslim.de

ہونے پر دلالت کرتے ہوں؟

نہیں بلکہ وہ آخری وصیت میں مرتے مرتے بھی غریب مریدوں کو قادیانی مقبرے میں دفن ہونے سے بہشت کا لالچ اور دھوکہ دیکر انکی جائیدادیں ہضم کرنے اور اُن کے گھر بار لوٹنے اور اُنکے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنی اولاد کا پیٹ بھرنے کے لئے خوب ہی بندوبست کر گئے۔ کیا یہ اللہ والوں اور مقربان خدا خصوصاً نبیوں اور رسولوں کا کام ہے؟ ہرگز نہیں۔ سچے نبیوں کے مرنے کے بعد تو اُن کی جائیداد اور ورثہ سے اُن کی اولاد بھی محروم رہا کرتی ہے وہ اپنے آخری دم میں یہ وصیت کیا کرتے ہیں کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقۃ یعنے ہماری اولاد کو ہمارا ورثہ تقسیم نہیں ہوا کرتا بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ اور خیرات میں دیدیا جاتا ہے۔ اگر مرزاجی سچے نبی تھے تو اپنے وصیت نامہ میں یہ وصیت اپنی اولاد کے لئے کیوں نہ کر جاتے۔ سنو! مرزاجی اعلےٰ درجہ کے دنیاپرست اور تمام جہان کی دولت سمیٹ کر اپنی اولاد کے لئے اکٹھا اور جمع کر جانے کی فکر میں ہر دم لگے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اپنی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح بھی مالیر کوٹلہ کے ایک مالدار رئیس محمد علی خان سے کر دیا اور چھپن ہزار مہر مقرر کر کے اُس کی ساری جائداد پر پانی پھیر دیا اور جو باقی رہا وہ بھی شاید بہشتی مقبرہ کی وصیت کے بہانہ سے ضبط کر لیا جس کیوجہ سے اُسکی پہلی اولاد کو ساری عمر روٹی کبھی نصیب ہوں گے۔

مرزائیو! ابتلاؤ یہی معیار ہے تمہارے نبی کی نبوت کے سچے ہونے کا؟ تم لوگ سینہ پھاڑ پھاڑ کر کہا کرتے ہو کہ مرزاجی کے دعاوی کو منہاج نبوت پر پرکھنا چاہئے۔ کیا مرزاجی کے یہ کارنامے کسی سچے نبی کے کاموں سے کچھ بھی مماثلت اور مشابہت رکھتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

مرزاجی کی نسبت ایسا کوئی لفظ کسی واقف کی زبان سے ہرگز نہیں نکل سکتا جو اُن کی بے رغبتی اور زہد یا خدا ترس ہونے پر دلالت کرے۔

جو شخص مرزاجی کی بیسیوں سوانح عمری سے واقف ہوگا وہ ضرور کہے گا کہ یہ کذاب، مفتری، غدار، اور قارون ثانی تھے۔ اور بس +

(نائب ایڈیٹر)

**نماز اربعہ۔** ہندوؤں آریوں اور عیسائیوں کی نماز سے اسلامی نماز کا مقابلہ قیمت ۲ر۔ منیجر۔

# اہلحدیث علماء امرتسر کی خدمت میں گذارش

اسلامی تعلیم میں تو سب کچھ ہے۔ اسکے علاوہ زمانہ کی ضرورت بھی سخت مجبور کرتی ہے کہ ہم آپس میں ملکر رہیں اسلئے میری گذارش ہے اگر آپ لوگ مجھ بیچ کی بات کو قبول کریں کہ امرتسر کے علماء اہل حدیث یعنے سب وہ علماء جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں ہر جمعہ کے روز ایک جگہ جمع ہوا کریں اور باہمی ملکر بطور محبت اور مصالحت اور ایک دوسرے سے ہمدردی کی باتیں کیا کریں اگر آپس میں کچھ اختلاف بھی ہو تو باہمی تبادلہ سے اُسکا بھی تصفیہ کیا کریں۔ غرض آپس میں شقاق اور علیحدگی نہو تو پھر دیکھیں کہ خدا تعالے کی طرف سے کیا کیا برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اس مطلب پر جو جو آیات اور احادیث آئی ہیں وہ علماء سے مخفی نہوں گی گو مجھے معلوم نہوں مگر آپ حضرات کو تو معلوم ہیں۔ اُمید ہے کہ علماء اہل حدیث امرتسر میری اس درخواست پر خوب غور کر کے براہ راست یا بذریعہ اخبار اہل حدیث اطلاع دیں گے۔ ہر جمعہ کو فرصت نہو سکے تو ہر مہینے کے اخیر جمعہ کو تو ضرور جمع ہوا کریں وقت بعد نماز عصر منظوری پر پہلے جلسہ کے لئے میرا مکان حاضر ہے۔ (حافظ محمد یوسف پنشنر)

ایڈیٹر۔ خاکسار تو حاضر ہے جب آپ بلاویں گے بسر و چشم پہنچوں گا۔ بلکہ میرے خیال میں ہر ایک مقام کے علماء اسی پر عمل کیا کریں تو بہت ہی مفید ہو۔ خدا توفیق بخشے۔

؎ دولت ہمہ ز اتفاق خیزد

## دریافت

ایک شخص محمد حسن نامی میانہ قد اندازہ ۶۰ برس کی عمر اپنے کو کبھی مولوی۔ حافظ۔ فقیر۔ شاہ صاحب کہکے مشہور کرتے ہیں اور گورکھپور کے ضلع میں اپنا مکان بتاتے ہیں۔ یہ آدمی کچھ فساد انگیز ہوتے ہیں۔ ہوڑا کلکتہ کمرہٹی مسجد بارہ سال لوٹا کہ وغیرہ وغیرہ جگہ میں اپنا رہنا بیان کرتے ہیں اگر کوئی صاحب کو مذکورہ شاہ صاحب سے ملاقات ہو اور اُن کے بارہ کچھ معلوم ہو تو بذریعہ اہل حدیث کے آگاہ کریں خاصہ مولانا ضیاء الرحمن صاحب کلکتہ اور حافظ نصیر الدین صاحب ہوڑا بارہ میں اگر کچھ معلوم ہو تو ضرور تحریر فرماویں۔ ابھی یہاں سے آسن سول گئے ہیں وہاں کے لوگ بھی خاصکر مستری نورالدین صاحب وغیرہ کچھ ضرور فرماویں۔ سخت ضرورت ہے۔ فقط (خاکسار عبد الصمد بردوان)

## خلیفہ مرزا سے سوال

کیا فرماتے ہیں احمدی جماعت والے کہ کیا وجہ ہے کہ جب مرزا صاحب نبی تھی بموجب تمہارے حسب الارشاد مخبر صادق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما قبض اللہ نبیاً الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ (مشکوٰۃ از ترمذی) یعنے آں حضرت نے فرمایا نہیں قبض کی اللہ تعالے نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ چاہتا ہے اللہ یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اس میں جس جگہ (لاہور) کہ فوت ہوئے اسی جگہ نہ دفنائے گئے۔ بینوا توجروا۔
(سائل المنظور محمد سید الحق نیل سرہند)

## استفسار

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکمل ومفصل مستند ومعتبر سوانح عمری بزبان اردو کوئی شائع ہوئی ہے یا نہیں اگر شائع ہوئی ہے تو کہاں سے ملیگی اور کس قیمت پر۔ المستفسر ناچیز احمد اللہ مہر دہلی

## آتش کشتن وانگر گذاشتن کار خردمندان نیست

(سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ۱۹ ؍ جون ۱۹۰۶ء)

ایڈیٹر اہل فقہ نے دو دعوے کئے ہیں۔ اولاً رسول اللہ صلعم عالم الغیب بالتفصیل تھے ثانیاً حضرت رسول اللہ صلعم کو اللہ جل شانہ نے تمام امور غیبیہ پر مطلع فرما دیا تھا۔ یعنے علم ماکان وما یکون آپ کو حاصل تھا۔ مگر یہ دونوں دعاوی ان کے قانون الٰہی اور فرمان رسالت پناہی اور واقعات حدیثیہ وقرآنیہ کے خلاف ہیں اور نیز مذہب اہل سنت کے خلاف ہیں خصوصاً مذہب حنفیہ کے جسکے نام لیوا اور کفش بردار تہین ایڈیٹر بھی ہے بلکہ یہ مذہب روافض کا ہے۔ فان اثبات العلم بما کان وما یکون لاحد من الکرام من مذهب الرافضة فالغیب یثبون هذه الائمتهم افتراء منهم علیهم۔ قانونی حکم بتلا دیا اب تو ہم سن چکے اب واقعات اور علماء کے اقوال حسن اور فاضل برد بیان ابطال الباطل مین تحریر کئے جاتے ہیں۔ من ضروریات الدین ان علم الغیب مخصوص باللہ تعالیٰ والنصوص فی ذالک کثیرة وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو ویعلم ما فی البر والبحر الایة۔ وان اللہ عنده علم الساعة وینزل الغیث الایة فلا یصح لغیر اللہ تعالیٰ ان یقال انه یعلم الغیب ولهذا لما قیل عند رسول اللہ صلعم فی الرجز وفینا نبی یعلم ما فی غد انکر علی قائله وقال دع هذا وبالجملة لا یجوز ان یقال لاحد انه یعلم الغیب نعم الاخبار بالغیب بتعلیم اللہ تعالیٰ جائز وطریق هذا التعلیم اما الوحی او الالهام عند من یجعله طریقاً الی الغیب انتهی۔ یعنے علم غیب کا مخصوص ہونا ساتھ اللہ کے ضروریات دین سے ہے اور نصوص اس مین بہت آئے ہین جیسے اللہ ہی کے پاس ہین کنجیاں غیب کے نہین جانتا ہے مگر وہ اور اللہ تعالے جانتا ہے جو خشکی مین اور سمندر میں ہے اور بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے پانی کو یعنی اسکے اتارنیکا علم اسی کے پاس ہے پس غیر اللہ کیلئے ہرگز درست نہین ہے کہ اسکو غیب دان کہا جاوے اسیواسطے جب رسول اللہ صلعم کے پاس یہ بات کہی گئی کہ ہم مین ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آنحضور نے ان کہنے والی پر انکار فرمایا اور حکم دیا کہ اسکو چھوڑ دو حاصل کلام یہ ہے کہ جائز نہین ہے کہ کسی کو یہہ کہا جاوے کہ وہ غیب جانتا ہے ہان خبر دینا ساتھ غیب کے اللہ تعالے کی تعلیم سے جائز ہے اور طریقہ اس تعلیم کا یا وحی ہے یا الہام انکے نزدیک جو اسکو طریقہ علم غیب کا جانتا ہے۔

ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر مین تحریر کرتے ہین ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا الغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم اللہ احیانا وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسایرة یعنے بیشک پیغمبرون نے غیب سے کچھ نہین جانا مگر جسقدر اللہ تعالے نے انکو کبھی بتلا دیا اور علماء حنفیہ نے تصریح کی ہے اسکی تکفیر کی جسنے یہہ اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلعم غیب جانتے تھے اس وجہ سے کہ اسنے معارضہ کیا اللہ تعالے کے قول کا کہ کہدو نہین جانتے جو آسمان اور زمین مین ہین غیب کو مگر اللہ تعالے کے اسیطرح مسایرہ مین ہے (مسایرہ علم کلام مین ایک مستند کتاب ہے جسکے مصنف علامہ ابن ہمام صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ ہین اور ان کو علماء مذہب حنفیہ نے مجتہد فی المذہب شمار کیا ہے) اور علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی مین فرماتے ہین فبالجملة العلم بالغیب امر تفرد به سبحانه لا سبیل الیه للعباد

ahmadimuslim.de

الا باعلام منه الخ یعنے علم غیب کے ساتھ اللہ تعالےٰ منفرد ہے اور کسی کو اُسکے دریافت کی راہ نہین ہے مگر اُسکے بتلانے سے اور جبکہ علم غیب کے ساتھ اللہ تعالےٰ منفرد ہے تو اب اسی کو عالم الغیب کہنا اللہ تعالےٰ کے اس تفرد کو باطل کرنا ہے وہو شرک۔

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ تفسیر فتح العزیز مین فرماتے ہین۔
یا رتبہ ائمہ و اولیا اطہار برتبہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام گردانند و انبیاء و مرسلین علیہم السلام را لوازم الوہیت از علم غیب و شنیدن فریاد ہر کس از ہر جا و قدرت بر جمیع مقدورات ثابت کنند۔ انتہی۔ اس بیان سے مولانا کے معلوم ہوا کہ علم غیب لوازم الوہیت سے ہے پس جسنے علم غیب کو رسول کے لئے جائز رکھا تو اُسنے لازم الوہیت کو رسول کے واسطے ثابت کرکے انکو الہ و معبود بنایا وھو شرک صریح و کفر قبیح۔

اور تفسیر نیشاپوری مین بتفسیر آیت کریمہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ کے مرقوم ہے ومن جملۃ الایمان باللہ ان یعتقد ولا وحدہ علام الغیوب ومن جملۃ الایمان بالرسل ان یعتقد بهم انہم عباد مصطفین لا یعلمون الغیب الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ انتہی۔ یعنے اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے مین یہہ بھی داخل ہے کہ اکیلے اللہ تعالےٰ کو غیب دان اعتقاد کرے اور رسول پر ایمان لانے مین یہہ بھی داخل ہے کہ اُن کو ان کے مرتبہ پر رکھے اس طرح پر کہ پیغمبرون کو اللہ تعالےٰ کا برگزیدہ بندہ اعتقاد کرے اور یہہ اعتقاد رکھے کہ وہ غیب نہین جانتے تھے مگر جسقدر اللہ پاک نے اُن کو بتلادیا اور نیز اسی تفسیر کے دوسرے مقام مین ہے ثم امر نبیہ باظہار ذلۃ العبودیۃ حتی لا ینسب الیہ نقص ولا یعاب من قبل عدم علی الغیب فقال لا املك لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ وفیہ ان قدرتہ قاصرۃ وعلمہ قلیل وکل من کان عبدا کان کذلك والقدرۃ الکاملۃ والمحیط لیس الا للہ انتہی یعنے پہر اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلعم کو حکم فرمایا واسطے ظاہر کرنے ذلت عبودیت کے تاکہ آپ کی طرف نقصان منسوب نہو اور غیب کے نہین جاننے پر آنحضور پر عیب نہو پس فرمایا مین مالک نہین ہون اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مگر جو چاہے اللہ تعالےٰ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضور کی قدرۃ قاصر تھی اور علم آپکا قلیل تھا اور جو بندہ ہوگا وہ ایسا ہی ہوگا اور

قدرت کاملہ اور علم محیط نہین ہے مگر اللہ تعالےٰ کو۔ اور علامہ بیری حاشیہ اشباہ مین فرماتے ہین وفی اللولو الجنیۃ وغیرہا من کتب المذہب رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر شاہد فقال تزوجتك بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لانہ یعتقد بان النبی صلعم یعلم الغیب اذ لا شہادۃ لمن لا علم لہ بہ ومن اعتقد هذا آکفر وبہ قال الشیخ ابو القاسم الصفار انتہی یعنے لولو الجنیۃ وغیرہ کتب مذہب حنفیہ مین لکھا ہے کہ ایک مرد نے نکاح کیا ایک عورت سے اور گواہان حاضر نتھے پہر ناکح نے کہا کہ مینے تم سے نکاح کیا بگواہی اللہ اور رسول کے تو کافر ہوا اسلئے کہ اُسنے اعتقاد کیا کہ نبی علیہ السلام غیب دان ہین اسواسطے کہ جسکو علم نہو اس کی گواہی نہین اور جسنے اعتقاد کیا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام غیب دان ہین وہ کافر ہوا۔ اور شیخ ابو القاسم صفار نے بہی ایسا ہی کہا ہے۔ اور بحر الرائق مین ہے لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان النبی صلعم یعلم الغیب انتہی یعنے جسنے نکاح کیا اللہ اور رسول کی گواہی پر وہ نکاح منعقد نہوا اور ناکح کافر ہوا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی صلعم کو اُسنے غیب دان سمجہا۔ اور تاتارخانیہ مین ہے رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر شہود فقال خدا و رسول را یا فرشتگان را گواہ کردم بطل النکاح وکفر الناکح لاعتقادہ ان الرسول والملائکۃ یعلم الغیب وبہ یحکم الناس انتہی اس سے بہی معلوم ہوا کہ جو اعتقاد رکہے کہ رسول اور فرشتے غیب دان ہین اور پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہین وہ کافر ہے۔ اور کنز الدقائق مین علامہ نسفی کے ہے جو خاتم الاجتہاد مذہب حنفیہ مین لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لاعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب انتہی یعنے اللہ اور رسول کی گواہی پر جسنے نکاح کیا وہ کافر ہوا اس اعتقاد کے سبب سے کہ نبی صلعم غیب دان تہے اور جواہر اخلاطیہ مین ہے ان نعم ان النبی صلعم یعلم الغیب یکفر فاظنك فی غیرہ انتہی۔ یعنے جسنے یہ گمان کیا کہ نبی صلعم غیب جانتے ہین وہ کافر ہے پہر تیرا کیا خیال ہے اسکی نسبت جو غیر نبی کو غیب دان جانے۔ اور ایسا ہی خلاصہ و عالمگیری و فتاوی قاضی خان وغیرہ عامہ کتب حنفیہ مین مرقوم و موجود ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر اہل فقہ پر کہ باوجود دعوی حنفیت اپنے مذہب کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر تمام کتب فقہ کی تردید کر رہے ہین اور پہر دعوی حنفیت کئے جاتے ہین

اور کچھ بھی خیال نہین کرتا ہے کہ ایسے اعتقاد والون پر علماء حنفیہ قاطبۃً کفر کا فتوی لگا رہے ہین پھر وہ دعوے حنفیت کا اپنے لئے کیونکر کرتا ہو کہو صاحب کیا ان علماء حنفیہ کو بھی رسول اللہ صلعم سے عداوۃ تھی کہ وہ آنحضور کے غیب دانی سے انکار کرتے ہین جیسا کہ تمنے پنا روا الزام اہل حدیث پر لگا کر اپنے جہل پر ڈبل شہادۃ دی ہے۔ (باقی آئندہ)

## مباحثہ خوب ہوا

(از نامہ نگار)

موضع شش خانہ متصل شہر مونگیر مین ایک شخص نامی حسن خان کو اوس گانون کے رہنے والے مسلمانون نے بسبب عمل بالحدیث کے بہت تنگ کیا اور فساد زیادہ پھیلانے کے لئے اہل حدیث مذکور کو مستعد مناظرہ پر کیا وہ اہل حدیث استاذی جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری کے پاس آکر تذکرہ کیا اور کہا کہ آپ مناظرہ کیجئے وہ لوگ اپنے علماؤ کو بلائیگے حسن اتفاق سے اندنون مولوی ابو الخیر صاحب غازیپوری جو مفتی عالم مین وارد جمالپور ضلع مونگیر تھے روز سنیچر کو مولوی ابو الخیر صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب ولایتی مدرس مدرسہ مونگیر اور مولوی تجمل حسین صاحب بہاری اور مولوی عبد الحی صاحب ساکن بلیا یہ سب علماء حنفیہ مقام شش خانہ مین جمع ہوگئے اور اہل حدیث کی طرف سے صرف استاذی جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری مدرس مدرسہ اہل حدیث جمالپور قریب آٹھ بجے شب کے حنفیون نے اپنے مولوی صاحبون سے درخواست مناظرہ کی کی مولوی ابو الخیر غازیپوری چونکہ اپنی ذلیل و خواری ہین اور مولویون سے دیکھ چکے تھے پہلے درخواست حنفیون نے انہی سے کی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ مولوی تجمل حسین صاحب سے کہو کیونکہ ہم اور مناظرہ این چہ بوالعجبی است جب مولوی تجمل حسین سے کہا گیا تو انہون نے مولوی عبد الحی کے حوالہ کیا مولوی عبد الحی نے کہا کہ ان سے پوچھو کہ مناظرہ کے لئے انکو کس نے بلایا ہے جب نوبت آخر مولوی محمد عمر کی آئی تو آپ نے فرمایا کہ مین وعظ کہنے کو آیا ہون مناظرہ کرنے کو نہین آیا ہون جسکو مجھ سے کچھ پوچھنا ہو وہ میرے پاس مونگیر مین آوے الغرض ہر ایک مولوی کا عالم اسوقت نفسی نفسی کا تھا سبھی پہلو تہی کی اور سبھون نے مناظرہ سے انکار کر دیا وہان کے بعض حنفی اپنے مولویون کی یہ کارروائی اور فرار عن المناظرہ سے سخت بیزار ہوئے اور

کہا کہ ہم کل دوسرے مولوی کو لا کر مناظرہ کرائینگے اور جب تک ہمارے مولانا مع جماعت اہل حدیث کے اوس بستی مین رہے اوس وقت تک حنفی مولوی آپس مین یہہ کہتے رہے کہ دیکھو صاحبو اسوقت وعظ مین کوئی کسی کے مذہب پر وار نکرے اور اسکو برا نکہے بلکہ بعض درمیان وعظ کے طرفداری اہل حدیث کی کرتے رہے۔ جب ساڑھے دس بجے شب کو مولانا مع جماعت اہل حدیث کے وہان سے واپس چلے آئے تو وہان کے سب نا خدا ترس دنا ذی با دو تعزیہ ساز اہل حدیث کو جو اس بستی مین تنہا ہے اپنے مولویون منکر الحدیث کے پاس لے گئے مولویون نے بہت قال قال کر اس بیچارہ کو جنی سے نکالنے کی تاکید کی اور اہل حدیث کی مذمت اور ان کے سب و شتم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا دوسرے روز جب مولوی ابو الخیر واپس جمالپور ہونگے تو یہہ مشہور کیا کہ جماعت اہل حدیث کی مولوی صاحب وہان سے بھاگ آئے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہہ لوگ جھوٹ بولتے ہین کچھ بھی خدا کا خوف نہین کرتے ہین ہائے افسوس اس کذب بیانی پر ان لوگ پھر درخواست مباحثہ کی ان سے کیگئی مگر ابو الخیر اور مناظرہ۔ بمصداق خود ستایان ملمع ساز گفت وردو از مناظرہ برتافت اور چلتے بنے۔

راقم محمد یوسف از جمالپور۔

## مراسلہ از ایلچپور ملک برار

(از نامہ نگار)

یہہ شہر تمام صوبہ برار دکن کا مدت مدید تک صدر مقام اور دار الحکومت رہا آخر مین جبکہ برار دکن پر نواب آصفجاہ نظام الملک بہادر والی حیدرآباد قابض ہوچکے تب نواب صاحب ممدوح الیہم کی جانب سے ایک صوبہ دار مقرر ہوا کرتا تہا اسکو بھی نواب کا لقب تہا جیسا کہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر شہید۔ نواب صلابت خان۔ نواب بہلول خان۔ نواب جنرل محمد نامدار خان۔ نواب ابراہیم خان نواب غلام حسن خان یہان کے مشہور نواب ہوگذرے۔ آخری صوبہ داریان کے نواب غلام حسنخان تھے اور آپکے بعد نوابی کا خاتمہ ہوگیا اور ملک برار سرکار نظام نے سرکار انگریزی کے تفویض کر دیا علمداری انگریزی قائم ہوگئی۔ انگریزی علمداری قائم ہوتے ہی سابقہ چہل پہل نیست و نابود ہوکر اداسی و بے رونقی چھاگئی۔ شرفاء اور امیرزادے مفلوک الحال اور نان شبینہ کے محتاج

ahmadimuslim.de

*بقیہ* — اب یہاں کے لوگ زمانہ کی ہوا اور رفتار دیکھ کر تجارت اور صنعت کی جانب راغب ہو چلے ہیں۔ چنانچہ پارچہ بافی یہاں پر اب بہت اچھی ہونے لگی ہے ادھر قسم کا کپڑا مردانہ اور زنانہ مضبوط اور پائیدار تیار ہو کر بیرونجات کو روانہ ہوتا ہے۔ حال میں فیرکیس یعنی دیاسلائی کا کارخانہ بھی یہاں کھولا گیا ہے جس سے بہت سے غربا کی روزی اور قوت لبری کی صورت نکل آئی۔

مقام پرت وارہ یہاں سے بجانب شمال تین میل۔ چکلدرہ جانب شمال ومغرب چوبیس میل۔ انجن گاؤں سورجی طرف شمال ومغرب بیس میل۔ چاندور بازار بسوئے مشرق بیس میل اور امراؤتی سمت جنوب ومشرق بفاصلہ تیس میل واقع ہے۔

مقام پرت وارہ پر فوجی چھاؤنی تھی اور ضلع ایلچپور کا صدر مقام بھی یہی تھا۔ اب صوبہ برار کا الحاق ملک متوسط کے ساتھ ہو جانے اور افواج حیدرآباد کنٹنجنٹ کے موقوف ہو کر انگریزی فوجوں میں شریک کر دیئے جانے سے یہ ضلع شکست ہو کر ضلع امراؤتی میں شامل ہو گیا۔ اور فوجی چھاؤنی بھی برخاست کر دی گئی جس سے مقام پرتوارہ کی آبادی بہت گھٹ گئی اور پہلی رونق اور زینت سب معدوم ہو گئی۔ مقام چکلدرہ کوہستان ست پڑہ پر صاحبان انگریزی کی موسم گرما میں قیام کرنیکی جگہ ہے۔ تحصیل میل گھاٹ کا صدر مقام بھی یہی ہے۔ آب وہوا یہاں کی بہت عمدہ اور فرحت وصحت بخش ہے۔

یہیں پر مشہور ومعروف قدیم پہاڑی تاریخی قلعہ گاویل واقع ہے۔ اس قلعہ میں بڑی اور چھوٹی۔ ایسی دو مسجدیں ہیں۔ جو امتداد زمانہ کے باعث شکستہ اور خراب وخستہ ہو گئی ہیں چونکہ اب سرکار انگریزی کی توجہ آثار وعمارات قدیمہ کو قائم ودرست رکھنے کی جانب مبذول ہوئی ہے اسی بنا پر قلعہ نرنالہ (جو تحصیل اکوٹ ضلع آکولہ برار غرب میں ایک پہاڑی قلعہ ہے) اور قلعہ گاویل کی دونوں مسجدوں کی ترمیم اور درستی کی تجویز ہوئی ہے۔ قلعہ گاویل اور قلعہ نرنالہ یہ دونوں پہاڑی قلعے احمد نگر کے نظام شاہی بادشاہوں کے عہد حکومت میں تعمیر ہوئے تھے ایسا تواریخ دکن سے پتا چلتا ہے۔ صوبہ برار کے قبض وتصرف کی بابت درمیان راجہ بھونسلہ والی ناگپور اور نواب نظام الملک بہادر والی حیدرآباد دکن کئی لڑائیاں ہوئیں۔ آخری لڑائی اسی قلعہ گاویل گڑھ پر ہوئی۔ نواب نظام دکن کی مدد پر انگریزی فوج بھی تھی جسکے سردار نامدار جنرل سر آرتھر ویلزلی صاحب بہادر تھے جنکو آخر میں بصلہ فتحیابی جنگ واٹرلو۔ ڈیوک آف ولنگٹن کا خطاب عطا ہوا۔ اس جنگ میں بھونسلہ کی فوجوں نے پوری شکست کھائی اور آئندہ صوبہ برار کے دعویٰ سے دست بردار ہو کر نواب نظام دکن سے صلح کر لی اور برار پر نظام حیدرآباد پوری طور سے قابض ومتصرف ہو گئے۔

انجن گاؤں ایک خوب آباد قصبہ ہے اور اسی کے قریب موضع سورجی ہے۔ قلعہ گاویل پر بھونسلہ کی فوجوں نے حیدرآباد دکن اور انگریزی اعانتی فوجوں سے شکست کھانے کے بعد راجہ بھونسلہ والی ناگپور نے جو صلحنامہ نواب نظام الملک والی حیدرآباد دکن کو لکھدیا وہ صلحنامہ یہیں پر مرتب ہوا اور سرداران بھونسلہ والی ناگپور سرداران افواج نظام حیدرآباد دکن اور افسران لشکر انگریزی اور سپہ سالار نامدار جنرل سر آرتھر ویلزلی صاحب بہادر سب یہیں پر مجتمع ہوئے اور صلحنامہ تحریر کیا گیا۔ غرضکہ انجن گاؤں صوبہ برار دکن میں ایک تاریخی مقام ہے۔ چاندور بازار تحصیل ایلچپور میں ایک مشہور قصبہ ہے۔ بازار کیلئے یہ مشہور ہے ہر ہفتہ میں یہاں پر بہت بڑا بازار بھرتا ہے جو تین دن تک رہتا ہے۔ ہر قسم کا مال تجارت کثرت سے آتا ہے اور خرید وفروخت بھی بیحد ہوتی ہے۔ اتنا بڑا بازار صوبہ برار میں اور کہیں نہیں ہوتا ہے۔ امراؤتی صوبہ برار کا صدر مقام اور بڑی تجارت گاہ ہے۔ علی الخصوص کپاس کا بیوپار بہت ہوتا ہے۔ اور کئی کارخانے روئی اوٹنے اور دبانے کے قائم ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور یہاں کی آبادی وتجارت روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

## جماعت اہلحدیث کو ایک سخت صدمہ

گذشتہ اخبار طبع ہو چکنے کے بعد دہلی سے خطوط آئے کہ

حضرت مولانا وبالفضل اولانا جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی مقیم دہلی ۳۰ جمادی الاول کو طاعون سے شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا ممدوح جیسے جامع عالم کا اٹھ جانا قوم کے لئے کوئی ایسا صدمہ نہیں کہ اسکا عوض ہو سکے اخبار گذشتہ چونکہ طبع ہو چکا تھا اسلئے ہم ناکسار رہے۔ ... ارکان اہلحدیث کانفرنس کو بذریعہ خطوط کے مولانا کے انتقال کی خبر بتلا کر جنازہ غائب کی درخواست کی امرتسر میں متعدد جگہ جنازہ پڑھا گیا۔ ناظرین اخبار سے بھی التماس ہے کہ اپنے اپنے علاقہ میں جنازہ غائب پڑھ کر مرحوم کیلئے دعا مغفرت کریں مرحوم حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے تھے جناب نواب صدیق حسن صاحب مرحوم کے اہل معاصب تھے ریاست بھوپال میں بہت بڑی عزت رکھتے تھے۔ ... سرکار عالیہ بھوپال کو دعا

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۲۰۳۔ اگر زانی عورت صراف کی دوکان سے اپنا روپیہ بدلا لے یعنی صراف کا روپیہ اسکو آجائے زنا کی کمائی صراف کو چلی جاوے تو عورت مذکورہ روپیہ کسی اسلامی کام پر لگا سکتی ہے؟ یا نہیں؟ (خریدار زیاالنبہر)

ج نمبر ۲۰۳۔ اس حیلہ سے حرام آمدنی حلال نہیں ہو سکتی کیونکہ اصل تو وہی ہے بعض لوگوں کو بریرہ کے قصے سے شبہ ہوا کرتا ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک لونڈی تھی اسکو لوگ صدقہ خیرات دیتے تھے اور وہ آں حضرت کو بطور تحفہ کچھ دیتی تو آں حضرت قبول فرما لیتے حالانکہ صدقہ خیرات آں حضرت پر حرام تھا کہتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ قبضہ بدلنے سے حرام چیز حلال ہو جاتی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ صدقہ خیرات تو ایک ایسی چیز ہے کہ گو آں حضرت کو اسکا کھانا حرام تھا لیکن بریرہ کو حلال تھا پس جہاں ایسی صورت ہو کہ اول جس کے ہاتھ میں چیز آئی ہے اسکو حلال ہو تو قبضہ بدلنے سے حلال ہو جائیگی۔ مگر یہاں تو یہ صورت ہی نہیں فاحشہ عورت کے حق میں تو خود وہ آمدنی (خرچی کی) حرام ہے اسلئے وہ جہاں جائیگی حرام رہیگی۔

س نمبر ۲۰۴۔ جو شخص کہے کہ زانیہ عورت کی خرچی حلال ہے۔ وہ مسئلہ اپنا تمام وجوہ دوسرے کے حوالہ کر دیتی ہے ہمارے فقہا نے اسکو حلال لکھا ہوا حدیث کا کچھ اعتبار نہیں سینکڑوں موضوع ہیں ہزاروں ضعیف۔ شخص مذکور کو اہل سنت مانا جائے یا نہ؟ (//)

ج نمبر ۲۰۴۔ ایسا شخص مسخرہ ہے۔ نہ کسی فقیہ نے زانیہ کی خرچی کو حلال لکھا ہے نہ کسی مجتہد نے فتوے دیا ہے بلکہ شیطان نے اسکو دہوکہ دیا ہے شخص مذکور اس قول کے لحاظ سے اہل سنت کیا اہل اسلام ہی نہیں۔

س نمبر ۲۰۵۔ بیعت شرعی ہے یا خلافت کی۔ اگر شرعی ہو تو بعد انتقال آں حضرت کے صحابہ کرام نے ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر کس بات کی بیعت کی تھی؟ (//)

ج نمبر ۲۰۵۔ بیعت جو صحابہ نے کی تھی وہ شرعی تھی اور خلافت کی تھی آجکل جو لوگ پیری مریدی کے طور پر بیعت کرتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔

س نمبر ۲۰۶۔ جو شخص احادیث رسول کے جاننے والا ہو بھی کسی کی بیعت کرنیکی ضرورت ہے۔ (//)

ج نمبر ۲۰۶۔ عالم ہو یا جاہل بیعت کی ضرورت کسی کو بھی نہیں۔ ہاں کوئی صالح متبع سنت ہو جسکی صحبت میں اپنے سے خدا کی محبت میں ترقی ہو سکے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا مستحب ہے کرنیوالا عالم ہو یا جاہل کوئی بھی ہو حدیث شریف میں آیا ہے کہ آں حضرت صحابہ کرام سے اس قسم کی بیعت لیا کرتے تھے۔

س نمبر ۲۰۷۔ مشکوٰۃ میں ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ مجھو آں حضرت نے دو علم عنایت فرمائے ہیں ایک تو میں نے تم میں ظاہر کر دیا دوسرا اگر ظاہر کروں تو میرا یہ گلا کاٹا جائے فرمائیے وہ کونسا علم ہے۔ (//)

ج نمبر ۲۰۷۔ وہ علم جو حضرت ابو ہریرہ نے ظاہر نہ کیا تھا وہ یہ تھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نو عمر لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگنا چاہئے چونکہ ابو ہریرہ کے اس زمانہ میں حکومت ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں میں تھی اسلئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا۔

س نمبر ۲۰۸۔ علم لدنی کس کو کہتے ہیں۔ (//)

ج نمبر ۲۰۸۔ علم لدنی اسکو کہتے ہیں جو بغیر ظاہری استاد اور سامان کے خدا کی طرف سے سکہایا جائے جیسا فرمایا ہے اٰتَيْنَاكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا۔

س نمبر ۲۰۹۔ امت محمدیہ میں کتنے مجتہد اور کون کون گذرے ہیں۔ زمانہ حال میں کون کون ہیں۔ (//)

ج نمبر ۲۰۹۔ میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا واللہ اعلم بحقیقت الحال مجتہدوں کا شمار اور اسماء میرے کیا کسی بشر کی طاقت میں نہیں آجکل ہی جبکو ... [illegible]

س نمبر ۲۱۰۔ اہل سنت کی تعریف کیا اور کس کتاب میں ہے۔ (//)

ج نمبر ۲۱۰۔ شرح فقہ اکبر میں امام ابو حنیفہ صاحب کا قول ہے کہ اہلسنت وہ ہے جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو سب صحابہ سے افضل جانتا ہو اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو۔ اور موزوں پر مسح کرتا ہو۔ الغرض جو قرآن و حدیث پر جسکا عمل ہو۔

س نمبر ۲۱۱۔ حنفی مذہب کی تعریف کیا ہے؟ (//)

ج نمبر ۲۱۱۔ حنفی مذہب کی تعریف امام ابو حنیفہ صاحب کے اقوال کا مجموعہ ہے جو اس پر فتوے دے وہ حنفی ہے چنانچہ درمختار کے دیباچہ میں لکھا ہے یفتی علی قول الامام علی الاطلاق یعنی امام ابو حنیفہ صاحب کے قول پر ہمیشہ فتویٰ ہونا چاہئے۔

اطلاع۔ فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا ثناء اللہ)

# انتخاب الاخبار

جن ڈاکو نے امرتسر لاہور کے درمیان چلتی گاڑی مین عورتون کے کمرے مین گھسکر ڈاکہ مارا تھا اُسکو مختلف جرمون مین ۲۰ سال قید ہوئی۔

اطلاع حاجی محمد سردار خان صاحب لکھتے ہین کہ میرے سامنے جبلپور مین ایک شخص کرشنداس مسلمان ہوا مگر بعد مین معلوم ہوا کہ جعلساز تھا اسلئے ناظرین اسکا اعتبار نکرین دہریت پیشہ لوگون نے تبدیل مذاہب روزگار بنالیا ہے اسلئے مسلمان کسی نومسلم کو یکمشت چندہ دینے مین ذرہ احتیاط کیا کرین۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جو ریل تیار ہونے والی ہے اس کیلئے ممالک عثمانیہ مین چندہ جمع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ چنانچہ مقام سولہ زانی (ترکی) کے دو مسلمان دولتمندان سعادتلو حاجی جلیل پاشا اور سعادتلو حاجی ضیا بک نے علے الترتیب (۲۵) اور (۳۰) پونڈکی رقم حال مین حجاز ریلوے کی چندہ کرنے والی کمیٹی کو روانہ کی ہے۔

آرہ مین پانچ عیسائیون نے مذہب اسلام قبول کیا دفتر اہل حدیث مین بھی ایک ہندو مسلمان ہوا۔

شاہ ایران جسکا مذہب اصحاب ثلاثہ پر تبرّا کرنے کا ہے آجکل تمام دنیا مین [illegible] ہو رہا ہے کیونکہ ایران مین وہ پارلیمنٹ نہین چاہتا۔

مدراس ہائیکورٹ مین بھی ایک جج مسلمان کیا گیا (خدا کرے واقعی مسلمان ہو نہ کہ نام کا)۔

کامل دس برس کے بعد ۲۴ ماہ گذشتہ کو بدھ کا دن بمبئی کے لئے ایسا مبارک دن تھا کہ اُس روز وہان طاعون سے کوئی موت نہین ہوئی نہ طاعون سے کوئی بیمار ہوا (مرزا صاحب قادیانی کا نشان ہے)

دیہاری اخبار کے ایڈیٹر رامچندر ترائن منڈلک بی۔ اے کو مفویانہ مضامین چھاپنے کے جرم مین بمبئی کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ۲ سال قید بامشقت اور ایکہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔

محسود... وزیری لٹیرون نے سرحد ڈیرہ اسماعیل خان کے ہر نواحات پر چھاپہ مارا۔

ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک ناگہانی لاولد فوت ہوگئے۔ انکا ۲۰

سالہ بھتیجا اُنکا قریبی وارث ہے وہ گدی نشین ہوگا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے ممالک متحدہ آگرہ اودھ کے قحط زدہ اضلاع مین ۲۵ لاکھ روپیہ کاشتکارون کو تقاوی دینے کے لئے اور منظور کئے۔

سید فضل الحسن بی۔ اے موہانی اوڈیٹر رسالہ اردوئے معلے علیگڈھ مضمون شائع کرنے کے جرم مین گرفتار ہوئے۔ اب ان پر مقدمہ فوجداری دائر ہے (افسوس)۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۲۰ جون مین کل ہندوستان مین ۴۹۵ موتین ہوئین ان مین سے پنجاب مین ۱۹۹ موتین ہوئین۔

قحط زدون کی تعداد اب تمام ہندوستان مین صرف ۱۲ لاکھ ۷۲ ہزار ۷۵۲ رہگئی۔

شاہ ایران نے عام معافی کا اعلان کردیا سوائے چندخاص لوگون کے جنکے جرم کی تحقیقات عدالت مین کیجائیگی۔

طہران سے ریوٹر مخبر ہے کہ کوزکون نے مجلس وزارت شاہی کا محاصرہ کرلیا اور چند ممبرون کے حوالہ کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ مجلس وزارت کے انکار کرنے پر جنگ کی نوبت پہونچی کئی کوزک مارے گئے۔ توپخانہ کی کمک پہونچی اور ایک گھنٹہ تک پھر لڑائی ہوئی۔

فصل و موسم کے بارہ مین تازہ سرکاری اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جنوبی برہما شمال مشرقی ہندا وبخصوص مدراس مین شدت کی۔ جنوب اور مغربی ہندا ور صوبجات متحدہ کے بعض حصون مین عمدہ اور دیگر مقامات مین معمولی بارش ہوگئی ہے شمالی اور وسطی ہند مین ہنوز برسات کا پورا رنگ نہین جا مگر تازہ رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ممالک متوسط مین عام بارش ہوگئی ہے بدستور قحط زدگان کی تعداد مین سب جگہہ کمی واقعہ ہونے لگی ہے اور انکی تعداد آجکل ۱۱ لاکھ ۷۶ ہزار ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔ بنگال ۴۸ ہزار۔ صوبجات متحدہ ۹ لاکھ ۶۰ ہزار۔ پنجاب ایکہزار۔ ممالک متوسط ۴۸ ہزار۔ بمبئی ۲ ہزار۔ مدراس ایک ہزار۔ وسط ہند ایک لاکھ ۲ ہزار۔

ایبٹ آباد مین ۳۰ جون کی صبح کو سوا بجے زلزلہ آیا اور ایک منٹ تک رہا اکثر لوگ گھبرا کر چونک اُٹھے مگر کسی قسم کا نقصان نہ ہوا (مرزا قادیانی کا معجزہ)

مسٹر تلک کی گرفتاری کے سبب پونہ کے بعض طلبا نے کالجون مین جانا چھوڑ دیا حکام اسکا سخت نوٹس لے رہے ہین۔

## وہ مرثیہ خوان قوم وملت

جو تیہ قوم مین معروف ہو رہے ہے

مقصد مسلمانون کی پولیٹیکل سوشیل اور مذہبی اصلاح ہے۔ اور جسکو ہر حیثیت سے بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ وہ اخبار وکیل ہے۔ جو ہفتہ مین دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہو۔ ابتک اسکی قیمت بلا استثناء چھہ روپیہ اور آٹھہ روپیہ سالانہ تھی۔ مگر ہمین تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کیلئے یہ قیمت بھی گران ہے۔ لہذا اب جون سے اواخر نومبر تک کیلئے چار اور چھہ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے۔ پچاس روپیہ سے کم امدنی والون اور طلباء سے للعور ... روپیہ سے زیادہ آمدنی والے سے چھ جاتے لئے اگر اس عرصہ مین ایک ہزار خریدارون کی فرمائش ہوگئی تو یہی رعایتی قیمت مستقل کردی جائے گی۔ موجودہ حالت مین معہ محصول ڈاک نکال دینے کے بعد جو اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بھی زیادہ رعایت ممکن ہے۔

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

## فہرست کتب موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

**تقابل ثلاثہ** } توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت - عہ

**فتوحات اہل حدیث** - چیف کورٹ ہائی کورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث قیمت ۸ر

**دلیل الفرقان** - بجواب اہل القرآن - مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے - ۲ر

**حق پرکاش** - آریون کے گرو آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھہ پرکاش مین قرآن شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہین انکا مفصل جواب - ۸ر

**تغلیب الاسلام** - جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۸ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر چارون کے خریدار کو عہ

ماشہ دہرم پال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا جواب

قیمت ۶ر

**مناظرہ نگینہ** - مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۰۶ء مین بمقام نگینہ مین اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تہا۔ قیمت ۶ر

**ادب العرب** - صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکہدیا ہے کہ اُردو خوان بلا امداد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

**مرقع دیانندی** - اس رسالہ مین بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تہے خود اسکا خلاف کرتے تہے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

**مباحثہ دیوریا** - مقام دیور ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تہا۔ قیمت ۸ر

**اہل حدیث کا مذہب** - فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہین اور کن کن کا انکار کرتے ہین ۳ر

**تفسیر ثنائی** - پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اسکے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصون مین قبولیت کی نظر سے دیکہی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲ر جلد دوم ۱۲ر

جلد سوم ۱۲ر جلد چہارم ۱۲ر

جلد پنجم عہ

پانچون جلدون کی قیمت ۳ عہ

**اسلام علیکم** - اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلامون سے مقابلہ۔ آریون کے متعلق خاص نوٹ ۱ر

**نماز اربعہ** - اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام ہندو عیسائی آریون کی عبادت کا مقابلہ ۲ر

**ہدایت الزوجین** - نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان۔ قیمت ۱ر

المشتہر

منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے چہپ کر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا +

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں +

(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں گو ناپسند واپس نہیں کئے جاتے +

Registered. L. No. 352.

...مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار

# اخبار اہلحدیث

نمبر ۳۷ جلد ۵

**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے سے

رؤسا و جاگیرداران سے للعہ

عام خریداروں سے ۔/

" " ششماہی ۔۔

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

۲ فیصد بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

**امرتسر مورخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ**

## امرتسر میں میونسپل انتخاب

### قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ نے محض اپنی مہربانی سے یہ قانون جاری کیا تھا کہ جس قصبہ میں پانچ ہزار یا زیادہ کی مردم شماری ہو وہاں پر ایک کمیٹی قائم ہوا کرے جسکو دو ثلث ممبر رعایا کی طرف سے نامزد ہوں اس سے غرض یہ تھی کہ رعایا کو خود مختاری حکومت کا ڈھب سکھایا جائے جو آئندہ چلکر انکی ترقی کا باعث ہو سکے۔ مگر افسوس کہ ہندوستانیوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی بلکہ سخت ناقدری کی۔ ایک ناقدری تو یہ کی کہ خود غرضی سے عموماً ایسے نااہلوں کو ممبر کرتے ہیں جنکو فرائض ممبری سے بس اسی قدر خبر ہوتی ہے کہ ہم کرسی نشین ہیں دوم اس انتخاب کی بدولت ہندوؤں سے مسلمان اور مسلمانوں سے ہندو اس میں ایسے بگڑتے ہیں کہ تین سال تک اس بگاڑ کا سلسلہ ختم ہونے نہیں نہیں پاتا کہ پھر نئے سرے سے انتخاب پیش ہو جاتا ہے۔ مگر امرتسر بالخصوص ان سے کسی قدر امن میں ہے۔ ہندو مسلمانوں کے تنازعات تو یہاں بالکل نہیں ہوتے کہ گورنمنٹ کی طرف سے دونوں قوموں کے ممبروں کی تعداد مقرر ہے۔ ہندوؤں کے مع سکھوں کے دس اور مسلمانوں کے آٹھ ممبر ہوتے ہیں اور یہ بھی قانون ہے کہ مسلمان مسلمانوں کو اور ہندو ہندوؤں کو انتخاب کریں۔ اسی طرح گورنمنٹ اور اضلاع میں بھی قانون جاری کردے تو مسلمانوں کی بہت سی حق تلفیوں کا انسداد ہو سکے۔

اسکے علاوہ امرتسر میں ایک خاص خوبی کی بات ہے کہ اسکو انتخاب کے موقع پر یہاں کے ممبر آپس میں مصالحت کر لیا کرتے ہیں مثلاً مسلمانوں کے امیدوار آٹھ سے زیادہ ہو گئے ہیں تو آپس میں بذریعہ قرعہ اندازی سے یا باہمی سمجھوتے سے جو زیادہ ہوں آٹھ رہ جاتے ہیں چنانچہ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ صورت اہل شہر کیلئے آرام دہ تو ہے مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کے قانون کا منشا کیا تھا۔ ۱۸۸۴ء سے پہلے بھی کمیٹیاں تھیں جنکے ممبروں کا انتخاب گورنمنٹ خود کرتی تھی مگر لارڈ رپن نے اس انتخاب کو رعایا کے ہاتھ دیا تو کیا یہی غرض تھی کہ ممبر باہمی مصالحت سے انتخاب کر لیا کریں یا یہ غرض تھی کہ رعایا کو مذاق پیدا ہو اور وہ اپنے پسندیدہ دیکھیں جسکو

ahmadimuslim.de

قائم مقام کریں۔ کیا یہ غرض گورنمنٹ کی اس طریق سے حاصل ہو جاتی ہے؟ اگر ایسا کرنا گورنمنٹ کے نزدیک جائز ہے اور گورنمنٹ اپنی غرض کا حصول اسی میں سمجھتی ہے تو پہلے ہی سے ان ممبروں کو کہدیا کرے کہ تم آپس میں مصالحت کر لو۔ اگر مصالحت کر لو۔ اگر مصالحت کرلیں تو کیا ضرورت ہے کہ سات آٹھ ماہ پہلے سے ڈویژنوں کو وسیع رجسٹر کرایا جائے جس سے ناحق کے اخراجات اور تکلیفات برداشت کرنی پڑیں۔ امید ہے گورنمنٹ اس قسم کی مصالحت کو منظور نہ کریگی اور بلحاظ آرام ہماری بھی درخواست ہونی چاہئے کہ گورنمنٹ اس قسم کی مصالحت کو منظور کرے مگر نہ اس قانون کی غرض و غایت کو بھی ملحوظ رکھو کہ کہاں تک حاصل ہو سکتی ہے اور سات آٹھ ماہ کی محنت کا نتیجہ کیا ہے؟

یا مثال مشہور جیسے کندن ... وہ صلح پر عمل کرنا اور کرانا منظور ہے؟

کیا امرتسر کی پالیٹکس کا ہیرو (وکیل) اس پر کچھ نہ کہیگا اور چاہے تو نظیر کی مثال پیدا کریگا؟

---

# مرزا صاحب قادیانی کا پیغام صلح

## یا

# اعلان جنگ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نند عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

مرزا صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا جسکو وہ عام مجمع میں سنانا چاہتے تھے۔ مگر خدا کی شان انکی دعا قبول ہوئی کہ وہ حسب دعا خود مجھ سے پہلے مر گئے جسکا ہمیں بھی افسوس ہونا چاہئے۔ وہی مضمون پیغام صلح کے نام سے ۲۱ جون کو تمام ہزارہا مخالفین اور موافقین کے سامنے پڑھا گیا ہم نے اُس مضمون مطبوعہ کو دیکھا ہے ہم منتظر تھے کہ دیگر ہمعصر اسکو متعلق کیا لکھتے ہیں لیکن آخر یہ معلوم ہوا کہ ہمعصروں نے بجز ایک معمولی خبر کے دیو کے باقی سب اہلحدیث کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔ کیوں نہو سے

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

مرزائی پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ہندوؤں اور آریوں کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ تم ہمارے نبی کو ایسا سمجھ کر مان لو اور ہم تمہارا سلطان خصوصاً مرزائی تمہارے اوتاروں

اور ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام مان لیتے ہیں بس تمہاری ہماری صلح ہو جائیگی چنانچہ ایک مقام پر آپکے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے میرے مسلمانو! ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اسوجہ سے انکو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو۔ پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور انمیں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لوگے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کرکے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرینگے" (پیغام صلح صفحہ ۲۱)

مقصد تو بہت سستا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پیغام صلح میں بھی مرزا صاحب نے (مرزائی دوست معاف فرماویں) اپنی دجالیت کا پورا ثبوت دیا ہے اس پیغام صلح میں آپنے شریعت اسلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی سابقہ تحریرات کے بھی خلاف کیا ہے بلکہ بخوبی کہیں کہ عقل و دانش کی بھی پرواہ نہیں کی۔

پہلے ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں کا خلاف کیسے کیا ہے۔

آپ اپنی مایہ ناز کتاب (جسکو آپکے خلیفہ نورالدین بڑے فخر سے آریوں کے مقابلہ کی تصنیف سمجھتے ہیں) شحنہ حق میں ویدوں کی نسبت اظہار رائے ان لفظوں میں کر چکے ہیں:۔

"وید صرف ایسی زمانہ کے گھڑے اور پست خیالات ہیں کہ جب آریہ لوگ ہر ایک مخلوق اور خالق میں تمیز کر سکیں۔ اور جو پیدا انہیں ہوتا تھا اور عناصر اور اجرام سماوی کو خدا تعالیٰ کی جگہ دی گئی تھی چنانچہ رگ وید کے شاعروں کے وہ سب پرجوش شعر جن میں اندر و اگنی وغیرہ سے بھیک مانگی گئی ہے اور گھوڑے اور گوشت کا مال مانگا گیا اس بیان پر شاہد ہیں" (شحنہ حق صفحہ ۱۱)

شاید کوئی مرزائی کا مرید یہ کہے کہ یہ رسالہ بہت پرانی تصنیفات سے ہے جو جسوقت ہو اُس زمانہ میں مرزا صاحب کا یہی خیال ہو مگر پھر کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہو کہ وید ملہم کو جتنا برا جانا گیا تھا وہ درحال اس برائی کے مستوجب نہیں لہذا یہ کہنا کہ الہام سمجھا ہے تو ایسے دورانیش حضرات کیلئے ہم مرزا صاحب کے اسی پیغام صلح کا ایک مقام دکھاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آجتک انہیں پہلی تحریر

الرحمٰن ... مجموعہ الرحمٰن مرتبہ

پر مصر ہیں چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں :-

"اگر آج ہی ہندو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے بغلگیر ہوجائیں یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کردیں اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جن تنازعات کا نام اب پولیٹکل رکھتے ہیں وہ ایکدم میں ایسے معدوم ہوجائیں کہ گویا کبھی نہ تھی" (صفحہ)

لطف یہ ہے کہ سابقہ حوالہ کے ساتھ پہلے ہی صفحہ پر یہ تحریر ملتی ہے جس میں مرزا صاحب نے ویدوں کو اگنی وایو پرستی کا راہ نما کہکر مشرکانہ تعلیم کا معلم بتلایا ہے پھر انہی وید کو مسلمانوں کے لئے قابل تسلیم بتلاکر مصالحت کی بنا قرار دیتے ہیں (واہ سبحان اللہ)

**مرزائیو!** مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ہم اُن سے بہت کچھ پوچھتے۔ آہ افسوس آج ہمارا مخاطب ہم سے دور ہے اس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی تمہارے ہادی پیغمبر۔ ابن اللہ۔ مسیح اور مہدی کی ہدایت ہے کہ جس کتاب کو خود ہی مشرکانہ تعلیم کا معلم کہتا ہے اُسی کو تم سے منواتا ہے (معاف کیجئے گا) تُف ہے ایسی مسیحائی پر اور حیف ہے ایسی مہدویت پر۔ مسیحائی اور مہدویت تو بڑی بات ہے۔ ایک ادنیٰ مصنف کی شان سے بھی بعید ہے کہ اپنی کہی ہوئی بات کے خلاف ایسی جلدی دوسری بات کہدے کہ پہلی بات لکھنے والے قلم کی سیاہی بھی ہنوز خشک نہ ہوئی ہو۔ اسی لئے قرآن شریف میں ایسی اختلاف بیانی کو اس امر کی دلیل گردانا ہے کہ اسکا قائل خدا کے بلانے سے نہیں بولتا۔

دوسری بات کا ثبوت کہ مرزا صاحب کا یہ پیغام شریعت اسلامی کے بھی خلاف ہے یہ ہے کہ قرآن مجید نے گو یہ کہا ہے کہ ہر ایک قوم میں خدا کی طرف سے سمجھانے والے آتے رہے مگر ہندوستان کی کسی کتاب یا کسی ملہم کا نام نہیں بتلایا۔ پس یہ مجمل بات تو ٹھیک ہے کہ ایسے وسیع ملک میں بھی ضرور خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا اور سمجھانے والا آیا ہوگا مگر اسکی اور اسکی کتاب کی تعیین ثابت نہیں اسی لئے آج سے پہلے جن بزرگوں نے ہندوستان میں کتاب و ملہموں کے آنے کی بابت اظہار رائے کیا ہے انہوں نے اُس کتاب اور ملہم کا نام نہیں بتلایا چنانچہ سید الطائفہ حضرت مجدد الف ثانی۔ مرزا جان جاناں اور مولوی شیخ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی اپنی تحریرات میں یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں الہامی کتاب اور ملہم ہوئے ہیں مگر تعیین اُنکی نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت میں تعیین نہیں آئی تھی۔ مرزا صاحب چونکہ خود ملہم تھے اسلئے ہم اُن کے الہام کی تو کہتے نہیں۔ البتہ شریعت اسلام کی سناتے ہیں کہ ہندوستان کی کسی الہامی کتاب اور الہامی شخص کی تعیین قرآن وحدیث میں نہیں آئی۔ لہذا مرزا صاحب کی یہ تعلیم کہ وید الہامی ہیں اور کرشن جی نبی تھے۔ قرآن شریف ہمکو اسکی ہدایت نہیں کرتا۔

**ایک اور طرح** سے بھی مخالف ہے کہ قرآن شریف نے غیر قوموں کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے یہ شرط ہرگز نہیں لگائی کہ وہ ہماری کتاب اور ہمارے نبی کو مان لیں تو مصالحت ہوگی ورنہ نہیں۔ نہ ایسا کبھی ہوا نہ کسی اسلامی تاریخ سے اس افترا کا نشان ملتا ہے۔ ہاں عیسائیوں اور آریوں کا یہ ایک پرانا الزام ہے کہ اسلام ایمان بالجبر کی تعلیم دیتا ہے جسکو مرزا صاحب نے اور تقویت دی۔

ہم حیران ہیں کہ مرزا کے دماغ میں خلل تھا یا وہ اپنے دام افتادوں کو احمق جانتا تھا۔ اس سے بڑھکر تعجب ہے کہ حکیم نور الدین رئیس المجانین اسی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ :-

"میں حضرت امام مسیح موعود و مہدی معہود کے خلاف ذرہ بھر کو بھی ہلاکت کا باعث اعتقاد رکھتا ہوں"

**ناظرین!** یہ ہیں پاگل پارٹی کی باتیں جسکو حکیم استاد بہت بڑے عالم۔ فاضل کہا جاتا ہے جو خود ہی اپنے دعوے علم میں اس قدر تکبر رکھتا ہے کہ اپنے مخالف کو نادان اور متکبر کے سوا کوئی لفظ بولنا پسند نہیں کرتا۔ ہم نے جہانتک آپکی تحریرات متعلقہ مشن مرزا دیکھی ہیں وہ سب کی سب ایسی پاگلانہ بکواس کے ذیل میں آتی ہیں۔ کیونکر نہو آخر مرید کس کے ہیں؟ سے

گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان ٹڑپ۔

کفار کے ساتھ مصالحت بغیر کسی شرط کے جائز رکھی گئی ہے غور سے سنو!

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

(اگر مخالف صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی منظور کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو)

اس مصالحت میں یہ بھی نہیں کہ مذہبی مناظرہ نہ کریں بیشک کریں لیکن اپنے شبہات کو شائستگی سے پیش کریں نہ کہ دل آزاری سے۔ پس لعن طعن اور دل آزاری کے چھوڑنے پر مصالحت کلی ہے۔ اس میں یہ شرط نہیں کہ ہم انکی کتاب کو مانیں یا وہ ہمارے نبی پر ایمان لادیں۔ افسوس کہ مرزا اور مرزائیوں کو خلافت راشدہ کی تاریخ بھی معلوم نہیں یا اپنے الہاموں کے مقابلہ پر اس سب کو فضول اور غلط جانتے ہیں۔

اب ایک اور طرح سے ہم ثابت کرتے ہیں کہ یہ لیکچر پیغام صلح نہیں بلکہ **اعلان جنگ** ہے۔ لیکچر کے مرتب نے جو ایک گریجوایٹ وکیل ہیں اور اپنے دماغ میں بہت کچھ بو رکھتے ہیں مرزا جی کے مشیر قانونی اور خدائی ہیں۔ دیباچہ میں لکھا ہے کہ

[illegible]

"یہ (یعنی پیغام صلح) ایک ایسے حقیقی طبیب کا تجویز کردہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے اس ملک میں امن اور آشتی کے پھیلانے کیلئے بھیجا جو صلح کا شہزادہ کہلا کر دنیا میں آیا اور جو اپنی مدت العمر میں جہادی جنگوں کی بیخکنی کر کے اپنے آخری ایام میں مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ اس پیغام صلح کے ذریعہ کر گیا" (صفحہ)

اس کلام میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ پیغام صلح مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ کرنیوالا ہے مگر جب ہم اسکو اندر سے پڑھتے ہیں تو انصافاً کہنا پڑتا ہے کہ آریوں کی مفت تعریف اور دل آزاری کو گوشہ گوشہ کر اس میں بھری ہے۔ شاباش ہو آریوں کو کہ انہوں نے اسکو خاموشی سے سنا (شاید دیوانے کی بڑ سمجھا ہوگا)۔

ہم اپنی عادت کے مطابق مخالف کا مضمون اُنہی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اسی **پیغام صلح** میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی لیکن جیسا کہ ہم ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کیگئی ہیں" (صفحہ ۲)

یہ فقرات ایسے مذہبی مجادلہ اور دل آزاری سے بھرے ہوئے ہیں کہ ہمارے کیا ہر ایک اہل انصاف کے خیال میں اس سے بڑھکر کوئی لفظ دل آزار ہو نہیں سکتا۔ آریوں کی مذہبی تعلیم نیوگ پر دو طرح سے حملہ کیا گیا ہے ایک تو اسکو ویدوں کے خلاف بتلایا ہے دوئم انسانی غیرت اور شرافت کے بھی مخالف کہا ہے۔ بتلائیے اس سے زیادہ اور دل آزاری کیا ہو سکتی ہے؟

**مرزائیو!** شرم کرو۔ ایک ایسے پُر از شر مضمون کا نام تم **پیغام صلح** رکھتے ہو؟ جو دل آزاری میں اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ مخالف کا جوش بھڑکانے میں اعلان جنگ کا کام دے کیا سچ ہے؟ ؎

سکتے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپکے ہم پر۔
خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے۔

ہم ایک اور طرح سے بھی اس پیغام صلح پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] مذہبی مناظروں میں کسی اصول کو ایجاد کرنے کے بجائے خود سوامی دیانند کے اصولوں کے پیرو ثابت ہوتے ہیں ہمارے مرزائی دوست ذرا صبر سے ہمارے دعویٰ کو سنیں اور دلیل کو غور سے دیکھیں۔

سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش میں ایک بات لکھتے ہیں جو یہ ہے سنو!

"جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جنکے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اُس سے بڑھکر جھوٹا اور مذہب کونسا ہو سکتا ہے؟" (طبع اول صفحہ ۴۹۶)

اس کلام دیانندی کا مطلب صاف ہے کہ جس مذہب کو ہزاروں اور کروڑوں آدمی ماننے ہوں وہ سچا ہے گویا کثرت معتقدین اس مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔
(دیانندیو! اسلام کے معتقدین کا شمار کتنے کروڑوں تک ہے جانتے ہو؟ سوچ کر کہنا۔ پھر اسلام کو جھوٹا کہنے والا کون ہوگا؟ کہو جی کون ادہرم ہے؟)

اسی اصول کو لیکر مرزا جی ویدوں کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت (ہندوستان) کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برس سے اسکو خدا کا کلام جانتے ہیں ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو کسی مفتری کا کلام ہو" (صفحہ ۲۲)

**مرزائیو!** سچ کہنا یہ اصول کتاب اللہ کا ہے یا دیانند جی کا؟ کہتے ہوئے ذرہ اس آیت کو بھی سن لینا اور غور کر کے پڑھنا کہ:۔

اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

(زمینی باشندوں کی کثرت کی پیروی کروگے تو وہ تمکو خدا کی راہ سے بہکا دینگے)

یہ آیت بتلا رہی ہے کہ کثرت رائے حقیقت کی دلیل نہیں ہے مگر دیانندی اور مرزائی اصولوں کے لحاظ سے ہے۔

**مرزائیو!** قرآن مجید چھوڑ کر تمکو اچھا ساتھی ملا ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا۔
مُگلی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اس لکچر کے دیکھنے سے ہمارا مرزا صاحب کی طرف سے رہا سہا اعتقاد بھی اُٹھ گیا گو ہم مرزا صاحب کے دعووں کے معتقد نہ تھے مگر ہمارا اعتقاد تھا کہ آپ مصنف بیشک ہیں کیونکہ اٹھائیس سال سے آپکی مشق ہے۔ گو آپکی تصنیف کا خلاصہ وہ صرف اتنا ہی تھا کہ ؎ جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا۔

مگر اس لکچر کے اخیر میں چند سطریں یاد داریں مرزا صاحب کی جو بیتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فن تصنیف میں ہنوز وہی رتبہ رکھتے تھے جو ایک نو آموز واعظ رکھتا ہے کہ قبل از تقریر مختلف مواقع کی چند آیات لکھکر اپنے پاس جمع کر لیتا ہے۔

پھر وقت بیان سے کام لیتا ہے لیکن جو لوگ فن تصنیف میں کمال رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ درد فلاں نہ ہے نہ کا ملانہ۔

آخیر میں ہم اپنی حیرانی ان مسلمان بیرسٹروں اور گریجوایٹوں کی نسبت بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے باوجود مرزائی نہ ہونے کے ایک مرزائی کے جال میں پھنسکر ایسے **پیغام صلح** کے نوجوان کے اشتہار پر دستخط کر دئے جو حقیقت اسلام کے عقل کے بلکہ خود لکھنے والے کے بھی مخالف ہے جو محض ایک بازیچہ طفلاں اور ملعبۂ صبیان سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتا۔

## مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت و اقتداء کے متعلق وعدہ تھا کہ اخیر مئی تک جن اصحاب کی تحریریں آئینگی درج کیجائینگی اس لحاظ سے آج کی تحریر مولوی عبدالصمد صاحب ساکن موتیہاری کی درج ہوتی ہے جو بیرونی تحریروں میں آخری تحریر ہے۔ ناظرین اسے بھی بغور پڑھیں وہ یہ ہے:

(اڈیٹر)

بعنوان بالا ایک مضمون اہلحدیث مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا ہے جس میں اہل علم ناظرین سے جواب طلب کیا گیا ہے مجھ کو آجتک بوجہ عدیم الفرصتی وغیرہ اسوجہ سے پس وپیش رہا کہ میں نہ عالم ہوں نہ اہل علم میں میرا شمار ہے ورنہ اس قدر اس مسئلہ کی مخالفت کا مجھ کو خیال تھا۔ سکوت سے کام لیتا رہا اب جو ہم دیکھتے ہیں کہ مخالفت راقم مضمون کی تحریک کی غیر متوقع بڑھ گئی ہے ورنہ میں سمجھتا تھا کہ علماء دین اس مسئلہ کو طول دیکر موافقت کرینگے مگر راقم مضمون کا اصرار و تقاضا سے بڑھا ہوا دیکھ کر مجھ کو بھی اسقدر تحریر کرنے کی جرأت ہوئی بحیثیت علماء نہیں بلکہ بحیثیت ایک مسلمان آزاد و فرقہ اہلحدیث اپنے عقیدہ کا اظہار ہے اگر مناسب سمجھیں پرچہ اہلحدیث میں درج کرکے ایڈیٹر صاحب ممنون فرماویں۔

سب سے پہلے تو مجھ کو یہ تعجب ہے کہ علمائے مخالفین اتفاقیہ اقتداء اور انتخاب امامت میں اور ادعائے اسلام اور حقیقی اسلام میں کچھ فرق تمیز نہیں کرتے۔ یہی دو باعث ہیں جن سے بحث و مخالفت اسقدر طول ہوتی جاتی ہے باوجودیکہ راقم مضمون پکار پکار کر کہ رہے ہیں کہ ہم انتخاب امامت کا مسئلہ پیش نہیں کرتے ہیں ہم آریہ اور عیسائی کے پیچھے نماز پڑھنے کو نہیں کہتے ہیں مگر افسوس ہے علمائے مخالفین پر کہ وہ کچھ بھی اس طرف اپنی توجہ مبذول نہیں فرماتے۔ راقم مضمون کا دعویٰ ہے کہ جو امر

جو قبولیت نماز کے لئے مانع ہے امام میں ہے تو اس کے پیچھے مقتدی میں ہو تو اس کے لئے ہے ان دونوں میں کوئی ربط نہیں مگر بلا وجہ و بے دلیل مخالفت کی جاتی ہے۔

(ہم پوچھتے ہیں کہ پیغمبر کے پیچھے جسقدر اصحاب نماز پڑھتے تو سب کی نماز رسول ہی کے ایسی قبول ہوتی تھی یا سب مقتدیوں کی نماز بدرجہ مساوی قبول ہوتی تھی) یا غوث اعظم کے پیچھے جسقدر انکے مرید نماز پڑھتے تو سب کی نماز غوث ہی کے برابر قبول ہوتی تھی یا سب مریدوں کی نماز یکساں قبول ہوتی تھی؟ ہرگز نہیں اور یہ یقیناً باطل ہے پھر جب نجات اور ولایت کا اثر مقتدیوں تک نہیں پہونچا تو امام کی بدعقیدگی سے مقتدیوں کو کیوں نقصان پہونچیگا یہ میری دلیل ہے کہ قبولیت نماز کے لئے امام اور مقتدی میں کوئی ربط نہیں۔

اس کے سوا ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ایک امام صالح اور متقی ہے مگر خاص کسی وقت کی نماز میں دل اسکا بالکل غافل ہوجائے اور بالکل خیالات میں محو ہوجائے اور ہم نہایت خشوع خضوع سے نماز میں اسکی اقتدا کریں اور میری نماز اس امام کے مساوی ہوجائے تو خدا کی صریح ناانصافی ہوگی کیونکہ خدا دوسرے کی وجہ سے دوسرے کی محنت کو ضائع نہیں کرسکتا۔ اگر میری نماز امام کی نماز سے قبولیت میں بڑھ گئی تو صاف ظاہر ہے کہ قبولیت نماز کے لئے امام اور مقتدی میں ہرگز ربط نہیں ہے۔

جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی تحریر فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا ہوں جو ضروریات دین سے منکر ہو اسکی اقتدا جائز ہے۔ اگر قرآن اور حدیث کو سچا اور واجب التعمیل سمجھکر اپنی غلط فہمی سے تاویلاً انکار کرتا ہے وہ حقیقی مسلمان نہ ہو مگر ادعائی مسلمان ضرور ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے اور یہی موضوع مسئلہ کا ہے اسی کو مولوی صاحب نے مدلل بتلا دیا ہے۔ ایسے دلائل دیکھکر بھی کوئی بے دلیل کہے تو اسکا اختیار ہے۔

عبدالصمد نو مسلم از موتیہاری ضلع چمپارن

## انجمن ہدایت الاسلام دہلی

کی تحریک سے دہلی میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے قیام میں بہت سی انجمنیں بھی ہوئیں مگر بفضلہ تعالیٰ اراکین انجمن ہدایت الاسلام آگرہ نے انجمن کو اس قابل بنالیا ہے کہ اپنے پاؤں سے چل سکے۔ انجمن مذکور کے قواعد کا مطبوعہ مسودہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے ہم انکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے انجمن کے ارکان کو (جن میں بہت سے ہمارے معلوم ہیں ہم سے عمروں تجربہ میں بڑھے ہیں) توجہ دلاتے ہیں کہ انہوں نے قواعد کو اصل منشاء میں شامل نہیں سمجھا یہی وجہ ہے کہ قواعد میں

ایک دفعہ ایسی بھی لکھی ہے کہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی انجمن کے مربی قرار دیئے گئے ہیں۔

مولانا کے مربی ہونے پر ہمیں اعتراض نہیں بلکہ اسپر ہے کہ کسی عہدے پر کسی شخص کے مقرر کرنے کو قواعد میں درج نہیں کیا جاتا بلکہ یہ ویجہ تجویز ہو جو کتاب القباد میں میں درج ہونے کے قابل ہے نہ کہ قواعد میں۔ مگر کام چونکہ ابتدائی ہے اسلئے ایسی اہل انکاریاں ممکن ہیں۔ بہرحال ہم دعا کرتے ہیں خدا تمام اصلاحی انجمنوں کو عموماً اخلاص کامیاب کرے۔ آمین +

## تقریظات (ریویوز)

**زبدۃ المرام فی ترجمۃ عمدۃ الاحکام** یہ ایک حدیث کی مستخرج مختصر کتاب ہے۔ اسکا ترجمہ مولوی عبد الرحمان عبد الرحیم خلف الصدق مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری نے کرا کر بہت عمدہ خوشخط چھپوایا ہے۔ عاشقان حدیث نبوی قدر کریں قیمت کتاب پر مرقوم نہیں۔ پتہ مولوی عبد الرحمان عبد الرحیم مسجد چینیاں والی لاہور

**دیو سماج کا عبد الغفور** یہ کتاب دیو سماج کی طرف سے جاشد دہرمپال سابق عبد الغفور دنو آریہ کے ان خلافات کے جواب میں نکلی ہے جو جاشد مذکور نے دیو سماج پر کئے تھے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جاشد مذکور آریہ ہونے کے وقت اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ترک اسلام لکھنا محض ابلہ فریبی تھا خدا نہ دہرمپال وہ آریہ بننے سے پہلے کئی سال تک دیو سماج کا ممبر رہا تہا پس اُس کو آریہ بننے کیوقت ترک دیو سماج لکھنا چاہئے تہا۔ خیر بہرحال جو کیا اُسکا جواب اور بدلہ بھی پالیا۔ کتاب سپرنٹنڈنٹ دیو سماج لاہور سے بقیمت ۳ ؍ ملتی ہے۔

**رفیق سعادت** امرتسر میں ایک انجمن رفیق الاسلام مدت سے قائم ہے اسکا موضوع ہے کہ چھوٹے چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ذریعہ مسلمان بچوں کو دینی واقفیت کرائی جائے۔ انجمن مذکور کی یہ خدمت قابل شکریہ ہے حال میں انجمن نے ایک سادہ سلسلہ حدیث کا جاری کیا ہے جسکا نام زیب عنوان ہے رسالہ مذکور انجمن کے سکرٹری صاحب سے مفت ملتا ہے ہاں اگر کوئی صاحب بطور امداد انجمن کو کچھ عنایت فرماویں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔ خط و کتابت کے لئے پتہ :- میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ سکرٹری انجمن رفیق الاسلام امرتسر

**مظہر الاسلام** اس رسالہ میں مصنف نے اسلامی باتیں نبوت وغیرہ کے متعلق بطور سوال وجواب کے مضمون لکھا ہے۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت ۸ ؍
پتہ :- دفتر الہادی سمرہتہ ضلع رائے بریلی۔

**انجمن ہدایت الاسلام دہلی** اپنے کام میں برابر کوشاں ہے آجکل اسکو وکیل مولانا نظام الدین صاحب اور مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند شملہ پر جا کر اشاعت مقاصد کر رہے ہیں۔ دونوں وکیل انجمن کو ایسے ملے ہیں جیسے ہمایوں شاہ کو بیرم خاں وزیر ملا تہا۔ خدا کرے انجمن اپنے کاموں میں کامیاب ہو +

## آجکل کے آریہ پرشوں کی لیلا

اس عنوان سے ہمعصر سناتن دہرم گزٹ لاہور لکھتا ہے کہ:-

یہ ہندو مات کے لئے ویدانشری گیان کا بھنڈار ہے۔ اس گیان کی بدولت ابتک اس جاتی کے اندر ایسے ایسے رشی اُتپن ہوئے ہیں کہ جن کے رچے ہوئے شاستروں کی عظمت لاکھوں برس سے یکساں چلی آتی ہے اور جنکی ودیا اور بوترتا کے آگے دنیا کو تسلیم خم کرنا پڑتا ہے چنانچہ آریہ سماج کے بانی نے اس پوتر زمانہ کو واپس لانیکا اپدیش دیا تاکہ سنسار کو سکھ ہو۔ اقداس (مدعا) نہایت اعلیٰ ہے۔ لیکن مہاجان! اس کے پورا کرنیکا ذمہ ایسے آریوں نے لیا ہے جو موٹی موٹی خرابیوں کے دور کرنیکا یتن کچھ نہیں کرتے۔ اول ہی سے فلسفہ کی باتوں میں دخل دینے لگ گئے ہیں۔ وہ نہایت مکروہ بُرائیاں آجکل سب ذیل دکھائی دیتی ہیں (۱) آریہ سماج کے پرنسپل میں سنسار کا انکار کرنا درج ہے۔ مگر آریہ سماج کے دونوں فریق کالج پارٹی اور گروکل پارٹی کے اکثر مہاشے جانوروں کو ہلاک کرواکر انکا گوشت کھاتے ہیں اور ماس کے کچن کھول رکھے ہیں۔ آریہ لیڈر، لیکچرار اپدیشک اور آریہ اخبار سب کے سب خاموش ہیں (۲) آریہ لیکچرار اپدیشک تو یہ کہ پرواہ ایک ہی بار ہو مگر خود گرے ہوئے اسقدر ہیں کہ اولاد کے ہوتے پر بھی جھٹ دوسرا بیاہ کنواری کنیا سے کر لیتے ہیں (۳) رشوت خور یا دیگر بے ایمانی سے روپیہ کمانے والے لوگ بھی ڈبشرطیکہ وہ سماج کے ممبر

چندہ دیتے ہیں) پرنشٹ سمجھے جاتے ہیں اور پردھان تک بنائے جاتے ہیں۔ (۴) ویدک دھرم کی سادہ تعلیم کے برخلاف بعض آریوں کے فیشن اور سجاوٹ کو دیکھو۔ کلا نکٹائی۔ کوٹ پتلون پہنے اور البرٹ فیشن کے بال سر پر رکھے اور دنیا کو لیکچر سنا تے ہیں (۵) گئی۔ دودھ کھانے کے مستحق بنے ہوئے ہیں مگر ہندوستان بھر میں ایک جگہ بھی ان آریوں نے گائے وغیرہ مویشیان کے لئے کوئی گؤشالہ یا پیڑا قائم نہیں کیا۔ اگر کہیں گؤشالہ کا کام نظر آتا ہے وہ سب دیگر فرقہ ہنود کا ہی پرتاپ ہے (۶) کوئی آریہ لیڈر۔ لیکچرار۔ اپدیشک یا آریہ اخبار کبھی دودھاری مفید جانوروں کی حفاظت نسل کے لئے آواز نہیں نکالتا۔ نہ کبھی مضمون لکھتا ہے بلکہ جب کبھی تحریر و تقریر میں شراب کے برخلاف بولتے ہیں تو شکاری سے گوشت کے نام کو دبا جاتے ہیں (۷) دعوے ویدک دھرم پرچار کا لیکن اینگلو کالج اور گروکل میں تعلیم انگریزی علم ادب وغیرہ کی دیتے ہیں کیونکہ اس میں دنیا کی لذتیں ملتی ہیں (۸) نیک و بد صحبت کی کچھ تمیز نہیں۔ بھلے غریبوں سے پرہیز۔ مگر شرابی۔ کبابی۔ رشوت خور۔ نام نہاد جنٹلمینوں سے گہری دوستی (۹) پنجاب کے آریہ اخبار سب کے سب اتفاق اور پالیسی سے مذکورہ خرابیوں پر جان بوجھ کر چشم پوشی کرتے ہیں اور ڈینگ مارتے ہیں آریہ اخبار ہونیکا۔ کئی ان آریہ اخباروں نے جھوٹی تحریریں چھاپی ہیں۔ ثبوت دئے جا سکتے ہیں (۱۰) یہ آریہ لوگ اب نسلیج زیادہ ہوگئے ہیں ”نمستے“ ”مہاراج مہاراج“ پکارتے ہیں مگر اصلیت پر نظر نہیں ڈالتے اور مہاتما بنے ہوئے ہیں گئو ماتا کے ہت سے اور دیگر مفید جانوروں کی ہمدردی سے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں کہ آریہ پرش ان سطور پر وچار کریں اور بے زبانوں پر کچھ دیا و ترس کیا کریں۔

(دداس نرسی رام سکرٹری آہنسا پرچارنی سبھا چھاونی فیروزپور)

---

# مراسلہ از ایلچپور ملک برار دکن

## گذشتہ سے پیوستہ

شہر ایلچپور میں جیسا کہ گذشتہ اخبار میں مرقوم ہوا کہ انگریزی عملداری قائم ہوتے ہی تباہی آئی اور ہر طرف ویرانی اور اداسی چھا گئی۔ قدیم عالیشان عمارات و شاہی محلات اور مساجد خراب و ویران ہو رہی ہیں اُن میں رات کو چمگادڑیں اور ابابیل بسیرا لیتے ہیں۔ نوابوں کے ایوانوں پر اُلّو پکارتے ہیں۔ یہ حال کثیر الاختلاف دیکھکر بہت افسوس ہوتا ہے۔

چونکہ یہ شہر زمانہ دراز تک صوبہ برار دکن کا دارالملک اور صدر مقام رہا ہے اسلئے یہاں کے باشندوں میں برخلاف دیگر مقامات کے لوگوں کی علمی لیاقت اور تہذیب بہت کچھ پائی جاتی ہے۔ ورنہ صوبہ برار کے اُن حضرات و اشخاص کو مستثنےٰ کرکے جو بیرونجات اور دیگر صوبجات سے اس ملک میں آکر سکونت پذیر ہوگئے ہیں اس ملک کے اصلی باشندوں کی طرز معاشرت اور پوزیشن پر لحاظ کیا جائے تو بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ ہم نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہے کہ نماز عید کے لئے عیدگاہ کو جانے کے لئے بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلے انگلیوں پر پور پور سونے کے چھلّے اور دونوں ہاتھوں میں طلائی کڑے پہنے ہوئے۔ مخمل یا اطلس کی شیروانی جیسیں سرخ تنکی سنجاف ٹکی ہوئی ہے زیب بدن کئے ہوئے مگر پاؤں میں جوتیاں ندارد۔ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ خراماں خراماں چلے جا رہے ہیں۔ یہ کیفیت خاص شہری اشخاص کی ہے اب دیہاتی اشخاص کی حالت و لائف کا کیا پوچھنا ہے۔ مذہبی پہلو کو لیجئے تو بالکل ہی تاریک نظر آتا ہے۔ گور پرستی و پیر پرستی و تعزیہ پرستی میں ہمہ تن منہمک و مستغرق اور خود غرض اور عبدالدرہم والدینار پیرزادوں کے دام تزویر میں گرفتار۔ گویا یہی پیر ہی اُنکے وسیلہ کونین اور مرجع و ملجاء دارین ہیں۔ توحید و سنت کے نام سے محض نابلد اور متنفر۔ گو کہ حضرات ایلچپور بہ نسبت دیگر مقامات برار کے مہذب شمار کئے جاتے ہیں تاہم یہاں بھی توحید و سنت سے بالکل وحشت اور نفرت اور رسومات آبائی اور گور پرستی و پیر پرستی وغیرہ سے دلی رغبت و الفت۔ لیکن الحمدللہ والمنہ کہ عرصہ سے یہاں پر ایک باخدا اور متبع توحید و سنت ہوپالی مولوی صاحب وارد اور قیام گزین ہیں انہیں مولوی صاحب ہوپالی کے دم قدم کی برکت اور وجود باجود کے فیض سے یہاں پر ایک حد تک توحید کا چرچا پھیلا اور شادی و غمی کے موقعوں پر توحید اور سنت کا اتباع شروع ہوا۔ مولوی صاحب ہوپالی کو ابتدا میں یہاں کے ایک مشہور و معروف مولود پرست پیرجی نے (جو عرصہ ۲ سال کا منقضی ہوتا ہے کہ شہر خورشان کو چل بسے) اپنے فرزند ارجمند کی تعلیم و تربیت کے لئے بلایا تھا چنانچہ مولوی صاحب نے تین چار سال تک تعلیم دی۔ چونکہ مولوی صاحب ہوپالی پکے موحد اور اہلحدیث ہیں وہ اپنے طریق پر نماز میں آمین بالجہر کہتے اور رفع یدین کرتے اور دولہہ رحمان کے عرس کے میلے اور مجالس میلاد وغیرہ میں جانے سے انکار کرتے اسلئے پیرجی صاحب ان ہوپالی مولوی صاحب سے کشیدہ اور کبیدہ خاطر ہوئے اور اس کشیدگی اور رنجش نے بڑھتے بڑھتے عداوت و خصومت کی بنیاد ڈالی۔ اب تمام شہر کو پیرجی صاحب نے مولوی صاحب

بھوپالی کا دشمن جانی بنا دیا۔ کیونکہ پیرجی صاحب خود بھی متقدر اور با اثر تھے پھر آنریری مجسٹریٹ اور قاضی وخطیب دربار عالی مقام میں اعزاز پانے والے۔ تحصیلدار صاحب وغیرہ سب پیرجی صاحب کے ہم خیال وہم مشرب۔ پھر کیا تھا مولوی صاحب بھوپالی پر ہر طرف سے بلاء عظیم ہونے لگا۔ مارو۔ نکالو۔ وہابی سے ہمارے ریاستی شہر کو ایک دم پاک کرو۔ یہی آوازیں کسے جانے لگے۔ صاحب ضلع کو خلاف توقع سمجھا بھاکر ناراض اور کشیدہ خاطر کرایا۔ مولوی صاحب بھوپالی کو دھمکیاں دی جانے لگیں کہ اگر تم اس شہر سے اتنی مدت کے اندر نکل نہ جاؤ گے تو تم پر نقص امن کا الزام قائم کرکے مقدمہ دائر کیا جائیگا اور بذلت ورسوائی تمام شہر بدر کئے جاؤ گے لیکن باوصف اسقدر آفات ومصیبات ناگہانی کے مولوی بھوپالی صاحب کے استقلال وہمت مردانہ میں ذرہ بھی فرق نہ آیا اور انہوں نے صاف صاف فریق مخالف سے کہہ دیا کہ اجیاء سنت وتوحید کے باعث مجھ پر اسقدر مظالم ومصائب کی بلائیں نازل ہوں انکو برداشت کرنے کے لئے میں بہمہ تن مستعد وآمادہ ہوں اور اس ذلت کو میں اپنے حق میں عزت سمجھتا ہوں بلکہ جان جائیگا بھی مجھکو دریغ نہیں۔ حاصل کلام پیرجی اور ان کے چیلے چاپڑوں کی تجویزیں اور دھمکیوں کا کوئی بھوپالی صاحب بالکل خاطر میں نہ لائے۔ اور مستقل طور سے اپنے کام کاج اور درس وتدریس میں برابر مشغول ومصروف ہیں۔ آتش پیرجی اور مولود پرستوں کے گروہ گھنشال اور ان کے فضلہ خواروں چپڑقناتیوں کا وہ سب جوش وخروش ٹھنڈا پڑگیا اور انکی کمیٹی سے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ مولوی بھوپالی اور اس کے دوست جانبدار اور شاگرد سب کے وہابی ہیں۔ اس مولوی اور اس کے جانبداروں سے کوئی شخص دوا دارو لین دین نہ کرے۔ یہ سنہ اور مسودہ کا ... کچھ سرد کار نہ رکھے اور شادی غمی کی تقریب اور رسموں میں کوئی شریک نہ ہو ورنہ حقہ اور پانی بند کر دیا جائیگا۔ اب مولوی صاحب بھوپالی بافراغ خاطر اوقات بسر کرتے ہیں۔ طلبہ کو درس بھی دیتے ہیں اور تجارت بھی کرتے ہیں اور مفضل حقیقی ومعبود مطلق کا شکر ادا کرتے اور عبادت الہی خشوع وخضوع سے بجا لاتے ہیں۔ آپکی توجہ بلیغہ اور مساعی جمیلہ سے یہاں پر ایک اچھی خاصی جماعت موحدوں کی قائم ہوگئی ہے اور بجا بر مقیمین و آئین بالجہر وغیرہ سنتیں ادا کی جاتی ہیں اس شہر میں جسکو مولود پرستوں اور قبروں کے پجاریوں کا ہیڈ کوارٹر کہنا بجا ہے توحید وسنت کا چرچہ شروع ہوگا اور موحدین کی جماعت قائم ہوگی یہ بات کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔ یہ سب مولوی بھوپالی صاحب ہی کی ذات بابرکات اور حسن سعی کا نتیجہ ہے۔ خداوند عالم مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور علم وعمل میں ترقی بخشے۔

پیرجی صاحب آنجہانی کے فرزند دلبند گو کر تعلیمیافتہ علی گڈہ کالج ہیں لیکن اپنے والد ماجد کے قدم بقدم چلتے ہیں اور عرس مولود وسوم وہشتم وچہلم وغیرہ کے دلدادہ ہیں کیوں نہوں۔ بزرگوں کے طریقہ کو کبھی نہ چھوڑنا چاہئے۔ حال میں شاہ عبدالرحمان غازی وشہید عرف شاہ دولہہ رحمان کا سالانہ عرس ختم ہوا جسمیں پیرجی صاحب متوفی کے مرید چیلے چاپڑ خوب ٹھکتے اور ادھر ادھر گشت لگاتے پھرتے تھے کیا یہی شعار اسلام اور پیروی سنت خیر الانام ہے؟ (نامہ نگار)

# آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمنداں نیست

گذشتہ اشاعت

اب آپکی اعذار بارده واستدلال واہیہ پر کلام کیا جاتا ہے جس میں تم رسول کو غیب دان سمجھتے ہو اور عالم الغیب کہنے کو روا رکھتے ہو اور ان حضور کو جمیع امور غیبیہ پر مطلع جانتے ہو آپکی دلیل اس دعوے پر دو آیتیں ہیں۔ آیت اول وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔ اور آیت ثانی عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ہے اگر ان آیتوں سے اڈیٹر اخگر کا دعوے بھی تسلیم کر لیا جاوے تو تخصیص خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے نہیں معلوم ہوتی ہے بلکہ سارے رسولوں کے لئے حسب فہم اڈیٹر عالم الغیب ہونا اور تمام امور غیبیہ پر مطلع ہونا لازم ہوگا کیونکہ آیات مرقومہ میں سب رسولوں کی نسبت ہے پس اب تم سب رسولوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہو یا نہیں۔ اگر نہیں رکھتے ہو تو آیات مذکورہ حسب فہم تمہارے تم پر رد ہیں اور اگر ان سب کی نسبت بھی یہی اعتقاد رکھتے ہو تو قصص وحالات مذکورہ قرآن مجید نسبت ... کے تمہاری تکذیب وتردید کرتے ہیں اور اس عقیدہ فاسدہ کو جو تم نے آیات مذکورہ سے سمجھا ہے خوب ہی بیخکنی کرتی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھو وہ جب کوہ طور پر تشریف لیگئے اور چالیس روز وہاں رہکر توریت لیکر واپس آئے تو انکو اس کی کچھ بھی خبر نہ ہوئی اور قبل جانے کے انکو یہ علم نہ ہوا کہ سامری میرے غائب ہونے کے بعد بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی کی دعوت دیگا ورنہ اگر انکو یہ علم ہوتا تو جسکا وہ بند وبست کر جاتے یا تو سامری کو نکال دیتے یا وہ چیز جس سے گوسالہ کو بولنے کی قوت گویائی کی تھی اس سے لے لیتے ہاں جب انکو خداوند جہان نے خبردی تو آپ

کہ مچھلی مر گئی اور پھر وہی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی حالانکہ حضرت ہارون پر خفا ہوئے اور سامری سے انکو پوچھنے کیوجہ
دریافت کرنی پڑی جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے اگر وہ غیب دان ہوتے تو انکو اسکے دریافت
کی وجہ خود معلوم کر لیتے سامری سے دریافت کی ضرورت کیا تھی! نیز حضرت موسیٰ
ہیں کہ جب مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی انکو خبر ہوئی حالانکہ وہی جگہ انکا مقصود
تھا جب وہاں سے دور چلے گئے اور شاگرد سے صبح کا کھانا طلب کیا تو انہوں نے
جب مچھلی کے زندہ ہونے کی خبر دی تب حضرت موسیٰ لوٹے کما حکاہ اللہ عنہ
فی کتابہ اور حضرت خضر کیساتھ جو تین امر تعجب انگیز پیش آئے جنپر حضرت موسیٰ نے
سخت تعجب کیا اعتراضات کئے تھے انکی وجوہ حضرت موسیٰ پر پوشیدہ تھیں جب
حضرت خضر نے ان وجوہ خفیہ پر اطلاع دی تو حضرت موسیٰ کو تسکین ہوئی کیا غیب
دانوں سے ایسی حرکات ہوتی ہیں خصوصًا انبیاء سے۔ حضرت ابراہیم کو کہ جب انکے
پاس چند فرشتے بصورت انسان آئے تو آپنے انکو نہیں پہچانا جب وہ تو خود
انکو دسترخوان کھانا حاضر کیا اور ان لوگوں نے جب نہیں کھایا تو آپ خوف زدہ ہوئے
اور اسوقت تک نہیں پہچانا جب فرشتوں نے خبر دی کہ ہم فرشتے ہیں تو آپکا
خوف دور ہوا۔ اور آپنے پہچانا اور پھر آپ کو فرشتوں کے آنے کی وجہ معلوم
نہ تھی جب فرشتوں نے خبر دی کہ ہم قوم لوط پر عذاب لائے ہیں تو آپکو معلوم
ہوا اور نیز آپ کو اپنی اولاد کے ہونیکا علم نہ تھا ورنہ فرشتوں کی بشارت پر آپ کو
تعجب کیوں ہوتا۔ یہ سب امور منصوص قرآن ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
عدم غیب دانی پر دلیل و حجت صریح ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کی
سلطنت کا حال معلوم نہ تھا ہدہد نے انکو خبر دی کما قال اللہ تعالیٰ احطت
بما لم تحط بہ خبرا الخ یعنی معلوم کیا میں نے جو آپ کو معلوم نہیں آہ افسوس!
اسوقت کے نام کے مسلمانوں کو اتنا بھی ایمان نہیں جسقدر جانوروں کو رسولوں
کی صحبت سے تھا۔ پھر اب اس آیت کو پڑھکر کوئی ہدہد سا بچہ بھی ایسی بیہودہ تقریر
نہ کریگا کہ انبیاء علیہم السلام غیب دان ہیں دیکھو اس قصہ میں حضرت سلیمان کی عدم
غیب دانی پر چند وجوہ اظہار کیا گیا ہے اولًا حضرت سلیمان کو معلوم نہ ہوا کہ وہ ہدہد
کہاں ہے اور کہاں گئی ثانیًا وہ کیا خبر لاوے گی ثالثًا آپکو بلقیس کی سلطنت کا حال
معلوم نہ تھا رابعًا آپ کو معلوم نہ ہوا کہ اس خبر میں وہ راستگو ہے یا دروغگو
جسپر آپ کو بلقیس کی طرف خط لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ یہ سب باتیں منصوص
قرآن ہیں کما ذکرہ اللہ تعالیٰ فی سورۃ النمل۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو
حضرت یوسف علیہ السلام کی خبر نہ ہوئی حالانکہ آپ وہیں چاہ کنعان میں اور بعد

تھے اور پھر مدت دراز تک کچھ پتہ نہ لگا۔ اگر حضرت یعقوب غیب دان ہوتے تو اپنے
بیٹوں کے اس سوال پر کہ یوسف کو میرے ساتھ کر دو ہم انکو محافظ رہینگے
ہرگز جانے نہ دیتے اور پہلے ہی سمجھ جاتے کہ یہ انکو چاہ میں ڈالینگے مگر چونکہ وہ غیب
دان نہ تھے صرف یک معمولی بات جو اکثر جنگلوں میں بھیڑئے وغیرہ رہتے ہیں کا خیال
ہوا کہ انکو بھیڑیا نہ کھا جاوے اور اصل امر کی طرف جو انکو چاہ میں ڈالینگے خیال بھی
نہیں گیا پس یہ سب قصص انبیاء علیہم السلام کے جو مذکور قرآن پاک میں ہیں صاف و
صریح ہیں کہ یہ حضرات غیب دان نہ تھے اور انکو جمیع امور غیبیہ پر اطلاع نہ تھی مفسرین
نے بھی ان آیات متذکرہ الصدر اسکے یہی معنی کئے ہیں چنانچہ تفسیر مدارک تفسیر حنفیہ
میں علامہ نسفی لکھتے ہیں۔ عَالِمُ الْغَيْبِ خبر مبتدء محذوف ای ھو عالم الغیب
فَلَا يُظْهِرُ فلا يطلع عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا من خلقہ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ
الا رسولا قد ارتضاہ بعلم بعض الغیوب لیکون اخبارہ عن الغیب معجزۃ لہ
انتھٰی یعنی اللہ تعالیٰ وہی غیب دان ہے پس بعض غیب پر اپنے رسولوں کو اطلاع دیتا
ہے تاکہ یہ اخبار غیبی انکے لئے معجزہ ہو جاویں اور تفسیر بیضاوی میں ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وما کان اللہ
لیؤتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی القلوب من کفر و ایمان ولکن اللہ یجتبی
لرسالتہ من یشاء فیوحی الیہ ویخبرہ ببعض المغیبات انتھی یعنی اللہ تعالیٰ
کسی کو علم غیب نہیں دیتا ہے کہ جس سے وہ مطلع ہو اسپر جو لوگوں کے دلوں میں ہے
کفر و ایمان سے لیکن اللہ تعالیٰ پسند کر لیتا ہے جسکو چاہتا ہے پس وحی کرتا ہے طرف اسکی
اور خبر دیتا ہے اسکو ساتھ بعض غیب کے اسی طرح اور تفسیروں میں بھی مذکور ہے۔ ان
مفسروں کے بیان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی غیب کے ساتھ مخصوص ہے اور
اپنے رسولوں کو کبھی بعض باتیں بتلا دیتا ہے واقعات قرآنی و حدیثیہ آنحضور کے
عدم علم غیوب پر اسقدر کثرت سے واقع ہیں کہ اگر سب تحریر کئے جاویں تو یک دفتر
بن جاوے مگر سردست نمونہ یہاں لکھے جاتے ہیں قال اللہ تعالیٰ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ
الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ الآیۃ یعنی اللہ تعالیٰ سید المرسلین کو
ارشاد فرماتا ہے کہ آپ فرما دیں کہ میں نیا رسول نہیں ہوں اور مجھکو معلوم نہیں ہے
کہ ہمارے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جاویگا۔ تفسیر جامع البیان میں چند وجوہ آنکو لکھکر آخر
میں یہ تحریر فرماتے ہیں اولا ادری حالی وحالکم فی الدارین علی التفصیل اذ
لا ادعی علم الغیب انتھی یعنی مجھکو اپنا اور تمہارا حال دونوں جہان میں تفصیلی معلوم
نہیں ہے کہ کیا ہوگا کیونکہ میں علم غیب کا مدعی نہیں ہوں۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س نمبر ۲۱۲ - آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آں حضرت پر نازل ہوئی یا امام اعظم پر؟ اگر رسول خدا پر نازل ہوئی تو دین آں حضرت کیوقت میں پورا ہوچکا تھا باقی کس بات کی ضرورت رہی جو اماموں نے پوری کی؟ اگر آیت مذکورہ امام اعظم پر نازل ہوئی تو تمام مسلمان اپنے آپ کو حنفی کیوں نہیں کہلاتے؟ (خریدار از جالندھر)

ج نمبر ۲۱۲ - آیت مرقومہ آنحضرت پر نازل ہوئی - اس کا کوئی منکر نہیں کسی امام کے مقلد اس لئے انکی تقلید نہیں کرتے کہ یہ آیت اس امام پر اتری ہے بلکہ اس لئے کرتے ہیں کہ اس امام کو بہ نسبت دوسروں کے سمجھ میں بڑا ہوا جانتے ہیں گو یہ وجہ بھی صحیح نہیں لیکن یہ الزام تو بالکل غلط ہے کہ یہ آیت اُن اماموں پر اتری ہوئی مانتے ہیں +

س نمبر ۲۱۳ - جالندھر میں ایک رسالہ نکلا ہے جسمیں لکھا ہے کہ جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے - کیا یہ صحیح ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۳ - مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا صحیح نہیں ہاں جو اُن کو معتقدات کو صحیح جانے آپ بھی وہی عقیدہ رکھنے والا ہوگا جو مرزائیوں پر ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اُن کے اعتقادات فاسدہ کو صحیح نہیں جانتا مگر بوجہ ناواقفی یا کمزوری طبیعت یا عدم قوت فیصلہ یا بطور تورع کے کافر نہیں کہتا تو وہ کسی طرح کافر نہیں ہوگا +

س نمبر ۲۱۴ - رسالہ مذکورہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کو کافر نہ کہے اُسکی اقتدا جائز نہیں - کیا یہ صحیح ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۴ - یہ قول بھی بلا دلیل بلکہ غلط ہے +

س نمبر ۲۱۵ - نماز عصر کے بعد مغرب تک کوئی وظیفہ پڑھنا یا خیریت کی کسی کتاب کا پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۵ - جائز ہے +

س نمبر ۲۱۶ - اور اماموں کے علاوہ امام ابو حنیفہ میں کون سی خوبی تھی جسکو باعث وہ امام اعظم ہوئے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۶ - امام اعظم کوئی ایسا منصب نہیں کہ اس کے لئے کوئی خاص خوبی تلاش کی جائے بلکہ محض حسن ظن اور اعتقاد پر مبنی ہے - شافعی امام شافعی کو امام اعظم کہتے ہیں اسی طرح ہر ایک پیرو اپنے امام اور پیر کو اعظم کا لقب دیتا ہے اسکے لئے صرف دلکا حسن ظن ہے اور کچھ نہیں +

س نمبر ۲۱۷ - بارہ امام کا ثبوت قرآن شریف و احادیث صحیح سے تحریراً عنایت فرمایئے (ر)

ج نمبر ۲۱۷ - بارہ اماموں کا تو نہیں بارہ خلیفوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے - مگر اُن کے ناموں کے متعلق بہت بڑا اختلاف ہے - تاریخ الخلفا میں بحث ملتی ہے + مدرسہ کے تحت داخل نصاب فتنہ +

س نمبر ۲۱۸ - عقد میں مہر اور ولی شرط ہے یا نہیں؟ اگر شرط ہے تو جو نکاح اسطرح پر منعقد ہو کہ مجلس نکاح میں دلہن کا ولی موجود نہ ہو اور کل بیگانہ لوگ ہی نکاح کر دیا پھر اسپر طرہ یہ کر دیا یعنی زوج دین مہر کا ایک پائی بھی ادا نہ کیا اور یہانتک کہ زوجہ کی طلب پر منکر مہر ہے تو ان صورتیں میں اگر یہ زوج دعویٰ دار زوجہ کا ہو تو شرعاً کیا حکم رکھتا ہے اور شرعاً یہ نکاح صحیح ہوگی یا نہیں؟ اور بر صورت عدم صحیح اس زوجہ سے جو فعل کیا ہے وہ حرام فعل کیا یا حلال؟ (راقم ابو محمد عبد الرحیم از نعت پور ضلع دیناجپور)

ج نمبر ۲۱۸ - بموجب حدیث شریف نکاح میں ولی کا ہونا ضروری ہے حدیث شریف میں آیا ہے لا نکاح الا بولی یعنی نکاح ولی کے بغیر جائز نہیں - البتہ مہر کی اتنی ضرورت نہیں جتنی ولی کی ہے - اگر دونوں خاوند بیوی بغیر مہر کے نکاح کرنے پر راضی ہوں تو بغیر مہر کے بھی نکاح درست ہو جائیگا -

دونوں مسئلوں میں حنفیہ کا اختلاف ہے وہ ولی کی ضرورت اسقدر نہیں جانتے جتنی مہر کی کہتے ہیں - مہر ضروری ہے تاہم وہ یہ مانتے ہیں کہ نکاح میں اگر مہر نہ ہو یا مہر سے انکار کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا مگر مہر مثل لازم آئیگا مختصر یہ کہ حدیث اور اہلحدیث کے مطابق بغیر ولی کے نکاح درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک درست ہے لیکن غیر کفو میں ہونے کیوجہ سے ولی اعتراض کر سکتا ہے - صورت مرقومہ میں چونکہ نکاح کا عقد حنفی طریق سے ہو گیا ہے اسلئے خاوند نے جو فعل عورت سے کیا حرام نہیں کیا کیونکہ جب ایسی صورت میں مجتہدین کا اختلاف ہو تو نہیں کہہ سکتے کہ فاعل جو اپنا مذہب رکھتا ہو فعل کرے

س نمبر ۲۱۹ - کوئی شخص اپنی حقیقی ماں کی سوتیلی ماں کو یعنی سوتیلی نانی کو نکاح کیا اب یہ نکاح مطابق قرآن و حدیث کو جائز ہے یا نہیں اور بر صورت عدم جواز فاعل کے ساتھ خورد و نوش کرنا اور مسلمان سمجھنا جائز ہے یا نہیں اور اسکا جائز جاننے والا مسلمان رہیگا یا نہیں؟ اور اس فعل کا جائز بتلانے والا کیسا ہے! (ر)

ج نمبر ۲۱۹ - قرآن مجید میں حکم ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ یعنی تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں اس اُمہات کے لفظ کو مفسرین عام کہتے ہیں جو نانی (حقیقی اور سوتیلی دونوں) کو شامل

**اطلاع عام** :- فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں - (ابو الوفاء)

# انتخاب الاخبار

**موضع** تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ میں مرزائیوں نے شعبدہ کر رکھا تھا ٤ نومبر کو گاؤں والوں نے جناب مولانا ثناءاللہ صاحب کو طلب کیا - مولوی صاحب [illegible] سے ہوا کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بڑی تاکید سے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ کوئی کسی قسم کی شرارت نہ کرے یہاں تک کہ مرزائی مولوی نے مولوی صاحب کا شکریہ [illegible] پا - آدمی اور پہرہ داروں نے بھی توبہ کی - اور بہت لوگ مرزا کے عقائد ... [illegible]

[illegible] مرزائی عقائد سے توبہ نصوح اور اپنے پہلی اور سچی اسلامی عقائد کی طرف رجوع کرتے [illegible]

[illegible] کی مسجد میں بطیب خاطر اسلام قبول کیا - اسلامی نام شیخ احمد رکھا گیا - (آریہ گزٹ)

**موسمی تبدیلی** کا اثر پنجاب راجپوتانہ اور گجرات پر خاطر خواہ ہوا ہے اور یہاں کثرت سے بارش ہوئی ہے - جودھ پور میں ٦ - انچ بارش ہوئی ہے - جہاں بارش کا سالانہ اوسط ١٢ انچ ہے - اجمیر اور سانبھر میں ٣ - انچ اور بیجا پور میں ٢ - انچ بارش ہوئی ہے - پنجاب میں سب سے زیادہ ان مقامات پر بارش ہوئی ہے - خوشاب ٢ - انچ مگھری ١/١ - انچ - سیالکوٹ اور مری ١ - انچ ◆

**ہتھیار** پاس رکھنے کے متعلق حال میں پنجاب چیف کورٹ کی ایک نظیر ہوئی ہے کہ دا اور یا اور کوئی ہتھیار جو قابل مرمت ہو بغیر لیسنس کے اس کا رکھنا بھی قابل اعتراض ہے اور قابل مرمت ہتھیار بھی قانون اسلحہ کے اندر آتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ہتھیار مذکور کی مرمت کر کے اُسے کام میں لانے کی کوشش کی جاوے ◆

**مسٹر تلک** کی گرفتاری پر پونا کے دو نوجوان طلبا جو دکانیں بند کرنے کی تحریک کرتے تھے انکو عدالت سے ایک ایک ماہ قید کی سزا ہوئی ◆

**اخبار پونیر** لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب اندرون ملک کے پیغامات تار کی اجرتیں تخفیف کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے والی ہے ◆

**سنا ہے** کہ مسٹر تلک کے مقدمہ سڈیشن بمبئی میں مسٹر اوجو جوہدری بیرسٹرایٹ لا و کلکتہ مسٹر تلک کی طرف سے پیروی کرنے کی غرض سے بلائے گئے ہیں اُن کے علاوہ کی [illegible] مسٹر تلک خود اپنی جوابدہی کریں گے ◆

**لاہور و مدارس** کے مضافات سے ہیضہ تا حال مفقود نہیں ہوا - آجکل روزانہ پانچ چھ موتیں ہو جاتی ہیں ◆

[illegible]

[illegible] سے فرخت نکال دیئیں ◆

**امریکہ** کے اخبار نیویارک ہیرلڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ حال کی جنگ میں تمام عربینہ [illegible] ◆

**ایران** [illegible] سے [illegible] میں وہ قوت و دبدبہ کی بہت سے گھروں کو بے چراغ کر دیا - آخر خیر خواہان ملک اور علماء و مجتہدین حب الوطنی کے جرم میں زیر حراست کر لئے گئے - رعایا اور شاہ ایران کی معرکہ آرائیاں دیکھیں کیا رنگ لاتی ہیں خدا خیر کرے ◆

**کوریا** میں جو آجکل جاپان کے ماتحت ہے ایک انگریز نے بغاوت پھیلانے والی چھوٹی سی کتاب شائع کی اور اہل کوریا کو جاپان کے خلاف اُکسایا - انگریز حکام کی عدالت سے اسکو صرف چھ ہفتہ قید کی سزا ہوئی ◆

**بمبئی** کے اجلاس سشن میں اخبار کال کا اڈیٹر خود پیروی کرتا ہے کوئی وکیل یا بیرسٹر نہیں ہے ◆

**بقول اخبارات کلکتہ** - برما بن میں بھی ٥ - ٦ بنگالی سادھو گرفتار کئے گئے ہیں **مظفر** سے ایک ١٦ سالہ بنگالی کلکتہ میں لایا گیا جو سپرا نارکسٹ سازش کا ملزم بیان ہوتا ہے - اس لڑکے نے کہا کہ بم بنانے کا ایک اور کارخانہ سلطولہ (کلکتہ) میں ابھی موجود ہے -

**مولائی حفیظ** کو طیطوان (مراکو) کا بادشاہ مراکو والوں نے مشتہر کر دیا ◆

ahmadimuslim.de

## وہ مرثیہ خوان قوم و ملت

جو تیس سال سے خدمت قوم میں مصروف ہے جسکا مقصد مسلمانوں کی پولیٹکل، سوشل اور مذہبی اصلاح ہے اور جسکو ہر حیثیت سے بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اخبار وکیل ہے یہ ہر ہفتہ میں دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہے اجتک اسکی قیمت بلا استثنا چھ روپیہ اور آٹھ روپیہ سالانہ تھی مگر ہمیں تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہ قیمت بھی گراں ہے۔ لہذا اب جون ۱۹۱۲ء سے اخیر دسمبر تک کے لئے چار اور چھ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے پچاس روپیہ سے کم آمدنی والوں اور طلباء سے للعہ۔ پچاس روپیہ سے زیادہ آمدنی والے احباب سے ۔ اگر اس عرصہ میں ایک ہزار خریداروں کی فرمایشیں آگئیں تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائیگی۔ موجودہ حالت میں عدم محصول ڈاک نکالدینے کے بعد جو اصلی قیمت رہجاتی ہے کیا اس سے بھی زیادہ رعایت ممکن ہے؟

**المشتہر مینجر اخبار وکیل امرتسر**

## فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

**تقابل ثلاثہ** — یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ جسمیں قرآن مجید کی فضیلت ظاہر کی گئی ہے۔ قیمت عہ محصول ڈاک

**فتوحات اہلحدیث** — چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلہات بحق اہلحدیث قیمت ۲ر

**دلیل الفرقان** — بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے قیمت ۲ر

**حق پرکاش** — آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن پر شروع سے اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸ر

**تغلیب الاسلام** — جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ (دہرمپال) نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۱۰ر جلد دوم قیمت ۶ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر سیالکوٹ کے خریداروں کے لئے ۱۲/۱۰

**ترک اسلام** — جناب دہرمپال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۶ر

**مناظرہ نگینہ** — مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۱ء میں مقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

**ادب العرب** — صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اُردو خوان بلا امداد معلم بسہولت کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

**مرقع دیانندی** — اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تھے خود اُسکا خلاف کرتے تھے آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

**مباحثہ دیودیا** — مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے درمیان ہوا تھا قیمت ۸ر

**اہلحدیث کا مذہب** — فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں قیمت ۳ر

**تفسیر ثنائی** — پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲ؔ
جلد دوم ۱۲ؔ
جلد سوم ۱۲ؔ
جلد چہارم ۱۲ؔ
جلد پنجم عسہ۸ر
پانچوں جلدوں کی قیمت معہ

**السلام علیکم** — اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ۔ قیمت ۱ر

**نماز اربعہ** — اسلامی نماز کے احکام در مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی۔ ہندو۔ عیسائی۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ۔ ۲ر

**المشتہر**
**مینجر اہلحدیث امرتسر**

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث [illegible] چھپتا ہے

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " سےعہ
روساء وجاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " ہے
" ششماہی ہے
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث ہونی چاہئے +

L. H. 352.

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۵ — نمبر ۳۸

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس نہیں کئے جاتے +

امرتسر مورخہ ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

## خاتمہ مذاکرہ علمیہ متعلقہ مسئلہ اقتداء

مسئلہ امامت واقتدا کے متعلق جا بجا مباحثہ ہوتا رہا ناظرین فریقین کے دلائل اور وجوہات سن چکے ہیں زیادہ کہنے سننے کی حاجت نہیں۔ آج تک جتنے مضامین آئے سب کے سب درج کئے گئے لیکن بعض اجاب نے جو سوالیہ رنگ میں محض سوالات ہی سے کام لیا اُن کے درج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ اُن سے اصل غرض حاصل ہونے کی توقع نہیں بلکہ خواہ مخواہ میں نزاع پیدا ہوتی ہو یا ہونے کا احتمال ہے۔ ہاں اگر وہ حضرات اصل مسئلہ پر مضمون مدلل لکھکر بھیجتے جیسا کہ اُنکو جواب دیا گیا تھا تو بخوشی درج کیا جاتا جس سے ناظرین اخبار کو بھی کچھ لطف حاصل ہوتا اسی طرح بعض نامہ نگاروں نے بعض حضرات مخالف رائے پر سختی سے رد کی ہے ایسے مضامین کے درج ہونے سے بھی بجائے تصفیہ مسائل کے نزاع میں ترقی ہوتی ہے اسلئے وہ بھی درج نہیں ہوئے۔

نتیجہ۔ تمام مذاکرہ کا کیا ہوا؟ کم از کم یہ کہ اس مسئلہ میں یہ خاکسار ہی اکیلا اور منفرد نہیں پایا گیا بلکہ بعد علماء فحول بھی اسکو مؤید اور مصحح ہیں ؎

تنہا من درین میخانہ مستم + جنید وشبلی وعطار شد مست

دلائل پر نظر کی جائے تو ہمارے مخالف رائے حضرات نے جو جو کچھ پیش کیا ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں امید ہو کہ اس مذاکرہ کے بعد جو صاحب جس طرف رائے قائم کرینگے علے وجہ البصیرت کرینگے مجھے اس سے خوش ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب میری ہی خیال کو صحیح سمجھیں نہ اس سے رنج ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب میرے خلاف پر مُصر ہیں کیونکہ سلف صالحین کے درمیان مسائل اختلافیہ میں یہی اصول تھا کہ اپنی سُنا دی دوسرے کی سُن لی۔ بعد بیان وجوہات نہ رنج ہوتا تھا نہ ملال۔ آجکل کے تنگ ظرف لوگ جو بات بات میں تنگ مزاجی اور کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہیں پھر لطف یہ کہ اتباع سلف کے مدعی بھی ہیں۔ خدا معلوم انکا یہ دعوی کہاں تک صحیح ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے ؎ عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز۔

بہرحال اب میں اس مجلس سے بخیر وعافیت رخصت ہونا چاہتا ہوں۔ مگر قبل از رخصت ایک قابل غور نتیجہ جو اس مذاکرہ سے مجھو حاصل ہوا ہے۔ وہ بھی

یادگار مرزا یعنے مُرقع قادیانی کا خاص نمبر جسمیں مرزا قادیانی کی مشہور ومعروف اور مایۂ ناز پیشگوئیوں کی قلعی کھولی گئی ہے ۳۰ر کی ٹکٹ بھیجکر منگا لیجیے

ناظرین کو سنا دوں۔

# مطبع

نتیجہ ثانیہ:۔ مجھکو یہ معلوم ہوا ہے کہ شاذ و اکثر، ابھی تک اس ترقی پر نہیں پہونچے تبادلۂ خیالات کر سکیں بلکہ اپنے برخلاف کہ مجھے ان علماء کبار سے سخت افسوس ہے یہ بڑا خطرہ اور مطالعہ سے تشکی تھی خطوط او دہر اودہر تو بکثرت لکھتے رہے مگر یہ داستان بھر میں تقاضا پر تقاضا کرنے سے بھی میرے مسئلہ پر مدلل مضمون نہ بھیجا۔ حالانکہ ان کے خطوط کا کوئی انتہا نہ تھا۔ اگر ہوتا تو مسنون کا ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ خدا معلوم کس نیت سے ایسا کیا۔ غیر مقلد امر عافونی۔

آخری نتیجہ:۔ ایک نہایت ہی عزیز دوست نے مخالف مضمون لکھ کر یہ تو انکار کیا اگر مجھ چند مضمون کی طرف توجہ دلائی جنکی سرد فقرہ حدیث ہوئی ہے کو ہے کہ ایک شخص نے جماعت کے اوقات وقت امام کی طرف تھوکا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امامت سے الگ ہونیکا حکم فرمایا۔

امام شوکانی نے مسئلہ امامت پر بسیط بحث کرنے اور فریق مخالف کے جوابات دینے کے بعد کہا ہے کہ فریق مخالف کی طرف سے ایک حدیث باقی ہے جسکو مخالفوں نے دلیل میں نہیں لکھا۔ مگر ہم خود لکھتے ہیں چنانچہ اس حدیث کو لکھا ہے اس کے بعد جواب دیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث سے ایسے لوگوں کی اقتدا کی عدم صحت ثابت نہیں ہوتی۔ غایت مافی الباب کچھ ثابت ہوتا ہے تو کراہت ثابت ہوتی ہے جس میں اختلاف نہیں۔ امام شوکانی کی تقریر بھی اسی طرف مشعر ہے کہ مذکور صحت اقتدا کے مخالف نہیں۔ مگر میں تو اس حدیث کو بالکل ہی اپنے خلاف نہیں سمجھتا کیونکہ میں یہ مانتا ہوں کہ جو امام مرزائی وغیرہ ہو جائے انکو امامت سے ہٹا دیا جائے جو اس حدیث کا مضمون ہے لیکن جس جگہ ہٹا دینا ہماری قدرت میں نہو اور وہ جماعت کرا رہا ہو تو اس کے ساتھ ملجانے میں نماز ادا ہو جائیگی۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

## تمت بالخیر

**اطلاع** آئندہ ہفتہ حسب خواہش بعض خریداران اخبار ایک اور ضمیمہ جاری ہوگا جو نہایت مفید اور دینی قابل تصنیف ہے۔

# حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی نسبت چند سوال

ہر چند یہ سوال ایسے ہیں کہ انکو دیکھنے سے ہنسی اور افسوس دونوں دامنگیر ہیں کہ آج مسلمانوں نے اسلام کو اور اہل سنت نے سنت کو کیا سمجھ رکھا ہے گو ہمارے حنفی بھائی خصوصاً پنجاب میں علی پوری پارٹی نے اہل سنت بلکہ اسلام کے دائرے کو بہانتک تنگ کر رکھا ہے کہ بجز اپنے معتقدین اور مریدین کے شاذ ہی کوئی انکی نظر میں اہلسنت ہو۔ ہمارا اپنا مسلک تو یہ ہے کہ یہ سب الفاظ اصطلاحی ہیں بجز مسلمان کے کوئی منصوص لقب نہیں۔ ہاں ہر ایک گروہ اپنے مخالف کو اہلسنت سے خارج کرنے کے لئے اہلسنت کی ایسی بے جوڑ تعریف گھڑ لیتا ہے جس سے وہ اپنے ارادہ میں کامیاب ہونا سمجھتا ہے تعجب ہے کہ باوجودیکہ اہل سنت کا ہر ایک فرقہ اپنے آپ ہی کو اہلسنت جانتا ہے اور اپنے مخالف رائے کو جھٹ سے اہل سنت سے خارج کر دیتا ہے تاہم آجتک ہمیں لقب (اہل سنت) کی جامع مانع تعریف ہماری نظر سے نہیں گذری۔ گذشتہ ایام میں اہل فقہ کے لائق اڈیٹر نے علماء گنگوہ۔ دیوبند وغیرہ کو اہلسنت اور حنفیت سے خارج کر دیا تھا تو اہلحدیث میں سوال ہوا تھا کہ اہل سنت و حنفی کی تعریف کیا ہے۔ جسکا جواب قابل اڈیٹر نے آجتک نہ دیا۔ دیتے بھی کیا اور کیسے!

ہمارے خیال میں۔ ہمارے ہی نہیں کل اہل علم کے علم میں کسی نوع سے خارج یا اس میں داخل کرنے کے لئے اس نوع کی جامع مانع تعریف ضروری ہے مگر ہم دیکھتے ہیں اور اس کو دیکھنے پر جو حسرت اور افسوس ہمکو لاحق ہوتا ہے اس کے اظہار کیلئے ہمیں الفاظ نہیں ملتے کہ آجکل کے بڑے بڑے فضلاء اور مفتی صاحبان اپنے مخالف رائے کو اپنی جماعت سے جھٹ خارج کر دینیکا فتویٰ دیتے ہیں۔ فتویٰ نویسی پر ہمو قت اظہار افسوس نہیں بلکہ اسوقت اس افسوس کا اظہار ہے کہ یہی فضلاء باوجود اہل علم یا مدعی علم ہونے کے یہ نہیں کر سکتے کہ اپنے مخالف رائے کو جس نوع یا صنف سے خارج کرتے ہیں سب سے پہلے اس نوع یا صنف کی جامع مانع تعریف بھی تو کریں۔

خیر چونکہ آجکل عام طور پر اندھیر نگری ہے جس میں علی پوری پارٹی سب سے مقدم ہے اسلئے امید ہے کہ اس قسم کے اعتراضات سے انہیں بھی قدر عافیت معلوم

ہو گی اور اپنے رویہ میں تبدیلی کرینگے یا کرنے کی طرف متوجہ ہونگے۔ بہرحال وہ سوالات یہ ہیں۔ اڈیٹر

## حافظ ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ و اڈیٹر اہلفقہ سے چند سوال

مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب کا کنور اور بنگلور میں چند عقاید کا خلاف اہلسنت جماعت و مخالف طریقہ حضرات عرفاء وقوع میں آنا اور مولوی سید حیدر شاہ صاحب سیاہ پوش قادری الحنفی المعروف بہ پیر بغداد کا آپکو مباحثہ کیلئے چیلنج دینا اور آپکا گریز اختیار کرنا۔

جناب مولوی ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ السلام علیکم۔ آپکا مضمون بعنوان ذکر مرحبا مندرجہ انوار الصوفیہ مطبوعہ یکم مئی نظر سے گذرا جسمیں آپنے جماعت علی شاہ صاحب کے بنگلور اور میسور کے واقعات کا ذکر کرتے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔

جناب من! جماعت علی شاہ صاحب کو جو کچھ کامیابی بنگلور اور میسور میں حاصل ہوئی اظہر من الشمس ہے اور اخبار اہلحدیث۔ روزنامہ پیسہ اخبار۔ برق سخن بنگلور کے کالم بھی کچھ اس سے خالی نہیں۔ پھر نہیں معلوم کہ آپ کیوں اصل معاملہ پر پردہ ڈال رہے ہیں اور تصویر کا ایک رخ پیش کرکے دوسرے رخ کو چھپا رہے ہیں۔ بہتر تھا کہ دوسرا رخ بھی الٹ دیا جاتا اور اصل معاملہ کو پبلک کے روبرو پیش کیا جاتا تاکہ پبلک خود انصاف کرے کہ بنگلور میں جماعت علی شاہ صاحب کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی۔

مناسب ہے کہ اس معاملہ پر کافی روشنی ڈالی جاوے اور اصل واقعات کو پبلک کے روبرو پیش کرکے التجا کیجائے کہ سچ۔ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

فی الحال چند سوالات آپکے پیش کئے جاتے ہیں مہربانی فرماکر جواب اہل فقہ یا اہل حدیث میں شائع کر دیں۔ انشاء اللہ جوابات شائع ہونے پر اس معاملہ پر کافی روشنی ڈال جائیگی۔

### سوالات

(۱) مولوی جماعت علی شاہ صاحب سے کنور و نیلگری میں خلاف عقائد اہل سنت و جماعت مندرجہ ذیل ۲ دفعات وقوع میں آئے یا نہیں؟

(۱) نیلگری میں خطبہ جمعہ کو پہلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر پڑھو یا نہیں؟

(۲) خطبہ ثانی جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کی ثنا و صفت بیان کی یا نہیں؟

(۳) غیر شاہ صاحب سے نیلگری میں مندرجہ ذیل ۵ دفعات خلاف عقائد اہلسنت و جماعت و مخالف طریقہ حضرات عرفاء وقوع میں آئے یا نہیں؟ اور اس کی اطلاع انکو پیر و مرشد جماعت علی شاہ صاحب کو نیلگری میں دی گئی یا نہیں؟

(۱) مجلس میلاد شریف میں قیام کیا یا نہیں؟ (تب تو پکے نجدی ہیں۔ اڈیٹر)

(۲) حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں باوجود جحت زیارت ہونیکے ... تو قطع نظر اس کے نہ آنے تو وجہ کیا تھی؟ (تب تو پکے وہابی ہیں۔ اڈیٹر) بھی تمام عیوب پر پیلا ... کر بروز جمعہ تخمیناً ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے روبرو اقتداح نبدء منہا فیما سبق ... و اکیا یا نہیں؟

(۴) غیب کی کرنے ... غوث الاعظم محی الدین سید عبد القادر جیلانی رحمہ پر حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمہ کی ... فضیلت دی یا نہیں؟

(۵) طریقہ عالیہ قادریہ پر طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت بجز و ثوق سے بیان کی یا نہیں؟

(۳) مولوی جماعت علی شاہ صاحب وغیر شاہ صاحب سے مندرجہ بالا، دفعات کے وقوع میں آنے کی تصدیق میں مسلمانان نیلگری و کنور نے محضرنامہ شائع کیا تھا یا نہیں؟

(۴) اگر مولوی جماعت علی شاہ صاحب وغیر شاہ صاحب سے مندرجہ بالا، دفعات عمل میں نہ آئے ہوں تو پھر کیا وجہ ہے کہ نیلگری و کنور کے مسلمانوں نے اپنا محضر شائع کیا

(۵) آیا اس محضر کے روبرو جو بنام (مولوی جماعت علی شاہ صاحب اور غیر شاہ صاحب کی جہالت اور اُسپر نیلگری اور کنور کے مسلمانوں کی شہادت) شائع ہوا تھا جسمیں قریباً نیلگری و کنور کے معزز مسلمانوں کے دستخط ہیں۔ مولوی جماعت علی شاہ صاحب و غیر شاہ صاحب کا انکار قابل قبول ہو سکتا ہے؟

(۶) بنگلور۔ نیلگری میسور کے مسلمانوں نے بذریعہ اشتہارات شاہ صاحب سے جواب طلب کیا یا نہیں؟ اور شاہ صاحب نے کیا جواب دیا؟

(۷) نیلگری۔ کنور اور بنگلور کے مسلمانوں نے شاہ صاحب کے مقابلہ پر حضرت فیض درجت ... سجادۂ شریعت و طریقت مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب سیاہ پوش قادری الحنفی کو مدعو کیا تھا یا نہیں؟

(۸) مولانا حیدر شاہ صاحب نے مندرجہ بالا عقائد کے اثبات میں مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرماکر شاہ صاحب کی خدمت میں ارسال کئے یا نہیں؟ (صمصام قادریہ بیل سیوف قادریہ۔ چہار مسئلوں کی تحقیق) آیا شاہ صاحب نے ان رسائل کو تسلیم کرکے مولانا موصوف کو اطلاع دی؟

(۹) شاہ صاحب میسور سے بنگلور تشریف لانے پر بنگلور سٹی اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر قریباً چھ سو لوگوں کے روبرو بذریعہ اپنی وکلا کے رقعہ روانہ فرماکر مباحثہ کرنیکے پر طلب کیا یا نہیں؟ اور اس رقعہ کا جواب شاہ صاحب نے کیا دیا؟

(۱۰) پھر دوبارہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۱ء کو ایک بڑے پیمانہ کے کارڈ پر ایک خط بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا اسمیں دوبارہ آپکو مباحثہ فرماکر نزاع بین المسلمین کے دور کرنیکی درخواست ہو گئی تھی یا نہیں؟ شاہ صاحب نے اسکا کیا جواب دیا؟

(۱۱) مندرجہ بالا دونوں خطوں کے جواب نہ آنے پر ۲ فروری ۱۹۳۱ء کو ایک پرچہ بعنوان اتمام حجۃ شائع کیا گیا تھا یا نہیں جس میں شاہ صاحب کو دو گھنٹے منبر اللہ وغیرہ بالمشافہ گفتگو کرنے کی اطلاع دیگئی تھی یا نہیں؟ آیا شاہ صاحب نے بالمشافہ گفتگو کرکے نزاع بین المسلمین کو دور کر دیا؟ (باقی آئندہ) راقم عبدالاحد بنگلوری

# آتش کشتن و اخگر گذاشتن نیست

گزشتہ سے

اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے وما ادری ما یفعل بی ولا بکم فی الدارین اذ لا علم لی بالغیب انتہی یعنی مجھکو چونکہ علم غیب نہیں ہے ... اور تمہارا حال کہ دنیا و آخرت میں کیا ہوگا تفصیلی نہیں جانتا ہوں اسی آیت کے موافق آنحضور ایک حدیث میں بھی ارشاد فرماتے ہیں عن ام العلاء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم کذا فی المشکوۃ یعنی آنحضور فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ کیا معاملہ ہوگا مجھسے اور تم سے علامہ توربشتی شرح مصابیح میں فرماتے ہیں کہ یجوز حمل هذا الحديث وما ورد في معناه على ان النبي صلى الله عليه وسلم كان مترددا في عاقبة امره غير متيقن بما له عند الله من الحسنى لما ورد هنا من الاحاديث الصحاح التي ينقطع العذر دونها بخلاف ذلك والتي يعمل على ذلك وهو المخبر عن الله تعالى انه يبلغ المقام المحمود وان اكرم الخلائق على الله تعالى وانه اول شافع واول مشفع الى غير ذلك من الاحاديث الواردة في معالي الاجتباء وفيصل ذلك على انه نفى علم الغيب عن نفسه وانه ليس بمطلع على المكنون من امره وامر غيره وقد كان هذا القول منه حين قالت امرأة لعثمان بن مظعون لما توفي هنيئا لك الجنة انتهى یعنی علامہ توربشتی فرماتے ہیں کہ حدیث مذکورہ بالا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جناب سید المرسلین اپنے عاقبت میں متردد تھے اور آپکے لئے جو خوبی و بھلائی وحسن انجام نزدیک اللہ تعالی کے تھا اسپر آپکو یقین نہ تھا بلکہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ آنحضور کو علم غیب نہ تھا اور اپنے اور اپنے غیر کے پوشیدہ امور پر آپ مطلع نہ تھے اور علامہ طیبی فرماتے ہیں فيه وجوه احدها ان هذا القول منه حين قالت امرأة لعثمان بن مظعون لما توفي هنيئا لك الجنة زجرا لها على سوء الادب بالحكم على الغيب قلت لا يخفى ان هذا سبب ورود الحديث لا مدخل له في ازالة الاشكال وثانيها ان يكون هذا منسوخا بقوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قلت فيه ان النسخ على تقدير صحة تأخر الناسخ انما يكون في الاحكام لا في الاخبار وثالثها ان يكون للدراية المفصلة دون المجملة

قلت هذا هو الصحيح ورابعها ان يكون مخصوصا بالامور الدنيوية من غير نظر الى سبب ورود الحديث قلت هذا مندرج فيما قبله والحكم بطريق الاعم هو الوجه الاتم والمراد من الامور الدنيوية بالنسبة اليه صلى الله عليه وسلم هي الجوع والعطش والشبع والري والمرض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة وقيل المعنى اخرج من بلدي ام اقتل كما فعل بالانبياء من قبل وانتم ترمون بالحجارة ام يخسف بكم كالمكذبين من قبلكم والحاصل انه يريد نفى علم الغيب عن نفسه وانه ليس بمطلع عليه وانه غير واقف ولا مطلع على المقدر له ولغيره والمكنون من امره وامر غيره لا انه متردد في امره غير متيقن بنجاته لما مر من الاحاديث الدالة على خلاف ذلك كذا في المرقاة للعلامة علي القاري الحنفي یعنی حدیث واللہ لا ادری کے معنے میں کئی وجوہ ہیں اول وجہ یہ ہے کہ یہ قول آپ سے اسوقت صادر ہوا کہ جب ایک عورت نے عثمان بن مظعون کو کہا جبکہ انکی وفات ہوئی کہ مبارک ہو تجھکو جنت اور یہ انکو جھڑکنے کو فرمایا انکی بے ادبی پر کہ اس نے غیب پر حکم لگایا تھا میں کہتا ہوں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ سبب صدور حدیث کا اسکو کچھ دخل نہیں ہے حدیث کی اشکال دور کرنے میں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے اللہ تعالی کے اس قول سے لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبك وما تأخر میں کہتا ہوں کہ نسخ جب معلوم ہوجاوے کہ ناسخ بعد ہو منسوخ کے تو بھی احکام میں ہوتا ہے نہ اخبار میں۔ اور تیسری وجہ یہ ہے کہ مراد اس سے تفصیلی علم کی نفی ہو نہ اجمالی علم کی۔ میں کہتا ہوں کہ یہی وجہ صحیح ہے اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ مخصوص ہے یہ امور دنیا سے بغیر نظر کرنے طرف سبب ورود حدیث کے میں کہتا ہوں کہ یہ وجہ بھی اگلی وجہ یعنی تیسری میں مندرج ہے اور حکم کرنا بوجہ اعم یہی وجہ زیادہ پوری ہے غرض یہ کہ وجہ ثالث بہی عام ہے اور پوری ہے اور مراد امور دنیاوی سے بہ نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک و پیاس اور سیری اور سیرابی اور بیماری وتندرستی و فقر و غنا وغیرہ ہے اور یہی حال ہے امت کا یعنی ان چیزوں سے نہ اپنی حالات کی اطلاع ہے نہ امت کے لوگوں میں سے کسی کی اور بعض لوگوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں نکالا جاؤنگا اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کہ اگلے نبیوں کے ساتھ کیا گیا اور تم لوگوں پر پتھر برسینگے یا زمین میں دھنس جاؤگے جیسا کہ اگلے جھٹلانے والوں کے ساتھ ہوا اور حاصل مطلب یہ ہے کہ آنحضور ارادہ فرماتے ہیں علم غیب کی نفی کا اپنی ذات مقدس سے۔ اور ارادہ فرماتے ہیں اسکا کہ وہ غیب پر مطلع نہیں اور آپ واقف نہیں اللہ اپنے مقدر

پر واقف ہیں کہ تقدیر میں کیا لکھا ہے غور - خیر کی تقدیر پر واقف ہیں اور نہ انکو پوشیدہ کاموں پر واقف ہیں اور نہ خیر کے اور مراد نہیں کہ آنحضور انکو امر میں نجات کا یقین نہیں رکھتے تھے اس لئے کہ یہ امر تو بہت حدیثوں سے جو خلاف اسکے ہیں ثابت ہوچکا ہے ایسا ہی ملا علی قاری کے مرقات میں ہے - لیجئے اڈیٹر صاحب علامہ طیبی کی تحریر اور ملا علی قاری کی تقریر سے ثابت ہوگیا کہ آں حضرت نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی فرمادی ہے اور آپ اس کے مدعی ہیں تو گویا آپ رسول خدا کو جھٹلاتے ہیں اور انکی بات کو تسلیم نہیں کرتے - کہو رسول کا دشمن کون ٹھیرا!

اڈیٹر الفقہ اور اس کے موافقین اہل بدعت یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ جب بنص کتاب اللہ بعض غیوب پر باعلام اللہ انبیاء کو علم ہو جاتا ہے تو اب انکو غیب دان کہنے میں کیا نقصان ہے؟ گو یہ شبہ انکا ناشی جہل سے ہے اور قابل جواب نہ تھا مگر عوام کے سمجھنے کے لئے انکا جواب دیا جاتا ہے سنو علم بعض غیوب کہ باخبار رحمان ہو وہ علم غیب نہیں ہے کیونکہ مراد علم غیب سے یہ ہے کہ بلا واسطہ علامت و اخبار رحمان ہو - تفسیر مدارک تفسیر حنفیہ میں تحت آیت قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ کے لکھا ہے والغیب ھو ما لم یقم علیہ دلیل ولا اطلع علیہ مخلوق انتہی اور تفسیر وجیز میں ہے ولا یخفی علی من لہ ادنی فھم ان من اخبرہ اللہ تعالیٰ بشیء من المغیبات لم یصدق علیہ بحال انہ عالم الغیب کیف ھو جاھل الا بما افادہ انتہی یعنی بعض غیوب پر علم ہو جانے سے باعلام اللہ وہ کسی طرح عالم غیب نہیں ہو سکتا ہے اور فتاوی بزازیہ میں ہے واما اعلام اللہ تعالیٰ لعبادہ بالوحی والالھام لم یبق بعد الاعلام غیبا فخرج عن الحصرین المستفادین من تقدیم الظرف والحصر باللہ انتہی یعنی اللہ تعالیٰ کا خبر دینا اپنے نیک بندوں کو بوحی یا بالہام تو وہ خبر بتلانے کے بعد غیب نہیں رہتا پس دونوں حصر جو آیت شریفہ میں واقع ہے تقدیم ظرف اور اللہ سے وہ بدستور باقی رہا - ان تحریروں سے علماء کرام کے معلوم ہوا کہ بعض غیوب جنپر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اطلاع ہوئی وہ غیب نہ رہا - اگر غیب بعد اعلام کے بھی غیب ہی رہے تو پھر سب لوگ غیب دان ہوئے کیونکہ باخبار اللہ تعالیٰ مسلمانوں نے بات باتوں کو علم آخرت و اخبار آئندہ جیسے نزول عیسی و خروج دجال وغیرہ و اخبار ماضیہ سے جس سے قرآن مجید الامال ہے جان لئے ہیں تو پھر ان سب کو غیب دان کہنا صحیح ہوگا حالانکہ یہ امر بنص کتاب اللہ باطل ہے قال اللہ تعالیٰ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ - اگر کہو کہ غیب دان ہونے کے لئے تمام و کمال غیب کا جاننا ضروری

تو قطع نظر اس کے کہ اسپر کوئی شاہد موجود نہیں ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام غیوب پر مطلع نہ تھے جیسا کہ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ اسپر شاہد عدول ہیں دوسرے ثبوت ثانیا سبق اسی سبب سے آں حضور نے اپنی ذات پاک کی طرف نسبت غیب کی کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ جب لڑکیوں نے بجز میں جب آں حضور کی یہ تعریف کی کہ ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آں حضور نے فرمایا - فلا تقولوا ولا یعلم ما فی غد الا اللہ یعنی یہ بات نہ کہو کل کی بات سوا اللہ کو کوئی نہیں جانتا - حافظ ابن حجر فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں انما انکر علیھا ما ذکرت من الاطلاق حیث اطلقت علم الغیب وھی صفۃ تختص باللہ تعالیٰ یعنی آنحضور نے ان لڑکیوں پر اس لئے انکار فرمایا کہ انہوں نے علم غیب کی نسبت آں حضور کی طرف کی حالانکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو اسکے ساتھ مختص ہے - اور علامہ طیبی شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں وانما منع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القائلۃ بقولھا وفینا نبی یعلم ما فی غد لکراھۃ نسبۃ علم الغیب الیہ مطلقا لان الغیب لا یعلم الا اللہ انتہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کو اس کہنے پر کہ ہم میں نبی ایسا ہے جو کل کی بات جانتا ہے ہو سکتا انکا رد منع فرمایا کہ انہوں نے نسبت علم غیب کی آں حضور کی طرف کی تھی اور غیب سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہے ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں انما منع لقولھا وفینا نبی الخ لکراھۃ نسبۃ علم الغیب الیہ لانہ لا یعلم الغیب وانما یعلم الرسل من الغیب ما اخبر انتہی اور شیخ عبد الحق دہلوی لمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں قالوا انما منعھن من ذلک کراھۃ ان یسند علم الغیب الیہ مطلقا ولا یعلم الغیب الا اللہ انتہی غیب کے جب آں حضور کے فرمان کو سنتے ہو کہ آپ جب ان نابالغ لڑکیوں کو رسول کے غیب دان کہنے پر منع فرماتے ہیں تو تم پیر بابا لغوں کے لئے کیونکر یہ کہنا جائز و صحیح پسند فرماویگی اور آں حضور تم سے کیونکر ایسی نافرمانی اور ناروا تعریف پر راضی ہونگے بلکہ بقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی کے مطرود و مھجور فرمادینگے - ملا علی قاری حنفی ایسے گندہ عقیدہ والوں سے جو آں حضور کو تمام غیوب پر مطلع جانتے ہیں بہت شاکی ہیں اور انکو کلمات سخت سے یاد کرتے ہیں چنانچہ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں قال وقد جاھر بالکذب بعض من یدعی فی زماننا العلم وھو متشبع بما لم یعط ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلم متی تقوم الساعۃ قیل لہ فقد قال فی حدیث جبریل ما المسئول عنھا باعلم من السائل فحرفہ عن موضعہ وقال معناہ انا وانت نعلم الساعۃ وھذہ

له هذا لیس بصحیح (المدیر)

ahmadimuslim.de

من اعظمها الجمل ما قبحها التحريف والنبی اعلم بالله من ان يقول لمن كان يظنه اعرابيا انا وانت نعلم الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف ان جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم هو الصادق فی قوله والذی نفسی بيده ما جاءنی فی صورة الا عرفته غير هذه الصورة وفی اللفظ الاخر ما شبه علی غير هذه المرة وفی اللفظ الاخر ردوا علی الاعرابی فذهبوا فالتمسوه فلم يجدوا شيئا وانما علم النبی صلى الله عليه وسلم انه جبريل بعد مدة كما قال عمر فلبثت مليا فقال عليه السلام يا عمر اتدری من السائل والمحرف يقول علم وقت السوال انه جبريل ولم يخبر الصحابة بذلك الا بعد مدة ثم قوله فی الحديث ما المسئول عنها باعلم من السائل يعم كل سائل ومسئول عن الساعة هذا شانهما ولكن هؤلاء الغلاة عندهم ان علم رسول الله منطبق علم الله سواء بسواء فكل ما يعلم الله يعلم رسوله والله تعالى يقول وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ وهذا فی براءة وهی من اواخر ما نزل من القرآن هذا والمنافقون جيرانه فی المدينة انتهى ومن اعتقد تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى وقال ومن هذا حديث عقد عايشة لما ارسل فی طلبه فاثاروا الجمل ای ومما يؤيد ما تقدم ويبطل قول القائل حديث عايشة فقد ذكر عماد بن كثير فی تفسيره وهو من اكابر المحدثين قال البخاری حدثنا عبد الله ابن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عايشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام فی بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لی فاقام رسول الله عليه السلام على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء فاتى الناس الى ابوبكر فقالوا الا تدری ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابوبكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع راسه على فخذی قد نام فقال حبست رسول الله والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبنی ابوبكر وقال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعن باصابعه فی خاصرتی ولا يمنعنی من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذی فنام عليه السلام حين اصبح فانزل الله آيت التيمم فقال اسيد بن الحضير ما هی باول بركتكم يا آل ابی بكر قالت فبعثنا البعير

الذی كنت عليه فوجدنا العقد تحته قال ومن هذا القبيل حديث تلقيح التمر وقال ما اری لو تركتموه لا يضره شیء فتركوه فجاء شيصا فقال انما انا علم بدنياكم رواه مسلم عن عائشة وقد قال تعالى قل لا اقول لكم عندی خزائن الله ولا اعلم الغيب فقال ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير ولما جرى لام المؤمنين عائشة ما جرى ورماها اهل الافك لم يكن يعلم حقيقة الامر حتى جاءه الوحی من الله تعالى ببراءتها وعند هؤلاء الغلاة انه عليه السلام كان يعلم الحال وان غيرها بلا ريب فاستشار الناس فی فراقها ودعا بريرة فسألها وهو يعلم الحال وقال لها ان كنت الممت بذنب فاستغفری الله وهو يعلم حالا يقينا انها لم تذنب ولا ريب ان الحامل لهؤلاء على هذا الغلو اعتقادهم انه يكفر عنهم سيئاتهم ويدخل الجنة وكلما غلوا كانوا اقرب اليه واخص به فهم اعصى الناس لامره واشدهم مخالفة لسنته وهؤلاء فيهم شبه ظاهر من النصارى غلوا على المسيح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودينه اعظم المخالفة والمقصود ان هؤلاء يصدقون بالاحاديث المكذوبة الصريحة ويحرفون الاحاديث الصحيحة والله ولی دينه فيقيم من يقوم له بحق النصيحة انتهى يعنی ايک شخص نے ہمارے زمانہ میں جو علم کا مدعی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھ بہرہ نہیں ہے یہ جھوٹ دعوٰے کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے قائم ہونیکا وقت و زمانہ معلوم تھا اُس سے کسی نے کہا کہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہے تو اُسنے اس کی تحریف کر دی اور کہا کہ میں اور تم دونوں جانتے ہیں اور یہ بڑی جہالت اور قبیح تحریف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کو اعرابی جانکر کہدیں کہ میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جاہل یہ کہدے کہ آں حضور جانتے تھے کہ یہ جبریل ہیں تو اسکو یہ جواب دیا جاویگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں صادق ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس صورت میں جبرئیل میرے پاس آئے میں نے انکو پہچان لیا بجز اس صورت کے - اور دوسری روایت میں ہے کہ مجھکو انکی صورت میں کبھی شبہ نہیں ہوا سوائے اس مرتبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ اس اعرابی کو میرے پاس لے آؤ اور لوگ گئے اور ڈھونڈا تو وہ نہیں ملے اور آں حضور نے بعد مدت کے معلوم کیا کہ یہ جبرئیل ہی تھا کہ حضرت عمر سے کہا کہ میں دیر تک ٹھیرا رہا

پھر فرمایا حضرت نے اے عمر! تو جانتا ہے کہ یہ سوال کرنیوالا کون تھا اور تعریف کرنیوالا کہتا ہے کہ آنحضور سوال کیوقت جانتے تھی کہ یہ جبرئیل ہیں اور صحابہ کو خبر نہ دی مگر بعد مدت کے پھر یہ قول کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہیں ہے ہر سائل اور مسئول کو شامل ہے پس جو سائل اور مسئول قیامت سے ہو گا یہی انکا حال ہوگا لیکن ان غالیوں کے نزدیک علم اللہ تعالیٰ اور علم رسول دونوں برابر ہیں یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور بعضے جو گرد تمہارے ہیں منافقوں سے ہیں اور بعض اہل مدینہ میں سے سرکش ہیں اوپر نفاق کے نہیں جانتا تو انکو) یہ آیت سورۂ براءت کی ہے اور سب سے آخر نازل ہوئی ہے اور مدینہ میں منافق آنحضور کے ہمسایہ تھے انہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم کی برابری کا اعتقاد کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے کہا اسی سے ہے حضرت عائشہ کے ہار کی حدیث جب حضرت نے انکی تلاش کے لئے بھیجا پس پھیر لایا انہوں نے اونٹ کو یعنی جو پہلے گذرا ہے انکی تائید کرتی ہے حدیث عائشہ کی اور اس قائل کے [illegible] کسی سفر میں نکلی جب ہم بیدا یا ذات الجیش میں پہونچے میرے گلے کا ہار ٹوٹ پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو ڈھونڈنے کے لئے ٹھیرے اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹھیرے رہے نہ پانی پر اُترے اور نہ انکے پاس پانی تھا پھر لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہیں دیکھتا جو عائشہ نے کیا ہے اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ٹھیرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر ہیں اور نہ اُنکے پاس پانی ہے پھر ابو بکر میرے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت اپنا سر میرے زانو پر رکھکر سو رہے تھے اور کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی حالت میں بند کیا ہے کہ وہ نہ پانی پر اُترے ہیں اور نہ کچھ پانی اُنکے پاس ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھکو ابوبکر نے ڈانٹا اور جو کچھ منہ میں آیا کہا اور میری پسلیوں میں اُنگلی چبھونے لگے اور مجھکو ہلنے سے یہ بات منع کرتی تھی کہ رسول اللہ کا سر میرے زانو پر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اُٹھے اور پانی نہ تھا اسوقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم کی اُتاری کہا اسید بن حضیر نے اے آل ابوبکر کی یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے کہا عائشہ نے

جسنے اُس اونٹ کو اُٹھایا جسپر میں تھی تو ہار اُس کے نیچے سے نکلا اور اسی قبیل سے ہے حدیث کھجوروں کے مفتی کرانے کی فرمایا آنحضرت نے میں نہیں جانتا اگر تم اسکو چھوڑ دو تو تم کو کچھ ضرر ہو پھر لوگوں نے چھوڑ دیا اور حال ابتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! کہدے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا اور اگر غیب جانتا تو میں بہت خیر جمع کرتا اور جب ام المؤمنین عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق میں بہتان کیا آنحضور حقیقت امر کی نہیں جانتے تھے یہانتک کہ انکی براءۃ و پاکی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اور ان غالیوں کے نزدیک ہے کہ آنحضور یہ حال جانتے تھے اور اسکو تغیر کر دیا اور آدمیوں سے انکو فراق کی بابت مشورہ لیا اور ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر اور خود یقیناً جانتے تھے کہ اس نے گناہ نہیں کیا ہے اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کا اعتقاد [illegible] بہت غلو کیا ہے اور انکی شریعت اور دین کے بہت مخالف ہوگئے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹی حدیثوں کی تصدیق کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کا والی ہے قائم رکھو اسکو جو حق نصیحت کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے وھذا آخر ما اردناہ فی ھذہ الاوراق لازالۃ شبھۃ المحرفین المکذبین علی اللہ ورسولہ وھو مذھب السلف والخلف وھو الاحکم والاعلم نسأل اللہ ان یھدینا واخواننا الصراط المستقیم صراط الذین انعم علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وان یجنبنا الطریق المتصرفین عن المنھج القویم من المغضوب علیھم والضالین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین تسلیماً کثیراً۔

الراقم العاجز ابو عبداللہ مولا بخش خان بہاری بڑاکری مقیم جالپور

---

اطلاع:۔ بریلی سے کسی طالب علم کا ایک مضمون بتائید مجدد بریلوی گالیوں کا بھرا ہوا آیا تھا۔ اوپر سرخط اسکا یہ کہ اس مضمون پر مولوی احمد رضا صاحب مجدد کر دستخط کرا کر بھیجو تو مضمون درج ہوگا چونکہ دستخط ہوکر نہیں آیا۔ اسلئے وہ تو درج نہیں ہوگا۔ البتہ امرتسر کا ایک رسالہ ذوالفقار میں بتائید حضرت بریلوی کچھ لکھا ہے ۔۔۔ اُسکا جواب دیا جائیگا ان شاء اللہ۔ وہ ملتی ہیں [illegible]

# قصبہ ملاوان میں اسلامیہ جلسہ

فی زمانہ مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے وہ ناظرین اخبارات سے مخفی نہیں۔ مشرق سے مغرب تک جنوب سے شمال تک جس طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو یہی نظر آتا ہے کہ سب مسلمان ایک ہی مرض میں مبتلا ہیں اور تمام مسلمان ایک ہی بلا میں گرفتار ہیں۔ قطع نظر غیر ممالک کے صرف ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمانوں کی حالت پر غور کیجئے۔ ان میں نصف سے زائد تو ایسے ملیں گے جو مسائل و عقاید اسلام سے واقفیت تو درکنار صحیح کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ نام بھی اسلامی نہیں۔ مثال کے لئے نو مسلم راجپوت موجود ہیں۔ راجپوتوں پر کیا منحصر ہے جن حضرات نے ہندوستان کی سیر و سیاحت کی ہے ان سے دریافت کیجئے۔ ہر ضلع و قصبہ میں عموماً اور دیہات و مواضعات میں خصوصاً بکثرت ایسے مسلمان آباد ہیں جو کلمہ کلام اور اسلام سے قطعاً نابلد اور ناواقف ہیں۔ چونکہ ایسے لوگوں پر ہر قسم کا داؤ فریب بہت جلدی اثر کرتا ہے۔ اس لئے آریہ اپدیشک اور عیسائی مشنری شب و روز ان کے بہکانے اور گمراہ کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ آجکل تو ایک عام شور برپا ہو رہا ہے۔ سرزمین ہند پر ایک تلاطم برپا ہے۔ آریہ اخبارات اپنی فتح و جئے کے نعروں سے زمین و آسمان کے قلابے ایک کر رہے ہیں۔ الحمد للہ فالحمد للہ کہ مخالفین اسلام کی اس شورا شوری اور تحریکات کا اس وقت قریب قریب ہر ضلع و قصبہ کے مسلمانوں میں بھی بیداری و ہوشیاری کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ ہر طرف سے یہی صدائیں اور آوازیں آ رہی ہیں کہ جاگو اور بیدار ہو اب خواب شیریں کا وقت نہیں ہے اٹھو اور کمر بستہ ہو اپنے بھائیوں کو چاہ ضلالت سے بچاؤ ورنہ روز محشر سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

اس پر درد آواز نے مسلمانوں کے قلوب کو ہلا دیا۔ بے خبر سوتے ہوؤں کو آن کی آن میں جگا دیا۔ علما کے کان میں نہیں معلوم کیا کہہ دیا کہ وہ ایک دم سے بستر راحت سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اٹھ کر وہ کام کیا جو درحقیقت انکی شایان شان تھا۔ کئی لاکھ نو مسلم راجپوتوں کو جو آریہ سماج کے چنگل میں گرفتار ہو چکے تھے۔ اپنی پر اثر تقاریر سے بفضلہ تعالیٰ چاہ ضلالت سے بچا لیا۔ غرضکہ اس آواز اور شورا شوری سے ہر صوبہ کے خاص و عام پر اسلام میں ایک حرکت سی پیدا ہو گئی ہے۔

ہمارے ضلع کے قصبہ ملاوان درجہ تحصیل بلگرام میں ایک نہایت چھوٹا اور اجڑا ہوا بالکل ویران قصبہ ہے جہاں مسلمانان اسلام تو کیا کوئی تاجر دوکاندار بھی صاحب ثروت و امارت نہیں ہیں۔ اس آواز نے کھنڈرات میں سر نکال کر بعض اہل درد اور غیرت رکھنے والے مسلمانوں کو قم باذن اللہ کہکر بیدار کر دیا اور بتلا دیا کہ یہ وقت بیداری کا ہے اٹھو دیکھو دنیا کیا کر رہی ہے۔ یہ وقت غفلت کا نہیں ہے بلکہ بقول ایک بزرگ قوم ہمدرد اسلام کے ایسے پر آشوب زمانے میں ہر ایک صاحب زبان اور اہل قلم کا فرض ہے کہ وہ ضرور کچھ نہ کچھ بولے اور کچھ نہ کچھ لکھے۔ مسلمان منجملہ اور قصبہ ملاوان کے پرجوش مسلمانوں میں ہمارے معزز دوست منشی احمد یار خان صاحب اور منشی شجاعت حسین صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ اگر ناظرین مبالغہ نہ خیال کریں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ان حضرات کی رگ رگ میں اسلامی حمیت اور ہمدردی موجود ہے۔ انہوں نے قصبہ ملاوان کے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ کا اندازہ کر کے محض حسبۃً للہ ایک اسلامیہ جلسہ کی بنیاد ڈالی جس کا پہلا سالانہ اجلاس ۱۶-۱۷ اپریل سنہ رواں کو بخیر و خوبی نہایت شان و شوکت اور تزک و احتشام سے ختم ہوا۔ ہمارے مکرم و محترم بزرگ حضرت مولانا الفاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری اوام اللہ فیوضہم و برکاتہم اور متاحل وقت قادر الکلام جناب مولوی فیض الحسن صاحب کٹھوری مدظلہ العالی رونق افروز جلسہ تھے۔ علامہ امرتسری کی تقریر سے تو زمانہ واقف ہے ؎

حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را

کسقدر مدلل و مبرہن ہوتی ہے۔ آپ پر شیرین بیانی اور سلاست روانی گویا سونے پر سہاگہ۔ جلسہ مذکور میں مولانا ممدوح کے پانچ وعظ (لیکچر) ہوئے مگر واہ سبحان اللہ سب مولانا کے تبحر علمی کے مظہر و کاشف تھے۔ سامعین محو حیرت تھے کہ یہ کوئی وعظ کہہ رہے ہیں یا کتاب سنا رہے ہیں۔ بوقت وعظ تمام مجلس پر سکتہ کا عالم نظر آتا تھا۔ تمام ہندو مسلمان بلکہ آریہ بھی مولانا کی تقریر پر آفرین کہتے تھے۔ ۱۷ تاریخ کو بوقت شب مولانا نے اثنائے تقریر میں حسب اصول خود تین مرتبہ کلمہ شہادت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ پڑھا کر تمام حاضرین

جلسہ سے مجلس شنہ بولنے پر عہد مؤکد لیا۔ کلمہ شریف کی آواز سے تمام جلسہ گونج اٹھا تھا ایک عجیب کیفیت نظر آتی تھی۔ ۱۸ تاریخ کو آخری وعظ میں حسب خواہش اراکین جلسہ مسلمانان قصبہ سے باہمی بغض و نفاق دور کرنے۔ ایک دوسرے کی شادی و غمی وغیرہ جائز رسوم میں شریک ہونے اور آپس میں ہمدردی کرنے اور اتفاق و اتحاد بڑھانے پر اس طرح کلمہ پڑھا کر عہد و اثق لیا جس پر سبھی نے اقرار کیا کہ ہم باہمی ہمدردی کو ترقی دینگے ایک دوسرے کے کام کاج میں شریک ہونگے۔ بغض و نفاق کو دور کریں گے وغیرہ۔

ہمارے معزز دوست مولوی فیض الحسن صاحب کے وعظ بھی کوئی معمولی وعظ نہ تھے تمام ضروریات کو شامل نہایت مفید اور مؤثر تھے۔ اہل طائیوال کی خوبی تقدیر سے انکو دونوں واعظ دیکھ پڑا اپنے اپنے طرز میں یکتائے روزگار ملے تھے تمام لیکچروں اور وعظوں کا مقصد اتباع سنت کی تاکید۔ شرک و بدعت کی مذمت اصلاح الرسوم اور دینی و دنیوی ترقی کے وسائل تھا جسکو واعظین نے کما حقہٗ ادا کیا۔ ایک بات قابل ذکر اس جلسہ کی یہ ہوئی کہ یہاں بانیان جلسہ نے آریہ سماج کو مباحثہ کا وقت بھی دیا تھا۔ مگر ناظرین حیران ہو کر پڑھینگے کہ باوجود کئی بار تحریک کرنے کے کوئی آریہ مقابلہ پر نہ آیا جس سے یہ بات بالبداہت ثابت ہوتی ہے کہ جہاں شیر اسلام موجود ہو وہاں آریہ زبان نہیں نکالتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ شیر اسلام کے نام سے آریہ بیچارے ڈر کے مانند کانپتے اور دبکتے ہیں کہ کہیں شیر لپاڑ نہ کر جائے۔ مقابلہ و مجادلہ تو کار سے دارد۔ بادی النظر میں تمام آریہ اس جلسہ سے خوش تھے بلکہ بعض معزز آریہ صاحبان مولانا صاحب شیر اسلام کے اشتیاق دیدار میں فرودگاہ پر بھی تشریف لائے تھے۔ مقامی لحاظ سے بانیان جلسہ کو ظاہری زیب و زینت بھی اچھی دی تھی۔ مقام جلسہ کسی قدر بلندی پر ایک پُر فضا میدان ہونے کے علاوہ مقام عبرت بھی تھا۔ دائیں بائیں جس طرف نگاہ پڑتی تھی ٹوٹے پھوٹے مکانات کھنڈرات عجیب عبرت انگیز تھے۔ میرے خیال میں ایک انار و عقلمند کے واسطے وہ مقام بھی ایک بہت بڑا واعظ تا ابد اور سبق آموز ہے۔ خود بخود زبان سے نکلتا تھا ؎

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی + کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

قصہ مختصر قصبہ کی حالت دیکھتے ہوئے جلسہ بہت عمدہ اور اعلیٰ پیمانہ پر بحسن و خوبی اختتام کو پہونچا۔ کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملا۔ علاوہ امرتسری کا نام نامی سنکر قرب و جوار کے بہت سے حضرات تشریف لائے تھے جو سب خوشی خوشی واپس گئے۔

حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا ہے کہ وہ طائیوال میں اس جلسہ کو دائم قائم رکھے۔ اہل قصبہ نیز قرب و جوار کے باشندگان کو بھی اس کے برکات سے مستفیض کرنے اور عمل کی توفیق دے۔ بانیان جلسہ کو اجر عظیم عطا کرے۔ نیز انکی ہمت و استقلال میں قوت و برکت دے تاکہ وہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ تزک و احتشام سے جلسہ کو منعقد کریں آمین۔

۱۹ تاریخ کو بعد اختتام جلسہ شیر اسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور مولوی فیض الحسن صاحب نیز یہ ناچیز اور دیگر حضرات اہل ہردوئی ادھو گنج پہونچے۔ حسب خواہش اہالیان ادھو گنج شیر اسلام نے یہاں ایک مختصر مگر جامع وعظ کہا۔

پھر یہاں سے حسب خواہش و تمنا اہل ہردوئی کے مولانا صاحب ۴ بجے ہردوئی پہونچے۔ قبل از مغرب مولانا صاحب نے اراکین انجمن اسلامیہ سے ملکر انجمن کی حالت پر افسوس ظاہر کیا اور فہمائش کی کہ دیکھو اس انجمن کا ٹوٹنا باعث ہتک اور تضحیک ہے بہمت اور استقلال سے کام کرنا چاہئے۔ بعد مغرب اعاطہ جامع مسجد میں مولانا صاحب شیر اسلام کا ایک نہایت شاندار اور پُر لطف وعظ توحید باری تعالیٰ پر ہوا۔ جو بات زبان سے نکلتی تھی وہ آیات قرآنی سے مدلل و مبرہن ہوتی تھی۔ میرے خیال میں مولانا نے شاید ہی کوئی بات ایسی کہی ہو جس پر آیت قرآنی سے استدلال نہ ہو درحقیقت مولانا صاحب کے وعظ میں یہ ایک خاص صفت ہے جو اکثر واعظین کو نصیب نہیں۔ اثنائے وعظ میں کئی مواقع پر آریوں سے بھی روئے سخن رہا۔ ڈاکٹر لکھپت رائے صاحب[1] غلط ساز آگرہ بھی مع دیگر آریوں کے جلسۂ وعظ میں فروکش تھے مگر کیا مجال تھی کہ مولانا کے روبرو چوں کرتے۔ الحاصل مولانا صاحب مع مولوی فیض الحسن صاحب کے ایک شب ہردوئی میں قیام کر کے ۲۰ تاریخ کو بریلی روانہ ہو گئے وہاں کے حالات مجھے معلوم نہیں العلم عند اللہ۔

آخر میں ناچیز اپنے ضلع کے دیگر قصبات شاہ آباد۔ سندیلہ۔ بلگرام۔ سانڈی

[1] لہ شاندار انہی صاحب جی نے مسافر آگرہ میں مولانا کی تقریر کی رپورٹ چھپوائی تھی کہ آپ نے وعظ میں کہا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ناچیز بندہ تھا۔ معاذ اللہ استغفر اللہ۔ ان لوگوں کی عقل پر پتھر۔ ایسے مضامین چھپواتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ مسلمانوں کے جلسہ میں کوئی شخص ایسی تقریر کر کے صحیح سلامت بچکر جا سکتا ہے۔ مسلمان کسی مسلمان واعظ سے ایسی تقریر سن سکتے ہیں؟ کہ حضرت فخر آدم افتخار دو عالم فداہ ابی و امی ایک ناچیز بندے تھے۔ نہیں معلوم ایسے سفید جھوٹ کی سزا [illegible]

ahmadimuslim.de

وغیرہ کے عام وخاص مسلمانوں سے مستدعی ہے کہ وہ بھی بیدار ہو کر اپنے اپنے قصبات میں لیسے اسلامیہ جلسے قائم کریں۔ اب غفلت کا موقع نہیں ہے۔ سونے کا وقت گذر گیا۔ ناچیز اپنے وطنی دوستوں (شاہ آبادیوں) سے خصوصیت سے استدعا کرتا ہے کہ وہ ضرور رفتار زمانہ سے سبق حاصل کریں۔ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ وقت کیا کہہ رہا ہے۔ جبکہ حضرات شاہ آباد پر بہت بڑا افسوس ہے کہ آنہوں نے نہائیت جوش وخروش سے انجمن قائم کی بلکہ ایکسال جلسہ بھی کیا جسمیں شاہ سلیمان جیسے قدسی نفس شریک تھے۔ بہت معلوم اُس انجمن وجلسہ کو کس تہ خانہ میں بند کر دیا کہ آجتک کچھ پتہ بھی نہیں ملتا۔ افسوس اس قدر غفلت۔ خدا رحم کرے۔ آمین۔

اراکین انجمن اسلامیہ ہردوئی سے بھی دست بستہ عرض ہے کہ وہ بھی دلچسپی وچالاکی سے کام لیں۔ سستی اور سہل انگاری خوب نہیں۔ خدا کیواسطے انجمن کو دفناف کا ارادہ نہ کریں۔ ہمت واستقلال سے کوشش کئے جائیں ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ✦ اگر خارے بود گلدستہ گردد

کیا اب جبکہ مخالفین اسلام ہر طرح سے اسلام کے ڈھانے کی فکریں کر رہے ہیں ہم سے اتنا بھی نہیں ہوسکتا کہ اشاعت تو در کنار انکی حفاظت کے وسائل قائم رکھیں افسوس ہے۔ ہماری حالت پر کہ ہم ادنی ادنی عہدہ حاصل کرنے کو تو ہر ایکسا کی خوشامد کرتے ہیں طرح طرح سے باتیں بنا کر ہر ایک کو اپنی تائید پر آمادہ کریں لیکن اشاعت وحفاظت اسلام کو جہالت سے تعبیر کریں۔ ڈوب مرنے کا مقام ہے تف ہو ایسی زندگی پر لعنت ہے ایسے دعوے مسلمانی پر۔ کیا اچھا ہوتا کہ ضلع ہردوئی میں جسقدر انجمنیں قائم ہوئیں وہ ہردوئی کی انجمن کو اپنا مرکز قرار دیتیں اور ہردوئی کی انجمن۔ دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام سے رشتۂ اُلفت قائم کرتی۔ اے خدائے ذوالجلال! ہماری آرزوؤں کو پورا کر۔ بندگان اسلام کی ہمتوں میں برکت دے کہ اسلام کی خاطر کمربستہ ہو جائیں۔ فقط

ناچیز ابوالفاروق احمد اللہ غفرلہ از ہردوئی

---

# سالانامہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

اڈیٹر صاحب مہربانی فرماکر اپنے اخبار کے ناظرین کی آگاہی اور اطلاع کی غرض سے سطور ذیل کو درج اخبار فرماکر مرہون احسان فرمادیں۔ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کی سالانہ رپورٹ بابت سالگذشتہ چھپکر تیار ہوگئی ہے جن صاحبوں کو قومی معاملات سے دلچسپی ہو اور مسلمانوں کے مسئلہ تعلیم اور خاصکر مذہبی علوم سے انکو خاص تعلق اور لگاؤ ہے وہ ضرور اسکو ملاحظہ سے محظوظ ہونگے۔ اگر آپکا دل چاہتا ہو کہ مرکز اسلام میں قوم کے چند دردمند دل اور پریشان دماغ کس دھیرپن میں لگے ہوئے ہیں اُنکی تمام کوششوں اور خیالات سے آپ آگاہ ہوں تو ایک کارڈ پر اپنا پورا پتہ لکھکر کیرانہ ضلع مظفرنگر کے پتہ پر مہتمم مدرسہ سے مدرسہ کی رپورٹ طلب کیجئے۔ مدرسہ کا مہتمم اس وقت ہندوستان میں بعض ایسے ہی کاموں کی غرض سے آیا ہوا ہے۔ اور وہ خود اس سال مدرسہ کی رپورٹ شائع کریگا۔ رپورٹ مفت ہی نہیں بلکہ بیڈ روانہ کیجاتی ہے والسلام مع الاکرام

دستخط

(محمد سعید غفرلہ) مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا وتکریما وارد حال کیرانہ ضلع مظفرنگر ✦

---

## غریب فنڈ

کے متعلق بارہا کہا گیا ہے کہ سائل یا تو از خود ۸ر سال بھر کیلئے دیوے یا کم از کم ایک خریدار پوری قیمت کا سال بھر کے لئے بنادے۔ تاہم بعض سائل صرف درخواست بھیجکر زور ڈالتے ہیں وہ اتنا تو سوچیں کہ سرکاری بیت المال بھی سب کے لئے متحمل نہیں ہوسکتا تو اہلحدیث کے بیت المال میں اتنی گنجائش کہاں ہے کہ ہر ایک سائل کے سوال کو پورا کر سکے؟ علی ہذا القیاس بعض سائل ۸ر بھیجکر زور ڈالتے ہیں کہ بس ابھی ہمارے نام جاری ہو وہ بھی اتنا یاد رکھیں کہ ۸ر آن سے یکسر اخبار اُسی وقت اُنکو نام جاری ہوگا جب فنڈ میں گنجائش ہوگی یہ نہیں کہ ۸ر وصول کرکے دفتر پر لازم ہو جاتا ہے کہ بس بلا انتظار وصول رقم کے اخبار جاری کردے۔ بس سائلین ان اصول کو ہمیشہ کے لئے ملحوظ رکھیں۔

فنڈ میں حسب ذیل امداد وصول ہوئی۔

| | |
|---|---|
| مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواری | ۸ر |
| رحمت اللہ صاحب طالب العلم ذاتہ ضلع ہزارہ ڈاکخانہ نہار دسکل | ۸ر |
| محمد فرخ حسین صاحب از گیا (رسائل) | ۸ر |
| فتوے فنڈ | ۱۳ر |
| بقایا سابقہ | ۱۴ر |
| میزان | |

ایک اخبار بسفارش جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب بنام مولوی محمد جلیل صوفی بھیجا گیا ۔ ڈاکخانہ ......

**معذرت** :- کاتب کی غلطی سے نتو درج نہیں ہوسکی۔ کاتب

# انتخاب الاخبار

منشی فتح اللہ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ جنگی ہردوئی ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ ناظرین سے دعاء خیر کی استدعا ہے (احمد اللہ از ہردوئی)

قاضی عبد اللطیف صاحب اڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ لنڈن کی ایشیاٹک سوسایٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

پنجاب میں ہر جگہ بارش خاطر خواہ ہو گئی ہے۔

موضع مئو ضلع اعظم گڈھ میں مسلمانوں کے دو فرقوں (مقلد و اہلحدیث) میں سخت فساد ہو رہا ہے۔ خدا جانے ان مسلمانوں کو کب سمجھ آئیگی۔ اعظم گڈھ کی انجمن اصلاح المسلمین کا پہلا فرض ہے کہ اس فساد کی اصلاح کر کے اپنے نام کی تصدیق کرائے۔

بمبئی میں مسٹر تلک کے مقدمہ پر فساد کے خطرے سے فوج کو بلوایا گیا تاکہ امن قائم رہے۔ (مسٹر تلک کی عظمت کا ثبوت ہے)۔

لاہور میں بھی خانہ تلاشی شروع ہو گئی ہے (وجہ نا معلوم)۔

خودی رام بوس بمب ساز کا اپیل ہائی کورٹ کلکتہ نے نا منظور کیا۔ سزا پھانسی کا حکم بحال رکھا۔ ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ خودی رام کچھ نہیں ہے۔ نہ دوسروں کے ہاتھ میں محض ایک آلہ تھا۔ بلکہ اس نے دانستہ ارتکاب جرم کیا۔

سکھر کے ہندو بیوپاری ایک کشتی میں بیٹھے ہوئے جزیرہ کوانری سے جو دریا میں واقع ہے واپس آ رہے تھے یکایک شدت ہوا سے کشتی الٹ گئی ۶۰ سے زیادہ مرد عورت اور بچے ڈوب گئے۔

الٰہی بخش و اللہ دین محمد قوم راجپوت ساکن حصار کو پنجاب گورنمنٹ کی سفارش پر گورنمنٹ آف انڈیا نے ۵ روپے ماہوار کی خاص پنشن عطا کی۔ الٰہی بخش نے اپنے باپ کے ساتھ غدر ۱۸۵۷ء میں دو یورپین لوگوں کی جان بچائی۔

خبر ہے کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال اردو زبان میں اپنی سوانح عمری خود لکھ رہی ہیں۔ اس سوانح عمری کے اس حصہ کا کہ جس میں سفر حرمین شریفین کا حال درج ہے میجر بیلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ بھوپال انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

لاہور کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ہیڈ کلرک مسٹر ڈی آر سی اور محرر محمد دین کو کئی لوگوں نے رشوت دینی چاہی مگر ان دونوں نے رشوت نہ لی بلکہ رشوت دینے والوں کو گرفتار کرا دیا۔ اس کام سے خوش ہو کر گورنمنٹ پنجاب نے مسٹر ڈی۔ آر سی کو ۲۰۰ روپے اور مسٹر محمد دین کو ۱۲۰ روپے بطور انعام عطا کئے۔

تبریز میں برابر کشت و خون جاری ہے۔ روسی کانسل سے وہاں ایرانیوں کو سخت نفرت ہو گئی ہے۔ روسی کانسل کے مکان پر اور بازاروں میں اشتہار چسپاں کئے گئے ہیں جن میں روسی کانسل کو بدنیت اور سخت وحشت لکھا ہے۔

مقدونیہ کی ترکی فوج میں بغاوت کے آثار نمایاں ہیں۔ ایک افسر نے مناستر میں شمسی پاشا کمانڈنگ مناستر کو قتل کر ڈالا۔ ایک قومی وفد کو قسطنطنیہ طلب کیا گیا تاکہ وہ اس بد انتظامی کی رپورٹ کرے۔ ایک اور افسر نے اسکو سالونیکا میں قتل کر دیا۔

باب عالی نے مقدونیہ کی فوج کی سرکشی پر لحاظ کر کے ایشیا کوچک میں فوج ردیف کی ۲۸ پلٹنیں جمع ہونیکا حکم دیا ہے۔ اور دول عظام کو مطلع کر دیا ہے کہ یونان۔ بلغاریہ اور سرویہ کی گورنمنٹوں کو تاکید کر دیں کہ وہ اپنی اپنی رعایا کے مسلح دستوں کو ترکی علاقہ میں داخل ہونے سے باز رکھیں۔ نوجوان ترکی پارٹی اس غدر کی محرک سمجھی جاتی ہے۔

مراکو میں مولا حفیظ کا اقتدار روزانہ بڑھ رہا ہے۔ اب وہ پچاس ہزار فوج میدان میں لا سکتا ہے۔ سلطان عبد العزیز کا اقتدار کم ہے اس کے پاس صرف ۲ ہزار فوج ہے۔

علی پور پولیس کورٹ نے مسٹر گوسائیں کو جو گوئندہ قرار دیکر یہ شرط کر دی تھی کہ اگر وہ تمام حالات راست راست بیان کر دے تو جرم سے مستثنے کر کے رہا کر دیا جائیگا۔ مگر مقدمہ کے اختتام تک اسکو حوالات میں دوسرے ملزموں کے ساتھ رہنا پڑیگا۔ جس وقت قیدی عدالت سے ہٹا دئے گئے اسی وقت گوئندہ کے خلاف ثبوت پیش کیا جانا شروع ہو گیا اور پولیس نے ایک خاص جرم میں دھر لیا۔ کہتے ہیں کہ اسکا باپ جو زمیندار ہے اس نے بھی اسے عاق کر دیا ہے اور اس کیواسطے اس انجام کی پیشگوئی جو غداروں اور غارتگروں کا ہوتا ہے کر دی ہے۔

یہ افواہ مشہور ہے کہ بنگالہ کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر گرمی کے بعد بھی دارجلنگ سے واپس نہ آئینگے اور کمشنر کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں ستمبر میں منعقد ہوگا۔

یکم اپریل سے اب تک گورنمنٹ کو محاصل افیون سے تخمینہ کی نسبت پونے چار کروڑ روپیہ سے زیادہ وصول ہوا ہے (فلسفہ آور اشیاء کیوں بند ہوں)۔

(کیا اس سوانح عمری میں والدہ کی مرحومہ کی خفگی اور خفگی کے اسباب کا بھی ذکر ہوگا)

ahmadimuslim.de

# فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

## تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اسکو ملاحظہ اور مطالعہ سے ہو سکتی ہے۔ مختصر یہ کہ تفسیر ہذا ہندوستان بھر میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ اس تفسیر کے کالم دو ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں پانچ جلدیں سردست تیار ہیں اور چھٹی جلد چھپ رہی ہے

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء " ۱۲

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف قیمت ۱۲

جلد چہارم سورہ نحل تک قیمت ۱۲

جلد پنجم سورہ فرقان تک قیمت عہ

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت للعہ

## فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ الٰہ آباد کورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلہ جات بحق اہلحدیث۔ قیمت ۲ر

## دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب؛

## حق پرکاش

آریوں کے گرو اور مہا کتاب ستیارتھ پرکاش اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۱۰ر

## ترک اسلام

مباحثہ دھرم پال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۲ر

## تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دھرم پال) نہایت عمدہ و دلچسپ ہے۔

جلد اوّل قیمت ۵ر جلد دوم ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر
چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت ۱عہ

## مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے ہوا تھا قیمت ۶ر

## ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خوان اصحاب بلا مدد استاد مطالب سمجھ سکیں اور کامیاب ہو سکیں۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

## مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے تھے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

## مباحثہ دیودیا

مقام دیودیہ ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۸ر

## تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت۔ قیمت عہ

## اہلحدیث کا مذہب

فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ قیمت ۳ر

## المرقات فی احکام الصلوٰۃ

اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں قیمت ۴ر

## السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ قیمت ۲ر

## حقوق الزوجین

نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر

حدوث ساید: ویدکی قدامت کا ابطال ویسے قیمت ۱ر

المشتہر
مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار
# اہل حدیث

جلد ۵ — نمبر ۳۹

امرتسر مورخہ ۲ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ

مت دیکھو کسی کا قول و کردار ۔ مصطفٰے کی گفتار

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کی جاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کر دئے جاتے ہیں
(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں

### شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " " للعہ
روساء و جاگیرداران سے " " للعہ
عام خریداروں سے " " للعہ
" " ششماہی عہ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

### اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئیں

## مذاکرہ علمیہ

گذشتہ ہفتہ اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ ہفتہ ایک اور مذاکرہ شروع ہوگا۔ شاید بعض ناظرین حیرانی سے اس مذاکرہ کو سنیں گے ۔ مگر انکو ایک اصول یاد رکھنا چاہئے کہ اخبار اہل حدیث اس لئے نہیں ہے کہ خاکسار اڈیٹر اپنی ہی رائے کی اشاعت کرے بلکہ اس لئے ہے کہ ہر ایک اہل علم کو اپنی اپنی تحقیقات شائع کرنیکا موقع دے۔ حقیقت میں کیسا خوشی کا مقام ہے کہ قوم کے اہل علم متانت اور شائستگی سے ہر ایک مسئلہ پر کافی بحث کر کے قوم کو فائدہ پہونچاتے ہیں بغور دیکھا جائے تو آج سے پہلے ایسا موقع اہلحدیثوں کو نہ ملا ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ اخبار اہلحدیث سے پہلے اہلحدیثوں کے اخبار اور رسالے بھی تھے اور اب بھی ہیں لیکن ان میں صرف اڈیٹر کی ذاتی تحقیقات درج ہوتی تھیں لیکن اڈیٹر اہلحدیث اخبار اہلحدیث کو سب اہلحدیثوں بلکہ کل اہل اسلام کے لئے وقف کرتا ہے کہ وہ بلا دل آزاری ہر ایک مسئلہ مذاکرہ میں حصہ لیں۔ پیش کردہ مذاکرہ میں اپنی تحقیق سے قوم کو مستفید کریں۔ اپنی طرف سے جو مسئلہ چاہیں بغرض تحقیق پیش کریں مگر نکتہ چینی سے ذاتی حملہ نہ کریں۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس عرصہ اشاعت کے بعد مندرجہ ذیل خط پیش کیا جاتا ہے۔

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام عنایتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پس گذارش اینکہ ازراہ عنایت - مسئلہ ذیل کے جواب سے اطلاع بخشکر جمیع ناظرین اہلحدیث کو خصوصاً اس احقر کو احسانمند و مشکور فرماویں اور اگر حضور کی رائے اقدس میں یہ مناسب ٹھیرے کہ اس مسئلہ کو کچھ روز کے لئے مذاکرہ علمیہ کی جگہ میں جگہ دیجاوے تاکہ اچھی طرح سے تحقیق ہو اور اور بزرگان دین کی رائے معلوم ہو تو الاختیار ورنہ بہتر ہے مسئلہ ذیل کو

مسئلہ: - جمعہ و عیدین میں عربی زبان کے ماسوا اپنے اپنے ملک کے محاورہ میں جس سے عوام الناس بخوبی سمجھ سکیں خطبہ پڑھنا آیا درست اور جائز ہے یا نہیں ؟ دلائل صحیحہ سے جواب ملے ۔

میں امید قوی رکھتا ہوں کہ یہ مسئلہ مذاکرہ علمیہ میں جگہ پاوے - والسلام

عرض گذار - ابوالحسن محمد یونس گوبندپوری ۱۳۲۶

اڈیٹر - خاکسار کی تحقیق میں جمعہ کا خطبہ ہو یا عید کا وعظ ہی کے لئے موضوع اور مقرر ہے - امام کو مقتدیوں کی طرف منہ کرکے کعبہ کی طرف پیٹھ دیکر بیٹھ ( اتقا الناس

حمائل شریف مترجم - ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط - چھوٹی تقطیع قیمت عمر - (منیجر اہل حدیث)

ایہا الناس کہنا جسکا ترجمہ ہے اے لوگو! اے لوگو! اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مقتدیون کو کچھ سمجھانے کو کھڑا ہوتا ہے اسی لئے حدیث صحیح مین ہے یقرء القرآن ویذکر الناس یعنے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبے مین قرآن شریف پڑہا کرتے اور لوگون کو وعظ فرماتے تھے پس خطبے مین قرآن شریف پڑہکر وعظ کرنا ویسا ہی ہے جیسا جمعہ یا عید کے لئے خطبہ پڑہنا بلکہ میری تحقیق تو اسبات مین یہ ہے کہ جس خطبے مین وعظ نہین وہ خطبہ ہی نہین۔

مزید تحقیق مخالف یا موافق کے لئے علماء کرام کی امداد کا انتظار ہے۔

**اطلاع** اس دفعہ یہ وعدہ بہی ہے کہ جو کوئی صاحب مخالف یا موافق لکہے گا اس پر تردیدی نوٹ نہ لکہا جائے گا۔ بلکہ علیحدہ اوسی طرح درج کیا جاوے گا۔ پس علماء کرام ذاتی خلافت سے خالی ہو کر جس جانب کو صحیح سمجھین اپنا خیال بیشک مدلل لکہہ بہیجین۔ درج کیا جاویگا۔

## حاجیون سے روئے سخن

ہمیشہ اہلحدیث میں لکہا جاتا ہے کہ ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب حج کا ارادہ رکہتے ہون اور اُن کو اپنے ہمخیال مصاحبون کی ضرورت ہو تو بذریعہ اہلحدیث دریافت کرین چنانچہ اس سال اس قسم کا سوال سب سے پہلے ہمارے مکرم دوست عبدالصمد صاحب سکرٹری بانڈی چری مدراس علاقہ فرانس نے کیا ہے وہ حج کو جانے والے ہین اور وہ کسی مدراسی اہلحدیث مصاحب کی تلاش مین ہین۔ پس ہمارے مدراسی دوست جو حج کا ارادہ رکہتے ہون بذریعہ اخبار یا براہ راست جناب ممدوح کو اطلاع بخشین۔

## حاجیون کے متعلق مشورہ

بعد از سلام علیکم کے واضح ہو کہ پہیا اخبار مین گذشتہ سال بحیثیت شکایت حجاج کی کسی نامہ نگار نے درج کرایا تہا کہ حجاج کو جو جو تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہین اُنکا اندازہ کر کے لکہنا طوالت مین داخل ہے آجکل بمبئی مین یہ مسئلہ پیش ہے کہ علاوہ ان تکالیف کے جو بمبئی مین پیش آتی ہین سب سے زیادہ سلطنت عثمانیہ کا وہ تکلیف کو سوگنی کے تبادلہ مین حاجیون کو بہت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے گو وہ اپنی حیثیت کے مطابق روپیہ سفر خرچ کے واسطے لیجاتے ہین لیکن تبادلہ سکہ عثمانیہ اور انگلشیہ کے وقت نرخ مین کمی ہو جاتی ہے جس سے حجاج کو اکثر نقصان ہوتا ہے بعض قومی ہمدردان کا خیال ہے کہ ایک کمپنی قایم کرین اور سلطنت عثمانیہ کا سکہ جمع کر کے حاجیون کو وقت روانگی سکہ انگلشیہ کے ساتھ تبادلہ کر دیا جاوے تا کہ اُن کو تکلیف نہو و نیز تمام تکالیف کے رفع کرنے کے لئے مناسب انتظار کرین چونکہ کئی صاحب اس تحریک کے پیش کرنے کے لئے رائے دیتے ہین اس لئے کہ یکے اخبار گوہر مین یہ چند سطرین بنا بر لنداج مین امید ہے کہ آپ بہی اپنی ہمت و رائے سے مطلع فرما دینگے علاوہ ازین تمام مسلمانون سے استدعا ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ خطوط یا بذریعہ اخبار فرما دین تا کہ اس کام کو شروع کیا جاوے کیونکہ زمانہ حج بیت اللہ قریب ہے اسلامی ہمسرون سے التماس ہے کہ اپنے اپنے اخبارون مین ان سطرون کو جگہ دیکر ممنون فرما دین ثواب دارین مین حصہ لین مین عنایت ہوگی تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونا چاہئے۔

(راقم) نیاز مند اثر بریلوی ایڈیٹر البلاغ بمبئی پوسٹ نمبر ۲

## قادیانی کیمپ مین بے چینی

قادیانی دجال کا حال ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہوگا کہ اس نے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تہا جو قادیانی اخبارات بدر اور الحکم مین علے الترتیب ۲۰ و ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو شایع ہوا تہا اُس مین دجال نے بڑے زور کے ساتھ (بطور تحدی) یہ دعا کی تہی جسکو آخری فیصلہ کہا تہا۔ کہ مولوی ثناءاللہ جو میری زندگی مین طاعون ہیضہ وغیرہ نہ آئے تو مین خدا کی طرف سے نہین یہ بہی لکہا تہا کہ

اگر مین ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات مولوی ثناءاللہ اپنے ہر ایک پرچے مین مجہے یاد کرتے ہین تو مین آپکی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔

یہ بہی لکہا تہا کہ اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناءاللہ ان تہمتون مین جو مجہپر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ میری زندگی مین ہی اُن کو نابود کر۔

یہ بہی لکہا تہا کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی۔

اب جو ۲۶ مئی کو دجال کے مرنے پر اس دعا کا اثر ظاہر ہوا تو قادیانی کیمپ مین بے چینی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ اس خدائی فیصلہ کو جس سے ایک عالم

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب کی شان عالی کا ثبوت ہوتا تھا کہ آنجناب کی یہ دعا خدا نے قبول فرما کر آپکا مستجاب الدعوات ہونا ثابت کیا۔ دجالی ذریت نے پبلک کی نظر مین اس خدائی فیصلے کو مشتبہ کرنے کے لئے بہت سی تاویلین نہین بلکہ ایسی تحریفین کین کہ یہودیون کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

اسکے متعلق اُنہون نے چند وجوہات پیش کی ہین جنکی تفصیل مع جواب درج ذیل ہے۔

(۱) اول یہ کہ مرزا صاحب ہلاک نہین ہوئے بلکہ فوت ہوئے ہین ہلاک وہ ہوتا ہے جسکا سلسلہ مٹ جائے مگر مرزا کا سلسلہ ہنوز جاری ہے (بے حیائی)

جواب. ہلاک کے یہ معنے کسی قادیانی ڈکشنری (لغات) مین ہون تو عجب نہین ورنہ اور کسی لغت مین تو معنے نہین۔ مرزائیو آؤ ہم قرآن مجید کو اس امر مین حکم مانین۔ سب سے پہلے جب بدر مورخہ ۲ جون مین یہ جواب نکلا تھا تو مین منتظر تھا کہ یہ لوگ قرآن مجید کو دیکھکر بہت جلد خود ہی نادم ہون گے اور اس تاویل کو واپس لینے کا اعلان کرین گے لیکن آجتک بھی وہ اسی پر مصر ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید سے ایسے ناواقف اور ظالم ہین جیسے کہ عموماً حق پسندی سے

مرزائیو! ہوش سے سنو!

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتّٰى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا (پ ۲۴) —

سمجھ ہو یہ کہ انکی آیت ہو اور اس مین کیا مذکور ہے اس مین مذکور ہے کہ حضرت یوسف سلام اللہ علیہ کے ہلاک ہونے یعنی مرنے کے بعد حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تھے۔ کہو حضرت یوسف ہلاک ہوئے تو کیا انکا سلسلہ اتباع مٹ گیا آج تک تو کوئی بھی سچا واجب التعظیم رسول نہین جانتا کہتے ہوئے خدا سے نہین تو مخلوق ہی سے ذرہ شرم کرنا۔ اور سنو!

صحیح بخاری مین حدیث ہے:

آنحضرت فرماتے ہین بنی اسرائیل مین جب کوئی نبی ہلاک ہوتا تو اُسکی جگہ اور نبی مبعوث ہوتا (صحیح بخاری) ایمان سے کہنا (اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ) جن انبیا کو لئے اس حدیث مین ہلاک کا لفظ آیا ہے اُن کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ آج کسی نبی کا نام دنیا مین (بجز قادیانی نبی کے) نہین رہا۔ ہائے افسوس تمہاری حال پر کہ تم لوگ دجال کو نبی بنا لیتے ہین یہان تک بڑھ جاتے ہو کہ تمام عیوب پر بھی حملہ کرنے سے نہین رکتے۔ افسوس ہو تمہاری سچائی پر دجیت ہو اس حیت نہ جائی

(۲) دوسری تاویل دجاجلہ نے یہ کی کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق کوئی پیشگوئی نہ تھی بلکہ محض دعا تھی جس سے یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ دعا کا قبول ہونا نہ ہونا خدا کے اختیار مین ہے یہ بھی دہکی دی ہے کہ ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو ضرور پہونچیگا۔ اس کا تو ہمین رنج نہین بلکہ خوشی ہے کہ دجاجلہ اب بالکل حرکت مذبوحی پر پہونچ گئے ہین ۲۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر مین جو دجال اکبر کی ڈائری چھپی تھی اُس مین صاف لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے اُسکی بنیاد خدا ہی کی طرف سے ہے۔ ہم (مرزا) نے اُسکی طرف خیال کیا تو الہام ہوا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جسکا مطلب صاف تھا کہ خدا نے مرزا کی اس دعا کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے پھر کیون کہتے ہین کہ صرف دعا ہی دعا تھی اس الہام کو ملا کر دیکھو تو پیشگوئی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی مین مریگا۔ سو الحمدللہ کہ ایسا ہی ہوا۔ کیا ہی سچ ہے ؎

دعوی تو یہ تھا مر جائین گے اور — اور تو زندہ ہین خود ہی مر گیا

(۳) تیسری تاویل یا عذر بارد یہ کیا کہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث مین نائب ایڈیٹر کی طرف سے ایک نوٹ تھا کہ مرزا کا یہ کہنا صحیح نہین کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی بلکہ بعض اوقات مفسد اور کذاب کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اسپر آیت قرآنی پیش کی تھی وَنَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ بس اس نوٹ پر دجاجلہ نے وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا کہ اسکے مقابل پر تمام مرزائی الہامات یکدم مٹی مین نہین پاخانہ مین ڈال دئے۔ شور مچا دیا کہ ثناء اللہ اپنے ہی اقرار کے مطابق خود مفسد اور کذاب ہے۔ کیونکہ وہ حضرت صاحب سے پیچھے زندہ رہا ہے۔ اگر ہم انکی سمجھ پر افسوس کرین تو بے جا ہے کیونکہ ایسے سمجھدار ہوتے تو دجال کے جال مین پہلے ہی کیون پہنستے۔

مرزائیو! اول تو وہ نوٹ میرا نہ تھا بلکہ راقم کا اپنا نام پیچھے اُسکے لکھا تھا تاہم مین اسکو صحیح جانتا ہون اور اُسکو مرزا کے حق مین سمجھتا ہون۔ کیونکہ وہ صرف اس اصول کے توڑنے کو تھا کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہت نہین ہوتی اسکی تردید یہ تھی کہ مفسد اور کذاب کی عمر بھی بہت ہو جاتی ہے چنانچہ خود مرزا کی عمر بقول اسکے پچہتر سال کی ہوئی حالانکہ حدیث مین آیا ہے اعمار امتی بین ستین و سبعین (او کما قال) یعنی میری امت محمدیہ کی عمر ساٹھ ستر کے درمیان ہوگی اور بہت کم اس سے آگے بڑھین گے۔ مرزا کی عمر اس قدر اور طبعی قاعدہ سے بھی طبعی عمر سے بڑھ گئی تھی پس وہ نَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ

ahmadimuslim.de

کی ذیل میں آگیا اور میں تو ابھی پورے چالیس سال کا ہوا ہوں پھر کیونکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ میری عمر اس وقت تک بہت لمبی ہوئی ہے ا ...

کی خبر نہیں ۔

دجال بلہ نے اصل درازی اور تاخیر موت میں دانستہ یا جہالت سے تمیز نہیں کی نوٹ مذکور کا مطلب اصل درازی سے تھا جو مرزا کو حاصل ہو چکی ہے نہ یہ تھا کہ مقابلہ میں بوقت تحدی جھوٹے کی زندگی سچے سے کم ہوتی ہے۔

مرزائیو! بتلاؤ کوئی شخص اسی سال کی عمر پا کر مرے اور ایک شخص چالیس سال کی عمر کا اس کی موت کے وقت زندہ ہو تو تم یہ کہو گے کہ مرزا ... زندہ کی عمر زیادہ ہے کہو گے تو تف ہے تمہاری سمجھ پر بس سمجھو کہ میری چالیس سالہ عمر کے مقابلہ پر (بقول مرزا) پچہتر سالہ عمر یا نیوالا بڑی عمر پا کر مرا اور یہی اُس نوٹ کا مطلب تھا کہ جھوٹے بھی کبھی کبھی عمر طبعی سے بڑھ جاتے ہیں۔

مرزائیو! آؤ ہم تم کو ایک اور طرح سے سمجھا دیں غور سے سنو! ایمان سے ... دیانت سے تبلانا کہ ایک طرف میری تعلیم اور مسلمہ امور ہوں اور دوسری طرف مرزا صاحب کی تعلیم اور مسلمہ امور ہوں تو تم کس کو مانو گے اور کس کو چھوڑو گے میری تعلیم اور مسلمات کو یا مرزا کے مسلمات کو۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا کے مقابلہ پر میری تو کیا تمام دنیا کی اور دنیا کے بزرگوں کی بھی بے وقعت کرو گے بس اس اصول کے مطابق تبلاؤ کہ اگر میں ہی نے وہ نوٹ لکھا اور اسکا مطلب بھی وہی ہو جو تم نے سمجھا ہے تو تمہارا اس میں کیا بھلا ہو سکتا ہے۔ تم تو مرزا کی امت ہو۔ مرزا کو مجدد۔ رسول نبی۔ کرشن۔ امام مہدی وغیرہ سمجھتے ہو نہ کہ مجھکو۔ بس سب سے اعتقاد میں بھی ہو میں تو میں تو تم کو مرزا کے فیصلے کی طرف بلاتا ہوں نہ کہ اپنے منشا کی طرف ہاں اگر تم واقعی مرزا کی موت سے پہلے اسکو اپنا امام سمجھتے تھے تو تم کو چاہیے تھا کہ اُس کے آخری فیصلہ پر نظر کر کے موت کے بعد (بقول ایڈیٹر اہل فقہ) بے گور و کفن اسکو چھوڑ جاتے۔

اور سنو!

(۴) چوتھی تاویل یا تحریف دجاجلہ نے یہ کی ہے کہ ۲۶ ر اپریل ۱۹۰۷ء میں مولوی ثناء اللہ نے اس صورت کے فیصلہ کو خود ہی منظور نہیں کیا تھا لہٰذا مرزا صاحب کی موت پر اسکو اس اشتہار سے استدلال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ واہ خوب (بقول خود) پیغمبر مرسل خدا کے بیٹے کے منہ سے ... بات ... فیصلہ نکلے اور خدا اسکی اس دعا کو قبول کرنے کا الہام

دو مگر ثناء اللہ اور سب کو ملیامیٹ کر دی۔ افسوس ہے یہ لوگ قرآن تک سے ایسے ہی ناواقف ہیں جیسے کوئی برہمن گائے کے گوشت سے ناواقف۔

مرزائیو! سنو! خدا فرماتا ہے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۔ اور جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے چن لیتا ہے ان مخلوق کو اس میں کوئی اختیار نہیں۔

اور سنو مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ میرے نزدیک حکم بدلا نہیں کرتے۔ سنو! میں نے تو امر ... کیا تھا کہ موت و حیات کسی کے اختیار میں نہیں ہے یہ ممکن تھا کہ میں مرزا سے پہلے مرجاتا اور خدا کے تبلانے سے ... تقدیر سے، تو مرزا اور مرزائیوں کو خوشی کے گمراہ کرنے کے لئے ایک ابتلا ملی۔ اس لئے میں نے یہ اعلان کیا تھا مگر میرا یہ اعلان قدرت ... کسی طرح سے موثر نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہوا ... میں اسباب کا کچھ لحاظ ہے میں اعلان کرتا ہوں اور خدا الہام کے ذریعہ سے ... کہ اعلیٰ حضرت مرزا صاحب کیسے مستجاب الدعوات ثابت ہوئے کہ جو کچھ حضرت ممدوح نے خدا سے مانگا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور خاکسار) میں جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے وہ اسی طرح ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ آہ کیا سچ ہے ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

آخر میں ناظرین کو مرزا صاحب کی تحریر کا ایک فقرہ سنا کر مضمون ختم کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں:

"پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (مولوی ثناء اللہ) پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔"

کیا خوب ہے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

## ہندوستان کا پولیٹکل مطلع

آجکل ہندوستان میں پولیٹکل

(ملکی) تحریک بڑی تیزی سے بجلی کی طرح پھیل رہی ہے گورنمنٹ ایک پر ایک کو پکڑتی ہے مگر پولیٹکل پہلوان ... نہیں ... قید ہوتے ہیں۔ مر کر ...

اور تو می شہادت کے جوش مین آگے بڑہتے چلے جاتے ہین ما اہل حدیث چونکہ پولیٹیکل اخبار نہین بلکہ مذہبی پرچہ ہے اس لیئے اس کی تفصیل کرنا اسکا کام نہین مگر جہان تک با لاجمال بیان ہو سکتا ہے اس کا ظاہری سبب یہہ ہو کہ ہندوستانی دیکھتے ہین کہ یورپ کی عورتین اپنے ملکی حقوق کے لئے جانین لڑا رہی ہین تو ہم مرد کیون نہ لڑائین - یورپ کی لیڈیون کی کوشش کا پتہ مندرجہ ذیل خبر سے ملتا ہے جسکو ہم سول ملٹری نیوز لودہانہ سے نقل کرتے ہین جو یہہ ہے

لیڈیون کی سینہ زوری　انگلش عورتون نے حکام کا ناک مین دم کر دیا ہے وہ ممبران پارلیمنٹ کو انتخاب مین رائے دینے کا حق گورنمنٹ سے مثل مردون کے چاہتی ہین . گورنمنٹ یہہ مطالبہ منظور کرنے پر ابھی آمادہ نہین ہے . ان عورتون نے مسٹر اسکوئتہ وزیر اعظم انگلستان کے پاس اپنا ایک ڈیپوٹیشن بہیجنے کی درخواست کی مسٹر اسکوئتہ نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا . اس پر میمون نے بگڑکر بلوہ کر دیا - بیشمار عورتون نے وزیر اعظم کے مکان پر دہاوا کیا - پولیس کی عظیم فوج نے ان عورتون کو روکا . ۲۹ میمین گرفتار کی گئین میمون نے اپنے دہاوے مین وزیر اعظم کے مکان کی کہڑکیان توڑ ڈالین - دو میمون کو جنہون نے کہڑکیان توڑین دو ماہ قید کی سزا دی گئی ۲۵ میمون سے عمدہ چال چلن رکہنے کی ضمانت لی گئی اور دو کو بری کر دیا گیا -

گو ہم اس قسم کی شوخیون کو پسند نہ کرین لیکن کون محب ملک ہوگا جس کے دل مین اس قسم کی خبرین سنکر جوش موجزن نہو یہہ ہے ظاہری سبب آجکل کی شورشون کا کہ ہندوستانی دیکھتے ہین کہ یورپ کی عورتین بہی ہاتہہ پاؤن ہلا رہی ہین تو ہم کیون نہ ہلائین - ہم حیران ہین کہ یورپ جو عورتون کو مساوی حقوق دلانے کا ایسا شیدا ہے کہ ہر ایک بات مین اُن کو مردون کے برابر دیکھنے کا متمنی ہے اسی بنا پر کثرت ازدواج یورپ کی قومون مین ممنوع ہے وہ کیون عورتون کو پارلیمنٹ مین حقوق دینے سے انکاری ہے خصوصاً جبکہ یورپ مین یہان تک ہی جائز ہے بلکہ واقع بہی رہا ہے کہ انگریزون مین بادشاہ تاجدار ملکہ معظمہ بہی عورت ہی تہی - اس نقل سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یورپ کا دعوی مساوات غلط ہو یا یورپ کی عورتون مین باوجود اس علم و فضل کے ہنوز جاہل مردون کے برابر بہی لیاقت پیدا نہین ہوئی -

## اہل فقہ

بار بار لکہتا کہ ایڈیٹر اہل حدیث نے ہمارے فلان مولانا و اولانا کے سامنے عربی کتاب کی عبارت غلط پڑہی تہی ہم نے اس بہتان کو ایسا بے بنیاد اور ناقابل التفات جانا تہا کہ اس کی تردید کرنا بہی اپنی سبکی سمجہی مگر وہ پہر بہی باز نہین آتا اس لیئے ہم اس بہتان کا جواب تو وہی دیتے ہین جو قرآن مجید مین جہوٹ بولنے پر آیا ہے - اور آیندہ کو اسے متنبہ کرتے ہین کہ وہ اپنے پیر و مرشد اور مولانا و اولانا کو ایک مجلس مین جمع کرکے جس کتاب کی عبارت چاہین پڑہوالین اور ہم بہی جس کتاب سے چاہینگے پڑہوالین گے تم اس امر کا خوف نکرنا کہ تم سے بہی کوئی عربی کتاب پڑہوائی جائے گی نہین بلکہ تمہین اس سے معاف کیا جاویگا جس کی وجہ ظاہر ہے - بلکہ تمہارے پیر و مرشد محدث علی پوری اور تمہارے مولانا و لانا سے پڑہوائی جائے گی - اور اسی سے مقابلہ کا امتحان ہوگا ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

ہم پیشگوئی کرتے ہین کہ اہل فقہ اپنی عادت کے مطابق ہماری اس تجویز کے جواب مین گالیان دیگا اور اُسکو منظور نکریگا - (دیدہ باید)

## دہلی مین عجیب مقدمہ

دہلی مین ہمارے دوست مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تہا آخر ہوتے ہوتے یہان تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اُس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو مین مبلغ ۵۰۰ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا مولوی صاحب نے دلائل سے اپنے مدعا کو ثابت کیا مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہونچی منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہین اس تکا ہطی کو اسلامی قوم کے لیئے فضیحہ جانکر فریقین کو صلح کے لیئے سمجہایا منشی صاحب نے کہا کہ آپ مبلغ ۵۰۰ کسی اسلامی انجمن مین دیدین دونون کو ثواب ہوگا انہون نے نہ مانا پہر کہا کہ دونون صاحب کسی کو ثالث مان لو پس مولوی صاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی مین مقیم تہے مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا عدالت نے کہا آنحضرت ثالث کا آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے . مرزائی فریق چونکہ بسم

ahmadimuslim.de

مصر ہا آخر کار یہ بات بھی قرار پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مسلمان قوم ہیں آپ ہی معاف فرما دیں۔ مولوی صاحب نے بڑی فراخ دلی سے معافی نامہ لکھدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا۔

**نتیجہ**:۔ بحمداللہ کہ مولویصاحب کو ہلاقات نہ ہوئے۔ مگر اس میں بھی انکی عزت رہی کیونکہ اگر ثالث نامہ لکھا جاتا اور مولانا محمد بشیر صاحب مرحوم دوسرے ہی روز انتقال فرماتے (جیسا کہ وقوع میں آیا) تو مرزائی پارٹی خوب بغلیں بجاتی کہ یہ بھی ہمارے امام کا معجزہ ہوا کہ مولوی صاحب فیصلہ بھی نہ کرسکے کیونکہ اس فریق کے پیشوا نے انکو اسی قسم کے معجزات کی مشق کرا رکھی ہے گویا لوٹا ڈبونے اور بٹن گیرانے میں یہ اوستاد گرو کمال رکھتے ہیں۔ سچ ہے ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب ✤ گربہ شاشید و گفت باراں شد

---

## وحدۃ الوجود

کے متعلق عرصہ ہوا ایک تحریر مولوی محمد حسن صاحب پنجابوی کی شائع ہوئی تھی جسکا جواب جناب مولوی علی نعمت صاحب پھلواری ضلع پٹنہ کی طرف سے اہلحدیث میں نکلا تھا۔ پھر اسکا جواب صوفی صاحب کی طرف سے آیا تھا۔ مگر چونکہ اکثر ناظرین اہلحدیث کو اس مضمون سے دلچسپی تھی نہ انکی سمجھ میں آسکتا تھا۔ اس لئے صوفی صاحب کا جواب درج نہ ہوا۔ اب صوفی صاحب پھر اس سلسلہ کو ہلانا چاہتے ہیں ادہر مولوی صاحب موصوف بھی ہمہ تن طیار ہیں اس لئے احسن صورت یہ ہے کہ دونوں صاحب آپس میں خط و کتابت سے تصفیہ کرلیں اور اگر اہلحدیث میں شائع کرانا چاہیں تو بطور ضمیمہ شائع ہو سکتا ہے جسکی لاگت دونوں صاحب اپنے ذمہ لیں تو ہم انکو لاگت بتلا دینگے۔

## تلاش احباب

منشی عبداللہ بلوچ ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان جو عربی میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اور انگریزی میں ایف اے پاس ہیں۔ بی اے پڑھنا چاہتے ہیں۔ بڑے خوش مزاج سفید باوجود انگریزی دان ہونے کے ڈاڑھی والے ہیں کسی صاحب کو انکا پتہ معلوم ہو تو دفتر اہلحدیث میں اطلاع دیں ممکن ہو تو انکو بھی اس تلاش کی خبر کردیں کہ وہ اشتہاری ہوگئے ہیں (حکیم نورالدین مرتسر)

## تلاش کتاب

کتاب التکملۃ والعبید والنائب کسی صاحب کو معلوم ہو قلمی یا مطبوعہ تو وہ فقیر کو اطلاع بخشیں۔ (مفتی ابوالفضل سید عباس شاہ۔ سٹیشن باقرانی روڈ ضلع لائلپور)

## تلاش کتاب

کوئی کتاب عشر کے متعلق کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع بخشیں جس کے پاس ہو وہ قیمتاً یا اسماناً یا عاریۃً مرحمت فرما دیں۔ (ابوالعرفان محمد سلیمان ہری پور ڈاکخانہ اٹیڈ انگہ ضلع مالدہ۔ خریدار اہلحدیث ۲۳)

---

## خریداروں کی شکایتیں

یوں تو سب اخباروں کے خریدار شاکی ہوتے ہیں کہ گاہ گاہ اخبار نہیں پہنچتا۔ لیکن اہلحدیث چونکہ مذہبی اخبار ہے اسلئے اس کے شیدائی تو دم بھر کے لئے بھی اسکی جدائی گوارا نہیں کرسکتے۔ جوش سے شکایتی خطوط کی بھرمار ہوتی ہے۔ جنہیں کھسیانے ہوکر ہمکو سخت سست بھی لکھ مارتے ہیں۔ مگر ہم انکی سختی کو بھی محبت اور شفقت ہی پر محمول کرتے ہیں۔ حالانکہ اہلحدیث کو دو باتوں کا فخر ہے اور بجا فخر ہے۔ ایک وقت پر نکلنے کا۔ دوم صفائی معاملہ کا۔ خریداروں کی شکایات رفع کرنا اسکا مقدم فرض ہے اسی لئے ہمیشہ اس کے سرورق پر لازمی طور سے اعلان رہتا ہے کہ جس صاحب کو نہ پہونچے وہ فوراً اطلاع کریں۔ تاہم بعض صاحب یا تو وہ اعلان پڑھتے نہیں یا انکی سمجھ میں نہیں آتا۔ یا فرطِ محبت میں انکو کچھ سوجھتا نہیں۔ جھٹ سے ہمکو خفگی آمیز خطوط لکھ مارتے ہیں وہ بھی کئی کئی دنوں بعد۔ اسلئے آج یہ عام اعلان ہے کہ اہلحدیث کے دفتر سے جمعہ کے روز صبح ۸-۹ بجے کے درمیان اخبار برابر ڈاکخانہ میں دیا جاتا ہے۔ پس جس صاحب کو نہ ملے۔ یا دیر سے ملے تو وہ ہماری ہدایت پر عمل کریں تو شکایت نہ رہیگی ورنہ ہم ذمہ دار نہیں۔

ہماری ہدایت اس بارہ میں یہ ہے کہ جس روز اخبار ملتا ہے اسی روز انتظار کرکے ایک کارڈ ہمکو لکھا کریں جس میں اپنا نمبر اور اخبار گم شدہ کا نمبر مع تاریخ انگریزی ماہ کے لکھ بھیجیں اور ایک بیرنگ کارڈ اپنے ضلع کے پوسٹ ماسٹر کو یا اپنے صوبہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو شکایتی لکھا کریں کہ ہمارا اخبار گم ہوتا ہے مہربانی کرکے اسکا انتظام فرما دیں۔ انکو دو دفعہ نہیں تو دو تین دفعہ ہی ایسا کرنے سے رستہ صاف ہوجائیگا۔ اور اگر دیر سے پہونچتا ہے۔ تو امر پتہ کی ڈاکخانہ کی مُہر پر تاریخ اور وقت پڑھکر ڈاکخانہ والوں کو شکایتی خط لکھا کریں کہ اخبار ہمکو دیر سے ملتا ہے۔ اگر ایسا نہ کریں تو جہاں وہ اتنی

ahmadimuslim.de

دریادلی کرتی ہیں ہمارے حال پر بھی نظر عنایت کیا کریں۔ جیسے دو مہینے کے بعد نیند سے بیدار ہو کر ہماری شکایت بھی نہ کیا کریں۔

## عام سوال

نمبر ۱۔ عالمگیری معروف فتاوی ہندیہ ۲۸۱ جلد ۱ میں ہے کہ خاتمۃ فی زیادۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ فاذا نوی زیارۃ القبر فلینو معہ زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ احد المساجد الثلاثۃ الخ تشد الیھا الرحال وفی الحدیث لا تشد الرحال الا لثلاثۃ مساجد۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ بینوا توجروا۔

نمبر ۲۔ فتاوی بزازیہ مطبوعہ مصر جو حاشیہ پر فتاوی ہندیہ کے ہے صفحہ ۳۰۷ جلد ۳ میں ہے قلنا انسلاخ ابن النبوۃ بہ (ای صلی اللہ علیہ وسلم) امر ممکن فیکون ممکنا عقلا فلا یکون محالا باللہ۔ اس کا کیا مطلب ہے اور اس کا امکان نظیر ثابت ہے یا نہ جس کے اس زمانہ کے حنفی لوگ منکر ہیں۔ (خریدار از ضلع مونگیر)

ہیں جو مدارس میں قابل درس ہوں۔ دیکھئے بیروت وغیرہ میں نئی نئی کتابیں تالیف ہوتی ہیں اور آپ لوگوں کو اس کی طرف کچھ توجہ نہیں باوجودیکہ فقہ الحدیث عربی کی کس قدر ضرورت ہے۔ (راقم ایک خریدار اہلحدیث از ضلع مونگیر)

اڈیٹر:۔ فقہ الحدیث کا سلسلہ حیدرآباد سے نواب وقار نواز جنگ صاحب نے شروع کیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کی کتاب ہدیۃ المہدی کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں جو محصولڈاک کے لئے ٹکٹ بھیجنے پر آپ سے مفت مل سکتی ہیں اور تیسری جلد کا اشتہار ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

## ہمارے احباب

مدت سے خاموش ہیں ہم بھی انکی خاموشی دیکھکر ذرہ انکو تکان نکالنے کے لئے مہلت دینے کیواسطے خاموش ہیں۔ چونکہ اب امید ہوئی ہے کہ تکان اتر چکا ہوگا اس لئے اسی پرانے تعلقات کو پیش کرکے احباب کو اہلحدیث کی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ایک معمولی بات ہی کہ ہر ایک ہمدرد معمولی طور سے ایک دو خریدار بنادینا اپنا فرض واجبی جانے تو پھر دیکھیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی ہے چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی اخبارات اسقدر ترقی پر ہیں کہ انکی مقابلہ پر اہلحدیث کو اخباروں میں نام لکھاتے بھی شرم آتی ہے کیا ہمارے احباب جو اہلحدیث کی جدائی ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتے اپنے پیارے اہلحدیث کو اسی طرح کس مپرسی میں رہنے دینگے؟ خدا نہ کرے۔ ع

بزرگیاں کار دشوار نیست

## اشتہار بخدمت برادران اہلحدیث

جلد اول و دوم کتاب ہدیۃ المہدی کی مطبوع اور شائع ہو چکی ہے اور اکثر شائقین کی خدمت میں بلا قیمت محض دو آنہ کے ٹکٹ خرچہ پوسٹ بھیجنے پر روانہ ہوچکی ہے۔ اب اسکی جلد سوم جسمیں کتاب الطہارت کے پورے مسائل ہیں طبع ہو کر طیار ہے جن صاحبوں کو مطلوب ہو۔ وہ ایک آنہ کے ٹکٹ خرچہ پوسٹ بھیجکر بلا قیمت منگوالیں۔ اور جو صاحب جلد اول و دوم نہ منگوائے ہوں وہ اڑھائی آنہ کے ٹکٹ بھیجکر تینوں جلدیں طلب فرماویں۔ اب تھوڑی سی جلدیں باقی ہیں حضرات طالبین کو بحاجت استعجال منگوا لینا چاہئے۔ فقط

خاکسار وقار نواز جنگ مقام وقارآباد ضلع حیدرآباد دکن

## تذکرہ اہلحدیث

اہلحدیث کانفرنس کا کوئی تذکرہ اخبار میں نہ ہونا چہ معنے؟ اہلحدیث کے مدارس میں فقہ الحدیث کی بہت ضرورت ہے جو مثل شرح وقایہ اور ہدایہ اور درمختار کے ہو۔ شوکانی نے دار البہیہ لکھا مگر مختصر ہے بڑے بڑے مسائل کو ترک کر دیا۔ نواب مرحوم نے شرح اسکی لکھی مگر اور مسائل کو اپنی طرف سے نہیں بڑھایا جسکی ضرورت تھی۔ نواب مرحوم کے لڑکوں کے نام سے دو کتابیں فارسی میں فقہ الحدیث شائع ہوئیں وہ کچھ تھیں مگر افسوس کہ عربی میں نہیں۔ آپ اور مولوی عبد اللہ غازیپوری اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی وغیرہم یہ قابلیت رکھتے ہیں کہ فقہ الحدیث جامع اور مبسوط تالیف کر سکتے

## اہلحدیث کانفرنس

کی امداد ہندوستان سے باہر دور دراز ملکوں سے بھی آنے لگی ہے چنانچہ ہمارے مکرم دوست عبد اللہ لال جنرل مرچنٹ نے دیری برگ

ahmadimuslim.de

(جنوبی افریقہ) سے تین پونڈ (صلعہ) بھیجے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔

امید ہے کہ ہندوستانی احباب بھی اپنا اپنا چندہ بجناب مولانا شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان ڈاکخانہ کرائے پر سرائے ضلع پٹنہ (جو کانفرنس کی خدمت میں بہت جلد بھیجیں گے کیونکہ چند روز تک کانفرنس کو بہت سے روپیہ کی ضرورت درپیش ہے ۔

## مرزائیوں سے ایک سوال

جناب مولانا صاحب مولوی ابوالوفا

ثناء اللہ صاحب بعد السلام علیکم بندہ نے جناب کے اہلحدیث کی معرفت مرزا صاحب سے ایک سوال طلب کیا تھا جو آپ کے پرچہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء اہلحدیث میں درج ہے کہ فوت ہو جانے مرزا صاحب کے بعد جناب ام المؤمنین صاحب کے ساتھ کوئی مومن نکاح کر سکے گا یا نہ جسکا جواب ابتک نہ تو مرزا صاحب دیکا اور نہ بدر صاحب نے دیا مرزا صاحب کو تو اس جواب کے دینے کی گرانی نے راہ موت دکہایا اور ایڈیٹر صاحب بدر نے سر گریبان فرمایا۔ خیر اب ہم جناب کو تکلیف دیتے ہیں کہ جواب میرا بذریعہ اہل حدیث جناب حکیم نورالدین صاحب سے طلب فرماویں کہ جناب ام المومنین صاحب بعد وفات مرزا صاحب کسی مومن سے نکاح کر سکتی ہیں یا نہ۔ واضح رہے کہ میرا یہہ غرض نہیں کہ وہ خواہ مخواہ نکاح کریں یا نکریں بلکہ غرض یہہ ہے کہ نکاح کرنا حضرت ام المومنین کو شرع احمدیہ میں جائز ہے یا نہیں۔ اسکا جواب خواہ ایڈیٹر صاحب بدر دیں یا آپ حکیم نورالدین صاحب دیں دیا کوئی صاحب فرقہ احمدیہ سے دیں مگر دیں ضرور مگر واضح رہے کہ یہہ جواب ایک ایسا جواب ہے کہ جس نے مرزا صاحب کو موت تک پہنچایا اور ایڈیٹر صاحب بدر کو سر گریبان فرمایا اب دیکھیں جناب حکیم نورالدین صاحب کیا جواب دیتے ہیں ۱۶ر جون ۱۹۰۸ء (حکیم خیر محمد میونسپل کمیٹی ڈیرہ غازیخان محلہ گاگالہ)

اڈیٹر آپکے سوال نے تو کمال ہی کیا جونہی شائع ہوا گویا بندوق سے گولی نکل تھی کہ فوراً ہی دوسرے ہفتہ مرزا صاحب انتقال کر گئے۔ اگر اس قسم کا سوال کسی شخص کی نسبت مرزا یا کوئی مرزائی شائع کرتا اور اس شخص کا انتقال بھی ہو جاتا تو خدا جانے یہہ لوگ کتنے ایک معجزات کے پل باندھتے۔ بہرحال ہم بھی سفارش کرتے ہیں کہ امت مرزائیہ اس سوال کا جواب دیں۔ غالباً منہاج النبوت کے مطابق جواب دینگے۔

## بقیہ سوالات متعلق حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

(۱۲) جناب ایڈیٹر صاحب برق سخن میگزین نے بذریعہ ایک رجسٹری شدہ کارڈ کے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات شاہ صاحب سے طلب کئے تھے یا نہیں اور جواب نہ آنے پر دوبارہ بذریعہ آپکے میگزین کے جوابات طلب کئے تھے یا نہیں اور شاہ صاحب نے کیا جواب دیا

(۱) مسئلہ وحدۃ الوجود میں کیا کہتے ہیں؟

(۲) عورات سے بے پردہ بیعت لینی جائز ہے یا نہیں؟ (کیا شاہ صاحب لیتے تھے؟ آپ نے بھی)

(۳) دودھ دہی ترکاری وغیرہ ہنود کے ہاتھ کی چیز لینی یا اُنکے ہاتھ کی پکائی ہوئی کھانی جائز ہے یا نہیں۔

(۱۳) مولوی محمد عبدالحق صاحب احمدی کے تین سوالات کے جوابات کیا دئے گئے (جو مرزائے قادیانی کے متعلق تھے) جو لال مسجد میں اثنائے وعظ میں خود شاہ صاحب کے ہاتھہ میں دئے گئے تھے۔

(۱۴) شاہ صاحب نے بیوپاریوں کی مسجد میں اثنائے تقریر میں حضرت مولانا مولوی شمس العلماء مفتی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب کو کافر کہا یا نہیں!

(۱۵) کسی مسلمان کو بے وجہ کافر کہنا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں!

جناب عالی! چونکہ آپ خود بھی حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ موجود تھے اور آپ کو ان تمام واقعات کی اطلاع ہے لہذا امید قوی ہے کہ مندرجہ بالا ۱۵ سوالات کے جوابات شائع فرمانے میں ہرگز کوتاہی نہ کی جائے گی۔ اگر آپنے ان سوالات کو بجائے جوابات دینے کے نظر انداز کر دیا تو سمجھا جائیگا کہ آپ اپنے رسالہ میں خلاف واقعہ بیانات شائع فرما کر اپنے ناظرین کو مغالطہ میں ڈال رہے ہیں سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ فقط والسلام۔

نوٹ: میرے پیارے ناظرین مطبع برق سخن بنگلور میں ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس میں حضرت پیر طریقت مولانا مولوی سید عبید شاہ صاحب نیاز پوش کے روانہ کئے ہوئے دو نون خطوط کی نقل کی ہے اور سوالات کے موصوف نے بذریعہ اس اشتہار کے جماعت علی شاہ صاحب پر اپنی حجت تمام کی تہی مگر جماعت علی شاہ صاحب نے نہ تو مباحثہ فرما کر نزاع بین المسلمین کو دور کیا

ahmadimuslim.de

نہ حضور پیغمبر خدا صلعم کے ارشاد مبارک کی مطلق پرواہ کی۔

"جو حق بات چھپاتا ہے وہ مکار شیطان ہے" (معاذ اللہ - الحدیث)

بلکہ اس نزاع کو مسلمانوں کے درمیان قائم رکھنا گوارا فرماکر مناظرہ سے گریز اختیار کیا ہر چند آپسے اور لوگوں نے بھی مناظرہ کی خواہش ظاہر کی لیکن آپنے سکوت اختیار فرمایا اور اسی عالم سکوت میں تشریف فرمائے پنجاب ہوئے افسوس اسے

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

اگرچہ شاہ صاحب موصوف کی جنوبی ہند میں تشریف لانیکے پیشتر اکثر اخبارات میں آپکے اوصاف ملاحظہ کئے جاتے تھے اور اخبار اہل فقہ تو زمین آسمان کے قلابے ملایا کرتا تھا مگر جب ہم نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا تو سب ہیچ۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ اہل فقہ کے کسی اگلے نمبر میں شاہ صاحب مذکور کی علمیت کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں ایڈیٹر اخبار مذکور نے شاہ صاحب کو بیسے درجہ کا عالم اور محدث وغیرہ لکھا تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نے شاہ صاحب کو سند محدث عطا فرمائی ہے۔ لہذا ہم ایڈیٹر صاحب اہل فقہ کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ براہ مہربانی اس سند کو اپنے اخبار میں شائع کردیں تاکہ پبلک کو معلوم ہوجائے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے کن کن علماؤں نے سند عنایت کی ہے اور اون خطوط کو بھی شائع کیا جاوے جو سنہ ۱۹۰۸ء میں شاہ صاحب کی جانب سے مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بذریعہ رجسٹری روانہ کئے گئے تاکہ پبلک کو معلوم ہو کہ واقعی شاہ صاحب نے مرزا صاحب کو مباحثہ کیلئے طلب کیا تھا یا نہیں۔

چونکہ اہلفقہ بھی مذہبی اخبار ہونے کا مدعی ہے لہذا مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی شائع فرماکر پبلک کو فیصلہ کا موقع دے۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر ملعون وغیرہ کہے تو اسکے واسطے شرع کیا حکم ہے؟

(۲) اگر کوئی شخص جوان عورات سے بے پردہ بیٹھے تو از روئے شرع کیا حکم ہے آیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ہنود وغیرہ کی پکائی ہوئی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) ہنود کے ہاتھ سے دودھ دہی ترکاری وغیرہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ہنود کے ہاتھ کی چیز لینی اور پکائی ہوئی کھانے میں حضرت مجدد صاحب الف ثانی اپنے مکتوبات میں کیا تحریر فرماتے ہیں اور آپکا اس میں کیا عمل ہے۔ فقط

اسوقت ہم اپنے پیارے ناظرین کی زیادہ سمع خراشی کرنا نہیں چاہتے۔ ہم عنقریب تمام حجت کے سلسلہ کی طرف توجہ لاتے ہیں جو مطبع برق سخن بنگلور سے شائع ہوا تا معلوم ہوکر جماعت علماء شاہ صاحب کو بنگلور میں کہانتک کامیابی حاصل ہوئی اور علمائے حنفیہ نے آپکی کہانتک قدر و منزلت فرمائی اور میدان علم آپکے ہاتھ رہا یا آپکے مخالفین کے ہاتھ!

راقم عبدالاحد بنگلوری (حنفی - قادری)

# ہندوستان

مفصلہ ذیل احباب کی قیمت ۱۰ اگست میں ختم ہو۔ ۱۲۔ اگست کا پرچہ وی پی کیا جاویگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ یا چند روز کا وقفہ چاہتے ہوں تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی کرنا پڑے جس سے مطبع کا نقصان نہو - مینجر

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳۴۲ | لوہارو | ۸۶۷ | پھگری برانوالہ | ۱۲۲۷ | بدوملہی |
| ۳۶۰ | احمد نگر | ۸۶۸ | سہاونوان | ۱۲۲۸ | سیالکوٹ |
| ۳۸۵ | میرٹھ | ۸۸۴ | کانپور | ۱۲۲۹ | روہتک |
| ۶۳۱ | بروڈہ | ۱۲۰۳ | احمدپور شرقیہ | ۱۲۳۰ | چھپرہ |
| ۶۳۸ | شاہ پور | ۱۲۰۶ | ننانیوال | ۱۲۳۳ | بستی کدہ |
| ۶۵۲ | موکل | ۱۲۰۷ | شوبیوکنٹ | ۱۲۳۵ | رسولپور |
| ۶۷۹ | [illegible] | ۱۲۰۸ | گلالہ | ۱۳۳۲ | سکھو چک |
| ۷۵۶ | نابھہ | ۱۲۱۱ | حیدرآباد دکن | ۱۳۳۶ | بھاٹرھی |
| ۸۲۷ | ویری برگ | ۱۲۱۳ | بدایوں | ۱۳۵۰ | بنگلور |
| ۸۴۲ | جوانس برگ | ۱۲۱۵ | ملسیہ | ۱۳۵۲ | سہور تھلہ |
| ۸۵۲ | جبلپور | ۱۲۱۸ | قاضی پورہ | ۱۳۵۳ | ملیخ چھاونی |
| ۸۵۳ | [illegible] | ۱۲۲۰ | لداخ | ۱۳۵۸ | جاتی باس |
| ۸۵۴ | امرتسر | ۱۲۲۱ | مرادآباد | ۱۳۷۰ | مناسی |
| ۸۵۵ | بالاگھاٹ | ۱۲۲۲ | بانکی پور | | |
| ۸۶۳ | گمبٹ | ۱۲۲۳ | چھپرہ | | |
| ۸۶۵ | پٹیالہ | ۱۲۲۵ | بانکی پور | | |

# فتاوے

س نمبر ۲۲۰ - زندہ لڑکا یا لڑکی کا عقیقہ کرنا کچھ عمر پہ موقوف ہے یا نہیں - مردہ لڑکا یا لڑکی کا عقیقہ کرنا جایز ہے یا نہیں اگر ہو تو دلیل کے ساتھ - (سائل عبد اللہ گنگوہی)

ج نمبر ۲۲۰ - زندہ لڑکی یا لڑکے کا عقیقہ روز پیدایش سے ساتوین روز کرنا سنت ہے اگر کسی مجبوری سے ساتوین روز نہ کر سکین تو چودھوین اور چودھوین بھی نہ ہو سکے تو اکیسوین روز کر دینا چاہیئے - مگر چودھوین اور اکیسوین تاریخ مین کرنا ایک امام کا قول ہے ساتوین تاریخ کو کرنا حدیث کا حکم ہے مردہ بچہ کے عقیقہ کا حکم نہین -

س نمبر ۲۲۱ - فوٹو گراف یعنی انسان کی شبیہ کھچوانا اور رکھنا جایز ہے یا نہین ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۱ - فوٹو گراف مین تصویر بنوانا منع ہے اور شوقیہ کسی تصویر کا رکھنا بھی منع ہے - (ابو الوفا غریب غفرلہ)

س نمبر ۲۲۲ - اکثر پنجاب وہند مین دیکھا گیا ہے کہ خطیب نصف خطبہ ثانی مین یہ الفاظ بعنوان مفصل طور پر پڑھتے ہین - صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ واصحابہ اجمعین خصوصا علی الشیخ العتیق ورفیق الشفیق قاتل الکفرۃ والزنادیق خیر البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المومنین وامام المسلمین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی الامیر الاواب مزین الاصحاب محراب المنبر والمحراب الذی کان رأیہ موافقا بالوحی والکتاب امیر المومنین وامام المسلمین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی الامیر الامان حافظ اللسان جامع القرآن امیر المومنین وامام المسلمین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی الامیر الولی ابن عم النبی اسد اللہ الغالب امیر المومنین وامام المسلمین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی الامامین الہمامین السعیدین الشہیدین ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلی امہما سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعلی عمیہ الشریفین المکرمین بین الناس ابی عمارۃ الحمزۃ وابی الفضل العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلی سائر الصحابۃ والتابعین من الناس رضی اللہ تعالیٰ عنہم مناسب ہے - صرف تحقیقات کی غرض ہو دریافت کیا ہے - سائل جو تعریف اس عبارت مین درج ہے وہ بالکل صحیح ہے امنا باللہ والشہد باننا مسلمون اہل سنت والجماعۃ کا لفظ یہ بتلاتا ہے کہ دین کا کام سنت نبوی اور جماعت صحابہ کے قول و فعل کے مطابق ہونا چاہیئے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اس قسم کی تعریف اسم وار آنحضرت صلعم کے زمانہ مین یا خلفاء کے زمانہ مین یا انکے بعد صحابہ کے زمانہ مین یا تابعین کے وقت مین خطبہ مین یا خطبہ کے بعد پڑھی یا لکھی گئی ہے -

سائل کا خیال ہے کہ ان سب کو مختصراً اس طرح سے ادا کرنا کیا نقصان ہے - صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین یا اس طرح کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین - اس قدر طول و طویل کر کے خطبہ ثانی طول کر دینا اہل السنت والجماعت یعنی سنت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال افعال یا تابعین یا تبع تابعین سے ثابت اور سنت ہے یا بدعت اور خلاف سنت (سائل حکیم خدا بخش سندھی خریدار اہل حدیث نمبر ۹۵۰ از ملتان)

ج نمبر ۲۲۲ - اس طرح کا خطبہ نہ تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا نہ خلفاء راشدین مین سے کسی نے پڑھا ایسے خطبوں اور اُن کے مقابل رافضیون کی تبرا بازیون کی ابتدا اوس زمانے سے شروع ہوئی ہے جبکہ اسلام مین اہل نام "مسلمان" یا "اہل اسلام" کو تاندیشیون اور نادان دوستون نے دو حصوں (سنی اور شیعہ) مین تقسیم کر کے اسلام ہاتھ سے اسلام مین رخنہ ڈالا شیعون نے اپنی اذانون مین بعد شہادت اشہد ان علیا ولی اللہ کہنا شروع کر دیا اور سنیون نے خلفاء اربعہ کا نام خطبون مین درج کر لیا انا للہ وانا الیہ راجعون - ذلیلیات علی الاسلام من کان باکیا - مسلمانون کو چاہیئے کہ ان دونون بلکہ کل نئے فرقون سے الگ ہو کر اصل ٹھیٹھ اسلام پر چلین جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھایا ہے - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ قرآن شریف تھا آپ اسی کو پڑھتے تھے اسی کا وعظ اور تفسیر فرماتے تھے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ -

(ابو الوفا غریب غفرلہ)

---

اطلاع :- فتووں کی غلطی پر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہین - (ابو الوفا)

نقشہ بین ثلاثہ :- توریت، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ ... مع محصول ڈاک ...

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

حضور والیسرائے کی یادگار مین جو ہشت گوشہ عمارت منٹو سرکل کے نام سے علیگڈھ کالج مین تعمیر ہونی قرار پائی ہے وہ نہایت سرگرمی سو تیار ہو رہی ہے اور اگر کوئی غیر معمولی رکاوٹ پیش نہ آئی تو ماہ نومبر تک تیار ہوجائیگی اس مین چار بورڈنگ ہاؤس ہونگے اور ہر ایک بورڈنگ ہاؤس مین ۸ طلباء کی گنجایش ہوگی۔

حاجی محمد احمد سعید خان صاحب رئیس بہیکم پور نے علیگڈھ کالج کی مسجد کے صحن کیلئے ایک شامیانہ تیار کرادینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

صوبہ بہار مین کثرت باران کی وجہ سو گذشتہ دو ماہ کے اندر قریباً ۲ لاکھ مکانات گر کر تباہ ہو گئے ہین۔

[illegible]

بنگال ... کثرت باران کی وجہ سو ... کی خبر آئی ہے ... کی آمد ورفت بالکل بند ہے۔ ڈاک اور مسافر دوسری گاڑی کے ذریعے سے آگے روانہ کئے جاتے ہین۔

فیروزپور مین لالہ سالک رام نے ایک خیراتی شفاخانہ جاری کیا اس کے لئے بیس ہزار روپیہ نقد دیا ہے۔

راجہ سر تصدق رسول خان بہادر نے علیگڈھ کالج کے جدید بورڈنگ ہاؤس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے یہ نیا بورڈنگ ہوس سرجان ہیوئٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے نام سے منسوب کیا جائیگا۔

بمبئی مین کارخانون کے مزدورون نے بلوہ کیا۔ فوج منگوانی پڑی۔ سات ملزم گرفتار ہوئے۔

سندھ مین طغیانی سے کئی دیہات بہ گئے ایک جگہ ۷۵ آدمی ضائع ہوگئے امدادی چندہ کھولا گیا ہے بیشمار مویشی غرق ہوگئے۔ شاہ بندر اور جاتی کے درمیان کوئی گاؤن باقی نہین مصیبت سخت ہے۔

کلکتہ مین سرکاری پریس کے کمپازیٹر قلیل اجرت کی باعث کام چھوڑنے پر آمادہ ہوگئے ہین۔

نوشہرہ درگائی کی شاخ ریلوے بہ گئی۔ اور آمد ورفت بند ہے۔ کوئٹہ کیطرف بھی یہی حالت ہے۔

معاملات مقدونیہ ۳ جولائی ۱۹۰۸ء انگلستان اور روس نے تجاویز اصلاحات مقدونیہ کو باہم اس طرح پر تقسیم کر لیا ہے کہ انگلستان دول یورپ کو ایک گشتی مراسلت بدین مضمون بھیجے کہ ٹرکی افسرون کے ماتحت ایک گشت کرنے والی فوج قایم کی جائے۔ جو مقدونیہ مین مفسد جماعتون کی آمد ورفت کو روکے روس عنقریب ایک مراسلت شایع کریگا جو مالی اور عدالتی اصلاحات کے متعلق ہوگی۔ مقدونیہ کے متعلق مندرجہ ذیل خطرناک تار پہنچے ہین۔ مناستر مین باغی پلٹنون کے افسر دیہات مین دورہ کر کے اہل دیہات کو مفسدہ کی ترغیب دے رہے ہین۔ عثمان فیضی پاشا مناستر مین پہنچ گیا ہے۔ اسی تاریخ کی تار سے معلوم ہوا کہ ... [illegible]

کہ گورنمنٹ عالیہ نے مسلمانون کی اس ریلوے مین اعانت کرنے مین حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

علیگڈھ مین نواب سر محمد فیاض علی خان صاحب بہادر کی کوٹھی مین ہندو اور مسلمان رئیس اور زمیندارون کا ایک شاندار جلسہ خیرخواہانہ گورنمنٹ کو امن وامان قایم رکھنے مین عملی مدد دینے کی تدابیر مین منعقد ہوا۔

مسٹر تلک کو ۶ برس قید عبور دریائے شور کی سزا ملی اور فوراً اسٹیمر مین بٹھلا کر علیحدہ کیا گیا۔ اسیسرون نے مجرم قرار دیا۔ (افسوس صد افسوس)

دوشنبہ کو تبریز مین ایک خونریز جنگ ہوئی کشتہ ومجروح کی تعداد ۲۰۰ بیان کیجاتی ہے۔

ہز میجسٹی امیر افغانستان کابل مین ایک اون کا کارخانہ قایم کرنا چاہتے ہین مگر اسکی عملی صورت اختیار کرنے مین بہت تاخیر واقع ہو رہی ہے۔

سلطان المعظم قسطنطنیہ کے گیریزن کے ۲۵ فوجی افسرون کو ترقی دیدی ہے جس کی وجہ سے وہ اب خوش ہین۔

مراکو مین گذشتہ سال کے اسنفر فرانسیسی تجارت کو ۷۰ لاکھ فرانک کا نقصان ہوا۔ بر خلاف انگلستان کی تجارت مین ۱۰ لاکھ فرانک اور جرمنی کی تجارت مین ۳۰ لاکھ فرانک کا اضافہ ہوا۔

مسٹر تلک کی سزا پر بمبئی مین سخت فساد ہوا مہاجنون نے دکانین بند کردین اسٹیشن پر ہنگامہ ہوگیا پولیس افسرون پر پتھر مارے گئے۔

[illegible]

[illegible]

# علمی خیرات

فیض بخش سٹیم پریس فیروز پور شہر کی نادر و نایاب کتب اشتہار ہذا کے پہنچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزان یعنی ایک روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو ۲ فی روپیہ رعایت اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

مندرجہ ذیل کتب مکمل ہوکر فروخت ہورہی ہیں

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت |
|---|---|---|---|
| حمائل شریف مجلد | سے | حروف مقطعات | ۱ر۳ر |
| ترجمۃ القرآن ؍ | ے | مترجم بلا جلد مجلد | ۳ر۴ر |
| نجوم الفرقان ؍ | للعہ | دو جہان کی سیر | ۱۲ |
| لغات القرآن ؍ | ہمگر | سمندر کی سیر دو حصے | ے |
| تفسیر اتقان ؍ | ۶ے | پاتال کی سیر | عمر |
| شرح فصوص الحکم عربی | للعہ | رنیونی ۔ | ۸ر |
| ترجمہ اردو انسان کامل مجلد | للعہ | روح لیلے | ے |
| سیپارہ الم جلی کشادہ | | | |

مفصل فہرست طلب کرکے دیکھئے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگوائیے

ملنے کا پتہ

مینیجر فیض بخش سٹیم پریس فیروز پور شہر

# فہرست کتب مطبع اہلحدیث ۔ امرتسر

**ترک اسلام** مباحثہ دہرم پال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب ۔ قیمت ۶ر

**تغلیب الاسلام مکمل** بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دہرم پال) نہایت عمدہ ہے
جلد اول ۵ر جلد دوم ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر
چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت عسہ ر

**مناظرہ نگینہ** مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۲ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے ہوا تھا ۔ قیمت ۶ر

**ادب العرب** اس کتاب میں صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان صاحب بلامدد اُستاد مطلب سمجھ سکیں اور کامیاب ہو سکیں ۔ نامی گرامی علمار کا پسندیدہ قیمت ۶ر

**مرقع دیانندی** اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے ۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر اور مدلل ذخیرہ ۔ قیمت ۳ر

**مباحثہ دیوریا** مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کی مابین ہوا تھا ۔ قیمت ۸ر

**تقابل ثلاثہ** توریت ۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ ۔ اور قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔ قیمت عسہ ر

**اہلحدیث کا مذہب** فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان نمونہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں ۔ قیمت ۳ر

**ہدایت الزوجین** نکاح و طلاق کے مسائل اور خاوند بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

مت دیکھ کسی کا قول و کردار — پیغمبر مصطفیٰ کی گفتار
جب اصل سے تو نقل کیا ہے — ... دیکھا کا ...

# اخبار اہل حدیث

جلد ۵ — نمبر ۳۸

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ ۱۰
والیان ریاست سے ۔ ۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۵
عام خریداروں سے ۔ ۳
" ششماہی ۱۲
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع
و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیں

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔
(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کریکا وعدہ نہیں

امرتسر مورخہ ۹ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

# بیوگان کی پکار آریہ سماج کی خدمت میں

بیوگان کی حالت کیسی کچھ قابل رحم ہے اس حالت زار کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جن کے گھر میں ایسا واقعہ گذرا ہو ہم مدتوں سے چیخ پکار رہے آریہ متروں کو ان بے کسوں کی حالت زار پر توجہ دلاتے تھے مگر یہی صدا آتی رہی کہ بیوہ نفس کشی کرے ایسے دھرم شہوت پرستی نہیں سکھاتا ہمارے رشی نے جو بیوہ کو نکاح ثانی سے منع کیا ہے اسکی بہت بڑی فلاسفی ہے بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ تم کوڑ مغز اسکو نہیں سمجھ سکتے۔ ہماری پکار سے گو اہل درد کے دل تو ہلجاتے تھے مگر پتھر دلوں کو کوئی اثر نہوتا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہماری آہ و پکار نے کچھ اثر دکھایا۔ آج ہم ایک پر درد مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں جس کے دیکھنے سے ہمارے ناظرین اندازہ لگا سکیں گے کہ ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

ناظرین ذرہ دل لگا کر مضمون مندرجہ ذیل کو پڑھیں نامہ نگار اپنے علاقہ کا حال اس طرح لکھتا ہے:-

بیدھواؤں (بیوگان) کی مصیبت اور انکا انتظام ۔ اس علاقہ کے مختلف دیہات میں اس قسم کی بہت سی غریب لاوارث اور بدھوا (بیوہ) عورتیں موجود ہیں جو برہمن چھتری اور ویش وغیرہ اونچی ذاتوں کے فرقوں کی ہیں جو مختلف جگہوں پر محنت مزدوری سے بمشکل اپنا پیٹ بھرتی ہیں بعض عورتیں ایسی بھی دیکھنے میں آئی ہیں جن کو ان کے آدمی مصیبت اور تکلیف کی وجہ سے چھوڑ کر مفقود الخبر ہوگئے ہیں۔ کئی اس قسم کی جن کو چند ماہ کا حمل ہے اور سہارے کی خواہشمند ہیں کہ کسی بھلے گھر میں رہنے اور گھر کا کام کاج کرنے کا سہارا مل جاوے۔ جو بدھوائیں اچھی شکل صورت کی قابل شادی ہوتی ہیں ان کو پنر بواہ کے فوائد اور دھرم اپدیش کیا جاتا ہے اور ان کی رضامندی پر بھلے اور آسودہ حال آدمی کے ساتھ ان کے پنر بواہ کے لئے کوشش کی جاتی ہے مگر جو اس قسم کی اونچی ذات کی غریب لاوارث اور بدھوا عورتیں اس علاقہ ...

حمائل شریف مترجم:- ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ/ (مینیجر اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

اکثر ملتی رہتی ہین جو چند ماہ کی حاملہ ہوتی ہین یا اُن کے ساتھ ایک دو خورد سال بال بچہ ہوتا ہے اُن کے دہرم کی رکھشا کے لیئے اس طرف کوئی انتظام نہین ہے اُن کو پناہ عموماً اہل اسلام اور مشنری صاحبان کے یہان ہی ملتی ہے۔ ہندو بہائیون مین تو اس طرف ہمت ہی نہین ہے جو وہ اُن کو اپنی گہرون مین سہارا دیکر اُن سے کچھ گھر کا کام کاج کرا کر اُن کی سہاتیا کرین۔ اور اُنکا دھرم بچاوین۔

ہندو بہائیون کی باطنی کمزوری۔ کم ہمتی اور لاپرواہی کا حال تو معلوم ہی ہے۔ جب ہی تو یہ حال ہے کہ اونچی اونچی ذات کی بدہوائین کثرت سو اس طرف خانگی اور پیشہ ور عورتون مین ملتی رہتی ہین۔ میری رائے مین حاملہ اور وہ عورتین جن کے ساتھ ایک دو خورد سال بچے ہون اُن کے دہرم کی رکھشا کے لئے یہ مناسب ہے کہ جن لوگون کو اُن کی خواہش ہو یا اپنے گہر کے انتظام اور کام کاج کے لئے کسی بیلی اور اچھی ذات کی عورت کی ضرورت ہو وہ اس قسم کی عورت کو اپنے گھر مین رکھ کر اُن سے روٹی وغیرہ طیار کرانے کا کام لیتے رہین سو اُن کے دہرم کی رکھشا ہوگی اور اُن کے ساتھ اوپکار ہوگا۔ مگر یا صرف کہانا دینا کافی ہے یا کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ (اہلحدیث)

ایسی غریب اور لاوارث عورتین جن کے ساتھ کئی کئی بچے ہوتے ہین بڑی مصیبت اور آفت مین مبتلا پائی جاتی ہین۔ بچون کے سبب سے محنت اور مشقت بھی اچھی طرح سے نہین کر سکتی ہین اور کئی بچون کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اُن کو نوکر رکھنے سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس ہر طرح کی مجبوری اور لاچاری سے وہ آوارہ ہو کر بدمعاشی پہیلاتی ہین۔ کہین ہندو دہرم مین اُن کو رکھ کر اُن کی سہاتیا کا معقول انتظام نہین۔ جب یہ بچون والی آوارہ عورتیں مشنری عورتون کی نگاہ مین آجاتی ہین اُن کو اس جگہ ہر طرح کا آرام ملتا ہے اور اُن کی اولاد کو آئندہ ترقی کرنے کا میدان ملتا ہے اُس وقت ہندو بہائی فضول واویلا کرتے ہین بقول۔ چیز نہ راکھی اپنے اور چور دن گالی دی۔ افسوس کہ اُس طرف یہ رواج پہیلا ہوا ہے کہ جب کوئی اونچی ذات کی بدہوا حاملہ ہو جاتی ہے وہ بدنامی کی وجہ سے اپنے گھر سے نکل جاتی ہے یا اُس کے رشتہ دار اُس کو گھر سے نکال دیتے ہین۔ وہ بیچاری طرح طرح کی تکلیف اٹھا کر کسی نیچ قوم کے گھر مین بیٹھ جاتی ہے اور اپنے دہرم کو خیرباد کہتی ہے۔ عیسائی اور محمدی فرقہ کی ترقی کا یہ بھی ایک بڑا ذریعہ ہو رہا ہے۔ (پہر تم بھی مسلمانون کی بیوگان) اہلحدیث

آریہ سماج یا سناتن دہرم سبہا کی طرف سے ابھی تک کوئی اس قسم کا آشرم جاری نہین ہوا ہے جس مین حاملہ اور غریب بچون والی عورتون کی حفاظت اور سہاتیا کی جاوے جس سے اُن کو اپنے دہرم سے تبدیل ہونے کا موقعہ نہ ملے۔ ایک ایسے آشرم کی اس وقت بہت ضرورت ہے امید ہے کہ دین اناتھ پہر ہوا اور کے شبہ چنتک اور ہتیشی اسپر وچار کرین گے اور اس علاقہ بندہیلکہنڈ میں کسی دوسرے مناسب مقام پر دین بدہوا آشرم جاری فرمانے کی کوشش فرماوینگے۔ دنا نک چند گپتہ سکرٹری بدہوا سہایک و استری سدہار سبہا جہانسی (آریہ گزٹ ۱۹ جولائی)

اہلحدیث نامہ نگار کے مقصد سے ہمین پوری ہمدردی ہے مگر سوال یہ ہے کہ نامہ نگار آریہ ممبر اس کام کو کر سکے گا یا کوئی آریہ سماج بحیثیت آریہ ہونے کے اسکو کر سکیگی؟ ہرگز نہین کیونکہ آریہ سماج جس رشی کی مشن ہو اُس کی تعلیم تو یہ ہے کہ

جس شریف رانڈ سے خاوند نے جماع کیا ہو اُسکا نکاح ثانی جائز نہین۔ (دستیارتھ پرکاش ص ۱۳۶)

مان قرآن شریف صاف صاف اور کہلے کہلے لفظون مین حکم دیتا ہے غور سے سنو!

وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ

یعنے بیوگان کی شادی کر دیا کرو۔

اس مسئلہ مین ہماری گفتگو بڑے بڑے مہاشون سے ہوئی لالہ منشی رام جی جالندہری سے ہوئی۔ ماسٹر آتما رام امرتسری سے ہوئی۔ سوامی درشنانند جی سے ہوئی ایک دفعہ آگرہ کا مسافر بھی تھا آیا سب کو یہی کہتے سنا ایک ہی آواز سنی کہ بیوائین صبر کر سکتی ہین ویدک دہرم نفس کشی سکہاتا ہے ہماری بیویان ایسی نہین ویسی نہین لیکن افسوس ہو کہ آج نامہ نگار آریہ گزٹ نے بھانڈا پہوڑ دیا اور کہلے کہلے لفظون مین لکھ دیا کہ بہت سی بیوائین بازاری فاحشہ بن رہی ہین۔ دیکہین آگرہ کا مسافر اب کیا فرماتا ہے۔

سماجی مترو! جبتک تم شادی بیوگان کو رواج نہ دو گے نہ تم محب وطن کہلا سکو گے نہ متبع فلسفہ الٰہی۔

اُن سماجی دوستو! سے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکہئے ہوتا ہے کیا

المرقات فی احکام الصلوٰۃ احکام نماز مین بے نظیر کتاب ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے اس مضمون کی کسی اور کتاب کی ضرورت نہین قیمت ۸ر

# قادیانی فرعون

امروہہ سے ایک اشتہار ہمارے پاس پہونچا ہے جو قادیانی خلیفہ مولوی احسن صاحب امروہی نے اپنے کسی ملنے والے کے نام پر شائع کیا ہے اُس مین اور جو کچہہ لکہا ہے اُس کا جواب دینا امروہہ والون کا فرض ہے مگر نگتے ناتہہ بقول کہسیانی بلی کہنبہ نوچے احسن صاحب ہم سے بہی الجہہ پڑے ہیں لکہتے ہین ہم نے سنا ہے کہ امروہہ والے مولوی ثناء اللہ کو ہمارے مقابلہ کے لئے بلانیوالے ہین مولوی ثناء اللہ کی بے علمی کیوجہ سے ہم نے اُس کو آجتک اپنا مخاطب نہین بنایا اور نہ بنانا چاہتے ہین۔[1] اس کے جواب مین ہماری تو دعا ہے کہ۔

دَرتِہ نہ افتد خوبی علماء

ماخاک نشینیم انا ر افشا نسیم　صد شکر کہ در مذہب ما کبر و انا نیست

لیکن اے جناب آپ اتنا تو فرمایئے کہ جہوٹ بولنا آپکے مذہب مین کیا حکم رکہتا ہے۔ عرصہ مدید ہوا آپ مجہسے علمی خط و کتابت کرتے تہے اُس کے بعد جب [illegible] رسول مرزا صاحب قادیانی میرے ساتھ مباحثہ مناظرہ کرتے رہے یہانتک کہ جب وہ جواب دینے سے تنگ آگئے تو میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اشتہار دیا۔ اعجاز احمدی کتاب میرے ہی مقابلہ مین لکہی جس مین کئی ایک جگہ مجہہ کو قادیان پہونچنے کی دعوت دی۔ میری نسبت آپکا ایک شعر یہ ہے

اخیت ذئباً عائثاً او ابا الوفاء
او افئیت مد اادر ہیت امرتسر

رسالہ انجام آتہم اور ضمیمہ آتہم مین مجہکو مباہلہ وغیرہ کے لئے بلایا۔ غرض کہ آپکے پیر مرشد مجہکو ہمیشہ اپنا مخاطب بناتے رہے بلکہ آپ خود بہی لکہتے رہے مگر آج کیسے وال مین کالا ہے کہ آپ میرے سامنے آنے سے انکار کرتے ہین۔ کیا آپ اپنے پیر و مرشد سے مرتد ہو گئے ہین یا اپنے آپ کو اُس سے افضل جانتے ہین۔ نہین نہین کچہہ بہی نہین بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

مین بہی آپکی طرح اخا خیر کہنے والے کا شاگرد ہوتا تو آپ کو صاف سناتا کہ مولوی صاحب ذرا سامنے آیئے اپنی علمیت کی سندین دکہا کر جوہر دکہایئے

امتحان کیجئے اور لیجیے ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

---

[1] علماء علماء اس آیت کو مقول امرتسر کو مدنظر دیکہکر ہم پر نہ ہنسین بلکہ اس تصویر کا مصور ایسا ہی جانین۔ منہ۔

# لو ایک اور الہامی پیدا ہوگیا

پنجاب کی زمین بہی ایک عجیب مردم خیز قطعہ ہے۔ الہامی اور پیشگوئیان کرنے والونکا تو گویا یہہ مولد ہی ہے ابہی کل کا ذکر ہے کہ مرزا قادیانی نے الہامون اور پیشگوئیون سے اودہم مچا رکہا تہا خدا کے فضل سے وہ ختم ہونے کو ہوئے تو آج ایک ثانی الہامی پیدا ہوگیا۔ [illegible] جاتا ہے۔

ثانی الہامی کے مریدون نے اول الہامی کے مرنے پر اپنے الہامون کی پٹری جمانی شروع کی ہے ہم اس موضوع پر کچہہ نہ لکہتے مگر اتفاقاً ایک اشتہار حافظ ظفر علی لاہوری کا ہماری نظر سے گذرا جس کو دیکہکر ہمین خوف ہوا کہ یہہ تو وہی قادیانی مشین ہے جس نے پہلے دنیا مین ایک تہلکہ مچا رکہا تہا۔ ناظرین اب بغور سنتے جائین کہ مرید ثانی الہامی نے کہان تک درجہ بدرجہ ترقی کی ہے۔ سب سے پہلے انہی کی طرف سے ۲۷ مئی کے پیسہ اخبار لاہور مین ایک مضمون نکلا تہا جو یہہ ہے۔

"۲۹ مئی کو بعد نماز جمعہ شاہی مسجد مین جو جلسہ مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کی تردید مین منعقد ہوا اس مین حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علیپوری نے اپنے وعظ مین مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تہی کہ آپ سب لوگ گواہ رہین کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت مرینگا"

یہی مضمون ثانی الہامی کے مریدوں نے اپنے رسالہ المجدد میں اس طرح لکھا کہ:-

علماء کرام کا جو جلسہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور شاہی مسجد میں بعداد نماز جمعہ مرزا قادیانی کے اوہام باطلہ کی تردید کے لئے منعقد ہوا تھا۔ اُس میں آپنے باواز بلند پکارا کہ اور بڑے دعوے سے مرزا کو اس امر کا چیلنج دیا تھا کہ اگر مرزا کو اپنے سچا ہونیکا دعوے ہو۔ تو وہ مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ میں آئے۔ اور جس طرح سے چاہے ہمارے ساتھ علمی اور روحانی مقابلہ کرے۔ جس کے لئے ہم مرزا کو پانچ ہزار روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ کہے تو ہم مناظرہ و مباہلہ سے پہلے بنک میں روپیہ جمع کرنے کو تیار ہیں لیکن ایک دفعہ ہمارے سامنے آکر اپنے دعاوی کی صداقت ثابت کرے مرزا کے لئے پانچ ہزار کا انعام اس لئے رکھا گیا کہ اُسے روپیہ کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ آخیر میں حضرت شاہ صاحب قبلہ نے بطور پیشگوئی یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ مرزا بہت جلد نہایت ہی ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائیگا۔"

پھر اسی مضمون کو المجدد نمبر ۶ میں یوں لکھا تھا کہ:-

"رسالہ المجدد نمبر ۵ میں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین عمدۃ العاشقین فرزند ختم المرسلین امام المسلمین قبلہ مومنین مجدد دوران قطب زمان واقف اسرار خفی و جلی حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی صوفی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علیپوری ادام اللہ فیوضہم کی پیشگوئی جو حضور نے ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شاہی مسجد میں اپنے وعظ کے اخیر میں مرزا قادیانی کی نسبت فرمائی تھی کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائیگا۔ یہ جو تھے ہی دن پوری ہوگئی یا نہیں ہوئی۔ اور تا زمانہ نقشبندی روحانی رنگ میں کیا پھر اپنا دکھایا ؟"

ایڈیٹر اہل فقہ (جو ثانی الہامی کے حلقہ بگوشوں میں نمبر ۳ ہیں) نے بھی اخبار اہل فقہ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء میں جیسے اخبار کے مذکورہ مضمون ہی کا حوالہ دیا تھا۔ لیکن چونکہ ۱۲ جون کے اہل حدیث میں ایک مضمون مدلل نکلا تھا جس کا عنوان تھا پیران نمی پرند مریدان ہمے پرانند اُس میں ثابت کیا گیا تھا کہ اس قسم کے الہامات اور پیشگوئیاں قادیانی مشین کی ساخت اور اس کے مصداق ہیں کہ سے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باران شد

ایسا کہنا کہ فلان شخص جلد مرجائیگا یا ذلت کی موت سے مریگا اپنے اجمال میں بہت کچھ گنجائش رکھتا ہے اس لئے ثانی الہامی کے مریدوں نے اس پیشگوئی کو ذرہ کسی قدر معقول پسند بنانے کے لئے ایک اور اشتہار دیا جو ہمارے اس نوٹ لکھنے کا باعث ہوا جس کے مضمون کے اصل فقرات یہ ہیں راقم اشتہار مرزا کے قیام لاہور کے کچھ واقعات لکھکر کہتا ہے کہ۔

"اس کے بعد ہر روز مرزا کے جائے قیام کے بالمقابل حضرات علمائے لاہور کیطرف سے ایک جلسہ حضرت شاہ صاحب قبلہ عالم کی سرپرستی میں ساڑھے پانچ بجے شام سے دس بجے تک منعقد ہوتا رہا جس میں مرزا کے عقائد باطلہ کی تردید پبلک کے سامنے کی جاتی رہی۔ اور مرزا کو دعوت دی جاتی رہی۔ اور ہزاروں روپیہ کی طمع بھی دیگئی لیکن شقاوت قلبی غالب تھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ۲۵-۲۶ مئی کی درمیانی رات کو حضرت اقدس نے کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا کہ

وہ اب تک مرزا یا اُسکا کوئی حواری مقابلہ پر نہیں آیا۔ حالانکہ میں اُس کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کرنے اور اُس کے غالب آنے کی صورت میں اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ حسب وعدہ دینے کو تیار رہوں۔ اچھا نہیں تو دیکھنا چوبیس گھنٹہ کے اندر کیا ہوتا ہے !!

حضرت یہ فرماکر بیٹھ گئے۔ اور جلسہ حسب معمول برخاست ہوگیا۔ ۲۶- مئی کے دن دوپہر سے پہلے پہلے مرزا کی موت کی خبر مشہور ہوئی تحقیق سے معلوم ہوا کہ رات کو حضرت اقدس نے جس وقت اپنے الفاظ ختم کئے تھے۔ اُس سے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرزا کو ہیضہ کے آثار نظر آنے لگے ۱۲ بجے رات تک مرض کا بد الطبع ہوگیا۔ جس میں ۱۰ گھنٹہ مبتلا رہکر جمعہ کی پیشگوئی سے پورے ۳ دن ۸ گھنٹہ بعد مرزا ہزاروں ارمان سینے میں لئے ہوئے قبر میں سونیکے لئے بالکل تیار ہوگیا۔"

ناظرین! دیکھئے کیسا نکتہ بعد الوقوع بنایا گیا ہے اسی کو کہتے ہیں پیران نمی پرند مریدان ہمے پرانند۔ ہم پوچھتے ہیں اگر ۲۵-۲۶ کی درمیانی شب کو بھی یہ گول مول پیشگوئی ثانی الہامی نے کی تھی تو کیا وجہ ہے کہ تم لوگوں نے آجتک اسکو شائع نہ کیا حالانکہ ۲۶ مئی کو مرزا قادیانی مرا تو ۲۸ کے پیسہ اخبار میں اُس کی موت کی خبر کے ساتھ ہی ۲۲ مئی والی گول مول بے جوڑ پیشگوئی تم

چونکہ آپ بھی مرزا کی طرح الہامی ... پیشگوئی کے ... اقدس تفضیل کا صیغہ ہے کسی کو علم ہے تو ... (اہلحدیث)

نوٹ: اہلحدیث ... [illegible]

ahmadimuslim.de

لوگون مے شائع کردی گئی ۲۵-۲۶ مئی والی پیشگوئی کیون چھپا رکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی نکتہ بعد الوقوع سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی علاوہ اگر یہہ بھی کوئی پیشگوئی قابل فخر ہے کہ دیکھنا جو بیس گھنٹون مین کیا ہوتا ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پیشگوئی بھی قادیانی مشین مین ڈہلی ہوئی ہے جو محض احمقون کو پہانسنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ لیکن تم لوگ یاد رکھو اہلحدیث کو خدا کے فضل سے الہام شناسی اور تنقید کا پورا ملکہ ہے اس لئے آئندہ کو ذرہ ہوش سے الہام بازی کی مشین کو چلانا ؎

سنبہل کے رکھیو قدم دشت خار مین مجنون
کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے

اب سنئے اصل واقعہ ہمارے مکرم برادر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ بھی لاہور کے جلسون مین برابر شریک تھے مولوی صاحب موصوف کا بیان ہے کہ ۲۵-۲۶ کی درمیانی شب کو جلسہ ہوا تہا اوس مین حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے یہہ کہا تہا کہ مینے مرزا کو مباحثہ کی دعوت دی تہی اور تنخ آئینگ تیرتیت کی اطلاع ہے [illegible] [illegible] ہو معرفیا۔

آہ افسوس ہے کہ ان لوگون نے احمقون کے پہانسنے کے کیا کیا جال بنا رکھے ہین بڑا جال آجکل پیری مریدی کا کیا کم تہا کہ اوس پر الہامون اور پیشگوئیون کا ضمیمہ لگایا جاتا ہے سچ ہے ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش و لے
دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

لیک وہ صوفی تھے جن کی کتابون مین ہم پڑھتے ہین الکرامات حیض الرجال کرامتین مردون کا حیض ہین۔ یعنے جس طرح عورتین حیض کو چہپاتی ہین اسی طرح اللہ کے بندے کرامتون کو چہپاتے تھے کہ کہین نفس مین عجب اور تکبر نہ آجائے۔ آج یہ زمانہ ہے کہ اصل حیض تو جدا ہے مگر مصنوعی سرخی کپڑون پر نہین بلکہ مونہہ پر لگا کر حیض کا اظہار کیا جاتا ہے الی اللہ المشتکی کمال تو یہہ ہے کہ بڑے بڑے القاب علمی اور تفضیلی اپنے نام کے ساتھ لگا لئے جاتے ہین وہ القاب

دیکھکر اور تو خیر مگر یہ سخت افسوس ہوتا ہے کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبدالقادر جیلانی اور حضرت نقشبند صاحب وغیرہ رحمت اللہ علیہم اجمعین کے لئے بہی کوئی لفظ باقی نہین چہوڑا۔

اخیر مین ہم بہی ایک وجدانی پیشگوئی کرتے ہین کہ ثانی الہامی کے مرید اور حلقہ بگوش ہمارے جواب کی طرف کی توجہ تو کرین گے مگر یہہ ان سے نہو سکیگا کہ ہماری طرح واقعات صحیحہ پیش کرکے جواب دین ہان برا بہلا کہین گے۔ اور گالیان دے کر اپنے تصوف کا ثبوت دین گے جس کے جواب مین صرف دو حرفہ مضمون کہین گے ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

## مدرسہ باقیات الصالحات

یہہ زنانہ مدرسہ مدت سے کرنول (علاقہ مدراس) مین جاری ہے اس مین لڑکیون کو دینی تعلیم اور ضروری امور سکہلائے جاتے ہین مگر افسوس ہے کہ [illegible]

## ڈیرہ غازیخان

[illegible] ہین مقامی لحاظ سے اس جگہ ایک چہوٹا سا مدرسہ نہین بلکہ بہت بڑا مدرسہ چاہئے مگر مشکل وہی درپیش ہے جو سب جگہ ہے کہ روپیہ نہین اس لئے اصحاب خیر سے توقع ہے کہ توجہ فرماکر جو کچھ بہیجنا ہو حکیم خیر محمد صاحب سکرٹیری ڈیرہ غازیخان کی خدمت مین بہیجین۔

## چھاونی ناگپور

مین ایک مختصر سا مدرسہ ہے اس کی مدرسی کے لئے ایک مدرس کی ضرورت ہے، جو عربی صرف، نحو اور قرآن و حدیث کی تعلیم دے سکتا ہو تعلیم کے علاوہ واعظ خلیق اور متحمل بہی ہو تنخواہ فی الحال مبلغ بیس روپیہ ہوگی پتہ بابو عبدالعزیز کلرک محکمہ نہر گنپت راؤ چہاونی ناگپور۔

## الخلاف شر

مسائل مین اختلاف تو ہوتا ہی چلا آیا ہے اس کو تو کوئی مٹا نہین سکتا سلف سے خلف تک برابر

ahmadimuslim.de

اختلاف مذہب پھر آجکل کونسی نئی بات پیدا ہو گئی ہے کہ مسلمان چیختے ہیں کہ اختلافی مسائل کا ذکر نہ کرو۔ وہ نئی بات غور کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ سلف کے زمانہ میں اختلاف مسائل اپنی حد پر رہتا تھا جسکا کسی قدر نقشہ مسدس ذیل سے ملتا ہے ؎

اگر اختلاف اُن میں باہمد گر تھا ۔۔۔ تو بالکل مدار اُس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا ۔۔۔ خلاف آشتی سے خوش آئند تر تھا
یہ تھی سوچ پہلی اُس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

اس کی صورت یہ تھی کہ ایک اہل علم اپنے خیال کو مع دلیل ظاہر کر دیتا دوسرے کی تسلی ہو جاتی تو قبول کرتا ورنہ وہ اُس کی تردید میں دلیل بیان کرتا آئندہ کو مصالحت اور بس۔ یہ نہ تھا جو آجکل ہے کہ کسی فرعی مسئلہ میں اگر اختلاف ہوا تو اُس شاخ کو تنہ تک چیر کر درخت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیئے گئے کسی متعلقہ امر میں اختلاف ہے تو باہمی سلام کلام سب موقوف بلکہ ایک دوسرے کے درپے آزار ایک دوسرے پر بہتان لگائیں گے۔ نقصان پہنچائیں گے۔ کوئی صلح کو کہے تو دو برس کی شکل بنا کر ڈہلے منہ سے کہیں گے کہ ہماری ناراضگی کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ دینی امر کیوجہ سے ہے فریق مقابل فلاں امر کیوجہ سے تو ہماری صلح ہے حالانکہ جن لوگوں سے حضرت صاحب کی صلح ہے اون میں اُس مخالف سے کئی درجہ بڑھکر عیب اور بد اعتقادیاں ہیں۔ اس کی تازہ نظیر بنگال کا ایک واقعہ ہے کہ گذشتہ ایام میں مجھ سے صید البحر کے متعلق سوال کیا گیا میں نے اپنی ناقص تحقیق لکھدی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اُس علاقہ میں اس مسئلہ کے متعلق بہت کچھ نزاع ہو چکی ہے فریقین رسالہ بازی بھی کر چکے ہیں میری تحریر جس فریق کے موافق تھی انہوں نے دوسرے فریق پر سیلا اور بے جا زور ڈالنا شروع کیا حالانکہ مسئلہ بالکل ایک معمولی ہے۔ سلف سے خلف تک اختلاف چلا آیا کئی لوگ ادھر کئی لوگ اس طرف۔ ایسے مسائل کو اپنی اندرونی کدورتوں کے نکالنے کا ذریعہ بنانا جتلا رہے ہیں کہ ان مسائل میں اختلاف کرنے والے کسی نیک نیتی سے اختلاف نہیں کرتے۔ میں اس وقت کسی خاص شخص کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ عام طور پر کہتا ہوں میری دلی تمنا ہے کہ لوگ سلف صالحین کے طریق پر چلیں۔ جس طرح سلف صالحین میں اختلاف مسائل تھے ساتھ ہی میل جول رہتا تھا اسی طرح اختلاف کے ساتھ میل جول رکہیں۔ اس کا نمونہ آجکل علماء آرہ اور پٹنہ میں ملتا ہے کہ ان میں باہمی مسائل میں اختلاف بھی ہے اور ہونا چاہیئے کیونکہ اختلاف رائے تو علم کا نتیجہ ہے مگر آپس میں سب کا میل ملاپ بدستور برادرانہ ہے پس ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہل حدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی چاہیئے۔

---

## مذاکرہ علمیہ

مسئلہ اقتدا ختم ہو چکا ہے اس لئے جو تحریریں پیچھے کی ہونگی درج نہیں ہوں گی ہاں ہمارے مکرم دوست جناب مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری کی ایک تحریر میعاد سے پہلے کی مگر گم ہو گئی تھی اُس کی اطلاع پاکر مولوی صاحب موصوف نے اپنی تحریر دوبارہ بھیجی اس لئے وہ من وجہ میعاد کے اندر ہے لہٰذا حسب وعدہ درج کیجاتی ہے آپ لکھتے ہیں:۔

مولانا المکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مذاکرہ علمیہ دربارہ امامت واقتدا پرچہ اہل حدیث ۱۳ مارچ وغیرہ دیکھنے میں نہ آیا مگر ۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء و ۱ اپریل دیکھنے میں آیا جس میں بغرض تحقیق آپنے علماء سے استصواب رائے کی ہے جزاک اللہ فی الدارین خیراً۔ میرے خیال میں مسئلہ ہذا کی کئی صورتیں ہیں اول نجاست ظاہری حکمی مثل جنابت و کپڑہ نجاست آلودہ سے نماز پڑہانا اسکے بھی دو قسم ہیں بعلم خود یا بغیر علم۔ دوم نجاست باطنی اعتقادیات سے اس کے بھی دو قسم ہیں اول فسق و فجور و اعمال بدعیہ والا امام ہو دوم عقائد کفریہ والا شخص امام ہو۔ سوم بحالت مجبوری اقسام مذکورہ بالا کے پیچھے اُس کی بھی چند صورتیں ہیں اول حکومت و متولی مسجد کی طرف سے ایسا امام مقرر ہے دوم اہل حکومت کی طرف سے تو نہیں مگر متولی مسجد کی طرف سے ہے اور اُس کے سوا دو سرا خواندہ وغیرہ قابل امامت کے اُس جگہہ نہیں تیسرے اور لوگ قابل امامت کے ہیں مگر جماعت کیوجہ سے ہے اس تیسری صورت کے جمیع اقسام میں اقتدا درست ہے بموجب آیت کریمہ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ و آیہ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ و حدیث ابوذر کے جس میں امراء کی خبر دے کر آپنے اُن کی اقتدائی صلوٰۃ کو استفسار فرماکر اقتدا کا حکم فرمایا اور بموجب حدیث صلوا خلف کل بر وفاجر کے چہارم بغیر علم کے نماز کے کسی شرط یا فرض کو چھوڑنے والے کے پیچھے نماز پڑہنی پس اس کی نسبت صحیح بخاری وغیرہ میں حدیث مروی ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان

اخطاؤا فلکم وعلیہم رواہ البخاری اس حدیث سے عموماً ائمہ کو مراد
لینا و مقتدی کی نماز کو صحیح قرار دینا فن حدیث سے ناواقفیت ہی بیان
لکھ بتلایا ہے کہ وہ امام عقائد قبیحہ بدعیہ و کفریہ کا معتقد نہیں ہے صحت
عقیدہ کے ساتھ نماز پڑھاتا ہوا ہے پس اگر اس امامت میں ارکان یا شرائط
کے ادا میں کمی غفلت سے کی ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے تم پر نہیں تمہاری نماز
صحیح ہوگی محدثین نے اس حدیث کا یہی مطلب سمجھا ہے بخوف طوالت
صرف تبویب امام ابن تیمیہ کو ہم نقل کرتے ہیں۔ منتقی میں فرماتے ہیں باب
من اقتدی بمن اخطأ بترک شرط او فرض ولم یعلم عباس کے حدیث
مذکورہ بخاری کو نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث سے مسئلہ بالا بعید ہے میں بعض
علماء کا استدلال تعجب خیز ہے۔ باقی رہی صورت اول و دوم سو صورت اول
یعنی نجاست بدن و کپڑے کے مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں کیونکہ نماز
کی صحت و قبولیت کے لئے طہارت شرط ہے وثیابک فطہر والرجز
فاھجر اس سے ظاہر ہے کہ امام کی نماز قطعاً نہیں ہوگی یہی کیفیت صورت دوم
میں ہے کہ بوجہ عقائد بدعیہ و کفریہ امام کی نماز وغیرہ عند اللہ مقبول نہیں پس
ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا مثل امام کی نماز کے غیر مقبول
و مردود ہوگی پس جب جماعت میں امامت کی شرط کی فلاسفی اور اس کے
اسرار پر غور کیا جاتا ہے اور حدیث شریف اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم
بینکم و بین اللہ وفدکم پر نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ امر صاف متبادر ہوتا ہے
کہ امام کے ساتھ مقتدی کی بھی نماز نہیں ہوگی کیونکہ جب امام کی جو دربار خداوندی
کے لئے سفیر و وفد ہے دربار خداوندی میں رسائی نہیں ہوئی تو مقتدی کی کیونکر
رسائی ہوگی پس عموماً دربار شاہی کے حضوری میں جو خاص ملا کرتی ہے اور
وہ ان اللہ حیی کریم ہے۔ اور المصلی یناجی ربہ اور السلام علیکم و رحمۃ
اللہ سے ثابت ہے اس سے بھی ایسے امام و مقتدی کو خلعت قبولیت و رحمت
و برکت سے محرومی ہوگی اور محض تقلیداً اور رسماً دائیں و بائیں السلام علیکم
کہنا ہوگا اور اسی کی مؤید ہے حدیث عن سہل بن سعد والی ہریرۃ
مرفوعاً الامام ضامن یعنی صلوۃ ھم ضمن صلوتہ صحۃ وفساداً جیسا
کہ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم وغیرہم نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بھی صحیح ہے جو صحیحین
وابوداؤد وغیرہ میں مرفوعاً مروی ہے سترۃ الامام سترۃ المصلی اور حدیث
ترجمۃ الابواب بخاری ومنہا قراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کو اور محدثین نے

موقوفاً و مرفوعاً باسانید مختلفہ صحیح ضعیف منقطع۔ مرسل کے روایت کیا ہے
یہ سب حدیثیں مقتدی و امام کے صحت و فساد نماز ملازمت پر صریح دال ہیں
فاعتبروا یا اولی الابصار۔

علامہ لکھنوی تعلیق الممجد شرح موطا امام محمد میں تحت حدیث اجعلوا ائمتکم
خیارکم فرماتے ہیں لان الامام اذا فسدت صلوتہ فسدت صلوۃ
المؤتم لان الامام ضامن بصلوۃ المقتدی کما ورد بہ الحدیث
فصلوۃ المقتدی مشمولۃ فی صلوۃ الامام وصلوۃ الامام متضمنۃ
لہا فصحتہا بصحتہا وفسادہا بفسادہا فاذا صلی الامام جنباً
لم تصح صلوتہ لفوات الشرط وھی متضمنۃ لصلوۃ المؤتم فتفسد
صلوتہ فاذا علم ذالک یلزم علیہ الاعادۃ انتہی ہاں حسب تصریح
فقہاء و متکلمین فاسق کے دو قسم ہیں فاسق معلن اور فاسق غیر معلن۔ فاسق غیر
معلن کے پیچھے پڑھنا بلا خلاف جائز سمجھتا ہوں اور اس کو حکم میں والصلوۃ واجبۃ
علیکم خلف کل مسلم براً کان او فاجراً وان عمل الکبائر داخل کرتا ہوں
باقی شق دوم و صورت دوم مذکورہ کے پیچھے ناجائز سمجھتا ہوں۔ راقم
محمد عبد الغفور داناپوری۔

ایڈیٹر۔ اس تحریر میں کوئی نئی بات نہیں جس کا جواب پہلے نہ آچکا ہو ہاں
اجعلوا ائمتکم خیارکم والی حدیث سے عدم جواز کا یوں طور استدلال
کہ امام کی نہ ہونے سے مقتدی کی بھی نہ ہوگی عجیب ہے سو جواب یہ ہے کہ اول تو حدیث
صحیح نہیں دوم یہ حدیث وقت انتخاب امام سے متعلق ہے جو متنازعہ فیہ نہیں۔
سوم حدیث مذکور میں صیغہ امر متعلق امام ہے جواز یا عدم جواز صلوۃ کا اس میں
کوئی ذکر نہیں چہارم یہ امر استحبابی ہے چنانچہ دوسری ایک روایت میں ہے
ان سرکم ان تقبل صلوتکم اور نقیض استحباب موجب بطلان نہیں ہوتی
فافہم و تدبر۔

## غریب فنڈ

منشی عبد الرحمن۔ امرتسر ۸ عہ
عابد علی نارکوٹ ... ا ر
فتوی فنڈ ... ۲ ... (کا) یا سابقہ ... ۶/۲
میزان ... ۱۵/ ... ایک اخبار بنام محمد غوری دنامار وک
جاری کیا گیا۔ باقی ۷ عہ

# مرزا غلام احمد قادیانی اور اُسکے الہامات

## صَدَقَ اللّٰہُ تعالیٰ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی

(از مولوی عبد العزیز صاحب تلونڈی بیان سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

میں یقیناً کہتا ہوں اور حلفاً بیان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کاذبہ نے جسقدر الہامات بشیرہ یا منذرہ اپنی زندگانی میں بذریعہ اشتہارات یا کتب شائع کئے وہ سب کے سب جھوٹے نکلے اور کیوں نہ جھوٹے نکلتے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں فرماتے ہیں: وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی یعنی مراد کو نہیں پہونچا جس نے جھوٹ باندھا - چنانچہ مرزا صاحب احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے بارہ میں نامراد رہے اور یہ حسرت دل میں ہی لیکر چلے گئے بہتیرے الہامات سنائے لیکن کوئی پورا نہ ہوا پہلے آپ نے کہا کہ میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بشارت دی ہے قد زوجنکہا - ازاں بعد اُس کے رشتہ داروں کی طرف خطوط اور مکاتیب عاجزانہ طور پر لکھتے رہے کہ میرے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح کرا دو چنانچہ وہ سب خطوط کلمہ فضل رحمانی میں چھپکر ہدیہ ناظرین ہو چکے ہیں پھر جب سلطان محمد پٹی والا سے اُسکا نکاح ہو گیا تو آپ نے ایک الہام منذر شائع کر دیا جسکی یہ عبارت تھی ویموت بعلہا الی ثلاث سنین یعنی اُسکا خاوند تین سال تک مر جائیگا جب اُسکا خاوند اللہ کے فضل سے تین سال گذار کر خوش و خرم نظر آیا تو پھر لوگوں نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا کہ وہ تو مرا نہیں اب کیا جواب ہے تو آپ نے کہا کہ میں ابھی زندہ ہوں اور احمد بیگ کی لڑکی بھی زندہ ہے کسی وقت نکاح میں آجائیگی اور آپکے مریدوں نے بھی یہی جواب معترضین کو دئے چنانچہ میں نے ایک قصیدہ بابتہ تحفہ ہند کے ضمیمہ میں جون کے مہینہ میں طبع کرایا تھا - اور یہ اعتراض کیا تھا ؎

چنانکہ دخترِ احمد بہ عقدِ او آمد ٭ کہ بود زوجۂ سلطان مرد حقانی

تو اس کے جواب میں ایک قصیدہ الحکم اخبار میں شائع ہوا جس میں مجھے مخاطب کر کے لکھا تھا ؎

مسیح و دخترِ احمد چو زندہ اند ہنوز ٭ چرا بعقدِ سماوی از و بحیرانی -

اب میں اس شاعر سے پوچھتا ہوں کہ اب کیا حیرانی کا موقع نہیں کہ مرزا صاحب تشریف لے گئے اور نکاح میں نہ آئی - شاید یہ جواب دیدیں کہ جب نکاح آسمان پر پڑھا ہوا ہے تو مرزا صاحب کے گھر میں وہاں جا کر آباد ہوگی -

مجھے مرزائیوں سے سخت تعجب ہے کہ باوجود جھوٹا ہونے مرزا کے اُسکو مورد وحی والہام سمجھتے رہے - بلکہ خود مرزا صاحب اپنے آپ کو مسیح ابن مریم علیہ الصلوٰۃ و السلام و امام حسین علیہ السلام سے افضل لکھتے رہے چنانچہ آپنے دافع البلاء میں لکھا تھا کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو ٭ اُس سے بہتر غلام احمد ہے -

اور اعجاز احمدی میں یہ شعر ہے ؎

وقالوا علی الحسنین فضل نفسہ ٭ اقول نعم واللہ ربی سیظہر

اور بہتیرے اشعار مرزا کی کتابوں میں ہیں جن سے مرزا کی تعلّی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے -

علاوہ اس کے قرآن دانی بھی آپ پر ختم تھی قرآن کی آیات کو اپنے اوپر خواہ مخواہ چسپاں کرتے تھے چنانچہ قصہ ذوالقرنین کو اپنے پر لگا دیا - دیکھو لکچر سیالکوٹ جو لاہور میں آپنے دیا - اُس میں لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے ذوالقرنین کے نام سے قرآن میں پکارا - افسوس - کیا کفار سائلین نے اسوقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مرزا کی بابت سوال کیا تھا کہ بتاؤ مرزا کون ہوا - اور اُسکا قصہ کس طرح سے ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے صیغہ ماضی سے اس قصہ کو بیان کیا - سبحان اللہ قرآن دانی مرزا پر ختم تھی - جیسا مرزا نے قرآن کو سمجھا - آجتک کسی نے اہل علم سے نہیں سمجھا اور ہم دعا کرتے ہیں کہ ایسی سمجھ بھی کسی کو نہ ملے - اگر مرزائی لوگ مرزا کی قرآن دانی کی بابت مجھ سے سوال کرینگے تو میں اُنکی تحریف اُنکی کتابوں سے نکالکر پیش کرونگا - ایک نظیر جو مرزا کی قرآن دانی کی اور یاد آئی - اور وہ یہ ہے - کہ دابہ کے معنے کبھی آپ نے علماء لوگ ٹھیرائے اور کبھی دابہ کی تعبیر نبی سے کی اور کبھی طاعون سے کرتے ہے - شاید آپکے الہام کرنے والے کو پھر پھر خیال آتا ہوگا - کہ شاید یہ معنی صحیح ہونگے یا یہ ہونگے - جیسے کسی نے کسی سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے ہو؟ اُس نے کہا گنز - اُس نے کہا غلط کہتے ہو - اُس نے کہا گنز - پھر اُس نے ڈانٹا تو اُس نے کہا کنز - سو ایسا ہی مرزا صاحب کے الہام کا حال ہے بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ اُس میں کنز تو صحیح تھا - اور اس الہام میں ایک معنی بھی صحیح نہیں - والسلام

---

**اطلاع** - مولوی ثناء اللہ و مولوی محمد حسن وغیرہ کی تحریرات متعلقہ موت مرزا

# دریافت کا جواب

عرض ہے کہ پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ کے صفحہ ۵ پر ایک مضمون جس کی سرخی "دریافت" ہے میری نظر سے گذرا جسکی بابت خاص مجھ سے بھی دریافت کیا گیا ہے کہ میں بھی پتہ دوں۔ سو بجواب اس مضمون کے عرض ہے کہ اس جگہ آسن سول میں میرے پاس محمد حسن نامی شخص کوئی مید ہ کل میں نہیں ہے۔ ہاں البتہ ایک دوسرے نام کا شخص جسکی عمر قریبًا ۵۰ ۶۰ یا ۵۵ برس۔ اور اپنے کو مولوی۔ فقیر و سیاح و شاہ صاحب عمومًا کہلاتے ہیں۔ پست قد۔ رنگ گندمی۔ دراز ریش۔ اپنے کو رہنے والا ضلع گورکھپور اور نام محمد حسن اور عرصہ چار ماہ سے سیاحت ڈھاکہ و کلکتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر بارادہ واپسی مکان ضلع مذکور مسجد میدہ کل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور چونکہ عرصہ چند یوم تک چلے بھی جاویں گے۔

ظاہرا۔ میرے نزدیک تو انکی بول چال و خیالات مطابق قرآن و حدیث کے ہیں کسی طرح کا نقص نہیں۔ اور پابند صوم و صلوٰۃ بھی پائے گئے ہیں۔ اور موحد ہیں۔

میں جہانتک عرصہ مذکور میں انکو دیکھتا ہوں تو وہ پکے اہلحدیثوں سے کسی فعل میں کم نہیں۔ جواب میں (حنفیوں وغیرہ سے) یا سوال میں ہر طرح سے پورے ہیں۔

مزید حالات جو سائل نے دریافت کئے ہیں سو میں ان کے چال چلن کے علاوہ کوئی حالات نہیں جانتا۔ ظاہرا کوئی غلطی نہیں پائی گئی۔

مجیب مستری نور دین۔ مالک میدہ کل۔ و مہتمم مدرسہ اسلامیہ میدہ کل۔ و مقام آسن سول ضلع بردوان۔

# ایک اور لیجئے

جواب سرخی "دریافت" اہلحدیث مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ شاہ محمد محسن صاحب صوفی کامل کی ذات بابرکات کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یہ تو اظہر من الشمس ہے آپ کلکتہ وغیرہ اضلاع بنگالہ کی سیاحی کرتے ہوئے آج عرصہ چار ماہ سے آسن سول میں رونق افروز ہیں آپ کی تشریف آوری سے لوگوں کو طرح طرح کی فیضیابیاں نصیب ہو رہی ہیں جس کی کبھی امید بھی نہ کیجا سکتی

تھی۔ ہزارہا مخلوق خدا منہ مانگی مراد پا رہی ہیں۔ شاہ صاحب موصوف نے تو دعا قبول کرا دینے کے لئے بارگاہ الٰہی سے سارٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہے۔ آپ اس بارہ میں بڑے دعوے کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ میں دعا کروں اور قبول نہ ہو؟

بعض مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ آپ دعا کرتے کرتے کچھ ایسے دور نکلجاتے ہیں کہ نماز جمعہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے علیٰ ہذا القیاس اور وقتوں کا بھی اندازہ اسی پر بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ صوفی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے کئی شخصوں کا دعا کیا اور وہ قبول بھی ہوگیا جس میں نور الدین صاحب کا بھی نام بیان کیا جاتا ہے۔ شاہ صاحب کو اب لوگوں کو معتقد بنانے کا اچھا موقعہ ہاتھ لگا ہے۔ والسلام

مجیب عبدالرحمان چپراسی۔ آسن سول دو کان پارچون

# سیٹھ حاجی ہارون کا شکریہ

ہم مسلمانان جبل پور پر جناب حاجی ہارون برادرس ساکن کراچی وارد حال جبلپور نے جو احسان کیا۔ وہ اس قابل ہے کہ ہم ساکنان جبل پور فردًا فردًا انکا شکریہ ادا کریں مگر چونکہ یہ امر وقت طلب ہے اس لئے یہی مناسب معلوم ہوا کہ بذریعہ اخبار جمیع اہل اسلام کی جانب سے شکریہ ادا کیا جائے۔ شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر رانی تالاب ہے جس کے کنارہ اہل اسلام کے ہر دو فریق یعنی اہلحدیث و اہل سنت کی دو بڑی عیدگاہیں ہیں نیز شہر کے ایک بڑے حصہ کی قبرستان ہے۔ ان تین مقامات کیوجہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ایسی حالت میں مسلمانوں کو اس تالاب کی کتنی بڑی ضرورت ہوتی ہوگی۔ باوجود ایسی بڑی ضرورت کے اس میں کہیں گھاٹ نہ تھا۔ مدت ہائے دراز سے وضو وغیرہ کیواسطے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ عیدین کے موقعہ پر مسلمان اپنے پاکیزہ کپڑے پہنے ہوئے کنارہ تالاب گشت کرتے کہ کہیں ایسی جگہ ملجاتی کہ ہم کیچڑ سے اپنے کپڑے بچا کر وضو کر لیتے جب کبھی کسی نماز کا وقت آجاتا تو اس تکلیف کیوجہ سے بہت کم اشخاص وضو کر کے نماز فریضہ وقت پر ادا کرتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ دولت ہارون سیٹھ کی نصیب میں لکھی تھی کہ جنہوں نے یہ نیکی حاصل کی۔ اب جب ہم اس شاندار ہارون گھاٹ کی سیڑھیوں پر بیٹھکر تالاب سے پانی لیتے ہیں بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے پروردگار جس شخص نے ہماری سالہا سال کی تکلیف دور کی تو بھی اسکی ہمیشہ کی تکلیف دور کر دارین میں اسکا بدلہ دے۔ چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد موجود ہے الدال علی الخیر کفاعلہ نیز من لم یشکر الناس لم یشکر

# فتاوے

س نمبر ۲۲۳ - زید کی بیوی باخلق اور با اسلام ہے مگر بوجہ چند نافرمانیوں کے زید بہت تنگ ہو گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور وہ مہر دیکر طلاق دینا چاہتا ہے۔ ایسی حالت میں زید کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۲۳ - جائز ہے لیکن بحکم ابغض الحلال الی اللہ الطلاق خدا کے نزدیک ناپسند ہے۔

س نمبر ۲۲۴ - زید کی بیوی باخلق اور با اسلام ہے۔ اور بدصورت ہے بوجہ بدصورتی کے زید کو بہت ناپسند ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور زید مہر دیکر طلاق دینا چاہتا ہے ایسی حالت میں زید کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں!

ج نمبر ۲۲۴ - جائز ہے لیکن بحکم عَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا نباہ کرنا اچھا ہے۔

س نمبر ۲۲۵ - زید نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ بعد دو تین برس کے زید اپنی بیوی کو نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ زید کو بہت سمجھایا جاتا ہے کہ اپنی بیوی کو رکھو یا طلاق دو۔ مگر زید نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور اس عورت نے خلع کے واسطے سوا دو مین کے پاس بھی درخواست کی سوا اس نے زید کو طلاق دینے کے واسطے کہا۔ مگر زید کسی صورت سے طلاق نہیں دیتا ہے ایسی حالت کو عرصہ دس بارہ سال کا ہو گیا۔ اب ایسی حالت میں وہ عورت کیا کر سکتی ہے۔ بغیر خلع کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ یا اس کے خلع کرانے کی کوئی صورت ہے؟

ج نمبر ۲۲۵ - ایسے ظالم کا علاج یہی ہے کہ موجودہ قانون کے مطابق ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دیکر فیصلہ کرایا جائے

س نمبر ۲۲۶ - عن ابن عباس ان امرأة ثابت ابن قیس اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما اعتب علی ثابت فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام تعنی بغضہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ فقالت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ اخرجہما البخاری (سوال) ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام کا کیا مطلب ہے؟

ج نمبر ۲۲۶ اس کا خاوند بدشکل تھا بدشکلی اور خوبصورتی چونکہ بحکم هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ خدا کی طرف سے ہے پس کسی بدشکل سے بغض رکھنا دراصل خالق تک بداعتقادی پہونچاتا ہے اس لئے عورت مذکورہ نے اس کراہیت کو کفر سے تعبیر کیا چنانچہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ لولا مخافۃ اللہ اذا دخل علی لبسقت فی وجہہ یعنی مجھے خدا کا خوف مانع نہ ہوتا تو جب وہ میرے پاس آتا ہے میں اس کے منہ پر تھوک دوں۔

س نمبر ۲۲۷ - مومن مرد مشرک عورت سے اور مومن عورت مشرک مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۲۷ - مومن مرد کا مشرک عورت سے اور مومن عورت کا مشرک مرد سے نکاح جائز نہیں وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ۔ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا۔ مشرک سے مراد یہاں وہ لوگ ہیں جو اسلام سے منکر ہو کر شرک کرتے ہیں جو لوگ کلمہ اسلام کے قائل ہو کر شرک کرتے ہیں گو فعل ان کا تو شرک ہے مگر نکاح ان سے جائز ہے۔

س نمبر ۲۲۸ - مومن مرد مشرک عورت سے نکاح کرے اس خیال سے کہ عورت کو گھر لا کر دیندار کر لیں گے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۲۸ - منکر اسلام مشرک کے ساتھ کسی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں اور مسلمان مشرک کے ساتھ نیک نیتی سے جائز ہے۔

س نمبر ۲۲۸ - سورۃ الانبیاء رکوع ۲ آیت لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ کا کیا مطلب ہے؟

ج نمبر ۲۲۸ - آیت مرقومہ کا مطلب یہ ہے کہ بے دین لوگ دنیا کے اتنے بڑے ڈہانچ کو محض کھیل اور تماشہ جانتے ہیں جس کا انجام اسپر پہنچتا ہے کہ خدا نے گویا اس کو اپنے لئے ایک کھیل تماشہ بنایا ہے اسکا جواب اس آیت میں دیا ہے کہ خدا اگر کھیل بناتا تو ایسی بناتا کہ بس اس کے پاس ہی ہوتی اتنے بڑے ڈہانچ کی ضرورت نہ ہوتی جس میں روزانہ ہزاروں قتل و خون ہو رہے ہیں لاکھوں آدمی لاکھوں پر مظالم کر رہے ہیں کروڑ نا قانون سے مر رہے ہیں۔ پھر ہر ایک کو نیک و بد اعمال کا بدلہ ملتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا محض کھیل اور تماشہ نہیں ۲ سر داخل غریب فنڈ ۔

(اطلاع فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا)

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - قیمت ۱۰/ (منیجر اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مدرسہ نعمانیہ** دہلی کا جلسہ دستار بندی حسب دستور ۹ اگست کو ہوگا۔

**چودہری** نتھو ساکن سومن او ٹھیان ضلع امرت سر کا نوجوان لڑکا شیر محمد مرگیا۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کیگئی ہے اللہم اغفرلہٗ

**مولوی** عبدالستار حسن ولد مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج نے ایک بڑا دو ورقہ فتوی بمواہیر علما در بارہ منع رسوم قبیحہ شائع کرکے مسلمانون پر احسان کیا ہے جو مولوی صاحب سے پتہ مذکور پر مفت ملتا ہے

**سیوان** ضلع سارن میں آریون نے کچھ مذہبی شور اٹھایا تھا۔ مگر مولوی ظہیرالدین صاحب کی تقریرات سے دب گیا (نامہ نگار)

**بعض شیعہ** ہمدردان قوم شاہ ایران کو جس نے ایرانی پارلیمنٹ کو توڑ کر بڑے بڑے علماء اور قومی لیڈرون کو مروا دیا ہے یزید ثانی کا خطاب دے رہے ہیں۔

**پنجاب** بلکہ کل ہندوستان میں امسال بارشیں خوب ہوئیں۔ (شاید مرزا صاحب قادیانی کے مرنے کا نتیجہ ہے)

**ہوتی لال** ورما کو جس نے اخبار بندے ماترم میں ایک مفسدانہ مضمون بھیجا تھا سشن جج علیگڈہ نے ۷ سال جلاوطنی کی سزا دی۔

**ڈیرہ غازیخان** کی طرف دریائے سندھ نے اپنا رخ کرلیا۔ دو بند ٹوٹ کر بہ گئے۔ قیدی اور خزانہ دوسری جگہ بھیجدئے گئے۔ اگر یہی حال رہا تو تمام شہر غرق ہو جائیگا۔ باشندے بہاگ رہے ہیں (خدا مہربانی کرے)

**بنگالی** خودی رام بوس کی سزا موت کے حکم میں جسنے بمب کا گولہ مارا تھا۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے ترمیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے اب اُس نے حضور وائسرائے اور ملک معظم قیصر ہند سے اپیل کرکے رحم کی درخواست کی ہے۔

**بابو** بپن چندر پال نے کلکتہ میں مسٹر تلک اور چدمبرم پلے کی ہمدردی کے جلسے میں سخت پرجوش تقریر کی۔ سامعین کو کہا کہ دونو کی سزا یابی پر سالانہ ماتم کرین۔ ان کے قید ہونے کے دن کو قومی تہوار بنانا چاہئے۔

**پارلیمنٹ** میں ڈاکٹر رودرفورڈ نے سفارش کی کہ وزیر ہند مسٹر تلک کی کچھ سزا معاف کردین۔ وزیر ہند کی طرف سے جواب دیا گیا کہ یہ بات ناممکن ہے۔ گورنمنٹ نے خود ہی مقدمہ چلایا۔ اب وہ کیسے سفارش کر سکتی ہے (یہ بھی کچھ مشکل ہے)

**برٹش** پارلیمنٹ میں انگلستان کے وزیر خارجہ نے ترکی میں پارلیمنٹ کی تقرری کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اگر یہ رعائت تمام ترکی سلطنت پر حاوی ہوگی تو مقدونیہ کا جھگڑا اٹھ جائیگا۔ (صرف زبانی)

**ہانگ کانگ** میں ہوا کا سخت طوفان آیا جس سے جہازون کو بڑا نقصان پہونچا۔ "ینگ کنگ" نام ایک چینی جہاز معہ ۳۰۰ مسافروں کے غرق ہوگیا۔ انگریزی تباہ کن جنگی جہاز "توھننگ" نام ریتی پر چڑھ گیا۔ ساحل چین پر سمندر کے اس سخت تلاطم سے کانٹن میں کشتیوں کے الٹ جانے سے ہزارہا چینی سمندر میں ڈوب گئے۔

**ریاست فریدکوٹ** نے پنجاب کے قحط فنڈ میں دس ہزار روپے ارسال کئے
**بارش** خاطر خواہ ہو رہی ہے اس لئے الہ آباد اور متھرا میں قحط کے امدادی کام بند کردئے گئے۔

**۲۸ جولائی** کو سلطان المعظم نے شیخ الاسلام کے روبرو جدید ترکی آئین کی وفادارانہ طور پر پابندی کرنے کے لئے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھائی قسطنطنیہ کی حالت بالکل بدل گئی۔ اخبارات۔ رسالے اور وطن دوستی کے مضامین بیچنے والے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر سمت حب الوطنی کی تقریرون کا زور ہے۔ وزیراعظم نے ۲۸ جولائی کو باب العالی کے سامنے ایک بڑے مجمع کے روبرو تقریر کی اور لوگون کو مشورہ دیا کہ خوشی کے منانے میں بھی اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور اُن کو مطلع کیا کہ سلطان المعظم تمہاری حب الوطنی کے جذبات سے بہت خوش ہیں۔

**مسٹر تلک** اب تک احمد آباد میں ہیں اور کال کا سزا یافتہ اڈیٹر بھی بعجت ہے

**قیصر جرمن** نے فرید پاشا سابق وزیر اعظم ترکی کو بغداد ریلوے کی ترتیب میں سیاہ عقاب کا نشان مرحمت کیا۔

**شمس العلما** مولانا شبلی نعمانی تجویز کرتے ہیں کہ دار العلوم ندوہ میں چند ایسے لائق مولویون کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے جو سنسکرت اور بھاشہ میں فارغ التحصیل ہوں اور اون مولویوں سے اشاعت اسلام کا کام لیا جاوے (غنیمت ہے توجہ تو ہوئی مگر یہ خیال تو فرمائیے کہ توجہ ہوتے ہی ایسے طیار شدہ کہاں سے ملجائینگے)

ahmadimuslim.de

# فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

**تفسیر ثنائی** پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲ — جلد دوم ۱۲
جلد سوم ۱۲ — جلد چہارم ۱۲
جلد پنجم ۱۲ — پانچوں کی قیمت ۲/۸

**نماز اربعہ** اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام، عیسائی، ہندو، آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ۔ ۲/

**دلیل الفرقان** بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے ۲/

**حق پرکاش** آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن پر شروع سے اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں ان کا مفصل جواب قیمت ۸/

**تقلیب الاسلام** جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور آریہ دھرمپال، نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۸/ جلد دوم قیمت ۱۰/ جلد سوم قیمت ۵/ جلد چہارم قیمت ۵/ چاروں کے خریدار کو ۱۲/

**مناظرہ نگینہ** مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۴/

**ادب العرب** صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا امداد مطلب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۴/

**المشتہر**
منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

# علم خیر

فیض بخش سٹیم
اشتہار ہذا کے پہنچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزاں یعنی ایک سو روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو ۱۲ فی روپیہ رعایت اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دی جائیگی محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مندرجہ ذیل کتب کل ہو کر فروخت ہو رہی ہیں

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت |
| --- | --- | --- | --- |
| حمائل بیضوی مجلد | ۱۲ | حروف مختلف | ۱/۲/ |
| نجوم القرآن | ۱۲ | مترجم بلا جلد۔ مجلد | ۳/۴/ |
| ترجمۃ القرآن | ۱۲ | دوجہان کی سیر | ۱۲ |
| لغات القرآن | ۱۲ | سمندر کی سیر دو حصے | ۱۲ |
| تفسیر اتقان | ۱۲ | پاتال کی سیر | ۱۲ |
| شرح فصوص الحکم عربی | ۱۲ | ریتونی | ۸/ |
| ترجمہ اردو انسان کامل | ۱۲ | روح لیسلے | ۱۲ |
| سیپارہ الم حسبلی کشادہ | | | |

مفصل فہرست طلب کر دیکھئے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگوا لیجئے

ملنے کا پتہ
منیجر فیض بخش پریس فیروزپور شہر

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہل حدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار

# اہلحدیث

جس میں ہو مصطفیٰ کی گفتار ۔ ثبت ہو جس میں کا قول و کردار

نمبر ۴۱ جلد ۵

امرتسر مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۰۸ع یوم الجمعہ

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ
والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ عہ
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۸ شلنگ
ششماہی ۴ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیں

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔
(۳) سب مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

## نذر لغیر اللہ

تصحیح نمبر پیچھلی

سہواً نمبر ۳۸ گذشتہ ۳۹ لکھا گیا ہے

مدت ہوئی بعض احباب نے آیت مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی تشریح اور تفسیر مع تردید مخالف رائے کے دریافت کی تھی مگر بعض دیگر ضروری مضامین کی وجہ سے ادھر توجہ نہ ہو سکی۔ اتنے میں ایک رسالہ قلمی "اظہار السرور فی حل الذبائح المنذورة لاہل القبور" میری نظر سے گذرا جس میں فاضل مصنف نے بہت زور لگا کر اپنا مدعا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یہ بات کہ کسی مصنف کا خیال ہمارے خیال سے مخالف ہو کوئی تعجب انگیز امر نہیں نہ ہو سکتا ہے کہ تمام اہل علم ایک ہی ... تعجب ہے کہ فاضل مصنف نے رسالہ مذکورہ کے دیباچہ میں اپنے نام کے ساتھ مقلد ابی حنیفہ بھی لکھا ہے باوجود حنفی ہونے کے اصول حنفیہ کی خلاف ورزی کی ہے اصول فقہ کو ملحوظ رکھکر اس آیت میں نزاع ہی نہیں ہو سکتی اس لئے

ہم اس مضمون میں اونہی اصول سے کام لیں گے۔ آیت مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے معنے ہیں کہ جو چیز کسی غیر اللہ کے نام سے نامزد کی جاوے وہ حرام ہے۔ اس ترجمہ میں تحقیق طلب تین لفظ ہیں۔ (ما)، اور (اُهِلَّ)، اور (لِغَيْرِ اللّٰهِ)، ما کی بابت علماء اصول کا حکم ہے کہ یہ عام ہے۔ اصول شاشی میں ما کے عموم کو اس نص سے ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی کو یوں کہے کہ ان کان ما فی بطنك غلاما فانت حرة یعنے جو کچھ تیرے پیٹ میں ہو اگر لڑکا ہے تو اس کے جننے سے تو آزاد ہوگی۔ اس کہنے کے بعد وہ لونڈی اوسی حمل سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنے۔ تو علماء اصول کہتے ہیں وہ لونڈی آزاد نہ ہوگی کیونکہ ما کا لفظ اس سب مواد کو شامل تھا جو لونڈی کے حمل میں بچہ بننے کی قابلیت رکھتا تھا حالانکہ وہ دو حصہ ہوکر ایک لڑکا بنا اور ایک لڑکی۔

نور الانوار کے الفاظ یہ ہیں فان قال لامته ان کان ما فی بطنك غلاما فانت حرة فولدت غلاما وجارية لم تعتق تفريع لكون كلمة ما

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

ضروری اطلاع۔ گم شدہ پرچہ کی بابت پہلی اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر مفت تیسرے ہفتہ قیمت ۱؎ بعد ازاں ۲؎ فی پرچہ گم شدہ اخبار کا نمبر اور نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔

عامة لان المعنى حينئذ ان كان جميع ما فى بطنك غلاماً فانت حرة ولم يكن كذالك بل كان بعض ما فى بطنها غلاماً وبعضه جارية فلا يوجد الشرط۔

ان حوالجات سے ثابت ہوا کہ ما کا لفظ عام ہے جو اپنے تمام مسمیات پر شامل ہے مطلق نہیں جیسا کہ مصنف ممدوح نے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے۔ مطلق اور عام میں جو فرق ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ العام یوجب الحکم فیما یتناوله قطعاً (نور الانوار) حکم المطلق ان یکون الآتی بای فرد کان آتیا بالمامور به (اصول)

پس ما جو اپنے مفہوم میں عام ہو اس کو مطلق کہنا کسی طرح صحیح نہیں۔

بیان بالا سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو ما کا عموم دوم عموم کا حکم کہ وہ حنفیہ کے نزدیک یا کم از کم چاہ بارہ حنفیہ کے نزدیک قطعی ہوتا ہے ایسا ہم دیکھتے ہیں کہ علماء اصول حنفیہ نے عام کو یہانتک زور دار مانا ہے کہ صحیح حدیث سے بھی اس کی تخصیص کے قائل نہیں ہوئے چنانچہ اصول شاشی میں ہے کہ اگر عام قرآن اور حدیث نبوی میں تعارض ہو تو تطبیق کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر کسی طرح سے تطبیق نہ ہو سکے تو بنظر الفاظ و حدیث کو چھوڑ دیا جاتا ہے)

تحقیق: آیت کے بعد اہل کا لفظ ہے۔ اہلال کے معنی ہیں آواز بلند کرنا جیسا شعر میں ہے ؎

اهل بالملا است‌هل تجوتا — حسان الوجوه لینات الانامل

مگر احکام شرعیہ میں آواز بلند کرنا ضروری نہیں بلکہ دل کے ارادہ پر مدار ہے لکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم و انما الاعمال بالنیات پس مراد سنئے اہل کے یہ ہوئے کہ جو چیز غیر اللہ کے نام پر مقرر کیجائے وہ حرام ہو۔

اہل کے بعد غیر اللہ کی تحقیق ہے۔ اس تحقیق سے یہ مطلب نہیں کہ اس مرکب لفظی یا اس کے اجزاء کی تفصیل کیجائے بلکہ غیر اللہ کی طرف نسبت کی تحقیق منظور ہے کیونکہ بہت سے لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب کسی غیر اللہ کے نام سے چیز حرام ہو جاتی ہے تو تم لوگ جو کہتے ہو میری روٹی یا میری بیوی یا میرا گھر تو یہ سب چیزیں حرام ہو گئیں؟ اس لئے ضروری ہے کہ اس نسبت کی تحقیق ہی کیجائے۔ پس غور سے سنئے اضافت کسی چیز کی دوسری کی طرف کئی وجہ سے ہوتی ہے جزء کی کل کی طرف اور کل کی جزء کی طرف جیسے میرا ہاتھ وغیرہ

ملوک کی مالک کی طرف۔ مصنوع کی صانع کی طرف جیسے میرا مکان میری روٹی میری بیوی لڑکا رس کا چاقو وغیرہ اس قسم کی سب اضافتیں جائز ہیں اور قرآن شریف میں بندوں کے حق میں مستعمل ہیں لیکن ان کے علاوہ ایک اضافت اور ہے جس کی بابت قرآن شریف میں ما اهل به لغیر الله فرمایا ہے اسکا نشان بھی قرآن مجید ہی سے ملتا ہے۔

قرآن مجید میں عرب کے مشرکوں کا رویہ ان لفظوں میں بیان ہے۔

وجعلوا لله مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبا فقالوا هذا لله بزعمهم وهذا لشرکائنا فما کان لشرکائهم فلا یصل الی الله وما کان لله فهو یصل الی شرکائهم ساء ما یحکمون (پ ۸)

یعنے مشرک اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے مقرر کرکے اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ایک حصہ ہمارے شریکوں (مصنوعی معبودوں) کا پھر جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ اللہ کے حصہ کی طرف نہیں پہونچ سکتا اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف چلا جائے تو کچھ حرج نہیں۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے مشرکوں کے فعل پر دو دفعہ لام کا استعمال کیا۔ یعنی لله اور لشرکائنا بزعمهم اس آیت کو ہم آیت ما اهل لغیر الله کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کا مطلب ایک ہے یعنے جس طرح سے کسی چیز کو بطور تقرب اور بطور قبولیت خدا کی طرف منسوب کیا جائے اسی طرح اسی غیر اللہ کے نام سے منسوب کی جائے یعنی اس غیر (بزرگ معینہ) کو قبول کرکے بدلہ دینے والا یا نفع پہونچانے والا یا بلا ٹلانے والا سمجھا جائے تو وہ چیز حرام ہے۔ اب اس تحقیق کے بعد ہم اصل مطلب پر آتے ہیں کہ آیت میں لفظ ما ہے جو بحکم اصول فقہ عام ہے اور جاندار غیر جاندار سب کو شامل ہے۔

اب غور طلب بات اتنی ہے کہ ہم جو تفسیر اس آیت کی کرتے اور سمجھتے ہیں بلحاظ الفاظ وہ صحیح ہے یا جو ہمارے مخاطب تفسیر کرتے ہیں وہ صحیح ہے ہماری تفسیر میں ما کا لفظ اپنے عموم پر رہتا ہے اور ہمارے مخاطبوں کی تفسیر سے وہ صرف جانوروں سے مخصوص ہو جاتا ہے کیونکہ ہم تو یہ معنے کرتے ہیں کہ جو چیز غیر اللہ کے نام سے (بہ نیت مذکورہ) نامزد کی جائے خواہ بکرا بکری ہو یا روٹی کپڑا ہو سب حرام ہے اور ما کا لفظ بھی یہی چاہتا ہے مگر ہمارے مخاطب علماء خصوصاً فاضل موصوف مصنف رسالہ اظہار السرور اس کے

سے ذبح ہیں کہتے ہیں ہاں مگر علماء حنفیہ کے اصول سے عموم قرآنی کی تخصیص حدیث صحیح سے بھی جائز نہیں۔ معلوم نہیں اس آیت کی تفسیر میں حدیث سے بھی بالاتر کونسی قوی دلیل اُن کو ملی ہو کہ اُس کی وجہ سے عموم قرآنی کی تخصیص کو جائز رکھا جاتا ہے۔ بجز اقوال الرجال کے کہ فلان مفسر نے یون کہا ہے فلان مفسر نے یہ لکھا ہو الی اللہ المشتکی۔ او جناب کہیں اصول میں بھی لکھا ہے کہ عموم قرآنی کی تخصیص حدیث سے تو جائز نہیں مگر مفسرین کے قول سے جائز ہے تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ۔

**عام شکایت** اس موقع پر ہمارا رونے کا مقام ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ذرا اپنا آہ و بکا لپنے ناظرین تک بھی پہنچا دیں شاید کوئی ان میں رحمدل ہو کر ہمارے گریہ و بکا پر متوجہ ہو۔

رونے کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں آجکل یہ ایک عام دستور ہو رہا ہے جسکو بلا تامل قحط علم کہنا چاہیے کہ عوام تو عوام خواص بھی جب کسی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تشریح کرینگے تو انکا مبلغ علم بس اتنا ہی ہم کو بتلاتا ہے کہ فلان مفسر نے ایسا لکھا ہے لہذا یہ یہی ہے اور جو اس کے خلاف ہو وہ غلط ہے اور اس کا قائل کافر ہے جہنمی ہے ابو جہل ہے دجال ہے بلکہ شیطان ہو حالانکہ یہ طریقہ تحقیق نہ تو خدا نے ہم کو سکھایا ہے نہ رسول نے نہ ائمہ سلف نے بجالیکہ ہم اصل مستدل تفسیرون مین صحابہ میں اختلاف پاتے ہیں صحابہ کے بعد تابعین آپس مین مختلف ہین پھر لطف یہ ہو کہ ایک تابعی اپنے استاد صحابی سے ایک معنی نقل کرتا ہے مگر اپنی طرف سے کچھہ اور کہتا ہے تبع تابعی کے خلاف کہتا ہو غرض کہ کسی امام یا مجتہد نے اہل علم کے سامنے طریقہ تحقیق یہہ پیش نہیں کیا کہ اپنے سے سابقین مفسرین یا شارحین کی رائے پر کل مدار کار ٹھیراؤ اس جگہ یہ سب کچھ ہمارے زمانہ کی شومئی قسمت کا نتیجہ ہو۔

ہان اس جگہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس کے علاوہ تحقیق کا کونسا طریقہ ہونا چاہیے۔ تو اس کا جواب بہت آسان ہے۔ ہمارا بتلایا ہوا نہیں بلکہ خود خداوند ذوالجلال والاکرام کا ارشاد ہو إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنے ہم (خدا) نے قرآن مجید کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا ہے کہ تم سمجھو۔ اس آیت اور اس جیسی اور کئی ایک آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کا صحیح مطلب وہی ہے جو عربی زبان کے قواعد سے مطابق ہے خواہ اس کا قائل سابقین میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ او جو تفسیر عربی زبان کے خلاف ہوگی وہ غلط ہوگی خواہ اس کا قائل کسے باشد عربی زبان کے قواعد جاننے کے لئے کم از کم پانچ علمون کی ضرورت ہے۔ لغت۔ صرف۔ نحو۔ علم معانی۔ علم اصول۔ ہان یہ بھی ضروری ہے کہ ان علوم کی مدد حاصل کرنیکے بعد اصل مفسر قرآن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی تفسیر پر بھی غور کیا جائے اگر وہ مخالف ہے تو اس کا لحاظ بہت ضروری ہے جس طرح ہو سکے دونون میں تطبیق دی جائے۔ مفصل کے لئے ہمارا رسالہ آیات متشابہات ملاحظہ ہو۔

فاضل مصنف نے جو تفسیرون سے اقوال نقل کئے ہیں وہ ہمارے مخالف ہین مگر ہم اس طریق حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ اثبات دعویٰ یا دلائل کے محض مصنفون کے اقوال نقل کئے جائیں بلکہ ہمارا طریق باتباع سلف یہ ہے کہ اپنے دعویٰ کو اوس دعویٰ کی دلیل سے ثابت کرکے مصنفین کے اقوال تائید میں ہون تو نقل کر دیئے نہون تو ہم اُس کو خارج نہیں سمجھتے۔ سلف مفسرین نے جو مَا أُهِلَّ کی تفسیر ما ذبح سے کی ہے یا اوس زمانہ کی رسم و رواج کا اظہار ہو۔ اصل مصداق آیت بتلانا مقصود نہیں۔ فافہم۔

ہماری اس تحقیق سے دوسری آیت کے معنے بھی حل ہوگئے جس میں ذکر ہے فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ یعنے جن چیزون پر اللہ کا نام لیا جائے انکو کھا لیا کرو اس آیت میں بھی مَا کا لفظ ہے جسکا عموم ہم ثابت کر آئے ہیں۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ اس لفظ مَا کا شمول کن کن اشیا پر ہے یعنے حلال و حرام سب پر یا صرف حلال اشیا پر۔ کچھ شک نہیں کہ کوئی بھی مسلمان پہلی صورت اختیار نہ کریگا بلکہ یہی جواب دیگا کہ صرف حلال اشیاء ہی مراد ہیں۔ اور ہمیں تو بس نعم الوفاق وحبذا الاتفاق ہم بھی کہتے ہیں کہ جن حلال چیزون پر اللہ کا نام لیا جاوے اُس کو کھا لیا کرو مگر مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ تو مثل خنزیر ایک ہی مقام پر حرام کی گئی ہے۔ پھر اس آیت کا شمول اُس کو کیونکر ہوا۔

افسوس اخبار کے کالم اس سے زیادہ تفصیل کی اجازت نہیں دیتے ولعل فیہ کفایۃ للطالبین وان کان لا یکفی للمجادلین۔

---

**النجم:**۔ یہ ایک زبردست اخبار شیعون کے مقابلہ میں لکھنؤ سے مہینہ میں چار دفعہ نکلتا ہو اس کے زبردست مضامین ذہب شیعہ کی بنیادین ہلا ڈالتی ہے اہلسنت کے لئے مضبوط ڈھال ہو۔ علاوہ اخباری مضامین کے کسی مستند کتاب کا ترجمہ بھی اسمین چھپتا رہتا ہو حجم ۲۴ صفحہ با این ہمہ سالانہ قیمت چار روپیہ (للعم)۔ پتہ (مولوی) عبد الشکور لکھنؤ۔ عمدۃ المطابع۔

شہادۃ القرآن حیات مسیح کے متعلق مرزا قادیانی کی تردید قیمت ۶ / (منیجر اہل حدیث امرتسر)

# سوامی درشنانند پر کفر کا فتوےٰ

یا لک اللہ نبیا متی انت مقصر
علی الموحق کالیکون لہ ضد

عربی شاعر متنبی نے اس شعر مین ایک عام اصول تبلایا ہے کہ گیتی دنیا کا یہ عام قاعدہ ہے جس مین کبھی بھی اُس نے کمی نہین کی کہ جہان کوئی آزاد روشن خیال پیدا ہو دنیا اس کے دشمن پیدا کر دیتی ہے - ہمارے دوست سوامی درشنانند گو آریہ ہین اور دو ہر کے بڑے بڑے مباحثہ مین ہمارے مقابل بھی مہاراج براجمان تھے - مگر انصاف یہی ہے کہ بہت سے آریون سے اچھے ہین - اگر اپنی رائے سے مباحثہ کرین تو نسبتاً دل آزار الفاظ بھی استعمال نہین کرتے یا کم کرتے ہین ہمارا خیال ہے کہ آپ جو کچھ کہتے ہین دل سے اسی کو اچھا جانکر کرتے ہین آپ ایک اچھے دوکاندار اور معقول آمدنی کا ذریعہ رکھتے تھے مگر دہرم کے پریم نے سب کچھ چھوڑ کر سادھو ہو گئے چونکہ آپ نے خود دنیا کو لات ماری ہے اس لئے اُن کی طبیعت بہلا کب گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی اور شخص خصوصاً مذہبی دہرم والا آدمی کسی دنیاوی دہندہ مین پھنسے یا اورون کو پہنسانے کی کوشش کرے اس لئے آپ ہاتھ آریون کی اُن کوششون کے برخلاف رہتے ہین جو لیسے علوم دانگریزی ہون یا سنسکرت) پڑہا دین جن سے دہرم کی ترقی کے بجائے دنیاوی ترقی ہو سکے (گل سوامی جی کے موجودہ خیالات خاصکر لالہ منشی رام جی جالندہری اور ان کا گروکل کانگڑی ہو رہے ہے - سوامی کے اخبار جہاوہ دیالہ مین عموماً لالہ صاحب کی اور اُن کے ماتحتون کی لعد گروکل کی خرابیان شائع ہوتی ہین اتنے حصے مین سوامی جی کے مخالف ہم ضرور ہین کہ سادھو ہوکر دوسرون کی عیب جوئی کرتے ہین - مگر شاید وہ یہہ عذر کرین کہ ہم اپنے نفس کے لئے نہین کرتے بلکہ قوم کے فائدے کے لئے کرتے ہین کہ ایسے لوگون کو اپنا راہنما نہ بناوین - خیر محتسب باصوفی خانہ چکار - مگر چونکہ سوامی جی کے مقابلہ میں آریون کا بہت بڑا جتھا ہے اس لئے پنجاب کی سوامی سبہا نے سوامی جی پر فتوی لگا دیا ہے کہ جو آریہ سماج سوامی جی کا لیکچر کرائیگی وہ پرتی ندی سبہا سے الگ کر دی جائے گی - مگر سوامی جی بھی اپنے خیال کے پکے ہین اپنے معتقدین کو ایک ایسا گر سکہایا ہے کہ یاد ہی کرین سکتے ہین کہ پرتی ندی سبہا کیا چیز ہے صرف آریہ سماجون کے مجموعہ کا نام ہے پس جب کل سماجین لیکچر طرف ہون گے تو پرتی ندی سبہا کیا کر سکتی ہے دیکھو دیالہ سو رفقہ ۱۴ اگست)

بابت تو معقول ہے - مگر ہم افسوس کئے بغیر نہین رہ سکتے - عرصہ ہوا جب مسٹر ... کے برخلاف ایک فتوی نکلا تہا جس کا جواب مین نے کافی دیکر ڈگری حاصل کی تھی تاہم کسی آریہ اخبار نے یا خود سوامی درشنانند جی نے لکہا تہا کہ مولوی ثناء اللہ نے جو آریون سے مباحثہ کئے ہین مسلمانون نے اُس کو اچھا بدلہ دیا - مگر ہم ایسے اوچھے نہین کہ اپنے دوست کو ایسے وقت مین زخمون پر نمک چیڑکین بلکہ ہم یہ کہین گے کہ

آ عندلیب مل کے کرین آہ و زاریان
تو ہائے گل پکار مین چلاؤن ہائے دل

## مباحثہ مولود دیناجپور

بخدمت شریف جناب مولوی مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

دام اقبالکم بعد ہدیہ سلام سنت خیر الانام گذارش خدمت اقدس اینکہ ضلع دیناجپور مین ایک بہت بہاری مناظرہ حنفیون سے ہوگیا جس کا مقصد یہہ تہا مولود جائز ہو یا ناجائز - حنفیون کا دعوی تہا کہ مولود قرآن و حدیث سے ثابت کرینگے حتی کہ مولوی نقیر اللہ دیناجپوری کہتے تھے کہ قرآن کے ہر ہر سطر مین مولود لکہا ہے مگر خدا کے فضل سے قرآن و حدیث تو بجائے خود فقہ کی کسی کتاب سے ثابت نکر سکے - اہل حدیث کی طرف سے مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی - اور چار پانچ بنگالی مولوی اور حنفیون کی طرف سے مولانا شاہ سلیمان صاحب پہلواروی اور ۱۰-۱۲ بنگالی و ہندوستانی مولوی تھے اور دو ہندو منصف قرار دیئے گئے تھے جنکا نام فیصلہ کے نیچے درج ہے دو دن مناظرہ ہوا جانبین کی تقریرین بھی لکھکر ارسال خدمت کرتا ہون از راہ مہربانی اخبار اہل حدیث مین شائع کردین زیادہ کیا عرض کرون فقط -

راقم محمد عمر - خریدار نمبر ۱۰۴۲ -

### وہ یہہ ہے

مولودیون کے طرف سے ایک مولوی منبر پر کہڑا ہوکر بنگلا زبان مین بہت شور غل مچا مچا کر تقریر کرنے لگا جس کا مطلب یہہ تہا کہ ہم لوگ اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور اُن کے احوال ولادت کا ذکر معراج و معجزات وغیرہ کا جو بیان کرتے ہین اور اس کو اپنی سعادت جانتے ہین اس کو غیر مقلد لوگ حرام و شرک کہتے ہین اور یہ مجلس مولود شریف ۱۳ سو برس سے پیغمبر صاحب کے وقت سے برابر ہوتا آتا ہے -

بات اسی قدر تھی اسی کو دیر تک شور غل مچا کر کہتے رہے اور مولودی لوگون نے مرحبا کا غل مچایا اور تالیان بجائین -

حاشیہ تعجب ہے شاہ صاحب ندوہ کے ممبر ہوکر میدان مباحثہ مین نکل آئے شاید مجبوری آ پڑی ہوگی (ایڈیٹر)

بد ازین اہل حدیث کی طرف سے جناب مولانا مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی نے کہا کہ مولوی صاحب نے جو کچھ کہا ہے بالکل غلط ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور اُن کا بیان احوال تو ہم لوگ خود ہی ہمیشہ کیا کرتے ہین اور ان لوگون سے زیادہ کرتے ہین ہم لوگ وعظ وغیرہ مین سوائے رسول کی باتون کو اور ون کی باتین توکرتے نہین پھر اگر مولوی صاحب سچے ہین ہم لوگون کو اسکا منکر کیون کہتے ہین جس بات کا جھگڑا ہے وہ مولود شریف کی مجلس ہے جسکو ہم لوگ حرام کہتے ہین اور اُسکی وجوہ ذیل ہے۔

نمبر۱۔ یہ لوگ جو مولود کرتے ہین اس مین جھوٹ جھوٹ باتین بہت پڑھتے ہین اور جھوٹ بولنا اسلام مین عموماً حرام ہے خاصکر اللہ اور رسول کے بارہ مین بہت بڑا حرام ہے اسکے جھوٹ کی مثال ایک اس وقت ہم سمجھانے کے طور پر پیش کرتے ہین کہ یہ لوگ اُس مجلس مین ایک قصہ پڑھتے کہ حضرت آدم کی قبر ایک درخت کے نیچے ہے جس کے پتون پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے آگ مین نہین جلتا اور ہوا سے نہین اڑتا کوٹ ہی اندہے اور سخت سخت بیماریون والے اُس کے پتے سے اچھے ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ اگر یہہ بات سچ ہوتی تو جغرافیہ مین اُسکا ذکر ہوتا اور دواخانون مین اسکی پتیان ضرور ہوتین۔

نمبر۲۔ دوسری وجہ حرام ہونیکی یہہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت کے احوال جو یہ لوگ مولود مین پڑھتے ہین اُس وقت کے احوال ان لوگون کو کس ذریعہ سے معلوم ہوئے یہہ لوگ خود مولود مین پڑھتے ہین کہ دنیا کی عورتین وہان نہ تھین۔ آسمان سے چار عورتین اتری تھین پھر اُس وقت کا حال کیونکر معلوم ہوا۔

نمبر۳۔ تیسری وجہ حرام ہونیکی یہ ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی نقل بناتے ہین اور جیسے کہتے ہین اور کرتے ہین کہ گویا اسی وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پہلے سے قصہ پڑھتے پڑھتے پیدائش کا حال پڑھتے ہین تو کہتے ہین کہ پیدا ہوئے اٹھتے جاؤ اس پر سب کھڑے ہو جاتے ہین اور اس کا شور ہوتا ہے کہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے چنانچہ اُس وقت جو اشعار پڑھے جاتے ہین وہ یہ ہین۔

| | |
|---|---|
| شہنشاہ اعظم تولد ہوئے | رسول مکرم تولد ہوئے |
| سر دین و دنیا تولد ہوئے | سراوج علیا تولد ہوئے |

اسی طرح دیر تک پڑھتے رہتے ہین۔ اور یہہ پیدائش کی نقل بنانا ہے اور یہہ حرام کیا کفر ہے

نمبر۴۔ اون کے مولوی صاحب نے تقریر کیا کہ ہم لوگ پیغمبر صاحب کے احوال اور اُن کی تعریف اور معجزات قصہ معراج بیان کرتے ہین اگر یہہ سچے ہین تو اسکا نام مولود شریف یا مولد شریف کیون رکھتے ہین جسکے معنے چھوٹے بچے کی مجلس اور پیدائش کی مجلس ہے معراج شریف احوال شریف کیون نہین رکھتے۔

نمبر۵۔ یہ لوگ دو لفظ بولتے ہین مولود مولد۔ مولود کے معنے ہے بچہ۔ اور رسول کو بچہ کہنا یہ ہتک اور توہین ہے اسلیے حرام کیا کفر ہے۔ اور مولد کا معنے پیدائش کی جگہ اور وہ پیدائش کی جگہ نہین ہے تو سوائے نقل بنانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

نمبر۶۔ ان لوگون کے مولوی صاحب نے ابھی بیان کیا ہے کہ تیرہ سو برس سے یہ مجلس مولود شریف اسلام مین جاری ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ بالکل غلط ہے اگر یہ سچے ہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یا اُن کے صحابہ کے وقت یا اُسکے بعد حتی کہ چار اماموں کے وقت مین اس کا ہونا یہ لوگ ثابت کرین مولوی صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ہم لوگ حنفی مذہب رکھتے ہین اگر یہ سچے ہین تو کسی کتاب مین دکہلاوین کہ کسی امام نے مولود کیا یا کہا ہے۔

نمبر۷۔ یہ لوگ جو مولود پڑھتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین بے ادبی کے کلمات بہت کہتے ہین جو الفاظ عورتون کو اور کسبیون کو کہے جاتے ہین وہ رسول صلعم کے حق مین استعمال کرتے ہین جس کی مثال یہ ہے۔ ع

دل کو میرے تسخیر کیا اس عربی نے

اس عربی تخفیف کا کلمہ ہے اگر کوئی کسی مولوی کو اس مولوی یا کسی وکیل کو اس وکیل کہے تو کیا وہ ناخوش نہوگا ضرور ہوگا یہ لوگ پڑھتے ہین۔ ع

نازت بکشم که نازنینی

یہ لفظ نازنینی یا کسبی عورتون کو کہتے ہین بزرگون کو یہ کلمہ کہنا نہایت بے ادبی ہے۔

اسکے بعد نالیش نے کہا کھانے کا وقت ہوا پھر کل بحث ہوگی چنانچہ طرفین اپنی اپنی جگہ گئے دوسرے دن مولودیون کی طرف سے مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی جواب دینے کے لیئے مجلس مین تشریف لائے اور پھر نمبروار کے جواب مین جو شاہ صاحب نے فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

ahmadimuslim.de

**جواب نمبر۱۔** ہندوستان میں جو مولود پڑھا جاتا ہے اُس میں اس قسم کی جھوٹی باتیں بیشک ہیں ہم لوگ اچھے اچھے عالم اس کو نہیں پڑھتے ہیں مگر مکہ مدینہ میں جو پڑھا جاتا ہے اُس میں ایسی باتیں نہیں ہیں مکہ مدینہ میں امام برزنجی کی کتاب پڑھی جاتی ہے اور وہ عربی زبان میں ہے اس کتاب کو بنے ہوئے دو سو برس ہوا اور اس کے پہلے بھی ایک کتاب مولود کی امام سبکی کی تصنیف ہوئی ہے جس کو کچھ نو سو برس ہو چکے۔

**جواب نمبر۲۔** یہ جو کہا گیا ہے کہ پیدائش کے وقت کے احوال کس ذریعہ سے معلوم ہوئے ممکن ہے کہ برادری کی عورتیں ہوں اُن عورتوں نے کہا ہو۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی پیدائش کا حال کہا ہو۔ اردو کی کتابوں کا کچھ اعتبار نہیں مگر عربی میں جو روایت ہے وہ معتبر کتابوں سے لکھی ہوئی ہو گی پھر کیا اعتراض (ممکن ہونا کافی نہیں ہے۔ برادری کی عورتوں کا ہونا اور اُن کا حال کہنا یا رسول اللہ صلعم کا فرمانا ثابت کرنا چاہیے جس کتاب کی نسبت آپ کہتے ہیں کہ سات سو برس کے بعد بنی ہے اس کا کیا اعتبار اور معتبر کتاب جو آپ فرماتے ہیں اوس کا نام بتلائیے بے سند بات قابل اعتبار نہیں ہے (مولوی شاہ سلیمان صاحب کا جواب) ہر گروہ میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا صرف کہنا کافی ہوتا ہے سند کی ضرورت نہیں ہم لوگ اس کو مانتے ہیں اگرچہ آپ اس کو نہ مانئے۔

**جواب نمبر۳۔** فرمایا کہ ہم لوگ چار اماموں کے سوا اور عالم کو بھی مانتے ہیں چار اماموں کے وقت میں مولود نہیں ہوتا تھا۔

ثالثین۔ قرآن یا حدیث میں اس مولود کا ذکر ہے یا پتہ اور نشان ہے جیسا مولویوں نے لکھا ہے (شاہ صاحب) اللہ تعالٰے قرآن شریف میں فرمایا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے مسلمانوں درود پڑھتے جاؤ اس واسطے ہم لوگ مولود کرتے ہیں۔

اہل حدیث کا اعتراض) قرآن کے اس حکم کی تعمیل پیغمبر صاحب کے وقت سے آجکل کے چھ سو برس قبل تک کیونکر ہوتی تھی وہ طریقہ تعمیل کا چھوڑ کر دوسرا طریقہ مولود کیوں نکالا گیا اور اس کی کیا وجہ اور پہلی کارروائی اس حکم قرآنی کی چھوڑ کر دوسری کارروائی مثل غلط ہو گی اور جو آیت آپ نے پڑھی ہے اس کی تعمیل تو نماز میں کیجاتی ہے اور نماز میں درود پڑھا جاتا ہے اور نماز کے علاوہ بھی بکثرت درود پڑھا جاتا ہے اس سے اور مولود سے کیا علاقہ اگر درود پڑھنے کا نام مولود کرنا ہے تو ہم لوگ درود بکثرت پڑھتے ہیں رسول اللہ صلعم اور صحابہ

آپ کی تعریف وعظ وغیرہ میں بیان کرتے ہیں پھر ہم لوگوں کو منکر کیوں کہتے ہو۔ (جواب) دیا یہ دعا ہے کی ضرورت کے مدد ہے یہ مولود نکالا گیا ہے (سوال) کیا اس کو آپ لوگ ضروری سمجھتے ہیں (جواب) نہیں ہم لوگ اس کو ضروری نہیں کہتے ہیں اور جو مولود نہیں کرتا ہے اُس کو برا نہیں کہتے ہیں نہ برا جانتے ہیں (سوال ثالثین) مولود کرنا کسی کتاب سے ثابت ہے! (جواب) ہاں مولود کے بارہ میں امام برزنجی کی کتاب اور مدارج النبوت حدیث کی کتاب ہے (سوال اہل حدیث) کیا مدارج النبوۃ حدیث کی کتاب ہے (جواب) ہاں حدیث کی کتاب ہے (سوال) یہ کتاب کس زبان میں ہے (جواب) فارسی زبان میں ہے (سوال) تو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فارسی بولتے تھے (جواب) نہ ارد (سوال) یہ کتاب کس زمانہ میں ایجاد کیگئی (جواب) تین سو برس ہوا کہ شیخ عبد الحق محدث نے یہ ہسٹری (تاریخ) لکھا ہے۔ (سوال) کیا ہسٹری اور حدیث ایک ہے (جواب) ہمارے نزدیک ہسٹری اور حدیث ایک چیز ہے (سوال) مولود کی جو مجلس کرتے ہیں اُس کا طریقہ یہ ہے کہ احوال پڑھتے پڑھتے جب وہ مضمون آتا ہے کہ پیدا ہوئے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ تعظیم کو اٹھتے جاؤ اس پر سب اٹھتے ہیں اور اشعار پڑھتے جاتے ہیں جس کا مضمون یہ ہوتا ہے کہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے اس کو آپ مولود کہتے ہیں اور پیدائش کی نقل بنانا نہیں ہے تو اور کیا ہے اگر تعظیم کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں تو کس کی تعظیم (جواب) ذکر کی تعظیم ہے (جواب) ذکر پہلے سے ہوتا رہتا ہے پہلے سے کیوں نہیں کھڑے ہوتے ہیں ٹھیک اسی لفظ پر کہ پیدا ہوئے کیوں کھڑے ہوتے ہیں (جواب) ہم علما ایسا نہیں کرتے ہیں جاہل لوگ ایسا کرتے ہیں ہم لوگ اگر کھڑے ہوتے ہیں تو اُس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پڑھتے پڑھتے جب جوش آتا ہے مارے جوش کے کھڑے ہو جاتے ہیں (ثالثین) اگر کوئی نہ کھڑا ہو (جواب) جو کوئی نہ کھڑا ہو اُس کو ہم برا نہیں کہتے ہیں (سوال) کیا آپ لوگ نقل نہیں کرتے ہیں (جواب) نقل کی نیت ہم لوگ علما نہیں کرتے ہیں جو نقل کرو وہ کافر ہے (سوال) حنفیوں میں ایسے علما ہیں یا نہیں جو مولود کو ناجائز کہتے ہیں (جواب) ہاں ہیں (سوال) تو کیا حنفی دو قسم کے ہوئے (جواب) ہاں دو قسم کے ہیں (سوال) کیا کیا (جواب) ایک حنفی دوسرا حنفی وہابی[۱] (سوال)

[۱] بہت خوب وہابی تو آجکل کے امور عامہ میں سے ہے بقول شاہ صاحب میرزاہد اگر اس زمانہ میں ہوتا تو امور عامہ میں لفظ وہابی کبھی داخل کر لیتا کیونکہ وہابی کی عام تعریف یہ ہے جو کہتا ہے اُسے کہتے وہابی۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی بھی

آپ لوگ کیا ہین (جواب) حنفی (سوال) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرات دیوبندیان و حضرات جامع السلوم کانپوری یہہ لوگ کیا حنفی ہین یا نہین (جواب) وہ لوگ حنفی وہابی ہین (سوال) مولود مین جو آنحضرت صلعم کی نسبت نازنین وغیرہ ایسے کلمات کہے جاتے ہین یہ کیا بے ادبی نہین ہے۔

(جواب) یہہ پیار کا کلمہ ہے پیار سے یہہ کلمہ کہا جاتا ہے (سوال) کوئی شخص اپنے مان باپ لڑکا لڑکی کو ایسا کلمہ نازنین کہہ سکتا ہو کہ ابا یا امان آپ نازنین ہین (جواب) ہان کہہ سکتا ہے۔

اس کے بعد مولانا عبد العزیز صاحب نے ایک تقریر کی کہ اللہ تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ الخ یعنے جو کوئی اس دین کے سوا کوئی دین اختیار اختیار کریگا وہ قبول نہوگا تو جب اپنا [illegible] کا کیا طریقہ تہا کیا یہی طریقہ تہا (جواب) نہین اس وقت اسلام مین یہہ طریقہ نہ تھا اس کے سات سَو برس کے بعد ہوا ہے (مولانا) پس قرآن کی اس آیت کی روسے مولود قبول نہین ہوسکتا ہے۔ اس کے جواب مین شاہ صاحب نے دو منٹ سکوت کی بعدہ ثالثین سے کہنے لگے کہ بہت رات ہوگئی ہے اب جلسہ برخواست کیا جائے مولانا نے فرمایا کہ نہین بلا جواب کے کہان تشریف لیے جائین گے جواب دیجیے دیجئے کیا ہے فجر ہوجائے پھر مولانا شاہ سلیمان صاحب دو تین منٹ خاموش رہے اور اس کے بعد ایک بارگی اٹھ کہڑے ہوکر فرمایا کہ السلام علیکم یہ کہکر ایک دم جلسہ سے نکل گئے۔ جلسہ برخواست۔

## رائے ثالثین۔

حنفی لوگ مولود کو جایز کرنا چاہتے ہین ادہر محمدی (اہلحدیث) لوگ بھی اسکو ناجایز حتی کہ حرام اور شرک کہنا چاہتے ہین۔ اسکا فیصلہ کرنے کے واسطے دونو طرف کے مولوی و مولانا صاحب اور یہان کے مریدون نے ایک تاری[خ]

جلسہ قایم کرکے ہم دونو منصف قرار دیئے گئے تہے اس واسطے ہم دونون دورونتک جلسہ مین حاضر رہکر جانبین کے مولانا لوگون کی سنا کئے۔ جانبین حضرت محمد صلعم کے دنیا مین پیدا ہونا اور وفات کرنا اور آپکے سوانح عمری وغیرہ کا تذکرہ کرنا اور آپکے تعریفین کرنا ثواب جانتے ہین لہذا اس مین کچھ جہگڑا نہین ہے۔

مولود شریف مین جہوٹی قصے واہیات باتین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائیش کا نقل کرنا ہے یہہ سب وجہ پیش کرکے محمدی لوگ اس کو حرام کہتے ہین حنفیون کی طرف کے بڑی مولانا صاحب کی تقریر سے ظاہر ہوا کہ مولود شریف کی جو پرانی کتاب ہے وہ چہہ سَو برس سے زیادہ دن کا نہین مروج مولود کی کتاب دو سَو برس ہوئے تصنیف ہوئی ہے ان دونون کتابون مین سے ہکو شریف مین جو کتاب پڑہی جاتی ہے وہی پرانی اور دلیل ہے [illegible] اُن مین بہت سی جہوٹی باتین ہین وہ سب جہوٹ بات اور پیدائیش کی نقل کو اگر عبادت سمجہو تو وہ قابل ترک ہے۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے مروج مولود لیکر جانبین کے تنازع۔

لفظ مولود کے معنے لیکر جو بحث جاری وہ لفظ ہم لوگون کی عقل مین قیمتی معلوم نہین ہوا لہذا اس بارہ مین کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری نہین سمجہتے ہین لیکن یہ ضرور کہین گے کہ حنفی لوگ جو مولود کرتے ہین اس کو چہوڑنے سے اچہا کرینگے کیونکہ جب جانبین کے مولانا لوگ کہتے ہین کہ مولود شریف نکرنے سے کوئی گنہگار نہوگا تو مولود نکرنے سے کچہہ نقصان نہین۔

ہم لوگ یہہ اچہی طرح سے سمجہ گئے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا مین تشریف لانا اور انتقال فرمانا اور آپکے سوانح عمری اور اوصاف وغیرہ بیان کرنے مین جانبین راضی ہین لیکن اس ملک مین جس طرح سے وہ کار انجام ہوتا ہے اس مین بہت سا گنہ کا کام ہے اسکو مٹانا بہت سخت ضروری ہے امید ہے کہ اگر یہہ سب کام چہوڑ دیئے جائین تو تنازع مٹ جائیگا۔ ہم دو ذکی منتی یعنے غرض یہہ ہے کہ محمدی لوگ حنفیون کی مولود کو حرام

## ماہ رجب مین غریب فنڈ

اہلحدیث کی بابت غربا کی منتظم کہتے ہین بہت سی [illegible] طرف توجہ دلائی جائے کہ حضرو سدی کچہہ اسمین بہی ہے تا کہ ان امیدوارون کی امیدین پوری ہوسکتی ہین۔ اہل کرم سے توقع ہے کہ اپنے غریب شایق برادران کی امداد فرماوین گے جن سے انکو علمی سرمایہ مین مدد ملے گی۔

خاکسار سیکرٹری

سہ مولانا عبد العزیز صاحب سہارنپوری ایک سوال چہوڑ گئے کہ جن لوگونکو تم حنفی وہابی کہتے ہو وہ تم مولویون کا کیا نام کہتے ہین (غالباً جواب ملتا کہ بدعتی)۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

نہ کہیں اور شفی لوگ بھی محمدیون کو لامذہب کرکے خطاب نکرین کیونکہ بین بات مین کسی کو تکلیف ہو وہ چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔

شاردنند و نرائن راے۔ ایم اے — ہری موہن سنگ۔

# مرزا کے نشانات

از مولوی رفعت اللہ خان شاہجہانپوری

**نکاح والی پیشگوئی** | میرزاجی کی پیش گوئی احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم کی نسبت جو کچھ تھی وہ ہم انہین کے الفاظ مین لکھتے ہین:۔

اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین درج ہین لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اوس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا پھر ان دنون مین جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح مین لاویگا ۔۔ اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا کوئی نہین جو خدا کی باتون کو ٹال سکے ۔۔ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

تعجب ہے کہ اس لڑکی کا نکاح بھی ہوگیا اور ۲۰۔۲۱ برس ہونے آئین مگر اسکا خاوند ابتک نہ مرا اور مرزاجی کی اڑھائی سالہ الہامی پیشگوئی ابتک پوری نہ ہوئی جب مرزاجی کی زندگی مین اعتراض کیا گیا کہ حضرت آپکا رقیب زندہ ہے اور الہامی منکوحہ اسی کے تصرف مین ہے تو یہ جواب دیا کہ وہ بیوہ ہو کر نکاح مین آئیگی یہ بات ٹل نہین سکتی ایک جگہ نہین بلکہ متعدد رسالون اور اخبارون مین یہ خیال نہایت مضبوطی سے ظاہر کیا ہے۔ اور یہی خیال مرزائیونکا بھی تھا وہ کل عبارتین اگر نقل کیجائین تو ایک رسالہ چاہئے بعض قول یہان پر نقل کرتے ہین۔ الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم ۲۔ اعتراض یہ ہے کہ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کرکے لے گیا اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی الجواب وحی الٰہی مین یہ نہین تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہین جائیگی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول جگہ بیاہی جائے سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانیسے پورا ہوا الہام الٰہی کے یہ لفظ ہین سیکفیکہم اللہ ویردہا الیک یعنی خدا تیری ان مخالفون کا مقابلہ کریگا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائیگی خدا پھر اسکو تیری طرف لائیگا۔ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم ۲۔ والہام بکر و ثیب یعنی خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتین تیرے نکاح مین لائیگا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ (مرزائیو بیوہ سے مرزا کا نکاح کب ہوا) ذوالفقار علی مرزائی الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم ۲ و ۳ مین لکھتا ہے۔ نکاح مین ناکامیابی تو جب کہنا روا ہے جب فریقین مین سے کوئی مرجاوے (دیکھو مرزائیو اب بھی ناکامیابی ہوئی یا نہین) باوجود مرزا کی ایسی صاف تحریر دیکھنے کے مرزائی اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہین آتے چنانچہ ایک صاحب میرٹھ مین اس نکاح کا جواب لکھتے ہین کہ اس پیش گوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی مین خود لکھ دیا تھا کہ خدا تعالےٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے اول تو مرزا کا یہ مذہب نہین کہ وحی اور الہام مین ناسخ منسوخ ہوتا ہو دوئم یہ کہ حقیقۃ الوحی مرزا کی اخیری تصنیف ہے جب آپ نکاح سے مایوس ہوئے تو گول مول الفاظ لکھنے لگے کہ بعد میرے مرید تاویلین کرین۔ سوئم یہ کہ مرزائی بچہ نے دھوکا دینے کو پتہ اور نشان نہ دیا کہ عبارت منقولہ کس صفحہ پر ہے کہ اُس کو دیکھا جاتا چہارم یہ کہ عبارت منقولہ حقیقۃ الوحی سے بھی منسوخ ہونا ثابت نہین ہوتا ان صرف اتنا ثابت کر سکتے ہین کہ خدا مین قدرت ہے خواہ منسوخ کرے یا کسی اور وقت پر ٹالدے اور یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑ گیا ہم نے مانا خدا مین قدرت تو سب طرح کی ہے مگر وہ وعدہ کے خلاف تو نہین کرتا جبکہ خدا نے مرزاجی کا نکاح عرش پر پڑھا دیا اور الہام سے خبر دیدی تو وعدہ خلافی چہ معنی دارد۔ دوسرے یہ کہ مرزاجی کو اپنے الہام پر خود یقین نہین ورنہ وعدہ نکاح پر اخیر وقت تک جمے رہتے یہ کہا کہ منسوخ ہوگیا یا وقت ٹل گیا۔ بھلے آدمی ایک پہلو اختیار کر۔ مگر ایسی صورت مین تاویل کی گنجائش کہاں پنجم یہ کہ عبارت منقولہ الہامی نہین ہے مرزاجی کا اپنا اجتہاد ہے اور نکاح کی بابت الہام۔ الہام مین شک نہین اور اجتہاد جائز ہے کہ غلط ہو پھر اجتہادی عبارت سے الہام کس طرح رد ہو سکتا ہے اور مرزائیونکا بھی یہ مذہب ہے اگر وہ انکار کرین تو ہم ہزار موقع دکھا سکتے ہین۔

**پانچوان لڑکا** | مرزاجی کو الہام ہوا تھا کہ میرے پانچوان لڑکا ہوگا (۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء کا الحکم دیکھو) مگر وہ ہنوز در بطن مادر کا مضمون ہے اسکی

؎ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۷ اور تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ پر دونون باتین لکھی ہین یا نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر ڈالدی (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

بابت ایڈیٹر بدر لکھتا ہے۔ پانچوین لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہین کیونکہ یہ الہام دیرسے تھا کہ خدا نے تجھے ایک پانچوین لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہان لڑکا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہی وہ پانچوان لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ پوتے کو لڑکا کہنا مرزاجی کا اجتہاد ہے۔ اور لڑکے کی بابت الہام تھا پھر اجتہاد سے ظاہری معنی مین کیون تاویل کیجائے ہان مرزا کے کسی دوسرے الہام سے یہ بات دکھائی جائے کہ مرزا جی سے پوتا ہے تو قابل تسلیم ہو۔ اب مرزا کے جو تیون کے غلام جواب لکھ از کم اتنا تو لکھا کرسکتے ہے وقت تیری تسکین ہو جایا کرے یہ کیا ہٹ دھرمی ہے کہ جواب پر خود تیرا ہی اطمینان نہیا تو دوسرے کو کیسی اطمینان ہو سکتا ہے اگر مذکورہ بالا جواب پر تیرا اطمینان ہو گیا تھا تو پھر اخیر مین عبارت ذیل کیا جھک مارنے کو لکھی تھی کہ انشاء اللہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی اگر پہلا جواب صحیح ہے تو اخیری قول گوزشتر ہے ورنہ پہلا جواب غلط ہے۔ رہا پیشگوئی کا پورا ہونا سو معلوم ہے مگر ہم کو تشکوک ہے ضرور پیدا ہو گئی سچ کہنا کیا کچھ امید ہے یا معاملہ دیگر ہے۔

## مولانا فاضل کی نسبت موت کی پیشگوئی

مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت لعنتی دجال نے لکھا تھا کہ ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ وہ یہ کہ مجھ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور سچا فیصلہ یہ کہ جو تیری (خدا) کی نگاہ مین مفسد اور کذاب ہے اُس کو صادق کی زندگی مین دنیا سے اُٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ ناظرین خدا لگتی کہنا کیا یہ صاف الفاظ نہین کیا ان مین تاویل ہونا ممکن ہے کیا مرزا زندہ ہے بولو سر اٹھاؤ کیا شیر پنجاب دنیا سے اُٹھ گیا۔ اگر ایسا نہین ہوا بلکہ مرزا نے الٹا رہا تو پھر کیون توبہ نہین کرتے کیون ضد پر کمر باندھی ہے کیون ہر طرح کی بیجا تاویلین کی جاتی ہین کہ جن کو سنکر جی متلاتا ہے سننے والون کو شرم آتی ہر طرف تاہم وہ تاویلین جو اخبار بدر مین کیگئی ہین انہی کے الفاظ مین نقل کرتے ہین ملاحظہ ہو۔ نمبر ا مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میرے سامنے مرین گے پیشگوئی نہ تھی نمبر ۲ مرزا صاحب نہ ہلاک ہوئے نہ فنا کیونکہ اُنکا سلسلہ قائم ہے ہلاک ہوتا جب کہ سلسلہ مٹ جاتا۔ نمبر ۳۔ مولوی ثناء اللہ صاحب خود جھوٹے ہو گئے

کیونکہ آپ نے مباہلہ منظور نہین کیا تھا نمبر ۴ ایڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے سب ایڈیٹر نے نوٹ دیا تھا کہ جھوٹے کی عمر دراز ہوتی ہے لہذا خدا نے موافق قول مخالف کے اسکی عمر دراز کرکے اُسکو جھوٹا کر دیا۔ بدر ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء مین مرزا لکھتا ہے ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اسکی بنیاد رکھی گئی ہے ایکدفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اسکی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے۔ صفحہ ۲ کالم ۲۔ ناظرین عبارت مذکورہ کو دیکھکر خود فیصلہ کر سکتے ہین کہ مرزا کی یہ دعا پیشگوئی ہے یا نہین جب خدا نے آپکے قبول کر لیا الہام کیا تو پیشگوئی اور کیا ہوگی۔ جو انجام مرزائیو کہاں تک تاویلین کام لوگے یاد رکھو تم تاویلین کرتے کرتے تھک جاؤگے مگر ہم جواب سے نہین رک سکتے بہتر ہو اگر تم کو لفظ ہلاک اور فنا سے نفرت ہے تو ہم یہ الفاظ نہین لکھینگے آؤ دوسرے لفظ سے فیصلہ کرین مرزا نہ ہلاک ہوا نہ فنا بلکہ صادق کے سامنے دنیا سے اُٹھ گیا اب تو یہ کرنے مین کیا عذر ہے اگر یقین نہو تو دجال صاحب کا فیصلہ سنو جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اُسکو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اٹھالے۔ او کانو دجالیو کیا اب بھی تاویل کروگے کیا کاذب (مرزا) صادق (مولانا فاضل) کی زندگی مین دنیا سے نہین اٹھا اگر نہین اٹھا تو لاؤ دکھاؤ دنیا کے کس کونہ مین پوشیدہ ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ جس کا سلسلہ قائم ہے وہ زندہ ہے ورنہ مردہ بالکل غلط ہے کیونکہ تمہارا پیر بارہا لکھ چکا ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم و مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم میرے سامنے جھوٹے ہو کر ہلاک ہوگئے اگر تمہارا یہ اصول صحیح ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ دونون بزرگوار زندہ ہین ہلاک نہین ہوئے کیونکہ انکا سلسلہ موجود ہے اور انشاء اللہ موجود رہیگا۔ اس صورت مین بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوگا۔ جواب نمبر ۳ یہ مسلم ہے کہ مرزا نے دعا کی تھی اور یہی ہم ثابت کرچکے کہ وہ دعا بقول مرزا مقبول ہوگئی بلکہ یہ کہ وہ خدا ہی کے حکم سے تھی جب ایسا ہے تو شیر پنجاب کی منظوری یا عدم منظوری سے تعلق کیا رہا یہی عجیب بات ہے کہ مرزا تو دعا کرے اور صدق و کذب کا اسی سے معیار ٹھہرائے اور پھر یہی شائع کرے کہ یہ حکم خدا کی طرف سے تھا اور میری دعا مقبول ہوگئی اور خود ہی اسکی جہت مین فی النار ہو جائے مگر مرزائی کہتے ہین کہ فاضل امرتسری نے اسے منظور نہین کیا تھا۔ تو کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے کہ ایک صادق کی دعا باوجود قبول ہو جانے کے کاذب کے انکار سے رد ہو سکتی ہے۔ اور اگر فی الحقیقت وہ فیصلہ فیصلہ نہین رہا تھا تو بڑے خبطی نے اعلان کیون نہ دیا کیون مخلوق خدا کو گمراہی کے گڑھے مین جا کر گرا دیا شرم شرم شرم۔ جواب نمبر ۴ یہ ہے کہ مرزا تو لکھتا ہے کہ جھوٹے کی عمر لانبی نہین ہوتی اور اہلحدیث کے سب ایڈیٹر کا قول ہے کہ جھوٹا لانبی عمر پاتا ہے اور ایڈیٹر الحکم کا قول ہے کہ بموجب نوٹ سب ایڈیٹر ۲

۲ اہلحدیث کے خدا نے فیصلہ کیا اور جھوٹے کی عمر دراز ہوئی نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا اپنے قول مین کہ جھوٹے کی عمر لانبی نہین ہوتی جھوٹا ہو گیا سو سٹر الحکم کیا ہوا۔ ناظرین انصاف کرین سب ایڈیٹر اہلحدیث کے نوٹ کے

# فتاوی

**تصحیح** گذشتہ پرچہ میں (نمبر ۲۲۸) دو دفعہ لکھا گیا ہے۔ دوسری دفعہ کے (نمبر ۲۲۸) کو (نمبر ۲۲۹) سمجھنا چاہیئے +

**س نمبر ۲۳۰** - بموجب حدیث نص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مفتر ومسکر کے باوجودیکہ عرب وعراق عرب میں بھانگ وا جوائن خراسانی و دستورہ نہیں ہوتا ہے مگر اس کے فعل کو معلوم کر کے مسلمانوں نے روکا ہے تب ہرگز تباکو کا فعل جبکہ مفتر صحیح ہے کیوں نہ حرام ہوگا۔ چنانچہ بدیہی طور سے اس میں یہ فعل موجود ہے۔ ایک نشہ بھانگ جو فعل نہیں کر سکتی ہے یعنی ایک رتی بھر تباکو وہ فعل کرتی ہے جو مفتر ہونے کو پورے طور سے ثابت ہے پس تباکو خشک یا قوام یا مسلوف یا ادسادہ بنا کر استعمال کرنا حرام ہوا کہ نہیں؟ (محمد غیاث الدین از قاضی پور آرہ)

**ج نمبر ۲۳۰** - میں بھی تباکو کو ممنوع جانتا ہوں اور ہمیشہ یہی فتوی دیتا ہوں +

**س نمبر ۲۳۱** - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء هو العبادة ثم قرء وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ۔ جو مسلمان کہ ان لفظوں سے دعا مانگتا ہے کہ اے

یا رسول اللہ! ہمارے مقدمہ کی جیت ہو جائے۔ ہمارا یہ مطلب بر لائیے۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی! یا خواجہ معین الدین چشتی! ہماری یہ مراد حاصل ہو۔ ہماری مدد کیجئے۔ ہماری نوکری لگا دیجیو۔ ہمکو فلاں چیز دیجیو۔ وغیرہ وغیرہ لفظوں لفظوں سے ظاہر ہے کہ انکا اعتقاد ہے کہ ہماری دعا کو اور ہماری پکار سننے کو وہ بزرگ سنتے ہیں۔ دعوی ربانی یہ ہے لیس کمثلہ شیء وهو السمیع البصیر الآیۃ۔ تو اول تو اس وصف میں بزرگ کو سمیع غیر محدود مان لیا جس سے ہم پلہ ہونا باری تعالی کی صفات میں صاف طور پر ہو جاتا ہے۔ دوسرے دعا کہ عبادت ہے دساتھ مخلوق کے مانگا گیا اور خدا اسکو منع فرماتا ہے ولا یشرک بعبادة ربہ احدا اور ان الذین یستکبرون عن عبادتی کی عبارت دعا کے فعل کو عبادت صحیح ٹھہراتی ہے پس وہ شخص مشرک ہوا کہ نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۲۳۱** - ایسا شخص مشرک ہے۔ خدا فرماتا ہے والذین تدعون من دون اللہ ما یملکون من قطمیر ان تدعوهم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیامة یکفرون بشرککم۔ واللہ اعلم

دیہاتی دلال غریب فتنہ +

**س نمبر ۲۳۲** - زید عمر کی لڑکی پر عاشق ہے کہ قسم کھایا کہ سوائے عمر کی لڑکی کے اگر دوسری کسی عورت کو شادی کروں تو وہ عورت میرے لئے حرام ہے اور فوراً طلاق ہو جاویگی اس عرصہ میں عمر اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دی اب وہ لڑکا زید دیوانہ ہو کر تمام مولویوں سے اسکی تصفیہ کرنے پھرتے ہیں بعض عالم اسکی نکاح دوسری عورت سے جائز کہتے ہیں اور بعض مولوی ناجائز حرام کہتے ہیں۔ باشرع دلیل سے شائع فرماویں۔ (عبد المنان از خریدار نمبر ۲۳۵۳ اور تھاری پاتا ڈاکخانہ چیلائی ضلع دینجپور۔ بنگالہ)

**ج نمبر ۲۳۲** - ایسی صورت میں طلاق ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے جمہور علماء کا مذہب ہے کہ طلاق نہیں ہوتی چنانچہ نیل الاوطار میں ہے ذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم الی انه لا یقع (جلد ۵ صفحہ ۱۶۶) اور علامہ شوکانی کہتے ہیں کہ احادیث بھی اسی مذہب کی تائید کرتی ہیں کہ قبل نکاح طلاق کو معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوتی پس زید جس جگہ چاہے نکاح کرے +

**س نمبر ۲۳۳** - صدقہ نفلی جو کہ بیماری در مصیبت میں جامع مسجد میں داخل کرتے ہیں اس صدقہ میں سے دینی مدرسہ کے معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ر)

**ج نمبر ۲۳۳** - ایسی مدرسے معلم کو تنخواہ دینا جائز نہیں کیونکہ صدقات فقراء کو بلا عوض دینے کا حکم ہے انما الصدقات للفقراء الآیۃ اس لئے طلباء کے وظائف میں خرچ کئے جائیں لیکن اگر کسی مدرسہ میں اور طرح کی آمدنی نہیں ہے اور بغیر اس کے دینی تعلیم کا کام بند ہونیکا خطرہ ہے تو اس صورت میں معلم کی تنخواہ میں دینے سے غالباً مواخذہ نہوگا۔ اس نیت سے کہ یہ تنخواہ بھی درحقیقت غریب طلباء ہی کی بہتری میں صرف ہے +

**س نمبر ۲۳۴** - صدقہ عید اضحی کے چرسہ کی قیمت سے اُن مولوی صاحب معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۲۳۴** - اسکا جواب بھی ج نمبر ۲۳۳ میں آچکا ہے +

**س نمبر ۲۳۵** - انگریزی گورنمنٹ کی رعایا کو عشر دینا جائز یا فرض یا ناجائز؟ بادلائل حدیث وقرآن سے شائع فرماویں (ایضاً)

**ج نمبر ۲۳۵** - عشر شرعی جو مقرر ہوا ہے تو مسلمانوں پر بطور زکوٰۃ کے فرض ہے یعنی بطور عبادت ادا کرنا ہے۔ جو انگریزی حکومت کو دیتے ہیں وہ ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ انگریزی حکومت ان مطالبات پر شرعی تعیین نہیں کرتی جو زکوٰۃ کے لئے شرع شریف نے

**اطلاع**: نمبروں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مدرسہ حنفیہ امرتسر** جو اخبار اہل فقہ کے ساتھ ہی اہلحدیث کی مخالفت میں جاری ہوا تھا افسوس کہ خاتمہ کو پہونچ گیا۔ اِنّا للّٰہ +

**اخبار اہل فقہ** بھی دم توڑ رہا ہے۔ خدا کرے تا دیر قائم رہے کہ اسکی وجہ سے اہلحدیثوں سے بہت سے الزامات رفع ہوتے ہیں اور بزرگان دین کو برا بھلا کہنے والوں کی تیز ہوتی رہتی ہے +

**امیر صاحب کابل** نے غلہ کی برآمد پھر کلیۃً بند کر دی۔ ایکتا غلہ غلہ لیکر آتا تھا۔ وہ جلال آباد روکا گیا۔ غلہ ضبط کیا گیا +

**ایرانیوں** نے نجف اشرف کے مجتہد اعظم سے درخواست کی ہے کہ وہ شاہ ایران کے معزول کئے جانے کا فتویٰ دیں۔ (ہمارا تو فتویٰ ہے کہ بیشک معزول کر دیں) +

**شیعہ کانفرنس کی کمیٹی** لکھنؤ نے بھی شورشوں اور انقلاب پسندی کے خیالات سے اظہار ناراضی کیا اور برٹش گورنمنٹ کے ساتھ اظہار وفاداری۔ دیگر خاص لکھنؤ میں جو شیعہ سنی میں برباد کن نزاعات ہوتی ہیں انکی نسبت کچھ نہ سوجھا (بے رہی بے جا خوش آمد! تیرا ستیاناس) +

**سلطنت متحدہ امریکہ** کے ساحل بحر الکاہل پر شہر سٹیل میں ہندوستانی انجی ٹیٹروں کی ایک لیگ (مجلس) قائم کی جا رہی ہے۔ اس لیگ کا اصل مطلب ہندوستان سے برٹش حکومت مٹا دینا ہے۔ اسمیں ابتک ۵۰۰ ممبر مقرر ہو چکے ہیں اس لیگ کا صدر مقام سٹیل ہے جہاں سے ایک نہایت باغیانہ مضمون کا اخبار موسومہ "فری ہندوستان" (آزاد ہندوستان) شائع کیا جاتا ہے۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ اس لیگ کے پاس روپیہ کہاں سے آتا ہے۔ ہاں اتنا معلوم ہے کہ اس تحریک کا ایک لیڈر نیویارک میں ہے۔ اور وہ امریکہ میں سلطنت انگلستان کے دشمنوں سے امداد حاصل کر رہا ہے +

**ہندوؤں** کے اعتقاد کے موافق آئندہ ۲ سال میں شادی بیاہ کیلئے ایک بھی دن مبارک نہیں ہوگا۔ (اور دن جو مبارک ہوتے ہیں انمیں شادی شدہ لڑکیاں بیوہ کیوں ہو جاتی ہیں؟) +

**بارش** نے کراچی اور کوئٹہ میں طوفانی حالتیں پیدا کر دی ہیں۔ کراچی کے سلسلہ ریلوے کو نقصان پہنچا۔ آمد و رفت رک گئی۔ کوئٹہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا۔ نوشکی ریلوے کا سلسلہ ٹوٹ گیا +

**پنجاب** میں جب سے طاعون پھوٹا ہے صرف ہفتہ مختتمہ یکم اگست ۱۹۱۸ء ہی کو خدا کے فضل سے کوئی موت اس سے واقع نہیں ہوئی۔ حالانکہ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۳۶۲ واقع ہوئی تھیں۔ (مرزا قادیانی کی موت کی برکت) +

**مسٹر تلک** نے ہائی کورٹ بمبئی کے اجلاس کامل میں اپیل کرنے کیلئے ایڈووکیٹ جنرل سے سرٹیفکیٹ مانگا۔ مگر ایڈووکیٹ جنرل نے سارٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا اب وہ بلا سارٹیفکیٹ ہی اپیل دائر کرینگے +

**ہائی کورٹ بمبئی** کے اجلاس کامل نے اگر بلا سارٹیفکیٹ اپیل نہ سنا تو پھر لنڈن کی پریوی کونسل میں اپیل کیا جائیگا۔ مسٹر تلک احمد آباد سے چیلنا دیں ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے رفتہ داروں کو بلا کر اپیل کرنے کی فہمائش کی +

**آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس** کے پریذیڈنٹ آنریبل نواب بہادر خواجہ سلیم اللہ رئیس ڈھاکہ منتخب کئے گئے۔ یہ کانفرنس ۱۰ دسمبر آئندہ میں امرتسر میں منعقد ہوگی +

**لالہ امولک رام** پلیڈر راولپنڈی نے وزیر ہند۔ مسٹر اگنیو ڈپٹی کمشنر راولپنڈی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ۱۷ دیگر آدمیوں سے سالگذشتہ کے مقدمہ بلوہ راولپنڈی کے متعلق ناجائز گرفتاری حبس بیجا۔ ناجائز خانہ تلاشی کرنے کے لئے دو ماہ کے عرصہ میں ۲۰ ہزار روپے ہرجانہ چاہا ہے۔ اگر یہ روپیہ ادا نہ کیا گیا تو نالش کی جائیگی۔

**علی گڈھ کالج** کی طرف سے ہر سال ایک لائق طالب علم کو ۳۱۲ روپے ماہوار کا وظیفہ دیکر تین سال کے لئے انگلستان میں تعلیم کے لئے بھیجا جایا کریگا +

**وزیری قوم** کا ایک سربرآوردہ ملک مسمی سمندر خان جرگہ میں شریک ہونے والا تھا کہ کسی بدمعاش نے راستہ میں اسکو قتل کر ڈالا۔ مرحوم ملک انگریزی گورنمنٹ کا نہایت وفادار اور بہی خواہ تھا۔ اس نے پولیٹکل حکام کو کئی بار بڑی مدد دی +

**مسٹر فضل الحسن بی اے** اڈیٹر اردوئے معلیٰ کو "مصر میں برٹش انتظام" کے عنوان سے مضمون لکھنے کے جرم میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڈھ نے ۲ سال قید بامشقت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی (افسوس) +

**سر جارج لوتھر** جدید برٹش سفیر نے ۲۰ ماہ حال کو سلطان المعظم کے حضور میں حاضر ہو کر اپنی سند تقرری پیش کی اور برٹش گورنمنٹ کی طرف سے پارلیمنٹ قائم کرنے پر مبارکباد دی +

**ہدیۃ المہدی** کی جلد اول۔ دوم اور سوم کا کوئی نسخہ نہیں رہا۔ اس لئے کوئی صاحب اس کیلئے ٹکٹ بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ فرماویں۔ المعلن

ahmadimuslim.de

# علمی خزانہ

فیض بخش سٹیم پریس فیروزپور شہر کی نادر و نایاب کتب اشتہار ہذا کے پہونچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزاں یعنی ایک روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو ۴ر فی روپیہ رعایت اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی محصولڈاک بذمہ خریدار

مندرجہ ذیل کتب مکمل ہوکر فروخت ہورہی ہیں

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت |
|---|---|---|---|
| شمائل شریف مجلد | ے | کتاب حروف مختلف | ۱ر ۲ر |
| نجوم الفرقان ″ | للعہ | مترجم بلا جلد مجلد | ۳ر ۴ر |
| ترجمۃ القرآن ″ | ے | دو جہان کی سیر | ؏ |
| لغات القرآن ″ | ؏ | سمندر کی سیر دو حصہ | ے |
| تفسیر القان ″ | ۓ | پاتال کی سیر | عہ |
| شرح فصوص الحکم عربی | للعہ | زینونی | ؏ |
| ترجمہ اردو انسان کامل | للعہ | روح لیلےٰ | ے |
| سیبا الم جیلی | | | |

مفصل فہرست طلب کرکے دیکھئے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگائیے

ملنے کا پتہ

## مینیجر فیض بخش سٹیم پریس فیروزپور شہر

# کارخانہ مخزن الادویہ

واقع محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے بہ سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب قائم ہے جسمیں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ و نیز جمیع اقسام کے روغنیات و عرقیات و مربیات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بکفایت فروخت ہوتے ہیں۔ طبابت پیشہ اصحاب کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مرض کی مجرب دوا بھی مل سکتی ہے مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہئے۔

المشتہر

مینیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

# فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

## تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو اس کے مطالعہ ہی سے معلوم ہوسکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ و بقرہ ۶ر

جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء ۶ر

جلد سوم۔ سورہ اعراف انعام وغیرہ ۸؍

جلد چہارم۔ سورہ نحل تک ۱۴ پارہ ۶ر

جلد پنجم۔ سورہ فرقان تک عہ

## دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نمانہ کا کامل جواب۔ قیمت ۲ر

المشتہر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

WAZIRABAD
ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

جلد ۵ — نمبر ۴۲

اہل حدیث کو علاوہ فضلِ مولا کے حضرت محمد مصطفیٰ کی تھی ... ہمت دیکھ کی کا قول ورکردار ... بس اسمع ... ان وھم ... اپنا نقل کیا ہے

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

### شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ
والیان ریاست سے ... عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... عہ
... ششماہی ... عہ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ
... ششماہی ۳ شلنگ

### اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خطوط ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اخبار اہلحدیث ہونی چاہئیں

## امرتسر مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

## مذاکرہ علمیہ

**جمعہ و عیدین کا خطبہ** مجی و مکرمی مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اہل حدیث مورخہ ۲ رجب موصول ہوا خطبہ جمعہ و عیدین کے متعلق جو مذاکرہ علمیہ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے بہت مناسب اور موزون ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے عوام و خواص بخوبی محظوظ و مسرور ہوں گے میں کمال مسرت کے ساتھ اس بارہ میں اپنی رائے ناقص کو ظاہر کرتا ہوں۔

مختصر بات تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ نے چند الفاظ میں اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے اس سے مجھکو پورا اتفاق ہے اور تفسیر اوس کی یہ ہے کہ خطبہ صرف حمد و صلوٰت اور قرأت کا نام نہیں بلکہ وعظ و نصیحت کا بھی شامل ہونا اوس میں ضروری ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ۔ یعنی اے ایمان والو جب نماز کے لئے اذان دیجاوے تو تم فی الفور ذکر اللہ کیطرف متوجہ ہو جاؤ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔ حاصل یہ کہ جمعہ کی اذان ہونے سے بیع و شرا اور جملہ امور دنیوی حرام ہو جاتے ہیں اور خطبہ کے لئے مسجد میں حاضر ہونا فرض اور ضروری ہو جاتا ہے آیۃ مذکورہ میں ذکر اللہ سے مراد خطبہ ہے جیسا کہ جمہور علماء و مفسرین کا قول ہے اور یہی مناسب اور موزون معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر ذکر اللہ سے مراد نماز جمعہ لیجاوے گی جیسا کہ بعض علماء کا قول ہے تو اس سے یہ شبہ پیدا ہو گا کہ اذان سنکر صرف نماز کے لئے حاضر ہونا ضروری ہے اور نماز سے پہلے خطبہ کے لئے حاضر ہونا کچھ ضرور نہیں اس سے یہ خیال و وہم پیدا ہو گا کہ اگر اذان سنکر دیدہ و دانستہ بلا عذر حاضر ہونے میں اس قدر دیر کیجاوے کہ خطبہ ختم ہو جائے اور نماز شروع ہو جاوے تو کوئی نقصان و قباحت نہیں حالانکہ یہ خیال سراسر غلط اور لغو ہے کیونکہ اس سے لازم آئیگا کہ اگر امام تنہا بروز جمعہ خطبہ پڑھے اور سامعین و حاضرین میں سے کوئی شخص موجود نہووے تو بھی و

**حمائل شریف مترجم۔ از ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ ۱۲؍ منیجر**

ahmadimuslim.de

درست ہوجاوے اور کوئی قباحت نہ پائی جاوے حالانکہ خلف وسلف مین سے سوائے اہل تعلیل کے کوئی اس کا قائل نہیں بلکہ اس بارہ مین صواب یہی ہے کہ جمعہ کے لئے جماعت کا ہونا خواہ تھوڑی ہو یا بہت ضروری ہے جیسا کہ فتح الباری وغیرہ مین مذکور ہے اور لفظ جمعہ بھی اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس مین اجتماع وکثرت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جب یہہ امر ثابت ہوا کہ آیۃ مذکورہ مین ذکر اللہ سے مراد خطبہ ہے تو دیکھنا چاہئے کہ ذکر سے کیا مطلب ومقصود ہے جب عبارات قرآن مین غور کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر مقامات مین ذکر کا اطلاق وعظ ونصیحت پر کیا گیا ہے مثلاً قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنے ہمنے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کیا ہے پس کیا کوئی نصیحت ماننے والا ہے۔ یہہ امر ظاہر ہے کہ یہان پر ذکر سے تلاوت وقراءت مراد لینا چسپان وموزون نہین اور نہ نظم عبارت اُسکے مساعد ہے وقال اللہ تعالیٰ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ یعنے اے نبی ہمنے تمہاری طرف ذکر نازل کیا تاکہ تم لوگون کے روبرو اسکو بیان کرو اور واضح کرکے سناؤ یہان بھی ذکر سے مراد وعظ و پند ہے کیونکہ بیان کرنا اور سنانا اور سمجھانا اسی کے لئے موزون ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ یعنے تحقیق یہہ نصیحت ہو تیرے واسطے اور تیری امت کے واسطے اور قریب ہے کہ تم سے اس کا حساب لیا جاویگا وقال اللہ تعالیٰ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ یعنے نہین ہو یہ مگر نصیحت واسطے جہان والون کے تذکیر وتذکر کا ماخذ یہی ذکر ہے اور اس سے مراد بھی وعظ ونصیحت ہے قال اللہ تعالیٰ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ الآیۃ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ وغیرہا من الآیات اور بعض مقامات مین لفظ ذکر صرف زبان سے پڑھنے اور بولنے پر بھی بولا جاتا ہے جیسے فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ وآیۃ اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وغیرہا من الآیات۔ لیکن آیہ مذکورہ مین یہ معنے چسپان وموزون نہین بلکہ وعظ ونصیحت ہی کے معنے موزون ہین کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت وعزیمت کے ساتھ خطبہ کے لئے متوجہ ہونے کو فرمایا اُس وقت بیع وشریٰ وغیرہ کو بالکل حرام قرار دیا۔ ورنہ ذکر اللہ صورتین متعدد ہین جیسے کہ اذان وغیرہ۔ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے وعظ ہی کے لئے مبعوث

فرمایا اور اس امر کے لئے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا اور ہدایت واصلاح کا بہت بڑا ذریعہ یہی ہے اور اسے لائق ہے کہ ذوالن سنتے ہو فی القوہ کا لحاظ کی جاوے اور سب کاروبار کو چھوڑ دیا جاوے تاکہ ہفتہ وار وعظ ونصیحت سے ایمان تازہ وعبرت حاصل ہو جیسا کہ مکان کو مرمت اور لپائی پتائی سے پختگی وتازگی پیدا ہوتی ہے۔ خطبہ کے سوا دیگر اوقات مین یہ بات آسانی کے ساتھ حاصل نہین ہو سکتی کیونکہ طرح طرح کے مشاغل اور کاروبار پیش آتے رہتے ہین وعظ ونصیحت کے لئے جداگانہ وقت مقرر کرنا گران ہوتا ہے اور خطبہ کے سوا کسی دوسرے وقت مین یہہ حکم وارد نہین ہوا کہ خرید وفروخت چھوڑ دی جاوے۔ جب یہہ معلوم ہوا کہ ذکر اللہ سے مراد آیۃ مذکورہ مین وعظ ونصیحت ہے تو یہہ ظاہر ہے کہ وعظ سے مقصود دوسرون کو سمجھانا اور بتانا ہوتا ہے ورنہ وعظ بالکل لغو وفضول۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو سہل اور آسان فرمایا اور پیغمبرون کو اوسی زبان ولغت کے ساتھ مبعوث فرمایا جو اُن کی اُمت کی زبان تھی قال تعالیٰ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ یعنے ہم نے تمام رسولون کو اسی زبان ولغت کے ساتھ بھیجا جو اُن کی امت کی زبان تھی تاکہ امت کے روبرو دین کی باتون کو اچھی طرح بیان کرین اور سمجھاوین۔ اگر کوئی یہہ شبہ کرے کہ جب غیر زبان مین خطبہ پڑھنا اور اس مین وعظ کہنا ضروری ہوا تو نماز مین بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ وہ بھی خطبہ کی طرح فرض اور ضروری ہے تو جواب اُس کا یہہ ہے کہ خطبہ پر نماز کا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ سے مناجات اور خشوع وخضوع کا نام ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم فی الصلوٰۃ فانما یناجی ربہ الحدیث وان تعبد اللہ کانک تراہ۔ اور اُس مین قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور لوگون کیطرف پشت کی جاتی ہے اور لوگون کو مخاطب کرنے اور وعظ ونصیحت کا کوئی موقعہ نہین ہوتا بخلاف خطبہ کے کہ اُس مین حاضرین کو مخاطب کیا جاتا ہو اور قبلہ کیجانب پشت کی جاتی ہے ونیز نماز کے اندر اذکار مخصوص وادعیہ ماثورہ پڑھی جاتی ہین اور حرکت وجنبش اور دائین بائین دیکھنا ممنوع ہے بخلاف خطبہ کے کہ اُس مین کسی ذکر کی خصوصیت نہین پائی جاتی اور جنبش وحرکت اور دائین بائین دیکھنے کی کوئی ممانعت نہین بلکہ خطبہ کی حالت مین منبر سے نیچے اترنا پھر واپس جانا بھی جائز ومشروع ہے جیسا

حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ کی حالت میں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو ممبر کے قریب دیکھا آپنے اون کو دیکھکر اپنی جگہہ سے جنبش فرمائی پس معلوم ہوا کہ نماز وخطبہ مین مشرق و مغرب کا تفاوت ہی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ کیحالت مین ایک شخص کو مخاطب کرنا اور کسی امر کے لئے سمجھانا حدیث صحیح سے ثابت ہے چنانچہ صحیح بخاری مین مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے اُس حالت مین ایک شخص حاضر ہوا آپنے ارشاد فرمایا قم فصل رکعتین یعنے کھڑا ہوکر دو رکعتین ادا کر اور حدیث صحیح مین مروی ہے کہ خطبہ کیحالت مین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بارش بند اور قحط کا زور ہے مویشی ہوکے مرتے ہین اللہ تعالٰے سے بارش کے لئے دعا کیجیئے آپنے دونون ہاتھ اٹھا دعا فرمائی اس قدر بارش ہوئی کہ جمعہ آیندہ تک بند نہوئی پھر وہی شخص جمعہ کے روز خطبہ کی حالت مین کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مکانات گر گئے اور راستے بند ہو گئے دعا کیجیئے کہ اللہ بارش بند فرمائے آپنے اور دعا فرمائی کذا فی البخاری - اور حدیث صحیح مین مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ فرماتے تھے اُسی حالت مین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسجد مین داخل ہوئے حضرت عمرؓ نے اُن کو دیکھکر فرمایا ایة ساعة هذه یا عثمان یعنے اے عثمان تم کس وقت مین نماز کے لئے آئے ہو انہون نے اُس کی کیفیت بیان فرمائی کذا فی المسلم۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ مین خطیب کا کسی شخص کو مخاطب بنانا اور اُس سے کلام کرنا اور ایسے ہی مسکرانا اور ہنسنا اور سامعین مین سے کسی کا امام سے گفتگو کرنا اور امام وخطیب کا جواب دینا مشروع اور درست ہے اور جو کہ حدیث مین وارد ہے کہ خطبہ کی حالت مین بات چیت نہ کرنی چاہئے یہانتک کہ بات کرنیوالے کو خاموش ہونیکے لئے حکم کرنا بھی لغو وفضول ہے۔ تو اول تو اس سے یہ مراد ہے کہ سامعین مین سے ایک کا دوسرے سے بات کرنا ممنوع ہے لیکن خطیب سے کسی موقع ومحل پر کلام کرنا یا خطیب کا کسی سے ہمکلام ہونا ممنوع نہین۔ دوسرے ممانعت کی حدیث عام اور جواز کی حدیث خاص۔ خاص عام پر قاضی ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ خطبہ مین وعظ کے لئے پوری گنجایش اور میدان فراخ اور نماز مین بالکل نہین۔ اگر یہ شبہ کیا جاوے کہ حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز مین سہو ہوا مقتدیون نے آپ سے اور آپنے مقتدیون سے کلام کیا اسی طرح جب امام کے ہمراہ اول ایک مقتدی ہو اور پھر دو یا تین شامل ہو جاوین تو امام کا آگے بڑھنا یا مقتدیون کا پیچھے ہٹ جانا صحیح ودرست ہے اس سے پایا گیا کہ نماز مین بھی کلام وحرکت وجنبش کرنا جائز ومشروع ہے تو جواب اُس کا یہ ہے کہ نماز مین کلام وحرکت کا خاص موقعہ پر ضرورت کی وجہ سے جواز پایا جاتا ہے۔ ہمیشہ اور بلا ضرورت نہین پایا جاتا۔ اور وہ بھی صرف نماز کے متعلق جیسے مقتدیون کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت وغیرہ۔ اور خطیب سے خطبہ کی حالت مین دعا وغیرہ کے لئے کہنا اور اُس کا دعا کرنا ضروری نہین یہ بات دیگر اوقات مین بھی بخوبی ہو سکتی ہے ایسے ہی خطیب کا کسی آنیوالے کو نماز نفل کے لئے کہنا اور اُس کا دعا کرنا ضروری نہین یہ بات دیگر اوقات مین بھی بخوبی ہو سکتی ہے ایسے ہی خطیب کا کسی آنیوالے کو نماز نفل کے لئے کہنا ضروری نہین ونیز خطیب کا کلام کرنا صرف جمعہ ہی کے متعلق نہین بلکہ دیگر امور کے بارہ مین بھی ہو سکتا ہے۔

پس حاصل یہ کہ خطبہ سے مقصود صرف ذکر وقرأۃ وحمد وصلوٰۃ نہین بلکہ وعظ وتذکیر کا ہونا بھی ضروری ہے صحیح مسلم مین جابر بن سمرہ سے مروی ہے قال کانت للنبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینهما یقرأ القرآن ویذکر الناس۔ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور درمیان مین جلسہ فرماتے تھے قرآن پڑھتے تھے اور لوگون کو وعظ سناتے تھے امام نووی اپنی شرح مین تحت اس کے لکھتے ہین فیہ دلیل للشافعی فی انہ یشترط فی الخطبة الوعظ والقرأة قال الشافعی لا یصح الخطبتان الا بحمد اللہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ فیهما والوعظ وهذه الثلاثة واجبات فی الخطبتین انتهی۔ یعنے اس حدیث سے امام شافعی رح نے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ خطبہ مین وعظ وقرأت کا ہونا شرط ہے امام شافعی رح فرماتے ہین کہ جمعہ کے دونون خطبون مین حمد وصلوٰۃ اور وعظ کا ہونا ضروری ہے بغیر ان تین باتون کے خطبہ صحیح نہین ہو سکتا اور صحیح مسلم مین جابرؓ سے مروی ہے قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خطب احمرت عیناه وعلا صوته واشتد غضبه کانه منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول اما بعد فان خیر الحدیث

ahmadimuslim.de

اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ خطبہ سے ترہیب و ترغیب اور مقصود تہا اب رہی یہہ بات کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عربی زبان کے سوا دوسری زبان مین کبہی خطبہ کے اندر وعظ نہین فرمایا۔ سو اس کی نسبت گذارش ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا خطبہ مین وعظ فرمانا اور سامعین کو مخاطب بنانا بخوبی ثابت ہو چکا جب یہہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچا تو ہم کو اس تلاش و جستجو کی کہ صحابہ نے خطبہ مین عربی کے سوا دیگر زبان مین وعظ فرمایا یا نہین۔ کوئی ضرورت نہین کیونکہ حاضرین کو مخاطب بنانے اور وعظ کہنے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ اُن کو سمجہایا جاوے۔ اگر اس امر کے لئے تلاش و جستجو کی ضرورت ہے تو یہہ امر بہی تلاش کرنا چاہئے کہ خطبہ کے سوا دیگر اوقات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے عربی کے سوا دیگر زبان مین وعظ فرمایا ہے یا نہین غالباً اس امر کا پتہ لگانا بہی دشوار ہوگا پس اس سے لازم آئیگا کہ کسی وقت اور کسی حالت اور کسی ملک مین عربی کے سوا دوسری زبان مین وعظ کہنا جائز نہو اور قرآن کا ترجمہ دوسری زبان مین لکہنا اور شائع کرنا بہی جائز و درست نہو فقط واللہ اعلم زیادہ تفصیل اگر منظور ہو راقم الحروف کا رسالہ تذکیر الاخوان فی خطبۃ الجمعہ بلسان ملاحظہ کیا جاوے جو قیمتاً مولوی ضیاء الرحمن امام مسجد اہلحدیث کلکتہ کولوٹولہ سے مل سکتا ہے۔ والسلام۔ (باقی آیندہ)

راقم محمد عبد الجبار عمرپوری کان اللہ مقیم دہلی۔ کشن گنج

## مجدد بریلوی

جب مجدد بے دماغ کے فاضل ہین تو آن کے جانشین
کیون نہ ہون۔ بقول ؎

عن المرء لاتسئل وسل عن جلیسہ

۲۶ جون کے اہلحدیث مین ایک مضمون تہا۔ ہندوستان کے دو مجدد اس مضمون مین ہم نے مولوی احمد رضا صاحب سے تو پوچہا تہا جنکو مجدد ہونے کا دعوے ہین بلکہ آپنے اپنے لئے مجدد مائۃ حاضرہ لقب اختیار کیا ہے۔ اس مضمون مین ہم نے آپ کے سیر کفر کے ذرہ بہی ادہیڑے تہے اور بمعقول عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا تہا کہ آپ کی روش خطرناک ہے مضمون مذکور کے اخیر مین ہم نے کمال دریا دلی سے یہہ بہی لکہا تہا کہ مجدد صاحب اگر جواب بہیجین گے تو درج کیا جاوے گا وہ چاہئے تو

کہ مجدد صاحب اس کو غنیمت سمجہتے کہ ہمارے فتوی کی اشاعت اہلحدیث کے ذریعہ سے ایسے ایسے مقامات پر ہو جائے گی جہانتک ہم نہین کر سکتے مگر انہون نے بجائے شکریہ کے خود تو خاموشی کی لیکن اُن کے مکتب خانہ کے کسی طالب علم نے از خود یا اون کے کسی اہلبیت کے اشارہ سے ایک گالی نامہ ہم کو بہیجکر درخواست کی کہ حسب وعدہ اس کو درج کرو۔ ہم کو اس مضمون کے پڑہنے سے رنج بہی ہوتا تہا اور خوشی بہی۔ رنج تو طبعی تہا جو ہر ایک شخص کو اپنے حق مین گالیان اور بد زبانیان سنکر ہوتا ہے لیکن خوشی یہہ تہی کہ اُس مضمون کو ہم حق الیقین کے اس درجہ پر پہنچ گئے کہ مجدد یا اُن کے پاس ہمارا کوئی جواب نہین اگر ہوتا تو وہ ایسا کیون کرتے بقول ؎

چو حجت نماند جفا جوئے را　　بہ پیکار گردن کشد روئے را

آخر اس مضمون کو درج کر دینے کے ارادہ سے اسی طالب علم کے نام رجسٹری سے خط لکہا گیا کہ تم اوس مضمون کو درج کرانا چاہتے ہو تو اپنے مجدد سے دستخط کرا کر بہیجو اور ہمارے وعدہ کے الفاظ کو پہر دیکہو کہ مجدد صاحب بہیجین گے تو درج کیا جاویگا اس کے جواب مین طالب علم مذکور کا یہہ گستاخانہ خط آیا مگر دستخطون سے انکار آخر ہم نے اُس مضمون کو ردی مین پہینک دیا۔ مگر مجددی پارٹی کہان ایسی تہی کہ اتنی ہی تنبیہ پر متنبہ ہو جاتی انہون نے جہٹ سے وہ مضمون مع مزید گالیون کے اخبار الفقیہ ۳۱ جولائی مین فقہی مسائل کی تحقیق مین درج کروا دیا۔ اُس کا نام رکہا ہے چابک لیث بر اہلحدیث ہمین اس مضمون سے ذرہ بہی رنج نہین ہے اور نہ اس رنج یا عدم رنج کے اظہار کی غرض سے یہہ نوٹ لکہا ہے بلکہ ناظرین کو ان بیہودہ مضمون اہل مضمون اور مجددون کی کذب بیانی اور اخلاقی حالت کا آئینہ دکہانا کو لکہا ہے۔ کیا وجہ دیکہو ہم نے صاف لکہا تہا کہ مجدد مضمون بہیجین گے تو درج کیا جاویگا (اخبار اہلحدیث ۲۶ جون صفحہ ۸) اس کے علاوہ قلمی فضیحتین بہی تنبیہ کہ گئی تا ہم شوخ مزاج پارٹی اُس مضمون مین ہم کو مودہ سکن لکہکر حسب حدیث منافق کہتے ہین اس کے جواب مین ہم ایسی آیت سناتے ہین جو مومنون کے لئے قرآن مجید مین ہے لیکن ہم جانتے ہین کہ آیات قرآنی سے انکو انس ہوتا تو مسلمانون مین تفرقہ اندازی کیون کرتے۔

تازہ واقعہ یہہ ہے کہ جبلپور مین تشریف لے گئے تو وہان کے اہل حدیث بہی آپ سے ملنے کو گئے تو کیا ہی اُن پر تو آپ کا کیا اثر ہوگا خاص مضمون مین آپکی تعلیم سے

ahmadimuslim.de

دو گروہ بن گئے ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانتا ہے دوسرا اسی کو مشرک کہتا ہے مگر ہم یہ کہتے ہیں سے

جو کہ احباب کو احباب سے جدا کر دے
ہم نے اس شیخ تین الملیس کا نانا جانا

**اطلاع** اہل فقہ میں تراجم وہابیہ کا سلسلہ لکھا جا رہا ہے گو وہ مضمون ہی خود اپنا جواب ہو اور ایڈیٹر کی ناواقفیت پر کامل دلیل ہو تاہم ختم ہونے پر جواب لکھا جاویگا انشاء اللہ بشرطیکہ مضمون ختم ہونے سے پہلے ہی ختم نہ ہو جاوے۔

## علماء اہلحدیث سے ایک سوال

بخدمت بابرکت جناب مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب زاد عنایۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح ہو کہ براہ نوازش میرے ان چند سوالوں کو اخبار گوہر بار میں استغناء درج فرماویں۔

بخدمت جناب علماء اہلحدیث کثرہم اللہ تعالے السلام علیکم و علی من لدیکم میرے ان چند سوالوں کے جواب سے مشکور فرماویں۔ اور من عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) قرآن شریف میں باتفاق محدثین کس قدر آیات منسوخہ ہیں۔
(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قدر آیات کو منسوخ فرمایا ہے اور یہ حدیث کس کتاب میں ہے۔
(۳) کوئی مسلمان کسی آیت منسوخہ پر عمل کر سکتا ہے کہ نہیں۔
(۴) بصورت عدم تسلیم نسخ قرآنی کے آدمی کس گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔
(۵) بصورت نہ ہونے حدیث صحیح صریح کے درباره آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے۔
(۶) اگر ناسخ منسوخ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا تو یہ سلسلہ نسخ کہاں سے شروع ہوا جس کی بھرمار تمام کتب تفاسیر میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو۔

**ایڈیٹر** چونکہ سوال عام طور پر سب سے ہے اس لئے سب حضرات کی خدمت میں پیش ہے۔ حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر میں بھی اس کی تحقیق لکھی ہے۔

## دوسرا سوال

سوال۔ کیا انسداد باب نبوت آنحضرت صلعم کے ساتھ امر سمعی عقلاً ممکن ہے اور محال بالذات نہیں ہے فتاوی بزازیہ چھاپہ مصر برحاشیہ فتاوی عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ میں ہے قلنا انسداد باب النبوۃ بہ امر سمعی فیکون ممکنا عقلاً فلا یکون محالا بالذات۔

سوال۔ آیا زیارت قبر نبی صلعم میں زیارت مسجد نبوی صلعم کی نیت بھی کرلیوے فتاوی عالمگیری صفحہ ۲۸۲ جلد ۱ میں ہے فاذا انوی زیارۃ القبر فلینو معہ زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ

(راقم فضل الہی عظیم آبادی)

## آریہ سماج کی ترقی کیوں بند ہے

اس عنوان سے ہم عصر بھاؤ دیالہ (آریہ اخبار) نے مندرجہ ذیل ایک نوٹ لکھا ہے:۔

آج آریہ سماج کے حلقہ میں اسبات کا چرچا چل رہا ہے کہ آریہ سماج چند سے بعض کہتے ہیں کہ آریہ سماج تنزل کر رہا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ترقی الگ ہے غرضیکہ آریہ سماج کے متعلق سمجھدار حلقہ میں مختلف قسم کے خیالات پھیل رہے ہیں جب ہم ان سب کے اسباب کو سوچتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ آریہ سماج میں ایسے لیڈر آ گئے ہیں جنکا کوئی اصول نہیں۔ آج جس بات کو فریق ثانی میں دیکھکر برا بتلاتے ہیں کل اسی بات کو اپنے واسطے فخر خیال کرتے ہیں آریہ سماجیں ایسے بیوقوف ہاتھوں میں جا چکے ہیں کہ انہیں اپنے بھلے برے کی تمیز نہیں وہ دوست دشمن کو پہچانتے ہی نہیں انہیں اسبات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کہ ہمارے لیڈر ہمیں کس طرف لے جا رہے ہیں گو رشی دیانند نے آریہ سماج کے انتظام کے واسطے ہر ایک انتظام کر دیا تھا ہر ایک بات وید اور شاستر کے پرمان سے

ے اس سوال سے مقصود اظہار اس امر کا ہو کہ حنفی لوگ بھی امکان نظیر کے قائل معلوم ہوتے ہیں رضا خانی لوگ کیسے حنفی ہیں جو اپنی کتاب سے خبر نہیں رکھتے۔ منہ

ahmadimuslim.de

ثابت کرکے دکھلا دی تھی۔ لیکن جن لوگون نے کچھ سمجھا تھا وہی خود غرضی کے سبب آریہ سماج گرلبہے مین رہ گئے جب وقت کالج والون سے اختلاف ہوا تھا تو آریہ سماج کو انگریزی کی تعلیم کے کام سے الگ ثابت کیا تھا اور بتلایا گیا تھا کہ آریہ سماج دھرم سبہا ہے وہ دونون کام نہین کر سکتی اس کے متعلق ویدک دھرم پرچارمین جو آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی طرف سے نکلا تہا اُس کے کچھ حصہ پیش کرتے ہین۔

دونون کام آریہ سماج نہین کر سکتی جب یہ تسلیم کرلیا گیا تہا کہ آریہ سماج آریہ دھرم سبہاہے آریہ ودیا سبہا نہین اس واسطے اسکو مغربی تعلیم کے پرچار مین اپنی طاقتین نہین ضائع کرنی چاہئین اس کو صرف ویدک دھرم پرچار کرنا چاہئے اور اسبات کی تردید کی گئی تہی کہ آریہ سماج تعلیم اور پرچار دونون کام نہین کر سکتی دیکہو صفحہ ۱۲ ویدک دھرم پرچار۔

ہم کہتے ہین کہ ایک سبہا دونون کامون کو ہرگز نہین کر سکتی۔ اگر آریہ سماج اپنے تئین توجہ ادہر ادہر پہیریگی تو دھرم پرچار کا کام ڈہیلا اور سبہ ہوجاویگا۔ دھرم پرچار کا کام اتنا بہاری ہو کہ اس کا پورا کرنا بہی کسی ایک سوسائٹی کے لئے خواہ وہ کیسی ہی مضبوط اور دہنا ڈیہ کیون نہو بہت مشکل ہے اور اگر اس پر ترقی تعلیم کا بوجہہ بہی ڈالا جاوے تو وہ اس کے نیچے رہکر نیست ہوجاویگی ویدپرچار کمزور ہوگیا۔ اور آریہ سماج مردہ ہو رہی ہین یا اُس کا وجود برائے نام رہیگا۔ ذرا سوچ وچار کرنے سے معلوم ہوجاویگا کہ دو مخالف اور مشکل کامون کو کس طرح ایک سبہا یا سماج اٹھا سکتی ہے؟

اہلحدیث۔ گرچہ ہمارے خیال مین آریہ سماج ترقی پر بہی ہے اور تنزل مین بہی۔ ترقی تو اس کی چندون مین ہے کہ عموماً تعلیم یافتہ آریہ سماج کے خیالات کو پسند کرتے ہین گو عملی پہلو کمزور ہے مگر اس ترقی کا سبب آریہ سماج کی تعلیم کی خوبی نہین بلکہ انگریزی تعلیم کا نتیجہ جو آزادی ہے وہ اُنکی موید ہے تنزل غیر قومون مین ہے کہ آریہ سماج یہہ دعویٰ لیکر اٹھی تہی کہ ہم ویدک تعلیم کو تمام دنیا مین پہونچا دینگے بلکہ بعض بہانتک جلتی پر نمک چہڑکتے تھے جو کہتے تھے کہ عرب مین قرآنی حکومت کے بجائے اب ویدک جہنڈا لہرائیگا۔ مگر جونہی

آریہ سماج کی تعلیمات سے غیر مذاہب کو خبر ہوئی تو سوا کسی عقل سے خالی نوعمر لڑکے کے عام قبولیت اس کو حاصل نہوئی لہذا آئندہ کو مبر...

## قابل توجہ اہل حدیث کانفرنس

اس کانفرنس کے انعقاد کو عرصہ دو سال کا منقضی ہونیکو ہے لیکن ہنوز کوئی نمایان کام اسکا ظہور پذیر نہوا اگرچہ اُس نے توحید و رسالت کی بابت مختلف زبانون مین ٹریکٹ شائع کئے لیکن ہمارے خیال مین اس کا بہی نتیجہ ظاہر نہوا خصوصاً اس شہر مین اس کانفرنس کا اصلی اصول اہلحدیث کی مدد کرنی بہی ہے جو باوجود چند مقامات مین اہلحدیثون کے ستائے جانے کے اُن کی مدد کیا خبر گیری تک نہین کی۔ بس اگر ایسی ہی غفلت رہی تو قیام اسکا مشکل ہے۔ اولاً کانفرنس کو حسب قواعد (ج) (د) اہلحدیث موضع اعظم گڈھ کی اعانت کرنی چاہئے۔ وہ بیچارے بہت ستائے جا رہے ہین تفصیل اُس اجمال کی یون ہے کہ عرصہ سے کوئی مسجد کا مقدمہ تہا جس مین منصف نے پہلے اہل حدیث مدعیان کے حق مین ڈگری دی بعد اپیل فریق مخالف تجویز ثانی کو منصفی مین آیا جس کا منصف دوسرا بدلکر آیا۔ فریق مخالف کی جائز ناجائز کوشش سے فیصلہ بالکل انکے موافق ہوا اگرچہ وہ فیصلہ بہی خلاف قانون ہے۔ بعد اس کے وہان کے حنفیون نے پانچ سات اہل حدیثون کو قبل نماز مسجد مین مارا۔ اور خود ہی تہانہ مین رپورٹ لکہا دیا کہ ان غیر مقلدون نے ہم لوگون پر زیادتی کیا وغیرہ وغیرہ تہانہ دار بہی سخت متعصب حنفی ہے اس نے بجائے تفتیش حق کرنے کے اہل حدیثون کی زیادتی لکہا اور بلوہ قائم کیا اور انہین بے قصورون کو حوالات داخل کیا۔ الغرض بڑی بڑی تکلیفین پہنچا رہا ہے۔ اب دونون فریق کی چالان کردیا ہے اس مین بہی اہلحدیثون کی زیادتی لکہا ہے۔ دیدہ باید کیا ہوتا ہے بیچارے اہل حدیث وہان کے مخبوط ہو رہے ہین۔ اب اس سے بڑہکر کونسا موقع کانفرنس کو ملیگا علاوہ بریں مومنین باہمی نزاعات ذمہ دون پر یہ کانفرنس حسب قاعدہ (د) ان کی اصلاح کرنی چاہئے خصوصاً مؤمنین ایک ستودہ صفت مولوی ابوالمکارم صاحب موجد رد فرق اہلسنت مقیم آپ اہلحدیثون کو رکن اور مناظر تہے آپ نے شوق نبوی کے رسالون کے بڑے بڑے

ahmadimuslim.de

دندان شکن جواب دیئے ہین۔ اس وقت آپکا ایسا حال ہے کہ قابل بیان نہین۔ آپ اہل حدیث بہائیون کی اعانت کی جگہ انکے سخت مخالف ہوگئے ہین اور حنفیون سے بالکل خلط ملط کر لی ہے جس سے اور نقصان ہو رہے ہین حنفیون کو اور زور مل رہا ہے جب علماؤنکا ایسا حال ہو تو بقول ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

آہ کیا ہی سچ ہے۔ شر الشر شرار العلماء۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

انا الراقم محمد ابو القاسم کنجاہی الاصل متوطن بنارس۔

ایڈیٹر۔ کانفرنس ابھی اتنی سکت نہین کہ ایسے ایسے بڑے کامون مین دخل دے سکے ہان دفتر اہل حدیث مین جب خبر آئی تو جو کچھ پوچھا گیا تھا بتلایا اور جو مانگا تھا بھیجا گیا اور دعا کی گئی اور ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ بھی دعا کرین کہ خدا ان مظلومون کی مدد کرے۔ آمین۔

---

## دہوکھے کی ٹٹی مین پیغام صلح

ایک گھوڑا اور ایک گدہا دونون بوجھ لدے کہین جا رہے تھے۔ گھوڑے پر نمک اور گدہے پر روئی لدی رہتا تھا جب رستے مین نالہ آیا تو گھوڑا پانی مین بیٹھ گیا تب اٹھنے پر بوجھ ہلکا ہوجانے سے آسانی سے چلنے لگا۔ گدہے نے گھوڑے سے بوجھ ہلکا ہو جانے کا احوال سنکر اپنا بوجھ بھی ہلکا کرنا چاہا اور جب دوسرا نالہ آیا تو وہ بھی پانی مین بیٹھ گیا مگر اُن مین جب پانی داخل ہوگیا تو گدہے کا بوجھ اس قدر بھاری ہوگیا کہ وہ پھر اٹھ نہ سکا اور مالک سے جو مار کھائی سو الگ اسی طرح سے جب قادیانی خردجال نے دیکھا کہ جناب سراج الملتہ امیر حبیب اللہ خانصاحب شاہ کابل (خدا اُس کے ملک و سلطنت کو دائم قائم فرماوے آمین) نے ہندوستان مین تشریف لا کر عید قربانی کے موقع پر گائے کی قربانی کو ہندوؤن کی دلجوئی اور تالیف قلوب کی خاطر اپنے لئے رد کردیا تو ہندوؤن نے اُن پر چارون طرف سے صدائے مرحبا کو بلند کرکے انکی عزت وتوقیر کو اپنے دل مین جگہہ دی۔ تو خردجال کے کوڑ مغز مین بھی یہ بات سما گئی کہ کرشن اور نانک بننا تو بیشک بالکل فضول ہوا مگر شاہ کابل کی طرح ہندوؤن کو بہانسنے کا تجربہ دکھلایا وہ درست ہے اس طرح سے ہندو جھٹ پٹ میرے بھی تابع ہو جائینگے اور مین اُن کا ایک بڑا پولیٹیکل ہیرو بن جاؤنگا چنانچہ اس نے آجکل ہندوؤن کو انگریزون کے برخلاف پاکر اپنے تدبیر کی پولیٹیکل چال کو فروغ دینے کی خاطر ہندوؤن کو اپنے ہمراہ کرنے کے لئے وہی شاہ کابل والا چکمہ دینا چاہا اور اس دہوکے کی ٹٹی مین ایک پیغام صلح تیار کرنے لگا اور اپنے کوڑ مغز مین ہندوؤن کو ایک بہولی بہالی قوم تصور کرکے اس پیغام صلح مین یون بکواس لکہی کہ "یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے اسکو بھی درمیان سے اٹہا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہین۔ ہم پر واجب نہین کہ ضرور اُس کو استعمال بھی کرین" مگر کذاب کو اس کا نتیجہ کیا معلوم تہا قدرت کی طرف سے ؎

تضمانے مار طمانچہ منہ اُسکا کالا کیا۔

اور لالہ لاجپت رائے نے اس کے جواب مین جو اُس کی حجامت بنائی وہ الگ کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی پاگل پنے کی علامت ہوسکتی ہے کہ خود ہی تو پیغام صلح مین یہہ لکہا جو کہ "اگرچہ ہم دیکھتے ہین کہ ویدکی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہین بنا سکی اور نہ بنا سکتی تہی اور اگرچہ ہمکو وید مین پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہین نہین پڑھا۔ لیکن بلاشبہ آگنی۔ وایو جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بہرا ہوا ہے۔ اور کسی شرتی مین اُن چیزون کی پرستش کے لئے ممانعت نہین" مگر تاہم پھر بھی اپنا خیال ویدون کی نسبت یون لکہا ہے کہ "تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہین" پہر کیا اس سے صاف ثابت نہین کہ قادیانی کا پختہ اعتقاد خدا کی تعلیم کی نسبت بالکل مشرکانہ تہا! ایسے پاگل کی بات کا کیا ٹھکانہ ہے کہ پیغام صلح کے ۲۵ صفحون تک خود ہی تو بڑے شد ومد سے ویدون کو کلام الٰہی اور رشیون اور باوا نانک کو خدا کا نبی ثابت کیا ہے اور اُس کے بعد لکہا ہے کہ "اگر اس قسم کی صلح تمام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہون کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لین اور آئندہ توہین اور تکذیب چہوڑ دین تو ہم سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہون کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے" بہلا جب وہ ویدون اور اُس کے رشیون وغیرہ کو پہلے ہی سے سچا مانتا ہے تو پہر اب اُس کی شرط

ahmadimuslim.de

قبول ہے اب چاہے بندہ محمد صاحب کو مانیں یا نہ مانیں۔ مگر دجال تو
ویدی ہو چکا ا۔ (محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادہوان)

## حمائل غزنویہ پر سوال اور اسکا جواب

جناب مکرمی مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم
حمائل شریف مطبوعہ مطبع القرآن والسنہ امرتسر صفحہ ۱۹۸۔ پارہ ۷
سورہ مائدہ۔ آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
میسر کے بارے میں حاشیہ پر لکھا ہے "شرط بدھنا کسی چیز پر جس میں جیت
اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی جو کھیل
کہ ان میں شرط بدنی مباح ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہ ہو لیکن یہ
کہ شیطان اس بہانے سے روکتا ہے اللہ کے یاد سے اور نماز سے"

استفسار بذریعہ اخبار اہلحدیث۔ ایک طرف کی شرط سے کیا مراد
ہے میرے خیال ناقص میں گھوڑدوڑ کے لاٹرے اسی قسم میں ہے۔ اور
گھوڑدوڑ فی نفسہ جوا نہیں۔ آپ براہ مہربانی فرماویں کہ یہ قول "ایک طرف
شرط حرام نہیں" کہاں تک صحیح ہے۔

دو پیسہ کا ٹکٹ ارسال خدمت ہے۔ اگر بذریعہ ڈاک جواب سے مطلع فرماویں
تو ممنون ہونگا۔ (خاکسار ابراہیم عفی عنہ کلرک دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ
انجنیر سیاہ حلقہ انہار دریائے سوات مردان ضلع پشاور)

اس خط کو بغرض جواب مولوی عبدالاول صاحب غزنوی مالک
مطبع مذکور کے پاس بھیجا گیا جواب اسکا جو آیا درج ذیل ہے۔

یہ حاشیہ جس میں لکھا ہے کہ ایک طرف کی شرط حرام نہیں۔ یہ حاشیہ
شاہ عبدالقادر صاحب کا ہے۔ فوائد سلفیہ والے کا نہیں اور دلیل اسپر
کہ ایک طرف کی شرط حرام نہیں یہ حدیث ہے عن ابی هريرة رضی الله
عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین
یعنی وهو لا یؤمن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین
فرسین وقد امن ان یسبق فهو قمار۔ رواه ابوداؤد۔ ترجمہ: روایت
ہے ابوہریرہ رض سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنے وہ تیسرا گھوڑا ایسا
کہ نہ امن کیا جاتا ہے کہ سبقت کیا جاوے پس وہ قمار ہے۔ روایت کیا
اس کو ابوداؤد نے۔ مطلب یہ ہو کہ اگر تیسرے شخص کا گھوڑا ایسا ہے کہ آگے
بڑھنے نہ بڑھنے کا احتمال ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے گھوڑدوڑ میں اگر
روپیہ کی شرط ایک طرف سے ہو اور یہ روپیہ بادشاہ دینا قبول کرے یا دوڑنے
والوں میں سے ایک شخص تو یہ جائز ہے اور اگر دونوں طرف سے روپیہ کی
شرط ہو تو ایک شخص تیسرے محلل کا ہونا ضروری ہے پھر اگر یہ محلل بڑھ
جاوے گا تو دونوں کا روپیہ لیگا اور اگر محلل ہار جاوے تو اسپر کچھ
نہ ہوگا اور محلل کے ہونے سے یہ جوے کی صورت سے نکلجاتا ہے کیونکہ جوا وہ ہوتا
ہے جہاں آدمی نفع اور نقصان میں متردد ہو اور یہ امر محلل کی وجہ سے جاتا
رہتا ہے۔ امام شوکانی رح نے فرمایا ہے کہ اگر دونوں گھوڑے دوڑانے والے
آپس میں یہ شرط مقرر کریں کہ جسکا گھوڑا آگے بڑھا دوسرا اس کو اتنا دیوےگا
تو اس صورت کے منع ہونے پر اتفاق ہے۔ محیط اور ذخیرہ میں ہے اگر گھوڑ
دوڑ بغیر شرط اور عوض کے ہو تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط دونوں
جانب سے ہو کہ ایک مرد دوسرے کو کہے اگر تیرا گھوڑا میرے گھوڑے سے
آگے بڑھا تو میں تجھے اتنا مال دونگا اور اگر میرا گھوڑا آگے بڑھا تو میں تجھسے
اتنا مال لونگا تو یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ یہ صورت جوے کی ہے۔

وفی الدر المختار ولا یصح الجعل اذا شرط من جانب واحد لان
الزیادة والنقصان لا تمکن فیهما بل فی واحد هما تمکن الزیادة و
فی الآخر الانتقاص فقط فلا تکون مقامرة لانها مفاعلة منه الا
اذا ادخلا ثالثا محللا بینهما بفرس کفء لفرسیهما یتوهم ان
یسبقهما والا لم یجز ثم اذا سبقهما اخذ منهما وان سبقاه لم
یعطهما وفیما بینهما ایهما سبق اخذ من صاحبه۔ (عبدالاول غزنوی
امرتسر)

## اسلام کی صداقت پر سائنس کی شہادت

(از سراج الاخبار جہلم)

جب سے یورپ اور امریکہ نے سائنس کے نئے نئے معلومات ظاہر کرنے
شروع کئے ہیں کوئی نہ کوئی اسلامی صداقت بھی ساتھ ہی مطلع ظہور پر اس
بے کنار سمندر سے نکلکر خلقت کے سامنے شمس نصف النہار کیطرح نمایاں

ہوتی رہتی ہے اسلام نے تیرہ سو برس سے شراب اور خنزیر کے گوشت کی ممانعت کر رکھی ہے۔ مگر بہت سالوں سے یورپ ان اشیاء کے استعمال کا عادی ہو چکا ہے اور وہاں کے محقق ڈاکٹروں نے کچھ عرصہ سے ان مذکورہ بالا اشیاء کے خاص خاص نقصانات کی طرف اہل یورپ کو جگایا ہے چنانچہ اکثروں نے ان ہر دو اشیاء کو ترک کر دیا ہے اور ان کی تقلید دن بدن اور اشخاص بھی تارک ہوتے جاتے ہیں حال میں پیرس دار الخلافہ ملک فرانس کا ایک کیمسٹری کالج جو جراحی علاج کے بہت سے تجربے کر چکا ہے دنیا کو اطلاع دیتا ہے کہ داڑھی چٹ کرانے والوں کو بعض ایسے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں جن سے اور لوگ جو داڑھی چٹ نہیں کراتے بالکل محفوظ و سلامت رہتے ہیں اور پروفیسران کالج مذکور نے اپنی علمی تحقیقات سے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ جب استرہ داڑھی پر پھیرا جاتا ہے تو بالوں کے ساتھ ہی ان روغنی حلقوں کو بھی اڑا لیجاتا ہے جن کی بدولت اجرام مرض چہرے کی جلد میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اب اہل انصاف و اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ کسی مذہب نے داڑھی منڈانے کی ایسی صریح اور تاکیدی ممانعت نہیں فرمائی جیسی کہ اہل اسلام نے علیٰ ہذا القیاس ختنہ کے فوائد پر بھی بہت سے ڈاکٹروں نے جن کو ہر ایک خاص بیماری کے زائد حشفہ کاٹنا پڑا ہے شہادت دی دی ہے اصل مقصود اس مضمون سے یہ ہے کہ جو لوگ اسلامی شریعت پر مضحکہ اڑاتے خواہ اس میں نئی روشنی کے مسلمان بھی شامل ہوں اسبات پر ضرور سنجیدگی سے غور کریں کہ بغیر کافی مطالعہ کے اسلام کی صداقتوں کا راز ہرگز کھل نہیں سکتا۔ افسوس جہاں یورپ کی تقلید پہ ہزاروں مسلمان شراب نوشی اور داڑھی منڈانے کے عادی ہو چکے ہیں وہاں اس قباحت کی ممانعت کی آواز کیونکر سنیں اگر اُن کو اپنے مولیٰ اور اُس کے آخری رسول صلعم پر یقین ہوتا تو اُن کے مقدس کلام کا علم حاصل کرتے اور پھر کسی غیر کی جاہل یا تقلید میں ہرگز نہ پھنستے مگر دنیا طلبی ہی محض اُن کا نصب العین ہے۔ دینی مطالعہ کے واسطے ایک گھنٹہ یومیہ بھی خرچ کرنا اُن کو گوارا نہیں ہے۔ پس اس صورت میں ایسی بیہودہ شریعت اسلام پر مضحکہ اڑا دیں تو اور کیا کریں۔ ملک چین نے ہزاروں برس کے بعد اب کہیں جاکر افیون کے ترک کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ مگر چین کے مسلمان شروع ہی سے افیون کے تارک ہیں اب یہہ بات انہوں نے سکھلائی جسکو دیگر اہل چین اس قدر مدت مدید کے بعد مشکل اب سمجھنے لگے ہیں صرف اسلام نے آئندہ بھی جو جو تمدنی اصول مذہب یہ ترقی یافتہ اقوام دریافت کرینگی اسلام کا وہ اصول انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے ہی موجود ہوگا جوں جوں زمانہ ترقی کریگا اسلام کے نزدیک آتا جائیگا۔ (راقم غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر)

## تعاقب

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس۔ اہلحدیث میں طبع کیا گیا جواب نمبر ۲ کے درباب جواز عقیقہ مردہ لڑکی یا لڑکا دیکھا گیا۔ اگرچہ آپکا جواب قابل تسلیم ہے۔ مگر چونکہ سائل کو آپکے جواب سے پوری تشفی جیسی کہ مدلل طور سے ہونی چاہئے نہیں ہوئی کیونکہ آپ کے جواب میں نہ حوالہ قرآن اور نہ حدیث نبوی ؐ ہے اسلئے مکرر عرض خدمت شریف ہے کہ براہ نوازش اسی جواب کو قرآن و احادیث سے مدلل کرکے اخبار اہلحدیث میں مکرر طبع فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوویں۔ آپ خود خیال فرما دیں کہ جب اخبار کا نام نامی ہی اہل حدیث رکھا جاوے اور مسائل کو بغیر از حوالہ احادیث کے جواب دیا جائے تو وہ جواب کہاں تک قبول ہو سکتا ہے۔ بجز اسکے آپ جیسے متبحر عالموں کا کام بھی یہی ہے کہ جسطور سے ہو عام لوگوں کو علمی و دینی فائدہ پہونچاتے رہیں بہ پوری امید ہے کہ ضرور آئیندہ نمبر میں اسکا جواب تحریر فرما دیں انتظاری رہیگی۔ وہی سائل

قدیم عبد اللہ از منشی بنگلور۔

**جواب** جس جگہ کے لئے کوئی ثبوت نہو وہاں وہ عدم ثبوت ہی عدم حکم کے لئے دلیل ہے زندہ بچے کے لئے تو آیا ہے کہ ساتویں روز عقیقہ کرو لیکن مردہ کے لئے نہیں آیا پس یہ نہ آنا ہی دلیل ہے کہ عقیقہ نہیں کیونکہ قرآن مجید میں حکم ہے لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور رسول کے آگے نہ بڑہو کہ جس باب میں وہ حکم نہ دیں اُس کی بابت اپنے پاس سے حکم نہ تراشا کرو حدیث شریف میں بھی ذروني ما تركتكم یعنے جبتک میں تم کو کسی امر کی بابت حکم نہ دوں تم بھی سوال نہ کیا کرو پس مردہ بچے کا عقیقہ نہونے کی یہی دلیل ہے کہ حکم نہیں آیا۔

ہفوات مرزا۔ مرزا کے مضامین متناقضہ۔ قیمت ایک آنہ

# فتاویٰ

س نمبر ۲۳۶ - ملک برہما میں مسلمان جو آتے ہیں وہ یہاں کی برہمی عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں جب وہ یہاں سے جاتے ہیں تو وہ عورتیں دوسرے کسی سے شادی کر لیتی ہیں خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ کیونکہ برہمیوں کا کوئی مذہب نہیں کیا ایسی عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے اور جو ایسی عورتوں سے شادی کریں ان کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ -

محمد عبد الصمد از ٹائیٹ میو ملک برہما۔

ج نمبر ۲۳۶ - قرآن شریف میں حکم ہے کہ مشرک عورتیں جب تک ایماندار مسلمان ہو جائیں ان کے ساتھ شادی نہ کرو وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ - پس جب تک برہمی عورتیں مسلمان نہ ہوں ان کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں۔ مسلمان ہو کر خاوند کے گھر میں رہے تو اوس گھر سے کھانا پینا جائز ہے اگر خاوند چلے جانے کیوقت اوس کو طلاق دیکر چھوڑ جائے اور وہ اس کے بعد کسی مشرک سے نکاح کرلے بلکہ خود بھی مشرک ہو جائے تو خاوند کا اس میں قصور نہیں۔ اگر بے نکاحی کو رکھی یا مشرک کی حالت میں نکاح کرے تو ایسے مسلمان کے گھر سے مسلمانوں کو نفرت کرنی چاہیئے۔

س نمبر ۲۳۷ - عیسائی مسلمان کی مجلس میں بیٹھ کر کھانا کھا سکتا ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۳۸ - دین اسلام میں ہندوؤں کیطرح پاکھانہ چھوت چھات نہیں اس لئے مسلمانوں کی مجلس میں ہر ایک شخص جس کے ہاتھ ظاہری نجاست سے پاک ہوں کھا سکتا ہے اگر کسی کو کسی کے ساتھ بیٹھنے میں طبعی نفرت ہو تو اسکا اختیار ہے کہ نہ بیٹھے اس پر جبر نہیں۔ ۲۰ ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۳۹ - ایک شخص عشا کی نماز پڑھتا ہے چار فرض اور دو سنتیں ایک وتر اور نفل وغیرہ کچھ نہیں پڑھتا۔ وتر بھی ایک ہی پڑھتا ہے اس کو کوئی عذر بھی نہیں آیا اوس کی نماز صحیح یا غلط ہو اسکی دلیل قرآن اور حدیث سے ہونی چاہیئے سائل محمد وحید انگوٹھی ساز مالیر کوٹلہ۔

ج نمبر ۲۳۹ - اس کی نماز صحیح ہے کوئی خلل نہیں بڑی بات کوئی اعتراض کی ہے تو ایک وتر ہے سو صحیح بخاری میں ایک وتر کی حدیث آئی ہے امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ ایک رکعت والی حدیث اثبت یعنی سب سے زیادہ ثبوت رکھتی ہے پس شخص مذکور کی نماز درست ہے جو اس کو غلط کہتا ہے وہ غلطی کی وجہ بتلا دے۔ ۱ ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۴۰ - نوٹ یا اسٹام میں بٹہ لینا چاہیئے یا نہیں۔ سائل محمد لبیہ بچپرہ منشی رحیم بخش صاحب گرھیڈیہ ضلع ہزاریباغ قسمت بنگال

ج نمبر ۲۴۰ - نوٹ اور اسٹامپ کا بٹہ لینا جائز ہے کیونکہ وہ چاندی یا سونا نہیں بلکہ وہ ایک مبیع چیز ہے نوٹ پر اگرچہ سکرٹری سیٹ کی لکھی ہوتی ہے مگر عرف عام میں وہ بھی مبیع ہے۔

س نمبر ۲۴۱ - شب برات کے روز حلوا اور روٹی جو کسی دوسرے کے یہاں نیاز کیا ہوا آئے تو اسے کھانا چاہیئے یا نہیں! ونیز عاشورہ کے روز کھچڑا پکوا کر مسکینوں کو کھلانا چاہیئے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۱ - شب برات کے روز حلوہ پکانا محض ایک رسم ہے جس کو کرنے والا اگر ثواب جانتا ہے تو بدعت ہے مگر چونکہ وہ کوئی نذر غیر اللہ نہیں ہوتا اس لئے کھانا اسکا حرام نہیں لیکن اس نیت سے کوئی نہ کھائے کہ یہ رسم بند ہو جائے تو اچھا ہے عاشورہ کی کھچڑی کا بھی یہی حکم ہے۔

س نمبر ۲۴۲ - حلیمہ گیارہ برس کے سن میں حامد سے بیاہی گئی لیکن تین برس کے بعد اس کے والدین نے یہ عذر پیش کر کے کہ حلیمہ موجودہ شوہر سے راضی نہیں ہے۔ اس لڑکی کی شادی ایک دوسرے لڑکے سے کر دیا لیکن حلیمہ کو اس کے سابق شوہر نے طلاق نہ دیا تو اس حالت میں حلیمہ کا نکاح ثانی جائز ہوا یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۲ - حلیمہ کا حامد کے ساتھ اگر نکاح ہوا تھا تو دوسرا نکاح صحیح نہیں اگر محض منگنی یعنے وعدہ نکاح تھا تو بوجہ ناراضگی یا کسی اور معقول وجہ سے دوسری جگہ کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۲۴۳ - مسجد میں جو شیرینی جمعہ کے روز تقسیم ہونے کے لئے آتی ہے اُسے لیکر کھانا چاہیئے یا نہیں؟ (راقم ایضاً)

ج نمبر ۲۴۳ - جمعہ کی شیرینی تقسیم کرنیوالوں کی نیت اگر نذر لغیر اللہ کی ہو تو حرام ہے اور اگر کسی امر پر بطور شکریہ لاتے ہیں تو جائز ہے۔

۱ ر داخل غریب فنڈ۔

اطلاع: فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا)

# انتخاب اخبار

ڈیرہ غازیخان کے معززین نے ایک بڑا جلسہ کر کے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان کے حق میں تائیدی ووٹ پاس کئے اور نامہ نگار ٹریبیون کی تردید کی جسنے ڈپٹی کمشنر پر حملے کئے تھے (نامہ نگار)

۱۷۔ اگست کو امرتسر میں ایسی بارش ہوئی کہ طوفان نوح کا نقشہ آنکھوں میں پھر گیا۔ سیکڑوں مکان گرے کئی آدمی مرے خدا رحم کرے۔

خودی رام بوس کو ۱۱ ماہ حال کی صبح کو مظفرپور میں پھانسی دیدی گئی اسکے وشاوکی درخواست پر خودی رام کی نعش اُن کے حوالے کر دیگئی۔ جنہوں نے اُس کو دریاء گنڈک کے کنارہ پر جلا کر خاکستر کر دیا۔ جیل خانہ سے دریا کے گھاٹ تک دو رویہ پولیس کے سپاہی کھڑے تھے تاکہ کسی قسم کا شور وشر یا بلوہ نہ ہونے پائے۔

تیلی سے۔ نواب کو امرتسر اور لاہور کے درمیان چلتی ٹرین میں عورتوں کا زیور ڈرا دہمکا کر لوٹنے کے جرم میں ۲۲ سال قید کی سزا دیگئی تھی اپیل میں چیف کورٹ نے ۲۰ سال گھٹا دیئے صرف ۲ سال قید با مشقت کی سزا کافی سمجھی گئی۔

رنگون کے ایرانیوں نے وائس کی نسل ایران کے ذریعہ سے شاہ ایران کی خدمت میں ایک تار بھیجکر التماس کیا ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ جلد مجتمع کیجائے اور کنسٹی ٹیوشن پر پورا پورا عملدرآمد کیا جائے اور خانہ جنگی موقوف کی جائے اگر ایسا نہوا تو ہم ایرانی رعایا نہ رہیں گے اور کسی بادشاہ کی رعایا بن جائینگے۔

بابو بپن چندر پال کو اب اور نیا خیال پیدا ہوا ہے وہ ۲۰ ماہ حال کو ہندوستان سے پیرس اور وہاں سے امریکہ جائینگے اور جمہوریت پسند اقوام کے آگے ہندوستانیوں کی کیفیت بیان کرینگے۔

بم کے گولہ پھینکنے کا ایک تازہ واقعہ ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے کے اسٹیشن شام نگر کے پاس کلکتہ کے نزدیک واقع ہوا۔ ایک سیکنڈ کلاس گاڑی پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ اس گاڑی میں کئی یورپین مسافر سوار تھے۔ گولہ گاڑی تک نہیں پہونچا اور زمین پر گر کر پھٹ گیا۔ ٹرین کھڑی کر کے تحقیقات کی گئی کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا پھر ٹرین روانہ ہوگئی پولیس گولہ پھینکنے والے کی تلاش میں مصروف ہے۔

دستشار رہنگے۔

قیصر جرمنی اور قیصر ہند کے درمیان نہایت تپاک اور اخلاص سے ملاقات ہوئی۔ لوگوں نے بازار کو ہار، ون اور انگلش اور جرمن جھنڈیوں سے سجا رکھا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد قیصر ہند برلن میں جا کر قیصر جرمن کے مہمان بنینگے۔

شاہ ایران کے خلاف ایرانیوں میں جوش ترقی پر ہے۔ شیعہ مجتہدوں نے اُن کو ناقابل شاہی قرار دے دیا ہے۔ تمام روئے زمین کے ایرانی شاہ پر زور دے رہے ہیں کہ ایران کی پارلیمنٹ جلد مجتمع کی جائے ورنہ سب ایرانی شاہ ایران کی اطاعت ترک کر کے دوسرے بادشاہوں کی رعایا بن جائینگے تبریز میں برابر کشت وخون جاری ہے۔

تبریز کے باشندوں نے اپنے آپ کو شاہ ایران کی اطاعت سے علیحدہ کر کے ترکی کی رعایا بن جانے کا اعلان کر دیا۔

ترکی پارلیمنٹ کے متعلق ۹۔ ماہ حال کو جو خبر ریوٹر سے موصول ہوئی وہ حسب ذیل ہے:۔

رضا پاشا سابق وزیر جنگ اور دو دیگر برآوردہ محل کے حکام گرفتار ہو گئے ہیں سابق مہتمم صرف خاص راغب پاشا نے گرفتار ہوتے وقت مزاحمت کی اور اپنے گھر کی کھڑکی سے پولیس پر فیر کی مگر دھر لئے گئے۔ سلطان المعظم نے جدید آئینی افواج کو اپنی ملاقات سے بہرہ اندوز کیا اور فرمایا کہ ماید دولت دستوری حکومت پر مستحکم رہینگے۔ اس لئے کہ یہ انتظام ماید دولت ہی کیا ہوا ہے۔

یہودی مسلمان اور عیسائیوں کا اتحاد یروشلم میں ترکی سلطنت پارلیمنٹ قایم ہونیکی خوشی سنائی گئی۔ گورنر یروشلم کو اول اول اس خبر کا یقین نہیں تھا اس باعث انہوں نے پہلے اظہار مسرت وجلوس کی اجازت نہیں دی خبر کی تصدیق ہو جانے پر ترک۔ عرب۔ یہودی۔ عیسائی سب نے ملکر شہر میں ایک متفقہ جلوس نکالا۔ ازادی کے نشانات ہاتھوں میں سب کے ملبند تھے

اخبار ارشاد لکھتا ہے کہ ایک بڑا اسلامی شہر تارجان نامی جو کوہ قاف کی ایک بلند چوٹی پر آباد تھا کثرت بارش کے سبب پھسل کر ایک نہایت گہری وادی میں اتر گیا ہے اور اسکے تمام باشندے اور جانور ہلاک ہو گئے ہیں اور تمام مکانات اور مسجدیں اور مندر غارت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ahmadimuslim.de

# فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

## تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اس کے مطالعہ اور ملاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے پر تفسیر ہندوستان ... مستقل میں قبولیت کی نگاہ سے دیکھی ... قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دو ... میں بلکہ تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین ... کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں بھی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں چھٹی جلد چھپ رہی ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ

جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء قیمت عہ

جلد سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ قیمت عہ

جلد چہارم۔ سورہ نحل تک۔ قیمت عہ

جلد پنجم۔ سورہ فرقان تک۔ قیمت عہ

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت (للعہ) سات روپے۔

## فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلے جو اہلحدیث درج ہیں قیمت ۲ر

## دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ مفصل متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

## حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مدلل اور ایسا دندان شکن جواب کہ ... آج تک کسی سماجی کو جواب الجواب لکھنے کی طاقت نہوئی۔ قیمت ۸

## السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ار

جس میں الامر ... مولانا ابوالوفا ...

## ترک اسلام

مباحثہ دھرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۸ر

## مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۰ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

## ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد معلم سیکھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

## مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کہتے ہیں اُس کا خلاف کرتے ہیں آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

## مباحثہ دیوریا

مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے درمیان ہوا تھا قیمت ۴ر

## نماز اربعہ

اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی ہنود۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ قیمت ۲۰ر


## کارخانہ مخزن الادویہ

واقعہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب قائم ہے جسمیں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ نیز مجیب اقسام کے روغنیات و عرقیات و معجونات وغیرہا کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بہ کفایت فروخت ہوتے ہیں طبابت پیشہ صاحب کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مرض کی مجرب دوا بھی مل سکتی ہے مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہئے۔ المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور پٹنہ


صاحب مالک مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے


**شرح قیمت اخبار**

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے سے

رؤسا و جاگیرداران سے للعہ

عام خریداران سے ہ ـ ۱۲/ ماہ

ششماہی عہ

غیر ممالک کے والون سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

# اخبار اہلحدیث

جلد ۵ نمبر ۴۳

**اغراض ومقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد وضوابط**

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں

(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں


امرتسر مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

## اسلام کے نادان دوست اور دانا دشمن

تراشد دہا گر بود یار غار
ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

اسلام بھی کیسی ایک زبردست طاقت ہے کہ ایک طرف تو اس کے نادان دوست اسکو بدنام کرنے میں کمی نہیں کرتے دوسری طرف اسکے دانا دشمن گہات میں ہیں تاہم بحمد اسلام ان دونوں کی مخالفت سے بچکر اپنی اصلی طاقت کے ساتھ ترقی میں ہے۔

آج ہم اس عنوان کا ثبوت دو مختلف مذاق کے اخباروں سے دیتے ہیں ایک تو حضرت مسلمان ہیں مگر یہ نہیں کہ مسلمان ہوکر کوئی مذہبی علوم سے باخبر عالم ہیں نہیں بلکہ صرف مسلمان ہیں۔ دوسرے مہاشہ آریہ۔ مسلمان سے مراد ہماری ایڈیٹر اخبار زمیندار ہیں جنہوں نے ایک پرچہ میں ایک پیر صاحب کی کرامت ان لفظوں میں لکھی تھی کہ:۔

"پچھلے دنوں جب ہم نے اپنے چاہ سے آبپاشی کے لئے ولایتی پمپ منگایا تو ہمارا مستری ایک ہفتہ سے زائد عرصہ تک ہر چند کوشش کرتا رہا اور حیران ہوتا رہا مگر پمپ نے کام نہ دیا۔ اور پانی نہ نکلا۔ اتفاقاً ایک دن حضرت اقدس مولانا مولوی حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب کرم فرما کر تشریف لائے ہم نے آپ کو پمپ کا قصہ سنایا اور دعا کی درخواست کی آپ نے خاص اس جگہ جہاں پمپ نصب تھا پہنچ کر اس پر دم کیا اور فرمایا کہ کسی آدمی کو پمپ لگانے کے لئے منگواؤ دوسری صبح جناب محمد قاسم صاحب ٹال والے آئے انہوں نے پمپ کے ایک پرزہ کو تھوڑی حرکت دی اور پانی آنا شروع ہوگیا۔ ہماری نئی روشنی کے نوجوان دیکھیں گے کہ مولانا کے دم کا اس میں کیا دخل ہے محمد قاسم نے پرزہ کو موقعہ پر رکھدیا اور پمپ چل پڑا لیکن ہماری رائے میں دعا اسباب حصول مقاصد کا منجملہ ایک ذریعہ ہے خدا قادر مطلق ہے اور


حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ/ منیجر

ہماری مرادون کو براہ راست آسمان سے آنا سودینے کی قدرت رکھتا ہے۔ لیکن چونکہ مسبب الاسباب ہونا بھی منجملہ صفات باری تعالے ہے اس لئے مستجاب الدعوات بزرگون کی دعا بھی بذریعہ اسباب ہے پوری کرتا ہے۔ روایت ہے۔ کہ ظہور اسلام سے پیشتر جب دریائے نیل طغیانی پر آتا تہا۔ اور قحط کا اندیشہ ہوتا تہا۔ تو لوگ دیوی دیوتاؤن کو قربانیان اور نذرین چڑھایا کرتے تہے۔ حضرت عمر نے ان لوگون کو اس فعل سے روکا۔ اتفاقاً دریا نہ چڑھا۔ حضرت عمر نے دریائے نیل کے نام ایک حکمنامہ لکھدیا۔ کہ اگر تو دیوی دیوتاؤن کے حکم سے چلتا ہے تو نہ چڑھ۔ لیکن اگر خدا کے حکم سے چلتا ہے تو تجھے بڑھنا چاہئے۔ چنانچہ یہ حکمنامہ دریا مین ڈالا گیا۔ اور دریا فوراً چڑھ آیا۔ یا یون کہو کہ اس رقعہ کے ڈالنے سے خدا نے وہ اسباب جمع کردیئے۔ جو دریا کی طغیانی کا باعث ہوتے تہے۔ ورنہ خدا مین یہہ قدرت بہی ہے۔ کہ دریا کے چڑھنے کے بغیر ہی فصلون کو تر و تازہ کردے مگر یہ امر اُس کی عادت کے خلاف ہو۔"

اس بیان مین ایڈیٹر موصوف نے جو کچہہ لکھا تہا محض اپنا اعتقاد ذکر کیا تہا ورنہ خود انکا ضمیر خائف ہے کہ مخالف ہمارے پیر کی اس کرامت پر ہنسی اڑائینگے اور کہین گے کہ ؎

پیران نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

علاوہ اسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت جو روایت ایڈیٹر موصوف نے بیان کی ہے اس مین بہی اون کے قدم مضبوط نہین ہین بلکہ لرزتے لرزتے پاؤن اٹہاتے معلوم ہوتے ہین۔ اور واقع مین بہی ایک بے ثبوت بات ہے۔ تاہم اسلام کے دانا دشمن جو ہمیشہ سے اس گہات مین رہتے ہین کہ جس طرح بن پڑے اسلام کو بدنام کیا جائے اون کی بلا سے کہ وہ تحقیق کرین کہ اسلام کس خیال کا نام ہے اور اصل اسلام کے ساتہہ کتنی چیونٹیان محض اپنی شہرت کی وجہ سے چمٹ رہی ہین انہون نے اس موقعہ کو ایسا غنیمت سمجہا جس کو سمجہنے مین ہم اُن کی چندان شکایت بہی نہین کرتے کیونکہ اُن کے گرو نے اپنی طرز عمل سے اُن کی گہٹی مین بہر دیا ہے کہ اسلام پر اعتراض کرو تو یہہ خیال مت کیا کرو کہ اسلام کی اصل کتاب مین وہ مضمون ہے

یا نہین بلکہ ہر کہہ و مہہ کی باتون کو لیکر اسلام پر حملہ کردیا کرو چنانچہ گروجی مہاراج نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ کے چودہوین باب متعلقہ اسلام مین ایسا کرکے دکہا دیا جسکا آئینہ دیکہنا ہو تو ہماری کتاب حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش دیکہو۔

اس جگہہ بہی گروجی کے چیلے ایڈیٹر پرکاش نے زمیندار اخبار کے مذکورہ بالا مضمون کو نقل کرکے رائے دی ہے جو درج ذیل ہے۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش مضمون مذکورہ بالا نقل کرکے لکہتے ہین کہ:۔

"یہہ ہین ایک اسلامی لیڈر کے خیالات اور نہ صرف ان کے اپنے خیالات بلکہ اسلام کے ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت عمر کے بہی یہی خیالات تہے ان خیالات کی موجودگی مین ہمارے دوست کس طرح کہہ سکتے ہین کہ اسلام مین توہمات پرستی نہین۔ یا اسلام عقل سائنس کے مطابق ہے اور یہہ دوستی ہوگی جب تک کہ کسی نہ کسی طریق سے یہہ دیک دہرم کی شرن نہ لینگے" (۲۸ ساون)

**جواب** چشم بد دور یہہ ہے ایک آریہ ایڈیٹر کا مذاق کہ ہر ایک مسلمان مضمون نگار کو اسلامی لیڈر بلکہ مذہبی لیڈر سمجہ لیتا ہے اور حضرت عمر کو پیغمبری کا درجہ دینے کو بہی طیار ہے جیسے کہ ہم آپ کی اسلامی نبوت کے قائل ہین۔ اے جناب آیئے ہم آپ کو بتلادین تاکہ آپ ہمیشہ اس قسم کی غلط گمانیون سے بچ رہین

سنئے اسلامی لٹریچر کی اصل قرآن مجید ہے چنانچہ سوامی دیانند بہی ستیارتھ کے چودہوین باب کی تمہید مین لکہتے ہین۔ اس کے علاوہ واقعات صحیحہ احادیث صحیحہ اور معتبر تواریخ عربیہ سے مل سکتے ہین۔ پس جو کوئی مضمون نگار اون کو اہل فن کی شہادت سے اپنے مضمون کو مدلل کرے وہ تو اسلامی مضمون کہلانے کا مستحق ہوگا اور جو ایسا نہ کرے بلکہ صرف یہ لکہہ مارے کہ روایت ہے تو ایسے مضمون الف لیلہ کے الہ دین والے چراغ سے زیادہ وقعت نہین رکہتے اُن کا جواب بس یہی ہے کہ ایسے خیالات کے لئے جواب وہ صرف اونہی کو سمجہنا چاہئے ورنہ ہم کو بہی اجازت ہونی چاہئے کہ گرو دہ پوران سے کہانیان نکالکر ویدون کے سر تہوپ دین۔ معاذ اللہ ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند

اس جواب کے بعد ہم اپنے مکرم دوست ایڈیٹر زمیندار سے التماس کرتے ہین

کہ بزرگوں کی نسبت اعتقاد رکھنے سے کوئی آپ کو منع نہیں کر سکتا لیکن اعتقاد کے یہ معنی نہیں کہ آپ خواہ مخواہ ایسی باتیں کریں جو مخالفوں کو ہنسنے پر بلکہ اسلام پر بھی ہنسی کا موقع دیں ؎

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

## شیعوں سے روئے سخن

عرصہ ہوا ہم نے لکھا تھا کہ شیعہ سنی کا جھگڑا اتنا کچھ وسیع ہو گیا ہے۔ اور اس کا فیصلہ نہیں ہونے پاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ فریقین اصل بحث کا مدار اپنی اپنی روایات پر رکھتے ہیں اس لئے اگر شیعہ رسائل اور اخبارات روایات سے قطع نظر صرف قرآن مجید کے ساتھ ہم سے فیصلہ کرنا چاہیں تو ایک منٹ کا کام ہے۔ یہ ہم نے کسی حفاظت خود اختیاری کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ واقعات کی بنا پر کہا تھا کیونکہ جب کبھی ایک فریق کوئی روایت پیش کرتا ہے تو دوسرا فریق اوس کی ہنسی اڑاتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہاں بھی ہم پیش کرتے ہیں۔

اہل سنت کی روایت سے ایک حدیث صحیح حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت میں آئی ہے اُس کا خاکہ جو شیعہ اڑاتے ہیں وہ تحریر بغرض اطلاع ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ اخبار اثنا عشری دہلی کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ

ہوائی نامسمہ | حدیث نمبر ۴۲۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے مرض الموت کے وقت فرمایا۔ ادعی لی ابابکر واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل وانا اولی ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر۔ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلائے تا کہ میں ایک تحریر لکھدوں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہنے والا کہنے کہ سوائے میرے مستحق خلافت کوئی دوسرا نہیں اور اللہ اور مومنین سوائے ابوبکرؓ کے سب سے انکاری ہیں۔

تھوڑی سی فکر اور معمولی سی نظر والا انسان بھی اس نکتہ کو سمجھ جائیگا کہ یہ تمام نکتہ سنجیاں حدیث قرطاس کے جواب میں وضع فرمائی گئی ہیں۔ خوش فہم راوی نے اتنا ضرور سمجھ لیا ہے کہ حدیث قرطاس میں گو لفظاً نہیں مگر معناً اور قریناً ضرور خلافت مرتضوی کی جانب اشارہ پایا جاتا ہے لہذا کوئی ایسی جدت پیدا کرنی چاہئے جس سے معاملہ صاف ہو جائے مگر ہم ایک نقاد کی حیثیت سے دریافت کرتے ہیں کہ وہاں تو حضرت عمرؓ کی دراندازی نے اسلام کی قسمت کا فیصلہ کر دیا رسول اللہ کو ہذیان سے نسبت دی گئی اور یہاں تک بازاری آدمیوں کی طرح شور و غوغا کیا کہ آخر اس نبی کو جو صاحب خلق عظیم تھے نہایت تنفر کے ساتھ قوموا عنی کہنا پڑا۔ آہ! نیرنگی دنیا! بھائی اور وہ بیمار جو گھڑی ساعت کا مہمان ہو۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ اس کے سرہانے بیٹھکر غل زیادہ نہیں مچایا جاتا مگر یہاں نبی کے سامنے جس کے لئے حکم ہے لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وہ غضب ہوا تھا کہ الٰہی تیری پناہ۔ خیر ممکن ہے حضرت عمرؓ کی خاندانی تہذیب کا یہی مقتضا ہو۔ ہم اس سے زیادہ بحث نہیں کرتے۔ فقط اتنا کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی بدولت رسولؐ کا ارادہ پورا نہ ہوا۔ مگر قابل غور یہ امر ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے میں وہ کونسے واقعات پیش آئے جن کے سبب سے وہ تحریر آج دنیا کے پیش نظر نہ ہو سکی۔ کوئی دوسرا شخص پاس نہیں۔ رسول اللہ حکم دیتے ہیں کہ دیکھو لیے میں اپنے باپ اور بھائی کو بلاؤ میں نوشتہ لکھے دیتا ہوں۔ مبادا کل کو کوئی اور شخص (علی ابن ابیطالب) دعویدار بن بیٹھے۔ پھر حضرت عائشہ جیسی باپ کی ترقی خواہ بیٹی۔ وہ تو سو کام چھوڑ کر پہلے اسے انجام دیتیں جب بلا حکم رسول خواہ مخواہ آنحضرت بڑے میاں سے کہہ آیا کہ جائیے محراب مسجد میں قدم رنجہ فرما کر پیشنمازی فرمائیے تو حکم ملنے کی صورت میں تو ان کے ہاتھ گھی کے چل جاتے مگر افسوس باوجود اس ساز و سامان کے بھی وہ نوشتہ ہوں گا تو ان فی بطن الراوی نظر آتا ہے۔ یابی اللہ اور مومنین کا سوائے ابوبکرؓ کے سب سے انکار کرنا۔ وہ بھی تا اتنی دیر میں یہ ایک ہوائی ہے۔ احمق الذی راوی نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ ہمارے بزرگوں نے تعصب امام کے لئے السکی مرضی کو تو کوئی چیز ہی نہیں سمجھا نہ اس میں السکی مرضی کی ضرورت۔ پھر جب یہ بات ہے تو رسول اللہ کا یہ فرمان کہ خدا ابوبکر کو ہی پسند کرتا ہے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا اب رہا مومنین کا ابوبکر سے راضی و خوشنود ہونا اس کے لئے اسلام کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالو اور سقیفہ میں دنیا طلبوں کے درمیان جس طرح جوتیوں میں دال بٹی ہے

ahmadimuslim.de

نہیں یاد کرو۔ سعد ابن عبادہ کے حالات کو دیکھو۔ منا امیر و منکم امیر کے معنے سمجھو۔ اس قسم کے اقوال اگر کوئی ملانا دھنیوں جو لاہوں میں بیان کرے تو مضائقہ نہیں وہ تو ضرور آشنا صدقنا کہہ کر اسے فضائل ابوبکر کی فہرست میں شامل کر لیں گے لیکن اصلیت اور حقیقت کے شناس خوب جانتے ہیں ان کے سامنے ان مزخرفات کی اتنی ہی وقعت ہے جیسے عصائے موسیٰ کے سامنے ساحران فرعون کی۔ ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء۔

**جواب**۔ نامہ نگار نے اس مضمون میں جو کچھ لکھا ہے محض اپنی ضد اور بے سمجھی کا ثبوت دیا ہے مگر ہمارا مقصود اس جگہ اس یا وہ گوئی کا جواب دینا نہیں ہے بلکہ اصل حال سے اطلاع دینا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کی روایات کو کہاں تک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تاہم مختصر سا جواب دیکر اصل مطلب پر ہم آتے ہیں

نامہ نگار مذکور پوچھتا ہے کہ وہ تحریر کیوں نہ لکھی گئی اسکا جواب خود حدیث شریف میں ہے مگر افسوس کہ نامہ نگار نے فرط تعصب سے اسکو دیکھا نہیں یا فن حدیث کسی استاد سے پڑھا نہیں۔ غور سے سنئے

**یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر**

یعنے خدا اور مسلمانوں کو سوائے ابوبکر کے کوئی منظور ہی نہ ہو گا جیسا کہ ایسا ہی ہوا ہو وجہ جناب رسالتمآب نے تحریر نہ کرنے کی خود بیان فرمائی۔ گو یا حدیث مذکور کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں حضور نے اپنا ضد یہ بابت کتابت ظاہر فرمایا دوسرے اس رائے کو فسخ کر دیا۔ اور فرمایا کہ ایسی تحریر کی حاجت ہی نہیں کیونکہ خدا کو بھی ابوبکر کے سوا کوئی پسند نہ ہوگا۔ باقی نامہ نگار کا بدزبانی ہے جس کے جواب کے لئے ہم نے یہ عنوان قایم نہیں کیا۔ بلکہ ہماری غرض یہ ہے کہ فریقین کو ایک سیدھی راہ پر لاویں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اثبات مدعا کے لئے صرف اس کتاب سے یا روایت سے سند لاوے جو دونوں میں مسلم اور معتبر ہو۔

شکر ہے کہ ہماری یہ تجویز اصلاح (شیعہ) کے قابل ایڈیٹر نے دل و زبان سے تسلیم کر کے ہم کو اجازت دی تھی کہ ہم اپنے مدعا کو سند و دلائل سے ثابت کریں جس کے لئے ہم ایڈیٹر موصوف کے شکر گذار ہیں۔ مگر بوجہ دیگر ضروری مضامین کے ہم نے دنوں تک خاموش رہے۔ لیکن دل سے اس مضمون کو بھولے نہ تھے سو الحمد للہ آج ہم اپنے معزز معاصر (اصلاح) کا شکریہ کر کے اس مضمون کو شروع کرتے ہیں اور معاصر معزز سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے معروضات کو ہمارے لفظوں میں پورا نقل کر کے جواب دیگا

شیعہ سنی میں بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ صرف خلافت راشدہ کا ہے شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا حق تھا سنی کہتے ہیں جو ہوا وہی حق تھا۔ اب ہم حسب فرامداد قرآن مجید سے اس مسئلہ کا تصفیہ کرتے ہیں۔

مگر پہلے ہم قرآن شریف کی وہ آیات نقل کرتے ہیں جن سے خلفاء اربعہ کی ایمانداری اور فضیلت کا ثبوت ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ خلفاء اربعہ (حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی) رضی اللہ عنہم اجمعین مکہ کے رہنے والے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جا رہے تھے۔ اس لئے ان سب کا نام مہاجرین ہے۔ قرآن مجید نے مہاجرین کی بابت جو شہادتیں اور بشارتیں دی ہیں وہ مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پ ۲ ع ۱۱) یعنے جو لوگ ایمان لائے اور مہاجر ہوئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (پ ۴ ع ۱۱)

یعنے جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں تکلیف اور ایذا دیئے گئے اور لڑے اور قتل ہوئے میں اُن کے گناہ دور کر کے اُن کو جنت میں داخل کرونگا جسکے نیچے نہریں جاری ہیں اللہ کے ہاں سے انکو ثواب ملے گا اور اللہ کے پاس بہت اچھا ثواب ہے

اور سنئے!

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ (رکوع ۱۰)

ahmadmuslim.de

یعنی جن لوگوں نے ایمان لا کر ہجرت کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کئے اور جن لوگوں نے مہاجروں کو جگہ دی اور مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور سنئے!

(۲) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (پ ۱۰ ع ۸)

جو لوگ ایمان لا کر ہجرت کر گئے اور مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کئے وہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑے درجہ والے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں

اور سنئے!

(۳) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۱۴ ع ۲۰)

یعنے جو لوگ مصیبت کے بعد ہجرت کر گئے جنہوں نے جہاد کئے اور تکلیف کے وقت میں صابر رہے تو پروردگار ان کے حق میں بڑا بخشنے والا مہربان ہے

اور سنئے!

(۴) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (پ ۱۷ ع ۱۶)

یعنے جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کر گئے پھر قتل ہوئے یا اپنی موت سے مرے خدا انکو ضرور رزق حسن دیگا اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھا رزق دینے والا ہے۔ اور سنئے!

(۵) لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی (پ ۲۷ ع ۱۷)

یعنے جن لوگوں نے فتح مکہ یا عام فتوحات ہونے سے پہلے دین کی امداد میں خرچ کیا اور جہاد میں لڑے وہ لوگ اون لوگوں سے بڑے درجہ ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ کیا اور لڑے اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے اچھا وعدہ کیا ہوا ہے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے مہاجرین کی فضیلت۔ نجات اور سب سے افضل ہونے کا اظہار فرمایا ہے۔ (غور سے دیکھو اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ پ ۱۰ ع ۸) بس ہمارا مدعا بخوبی ثابت ہوا کہ خلفاء اربعہ سب امت سے افضل ہیں اب سنئے! انکی خلافت کا ثبوت مگر انصاف سے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ ۱۸ ع ۱۳)

یعنی جو لوگ تم میں سے ایمان لا کر نیک عمل کئے خدا اُن سے وعدہ کرتا ہے کہ اُن کو زمین پر خلیفہ بناویگا۔ جیسا اون سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو مضبوط کریگا جو خدا نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ یہاں تک تو مخاطب مومنوں سے وعدہ خلافت کیا اور اُس کے آثار و علامات بتلائے کہ اُن کے وقت میں دین اسلام کی مضبوطی ہوگی اور اون کو بجائے خوف کے امن و امان ہوگا۔ اتنا بتلا کر اُن خلفا کی توثیق اور نیک شہادت دی کہ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ یعنی وہ باوجود حصول سلطنت کے پکے مسلمان ہونگے اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ ناشکری کریں گے وہی فاسق ہوں گے جسکا مطلب صاف ہے کہ جو لوگ ان خلفاء اربعہ کی خلافت کو موعودہ خلافت نہ جانینگے وہ خدا کے ہاں فاسق ہوں گے۔

ان آیات کریمہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام خصوصاً مہاجرین جن جن کو خلیفہ بنایا خدا کے نزدیک یہی وہی موعود تھا۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارے معزز معاصر اصلاح۔ شیعہ وغیرہ حسب اقرار خود ہمارے جواب میں کیا کہتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ اپنے دعوے کے ثبوت میں آیات قرآنی پیش کر کے حسب قاعدہ ہماری پیش کردہ آیات کی بھی صحیح تفسیر مع قرائن و شواہد قرآنیہ بتلانی ہوگی۔

## مذاکرہ علمیہ

ترجمہ خطبہ کے مذاکرہ متعلق جو کئی ایک ہفتوں سے جاری ہے جناب مولانا شاہ محمد عبد الحق صاحب ساکن چپرہ تحریر فرماتے ہیں:-

سر دست مذاکرہ علمیہ میں سہ نمبر میں اپنی رائے کا اظہار کیا چاہتا ہوں آپنے تحریر فرمایا ہے کہ بلا ایڈیٹوریل نوٹ کے لکھا جایا کریگا۔ اوروں کا مجھے حال معلوم نہیں کہ وہ اس سے خوش ہوں گے یا نہ لیکن میں آپ کو بڑی خوشی کے ساتھ اجازت دیتا ہوں کہ آپ اسپر ضرور جہاں ضرورت

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قابل دید ہے ۲؍

نوٹ کریں۔ (آپکے پیسے کا جواب نہ آیا!) (ایڈیٹر)

خطبہ یا محض ذکر ہے یا محض تذکیر یا دونوں سے مرکب بر تقدیر اول تو جمیع الاوضاع و التقادیر ذکر کو عربیت لازم نہیں اور بر تقدیر ثانی جس وقت مذکرین عرب ہوں تو التزام عربیت واجب ہو ورنہ التزام غیر عربیت واجب ہے۔ لیتحقق التذکیر اللغوی والشرعی۔

بر تقدیر سوم انتفاء سے ایک جزو کے انتفاء کل لازم آئیگا پس اگر سامعین عرب ہوں اور ذکر و تذکیر دونوں عربی زبان میں ہوا تو خطبہ بتمامہا حاصل ہوا اور اگر سامعین عجم ہیں تو گو ذکر عربی میں (جو خطبہ کا احد الجزئین ہے) حاصل بھی ہو جائے لیکن تذکیر (جو خطبہ کا جزو آخر ہے) لامحالہ حاصل نہ ہوگا فلا یحصل الخطبة البتة۔

اور اس صورت میں اگر ذکر عربی ہوا ور تذکیر لسان سامعین میں تو بھی عربیت مطلقاً خطبہ کے لئے مستلزم (ضروری) نہ ہوئی کما یخفی۔ محمد عین الحق۔

ایڈیٹر۔ مخالف موافق ہر ایک صاحب توجہ کریکے مضمون بھیجیں تاکہ اس مسئلہ کے دلائل بھی یکجا سب میں لائے جائیں۔ خاکسار ایڈیٹر کا تو وعدہ ہے کہ کسی مخالف تحریر پر تمہیدی نوٹ نہیں لکھا جاوے گا۔ ہاں یہ بھی واضح رہے کہ اس مذاکرہ میں کوئی خاص گروہ اہل حدیث کو دعوت نہیں بلکہ کل مسلمانوں کو دعوت ہے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

# اہل حدیث حاجی

جو حج بیت اللہ کو جانا چاہیں ان کے لئے ہمیشہ سے تجویز شائع ہوتی ہے کہ جو صاحب کسی اپنے ہم مذہب اہل حدیث کے ساتھ سفر کرنا چاہیں وہ بذریعہ اخبار اہل حدیث اعلان کریں۔ چنانچہ امسال بھی ہمارے مکرم دوست شیخ عبد الصمد صاحب سیکرٹری میونسپل اوفس بانڈی چری (علاقہ فرانس) مدراس اپنے کسی دوست کے لئے اعلان کرتے ہیں پس اگر کوئی صاحب اس ارادہ کے ہوں تو شیخ صاحب مذکور کو براہ راست اطلاع دیں خواہ کسی علاقہ کے ہوں۔ اس کے علاوہ اہل حدیث بھی اپنے ناظرین سے گذارش کرتا ہے کہ مکہ معظمہ میں جا کر جیسے بہو سکے بلکہ وہاں کے اہل حدیثوں کو اخبار اہل حدیث کی خریداری کا شوق دلائے اگر ممکن ہو تو قیمتیں وصول کرکے ایک ساتھ بھیج دیجئے۔ مکہ معظمہ کے خریداروں سے پانچ روپیہ سالانہ ہے۔ پہلے بھی اہل حدیث مکہ معظمہ میں جاتا ہے اہل حدیث حاجی مکہ معظمہ میں اگر اس کی شہادت سے دریافت کرنا چاہیں تو مولوی عبد الصمد غزنوی صاحب مقیم باب الزیادہ سے ملیں۔

# حافظ جماعت علی شاہ صاحب

کی بابت جو اہل حدیث مورخہ ۱۰۔ اگست میں ایک مضمون لکھا گیا تھا جسکا عنوان تھا "لو آیا اور الہامی پیشگوئی" اسکی بنا شاہ صاحب کے مریدوں کی تحریروں پر تھی جس میں ان کے مریدوں نے شاہ صاحب کو آسمان پر نہیں بلکہ عرش عظیم پر پہنچا کر مرزا قادیانی کی موت کو آپکی پیشگوئی کا مصداق بنایا تھا۔ اس کے جواب میں ملا محمد بخش لاہوری نے ایک مضمون بھیجا اور زبانی بھی بیان کیا ہے کہ ایڈیٹر الحجہ اور حافظ ظفر علی وغیرہ کے بیانات سب غلط ہیں حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے مرزا کی بابت کوئی پیشگوئی یا الہام نہیں کیا۔ اسکے جواب میں ہم ملا صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ آپ اس مضمون کا ایک مختصر سا تردید حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے لکھوا کر بھیجدیں تو وہ کافی ہوگا یا آپ خود ہی اگر مضمون کا ایک خط اہل حدیث میں چھپوا دیں۔ ہم نے بھی جو تردید کی تھی تو ان مریدوں ہی کی کی تھی جو شاہ صاحب کو ناحق زور سے بلندی پر پہنچا کر ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ؎

پیران نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

# اعلان عام

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ مجھے قوی امید ہے کہ مفصلہ ذیل الفاظ آنجناب اپنے اخبار گوہر بار کے انتخاب الاخبار والے کالم میں ضرور درج کر دینگے۔

کل کا ذکر ہے کہ میرے ایک دوست مسمی برکت علی کی ہمشیرہ کی مکان پر کسی بدمعاش نے بہو کے شہد لگنے نے اگر یہ فقرہ سنایا کہ تمہارا بھائی مسمی مذکور جہہ بہرہ کے سٹیشن پر بلا ٹکٹ پکڑا گیا ہے حالانکہ برکت علی مذکور نہایت ہی ذمہ داری کے کام پر ملازم ہے جسکی کسی طرح فرصت ملنی ناممکن ہی اور مجھے بصد عجز و انکساری سے کہا کہ میرے گھر سے دس آنہ کے پیسے لا دو سونٹو کو اگر اسکا چہرہ دوانا منظور ہو تو دس آنہ مجھے دیدو تاکہ اسے دون اور اسکا

ahmadimuslim.de

چمکارا ہو۔ آخر یہ ہوئی اُس کا سادہ لوح تھا بلا سوچے سمجھے بیعت کر دیا بیٹھے۔ اور وہ چلتا پھرتا نظر آیا۔ ناظرین ایسے بدمعاشوں سے خبردار رہیں۔

راقم فضل کریم امرتسری

## تقریظات (ریویو)

خیرات :- اس رسالہ میں موجودہ زمانہ کی خیرات سے نقص۔ بتا کر اصل طریق خیرات کو بتایا ہے مضمون قابل دید ہے۔ پتہ دفتر انجمن بہبود مسلمانان دہلی۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً ۲ ؍ ہو گی۔

انگریزی ترجمہ! اس کتاب میں انگریزی کے مبتدیوں کو ترجمہ کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے گو اس فن میں بہت سی کتابیں ہیں تاہم ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ہست۔ قیمت ۸؍ پتہ ماسٹر عبدالرحمن نرالی۔ لنگے منڈی لاہور۔

مولوی ہند۔ اس کتاب میں مصنف نے بڑی محنت سے کل مرزائی مباحث کو مع جواب نظم میں لکھا ہے کل اشعار ۔۔۔ ہیں جن سے مصنف کی محنت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب عمدہ ہے قیمت ۶ پتہ :- مولوی لعل محمد صاحب حافظ دفتر بونی چھپارہ

## قادیانی تواریخ

جناب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کے چند ہی روز بعد میرے ایک ذی علم بھائی نے متوفی کے چند تاریخ وفات لکھکر مجھے اشاعت کے لئے دیئے۔ چونکہ میں ایسی باتوں کو خرافات سمجھتا ہوں۔ لہذا میں نے ان کی اشاعت کا خیال نہ کیا اب ایک مرزائی کے پاس چھوٹا سا رسالہ "آئینہ صداقت" دیکھا جس میں فضول تاویلات سے کام لیکر متوفی کی صداقت ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ اس میں مؤلف نے ایک دلیل مرزا کی سچائی کی یہ بھی دی ہے۔ کہ بعض دعائیہ فقروں سے تاریخ وفات ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے دوست کی نوشتہ تاریخیں ارسال خدمت اس امید پر کرتا ہوں۔ کہ آپ انہیں اہل حدیث پر درج کریں گے۔ اگر دعائیہ فقروں کی تاریخ سے مرزا سچا ہو سکتا ہے۔ تو کیا ایسی تاریخوں سے اُسکا کاذب ہونا ثابت نہ ہوگا؟ اصل تو یہ ہے کہ مؤلف "آئینہ صداقت" کی کم فہمی ہے۔ ورنہ ایسی تاریخوں سے نہ کوئی سچا ہو سکتا ہے نہ جھوٹا۔

راقم "رازدان"

کاذب القادیان قد ہلکا　　سنة قتل موته قتلنا
اسم اللہ کاشف الغمہ　　مات هامان هلك الاما
۱۳۲۶

دیگر

دعوی قادیانی بنگر چہ در طلی آمد　　آخر ہا ک گشتہ بر راہ حق نی آمد
تاریخ ہندی اوجستم زا دی مقتل　　گفتا مسیح و مہدی ضال و مضل آمد
۱۳۲۶ ہجری

دیگر

قادیانی بدعوائے واہی　　در دشت در سر سری و جم جاہی
خویشتن را مسیح و مہدی خواند　　بر خلاف طریق آگاہی ۔۔۔
شد گروہے بہ دلفریبی او　　صید در قید کمید چون ماہی
مرگ خود فیصلہ نے دانست　　با ہمہ پیروان گمراہی
مرد با خویشتن لعن مردان برد　　عاقبت خورد زخم ناگاہی
الغرض الغرض روح اللہ　　شد بہر مریض جانکاہی
دشی ور دوم مسیحیت۔　　مرد اند رسعالجت خواہی
طعنہ بہ پیروانش باقی ماند　　گرچہ شد در لحد فنا راہی

نسخ ذوق او طبیب خرد
نوشتہ - مریض گمراہی
۱۳۲۶ھ

## اہل حدیث اور اہل قرآن

(از مولوی عبد الطیف صاحب نیندر و خلاف ضلع مراد آباد)

یوں تو ہم سنتے ہی رہتے تھے کہ ایک شخص لاہور میں تیرھویں صدی ہجری میں اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے۔ اور کتب احادیث نبویہ کی شان میں از بس دلیری سے بے ادبی اور گستاخی کرتا ہے اور بعض عوام اُسکے دام تزویر میں پھنسکر دین محمدی ہاتھ سے کھو بیٹھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سہ زمانہ بر سر جنگ است مددی ہ چکڑالوی کے کسی چیلہ نے برخوردار عبدالرحمن کے نام ایک پرچہ اشاعت القرآن مطبوعہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء جلد ۵ نمبر ۲ کا لاہور سے بھیجدیا چنانچہ وہ پرچہ میری نظر سے بھی گذرا اس کے دیکھنے سے دل پر نہایت ہی صدمہ ہوا مگر سوچا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بعد زمانہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے

ahmadimuslim.de

بعض مفسدین نے خلفاء راشدین کو شہید کر ڈالا فضل شوکت اسلام
مین کچھ تزلزل نہوا انتظام دین بدستور اچھا ترقی پر ہوتا رہا روز بروز
اسلام کو ترقی ہوتی رہی کیون نہوتی یہہ دین تو اللہ رب العزت کا عطا فرمایا
ہوا ہے اسے کون مٹا سکتا ہے اس کے بعد ملا کی مانند بہتیرے [illegible] پیدا
ہوتے رہے اور بعض نے نبوت کا بھی دعوی کیا مگر نامراد رہے اور چند عرصہ
مین برباد و نابود ہو گئے لیکن اسلام کا کچھ نقصان نکر سکے تو بیچارے کادیانی
اور چکڑالوی کس شمار و قطار مین ہین۔ استغفر اللہ اعوذ باللہ من
فتنۃ المسیح الدجال۔ چکڑالوی نے جو قلم اٹھا ارادہ کیا کہ چکڑالوی کے عقیدہ جدیدہ
اور مسلک تراشیدہ [illegible] کی کتاب اللہ سے اچھی طرح بیخ کنی کر ڈالئے
تاکہ مسلمانون مین ناواقف لوگ ملا کے دام تذویر مین نہ پھنسین اور طوفان
بےتمیزی مین غرقاب ہو جائین۔ تردید مسلک ملا مین ہم نے کوئی حدیث
نہین لکھی کیونکہ منکر حدیث اسکو کب مانتا بلکہ آیات بینات سے ہی اسکی
چندیان اڑاتے ہین۔ ربنا توفنا مسلما والحقنا بالصالحین۔
واضح ہو کہ ہم نے جس جگہ ملا کی عبارت لکھی ہے اسکے اول مین ایک
ترچھا خط کھینچکر قولہ یا ملا یا آپ لکھکر ویسا ہی خط کھینچکر اقول یا ہم یا مین
لکھکر عبارت شروع کی ہے۔ واضح ہو کہ پرچہ مذکورہ کے جواب مین صفحہ کی ترتیب
نہین رکھی گئی جس جگہ موقع ملا ہے تردید کر دی ہے لیکن صفحہ کا حوالہ دیدیا ہے
پہلے تو ہم آپکی قرآن دانی اور تفسیر بیانی کا خاکہ اڑاتے ہین ناظرین ذرا
نظر غور سے ملاحظہ فرمائین علماء دین نے قرآن شریف سے ہی ثابت کر دیا ہے
کہ حدیث نبوی قرآن مجید کی شرح ہے اور قرآن مجید کا مطلب سمجھنے کیلئے
حدیث کی ضرورت ہے آپ اسکے جواب مین صفحہ ۲ مین لکھتے ہین: (قولہ مثلا
قرآن مجید مین ہے۔ حرم اللہ الخبائث یعنی خدا نے بری چیزون کو حرام
کیا ہے یہ بیان مجمل ہے اس کی تفصیل ان آیتون مین ہے جہان خدا نے
فرمایا ہے۔ کہ خدا نے سور کا گوشت شراب مردار جانور کا گوشت خون وغیرہ
حرام کئے ہین) کیون ملاجی وغیرہ کیا چیز ہے اور کس جملہ کا ترجمہ ہے یہ بیان
مجمل نہین کہا مفصل ہے اگر مفصل ہے تو سوائے سور اور شراب اور مردار
جانور کے گدہا اور کتا شیر و چیتا ہاتھی اور شغال سانپ اور بچھو گرگٹ یعنی
حربہ موش موشک یہ سب آپکے نزدیک حلال ہونگے کیونکہ قرآن مجید مین
تو کہین انکی حرمت نہین آئی آپ تو بڑے مزے اڑاتے ہونگے چین کرو اور مست

شراب کے جملہ مسکرات افیون گانجہ مدک۔ چانڈو بھنگ شوق سے اڑاؤ اور
کیا کہتے ہو سے کیا ملا جو غیر پردہ کھو سے
[illegible] جو سر پر چڑھکے بولے

ناظرین ذرہ ملا کی بدتہذیبی کو خیال کرو روافض کے بھی کان کاٹے کہ کمال گستاخی
اور بےادبی سے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو رنجیدہ
کیا اور تمام بزرگان دین سلف و خلف کی و جمیع مومنین امت کی دلآزاری
کی ہے پرچہ مذکور کے صفحہ ۹ مین چکڑالوی لکھتے ہین پہلا کلمہ (قولہ اس موقعہ پر
یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محدثین و اہل حدیث جنہون نے بین تفرقہ
انداز علم الحدیث کر کے دین اسلام مین مختلف بدعات و اختلافات کی نامبارک
بنیاد ڈالی) دوسرا فقرہ صفحہ ۱۱ (قولہ اور خصوصا جب یہ لوگ اخبار شیجائین لیتے
کتابی حدیثین [illegible] کر لیتے تو پھر ان سے خدا ہی کی پناہ) کہین ملاجی
کتابی حدیث کس کو کہتے ہین کیا نادر شاہ کی کہانی کو جو آپ احادیث نبویہ کے
مقابلہ مین لائے ہین۔ آپ تو کل حدیثون کے منکر ہین باقی آئندہ تیسرا فقرہ صفحہ ۱۱
(قولہ اتباع سے اسلام مین یہ جو ہر بونگ جھوٹی حدیثون کی مچی ہوئی تھی ان کو
خواہ مخواہ ضبط تحریر مین لا کر ناحق مملکت دین مین فتنہ و فساد اور غدر وفتنا
کی بنیاد ڈالی) چوتھا شگوفہ صفحہ ۱۱ (قولہ یہہ اسی طرح ہے کہ سیلمہ کذاب نے
قرآن کریم کے مقابلہ مین صرف دو ہی قرآن فاروق اول اور فاروق
ثانی تصنیف کر دئے لیکن محمد رسول اللہ سلام علیہ کی امت کے علماء ایسے ایسی
کئی ایک قرآن تالیف کر ڈالین) پانچوان شگوفہ صفحہ ۱۳ مین آپ لکھتے ہین
(قولہ یہ امر یاد رہے کہ بعض ان جھوٹی گپیون کے طوفان بےتمیزی کو روز
اور اس [illegible] غرقاب کن کے بند لگانے کی خاطر اول اول ابن جریج
اور امام مالک اور ربیع نے علم حدیث مین تصنیف و تالیف شروع کی تھی)
چھٹا خرخشا صفحہ ۱۳ (قولہ چنانچہ مذکورہ بالا تصنیفات و تالیفات حدیث کے
بعد پھر ان زبانی گپیون کو تحریر کر کے تصنیف کی شکل مین لانیکا بہت بڑی چرچا
ہو گیا اور پہلے پہل جو باتین محض بازاری گپیان تہین وہ کتابی صورت پکڑ گئین)
ساتوان [illegible] صفحہ ۱۴ (قولہ یا بالفاظ دیگر یون سمجھو کہ مختلف زبانون
مین بہت سے لوگ ایرا غیرا نتھو خیرا جس سنی سنائی بات کو چڑے چڑیا کی
کہانی کی طرح برابر زبانی کیساتھ سنتے سناتے رہے ہون خواہ وہ بات
غلط العام ہی کیون نہو اوسے حکم فصیح کا لگتا ہے یعنی وہی غلط العام یا

مجموعہ [illegible] مرزا کے مضامین متناقضہ [illegible] تاریخ [illegible] جلد اول [illegible]

حدیث متواتر نجات دہی) اس وقت تو ہم ملا کے ان ہفوات واہیات کے جواب مین صرف ایک ہی آیۃ لکھتے ہین لعنت اللہ علی الکاذبین۔ کسی دوسرے پرچہ مین ہم فقرہ کا جواب حرفاً حرفاً ایسا دینگے کہ ملا خوش ہونگے اور ناظرین کے دل باغ باغ ہو جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اگرچہ وہ تمام پرچہ کسر شان حدیث نبویہ سے بھرا ہوا ہے ملا کا استدلال اور گستاخی تمام اہل سنت کو دکھلانے کو یہ چند فقرے اس میں سے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ عوام ملا کی گمراہی سے جدا ہو کر اسکے دام تذویر مین نہ پھنسیں صفحہ ۱۲ (قولہ۔ علمائے عہد اول خوب جانتے اور بڑی اچھی طرح یہ سمجھتے تھے کہ قرآن کریم صاف صاف طور پر پکار کر یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ فَبِاَيِّ حَدِيۡثٍۭ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ۵ پارہ ۹ رکوع ۱۳ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعد کسکی حدیث کلام کیساتھ لوگ ایمان لاوینگے) اقول قرآن کی پکار یکی آواز آپ ہی کے کانون مین آتی ہوگی شاید وہ دو چار گز لمبے چوڑے ہونگے اور کسیکے کانون مین نہین آتی کیونکہ وہ معمولی کان ہین کیون ملا جی قرآن مجید تول ہے یا قائل غضب خدا جو شخص قول اور قائل مین فرق نہ سمجھے بھلا وہ دکھیا ترجمہ کرنا قرآن مجید کا کیا جانے اور کلام ربانی کو کیا خاک سمجھے ناظرین ملاحظہ کرین کہ آیت بالا کا کیسا بیڈھنگا ترجمہ کیا ہے تعوذ بالله من ذٰلك شخصے۔ ناچ نجانے آنگن ٹیڑھا۔ پھر آسپر طرہ یہ کہ اپنے کو اہل قرآن کہتے ہین۔ لاحول ولا قوة الا باللہ دیکھو اس آیت کا لفظی ترجمہ یہ ہوتا ہے پس قرآن کے بعد کس بات پر یہ لوگ ایمان لائینگے دیکھئے آگے چلکر اسی صفحہ مین آپ لکھتے ہین (قولہ جس حالت مین خداوند تعالیٰ اپنے کلام مین آپ یہہ ارشاد فرماتا ہے۔ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا‌ ؕ ترجمہ آج دن ختم ہوئے قرآن مجید کے پورا پورا بیان کر چکا مین واسطے تمہارے دین تمہارا اور پورا کر دیا مینے تمپر اپنی نعمت کتاب اللہ کو اور پسند کیا مینے واسطے تمہارے قرآنی اسلام کو دین تمہارا) چکڑالوی جی کیا اصلی لفظی ترجمہ اسی کو کہتے ہین اَلۡيَوۡمَ کا ترجمہ ہیچ دن نہین ہوتا فی الیوم کا ترجمہ ہیچ دن ہوتا ہے ختم ہونے نزول قرآن کے کن لفظون کا ترجمہ ہے ترجمہ کرتے وقت ذرا تو شرمائے ہوتے کہ مین کیسا اٹکل پچو ترجمہ کر رہا ہون ماہرین قرآن علماء کرام میرا کیسا خاکہ اڑاوینگے ذرا ہوش مین آو کیا یہ شعر آپنے نہین سنا ہے۔

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار مین مجنون + کہ اس دیار مین سودا برہنہ پا بھی ہے

منکر حدیث ملا کو یہ دلیری بھی ہو گئی کہ قرآن مجید مین غلط کرنے لگے الحذر الحذر فالحذر اب ذرا کان ادہر لگا کر اس آیت کا ترجمہ ہم سے سنئے۔ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا‌ ؕ ترجمہ آجکے دن کامل کر دیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کر دی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین اسلام کو۔ تو یہ ترجمہ ہوا چکڑالوی جی نے کئی شاخین بے اصل اپنی مَتی کے تماشے کیطرح ترجمہ قرآن مجید مین بخوف و خطر اپنی طرف سے لگا دی ہین معاذ اللہ لبس یہین دو آیتون کے ترجمہ دیکھنے اور طرز تقریر و تحریر سے علمی بضاعت اور خوش فہمی ملا ایجادی کی ناظرین پر ظاہر ہو گئی ہوگی (مدباقی آئندہ)

## حساب دوستان

احباب ذیل کی قیمت ستمبر مین ختم ہو کر آئندہ کا پرچہ وی پی کیا جاویگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہو۔ یا چند روزہ قیمت بھیجنے مین مہلت چاہتے ہون تو مہربانی کرکے بواپسی اطلاع دین تاکہ وی پی واپس آنے سے نقصان نہو برائے مہربانی خاموشی سے دفتر کا نقصان نکرین۔ مینیجر۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۸۷ | ناگپور کلان | ۱۲۳۴ | امرتسر |
| ۳۷۴ | ملتان چھاونی | ۱۲۳۶ | بانکی پور |
| ۶۳۶ | فولندر | ۱۲۳۹ | منگرول |
| ۶۴۶ | کافور ڈھیری | ۱۲۴۰ | باندہ |
| ۷۶۵ | سیر سیان | ۱۲۴۲ | باسم |
| ۸۷۰ | جاتی گڑھ | ۱۲۴۳ | چک بوچانی |
| ۸۹۲ | ہوشیار پور | ۱۲۴۵ | ٹونک |
| ۸۹۶ | خانقاہ ڈوگران | ۱۲۴۶ | سراوہ |
| ۸۹۷ | ٹانٹہ منٹو | ۱۲۴۷ | مہرچانی گنج |
| ۸۹۸ | کواتھ | ۱۲۵۰ | چک نمبر ۸۸ |
| ۹۰۰ | اشتیا برج | ۱۲۵۷ | سرینگر |
| ۱۲۳۱ | دہولن | ۱۲۵۸ | رنگون |
| ۱۲۳۲ | حسین پور | ۳۹۰ | شیر گڑھ |

**غریب فنڈ** اسکی بابت ماہ رجب گذشتہ مین احباب کو توجہ دلائی گئی تھی اب پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ زکوٰۃ فنڈ مین سے اپنے غریب شائقین بھائیون کی بھی خبرگیری کرین۔

منشی غلام نبی صاحب مکینیکل انجنیر امرتسر للعہ ۔ ماسٹر لال محمد خانصاحب بی اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پھلور عہ ۔ میان کرم الٰہی صاحب ناگی کوٹلی لوہاران عہ ۔ بقایا سابقہ ۷ فتویٰ فنڈ ۱۲ ۔ کل ۔ ایک اخبار بنام حافظ محمد عیان مجتبہ اور ایک

# فتاویٰ

س نمبر ۲۴۴ - اس طرح سے نذر منت جو مانی جاتی ہے کہ یا شیخ یا بابا یا پیغمبر ہماری فلانی حاجت بر آوے۔ مراد میری حاصل ہو تو اس قدر شیرینی یا طعام آپ کی نذر ہم مانتے ہیں۔ یہ کیوں منکر ہے شرک فی العبادت ہوگا۔ سائل محمد خان سی الدین خریدار نمبر ۱۲۱۸ -

ج نمبر ۲۴۴ - یہ تو شرک فی العبادت صاف ہے۔ ایک تو نداء غیر اللہ کو ہے دوم نذر لغیر اللہ ہے پس یہ شرک اعظم ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

سوال از غریب نمبر ۔

ج نمبر ۲۴۵ - (سوال درج نہیں) جو طریقہ ہندوؤں کا نکاح بطریق اسلام کرانا ہے وہ تصور ہوا نہیں کیونکہ اسلامی طریق سے کسی کا نکاح کر دینا برا نہیں وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا یہ آیت تو نہیں ہے اور جو کفار کے طریق پر نکاح کرا دے جس میں مشرکانہ رسم کی جاویں تو ایسا شخص تجدید اسلام کو توبہ کرنی چاہیے۔

س نمبر ۲۴۶ - میت کی روح کو ثواب پہونچانے کی طرف سے پہونچ سکتا ہے یا نہیں؟ اور ایصال ثواب کا طریقہ کیا ہے؟ جو طریقہ عام مسلمانان ہند میں ہو گیا ہے کہ وفات سے تیسرے دن تیجا۔ دسویں دن دسواں اور چالیسویں دن چالیسواں۔ اسی طرح پر ششماہی۔ چھ ماہی۔ دو ماہی اور برسی وغیرہ کرکے اپنی دعوتوں میں لپنے رشتہ داروں۔ دوستوں اور برادری کے لوگوں اور غنی ومالدار لوگوں کو بلا کر کھلاتے کھلاتے ہیں سو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ عبد الرؤف ساکن امراؤتی دبرار۔

ج نمبر ۲۴۶ - میت کو ثواب پہونچانے کا طریق یہ ہے کہ غربا مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا کوئی فائدہ پہونچایا جائے یا کوئی کام رفاہ عام کا میت کی طرف سے کیا جائے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت کے حکم سے ایک صحابی نے کنواں لگوایا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا هذا لام سعد آجکل کی مروجہ خیرات سویم۔ چہلم وغیرہ ان سے تو میت کو کچھ فائدہ نہیں یہ تو برادری کا پیٹ بھرنے لپنے اوپر سے طعن اٹھانے اور نمود کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔

س نمبر ۲۴۷ - جس شخص کو کوئی نئی مرض متعدی مثل جذام، برص اور خارش وغیرہ لاحق ہو تو اس سے گریز اور دوری اختیار کرنا چاہیے

ج نمبر ۲۴۷ - توکل کامل کرکے اس کے ساتھ مل کر کھانا بھی سنت نبویہ ہے آنحضرت نے کیا ہوا تھا اور اگر پرہیز کرے تو یہ بھی جائز ہے حدیث میں ہے فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ یعنی جذامی سے جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔

س نمبر ۲۴۸ - بے نماز اور سود خوار سے ان کی دعوت و ضیافت کرنی اور اس کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے۔ یا ممنوع و حرام؟ (ر ۔ ع)

ج نمبر ۲۴۸ - جائز ہے اگر وہ خرچ جو دعوت پر صرف کیا گیا ہے کمائی سے ہو اس کی صورت یہ ہے کہ سود خوار اگر کوئی اور جائز کام کرتا ہو تو کھانا جائز ہے۔ بے نماز کی دعوت بھی اگر حلال کمائی سے ہے تو جائز۔

س نمبر ۲۴۹ - اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے عرسوں کے میلوں اور ہندوؤں کے مذہبی میلوں میں خرید و فروخت اور بیوپار کی غرض سے جانا درست ہے یا نہیں؟ (ر ۔ ع)

ج نمبر ۲۴۹ - اگر وہ چیزیں جو ان مقامات مذکورہ میں ملتی ہیں اور جگہ نہیں ملتیں تو خریدنے کی نیت سے جانا جائز ہے جیسے جاہلیت میں صحابہ کرام خریدنے کو جاتے تھے۔

س نمبر ۲۵۰ - بعض حضرات اہل سلام وبعض مولوی صاحب اخبار بینی موجب ضلالت بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اخبار بینی سے ایمان سلب ہو جاتا ہے کیونکہ اخباروں میں جھوٹی باتیں اور واہی تباہی ذکر ہوتی ہیں۔ ایسے کام میں وقت ضائع کرنا خدا ورسول کے نزدیک گنہگار بننا ہے پس ان حضرات اہل سلام اور مولوی صاحبان کے قول پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں؟ (ر ۔ ع)

ج نمبر ۲۵۰ - اخبارات دو قسم کے ہیں ایک مذہبی ایک ملکی۔ مذہبی اخبار جیسے اہلحدیث وغیرہ یہ تو دینی کتاب کے حکم میں ہیں۔ ملکی اخبارات اگر نیت اطلاع حالات دنیا دیکھے تو جائز ہے بطریق لہو ولعب ایسا ہو کر دیکھے کہ ذکر قرآنی سے بھی غافل ہو جائے تو منع ہے جو چیز اللہ کے ذکر سے روکے وہ ہے آجکل کے ملکی اخبارات عرب کے علم الانساب کے حکم میں ہیں یعنی نسبوں کا علم کہ فلاں قبیلہ فلاں سے نکلا تھا اس کی شاخیں فلاں فلاں طرف گئیں اس علم کا طرح

اطلاع - فتووں کی غلطی پر ہر صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابوالوفا)

# انتخاب الاخبار

**مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔** مدینہ منورہ تک ریل پہونچ گئی یکم ستمبر سے دمشق سے مدینہ منورہ تک آمد و رفت شروع ہو جائیگی +

**انجمن رفاہ المسلمین** گورکھپور کا جلسہ ۲۹-۳۰ اگست کو ہوگا مولوی ابوالوفا صاحب بھی مدعو ہیں +

**خدا کرے غلط ہو**۔ اخباروں میں یہ خبر اڑ رہی ہے کہ سردار نصر اللہ خاں اپنے بڑے بھائی امیر حبیب اللہ خاں والی کابل سے باغی ہوگیا ہے۔ یہانتک کہ لڑائی بھی شروع ہوگئی +

**امرتسر** میں اس ہفتہ کئی دفعہ اتنی اتنی بارش ہوئی کہ مخلوق خدا ہراسان و پریشان ہو رہی ہے۔ مکانات گر رہے ہیں۔ ہیضہ بھی بتدریج ترقی کر رہا ہے۔ خدا محفوظ رکھے +

**اخبار الفقہ** چار ہفتوں سے شائع نہیں ہوا خدا خیر کرے +

**شہزادہ** شیر زمان خان ولیعہد ریاست جوناگڈھ کا مختصر بیماری کے بعد ۲۰ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ اخباروں کا بیان ہے کہ مرحوم نہایت لائق اور منتظم ولیعہد تھا۔ نوابصاحب جوناگڈھ کے اب صرف ایک لڑکا رہگیا ہے جس کی عمر ۹ سال کی ہے اب یہی لڑکا ولیعہد مقرر ہوگا +

**پونا** میں ڈاکٹری کالج کے طالب علم اننت گنیش کردی کو جس کی عمر ۱۸ سال کی ہے آتشگیر مادوں کے رکھنے کے جرم میں ۳ ماہ قید با مشقت کی سزا دیگئی +

**بلوہ** بمبئی کے ۲ بلوائیوں کو سزا قید دیگئی تھی۔ گورنر بمبئی نے انکی باقی ماندہ سزا معاف کر کے سب کو رہا کر دیا +

**اخبار** یوگنتر کے پرنٹر بہندرا ناتھ بیز جی کو ۳۰ مئی گذشتہ میں تین بغاوت آمیز مضامین شائع کرنے کے جرم میں کلکتہ ہائی کورٹ نے ۳ سال قید سخت کی سزا دی +

**مسٹر تلک** کیطرف سے پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کے لئے مسٹر کھاپرڈے وکیل ۱۵ ماہ حال کو بمبئی سے لندن روانہ ہوگئے۔ قانوناً مسٹر تلک کا اپیل بمبئی ہائی کورٹ میں نہیں ہو سکتا (قسمت) +

**بدایوں** میں ایک اسیر نے احاطہ عدالت میں تھانہ دار پولیس کے جوتے مارا۔ اسیر گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے کہا کہ تھانہ دار نے مجھ سے جبراً جھوٹی گواہی دلوائی تھی اس سبب سے اس کے جوتے مارا گیا۔ عدالت نے اسیر کو ایک سال قید سخت کی سزا دی (ثبوت ملنے پر تھانہ دار کو بھی چاہئے تھی) +

**خدیو مصر** قسطنطنیہ میں وارد ہوئے۔ ترکی حکام نے انکا استقبال حسب معمول کیا۔ سلطان المعظم نے خدیو کو شرف باریابی عطا کیا۔ خدیو نے برطانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ سے ملاقات کی +

**مراکو میں سامان جنگ کی درآمد**۔ ایک جرمن جہاز نے مراکو کے بندرگاہ طیطوان میں کرپ کے کارخانہ کی ۲۴ توپیں اور ۴۰۰ ۲۲ من گولہ بارود اتار کر مولا حفیظ کے ملازموں کے سپرد کر دیا +

**اخبار وقت** لکھتا ہے کہ شاہ ایران کے حکم سے بارہ ممبران پارلیمنٹ اور اٹھارہ وطن دوست ایرانیوں کو موت کی سزا دیگئی۔ اخبار "روح القدس" کا اڈیٹر بھی قتل کیا گیا۔ شاہ نے تمام مطبعوں کے بند کرنیکا حکم جاری کیا ہے علماء میں سے سید عبداللہ اور سید محمد شاہ کے سامنے قتل کئے گئے اور ملک المتکلمین کی لاش کتوں کے سامنے ڈلوائی گئی (اسی لئے شیعہ شاہ ایران کو یزید ثانی کہتے ہیں) +

**ایران** کے مجتہد اعظم نے شاہ پر کفر اور عزل کا فتویٰ دیا ہے +

**مصر** کی وزارت مالیہ نے القاہرہ میں دیوانوں کے لئے ایک شفاخانہ تیار کرنے کی غرض سے پندرہ لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔ اس شفاخانے میں ۳۰۰ دیوانے رہ سکینگے +

**جرمنی** کے اخبارات لکھتے ہیں کہ ترکوں کی قوم پارلیمنٹ قائم ہونے کے بعد وہ کام کر دکھائیگی جو دنیا کے لئے حیرت انگیز ثابت ہونگے +

**بمبئی** میں ایک متمول ہندو نے محض کے لئے ایک سو لاوارث یتیموں کی پرورش کا ذمہ اٹھایا ہے +

**بنگال** میں پولیس کے لئے نیا ضابطہ طیار ہو رہا ہے جو لوکل گورنمنٹ میں عنقریب منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا +

**صحیفہ** خاص بہ کی جانب سے اعلان شائع ہوا ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ درہ خیبر سے قافلوں کی آمد و رفت بند ہے۔ جو قافلہ ۲۰ جولائی کو روانہ ہونیوالا تھا وہ ایک غلط فہمی کے سبب سے روانہ نہ ہوا +

**ڈاک** کے جہاز کی رپورٹ ہے کہ بحیرہ عرب میں عدن سے بمبئی تک اسمی ہوائیں ابھی تک تیزی کے ساتھ چل رہی ہیں +

ahmadimuslim.de

# غزنوی فتاوی

مصنفہ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی جو چھپکر طیار ہو گیا ہے اور جسمین بڑی بڑی تحقیق سے احکام الٰہی مدلل کرکے بہت سے مسائل کا

[illegible]

اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے جس سے ہر ایک شخص با آسانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس مجموعہ کو ہاتھ سے نہ دینگے اور اس مجموعہ کو خرید کرکے بہا فائدہ اٹھاینگے۔ قیمت صرف علاوہ محصولڈاک ہے۔ خریداران کیلئے پتہ درج ذیل ہے۔

المشتہر

محمد یحییٰ غزنوی بمقام صادق گنج اسٹیشن میکلوڈ گنج روڈ علاقہ ریاست بہاولپور

# فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

## تفسیر ثنائی

پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اسکے مطالعہ اور ملاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں مین قبولیت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے ایک کالم مین الفاظ قرآن مع ترجمہ با محاورہ کے ہیں دوسرے کالم مین ترجمہ کے مطلب کو تفسیر مین لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی مین مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دئیگئے ہین لیسے کہ باید و شاید۔ ساری تفسیر سات جلدوں مین ہو گی جنمین سے پانچ جلدین درست طیار ہین۔ چھٹی جلد چھپ رہی ہے۔

| | |
|---|---|
| جلد اول۔ قیمت ۱۲ | جلد دوم قیمت ۱۲ |
| جلد سوم قیمت ۱۲ | جلد چہارم قیمت ۱۲ |
| جلد پنجم قیمت ۱۲ | |

پانچون جلد یکجا [illegible] قیمت [illegible]

# فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگالہ اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث درج ہین۔ قیمت ۴؎

## برہان

بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲؎

## حق پرکاش

آریون کے گرو اور سماج کے بانی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہین انکا مدلل اور ایسا دندان شکن جواب کہ اسے دیکھکر پھر کسی سماجی کو جواب الجواب کی طاقت نہین۔ قیمت ۸؎

## السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریون کے متعلق خاص بحث۔ قیمت ۱؎

المشتہر منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر


# کارخانہ مخزن الادویہ

واقعہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب قائم ہے جسمین ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ و نیز جمیع اقسام کے روغنیات و عرقیات و مربجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بہ کفایت فروخت ہوتے ہین۔ طلبا بہت پیشہ اصحاب کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مریض کی بابت دوا بھی منگانی ہو مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہیئے۔

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور بانکی پور


مطبع اہل حدیث مین چھپا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

# اخبار اہل حدیث

ہے مصطفیٰ کی گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جس نے پایا ... کون لایا؟

نمبر ۴۶ ❖ جلد ۵

یوم الجمعہ — مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۲۶ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۰۸ عیسوی — امرتسر

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

۲۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

۳۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ مگر نا پسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ .... | ۱۲ |
| والیان ریاست سے .... | ۸ |
| روسا و جاگیرداروں سے .... | ۶ |
| عام خریداروں سے .... | ۴ |
| ششماہی .... | ۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۵ شلنگ |
| ششماہی .... | ۳ شلنگ |

## اجرۃ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتا ہے۔ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک و مہتمم اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

# علامہ ابن تیمیہ حرانی

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

نام و نسب و ولادت [1] — احمد نام۔ عرف ابن تیمیہ۔ تقی الدین لقب۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ الحرانی ❖

حران دمشق کے علاقہ میں ایک مقام کا نام ہے ان کے آباو اجداد وہیں کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا محمد بن خضر کی والدہ کا نام تیمیہ تھا۔ وہ نہایت قابل تھیں۔ اور وعظ کہا کرتی تھیں۔ علامہ موصوف انہیں کی طرف منسوب ہو کر ابن تیمیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ علامہ کے خاندان میں سات آٹھ پشت سے درس و تدریس کا مشغلہ چلا آتا تھا اور سب لوگ علم و فن میں ممتاز گذرے ہے۔ علامہ کے والد عبد الحلیم بہت بڑے عالم تھے۔ فن حدیث میں ان کو کمال حاصل تھا

علامہ موصوف دوشنبہ کے دن ۱۰ ربیع الاول سنہ ۶۶۱ھ میں مقام حران میں پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ تاتاری بغداد کو غارت کرکے شام کی طرف پھیل رہے تھے۔ ملک کے ملک برباد کرتے جاتے تھے۔ علامہ کے والد اسی پریشانی میں رات کو چھپکر تمام خاندان کے ساتھ حران سے نکلے۔ الگ الگ سواری کا بندوبست نہ تھا سب کے سب ایک گاڑی میں بیٹھے۔ کتابیں بھی اسی گاڑی میں رکھ لیں تاتاری بھی تعاقب

[1] علامہ ابن تیمیہ کے حالات اگرچہ اکثر کتابوں میں مذکور ہیں لیکن طبقات الحنابلہ میں جو ابن رجب حنبلی کی تصنیف ہے اور خود علامہ موصوف کے شاگرد ہیں ان کا حال بالتفصیل لکھا ہے ذیل الحنابلۃ ابن طبقات الحنابلہ میں بھی مفصل حالات ہیں خطا ابن حجر نے درر کامنہ میں نہایت دلچسپ مفصل حالات لکھے ہیں لیکن جس کا مطبوعہ نسخہ تھا نہایت غلط تھا۔ اسلئے اکثر جگہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع۔ قیمت ۱۲ / المشتہر منیجر

میں تھے لیکن خدا نے بچا لیا اور گرتے پڑتے دمشق پہنچ گئے یہ سنہ ۶۶۷ھ کا واقعہ ہے اسوقت علامہ کی عمر ۶ برس کی تھی۔ علامہ نے والد کے اشارہ سے دمشق میں علم کی تحصیل شروع کی۔ دس برس کی عمر نہیں ہونے پائی تھی کہ نحو۔ صرف۔ ادب وغیرہ سے فراغت حاصل کی۔ ۱۷ برس کی عمر تک پہنچتے پہنچتے فتوے دینے کے قابل ہوگئے۔ تصنیف و تالیف بھی اسی عمر میں شروع ہوگئی۔ ۲۱ برس کی عمر میں ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔ وہ متعدد مدارس میں مدرس تھے۔ ان کی بعد ان تمام مدرسوں میں باپ کا عہدہ ان کو ملا۔

علامہ موصوف نے جن اساتذہ سے علوم کی تحصیل کی انکی تعداد دو سو تک پہنچتی ہے جنمیں مشاہیر کے یہ نام ہیں۔ ابن ابی الیسر۔ کمال بن عبد شمس الدین حنبلی۔ قاضی شمس الدین بن العطاء الحنفی۔ شیخ جمال الدین بن الصیرفی۔ مجد الدین بن عساکر۔ نجیب مقداد۔ ابن ابی الخیر۔ ابن علان۔ ابوبکر ہروی۔ کمال عبد الرحیم۔ فخر الدین بن البخاری۔ ابن شیبان۔ شرف بن القواس

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان کے اساتذہ میں زینب بی بی جو ایک فاضل خاتون تھیں۔ سنہ ۶۸۳ھ میں دار الحدیث سکریہ میں جو خاص فن حدیث کا درسگاہ تھا پہلا درس دیا۔ اس درس میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء استفادہ کی غرض سے شریک ہوئے۔ چنانچہ قاضی القضاۃ بہاء الدین۔ شیخ تاج الدین فزاری۔ زین الدین بن مرحل۔ شیخ زین الدین بن المنجا شریک تھے۔ علامہ نے صرف بسم اللہ کے متعلق اسقدر نکات اور دقائق بیان کئے کہ لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ تاج الدین فزاری نے یہ تقریر حرف بحرف قلمبند کی۔ اسی زمانہ میں جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تفسیر پر ابتدا سے بترتیب درس دینا شروع کیا۔ یہ درس اس قدر مفصل و بسیط ہوتا تھا کہ سورہ نوح کی تفسیر کئی برس میں تمام ہوئی۔

ان کے علم و فضل کا شہرہ اس قدر عام ہوتا جاتا تھا کہ سنہ ۶۹۰ھ سے پہلے یعنی جب ان کی عمر ۳۰ برس کو بھی نہ پہنچی تھی۔ قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن انہوں نے انکار کیا۔

سنہ ۶۹۱ھ میں حج کو گئے۔ اور جب واپس آئے تو تمام ملک میں ان کے فضل و کمال کا سکہ جم چکا تھا لیکن اس حسن قبول کے ساتھ مخالفت کا سامان بھی جمع ہوتا جاتا تھا۔ اسلامی فرقوں میں اشعری اور حنبلی آپس میں حریف مقابل تھے۔

سلہ طبقات الحنابلہ ابن رجب ۔ سلہ طبقات الحنابلہ ابن رجب ۔

امام رازی نے اشاعرہ کے مذہب کو اس قدر [illegible] روشن کر دیا تھا کہ حنبلی مذہب گویا گہنا چکا تھا۔ علامہ ابن تیمیہ حنبلی تھے اور ان کے نزدیک حنبلیوں ہی کی رائے صحیح تھی۔ اسلئے انہوں نے دلیری سے ان خیالات کا اظہار کیا۔

سنہ ۶۹۸ھ میں ایک استفتا ان کے پاس اسکے متعلق آیا۔ انہوں نے دو تین گھنٹہ میں اسکا لمبا چوڑا جواب لکھا جو حمویہ کے نام سے مشہور ہے اس میں نہایت تفصیل سے اشعریوں کی غلطی ثابت کی۔ یہ پہلا دن تھا کہ ان کی عداوت اور مخالفت کی صدا بلند ہوئی۔ فقہاء نے ان سے جا کر بحث کی۔ لیکن قاضی امام الدین قزوینی ان کے طرفدار ہوگئے۔ اور کہا کہ جو شخص علامہ کے مخالف کوئی بات کہیگا میں اسکو سزا دونگا۔ شورش یہاں تک بڑھی کہ قاضی حنفی نے منادی کرا دی کہ ابن تیمیہ فتوے نہ دینے پائیں۔ لیکن حکام میں سے ایک صاحب انہوں نے علامہ کی طرفداری کی اور وہ فتنہ فرو ہوگیا۔

سنہ ۷۰۵ھ میں یہ فتنہ پھر زور شور سے اٹھا۔ یہاں تک کہ شاہی حکم آیا کہ اہلسنت کے اور علماء و فضلاء کے مجمع میں علامہ کا اظہار لیں۔ غرض سنہ ۷۰۵ھ کو تمام قضاۃ اور علماء ایوان شاہی میں جمع ہوئے۔ اور علامہ کو بلوا بھیجا۔ وہ اپنی تصنیف عقیدہ واسطیہ ہاتھ میں لے کر آئے اور اسکو پڑھنا شروع کیا۔ تین جلسوں میں پوری کتاب ختم ہوئی۔ پھر ۷ صفر سنہ ۷۰۵ھ کو مناظرہ کی مجلس منعقد ہوئی اور علامہ صفی الدین ہندی مناظرہ مقرر ہوئے۔ پھر کسی وجہ سے انکے بجائے کمال زملکانی جو مشہور محدث تھے اس خدمت پر مامور ہوئے۔ بالآخر سب نے تسلیم کیا کہ علامہ کے عقائد اہلسنت کے عقائد ہیں۔ چند روز کے بعد شاہی فرمان آیا کہ علامہ پر الزام لگائے گئے تھے غلط تھے۔ حافظ ابن حجر نے درر کامنہ میں لکھا ہے کہ علامہ نے اقرار کیا کہ میرے عقائد امام شافعی کے عقائد ہیں۔

۲۲ رجب سنہ ۷۰۵ھ کو علامہ مزی نے بخاری کی کتاب افعال العباد کا ذکر جامع مسجد میں کیا۔ اس پر بعض شافعیوں کو خیال ہوا کہ اسکا روئے سخن ہماری طرف ہے۔ چنانچہ قاضی شافعی سے جا کر شکایت کی۔ قاضی نے انہی کو قید کردیا۔ علامہ ابن تیمیہ کو خبر ہوئی تو خود گئے اور بزور انکو قیدخانہ سے چھڑا لائے۔ قاضی یہ سن کر قلعہ میں گئے کہ نائب السلطنت سے اسکی شکایت کریں۔ اتفاق سے علامہ بھی وہیں موجود تھے۔ روبرو گفتگو ہوئی اور نوبت کلامی تک پہنچی۔ بالآخر نائب السلطنت نے رفع فساد کیلئے منادی کرا دی کہ جو شخص ان عقائد کا اظہار کریگا اسکو سزا

سلہ فوات الوفیات۔ (۲) درر کامنہ حالات ابن تیمیہ (۳) طبقات الحنابلہ ابن رجب (۴) درر کامنہ

ahmadimuslim.de

خیمہ بیبرس کے بعد یہ فتنہ پھر اٹھا۔ امرائے دربار میں سے بیبرس جاشنگیر حکومت کا دایاں ہاتھ تھا اور وہ شیخ نصر منبجی کا نہایت معتقد تھا۔ شیخ نصر علامہ ابن تیمیہ اور ان کے عقاید کے سخت مخالف تھے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اس جرم پر قتل کرا دیئے گئے۔ انہوں نے بیبرس کو آمادہ کیا کہ علامہ دمشق سے قاہرہ میں طلب کئے جائیں چنانچہ ۲۲ رمضان ۷۰۵ھ کو ڈاک میں بیٹھ کر دمشق سے قاہرہ میں آئے اور انکے دوسرے دن قلعہ میں دربار عام ہوا۔ قاضی ابن مخلوف مالکی حکم ہو کر بیٹھے۔ ایک شخص جس کا نام ابن عدلان تھا اس نے اظہار دیا کہ ابن تیمیہ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا حروف اور الفاظ کے ذریعے سے بولتا ہے اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جا سکتا ہے

یہ سن کر اس نے قاضی ابن مخلوف کی طرف دیکھا کہ کیا ایسا شخص قتل کا مستحق نہیں ہے۔ قاضی صاحب نے علامہ کی طرف خطاب کیا۔ علامہ نے خطبہ (لکھا) جو اکے طریقے پر جواب دینا چاہا۔ اسلئے پہلے حمد و ثنا شروع کی۔ قاضی نے کہا جلد جواب دیجئے علامہ بولے کہ کیا حمد و ثنا نہ کروں۔ قاضی نے کہا اچھا وہ بھی ہو چکی۔ اب تو جواب دیجئے علامہ چپ ہو رہے۔ جب زیادہ اصرار ہوا تو انہوں نے کہا کہ حکم کون ہے۔ لوگوں نے قاضی صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ چونکہ وہ اشعری تھے۔ علامہ نے کہا یہ خود فریق مقدمہ ہیں حکم کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اس پر لوگ برہم ہو گئے اور علامہ کو مجلس سے اٹھا دیا۔ علامہ کے بھائی شیخ شرف الدین بھی اس معرکہ میں موجود تھے وہ بھی علامہ کے ساتھ تھے۔ اور ان کے منہ سے بددعا نکلی۔ علامہ نے روکا اور کہا کہ یوں کہو اللھم اھدھم

غرض قاضی مالکی کے حکم سے علامہ قلعہ کے قید خانے میں بھیج دیئے گئے لیکن جب قاضی صاحب کو معلوم ہوا کہ یہاں کسی کی روک ٹوک نہیں۔ لوگ علامہ سے بے تکلف ملتے جلتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ابن تیمیہ کا کفر ثابت ہو چکا ہے اسلئے فرض تو یہی تھا کہ وہ قتل کر دیئے جاتے۔ لیکن کم از کم قید خانہ کی سختی تو ضرور ہے۔ غرض عید کے دن قلعہ سے منتقل ہو کر جب یوسف میں جو نہایت تنگ و تاریک قید خانہ ہے قید کئے گئے۔ اسی زمانہ میں ایک شاہی فرمان نافذ ہوا کہ جو شخص ابن تیمیہ کا ہم خیال ہوگا قید کر دیا جائے گا۔ یہ فرمان ابن شہاب محمود نے جامع مسجد میں جا کر پڑھا۔ حنبلی فرقہ کے لوگ ہر جگہ سے گرفتار ہو کر آئے اور ان سے یہ اقرار لیا گیا کہ وہ شافعی العقیدہ ہیں۔

۵؎ درر کامنہ ۶؎ کاش کہ یہ تفریق نہ ہوتی۔ (اہلحدیث)

قاہرہ میں حنبلیوں کو طرح طرح کی سزائیں دی گئیں کہ وہ ابن تیمیہ کے عقیدہ سے باز آئیں عجیب بات یہ ہے کہ اس عام آشوب میں علامہ کی جنہوں نے حمایت کی وہ شمس الدین ابن الحریری تھے جو مذہباً حنفی تھے انہوں نے ایک محضر لکھا جس میں یہ عبارت لکھی کہ تین سو برس سے ابن تیمیہ کا کوئی ہمسر نہیں پیدا ہوا۔ اس جرم پر شمس الدین کی معزولی کی کوشش کی گئی چنانچہ وہ اگلے سال معزول کر دیئے گئے ۱؎

اتفاق یہ کہ سالار جو سلطان ناصر کا دست و بازو تھا۔ علامہ کی حمایت پر آمادہ ہوا اس نے تینوں مذہب کے فقہا کو جمع کیا اور خواہش کی کہ علامہ قید سے رہا کر دیئے جائیں سب نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ اگر وہ چند شرائط قبول کریں اور بعض عقاید سے باز آئیں تو البتہ ان کی رہائی ہو سکتی ہے چنانچہ ان شرائط کے قبول کرنے کے لئے علامہ طلب کئے گئے۔ لیکن وہ نہ آئے بار بار ان کو پیغام بھیجا گیا لیکن ان کو خیال کی آزادی کے مقابلہ میں اپنا قید ہونا گوارا تھا ۲؎

اس زمانہ کے واقعات کے متعلق ایک تحریر خود علامہ کی ہماری نظر سے گذری کہ اسکا نام مناظرہ مصریہ ہے۔ اسکے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ۷۰۷ھ میں دو نائب حاجب میرے پاس آئے کہ چل کر علماء کے سامنے اپنے عقاید کا ثبوت بیان کیجئے۔ میں نے کہا سال بھر سے تم لوگ میرے خلاف لوگوں کے بیان سنتے رہے اور کبھی مجھکو جواب کا موقع نہیں دیا۔ اب ایک دفعہ تنہا میرا بیان بھی سن لو۔ پھر مجمع عام میں گفتگو ہوگی دونوں عہدہ دار واپس گئے اور یہ پیغام لائے کہ آپ کو مجبوراً چلنا ہوگا میں نے انکار کیا۔ وہ لوگ واپس گئے۔ اور پھر یہ پیغام لائے کہ فلاں فلاں عقیدہ سے باز آؤ میں نے اسکے جواب میں یہ رسالہ لکھا۔

لطیفہ جن دنوں علامہ قید میں تھے۔ باہر کے ایک رئیس نے علامہ کی صورت کا ایک آدمی دیکھا متعجب ہو کر پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ اس نے کہا ابن تیمیہ رئیس کو نہایت تعجب ہوا۔ اس نے ماردین کے رئیس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ رئیس ماردین نے بادشاہ مصر کو لکھا۔ لوگوں کو نہایت حیرت ہوئی۔ علامہ نے اس واقعہ کو ایک ضمنی موقعہ پر رسالہ الفرقان میں لکھا ہے ۳؎ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ غالباً جن تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے علامہ کی عظمت و شان نے اس رئیس کے دل میں ایک خیالی صورت پیدا کی جو مجسم ہو کر نظر آئی۔ جن کا خیال علامہ کی وہم پرستی ہے (جن کے وجود سے انکار نہیں۔ لیکن جن یوں صورت بدل کر لوگوں کے پاس آیا جایا نہیں کرتا۔ غرض ڈیڑھ برس تک علامہ قید خانہ میں رہے۔ ان کے بھائی بھی ساتھ تھے

۱؎ درر کامنہ۔ ۲؎ طبقات و درر کامنہ۔ ۳؎ الفرقان مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۰

ahmadimuslim.de

معمول تھا کہ قیدیوں کو کھانا اکثرا حکومت کی طرف سے ملتا تھا لیکن علامہ نے عطیہ سلطانی سے بالکل انکار کیا اور فقر و فاقہ سے بسر کی۔[1]

ربیع الاول ۷۱۲ھ میں مہنا بن عیسےٰ جو عرب کا مشہور رئیس تھا مصر میں آیا اور خود قیدخانہ جا کر علامہ کو چھڑا لایا۔ اسکے بعد متعدد جلسے منعقد کئے اور تمام علماء و فضلاء کو جمع کیا جس میں علامہ نے مسائل متنازعہ فیہ پر گفتگو کی۔ صاحب طبقات نے علامہ ذہبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ علامہ نے قتل کے ڈر سے بعض مسائل میں تہاون کیا۔ لیکن صاحب وفیات نے جو علامہ کا شاگرد ہے لکھا ہے کہ علامہ نے حریفوں کو زور استدلال سے مغلوب کر لیا۔ بہرحال علامہ قیدخانہ کو الگ کر درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔ اور چند روز کے لئے اُن کو اطمینان نصیب ہوا

سلطان حسن کے انتقال سے ہم بہت دور نکل آئے اور بیچ کے اہم واقعات جن میں علامہ نے ملکی معاملات انجام دیئے چھوٹ گئے۔ علامہ موصوف عام علماء کی طرح اپنا فرض صرف نماز روزہ ادا کرنا نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کے نزدیک مہمات سیاست میں دخل دینا بھی علماء کے فرائض میں داخل تھا۔ ۶۹۸ھ میں جب اُن کی عمر ۱۸-۱۹ برس کی تھی غازان خان بن ارغون خان نے شام پر حملہ کیا۔ سلطان ناصر (بادشاہ مصر) اسکے مقابلہ کو نکلا۔ لیکن بڑے معرکے کے بعد شکست کھائی۔ غازان خان نے آگے بڑھکر حمص پر قبضہ کر لیا۔ اسکی آمد کی خبر سنکر دمشق میں یہ اس قدر بدحواسی پھیلی۔ کہ عام غارت گری شروع ہو گئی۔ علامہ ابن تیمیہ یہ حالت دیکھکر خود غازان خان کے پاس گئے۔ اور اس سے امن کا فرمان لے کر آئے۔ عام لوگ تو سن کر مطمئن ہو گئے لیکن اہل فوج نے نہ مانا اور شہر کو لوٹنا شروع کر دیا۔ علامہ ابن تیمیہ نے شیخ الشیوخ نظام الدین محمود کو لے کر شہر کا بندوبست اور امن و امان قائم کیا۔ پھر غازان سے جا کر ملاقات کی۔ اسکے بعد تاتاری فوجیں بیت المقدس وغیرہ پر بڑھیں۔ اور ہزاروں آدمی گرفتار کر لئے۔ علامہ سردار لشکر کے پاس گئے اور بہت سے قیدیوں کو جا کر چھڑا لائے۔[2]

۶۹۹ھ میں غازان خان نے بڑے زور شور سے شام کے حملہ کی تیاری کی قتلوشاہ اور قولاے جو اسکے سپہ سالار تھے فوجیں لے کر آگے بڑھے۔ یہ خبر سنکر علامہ ابن تیمیہ نے جا کر ان سے گفتگو کی اور ان کو اس ارادہ سے روکا ساتھ ہی جہاد کا سامان کیا۔ اور ہر قسم کی طیاریاں شروع کیں۔ اسوقت تو یہ فتنہ فرو ہو گیا لیکن سال بھر کے بعد تاتاریوں کا سیلاب امنڈ آیا۔ اور ہر طرف تاتاری فوجیں پھیل گئیں۔

۱؎ طبقات الحنابلہ۔ ۲؎ یہ تمام واقعات تاریخ ابن خلدون مطبوعہ مصر جلد ۵ ذکر سلطنت اتراک مصر۔

علامہ ۷۰۰ھ میں شہبہ کر مصر پہنچے۔ اور اعیان سلطنت سے مل کر ان کو جہاد کی ترغیب دی تمام شہر اُن سے ملنے کے لئے آیا۔ یہاں تک کہ علامہ تقی الدین ابن دقیق العید جو امام المحدثین اور ناصر القضاۃ تھے۔ وہ بھی تشریف لائے۔ مصر کے لوگوں کو آمادہ کرکے علامہ دمشق کو واپس گئے اور جہاد کی طیاریاں کیں۔[1]

۷۰۲ھ میں تاتاریوں نے پھر نہایت سر و سامان سے شام پر چڑھائی کی قتلوشاہ اور چوپان جو سردار فوج تھے نوے ہزار فوج لے کر بڑھے۔ اسوقت شام سلطان ناصر کے قبضہ میں تھا۔ اسکو خبر ہوئی تو نہایت گھبرایا۔ ارکان دربار نے بھی ہمت ہار دی۔ علامہ ابن تیمیہ یہ حالات سن کر ڈاک میں شام سے مصر پہنچے اور بادشاہ سے مل کر نہایت جیالی سے اسکو غیرت دلائی اور کہا کہ اگر تم اسلام کی حمایت نہ کروگے تو خدا کسی اور کو بھیجے گا جو اس فرض کو انجام دیگا۔ اسکے بعد علامہ نے قرآن مجید کی یہ آیتیں پڑھیں

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔ اگر تم پیٹھ دکھاؤ گے تو خدا تمہارے بدلے اور قوم بھیجے گا۔ اور وہ تمہاری طرح بزدل نہ ہوں

علامہ نے جس دلیری اور جیالی سے بادشاہ سے گفتگو کی۔ تمام لوگوں کو حیرت ہوئی۔ امام تقی الدین بن دقیق العید کو بھی ان کی جرأت اور لطف استنباط پر حیرت ہوئی

علامہ کو اس سفارت میں پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ سلطان ناصر شام کی طرف بڑھا۔ اور مرج الصفر میں جس کا دوسرا نام شقحب ہے۔ دونوں فوجیں معرکہ آرا ہوئیں بڑے زور کا رن پڑا بالآخر تاتاریوں کی تمام فوجیں برباد ہو گئیں۔ ابن تیمیہ اس معرکہ میں علامہ کی بجائے ایک بہادر سپاہی نظر آتے تھے۔

غازان خان اور امرائے تاتار کی سفارتوں میں علامہ نے جس آزادی اور بے باکی سے سفارت کی خدمت انجام دی اسکا اندازہ اس سے ہوگا کہ ایک دفعہ جب سپہ سالار قطلوشاہ کے پاس ایک شخص کی دادرسی کے لئے گئے تو قطلوشاہ اٹھ کر ان کے پاس آیا اور کہا کہ آپنے کیوں تکلیف کی۔ آپنے مجھے بلا بھیجا ہوتا۔ میں خود حاضر ہوتا علامہ نے کہا نہیں حضرت موسیٰ فرعون کے پاس جاتے تھے۔ فرعون حضرت موسیٰ کے پاس نہیں آتا تھا۔[3]

علامہ موصوف نے شیخ محی الدین اکبر وغیرہ کے متعلق متعدد رسالوں میں لکھا تھا کہ وہ وحدۃ الوجود کے قائل ہیں یعنی خدا اور مخلوقات سب ایک ہیں اور یہ مذہب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسپر صوفیوں کے گروہ نے حاکم شام سے جا کر شکایت کی۔ اسکے فیصلے کے لئے ایک مجلس منعقد ہوئی علامہ پر جو الزام

۱؎ فوات الوفیات ۲؎ ابن خلدون اور طبقات الحنابلہ۔ ۳؎ فوات الوفیات

ahmadimuslim.de

گئے تھے وہ خلاف آیات ہوئے لیکن علامہ نے یہ تسلیم کیا کہ میں رسول اللہ کو استغاثہ کرنے کو ناجائز سمجھتا ہوں۔ امیر لوگوں میں اختلاف رائے پیدا ہوا۔ بعض کہتے تھے کہ اس میں کیا ہرج ہے۔ لیکن حاکم بجامد نے کہا کہ یہ خلاف ادب ہے فیصلہ یہ ہوا کہ مقدمہ قاضی کے پاس بھیج دیا جائے۔ وہ احکام شریعت کے موافق فیصلہ کریں۔ آخر سلطنت کی طرف سے یہ حکم صادر ہوا کہ علامہ کے سامنے دو باتیں پیش کی جائیں۔ یا تو چند شرائط کے ساتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ یا اگر شرائط کے قبول کرنے سے انکار ہو تو قید خانہ گوارا کریں۔

علامہ نے قید خانہ قبول کیا۔ لیکن ان کے جاننے والے جو دمشق سے ان کے ساتھ آئے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ذمہ داری کی کہ علامہ کو وہ شرطیں منظور ہیں۔ اس بنا پر دمشق جانے کی اجازت ملی۔ اور علامہ ڈاک میں روانہ ہوئے۔ لیکن دوسرے دن پھر واپس آنا پڑا اور امراء اور قضاۃ نے پھر ایک مجمع کیا۔ مختلف لوگ مختلف رائیں دیتے تھے بعض نے قید کی رائے دی۔ قاضی مالکی نے کہا ان پر کوئی جرم ثابت نہیں ہے نور الدین زواوی نے کہا اگر قید خانہ میں بھیجے جائیں تو وہاں ان کی شان کے مناسب ان سے برتاؤ کیا جائے۔ لیکن اوروں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ سلطنت اسکو منظور نہیں کر سکتی۔ قید خانہ میں عام قیدیوں کی طرح رہنا ہوگا۔ غرض قید خانہ میں بھیجے گئے لیکن احترام قائم رہا۔ خدام کو ان کے ساتھ رہنے کی اجازت دی گئی۔ ہر شخص ان کے پاس آنے جانے کا مجاز تھا۔ چنانچہ مشکل مشکل فتوے لے کر لوگ آتے تھے اور علامہ ان کے جواب لکھتے تھے اکثر لوگ تبرک کی غرض سے ملنے جاتے تھے خاص ان کے یاران صحبت کو بھی آزادی حاصل تھی بے تکلف ان سے ملتے تھے[1]

سلطان مظفر کی چند روزہ سلطنت میں قاہرہ سے اسکندریہ بھیج دیئے گئے اور ایک وسیع خوش منظر برج میں نظر بند کئے گئے۔ لیکن یہاں بھی ہر طرح کی آزادی حاصل تھی۔ نہانے کے لئے حمام میں بھی جا سکتے تھے۔ جب دوبارہ سلطان ناصر کو غلبہ حاصل ہوا۔ اور سلطان مظفر قتل کر دیا گیا۔ تو سلطان نے حکم دیا کہ علامہ نہایت عزت و احترام کے ساتھ قاہرہ میں لائے گئے۔ سلطان نے دربار میں بلایا۔ اور جب وہ آئے تو کھڑے ہو کر تعظیم دی۔

سلطان نے مجمع عام میں علامہ کی نہایت تعریف کی جس سے غرض یہ تھی کہ لوگ ان کی مخالفت سے باز آئیں۔ سلطان نے یہ بھی ارادہ کیا کہ علامہ کے مخالفوں کو سزا دلائے۔ چنانچہ خود علامہ سے مشورہ کیا۔ لیکن انہوں نے باز رکھا جس مخلوق جو علامہ کے قتل کے درپے تھے۔ اس موقع پر موجود تھے۔ علامہ نے ان کی بھی درگذر کی۔ چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے ابن تیمیہ جیسا جوانمرد نہیں دیکھا ہم نے ان کے قتل کی کوشش کی۔ لیکن جب ہم پر ان کو قابو ملا تو معاف کر دیا۔ مہینہ بھر کے بعد سلطان نے پھر علامہ کو طلب کیا۔ اور ان سے ملاقات کی سلطان کے حسن عقیدت کی وجہ سے علامہ کا آستانہ مرجع عام بن گیا۔ امراء اور اہل فوج۔ درباری سب آتے تھے اور نہایت عزت و احترام سے ملتے تھے لیکن بعضوں کو اس قدر عناد تھا کہ اس حالت میں بھی شرارت سے باز نہ آتے تھے۔ ان میں ایک بزرگ فقیہ بکری تھے۔ انہوں نے ایک دن علامہ کو اکیلا پاکر گریبان پکڑ لیا اور کہا کہ عدالت میں چلو۔ مجھکو تم پر استغاثہ کرنا ہے۔ زیادہ شور و غل ہوا تو ادھر ادھر سے لوگ جمع ہو گئے۔ فقیہ صاحب بھاگ نکلے نتیجہ یہ کہ ایک مدت کے بعد کسی بات پر سلطان ان سے ناراض ہوا اور حکم دیا کہ ان کی زبان کٹوا دی جائے۔ علامہ کو خبر ہوئی سلطان سے سفارش کی آخر اب یہ معاملہ رہا کہ وہ فتوے نہ دینے پائیں۔

۷۱۲ھ میں سلطان تاتاریوں کے مقابلہ کے لئے شام کو روانہ ہوا۔ علامہ بھی جہاد کی غرض سے ساتھ ہو گئے۔ اور عسقلان تک ساتھ ساتھ آئے یہاں سے بیت المقدس کی زیارت کے لئے گئے۔ زیارت سے فارغ ہو کر سات برس کے بعد دمشق میں آئے۔ ان کے بھائی اور اکثر شاگرد بھی ساتھ تھے۔ شہر کے لوگوں کو خبر ہوئی۔ تو تمام شہر امنڈ آیا۔ بڑی دھوم دھام سے شہر میں داخل ہوئے۔ اور جن مدارس میں درس دیتے تھے وہاں درس دینا شروع کیا۔

۷۱۸ھ میں علامہ نے حلف طلاق کے متعلق جمہور فقہا کے مخالف فتوی ظاہر کیا پھر بڑا ہنگامہ برپا ہوا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے پھر شکایت حکام سے کی اور امن و امان قائم رہنے کی غرض سے بادشاہی فرمان صادر ہوا کہ علامہ فتوی نہ دینے پائیں۔ شہر میں اسکی عام منادی کرا دی گئی۔ لیکن علامہ نے کہا حق کا چھپانا جائز نہیں چنانچہ وہ عام طور پر فتوے دیتے رہے۔ بالآخر سلطان

---

[1] طبقات ابن رجب ۲/... درر کامنہ میں لکھا ہے کہ قاضی زین ابن مخلوف نے ان کو نائب السلطنت سے کہکر اسکندریہ کے قید خانہ میں بھجوایا تھا کہ کوئی ان سے ملنے نہ پائے۔ لیکن لطف یہ کہ جب قاضی صاحب نے یہ حکم بھجوایا تھا تو مرض الموت میں گرفتار تھے۔ حسن خاتمہ بغیر اس کے کیونکر ہو سکتا تھا؟

[1] طبقات ... درر کامنہ میں حافظ ابن حجر نے اسکو ۷۱۹ھ کا واقعہ

حکم سے قید کئے گئے۔ اور قلعہ میں بھیجے گئے ۵ مہینے کے بعد ۱۳۲۱ھ میں رہائی ملی۔ اور بدستور پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو گئے۔

لیکن جو عام نارضی پھیل چکی تھی اسکی آگ رہ رہ کر سلگتی اور بھڑکتی تھی بیس برس پہلے علامہ نے ایک فتوٰی لکھا کہ صرف زیارت کے ارادہ سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا شرعًا ثابت نہیں۔ یہ فتوٰی ایک فتنہ خوابیدہ تھا جس کو موقع پا کر لوگوں نے جگایا۔ اور تمام شہر میں آگ سی لگ گئی۔ اٹھارہ بڑے بڑے فقہا نے علامہ کے کفر کا فتوٰی دیا۔ جنکے سرگروہ قاضی اخنائی مالکی تھے۔ چاروں مذہب یعنے حنفی۔ شافعی۔ مالکی حنبلی فقہا سے فتوٰے لیا گیا۔ سب نے با لاتفاق علامہ کی قید کا فتوٰی دیا۔ چنانچہ شعبان ۷۲۶ھ میں شاہی فرمان کی رو سے وہ دمشق کے قلعہ میں قید کر دیئے گئے ان کے بھائی شرف الدین اگرچہ مجرم نہ تھا لیکن ان کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ بھائی کو تنہا چھوڑ دیں۔ اپنی خوشی سے قید خانہ میں گئے۔ ۱۲ جمادی الاولیٰ کو قید خانہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کے جنازہ کی نماز قلعہ سے باہر پڑھی گئی۔ لیکن علامہ کو شرکت کا موقع نہ دیا گیا۔ مجبورًا علامہ نے قید ہی کی حالت میں قلعہ کے اندر نماز ادا کی۔ چونکہ تکبیر کی آواز اندر تک آتی تھی۔ اسلئے نماز کے ارکان میں فرق نہ آیا۔ لیکن بھائی کا بھائی کے جنازہ میں نہ شریک ہو سکنے پر سب کو رقت آئی اور لوگ بہت روئے۔[1]

قید کی حالت میں بھی علامہ کا اس ادب ملحوظ رکھا گیا۔ انکے رہنے کو بہت اچھا کمرہ دیا گیا۔ کمرہ ہی میں پانی کا انتظام بھی تھا۔ خدمت کے لئے ایک خادم موجود تھا۔ علامہ نے یہاں نہایت اطمینان سے تصنیف و تالیف شروع کی قرآن مجید کے حقائق پر بہت کچھ لکھا۔ کہا کرتے تھے کہ مجھکو یہاں جو نکات اور حقائق خدا نے القا کئے کبھی نہیں کئے تھے۔ افسوس ہے کہ قرآن کے سوا اپنے اپنی نگی اور تصنیفات میں کیوں صرف کی جس مسئلہ پر علامہ کو سزا ملی تھی۔ اسکے متعلق علامہ نے نہایت مفصل مضامین لکھے احباب اور اہل فتوے کو خطوط اور فتوے بھی لکھتے رہتے تھے۔ یہ تحریریں ملک میں پھیلیں تو رفع فساد کے لئے حکم دیا گیا کہ علامہ کے پاس قلم دوات وغیرہ کوئی چیز نہ رہنے پائے۔ اسکے بعد علامہ نے جو سب سے اخیر تحریر لکھی وہ چند سطریں ہیں جن کا مضمون یہ تھا کہ مجھکو اگر پہلی سزا دی گئی تو وہ صرف یہی ہے۔ یہ سطریں علامہ نے کوئلے سے لکھی تھیں۔

اب علامہ ہمہ تن ذکر و عبادات۔ تلاوت قرآن۔ مجاہدہ اور ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ بالآخر بیمار ہوئے اور بیس دن بیمار رہکر دوشنبہ کی رات ذیقعدہ ۷۲۸ھ میں وہ آفتاب علم دنیا کی افق سے چھپ گیا۔ اور تمام عالم میں تاریکی چھا گئی

رفتم واز رفتن من عالمے تاریک شد
من مگر شمعم چو رفتم بزم برہم ساختم

علامہ کی زندگی تک تو زمین اور آسمان ان کے دشمن تھے۔ لیکن جب انکے مرنے کی خبر پھیلی تو تمام ملک پر سناٹا چھا گیا۔ موذن نے جامع مسجد کے منارہ پر چڑھ کر اعلان دیا۔ پولیس والوں نے برجوں سے منادی کی۔ دفعتہً تمام دوکانیں بند ہو گئیں نائب الحکومت نے پاس جا کر لوگوں نے تعزیت کی رسم ادا کی۔ ائمہ محدثین امام مزی وغیرہ نے غسل دیا۔ قلعہ میں کثرت کی وجہ سے تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ قلعہ سے لے کر جامع مسجد تک آدمیوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ شہر کا شہر امنڈ آیا۔ جامع مسجد سے قلعہ تک ٹھٹھ لگ گیا۔ جنازہ جامع مسجد میں لا کر رکھا گیا ہجوم اور کشمکش سے بچا لینے کے لئے ہر طرف فوجیں متعین ہو گئیں سب سے پہلے قلعہ میں شیخ محمد تمام کی امامت سے نماز جنازہ پڑھی گئی۔ پھر جامع دمشق میں نماز ہوئی جب جنازہ چلا تو یہ کثرت تھی کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ لوگ دور سے رومال عمامے۔ چادر پھینکتے تھے کہ جنازہ سے چھو جائیں تو ان کو تبرک بنائیں۔

جنازہ سروں پر چلتا تھا۔ اور آگے بڑھ بڑھ کر کشمکش سے پیچھے ہٹ ہٹ جاتا تھا۔ ہرچند پہلے سے کچھ اطلاع نہ تھی۔ فقہا اور مفتیوں نے شہر کو علامہ کا دشمن بنا دیا تھا۔ تاہم ڈھائی لاکھ آدمی جنازہ کے ساتھ تھے جن میں پندرہ ہزار عورتیں تھیں۔ رستہ میں لوگ زار زار روتے جاتے تھے۔[2] پردہ نشین عورتیں بالاخانوں اور کوٹھوں پر جنازہ کی طرف منہ کر کے نوحہ کرتی تھیں نماز میں صف قائم نہ رہ سکی صف سے صف اس طرح پیوستہ تھی کہ بیٹھنا تک ناممکن تھا۔ اسی حالت میں ایک شخص لیکار اٹھا کہ اہل سنت کا جنازہ یوں اٹھتا ہے۔ اس مجمع کا مجمع چیخ اٹھا اور تمام فضا گونج اٹھی۔ علامہ کے بھائی زین الدین نے نماز پڑھائی۔ اور مقبرہ صوفیہ میں اپنے بھائی شرف الدین کے پہلو میں دفن ہوئے۔[3]

اسوقت دہلی اور بغداد نہ تھے۔ لیکن تمام دنیائے اسلام میں یہ خبر پھیل گئی اور ہر جگہ غائبانہ نمازیں پڑھی گئیں۔ مسافروں نے بیان کیا کہ چین میں ان کے جنازہ کی نماز پڑھی گئی۔ اور منادی یہ پکارتا تھا کہ "الصلوۃ علےٰ ترجمان القرآن"۔ (مترجم قرآن کی نماز) - باقی آئندہ۔

(منقول از الندوہ)

[1] طبقات [2] طبقات ذکر عبداللہ بن عبدالحلیم شرف الدین۔۔

[1] فوات الوفیات۔ [2] یہ تمام حالات طبقات ابن رجب اور فوات الوفیات سے لئے گئے ہیں

… الاسلام بجواب … الاسلام - جلد …

# مذاکرۂ علمیہ

## خطبہ جمعہ و عیدین

{ اسکی اصل وضع شرعی یہی معلوم ہوتی ہے کہ جمعہ اور }

عیدین میں جو مختلف محلات کے مسلمان ایک جگہہ جمع ہو جاتے ہیں ان کو خبر نیک کی باتیں اور امر اسکے احکامات سنائے جائیں ۔ اور نرمی اور کچھہ گرمی کے ساتھہ ترغیب و ترہیب کے بیانات کئے جائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبات پر نظر ڈالنے سے یہ امر بخوبی سمجھا جاتا ہے کہ آپ کا ہمیشہ اسی طرح کا دستور رہا کبھی سورۂ قاف تلاوت فرما کر بعث و نشر و مواعظ شدیدہ و زجر اکشید سے لوگوں کو تنبیہ فرماتے ۔ اور کبھی سورۂ ملک پڑہکر معاد و معاش کے بیان سے آگاہ فرماتے ۔ اور کبھی بہشت اور اہل دوزخ کا حال بیان فرماتے ۔ کبھی جمعہ کے ترک پر وعید سناتے ۔ کبھی قیامت کے قرب کا حال سناتے ۔ اثنائے وعظ میں کبھی آپکی آنکھیں سرخ ہو جاتیں ۔ آواز بلند ہو جاتی ۔ غصہ بڑہجاتا غرض مختلف مضامین کو مختلف عنوان سے اچھی طرح بیان فرماتے ۔ اس دستور العمل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کی وضع وعظ و نصیحت پر ہے اور ظاہر ہے کہ وعظ و نصیحت اسی وقت کارگر ہو سکتی ہے جبکہ اسکے سننے والے اسکو سمجھیں بھی ۔ ورنہ محض بیکار اور سفاہت کی دوسری کہی جائیگی ۔ اور لوگوں کا یوں ہونہہ تاکتے رہنا اور کچھہ نہ سمجھنا باعث وحشت ہوگا مثلاً کسی دیہات میں کوئی مولانا بغرض ہدایت تشریف لیجائیں ۔ اور وہاں سوا عربی کے دوسری بولی ہی نہ بولیں تو فرمایئے کیا ہدایت ہو سکتی ہے یا مثلاً کسی اجہل بنگالی کے رستہ میں سانپ یا شیر ہو اور اس بیچارے کو معلوم نہ ہو ۔ اور کوئی بنگالی ہی مولانا اسکو دیکھکر فرمائیں ۔ ایاک والاسد یا ایاک والحیۃ ۔ تو کیا مولانا کی اس خیر خواہانہ کلام سے وہ بیچارہ انجمنہ کو محذور سمجھہ سکتا ہے ہرگز نہیں بلکہ بلالحاظ اسیطرح چلا جائے گا اور خطرہ میں پڑیگا بس بلافرق اسی طرح وہ خطبہ بھی ہوگا ۔ جو سامعین کی غیر زبان میں ہو ۔ لہٰذا خطبہ میں مذکرین اور سامعین کا اعتبار اور لحاظ ضروری ٹھہرا ۔ اور خطبہ ذکر اور تذکیر دونوں سے عبارت ہے حدیث یقرء القرآن و یذکر الناس اسپر صریح دلیل ہے بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اگر حاضرین جمعہ کے کل انگریز ہوں اور سوا انگریزی کے دوسری زبان جانتے ہی نہوں تو کیا ان کو سمجھانے کے لئے انہیں کی انگریزی میں دائم ترم خطبہ پڑہا جائے ۔ اگر ایسا ہے تو خطبہ کے اندر نہایت عیب کی بات ہو میں کہتا ہوں کوئی عیب نہیں ہے جس زبان کو جو سمجھے اسی زبان میں اسکو سمجھانا بہتر ہے ۔ مثلاً ملک عرب کا کوئی طالب علم بغرض تحصیل ہندمیں آوے اور ایک حرف بھی ہندی نہ جانتا ہو ۔ تو اسکو اسی کی زبان عربی میں سمجھانا بہتر ہے ۔ اور ہندی میں عیب ہے و بالعکس بعض لوگ سامعین کی زبان میں خطبہ پڑہنے پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر اسکی اجازت دیجاوے ۔ تو یقیناً خطبہ نماز سے دراز ہو جائیگا ۔ حالانکہ فرمان نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ و ان من البیان لسحرا کے سراسر خلاف ہوگا ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس میں غور سے کام لیا جائے تو بہت اچھی طرح دفع ہو جائیگا کہ خطبہ کو سامعین کی زبان ہی میں کہنا چاہئے ۔ کیونکہ آپ ہی تو اسکے دافع ہیں ۔ آپ خوب سمجھتے ہیں کہ خطیب جب مختلف بیان کرنے لگیگا تو خواہ مخواہ کچھہ دیر ہو جائیگی اور جمعہ جماعات میں اکثر ہمارے غربا ہی شریک ہوتے ہیں ۔ (امرا کے تو قیلولہ کا وقت رہتا ہے) اور یہ بیچارے کام میں رہتے ہیں ۔ دیر کرنے سے ان کا حرج بھی ہوگا ۔ اور اسلئے فرض نماز میں بھی دیر ہو جائیگی ۔ لہٰذا فرمایا کہ خطبہ کو چھوٹا کیا کرو ۔ تھوڑا ہی بیان جادو کا کام دیتا ہے ۔ اس اخیر جملہ سے بھی مضمون کی تائید ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس جملہ سے اثر دکھانا مقصود ہے اور اثر بدون سمجھے نہیں ہو سکتا ۔ اور نماز میں چونکہ اسکے برعکس ہوا کرتا ہے چنانچہ صل فانک لم تصل والی حدیث اسپر شاہد عدل ہے ۔ اسی لئے آپنے نماز کے بارہ میں فرمایا کہ اسکو طول دیا کرو ۔ تو چونکہ ایک میں افراط اور ایک میں تفریط کا گمان غالب تھا ۔ اسلئے جس میں گھٹا دینے کا گمان تھا اسکو بڑہانے کا حکم فرمایا اور جس میں بڑہا دینے کا احتمال تھا اسکو گھٹانے کا حکم فرمایا ۔ تاکہ دونوں حد اعتدال اور میانہ روی پر آجاویں ۔ اور یہی ہمیشہ آپ کا دستور العمل رہا ۔ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کانت صلوتہ قصدا و خطبتہ قصدا ۔

ہم کو بعض حضرات ان لیس مقلدین پر سخت تعجب ہوتا ہے جو اپنے رسالوں میں یہ لکھدیتے ہیں کہ غیر مقلدین جو خطبہ جمعہ کو غیر زبان عربی میں جائز بتاتے ہیں وہ مکروہ تحریمی اور بدعت سیئہ ہے ۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ازمنہ ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں اسکا وجود نہیں تہا ۔ اور دوسرا کمال یہ ہے کہ انہیں رسالوں میں مولودکی نسبت یہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ اسکا وجود بھی ازمنہ ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں نہیں تہا مگر چونکہ اسکو علمائے دین نے مستحسن لکھا ہے لہٰذا یہ مستحسن ہے

ahmadimuslim.de

ناظرین! خود ایسے لوگوں کے تفقہ کا اندازہ کرلیں۔ میں کہتا ہوں کسی چھوٹے سے چھوٹے دیندار عالم نے اسکو مستحسن نہیں لکھا ہے بلکہ بعض نے اسکو بدعت لکھا ہو بخلاف وعظ فی الخطبہ کے اسکو اکثر علمائے دین نے قدیماً و حدیثاً مشروع اور جائز لکھا ہے بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو آئمہ اربعین میں سے ہیں۔ مذہب امام ہی یہ تو وعظ فی الخطبہ کو وجوب فرماتے ہیں۔ علامہ شوکانی نیل الاوطار میں تحت حدیث یقرأ آیات ویذکر الناس فرماتے ہیں۔ استدل بہ علی مشروعیۃ القراءۃ والوعظ فی الخطبۃ وقد ذہب الشافعی الی وجوب الوعظ وقراءۃ آیۃ والی ذلک ذہب الامام یحیی (والسلام)

حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو النعمان عبد الرحمن الاعظمی المئوی
از کلکتہ مدرسہ دار الہدیٰ ناتی باغ

## قادیانی تواریخ

کے عنوان سے اہل حدیث مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ میں تارزدان "میں نے مرزائے قادیانی آنجہانی کی وفات کے متعلق چند تاریخیں چھپوائی ہیں۔ ایک مادہ تاریخ مجھے ابھی سوجھ گیا ہے جو بسبیل تفنن طبع اہلحدیث میں درج ہونے کی غرض سے خدمت عالی میں بھیجتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کے ناظرین کی لطافت طبع اس مادہ کے استخراج کی متحمل زیادہ مشکل ہی سے ہوگی۔ کیونکہ اس میں اس خلط کا غلبہ ہے جس کی تحریک سے مرزا جی علی رغم انف حکیم الامت دار البوار کو فرار ہوگئے۔ لیکن مثل مشہور ہے کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ اسی خیال سے تاریخ بھی ویسی ہی کہی گئی۔ امید ہے کہ مجھ کو بشمولہ جناب ایڈیٹر الحکم اپنے آسمانی صحیفہ میں ضرور اسکا اقتباس فرمائیں گے

وھو ھذا

میرزائے قادیانی مرگیا — احمدی فرقہ کا بانی مرگیا
ہوگیا اسلام کا اک رخنہ بند — سنتے ہیں دجال ثانی مرگیا
اسکے الہامات تھے سب مہملات — کرتے کرتے یاوہ خوانی مرگیا
وصل تھا بیٹے کی سالی کا محال — سنکے اسکی لن ترانی مرگیا
لیکے اپنے دل کے اندر سینکڑوں — آرزوئے جوانی مرگیا
چھوڑ کر اپنے مریدوں کو یہیں — گرچہ کی زندگانی مرگیا
آئی شامت۔ کی ثناء اللہ سے — سحر نے جیب خانی مرگیا
اس تحدی پر تقاضائے جہاں — فیصلہ تھا آسمانی مرگیا
کرتے ہیں مرزائی تاویلیں عبث — آئی مرگ ناگہانی مرگیا
رات کو ہیضہ کیا اور صبح کو — قادیانی پیر فانی مرگیا
جب ہوا تاریخ کا مجھکو خیال — ساری تاریخوں کا بانی مرگیا

"واو" دی ہاتف نے جبھی نے کہا
گھٹتے گھٹتے قادیانی مرگیا

۹+۱۳۱۷=۱۳۲۶ھ

راقم "نقاش"

## قابل توجہ اہلحدیث کانفرنس

کے عنوان سے بابت ۲۱ اگست کے اخبار اہلحدیث میں کچھ خامہ فرسائی کی تھی۔ اس میں جناب مولوی ابو المکارم صاحب مئوی کی نسبت جو کچھ میں نے لکھا تھا یعنے ان کا استعفا سے ارتیاب ظاہر کرلینا اور اہل حدیث کا مخالف ہوجانا۔ وہ بعض لوگوں کے بیان اور خبر دینے پر وثوق کرلینے کی وجہ سے تھا۔ مگر بعد کو مجھے اس خبر کے محقق ہونے میں چند وجوہ سے شبہ پیدا ہوگیا ہے اسلئے تا تحقیق ثانی میں اس مضمون کو جو درباره جناب مولوی صاحب ممدوح لکھ چکا ہوں واپس لیتا ہوں۔

الملتمس مولوی محمد ابو القاسم - دارانگر بنارس

## استفسار

براہ مہربانی کوئی صاحب اطلاع دیں کہ مذہب بابی کے رد میں اردو زبان میں کون کونسی کتاب لکھی گئی ہے کیا قیمت ہے اور کس جگہ سے مل سکتی ہے۔

المستفسر محمد ادریس خان مئوی محلہ چاہ لندری سرائے بداؤن

النجم

ایک زبردست اخبار شیعوں کے مقابلہ میں لکھنؤ سے مہینے میں چار دفع نکلتا ہے اسکے زبردست مضامین نے شیعی دنیا میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اہل سنت کے لئے مضبوط ڈھال ہے۔ علاوہ اخباری مضامین کے کسی مستند کتاب کا ترجمہ بھی چھپتا رہتا ہے حجم ۱۶ صفحے۔ باینہمہ سالانہ قیمت للعہ

پتہ مولوی عبد الشکور لکھنؤ۔ مطبع

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہو

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۵۰-۵۱ جلد ۵

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

## شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ للعہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ سئے

روساء وجاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ششماہی ۔ ۔ عمر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

۔ ۔ ششماہی ۳ شلنگ

### اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت بترسیل زر بنام مالک مطبع واخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

## امرتسر مورخہ ۱۹/۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۶/۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ع یوم جمعہ

# بغض وتہاجر

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث نمبر گذشتہ)

### تمسک احادیث وآثار میں ان حضرات کی غلطی کا بیان

احادیث وآثار سے تمسک کرنے میں ان حضرات نے یہ غلطی کی ہے کہ ایک جانب کی احادیث وآثار کو جن میں غضب تشدد پایا جاتا ہے۔ لے لیا اور دوسری جانب کی احادیث وآثار جن میں تخفیف وترحم پایا جاتا ہے اور وہ بہ نسبت احادیث وآثار غضب وتشدد شمار میں بڑہکر ہیں پس پشت ڈالدیا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ ایک حدیث کے نصف حصہ کو لے لیا اور نصف باقی سے آنکھ کو بند کر لیا۔ جنکی نظر سے انکا حال اس مصرع کا مصداق ہو رہا ہے۔ ع حفظت شیئاً وغابت عنک اشیاء

ومعہذا آن حضرت وصحابہ وتابعین کی نیت واغراض اور انکے تہاجر کے نتائج کا اپنی بدنیت اور نفسانی اغراض اور مفاسد انگیز نتائج پر قیاس کیا۔ اور یہہ گمان کیا کہ جس بدنیت اور غرض فاسد سے ہم اہل اسلام سے بغض وتہاجر اختیار کرتے ہیں

اسی غرض سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین بھی کیا کرتے تہے اور جو نتائج ہمارے بغض وتہاجر سے پیدا ہوتے ہیں وہی ان حضرات کے تہاجر کے نتائج تہے۔ اس غلط قیاس وگمان کی نظر سے یہہ حضرات اس بیت کے مخاطب ومصداق ہیں۔

کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ آید در نوشتن شیر شیر

احادیث وآثار متضمن تخفیف وترحم کو جن سے ان حضرات نے چشم پوشی کر رکہی ہے ہم اپنے بیان کی تائید کے مقام میں نقل کرینگے۔

اس مقام میں آنحضرت صلعم اور صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم کی نیات واغراض اور ان کے خشم وتہاجر کے نتائج میں اور ان حضرات کے بغض کے اغراض ونتائج میں فرق بیان کرتے ہیں جس سے ان حضرات کے قیاس کی غلطی ثابت ہو۔

آن حضرت صلعم نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس خیال سے مہاجرت (ترک کلامی) نہ کی تہی کہ وہ جرم تخلف (ولڑائی تبوک* سے پیچہے رہجانے) کے سبب ایما

*تبوک ایک مقام کا نام ہے جو شام کی جانب دمشق اور مدینہ کے مابین۔

ناظرین کو عید بہ نیت مبارک

ahmadimuslim.de

لائق نبض ہے کہ اس سے کلام کرنا جائز نہیں رہا اور اس جرم کے مقابلہ میں اسکا کوئی عمل صالح وایمان اسلام ۔ نماز روزہ اور اس سے پہلے مشاہد میں آنحضرت صلعم کے ساتھ ہونا اور مدد دینا اس لائق نہیں رہا کہ اسکے اعمال کی لحاظ سے اس سے صحبت کلام

واقع ہے ۔ تبوک کی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پولیٹیکل (ملکی) اور

باب غزوۃ تبوک وھو غزوۃ العسرۃ وکانت آخر غزوۃ وانہ صلعم وکانت فی شھر رجب سنۃ تسع قبل حجۃ الوداع ×××وکان السبب فی ذالک ما ذکرہ ابن سعد فی طبقاتہ وغیرہ ان المسلمین بلغہم من الانباط الذین یقدمون بالزیت من الشام الی المدینۃ ان الروم جمعت جموعا واجلبت معہم لخم وجذام وغیرہم من متنصرۃ العرب فندب النبی صلعم الناس الی الخروج واعلمہم بجہۃ غزوہم (قسطلانی صفحہ ۸ جزء ۷)

قال الحلبی بلغ رسول اللہ صلعم ان الروم قد جمعت جموعا کثیرا بالشام وانہم قدموا مقدماتہم الی البلقا المحل المعروف انتہی وذکر بعضہم ان سبب ذالک ان متنصرۃ العرب کتبت لہرقل ان ھذا الرجل الذی خرج یدعی النبوۃ ھلک واصابت اصحابہ سنون اھلکت اموالھم فبعث رجلا من عظائہم وجہز

ڈیفنسو (حفاظتی یا بالمقابلہ) لڑائیوں میں سے آخری لڑائی ہے جو ۹ھ میں واقع ہوئی جب آنحضرت صلعم کو تجار شام کے ذریعہ سے یہ خبر ملی تھی کہ قیصر روم (ہرقل) وغیرہ سلاطین نے چالیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنیکا ارادہ مصمم کیا ہوا اور ابھی لخم وجذام وغیرہ عرب کے بیسائی قبیلے بھی انکے ساتھ اتفاق کر لیا ہے اس وقت مدینہ اور اسکے اطراف میں آب ودانہ کا ایسا قحط پڑا ہوا تھا کہ بعض لوگ اونٹوں کے گوبر نکال کر اسکا پانی نچوڑ کر پیتے اور لید میں سے اناج نکالکر کہاتے ۔ اس ناچاری ونا داری کی حالت میں آنحضرت صلعم دل کے نجات دہندہ اصحاب کو لیکر مدافعت کے لئے نکلنا پڑا جب آپ مقام تبوک تک پہونچے تو تمام ملک شام پر آپکا رعب چھا گیا لہذا بہت سے مخالفوں نے جزیہ (ٹکس) دینا قبول کیا اور جس نے مقابلہ کیا وہ بھی شکست کہا کر تابع ہو گیا اور آپ بیٹے فتحیاب ہو کر مدینہ کی طرف رجوع فرمایا ۔

وسلام جائز بطور (جیسا کہ اس وقت ایک گناہ کبیرہ کے مرتکب مسلمان کی نسبت خیال کیا جاتا ہے) اور نہ اس ترک کلامی سے آنحضرت صلعم کا یہ مقصود تھا کہ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کہا جائے اور اس کو کبھی کوئی مسلمان ہی نہ سمجھے اور نعوذ باللہ جہنم سے ورے اسکو کہیں جگہ نہ ملے ۔ (چنانچہ اس وقت کے اہل مہاجرت ایک دوسری کی مہاجرت کو یہی مقصود و پیش نظر رکھتے ہیں) بلکہ آنحضرت صلعم کی یہ ترک کلامی عین محبت اور خیر خواہی پر مبنی تہی اور اس سے غرض صرف کعب بن مالک اور مدد ونصر لوگوں کی (جو ایسے نازک وقت میں ایسی ناہمدردی کا تعمد کریں) آئندہ کے لئے ہدایت ونصیحت اور اس ترک کلامی کے ساتھ آنحضرت صلعم اور آپکے اصحاب نبوی کے دلوں میں ان حضرت کعب سے جو ترک کلامی کی تہی) دلوں میں کعب بن مالک کی قدر (یعنی اسلام ایمان نصرت اسلامی وغیرہ حسنات وسوابق اسلامی کی لحاظ سے) ویسی ہی محبت تہی جیسے کہ ان کے اور ہم رتبہ اصحاب واحباب سے تہی اور اس جرم تخلف کے سبب کوئی انکو کافر نہ جانتا اور نہ آنسو کا فرون کی سی ذاتی دشمنی رکھتا جیسا کہ اس وقت کا معمول ہے) اور اس ترک کلامی کا عرصہ پچاس شب تک طویل پکڑنا اسلئے تہا کہ ایسے نازک وقت میں (جبکہ قیصر روم وغیرہ سلاطین نے اسلام کی بیخ کنی کا ارادہ کر لیا تہا) ایسے معزز اہل اسلام کا پہلو تہی کرنا نہ صرف ایک معمولی جرم تہا بلکہ ایک ایسا سخت وسنگین جرم تہا جسکا فیصلہ بجز شہنشاہ حقیقی جل وعلا کسی کے اختیار میں نہ تہا اور آنحضرت صلعم اس مقدمہ میں حکم عدالت اپنے دوش آسمانی سے منتظر تہے اپنی تجویز سے کچھ فیصلہ نہ کرنا چاہتے تہے گو دل سے بوجہ شفقت اپنے رؤف رحیم ہونیکے ہر وقت چاہتے تہے کہ کعب بن مالک کا یہ قصور جلد معاف ہو اور وہ ظاہری مہاجرت بہی دور ہو ۔

| | |
|---|---|
| اس کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے اور اسکا خلاصہ ہمنے اندنوں ایک رسالہ | دیکھو اربعین الفار (حواشی بخاری صفحہ ۲۳۳) |

نظم فارسی ۔ قصیدہ لطفی کیا ان میں دیکھا ہے جو ایک مشہور فاضل مدرسہ عالیہ کلکتہ متوفی ۱۲۳۳ھ کی تالیف ہے ۔ اس رسالہ میں فاضل مرحوم نے آنحضرت کی ڈیفنسو لڑائیوں اور ذاتی حالات کا ایسا خلاصہ بیان کیا ہے

**مسلمان** بابت ۸ اکتوبر بسبب بیماری شائع نہیں ہو سکا یہ الفیا والیہ ۱۵ اکتوبر کے پرچہ کے ساتھ ہی شائع کیا جائیگا ۔ خریداران مسلمان مطلع رہیں ۔ خاکسار مینیجر

ahmadimuslim.de

ہمارے اس دعوے پر علاوہ ان دلائل
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و
یغفر ما دون ذالک لمن یشاء (نساء)
قال رسول اللہ صلعم من شھد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
وان محمدا عبدہ ورسولہ وان
عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وابن
امتہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح
منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ
الجنۃ علی ما کان من العمل۔ (مشکوۃ
[illegible])
قال رسول اللہ صلعم ثلث من
اصل الایمان الکف عمن قال لا
الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا
تخرجہ من الاسلام الخ (مشکوۃ)

کے جنکو ہم سابق میں [illegible] ذکر کر چکے
وہ صد ہا نصوص قرآن و حدیث و دلائل
مین جنسے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت
ہے کہ ایمان و اسلام کو کبیرہ شرک [illegible] کفر کوئی
گناہ باطل و سلب اختیار نہین کرتا اور اسلام
وایمان کی نظر سے مومن کی جب کسی گناہ
کی نظر سے اسکے بغض کی نسبت تک نہ
نہین کرتا بلکہ اسکے ساتھ اسکے لحاظ سے
[illegible] کعب بن مالک مین چند ایسے
واقعات اور دلائل موجود ہین جنسے ہما
[illegible] کا ہر ایک جزء ثابت اور اول کعب بن
مالک [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
[illegible]
[illegible] وینا و جو
محبت وانحلاص کی دلیل ہے) سوم

ابو قتادہ عم زاد بھائی کعب کا بجواب اس سوال کعب کے کہ کیا [illegible] اللہ و رسول کا
دوست (یعنی مسلمان) نہین ہون [illegible] اسکے اسلام سے انکار نکرنا [illegible] آنحضرت
صلعم کا کعب کو طلاق زوجہ کا [illegible] بحالت کفر [illegible] جناب
باری سے حضرت کعب کے قصور معاف ہونے پر آن حضرت صلعم کا خوش ہونا اور
خوشی سے آپکے چہرے کا مثل ہلال ہو جانا۔ ششم بوجہ معافی قصور آن حضرت صلعم کے
اصحاب کا کعب کو بشاشت و بشارت سے پیش آنا۔ وغیرہ وغیرہ جنسے صاف ثابت
ہوتا ہے کہ انکے دل مین انکا بغض ہرگز نہ تھا صرف بحسب ظاہر بنظر ہدایت و مصلحت
ترک کلامی تھی۔
اس بیان کی تصدیق و تائید مین ہم حدیث قصہ کعب کا ایک حصہ نقل کرتے

ونھی رسول اللہ صلعم المسلمین عن
کلامنا ایھا الثلاثۃ من بین من تخلف
عنہ فاجتنبنا الناس وتغیروا لنا
حتی تنکرت فی نفسی الارض فما
ھی التی اعرف فلبثنا علی ذالک خمسین

ہین۔ آپنے تبوک کی لڑائی سے اپنا
اور دو اپنے اور ساتھیون (مرارہ اور
ہلال) کا جو بدر کی لڑائی مین حاضر ہو چکے
تھے پیچھے رہجانا اور آن حضرت صلعم
کا جنگ سے فارغ ہو کر مدینہ مین واپس

لیلۃ فاما صاحبای فاستکانا
وقعدا فی بیوتھما یبکیان واما
انا فکنت اشب القوم واجلدھم
فکنت اخرج فاشھد الصلوۃ
مع المسلمین واطوف فی الاسواق
ولا یکلمنی احد واتی رسول اللہ
صلعم فاسلم علیہ وھو فی مجلسہ
بعد الصلوۃ فاقول فی نفسی
ھل حرک شفتیہ برد السلام
علی ام لا ثم اصلی قریبا منہ
فاسارقہ النظر فاذا اقبلت
علی صلاتی اقبل الی واذا التفت
نحوہ اعرض عنی حتی اذا طال
علی ذالک من جفوۃ الناس مشیت
حتی تسورت جدار حائط ابی
قتادۃ وھو ابن عمی واحب
الناس الی فسلمت علیہ فواللہ
ما رد علی السلام فقلت یا ابا
قتادۃ انشدک باللہ ھل
تعلمنی احب اللہ ورسولہ فسکت
فعدت لہ فنشدتہ فسکت
فعدت لہ فنشدتہ فقال اللہ
ورسولہ اعلم ففاضت عینای
وتولیت حتی تسورت الجدار
حتی اذا مضت اربعون لیلۃ من
الخمسین اذا رسول اللہ صلعم
یاتینی فقال ان رسول اللہ صلعم
یامرک ان تعتزل امرءتک فقلت
اطلقھا ام ماذا افعل قال لا

تشریف لانا اور منافقون کا جھوٹے عذر کرکے
جرم تخلف سے بری ہو جانا اور اپنا اور اپنے اُن
ساتھیون (مرارہ اور ہلال) کا راست حال کہکر
حضرت تقصیر ہونا بیان کرکے فرمایا کہ ہمنے
سچ سچ کہدیا تو آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم
چلے جاؤ تمہارا فیصلہ خدا آپ کریگا۔ اور لوگون
سے کہدیا کہ خاصکر ان تینون سے کوئی نہ بولے
لہذا لوگ ہم سے کنارہ کش ہو گئے اور ایسے
بے پہچان ہو گئے کہ ہم کو وہ زمین جہان ہم رہتے
تھے اجنبی معلوم ہونے لگی میرے وہ ساتھی
تو رو رو کر عاجز ہو گئے اور گھر مین بیٹھے رہے
مین جوان اور قوی تھا گھر سے باہر نکلتا اور
مسلمانون کی جماعت نماز مین جاتا اور بازارون
مین پھرتا پر مجھسے کوئی نہ بولتا مین آن حضرت
صلعم کے پاس حاضر ہو کر آپکو سلام کہتا تو
دل مین خیال کرتا کہ شاید آپ نے جواب
مین لب ہلائے ہین یا نہین پھر مین آپکے
پاس کھڑا ہو کر نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپکی
طرف دیکھتا جب مین نماز کی طرف متوجہ
ہوتا تو آپ میری طرف توجہ فرماتے اور جب
مین آپکی طرف التفات کرتا تو آپ منہ
پھیر لیتے۔ جب لوگون کی عدم توجہی نے طول
کھینچا تو مین اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے
باغ مین دیوار پر سے کود کر دیئے دروازہ کو
بچکر پہنچا مینے اسکو سلام کیا تو اُس نے جواب
نہ دیا مینے اسکو دفعہ کہا کیا مین اللہ و رسول
کا دوست (یعنی مسلمان نہین ہون) تو اُسنے
جواب مین کہا خدا اور رسول بہتر جانتے ہین مین
یہ سنکر رو پڑا اور اسی طرح دیوار کود کر

ahmadimuslim.de

بل اعتزلها ولا تقربها وارسل الی صاحبی مثل ذالك فقلت لامرأتی الحقی باهلك فتكونی عندهم حتی یقضی الله فی هذا الامر فلبثت بعد ذالك عشر لیال حتی كملت لنا خمسون لیلة من حین نهی رسول الله صلعم عن كلامنا فلما صلیت صلوٰة الفجر صبح خمسین لیلة وانا علی ظهر بیت من بیوتنا فبینا انا جالس علی الحال التی ذكر الله قد ضاقت علی نفسی وضاقت علی الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی جبل سلع باعلی صوته یا كعب بن مالك ابشر قال فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج و اٰذن رسول الله صلعم بتوبة الله علینا حین صلی صلوٰة الفجر ××× و انطلقت الی رسول الله صلعم فیتلقانی الناس فوجا فوجا یهنئونی بالتوبة یقولون لتهنك توبة الله علیك قال كعب حتی دخلت المسجد فاذا رسول الله صلعم جالس حوله الناس فقام الی طلحة بن عبید الله یهرول حتی صافحنی وهنانی والله ما قام الی رجل من المهاجرین غیره ولا انساها لطلحة قال كعب فلما سلمت علی رسول الله صلعم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یبرق وجهه من السرور ابشر بخیر یوم مر علیك منذ ولدتك امك قال قلت امن عندك یا رسول الله

باہر نکلا۔ اسی حالت پر چالیس راتیں گذر گئیں۔ تو آن حضرت صلعم کا ایلچی میرے پاس پہونچا اور آنحضرت کا یہ حکم سنایا کہ تو اپنی عورت سے جدا ہوجا۔ میں نے پوچھا کیا میں اس کو طلاق دیدوں تو اس نے کہا کہ طلاق نہیں صرف اس سے علیحدہ رہ۔ یہی حکم آن حضرت صلعم کا میرے ان دونوں ساتھیوں کو پہونچا × × × × اس کے بعد دس روز اور گذر گئے تو پچاسویں رات کی صبح کو میں نے ایک شخص کو ایک پہاڑی پر پکارتے ہوئے سنا کہ اے کعب خوشخبری لے یہ سنکر میں سجدہ شکر میں گر پڑا اور میں نے جان لیا کہ خدا کی طرف سے خوشی کی خبر آئی ہے اور آن حضرت صلعم نے نماز فجر کے بعد ہماری توبہ قبول ہونیکی خبر لوگوں کو سنائی۔ میں یہ سنکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تو رستہ میں لوگ فوج فوج مجھ سے ملتے اور مبارکباد دیتے۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو طلحہ نے میرا استقبال اور مصافحہ کیا اور مبارکباد کہا جسے میں نہیں بھولا۔ میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا تو آپکا

انه من عند الله قال لا بل من عند الله وكان رسول الله صلعم اذا سر استنار وجهه حتی كانه قطعة قمر وكنا نعرف ذالك منه (بخاری شریف)

چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا جیسا چاند کا ٹکڑا آپ نے مجھے مژدہ سنایا اور فرمایا آج کے دن کی تجھے بشارت ہو جو تیری پیدائش کے دن سے تیرے لئے بہتر ہے"

یہی غیبت و غرض ونتیجہ حضرت عمار بن یاسر اور گنہگار لے صحابی کو آنحضرت صلعم کے جواب سلام نہ دینے اور حضرت زینب سے کلام ترک کرنے کا تھا کہ ان حضرات کو ہدایت اور ناظرین وسامعین کو عبرت حاصل ہو اور آیندہ کوئی ایسا کام نہ کرے۔ یہ بات کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوتی کہ آن حضرت صلعم ان حضرات سے ان افعال کے سبب ایسا بغض رکھتے تھے کہ ان کو لائق کلام نہ سمجھتے اور نہ انکے افعال کے مقابلہ میں ان کے ایمان اسلام وغیرہ حسنات کو اس لائق نہ سمجھتے کہ انکی نظر ان سے محبت و سلام و کلام جائز ہو۔ یہ بات کہنا تمام شریعت کو الٹ دینا ہے اور اصول کتاب الفروع کرنا ہے پس کوئی مومن اہل علم عمداً جرأت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسکے برخلاف ہر ایک اہل علم کو اس امر کا اعتراف ہے کہ ایمان و اسلام کے برابر کوئی عمل لائق لحاظ نہیں ہے۔ اور گناہ (کبائر کیوں نہ ہوں) حب ایمانی کو باطل نہیں کرتے۔ اس بیان سے پہلوار حدیثوں سے تمسک کرنے میں ان حضرات کی غلطی ثابت ہوئی۔ پانچویں حدیث میں ان حضرات نے یہ غلطی بلکہ مغالطہ دہی کی ہے کہ اسکے نصف حصہ کو لے لیا ہے اور نصف حصہ کو پس پشت ڈالدیا ہے۔ اور آیۃ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے وعید کا کچھ خیال نہیں [illegible] اس حدیث کا پہلا حصہ یہ ہے کہ سب عملوں سے بہتر عمل خدا کے لئے محبت کرنا ہے اور دوسرا حصہ خدا کے لئے بغض کرنا۔ ان حضرات نے اہل ایمان [illegible] سے باعتقاد غلط کی نظر سے بغض اختیار کرنے میں دوسرے حصہ پر تو عمل کیا مگر اسکے پہلے حصہ کو جس میں نیکیوں کی نظر حب کا ارشاد ہے پس پشت ڈالدیا۔

اس پر ہم ان حضرات سے سوال کرتے ہیں کیا ان لوگوں میں جنسے وہ بغض رکھتے ہیں کوئی نیکی نہیں جسکی نظر سے وہ حب کا محل ہو سکیں کیا انکا لا الٰہ الا اللہ کہنا اور آن حضرت صلعم کو رسول برحق جاننا نماز پڑھنا روزے رکھنا حج کرنا وغیرہ وغیرہ نیک اعمال نہیں ہیں۔ یا اس گناہ کے مقابلہ میں جسکی نظر سے ان لوگوں سے وہ بغض کیا جاتا ہے انکا ایمان اسلام نماز روزہ باطل و بیکار و ناقابل اعتبار و شمار ہے

کفار تکفیر وغیرہ اور مرزائیہ وغیرہ کی تردید کرنا وغیرہ (اہلحدیث)

شق اول کا تو اسپر کوئی قائل نہوگا اور یہہ دعوےٰ نکریگا کہ ایمان و اسلام و نماز و روزہ نیک اعمال نہیں۔ شاید ہمارے جواب میں یہہ حضرات شق دوم اختیار کریں اور یہہ کہیں کہ گناہ اور اعتقاد بدعت کے ساتھ ایمان و اسلام کا کچھ اعتبار نہیں اور اسکی تائید میں وہ ان احادیث کو پیش کریں جن میں بعض اعمال بد (زنا چوری وغیرہ) کے مرتکب کا ایمان سے خارج ہونا یا بعض اہل بدعت (خوارج۔ قدریہ۔ جبریہ۔ زیدیہ وغیرہ) کا دین سے خارج ہونا بیان ہوا ہے۔

اسکا جواب ہم رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۱۹ میں بضمن مضمون کفر و کافر مفصل و مدلل ادا کر چکے اور اس میں ثابت کر چکے ہیں کہ بجز (کفر و شرک معروف*) کوئی عمل و عقیدہ ایمان کو باطل و بیکار نہیں کرتا اور اہل بدعت (خوارج۔ قدریہ۔ جبریہ وغیرہ) اہل سنت کے نزدیک کافر نہیں ہیں اور مسلمان کو کسی گناہ یا بدعت کے سبب کافر کہنا معتزلہ و خوارج کا مذہب ہے اور جن احادیث میں بعض اعمال (زنا چوری وغیرہ) کے مرتکب کو کافر یا خارج از ایمان کہا گیا ہے اُن کے مقابلہ میں ایسی ہی احادیث موجود ہیں جنسے اسکا مسلمان رہنا ثابت ہے۔ اس مضمون کو پڑھکر امید ہے کہ یہ حضرات اہل فسق و بدعت کو کافر نہ کہیں گے اور اُن کے ایمان و اسلام کو ناقابل اعتبار و شمار نہ ٹھہراوینگے۔ اس مقام میں ہم چند آیات و احادیث اس جواب کی تائید میں نقل کرتے ہیں اور اُن احادیث کا جن میں بعض اہل بدعت کو خارج از دین کہا گیا ہے اور اُن سے مضمون کفر و کافر میں تعرض نہیں ہوا ہے جواب دیتے ہیں۔

سورۃ بقر میں ارشاد ہے کہ جو طاغوت (معبود باطل) سے منکر ہوا اور خدا پر ایمان لایا اُسنے ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جسکو ٹوٹنا نہیں۔

فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لها (سورۃ بقرع ۳۴)

پہر اس ایمان کی تفسیر میں اُسی سورۃ کے اخیر میں فرمایا کہ رسول اور ایمان والے اسپر ایمان لائے جو رسول کی طرف اترا سبہی خدا پر اور اسکے فرشتوں پر اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے یہہ کہکر کہ ہم کسی رسول کو جدا نہیں کرتے۔

آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ (سورۃ البقرۃ ع ۴۰)

* کفر و شرک معروف وہ ہے جسکو خود شارع نے صاف صاف کفر و شرک ٹھہرایا ہے اور اسپر خلود فی النار و عدم مغفرت کا ڈر سنایا ہے۔ نہ وہ کفر جو اہل اسلام بات بات میں ایک دوسرے پر لگاتے ہیں۔ انکا تجویزی و خانہ ساز کفر و شرک موجب حبط اعمال و مبطل ایمان نہیں ہے۔

حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ آپ کو آنحضرت صلعم کی رحلت کے بعد نجات کی نسبت بڑا غم و تردد لاحق ہوا اس میں آپ ایسے مستغرق ہوئے کہ حضرت عمر فاروق رض کے سلام کا جواب نہ دے سکے وہ حضرت ابو بکر رض کے پاس شاکی ہوئے پہر دونوں حضرات ملکر آئے تو آپنے اوس غم و تردد کا یہ سبب بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہمنے آپ سے نجات کی بابت نہ پوچھا۔ صدیق اکبر رض نے فرمایا مینے آنحضرت صلعم سے یہ سوال کیا تھا آپنے فرمایا۔ جو مجھسے وہ کلمہ جو مینے اپنے چچا ابو طالب کے سامنے پیش کیا تہا اور اُسنے ردّ کر دیا تھا قبول کرے۔ وہ اسکے لئے نجات ہے۔

عن عثمان رض قال ان رجالا من اصحاب النبی صلعم حین توفی حزنوا علیہ حتی کاد بعضهم یوسوس قال عثمان وکنت منهم فبینا انا جالس مر علیّ عمر رض وسلم فلم اشعر به فاشتکی عمر الی ابی بکر رض ثم اقبلا جمیعا حتی سلما علیّ قال عثمان توفی اللہ نبیہ صلعم قبل ان نسئلہ عن نجاۃ هذا الامر قال ابو بکر قد سئلته عن ذالک قال رسول اللہ صلعم من قبل منی الکلمة التی عرضتها علی عمی فردها فهی له نجاة (رواہ احمد) (مشکوٰۃ صفحہ ۵)

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک شخص کے ننانوے دفتر (اعمال بد) کے کہولے جاینگے جو دوری میں ایسے ہوں گے جیسے نگاہ۔ پہر اُس سے خدا تعالیٰ پوچھے گا۔ تو اُن میں سے کسی عمل کا منکر ہے۔ ہمارے فرشتوں (کراماً کاتبین) نے کچھ تجھپر ناحق لکھنے سے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں تو اُس سے خدا تعالیٰ فرمائیگا تجھے ان اعمال بد کی بابت کچھ عذر کرنا ہے وہ کہیگا نہیں تو خدا تعالیٰ فرمائیگا کیوں نہیں ہمارے پاس تیری ایک نیکی بہی ہے اور آج تجھپر ظلم نہ ہوگا پہر ایک ورق اسکے اعمال نامہ سے ایسا نکالا جاویگا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق فینشر علیہ تسعة وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من هذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنة وانه لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقة فیها اشهد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و

ahmadimuslim.de

ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یارب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیٔ ھذا حدیث حسن غریب۔
(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۹)

جسپر کلمہ لکھا ہوگا اور اس شخص کو حکم ہوگا آ اپنے وزن اعمال کر دیکھ وہ عرض کریگا یہ ایک ورق ان دفتروں کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے خدا تعالےٰ فرمائیگا تجھپر ظلم نہوگا پھر ان دفتروں کو میزان کی ایک طرف اور اس ورق کو ایک طرف رکھکر وزن کیا جاویگا تو وہ ورق مین بھاری نکلیگا۔ خدا کے نام کے برابر کسی عمل بد کا وزن نہ ہوگا۔

اس قسم کی آیات واحادیث (جیسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نجات کا مدار توحید و ایمان ہے جبتک کوئی عمل یا اعتقاد (جو صریح کفر نہو) باطل نہین کرتا) اور بہت ہین ازانجملہ ایک آیۃ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ الخ) اور دو حدیثین اسی مضمون مین منقول ہوچکی ہین۔

## (اہل بدعت کو دین سے خارج کرنے والی حدیثون کا جواب)

### احادیث

اس قسم کی حدیثین جنسے اہل اسلام خصوصاً اہل حدیث اپنے مخالف اشخاص کے ایمان کلیۃً بے اعتبار ہونا نکالتے ہین بہت سی انکی زبان زد ہین۔ ازانجملہ ایک

یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان قتلھم قتل عاد

یہ حدیث صحیح ہے (جو ان سب مین سے صحیح ہے اور وہ خوارج کے حق مین وارد ہے) کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ وہ قرآن پڑھینگے جو انکے حلق سے نیچا نہ ہوگا وہ دین سے ایسے خارج ہونگے جیسا شکار سے تیر مین اگر پاؤن تو ایسا مارون جیسے قوم عاد ماری گئی۔

دوسری حدیث یہ کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہین وہ بیمار ہوجائین تو انکی

القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم

بیمار پرسی نکرو۔ مرجائین تو ان کا جنازہ نہ پڑھو۔

تیسری حدیث یہ کہ میری امت مین دو گروہ ایسے ہین جنکا اسلام مین کچھ

صنفان من امتی لیس فی الاسلام نصیب القدریۃ والمرجیۃ۔

حصہ نہین۔ ایک قدریہ دوسرے مرجیہ۔

چوتھی حدیث یہ کہ ہر امت مین مجوس ہوتے ہین اس امت محمدیہ کے مجوس

ان لکل امۃ مجوسًا وان مجوس ھذہ الامۃ القدریۃ والمرجیۃ فلا تعودوھم ان مرضوا ولا تصلوا علیھم ان ماتوا۔

قدریہ اور مرجیہ ہین وہ بیمار ہو جائین تو انکو نہ پوچھو مرجائین تو انکا جنازہ نہ پڑھو۔

اسی مضمون کی اور چند احادیث ہین جنکا ذکر عبارات مؤیدہ جواب مین آتا ہے

## جواب

ان احادیث کا (بجز حدیث اول) ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ حدیثین صحیح نہین اور نہ اس لائق ہین کہ انکی دستاویز سے کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر کہا جائے اور ان عقائد کے سبب جنکی ان احادیث مین مذمت ہے ان کے اقرار اسلام و ایمان کو بے اعتبار ٹھہرایا جائے۔

شیخ محمد بن طاہر صاحب مجمع البحار نے اپنے تذکرہ موضوعات مین فرمایا

فی المقاصد القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ لم ارہ ولکن جماعۃ بلفظ القدریۃ القزوینی القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم موضوع ولکن اخرج ان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب القدریۃ والمرجیۃ۔ وفی الوجیز ان لکل امۃ مجوسًا وان مجوس ھذہ الامۃ القدریۃ فلا تعودوھم اذا مرضوا ولا تصلوا علیھم اذا ماتوا فیہ جعفر بن الحارث لیس بشیٔ قلت وثقہ ابن عدی وقال البخاری فی حفظہ شیٔ یکتب حدیثہ والحدیث ورد بعین اللفظ عن حذیفۃ وجابر وابن عمر وبعض اسانیدہ علی شرط الصحیح وفی الخلاصۃ حدیث صنفان من

ہے کہ مقاصد حسنہ مین ہے زیدیہ کے مجوس ہونے کی حدیث مین نے کہین نہین دیکھی۔ و لاکن ایک جماعت نے بجائے زیدیہ یہ لفظ قدریہ کے ساتھہ اسکو ذکر کیا ہے۔ قزوینی نے کہا ہے یہ حدیث جس مین قدریہ کو مجوس کہا ہے موضوع (بناوٹی) ہے۔ ایسی ہی وہ حدیث جس مین دو قسم کا جنکا اسلام مین کچھہ حصہ نہین ذکر ہے۔ وجیز مین کہا ہے کہ جس حدیث مین قدریہ کو مجوس کہا ہے اسکا راوی جعفر بن حارث ہے جو لاشے (نکما) ہے مین کہتا ہون (شیخ ابن طاہر فرماتے ہین) جعفر کو ابن عدی نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے اس کے حق مین کہا ہے کہ اسکے حافظہ مین نقصان ہے پر اسکی حدیث لکھی جاسکتی ہے اور یہ حدیث حذیفہ و جابر و ابن عمر وغیرہ

ahmadimuslim.de

امتی الّا موضوع - وھکذا حدیث من انتھر صاحب بدعۃ ملأ اللہ امنًا وایمانًا موضوع - وفی الذیل اذا رایتم صاحب بدعۃ فاکفھروا فی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منھم الصراط ولکن یتھافتون فی النار فیہ ابراھیم بن ھدیۃ کذاب - اذا مات صاحب بدعۃ فقد فتح فی الاسلام فتح فیہ ثلاثۃ غیر معروفین - لو ان صاحب بدعۃ ومکذبا بالقدر قتل مظلومًا صابرًا محتسبًا بین الرکن والمقام لم ینظر اللہ فی شئی من امرہ حتی یدخلہ جھنم فیہ کثیر بن سلیم مضعف متروک وقیل واضعہ یحیی بن المبارک مجہول وفی المختصرات اللہ یغضب اذا مدح الفاسق الجماعۃ من اکرم فاسقًا فقد اعان علی ھدم الاسلام لابن عدی والطبرانی ولابی نعیم ولفظھم من وقر صاحب بدعۃ والکل ضعیف او موضوع کما قال ابو الفتح -

(تذکرہ موضوعات ابن طاہر)

مروی ہے اور اس کے بعض اسانید صحیح کی شرط پر ہیں - خلاصہ یہ ہے وہ حدیث جس میں دو قسم کا ذکر ہے - موضوع ہے - ایسے ہی یہ حدیث کہ جو اہل بدعت کو جھڑکے اسکو خدا امن و ایمان سے بھر دیتا ہے - موضوع ہے - ذیل میں ہے کہ حدیث جب تم بدعتی کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کے ساتھ پیش آؤ کیونکہ خدا بدعتیوں سے دشمنی رکھتا ہے اور ان میں سے کوئی پلصراط سے پار نہ ہوگا وہ سب دوزخ میں گر پڑینگے " اس میں ایک راوی ابراہیم ہے جو بڑا دروغ گو تھا - اور یہہ حدیث کہ جب کوئی بدعتی مرتا ہے تو اسلام کی ایک فتح ہوتی ہے " اس میں تین راوی ایسے ہیں جو پسندیدہ نہیں ہیں اور یہ حدیث کہ اگر کوئی بدعتی یا تقدیر کا انکاری مظلوم ہو کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے مابین ثواب کی نیت پر مجبور ہو کر مارا جاوے تو خدا اسکے کسی عمل کو نہ دیکھیگا جب تک کہ اوسکو جہنم میں داخل نہ کرے " اس میں ایک راوی تو سلیم ہے جو نہایت ضعیف اور متروک ہے اور بقول بعض ائمہ یہی اس حدیث کا بنانے والا ہے - اور دوسرا یحییٰ بن مبارک ہے جو مجہول الحال ہے - مختصر میں ہے کہ خدا تعالےٰ خفا ہوتا ہے جب فاسق (گنہگار) کی تعریف ہوتی ہے - جس نے کسی فاسق کی تعظیم کی اُسنے اسلام کے ڈھانے پر اسکو مدد دی ابن عدی وغیرہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی اوسنے اسلام کو ڈھا دینے میں اسکو مدد دی یہہ سب حدیثیں موضوع ہیں یا ضعیف -

چنانچہ امام ابو الفرج ابن جوزی نے فرمایا ہے -

اور امام محمد بن علی شوکانی نے اپنے تذکرہ موضوعات میں فرمایا ہے یہہ حدیث

حدیث صنفان من امتی لاینالھما شفاعتی المرجیۃ والقدریۃ قیل یارسول من القدریۃ قال قوم یقولون لاقدر - قیل فمن المرجیۃ قال قوم یکونون فی اٰخر الزمان اذا سئلوا عن الایمان قال نحن مؤمنون انشاء اللہ تعالیٰ رواہ الجوزقانی عن انس مرفوعًا وھو موضوع وآفتہ مامون بن احمد السلمی - وشیخہ عبد اللہ بن مالک السعدی -

حدیث ماکانت زندقۃ الا واصلھا التکذیب بالقدر رواہ الحارث فی مسندہ عن ابی ھریرۃ مرفوعًا وابن عدی عن سھل بن سعد مرفوعًا وھو موضوع - وآفتہ یحیی ابن کثیر قال فی اللآلی لہ شواھد ثم ذکرھا حدیث المرجیۃ والقدریۃ والروافض والخوارج یسلبھم ربع التوحید فیلقون اللہ کفارًا خالدین مخلدین فی النار رواہ ابن حبان عن انس مرفوعًا وھو موضوع وفی اسنادہ محمد بن یحیی بن رزین وھو دجال یضع - (الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للشوکانی)

کہ میری امت میں دو قسم ایسے ہیں جو میری شفاعت نپاوینگے قدریہ جو تقدیر کے منکر ہیں مرجیہ جو اپنے آپکو مومن کہنے کے وقت انشاء اللہ کہتے ہیں " اس حدیث کی آفت (جس سے یہہ بلا پیدا ہوئی ہے) مامون بن احمد سلمی ہے اور اسکا اوستاد عبد اللہ بن مالک سعدی -

یہہ حدیث کہ جو کفر (چھپا ارتداد) ہے اسکی جڑھ تقدیر کو جھٹلانا ہے (جسکو حارث نے اپنی سند میں بروایت ابوہریرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور ابن عدی نے بروایت سہل بن سعد) موضوع ہے - اسکی آفت یحیٰ بن کثیر ہے لآلی میں (امام سیوطی نے) کہا ہے کہ اس حدیث کے شواہد موئید اور روایات بھی ہیں پھر انکو ذکر کیا -

یہہ حدیث کہ مرجیوں قدریوں رافضیوں اور خارجیوں سے انکی توحید چھین لیجاویگی اور وہ کافر ہو کر خدا کو ملینگے اور ہمیشہ دوزخ میں رہینگے " ابن حبان نے بروایت انس آنحضرت صلعم سے نقل کی ہے اور وہ موضوع ہے اسکی سند میں ایک یحییٰ بن رزین راوی ہے جو دجال تھا حدیث وضع کیا کرتا تھا -

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

## مذاکرۂ علمیہ

مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی فرماتے ہیں خطبہ میں ترجمہ کرنا وہ حکم رکھتا ہے جو خطبہ بذاتہ حکم رکھتا ہے یعنے ترجمہ خطبہ کا روح ہے۔ خطبہ سے مراد خطاب کرنا ہوتا ہے اور خطاب سے مقصود افہام و تفہیم ہے وہ بجز ترجمہ کے حاصل نہیں ہوتی۔ حدیث میں لفظ یٰایہا الناس کا جو وارد ہے وہ بالغ دال ہے ترجمہ پر۔ اور لفظ یعظ الناس نیز مؤید اسکا ہے۔ اور خطبہ میں مقصود احکام کا بیان کرنا ہوتا ہے وہ لوگوں کو بے ترجمہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس مسئلہ میں میرا ایک طویل رسالہ غیر مطبوعہ ہے جو انشاء اللہ کبھی شایع ہو کر مخالفین کے تمام شکوک رفع کر دیگا۔

ایڈیٹر۔ علماء کرام کیوں ایسے ضروری مسئلہ کی طرف دل سے توجہ نہیں فرماتے کیوں مخالفین حضرات اپنے خیالات مع دلائل نہیں پیش کرتے تاکہ مسئلہ منقح ہو کر قوم کے لئے قابل عمل ہو علما کو اپنے خیالات کی اشاعت کرنیکا اس سے اچھا موقع کب ملیگا۔

## مذاکرۂ علمیہ متعلق بیعت

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم۔ آپکے اخبار میں مذاکرہ علمیہ کا صیغہ بہت اچھا ہے۔ اس سے مسئلہ زیر بحث کے متعلق پوری پوری واقفیت ہو سکتی ہے اسلئے میں چاہتا ہوں کہ ایک سوال میرا بھی مذاکرہ میں درج کر دیں سردست دو علماء اہل حدیث کی رائے تو میں خود ہی بھیجتا ہوں باقی جو حضرات اپنی اپنی تحقیقات بھیجیں آپ انکو بھی درج کر دیں اور ناظرین آپکے مشکور ہونگے۔ خاکسار حافظ محمد یوسف پنشنر امرتسر کٹڑہ بھائی سنگ۔

**سوال** بیعت ہونا یعنے مرید ہونا کسی فقیر یا عالم سے ہر مسلمان پر از روئے احادیث و احکام خدا کے فرض ہو یا سنت ہے؟

**جواب** از مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مقیم امرتسر:۔ بیعت فرض نہیں سنت ہے بشرطیکہ بیعت لینے والا متقی متبع سنت ہو آجکل کے مشائخ جو انواع شرک و بدعات میں مبتلا ہیں انکی بیعت سے بیزار رہنا دین کا بچاؤ ہی ہے ؎

ای بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

زیادہ اس مسئلہ کا تحقیق درکار ہو رسالہ اثبات الالہام والبیعت بادلہ الکتاب والسنۃ طلب کیجئے۔

**جواب** از مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری:۔ بیعت اگر مسنون ہوتی تو آن حضرت صلعم کے زمانہ مبارک میں جو صحابہ کبار بڑے متقی اور متبع سنت تھے وہ لوگوں سے بیعت لیتے جب کبھی سفر و غیرہ میں حضور سے غائب ہوتے نیز بعد خلافت ابو بکر صدیق رض اور عمر رض اور عثمان رض اور علی رض جیسے بزرگ اعلم اور اتقیا موجود تھے انہوں نے بیعت کسی سے نہیں لی علےٰ ہذا القیاس زمانہ خلافت حضرت عمر رض و عثمان رض و علی رض میں کسی نے یہہ عمل نہیں کیا اور انکے بعد جتنے خلفاء تین زمانوں مشہود لہا بالخیر میں ہوئے ہیں کسی کے وقت میں بجز خلفا کے کسی دوسرے نے بیعت نہیں لی باوجودیکہ وہ لوگ ہم سے ہزار درجہ اتباع سنت کے حریص تھے البتہ جو امراء لشکر ہوتے وہ بھی بیعت اپنی ماتحتوں سے لیتے تھے با آنکہ وہ امراء تقویٰ اور علم میں زیادہ ہوتے مگر بسبب انکی امارت کے انہیں سے بیعت ہوتی اور چاروں اماموں نے اپنے اپنے زمانہ کے خلیفہ سے بیعت کی اور ائمہ حدیث بخاری مسلم وغیرہما نے بھی باوجود افضلیت کے اپنے وقت کے خلیفوں سے بیعت کی اور خود کسی سے بیعت نہیں لی اگر بیعت سنت نہوتی تو سب بزرگ جنکا ذکر اوپر ہوا اس سنت کو ترک کیوں کرتے اور یہی لوگ دین میں مقتدی اور سلف ہیں پس انکی ترک کی وجہ یہی ہے کہ بیعت تسلیم کے خلیفہ یا امیر جیش کا خاصہ ہے ورنہ لازم ہوگا کہ یہہ سب بزرگ معاذ اللہ سب کے سب تارک سنت تھے بغیر کسی دلیل قوی کے اتنی بڑی بھاری سنت کو چھوڑ رکھا تھا حاشا هم الله تعالیٰ عن ذالک۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اخیر میں رجوع معلوم ہوتا ہے جہاں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ "خدا رحم کند برکسیکہ رواج آن کم شد" یعنے بیعت پیری مریدی جو صوفیہ میں عام تمام ہو رہی ہے جو اسکو محو کرنے کی کوشش کرے خدا اسپر رحم کرے۔ اسبارہ میں رسالہ مولوی سلامت اللہ صاحب بھوپالوی رحمۃ اللہ علیہ کا قابل دید ہے کہ بیعت پیری مریدی کی بیخکنی کر دی ہے۔ نیز رسالہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم ہے۔

## ایک لطیف مسئلہ پر وچار

عنوان بالا سے آریہ مسافر ماہ اگست میں بحوالہ اتھرو وید شلوک ۔۔۔ ہر شی کنا دکے سوتر ۔۔۔ جیسے اوصاف علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں ہوتے ہیں۔ ایک مضمون شایع کیا گیا ہے۔ اگر ہمارے ناظرین میں سے کسی نے

اس مضمون کو پڑھا ہوگا کہ وہ انشاء اللہ العزیز خود بجود اس پر صاد فرماوینگے کہ آریہ مسافر نے اسی سوتر کا کچومر نکالتے ہوئے کیسا اپنے اس مضمون کو اوٹ پٹانگ بنا لیا ہے حتے کہ سارا مضمون پڑھ چکنے پر بھی مضمون نویس کی منشا کا کچھ بھی پتہ نہیں لگ سکتا کہ آخر ہوا انکے من نے کس وچار پر خامہ فرسائی کی ہے اور اسے کیا کچھ اس سے ثابت کرنا مقصود ہے۔ آریہ سماج پر جو بڑے بڑے سوالات و اعتراضات پیروان اسلام کی طرف سے کئے گئے ہیں اس مذکورہ اصول سے کس طرح انکو حل کر کے آریہ سماج اس سے فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ حالانکہ رشی دیانند کو تو اس سوتر کو لکھکر آریہ سماج کے مخالفین کو سماج کی مخالفت کیلئے ایک زبردست اور فراخ دروازہ کشادہ کر دیا ہے۔ بلکہ سماج کے خلاف معلومات بڑھانے کیلئے ایک اصول جامع قائم کر دیا ہے۔

اس فلسفہ اور سائنس کی فقط آریہ سماج ہی تائید نہیں کرتی کہ "جملہ مرکب اشیاء کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہیں جو انکے سبب کی قدرت و طاقت کے زبردست ہاتھ سے وجود پذیر ہوئی ہیں" بلکہ ہم اہل اسلام اور جملہ قرآن شریف بھی خدا کی وحدانیت کو ثابت کرنے کے لئے ایسے ہی اصول کو پیش کرتا ہے اور یہی زبردست قانون ہے کہ ہر چیز کے عدم سے ہست ہونے اور پھر ہست کے نیست و نابود ہو جانے کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آریہ سماجی اپدیشک اور مسترانولیس ایڈیٹر باوجود جملہ موجودات کو حادث ثابت کرنیوالے اس بنیادی اصول کو خود ہی بیان و تحریر کر کے اپنی اچھا پر ایسے واہی خیالات کو ظاہر فرماتے ہیں کہ جس سے ضرور کسی نہ کسی طرح خدا کی ہر حال میں وحدانیت اور قدیم سے اکیلا ہونا ثابت نہ ہو اور ضرور دو چار چیزیں اور بھی اسکی رقیب اور ہم عمر ثابت ہوں۔ خواہ خدا کی ذات و قدرت پر کیسا ہی بٹہ کیوں نہ لگے۔ وہ اس علت و معلول کے قاعدہ و اصول کو الٹی طرح ہی پیش کرینگے۔ ہم حیران ہیں کہ جب آریہ سماج مہرشی کناد کے اس اصول پر کہ "جو اوصاف علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں بھی ہوتے ہیں" مانتی ہے تو پھر وہ اسکے مطابق اسلامی اصول سے کیوں منحرف ہے کہ "موجودہ ہستی کا بانی مبانی فقط وہ ایک اکیلا ہی پرماتما ہے جو کچھ صفات دنیا کے جملہ معلول موجودات میں موجود ہیں انکا اصلی سبب و علت خدا ہی ہے اور باقی ہیچ اور جب وہ علتی صفات معلول سے الگ ہو جاوینگے یا اس میں سے نکل جاوینگے تو معلولی چیز تو علت ہی رہیگا اور نہ معلول گویا کہ ایک کامل نیست و نابود کی حالت طاری و جاری ہو جاویگی۔ مہرشی کناد کے صاف الفاظ کہ "جو اوصاف علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں بھی ہوتے ہیں" صاف ثابت کر رہے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ علت ہی علت ہے جسکو اسلامی الفاظ میں "اللہ ہی اللہ ہے" سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ ہر چیز و صفات کی وہی علت ہے لہذا معلول کچھ چیز نہیں۔ اسلئے قرآن پرمان جملہ مخلوقات کو رہنمائی کرتا ہے کہ "ہر چیز جو دنیا میں موجود ہے مٹ جانیوالی ہے اور فقط ہر ذوالجلال اور صاحب اکرام کی ذات ہی کو بقا ہے" یہ ہماشے آریہ مسافر کا ایڈیٹر اس مضمون میں صاف طور پر اقبال کرتا ہے کہ "ضرورت کسی بھی اٹلے قانون کو نہیں مانتی" مگر برخلاف اپنے اس سونہری قول کے وہ علت کے مقابلہ معلول کے وجود کو بھی قائم کرتے ہوئے کیسے اپنی بات کو جھٹ پٹ بدل ڈالتا ہے اور اپنے اوپر ہٹ دھرمی کا الزام آنیکی بھی ہرگز کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ بھلا جب جملہ صفات مہرشی کناد علت ہی کی طرف منسوب کرتا ہے تو پھر معلول کو تم خواہ مخواہ کیوں ایک دوسرا وجود تسلیم کر کے علت کی صفات میں کمی پیدا کر رہے ہو۔ اس بیان کو آپ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ جناب کے ذہن رسا میں جو یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علت کو اپنی صفات ظاہر کرنیکے لئے ایک معلول کی ضرورت ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اپنی صفات کو ظاہر کر سکے تو اس لحاظ سے تو جملہ صفات علت کی بلا معلول ردی و نکمی ہو جاتی ہیں اور مہرشی کا جملہ پور سوتر ایک نکمہ سوتر میں ملا جاتا ہے کیونکہ مہرشی کناد تو معلول کی ایکدم کسی صفت کا قائل ہی نہیں اور جس چیز کی کوئی صفت و تعریف ہی نہو وہی حقیقتاً نیستی ہے۔ ایک بنی ہوئی چیز کو جبتک کہ کوئی دوسری قوت بدل نہ دے اسکی صفات ضرور اپنی اوسی پہلے اصول پر قائم رہتی ہے "خواہ وہ شے ساکن ہو یا متحرک" مثلاً ایک گھوڑیکے اصل اوصاف جب تک قائم ہیں وہ بالکل گھوڑا ہی کہلاویگا اور اسکے گھوڑا پنے میں ہرگز کسی شک و شبہ کو دخل نہیں ہو سکتا اور یہی مراد مہرشی کناد کی ہے کہ گھوڑے کی اصلی علت میں چونکہ تمام گھوڑے والے صفات ہیں اسلئے اسکا جملہ وجود یا معلول گھوڑا ہی ہے لیکن جب اسکی اصلی علت بدل جاویگی تو نہ وہ صفات ہی اس میں رہینگی اور نہ تم اسے گھوڑا ہی کہوگے تو ذرا خیال فرماویں کہ ایسی حالت میں وہ پہلے گھوڑیکا معلول کہاں گیا؟ حالانکہ آریہ سماج کے اصول کے مطابق چونکہ معلول بھی انادی ہے۔ تو ایسی حالت میں گھوڑے کے وجود سے علت نکل جانے پر گھوڑے کا معلولی حصہ ہر صورت میں قائم رہنا چاہئے مگر آریہ سماج جھٹ مہرشی کناد کے اس اصول کو برطاق رکھکر فوراً اپنے گھوڑے سماجی اصول کی حمایت کرنیکو چکر بازی پر آتر آتی ہے اور تناسخ کے فرضی قاعدہ کے مطابق آنکھیں بند کر کے منہ سے پکار اٹھتی ہے

کہ گھوڑا تو گتّا بنگیا" حالانکہ ہاتھی کا ڈھانچ کیڑی نہیں بن سکتا اور نہ گھوڑے کا ڈھانچ گتّے کی شکل مین بدل سکتا ہے اسلئے قدرت نے خود ایسے اسلام کی دشمن جماعت کو ہر مخلوقات کے الگ الگ ڈھانچ مقرر کرکے دکھلا دیئے ہین جس سے ہر جانور کی شکل وصورت کو اپنی حقیقی بصارت کی آنکھون سے دیکھکر ہر فرد بشر کو اس زبردست قانون الٰہی کا تجربہ ہوجاتا ہے کہ جملہ مخلوقات کا الگ الگ ڈھانچ قدرت نے خود مقرر کر دیا ہے اور لا تبدیل لخلق اللہ ذالک تقدیر العزیز العلیم خدا کی مخلوقات کے لئے ہرگز تغیر وتبدل نہیں۔ یہ قانون اُس زبردست علیم مطلق کا مقرر کردہ ہے)

آریہ سماج نظام قدرت کو جب لوگون کی نظر مین گرد بڑ کرنیکی خاطر علت معلول کا مسئلہ بیان کرنے لگتی ہے تو اس وقت تو اسکی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی صورت مادہ اور پرکرتی کا وجود بھی پرمیشور کے ساتھ ہی انادی ثابت ہوجاوے لہٰذا وہ خدا کو علت اور جیو و پرکرتی کو معلول ثابت کرتی ہے مگر جب سزا و جزا کا مسئلہ پیش آتا ہے تو جزا وسزا کا فقط روح ہی پر دار و مدار جا ٹھہراتی ہے اور مادہ کو ایکدم اُسے ترک کر دینا پڑتا ہے گویا روح و مادہ (جیو و پرکرتی) ہر دو کو جو معلول مانا تھا اب اُس سے منکر ہو کر مادہ کو چھوڑ کر جیسے روح پر آگرے اسکی وجہ بھی وہی مفصلہ بالا ہر مخلوقات کی ڈھانچ مقرر شدہ کی جو ابدہی سے آریہ سماج بالکل عاجز و ساقط ہے کیونکہ کیڑی کی ڈھانچ از روئے تجربہ اور قانون قدرت کے مطابق ہرگز ہاتھی نہیں بن سکتا اور نہ ہاتھی کا ڈھانچ ہی کیڑی کا ڈھانچہ بن سکتا ہے اور یہی حال جملہ دنیاوی مخلوقات کے جسمون کا ہے۔ کیونکہ فلسفہ وسائنس کا اصول ہے کہ جب تک ایک چیز یا جسم کا ہیئت بدل نہ جاوے تب تک وہ ہرگز دوسرا جسم یا شکل اختیار نہیں کر سکتی اور ایک شکل کے تغیر و تبدل ہو کر دوسرا جسم اختیار کرنے سے جب تک پہلی چیز و شکل کا نام ونشان نیست و نابود نہو جاوے تب تک دوسرا جسم و شکل و صورت بن نہیں سکتا" یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج اس تجربہ بدیہی ثبوت کو دیکھکر مادہ سے بھاگ کر روح پر جا گرتی ہے۔ لیکن اُسے معلوم کرکے کچھ شرم کرنی چاہئے کہ جس طرح گھوڑے کا جسم بدلکر گتا نہین بنتا اسی طرح آریہ گھوڑے کی روح گتّے مین مہرشی کناد کی اس پوتر سوتر کے مطابق ہرگز داخل نہیں ہوتی کیونکہ "علت مین جو صفات ہوتے ہین وہی معلول مین ہوتے ہین" سے صاف ثابت ہے کہ اگر گھوڑے کی روح ایک گتّے مین چلی جاوے تو یہ ایک لازمی امر ہے کہ گتّے کا شریر بھی اگر نہو تو بھی صفات گھوڑے کہ اُس سے ظاہر ہونے چاہئے۔ وہ برابر گھوڑے کی طرح ہنہنائے وہ چنگاڑا کرے۔ وہ گھوڑے کی طرح گھاس کھاوے اور ویسا ہی شہ زور ہو۔ ایسا ہی اگر ہاتھی کی روح کیڑی کی قالب مین گھسے تو اُس کیڑی مین ضرور ہاتھی کے صفات موجود ہونے ضروری ہین حالانکہ یہ محض غلط ہے کہ آدمی گتا بنکر آریہ سماج کا پرچار۔ یا گروکل کا پروفیسر ہوسکے کیونکہ جب گتّے کے قالب مین آریہ سماج کا پروفیسر گھسا ہے اُس گتّے مین بجائے بھونکنے کے ضرور پروفیسری کی صفات ہونے چاہئین کیونکہ مہرشی کناد کے اس سوتر مین اس امر کو صاف ظاہر کر دیا ہے کہ "جیسے صفات علت مین ہوتے ہین ویسے معلول مین بھی ہوتے ہین" لہٰذا ہم مہرشی کناد کے مشکور ہین کہ جنہون نے اسلامی اصول کی حمایت سے سارے آریہ دھرم کے بخئے ادھیڑ دیئے!!

کیا آریہ سماج مہرشی کناد کے اس اصول کو غور سے دیکھا دین لاکر فائدہ اُٹھائیگی کہ اس سوتر نے آریہ سماج کی تعلیم کی سخت قلعی کھولدی ہے۔ کیونکہ وہ کونسا فرد بشر ہے جو آریہ سماج کے اس اصول سے واقف نہیں کہ "وہ سروگیانی پرمیشور ہی سرو جگت کا علت العلل ہے" اور تمام دنیا اُسی علت کی معلول ہے مگر مہرشی کناد کے اس اصول نما سوتر یا پرمان نے سرو سنساد کے روبرو آریہ سماج کی اس مفصلہ بالا تعلیم کو ایکدم غلط ثابت کر دیا ہے کیونکہ اگر سرو جگت کی علت پرمیشور ہی ہوتا تو جملہ جگت جو پرمیشور کا معلول ہے ضرور خدائی (الیشری) صفات سے ہی متصف ہوتا اور جو جو باتین یا صفات خدا مین پائے جاتے ہین وہ جملہ صفات کم از کم ہر فرد بشر مین ضرور پائی جاتین۔ لہٰذا مہرشی کناد کے مفصلہ بالا سوتر کے مطابق آریہ سماج کا یہ نیم (اصول) بھی لغو ہے کہ "پرمیشور علت ہے اور جیو و پرکرتی معلول"

ہان حسب تعلیم اسلام اس سوتر سے اس امر کی بہت کچھ تائید ہوتی ہے کہ سنہ دن مین طوفان کا آنا۔ قحط کا پڑنا۔ زلزلون کا آنا۔ شہرون کا غرق ہوجانا۔ ویدون کا ستیاناس اور زبان سنسکرت کا دنیا کے صفحہ سے اٹھ جانا اور انکے بجائے اسلام و قرآن کا قائم مقام ہو جانا اور اسکی مخلوق کا دنیا کے ہر تخت پر دین اسلام قبول کرتے جانا یہ ضرور اس سرو ویاپک اور سرو شکتیمان کی علت کا نتیجہ ہے اور آریہ سماج جملہ افعال روحانی و جسمانی کامون مین دین اسلام کی لگاتار مخالفت بیر کینہ۔ کپٹ۔ کرودھ کو اپنی پوری پوری طاقت سے استعمال مین لاکر بھی ناکامیابی پر ناکامیابی ہی حاصل کرتا یہ اُسی بد علت و نالائق معلول کے شمار مین

ahmadimuslim.de

اور اگلے پیرودن) کی کہوئی علت کا نتیجہ ہے کیونکہ جیسے صفات علت مین ہوتے مین ویسے ہی صفات معلول مین بہی ہوتے ہین " تو اس سے معلول آریہ سماج کے کہوٹے کرم مین محض شیطان ہی کی لعنتی علت کے پائے جانیکا یقین ثبوت ملتاہے۔

اسباب ہے کس کو انکار ہے کہ علم تواریخ انسان کو عقلمند۔ شاعری ذہین۔ حساب عقل کو لطیف۔ اور سائنس گہبیر (اخلاق ستودہ) اور منطق بحث کے لائق و قابل بناتا ہے۔ اسی شیطان دین اسلام کی دشمنی مین اندہا کر ڈالتا ہے پس جس طرح جملہ علوم ایک علت بنکر برابر اپنی صفات کے اپنے معلول و معلول پر آثر ڈالتے ہین اسی طرح سے آریہ سماج کے بچے بچہ کا عمداً ہر نیک بات سے بہی اسلام کو جہوٹے کرنے کو دلائل پیدا کرنے کی بدخصلت آریہ سماج کی تعلیم و نیم دہرم کو محض شیطان ہی کی علت ثابت کرتے ہیں۔

پوروڈس نامی دہرم جو مصد یون کا اور آریہ مسافر کا مہرشی دتنا سخی اچہا ہو وہ بہی آریہ سماج کو ہدایت و تنبیہ کرتا ہے کہ ایک کام کرو تم عادت کا تخم بو رہے ہو ایک عادت ڈالو۔ تم چال چلن بنانیکی تیاری کرتے ہو۔ ایک چال چلن کی بنیاد ڈالو۔ تم تقدیر کی بنیاد قائم کرتے ہو۔ تم سب لوگ وہی کام کرتے ہو جو حساب کے نتائج کے مطابق تم کو کرنے چاہئے اور جیسے مطابق آریہ لوگ کیون دعا بیہ پیدا کرکے اسلام کی مخالفت پر لگا کر اپنا دہرم تک برباد کر چہوڑ دینے کو تیاری کررہے ہین۔ تناسخ کے عاشق آریا پرلیک اور سترہی نویسون سے جب کانے لنگڑے لولے اور غریب آدمیون کو پیش کرکے پوچہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کیون ایسے پیدا ہوئے ہین ؟ تو وہ جہٹ مہرشی کنادکے اس مفصلہ بالا سوتر کو مانتے ہوئے بہی علت و معلول کی فلاسفی کو نظر انداز کرکے یون جواب دیتے ہین کہ یہ خدا کی مرضی سے نہین بلکہ اپنے اگلے جنمون کے کہوٹے کرمون کے پہل سے ایسے ہوگئے ہین مگر انہین یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ "جیسے صفات علت مین ہوتے ہین ویسے ہی معلول مین بہی ہوتے ہین" چونکہ آریہ سماج کی تعلیم ہی منحوس۔ کانی۔ اندہی۔ لنگڑی۔ لولی انکو ملی ہوگی اسلئے یہ غریب کانے لنگڑے لولے پیدا ہوئے ہین ! اسلئے وہ بیکوبازی سے ہماری ایسی باتون کو سرسے سوہی ٹال دیتے ہین۔ ہم کہتے ہین کہ اگر یہ اگلے جنمون کے کرمون کی ہی سزا مین ایسے ہوئے ہین تو کہا یہ سزائین انکو ایسا کرنے والے جنم مین ہی نہین مل سکتی تہین ! پہر دوسرا جنم دینے کی ضرورت ہی کیا تہی اگر یہ دنیا

وار الجزا ہے تو جہان چور۔ بدمعاش۔ احمد ہے۔ لولے لنگڑے وغیرہ پاپون کے قیدی اور سزا یافتہ موجود ہین تو کوئی مکتی یافتہ منش بہی تو بتلاؤ اور دکہلاؤ تو پہر اپنا پیچہا اس افلاطونہ اُتر سے چہڑا نا چاہتے ہین کہ جنکے پاس دہن دولت اور اونچے اونچے مکان ہین یہی مکتی یافتہ اور اگلے جنمون کے نیک کرمون کے پہل پاپے ہے ؟ مگر جب یہ سب صفات پوری پورے کنجرون اور بازاری رنڈیون مین ثابت کرکے دکہلا دیئے جاتے ہین تو پہر آریہ مسافر کے ایڈیٹر جیسے چالاک بہی سون رچپ) سادہ لیتے اور بات کو چبا جاتے ہین۔ غرضیکہ مہرشی کناد کے مفصلہ بالا سوتر سے صاف ثابت ہے کہ آریہ سماج مین داخل ہو کر ہمیشہ قانون قدرت اور مہاتما لوگون کے اصول کے خلاف ایسی ہی جوتیان کہانے کی تعلیم ملتی رہتی ہے کہ جس سو ایک چنگا بہلا آدمی بہی پورا پورا ہٹ دہرم اور وہمیہ بن جاتاہے۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادہوان)

# جواب سوالات مندرجہ اہلحدیث

## مورخہ ۲۳ ربیع الثانی

جواب سوال اول۔ اکثر و بیشتر محدثین و مفسرین کے نزدیک آیات قرآن مین بیس آیتون سے زیادہ منسوخ نہین جیسا کہ علامہ سیوطی رح نے اتقان مین تحریر فرمایا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح نے فوز الکبیر مین اسکے متعلق تحقیق جدید فرمائی ہے وہ یہہ کہ تمام قرآن مین صرف پانچ آیتین منسوخ ہین اور باقی سب محکم اون مین سے ایک سورۃ بقر کی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ الی قولہ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ ہے اور ناسخ اسکی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ الی قولہ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا دوسری آیت سورۃ انفال کی یعنے إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ الخ اور اسکی ناسخ آیت کریمہ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ الآیۃ تیسری سورۃ احزاب کی آیت لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ الآیۃ اور ناسخ اسکی آیت کریمہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ الآیۃ چوتہی سورۃ مجادلہ کی آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً الآیۃ ناسخ اسکی آیہ کریمہ أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ۔ پانچوین سورۃ مزمل کی پہلی آیت اور ناسخ اسکی آیت عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ الآیۃ۔ لیکن یقیناً یہ نہین

کہا جا سکتا کہ فلان آیت کے منسوخ ہونے پر تمام مفسرین نے اتفاق کیا اور کسی کا اس مین خلاف نہین پایا گیا۔ البتہ ابن عطیہ و قاضی عیاس نے سورۃ البقرہ کی آیۃ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ کے بارہ مین لکہا ہے کہ اسکے منسوخ ہونے پر اجماع پایا گیا ہے جیسا کہ رسالہ افادۃ الشیوخ مین مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔

**جواب سوال دوم** منسوخ ہونیکا ثبوت قرآن سے پایا جاتا ہے قال اللہ تعالٰے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْہَآ اَوْ مِثْلِہَا۔ یہ آیت یہود کے اس شبہ کے جواب مین کہ محمدؐ کا عجب حال ہے کہ ایک بات بیان کرتا ہے پہر اسکے خلاف کہتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اوسی کا کلام ہے اللہ تعالٰے کا کلام نہین نازل ہوئی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر اور جامع البیان وغیرہ مین مذکور ہے اور سیوطی تفسیر اکلیل مین تحت آیۃ مذکورہ کے کہتے ہین فیہا وقوع النسخ فی ہذہ الملۃ اور فرمایا اللہ تعالٰے نے وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ الخ اکلیل مین تحت اس آیۃ کے مذکور ہے فیہ رد علی من انکر النسخ آیات منسوخہ کی تعداد و شمار صاف طور پر کسی حدیث مین نہین پائی گئی البتہ بعض آیتوں کا منسوخ ہونا احادیث سے پایا جاتا ہے۔

**جواب سوال سوم** کسی مسلمان کو دیدہ دانستہ آیت منسوخ پر عمل کرنا جائز نہین جیسا کہ دیدہ دانستہ غیر قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑہنا جائز نہین۔ پہلے مسلمانون کیلئے یہ حکم تہا کہ بیت المقدس کیطرف رخ کرکے نماز پڑہین پہر یہ منسوخ ہوا اور کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا کسی مسلمان کو ہرگز جائز نہین کہ دیدہ دانستہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرے یہی حال آیت منسوخہ پر عمل کرنیکا ہے۔

**جواب سوال چہارم** جو شخص کسی آیت کے منسوخ ہونیکو تسلیم نہین کرتا وہ سخت غلطی مین مبتلا ہے اور یہ غلطی اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جیسے عبداللہ بن مسعود رض سے نقل کیا جاتا ہے کہ معوذتین قرآن مین داخل نہین۔ وغیرہ واللہ اعلم۔

**جواب سوال پنجم** اس سوال کا جواب پہلے جوابات سے معلوم ہو سکتا ہے یہی حال سوال ششم کا ہے۔ واللہ اعلم۔

واضح ہو کہ ناسخ و منسوخ ہونیکا یہ مطلب ہرگز نہین اور نہ کوئی مسلمان خیال کرسکتا ہے کہ حق تعالٰے سے پہلے حکم کے صادر کرنے مین غلطی ہوئی اور پہر غلطی سے آگاہ ہو کر اوسکو منسوخ کیا گیا تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا۔ بلکہ اس طرح سمجہنا چاہیئے جیسے کوئی طبیب حاذق مریض کیلئے اول نسخہ منضج کا تجویز کرتا ہے پہر مسہل اور پہر تبرید قائم کرتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ حسب موقعہ بیماری کی کمی بیشی کے لحاظ سے نسخہ بدلا جاتا ہے یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ طبیب سے اول غلطی ہوئی اور پہر اس سے رجوع کیا۔ اللہ تعالٰے کی قدرت و تصرف کے بارہ مین خیال کرنا چاہیئے کہ مثلاً ایک شخص کو آج اللہ تعالٰے نے غنی کیا اور کل کو فقیر بنا دیا کسی کو آج تندرست اور کل بیمار کیا جس طرح یہان پر غلطی کا وہم و گمان نہین ہو سکتا اسی طرح احکام امر و نہی کے تغیر و تبدل مین بہی نہین ہو سکتا۔

ناسخ و منسوخ کی بحث بہت طویل و عریض ہے اگر تمام و کمال لکہی جاوے اور منکرین و مجوزین نسخ کے استدلالات و جوابات پورے نقل کیئے جاوین تو شاید اخبار کے ذریعہ سے اسکی اشاعت دشوار ہو۔

دوسرے سوال کا جواب بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا ختم ہونا شرعاً واقع اور واجب التسلیم اور عقلاً جائز و ممکن ممتنع بالذات ہرگز نہین شاید سائل صاحب نے امکان نظیر کے بارہ مین سوال کرنا چاہا لیکن ذہول و غفلت سے پیرایہ و مضمون بدل گیا جیسا کہ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے امید کہ سائل صاحب اپنے مقصود سے اطلاع فرماوین تاکہ مدلل جواب دیا جاوے۔

جواب سوال نمبر ۳ حدیث مین وارد ہے لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد الحدیث اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تقرب و زیارت کیلئے سفر کرنا سوا تین مسجدون کے اور کسی کیلئے جائز نہین۔ فقط واللہ اعلم۔

راقم عبد الجبار عمر پوری کان اللہ مقیم دہلی کشن گنج۔

## مرزا قادیانی کر نام کیسا شخص مرحوم و مغفور

۲۲ رجون ۱۹۱۸ء کے اخبار زمیندار مین عاجز راقم نے اپنے پرائیویٹ پوسٹ کارڈ کو ترتیب صرف شائع شدہ ہی دیکہا بلکہ توقع سے بڑہ کر منشی سراج الدین احمد صاحب مالک اخبار مذکور کا عالمانہ جواب بہی مطالعہ مین آیا۔ صاحب موصوف کو لازم تہا کہ جس تحریر کا بندہ نے ذکر کیا تہا بجائے پرائیویٹ خط کے چہاپنے کے پہلے اسکو اپنے قابل قدر با فراط ثانی اخبار مین جگہ دیتے۔ اور اسپر اپنا فاضلانہ

+ تفسیر کبیر میں لکہا ہے کہ اس آیت سے نسخ کا وقوع ثابت نہیں ہوتا۔ امکان وقوع ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ریمارک کرتے لیکن اسکے برعکس کارروائی عمل مین آئی بہر حال اپکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا ریمارک قبل از وقت ہے بندہ کی پوری اطمینان تسلی نہین ہوئی۔ اسلئے اگر آپکے جواب پر کچھ حرف سرائی کی جاوے تو امید ہے کہ میری گستاخی معاف فرماوینگے۔

(ا) متذکرہ عنوان بزرگ (مرزا) کے بارہ مین اس وقت دو قسم کے خیالات کے احباب جاتے ہین یعنے مرزاجی کی اخلاص مند جماعت کے لوگ جنکا ایمان آپ کی رسالت بانبوۃ پر ہے۔ پس الفاظ مرحوم ومغفور تو بجاے خود وہ تو ہر موقعہ پر الفاظ الصلوٰۃ والسلام بھی ایزاد کرتے ہین۔ بلکہ انت بمنزلۃ ولدی۔ انت منی وانا منک۔ یحمدک اللہ ویمشی الیک۔ اور اس قسم کے دیگر الہامات پر بھی کامل یقین رکھتے ہین۔ آپ انکو اگر کسی مسئلہ کی حقیقت یا اہلیت ہزارون روشن دلائل سے سمجھائین اور مشاہدہ کرا دین۔ کہ آفتاب اس وقت اپنے نصف النہار پر ہو لیکن وہ آپ کی ایک نہ سنین گے اور شب تاریک ہی کہے جاوینگے۔ اور حق ہے فرمودہ خداوندتعالیٰ۔

اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

(ب) دوسری قسم کے وہ لوگ ہین۔ جنکا قرآن مجید پر کامل ایمان ہے۔ اور وہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بمصداق آیت کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط کے خاتم المرسلین یقین کرتے ہین۔ اور ختم نبوۃ کے بعد نبوۃ کا دعوے کرنے والون کو شرک فی النبوۃ کا مرتکب بتاتے ہین۔ اور ایسے لوگون کو جو دین اسلام مین تفرقہ انداز ہین۔ اور لَا تَفَرَّقُوْا پر ایمان نہین رکھتے۔ انکو اَلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ کا مصداق پاتے ہین۔ اب اس مین تو آپ کو بھی ہم سے اتفاق راے ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک جن لوگون نے نبوۃ کے دعاوی کئے اور سخت بیدردی سے اسلام کے ٹکڑے کاٹے۔ اور جس قدر مدعیان کاذب سلف ہستی پر نمودار ہوے ہین قادیانی صاحب بھی غایت لطف الباب سبیے از انجملہ ہین۔ پس اُن دعویدارون کو بعد از مرگ جو جو خطابات ملے انہین خطابات کے قادیانی صاحب مستحق ہین اگر وہ صادق تھے تو اُن کے نامون کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہم لکھا جاتا ہوگا۔ اور اگر کاذب تھے تو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ط انکے حق مین راست آویگا۔ اسلئے بقول سعدی

سن نگویم کہ این مکن آن کن — مصلحت بین وکار آسان کن

(۱) کیا آپنے مرزا صاحب کی مصنفہ کتابون مین نہین پڑھا۔ کہ سوا اپنی جماعت کے لوگون کے باقی تمام اسلامی دنیا کو جہنمی بتلاتے ہین (انجام آتھم) جمعہ جماعت تو بجاے خود وہ تو کسی مسلمان کے نماز جنازہ مین بھی شامل نہین ہوتے اور سب کو کافر اور کلٹے جانے کے قابل بتاتے ہین۔ اسلئے مین حیران ہون۔ کہ ایسے شخص کے نام کے ساتھ الفاظ "رحم کیا گیا۔ بخشا گیا" کیونکر آپکے روشن دماغ کے قلم سے لکھے جارہے ہین۔

(۲) آپکے مرحوم ومغفور (مرزا صاحب) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے سچے اور پاک رسول سے لیکر دین اسلام کے مقدس پیشواؤن۔ عالمون۔ سجادہ نشینون اور دیگر نفوس قدسیہ وغیرہ تک کے حق مین جو سب وشتم کی بوچھاڑ کی ہے (نور القرآن حصہ دویم۔ انجام آتھم) آن کی ردیف وار ڈکشنری غالباً آپ کی نظر کیمیا اثر سے گذر چکی ہوگی۔ اگر نہین گذری تو ملاحظہ ہو عصاءِ موسیٰ صفحہ ۳۴۳ تا ۳۴۶۔ اب آپ ہی للہ انصاف کرین کہ جس شخص کے اس قسم کے کارنامے ہین جنکا ایک شمہ عرض کیا گیا ہے کیا وہی شخص آپکے نزدیک مرحوم ومغفور کا مستحق ہے۔

(۳) آپکے مرحوم ومغفور نے قرآن مجید کی پاک آیات کو توڑ کر یعنے کسی آیت کا اول حصہ لیا اور کسی کا درمیانی حصہ اور کسی کا اخیر ٹکڑا اور ان سے نیا قرآن گھڑا (دیکھو اربعین حصہ دویم) لیکن قرآن مجید کے ساتھ اس قدر ظلم کرنیوالا شخص پھر بھی آپکے نزدیک مرحوم ومغفور ہی مانا گیا ہے۔ آخر قرآن مجید کی معنوی طور پر عزت اور بے حرمتی کرنے والون مین کچھ تو مابہ الامتیاز ضروری ہے۔ اب مین آپکے تعجب انگیز اجتہاد اور حیرت انگیز استدلال پر کچھ عرض کرنیکا آزادی خواہ ہون۔

اول جس ہزار یا تین لاکھ آدمیون کا (جیسا کہ آپنے تحریر کیا ہے) کسی شخص کے جھنڈے تلے آجانا بلاشبہ اسکی مستقل مزاجی۔ پولیٹکل دماغ کی سنجیدگی کی دلیل ہوسکتی ہے۔ لیکن کیا یہ اشخاص مرزا قادیانی کی امت بننے سے پہلے غیر مسلم تھے۔ یعنی آریا۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ بدھ مذہب وغیرہ؟ ہرگز نہین۔ کیا مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ جماعت مرتدین شامل نہیں۔

۴ کیا افریقہ کے مہدیون کے جھنڈون تلے لاکھون مسلمان کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوے؟ کیا کروڑون خلق خدا کا بت پرستی مین غرق ہوکر کفر وشرک کی موت مین مرتے رہنا۔ بت پرستی کی صداقت پر دلیل ہے؟ کس قدر دنیا

بنا بر بصاحب نظرے جوہر خود را — عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

جو تثلیث کے عقیدہ مین غرق ہے۔ اور اسلام کو (معاذ اللہ) ایک جعلی مذہب جانتے ہین۔ تو کیا وہ راستی پر ہین؟

اسی دفعہ کے ضمن مین آپنے ایک اس سے بھی زیادہ تر روشن دلیل پیش کی ہے کہ ہندو بزرگون کو سرگباش (جنت نصیب) لکھنے کا رواج ہے۔ اسکے جواب مین صرف اسی قدر گذارش ہے کہ جو لوگ اپنے پیدا ہونے سے لیکر موت تک کفر و شرک مین جکڑے رہے۔ اور قرآن مجید کے مواعظ اور ہدایات کو پس پشت پھینکتے رہے۔ قرآن مجید تو ان کو سرگباش نہیں کہتا۔ ہان بعض ہمارے پسند اور خوشامدی نام کے مسلمان اس رواج کے دلدادہ اور پابند ہون تو ایسے لوگون پر مذہب اسلام کا کیا انحصار ہے۔ پس یہ کوئی اسلام کا مسئلہ نہین ہو کہ ہندوؤن کے رواج کی خواہ مخواہ اہل اسلام پیروی کرین۔ اسی دفعہ کے ضمن مین آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مرزا جی مدعی اسلام تھے اور کلمہ گو الخ۔ لیکن میرا عاجزانہ التماس ہے۔ کہ صرف یہی ایک طریق ان کی مطلب براری کا تھا جس سے انہون نے بہت کچھ فایدہ اٹھایا۔ مذہبی آڑ سے بڑھکر کوئی عمدہ پیرایہ عوام کالانعام کو اپنے ڈھنگ پر لانے کا بہتر ہے۔ اگر وہ مدعی اسلام نہ بنتے تو کوئی شخص انکے پس مین نہ آتا اور اس قدر زر و مال جو عوام سے وصول کر کر اپنی اولاد و احفاد کے لئے جمع کر گئے ہین کبھی حاصل نہ ہوتا۔ اور یہی ایک پیرایہ ہے جسکی بدولت ان بیچارے باصفاؤن سے اپنی رسالت کا اعتراف کرایا۔ لیکن آخر الامر نتیجہ یہ نکلا کہ جن کو خداوند تعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الخ کا رشتہ نصیب کیا تھا۔ ان مین آتش نفاق ڈالکر خانہ جنگی کے لئے تلوارین انکے ہاتھون مین پکڑا گئے

**دوئم** گاڈ فری ہیگنس جیسے۔ (بقول آپکے) غیر مسلمان اور منکر رسالت شخص نے نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوۃ کا دعویٰ کیا۔ نہ کوئی اسلام کا کلمہ گو تھا۔ بلکہ جنم کا عیسائی ہو کر اسلام کی حمایت مین ایک کتاب لکھی جو تمام دنیا مین شائع ہو چکی۔ اس نے اسلام کے پاک اور مقدس بزرگون کو جہنمی کا خطاب نہین دیا۔ اسپر بھی اگر سرسید نے اسکو مرحوم لکھا ہے تو سرسید مرحوم کے تمام اجتہادون اور استدلالون سے نہ آپ کو اتفاق ہے نہ دیگر مسلمانون کو اور مرزا صاحب تو سرسید کو دائرہ اسلام سے خارج اور نجاست خورون کے لئے نجاست تیار کرنے والا گمراہ وغیرہ الفاظ لکھتے رہے۔ (دیکھو آئینہ کمالات مصنفہ مرزا صاحب کا خط انبی سرسید) پس وہ سرسید کے اجتہادات اور استدلالات سے کیونکر فایدہ اٹھا سکتے ہین۔ ہان آپنے بلاشبہ تو اس سے بھی بڑھکر سرسید کے اجتہاد سے فایدہ اٹھایا ہے۔ کہ ایک مسلمان کو جو تبدیل مذہب کرکے عیسائی ہو گیا تھا۔ اور تثلیثی عقیدہ پر مرا۔ آپنے مرحوم کے لفظ سے اسکو یاد کیا۔ (زمیندار اخبار ۱۲ اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ کالم ۲)

**سوئم** جیسا کہ آپنے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت کوئی شخص آپکے کہنے سے داخل جنت نہین ہو سکتا۔ اور نہ ہی دوزخ مین دھکیلا جا سکتا ہے۔ تو مین حیران ہون کہ خواہ مخواہ بے اختیاری کے عالم مین آپنے غیر مستحق کو جنت مین داخل کرنے کی کیونکر زحمت اٹھائی ہے۔

**چہارم** حضرت منصور کے اناالحق والی مثال انکو دیجئے جو خدا تعالیٰ اور بندون مین کچھ تمیز نہین کر سکتے وہ وقت عالم سکر تھا۔ لیکن اہل شریعت کے نزدیک کلام الجھا نوبت لا دیتے ہین۔ دیوانون کے کلام کا کچھ اعتبار نہین ہے۔ لیکن مرزا جی نے عمداً بقائمی ہوش و حواس مسلمانون کے حق مین ایسی ایسی درفشانیان کی ہین جنکا اعادہ کرنا بھی گناہ مین داخل ہے۔

**پنجم** قرآن مجید کی چند آیات دربارہ مغفرت جو آپنے تحریر فرمائی ہین (گستاخی معاف) وہ اس محل اور موقع پر چسپان نہین ہو سکتین۔ اگر انکا وہی مفہوم ہے جو آپنے ظاہر کیا ہے تو بمصداق ع۔

خیرہ نیست بازی غلط باختی

اس طرح پر تو (معاذ اللہ) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہوکر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر و نصیحت مواعظ کی کچھ ضرورت ثابت نہین ہوتی۔ اور سراسر تخالف وعدہ اس مالک حقیقی کا لازم آتا ہے۔ حالانکہ ہم بہر روز قرآن مجید مین پڑھتے ہین۔

(۱) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ (مائدہ) ترجمہ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین اور اچھے عمل کئے ہین۔ کہ انکے لئے بخشش اور اجر عظیم۔

(۲) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (سورۃ مائدہ آیۃ ۱۳) ترجمہ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا ہمارے احکام کو وہی لوگ ہین جہنم مین جانیوالے۔

(۳) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا۔ سورۃ توبہ آیۃ ۷۳۔ ترجمہ وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون سے بہشتون کا بہتی ہین انکے نیچے نہرین۔ ہمیشہ

ahmadimuslim.de

رہنے والے ہین اُن مین۔

(۴) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا سورۃ توبہ آیۃ ۶۹ ترجمہ۔ وعدہ کیاہے اللہ نے منافقین مردون اور منافقین عورتون سے اور کافرون سے جہنم کی آگ کا ہمیشہ رہنے والے ہین اس مین۔

(۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ سورۃ آل عمران آیۃ ۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ تو اپنے وعدہ کا خلاف نہین کرتا۔

(۶) كَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا سورۃ مزمل آیہ ۱۸ ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا ہو چکا ہے۔

(۷) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ سورۃ مومن آیۃ ۵۵ و ۷۷۔ ترجمہ۔ پس صبر کر اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے۔

اس مدعا کی بہت سی آیات ہین مگر طوالت سے بچنے کے واسطے مین نے انہین سات پر قناعت کی ہے۔ جس شخص کا مذکورہ بالا آیات پر کامل ایمان ہے وہ کبھی بھی اپنے دل مین خیال نہین کر سکتا کہ (معاذ اللہ) خدا کے ہان ایسی کہا شاہی ہے۔ کہ نیک عمل کرنیوالے سچے مسلمانون کو خواہ مخواہ دوزخ مین دھکیل دے۔ اور جو لوگ پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کر کے جہلا اور حمقاء سے نکے بچو مین نیک اور پاک مسلمانون کو ناحق اور بے موجب جہنمی کا خطاب دین تو ایسے لوگون کو بہشت مین داخل کرے۔ چونکہ قرآن مجید مین بعض آیات بعض کی تفسیر ہین۔ پس جن پاک آیات کا آپنے حوالہ دیا ہے انکی تفسیر مین مفصلہ ذیل آیات مدد دیتی ہین۔ اور مغفرت کے حصول کے لئے توبہ ایک لازمی اور ضروری امر ہے۔

(۱) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ سورۃ انعام آیۃ ۵۴۔ ترجمہ۔ سلامتی ہو تم پر تمہارے پروردگار نے لکھ لی ہے اپنے آپ پر رحمت کہ جو کوئی تم مین سے نادانستہ برا کام کرے اور پھر اسکے بعد توبہ کرے تو بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔

(۲) وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى سورہ طٰہٰ آیہ ۸۲ ترجمہ۔ اور بیشک مین بخشنے والا ہون اس شخص کے لئے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے۔ پھر سیدھی راہ پر چلا۔

(۳) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا سورۃ فرقان آیۃ ۔ ترجمہ۔ مگر وہ شخص جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے پس ایسے ہی لوگ ہین جنکی برائیون کو اللہ تعالےٰ بھلائیون سے تبدیل کر دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے۔

لیکن جہانتک ہمارا علم و یقین ہے اور مرزا قادیانی کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اُسنے مسلمانون کو صراط مستقیم سے گرانے۔ پاک اور مقدس بزرگان اسلام کو سب و شتم کرنے کافۃ الاسلام کو جہنمی کہنے اور قرآن مجید کی آیات کو توڑ کر اپنے تصرف مین لانے مین کوئی دقیقہ اپنی طرف سے باقی نہین چھوڑا۔ اور اپنے مرنے کے وقت تک ایسے کفریات سے سچے دل سے توبہ نہین کی۔ اور نہ ہی نبوۃ کے جھوٹے دعویٰ کو اپنی زندگی بھر مین واپس لیا۔ حتیٰ کہ مرگ مفاجات نے جو ہیضہ کی شکل مین نمودار ہوئی اُسے دفعتاً ہی دبوچ لیا۔

اخیر پر یہ عرض ہے کہ آپنے آخر الامر اسی مضمون کیلیئے تحریر کر دیا ہے کہ مین مرزا صاحب مرحوم کے دعاوی اور الہامات کا قایل اور معتقد نہین ہون[1] یعنے بالفاظ دیگر اُن کو انکے دعاوی وغیرہ مین کاذب مانتے ہین۔ پھر جس شخص کے باب مین آپکی یہ رائے ہو اُسکے نام کے ساتھ آپ کو مرحوم و مغفور لکھنے کا حق کہان سے حاصل ہو گیا جبکہ قرآن مجید مین برملا پڑھا جاتا ہے۔

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔

مین اپنی گستاخی کی معافی مانگتا ہون اور خداوند تعالےٰ کی درگاہ مین عجز و زاری کے ساتھ دعا مانگتا ہون کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

امید ہے کہ آپ فرصت کے وقت اس مسئلہ پر پھر تدبر اور غور فرماوینگے۔ والسلام

خاکسار امام الدین عفی عنہ از گجرات (پنجاب)

## غزل در ذکر قادیانی

از مولوی عبد العزیز صاحب

چه نشنیدی به مرگ قادیانی　　چگونه رفت زین دنیائے فانی
که او خود خواسته بود از خدا　　برائے خویش فصل آسمانی
اذان کرد او دعائے فیصله کن　　بر دانائے اسرار نهانے
که ای پیدا کن گیتی و گردون　　بمیرم گر که کاذب و دجال ثانے
چنانکه سینو لیسید دشمن من　　نثار الله بکاب نیستا نے
فاماکنی الّتی فی حیاتہ　　اجب و افتح بنه النعمانت دانی

[1] ترجمہ۔ پس ہلاک کر مجھے اے خدا اسکی زندگانی مین و قبول کر اور فیصلہ کر ساتھ اسکے پس تو نزدیک ہے[2] یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے نوا سے واحد وزن پر اور اثبات یا شعر وصل

وان کان ثناؔ الله ضالا
لیجاب الله دعوته علی الفور
فاهلکه علی ما کان فیه
وخصمه ثناء الله حیٌ

چو خود دادار ما این فیصلہ کرد
اگر آری بدم تا دل فاسد
نمی آری تو ایمان بر خدائے
عجب از حامیان و پیروانش
نمی دانند بامعنے بدعوے
مگر عوعو کہ بے معنی است لفظو
کجا شد نوردین میرزائیان
کجا مرد مبارک صدر ایشان
چرا ناید بیرون سوی میدان
کجا یعقوب چندہ خواہ نعرہ م
چرانہ بہ جواب از صدق مرزا
سیاہ ورد حتش الحکم کر دے
ولا ہر شب بگردون میرسانند کو
نگہے احمد شال اور انوشتے
غرض مرزائیان بس شرمسارند
بمردہ آن کاذب غدار ناگاہ ۔
فرا وان نعمت از حق حاصلش بود

فاهلکه والذی غیر فانی
لیعلم من دکة اہل الزمان
فبشری للاقا مع الاداني
شب و روز آن بعیش و شادمانی
چہ پیشے باز از خود نکتہ دانی
بگویم تف ترا بر نکتہ دانے
کزو شد فصل امر قادیانی
کہ بیجا میکنند پشت بانے
نمی آرند سخن شادمانی
نہ شرمے از خدائے آسمانی
کجا آن مرد اکمل گو سیانی
چہ مستور اند در کنج نہانی
پے اثبات صدق پیر فانی
چرا خاموش کنون از کلک رانی
کردتے داشت اندر بیچ خوانی
ہمیگفتی بمرزا این و آنی
ورا گفتی خلیل و موسیٰ ثانی
ہمیکردے بہ حرص باد خوانی
جوابے ز مرگ ناگہانی
گرفتہ شد بہ بطش آسمانی
ازان دائم بعیش و کامرانی

ہمہ وہم منہلک اندر تنعم
نہ پیدا لیسے خدا نہ فدوالجلال شد
بقرآن و کلام پاک یزدان
اگر چہ ندارمی بین تو اعجاز
کہ روز من مراد و روز دین است
بقرآن روز دین روز جزا ہست
بسورۃ الانفطار از ایزد پاک
غرض بیگانہ بود از فہم قرآن
ہمہ الہام او بے مغز و مہمل
ہمے گفت از رو نحو او ہمہ عمر
مگر شرمش نمے آمد ازین امر

مگر غافل زحیش بیحاورا سے
ازان بیخبر و تعریف مدانی
کہ آورد لقی این تصنیف ما سے
کہ وزدے گنجینہ خیانت و فشانی
چرا از من وزین ما شیہ زندگانے
اگر شیہ ہست خاتمہ را بخوانی
ہمین تفسیر قادیانے ہر تو
یقین دانی اگر از سو سنانی
ببین الہام معتمد آسمانی
بآخر رفت زین دنیائے فانی
بہ پیری آرزو ہائے جوانے

نویسم تا کجا حالات او را
عزیزان بہ اگر خاموش مانی

# کیا اہل تقلید اہل حدیث ہونیکے مستحق ہیں؟

از مولنا مولا بخش خان صاحب ہماری مقیم جمالپور ضلع مونگیر

ہمارے علاقی بھائی حنفی جب اہل حدیث عاملین بالسنت سے سنتے ہیں کہ وہ اپنا لقب ان مذاہب مختلفہ اور مشارب متشتتہ سے الگ تھلگ اہل حدیث رکہتے ہیں اور اسی لقب کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں تو وہ بھی فوراً اپنے کو اہل حدیث کہنے لگتے ہیں او کہتے ہیں کہ کیا ہم اہلحدیث نہیں ہیں چشم ما روشن دل ما شاد ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ خدا کے سب بندے اسی سلسلہ میں وابستہ ہو جاویں اور سب کے سب اہل حدیث عامل سنت ہو جاویں مگر یہ کیا بات ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ مدعی آن اپنا لقب حنفی ہونا پسند کرتے ہیں مگر جب مقابلہ اہلحدیث کا ہوتا ہے تو یہ لوگ اپنے کو اہل حدیث کہنے لگجاتے ہیں۔

۱ اے اگر ثناء اللہ گمراہ ہے تو اس کو میری زندگانی میں ہلاک کر ۱۲۔
۲ یہ اسم فاعل ہے فنی۔ یعنی سو فامین کے وزن پر اور اثبات یا آیسب وجہ مذکر تحریر
۳ قبول کی اللہ نے دعا جلدی تا کہ ظاہر کرے کذاب وقت کا وہو کہا۔
۴ پس مرزا کو اللہ نے ہلاک کیا جس حالت میں کہ وہ تھا۔ پس خوشخبری ہو بڑوں اور چھوٹوں کو + ۵ اور اسکا دشمن ثناء اللہ زندہ ہے +
۶ یعنی اکمل ساکن گولیکی کہ فی الحقیقت اجہل است۔
۷ یعنی مبارک علی فیروز والی ثم السیالکوٹی +
۸ یعنی ایڈیٹر الحکم کہ در تعریف و توصیف مرزا اوراق الحکم سیاہ میکرد۔

۱۱ اعجاز المسیح مصنفہ مرزا قادیانی +
۱۲ کما قال الله تعالیٰ فی الواقعه۔ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ
۱۳ کما قال الله تعالیٰ۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۱۲۔

+ یہ لقب کوئی مذہبی نہیں۔ مذہبی لقب تو صرف مسلمان ہے بلکہ یہ لقب عملی ہے اور بس (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اور عار مخالفت حدیث کی اپنے ذمہ سے اپنے مخالفین کے سامنے اٹھانا چاہتے ہین۔ اگر یہ لوگ اہل حدیث ہین تو پھر اہل حدیث سے عمل بالحدیث کی وجہ کو یہ شماتت و عداوت کیسی اور انکے لئے القاب نازیب و ناپسندیدہ کی تجویز جیسے وہابی وغیرہ کیسے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اہل حدیث نہین ہین بلکہ وہی حنفی نعمانی وغیرہ ہین اب ہم کو یہ دکھلانا ہے کہ حنفی اہلحدیث کے لقب سے ملقب ہونیکے مستحق ہین اور اس لقب مبارک سے وہ سرفراز و ممتاز ہوسکتے ہین یا نہین۔ یہ تو ظاہر و ہویدا ہے کہ ہر دعوی پر دلیل کا ہونا نہایت ضروری ہے اور دعوی بلا بینہ مسموع نہین ہوتا بلکہ قابل رد و طرد ہوتا ہے حنفیون کے اس دعوی پر کہ ہم اہل حدیث و عامل بالحدیث ہین کوئی دلیل نہین ہے اور اسپر کوئی حجت و برہان قائم نہین کر سکتے بلکہ بخلاف اس کے مشاہد ہے۔ اور اہل حدیث اپنے اہل سنت و اہل حدیث ہونیکے شواہد رکھتے ہین اور انکے پاس دلائل کتاب و سنت کے اسپر موجود ہین۔ قال اللہ تعالی مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ه یعنے جو تم کو رسول حکم کرین اسکو لیلو اور جس سے منع کرین باز رہو۔ و قال صلعم علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی یعنے میری سنت اور طریقہ خلفاء راشدین پر قائم رہو و قال من رغب عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے پھرا وہ مجھ سے نہین ہے۔ و قال من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ۔ یعنے جس نے میری سنت کو پسند کیا پس بیشک اس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا۔ سنت کے مخالفو تم جو جھوٹی محبت رسول کے مدعی ہو اور سنت سے متنفر اور اہل حدیث کو محب رسول نہین سمجھتے ہو ذرا اس فرمان والا شان سید المرسلین کو دیکھو اور بتلاؤ آپ کیکہنا ہے کہ سوائے فرقہ اہل حدیث کے سنت رسول کا کون طالب ہے اور اسکی رغبت کون رکھتا ہے اور سنت رسول کا کون جامع ہے اور اس کا کون متبع ہے یقیناً منصفین بجز اہلحدیث کے کسی کو نہین بتلا سکتے ہین اور سارے فرقہ مین سوا انکے اور کسی کے لئے اس امر کو نہین کہلا سکتے ہین کیونکہ متبعین سنت وقت ظہور سلطان سنت و آفتاب عالمتاب کتاب تقلیدیہ اقوال و آراء رجال کو بدنما شمار کرتے ہین کما الصباح یغنی عن المصباح و للہ در القائل سے

بقول مصطفے از ناز دیگران ماندم
شہود یار مانع گردد از اغیار عاشق را

بخلاف فرقہ مقلدین کے کہ وہ آخذ برائے امام ہین۔ نہ بروایت سید الانام دیکھو اصحاب حدیث قدیماً و حدیثاً حدیث ہی کے عامل اور اسیکے طالب رہے اور آثار سید الابرار کو اسکے معدن سے آخذ اور اسکے حافظ رہے اور لوگون کو اسکے اتباع کیطرف داعی رہے اور اسکے مخالفین پر انکار فرماتے رہے یہانتک کہ یہ لوگ معروف و مشہور باصحاب حدیث و اہلحدیث ہوئے اور ان کے مخالفین اہل تقلید انکے برعکس ہوئے یعنے حفظ احادیث سے کنارہ ہوگئے اور اسکی معرفت سے دور ہوگئے اور حدیث صحیح و ضعیف کی تمیز سے بے بہرہ ہوگئے اور صحبت اہلحدیث سے کنارہ ہوئے اور حدیث اور اہل حدیث پر طعن کرنے لگے اور ان کے لئے برے القاب مقرر کئے جیسے نواصب و مشبہ و حشویہ و مجسمہ وغیرہ کما ذکرہ فی الغنیۃ۔ پس یہ سب دلائل ظاہرہ و شواہد قائمہ واسطے اہلحدیث کے ہین کہ یہ لوگ احق ہین ساتھ حدیث کے باقی فرقون سے اور یہ تو معلوم ہے کہ اتباع نام ہے عمل بسنن رسول اللہ صلعم اور تسلیم امر رسول اللہ کا جو صحیح ہو حکم کی اور اہل ہوا و اہل بدعت اس سے بہت دور اور سخت نفور ہین پس یہ علامت ظاہرہ و دلیل واضح شاہد ہین کہ یہی لوگ مستحق اہلحدیث و اہل سنت کے ہین اور بدعتی ہوا پرست اس سے خارج ہین اور علاوہ اسکے اور علامتین بھی ہین۔ اولاً اہل حدیث اقوال ناس و کردار رجال کو بسبب حدیث رسول کے ترک کردیتے ہین۔ اور اہل تقلید حدیث رسول امین کو بسبب اقوال رجال کے ترک کرتے ہین۔ ثانیاً اہلحدیث اقوال رجال کو احادیث رسول پر پیش کرتے ہین۔ پس موافق کو مان لیتے ہین اور مخالف حدیث کو ڈالدیتے ہین۔ اور اہل تقلید اقوال رسول کو اقوال ناس پر عرض کرتے ہین پس جو حدیث انکے رائے مردود کے موافق ہوتی ہے اسکو قبول کرتے ہین اور جو مخالف ہوتی ہے اسکو رد کردیتے ہین یا تاویل و تحریف کرتے ہین۔ ثالثاً اہل سنت وقت تنازع و اختلاف کے لوگون کو طرف کتاب و سنت کے بلاتے ہین اور اہل بدعت اس وقت آراء رجال اور ان کے معقولات کی طرف جھکاتے ہین۔ رابعاً اہل حدیث کے نزدیک جب حدیث رسول اللہ صلعم کی صحیح روایت سے ثابت ہوجاتی ہے تو اسپر عمل و اعتقاد سے باز نہین رہتے اور اسکے موافق و مخالف کا کچھ خیال نہین کرتے اور اہل تقلید صحیح روایت کے ثابت ہونے پر اگر وہ تعدد

ahmadimuslim.de

موافق انکے اعتقاد کے نہیں ہے تو اُسکی تردید کی فکر میں ہو جاتے ہیں اور صحیح حدیث پر عمل کرنے میں کسی مقتدا کے موافقت کو تلاش کرتے ہیں بدون اسکے حدیث اُن کے نزدیک حجت نہیں ہے حالانکہ امام شافعی ایسے لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل نہیں کرینگے جب تک ہم یہ نہ جان لیں کہ اسکا کوئی قائل و قابل بھی ہے سخت انکار کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بلکہ واجب ہے اسپر جسکے پاس حدیث صحیح ہو گئی کہ وہ اس حدیث کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو صحابہ وقت سننے حدیث کے رسول صلعم سے کرتے تھے اور امام ممدوح یہی فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کا اجماع و اتفاق ہے کہ جب کسی پر حدیث رسول اللہ صلعم کی ظاہر ہو جاوے تو اُس کو یہ حق نہیں ہے کہ اس حدیث کو کسی کے قول و فعل کے سبب سے چھوڑ دے اور یہ علامت سب علامتوں سے اہل حدیث میں بڑی ہوئی ہے کہ یہ لوگ حدیث رسول اللہ صلعم کو کسی کے فعل و قول کی وجہ سے نہیں چھوڑتے۔ کیف ؎

نہاد اہل حدیث است اتباع سنن　　　صبا کی رائی نیا بگذرد درین گلشن
کجاست صاحب تقلید گو بیا و ببین　　　بہار این چمن و خار زار رائی زن

خامساً۔ اہل حدیث اپنے کو منسوب نہیں کرتے ہیں طرف کسی مقالہ معین اور شخص معین کے سوا رسول اللہ صلعم اور انکی حدیث کے جیسے ماتریدیہ و اشعریہ مثلاً اور حنفی و شافعی و مالکی وغیرہ کے۔ اہل حدیث ان القاب محدثہ اور مقالات مبتدعہ و انتسابات مختلفہ سے بہت دور ہیں۔ انکی نسبت یا تو طرف حدیث و سنت کے ہے یا طرف صاحب حدیث یعنی سید المرسلین کے پس بس۔

سادساً۔ اہل حدیث نصرۃ حدیث صحیح اور آثار سلف کی کرتے ہیں اور اہل بدعت اپنے مقالات و مذاہب کی تائید و نصرۃ کرتے ہیں۔

سابعاً۔ اہل حدیث جس کسی سے محبت یا عداوت رکھتے ہیں تو اوپر سنت رسول کے رکھتے ہیں اور مبتدع محبت و عداوت جس کسی سے رکھتے ہیں تو اوپر اقوال مبتدعہ اپنے رکھتے ہیں۔

ثامناً۔ اہل سنت سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول اکرم نے یہ فرمایا ہے تو انکے دل اس جگہ ٹھہر جاتے ہیں اور کہتے ہیں علی الرأس والعین سمعنا و اطعنا اور التفات نہیں کرتے طرف اسکے کہ ماذا قال فلان و فلان اور اہل بدعت اسکے خلاف ہیں انکے قلوب آیت و حدیث سے مطمئن نہیں ہوتے جب تک ماذا قال فلان و فلان معلوم نہووے اور تاویل و تحریف، سمعنا و عصینا کہکر جان چھوڑا لیتے ہیں۔

تاسعاً۔ اہل بدعت حدیث و سنت سے اُسی کو لیتے ہیں جو انکی خواہش و ہوا کے موافق ہے ضعیف ہو وہ حدیث یا صحیح اور ترک کرتے ہیں اُن حدیثوں کو جو انکی خواہش و مذہب کے موافق نہو اگرچہ وہ سب احادیث صحیح ہوں اور جب اُن احادیث کے رد کرنے سے عاجز و مجبور ہو جاتے ہیں تو تاویلات موجہ اور تحریفات مستنکرہ سے انکی تردید کر دیتے ہیں۔ ھکذا افادہ العلامۃ محمد بن موصلی کذا فی مختصر الصواعق۔ پس دعاوی ہر ایک طائفہ کے طوائف متعددہ سے ساتھ حقیقت کے بلا بینہ ہے۔

وکل یدعی وصال للیلی
ولیلی لا تقر لھم بذاکا

علامہ ابو المظفر سمعانی فرماتے ہیں کہ طریقہ حقہ و عقیدہ صحیحہ ساتھ اہل حدیث کے ہے کیونکہ انہوں نے اپنے دین و مذہب و عقیدہ کو خلفاً عن سلف و قرناً عن قرن رسول اللہ سے اخذ کیا ہے اور آنحضور کی دعوتوں کی معرفت (یعنے جس دین مستقیم و صراط قویم کی طرف آنحضور نے لوگوں کو بلایا ہے) کا کوئی طریقہ نہیں ہے بجز اس طریق کے جس پر اہل حدیث چلے ہیں اور اور فرقے جب انہوں نے دین کو طلب کیا بغیر طریقہ اصحاب حدیث کے اسواسطے کہ وہ لوگ اپنے معقول و آراء کی طرف لوٹ گئے پس جب کوئی آیت و حدیث سنی تو اسکو اپنے عقول کے معیار پر پیش کیا پھر اگر وہ ٹھیک ہوا تو اسکو مان لیا اور اگر انکے میزان عقل میں مستقیم نہوا تو اسکی تردید کردی اور اگر کسی وجہ سے اس حدیث کے قبول سے مجبور ہوگئے تو تاویلات بعیدہ اور معانی مستنکرہ سے اسکی تحریف کردی اور راہ حق سے کنارہ ہو گئے اور دین کو پس پشت ڈالدیا اور حدیث و سنت رسول کو اپنے قدموں کے نیچے کر لیا کما لا یخفی علی من نظر فی کتب اصول الحنفیۃ من رد الاحادیث الصحیحۃ بالقواعد المخترعۃ والاقوال المبتدعۃ لیکن اہل حدیث نے کتاب و سنت کو اپنا امام بنایا ہے اور دین کو انہی دونوں اصول سے اخذ کیا ہے اور جو کچھ انکے معقول و خواطر و آراء میں واقع ہوتا ہے اسکو کتاب و سنت پر پیش کرتے ہیں پھر موافق کو قبول کرکے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور مخالف کو ترک کرکے کتاب و سنت کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور اپنے نفس کو متہم کرتے ہیں کیونکہ کتاب و سنت رہنما طرف حق کے ہیں اور انسان کی رائے کبھی حق اور کبھی باطل ہوتی ہے کیف لا اعتماد امام الطریقۃ ابو سلیمان دارانی

ahmadimuslim.de

بغرض اس قسم کے فسادات ہمارے حنفی بھائی کرتے ہیں مگر ہم مظلوم ہیں لہذا گذارش ہے کہ ہم کو کوئی تدبیر بتائی جاوے۔ خاکسار عبد النعیم خان۔

**ایڈیٹر** کہاں ہیں وہ لوگ جو اہل حدیثوں کو فساد کا بانی اور مقدمہ باز کہا کرتے ہیں۔ وہ ذرہ انصاف سے کہیں کہ فسادی کون ہے۔ پس ہمارے خیال میں تو یہ ہے کہ اگر اہلحدیث اپنی مزدوری کے خیال سے مسجد متنازعہ میں جانا ہی ضروری جانتے ہیں اور مقدمہ کر سکتے ہیں تو کوئی صاحب جنکو روکا گیا ہے دفعہ ۰۰ ایں تحفظ امن کی درخواست کردیں اور جن جن لوگوں نے روکا ہے ان کے نام لکھا دیں۔ اپنا حق ثابت کرنیکے لئے فیصلجات ہائیکورٹ بطور نظیر ایک رسالہ فتوحات اہلحدیث میں چھپے ہیں قیمت... دفتر ہذا سے ملتا ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

# پیسے کے سوا کام نہیں چلیگا

مندرجہ ذیل احباب کی قیمتیں نومبر میں ختم ہیں۔ ۲۰ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روز کے لئے قیمت بھیجنے میں دقت ہو تو بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ **مینیجر**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | امرتسر | ۴۵ | دہلی |
| ۳ | امرتسر | ۴۷ | لاہور |
| ۱۸ | مظفر گڑھ | ۴۸ | مظفرپور |
| ۲۲ | مئوناتھ بھنجن | ۵۱ | شام کوٹ |
| ۲۴ | مئوناتھ بھنجن | ۵۲ | خانیکی |
| ۲۹ | بھوپال | ۶۳ | آرہ |
| ۳۲ | چکروتہ | ۷۳ | آرہ |
| ۳۷ | کیڑی | ۷۶ | مئوانمہ |
| ۳۹ | بنارس | ۷۹ | پانڈوگڑھ |
| ۴۰ | ڈیرہ دون | ۷۷ | گلس گاماں |
| ۴۱ | تنگا دہری | ۸۵ | اندور |
| ۴۲ | مردان | ۸۷ | ناگپور |

| | |
|---|---|
| ۹۶ | جالندھر |
| ۱۰۵ | لکھوکے |
| ۱۱۱ | حیدرآباد دکن |
| ۱۱۳ | فیروزپور |
| ۱۱۷ | بردوان |
| ۱۲۰ | ٹھیانوال |
| ۱۲۳ | قادیان |
| ۱۲۸ | مدراس |
| ۱۳۰ | مروٹ پور |
| ۱۳۲ | کریام |
| ۱۴۲ | حیدرآباد دکن |
| ۱۴۹ | لاہور |
| ۱۶۶ | امرتسر |
| ۱۶۷ | امرتسر |
| ۱۸۲ | بجنور |
| ۲۴۶ | ماہنگو |
| ۲۵۴ | پہاڑپور |
| ۲۶۳ | بلرام پور |
| ۳۱۴ | سیالکوٹ |
| ۳۴۴ | امرتسر |
| ۴۰۲ | بنارس |
| ۴۰۸ | سوامی مادھوپور |
| ۴۴۳ | بہیم سر |
| ۴۳۱ | بانکی پور |
| ۴۴۶ | دہلی |
| ۵۵۳ | حلقہ چاؤ |
| ۵۶۵ | ایلور |
| ۶۶۳ | سوہیار خورد |
| ۶۶۶ | آرہ |

| | |
|---|---|
| ۶۶۹ | جھگیاں غلام فرید |
| ۶۷۰ | باغ بلیدوال |
| ۶۷۸ | پٹیالہ |
| ۹۳۶ | کھنڈوہ |
| ۹۳۹ | الموڑہ |
| ۹۴۰ | لکھی جولا |
| ۹۴۱ | دہلی |
| ۹۴۴ | مئوناتھ بھنجن |
| ۹۴۶ | رگھوپور جوا |
| ۹۴۸ | وچا |
| ۹۵۰ | چوہان |
| ۹۵۲ | لکھنو |
| ۹۵۴ | ملتان |
| ۹۵۷ | قنوج |
| ۹۵۸ | سرسہ |
| ۹۶۱ | کوٹلی اوڈیرا |
| ۹۶۹ | تہازی |
| ۹۷۳ | بہنار |
| ۹۷۶ | شاہجہانپور |
| ۹۷۹ | مبارکپور |
| ۹۸۱ | پنڈوری وڑیچ |
| ۹۸۲ | بدایون |
| ۹۸۳ | سوہدرہ |
| ۹۸۶ | کرنول |
| ۹۸۷ | آرہ |
| ۹۸۹ | کڑاپور |
| ۹۹۲ | حویلی بہادر |
| ۹۹۳ | حاجی پور |
| ۹۹۴ | کلکتہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۹۸ | حیدرآباد دکن | ۱۲۸۹ | کلکتہ |
| ۹۹۸ | چپرہ | ۱۲۹۲ | بھٹالی |
| ۹۹۹ | چاندپور | ۱۲۹۸ | مئو |
| ۱۰۰۲ | سرینگر | ۱۲۹۹ | سیالکوٹ |
| ۱۰۲۶ | اکبرپور | ۱۲۹۸ | ملتن |
| ۱۲۶۲ | کھریانوان | ۱۲۹۹ | شوردیا |
| ۱۲۰۴ | شیخوپوری | ۱۳۰۲ | بہیرا ایل |
| ۱۲۶۹ | [illegible] | ۱۳۳۹ | مستی چک |
| ۱۲۸۰ | [illegible] | ۱۳۶۵ | کاہنووان |
| ۱۲۸۱ | [illegible]پور | ۱۳۶۷ | [illegible] |
| ۱۲۸۲ | [illegible]پور | ۱۳۶۷ | [illegible] |
| ۱۲۸۳ | بیاپور | ۱۳۶۸ | [illegible] |
| ۱۲۸۵ | [illegible]پورہ | ۱۳۶۵ | [illegible] |
| ۱۲۸۶ | پشیتن | ۱۴۱۱ | ڈھسکہ |
| ۱۲۸۷ | [illegible] | ۱۴۱۶ | [illegible] |
| ۱۲۸۸ | [illegible] | ۱۴۲۲ | [illegible] |

## مسافر آگرہ کی شدھی

۲۳۔ اگست کے مسافر میں ایک بڑے آدمی کو آریہ بنانے کی

دوسری شدھی جس کی بڑی اور حاجی اور کیا نہیں کیا القاب دیئے گئے تھے یہی دکھایا گیا تھا کہ یہ مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ سے مظفر نگر میں پڑھتے رہے ہیں۔ اس جھوٹ کی قلعی کھولنے میں ہم سے ذرا سا تساہل ہوا۔ گو خدائی غیرت نے اس کا جواب دینے کو وہ بزرگ جنکی شدھی پر اتنا بے جا فخر کیا گیا تھا خود اہلحدیث میں بھیجے ہیں۔ لہذا ہم اس کا جواب خود دیتے ہیں (اڈیٹر)

مسکہ مرزا بیگ ساکن کھتولی ضلع مظفر نگر جس کا ذکر پنڈت بھوجدت نے اخبار مسافر ۲۳۔ اگست میں شدھ ہونے کا کیا ہے۔ اپنا بقیہ حال کا مختصر حال درج کرتا ہوں۔

میں مظفر نگر میں درزی کا کام کرتا تھا۔ وہاں سے روزگار کی تلاش میں آگرہ چلا آیا۔ وہاں کھتولی کا باشندہ ارادہ [illegible] میری نشست برخاست رہی۔ میرا نے ایک شخص محب اللہ صاحب مظفر نگر سے تحصیل [illegible] روپیہ ماہینہ تھے۔ امراؤ سنگھ اور سنگھ جیا [illegible] صدر بازار آگرہ نے مجھ سے کہا کہ اگر تم آریہ سماجی ہوجاؤ تو ہم تمہارا قرض کا غذ لیکر تصفیہ کرا دینگے اور چالیس پچاس کی ملازمت بھی دلا دینگے۔ [illegible] مجھے سماجی تعلیم کی تصدیق ہوئی۔ خدا نخواستہ میرے دل میں ابھی تک بھی اسلام کی نسبت کوئی بدگمانی پیدا ہوئی۔ لہذا اب میں مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں اظہار کرتا ہوں کہ آریہ سماج کی ملازمت چھوڑ دی۔ پنڈت جی سے کاغذ کا التماس کرتا ہوں۔ [illegible] ڈاک پارسل اہلحدیث کی خدمت میں بھیجدیں تاکہ میں اپنی امانت سے سبکدوش ہوجاؤں۔

میرا مضمون اخبار ۲۳۔ اگست میں یہ بھی دیکھا تھا کہ میری نسبت پنڈت جی نے لکھا تھا میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا شاگرد ہوں اور ان سے قرآن مجید پڑھتا رہا ہوں۔ محض جھوٹ ہے میں نے یہ ہرگز نہیں کہا اور میں کہتا بھی کیوں جبکہ مولانا صاحب مظفر نگر میں کبھی رہے ہی نہیں۔ ہاں ایک دو یوم کے واسطے کبھی جلسہ پر گئے اور چلے آئے۔ آپ تو میری شکل سے بھی واقف نہیں۔

میرے خیال میں اگر آریہ سماج میں کوئی بات سچی بھی ہوتی تو آریہ سماج کے ایسے ایسے پرچارکوں اور اپدیشکوں کی کذب بیانی سے خواہ مخواہ ایک متلاشی حق کو نفرت ہوجاتی۔ مختصر یہ کہ میں ایک منٹ کے لئے بھی اسلام سے خارج نہیں ہوا۔ جو کچھ ہوا محض دنیاداری سے ہوا۔ مگر افسوس کہ یہ دنیا کا دھوکا بھی انہوں نے پورا نہیں کیا۔ لہذا میں لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوا اس شیطانی جال سے نکل آیا ہوں۔

۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

مرزا بیگ

## غریب فنڈ

ذیل منددجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں۔

سکرٹری انجمن اسلامیہ باہم (رسائل) ۸

منجانب حسین خان والا ڈاکخانہ قصور (رسائل) ۸ — گنجوہی فنڈ ۸

محمد عبداللہ محلہ چوک گیا (رسائل) ۸

منشی سراج الدین صاحب لدہانہ ۸

مولوی محمد احمد صاحب ناظم اٹاوہ ۸

الہی بخش کمپنی کمرشل پنیو، ایک نکلس [illegible] ۸

کل [illegible]

سابق قرض بابت غریب فنڈ ۸

باقی [illegible]

پانچ اخبار بنام سید محمد شاہ دولپوری

بھیجے گئے (اڈیٹر)

# انتخاب الاخبار

امرتسر میں تاحال بخار میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اوسط تعداد اموات روزانہ ڈیڑھ سو سے زائد ہوتی ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے۔

حیدرآباد دکن کی تباہی کی خبر پڑھکر ہم نے سب احباب کو خط لکھے گئے تھے۔ جن کے جواب بھی بعض احباب کی طرف سے وصول ہوئے۔ باقی صاحب بھی اپنی اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ کچھ احباب فوت بھی ہو گئے ہیں۔ اُن کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب الہادی نے خط کے جواب میں وہاں کی کچھ مفصل کیفیت لکھ بھیجی ہے چونکہ اس سے صاحبدل بہت کچھ عبرت حاصل کر سکتے ہیں اسلئے ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ وھو ھذا

حیدرآباد کی جو خوفناک خبریں آپ تک پہنچی ہیں وہ بہت صحیح ہیں۔ اصل یہ ہے کہ شہر کے باہر ایک ندی بہتی ہے جسکا نام رود موسیٰ ہے۔ شہر پناہ۔ آبادی اور ندی کے درمیان ایک سڑک ہے۔ یہ ندی شہر کے بازو بازو بہت دور تک چلی گئی ہے۔ اسکا عرض کوئی سو قدم ہوگا بارش میں اچھی بہتی ہے اور موسم گرما میں بالکل سوکھ جاتی ہے لوگ جوتے پہنکر چلے جاتے ہیں۔ چونکہ حیدرآباد میں یہ موسم بارش کا ہے اسلئے بھری ہوئی بہتی تھی۔ ۲۰ شعبان کو بارش شروع ہوئی۔ اور ایسی کثرت کی بارش ہوئی کہ غرہ رمضان تک موسلا دھار زور کی برستی رہی۔ سات کا وقت تھا اور رمضان کی پہلی تاریخ تھی۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیفکر سو رہے تھے۔ کوئی دو بجے رات کو ایکدم سے ندی کی طغیانی شروع ہوئی۔ شہر پناہ کو توڑکر شہر میں ہر طرف سے پانی گھس آیا۔ اور تھوڑی دیر میں قریب قریب کے محلوں کو بہا لے گیا۔ جس وقت لوگ ہوشیار ہو کر بھاگ رہے تھے کمر تک پانی آچکا تھا۔ کوئی بھی نہ بچ سکا۔ جو گھر سے نکل پڑا وہ پانچ دس قدم چلنے کے بعد بہہ گیا۔ اور مکانوں کے نیچے دب گیا۔ بعض مرد تو بچ بھی گئے لیکن عورتیں اور بچے بہت ضائع ہوئے۔ اور ابھی جن محلوں میں پانی نہیں پہنچا تھا وہاں کے لوگ مع اہل و عیال بچوں کو صرف اپنی جانوں کو لیکر بھاگ رہے تھے۔ ہزاروں پردہ نشین عورتیں بے پردہ ہو کر بھاگ رہی تھیں۔ کئی بچے اور ضعیف عورتیں اور بیچارے لوگ اس دوڑ میں پس گئے۔ اور بعض لوگ جنکے مکان پختہ اور بلند تھے وہ اس خیال سے اوپر چڑھ گئے کہ پانی یہاں نہیں آئیگا لیکن کوئی دم میں پانی وہاں بھی پہنچ گیا اور مکانوں کو گرا دیا۔ بعض لوگ مال و زیور سنبھالنے میں رہے

وہ وہیں رہ گئے۔ اور بعض محلوں کے لوگ اس غفلت میں رہے کہ پانی یہاں تک نہیں آئیگا۔ کیونکہ بہت فاصلہ پر ہے لیکن پانی دوسری طرف سے دوسرے محلوں میں سے ہوتا ہوا پہنچ گیا۔ بھاگنے کی مہلت نہ ملی۔ صبح تک ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ پانی کے بہاؤ میں زور بہت تھا اسلئے جو اس کی زد میں آیا نہ بچ سکا۔ بڑی بڑی عمارتیں جنکو لوگ قلعہ کہتے تھے اُن کا نشان تک باقی نہ رہا۔ پانی جہاں کمر یا گھٹنوں برابر آکر رکگیا تھا وہاں کے مکان بھی سب منہدم ہوگئے۔ جب صبح ہوئی پانی کم ہوگیا تو عجیب قہر الٰہی نظر آرہا تھا۔ ہزاروں لوگ کیا مرد کیا عورت اور ہزاروں مویشی جابجا مرے پڑے تھے۔ اور جو بہہ گئے اُنکا ذکر ہی نہیں۔ صبح کو پہلے پہل جو سرکار کی جانب سے کام شروع ہوا وہ مُردوں کا اُٹھانا تھا۔ مُردوں کو شہر سے دو تین میل کے فاصلہ پر بڑے بڑے گڑھے کھودکر سرکاری لوگ اُن میں ڈال آتے تھے۔ پانچ چھ روز تک یہی کام رہا۔ عفونت بہت ہوگئی تھی۔ ہزاروں مویشی مردہ کو گھاس ڈالکر میں جلادیا گیا۔ ابتک بعض گرے ہوئے مکانوں کے نیچے سے مردے نکل رہے ہیں مگر کیڑے پڑے ہوئے ہیں۔ گل گئے ہیں۔ جو لوگ بچ نکلے وہ مسجدوں سراؤں وغیرہ میں بھرے پڑے ہیں۔ بدن پر جو لباس ہے اسکے سوا کوئی دوسرا کپڑا پہننے کو نہیں۔ سرکار انکی امداد کو تیار ہے لیکن سرکار خود مدد طلب ہے۔ شہر کے سب پل ٹوٹ گئے۔ سڑکیں باقی نہیں رہیں۔ سرکار نے کچھ کپڑا خرید کر لوگوں کو تقسیم کیا۔ کسی کو پہنچا کسی کو نہیں۔ کھانا بھی پکوا کر تقسیم کیا گیا۔ شہر کے چھوٹے بڑے غلہ کے گنج سب ندی کی زد میں آکر بہہ گئے۔ جو لوگ طغیانی سے مر گئے وہ تو خدا کو سپرد۔ مگر جو زندہ ہیں بسبب تنگ معاشی اور گرانی کے بُری حالت میں ہیں۔ لٹیروں کی کثرت۔ خدا کی پناہ۔ ناداری اور مفلسی نے لوگوں کو اسی پر آمادہ کر دیا ہے۔ ابھی نقصان کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں ہوا میرے خیال میں ساٹھ ستر ہزار آدمی مرا ہے۔ ندی کے دونوں طرف ایک ایک میل تک پانی کی زد نے کسی مکان کو باقی نہ رکھا۔ صاف میدان ہو رہا ہے۔ اس آسمانی قہر کے سوا جو آفت غریبی نازل تھی اسکو عرض نہیں کر سکتا۔ مالی نقصان بہت ہوا ہے۔ بیگم بازار ساہوکاروں اور سوداگروں کا بڑا محلہ ہے۔ بیس بائیس کروڑ کی مالیت کا مشہور تھا پورا بہہ گیا۔ امیروں تو ہر ادنیٰ و اعلیٰ کے پاس کچھ نہ کچھ تھا ہی۔ اور مکانات کی تباہی یہ سب کروڑہا کا نقصان ہے۔ لاوارث مال جو ندی میں مردے اُٹھانے کے وقت لوگوں کو ملا ہے اور سرکاری لوگوں کو خبر تک نہ ہوئی ہمیں کئی سو آدمی مالدار تونگر ہو گئے۔ اور جو مال سرکار میں داخل ہوا ہے وہ لاکھوں کی قیمت کا ہے

اہلحدیث ۔ او سے سلطان ہر چہ خواہد آں کند ۔ عالمے را در دمے ویراں کند

## چونکہ

آئندہ ہفتہ ۳۰ اکتوبر کو اہلحدیث کا پانچواں سال ختم ہے اسلئے حسب دستور ۳۰ اکتوبر کو تعطیل ہوگی۔ اور ۶ نومبر کو چھٹی جلد کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ انشاء اللہ منیجر

## کارخانہ مخزن الادویہ

واقعہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور مانکپور

کارخانہ ہذا کو چند سال سے بسرپرستی و زیر نگرانی

صاحب قایم ہے جس میں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ

و دہنیات و عرقیات و مربجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ

انتظام کیا گیا ہے۔ اور بہ کفایت [illegible] ہو سکتی ہیں۔ طلبا [illegible]

کے ساتھ خاص رعایت کی جاتی ہے

نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مرض کی بابت [illegible]

[illegible] مریض کی [illegible]

**المشتہر**

**منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب حکیم مولوی نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور پٹنہ**

---

## حب الشفا

چھوٹی پرمغز گولی کا نمونہ

یہ گولیاں کشتہ وغیرہ سے مبرا ہیں صرف نباتات سے مرکب کی گئی ہیں

تعلی اور مبالغہ کی ضرورت نہیں۔ حق بات ہر ایک کو پسند ہے۔ اور خاص و عام

بھی سچ بات کو پسند کرتے ہیں۔ ہم ان گولیوں کی جسقدر تعریف لکھیں بجا ہے

شفا منجانب اللہ ہے۔ اور علاج کرنا سنت ہے۔ ان گولیوں کے تجربہ نے ہم کو مطمئن کر دیا

ہے بلطف یہ ہے۔ اس گولی میں کوئی چیز ایسی نہیں۔ کہ ہندو لوگ اسکے کھانے سے انکار

کریں مسلمان اور ہندو سب اسکو لیتے اور کھاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں معمولی گولی

اور کے برابر ہے۔ اور بڑی گولی چنے کے برابر ہے۔ اور چھوٹی گولی مونگ کے برابر ہے

جن جن مرضوں کو مفید ہے۔ انکا نام لکھا جاتا ہے۔ مصفی خون۔ دافع آتشک۔ دافع تپ

تجاری اکثر جو جاڑے سے بخار آتا ہے۔ دافع۔ وجع المفاصل۔ دافع امراض سیاہی۔ دافع

قبض و نفخ شکم پیٹ پھولنے کو دور کرنیوالی۔ دل کو فرحت دینے والی سددوں کے کھولنے والی پیٹ کے

کیڑوں کو دور کرنیوالی۔ کھجلی خارش ہو یا ترا اس کے دفع کرنیوالی۔ نزول الماء یعنی

آنکھوں میں پانی اترنا شروع ہوا ہو۔ اور بینائی میں فرق آ چلا ہو۔ اور جو بینا اور

بیمار معلوم ہوتا ہو۔ اسکو تکلیف سے دافع اور رفع کرنیوالی ہے شیرخوار بچوں کے

---

بیوڑنے مضبوطی کے واسطے بہت مفید ہے۔ ملنے کا پتہ ذیل ہے

مقام سیتدہ و جناب تحصیل مونگیر ضلع ... بزر محلہ بالاپیٹ حکیم مولوی عبد اللطیف ظرافت

---

## ذیل فتاوے

مصنفہ جناب مولانا مولوی سید عبد الجبار صاحب غزنوی جسکو تیار ہو گیا ہے۔ جسمیں

احکام عبادات و معاملات و دیگر احکام الٰہی بڑی تحقیق

و تدقیق اور مفصل طور سے قرآن و حدیث سے مدلل کرکے خوب

واضح طور پر مع حوالجات کتب لکھا گیا ہے۔ جس کو ہر ایک

شخص باسانی فایدہ اٹھا سکتا ہے۔ امید ہے کہ شایقین اس

موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیں گے۔ اور اس مجموعہ [illegible] فایدہ

اٹھاویں گے۔ قیمت صرف ۸؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ درج ذیل ہے **المشتہر**

**محمد یحییٰ غزنوی بمقام صادق گنج اسٹیشن بکلوڈ گنج روڈ علاقہ ریاست**

**بہاول پور**

---

## تقابل ثلاثہ

یعنے توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلایا ہے۔ اور قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے

قیمت عمہ؍ محصول ڈاک

---

## دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب دیا ہے قیمت ۲؍

---

## اسلامی تاریخ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیب الطرز نکات بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱؍

**المشتہر**

**مینجر اہلحدیث امرتسر**

---

حسب الارشاد جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ۱ [illegible] مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

جو مفت مین اور زبان سے کیا خوب فرماتے ہین۔ کہ جب سے کسی نفس مین کوئی بات آتی ہے تو مین اسپر دو شاہد طلب کرتا ہون کتاب و سنت کے پس اگر شاہد مل گیا تو خیر ورنہ مین اسکو رد کر دیتا ہون ۔ ھذا آخر الکلام فی ھذا المقام بعون الملک العزیز العلام۔

راقم العاجز ابو عبداللہ مولا بخش خان ۔ جمالپور ضلع منگیر۔

# باسم مالک بر ارمین
# اہلحدیثون پر سختی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کرتا ہے تاریخ ۶ ۔ اگست سنہ رواں کو یوم پنجشنبہ کو ۔ شب مین ہمارے بڑے بھائی عبدالرحیم خان صاحب ضلع کی نماز کیلئے جامع مسجد کو گئے ہمیشہ کے موافق انہون نے حنفیون کی جماعت مین شریک ہوکر آمین زور سے کہی ۔ بعد نماز کے ان لوگون نے بھائی صاحب کو منع کیا اور کہا کہ تم نہ مسجد مین آؤ اور نہ ہماری جماعت مین شریک ہوا کرو ۔ کیونکہ تمہارے آمین زور سے کہنے سے ہماری نماز فاسد ہوتی ہے ۔ اور تم نہ آیا کرو نہین تو اچھا نہ ہوگا بھائی صاحب نے کہا کہ کوئی ثبوت بھی ہے یا کہ تمہارے دل سے تمہاری نماز نہین ہوتی ۔ غرضکہ انہون نے اس وقت اکیلا دیکھکر بہت کچھ کہا اور بھائی صاحب چپ ہو گئے ۔ جب مین چلا تو ان لوگون نے انسپکٹر پولیس کو جاکر کہا کہ دیکھو فلان فلان لوگ بیلدار وغیرہ اور سب کے والد کا نام کہا کہ ۔ یہ لوگ مسجد مین اگر ہماری جماعت مین شریک ہوتے مین اور آمین زور سے کہتے مین اسلئے ہماری نماز نہین ہوتی ۔ پولیس بندوبست کیجئے ورنہ فساد عظیم برپا ہوگا ۔ اور ایسا ہوگا ویسا ہوگا ۔ غرض کہ وہ پچاس ساٹھ آدمی گئے تب بلکہ عیفے تو سنا کہ قریب ڈیڑھ سو کے تھے پولیس کے انسپکٹر صاحب بھی مسلمان تھے اور انہین لوگون کے جیسے انکے خیال بھی ہین اور وہ یہان پر نئے ہین ۔ حال ہین انہون نے گیا رہوین بھی کی تھی ۔ اور مولود بھی کیا تھا اور اسدن ہم لوگون کا حال انکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ گیارہوین وغیرہ یا مولودین شریک ہمکر کھڑے نہین ہوتے ۔ اور دو ایک ہمارے بھائی پہلے اچھے خیال کے لوگ اس دن وہان پر شریک تھے جبکہ کھڑے ہونیکا موقعہ آیا تو وہ کھڑے نہ ہوئے ۔ یعنے شیخ اسمٰعیل صاحب حرائیفس نویس ۔ اور احمد علی خان صاحب کلرک ڈاکخانہ تھے ۔ غرضکہ انسپکٹر صاحب ناراض ہوئے اور پہلے ہی سے ناراض تو تھے ہی آج جمعہ کے دن انہون نے انسپکٹر صاحب کو جامع مسجد کو بندوبست کے واسطے

اور ہم لوگون کے نام لکھوانے کے واسطے بھیجا ۔ سب انسپکٹر صاحب نے وہان پر جاکر ہم لوگون کے نام وغیرہ پوچھ لئے ۔ ہم لوگ قلعہ کی مسجد مین نماز جمعہ ادا کرتے ہین اور اگر موقعہ نہ ملا تو کبھی کبھی جامع مسجد مین چلے جاتے ہین ۔ ہم لوگ وہان پر نہین تھے بعد نماز جمعہ کے یہ کیفیت معلوم ہوئی ہم سنکر چپ ہو رہے ۔ انسپکٹر صاحب نے سب کے مکان پر پولیس بھیجکر بلوایا مگر بلوانے مین عرصہ زیادہ ہو گیا تھا اسوجہ سے انسپکٹر صاحب نے کہا کہ سنیچر کے دن مجھ سب حاضر ہو ۔ ہم لوگ سب سنیچر کو حاضر ہوئے ۔ انسپکٹر صاحب نے کہا کہ دیکھو ہم لوگ تم کو منع کرتے ہین کہ تم فساد نہ کرو بلکہ دوسری مسجد مین تم لوگ نماز پڑھا کرو ۔ انکی جماعت مین شریک مت ہوا کرو ۔ ہم لوگون نے کہا کہ حضور ہم اپنی نماز ادا کرتے ہین اور وہ اپنی نماز ادا کرتے ہین ۔ آپ نے فساد اور جھگڑا ہی کیا ہے ؟ ہان ۔ گیارہوین ۔ راسو نڈی ۔ ڈاہو رے ۔ میلاد بدعت اور سوم ۔ دہم ۔ بستم چہلم ۔ ششماہی ۔ چھ ماہی ۔ نو ماہی ۔ برسی ۔ چہلہ ۔ بوٹن ۔ جاثن ۔ نعل ۔ جھنڈے ۔ شدے اور چھڑیان وغیرہ اور رجب کے کونڈے ۔ اور تعزیہ پرستی ۔ نال پرستی ۔ قدم پرستی ۔ چلا پرستی ۔ قبر پرستی ۔ بال پرستی ۔ وغیرہ وغیرہ امورات شرکیہ مین تو ہرگز شریک نہین ہوتے اور نہ ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ ۔ اس وجہ سے یہ لوگ ہم سے الگ ہین ۔ اور آمین تو فعل رسول مقبول ہے اس سے جو منکر ہے وہ مردود ہے ۔ یہ سنکر انسپکٹر صاحب کیا فرماتے ہین کہ بس جی بس ہم کہتے ہین کہ تم وہان پر مت جایا کرو اگر جاؤ گے تو ضمانت لی جاویگی یہ سنکر ہمارے والد صاحب نے بھی انسپکٹر صاحب کو خوب کہا کہ دیکھو جناب آج دن سنیچر کی فجر کو مین جامع مسجد نماز کے لئے گیا تھا تب مجھ فلان فلان شخص نے ایسا کہا کہ اگر تم لوگ ہماری جماعت مین شریک ہو تو اگر ہم ایک پتھر کے سامنے بھی بکرا حلال کرین تو تم کو کہنا پڑیگا ۔ نہین تو تم یہان مت آیا کرو ۔ اور ہم تمہاری میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ مین شریک نہین ہونگے ۔ غرضکہ جو جو انہون نے کہا مین پورا لکھ نہین سکتا ۔ بعد ہم لوگ سب چلے آئے ۔ اور پہر مین اور نثار علی خان صاحب دکاندار کے فرزند احمد علی خان صاحب اور نظام علی خان صاحب جاگیردار جناب سکندر خان صاحب کے چچیرے بھائی اور بڑے بھائی صاحب عبدالرحیم خان صاحب اور محمد ابراہیم صاحب پنشنر رسالہ اول اور دو ایک بیلدار رہے کے جا رہے تھے کہ اتفاقاً اثنا راہ مین مولوی صاحب معظم دیہ حضرت امروہہ ضلع مرادآباد کے باشندے عرصہ دراز سے یہین پر مقیم ہین ۔ محکمہ نظارت عدالت دیوانی مین

یہ امروہہ کے ہین تو حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہی ہی کیون ان مسائل کا تصفیہ نہین کرا لیتے ۔ ( ایڈیٹر )

* ہماری محاورہ مین مسلمان معمار کو بیلدار کہتے ہین ۔

+ اتنی تقریر کی حاجت کیا تھی انسپکٹر صاحب چونکہ گیارہوین وغیرہ کے بہت شائق ہین اسلئے کی کتاب ۔۔۔ ملکیا

ahmadimuslim.de

مذکور رہے اب پنشن پاتے ہین۔ فارسی اردو کی کچھ استعداد رکھتے ہین پیشہ معلمی کرتے ہین۔ وضع قطع بالکل مولویانہ اور ہاتھہ بھر کی لمبی داڑھی رکھتے ہین۔ اب عقائد اور مذہب کی سنیئے! اگر کسی ذی وجاہت موحد یا موحدین کی جماعت کو دیکھا تو کہدیا کہ بس صراط مستقیم پر عمل کرنے والے یہی لوگ ہین انکا ہر فعل موافق شرع شریف کے ہے باقی فرقہ راہ راست سے دور پڑے ہین۔ جبکہ کسی مولوی یا بدعت پرست سے ملاقات ہوئی تو لگے گروہ حق پژوہ موحدین کی برائی کرنے کہ بھائی انکو دشمن خدا اور رسول جانو اپنے بزرگون کا طریقہ ہرگز نہ چھوڑو یہ فرقہ نیا نکلا ہے۔ پیشتر غیر مقلد کہلاتے تھے ہمنے اور ہمارے آبا و اجداد نے کبھی نام بھی نہ سنا تھا۔ دراصل یہ لوگ وہابی ہین اور لوگون کو دھوکہ دینے کیلئے اپنے کو موحد یا اہل حدیث مشہور کرتے ہین۔ یہ لوگ واجب القتل ہین چونکہ یہ لوگ مقطع و مہذب اور وضع ترکیب مولویانہ اور علم فارسی وعربی سے کسی قدر واقف ہین۔ بمصداق "اندھون مین کانے راجہ" یہان کے جہال مین مولوی صاحب کہلاتے ہین۔ گو مین دراصل عبدالرحیم اور ان کا یہی مذہب ہے لکھنے والے میرے پاس کتاب مجتبی المومنین تھی اس مین دہلی کا ایک فیصلہ ہے اور کمشنر صاحب بہادر کے دستخط بھی ہین کہ فرقہ حنفیہ اور اہل حدیث باہم ایک مسجد مین نماز پڑھین اور فریقین کو کوئی کسی کو منع نہ کرے اپنے اپنے طریقہ پر نماز ادا کرے ایک دوسرے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اور اُس فیصلہ کے آخر مین علماء کرام کی مہرین بھی ہین۔ غرضکہ ہم لوگ انسپکٹر صاحب سلامت بالکرامت کے مکان پر پہونچے اور معمولی سلام کیا اور بیٹھالئے گئے مین نے کہا کہ سرکار نے ہم لوگون کو اختیار دیا ہے کہ تم ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتے ہو۔ اور یہہ دہلی کا فیصلہ موجود ہے آپ پڑھ لیجئے۔ بڑے غصہ مین آکر کہنے لگے کہ مجھے علم نہین مین پڑھتا نہین ایسا اور ویسا کہا اور پھر کہا کہ کیا تم وہان پر جاؤ گے مین نے کہا جی ہان جاؤنگا بلکہ ضرور جاؤنگا۔ پھر پولیس کی دھمکی دینا شروع کیا مین نے کہا کہ حضور۔ اتنے گرم کیون ہوتے ہو حق بات کہتا ہون۔ یہ سنکر اور تیز ہوئے اور چیف صاحب رسب انسپکٹر کو کہا کہ ابھی انکا نام لکھو اور ضمانت کا حکم سنادو۔ پھر مجھسے پوچھا کہ تم جاؤ گے؟ مینے کہا جی ہان۔ مین اور بھائی عبدالرحیم خانصاحب اور معین الدین خطیب سے پوچھا تمنے؟ تو بیٹھے رہو باقی صاحب چلدیئے پھر مجھکو کہا کہ میرے دل مین تمہارا خوب کہا۔ اور بعد مین اٹھکر چلا آیا۔ اور بھائی صاحب وغیرہ بھی چلے آئے۔ دیکھیئے آجکی تاریخ تک تو ضمانت نہین ہوئی اور

دیکھیے۔ اور بھلا حضرت ان سے ہمسے کیسے بنے؟ یہ بدعتی مشرک اور ہم لوگون کو کہتے ہین کہ تم بھی ایسا ہی کرو۔ اور ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کہتے ہین کہ باہم اتفاق کرو اور ملکر چلو تو بھلا حضرت کیسا ہوگا؟ بھلا ڈاکٹر صاحب نے اور چند آدمیون نے یہان پر انجمن مقرر کیا ہے۔ ہر اتوار کی شام کو لکچر ہوا کرتے ہین۔ اتفاق باہمی اور حاکم مقتدر کی اطاعت۔ ایسے ابواب پر لکچر دیئے جاتے ہین۔

بعد کے واقعات ہم لوگون پر باہم کے حنفیون نے اور ہم بیچارگی سے مسجد مین ہمارا جانا بند کر دیا۔ بالکل ہم مین کا کوئی آدمی جامع مسجد کو نہین جاتا ہم لوگ دو دفعہ جناب انسپکٹر صاحب کے مکان پر فریاد کے گئے۔ کوئی شنوائی نہین ہوئی ہمنے انسپکٹر صاحب کو عرضیان وغیرہ بھی دین مگر ہم کو انسپکٹر صاحب نے کچھ بھی نہین کہا۔ ان حنفیون نے ہمکو مسجد مین جانے سے منع تو خود کیا اور تسپر دھمکی بھی ایسی دی کہ لاشین گر جائینگی اگر کوئی اہل حدیث مسجد مین آیا۔ اور یہ بات جمعہ کے دن چیف صاحب اور جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کے سامنے کہی گئی۔ اور وہ لوگ بھی بہت تھے مگر وہ گواہی کیون دینے لگے تھے ایک دفعہ میرے والد عصر کی نماز کو گئے تھے تو جماعت تیار تھی۔ اور مولوی سبحان بخش صاحب پیش امام تھے۔ میرے والد صاحب ہمیشہ کے موافق جماعت مین شریک ہوئے۔ فیض علی منصرم فوراً الگ ہوگیا اور سب لوگون کو کہا کہ نماز مت پڑھو۔ تکبیر وغیرہ ہوگئی تھی فوراً لوگ الگ ہوگئے۔ اور لوگون نے پوچھا کیون ایسا کیا تو کہا کہ تم کو نہین معلوم؟! ایک اہل حدیث شریک ہے اسکے ملنے سے نماز نہین ہوتی۔ والد نے پوچھا کہ کیا میری وجہ سے؟ فیض علی نے کہا ہان ہان۔ تمہاری وجہ سے۔ والد صاحب نے الگ ہوکر نماز پڑھی۔ بعد مین انہون نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ سب نے غرض مغرب مین بھی ایسا ہی دو تین جماعتین ہوئین۔ اور بعد مین والد صاحب کو کہا کہ تم مت آیا کرو نہین تو ایسا ہوگا ویسا ہوگا۔ والد صاحب نے جامع مسجد کو جانا چھوڑ دیا نگینہ مسجد مین جایا کرتے ہین۔ دو ایک دن کے بعد ہم لوگون مین سے اہل حدیث لوگ جلیدار جو باہر دیہات مین کام کرنے کو جایا کرتے ہین وہ دیر آئے اور جامع مسجد مین نماز پڑھنے کو گئے تو روک گئے اور ان کے ہاتھون سے پانی کے بدہنی تک چھین گئے۔ وہ بیچارے غریب ان سے نکلکر چلے آئے اور قلعہ کی مسجد مین انہون نے نماز پڑھی۔ اور ہم لوگون کو کہا کہ ہمکو انہون نے منع کیا اور کہا کہ اب سے نہ آیا کرو۔ تم کو قلعہ کی مسجد ہم نے دیدی ہے۔ تم اُسی مین جاؤ۔ یہان آؤگے تو ہم ایسا کرینگے ویسا کرینگے۔

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرطیکہ پسند ہوں درج ہونگے اور ناپسند مضامین بعد حصول ٹکٹ واپس ہو سکینگے۔

# اخبار اہلحدیث

اس کا ہرجا امرتسر سے نکلا ہے ... مصطفیٰ ... چھاپا

نمبر (۱) جلد (۱۲)

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عشر
روسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

خط و کتابت بذریعہ خط طے ہو سکتی ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے


**امرتسر مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ**

## رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۱

لاہور کے آریہ اخبار پرکاش کا رشی نمبر (جس کا بیان المجدیث مورخہ ... اکتوبر کے صفحہ ۱۳ پر دیگیا تھا) بڑی ... کتاب سے نکلا جس کی بابت ہم اپنے معاصر پرکاش کو کامیابی پر مبارک کہتے ہیں رشی نمبر میں بہت سے مضامین ہیں جن سب میں قریباً سوامی دیانند کی مدح کے گیت ہیں مگر سب سے اول ایک مضمون جنگی ہے جس میں سوامی دیانند کو حقیقت ایک جنگی افسر کے دکھایا ہے ... خوش ہوتے اگر مضمون نگار کو اس مضمون ... شدہ پاتے۔ مگر افسوس ہے کہ راقم مضمون باوجودیکہ ... درسگاہ (گروکل) کے مدرس ہیں ... حیثیت ... مضمون کی نوعیت کو نہیں

سمجھے اور بغیر سوچے سمجھے جو کچھ دل میں آیا لکھتے چلے گئے۔

ناظرین کو یہہ امر بخوبی یاد ہوگا اور یاد رہنا چاہئے آریہ سماج کا دعوے ہے کہ جملہ علوم کا خزانہ وید ہیں اسکی فرع یہ ہے کہ وید مستند بالذات (دلیل) ہیں باقی کتب ویدوں کی سند سے مستند بالغیر ہونگی ہیں ورنہ نہیں۔ اس دعوے کو غور سے دیکھا جائے تو بہت ہی قابل قدر ہے کیونکہ الہامی اور غیر الہامی میں یہی فرق ہے کہ الہامی کلام مستند بالذات ہے اور غیر الہامی مستند بالغیر اسلئے مسلمان بھی اس بات کے قائل ہیں کہ علماء کا قول کسی آیت یا حدیث سے مدلل ہے تو دلیل میں پیش ہو سکتا ہے ورنہ محض قول حجت نہیں۔

الحمد للہ کہ اس اصول میں دونوں (مسلمان اور آریہ) متفق ہیں۔ اس مسلمہ اصول کے مطابق آریہ مضمون نگاروں کا فرض ہونا چاہئے کہ جب کبھی

اپنے مذہب کا مقابلہ کسی دوسرے مذہب سے کریں تو اپنے مذہب کی اوس کتاب سے اپنے دعوے کو ثابت کریں جس کو وہ مستند بالذات کہتے ہیں نہ کہ ایسی کتاب سے جو خود کسی دوسری دلیل کی محتاج ہو آریہ مضمون نگار اس اصولی غلطی کو نہیں سمجھتے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں

اس مضمون میں راقم مضمون شروع سے ویدک دھرم کا دوسرے مذاہب عیسائیت اور اسلام سے مقابلہ کرتا ہے چنانچہ آپکے الفاظ یہہ ہیں:-

• رشی دیانند اور سنسار کے دیگر بڑے مذہبی پیشواؤں کے درمیان یہی تو فرق ہے کہ جہاں دیگر پیشوا اور بزرگوں کے اپدیش جیون کے محدود انگوں سے متعلق ... کہنے میں ... وہاں رشی دیانند نے ایک ایسے دھرم کا پرچار کیا۔ جو انسانی جیون کے متعلق ایک مکمل پروگرام پیش کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی عیسائی ہے تو

ناظرین کو اخبار کا سال نو مبارک ہو

ahmadimuslim.de

اس کے دہرم کا تعلق یا تو صرف ایت وار اور گرجے کے ساتھ ہے۔ اور یا جیون کے بہت تھوڑے کاریہ کشیتروں میں اس کی رہنمائی قائم ہے۔ اگر ایک عیسائی نوجوان کالج میں فلاسفی اور ریاضی پڑھتا ہے۔ تو اس کا مذہب اس کو فلسفہ اور ریاضی کے مسئلوں کے متعلق کچھ نہیں بتاتا کیونکہ انجیل مقدس میں فلسفہ یا سائنس کا ذکر تک نہیں۔ اس کو کیا کرنا چاہئے۔ کیسے مکان میں رہنا چاہئے۔ اپنے ملک اور [illegible] کے دشمنوں کے ساتھ کیسے [illegible] ان معاملوں میں بھی اس کا مذہب [illegible] ہے۔ اس کے دیش میں راجیہ پرکار کیسے ہونا چاہئے۔ اس معاملہ میں تو انجیل مقدس سے رہنمائی کی تلاش کرنا بالکل بے سود ہے کیونکہ یہ باتیں تو کبھی حضرت مسیح کے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں۔" (پرکاش رشی نمبر ۲ کا تک صفحہ ۵ کالم ۱)

**اہلحدیث**۔ اس اقتباس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مضمون نگار کے خیال میں معیار مذہب جنگی اور ملکی انتظام ہے یعنی مذہب حق کا فرض ہے کہ اپنے تابعداروں کو جنگی قواعد اور ملکی انتظام کے طریق بھی سکھائے صرف یہی نہ ہو کہ نمازیں پڑھو اور سندھیا یوں کرو روزہ یوں رکھو بلکہ انکے علاوہ تمام انسانی ضرورتوں کے متعلق تعلیم دینا سچے دھرم کا فرض ہے بہت خوب مگر مضمون نگار نے اس فرض کو کہاں تک ادا کیا ہے اوسکے اپنے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں کہ وہ اپنے اس اصول کو کہاں تک سمجھا ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

39006

"مذہب اسلام کی بھی یہی حالت ہے۔ بھلا وہ مذہب پڑھے لکھے سنسار کو پرماتما کا بھگت کیسے بنا سکتا ہے۔ جو یہ نہیں بتلا سکتا کہ پرماتما کا راجیہ کیسا وسیع ہے۔ جو چندرماں کے سروپ کو اتنا تھوڑا سمجھا ہے کہ شق القمر کے معجزے کا فخر کرتا ہے۔ جو اس پرتھوی کو ہی سنسار میں سب سے بڑا سیارہ مان کر سب کا [illegible]

اس پاس گردش کرنا بتلاتا ہے۔ (فقط)

**اہلحدیث**۔ کوئی سمجھدار آدمی کہہ سکتا ہے کہ مضمون نگار نے اپنا جو معیار قائم رکھا ہے معیار تو جب اگر [illegible] ہیں یہ تھا جنگی اور ملکی انتظام سکھانا مذہب حق کی علامت ہے اسی بنا پر عیسائی مذہب کو نامہ نگار نے فیل کر دیا تھا مگر جب اسلام کا ذکر کیا تو اوس معیار کے لحاظ سے مقابلہ نہیں کیا بلکہ اوس کو چھوڑ کر معجزہ شق القمر کو لے بیٹھے۔ ہم نہیں کہتے کہ معجزہ شق القمر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی مخالف اسپر اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جس معیار سے نامہ نگار نے مذہب کی جانچ شروع کی تھی جس کی وجہ سے اوسنے عیسائی مذہب کو فیل کیا تھا اوسی معیار کو لیکر اسلام کی جانچ کرتے تو ہمیں گلہ گذاری کا موقع نہ ہوتا صورت موجودہ میں تو ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

اچھا اس بے اصولی کو بھی جانے دیجئے ہم یہ بھی معاف کر سکتے ہیں مگر اس کے بعد دوسری بے اصولی کو کون معاف کرے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار مع اڈیٹر صاحب پرکاش کے اپنے اصول مذہب سے یا تو واقف نہیں یا دانستہ ناواقف بنتے ہیں یا اپنے ناظرین کو ناواقف جانتے ہیں۔ چنانچہ اسکے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"کنتو ورتمان کال کے واحد رشی اور پیشوائے دین بھگوان دیانند کی تصانیف میں ان سب کی جھلک موجود ہے اگر ان تمام علوم کا خیال کیا جاوے۔ جن کا ذکر دیانند رشی کی تصانیف میں جگہ بجگہ مسلسل طور پر موجود ہے ہو آج ہم رشی دیانند کی رائے فن جنگ کے متعلق ایسے طریق پر پیش کرینگے جس سے آجکل یورپ میں جرمنی کی طرف سے تہذیب کے نام پر جو اتیاچار ہو رہے ہیں۔ ان پر پرکاش پڑے۔ اور مہذب دنیا کو بتا دینگے کہ ان کے یُدھ کے طریقوں میں کہاں کہاں ترقی کی گنجائش

ہے۔ ہم سوامی دیانند کی رائے [illegible] رشی کے الفاظ میں ہی پیش کرینگے۔" (صفحہ ۵ کالم ۲)

**اہلحدیث**۔ ناظرین اس اقتباس کو بغور ملاحظہ کریں کہ نامہ نگار نے اپنا مذہبی اصول کہاں تک یاد رکھا کہ ہم آریوں کے ہاں مستند بالذات وید ہیں باقی کسی کی بات اگر وید سے مستنبط (اخذ کی ہوئی) ہے تو صحیح اور حجت ہے ورنہ نہیں۔ مناسب بلکہ لازم تھا کہ رشی دیانند کی تصنیفات کی بجائے ویدوں کا حوالہ دیتا تاکہ یہ ثابت ہو سکتا کہ ویدک دھرم کی الہامی کتاب اس معیار کی رو سے کہاں تک کامیاب ہے اور کہاں تک فیل۔ مگر واقع یہ ہے کہ بجائے ویدوں کی تعلیم دکھلانے کے ہم کو سوامی دیانند یا منوجی کے الفاظ سنائے جاتے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معیار سے مطابق ویدوں کی [illegible] ہم مانتے ہیں کہ ویدوں میں جنگی احکام ہیں یا [illegible] تو جیسے احکام نامہ نگار بتلانا چاہتا ہے وہ نہیں [illegible] اگر ملینگے تو منوجی اور سوامی جی کے اقوال میں ملینگے مختصر یہ کہ سماجی مناظروں کی یہ عام عادت ہے کہ دعوے کے مطابق ویدوں سے ناامید ہو کر دیگر اشخاص کے اقوال کی طرف رجوع کر جاتے ہیں یہ عادت عام طور پر سماجیوں میں [illegible]

سوامی جی بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اون کی [illegible] ستیارتھ پرکاش کو اٹھا کر دیکھئے [illegible]

[illegible]

جہاد وید

ویدوں اور دہرم شاستر [illegible]

جہاد کا ثبوت [illegible] آریوں [illegible]

قیمت [illegible]

# جنگ یورپ اور مسئلہ تعدد ازواج

یورپ کی مردم شماری میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت اب بھی کئی حصے زیادہ ہے فرانس میں بہت سے عیاش طبیعت مردوں اور عورتوں نے نکاح کرنا چھوڑ دیا ہے تعلق نکاح کو آزادی کے خلاف جانتے ہیں اسلئے لازمی نتیجہ اسکا یہ ہوا ہے کہ فرانس میں نسل انسانی سب ملکوں سے کم ہے گورنمنٹ فرانس کو اس کمی کی طرف پہلے ہی توجہ تھی اب تو جنگ کی وجہ سے اور بھی اس طرف توجہ ہونی لازمی ہے۔

جنگ کی روش یہی رہی تو مقتول مردوں کی تعداد غالباً لاکھوں سے گذر کر کروڑوں تک پہونچیگی بہت دنوں بعد جب مردوں اور عورتوں کی تعداد کو شمار کیا جائیگا تو مردوں کی تعداد اتنی کم ثابت ہوگی کہ لاچار اوس وقت یورپ کی سلطنتوں کو اپنی آئندہ ترقی نسل کے لئے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔

ہم جو ایک معنی سے سارے یورپ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا بھی فرض ہے کہ اوس نازک اور اندوہناک نظارہ کو سامنے سمجھکر جو کچھ ہماری رائے [illegible] اوس کا [illegible] اس وقت یورپ [illegible] میں [illegible] اظہار کریں۔

[illegible] خیال میں اوس وقت جبکہ مردوں کی تعداد [illegible] یورپ کی ہستی قائم رکھنے کے لئے [illegible] بہت مفید ہوگا یعنی [illegible] بالغ توانا کو [illegible] طور پر حکم ہونا چاہئے [illegible] متعدد عورتوں سے شادی کرے اور نسل انسانی [illegible] ترقی دے [illegible] کمی کی بہت [illegible] تلافی ہو [illegible] حکمت کے لئے [illegible] اس مسئلہ [illegible] اعتراض [illegible] ہیں جو ہرگز مورد اعتراض نہیں۔ بلکہ نسل انسانی کو ترقی دینے کے لئے بہت ضروری اور [illegible] یورپ بھی کو اختیار کرے گا یا [illegible] پیدا کرے گا جو ممکن نہیں ہے۔

# یورپی جنگ کا اثر عیسائی مشن پر

ہم سمجھتے تھے کہ جنگ کا اثر ہندوستانیوں کے کاروبار ہی پر ہوگا مگر عیسائیوں کا رسالہ مسیحی تجلی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنگ کا اثر علاوہ ہندوستانی کاروبار کے خود عیسائی تبلیغ پر بھی ہوا ہے تجلی میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ ولایت سے مشنری سوسائٹی کو بذریعہ تار اطلاع آئی ہے:-

بڑے بڑے خرچ ملتوی کردو۔ بنک سے حتی المقدور تھوڑا روپیہ لو عارضی طور پر اودھار لے کر کام چلالو۔

اس خبر سے ہم ہندوستانی اپنا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہاں کے خیراتی کاموں کی حالت کیا ہوگی!نا اللہ

# جواب اکذب الحدیث

(از مولوی منیر خان صاحب از بنارس)

پرچہ اہلحدیث [illegible] سے گذرا فاضل اڈیٹر نے حدیث شریف ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث کی طرف علماء کو توجہ دلائی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اس حدیث میں ظن جو کہ قلب کا فعل ہے محکوم علیہ اور اکذب الحدیث جو کہ زبان کا فعل ہے محکوم بہ ہے لہذا میں نے باوجود بیچمدانی اس سوال کے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اگر قبول افتد زہے عز و شرف۔

منتہی الارب میں ہے ظن بالفتح گمان یعنی طرف راجح از ہر دو طرف اعتقاد غیر جازم ج ظنون واظانین جمع و دانست از لغات اضداد است و گمان بردن و دانستن والفعل من نصر تقول ظننتک زیداً وقولہ تعالٰے وظن داؤد ای علم و ایقن۔

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ ظن بمعنی یقین اور گمان دونوں آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث مذکور میں ظن بمعنی یقین ہرگز نہیں پس لامحالہ حدیث مذکور میں ظن بمعنے گمان ہے اور گمان نیک و بد دونوں

صفتوں کے ساتھ متصف ہوتا ہے چنانچہ فرمان والاشان ہے۔ ظنوا بالمومنین خیراً مومنین کے ساتھ اچھا گمان رکھا کرو وقال اللہ تعالٰی فَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ اکثر گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض ظن گناہ اور باعث عذاب ہوتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں قول اللہ تبارک وتعالٰے کا فَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا اور اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ صاف بتا رہا ہے کہ ظنون میں احتیاط لازم اور ضروری ہے بلکہ ہر قابل ظن کا تابع نہ ہونا چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ بعض ظنون میں خطا کار ٹھیرے اور اس وجہ سے مستحق عذاب ہو معلوم ہوا کہ ہر ظن قابل نفریں اور مذموم نہیں بلکہ خاص کر وہی ظن جس کی بناء محض خیال اور اندازہ پر بلا غور و تامل ہو اور واقعات اور قرائن سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہو مثلاً ایک مومن نیکو کار جس کے افعال ظاہری سراسر شریعت کے مطابق اور موافق ہیں اسکے متعلق کسی قسم کی بدگمانی اور برا خیال رکھنا ہرگز صحیح نہیں بلکہ گناہ ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالٰے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حدیث مذکور کی شرح میں لکھتے ہیں والنہی عن الظن السوء بالمسلم السالم فی دینہ وعرضہ یعنی نہی مذکور فرمان والاشان صلے اللہ علیہ وسلم میں مخصوص ساتھ مسلمان نیکوکار کامل الدین اور صاحب عزت اور وقار ہے۔

اور اگر کوئی شخص فاسق اور فاجر اسکے افعال ظاہری شریعت کے مطابق نہیں تو اس کے متعلق بدگمانی ممنوع نہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی نے ایک باب خاص جو جواز میں اس قسم کے ظن میں لکھا ہے اور حدیث صلے اللہ علیہ وسلم ما اظن فلاناً وفلاناً یعرفان من دیننا شیئاً یعنے میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں دین اسلام کی باتوں سے بالکل کورے ہیں اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق فاجر کے حق میں بدگمانی شرعاً ممنوع نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالٰے لکھتے ہیں



ahmadimuslim.de

وحاصل الترجمۃ ان مثل ھذا الذی وقع فی الحدیث لیس من الظن المنھی عنہ لانہ مقام التحذیر من مثل من کان حالہ کحال الرجلین یعنی حاصل ترجمہ باب کا یہ ہے کہ جس قسم کا ظن حدیث باب میں مذکور ہے وہ شرعاً ممنوع اور حرام نہیں کیونکہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دو شخصوں کو مظنون قرار دیا ہے جو کہ شریعت کے احکام سے بالکل ناواقف محض تھے اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص وہی ہوگا جو فاسق فاجر بدکار ہوگا اور جلالین میں ہے اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ای موثم وھو کثیر کظن السوء باھل الخیر من المؤمنین وھم کثیر بخلافہ بالفساق منھم فلا اثم فیہ فی نحو ما یظھر منھم اس عبارت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بدگمانی مسلمان کامل الایمان کے ساتھ ممنوع اور گناہ ہے اور فاسق و فاجر کے ساتھ گناہ نہیں البتہ اس قدر اس میں اضافہ ہے کہ بدگمانی فاسقین کی انہیں امور ناشروعہ میں جائز اور مباح ہے جنکا صدور ان سے برابر ہوتا رہتا ہے اور حدیث بخاری میں فرمان والاشان کہ فلاں فلاں کے ساتھ میرا گمان ہے کہ دین اسلام کی باتوں سے کچھ بھی نہیں جانتے صاحب جلالین کے مضمون کی تائید کرتا ہے اور در اصل فاسقین کے ایسے ہی افعال میں بدگمانی صحیح ہو سکتی ہے ورنہ ایسے افعال میں جن کا صدور ان سے ہنوز نہیں ہوا وہ اور مسلمان کامل الایمان دونوں یکساں ہیں۔

میرے اس قدر بیان سے یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جملہ اقسام ظنون کے ممنوع نہیں بعض جائز اور بعض مباح ہیں[1] البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ جب ظن افعال قلوب سے ہے تو حدیث شریف ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث میں ظن متصف بحدیث فعل لسانی کیوں واقع ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جملہ افعال اختیاریہ کا صدور قلب سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ قلب مصدر جملہ افعال اختیاریہ ہے لیکن افعال قلوب کا صدور مخصوص بقلوب ہے اعضائے ظاہری کا واسطہ نہیں در کار نہیں صرف انکا تعلق قلب سے ہوتا ہے بخلاف اور افعال کے کہ ان میں اعضائے ظاہری کا واسطہ اور ذریعہ درکار ہوتا ہے اور جس قدر افعال اختیاریہ حسنہ ہیں صرف نیت اور ارادہ پر ہی اونہیں ثواب مترتب ہوتا ہے اگرچہ اعمال ظاہری اونہیں نہ بھی پایا جائے اور افعال اختیاریہ سیئہ میں تا وقتیکہ اعمال ظاہری ان میں نہ پایا جائے صرف نیت اور ارادہ سے عقاب مترتب نہیں ہوتا دلیل اس کی حدیث شریف ہے من ھم بحسنۃ فلم یعملھا کتب لہ حسنۃ فان عملھا کتب لہ عشراً ومن ھم بسیئۃ فلم تکتب لہ سیئۃ فان عملھا کتب لہ سیئۃ یعنے اگر کسی نے کسی اچھے کام کا پختہ ارادہ کر لیا اور ہنوز وہ کام اوس نے نہیں کیا تو ایک نیکی کا اوسے ثواب حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس کام کو وہ کرے تو دس نیکیوں کا اوسے ثواب ملتا ہے اور اگر برائی کا پختہ ارادہ کرے تو تا وقتیکہ اس برائی کو نہ کریگا اس کے حق میں برائی ہرگز نہ لکھی جائیگی اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھی جائے گی اور نیز حدیث میں وارد ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسھا ما لم تتکلم بہ او تعمل یعنی اللہ تبارک وتعالے اس امت کی خطرات نفسانیہ سے درگذر کرتا ہے تا وقتیکہ اوسکے ساتھ کلام نکرے یا عمل نہ کرے۔

ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ افعال اختیاریہ سیئہ کا ارتکاب تا وقتیکہ اعضائے ظاہری سے نہ ہو گناہ ہرگز نہیں اور افعال قلوب اگرچہ وجود پذیر بدون اعضائے ظاہری ضرور ہو جاتے ہیں مگر ان پر کوئی حکم قضاءً بدون اظہار اعضائے ظاہری کے نہیں دیا جا سکتا چنانچہ تصدیق قلبی بدون اقرار لسانی شرعاً معتبر نہیں پس بدگمانی کا تعلق اگرچہ قلب سے ہے مگر جبتک زبان پر اسکا اجرا نہ ہوگا گناہ نہیں اسلئے حدیث ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ظن مذموم بدگمانی کی صفت حدیث قرار دیا ہے یعنی ظن مبتدا اور اکذب الحدیث خبر واقع ہے اور میرے بیانات سے اسکا ثبوت کھلا ظاہر ہے اس بحث کے متعلق میرا ارادہ تھا کہ کسیقدر اور طول دوں مگر علماء کرام سے امید ہے کہ اس پر بخوبی روشنی ڈالیں گے۔ فقط۔

**اہلحدیث**۔ میری اس سوال سے غرض یہ تھی کہ جن خرابیوں کو بند کرنے کے لئے یہ حدیث سد سکندری کا کام دے سکتی ہے مثلاً اونکا ذکر بھی آ رہا ہے تاکہ ناظرین پر اس حدیث کی حکمت اور اسرار ظاہر ہوتے جاویں۔

ایک مثال اس کی میں عرض کرتا ہوں۔ گذشتہ مہینے میں مولوی فیض اللہ صاحب ملتانی کئی روز امرتسر میں رہکر اہلحدیث میں مصالحت کرانے میں ساعی ہوئے اس طرف سے تو حسب عادت کوئی شرط نہیں تھی فریق ثانی (جناب مولوی احمد اللہ صاحب) کی طرف سے بہت سی شرائط پیش ہوئیں جن کا سفیر صاحب نے کسی حد تک جواب دیا آخر کار مولوی صاحب موصوف نے فرمایا ہمیں گمان ہے کہ اوس (فاکسار) کی اس مصالحت کرنے میں یہ غرض ہوگی کہ اہلحدیثوں کی مدد سے میونسپل کمیٹی کا ممبر بنجائے حالانکہ ادہر اس کا خیال بھی نہیں تھا تاہم ہم نے جواب دیا کہ مصالحت نامہ میں یہ شرط لکھی جائے کہ اگر وہ ممبر کمیٹی بنا تو مصالحت ٹوٹ جائے گی۔ آخر کچھ نہ ہوا مولوی فیض اللہ صاحب اپنا وقت گذار کر چلے گئے۔

میری غرض اس واقعہ کے لکھنے سے یہ ہے کہ اس قسم کی بدگمانیاں لبا اوقات مانع کار خیر ہوا کرتی ہیں جنکی بندش کے لئے حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے پس جو صاحب اس حدیث کے عقدہ کو حل کرنے کی توجہ کریں وہ اس قسم کی چند

[1] یہاں تک کی تقریر اصل سوال سے بے تعلق ہے کیونکہ سوال موضوع منہی کے مصداق سے نہیں بلکہ اکذب کے حل سے ہے باوجود بے تعلق تقریر ہونے کے قابل شکریہ ہے اسلئے کہ علمی مضمون ہے اور سوال سے زائد جواب دینا جائز ہے (اہلحدیث)



القرآن العظیم

مثالیں بھی بتلایا کریں تاکہ اس حدیث کی حکمت اور اسرار ناظرین پر نمایاں ہوتے جاویں۔

اس حدیث کے عقدہ کا حل جو خاکسار کے ذہن میں ہے وہ ابھی مخفی ہے کسی صاحب نے بیان نہ کیا تو پھر بھی عرض کرونگا (اڈیٹر)

## بقیہ جواب متعلق بہ اشربہ مسکرہ

(از مولوی خیرالدین احمد صاحب از سرسہ ضلع حصار)

پرچہ اہلحدیث ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ کی اشاعت میں چند سطور بذیل سرخی (حنفی علماء کی طرف سے جواب) ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے اور اسپر فاضل اڈیٹر کی تنقید با تردید بھی معائنہ فرمائی ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب والا جاہ نے غور اور تامل کی نگاہ سے نہیں دیکھا ورنہ اتنے بڑے مسلم فاضل کا معمولی عبارت کے فہم میں غلطی کھاجانا سمجھ میں نہیں آتا یا تجاہل عارفانہ کیا ہے۔

آنجناب کی خدمت میں اصلاح سوال کی اپیل کیگئی تھی تو بالکل بے تعلقی ظاہر فرمائی تھی اور جواب کے وقت اوس کی معاونت کے لیے مستعد ہوگئے اسمیں غالبًا کوئی سر ہے جو ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔ ایک ضعیف خیال یہ بھی گذرتا ہے کہ وہ سوال کہیں حضرت والا کا ساختہ پرداختہ ہی نہو ورنہ انکی طرف سے اپیل بننے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی آنجناب نے تین طرح سے جرح فرمائی ہے۔

(۱) کتب فقہ میں کہیں قید عبادت نہیں (جواب) اگر ذرا غور فرمائیں تو خود آنجناب کی منقولہ عبارت میں قید عبادت موجود ہے۔ ہدایہ کی عبارت اذا کان من غلبۃ لہو و طرب اور قاضی ثناء اللہ مرحوم کی عبارت "آنچہ بقصد لہو خورد حرام ست" دونوں منہ سے بول رہے ہیں کہ بغیر نیت نیک لہو و طرب کے قصد سے حرام ہے نفی لہو و طرب سے مقصود اثبات نیت نیک ہی ہے دوسرے درمختار وغیرہ کتب فقہ میں صاف لکھا ہے اذا قصد بہ استمراء الطعام والتداوی والتقوی

علے طاعۃ اللہ تعالیٰ جس سے آنجناب کا ادعاء انکار مطلق کا فور ہوگیا ؎

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اسمیں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

اور قرآن میں بطریق حصر آیا ہے انما ھذہ الحیوۃ الدنیا لہو و لعب۔ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب و لہو۔ جو نفس ہمہ تن لہو و لعب کے سوا دین ہی ہے۔

(۲) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے قولوں کا متحد ہونا معلوم۔

(جواب) اثنینیت درجۂ فروع میں ہے اور اتحاد مرتبہ اصول میں۔ پس کوئی مغائرت نہیں شیخین یا صاحبین کسی کے قول پر حسب اصول رسم المفتی عمل کرنے والا حنفیت سے نہیں نکلتا چنانچہ حضرات غزنویہ و دیگر جماعت اہلحدیث آنجناب کے نزدیک بھی اسلام سے خارج نہیں بلکہ مرزائیوں تک کی اقتدا درست ہے۔

(۳) اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ

(جواب) استناد قول مجتہد کا یہ مطلب ہے کہ کسی مقلد کو اپنی طرف سے خلاف اصول فقہ استنباط و اجتہاد کا منصب نہیں نہ یہ کہ اپنے امام کے مسئلہ مستنبطہ کے متعلق اظہار دلائل بھی نہیں کرسکتا۔

اس قدر معروض ہوچکنے کے بعد آنجناب کے فہم و انصاف و حق پرستی و نیک نیتی سے امید واثق بلکہ اوثق ہے کہ آنجناب اپنی تائید یا تقریظ کو جو سوال سائل کی تقویت میں تحریر فرمائی گئی ہے واپس لیکر داد انصاف دینگے اور سوال کے غیر مکمل ہونے کا واضح طور پر اقرار فرما دینگے۔

**نوٹ۔** اشربہ مسکرہ کی مزید تفصیل و تشریح و علامت ترجیح بر مذہب امام آئندہ تحریر ہوگی انشاء اللہ والسلام۔

**اڈیٹر۔** آپکی اس تقریر سے میری سابقہ رائے میں تغیر نہیں آیا میرے خیال میں آپکی ساری تحریر نظری ہے۔

## تعریف تصوف از کتب تصوف

(از صوفی)

کشف القلوب و کشف الظنون میں علم تصوف کی تعریف اس طرح ابن صدر الدین سے منقول ہے۔

التصوف ھو علم یعرف بہ کیفیۃ ترقی اھل الکمال من النوع الانسانی مدارج سعاداتھم والامور العارضۃ فی درجاتھم بقدر الطاقۃ البشریۃ۔

کسی بزرگ نے تصوف کی ماہیت کو نظم میں ادا کیا ہے۔

علم التصوف علم لیس یعرفہ
الا اخو فطنۃ بالحق معروف
ولیس یعرفہ من لیس یشھدہ
وکیف یشھد ضوء الشمس مکفوف

اللہ تعالیٰ نے صوفیوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے یخرجھم من الظلمات الی النور۔ حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جن بزرگوں سے تصوف کے معنے بطور اشارات منقول ہیں۔ ان میں سے بطور اختصار کے ہم بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابو جریری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ھو الدخول فی کل خلق سنی والخروج من کل خلق دنی۔ یعنی تصوف ہر ایک اعلےٰ خلق سے متصف ہونا اور بدخلقی اور بری خصلتوں کا چھوڑنا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا التصوف ھو ان یمیتک الحق عنک ویحییک بہ یعنی تصوف یہ ہے۔ کہ حق تعالیٰ تجھے تجھ سے مارے اور اپنے سے تجھے زندہ رکھے۔

اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مقام پر کہ التصوف ذکر مع اجتماع و وجد مع استماع و عمل مع اتباع یعنی تصوف ذکر ہے با جامعیت اور وجد با سماعت اور عمل باتباع سنت اور فرمایا الصوفی کالارض یطرح علیھا کل قبیح ولا یخرج منھا الا کل ملیح یعنی صوفی مثل زمین کے ہے۔ کہ ہر ایک بری چیز

ؔ آپکے بلانے پر بولنا پڑا۔ واذا نطقت فانتی العجوز (اڈیٹر) ؔ ان بعض الظن اثم کی یہ بھی ایک مثال ہے (اڈیٹر)

اُس پر ڈالدی جاتی ہے۔ اور اُس میں سے جو چیز نکلتی ہے اچھی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ صوفی زمین کے مانند ہے۔ جس کو نیک و بد سب روندتے ہیں۔ اور وہ ابر کی طرح ہے کہ ہر ایک پر سایہ افگن ہوتا ہے۔ اور بارش کی طرح ہے۔ کہ ہر ایک کو سیراب کرتا ہے۔

حضرت حسین بن حلاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الصوفی وحدانی الذات لا یقبلہ احد ولا یقبل احداً۔ صوفی اپنی ذات سے اکیلا ہو۔ نہ اس کو کوئی پسند کرتا ہے۔ نہ وہ کسی کو چاہتا ہو یعنے وہ اس طرح مشغول بحق ہے۔ کہ غیر حق سے ملنے اور بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

فلیت الذی بینی وبینک عامرٌ
وبینی وبین العالمین خرابٌ

حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بغدادی کا قول ہے کہ سچے صوفی کی علامت یہ ہے۔ کہ تو انگر تھا پھر فقیر ہو گیا۔ عزت والا تھا۔ پھر ذلیل ہو گیا۔ مشہور تھا پھر مخفی ہو گیا۔ اور جھوٹا صوفی وہ ہے۔ کہ پہلے فقیر تھا۔ اب دنیا پیدا کر لی پہلے ذلیل تھا۔ اب عزت والا ہو گیا۔ پہلے گم نام تھا۔ اب مشہور ہو گیا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تصوف یہ ہے کہ جس وقت جو بہتر کام ہو اُسی میں مشغول ہونا۔

حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ان لا تملک شیئاً وان لا یملکک شیءٌ۔ تصوف یہ ہے۔ کہ تو کسی چیز کے مالک ہونے کا دعوے نہ کرے اور نہ کوئی شے تیری مالک ہو جائے۔

حضرت راویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ تو اپنی ذات کو خدا کے ارادے پر چھوڑ دے بقول اُنکہ۔ ع

عاقلاں تسلیم کردند اختیار

اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف تین خصلتوں پر مبنی ہے (۱) فقر و احتیاج اللہ کی جانب (۲) بذل و ایثار (۳) کسی طرح کا اعتراض نہ کرنا اختیار۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا التصوف الاخذ بالحقائق والیاس مما فی ایدی الخلائق۔ تصوف یہ ہے کہ حقیقت پر عمل کرنا اور مخلوق کے ہاتھ میں جو کچھ ہے۔ اُس سے مایوس ہو جانا۔

اور حضرت سہیل بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی وہ ہے۔ کہ جو اپنے خون و ملک کو مباح سمجھتا ہو۔

حضرت ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی کی صفت ہے کہ نہ ہو تو سکون و اطمینان ہو۔ اور جو ہو۔ تو دیدالے۔

اور حضرت بوعلی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ تصوف درِ حبیب پر بیٹھ جانا ہے۔ گو وہ نکال دے ۔ بقول شخصے

ہم در پہ تیرے بیٹھے ہیں پھر کے اُٹھیں گے
یا وصل ہی کی ٹھہر بگی یا مر کے اُٹھیں گے

اور یہ بھی آپ نے فرمایا۔ کہ اقبح من کل قبیح صوفی شحیح۔ یعنے سب سے بُری بات یہ ہے کہ صوفی ہو اور بخیل بھی ہو۔ حضرت ابو منصور نے فرمایا۔ کہ صوفی اللہ سے مشورہ لیتا ہے اور مخلوق اللہ سے مدد چاہتی ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ صوفی خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہے۔ جیسے خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا واصطنعتک لنفسی۔ یعنے اپنے خصائص قرب سے اُن کو خاص فرمایا۔ اور غیروں سے علیحدہ کر لیا اور پھر فرمایا۔ کہ لن ترانی۔ یہ منع حرمان نہیں ہے۔ بلکہ زیارت ترقی و مزید قربت کی وجہ سے تھا جس کے قرب کی مثال اس طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک شخص کی آنکھ پر عینک ہے جب عینک کا شیشہ بالکل آنکھ سے ملا دیتا ہے۔ تو کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب آنکھ سے کچھ فاصلے پر لگاتا ہے۔ تو سب دیکھتا ہے۔ دوم قرب اور وصل کی حالت میں دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تفرقہ ہو تو دیکھ سکے۔ حالت قرب میں نہ دید ہے نہ شنید۔ گفتگو نہ عقل نہ ہوش کچھ بھی نہیں رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ الصوفیۃ اطفال فی حجر الحق یعنے صوفیہ فقیر و عاجز ہیں خدا ہی کے فضل و کرم سے پرورش پاتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ تصوف مخلوق کو دیکھنے سے بچنا ہے۔

حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الصوفی لا یکدرہ شیٔ۔ صوفی کو کوئی شے مکدر نہیں کر سکتی۔ بلکہ ہر شے بسبب اُس کے پاک و صاف ہو جاتی ہے اور یہ بھی کسی کا قول ہے۔ کہ الصوفی لا یتعبہ طالب ولا یزعجہ سبب یعنے صوفی وہ شخص ہے۔ کہ نہ طلب اُس کو تھکا دے۔ اور نہ کوئی سبب اُس کو جگہ سے ہلا دے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی لا تقلہ الارض ولا تظلہ السماء یعنے صوفی کو نہ زمین ہٹا سکتی ہے نہ آسمان سایہ کر سکتا ہے۔

امام قشیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ محو کے حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جو خود سے فنا ہوتا ہے۔ تو پھر اُس کو آسمان و زمین کا کب خیال رہتا ہے۔ وہ تو زمین و آسمان سے چھوٹ کر فنا فی اللہ کی راہ طے کر رہا ہے۔ اور یہ اشیاء نیچے کی چیزیں ہیں۔

اور بعضوں نے کہا۔ کہ صوفی وہ ہے کہ جب اُس کے سامنے دو حال یا دو خلق اچھے پیش آئیں۔ تو وہ اُن دونوں میں سے بہتر کو اختیار کرے۔ کسی نے کہا۔ التصوف اسائۃ الجاہ وسواد الوجہ فی الدنیا والآخرۃ۔ تصوف یہ کہ جاہ کی پاؤں رکھتا ہو۔ اور دنیا و آخرت سے بے تعلق رہتا ہو۔ یعنی صوفی کو اگرچہ ثواب کامل بھی ملیگا لیکن اُس نے صرف ذات حق کی عبادت کی اور وہی اُس کا مقصود ہے۔ وہ جنت اور حوروں کا خواستگار نہیں ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب مزابلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ التصوف حال یضمحل فیہا معالم الانسانیۃ تصوف ایک حال ہے۔ کہ جس میں علامات انسانیت جاتے رہتے ہیں۔ یعنی صوفی کو خدا کے حسب اپنا ایسا استغراق ہوتا ہے۔ کہ غرق کیا ہے بلکہ وہ اپنی ذات کو بھی بھول جاتا ہے۔

ـــــــــــــــــــ

ۃ یعنے اللہ کی راہ میں اوسکو دریغ نہ ہو (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

حضرت ابوالحسن سروانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی من تکون مع الواردات لامع الاوراد۔ صوفی وہ شخص ہے۔ جو واردات کے ہمرنگ ہوتا ہے۔ نہ اوراد و وظائف میں مشغول رہتا ہے۔ کیونکہ اوراد مبتدی کے لئے ہیں۔

حضرت ابوسہیل صعلوکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ التصوف الاعراض عن الاعتراض تصوف یہ ہے۔ کہ قضاء و قدر پر اعتراض نہ کرنا اور راضی ہوجانا۔ اُس کی مرضی پر کیونکہ صوفی سمجھتا ہے۔ کہ خدا مجھ سے زیادہ علیم اور ارحم الراحمین ہے۔

حضرت حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب فنا رکامل حاصل ہوتی ہے یعنی خواہشات و عادات مٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچتا ہے۔ اور اُس کی مناجات کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ تو پھر وہ خواہش کی آفتیں نہیں پلٹتی ہیں فضل حق شامل حال رہتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ ما رجع من رجع الا من الطریق (جو پلٹتا ہے تو راہ میں سے پلٹتا پہنچنے کے بعد نہیں پلٹتا ہے) اور لا یعدم بعد وجودہ کے معنے یہ کہ جب وہ متوجہ بحق ہوچکا ہے۔ اور اعلےٰ مقامات پر پہنچ گیا۔ تو اب سقوط خلق ہو تو وہ اپنے مقام سے نہ گریگا اب یہ دونوں حادث اُس پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ وہ مشغول بحق ہے۔ والمشغول لا یشغل۔ اور اس طرح بھی کہا جاتا ہے۔ الصوفی المصطلم عنہ بما لاح لہ من الحق۔ صوفی وہ ہے کہ جس کو بسبب ظہور لوائح حق کے وہ استغراق ہوتا ہے۔ کہ اپنا شعور بھی نہیں رہتا ہے اور یوں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ الصوفی مقصود بتصریف الربوبیۃ مستور بتصریف العبودیۃ صوفی تصریف ربوبیت سے مجبور ہے اور تصریف عبودیت سے مستور ہے۔

اور یہ بھی ایک قول ہے۔ الصوفی لا یتغیر فان تغیر لا یتکدر۔ صوفی متغیر نہیں ہوتا۔ اور جو کسی امر کے غلبہ سے تغیر پیدا ہوجائے۔ تو مکدر نہیں ہوتا ہے۔ یعنے جہاں تغیر پیدا ہوا اپنے مولا کی طرف رجوع کیا۔ اور اُس سے نکل گیا۔

لان التغیر الیسیر یزول بالماء الکثیر

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ مشائخ نے تصوف کی تعریف احوال کی بنا پر کی ہے۔ جو مختلف حالات ہوتے ہیں۔ اور میں ایک ضابطہ بیان کرتا ہوں جس میں اُن سب کے معانی آجائیں صوفی وہ ہے جو ہمیشہ اپنے اوقات کو کدورت سے پاک کرتا ہے۔ اس طرح پر کہ نفس کے لوث سے دل کو صاف کرتا ہے۔ اس تصفیہ کے لئے وہ مدام اپنے مولا کا محتاج رہتا ہے۔ اور یہ اُس کا دائمی افتقار اُس کو کدورتوں سے صاف رکھتا ہے۔ غرض اُس کی جامعیت وصفائی دوام تصفیہ و تزکیہ سے ہے۔ اور اُس کا تفرقہ و کدورت نفس کی جنبش سے ہے۔ تو وہ اپنے رب کے ساتھ ہو کر اپنے قلب پر حاکم اور اپنے نفس پر اپنے قلب کے ساتھ ہو کر حکومت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالْقِسْطِ یعنے اللہ کے لئے قائم اور سیدھے گواہ عدل کے ساتھ ہو۔ پس اب جو اللہ کے لئے نفس پر قوامیت ہے۔ یہی تصوف ہے۔ یہ وہ جامع بات ہے۔ جو اس سے واقف ہوگا وہ صوفیوں کے متفرق اشارات کو سمیں پاویگا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف درحقیقت زہد اور فقر دونوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ زاہد اور فقیر دنیا کو اس لئے ترک کرتا ہے۔ کہ تا جنت میں پانسو برس پیشتر یا آگے اغنیا سے پہنچے۔ اس لئے فقر کے معدوم ہونے سے ڈرتا ہے تا کہ اس کی فضیلت و معاوضہ کہیں نہ جاتا رہے۔ اور صوفیہ کے پاس یہ عین اعتلال اور سبب کا پابند ہوتا ہے۔ کیونکہ صوفی اجر موعود کے انتظار میں نہیں ہے بلکہ اُس نے اپنے احوال

(البقیہ بر صفحہ ۱۱ ضرور ملاحظہ ہو)

# اسلام اور اہل اسلام

پیارے ناظرین۔ السلام علیکم۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اسوقت اودھ کے مسلمانوں کی کیا ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اور دن بدن کیسی ہوتی جاتی ہے نہ زبان کو بیان کی قدرت ہے نہ قلم کو لکھنے کی طاقت۔ جسقدر امراض شرکیہ و بدعیہ دین میں مہلک ہیں۔ اوسکو مسلمانان خوشی سے نہیں بلکہ زر کثیر خرچ کر کے حاصل کر رہے ہیں۔ اصل جوہر جو اسلام کا توحید و سنت ہے۔ جس پر نجات کا دارومدار ہے۔ اوس سے تو کوسوں دور اوس کی تو کسیکو پرواہ نہیں ہے یعنے وہی حال ہو رہا ہے۔ جو قبل از نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ معظمہ زادھا اللہ شرفا کی تھی بلکہ اوس سے بھی کئی گونہ زیادہ جدہر دیکھو بجز شرک و الحاد کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور مسلمانان کچھ ایسے بجا جیتی رسم کے پابند ہو رہے ہیں۔ کہ اگر غور کیا جائے۔ تو ہنود و مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ وہ بت پرستی کے شیدا ہیں۔ تو یہ قبر پرستی کے دلدادہ وہ یہاں اور جو رامہ کی پوجا کرتے ہیں۔ تو یہاں پنجہ نشان کی اون کے گلے میں زنار ہے۔ تو اون کے گلے میں بدہی۔ اگر اون کے یہاں تیرتھ جاترا ہے۔ تو یہاں عرس و میلہ وہ لوگ کا کنٹی۔ ہردوار۔ بیدی ناتن سے برشا دلاتے ہیں تو یہاں کلن پور۔ اجمیر۔ پاک پٹن سے رسول اور دیگ کے چاول۔ وہ شمبہو ناتھ۔ شیو بخش۔ و شیو چرن داس کہلاتے ہیں تو یہ پیر بخش۔ فرید بخش۔ سالار بخش۔ کہلاتے ہیں۔ اونھوں نے کسی دیوی دیوتا کو بھینٹ چڑھائی۔ تو یہاں غازی میاں کی کندوری اور شیخ سدہو کا بکرا ہی نذر چڑھا دیا۔ وہ لوگ بم بھولا کی صدا لگاتے ہیں۔ تو یہاں دم مدار یا علی حیدر کا نعرہ۔ اون کے یہاں اتیت بہچاری۔ تو یہاں گجیلے شاہ لٹے داہی۔ وہ لوگ برہمن اور پوجاری سے منتر پڑھواتے ہیں۔ تو یہاں تکیہ دار سے فاتحہ بھی دلواتے ہیں۔ وہ لوگ دیوی دیوتاؤں کے مندروں میں پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ تو یہاں درگاہ اور خانقاہوں

میں سجدہ اور طواف۔ جائے عبرت ہے کہ یہود
ونصاریٰ تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبروں
کو سجدہ گاہ قرار دینے سے مستوجب لعنت ٹھیرے
مگر معلوم نہیں کہ ان بیچارے مسلمانوں کو اولیاء
اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دینے کی کہاں سے
پروانگی ملگئی ہے۔ خیر عوام تو بیچارے لکیر کے
فقیر رسم آبائی کے شیدائی ہو ہی رہے ہیں
سب سے زیادہ قابل افسوس کی بات تو یہ ہے
کہ جو لوگ حافظ۔ مولوی اور شاہ صاحب کہلاتے
ہیں۔ وہ بھی انہی امراض شرکیہ وبدعیہ میں مبتلا ہیں
خود بدعتی کام کرتے ہیں۔ اور اوروں کو بھی کرنے
کی ترغیب دیتے ہیں۔ اگر کوئی غریب
مسلمان موحد۔ جو توحید وسنت کا جام پی چکا ہے
بہ نیت خالص مسلمانوں کو سمجھانا چاہتے کہ یہ کام
خلاف شرع اور بدعت ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔
اور رد بدعت میں اگر کوئی آیت یا حدیث پڑھے
تو پھر حامیان بدعت کی اوسوقت حالت کو دیکھو
کہ مجلس میں کانچیں بانے لگتے ہیں۔ اور ہزاروں
صلواتیں سنا کر ایسے طیش میں آتے ہیں۔ کہ اگر قابو
چلے تو پڑھنے والے کا مونہہ نوچ لیں۔ سچ فرمایا
اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ حج کے نویں رکوع میں
وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي
وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ يَكَادُونَ
يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا یعنے
جب پڑھی جاتی ہیں۔ اوپر اون کے آیتیں ہماری
کھلا ہوا بیان کرنے والیاں تو پہچانتا ہے۔ بیچ
مونہوں اون لوگوں کے جو منکر ہیں۔ ناخوشی کو۔ قریب
ہے کہ حملہ کر بیٹھیں۔ اون لوگوں پر جو سناتے
ہیں اونکو آیتیں ہماری۔ دور نہ جائیے۔ قصبہ ہذا
جس میں خاکسار عرصہ تین ماہ سے مقیم ہے۔ ایک
شاہ صاحب کو جو کہ یہاں کے قطب کہلاتے ہیں میں نے
سنا کہ ایک کٹر وہابی۔ بیدین۔ لامذہب اس
قصبہ میں وارد ہوا ہے۔ خبردار اوس بیدین گمراہ
کی باتوں کو نہ سننا۔ اور نہ اوس کے پاس نشست
وبرخاست رکھنا۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

ناظرین اندازہ کرسکتے ہیں۔ کہ جب ان شاہ صاحب
کی جن کو ہزارہا آدمی اپنا پیشوا ومقتدا سمجھتے
ہیں۔ یہ کیفیت ہے۔ تو اون کے چیلے چاپڑوں کا
تو خدا ہی نگہبان ہے۔ جن کی یہ اقتدار کرتے
ہیں۔ ایسے ایک شخص کا بگڑ جانا گویا ہزاروں کے
بگڑ جانے سے زیادہ ہے۔ اوپر طرہ یہ کہ قرآن و
حدیث پر اقرار وایمان کا دعوےٰ۔ اور اچھے خاصے
مسلمان محب رسول۔ سچ فرمایا اللہ جل شانہٗ نے
وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم
مُّشْرِكُونَ۔ یعنے اکثر لوگ ایمان لاکر بھی شرک
کرتے ہیں۔ تجربے سے معلوم ہوا۔ کہ جو مسلمانوں میں
بدعت وبرے عقیدے کی دن دونی رات چوگنی
ترقیاں ہو رہی ہیں۔ باوجودیکہ قرآن وحدیث پر سب
کا ایمان واقرار ہے۔ تو وجہ اوسکی یہ ہے۔ کہ ایمان
واقرار اسکا صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ دل میں اوسکا
نور نہیں وہی حال ہو رہا ہے۔ جو رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے پچھلے زمانوں کی بات فرمایا تھا
یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام
الا اسمه ولا یبقی من القرآن الا رسمه
مشکوٰۃ صفحہ ۳۸ یعنے ایسا زمانہ آجائے گا۔ کہ صرف نام
کے مسلمان اور رواج وعادت کے طور پر قرآن شریف
کا پڑھنا ہوگا۔ عمل نہ ہوگا۔ اگر قرآن وحدیث کا اثر دلوں
میں ہوتا۔ تو بدعت وبرے عقیدے کی ترقی نہ ہوتی۔ اللھم
احفظنا۔ بھائیو دوستو۔ اگر فی الواقع محب
رسول ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اور قرآن وحدیث
پر سچا ایمان واقرار ہے۔ تو افعال شرکیہ وبدعیہ
سے تائب ہو کر تعصب ونفسانیت وباہمی جنگ
وجدال کو ترک کردو۔ اور فرمان خداوندی اور ارشاد
نبوی کو غور سے سنو۔ اور اس پر عمل پیرا ہو۔ سنئے
اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم
مُّسْلِمُونَ۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا
وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ
فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا۔

یعنے اے ایمان والو۔ ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا
اور ہرگز نہ مریو تم مگر مسلمان۔ اور مضبوط پکڑو رسی
اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور یاد کرو
نعمت اللہ کی اوپر اپنے کہ تم آپس میں دشمن تھے
پس الفت ڈالدی تمہارے دلوں میں پھر ہوگئے
تم ساتھ نعمت اوس کی کے آپس کے بھائی
اس آیت شریف میں یہ بیان ہوا۔ کہ تمام مسلمانوں
کو ہمیشہ اور ہر حالت میں دین اسلام پر ثابت قدم رہنا
چاہئے۔ تاکہ جسوقت موت آوے۔ اسلام ہی پر
مریں۔ اور سبکو ایک دل اور ایک جماعت رہنا
لازم ہے۔ اور یہ ایکدل اور ایک جماعت رہنے کی
یہ تدبیر بتائی گئی ہے۔ کہ سب ملکر اللہ تعالیٰ کی
رسی کو مضبوط پکڑیں۔ اور اس تدبیر کی یہ تاثیر
بتائی گئی۔ کہ سب کے دل ملے رہیں گے۔ یعنے یوں
فرمایا کہ تم میں عداوتیں تھیں۔ ایک کا ایک دشمن
تھا۔ اب اس نعمت الٰہی کی برکت سے ایک کا
ایک پیارا اور بھائی بنگیا۔ اور وہ نعمت اور
رسی اللہ تعالیٰ کی قرآن شریف ہے

اور سنئے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ
انفال کے ۶ رکوع میں۔ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ
وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ
یعنے تابعداری کرو اللہ کی اور اوس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کی اور آپس میں جھگڑا مت ڈالو۔ اگر
آپس میں پھوٹ ہوگی تو تم کمزور ہو جاؤ گے۔ اور
تمہاری ہوا اکھڑ جاویگی۔ اور صبر کرو۔ بتحقیق اللہ
تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی
تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد
اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر الجسد
بالسهر والحمى مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۲ یعنے مسلمان
اونکو جانو۔ آپس کی محبت وخیرخواہی میں ایک جسم
کے مانند ہوں جسطرح ایک عضو میں تکلیف
ہونے سے سارے جسم کو درد پہنچتا ہے اوسی طرح
ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو اوسکا

ahmadimuslim.de

درد پہنچے۔ دوستو! یہ ہے۔ اللہ و رسول کی پاکیزہ تعلیم کہ آپس میں مسلمان کسی طرح سے میل ملاپ رکھیں اور ایک دوسرے سے سلوک و محبت کے ساتھ پیش آویں۔ افسوس برعکس اس کے آج کل مسلمانوں میں خوب ہی خیرخواہی و محبت کا سلسلہ جاری ہے کہ ذرا سا انکار قیام مولود پر وہابی لہابی و کفر کا فتوے اور آمین رفع الیدین پر مسجد سے اخراج انا للہ۔ ہاں ایک بات اور بھی نہایت ضروری معلوم ہوتی ہے سو اوسکو بھی لگے ہاتھ صاف کئے دیتا ہوں۔ کہ شریعت میں نئی باتیں یا نیا کام تراش کر جیسا کہ بدعتیوں کا شیوہ ہے، اور اپنی طرف سے ثواب و عذاب مقرر کرنا کسی امتی کا منصب نہیں جب تک کسی کام کو قرآن و حدیث میں ثواب نہ بتلایا گیا ہو۔ اوسکو ثواب سمجھنا صریح گمراہی ہے۔ لہذا دعوے کے ثبوت میں چند آیتیں اور حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو سارے جھگڑوں کی بیخ کن ہے قال اللہ تبارک و تعالے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ یعنے کہدو اے رسول۔ اگر تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہو۔ تو میرے حکم پر چلو۔ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اوس کے رسول کی۔ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی تو اوس نے اللہ کی تابعداری کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصا اللہ۔ من احدث فی امرنا هذا ليس منه فهو رد۔ یعنے جس نے میری تابعداری کی۔ تو اوس نے خدا کی تابعداری کی۔ اور جس نے میرا خلاف کیا۔ تو اوس نے خدا کا خلاف کیا۔ جو کوئی وہ کام کرے۔ کہ جس پر میرا حکم نہیں ہے۔ سو وہ کام مردود ہے۔

اب تو ہمارے حامیان مولود۔ محب رسول کہلانیوالوں کو اس آیت و حدیث سے عبرت پکڑنا چاہئے۔ ورنہ یہی سمجھا جاویگا۔ کہ محب رسول اور قرآن و حدیث پر ایمان و اقرار کا دعوے غلط۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

مپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

یعنے بغیر تابعداری سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ ما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

خاکسار خادم المسلمین عبد الصمد خاں عفی عنہ ازسلطانپور

## چند سوالات جواب طلب علماء مقلدین سے

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ اون میں ایک فرقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے یاروں کے طریق پر ہوگا ناجیہ یعنے دوزخ سے نجات پانے والا۔ اور باقی بہتر دوزخی ہیں

سوال اول۔ ان چار مذاہب مشہورہ میں فرقہ ناجیہ کون سا ہے حنفی یا مالکی شافعی یا حنبلی۔

دوم۔ اگر کہئے کہ چاروں فرقہ ناجیہ ہیں۔ تو بڑے ادب کے ساتھ گذارش ہے۔ کہ حدیث شریف میں تو یہ نہیں آیا۔ کہ اس امت کے چھہتر فرقے ہونگے چار نجات پانے والے اور بہتر دوزخی بلکہ یوں آیا ہے کہ اس امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ ایک ناجیہ بہتر دوزخی۔

سوم۔ اور اگر یہ کہئے۔ کہ یہ چاروں مذہب ایک ہی مذہب اور ایک ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ تو البتہ یہ قول حدیث شریف کے مضمون کے موافق پڑے گا لیکن بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب یہ چاروں مذہب اہل سنت والجماعت کے ایک ہی مذہب اور فرقہ ناجیہ ہوا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک مذہب میں ایک کام (مثلاً قرات خلف الامام) فرض ہے دوسرے میں حرام۔ واللہ اعلم

خاکسار عبد الصمد خاں خریدار اہلحدیث ۲۰۲۵

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث قیمت دو آنہ (دیکھو)

# عورتوں کا چوٹیوں میں موباف لگانا

(از مولوی محمد ابو طاہر صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ)

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین و متبعان سنت سید المرسلین اس مسئلہ میں کہ احاطہ بہار میں اکثر بلکہ کل عورتیں اپنے بالوں کو سوتی یا ریشمی یا اونی کپڑہ کا ٹکڑہ (جسکو موباف کہتی ہیں) ملاکر چوٹیاں گوندھتی ہیں۔ یہ وصل منہی عنہ میں داخل ہے یا نہیں۔ اور یہ عورتیں حدیث واصلہ کی مصداق ٹھہریں گی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ السائل ابو النصر بہاری

## الجواب

صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملاکر سوتی کپڑہ ہو یا ریشمی یا اونی یا کسی حیوان یا انسان کا بال ہو گوندھنا سخت ممنوع اور ناجائز وحرام اور باعث استحقاق لعنت ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ اس سے مسلمان عورتوں کو بہت پرہیز کرنا لازم اور ضروری ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة۔ ترجمہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال میں ملانے والی اور ملوانے والی۔ اور گودنا گودنے والی۔ اور گودھوانے والی پر۔ اور اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنے جو بات رسول خدا تم کو بتائیں۔ اوسکو اختیار کرو۔ اور جس سے منع فرمادیں۔ اوس سے باز رہو۔ دوسری روایت میں وہ بھی صحیح مسلم کی صراحۃً موجود ہے۔ حدثنا الحسن بن علی الحلوانی ومحمد بن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول زجر النبي صلی

اللہ علیہ وسلم ان تصل المرءۃ براسہا شیئا۔ یعنے ابو زبیر نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بیخ فرمائی ہے عورتوں کو اپنے سروں میں کچھ ملانے سے

علامہ نووی فرماتے ہیں۔ فقال مالک والطبری والاکثرون الوصل ممنوع بکل شیئ سواء وصلتہ بشعر او صوف او خرق واحتجوا بحدیث جابر الذی ذکرہ مسلم بعد ھذا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر ان تصل المرءۃ براسہا شیئا انتہی۔ یعنے امام مالک اور علامہ طبری اور اکثر علماء یہی کہتے ہیں۔ کہ بال میں ملانا ممنوع وناجائز ہے۔ کوئی چیز ہو بال یا اون یا سوتی کپڑے اور انکی حجت جابر کی حدیث ہے۔ جو اوپر گذر چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ڈانٹا کہ کوئی چیز اپنے بال میں نہ ملائیں۔ پس احادیث صحیحہ اور اقوال علماء محققین سے ثابت ہوا کہ عورتوں کو سروں میں موباف لگانا ناجائز وممنوع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط

## مسلمان اور مسلمین

مکرمنا مخدومنا جناب مولانا وبالفضل اولانا مولوی ثناء اللہ صاحب دام ظلکم

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ اہلحدیث مورخہ ۱۱- ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ میں دو سوالات از جانب غازی محمود (دہرمپال) ہوئے ہیں اور آپنے اون کے جوابات بھی بندہ کو سبکدوش فرما دیا ہے۔ تاہم میرا عریضہ بھی درج اخبار فرماکر مشکور فرماویں۔ کہ میرے دل کا عندیہ بھی معلوم ہو جاوے۔

جناب غازی محمود صاحب۔ السلام علیکم میرا اپنے سوالات میں قرآن الحکیم کی آیات پیش کرنا اور اپنے آپ کو مسلمین ثابت کرنا اور آخر میں اپنے آپ کو مسلمان کہلانا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ میں نے مسلمان اور مسلمین کے لفظوں میں کوئی فرق خیال نہیں کیا۔ کیونکہ آج کل مسلمان کا لفظ ایسا عام ہے۔ کہ دنیا کی کل قومیں ہم کو اسی لفظ سے پکارتی ہیں۔ اور ہر اخبار اور ہر مضمون ہم کو اسی لفظ سے نامزد کرتا ہے۔ بلکہ ہر مجالس اور ہر تحریر مسلمان کا لفظ ہی اپنے میں لئے ہوئے ہے لہٰذا میں نے مسلمین اور مسلمان کے لفظوں کا خیال نہ کرکے ایسا لکھدیا۔ درحقیقت میرا مطلب اور مدعا مسلمین لفظ سے ہے۔ جو کہ خداوند تعالےٰ نے قرآن مجید میں بار بار ہم کو تلقین کیا ہے۔ لہٰذا میرے مضمون کے لفظ مسلمان کو مسلمین ہی خیال فرماویں۔ احقر العباد غلام حسین کلارک محکمہ نہر

## بغیر مذہب× کے چارہ نہیں

دنیا میں تین چیزیں ایسی بھی ہیں جن پر بلا دخل عقل سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت باریک مسئلہ ہے۔ اور میں جہانتک خیال کرتا ہوں علماء نے اس اہم مسئلہ پر کبھی عقل سے کام نہیں لیا۔ ناظرین۔ ہر شخص بلا امتیاز قوم وملت اس بات پر مجبور ہے کہ وہ۔ رسم ورواج۔ حکومت۔ مذہب۔ کے زیر اثر رہے۔ رسم و رواج کا تعلق ایک خاندان یا کسی خاص ملک یا قریہ سے ہوتا ہے۔ اور اس کا وجود اگر بعض افراد میں پایا جاتا ہے تو بعض سے مفقود ہوتا ہے اس کی حیثیت ہی رفتہ رفتہ ترقی کرکے مذہب کے پہلو بہ پہلو ہو جاتی ہے۔ اور ہر شخص اسکو مذہب میں داخل کرنے لگتا ہے

رسم ورواج اور مذہب میں فرق یہ ہے۔ کہ رسم ورواج کا تعلق ایک ملک یا ایک خاندان میں مختلف اشکال سے پایا جاتا ہے جیسے کہ ہنود کے تو تین فرقہ ہنود کے ہر خاندان سے علیحدہ علیحدہ متعلق ہیں اور یہ عادات مذہبی حیثیت سے ہنود میں قائم کرلئے گئے ہیں۔ اور اونکو مذہب قرار دیا گیا ہے۔ اب قبل اس کے کہ میں اصل نتیجہ پر آپ کو پہنچاؤں۔ اسقدر عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ ہر مقام پر اسلام نے جو عقلی طور پر ایک حکم نافذ کر دیا ہے۔ اوس کے مصالح کو مسلمانوں نے نہیں پہچانا۔ اور انہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام نے ان عادات واختراعات کے متعلق کیا حکم دیا۔ اور اس حکم کا کیا منشاء تھا۔ اور ان احکام سے کہانتک فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اسلام نے علانیہ یہ حکم شائع کر دیا کہ جو رسم وعادت بحیثیت مذہب کے ادا کی جائے اور یہ سمجھا جاوے۔ کہ اسکا التزام ایسا لابد ہے جیسے مذہب اور اس کے ترک پر قدرتی تکرقات مترتب ہونے لگیں گے۔ وہ بدعت کی تعریف میں داخل ہے اور بدعت وہ اختراع ہے جو مذہبی اصول وفروع سے خارج ہو۔ اور بدعت کا نتیجہ سزا جہنم ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ اس حکم کا منشاء یہی تہا۔ کہ آئے دن مسلمانوں کے جتھے میں ایک نئی رسم پیدا نہ ہو۔ اور عادتاً خاندان کے درمیان اختلاف رسم وعادت کی وجہ سے کوئی ضد فی مابین پیدا نہ ہونے پائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نئی بات جو اختیار کی جائیگی او سکو دوسرا خاندان اپنے خیال وزعم کی وجہ سے ناقابل تسلیم سمجھے گا اور جب اسمیں شرکت نہ ہوگی۔ تو لامحالہ نا اتفاقی کے اسباب پیدا ہونگے۔ جیسے کہ ایک گروہ ہے کہ ایک شادی میں سہرا باندھنے۔ بی بی کی صحنک کرنے۔ محرم کے طرح طرح کے رسوم ادا کرنے پر قائم ہے۔ اور دوسرا گروہ کہ بحیثیت مذہب کے یا بحیثیت عقل کے قابل لعن سمجھتا ہے اور یہی طریقہ ہے آپس کی سب وشتم اور آپس کی رنجش ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان اختراعات میں پابندی اور ترقی کی وجہ سے بعض رسوم کے ترک کرنے کو اپنی اولاد واحفاد ومال ومتاع کے حق میں باعث وبال ونحوست خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں تکلف کے ساتھ عرسیت منائے جاتے ہیں۔ اور بالکل خلاف اصول ایصال ثواب طعام طعام وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ وہاں کسی سال کے ترک ہونے پر یہ یقیناً سمجھا جاتا ہے کہ اس دفعہ کی منت نہ اترنے سے اولاد تباہ ہوگی۔ فقر وفاقہ کی نوبت پہنچے گی۔ یہ ایک ایسا لغو خیال ہے۔ جو خدا کی قدرتوں اور اسکی جبروت وحکومت کے انکار پر یک گونہ مجبور کرتا ہے خدا کے حسن اوصاف کمالیہ تکوین۔ تخلیق۔ ترزیق وغیرہ کے جتلانے

× از مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب حیدر آبادی

بقیہ صفحہ ۲ کالم ۲

درست کرنے کے لئے تمام چیزوں کو ترک کیا ہے۔ اسواسطے اوسکو ابن وقت کہتے ہیں۔ جو بمرتبۂ انتہائی بوجہ خاص قرب الٰہی کے ابوالوقت ہوجاتا ہے۔ کہ اُسی کی جنبش لب اُسی کی خواہش کے مطابق واشارۂ چشم کے مطابق زمانہ چلنے لگتا ہے۔ اُس کو زمانہ کچھ الٹ پلٹ نہیں کرسکتا بلکہ وہ زمانہ کو الٹ پلٹ سکتا ہے۔ قیامت ڈھا سکتا ہے۔ سورج۔ چاند زمین۔ آسمان کو ایک سانس یا ایک پھونک میں گرد برد کرسکتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی شان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون اور یہ بھی فرق ہے کہ اگر فقیر نے ترک کو اختیار کیا ہے۔ اور نعمت فقر حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو صوفی کے پاس یہ اختیار و ارادہ بھی علت ہے۔ کیونکہ صوفی ارادۂ الٰہی سے قائم فی الاشیاء ہے۔ نہ اپنے ارادے سے۔ تواب اُس کو نہ فقر میں فضیلت معلوم ہوتی ہے نہ تونگری میں۔ بلکہ فضیلت اُسی میں ہے جسکو اختیار کرنے کا اللہ سے حکم ملا ہے۔ اور کبھی حکم سے آسودگی اختیار کرتا ہے اور اُسی میں فضیلت سمجھتا ہے۔ جو فقر کے خلاف ہے۔ لیکن یہ ہر ایک کا حصہ نہیں۔ صادقین کو یہ مرتبہ ملتا ہے۔ جنکو حکم الٰہی کا علم نوری اور حکم ہوتا ہے۔ ورنہ یہاں پاؤں بڑوں بڑوں کے پھسلتے ہیں۔ لوگ لغزش میں آگئے۔ کوئی زندقہ میں مبتلا ہوجاتا ہے کوئی حلول میں اور کوئی محو کو عینی سمجھکر نفس الامر میں محو ہوگیا ہے اسلئے الحاد و زندقہ میں مبتلا ہوا ہے حالانکہ محو محض نظری ہے یعنی تعین سالک کا اُس سے نظری طور پر مرتفع ہوتا ہے اور صاف زندقہ والحاد سے بچکر نکل جاتا ہے۔ جو لوگ زندقہ میں محو ہوگئے ہیں اور اُسکو قیامت کبریٰ خیال کیا ہے اور حشر و نشر و حساب کتاب میزان و صراط سے انکار کیا ہے۔ یہ اون کی نابینائی و کمی علم و کمی ایمان سے ہے۔ اور ان کے فنا کا نقص ہے رجوع بوحدت ہو۔ اگر کسی نے رجوع بوحدت پس از موت خیال کیا ہے تو کافر و زندیق ہے کہ عذاب اُخروی سے انکار رکھتا ہے کہ دعوی حضرات انبیا علیہم السلام باطل ہوا جاتا ہے اور یہ کفر ہے اگر کچھ بھی بصارت ہو تو آئینہ سامنے رکھ کے اپنی تمثیلاً اوس میں دیکھکر ظہور حق متجلی کو عبد متجلی الہ میں اُسی طرح خیال کرسکتے ہیں کہ جسطرح اون کی صورت آئینے میں متجلی ہوتی ہے کہ نہ تو اتحاد لازم آتا ہے نہ حلول ؎

فالعین واحدۃ والحکم مختلف
وذاک سر لاہل العلم ینکشف

اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ فقر تصوف کی اساس وبنیاد ہے۔ یعنی تصوف کے مرتبہ کو پہنچنا ہو تو پہلے فقر کو اختیار کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بات نہیں ہے کہ وجود تصوف کو وجود فقر لازمی ہے یعنی جو صوفی ہو وہ فقیر بھی ہو بلکہ فقیری طریق تصوف ہے۔

**اہلحدیث** ہم نے اس مضمون کو اس لئے نقل کیا ہے تاکہ فریقین (قائلین اور منکرین تصوف) میں مصالحت کرادیں اور دونوں کو افراط و تفریط سے بچانے کی کوشش کریں۔ منکرین تصوف کی بڑی وجہ انکار یہ ہے کہ اس کا ثبوت زمانہ رسالت اور خلافت میں نہیں ملتا۔ نیز متصوفین میں بہت سی بدعات ہیں جو صریح مخالف شرع ہیں۔ یہ وجہ معقول ہے مگر ان اقوال میں جو تصوف کی تعریف کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف ہی اصل مقصود اسلام ہے اور یہ دراصل آیت وتبتل الیہ تبتیلا کی عملی تفسیر ہے۔ گو نام اسکا جدید مگر کام اس کا قدیم ہے لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اسی قسم کی ہیں جو خود علماء ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں۔ ایک شخص سنی مسلمان بلکہ مجدد مائۃ حاضرہ کہلا کر بھی ایسی بدعات کا قائل اور فاعل ہوتا ہے کہ صوفی کیا ہوگا۔ تو کیا اس خلط بدعت سے سنی مذہب ہیچ اور غلط ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ سنت چیزے دیگر است و بدعت چیزے دیگر اسی طرح تصوف کی بابت تو صرف تبتل الی اللہ (خدا کا ہو رہنا ہے) جس کے درجے مختلف ہیں۔ رہی بدعات سو فاعل اس کا ذمہ وار ہے تصوف کو اس سے تعلق نہیں۔

ہاں صوفیوں کے اشغال وغیرہ بھی تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں وہ بھی طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی آسان اور سہل الوصول ہیں کوئی مشکل اور عسیر الحصول پنجاب میں علم صرف نحو کی تحصیل میں بہت وقت لگتا ہے کیونکہ بڑی محنت اور تنگی سے پڑھتے ہیں۔ ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کتابوں کا بھی اختلاف ہے مگر اصل مقصود (تعلیم دینیات) میں اختلاف نہیں۔ اسی طرح علم تصوف کو سمجھنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

## مفقود الخبر اور نیوگ

ناظرین! سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے جو نئے مسئلے ہندو دھرم کے خلاف جاری کئے اُن میں سے ایک نیوگ بھی ہے سردست ہم کو اس سے بحث نہیں کہ سوامی دیانند نیوگ کو ایک ویدک دھرمی مسئلہ ثابت کرنے میں حق بجانب ہے یا کیا لیکن اتنا کہنے سے ہم کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی کہ سوامی دیانند کا مجوزہ نیوگ نہایت گھناؤنا فعل ہے جسکے کرنے کی کسی باشرم انسان سے توقع نہیں ہوسکتی یہی وجہ ہے کہ آجتک باوجود سوامی جی کے خاص پیمان احکم کے ہمارے آریہ دوست اس سے محترز رہے ہیں گو زبانی دعوے اس کے خلاف ہیں۔ علاوہ ازیں نیوگ کے قواعد نامکمل بھی ہیں۔ مثلاً مفقود الخبر کی زوجہ کو لیجئے۔ اسکے واسطے کچھ حکم نہیں کہ وہ کسقدر انتظار کرنے کے بعد نیوگ کرلے۔ ایسے ہی مفقود الخبر کیلئے بھی کوئی ہدایت نہیں پائی جاتی کہ وہ ایسی حالت میں نیوگ کو اپنے حق میں جائز قرار دے سکتا ہے یا نہیں۔ دوسری شادی تو کر نہیں سکتا کیونکہ سوامی جی تعدد ازدواج کے خلاف ہیں۔ آریہ سماجی سوچکر جواب دیں کہ سوامی جی نے ایسی صورت میں ان دونوں (خاوند و بیوی) کا کیا علاج بتلایا ہے۔ (آریہ سماج کا سیوک...

# فتاوے

**اطلاع**:۔ گزشتہ سال کل فتوے جو اخبار میں شائع ہوئے (۲۱۸) تھے قلمی بھی قریب قریب اسی کے یا کچھ زیادہ۔ مگر ان میں بہت سے اصحاب ایسے بھی ہیں جو باوجود اعلان جاننے کے غریب فنڈ کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اس فنڈ سے سینکڑوں غربا کو فائدہ ہو چکا ہے۔ اسلئے احباب سائلین فتوے کو چاہئے کہ فی سوال ۲ پائی غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ قلمی کے لئے فی سوال ۲ پائی۔ فرائض (تقسیم وراثت) کیلئے فی بطن (درجہ) ۲ ٭ تاکہ انکی طرف سے یہ سلسلہ خیرات جاری رہے (اڈیٹر)

**سوال نمبر ۱**:۔ جو عورت حاملہ ہووے اور کوئی قاضی اسکا نکاح کردیوے حالانکہ اوسکو خبر بھی دیجاوے کہ یہ عورت حمل میں ہے پھر بھی اس بات کا خیال نہ کرے اور اوسکو خبر بھی کیجاوے کہ اللہ تعالے کا یہ حکم نہیں۔ وہ شخص اس بات پر کوئی غور نہ کرے اور عقد کردیوے اس پر کیا حکم چاہئے۔ ایسا کرنا جائز ہے یا گناہ ہوتا ہے (نور محمد ننگلی گورو ضلع امرتسر)

**جواب نمبر ۱**:۔ حاملہ عورت کا نکاح کرنا بحکم قران شریف ناجائز ہے۔ نکاح خواں قاضی کی بابت کوئی فتوے نہیں دیا جاسکتا جبتک اوسکا حال اور نیت معلوم نہ ہو۔ کہ اس نے بیخبری میں ایسا کیا یا انکار شریعت سے کیا۔ بہر حال نکاح ناجائز ہے۔

**س نمبر ۲**۔ اگر ایک لڑکی کا رشتہ عرصہ دراز سے کیا ہوا ہے اور لڑکے والے نے لڑکی کو کچھ زیورات یا چاٹ بھی پہنائے جو کہ عید کو مسلمانوں کے دستور ہوتا ہے۔ اور اب لڑکی والا کچھ خفا ہو گیا ہے اور رشتہ دوسری جگہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کرے تو اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

**ج نمبر ۲**۔ صورت مرقومہ میں نکاح نہیں وعدہ ہے۔ لڑکی کا ولی اگر کوئی خرابی دیکھے تو وعدہ فسخ کرسکتا ہے۔ لہذا نکاح دوسری جگہ جائز ہے۔

**س نمبر ۳**۔ جس تجارت کیا کاروبار کے روپیہ کو حرام کہا جاتا ہے وہ روپیہ مسجد میں لگایا جائے تو منسلخ ہو سکتا ہے یا نہیں (عبد الرحمن خریدار نمبر ۳۵۵۳۔ ز بنگال)

**ج نمبر ۳**۔ حرام روپیہ کسی خیرات میں نہیں لگ سکتا نہ قبول ہوتا ہے نہ اوسکا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اللہ پاک ہے اور پاک کمائی کو قبول کرتا ہے۔

**س نمبر ۴**۔ انگریزی دوا پینا یعنی ڈاکٹری دوا پینا جائز ہو سکتا ہے کہ نہیں (" ")

**ج نمبر ۴**۔ جو دوا نشہ آور ہو وہ نہ پینی چاہئے خواہ اوسکا ایک ہی قطرہ پلایا جاوے۔ بموجب حدیث شریف حرام ہے۔ ٭ اور داخل غریب فنڈ

**س نمبر ۵**۔ جو شخص بوقت کلام اباؤ اجداد کے حق میں لفظ بہشتی کا کہے کہ میرے والد یا جد بہشتی نے اسی طرح فرمایا تھا کیا یہ شخص گنہگار ہوتا ہے یا نہ۔ اگر عدم جواز ہو تو دلیل نقلی کتب احادیث یا فقہ سے تحریر فرمائی جاوے (خاکسار محمد۔ امام مسجد اہلحدیث ڈیرہ غازیخاں)

**ج نمبر ۵**۔ بہشتی کہنے والے کی مراد اپنی تمنا اور آرزو ہوتی ہے یعنی خدا اوسکو بہشتی کرے اوسکے بہشتی ہونے کی خبر دینی مقصود نہیں بلکہ بہشتی کا لفظ "مرحوم" کے لفظ کی طرح ہے۔ یعنی دلی آرزو کا اظہار ہے کہ خدا اوسپر رحم کرے اور اوسکو بہشت میں داخل کرے لہذا جائز ہے جیسا کہ مرحوم کہنا جائز ہے۔

**س نمبر ۶**۔ جو عورت کہ حالت حمل میں مرجاتی ہے اوسکا حشر کس طرح ہوگا۔ آیا با حمل اوٹھیگی یا نہ۔ بر تقدیر ثانی اوس کا حمل کہا جائیگا۔ مدلل تحریر فرماویں۔ (حاجی اصغر علی خریدار نمبر ۳۰۸۳۔ ازبار دونہ)

**ج نمبر ۶**۔ حاملہ عورت بے حمل اٹھیگی۔ قیامت کے دن کی تو ہولناک حالت یہ بتلائی گئی ہے وتضع **کل ذات حمل حملہا** اوس روز تو حاملہ اپنا حمل بھی گرا دیگی۔ غرضیکہ اوس روز حاملہ کا باحمل اوٹھنا ثابت نہیں۔ یہ سوال کہ اوسکا حمل کہاں جاویگا اسکا جواب یہ ہے کہ قبر میں فنا ہو جائیگا۔

**س نمبر ۷**۔ زید نے مغرب کی جماعت کرائی جب تیسری رکعت ختم ہو چکی تو سلام سے پہلے عمرو بھی نماز میں تشہد کی حالت میں شامل ہوا۔ بعد سلام کے عمرو اپنی تین رکعت پوری کرتا ہے مگر عمرو کی سلام سے پہلے چند اشخاص آئے۔ عمرو کو جب معلوم ہوا تو قرأت بلند آواز سے پڑھنی شروع کردی۔ مذکورہ اشخاص شامل ہو گئے نماز باجماعت پوری کرلی۔ بعد میں زید کے ہمراہیوں نے کہا ایسی جماعت کسی کتاب میں نہیں ملتی محض خواہش نفسانی ہے۔ البتہ عمرو کی اقتدا نہ کرتے علیحدہ دوسری جماعت کراتے تو جائز تھا۔ زید کی اقتدا پر عمرو جماعت نہیں کرا سکتا۔ عمرو کے ہمراہی اور عمرو مذکورہ جماعت جائز جانتے ہیں۔ آپس میں بحث تکرار ہوتا ہے بلکہ فساد کا خوف ہے۔ براہِ مہربانی جواب معہ الفاظ حدیث و ترجمہ کے تحریر فرماویں (ابو الرجاء خریدار اہلحدیث نمبر ۲۶۴۲)

**ج نمبر ۷**۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے حنفیہ مانع ہیں۔ شافعیہ قائل ہیں۔ دلیل انکی کوئی صریح حدیث تو نہیں قیاس ہے کہ مسبوق اپنی بقیہ نماز میں مستقل ہے اسی لئے اوس کی بھول پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ حنفیہ جو مانع قرأت خلف الامام ہیں وہ بھی مسبوق کو قرأت پڑھنے کا حکم دینے میں اس کا نتیجہ ہے کہ مسبوق کی بقیہ نماز میں اقتدا جائز ہے۔

**عجیب شرط** سائل مذکور لکھتا ہے کہ ۲۳ اکتوبر کے پرچہ میں جواب لکھا جائے کیونکہ فریقین ۲۳ تک راضی ہیں ورنہ فساد ہوگا۔ مقام غور ہے کہ اس قسم کی شروط ایک مذہبی مسئلہ کی تحقیق پر کیسی بیہودہ ہیں۔ اول یہ کہ مذہبی مسائل کی تحقیق کسی زمانہ سے مخصوص یا محدود کرنی جائز نہیں۔ دوم مجیب کو کوئی امر مانع ہو۔ چنانچہ میں کئی روز سفر میں رہا۔ آج (۲ نومبر کو) یہ خط دیکھا تو جواب دیا گیا۔

بعض احباب جلدی میں اس قسم کی شروط باندھ کر ہم پر ناواجب دباؤ ڈالا کرتے ہیں۔ اون احباب کو ایسا کرنے سے پہلے مذکورہ بالا امور پر غور کر لینا چاہئے۔

**س نمبر ۸**۔ نماز جنازہ میں امام سریہ اور علانیہ پڑھ سکتا ہے اور کیا فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔ (عبد الغنی از ملتان)

**ج نمبر ۸**۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اوہنا نے ایکدفعہ بلند آواز سے فاتحہ پڑھکر فرمایا اس لئے پڑھی ہے تم جان لو کہ سنت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل قرأت مخفی ہے لیکن کوئی صاحب فاتحہ کو بلند بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔

# متفرقات

**محمدیہ کمپنی** کی بابت گذشتہ پرچہ میں جو اعلان کیا گیا تھا۔ کہ فی الحال موجودہ رقم کو فی روپیہ ۱۲/ کے حساب سے تقسیم کرنا تجویز ہوا ہے اوس کے مطابق تقسیم شروع ہے۔ جو صاحب اطلاع دینگے۔ اون کا حصہ بھیجا جائیگا۔ بقایا کے لئے کوشش جاری ہے۔ خدا سے امید ہے ملجائیگا

**امرتسر میں ایک فوجداری مقدمہ** جو بنام محمد یعقوب عطار ساکن قلعہ بھنگیاں ہوا ہے۔ اوسکی بابت میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس مقدمہ میں میرا کوئی تعلق تائیدی یا تردیدی نہیں ہے۔ نہ مجھے اس کی اصلیت کا علم ہے۔ نہ میں اس کے کسی مشورہ میں شریک یا دخیل ہوں۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے مجھے اس میں شریک جانے گا۔ وہ بدگمانی کا مرتکب ہو کر عنداللہ ماخوذ ہوگا۔ (ابوالوفا)

**استادی کا دعوے** مولوی عبدالرحیم صاحب جہلم والوں نے لکھا۔ کہ مولوی ابو محمد میاں ثناء اللہ شاگرد ہے بعلم عربی سے بے علم ہے۔ اور بہت سی توہینی باتیں لکھی ہیں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مولوی عبدالرحیم مع اپنے حمایتیوں کے مجلس عام میں مولوی ثناء اللہ اہلحدیث سے گفتگو کرلیں۔ یہ مجلس مقامات سنگوئی۔ چوٹالہ۔ چکری۔ جہلم۔ دارا پور وغیرہ میں سے جہاں چاہیں کرسکتے ہیں۔ اڈیٹر صاحب سراج الاخبار جہلم کو بھی بلاسکتے ہیں۔ (خاکسار عبدالعزیز ملازم ڈاکخانہ سوہارہ ضلع جہلم)

**آریوں اور سکھوں کا مقدمہ** جو آریوں پر سکھوں نے کیا ہے کا مقدمہ بابت کتاب خالصہ مت کی حقیقت ابھی چل رہا ہے۔ تواریخ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر خاص گواہان پیشتا ء پر جرح کرنے کے مقرر تہیں جن کو آریوں نے بہت کم سمجھا کیونکہ گواہ ۲۴ ہیں۔ اور جرح بہت زیادہ ہے (مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ میں ہمارا تجربہ ہے کہ اس قسم کے مقدمات میں جتنی چاہیں تحوالت دے سکتے ہیں۔ اور اگر مطلب کی بات پر نہ شد کریں تو تھوڑے وقت میں ہی ہو سکتی ہے

**اہلحدیث میں ایک کالم نعتیہ اشعار** کا رکھا جائے **نعتیہ اشعار** تو بہتر ہوگا جس سے اخبار کو رونق ہوگی۔ (محمد منظور الکریم صدیقی سب انسپکٹر خویلاست ۲۷)

**اہلحدیث:** آداب شرع کو ملحوظ رکھکر شعراء اپنا کلام بھیجا کریں۔ تو چھپ جایا کرے گا۔ انشاء اللہ

**جنازہ غائب اور دعاء مغفرت** میری اہلیہ بہت عرصہ کی بیماری سے ۱۶ اکتوبر کو فوت ہو گئی انا للہ (احمد اللہ از فرحت پور ضلع سارن)

میرا بھائی وزیر علی دار دنیا سے دار بقا کو انتقال کرگیا۔ انا للہ۔ (بشیر الدین موضع بہو گاؤں ضلع دیناجپور)

ہمارا ایک عزیز حافظ عبدالواحد تاجر پشینہ امرتسر انتقال کرگیا۔ (ابوالوفا)

ناظرین سے درخواست ہے کہ تینوں مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھما وارحمھما۔

**مولانا شاہ عین الحق صاحب** سابق سجادہ نشین پھلواری کو پہلے ایک دفعہ فالج ہو کر صحت ہوئی۔ اب پھر فالج پڑنے کی خبر دانا پور میں سنی گئی تھی۔ ناظرین سے درخواست ہے۔ کہ بخلوص قلب جناب ممدوح کے لئے صحت کی دعا کریں۔ اللھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک وعافہ بفضلک

## اشتہارات التعزیہ

مثل سابق اس سال بھی اشتہارات التعزیہ دفتر اہلحدیث سے شایع ہونگے۔ جو صاحب چاہیں۔ منگالیں۔ قیمت فی سینکڑہ ۸/ محصول علاوہ۔ ہر مقام میں ان اشتہارات کا تقسیم و چسپاں ہونا ثواب کا موجب ہے (مینجر)

## اہلحدیث کانفرنس کی رپورٹ

بعض پیش آمدہ وجوہات سے رپورٹ کی طیاری میں دیر ہوئی۔ تاہم بھی خواہان کانفرنس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کاتب رپورٹ لکھ رہا

ہے جلدی شایع ہوگی۔ انشاء اللہ

## مولوی ظفر علی خاں صاحب

### اڈیٹر زمیندار لاہور

کو گورنمنٹ نے کسی مصلحت سے اپنے موضع کرم آباد متصل وزیر آباد میں نظربند کرکے تقریر و تحریر سے روک دیا۔ ملکی اخباروں نے گورنمنٹ کو اسپر توجہ دلائی ہے۔ اہلحدیث اپنے ناظرین کے ہمراہ رب العلمین مقلب القلوب کی سرکار میں دعا کرتا ہے۔ کہ وہ احکم الحاکمین مولوی صاحب کی رہائی کیلئے کوئی صورت پیدا کرے۔ یا مصرف القلوب صرف قلوب حکامنا الینا ثبت اقدامنا وانصرنا یا خیر الناصرین

**استفسار طبی** کوئی صاحب ڈاکٹر ہوں یا حکیم اس مرکا جواب عنایت فرما کر مشکور فرماویں۔ کہ میرے سارے بدن میں علاوہ ٹانگ وغیرہ کے کھجلی کے طور پر کچھ کلکلی ہوتی ہے جب اسکو کھجلاتا ہوں۔ تو بدن سے خصوصاً پیٹ کے چمڑہ سے کے طور پر جھڑ کر گرتا ہے جس کے سبب ایک طرح سے بدن پر داغ پڑجاتا ہے۔ اور سفید سفید داغ بھی ہیں۔ گردن سے لیکر پیٹ و پیٹھ و دونوں ہاتھ وغیرہ سب کا ایسا ہی حال ہے۔ براے مہربانی کوئی صاحب علاج بتادیں (خاکسار فقیر بخاری خریدار اخبار عـ۱۱۹۵ـ از بنارس)

**کتابوں کی قیمت میں انتہائی بے نظیر رعایت** اخبار اہلحدیث ۱۴۔ اگست میں صفحہ ۱۳ پر جو اشتہار متعلق قیمت کتب مجلد و غیر مجلد کا شایع ہوا تھا اس میں کتب بعض فروخت ہوچکی ہیں اب اور زیادہ تخفیف کیساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اوس اشتہار میں جو کتب درج ہیں ان میں جو مجلد ہیں ان کی قیمت میں بجائے دو آنہ فی روپیہ تخفیف کے چار آنہ فی روپیہ تخفیف ہوگی۔ اور جو غیر مجلد ہیں ان کی قیمت بجائے ایک تہائی کے صرف چوتھائی قیمت لیجاویگی محصول بصورت ذمہ خریدار۔ یہ رعایت ۲۰ ذی الحجہ مطابق ۱۹ نومبر تک رہے گی۔ اس کے بعد جو فرمایش آویگی

ahmadiyyamuslim.de

# انتخاب الاخبار

## بحری کارزار

**جرمنی** کی چار تباہ کن کشتیاں جو ساحل ہالینڈ کے پاس غرق ہوئیں۔ ان کے نام ایس ۱۱۵-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹ ہیں

**جرمن کروزر ایمڈن** نے پھر نمودار ہو کر پانچ تجارتی جہازوں کو غرق کر کے کوئلے کے دو جہازوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

**کہتے ہیں** کہ اگر ایمڈن کو یہ کوئلے کے جہاز نہ ملجاتے تو وہ کسی غیر جانبدار بندر میں داخل ہو کر گرفتار ہو جاتا۔ کیونکہ اس کے پاس کوئلہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔

اب ان دونوں جہازوں کے ملجانے سے اس کے پاس سال بھر کا کوئلہ جمع ہو گیا ہے

اس تاخت میں غرق شدہ جہازوں کے نام یہ ہیں چلکانہ۔ بینمو۔ ٹرائلس۔ سینٹ ریگول۔ اور کلن گریٹ

گرفتار شدہ جہازوں کے نام اکسفورڈ اور بوراسک ہیں

کل جہاز جو ایمڈن نے آج تک غرق یا گرفتار کئے ہیں۔ ان کی تعداد ۱۷ ہے۔ اور قیمت کا اندازہ ۴۰ کروڑ روپے کیا جاتا ہے۔

ایمڈن نے ان ساتوں جہازوں کے سواروں کو سٹیمر اگنٹ پر سوار کر کے ساحل پر بھیجدیا۔

**ان غرق شدہ** جہازوں میں سے ایک کے کپتان نے بیان کیا ہے۔ کہ ان غرق شدہ جہازات میں سے ایک میں ایسا قیمتی مال تھا جس کی قیمت ۲ کروڑ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

**ایک** جرمن جنگی جہاز کالسروہے نے افریقہ کے مغرب میں متحدہ سلطنتوں کے ۱۳ تجارتی جہاز غرق کر دئے

**امارت بحریہ** انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت مختلف سمندروں میں جرمنی کے ۹ جنگی جہازات پھر رہے ہیں جن کے تعاقب میں متحدہ سلطنتوں کے ۷۰ جنگی جہاز بھیجے ہوئے ہیں

**ایک** انگریزی زیر آب چلنے والی کشتی گم ہو گئی ہے جرمنی کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اسکو غرق کر دیا ہے

ایمڈن نے اور دو جنگی جہاز یعنے ایک روسی کروزر [illegible] فرانسیسی [illegible] غرق کر دئے۔

**تجارتی** جہاز مانچسٹر کامرس آئرلینڈ کے شمال مغربی ساحل پر بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا

**ٹوکیو** کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ جاپانی جنگی جہاز تکاچیہو خلیج کیاچو میں ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا جس کے سوار بھی جو تعداد میں ۲۵۴ تھے غرق ہو گئے

**سلنجی** کا تار مظہر ہے۔ کہ دو آسٹروی آبدوز کشتیوں نے فرانسیسی بیڑے پر حملہ کیا جن میں سے ایک فرانسیسی جنگی جہاز بولڈ اسکیو نے غرق کر دیا۔

**ایک** جرمن تباہ کن کشتی تاریکی شب میں جاپانی بیڑے کی نظر بچا کر کیاچو سے بھاگ نکلی تھی لیکن کیاچو سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ساحل پر چڑھی ہوئی پائی گئی۔

**ٹوکیو** میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ جاپانی صیغہ بحریہ نے میرین مارشل اور جزائر کیرولائن پر قبضہ کر لیا ہے

## بری میدان جنگ

**جرمن افسر** انگلستان پر حملہ کرنے کی لاف زنی کر رہے ہیں

**کینیڈا** نے ۳۰ ہزار سپاہ میدان جنگ میں بھیجی ہے

**ساحل** بلجیم کی لڑائیوں میں انگریزی جنگی جہازوں نے متحدہ افواج کی مدد کی۔ اور جرمنوں کو سخت نقصان پہنچایا

**کہتے ہیں۔** کہ قیصر جرمن غیر جانبدار سلطنتوں سے دریافت کرنا چاہتا ہے۔ کہ آیا وہ اسے شاہ بلجیم تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔

**گذشتہ** پندرہ روز کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں اور متحدہ افواج ان کو دبائے چلی آتی ہیں۔ اور ان لڑائیوں میں جرمنوں کا کئی لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

**جرمن** شہزادہ میکسیملین آف ہیسی جنگ میں زخمی ہو گیا ہے۔

**بیان** کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی ہلکے کروزر فورسائٹ نے نیوپورٹ کے جرمن مورچوں پر گولہ باری کرتے ہوئے جرمن جنرل فان ٹرپ اور اس کے سارے سٹاف کو ہلاک کر دیا۔

**روسی** اعلان کرتے ہیں۔ کہ جرمن ان کے سامنے سے پسپا ہو رہے ہیں اور انہوں نے کئی ایک مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

**جرمنی** نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن سپاہ نے روسی علاقہ پولینڈ کے دارالخلافہ وارسا پر قبضہ کر لیا ہے۔

**انگریزی** اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ جرمنی نے اپنی رعایا کی بیدلی کو دور کرنے کے لئے وارسا کی تسخیر کی جھوٹی خبر شائع کی ہے۔

**اٹلی** کا اخبار ٹربیونا لکھتا ہے۔ کہ سروی اور مانٹی نیگروی سپاہ نے سراجیوو کے تمام بڑے بڑے قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

**سرویہ** کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بلغراد اب بالکل محفوظ ہے۔

**ہندوستانی** افواج نے تازہ لڑائیوں میں جو بہادری دکھائی ہے اسکی تمام فرانس و انگلستان میں تعریف ہو رہی ہے

**ایک حملہ** میں ہندوستانی رسالہ نے عین وقت پر انگریزی فوج کو بچا لیا۔

جرمنی دستہ فوج بڑھا چلا آ رہا تھا۔ کہ ہندوستانی رسالہ بڑی چابکدستی سے ان میں گھس گیا۔ اور جرمنوں کو ککڑی کی طرح کاٹنا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر جرمن بدحواس ہو کر بھاگ نکلے۔ رسالہ نے ان کا تعاقب کر کے انہیں دور چل سے بھی ایک میل پرے تک بھگا گویا۔ خوب واپس آنے کا حکم ملا۔ تو پیچھے ہٹ آیا۔ انگریزی فوج نے ہندوستانی رسالہ کی اس بہادری پر نعرہ ہائے مسرت بلند کئے

**دول** متحدہ کے سفرا متعینہ قسطنطنیہ نے باب عالی سے درخواست کی تھی۔ کہ گوبین اور بریسلا کے جرمن افسروں کو موقوف کر دیا جائے۔ باب عالی نے اس سے صاف انکار کر دیا

**باب عالی** نے اپنے ممالک میں غیر سلطنتوں کی عدالتیں اور ڈاکخانے بند کر دئے ہیں

**یونان** نے اپیرس میں واقعہ البانیہ میں اپنی فوجیں امن قائم کرنے کے بہانہ سے بھیجدی ہیں

**اٹلی** نے بھی ساحل البانیہ پر اپنے جنگی جہاز متعین کر رکھے ہیں۔ اور ولونا میں بھی کچھ سپاہ اتاری ہے

**جرمن** اسٹاف تمام سپاہ کو جو ہنوز جرمنی اور بلجیم میں خشکی ہے مرتب و مجتمع کر رہا ہے۔ تاکہ ڈنمیوڈ کے حوالی میں اپنی ساری طاقت کو جمع کرے۔

**آسٹریا** نہایت سرگرمی سے سرحد اٹلی پر مورچہ بنا رہا ہے

**ترکی جنگ** بر آخر وہی ہوا جسکا خطرہ کیا جاتا تھا۔ ۲۹۔ اکتوبر کو ترک بھی شریک جنگ ہو گئے۔ روسیوں پر حملہ کر کے اُن کے کئی ایک جہاز ڈبو دئے۔

ahmadimuslim.de

# اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

## ضخامت ۵۸۰ صفحات

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادات نماز روزمرہ (سفر و حضر) جمعہ۔ عیدین۔ تراویح۔ جنازہ۔ خسوف کسوف وغیرہ۔ حکم صیام فریضۂ حج۔ زکواۃ۔ صدقۃ الفطر۔ قربانی۔ عقیقہ۔ ولیمہ۔ وغیرہ فردیات دین کے ساتھ مسائل نجاست۔ طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلق رسوم شادی و غمی کو بالتفصیل ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ باید و شاید بعض انگریزی خواں نوجوانوں میں بوجہ غیری مذہب کے متعلق جو شبہات و خیالات فاسدہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کیلئے تریاق کا کام دیگی

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ مبتدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیجدیجئے۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ بس اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے۔ کہ اس کے لائق مصنف مولانا ابوالمسیح احمد ماشاءاللہ علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔ ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے

**اصلی قیمت غیر مجلد عہ مجلد للعہ ۔ رعایتی قیمت غیر مجلد عا مجلد عہ**

اخبار کا حوالہ دے کر

**مینیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ سے طلب کرو۔**

ahmadimuslim.de

## نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

**حمایل شریف معرا** } نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی چھپائی لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے - اخیر میں سورتوں - سیپاروں - رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے - تقطیع اوسط - سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے خصوصاً بچوں - بوڑھوں - اور عورتوں - لڑکیوں - اور نوآموز لڑکوں کے لئے نہایت مفید - اصلی قیمت سات روپیہ ہے - لیکن رعایتی مجلد مع محصول صرف عالیہ

**سفری جیبی حمایل شریف مترجم** } یہ حمایل شریف کا رڈ سائز پر ہے - نہایت خوشخط - صحیح - ترجمہ عمدہ ہے - ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے - سفر میں نہایت کارآمد - جلد چرمی خوشنما مع محصول عالیہ ؏

**لغات القرآن** } اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر و لغت مجرد درج ہیں - مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں - تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب کے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے - اصلی قیمت بلا جلد ع۸ رعایتی مجلد مع محصول عہ

**انسان کامل** } عارف ربانی سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان کامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے احدیت - واحدیت - عما - قلب - روح - کتب آسمانی - فرشتگان - کرسی لوح - قلم وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی محصول سمیت صرف عہ

**شرح فصوص الحکم عربی از مولانا جامی** عہ
اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے - مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا یہ کتاب حقائق و معارف سے مملو ہے - اور اس پر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگے کی مثال ہے - نہایت صحیح نسخہ بڑی شکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول عہ

**خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر** - مغربی تعلیم کے فیض یافتہ اصحاب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں اس کا جواب - فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے - کہ باید و شاید - دہریوں کے مایۂ ناز اعتراض کا دندان شکن جواب ۸ر

**منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

# مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق - دمہ - کھانسی - ریزش - اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جو زیان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو - ان کے لئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے - بچے - جوان کو یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے -

قیمت فی چھٹانک [illegible] دو چھٹانک [illegible] علاوہ محصولڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ

**پروپرائٹر دی میڈیسن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

باہتمام ... پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

# اخبار اہلحدیث

نمبر ۲ جلد ۱۲

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا؛
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا؛
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے؛
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے؛
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے؛

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ مے
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... ۳ مے
ششماہی ۲ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

# ہندو مسلم اتفاق

آجکل اخباروں میں یہ مضمون گشت کر رہا ہے کہ ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور کسطرح ہوسکتا ہے۔ اسکی وجہ یہ پیش آئی ہے کہ آجکل گورنمنٹ جنگ کی وجہ سے پریشانی میں ہے۔ اس لئے ہم ہندی رعایا کو باہمی کشمکش بڑھا کر گورنمنٹ کی پریشانی کو نہ بڑھانا چاہئے۔ بلکہ مثل انگلینڈ اور آئرلینڈ کے باہم شیر و شکر ہو کر یک جہت ہو جانا چاہئے۔

وجہ مصالحت تو معقول ہے۔ مگر اس کی وجوہات اور طرق میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث ایک مذہبی پرچہ ہے۔ اس کی حیثیت مذہب کے اندر ہے۔ اسلئے اسکا طریق استدلال مقدم وہ ہدایت ہوگی۔ جو مذہب کی جانب سے صادر ہوں۔ پولیٹکل اور ملکی دلائل اسکی نگاہ میں وہ وقعت نہیں رکھ سکتے۔ جو مذہبی دلائل رکھتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دونوں قومیں ایک ملک کی رہنے والی ہیں۔ ایک دوسرے کی پڑوسی ہیں بلکہ ایک گونہ دوسرے سے خون کا تعلق بھی ہے۔ پھر لڑائی کیا۔ اور جنگ کیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بقول شاعر ؎

وجہ بیگانگی نہیں معلوم
بچاں کے تم ہو وہاں کے ہم بھی ہیں

اسلام ملکی اور پڑوسی بھائیوں کے ساتھ محبت اور سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن سب سے مقدم یہ دیکھنا ہے۔ کہ باوجود اتنے تعلقات کے لڑائی کیوں ہے۔ اور کس طبقے میں ہے۔ بعد تلاش تمام لڑائی کے سبب دو قرار دئے جاتے ہیں۔ عید البقرہ پر گائے کی قربانی اور محرم پر تعزیے۔ ہنود اس بات سے ناراض ہوتے ہیں کہ گائے کی قربانی کی جائے۔ مسلمان اس پر مصر ہوتے ہیں کہ کریں گے۔ غرض ان دونوں کی لڑائی اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جان لیکے ٹلوں
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

دونوں قومیں اپنے اپنے دعوے پر بضد مصر ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب شاہ کابل نے اپنی سیاحت کے ایام میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال کر کے عملاً مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے منع فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے مقرر گائے کی قربانی نہ کرنے کی وجہ یہی بتلائی تھی۔ کہ ہندوستان کی ایک بڑی قوم اس قربانی سے ناراض ہوتی ہے مگر اہلحدیث کی نگاہ سب سے مقدم مذہبی ہدایات پر ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پہلے مذہبی ہدایات پڑتال کریں۔ کہ آیا مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اس کا مختصر جواب یہی ہے۔ کہ جائز ہے۔ ہاں ہم ان لوگوں کی ادا اور طریق عمل سے متفق

گلزار احمدی یعنی معراج النبوت شریف کا پنجابی نظم میں دلچسپ و پسند طرز میں تین جلدیں۔ واعظان شیریں زبان اور عاشقان پیغمبر ذیشان کے لئے بے بہا تحفہ ہے۔ ہر سہ جلد کی اصل قیمت للعہ رعایتی ہے ملنے کا پتہ: میاں غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

نہیں ہیں۔ جنکی شکایت مسافر آگرہ ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"تمام کے مسلمان ان تہواروں کو ہر ممکن طریقہ پر ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب بنانا بھی شعار اسلام سمجھتے ہیں" (مسافر ۳۰ اکتوبر)

مگر اتنی گذارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ نیت کا حال سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ ہم نے جہاں تک مسلمانوں کی قربانی کے متعلق دیکھا ہے۔ کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال نہیں پایا۔ کہ میں اسلئے قربانی کرتا ہوں کہ ہندوؤں کو ستاؤں۔ البتہ ایک مذہبی حکم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی نسبت ایسا خیال کرنا ہمارے خیال میں بدگمانی ہے۔

رہا تعزیوں کا معاملہ۔ سو اس کی بابت تو اہلحدیث کی بحیثیت مذہب کھلی رائے ہے۔ کہ یہ مذہبی حکم نہیں ہے۔ اس لئے بند کرنے کے قابل ہیں۔ تعزیہ داروں کی نیت کی بابت اگر کہا جائے۔ کہ ہندوؤں کی دل آزاری کو دخل ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔

یہ تو ہماری مذہبی رائے ہے۔ اب ہم پولٹیکل طور سے اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کا منشا کسی مذہب کی جانچ اور تحقیق کرنے سے نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جو قوم کسی رسم کو اپنے مذہب میں داخل سمجھتی ہے۔ گورنمنٹ اسکو ایسا ہی سمجھکر اوسکی حفاظت کرتی ہے۔ اور کریگی۔ اس اصول سے قربانی اور تعزیہ کی رسم جو مدت سے مسلمانوں میں چلی آتی ہے۔ پولٹیکل نگاہ میں جائز ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ انکی حفاظت کرے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنے فرض کو آج تک بڑی جانفشانی اور محنت سے ادا کرتی رہی ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ فساد کس کی طرف سے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قانون کا منشا یہ ہے۔ کہ جائز کام کرنے والا مفسد نہیں۔ بلکہ جائز کام سے روکنے والا مفسد ہے۔ گذشتہ ایام میں آمین بالجہر کا مقدمہ مابین متقادین اور اہلحدیث تھا۔ جسکی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی۔ تو ججان چیف کورٹ نے اسی اصول سے لکھا۔ کہ آمین بالجہر کہنا ایک جائز فعل ہے۔ جائز فعل فساد نہیں بلکہ جائز سے روکنا فساد ہے۔

اس اصول کے مطابق ہم کو دیکھنا چاہئے کہ قربانی اور محرم میں ہندوؤں کی طرف سے جو مزاحمت ہوتی ہے۔ وہ فساد ہے یا نہیں۔ کیونکہ دونوں رسمیں پولیٹکل نقطۂ خیال سے جائز ہیں۔

ہم اس منطق کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جو ہندو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک گائے پاک جانور ہے۔ (بہت خوب) آریہ سماجی جو ہندوؤں کے اس خیال میں مذہبی نقطۂ خیال سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر انکا جی چاہتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی اس رائے میں شریک رہیں۔ اسلئے اون کا طرز استدلال اور ہے۔ وہ کہتے ہیں گائے کے چونکہ ملکی فوائد ہیں۔ اس لئے اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ تاکہ گھی دودھ اور زراعت کو ترقی ہو۔ مانا۔ مگر اس کے معنے یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک جائز کام میں رکاوٹ پیدا کی جاوے۔

علاوہ اس کے محرم میں تو ہندوؤں کا کوئی نقصان نہیں۔ پھر کیوں آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں۔ اسکے جواب میں مسافر آگرہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں سے دو باتوں کا سخت مطالبہ کرتے ہیں۔ اوّل ایام محرم میں ہندو اپنی خوشی کی تقریب پر بھی باجہ نہ بجاویں دوم تعزیہ کے راستہ میں کسی پیپل کی شاخیں لٹک رہی ہوں۔ تو اون کو کٹوا دیا جائے۔ خواہ وہ پیپل ہندو کی ملکیت ہو۔ ان دونوں مطالبات کی بابت مسافر کہتا ہے۔

"یہ دونوں مطالبات قطعی بیہودہ اور بیچ ہیں"

ہم بھی مسافر کی تائید کرتے ہیں مگر غور کریں۔ تو اصل مقدمہ میں مسافر نے ڈگری مسلمانوں کو دلائی ہے۔ کیونکہ جسطرح مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندو ہماری خاطر باجہ نہ بجاویں۔ بقول مسافر فضول اور بیچ ہے۔ اسیطرح ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ مسلمان ہمارے پوتر جانور کو ذبح نہ کریں۔ (مسافر کی اصطلاح میں انہی الفاظ کا حقدار ہے یا نہیں) کوئی فرق نہیں۔

اس تقریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسافر کی وکالت نادان دوست کی حمایت سے بہتر نہیں ہے۔ سچ ہے ؎

تراز دشمن اگر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار۔

مختصر یہ ہے۔ کہ ہندو مسلم اتفاق کے ہم حامی ہیں۔ بلکہ متمنی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہی اسکا طریق بتلادیں۔ ہمارے خیال میں اس مصالحت کے دو طریق ہیں۔

(الف) دونوں قومیں اتفاق سے مشترک کمیشن بنادیں۔ جن میں جملہ رسومات متنازعہ کو پیش کرا کر فیصلہ کرایا جاوے۔ جو رسم بحیثیت مذہب جائز ثابت ہو۔ اوس کو۔ ؟ بند کیا جائے۔ خواہ وہ ہندوؤں کی ہو یا مسلمانوں کی۔

(ب) پہلی صورت نہ ہو سکے تو گورنمنٹ کے پولٹیکل اصول کے مطابق جو قوم جس رسم کو اپنی مذہبی رسم کہے۔ دوسری قوم بھی اوسکو اوس کی مذہبی رسم سمجھکر اس میں مزاحمت نہ کرے۔ خواہ وہ رسم ہندوؤں کی بت پرستی کی ہو۔ یا مسلمانوں کی تعزیہ سازی کی۔

ہمارے خیال میں یہ دو صورتیں ہندو مسلم اتفاق کی ہیں۔ جن میں سے بحیثیت مذہب ہم پہلی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور بحیثیت پولیٹکل دونوں ٹھیک۔ اور اپنا عندیہ ان دو لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر کرنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

ahmadimuslim.de

# جنگِ یورپ

## ترکی جنگ میں مسلمان کیا کریں گے؟

عرصہ سے یہ سوال اخباروں میں گشت کر رہا ہے کہ ترکی سلطنت اگر جنگ میں کود پڑے۔ تو ہندوستان کے مسلمان کیا کرینگے۔ اسلامی اخبارات کا جواب گو الفاظ میں مختلف تھا۔ مگر معنے میں متفق۔ آج جو یہ پریشان کن خبر آئی ہے۔ کہ جس امر کا خطرہ لگ رہا تھا۔ وہ وقوع پذیر ہوگیا۔ یعنی ترکی بھی آلودہ جنگ ہوگئے۔ تو اس سوال نے نئے سرے سے شکل دکھائی۔ کہ اب مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟۔

سوال کنندوں کا منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانانِ ہندوستان کو ترکوں سے مذہبی اتحاد ہے۔ اسی اتحاد کی وجہ سے جنگ طرابلس و بلقان میں مسلمانوں نے ہمدردی کا اظہار بھی کیا۔ مگر اب جو ترکوں نے بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی جرمنی سے ملکر کاروائی شروع کی ہے۔ اس موقع پر مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟

ہمارے خیال میں اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ جواب کی آسانی پر نظر کرکے ہمیں سائلین پر تعجب آتا ہے۔ کہ انہوں نے اس سوال کو کیوں اتنی اہمیت دی۔ سنئے مسلمانانِ ہند وہی کریں گے۔ جو مندرجہ مثال سے ثابت ہوتا ہے۔

ایک شخص کا بھائی کسی فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ دورانِ مقدمہ میں وہ اوس کے لئے خوب زور لگاتا ہے۔ کہ کسی طرح الزام سے بری ہو جائے۔ ماتحت عدالت سے نکلکر محکمہ اپیل تک جاتا ہے۔ مگر جب اعلیٰ محکمہ میں بھی ناکام رہکر دیکھتا ہے۔ کہ اوس کے بھائی کو جیل میں لئے جاتے ہیں۔ تو اوس وقت وہ اپنی تمام قوت اور ہمدردی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور خاموش ہوکر بیٹھ جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اوقات اوسکو اپنی آنکھوں سے پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھتا ہے۔ مگر کوئی ناجائز حرکت نہیں کرتا اس مثال کے کیا معنے ہیں؟ سنئے!

مسلمانانِ ہند اگر یہ کہیں کہ ترکوں سے ہمکو ہمدردی نہیں تو جھوٹ کہتے ہیں۔ اور دہوکہ دیتے ہیں جس کو کوئی دانشمند قبول نہیں کرے گا۔ اس لئے ہم نے جو مثال دی ہے۔ اوس کو ملحوظ رکھکر سوچئے۔ تو اس مشکل سوال کا جواب مل سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہندوستان کیا کرینگے۔

وہی کریں گے جو قانون اون کو اجازت دیگا۔ جسطرح ملزم کا بھائی دوران مقدمہ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اس لئے کہ قانون اوسکو اجازت دیتا ہے مگر بعد فیصلہ جب قانون اسکو روک دیتا ہے تو خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے چندہ دیا۔ ہمدردی کی کیونکہ قانون وقت نے اون کو ایسا کرنے کی اجازت دی تھی۔ یہاں تک کہ لیڈی ہارڈنگ اور اون کی بیگم صاحبہ نے چندوں کی نہ صرف تحریک کی بلکہ شرکت بھی فرمائی۔ اس لئے مسلمانوں کو بھی حوصلہ ہوا۔ اب جو وقت اوس کے برخلاف ہے۔ تو مسلمانانِ ہند بقول ؎

"چلو تم ادہر کو جدہر کی ہوا ہے"

وہی کریں گے۔ جس کے کرنے کی قانون اور گورنمنٹ اجازت دیں گے۔ اور بس۔

### معذرت

اخبار کے کاتبوں میں سے ایک بیمار رہا۔ دوسرا بھائی کی شادی میں مصروف رہا۔ پہلو متفرق طبیعت مشکل سے صفحے لکھائے گئے۔ آئندہ پورے صفحہ ہونگے۔ انشاء اللہ۔

منیجر

## رشی نمبر پر ریویو

### نمبر ۲

رشی نمبر کی بابت ہم نے گذشتہ پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ آریوں کے اخبار پرکاش کا ایک خاص پرچہ ہے۔ جس میں خاص سوامی دیانند کی صفت و ثنا کی گئی ہے۔ اوسکی پر ریویو کا ایک نمبر گذشتہ پرچے میں کیا گیا ہے اور آج دوسرا نمبر کیا جاتا ہے۔

گذشتہ نمبر میں ہم نے سوامی دیانند کے جنگی لاٹ ہونے کی حیثیت پر گفتگو کی ہے۔ آج ہم اون کی نرم یا درشت کلامی پر بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ رشی نمبر میں ایک مضمون اس عنوان کا بھی ہے۔ کہ "سوامی دیانند سخت کلامی کرتے تھے؟" اس میں مضمون نگار نے تمام دنیا کے برخلاف یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ سوامی جی کا طرزِ عمل نہایت شیریں تھا۔ اس عجیب دعوے پر جو دلیل لائے ہیں وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ تو سر سید احمد خان ایسے مسلمان اور پادری سکاٹ جیسے عیسائی اون کے مرنے پر ان الفاظ میں اپنا غم ظاہر نہ کرتے۔ جنہیں انہوں نے کیا۔"

حالانکہ امرِ واقع یہ ہے۔ کہ سوامی جی بہت سخت کلام اور دل آزار تھے۔ مگر چونکہ اونکی تحریر و تقریر عموماً سنسکرت یا ہندی ناگری میں تھیں۔ جن سے سر سید احمد خاں اور پادری صاحب جیسے بالکل ناواقف تھے۔ اس لئے وہ صرف یہ سمجھ کر ایک شخص برہمن خاندان کا ہندو بُت پرستی کا رد کرتا ہے۔ اون کی تعریف کرتے اور اُن کی موت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کی تعریف کرنے سے واقعات اصلیہ چھپ نہیں سکتے۔

سوامی جی کی بڑی سوانحعمری میں ہم اس بات

کا ثبوت پاتے ہیں۔ کہ آپ سخت کلام اور دلآزار تھے۔ ایک موقع پر جلسہ میں جہاں کلکٹر صاحب ضلع اور کمشنر صاحب بھی شریک تھے سوامی نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے حق میں ایسی سخت کلامی کی۔ کہ دوسرے روز کمشنر صاحب نے منتظم جلسہ کو بلا کر کہا۔

"اپنے پنڈت صاحب کو کہہ دو۔ کہ ایسی سخت کلامی سے [illegible] نہ کیا کریں۔"

(دیباچہ سوانح صفحہ [illegible])

اس واقعہ کے علاوہ ہم سوامی جی کے دلآزار الفاظ کی فہرست بھی دے سکتے ہیں۔ جو انہوں نے خاص مسلمانوں کے حق میں استعمال کئے ہیں جو نہایت اختصار سے درج ذیل ہیں۔ ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحات ذیل ملاحظہ ہوں۔

"یہ شیطان سے بڑھ کر شیطنت صفحہ ۶۷۳ جنگلی لوگوں میں پاکھنڈ چلایا۔ صفحہ ۶۷۵ خدا نے یہ تدبیر شیطان سے سیکھی ہوگی۔ دیکھئے خدا کی بے علمی صفحہ ۶۷۶ مجموعے کی سب باتیں فضول اور سادہ لوگوں کو بہکانے کے لئے گھڑی گئی ہیں صفحہ ۶۷۹۔ بانی اسلام نے اپنا مطلب عیش وعشرت پورا کرنے کو لالچ دیا صفحہ ۶۸۳ یہ قرآن بے انصافی کی بات جاہل اور خود غرض لاعلم آدمی کی ہے خدا مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کیوں کرتا ہے صفحہ ۶۸۴ دیکھئے لاعلمی کی بات قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ نہیں آتا تھا۔ واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے صفحہ ۶۸۶ بہشت کیا ہے۔ طوائف خانہ ہے صفحہ ۶۸۸ محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی اور وقت جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے۔ اسیواسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے صفحہ ۶۸۹ خدا دہوکا اور فریب کرتا ہے۔ خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا ہے صفحہ ۶۹۰ خدا بڑا شیطان ہے۔ ایسی تعلیم دینے والے قرآن کی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہیئے۔ جاہلانہ مذہب صفحہ ۶۹۲ محمد صاحب نے یہ باتیں عیش وعشرت کے لئے بنائیں صفحہ ۶۹۳ واہ جی واہ مسلمانوں کے خدا محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا صفحہ ۶۹۴ مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے۔ نہ خدا کا کلام ہے نہ کسی عالم کی تصنیف صفحہ ۶۹۵ تمہارا خدا بھی ہے صفحہ ۶۹۶ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے صفحہ ۶۹۷ یا کلانہ بکواس ہے یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے صفحہ ۶۹۸ یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحیم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ یہ تعلیم خدا کی تو کیا کسی نیک آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی صفحہ ۷۰۰ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی (ترک) ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشہ گر ہے۔ تعجب ہے عقلمند لوگ ایسے بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قائل ہیں صفحہ ۷۰۲ واہ جی واہ محمد صاحب آپنے تو گوسائیوں کی ہمسری کر لی۔ واہ اللہ میاں۔ آپنے اچھی سوداگری جاری کی۔ عقلمند اور شریفوں کے قابل نفرت ہے دیکھو محسن کشی تحقیق ہوا۔ کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ صفحہ ۷۰۷ وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ واہ جی واہ خدا کی اونٹنی صفحہ ۷۰۸ ایسی باتیں جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل ہے صفحہ ۷۱۰ خدا اور شیطان میں کیا فرق ہے صفحہ ۷۱۱ شیطان کا بھی اوستاد کیوں نہیں۔ یہ سب بے علمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں۔ صفحہ ۷۱۲ بھلا خدا کی کتنی نادانی ہے لاعلمی کی بات ہے۔ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہ آتا تھا۔ ایسی خلاف از عقل باتیں کیوں لکھ دیا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ ایسی کتاب کو وحشی لوگ بھی مانتے ہیں۔ صفحہ ۷۰۹ شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں صفحہ ۷۱۰ ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی ہے صفحہ ۷۱۱ خدا اور مسلمان بڑے بت پرست ہیں صفحہ ۷۱۳" (بالاختصار)

**اہلحدیث**۔ ان حالات کو دیکھکر بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند سخت کلام تھے بلکہ نرم کلام تھے۔ ایسا کہنے والے ہمیں اجازت دیں گے۔ کہ ہم بھی اپنی نرم کلامی کا ثبوت دیکر ان کے حق میں ایسے الفاظ کا استعمال کریں۔ ہرگز نہیں۔ بس سماجی مترو!

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

## مسافر کی غلط بیانی

اگر ہم یہ کہیں کہ آریہ اخبار مسافر آگرہ نے غلط بیانی کی ہے تو ہمارے ناظرین ہم سے اسکو کوئی غیر معمولی بات نہ جانینگے کیونکہ اسکی تو عادت ہی یہی ہے مگر اس قسم کی غلط بیانی جو پبلک سے تعلق رکھتی ہو واقعی غیر معمولی ہے ۲۳-۲۵ اکتوبر کو داناپور (پٹنہ) میں مسلمانوں کا جلسہ تھا جسمیں خاکسار اور مولوی محمود (دھرمپال) بھی مدعو تھے میری ساتھ جو خط وکتابت تھی اسمیں صرف دو روز کا جلسہ لکھا تھا اسی کے مطابق ہم نے اپنا وقت سوچا تھا جو بھی سرپرستی تھی چنانچہ ہم شریک جلسہ ہوئے اشتہار جلسہ میں لکھا تھا کہ مخالفین اسلام اپنے شکوک رفع کرانے کی خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا آریوں نے چالاکی کی کہ جلسہ کے خاتمہ پر ایک رقعہ لکھ مارا کہ آپ اپنے اشتہار کے مطابق وقت کب دینگے جسکا جواب جلسہ میں دیا گیا کہ ہمنے لکھا تھا مخالف خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا چونکہ آریوں نے خواہش کا اظہار کیا یہانتک کہ جلسہ ختم ہونے کو ہے۔ اسمیں قصور کسکا؟ چنانچہ ہم دونوں اپنے پروگرام کے مطابق

جسمیں لکھا ہو جس نے لکھا ہے کہ مخالفین کو شنکا سمادہان کا وقت دیا جائے گا

## انسانوں میں سے شیطان کون ہیں

اس عنوان سے ایک مضمون آریہ گزٹ میں بغرض سوال درج ہوا ہے جسکو بغرض جواب ہم درج کرتے ہیں۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے:۔

قادیاں کے فرقہ احمدی کی ایک جماعت کی طرف سے جس جماعت کو "بشیریہ جماعت" کہہ سکتے ہیں ایک اخبار الفضل نکلتا ہے اُس کی پیشانی پر ذیل کی سیاہ سطور لکھی ہوتی ہیں "خدا تعالےٰ نے اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے" اس فقرے کا صاف یہ مطلب ہے کہ انسانوں میں سے جو لوگ مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے وہ سب شیطان ہیں۔ مسلمانوں کا ایک ہی شیطان پہلے اس قدر اُدھم مچا رہا تھا لیکن اب سوائے چند سو یا ہزار بشیری احمدیوں کے دنیا کے کروڑہا انسان الفضل کی پیشانی کی سیاہ سطور کے قول کے مطابق شیطان ہو گئے تو پھر دنیا کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً اس کا جواب اُن مسلمان بھائیوں کو دینا چاہئے جو مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے نامعلوم الفضل کے ایڈیٹر صاحب یہ کسطرح گوارا کرتے ہیں کہ اپنے اکتے گنے مریدوں کے سوائے سب کو شیطان کا خطاب دیدیں۔ بہرحال یہ سیاہ سطور تمام ہندو مسلمان عیسائی لوگوں کے دلوں کو دکھ پہنچانے والی ہیں۔ (۲۹-اکتوبر)

**اہلحدیث:۔** ہمارے خیال میں اس کا جواب آسان ہے گو ایڈیٹر آریہ گزٹ نے بہت مشکل سمجھا ہے۔ پس آریہ گزٹ اور الفضل غور سے سنیں ؎

اونہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم اون کو بتا دینگے

---

## رومن کیتھولک پادریوں کا جنون

عیسائیوں کے دو فرقے بڑی تعداد میں ہیں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ۔ موخر الذکر بائبل کو اردو وغیرہ زبانوں میں اشاعت کرتے ہیں۔ اول الذکر اس کے ترجمہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ لاہور کے رسالہ مسیحی تجلی نے مندرجہ بالا عنوان سے اس کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (اڈیٹر)

"کرسچن ہیرلڈ" رقمطراز ہے کہ جزائر فلپائن میں جو پروٹسٹنٹ مشنری وہاں کے دیسیوں کے درمیان بشارت کا کام کرتے ہیں اُنہوں نے اشاعت دین کی خاطر چند ماہ ہوئے یہ اعلان کیا جو آدمی ایک بائبل خرید کرے اُسے بائیسکوپ (چلتی پھرتی تصویروں کا تماشا) کے تماشے کا ایک ٹکٹ مفت ملیگا۔ لوگوں کے لئے یہ ترغیب کافی تھی۔ بہت آدمیوں نے اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ یعنی تین روز کے عرصہ میں چھ ہزار جلدیں بائبل کی خریدلیں اور تماشے کا ٹکٹ مفت میں حاصل کیا۔ پروٹسٹنٹ مشنریوں کی یہ کارروائی قابل اعتراض نہیں بلکہ بہت اچھا کیا۔ جو انجیل فروخت کرنے اور لوگوں کو اس کی مبارک تعلیم سے مستفید ہونے کا ذریعہ بہم پہنچا دیا۔ مگر وہاں کے رومن کیتھلک مشنری یہ حالت دیکھکر چراغ پا ہوئے۔ یہ لوگ بائبل کے ترجمہ اور فروخت کے سخت دشمن ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو آدمی بائبل واپس لاکر دے اُسے تماشے کا ٹکٹ مفت ملیگا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی اپنی بائبلیں واپس لائے اور ٹکٹ مفت پایا۔ جب وقت مقررہ پر لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو تمام بائبلوں کو اکٹھا کر کے آگ لگا دیگئی یہ کیسی ناپاک حرکت ہے اور ان لوگوں کی طرف سے ہوئی جو خداوند کے مبارک نام سے کام کرنے اور دنیا کو مسیح کے پاس لانے کے دعویدار ہیں خدا ان سے سمجھیگا۔" (مسیحی تجلی)

---

## کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

نمبر ۱۳

(از مولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی)

اہلحدیث ایک ایسی جماعت کا لقب ہے جسکا مذہبی نام مُسلمان ہی ہے۔ اہلحدیث نام تو فن حدیث میں انہماک اور مشغولیت اور اس کے ماہر ہونیکی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہ جماعت اہل قرآن کہلانے کی بھی مستحق ہے کیونکہ قرآن پاک کی صحیح تفسیر وہی ہو سکتی ہے جو الہامی مفسر روحانی مذکر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے ہو۔

نیز اسی وجہ سے یہ جماعت اپنے کو اہل فقہ کہہ سکتی ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں تفقہ کرنے والے ہی اہل فقہ کہلانے کے مستحق ہیں نہ ادھر اودھر کے اقوال و آرا کی پیروی کرنیوالے۔

پس یہ پاکیزہ جماعت جس کا مذہبی نام سوائے مسلمان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اپنے فن اور علم و توغل کی وجہ سے اہل قرآن۔ اہلحدیث اور اہل فقہ کہی جا سکتی ہے اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب کچھ ہیں مگر ہائے پھر ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں۔

حضرات! آپ میری ژولیدہ بیانی پر متعجب ہو کر یہ نہ کہدیں کہ یہ کیا کہ ہم سب کچھ ہیں اور پھر کچھ بھی نہیں؟ سنئے! غور سے سنئے!!

کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کا پیارا خطاب ہمارے لئے ہے اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم سب کچھ ہیں مگر اس کے معیار پر تو نظر فرمایئے اُسکی علتوں اور دلیلوں پر توجہ کیجئے۔ پڑھئے تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی تم لوگ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور معروف کا حکم دیتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔ پس اگر یہ تینوں باتیں ہم میں ہوں تو ہم خیر امت ہو سکتے ہیں۔ نہیں تو نہیں۔ اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھنے کے تو سب مدعی ہیں مگر کوئی کسی کے دل اور نیت سے تو واقف نہیں یہ تو علیم بذات الصدور کی صفت ہے۔ رہگیا ظاہری اور شرعی حکم سو افعال ظاہری پر مترتب ہوتا ہے جیسے حدیث صحیح میں تارک

ahmadimuslim.de

صلوٰۃ کو صاف صاف کافر کہا ہے۔ اب کوئی اُس کی لاکھ تاویلیں کرے اور اپنی اپنی اونچ پونچ کرے مگر حدیث رسول کے الفاظ فقد کفر صاف اور صریح اور واضح ہیں اسی طرح زانی زنا کے وقت۔ شارب الخمر شراب پینے کے وقت مومن نہیں رہتا۔ اب کوئی بات بنائے اور کہے اس سے یہ مراد ہے وہ مراد ہے۔ ہم کہینگے اصل مراد اور اصل تاویل تو اللہ سے زیادہ کسے معلوم ہو سکتی ہے۔ باقی رہی ہم تو ظاہری الفاظ کے موافق کہینگے۔

پس اس اصول سے اس حدیث من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ کے صاف معنی سمجھ میں آتے ہیں یعنی جو تم میں سے برا کام دیکھے اسے ہاتھ سے مٹا دے وہ مومن ہے ورنہ زبان سے اگر اتنی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے اگر یہ بھی نہ ہو تو رائی کے دانہ بھر بھی ایمان نہیں۔

اس پاک حدیث کو آیت شریفہ سے صاف صاف مطابقت ہے کیونکہ ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کوئی حدیث پاتے اُن کو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ملتی۔

اب تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (یعنی تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو) کو تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کے ساتھ دیکھنے اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیت و حدیث دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

اب مضمون کا نتیجہ سنئے۔ جماعت اہلحدیث چونکہ خیر امت ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے جسکی صحت امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر موقوف ہے اور یہی وہ کام ہے جسکے لئے کانفرنس اور اخبار اہلحدیث کی ضرورت ہے کانفرنس جماعت کی طرف سے اسی کام کے لئے قائم کی گئی ہے اور اخبار کا بھی یہی مقصد ہے لہذا اگر دونو کو ہم ترقی پر نہ دیکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ جماعت کا قصور ہے۔

آج ہم اپنی جماعت کو یہ سنا کر کہ تم ہی خیر امت ہو تم ہی پر الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ کا خلعت زیبا پھبتا ہے۔ تمہاری ہی برکات سے امت رسول ضلالت پر نہیں جمع ہو سکتی جس کے لئے ارشاد ہے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔ ہاں ہاں صراط مستقیم کے پیچھے رہرو تمہیں ہو۔ مصلح دین تمہارا ہی لقب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں کو کہہ گئے ہیں ھم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی۔ بیشک وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کے عامل اور اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کی علمبرداری میں کامل تمہیں ہو۔ خدا کے لئے اُٹھو جاگو! اشاعت دین کے لئے کمر باندھو!! اخبار کو ترقی دو۔ کانفرنس کو زور شور سے چلاؤ اور دیگر وسائل اختیار کرو!!!

## لندن کی ہوٹل کا دلچسپ نظارہ

یورپ کے جنگ کو چھڑے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ شاید دو ہفتے ہوئے ہونگے کہ لندن کے ایک نہایت عالیشان ہوٹل میں ایک معزز فوجی افسر کی بیوہ بمعہ اپنی خادمہ کے وارد ہوئی۔ ہوٹل کے منیجر نے اپنے معزز مہمان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور ایک فرسٹ کلاس کمرے میں بہترین جگہ پسند کر کے لیڈی صاحبہ فروکش ہوئیں۔ نو وارد مہمان کوئی معمولی عورت نہیں تھی بلکہ امراء میں سے ایک معزز خاتون تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس کا معزز شوہر جو گورنمنٹ اور ملک میں یکساں ہر دلعزیز جنگی افسر تھا اور اپنی قیمتی خدمات سے بہت کچھ ناموری حاصل کر چکا تھا قضائے الہی سے فوت ہو گیا۔ بیوی کے دل پر شوہر کی وفات سے قدرتی طور پر جو صدمہ پہنچا تھا اُس کے مفصل اظہار کی یہاں ضرورت نہیں۔ شب و روز مرغ بسمل کی طرح تڑپتی تھی۔ آخر ڈاکٹر کے مشورہ اور عزیزوں کی رائے سے دل بہلانے کے لئے لیڈی صاحبہ نے یورپ کے مختلف ممالک کی سیاحت کا ارادہ کیا اور حال ہی میں فرانس روس اور جرمنی میں چار ہفتے بسر کر کے اپنے وطن میں واپس آئی تھی اور اس ہوٹل میں فروکش ہوئی۔ لیڈی موصوفہ کو جنگ کے معاملات میں بہت دلچسپی ہے اور جیسا کہ ایک فوجی افسر کی بیوی کو فوجی معاملات میں رائے زنی کرنے سے دلچسپی ہو سکتی ہے یہ بھی اکثر اپنے ملنے والوں سے جنگ کے ہی معاملات پر گفتگو کر کے اپنا دل بہلاتی ہے بلکہ جنگی حلقوں میں اس کی بڑی عزت کیجاتی تھی۔

ہوٹل میں فروکش ہوئے تیسرے روز جبکہ ملٹری اور سول نوجوان انگریز سموکنگ روم میں بیٹھے تھے اور جنگ پر رائے زنیاں ہو رہی تھیں ہر ایک اپنی اپنی رائے آزادانہ ظاہر کر رہا تھا کہ اس معزز بیوہ خاتون کی خادمہ جو قدرتی طور پر خاموش مزاج اور سنجیدہ خدمتگذار معلوم ہوتی تھی چپ چاپ دروازہ کی آڑ میں آکھڑی ہوئی اور سب باتوں کو غور سے سننے لگی۔ کمرے کے مکینوں نے اس بات کو بالکل معلوم نہ کیا کہ آیا ہماری باتوں کو کوئی اور بھی سن رہا ہے یا نہیں اور مزے سے وہ عورت جس کا نام مس ڈنٹزی تھا اخذ کرتی گئی۔

ایک نوجوان فوجی افسر کسی ضرورت کے لئے اچانک باہر نکلنے لگا اور اس نے دیکھا کہ ایک عورت دروازہ کے پاس ان باتوں کو سن رہی ہے۔ معاً اس کے دل میں شک گذرا کہ اس جگہ اس حالت میں کھڑے ہونے سے سوائے جاسوسی کے اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ نوجوان افسر نے اس راز کو اپنے ہی سینہ میں محفوظ رکھا۔ مگر اس دن سے اُس کی ٹوہ میں رہنے لگا اور خفیہ طور پر کچھ کارروائی شروع کر دی۔ ہوٹل کے نوکروں سے اس خادمہ کی نقل و حرکت کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہر شام آٹھ بجے کے قریب اپنا کام نہایت عمدگی سے بھگتا کر کہیں چلی جاتی ہے اور پھر دس گیارہ بجے واپس آکر سوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ کہاں جاتی ہے۔ معزز بیوہ سے بھی دریافت کیا گیا۔ جس نے جواب دیا کہ دوران سفر جرمنی میں اس نیک عورت کو جو حد سے زیادہ خاموش اور شریف معلوم ہوتی تھی ایک دوست کی سفارش پر ملازمت میں لیا گیا تھا اور آج تک ہر قسم کا آرام اوس کی ذات سے مجھے ملتا ہے۔ وہ اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام

ahmadimuslim.de

دیتی ہے۔ نوجوان افسر کے دل سے ابھی تک جاسوسی کا شبہ رفع نہیں ہوا تھا۔ کہ دوسرے ہی دن سر شام آٹھ بجے سے پہلے ہوٹل سے باہر نکلا۔ ٹوپی کو اس نے پیشانی پر جھکا لیا تھا۔ اور کوٹ کا کالر کھڑا کر لیا۔ تاکہ اس کی شکل کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوسرے دن کسی سرکاری ضرورت سے اسی نوجوان فوجی افسر کو انگلستان کے ایک ایسے مشرقی علاقہ میں جانا پڑا۔ جہاں جرمن جاسوسوں کا بہت زور ہے۔ اور جس علاقہ کی نسبت شک کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ جرمنوں نے انگلستان پر حملہ کیا تو اسی راستے وہ اپنی ناپاک کوششوں پر عمل پیرا ہوں گے۔ اس ساحل بحر کے موضع میں ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مالک جرمن تھا۔ اور اس کا ہوٹل آج کل جنگ کے زمانہ میں ہر ایک انگریز کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا۔ اور نہایت بے رونق ہو گیا تھا۔ اب بھی اکثر خفیہ پولیس کے افسر اور فوجی حکام اس ہوٹل کے رہنے والوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ وہی نوجوان فوجی افسر اپنی کسی ضرورت کے لئے اس ہوٹل کے پاس سے ہو کر گذر رہا تھا۔ کہ اسکو ہوٹل کی کھڑکی میں سے ایک شکل نظر آئی۔ جو اس کی نظروں میں کسی قدر آشنا معلوم ہوئی۔ جب اس نے ذرا اور توجہ سے دیکھا۔ تو اسکو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ یہ تو وہی خادمہ مسز ڈانٹرک ہے جس پر اسکو جرمن جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔ مسز ڈانٹرک نے جب اس نوجوان کو دیکھا۔ تو سخت پریشان ہوئی۔ اور جھٹ کھڑکی بند کر کے کہیں چھپ گئی۔ افسر کے دل میں اگر پہلے اس کی جاسوسی کا صرف شبہ ہی تھا۔ تو اب یقین ہو گیا۔ اور بغیر زیادہ تحقیقات کرنے کے اس نے پولیس کی معرفت اس عورت کو گرفتار کر لیا۔

پہلے تو جرمن خادمہ سے زبانی ہی بہت سے سوال کئے گئے۔ اور کچھ کھوج لگانے کی کوشش کی گئی۔ مگر یہ بے سود ثابت ہوئی۔ کیونکہ وہ کم گو اور بظاہر بھولی بھالی عورت تھی۔ بھلا ان باتوں سے کیا واقفیت ہو سکتی تھی۔ آخر لنڈن کے اس ہوٹل میں واپس آ کر اس کے اسباب کی تلاشی لی گئی۔ اس کے صندوق کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ایک ایک کاغذ اور ایک ایک کپڑا تہ و بالا کر دیا۔ مگر کوئی مطلب کی چیز برآمد نہ ہوئی۔ کہ جس سے اس کے برخلاف کوئی کارروائی کی جا سکتی۔ آخر جب مایوس ہو کر پولیس کے افسر واپس ہونے لگے۔ تو ایک سراغ رسان نے بے ساختہ کہا۔

کیا اس صندوق کے نیچے کے حصہ میں کوئی پوشیدہ خانہ تو نہیں بنا ہوا ہے۔ اس بات کی بھی ذرا تحقیقات کر لینی چاہئے۔ جب غور سے دیکھا گیا۔ تو مسز ڈانٹرک کا صندوق دوہرے پیندے کا معلوم ہوا۔ نیچے کے حصہ کو توڑا گیا۔ تو حاضرین کی حیرت اور استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ غصہ کے مارے نوجوان انگریز دل کے خون پینے لگے۔ اور کیوں وہ اس قدر برافروختہ نہ ہوتے جبکہ انہوں نے دیکھا۔ کہ صندوق کے پیندے میں سے اس قسم کے نقشے اور ڈاکومنٹ نکلے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ عورت اس غرض سے انگلستان بھیجی گئی ہے۔ کہ جب جرمن والے انگلستان کے اس حصہ پر حملہ کریں۔ تو یہ عورت قصبہ کے فلاں پل کو بم کے گولہ کے ذریعہ سے فلاں وقت میں اڑا کر انگریزی فوج کو پریشان کرے گی۔

(دا تقطۃ نشد) (انتخاب الاحباب)

## بقیہ مذہب کی ضرورت

"گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کا ایک حصہ درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا درج ہے"

دوسرا اثر حکومت کا ہے جس کے نیچے ہر قوم و ملت کا شخص ایک ملکی قانون کی پابندی پر مجبور رہتا ہے اور حقیقت میں حکومت کا اثر دوسرے اثرات سے زیادہ مرجح ہے۔ اور اس کی وجہ سوائے اس کے ذہن میں نہیں آتی۔ کہ حکومت کے نتائج فوری انسان پر مترتب ہونے لگتے ہیں اگر کوئی چوری کرتا ہے۔ تو اسی وقت پولیس میں گرفتار ہو کر سزا پاتا ہے۔ اگر کوئی قتل کرتا ہے۔ تو فوری حکم قصاص صادر ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اس دائرہ کو نہایت وقعت کے ساتھ وسیع کر دیا ہے اور حکومت و حاکم کی اطاعت و پیروی کے لئے بڑے تشدد کے ساتھ احکام نافذ کر دئے ہیں۔ قرآن کا کھلا فرمان ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنے خدا و رسول اور پھر حاکم کی پیروی کی جائے

بہرحال مذہب اسلام اس امر کا مانع نہیں ہے۔ کہ قوانین دنیاوی کی پابندی کی جاوے مگر ہر مقام پر اسلام نے جو تاکید کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اصول اسلام میں کوئی چیز مزاحم نہ ہو۔ نہ رسم و رواج کو مذہب میں دخل ہو سکتا ہے۔ اور نہ حکومت کا اصول مذہب پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے یعنے اس بات کا لحاظ ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ کہ حاکم وقت کی پابندی کے ساتھ اصول مذہب کی پابندی کا خیال رکھا جاوے

کیونکہ مذہب جو میرے مضمون کا تیسرا سبجکٹ ہے اس کا اثر انسان قلوب پر جس طرح کہ ہو سکتا ہے وہ کسی دوسری شے کا نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کو جو کچھ امن و آسائش کیا بلحاظ دنیا کے اور کیا بلحاظ آخرت کے نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ اسی مذہب کی بدولت۔ کیونکہ انسان حکومت سے مجبور صرف بلحاظ الزامات ظاہری ہے۔ اور مذہبی حیثیت سے نیت پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ۔ یعنے جو ظاہر کر دیا۔ چھپاؤ اوسکا حساب خدا کے پاس ہو گا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس فرمان خداوندی کے اثر سے انسان اپنی دلی چوریوں سے بھی مجتنب ہونے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور کوئی ایسا شخص نہ ہو گا۔ کہ ارتکاب جرم سے پیشتر خدا کا خوف اس کے دل میں جاگزین نہ ہوتا ہو یہی وجہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنی نیت کو بھی ظاہری اسباب کے صاف و پاک رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ نیکی پر کمربستہ رہتا ہے کسی کو تکلیف اور ایذا پہنچانے سے اجتناب کیا کرتا ہے۔ بہرحال جو کچھ اخلاق اور جو کچھ مروت اور عمدہ طرز معاشرت حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ اسی

ahmadimuslim.de

مذہب کی بدولت۔ مذہب کے نہ ہونے سے کبھی انسان صاحب خلق وصاحب مروت نہیں ہو سکتا۔ ظالم۔ جابر سرکش ہونا ایک لازمی امر ہے۔ غور کیجئے۔ کہ خصوصاً مذہب اسلام نے چھوٹے بڑے احکامات جو نافذ کئے ہیں۔ وہ عقلاً اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں۔ کہ بغیر اس کے دنیا میں کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ عبادت میں جہاں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنی سائل کو نہ جھڑک۔ وہاں سائل کو یہ حکم ہوتا ہے کہ سوال کی بری خو کو بہت جلد ترک کرنے کی کوشش کرے۔ لڑائی جھگڑے پر جہاں اسلام نے سبقت کرنے والے پر ملامت کی ہے۔ وہاں فریق مقابل کو بھی قابل ملامت اس وجہ سے سمجھا ہے۔ کہ فریقین کی نیت میں یہ بات تھی۔ کہ ایک دوسرے کو مارے پیٹے۔ ان اصول کے لحاظ سے کون ہے۔ جو یہ کہنے کی جرأت کرے کہ مذہب سے بڑھکر کوئی اور شے امن و آسائش سکھاتی ہے۔ اور کون ہے جو بغیر مذہب کے زندگی بسر کرنے کا دعوے رکھتا ہے۔ بہر حال جملہ اخلاقی اصول جو ایک انسان بحیثیت اشرف المخلوقات کے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ مذہب سے حاصل ہو سکتے ہیں پس جب انسان کے لئے بغیر اخلاقی حالات درست کئے اور بغیر خود کو کسی کا پیرو بنائے کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ عادتاً رسم و رواج یا حکومت کا پابند بھی ہوتا جاتا ہے۔ تو یہ عذر ہرگز قابل سماعت نہیں ہو سکتا۔ کہ مذہب کے سبجکٹ میں دہریت کو کام میں لاکر مذہبی پابندی سے انکار کیا جائے۔ مجھے توقع ہے۔ کہ نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ احباب اس بات کی کوشش کریں گے۔ کہ جدید تعلیم سے دنیاوی ترقی کا کام لیکر مذہبی پابندی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائیگا۔

(ابو النعیم)

جناب مولانا شاہ علیم الحق صاحب کے فالج کی خبر

سنکر سخت صدمہ ہوا۔ میرے پاس بڑی مجرب دوا (۱) ہے۔ شاہ صاحب چاہیں تو منگالیں حاضر کردونگا۔

حکیم نورالدین لاہور موجد دوا [illegible]

غریب فنڈ میں مفصلہ ذیل آمد ہوئی۔ از فتوی فنڈ ۶؎ از عبدالرزاق صاحب از آلے گاؤں حصہ رسالہ بقیہ مع کل ۷؎ امیر الدین محمد ابراہیم مدرسہ [illegible] (رسائل) محمد ابراہیم موضع [illegible] ضلع گورداسپور عہ (رسائل)، تمیز الدین احمد شہر بنارس عہ (رسائل)، صدر الدین ٹھٹھے کے باگ عہ (رسائل)، محمد خلیل مرزا پور عہ (رسائل) میزان کل صہ، پانچوں سائلوں کے نام اخبار جاری کرکے باقی ہے عہ

منیجر

## علماء کرام سے سوالات

کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین۔ مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ و مولوی محمد علی کانپوری و مولوی عبد الجبار عمر پوری و مولانا سید عبد السلام دہلوی۔ و مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی و مولوی ابو القاسم بنارسی۔ و مولوی عبد الواحد غزنوی لاہوری اور حافظ عبد المنان وزیر آبادی۔ اس بارے میں۔ کہ زید جودہ پندرہ سالہ ہے اور نامرد ہے۔ اور اس کی بیماری کی خبر اس کے والدین کو نہیں۔ زید کے باپ نے اس کی منگنی کردی جب تک منگنی رہی تب تک زید کے سسرال کو اور نہ زوجہ کو اس کی بیماری خبر ہوئی۔ جب زید کی شادی ہوئی۔ اور اس کی زوجہ اس کے گھر آئی تو اسکو اس کی بیماری کی خبر ہوئی۔ تب اس نے اپنے والدین سے اپنے شوہر زید کی بیماری کی خبر کی۔ اسی طرح ہوتے ہوتے زید کے والدین کو بھی اس کے بیمار ہونے کی خبر ہوئی۔ کیا اس صورت میں زید کی عورت کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہے تو عدت بیٹھنا اسکو لازم آئے گا۔ یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہوگی۔ تو کیوں۔ جب کہ زید مدت سے بیمار ہے۔ اور وہ مرد ہی نہیں۔ اور نکاح ہمیشہ مرد ہی کرایا جاتا ہے جب زید مرد ہی نہیں۔ تو اس کا نکاح ہی نہیں ہوا۔ جب نکاح نہ ہوا۔ تو طلاق کی کس طرح ضرورت ہوئی۔ نہایت تحقیق کے ساتھ معتبر احادیث سے بذریعہ اخبار اہلحدیث جواب دیں۔ تاکہ ہر ایک صاحب پر مسئلہ روشن ہو جائے۔

سوال ۲۔ رفع یدین کرنے والے اہلحدیث کی اقتدا حنفی امام کے پیچھے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو جواز کا ثبوت حدیث قوی یا قول صحابہ کرام سے ہو۔ اور کیا خیر القرون میں یہ بات ملسکتی ہے۔ کہ اگر امام رفع یدین کرتا ہو۔ اور مقتدی نہ کرتا ہو۔ اور اگر مقتدی کرتا ہو۔ تو امام نہ کرتا ہو

(۳)

یہ بات اکثر عام مشہور ہے۔ کہ پیر صاحب شیخ عبد القادر جیلانی پر ستائیس حنفیوں نے کفر کا فتوے دیا تھا جن میں سے امام ابن جوزی بھی تھے۔ اور پھر انہوں نے ہی توبہ کی تھی۔ کیا کوئی صاحب اس امر کا ثبوت دے سکتا ہے۔ اگر کسی کے پاس ثبوت ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مشکور فرمادے۔ اور بہتر ہوگا۔ اگر جس کتاب میں اس کا ثبوت ہو اس کی عبارت بھی نقل کردیں۔

(راقم خریدار اخبار ہذا نمبر ۳۴۹۶)

## سلسلہ علوم القرآن

قرآن مجید کی بلاغت مسلم ہے۔ بلاغت قرآن کے متعلق جناب مولوی ابو البرکات عبید اللہ صاحب نے ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کے دو نمبر ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری دعا ہے خدا اس سلسلہ کو قائم رکھے۔ ایک رسالہ میں مضمون ہے استفہام کی تحقیق بلا تفصیل۔ دوسرے میں امر کی تحقیق۔ مضامین علمی ہیں۔ اس لئے ان کے سمجھنے کی کوشش چاہئے۔ قیمت اول کی ۱؎ دوم کی ۲؎ محصول علاوہ۔ پتہ۔ مولوی صاحب موصوف حیدرآباد دکن بنگلہ نواب مرزا نواز جنگ۔

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور ہر مضمون پر عالمانہ بحث۔ قیمت ۲؎

منیجر

# متفرقات

**محمدیہ کمپنی** کی بابت لکھا جاتا ہے کہ چونکہ فیصلہ ہوگیا ہے یہ کمپنی کا سرمایہ بانٹ دیا جائے چنانچہ وصول شدہ رقم کو فی روپیہ ۱۳ ر تقسیم کا اعلان کیا گیا ہے اوس اعلان کے مطابق ۷- نومبر تک جن جن صاحبوں کی طلب پر روپیہ بھیجا گیا ہے - اون کے نام نامی حسب ذیل ہیں -

**امرتسر**

منشی غلام محمد - خواجہ حبیب اللہ - شیخ فضلدین - عبدالعزیز ولد شیخ خیر محمد - شیخ دین محمد فیض علی منشی مولابخش کشتہ - مولوی خیر الدین - فضلدین عبداللطیف - محمد یعقوب عطار - حکیم عزیزالدین - منشی خدابخش - حافظ عبداللہ - مولوی الٰہ بخش الٰہ دین لکڑی فروش پسر دار خان - نبی بخش خیاط بابوجان محمد - اسمٰعیل ولد حبیب اللہ - میاں دیدار بخش ابوالوفا ثناء اللہ - ڈاکٹر محفوظ اللہ - **دہلی** ڈاکٹر عبدالحکیم مع فرزندان - **بہادر پور** - مولوی فتح یاب خاں - **فضلکریم** - مولوی محمد حیات - **قصور** منشی بدرالدین - فیض محمد تیجہ - **گورداسپور** - خواجہ عبدالرحمن گورداسپور - نظام الدین - الٰہی بخش جالندہر بابو برکت علی لودہانہ -

اور بھی جو صاحب طلب کرینگے بھیجدیا جاویگا باقی روپیہ بھی وصول ہونے پر تقسیم ہوگا - انشاءاللہ -

**اہلحدیث کانفرنس کے دو نئے واعظ**

مولوی عبدالستار حسن صاحب خلف مولانا عبدالجبار صاحب عمر پوری اور مولوی محمد بخلف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی کا تقرر اہلحدیث کانفرنس کے زمرہ واعظین میں ہوا ہے - انکو جو رسید ات دی گئی ہیں - اوسکی تفصیل یہ ہے - مولوی عبدالستار حسن صاحب رسید ہی ۳ ۳۱ لغایت ۴۰۰ بلاصفر بیت - اور مولوی ابوالمسعود محمود صاحب رسید بہی ۴ ۵۰۱ لغایت ۶۰۰ بلاصفر بیت - یہ دونوں واعظین دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں - جن جن مقامات پر انکا ورود ہو - برادران اہلحدیث کا فرض ہے کہ اونکو مدد دیں - تاکہ وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کر سکیں - (سید عبدالسلام عفی عنہ جوائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس بازار بلیماراں دہلی)

**اہلحدیث آنہ فنڈ کی جمع** (۴ - نومبر تک دفتر ہذا میں عید البقرہ کے آنہ فنڈ کی رقم صرف عـ۲ از منشی محمد صاحب پنشنر مظفرگڑھ اور ۱۱ر از گجرانوالہ - مرسلہ محبوب حسین نصیر خاں ڈلہ اور عـ۲ مرسلہ محمد سلیمان خدابخش از ہوانی ضلع حصار وصول ہوئے - امرتسر میں عید کے روز بارش تھی یہاں تو کچھ نہ ہو سکا - اور احباب بھی اپنی محنت کی اطلاع دیں۔

**اہلحدیث آنہ فنڈ دہلی** { اہلحدیث کے میدان تیس ہزاری میں عید کے روز نماز پڑھا کرتے ہیں - مولوی عبدالوہاب صاحب نماز پڑھاتے ہیں - اور خطبہ میں وعظ کہتے ہیں - امسال بھی آنہ فنڈ کا چندہ کیا گیا - عـ۲ وصول ہوئے - شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر صدر بازار اور محمد اشراق صاحب سوداگر صدر بازار نے وصولی چندہ میں بہت کوشش کی - کانفرنس ان کا شکریہ ادا کرتی ہے - سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری

**فتح المسمنت** - اس رسالہ میں تعزیوں کی حرمت اور جالندہری تعزیہ داروں کے مقدمات کی فتوحات مع فیصلہ چیفکورٹ درج ہے - اور ایک فتوے علماء حنفیہ کا راگ کی حرمت کے متعلق ہے ایک مضمون مرزائیوں کی تکفیر پر قیمت مع محصول ۲؍ خواجہ شمس الدین صاحب حنفی جالندہر محلہ لکم ستہ -

**جنازہ اور دعاء مغفرت** { نہایت رنج ہے کہ مولوی عبدالعظیم صاحب فوت ہوگئے عبدالرحمن از مقام تہکال ضلع پشاور - ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں - اور دعاء مغفرت کریں - اللهم اغفر له وارحمه

**درخواست دعاء صحت** { میرے برادر مکرم منشی فضلدین صاحب کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں ناظرین دعاء صحت فرمادیں - اللهم اشفها

شفاء کاملہ (محمد منظور الکریم سب انسپکٹر پولیس جانیفل ضلع ملتان)

**علاج مرض جنبل** { اخی مکرم شیخ دین محمد صاحب سگنیلر اسٹیشن سیلکی ضلع ملتان آپ اس دوا کو کام میں لائیں - انشاءاللہ دائرہ سے شفا ہوگی سم الفار ۲ ماشہ - سفیدہ ۲ ماشہ - نیلا تھوتھا ۲ ماشہ ان سب اشیاء کو پیس کر سکہ گاو یا دہ ۲ ماشہ خالص ۲ ماشہ - شیر ذبح ۲ ماشہ - شیر مش ۲ - تولہ میں حل کریں - اور مقام جنبل پر ضماد کریں زیادہ سے زیادہ تین روز تک استعمال کریں - اول تو ایک بار کے لگانے سے ہی فائدہ ہوجائے گا اگر کچھ بقیہ ہو - تو پورے تین روز تک ضماد کریں - یہ نسخہ بہت ہی مجرب ثابت ہوا ہے - اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے - تو بذریعہ جوابی خط کے اطلاع دیں - (ابوسعید محمد شریف از بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ ڈاکخانہ کا ہنوان -

**ہندو کب سے نکلے** { میں قوم کا ہندو ہوں مگر جانتا نہیں کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے آپ مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث میں اس سوال کو درج کرکے جواب دیں - کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے - رام خوشی پر بھواز افریقہ -

**جواب** - آج تک ہندو کی تعریف DEFINATION - نہیں ہو سکی - آپنے اس شکل میں ایک اور اضافہ کیا - کہ ہندو دہرم کب سے ہے - ہمارے خیال میں موجودہ ہندو دہرم منو کے زمانہ سے چلا ہے کیونکہ ہندو دہرم کا استدلال منو سمرتی پر ہے - اور کوئی صاحب بھی جواب دینگے تو درج ہوجائیگا انشاءاللہ

**مفید کتابیں**

حزب اعظم - کا تحفہ ملحق بہ حزب مقبول کا غذ ولایتی ۳؍ حزب اعظم سفیدہ ۵ ؍ سہ من یزے عم ترجمان تفسیر سورہ بقر عم و حفظ عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب ۱۳؍ تحفۃ الہند انگریزی محمد ر جنان الفردوس ۲؍ درمنثور فی تراجم اہل صادقپور عم - سمانہ ترجمہ اہلحدیث قیام اللیل ۱؍ تیسیر القاری لشف اخر محمد سفینۃ الاحناف منصہ اول ۱؍ صحیح مسلم پارہ اول مترجم ۸ رو ۸

# انتخاب الاخبار

**انگریزی** - روسی - اور فرانسیسی سلطنتوں نے سلطنت ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

**انگریزی** سلطنت نے بمشورہ حلیف سلطنتوں کے اعلان کیا ہے۔ کہ اسلامی مقدس شہروں کو حدود جنگ سے باہر سمجھا جاویگا۔ بشرطیکہ ہندی حاجیوں کو مزاحمت نہ ہو

**انگریزی** جنگی جہاز نے عقبہ پر گولہ باری کی (عقبہ خلیج عقبہ پر بحیرہ قلزم میں جزیرہ نمائے سینا کے مشرق میں واقع ہے)

**انگریزی** اور فرانسیسی بیڑہ دردانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔ ترکی قلعے جواب دے رہے ہیں

**روسی** سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ انہوں نے ترکوں کی عظیم جمعیت کو منتشر کر کے ۳- نومبر کو بایزید پر قبضہ کر لیا۔ (بایزید روسی ترکی سرحد پر صوبہ ارمینیا میں ارارات سے ۱۵ میل جنوب مغرب کو پانچ ہزار کی آبادی کا قصبہ ہے)

**ترکوں** نے روس کے جنگی جہاز سیتوب [?] کو غرق کر دیا ہے۔

**گورنمنٹ** انگریزی نے مصر میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہے۔

**گورنمنٹ** رومانیہ نے سامان حرب سے لدے ہوئے ۱۱۴ چھکڑے روک لئے ہیں۔ جو جرمنی نے ترکوں کو بھیجے تھے۔

**ترک** وزراء محکمہ تعمیرات عامہ - محکمہ تجارت اور محکمہ بحری نے استعفا دیدیا ہے۔

**اخبار مارننگ** پوسٹ مظہر ہے۔ کہ ترکوں کے شترسوار جیش اسمٰعیلیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں (اسمٰعیلیہ نہر سویز پر مصر میں واقع ہے)

**سلطنت** انگریزی جزیرہ قبرص کو اپنے ساتھ ملحق کر لے گی۔ جزیرہ قبرص ایشیائے کوچک کے ساحل سے ۔۔ میل کے فاصلہ پر بحیرہ روم میں واقع ہے ۱۸۷۸ء سے یہ بھی مصر کی طرح انگریزی نگرانی میں ہے۔ رقبہ ۳ ہزار ۵ سو ۸۴ مربع میل ہے)

**سلطنت** ایران نے دول کو اپنی غیر جانبداری کا یقین دلایا ہے۔ (کیا بڑی کیا چھوٹی کا شوربہ [?])

**ترک** ارض روم میں اپنی فوج کو اکٹھی کر رہے ہیں جس کی تعداد ۹۰ ہزار تخمینہ کی جاتی ہے۔

**ترکوں** نے برٹش قونصل بصرہ اور وہاں کے انگریز سوداگروں کو روک لیا ہے۔

**ایک** انگریزی زیر آب چلنے والی (E۱۸) کشتی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئی۔

**ایک** جرمن کروزر سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

**جرمن** جنگی جہاز کالسروہے نے تین تجارتی جہاز غرق کر دئیے۔

**جاپانیوں** نے خلیج کیاؤچو میں ایک جرمن مسلح کشتی کو غرق کر دیا۔

**بقول** نامہ نگار پا دنیر [?] ایمڈن کے کپتان کے ماں باپ انگریز تھے۔

**جرمنوں** نے بلجیم میں جنگی قانون نافذ کر دیا ہے۔

**بقول** نامہ نگار ٹائمز جرمنوں نے للی [?] کو خالی کر دیا ہے۔ اور افواج متحدہ اس پر قابض ہو گئی ہیں

**مغربی** میدان جنگ میں جرمن ہر جگہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور متحدہ افواج پیشقدمی کر رہی ہے

**ہندوستانی** سپاہ نے میدان جنگ میں جرأت انگیز شجاعت کا اظہار کیا ہے۔ تمام انگریزی اور فرانسیسی اخبارات اس کے کارناموں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

**فرانس** کے پریسیڈنٹ نے ۱۱۹ - انگریز افسروں کو بہادری کے صلہ میں لیجن آف آنرز کے تمغے عطا کئے ہیں۔

**جاپانی** گولہ باری سے سنگٹاؤ میں ایک اہم مقام الٹس [?] ہل کو سخت نقصان پہنچا۔ اور اس کے قلعہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

**فیلڈ مارشل** سر جان فرنچ نے ہندوستانی سپاہ کو اسکی بہادری پر مبارکباد دی ہے۔

**روسیوں** نے اعلان کیا ہے کہ روسی افواج نے تمام خط محاذ پر فیصلہ کن کامیابی حاصل کی ہے۔

جرمن اب خط شرقی پر سیتیا پر خندقیں بنا رہے ہیں

**روسیوں** نے بکلر جیوہ [?] پر قبضہ کر کے سامان حرب کی ایک مقدار عظیم گرفتار کی ہے۔

**روسیوں** نے گلیس اور سینڈو مرز والے خط تصادم پر آسٹریوں کو شکست دیکر گلیس اور سینڈومرز پر قبضہ کر لیا ہے۔

**روسیوں** نے گذشتہ ہفتے گلیس کے جنوب میں سترہ ہزار قیدی اور چند چند توپیں گرفتار کی ہیں۔

**آسٹریوں** نے منگل کی رات کو سان پر شدید حملے کئے۔

**سرویہ** نے ترکوں سے اپنے تعلقات قطع کر لئے۔

**بلغاریہ** ابھی تک غیر جانبداری پر قائم ہے

**برٹش** شرقی افریقہ کے سرداروں نے ۳ ہزار بکرے بکریاں گورنمنٹ کو پیش کی ہیں

**تبت** کی گورنمنٹ نے تمام چینیوں کو تبت کی حدود سے نکال دینے کا حکم دیا ہے

**جرمن** چینیوں میں انگریزوں اور جاپانیوں کے خلاف نفرت کا بیج بو رہے ہیں

**جرمنوں** نے بیکن گزٹ کو خرید لیا ہے

**افسوس** کی ہمدرد [illegible] پریس کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہو گئی (خدا حافظ)

**گورنمنٹ** پنجاب نے اپنے کم تنخواہ کے ملازموں کو قحط کا الاونس دینا منظور کیا ہے

**امپریل** ریلیف فنڈ ۲؍ ۵ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے

**اعلان** جنگ کے وقت جرمن کے ۴۳۵ تجارتی بیڑے سمندروں میں موجود تھے۔ جن کی مجموعی قیمت ۲۰ کروڑ پونڈ ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ان میں سے ۲۰۰ سٹیمر پکڑے جا چکے ہیں۔ جن کی قیمت ۶ کروڑ کے لگ بھگ ہے (مخبر)

**ترکی** فوج کا کمانڈر انچیف والٹر [?] جرمن ہے۔ جرمنی نے کئی سو نئے افسر قسطنطنیہ بھیجے ہیں۔ کئی سو ملاح بھی ترکی بیڑے کو کام کرنے کیلئے آتے ہیں۔

ترکوں نے باطوم پر گولہ باری کی ہے۔ (یہ مقام بحیرہ اسود کے کنارے پر ہے)

# موميائی

۹/۵۲

موميائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے - بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے - بچے - جوان یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے - سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے - (ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی)

قیمت فی چھٹانک عہ دو چھٹانک ۱۲؍ - پاؤ بحساب اسی
مع محصول ڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدرک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں کہ ۳ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں - آپکی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵ - اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گہوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور لکھتے ہیں - آپکا مومیائی استعمال کرنے سے فائدہ ہوا - اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مئو ناتھ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل - - - ویلو کر دیجئے - آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے - (۱۵ - اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام انبوہا ضلع بیر بھوم ملک بنگال سے تحریر فرماتے ہیں - کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ہے جسکی وجہ سے ... ایک ... کھانسی میں حیران رہتا ... ایک چھٹانک منگوا دیجئے ... مہربانی کر کے جلد بھیجئے - (۱۹ - اکتوبر)

ملنے کا پتہ

پتہ ونیز اسٹوڈیو میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

# نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

۲۳/۵۲

**حمائل شریف معرا** کی نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی چھپائی - لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دی گئی ہے اخیر میں متعلق سیپارہ - رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے - تقطیع اوسط - سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے خصوصاً بچوں - بوڑھوں - اور عورتوں - لڑکیوں اور نو آموز لڑکوں کے لئے نہایت مفید - اصلی قیمت باجلد ... رعایتی مجلد مع محصول صرف ... عہ

**سفری جیبی حمائل شریف مترجم** کی - یہ حمائل شریف کا نٹو سائز پر ہے - نہایت خوشخط - صحیح ترجمہ جو ہے ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے - سفر میں نہایت کارآمد جلد چرمی خوشنما - مع محصول رعایتی عہ

**لغات القرآن** - اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر - ماخذ مجرد - درج ہیں - مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں - تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو - غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے - اصلی قیمت باجلد عہ رعایتی مجلد مع محصول عہ

**انسان کامل** کی - عارف ربانی سید عبد الکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف - اسمیں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے - احدیت - واحدیت - عما - قلب - مدرج کتب آسمانی - فرشتگان - کرسی - لوح قلم - وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے - اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف عاعہ

**شرح فصوص الحکم عربی** - (از مولانا جامی رح) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے شکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا - یہ کتاب حقائق و معارف سے مملو ہے اور اسپر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ کی مثل ہے - نہایت صحیح نسخہ بڑی مشکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے - اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف عاعہ

**خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر** - مغربی تعلیم کے فیض یافتہ صاحب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں - اس کا جواب فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے - کہ معترض کو ذات باری تعالیٰ کی ہستی کا عینی شاہد ہو جاتا ہے - مخالفین کے مایۂ ناز اعتراض کا دندان شکن جواب - قیمت - - - ۴؍

**تحفۃ النساء** یا **فیملی ڈاکٹر** - ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف - انجمن ہائے حمایت اسلام و محسن گورنمنٹ ... حضور لیڈی صاحبہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ - اسمیں عورتوں کے جملہ امراض و نزلات شکایات حیض و نفاس حمل - اسقاط اٹھرا وغیرہ کے عوارضات بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے اسباب و علاج و علامات - مع علاج و مفید ہدایات جزوی نقشہ جات مجرب نسخہ جات - ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں اس کتاب کا گھر میں ہونا نہایت ضروری مفید اور کارآمد ہے - قیمت عہ

ملنے کا پتہ - منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں

اسلام اور علماء فرنگ - اسلام کی عظمت و فضیلت کا اقرار یورپین فاضلوں کے قلم و زبان سے - قیمت ۳؍

almaimuslim.de

## نصرت الواعظین یا فت وصایا سید المرسلین

یہ کتاب اپنی طرز میں نئی نرالی مسلمانوں کے امنگوں کو لبریز [illegible]

و سرور سا اوران کے ایمان کو قوت دینے والی ہے

واعظین کو بہت مفید خصوصاً مدارس اسلامیہ

کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ اسی کتاب کی تلاش

میں ہیں بہت سود مند ہے۔ اس میں دس بیان

ہیں۔ اور بیان پہلے قرآن عظیم کی دس آیتیں

[illegible] کی فضیلت و بزرگی عیاں

[illegible] کا ترجمہ و شان نزول

[illegible] بیان

[illegible] کی آیت کے موافق ان

حضرت [illegible] اوصاف و فضائل خصائل

و شمائل اور احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار بالقصہ

لائے گئے ہیں اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین

مثنوی مولانا روم ملائی گئی جس سے ہر بیان کا لطف

دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۸/

محصول ڈاک معاف۔ تاجروں کو بہ نرخ تاجرانہ علاوہ محصول

درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور ہو

مولوی محمد حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیا

## کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مختصر فہرست کتب

### تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے

ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے

دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے

تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ

با محاورہ کے درج ہے دوسرے کالم میں ترجمے کے

خفیفوں کو تفسیر میں بیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے

حاشیہ میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل

عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں! ایسے کیا یہ و شاید تفسیر

[illegible] ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست

دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے

البتہ [illegible] اللہ [illegible] اللہ الا

خصوصاً اردو لکھنے کے چاہنے والے [illegible] تفسیر سات جلدوں میں

[illegible] سے چھپ چکی ہے طیار ہیں ۱/

جلد اول ۔ سورہ فاتحہ بقرہ قیمت عہ

دوم ۔ سورہ آل عمران و نساء

سوم ۔ سورہ مائدہ ۔ انعام ۔ اعراف

چہارم ۔ سورہ نحل [illegible]

پنجم تا سورہ فرقان عہ

ششم تا سورہ یٰسین عہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدنے سے مع محصول

تقابل ثلاثہ } توریت ۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ

قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔ عیسائیوں کی بحث

کا انقطاعی فیصلہ ۔ قیمت مع محصول صرف عہ

اجتہاد و تقلید ۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید [illegible]

[illegible] کی گئی ہے ۔ قابل دید ہے قیمت

القرآن العظیم ۔ قرآن مجید کے الہامی [illegible]

ثبوت ۔ قیمت ۱/

الہام ۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی

تردید ۔ قیمت ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ

متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

الہامی کتاب ۔ وید و قرآن کے الہام پر

مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶/

تبر اسلام ۔ مباحثہ ہر پال آریہ کے رسالہ نخل

اسلام کا جواب قابل دید ۔ قیمت ۴/

تہذیب ۔ ہندوؤں کے فرائض ۱/

[illegible] ۔ وید اور دیگر آرین کتابوں سے

[illegible] ہے ۔ قیمت

ادب العرب ۔ صرف و نحو عربی کو اس آسان

طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خواں [illegible]

مطلب سمجھ لے ۔ اور کامیاب ہو سکے [illegible]

نے پسند فرمایا ہے ۔ قیمت

شمائل النبی ۔ شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو

ترجمہ قیمت ۱/

مناظرہ [illegible] } مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ

میں آریوں سے ہوا تھا قیمت صرف ۴/

ترک وید ۔ غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ

تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت

دیا ہے ۔ قیمت ۶/

[illegible] بجواب تہذیب الاسلام

دھرمپال جلد اول ۳/ جلد دوم ۳/

جلد سوم ۳/ جلد چہارم ۳/ چاروں

کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸/

اہلحدیث کا مذہب ۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین

کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳/

السلام علیکم ۔ اسلامی سلام کے

احکام ۔ قیمت ۱/

[illegible] بدعت ۔ بدعات کا رد ۱/

[illegible] ۔ اتفاق کا سبق دینے والا

رسالہ ۔ قیمت ۳/

اسلامی تاریخ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ۱/

اسلام اور برٹش لا ۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین

انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی

قانون موجب فلاح ہے ۴/

بحث تناسخ ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال

[illegible] رسالہ قیمت ۲/

نماز ہوگان اور نیوگ ۔ ۱/

رسوم اسلامیہ ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

صحیفہ محبوبیہ ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ

کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴/

حدوث وید ۔ [illegible] ۱/

[illegible]

[illegible] چھپوا کر [illegible] مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند منت درج ہوں گے اور ناپسند مضامین بحصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

کبھی کہوں حدیث کیا ہے
ور وارثِ منہج مصطفیٰ

جلد ۱۲ نمبر ۳

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔


## امرتسر مورخہ ۳۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

## دہلی کے دو اشتہار

عید گزشتہ کے موقع پر دہلی سے دو اشتہار نکلے جو دفتر اہلحدیث امرتسر میں بھی پہونچے ایک اشتہار حاجی عبدالغنی صاحب متولی عیدگاہ دہلی کا ہے جسمیں عید کے متعلق چند مسائل کا بطریق حنفی مذہب ذکر ہے اوس کے جواب میں ایک اشتہار عظیم اللہ عبدالستار کا ہے جس کو منجانب اہلحدیث کہا گیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ جو مسائل دوسرے اشتہار میں درج ہیں اہلحدیث کی جماعت کے ہاں معمول بہا ہیں مگر جس عنوان اور طرز سے ان مسائل کو لکھا گیا ہے اہلحدیث کو پسندیدہ نہیں عنوان ہی میں لکھتے ہیں "تقابل حنفیہ و نبی معصوم" اس اشتہار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لکھنے والے کو اشاعت سنت کا شوق تو ہے مگر ڈھب نہیں۔ خواہ مخواہ دل آزار طریق سے مقابلہ کرنے کی کیا غرض تھی کافی تھا کہ جس طرح حاجی عبدالغنی صاحب نے حنفی مسائل کا اشتہار دیا تھا اہلحدیث صاحب بھی نفس مسائل مع دلائل لکھکر شائع کر دیتے محض اشاعت خیالات سے کسی نوع میں نزدیک ہوتی نہ اب بھی مشتہر صاحب اتنا تو خیال فرما لیتے کہ قرآن مجید میں تبلیغ کا طریق خدائے عالم نے کیا فرمایا ہے غور سے سنئے

قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا

یاد رکھئے فی انفسہم کی ظرف بلیغا سے متعلق ہے مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کے وقت ایسی بات کہو جو سننے والے کے اندر اتر جائے اور سنئے۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

نرم کلامی پر تفریع بتلائی ہے تذکر اور خوف خدا آپ خود ہی خیال فرما دیں کہ انکا مندرجہ ذیل اقتباس کہاں تک بلیغ ہے جو آپنے شروع اشتہار میں لکھا ہے کہ۔

"ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عید کے موقع پر جو اشتہارات منجانب مقلدین نکلے ہیں انکا مطلب سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ صاف و صریح کھلم کھلا ہمارے نبی معصوم کی مخالفت کی جائے"

اسی عنوان سے کوئی مضمون ہمارے حق میں یوں لکھا جائے کہ غیر مقلدین کی طرف سے جو تحریر نکلتی ہے اسکا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ اسلام کی مخالفت کیجائے تو مشتہر صاحب ہمکو بتا دیں کہ اونکے دل کا کیا حال ہوگا۔ میں اپنے دل کا پتہ دیتا ہوں کہ ایسا عنوان سنتے ہی میرا دل اس سے ہدایت پانے کی بجائے انتقام لینے کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ مختصر یہ کہ ہمارے بھائی اگر دل سے چاہتے ہیں کہ توحید و سنت کی اشاعت ہو تو اشاعت کرنے میں خود بھی سنت نبوی پر عمل کیا کریں۔ اسیلئے اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پشاور میں بموجودگی علماء دہلی وغیرہ یہ تجویز پاس ہو چکی ہے

ahmadiyyamuslim.de

مذہبی تحریرات اور تقریرات میں سختی اور دل آزاری پر یہ کانفرنس نفرت کا اظہار کرتی ہے۔"

بھائیو! خاکسار اڈیٹر اہلحدیث کو بھی اشاعت توحید و سنت کا شوق ہے جس کا ادنےٰ ثبوت علی سوجود ہے کہ ہندوستان میں آپ کی قومی کانفرنس کے جلسے بڑی شان سے ہو رہے ہیں۔ مگر یہ خاکسار عجب دیکھتا ہے کہ ہمارے بھائی سنت کی اشاعت کرنے میں خود سنت سے خلاف کرتے ہیں تو بے ساختہ منہ کو نکلتا ہے

لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

اللہ کے لئے اشاعت سنت کو سنت کے مطابق کرو جس سے سننے والوں کا دل ہدایت کی طرف مائل ہو انتقام کی طرف نہ ہو واللہ الہادی۔

## یورپی جنگ

خدا کی شان تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے لوگ کہا کرتے تھے اب تو دنیا میں ایسا امن امان ہے کہ کہیں پتہ بھی حرکت کرتا نہیں سنا جاتا گو یورپی سلطنتیں ایک دوسرے سے خائف تھیں اور اسی خوف میں انہوں نے حد سے زیادہ فوجی اخراجات اٹھا رکھے تھے اسی وجہ سے توقع تھی کہ دنیا میں امن امان دیر تک قائم رہیگا اتنے میں جب دنیا کی بدبختی کا ستارہ چمکا تو بعض حکومتوں کو طمع دامنگیر ہوئی اور بعض نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ طرابلس پر اٹلی حملہ کر کے فتح کر لے جس سے پولٹیکل میزان درست رہیگی مگر وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بندوں کا علم خدا کے علم کے برابر نہیں ہو سکتا اوس کی شان ہی نرالی ہے اوس کے ہاں قانون ہی کچھ اور ہے

وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا

"بسا اوقات ہم ضعیفوں کو قوت دینا چاہتے ہیں"

اسلئے انسان اپنے منصوبوں میں بہت کم کامیاب ہو سکتا ہے یہی معنے ہیں۔

وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ

تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا مگر جو اللہ چاہے

وہی ہوتا ہے ؎

طرابلس کی جنگ ہنوز جاری تھی کہ بلقان میں شروع ہو گئی بلقانیوں اور اونکے مددگاروں نے بھی اچھا موقع سمجھا قطع نظر اختلاف مذہب اور قومیت کے بلقانی حیثیت میں ہم بھی کہیں گے کہ اونہوں نے موقع اچھا پایا کیونکہ آجکل کی سلطنتوں کا علم سیاست وہی ہے جو عرصہ ہوا **منوجی** نے اپنے دھرم شاستر میں لکھکر رواج دیا تھا۔

"جب اپنی کمل طاقت یعنی فوج کو خورسند آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اسکے کمزور ہو جائے تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے۔

(منو، باب ۷ فقرہ ۱۷۱) (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۶)

اسلئے بلقانی ریاستوں نے جو سمجھا قرین مصلحت اور مروجہ پالٹیکس کے مطابق تھا کیونکہ اونکے دشمن ترک اسی وقت پھنسے ہوئے تھے (بہت خوب) مگر وہاں اونہوں نے کیا کیا آہ اوس کا ذکر سنانے اور سننے کا موقع نہیں مختصر یہ کہ ہزاروں معصوم بچوں کو اور لاکھوں بے گناہوں کو تہ تیغ کر کے مٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا انا للہ۔

اس کشت وخون کے بعد بظاہر چند روز وقفہ رہا مگر دراصل وہ وقفہ بیج کی پرورش کے لئے تھا چنانچہ اوس بیج نے سر نکالا اور ایسا سر نکالا کہ اوسکے کانٹوں میں تمام دنیا مبتلا ہو گئی ہے ابھی آئندہ کو خدا جانے کیا ہو گا بظاہر تو وہی ہے جو کسی دور اندیش نے کہا ہے ؎

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

ملکی مدبر تو اس عظیم جنگ کی بابت کچھ رائے لگا دیں مگر باطن بین اصحاب اس جنگ کو طرابلس کی جنگ کا نتیجہ سمجھکر اس مصرع پر ختم کرتے ہیں کہ ؎

طرابلس کے شہیدوں کا لہو ہے

## قادیانی مشن

### مصری جنگ میں قادیانی تکذیب

مرزا صاحب قادیانی مسیح اپنی مسیحیت کے دلائل میں ایک بڑی زبردست دلیل یہ بھی لکھا کرتے تھے کہ قرآن شریف اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹوں پر سواری ترک ہو جاویگی چونکہ اب دنیا میں ریل چلتی ہے خصوصاً ملک حجاز میں ریل بننے کی خبر سے تو مرزا صاحب اور اونکے مریدوں کو پختہ یقین ہو گیا تھا کہ بس اب اونٹ بالکل متروک ہو جائینگے چنانچہ گذشتہ ایام میں لاہوری جماعت نے ایک اشتہار بھی اس مضمون کا دیا تھا کہ منکرین اب کیا کہیں گے اہلحدیث میں اسی وقت جواب دیا گیا تھا کہ ملک حجاز (مکہ۔ مدینہ) میں ابھی ریل جاری نہیں ہوئی مرزا صاحب اور اونکے مریدوں نے پہلے ہی شور محشر بپا کر دیا غالباً اسیلئے خدا نے ریل بند کر دی تاکہ جناب مرزا صاحب کی تکذیب کافی ہو جائے۔

آجکل لوگوں کو جنگ خصوصاً مصری جنگ کی خبروں کا شوق محض جنگ کی حیثیت سے ہے لیکن اہلحدیث اپنے مذاق کو ہمیشہ ملحوظ رکھکر واقعات کو مذہبی رنگ میں دیکھا کرتا ہے۔ اسی بنا پر معلوم ہوا کہ مصری جنگ میں بھی قادیانی مذہب کی تکذیب پنہاں ہے کیونکہ انہی دنوں میں خبر ملی ہے کہ ترکی فوج شتر سوار آئی ہے کیونکہ دمشق سے سویز تک لق ودق ریگستان بغیر سواری اونٹوں کے طے نہیں ہو سکتا چنانچہ ترکوں نے بھی یہ سفر اونٹوں پر طے کیا ہے ثابت ہوا کہ اونٹوں کی سواری ابھی تک متروک نہیں ہوئی جس کا نتیجہ صاف ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے اصول سے بھی مسیح موعود اور مہدی مسعود یا بالفاظ دیگر اپنے دعوے میں سچے نہ تھے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

# تنقید وید اور مسافر کا نامہ نگار تیلی کے بیل نے آنکھیں کھولدیں

اہلحدیث میں قریباً ایک سال سے ہمارے مضامین درج ہو رہے ہیں لیکن کیا مجال کہ مسافر نے ہمارے کسی مضمون کا بھی جواب دیا ہو۔ اگر مسافر کے جواب دینے کی بابت ہم کو کوئی دوست سوال کر دیا کرتا تھا تو ہم جواب میں استاد غالب کا مندرجہ ذیل شعر مسافر کی شان میں پڑھکر سنایا کرتے تھے ؎

غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

ایک عرصہ سے ہمارا سلسلہ مضامین (بعنوان تنقید وید) اہلحدیث میں درج ہو رہا ہے۔ کئی نمبر نکل چکے ہیں لیکن ابھی تک کسی آریہ کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ شروع سے جواب دے۔ شکر صد شکر کہ مسافر (۲۳ اکتوبر) میں مسافر و دیالیہ کے ایک طالب علم کے نام سے ۹ اکتوبر کے مضمون (تنقید وید) کا جواب دیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ہم نے تین وید منتروں پر اعتراض کئے تھے جن میں سے دو کو تو نامہ نگار صاحب نے چھوا تک بھی نہیں شائد مسئلہ چھوت چھات مانع ہوا ہوگا ہاں البتہ ایک منتر کا جواب دیا ہے۔ جواب نقل کرنے سے پہلے ہم اس منتر کو مع اپنے اعتراض کے درج کرتے ہیں۔

اے راجہ وغیرہ منشو جس طرح آج آپ لوگ اور دیگر انسان۔ روشن اگ ہماری رکھشا کریں اور ودوان لوگ ہماری رکھشا کیلئے پراپت ہوں اسیطرح اس منش کو بھی سب قسم کی حفاظت اور دھن پراپت ہو۔

(یجر وید ادھیائے ۳۳ منتر ۵۲)

نوٹ۔ منتر ہذا بقول آریہ صاحبان پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو لا بد تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور راجہ وغیرہ سے رکھشا (مہربانی) کرنے کی درخواست کر رہا ہے اور اگر پرمیشر کی طرف سے نہ مانا جاوے تو وید کلام الٰہی کہنا غلط ہے (اہلحدیث ۹۔ اکتوبر)

اس کا جو جواب مہاشے مذکور نے دیا ہے بلفظہ درج ذیل ہے ملاحظہ ہو۔

"اس منتر کے ذریعہ ایشور لوگوں کو ہدایت کرتا ہے کہ کسی غریب آدمی کے واسطے اوس کے عزیز دوست مگر راجہ اور عالموں سے استدعا کریں کہ جس طرح آج آپ لوگ ہماری رکھشا کرتے ہیں اسیطرح اس کی بھی کریں گویا کہ پرمیشور تمام لوگوں کو راجہ و عالموں سے رکھشا و امداد مانگنے کی تعلیم و تلقین کرتا ہے کہ جیسا آرام سب اپنے واسطے چاہیں ویسا ہی دوسروں کیواسطے بھی چاہیں۔ (ماخوذ از مسافر ۲۳۔ اکتوبر)

جواب من! ہم نے آجتک جس قدر اعتراضات وید منتروں پر کئے ہیں وہ محض اسی طریق پر کئے ہیں جس طرح کہ رشی ۱۰۰۸ مہرشی سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج جی نے قرآن مجید پر کئے تھے اگر آپ جواب دینے سے قبل سوامی جی کے معیار صداقت کو پیش نظر رکھے ہوتے تو ہرگز جواب میں ایسا نہ لکھتے۔ سوامی جی کے اعتراضات کا نمونہ دکھانے کو ان کا سب سے پہلا اعتراض لکھا جاتا ہے۔ آپنے قرآن شریف کی بسم اللہ کا ترجمہ (شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے) لکھکر یہ اعتراض کیا تھا کہ۔

"مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو شروع ساتھ نام اللہ کے ایسا نہ لکھتا بلکہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے ایسا کہتا۔ (ستیارتھ سمولاس ۱۴)

مہربانمن جو اعتراض سوامی جی نے اسجگہ کلام پاک کے الہامی ہونے کی بابت کیا تھا وہی اعتراض کسی قدر تغیر کے ساتھ منتر مذکورہ بالا پر ہم نے ویدوں کے کلام انسانی ہونے کی بابت کیا ہے سو کہئے اس کا کیا جواب۔

آپ نے ایک جگہ ہم سے شکایت بھی کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

اول تو آپ نے ایک عبارت مذکورہ بالا ایسی مترجم کتاب سے نقل کی ہے جس کا ترجمہ ہمارے لئے مستند نہیں اور جس میں جگہ بجگہ عبارت کو توڑنے مروڑنے کی کوشش ظاہر ہے لیکن خیر اگر آپ اسکے دو منتر قبل دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وہاں صاف لکھا ہے کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے (مسافر ۲۳ اکتوبر)

ہم جو وید منتر درج کیا کرتے ہیں وہ آریوں کے ترجمے ہیں میرے یا کسی مسلمان کے نہیں۔ پس جب تک وہ غلط ثابت نہو جاوے آپ کو غیر مستند کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

بموجب آپکے لکھنے کے ہم نے دو منتر قبل کے نہایت غور کے ساتھ دیکھے لیکن کہیں اس فقرہ کا پتہ نہ لگا کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے مہربان۔ آپ پر کسی کا سایہ تو نہیں پڑ گیا جو ایسی بہکی باتیں کرتے ہو۔ اسکے علاوہ جو آپنے کئی جگہ تہذیب سے کام لیا ہے اس کا جواب ہم صرف یہی دے سکتے ہیں کہ ؎

لگے ہو منہ چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجو دہن بگڑا

قابل مجیب نے ایک جگہ میرے طریقۂ اعتراض کو جاہلانہ معیار کہکر ٹالنا چاہا ہے اجی صاحب لیجئے ہم آپکی خاطر سے تھوڑی دیر کے واسطے اپنے طریقۂ اعتراض کو جاہلانہ ہی تسلیم کئے لیتے ہیں لیکن آپکے اسی معیار کے مطابق سوامی جی کا بسم اللہ والا اعتراض کس قسم کا ٹھیریگا۔

آخر میں ہم اپنے معزز دوست کو آئندہ کے واسطے نصیحت کرتے ہیں کہ جواب دینے سے پہلے اپنے گرو مہاراج کے طرز استدلال کو پیش نظر رکھو ورنہ یاد رکھو کہ ؎

رنگ لائیگا یہ اکدن آپکا رنگ حنا
اے ستمگر پاؤں کو مہندی لگانا چھوڑ دے

آپکا مخلص محمد بخش الدین از قصبہ اسلام نگر ضلع بدایون

ahmadimuslim.de

## حدیث ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

چند روز سے اس حدیث کے متعلق قیل و قال کا سلسلہ جاری ہے خاکسار بھی مختصر طور پر کچھ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

واضح ہو کہ حدیث مذکور کا مطلب یہی قدر ہے کہ ظن پر وثوق و اعتماد نہ کرنا چاہئے یہ امر ظاہر ہے کہ وثوق اعتماد اسی وقت متصور ہو سکتا ہے کہ جب عمل میں لایا جاوے اور زبان سے ظاہر کیا جاوے اسی وجہ سے اسکو حدیث سے جو کہ زبان کا فعل ہے تعبیر کیا گیا حدیث صحیح میں وارد ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیھما الحدیث یعنی جب دو مسلمان تلوار لیکر ایکدوسرے کے مقابل ہو دیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہونگے اسپر عرض کیا گیا کہ قاتل تو ظلم وزیادتی کی وجہ سے دوزخ کا مستحق ہوا لیکن مقتول نے کیا قصور کیا آپ نے فرمایا کہ اسکے دل میں اپنے مقابل کے قتل کرنے کی بڑی حرص و تمنا تھی۔ یہاں پر دل کے فعل پر اس واسطے مواخذہ کیا گیا کہ اسپر وثوق واعتماد کرکے عمل میں لایا گیا لیکن یہ خیال کرنا چاہئے کہ ظن کے تمام افراد وثوق و اعتماد کے لائق نہیں اور بالکل بے اعتبار ہیں یا بعض افراد۔ تمام افراد کو بے اعتبار قرار دینا ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا حق تعالےٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ظن کے تمام افراد نازیبا اور بے اعتبار نہیں ظن کا وہ فرد جو محض اٹکل اور رائے سے پیدا ہو وہ بے اعتبار رہتا ہے اور جو دلیل و سند سے پیدا ہو وہ اعتماد کے لائق ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ایاک والظن عیلہ نہیں بلکہ بطور تنبیہ اہمہ کے فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے کفار کے بارہ میں فرمایا ان یتبعون الا الظن یعنے وہ لوگ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں دلیل و برہان سے کام نہیں لیتے اور ایک مقام پر حق تعالیٰ نے اونکا مقولہ نقل کیا ہے۔ ان نظن الا ظنا وما نحن بمستیقنین۔ یہاں پر ظن کو یقین کے مقابلہ میں قرار دیا گیا۔ یقین وہ ہوتا ہے جو دلیل سے حاصل ہو اور فرمایا ولا تقف ما لیس لک بہ علم یعنے جو بات دلیل سے معلوم نہ ہو اسپر وثوق و اعتماد نہ چاہئے۔ علماء اصول نے بیان فرمایا ہے کہ احتمالات سب برابر نہیں ہوتے وہ احتمال جو دلیل سے پیدا ہو قابل اعتبار ہوتا ہے اور احتمال بلا دلیل غیر معتبر۔ اسی طرح ظن کو خیال کرنا چاہئے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو ظن دلیل و سند سے پیدا ہو وہ یقین کے حکم میں ہوتا ہے اور شرعاً قابل اعتبار۔ اور جو اس کے خلاف ہو وہ بالکل بے اعتبار۔ واللہ اعلم۔

راقم عبدالستار عمر پوری سفیر اہلحدیث کانفرنس

**اڈیٹر۔** مجیب نے ظن موضوع کی تحقیق میں وقت لگایا حالانکہ سوال یہ نہ تھا بلکہ سوال محل پر تھا کہ ظن فعل قلب پر اکذب فعل جارح کو کیوں محمول کیا یہ بھی واضح رہے کہ میں اس حدیث کو دنیا بھر کا بداخلاقیوں کے لئے بیخ کن جانتا ہوں اسلئے مجیب صاحبان اون خرابیوں کا مثالیں بھی دیتے جایا کریں۔

## شرائط جمعہ

بخدمت جناب حضرت مولانا مکرم و معظم جناب ابوالوفا، فاضل امرتسری دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ومرضاتہ واضح باد کہ برائے نوازش مہربانی فرماکر مفصلہ ذیل مضمون اخبار اہلحدیث میں اندراج فرماکر مشکور فرماویں۔

ہمارے گاؤں میں ایک حنفی مولوی کا ورود چند یوم ہوئے ہوا تھا۔ جو ہمارے گرد نواح ہی کا تھا حسن اتفاق یعنے خاکسار موجود نہ تھا۔ راقم کی عدم موجودگی میں مخالفین نے اُس مولوی صاحب سے نماز جمعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو اُس نے کہا کہ گاؤں میں جمعہ ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ شہر و سلطان کا ہونا عین ضروری ہے۔ یہ ہر دو شرائط نہ موجود ہونے سے بالکل جمعہ درست نہیں۔ اس میں اہلحدیثوں کو سخت غلطی و دہوکا لگا ہوا ہے۔ بڑے بڑے اکابر علمائے اہلحدیث اس میں عاجز ہیں۔ دمیانوی غریب تو کس قطار میں شمار ہے۔ ہاں اگر کوئی ان ہر دو امر میں ثبوت رکھتا ہے۔ تو بذریعہ اپنی آرگن اہلحدیث مشتہر کرکے دکھا سکتا ہے تاکہ کوئی دوسرا اہل علم بھی اس کی عدم شرائط کے بارے میں غور فرماکر دلجوئی کرے۔ اسلئے راقم حروف چند سطور ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ تاکہ مولوی موصوف کی دلجمعی ہو کر آنکھوں کے پردے کھل جاویں۔ اور عامہ مسلمین کو افادہ حاصل ہو۔ امید ہے کہ ہمارے بزرگ علمائے کرام اہلحدیث غلطی معاف فرماکر مشکور فرمائینگے۔

شرط ٹھہرانا مصر کو اور سلطان کو واسطے ادائے نماز جمعہ کے کسی معتبر دلیل سے نہیں ہے اولاً دیکھنا چاہئے۔ کہ دعوے شرطیت مصر کے پر استدلال قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی مصر جامع الحدیث سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کو حدیث کہا جاتا ہے حالانکہ یہ قول موقوف ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک کما صرح بہ الزیلعی فی تخریج احادیث الھدایۃ اور پھر بعد ازاں اوس میں سخت ضعف ہے جیسا کہ کہا نووی نے کہ متفق علی ضعفہ اور اگر کسی صاحب نے اوس کی تصحیح پر بھی زور دیا ہے اور بطریق روایت منصور اوس کو صحیح کہنے پر آمادہ ہوگئے۔ تاہم جرح تعدیل پر مقدم رکھی جاوے گی حسب قاعدہ اصول کے تو اب خواہ کتنا ہی کوشش کرو۔ تو بھی اس قول کی صحت کا قطعی ثبوت تو نہیں مل سکتا۔ اور جو کچھ کہ بعد کمال زور دینے کے تعصب پر اُس کی صحت پر کہا جاویگا۔ تو وہ ثبوت صحت قول ہذا کا ظنی ہے۔ پس واضح ہوا کہ یہ قول ظنی الثبوت ہے اور پھر تامل سے دیکھیں تو ظنی الدلالۃ بھی ہے کیونکہ شائد لا سے نفی کمال کی مراد ہے یا نفی وجوب کی یا نفی صحت کی۔ تو ظاہر ہوا کہ قول ہذا ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ ہے تو اس قول سے شرط ٹھہرانا مصر کو واسطے ادائے نماز جمعہ کے ہرگز صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ شرط ٹھہرانا مصر کو واسطے نماز جمعہ کے

ahmadimuslim.de

زیادتی ہے قرآن شریف پر بوجہ تخصیص اور تقیید کے کیونکہ قرآن مجید میں یہ حکم عام ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ الخ تو اس قول ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ سے اسکی تخصیص کیونکر ہو سکتی ہے کیونکہ تخصیص کرنے عموم نص کے میں شرط ہے کہ کلام متصل مستقل مساوی مخصص ہو۔ ایسے قولوں سے تخصیص ہو نہیں سکتی۔ پھر یہ جو قاعدہ ہے۔ کہ قول صحابی کا فیما لایعقل بالقیاس میں مرفوع حدیث کا کام دیتا ہے۔ سو اس میں شرائط ہیں۔ اول یہ کہ ضرور ثابت ہو کہ یہ قول صحابی کا ہے۔ دوسرا یہ کہ مخالف کتاب اللہ کی مخالف نہ ہو اور نہ حدیث صحیح کی اور چونکہ اس قول کو ثبوت میں بھی کلام ہے۔ اور مخالف بھی قرآن شریف اور حدیث شریف کے ہوا کیونکہ نصوص وجوب جمعہ کے ہیں جو قرآن شریف یا حدیث شریف سے ہیں۔ کسی میں شرطیت مصر کا ذکر نہیں ہے۔ تو اس وقت یہ قول حدیث مرفوع کا کیسے کام دے سکتا ہے۔

پس شرطیت مصر کا ماخذ حدیث سے تو یہ تھا جو بیان ہوا۔ اور جو شخص آیت وَذَرُوا الْبَيْعَ سے شرطیت مصر کی ثابت کرتا ہے۔ اس کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ جب نہ آنحضرت علیہ السلام نے اور نہ صحابہ کرام نے اور نہ ائمہ مجتہدین نے اور نہ سلف و خلف کی علماء معتبرین نے اس آیت سے شرطیت مصر کی فرمائی تو جو شخص اس استنباط میں آج اپنا تفرد ظاہر کرتا ہے بے معنے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ شرطیت مصر کی واسطے نماز جمعہ کے قرآن شریف سے بھی ثابت نہیں ہے باقی رہا یہ قول یعنی شرطیت مصر کا ہمارے امام اعظم کا ہے۔ تو اس کی نسبت عرض یہ ہے کہ اس باب میں امام صاحب سے کوئی قول مروی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر امام صاحب سے کوئی قول مروی ہوتا تو تعریف مصر میں بیس قول تک نوبت نہ پہنچ جاتی اور نیز اگر واقعی اس باب میں کوئی

قول امام صاحب کا ہوتا تو فقہا اوسکے برخلاف فتویٰ نہ دیتے۔ کیونکہ کہا فقہا نے کہ تقع فرضًا فی القصبات والقری الکبیرۃ لان هذا مجتهد فیه واذا اتصل به الحکم نصار مجمعًا علیه الخ اور قصبہ اور قریہ مصر کے غیر ہیں اور پھر کہا فقہا نے کہ اذا بنی مسجد فی الرستاق بامر الامام فهو امر بالجمعة الخ تو اگر شرطیت مصر کی امام کی کسی قول سے پائی جاتی۔ تو فقہا کیونکر اس کا خلاف کرتے۔ کیونکہ فقہا کے اس فتویٰ سے یعنے تقع فرضًا فی القصبات اور اذا بنی مسجد فی الرستاق الخ سے شرطیت مصر کی ٹوٹ گئی۔ اور حالانکہ شرط کا حال یہ ہوتا ہے کہ عند عدم عدم مشروط کا ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اس بارے میں امام صاحب سے کوئی قول منقول نہیں ہے اور نیز قول فقہا سے یعنے قول لان هذا مجتهد فیه سے صاف ظاہر ہوا کہ مذہب احناف میں جمعہ دیہات میں مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ تو اگر اس بات میں کوئی ہی کامل ثبوت ہوتا۔ یعنی عدم وجوب جمعہ کا یا امام سے بھی اس بات میں کوئی صحیح قول وارد ہوتا۔ تو فقہا اس کو مختلف فیہ مسئلہ نہ لکھتے۔ اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں شرطیت مصر کی پائی جاتی ہے۔ اور ظاہر روایت کی کتابیں وہ سب کے سب قول امام صاحب ہی کے ہیں تو عرض کیا جاتا ہے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں بھی امام صاحب کی برخلاف قول پائے جاتے ہیں۔ بلکہ برخلاف ائمہ ثلاثہ کے پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ بہ نسبت رفع سبابہ کے ظاہر روایت کی کتابوں میں عدم جواز رفع سبابہ موجود ہے۔ اور حالانکہ یہ کسی امام کا ائمہ ثلاثہ سے مذہب نہیں ہے کما صرح به علی القاری تو پھر کس طرح قطعیت کیجاوے کہ شرطیت مصر کی امام صاحب سے منقول ہے۔ سو اگر کہا بھی جاوے تو یہ بھی ظن سے خالی نہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے۔ کہ کیا امام صاحب سے شرطیت مصر کی وجوب کے لئے ہے یا جواز اور اولویت کیلئے پھر جس طرح بھی دیکھو ظن سے خالی نہیں ہے۔ اور

پھر خود تعریف مصر میں بھی کوئی تعیین قرار نہیں پائی ہوئی کسی نے تو تعریف مصر کی کرتے کرتے قسطنطنیہ کو بھی شہر قرار نہیں دیا ہے کہ جبکہ کہا ہے کہ شہر وہ ہے کہ جس میں بادشاہ اور قاضی اور عالم ہوں اور قائم کی جاویں حدیں شرع کی اور انصاف کیا جاوے مظلوموں اور ظالموں میں تو تمام اوصاف سے تو موصوف شاید کوئی ہی شہر ہوگا۔ اور کسی نے قصبہ کی تعریف کو شہر کہا۔ اور کسی نے بیس قدم کی لمبی چوڑی بستی کو شہر کہا ہے۔ جیسا کہ یہ پچھلی تعریف شیخ الاسلام فتاوی جعفریہ میں موجود ہے۔ اور اور بھی تعریفیں کرتے کرتے اس مصر کی تعیین کے لئے ہماری فقہا احناف ہی بیس ۲۰ قول تک پہونچ گئے ہیں۔ تو غور کا مکان ہے کہ دعوے شرطیت مصر ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ ہے اور پھر مدلول غیر متعین ہو کر وہ بھی ظنی ہے۔ پس ظن کے پیچھے فرض قطعی کو چھوڑنا عجیب بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اب شرطیت سلطان کے لئے ذرا کان لگا کر خیال مبارک کو تھوڑی دیر کے لئے میدان انصاف میں حاضر کیا جاوے اور غور فرما کر پٹی تعصب کو دور پھینک دیا جاوے اول تو جس حدیث ابن ماجہ سے شرطیت سلطان کی ثابت کی جاتی ہے۔ وہ حدیث تمام طرق سے ضعیف ہے اور ہرگز قابل احتجاج نہیں۔ اور نہ ہی شرطیت سلطانی کے بارے میں امام صاحب سے کوئی قول ہے کیونکہ اگر ہوتا تو ہرگز نہ کہتے فقہا جیسا کہ کہا انہوں نے جیسا صاحب جامع الرموز نے بالصراحت فرمایا کہ فالسلطان لیس بشرط اور ایسا ہی ارکان اربعہ میں ہے اور بھی بہت سی معتبر کتابوں میں ایسا ہی موجود ہے۔ اور اگر امام صاحب سے کوئی قول اس باب میں ہوتا تو تب بھی نصوص کے برخلاف اوسکی تقلید لازم نہیں تھی۔ جیسا کہ خود امام صاحب نے ارشاد فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر الرسول پس یہ شرطیت سلطان کی بھی ظنیت سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ بعض فقہا نے بعد تحقیق کے یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ شہر اور بادشاہ ہمارے امام اعظم کے نزدیک ہرگز شرط نہیں ہے

[illegible]

ahmadimuslim.de

چنانچہ رسالہ محمدیہ میں مذکور ہے ان استدلال بعض مشائخنا الحنفیۃ بھذین الحدیثین علی ان السلطان والمصر شرطان لصحتھا غفلۃ ثم تابعہ من تابعہ جھلا وانما السلطان والمصر شرط عند الرفضۃ والزیدیۃ وبعض المعتزلۃ وقد صح لدی اھل تحقیق من مذھبنا ان شرائطھا عند ابی حنیفۃ وصاحبیہ ثلثۃ الوقت والخطبۃ والجماعت حسب ومن نسب الیھم غیر ھذا فھو مفتر کذاب ومن شک فیہ فعلیہ باسند من مسانید الخ کہ تحقیق دلیل لانا بعض علما حنفی کا ساتھ ان دونوں حدیثوں کے اوپر اس کے کہ تحقیق بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں واسطے صحت جمعہ کے بڑی اونکی غفلت ہی پھر تابع ہوا اسکے جو تابع ہو جاہلی سے اور خبر انیست کہ بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں نزدیک رافضیوں اور زیدیوں کے اور بعض معتزلیوں کے اور صحیح ہوا ہے پاس تحقیق والوں کے ہمارے مذہب سے کہ شرطیں ادائے جمعہ کی نزدیک ابو حنیفہ اور اونکے شاگردوں کی تین ہیں وقت ظہر کا اور خطبہ اور جماعت ہے ۔ پس بس اور جو کوئی نسبت کرے اون کی طرف سوائے اوسکے پس وہ مفتری جھوٹا ہے اور جو کوئی شک کرے اس میں پس اوسپر لازم ہے کہ کوئی سند دے اون کی سندوں سے ۔ تو بس یہ شرطیں یعنی بادشاہ اور شہر کی اگر کسی بھی پختہ دلیل سے ثابت ہوتیں تو ان کی نسبت ایسا نہ کہا جاتا جیسا کہ کہا گیا ۔ تو اس وقت ایسی ظنی اور وہمی شرائط کے پیچھے ہو کر فرض قطعی کو ترک کرنا ہرگز مومنوں کا شیوہ نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ بچا دیوے ایسے خیالات باطلہ سے کہ بعض لوگ ان ظنی شرطوں کا چھوڑنا تو اچھا نہیں سمجھتے ہیں بلکہ خواہ مخواہ الٹی نص قرآنیہ قطعیہ کو عام مخصوص منہ اور مقید کہہ کر ظنی کر ڈالنے پر زور دیتے ہیں ۔ اور جس طرح یہ لوگ تخصیص یا تقیید کرتے ہیں اس طرح تخصیص اور تقیید ہو بھی نہیں سکتی ۔

لہٰذا اونکی تخصیص اور تقیید کا بیان دل لگا کر سنئے اور آنکھوں کو ذرا کھولکر دھیان کریں ۔ وہ تین وجوہ ہیں جو پیش کرتے ہیں ۔ اولاً تو یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اپنے اطلاق پر یعنی مطلق نہیں ہے یعنے اجماع سے اوس کی تقیید کی گئی ہے ۔ اور انعقاد اجماع کا محل اسطرح فرماتے ہیں کہ اذ لا یجوز فی البراری یعنے جبکہ جنگلوں میں جمعہ کسی کے نزدیک جائز ہی نہیں ہے ۔ پس جب جنگل نکل گیا وجوب جمعہ سے تو قطعیت آیت کی تو یہاں سے ہی ٹوٹ گئی اور دوسرا قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی مصر الخ سے گاؤں بھی نکل گئے اور پھر تیسرا حدیث طارق بن شہاب کی حدیث منقطع سے افراد جن پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے جیسے عورت غلام وغیرہ کے نکالنے سے قطعیت آیت بالکل جاتی رہی ۔ سو واضح ہو ایسے اجماع سے جیسا ان صاحبوں نے بیان کیا ہے آیت قطعی کی تخصیص ہو نہیں سکتی ۔ اور اسجگہ تو کوئی اجماع بھی منعقد نہیں ہوا ہے یعنی اس مطلق آیت کے مقید کرنے پر اور نہ ہی اس طرح کوئی طریقہ تخصیص کا ہے ۔ اول تو یہ ہے کہ اصول میں مقرر ہے کہ واسطے تخصیص کرنے عام کے کلام متصل مستقل مساوی مخصص ہونی ضروری ہے ۔ ورنہ تخصیص نہ ہوگی اور اور کسی وجہ سے یا اور کلام سے تخصیص عام کی ہوئی تو وہ تخصیص نہیں ہے ۔ بلکہ نسخ ہے ۔ پھر اوسکے ساتھ ہی اصول میں مقرر ہے کہ اجماع سے نسخ آیت شریف اور حدیث شریف کا نہیں ہو سکتا ۔ تو معلوم ہوا کہ اگر اس موقع پر اجماع ہوتا ۔ تو تب بھی قابل نسخ آیت شریف نہیں تھا چنانچہ ماہر اصول پر مخفی نہیں ہے ۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اسجگہ تو کوئی اجماع منعقد ہوا ہی نہیں ہے ۔ کیونکہ اجماع میں شرط ہے ۔ کہ مخالف نہ ہو کوئی ایک بھی اجماع کرنے والوں سے اور اسجگہ تو اکثر اسکی برخلاف ہیں کہ جیسا کہ خود اصحاب کرام میں سے عمرو بن عاص نے جمعہ قایم کیا جنگل میں جب انہوں نے مصر پر چڑھائی کی اور ساتھ اون کے ساتھ اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسا واقدی فتوح المصر کے صلا ۳۶ پر موجود ہے تو اجماع کب اس بات پر منعقد ہوا ۔ تو معلوم ہوا کہ اس دعوے پر کوئی اجماع منعقد نہیں ہے ہاں اگر کوئی صاحب انکار کرے اس سے اور کہو کہ اجماع اسپر ضرور منعقد ہوا ہے ۔ تو لازم ہے اوسپر کہ پیش کرے انعقاد اجماع اور اتصال اسکا بمع تعین مرتبہ اجماع ہر چہار مراتب اجماع سے بشرطیکہ پھر اس میں کوئی ایک بھی برخلاف نہ ہووے میرے خیال میں تو بغیر اس نام اجماع کے اسجگہ اور کچھ بھی نہیں ہے ۔ تو پھر خواب سے تخصیص ہو جاوے گی اور نہ ہی کوئی کوئی اس طرح طریقہ تخصیص کا ہے کیونکہ تخصیص جو ہوتی ہے ۔ تو یا مخاطبین مامورین کے ہونی چاہیئے ۔ تو اس جگہ مخاطبین مامورین تو مسلمان ہیں نہ شہر اور گاؤں اور جنگل جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تو مسلمان مخاطب ہیں نہ شہر اور گاؤں وغیرہ ۔ پھر خواہ مخواہ ان کا بہانہ لیکر تخصیص قطعیہ کی کوشش کرنی صرف ظنی بات کو ترک کرنے کے خوف سے لائق نہیں ہے پس جب اجماع سے بطریقہ نسخ کے اس آیت شریف کی تخصیص نہ ہوئی بموجب قاعدہ اصول کے اور نہ ہی یہاں کوئی اجماع منعقد ہوا اور نہ ہی اسطرح کوئی طریقہ تخصیص کا ہے ۔ اور قول لا تشریق تو صحت لذاتہ میں گرفتار ہے وہ کب صالحیت رکھتا ہے کہ اس سے قطعیت کو منسوخ کیا جاوے ۔ اور ایسا ہی حدیث طارق بن شہاب کی وہ منقطع ہے ۔ اس سے بھی تخصیص قطعیہ کی نہیں ہو سکتی ۔ اور وہ افراد جن پر جمعہ فرض نہیں ہے وہ تو اس آیت شریف میں داخل ہی نہیں ۔ کیونکہ آیت شریف میں امر بالفاظ فاسعوا کے ہے ۔ لیکن جو افراد کو طاقت سعی کی نہیں ہے وہ مخاطب کبھی نہیں ہیں ۔ جیسے یہ افراد عورت غلام وغیرہ کہ ان کو قابلیت اور اختیار اور طاقت سعی کی نہیں ہے تو یہ افراد اس خطاب میں داخل ہی نہیں

جب داخل نہیں تو خارج کیا ہوگا۔ اور جب خارج نہ ہوا تو قطعیت آیت شریف بحال خود رہی۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے کیا لوگوں نے اس آیت قطعیہ پر کیسی کیسی اور کتنی تخصیص ڈالی ہیں۔ کہ بحالت تسلیم کرنے اُن تخصیصوں کے اب اُس آیت شریف سے واجب بھی ثابت ہو نہیں سکتا ہے حالانکہ جمعہ فرض عین موکد من الظہر ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس لائق ہے کہ ایسی انگل پچو تاویلیں کرنے سے آدمی باز آجاوے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو جمعہ کو فرض جانکر جہاں کہیں آدمی رہتے ہوں۔ بقدر اچھی جماعت کے جیساکہ شرح موطا امام مالک میں موجود ہے اور اگر تقلیدی پٹی کھولکر انصاف سے دیکھا جاوے تو یہ آیت شریف اپنی قطعیت پر مضبوط ہے۔ اس میں تخصیص نہیں پڑسکتی اور شرط ٹھہرانا واسطے نماز جمعہ کے شہر اور بادشاہ کو کچھ ثابت نہیں۔ ورنہ ظن سے تو خالی نہیں پس ظن کے پیچھے پڑکر عین فرض ترک کونسی مسلمانی ہے دیگر بڑی عجیب بات تو یہ ہے کہ آجکل کے مولوی عبد الدرہم والدینار برائے دنیاوی مال کے اپنے اپنے گاؤں میں نماز عیدین ادا کر لیتے ہیں مگر جمعہ میں شرائط مقرر کر دیتے ہیں۔ سبحان اللہ ایمانداری اسی کا نام ہے۔ اے میرے مولا کریم ہر ایک صاحب کو صراط مستقیم پر چلا۔ آمین

حررہ نور محمد میانوی۔

## کیا آریہ دھرم پنچایتی ہے؟

آریہ سماج کا دعوےٰ سو سننے کے قابل ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہے واقعی الہامی کتاب کا یہی حق ہے کہ تمام مضامین کا خزانہ ہو مگر اس دعوے کے بعد آریہ سماج کا عملی پہلو جب دیکھا جاتا ہے تو اس دعوے میں شک پیدا ہوجاتا ہے۔ ہم دل سے متمنی رہتے ہیں کہ آریہ سماج اپنے دعووں میں کامیاب ہو مگر افسوس ہے کہا جاتا ہے کہ عملی پہلو اس کے برخلاف ہے۔

آج ہم ایک مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں اوس سے صاف معلوم ہوگا کہ آریہ دھرم میں ابھی تک آریہ رسومات کا ہی فیصلہ نہیں ہے۔ ماہ نومبر کے اخیر لاہور آریہ سماج میں اس بات کا فیصلہ ہوگا کہ آریہ دھرم میں رسومات کیا کیا ہیں آریہ گزٹ کے الفاظ یہ ہیں:-

"بدقسمتی سے آریہ سماج کے اندر اب تک فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ ان کے خاص تیوہار اور رسومات کیا ہیں۔ ہم اس کے متعلق اپنے گذشتہ پرچوں میں مفصل لکھ چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں۔ کہ خاص آریہ تیوہار و رسومات نہ ہونے کے باعث کس قدر گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اور پرائیویٹ زندگیوں میں اور گھریلو جیونوں میں کتنا آریہ پن آرہا ہے۔ جس کے باعث ہماری آئندہ نسلیں آریہ نہیں بنتیں شکر ہے کہ اس نہایت ضروری کام کو بھی اب کے سالانہ جلسہ پر پورا کیا جاویگا۔ اس کام کو عملی شکل دینے کے لئے آریہ سماج لاہور نے اکٹھ آریہ پنڈتوں اور ودوانوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ایک مسودہ طیار کریگی جس میں یہ ظاہر کیا جاویگا کہ آریہ سماجیوں کے لئے کونسے تیوہار منانے ضروری ہیں اور خاص خاص رسومات کیا ہیں۔ کمیٹی کے ممبران صاحب ذیل ہیں:-

(۱) پنڈت بھگت رام جی شاستری ویدتیرتھ (۲) مہاتما ہنسراج جی (۳) پنڈت راجارام جی (۴) پنڈت نردیو جی شاستری مہا ودیالہ جوالاپور (۵) پنڈت سنت رام جی ویدرتن ویدبھوشن (۶) مہتہ رام چندر جی شاستری (۷) لالہ رام پرشاد جی بی۔اے (۸) پنڈت آریہ منی جی۔

اس کمیٹی کے اجلاس ۴ نومبر سے گیارہ نومبر تک ایک ہفتہ متواتر ہوتے رہیں گے۔ اور پھر جو مسودہ کمیٹی تیار کرے گی وہ اس آریہ کانفرنس میں پیش کیا جاویگا۔ جو آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ہوگی"

**اہلحدیث** ۔ اس اقتباس کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو آریوں کی مذہبی حالت پر آٹھ آٹھ آنسو نہ بہائے کون دل ہے جو غم نہ کرے ہائے وہ زندہ قوم جس کے نعرے آسمان تک بلند پہونچیں کہ

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جسکا جی چاہے
صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

آج وہی قوم ہے کہ اپنی رسومات کا فیصلہ ویدوں سے نہیں۔ شرتی سے نہیں۔ ستیارتھ پرکاش سے نہیں بلکہ کانفرنس سے فیصلہ کرانا چاہتی ہے کیا اب اس میں کوئی شک ہو کہ آریہ دھرم الہامی نہیں بلکہ پنچایتی ہے

**آریہ مترو! سنتے ہو؟**

نقارہ دین کا بجتا ہے آئے جسکا جی چاہے
صداقت دین برحق آزمائے جس کا جی چاہے

## سوال بغرض جواب

بکرمنا مخدومنا جناب مولانا و بالفضل اولانا دام فیوضکم۔

السلام علیکم ورحمت اللہ برکاتہ۔ مزاج اقدس گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل فتوی کی تشریح درکار ہے۔ امید ہے کہ ازراہ کرم غور فرماکر مشکور فرماوینگے اور سوال و جواب اخبار میں درج فرماوینگے۔

دیکھو اہلحدیث ۱۳ شوال ۱۳۳۲ھ

س نمبر ۱۴۹۔ ایک شخص نے جنوری میں کسیکو پچاس روپے قرضہ دیا ہے۔ اور اقرار یہ ہے کہ ماہ ہاڑ میں تم سے فی روپیہ ۱۶ سیر پختہ گندم لونگا۔ نرخ اوس وقت خواہ کم ہو یا زیادہ یہ بیع قرآن وحدیث کی رو سے جائز ہے یا نہیں اور اس بیع کا کیا نام ہے۔

ج نمبر ۱۴۹۔ یہ بیع جائز ہے اور اس کا نام بیع سلم ہے۔

مولانا! سوال وجواب کو پڑھکر میں نے مظاہر حق

اہلحدیث کا مذہب۔ نزد اہلحدیث عورتیں کے مسئلہ کا بیان ۱۲/۲

دیکھی۔ اس میں اسکی تفصیل درج نہیں ہے ہاں صرف شرطیں بیان کیگئی ہیں۔ جس کے مطالعہ سے میں اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیجاتی ہے تاکہ تسلی ہو جاوے۔ سوال وجواب تو درست ہیں۔ لیکن عرض یہ ہے۔ سود اور بیع سلم میں کیا فرق ہے۔؟

(۱) سود ایک جنس دیکر وہی جنس زیادہ لینا۔ بس اس زیادتی کا نام سود ہے۔ مثلاً روپے دے کر روپے لینا اور دس سیر گندم فی روپیہ لینا۔ بس یہ سود ہے۔ یا چالیس سیر گندم دے کر پچاس سیر گندم لینا پس دس سیر سود ہے۔

(۲) بیع سلم۔ نقدی دیکر گندم لینا اگر اس وقت کے نرخ کے مطابق لیا جاوے تو وہ بیع ہے۔ لیکن اگر نرخ مقرر ہو جاوے تو وہ بیع سلم ہے۔ مثلاً فلاں ماہ میں ۱۶ سیر گندم فی روپیہ لونگا۔

لائق سوال یہ ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ گندم اس وقت ۱۳ سیر روپیہ کی بکتی ہے۔ اور ماہ اساڑھ میں بھی ۱۳ سیر ہی ہوگی۔ کیونکہ ادھا تجربہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ غلہ کی برآمد نے غلہ کا نرخ ہر جگہ یکساں کر دیا ہے اور تقریباً ہر سال فصل کے موقعہ پر ۳ روپیہ ۴ آنے من بکتی ہے۔ یہ میرا سالہا سال کا تجربہ ہے کہ کبھی ۱۲ اور کبھی ۱۴ اور دس آنے ہو جاتی ہے۔ مگر عموماً ۱۲ یا ۱۳ سیر رہتی ہے۔ تو میں کس طرح ۱۶ سیر نرخ مقرر کرکے بیع کر سکتا ہوں۔ اور کیا میں ۲۰ سیر بھی مقرر کر سکتا ہوں۔ یہ تو صریح اور صاف ظلم ہے اور خالص سود ہے یعنی ۳ یا ۷ سیر سود ہے۔ جو کہ زیادتی ہے کیا آپ اسکی تشریح فرماوینگے اور ہم جیسے جاہلوں کو راہ راست پر لاوینگے۔ کیونکہ اگر یہ مسئلہ عام لوگوں میں رائج ہو گیا تو یہ سود سے بھی بدتر اثر پیدا کریگا اور پھر اسکی روک تھام نہیں ہو سکیگی۔ والسلام۔ (راقم غلام حسن کلرک نہر)

**جواب۔** بیع سلم میں نقدی پہلے دیکر مبیع اُنہ کسی مقررہ وقت پر مقررہ نرخ سے لیجاتی ہے سود دو قسم ہے دونوں اس سے ممتاز۔ نقدی کا سود وہ ہے کہ نقد پر نقد زیادہ لے سود بیع کا وہ ہے کہ ادنیٰ چیز دیکر کم و بیش پیچے سو جس کو برابر سے زیادہ بیچا سود فرمایا ہے مثلاً گیہوں سیر کے بدلے سیر سے زیادہ لینا بیع سلم میں یہ دونوں صورتیں نہیں ہوتیں اس میں نقدی دیکر مبیع کا مقررہ نرخ سے سودا ہوتا ہے نہ نقدی کے بدلے نقدی نہ سودی مبیع میں زیادتی شریعت نے جب اسکو جائز رکھا ہے تو عام لوگوں میں رواج ہونے کے لئے رکھا ہے پھر ہمیں اسکی کیا فکر۔

## ہوائی ریل کا سفر

(انتخاب لاجواب)

دنیا کے علمی عجائبات میں سے ایک ہوائی ریل ہے یہ ریل جرمنی میں بارمن سے البرفیلڈ تک جاری ہے اسکے دلچسپ سفر کے متعلق ایک سیاح مسٹر کانٹر بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک دفعہ بارمن سے البرفیلڈ جانیکا اتفاق ہوا تو مجھے ہوائی ریل کے سفر کا شوق گدگدایا چنانچہ میں اسمیں سوار ہوا۔ یہ ریل بمصداق سر نیچے اور ٹانگیں اوپر بالکل الٹی ہے یعنی گاڑی ریل کی پٹڑی کے نیچے لٹکتی ہوئی جاتی ہے اسکی ہیئت ... میں سب سے بڑا فضل جو ہم کو محسوس ہوا یہ تھا کہ ہم فضا میں نہ ڈوب جائیں کیونکہ قریباً تمام رستہ بھر یہ ریل ایک دریا کے اوپر اوپر جاتی ہے اسکی پٹڑی زمین سے خاصی اونچی ہے کیونکہ ادن لینے اپنی ستونوں کے ذریعے لگی ہوئی ہے اور ایسے آہنی ستونوں کا سلسلہ دور تک سڑک کے دائیں بائیں چلا جاتا ہے۔ ورلیل کے اسٹیشن پر جہاں معمولی زمینی ریل کا خاتمہ ہو جاتا ہے جب آپ باہر نکلیں تو گاڑیوں کو ہوا میں معلق دیکھکر بڑا تعجب ہوتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید یہ مرمت کے لئے اوپر لٹکی ہوئی ہیں مگر جب اسمیں سوار ہوتے ہیں اور ریل روانہ ہوتی تو ہے

غرض دوگونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلا و فرقت لیلیٰ

کے مصداق ڈر بھی لگتا ہے اور ایک عجیب کیفیت بھی نظر آتی ہے۔ سیکنڈ کلاس کا کرایہ کل آٹھ میل کے سفر کا صرف چار پنس ہے۔ حالانکہ معمولی ریل کا کرایہ اٹھ پنس ہے اور یہی وجہ ہے کہ لوگ ہوائی ریل میں سفر کرتے ہیں کہ ایک تو کرایہ کم ہے اور دوسرے حیرت انگیز سواری ہے۔ سٹیشن پر آتے ہی اس قسم کے چکر میں زور سے گھوم جاتی ہے اور پھر واپسی کے سفر کے واسطے تیار ہو جاتی ہے گاڑی میں بیٹھے ہوئے کسی قسم کی کھڑکھڑاہٹ یا ہلچل معلوم نہیں ہوتی۔ مگر ایک نقص یہ ہے کہ اکثر موقعوں پر جب گاڑی یک لخت موڑوں پر سے مڑتی ہے تو سمندر کی سی بیماری کی کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے۔ شروع شروع میں تو آپ بازاروں اور مکانوں کے اوپر سے گذرینگے اور جب آپ جنگل میں جائینگے اور عجیب وغریب نظارے آپکو نیچے دکھائی دینگے جن سے آپکی طبیعت نہایت محظوظ ہوگی کیونکہ اسکا راستہ عموماً پہاڑیوں اور وادیوں میں سے ہے دور سے سٹیشن ایسے نظر آتے ہیں جیسے چیلوں کی قطاریں ہوا میں معلق ہوں لیکن قریب آنے پر معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے شہتیر اور تختوں کو جنا ہے جس پر مسافر نکلتے کھڑا ہوتا ہے البرفیلڈ میں پہنچکر آپ تنگ بازاروں میں سے گذرینگے دوکانوں اور ہوٹلوں پر سے گذرتے ہوئے آپ باغوں میں پہنچینگے جہاں آپکو نیچے رنگا رنگ کی کیاریاں اور پھول کھلے ہوئے نظر آئینگے کہیں لڑکے کھیلتے کہیں فٹ بال اور کہیں بینڈ (باجہ) اپنی سریلی آوازوں سے آپکو محظوظ کریگا اور یہ نظارہ دلچسپی میں اور بھی بڑھ جائیگا جب آپ ہوا میں معلق جاتے ہونگے راستے میں کئی جگہ پل ہمارے نیچے گذر جاتے ہیں کبھی زمینی ریل سر کے اوپر سے گذرتی جاتی ہے اور کہیں نیچے سے غرضیکہ عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ یہ ریل صرف ایک عجوبہ ہی نہیں بلکہ نہایت ضروری چیز ہے کیونکہ تنگ وادی کی صورت میں ملک کے دور دراز قصبوں کو ملانے کے لئے اس سے بہتر تجویز نہیں ہو سکتی تھی اور نہ کوئی جگہ مل سکتی تھی اسلئے وہاں کے مدبروں نے اعلے انجنیروں کی مدد سے یہ ریل تیار کی جو زمانہ حال کی انجنیری کی اعلے لیاقت کا ثبوت ہے۔

**القرآن العظیم۔** قرآن کریم کے انجام پر لیکچر۔ ا منیجر

ahmadimuslim.de

# قربان البقرہ پر سوال

ایک صاحب مندرجہ ذیل سوال کرتے ہیں۔

(۱) گائے کی قربانی کس وقت سے شروع ہوئی اور گائے اونٹ میں اگر دو یا چار آدمی ملکر حصے مقرر کرلیں۔ تو ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں گائے کے ایک حصہ میں صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے قربانی ہوگی اور بھیڑ بکری ایک ہی گھر بھر کی طرف سے کافی ہے۔ جوابات معتبر حدیثوں سے عنایت ہوں (خریدار اخبار ۲۵۹۶ روشن علی)

اڈیٹر۔ عرصہ ہوا۔ ایک صاحب نے پٹنہ سے ایک بڑا مضمون بھیجا تھا۔ میرے خیال میں وہ مضمون اس سوال کا جواب ہے اس لئے اس کے جواب میں وہی نقل کیا جاتا ہے

## وھو ھذا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ گاؤکشی مسلمانوں کے مذہب میں ممنوع ہے۔ اور عرب میں گائے کا وجود مفقود ہے۔ اس لئے وہاں گائے نہیں ذبح کیجاتی ہے۔ اور پیغمبر دین اسلام نے نہ خود گائے ذبح کی اور نہ کسی کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور لطف یہ ہے کہ بعض بے خبر مسلمان بھی اون کی ہاں میں ہاں ملانے اور ان کی مدد کرنے کو موجود ہوگئے جب تک یہ مخالفین گاؤکشی گائے کے ذبح کئے جانے میں دنیاوی فوائد دکھاتے تھے جب تک میں چپ تھا۔ اور کیوں بولتا۔ کیونکہ بعض معاصرین نے اون کو خوب دندان شکن جواب دئے۔ میرے پہلے دعوے کے ثبوت کے لئے دلائل عقلی ونقلی کی حاجت نہیں جس شخص کو عرب میں گائے کے پائے جانے میں شک ہو وہ اون عربوں کو جو اس ملک میں آتے ہیں۔ اور نیز حجاج سے دریافت کرلے۔ اور اگر اسپر بھی اوس کے دل کی تسکین نہ ہو۔ تو ملک عرب موجود ہے۔ خود وہاں جاکر دیکھ آئے ؎

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اور گائے کے واسطے خاص عربی لفظ البقرۃ موجود ہے۔ اگر گائے وہاں نہ ہوتی۔ تو اوس کے لئے کسی عجمی لفظ کو معرب کرلینے کی ضرورت ہوتی۔ اس کے علاوہ جو جو دلیلیں میں اپنے دوسرے اور تیسرے دعوے کے ثبوت میں دونگا وہ سب میرے اس دعوے کو بھی ثابت کرینگے۔

میرا دوسرا دعوے یہ تھا کہ گاؤکشی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے کہیں قبل سے عرب میں ہوتی آئی ہے اور دین اسلام نے بھی اوسکو جائز رکھا ہے علاوہ تواریخ کی شہادت کے قرآن شریف میں جابجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمانداری کا ذکر آیا ہے جس میں وہ اپنے مہمان کے سامنے تلا ہوا گوسالہ لائے تھے فَجَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (سورہ ہود رکوع ۵) منجملہ اور جگہوں کے سورہ ذاریات کے دوسرے رکوع میں یہ آیت موجود ہے فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۔ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ (ترجمہ۔ پھر دوڑا اپنے گھر کو آیا۔ پھر لایا ایک بچھڑا موٹا اور اون کے پاس رکھا۔ کہا کیوں تم کھاتے نہیں) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا۔ سورہ بقر کے ۸ رکوع میں ہے

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ

(ترجمہ۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ تم کو حکم کرتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ بولے کیا ہمکو ٹھٹھے میں لیتا ہے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی کہ ہوں جاہلوں سے)

پس معلوم ہوا کہ قبل زمانہ اسلام کے عرب میں گاؤکشی ہوتی تھی۔ اسلام نے بھی گاؤکشی جائز رکھی۔ اس کی دلیل بھی کلام مجید ہی سے سن لو سورہ مائدہ کی دوسری آیت میں ہے۔ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ (ترجمہ۔ حلال کئے گئے۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی) اولاً انعام کو لغت عربی میں اونہیں جانوروں کو کہتے ہیں جن کو اردو میں چوپائے۔ مویشی۔ اور انگریزی میں کیٹل (Cattle) کہتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ مویشی اور کیٹل کا اطلاق گائے اونٹ بھیڑ اور بکری پر ہوتا ہے۔ علاوہ بریں انعام کے معنے کی تصریح خود کلام اللہ میں دوسری جگہ پر آئی ہے سورہ انعام کے ۱۷ ویں رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۔ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۔

(ترجمہ) اور پیدا کئے مویشی میں لادنے والے۔ اور دبے۔ کھاؤ اوس چیز سے جو اللہ نے روزی دی اور نہ تابعداری کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پیدا کئے آٹھ جوڑے بھیڑ میں سے دو ۔۔۔۔۔۔ اور اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ تو کہہ کیا دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ۔ یا جو لپٹ رہا ہے۔ دونوں کے پیٹ میں۔ یا تم حاضر تھے جس وقت اللہ نے تمکو یہ کہدیا تھا پھر اوس سے بڑھکر ظالم کون ہے۔ جو جھوٹ باندھے اللہ پر تا لوگوں کو بہکا دے۔ بغیر تحقیق کے۔ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

خاص عید اضحی میں بھی گائے کی قربانی کا کلام اللہ میں حکم آیا ہے۔ سورہ حج کے چوتھے رکوع میں ہے

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

(ترجمہ) اور یاد کریں اللہ کا نام معلوم دنوں میں (یعنی قربانی کے دنوں میں) اوس چیز پر جو روزی دی ہے

ahmadimuslim.de

اونکو چوپائے مویشیوں میں سے

اور چوپائے مویشیوں کی تفصیل اوپر کی آیت میں بیان کی جا چکی ہے۔ باقی رہیں وہ آیتیں جن میں حلال چیز کو حرام کرنے کی بحث ہماری آتی ہے اون کو اپنے چوتھے مدعا کے ثبوت کے ضمن میں پیش کروں گا۔

تیسرے دعوے کے ثبوت میں وہ حدیثیں رہ گئیں جن سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عید اضحی اور دوسرے مواقع میں گائے کا ذبح کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اون حدیثوں کو بھی سن لیجئے۔ وعن جابر قال نحرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة۔ (ترجمہ) جابر سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے حدیبیہ والے برس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال كنا نتمتع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة فنذبح البقرة عن سبعة نشترك فيها والبدنة عن سبعة۔ (ترجمہ) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ تمتع کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا۔ پھر ہم لوگ گائے قربانی کرتے تھے سات آدمی شریک ہو کر اور اونٹ کو بھی سات آدمی کی طرف سے۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة (ترجمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک سفر میں آیا۔ بقر عید کا دن پھر ہم لوگ شریک ہوئے۔ گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔ وعن حجية ابن عدي قال قال علي رضي الله عنه البقرة عن سبعة (ترجمہ) حجیہ ابن عدی سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔ وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قلنا يا رسول الله ننحر الناقة ونذبح البقرة والشاة فنجد في بطنها الجنين انلقيه ام ناكله قال كلوه ان شئتم فان ذكاته ذكوة امه (ترجمہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اونہوں نے بیان کیا۔ کہ ہم لوگوں نے کہا۔ کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم لوگ اونٹنی کو نحر کرتے اور گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں۔ آیا اوسکو پھینک دیں۔ یا کھائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر چاہو کھاؤ۔ پھر بے شک اوس کی ماں کا پاک کرنا اوس کا پاک کرنا ہے۔ اس بارہ میں اور بہت سی حدیثیں بھری پڑی ہیں جن کے لکھنے کے لئے ایک دفتر چاہئے۔ یہ چند حدیثیں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کی گئی ہیں۔ اور یہ میرے مدعا ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اب لیجئے اس مدعا کے ثابت کرنے کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گائے کی قربانی کا حکم کیا تھا۔ بلکہ خود بھی گائے قربانی کی تھی۔ دو حدیثیں بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت نحر النبي صلى الله عليه وسلم عن ال محمد في حجة الوداع بقرة واحدة (ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ اونہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد کی طرف سے حج وداع میں ایک گائے قربانی کی۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ازواجه (ترجمہ) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا کہ بقر عید کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا۔ پھر میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

اب ان آیات قرآنی واحادیث نبوی سے زمانہ سلف کے گائے کا عرب میں ذبح کیا جانا ثابت ہوا ہے۔ مذہب اسلام میں اوسکا حلال رہنا اصحاب رسول اللہ اور خود ہمارے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا گائے کا قربانی دینا یہ سب باتیں بہت صراحت اور وضاحت کے ساتھ ثابت ہو گئیں۔

اب ہمارے چوتھے مدعا کا ثبوت بھی سن لیجئے۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ گو گائے کو خدا نے حلال کیا ہے۔ ہم نہ کھائیں گے۔ اس میں کیا مضائقہ ہے۔ حلال چیز کو اپنے لئے حرام کرنے والوں کے حق میں قرآن میں جابجا وعید ہے اس صورت میں کہ تعظیماً یا کراہتاً۔ مسلمانوں سے گائے کے گوشت کے ترک استعمال کرانے میں کوشش کی جارہی ہے۔ ہم مسلمانوں کو ضرور ہے۔ کہ گاؤ کشی سے باز نہ رہیں۔ اور اس طرح سے اوسکی حلت کو قائم رکھیں سورہ انعام کے ۱۴ ویں رکوع میں ہے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ وَاِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِاَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ (ترجمہ) اور تمکو کیا ہوا ہے۔ کہ نہیں کھاتے وہ چیز جسپر خدا کا نام لیا گیا ہے۔ اور بتحقیق خدا نے تفصیل کے ساتھ تمکو بیان کر دی ہیں۔ وہ چیزیں جو تمپر حرام کی گئی ہیں۔ مگر اوس صورت میں کہ تم اوس کی طرف ناچار ہو۔ اور بیشک بہتیرے لوگ البتہ بہکاتے ہیں۔ اپنی خواہشوں سے بے جانے۔ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے۔ حد سے آگے بڑھنے والوں کو۔ سورہ مائدہ کے بارہویں رکوع میں حق تعالے فرماتا ہے۔ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي اَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ (ترجمہ) اے ایمان والو نہ حرام کرلو۔ اون ستھری چیزوں کو جو کہ خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک وہ نہیں چاہتا زیادتی کرنے والوں کو۔ اور کھاؤ اللہ کی دی ہوئی چیزیں جو حلال ہے ستھری اور ڈرتے رہو۔ اوس سے جسپر تمہارا ایمان ہے۔ اس مضمون کی اور بہت سی آیتیں قرآن شریف میں

[illegible]

ahmadimuslim.de

# خواب تعبیر طلب

مندرجہ ذیل تحریر عرصہ سے آئی ہوئی ہے مگر بعض موانع کی وجہ سے درج نہ ہو سکی۔ آج درج کی جاتی ہے۔ جن حضرات سے سوال کیا گیا ہے۔ توجہ کر کے سائل کو جواب سے خورسند فرماویں۔ سائل کوئی معمولی آدمی نہیں۔ بلکہ خود اہل علم۔ ذی فضل ہے۔ بحضرت علماء کرام سے اپنی تسکین چاہتا ہے

بخدمت شریف جناب مولانا ابو الوفا صاحب دام فیضہ۔ السلام علیکم وعلی الشتاق الدیکم۔ خواب مندرجہ ذیل لکھ کر بغرض تعبیر ارسال خدمت ہے۔ امید کہ درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں گے ملتجی ہوں کہ علماء کرام و فضلاء عظام عموماً اور آپ اور جناب مولانا حافظ عبد العزیز صاحب رحیم آبادی وجناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری نزیل دہلی۔ وجناب مولانا عبد الرحیم صاحب عظیم آبادی۔ وجناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و جناب مولانا نواب وحید الزمان صاحب حیدرآبادی وغیرہ توجہ فرما کر اس کی تعبیر کی اشاعت اخبار اہلحدیث میں فرمائیں

ذی الحجہ کے مہینہ میں (تاریخ یاد نہیں) پنجشنبہ کی شب کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ ایک ایسے میدان میں ہوں جس کے جانب شمال پہاڑ ہے۔ اور اس کے ابتدائی حصہ کے دامن میں جا بجا اشجار ہیں اور میدان سبزہ زار ہے۔ چار یا پانچ شخص جن سے تعارف نہیں مگر اپنی طبیعت ان لوگوں سے غیر مانوس بھی نہیں۔ مجھ سے پہلے میدان کے کنارے پہنچ گئے ہیں۔ اور باہم گفتگو کر رہے ہیں۔ کہ آج پروردگار عالم کا نزول ہو گا۔ چار ہاتھ کی دوری سے میں نے ان لوگوں کی بات چیت سنی۔ اور ایسا مبہوت زدہ ہوا کہ اب تک سمجھتا ہوں اپنے دل میں پایا ہوں۔ اسی عالم تحیر میں تھا کہ جناب باری تعالیٰ کا نزول اجلال بصورت انسانی ہوا۔ اور ہم لوگوں سے چھ سات قدم کے فاصلہ پر قیام فرما کر میری طرف مخاطب ہوئے اور یہ فرمایا کہ کل قیامت ہو گی۔ میں اپنے جی میں تحری کرنے لگا کہ کل کون دن ہے۔ اس وقت معلوم ہوا کہ کل کا دن جمعہ کا دن ہے۔ جب علامات قیامت کی طرف میرا خیال گذرا تو اس وقت یہ القا ہوا کہ اگرچہ قیامت کی بہتیری نشانیاں ظہور میں آ چکی ہیں۔ پھر بھی بعض بعض علامات کبریٰ باقی ہیں جن کا ظہور لابدی ہے چونکہ یہ حالت بصورت طبیعت کو اضطراب تھا مگر کلی اطمینان بھی نہ تھا ایک معمولی ہیبت دل کے اندر تھی میں نے پوچھا کیا قیامت کل ہی آ جائیگی۔ ارشاد ہوا کہ قیامت کی کل نشانیاں ہو چکی ہیں میں زمین کو بدل دونگا۔ آسمان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دونگا۔ الغرض کل ہی قیامت آ جائیگی میری دلی ہیبت کو ایسی ترقی ہوئی۔ کہ خواب ہی میں چونک پڑا۔ اور بیدار ہو گیا۔ کچھ دیر تک بدن میں لرزہ رہا۔ پھر سکون ہوا۔ تو غور کیا۔ کہ کل کونسا دن ہو گا۔ یاد آیا کہ کل کا دن جمعہ کا دن نہیں ہے بلکہ پنجشنبہ کا دن ہے۔ بزرگان من چونکہ اس خواب کی تعبیر میری سمجھ میں نہیں آئی۔ لہٰذا آپ حضرات کی خدمت بابرکت میں ۲۶۔ ذی الحجہ روز چہارشنبہ ۱۳۳۲ھ کو قلمبند کر کے بذریعہ اخبار گذارش کیا۔ امید کہ مجھ خاکسار پر مہربانی فرما کر طلب تعبیر جواب سے مسرور فرما دیں گے والسلام مع الاکرام (راقم محمد علی ابو المعالی غفرلہٗ)

## ایمڈن مر گیا اور اپنی کہانی چھوڑ گیا

### فجعلنا ہم احادیث

۱۱۔ نومبر کو خبر آئی۔ کہ جرمنی کا مشہور جہاز ایمڈن جلا دیا گیا جس کی بہادری اور اخلاق کی تعریف انگریزی اخبار بھی کرتے تھے جس نے ہندوستان اور برما کی تجارت کو بہت کچھ نقصان پہنچایا جس نے کئی روز تک برما کو ہندوستان سے بالکل الگ کر دیا جس نے ساحل مدراس پر گولہ باری کر کے آگ لگا دی۔ کئی ایک جہاز تجارتی ڈبو دئے۔ غرض جو ہمارا بہت سا نقصان کر کے خود بھی نچھ میں پھنسا۔ اس کی داستان سنئے۔

ایمڈن کے متعلق آپ بیتی کہانی ایک اخبار کا نامہ نگار ۲۔ ماہ حال کو کولمبو سے لکھتا ہے کہ ایمڈن کے چار سو نا نو گرفتار آج سویرے یہاں پہنچائے گئے جن میں سے ایک لیڈی مسٹر اینس کا بیان ہے کہ جب جنگ شروع ہوئی۔ تو میں مشرق کی طرف اپنی بیٹی کے پاس جانے کیلئے روانہ ہو چکی تھی جو شنگھائی کے ایک انگریزی کارخانہ میں ملازم ہے۔ میں ایک جرمن جہاز میں سفر کر رہی تھی۔ مگر سویز میں اس سے اتر کر ایک ہندوستانی کشتی میں سوار ہو گئی۔ لہٰذا بخیریت چلی گئی۔ ہم دونوں شنگھائی کی طرف جا رہے تھے۔ اور ان چار مسافروں میں سے دو وہ تھے جو شنگھائی کی الیفرڈ ہولٹ کمپنی کے ملازم تھے جہاز ٹرائکس پر سوار تھے یہ جہاز مال لادنے کا ہے جس پر چاول چائے وغیرہ سامان لادا جاتا تھا۔

ایک روز ہمارے جہاز کے کپتان کو اطلاع ملی کہ ایمڈن غالباً خلیج بنگال میں ہے لہٰذا اس نے بالکل محفوظ رہنے کے واسطے مناسب سمجھا کہ وہ اپنا معمولی راستہ بدل کر شمال کی طرف چلا جائے لیکن بد قسمتی سے یہ خبر کسی طرح ایمڈن کو بھی معلوم ہو گئی اور اس نے بھی اسی طرف جانے کا فیصلہ کر لیا۔

راس کماری سے گذر کر ہم نے سنیچر کی رات کو ایک جہاز کی روشنی دیکھی جب ہم سنگھائی جزائر کے نزدیک پہنچے جو کہ چین سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو میں دوسرے جہاز سے چلے ہوئے ایک گولے کی آواز سنکر ڈر گئی۔ اتنے ہی میں دشمن نے ہمیں گھیر لیا اور ہمیں اپنے ایک گرفتار کردہ جہاز میں جانے کیلئے مجبور کیا لیکن ہمیں اپنا اسباب دوسرے جہاز پر لیجانے کیلئے کافی مہلت دیدی۔ مگر اس کے بعد چند گولے لگے ہی ٹرائکس مع زائد مال و اسباب کے سمندر کی تہ میں پہنچ گیا۔

اگلے روز میں مع اور مسافروں کے اپنے جہاز کے صحن میں بیٹھی ہوئی ایمڈن کو اور جہازوں کے ساتھ بلی چوہے کا سا کھیل کھیلتی ہوئی دیکھتی رہی۔ میں نے سنا کہ اس نے کل سات جہاز گرفتار کئے جن کے ساتھ اگر پچھلے گرفتار کئے ہوئے جہاز کو بھی شامل کر دیا جاوے۔ تو ابھی کل تعداد آٹھ ہو جاتی ہے۔ ان میں سے پانچ کو تو اس نے ڈبو دیا۔ اور دو کو مدد کیلئے اپنے ساتھ لے لیا۔ آٹھویں سینٹ ایگبرٹ پر اس نے اپنے قیدیوں کو چلے جانے کا حکم دیا اور اس جہاز کو اپنے پیچھے آنے کیلئے کہا۔ چنانچہ اس نے اس حکم کی تعمیل کی سینٹ ایگبرٹ پر خوراک کا سامان بالکل نہیں رہا تھا۔ اور پانی بھی بہت کم ہو گیا تھا ایمڈن کو یہ اطلاع ملنا تھی ایک گرفتار شدہ کوئلہ کے جہاز سے کچھ دیر ملی اور اس نے نزدیک آ کر سینٹ ایگبرٹ کو ٹھہرا لیا۔ اور قیدیوں کو ایک اور کوئلہ کے جہاز پر سوار کر کے اسے کوچین کی طرف چلنے کا حکم دیا اور خود تقریباً دو گھنٹوں تک اس کے پیچھے پیچھے رہا

جو جہاز غرق کئے گئے۔ ان میں سے ایک برٹش انڈین کمپنی کا جہاز تھا ایمڈن نے اسکا بلا تار برقی خبر رسانی کا

# فتاوے

س نمبر ۹ - زید نے ہندہ کو بایں شرط نکاح کیا - کہ ہندہ سن بلوغ تک ولی ہندہ یا اس کے باپ کے ہاں ہی رہے - جب اس ضمن میں عید برات آئی - تو ولی ہندہ سے زید نے درخواست کی - کہ آج عید برات ہونے کے باعث میرے گھر ہندہ کی حاضری ضروری ہے - جس پر ولی ہندہ نے بعد انصرام عید فوراً ہندہ کو روانہ کر دینے کی شرط پر زید کے گھر روانہ کر دیا - ہندہ جب زید کے گھر پہنچی - تو زید نے اپنی منکوحہ ہندہ کو ولی ہندہ کے گھر روانہ کرنے سے انکار کر دیا - ہندہ بھر اوقات خاص اپنے باپ یا ولی کے گھر چلی گئی - ہندہ جو ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچی ہے - ہر تو بمطابق شرط کے موافق باپ کے گھر ہی رہنا چاہتی ہے - زید نے اسی ہٹ پر کہ منکوحہ ہندہ اپنے والد کے گھر بلا اجازت چلی گئی - اپنے نکاح ثانی کر لیا - اب زید ہندہ کو نہ طلاق دیتا ہے - اور نہ نفقہ دیتا - کیا اس صورت میں ولی یا پدر ہندہ کو یہ حق حاصل ہے - کہ زید سے طلاق - مہر - نفقہ کی درخواست کرے - کیونکہ ہندہ ابھی نابالغہ ہے -

کیا پدر ہندہ کو شارع اسلام نے یہ اختیار دیا ہے کہ خود ہی قاضی یا مجسٹریٹ سے تنسیخ نکاح کروا دے کیونکہ زید نے ایفاء شرط نہ کی - جس کے نکاح ثانی نے ہندہ کی مٹی تباہ کر دی ہے - (سائل از سوداگراں ضلع گوجرانوالہ)

ج نمبر ۹ - حدیث شریف میں ہے جو جائز شرط بوقت نکاح مقرر کی جائے - اوس کو سب سے مقدم پورا کرنا واجب ہے - اس لئے ہندہ کو تا سن بلوغ باپ کے گھر میں رہنے کا حق حاصل ہے - لیکن صورت مرقومہ میں نکاح ثانی نہ کرنا شرائط میں داخل نہیں - زید کی طرف سے اور کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے - بجز اتنی بات کے کہ وہ ہندہ کو لا کر رخصت کرنے سے انکاری ہوا - اوس کا بدلہ یہ کیا گیا - کہ ہندہ کو کسی حیلے سے لے گئے - بہرحال اگر کسی شرط کا خلاف ہوا ہے - تو ولی ہندہ کو اوس کے پورا کرانے کا شرعاً و قانوناً حق حاصل ہے - (عصمہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰ - دیکھا گیا ہے کہ جنازہ میں صرف امام پڑھتا ہے - اور مقتدی کچھ نہیں پڑھتے - کیا یہ جائز ہے -

ج نمبر ۱۰ - دونوں کو پڑھنے کا حکم ہے -

س نمبر ۱۱ - ملائکہ کا بحکم خدا تعالے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا وقوعہ آسمان کا ہے یا زمین پر

ج نمبر ۱۱ - قرآن مجید میں آدم کی پیدائش کی بابت یہ ارشاد ہے - اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ - مٹی سے پیدا کرونگا - یہ بھی فرمایا فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے سجدہ کا واقع زمین کا ہے

س نمبر ۱۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج شریف بیداری کی حالت میں ہوا علاوہ قول ابن مسعود کے اور بھی تائید کرتا ہے یا کیا۔

ج نمبر ۱۲ - بہت سی روایات آئی ہیں - صحیح بخاری کی روایت کو بھی اس مدعا کے لئے پیش کیا جاتا ہے

س نمبر ۱۳ - بروایت عائشہ صدیقہ ظاہر ہے - کہ اس رات آنحضور کا جسم مبارک علیحدہ نہیں ہوا - (تفسیر وحیدی) کیا یہ صحیح ہے - ماتردید ہو سکتی ہے - شب معراج میں حضرت عیسیٰ کا حلیہ رسول مقبول نے جو بتایا - اس سے آنے والے مسیح کا حلیہ اکبر میں حدیث سے مطابقت نہیں کھاتا - (کمالا یخفی)

ج نمبر ۱۳ - عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ میں آنحضرت کے پاس آئی تھیں - اور معراج مکہ معظمہ میں ہوا تھا اس لئے اوسکی روایت اوس معراج کے متعلق نہیں جو اوس کی آمد سے بھی پہلے کا ہے - بلکہ وہ کسی دوسرے معراج روحانی کے متعلق ہے - اختلاف حلیہ جزئی ہو شاید کا تب کا نہیں

س نمبر ۱۴ - ایک شخص کی معاش جوا ہے - اور اسیر ہی تمام کاروبار داخلی چلاتا ہے - اور اسی مال سے وہ خیرات - ضیافت - صدقہ فطر وغیرہ ادا کرتا ہے کیا اہل شریعت کے نزدیک اس ضیافت کا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں - اور شخص مذکور جوا کے علاوہ شراب وغیرہ نہیں پیتا ہے -

ج نمبر ۱۴ - حدیث شریف میں آچکا ہے - کہ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا -

س نمبر ۱۵ - ہنود کے گھر کا کھانا کھانا کیسا ہے -

(عبدالغنی مدرس)

ج نمبر ۱۵ - ہنود کے گھر کا حلال کھانا حلال ہے حرام حرام ہے -

اظہار تعجب - سائل بذریعہ کارڈ سوال کرتے ہیں - جن کے لئے کاغذ کا بھی بخل اور غریب فنڈ سے بھی بخل - صرف کارڈ پر اتنے سوال لکھ دیتے ہیں - ایسے اصحاب کو اگر جواب نہ ملے - تو شکایت کس کی ؟ ظلم نفسانیت - اس کے ساتھ ہی یہ فرمائش بھی ہے - کہ کوئی عمدہ جلی قلم اور ترجمہ تشفیع الدین کا نسخہ ہو - تو ارسال فرمادیں -

س نمبر ۱۶ - اگر کوئی شخص جان بوجھکر قرآن و حدیث و تفسیر کو لاتوں سے روندا دے - اور وہ اپنے کو مسلمان کہتا ہے - یہ اپنے کو مسلمان لکھنے کا مستحق ہے یا نہیں - یا یہ کہ وہ کافر ہے -

ج نمبر ۱۶ - مسلمان کہلانیوالا ایسا نہیں کر سکتا اسلئے جب تک ایسا کرنیوالے کا بیان صحیح نہ پہنچے صحیح فتوے نہیں دیا جاسکتا

س نمبر ۱۷ - رات کو جو خواب میں احتلام ہوتا ہے اوسکا غسل واجب ہے - اگر کسی کو خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں صحبت کرتا ہوں - اور آنکھ اوس کی کھل گئی - اور انزال نہ ہوا - تو اوس بارے میں کیا حکم ہے - حدیث سے ثبوت کرنا عین احسان ہوگا - (فقتی آدم انوری جنوبی افریقہ) سلطانین

ج نمبر ۱۷ - حدیث میں ہے - الماء من الماء یعنے احتلام کی حالت میں اگر انزال ہو - تو غسل واجب ہے - انزال نہ ہو - تو غسل واجب نہیں (عہ داخل غریب فنڈ)

## اطلاع

بارہا لکھا گیا ہے - کہ فی سوال - رقم از کم بھیجنا چاہئے - جو داخل غریب فنڈ ہوکر موجب ثواب ہوتا ہے - لیکن باوجود کئی بار اطلاع دینے کے پھر بھی کئی صاحب تساہل کرتے ہیں - لہٰذا گذارش ہے - کہ فی سوال ایک پیسہ اور قلمی جواب کے لئے لفافہ بھیجنا چاہئے - نیز استفتاء خوشخط لکھکر بھیجا کریں - تاکہ پڑھنے میں دقت نہ ہو

منیجر

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**کاغذ کی گرانی** } جنگ کی وجہ سے کاغذ اور دیگر مصالح طبع کی گرانی مسلم ہے
قابل توجہ احباب کرام } اسی لئے روزانہ اخبارات (زمیندار، ہمدرد) وغیرہ نے دگنی قیمت کر دی ہے بعض اخبارات (مثل پیسہ اخبار) نے قیمت وہی رکھی ہے مگر حجم اخبار کا کم کر دیا ہے جس کا دوسرے لفظوں میں وہی مطلب ہے۔ جو مشکلات اور اخبارات کو لگی ہیں۔ اہلحدیث کے لئے بھی وہی درپیش ہیں۔ کاغذ گراں ہے مصالح پریس کی قیمت چڑھ رہی ہے۔ باوجود اس کے اہلحدیث نے آج تک کسی طرح کی کمی محسوس نہیں کرائی چونکہ میرا خیال ہے کہ اہلحدیث قوم کا ہے اس لئے بغیر مشورہ قوم کے میں کوئی فیصلہ کرنا نہیں چاہتا۔ اب ہمارے سامنے تین صورتیں ہیں (الف) اخبار کی قیمت بڑھائی جاوے (ب) یا کچھ صفحات کم کئے جائیں۔ (ج) یا اہلحدیث کے بہی خواہ یا بالفاظ دیگر جن کے ایک ایک اس کی اشاعت پر ایسی پوری توجہ کریں کہ اوسطاً کس ایک خریدار بڑھا کر موجودہ اشاعت سے ڈبل کر دیں۔ میں اس عملی صورت کو زیادہ پسند کرتا ہوں بشرطیکہ احباب بہت جلد عمل شروع کر دیں۔ امید ہے احباب اپنی رائے سے مطلع کریں گے۔ وقت بہت نازک ہے۔ اللہ رحم کرے۔

**محمدیہ کمپنی** } کا سرمایہ حسب اعلان جس قدر موجود اور وصول شدہ تھا۔ فی روپیہ ۱۳ کے حساب سے تقسیم ہونا ہے۔ ۷۔ نومبر تک کی تقسیم کا اعلان گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ ۸ سے ۱۴ تک مفصلہ ذیل صاحبان کو تقسیم کیا گیا۔
مولوی محمد حسین دھنا سنگھ۔ محمد آلدین گھڑیال۔ شیخ نذیر الدین احمد گوجیدہ۔ محمد حسین راجو گیری۔ سید کرم شاہ ساہیوال۔ بابو عبدالرحمن خانیوال۔ مولوی محمد حسین بکھر۔ سید شرف الدین بارانی ساگر۔ مولوی عبدالرؤف ... شیخ عبدالحی سنبھل۔ شیخ محبوب حسین۔ سردار خاں۔ نصیر خان ... بہادر حسرت شاہ۔ شاہی۔ مولوی امداد حسین کنتھوہ۔ مولوی محمد دکاکی

اور بھی بعض اصحاب کے خطوط آئے ہیں۔ ان کو بھیجا جائیگا۔ جنہوں نے ابھی خط نہیں بھیجے۔ وہ بھی بھیجکر منگوالیں۔

**پریس ایکٹ کے مضروب و مقتول** } ۱۹۱۰ء سے جبکہ قانون طابع کا اجرا ہوا ۱۹۱۳ء تک ۲۲ مطابع سے ضمانت طلب کی گئی جن میں سے ۱۴ پریس عدم ادخال ضمانت کیوجہ سے بند ہو گئے۔ اور ۸ نے ضمانت کی رقم داخل کر دی۔ ایسے ہی ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۳ء تک ۲۸ اخبارات سے ضمانت مانگی گئی جن میں سے ۹ ضمانت نہ دے سکنے کے باعث بند ہو گئے۔ اور باقی ۹ ضمانت داخل کر کے جاری رہے جن میں سے بعض نے مکرر سہ کرر داخل کیں یعنی ۹ میں سے ۴ کی ایک ایک دفعہ ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔ اور وہ دوبارہ ضمانتیں ادا کر کے جاری ہوئے ۱۹۱۴ء کی تفصیل ہنوز باقی ہے۔ بہی خواہان ملک کے لئے یہ تماشا ایسا ہی دردناک ہو رہا ہے۔ اللہ کرے اسکو جلد منسوخ کرے۔ آمین

**تلاش انوری** } کسی صاحب کیطرف سے ایک سوال درج ہوا تھا جن کا نام تھا۔ غلام دستگیر انوری۔ انوری صاحب کا پورا پتہ مجھے مطلوب ہے۔ وہ صاحب خود یا کوئی صاحب انکی طرف سے اطلاع بخشیں۔ تو احسان ہوگا۔ اے مسکے۔ الذی بی لرانیب جنوبی افریقہ۔

**جنازہ غائب اور دعاء مغفرت** } نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ میاں عبدالحق مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے داماد طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ اور امرتسر کے ایک پرانے مخلص دوست حکیم بدرالدین صاحب بھی انتقال کر گئے مرحوم بڑے نیک سیرت۔ نیک خلق متواضع بزرگ تھے سید عبداللہ صاحب متولی مسجد اہلحدیث بلاری بھی انتقال کر گئے۔

جالندھر کے نہایت نیک مزاج مولوی دوست محمد صاحب مع اپنے فرزند کے رحلت کر گئے

ناظرین سے درخواست ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔ خدا مولانا ممدوح اور مرحوم کے دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے

**دعاء صحت** } ہمارے دوست بابو برکت علی صاحب لودہانوی کی آنکھ نزول الماء کی وجہ سے بند ہو گئی تھی۔ اس ہفتے اپریشن کرایا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب بعارضہ خارش علیل ہیں۔ اور مولوی محمد صاحب دکاوی ضلع بریلی بھی سخت علیل ہیں۔ ایک اور صاحب عبداللہ نام از مقام ڈھینگ لکھتے ہیں۔ میں بعارضہ بخار مبتلا ہوں۔ ناظرین ان سب کیلئے دعاء صحت فرمائیں خدا ان سب کو صحت بخشے۔ اللھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک وعافھم بفضلک

**تلاش کتاب** } التحفۃ المنصفیہ والھدیۃ الاحمدیۃ۔ فی ادلۃ سماع الموتی وحیاتھم السرمدیۃ در بارہ جواز سماع موتے میری نظر سے گذری کسی صاحب نے اسکا جواب دیکھا ہو۔ تو اطلاع دیں
(محمد شریف خریدار ۳۲۳)

**چنبل کی دوا** } شیخ دین محمد صاحب نے مرض چنبل کی دوا طلب کی ہے۔ آپ ان کو اطلاع کر دیں کہ خاکسار سے لیں یا خط لکھیں میں آسان دوا بتا دونگا۔ انشاء اللہ بہت جلد تکلیف دور ہو جائیگی۔ حکیم نورالدین لاہور موچی دروازہ

**مقتولین جنگ کا اندازہ** } یورپی جنگ کیوجہ دنیا کے ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ کہ اس ہفتے خبر آئی ہے کہ صرف جرمنی کے مقتول مجروح اور مفقود لوگوں کا اندازہ ۱۲ سے ۱۵ لاکھ تک ہے۔ باقی سلطنتوں کا بھی اندازہ سمجھ لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ امر بعید از قیاس ہے کہ ایک طرف کے مریں اور دوسری طرف کے نہ مریں۔ آسٹریا۔ سرویہ ہنگری۔ روس۔ فرانس۔ جاپان اور انگریز۔ بلجیم وغیرہ ان سب کا قیاس لگایا جاوے۔ تو اہلحدیث مورخہ ۲۳ اکتوبر میں جو ایک حدیث کی پیشگوئی اس جنگ کے متعلق لکھی تھی۔ کہ قیامت سے پہلے ایک عظیم جنگ ہوگی۔ اس کے صدق میں شبہ نہیں رہتا۔ العظمۃ للہ

**لاہور کی آریہ سماج** } نے اس سال بھی اپنے سالانہ جلسہ پر مذہبی کانفرنس کا وقت تین روز ۹ گھنٹے رکھا کہ مباحثہ میں حصہ لینے والے اصحاب ۲۰ دسمبر تک سکرٹری

آٹھ فنڈ میں امرتسر سے ... از کوٹہ ... از حیدر آباد دکن ...

# انتخاب الاخبار

مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے تقریر کرتے ہوئے سلطنت ترکی کے متعلق کہا ہے:۔

پس مجھے یہ پیشگوئی کرنے میں تامل نہیں۔ کہ گورنمنٹ مذکور (ترکی) تلوار ہی کے گھاٹ اتاری جائے گی۔ ہم نے نہیں بلکہ خود اس نے نہ صرف یورپی بلکہ ایشیائی قلمرو عثمانیہ کی موت کی گھنٹی بجائی ہے۔ ترکی کے غائب و پنہاں ہو جانے سے مجھے امید ہے۔ کہ وہ باعث بھی مفقود ہو جاویگا۔ جس نے دنیا کے بعض بہترین علاقہ کو کئی نسلوں سے چھپا رکھا ہے۔

**نزلہ بر عضو ضعیف**۔ مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے ترکی کی نسبت تقریر کرتے ہوئے ایک پیشگوئی بھی کی ہے۔ مسٹر اسکوئتھ ایسے مدبر کو معلوم نہیں۔ کونسی غیر معمولی ضرورت ترکی کی قطعی تباہی کے متعلق پیشگوئی کرنے کی آپڑی تھی۔ بجائیکہ جرمن کی نسبت ہی ایسی کوئی پیشین گوئی قطعاً یورپ سے معدوم کردینے کی نہیں کی گئی (دیپ اخبار)

جرمن جنگی جہاز ایمڈن جس نے ہندوستان کے سمندروں میں، ۱۷ جہاز غرق کئے تھے آخر سنگاپور سے بارہ سو میل شمال مغرب کی طرف جزائر کوکو کے کنارے پر تباہ کردیا گیا۔

جس جہاز نے ایمڈن کو تباہ کیا ہے۔ اس کا نام سڈنی ہے۔

ایمڈن کے دو سو آدمی مقتول اور تیس زخمی ہوئے ایمڈن کا کپتان اور قیصر جرمنی کا بھتیجا بچ گئے ہیں جو گرفتار کرلئے گئے۔

ایمڈن کی تباہی پر تمام سلطنت برطانیہ میں خوشی ظاہر کی گئی ہے۔

**ملک چلی** (جنوبی امریکہ) کے ساحل کے قریب جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہوگیا جس میں دو انگریزی جنگی جہاز گڈ ہوپ اور ناممتھ غرق ہوگئے ایک انگریزی مسلح جہاز نائیجر پر ایک جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا۔ جس سے وہ ۲۰ منٹ میں غرق ہوگیا۔

انگریزی جنگی جہاز چاتھم نے ایک جرمن جنگی جہاز کونگسبرگ کا تعاقب کرکے اسکو دریائے فیگارہ میں بند کردیا ہے

**برلیلا** کے قریب ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں روسی بندرگاہ پوٹی پر گولہ باری کی لیکن روسی توپوں کے گولوں نے اسکو پسپا کردیا

**بحر اسود** کے روسی بیڑہ نے سونگولاک پر گولہ باری کی اور باربرداری کے تین جہازوں کو غرق کردیا۔

ہندوستانی فوجی جمعیت اور بحری بریگید نے فاؤ پر قبضہ کرلیا جو خلیج فارس میں شط العرب کے دہانہ پر واقع ہے

روسی فوج نے مقام کوپری کوئی پر قبضہ کرلیا ہے

ترکی فوج نے جرمن افسروں کے زیر کمان کوپری کوئی کو واپس لینے کی کوشش کی لیکن روسی کہتے ہیں کہ ہم نے اسے پسپا کردیا۔

ترکوں نے جدہ کی روشنی کے میناروں کی روشنیاں گل کردی ہیں

سنگٹاؤ کی حوالگی شرائط پر دستخط ہو گئے ہیں اور شہر جاپانیوں کے حوالہ کردیا گیا ہے

روما کی خبر ہے۔ کہ روسی فتوحات سے خوفزدہ ہوکر قیصر نے روس سے صلح کی ابتدائی شرائط پیش کی تھیں لیکن روس نے انہیں مسترد کردیا۔

لارڈ کچنر نے گرینڈ ڈیوک نکولس سپہ سالار افواج روس کو روسی سپاہ کی کامیابیوں پر مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

اس کا شبہ ہوا ہے کہ جرمنوں نے اسکاٹلینڈ میں ایک خفیہ ہوائی سٹیشن قائم کر رکھا ہے۔ اس کے دریافت کرنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی نے انعام مشتہر کیا ہے۔

ٹائمز کا نامہ نگار امسٹرڈم سے لکھتا ہے۔ کہ جرمن ہیڈ ولیسٹ فیلیا کے مقام منسٹر میں ۱½ لاکھ تازہ دم فوج فراہم کی گئی ہے۔

کمانڈر انچیف افواج ہندوستان کا بیٹا میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

سول کا خاص نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ قیصر جرمن نے فوج کو حکم دیا ہے۔ کہ ایک بار پھر انگریزی فوج پر حملہ کرکے کیلے تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

ہندوستانی افواج کی بہادری کے کارناموں سے فرانس اور انگلستان کے اخبارات لبریز نظر آتے ہیں

جرمنوں نے ایک اور مقام ڈگسموڈ پر قبضہ کرلیا ہے

روسی اپنی حال کی فتح کو سب سے بڑی فتح سمجھتے ہیں

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے ترکوں کو سخت شکست دیکر انہوں نے پھر جاسو سلاؤ پر قبضہ کرلیا ہے۔

ڈچ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ جرمن بلجیم سے اپنی افواج مشرق کی جانب بھیج رہا ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ وہ پھر پرزمسل کا محاصرہ کر رہے ہیں۔

آئرلینڈ میں ۴۴ ہزار آدمی لارڈ کچنر کی فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ جن میں سے بارہ ہزار السٹر کے باشندے ہیں

**فلینڈرز** (بلجیم) میں لڑائی کے متعلق برطانیہ کا سرکاری بیان اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ جنگ نہایت شدت سے جاری ہے۔ اور ہمیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ مگر دشمن کا ہم سے بھی زیادہ نقصان ہوا ہے۔

روسی سپاہ نے جرمنی کے علاقہ میں گھسکر بہت سے قصبوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی اور آسٹریا ہنگری کراکو کے خط مدافعت پر تیس لاکھ فوج جمع کررہے ہیں۔

جرمن عورتوں نے عہد کیا ہے۔ کہ جب تک جرمنی پیرس پر قابض نہ ہو جائے۔ وہ فرنچ طرز کی پوشاکیں استعمال نہیں کرینگی۔

**ژالہ باری** گذشتہ شب یکشنبہ کی درمیانی رات میں بارش ہوئی۔ اور بارش کے ساتھ کثرت سے اولے برسے۔ اسوقت کا منظر نہایت خوفناک تھا خدا کرے اسکا اثر فصلوں پر نہ ہو۔

# مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے - ابتدائی سل و دق و دمہ - کھانسی - نزلہ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے - دو دیا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے - بچے جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے - سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی

**قیمت** فی چھٹانک عہ دو چھٹانک ۱۲ؔ چھٹانک ہے پانچ تولہ سے زیادہ محصولڈاک وغیرہ ہمالک بذمہ محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع بالیسر لکھتے ہیں :- کہ ۳ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں آپکی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵ - اکتوبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں :- کہ آپکا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا اب انشاء اللہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۴ء)

جناب ابو النعمان عبدالمنان مئو ناتھ بھنجن اعظم گڑھ لکھتے ہیں - ایک چھٹانک مومیائی پتہ ذیل ۔۔۔۔ ویلیو کر دیجئے آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے - (۱۵ - اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مقام انبوہا ضلع بیربھوم (بنگال) سے تحریر فرماتے ہیں کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمدللہ بہت مفید ثابت ہوئی - اس باعث میرے ایک اور حبیب نے مجھکو کہا کہ میں دمہ - کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو بھی ایک چھٹانک منگوا دیجئے پس مہربانی کرکے جلدی بھیجئے - (۱۹ - اکتوبر)

ملنے کا پتہ

**پروپرائیٹر دی میڈیسن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

# نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

۲۴
۵۲

**تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر** ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف جو اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کیوجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے - اسمیں عورتوں کے کنواری پن سے لیکر دوران بلوغ - شادی - حمل - وضع حمل وغیرہ کے جملہ امراض و تغیرات - شکایات حیض و نفاس - حمل یا اسقاط یا اٹھرا وغیرہ کے عوارضات - بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات - نشوونما - پرورش - تغیرات اور انکے اسباب و علامات مع علاج و مفید ہدایات - ضروری نسخہ جات - مجرب نسخہ جات وترکیبیں بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں ملک کے معزز و سربرآوردہ حکماء و ڈاکٹر صاحبان کی رائیں ہیں کہ ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری - بہ مفید اور کارآمد ہے ۱؎ عہ

**لیکچرار** واعظوں - مقرروں یا پبلک سپیکروں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے - تقریر کرنے والے کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتلائے گئے ہیں مبتدی کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے - آخر میں ملک کے سربرآوردہ صاحب کے مفید لیکچر بھی درج ہیں - قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲/

**تجربات ودمن** وہ وعدہ دار کے وہ لوگ جو اشتہاری دوا فروشوں کی جھوٹی تجربہ کی بانوں میں آ کر صدہا روپیہ ضائع کرتے ہیں - وہ اس کتاب کو منگوالیں - اس میں قریباً تمام مشہور اشتہاری ادویہ - بال اڑانے کا عرق - تیل - صابون ہر قسم کے خضاب - ہیئرآئل عطر وغیرہ کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں - بٹن بنانا - موم بتی بنانا - منجن وغیرہ بیسیوں نسخے مع ترکیب دئیے گئے ہیں اس کتاب کے ہوتے ہوئے اشتہاری دواؤں پر روپیہ برباد کرنا نہیں چاہئے اصلی قیمت ۱؎ رعایتی ۱۰/

**کریم اللغات جدید** نئی طرز - سرکاری تقطیع - بہت سے الفاظ اضافہ کر کے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں اردو دان صاحبان کے لئے نہایت کارآمد طلباء کیلئے نہایت مفید - الفاظ کی صحیح صحت ۶/

**چشمہ حیات** کی غلطی - جریان - سرعت - احتلام - نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا قدیم و جدید تحقیقات اسباب و علامات اور انکا علاج - مفید ہدایات و مجربات اسمیں درج ہیں ۶/

**دنیائے اسلام اور عیسائیت** اسلام نے کسطرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے - اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پر آشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج - ہر مسلمان کیلئے جس کے پہلو میں دل اور دل میں درد ہے - اسکا مطالعہ از بس ضروری ہے

**سیر دیہات** یا زمینداروں کی ذلت و ادبار کا بیان - سرکاری اہلکاروں کے مظالم - لٹھی لوٹ کھسوٹ - خلاف قانون کاروائیاں - دہقان کی جاہلانہ بے بسی - سودخواروں کے ہتھکنڈے - سرکاری ٹیکس - فیس - سوائی بشرکا نہ رسوم کے سبب سے تباہی کے درد انگیز حالات اور اسباب بیان کرکے ان کا علاج بتایا گیا ہے - اصلی قیمت عہ رعایتی مع محصول عہ

**ملنے کا پتہ منشی مولابخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

**اسلام اور علمائے فرنگ** اسلام کی عظمت - صداقت - فضیلت پر یورپین اور امریکن پروفیسروں - مورخوں - فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۲ ؎

# دفتر اہلحدیث کی مطبوعات

**تفسیر ثنائی اردو** ۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی تو
دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصص
میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز پر
لکھی گئی ہے تفسیر کیا ہے گویا دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی
کا ترجمہ بامحاورہ اور اس کے نیچے حسب ضرورت دوسرے کالم میں [illegible]
مشکل کو تفسیر میں بطرز شرح کی گویا مطلب سمجھا دیتی ہیں
مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ
دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید تفسیر سے پہلے ایک
مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی
سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ [illegible] مخالف
کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیرات جلدوں میں ہے

جلد اول سورہ فاتحہ۔ بقرہ
" دوم سورہ آل عمران و نساء
" سوم سورہ مائدہ انعام۔ اعراف
" چہارم تا سورہ نحل [illegible]
" پنجم تا سورہ فرقان
" ششم تا سورہ یٰسین

چھ جلدیں یکجا لینے والے خریدار سے مع محصول [illegible]

**تقابل ثلاثہ** ۔ توریت ۔ انجیل ۔ اور قرآن کا
مقابلہ ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں
کی بحث کا انتہائی فیصلہ قیمت مع محصول [illegible]

**اجتہاد و تقلید** ۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر
عالمانہ بحث کی گئی ہے ۔ لاجواب ہے قیمت ۳/

**القرآن العظیم** ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا
ثبوت ۔ قیمت ۱/

**الہام** ۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱/

**دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن**
مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ
متعلق نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

**الہامی کتاب** ۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان
اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶/

**[illegible] بدعت** ۔ بدعات کا رد ۱/

**[illegible] اسلام**
کا جواب لاجواب

**تہذیب** ۔ [illegible] کے فرائض

**جہاد وید** ۔ وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا
ثبوت دیا گیا ہے ۔ قیمت ۳/

**ادب العرب** ۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز
سے لکھا ہے کہ ہر ایک اردو خوان بلا مدد استاد بھی
مطلب سمجھ لے ۔ اور کامیاب ہو سکے ۔ [illegible]
علماء نے پسند فرمایا ہے ۔ قیمت ۶/

**خصائل النبی** ۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو
ترجمہ قیمت ۱/

**مناظرہ نگینہ** ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو
نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا ۔ قیمت ۴/

**[illegible] وید** ۔ غازی محمود دھرمپال کی تازہ
تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا
ثبوت دیا ہے ۶/

**[illegible] تہذیب الاسلام**
جلد [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم ۳/
جلد چہارم [illegible] ۸/

**اہلحدیث کا مذہب** یعنی [illegible] اہلحدیث
محدثین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳/

**اسلام علیکم** ۔ اسلامی سلام کے احکام
قیمت ۱/

**میل ملاپ** ۔ اتفاق کا سبق دینے والا ۳/

**اسلامی تاریخ** ۔ آنحضرت صلعم کی زندگی کے
حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ۱/

**اسلام اور برٹش لا** ۔ یعنی سیاست محمدیہ
اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت
کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۲/

**بحث تناسخ** ۔ تناسخ اور مادہ کا
ابطال قیمت ۲/

**شادی بیوگان اور نیوگ** ۱/

**رسوم اسلامیہ** ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

**حدوث دنیا** ۔ [illegible] کا رد ۱/

**شریعت و طریقت** ۔ [illegible]

[illegible] حنفیوں کے جواب میں
قیمت [illegible]

**الفاروق** ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری
مولفہ مولانا شبلی [illegible]

**البرہان العجاب** ۔ فاتحہ خلف الامام کے ثبوت
میں [illegible] بشیر احمد سہسوانی قیمت [illegible]

[illegible] کتابیں

**روٹس اینڈ بلورز** ۔ فارسی عربی
الفاظ کے مصادر اور [illegible] انگریزی ترجمہ ہے ۔
سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت
مفید ہے ۔ قیمت ۱۰/

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** ۔ دونوں
مضامین پر بحث قیمت ۲/

**صحیفہ محبوبیہ** ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب
اور مرزا صاحب کی تردید ۔ قیمت [illegible]

**کلمہ طیبہ** ۔ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ
اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح
بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے ۔ قیمت ۱/

**الہامات مرزا** ۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں
کی مفصل تردید ۔ مع جواب آئینہ حق نما ۔ ۵/

**حدوث وید** ۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۱/

**سوامی دیانند کا علم و عقل** ۱/

**نماز اربعہ** ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب
کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت
کا ثبوت ۲/

**ترک اسلام** ۔ رسالہ ترک اسلام کا مفصل
مکمل ۔ اور مفصل جواب ۶/

**الفوز العظیم** ۔ قرآن کریم کی قسموں کی حکمت ۳/

**سیرۃ البخاری** ۔ امام بخاری کی سوانح عمری [illegible]

**مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

[illegible] پرنٹنگ ورکس لاہور میں [illegible] چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا ۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

نمبر (۴)
جلد (۱۲)

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... ہے
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۴ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۸ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

## مذاکرہ علمیہ
### بابت تطبیق حدیثین

اخبار اہلحدیث میں بہت دنوں تک مذاکرات علمیہ جاری رہے جن میں اہل علم کو اپنے جوہر دکھانے کا اچھا موقعہ ملتا رہا اور ناظرین کو بھی معلومات سے فائدہ پہونچا۔ اخبار اہلحدیث۔ ایک مذہبی پرچہ ہے اس کا فرض ہے کہ مذہبی خصوصاً حدیثی مضامین پر بحث کرے اسلئے۔ سو چکر اعلان کیا جاتا ہے کہ احادیث کے متعلق جس جس قسم کی مشکلات شائقان حدیث کو پیش آیا کریں وہ بھیجدیا کریں اون کو مذاکرہ علمیہ میں درج کرکے اہل علم کے معلومات سے فائدہ حاصل کیا جائے گا جن سے بہتے لوگوں کے لئے حدیث کی تشریح لکھنے میں مدد ملیگی انشاء اللہ مضمون کو دائمی اجر۔

اخبار اہلحدیث بفضلہ تعالےٰ عموماً علماء حدیث کی نظر سے گذرتا ہے اسلئے توقع بیجا نہیں کہ اس قسم کے مذاکرات علمیہ میں حضرات علماء حصہ لیا کرینگے۔

سب سے پہلے میں خود اس مذاکرہ کو شروع کرنے کے لئے دو حدیثیں پیش کرکے اہل علم ناظرین کو ان کی تطبیق کے لئے توجہ دلاتا ہوں۔
ایک حدیث میں آیا ہے۔

| | |
|---|---|
| قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔ مشکوٰۃ باب القدر | جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں |

اس حدیث کا مضمون مدنظر رکھکر مندرجہ ذیل حدیث سنئے۔

| | |
|---|---|
| قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ و اذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ مشکوٰۃ باب القدر | فرمایا جب تم سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹگیا تو اسکو مان لو اور جب تم سنو کہ کوئی آدمی اپنی عادت سے بدلگیا تو مت مانو کیونکہ وہ جس عادت پر پیدا ہوا ہے اسی پر رہے گا یا اسی طرف جائے گا۔ |

ان دونوں میں فطرت اور ما جبل علیہ (عادت) اگر ایک ہے تو ان میں اختلاف کیوں ہے کیونکہ پہلی حدیث سے تغیر فطرت ثابت ہے دوسری کو عدم تغیر ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایک نہیں تو ان میں

ناظرین کو اسلامی سال نو مبارک ہو

کیا مراد ہے۔

اسکے علاوہ اور بھی ان حدیثوں میں بحث ہے جسکو اہل علم خود سمجھ سکتے ہیں۔

امید ہے علماء حدیث اس مضمون پر کافی غور کر کے جواب دینگے۔

# قادیانی مشن

## جنگ یورپ کا اصلی سبب مرزا صاحب کا انکار ہے

عرصہ ہوا ایک صاحب سکول میں مدرس تھے راستے میں چلتے چلتے کسی ماہ جبین لیڈی پر نظر پڑگئی اوس پری پیکر کو کیا خبر وہ تو اپنی گاڑی پر سوار ہو چکی ہوئی مگر ماسٹر صاحب کو بھی قابل رفو بنا گئی۔ ماسٹر صاحب کے دماغ کا یہ حال ہوا کہ جونہی کوئی لڑکا سوال کرتا فوراً خفگی کے لہجے میں فرماتے "یہ بھی اسی ملعونہ کا بہکایا ہوا ہے" غرض ایسے بہکے کہ جو کچھ بھی ہوتا اوس میں اُس ملعونہ کا دخل جانتے یہ قصہ تو بہت پرانا ہے آجکل قادیانی اخبار وں نے اس کی مثال یہ قائم کی ہے کہ دنیا میں کوئی اہم واقع ہو جھٹ سے کہدیتے ہیں ہمارے حضرت اقدس کی برکت ہے۔ جنگ یورپ کے اسباب تلاش کرنے میں بہت سے داناؤں نے دقت لگایا مگر قادیانی اخبار الفضل نے ایک ہی نقطہ میں حل کر دیا الفضل کی رائے میں جس کی سند وہ مرزا صاحب کے قول سے دیتا ہے یہ جنگ مرزا صاحب کی وجہ سے ہوئی ہے کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے تو نے دیکھ لیا نکو منایا جاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے چنانچہ الفضل نے مرزا صاحب کے الفاظ جو نقل کئے ہیں درج ذیل ہیں۔

"مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی نہایت قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (الفضل ۸۔ نومبر ۱۹۱۴ء صفحہ)

اس اقتباس اور سند سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی درج ذیل ہے:۔

"سو اے مسلمان کہلانے والو! اور غفلت کی نیند سونے والو! خدا تعالے کے عذاب سے ڈرو۔ اور خدا تعالے کے سایہ کے نیچے آجاؤ۔ اب کوئی جگہ نہیں۔ جو تمہیں پناہ دے سکے۔ بجز اس کے کہ تم خدا تعالے کے فرستادہ کو مان لو۔ اور اس کی رحمت کے مستحق بنجاؤ"

**اہلحدیث**۔ ہمارا خیال مدت سے یہی ہے کہ یورپ سارے کا سارا اگر مرزائی ہو جائے تو انکی موجودہ حالت کی نسبت ہم اوس کے مرزائی ہونے پر خوش ہیں اسلئے ہمارے خیال میں جنگی سلطنتوں کو الفضل کے مشورہ پر عمل کر کے جنگ سے عافیت پانا بہت مفید ہوگا بہ نسبت اس کے کہ مدت دراز تک جنگ میں لاکھوں آدمیوں اور کروڑوں بلکہ اربوں روپیہ کا نقصان کریں سب سے پہلے اس نعمت کے حقدار انگریز ہیں خدا کرے ہماری حکمران قوم انگریز الفضل کے مشورہ پر عمل کر کے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ مان لیں اور دنیا کو نمونہ دکھا دیں کہ ایسے فرستادوں کو ماننے میں یہ فائدہ ہوتا ہے۔

**رفع دخل مقدر** یہ وہم نہ کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب کے ماننے میں اگر جنگ سے نجات ہے تو اونکے ماننے والے کیوں ایکدوسرے کے بر سر جنگ ہیں غالباً یہ اسلئے ہوگا کہ دونوں میں سے ایک فریق درپردہ منکر ہوگا جس کی تعیین ہم نہیں کر سکتے۔ ہاں اس کی نظیر بتلا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بارہا اعلان کیا تھا کہ میرا مرید طاعون سے نہیں مریگا (رسالہ کشتی نوح صفحہ) پھر جب مرے تو اعلان ہوا کہ ہمکو اون کے دل کا حال کیا معلوم کہ وہ واقعی ہم کو مانتے ہیں یا منکر ہیں ٹھیک اسیطرح ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون مرزا صاحب کو مانتا ہے اور کون منکر ہے۔ اللہ اعلم باسرار عباده

# لاہوری علماء کا عجیب فتویٰ

مندرجہ پیسہ اخبار

پیسہ اخبار مورخہ ۵ ار نومبر میں ایک فتویٰ قربانی کے متعلق چھپا ہے جس کے جواب سے سوال عجیب ہے اور سوال سے جواب عجیب تر۔

سوال یہ ہے:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین! اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ جو شخص شرعاً قربانی کر سکتا ہو اور اس کی نیت قربانی کرنے کی ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ تھوڑے سے روپیے میں قربانی کر دے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے

ahmadimuslim.de

اور اُس کے پاس زیادہ خرچ کی طاقت نہیں وہ مجھ سے امداد لے۔ میں اُس کو بھیڑ بکری کی قیمت کے لئے روپیہ پیسہ دونگا۔ کیا ایسا کرنا شرعًا جائز ہے۔ یعنی کسی سے روپیہ لے کر قربانی کرنا۔ یا قرضہ لیکر قربانی کرنا شرعًا جائز ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا۔

اس سوال کا ابتدا کچھ ہے اور انتہا کچھ بہر حال ہم انتہائی خلاصہ کو صحیح سمجھتے ہیں جس کا مطلب دو لفظوں میں یہ ہے کہ کوئی شخص صاحب مقدرت (مستطیع) کسی سے کچھ لیکر یا قرضہ اُٹھا کر قربانی کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ قرضہ کا لفظ تو صاف ہے اس سے قبل کے لفظ (روپیہ لیکر) سے مراد غالبًا یہ ہے کہ کسی سے احسانًا کچھ لیکر قربانی کرے یعنی کوئی شخص بطور خود اُس سے سلوک کرے یا وہ قرضہ لے کر قربانی کرے تو علمائے لاہور فتویٰ دیتے ہیں اول۔

جواب۔ کسی سے قرضہ لے کر یا دوسرے سے امداد لے کر کوئی شخص قربانی کرنے کا شرعًا مجاز نہیں ہوسکتا۔ محمد عبد الحکیم شمس العلماء کلانوری (از لاہور)

اس جواب کا مطلب صاف ہے مگر دلیل ندارد۔ آگے چلئے دوسرے عالم صاحب فرماتے ہیں۔

**الجواب** بے شک! جو شخص کہ خود قربانی کرسکتا ہو وہ دوسرے کی امداد لیکر قربانی نہ کرے۔ وہو العالم من الاحقر خادم الشریعۃ علی الحائری۔ (لاہوری)

بہت خوب دلیل ندارد۔

آگے سنئے تیسرے بزرگ فرماتے ہیں۔

**الجواب** واقعی جس شخص کو خود قربانی کرنے کا مقدور ہو اُسے چاہیئے کہ خود قربانی کرے غیر کی اعانت کا ہرگز طالب ہو علی الخصوص صورت معلومہ میں کہ کوئی شخص محض بطلب ناموری اُس کی امداد کرنے پر مستعد ہو۔ قربانی تو محض تقرب الی اللہ کی خاطر ہے۔ لہذا وہ حسبۃً للہ ہونی چاہیئے اگر کوئی شخص اس میں نمود اور شہرت دنیوی کا خواہاں ہو تو البتہ قربانی کا مقصد اس سے مفقود ہو جاویگا نعوذ باللہ من ریاء الناس ونطلب منہ الاخلاص فی العبادات واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم وانا الراجی الغفران محمد المعروف بہ فضل میراںؒ۔

ان بزرگ نے یہ لفظ بڑھایا ہے بغرض ناموری وغیرہ معلوم نہیں یہ کہاں سے لیا ہے سوال میں تو یہ صریح نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب کسی خاص شخص کے لئے بنایا گیا چوتھے بزرگ فرماتے ہیں:۔

**الجواب**۔ اگر قربانی بحکم شریعت کسی شخص پر واجب نہو بایں وجہ کہ وہ مالک نصاب نہو۔ تو اس صورت میں اُس شخص پر واجب نہیں کہ کسی سے امداد لے یا قرضہ اُٹھا دے اُسکے لئے جائز ہے کہ قربانی نہ کرے۔ شرعًا اُسپر کوئی مواخذہ نہیں۔ اگر وہ مالک نصاب ہو تو اُسکے لئے جائز ہے کہ قربانی کم قیمت والی ذبح کردے۔ بشرطیکہ شرعًا وہ قربانی جائز ہوسکتی ہو۔ ھٰذا ما فہمت من السوال واللہ اعلم بالکمال۔

الراقم خادم العلماء الابرار محمد یار عفی عنہ امام مسجد طلائی لاہور۔

یہ جواب بذاتہ صحیح ہے مگر اسکو سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ سوال میں نہ تو غیر مستطیع کا ذکر ہے بلکہ مستطیع مذکور ہے کیونکہ صاف الفاظ میں مرقوم ہے کہ جو شخص شرعًا قربانی کرسکتا ہے نہ واجب اور فرض سے سوال ہے بلکہ جائز سے۔ فاضل مجیب نے کہا ہے کہ غیر مالک نصاب پر قربانی واجب نہیں سائل کا سوال جواز سے ہے اور مجیب کا جواب سلب وجوب سے یہی معنے ہیں سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات (علماء لاہور) نے اس مسئلہ پر غور نہیں فرمایا۔ اب سنئے سوال کی صورت صاف ہے کہ ایک شخص قربانی کرسکتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کو قربانی کا حکم ہے بہت خوب اب اُس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں یا تو اس کو کوئی شخص دوستانہ امداد دیتا ہے جس کو وہ قبول کرکے قربانی پر خرچ کرتا ہے یہ ہے سوال کا مطلب۔ جواب کا مدار اس پر ہے کہ پہلے یہ امر تنقیح کیا جائے کہ صورت مرقومہ میں جو روپیہ کسی سے بطور احسان یا بطور قرض اُس نے لیا ہے وہ اُس کی جائز ملک ہے یا نہیں؟ یقینًا اس کی ملک ہونے میں کسی کو شک نہ ہوگا تو پھر اُس سے قربانی خرید کردہ کے جواز میں کیا شک ہے؟ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

## بھلا یہ بھی کوئی بڑی شرافت ہے

ہمارے دوست پنڈت بھوجدت جی (مسافر آگرہ) عرصہ سے بیمار ہیں علالت دیرپا ہونے کی وجہ سے آپکو آگرہ سے شملہ تبدیل آب و ہوا کے لئے لے گئے ہیں آپکی علالت کی خبر اخبار مسافر میں پڑھکر خاکسار نے بھی عیادت کا خط لکھا جس کا جواب اونکے صاحبزادے نے قلمی بھی دیا اور اخبار میں درج کیا جو یہ ہے:۔

| مولوی ثناء اللہ صاحب کی شرافت |
|---|

جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں آجکل پنڈت جی کی مزاج پرسی کے لئے چاروں طرف سے خطوط آرہے ہیں جن میں بہت سے خطوط آریہ سماج کے پرسدھ لیڈروں۔ اخبارات کے معزز اڈیٹروں اور ملک و قوم کے برگزیدہ سپوتوں کے شامل ہیں۔ اور ہم تہ دل سے ان سب بھائیوں و بزرگوں کے بے حد مشکور ہیں لیکن سب سے زیادہ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر اخبار اہلحدیث کے مشکور ہیں جن کی طرف سے آج خط ہمیں موصول ہوا ہے۔

ناظرین سے یہ امر مخفی نہو گا کہ مولوی ثناء اللہ

صاحب آج آریہ سماج کے سب سے بڑے مخالف ہیں۔ اور گذشتہ دس سال سے ہماری و آپ کی تحریری و تقریری مٹھ بھیڑ ہوتی رہتی ہے۔ بسا اوقات مذہبی مباحثوں میں ایک دوسرے کے قلم و زبان سے سخت الفاظ بھی نکلتے ہیں۔ لیکن ہم اس امر کو عرصۂ دراز سے محسوس کر چکے ہیں کہ مولوی صاحب آریہ سماج کے کمینہ مخالفوں میں سے نہیں ہیں بلکہ بالطبع شریف و خلیق انسان ہیں یہی وجہ ہے کہ جس وقت طلبی ضمانت کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے انکا اخبار بند ہو گیا تھا ہم نے دلی درد کے ساتھ اس طلبی ضمانت کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا تھا بہرحال ہم اس عنایت کے لئے مولوی صاحب کا دلی خلوص کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ ملک کے مختلف مذاہب کے مدعی ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں پریم و پریتی کے تعلقات پیدا کرنے میں مولوی صاحب کی مثال سے سبق حاصل کرینگے۔[1] (مسافر آگرہ ۱۳ نومبر)

**اہلحدیث** ۔ کسی مخالف مذہب کی بیمار پرسی کرنا یا اوس کی عیادت کو جانا اخلاق نبوت میں ادنے درجہ کی سنت ہو مگر چونکہ آجکل ہم لوگوں کے جو مذہبی آدمی کہلاتے ہیں اخلاق اس قدر گر گئے ہیں کہ اتنا معمولی کام بھی زمانہ کے لحاظ سے بڑا سمجھا جاتا ہے سو یہ ہماری اپنی کمزوری ہے ورنہ مذہب تو یہ سکھاتا ہے ؎

ہندو سے لڑیں نہ گبر سے بیر کریں
شر دیکھیں اور شر کی عوض خیر کریں
جو کہتے ہیں یہ کہ ہے جہنم دنیا
وہ آئیں اور اس بہشت کی سیر کریں

## جہاد و وید

وید دں سے جہاد کا ثبوت۔
قیمت ۲ ر نیچ

# ایک سو ساٹھ روپیہ انعام منجانب انجمن اہلحدیث مراد آباد

**اما بعد** اہل بصیرت پر واضح ہو کہ دینی احکام کا اعتبار خاصتہً سند پر موقوف ہے۔ اگر دین میں سند نہوتی تو سارا کارخانۂ دین درہم و برہم ہو جاتا۔ دنیا میں یہ فخر بجز اہل اسلام کے کسی کو حاصل نہیں۔ جمیع علماء متقدمین و متاخرین اس پر متفق ہیں۔

چونکہ مولوی قدرت اللہ صاحب مراد آبادی رسالہ ابصار صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں حضرت کی محبت کی پہچان آنحضرت کا اتباع ہے کہ مقلدین کو بدرجہ اتم حاصل ہے انتہےٰ۔ اور مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی رسالہ فرائد النور فی جرائد القبور صفحہ ۱۸ میں فرماتے ہیں۔ ہم تو حضور ہی کو مقتدا جانتے ہیں اور حضور ہی کے افعال شریفہ کا اتباع کرتے ہیں انتہیٰ۔ لہذا حسب مشورہ مولانا تہانوی خصوصاً ہر دو صاحبان اور عموماً جملہ مقلدین احناف سے گذارش ہے کہ اگر آپ لوگوں کی نماز (جو اعظم العبادات ہے) حسب افعال رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے تو مسائل مندرجہ ذیل کو اگر کسی حدیث صحیح بلکہ حسن لذاتہ سے ہی بنص صریح ثابت فرما دیں تو فی مسئلہ حق المحنت بطور انعام بیس ۲۰ روپیہ دیئے جاوینگے جو ہر طرح بذریعہ عدالت بھی وصول فرما سکتے ہیں۔

(۱) وقت ظہر کا دوسری مثل کے اخیر تک باقی رہنا۔

(۲) حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مقتدیوں کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع فرمانا۔

(۳) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہری نماز میں آمین آہستہ فرمانا۔

(۴) حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا رفعیدین بوقت جانے رکوع اور سر اٹھانے رکوع کے نہ کرنا۔

(۵) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زیر ناف نماز میں ہاتھ باندھنا۔

(۶) حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت نکرنا (یعنے پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر نہ کھڑا ہونا)

(۷) حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر تعدہ سلام والے میں تورک نکرنا (یعنے بایاں قدم نکالکر زمین پر نہ بیٹھنا)

(۸) حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھنے میں بیچ کا قعدہ کرنا۔

**تنبیہ** ۔ اگر جواب نہو سکے تو عجز اپنا تحریر فرما کر ہم سے اوس کے خلاف میں بشرائط مذکورہ احادیث بلا معاوضہ طلب فرما سکتے ہیں ورنہ خاص اہل مراد آباد کے واسطے میعاد آخر ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ ہے بعد اس کے فرار سمجھا جائیگا البتہ اصحاب بیرونجات مہلت تحریر سے لے سکتے ہیں

**المشتہر** ۔ محمد ابراہیم ناظم انجمن اہلحدیث مراد آباد واقع مسجد سبزی بازار چوک۔

## "نہر سویز"

آج کل جنگ کی خبروں میں نہر سویز کا ذکر بار بار آتا ہے۔ اس لئے ناظرین کو اس عظیم الشان نہر کا حال معلوم ہو جانا چاہیئے۔

دنیا کے قدیم قانون بین الاقوام میں نہر سویز کی کوئی مثال پائی نہیں جاتی۔ اس لیے کہ اس قدیم زمانہ میں کوئی قانون نہ تھا جس کے مطابق نہر سویز پر عملدرآمد کیا جاتا۔ مگر ضرورت ایجاد کی ماں ہے اس کی ہستی نے اس کے لئے قانون بنا دیا جس کی بنا بہت کچھ عہدناموں پر ہے۔ مسٹر لارنس مشہور مصنف اصول قانون بین الاقوام کی رائے ہے کہ چونکہ نہر سلطنت عثمانیہ کے حدود اراضی کے درمیان سے گذرتی ہے جس کی تہذیب کا

[1] میں اس راہ میں آپ سے متفق نہیں میں نے بارہا لکھا کہ آریہ سماج اسلام اور اہل اسلام کے ابر رحمت ہے پھر مخالف کیسے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

معیار اہل فرنگ کے معیار سے بالکل مختلف ہے اس لئے دولت عثمانیہ کا پورا اور کامل اختیار اہل فرنگ کے تجارتی حقوق کو مدنظر رکھنے والا نہیں ہو سکتا۔ لہذا ایک سلسلہ معاہدات کی ضرورت محسوس ہوئی جن کے مطابق نہر سویز کے متعلق ایک لکھا قانون تیار رہا۔ اور اس کی پیروی اب نہر پنامہ کے عہد نامہ (ہے پانسفورٹ ۱۹۰۱ء) میں ہوئی ہے۔

دنیا بھر کے انجینئروں کا اس امر میں اختلاف رائے تھا کہ اس جگہ کوئی نہر بنائی جا سکتی ہے ایک فریق اپنے اختلاف کو اس دعوے پر مبنی خیال کرتا تھا کہ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کی سطح آب ایک دوسرے کے مساوی نہیں ہے اسلئے نہر نہیں بن سکتی۔ ایم فرڈنینڈ لیسپس ایک فرانسیسی انجینئر نے آخر شش بڑی جد و جہد اور تجربہ کے بعد نتیجہ نکالا کہ دونوں سمندروں کی سطح ایک ہے اور نہر کھودی جا سکتی ہے۔ ایک کمپنی بنائی گئی جس میں فرانسیسی اور انگریزی اثر بہت زیادہ تھا۔ خدیو مصر نے اس کمپنی کو کئی رعائتیں دیں۔ جن کی منظوری سلطان روم سے منگائی گئی۔ آخر نہر تیار ہو گئی اور ۱۸۶۹ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ یورپ۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان تجارتی لحاظ سے اس نہر کی بڑی وقعت تھی۔ مگر دول یورپ ۱۸۸۵ء تک کسی ایک بات پر قایم نہ ہو سکیں اور اس لئے کوئی عہد نامہ اس کے متعلق تیار نہ ہو سکا آئے دن فساد رہنے لگا اور آپس میں مختلف دول یورپ کی رنجش کا سامان پیدا ہو گیا۔ ۱۸۸۷ء اور ۱۸۸۸ء کی لگاتار کشمکش کے بعد اس مسئلہ کا حل ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ہوا۔ غیر جانبداری کا اصول اس نہر پر عاید کیا گیا اور عہد نامہ پر یورپ کی چھ بڑی سلطنتوں یعنی برطانیہ روس۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی اور آسٹریا نے دستخط کر دیئے۔ اور ساتھ ہی ٹرکی۔ سپین اور ہالینڈ نے بھی اس معاہدہ کو درست تسلیم کیا۔ اس وقت اگرچہ جاپان اور صوبجات متحدہ امریکہ اس عہد نامہ کے کوئی فریق نہ تھے مگر عملی طور پر ان دونوں طاقتوں نے بھی اس عہد نامہ کو تسلیم کر لیا۔ اور اس وقت سے آج اس عہد نامہ کا عملدرآمد ان کی رضامندی کا کافی ثبوت ہے۔

عہد نامہ کی شرائط کے بموجب یہ نہر امن اور جنگ دونوں حالتوں میں کھلی رہیگی۔ ٹرکی یا کسی اور طاقت کو اس کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ہر قسم کے جہاز خواہ جنگی ہوں یا تجارتی۔ خواہ وہ کسی طاقت کے ہوں۔ خواہ وہ جنگ کر رہی ہوں یا غیر جانبدار ہو اس نہر میں سے گذر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی لڑائی یا اس کے متعلق کارروائی نہر میں نہیں کی جا سکتی اور سمندر میں بھی تین بحری میل اسی طرح متبرک سمجھے جائینگے نہر کو دونوں دہانے روکے نہیں جا سکتے اور لڑنے والی طاقتوں کے جہاز اور ان کے گرفتار کئے ہوئے جہاز نہر یا اس کی بندرگاہوں میں کسی صورت میں بھی ۲۴ گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتے۔ اور کوئی فوج یا سامان حرب وہاں نہیں اتارا جا سکتا۔ اگر نہر کی ان شرائط کے متعلق کبھی کوئی اندیشہ ہو تو مصر اور روم کو اختیار رہے کہ اس کی حفاظت کے لئے مناسب ذرائع استعمال کریں۔ مگر کسی صورت میں مستقل قلعے اس کے کناروں پر نہیں بنا سکتے۔ یا امن کے متعلق اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔ سلطنت برطانیہ نے بھی مصر کے عجیب و غریب حالات ہونے کی وجہ سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے نہر پر عملی اختیار رکھا ہوا تھا۔ مگر ۱۹۰۴ء میں جو عہد نامہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان مراکش اور مصر کے متعلق ہوا اس کے بعد سلطنت برطانیہ نے دوبارہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کے عہد نامہ کی پابندی اپنے ذمہ لی۔

ان شرائط کی پابندی اب تک دول یورپ اور دیگر سلطنتوں کے درمیان ہوتی رہی ہے اور خیال یہ ہے کہ موجودہ اہم جنگی شورش میں بھی نہر سویز کے متعلق کسی قسم کی بے ضابطگی یا اقرار نامہ کی خلاف ورزی نہیں ہونے پائیگی

(ولیش)

# اسلام اور جنگ

جس مذہب کا نام ہی لفظ صلح کا ہم معنے ہو۔ اس پر یہ اعتراض کہ وہ تلوار سے ہی بڑھا اور تلوار سے زندہ رہ سکتا ہے۔ بڑا ہی ظلم ہے۔ معترض اتنا ہی غور کریں کہ آخر کوئی شخص کوئی نام رکھتا ہے تو اس نام کے تجویز کرنے میں کوئی غرض اسکی ہوتی ہے۔ اگر درحقیقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تلوار کے ذریعہ سے ہی اپنا دین پھیلانے پر آمادہ تھے تو اس کا نام اسلام انہوں نے کیوں رکھا؟ سارا عرب تو ان کا پہلے دن سے ہی دشمن ہو چکا تھا کس کو دھوکہ دینے کے لئے انہوں نے اپنے مذہب کا نام اسلام یعنے صلح کا مذہب رکھا اور پھر غور کرو کہ آپ نے کیسی عجیب بنیاد صلح کی اسلام کے ذریعے رکھدی کہ آپ نے کسی نبی کی نبوت سے انکار نہیں کیا بلکہ کل نبیوں پر ایمان لانا اسلام کا اصل الاصول قرار دیا۔ یہ وہ عظیم الشان کام مذہب میں صلح کی بنیاد رکھنے کا تھا جو کسی مذہبی پیشرو نے نہ آپ سے پہلے کیا اور نہ آجتک آپ کے بعد کیا بلکہ مہذب ممالک کی مذہبی آزادی درحقیقت اسلام کے باغ کا ہی ایک ثمر ہے۔ مذہبی پیشرووں کی یہاں تک عزت کی اس سے بڑھکر یہ کہ کسی قوم کے جھوٹے معبودوں کو بھی برا کہنا جائز نہ رکھا لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پہلی مذہبی کتابوں کی بھی یہاں تک عزت کی کہ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ کا مقام ان کو دیا اس سے بڑھکر صلح کی تعلیم ناممکن تھی۔ اور ناممکن ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر اسلام واقعی جنگ کی ضد ہے

تقابل ثلاثہ ۔ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ قیمت عمر

اور اپنے حقیقی معنوں کے لحاظ سے ایسی عظیم الشان صلح کی بنیاد سب مذاہب میں اسلام نے رکھی۔ تو پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کیوں کئے دنیا کی مہذب سے مہذب قوم آج یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ صلح پسند اور امن جو قوموں کو کبھی بھی ایسی مجبوری پیش نہیں آسکتی۔ کہ وہ کسی دوسری قوم سے جنگ کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں مگر یاد رکھو کہ جو معمولی ضرورتیں امن پسند اور صلح جو قوموں کو جنگ کے لئے پیش آجایا کرتی ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کو پیش آنے کے باوجود بھی اللہ تعالے نے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہیں دی۔ اور نہ ان ضرورتوں کو مجبوری کی حد تک پہنچی ہوئی ضرورتیں قرار دیا۔ امن کی خواہشمند قوموں کی عزت پر جب کوئی حملہ ہوتا ہے یا ان کی جائدادوں اور ان کے مالوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی تجارتوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی آزادی پر کوئی حملہ ہوتا ہے یا سب سے بڑھکر ان کی جانوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے تو دنیا کی اصلاح میں بھی وہ باوجود امن پسند ہونے کے جنگ کی ابتدا کرنے میں حق بجانب سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمان قوم پر مکہ میں برابر تیرہ سال تک ان تمام معاملات میں ایسے خطرناک حملے ہو چکے تھے کہ قریب تھا۔ کہ اگر مسلمان اپنے گھروں کو چھوڑ کر نہ بھاگ جاتے تو ان کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاتا ان کی نہ کوئی عزت باقی رہی تھی نہ ان کی جائیدادیں اور اموال ظالموں کے ہاتھ سے محفوظ رہ سکتے نہ ان کی کوئی تجارت رہ گئی تھی۔ نہ اون کے لئے آزادی کا کوئی پہلو باقی رہگیا تھا اور نہ ہی اُن کی اُن کے بال بچوں اون کے بھائی بندوں کی جانیں محفوظ تھیں بلکہ بہت سے بڑے بڑے مظالم کے ساتھ مار ڈالے گئے تھے۔ پر ان باتوں پر مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت ہوتی رہی۔ یہ کس لئے؟ اس لئے کہ یہ سب باتیں اب تک اپنی عزت اپنے مالوں۔ اپنی تجارتوں اپنی آزادی اپنی حفاظت کے لئے تھیں اور اللہ تعالے چاہتا تھا۔ کہ مسلمان اپنے نفوس پر ہر قسم کے دکھ اور مصیبتیں برداشت کرنا سیکھیں ان کا چونکہ نام ہی مسلم یا ایک صلح پسند اور حق جو قوم تھا اور وہ نام ان کا اپنا تجویز کردہ نہ تھا بلکہ اس خدائے قادر کا تجویز کردہ تھا هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ جس نے انہیں حقیقی معنوں میں مسلم بنا کر دکھانا تھا اسلئے انہیں جائز نہیں دی گئی کہ وہ ان دکھوں ان مصیبتوں ان حق تلفیوں اور جانوں کے تلف ہونے پر اعلان جنگ کریں جنپر دنیا کی دوسری قومیں کرتی ہیں مگر آخر ان کو بھی میدان جنگ میں نکلنا پڑا کب اور کن حالات کے ماتحت ایسا کرنا پڑا اسپر قرآن سے بڑھکر کوئی شاہد نہیں۔ ابتدا میں جنگ کی اجازت کا ذکر دو موقعہ پر قرآن شریف نے فرمایا ہے ایک سورہ حج میں اور دوسرے سورہ بقر میں اور دونوں جگہ الفاظ مختلف ہیں مگر مفہوم ایک ہی ہے سورہ حج میں تو یہ ہیں الفاظ فرمایا أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوٰتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا (۲۲- ۲۹-۴۰) ان لوگوں کو جن کے ساتھ جنگ کیا جاتا ہے اجازت دی جاتی ہے (کہ وہ بھی جنگ کریں) کیونکہ ان کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ وہ لوگ جو ناحق اپنے گھروں سے نکالدیئے گئے (اور انکا سوائے اس کے (کوئی قصور نہ تھا) کہ وہ کہتے تھے ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے نہ رکواتا تو صومعے اور گرجے اور عبادتخانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے ویران کر دیئے جاتے" اور سورہ بقر میں فرمایا۔ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۲: ۱۹۰) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور (ضرورت جنگ کی) حد سے نہ بڑھو۔ کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا اور اس کے آگے فرمایا۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (۲: ۱۹۳) اور اُن کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور مذہب اللہ کے لئے ہو۔

اول دونوں مقامات سے ذیل کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے برداشت کر چکے تھے وہ اپنے گھروں سے بھی ناحق نکالے جا چکے تھے۔ مگر ان کو اپنی مصیبتوں کا انتقام لینے یا اپنے گھروں کے واپس لینے کے لئے جنگ کی اجازت نہیں دیگئی تھی۔ دوئم یہ کہ ان کا جنگ کرنا اب اپنے لئے نہ تھا بلکہ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں تھا اور دوسری جگہ اسی مطلب کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ اگر اب بھی جنگ کی اجازت نہ دیجائے۔ تو تمام مذاہب کے مقدس مقامات برباد کر دیئے جائیں گے۔ سو مسلمانوں کا جنگ اپنے مال و جان اپنی عزت اپنی تجارتوں کی حفاظت کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ ان مقامات کو جو اللہ تعالے کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں ویرانی سے بچانے کے لئے تھا اور اسی کا نام فی سبیل اللہ رکھا ہے۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ کے الفاظ سے اور فی سبیل اللہ کہکر یہ جتایا ہے کہ مسلمانوں کا جنگ اپنی قومیت کے لئے بھی نہیں بلکہ سب قوموں کے یکساں بھلے کے لئے اور صرف اسی قوم کے خلاف ہے جو تمام قوموں کی مذہبی آزادی کو برباد کر کے اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانا چاہتی ہے۔ جو یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ لوگ کلمہ حق نہ کہہ سکیں بلکہ کسی کلمہ حق کو اپنی کسی غرض یا فائدہ کے منافی خیال کر کے ایسے کلمہ حق کہنے سے نکالنے والے لوگوں کو دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہتی ہے۔

سوئم دونوں آیتوں میں ایک جگہ يُقَاتَلُوْنَ فرمایا اور دوسری جگہ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

ahmadimuslim.de

زنا کر یہ حکم دیا ہے کہ باوجود ان سب باتوں کے کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور ان کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں کہ اپنے مخالفوں سے جنگ کی ابتدا کریں۔ بلکہ پہلے مخالف جنگ شروع کریں تو اس کے بعد مسلمانوں کو جنگ کی اجازت ہے۔ باوجودیکہ تمام واقعات پیدا ہو چکے تھے۔ جن کی وجہ سے جنگ ضروری ہو چکی تھی۔ پھر بھی اسلام کو جنگ کے ساتھ اس قدر نفرت تھی۔ کہ اب بھی یہی حکم ہوتا ہے کہ مخالف جنگ شروع کریں۔ تو تم جنگ کرو ورنہ اب بھی رُکے رہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر فرمایا کہ اگر جنگ شروع کر دینے کے بعد وہ رک جائیں اور جنگ کرنا ترک کر دیں تو تم بھی رک جاؤ اور ان کی ساری زیادتیوں کو معاف کر دو۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۲: ۱۹۲)

چہارم جنگ کے اندر جنگی ضروریات سے بڑھکر کسی قسم کی زیادتی کرنے سے روکا۔ لَا تَعْتَدُوْا ایک قوم جو طرح طرح کے دکھوں اور مصیبتوں کا شکار ہو چکی تھی۔ ممکن تھا کہ فتح اور غلبہ کے وقت وہ اپنی مصائب کا انتقام لینے کے لئے دشمن پر کوئی زیادتی کر بیٹھے۔ اس سے روکا اسی بنا پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جانشین اپنی فوجوں کو یہ ہدایت دیتے رہے۔ کہ بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں۔ راہبوں وغیرہ کو جنگ میں قطعاً نہ چھیڑا جائے۔ ثمردار درخت نہ کاٹے جائیں۔ گھر نہ جلائے جائیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کے ارتکاب سے کئی مہذب قوموں کا دامن آج بھی آلودہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ مظلوم ہو کر نہیں بلکہ ظالم ہو کر جنگ کرتے ہیں ان کو کوئی دکھ دینے والا نہیں بلکہ وہ دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ جن سے اٹلی کے خونخوار مظالم طرابلس میں۔ یا بلقانی ریاستوں کے وحشیانہ مظالم ترکی کی پردہ نشین عورتوں اور معصوم بچوں پر۔ یا جرمنی کا بلجیم کے شہروں کو جلانا اور بچوں اور عورتوں تک کی مصائب کا لحاظ نہ کرنا۔

پنجم جنگ کی غرض یہ نہ تھی کہ کسی قوم کو مفتوح اور مغلوب کر لیں یا کسی پر اپنے رعب کا سکہ بٹھائیں بلکہ صرف یہ کہ فتنہ باقی نہ رہے امن پسند مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کو کلمہ حق کہنے کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے۔ گرجے۔ مسجدیں اور دوسرے مذاہب کے عبادتخانے سب یکساں محفوظ ہوں اسی کا نام یَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ رکھا ہے اور یکون الدین کے جو معنے بعض لوگوں نے یہ کئے ہیں کہ سب لوگ اللہ کا دین یعنے اسلام قبول کریں وہ نہ صرف قرآن کریم کے دوسرے مقامات کے خلاف ہیں بلکہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات یہ بتاتے ہیں کہ آپنے یہ معنے اکو کبھی نہیں سمجھے مثلاً اسی جگہ قرآن شریف میں فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اگر یہ لوگ جنگ سے رک جائیں تو تم ان کو سب کچھ معاف کر دو اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا کہ اگر یہ صلح کے لئے جھکیں۔ تو تم سب صلح کے لئے جھک جاؤ۔ پس اگر اسلام قبول کرنا شرط ہوتی۔ تو یہ ہدایات جو اس کی منافی ہیں نہیں دیجاتیں سب سے بڑھکر یہ کہ سورہ حج میں جنگ کی آخری غرض یہ لکھی ہے کہ گرجے اور دوسرے عبادتخانے اور مسجدیں سب یکساں ویرانی سے بچائے جائیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقعہ پر کفار سے صلح کی حالانکہ انہونے اسلام تو قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہاں تک شرط کر لی تھی کہ کفار میں سے کوئی مسلمان ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جائے تو آپ اسے اپنے پاس نہیں رکھیں گے اور مسلمانوں میں سے کوئی کفار سے جا ملے تو کفار اسے واپس نہیں کرینگے۔ پس ان تمام آیات اور ان واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ کے یہ معنے کہ سب لوگ اللہ کا دین قبول لیں غلط اور قرآن کریم کے صریح مخالف ہیں۔

ان تمام امور سے معلوم ہوگا کہ گو اسلام کو جنگ کرنی پڑی مگر یہ اس غائت درجہ کی مجبوری میں جائز رکھے گئے۔ جب اور کوئی صورت قیام امن کی باقی نہ رہی۔ اور چونکہ قیام امن اسلام کے اصل اغراض میں سے تھا اسلئے صرف اسی ایک غرض کے لئے جنگ کی اجازت دی اور اسی قیام امن کی حد تک جنگ کے جاری رکھنے کا حکم دیا اور کسی وقت اس غرض کے حاصل ہو جانے کی صورت میں جنگ کو روک دینے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوگا کہ واقعی اسلام صلح کا نام ہی ہے الغرض صلح اور امن کے قائم کرنے کے لئے جو ضرورتیں پیش آئیں۔ اور جو کچھ بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ اسلام کے اس مفہوم کے منافی نہیں۔ (پیغام صلح)

## ترکوں کے متعلق مرزائی اخباروں کی رائے

آجکل چونکہ ترک برسر جنگ ہیں اسلئے ہر ایک انجمن سوسائٹی اور اخبار اون کی نسبت اظہار رائے کر رہے ہیں مرزائی اخباروں نے مندرجہ ذیل رائے ظاہر کی ہے۔

لاہوری پارٹی کا آرگن "پیغام صلح" لکھتا ہے:۔

"الٰہی دنیا کے ان زلزلوں اور ہلاکتوں میں ہماری حفاظت فرما اور ہم سے کوئی بھی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو ہماری ہلاکت و بربادی اور تیرے دین کی ذلت کا موجب ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ ترکوں کی تباہی تیرے دین کے لئے مفید ہے یا مضر۔ اگر ترکوں کا وجود اسلام کے لئے مضر ہے تو اون کو ضائع ہونے دے اور اگر اسلام کے لئے اونکا وجود مفید ہے تو ایسے سامان کر کہ وہ دنیا میں قائم اور سلامت رہیں"

قادیانی جماعت کا آرگن الفضل لکھتا ہے:۔

ترکوں کی حالت جبکہ اس درجہ نیچے گر گئی ہے اور وہ دین سے ایسے بے بہرہ اور نسلی تعصب کے ایسے دلدادہ ہو گئے ہیں تو اون کو مسلمان کہنا یا اُن کی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا کیسی بے وقوفی ہے جب اسلام ہی نہ رہا تو پھر اسلامی حکومت کیسی! اسلامی حکومت وہی ہے جس میں اسلام کا خیال رکھا جائے جو اسلام کی ترقی کا باعث ہو۔"

**اہلحدیث** ۔ الفضل کا فیصلہ بہت صاف ہے کہ ترک مسلمان ہی نہیں۔ مگر الفضل کا یہ فیصلہ خاص ترکوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ کل دنیا کے حق میں ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں غرض ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

## ایک مرزائی کے سوال کا بغرض جواب

مولانا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و مزاج شریف کے بعد عرض ہے کہ ایک شخص احمدی مندرجہ ذیل سوالات کرتا ہے اور اس شرط پر جواب طلب کرتا ہے کہ اگر مجھے جواب ملجاویں تو میں مرزائیت سے تائب ہو جاؤں گا۔ اس لئے آپ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بہت جلدی تحریر فرماویں اور نیز تحریر فرماویں کہ جو مباہلہ کہ آپکے اور مرزا کے مابین ہوا ہے وہ بدر اخبار میں کس تاریخ کے پرچہ میں ہے اور سنہ کونسا ہے اور وہ پرچہ کہیں سے مل بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر اور کہیں سے نہ ملے تو آپ دکھا سکتے ہیں یا نہیں ضرور مہربانی فرما کر جلدی جوابات سے مطلع فرماویں کیونکہ اس مرزائی سے میری شرط ہے اور دن تھوڑے باقی ہیں اگر کوئی رسالہ اس بارے میں ہو تو بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ وہ سوالات یہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول جو قرآن مجید و حدیث صحیح سے ثابت ہے اس پر ایک مرزائی یہ سوال پیش کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ کس حیثیت سے نازل ہونگے آیا اپنی اصلی حیثیت سے یا اس سے تنزل ہو کر یا ترقی پا کر یا ان تینوں صورتوں سے علیحدہ کسی دوسری حیثیت پر۔

(الف) اگر اصلی حیثیت سابقہ پر نزول فرماوینگے تو امت محمدیہ سے انکا کوئی تعلق نہ ہوگا وہی کتاب انجیل اور وہی ان کی امت نصاریٰ اور وہی رسالت و نبوت جس کا تعلق صرف بنی اسرائیل یہود سے تھا انکو ملے گی کیونکہ سابقہ اصلی حیثیت تو ان کی یہی تھی (ب) اگر اس سے تنزل ہو کر آویں تو منجملہ افراد محمدیہ کے ایک امتی ہونگے اور اپنی اصلی حالت نبوت و رسالت سے بلا قصور معزول ہو جاوینگے اور اس طرح معزول ہونا بخلاف قرآن مجید ہے دیکھیو جَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا آیت قا کُنْتُ۔ لہذا وہ نبی سے امتی نہیں ہو سکتے۔ (ج) آپ لوگ جو یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خدایا مجھے امت محمدیہ میں داخل فرمائیو چونکہ وہ دعا انکی قبول ہو گئی تھی اس لئے وہ اس امت میں داخل ہونگے تو یہ سخت غلطی ہے کوئی نبی بلکہ ادنیٰ مومن بھی کبھی تنزل کی دعا اپنے حق میں نہیں کرتا تو پھر مسیح علیہ السلام کو باوجود مستقل رسول صاحب امت ہونے کے کیا پڑی کہ وہ اپنے حق میں تنزل کی دعا کرتے کیا وہ اپنی اصل رسالت کو افراد محمدیہ سے کم خیال کرتے تھے اگر یہی امر ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کو اپنے امتی ہونے سے کیا کم سمجھتے تھے انہیں امت محمدیہ میں داخل فرمائیو (د) اب تیسری حالت انکی ترقی کی ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ پہلے تو انکا دعویٰ تھا کہ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ اور پھر دعویٰ کریں کہ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ مگر اس حالت میں علاوہ ایک جدید رسالت ملنے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت جو انکا عقیدہ خاتم النبیین ہونے کا ہے اس کا کیا حشر ہوگا۔ اور بعد نزول حضرت عیسیٰ ع کے اس بشارت کے کیا معنے ہونگے۔ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کیا آپکے بعد پھر احمد تشریف لاوینگے۔

(۲) لوازمات رسالت و نبوت سے ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام انبیاء کے پاس آتی ہے اور ایسی وحی پر ایمان لانا ہر ایک مومن کا فرض ہے اور نبی کی ایسی وحی کا منکر کافر ہو جاتا ہے اور یہ وہ خاصہ ہے جو بصورت موجودگی نبوت و رسالت کسی نبی سے دنیاوی زندگی میں علیحدہ نہیں ہوتا اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اگر رسالت و نبوت سے معزول نہ ہونگے تو خداوند تعالیٰ کی وحی جلی متلو بذریعہ ملک جبرئیل ان کے پاس آئیگی یا نہیں اگر آئیگی تو اس پر تمہارا ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں اور بصورت انکار اس وحی کے تم لوگ کافر کہلاؤ گے یا نہیں۔ اگر کافر کہلاؤ گے تو جبکہ قرآن مجید کی وحی پر ایمان لانیکے بعد بھی کفر سے نہ بچے تو ایسی صورت میں بعد نزول قرآن وحی و نبوت کا سلسلہ جاری ہوا یا نہیں۔ اگر جاری ہوا تو اسپر ایمان لانا بھی ضروری ہوا اور اس کے انکار سے کفر بھی لازم آیا تو بتاؤ تمہارا قرآن مجید اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا کچھ بھی مفید نہ ہوا کیونکہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی آمد ثانی پر جو وحی نازل ہوگی اس کے انکار سے تم کافر ہو جاؤ گے۔ اگر ایمان لانا ضروری نہیں یا ان پر جبرئیل وحی نہیں لائینگے تو معلوم ہوا کہ وہ نبوت سے بھی معزول ہوں گے اور منجملہ امت محمدیہ کے ایک صوفی درویش ہوں گے جنکو درویشانہ اور صوفیانہ معمولی الہام کبھی ہو جایا کرے گا مگر وہ وحی یا نبوت نہ ہوگی اور نبوت سے معزول ہونگے۔

(۳) مسیح ابن مریم کی زبان تو عبرانی یا سریانی تھی اور شریعت محمدیہ و قرآن مجید عربی زبان میں ہے لہذا جبکہ وہ نازل ہونگے تو اس غیر زبان کو جو ان کے لئے اجنبی ہے اس عالم اسباب میں کیسے حاصل کرینگے۔ آیا آسمان سے ہی عربی زبان سیکھ آئیں گے یا بذریعہ جبرئیل ان پر دوبارہ قرآن مجید

## جنگ یورپ کے اثرات

شروع شروع میں جب قیصر جرمنی نے فرانس پر چڑھائی کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ تو مدبران یورپ کو یہ امید نہیں تھی۔ کہ یہ جنگ بہت زیادہ طول پکڑ لے گی۔ اور اس ہیزم آتش کے شعلے دور دور تک پھیل کر ایک ہیبت ناک صورت پیدا کر دینگے۔ اور اسکا اثر ملک کی تجارت پر خصوصیت سے بہت برا پڑیگا۔ مگر جوں جوں دن گذرتے گئے۔ یہ گتھی بجائے سلجھنے کے زیادہ پیچیدہ ہوتی چلی گئی اور اپنے مضر اثرات کی وجہ سے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ناگوار اثر ڈالنے کا موجب و محرک ہوئی۔

جرمنی۔ روس۔ فرانس۔ برطانیہ وغیرہ ممالک کی تجارت پر جو اسکا برا اثر پڑا ہے۔ اسکی تلافی تو وہ مدتوں تک نہ کر سکیں گے۔ اور بعد میں انکو معلوم ہوگا۔ کہ یہ بیوپار انکا سود مند تھا یا نہ۔ لیکن ہندوستان جو پہلے ہی بہت کچھ آئے دن کے قحط۔ بیکاری اور بیماری کی وجہ سے بیجان و ادموا ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تو یہ جنگ مرتے کو مارے شاہ مدار کا مصداق ثابت ہو رہی ہے تجارت کی راہیں مسدود ہیں۔ کاروبار میں تغیر واقع ہو رہا ہے۔ قحط کا یہ عالم ہے۔ کہ امرتسر جیسے شہر میں جو پنجاب کی تجارتی منڈی ہے۔ آٹا ساڑھے سات سیر۔ گوشت تین سیر اور دودھ چار سیر فی روپیہ بک رہا ہے۔ جو غریب طبقہ کے لئے بالکل ناقابل برداشت ہے۔ دوسرے مقامات کی حالت کا اندازہ آپ کر لیں۔

قحط کی سختی آدمی برداشت کر سکتا ہے۔ اگر کاروبار اچھا ہو اور تندرست ہو۔ بیماری کی تکلیف جھیل سکتا ہے۔ اگر گرانی کا دور دورہ نہ ہو۔ اسی طرح بیکاری کے برے ایام بھی آدمی اس امید پر کاٹ لیتا ہے۔ کہ کسی دوسرے وقت میں یہ خسارہ پورا کریگا۔ بشرطیکہ صحت ہو۔ درستگی ہو۔ لیکن قحط۔ بیکاری اور بیماری سہ ماہ کے چھوٹے چھوٹے دن جب اکٹھے ہو جائیں تو غریب مسلمانوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ جو بدقسمتی سے پیر دن چڑھے اٹھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور توکل کے نہایتی پہلو پر اسقدر مائل ہیں۔ کہ صبح کی کمائی سے کچھ شام کو اور شام کی کمائی سے صبح کے لئے بچانا ہی نہیں چاہتے

اسوقت غریب ہندوستانیوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ قحط کی سختی اور بیکاری کیوجہ سے خورد و نوش اور پوشش کا سامان میسر آنا درکنار ایندھن کی تکلیف ہی کچھ کم اضطرابی و بیکسی کا باعث نہیں ہے۔

چونکہ ہماری کاہل انگاریوں اور راحت طلبیوں کیوجہ سے ہندوستان کے اندر اپنی صنعت و حرفت تلف ہوتے ہوتے محض برائے نام رہگئی ہے۔ اور ہماری زندگی کا مدار اور ہماری معاش کا انحصار یورپ کی توجہ اور فراغت ہے اور یورپ جو جنگ کے خود معذور و مجبور ہے۔ اسلئے کاروباری لوگ خصوصاً اور ان سے تعلق رکھنے والے عموماً ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور منتظر ہیں۔ کہ کب جنگ ہٹے۔ اور وہ کچھ روزی کما کر کھانے کے لائق ہوں۔

یہ جنگ جو دن بدن زیادہ پھیلتی چلی جا رہی ہے نہ معلوم کب تک طوالت کھینچے۔ اور کیا کیا تغیرات پیدا کرے۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ منتظمان حکومت گرانی سے کم از کم ہندوستانیوں کو محفوظ رکھیں۔ اور کچھ ایسے ذرائع مہیا کر دیں۔ جن سے قحط اور بیکاری کی تکالیف کا قرار واقعی انسداد ہو جائے۔ خدا رحم فرمائے۔

## عیسائی اخبار نور افشاں کیا کہتا ہے؟

لدھیانہ کا عیسائی اخبار مذکور صفہ پر لکھتا ہے۔

"فن محاربہ کے ماہرین اس امر پر متفق ہیں کہ ایک ہی جگہ پر قایم ہونا اور اپنے مقام کو صرف محفوظ رکھنے کی کوشش اور تجاویز کرنا خواہ وہ کیسی ہی پر تقشن کیوں نہ ہو۔ جنگ میں ہزیمت پانے کی نشانی ہے کسی کا قول اور نصیحت ہے۔ کہ ہوشیار ہو جو مقام تمہارے قبضے میں ہے۔ اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ آگے نہ بڑھو۔ ایک ایک دوربین اور تجربہ کار اور خیر اندیش عالم نے یوں کہا۔ آگے نہ بڑھنے سے مراد پیچھے ہٹنا ہے۔ اور زیادہ محکم مقامات کو فتح نہ کرنا اسکو ہاتھ سے گنوا دینا ہے۔ جو اپنے قبضہ میں ہو۔ جو چیز ہمارے پاس ہے۔ اسکی شرط یہ ہے۔ کہ ہم اور زیادہ حاصل کریں۔ اور اسکو بھی اپنی ملکیت بنالیں۔ ہر ایک قدم جو آگے بڑھتا ہے۔ وہ حملہ کن بجا وہے۔" (نور افشاں [illegible] دسمبر)

## وزیر انگلستان کا تاسف

قیصر جرمنی نے پچھلے دنوں ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ انہیں الہام ربانی ہوتا ہے۔ قیصر جرمنی کے اس دعوے اور کھلی پر مسٹر لائڈ جارج وزیر انگلستان نے ریمارک کرتے ہوئے یہ فقرات اضافہ کر دئے تھے۔ کہ یہ دعوے حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تیرہ سو سال بعد آج قیصر ولیم نے کیا ہے۔ اس تشبیہ سے قدرتاً اہل اسلام کو سخت صدمہ پہنچا تھا۔ اور وہ منتظر تھے۔ کہ اس کی تلافی کب اور کس طرح کی جاتی ہے۔ ہم کو مسرت ہے کہ لنڈن مسلم لیگ نے مسلمانان عالم کے خیالات سے مسٹر موصوف کو مطلع کیا۔ اور ہز ہائینس سر آغا خاں نے ایک تقریر میں اسپر اظہار نفرت کرنے کے علاوہ خود بھی ان سے اسی معاملہ کے متعلق ملاقات کی جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ صاحب موصوف کے سکرٹری نے مسلم لیگ سے افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ جلدی کی حالت میں انہوں نے ایسے الفاظ لکھے جن سے مسلمان رعایا کے جذبات کو صدمہ پہنچا ہوگا۔ اور انہوں نے لیگ کو یقین دلایا ہے۔ کہ مسلمان رعایائے سلطنت کی دل آزاری سے زیادہ کوئی چیز ان کے خیال سے بعید نہیں ہو سکتی خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ وہ ایسے شاندار طریقہ پر (برطانوی) جھنڈے کی حمایت کے لئے اٹھے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے نہ صرف اپنی تقریر میں سے وہ الفاظ جن پر اعتراض تھا نکلوا دئے ہیں۔ بلکہ فوراً ہدایت کی ہے۔ کہ تقریر کی وہ اشاعت ہمیشہ فروخت نہ ہو جس میں یہ الفاظ مندرج ہیں۔ آہ ع

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

## مسلمان نادار

دیکھو لاہور میں دو ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی آسامیوں کے لئے جو امتحان مقابلہ ہوا تھا۔ اس میں لالہ کلونت رائے ایم اے۔ ایل ایل بی۔ اور بھائی اقبال سنگھ بی اے کامیاب ہوئے ہیں۔ افسوس کہ مسلمان ایک بھی نہیں۔ مسلمان جو دینیات میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں۔ دنیاوی معاملات میں بھی دوسری قوموں کے مقابلہ میں بہت پیچھے رہتے ہیں۔

# ملک کی مذہبی حالت اور اہلحدیث کانفرنس سے خواہش

کہ کسی انجمن یا سوسائٹی کی ترقی کے لئے یہ ابتدائی مرحلہ ضروری ہے۔ کہ جو کام اوس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اوس کی ضرورت ملک میں عام طور پر ہو۔ دوسرے قوم کی توقعات اس انجمن سے ہوں۔ الحمد للہ اہلحدیث کانفرنس کے لئے یہ دونوں مرحلے طے ہیں۔ ملک میں توحید وسنت کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ اور قوم کو اس کانفرنس سے توقع بھی ہے۔ جیسا کہ خط مندرجہ ذیل اس کی شہادت دیتا ہے۔ جو میرے ایک مکرم ذی علم دوست نے لکھتے ہیں:-

حامداً ومصلیاً

مولٰنا مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد طالب خیریت بخیریت۔ رب سے خیریت مزاج سے مسرور نہیں ہوا۔ میں ایک مدت سے متواتر دورہ تحصیل میں مصروف ہوں۔ ایک ضروری تقریب میلہ پر اگر ہوسکے تو کانفرنس اہلحدیث کا واعظ ضرور بھیجیں۔ میلہ بمقام شاہ صادق کھنگا متصل اسٹیشن دریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں ہوتا ہے۔ مختصر کیفیت میلہ مذکور یہ ہے کہ گدی نشین مجرد ہوتا ہے۔ جو ایک عورت طوائف بلا نکاح بٹھا لیتا ہے۔ میلہ کے موقع پر اس کے قریب مشہور مشہور طوائف ملتان جھنگ شورکوٹ لاہور وغیرہ سے چاند کی پہلی تاریخ کو پہنچ جاتی ہیں جن کو فقیر صاحب کی طرف سے خرچ خوراک مکلف ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ علاقہ کے معزز زمیندار ذیلدار وغیرہ جمع ہوتے ہیں۔ تحصیل اور ضلع کے بعض اہلکار بھی شریک ہوتے ہیں۔ صبح سے شام اور شام سے فجر تک یکے بعد دیگرے باری باری سے مجرا ہوتا ہے فقیر صاحب روپیوں کا بدرہ آگے رکھ لیتے ہیں اور ہر ایک پر نثار کرتے ہیں۔ شرکاء مجلس بھی حسب حیثیت فراخ دلی سے خرچ کرتے ہیں۔ دس تاریخ کو میلہ ختم ہوتا ہے اور ہر ایک طائفہ کو انعام اکرام دیکر رخصت کیا جاتا ہے۔ گدی کی آمدنی سالانہ قریب دس ہزار کے قریب ہے۔ جو کنجروں کی ملک ہے۔

یہ میلہ گویا اوس بزرگ مرحوم کی شادی کی رسومات کے مطابق ہوتا ہے۔ کیونکہ صاحب مزار مجرد تھے غرض دنیا بھر میں کوئی فسق وفجور کا ایسا مجمع نہیں ہوگا۔ فقیر کا ذاتی خرچ میلہ پر قریباً آٹھ دس ہزار روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ نذر چڑھاوا وغیرہ کی اوس گدی پر رسم نہیں بلکہ خود فقیر صاحب ہر ایک مہمان کو خلعت دیکر رخصت کرتے ہیں غرض مفصل تو آپکا واعظ رپورٹ کرے گا۔ مگر دنیا بھر میں یہ ایک فسق وفجور کا خاص مجمع ہے میں ایک دو سال ایک دو واعظ لیکر گیا۔ مگر واعظ طامع تھے۔ جو بغیر طمع کے جانا اور امر بالمعروف کرنا گوارا نہ کرتے تھے۔ اس لئے مکلف ہوں۔ کہ اگر آپ کسی تجربہ کار واعظ بھیجیں اور بقول آپکے اپنا کھائیں اور اپنا گائیں۔ تو یقیناً حق تبلیغ پورا ہو۔ اکثر اہل اسلام علماء کی آمد سے گھبراتے بھی ہیں

(فقط محمد حنیف عالم)

اڈیٹر۔ اب وقت گذر گیا۔ انشاء اللہ آئندہ سال انتظام کیا جاویگا

## سفیر کانفرنس اہلحدیث کا دورہ

مولوی عبدالستار حسن صاحب سفیر کانفرنس اہلحدیث ۲۵-اکتوبر یکشنبہ کو بدایوں اس خیال سے تشریف لائے تھے۔ کہ میلہ موضع گگوڑے میں تبلیغ کریں لیکن اس خیال کو بچند وجوہ ومصالح ملتوی کرکے آپ سہسوان تشریف لائے۔ یہاں آکر آپ نے ۲۶-اکتوبر دوشنبہ کو بوقت صبح مسجد غلام علیشاہ صاحب مرحوم میں تبلیغ واتفاق کے متعلق نہایت سنجیدگی کے ساتھ بیان فرمایا جس سے تمام حاضرین جلسہ آپکی خوش بیانی کے گرویدہ ہوگئے۔ بعد عصر آپ نے منشی سید انوار احمد صاحب کے مکان پر ایک جماعت کثیرہ کے روبرو صوم وصلوۃ کا بیان فرمایا۔ یہاں عورتوں کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپ محلہ بیقین محمد مکان بشیر علیخاں پر تشریف لے گئے۔ آپکے انتظار میں مردوں اور عورتوں کا گروہ پہلے سے بیٹھا تھا۔ آپنے پہنچتے ہی توحید کا بیان شروع کردیا۔ لوگوں کی گرویدگی کا ہی یہ باعث تھا کہ متواتر دو ڈھائی گھنٹہ تک جمے رہے۔ ۲۷-اکتوبر سہ شنبہ کو صبح کے وقت مولوی سید جمیل احمد صاحب کے مکان پر طہارت ونماز وقربانی کے مسائل واحکام کا بیان فرمایا۔ یہاں بھی مرد وزن کی ایک معتدبہ جماعت موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپنے محلہ بیقین محمد میں شیخ محمد حنیف صاحب کے چوپال پر بیان فرمایا جس میں مختلف مسائل کا ذکر ہوا۔ ۲۸-اکتوبر چہار شنبہ کو میر بادی علی صاحب رئیس قاضی محلہ کے یہاں آپنے نہایت مدلل بیان اتباع سنت کے متعلق فرمایا۔ پھر بعد عشاء آپنے محلہ چاہ شریں میں وعظ فرمایا جس میں علم غیب وتعزیہ وقبر پرستی وغیرہ شرک وبدعت پر ایک تنقیدی بحث کی۔ ۲۹-اکتوبر پنجشنبہ کو آپ موضع خیرپور پہنچے۔ وہاں جاکر آپ نے لوگوں کو نماز وتوحید کی تلقین فرمائی ۳۰-اکتوبر جمعہ کو جامع مسجد سہسوان میں خطبہ میں قیامت وآخرت کا مختصراً بیان فرمایا۔ پھر اسی روز بعد عشاء قاضی نہال حسن صاحب کے مکان پر توحید ونماز کا وعظ فرمایا۔ چونکہ یہاں عورتوں کے ایک کثیر جماعت شامل تھی۔ اسلئے پردہ کے متعلق بھی آپنے اچھی بحث کی۔ ۳۱-اکتوبر کو آپنے مجمع کثیر کے ساتھ نماز عید اضحیٰ ادا فرمانے کے بعد خطبہ میں توحید وقربانی کے متعلق بقدر مناسب بیان کیا۔ ۲-نومبر دوشنبہ کو محلہ محی الدین پور میں دو گھنٹہ تک توحید ونماز کا بیان کیا جس کے اثر سے چند بے نماز تائب ہوگئے۔ ۳-نومبر کو آپ موضع بازید پور جنگل سہسوان تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر آپ نے بعد عشاء تمام لوگوں کو جمع کرکے توحید ونماز کی تلقین فرمائی۔ اور قبر پرستی وغیرہ کا رد کیا ۴-نومبر کو موضع بھوانی پور میں بعد عشاء توحید ونماز وغیرہ کا بیان کیا۔ ۵-نومبر پنجشنبہ کو موضع مصطفیٰ آباد میں توحید وعمل بالحدیث کی تبلیغ کی۔ اور سود کی

حرمت اور اس سے نفرت بیان کی۔ ۶۔ نومبر کو موضع رفعت پور ڈاکخانہ دیگواں میں خطبہ جمعہ میں تھوڑا سا وعظ کہا۔ صرف قرآن و حدیث کا بیان تھا۔ ۷۔ نومبر کو موضع سرسول میں توحید و نماز و پردہ کے متعلق مبسوط ذکر کیا۔ ۸۔ نومبر کو واپس سہسوان آئے۔ ۹۔ نومبر کو خطیب منظور حسن صاحب کے مکان پر توحید و سنت کا بیان فرمایا جس سے مالک مکان و دیگر حضار کو یہانتک گرویدگی ہوئی کہ بعد عشاء آپکو پھر دوبارہ وعظ کہنا پڑا۔ اسوقت آپنے توحید و علم غیب کا قرآن و حدیث سے بحوالہ کتب فقہ معتبرہ مثل شرح فقہ اکبر و عالمگیری و قاضیخاں و مالابدمنہ و بحرالرائق وغیرہ نہایت مبسوط و مدلل قابلانہ جامع و مانع بیان فرمایا جس سے تمام حاضرین موافق و مخالف جو ایک کثیر تعداد میں موجود تھے۔ نہایت درجہ محظوظ و مسرور ہوئے جو لوگ اہلحدیث سے متنفر تھے۔ اون میں خوش عقیدگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔

اللہ عزوجل مولوی صاحب ممدوح و عاملیان اہلحدیث کانفرنس کو جزائے خیر دے۔ ۱۰۔ نومبر کو وقت صبح جناب مولوی صاحب موصوف کی روانگی ضلع بدایوں کو ہوئی۔

فہرست چندہ کانفرنس اہلحدیث

مولوی ابن حسن صاحب میری کانفرنس اہلحدیث عہ
اختر محمود صاحب میری کانفرنس اہلحدیث عہ
سید عبدالرحمن صاحب عہ شیخ لطافت علی صاحب
سرسول عہ عبدہ نہ فنڈ۔ میزان کل عہ
المرسل خاکسار اختر محمود حفظہ اللہ الودود
(از سہسوان (بدایوں))

## ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک اخلاقی حدیث ہے جس میں بدگمانی سے بچنے کی سخت تاکید ہے مگر لکھنا یہ ہے۔ کہ ظن جو افعال قلبیہ سے ہے۔ اسپر حدیث کا حمل جو افعال جارحہ سے ہے کیونکر درست ہوگیا۔ اور

کس نتیجہ کے خیال سے ایسا عمل جائز سمجھا گیا۔ پس عرض ہے حق سبحانہ تعالیٰ اور اوس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیمات کا عام منشا ہے۔ کہ بنی نوع انسان دنیا میں متحلی بالفضائل و متخلی عن الرذائل ہوکر رہیں۔ اپنے کو اون صفات حسیدہ کے ساتھ متصف رکھیں۔ جو دنیا اور آخرت دونوں میں باعث سرفرازی ہیں۔ اور ایسے ناپاک اور گندے اوصاف کے موصوف نہ بنیں۔ جو دارین میں موجب سیاہ روئی ہیں۔ منجملہ اون صفات زکیہ حسیدہ کے ایک صدق یعنی راست گوئی ہے فرمایا۔ علیکم بالصدق یعنی سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اس صفت کا موصوف صادق یعنی راستگو سچا کہلاتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ اپنی نسبت فرماتا ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ و من اصدق من اللہ قیلا۔ یعنے بات میں اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کون سچا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی نہیں۔ حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ صدق ایسی پاک اور ستہری صفت ہے۔ کہ حق تعالیٰ جلشانہ اپنے اندر سب سے زیادہ ہونا ثابت اور پسند فرماتا ہے اور منجملہ اون صفات ذمیمہ خبیثہ کے کذب ہے۔ یعنے دروغگوئی جھوٹ بولنا۔ یہ ایسی ناپاک اور ناشدنی صفت ہے۔ کہ اس کے موصوف پر خدائے کریم کی لعنت برستی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین چونکہ کذب کا مرتکب خدائے کریم کی لعنت کا مستحق ہے۔ اس سے آدمی ڈرکر بچ سکتا ہے۔ مگر شیطان کے اغوا یا نفس امارہ کی پیروی سے بدگمانی کی صفت بایں توجیہ حاصل کرلیتے ہیں۔ کہ مستحق لعنت تو وہی فعل ہے۔ جو جارحہ سے صادر ہو۔ اور یہ ظن یعنے بدگمانی اوس سے الگ ہے۔ کیونکہ فعل قلب ہے اس کے ارتکاب سے لعنتی نہیں ہوسکتا۔ لہذا آدمی اپنے زعم میں جھوٹ چھوڑ کر بدگمانی پر کمر باندھ لیتا ہے۔ اور اپنی اس قوت اجتہادیہ کے بل پر گاؤں گاؤں بلکہ گھر گھر گھوم کر ہر شخص کے جاہ و جلال مال و منال پر بدگمانی کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں شخص کی یہ عزت ذاتی نہیں۔ بلکہ

فلاں وجہ سے ہے۔ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کے پاس مال و دولت بحسب حلال نہیں ہے۔ بلکہ فلاں وجہ سے ہے۔ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کی شہرت کمال ذاتی سے نہیں ہے بلکہ فلاں کی طفیل سے ہے۔ غرضیکہ ؎

حسد است و ہزار بدگمانی

اور ساتھ اس کے وہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے اور نہ خدا کے قانونی مجرم ہیں اور نہ لعنتی ہیں۔ بل یحسبون انہم یحسنون صنعا یعنے اپنے خیال میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کام کررہے ہیں۔ اسی وسوسہ یا خطرہ اجتہادی کے رفع کے لئے حکیم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حدیث فرماکر سمجھایا۔ کہ ؎

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

بندۂ خدا بدگمانی کرنے سے تو اور زیادہ دور بھاگ جانا چاہئے کیونکہ اگرچہ یہ فعل قلبی ہے۔ مگر آخر ظنی کذا۔ ظنی کذا۔ میرا گمان یوں ہے میرا گمان اسطرح ہے۔ جارحہ زبان ہی سے تو نکالا پس اس جرم میں تمہارا دل اور تمہاری زبان دونوں شریک ہوگئے۔ لہذا اوس کذب سے (جسکو تمنے لعنت کے ڈر سے چھوڑا تھا) بڑھکر اکذب الحدیث کے مرتکب ہوکر اکذب انکا ذہن ہوگئے۔ اور پہلے سے ڈبل اور سوئی لعنت کے مستحق ہوگئے۔ فررت من المطر وقعت تحت المیزاب۔ پس تمکو چاہئے۔ کہ اس ہوکے سے بازآؤ اور بدگمانی کرنے سے بچو۔ اور یہ نہ سمجھو۔ کہ وہ ظن تمہارا قلب ہی تک رہ گیا۔ بلکہ وہ دل سے نکلکر زبان پر آیا اور زبان سے نکلکر خلق میں گیا جس سے خلق تباہ و برباد ہورہی ہے۔ نفاق و شقاق کشیدگی و کبیدگی۔ رنجیدگی حسد و بغض و کینہ سبھی کچھ پیدا ہوگئے۔ اسی لئے فرمایا۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

ہمیں شک نہیں کہ آج کل عام طور پر بدگمانی کا ایسا برا اثر پڑرہا ہے۔ کہ کوئی کام دین و دنیا کا بننے نہیں پاتا جہاں کسی شخص موفق نے کوئی کام خیر کی ابتدا کی کہ خلل پہنچی۔ اور اس کام میں رخنہ پڑا۔ اس کے پہلے باہم محبت تھی تو اب عداوت ہے۔ جس کے پہلے باہمی اتفاق تھا۔ تو اب اختلاف ہے۔ بیزاری ہے۔ دل آزاری ہے۔ اور آج اس کا ایسا عالمگیر دورہ ہے۔ کہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی گاؤں کوئی گھر بلکہ کوئی آدمی اس سے خالی نہیں۔ جہاں

ع سنو ایسی کا رونا ہے اور اس کی شکایت اس گزشتہ سے اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ کوئی گن نہیں سکتا۔ ہمکو زیادہ افسوس اوسوقت ہوتا ہے جب ہم گروہ عاملین بالحدیث کے اندر یہ ناپاک مرض پاتے ہیں۔ بلکہ اور گروہ سے زیادہ۔ حالانکہ ہمکو اس کی زیادہ نفرت ہونی چاہئے۔ کیونکہ ہم لوگ متبعین کتاب و سنت ہیں اور کتاب و سنت میں جسقدر اتفاق

# فتاوے

س نمبر ۱۸ - کیا حکم ہے شریعت کا - کہ مسماۃ ہندہ سے کوئی ایسا فعل صادر ہوا جس سے شوہر مسمات مسمی زید کو رنج گذرا - اور والد مسمات بلا اطلاع زید مسمات ہندہ کو اپنے گھر لایا - بعد ازاں والد زید برائے طلاق دینے مکان پر مسمات کے گیا - مگر بوجہ کسی امر کے طلاق نہیں دیا پھر والد زید نے راجہ کے پاس درخواست کیا - کہ ہماری بہو مسمات ہندہ کو والد ہندہ رخصت نہیں کرتا - راجہ نے دونوں کو طلب کیا - اور والد مسمات سے کہا کہ تم اپنی دختر کو کیوں نہیں رخصت کرتے ہو - والد مسمات نے کہا کہ ہم رخصت دینے پر راضی ہیں جب چاہیں رخصت کرا لیویں - والد زوج نے کہا - کہ ہم ایسی بہو کو نہ لیں گے اور نہ رکھیں گے - والد مسمات نے کہا - اگر نہ رکھو گے تو مہر مسمات اور زیور اور دان جہیز جو ہم نے دیا ہے واپس کر دو - شوہر کے باپ نے کہا - کہ اگر زمیندار کے فیصلہ میں ہوگا - تو ہم واپس کر دینگے - زمیندار نے کہا کہ ہمارے فیصلہ میں کوئی چیز نہ ملے گی - کیونکہ مسمات مجرمہ ہے ہاں اپنی خوشی سے واپس کرے تو کر سکتے ہیں - اور یہ بھی کہا - کہ تکرار جانے دو - جو کچھ با خود ہا لیا دیا گیا ہے وہ سب جو جہاں ہے - وہاں رہنے دو - ایکدوسرے کا مطالبہ کوئی نہ کرے - یا خود ہا اپنی شریعت (دستور) کے موافق چھٹکارا کرالو - وہاں سے دونوں فریق مکان پر گئے - بعد اس کے والد مسمات مکان پر زوج کے آ کر کہا - کہ ایک طلاق نامہ لکھدو - بعد اس کے شوہر نے ایک طلاق نامہ اسطرح پر لکھا - کہ تم نے ہمکو زوجیت سے خلاص دیا - اور ہم نے تجھکو تین طلاق دیا - اور عورت مہر کو چھوڑ دیا - اور بہ نسبت زیور اور دان جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایکروپیہ واپس کر دیا - بعد ازاں جب چودہ روز گذرا - تو مسمات مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا - اور کہا - کہ عدت ایک حیض کی ہوتی ہے اب بہ نسبت اس نکاح کے باخود ہا سخت نزاع ہے چند علماء قائل ہیں - کہ یہ خلع ہوا - عدت اوسکی ایک حیض ہے - وہ عدت جب گذر گئی تو نکاح ہوا - یہ نکاح درست ہے - اور چند علماء قائل ہیں کہ یہ نکاح درست نہیں ہے - کیونکہ یہ خلع نہیں بلکہ طلاق ہے - بلکہ وہ بھی رجعی ہے - در صورت طلاق بائن کے بھی عدت اسکی تین حیض ہے - یہ نکاح اندر عدت کے ہوا - یہ نکاح باطل ہے - کون فریق حق پر ہیں اور کون باطل پر مع دلائل اسکو دفتر میں تحریر فرما دیں عبد الحکیم از میٹنہ (مالدہ - بنگال)

ج نمبر ۱۸ - صورت مرقومہ خلع کی نہیں - بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے - جو صورت مرقومہ میں نہیں - لہذا عدت تین طلاق ہوگی - اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں - ۲ - ر و خل غریب فنڈ

س نمبر ۱۹ - قبر کو پختہ بنوانا منع ہے - اگر قبر پختہ نہ کی جائے - تو اوس قبر کے چاروں طرف چہار دیواری پختہ جائز ہے یا نہیں - یا مقبرہ (از وزیر آباد)

ج نمبر ۱۹ - پختہ بھی ثابت نہیں - لہذا کچا ہی کرنا چاہئے قبرستان چونکہ فنا کا مقام ہے - اسلئے شریعت کو منظور ہے کہ وہاں کوئی امتیازی صورت نہ رہے

س نمبر ۲۰ - مدینہ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پختہ ہے یا نہیں اور مقبرہ ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۰ - پختہ نہیں - قبر مبارک کچی ہے - نہ مقبرہ ہے - حضرت عائشہؓ کے حجرے میں دفن ہوئے تھے - وہی ہے - اور بس -

س نمبر ۲۱ - کچی قبر کے جلد مٹ جانے کا اندیشہ ہے کیا قبر کا نشان قایم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے - اور اگر جائز ہے تو کسطرح کرے - ہر حال مرمت کرائی یا پختہ کرائے

ج نمبر ۲۱ - یہ اندیشہ کب تک چلے گا - كَلَّا ذَرْهُمْ حَتَّىٰ ذُرْتُمُ الْمَقَابِرَ - زیادہ ہی خیال غالب آئے تو مٹی ڈلوا دی جائے اور بس

س نمبر ۲۲ - نشان کے لئے پتھر پر نام لکھوا کر قبر کے سرہانے لگانا جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۲ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر صرف پتھر رکھا تھا اس سے زیادہ نہیں - نہ نام نہ نشان - فنا میں قیام کیا اور نہ نام کیا -

س نمبر ۲۳ - اگر کوئی رشتہ دار مر جائے - تو حافظ کو مقرر کرنا کہ گھر پر آ کر روز اتنے پارے پڑھ دیا کرو کہ میت کو ثواب ہو - جائز ہے اور کیا ضروری ہے -

ج نمبر ۲۳ - میت کی وکالت میں کرو تو جائز ہوگا انشاء اللہ

س نمبر ۲۴ - آخرت میں ہر ایک شخص کے اپنے اپنے اعمال کام آئیں گے - تو بعد مرنے کے جو بغرض ثواب رسانی کئے جاتے ہیں - اوسکو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اوسکو گناہوں کے عذاب سے بچا سکتے ہیں

ج نمبر ۲۴ - ثواب رسانی کے دو طریق ہیں - ایک یہ کہ میں کام کروں اور نیت رکھوں کہ اس کا ثواب جو میرا حق ہے میں نے میت کو بخشا - دوسرا یہ کہ میں وہ کام میت کی وکالت میں کروں - پہلی صورت میں اختلاف ہے - دوسری کسی قدر واضح تر ہے - اس لئے ثواب کا کام میت کی وکالت کی نیت سے کرنا چاہئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قربانی اپنی امت کی طرف سے کرتے تھے - اور حضرت علی رضؓ ایک قربانی آنحضرت کی طرف سے کرتے تھے

س نمبر ۲۵ - ما ملکت ایمانکم کے معنے لونڈی غلام ہیں - تو وہ لونڈی غلام آج کل میسر ہیں یا نہیں اگر کوئی شخص کسی عورت کو خرید ے - تو وہ لونڈی کا کام دے سکتی ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۵ - آزاد کو خرید کر غلام بنانا سخت گناہ ہے - اور وہ لونڈی بھی نہ بنے گی -

س نمبر ۲۶ - قربانی کس پر فرض ہے - مُردوں پر فرض ہے یا نہیں - اگر مردوں پر فرض نہیں ہے تو مردے کے رشتہ داروں کی طرف سے کیوں قربانی کی جاتی ہے -

ج نمبر ۲۶ - اسکا جواب نمبر ۲۴ میں آ چکا ہے - کہ بطور وکالت بغرض ثواب رسانی کے جائز ہے مردوں پر کوئی کام فرض واجب یا سنت نہیں - وہ احکام کے محل ہی نہیں - (از وزیر آباد)

س نمبر ۲۷ - میت کی قبر پر تل - چاول - یا کوئی اور اس قسم کی شے اس نیت سے ڈالنا کہ جانور کھائیں گے - تو میت کو فائدہ پہنچے گا - درست ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۷ - شرع میں ثابت نہیں - جانوروں کو فائدہ پہنچانے کی اور بہت سی صورتیں ہیں

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**سیاہ ہفتہ** گذشتہ ہفتہ اسلامی ہند میں علمی لحاظ سے سیاہ گذرا ہے

اہلحدیث کے بہت پرانے بزرگ مولانا سید محمد عرفان صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ آپ حضرت سید احمد صاحب بریلوی مرحوم کے نواسے تھے۔ اس خاندانی عزت کے علاوہ آپ ذاتی طور پر ذی علم اور خدا یاد بزرگ تھے۔ جناب حافظ عبید اللہ صاحب ٹونکی نے انکی تاریخ وفات کیا اچھی لکھی ہے۔

ادخلہ اللہ جنات النعیم غفر لہ وارحمہ

دوسرے صاحب ہندوستان کے مشہور مصنف مولانا شبلی ہیں۔ جو ۱۵ روز کی علالت اسہال کے بعد ۱۸۔ نومبر کو انتقال کر گئے۔ انا للہ

مرحوم کی نسبت گو اون کے اعتقادات کے لحاظ سے کسی کو اختلاف ہو۔ مگر اون کے علم و فضل خصوصاً تاریخ دانی کا غالباً سبکو اقرار ہے۔ میں بذات خود مرحوم کو جانتا ہوں اسلئے میری ذاتی رائے ہے۔ کہ وہ لا بشرط شیئ مسلمان تھے بحیثیت علم تاریخ علما میں ممتاز تھے۔ کتاب سیرت النعمان کے زمانہ سے اون کے خیالات بہت ترقی پر تھے گو اون کے مخالفوں سے سنا کہ وہ ملحد ہیں۔ مگر ہمنے اونکو نماز پڑھتے بھی دیکھا۔

مرحوم پہلے شخص نہیں جنکی نسبت ایسا اختلاف ہوا ہو بلکہ ان سے پہلے بھی بہت سے ایسے بزرگ گذرے ہیں۔ جن کی موت پر بعض لوگوں نے مات قطب اللہ کہا تھا۔ تو بعض نے مات فرعون ھذا الزمان

بہر حال بندہ ایسے صبار میں جا پہنچے ہیں۔ جہاں پر کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی جن لوگوں کو مرحوم کے الحاد کا علم ہے وہ اپنے علم کے مکلف ہیں۔ ہمیں ان سے بحث نہیں ہم اپنے علم کے موافق کہتے ہیں سے

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم ایک بڑی ضروری تصنیف سیرت الرسول میں مشغول تھے سنا جاتا ہے۔ کہ اوسکی دو جلدیں ختم

ہیں۔ خدا کرے یہ کام کسی ایسے ہی لائق آدمی کے سپرد ہو۔ جو اس کا پورا اہل ہو۔ حضور بیگم صاحبہ بھوپال دام عزہا اس کتاب کی مشکور ہیں۔ حضور عالیہ کی علم پروری کی توقع ہے۔ کہ اسکا انتظام احسن طریق سے فرماوینگی۔

**حافظ عبد الحمید صاحب** از اندور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میری بچی بعارضہ دق فوت ہوگئی۔ انا للہ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ ان سب کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لھم وارحمھم وابدلھم دارا خیرا من دارھم واھلا خیرا من اھلھم

## لاہور کے آریہ اور اہلحدیث

لاہور میں آریوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ دونوں کے جلسے اخیر ماہ نومبر کے ہوتے ہیں۔ اور دونوں شاندار۔ اس کے مقابل میں اہلحدیث کی جماعت ہے۔ کہ اونکو آپس کے فضول مناقشات سے اتنی بھی فرصت نہیں۔ کہ آریہ سماج جو اپنے جلسے پر مناظرہ کا اعلان کرتی ہے۔ اور سب مذاہب کو للکارتی ہے۔ اوس میں حصہ لینے کا کوئی انتظام کریں۔ جو لوگ مشترک امور میں بلحاظ کسی مذہبی اختلاف کیوجہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اونکی بابت خدا و رسول اور تمام دنیا کے نزدیک غلط ہے۔ کسقدر ظلم اور مقام غضب ہے۔ کہ لاہور جیسے شہر میں آریہ سماج مباحثہ کو للکارے۔ اور اہلحدیث وہاں کے خاموش سنا کریں۔ کیوں؟ اسلئے کہ اونکو اپنے فضول جھگڑوں سے فرصت نہیں۔ میرے پاس آریہ سماج کے چار خط آئے میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ نہ جاؤں کیونکہ لاہور میرا صدر مقام نہیں۔ نیز اون حامیان اسلام کی غیرت کا بھی اندازہ ہو سکے۔ جو بات بات پر دوسروں کو کافر بنایا کرتے ہیں۔ کہ وہ کہانتک اسلام کی حمایت کرتے ہیں ۲۰ نومبر کو مایوسی ہوئی۔ تو میں نے باوجود مانع کے منظوری سے آریہ سماج کو اطلاع دیدی۔ چنانچہ یکم دسمبر کی شب کو لاہور وچھو والی سماج میں مباحثہ ہوگا مضمون مباحثہ

عورت کا درجہ کیا ہے؟

**عریب فنڈ** میں از عبد الرحمن خان صاحب ملکن ضلع بریلی ۴م رشید ابراہیم از دادا ملک برار ۵ر از نتوفنڈ ۲ع ۱۵ گر بقایا سالانہ ۳ع ۳ر از محمد حسن سرہندی (رسائل) ۴ع سید سردار علی موضع آچھ

ضلع گجرات رسائل ۴ع ۱۴ر کل ۷ع ۱۴ر۔ دونوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ باقی ۴ (محاسب)

**مفت مفت** میرے پاس دو اڑھائی سو نسخہ کتاب حکم الکتاب بتفضیل الاصحاب مع ضمیمہ اردو اور ایک رسالہ رد تقلید میں ہے۔ پس آپ مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث میں شائع کردیں۔ کہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر ۱۸۔ ۱۹ جزو کا رسالہ مفت منگالیں پتہ یہ ہے حافظ قادر بخش چاہ خلیل والا موضع شاہ پور ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان

**طبی استفسار** مجھکو بچپن میں مرض دمہ تھا۔ جو کہ زمانہ طفلی میں دورہ کرتا رہا مگر جب میری عمر ۱۵۔ ۱۶ برس کی ہوئی تو دمہ کا اثر جاتا رہا۔ مگر اب جبکہ میری عمر ۲۳ برس کی ہے دمہ پھر عود کرنے لگا ہے۔ میری شادی بھی ۱۸ برس میں ہوگئی۔ اب حال یہ ہے۔ کہ موسم گرما یعنے چیت سے لیکر بھادوں تک دمہ کا اثر کوئی نہیں ہوتا جب سورج کا مہینہ چڑھتا ہے۔ تو پھر دمہ شروع ہونے لگتا ہے۔ رات کو نیند ہو جاتا ہے۔ صبح چند دفعہ کھانسی آجاتی ہے بلغم دفع ہوکر پھر آرام آجاتا ہے۔ چند دوائیں استعمال کیں۔ آرام تو آجاتا ہے مگر دمہ بالکل جڑ سے نہیں جاتا۔ اگر کوئی صاحب عمدہ نسخہ جانتے ہوں تو اطلاع دیں نسخہ سہل ہو تاکہ کرنے یا ڈھونڈھنے میں تکلیف نہ ہو۔ آرام کلی ہونے پر ایک سال کیلئے اخبار جاری کرادونگا۔ راقم خریدار اہلحدیث از جھنگ بنر والہ روشن۔ ھو ۴۶


# چاند کی روشنی

چاند گھر گھر روشنی دیگا

تازہ بیانات۔ لطیف خیالات پاکیزہ حالات اسلام کی چمکتی ہوئی شان اسلئے اور نرالے مضامین دیکھنے ہوں تو صحیفہ ۲ لقمیاں منگائیے۔ جس کے مطالعہ سے جسم کی آنکھ روشن اور روح کی آنکھ بستی ہے ہر بارش ادا اپنا لباس ملاحظہ فرمائیے

سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ

نمونہ مہر کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں

منیجر صحیفہ القمر دہلی

# انتخاب الاخبار

## ناظرین کو سال نو مبارک ہو

اس ہفتہ کی خبروں کا اجمال یہ ہے کہ لڑائی ہر طرف ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں لڑائی کی جو خبریں بذریعہ تار پہنچی ہیں۔ ان کا خلاصہ ذیل میں درج ہے واللہ اعلم

سنگتاؤ کو جاپانیوں کے حوالہ کرنے سے پیشتر جرمنوں نے اپنی جنگی کشتیوں اور بحری سرنگیں لگانے والے جہاز اور آسٹروی جہاز قیصرین الزبتھ کو غرق کر دیا تھا

دو جرمن آبدوز کشتیاں ابنائے ڈوور میں غرق کر دی گئیں۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی بیڑے نے بحیرہ اسود میں ترکی جہاز گوبین اور بریسلا پر حملہ کیا جس سے گوبین کو نقصان پہنچا اور وہ کہر میں غائب ہو گیا روسیوں کے ۴۲ آدمی اور ایک لفٹننٹ زخمی ہوئے۔

اخبار ایکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چونکہ جرمن نہر کے بائیں کنارے پر قابض نہیں ہو سکے اس لئے دکسموڈ کا قبضہ ان کے لئے بیسود ہے۔

لارڈ رابرٹس جو پہلے کسی زمانہ میں ہندوستانی افواج کے سپہ سالار تھے فرانس میں ہندوستانی سپاہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ جہاں وہ نمونیہ سے انتقال کر گئے۔

مارسیلز (فرانس) میں نئی ہندوستانی سپاہ کا نہایت پرجوش استقبال ہوا۔

انگلستان کے دیوان عام میں مصارف جنگ کے لئے ۲۲۵ کروڑ کی منظوری دی گئی اور دس لاکھ مزید رنگروٹ کی تجویز پاس ہوئی ۲۲۵ کروڑ پونڈ ماہ اپریل تک کافی ہونگے

روسیوں نے مشرقی جرمنی کے جن مقامات پر قبضہ کیا ہے ان میں اسی طرح اور اسی نسبت سے تاوان جنگ کا مطالبہ کیا ہے جس طرح جرمنوں نے روس سے بلجیم اور فرانس کے بعض مفتوحہ مقامات سے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔

اخبار ڈیلی نیوز رقمطراز ہے کہ مصارف جنگ کے لئے پچاس کروڑ پونڈ بہ اقساط قرضہ لیا جائیگا۔

پاپائے روم نے ایک گشتی چٹھی میں متخاصمین سے درخواست کی ہے کہ وہ صلح کر لیں۔

پرنس آف ویلز (ولی عہد سلطنت انگریزی) میدان جنگ میں بحیثیت فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے عملہ سٹاف میں شامل ہو گئے ہیں عمر ۲۰ سال

جرمن فوجیں مقام ریمز کے کئی قلعوں پر قابض ہیں اور بلا ناغہ فرانسیسیوں پر شبخون مارتی رہتی ہیں۔

سٹیٹسمین کلکتہ کا نامہ نگار ولایت سے تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری شخص تازہ لڑائیوں کے عینی مشاہدہ کی بنا پر ظاہر کرتا ہے کہ گو جرمنوں نے کچھ جگہ حاصل کر لی ہے تاہم وہ ایپرس کو تسخیر نہیں کر سکے۔ گو ہمارا سخت نقصان ہوا۔ مگر دشمن نے اپنے ارادہ میں ناکام رہنے کے علاوہ ہم سے بھی زیادہ نقصان اٹھایا ہے۔ جرمن گارڈ کا استقلال قابل تعریف ہے۔

فرانس میں لڑائی بڑے زور شور سے ہو رہی ہے جس میں متحدہ افواج (فرانسیسی اور انگریزی) افواج کی حالت قابل اطمینان ہے اور وہ بتدریج آگے بڑھ رہی ہیں

روس کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وارسا کے قریب جرمن شکست کھا کر پورے طور پر پسپا ہو گئے۔ اور اپنے علاقہ میں پہنچ جانے میں کامیاب ہونے کے لئے تمام ریلوے لائنوں کو تباہ کر دیا۔

روسی بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے فوجوں کا نیا اجتماع شروع کر دیا ہے جن کے ساتھ رسالہ کی بہت بڑی جمعیت ہے جو مغربی میدانگاہ (بلجیم و فرانس) ہٹائے لائی گئی ہے

آسٹریا کی نئی فوج جو سروی افواج سے بہت زیادہ ہے سرویہ میں داخل ہو گئی ہے۔

روسی سپاہ بہت دور تک جرمن علاقہ میں گھس آئی ہے

جرمن بیڑے نے بحیرہ بالٹک میں روسی بندرگاہ لیبو پر گولہ باری کی ہے۔

جرمن نقصان جان کی سرکاری فہرست سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ ۵ لاکھ ۹۴ ہزار ۲ سو ۲۴ آدمی مجروح و مقتول ہوئے

روسی اور جرمن دریائے وسچولا اور ورٹا پر ایک بہت بڑی لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ترک قیدیوں نے ان سے کہا ہے۔ کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ترکی جرمنی کی طرف سے کیوں لڑ رہا ہے۔

ترکی فوج بماتحتی جرمن افسروں کے شہر ارض روم واقعہ آرمینیا کو قلعہ بند کر رہی ہے

ترکوں نے جرمنی سے کئی سو افسر مانگے تھے مگر جرمنی نے جواب دیا۔ کہ مطلوبہ تعداد میں جرمن افسر نہیں مل سکتے کچھ آسٹروی افسر بھی روانہ کئے جاویں گے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ جس قلعہ ارض روم اور طرابزون سے ترکوں کی زبردست کمکی فوج کے پہنچنے کی وجہ سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

ترکی فوج کمک صوبہ باطوم کی سرحد پر نمودار ہوئی ہے

روسیوں نے طرابزند پر گولہ باری کر کے قلعہ کو نقصان پہنچایا۔

روسیوں نے وادی فرات میں حملہ کر کے دتہ کے مقام کو فتح کر لیا۔

انگریزی جنگی جہاز ڈیوک آف ایڈنبرا نے شیخ سعید پر گولہ باری کر کے قلعہ ترکیہ کو بیکار کر دیا۔ اس کے بعد ہندوستانی سپاہ کی تین رجمنٹیں خشکی پر اتریں اور قلعوں کے گولہ بارود اور توپوں کو بیکار کر کے واپس آ گئیں (شیخ سعید آبنائے باب المندب پر واقع ہے)

روما کے برقی پیغامات سے معلوم ہوا۔ کہ قسطنطنیہ کا جاپانی سفیر قسطنطنیہ سے روانہ ہو گیا ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ روسی دستہ ہراول ارض روم میں پہنچ گیا ہے۔ جہاں اس نے ترکی فوج میسو کو شکست دی۔

پیرس کی خبر ہے کہ محاذ کے شمال میں نہایت سخت اور مسلسل گولہ باری ہوتی رہی۔ جرمنوں نے علاقہ سینٹ ہلیر شمارن کوٹ کے مغربی حصہ کو سرنگ لگا کر اڑا دیا۔

**الہلال کی ضمانت ضبط!** افسوس ہے کہ الہلال کلکتہ کی دو ہزار کی ضمانت بحق سرکار ضبط ہو گئی۔ اور دو پرچے بھی ضبط ہوئے۔ جن کی نسبت انگریزی اخبار پانیر نے کچھ نکتہ چینی کی تھی۔ انا للہ - **پنجاب** میں نغرہ محرم جمعہ کا ہوا۔

ahmadimuslim.de

# موسیائی

۱۱/۵۲

یہ موسیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ سوزش۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی۔

**قیمت** فی چھٹانک ۱۲/ آنہ دو چھٹانک ۱/۶ روپیہ پختہ ۶ روپے مع محصولڈاک وغیرہ
ممالک غیر سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام کھیدوک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ ۳ چھٹانک موسیائی بذریعہ ویلو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ آپکی موسیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کرم آپکا موسیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا۔ اب از رہ مہربانی ایک چھٹانک موسیائی جلدی روانہ کریں (۷ اکتوبر ۱۹۴۱ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مئو ناتھ بھنجن (اعظم گڈھ) لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک موسیائی بپتہ ذیل۔۔۔ ویلو کر دیجئے۔ آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب متعلم انبوہ ضلع مرشد آباد بنگال سے لکھتے ہیں۔ کہ جناب کی موسیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی بحمد اللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور حبیب نے مجھکو کہا کہ میں دمہ کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے سو ہر بانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۱۹۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء)

ملنے کا پتہ
پروپرائٹر دی میڈلس ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

## نہایت مفید۔ ضروری۔ اور کارآمد کتابیں

۲۵/۵۲

**تحفۃ النساء یعنی فیملی ڈاکٹر** ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹر کی تصنیف۔ جو اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے۔ اس میں لڑکیوں کے یوم پیدائش سے لیکر کنوارپن۔ بلوغ۔ شادی۔ حیض۔ حمل۔ وضع حمل اسقاط۔ وغیرہ جملہ عوارضات۔ تغیرات۔ شکایات اور امراض اور بچوں کی لڑکیوں کے متعلق جملہ تکلیفات۔ نشوونما۔ پرورش۔ تربیت کے نقائص۔ وغیرہ کے اسباب و علامات بتاکر ان کے علاج و مجربات۔ نسخہ جات۔ مفید ہدایات۔ ضروری نقشہ جات مع ترکیب درج ہیں۔ اس کتاب کا ہر گھر میں اور خصوصاً دایہ کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے مفید۔ اور کارآمد ہے ۸/عہ

**لیکچرار** واعظوں۔ مقرروں۔ ایڈیٹروں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے۔ تقریر کرنیوالے کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان کے مفصل اسباب بیان کرنیکے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں مبتدی کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے نیز ملک کے سرکردہ اصحاب کے مفید لیکچر بھی درج ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲/

**تجربات رمن** اس میں تقریباً تمام مشہور اشتہاری ادویہ مثلاً بال اڑانے کا عرق تیل۔ صابون۔ ہر قسم کے خضاب۔ تیل۔ حسن افزا کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں۔ بٹن بنانا۔ لاکھ۔ موم بتی بنانا۔ دیا سلائی۔ منجن وغیرہ وغیرہ بہت سے نسخے مع ترکیب دیئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۰/

**فرہنگ اللغات جدید** نئی طرز۔ سرکاری تقطیع۔ بہت سے ضروری الفاظ کا اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں۔ الفاظ کا عام فہم ترجمہ اور صحیح۔ اردو جاننے والے اور طلبہ کے لئے نہایت مفید ہے ۲/ مد ۸/

**چشمہ حیات** جلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اسباب و علامات کی قدیم و جدید طرز پر تحقیقات اور علاج۔ مجربات اور مفید ہدایات۔ رعایتی ۶/

**دنیائے اسلام اور عیسائیت** اسلام نے کسطرح تیرہ سو سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پرآشوب مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج۔ ہر مسلمان کیلئے جسکے پہلو میں دل اور دل میں درد قومی ہو اسکا مطالعہ از بس مفید ہے ۶/

**سیر دیہات** اس میں سرکاری اہلکاروں کے مظالم۔ لوٹ کھسوٹ یا زمینداروں کی دست درازی کی۔ خلاف قانون کارروائیاں۔ دہقان کی جاہلانہ بے بسی سودخوار بنیوں کے شکنجے سے۔ سرکاری ٹیکس فیس ہوائی۔ مشرکانہ رسوم کے سبب تباہی کے دردانگیز حالات اور اسباب بیان کرکے انکا علاج بتایا گیا ہے رعایتی مع محصول ۶/

**ہندوستان اور سلف گورنمنٹ** سلف گورنمنٹ (خود مختاری) کے کیا فوائد ہیں۔ ہندوستان کو اپنی حکومت کب اور کیونکر ملے گی اور ہمیں اپنی حکومت حاصل کرنیکے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئے۔ انکا مفصل ذکر قیمت ۶/

**اسلام اور علماء فرنگ** اسلام کی عظمت۔ صداقت۔ فضیلت پر یورپین پروفیسروں۔ مورخوں۔ فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۳/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

**فلاح قادیان** [illegible] قیمت ۱/

**مسلمان** [illegible] قیمت ۱/

# سفر حرمین الشریفین

## مقامات شام و بیت المقدس و مصر مع نقشہ جات

## احوال حرم ثلاثہ

دل مشتاق کو جس کی تمنا مدت سے تھی

حضرات جس کتاب کے دیدار کے لئے مدت سے دل ترستا تھا۔ اور آنکھیں مشتاق تھیں۔ لو اب بافضال حضرت ذو الجلال تیار ہو چکا۔ ہمکو اس اشتہار میں طول طویل تمہید سے کام لینا منظور نہیں اور نہ ہی دوکان پھیکی پکوان کے مصداق بننا مطلوب ہے۔ جو تحریر ہی کو پیش کیا جاویگا۔

اب سنئے وہ کیا چیز ہے جس کی تمنا ہر دل میں تھی۔ اور ہزارہا مشتاق جس کیلئے چشم براہ تھے۔ در حقیقت یہ جناب مستغنی عن الالقاب حاجی الحرمین الشریفین زائر قبلتین المحترمین خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب نقشبندی ادام اللہ اقبالہم اکثر اہاسٹیٹ ... کا سفر نامہ ہے سفر نامہ بھی کیسا جس کے دیکھنے سے مسلمانوں کی قدیم صناعی اور اہل ایشیا کے انتہا کمالات کا مرقع ہے۔ خاصکر اہل عرب کی موجودہ معاشرت صنعت و حرفت۔ تجارت و تمدن کا نقشہ کھینچکر آئینہ بنا دیا ہے۔ یہ سفر نامہ بنگلور جنوبی ہند سے شروع ہو کر عرب حجاز۔ شام۔ فلسطین۔ مصر۔ عراق۔ و نیز وسط عرب۔ و نا معلوم عرب کے حالات و یوروپین سیاحوں کے سفر نامے کے اقتباسات نہایت شرح و بسط کے ساتھ مع نقشہ جات جغرافیائی اور عکسی تصاویر عمارات مقدسہ کے تکمیل پایا ہے۔

مقامات مندرجہ بالا کو خان بہادر محمد فتح الصدر نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ اور بسیط و مستند عربی۔ فارسی و انگریزی کتب تواریخ سے اسکی بعد تحقیق کی اخلاقی کیفیتوں کو قلم انداز کرکے تحقیقی حالات و جدید واقعات کو قلمبند فرمایا ہے۔ تصاویر و نقشہ جات عکسی نایاب و قابل دید ہیں۔ خوش قسمتی سے جناب خان بہادر محمد فتح الصدر کو ایک کی امیر المسمی بہ رفعت بے برادر معظم جناب اسمعیل حقی بے میر منشی جلالتمآب سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے اس مبارک سفر میں ہمراہی نصیب ہوئی۔ جنکو ملک شام میں بارہا سفر کرنے اور عہدۂ جلیلہ پر منجانب سلطنت علیہ عثمانیہ خلد اللہ ملکہا ممتاز رہنے کا اتفاق ہو چکا تھا۔ عالیجناب رفعت بے بڑے معلومات کے بزرگ ہیں جن کی ہمراہی سے خان بہادر موصوف الصدر کو بہت کچھ معلومات حاصل ہوئے۔ جنکا معلوم کرنا اوروں کو دشوار تھا۔

آخر میں جلالتمآب شہنشاہ اعظم خلد مقیم سلطان صلاح الدین ایوب رحمۃ اللہ علیہ فاتح بیت المقدس کے مقبرہ مبارکہ کے نقشہ کے ساتھ آپکی اصلی تصویر مع مختصر حالات کے شامل ہے۔ جو قابل دید ہے باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے (۳) محصولڈاک ذمہ خریدار

# حضرت ابن نباتہ کالاثانی اور مکمل اصلی عربی مجموعہ خطب جو حرمین الشریفین میں پڑھے جاتے ہیں مع ترجمہ نظم اردو

حلیہ طبع سے مجلّی و محلّی ہو کر تیار ہے

مترجمہ

## عالم باعمل فاضل بے بدل رئیس العارفین حضرت مولائی مرشدی جناب مولوی سید شاہ فقیر محی الدین صاحب قادری چشتی المتخلص بہ مقبل

مغفور تاظرین۔ یہ وہ مقبول و مشہور خاص و عام خطبہ معتبر کہ ہے جس سے اکثر مؤلفین و مترجمین خطب نے بعض خطبوں کا انتخاب کرکے اردو نظم فرمایا ہے تاہم کسی کو فصیح و بلیغ زبان اردو میں تمام و کمال خطبوں کو مترجم و منظوم کرنے اور عمدہ اسلوب سے چھاپنے کا خیال نہ ہوا۔ البتہ ہندوستان کے چند اہل مطابع نے نثر میں ترجمہ کروا کے چھاپا۔ مگر شرح سے خطیب و سامعین کو حظ نہیں کیونکہ عوام الناس زبان عربی سے بالکل بے بہرہ ہیں

حالانکہ شارع کا مقصود صرف اصلاح افوس ہے۔ ہفتہ بھر جنکو امور دنیاوی سے فرصت نہ ملے۔ ایک وقت اس طریق سے ضروری ہدایتیں ان کے گوشگذار کی جائیں۔ تاکہ فوائد دارین حاصل ہوں۔ خالص زبان عربی سے مقصود شارع بالکل مفقود ہو جاتا ہے۔ اس امر کا خیال عرصۂ دراز تک خاکسار کے قلب پریشان میں متمکن رہا۔ لیکن قادر متعال ہر کام کے لئے اوقات مقرر فرما چکا ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ توفیق سبحانی و تائید ربانی سے مجموعہ خطب موصوفہ تمام و کمال طبع ہو گیا۔ نیز صحاح ستہ و مشکوٰۃ شریف وغیرہ سے ضروری احادیث نبویہ کے مضامین منظوم کرکے خطبہائے متفرقہ کے نام سے آخر میں شامل کر دئے گئے۔

خطبوں کی پوری فہرست مع بیانات چار صفحوں میں درج ہے۔ جو خالی از فوائد نہیں۔ لکھائی اور چھپائی اور صحت عمدہ دو قسم کا کاغذ چکنا ولایتی) کرمی معمولی پر چھپا ہے۔ تعداد صفحات ۳۱۰۔ قیمت صرف معمولی کاغذ ۲ / مجلد ۲/۸ چکنا ولایتی عمہ / مجلد ایک روپیہ ۸ /

نیز خطبہ کا ٹائیٹل پیج سبز و زرد رنگ سے مطلا ہونیکے سبب نہایت عمدہ و دلکش اور بہت ہی خوشنما ہے۔ ملنے کا پتہ

## حاجی محمد محی الدین تاجر کتب و سوداگر متصل مسجد ابراہیم نمبر ۳۹۹ لشکر بنگلور

راجپوت سٹیم پریس امرتسر میں ... چھپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

# اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۵ جلد ۱۲

امرتسر - مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ ہمیشہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے - اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔
روسا، و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” سہ
” ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
” ششماہی ۳ - شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل)، مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

## عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر

کسی مذہب کے اختیار کرنے سے غرض یہی ہے - کہ اوس مذہب میں لگکر ہماری نجات ہو - اور ہم دوسری زندگی میں ان دکھوں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں - جو گمراہوں مجرموں - اور بدکاروں کیلئے ہونگی - اسی لئے خدا نے دنیا میں سلسلہ رسالت پیدا کیا - کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں - اور اون کے بعد اون کے نائبین اس کام کو کریں

نجات جو مذہب کی اصل غرض یا بنیادی پتھر ہے - کسطرح حاصل ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں مذاہب مختلف مختلف ہیں - موجودہ عیسائی مذہب یہ جواب دیتا ہے - کہ خدا نے دیکھا - کہ دنیا سب گنہگار ہے - اگر ان کو چھوڑتا ہوں - تو میرے عدل کی صفت قائم نہیں رہتی - اگر ان کو عذاب کرتا ہوں تو رحم کا ظہور نہیں ہوتا - اسلئے خداوند عادل اور رحیم نے ایک ایسی صورت پیدا کی جس سے اوس کے یہ دونوں وصف قائم رہے - اور مذہب کی غرض (نجات) بھی حاصل ہوگئی - خداوند قدوس جو جسم اور جسمانیات سے پاک ہے - سبحانہ وتعالےٰ عما یقول الظالمون - (بقول نصارےٰ) اوس نے خود جسم اختیار کیا - اور بشکل مسیح مجسم ہوکر لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں پھانسی پر مرا -

پس دنیا کی نجات کا ذریعہ اب عیسائی مذہب یہی پیش کرتا ہے - کہ مسیح مجسم خدا پھانسی پر مرا - تاکہ لوگوں کو نجات دیوے یا دلائے

یہ عقیدہ عیسائیوں کا بہت بڑا مانا سمجھا جاتا ہے بلکہ حال میں بھی اسی کی اشاعت کرتے ہیں، چنانچہ عیسائی اخبار نور افشاں لودہیانہ کی تازہ اشاعت میں حسب ذیل بیان شایع ہوا ہے۔

”خداوند مسیح یا کلام خدا یا کلمۃ اللہ کے مجسم ہونے کا دوسرا مقصد یہ تھا - کہ وہ دنیا کے گناہ اٹھالے جائے - وہ اس لئے ظاہر ہوا تھا - کہ گناہوں کو اٹھالے جائے - اور اس کی ذات میں گناہ نہیں۔“ (۱ یوحنا ۳: ۵) اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کسی دقیق تحقیق یا فلسفانہ بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں جیسے اس آیت کے الفاظ صاف اور سادہ ہیں - ویسے ہی مطلب بھی صاف ہے اس حقیقت کو زیادہ صاف طور پر اور زیادہ تیز روشنی میں سمجھنے کے لئے ایک رسم کے واسطے اس چلادے کے بکرے پر غور کرنا چاہئے - جس کا ذکر احبار ۱۶: ۸ سے ۲۶ تک میں مفصل ہے - وہاں حکم ہے - کہ ”ہارون اپنے دونوں ہاتھ اس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں - اور ان کے سارے گناہوں - اور خطاؤں کا اقرار کرکے ان کو اس حلوان کے سر پر دھرے - اور کسی

شخص کے ہاتھ جو اس کے لئے معین ہو۔ بیابان کو بھجوا دے۔ کہ وہ طوان اس کی ساری بدکاریاں اپنے اوپر اٹھا کے ویرانے میں لے جائیگا۔ (آیات ۲۱-۲۲) اس سارے مقام سے روشن ہے۔ کہ گناہ ایک بوجھ ہے جو ایک کے سر پر سے اٹھا کے جا کر دوسرے کے سر پر رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ شخص بلا تجزیہ اور بلا امتیاز اوسکو اٹھا کر دور لے جا سکتا ہے۔ یہی سادہ مطلب اس کہنے کا ہے کہ "وہ اس لئے ظاہر ہوا۔ کہ پہلے ساری باتوں میں ہم سا بنے مگر بغیر گناہ کے۔ اور انسانی گناہ کے بوجھ کے نیچے ہو کر اس کو بنی آدم پر سے اٹھائے۔ اور دور لے جائے لیکن تاکہ ہم تجسم الٰہی کے اس مقصد کو اور زیادہ واضح طور سے سمجھ سکیں۔ ذرا اس بات پر غور کریں۔ کہ گناہ اٹھانے والا جو ظاہر ہوا۔ وہ تھا کون؟ یوحنا کی انجیل سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ کہ جس پر اسوقت یوحنا رسول کی نظر تھی۔ وہ یسوع ناصری شخص مجسم اور جو اس خمسہ سے محسوس ہوتا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مثبت ہے۔ کہ یسوع ناصری کی شخصیت میں وہ کسی اور کو دیکھتا تھا جو اس جسم میں مجسم تھا یعنے خدا پر اس کی نظر تھی۔ یہی معنے یہاں لفظ "ظاہر ہوا" کے ہیں۔ وہ کلمہ تھا جو مجسم ہوا۔ وہ جسم تو ہے۔ مگر ہے کلمہ۔ اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ یوحنا ساتھ ہی اس کے کہتا ہے۔ کہ اس کی ذات میں گناہ نہیں" یعنے یہ وہ شخص ہے جس کی ذات میں مقابل میں انسانی ذات کے گناہ نہیں ہے وہی شخص "ظاہر ہوا" تاکہ وہ دوسروں کی خطاؤں کو ان پر سے اٹھا لے۔ اپنے پر اٹھا کے لے جائے۔ دور پھینک دے۔ برباد کر ڈالے تاکہ پھر کبھی گناہ کا وجود ہی نہ رہے

الفاظ گناہ۔ اور ظاہر ہوا پر تعمق کرو۔ مسیح کے مجسم ہونے کے عین وقت پر وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ "وہ بیٹا جنے گی۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔" اور جب وہ پیدا ہو گیا۔ تو فرشتوں نے گڈریوں کے روبرو یہ گیت گایا تھا۔ کہ "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنے مسیح خداوند۔"

پس تجسم کا یہ وعدہ تھا۔ کہ ایک شخص مجسم ہو گا جو گناہ اٹھا لے جاویگا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے اس کام کی حقیقت کو اور اپنے طرز عمل اور سلوکات اور کلام سے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ واقعی کلمۃ اللہ اور گناہ سے معرا ہے۔ اور کہ میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں۔ اور بچاؤں یہ کیسی لاثانی اور مبارک فیض رسان خدمت ہے جو کسی اور سے نہ ہو سکی۔ بلکہ صرف اس کلمۃ اللہ یا پرجاپتی نے کی۔ جو اس برہم میں سے نکلا۔ اور مجسم ہوا۔ اور اپنے آپکو بھی کر دیا۔ تاکہ انسان بے گناہ ہو کر عرفانی ہو جاویں۔ پرجاپتی کی یہ قربانی ایک کشتی ہے پائل۔ جس کے ذریعہ سے رشی گیا اور دیوتا گیا۔ سب کے سب پاک ہو کر اس مت لوک سے گذر کر برہم لوک کو پراپت ہوں جہاں سے واپس نہیں آنا ہے۔ اور نہ دکھ پاپ ہے اور نہ موت۔" (نور افشاں ۱۴ نومبر)

اسی کی تائید میں رسالہ الکفارہ کے مصنف پادری ڈبلیو گولڈسیک صاحب لکھتے ہیں:۔

"یسوع مسیح نے پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں آ کر صلیبی موت کے ذریعہ سے تمام بنی آدم کے گناہوں کا کامل کفارہ دیا۔ چنانچہ انجیل مختلف میں وہ خود بار بار اسی بھاری کام کو اپنی آمد کا سبب بیان کرتا ہے مثلاً لکھا ہے "کہ جس طرح موسےٰ نے سانپ کو اونچے پر چڑھایا۔ اسی طرح ضرور ہے۔ کہ ابن آدم (مسیح) بھی اونچے پر چڑھایا جاوے تاکہ جو کوئی ایمان لاوے۔ اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا ۳: ۱۴ و ۱۵) "ابن آدم اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" (متی ۲۰: ۲۸) پھر انجیل شریف میں ایک اور مقام پر مسیح کے حق میں یوں مرقوم ہے:" اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" (۱ یوحنا ۲: ۲) اور پھر مرقوم ہے۔ کہ "اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔ (۱ یوحنا ۱: ۷) ایک مرتبہ یوحنا اصطباغی نے یسوع کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہوں کو اٹھا لے جاتا ہے۔" (یوحنا ۱: ۲۹)

پس توریت اور انجیل دونوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے مجسم ہونے کا خاص مطلب و مقصد یہ تھا۔ کہ صلیب پر جان دیکر گناہوں کا کفارہ دینے سے عدل کا تقاضا پورا کرے تاکہ خدا تائب گنہگاروں کو معاف کر سکے اس طرح سے مسیح نے ہمارے عوض میں سزا اٹھا کر ناراستوں کے بدلے اس راستباز پر سیاست ہوئی۔ تاکہ وہ ہمکو خدا سے ملا دے۔ کفارہ کے اس بھاری کام کے وسیلہ سے جو مسیح نے کیا۔ انسان کے دل کی خدا سے ملنے کی زبردست خواہش اور حقیقی آرزو پوری ہوئی۔"

(الکفارہ صفحہ ۱۱-۱۲)

ان سارے اقتباسات کا مطلب صرف اتنا ہے کہ مسیح جو مجسم خدا تھا۔ دنیا بھر کے لوگوں کے گناہوں کو اٹھا کر خود سزایاب ہوا۔ اور لوگوں کو سزا سے بچایا۔

قرآن مجید نے اس خیال کا جواب دو لفظوں میں نہایت ہی سنجیدگی اور معقولیت سے دیا ہے فرمایا ہے۔

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۔ کہ کوئی نفس کسی دوسرے

الہام - [illegible]

کا گناہ نہیں اٹھاتا۔ ممکن ہے عیسائی اس بیان کو مخالفانہ سمجھیں۔ اس لئے ہم صرف ایک دو سوال کرکے باقی کو ناظرین کے فہم پر چھوڑینگے۔

(الف) مسیح کا کفارہ کن لوگوں کے لئے ہے۔ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے جن میں عیسائی غیر عیسائی سب شامل ہیں۔ یا خاص عیسائیوں کے لئے۔ رسالہ الکفارہ کے مندرجہ بالا اقتباس میں جو اول یوحنا کی عبارت نقل ہے۔ "نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفارہ مسیح تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ خدائی صفات عدل اور رحم سب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے اس کفارہ میں بھی سب کا حق ہے۔

(ب) گناہ کی سزا کیا ہے۔ جس کے ہٹانے میں یہ کفارہ مدد دے سکتا ہے۔ اسکا جواب بھی ہم کو انجیل ہی سے ملتا ہے۔ کہ گناہ کی سزا موت ہے (رومیوں کا ۶ باب فقرہ ۲۳)

اس موت سے کونسی موت مراد ہے۔ اسکا جواب پادری راؤس صاحب کے الفاظ میں ملتا ہے۔ جو لکھتے ہیں۔

"اسکے دیگر انبیاء مرگئے۔ لیکن وہ گناہ گاروں کی طرح اپنے ہی گناہوں کے لئے مرے۔ پر یسوع مسیح چونکہ خود بیگناہ تھا گناہگاروں کے لئے اس کا عوض ہو کر مرا"

(رسالہ یسوع مسیح کی موت ص ۱۲)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ یہی موت ہے جو جانداروں پر آتی ہے۔ جس سے حضرات انبیاء اور غیر انبیاء سب مرے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں

حضرت مسیح کا قول ہے۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ پس ہم بھی کفارہ کے درخت کو پھل سے پہچانتے ہیں۔ تو کفارہ ایک معدوم چیز سے بھی پرے ہمکو نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے دنیا سے معدوم نہیں ہوئی ہر ایک

ہر انسان بلکہ ہر جاندار پر آتی ہے۔ اس موت میں نہ عیسائی کی تمیز ہے۔ نہ موسائی کی۔ اور نہ محمدی کی نہ احمدی کی۔ پھر ہم کیونکر باور کریں کہ کفارہ مسیح نے دنیا کو کوئی فائدہ دیا۔ بجائے کہ ان کے گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ الٹو برابر بھگتنی پڑتی ہے۔ یہی معنے ہیں "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"۔

اخباری کالموں میں اسی قدر گنجائش ہے ورنہ اس مسئلہ پر متعدد بحثیں ہیں۔ جو ہمارے رسالہ "رسالہ نجات" میں مفصل مذکور ہیں۔ جو بقیمت ۲ر دفتر اہلحدیث سے ملسکتا ہے

---

## قادیانی مشن

### مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح ۱۸۔نومبر میں بعنوان مذاکرہ علمیہ ایک مراسلہ مولوی نذر علی صاحب کا چھپا ہے۔ جس میں بہت سی آیات متعلقہ اور غیر متعلقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جانوروں کی زندگی کے متعلق پیش کرکے انکی موت اور دوبارہ زندگی سے انکار کیا ہے۔ یہ مسئلہ تو ہماری متعدد تصانیف تفسیر القرآن عربی۔ ترک اسلام اور تقلیب الاسلام وغیرہ میں مفصل مذکور ہے۔ یہاں ہمیں انکی پیش کردہ آیات میں سے صرف ایک آیت کی بابت کچھ پوچھنا ہے۔ جسکو مرزا صاحب نے بارہا کئی ایک مقامات پر اس مدعا کے لئے لکھا ہے۔ کہ مردے دنیا میں زندہ نہیں ہوسکتے۔ وہ آیت یہ ہے

وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

اس آیت کا ترجمہ وہ اور مرزا صاحب یوں کرتے ہیں جس بستی کو ہم نے ہلاک کردیا۔ اسپر حرام ہوگیا کہ وہ اس دنیا کی طرف پھر لوٹیں۔

اس ترجمہ کو دیکھکر ہر اہل علم کو تعجب ہوگا۔ کہ مرزا صاحب اور انکی جماعت میں کوئی اہل علم نہیں۔ جو اسکی ترکیب سمجھ سکے؟ میرا گمان یہ نہیں۔ کہ نہیں۔ بلکہ دکا خیال ہے۔ کہ ان کے سوا دنیا میں کوئی نہیں جو ہماری

غلطی کو سمجھ سکے۔ مگر واقع یہ ہے۔ کہ قادیانی مشن اپنے پیرو (ہادی) کی رہنمائی میں مطالب بیان کرنے میں علوم عربیہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ مثال کے لئے یہ آیت اور وہ حدیث جو حضرت مسیح کے نزول کے متعلق آئی ہے۔ کافی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

جسکا ترجمہ ترکیبی یہ ہے۔

تم کیسے ہوگے جب مسیح ابن مریم تم میں اتریگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت مسلمانوں کا حاکم مسلمانوں میں سے ہوگا چونکہ اسوقت مسلمانوں میں سے کوئی حاکم نہیں۔ ثابت ہوا۔ کہ مسیح کے نزول کا وقت ابھی نہیں آیا۔ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا۔ کہ مسیح تم میں آئے گا۔ اور وہ تمہارا امام ہوگا کون پوچھے کہ یہ ترجمہ عربی قاعدہ کے موافق ہے یا مخالف؟

اسی قسم کی یہ آیت ہے۔ آیت موصوفہ کی ترکیب یوں ہے۔ حرام مبتدا انھم خبر مگر قابل غور یہ ہے کہ انھم لا یرجعون مثبت ہے یا منفی۔ چونکہ اس میں لا ہے۔ اسلئے تقدیر عبارت یہ ہے

حرام علی قریۃ ھالکۃ عدم الرجوع۔ یعنے جو مرگئے ان پر عدم رجوع حرام ہے۔ ظاہر ہے کہ عدم رجوع کی نقیض رجوع ہے۔ اور حرام کی نقیض واجب۔ یا بطریق منطق کم از کم جائز تو لازم آگیا۔ کہ جن لوگوں پر عدم رجوع حرام ہے۔ ان کا رجوع جائز ہے نتیجہ صاف ہے۔ کہ مردوں کا دنیا میں واپس آنا جائز ہے

ناظرین! میں نے اس مذاکرہ میں کسی قسم کی مغالطہ دہی سے کام نہیں لیا۔ نہ کوئی بات علوم عربیہ کے قواعد کے خلاف کی ہے۔ امید ہے پیغام صلح اپنے مضمون نگار تک یہ مذاکرہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

میری غرض اس مذاکرہ علمیہ سے صرف یہ ہے کہ اس آیت کی تفسیر صحیح ہو جائے۔ جو مدت سے قادیانی لٹریچر میں غلط در غلط داخل ہے

---

تہذیب۔ ہمذیوں کے فرائض قیمت - ۱ر

انجمن [illegible]

# خلافت علی اور آیت انفسنا

۲۰-شوال ۱۱ ستمبر ۱۲ء کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جو کسی شیعہ کے جواب میں تھا۔ جس نے دعوے کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالے نے جناب مرتضےٰ کو آنحضرت کا نفس کہا ہے۔ اس لئے مرتضےٰ خلیفہ بلافصل تھے۔ جس کے جواب میں لکھا تھا کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ جیسے اس آیت میں ہے۔

تُوبُوا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَکُمْ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ ھٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ

بنی اسرائیل کو حکم ہوتا ہے۔ کہ گوسالہ پرستی کے بدلہ میں اپنے نفسوں کو قتل کرو۔ یہ بھی فرمایا۔ تمکو حکم دیا تھا۔ کہ اپنے نفسوں کو اپنے گھروں سے مت نکالا کرو پھر تم ایسا ہی کرتے ہو۔ کہ اپنے نفسوں کو قتل کرتے ہو۔ وغیرہ۔ یعنے اپنے دینی بھائیوں کو۔

ان آیات کی شہادت پر۔ نیز تفسیر معالم التنزیل کی روایت پر ہم نے یہ نقل کیا تھا۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس سے مراد قومی اور مذہبی بھائی ہیں۔ عین بعین نفس رسول نہیں۔ شیعہ رسالہ اصلاح میں کسی اہل علم شیعہ کی طرف سے اسکا جواب نکلا۔ جس میں زور علمی سے، زور لسانی اور دل آزاری بہت ہے اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کی نسبت لکھتا ہے۔

"کہ رسول اللہ نے تو آپ لوگوں کو اعدائے کتاب اللہ کا خطاب دیا ہے۔" (اصلاح ذی الحجہ صفحہ ۱۲)

پھر لطف یہ کہ اسی فقرہ کے ساتھ ہی سوال کرتے ہیں۔

"پھر کیوں کتاب خدا کو آپ غارت کرتے ہیں؟" (صفحہ مذکور)

کوئی ان صاحب سے پوچھے کہ جو لوگ (بقول آپکے) زبان الہام ترجمان رسول علیہ السلام سے اعدائے کتاب اللہ ہوئے تو لازمی نتیجہ ہے۔ کہ وہ کتاب اللہ کو غارت کرینگے۔ پھر آپ کا یہ سوال "حافظہ نباشد" نہیں تو کیا ہے۔

اے جناب آپکا ارشاد ان معنے میں ہوا۔ جو کوئی عقل کا دشمن کسی کو کہے۔ اے صاحب آپ مسلمان ہو کر بت پرستی کی تردید کیوں کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو یہی معنے ہیں ؎

لطف پر لطف ہے اظہار میں مرجو یار کے یار
جلائے جلی سے گرج لکھتا ہے ہوز سے ہماد

باوجود دیکھ لینے آیات قرآنی پیش کیں۔ ہم مجیب صاحب لکھتے ہیں۔

"محض مولوی فاضل کی برائے نام ڈگری حاصل کر لینے سے انسان ادیب نہیں ہو جاتا۔ آپکو نفس کا استعمال و اطلاق بھائیوں پر کہاں سے معلوم ہوا۔ اہل زبان میں سے کسی کو تو سنداً پیش کیا ہوتا جس سے آپ سچے سمجھے جاتے۔ قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں۔ عرب کے لغات اور اون کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شائع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا کہ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ عرب انفس کے لفظ کو بھائیوں کے معنے میں استعمال کرتے ہیں۔" (اصلاح صفحہ ۱۳)

**اہلحدیث۔** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی شہادت آپ کے نزدیک کافی نہیں۔ تفسیر معالم سے جو قول نقل کیا تھا۔ اوس کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ صاحب معالم نے اسکو قیل سے بیان کر کے ضعیف کیا ہے۔ حالانکہ صاحب معالم نے دونوں کو **قیل** سے بیان کیا ہے۔ جسکو مجیب صاحب نے خود نقل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو اصلاح مذکور صفحہ ۱۲)

ہم نے جو سوال کیا تھا۔ کہ حضرت علی بعینہٖ نفس رسول ہوتے۔ تو نبوت میں شریک ہوتے۔ اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ فاسد عقیدہ ہمارا ہرگز نہیں (کون کہتا ہے۔ کہ آپکا یہ عقیدہ ہے۔ یہ تو الزام ہے نہ اظہار واقع) لکھتے ہیں ہم حضرت علی کو اسی طرح نفس رسول کہتے ہیں جس طرح قرآن مجید حضرت مسیح کو روح اللہ کہتا ہے۔ اے جناب قرآن مجید میں روح اللہ کی اضافت تو از قسم اضافت مخلوق الی الخالق یا مصنوع الی الصانع ہے جیسے "لا زرس کا چاقو" وغیرہ۔ جو محض اظہار شرافت کے لئے نیز اون لوگوں کے رد کرنے کے لئے ہے۔ جو جناب مسیح کو عین اللہ کہتے تھے۔ چنانچہ اسی پرچہ اہلحدیث کے مضمون اول میں اونہی لوگوں کا ذکر ہے۔ حضرت علی نفس رسول ان معنے سے کیسے ہوتے؟ اور کیوں ہوئے؟ اس کا مطلب کیا ہوا؟

غرض آخر میں آپکو ماننا پڑا۔ کہ ہم حقیقی معنے سے آنحضرت میں اور حضرت علی میں اتحاد کے قائل نہیں۔ (صفحہ ۲۹)

اچھا تو پھر نتیجہ کیا؟ یہی کہ حضرت علی مثل دیگر برادران دینی کے بھائی تھے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں بہت سی جگہ انبیاء علیہم السلام کو اونکی قوم کا بھائی کہا جاتا ہے اِذْ قَالَ لَھُمْ اَخُوْھُمْ وغیرہ اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اخواننا الذین لم یاتوا بعد (مشکوٰۃ کتاب الطہارت) } میری امت کے جو لوگ میرے پیچھے آویں گے وہ میرے بھائی ہونگے۔

ایک حدیث میں ذکر ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ کیا ہم آپکو سجدہ کریں۔ فرمایا۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء) } عبادت (سجدہ) اپنے رب کی کرو۔ اور اپنے بھائی کی (میری) تعظیم کرو۔

ان معنے سے ہم کو بھی انکار نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحیثیت نسل سب امت کے بھائی ہیں۔ اور بحیثیت رسالت سب کے سردار صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

مگر اس سے خلافت خصوصاً خلافت بلافصل کیونکر ثابت ہوئی۔ یہی ایک سوال ہے۔ جسکو شیعہ مجیب نے باوجود بہت سی طول طویل تحریر و تقریر کے حل نہیں کیا بلکہ چھوا بھی نہیں ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

---

**اسلام و برٹش لا** یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے۔ کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۲؎

**سیرت البخاری**۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی زندگی کے مقدس حالات ؎

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# جنگ یورپ

اسوقت جنگ مختلف مواقع پر ہو رہی ہے۔ دنیا بھر کی عظیم الشان طاقتیں برسرپیکار ہیں۔ ترکی جو پہلے الگ تھی۔ اور جس نے اپنے تحفظ و بچاؤ کے خیال سے دردانیال میں سرنگیں بچھا رکھے کے علاوہ روسی سرحد پر اپنی فوج جمع کی ہوئی تھی وہ بھی جرمنی کی ترغیب و تحریص سے میدان میں آگئی۔ اور ایشیا کے دو میدانوں میں ترکی فوجیں انگریزی افواج سے برسر جنگ ہوئیں۔ ایک تو آبنائے باب المندب کے مقام شیخ سعید کے مشرقی قلعہ طربہ پر۔ اور دوسرے شط العرب سے آگے دریائے تاؤں کے ساحل صیحان کے قریب خبر آئی کہ ۱۱ نومبر کو ترکوں نے انگریزی بیرونی چوکیوں پر حملہ کیا۔ مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے

ارض روم میں ترکوں کی روس سے مڈبھیڑ ہوئی ارض روم ترکی ارمینیا کا صدر مقام ہے۔ جو آرمینیا کے وسط میں واقع ہے اور دریائے فرات جو روس کی اور ارامس کے منبعے انہیں پہاڑوں سے نکلے ہیں وادی فرات میں ترکوں کا ایک مقام ٹوپ ہے اسپر روسی فوج قابض ہو گئی ادہر ترکوں نے باطوم پر حملہ کر دیا۔ جسکا مقابلہ روسیوں نے کیا۔ لیکن بعد میں مزید فوجیں ترکوں کی باطوم پر جمع ہو گئیں اور اس ہفتہ کی آخری خبر ہے۔ کہ ترک مقام باکو تک پہنچ گئے۔ جو روسی ایرانی سرحد کا اتصالی مقام ہے۔ باکو کوہ قاف میں ترکی سرحد سے بہت آگے سرحد ایران اور روس پر مشہور شہر ہے۔

بحیرۂ اسود میں ترکی جہازوں اور روسی جنگی جہازوں کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انکا ایک لفٹننٹ اور ۴۱-۴۲ آدمی زخمی ہوئے۔ ترکی کے ایک جنگی جہاز گوبین کو نقصان پہنچا۔ جو تھوڑی دیر لڑنے کے بعد کہر میں غائب ہو گیا۔ اور اسی طرح دوسرا ترکی جہاز بھی روسیوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا

ایک دوسرے مقام طوئیسی پر ترکی جہاز حمیدیہ نے روسیوں پر سوا سو (۱۲۵) گولے مارے۔ روسی کہتے ہیں کہ ہمارے صرف ۲ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ہمارے توپ خانہ نے موثر جواب دیا۔

ادہر انگریزی فوج نے بصرہ پر فوجی قبضہ کر لیا جسے ترک خالی کر کے چلے گئے تھے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ ترکوں نے عربوں کے درمیان اعلان جہاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو ناکام ہوئی۔ مصر کے آمدہ اخبار سے معلوم ہوا۔ کہ وہاں تاحال امن ہے۔ مصری سرحد کی بعض چوکیوں پر ترک اور بدو عربوں نے حملہ کر دیا ہے

جرمنی نے روسی علاقہ وسچولا اور ورٹہ دریاؤں کے درمیان شد و مد سے جنگ کی۔ جرمن کہتے ہیں کہ انہیں روسیوں کے مقابلہ میں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی ہے۔ لیکن روسی بیان ہے۔ کہ زنشو اور کراکو کے محاذ میں کوئی فرق نہیں آیا روسی بندرگاہ لباؤ میں جرمنوں نے روس کے ڈاک لے جانے والے کشتی دخانی جہاز غرق کر دئے اور خود جرمنی کا ایک تباہ کن جہاز بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ علاوہ ازیں بحیرہ بالٹک میں جرمنی کے جنگی جہازوں کا جو بیڑہ تھا۔ اس کے ایک حصہ نے لباؤ (روسی بندرگاہ) کے دہانہ کا جہازوں کو غرق کر کے محاصرہ کر لیا۔

روسی علاقہ پولینڈ میں پہلے جرمن پیشقدمی کی خبریں آتی تھیں۔ لیکن اب روسی کہتے ہیں۔ کہ ہمکو پولینڈ میں تشفی آمیز کامیابی ہو رہی ہے۔ اور جرمن پیشقدمی رک گئی ہے۔ روسی دوسرے ایک مقام گمبینٹ میں جرمنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں

آسٹرویوں کے مقابلہ میں روسی بیان کے مطابق روسیوں کو نمایاں فتح ہوئی۔ روسی بیان ہے کہ کارپیتھین کے پرے ہماری فوج آسٹرویوں کے بہت بڑے لشکر کو نواح میزو اور لیوزر میں گھیر لینے کو ہے۔ ہم نے ایک جنرل۔ ۱۴۰ افسر۔ ساڑھے تین ہزار آسٹروی سپاہی کچھ کل کی توپیں اور تین ٹرمینیں گرفتار کیں۔ اور دعوے ہے کہ کارپیتھین کے سرے پر ایک ایسے مقام پر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے ہنگری کو راستہ جاتا ہے۔

آسٹریا کو سرویہ کے مقابلہ میں بہت بڑی فتوحات حاصل ہوئی ہے۔ آسٹریا کی فوجیں سرویہ میں دور تک گھس گئیں۔ سرویہ نے اپنا پایہ تخت اسکوب میں بدل دیا۔ جو سرویہ کی سرحد کے آخری سرے پر واقع ہے۔

ادہر فرانس کے میدان میں جرمنی کی جنگ جاری ہے۔ جرمنوں نے یپرس پر گولہ باری کر کے ٹاؤن ہال اور ایک دوسرے مقام پر آگ لگا دی لیکن کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

فرنچ بلجین محاذ پر جرمنوں کے حملوں کے متعلق فرنچ (فرانسیسی) سرکاری مراسلت ہے۔ کہ عام طور پر حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور توقف سے دشمن (جرمنی) کی گولہ باری روز گذشتہ سے بھی کم ہو گئی ہے

فرانس کے میدانوں میں ہندوستانی سپاہ نے خوب جرات و بہادری دکھائی ہے۔ اس نے یورپ سے خوب خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دست بدست لڑائی میں دشمن کے حوصلے پست کر دئے ہیں

انگریزی امارت بحریہ کی رپورٹ ہے۔ کہ زیبرگ کے جنگی و فوجی مقامات پر دو انگریزی جنگی جہازوں نے سخت گولہ باری کی۔ اور جرمن دودھ مکھن کے کارخانوں پر قبضہ کر لیا۔

غرض اسوقت جرمنی۔ روس۔ انگلینڈ۔ ترکی۔ آسٹریا۔ سرویہ۔ جاپان۔ فرانس سب نبرد آزما ہیں۔ جرمنی فرانس کے علاقہ میں لڑ رہا ہے۔ اور ادہر روس سے بھی برسر جنگ ہے۔ روسی آسٹرویوں کو گرفتار کر رہے ہیں۔ آسٹروی سرویہ میں گھس گئے ہیں۔ کہیں ہندوستانی فوج کے جانباز بہادر جرمنوں کے حواس باختہ کر رہے ہیں۔ کہیں ترک فوج کشی کر رہے ہیں۔ اور کہیں انگریزی فوج قابض ہو رہی ہے۔ جنگ ابھی کوئی فیصلہ کن نہیں ہے۔ اور نہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ کیا ہوگا۔ جرمنی کی ریشہ دوانیاں ترکی تک پہنچ رہی ہیں اور انگلینڈ کو اپنی صداقت اور متحدہ سلطنتوں کو اپنے اتحاد پر کامل بھروسہ ہے۔ کہ اگرچہ دوران جنگ میں انہیں کسی طرح کی

## اگر ایسا واقعہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو جاتا؟

۲۲- نومبر کو ہمنے مولانا ابوالوفا صاحب کی توجہ پائنیر کے اس نوٹ کی طرف دلائی جس میں اس نے مولینا ابوالکلام ایڈیٹر الہلال کی نسبت حیرت انگیز لہجہ میں لکھا تھا کہ وہ کلکتہ سے غیر حاضر ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ وہ اپنے کسی کام کو گئے ہونگے۔ البتہ ہم نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ ایڈیٹر صاحب الہلال سے ملاقات ہوئی اثنار گفتگو میں الہلال کی ضبطی ضمانت اور پرچہ کی روانگی کا ذکر آیا۔ تو ایڈیٹر الہلال نے کہا کہ ہنوز ایک فرمہ باقی ہے۔ طبع ہونے پر پرچہ روانہ کیا جاویگا دو تین دن کے بعد الہلال آیا۔ جسنے اسکی فہرست پر نظر ڈالی۔ تو صحیح صحیح ایک فرمہ کا پی بعد میں چھپاکر ساتھ چسپاں کیا ہوا تھا جس میں ضبطی ضمانت کا ذکر اور آئندہ اجراء کے متعلق خبر تھی۔

اس فرمہ کو دیکھکر مجھے معاً خیال آیا۔ کہ اگر ایسا خواب مرزا جی کو زندگی بھر میں ایک بھی آجاتا۔ تو آج ان کے مرید اسکو دنیا میں شایع کرکے اپنی صداقت کے خوب راگ گاتے۔ لیکن یہاں معمولی بات ہے۔ جو کسی گنتی شمار میں نہیں (خاکسار مولا بخش)

## سٹہ کی تباہی خیز داستان (امرتسر)
### قابل توجہ گورنمنٹ و نیکدل

سٹی انسپکٹر بابو ابوالفتح خاں صاحب کی کوشش سے قماربازی کی جب روک ہوئی۔ تو اس کے ساتھ دیگر ہر قسم کی خرابیاں بھی جو عوام میں دہشت و بے چینی پھیلانے کا باعث ہوتی تھیں مٹ گئیں۔ اور آئے دن جو چوری۔ ڈاکہ زنی کا بازار گرم رہتا تھا۔ سرد پڑگیا لیکن یہ افسوسناک امر ہے۔ کہ دیسی جوا کے بدلے یہ انگریزی جوا (سٹہ) زیادہ تیزی سے ظہور میں آ رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اسکا انسداد انسپکٹر صاحب کی کوشش سے بالاتر ہے۔ کیونکہ پچھلے دنوں جب آپنے اسکی بندش کی تھی۔ تو سٹے والے حکام بالا سے اجازت لے آئے تھے۔ سٹہ کیا ہے؟ اور اس کے نقصانات کیا ہیں؟ سنئے۔ سٹہ ایک مہذب جوا ہے۔ یعنے ایک شخص دوکان پر صندوقچی رکھکر بیٹھ جاتا ہے۔ لوگ آتے ہیں۔ اور حسب استطاعت رقم جمع کراتے جاتے ہیں۔ اور ایک پرچی جسپر کوئی نمبر مثلاً ۲-۳ یا ۴-۶ ہوتا ہے۔ اُن سے سب کو آگاہ کیا جاتا ہے وقت مقررہ تک ایک معقول رقم اکٹھی ہو جاتی ہے پھر وہ لاٹری کی طرح پرچیاں نکالی جاتی ہیں جس کے نام کے ساتھ وہ نمبر والی پرچی نکلے۔ اس کو اسکی رقم سے دس گنا زیادہ ملجاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی نے ایک روپیہ ڈالا تو وہ دس روپے لیگا۔ اور باقی سب کا مال ہضم

### سٹے کے نقصانات

شام کے بعد مختلف دکانوں پر لوگ جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے نمبر کے نکلنے کے انتظار میں بیتاب و بیچین نظر آتے ہیں۔ اور کسی ایک کا نام نکلنے سے جو دوسروں کی حالت ہوتی ہے۔ بیان کے قابل نہیں گویا انکی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ دن بھر کی کمائی حرف غلط کیطرح مٹا کر انکی ساری امنگوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔

اس سٹے نے بہت سے آدمیوں کو حیران و سرگردان کر رکھا ہے۔ اپنا اندوختہ برباد کر رہے ہیں۔ اور دن بھر کی کمائی سٹے کی نذر کرکے کف افسوس ملتے ہوئے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ یہ سٹہ صرف لچوں۔ اور بدمعاشوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اس میں کثرت سے لڑکے شریک ہوتے ہیں۔ جنکو جو پیسے کاغذ۔ قلم وغیرہ کیلئے ملتے ہیں۔ وہ یہاں دے جاتے ہیں بلکہ ہم نے اس امر کو زیادہ افسوس سے سنا کہ اس نامراد تجارت میں عورتیں اور لڑکیاں بھی شریک ہوکر قسمت آزمائی کرنے لگ گئی ہیں۔

اس تجارت کے شاخسانہ یہ کہ پیسے کی طلب جائز و ناجائز افعال کا ارتکاب کرنے میں پس و پیش نہیں کرتی۔ ٹمپرنس سوسائٹی کے پرچارک و مبلغ جو ایک مقررہ عمر تک سگرٹ نوشی کا سدباب کرنے کے درپے ہیں۔ اور میلوں پر شراب نوشی کو بند کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ اس بات کو افسوس سے سنیں گے۔ کہ سٹے کی بدولت چھوٹے چھوٹے بچے شراب پینے لگ گئے ہیں۔ افسوس!

اگر کچھ یہی حالت رہی۔ اور ملک کے منتظمان نظم و نسق نے کچھ عرصہ اور توجہ نہ کی۔ تو گلشن امرتسر کی ننھی ننھی کونپلیں سل۔ دق۔ آتشک سوزاک وغیرہ مہلک امراض میں۔ انشو و نما پاتی ہوئی نظر آئیں گی۔ اور اس ناپائدار پودے (سٹے) کے تناور درخت ہو جانے پر بڑے بڑے تیشے بیسود ہونگے۔ بقول شیخ سعدی رح ؎

سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل ×

## آریہ سماج کا پالٹیکس سے تعلق

کچھ دنوں سے اخبارات میں یہ بحث چھڑی تھی۔ کہ آریہ سماج پولیٹیکل باڈی (ملکی جماعت) ہے تو آریہ سماجی اخبارات نے کان پر ہاتھ دھرے تھے۔ اور اپنے ڈیفنس (جواب) میں آریہ سماج کو صرف مذہبی جماعت بیان کیا تھا۔

لیکن سچائی کی آگ خیالی تنکوں میں زیادہ دیر تک پنہاں نہیں رہ سکتی۔ آخر وہ اپنا جلوہ دکھاتی ہے چنانچہ اس نے اپنا رنگ دکھایا۔ اور آریہ سماج کے چوٹی کے اخبار ستیہ دھرم پرچارک کو ماننا پڑا کہ بیشک آریہ سماج پالٹیکس سے جدا نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

گورنمنٹ سرکاری افسروں کے شک کی ایک اور بھی وجہ ہے جو کہ آریہ سماج ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہے۔ ویدک دھرم ایک مکمل مذہب ہے۔ یہ محض پوجا پاٹھ سکھانے والا دھرم نہیں۔ وہ جہاں راج نیتی لینے اور سلطنت کی نسبت بھی تعلیم دیتا ہے۔ پالٹیکس اور سوسائٹی کا انتظام سب ہمارے دھرم کے اندر آجاتے ہیں آریہ سماج جیسے سندھیا۔ فرائض تعلیم۔ سوشل اصلاح اور استریوں کی تعلیم کو اپنا مدعا سمجھتا ہے۔ ویسے ہی اسکا پولیٹیکل دھرم بھی ہے۔ جیسے وہ اپنے بہت سے مدعاؤں کا پرچار ڈنکے کی چوٹ کرتا ہے۔ ویسے ہی پولیٹیکل مسائل کو بھی صاف طور پر عام لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے (دیش ۲۲ نومبر)

× اس نوٹ کے لکھے جانیکے بعد خبر آئی ہے کہ نیکدل انسپکٹر پولیس کی توجہ سے سٹہ پر حکام کی نظر پڑ گئی ہے۔

ہم اپنے دوستوں کو اس تبدیلی خیالات پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ اگرچہ انہوں نے ہاتھ کو بہت ادہر ادہر پھرا کر منہ تک پہنچایا۔ لیکن اپنے مرکز پر تو آ گئے۔ ایں ہم غنیمت است

## مصری علماء کا اعلان بابت جنگ یورپ

گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں محکمہ احتساب سے پاس ہو کر اخبار الاهرام مصری پہنچا۔ تو اوس میں علماء مصر کا وہ اعلان جیسی خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے۔ اصلی الفاظ میں درج پایا۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہے۔ جس سے علماء مصر کی دور اندیشی اور کمال حزم و احتیاط کا ثبوت ملتا ہے۔ ناظرین اسکو بغور پڑہیں۔

| | |
|---|---|
| بسم الله الرحمن الرحيم | حمد و صلوٰۃ کے |
| الحمد لله الذي حذر عباده من | بعد اے مسلمانو! |
| الدخول في الفتن وامرهم باجتناب | تم جانتے ہو۔ |
| المفاسد ما ظهر منها وما بطن والصلاة | کہ جنگ اپنی |
| والسلام على سيدنا محمد الذي حض | پوری طاقت |
| الناس على مكارم الاخلاق وحثهم | سے جاری ہے |
| على ملازمة السكينة وترك الشقاق | اور اسکی آگ کے |
| وعلى صحبه وآله الذين اتبعوه ونسجوا | انگارے اڑ رہے |
| على منواله | ہیں۔ اور اسکی |
| اما بعد فيا معشر المسلمين انتم | تکلیفات اور |
| تعلمون ان الحرب القائمة الآن | مصائب سب |
| على ساق وقدم قد تطاير الى سائر | لوگوں پر حاوی |
| الاقطار شررها وعم جميع البلاد | ہو چکی ہیں۔ خدا |
| ضررها وقد دهم الناس ما دهمهم | نے تمہارے |
| من رزاياها وعمهم ما عمهم من بلاياها | لئے مقدر کیا ہے |
| وقد قيض الله لكم يا معشر المصريين | کہ تم لوگ اوس |
| ان تكونوا في امن من خوض غمارها | سے امن میں |
| وهيأ لكم ان تجنبوا البلاد شرها | رہوگے اور |
| ووبالها بدون ان يكلفكم ذلك | تمہارے لئے |
| نفسا ولا نفيسا فالواجب عليكم ازاء | ایسے سامان مہیا |
| هذه الحال ان تلازموا السكون | کردیئے ہیں کہ |
| والسكينة وان تخلدوا الى الراحة | تم اپنے ملک کو |
| والطمأنينة وان ينصح كل واحد منكم | نیز کسی نفس کو تکلیف |
| الآخر بذلك وان لا تخوضوا في شيء | دئے جنگ کے |
| مما لا شأن لكم فيه وان يشتغل كل | شرور سے علیحدہ رکھو |
| واحد منكم بشؤونه فقد قال تعالى | اس احسان کا مقابلہ |
| يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ | میں یہ واجب ہے |
| لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ | کہ تم لوگ آرام |
| واياكم ان تتعرضوا لما يجلب عليكم | سکون، راحت |
| المضرة ولا تأتوا اعمالا تبوء بشرها | اور تسلی سے گذر |
| فتلقوا بايديكم الى التهلكة بل الزموا | اوقات کرو۔ چاہئے |
| في جميع الاحوال الاحسان في الاقوال | کہ تم میں ہر ایک |
| والافعال فقد قال تعالى | دوسرے کو بھی |
| وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ | نصیحت کرے |
| وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ | اور جس کام میں |
| واحذروا ان تجلسوا مجالس اهل الفتن | تمہارا مطلب نہو |
| والشرور واجتنبوا المجامع التي | اوس میں دخل نہ دو |
| يكثر فيها القيل والقال ولا تسمعوا | اپنے کاموں میں |
| الى ما يشوش به عليكم ضعاف العقول | لگے رہو۔ اللہ تعالیٰ نے |
| والجهال فلا خير في سماعهم | فرمایا ہے۔ تم |
| ولا تخوضوا معهم كما قال تعالى في امثالهم | اپنے نفس کی حفاظت |
| لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا | کرو۔ گمراہ ہونے |
| مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ | والے تمکو ضرر نہ |
| أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن | دے سکیں گے |
| يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ | اور تم ایسے کاموں |
| فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا | سے بچتے رہو۔ |
| ويتعين على كل واحد منكم ان يتعرض | جسکا ضرر تمہارا |
| لما يصيبه ضرر ولا يقتصر عليه | ہو۔ اور تم انکے |
| شره فقد حذركم الله من ذلك | ضرر سے محفوظ |
| فقال تعالى | رہ سکو۔ ورنہ |
| وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ | تم اپنے آپکو ہلاکت |
| الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً | میں ڈالوگے بلکہ |
| وفي صحيح البخاري عن ابي هريرة | ہر حال میں قول |
| ان رسول الله صلى الله عليه وسلم | و فعل اچھے کیا |
| قال | کرو۔ اللہ تعالیٰ |
| ستكون فتنة القاعد فيها خير | نے فرمایا۔ تم اپنی |
| من القائم والقائم | جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ |
| فيها خير من الماشي | اور نیکی کیا کرو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ |
| والماشي فيها خير | نیکی کرنیوالوں کو محبت کرتا ہے۔ |
| من الساعي من | اور فتنہ اور شر انگیزوں کی مجالس سے |
| تشرف لها | ڈرتے رہا کرو۔ اور ایسی مجلسوں سے |
| تستشرفه فمن | بھی بچتے رہا کرو۔ جن میں فضول ادہر |
| وجد منها ملجأ | اودہر کی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ جو خود |
| او معاذا فليعذ | غرض اور جاہل لوگ تمکو پریشان |
| به | کن باتیں سناتے ہیں۔ اونکی طرف کان |
| ومعنى هذا الحديث | نہ لگایا کرو۔ اونکی اس قسم کی باتوں میں |
| ان كل من كان | کوئی خیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے |
| ابعد عن الفتنة | اونکی بہت سی کانا پھوسیوں میں خیر |
| كان خيرا ممن | نہیں۔ ہاں جو صدقہ کرنے یا نیک کام |
| قرب منها وان | کرنے یا لوگوں میں اصلاح کرنیکے کانا |
| من تعرض لها | پھوسی کرے۔ تو وہ اچھا ہے۔ جو کوئی |
| تهلكه فيها نحن | اللہ کی رضا حاصل کرنیکے لئے یہ کام کریگا |
| معاشر العلماء | اوسکو ہم بڑا بدلہ دینگے۔ اور ہر ایک |
| قد رأينا من واجبنا | تم میں سے دوسرے کو ایسے کام |
| في هذه الظروف | کرنے سے روکے۔ جسکا ضرر صرف |
| الحاضرة ان نبذل | اوسی کو نہیں بلکہ اس ہو کر دوسروں پر |
| لكم النصح ايها | بھی پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے تمکو ایسا کرنے |
| المسلمون امتثالا | سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے۔ اس |
| لقوله صلى الله | فتنہ سے بچو۔ جو تم میں سے صرف ظالموں |
| عليه وسلم | کو نہیں پہنچیگا۔ بلکہ دوسروں کو بھی پہنچ جاوے |
| الدين النصيحة | گا۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت |
| وفي الحديث | ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے |
| من حسن اسلام | فرمایا ہے۔ دنیا میں فتنے ہونگے۔ جو |
| المرء تركه ما لا | اون میں بیٹھ رہے گا وہ کھڑے ہونیوالے سے |
| يعنيه وكفى بهذا | اچھا ہوگا۔ جو کھڑا ہوگا وہ چلنے پھرنے |
| نصيحة. والله | سے اچھا ہوگا۔ جو چلتا پھرتا ہوگا وہ |
| الموفق | سعی کرنے والے سے اچھا ہوگا۔ جو |

اوس میں ذرا جھانک کر دیکھے گا۔ وہ آلودہ ہو جاویگا۔ اون فتنوں کے وقتوں میں جو کوئی جائے پناہ کی جگہ پاوے۔ وہ اوس میں پناہ لے لے۔ اس حدیث کے معنی ہیں کہ جو کوئی فتنہ سے جتنا دور ہوگا۔ اوسی قدر

× معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعلان مصری جنگ چھڑنے سے پہلے کا ہے۔

[illegible]

وہ اچھا ہوگا۔

ہم علماء نے اس وقت میں اپنا فرض سمجھا۔ کہ تم لوگوں کو نصیحت کریں۔ کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دین میں خیرخواہی ضروری ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کی اچھی نشانی یہ ہے کہ مسلمان ایسے کاموں کو چھوڑ دے۔ جو اس کے حق میں مفید نہ ہوں۔ یعنے لغو ہوں"

اس اعلان پر ۲۴ علماء کے دستخط ہیں۔ جو مصر میں باوقعت علماء ہیں۔ ایڈیٹر الاہرام نے اس مجلس کی کیفیت لکھی ہے کہ اس مجلس علماء کا ممبر وہ عالم ہو سکتا ہے جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو۔ اور وہ دس سال تک درس تدریس کر چکا ہو۔ اور کسی مسئلہ خاص میں اوسکی کوئی تصنیف بھی ہو۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب سے یہ مجلس بنی ہے۔ اسکا اجلاس ہوتا ہم نے نہیں سنا۔ صرف یہی اعلان دیکھا ہے۔ لکھا ہے کہ یہ التوا یا جلسے خاموشی اس لئے ہوا ہے۔ کہ ایسا کوئی کام جو عام ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ ملک میں کبھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ واللہ اعلم

## اتفاق کسنے کہتے ہیں؟

ہندوستان کے جب کسی گوشے پر کوئی تکلیف آتی ہے۔ تو بعض ہمدردان ملک اتفاق و آشتی کے دست دراز کر دیتے ہیں۔ اور اپنی بے آہنگ آواز پر غور نہیں کرتے۔ اور اتنا بھی نہیں دیکھتے۔ کہ جس کی طرف ہم جھک رہے ہیں وہ بھی استحسان و پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے یا نہیں۔

اتفاق کے فوائد سے انکار کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ علم کی خوبیوں یا آفتاب کی روشنی سے۔ اتفاق جو فی نفسہ ایک بہت بڑی نعمت و برکت ہے۔ اور جس کی اسلام نے پرزور الفاظ میں تبلیغ کی ہے۔ اس قابل ہے۔ کہ ہر جگہ جلوہ گر ہو۔ اور لوگ اس سے متمتع و مستفید ہوں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اتحاد و اتفاق ہو کیونکر سکتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے ملک میں جہاں متضاد خیالات رکھنے والی مختلف قومیں آباد ہوں۔ اور پھر ہر ایک قوم اپنے اندر جداگانہ حالت رکھتی ہو۔ مثلاً ہندو قوم ہی جو ہندوستان میں سب سے زیادہ آباد ہے۔ کئی حصوں پر منقسم ہے۔ آریہ۔ سکھ۔ اور سناتن دھرمی جو اس قوم کے ممتاز فرقے ہیں۔ بعض ایسے اصولوں کی بناء پر مخالفت رکھتے ہیں۔ کہ کسی مفید کام میں بھی ان کا مجتمع ہونا ایک دشوار امر ہو رہا ہے۔

اور پھر ہندو مسلمان کا اتحاد اس سے بھی زیادہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ جن کے نفاق و شقاق کے لئے ذرا ذرا سی باتیں مؤثر و کارگر ہو جاتی ہیں۔ اور وقت بھرکی جد و جہد ایک آن کی آن میں معدوم و نابود ہو جاتی ہے۔ اور بجائے کسی خوش آئند منظر دیکھنے کے حسرتناک انجام کا نظارہ دیکھنا پڑتا ہے

مثال کے طور پر ہم اس امر کا ذکر کر دینا نامناسب نہیں سمجھتے۔ کہ جب آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند پر ہندوؤں کی طرف سے دروازہ بند تھا۔ اور ان کی تبلیغ میں طرح طرح کا روک پیدا کر کے انکو متحیر و مخوش کیا جاتا تھا۔ تو اسوقت صرف ایک مسلمان قوم ہی ایسی تھی۔ جو یہ دیکھکر کہ یہ شخص خدا کی توحید بیان کرنا چاہتا ہے۔ اور ہمارے ہی ایک شخص کو خدا کی وحدت کا ڈنکا دنیا میں بجائے اسکی ترکیب سے خوشی سے اپنے پلیٹ فارم کھولکر فراخدلی کا اظہار کیا تھا۔ سوامی دیانند نے اگر قرآن مجید پر کچھ اعتراضات کئے۔ تو اپنے احسانات جتا کر انہیں احسان فراموشی کا مجرم نہیں بنایا گیا۔ بلکہ نہایت خندہ پیشانی سے ان کے جوابات دے گئے۔ جو ایک متین سنجیدہ اور مقدس اسلام کے سچے پیرو کی شان کے شایاں ہے۔

یہ تو دور کی بات ہے۔ حال ہی کی سنئے۔ کہ لاہور کے سکھ اخبار لائل گزٹ نے بابا نانک صاحب کے روز ولادت کی تقریب پر ایک نمبر شایع کیا جس میں کثرت سے مسلمانوں نے مضامین لکھے جن میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ منشی فاضل اور مولوی فاضل کے القاب وابستہ ہیں۔ اور یہ امر صرف مسلمانوں کی فراخدلی اور وسیع الخیالی کا ثبوت ہے

اس کے چند دن بعد سکھوں کے ایک دوسرے اخبار پنتھ سیوک میں ایک کارٹون نظر سے گذرا۔ جو بھائی تارو سنگھ کی شہیدی (شہادت) کے عنوان سے مندرج تھا۔ اس میں یہ دکھایا گیا۔ کہ ایک قاضی صاحب سامنے کتاب کھولے کھڑے ہیں۔ جو شاید قتل کا فتوےٰ دے رہے ہیں۔ ایک مسلمان بھائی جی کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ اور دوسرا کلہاڑا مار کر جھٹکا کرنا چاہتا ہے۔ وغیرہ

ہمیں اس کارٹون (نقشہ) کو دیکھکر سکھوں کے تعصب پر غصہ نہیں آیا۔ بلکہ انکی حالت پر رحم آیا کہ اگر بفرض محال یہ معاملہ سچا بھی ہو۔ تو اسکو اسلام اور پیروان اسلام سے کیا تعلق؟ اور ان لوگوں پر کیا گلہ جنکو باوجود نئی روشنی اور جدید فلسفہ و تعلیم سے فیضیاب ہونیکے اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ ملکی اور مذہبی معاملات دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ اور ان میں بہت بڑا امتیاز و فرق ہے۔ لیکن اس کارٹون سے کم از کم اتنا مقصد تو انکو ضرور حاصل ہو جاویگا کہ وہ سکھوں کو مسلمانوں کیطرف سے متنفر کر سکیں گے اور اتحاد کی اس بڑی دیوار کو جو اپنائے ملک نے بڑی بڑی امنگوں سے بلند کرنے کی کوشش کی تھی۔ آن واحد میں زمین کے ہموار کر دینگے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی فرضی واقعہ کو جیسے دیکھا معمول بات کو غلط پیرایہ میں دکھانے کی بجائے وہ اس دلخراش واقعہ کا نقشہ کارٹون میں دکھاتے جس میں مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کے جانشین شیر سنگھ کو جسوقت کہ وہ ہلوا نوا کا دنگل دیکھ رہا تھا ایک سکھ برادر نے دھوکے سے ریوالور کا فیر کرکے اسکا کام تمام کر دیا تھا۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے شہزادے جنکو وہ جو ترازو پر سونے کے باٹوں سے تولتے رہتے تھے۔ نہایت بیدردی و سفاکی سے قتل کر ڈالے گئے تھے۔ اس ہی قسم کے ہزارہا سکھوں میں ایسے مظالم و خونریزی کے واقعات ظہور میں آتے رہے ہیں۔ جن کے بیان سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر محتسب را درون خانہ چہ کار کے موافق ہم دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ہماری اس تحریر سے کوئی حلیہ باز یہ نتیجہ نہ نکال لے کہ ہم اتحاد کے مخالف ہیں۔ یا اتفاق ہو نہیں سکتا یا ہونا ہی نہیں چاہئے۔ بلکہ ہم تو بارہا اسکی تشریح و توضیح کر چکے ہیں کہ

[illegible]

انکے وتیرے وسلطنت میں کوئی دوسرا کرتا۔ تو وہ اسکا انتظام کیا کرتے۔ اور نیز یہ کہ ملکی انتظام اور مذہبی احکام مخلوط نہیں ہیں۔ الگ الگ ہیں۔ دانستہ نقصان رسانی سے احتراز کریں۔ اور ملک کے ایسے امور میں جن میں ابنائے ملک کے فوائد یکساں مضمر ہوں۔ ملا یا کریں۔ اور شیخ سعدی کا زریں قول تبھی نہ بھولیں ؎ آنچہ خود نپسندی بر دیگراں مپسند

# منصب اہل ایمان

باری تعالےٰ جل ذکرہٗ نے اپنی کمال رحمت سے تعلیم انسان کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اور ان کے ہاتھوں میں اپنا حکمنامہ دیکر تبلیغ کا حکم دیا۔ چنانچہ رب العالمین نے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دیا۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ یعنے اے (میرے) رسول لوگوں کو وہ احکام پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئے۔ اور اگر تو ایسا نہ کریگا۔ پس تو نے منصب رسالت انجام ہی نہیں دیا۔ اس سے بصاف ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی صرف حکم ربانی پہنچانے کا ارشاد رہا۔ اور اسی کی تعلیم و تبلیغ بلا کم و کاست کرتے رہے۔ جس سے یہ گنجائش اور موقع امت کے لئے نہیں رکھا گیا۔ کہ اپنی خواہش و رائے سے مسئلہ شرعیہ میں حلت و حرمت کی ترمیم یا فرضیت و اباحت کی تزبید کرے۔ مگر طبائع مختلفہ اور حرکات نفسانیہ اسپر مقتضی ہیں۔ کہ حکم شاہی کا خلاف سرزد ہو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جامع دستور العمل اصلی ایسا نازل فرمایا۔ کہ اہل ایمان کو ہمیشہ اسپر کاربند ہو کر اپنی رفتار درست کر لینے کے لئے کوئی ذریعہ اس سے بڑھکر میسر نہیں ہوسکتا۔ اور نہ قوت ایمانیہ اس سے انحراف کر سکتی ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے۔ کہ شراب حرام ہے۔ اوسکا استعمال اہل ایمان کسی حالت میں نہیں کر سکتے۔ بکر کہتا ہے۔ حرمت مسلم ہے۔ مگر قوت اور علاج کے لئے جائز ہے۔ اسکو ایمان والے پی سکتے ہیں ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ایک حرام مطلق بیان کرتا ہے۔ دوسرا مقید کرتا ہے دونوں اہل اسلام و ایمان ہیں۔ طبیعتوں کا اختلاف رائے و قیاس کا مخالف زمین و آسمان کا فرق رکھتا ہے۔ فیصلہ کے لئے اصول ذرین جس کے مقابلہ میں تمام اصول مانند و سرنگون ہیں۔ پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الاٰیۃ۔ یعنے تم اگر آپس میں جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اوسکو اللہ تعالےٰ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر پیش کرو۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی (عظمت و جلال) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

ثابت ہوگیا۔ منصب اہل ایمان یہی ہے۔ کہ ہر معاملہ متنازعہ فیہا کو اللہ اور رسول کے حکم کے موافق کر لیا کرے۔ خواہ اپنی جیت ہو یا ہار۔ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کو اپنی فلاح اور جیت سمجھے بنابریں زید اور بکر کے اختلاف و نزاع کو اللہ اور رسول کے حکم پر پیش کر کے فیصلہ کر لیا جائے فرمایا رب العالمین احکم الحاکمین نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

یعنے اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسے سے فال نکالنا ناپاک فعل شیطانی ہے۔ اس سے بچو تا کہ تم مراد کو پہنچو۔ صریح حرمت مطلقہ شراب کی موجود ہے۔ نص قرآنی ناطق ہے۔ جسکو اپنی نجات اور فلاح مطلوب ہو وہ ان حرام اشیا سے بچے۔ اور جو اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسپر کاربند ہو اور حدیث میں وارد ہوا۔ کل شراب اسکر فھو حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پینے کی شئے نشہ لاوے۔ حرام ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام یعنے فرمایا آنحضرت ؐ نے جو شئے بہت پینے سے نشہ لاوے تو اوسکا تھوڑا حصہ بھی (جو نشہ نہ لاوے) حرام ہے۔ اور احادیث بھی بہت وارد ہیں۔ جس میں شراب پینے والے کیلئے سخت وعید و عذاب کا ذکر ہے۔ اعاذنا اللہ منھا اور اگر کوئی اس کے مقابلے میں کتب فقہ کی عبارت یہ پیش کرے اذا اتصل بہ استمراء الطعام والتداوی و التقوے علی طاعۃ اللہ یعنے کوئی شرابخوری معدہ کی درستی کھانے ہضم ہونے کے لئے یا کسی علاج کی غرض سے اور تقویت کے لئے تا کہ خدا کی اطاعت خوب ہو۔ کرے تو جائز ہے۔ اس شرابنوشی کے بہت حکمت عملی سے جائز کرنے کا زور لگایا جانے کا شبہ ہے۔ مگر جواب میں التماس ہے۔ اگر کوئی صاحب ان امراض و علتوں کی غرض سے شراب نوشی پر آمادہ ہوا ہے یا استعمال کرتا ہے۔ تو میں اپنے مطب سے اس سے بدرجہا زائد مقوی دوا مفت بلا قیمت دیتا ہوں۔ بشرطیکہ شراب نوشی اور اس فتوے سے توبہ کا اظہار بھی کریں۔ اس سے کئی فائدے ہونگے۔ اوّل تو حرام سے توبہ نصیب ہوگی۔ دوم یہ بھی علم ہوگا۔ کہ شراب کوئی دوا نہیں ہے۔ بلکہ دوائیں اور ہیں جن سے بلا نشہ و خمار تو سے اعلے درجہ کی حاصل ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ مفتی جواز شراب پر بدگمانی نہ ہوگی۔ بلکہ لاعلمی پر محمول ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ جسکو اللہ تعالےٰ اور اس کے سچے پیغمبر نے حرام کر دیا ہو۔ اوس کے جواز استعمال پر جرأت کرنا مومنوں، مسلمانوں کا منصب نہیں لہذا یہ عبارت متروک رہے

حدیث شریف میں وارد ہوا۔ طارق بن سوید نے بعد ممانعت و حرمت شراب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ انما اصنعھا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنے میں شراب دوا کے لئے بناتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا۔ کہ اس کے ساتھ دوا کرنا یا اور کسی غرض سے کھانا پینا شرعاً ممنوع ہے۔ پھر اس کا جواب عقلاً نقلاً معدوم ہے۔ جو صاحب اس کے مرض اور دوا ہونے کے خلاف خامہ فرسائی کریں گے ہم اونکو قواعد عقلیہ حکمیہ سے جواب دینے کو تیار ہیں مگر بحیثیت مسلم ہونے اور فریق مقابل کے درمیان حدیث و قرآن کریم کی تعظیم حائل ہے جو مقدم ہے اسکے حرمت کے اسباب و مصالح بیان کر سکتے ہیں جس سے احکام شرعیہ کا واجب التعمیل ہونا ثابت ہو۔ لہذا مختصراً گذارش ہے۔ کہ نشے مسکر قوائے باطنیہ اور حواس خمسہ پر ایک جمود و

سکون کا عالم طاری کر کے حس سے بے بہرہ کر دیتا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے مرض میں ناواقف کو افاقہ اور راحت میں ترقی معلوم ہوا کرتی ہے وہ در اصل حس کا بطلان ہے۔ جس سے بیماری کی ایذا کم معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت پر فرحت اور قوت کے آثار نمایاں ہوتے۔ مگر تابکے۔ انجام خراب ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو سے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

والسلام عبید الرحمن کفاہ المنان

---

## عورتوں کو تاگہ سے موباف لگانا

(از جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امولوی فاضل، شیر اسلام دام فیضکم)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد براہ کرم مضمون سطور ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرما کے ممنون فرما دیں۔ اخبار اہلحدیث ۱۰ نومبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۹ میں ایک سوال مع جواب بسرخی (عورتوں کا چوٹیوں میں موباف لگانا) مندرج ہے۔ اس پر مجیب صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملا کر سوتی یا ریشمی یا اونی وغیرہ سے ہو گوندھنا مخرج ممنوع۔ ناجائز اور حرام ہے۔ اور باعث استحقاق لعنت ہے۔ اس پر خادم عرض کرتا ہے کہ بلاشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ تعالے نے اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے۔ اور۔ اوس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے الخ روایت کی بخاری ومسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

تو اب جسقدر احادیث جوڑنے کی بابت صحاح میں پائی جاتی ہیں۔ وہ سب کا ماخذ بال کا جوڑنا اور جڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ لانبے بال کرنے سے زینت مقصود ہے۔ اور خالق کی خالقیت کو تبدیل کرنا پایا جاتا ہے۔ پس یہ ہی باعث لعنت کا ہے۔ اور چوٹی میں چار انگشت سے بالوں میں دھجی کپڑے کسی قسم کی ہو۔ واسطے باندھنے کے زینت مقصود نہیں۔ بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے کہ چوٹی کھل کر بال پراگندہ نہ ہوں۔ اس سے ہر ایک آدمی کا دل اپنی زوجہ سے نفرت کی نظر سے دیکھتا پایا جاتا ہے۔ اور بال بکھرے ہوؤں سے کام کاج میں دقت۔ پریشانی ہوتی ہے۔ اور بال کھلے ہوئے اکثر گر کے کھانے وغیرہ میں نکلتے ہیں۔ تو ایک قسم کی سبکی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی دھاگا یا کپڑے کی چیز یعنے دھجی لپیٹ کر باندھا جاتا ہے چوٹی کو تو سب وجوہات بالا سے امن رہتا ہے بالڈورے یا کپڑے کے چوٹی گوندھ کر باندھنا امر مشکل گذرتا ہے۔ بال کی گرہ آخری کی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔ میرے عندیہ میں احادیث کی طرف غور کیا جاتا ہے۔ تو لعنت کا باعث نہیں معلوم ہوتا کیونکہ بال میں بال ملانا اور گوندھنا موجب لعنت ضروری ہے۔ جیساکہ ظاہر ہے

اپنے محترم دوست مجیب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی ناقص سمجھ کے موافق کچھ عرض زیادہ نہیں کر سکتا ہوں۔ مگر ہاں تمام علماء محدثین سے التجا کرتا ہوں۔ اور امید قوی رکھتا ہوں۔ کہ میرے دل کو ضرور خلاصہ حال مع دلائل منصوصہ کے تحریر فرما کر تسکین دلویں گے۔ ورنہ خادم تو اسی کا قایل ہے۔ کہ جسقدر احادیث اس باب میں آئی ہیں۔ اون کا مطلب بال جوڑنا اور بال جڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کپڑا جسکو دھجی یا ڈورا آخر ختم بالوں پر چار انگشت واسطے مضبوطی کے گرہ دینے کے واسطے جائز سمجھتا ہوں۔ العلم عند اللہ

اس قدر عرض اور بھی کرتا ہوں۔ کہ ہمارے علماء نے لباس مسنونہ کو اوڑا کر کے یہود وغیرہ و کفار ہند کے لباس کو ترجیح دیکر عوام الناس کو اوبھارا ہے کہ دھوتی مثل ہنود وکوٹ پتلون وغیرہ کچھ ممنوع نہیں۔ سب جائز ہے۔ حالانکہ اس کی وعید شدید احادیث رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہر من الشمس کی طرح سے واضح کھلا ہوا موجود ہے۔ اور ہمارے مجوزنما علماء موجودہ بالکل اسکی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ اللّٰھم احفظنا من لباس الکفار والفساق۔ مگر ایسے امور کے طرف قلم میں زور دیتے ہیں۔ باقی والسلام خیر الختام

(محمد عفی عنہ دلجادی)

---

## اسی مضمون پر

(اخبار مورخہ ۱۷۔ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۲۳ء)

میں ایک مضمون بسرخی (عورتوں کا موباف لگانا) بصورت استفتا منجانب مولوی محمد ابو طاہر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ شایع ہوا تھا جسکا جواب بھی ذیل میں مرقوم تھا۔ ہمکو سخت حیرت ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب موصوف باوجود یک ذی علم ہونے کے ایسے موقع میں تسامح کر گئے اور آپنے بلاتامل ونظر بصیرت مطلے آیۃ اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بعض صنف (عورتوں) کو اسقسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔ حالانکہ خداوند تعالے نے ایسے لوگوں کے شان میں جو کہ خدا کی حلال کی ہوئی زینت کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں کو روکتے ہیں۔ یہ عتاب فرمایا ہے۔

مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ

کس نے حرام کیا۔ زینت کی چیزوں کو جنکو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے حلال کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے جناب سید المرسلین رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی عورتوں کی زینت کو اسقدر ملحوظ رکھا۔ کہ اون کے حالت غسل میں باوجود تشدد فی الغسل وفرمان تحت کل شعرۃ جنابۃ کے انکو صرف یہ حکم فرمایا۔ یکفیک ثلاثۃ حصیات یعنے جسوقت تمہارے سر زینت سے آراستہ ہوں صرف تین لپ پانی ڈالدینا کافی ہے۔ ہاں اوس قسم کی زینت جس سے تغیرات خلق اللہ کی جاتے جیساکہ بال ملانا اور گودنا گدوانا وغیرہ ہے جسکے فاعل کو واصلہ اور واشمہ کہتے ہیں۔ بیشک انکو آپنے حرام اور باعث لعنت فرمایا ہے۔ اور یہی مراد ہے آپ کی اون احادیث سے جسکو مجیب نے

ahmadimuslim.de

حرمت موباف کی دلیل میں پیش کی ہے۔ جیسا کہ یہ حدیث اوس کی تفسیر کرتی ہے۔ عن اسماء بنت ابی بکر قالت جاءت امرءۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی ابنۃ عریسا اصابتہا حصبۃ فتمرق شعرہا افاصلہ ۔ افاصلہ میں جو ضمیر مفعول یہ ہے وہ راجع ہے طرف شعر کے۔ یعنی ایک عورت آئی۔ اور اوس نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ہماری ایک لڑکی ہے۔ اور بیماری کیوجہ سے اوس کے بال گرگئے ہیں۔ اور اوس کی شادی ہورہی ہے کیا میں اوس کے بال میں دوسرا بال ملا کر لمبا کردوں۔ آپنے فرمایا لعن اللہ الواصلۃ و المستوصلۃ ۔ و زجران تصل المرءۃ براسہا شیئا ای شیئا من الشعر کما یفہم علیہ حدیث عائشۃ ثم وھو اظہر واعجب منہا عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لیست الواصلۃ التی تعنون ولا باس ان تعری المرءۃ فتصل قرنا من قرونہا بصوف اسود انما الواصلۃ من کانت فی شبیتہا

ان احادیث سے معلوم ہوا۔ کہ بال ملانا تغیرت خلق اللہ حرام و باعث لعنت ہے۔ اس قسم کا ریشمی وادلی کپڑا وغیرہما کا موباف لگانا حرام و ممنوع نہیں اور یہی مفہوم ہوتا ہے عبارت سے امام نووی شارح صحیح مسلم کے وہ کہتے ہیں

الواصلۃ ھی التی تصل شعر المرءۃ بشعر اخر و المستوصلۃ التی تطلب من یفعل بہا ذالک وھہنا مذاھب کثیرۃ ولکن اصحہا ھذا ان وصال الشعر بشعر اخر حرام ولا باس فی وصال الحریر وغیرھا والیہ اشارۃ من قول القاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ۔ اما ربط خیوط الحریر الملونۃ ونحوھا مما لا یشبہ الشعر فلیس بمنھی عنہ لانہ لیس بوصل ولا ھی فی معنی مقصود الوصل وانما ھو للتجمل والتحسین ۔ وقال بعض کل ذالک ای وصال الشعر والحریر والخرق جائز ولکن لیس بصحیح ۔ ان جملہ اقوال سے بھی

معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کا موباف لگانا ریشمی وادلی کپڑا وغیرہما کا جیساکہ تمام دنیا میں مروج ہے جرام و ممنوع نہیں۔ کما لا یخفی علی ماھر الفن لہذا تنقیحا و تنقیدا چند جمل معروض ہیں۔ اسکو اپنے اخبار گہربار میں شایع فرماکر اس ناچیز کو ممنون و مشکور فرمائیے۔

کتبہ ابو العرفان محمد عثمان برادر زادہ محمد اسمٰعیل خریدار ۱۰۲۷

---

## مذاکرہ علمیہ دربارہ بنک نے میندارہ

السلام علیکم مضمون ہذا اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر ممنون و مشکور فرماویں۔ بنک مروجہ جو بنظر رفاہ عام اور فائدہ زمینداراں کے سرکار کی طرف سے برضا و رغبت عوام دیہات میں کھولے گئے ہیں۔ جن کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ ممبران انجمن سے بحیثیت سالانہ یا ششماہی چندہ جمع کرکے حاجتمندوں کو بحساب ۲ پائی یا ۲ ۱/۲ پائی فی روپیہ ماہوار کی سود پر دیا جاتا ہے۔ اور سرکاری امداد اس طرح پر ہے کہ جب روپیہ ضرورت سے کم ہو۔ تو سرکاری بنکوں سے بحساب ایک پائی فی روپیہ سود پر لیکر صرف کیا جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کل روپیہ جمع شدہ بعد گذرنے دس سال کے مع منافع حصہ داران ممبروں کو تقسیم کیا جاویگا۔ گو کہ صورت مرقومۃ الصدر میں عام زمینداروں کو بہ نسبت قرضہ لینے کے ساہوکاروں سے بہت فائدہ ہے۔ ایک تو ساہوکار سود بہت سخت لیتے ہیں۔ یہانتک کہ سوائے۔ ڈیوڑھے۔ بلکہ بعض اوقات اصل رقم سے کئی حصہ سود زیادہ کرکے وصول کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قرضدار کی ساہوکاروں سے رہائی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتی ہے۔ بنک ہائے مذکور بلحاظ افادہ و استفادہ دنیاوی تو مفید معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بلحاظ قانون اسلام مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔ بعض اسکو ناجائز بلکہ حرام کہتے ہیں۔ لہذا علماء کرام سے درخواست ہے۔ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے علم سے اس میں بخیال التفقح حل مسئلہ بذریعہ تحریر جواز و عدم جواز کے متعلق اپنے خیالات سے مستفید فرماویں۔

(خاکسار گوہر علی از موضع سیپار نوتولہ ضلع امرتسر)

---

## نعتیہ مطلع

(کسی گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں تحریک ہوئی تھی۔ کہ لطف سخن کے طور پر نعتیہ اشعار بھی درج اہلحدیث ہوا کریں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے شعراء اسطرف توجہ کریں گے تو ان کا کلام بڑی عزت سے درج ہوا کریگا سب سے پہلے مرزا محمد خلیل صاحب مرزاپوری نے اپنا کلام بھیجا ہے۔ اس کلام میں گو شاعرانہ تخیلات نہیں۔ بلکہ بالکل سادہ ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اخلاص پر نظر کرکے درج کیا جاتا ہے امید ہے اور صاحبان ارباب سخن بھی اسطرف توجہ کرینگے) ایڈیٹر

جو کوئی رکھتا ہے دل میں نعت خیر الوریٰ
صادق و کامل وہی ہے امت خیر الوریٰ

مظہر لطف خدا ہے رحمت پروردگار
ذات ذی درجات اقدس حضرت خیر الوریٰ

حق میں اپنے ہو کرامت سے کہیں بہتر سمجھ
گر میسر ہو تجھے یک زوجیت خیر الوریٰ

آپکا دنیا میں آنا تہا کہ سب اصنام دیر
گر گئے سجدے میں کھاکر ہیبت خیر الوریٰ

خصلت خوئے نبی کیونکر نہ ہو دلکو پسند
ہے پسندیدہ خدا کو عادت خیر الوریٰ

ہے جہاں قرآن میں کلمہ اطیعوا اللہ کا
ساتھ ہے وابستہ اوس کے طاعت خیر الوریٰ

ورد افضل ہے وظیفوں میں کلام اللہ کا
بعد اوس کے ہے درود و رحمت خیر الوریٰ

وصف ہر شاعر کیا کرتا ہے اپنے یار کا
تو بھی اے مسلم کیا کر مدحت خیر الوریٰ

ahmadimuslim.de

# فتاوے

س نمبر ۲۸ - ایک شخص قوم چمار. جس کا نام نہال الدین تھا - اب اپنی خوشی اور صرف محبت دینی سے بلا کسی تعلق دنیاوی وغیرہ اوس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور سب طرح سے احکام اسلام کی پابندی کرتا ہے. اور ابتک اسلام کے برخلاف اوس سے کوئی بات صادر نہیں ہوئی - اور اب نام اوسکا رمضان رکھا گیا ہے - اسوقت کہ چند اشخاص کہ جن کے نام ظاہر کرنے کی حاجت نہیں. اوس سے مذہبی طور پر کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے. چنانچہ کھانا پینا وغیرہ سب چیز سے دور رہتے ہیں - بلکہ اوسکو سراسر پہلی حالت پر سمجھتے ہیں - اونکو شرعاً کیا حکم ہونا چاہئے. چونکہ چند علماء نے اون کے گاؤں میں آکر اونکو سمجھایا لیکن ہرگز باز نہیں آئے. نومسلم مذکور نے بروز عید اضحٰی قربانی کی - تو بہت اشخاص نے گوشت قربانی بھی نہیں لیا - اوسکو بسبب قوم چمار جانتے کے یہ سب نفرت کرتے ہیں - (سائل الٰہی بخش وحافظ کالو از کوٹ دھرمل)

ج نمبر ۲۸ - نومسلم جو اپنے سابق مذہب کو چھوڑتا ہے وہ پہلے سب گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے اس لئے وہ عزت کے قابل ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سب نومسلم تھے - اور حضرت بلال اور صہیب رضی اللہ عنہما پہلے غلام تھے. غلام چماروں سے بھی زیادہ ذلیل ہوتے ہیں - مگر اسلام لانے کے بعد وہ اس قابل ہوئے - کہ اون کے نام پر رضی اللہ عنہم کہا جاتا ہے - اس لئے ایسے چمار نومسلموں سے دلی ہمدردی اور عزت کرنی چاہئے - جو لوگ اون سے نفرت کرتے ہیں - وہ بہت برا کرتے ہیں - اسطرح اسلام کی اشاعت میں سخت رکاوٹ آئے گی - اور دخل خوب فقط -

س نمبر ۲۹ - میرا شوہر پابند صوم وصلوٰۃ ہے - اسی لئے وہ مجھکو بھی اسی پابندی کی ہدایت کرتا ہے. مگر مجھے مجبوریاں لاحق ہیں - وہ یہ کہ اول چونکہ میرا شوہر اپنی خواہش کو روک نہیں سکتا - میرے ایک شیر خوار بچہ میری گود میں ہے جس کے مضرت ونقصان اور نیز اپنی اس تکلیف کے اندیشہ کو ملحوظ رکھکر کہ کہیں ہمارا ہاتھ پیر نہ رہ جائیں یا شیر خوار کو ٹھنڈ کا مرض نہ ہو جائے. میں غسل نہیں کرتی - اور یہی سبب ہے. کہ میں نماز ادا کرنے سے معذور ہوں - شوہر اوسکے صلوٰۃ کی سخت تاکید کرتا ہے. علاوہ بریں وقت پر لکڑی وغیرہ کا پانی گرم کرنے کے لئے مہیا ہونا بھی مشکل ہے. ٹھنڈا پانی خصوصاً آجکل سردی کے زمانہ میں مجھ مریضہ کو باعث خطر ہے - پس ایسی صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے. کہ میں نماز کسطرح ادا کر سکوں. (ملن کانپوری)

ج نمبر ۲۹ - قرآن مجید میں ارشاد ہے. لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا. خدا کسی نفس کو طاقت سے بڑھکر حکم نہیں دیتا. صبح کے وقت غسل سے تکلیف کا خطرہ ہے - تو صبح کی نماز وضو سے پڑھ لیں - دوپہر کو غسل کرنے میں تکلیف نہ ہو. تو غسل کر لیں غرض غسل کرنے میں تکلیف کا خیال رہے. مگر واقعی تکلیف ہو محض بہانہ دلی طور نہ ہو

س نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت کیا ہے؟

ج نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت میں اختلاف ہے - خاکسار کی ناقص تحقیق یہ ہے کہ حیض ونفاس کی اقل مدت مقرر نہیں. حنفیہ نفاس کی بابت تو یہی کہتے ہیں - مگر حیض کی اقل مدت تین یوم رکھتے ہیں کیونکہ ایک حدیث آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ حیض کی کم مدت تین یوم ہے - مگر وہ حدیث صحیح قابل حجت نہیں - اور حیض کی اکثر مدت حنفیہ کے نزدیک دس یوم اور شافعیہ کے نزدیک ۱۵ - یوم ہے - اصلی بات یہ ہے - کہ جتنی عادت ہو - نفاس کی اکثر مدت چالیس یوم ہے - بعض کے نزدیک ۶۰ - یوم واللّٰہ اعلم -

س نمبر ۳۱ - بعض عورتیں مہینہ بھر یا کم میں اور بعض سوا مہینہ میں وضع حمل کے بعد غسل کر کے نماز پڑھ لیتی ہیں - کیا اونکا یہ فعل موافق شرع ہے (〃)

ج نمبر ۳۱ - جب خون بند ہو جائے پڑھ لیں دنوں کا حساب ٹھیک نہیں

س نمبر ۳۲ - بعض کا قول ہے کہ اقل مدت حیض کی ۳ دن اور چار راتیں ہیں - پس چوتھے دن عورت سے مقاربت کرنا کیسا ہے - (〃)

ج نمبر ۳۲ - اقل مدت سے مراد یہ ہے کہ اتنے دن آسکتا ہو یہ نہیں. کہ اتنے دن گذار کر مقاربت کرنی جائز ہے خواہ خون جاری ہی ہو

س نمبر ۳۳ - حیض ونفاس میں قرآن وحدیث کا مس کرنا اور اوسکی تلاوت کیسی ہے؟ (〃)

ج نمبر ۳۳ - حدیث میں منع ہے

س نمبر ۳۴ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا پینا کیسا ہے

ج نمبر ۳۴ - جائز ہے.

س نمبر ۳۵ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ساتھ صاحب فراش ہونا کیسا ہے (ملن کانپوری)

ج نمبر ۳۵ - صاحب فراش ہونا جائز ہے جماع منع ہے.

س نمبر ۳۶ - اس ملک دکن میں دستور ہے. کہ نکاح کے موقعوں پر عقد خوانی سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں اور ضیافتیں کی جاتی ہیں - طعام ولیمہ شاذ ونادر دیا جاتا ہے - اور ولیمہ کے کھانے میں غربا ومساکین کو نہیں بلایا جاتا - ذی مقدرت اور خوشحال لوگوں کو ہی دعوت دیجاتی ہے. پس بدوں ولیمہ کئے نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں - اور جس ولیمہ میں غربا ومساکین کو بلا کر کھانا نہ کھلایا جاوے. وہ ولیمہ درست ہوگا یا نہیں - (سائل از امراؤتی)

ج نمبر ۳۶ - نکاح درست ہے - ترک ولیمہ اور دیگر خلاف سنت دعوتوں کا گناہ لازم. ولیمہ مذکور کو درست نہیں

س نمبر ۳۷ - شادی اور غمی کی وہ تقریبات جن میں لہو ولعب اور شرکیہ وبدعیہ امورات ہوا کرتے ہیں - اور اہل برادری اور نیز دیگر اہل اسلام کو دعوتیں دی جاتی ہیں - مثل جلوہ. چوتھی - دہم. بستم - اور چہلم وغیرہ کی - تو ایسی دعوتیں قبول کرنی اور ان دعوتوں میں شریک ہوکر محفلوں کی رونق بڑھانی اور کھانا کھانا شرعاً کیسا ہے؟ (〃)

ج نمبر ۳۷ - ایسی دعوتوں کو قبول نہ کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے. اتقوا مواضع التہم اتہام کے مواقع سے بچتے رہو

---

ahmadmuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستاں** } مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے۔ ۱۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا کچھ مہلت چاہتے ہوں۔ تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمادیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق نقصان نہ ہو۔

۱۰۵-۱۵۳-۳۰۸-۴۱۳-۴۲۶-۴۳۴-۴۳۹
۶۹۸-۷۱۲-۷۶۴-۷۶۵-۸۳۴-۹۲۹-۱۰۱۵
۱۰۴-۱۰۲۲-۱۰۲۷-۱۰۶۵-۱۳۰۲-۱۳۱۱
۱۴۴۳-۱۵۶۱-۱۵۶۳-۱۶۲۰-۱۷۰۱-۱۸۰۸
۱۸۱۵-۱۸۲۹-۲۱۱۲-۲۱۴۲-۲۱۶۲-۲۳۸۴
۱۴۹۳-۲۵۲۴-۲۵۶۷-۲۵۶۸-۲۵۷۴-۲۵
۲۵۷۸-۲۵۹۳-۲۶۰۱-۲۶۰۸-۲۶۲۳
۲۶۳۵-۲۸۴۷-۲۹۹۰-۳۰۲۳-۳۰۲۷
۳۰۳۱-۳۰۴۳-۳۰۴۴-۳۰۴۸-۳۰۵۰
۳۰۵۵-۳۰۶۱-۳۰۶۳-۳۰۶۴-۳۰۶۸
۳۲۵۴-۳۲۶۸-۳۳۵۷-۳۴۰۰-۳۴۰۳
۳۴۰۴-۳۴۰۵-۳۴۰۶-۳۴۰۷-۳۴۱۰-
۳۴۱۱-۳۴۱۳-۳۴۱۵-۳۴۱۶-۳۴۱۷
۳۴۱۸-۳۴۱۹-۳۵۱۴-۳۵۲۱-۳۵۲۲
۳۵۴۲-۳۵۴۴-۳۷۰۷

---

**محمدیہ کمپنی** } کی بابت جو اعلان ہوا۔ کہ جتنی رقم سردست موجود ہے۔ اوسکی تقسیم بحساب فی روپیہ ۱۳ آنہ آتی ہے۔ اس کے مطابق جو صاحب چاہیں۔ منگالیں۔ اعلان کے بعد جن جن صاحبوں کو رقم بھیجی گئی۔ اون کے نام ۱۴ نومبر تک اہلحدیث مورخہ ۲۰ نومبر میں درج ہو چکے ہیں۔ ۱۵ سے ۲۸ تک جن کو رقوم بھیجی گئیں۔ وہ درج ذیل ہیں مولوی گل محمد بستی گزنہ۔ عیسےٰ خاں بستی گزنہ شیخ کبیرالدین۔ مسعود علی۔ قیام الدین۔ گمانی میاں دلو مستری۔ محمد سلیم۔ داسوخہ۔ رمضان میاں امیرالدین عمر عوث سندر میاں۔ مسعود علی۔ بشیرالدین ستو بازید پور

بابو محمد الدین سورہ لنی۔ بابو عبدالرحمٰن بانڈہ۔ میر محمد اودہو منگل۔ عبدالرحمٰن بہو بیوال۔ منشی محمد حفیظ الدین اکلہرہ۔ حافظ فضل الدین حافظ احمد جھنگ۔ مولوی سید ابوالحسن دہلی۔ منشی عبدالحی کوہاٹ۔ مولوی عبدالغفور داتا پور۔ میاں الہٰ بخش چک ۹۳ محمد اسمٰعیل خاں۔ احمد حسین۔ حامد حسین۔ نورالاسلام ٹانڈہ۔ مولوی عبیدالرحمٰن۔ شیخ عبدالتواب۔ مولوی عبدالستار حسن مع متعلقین دہلی۔ حافظ کریم بخش بریلی۔ منشی غلام احمد رنگریز امرتسر شیخ عبدالعزیز امرتسر۔ حافظ عبداللطیف دیوبند۔ شیخ محمد عبدالرزاق کنو۔ مولوی عبدالرحیم و حاجی عبداللہ انبوہا۔

بعض اصحاب ایسے بھی ہیں۔ کہ اونکی نگاہ سے "اہلحدیث" آجکل نہیں گذرتا۔ اون کے کسی دوست کی نظر سے گذرتا ہو۔ تو اونکو اطلاع کر دیں

---

**انجمن اہلحدیث بریلی** } اہلحدیث کانفرنس اس تجویز پر بہت زور دیتی ہے۔ کہ ہر مقام انجمن اہلحدیث قائم ہو۔ تاکہ حامیان توحید و سنت اپنے اپنے علاقہ میں خود کام کریں اور بڑے کام میں اپنی کانفرنس سے مدد لیں۔ الحمد للہ کانفرنس کی یہ آواز قبول ہوئی۔ آج ہم ایک ایسے مقام پر انجمن اہلحدیث قائم ہونیکی خبر سناتے ہیں۔ جو مذہبی اہمیت میں پشاور سے کم نہیں۔ ناظرین مراسلہ ذیل پڑہیں۔

الحمد للہ کہ بریلی میں انجمن اہلحدیث بیکم محرم ۳۳ھ یوم الجمعہ قائم ہوگئی۔ یہاں کے اہلحدیث نہایت قلیل ہیں اسماء عہدہ داران جناب مولوی حافظ حکیم احسان الحق صاحب صدر انجمن داہمین جناب حافظ فیروز شاہ صاحب نائب صدر زیاشہری جناب بہادر خانصاحب صوبہ دار نائب صدر دیہاتی بریلی۔ منشی عبدالقادر خانصاحب سکرٹری انجمن دیہاتی۔ منشی محمد نواز خاں صاحب نائب سکرٹری دنیاشہری عبدالرحمٰن خانصاحب محصل سب عہدہ دار آنریری ہیں۔ سب مسلمان اللہ پاک سے دعا کریں۔ کہ اللہ اوسکو ترقی عطا فرمادے

(از عبدالستار حسن سفیر کانفرنس)

**تلاش عزیز** } حافظ عبدالغفار ساکن اکبرپور ضلع فیض آباد عرصہ سے مفقود الخبر ہیں کسی صاحب کو پتہ ہو تو براہ کرم اطلاع دیں۔ ان اجری الا علی اللہ (خاکسار۔ فخرالحسن از ٹانڈہ ضلع فیض آباد مدرس عین العلوم)

**ایضاً** } میرے دوست مولوی صلیح الدین دیناجپوری عرصہ سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو علم ہو۔ تو براہ مہربانی کرکے اطلاع دیں۔ (احسان اللہ مدرس مدرسہ مفیدالعام سالک کوٹی ڈاکخانہ بہول۔ ضلع دیناجپور)

**علاج خارش** } مولانا! آپنے اہلحدیث میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کی علالت خارش کا ذکر کیا۔ اگرچہ صاحب مولانا آسیا کہوٹی ہیں تو خاکسار کے پاس نہایت مفید دوا ہے۔ مفت حاضر کر سکتا ہوں۔

میاں عبداللہ صاحب وزیر گنگوہی جو لبا رضہ بخار کہنہ مبتلا ہیں کسی مقامی طبیب سے تشخیص کرا کر دوا مجھ سے منگا سکتے ہیں (خاکسار حکیم نورالدین لاہور۔ موچی دروازہ)

**تلاش کتاب** } کتاب اوامۃ السکر والصبر والشکر مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع بخشیں (خاکسار غلام محمد دار متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

**حاجیان کی واپسی** } الحمد للہ علیٰ احسانہ ترکی اور انگریزی جنگ کیوجہ سے حاجیوں کی واپسی میں جو خطرہ پیدا ہوا تھا۔ وہ رفع ہوگیا۔ حاجیوں کے کئی ایک جہاز آگئے جن میں خواجہ کمال الدین بھی حج کرکے آگئے ہیں۔ انشاء اللہ اور بھی آنے والے ہیں

**جملہ ناظرین اہلحدیث کیخدمت میں التماس** خاکسار کو سوانح عمری حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کی ازحد ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو کتاب ہذا کا پتہ ہو۔ تو بذریعہ اخبار ہذا یا براہ راست خاکسار کو پتہ ذیل سے مطلع فرمادیں۔ اور نیز قیمت و جس جگہ و جس صاحب سے دستیاب ہو سکے۔ مفصل پتہ تحریر فرمادیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا

(حمزہ نور محمد خریدار ۲۹۰۶ از موضع میاں ڈاکخانہ چکری ضلع جہلم)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

امرتسر کے سکھوں کے خالصہ کالج میں ۲۷ نومبر کی شب کو ایک سکھ نے جو سانگلہ ضلع لائلپور کا سکول ماسٹر ہے۔ پرنسپل خالصہ کالج کے خیال سے ایک انگریز پروفیسر پر چھوی (آلۂ قتل) سے فیر کئے۔ پروفیسر مذکور زخمی تو ہوا لیکن بچ گیا۔ اور حملہ آور گرفتار ہوا۔

تصادم ۲۰-۲۱ نومبر کی درمیانی رات کے ایک دو بجے کے قریب انبالہ اور راجپورہ کے درمیان سمبو سٹیشن پر ہولناک ٹکر ہوئی۔ جس سے کئی گاڑیاں اور انجن ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ۱۰ مسافر ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے۔

فیصلہ بابا مرج بلبیر سنگھ بیدی نے سکھوں کی طرف سے ایک مقدمہ جو پنڈت دینا ناتھ آریہ پر اسکی تصنیف خالصہ چکر کے دل آزار ہونے کی بنا پر دائر کیا ہوا تھا۔ وہ پنڈت مذکور کے اظہار افسوس کرنے پر واپس لے لیا۔

خالصہ پنتھ کی حقیقت جس کے مصنف لالہ دولت رام اور لالہ شمبر دت ریاست پٹیالہ میں ماخوذ ہیں۔ اس کے متعلق ۸ سے ۹ دسمبر تک گواہان استغاثہ پر جرح ہوگی اور ۱۰ سے ۲۱ تک ملزم صفائی پیش کریں گے

جنوبی لنڈن میں ڈاکے ۔ لکھا ہے کہ ایک جرمن قصاب پر پڑا۔ جرمن قصاب نے بلوائیوں کا اجتماع دیکھکر دکان بند کردی۔ بلوائیوں نے شیشے اور دروازے توڑ پھوڑ ڈالے اسی طرح بہت سے بلوائی جمع ہوگئے۔ جنہوں نے کئی دکانیں لوٹیں۔ اور کئی جگہ آگ لگائی۔ ان بلوائیوں میں عورتیں بھی شامل تھیں جو تعاقب کرنے والوں پر پتھر پھینکتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۰ بلوائی اور ۴۰ مشتبہ گرفتار ہوئے

کلکتہ میں بم ۔ کلکتہ کے مسلمان پاڑا بازار میں ۲۵ نومبر کی شام کو بم کی ہولناک واردات وقوع میں آئی کہا جاتا ہے کہ بابو بسنت کمار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس بنگال اور خفیہ پولیس کے پانچ افسروں نے اس بازار کی ایک بیٹھک میں کانفرنس کی۔ ۹ بجے کانفرنس ختم کر کے گھر جانے والے تھے۔ کہ دو منٹ کے بعد دھماکہ ہوا جو افسر جھلس گئے تھے۔ بھاگتے ہوئے واپس گئے۔ ایک سپاہی نے بم والے پر پستول چلانا چاہا۔ لیکن اسنے دوسرا بم پھینک کر اسکا کام تمام کر دیا۔ ایک پنجابی پولیسمین اور دو ہیڈ کنسٹبل مارے گئے۔ جن میں ایک بابو صاحب کا قریبی رشتہ دار تھا۔

میڈیکل کالج لاہور کے متعلق جو پچھلے دنوں افواہ اڑی تھی۔ کہ کالج بوجہ جنگ کے بند ہو جاویگا۔ اسکی متعلق پنجاب گورنمنٹ نے پریس کے نام ایک مراسلت بھیجکر اطمینان دلایا ہے۔ کہ اگرچہ اس کے دو پروفیسروں کو فوجی ڈیوٹی پر عود کرنا پڑا۔ اور ممکن ہے کہ دو اور پروفیسروں کی خدمات بھی عنقریب جنگ کیلئے طلب کیجائیں جس سے بقیہ پروفیسروں پر کام کا بوجھ زیادہ پڑ جاویگا۔ مگر تاوقتیکہ کوئی ناگہانی افتاد نہ پڑے۔ کالج دوران جنگ میں برابر کھلا رہے گا۔ بلکہ اسے اپریل گذشتہ کی کمیٹی تحقیقات کی سفارش کے مطابق اور بھی تقویت دیجئی ہے

گورنمنٹ ہند کے سکرٹری صیغہ فوج بھی عنقریب میدان جنگ کو جانے والے ہیں

ارض روم صدر مقام ترکی آرمینیا۔ روسی اور ترکی جنگ کا مرکز بن رہا ہے

روس کی خبر ہے کہ ویچولا اور وارسا کے مابین جرمنوں کو کامل شکست ہوئی۔

لڑائی کی تفصیل اسطرح بیان کیجاتی ہے۔ کہ جرمن روسی فوج کو چیر کر آگے بڑھ گئے۔ اور ایک مقام پر قبضہ کر لیا۔

اس طرح لڑنے سے جرمنوں کا مقصد یہ تھا کہ شمال کی روسی افواج کو جنوب کی روسی افواج سے الگ کردیں۔

لیکن روسیوں نے جوابی حملہ میں انہیں گھیر لیا۔ نیز پیچھے سے جرمنوں کو کمک بھی نہ پہنچ سکی

محصور ہو جانے کے سبب جرمنوں کا سخت نقصان ہوا۔ اور انہیں ہتھیار ڈالدینے پڑے۔

بقول روسی اخبار پٹرو گراڈ سے ۱۰ ٹرینیں جرمن اسیروں کو لانے کیلئے روانہ کی گئی ہیں۔

روسی بیان ہے کہ سرویہ کے مقام لادیر ذبین لڑائی جاری ہے جہاں آسٹریا اپنی پانچ آرمی کور سے سرویہ سے ایک فیصلہ کن لڑائی کرنا چاہتا ہے

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سرویہ۔ رومانیہ اور یونان سے مشورہ کر کے بلغاریہ کو مقدونیہ میں کچھ علاقہ دیدیگا۔

بلغاریہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر رادوسلاف نے بیان کیا۔ کہ بلغاریہ کو غیر جانبداری قائم رکھنی چاہئے۔

انگریزی جنگی جہاز بلوارک بمقام شیرنس بھک سے اڑ کر غرق ہوگیا۔ سات آٹھ سو آدمیوں میں سے صرف ۱۲ بچائے گئے۔

روسی بیان ہے۔ کہ انہوں نے آسٹروی علاقہ میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ۹ ہزار قیدی گرفتار کئے ہیں۔

چار انگریزی جنگی جہازوں نے بمقام زیبروگ گولہ باری کر کے جرمن تدابیر کو درہم برہم کر دیا۔

زیبروگ بلجیم میں ایک بندرگاہ ہے۔ جسپر جرمنوں نے قبضہ کر کے اسے اپنا بحری جنگی اسٹیشن بنا لیا تھا اور وہاں زیرآب چلنے والی کشتیاں بنا رہے تھے۔ تاکہ انگریزی بیڑے پر حملہ کرنے میں سہولت ہو

یہ معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ زیبروگ میں جو زیرآب چلنے والی کشتیاں تھیں۔ ان کا کیا حشر ہوا۔

میدان جنگ واقعہ فرانس میں انگریزی اور فرانسیسی سپاہیوں نے قدرے ترقی کی

فرانس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں نے التوائے جنگ کے لئے درخواست کی جو نا منظور کی گئی۔

ہندوستانی سپاہیوں نے بعض خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور تین جرمن افسر سو سپاہی ایک سو ۳ مشین سے چلنے والی توپیں گرفتار کی ہیں

جرمن نقصان کی سرکاری فہرست ۴۳ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقتولین و مجروحین کی مجموعی تعداد ۶ لاکھ ۱۸ ہزار ۴ سو ۳۶ تک جا پہنچی ہے۔ اس میں سیکسنی کی ۵۰ بویریا کی ۵۶ اور ورٹمبرگ کی فہرستیں شامل نہیں۔

بقول ایک فرانسیسی فوجی اخبار جرمنوں کا نقصان بارہ لاکھ سے بھی زیادہ ہوا ہے

جرمن کیلے تک پہنچنے کی آخری جد و جہد کے لئے تیار ہو رہے ہیں

جرمن نہر کیل کے مورچوں کو مستحکم کر رہے ہیں۔ اور ہیلگولنڈ

## مومیائی ۱۲/۵۲

یہہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی

**قیمت**

فی چھٹانک ۱۲ عہ دو چھٹانک ۶ ہے یا دو نختہ سے ہر مع محصول ڈاک وغیرہ

محصول ڈاک غیر سے علاوہ

### تازہ شہادت

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع بالیر سے لکھتے ہیں:۔ کہ دو چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ یہ کی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵۔ اکتوبر ۱۲ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا اب ازرہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں پتہ

جناب ابوالحسن صاحب از سونا تھہ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بہ پتہ ذیل۔۔۔ ویلیو کر دیجئے۔ یہ کی یہ دوا واقعی نافع ہے (۱۵ اکتوبر ۱۲ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام انبوہا ضلع بیربھوم رقمطراز ہیں۔ کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور صاحب نے مجھکو کہا کہ میں دمہ۔ کھانسی میں حیران ہوں۔ مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے۔ سو مہربانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۱۹۔ اکتوبر ۱۲ء)

ملنے کا پتہ

**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

## نہایت مفید کتابیں ۵۲/۲

**رسائل شبلی** شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی کے نہایت مفید وکارآمد علمی و تاریخی دس رسائل کا مجموعہ جسمیں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں

(۱) اسلامی شفاخانے۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنائے
(۲) اسلامی کتبخانے۔ اسلام میں کتبخانہ کی ابتداء و ترقی کے حالات۔
(۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے
(۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا۔
(۵) المخطبہ قدیم ادبی وعلمی تالیفات کا تذکرہ۔ (۶) الندوہ یورپ کے مورخ مستشرقین اور ندوہ کانفرنس ہمبرگ کے سفرنامے پر ریویو (۷) کتبخانہ اسکندریہ۔ اس مشہود کتبخانہ کے واقعات اور اس کا تاریخی ثبوت۔ کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے
(۸) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قایم کی تھیں اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا (۹) تراجم۔ علمی دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا کتابیں ترجمہ کی تھیں۔ (۱۰) میکینکس یعنی مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تھیں۔ ۱۲ ار

**تقلید اور عمل بالحدیث** اس مضمون میں سات تذکرے ہیں۔
(۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانے کا حال
(۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب
(۳) ان چاروں مذاہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی
(۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلافات ہونے کا سبب
(۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم ۸

**الایمان** اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج۔ قابل عمل و مطالعہ ۶

**تربیت اولاد** تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ اور روحانی غور و پرداخت کی سہل اور کارآمد ترکیبیں ۴

**الدین یسر** یہ محققانہ رسالہ درحقیقت حدیث نبوی ان الدین یسر (دین تو آسان چیز ہے) کی ایک بے مثل حکیمانہ تفسیر ہے۔ جس میں نصوص صحیحہ سے ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ ہمارے مذہب کے اصول نہایت آسان ہیں۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لئے اسلام کی پابندی آسان ہے۔ مصنفہ شمس العلماء مولانا حالی۔ ۳

ملنے کا پتہ **منشی مولابخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی عظمت۔ صداقت اور فضیلت پر یورپین علماء۔ پروفیسروں اور مورخوں کی آراء کا مجموعہ ۳ر

فاتح قادیان۔ یعنے اس مناظرہ کی کیفیت جو مولانا ابوالوفا اور مرزائیوں کے درمیان ہوا جس میں مولانا کو تین صد روپیہ انعام ملا۔ اور حق کی فتح ہوئی ۱ر

[illegible]

## دفتر اہلحدیث کی کتابیں

**تفسیر ثنائی (اردو)** پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کا چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں تیار ہیں

جلد اول۔ سورہ فاتحہ بقرہ قیمت عہ/ ؏
〃 دوم۔ سورہ آل عمران و نساء 〃 عہ/ ؏
〃 سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف 〃 عہ/
〃 چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ 〃 عہ/
〃 پنجم۔ تا سورہ فرقان 〃 عہ/
〃 ششم۔ تا سورہ یٰسٓ 〃 عہ/

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول سعہ روپے

**الانصاف فی حق احناف**۔ کے جواب میں قیمت ۴ر

**الفاروق**۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ علامہ شبلی مرحوم عہ

**البرہان العجاب**۔ فاتحہ خلف امام کے ثبوت میں ازمولانا بشیر احمد سہسوانی ۴ر

**اے گائڈ ٹو پرشین عربک ورڈس ان اردو**
اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۱۰ر

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** دونوں پر بحث ۳ر

**مناظرہ نگینہ**۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۱ر

**ترک وید**۔ غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونیکا ثبوت دیا ہے قیمت ۶ر

**تغلیب السلام**۔ بجواب تہذیب السلام دھرمپال جلد اول ۳ر جلد دوم ۳ر جلد سوم ۳ر جلد چہارم ۳ر چاروں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک (۱۲)

**اہلحدیث کا مذہب** فرقہ اہلحدیث یعنے موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳ر

**السلام علیکم**۔ اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱ر

**سرکوب بدعت**۔ بدعات کا مدوار

**میل و ملاپ**۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ قیمت ۲ر

**اسلامی تاریخ**۔ آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارک بچوں کیلئے بہت مفید ۱ر

**اسلام اور برٹش لا**۔ یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۱ر

**ہدایت زوجین**۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر

**بحث تناسخ** تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲ر

**شادی بیوگان اور نیوگ** قیمت ۱ر

**رسوم اسلامیہ**۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱ر

**صحیفہ محبوبیہ**۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۱ر

**حدوث دنیا**۔ آریو لکار دا ۱ر

**عزت کی زندگی** قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱ر

**شریعت و طریقت** ہر دو کا بیان ۱ر

**کلمہ طیبہ** اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی قیمت ۱ر

**الہامات مرزا**۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب انجام حق تمام ابلہ دیدہ ہے ۵ر

**حدوث وید**۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۱ر

**سوامی دیانند کا علم و عقل**۔ ۱ر

**نماز اربعہ**۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت ۲ر

**ترک تناسخ** مع فتوح الرحمان مسعود دھرمپال تازہ تصنیف جس میں تناسخ کی تردید کی ہے قیمت ۳ر

**ترک نیوگ** نیوگ کی تاریخ اور اس کے نقائص پر زبردست کتاب مصنفہ دھرمپال ۴ر

**ثمرات تناسخ**۔ تناسخ کے نتائج ۳ر

ملنے کا پتہ

## مینیجر اہلحدیث امرتسر

---

**تیرہویں صدی ہجری کے مجدد** یعنے حضرت مولنا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات۔ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری۔ جو بہ اتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنگلی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئے ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوا جنکے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جنکی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رافض سے تائب ہوا۔ جنکی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکو کار ہوگئیں۔ جو حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جنکی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہو گئے جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کیلئے پونے تین سو صفحے کی کتاب منگا ملاحظہ فرماویں

قیمت علاوہ محصول [illegible] صوفی [illegible] ضلع [illegible] پنجاب

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ ادنا پسند مضامین بصول ٹکٹ آنے پر واپس ہوسکیں گے۔


اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۶ جلد ۱۲


## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ؎ عہ
روساء و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ے
" ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۲ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۔ مورخہ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ع یوم جمعہ

# عورت کا درجہ

یہ وہ مضمون ہے۔ جو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ (مذہبی کانفرنس) پر بتاریخ یکم دسمبر ۱۴ء پڑھا۔ اور تھوڑی دیر اس پر مباحثہ بھی ہوا۔ ابوالوفا

مسلم نے حرم میں راگ گایا تیرا
ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

کچھ شک نہیں کہ مذہب نوع انسانی کی بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ قدرت کی صنعت میں کسی قسم کا نقص نہیں بلکہ کمال ہے۔ سچا مذہب اس کمال کو ملحوظ رکھتا اور اس کی تکمیل کرتا ہے۔ اس بیان کی ہم ایک مثال دیتے ہیں۔

گیہوں اور دیگر نباتات پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سب قسم کے کمالات ہوتے ہیں۔ انسان ان کمالات میں کوئی کمال اضافہ نہیں کرسکتا۔ تاہم ان کی صفائی کرکے آٹا بناتا ہے۔ آٹے ہی پر بس نہیں۔ اسے گوندھتا اور گوندھ کر روٹی بھی پکاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح انسان میں ہر ایک کمال ہے۔ دیانت ہے۔ امانت ہے ادائے حقوق ہے۔ سخاوت ہے۔ احسان ہے غرض سب کچھ ہے۔ تاہم مذہب آکر ان سب میں جلا کرتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ان کمالات کی تکمیل کرتا ہے۔

جو مذہب فطرت انسانی کے خلاف ہدایت کرے اس کے غلط ہونے کی یہی ایک کافی علامت بلکہ دلیل ہے کہ وہ چٹان سے ٹکراتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں اصل مضمون پر آتا ہوں اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسلام میں عورت کا درجہ وہی ہے جو قانون قدرت میں ہے۔ اس کی تفصیل منظور ہو تو توجہ سے سنیں۔

فلسفہ الٰہیات ہم کو بتلاتا ہے۔ کہ قدرت نے جتنی چیزیں بنائی ہیں۔ ان میں باہم ایک نسبت یعنے تعلق پاتے ہیں۔ وہ کیا؟ وہ تعلق استعمال کی نسبت ہے یعنے دنیا کی چیزوں میں بعض مستعمل ہیں تو بعض مستعمَل۔ مطلب یہ کہ بعض چیزیں بعض کو استعمال کرتی ہیں مثلاً بے جان چیزیں جتنی ہیں۔ سونا۔ چاندی تانبا پیتل نباتات وغیرہ ان سب کو جاندار استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح جانداروں میں بھی یہ نسبت پائی جاتی ہے جملہ حیوانات کو انسان استعمال کرتا ہے۔ یعنے یہی حضرت انسان ان سب کا مستعمِل ہے۔ اور وہ سب اس کے مستعمَل۔ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ۔ ہاتھی ہمیشہ انسان کو سواری دیتے ہیں۔ گائے۔ بکری بھینس وغیرہ دودھ دیتی ہیں۔

کبھی کسی ملک میں یہ نہ دیکھا نہ سنا گیا ہوگا۔ کہ حیوانات انسان سے وہی کام لیتے ہیں۔ جو انسان ان سے لیتا ہے۔

غرض یہ نسبت جیسی جانداروں اور بے جانوں میں پائی جاتی ہے۔ ویسی ہی انسانوں اور حیوانوں میں بھی ہے اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ انسان کی نوع کی جو دو صنف (مرد اور عورت) ہیں۔ ان میں بھی قدرت نے کوئی نسبت رکھی ہے۔ یا نہیں۔ بغور دیکھا جائے۔ تو رکھی ہے۔ اس دعوے پر میں تین قسم کی دلائل پیش کر سکتا ہوں۔ اول قدرتی (نیچرل) دوم عرفی۔ جو عام طور پر بلا لحاظ مذہب و ملت مروج ہیں۔ سوم۔ مذہبی۔ جو ہر مذہب میں بپابندی مذہب مروج ہیں۔

قدرت نے مرد۔ عورت کو جوڑا بنایا ہے۔ اس سے غرض نسل انسانی کی پیدائش ہے۔ مگر اس پیدائش کا طریق جو رکھا ہے۔ وہی بتلا رہا ہے۔ کہ مرد مستعمل ہے اور عورت مستعملہ۔

کون نہیں جانتا۔ کہ انسانی پیدائش بھی مثل نباتات کے ہے۔ اس موقع پر مجھے دیانند کا حکیمانہ قول یاد آیا جو انسانی پیدائش کو ایسی طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ اس سے اونکی نسبت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ زناکاری کرتے ہیں۔ اونکو نصیحت کے طور پر لکھتے ہیں کہ بے عقل دہقان اپنا بیج اپنے کھیت کے سوا دوسرے کے کھیت میں نہیں ڈالتا۔ زناکار۔ اپنا بیج کیوں دوسرے کے کھیت میں ڈالکر ضائع کرتے ہیں۔ (ستیارتھ ص ۱۵۱) یہی مثال قرآن شریف نے دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ تمہاری عورتیں تمہارے کھیت ہیں۔ حسب منشاء اپنے کھیتوں کو آباد کرو۔

اس معقول مثال سے ثابت ہوا۔ کہ انسان کی پیدائش مثل نباتات کے ہے۔ بہت خوب۔ اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اس کھیتی کا حارث دونوں میں سے کس کو ملا ہے۔ سوامی دیانند نے اس سوال کو کھلے لفظوں میں حل کر دیا ہے۔ کہ نہ صرف حارث بلکہ بیج بھی مرد ہی کو ملا ہے۔ عورت کی حیثیت صرف زمین کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسطرح مزارع جب چاہے زمین کو جوت سکتا ہے مگر زمین جب چاہے۔ جتوا نہیں سکتی۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ یہی نسبت انسان کی دونوں صنفوں میں ہے۔ کہ مرد مستعمل ہے۔ اور عورت مستعملہ۔ جس کی تشریح کی حاجت نہیں

قدرتی دلائل میں سے ایک یہ بڑی وزنی دلیل ہے کہ بلوغت کو پہنچتے ہی یعنے جس وقت دونوں قدرتی طور پر اوس امتیازی حد پر پہنچتے ہیں۔ جب اُن کی ابتدائی زندگی کی لائنیں جدا جدا ہوتی ہیں۔ تو اوس سرحد پر پہنچکر جیسی اونکی آئندہ زندگی کی خدمات جدا جدا ہیں۔ قدرت اپنے قانون سے ان دونوں کی صورتوں میں بھی تمیز کر دیتی ہے۔ یعنے مرد کے منہ پر ایک سیاہ گول دیوار بالوں کی بن جاتی ہے۔ اور عورت کا منہ بالکل سادہ۔ اور صفا رہتا ہے۔ جو اوس کی مرغوبیت اور محبوبیت کی علامت ہے

نوٹ:۔ اسی لئے اسلام نے مردوں کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ یہ قدرتی امتیاز قائم رہے اور اگر نفس مضمون سے علیحدگی کا خطرہ نہ ہوتا۔ تو میں اسپر کچھ زیادہ کہتا

اس دلیل سے بھی صاف ثابت ہے۔ کہ انسان کی دونوں صنفوں میں سے مرد کو قدرت نے مستعمل اور عورت کو مستعملہ بنایا ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ قدرتی دلائل کو زیادہ طوالت دوں۔ ورنہ بنظر فلسفہ الٰہیات تمام چیزوں سے اس دعوے کی دلیل مل سکتی ہے۔

اب میں عرفی دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ عرف عام سے میری مراد وہ دستور ہے۔ جو ہر ایک ملک میں بلا لحاظ مذہب و دھرم جاری ہے۔

ہر ایک قوم میں دستور ہے۔ کہ شادی کے وقت دولہا کی طرف سے دولہن کو کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے۔ سوامی دیانند نے تو عورت کی داد و دہش کا نام پوجا رکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ عورت کی پوجا کرنی چاہئے (ستیارتھ صفحہ ۱۲۲)

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر دونوں مرد اور عورت کا رتبہ عرف عام میں مساوی ہوتا۔ تو خرچ کا تمام بوجھ مرد ہی پر کیوں ڈالا جاتا۔

قرآن شریف نے جو فلسفہ الٰہیات اور طبعیات کی بناء پر احکام دیتا ہے۔ اس مضمون کو دو لفظوں میں ادا کر دیا۔ اور ایسا خوب ادا کیا۔ کہ اوس سے اچھا تو کیا اوس کے برابر بھی نہ ہو سکے۔ فرمایا

اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا۔ یعنے مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ کیوں؟ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو وہی قدرتی کہ خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ دوسرے عرفی اور کسبی۔ کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں

غرض اس دلیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرد عورت میں وہی نسبت ہے۔ جو دیگر اشیاء میں اور انسان میں ہے۔

اب میں تیسری قسم کے دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں کچھ شک نہیں۔ کہ بچے کی پیدائش میں دونوں کو دخل ہے باپ کا نطفہ ہے تو ماں نے اوٹھایا ہے۔ مگر بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو ہر ایک مذہب اور دھرم یہی ہدایت کرتا ہے۔ کہ وہ باپ کی قوم سے ہو گا۔ سید اور شیخ زادی کا بچہ سید ہو گا۔ براہمن اور کھتران کا بچہ براہمن کہلائیگا۔ حالانکہ ماں کی محنت زیادہ ہے ایام حمل کی مدت کے علاوہ تولد کی تکلیف اوس کے بعد دودھ پلانے کی تکلیف۔ سرد راتوں میں سلانے کی تکلیف۔ مگر مذہب اور دھرم ان باتوں پر لحاظ کرکے مرد کو اون قدرتی عرفی اور کسبی حقوق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہے نہیں

ہاتھی پرے گراں گراں جسکا ہاتھی اُسی کا ناں

دیکھے ہاتھی کا ؤں گاؤں میں پڑا پھرے جسکا ہاتھی ہے اسی کا نام ہے

شادی کے وقت جو الفاظ کہے جاتے ہیں وہ بھی قابل غور ہیں۔

ہر ایک مذہب میں یہی طریق ہے۔ کہ مرد کو نکاح کے الفاظ سنا کر ذمہ وار قرار دیا جاتا ہے۔

ان سب دلائل قدرتی۔ عرفی اور مذہبی کا نتیجہ یہی ہے کہ عورت۔ مرد کے لئے ایک مستعملہ چیز ہے۔ اور مرد کے لئے مستعمل۔

آسیوں میں جو ایک مسئلہ ہے جسپر مخالف بہت کچھ ہنسی اڑایا کرتے ہیں۔ گو میں اوسکا قایل نہیں مگر میں کہتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسی فلسفہ کی فرع ہے۔ وہ مسئلہ کیا ہے

میرے خیال میں اوس کے بتلانے سے پہلے ہی ناظرین سمجھ گئے ہونگے۔ کہ وہ نیوگ کا حکیمانہ اصول ہے۔ جس کی تحت میں آریہ سماج پر بہت کچھ گوہر باری ہوتی ہوتی ہے۔ اور ہوگی۔

چونکہ یہ ایک مسئلہ فلسفہ تمدن یا پولیٹیکل اکانمی پر مبنی ہے۔ اس لئے آریہ سماج کی طرف سے اس کے جواب میں مخالف کو کہا جائے۔ کہ سہ

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

تو شاید سچا اور درست ہے۔

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ میں اس مسئلہ کا قائل نہیں۔ ورنہ اس موقع پر میں اس کے دلایل دیتا۔ غالباً جیرا اشارہ اتنا ہی آریہ سماج کو بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں صرف یہ کہکر آگے چلتا ہوں سہ کہ

یاد آئیگی تمہیں میری وفا میرے بعد

ابھی تک میں اپنے اصلی مدعا پر نہیں آیا۔ بلکہ صرف تمہید ہی تمہید میں ہوں۔

مدعا یہ ہے۔ کہ اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے؟ گذشتہ دلائل سے ثابت ہوا۔ کہ مرد اور عورت میں ایک نسبت ہے جس کو میں اپنے لفظوں میں نسبت استعمال کہتا ہوں یعنے مرد بمعورت کا مستعمل ہے اور عورت مرد کی مستعمل چیز۔ مگر چونکہ یہ مستعمل چیز بھی اپنے اندر جان رکھتی ہے۔ جان بھی ایسی۔ جیسی مرد رکھتا ہے بلکہ اس سے بھی عزیز تر۔

اس لئے اسلام نے عورت کو محض مستعمل بیجان چیز کی طرح قرار نہیں دیا۔ بلکہ حکم فرمایا ہے۔ عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ عورتوں کے ساتھ نیک طریقہ سے برتاؤ کیا کرو۔

مرد و عورت کے بگاڑ کی وجہ جو عورت کی بدصورتی یا بداخلاقی ہوتی ہے۔ اس بگاڑ کے روکنے کو فرمایا فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو۔ اور خدا اوس میں تمہارے لئے بہتری پیدا کر دے یعنی اسی بیوی سے اولاد صالح پیدا ہو جائے۔

مرد جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم عورتوں پر حاکم ہیں۔ عورت ہمارے لئے ایک قابل استعمال چیز بنی ہے۔ تو اون میں ایک شان اور غرور اس مضمون کا پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہمارے حقوق سب طرح عورتوں پر فائق ہیں۔ اور عورتوں کے حقوق ہمارے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ اس پر قرآن شریف کہتا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ جسقدر تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں۔ اوسی قدر اوسی قسم کے حقوق اون کے تمپر بھی ہیں۔ تم چاہتے ہو کہ تمہاری عورت باوقار رہے۔ تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم بھی اس کے ساتھ باوقار رہو۔ تم چاہتے ہو۔ تمہاری عورت تمہارے حقوق اور عزت کی محافظ رہے۔ تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم اوس کے محافظ رہو۔ عورتوں کی خوبیاں اور فضائل کے بیان میں فرمایا۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ نیک عورتیں وہ ہیں جو تابعدار اور غائبانہ خاوند کی سب چیزوں کی بحکم خدا حفاظت کرنے والیاں ہیں

طبابت پیشہ اور ڈاکٹر شہادت دے سکتے ہیں کہ کسی مرض کا نسخہ تجویز کرنے میں مریض کی ہر ایک حیثیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ دوا گرم ضرورت سے زیادہ گرم ہے۔ تو اوس کے اعتدال کے لئے بارد اجزا لائے جاتے ہیں۔ غرض حکیم حاذق کا فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک پہلو پر نظر رکھے۔

اسلام بھی جو ایک حکیمانہ مذہب ہے۔ اس نے عورت کی ہر حیثیت کا لحاظ رکھا۔ بحیثیت اس کے کہ قدرت نے اوسکو مرد کے لئے ایک مستعمل چیز بنایا ہے۔ مرد کو حسب ضرورت تعدد ازدواج کی اجازت دی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ انسان کی حاجات مختلف ہیں۔ کسی کی سردی ایک کوٹ سے دور ہو سکتی ہے۔ کسی کو دو کی حاجت ہوتی ہے۔

اسی طرح جس مرد میں طاقت زیادہ ہو۔ جس سے وہ ایک عورت کو کافی نہ پائے۔ اوسکو اجازت دی کہ وہ متعدد نکاح کرے۔ کیوں؟ اسکا جواب وہی قدرتی نسبت ہے جو خالق کائنات نے ان دونوں میں پیدا کی ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ ہم اپنی کسی مستعمل چیز کو ننگا رکھنے میں اوسکی خرابی کا اندیشہ کرتے ہیں تو اوسکو ڈھانپ کر رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات بہت سے پردوں میں رکھتے ہیں۔ اسی اصول سے اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ کسی کی نظر اوسپر اثر نہ کر سکے سمجھے۔ ہم اوسوقت اپنے دلوں کی کیفیت معلوم کریں۔ جسوقت ہم بازار میں زیورات اور خوش لباس سے سجی ہوئی عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہیں تو ہماری نگاہیں ہمارے دلوں پر کیا اثر کرتی ہیں بازار کے لوگ اسکا جواب اچھا دے سکتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں سہ

آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہمکو کیا خراب
دل یوں کہے کہ آنکھوں نے ہمکو لٹا دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں نے ذوق عشق میں
دونوں کی اس نزاع نے ہمکو مٹا دیا

تمام انسانوں میں اگر ایک ہی فطرت کام کر رہی ہے۔ تو جو اثر اون بازاری لوگوں پر دوسروں کی عورتیں دیکھنے سے دوسرے لوگوں پر ہوتا ہوگا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ یا نکلنا ممکن ہے سہ

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
انہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ہاں اسلام نے عورت کو انسانی نوع کا ایک اہم حصہ سمجھکر ایک معنے سے مرد کے برابر حقوق دئیے ہیں عورت کو جو کچھ اوس کے ماں باپ کی طرف سے یا خاوند کی طرف سے ملے اوس کو اوس کی ملکیت قرار دیا ہے۔ چاہے وہ لاکھ دو لاکھ کا ہو۔ بعد موت مرد کو عورت کے مال کا وارث بنایا ہے۔ تو عورت کو بھی حصہ دار قرار دیا ہے۔ مگر کیا مجال کہ وہ نسبت جو قدرت نے ان میں رکھی ہے ہٹنے پائے۔ مرد کو عورت سے دوگنا حصہ دلایا ہے۔ مثال سنئے۔

ایک عورت مرگئی۔ اوس کے وارث رہے۔ خاوند ایک بیٹا۔ ایک بیٹی۔ اوس کے مال میں سے خاوند کا چوتھا حصہ، باقی لڑکے اور لڑکی کا۔ مگر اسطرح کہ لڑکی کو ایک پیسہ تو لڑکے کو دو پیسہ

اسی طرح مرد مرگیا۔ اوس کے وارث رہے ایک بیوی ایک بیٹا۔ ایک لڑکی۔ بیوی کا آٹھواں حصہ۔ باقی

دلیل الفرقان بجواب اہل قرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی و اہل قرآن کے مفصل رد ... [illegible] ... جواب قیمت ۴ ...

اوس عورت کی اولاد کا - مگر اوسی طرح - جیسے اور دو بیٹے کی نسبت سے - ماں باپ کی جائداد میں بھی لڑکی کو بھائی کے ساتھ وارث بنایا ہے - یہ سب احکام قرآن مجید کھلے لفظوں میں دیتا ہے ۔

اس کے علاوہ بڑی بات یہ ہے - کہ اسلام اوس قدرتی ضرورت کو ہر وقت ملحوظ رکھتا ہے - جس کی وجہ سے مرد - مرد ہے - اور عورت - عورت - اسی لئے اسلام ہاں - الٰہی مذہب اسلام جہاں رنڈوے مرد کو دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے - عام طور پر عورتوں کے حق میں بھی فرماتا ہے - اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ اپنی بیوہ لڑکیوں کی شادی کر دیا کرو - یہ دوسری بات ہے - کہ عورت خود نہ چاہے - یا اوس کے برابر کا کفو نہ ملے ۔

جملہ حقوق کے بتلانے کے لئے ایک حدیث نقل کرتا ہوں - جو مجملاً اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے کافی ہے ۔

ایک صحابی نے ہمارے حضور پر نور حضرت سید الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا - حضور میری بیوی کا مجھ پر کیا حق ہے - حضور نے فرمایا -

| | |
| --- | --- |
| قال ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تھجر الا فی البیت مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء | جب تو خود کھائے اسے کھلایا کر جب خود پہنے اسے پہنایا کر خفگی کے وقت اس کے موتہ پر نہ مارا کر - |

اور اسکو برا نہ کہا کر - بڑی بات یہ کہ ناراضگی کا موقع پیش آجائے تو گھر ہی میں اوس سے جدائی کیا کر - یہ نہیں کہ بستر اٹھایا - اور دکان پر یا بیٹھک پر جا سوئے - ورنہ اسکی خرابیاں بہت ہونگی ۔

مختصر یہ ہے - کہ اسلام عورت کو وہی حقوق اور درجہ دیتا ہے - جو قدرت نے اوسکو دیا ہے - عربی میں ایک مثال ہے - تعرف الاشیاء باضدادھا چیزوں کی پہچان مقابلہ میں ٹھیک ہوتی ہے - اسلئے ضروری ہے - کہ ہم غیر اسلام مذاہب کی بھی جانچ کریں ۔

سب سے پہلے ہمارے سامنے ہندو دھرم اور اوسکی شاخ آریہ دھرم ہے - ان دونوں نے عورت کو اسکے قدرتی حقوق سے محروم کیا ہے - جو اوسکو ملنے چاہئیں خاوند کے مال سے وراثت کا ثبوت تو کیا ہی ہوتا - ماں باپ کے مال سے بھی بے نصیب ہے ۔

خاوند کے مرنے کے بعد نکاح ثانی سے روکا جاتا ہے چاہے اوسکی عمر ۱۴ - ۱۵ سال کی ہو - اور پہلے نکاح کے ابھی تک کپڑے اور زیورات بھی میلے نہ ہوئے ہوں اور جس حاجت اور قدرتی ضرورت کے لئے اوس کی پہلی شادی ہوئی تھی - وہ کمال طاقت اور زور پر ہو - مگر ہندو دھرم اور آریہ سماج دونوں اوسکو صبر و شکیب ہی کی نصیحت کرتے ہیں - اور وہ بیچاری غمزدہ جواب دیتی ہے سے

نہ کریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا دے گی

ہندو دھرم میں جو بیوگان کے ساتھ سلوک ہوتا ہے اوس کے خیال سے انجمن حمایت بیوگان منتظر تھی کہ ہندو دھرم کا کوئی مصلح ریفارمر پیدا ہوگا - تو ہم اوسکو ان مصائب کی طرف توجہ دلا دینگے - اتنے میں خبر آئی کہ سوامی دیانند نے لاہور میں آکر ڈاکٹر رحیم خاں مرحوم کے باغ میں اصلاحی اپدیش دینا شروع کیا - انجمن بیوگان نے سوامی جی کو اپنے مصائب پر توجہ دلائی کہ سوامی جی ہمکو پرماتما نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہم دنیا میں نسل انسانی کو بڑھا دیں - یہ کیا غضب ہے کہ مردوں کو تو نکاح ثانی کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم بیوگان کو روکا جاتا ہے - ہماری قدرتی خواہشات کا خیال نہ بھی - نسل انسانی کی ترقی کا خیال تو کیا ہوتا سوامی جی نے اس کا یہ فیصلہ کیا - دیکھو ہم تم دونوں مرد عورت کو برابر کی نظر سے دیکھتے ہیں - اس لئے حکم دیتے ہیں - کہ نہ رانڈ عورت دوسری شادی کرے - نہ رنڈوا مرد کرے - جاؤ تم دونوں برابر رستیارتھ (حاصل)

انجمن بیوگان نے یہ فیصلہ سنکر ایک ریزولیوشن پاس کیا - جس کا مضمون یہ تھا سے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد
وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

جہانتک ہمیں علم ہے - آریہ سماج نے سوامی جی کے اس حکم پر یہ عمل کیا - کہ رنڈوے مرد کو تو شادی کرنے کی اجازت دی مگر رانڈ عورت کو نہیں - رنڈوے مرد کو اگر اپنے دیس میں نہ ملے - تو دوسرے دیس میں دوسرے دیس میں نہ ملے - تو تیسرے دیس تک بھی چھلانگ مارے - مگر رانڈ عورت بر عکس - کے سپرد حضرات آکیا یہی ادا حقوق ہے - جو قدرتی مذہب کا کام ہے ۔

سوامی دیانند نے منو جی کا قول نقل کیا ہے کہ مرد کو اپنی آنکھیں ضرور بند رکھنی چاہئیں کیونکہ اندریاں (آنکھیں) ماں اور سالی سے بھی نہیں رکتیں - (اپدیش منجری)

مگر یہ ہمت نہ ہوئی کہ اس الٰہی قانون کے مطابق دونوں (مرد و عورت) میں پردہ حائل کر دیتے - جس صورت میں عورت کو برہنہ پھرنے کا حکم ہے - اوس میں مرد کو کہا جائے - کہ نگاہ بند رکھو - تو علاوہ اس کے کہ دنیاوی کاروبار اس کی اجازت نہیں دے سکتے - خطرہ ہے - کوئی منچلا جواب میں کہدے سے

کون رکھتا ہے بھلا اپنی جگہ دیکھیں تو
یا سامنے دیکھے نہ ادھر دیکھیں تو

یہی حال عیسائی مذہب کا ہے - نہ عورت کو وراثت میں شریک کیا گیا ہے - نہ اوسکو پردہ ہے سے تو صرف یہ ہے کہ مرد و عورت ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سب کے سامنے بازاروں میں پھریں

مجھے ابھی ایک ضروری مسئلہ بھی بیان کرنا ہے جس پر اسلام تو فخر کرتا ہے - کہ اوس نے اسکی اجازت دینے میں بھی قدرتی قانون کو ملحوظ رکھا ہے - مگر اوس کے مخالف اوسکو غلط کہا کرتے ہیں ۔

کون نہیں جانتا - کہ نکاح قدرتی ضرورت کی وجہ سے مصنوعی عقد ہے - اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرد - عورت کو ایک دوسرے سے ایک ضرورت ہے - جس کے باعث دونوں باہمی عقد اور معاہدہ کرتے ہیں - اوس ضرورت کے بیان کرنے کی حاجت

نہیں۔ ہر ایک شخص اسکو اسی طرح سمجھ سکتا ہے جس طرح بھوک پیاس کو جانتا ہے۔ پس عقد نکاح اور شادی اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہے۔ نہ کسی اور مطلب کے لئے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ کسی موقع پر باوجود سب رسمات عمدہ طے ہو جانے کے دونوں کی واقفوں میں سے ایک کی ضرورت پوری نہ ہو۔ کیوں نہ ہو؟ اس کا جواب وہی دے سکتے ہیں جن کو ایسا موقع پیش آئے۔ ہم دیکھتے ہیں لڑکا نوجوان خوبصورت ہے۔ لڑکی بھی ماہ جبین ہے مگر دونوں میں سخت بدمزگی رہتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس غرض کی تکمیل میں کسی طرح کا نقصان ہے جس کو وہ کسی پر ظاہر نہیں کر سکتے۔

غرض کسی قسم کی بدمزگی کی صورت میں اس مصنوعی عقد کو وہ توڑ بھی سکتے ہیں یا نہیں۔

اس بدمزگی کی تصویر منوجی کے الفاظ میں سناتا ہوں۔

"شراب پینے والی اور سادھوؤں کی خدمت نہ کرنے والی اور دشمنی کرنے والی اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنے والی اور ہر وقت دولت کو نیست و نابود کرنے والی عورت ہو۔ تو دوسرا وواہ کرنا چاہئے

(باب ۹۔ فقرہ ۸۰)

اس فقرہ (شلوک) میں منوجی نے ان خرابیوں کا ظاہری الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جن کی وجہ سے مرد و عورت میں بدمزگی رہتی ہے۔ مگر میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ مرد عورت میں بسا اوقات ایسے امر کی بابت بھی بدمزگی رہتی ہے۔ جسکو ان دونوں کے سوا تیسرا کوئی آدمی جان نہیں سکتا۔

خیر کوئی وجہ بھی ہو جو میاں بیوی میں بدمزگی کا باعث ہو۔ تو ان دونوں کی بدمزگی رفع کرنے کی کیا صورت۔ منوجی نے اتنا کہدیا۔ کہ ایسی صورت میں دوسری شادی کرے۔ مگر اس پہلی شادی کا سر انجام نہ بتلایا۔ قرآن شریف چونکہ حکیمانہ کتاب ہے۔ اس لئے وہ جو حکم دیتا ہے۔ فلسفہ الٰہیات پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ ایسی صورت میں عورت اور مرد دونوں کو اس عذاب الیم سے جس کی بابت ایشیا کے فخر شیخ سعدی مرحوم نے فرمایا ہے ؎

تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ
بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ

نجات دلاتا ہے کہ فرماتا ہے۔ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ (اگر دونوں میاں بیوی بذریعہ طلاق جدا ہو جاویں۔ تو خدا ان دونوں کے لئے اور کوئی اچھی صورت بنا دے گا یعنے ہر ایک کو اس کا جوڑ ملا دیگا جس سے دونوں آرام پاویں گے۔ سوامی دیانند نے بھی عورت خاوند میں بدمزگی کے اسباب پر غور کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھیرے۔ اولاد ہو کر مر جائے۔ تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارہویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ (ستیارتھ پرکاش ص۱۵۵)

اس اقتباس میں عورت کو چھوڑنے کا حکم کیا مطلب رکھتا ہے اسکی شرح کرنا ہمارا کام نہیں۔ اگر یہ چھوڑنا اوہی معنے میں ہے جسکو اسلامی محاورہ میں طلاق کہتے ہیں۔ تو میں اسپر کہونگا ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

اور اگر اس کا مطلب کچھ اور ہے۔ تو وہ مطلب بتلانا آریہ سماج کا فرض ہے۔ اس سوال کا جواب دینا بھی آریہ سماج کا فرض ہے۔ جو اس قسم کی بدمزگی پر وارد ہوتا ہے۔ کہ عورت مرد کی رہائی کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

جی چاہتا ہے کہ چلتے چلتے ایک سوال اور پیش کر دوں۔ شاید آریہ سماج اسپر بھی غور کرے سوامی دیانند نے ستیارتھ میں جو ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست ان عورتوں کی دی ہے جن سے نکاح کرنا منع کیا ہے۔ مثلاً لمبے بالوں والی بھورے بالوں والی۔ مرد سے لمبے قد والی۔ گنگا جمنا ناموں والی۔ پہاڑوں اور سانپوں کے ناموں والی۔ وغیرہ (ستیارتھ صفحہ ۱)

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیخبری میں یا دھوکہ میں ایسی عورت سے نکاح کرلے۔ تو کیا کرے نباہے تو کیونکر۔ فلسفہ کا فتویٰ ہے۔ کہ غلطی کرنا ایک گناہ ہے۔ تو اسکو قائم رکھنا ہر آن اور ہر گھڑی کا گناہ ہے۔ بیچارہ یہ شخص کرے تو کیا کرے۔ جب تک طلاق کے مسئلہ کو جاری نہ کیا جاوے شادی کا مسئلہ بسا اوقات اس سے کم نہیں ہوتا کہ اس کی بابت کہا جائے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئو ہوتا ہے کیا

مختصر یہ کہ اسلام نے عورت کو کیا اپنے خاوند کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے ماں باپ کی ماتحتی میں پورے حقوق دلائے ہیں بس لئے میں اس شعر پر کلام ختم کرتا ہوں ؎

بس تنگ دگر ناصح ناداں اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

## اس کے بعد

آریوں کی طرف سے اسی عنوان پر ایک مضمون پڑھا گیا۔ اس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ مگر افسوس سوال و جواب کا رخ محققانہ نہ ہوا۔ میں نے ہر چند کوشش کی۔ کہ بحث مرکز پر آئے۔ مگر آریہ مناظر مرکز پر نہ آیا۔ میں نے کہا۔ کہ دونوں مضمونوں کے بیانات سے بطریق عدالت امر تنقیح جو نکلتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے یا مساوی میں اسکو ماتحت جانتا ہوں۔ ثبوت بذمہ مدعی۔ اسپر میں نے منو اور سوامی دیانند کے اقوال سنائے جن سب کا مطلب یہی تھا۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے۔ مساوی نہیں۔ مگر آریہ مناظر نے انکو قبول نہ کیا۔ بلکہ وہ معمولی طور پر ادہر ادہر جاتا رہا۔

منو کا ایک قول یہاں بھی ناظرین کی دلچسپی کیلئے نقل کرتا ہوں۔ سنئے۔

"عورت لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں

اجتہاد و تقلید۔ اس کی نسبت [illegible]

ahmadimuslim.de

رہے۔ اور جوانی میں اپنے شوہر کے اختیار میں اور بعد وفات شوہر کے اپنے بیٹوں کے اختیار میں رہے۔ خود مختار ہوکر کبھی نہ رہے (منو باب ۵۔ فقرہ ۱۴۸ء ۱)

کیسا صاف اور صریح حکم ہے جس سے ادنےٰ درجہ کا آدمی بھی بغیر ذرا سی دماغ سوزی کے سمجھ سکتا ہے کہ منو جی صاف فرماتے ہیں۔ کہ عورت مرد کے ماتحت اور تابعدار ہے۔ مساوی نہیں۔ کجا یہ کہ افضل اور برتر ہو۔

**حیرت!** آریوں سے جو مباحثات سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ہوتے ہیں۔ ان میں یہ دستور ہے۔ کہ مخالف ان پر سوال کرتے ہیں اور وہ جواب دیتے ہیں۔ اور بحیثیت مجیب آریوں کا وقت اخیر ہوتا ہے۔ مگر آریہ سماج کی دوربین نگاہ اور باریک بین عقل ایسی نہیں۔ کہ چوک جاتے۔ اس دفعہ جو مباحثہ ہوا۔ اس میں اعتراض بھی آریہ سماج ہی کی طرف سے ہے۔ اور مجیب مسلمان۔ مگر آخر وقت بھی آریہ مقرر کو دیا گیا۔ حالانکہ کہا گیا۔ کہ بحیثیت مجیب ہونے کے آخری وقت ہمارا ہے۔ اور مقررہ وقت جو دس بجے تک تھا۔ ٹھیک میری آخری تقریر پر ختم ہوا۔ مگر آریہ سماج اور اس کے قابل صدر پنڈت رام بھجدت جی نے وہی کیا۔ جو ان کے خیال میں سماج کے حق میں بہتر تھا۔

باوجود آریہ مقرر کی سخت سے جسکا اقرار خود صاحب صدر جلسہ نے کیا۔ اور باوجود حق تلفی کے مسلمانوں نے شائستگی سے مباحثہ کو انجام دیا۔ اس لئے مجبوراً صدر جلسہ کی طرف سے پنڈت ٹھاکر دت شرما موجد امرت دھارا نے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں سے جب کبھی مباحثہ ہوتا ہے۔ بہ نسبت اور لوگوں کے متانت اور شائستگی سے ہوتا ہے۔ کیوں ؟ سے

جتنا جی چاہے ستالیں ستم ایجاد ہمیں
شکل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

# گورنمنٹ کا جدید قانون

## متعلق غلہ

## اور

## حدیث احتکار

مسلمانوں کا بہت پرانا دعوےٰ ہے۔ کہ جو احکام اسلامی شریعت نے کیا از قسم عبادت اور کیا از قسم سیاست بتائے۔ ہمکو سب کچھ سکھا دیا۔

عرصہ ہوا۔ میں نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ جس کا نام ہے اسلام اور برٹش لاء۔ سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ اس رسالہ میں اسی موضوع پر بحث ہے۔ جو قابل دید ہے۔

آج ہم جس مضمون پر یہ نوٹ لکھنا چاہتے ہیں وہ گورنمنٹ ہند کا جدید قانون ہے۔ متعلق غلہ۔ جو حضور والیسرائے کی رحمدلی اور رعایا پروری کا کافی ثبوت ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ موجودہ جنگ کی تکالیف میں سب سے بڑی تکلیف گرانی غلہ کی ہے۔ گرانی غلہ کیوں ہے۔ اس لئے نہیں کہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے نہیں کہ باہر جاتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ ہندوستان میں غلہ کم ہے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ غلہ کے سوداگر جیسا کہ امرتسر میں عموماً دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ غلہ کو بند کر رکھتے ہیں۔ جسکو عربی یا حدیث نبوی میں احتکار کہا جاتا ہے اس کی بابت گورنمنٹ ہند کے گزٹ کا غیر معمولی پرچہ شایع ہوا ہے۔ جس میں تجارت کے متعلق حضور والیسرائے کا ہنگامی قانون (آرڈیننس) نمبر ۹ مشتہر کیا گیا ہے۔ اس قانون کے رو سے گورنمنٹ ہند کو تمام تجارتی اشیاء کی مقدار ہائے موجودہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور ایسے گوداموں کو جو بلا معقول وجہ کے فروخت کئے جانے سے روک رکھے گئے ہوں اپنے قبضہ میں لینے کے اختیارات دیے گئے ہیں۔ اپنے قبضہ میں لے لینے کے اختیارات دیے گئے ہیں یہ قانون کل ہندوستان کے لئے ہے۔ ہر گماشتہ بھی جو مالک کی طرف سے کسی تجارتی جنس کی فروخت کر سکتا ہے۔ مالک متصور ہوگا۔ ہر لوکل گورنمنٹ کو بھی اس ضابطہ کی رو سے یہی اختیارات دیے گئے ہیں۔ ہر مالک جنس کو حکم دیا جاسکے گا کہ وہ وقت مقررہ کے اندر اپنے گودام کی تعداد وغیرہ سے مطلع کرے۔ یہ اطلاع مخفی رکھی جائے گی۔ اور صرف اس صورت میں ظاہر کیجائے گی۔ جبکہ مالک کی طرف سے غلط اطلاع ملنے کی صورت میں مقدمہ فوجداری چلانے کا فیصلہ کیا جاوے۔ غلط اطلاع ملنے کا شبہ پیدا ہونے پر یا یوں ہی اطلاع کی تصدیق کے لئے افسر مجاز گودام میں خود داخل ہوکر اس کی پڑتال کر سکے گا۔ جو شخص اطلاع تحریری بہم پہنچانے سے انکار کرے یا جان بوجھ کر غلط اطلاع تحریر کرے۔ یا افسر مجاز کو پڑتال نہ کرنے دے یا اس کے کام میں مزاحم ہو۔ یا اس کے سوالات کا جواب نہ دے۔ یا غلط جواب دے۔ تو ہر قسم کی سزائے قید کا جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کا جس کی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ اس امر کی بھی مجاز کی گئی ہے۔ کہ اگر کسی رقبہ میں کوئی تجارتی جنس فروخت سے بلا وجہ معقول روک لی گئی ہے۔ تو وہ اعلان عام شایع کرکے اس جنس کو اپنے قبضہ میں لے سکے گی۔ مالک جنس کو وہ قیمت دی جاویگی جو افسر مجاز اور مالک میں باہمی رضامندی سے طے ہو یا اگر سمجھوتہ نہ ہوسکا۔ تو جو قیمت افسر مجاز مناسب تصور کرے۔ اس کی ادائیگی پر جنس مذکور لے جاویگی۔ اگر مالک کو ادا شدہ یا پیش شدہ قیمت سے اختلاف ہو تو خواہ وہ قیمت لے چکا ہو۔ چودہ دن کے اندر یا کسی طویل تر میعاد میں جو مقرر ہو محکمہ مجاز میں اپیل کر سکے گا۔ محکمہ مجاز میں کم از کم

ahmadimuslim.de

تین شخص ہو نگے جن میں سے ایک لازمی طور پر تجارت پیشہ ہوگا۔ محکمہ مذکور تمام حالات کو مدنظر رکھکر قیمت کو بڑھا دینیا گھٹا دینے کا مجاز ہوگا۔ بڑھوتی کی صورت میں زائد رقم مالک کو ادا کردی جادیگی۔ بصورت تخفیف فاضلہ اداشدہ رقم مالک جنس سے بقایا مالگذاری کی طرح قابل وصولی ہوگی۔ کوئی عدالت اس ضابطے کے مطابق صادر شدہ کسی حکم یا فیصلے کے متعلق کوئی کارروائی نہ کر سکے گی۔ اور نہ اس ضابطے کے مطابق نیک نیتی سے کوئی کارروائی کرنے والے افسر کے برخلاف کسی قسم کی دیوانی یا فوجداری نالش یا اور کوئی قانونی دائر کی جاسکے گی۔

(دویش ہر دیمبر)

اس قسم کے لوگ ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں۔ اسلئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ من احتکر فھو خاطئ (مسلم) یعنے جو کوئی غلہ کو بند رکھے۔ اور ضرورت کے وقت فروخت نہ کرے۔ وہ مجرم ہے ایک حدیث میں فرمایا۔ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون (ابن ماجہ) جو کوئی باہر جاکر غلہ لادے اور منڈی میں فروخت کرے۔ اسے خدا رزق دے اور جو غلہ کو بند کرے۔ خدا اسپر لعنت کرے۔

اس حدیث کو اس جدید قانون سے ملاکر مسلمان غور کریں۔ کہ خدا نے اپنے نبی کو کیسی پاکیزہ تعلیم دی تھی۔ آج جو حکم سلطنت کی طرف سے بہت سے غور وخوض اور ممبران کے مشورہ سے جاری کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی ہمکو فرمایا ہوا ہے۔ سچ ہے ؎

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسلام اور برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیکا دلچسپ مقابلہ قیمت ۴
مینجر

## کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

حضرات! اس مضمون کا سلسلہ قریباً دو سال سے جاری ہے۔ مگر سوائے اس عاجز کے کسی صاحب کو ہمت نہ ہوئی۔ کہ اس میدان میں بھی خامہ فرسائی فرماتے۔ کچھ صلاحیں بتاتے۔ میرے معروضات کی تردید یا تائید کرتے۔ تدابیر پر عمل کرنے کی سکیم بتاتے۔ عمل کرنے پر طیاری ظاہر کرتے۔ مگر بحمد اللہ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں کچھ ہوتا جاتا ہے۔

سابق میں میں نے ہر طبقہ کے لوگوں کا نقشہ دکھایا تھا اور انکی حالت پر اظہار تاسف کیا تھا مگر میرے اس تاسف کا حاصل بجز تاسف ابتک کچھ نہ ہوا۔ ہائے قوم یہ نہ سمجھی ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

علماء کی حالت ناگفتہ بہ ہے جسقدر افسوس کیا جاوے کم ہے۔ عناد باہمی وحسد کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی یہ آیت پڑھدے۔ تو شرمندہ ہونا پڑے۔ معاذ اللہ ہمارے دشمنوں پر یہ صادق آتا ہے۔ اَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ جسکا لازمی نتیجہ ہے۔ ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ وَالْمَسْکَنَۃُ۔ اختلاف باہمی جو نیک نیتی پر مبنی ہو۔ برا نہیں۔ مگر وہ اختلاف جو بَغْیًا بَیْنَھُمْ کا منشا ہے۔ قابل ہزار لعنت ہے

اسی اختلاف کی فرع ہے۔ اپنے کو حنفی اہلحدیث کہنا۔ اور اخبار اہلحدیث کو جنگلی کہلانے کی دھمکی دینا کہ ہم شکایت کریں گے جب ہارے تو بھاگے نابکار سے نیز اسی اختلاف وعناد کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب ایسے کریم النفس اور متقی کو معاذ اللہ ملحد ٹھیرانا۔ وغیرہ۔

علماء کی اس خود پسندی سے عوام نے خودسری کا فایدہ اٹھایا۔ جو لازم وملزوم تھا۔ اب گزارش ہے کہ اہل علم اپنے علم وفضل سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جن میں نفاق وشقاق کی ہوائیں چل رہی ہیں

وہ تو کسی کام کے نہیں۔ نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ ان سے سردست کچھ امید رکھنا چاہیے۔

ہاں جو حسد اور خود پسندی کے شر انگیز نگوں سے محفوظ رہیں۔ وہ اگر اٹھ کھڑے ہوں۔ تو کام بن جائے سب سے پہلا کام تو یہ کریں کہ کانفرنس کی ممبری قبول فرمادیں۔ اور اس کے ماتحت اپنے مقام پر ایک انجمن کھولدیں۔ اسوقت تک جتنی انجمنیں قائم ہوئی ہیں۔ بہت کم ہیں۔ اور کانفرنس کی وسعت ذہنیت پر نظر کرتے ہوئے گویا کچھ بھی نہیں۔ اور اس کے تعلق کے لحاظ توجہ میں بھی وہ بھی کچھ نہیں

ہمارے علامہ اڈیٹر صاحب وسکرٹری کانفرنس براہ کرم کانفرنس کے ماتحت انجمنوں کی ایک فہرست شایع کردیں۔ تاکہ ہمیں یہ اندازہ کرنے کا موقع ملسکے کہ ابھی کہاں کہاں زیادہ ضرورت ہے۔ کتنے اضلاع ایسے ہیں۔ کہ ان میں اہلحدیث ہیں۔ اور انجمن نہیں ہے وہاں کے علماء توجہ فرمادیں۔ تو کام بن جائے۔

دوسرا کام یہ ہوگا۔ کہ سب علماء کرام انجمنہا ماتحت

---

سلہ فہرست کوئی اتنی طویل نہیں جہانتک مجھے علم ہوا ہے۔ کم وبیش مقامات ذیل میں انجمنہار اہلحدیث کھلی ہیں۔ جن میں بعض کچھ کام کرتی ہیں۔ بعض سست ہیں کلکتہ۔ امرتسر۔ لاہور سیالکوٹ۔ پشاور۔ فیروزپور۔ مرادآباد۔ میرٹھ۔ جالندھر۔ بریلی۔ ناگپور۔ بنارس ملتان وغیرہ کسی مقام کو میں بھولا ہوں تو اس مقام والے یاد دلادیں۔

افسوس تو یہ ہے۔ کہ فیض آباد اور سیالکوٹ میں ابھی تک انجمن اہلحدیث قایم نہیں ہوئی (اڈیٹر)

سلہ اہل علم جانتے ہیں بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ خیال کا تعلق کانفرنس اور دوسری انجمنوں سے از قسم بدیہی ہے جس کے جواب کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم اپنی ذاتی رائے جواب دیتا ہوں۔ کہ اخبار کانفرنس اور انجمنوں کا ہم رنگ یا بالفاظ دیگر سچا خادم اور ان کے مقاصد کی سفت اشاعت کرنیوالا ہو لیکن اس کے معنے یہ نہیں کہ خاکسار اڈیٹر اہلحدیث کا مقصد ہے کہ مشرق کی ایک انجمن سے اسکو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے۔ تو وہاں پہنچے ہمتے ہی مغرب سے پہنچے۔ تو وہاں بھی اسکی حاضری ضروری ہے

[illegible]

تورات و انجیل اور قرآن کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت

کے اغراض ومقاصد کو طے فرمادیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ ماتحت انجمنوں کے مقاصد وہی ہوں۔ جو کانفرنس کے ہیں۔ اور ان کا کل انتظام کانفرنس سے ایسا وابستہ رہے۔ جیسے کٹھ پتلی بازیگر کے قبضۂ اختیار میں رہتی ہے۔

ان سب انجمنوں اور خود کانفرنس کو حامی سنت ماحی بدعت اخبار اہلحدیث سے کیا تعلق ہوگا۔ اسکو میں آگے چلکر یہ تفصیل بیان کرونگا۔ انشاءاللہ اور خدا کرے میرے بیان کرنے سے پہلے ہی کانفرنس کی مجلس شورائے خصوصاً مولانا فاضل امرتسری اور میر عبدالسلام صاحبان اور تمام انجمنہا و ماتحت کے اراکین بیان کردیں[54]

ابھی میں اس مضمون کو ختم کرکے اتنا اور کہدیتا ہوں۔ کہ انجمنہا ر ماتحت کا تعلق کانفرنس سے قابل غور ہے۔ اور خصوصاً یہ بات کہ ماتحت انجمنوں کی آمدنی میں سے کانفرنس کے خزانہ میں کیا پہنچنا چاہئے؟ میرا خیال ہے کہ کم سے کم پانچواں حصہ۔ امید کہ دیگر حضرات اپنی آراء مبارکہ سے شاد فرمادیں گے

(محمد یوسف شمس [illegible])

---

## گذشتہ تین سو سال کی تاریخ جنگ

گذشتہ تین صدیوں میں یعنے سنہ ۱۶۱۸ء سے ۱۹۱۲ء تک

دنیا بھر میں ایک ہزار سات سو دو جنگیں وقوع پذیر ہوئیں۔ ان سب میں سے دراز ترین معرکہ ترکی اور وندیک (وینس) کے مابین واقع ہوا تھا جو ۱۶۴۴ء سے ۱۶۶۹ء تک جاری رہا اور جس کے شعلے پورے پچیس سال تک مشتعل رہے۔ اس کے مقابلے میں کوتاہ ترین جنگ شارل البرٹ نے آسٹریا کے خلاف بپا کی تھی جس کی مدت قیام صرف چھ روز تھی۔ ان تین صدیوں کے عرصہ میں جس حکومت کو سب سے زیادہ محاربات کا سامنا رہا ہے۔ وہ جمہوریہ فرانس ہے۔ اس نے اس عرصہ میں ایکہزار ستر بار جنگ کی ہے۔ جس میں سے پانچ سو ستر دفعہ اسے فتح حاصل ہوئی تھی۔ اور چار سو نوے دفعہ مغلوب ہونا پڑا

زمانہ مذکور کے جملہ محاربات میں سے معرکہ ہائے فرانس کو ۲۲ فی صدی معرکہ ہائے آسٹریا کو ۲۴ فی صدی۔ محاربات انگلستان کو ۲۰ فی صدی محاربات روس کو ۱۹ فی صدی جنگہا۔ جرمنی کو ۱۰ فی صدی۔ جنگہا ہسپانیہ کو ۲ فی صدی اور معرکہ ہا دولت عثمانیہ کو ۱۲ فی صدی کی نسبت حاصل ہے۔ جرمنی و انگلستان سو میں سے ۵۶ دفعہ مظفر ومنصور اور ۴۵ دفعہ مغلوب ہوگئے ہیں

فرانس کو سنہ ۱۶۰۰ء سے آج تک مختلف اوقات میں پندرہ سلطنتوں سے جنگ کرنی پڑی ہے۔ اور تنہا آسٹریا کے برخلاف وہ دو سو باسٹھ دفعہ معرکہ آرا ہوئی ہے۔ انگلستان فرانس کے خلاف لڑنے میں ایک سو بیس مرتبہ ناکام رہا ہے۔ اور ایک سو پچپن دفعہ اسپر غالب آیا ہے۔ فرانس نے ہسپانیہ سے جو معرکے کئے ہیں ان میں ا سے ایکسو نوے دفعہ فتح اور ۵۵ دفعہ شکست ہوئی ہے۔ ڈھائی سو سال سے قطع نظر اگر صرف گذشتہ پچاس سال کی تاریخ پر نظر کی جائے۔ تو چودہ محاربات ایسے دکھائی دیتے ہیں جن میں یوروپین افواج کو سینہ سپر ہونا پڑا ہے۔ ان میں سے پہلا معرکہ سنہ ۱۸۷۷ء میں ترکی و روس کے درمیان واقع ہوا تھا اس کے بعد سنہ ۱۸۸۱ء میں فرانس نے تونس پر سنہ ۱۸۸۵ء میں چین پر اور سنہ ۱۸۹۵ء میں مڈغاسکر پر حملہ کیا۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں ترکی اور یونان کی جنگ ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۷ء میں اٹلی و ابی سینیا (حبش) کے مابین لڑائی ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۸ء میں امریکہ و ہسپانیہ کے مابین معرکہ ہوا۔ سنہ ۱۸۹۹ء میں انگلستان کو ٹرانسوال سے لڑنا پڑا۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں چین میں بوکسروں کی سرکوبی کے لئے دول یوروپینہ نے اپنے اپنے لشکر بھیجے۔ سنہ ۱۹۰۴ء میں روس وجاپان کا مشہور معرکہ ہوا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں فرانس نے فاس (مراکو) پر چڑھائی کی۔ سنہ ۱۹۰۹ء میں ہسپانوی افواج فاس پر چڑھ دوڑیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں ترکی و اٹلی کی جنگ ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان چھڑ گئی اور اب یعنے سنہ ۱۹۱۴ء میں قریباً تمام دول یورپ کے درمیان ایسی خوفناک جنگ کا آغاز ہوا ہے جسکا انجام یقیناً سخت انقلاب انگیز ہوگا۔

(وکیل)

---

## ملک اودھ کی دینی حالت

پیارے ناظرین! السلام علیکم۔ ضلع رائے بریلی سے تو غالباً آپ لوگ واقف ہونگے۔ اس ضلع میں ایک بہت پرانا قصبہ جائس کے نام سے مشہور ہے اس میں ہر قوم آباد ہیں۔ خاصکر مسلمان زیادہ۔ سادات تو علی العموم اہل تشیع کا مذہب رکھتے ہیں باقی سنی حنفی المذہب۔ ان میں بھی دو گروہ چند افراد تو دیوبندی علماء کے معتقد باقی رضانیہ پارٹی کے ہمخیال ہیں۔ یہاں درس تدریس کا بھی اکثر شغل رہتا ہے۔ علاوہ اور تعلیم کے بچوں کو پہلے قرآن شریف حفظ کرایا جاتا ہے۔ حافظ قرآن یہاں کثرت سے ہیں۔ ہر گلی کوچے میں میلاد شریف کا چرچا رہتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بھی بڑے ساز وسامان سے محفل میلاد کرتی ہیں۔ سال میں اکثر تیرہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کو ایک جلسہ رجبی شریف کا بھی بڑے دھوم دھام سے منعقد کیا جاتا ہے۔ بیرونجات سے بڑے بڑے شاہ صاحبان جبہ پوش۔ صوفی مشرب تشریف لاکر شرکت کرتے ہیں۔ اس جلسہ میں وہابیوں کی خوب ہی درگت کی جاتی ہے۔ یہ جلسہ ایک جوان العمر بزرگ شاہ صاحب کے اہتمام سے ہوتا ہے۔ جو اکثر یہاں تشریف لایا کرتے ہیں۔ تین ثلث سے زیادہ قصبہ کے لوگ آپ کے مرید ہیں۔ آپ کا تصرف نہایت بڑھا چڑھا ہوا ہے۔ اکثر لڑکی وجوان عورتیں بھی آپ سے فیض حاصل کرلی ہیں۔ ایک صفت آپ میں یہ بھی ہے۔ کہ آپ وہابیوں کی خوب ہی شناخت کرتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی وہابی شامت اعمال سے آپ کی مجلس مبارک میں کہیں شریک ہوگیا۔ تو فوراً سے پیشتر بدبو سے پہچان لیتے ہیں۔ آپ جناب شاہ حاجی وارث علی صاحب دیوا شریف ضلع بارہ بنکی کے خادموں سے ہیں۔ آپ کا نام نامی واسم گرامی جناب مولانا شاہ محمد شیخ صاحب ہے۔ آپ کے کمالات کے تمام اہل قصبہ معترف ہیں۔ اعلےٰ درجہ کا کمال یہ ہے۔ کہ آپ کو بزرگوں کے مزاروں سے بشارت ہوا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ قصبہ کے لوگوں سے

[54] حاشیہ نمبر ہذا برصفحہ کالم ۳۔ درج ہے۔

ahmadimuslim.de

رخصت ہوکر وطن کی جانب مراجعت فرمانے گئے۔ تمام مریدین متابعت کی غرض سے آپ کے ہمراہ تھے قصبہ کے باہر آپ ایک مزار شریف پر فاتحہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ فاتحہ خوانی کی حالت میں آپ کو مزار شریف سے وطن جانے کی ممانعت ہوگئی لہذا مجبوراً آپ واپس آئے۔ اوس کے دوسرے روز آپ کے خدا رسول سے ایک خادم کو خواب میں الہام ہوا۔ کہ کوئی بزرگ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جناب شاہ صاحب کے ذریعہ سے قصبہ کے لوگوں کو خوب ہی ہدایت ہوئی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں آپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ مدتوں سے ایک قبر بالکل زمین دوز ہوگئی تھی جسکا نشان بمشکل معلوم ہوتا تھا۔ اور اہل قصبہ کو بھی اوس قبر کا پورا علم نہ تھا۔ آپکو کشف کے زور سے معلوم ہوگیا کہ یہ فلاں بزرگ کا مزار ہے۔ لہذا آپ کی ہدایت کی وجہ سے اب اوسپر بھی چادریں چڑھنے لگیں قصبہ ہذا میں جناب کی ہدایت کا ایسا سلسلہ جاری ہے اور ہر خرد وکلاں آپ پر ایسا گرویدہ ہو رہا ہے کہ کیا مجال۔ آپ کے خلاف دوسرے مولویوں کی تقریر سنیں۔ آپ دو چار مہینے مسلسل یہاں قیام فرماکر مریدوں کے عقائد کی اصلاح کرتے ہیں۔ آپکی اصلاح زیادہ تر وہابیوں سے نفرت دلانے کی رہتی ہے۔ غرضیکہ آپ میں بڑے بڑے اوصاف اور کمالات ہیں۔ جس کے بیان سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے۔ ناظرین گھبرائے نہیں۔ آگے چلکر کچھ اس سے بھی لطف کی باتیں سناتا ہوں۔ قصبہ ہذا کے اندگرد بزرگوں کے بڑے بڑے مزارات ہیں۔ تین قبریں دو گز کی لمبی دو اندرون قصبہ اور ایک قصبہ کے باہر برلب سڑک واقع ہے۔ اس سے آگے جنوب جانب کچھ دور کے فاصلے پر متصل عیدگاہ ایک پختہ خانقاہ جس کی چاردیواری بھی پختہ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے۔ اوس کے اندر ایک قبہ ہے جس کے دروازے پر ایک پنجہ بنا ہوا ہے۔ اور خانقاہ کے اندر چند درختان بہت پرانے املی ونیب کے واقع ہیں یہ خانقاہ جناب حضرت مخدوم صاحب کچھوچھوی کی درگاہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس درگاہ کے مجاور بڑے ہوشیار لوگ ہیں۔ اور ایک پرانے ملاجی روضہ کے خادم ہیں۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک یہاں برابر میلہ رہتا ہے۔ خانقاہ کے اندر دونوں وقت برابر عدالت لگتی ہے۔ آسیب زدہ عورتیں اکثر علالت میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور نہایت ادب اور خشوع کے ساتھ قبہ کی طرف ہاتھ باندھکر دو زانو ہو بیٹھتی ہیں۔ جس کے سر پر جن بھوت ہوتا ہے۔ قبہ کی برکت سے خود بخود چل جاتا ہے۔ اگر شاید کسی عورت نے انکار کیا۔ کہ میں نہ چلونگی۔ تو مجاور لوگ طمانچوں سے اس کا مونہہ لال کر دیتے ہیں۔ اور ملاجی تو کمال نیلے ٹے کے سونٹے سے خوب ہی مرمت کرتے ہیں۔ خانقاہ کے اندر ایک چھوٹا سا حوض بنا ہوا ہے۔ آٹھویں یا نویں تاریخ کو خودبخود اوس میں پانی ابل آتا ہے۔ اوسکا پانی زائرین کو تبرکاً تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مگر خاص خاص لوگوں کو۔ عام کو نہیں۔ لوگ اوس پانی کو آب زمزم سے بھی زیادہ متبرک سمجھکر سر اور آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ یہ سنا جاتا ہے۔ کہ کچھوچھے شریف کے روضہ میں ایک نیب کے جا درخت ہے جو وہاں لگتا ہے۔ اور یہاں نیب کے درخت سے ٹپکتا ہے ۔ شعر

کچھوچھے میں ہیرہ بر ملا ہے
وہاں پھولا یہاں آکر پھلا ہے

تعزیہ داری میں بھی یہ قصبہ شہرۂ آفاق ہے۔ اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ دور دور کے لوگ محرم میں تعزیہ یہاں تعزیہ دیکھنے کو آیا کرتے ہیں۔ شیعہ سنی دونوں فریق یہاں تعزیہ دار ہیں۔ جیٹھ کے مہینے میں ایک اور بھی میلہ غازی میاں کے تخت کا لگتا ہے۔ یہ وہ میلہ ہے۔ جس روز غازی میاں شادی کے بعد خلوت فرماتے ہیں۔ نعوذ باللہ من سوء الفہم۔

ناظرین یہ حالت تو قصبہ کے مسلمانوں کی ہے۔ اور قرب وجوار کے مسلمانوں کا خدا ہی نگہبان ہے۔ وہ بیچارے تو غازی میاں کی کندوری اور شیخ سدو کا بکرا اور ٹھیلے کے مرغے کی سواری۔ دوسری عبادت جانتے ہی نہیں۔ غرضیکہ ادھر کے مسلمانوں کی نہایت ناگفتہ بہ حالت ہو رہی ہے۔ اور ہوتی جاتی ہے۔

اب میں نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ اپنے ناظرین باتمکین کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔ کہ کیا ہمارے علماء کرام خصوصاً کانفرنس کے واعظین کا فرض نہیں ہے کہ وہ ایکمرتبہ اس ظلمت نگر کی طرف بھی دورہ کرکے توحید وسنت کی چمکتی ہوئی تلوار آبدار کی دہار سے ایکسکار میں شرک وضلالت کے پودے قلعے کو مسمار کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکالیں قبل اس کے خاکسار نے کئی مرتبہ ذریعہ اخبار اہلحدیث جناب مولانا اڈیٹر صاحب فاضل امرتسری مدظلہ اللہ تعالے کی خدمت بابرکت میں اپنی فریاد کو پہنچایا تھا۔ لیکن کچھ توجہ نہ ہوئی اس مرتبہ بھی اپنی فریاد کو پہنچاتا ہوں۔ کیا ہمارے مولانا شیر اسلام قاطع شرک وبدعات کچھ توجہ فرماوینگے۔ دیدہ باید۔ خاکسار احقر العباد عبدالصمد خان

امیرانپوری ضلع سلطانپور

---

× یہ شاہ صاحب اگر وہی ہیں جو گیروے کپڑے پہنتے اور سر ننگا رکھتے ہیں۔ تو ان شاہ صاحب کو میں جانتا ہوں۔ آپ خوش شکل خوش لباس رہتے ہیں۔ اور اصلی اٹاوہ کے باشندے ہیں۔ میرے سامنے کو ہمیشہ توحید وسنت کی تائید اور اس قسم کی بدعتی اور شرکی رسوم کی تردید کیا کرتے ہیں۔ دہلی میں ہمارے مکرم دوست مولوی محمد حسین صاحب سوداگر کوتلہ کے ہاں ہفتہ وار وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ اوس میں بھی آپ کا وقت ہوتا ہے۔ اور خوب توحید وسنت بیان کیا کرتے ہیں غرض اچھے اچھے مشہور اہلحدیثوں سے خصوصاً اس خاکسار سے شاہ صاحب کو بہت محبت ہے اس لئے تردد ہے کہ یہ واقعات جو آپنے لکھے ہیں ان شاہ صاحب کے متعلق نہ ہونگے۔ شاہ محمد شفیع صاحب کی نظر سے یہ اہلحدیث کہیں گذرے۔ تو مناسب ہے شاہ صاحب اس کے متعلق خود ہی جواب باصواب

ahmadimuslim.de

# تکفیر کے فتوے

ہمارے علماء و فضلاء اہل فقہ و محدثین کو قرآن مجید پر تدبر کی بڑی ضرورت ہے. خدا تعالیٰ نے تمام انسانی اقوال کو خواہ وہ انبیاء کے ہوں خواہ اوصیاء کے اور تمام اجتہادات کو بمقابلہ وحی کے رد فرما دیا ہے۔ اور صرف عمل بالوحی کی ہدایت فرمائی ہے. اور ارشاد ہے. ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ترجمہ۔ یہ ہماری کتاب صداقت کے ساتھ بولتی ہے (جو کچھ پوچھنا ہو۔ اسی سے پوچھو) اور ہم ان اقوال انسانی کو رد کرتے ہیں. جن پر تم عمل کرتے ہو۔ سبحان اللہ۔ خدا نے اپنی پاک کتاب کو ناطق قرار دیا ہے. یعنی یہ (ہر وقت قیامت تک) تمہاری ہر بات ہر مسئلہ کا کافی و شافی جواب دینے کے لئے تیار ہے. پس قرآن سے بڑھکر کون مفتی اور مجیب ہو سکتا ہے.

صاحبو۔ غور کرو. اس وقت کوئی رسول ہم میں زندہ موجود نہیں . اور ارشاد ہے انک لا تسمع الموتیٰ الآیہ۔ اے رسول سلام علیہ تو مردوں کو کچھ نہیں سنا سکتا۔ اور ارشاد ہے ما انت بمسمع من فی القبور الآیہ یعنے تو مردوں کو قبروں میں سنانے والا نہیں۔ مگر کتاب (قرآن) ازلی ابدی حی و قائم۔ رسولوں کا رہنما اور مرشد. قیامت تک زندہ اور ناطق ہے. پس اسکو چھوڑ کر مردوں سے اپنے ضروری دین و دنیا کے مسائل پوچھنا یا ان کے اقوال پر جن میں اختلافات بھرے ہیں۔ اور انکو کوئی مانتا ہے کوئی نہیں مانتا۔ اور اکثر انسانی اقوال میں کفر و اسلام تک کا خود مختلف فرقوں کے نزدیک فرق ہے انکو واجب العمل قرار دینا بد قسمتی۔ بوالہوسی اور ہوا لئے نفسی ہے. اگر مسلمان صرف اس زندہ رسول کو پیشوا مانیں۔ تو آج ہی جنگ و فساد دو ملت کا دنیا سے مونہہ کالا ہو جائے. اور سب متحد و متفق ہو کر یکجان کروڑ قالب بن جائیں

کیونکہ اختلاف انسانی اقوال نے ڈالا ہے. نہ کہ معاذ اللہ قرآن کریم نے۔ قرآن میں تو یہ حکم ہے. وَكُونُوا رَبَّانِيِّينَ (ربّ والے بن جاؤ)

کیا واقعی ہمارے ملاؤں میں یہ طاقت ہے کہ حجروں میں بیٹھکر اپنی لال کتاب سے مسلمانوں کی تکفیر کر سکتے ہیں۔ یعنے جسے چاہیں. کافر بنا سکتے ہیں۔ یا مومن۔ یہ تو خدائی طاقت ہے. پڑھو ومن یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ (یعنے جسکو خدا ہدایت کرے۔ اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں. اور جسکو گمراہ کرے اسکا کوئی ہادی نہیں) ایسی قدرت و طاقت کے استعمال پر ہم اپنے متبرک یا متکبر علماء کو مبارکباد دیتے اور تحسین کرتے ہیں.

مسلمانوں کو کافر بنانے والے پہلے خود کو تو کفر کے دائرے سے نکال کر مومن بنائیں۔ اگر تکفیر کے مفتی مقلدین سے ہیں. تو علماء غیر مقلدین (اہلحدیث) سے اپنی نسبت فتوے لیں. کہ وہ مقلدین کو کیا سمجھتے ہیں. اہلحدیث کی کتابیں۔ رسالے اور فتوے دیکھیں۔ جن میں تقلید کو نہ صرف بدعت بلکہ کفر قرار دیا ہے اور قرآن مجید سے اس کے ثبوت میں یہ آیہ پیش کرتے ہیں اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ ترجمہ۔ بنا لیا انہوں نے (کافروں نے) اپنے بزرگوں اور راہبوں کو خدائے واحد کے مقابلے میں خدا۔ اور اگر تکفیر کے مفتی اہلحدیث ہیں. تو وہ غور کریں۔ کہ اہلقرآن انکو کیا سمجھتے ہیں۔ وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں. وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ. یعنے جو لوگ ما انزل اللہ (قرآن) کے سوا کسی انسانی کتاب یا اقوال کے موافق حکم لگاتے ہیں. کافر ہیں۔ جب مبتدا اور خبر معرفہ ہوتے ہیں. اور بیچ ضمیر فصل ہوتی ہے. تو حصر در حصر مستفاد ہوتا ہے. یعنے بڑے کافر یہی لوگ ہیں۔ جو دو جرموں کے مرتکب ہوتے ہیں اول تو قرآن کو رد کرتے ہیں. پھر اس کی جگہ انسانی کتابوں پر عمل کرتے ہیں۔ ان سے بڑھکر کون کافر ہوگا۔ پڑھو۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ترجمہ۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں. (عمل نہ کرنا جھٹلانا بلکہ رد کر دینا ہے) یہی لوگ ناری ہیں ہمیشہ نار میں رہیں گے

یہی حالت باہم شیعہ۔ سنی۔ احمدی غیر احمدی۔ (مرزائی غیر مرزائی) کی ہے. کہ ہر فریق دوسرے فریق کو کافر مطلق سمجھتا ہے۔ الغرض جدھر دیکھو اسلام میں کافر ہی کافر نظر آئیں گے

ہیں کعبہ میں سب اپنے ہی یاران روشناس
وہ کون ہے جو راندۂ دیر مغاں نہیں

قرآن میں تو کسی کو کافر بنانے کا حکم کیوں ہونے لگا۔ اس میں تو یہ حکم ہے. لَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنے جو شخص تمہیں سلام کرے۔ اسے یہ نہ کہو۔ کہ تو مومن نہیں"

حدیث میں بھی تکفیر کی سخت ممانعت ہے. پڑھو من استقبل قبلتنا وصلے صلوتنا واکل ذبیحتنا فلا تکفروہ ولا یذنب الحدیث ترجمہ جس نے ہمارے قبلہ کی طرف مونہہ کیا جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی جس نے ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا۔ اسکو کسی گناہ کی وجہ سے کافر بناؤ (مگر) گناہ کی قید ہے۔ اس سے ثابت ہے. کہ کسی بے گناہ کو کافر بنانا تو بڑا ہی ظلم اور قرآن وحدیث کی نافرمانی بلکہ خود کو کافر بنانا ہے. نیز حدیث میں ہے. من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ جس نے (صدق دل سے) ایک بار کلمہ توحید پڑھا. جنت میں داخل ہو گیا۔ اسلام میں تو یہانتک رفاہ اور آسانی اور علماء اسلام کا یہ کشادہ ذہن تکفیر کی کھائی پاٹے رہی ہے متعصب علماء نے اسلام کو اس قابل نہ رکھا۔ کہ کوئی غیر مذہب والا اس کے احاطے میں داخل ہو سکے جب ایک گروہ دوسرے گروہ کو کافر بنا رہا ہے تو اجنبی آدمی حیران ہوگا. کہ میں کس گروہ کا

علم الفقہ ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علوم پر علاوہ بحث قیمت ۲ر مجلد

قبول کردن ۔ یہاں تو کافری کا فرجرے ہیں
اور ایک اسلام کے ۷۲ اسلام ہیں
فاعتبروا یا اولی الابصار
ملخص از عارف پھلواری۔

## خیر الامور اوسطہا

ناظرین با تمکین ۔ اسوقت دنیا میں تین ہی قسم کے مذہب پائے جاتے ہیں ۔ ایک مذہب کے پیرو تارک الدنیا کہلایا جانا پسند کرتے ہیں ۔ وہ اپنی نظر میں دنیا کی ہر ایک چیز کو حقارت سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ ترک اللذات اپنا معیار اخلاق سمجھتے ہیں ۔ دوسرے مذہب کے فدائی مقولہ کھاؤ ۔ پیو ۔ اور چین اڑاؤ کی تقلید کر رہے ہیں ۔ ایسے لوگ آخرت کو بالکل خیر باد کہہ بیٹھے ہیں ۔ بلکہ اپنے افعال سے عملاً انکار خدا کرتے ہیں ۔ اہل نظر تو ان لوگوں کا ذکر زمرۂ حیوانات میں کرنا پسند کرتے ہیں ۔ اور یہ ہے بھی درست کیونکہ یہ لوگ عقل کو جو کہ خداوند کریم نے انسان کی رہنمائی کے واسطے عطا کی ہے معطل اور بیکار کر دیتے ہیں ۔ صرف یہی وجہ ہے کہ ان کے اعمال میں روحانیت کی بو تک نہیں آتی ۔ ہم کو ان دونوں سے کچھ بحث نہیں ۔ بلکہ صرف یہ دکھانا مد نظر ہے کہ انسان جامۂ تہذیب و انسانیت میں رہ کر دنیا میں کس طرح آرام سے زندگی بسر کر سکتا ہے ۔ جب ہم تیسری طرف نظر دوڑاتے ہیں ۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب کا معیار اخلاق کھاؤ ۔ پیو ۔ لیکن حد سے مت گذرو (کلوا واشربوا ولا تسرفوا) ہے ۔

ناظرین ۔ یہ سنہرا اصول ہے ۔ جس کی تعلیم تمام عالم اور مسلمانوں پر عقلاً و مذہباً فرض کی گئی ہے رسول اکرم (خلاہ ارواحنا) نے ان دونوں مذاہب کے اصول کا نہایت عمدہ فیصلہ زبان وحی ترجمان سے فرما کر دنیا کو سبق اعتدال سکھا دیا ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) ناظرین وہ کیا مبارک زمانہ تھا جبکہ ہم اپنے ہر ایک کام کو خیر الامور اوسطہا

کے پاک ارشاد کے ماتحت انجام دیا کرتے تھے ۔ افسوس ۔ صد افسوس ۔ جب سے ہم نے میانہ روی کو چھوڑ دیا ہے بے اعتدالیوں کے خوفناک پنجہ میں پھنسکر ذلت و ادبار کا شکار ہو رہے ہیں ۔ جب ہم افعال قبیح اور مراسم مذمومہ کا رواج و ارتکاب مسلمانوں میں دیکھتے ہیں ۔ تو بعد غور کرنے کے ایک سرد آہ کے ساتھ یہی کہنا پڑتا ہے ۔ کہ بدنام کنندہ شریعت غرا اور مخالف دین متین ہم خود ہی ہیں ۔ آہ ! اسلام ۔ ہاں خدا کا پسندیدہ اور برگزیدہ دین اسلام تو ہم کو اعتدال کے ساتھ کام کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن وائے بر حال ما ۔ کہ ہم کھلم کھلا مخالفت پر کمر بستہ ہیں ۔ اور اس کا خمیازہ افلاس اور ذلت کی صورت میں اٹھا رہے ہیں

مسلمانو ! خدارا غور کرو ۔ اور ہوشیار ہو ۔ کیا اسلام کی تعمیل پر عمل کرنا اسی کا نام ہے ۔ ورنہ یاد رکھنا کہ یستبدل قوماً غیرکم کی وعید آپ کے اوپر چسپاں ہو گی ۔ وما علینا الا البلاغ

(خادم المسلمین محمد بخش اللطیف اسلام نگری)

## قادیانی مشن کی

الفضل قادیان کے چند پرچے ہماری نظر سے گذرے جن میں ایک معزز معاصر نے موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ترکوں کے افعال و اعمال پر صاحبزادہ بشیر الدین محمود اور ان کے پدر عالی مقدار کی الہامی زبان سے نکتہ چینی کی ہے ۔ ہمعصر مذکور کا جو دعوے اسلامی ہمدردی کا ہے ۔ اس سے بیک نا واقف نہیں ہے ۔ قادیانی فرقوں کے جو عقائد و مقاصد ظاہر کو جاتے ہیں ۔ انکی نسبت اعتراض کرنے کا نہ موقعہ ہے ۔ اور نہ ہمارے دائرہ بحث میں یہ بات داخل ہے مگر ایک اسلامی آرگن کو باوجود اپنے مخصوص خیالات رکھنے کے یہ امر بھی مد نظر رہنا چاہئے ۔ کہ طریقہ بیان تہذیب سے دور نہ ہو ۔ اور اس کا طرز تحریر کہیں بد تہذیب و تکلیف دینے والا نہ ہو وہ صاحبان انبیاء جا بجا ہمیشہ کلمہ شہادتین کا قائل کہتے ہیں ۔ اور ساتھ ہی ایک اسلامی سلطنت کے فنا ہونے کے خیالات پر خوشی کے نقارے بجاتے ہیں ہمارے

نزدیک کسی طرح معافی کے مستحق نہیں ہیں ۔ بلکہ یہ اخبار نویس یا ان کے دوسرے برادر جو اخبار پانیر وغیرہ میں خط لکھکر مقامات مقدسہ سے اسلامی حکومت اٹھ جانے پر اظہار طمانیت کرتے ہیں ۔ بجائے ہمارے دل میں ناراضی کے جذبات پیدا کرنے کے ایک حقارت آمیز سکوت کے مستحق ہیں ۔ بدقسمتی سے اسلام کی تاریخ ایسے انسان صورت حیوانوں اور دین فروش مسلمانوں سے خالی نہیں رہی ہے ۔ خصوصاً ان ایام محرم میں اس کیلئے توضیح و مثال کی ضرورت نہیں ہے ؎

یک حسینے نیست تا گردد شہید
ورنہ بسیار اند در عالم یزید

ہماری وفاداری اور اعتدال پسندی کسی شہرت کی محتاج نہیں ہے جس زمانہ میں لوگ بیکار شور و شغب کرتے تھے ۔ اسوقت بھی ہم نے انکو روکا ہے ۔ اور ہم نے چند روزہ ہر دلعزیزی کی کبھی پرواہ نہیں کی ۔ اب کہ بعض کسالبہ فریبی اور رکیک خوشامدی آوازیں بلند کر رہے ہیں ۔ ہمکو پورا یقین ہے کہ برطانیہ عظمے ان کے دھوکے میں نہیں آسکتی مگر ہم کو اندیشہ ہے ۔ کہ کہیں ان تقریروں سے عام مسلمانوں پر الٹا اثر نہ ہو ۔ اور گورنمنٹ اپنی مہربانی سے مسلمانوں کی تسکین و تشفی کی جو کوشش کر رہی ہے ایسے چند خود نما اور خود فروش لوگوں کی تحریر و تقریر سے اسکا اثر باطل ہو جائے ۔ جذبات کا ایک خاص فلسفہ ہوتا ہے ۔ کہ ایک حد تک وہ قابو میں رکھے جا سکتے ہیں لیکن اگر ان کو زیادہ دبایا جاوے تو وہ اسقدر برانگیختہ ہو جاتے ہیں

۱۷ ۔ نومبر کے الفضل میں ترکی حکومت کے خاتمہ کے عنوان سے ہمعصر الفضل نے جو کچھ اطمینان ظاہر کیا ہے ۔ ہم اسکو قادیانی فرقہ کے جذبات کا آئینہ سمجھتے ہیں لیکن ان حالات میں محض آرزو و عمل کے قائم مقام نہیں ہو جاتی ۔ اگر یہ بات صحیح ہے ۔ کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے تین لاکھ معتقد ہیں ۔ تو ان میں سے بچوں اور عورتوں کو نکال کر ایک لاکھ بالغ اور عاقل مرد رہ جائیں گے ۔ اگر ان میں سے پچاس ہزار بوجہ بیماری یا پیری یا زیادہ عبادت و ریاضت کے جنگ پر جانے کے قابل نہ ہوں ۔ تب بھی پچاس ہزار قابل جنگ والنٹیر نکل سکتے ہیں پھر اگر خانگی ضروریات کے سبب پچیس ہزار آدمی اور معاف کر دئے جاویں ۔ تب بھی اسی قدر

(منقول از عصر جدید میرٹھ)

# فتاوے

**تصحیح** - ۳۰ ذی الحجہ کے پرچہ میں بجواب ع۱۵۱ والدہ کا جینا حصہ ہے۔

**س نمبر ۳۸** - یہود و نصاریٰ - و مجوس - و ہنود وغیرہم کفرہ کی وہ دعوتیں مسلمان کو قبول کرنی جن کا انکے مذہب سے کچھ تعلق نہ ہو - صرف اتحادی اور شوقیہ معاملہ ہو - تو شرعاً روا ہے یا نہیں؟ اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا کھانا اور پانی پینا اہل اسلام کو مباح ہے یا حرام؟ (سائل انا ملاؤتی)

**ج نمبر ۳۸** - جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

**س نمبر ۳۹** - جو مسلمان کپڑا چہ بافی - درختی - تیلی - روغن فروشی - چونہ سازی - معماری - نان پزی - اور سبزی فروشی - وغیرہ پیشے کر کے قوت بسری کرتے ہیں - انکو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے - اور ان کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا جاتا ہے پس یہ معاملہ از روئے شرع شریف کیا سمجھا جاویگا؟ (ر م)

**ج نمبر ۳۹** - یہ جہالت اور رسم کفری ہے مسلمان کو ایسے خیالات کو پاس بھی نہ آنے دینا چاہئے۔

**س نمبر ۴۰** - مسلمان کو مثل نصاریٰ کے میز کرسی لگا کر بیٹھنا اور میز کرسی کے ذریعہ سے کھانا کھانا اور لکھنا پڑھنا روا ہے یا ممنوع؟ - اور نیز اہل اسلام کو گوشت خوری فرض ہے یا واجب ہے یا طبیعت کی رغبت پر منحصر ہے۔ (ر م)

**ج نمبر ۴۰** - میز کرسی پر بیٹھنا - اور لکھنا تو بلا خلاف جائز ہے - کرسی پر بیٹھ کر کھانا بھی جائز ہے - گو سنت یہ ہے - کہ زمین پر بیٹھ کر کھائے - مسلمانوں کو گوشت خوری فرض واجب نہیں - ہاں جائز ہے - طبیعت نہ چاہے تو نہ کھائے۔

**س نمبر ۴۱** - ایک محلہ میں ایک ہی مسجد تھی - اور محلہ کے جمیع موحدین اسی مسجد میں نماز پڑھتے تھے - اتفاق سے انہی موحد کا ایک بیٹا سود کا کاروبار کرنے لگا - اور ایک بدعتی کے ساتھ کاروبار شروع کر دیا - بعد اس کے وہاں کے سرداروں نے روکا - کہ یہ کاروبار اچھا نہیں - چھوڑ دو - تب ان لوگوں نے کہا - کہ اچھا ہم توبہ کرتے ہیں یہ کام نہیں کرینگے - اور بہت منت کی - مگر مولوی صاحب نے جو وہاں کے پیر اور سردار تھے - توبہ نہ کرائی - بلکہ جھڑک کر کہا - کہ مسجد سے چلا جا - بعد اس کے سردار مذکور نے ان لوگوں کا کھانا پینا شادی بیاہ بند کر دیا پھر وہ لوگ چند آدمی اور ملکر ایک مسجد علحدہ قائم کی اس میں پنج وقتی نماز اور جمعہ پڑھتے رہے - ایک مدت تک - اب جو سردار وہاں کا ہے - کہتا ہے - کہ تم لوگ توبہ کر کے ایک ہی مسجد میں یعنے مسجد قدیمی میں نماز پڑھو - تو وہ لوگ کہتے ہیں - کہ اچھا نماز جمعہ قدیمی مسجد میں پڑھیں گے - اور اس مسجد جدید میں وقتیہ پڑھیں گے - مگر سردار کہتا ہے - کہ نہیں اس مسجد کو ایک دم توڑ دو تو اس مسجد جدید میں وقتیہ نماز ہوگی یا نہیں - اور دونوں مسجدوں کے درمیان بہت کم فاصلہ ہے یعنے تخمیناً دو سو ہاتھ کا۔ اور سردار صاحب کا توبہ نہ کرانا خطا ہے یا نہیں

(حاجی عبدالرؤف گورا بازار مرشدآباد)

**س نمبر ۴۲** - ایک محلہ میں ایک ہی مسجد موحدوں کی تھی - اور سب لوگ اسی میں نماز وقتیہ اور جمعہ پڑھتے تھے - اتفاق سے کسی دنیاوی امور میں فتنہ فساد کر کے ایک مسجد اور قائم کیا - اور چند لوگ اس میں نماز وقتیہ اور جمعہ قائم کیا - اور کھانا پینا شادی بیاہ سب باہم بند رہا - عرصہ تک - پھر طرفین میں اتفاق ہوا - شادی بیاہ سب طرفین میں ہونے لگا - مگر جمعہ دونوں مسجد میں پڑھتے ہیں اور فرق دونوں مسجدوں میں چالیس ہاتھ کے اندازہ کا ہوگا تو سوال یہ ہے - کہ دونوں مسجد میں نماز جمعہ ہوگی ہے یا نہیں - درصورت نہ ہونے کے کس میں ہوگی کس میں نہ۔ (ر م)

**س نمبر ۴۳** - جماعت موحدین کی اگر کسی فعل غیر مشروع کی وجہ سے فعل حقہ نوشی چرٹ نوشی یا دھوتی پہننے میں پیچھے کو دھوتی لگانا اور تہ بند نہ پہننا - اسی طرح سے کسی مسئلہ فروعی کے اختلاف کی وجہ سے باہم اختلاف کر کے جمعہ اور نماز علیحدہ علیحدہ ایک ہی محلہ میں قائم کرنا کیسا ہے؟

**ج نمبر ۴۱ - ۴۲ - ۴۳** - تینوں سوالوں کا مطلب ایک ہی ہے - اور بنگالہ کے دیہات میں ایسے واقعات بکثرت ہوتے ہیں - جواب سب کا یہ ہے - کہ مسجد سب کی جگہ ہے آپس کی رنجش کی وجہ سے نہ اس کو چھوڑنا جائز ہے - نہ کوئی الگ مسجد بنانا درست ہے - اگر بنا دیں گے - تو وہ شرعی مسجد نہ ہوگی - سرداروں کو چاہئے - کہ عدل و انصاف کریں - اور ماتحتوں کو چاہئے - کہ تابعداری کریں - (امر داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۴۴** - حدیث شریف میں وارد ہے - کہ لا یزال التالی ولو موعن - اور ایک مولوی صاحب نے وعظ میں فرمایا - کہ زانی کی دعا - چالیس روز تک خدا قبول نہیں کرتا - اب سوال یہ ہے - کہ مذکورہ حدیث صحیح ہے - تو مطلب کیا ہے - اور مولوی صاحب کے فرمان کے مطابق معلوم ہوا - کہ جب چالیس روز تک دعا قبول نہیں ہوتی - تو اگر (خدانخواستہ) کوئی بشر زنا کر بیٹھے - تو دعا نہ مانگے کیونکہ جب معلوم ہے - کہ چالیس دن تک دعا قبول نہیں ہوتی - تو دعا ہی کیوں مانگی جاوے (ایک سائل)

**ج نمبر ۴۴** - یہ حدیث (چالیس دن تک دعا قبول نہ ہونے والی) مجھے معلوم نہیں - والعلم عند اللہ - ۳۰ پائی داخل غریب فنڈ

**س نمبر ۴۵** - پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۴ء کے صفحہ ۲ پر سوال ع۱۵۶ و جواب ع۱۵۶ کا یہ کس کتاب میں ہے - صاف حوالہ کتاب - صفحہ مع نام کے دیجئے تو بھی عین مہربانی ہوگی - (محمد یونس خریدار ۳۵۶۳)

**ج نمبر ۴۵** - نیل الاوطار جلد اول ص۱۹۵

**س نمبر ۴۶** - کیا وجہ ہے - کہ سور کا گوشت حرام ہوا - جواب تسلی بخش ہو - (ر م)

**ج نمبر ۴۶** - قرآن میں تو صرف اتنا آیا ہے فانہ رجس وہ ناپاک ہے - حکماء اسلام نے کہا ہے - کہ اسکی تاثیر سے انسان بداخلاق ہو جاتا ہے۔

**س نمبر ۴۷** - دونوں جہان کو پیدا کرنے سے پہلے خدا نے نور محمدی معلق اپنے نور سے رکھا تھا - تو وہ نور کہاں کہ پیدا ہوا تھا؟ (ر م)

**ج نمبر ۴۷** - نور محمدی کی پیدائش والی روایات

الفوز العظیم - قرآن کریم کی فضیلت

# متفرقات

**کاغذ کی گرانی** } اس عنوان سے ایک نوٹ اہلحدیث مورخہ ۲۰ نومبر میں لکھا تھا جس میں احباب کو توجہ دلائی تھی۔ کہ جنگ کی وجہ سے مصالح پریس خصوصاً کاغذ گراں ہو گیا ہے۔ بلکہ نایابی کا خطرہ ہے۔ اسی لئے کسی اخبار نے ضخامت کم کر دی ہے کسی نے قیمت بڑھا دی ہے۔ مگر اہلحدیث کیا کرے اڈیٹر اپنے آپکو خاص معنے سے اخبار کا مالک نہیں سمجھتا بلکہ اصل مالک اس کے ناظرین اور بہی خواہان اہلحدیث ہیں۔ اس لئے وہ بتلا دیں۔ کہ قیمت بڑھائی جائے یا ضخامت کم کی جاوے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ میری رائے ہے کہ بہی خواہان اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تاکہ بھی گرانی کی کسر نکل جائے۔ اس نوٹ کے جواب میں صرف دو تین خط آئے ہیں۔ جو بالاتفاق یہ کہتے ہیں۔ کہ قیمت بڑھا دیجائے۔ امید ہے دیگر احباب بھی اپنی اپنی رائے سے اطلاع دیجئے۔ میں ابھی تک اپنی رائے پر ہوں۔ کہ بجائے قیمت بڑھانے کے احباب اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تو بہت مفید ہے

**جنازہ غائب** } پنجاب کے ایک بہت پرانے بزرگ مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن قصبہ کوم ضلع لودہانہ کے انتقال کی خبر آئی ہے۔ مرحوم بڑے عابد۔ زاہد۔ متقی۔ پارسا۔ زمانہ کا سرد و گرم آزمودہ تھے۔

جناب حافظ عبدالہادی صاحب ایک پرانے عالم راولپنڈی میں مقیم تھے۔ مرحوم کے انتقال کی بھی خبر آئی ہے۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ دونوں بزرگوں کے حق میں دعاء مغفرت کریں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

**محمدیہ کمپنی** } کا سرمایہ فی روپیہ ۱۳؎ تقسیم ہوا ہے ۳۰ نومبر کے بعد جنکو روپیہ دیا گیا۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے

حاجی محمد علی محمد فضل الرحمن مئوناتھ بھنجن۔ بابو عبدالرحمن کرم دوت۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ دیبہ لیو

جان محمد جیلپو۔ حکیم علی محمد۔ حافظ قادر بخش منشی عبداللہ جگیاں غلام فرید۔ حافظ عبدالمعبود مع متعلقین ۔۔۔۔ مولوی عبدالتواب علیگڈھ۔

اور بھی جو صاحب چاہیں منگا لیں۔ بقایا کے وصول کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

**تلاش دوا** } مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی کا بڑا صاحبزادہ مولوی حکیم عبدالجبار سلمہ عرصہ سے کہانسی و بخار میں مبتلا ہے حال میں اسکو قریباً آدھ سیر خون آیا ہے۔ حافظ صاحب ممدوح اخبار ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ عزیز موصوف کے لئے کوئی دوا تجویز کریں۔

مخلص احباب خلوص سے دعا کریں۔ کہ خداوند تعالیٰ جناب حافظ صاحب کو اس ضعیفی میں ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

**دوا دینے کو طیار ہوں** } اہلحدیث محررہ ۹ محرم میں ایک صاحب خریدار اخبار اہلحدیث چک ہزار ضلع شاہپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ناظرین اہلحدیث میرے مرض کا (جسمیں وہ عرصہ دراز سے مبتلا ہیں) مجرب و سہل نسخہ بتا دیں۔ تو میں شکریہ میں ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث کسی کے نام جاری کرا دونگا۔ آپ ان کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کسی سخت بدعتی کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ تو میں نسخہ بھی اور تیار شدہ دوائی دینے کو تیار ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ سائل کو دوائی سے یقیناً فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

افسوس ہے کہ ایسی مزمنہ اور خطرناک مرض (جسکو لاعلاج کہا جاتا ہے) کے عوض میں صرف ایک پرچہ جاری کرانے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ جس کی قیمت صرف دو روپے سالانہ ہے۔ اگر وہ چار ایسے اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں جنکو اہلحدیث سے سخت نفرت ہو۔ تو میں انکا شرطیہ علاج بلا کسی معاوضہ کے کرنے کو طیار رہوں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو خیر ایک ہی شخص کے نام حسب وعدہ جاری کرا دیں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ میں نسخہ اور دوائی روانہ کر دونگا۔ خاکسار

(نورالدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور)

**سوال طبی** } مونڈھے پر درد شروع ہے داہنے دونوں شانوں کے بیچ میں (یہ کثرت احتلام صبح کے نہانے کا باعث سمجھا گیا۔ وہ عرصہ ایک ہفتہ کے اندر کمر پر آ گیا۔ استعمال روغن و سینکنے سے بائیں جانب کمر سے ہٹ کر رگوں میں درد سوزش لئے ہوئے ہو گئی ہے۔ اور اوس جگہ دبانے تو سنگا وغیرہ مارنے سے درد نہیں معلوم ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے و کھڑا رہنے دیر تک قیام میں رہنے سے درد زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حالت عرصہ آٹھ مہینے سے ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار اہلحدیث کو اطلاعاً عرض کرتا ہوں کہ اگر اس مرض کا کوئی نسخہ معلوم ہو۔ اور وہ کم قیمت کا ہو تو براہ مہربانی صاف طور سے ذیل کے پتہ سے عنایت فرمائیں۔ یا بذریعہ اخبار کے۔ دوسرے یہ کہ تلاش مشین کپڑے کے تانا بنانے کا اگر کسی صاحب کو پتہ و قیمت معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار کے مطلع فرما دیں (حسینی میاں محلہ گورکھپور ڈاکخانہ ہنڈیا ضلع ۔۔۔ پور)

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

**حبوب دافع جریان و کثرت احتلام** } ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں۔ قیمت عمہ علاوہ محصولڈاک طلاء } اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۰ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اسکے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے۔ قیمت ہمہ علاوہ محصولڈاک

**تپ لرزہ** } اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲؎ علاوہ محصول

**شربت دافع بواسیر خونی** } بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے قیمت عہ فی تولہ

**مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ**

توحید و تثلیث اور الہامات۔ اس سال اس میں ان تینوں رسالوں پر مفصل بحث ہے ۔۔۔

# انتخاب الاخبار

**غریب فنڈ** - میں ایک آنہ از منشی عبدالرؤف صاحب امراوتی - از نقوی فنڈ ۲/۲ سابقہ ۴/ کل ۶/۲ - از رضا علی لشکر گوالیار (سائل) ۶/ میزان کل ۵/۶ - ایک اخبار بنام سائل مذکور جاری کیا گیا - باقی رہے ۱۰/ (محاسب)

**جرمن** جنگی جہاز ایمڈن کا کپتان اور قیصر جرمن کا بھتیجا انگریزی جنگی جہاز ملبورن میں سوار کر کے انگلستان بھیجے گئے ہیں۔ جہاں وہ بطور جنگی قیدیوں کے رکھے جائیں گے

**ولیعہد** جرمنی کی نسبت تین قسم کی افواہیں سنی جاتی ہیں۔ بلجیمی افسر جو پیرس پہنچے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ مارا گیا ہے۔ اخبار ڈیلی کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ وہ سخت زخمی ہو کر سٹراسبرگ میں زیر علاج ہے۔ لیکن حال کی بعض پولینڈ کی خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پولینڈ میں فوج کے ہمراہ دیکھا گیا ہے۔

**جرمن** کے ایک اخبار نے جو قانون پیشہ لوگوں کا اخبار ہے۔ لکھا ہے۔ کہ جرمنی کے ۲۱۵ وکیل میدان جنگ میں مارے جا چکے ہیں۔ جن میں بڑے بڑے قانونی پروفیسر پریوی کونسل۔ اور جج وغیرہ بھی شامل ہیں

**شاہ معظم** (جارج پنجم) میدان جنگ میں تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے زخمیوں کو دیکھا۔ اور افواج کے افسروں اور پریسیڈنٹ فرانس سے ملاقات کی

**گذشتہ** ہفتہ کے اخبار میں۔ روسیوں کی جرمنوں پر جس شاندار فتح کا ذکر کیا گیا تھا۔ وہ فرغلط نکلی صحیح خبر صرف اتنی تھی کہ جرمن فوج محصور ہو گئی تھی لیکن ان کی کمک پہنچ گئی اور وہ صاف بچ نکلی

**روسیوں** کو یقین ہے کہ اگرچہ جرمن فوج بچ کر نکل گئی ہے لیکن عنقریب انہیں کامل فتح حاصل ہو گی کیونکہ روسی فوج کو بھی زبردست کمک پہنچ گئی ہے

**آسٹروی** فوجوں نے بلزاد (دارالخلافہ سرویا) پر قبضہ کر لیا ہے۔

سرویہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹرویا کی ایک عظیم فوج سرویہ کے دو اہم مقامات پر قابض ہو گئی ہے۔

**سرویہ** کی سرکاری رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی بمقام لیزارویز آسٹرویوں کو شکست دی اور ان کے دو ہزار سے زیادہ سپاہی گرفتار کر لئے ہیں۔

**روسیوں** کا سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے لوڈز کے جنوب مغرب میں جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ انہیں زبردست کمک پہنچ گئی ہے

**جرمن** اس جنگ میں ایک قسم کی بے آواز توپ استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے گولے سے نہ تو چلتے وقت آواز سنائی دیتی ہے۔ اور نہ ہی گذرتے وقت البتہ جب گولہ پھٹتا ہے۔ تو اس کی آواز سنائی دیتی ہے

**جرمنوں** نے بحری حملہ کے خوف سے بلجیم کے ساحل کو مستحکم کر لیا ہے

**ٹائمز** کا جنگی نامہ نگار اندازہ لگاتا ہے۔ فلینڈرز (بلجیم) کی لڑائیوں میں ۴ لاکھ سپاہی کام آ چکے ہیں۔ ان میں سے ۲ لاکھ جرمن۔ ۵۰ ہزار انگریز۔ ۵ ہزار ہندوستانی ہیں۔ اور باقی فرانسیسی و بلجیمی

**جرمنی** کے مشہور کارخانہ اسلحہ سازی کرپ میں ایک ہوا باز نے کئی بم پھینکے - اور خود بچ کر نکل آیا - نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا۔

**فرانس** میں متحدہ (انگریزی - فرانسیسی - بلجیمی اور ہندوستانی) سپاہ نے اس ہفتہ معقول پیش قدمی کی - کئی قصبوں پر قبضہ کر لیا۔

**ترکوں** کی افواج چار حصوں پر منقسم ہیں - جن میں سے پہلے لشکر کا مرکز اڈریانوپل ہے - اس لشکر کا سپہ سالار جنرل سانڈرس جرمنی ہے - اس لشکر کا کام بلغاریوں کے رویہ کی جانچ پڑتال ہے

**دوسرا** لشکر قسطنطنیہ میں ہے - اس کا سپہ سالار جمال پاشا وزیر بحری ہے۔

تیسرا لشکر سرحد روس پر ہے - اس کا سپہ سالار عزت پاشا ہے - جو جنگ بلقان میں ترکی افواج کا سپہ سالار تھا۔

**چوتھا** لشکر (زیر سرد ملک شام) میں ہے - اور اس کا سپہ سالار غالب پاشا ہے۔

ان افواج کی تعداد کئی لاکھ ہے - جن میں ترک - شامی عرب - اور بدوی عرب سب قسم کے لوگ شامل ہیں۔

**بیان** کیا جاتا ہے - کہ روسیوں نے آسٹریا کے مقام ولشکو پر قبضہ کر کے آسٹریوں کے مشہور قلعہ بند مقام کراکو پر گولہ باری شروع کر دی ہے

**پرزمسل** (آسٹریا کا مشہور قلعہ بند شہر) کا روسیوں نے محاصرہ کر رکھا ہے۔ اور وہاں کے لاٹ پادری نے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا - کہ پرزمسل میں ذخائر خوراک ختم ہو گئے ہیں - زخمیوں کی کثرت سے شہر میں تل دھرنے کی جگہ نہیں - اور اب شہر فتح ہو جانے کو ہے۔

**لارڈ کچنر** وزیر جنگ انگلستان نے امریکہ کے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا - کہ جنگ کم از کم تین سال تک جاری رہے گی - اور اس کا خاتمہ صرف اسی وقت ہو گا۔ جب جرمنوں کو پورے طور پر شکست ہو جائے گی۔ (خدا جلد اس جنگ کا خاتمہ کرے)

**پیرس** کی سرکاری رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ یہ ایک ایسی جنگ ہے - جس میں فریقین آخری وقت تک لڑیں گے۔

جب باقاعدہ فوجیں اپنا کام کر چکیں گی۔ تو پھر لڑنے والے ممالک کے وہ لوگ جنگ کے لئے تیار ہوں گے - جو قواعد نہیں جانتے - انہیں لوگوں پر آخری کامیابی کا انحصار ہو گا۔

**جرمن** پارلیمنٹ نے ۲ ارب ۵۰ کروڑ پونڈ قرضہ جنگ کی منظوری دی ہے۔

**جرمن** وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے انگلستان کو جنگ کا ذمہ دار قرار دیا - اور کہا۔ کہ اسے معلوم تھا۔ کہ جرمنی کے خلاف ایک بڑی سازش کی جا رہی ہے۔ لیکن اس نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا۔

**پنجاب** میں بہت سے پریسوں اور اخباروں کی ضمانتیں ضبط ہو رہی ہیں - اور نئی طلب ہو رہی ہیں (خدا حافظ)

سرحد افغانی - [illegible]

قائم رہیگا یا بھارت کو پنیال لائیں بےنظیر قرآن مجید جو خط نسخ جلی قلم مترجم ترجمہ بیدو حیدری سلیس اردو مع

## تفسیر وحیدی کامل بحاشیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر ساکن حیدرآباد دکن

[illegible]

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ

تو ان کو سمجھے موتی ہیں بکھرے ہوئے اور (اے پیغمبر) جب تو بہشت کو دیکھنے تو وہاں (ہر طرح کی) نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سامان) دیکھے گا۔ بہشت والوں کے اوپر کے

[illegible]

### تصدیق جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی متعلقہ قرآن مجید

[illegible]

### تقریظ جناب مولانا مولوی عبد الجبار صاحب مرحوم غزنوی

[illegible]

سند ہے بالا اٹھارہ خوبیوں والے قرآن مجید و دیگر ہر قسم کی دینی کتابوں کے ملنے کا پتہ شیخ احمد و شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع احمدی کشمیری بازار لاہور

## تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

ہے

## حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

### نادر حالات ۔ واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات بھوکے رہتے ۔ لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی ۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے ۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے ۔ جب وہ نواب امیر خان والئ ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے ۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا ۔ اور جنگ سے تائب ہوا ۔ جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے ۔ تو مرید دوست بیعت ہوجاتے ۔ جن کے غلام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا ۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رافضی سے تائب ہوا ۔ جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں ۔ جو جنگ جیتنے کو رستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی ۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہوگئے ۔ جن کے ہاتھ پر ایک مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا ۔ اسی ضمن میں مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا عبدالحی کے حالات بھی مذکور ہیں ۔ جو نہایت دلچسپ ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں ۔ اصلی قیمت دو روپے رعایتی ۔ عہ

**رسائل شبلی** ۔ لیجئے علامہ شبلی نعمانی مرحوم کے علمی تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں ۔ (۱) اسلامی شفاخانے ۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنوائے (۲) اسلامی کتبخانے ۔ اسلام میں کتبخانہ کی ابتدا ترقی کے حالات ۔ (۳) حقوق الذمیین ۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے ۔ (۴) الجزیہ ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا ۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا ۔ (۵) الخطبہ ۔ قدیم دلی و علمی ایجادات کا تذکرہ (۶) النظر فی کتاب الجزیہ ۔ اور ملکی قانون کے ستر صفحے (۷) کتبخانہ اسکندریہ (۸) شہید کتبخانہ کے واقعات اور اس امر کی تحقیق کہ اس کے جلانے والے مسلمان تھے (۹) تراجم ۔ علمی دنیا میں کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا ترجمے کئے ۔ (۱۰) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم ۔ مسلمانوں کے کہاں کہاں درسگاہیں قائم کی تھیں ۔ اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا ۔ (۱۱) ہیکل نکسس اور مسلمان مسلمانوں نے کیا کیا کتب خانے برباد کی نہیں ۔ ۱۲ —

**تقلید اور عمل بالحدیث** ۔ اس میں بیانات مذکورہ ہیں (۱) مذاہب اربعہ کیسے جاری ہوئے ۔ کس طرح پھیلے ۔ زمانہ صحابہ میں کیا حال تھا ۔ مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۲) ان چاروں مذاہب کی پابندی کس طرح سے کب پھیلی (۳) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۴) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۵) تقلید اور عمل بالحدیث پر مسئلہ وار بحث اور مقلدین کا مباحثہ (۶) قول فیصل بابت تقلید و عمل بالحدیث ۔ مصنفہ نواب محسن الملک بہادر ۔ ۸

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ کھٹیکاں

## مومیائی

۱۳/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اعضا کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ۔ ان کیلئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت بوڑھے ۔ بچے ۔ جوان کو مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

### قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ دو چھٹانک ۱/۸ پاؤ بھر ۲/۸ علاوہ محصولڈاک

محصول ڈاک غیر سے محصول علاوہ

### تازہ شہادات

جناب حمید علی حسین سوداگر محلہ دربھانہ سے رقمطراز ہیں ۔ ایک ڈبہ مومیائی اپنے بچے کا کارخانہ سے منگایا ۔ اسکا استعمال کرنا شروع کر دیا ۔ شکر خدا کا جیسی تعریف اور اخبار میں پڑھا ۔ واقعی ویسا ہی پایا صرف چار یا پانچ یوم میں ہم کو فائدہ معلوم ہو گیا براہ مہربانی ۔ ایک ڈبہ اور بذریعہ ویلیو پی روانہ کریں (۶ دسمبر ۱۹۱۶ء)

جناب سیٹھ ابراہیم صاحب قیمہ والے کورلا ضلع تھانہ سے تحریر کرتے ہیں ۔ پیشتر کئی مرتبہ مومیائی منگوائی گئی بفضل تعالیٰ فائدہ مند ثابت ہوئی ۔ لہذا آدھ پاؤ دو ڈبیہ بصیغہ ٹکٹ ارسال فرما دیں ۔ (۵ نومبر ۱۹۱۶ء)

ملنے کا پتہ

**پروپرائٹر دی میڈلسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

اہلحدیث ... لاہور میں ... نے چھاپا ۔ اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) نے امرتسر سے شایع کیا ۔

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجلہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ ایڈیٹر کا پسند بصفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

پس حمایت مصطفیٰ معظم و امتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

ورد زبان و ورج حدیث کیا ہے

نمبر ۷ جلد ۱۲

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... للعہ
روساء و جاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔ ۔۔ ۔۔
ششماہی ۔۔ ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۔۔
ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

## آریہ لیڈر کا مصالحانہ لیکچر

پنجابی آریوں کی دونوں پارٹیوں میں دو بزرگ ایسے ہیں۔ جن کی بابت ہمارا نیک گمان ہے کہ وہ دل کے نیک ہیں۔ مذہب کو راہ نجات جانکر پیرو بنے ہوئے ہیں۔ گو ان کے مخالف ان پر بہت کچھ اظہار خفگی کرتے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ وہ لوگ ہمارے ایسا کہنے سے ہم پر بھی خفا ہونگے مگر ہم اپنے دل کی بات کو چھپانا نہیں چاہتے۔ یہ دونوں بزرگ کون ہیں۔ ایک لالہ منشی رام جی دوسرے لالہ ہنسراج صاحب۔ ان دونوں صاحبوں سے ہمارا تقریری مناظرہ بھی ہوچکا ہے۔ اسلئے ہم شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ بلحاظ متانت اور بلحاظ وجاہت یہ دو صاحب آریہ سماج میں نمونہ ہیں۔

۱ لاہور کی دونوں سماجوں کے سالانہ جلسے گذشتہ نومبر میں ہوئے تھے۔ ان دونوں صاحبوں نے اپنی اپنی سماج میں لیکچر دئے جن میں اسلام اور اہل اسلام کا خصوصیت سے ذکر تھا۔ اس لئے وہ لیکچر ہمارے ریویو کے ذیل میں آسکتے ہیں۔

لالہ منشی رام جی کا لیکچر مصالحت بین الاقوام پر تھا۔ مگر جن دلائل اور واقعات سے آپنے اس ضروری مسئلہ کو حل کیا۔ افسوس ہے۔ کہ وہ دلائل اور واقعات آپکی تائید کی بجائے تردید کرتے ہیں۔ (بقول پرکاش) آپ نے کہا کہ مذہبی اختلافات کے باوجود بھی ہم سب بھائی بند ہیں۔ اس لئے ہمیں آپس میں بھائی بندوں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے۔ جیسے سوامی دیانند کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے

ہم حیران ہیں۔ کہ سوامی دیانند کی تحریرات ملک میں شایع ہیں۔ ان میں جس قسم کا برتاؤ دیگر مذاہب کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس کا نمونہ کئی ایک دفعہ بذریعہ اہلحدیث ہم دکھا چکے ہیں۔ کہ کسی مذہب کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا گیا۔ یہاں تک کہ استاد غالب کا شعر تھوڑے سے تصرف کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے ؎

غالب برا نہ مان جو پنڈت برا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ یا اچھا کہے جسے

سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش موجود ہے جسکو ہندوستان کے کل آریہ مستند اور صحیح مانتے ہیں اس میں ایک ایک قوم کی تردید کا ایک ایک باب ہے۔ تردید کی تو کوئی شکایت نہیں۔ شکایت ہے۔ تو ان وزن دار گالیوں کی ہے۔ جو سوامی جی کے بے شگاف قلم سے نکلتی ہوئی شگاف ڈالتی ہونگی۔

چونکہ ہم ان گالیوں اور دل آزاریوں کی مکمل فہرست مکرر سہ کرر شایع کرچکے ہیں۔ اس لئے اس ساری کو نقل کرنا نہیں چاہتے۔ صرف ایک

ahmadimuslim.de

دو مثالیں دکھاتے ہیں۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ ہماری کتاب تغلیب الاسلام اور سوامی کا علم دیکھے۔

(مثال ۱) کیسے موذی پیغمبر ہیں۔ کہ خدا سے دوسروں کے لئے دگنا عذاب دینے کی دعا مانگتے ہیں۔

(ستیارتھ اردو طبع اول صفحہ)

(۲) محمد صاحب سب پر غالب ہوتے۔ تو سب سے زیادہ ظالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے (صفحہ)

یہ دو مثالیں درحقیقت دریا کو سوئی کے ناکے میں دکھانے کی مثال ہیں۔ ورنہ سوامی دیانند نے تو کسی قوم کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا۔ بالکل سچ ہے ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پھر ہم نہیں سمجھتے۔ کہ لالہ منشی رام جی نے آریوں کو دل آزاری چھوڑ کر مصالحت کرنے کی ہدایت کی ہے یا در پردہ اتباع سنت سوامی کی تاکید فرما کر آگ برسانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کا جواب قوات صحیح دے سکتے ہیں۔

لالہ صاحب نے آریہ دہرم کو آشتی کا مذہب ظاہر کرنے کے لئے موجودہ جنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جسوقت دنیا میں خیالی دہرم کی بجائے عملی دہرم تھا۔ اوسوقت ایک رشی بیتر سنیاسی لڑنے والوں سے کہتا ہے۔ کہ جنگ بند کر دو ایک بھی کشتری آگے نہیں بڑھتا۔ تلواریں میانوں میں چلی جاتی ہیں۔

یہ ہدایت جیسی معقول ہے ہمارے خیال میں بغرض ہدایت فرضی ہے۔ ورنہ ویدوں میں تو ہم کو یہ ہدایت ملتی ہے۔ جسکو سوامی دیانند نے خود پیش کیا۔

"اے دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر بیخوف و ہراس۔ پر جاہ و جلال عزیزو اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بد کردار دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ تم نے پہلے میدان میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو"

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۲۳)

وید بھگوان کی اس ہدایت کو مدنظر رکھکر کوئی آریہ کہہ سکتا ہے؟ کہ آریہ دہرم میں جنگ کی ہدایت نہیں۔ پھر اس قسم کی لفظی مصالحت سے کیا فائدہ؟

لالہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو لوگ گورو نانک جی اور دیگر سکھ گوروں کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی کوئی خدمت نہیں کرتے ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ ایسا کرنے کی بنیاد کس نے رکھی۔ سوامی جی کی ستیارتھ موجود ہے جنہوں نے گرو نانک جی کا ذکر بڑے شاندار الفاظ میں کیا ہے جس کو ہم نقل کرنا نہیں چاہتے۔ ہاں صرف اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے جو کچھ برتاؤ دیگر مذاہب سے کیا ہے۔ یا کرتی ہے۔ یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں بلکہ بحکم ؎

ما مریداں رو بسوئے صلح چوں آریم چوں
رو بسوئے فتنہ و بیکار دارد پیر ما

درحقیقت سوامی دیانند جی کی پوری پیروی ہے ہاں لالہ صاحب نے یہ خوب فرمایا۔

"میں مانتا ہوں۔ کہ آریہ لوگ بہت کچھ صبر کرتے ہیں"

اس فقرے نے جس قدر ہم کو متعجب کیا۔ کسی نے نہیں کیا۔ آریہ اور صبر؟ آج تک دنیا بھر کی کسی تحریر یا تقریر میں یہ دو لفظ جمع نہ ہوئے ہوں گے ؎

ضدان مفترقان ای تفرق

لالہ صاحب نے لاہور کے مسلمانوں کا جنہوں نے آریہ سماج کے جلسے کے نگر کیرتن (شہر گردی) میں رکاوٹ پیدا نہ کی۔ بلکہ امداد دی۔ بہت مسرت سے شکریہ ادا کیا۔ ہم بھی اس میں لالہ صاحب کا ساتھ دیتے ہیں۔

لالہ صاحب نے ان مسلمانوں کے حق میں جو تعزیوں کے ماتم میں مشغول تھے۔ کہا۔ کہ وہ اپنے دینی فرائض میں تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ صاحب کو اسلامی لٹریچر سے کچھ معقول واقفی نہیں۔ ورنہ وہ ایسے مخالف اسلام کام کو اسلامی فرائض نہ فرماتے۔

ہم دیکھتے اور سنتے ہیں۔ کہ لالہ منشی رام جی اور لالہ ہنسراج جی کچھ دنوں سے اسلام اور اہل اسلام کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس پیشقدمی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ ادائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

## قادیانی مشن

### الحق کی غلط بیانی

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست منشی قاسم علی ایڈیٹر الحق کو جانتے ہونگے۔ جنہوں نے لودہانہ میں بطور انعام کے ہمکو سو روپیہ مرحمت فرمایا تھا جب سے اوس فیصلہ حقہ کے مطابق آپ پر ڈگری ہوئی تھی آپنے اہلحدیث کے کسی مضمون کا جواب نہ دیا تھا۔ مگر اخبار الحق مورخہ ۲ نومبر میں آپنے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ ہم اہلحدیث کا جواب دیتے رہے۔ اور کس خوبی اور کس نیت سے دیتے رہے ہیں۔ اوسکا ذکر انہی کے الفاظ میں نقل ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

"ہم نے ابتک جس طریق پر الحق کو چلایا اس

تغلیب الاسلام

ahmadimuslim.de

سے ناظرین نے اندازہ لگالیا ہوگا۔ کہ ایک ہم نے ایک دفعہ سے زیادہ تغیر اپنی پالیسی میں کیا ہے۔ اور یہ تغیر جب کبھی کیا گیا خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کو مدنظر رکھ کر کیا گیا۔

ایک وہ وقت تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے برخلاف ہم نے اس پرچہ کو وقف کر رکھا تھا۔ اور تمام کوشش یا اکثر حصہ ہماری کوششوں کا اس امر میں صرف ہوتا تھا۔ کہ ان کے اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا جاوے۔ سو خدا کے فضل سے وہ کام پورا ہوگیا۔ مگر صرف ایک قسم کے مضامین لکھنے اور ایک ہی شخص کے گلے کا ہار ہونے سے اخبار کی ہردلعزیزی اور اس کے وسیع فائدے کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب ہم کو حضرت خلیفۃ المسیح ؓ اول کا یہ حکم ملا۔ کہ بجائے ایک فرد واحد کے ساتھ جنگ کرنے کے الحق کے مضامین کا دائرہ اور وسیع کیا جاوے۔ اور بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نشانہ بنانے کے عام مخالفین اسلام کے جواب اور خود اسلام اور احمدیت کی خوبیاں اپنے پرچہ میں لکھا کریں۔ تو فی الفور ہم نے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھا۔ اور وہ پرچہ جو ایک ہفتہ میں ایک خاص رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ دوسرے ہفتہ میں وہی دوسری آن بان کے ساتھ شایع ہوا۔ ایسا ہی معاملہ اس وقت پیش آیا ہے۔ اخبار پیغام صلح اور ہمارے لاہور کے معزز مخالفین کی طرف سے جو جو باتیں ہمارے مقابل میں معترضانہ رنگ میں پیش کی جاتی تھیں اُن کا ترکی بہ ترکی جواب شایع کرنا ہم نے اپنا فرض سمجھ کر اخبار کے کل کے کل صفحات انہی تنازعات کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ اور ابھی ہمارے پاس اس سلسلہ کو لمبا کرنے کا بہت

بڑا ذخیرہ تھا۔ کہ اتنے میں حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے ہمارے نام ایک ہدایت نامہ صادر ہوا۔ کہ ان کے نزدیک کسی قسم کی سختی مناسب نہیں۔ اور آئندہ ان تنازعات کے بارہ میں خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے بس اس اطاعت کے بموجب جو ہم پر اولی الامر کی فرض ہے ہم آج سے اپنے نفس کی خواہشات کو ترک اور اپنی محنت کو بالکل تلف کر کے ایک نئی زندگی کا پہلو اپنے اخبار کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ (الحق ۱۳ نومبر)

**اہلحدیث**۔ اس بیان میں اگر کوئی صداقت ہے تو ایڈیٹر الحق مہربانی کر کے ان مضامین کی فہرست شایع کرے۔ جو بعد مباحثہ اہلحدیث میں نکلے۔ اور انکا جواب الحق نے دیا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ الحق نے ہمارے مضامین کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ یہ محض لفاظی ہے جیسی کہ مرزا صاحب قادیانی کہا کرتے تھے۔ کہ ہم نے سب مخالفوں کے جوابات دیکر منہ بند کر دئے۔ اب آئندہ کو ضرورت نہیں۔ اب ہم کفار کی طرف متوجہ ہونگے۔ وغیرہ۔ مگر واقعات بتلا سکتے ہیں۔ کہ اس دعوے کا ثبوت بجز الفاظ کے اور کچھ نہیں۔ اظہار مسرت (لودہانہ کے مباحثہ میں شکست کھا کر منشی قاسم علی اور اون کے احباب نے یہ مشہور کرنا شروع کیا تھا۔ کہ یہ مباحثہ منشی صاحب کی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا اثر تمام قوم پر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس میں ہمارے امیر (حکیم نور الدین صاحب) کی اجازت شامل نہیں۔ مگر الحق کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ثابت ہے۔ کہ منشی قاسم علی صاحب نے کبھی کوئی کام جو مذہب کی حمایت کے متعلق ہو۔ بلا مرضی اور بغیر حکم خلیفہ کے نہیں کیا۔ نہ اب کرتے ہیں۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ لودہانہ کا مباحثہ اور اوس کی شکست کا اثر مرزا صاحب کے تمام مریدوں پر ہونا چاہئے چالنس (مرزائی جماعت کی تسکین کی خاطر ہم ایک موقع اور بھی دے سکتے ہیں۔ چونکہ وہ

بقول الحق خانگی جنگ سے فارغ ہو چکے ہیں اس لئے اوسی مسئلہ پر پھر ایک دفعہ طبع آزمائی کو لیں ہم طیار ہیں۔ انعام وغیرہ و شرائط کی بابت پہلے طے کریں

---

## جنگِ یورپ میں السلام علیکم

اسلام نے جیسا دعوے کیا ہے۔ کہ دنیا کے سب لوگ خدا کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں۔ تعلیم بھی ایسی دی ہے جس سے اُن کا باہمی رابطہ معلوم ہو۔ دو آدمیوں میں ملاقات کے وقت سب سے پہلے جو لفظ بولا جاتا ہے وہ اون کے مذہب پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام نے بوقت ملاقات جو لفظ مقرر کیا ہے وہ السلام علیکم ہے۔ جب دو مسلمان ملکر ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ تو اس لفظ کا حظ اور لطف وہی جانتے ہیں۔ جن کو کبھی کبھی دشت غربت میں اس کے سننے کا موقع ملا ہوگا۔

ولائت کا مشہور اخبار "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں فرانس کی فوج میں مراکو کے "مور" اور ہندوستان کے **پٹھان** جب ایک دوسرے سے ملاقی ہوئے۔ تو ایک دوسرے کی زبان سے بالکل ناواقف تھا۔ مگر جونہی ایک طرف سے "السلام علیکم" کی آواز اور دوسری طرف سے "وعلیکم السلام" سے جواب سنا تو دونوں جماعتیں بہت خوش ہوئیں۔ لطف یہ کہ سوائے اس لفظ السلام علیکم کے کوئی بھی کسی کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ اس ایک لفظ میں کیا تاثیر تھی۔ کہ دونوں فوجوں کو اس نے زنجیر کی طرح باندھ دیا۔

**آہ اسلام!** تیری ہر ایک بات میں ملاپ کے اصول مدنظر ہیں۔ سلام ایک ہے۔ کلمہ ایک ہے نماز ایک ہے۔ کعبہ ایک ہے۔ قرآن ایک ہے

روزہ ایک ہے۔ ان سب یکجائیوں پر حکم ہے۔
المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا
مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں۔ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامتی ہے

آہ! ہم نے ان سب یکجائیوں اور یکجہتیوں پر کہاں تک عمل کیا۔ اس کا جواب وہ علمار کرام اچھا دے سکتے ہیں۔ جن کا اصول ہے ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

حدیث شریف میں ہے۔ المسلمون کرجل واحد
تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ کیا معنے؟
ان اشتکی راسہ اشتکی کلہ ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ

ایک انسان کا اگر سر دکھے تو سارا انسان دکھتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ دکھے۔ تو سارا دکھتا ہے مطلب یہ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے سارے دکھ درد میں شریک ہونا چاہئے۔ یہی معنے ہیں ؎

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

---

## اخباری احتساب

گورنمنٹ پنجاب کا خیال ہے۔ کہ لاہور میں ایک محکمہ احتساب (سنسر) قایم کیا جاوے۔ جو اخبارات کے مضامین دیکھکر چھپنے کی اجازت دے۔ پیسہ اخبار نے پہلے مخالفت کی تھی مگر بعد حکم ؎

بہ بایہ گفت اینک ماہ و پروین

تائید بھی کردی۔ اور اخبارات ابھی تک کشمکش و پیچ میں ہیں۔

اہلحدیث ایک مذہبی اخبار ہے۔ اس قسم کے معاملات میں رائے دینے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس احتساب میں ایک فائدہ بھی نظر آتا ہے۔ اس لئے اہلحدیث بھی بڑے زور سے اس محکمہ احتساب کی تائید کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ فائدہ حاصل ہو سکے

فائدہ یہ ہے۔ کہ جب گورنمنٹ کا احتساب اخبار کے مضامین کو پاس کر چکے گا۔ تو آئے دن کی ضمانتوں سے نجات حاصل ہوگی۔ کیونکہ جس اخبار کے مضامین یہ محکمہ پاس کر دیگا۔ اس اخبار کو کسی قسم کا قانونی خطرہ نہ رہے گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

لیکن اگر یہ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ تو کہا جائیگا ؎

پڑھی نماز جنازے کی میری غیروں نے
مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

---

## ایسے مسلمانوں کی ضرورت نہیں

حدیث شریف میں آیا ہے۔ الناس کالمائتہ الابل لا تجد بہا راحلتہ۔ جسکا مطلب کسی بزرگ نے فارسی شعر میں ادا کیا ہے۔ جو کسی قدر ترمیم کے ساتھ یہ ہے ؎

آنچہ بر جستیم و کم دیدیم و بسیار ست و نیست
نیست جز مسلم در عالم گر بسیار ست و نیست

یعنے باوجود کروڑوں کی تعداد کے مسلمانوں کا شمار بہت کم ہے۔

آج کل کسی خان بہادر قاضی عزیز الدین نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جسکا نام ہے "ترکی حماقت" اس رسالہ میں ترکوں کی حماقت ثابت کرتے ہوئے قاضی صاحب نے یہ بھی لکھدیا ہے۔

"گورنمنٹ کا مقامات مقدسہ واقع عرب پر قبضہ کر لینا مناسب ہوگا"

اتنے ہی بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ قاضی صاحب بھی جونپوری قاضی کے بھائی بندوں میں ہیں۔ جن کو پولٹیکل معاملات میں یہانتک دسترس ہے جسکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ

"بازی بازی بار لیش بابا بازی"

گورنمنٹ خود تو یہ اعلان کرے۔ کہ ہم اتحادی دول نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر جنگی کارروائی نہ کی جائے گی۔ مگر قاضی صاحب یہ رائے دیں۔ جس کو ایک واقف

حال اور مشکلات کے لحاظ سے جا لیسے وہم میں بھی نہ آنے والی ہیں۔ تصور کر کے بھی کانپ جائے۔ خدا بھلا کرے۔ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کا جنہوں نے صوبہ متحدہ (اودھ والہ آباد) کی کونسل میں اس کتاب کی ضبطی کے متعلق سوال بھیجے ہیں۔ تاکہ ملک میں بدامنی نہ پیدا ہو۔

تاریخی واقعہ ہے۔ کہ خلیفہ مہدی (والد ہارون الرشید) کو کبوتر بازی کا شوق تھا۔ ایک خوشامدی مولوی نے حدیث بنائی۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کبوتر بازی میں گناہ نہیں۔ مہدی چونکہ خود عالم تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ میری وجہ سے جھوٹی حدیث بنائی گئی ہے۔ اس ڈر میں فوراً حکم دیا کہ سب کبوتر ذبح کر دئیے جائیں

اسی طرح گورنمنٹ سے بھی توقع ہے۔ کہ ایسے دلشکن اور فتنہ پرداز رسالہ کو صرف ضبط نہ کریگی بلکہ مصنف صاحب کو فہمائش ہوگی۔ کہ اس نازک زمانہ میں آپ اپنے قلم کو تکلیف نہ دیا کریں۔ کیونکہ ایسی ہمدردی اس سے کم نہیں۔ کہ شیخ سعدی مرحوم کا شعر اوس پر چسپاں کیا جائے ؎

ترا اژدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

---

## مجلس مباحثہ

۱۹۱۰ء سے میرا حق کیجو دل پر نقد تھا۔ اب ستمبر ۱۹۱۳ء میں مجھسے بابو بہجے کار دت صاحب شاستری کی معرفت پنڈت موہن کشن و پنڈت شنکر ناتھ صاحبان سناتن دھرم نے مذہبی بحث کا زبانی چیلنج دیا ہے چونکہ میں بوڑھا ہوں کمزور ہوں اور ہندوؤں کے مسلمان صلح پسند ہیں بحث کی طرف شوق نہیں اسواسطے میں حد دوئی میں مباحثہ کرنے سے مجبور ہوں آپ خیر اسلام ہیں اگر پنجاب میں کوئی صاحب کوئی جگہ تجویز کر دیں تو مباحثہ ہو جاوے اور دلوں کے بخارات نکل جاویں

آپ میرے اس خط کو بلا کم و کاست چھاپ دیں شاید ناظرین سے کوئی صاحب جگہ تجویز کر دے خط و کتابت کا پتہ

ahmadimuslim.de

# المسائل والوسائل

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

ناظرین اہلحدیث۔ السلام علیکم۔

گرچہ دیر آمدم خیر آمدم سشیر

جن دنوں خاکسار رنگون کو گیا تھا۔ مسودہ مضمون المسائل والوسائل بالتمام لکھکر گیا تھا اور خیال میں یہی تھا۔ کہ سارا مسودہ دفتر اہلحدیث میں بھیج چکا ہوں۔ جب یورپ میں جنگ عام چھڑ گئی اور اخباروں کا رُخ اسی طرف ہو گیا۔ اور اپنا مضمون المسائل والوسائل نظر نہ پڑا۔ تو خیال گذرا۔ کہ شاید ہوائے زمانہ سے وہ مضمون معرض التوا میں رکھا گیا ہے۔ آخر جب اخبار کے متعدد نمبر اس مضمون کے بغیر نکلے۔ تو حیران ہوا۔ کہ شاید مولانا مولوی صاحب سے مضمون گم ہو گیا ہو گا۔ کسی ایک دوست جو اس مضمون کے دیکھنے کے شائق تھے۔ سوال کرتے لیکن خاکسار یہی جواب دیتا۔ کہ میں تو سارا مضمون تیار کرکے اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجکر گھر سے روانہ ہوا تھا۔ معلوم نہیں کیوں نہیں چھپتا لیکن سبحان من لا یضل ولا ینسیٰ۔ کہ اگلے روز کاغذات کی پڑتال کرتے کرتے اتفاقاً بقیہ مضمون کا کاغذ نظر پڑ گیا۔ شکر بھی کیا اور تاسف بھی کیا۔ کہ میں تو یہی سمجھ رہا تھا۔ کہ مضمون مولوی صاحب سے گم ہو گیا ہو گا۔ لیکن وہ اپنے پاس سے نکلا۔ سو اب بقیہ مضمون دفتر اہلحدیث میں آپ صاحبوں کے دیکھنے کے لئے بھیجتا ہوں۔ والدعا ہادی

## کچھہ اپنی بابت

مَیں خود جب رنگون سے آیا ہوں۔ مولوی صاحب کی دعا کی برکت سے نقل و حرکت سے ناچار رہا ہوں۔ اب خدا کے احسان سے اچھا ہوں۔ چنانچہ اس مضمون کا بھیجنا پہلا کام ہے۔ انشاء اللہ اس کے بعد اور مضامین بھی بھیجتا رہوں گا۔ امید ہے۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ ہم نے اپنی دعا واپس لے لی ہے شاید اسی سبب سے اچھا بھی ہو گیا ہوں (خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

یہ ایک اجمالی کلام ہے۔ جس کی شرح یا شان نزول جب تک نہ ہو۔ سمجھا نہیں جا سکتا۔ خطرہ ہے کوئی صاحب یہ سمجھیں کہ ہمنے مولوی ابراہیم صاحب (مصنف تاریخ اہلحدیث) کے حق میں بد دعا کی ہوگی اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ جب رنگون گئے۔ تو وہاں کی آب و ہوا سے یا وہاں کے کسی خارشی دوست کی صحبت سے اُن کو خارش کا عارضہ ہوا۔ اور وہی خارش نے تنگ کیا۔ تو ادہر کا رُخ کیا۔ چونکہ احباب اہلحدیث تاریخ اہلحدیث کی تکمیل کے لئے بے صبر بیتاب ہیں۔ اب کی دفعہ شعبان میں جب مولوی صاحب رنگون جاتے ہوئے امرتسر کے اسٹیشن پر ملے۔ تو ہمنے پوچھا کب آؤگے۔ آپ نے کہا۔ دیکھیں۔ یہ سنکر بے ساختہ میرے مونہہ سے نکلا۔ خدا کرے آپکو خارش ہو۔ تو جلدی آئیں دل میں تھا کہ آکر کار مفوضہ کو انجام دیں۔

امید ہے ناظرین اہلحدیث اگر موقع پر یہ دعا سنتے۔ تو بلحاظ اس اہم کام کے سب آمین کہتے۔ لیکن یہ خیال نہ تھا۔ کہ دعا کا ایسا اثر ہو گا۔ کہ مہینوں تک تکلیف رہیگی جب یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی۔ تو میں مع اپنے مکرم دوست منشی برکت علی صاحب معروف اعلیحضرت لودہانوی آپکی عیادت کو سیالکوٹ پہنچا۔ دیکھا تو کسی قدر تکلیف تھی۔ اس کے بعد پھر کئی دن تک اطلاع نہ آئی۔ تو ہمنے لکھا۔ کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی نے ہوشیارپور کے ایک مرحوم رئیس کو لکھا تھا۔ کہ مَیں نے جو آپ کے حق میں نیک دعا کی تھی۔ جس کے اثر سے آپ فلان تکلیف سے بچ گئے تھے اس کی تصدیق لکھہ بھیجو۔ ورنہ میں اس دعا کو واپس لے لوں گا۔

میں بھی اپنی دعا خارش کو واپس لیتا ہوں اور دعا خیر کرتا ہوں۔ کہ خدا آپ کو صحت بخشے (بشرطیکہ تکمیل تاریخ سے پہلے پھر رنگون نہ جائیں)

ناظرین! آپ بھی میری اس دعا اور شرط میں مجھہ سے متفق ہیں؟۔ ضرور ہونگے یہ ہے اس اجمال کی تفصیل جس کی طرف مولوی صاحب نے اجمالی اشارہ کیا ہے اب اصل مضمون سنئے۔ (اڈیٹر)

**سوال نمبر ۸**۔ کلام اللہ میں جو معجزے نبیوں سے صادر ہوئے ہیں۔ ان کو آپ حقیقت مانتے ہیں یا مجاز پر حمل کرتے ہیں۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام سے جانوروں کا بلانا۔ اور داؤد علیہ السلام سے لوہے کا موم ہونا۔ اور عیسےٰ علیہ السلام سے مردوں کا زندہ ہونا۔

**الجواب**۔ معجزات کیا قرآنیہ اور کیا حدیثیہ سب حقیقی ہوئے ہیں۔ جب تک حقیقتاً قلب ماہیت نہ ہو۔ معجزہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہاں کسی خاص امر کے معجزہ ہونے یا معجزہ نہ ہونے میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ سو اس کی بناء اس بات پر نہیں ہے۔ کہ فریق ثانی مطلقاً امر معجزہ سے منکر ہے۔ بلکہ اس خاص امر کی صورت اعجازی کے ثبوت میں اختلاف ہوتا ہے۔ سو اس کا کوئی حرج نہیں ؏

طیور ابراہیم علیہ السلام کی نسبت خاکسار کی تحقیق یہی ہے۔ کہ وہ حقیقتہً زندہ کرکے دکھائے گئے تھے۔ لیکن قرآن شریف کے الفاظ میں اس کا فیصلہ قطعی نہیں۔ فہم و استنباط و استدلال کے دخل سے خالی نہیں۔ اس لئے فریق ثانی اگر یہ کہے۔ کہ زندہ جانوروں کو بلا کر سمجھایا گیا تھا۔ کہ جس طرح یہ جانور تم سے مالوس ہو کر تمہارے بلانے سے دوڑے چلے آتے ہیں۔ اسی طرح مردے ہمارے حکم سے جی اٹھیں گے۔ تو یہ بعید نہیں۔ کیونکہ محسوسات سے معقولات کی تفہیم قرآن و حدیث میں بکثرت وارد ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف میں آنحضرت

؎ دفتر سے دیانت نہ کر لیا۔ اسی لئے تو ہم بلا تحقیق کی حجت نہیں (اہلحدیث)

؏ حاشیہ بصفحہ کالم اول دیکھو

ahmadimuslim.de

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سوال کیف یاتیک الوحی کے جواب میں فرمایا تھا۔ کہ احیاناً یاتینی مثل صلصلۃ الجرس۔ تو یہ گھنگرو کی آواز سے تشبیہ محض تفہیم کے لئے تھی کہ سائل اس سے آشنا تھا۔ ورنہ وحی کی حقیقت دیگر ہے۔

اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ سوال کیف تحیی الموتی کے جواب میں ایسی معروف صورت بتلائی جاوے جس سے مال معتا ہے کیونکہ استعمال فہن کا فائدہ اس سے بھی ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کیلئے صرف فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ وارد ہے۔ جس کی دو قرائتیں ہیں اول بضم صاد جو معروف و متواتر ہے۔ اور اس کے معنے مائل کرنے اور سدھانے کے ہیں۔ دوسری بکسر صاد جس کے معنے قطع کرنے کے ہیں۔ تفسیر معالم میں جس نے صرف سدھانا مراد لیا۔ اس نے قرءت متواترہ کی بناء پر کہا۔ اور جس نے قطع کرنا وغیرہ مراد لیا اس نے دوسری قرءت کی بناء پر کہا۔ لہٰذا کسی فریق پر الزام نہیں۔ تفسیر جلالین میں بھی اس کے معنے املھن لکھے ہیں۔ اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی یہ ترجمہ کیا ہے۔ پس ہلا اُنکو۔ قرءت متواترہ کے رو سے استدلالی طور پر سمجھایا گیا اور دوسری قرءت کے رو سے عیانی طور پر دکھایا گیا۔ واللہ علی کل شئی قدیر۔

ہاں اگر یہ امر حدیث میں علی التعیین وارد ہو جاتا تو کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔ لیکن کوئی حدیث مرفوع اس باب میں ثابت نہیں ہوئی۔ اور جو امور قرآن و حدیث میں منطوق نہ ہوں۔ اور علماء کے فہم و استنباط وغیرہ کے نتائج ہوں۔ یا ان کی بنا غیر مرفوع روایات پر ہو۔ ان میں علماء مختلف ہو جائیں۔ تو ایک دوسرے پر الزام نہیں آ سکتا جیسا کہ حجۃ اللہ کی عبارت میں سوال نمبر ۷ کے جواب میں گزر چکا۔ فتدبر۔

اسی طرح داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا موم ہو جانا۔ قرآن مجید میں مذکور نہیں صرف اَلَنَّا کا لفظ ہے۔ جس کے معنے نرم کرنے کے ہیں اور نہ حدیث مرفوع میں مذکور ہے۔ لہٰذا فریق ثانی کا صورت اعجازی سے انکار اس وجہ سے نہیں کہ وہ ایک پیغمبر برحق کے ہاتھ میں معجزہ سے لوہے کا موم ہونا ممکن نہیں جانتا بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں پایا گیا اگرچہ خاکسار کی تحقیق میں اس لوہے کا نرم ہونا بھی اعجازی صورت میں تھا۔ لیکن چونکہ اس کی بنا بھی استدلال و رعایت قواعد و اصول پر ہے۔ لہٰذا منطوق نہ ہونے کے سبب دوسرے فریق کو الزام نہیں دے سکتا۔

باقی رہے معجزات عیسویہ وہ تو سب کے سب حقیقی ہیں۔ ان میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ نہ نقلاً نہ عقلاً۔ کیونکہ وہ سب ثبوت رسالت میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور ثبوت رسالت میں بعد از دعوے رسالت وہ امر پیش ہو سکتا ہے جس سے دوسرے پر حجت پوری ہو سکے۔ اور ماسوا رسول کے دوسرے میں موجود نہ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سب امر مجازی صورت میں انبیاء وغیر انبیاء میں برابر پائے جاتے ہیں۔ پس انکی سوائے حقیقت کے اور کوئی صورت جائز نہیں۔

## سوال نمبر ۹

(۱) نقل مطابق عقل ہے یا عقل موافق نقل یا کہیں خلاف اور کہیں موافق۔

**الجواب**۔ نقل صحیح (منطوق آیت قرآنی و حدیث مرفوع) اور عقل سلیم میں تعارض نہیں ہو سکتا جیسا کہ سابقاً سوال نمبر ۳ کے جواب میں امام ابن تیمیہ رح کی کتاب منہاج السنۃ کے حوالہ سے گذر چکا ہاں شرعیات میں کسی امر زیر بحث کا شارع علیہ السلام سے ثبوت ضروری ہے۔ جب ثابت ہو گیا تو بس وہ بالکل موافق و مطابق معقول ہے۔ اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئے۔ تو اس کی سمجھ کا قصور ہے۔ لیکن اگر نقل اور عقل میں تعارض ایسے امر میں ہے۔ کہ ایک طرف دلیل ظنی ہے۔ یا نقل صحیح نہیں۔ یا عقل سلیم ندارد ہے۔ تو بہر حال فیصلہ یقینی کی طرف ہو گا۔ خواہ وہ نقلی ہو خواہ عقلی۔ امام ابن قیم رح نے بھی اس امر کو اعلام الموقعین میں بالبسط تمام ذکر کیا ہے۔ کہ شریعت میں ایسا کوئی امر نہیں۔ جو خلاف عقل یا قیاس ہو۔ اگر کسی کو مخالفت نظر آئے۔ تو ضرور ہے کہ یا تو وہ روایت ثابت نہیں۔ یا وہ امر شریعت میں منطوق نہیں۔ اور کسی آدمی نے خود سمجھ لیا ہے۔ یا اس شخص کی عقل ناقص ہے۔ اور قیاس فاسد ہے۔

## آخری سوال نمبر ۱۰

استوی علی العرش میں اہلسنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ اور معتزلی کا کیا؟

**الجواب**۔ اس امر میں اہل سنت کے دو فریق ہیں مفوضین و ماولین‌ؔ۔ خاکسار کا مسلک تفویض کا ہے۔ حضرت شاہ صاحب حجۃ اللہ میں غیر

---

ع کیونکہ جو لوگ امر معجزہ کے سرے سے منکر ہیں وہ کسی معجزہ کو بھی نہیں مانتے اور ان کے انکار کی بنا اس بات پر ہے کہ کوئی شے بغیر علت کے موجود نہیں ہو سکتی۔ اور علت تامہ بشرائطہا موجود ہو تو معلول کا تخلف نہیں ہو سکتا لیکن ہمارے نزدیک علت و معلول کا سلسلہ سب کچھ خدائے قادر کے ہاتھ میں ہے۔ وہی علت بناتا ہے وہی معلول کو موجود کرتا ہے۔ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ لا موثر الا اللہ الصمد

ہر چیز اس کے کلمہ کن کے ماتحت ہے
کسی موجود سے ایجاد کرنا نام رکھتا ہے
مگر لوح عدم پر نقش کرنا کام رکھتا ہے

منہ

---

ص جسکی تفصیل کتب عقاید میں موجود ہے ۱۲ منہ

× میرا اعتقاد بھی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی ذات اور صفات کو جانتا ہے۔ یہی معنے تفویض کے ہیں۔ بعض میدان مناظرہ میں جہاں پر مخالفوں کے ساتھ تفویض کافی نہیں ہوتی۔ اور دوسرا مسلک (تاویل) بھی اہل علم بلکہ بعض محدثین سے منقول ہے۔ اس لئے وہاں تاویل کیا کرتا ہوں۔ اس فرق کو جو لوگ نہیں جانتے۔ وہ مجھ پر ناراضگی کا اظہار

کی قسم میں فرماتے ہیں۔

واتفقوا علی اثبات الاستواء علی العرش والوجہ والضحک علی الجملۃ ثم اختلفوا فقال قوم انما المراد معان مناسبۃ فالاستواء ھو الاستیلاء

علماء نے اثبات استواء علی العرش پر اور وجہ اور ضحک پر اجمالاً تو اتفاق کیا ہے۔ لیکن (تفسیر میں) مختلف ہوئے کسی نے کہا۔ کہ ان ظاہر کے سوا ان کے مناسب معانی مراد ہیں۔ پس استواء سے مراد استیلاء (غلبہ) ہے

والوجہ الذات وطواھا قوم علی غیرھا وقالوا لا ندری ما ذا اُرید بھذہ الکلمات وھذا القسم لیست استصح ترفع احدی الفرقتین علی صاحبتھا بانھا علی السنۃ

(صفحہ مطبوعہ مصر)

اور وجہ سے مراد ذات ہے۔ اور بعض نے ان کو بحالِ خود غیر منطوقہ چھوڑ دیا۔ اور کہا کہ ہم نہیں جانتے۔ کہ ان کلمات سے کیا مراد ہے اس قسم (غیر منطوق) کی نسبت میں کسی فریق کو دوسرے پر ٹھیک طور پر ترجیح نہیں ہو سکتی کہ فلاں گروہ اس امر میں سنت پر ہے۔

اسی طرح کتاب الاسماء والصفات میں امام بیہقی استاد ابو منصور سے نقل کرتے ہیں

وفیما کتب الی الاستاذ ابو منصور بن ابی ایوب ان کثیرا من متاخری اصحابنا ذھبوا الی ان الاستواء ھو القھر والغلبۃ ومعناہ ان الرحمن غلب العرش

(ذخیرہ صفحہ ۴۰۲)

کہ انہوں نے جو تحریر میری طرف لکھی۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے متاخرین اصحاب میں سے بہت سے اس طرف گئے ہیں۔ کہ استواء سے مراد غلبہ ہے۔ اور اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ رحمٰن نے عرش پر تصرف کیا اور اس پر اپنا حکم چلایا!

باقی رہا سائل صاحب کا یہ سوال کہ اس امر میں معتزلی کا کیا عقیدہ ہے۔ سو اس کی نسبت معروض ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدے کو خوب بیان کر سکتا ہے۔ دوسرے کو اس سے کیا پڑی ہے۔ اس کو کبھی معتزلی ہی صاف کریں۔ (اہل حدیث دہلوی ۱۳ نمبر ۳۱)

علم کلام میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا ہے کہ منطوق و غیر منطوق امور میں فرق نہ کر کے علماء کے فہم و استنباط کی بنا پر بھی مذاہب مدون ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے فہم کو سنت قرار دیا۔ اور دوسرے کے قیاس کو الحاد و زندقہ۔ حالانکہ اہل سنت ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ امور منصوصہ میں سنت کے خلاف اعتقاد نہ رکھیں۔ اور غیر منصوصہ امور پر نہ ہی تفریق کی بناء رکھیں۔ کیونکہ جس امر کی تفصیل اور جگہ نگی صاحب شریعت سے ثابت نہیں۔ اس امر میں اگر علماء میں اختلاف ہوجائے اور فرق رہے کہ پڑے تو وجہ اس کے کہ ایک کا فہم دوسرے پر حجت نہیں۔ کوئی فریق دوسرے کو الزام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح استواء علی العرش تو بیشک ثابت ہے۔ لیکن اس کی کیفیت ماثور نہیں ہے۔ تو اب الزام کیسا۔ یہی امر حضرت شاہ صاحب سمجھا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ لوگوں کی سمجھ میں آ جائے۔ اللہ تعالےٰ رحمت کرے حضرت شاہ صاحب پر جنہوں نے اس امر پر تنبیہ کی۔ اب علماء کا کام ہے کہ اسے معقول پا کر قبول کریں یا اس سے بہتر لائیں۔ تمت والحمد للہ

خاکسار محمد ابراہیم سیالکوٹی

---

## مذاکرہ علمیہ نمبرا

بابت حدیث

ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

مولانا المکرم دام فیضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج اقدس! اس حدیث شریف کے متعلق جو سوال ہوا ہے۔ اس کے جواب میں تحریریں شایع ہوئی ہیں ایسے موقع میں خاکسار قلیل البضاعۃ بھی لغو لٹے

بگفتا گرچہ من کاسد قماشم
کہ در سلک خریدارِ لیش باشم

اپنی ناقص تحریر ہدیہ خدمت عالی کرتا ہے اور جناب کی عنایات کریمانہ سے بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کی اشاعت کا امیدوار ہے۔

حدیث شریف زیر بحث میں ظن سے ظن باطل مخالف شریعت و فطرت مقصود ہے۔ اور حدیث سے حدیث نفس (وسوسہ) مراد ہے۔ حدیث کا معنے حدیث نفس بھی ہوتا ہے۔ اس دعوے کے لئے یہ دونوں حدیثیں شاہدین عدلین ہیں

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز لامتی ما حدثت بہ انفسھا ما لم یتکلموا او یعملوا بہ (صحیح مسلم شریف)

(۲) صلی رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ ای بشیئ من الدنیا کما فی الترمذی ذا لیفسر حدیث الاخرۃ او فی معانی القران (مجمع البحار)

اور الکذب کا معنے خلاف واقع ہے۔ اب حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہوا کہ ظن باطل سے بچو۔ باطل ظن بد ترین وسوسہ ہے۔ اب موضوع اور محمول دونوں فعل قلب ثابت ہوئے۔ اور دونوں میں اتحاد بالذات اور تغایر بالاعتبار ہونے سے حمل صحیح ہو گیا۔

بیشک یہ حدیث تمام اخلاق ذمیمہ کے لئے بیخ کن ہے۔ ظن جانب مرجح کو کہتے ہیں جب انسان کے دل میں وسوسہ نفسانی سے کسی بدی کی ترجیح پیدا ہوتی ہے۔ اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل بادشاہ ہے۔ اور تمام اعضاء وقوے اس کے محکوم و مامور ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ الا ان فی الجسد لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔

یعنے جسم میں گوشت کا لوتھڑا ہے جب تک وہ درست رہتا ہے۔ تمام بدن ٹھیک رہتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے۔ تمام بدن خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔ آدمی جب تک ظن باطل سے اپنے کو بچاتے رہے گا کل برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ اور اس احتیاط میں غفلت کرنے سے انواع اقسام کے گناہوں میں گرفتار ہو جائیگا اور گناہ کے کاموں کو نیکیوں پر ترجیح دیگا۔ مثلاً اسی غفلت سے انسان کے دل میں سود خواری

کے منافع دنیاوی جو پیش نظر ہیں۔ ماحج اور آخرت کی سفرتیں جو پردہ غیب میں ہیں مرجح نظر آتی ہیں بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی سیاہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔

غفور است ایزد تو ساغر بنوش

اور ایمان کی صفت الایمان بین الخوف والرجاء اس کے دل سے چلی جاتی ہے۔ اسی نفس امارہ کا مغالطہ ہے۔ کہ انسان اپنے مخالف کے جائز اور خیر کاموں کو شرارت و بدنیتی پر محمول کرتا ہے۔ اور یہ ظن ممنوع کا ایک فرد ہے۔

علی ہذا القیاس انسان طرح طرح کے ظنون فاسدہ اور وساوس میں مبتلا ہو کر اخلاق ذمیمہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالےٰ نے اپنی تصانیف میں امراض قلب کے اسباب علامات و معالجات بالتفصیل لکھا ہے۔ من شاء فلینظر ھناک۔ والسلام احسن الختام

راقم عبداللہ فضلی تعلیم یافتہ مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ)

اڈیٹر - اسی مذاکرہ کے متعلق چند مضمون اور ہیں۔ ۳۰ آئندہ پرچوں میں درج ہونگے ہر مذاکرہ کے لئے وقت کی تحدید ہونی چاہئے اس لئے آئندہ ہر مذاکرہ کے لئے دو مہینوں کی مدت مقرر ہوتی ہے۔ کیونکہ انتہائی مقام افریقہ ہے جہاں اہلحدیث جاتا ہے اتنی دور رس کو وہاں قریب ایک مہینے میں ڈاک پہنچتی ہے وہاں کے اہل علم اگر ایسے مذاکرات میں شریک ہونا چاہیں۔ تو انکا جواب آنے کو بھی ایک مہینہ چاہئے۔

اس لئے دو مہینوں میں جو مذاکرہ پر جتنی تحریریں آ جائینگی۔ ان پر مذاکرہ ختم کیا جایا کریگا

## ضروری نوٹ

مضمون نگار صاحبان مہربانی کر کے ہر ایک غیر اردو عبارت کا اردو میں ترجمہ کر دیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے اور حتی الامکان مضمون صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

# تعاقب

بخدمت عالی جناب مولنا و بالفضل اولنا حامی دین متین ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دامت فیضہم۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، و مغفرتہ، کے عرض یہ ہے کہ پرچہ اہلحدیث جلد ۱۲ نمبر ۴ کے صفحہ ۱۲ پر جو عبدالحکیم نامی نے سوال ۱۸ عدد کیا ہے۔ اس کے جواب میں جناب نے لکھا ہے کہ

"صورت مرقومہ خلع کی نہیں۔ بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم فیما افتدت بہ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے۔ جو صورت مرقومہ میں نہیں۔ لہذا عدت تین طلاق ہوگی اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں ہے"

اب خاکسار اپنی ناقص تحقیق کے مطابق یہ عرض کرتا ہے کہ صورت مسئولہ عنہ خلع کی کیونکر نہ ہوئی۔ حالانکہ شرط فیما افتدت بہ تو سوال میں موجود ہے۔ کیونکہ سائل نے تو سوال میں یہ لکھا ہے کہ "بعد اس کے والد مسمات ہندہ نکاح پر زوج کے آکر کہا۔ کہ ایک طلاق نامہ لکھ دو۔ بعد اس کے شوہر نے ایک طلاق نامہ اس طرح پر لکھا کہ تم نے ہمکو زوجیت سے خلاص دیا۔ اور ہم نے تجھکو تینوں طلاق دیا۔ اور عورت نے مہر کو چھوڑ دیا۔ اور بہ نسبت زیور اور دان جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایک روپیہ واپس کر دیا۔ بعد ازاں جب چودہ روز گذرا تو مسمات مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا"

اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زید نے بوقت نکاح مہر ٹھہرایا تھا مگر ادا نہیں کیا تھا جسکو ہندہ نے زوجیت سے خلاصی دینے کے وقت چھوڑ دیا۔ اور والد زوج نے جو ایک روپیہ واپس کر دیا۔ وہ تو ہندہ کے باپ نے جو اسکو دان جہیز دیا تھا اس کے عوض تھا۔ جسکو مہر سے کوئی تعلق نہیں۔ پس اتردین علیہ حدیقتہ تو پایا گیا جو شرط خلع کا ہے۔ جب اس بنا پر خلع ہوا۔ تو بعد گذرنے چودہ روز کے اگر اس عرصہ میں ہندہ حائضہ ہوئی تھی۔ تو بکر کا نکاح کرنا صحیح ہوا (ان کے نزدیک جو عدت خلع کی ایک حیض کہتے ہیں) اور اگر حیض نہیں لائی تھی۔ تو نکاح صحیح نہیں ہوا۔ ھذا ما ظہر لی اپنی ناقص تحقیق کے مطابق خاکسار نے عرض کیا اگر میری سمجھ میں غلطی ہو۔ تو مطلع فرما دیں فقط والسلام خیر الختام خریدار ۳۸۰۶ محمد اسرائیل

اڈیٹر - والد زوج کے ایک روپیہ سے جہیز زیادہ تھا وہ اور جہیز اور مہر وغیرہ کو عورت کی طرف سے فدیہ قرار دیا جاوے تو آپکی رائے صحیح ہے لولا علی لہلک عمر

---

# اولیاء اللہ اور تصوف

اس سلسلہ میں ابھی بہت سی باتیں لکھنی باقی ہیں۔ سردست ایک عجیب بات ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

ایک کتاب تصوف کی ابھی مجھے ملگئی جسکا نام ہے۔ خلاصہ تواریخ مشایخ چشتیہ جس میں حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی کے ملفوظات کا انتخاب بھی ہے۔ اور یہ بھی مشایخ چشتیہ میں سے ہیں

اگرچہ تذکرۃ الاولیاء و رسالہ قشیریہ وغیرہ کتب تصوف کے دیکھنے سے بہت سی دلچسپ باتیں لوگوں کو معلوم ہونگی۔ جیسے حضرت ابراہیم ادہم کو معظمہ پہنچے۔ تو بیت اللہ سے مکہ معظمہ کو خالی پایا۔ بہت حیرت سی ہوئی۔ پھر بعد کو معلوم ہوا کہ رابعہ بصریہ حج کو آ رہی تھیں۔ بیت اللہ اپنی جگہ سے اٹھکر انہیں کے استقبال کو چلا گیا تھا۔ اس لئے مکہ بیت اللہ سے خالی ہو گیا تھا۔ اب پھر لوٹ کر آ گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

یا ایک بڑھیا کا حضرت سری سقطی کے حجرہ میں جھاڑو دیتے ہوئے دیکھکر ان کی بہن کا یہ اعتراض کرنا کہ مجھسے جھاڑو نہیں دلواتے۔ اور ایک غیر محرم سے جھاڑو دلواتے ہو یہ سنکر سری سقطی کا جواب دینا۔ کہ بہن دل فارغ رکھے اور مشغول ست ہو

ahmadimuslim.de

اس لئے گویا عورت دنیا ہے۔ ہمارے عشق میں جل رہی تھی۔ اور ہم سے محروم تھی۔ اب ہمنے حق تعالیٰ سے اجازت چاہی۔ کہ ہمارے زمانہ سے اوسکو بھی کچھ حصہ ملے۔ اس لئے ہمارے حجرہ کی چار دیواری کو یا حکیم ترمذی صوفی کا اپنے تصنیف کردہ اجزار کو دریا میں پھینکوانا۔ اور دریا سے کھلے ہوئے صندوق کا نمودار ہوکر اجزار کو لے لینا۔ اسپر حکیم ترمذی کا یہہ فرمانا۔ کہ مینے تھوڑا سا صوفیائے کرام کے علم سے لکھا تھا۔ لیکن وہ اس قسم کے مطالب تھے۔ کہ تمامی عقلیں ان کی حقیقت کے دریافت سے عاجز و قاصر تہیں اور یہ میرے بھائی خضر علیہ السلام کی فرمائش تھی انہوں نے مجھسے مانگے تھے۔ اور وہ صندوق بھی انہیں کے حکم سے لائی تہی۔ اور حق تعالےٰ نے اس دریا کو حکم دیا ہے۔ کہ یہ صندوق مع کتاب بھائی خضر کے پاس پہنچا دیوے۔ (دیکھو تذکرۃ الاولیاء. حال حضرت حکیم ترمذی صوفی)

یہاں مجھے بعض ان کی وہ خوش گپی دکھانی منظور ہے جس سے معلوم ہو۔ کہ ان اقطاب اور ابدال کو جو خدا رسیدہ اور خدائی کارخانہ کے شریک سمجھا جاتا ہے۔ یا دنیا کے انتظام کی حکومت ان کے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ جناب رسول اللہ صلعم کی روایات اور احادیث میں انہیں کیا خیال کرنا چاہئے۔ اور اس میں ان کی کیا حالت ہے۔

کتاب خلاصہ تواریخ مشائخ چشتیہ کے صفحہ ۱۱۳ میں ہے کہ اس موقع پر (یعنے اہل وصال کی تذ معین سے ذکر پر) ایک شخص نے علماء میں سے (حضرت سلیمان تونسوی سے) سوال کیا۔ کہ گیارہویں جو بڑے پیر صاحب کے نام سے مقرر ہے وہ کیسی چیز ہے۔ حضور نے (یعنے حضرت سلیمان تونسوی نے) جواب میں فرمایا۔ کہ کتاب سخاوۃ الاولیاء میں اس کا اجرار خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھا ہے۔ (یعنے بڑے پیر صاحب کی گیارہویں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ یا اس کا حکم دیا تھا۔ سبحان اللہ) آگے لکھتے ہیں صفحہ ۱۱۳ اور نیز پیر صاحب ہر مہینے میں گیارہویں کرتے تھے

پس اس صورت میں گیارہویں جائز ہے۔ والحمد للہ علی ذالک انتہی صفحہ ۱۱۳ مطبوعہ رضوی پریس دہلی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کرنا یا اس کا حکم دینا شاید اس سے زیادہ کوئی پریشان اور خبط بات ہو۔ جسطرح شیعوں نے بہت سی باتیں محرم کے ماتم کرنے کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہیں۔ وہی حال ان صوفیوں کا ہے۔ تم اسی پر قیاس کر دیکہ موجودہ تصوف کیسا جامع اوہام ہے۔ اور صوفیوں نے کسقدر غلط بیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھا ہے۔ اور موجودہ تصوف کی کتابوں میں کسقدر اوہام بھرے ہیں۔ اس لئے ان تصوف کی کتابوں کو جو اخلاق کی درستی کرنے والی خیال کی جاتی ہیں۔ ان روایات کاذبہ کی وجہ سے مخرب اخلاق ہی نہیں۔ بلکہ مخرب عقاید اسلامیہ کہنا چاہئے۔ اسی لئے علم حدیث کی اصول کی کتابوں میں عموماً اہل اصول نے اسپر مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے۔ اور محدثین نے ہمیشہ مسلمانوں کو اسطرف توجہ دلائی ہے۔ قال العراقی فی الالفیہ

والواضعین للحدیث اضرب
اضرھم قوم لزھد نسبوا
قد وضعوھا حسبة فقبلت
منھم رکونا لھم ونقلت
فقیض اللہ لھا نقادھا
فبینوا نسقھم فسادھا

یعنے جھوٹی حدیثوں کے گھڑنے والوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سب سے ضرر رساں وہ جماعت ہے۔ جو زہد یعنے تصوف کی طرف منسوب ہوئی۔ اس لئے کہ انہوں نے یعنے صوفیوں نے جھوٹی روایتیں ثواب کی غرض سے بنائیں۔ اور چونکہ عام لوگ ان کیطرف مائل تھے۔ اس سے وہ صوفیوں کی گھڑی ہوئی جھوٹی روایتیں مقبول ہوگئیں۔ اور منقول ہوکر شایع ہوئیں۔ لیکن اللہ سبحانہٗ نے ان پر ناقدین حدیث کو مسلط کیا۔ کہ انہوں نے ان صوفیوں کی روایات کاذبہ کو الگ کردیا۔ اللہ سبحانہٗ ان محدثین کو جزائے خیر دیوے۔ تم اسماء رجال (میزان الاعتدال وغیرہ) کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھو۔ زیادہ تر واضعین حدیث اور متاہمین یہی صوفی یا شیعہ رواۃ ملیں گے۔ اور عجیب و غریب روایتیں انکی پاؤگے۔ اسپر بھی امام احمد جی حنبل کے بارے میں یہ خیال رکھنا کہ وہ ان صوفیوں کے معتقد تھے یا اپنے صاحبزادہ کو ان کے پاس بھیجتے تھے۔ ایک عجوبہ ہے۔ کیونکہ ایسا شخص بلا شبہ انکا سخت مخالف ہوگا۔

(عبدالسلام از مبارکپور)

**اڈیٹر**۔ فن اور اہل فن الگ الگ ہیں کسی بے علم صوفی کا قرآن و حدیث کے خلاف کہنا اونکا ذاتی فعل ہے جیسا کہ علماء ظاہر میں سے کسی کا یہ کہنا حنفی مذہب کی تقلید پر یہ دلیل ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حنفی تھے تو اس سے علم ظاہری کی استدلالی قوت پر شبہ وارد نہیں ہوسکتا۔

تصوف جس کی تعلیم قرآن و حدیث کرتے ہیں وہ ایک ایسی چیز ہے۔ جسکو آپنے بھی اپنے دوسرے مضمون میں تسلیم کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

## تصوف اور اسکی حقیقت

اخبار اہلحدیث ۶ ذی الحجہ نمبر ا جلد ۱۲ میں جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے رسالہ صوفی سے ایک مضمون نقل کرکے (جس میں تصوف کی تعریف مختلف صوفیوں سے اخذ کرکے لکھی گئی ہے) بابِ منکرین تصوف اور مادحین تصوف کے صلح کرائی ہے۔ اور صلح کا طریقہ انہیں کی عبارت میں منقول ہے۔ اور اسپر جو عرض کرنا ہے۔ وہ آگے آتا ہے۔

"تصوف در اصل آیت وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا کی عملی تفسیر ہے۔ گو نام اس کا جدید ہے مگر کام اس کا قدیم ہے۔ لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اس قسم کے ہیں۔ جو علماء ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں۔ (آگے تحریر فرماتے ہیں) ہاں صوفیوں کے

اشغال وغیرہ اس تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں۔ وہ بھی طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی آسان سہل الوصول ہے کوئی مشکل اور عسیر الوصول۔ پنجاب میں علم صرف و نحو کی تحصیل میں بہت وقت صرف ہوتا ہے کیونکہ بڑی محنت اور پختگی سے پڑھتے ہیں ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کتابوں کا بھی اختلاف ہے۔ مگر اصل مقصود در تعلیم دینیات ہیں اختلاف نہیں اسی طرح علم تصوف کو بھی سمجھنا چاہیئے۔" انتہیٰ

اسپر ہماری یہ عرض ہے توجہ سے ملاحظہ ہو کہ تصوف اگر وہ اصل آیہ کریمہ و تبتل الیہ تبتیلا کی تفسیر ہے جیسا کہ جناب نے فرمایا۔ آیہ کریمہ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ کی تفسیر ہے۔ جیسا کہ ایک دوسرے پرچہ میں فرمایا۔ یا محض اتباع سنت نبویہ کا نام ہے جیسا کہ اس مذکورہ نمبر کے پہلے کسی دوسرے نمبر میں رسالہ نظام المشائخ دہلی سے جناب نے نقل فرمایا تھا یا شیخ شبلی کا یہ فرمانا۔ صرفی خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو ہمیں کیا۔ بلکہ کسی مسلمان کو اس کے عین شریعت ہونے میں انکار نہیں اور اس بات کا اظہار بارہا اسی اخبار اہلحدیث میں کیا جا چکا ہے۔ لیکن یہ خیال فرمائیے کہ اس کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے بندوں۔ دن دھڑلے جبل ابو قبیس پر چڑھکر آواز بلند تعلیم فرمائی اور آپ کے اصحاب نے (رضی اللہ عنہم) اسے تمام دنیا میں پھیلایا۔ اور اسی سے امام بخاری جیسے متبع سنت محدث۔ یا امام ابو حنیفہ جیسے فقیہ۔ یا دیگر صحابہ و تابعین کا شمار صوفیوں میں بعض لوگوں نے کیا ہے۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے جس کی تعلیم چپکے چپکے سینہ در سینہ آپنے فرمائی جس کی بابت تقریبًا ایک لاکھ صحابہ میں صرف شاہ مردان یا کچھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں تھی۔ اور بس۔ اور جس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے دو برتن ملے ایک کو آپنے پھیلا دیا۔ لیکن دوسرا اگر پھیلاؤں۔ تو میرا گلا کاٹا جاوے۔ جس کے بارے میں فرمایا گیا ؎

علم حق در علم صوفی گم شود

یا فرمایا گیا۔ فاقسم علیہ بی وغیرہ

وہ تصوف جس کے لئے مقامات مقرر کئے گئے ہیں جس کی تعلیم کے لئے خانقاہیں قائم ہوئیں اور اس میں طالب کے لئے ہر مقام پر ایک حالت ہوا کرتی ہے۔ جو بظاہر مرید ہونے اور بیعت کرنے کے بعد ہی حاصل ہو سکتی جس کے سامنے یہ اسلام کے ارکان خمسہ کی پابندی بے حقیقت سی ہے جس کے بارے میں ذو النون مصری فرماتے ہیں۔ سجادہ مرید ہے جو اطاعت گذاری میں اپنے مرشد کو خود باری تعالیٰ پر ترجیح دے (تذکرۃ الاولیاء) وہ تصوف جس کا جزو لاینفک مسئلہ وحدت یا مسئلہ فنا و بقا ہے۔ وہ تصوف جس میں مراقبے کئے جاتے ہیں۔ قلب پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ وہ تصوف جس کے بارے میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ شریعت اور شے ہے۔ اور طریقت اور شے۔ وہ تصوف جس کے بارے میں کہا گیا۔ کہ پاس انفاس یا حبس دم کے ذریعہ سے قلب میں ایک خاص قوت آ جاتی ہے۔ یا اس میں ایک خاص قوت مخفی کا ظہور ہوتا ہے۔ جس سے قلب پر عجائبات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ اور غائب چیزوں کا ادراک کرنے لگتا ہے۔ یا اس سے خرق عادات امور صادر ہونے لگتے ہیں۔

لیکن اگر تصوف وہی تھا جس کے پابند امام مالک تھے۔ یا حسن بصری تھے۔ تو منکرین تصوف کو کوئی موقع تعرض نہیں۔ اگر تصوف وہی تھا۔ جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبد اللہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں یا عموماً صحابہ میں تھا۔ تو معترضین تصوف کو کوئی موقع سخن نہیں۔ نام جدید ہوا کرے۔ اسم کے بدلنے سے کبھی مسمٰی نہیں بدلتا۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے۔ جو سری سقطی۔ بایزید بسطامی۔ ذو النون مصری۔ ابو یزید طیفوری میں تھا۔ جس کے پابند معروف کرخی تھے جس کا سلسلہ شاہ مردان تک پہنچایا جاتا ہے۔ اور بیعت لی جاتی ہے۔ اور سینہ در سینہ اسکا اجرا ہوا۔ اور ہے۔

بلاشبہ آیہ تبتل الیہ تبتیلا کے اصل مخاطب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہ حکم اگر خاص نہیں ہے تو آپکی امت بہ تبعیت آپ کے اس کی مخاطب ہے۔ اور بلاشبہ آپ نے اسپر عمل کیا۔ اور عمل کر کے دکھایا جس طرح اقیموا الصلوٰۃ یا اقیموا الصلوٰۃ ہے کہ آپنے اقامت صلوٰۃ پر عمل کر کے لوگوں کو دکھایا۔ پس ہمیں یہ عرض کرنی ہے کہ آپنے جو طریقہ تبتل کا عملاً تعلیم فرمایا ہے۔ یا اوسپر عمل کیا۔ آیا یہ وہی طریقہ ہے جو ان صوفیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور جو بالکم وکاست دفتر حدیث میں موجود ہے۔ یا دونوں میں مغائرت ہے۔ اگر وہی ہے تو تعدد کیسا؟ اور دونوں میں مغائرت کیسی۔ اور نقشبندی۔ مجددی۔ قادری۔ چشتی۔ شاذلی۔ صابری کیا چیز ہے۔ جن میں تمام تر مغائرت ہے۔ کہ ایک کو دوسرے سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن جناب کا تمثیلاً یہ فرمانا کہ مقصود سب کا ایک ہے۔ اگرچہ طریقے مختلف ہیں جسطرح تحصیل صرف و نحو کہ سب کا طریق مختلف ہے۔ اور کتابیں بھی مختلف ہیں۔ لیکن مقصود سب کا ایک ہے۔ (تعلیم دین) یہ تمثیل نہیں۔ ورنہ بلاشبہ لازم آئیگا۔ کہ یہ رہبان لوگ جو اپنے طریقہ پر متبتل ہیں۔ یا یہ جوگی لوگ یا برہمن لوگ۔ یا سادھو لوگ یا ناگا لوگ۔ جو بالکل تارک الدنیا ہو کر پہاڑوں پر اپنے ایجاد کردہ طریقے کے مطابق متبتل ہو جاتے ہیں۔ سب صوفی ہو جائیں۔ اور ولی اللہ و مقبول بارگاہ ہوں۔ اور انکا تصوف مقبول ہو۔ حالانکہ اصدر عجائبات بھی وہ انکے برابر ہیں۔ بالخصوص صوفیوں کے ایجاد کردہ اشغال جیسے تینتیس۳۳ دوائر معروفہ کی مشاقی دائرہ امکان۔ دائرہ ظلال۔ دائرہ سیف قاطع دائرہ حقیقت کعبہ۔ دائرہ لاتعین وغیرہ) یا سلطان الذکر کے خاص طریقہ کی مشاقی یا لطائف قلبیہ کی مشاقی۔ کیا اسکی تعلیم آپنے اپنے اصحاب کو عملاً یا قولاً فرمائی تھی یا نہیں۔ اگر فرمائی تھی۔ تو علی الراس والعین ورنہ بلاشبہ یہ ایجاد کردہ اشغال اپنے مجمع اپنی تاثیر رکھتے ہوں۔ اس سے انکار نہیں کسی طرح بارگاہ الٰہی کے مقرب نہیں بن سکتے۔ کیونکہ آپنے اسکی تعلیم نہیں فرمائی۔ نہ عملاً نہ قولاً۔ جسطرح براہمہ مصر یا چین کے بودھوں یا ہندوستان کے برہمنوں یا سادھوں کے طریقے یا حکما المتقدمین کے ایجاد کردہ طریقے جو انہوں نے

# اہلحدیث کانفرنس کا حساب

## بابت ماہ ذیقعدہ و ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

میں بیمار تھا۔ اس کے علاوہ ماہ ذی قعد کی آمدنی بھی کم تھی۔ اس لئے اب ذی قعدہ و ذی الحجہ دونوں مہینوں کا حساب یکجائی شائع کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادران کو چاہئے کہ وہ کانفرنس کے مصارف کے لئے توجہ کا سلسلہ قایم رکھیں۔ یہ اس جماعت کا قومی کام ہے۔ سب کی امداد کے بغیر کیونکر چل سکتا ہے لہذا ہر ایک اہلحدیث کو اس کانفرنس کی مدد دینی اور دلوانی چاہئے

### فرد حساب ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ

وصول چندہ بابت ماہ گذشتہ معرفت منشی صفدر علی محصل ۔۔۔ عـــہ
از حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر بازار عـــہ
از جناب ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ ۔۔۔ عـــہ
از حاجی عبد الغفار صاحب مینجر کوٹھی حاجی علیجان صاحب ۔۔۔ عـــہ
از حاجی محمد بشیر الدین صاحب و حافظ احسان اللہ صاحب ۔۔۔ عـــہ
از محمد اسمعیل صاحب سوداگر کلاہ ۔۔۔ عـــہ
از شیخ مہر الٰہی صاحب سوداگر بوٹ ۔۔۔ عـــہ
از حاجی فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر ۔۔۔ عـــہ
از خلیفہ عبد اللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب ۔۔۔ صـــہ
از حاجی عبد اللہ ثناء اللہ صاحب ۔۔۔ عـــہ
از شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب ۔۔۔ عـــہ
از محمد صدیق صاحب چاندنا ۔۔۔ عـــہ
از میاں محمد علی صاحب از مقام برہم ضلع شجاع آباد ۔۔۔ عـــہ
۱۲ شوال و ۵ ستمبر بذریعہ منی آرڈر معرفت مولوی عبد الرحمن صاحب جو کوٹھی پر حاجی علیجان صاحب مرحوم صادر ہواہ از اندرون محلہ تیال پورہ ۲ آنہ فنڈ ... چندہ ممبری ... کل ...

### فرد حساب بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

چندہ شہر دہلی معرفت منشی صفدر علی محصل ۔۔۔ صـــہ
از حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر ۔۔۔ عـــہ
حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ ۔۔۔ عـــہ
حاجی محمد عبد الغفار صاحب مینجر کوٹھی حاجی علیجان صاحب مرحوم ۔۔۔ صـــہ
جناب محمد اسمعیل صاحب کلاہ فروش ۔۔۔ عـــہ
حاجی محمد بشیر الدین صاحب و احسان اللہ صاحب ۔۔۔ عـــہ
عبد الوہاب و احسان اللہ صاحب ۔۔۔ عـــہ
حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر صدر بازار ۔۔۔ للعہ
شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر ۔۔۔ عـــہ
شیخ نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب سوداگر ۔۔۔ عـــہ
فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر ۔۔۔ عـــہ
خلیفہ عبد اللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب ۔۔۔ صـــہ
حاجی محمد صدیق صاحب پارٹی رحیم اللہ صاحب سوداگر بوٹ ۔۔۔ ــہ
حاجی عبد اللہ و محمد ثناء اللہ صاحب ۔۔۔ عـــہ
چندہ بموقعہ عید الضحیٰ ۲ آنہ فنڈ معرفت حاجی شیخ حمید اللہ صاحب ۔۔۔ عـــہ
ایک بندہ خدا معرفت حاجی محمد بشیر الدین صاحب بابت کھال قربانی آمدہ محمد صدیق صاحب بٹن والے ۔۔۔ عـــہ

— — — — —

چندہ معرفت جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری ۔۔۔ عـــہ
عبد الرزاق صاحب ... ۔۔۔ صـــہ
ابراہیم صاحب از کوٹہ راجپوتانہ ۲ آنہ فنڈ ۔۔۔ عـــہ
از جناب محبوب الدین صاحب از ... ۔۔۔ عـــہ
محمد سلیمان صاحب و خدا بخش صاحب بہوانی ۔۔۔ عـــہ
مولوی گل محمد صاحب از بستی کمہرا ضلع مظفر گڈھ سے ۔۔۔ ــہ
جناب منشی محمد حفیظ الدین صاحب اسسٹنٹ ریونیو افسر الکہرہ ریاست کوٹہ راجپوتانہ ۔۔۔ عـــہ

از مقام بنداد ۲ آنہ فنڈ ۔۔۔ ۴
از امرتسر ۲ آنہ فنڈ ۔۔۔ عـــہ
از قادر بخش از پیر تیور ۲ آنہ فنڈ ۔۔۔ ۲
چندہ معرفت مولوی محمود صاحب بنارسی واعظ کانفرنس از موضع سریاں ضلع بنارس ۔۔۔ ۵
از موضع جمال پور ۔۔۔ عـــہ
وصول چندہ معرفت مولوی عبد الستار حسن صاحب واعظ کانفرنس ۔۔۔ عـــہ
جناب مولوی ابن حسن صاحب جدید ممبر کانفرنس ۔۔۔ عـــہ
سید محمد اکرام صاحب ۔۔۔ عـــہ
سید عبد الرحمن صاحب ۔۔۔ عـــہ
متفرقات ۲ آنہ فنڈ ۔۔۔ عـــہ
از لیاقت علی صاحب ساکن سہسول ضلع بدایوں ۔۔۔ عـــہ
مولوی محمد اکرم صاحب از سیوان ۔۔۔ للعہ
حکیم محمد صاحب جفت فروش موضع اوجہانی کھجلہ دروازہ ۔۔۔ ــہ
ملا فقیر اللہ صاحب قیمت پارچہ برائے قمیص ۔۔۔ ۱۳
عبد اللہ صاحب خود نقد عمر سلائی پارچہ ۳۳ ... کل ۔۔۔ ۱۰
کفایت اللہ خاں ۔۔۔ ــہ
ملکو ... میوزہ ۸ ۔۔۔ ۱۰

**میزان آمد** ۔۔۔ ماعـــہ ۱۲

**خرچ ماہ حال** ۔۔۔ ماعـــہ ۱۱

سید عبد السلام جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی۔

---

### مدرسہ احمدیہ سیتامڑھی ضلع مظفر پور

بارہ برس سے یہ مدرسہ قصبہ میں جاری ہے اس کی بنا چندہ پر تھی لیکن اب قوم کی توجہ نہ ہونے کے باعث مدرسہ کی حیات و ممات کا معاملہ در پیش ہے۔ اس مدرسہ میں حفظ قرآن مجید کی تعلیم جاری ہے بحمد اللہ اس وقت تک سینکڑوں طلبہ حافظ قرآن مجید ہو کر نکلے ہیں لہذا مسلمانوں سے درخواست ہے کہ جس ہمدرد اسلام سے جو کچھ ہو سکے امداد کرے تاکہ اس مدرسہ کے بقا کے لئے کوئی مستقل انتظام کیا جاوے جس سے شعار اسلام قائم رہے

والسلام

المشتہر محمد شعیب ... مہتمم مدرسہ احمدیہ سیتامڑھی ضلع مظفر پور

# فتاویٰ

**س نمبر ۴۸** - ایک عورت ہے۔ اوس کے پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہے جسکی عمر آٹھ سال کی ہے۔ شوہر کے مرنے کے بعد عورت نے ثانی عقد کر لیا ثانی شوہر کا نام نواب خاں ہے۔ اب اس لڑکی کا عقد شوہر ثانی نے یعنے نواب خاں نے ایک شخص سے کر دیا باجازت اپنے اور اوسکی والدہ کے۔ اور ملا صاحب نے لڑکے سے اقرار کرایا۔ کہ نواب خاں کی لڑکی تمہاری زوجیت میں دیجاتی ہے۔ قبول ہے۔ اب چند آدمی اس امر میں اصرار کرتے ہیں۔ کہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ پہلے شوہر کا نام نہیں لیا گیا۔ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں علماء دین۔ جائز ہے یا نہیں (خریدار اہلحدیث)

**ج نمبر ۴۸** - لڑکی کا نام صحیح لیا ہو۔ تو نواب خاں کی بیٹی کہنے سے نکاح میں خلل نہیں آسکتا۔ مجازاً اوس کی بیٹی کہی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اوس کی ربیبہ ہے۔ امر داخل غریب فنڈ

**س نمبر ۴۹** - لڑکا و لڑکی کے عقیقہ کرنے سے ماں باپ کو کیا نفع ہوتا ہے۔ ہم نے، نواہ سنا ہے کہ جس لڑکے کا عقیقہ ہوتا ہے۔ اور وہ نابالغی میں فوت ہوجاتا ہے۔ تو وہ لڑکا قیامت میں اپنے ماں باپ کی سفارش کریگا۔ خدا سے یہ بات صحیح ہے۔ یا کہ غلط اور عقیقہ سنت ہے۔ یا کہ مستحب اور مرحوم کی طرف سے عقیقہ جائز ہو۔ تو جو مرتبہ زندگان میں عقیقہ کرنے سے ہوتا ہے۔ وہ مرتبہ ہوگا یا نہیں اسکا جواب مدلل تحریر ہو (محمد عیسے از رسولپور)

**ج نمبر ۴۹** عقیقہ کرنا سنت ہے۔ حدیث میں اس کو بچوں کی قربانی کہا ہے۔ مرحوم سے مراد اگر وہ بچہ ہے۔ جو مر چکا ہے۔ اوسکا تو کوئی عقیقہ نہیں اگر مرحوم سے مراد کوئی ایسا شخص ہے جس کے گھر میں اوس کے مرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا ہے تو ایسے مرحوم کی طرف سے جائز ہے۔ بچہ تو جو کوئی بھی چھوٹا مرے اگر اوس کے ماں باپ نے صبر کیا ہوگا۔ تو سفارش کریگا۔

**س نمبر ۵۰** - جو لوگ سلائی کرتے ہیں۔ اون لوگ کی دو طرح کی خاصیت ہے۔ اول یہ کہ جو گاہک کپڑا واسطے سینے کے دے۔ اسمیں سے بلا اجازت گاہک کے چوری سے چرا لیتے ہیں۔ اگر گاہک کو خبر بھی ہوجائے تو چرایا ہوا کپڑا نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ گاہک کا کام بنا کر جو کپڑا بچتا ہے۔ وہ لے لیتے ہیں۔ یہ چوری نہیں ہوتی۔ ۳ یا خاصیت اول اور خاصیت ثانی دونوں ایک شان حرام ہے یا فرق ہے (محمد عیسے از رسولپور)

**ج نمبر ۵۰** بغیر اجازت اصل مالک کے کسی چیز کا رکھنا جائز نہیں۔ اس لئے پہلے اور پچھلے دونوں جرا مجوری میں ا بیاہ ہیں۔

**س نمبر ۵۱** - جس وقت چاول وغیرہ غلہ جات کا فی روپیہ چھ صاع نرخ ہو۔ اس وقت زید اپنے خریدار سے کہتا ہے کہ اگر نقد قیمت دوگے۔ تو وہی چھ صاع کے حساب سے دونگا۔ اور اگر دو ماہ کے بعد دوگے تب چار صاع فی روپیہ دونگا۔ دریافت طلب یہ ہے۔ کہ یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اور حدیث ابی ہریرہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی صفقة واحدة۔ اور نیز حدیث ابی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی ولا شرطان فی بیع (مشکوۃ المصابیح باب المنہی عنہا من البیوع) ان تینوں حدیثوں کا کیا مطلب ہے۔ اور بیع مذکور الصدر کی نہی پر دلالت کرسکتی ہے یا نہیں۔

**ج نمبر ۵۱** - مشتری مبیع کو اٹھاتے ہوئے آواز دے کہ مجھے یہ صورت منظور ہے۔ تو مبیع مذکور جائز ہے اور اگر آواز نہ دے۔ بلکہ گو مگو میں بات رہے تو حدیث مذکور میں داخل ہے۔ مزید تحقیق نیل الاوطار میں ملاحظہ ہو۔ ۳۰ پائی داخل غریب فنڈ۔

**س نمبر ۵۲**[ﮯ] - ایمان اور اسلام کس کو کہتے ہیں۔ چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں ان میں سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور سب سے کمتر کسی تکلیف دہندہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا ہے۔ مسلمان کو بھی شرعی احکام کے تعمیل کرنے کے طریق تین قسم سے ہیں۔ دل سے اعتقاد۔ زبان سے اقرار بدن سے عمل ہے۔ اب سوال زیر بحث سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ یہ تین اقسام ہی ایمان میں داخل ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں اسلام کس چیز کا نام ہے اور اسلام کیا کرنے کو کہیں گے۔ احاطہ وسیع ایمان سے کوئی امر شرعی خارج نہیں ہوسکتا۔ جو اسلام کہلایا جائے۔ کیا ان چھ باتوں میں سے ایک کے بھی نہ ہونے سے ایمان جاتا رہیگا۔

**ج نمبر ۵۲** - ایمان دل کا فعل ہے۔ اور اسلام ظاہری اعضاء کا جن حدیثوں میں ستر سے زائد شاخوں کا ذکر آتا ہے۔ یہ ایمان وہی ایمان ہے۔ جو قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔ ایماندار وہ ہیں کہ اللہ کا ذکر سنکر جن کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کے حکم سنتے ہیں۔ تو اون کے ایمان زیادہ ہوتے ہیں اور وہ خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس آیت میں کامل الایمان لوگوں کا ذکر ہے۔ اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان حدیثوں کے ایک ایک کام پر باب باندھا ہے یہانتک کہ راستہ صاف کرنا بھی ایمان میں داخل کیا ہے۔ اگر یہ مراد ہو۔ کہ یہ کام اصل ایمان کے اجزاء ہیں۔ تو انتفاء جزء سے انتفاء کل ثابت ہو کر مطلق ایمان کی نفی ثابت ہوگی۔ تو کہا جائے گا کہ جو شخص راستے سے اینٹ پتھر نہ ہٹائے۔ وہ بے ایمان ہے جیسا کہ مرتد بیع اور مرتد کی بیوی پر طلاق ہے تو کیا اتنے سے چھوٹے کام چھوڑنے پر طلاق ہوگی؟ کوئی نہیں کہتا۔ ہاں کمال ایمان میں نقصان ضرور آئیگا مگر اصل ایمان میں نہیں (مفصل فتح الباری ملاحظہ ہو)

**س نمبر ۵۳** - ماہ محرم میں عَلَم یا پنجہ جو پیتل تانبہ وغیرہ کو ایسا وہ کرتے ہیں اوسکو ہر قسم کے نقش و نگار کئے ہوئے کپڑے باندھتے ہیں جسکو اس ملک دکن میں ڈھٹیاں کہتے ہیں وے ڈھٹیاں کہ یہاں کے سوداگر لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں۔ انکی خرید و فروخت جائز ہے یا منع

**ج نمبر ۵۳** - ان کی خرید و فروخت کرنا شرک کی شرکت ہے۔

[ﮯ] سوال نمبر ۵۲-۵۳ بہت عرصہ کے ہیں۔ مگر کاغذ گم ہوگیا تھا اس لئے جواب دینے میں دیر ہوئی سائل صاحب معاف فرمادیں (اڈیٹر)

# متفرقات

**جنگ یورپ کے نقصان کا اندازہ** ایک امریکن ماہر جنگ نے تخمینہ کیا ہے۔ کہ آخیر اکتوبر تک فریقین جنگ کے ۳۰ لاکھ نفوس کام آئے ہیں۔ یعنی نومبر اور دسمبر کے مہینے علاوہ ہیں حالانکہ ان دو مہینوں میں لڑائی کی شدت رہی ہے۔ تاہم اگر رفتار جنگ برابر بھی سمجھی جائے۔ تو اس حساب سے اس مدت میں بھی دس لاکھ سے تو کم کام نہ آئے ہونگے۔ لڑائی کی ہولناکی کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے۔ کہ بندوقوں کے فیر کم ہوتے ہیں عموماً توپ کے گولے چلتے ہیں۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ دیکھتے ہوئے توپ کے ایک گولہ سے ۲۴ آدمیوں کا جسم ریزہ ریزہ ہوکر اڑ گیا۔ (العظمۃ للہ)

**سیتا مڑہی کے مقدمہ کا خاتمہ** ناظرین کو علم ہوگا۔ یہ مقدمہ ہندو مسلمانوں کی طرف سے قربانی البقرہ کے استحقاق کا دعوے تھا۔ وہ دعوے ہائیکورٹ کلکتہ میں بحق مسلمانان فیصلہ ہوا۔ تو فریق ثانی نے ولایت کی پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی درخواست کی۔ قاعدہ ہے کہ ولایت میں اپیل کی درخواست پہلے ہائیکورٹ کے جج دیکھتے ہیں بھیجنا از روئے قانون جائز جانتے ہیں۔ تو بھیجنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

خبر آئی ہے کہ ججان ہائیکورٹ کلکتہ نے اس درخواست کو نہ بھیجنے کا فیصلہ کرکے ہمیشہ کے لئے اس تنازعہ کا دروازہ بند کردیا۔ شکر ہے اس نواح کے مسلمانوں کو چین ہوا۔ الحمدللہ

**مولانا شبلی مرحوم** کے انتقال کے متعلق مولوی ابوحامد محمد عثمان صاحب بنگلوری نے چند اشعار لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے ؎

شبلی از اسہال خونی فوت شد
موت شبہا موت شبلی بگمیاں

کتاب سیرت نبوی جو مرحوم نے بیگم صاحبہ بھوپال کے زیر حفاظت تصنیف کرنی شروع کی تھی بحکم ممدوحہ اوس کی تکمیل جناب مولوی حمید الدین صاحب بی اے عمزاد برادر مرحوم اور مولوی سید سلیمان صاحب کے سپرد ہوئی ہے۔ امید ہے جلدی تکمیل ہوجائیگی۔

**جنازہ غائب اور دعاء مغفرت** میری ہمشیرہ فوت ہوگئی ابراہیم از بانکی پور

میرا بھائی انتقال کرگیا۔ انا للہ۔ اسمٰعیل ابو از رنگون۔

مستری نورالدین کی اہلیہ محترمہ فوت ہوگئی انا للہ۔ محمد نذیر از آسن سول۔

ناظرین سے دعا ہے۔ کہ ان مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

## آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی

جو صاحب کرام کانفرنس کے جلسہ راولپنڈی میں تشریف لانے والے ہیں۔ ان کی خدمت میں اس امر کے گذارش کردینے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ راولپنڈی میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہر ایک صاحب کو اپنے پہننے کے کپڑے اور بستر کافی گرم ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔ مسلمانان راولپنڈی کو اس امر کا پختہ یقین ہے۔ کہ یہ سردی کی زیادتی ان کے محترم و معزز برادران دین کو راولپنڈی کے جلسہ میں تمام اطراف ہندوستان سے کثرت کے ساتھ تشریف لانے اور جلسہ کو نہایت پر رونق اور نتیجہ خیز بنانے اور مغربی ہندوستان کے اپنے مسلمان بھائیوں کو ملاقات کا موقع دینے سے مانع نہ ہوگی۔ اور راولپنڈی کا مسلمانان ہندوستان کی باہمی واقفیت اور موانست کے دائرہ کو بہت وسیع کرنے والا ثابت ہوگا۔ اور مسلمانان ہندوستان کو اسی امر کے معلوم کرنے کا موقع ملے گا۔ کہ گو راولپنڈی کوئی تاریخی یا تجارتی مقام نہیں ہے۔ لیکن وہ ایک ایسی آبادی کا مرکز ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد نوے فی صدی سے بھی زیادہ ہے۔ اور وہ ایسی اقوام کی نسلیں ہیں۔ کہ اگر ان کی تعلیمی پر خاص توجہ سے کی جائے۔ تو ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں ایک قابلقدر اور ازبس کارآمد اضافہ ہوگا۔

انعقاد جلسہ کی تاریخیں ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر مقرر ہوئی ہیں لیکن باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال کا انتظام ۲۶ دسمبر کی صبح سے شروع کردیا جائے گا۔ اور اسی وقت سے ان کے لئے کھانا تیار کرایا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب ۲۶ دسمبر سے پیشتر تشریف لانے والے ہونگے۔ اور اطلاع فرمائیں گے۔ تو استقبالیہ کمیٹی ان کی خدمت کا انتظام حسب اطلاع کردیگی کھانے کا انتظام اس سے پیشتر حسب ٹھیکہ داری کے ساتھ کرنیکی تجویز کی گئی تھی۔ اور اعلان کیا گیا تھا۔ اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اس امر کو ملحوظ رکھنے پر کہ کھانے کی جنس نہایت اعلے قسم کی ہو اور کوئی شکایت کسی قسم کی پیدا نہ ہو۔ اب یہ معلوم ہوا ہے اور یہی قرار دیا گیا ہے۔ کہ درجہ اول کھانے کی قیمت بارہ آنے فی وقت ہوگی۔ اور درجہ دوم یعنی نوکروں کے لئے پانچ آنے فی وقت۔ اور انگریزی کھانے کی قیمت تین روپے یومیہ ہوگی۔ استقبالیہ کمیٹی معزز مہمانوں کی آسائش کا انتظام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیگی۔ اور یہ امر انکی مشکوری کا باعث ہوگا۔ کہ تشریف لانیوالے حضرات راولپنڈی پہنچنے کے وقت سے استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری کو اطلاع فرمائیں گے۔

(خاکسار سراج الدین احمد بیرسٹرایٹ لا۔ سکرٹری استقبالیہ کمیٹی راولپنڈی۔

---

**دوا دمہ** ۲۰ نومبر کے پرچہ میں کسی نے دمہ کی دوا پوچھی ہے۔ یہ شایع کردیجئے۔ مجرب ہے۔

بانس کی پتی دو تولہ شہد خالص ۴ تولہ۔ اول بانس کی پتی کو آدھ سیر پانی کے ساتھ پیسیں بعد اوس کے شہد خالص ۴ تولہ ڈالکر خوب خلط کر لو وقت صبح پیا کریں انشاءاللہ دو ہفتہ میں مرض دفعہ ہوجائیگا۔ والسلام

(خاکسار عبدالرحمن مالن سرودہ بنارس)

ہد من مات فی البطن فھو شھید (رواہ مسلم) منہ

# انتخاب الاخبار

**افسوس** ہے کہ بنگالی زبان کے اخبار محمدی کلکتہ سے ۵ ہزار کی ضمانت طلب ہوئی ہے۔ یعنی اخبار محمدی کو نذر کی۔

**افسوس** ہے۔ کہ امرتسر میں پھر طاعون نمودار ہے۔

**گورنمنٹ** ہند نے کماگاٹا مارو جہاز کے مسافروں کو جو سنگاپور بج بج کے الزام میں گرفتار تھے۔ رہا کر دیا

**امریکہ** کے اخباروں میں جو یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ بقول لارڈ کچنر جنگ تین سال تک جاری رہے گی اسکی سرکاری طور پر تردید ہو گئی۔

۸ دسمبر کو جزائر فاک لینڈ (جنوبی امریکہ) کے قریب انگریزی جنگی جہازوں نے ۵ جرمن جنگی جہازوں کو مصروف پیکار کر کے ان میں سے چار کو غرق کر دیا اور ایک بھاگ گیا۔ جسکا تعاقب کیا جا رہا ہے

**لوڈز** کو جہاں روسی اور جرمن فوجیں مصروف پیکار ہیں۔ روسیوں نے خالی کر دیا۔ اور جرمن اسپر قابض ہو گئے

**روسی** بیان ہے۔ کہ لوڈز کو خالی کر کے پیچھے ہٹتے وقت ہمارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا

**جرمن** کہتے ہیں۔ کہ لوڈز کو روسیوں نے سخت نقصان اٹھا کر خالی کیا ہے۔

**جرمنی** میں جو تازہ فہرست مقتولین اور مجروحین کی شایع ہوئی ہے۔ اس میں نقصان کی تعداد ۲ لاکھ ۵۸ ہزار ۴ سو ۴۲ ہے۔

**ملک** سویڈن کے تین تجارتی جہاز جرمنی کے سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

**جرمنی** کے ایک مسلح تجارتی جہاز نے ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

**سباسٹپول** (واقعہ روس) کی خبر ہے کہ ترکی جنگی جہاز ایک بحری سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے ایسا سخت نقصان پہنچا ہے۔ کہ وہ بمشکل قسطنطنیہ پہنچ سکا۔

**صوفیہ** (دار الخلافہ بلغاریہ) میں خیال ہے۔ کہ جہانتک ہو سکا۔ بلغاریہ غیر جانبدار رہے گا۔

**جرمنی** اور آسٹریا کی فہرستوں سے پایا جاتا ہے کہ گذشتہ چار ماہ میں ان کے نقصانات کی روزانہ اوسط بیس ہزار رہے۔

**سرویہ** کی وزارت نے استعفا دیدیا ہے۔ ایم پے سکن بحیثیت وزیر اعظم نئی وزارت مرتب کر رہے ہے

**سرویوں** کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹریا کے دو جیش شکست کھا کر بدحواسی سے بھاگ گئے۔ اور ان کے دس ہزار قیدی۔ پچاس توپیں اور کثیر التعداد گولی بارود سرویوں کے ہاتھ آیا

**آسٹریا** نے اپنی سرکاری مراسلت میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ سرویہ کی زبردست فوجوں کے اندر گھسنے میں آسٹروی فوج کو ناکامی ہوئی۔ اور وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئی۔

**آسٹریا** کی سرکاری اطلاع میں اس بات کا دعوے کیا گیا ہے کہ آسٹروی سپاہ نے روسیوں کو مقام ویلنز سے بھگا دیا ہے

**انگریزی** ہوابازوں نے انٹورپ پر اشتہار پھینکے۔ اشتہاروں میں لکھا تھا۔ کہ باشندگان شہر ۱۲ دسمبر کو انٹورپ میں اتحادی افواج کے داخلہ کے منتظر رہیں۔

**انٹورپ** میں جرمن ۵۶ ہزار تازہ دم فوج بھیجنے والے ہیں

**بیرن** کیاوٹے جاپانی پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ جرمنی کو الٹی میٹم بھیجنے کی یہ وجہ تھی کہ کیا چو جرمنی سے واپس لیکر اُسے پھر مشرق سے منسلک کیا جاوے۔

**لارڈ** ہالڈین نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم فرانس کی شاندار سپاہ کے پہلو بپہلو اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور آخر دم تک لڑتے رہیں گے۔

**قیصر** جرمنی کو عیل ہے۔ مگر فوجی رپورٹیں برابر سنتا ہے۔

**نیویارک** (امریکہ) میں ممالک یورپ کے خاردار تاروں کی (جو جنگ) لڑائی میں استعمال کئے جاتے ہیں) اس قدر مانگ آئی ہے کہ اس تار کو تیار کرنے کے لئے جدید کارخانے قایم کئے گئے ہیں

**گورنمنٹ** ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ضمنی بے نے شدید مقاومت کے بعد اطاعت قبول کر لی ہے۔

انگریزی فوج نے زخمیوں کے علاوہ ۱۱ سو سپاہی اور ۹ توپیں گرفتار کیں

**رپورٹ** کی گئی ہے کہ جرمن آبدوز کشتیوں نے دو مرتبہ ڈوور کی بندرگاہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر انہیں پسپا کیا گیا۔ لیکن محکمہ بحری کو اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

**روسی** رپورٹ مظہر ہے۔ کہ انہوں نے سرائے اور کنگال پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکی فوج جانبازی سے مقابلہ کرنے کے بعد وان کی سمت بھاگ گئی

**جرمنوں** نے ریمس کے گرجا گھر اور قدیم کلاتھ ہال کو اپنی بھاری توپوں کی مدد سے تباہ کر دیا۔

**کیف** (روس) کے قلعہ میں ابتک ۱ لاکھ ۴ ہزار آسٹروی اور جرمن سپاہی ۱½ ہزار افسر قیدی ابتک پہنچ چکے ہیں۔

**یونانی** اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم یونان نے ترکی سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر ترکی میں سکونت رکھنے والے یونانیوں کو تکلیف پہنچی۔ تو اس سے ہر دو ممالک کے دوستانہ تعلقات کا رشتہ از سر نو قایم کرنے میں دقت پیش آئے گی۔

**کہتے** ہیں۔ کہ وزیر اعظم رومانیہ نے انگلستان میں ایک شخص کو چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ رومانیہ اتفاق ثلاثہ کے ساتھ شامل جنگ ہو گا لیکن اس میں تاریخ شمولیت نہیں لکھی۔

**ولیعہد** انگلستان کو میدان جنگ کی فوج میں لفٹنٹ کا عہدہ عطا ہوا ہے

**مارننگ** پوسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کونٹ تیزا وزیر اعظم ہنگری نے جرمنی میں قیصر سے ملاقات کے وقت کہا تھا کہ اگر تین جرمن آرمی کور ہنگری کی مدد کو نہ پہنچے۔ تو میری وزارت مستعفی ہو جائے گی۔

**بم کیس** کلکتہ کے ملزم نگیندر نے اب تک کوئی اظہار نہیں دیا۔ اور جس بیان کو اس سے منسوب کیا جاتا ہے وہ

**ترکی جنگ** کی خبر نہیں آتی گو یقین ہے کہ وہ بھی مشغول پیکار ہے۔

ahmadimuslim.de

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

### حبوب دافع جریان و احتلام

ان حبوب کی لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے پتلے ہونے کو گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عہ

**طلا** - اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں - ۱۴ - دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں - اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے - اس کے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہوجاتی ہے - قیمت ۱۲/

**تپ لرزہ** اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو - دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہوجاتا ہے - قیمت ۱۲/

**شربت دافع بواسیر خونی** بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے قیمت فی بوتل ۱۲/

**مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ**

---

## نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین

یہ کتاب بے نظیر طرز میں خالی مسلمانوں کی آنکھوں کو نور - قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی - واعظین کو بہت مفید خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں - از حد سود مند ہے - اس میں دلیل بیان میں اور درمیان پہلے قرآن عظیم کی وہ آیت پیش کر کے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و بزرگی عیاں ہوتی تھی شروع کیا گیا ہے اور مکارم مع شان نزول اور اس کے متعلق حکم و نکات لطائف و اشارات بیان کئے گئے ہیں اور اشعار بیان میں اسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف فضائل خصائل و شمائل در احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ لائے گئے ہیں اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین ساعین مثنوی مولانا روم علامی گنجی حسب مضمون مع بیان شعر لطف دوبالا ہو گیا - حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ قیمت فی جلد ۸/ علاوہ محصول - درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں

**مولوی محمد حشمت علی بانس بریلی محلہ گندہ نالہ**

---

## تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات - مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے - جب وہ نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے - تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہوجاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دلوائے ہنشیا اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں جن جو جیسے گئے تو رستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی - جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہوگئے - جن کے ہاتھ پر بالا رشید سکھ سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا - غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پڑھنے میں مو صوف کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرماویں -

قیمت علاوہ محصول ایک روپیہ ۱/ صرف

ملنے کا پتہ **مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات**

---

## دفتر اہلحدیث کی کتابیں

**تفسیر ثنائی** (اردو) کی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں - دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں لیجئے کہ بایدو شاید - تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط الضاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو - تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں طبع شدہ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| جلد اول | سورۃ فاتحہ - بقرہ | قیمت عہ |
| " دوم | سورۃ آل عمران و نساء | " عہ |
| " سوم | سورۃ مائدہ - انعام - اعراف | " ۱/ |
| " چہارم | تا سورۃ نحل ۱۴ پارہ | " عہ |
| " پنجم | تا سورۃ فرقان | " ۱/ |
| " ششم | تا سورۃ یٰسین | " ۱/ |

چھ جلدوں کے یکمشت خریدار سے مع محصول ۵/

**الانصاف فی حق الاحناف** - احناف کے جواب میں - قیمت ۳/

**سیرۃ البخاری** - حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی سوانح عمری - قیمت ۱/

**الفاروق** - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مؤلفہ مولوی شبلی ۱/

**البرہان العجاب** - فاتحہ خلف کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۴/

**اے گائیڈ ٹو پرشین اینگ رولس اینڈ پلورلز**

اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے - سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۱۰/

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** - دونوں پر بحث قیمت ۳/

**مناظرہ نگینہ** مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا - قیمت ۴/

**ترک وید** - غازی محمود دھرمپال کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت ہے قیمت ۶/

ملنے کا پتہ

**مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

# مومیائی

۱۴/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ۔ ریزش و سکر دی سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یعنی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد ۔ عورت ۔ بوڑھے ۔ بچے ۔ جوان کو مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲؎ دو چھٹانک عہ پانچ چھٹانک ۶؎ مع محصولڈاک

ممالک غیر سے محصول علاوہ

## تازہ شہادت

جناب ایم عبد الغفور صاحب امام بارہ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں حضور سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے ۔ اس لئے میں آج ایک اپنے دوست کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک چھٹانک مومیائی ذیل کے پتہ سے بھیجدیں ۔ (۸ - نومبر ۱۳ء)

جناب محمد اعظم اللہ صاحب مؤذن جامع مسجد بانجلہ برہما سے تحریر فرماتے ہیں ۔ ایک دوست نے ایک ٹیوب مومیائی آپکے کارخانہ کی مجکو دیا شکر اللہ کہ وہ مومیائی بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ۔ براہ کرم پانچ چھ بذریعہ ویلو جلد بھیجیں ۔ انشاء اللہ اور بھی جلد طلب کرونگا ۔ (۲۱ - نومبر ۱۳ء)

ملنے کا پتہ

**پروپرائٹر دی میڈلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

# تیرھویں صدی ہجری کے مجددو

۹/۱۵

یعنے

## حضرت مولٰنا اسمعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

## نادر حالات مفید واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض اُمی ہتے ۔ لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی ۔ جن کو غیب سے خوانِ نعمت عطا کرتے ہتے ۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے ہتے ۔ جب وہ نواب امیر خاں والیٔ ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے ہتے ۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے ہاتھ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوا ۔ جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے ۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا ۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا ۔ جن کی دعا سے دولانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں ۔ جیب تراش گئے ۔ تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی ۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے ۔ جن کے ہاتھ پر ایک الدار ہندو سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا ۔ اسی ضمن میں مولانا اسمعیل صاحب شہید اور مولانا عبد الحی کے حالات بھی مذکور ہیں ۔ جو نہایت دلچسپ ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں ۔

اصلی قیمت دو روپے ۔ خریداران اہلحدیث سے عہ

تقلید اور عمل بالحدیث } اس میں سات تذکرے ہیں

(۱) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۲) ان چاروں مذاہب کی پابندی کا طریقہ کب سے ہوئی ۔ (۳) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلافات ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ ۔ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید و عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر ۸؎

**ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں**

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر دلال گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاضل مالک نے شایع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین حصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔


# اخبار اہلحدیث امرتسر

ہمیں ہے حکم اداء فرض وہی کرتے ہیں ہم … پس حدیث مصطفیٰ …
… اصل حدیث کیا ہے … دروازہ … مصطفیٰ …

نمبر ۸ جلد ۱۲


## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰ؔ
روساء و جاگیرداران سے ؔ ؔ للعہ
عام خریداران سے ؔ ؔ ۳ روپے
ششماہی ۲ؔ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر۔ مورخہ ۷ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

# امرتسر میں میونسپل الیکشن

## قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

حکومت خود اختیاری کی پہلی منزل میونسپل کمیٹیاں ہیں جو عرصہ ہوا۔ لارڈ رپن کی فیاض گورنمنٹ نے دیسیوں کے شہری انتظامات کے لئے عطا کی تہیں۔ لارڈ موصوف نے اس تجویز میں جو دیسیوں پر احسان کیا تہا۔ علم سیاست کے جاننے والوں سے مخفی نہیں مگر آج تک ہم نے اس میں کہاں تک ترقی کی۔ اس کے ثبوت کے لئے ہماری میونسپل کمیٹیوں میں لائق ممبروں کا وجود کافی دلیل ہے۔ نہ ان ممبروں میں کافی تعداد علمدار ممبروں کی ہوتی ہے۔ نہ صاحب الرائے معاملہ فہم۔ بلکہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو اردو تو اردو میونسپلٹی کے قواعد کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔ اس لئے بسا اوقات رائے دینے میں کچھ کا کچھ کہہ جاتے ہیں

گورنمنٹ نے لوکل سلف اس لئے دیا تہا۔ کہ رعایا کے لوگوں کو ممبران کے انتخاب کی قابلیت پیدا ہو مگر ان کی قابلیت کا حال یہ ہے۔ کہ سالہا سال سے امرتسر میں انتخاب ہی نہیں ہوتا۔ پھر کیا ہوتا ہے؟ صرف یہ کہ دو فریقوں کو پرچے تقسیم ہوتے ہیں۔ تو امیدواروں کی طرف سے ان پر مختلف قسم کے طریقوں سے دباؤ ڈالکر پرچے وصول کر لئے جاتے ہیں جو مجلس میں ایک جگہ شمار کر کے باہمی حساب سے ممبران آپ ہی منتخب ہوکر رپورٹ کر دیتے ہیں۔ جسکو حکام بھی اپنے آرام کی خاطر جانچ جانچکر منظوری دیدیتے ہیں۔ یہ ہے امرتسر کے سالہا سال کے الیکشن (انتخاب) کی صورت کیا لارڈ رپن کا منشاء یہی تھا؟ ہرگز نہیں

اسد قو سنا جاتا ہے۔ کہ امرتسر کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر مسٹر ہرنگ نے اس کی کچھ اصلاح کی ہے یعنے یہ قانون بنایا ہے۔ کہ پرچے قبل از وقت نہ ملا کریں۔ بلکہ ٹھیک اسی روز ملا کریں۔ جو رائے دینے کا دن ہو جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ادہر لیں اور اندر ہی دوسری طرف دیکر باہر نکل جاویں۔ اس اصلاح سے وہ خرابی گو امید ہے رک جاویگی۔ مگر ابھی امرتسر کے الیکشن میں ایک بڑی بھاری خرابی ہے جس کی طرف ہم صاحب ڈپٹی کمشنر کو اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں۔

پنجاب کے شہروں میں انتخاب کے طریقے مختلف ہیں امرتسر میں یہ طریقہ ہے۔ کہ ہندو ہندو کو اور مسلمان مسلمان کو ممبر منتخب کرے۔ بہت اچھا مگر یہ دستور قابل اصلاح ہے۔ کہ ایک ممبر کو سارے شہر کے رائے دہندہ واد دے سکتے ہیں۔ اس میں امیدواروں اور رائے دہندہ لوگوں کو تکلیف ہے۔ سب سے پہلے ہم رائے دہندوں کی تکلیف کا ذکر کرتے ہیں ایک رائے دہندہ پر سارے امیدوار زور ڈالکر

سیر الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ مولانا شبلی

ahmadimuslim.de

[illegible] اور قرآن [illegible]

اوسکو پریشان کر دیتے ہیں۔ اوس کی مثال بالکل اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

جگر کس کس کو دوں دل میں ترے ہاتھوں ہوا گھائل
کٹاری کو۔ چھری کو۔ بانک کو۔ خنجر کو پیکاں کو

انتخاب کے بعد رائدہندگان کو کوئی کام ہو تو کسی خاص ممبر سے اپنا تعلق نہیں پاتے۔ کہ اوسکو اپنی تکلیف سنائیں ممبران کو یہ تکلیف ہوتی ہے۔ کہ سارے شہر کے رائدہندگان سے ملنا اور کہنا پڑتا ہے۔ بعد انتخاب جب ممبر بنتے ہیں۔ تو تمام شہر کے رائدہندگان ان پر اپنا استحقاق جتاتے ہیں۔ کسی کی طرف توجہ نہ کریں تو انکی بدنامی ہوتی ہے۔ غرض وہی ہوتا ہے۔ جو اتنے بڑے تعلق کی صورت میں ہوتا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر امرتسر کے الکشن کا انتظام بھی مثل لاہور وغیرہ شہروں کے کر دیا جاوے۔ کہ شہر کے چند حصے کئے جاویں۔ ہر حصے میں اوسی کے مطابق ممبر ہو سکیں۔ مثلاً آٹھ ممبر ہوتے ہیں۔ تو شہر کے آٹھ حصے کر کے ہر ایک حصہ سے ایک ممبر لیا جاوے جو امیدوار اوس حصے کی طرف سے منتخب ہو۔ اوس حصے کا ممبر سمجھا جاوے۔ اس میں رائدہندگان کو بھی آسانی ہے۔ اور ممبران کی ذمہ داریاں بھی وسیع نہیں ہونگی

مسٹر ٹنگ جیسے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر سے امید ہے۔ کہ اس خرابی کی طرف بھی توجہ کرینگے۔

اسی طرح امیدواروں اور رائدہندوں کی حیثیت کا قانون بھی قابل ترمیم و لائق اصلاح ہے۔ جس کی بابت ہم نئے قانون (جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے) دیکھکر مناسب عرض کریں گے۔

---

دعوے نبوت و مہدی آخر الزمان ایسے ہی مرزا قادیانی کے علاوہ محمد علی بابی و بہائی نے شد ومد سے کیا تھا اور صدہا انگریزی خوان شامل ہو رہے ہیں۔ اگر اس مذہب پر کسی صاحب نے کچھ لکھا ہو یا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرما دیں

(صوفی خریدار اخبار)

# قادیانی مشن

## خواجہ کمال الدین کی آمد پر قادیان میں سناٹا

مرزائی جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب ایک خاص شخصیت رکھتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ قادیانی جماعت اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے لیکچرار جب تقریر کرتے ہیں۔ تو اونکی تقریروں میں اللہ تعالے کی طرف سے ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ جو ہمارے سلسلہ کی سچائی کی دلیل ہے۔

ان لیکچرار اعلیٰ میں چوٹی کے لیکچرار خواجہ کمال الدین تھے۔ ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب اچھے لیکچرار ہیں۔ گو ہم اس بات کے قایل نہیں ہیں۔ کہ آپ بے مثل ہیں۔

خواجہ صاحب کی لیکچراری سے بڑھکر اون کی وہ خدمات ہیں۔ جو انہوں نے ولایت میں اشاعت اسلام کے متعلق کی ہیں جنکا ہم کو بھی بحیثیت مسلمان ہونے کے فخر کرنا چاہئے۔ مگر باوجود اس بے مثال خدمت کے خواجہ صاحب عرصہ تین سال کے بعد جب لاہور آئے۔ اور آتے ہی اوسی روز آپ کا لیکچر ہوا۔ جس وقت وہ لیکچر دے رہے تھے۔ قادیانی پارٹی کی طرف سے جلسہ گاہ کے باہر ایک اشتہار تقسیم ہو رہا تھا۔ جس کا مشتہر مرزا صاحب کے اخص صحبت سے الہامی ہے۔ آپنے بہت سے الہامات لکھے ہیں۔ منجملہ خواجہ صاحب کے متعلق یہ لکھا ہے۔

"ایک رات خواب میں دیکھا۔ کہ جماعت کے بہت لوگ جمع ہیں۔ جن میں سے چند آدمی الگ پردہ میں بیٹھے دریافت کیا۔ یہ کون ہیں۔ جواب ملا۔ یہ حضرت مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتے۔ جیسے خواجہ صاحب کو سرے سے ہی حضرت صاحب پر ایمان نہ تھا۔"

ہمنے سمجھا۔ یہ اشتہار ایک شخصی رائے ہے قادیان کے دربار خلافت کی آواز کو سننا چاہئے۔ بعد انتظار اخبار الفضل آیا۔ تو خواجہ صاحب کے آنے یا اونکی خدمات کا ذکر تک نہ پایا۔ ہاں اون کے ذکر نہ کرنے کی وجوہات میں ایک مفصل مضمون ملا۔ جو بالاختصار درج ذیل ہے۔

ہمارے تعلقات کس کے ساتھ ہوں؟ وہ کتاب حکیم جو ہماری زندگی کے لئے رہنما ہے۔ اور جو ایسا نور ہے۔ کہ جس کی روشنی میں ہم بے کھٹکے منزل سچی کو طے کر سکتے ہیں۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کہ تم ظالموں کی طرف ذرا بھی مائل نہ ہو ورنہ تمہیں بھی وہ آگ چھو جائے گی جس میں وہ خود پڑے ہیں۔ یعنے اگر تمہارے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن کے اعمال یا ایمان میں کسی قسم کی بھی ظلمت یا نقص ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ ان تاثیرات سے تم بھی متاثر ہو۔ اور پھر انجام کے لحاظ سے تم ان نتائج میں شامل ہو گے جن میں وہ ظالم خود گرفتار ہونے والے ہیں پس ہماری مواکلت۔ مجالست و موانست۔ وَالْمُؤْمِنُونَ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ کے مطابق انہی کے ساتھ ہونی چاہئیں۔ جو صاحب ایمان ہوں اور جو ایک دوسرے پر نیک اثر ڈالیں۔ اور باہمی ارتباط و اتحاد سے روحانیات میں ترقی کر سکیں۔ نہ ان لوگوں سے جن کی صحبت ایک زہر کا اثر رکھتی ہے۔ اور جن سے ایک گھڑی کا تعلق بھی [illegible] نیکیوں کو داغدار بنا دے سکتا ہے۔ پس ہمارے بھائیوں کو چاہئے کہ وہ ہر وقت چوکس رہیں۔ اور اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ثانی کرتے رہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لئے کوئی مصیبت سہیڑ رہے ہوں۔ شیطان کے حملے کئی رنگ میں ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک وہ حملہ ہے۔ جو نیکی کے لباس میں اور اپنا بن کر ہو۔ ہمارے باوا آدم پر بھی جو حملہ ہوا وہ بھی اسی رنگ میں ہوا۔ کہ ابلیس ان کے پاس خیر خواہی کا لباس پہن کر آیا۔ وقاسمهما انی لکما لمن الناصحین۔ اور کہا کہ هل ادلکم علی [illegible] لا یبلی۔ کہ میں تجھے ایسی حکمت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو کبھی تباہ نہ ہو۔

حالانکہ جس بات کی طرف وہ انہیں لے جانا چاہتا تھا۔ وہ سراسر تباہی انگیز تھا۔ اللہ کے فضل نے دستگیری کی اور حضرت آدم اس خوفناک منصوبہ سے بچ گئے۔ شیطان کے حملے ابھی ختم نہیں ہوئے۔ کہ وہ لاحتنکن ذریتہ۔ کہہ چکا ہے۔ لیکن ایک ہی ہتھیار ہے اور ایک ہی کاری حربہ ہے۔ جو اس کے کسی داؤ کو چلنے نہیں دیتا۔ وہ کیا ہے؟ لاحول اور بدصحبت سے بچنا۔ اور اپنے آپ کو کسی صادق کے قدموں میں ڈالنا۔ ہماری جماعت کے افراد کے لئے یہ [×] بشارت کا مقام ہے۔ کہ ان کا تعلق ایک ایسے صادق سے ہے جو بروز گزیدہ اور نبوت کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے۔ پھر اس کی وفات کے بعد وہ بے پناہ نہیں بلکہ اپنے آپ کو ایک حصن حصین میں سمجھتے ہیں۔ لاحول کے کلمات سے ہر وقت انہیں مسلح رہنا چاہیئے اور دعاؤں میں مشغول کہ یہی راہ ہے شیطانی حملات سے بچنے کی۔ ہر وہ بدروح جو خدا سے دور ڈالنے والی ہے یا کسی صادق کے مقرر کردہ مرکز سے قطع تعلق کا مشورہ دینے والی اس سے دور رہو۔ اور اس کی قسموں اور خیرخواہانہ نرم باتوں میں نہ آؤ۔ کہ ان کی زبانوں پر شہد ہے۔ مگر دلوں میں زہر۔ تم ان کی شکلیں دیکھتے ہی انہیں پہچان جاؤ اور جس قدر بھی جلد ممکن ہو۔ ان سے اپنے آپ کو بچا لاؤ۔ کہ جس راہ پر وہ تمہیں چلانا چاہتے ہیں۔ وہ جہنم کو لے جانے والی ہے تم اپنے آپ کو اس راہ پر ثابت قدم رکھو۔ جو تمہارے لئے خدا نے مسیح موعود کے وقت اور پھر اس کی وفات کے بعد معاً نمایاں کی۔ اور جس پر چل کر تم نے آج تک سکھ پایا کیونکہ انشاء اللہ آیندہ بھی تمام آرامول اور سکھوں اور راحتوں کی ضمانت اسی میں ہے کہ تمہارا تعلق کسی ایک خدا کے مقرر کردہ سے ہو۔ اور ہر مصیبت و ابتلاء کے وقت اس کی حفاظت میں اس طرح آ سکو۔ جس طرح کہ مرغی کے پروں کے نیچے بچے آ جاتے ہیں۔ کیونکہ جو بھیڑیں ایک چرواہے کی ضرورت نہیں سمجھتیں اور اپنے آپ کو ایک سبزہ زار میں پا کر بالکل بے پرواہ ہو جاتی ہیں ضرور ہے۔ کہ وہ ناگاہ کسی وقت کسی بھیڑیئے کے حملے سے ہلاک ہوں۔ جو شاخ اپنی موجودہ سرسبزی پر مغرور ہو کر کے ہشیندہ کسی جڑ سے اپنا تعلق نہ رکھے وہ آخر ایک روز خشک ہو گی۔ پس میرے بھائیو۔ میرے دوستو۔ میرے عزیزو۔ تم ہوشیار رہو۔ اور اپنے امور کی ہدایات پر کاربند ہو جاؤ۔ جو انتظام اور طریق عمل اس نے تمہارے لئے پسند کیا۔ وہی بہتر ہے۔ اس کے سوا جو تجویز ہے۔ وہ بظاہر کیسی خوشنما نظر آئے۔ اسے کبھی اختیار نہ کرو۔ کہ اس میں تمہاری ہلاکت ہے۔ جن لوگوں سے اس نے تمہیں قطع تعلق کرنے کہا۔ ان سے قطع تعلق ہی رکھو۔" (الفضل ۳ دسمبر ۱۴ء)

اہلحدیث۔ اس مضمون کا صاف مطلب ہے۔ کہ خواجہ کمال الدین اور ان کی لاہوری پارٹی بلکہ جتنے لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے خلیفہ ثانی قادیانی سے بیعت نہیں کی۔ وہ سب اس آیت میں داخل ہیں۔ جو ظالموں کے حق میں وارد ہے۔ لَا تَرْكَنُوٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا۔ اس کا جواب ہم کیا دے سکتے ہیں خواجہ صاحب اگر خلیفہ قادیان کی بیعت نہ کرنے سے ظالم ہیں۔ تو ہم رسول قادیان کی علیحدگی سے اظلم۔ اس لئے ہمارا جواب کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔ مناسب ہے۔ کہ لاہوری پارٹی خود ہی جواب دے۔

قابل غور نکتہ کہ ہاں خواجہ صاحب اور ان کی جماعت کیلئے ایک قابل غور نکتہ ہے۔ جو رہ رہ کر ہمارے قلم سے نکلتا ہے۔ جناب حضرت مسیح علیہ السلام کا قول اناجیل میں منقول ہے۔ کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ عربی مثال۔ الثمرۃ تنبئ عن الشجرۃ۔ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ مرزا صاحب اور مرزائی جماعت ہمیشہ اس بات کا فخر کیا کرتی تھی۔ کہ ہمارے اثر صحبت سے جماعت ایسی صلحاء ایسی نیکدل ایسی اسلام سے منور ہے۔ کہ طبقہ اول (صحابہ) کا نمونہ ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھا تھا۔ جو کوئی میری جماعت میں داخل ہو گا۔ وہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جائیگا۔ بہت خوب ہے۔ مگر آج جو خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی کی نسبت ایسے ذریں موقع پر جس پر تمام اہل اسلام خواجہ صاحب کی خدمات پر نظر کر کے ان کو عزت سے ملے اور فخر سے یاد کیا۔ قادیانی پارٹی سے اس قسم کا سلوک جو مندرجہ بالا اقتباسات سے پایا جاتا ہے۔ کہاں تک ان کی وسیع النظری اور اسلامی ہمدردی اور نور نبوت سے نورانیت کا ثبوت دیتا ہے؟ یہ ایک نکتہ قابل غور ہے۔ حالانکہ یہ وہ جماعت ہے جس کو مرزا صاحب سے بہت گہرا تعلق نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی بھی ہے۔ تو کیا مخالفین مرزا صاحب کو یہ کہنے کا حق ہے کہ وہ اس رائے پر بضد مصر رہیں۔ کہ خود مرزا صاحب بھی کم و بیش اسی قسم کی وسیع النظری رکھتے تھے۔ فافہم وتدبر۔

---

## خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آیت انفسنا

اس عنوان کے ذیل میں اہلحدیث مجریہ ۴ دسمبر میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ شیعہ نے دعوے کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالے نے جناب مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلعم کا نفس کہا ہے۔ اس لئے جناب مرتضے خلیفہ بلافصل ہیں۔

اس کے جواب میں فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے آیات قرآنیہ کی شہادت سے کہا۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادری ہیں۔ لیکن ایڈیٹر اصلاح شیعہ کی ان آیات سے تسلی نہیں ہوئی۔ وہ ان آیات کے بعد لغت عرب سے سننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں عرب کے لغات اور ان کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شائع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا۔



اجتہاد و تقلید۔

شیخ سعدی مرحوم کے قول سے

ہر کس کہ بقرآں و خبر زو نرہی
آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی

کے مطابق تو مناسب تھا۔ کہ ہم خاموش رہتے۔ لیکن اس خیال سے کہ تظاہر ادلہ سے ثبوت میں زیادہ قوت ہو جاتی ہے۔ ہم محض ان کا تعنت رفع کرنے کے لئے کتب لغت کے حوالہ سے بھی ثابت کرتے ہیں۔ کہ اہل لغت نفس کے معنے اخ دبرادر بھی لکھتے ہیں۔

فن مناظرہ میں تعنت اسے کہتے ہیں۔ کہ خصم کافی دلیل کے ہوتے اس پر نقض کرنے کے بغیر دوسری دلیل کا مطالبہ کرے۔

قرآن کی آیات کے ہوتے انکو دیگر کتب کی شہادت کی ضرورت شاید اس لئے سوجھی ہوگی۔ کہ یہ قرآن مجید بوجہ اس قرآن سے مختلف ہونے کے جو غار سرمن میں امام غائب کے پاس ہے۔ قابل احتجاج نہیں ہے سبحان اللہ۔ اسی کینڈے کے لوگوں کی نسبت فرمایا ہے۔

فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یومنون

قرآن مجید عربی لٹریچر میں حقیقۃً بے نظیر کتاب ہے خالص عربوں میں سے کسی بڑے سے بڑے معاند فصیح و بلیغ سے بھی اس کی مثل نہ بن سکی۔ اس کی عبارت کی چستی۔ اس کے الفاظ کی نشست۔ اس کے کلمات کی موزونی۔ اس کے معانی کی پاکیزگی و بلندی۔ اس کے محاورات کی زبان زدگی۔ غرض جملہ اوصاف نے جو علم ادب میں ضروری ہیں۔ مخالفین کی زبان بندی کر کے ان کو سکتے کے عالم میں کر دیا۔ اور حیرت کے دریا میں ڈبو دیا۔ لیکن افسوس اس نے استناد و استشہاد غیر کافی جانا گیا۔ تو ایسے شخص کے نزدیک جو زبان سے اس کے کلام اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اور متقی ہونے کا دم بھرتا ہے سے

گر مسلمانی ہمینست کہ شیعہ دارند
وائے گر بس امروز شود فردائے

جی تو یہ چاہتا ہے۔ کہ آپ کو اور فاضل ایڈیٹر اہلحدیث ہر دو صاحبان کو بنارس۔ یا دہلی میں بلا کر لغت عرب کا وہ صفحہ آنکھ سے دکھاؤں۔ جس پر نفس کے معنے اخ دبرادر لکھے ہیں۔ تاکہ آپ یہ عذر نہ کر سکیں کہ یہ کتاب ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ نیز حضرت مولانا آپ سے ملاقات کر کے مسئلہ خلافت کے متعلق بھی ایک فیصلہ کن گفتگو کر لیں۔ جس کیلئے انکو مدتوں سے ارمان ہے۔ لیکن شاید آپ ہماری دعوت کے قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ اس لئے دم نقد لغت کا حوالہ نقل کئے دیتے ہیں

دیکھئے جناب! اور خوب غور سے آنکھ صاف کر کے دیکھئے۔ لسان العرب مطبوعہ مصر جلد ہشتم حرف سین فصل النون ذیل مادہ نفس صفحہ ۱۱۹ سطر ۵ میں لکھا ہے۔ وَالنَّفْسُ الْاَخُ۔ پھر سطر ۲۰ میں لکھا ہے۔ واما النفس بمعنی الاخ فشاھدہ قولہ سبحانہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم انتہی

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ۔

میں ہوں وہی
خاکسار سیالکوٹی

---

## میاں صاحب کے مدرسۂ حدیث کی نزع کی حالت

### قابل توجہ

### تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہائے وہ جامع حسنات و کمالات و برکات جس نے خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں اعزا کو چھوڑا۔ وطن چھوڑا۔ آرام چھوڑا۔ دنیا سے دل سے منہ موڑا۔ مناصب جلیلہ پر خاک ڈالی۔ ہائے وہ فرشتہ تمثال ستودہ خصال جو عمر بھر قرآن مجید کا دلدادہ و شیدائی اور حدیث شریف کا شیفتہ و فدائی بنا رہا۔ اور ہائے وہ تقدس مآب۔ اخلاق کا پتلا جس نے مدت العمر قرآن و حدیث کی خدمت میں اپنا تن۔ اپنا من۔ اپنا دھن صرف کیا ہو۔ ہائے وہ برگزیدہ بزرگ جس نے قرآن و حدیث کا درس قریب اسی سال کے دے کر ہزاروں عالمان حدیث بنا چھوڑے۔ اور ہائے وہ بخاری زمان اور بیہقی دوران جس کی زبان پر مدت العمر ہر روز ہر گھڑی۔ ہر لحظہ۔ اور ہر آن قال اللہ اور قال الرسول کے سوا اور کچھ نہ رہتا تھا۔ اور ہائے وہ خدا کا سچا عاشق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہنے والا جس کا حدیث مدرسہ مصر۔ زنجبار۔ حبش۔ طرابلس تونس۔ الجزائر۔ حجاز۔ عراق۔ عجم۔ شام۔ روم چین۔ تبت۔ بخارا۔ بلخ۔ سمرقند۔ کاشغر۔ کابل۔ پنجاب۔ ممالک متحدہ۔ بہار۔ بنگال۔ برہما دکن۔ بمبئی۔ وغیرہ کے طالبان حدیث و قرآن کا مرجع بنا ہوا تھا۔ اور جس مدرسہ کی شہرت کا یہ حال تھا۔ کہ سے

آوازہ جس کے فیض کا تا شام و روم ہے
یہ اس سپہر علوم کا دار العلوم ہے

مگر افسوس صد افسوس۔ ہزار افسوس میاں صاحب کے بعد اس مدرسہ کی جو حالت ہو گئی۔ وہ ناگفتہ بہ ہے اور جس کی اجڑی حالت کے اظہار کی مجھے طاقت نہیں اور نہ ضرورت۔ عیاں را چہ بیاں سے

نہ وہ نالوں کی شورش ہے نہ وہ آہوں کی دہائی ہے
ہوا کیا درد کو بیمار کی گھلی کیوں آج سونی ہے

مجھ پر کوئی خفا ہو۔ تو ہووے۔ اور مجھکو کوئی برا کہے تو خوب دل کھول کے کہے۔ مگر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ میاں صاحب کے شاگردوں نے میاں صاحب کا حق استادی جیسا کہ چاہئے ادا نہ کیا۔ اور میاں صاحب نے جس پودے کو اپنے دل و جگر کے خون سے عمر بھر سینچا تھا۔ اس کو انہوں نے کبھی پانی تک نہ دیا۔ اور ابھی بلا سے خواہ وہ پھلے پھولے یا مرجھائے۔ یا جل جاوے۔ اگر میاں صاحب کی مزار پر کوئی جائے۔ اور کان لگا کر سنے۔ تو یہی آواز آئے گی۔ کہ سے

ایسی امید نہ تھی آپ سے اے جان جہاں۔
مدرسہ تام کو پوچھا نہ کبھی میرے بعد

میاں صاحب کے شاگردان با واسطہ یا بلا واسطہ کو اب جاگزنہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ مدرسہ کی امداد سے (خواہ رقمی ہو یا علمی) ایک منٹ کے لئے بھی تغافل اور تساہل سے کام لیں۔ کیونکہ مدرسہ زبان حال سے

القرآن العظیم — قرآن مجید کے الہامی کتاب ہونے کا ثبوت قیمت ۱ر مجلد

کچھ رہا ہے کرے

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تمکو خبر ہونے تک

اسوقت صرف ہندوستان ہی میں میاں صاحب کے شاگردوں کی تعداد لاتعد و لاتحصی ہے جن میں سینکڑوں ایسے ہیں۔ جو تھوڑی بہت مالی امداد کر سکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جن سے علمی امداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ لہذا جو مالی امداد دینا چاہیں۔ وہ مالی امداد دیں۔ اور جو علمی امداد دیں وہ علمی امداد دیں۔ تاکہ میاں صاحب کا لگایا ہوا پودا جو مرجھانے والا ہے۔ پھر پھلے پھولے اور جس سے میاں صاحب کی روح خوش ہو ہم سے حق استادی ادا ہو۔ اور خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں جس کی صورت یہ ہے۔ کہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری جو خوش قسمتی سے آج کل دہلی میں درس دیتے ہیں انکو صدر مدرس بنایا جاوے۔ اور دیگر اہل علم بھی اس مدرسہ میں رکھے جاویں۔ اور یہ مدرسہ از انتظام اہلحدیث کانفرنس کردیا جاوے۔ اور کانفرنس کی طرف سے مولانا سید عبد السلام صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم مہتمم مدرسہ بنائے جاویں۔ امید ہے اہل قلم اس تحریک کے متعلق تائیدی مضمون بھیجیں گے۔ تاکہ یہ مدرسہ اہلحدیث کی ضروریات کا پورا کفیل ہو سکے۔

ہزار آفرین ہے مولوی ابوالحسن عبد الرحمن صاحب پشاوری پر جو اپنے پیارے استاد میاں صاحب کے مدرسہ کی خدمت اب تک کئے چلے جارہے ہیں ؎

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی خواہش
دیکھئے تو ہم بھی ہیں کیا صبر و قناعت ڈلے

مدرسہ زیر بحث کی شاخیں حسب ذیل قرار دی جانی چاہئیں۔

(۱) مدرسہ حدیث وزیر آباد (مولانا حافظ عبد المنان صاحب کا)
(۲) مدرسہ حدیث بنارس (مولوی محمد ابو القاسم صاحب کا)
(۳) مدرسہ حدیث آرہ (مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا)

اور جو عالم ان سب سے تیار ہوں وہ اہلحدیث کانفرنس کے سفیر یا مشنری مقرر کئے جائیں

اگر میری اس تجویز سے میاں صاحب کے تلامذہ عقیدتمندان اور ناظرین و سامعین اخبار اہلحدیث متفق ہوں۔ تو میں اس فنڈ میں ماہانہ (عہ) گذارا کرونگا۔ اور اہلحدیث کانفرنس فنڈ میں بھی (عہ) ماہانہ چندہ دیا کرونگا۔ اور ان سب سے بھی مجھکو قوی امید ہے۔ کہ وہ مجھ سے حقیقی طور پر اتفاق کریں گے۔ یعنے "تعلیمی فنڈ" اور "اہلحدیث کانفرنس فنڈ" میں تھوڑا بہت جتنا ہو سکیگا۔ ماہانہ چندہ دینے کا اعلان بقید رقم اخبار اہلحدیث میں فرمائیں گے۔ ان ماہ بماہ چندہ مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے پاس × بھیجا کریں گے تاکہ مولوی صاحب ممدوح حسب صوابدید مدارس مافوق کے امداد اور اخراجات میں رقم مجتمعہ صرف کرسکیں۔

اے صاحبو قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطروں ہی سے ہوگی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

(راقم العاجز عبد الحمید اٹاوی از حیدرآباد دکن)

**اڈیٹر** - آپکی یہ تجویز اس قابل نہیں کہ اسپر انکار یا اقرار سے بحث ہو۔ بلکہ اس قابل ہے۔ کہ آج سے بہت دن پہلے پاس کی گئی ہوتی۔ لیکن جو وقت کسی کام کے لئے اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ اوسی وقت وہ کام ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ کانفرنس میں بہت دفعہ یہ سوال پیش ہوا ہے۔ کہ اہلحدیث کا کوئی ایسا مدرسہ نہیں جہاں انکی ضرورت کے مطابق پوری درسی کتابوں کی تعلیم دی جاتی ہو۔ اس لئے دہلی کے متفرق مدارس کو ایک کردیا جائے اس تحریک کی جہانتک میرا علم ہے۔ مولانا سید عبد السلام صاحب نے میرے ساتھ خاص علیحدگی میں زور سے تائید فرمائی۔ یہ کہا کہ میاں صاحب مرحوم کا مدرسہ سب جماعت کا ہے اسی کو کیوں ترقی نہ دی جائے۔

میرے خیال میں اس وقت اہلحدیث کے پاس اتنا سرمایہ ہے۔ کہ اگر اس کو یکجا کیا جائے تو عزت سے بسر ہو سکتی ہے۔ بانیان کانفرنس کے دل و دماغ میں جو منصوبے ہیں۔ اون کو پیشتر کسی ایک دفعہ ظاہر کرچکا ہوں جب ہم (خاکسار اور بھائی ابراہیم) بسرکردگی مولانا عبد العزیز مدظلہ بطور وفد نکلے تھے۔ تو بڑے بڑے منصوبے کئے جاتے تھے اگر اون کو ظاہر کیا جاوے۔ تو خطرہ ہے۔ بدگمان لوگ اونکو شیخ چلی کی بڑ کہدیں گے۔ لیکن جن لوگوں کو اوسی وفد کا کس مپرسی میں اپنے بانی مجسم محبت مولوی محمد حسین صاحب و حافظ محمد حسین صاحب سوداگران کوٹلہ زینت محل دہلی اترنا اور وہاں کے کمرے میں پہلا جلسہ بغرض ستائے اغراض کانفرنس کے منعقد ہونا یاد ہوگا۔ اوس کے بعد کانفرنس کی رفتار اور آوازۂ قبولیت اون کے کانوں میں پہنچا ہوگا۔ وہ ان خیالات کو شیخ چلی کی بڑ نہیں جانیں گے۔ بلکہ یہ کہیں گے ؎

اگرچہ قطب تحمل سے ٹلے تو ٹل جائے
ہمالہ باد کی ٹھوکر سے گو پھسل جائے
اگرچہ بحر بھی جگنو کی دم سے جلجائے
اور آفتاب بھی قبل از عروج ڈھلجائے
کبھی نہ صاحب ہمت کا حوصلہ ٹوٹے
کبھی نہ ہونے سے اپنی جبیں پہ بل آئے

ہاں اب تو خدا کے فضل سے اہلحدیث کانفرنس ہندوستان کی معزز با وقعت مجالس اور انجمنوں سے ہے۔ تو پھر کیونکر نہ ہم اون منصوبوں کے پورا ہونے کی توقع رکھیں

ناظرین منتظر ہونگے۔ کہ وہ منصوبے کیا ہیں اس لئے میں اونکو زیادہ بے تاب کرنا نہیں چاہتا وہ منصوبے ایسے نہیں ہیں۔ جن کو منصوبہ کہا جائے۔ بلکہ وہ ایسے ہیں۔ کہ اون کو کانفرنس کا نصب العین کہنا بجا ہے۔

وہ منصوبہ یہ ہے۔ کہ جماعت اہلحدیث کا ایک اتنا بڑا مدرسہ دہلی میں ہو۔ جس میں تمام ضرورتیں پوری ہوں۔ ہر قسم کے علوم کی باقاعدہ تعلیم ہو

× اہلحدیث کانفرنس کے باضابطہ امین کوٹھی حاجی علی جان ہے بعد تکمیل تجویز ہذا کل چندہ وہاں ہی جانا چاہئے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

علماء واعظین۔ مناظرین۔ اور مصنفین پیدا ہوں۔ اس مدرسہ کی ایک عالیشان عمارت ایسی عمارت ہو جس میں کتبخانہ بھی اتنا بڑا ہو۔ کہ ہر قسم کی کتابیں اس میں مہیا ہوں۔ اوسی میں ایک دارالتصنیف ہو۔ اوسی میں مجلس شوریٰ ہو۔ اوسی میں جلسے ہوا کریں۔ اوسی میں دارالمناظرہ ہو۔ اوسی میں مطبخ ہو۔ اوسی میں دارالاقامہ ہو۔ مدرسین کو معقول مشاہرے ملے۔ طلباء کو کافی وظیفے

اس کے لئے سردست پچاس ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ جس کی بابت پہلے ایک دفعہ اہلحدیث میں اعلان ہوا تھا۔ کہ موسم سرما میں وفد نکلیگا۔ انشاءاللہ۔ لیکن جنگ کی وجہ سے تمام منصوبے رک گئے۔ مگر بیٹھے نہیں۔ ہم بھی باقی دنیا کے ساتھ ہیں۔ جہاں اور انجمنوں حتے کہ سلطنت کے بھی بہت سے کام اسی جنگ کی وجہ سے بند ہیں۔ ہمارا بھی یہی۔ کیونکہ ہم سب ایک جہاز پر سوار ہیں۔ یہی معنے ہیں ؎

ہمراہ یاراں دوزخ ہمراہ دیاراں بہشت

میں مطلب سے بہت دور چلا گیا۔ میری غرض یہ تھی کہ مولوی عبدالحمید صاحب نے جو تحریک پیدا کی ہے۔ اس کا نقشہ ناظرین کو سنا کر درخواست کروں۔ کہ اس کے متعلق اپنی اپنی رائے سے ممنون فرمادیں۔ حضرات علماء و روساء و دیگر ذی رائے صاحبان کا خصوصیت سے انتظار رہے گا۔ تاکہ آئندہ سالانہ جلسہ پر اس کی کوئی صورت پیدا کی جائے

---

## سفر رنگون

(ایک مدراسی گریجویٹ صاحب سے گفتگو)

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث مجریہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۱ء)

لطیفہ۔ اس سلسلہ میں آگے صرف ایک تحریر ۲۸ ستمبر کے اہلحدیث میں شائع ہوئی ہے۔ اور ابھی بہت باقی ہے جب یہ مضمون سابق یعنے رنگون سے دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہوا ہے کہ

جو اریٹن کے واقعات نے رنگون اور کلکتہ کے درمیان سلسلہ خط وکتابت اور آمدورفت کا بند کردیا۔ یہ بندش قریباً تین ہفتے رہی۔ سوائے تار برقی کے پیغام کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے اگلا مضمون بھیج نہ سکا۔ یکم اکتوبر کو بندش کھل گئی۔ اور خدا خدا کرکے کرشنا جہاز روانہ ہوا۔ اس بعد خاکسار کو بخار تھا۔ اور رات نہایت اضطراب میں گذاری تھی۔ دستآور دوائی پی تھی۔ گو روانگی کو جی چاہتا تھا لیکن روانہ نہ ہوسکا۔ اس کے بعد اصرار کرکے دوستوں کو منوا لیا۔ اور انہوں نے بادل ناخواستہ مجھے ۱۳ اکتوبر کے جہاز لنکا میں روانہ کردیا۔ ۱۶ اکتوبر کو گھر میں پہنچا اور مولانا شیر اسلام کی دعا کے اثر سے گھر میں اب تک جیسے دن گذار رہے ہیں۔ وہ مولانا صاحب کو بھی خوب معلوم ہیں کر خود آنمکرم کو بھی عیادت کے لئے سیالکوٹ میں تشریف لانا پڑا۔

یہ تو حاشیہ کی باتیں ہیں۔ اصل لطیفہ غیبی یہ ہے کہ گھر پر پہنچ کر بھی بیماری کی وجہ سے سفر رنگون کا سلسلہ مکمل نہ کرسکا۔ گو بعض ایک شائقین نے اس کی نسبت شوق بھی ظاہر کیا۔ اب صحت کے بعد ۱۲ دسمبر کے اہلحدیث میں ۲۸ ستمبر کے اہلحدیث کا وہ دو ورقہ بھی جس پر سفر رنگون کا مضمون تھا۔ لپٹا ہوا آیا۔ میں حیران ہوکر سوچتا رہا۔ کہ دیگر مضمون تو میں نے ابھی تک بھیجا نہیں۔ کیا مولوی صاحب نے اسی مضمون کو دوہرا کر ناظرین کو قند مکرر کا مزہ چکھانا چاہا ہے لیکن غور سے دیکھا۔ تو وہی ۲۸ ستمبر کے پرچہ کا دو ورقہ تھا۔ اب سوچ میں پڑا۔ کہ آیا یہ دو ورقہ سہل لگانے والے دفتری کی غلطی سے رکھا گیا۔ یا مولوی صاحب نے میری تذکیر و یاددہانی کے لئے عمداً رکھوایا۔ بہرحال اس کی کچھ وجہ ہو۔ مجھے تذکیر کا فایدہ ہوا۔ کہ میرے جیسے غبار گنہ بندہ الیت تدبر کرے کہ میں اپنے اور دوسروں کے واقعات کو نظرِ عبرت سے دیکھوں۔ وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ (یوسف پ۱۳) یعنے زمین و آسمان میں بہت سے نشانات ہیں جن کے پاس سے یہ لوگ گذر جاتے ہیں۔ لیکن ایسے حال میں کہ روگردان (بے پرواہ) ہوتے ہیں؟

آج ۱۲ دسمبر کو خدا تعالیٰ کا نام لیکر اس سابق مضمون سے آگے شروع کرتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

### مسئلہ تناسخ

دوست خودکشی کے متعلق میری تقریر کو سنکر مدراسی عیسائی گریجویٹ نے بہت خوشی ظاہر کی اور بلاچون وچرا اُسے تسلیم کرلیا۔ اور قرآن شریف کے حسن بیان اور حسن تعلیم کی داد دینے لگے۔

اس کے بعد کہنے لگے۔ کہ اچھا میں آپ سے چند مذہبی سوال حل کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ نہایت خوبی سے انکو حل کریں گے۔ اور میری تسلی کردینگے۔

**خاکسار۔** جو کچھ مجھے یاد ہے۔ اس سے حتی الوسع کوشش کرونگا۔ کہ وہ مشکلات حل ہوجاتیں۔ امید ہے کہ آپ بھی اُسے معقول پاکر قبول فرمالیں گے۔

**مدراسی صاحب۔** آپ لوگ (مسلمان) تناسخ ارواح کو مانتے ہیں یا نہیں۔

**خاکسار۔** نہیں۔

**مدراسی صاحب۔** خدا عادل ہے۔ رحیم بھی ہے حکیم بھی ہے۔ اس کا ہر فعل باحکمت اور مبنی برمصلحت ہوتا ہے۔ دنیا میں لوگوں کی حالتیں۔ رنج وراحت۔ آسانی وتنگی۔ تندرستی وبیماری خوبصورتی وبدصورتی۔ اختیار ولاچاری دولتمندی ونا داری میں مختلف ہیں۔

اس اختلاف کی بنا کسی سبب پر ہے۔ یا خدا تعالیٰ کا جبری حکم ہے جیسے جیسا چاہا بنا دیا۔ حالانکہ اگر بغیر سبب کے ہوتا۔ تو ہر ایک کے مساوی حق تھے۔ اگر اس میں اختلاف و امتیاز کا سبب لوگوں کے پہلے جنم کے گناہ نہیں تو خدا تعالیٰ کے عدل ورحم میں فرق آئیگا۔ اور اس کا فعل مبنی برحکمت نہیں ہوگا۔ لہذا تناسخ کو ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالیٰ جسے جس حالت میں رکھتا ہے وہ اسکی اپنی کمائی کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ عادل ہے۔ اس نے رحم کو چھوڑ کر جبر سے کسی کی حالت تنگی وترشی اور رنج ومصیبت میں نہیں کردی۔

**خاکسار۔** بیشک یہ سوال بہت مشکل ہے۔ اور اس نے دنیا کے فلاسفروں کی عقل کو قدیم سے چکر میں ڈال رکھا ہے۔ لیکن ؎

کس ندانست کہ منزل گہ مقصود کجا ست
اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

بغیر وادیٔ ربانی کی ہدایت کے اس میں کسی نے بھی راہ

حساب کو نہ پایا۔ اور سب ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے رہے۔ میرا علم گو ناقص ہے۔ مگر خدا کے فضل سے یہ مسئلہ ایسے سہل طریق پر بیان کرونگا۔ کہ فلسفیوں کی الجھنیں بھی کھل جائیں گی۔ اور آپ کو بھی سمجھ آجاوے گی۔ اگر میں کسی خاص مذہب (مراد از مذہب اسلام) کے دلائل مذہبی حیثیت سے بیان کروں۔ تو شاید آپکو یہ وہم گذرے کہ میں اس مذہب کی حمایت کے لئے ایسا کہتا ہوں۔ یا اگر کسی خاص مذہب (مراد ہندو دھرم) کے دلائل پر نقض کر کے ان کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کروں۔ تو شاید آپ یہ خیال کریں۔ کہ چونکہ میں اس مذہب کا قائل نہیں ہوں اس لئے اس کے مسائل ودلائل کو باطل جانتا ہوں۔ سو آپ کو ان اوہام سے دور رکھنے کے لئے میں ایسے دلائل بیان کرونگا جن کی بنا ان امور پر ہو جن کو جملہ مذاہب تسلیم کرتے ہیں یا جو روئے عقل سلیم سب مذاہب کو تسلیم کرنے چاہئیں۔ خواہ کوئی مذہب انہیں حق جانتا ہو۔ اور دوسرا باطل۔ تاکہ ہم فرقہ بندی کی کشمکشوں سے نجات پا کر ایک مرکز پر آسکیں اور تقلیدی پیروی سے الگ رہکر مقام تحقیق پر قائم ہو سکیں اور بفحوائے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ۔ چیزوں کی اصل اہمیت کو معلوم کر کے اپنے اعتقادات و مسلمات کی بناء دلیل و برہان پر رکھ سکیں۔

دنیا میں خدا تعالےٰ نے لوگوں کی حالتوں میں جو اختلاف و امتیاز کر رکھا ہے۔ اس کا اصلی سبب بتانے سے پیشتر میں خدا تعالےٰ کی ان تین صفات کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ جو آپ نے اپنے سوال میں بیان کی ہیں۔ امید ہے۔ کہ ان کے ٹھیک سمجھ میں آجانے سے یہ مسئلہ صاف ہو جائے گا اور جس نے اس مسئلہ میں غلطی کھائی۔ اسی نے کھائی۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے عدل و رحم اور حکمت کے حدود کو ملحوظ نہیں رکھ سکا۔ گویا جس طرح یہ تین صفات اس سوال کی بناء ہیں اسی طرح اس کے جواب کی بھی بنا ہیں۔

عدل کہتے ہیں کسی حقدار کو اس کا حق و بھی بغیر کم و کاست کے دینا۔

اور رحم کہتے ہیں کسی کے حال پر ترس کھانے کو۔

اور حکمت کہتے ہیں۔ کسی فعل کو مقتضائے مصلحت سے کرنے کو۔

سو ہر انسان اپنی مخلوقیت کا اقرار کرنے کے بعد خیال کر سکتا ہے۔ کہ اپنے وجود و قیام میں اپنے آرام کی صورتیں میں خدا تعالےٰ سے اپنی مرضی کے مطابق استحقاق طلب کر سکتا ہوں۔ یا میرا فیصلہ محض اس کے رحمت کے سپرد رہے ؎

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

جب یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ کہ ہم اپنی ہستی و بقا میں خدا تعالےٰ کے ارادے کے ماتحت ہیں۔ وجوباً خدا تعالےٰ کو نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم کو زندہ رکھ۔ اور نہ اپنے وجود کے وقت اسپر کوئی حکم چلایا تھا۔ کہ ہمیں موجود کر۔ تو ہم بقا و زندگی کی آسائشیں کسطرح استحقاقاً طلب کر سکتے ہیں۔ کیونکہ لوازمات کا مرتبہ بقا پر موقوف ہے۔ اور بقا کا درجہ وجود کی فرع ہے جب ہمارا پیدا کرنا اسپر واجب نہیں۔ اور نہ ہمارا زندہ رکھنا اسپر لازم تو زندگی کی چیزیں ہماری من مانی مراد کے موافق دینی کب لازم ہیں۔ لہٰذا صاف روشن ہے۔ کہ اس ذات سرمدی سے جو کچھ بھی حاصل ہوا۔ اور جو کچھ ہوگا محض اس کے فضل و کرم سے ہوا۔ اور ہوگا۔ ہم کون اور ہمارا استحقاق کیا۔ سب کچھ اسی کی عطا ہے۔

جسپال راہی صاحب۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جس صورت میں ہماری ہستی خدا تعالےٰ کے ارادے کے ماتحت ہے۔ تو ہم خدا تعالےٰ پر کوئی استحقاق نہیں رکھ سکتے۔

خاکسار۔ تو بس یہ مضمون صاف ہے۔ الحمد للہ کہ فلسفیوں کی وہ الجھن جس نے انکو حیران کر رکھا تھا۔ ایک ایسے نکتہ سے کھل گئی۔ آپ فرمائے جب ہمارا استحقاق ہی کوئی نہیں تو اس ذو الجلال سے کونسے عدل کی خواہش کریں۔ کیونکہ عدل کی بنا اس بات پر ہے۔ کہ مقابلہ میں کسی کا حق ثابت ہو۔ جب خدا تعالےٰ پر ہمارا کوئی حق ہی نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ ذو الجلال کی نسبت عدل و ظلم کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ بس جو کچھ کرے۔ وہ سب اس کے فضل و کرم اور اسکی رحمت و ربوبیت کے تقاضے سے ہے۔

اس امر کے لئے میرے پاس اور دلائل بھی ہیں لیکن وہ بہت باریک ہیں۔ اور ان کا سمجھنا علم تصوف کی جانکاری پر موقوف ہے۔ اس لئے اسی سادہ اور سہل دلیل پر اکتفا کرتا ہوں۔

رحم کے متعلق میں کچھ اور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس رحیم و کریم خداوند تعالےٰ کی رحمت کا ظہور اسی رنگ میں ہونا چاہئے۔ جو اسے خود منظور ہو۔ نہ کہ جیسا ہم قرار دیں۔ کیونکہ جب تقریر بالا سے ثابت ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ پر ہمارا کوئی استحقاق نہیں ہے۔ تو پھر وجوباً کسی خاص صورت رحمت پر اصرار کرنا محض تحکم ہے۔

جسپال راہی صاحب۔ بیشک یہ درست ہے۔ کہ منعم حقیقی جس طرح چاہے۔ انعام کرے۔ کوئی دوسرا اسکو کسی خاص صورت انعام پر مجبور نہیں کر سکتا۔

خاکسار۔ بس جب یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ کی رحمت اس کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور کسی دوسرے کو اس میں کچھ بھی دخل نہیں۔ تو اب معلوم کریں۔ کہ اس کارخانہ عالم میں کوئی بھی جاندار ایسا نہیں۔ جسے اس کے انعامات مخصوصہ سے بہرہ نہ ملا ہو جسے کہ وہ بھی جیسے۔ آپ معذب و گرفتار بلا سمجھتے ہیں۔ سب سے بڑھکر انعام خلعت ہستی کا عطا کرنا اور اس کے بعد بقا کی منزل کو پورا کرنا ہے۔ جسے دوسرے لفظوں میں ایک وقت مقرر تک زندہ رکھنا کہہ سکتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف و رنج ہے۔ تو عارضی ہے۔ اور بہ نسبت انعامات ذوالمنن کے کمتر۔ اسی معنے میں قرآن کریم میں کہا گیا ہے۔

عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ (اعراف پ ۹) یعنے میرا عذاب تو صرف اسی کو ہوگا جسے میں (عذاب کرنا) چاہوں۔ لیکن میری رحمت ہر شے پر چھائی ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کے مدت العمر رنج یا بیماری یا افلاس و ناداری کو پیش کر سکے۔ کہ ایسے بہت سے اشخاص ہیں جنہوں نے عمر بھر میں خوشی کا دم کبھی لیا ہو گا۔ تو میں اس کے جواب میں کہوں گا۔ کہ اس مثال کے پیش کرنے والے کی اور اگر رنج و مصیبت میں عمر بسر کرنے والے کی بھی یہی رائے ہو۔ تو اس کی ہی غلطی سے خدا تعالےٰ کے افضال و انعامات غائب ہو گئے۔ ع

حَفِظْتَ شَیْئًا وَغَابَتْ عَنْكَ اَشْیَاءُ

یعنے تو نے ایک بات کو تو یاد کر لیا۔ اور بہت باتوں کو بھلا دیا۔ ایسا آدمی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اور

ahmadimuslim.de

خدا تعالیٰ کے انعام کو نہیں جان سکتا۔ یہی سبب ہے ہمارے ہادیٔ برحق نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ کہ تم اپنے سے حقیر تر آدمی کی طرف دیکھو تاکہ اپنی برتری کو سمجھ کر خدا کا شکر کرسکو۔ کہ ہم کو اس درجہ میں نہیں رکھا۔ اور نیز فرمایا۔ کہ جب کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھو۔ تو کہو کہ خداوند قدوس تعریف کا مستحق ہے جس نے مجھے اس بلا سے جس میں اس شخص کو مبتلا کیا ہے۔ محفوظ رکھا ہے یعنی دنیا میں کوئی متنفس آپ کو نہیں ملیگا۔ جو خدا تعالیٰ کے کثیر انعامات مخصوصہ سے بہرہ نہ رکھتا ہو انسان کو غلطی لگتی ہے۔ تو اس سے کہ جو نعمت دوسرے کے پاس ہے۔ وہ مجھکو بھی حاصل ہونی چاہیئے۔ اور چونکہ وہ مجھکو حاصل نہیں اس لئے مجھپر خدا تعالیٰ کا کوئی بھی انعام نہیں۔ اور یہ بالکل الٹی منطق ہے۔ اس کا طالب بھی کہ ہمکو طلب کا استحقاق نہیں۔ تو شکایت کیسی؟ اور اس نظر سے بھی کہ جب اس کی رحمت اس کے اپنے اختیار میں ہے تو تخصیص نعمت پر اصرار کرنے کے کیا معنے؟ اور اس وجہ سے بھی کہ نعمت کی صورت صرف وہی نہیں۔ جیسے شاکی وغیر قانع شخص نے سمجھا۔ اور جانا۔ بلکہ ان کا حصر انسان کے علم سے باہر ہے۔ اسی معنے میں فرمایا۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراہیم پ ۱۳) یعنے اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرو۔ تو ان کا احاطہ نہیں کرسکو گے"۔ پس دیکھنا چاہیئے۔ کہ مجھ ناچیز پر جسے خدا نے محض اپنی عطا سے یہ وجود بخشا۔ اور اتنی عمر تک مہلت دیکر میری کفالت اور تربیت کی۔ کوئی انعام ہے یا نہیں۔ قطع نظر اس سے کہ کسی اور کو کیا انعام بخشا۔ اور مجھے کیا دیا۔ یہاں مقابلے کا سوال نہیں۔ بلکہ وجود نعمت کا سوال ہے۔ اسی امر کیلئے فرمایا۔ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (نساء پ ۵)

یعنے خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہے۔ اس کا کچھ ارمان نہ کرو۔ مردوں نے جیسے عمل کئے ہوں۔ انکو ثواب ہیں ہے) ان کا حصہ اور عورتوں نے جیسے عمل کئے ہوں۔ انکو ثواب ہیں ہے) ان کا حصہ۔ اور تم (ہر وقت) اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے" یعنے ہر ایک کو اوس کے مناسب عطا کرے گا"۔

اب میں تیسری صفت حکیم کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی کے ضمن میں آپکے سوال کا اصلی جواب بھی آجاویگا۔ کہ دنیا میں اختلاف حالات کی اصلی وجہ کیا ہے؟ میں پہلے بیان کرچکا ہوں۔ کہ حکمت کہتے ہیں کسی فعل کو مقتضائے مصلحت سے کرنے کو دنیا کا اختلاف حالات بہت بھاری حکمت پر مبنی ہے اور اسی سے سارا انتظام چل رہا ہے۔ ورنہ بادشاہی اور محتاجی کی نسبت قائم نہ رہے۔ دنیا کے سب کام کاج حالت سکون میں ٹھیرے رہیں۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے مذہبی نظر کو بند کرکے اور سابق خیالات سے الگ ہوکر اس بات کو سوچیں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے انعام ہر فرد بشر پر مساوی طور پر تقسیم ہوتے جیسا کہ ایک ناشکر گذار انسان خیال کرتا ہے۔ تو دنیا کے بڑے بڑے کارخانے جن میں ہزاروں آدمی کام کرتے ہیں۔ کیسے چلتے اور کیوں بنتے کیونکہ بوجہ مساوی انعام پانے سب سرمایہ دار ہوتے۔ اور مزدور کوئی نہ ہوتا۔ اب ذرا اس سے بھی اوپر نظر کریں کہ دنیاوی ترقی میں سب سے بڑی ترقی صاحب تخت ہونا ہے اگر مساوی نعمتیں ملتیں۔ تو سب بادشاہ ہوتے بلکہ کوئی بھی نہ ہوتا۔ کیونکہ شاہی نسبت تو تب قائم ہو جب اس کے مقابلے میں کوئی رعیت بھی ہو لیکن جب سب کوئی یکساں حالت میں ہے۔ تو بادشاہ کون اور رعیت کون؟ صرف ان دو تصورات سے میں آپ کو یہ جتانا چاہتا ہوں۔ کہ کارخانہ دنیا کا انتظام جس کا نام فلاسفروں کی اصطلاح میں نظام وجودی ہے۔ بغیر اختلاف حالات کے قائم رہ نہیں سکتا پس خدائے حکیم کی حکمت نے یہ چاہا۔ اور وہ بالکل مناسب ہے کہ نوع انسان کو انسانیت میں یکساں پیدا کرکے لوازمات حیات اور اسباب و متاع میں مختلف کرکے دنیا کے نظام کو اس وقت تک کہ اسے اس کا قیام و نظام منظور ہے قائم رکھے۔ اسی امر کیلئے قرآن مجید میں فرمایا ہے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا (زخرف پ ۲۵)

یعنے دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کی روزی تو ہم تقسیم کرتے ہیں۔ اور ہم ہی نے ان میں سے بعض کا درجہ بعض پر اس لئے فائق کیا ہے۔ کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو ماتحت بنا سکیں"۔

پس اختلاف حالات خداوند تعالیٰ کا ایک ایسا حکیمانہ فعل ہے جس پر انتظام دنیا کا سارا دارومدار ہے۔ اس کا سبب سوائے خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کے جو میں نے ذکر کیا۔ کچھ اور قرار دینا انتظام دنیا کے اسرار کو نہ سمجھنا ہے۔ اور گناہوں کو اس کا سبب قرار دینا تو بہت ہی باطل ہے خصوصاً پہلے جنم کے گناہوں کو بلکہ اس سے اوپر اس سے پیشتر کسی جنم کو ماننا ہی سراسر باطل ہے۔ کیونکہ (باقی باقی) سیالکوٹی

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۰

**ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث**

تقریباً دو تین ماہ سے حدیث معنونہ بالا کے متعلق اخبار اہلحدیث میں مذاکرہ علمیہ جاری ہے۔ اکثر[×] علماء نے اپنے خیالات ظاہر کرکے ناظرین کو عموماً و اہل علم حضرات کو خصوصاً اس طرف متوجہ کیا ہے مضمون زیر بحث یہ ہے۔ کہ فان الظن اکذب الحدیث میں حمل اکذب الحدیث (جو فعل لسان ہے) ظن (جو فعل قلب ہے) پر کیونکر صحیح ہوا۔ مختلف علماء کی تقریریں اس بحث میں شایع ہوئی ہیں۔ اول میں نے اس اشکال کو دفع کرنے کیلئے موضوع قضیہ (ظن) کو تاویل کرکے مثل محمول قضیہ (اکذب الحدیث) کے افعال جوارح سے ثابت کرنیکی کوشش کی ہے۔ میرے خیال میں یہاں موضوع قضیہ میں تاویل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ موضوع (ظن) فعل قلب ہے۔ اور وہ بالکل اپنے اصلی معنے پر ہے۔ ہاں الف اور لام تعریف کے داخل ہونے سے اوس کی نکارت دور ہوکر ایک خصوصیت پیدا ہوگئی ہے جس نے اسمیں موضوع واقع ہونے کی صلاحیت پیدا کر دی ہے۔ بالظن

× اکثر نہیں بلکہ بہت کم (اڈیٹر)

۱۵ اخبار کی - حضرت امام بخاری کی صاف غلطی

ahmadimuslim.de

سے مراد مطلق ظن یعنے گمان غالب نہیں۔ بلکہ ظن مخصوص جسکو قرآن آسمانی ان بعض الظن اثم نے واضح کردیا۔ اب یہاں یہ شبہ کہ محل اکذب الحدیث جو افعال جوارح سے ہے۔ یہ ظن پر جو افعال قلوب سے ہے۔ کیونکر صحیح ہوا۔ کیونکہ حمل میں اتحاد موضوع ومحمول یا اتصاف موضوع بصفت محمول ضروری ہے۔ اور صورت ملحوظ عنہا میں بوجہ تغایر محلین اتحاد یا اتصاف ناممکن ہے۔ اس شبہ کا مدار دو باتوں پر ہے

(۱) اس تنبیہ میں ظن کو اکذب الحدیث فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ظن بھی حدیث کی ایک قسم ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث بمعنے خبر ہے۔ اور خبر کا تعلق زبان سے ہے۔ اور ظن کا تعلق یا صدور قلب سے ہے

(۲) صدق وکذب خبر کی صفتیں ہیں یعنے خبر کا مطابق واقع کے ہونا صدق ہے۔ اور واقع کے مطابق نہ ہونا کذب اور خبر فعل لسان ہے۔ لہذا ظن جو فعل قلب ہے متصف بصدق وکذب نہیں ہوسکتا۔

جواب ۱ حدیث مفہوم مطلق ہے۔ اس کے دو فرد ہیں۔ حدیث النفس و حدیث اللسان۔ اسکو منحصر فی فرد واحد کرنا غلطی ہے۔ من یا عجمی خلاقہ فخلیہ البیان وغیرہ حدیث شریف میں ہے۔ ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم تتکلم او تعمل۔ اس حدیث سے یہ استشہاد مقصود ہے کہ خطرات ووساوس قلبیہ (جو بلا شک افعال قلب ہیں) کو حدیث النفس کہا گیا ہے۔

جواب شبہ نمبر ۲ صغری مسلم ہے۔ لیکن کبرے میں کلام ہے۔ خبر ایک امر نفسانی ہے۔ اس کا مبدا تعبیر جوارح ہیں۔ جوارح اوسی وقت میں واسطہ پڑتے ہیں جب خبر غیر کو دی جاوے۔ لیکن جب اپنے ہی جی کو سمجھایا جاوے یا دل ہی دل میں باتیں کی جاویں۔ اوسوقت جوارح کا واسطہ نہیں رہتا۔ ایک موحد کے دل نے شہادت دی لا الہ الا اللہ کوئی شک نہیں۔ کہ یہ خبر قلبی صادق ہے دوسرے مشرک کے قلب نے کہا۔ ان عبادۃ الصنم وسیلۃ النجاۃ لاریب۔ یہ خبر قلبی کاذب ہے۔ حالانکہ جوارح سے تعبیر نہیں کیا گیا۔ زید قائم ایک جملہ خبریہ ہے۔ یہ جس طرح زبان سے ادا ہونے کے بعد محتمل صدق وکذب ہے۔ اسی طرح ذہن میں بھی محتمل صدق وکذب تھا۔ علی ہذا کسی مصلح قوم کی کوششوں کو بنظر عداوت دیکھکر اپنے ذہن میں یہ بدظنی کرنا کہ یہ شخص اپنی شہرت یا جاہ طلبی کی غرض سے یہ کوششیں کررہا ہے۔ ان الظن اکذب الحدیث (ای اکذب احادیث القلب) کا مصداق ہے

خواہ اس ظن کو جوارح سے ظاہر کرے یا نہ کرے۔

مثال ایک سربرآوردہ اہلحدیث (جنکا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں) ایک مختصر سے جلسہ میں ارشاد فرماتے تھے۔ کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ دام اللہ فیوضہ علی تدریس اہلحدیث ہر فرقے و جماعت کی انجمنوں والوں کے شاندار جلسوں میں دعوت دیا کرتے تھے۔ اور جماعت اہلحدیث میں کوئی انجمن ایسی نہ تھی جس کے سالانہ یا ششماہی جلسوں میں مولوی ثناء اللہ کو دوسرے فرقوں کے علماء یا خواص کو دعوت دینے کا موقع ملتا۔ گویا مولوی ثناء اللہ کی مثال اس وقت ایک بانجھ (عقیمہ) عورت کی سی تھی کہ دوسروں کے عقیقوں اور ولیموں میں تو شریک ہوتی ہے۔ مگر وہ اپنی کسی تقریب میں دوسروں کو نہیں بلا سکتی۔ اسی ندامت کے مٹانے کے خیال سے مولوی ثناء اللہ نے کانفرنس اہلحدیث کی بنا ڈالی تاکہ ان کے سالانہ جلسہ میں دوسرے لوگوں کو مدعو کریں بس یہی اون کا مقصود اصلی ہے۔ کہ مثل ہنود کے مختلف شہروں میں دھوم دھام سے سالانہ جلسہ ہوجایا کرے۔ اونہیں اشاعت توحید و سنت سے غرض ہے۔ نہ ترقی جماعت اہلحدیث کی منظور یہ مثال بھی ان الظن اکذب الحدیث کا مصداق ہے یہ ظن جس وقت سے ظان کے قلب میں جاگزین ہوا اوسی وقت سے اکذب الحدیث کا مصداق تھا۔ زبان سے ادا کرنے کو اس میں دخل نہیں

اس مقام پر بظاہر ایک شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا دفعہ کرنا بھی ضرور ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب ظن کے اوپر اکذب الحدیث کا اطلاق ہوا۔ تو ظن سے دروغگوئی کا گناہ بھی عاید ہوگا۔ اور ظان لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مستحق ہوگا۔ حالانکہ افعال قلب سے تاوقتیکہ جوارح سے اون کا صدور نہ ہو۔ مواخذہ نہیں ہے

حدیث شریف میں وارد ہے۔ ومن ہم بسیئۃ فلم تکتب لہ شیئا فان عملہا کتبت لہ سیئۃ

جواب۔ بیشک بعض افعال قلوب پر مواخذہ ہوتا ہے کوئی وجہ نہیں کہ افعال قلوب پر (جو متبوع ہیں) تو مواخذہ نہ ہو۔ اور افعال جوارح پر (جو تابع ہیں) مواخذہ ہو۔ دیکھئے مدار ایمان یقین قلبی پر ہے۔ اگر کسی کے دل میں وحدانیت یا ربوبیت یا حقانیت اسلام وغیرہا میں شک ہو۔ تو اوسکی تمام نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں۔ کبر وریا وسمعہ (ان سب کا تعلق قلب سے ہے) پر مواخذہ ہونا اظہر من الشمس ہے علاوہ اس کے فرمان والا شان ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم موجود ہے۔ اور سب سے قوی دلیل یہ ہے۔ کہ احکم الحاکمین نے خود ہی فیصلہ کردیا ہے۔ اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اس آیۃ شریفہ میں نفس ظن (جو فعل قلب ہے) پر حمل اثم کا بالمواطاۃ ہوا ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حدیث فان الظن اکذب الحدیث میں آیت ہی کا معنے واضح کیا گیا ہے۔ اور جن حدیثوں سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ افعال قلوب پر مواخذہ نہیں۔ وہ دو طرح کی ہیں۔

(۱) وہ جن میں ارادہ فعل کا ذکر ہے۔ جیسے حدیث من ہم بسیئۃ فلم تکتب لہ شیئا الخ ومثل ذلک

(۲) وہ جن میں خطرات کا ذکر ہے۔ جیسے حدیث ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا الخ ونحو ذلک

جواب نمبر ۱۔ ارادہ گناہ معصیۃ لذاتہ نہیں۔ اصل گناہ وہ فعل ہے جو ارادہ سے سرزد ہوتا ہے۔ لہذا ارادہ پر مواخذہ نہیں ہے۔ بخلاف ظن (بدگمانی) کے کہ وہ معصیۃ لذاتہ ہے نہ لغیرہ کما قال اللہ تعالے ان بعض الظن اثم

جواب نمبر ۲ خطرات قلبیہ افعال اختیاریہ قلب نہیں بلکہ یا تو توہمات قوت واہمہ ہیں۔ یا مکائد شیطانیہ اسی واسطے ایسے خطرات کے ہجوم کے وقت تعوذ کا حکم ہے۔ کما ہو مصرح فی بعض الاحادیث۔ بخلاف ظن کے کہ افعال اختیاریہ قلب سے ہے۔ اسی واسطے انسان کو عموما

---

ؔسے میرے خیال میں یہ بدگمانی نہیں۔ بلکہ حسن ظن ہے۔ کیونکہ اس مثال کا مطلب میں سمجھا ہوں (اس قائل کے خیال میں) مولوی ثناء اللہ کی وجہ سے جماعت اہلحدیث بے اولاد سے صاحب اولاد ہوگئی۔ الحمد للہ (ایڈیٹر)

ؔلے اصل سوال یہی ہے جسکو آپنے اب شروع کیا ہے۔ تو اس سے پہلی تقریر بے محل ہے؟ (ایڈیٹر)

داخل ایمان کو خصوصاً حکم تاکیدی ہے۔ کہ وہ بدگمانی سے دور رہیں۔ اور اپنے قلب کو ایسے افعال کی طرف سے باز رہنے پر مجبور کریں۔

هذا التلخيص عندي وفي المقام مباحث لولا مخافة التطويل لاوردتها والله اعلم وعلمه اتم

میں نے عربی عبارتوں کا ترجمہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ یہ مذاکرہ ایسا نہیں ہے جس سے عوام کو دلچسپی ہو۔

حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی خلیل الرحمٰن المہاروی الاعظمی

لطف مہربانی کر کے نامہ نگاران ہر غیر اردو عبارت کا اردو میں ترجمہ کیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے۔ (اڈیٹر)

اس مذاکرہ کے متعلق تین مضمون اور ہیں وہ درج کر کے اسکو بند کیا جاوے گا۔ بحث کافی ہو چکی ہے۔ اڈیٹر

---

## مواظبت کرنا وظائف ماثورہ پر رستہ ہے اللہ کے قرب کا

اہل بصیرت نے جان لیا ہے۔ کہ نجات کی صورت بدون اللہ سے ملنے کے نہیں ہوتی ہے۔ اور ملنا اللہ سے بغیر مرنے کے نہیں ہو سکتا ہے ؎

بے فنائے خود میسر نیست دیدار شما
میفروشد خویش را اول خریدار شما

اور ملنے کی راہ سوائے اس کے کوئی نہیں ہے۔ کہ بندہ اللہ کا محب اور عاشق ہو۔ اور اسی حال پر مر جاوے۔ اور نسبت و محبت بدون ذکر محبوب کے میسر نہیں ہوتی ہے۔ اور معرفت اللہ کی ذات و صفات و افعال کے بغیر موجود بھی نہیں ہے یعنی الا کل شیء ما خلا اللہ باطل یعنے اللہ کا نام سچا جھوٹا ہے سب جگ۔ دوم ذکر و فکر تبھی میسر ہوتا ہے۔ کہ دنیا اور دنیا کے شہوات اور لذات کو رخصت کر دے۔ اور اس مقدار زائد سے جو کہ زندگی کے لئے ضروری نہیں ہے۔ علیحدہ ہو جاوے ؎

کار دنیا کسے تمام نکرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اور یہ سب باتیں اُس وقت ہوتی ہیں۔ کہ آدمی اپنی رات دن کی تمام اوقات کو ذکر و فکر میں ڈوبا رکھے۔ لیکن نفس کی سرشت یہ ہے۔ کہ وہ ایک طرح کے ذکر و فکر کرنے سے تھک جاتا ہے۔ اور ایک طرز پر صبر نہیں کرتا۔ لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ۔ اور اللہ نہیں تھکتا ہے۔ جب تک کہ بندہ نہ تھکے۔ اس لئے اس جبلت نفس کی بھی رعایت ضروری ہے۔ کہ ہر وقت میں ایک نئے ڈھنگ کا وظیفہ اس کے لئے چاہئے تاکہ اس تبدیل ذائقہ سے اس کی لذت بڑھے۔ اور رغبت زیادہ ہو۔ اور دوام رغبت کی وجہ سے وہ ہمیشہ اس وظیفہ پر جما رہے۔ اس لئے تقسیم وظائف کی مختلف طور پر کی گئی ہے۔ ذکر و فکر کا تمام اوقات یا اکثر ساعات کو حاوی ہونا چاہئے۔ کیونکہ نفس اپنی طبیعت سے طرف لذات دنیا کے جھکتا ہے۔ اگر نصف وقت دنیا کی تدبیرات و امور مباحہ کی خواہشوں میں صرف ہو گا اور نصف وقت عبادت میں تو برابری دونوں کی تو باقی نہ رہیگی۔ کہ نصف اول کو میل طبع کی وجہ سے ترجیح ہوگی۔ گو دیکھنے کی جہت سے دونوں وقت برابر ہیں دل دنیا کی تلاش میں خرب عبادت و تجرد رہتا ہے۔ اور عبادت کی طرف دل کا پھرنا بناوٹ اور بتدریج سے ہوتا ہے۔ لہذا عبادت میں دل کا اخلاص و حضور کبھی میسر آجاتا ہے۔ اور کبھی نہیں۔ پس جو شخص کہ جنت میں بے حساب جانا چاہے۔ اسکو ضرور ہے۔ کہ وہ اپنے تمام اوقات طاعت و عبادت میں لگائے رکھے۔ اور جو کوئی اپنی حسنات کا پلہ بھاری رکھنا چاہے۔ وہ اپنے اکثر اوقات اسی طاعت و عبادت میں بسر کرے۔ اور جو شخص الیسا ہے کہ وہ کچھ اچھے کام کر رہا ہے۔ اور کچھ برے۔ تو اسکا معاملہ خطرناک ہے۔ بعینہٖ اللہ کے کرم سے ناامیدی نہیں ہے۔ بلکہ معافی کی توقع لگی ہے خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ رات دن کے اوقات کو ذکر و فکر میں لگائے رکھنا نور بصیرت سے دیکھنے والوں کو تو منکشف ہو جاتا ہے لیکن جسکو بصیرت نہیں ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ نے خطاب سے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکر نور ایمان سے خیال کرے کہ ان خطابات سے کیا بات نکلتی ہے۔ حالانکہ حضرت سب بندوں سے زیادہ تر قرب و منزلت میں تھے۔ جیسے یہ خطاب اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا اور فرمایا۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ۔ پھر یہ سوچو۔ کہ جو بندے اللہ کے کامیاب ہیں۔ اللہ جل شانہ نے اُن کی کیا صفت بیان کی ہے۔ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اس جگہ اس نوع کی آیتیں بہت ہیں۔ پس ان سے ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کا رستہ اوقات کی نگرانی اور انکا وظائف سے معمور رکھنا ہے ؎

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش
شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود

(راقم محمد ابراہیم یوسین جعدار نقشنواز ان دارہ و ملک سہارن)

---

## کس کی تقلید کی جاوے

زید جس کے تمام اعمال لحاظ تقلید کے اندر ہیں وہ ایک لائق منشی اور معمولی نمازیوں کا حلیہ رکھتا ہے اور دینی تعلیم میں ہر چند قرآن شریف باترجمہ جانتا البتہ صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں اچھا واقف ہے فقہ حنفی کی چند کتابیں پڑھا ہوا ہے۔ بال بچے دار ہے۔ عمرو الدش کو یہ وہم ہے۔ کہ وہ غیر مقلد ہے۔ زید اگرچہ مقلد ہے لیکن استعانت ان اولیائے کرام سے جو فوت شدہ یا نظر سے غائب ہوں کفر و شرک سمجھتا ہے۔ اسقاط مروجہ اس علاقہ میں بعد از نماز جنازہ طالب علم۔ مولوی۔ مساکین ایک جگہ گول دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک گٹھڑی میں میوہ۔ شیرینی اور پیسے اور ایک یا متعدد قرآن شریف باندھ کر ولی میت دائرہ میں اس گٹھڑی کو میت کی اسقاط میں امام محلہ کو بخشدیتا ہے۔ اور امام صاحب منظور کر کے اپنی دائیں جانب کے آدمی کو بخشتے ہیں اور ملک کر دیتے ہیں۔ وہ اسی طرح دوسرے اور دوسرا تیسرے کو علیٰ ہذا القیاس سب کتاب مع کے وہ گٹھڑی دائرہ میں تین چکر لگاتی ہے۔ بعد ازاں قرآن شریف خواہ ایک ہو خواہ زیادہ۔ امام خود لے لیتے ہیں۔ اور تھوڑی سی شیرینی

اور چند روپے اپنی جیب میں ڈالکر ولی میت کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ باقی ماندہ اسقاط کو حاضرین مساکین پر تقسیم کردیوے) تیجا۔ ساتواں۔ چہلم۔ اور گیارہویں عرس وغیرہ رسومات کو بدعت جانتا ہے۔ اور ہر قسم باقی رسومات میں بعض کو بدعت بعض کو حرام اور بعض کو کفر و شرک بیان کیا کرتا ہے۔ اس پر اکثر اوقات باپ بیٹے کا تکرار ہو جاتا ہے۔ اس شہر کے قاضی صاحب جو اپنے نفس پر سے دوزخ کی آگ حرام کرنے کی خاطر اسی محرم میں پاکپٹن کے آستانہ سے گذر کر حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے لنگر کی روٹی کا ٹکڑہ (جس سے ان کے نزدیک کھانے سے عقیدہ صاف ہوتا ہے) عمر کے گھر بھیجا۔ زید کی والدہ نے تبرک جان کر اس میں بقدر حصہ زید کو دیکر کہا بیٹا فلاں خانقاہ کا خوردہ ہے بسم اللہ کر کے کھالے۔ زید نے جواب دیا کہ اس کے کھانے میں کوئی ثواب نہیں میں نہیں کھاتا۔ اس پر عمر کو غصہ آیا۔ اور زید کو گالیاں دینی شروع کیں۔ زید باہر نکل گیا۔ ۱۰ محرم کی بات کہ جب زید گھر میں داخل ہوا۔ تو عمر نے اسقاط مروجہ اور عرس اور خوردہ مذکورہ اور دستار خوانہ وغیرہ پر بحث چھیڑ کر زید کو مار پیٹ شروع کی۔ اس وقت کا نظارہ عجیب تھا۔ زید کہتا تھا کہ میں مقلد ہوں۔ اور عمل امورات متنازعہ پر خارج از تقلید ہے۔ ہرگز انکو جائز نہیں کہونگا۔ عمر اس کو ڈاڑھی سے پکڑ کر گھسیٹتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ تو منافق اور شیطان اور مرتد وہابی ہے۔ تقلید میں یہ سب باتیں داخل ہیں۔ زید مظلوم کی بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے اس ظلم کو دیکھ رہے تھے۔ دو گھنٹے کامل زید کی یہ حالت تھی کہ کبھی تو سر لات مکا۔ سونٹا چلتا تھا۔ اور کبھی ڈاڑھی سے پکڑ کر گھسیٹا جاتا تھا۔ قریباً آٹھواں حصہ بال ڈاڑھی کے اکھڑ گئے۔ بالوں کی کھینچا تانی سے ضعف اور ٹھوڑی غریب کی سوجھ گئی۔ آخر کار وہی قاضی صاحب موصوف پاکپٹن کے حاجی شہر کے امام مسجد شور و پکار پر تشریف لائے۔ پردہ کیا گیا۔ مولوی صاحب اندر آکر رونق افروز ہوئے زید کا خیال تھا کہ مولوی صاحب اچھا صحیح فیصلہ دیں اور امید ہے کہ منصفی کر کے مجھے اس ظلم سے نجات دینگے۔ لیکن افسوس مولوی صاحب نے پہنچتے ہی پہلے جو الفاظ کہے۔ وہ یہ ہیں کہ دیکھا تو لامذہب۔ اور بے دین۔ اور غیر مقلد بن گیا ہے۔ ادھر ادھر کی ضعیف بے سند حدیثیں پڑھنے سے تیرا ایمان خراب ہو گیا اگر تو سلف کی کتابیں پڑھتا۔ تو اس طرح لامذہب نہ ہوتا تیرا یہی علاج ہے۔ اور پھر بیٹھکر اسقاط مروجہ اور عرس وغیرہ رسومات پر دلائل بیان کرنے شروع کئے۔

اسقاط مروجہ کو حیلہ بنا کر ایوب علیہ السلام کے حیلہ پر قیاس کیا۔ اور عرس کو بارہ وفات کے سانچے میں ڈھال کر محبت اولیاء اللہ پر مبنی ٹھہرایا۔ سمیع ہونے کا ثبوت درود و نماز ایہا النبی رحمۃ اللہ وبرکاتہ سے پیدا کر کے اولیاء اللہ کو بجائے قضائے حاجت کل مشکلات دور دور سے پکارنا جائز قرار دیا۔ جیسی ہوں تو ایسے ہے

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

مولوی صاحب کی تقریر پر زید نے صرف اتنا کہا۔ کہ مولوی صاحب! میں نے تاحال کوئی کتاب حدیث پاک کی کامل نہیں پڑھی۔ البتہ ادھر ادھر سے سنی سنائی صحیح چند ایک یاد ہیں۔ اور اس وقت میں نے کوئی حدیث اپنے قول کے ثبوت میں پیش نہیں کی۔ البتہ میں مدعی تقلید ہو کر کہتا ہوں کہ امورات متنازعہ پر عمل کرنا خارج از تقلید ہے۔ اور آپ تو مقلد ہیں۔ ان باتوں کے ثبوت میں آپ کو چاہئے تھا۔ کہ قول امام اعظم سے پیش کرتے۔ نہ کہ خود اجتہاد کرنے بیٹھ جاتے ہو۔ یہ جواب بھی عمر کو گستاخانہ معلوم ہوا۔ مولوی صاحب نے آئیں بائیں شائیں کر کے زید کو غیر مقلد ہی ٹھہرایا۔ اور تشریف لے گئے۔ دوسرے دن زید کی ڈاڑھی پھر عمر نے تھوڑی بہت اکھاڑی اب زید حیران ہے کہ ایک تو وہ فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما کے زیر تعمیل ماں باپ سے مرادنچا نہیں کر سکتا۔ دوم وہ اگر امورات متنازعہ میں والد کا اتباع نہ کرے۔ تو والد اسکو عاق کرتا ہے۔ اور بد دعائیں دیتا ہے سوئم اگر ان کو جائز جان کر ان پر عامل ہو جائے۔ تو وہ حیران ہے کہ اب کس کی تقلید کی جائے

امید ہے کہ آپ بذریعہ اخبار اہلحدیث زید کی تسلی تشفی کرنے کے علاوہ ایسی راہ دینگے جس پر عمل کرنے سے وہ مظلوم قدرے آرام پاوے گا۔ اللہ تعالے آپکو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

(خریدار ۵۶۲ از ایبٹ آباد)

**اڈیٹر**۔ صورت مرقومہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتباع کا حکم ہے جس طرح انہوں نے اپنے باپ اور قوم سے برتاؤ کیا تھا۔ اسی طرح شخص مذکور کرے۔ یعنے باپ اور دیگر اقربا کی رسوم شرکیہ میں شریک نہ ہو مگر ان کا ادب اور ادائے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھے۔ خدا مدد کرے گا انشاء اللہ۔ باقی رہی اس بات کی تحقیق کہ یہ رسومات مروجہ حنفی مذہب میں ہیں یا نہیں۔ سو اس کا طریق آسان ہے۔ فقہ کی کسی معتبر کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ اگر اس میں یہ رسوم ملجاویں۔ تو سمجھیں کہ حنفی مذہب میں داخل ہیں۔ نہ ملیں تو خارج ہیں اور زیادہ کرید کرنے کی کیا حاجت ہے؟

---

**قربانی آہو وغیرہ**؟ اہلحدیث ۵ اکتوبر میں ہرن کی قربانی کے متعلق ایک سوال نظر آیا تھا۔ حدیث شریف سے تو یہ ثابت نہیں۔ بلکہ محدثین لکھتے ہیں کہ اونٹ گائے بکری کے سوا قربانی ناجائز ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ مگر امام حسن بن صالح سے ہرن کی قربانی آئی ہے۔ یہ حضرت اگر آج ہوتے تو شنزوذ و خرق اجماع کے جرم میں کوئی نہ کوئی فتوے بیٹھے ہوتے مگر خدا بھلا کرے۔ اگلے صلحائے امت کا کہ کسی نے کچھ ان کے حق میں معلوم نہیں ہے

(۲) حضرت اسمار رضی اللہ عنہا خود آنحضرت صلعم کے ہمراہ گھوڑوں کی قربانی کرنے کا ذکر ہی ملتا ہے۔ اور (۳) ابوہریرہ رضی جیسے جلیل القدر صحابی سے مرغ ہی کرنا آیا ہے۔ دیکھئے سبل السلام ج ۲ صفحہ ۔ اور تلخیص حبیر جلد ۲ صفحہ ۳۹۸ میں حافظ ابن حجر نے تخریج کی امام بیہقی کا حوالہ دیا ہے

واللہ اعلم

ابو داؤد محمد عبد اللہ از بہاولپور

# فتاوے

**تصحیح طلب۔** اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ ذی الحجہ کو سوال ۱۲۱ کا جواب آپنے جو تحریر کیا ہے۔ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ سو گذارش ہے۔ سائل کا سوال ہے۔ کہ حرام خور کے ہاں کی ضیافت کا کھانا جائز ہے یا نہیں جس کا جواب آپ یہ دیتے ہیں۔ کہ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ اسکو پورے طور سے خلاصہ کرکے تحریر فرما دیں۔ کہ کھانا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان از دہلی)

**جواب۔** سوال میں چونکہ صدقہ و خیرات کا ذکر تھا۔ اس لئے جواب مختصر کافی سمجھا گیا۔ ورنہ مفصل جواب یہ ہے۔ کہ نہ اوس کی خیرات قبول ہے نہ اوسکا کھانا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کل لحم نبت بالسحت فالنار اولی بہ۔ جو گوشت حرام سے پلا ہوگا۔ اوسکو آگ ہی کھائیگی

**س نمبر ۵۴۔** حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت کی امت میں تہتر ۷۳ فرقے ہونگے۔ ان میں سے ایک فرقہ جو حضرت اور حضرت کے اصحاب کے طریقے پر ہوگا جنتی ہوگا۔ باقی سب فرقے دوزخی ہیں۔ فرمائیے اب ہر ایک فرقہ اس بات کا مدعی ہے کہ ہم حضرت کے طریق پر ہیں۔ باقی سب گمراہ ہیں

آنحضور سرور عالم نے پھر دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے (علماء میں جو اختلاف پایا جائے وہ عین رحمت ہے) اب یہ فرمائیے کہ جن علماء نے بوجہ اختلاف کے اپنا اپنا فرقہ علیحدہ کر لیا ہے تو کیا اس حدیث سے یہ تصور نہیں ہو سکتا۔ کہ تہتر فرقے ہو جاویں۔ تو کیا مضائقہ۔

**ج نمبر ۵۴۔** بیشک ہر فرقہ ناجی کا دعوے کرتا ہے مگر اس کی پہچان بالکل آسان ہے۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ جو ایمانی عقاید رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے اور جن پر صحابہ رہے جو فرقہ اونہی پر ہوگا۔ وہ ناجی ہے۔ اس کی پہچان آسان ہے کہ ہر فرقہ اپنے اعتقادات کو صحابہ کے اعتقادات سے ثابت کر دے پس ہم اوس کو ناجی سمجھیں گے۔ حدیث شریف میں جو اختلاف امت کو رحمت کہا گیا ہے۔ اوسکا مطلب وہ فرعی مسائل ہیں جن کے اختلاف سے ایمانی عقائد خراب نہیں ہوتے۔ جس کی مثال حدیث بخاری سے ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند صحابہ کو بنی قریظہ کی طرف بھیجکر حکم فرمایا کہ نماز عصر اون کے موضع ہی میں پڑھنا راستے میں جب سورج قریب الغروب ہوا اور موضع بھی قریب آگیا۔ تو صحابہ میں اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا حضرت کی یہ مراد نہ تھی کہ نماز قضا کر دینا۔ بلکہ آپکی مراد تھی۔ جلدی جانا چنانچہ ہم پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے ہم تو نماز وقت پر پڑھیں گے۔ بعض نے کہا ہم تو حکم کے مطابق وہاں پہنچکر ہی پڑھیں گے۔ آخر بعد واپسی یہ معاملہ حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ صحیح بخاری کے لفظ ہیں لم یعنف واحدا منہم (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۹۱) یعنے حضور نے کسی فریق پر ناراضگی نہ فرمائی۔

**س نمبر ۵۵۔** ایک شخص مرض بواسیر میں مبتلا ہے جس سے اس کا خون مدت تک جاری رہا۔ لیکن علاج کرنے سے خون بند ہو گیا ہے۔ اور مقعد پر زخم بن گئے ہیں جس سے ہر وقت سفید جیسا پانی جاری رہتا ہے۔ اور مریض مذکور ہر وقت چہرے پر لگائے رہتا ہے۔ ایسا شرعی حکم کس طرح ہے کیا اس مریض کو ہر نماز کے ساتھ استنجا اور وضو کرنا لازم ہے۔ یا فقط وضو کرنے کی حاجت پڑے گی۔ اس صورت میں جب اس نے بول و براز نہ کیا ہو۔ (خریدار نمبر ۲۸۴۳)

**ج نمبر ۵۵۔** بموجب حدیث پاخانہ یا پیشاب کے سوراخ سے کچھ نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ شخص مذکور کو جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ زخموں سے نکلتی ہے اندر سے نہیں۔ اس لئے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ العلم عند اللہ۔ اللہ اوسکو شفا بخشے۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

**س نمبر ۵۶۔** زید نے خالد کی معرفت بکر کی طرف بند چٹھی ارسال کی۔ خالد نے چٹھی پہلے خود کھولکر پڑھی اور بعد بکر کو دیدی۔ اس میں راقم اور مکتوب الیہ دونوں کو رنج پہنچا۔ اب سوال یہ ہے۔ علاوہ دونوں کے رنجیدہ ہونے کے بروئے شریعت خالد کو چٹھی کھولکر پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔

نوٹ۔ نیز مذکورہ بالا امر کی بابت آج کل گورنمنٹ کا کیا قانون ہے۔ (عبد العزیز سوداگر پشاور)

**ج نمبر ۵۶۔** اگر چٹھی بند تھی۔ اور خالد کو اوس کے دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ یا اون کے باہمی مراسم ایسے نہ تھے جن کی وجہ سے وہ آپس میں ایسا برتاؤ کیا کرتے ہوں اور کسی کو رنج نہ ہوتا ہو۔ تو ان سب صورتوں میں خالد ایک قسم کی خیانت کا مرتکب ہوا۔ اوس کو دونوں طرف سے معافی مانگنی چاہیے۔

گورنمنٹ کا قانون کسی وکیل سے پوچھ لیں۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

**س نمبر ۵۷۔** ہم مسلمان ملازمین منٹگمری سے خانیوال تک دورے میں رہتے ہیں۔ اس سفر میں نماز قصر کا کیا حکم ہے۔ قصر کریں۔ یا نہ۔ (احمد الدین ملازمین)

**ج نمبر ۵۷۔** قصر کسی سفر میں بھی واجب نہیں صرف جائز ہے۔ سفر مذکور میں جائز ہے۔ پوری پڑھیں تو اچھا ہے۔

**س نمبر ۵۸۔** دینی مدرسہ میں جو صدقات خیرات آتے ہیں۔ بوقت ضرورت اون صدقات کا مدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز ہے یا نہیں۔

(ایک سائل از بنگال)

**ج نمبر ۵۸۔** مدرسین کی تنخواہ بھی دراصل طلباء ہی کے لئے ہے۔ اگر مدرسین کو تنخواہ نہ ملے گی تو تدریس بھی بند ہو جائیگی۔ پھر نہ مدرسہ نہ طالب علم رہیں گے اس لئے مدرسین کی تنخواہ میں صدقات اور زکوٰۃ کا دینا اوسی طرح جائز ہے۔ جس طرح عاملین کو زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔ ا ر داخل غریب فنڈ

**س نمبر ۵۹۔** ایک امام نماز کے لئے مقرر ہے۔ ایک شخص اوس سے کسی دنیاوی وجہ سے ناراض ہو کر الگ ہو گیا ہے۔ اور چند آدمیوں کو ملا کر الگ امام بنا لیا۔ جمہور نمازی امام اول کے ساتھ ہیں۔ کیا اوس شخص کا یہ فعل جائز ہے؟

(قادر بخش از کلکتہ مٹیا برج)

**ج نمبر ۵۹۔** اگر محض نفسانیت اور دنیاوی رنجش سے ایسا کیا ہے۔ جیسا کہ سوال سے مفہوم ہے۔ تو یہ جائز نہیں۔ دنیاوی رنجش کو دینی کام میں نہیں لانا چاہیے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں منع ہے۔ ا ر داخل غریب فنڈ

---

**اطلاع۔** جو صاحب فتوے بھیجیں وہ غریب فنڈ کا ضرور خیال رکھیں۔ غریب فنڈ ایک ایسی مد ہے جس سے بیشمار کم استطاعت مستفید ہو کر دعا خیر کرتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستاں** } مندرجہ ذیل نمبر کے احباب کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو مندرجہ خریداری منظور نہ ہو یا چندہ وغیرہ بھیجنا چاہتے ہوں تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو ۔ مینیجر

۲۳۰ - ۶۲۶ - ۲۵۷ - ۴۵۱ - ۴۶۰ - ۴۶۷ - ۴۷۵
۶۹۴ - ۸۸۷ - ۹۵۰ - ۹۹۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۶
۱۰۴۳ - ۱۳۱۸ - ۱۳۲۵ - ۱۳۳۹ - ۱۳۶۹
۱۵۷۴ - ۱۵۷۵ - ۱۵۸۲ - ۱۵۸۳ - ۱۵۸۸ -
۱۶۶۴ - ۱۶۸۴ - ۱۸۳۰ - ۱۸۳۵ - ۱۸۴۱ -
۱۸۵۵ - ۱۹۵۶ - ۲۱۶۴ - ۲۱۶۵ - ۲۱۶۸ -
۲۱۶۹ - ۲۱۷۲ - ۲۱۷۴ - ۲۱۷۵ - ۲۴۹۸ - ۲۶۰۶
۲۶۲۶ - ۲۶۳۳ - ۲۶۳۹ - ۲۶۴۲ - ۲۶۴۵
۲۶۵۲ - ۲۶۵۵ - ۲۶۶۵ - ۳۰۶۰ - ۳۰۷۲
۳۰۷۴ - ۳۰۷۶ - ۳۰۷۷ - ۳۰۷۹ - ۳۰۸۱
۳۰۸۳ - ۳۰۸۵ - ۳۰۸۸ - ۳۰۸۹ - ۳۰۹۰
۳۰۹۱ - ۳۰۹۳ - ۳۰۹۴ - ۳۰۹۵ - ۳۰۹۷
۳۰۹۸ - ۳۱۰۰ - ۳۱۰۸ - ۳۱۱۰ - ۳۱۱۳
۳۱۱۸ - ۳۱۲۱ - ۳۱۲۴ - ۳۱۲۵ - ۳۲۷۷ - ۳۴۲۴
۳۴۲۱ - ۳۴۲۳ - ۳۴۳۵ - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۷
۳۴۳۸ - ۳۴۳۹ - ۳۴۴۰ - ۳۴۴۱ - ۳۴۴۲ - ۳۴۴۳ -
۳۴۴۳ - ۳۴۴۴ - ۳۴۴۵ - ۳۴۴۶ - ۳۴۴۷
۳۴۴۸ - ۳۵۴۰ - ۳۵۵۹ - ۳۵۶۵ - ۳۵۶۶
۳۵۶۴ - ۳۵۸۲ - ۳۷۳۰ -

---

**گرانی کاغذ وغیرہ** کی نسبت دیکھکر آج تک جتنے رسالے کی رائیں آئی ہیں یہی لکھتی ہیں کہ قیمت بڑہا دی جاوے مگر ہم تاحال اسی فکر میں ہیں جس کی وجہ سے ابھی رکھا ہوا ہو کہ قیمت کا بڑھنا بہت سے احباب کو ناگوار ہوگا اس لئے بجائے قیمت بڑھانے کے ہی خواہان اہلحدیث اس کی اشاعت پر توجہ کریں ۔ تو گرانی کی کسر نکل سکتی ہے بہرحال یہ فیصلہ احباب کی رائے اور عمل پر ہے ۔ جلدی توجہ کریں ۔

**شکریہ احباب** } مسٹر شوکت علی خاں صاحب اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی اہلیہ مرحومہ کے انتقال پر تعزیت کے تار اور خطوط وغیرہ بھیجے ۔

ناظرین دعا کریں ۔ خدا مرحومہ کو بخشے ۔ اور خانصاحب کو غم البدل عطا کرے ۔ آمین

**ریویو** } قادیانی جماعت کی طرف سے ایک رسالہ اس مضمون کا نکلا تھا کہ بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت جاری ہے ۔ چونکہ یہ عقیدہ جملہ اہل اسلام کے خلاف ہے اس لئے اس کتاب کا رد بہت ضروری تھا ۔

انجمن تائید الاسلام لاہور نے اس کا رد چھپوایا ۔ جو قابل دید ہے ۔ اور بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے قادیانی مناظرات سے دلچسپی رکھنے والے احباب کو اس کا دیکھنا مفید ہو گا ۔ قیمت بلا محصول ۲ ملنے کا پتہ منشی پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور دروازہ بھاٹی ۔

**تریاق احسن** } یہ ایک طبی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعوی ہے کہ اس میں امراض متعفنہ وبائیہ وغیرہ کا بیان مع آسان علاج کے کیا گیا ہے ۔ بعض مواقع پر آیات قرآنی کو بے محل لکھا گیا ہے مصنف کو اپنے موضوع میں رہنا چاہئے تھا ۔ قیمت فی نسخہ ۸ عہ جو ضخامت اور صورت کے لحاظ سے زیادہ ہے ۔ ملنے کا پتہ ۔ حکیم محمد احسن جنڈیالوی امرتسر ۔

**تفسیر آسمانی سبحان من الشانی** } یہ تفسیر سورہ فاتحہ کی ہے ۔ اس کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہے ۔ کہ مصنف صاحب علوم ظاہری سے تو بہرہ ور نہیں مگر مرزا صاحب کی مریدی میں ان کے الہام قدرت ثانیہ کا مظہر بنے ہیں اس لئے آپ قادیانی اور لاہوری دونوں پارٹیوں سے الگ سلسلہ کے بانی ہیں ۔ خلیفہ اول قادیانی سے بھی آپکو خلاف تھا ۔ آپ بکار خود مدعی خلافت ہیں ۔ خلیفہ اول (خدا معلوم کیوں؟) آپکو مراقی کہتا تھا ۔ بہرحال یہ تفسیر گو سورہ فاتحہ کی تفسیر نہیں ۔ بلکہ مصنف کے دل و دماغ کے خیالات ہیں تاہم قادیانی فرقہ کے اندرونی حالات دکھلانے کیلئے اچھی ہے ۔ قیمت عہ پتہ ۔ عائذ باللہ ۔ ا مور من اللہ ۔ نائب رسول اللہ ۔ محمد عبد اللہ

تیماپور ضلع لنگسور (دکن)

**جواب طبی** ۔ استفسار مندرجہ اہلحدیث ۲۰ ۔ نومبر ۱۹۱۴ء پہلے کسی طبیب کے مشورہ سے منضج و مسہل کی تدبیر کرلیں ۔ تو بہتر ہے ۔ پھر معجون برء الساعۃ پہلے کچھ کم شروع کرکے نصف اشتنگ عصر کے بعد خالی پیٹ کھایا کریں ۔ یہ معجون بونا کا کام دیتا ہے ۔ بنا بنایا منگالیں ۔ بتر شی اور نفاخ اشیاء سے پرہیز ہے ۔ واللہ الشافی

ابوداؤد عبد اللہ داؤدی شفاخانہ بہاولپور ۔

**جواب التماس** مندرجہ اہلحدیث ۴ دسمبر شیخنا و شیخ الکل سید نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی کی سوانح بنام الحیات بعد المماۃ آپکے پوتے مولوی ابو الحسن صاحب سے بہ پتہ پھاٹک حبش خاں دہلی ملے گی ۔ قیمت تخمیناً عمر ہوگی ۔ اس میں زمرہ تلامذہ آنجناب از لاہور و پنجاب احقر کا نام بھی شرفیاب پائینگے

ابوداؤد عبد اللہ ساکن برکھائی متصل چونیاں واردحال بہاولپور ۔

**بنک زمینداراں** ۔ بجواب مذاکرہ مندرجہ اہلحدیث ۴ ۔ دسمبر ۔

زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے علماء کی تو کبھی نہیں چلتی مگر منقولات شرع کے دائرہ میں گھرے ہوئے تو کوئی کم ہی ایسے ہونگے جو کسی بھی ایسے سود میں بہبود خیال کریں ۔ جو کسی راس المال کے بطور قرض دینے پر مقرر ہو ۔ مرفوعاً اگرچہ ضعیف روایت ہے ۔ مگر صحابہ کے آثار سے ثابت ہے ۔ کہ کل قرض جر نفعاً فهو ربا ۔ یعنے قرض پر جو فائدہ بھی اٹھائیں وہ بیاج ہے ۔ هذا والله اعلم (ابوداؤد محمد عبد اللہ)

**انجمن اسلامیہ گورکھپور کا جلسہ**

۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ دسمبر کو ہوگا ۔ حضرات علماء کرام نے شرکت جلسہ منظور فرمائی ہے ۔ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی ۔ جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی ۔ جناب مولوی مرتضی حسین صاحب دیوبندی جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب شیر اسلام امرتسری جناب مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی جناب مولوی عبد المجید صاحب بنارسی فاضل ۔ جناب مولوی قطب الدین صاحب بر ڈسیی جی بریم چلدی اسمعیل سند سہسوانی ۔ اور موصوف کے ہمراہ اور دو لیکچرار ہونگے ۔ ع

عہ جناب مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند ہنسنگ ۔ جناب مولوی عبد السمیع صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم دیوبند ۔ جناب مولوی نظام الدین صاحب جیجری ۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب

[illegible]

# انتخاب الاخبار

جنگ کی بابت اتنا یقینی ہے۔ کہ ہر طرف جاری ہے تفصیل عنداللہ۔

جرمن افسر جو ترکی فوج میں ہیں بظاہر مسلمان ہو کر مسجدوں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اون کے بٹنوں پر کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

مصر کے ملک کو انگریزی گورنمنٹ نے الحاق کر کے اپنا ایک صوبہ قرار دے لیا ہے۔

چار جرمن جنگی جہازوں نے انگلستان کے شمال مشرقی ساحل کے قلعہ بند مقامات سکاربرو وہیٹبی اور ہارٹل پول پر گولہ باری کی۔

ہارٹل پول میں ایک گولہ گیس کے ذخیرہ پر پڑا۔ جو پھٹ کر مشتعل ہو گیا۔

ہارٹل پول میں ۵۵ شہری آدمی ہلاک اور ۱۱۵ زخمی ہوئے۔

سکاربرو میں ۱۵ ہلاک اور ۲۰ زخمی ہسپتال میں پہنچے ہیں

وہیٹبی میں دو ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

محکمہ جنگ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہارٹل پول کے توپخانہ نے دشمن کے جہازوں کو نقصان پہنچایا

جرمن مسلح تجارتی جہاز کارسونٹ جزیرہ گوام میں غرق کر دیا گیا ہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے دردانیال میں داخل ہو کر ترکی جنگی جہاز مسعودیہ پر تارپیڈو پھینک کر اسے غرق کر دیا۔

مسعودیہ کے آدمی کشتیوں پر سوار ہو کر بچ گئے

۱۳ دسمبر کو انگریزی بیڑے نے دردانیال پر گولہ باری کی۔

وینس (اٹلی) کی خبر ہے۔ کہ آسٹریا کی دو تباہ کن کشتیاں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئیں

روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ سنگ بحیرہ بالٹک میں جرمن جنگی جہاز فریڈرک کارل غرق کر دیا گیا تھا۔ اور اس کے ۲۰۰ آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

پیرس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ برطانوی بیڑہ نے ویسٹنڈ (واقعہ بلجیم) پر جو جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ گولہ باری کی۔

جرمن فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز نے (جو آج کل بلجیم کا حاکم ہے) ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جرمنی ایک سال تک جنگ جاری رکھنے کے لئے تیار ہے

انور پاشا علاقہ قفقاز (کوہ قاف) میں ترکی سپاہ کی کمان پر گئے ہیں۔

متحدہ افواج۔ فرانس اور بلجیم میں برابر پیش قدمی کر رہی ہیں

سروی فوج پھر اپنے پایہ تخت بلغراد میں داخل ہو گئی ہے۔

سرویہ کا بادشاہ بلغراد میں مع اپنے شاہزادوں کے فوجی شان و شوکت سے داخل ہوا۔

سروی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرویوں کے پاس ساٹھ ہزار آسٹری قیدی ہیں۔ اور سروی علاقہ اب آسٹرین سپاہ سے صاف ہو گیا ہے۔

سرویہ میں آسٹری سپاہ کی شکست پر ہنگری اور آسٹریا میں برہمی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں

اہل ہنگری جرمن افسروں کو اس شکست کا باعث قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے روکنے کے لئے سرویہ سے تین آسٹری لشکر منگوا لئے تھے۔ اور اس طرح سرویہ میں آسٹری فوجوں کی کمی ان کی شکست کا باعث ہوا۔

اسٹرڈم کا تار مظہر ہے۔ کہ متحدہ سپاہ کے ہوا بازوں نے پھر مقام فری برگ پر گولے پھینکے

بخارسٹ اور صوفیہ میں جرمن گماشتے رومانیوں اور بلغاریوں کو اپنی حمایت کے لئے بھڑکانے میں مصروف ہیں

اخبار ڈیلی میل لندن کا نامہ نگار قاہرہ (مصر) لکھتا ہے۔ کہ انگریزوں سے لڑنے پر عرب سپاہی رضامند نہیں ہیں

اخبار ٹائمز لندن کا نامہ نگار دارالسلطنت روس سے لکھتا ہے۔ کہ اوس کے باشندے جنگ کے سخت خلاف ہیں

گورنمنٹ بلجیم کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے بلجیم کی پراونشل کونسلوں کو حکم دیا ہے کہ ڈیڑھ کروڑ پونڈ تاوان جنگ کی ادائگی کا انتظام کریں۔

جرمن اخبارات لکھتے ہیں کہ بوٹ کوٹ (پولینڈ) کی جنگ میں ڈاکٹر وان بتھمن ہالوگ وزیر اعظم جرمنی کا بیٹا سخت مجروح ہو کر روسی فوج کے ہاتھ گرفتار ہو گیا ہے۔

جرمن سپہ سالار اعظم وان مولٹکے کی بجائے جنرل وان فالکن ہین مقرر ہوا ہے۔

جنرل وان مولٹکے ابھی اسقدر تندرست نہیں ہوا۔ کہ میدان جنگ میں جا سکے۔

لوڈز کے معرکوں میں روسیوں کا ۲۰ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے۔

روسیوں نے پولینڈ میں پھر اپنی حالت کو درست کر لیا ہے۔ اور وہ اپنے موریچوں کو درست کر کے جرمن حملوں کو پسپا کر رہے ہیں۔

کراکو کے جنوب میں سخت لڑائی ہو رہی ہے

روسیوں کی اطلاع سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ جرمن و آسٹری سپاہ کو مزید کمک پہنچا رہے ہیں تاکہ وارسا کو فتح کر لیں۔

روسیوں کی مراسلت مظہر ہے۔ کہ جرمن علاقہ ملاوا میں سرحد کی طرف پسپا کر دئے گئے۔ دریائے وسچولا کے بائیں کنارے پر جرمنی کے سخت حملوں سے روسی اسقدر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے

بنگال میں دو ڈکیتیاں۔ کلکتہ ۱۵ دسمبر کی خبر ہے۔ کہ دو اہم ڈکیتیوں کی خبر آئی ہے۔ جن میں سے ایک ضلع ہوگلی میں واقع ہوئی۔ اور دوسری کھلنا میں۔ ان دونوں وارداتوں میں ڈاکوؤں نے زور و جبر کا استعمال کیا۔ اور بہت سا مال و اسباب لے کر بھاگ گیا۔

پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ سنا ہے۔ کہ دفتر اخبار سندھ لاہور اور یونین سٹیم پریس کے ساتھ ہی خالصہ اخبار لاہور کے دفتر کی بھی تلاشی لی گئی تھی۔

سنا ہے پنڈت ہری لال شرما اوڈیٹر اکالی اخبار سندھ کے گھر کی تلاشی جاری ہے

سردار چندا سنگھ وکیل نابینا پرد پور کو چیف کورٹ پنجاب نے فہرست وکلا سے خارج کر دیا ہے۔ وکیل کے خلاف مسٹر [illegible] کے مقدمہ میں [illegible]

# مومیائی

۱۵/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ۔ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان بلا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

**قیمت** فی چھٹانک ۱۲؎ دو چھٹانک ۲؎ یا دو بخت سے مع محصولڈاک

ممالک غیر سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے رقمطراز ہیں:۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فایدہ ہوا۔ مہربانی فرماکر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرما دیں۔ (۲ر نومبر ۱۹۱۳ء)

جناب صاحب زاد صاحب موضع جبگوا ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی گئی۔ بہت فائدہ ہے۔ آپکی مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے۔ مہربانی کرکے آپ ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلو بہت جلد بنام مولانا عبیات رصاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ روانہ کردیں۔ غالبا آپکو خیال ہوگا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں (۱۲ر نومبر ۱۹۱۳ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)



# تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی

حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب حسنی بریلوی کے نادر حالات۔ مفید واقعات و مکتوبات

جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات امام تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوتی جن کو غیب سے الوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا۔ اور جنگ سے تائب ہوا جن کے دم کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کی دعا سے شیعہ عالم دنیا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے بدل نے بیشمار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں۔ سندھ دارالدار مسلمان ہو گئے۔ اسی ضمن میں مولانا شہید مرحوم کے مفید حالات اور مولانا عبدالحئی کے حالات مذکور ہیں۔ جو نہایت مفید دلچسپ اور سراپا نصیحت ہیں۔ علمائے کرام کیلئے عموما اور صوفیائے عظام کیلئے خصوصا یہ زاد رفیق ہے۔ کاغذ اعلیٰ۔ چھپائی نہایت اعلیٰ۔ اصلی قیمت ۸؎ رعایتی ۶؎

**تربیت اولاد** ۴؎ تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی غور و پرداخت کی سہل اور کارآمد ترکیبیں۔

**الایمان** ۴؎ اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج ۶؎

**المرأة المسلمة** ۵؎ مصر کے نامور فاضل فرید وجدی آفندی کی علامانہ تالیف کا اردو ترجمہ و تلخیص جس میں علمی تاریخی۔ اجتماعی عمرانی۔ اور فلسفی دلایل سے ثابت کیا گیا ہے کہ بے پردگی عورتوں کے طبعی فرائض کے خلاف اور فطرت کے مخالف ہے۔ رفاہ علیہ ۸؎

**سوانح عمری مولانا روم** ۱۲؎ اس کتاب میں مولانا روم کی علمی زندگی کے نتیجہ خیز واقعات فلسفہ تاریخ کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔ اور فلسفہ وعلم کلام میں ان کے عظیم الشان کارناموں پر نہایت وسیع بحث کر کے دکھایا ہے کہ مغربی خیال کے مطابق جس علم کلام کی آج کل ضرورت ہے۔ اور فلسفہ جدید کے جو مسائل آج یورپ کی ایجاد سمجھے جاتے ہیں مولانا روم ہی اس کے بانی ہیں۔ اور مثنوی معنوی میں ان کی بنیاد موجود ہے۔

**حیات خسرو** ۱۰؎ حضرت امیر خسرو دہلوی کو اہل اسلام خسرو شعرا مانتے ہیں۔ وہ فارسی لٹریچر کے مجتہد اور ایک خاص طرز کے موجد تھے۔ کابلی۔ تحریری۔ وغیرہ ناموران عجم کو ان کے اتباع پر ناز ہے۔ ہندی اور سنسکرت میں بھی وہ یگانہ روزگار تھے۔ اور ہماری زبان اردو کی بنیاد انہی سے پڑی ہے۔ اس کتاب (حیات خسرو) میں ان کے واقعات زندگی پر ہر پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ان کے کلام کے ہر صنف کا مکمل نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ نہایت دلکش اور دلچسپ سوانح عمری ہے۔ ۱۲؎

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں



**فاتح قادیان** ۱؎ یعنی اس مناظرہ کی روئداد جو لدھیانہ میں مولانا ابوالوفا اور مرزائی مشن کا ہوا۔ جس میں مولانا نے فتح پاکر تین سو روپیہ انعام حاصل کیا۔

**اسلام اور علمائے فرنگ** ۳؎ اسلام کی عظمت۔ صداقت اور فضیلت پر یورپین عالموں۔ فاضلوں۔ مورخوں کی آرا کا مجموعہ ۳؎

## کتاب خیر الاسلام تائید زینت الاسلام پنجابی نظم

ایک کم فہم بدعتی ملاں نے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا۔ اس رد کی تردید میں یہ کتاب ۲۱۶ صفحات میں بتقطیع ۲۲×۲۹ طبع ہوئی ہے قیمت قریب لاگت ۸ مع محصول ہے۔ ... ماحات مروجہ کا خوب ہی قلع قمع کیا گیا ہے۔ شائقین سنت نبوی بہ ذیل پتہ طلب فرماویں۔

عبد اللہ از مرسہ ضلع حصار

## شفاخانہ لونانی گوجرانوالہ کے مجربات

**کرنیب واقع جریان و احتلام**

ان ... کا علاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دفع اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عمر

**حالا** اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بداعمالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ... دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی دماغی اور قوت ... حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے قیمت عہ

**تپ لرزہ** اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی بڑا نا اور سخت کیوں نہ ہو دو تین خوراک کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲

**شربت دافع لواسیر خونی**

لواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی اونس ۴

مہتمم شفاخانہ یونانی چشمہ ... گوجرانوالہ

## سرمہ آسمانی

[illegible]

یہ سرمہ ... تمام ... میں اکسیر ہے ... پانی جاتا ... نزول الماء کا خوف ... جالا ... کدورت ... یا جلد جلد دکھنے آ جانا۔ لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ سب میں بفضل تعالیٰ حکمی ہے۔ قیمت مع محصول ...

---

فی تولہ ... ان رجسٹری ...

(نوٹ) ادویہ جسم کے ہمراہ مزاج و طبع اور ... حال ... کر کوئی خوراکی ... ہی طلب کرنا چاہئے۔

دیگر شفاخانہ ہذا میں ہر قسم کے ادویہ مرکب بھیجنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

ابو داؤد و عبد اللہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

مالک دی ... شفاخانہ ... وکیور

## تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری ... سنت حضرت ... رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ... جن کو ... جائز ... جب وہ نواب امیر علی خاں ... کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار ... کے ہمراہ دشمن کے ... میں ... ہو گیا ... قتل کرنے ... ہو جاتے جن کے ... عالم رویا میں ... نصیحت پا کر ... دیا ... تائب ہو کر ... ہو گئیں ... ہو گئے ... انگریزوں نے ... کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار ... ہو گئے ... ہر ایک مسلمان ... کے حالات و کرامات ... کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرماویں ...

خوشنویس ... عماد الدین ضلع گجرات

---

## صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمتیں

### تخفیف رعایت

یکم صفر ۱۳۴۳ھ سے آخر ربیع الآخر تک

**صحیح بخاری** مترجم ... شدہ ... پارہ ... قیمت للعہ رعایتی قیمت مجلد ... باجلد ... پارہ اول **صحیح مسلم** مترجم ... اسی پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ... رعایتی ...

**ہدایۃ الانسان** منظوم مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب ... موضع ... اصلی قیمت ... رعایتی ...

بس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ فوراً درخواستیں بھیجکر کتابیں منگا لیں۔ کتابیں بذریعہ وی پی ... محصول ... وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

## نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ شہر فیروز پور دروازہ ملتانی

**الانصاف فی حق الاحناف** ... احناف کے ... میں قیمت ۳

**البرہان العجائب** ... فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ...

... اس کتاب میں ... مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے ... سکولوں ... طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

ہمیں کہوں حدیث کیا ہے

نمبر ۹ جلد ۱۲

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین برسالہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ ر

روساء و جاگیرداران سے " للعہ ر

عام خریداروں سے " عہ ر

" ششماہی ۸ر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

" ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر - مورخہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

## چند ضروری سوال

### متعلقہ مسیح و مہدی

ہمارے ایک معزز اور قابل دوست نے بڑی امید سے چند سوالات بھیجے ہیں۔ اونکا اخلاص ان کے جواب دینے میں محرک نہ ہوتا تو جواب نہ دیا جاتا۔ کیونکہ سوالات ایسے ہیں جن کو زمانے اپنی حرکت سے خود بخود حل کر دیا ہوا ہے۔ مگر چونکہ سائل ایک مخلص دوست ہیں اس لئے جواب دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہیں

(۱) اکثر اصحاب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ضرور پھر کل دنیا میں اسلام پھیل جائیگا۔ مگر میرے ایک احمدی دوست اسکو خلاف قرآن کریم بتلاتے ہیں۔ اور قول مذکور کو بے سند۔ اونکی رائے ہے کہ جب عبارت قرآنی سے ثابت ہے کہ نصاریٰ اور یہود میں قیامت تک عداوت رہے گی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مذاہب مذکور بھی قیامت تک بدستور رہیں گے۔ ہاں البتہ اہل اسلام کسی قدر ترقی کریں گے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کے زمانہ ظہور سے روبہ ترقی ہیں۔ اور یورپ میں بھی اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔"

**جواب۔** اس سوال سے معلوم ہوتا ہے سائل کے احمدی دوست کو غلط فہمی ہے یا ناواقفی۔ دنیا میں اسلام ہوگا یا کفر۔ اس کی بابت ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ طیبہ میں سناتے ہیں:-

عن المقداد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا يبقى على ظهر الارض بيت مدر ولا وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام بعز عزيز او ذل ذليل اما يعزهم الله فيجعلهم من اهلها او يذلهم فيدينون لها قلت فيكون الدين كله لله (مشکوٰۃ باب الایمان)

مقداد صحابی کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ زمین پر کوئی گھر مٹی یا خیمے کا نہ رہیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ اس میں کسی نہ کسی عزیز یا ذلیل کے ذریعہ سے اسلام کی تعلیم پہنچا دے گا۔ پھر یا تو وہ لوگ اسکی اطاعت کرکے دنیا و آخرت میں عزت پا جاوینگے۔ یا نافرمانی سے ذلیل ہو کر اس کی حکومت کے ماتحت ہو جاوینگے۔

اس حدیث کا کیا مطلب اور کیا مفہوم ہے۔ کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ صاف مذکور ہے۔ کہ قیامت تک اسلام اور قرآن سب جگہ پہنچیگا۔ یا تو وہ مذہبی طور پر اس کے پابند ہو جاویں گے۔ یا سیاسی طور پر اس کے ماتحت بن جاویں گے۔ ان دونوں صورتوں میں یکون الدین کلہ للہ صادق آ جاوے گا۔ سیاسی طور پر ماتحت قوموں میں رنجش بھی ہوتی ہے کدورت بھی۔ جیسا ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی آیت بھی ان معنے کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے ولا یزالون مختلفین۔ (نسل انسانی ہمیشہ مختلف رہیں گے) سائل نے یا ان لوگوں نے جو ایسا کہتے ہیں۔ غالباً

گلزار احمدی۔ یعنی معارج النبوت شریف کا پنجابی میں نظم دلچسپ دلپسند طرز پر تین جلدیں ہوا عنقریب شیریں زبان اور ... ہر سہ جلد کی قیمت ... ملنے کا پتہ منیجر

ahmadimuslim.de

اس لفظ (لیکون الدین کلہ للہ) سے غلطی کھائی ہے وہ سمجھے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ سب لوگ مسلمان ہوجائیں گے مگر اصل مقام دیکھنے سے اس کے معنے حل ہوجاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد مذہبی اطاعت نہیں۔ بلکہ مذہبی اور سیاسی دونوں کو شامل ہے جس کی تفصیل اوپر گذری

اس اپنے احمدی (مرزائی) دوست سے پوچھئے۔ کہ آپکے پیشوا مرزا صاحب نے جو بتلایا تھا۔ وہ پورا ہوا؟ کیا بتلایا تھا، غور سے سنئے۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا۔ کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنے شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچگیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں۔ اور ایک ہی مذہب پر ہوجائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔

جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جبتک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیۃ اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔ یعنے خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اوسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنے ایک عالمگیر غلبہ اوسکو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیۃ کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے۔ جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا"

(چشمۂ رحمت صفحہ ۸۲)

**اہلحدیث۔** یہ کتاب مرزا صاحب کی آخری تصنیف ہے۔ اس لئے ان خیالات اور مضامین کی نسبت یہ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کہ یہ اونکی سادگی کے زمانہ کے ہیں جب براہین احمدیہ کی نسبت مرزا صاحب نے خود کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ اعجاز احمدی ص) اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ خیالات پورے ہوگئے ہیں؟ یہ دنیا ایک ہی مذہب پر آگئی ہے۔ تمام مذاہب پر اسلام کو کامل غلبہ حاصل ہوگیا؟ ان سب سوالات کا جواب اگر اثبات میں ہے تو مبارک ہے۔ یہ زمانہ جس میں تمام دنیا نے مذہب اسلام قبول کر لیا اور اگر ان کا جواب نفی میں ہے۔ تو ایک بڑا ضروری سوال یہ ہے۔ کہ "کیا مسیح موعود دنیا میں آیا؟" قاعدہ کلیہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" صحیح ہے تو اس کا جواب بھی نفی ہی میں ملیگا۔ کہ "ہنوز نہیں آیا" اگر آیا ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

دوسرا سوال۔

"مہدی علیہ السلام کی بابت حدیثوں اقوال میں اسقدر اختلاف۔ کہ صحیح طور سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کون اور کس ملک و قوم کے ہونگے۔ اور کب ہونگے۔ اس لئے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید مشکل ہے نیز عیسے علیہ السلام کی بابت بھی یہی ہے" جوابات مع مستند حوالہ جات کے ہوں۔ (سید سکندر شاہ از جرا)

**جواب۔** اختلاف فروع میں ہے۔ اصول روایت میں نہیں۔ اصول بلکہ اصل الاصول یہ ہے۔ کہ امام مہدی اولاد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے ہونگے۔ نیز فرمایا۔ یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ اوسکا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے۔ یعنے اسکو محمد بن عبد اللہ مہدی کہیں گے۔ (ترمذی)

یہ الفاظ ایسے شخص کی تکذیب کے لئے کافی ہیں جن پر یہ الفاظ صادق نہ آئیں۔ یعنے جو محمد بن عبد اللہ نہ ہو۔ اور مہدی کا دعوے کرے۔

آہ! مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق یا تکذیب بھی ہنوز کسی بحث کی محتاج ہے؟ حالانکہ اس ساری بحث کا خاتمہ کسی اہل دل نے ایک رباعی میں کر دیا ہے۔ جو یہ ہے

گفت مرزا مرشدا اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خدا است
خود بمرد و بعد او شد ثبوت
بود ... ولیکن گفت راست

(اشتہار مرزا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

## جنگ فرنگ کا اثر مذہبی اخبارات اور مذاق زمانہ پر اور اس کا علاج

باسمہ سبحانہ

(خاص اخبار اہلحدیث کے لئے)

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدٍ
اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

برادر مکرم مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ جب سے جنگ فرنگ کے تیر و تفنگ چھوٹنے لگے۔ تب سے اخبار نویسوں کے حوصلے بھی ٹوٹنے لگے۔ کاغذ کی گرانی کی شکایت جو اکثر اخبار نویسوں نے کی ہے۔ اور اس کے اثر سے کسی نے تو حجم میں کمی کر دی اور کسی نے قیمت بڑھادی۔ آپ نے

ahmadimuslim.de

بھی ان کی رسم پر اپنے ناظرین سے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کے ناظرین جو کچھ برداشت کر سکتے ہوں۔ آپ کو اس سے اطلاع دیں۔ یہ ان کا فرض ہے خاکسار اس امر میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہاں اتنا کہتا ہوں ؎ ہر دا مے کہ آئی من ارزاں مے شناسم ؎ سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ اخبار اہلحدیث اس عوض میں کہ اس کا نام اہلحدیث ہے۔ اور آپ کے ہاتھوں سے ہو کر آتا ہے۔ جس قیمت پر جس حجم میں اور جتنی مدت میں آوے۔ مجھے مفت معلوم ہوگا؎

جاوے چند دادم جان خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

لیکن خاکسار کے خیال میں جو بات آجکل اخبار نویسوں کے لئے جانفرسا ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے انقلاب ایام سے ناظرین کے مذاق میں بھی انقلاب آگیا ہے۔ جن مضامین اور خبروں کا انکو شوق ہے انکی طرف سے صرف اخبار نویس ہی تنگدست نہیں بلکہ ان کے کراماً کاتبین بھی خاموش ہیں (عذراً او نذراً) ناچار دفتر کھلا رکھنے اور اخبار کے جاری رکھنے کے لئے وقت پر کچھ نہ کچھ لکھکر اخبار روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ آجکل زمانہ کا مذاق مرغوب طبع اشیاء کا شائق ہے۔ اور سادہ ماحضر پر قناعت مشکل ہے۔ اس لئے مسودات سب سیاہی کی لکیریں معلوم ہوتی ہیں۔

خاکسار کے نزدیک بہتر تدبیر جو ناظرین کی توجہ کو اخبار کی طرف کھینچ لاوے۔ اور انکو دوسروں تک پہنچانے میں ابھارے یہ ہے کہ لائق اخبار نویس مضامین میں جدت پیدا کریں۔ اور اپنے زور قلم اور سحر بیانی سے لوگوں کو اپنا شیدا بنائیں ؎

کسی کی آنکھ میں جادو ترے زبان میں ہے
اثر بھرا ہے کا پیارے ترے بیان میں ہے

گذشتہ رات اسی امر میں سوچتے سوچتے یہ سوجھی (جسے قادیانی لٹریچر میں الہام کہنا چاہئے) کہ اخبار اہلحدیث کے ساتھ ہر اشاعت میں کم از کم ایک دو ورق۔

## تاریخ نبوی و تاریخ صحابہؓ کا سلسلہ بطور ضمیمہ

نکلا کرے۔ اس زمانہ کو موجودہ مذاق سے مناسبت بھی ہے اور مضمون نویسی کے لئے دین و دنیا ہر دو میں اس کا میدان بھی وسیع ہے۔ اس دو ورق پر اخبار کی قیمت میں اضافہ کیا جاوے۔ آپ کہیں گے کہ حساب تو وہی رہا کہ قیمت بڑھی تو کاغذ بھی بڑھا۔ اس کے جواب میں معروض ہے۔ کہ اول تو میری یہ تجویز آپکی دریافت کردہ تجویز کے علاوہ ہے۔ دوم یہ کہ آپ سابق حجم ہی میں ایک دو ورق مقرر کر سکتے ہیں۔ اس کے نمبر صفحات بالکل الگ رہیں۔ تاکہ اختتام پر خریدار اسکی علیحدہ جلد کرا سکیں اس تجویز سے امید ہے کہ خریداروں کی تعداد بھی بڑھ جاویگی۔ جو آپکی دلی مراد ہے۔ اور اخبار کی قیمت بھی زیادہ ہو جاویگی۔ جو نیز ہم چاہتے ہیں۔ اور دوسرے اخبار والوں نے کیا بھی ہے۔

اسکی نسبت ایک سوال اور باقی ہے۔ کہ سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ اس تاریخ کا مصنف کوئی خاص شخص مقرر ہو۔ جس کے پاس عربی تواریخ کا ذخیرہ بھی ہو۔ اور مغربی تواریخ پر بھی نظر رکھتا ہو۔ کیونکہ مغربی مصنفین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں عمداً یا سہواً کئی قسم کی لغزشیں بھی کھائی ہیں۔ اور لوگوں کو مغالطے بھی دئے ہیں۔ سو اس کا جواب اگرچہ ناظرین کی رائے پر موقوف ہے۔ لیکن دوم لقد اس تجویز کے ساتھ یہ بھی جتائے دیتا ہوں۔ کہ خدا تعالے آپکو ایسا شخص بھی دیدے گا۔ جو دفتر اہلحدیث کے اس بار گراں کو ہلکا سمجھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر اس ادنے خدمت کو یادگار چھوڑنا اپنی سعادت جانے گا۔ گو اسے کتابی و کتابی علم کم ہے۔ مگر بقول سابق فخر اہلحدیث مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی شاید اُسے علم لدنی ہی ہے۔

میرا سینہ اس وقت سرور سے پر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ کی پاک خوشبو آپ کے عاشقین تک پہنچانے کے لئے ممنون ہے۔ لہذا ناظرین ضرور بہت جلد اپنی اپنی رائے سے خاکسار کو اور مولانا نصیر اسلام کو اطلاع دیں۔ تاکہ دوسرے نمبر میں صبح صادق کی ہنگشتی یعنے تاریخ نبوی کی تمہید جو اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ (اہلحدیث) کی تفسیر ہوگی۔ شب توہمات کی ظلمت کو دور کرکے آپکو آفتاب عالمتاب یعنے

## جلوۂ محمدی

کی امیدیں دلائے۔ (وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ)

تاریخ نبوی کے دو ورقے یا چو ورقے (غرض جسقدر مقرر ہو) کی قیمت کا مقرر کرنا مولانا صاحب کا کام ہے۔ میرے خیال میں اگر دو ورقہ مقرر ہو۔ تو مبلغ ایک روپیہ سالانہ زیادہ ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ ناظرین کو بھی گراں نہ گذرے گا۔ اور مولانا صاحب کا بھی نقصان جو گرانی کاغذ کی وجہ سے انکو اٹھانا پڑتا ہے۔ پورا ہو جائیگا۔ اور اگر چو ورقہ ہو۔ تو عہ (دو روپیہ سالانہ) اضافہ ہو۔

میں نے اپنی تجویز کو ہر پہلو سے سوچا اور جانچا ہے۔ ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ انسان ہوکر غلطی سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ناظرین کی آراء زرین کا بھی طالب ہوں

اگر برادر مکرم اس تجویز کی تائید میں ہوں۔ تو قلم فرسائی سے دریغ نہ کریں۔ اور نہ ناظرین کی رائے پر چھوڑ دیں جس نے خود اس بوجھ کو اٹھانا چاہا ہے۔ وہ بقاعدہ لزم بالشروع خدا کی مدد سے خود ان سے نپٹے گا۔ کیونکہ اخبار میں آپنے قوم کو برابر حقوق دیدئے ہیں۔ آپ صرف طبع کرا کر اپنے ناظرین تک وہ دو ورقہ پہنچا دیا کریں۔ اور ان کی آمدہ رقومات کو اخبار کے ساتھ ضم کر لیا کریں۔

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی

اڈیٹر۔ تجویز معقول ہے بلکہ میری مطلوب۔ کیونکہ میں نے ایکدفعہ اس عنوان کو شروع بھی کیا تھا جسکو بوجہ دیگر مضامین کے نباہ سکا جسکی مجھے ندامت ہے۔ اس لئے آپکی تجویز پاس ہے۔ بدو شرط (الف) تاریخ اہلحدیث جو آپکے سپرد ہے۔ اس کی تکمیل میں کمی نہ آئے زندگی کا اعتبار نہیں۔ مولانا شبلی مرحوم کو دیکھو کس طرح سیرت نبوی ناتمام چھوڑ گئے رحمۃ اللہ۔ (ب) کم از کم مجھے اتنا مسودہ دفتر میں آجائے۔ تو اشاعت شروع کیجاوے گی۔ باقی طرز اشاعت پر غور کرکے احسن صورت اختیار کی جاویگی۔

میں امید کرتا ہوں۔ ناظرین میں سے کوئی بھی

لہ کیا آجکل پنشن پر ہیں، ہاں گو پنشن پر ہیں۔ تاہم لارڈ رابرٹ کی طرح بہت کچھ کر سکتے ہیں (اڈیٹر) سلہ کسی غیر معروف مقام پر مولانا بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ مولوی ابراہیم کو کسی علم نہیں۔ علم لدنی [illegible]

ہماری تجویز کی مخالفت نہ کریگا۔

مَیں بھی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ مبارک کام ہے۔ اس کی مبارک ہو۔ والسلام

شیخ دین محمد سگنلر امرتسری

مَیں اس دین و دنیا کی سعادت سے بہرہ اندوز کرنیوالی مقدس تجویز پر سید القلم سیالکوٹی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ کہ؎

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

خاکسار مولا بخش کشتہ امرتسری

## قادیانی مشن

### معجزات کی کثرت

مرزا صاحب کے مخالف تو شاکی ہیں۔ کہ آپ نے باوجود دعوے کے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھائی حالانکہ ۳ لاکھ سے بڑھ کر ہوگئے۔

مگر مرزا صاحب کے جانشین کا اس کے برخلاف یہ دعوےٰ ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات جس کثرت سے ظاہر ہوئے۔ ان کی مثال نہیں ملتی۔ آپ کے مقتدا سیدنا خاتم النبیین وسید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی میں ملنی ناممکن ہو۔ خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ آپ اس کی طرف سے ہیں اس قدر نشان دکھلائے۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو سعادت سے حصہ نہیں ملا۔ وہ ایک نشان کا ظاہر ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قایم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے کہ وہ کمال تک پہنچ جائے"

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۔ کالم ۱)

اہلحدیث۔ دنیا میں عجیب عجیب دعووں کے مدعی ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کا دعوےٰ بھی کبھی کسی نے نہ سنا ہوگا۔ جو مرزا صاحب قادیانی کرتے تھے اور اون کے جانشین بناتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تو ہم متمنی رہے۔ کہ کاش ہم ایک ہی معجزہ مرزا صاحب کا دیکھیں۔ مگر نہ دیکھا۔ لیکن اون کے انتقال کے بعد ہم یہ سنتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے اتنے معجزے ظاہر ہوئے ہیں۔ کہ ان سے ایک ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ عبد اللہ آتھم عیسائی والی پیشگوئی۔ آسمانی منکوحہ کے نکاح کی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب پٹیالوی کی موت کی۔ آخر میں اس عاجز کے متعلق شرطیہ بردباری کی۔ غرض یہ سب واقعات ہمکو بتلاتے ہیں۔ کہ الفضل کی عبارت میں بجائے لفظ (نبی) کے (متنبی) ہوتا۔ تو ہم بھی تصدیق کر سکتے۔

### قادیانی اور لاہوری پالیٹیکل چپقلش

گذشتہ ایام میں جو دونوں پارٹیوں میں نزاع رہی ہے۔ ناظرین اوس سے آگاہ ہوں گے۔ درمیانی زمانہ میں کچھ وقفہ ہو گیا تھا۔ اب جو دونوں پارٹیوں کا سالانہ جلسہ سر پر آیا۔ یعنے ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قادیان اور لاہور میں جلسہ ہونا قرار پایا۔ تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" میں نکلا۔ "سب احمدی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے جو صاحب قادیان کے جلسہ پر جاویں۔ لاہور کا جلسہ بھی دیکھتے جاویں۔" اس کے جواب میں قادیان سے ایک اشتہار نکلا جس میں مشتہرین نے اس مضمون کا جواب لکھتے ہوئے کہا کہ ہم تم ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ تم جو اسلام (بغیر ذکر احمدیت یعنے بغیر رسالت مرزا کے) پیش کرتے ہو۔ یہ تمہاری خطرناک روش ہے ہم اوس اسلام کو مانتے اور پھیلاتے ہیں جس میں احمدیت کا دخل ہو۔ مطلب صاف ہے کہ قادیانی جماعت کے نزدیک وہ ٹھیٹھ اسلام جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ میں پھلا پھولا۔ نجات کے لئے کافی نہیں جب تک اوس میں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو داخل کیا جاوے یہی معنے ہیں ؎

کوئے جاناں سے خاک لائیں گے

اپنا کعبہ نیا بناویں گے

# ۱۹۱۴ء کی روانگی

اور

# ۱۹۱۵ء کی آمد

؎ عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر

کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

عیسوی ۱۹۱۴ء جس کی مجالست و موانست کل شام تک ہمارے ساتھ تھی۔ اور جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دفتروں۔ بنکوں۔ عدالتوں سرکاری اور غیر سرکاری کاغذوں میں جلوہ آرا تھا جسکا سکہ بہیوں۔ رسیدوں اور پونوٹوں وغیرہ پر مروج تھا۔ آج وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا۔ سنہ مذکور کا چلا جانا اگرچہ ظاہری نظروں میں کوئی تعجب خیز امر معلوم نہیں ہوگا۔ کیونکہ جس طرح صبح کے بعد دوپہر اور دوپہر کے بعد شام۔ شام کے بعد رات اور رات کے بعد صبح نمودار ہوتی ہے۔ اور جسطرح آفتاب کا طلوع اور پھر زوال اور پھر غروب ایک معمولی امر نظر آتا ہے اور جس طرح چاند کا پہلی رات کو ایک چھلکے کی صورت میں دکھائی دینا۔ پھر قمر اور پھر بدر (پورا چاند) ہونا اور پھر گھٹتے گھٹتے ایک چھلکا سا ہو کر غائب ہو جانا ایک قدرتی انتظام و انقلاب کا ثبوت دیتا ہے۔ اور جس طرح ہر ایک وقت۔ ہر ایک شے اپنے سے پہلے گذرنے والے کی ناپائداری اور بے ثباتی کی دلیل ہے۔ اسی طرح سنہ مذکور کا بارہ مہینوں کے دور کاٹتے ہوئے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جو کیفیت آج اس پر گذری ہے۔ یہی ہر ایک شے کے ساتھ پیش آنے والی ہے۔ اور سوائے حی و قیوم۔ قادر مطلق کے کسی چیز کو بھی قیام و ثبات نہیں ہے

جانے کو یونہی ہر ایک نے چلے جانا ہے۔ اور اپنے وقت پر (جو خدا کے علم میں مقرر ہے) نیست ہو جانا ہے خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ جانے والے کا طرز عمل کیسا رہا۔ اور اس کی ذات سے دوسروں کو (جنکو اس سے تعلق تھا) فایدہ پہنچا یا نقصان ؎

ahmadimuslim.de

یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے
موت اُسکی ہے کرے جسپہ زمانہ افسوس

دیکھتے دیکھتے سنہ ۱۳۴۲ھ چلا گیا۔ اور دنیا کی تاریخ میں اپنی یادگار ایک بھیانک اور خونی جنگ کی صورت میں قایم کر گیا یہ جنگ جسکی بارود کی خشکی۔ تلوار کی تیزی۔ اور توپوں کی آتشباری کی حدت اور سائنٹفک طرز کی لڑائی نے دنیا بھر میں ایک تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ اور جس کے گشت وخون سے کشتوں کے پشتے لگ گئے ہیں اور ابھی نہ جانے کیا کیا کچھ ہونے والا ہے کیونکہ سے

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

لیکن آؤ ہم ذرا تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کریں کہ ہم نے اس جانے والے سال میں دین کی۔ قوم کی کیا کچھ خدمت انجام دی اور ہم نے اپنے فرائض کو کہاں تک نباہا ہمیں جو اس مالک الملک نے یہ وقفہ دیا۔ ہم نے اس سے کیا نفع اٹھایا۔ اور اس وقت کی کیا قدر کی؟

ہمارے خیال میں اس عرصہ کے اندر ہم نے کوئی ایسا بڑا اہم کام انجام نہیں دیا۔ جو ہمارے لئے قابل ذکر و فخر ہو۔ تاہم اہلحدیث کانفرنس کا پشاور جیسے شہر میں منعقد ہونا اور بخیر وخوبی ختم ہونا ایک نمایاں کامیابی اور حوصلہ افزائی کا موجب ہے۔ اس کے بعد اخبار اہلحدیث کا دو ہزار کی ضمانت طلب کئے جانے پر معرض تعویق میں نظر آنا جماعت اہلحدیث کی پریشانی اور حوصلہ شکنی کا کچھ کم باعث نہ تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جماعت اہلحدیث نے کمال فراخ دلی اور عالیہمتی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ وہ اپنی ضرورتوں اور اپنے احساس سے غافل نہیں ہے۔

اور نہ وہ دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرکے اپنی بیغیرتی و دون ہمتی کا منظر پیش کرنا چاہتی ہے چنانچہ اہلحدیث جماعت نے جس خندہ پیشانی اور عجلت کے ساتھ اس بڑی رقم کو مہیا کر دیا۔ وہ بلاشبہ ایک قابل تحسین امر ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ اخبار کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہو۔ ایسی خوبی سے اس گتھی کا سلجھ جانا خدا تعالیٰ کے بے بہا احسان و فضل اور قوم کی بیداری کا بین ثبوت ہے۔ الحمد للہ۔

جانے والا سنہ جا چکا ہے۔ اور آج نئے سنہ ۱۳۴۳ھ کا گویا

**پہلا دن ہے**

یا یوں سمجھو۔ کہ آغاز ہے۔ آؤ ہم اس پاک ارشاد کے مطابق شروع دن بھر کے کام کاج اور افعال و اقوال پر رات کو سونے سے پہلے نظر ڈالو۔ بُرے کاموں کو ترک کرنے اور نیک کو رواج دینے میں کوشش کرو۔“ متوجہ ہوں۔ ہم سے جو لغزشیں صادر ہوئیں۔ انکو ترک کرنے اور آیندہ کے لئے بہترین خدمات دینی و قومی کے انجام دینے کے لئے ایک پروگرام طیار کریں۔ اور مستعد ہو کر نہ صرف پچھلی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ آیندہ کے لئے ایک ایسی شاہراہ قایم کر دیں۔ جو ہمارے آنے والے معاملات کو منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے بہت کچھ ممد و معاون ثابت ہو۔

سب سے پہلے جو اس وقت ہمارے پیش نظر کام ہے وہ اہلحدیث کانفرنس کا علیگڈھ میں منعقد ہونا ہے علیگڈھ علمی پہلو کے لحاظ سے ہندوستان بھر کے مسلمانوں کا ایک ممتاز مقام تصور کیا گیا ہے۔ اور علیگڈھ کالج کی کامیابی ہی کی وجہ سے ایک قابل رشک عزت رکھتا ہے۔ ایسے مقام پر اہلحدیث کانفرنس کا ہونا اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ قوم اپنی متفقہ طاقت اور غیر معمولی ایثار وہمت سے کام لے۔ اپنے اخلاص اپنے افعال اور اپنے اقوال سے ایک نظیر پیدا کر دے۔ کہ اگر احیائے سنت کا کام کوئی جماعت انجام دے سکتی ہے۔ تو وہ اہلحدیث جماعت ہے۔

اور اگر ہم نے تساہل سے کام لیا۔ اور غیر معمولی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ تو نہ صرف ہماری کمزوری کی علامت سمجھی جائیگی۔ بلکہ آیندہ کے لئے ہمارا عدم وجود برابر ہوگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ جس صفت میں ہم نے اللہ اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہم ہر آنے والی کانفرنس کے اجلاس کو بیش از بیش بارونق و پرشان بنانے میں کامیاب ثابت ہوں۔

یہ ہم اوپر بتلا آئے ہیں۔ کہ امسال کانفرنس کا اجلاس علیگڈھ میں ہوگا۔ جو جماعت کی قدردانی اور توجہ کا بہت کچھ مستحق ہے۔ اور اس بات کا متمنی ہے۔ کہ جہاں جہاں اہلحدیث بھی ہوں۔ وہاں بھی ایک حرکت پیدا کر دیں۔ جس سے بے اختیار منہ سے نکلے۔ کہ

**چلو علیگڈھ کو**

علیگڈھ میں ہم نے سیر و تفریح کے لئے نہیں جانا ہے اور نہ ہم نے اپنی لفاظیوں سے وہاں کوئی عارضی دلخوش کن منظر دکھانا ہے۔ بلکہ اس روانگی میں۔ اور علیگڈھ کے ورود میں ہماری بہت کچھ امنگیں اور امیدیں مضمر ہیں۔ قوم کی آیندہ سود و بہبود پر غور کرنا ہے۔ توحید وسنت کی اشاعت کے لئے انتظام کرنا ہے۔ علم القرآن والحدیث کو عمدہ پیمانے پر ترویج دینے کے لئے سوچنا ہے۔ قوم کے افراد سے نفاق و شقاق کا رفع کرنا اور اتفاق و یگانگت بڑھانے کی تحریص وترغیب دلانا ہے۔ الغرض ہر مفید سے مفید دینی و قومی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک معیار مقرر کرنا ہے۔ ہر ایسے مقام پر جہاں دو اہلحدیث گھر بھی آباد ہوں۔ انجمن اہلحدیث کا قایم کرنا اور ہر انجمن کے ساتھ ایک اہلحدیث مکتب قایم کرنے کے متعلق وسایل بہم پہونچانا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ایک ایسی درسگاہ کو قایم کرنا ہے۔ جس سے ہندوستان بھر کے طلباء دینیات میں پورے طور پر متمتع و مستفید ہو سکیں۔ اور جسطرح لوئر۔ پرائمری اور مڈل سکول۔ ہائی سکولوں سے اور ہائی سکول کالج سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اہلحدیثوں کی جملہ انجمنوں کو اہلحدیث کانفرنس سے اور تمام اہلحدیث مکتبوں کو اعلیٰ اہلحدیث درسگاہ سے ملحق و منسلک کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پس ہمارے بزرگ۔ بھائی اور عزیز کمربستہ ہو جائیں اور اپنے علم۔ دولت۔ وقت۔ تقریر۔ ایثار وہمت سے ایک خوشگوار تغیر پیدا کرکے دکھا دیں۔ تاکہ ایک دفعہ پھر کونے کونے سے یہ آواز آجائے۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

# قادیانی مذاکرۂ علمیہ

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہر بار ممیز طیب و خبیث موسومہ اہلحدیث مجریہ ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء میں بذیل قادیانی مشن بعنوان مذاکرۂ علمیہ بابت آیت قرآنی "آیت سورہ انبیاء وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا - الآیہ کی ترکیب نحوی کر کے آپنے اس ترجمہ کی تغلیط کی ہے۔ جو قادیانی تراجم میں مشہور و دائر ہے۔ اور قادیانی جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس آیت سے ان کا یہ استدلال کرنا کہ جو مر چکا ہے وہ دوسری دفعہ دنیا پر نہیں آسکتا۔ درست نہیں ہے۔ بلکہ بطریق علم میزان محض ہے۔ کہ مرزائی دفتر سے دفتر میں رجوع کریں"۔

مولانا! یہ تو علمی سوال ہے۔ اور اس جماعت کی علمی استعداد معلوم۔ قرآن شریف کی کسی آیت کا مطلب قواعد عربیہ کے خلاف بیان کرنا تو اس جماعت کا عام معمول بلکہ اسی امر بیان کے مذہب کی بنا ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ جماعت خود ساختہ عبارت کو بھی قرآن شریف کی آیت قرار دے لیتی ہے۔ یا کلمات قرآن کو مختلف مواضع سے لیکر اور ایک جگہ جمع کر کے آیت کہہ لیتی ہے حالانکہ قرآن شریف وجودات ارلجہ سے موجود ہے۔ مثال کیلئے لاہوری پیغام صلح کے وہ الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ جو ہمنے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۹ جون ۱۹۱۴ء میں نقل کئے ہیں۔ کہ صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے اس حکم پر کہ ان کے مریدان خاص انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ نہ دیں۔ یہ لقص کرتے ہیں۔ کہ ان کا یہ حکم بالکل خلاف شرع ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ کھلا ارشاد ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اے مومنو! اللہ کی راہ میں خرچ کرو "اور اشاعت اسلام سے زیادہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں" انتہی۔

خاکسار نے قرآن شریف میں اس آیت کو نہیں پایا۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نعمت حفظ قرآن سے بھی بہرہ ور ہے۔ اور بعض دیگر جلیل القدر حفاظ سے بھی دریافت کیا۔ کوئی اس آیت کا پتہ نہیں بتاتا۔

کیا آپ اڈیٹر پیغام صلح "سے اس آیت کا پتہ دریافت کر دیں گے؟ دیدہ باید۔

مجھے خیال ہے کہ آپ اڈیٹر پیغام صلح کی طرف سے یہ عذر کر دیں گے۔ کہ وہ بیچارہ نہ حافظ ہے نہ عالم۔ اس سے ایسی غلطی ہونی ممکن ہے۔ لیکن میں آپکو ان کے ایک بڑے عالم و فاضل اور بخیال خود فضل مولوی صاحب کی بات بتاؤں کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ مجھ سے گفتگو کرتے کرتے یہ سنا دیا۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ۔ اور ترجمہ یہ کیا۔ اے مومنو۔ خدا سے ڈرو تو خدا تمکو علم دیگا۔" حامل خاکسار کے جیب میں تھی جھٹ مولوی صاحب کے سامنے رکھدی۔ اور کہا۔ کہ حضرت قرآن مجید میں سے یہ آیت نکالدیجئے۔ مولوی صاحب بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے۔ لیکن نکال نہ سکے۔ وہ مولوی صاحب مولوی مبارک علی سیالکوٹی ہیں اس کی نسبت بھی شاید آپ یہ کہدیں کہ زبانی مناظروں میں ایسا ہوجایا کرتا ہے۔ اس لئے میں آپکو ان کی جماعت کے ایک بڑے مصنف مرزا خدا بخش صاحب کی کتاب برائے نام عسل مصفےٰ کا شہد بھی چکھاؤں۔ کہ اس میں کیا کیا گھونٹ ملایا ہے۔ اور جالادے بنائی ہے۔ سنن دارقطنی کی روایت کسوف و خسوف نقل کر کے اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حالانکہ یہ روایت مرفوع ہو نہ موقوف علی الصحابی بھی نہیں۔ بلکہ قول تابعی ہے۔ اور وہ بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ اسی طرح عسل مصفےٰ میں متعدد حوالجات میں ایسا ہی کیا ہے۔ اصل کتاب کی عبارت کو کاٹ چھانٹ کر اپنا مطلب نکالا ہے یا تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ اسپر بھی خاکسار کو خیال آتا ہے۔ کہ آپ کہدیں گے۔ کہ مرزا خدا بخش صاحب بھی گو وہ اپنی جماعت میں عالم کہلائے جاتے ہوں لیکن در اصل عالم نہیں ہیں اور وہ بحکم نقل را چہ عقل۔

اس لئے بمصداق کل الصید فی جوف الفرا ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ خود آنجناب مرزا صاحب آنجہانی کے بعض حوالجات نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے بحیثیت مجددی و بدعوےٰ مسیحیت و مہدیت دئے ہیں۔ آپ اپنے آئینہ وساوس میں متعدد مقامات پر لکھتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ۔ مرزا صاحب کی یہ آیت بھی قرآن مجید محفوظ و مکتوب میں اس ترتیب سے نہیں ملتی۔ اس کے متعلق زلت قلم یا سہو کاتب کا عذر نہیں ہو سکتا کیونکہ مرزا صاحب نے اس کی واؤ کو تفسیری قرار دیکر اس سے اپنے مدعا پر دلیل قائم کی ہے۔ مرزا صاحب کا یہ سلوک کتاب اللہ ہی سے نہیں۔ بلکہ کتاب الرسول سے بھی یہی سلوک ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح بخاری كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کو اپنے ازالہ اوہام میں نقل کرتے وقت اس کے دو ٹکڑے کرتے ہیں۔ اور دوسرے ٹکڑے کے ساتھ الفاظ بل هو زیادہ کر کے بل هو امامكم منكم لکھتے ہیں جس سے ان کا مطلب بآسانی نکل سکتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم نبی اسرائیل کا نبی نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس امت مرحومہ سے ایک امام ہوگا جس کی صفت مسیح ابن مریم ہوگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جبتک اس حدیث میں بل هو کے الفاظ زیادہ نہ کئے جاویں مرزا صاحب مسیح نہیں بن سکتے۔ اب نتیجہ بالکل صاف ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود بھی نہیں ہیں"۔

**لطیفہ:** پیغام صلح اور مولوی مبارک علی صاحب اور خود مرزا صاحب نے جو جو آیتیں پیش کی ہیں ان کے پہلے يا ايها الذين امنوا لکھا ہے۔ اس سے خیال گذرتا ہے۔ کہ قرآن دانی میں قادیانیوں کا مبلغ علم صرف اسی قدر ہے۔ کہ جس نیک عبارت کے ساتھ يا ايها الذين امنوا لگا لیا جائے۔ وہ قرآن مجید کی آیت بن سکتی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید میں موجود بھی نہ ہو۔ اور حفاظ کو یاد بھی نہ ہو۔ سبحان اللہ هذا بهتان عظيم۔ اس سے زیادہ عجیب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے ازالہ اوہام میں قرآن مجید کے ایک ایسے نسخے کا پتہ دیتے ہیں۔ جو انکو کشف میں دکھایا گیا۔ اور اس میں انا انزلناه قريبا من القاديان

لکھا ہے۔ اگرچہ اس قرآن شریف میں جو بوساطت خاتم الرسل ہمارے پاس موجود اور ہمکو محفوظ ہے۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر لکھا ہے۔

اسی طرح کے اور بہت سے حوالے بھی ہیں۔ جو قادیانی لٹریچر کے شائقوں کے لئے ہم دوسرے وقت میں دکھا سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت اسی پر بس کرتے ہیں ؎

بپایاں رفت ایں دفتر حکایت ہمچناں باقی
بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی

(سیالکوٹی)

(اڈیٹر۔ گو یہی مثالیں کافی ہیں۔ مگر ایک مثال میں بھی اضافہ کرتا ہوں۔ جو پیغام پارٹی کے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب (اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز) کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ آپنے ریویو بابت فروری ۱۹۱۵ء میں آیت لکھی ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ۔ اور ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا ہے حالانکہ یا ایہا الناس ہے۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے بھول چوک ہم سے ہو ہی جاتی ہے۔

لطیفہ۔ ایک دفعہ مرزا صاحب کے عربی الہام میں غلطی تھی۔ تو اعتراض ہوئے پر آپنے فرمایا۔ ہاں علم نحو کے قاعدے سے تو غلط ہے۔ مگر خدا قادر ہے جس طرح چاہے بولے۔ وہ ہمارے مصنوعی قواعد کا پابند نہیں"۔ وہ چاہے ہاتھی کو چیونٹی کہے یا چیونٹی کو ہاتھی (معقول)

---

# سنیت رفع الیدین

## تعمیل ارشاد ثنائی

(از مولوی عبدالحمید صاحب از حیدرآباد دکن)

قاریان کرام اس عنوان پر متحیر نہ ہوں۔ بلکہ مہربانی فرماکر ۱۱ ذیقعد ۱۳۳۲ھ کا اخبار اہلحدیث صفحہ ۶ کالم اول ملاحظہ فرماویں۔ تو واضح ہوگا۔ کہ عالیجناب شیر اسلام مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ وضاعف ثواب جمیلہ وحسناتہ) (اڈیٹر اہلحدیث) نے ناظرین والا تمکین کی فرمائش پر مجھ ہیچمدان کے سپرد فرمایا ہے کہ میں اہلحدیث کے مذہب کے متعلق آمین کی طرح سے دوسرے مسائل پر بھی مضامین لکھوں۔ اس لئے تعمیل ارشاد ثنائی اس مضمون کا عنوان قائم کیا گیا۔ اور آئندہ بھی اسی عنوان سے مذہب اہلحدیث کے مسائل انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہونگے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

معزز ناظرین اگر ذرا تکلیف فرماکے سنہ ماسبق کے اہلحدیث اخبار کی فایل ملاحظہ فرمائیں گے تو واضح ہوگا کہ مخزن ثنائی مئے۔ بابت ماہ جنوری ۱۹۱۴ء کے صفحہ کالم ۲ میں کمترین کا مضمون "قراۃ خلف الامام" شایع ہوچکا ہے۔ لہذا پیارے ناظرین یاد رکھیں۔ کہ باب فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کو چھوڑ کر دوسرے مضامین جب فرصت اپنی بساط کے موافق انشاء اللہ لکھتا رہونگا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

## رفع یدین

واضح ہو کہ رفع الیدین سنت غیر موکدہ ہے۔ اور رفع کی احادیث صحیح کثیر اور مشہور ہیں۔ اور عدم رفع کی ضعیف اور قلیل ہیں۔ جیسا کہ ناظرین کرام کو اس مضمون کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو جاویگا۔

## احادیث رفع

(۱) صحیح بخاری میں (مندرجہ ذیل حدیث اور دو طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی) ہے

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضاً وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرنے کے لئے تکبیر کہتے۔ تو اپنے ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے۔ تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد۔ اور سجدوں میں آپ ایسا نہ کرتے تھے۔ (یعنے دونوں سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہ کرتے تھے)

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن نافع ان ابن عمرؓ کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر و رفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمرؓ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نافع راوی ہیں۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور عبداللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا۔ (یعنے یہ کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی)

(۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ وقبل ان یرکع واذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفعہما بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ ناقل ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپنے نماز شروع کی۔ تو آپ نے مونڈھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور رکوع کرنے سے قبل اور بعد بھی رفع یدین کی۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے۔

(۴) سنن ابی داؤد میں (یہ حدیث اور تین طرق سے کسی قدر الفاظ مختلفہ کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی) ہے

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ جب آپ نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے (اور جب رکوع کر چکتے) بعد سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر بلند فرماتے۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر و رفع یدیہ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہکر ہاتھ اٹھاتے۔

(۶) جامع ترمذی میں ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع (قال ابو عیسےٰ حدیث ابن عمرؓ حدیث حسن صحیح)

سالم اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی۔ اور جب رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا مونڈھوں تک اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (امام ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی حسن صحیح ہے۔

(۷) سنن نسائی میں (یہ حدیث اور ۶ طرق سے کسی قدر تغیر لفظی کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کیگئی) ہے

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم یکبر قال وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع ویفعل ذلک حین رفع راسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ اونہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نماز شروع کرتے۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے۔ (حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ کہ) جب آپ رکوع (میں جانے) کے لئے تکبیر کہتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان۔ رفع یدین نہ کرتے۔

(۸) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ مگر دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو نہ اٹھاتے۔

(۹) موطا امام مالک میں ہے۔

عن عبداللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ و ربنا لک الحمد کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان اور سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

(۱۰) سنن دارمی میں ہے۔

سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور ہاتھ اپنے مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے۔ تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔ اور دونوں سجدے یاد کہا کہ، سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۱۱) جزء رفع یدین مصنفہ امام بخاری ؒ میں (یہ حدیث اور دس طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ ہم معنے روایت کی گئی) ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا استفتح واذا رکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اونہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز) شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(ناظرین کرام پر واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ مرفوعہ بالا حدیث کو عبداللہ بن عمرؓ سے ۴۲ طریقوں سے (ا عاظم محدثین مثلاً امام بخاریؒ۔ مسلمؒ۔ ابوداؤدؒ۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ۔ ابن ماجہؒ۔ امام مالکؒ۔ دارمیؒ نے روایت کیا ہے)

(۱۱) صحیح بخاری میں (اور صحیح مسلمؒ میں۔ سنن ابی داؤدؒ جامع ترمذیؒ۔ نسائیؒ (۶ طرق) سنن ابن ماجہ۔ دارمی اور جزء رفع یدین (۱۰ طرق) میں کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنے روایت) ہے

عن ابی قلابۃ انہ رأی مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا

ابو قلابہ ناقل ہیں۔ کہ میں نے مالک بن حویرث کو دیکھا جب اونہوں نے نماز (شروع) کی۔ تو تکبیر کہی۔ اور رفع یدین کی اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا۔ تب بھی رفع یدین کی۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع یدین کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

ناظرین نے دیکھ لیا کہ یہ حدیث بھی اصحاب صحاح ستہ وغیرہ سے ۱۲ طرق سے مروی ہے۔

(۱۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن وائل بن حجر انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنیٰ علی الیسریٰ فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعہما وکبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ

وائل بن حجرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے دیکھا

ahmadimuslim.de

القرآن العظیم ۔ قرآن مجید سے نماز ... کا ثبوت صفحہ ۱۸

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی۔ تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (اور) تکبیر کہی۔ پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک کر بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ رکھا اور جب آپ نے رکوع (میں جانے) کا ارادہ فرمایا۔ تو کپڑے سے ہاتھوں کو (باہر) نکالا پھر رفع یدین کرکے تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب سجدہ کیا۔ تو دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سجدہ کیا۔

(۱۴) سنن ابن ماجہ میں (سنن ابی داؤد (۲ طرق) جامع ترمذی (سنن نسائی (۲ طرق) سنن دارمی۔ جزء رفع یدین (۵ طرق) ہے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ بہ ہم معنی روایت) ہے۔

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام فاستقبل القبلۃ فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ فلما رکع رفعہما مثل ذلک فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک

وائل بن حجر سے روایت ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا میں دیکھوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کھڑے ہوئے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ اور دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے۔ جب رکوع کیا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(یہ حدیث بھی ۱۳ طرق سے مروی ہے۔ جیسا کہ ناظرین پر روشن ہو گیا ہوگا)

(۱۵) سنن نسائی میں ہے

عن علقمۃ ابن وائل حدثنی ابی قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ھکذا واشار قیس الی نحو الاذنین

علقمہ بن وائل کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ تو اس طرح (اور قیس نے جو راوی ہیں اس حدیث کے دونوں کانوں تک اشارہ کیا) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(۱۶) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے قریب قریب ترمذی اور ابن ماجہ اور جزء رفع یدین میں ۵ طرق سے روایت) ہے

عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واذا اراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر

حضرت علی رض حکایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فرض ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب قرات ختم کرکے رکوع (میں جانے کا) ارادہ فرماتے۔ تو بھی ایسا ہی کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب رکوع سے (سر) اٹھاتے۔ تو پھر یہی عمل (یعنی رفع یدین) کرتے۔ لیکن جب آپ بیٹھے ہوتے۔ تو اپنی نماز میں کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے) ہاں جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اسی طرح رفع یدین کرتے۔ اور تکبیر کہتے۔

(۱۷) تنویر المقیاس میں ہے۔

اخرج الحاکم عن علی رض ابن ابی طالب قال لما نزلت ھذہ الآیۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النحیرۃ التی امرنی بھا ربی قال انھا لیست بنحیرۃ ولکنہ یامرک اذا تحرمت للصلوٰۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت واذا رفعت راسک من الرکوع فانھا صلوتنا وصلوٰۃ الملائکۃ الذین فی السموات السبع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الایدی من الاستکانۃ التی قال اللہ عز وجل فما استکانوا لربھم وما یتضرعون.

حاکم نے حضرت علی رض سے نقل کی ہے۔ کہ حضرت علی رض نے کہا جب آیۃ انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جبرئیل سے) پوچھا۔ کہ میرے رب نے مجھکو جس نحر کا حکم فرمایا ہے اس سے کیا مراد ہے (حضرت جبرئیل نے جواب) کہا اس سے قربانی مراد نہیں ہے۔ بلکہ (اس سے) اللہ تعالے نے آپکو یہ حکم فرمایا ہے۔ کہ جب آپ نماز پڑھنے کے لئے تحریمہ باندھنے کا قصد فرماویں۔ تو اپنے ہاتھوں کو اللہ اکبر کہتے وقت اٹھائیں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائیں (تب بھی ہاتھوں کو اٹھائیں) کیونکہ ہماری اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی (اسی طرح) نماز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رفع یدین کرنا اس عاجزی کی صورت ہے۔ جسکو اللہ عز وجل نے (قرآن مجید میں) فرمایا ہے "پھر عاجزی نکی اپنے رب سے اور زاری نہ کرتے تھے"

(۱۸) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے مانند جامع ترمذی سنن ابن ماجہ اور جزء رفع یدین) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوٰۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک

حضرت ابو ہریرہ رض نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے۔ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے (یعنی اٹھاتے) تھے اور جب رکوع کرتے تو (بھی) اسی طرح کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب سجدہ (میں جانے) کے لئے (رکوع سے سر) اٹھاتے۔ تو پھر (رفع یدین کرتے) اور جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو یہی عمل کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے)

(۱۹) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

ahmadimuslim.de

عن میمون المکی انه رأی عبدالله بن الزبیر وصلی بهم یشیر بکفیه حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینهض للقیام فیقوم فیشیر بیدیه فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلوة لم ار احدا یصلیها فوصفت له هذه الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الی صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقتد بصلوة عبد الله ابن الزبیر

میمون مکی سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے عبداللہ ابن زبیر کو امامت کرتے ہوئے دیکھا (اسطرح پر کہ) جب کھڑے ہوتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ اور جب سجدہ کرتے۔ تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب قیام کے لئے اٹھنے کا ارادہ کرتے اور کھڑے ہوتے۔ (یعنے دو رکعت پڑھکر) تو بھی ہاتھ کا اشارہ کرتے (یعنے جو دیکھا۔ تو بڑا تعجب ہوا۔ اور اس لئے) میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں نے (عبداللہ ابن زبیر کو دیکھا اسطرح) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ جیسا میں نے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ان سے اس اشارہ (یعنے رفع یدین) کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کی آرزو ہے۔ تو عبداللہ ابن زبیر جیسی نماز پڑھا کرو۔

(۲۰) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن انسؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه اذا دخل فی الصلوة واذا رکع

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۲۱) جزء رفع یدین میں ہے:-

عن انسؓ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرفع یدیه عند الرکوع

حضرت انسؓ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے

(۲۲) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابی الزبیر ان جابر بن عبد الله کان اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه واذا رکع واذا رفع رأسه من الرکوع فعل مثل ذلک ویقول رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فعل ذلک

ابوالزبیر کہتے ہیں جب جابر بن عبداللہ نماز شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور کہتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا

(۲۳) جزء رفع الیدین میں ہے۔

عن عمرؓ بن الخطاب عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن جابرؓ بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن عبیدؓ بن عمیر عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابن عباسؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی موسیٰ عن النبی صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه عند الرکوع واذا رفع رأسه

حضرات عمرؓ۔ ابوہریرہؓ جابرؓ بن عبداللہ عبیدؓ بن عمیرؓ (اپنے باپ سے) ابن عباسؓ ابوموسیٰؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب آپ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۴) سنن ابن ماجہ (میں طریقہ سوا) (و مسند امام احمد صحیح بخاری۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی اور منتقی ابن جارود) میں ہے۔

عن ابی حمید الساعدی قال سمعته وهو فی عشرة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم احدهم ابو قتادة بن ربعی قال انا اعلمکم بصلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قام الی الصلوة اعتدل قائما ورفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه ثم قال الله اکبر واذا اراد ان یرکع رفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه فاذا قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه فاعتدل فاذا قام من الثنتین کبر ورفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه کما صنع حین افتتح الصلوة۔

ابو حمید ساعدی سے روایت ہے۔ محمد بن عمرو بن عطا نے کہا۔ میں نے ان سے سنا اس وقت جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں میں بیٹھے تھے ان میں سے ایک ابو قتادہ بھی تھے۔ غرض ابو حمیدؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب رکوع کا قصد کرتے۔ تو دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ انکو مونڈھوں کے برابر کر دیتے۔ جیسے شروع نماز میں کیا تھا۔

باقی باقی

---

## ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

(از مولوی احمد الدین صاحب شاہجہانپوری)

حدیث ہذا میں دو امر قابل غور ہیں۔ ایک تو محل کی تشریح کہ اکذب الحدیث کا محمل یہ ظن کو صحیح ہے مگر اس محل میں نکتہ کیا۔ دوسرے ظن کے اکذب الحدیث ہونے کی تنقیح اور اکذبیت کی توضیح۔ محل کی صحت کے متعلق تو بعض حضرات نے کچھ لکھا ہے جسکو ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا علیحدہ پھر اسپر ذور دینا مناسب نہیں ہاں اتنا عرض کرنا مناسب ہے۔ کہ جیسے حدیث مذکور میں فعل قلب کو محمول علیہ بنایا گیا۔ اور فعل جوارح کو محمول ہے۔ ایسے ہی دوسری حدیث میں اسی کا عکس بھی آیا ہے جیساکہ حضور نے فرمایا فان الکذب ریبة۔ اس حدیث میں ریبہ فعل قلب ہے۔ جو کہ محمول ہے۔ بظن

ahmadimuslim.de

جوارح کذب پر ہے۔ علیٰ ہذا غور کرنے سے اور بھی
اس قسم کی بہت سی مثالیں مل سکیں گی جس سے عمل
میں تو کوئی مناقشہ نہ رہا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس
میں سر کیا ہے۔ کہ حضور نے ایسا کہا۔ واضح رہے
کہ محمول علیہ ذات کے مرتبے میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے
اس کا اظہر ہونا ضروری امر ہے۔ حضور پرنور نے
ظن کو محمول علیہ بنا کر اشارہ کر دیا۔ کہ جس کو تم اجل
و اظہر کذب کی نسبت کم جانتے ہو۔ یہ تو کذب سے
بھی اخبث اور خبیث ہونے میں روشن تر ہے
جیسے کذب سے ہر فرد بشر متنفر ہے۔ علیٰ ہذا ظن
سے بدرجہ اولیٰ تنفر و گریز چاہئے۔ اور چونکہ ظن اندرونی
امراض اور پوشیدہ کاکوڑں کی طرح انسان کے لئے
نہایت ہی مضر ہے۔ لہذا اس کو اکذب الحدیث فرمایا
اور یہ بھی ہے۔ کہ بدگمانی نفاق یا نفاق کا شعبہ ہے
اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نفاق ایمان کا بیخ کن عدو ہے
بنا بریں حضرت نے بدگمانی کو کذب سے بھی ابتر
جانا۔ اور اکذب الحدیث فرما کر اس سے اجتناب کی
تاکید فرمائی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جیسا نفاق فعل
قلب پر کذب فعل جوارح کو۔ یہ ان المنافقین
لکاذبون میں حل کیا۔ ایسے ہی یہاں بھی ہے۔ اکثر
فسادات اور حسد و بغض کی جڑ ظن ہی کو تصور کرنا
چاہئے۔ اور اسی نیک بخت بدگمانی نے ہزاروں کو
تباہ کیا۔ خاصکر اہل علم اور حفاظ قرآن کو اس میں بہت
ہی حوصلہ تنگ ہم جنس کے فروغ کو دیکھکر بلکہ صورت
ہی کو دیکھکر بدگمانی کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور اس
کے عیوب کے تجسس میں ہر طرح سے متوجہ ہوئے
اگر کچھ نہ ملا۔ تو جاہل بے علم تو ضرور ہی کہدیا۔ اگر اس کا
بھی کام نہ چلا۔ تو دوسرا رخ بدلا۔ کہ اسکو خفیہ دہریہ
اور بے دین کا خطاب دیا۔ غرض جب تک کوئی حکم
نہ لگا لیں گے۔ چین نہیں۔ سچ ہے ؎

لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے
کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

تجسس عیوب کا اور حکم تکفیر یا دہریہ ہونے کا گویا
لگا ہی گیا۔ اس وجہ سے کہ ہمارے ہم جنس کی خوش بیانی
خوش الحانی سنکر اور عمدہ تقریر و تحریر دیکھکر ہم کو
کوئی بھڑ نہ جائے۔ اور ہماری عزت میں تذلل واقع نہ
ہو۔ اور ہماری آؤ بھگت میں کسی قسم کا نقصان پیش
نہ آئے یا ہمارے منصب سے ہمکو کوئی علیحدہ نہ کر دے تو
اس بدگمانی نے اپنے ہم جنس ہم مذہب ہم پیشہ بھائی پر
یہ عنایت کی۔ کہ اس پر افترا بھی کیا۔ جھوٹ بھی بولا۔ اسکی
حقارت اور ذلت کے بھی مرتکب ہوئے۔ اور اپنے
غرور اور انا خیر کا ثبوت دیا۔ غرض یہ سب کچھ بد-
گمانی نے کر دیا۔ نہ اپنے جاہ و جلال کا خیال ہوتا۔ نہ یہ
بدگمانی کے شرارے اٹھتے۔ اگر مجھے طوالت کلام کا
خوف اور من ستر مسلما ستره الله کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو
میں نام بنام مع تاریخ دیتا۔ ان حضرات کا ذکر کرتا
جن سے میری ملاقات ہوئی۔ اور میں نے بچشم خود ان کی
بداخلاقی اور بدگمانی کو دیکھا۔

مولوی لوگو۔ اس حدیث کی تشریح و توضیح کرتے
ہوئے۔ اور آیہ وفی انفسکم افلا تبصرون کو
پڑھتے ہوئے ذرا اپنے حال پر بھی نظر کرتے جانا ؎

تمہیں پہ ٹھہرا ہے اب تو دارا اب اپنی منصفی کا
ذرا تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

ہم تہ دل سے مولانا ابو الوفا کے لئے دست بدعا ہیں
کہ اللہ آپکی عمر میں برکت کرے۔ ایسے مسائل پیش کر کے
علماء کرام کو انکی غفلت پر متنبہ کرتے ہیں۔ کہ کیوں انہیں
کے نزول و زوال کی بیخ کنی و تشریح انہیں کے
ہاتھوں کرتے ہیں۔ شاباش مولانا ؎

عمرت دراز باد تا دور مشتری
ما از تو بہرہ خوریم تو از عمر برخوری

میرے دوستو ؎

من نہ کردم شما حذر بکنید

(احمد الدین)

---

## ایاکم والظن

جناب مولانا ابو الوفا صاحب کے حل کا سوال جو اس حدیث کے
متعلق ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس کا جواب ان دو جملوں سے
ہو جاتا ہے۔ کہ حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حدیث
نفسی دوسرے حدیث لفظی۔ اور یہ تقسیم کتب عقاید
میں مسلمات سے ہے۔ اور اس کی بحث شرح تہذیب
و شرح مسلم وغیرہ میں جا بجا مذکور ہے۔ گو ضمناً ہی
سہی بولا کرتے ہیں۔ حدیث النفس یا ما لم یحدث
به نفسه اخطل کا یہ شعر کافی ہے۔ اس لئے دیگر
کتب کی عبارت پیش کرنے کی حاجت نہیں ؎

ان الکلام لفی الفؤاد و انما
جعل الکلام علی الفؤاد دلیلا

دیکھئے تصدیق۔ ظن۔ وہم وغیرہ کلام نفسی یا حدیث
نفسی کے قسم میں شمار کئے گئے ہیں۔ لیکن جناب
غور فرمائیں۔ کہ آپکا اعتراض یا سوال اس بنا پر ہے
کہ آپنے اکذب الحدیث میں حدیث سے کلام لفظی مراد
لیا ہے۔ اور اس کے مراد ہونے میں کلام ہے۔ اور
کلام نفسی یا حدیث نفسی مراد ہونے میں کوئی کلام
نہیں۔ پس جس شق پر اعتراض ہے۔ وہ مراد نہیں
اور جو مراد ہے اس پر اعتراض نہیں۔ والعاقل
تکفیہ الاشارۃ۔ ھذا ما حدث به نفسی واللہ
اعلم (عبد السلام مبارکپوری از مبارکپور)

(۱) یہ جملہ ایاکم والظن موقع تحذیر میں واقع ہوا
جیسے ایاک والاسد یا حدیث شریف میں وارد ہوا
ایاکم ومحدثات الامور دیا فرمایا۔ ایاکم و [illegible]
الناس یا اتق دعوۃ المظلوم۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جنس
ظن ہی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ آگے اس کی علت
بھی اسی عام لفظ میں فرمائی گئی۔ فان الظن اکذب الحدیث
حالانکہ کلام اللہ میں فرمایا گیا۔ فاجتنبوا کثیرا من الظن
اور علت میں فرمایا گیا۔ ان بعض الظن اثم۔ پہلی جگہ
بزیادت لفظ کثیرا اور دوسری جگہ بزیادۃ لفظ بعض وارد
ہوا۔ پس بظاہر حدیث و آیت میں تخالف ہے

(۲) دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ موقع تعلیل میں فرمایا گیا
فان الظن اکذب الحدیث بصیغہ تفضیل ہیں یہ تفضیل
کس پر ہے۔ اور کیونکر ہے۔ کیونکہ بعض الظن کا گناہ ہونا
یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ لیکن مطلق ظن یعنے جنس
ظن کا تمام حدیثوں سے اکذب ہونا غیر ظاہر ہے

(۳) تیسرا امر یہ ہے۔ کہ ایاکم والظن۔ فان الظن اکذب
الحدیث میں ظن کا لفظ مکرر واقع ہے۔ اور دونوں جگہ
معرف باللام ہے پس یہ لام موقع تحذیر اور موقع تعلیل
میں الظاہر جنس کا معلوم ہوتا ہے۔ (عبد السلام از مبارکپور)

ahmadmuslim.de

# فتاوے

س نمبر ۶۰۔ فقہ محمدیہ میں ہے۔ کہ نہیں آئی اندازہ میں تھوڑے اور بہت حیض کی ایسی دلیل کے قائم ہو۔ ساتھ اوس کے حجت ہی طرح پاک ہونے کی مدت میں بھی کوئی دلیل نہیں آئی۔ یہ مسئلہ کتب فقہ شرح وقایہ ہدایہ وغیرہ کے بالکل خلاف ہے۔ میں اپنی ناقص عقل سے مسئلہ فقہ محمدیہ یوں سمجھتا ہوں۔ ایک روز اگر خون آوے وہ بھی حیض اور مہینے بھر اگر خون آوے وہ بھی حیض۔ اب اس فقرہ کا مطلب جیسا ہو۔ ویسا سمجھا دیجئے۔

زبیدہ کو پہلی تاریخ سے حیض شروع ہوا۔ دس تاریخ تک رہا۔ اگر بند ہو کر گیارہ کو پھر آ گیا۔ خاکسار اس مسئلہ میں یہ دریافت کرتا ہے۔ کہ زبیدہ دس گیارہ کو صوم صلوٰۃ ادا کرے یا نہیں (ملا محمد بشیر)

ج نمبر ۶۰۔ حنفیہ کے نزدیک بموجب ایک حدیث کے حیض کی اقل اور اکثر مدت محدود ہے۔ مگر جس حدیث کی بناء پر یہ حد مقرر کرتے ہیں۔ وہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے فقہ محمدی والے نے لکھا ہے۔ کہ حد کوئی نہیں۔ ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض اس بناء پر زبیدہ صرف دس تاریخ کو صوم وصلوٰۃ کرے۔ گیارہ کو حیض شمار کرے۔ (۳۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶۱۔ مشرک دھوبی نے کلپ لگا کر کپڑے کو دیا۔ اور گمان غالب ہے۔ کہ بد احتیاطی سے کلپ لگایا گیا ہوگا۔ اس صورت میں کپڑے کو استعمال میں لانا کیسا ہے۔ (ملا محمد بشیر ریاست جھابوہ)

ج نمبر ۶۱۔ گمان غالب ناپاکی کا ہے۔ تو اوس کپڑے کا استعمال کرنا درست نہیں۔ یا تو ایسے دھوبی سے دھلائے نہیں۔ یا اوس کے طریق دھلائی کی تحقیق کر کے تسلی کر لے۔

س نمبر ۶۲۔ ایک شخص جسکا مال بالکل حرام ہے اوس کی مزدوری کر کے اجرت لینا جائز ہے۔ یا نہیں (شیخ کملو از شہر سلطانپور)

ج نمبر ۶۲۔ حرام کمائی والے کی مزدوری کر کے اگر حرام مال ہی ملے۔ تو جائز نہیں۔ اگر اوس کی آمدنی کے ذریعے متعدد ہیں۔ تو جائز ہے۔

س نمبر ۶۳۔ اگر بقر عید کے علاوہ قربانی کی جاوے تو وہ نفلی ثواب ہوگا یا کیا (ایضاً)

ج نمبر ۶۳۔ بطور صدقہ کے جائز ہے۔ قربانی اوس کا نام نہ ہوگا۔

س نمبر ۶۴۔ سنی المذہب اہل شیعہ کو ثواب رسانی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ (//)

ج نمبر ۶۴۔ ثواب رسانی جائز ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ میت بوجہ کسی بد اعتقادی کے ثواب کی اہل نہ ہو۔

س نمبر ۶۵۔ سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ وغیرہ بدعتیوں کی اقتدا جائز ہے یا نہیں (//)

ج نمبر ۶۵۔ بموجب حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ملجانا جائز ہے۔

س نمبر ۶۶۔ سانڈ جو اہل ہنود اپنے بزرگوں کے نام سے چھوڑتے ہیں۔ اوس کا کھانا جائز ہے یا نہیں (//)

ج نمبر ۶۶۔ سانڈ مذکور اگر غیر اللہ کے تقرب میں ہیں تو اون کا کھانا بحکم آیت ما اھل بہ لغیر اللہ حرام ہے۔

س نمبر ۶۷۔ کسی عالم سنی المذہب کی درائت تمامی صحابہ کے درائت کے خلاف ہو۔ تو قابل عمل ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو صحت کی کیا دلیل ہے

ج نمبر ۶۷۔ صحابہ کی درائت خصوصاً تمامی صحابہ کی درائت جب تک کسی نص کے خلاف نہ ہو۔ تمام امت سے مقدم ہے۔ رسالہ اتباع سلف صـ۳ ملاحظہ ہو۔

س نمبر ۶۸۔ سر الشہادتین کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد کا جب سر کٹا تو ایک سانپ دہن سے گھس کر ناک سے نکل گیا۔ یہ روایت صحیح ہے یا کیسی۔ اور شہادت کے واقع میں کون کتاب معتبر ہے (//)

ج نمبر ۶۸۔ یہ روایت میری نظر میں کسی معتبر روایت سے نہیں گذری۔

س نمبر ۶۹۔ جنت کا وجود آسمان پر ہے یا زمین پر (//)

ج نمبر ۶۹۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے قیامت کے روز جو جنت ہوگی۔ وہ زمین پر ہوگی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ۔ ۲ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۷۰۔ جوابیہ امور جو کسی آیہ کریمہ کے پیچھے دیا جاتا ہے۔ جیسا فمن یاتیکم بماء معین پڑھکر اللہ ربنا ورب العلمین۔ الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی پڑھکر بلی۔ سبح اسم ربک الاعلی پڑھکر سبحان ربی الاعلی۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین پڑھکر بلی وانا علی ذلک من الشاہدین وغیرہ یہ امام اور ماموم یا قاری وسامع دونوں کے لئے حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ یا صرف امام ہی کے لئے اگر ماموم یا سامع کے لئے بھی کسی حدیث صحیح سے صراحتاً ثابت ہوتا ہو۔ تو براہ عنایت وہ حدیث شریف بعینہٖ تحریر فرما کر ممنون فرماویں (خاکسار عبد العزیز از شہر [illegible])

ج نمبر ۷۰۔ حدیث شریف میں من قرأ کا لفظ آیا ہے یعنی جو پڑھے۔ وہی جواب دے البتہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ سورہ الرحمن پڑھی اور صحابہ کو فرمایا۔ کہ تم سے جنوں نے اچھا جواب دیا تھا جنوں نے کہا تھا۔ لا بشیء من نعمائک ربنا نکذب ولک الحمد اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سننے والے بھی جواب دیں تو ٹھیک ہے۔ ۲ر باقی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۷۱۔ رنگ سرخ۔ گلابی۔ زرد۔ سبز وغیرہ پختہ وخام ولایتی آتا ہے۔ اوس کے رنگے ہوئے کپڑے کو زیب تن کر کے نماز پڑھنا۔ یا پختہ رنگ سے رنگے ہوئے پر جائز ہے۔ یا پختہ ہو خام دونوں پر۔ اور آیا عورت کو جائز ہے۔ یا عورت مرد۔ دونوں کو (محمد حسین رمضانپور)

ج نمبر ۷۱۔ بحکم حدیث شریف اترکوا ما ترکتکم۔ جب تک شرع سے منع منصوص نہ ہو۔ جائز ہے۔ مرد۔ عورت سب کو جائز ہے

---

ahmadimuslim.de

# متفرقات

مولانا ابوالوفا صاحب اخبار ہذا دو آئندہ ۲ جنوری کے اخبار کے مضامین مرتب فرما کر گورکھپور کے اسلامیہ جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ اخبار انکی عدم موجودگی ہی میں لکھا گیا اور چھپا ہے۔ اس لئے اس اثنا میں اگر کسی ایسے کام کی جو ان کے متعلق ہو تعمیل و تکمیل نہ ہو سکے۔ تو ناظرین معذور سمجھیں۔

**غریب فنڈ** میں اس ہفتہ از محبوب حسین صاحب ڈلیہ ۱۲ از فتوے فنڈ ۲ روپے وصول ہوئے۔ بقایا سابقہ ۴۳۰ کل عہ/ ۔

**افسوسناک موت** گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی وفات کی خبر ایسے وقت میں موصول ہوئی جبکہ کاپیاں پریس میں جا چکی تھیں۔ ڈاکٹر مرحوم کی وفات سے جو صدمہ اہل حدیث جماعت کو پہنچا ہے۔ محتاج بیان نہیں جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی انکی وفات کی خبر یہ اطلاع دیتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پشاور سے سید محمد جن ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کے خبر دی ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آہ! میرے لئے پشاور کی لالٹین ٹوٹ گئی۔ اس کا چراغ گل ہو گیا۔ اور میں ڈاکٹر صاحب کے دیکھنے سے محروم۔ مرحوم پرانے اہلحدیث زمانے کے سرد و گرم چشیدہ۔ کار آزمودہ نامور علماء کے صحبت یافتہ۔ اور اونکی تحریر و تقریر ملل سے دلچسپی رکھنے والے تھے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں اولاد تھی۔ تینوں لڑکیاں قرآن شریف کی حافظ۔ سب سے چھوٹی لڑکی چند سال ہوئے۔ انکی زندگی میں فوت ہو گئی تھی۔ مرحوم کے علمی مضامین شحنہ سند۔ اشاعت السنہ (سفیر سند) اور اہلحدیث میں اکثر نکلتے رہے ہیں۔ وہ ایک باذوق صحیح الفطرت سلیم المزاج۔ عامل بسنت۔ موحد۔ متبع سنت تھے خاکسار سے ایک خاص انس اور شغف تھا۔ افسوس ہم ان کا غم کھانے کے لئے پیچھے رہ گئے اچھا خدا تعالےٰ انکو اپنی رحمت میں جگہ دے۔ ان کا ماتم صرف ان کے خاندان کے لوگوں کو نہیں بلکہ سب اہلحدیثوں کو ہے۔ وہ ایک بامروت صاحب سخاوت شخص تھے۔ اور رقم خرچ خرچ کر دوسروں کو حلقہ اتباع حدیث میں لانے والے۔ میں ان کے اوصاف گننے سے قاصر ہوں۔ خدا تعالےٰ ان سے نیک سلوک کرے۔ وہ سب کے علانیہ و پوشیدہ سے واقف ہے۔ سب اہلحدیث جنازہ غائبانہ سے ممنون فرمائیں

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی۔

افسوس کہ مفتی محمد فدا خاں صاحب پشاوری بھی فوت ہو گئے۔ مرحوم ایک بااخلاق آدمی تھے جلسہ کانفرنس کے لئے آپنے مکان عطا فرمایا تھا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

حافظ محمد حسین صاحب جناب مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب قاضی ہیڈ ورڈ (فرنٹیر اکس) کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔

**انتقال پر ملال** مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی نے اپنے لخت جگر مولوی حکیم عبدالجبار صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر دی ہے۔ مرحوم نوجوان۔ صالح تھے۔ ان کے انتقال سے جو جناب حافظ صاحب کو صدمہ پہنچا ہے۔ وہ نہایت رنجدہ ہے۔ لائق بیٹوں کا پرورش پانا اور پھر والدین کو داغ مفارقت دے جانا ایک ایسا دلخراش سانحہ ہے۔ کہ جس کی یاد سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ آپکو صبر دے۔ ہم آپ کے اس رنج میں شریک ہیں۔ اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ اللّٰھمّ اغفرلہ وارحمہ۔

ناظرین سے التماس ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے دعاء صبر۔

**دوا اور دعا کے خواستگار** اس حقیر کے دینی محبوں سے ایک شخص کو چھ سات سال سے درد شکم کا عارضہ لاحق ہے پہلے تو یہ درد برس پانچ مہینے کے بعد اٹھا کرتا تھا۔ بعدازاں دو مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد اٹھنے لگا۔ لیکن اب درد ہر روز اٹھتا ہے۔ پیٹ میں سخت درد محسوس ہوتا ہے جس سے مریض بالکل بیتاب ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے۔ اس وقت اس کی حالت بہت ہی ردی ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کے دفعیہ کے لئے پیہم بہت سے علاج کئے گئے۔ لیکن کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے شخص کی ایک لڑکی جس کی عمر اب ڈھائی سال کی ہے۔ اپنے پاؤں سے نہیں چل سکتی۔ اس کے دونوں پاؤں گویا کہ بالکل لنج سے ہیں۔ دونوں پاؤں میں طاقت رفتار ذرا بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹری علاج کئے۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اس لئے یہ احقر حکیم صاحبوں کی خدمات میں کمال انکسار کے ساتھ التماس کرتا ہے۔ کہ کوئی صاحب ازراہ ہمدردی دونوں مریضوں کے لئے مجرب اور نافع نسخے تجویز فرما کر اخبار اہلحدیث امرتسر میں مشتہر فرما کر مشکور فرما دیں۔ اور نیز دونوں کے مرض کے دفعیہ کی دعا کریں۔

الملتمس احقر العباد عبدالرؤف از امراؤتی ملک برار دکن

**دوا دینے کو طیار ہوں** اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ محرم بجواب سوال عبدالرؤف صاحب کو اطلاع دیں کہ میں انکو اس شرط پر دوا دینے کو طیار ہوں۔ کہ آپ مہربانی کر کے دو غریب نادار اماماں مسجد کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا کے مجھکو بذریعہ اخبار یا خط اطلاع دیں۔ ایڈیٹر صاحب کی تصدیق پر میں دوائی ارسال کر دونگا۔

انشاءاللہ ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی صحت حاصل ہوگی۔ آپ کو یہ شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے۔ کہ آپکے شخاعی اعصاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے۔ اور مادہ غلیظ ہو کر منجمد ہو گیا ہے۔ جب تک تحلیل نہ ہوگا آرام نہیں ہوگا میں آپ کو مجرب دوائی روانہ کر دونگا آپ صحت یابی کے بعد بطور شکریہ دو پرچہ اخبار مستحقین کے نام جاری کرا دیں۔

دعاگو خاکسار نورالدین حکیم حاذق لاہور (موجد دافع ۵)

ahmedmuslim.de

# انتخاب الاخبار

نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضور وائسرائے کے صاحبزادہ لفٹنٹ ہارڈنگ زخموں سے انتقال کر گئے۔

قیصر جرمنی تندرست ہو کر پھر میدان جنگ کو چلا گیا ہے۔

جرمن جنگی جہازوں نے جو سکاربرو۔ ہارٹل پول اور وہیٹبی (واقعہ انگلستان) پر گولہ باری کی تھی اس سے نقصان جان کے علاوہ ۲۲ لاکھ روپے کا مالی نقصان بھی ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکاربرو۔ ہارٹل پول اور وہیٹبی پر حملہ کرنے سے جرمنوں کی غرض یہ تھی۔ کہ انگریزی جنگی جہاز ادھر آئیں۔ اور ان سرنگوں سے جو اس طرف جرمنوں نے بچھا رکھی ہیں تباہ ہو جائیں۔

گورنمنٹ انگریزی نے خدیو مصر عباس حلمی پاشا کو تخت مصر سے علیحدہ کر کے انکی جگہ ان کے چچا حسین پاشا کو سلطان مصر بنا دیا ہے۔

خدیو عباس حلمی پاشا کی علیحدگی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس نے ترکوں اور جرمنوں سے ملکر انگریزوں کے خلاف سازش کی

مشرقی میدان جنگ میں جرمن اور آسٹروی فوجیں روسی فوجوں کے ساتھ نہایت خونریز جنگ میں مصروف ہیں۔

روسیوں کو اپنے مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانا پڑا ہے۔ لیکن روسیوں کا دعوے ہے۔ کہ ان کی اس پسپائی سے انکی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

اخبار لنڈن ٹائمز کی رائے میں روسیوں کی اس پسپائی اور سخت خونریز جنگ میں مصروفیت کے باعث کراکو کے محاصرہ اور سلیشیہ پر حملہ کو کسیقدر دور زمانہ پر ڈالدیا ہے

روسیوں کا دعوے ہے۔ کہ انہوں نے گلیشیہ میں آسٹروی فوجوں کی پیشقدمی روکدی ہے۔ اور آسٹروی قلعہ پرزمسل کی فوجوں نے روسی فوج پر حملہ کر کے ان کی صفوں کو درہم برہم کرنے کے ارادہ میں ناکامی رہی

روسی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے جرمنوں کو دریائے بزورا اور آسٹروی فوج کو دریائے بنذر پر شکست دی۔

ایک اطالوی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سرویہ سے جو کچھ بھی آسٹروی فوج واپس آسٹریا آئی ہے اس کے پاس نہ کوئی توپ ہے نہ ہی بندوق

آسٹریا کی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ سرویہ میں آسٹروی فوج کو اس لئے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچنا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپہ سالار جنرل پوٹیوریک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک یوجین کا تقرر ہوا ہے۔

ٹریسٹ (آسٹریا) کا امریکن قونصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اسوقت ۲۸ کلکتہ اور ۷ بمبئی کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس و ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیڑیں دیتی ہے جن کو وہ خود ذبح کر کے کھانا پکاتے ہیں۔ چاول اور روٹی ان کے لئے کثرت سے مہیا کی جاتی ہے۔

ایک امریکن جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ تین ماہ میں وہ تیار ہو کر محکمہ بحر کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے رستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتے کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کیلئے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا جائے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ بصرہ سے تجارت کھل گئی ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے بدھ کی رات کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

امسٹرڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار کہتا ہے۔ کہ متحدہ سپاہ نے مقامات ڈبرٹ سینٹ جارجز۔ ویسٹنڈ۔ لمبس شوٹ۔ لینگ مارک بیشنڈل اور مورسلیڈ پر قبضہ کر لیا ہے

فرانس کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ متحدہ افواج قابل اطمینان طریقہ سے پیشقدمی کر رہی ہیں

لنڈن میں جو ہندوستانی سپاہی زخمی صحتیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے۔ کہ میدان جنگ میں جانے سے پیشتر انہیں لنڈن کی سیر کر لینے دی جائے۔

امریکہ کا جہاز ٹینسی سکندریہ سے روانہ ہونے والا تھا۔ لیکن ساحل شام پر جنگی کارروائیوں کا نشوونما دیکھکر اُسنے اپنی روانگی ملتوی کر دیا ہے

جنوب مغربی جرمن افریقہ کی فوج نے پرتگال کے افریقی علاقہ انگولا پر حملہ کیا ہے۔ جسپر گورنمنٹ پرتگال نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ انگلستان کی تائید میں جنگ میں حصہ لینے کو تیار ہے۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ وان کے قریب ان کی ترکوں سے جنگ ہو رہی ہے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ کا ۲۲ دسمبر کو پیرس میں اجلاس ہوا۔

فرانسیسی گورنمنٹ بورڈو سے پھر پیرس میں واپس آ گئی ہے۔

ایک جرمن اخبار لکھتا ہے۔ کہ ہم ہنوز منزل مقصود سے بہت دور ہیں۔ بے تعلق سلطنتوں میں سے اکثر ہمارے خلاف ہیں۔ ایک اور بڑی سلطنت اور مشرق کی دو جنگجو قومیں دشمنوں کے ساتھ شامل ہونے والی ہیں

# مومیائی

۱۲/۸

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جوانی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ر دو چھٹانک ۱۲ر پاؤ بخته ۵ر سے مع محصول وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے رقمطراز ہیں۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فایدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرماویں (۵ر نومبر ۱۹۱۴ء)

جناب صاحب زادہ صاحب موضع جھنگڑا ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی تھی معاف فرمائے آپ کی مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابلقدر ہے مہربانی کر کے اب آپ ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلیو بہت جلد بنام مولانا عبدالستار صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ ۔۔۔ روانہ کریں۔ غالباً آپکو خیال ہوگا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں (۱۲ر نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی صداقت و فضیلت پر عالمان یورپ کی رائیں ۳ر

# تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے

حضرت مولانا اسمعیل شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے نادر حالات سوانح و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے گھیرے میں آ گیا۔ اور جنکا تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو حج پر گئے۔ تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوتیں دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے۔ الاور سندھ بطیب خاطر مسلمان ہوئے۔ اسی ضمن میں مولانا اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالحی کے بھی مذکور ہیں۔ جو نہایت دلچسپ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں

اصلی قیمت دو روپے ۲ر رعایتی ڈیڑھ روپیہ ۱؎۸

**قسطنطنیہ** } قسطنطنیہ نہ صرف زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا پایہ تخت ہے بلکہ دنیا بھر میں خوبصورت شہر ہے۔ یورپ و ایشیا کی قدیم تاریخی اور صنعتی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل حالات۔ قالیہ عمارات خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترک۔ بازاروں سڑکوں محلوں وغیرہ کے درج ہیں۔ قسطنطنیہ کے متعلق ہر قسم کی سیر اور کامل واقفیت گھر بیٹھے کر لو۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

**فتح قسطنطنیہ** } یعنے سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی بواعث ترکوں کے اعلیٰ فوجی نظام فتح کے پیشتر کے حالات و کوائف ملکی اور یونانیوں کے عہد و پیمان۔ صلح کی کوشش اور جنگ کی تیاریاں محصورین اور محاصرین کی صف آرائیاں۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے اور رقت انگیز حالات سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی خصلت کے موازنات۔ اصلی قیمت ۱۴ر رعایتی ۱۰ر

**تاریخ عرب** } ملک عرب کی تاریخ ہر مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہے اس میں عرب کی بحری و بری تاریخ کے مفصل حالات مذکور ہیں اصلی عہ رعایتی ۱۴ر

**تاریخ مراکش** } افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ۔ رقت انگیز مناظر۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

**تاریخ ٹیونس و طرابلس** } شمالی افریقہ کی یہ ہر دو نامور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ بحری و بری بلاغت اور عظمت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

ملنے کا پتہ

**منشی مولا بخش کشتہ ڈبا بازار کٹھیکال امرتسر**

## تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات ومکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری کے جانور 2 ام غذا نکھاتے تھے جب وہ نواب امیر علیخاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپاہ وفوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستمیں آگیا۔ اور جنگ سے تائب ہوگیا۔ جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید ودوست بیعت ہو جاتے۔ جنکے خدام کو ہمیشہ غیب سے فرح ملتا جنکی دعا سے شیعہ عالم ہدایمیں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہؤا جن کی دعاؤں سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں جو جوج برگئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنوں ہوگئے جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچے خواب دیکھکر مسلمان ہؤا۔ غرض اس بزرگ کے حالات وکرامات کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمائیے قیمت علاوہ محصولڈاک ---- ۱۲

ملنے کا پتہ

**مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات**

---

**کتاب خیر الاسلام بجواب زینت الاسلام پنجابی نظم**

ایک کم فہم بدعتی ملانے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا۔ اس رد کی تردید میں یہ کتاب ۱۴۶ صفحات میں بر تقطیع ۲۲x۲۹ طبع ہوئی ہے قیمت قریب لاگت عہ علاوہ محصول ہے بدعات مروجہ کا خوب قلع قمع کیا گیا۔ شائقین سنت نبوی پتہ ذیل سے طلب فرماویں

**خیر الدین احمد از سرسہ ضلع حصار**

---

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

**حبوب دافع جریان واحتلام**

ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ ودرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عصم طلا۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتنائیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہوا دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اسکے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے قیمت صرف عہ

**تپ لرزہ** اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲

**شربت دافع بواسیر خونی**

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر ومجرب ہے فی بوتل

**مینجر شفاخانہ یونانی چوک گوجرانوالہ**

---

**سرمہ اصفہانی**

داؤدی شفاخانہ

یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں میں اکسیر ہے کمزوری پانی جانا۔ نزول الماء کا خوف۔ جالا کمزوری۔ غبار یا جلد جلد دکھنے آجانا۔ لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ سب میں بفضلہ تعالے حکمی ہے۔ قیمت مع محصولڈاک فی تولہ عہ ان رجسٹرڈ

(نوٹ) ادویہ چشم کے ہمراہ مزاج وطبیعہ اور قبض وغیرہ کا حال بتلا کر کوئی خوراکی دوا بھی طلب کرنا چاہئے (دیگر) شفاخانہ ہذا میں جملہ امراض کیلئے ادویہ بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے

**ابوداؤد عبد اللہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی مالک داؤدی شفاخانہ بہاولپور**

---

تحققات جدیدہ امراض شدیدہ۔ عہ

ملنے کا پتہ ڈاکٹر حسن انچارج شفاخانہ ڈاب کھٹیکاں امرتسر

---

شائقو دوڑو جلد خبر لو

نعمت ہر دو جہاں حاصل کرو

## صحیح بخاری وصحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت

**یکم صفر ۱۳۳۳ھ سے آخر ربیع الآخر تک**

**صحیح بخاری** مترجم حاشیہ ومشتہر ... قیمت للعہ۔ رعایتی قیمت مجلد ... جلد ... پارہ اول **صحیح مسلم** مترجم حاشیہ یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ

**زہد الانسان**۔ منظوم مصنفہ مولوی عبد اللہ صاحب ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت ۱ رعایتی ۱۲

پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ ضرور جلد درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالیں کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی۔ محصولڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ شہر فیروز پور دروازہ ملتانی

---

**الانصاف فی حقوق الاحناف**۔ احناف کے جواب میں قیمت ۳

**البرہان العجاب** بنا تحرخلف الامام کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۴

**اے کامنڈ قو پر شین عربک ورڈس اینڈ پورلز** اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور انگریزی درج ہیں سکولوں اور کالج کے طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے ۱۰

**مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر سدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ ہمہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے


اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

نمبر (۱۰) جلد (۱۲)


## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔/ ۱۲
روساء و جاگیرداران سے ؍؍ للعہ/
عام خریداران سے ؍؍ ۔/ ۳
؍؍ ؍؍ ششماہی ۔/ ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
؍؍ ؍؍ ششماہی ۳ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۔ مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

(اہلحدیث)

### بابت حدیث ترک صلوٰۃ

شکر کا مقام ہے۔ کہ اہلحدیث کے ناظرین اس قسم کے مذاکرات کو پسند کرتے ہیں۔ پہلا مذاکرہ ختم ہوا۔ دوسرا جاری ہے۔ میعاد ہر مذاکرہ کی تاریخ اشاعت سے دو ماہ تک مقرر ہے۔ آج تیسرا مذاکرہ اس لئے جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اہل علم کو فراغت نہ رہے۔ اور وہ علمی شغل میں لگے رہیں۔ جیسے وہ زبان سے اشاعت علوم کرتے ہیں۔ قلم سے بھی کریں۔

اس قسم کے مذاکرات کی تخصیص کوئی اڈیٹر کی ذات خاص سے نہیں۔ بلکہ جیسا کئی ایک مرتبہ اعلان ہوا ہے۔ کہ اخبار قوم کا ہے۔ قوم ہی اس کی مالک ہے۔ اور یہ قوم کی کونسل کا آئینہ ہے۔ ہر ایک فرد قوم اس کے ہر ایک نیک و بد میں شریک ہے۔ لہذا اور اہل علم بھی کسی مسئلہ کو مذاکرہ میں لانا چاہیں۔ تو بڑی خوشی سے لا سکتے ہیں۔ چنانچہ آج کے پرچہ میں مولوی ابراہیم صاحب کا ایک مضمون بصورت مذاکرہ درج ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ) | آدمی کے اور کفر کے درمیان ترک نماز ہے

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نماز کے پڑھنے سے آدمی کفر میں پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں (آدمی اور کفر) کے درمیان ترک صلوٰۃ ہے جب نماز پڑھ لی۔ تو ترک نہ رہا۔ حالانکہ ترکِ نماز ہی دونوں کے مابین حائل تھا۔

اہل علم سے درخواست ہے۔ کہ اصل موضوع پر لکھا کریں۔ اس حدیث کے متعلق سوال صرف اس کے مفہوم سے ہے۔ اس سے نہیں کہ ترک نماز کفر ہے یا نہیں۔ اس لئے اصل موضوع ہی پر لکھنا چاہئے

---

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۴

(اہلحدیث)

### قابل توجہ علماء ابرار

متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

جوں جوں لوگوں کے اخلاق و عادات بگڑتے جاتے ہیں تمدنی معاملات اور خانگی تعلقات کی صورت بھی بگڑتی جاتی ہے۔ دماغی روشنی اور علمی ترقی تو بیشک بہت ہے لیکن عملی حالت جس کا مدار قلبی صلاحیت پر ہے۔ بہت پستی میں ہے۔ خصوصاً مسلمان جنہوں نے زمانہ شناسی و مصلحت بینی کے ساتھ ہی اپنی مذہبی حالت کو بھی کمزور کردیا ہے۔ اخلاق میں بہت گر گئے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کے مقاصد میں سے بڑا مقصد یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ میں مکارم اخلاق کے پورا کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور نیز فرماتے ہیں خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ (ترمذی) یعنی تم میں

گلزار احمدی { پنجابی نظم میں معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ تین جلدیں۔ قیمت ۱۲؍ مینجر

کا بہتر وہ ہے۔ جو اپنے اہل سے نیک سلوک کرتا ہے۔
اور نیز بقر عید کے دن مقام منٰے میں جو مجمع عام میں آپ کا آخری وعظ تھا۔ اس میں آپ نے فرمایا تھا۔ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا (بخاری) یعنے میری نصیحت کو جو عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے متعلق ہے۔ بدل قبول کرو۔

اور نیز فرمایا۔ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِھِمْ (ترمذی) یعنے کامل الایمان مومنوں میں سے وہ ہے۔ جو اخلاق میں اچھا ہو۔ اور تم میں سے بہتر وہ ہیں۔ جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔

اس تمہید کے بعد معروض ہے کہ زمانہ کی ایسی بری حالت کے وقت بعض ناعاقبت اندیش بے غیرت۔ نااہل لوگ اپنی جوان بیویوں کو گھر ہی میں چھوڑ کر ایسے روپوش ہو جاتے ہیں۔ کہ نہ تو کبھی خرچ بھیجتے ہیں۔ اور نہ خط لکھتے ہیں۔ اور کسی ایسے دور و دراز علاقے میں چلے جاتے ہیں۔ جہاں سے انکی کوئی بھی خبر زندگی یا موت کی نہیں آتی۔ اور بعض ان دوسرے علاقوں ہی میں نکاح کر کے وہیں کے ہو رہتے ہیں۔ ان کی کس مپرس بیویاں تہتابی اور فقر و فاقہ سے ایسی تنگ آجاتی ہیں کہ پناہ بخدا۔ بعض وقت عصمت کو بھی داغ لگ جاتا ہے اور بہت برے واقعات رو دکھاتے ہیں۔ خاکسار کے پاس جسقدر معاملات بذریعہ عدالت یا بطور خود رجوع لاتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ طلاق ثلاثہ اور مفقود الخبری کے واقعات ہوتے ہیں۔ جس سے دلپر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کے حق میں بہت کچھ فروگذاشت کرتے ہیں۔

اس بارے میں مذہب حنفی کا جو عام فتوےٰ ہے خود متاخرین حنفیہ نے اس کی مشکلات کو تسلیم کر کے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر فتوے دینا جائز قرار دیدیا ہے بلکہ علامہ عبد الحی صاحب مرحوم نے تو یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ از روے تحقیق بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہی کا مذہب قوی ہے۔ (عمدۃ الرعایہ) لیکن میں سچ کہتا ہوں۔ کہ زمانہ کی حالت ایسی نازک ہو گئی ہے۔ اور میرے پاس ایسے واقعات بھی آتے ہیں۔ کہ ان میں چار سال بھی ایک ناقابل برداشت مدت دید نظر آتے۔ لہذا علماے راسخین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حالات زمانہ پر نظر کر کے اور نصوص شرعیہ کو ملحوظ رکھکر اس مسئلہ پر نظر ڈالیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فتوے کہ عورت چار سال کے انتظار کے بعد چار مہینے اور دس دن گذار کر نکاح ثانی کرے۔

فتوے دائمی تھا۔ یا بنابر حالت زمانہ انتصادی تھا۔ کیا ہر واقعہ میں چار سال کی میعاد ضروری ہے یا مفوض ہے۔ الی سالری الامام۔ اور موقوف ہے علی مصلحۃ الوقت۔ بینوا وتوجروا

اس میں کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا جس سے آنحضرت صلعم کا خصوصی حکم معلوم ہو جائے جہانتک میری نظر ہے سب سے پہلا واقعہ حضرت تمیم داری کا ہے جس کی بیوی کی نسبت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایسا حکمدیا۔ اس امر کا علم کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم اپنے اجتہاد سے دیا۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کو ہو گا لیکن اس کی تصریح آپ سے منقول نہیں۔ کہ آپ نے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا تھا۔ اور نہ کسی دیگر صحابی نے اس کی بابت کوئی حدیث سنائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کا قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے مختلف ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ بھی منقول نہیں۔ ورنہ اختلاف اٹھ جاتا۔ اور یہ روایت دار قطنی جو حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ وہ باتفاق محدثین غیر ثابت وضعیف ہے (بلوغ وسبل) پس جب اس امر کی تصریح نہ قرآن مجید میں ہے۔ اور نہ زمان نبوی میں ایسا کوئی واقعہ ہوا۔ اور آثار صحابہ اور مذاہب مجتہدین اس میں مختلف ہیں۔ اور زمانہ سلف میں اس امر میں کسی ایک قول پر اجماع بھی نہیں ہوا۔ تو دلائل اربع میں سے صرف قیاس باقی رہ گیا۔ سو اس کی رو سے کسی خاص میعاد کا تقرر حکم شرعی نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے زوجات کے متعلق فرمایا ہے۔ وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا (پ بقر) نیز فرمایا۔ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ (پ بقر) نیز فرمایا۔ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ نساء) نیز فرمایا۔ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَۃِ (پ نساء) نیز فرمایا۔ وَبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ (پ نساء)

ان آیات سے امور ذیل ثابت ہوتے ہیں۔

الف۔ زوجات کے متعلق صرف دو صورتیں جائز ہیں۔ امساک بالمعروف یعنے نیک سلوک سے عورت کو گھر میں بسانا۔ یا تسریح باحسان۔ یعنے بغیر ضرر پہنچانے نیکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا۔

ب۔ تیسری صورت معلقہ کی ہے۔ سو ممنوع ہے وہ یہ ہے۔ کہ نہ آباد کرے نہ آزاد کرے۔

ج۔ جس امساک میں عورت کو ضرر ہو۔ وہ ممنوع ہے۔

د۔ مرد کی قوامیت (سرداری) کے وجوہ میں سے ایک انفاق مال ہے۔

مفقود کی بیوی کا امساک پر ضرر ہے۔ اس کی حالت معلقہ کی ہے۔ اس کے نفقہ کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے لہذا اسے مفقود کے حق میں دائمی طور پر بیٹھے رہنے کا حکم شریعت محمدی جو عین فطرت کے مطابق اور نہایت مناسب حالت اور با مصلحت اور آسان ہے نہیں دے سکتی۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے زوجین کی آبادی میں عشرت بالمعروف مقصود رکھی ہے۔ اور ضرر کو پسند نہیں فرمایا۔ پس عورت کی حالت پر نظر کر کے حقوق عزر کا لحاظ ضروری ہے جس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں کی جا سکتی۔

چنانچہ عورت مرد کی خصومت کے وقت مرد کی عورت سے علیحدہ رہنے کی قسم کھا لینے میں زیادہ سے زیادہ مدت جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ وہ چار مہینے ہے۔ جس کی بنا طبعی تقاضے پر معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد برے نتائج کا اندیشہ ہے۔ اسی لئے بعض ائمہ نے ایسے شخص کے حق میں بھی یہی فتوے دیا ہے۔ جو اپنی عورت سے بہ نیت ضرر الگ رہے۔ اگرچہ قسم نہ کھائی ہو۔ کہ چار مہینے کے بعد اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ یا اسے مجبور کیا جائے گا۔ کہ عورت کے

الفاروق - حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری

اس کا جواب یا اسے طلاق دیدے۔ چنانچہ شرح تحسین میں بذیل حدیث لاضرر ولا ضرار علامہ ابن رجب فرماتے ہیں

وهذا في الايلاء فان الله جعل مدة المولي مدة اربعة اشهر اذا حلف الرجل على امتناع وطي زوجته فانه يضرب له مدة اربعة اشهر فان فاء ورجع الى الوطي كان ذلك توبته وان اصر على الامتناع لم يمكن من ذلك ثم فيه قولان للسلف والخلف احدهما انها تطلق عليه بمضي هذه المدة والثاني انه يوقف فان فاء والا امر بالطلاق ولو ترك الوطي لقصد الاضرار بغير يمين مدة اربعة اشهر فقال كثير من اصحابنا حكمه حكم المولي في ذلك وقالوا هو ظاهر كلام احمد وكذا قال جماعة منهم اذا ترك الوطي اربعة اشهر لغير عذر ثم طلبت الفرقة فرق بينهما بناء على ان الوطي عندنا في هذه المدة واجب واختلفوا هل يعتبر لذلك قصد الاضرار ام لا يعتبر ومذهب مالك واصحابه اذا ترك الوطي من غير عذر فانه يفسخ نكاحه مع اختلافهم في تقدير المدة ولو طال السفر من غير عذر وطلبت امرأته قدومه فابى فقال مالك و احمد و اسحق يفرق الحاكم بينهما وقدره احمد بستة اشهر و اسحق بمضي سنتين (حنبلی شرح اربعین حدیث)

اور بعض ضرر ایلاء کے متعلق ہیں سو خدا تعالے نے اس کا ضرر دور کرنے کے لئے مولی کی مدت چار مہینے مقرر کی ہے یعنے یہ کہ جب کوئی آدمی اپنی عورت سے صحبت نہ کرنے پر قسم کھالے تو اس کے لئے چار مہینے کی مدت مقرر کیجاوے اگر اس مدت میں قسم سے رجوع کرکے وطی کرے تو اسکی توبہ ہوجاویگی۔ اور اگر ترک وطی پر قایم رہے۔ تو اسے زیادہ موقع نہیں دیا جاویگا۔ اس میں علماء سلف و خلف کے دو قول ہیں ایک کہ عورت بمجرد اس مدت کے گذرنے کے آزاد ہوجاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ معاملہ اس امر پر موقوف رکھا جائے۔ اگر مرد باز آجائے تو بہتر۔ ورنہ اسے طلاق کا حکم کیا جائے۔ اور اگر عورت کو ضرر پہنچانے کے ارادہ سے بغیر قسم کھانے کے چار مہینے کی مدت تک صحبت ترک کرکے رکھے تو ہمارے بہت سے اصحاب (حنابلہ) کا قول ہے کہ اسکا حکم بھی مولی (قسم کھانیوالے) کا حکم ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ امام احمد کے کلام کا ظاہر رخ بھی ہے اور اسی طرح ان میں سے بہت سے علماء نے کہا ہے کہ جب مرد بغیر عذر کے چار مہینے کی مدت وطی ترک کئے رکھے۔ اس کے بعد (عورت) جدائی طلب کرے تو ان دونوں میں جدائی کردیجائے۔ اس بنا پر کہ ہمارے نزدیک اس مدت میں صحبت واجب ہے لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ مقصد ضرر کا اعتبار کیا جاوے یا نہ کیا جاوے اور امام مالک اور آپکے اصحاب کا یہ مذہب ہے کہ اگر بغیر عذر کے وطی ترک کردے۔ تو اس کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے لیکن مدت کے اندازے میں اختلاف ہے۔ اور اگر بغیر عذر کے مرد سفر میں بہت مدت رہے۔ اور اسکی عورت اسکے گھر آنیکی بابت کہے اور وہ انکار کرے تو امام مالک، اور امام احمد اور امام اسحق یہ کہتے ہیں کہ حاکم دونوں میں تفریق کردے۔ اور امام احمد نے چھ مہینے کی مدت کہی ہے اور امام اسحاق نے دو سال کی۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ طبعی تقاضے کا لحاظ کرکے ائمہ کرام کی نظر مفقود پر نہیں پڑی۔ ورنہ یہ سب صورتیں زوجہ مفقود الخبر کی نسبت سہل اور قابل برداشت ہیں۔

مقدمہ نکاح ہی میں ایک مثال جس میں امور مذکورہ بالا ملحوظ ہیں۔ زوجہ معسر ہے۔ جس کی نسبت حدیث شریف میں وارد ہے۔ امرأتك ممن تعول تقول اطعمني والا فارقني یعنے تیری بیوی تیرے عیال میں سے ہے جو زبان حال (وقال) کہتی ہے مجھے کھانے کو دے۔ ورنہ چھوڑ دے۔

نیز وارد ہے۔ ان النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته قال يفرق بينهما (منتقى) یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے حق میں جو اپنی عورت کا نفقہ ادا نہ کرسکتا ہو۔ یہ فرمایا۔ کہ ان میں جدائی کرادی جائے۔

نیل الاوطار میں بذیل حدیث اول کہا ہے۔

استدل به وبحديث ابي هريرة الآخر على ان الزوج اذا اعسر عن نفقة امرأته واختارت فراقه فرق بينهما واليه ذهب جمهور العلماء كما حكاه في الفتح الباري۔ یعنے اس حدیث سے اور دوسری حدیث سے جو حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے۔ اسپر استدلال کیا گیا ہے۔ کہ جب خاوند اپنی عورت کے نفقہ ادا کرنے سے عاجز ہو۔ اور عورت طلاق کی طلبگار ہو۔ تو ان میں جدائی کردی جاوے۔ و جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ جیسا کہ حافظ صاحب نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد امام شوکانی نے اختلاف علماء کا ذکر اور ہر ایک کی دلیل و جواب کا بیان کرکے کہا ہے۔ فالظاهر الادلة انه يثبت الفسخ للمرأة بمجرد عدم وجدان الزوج لنفقتها بحيث يحصل عليها ضرر من ذلك۔ یعنے دلایل سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بمجرد اس کے کہ خاوند عورت کا خرچ ادا کرنے سے عاجز ہو۔ عورت کو ضرر پہنچنے کی صورت میں عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوجاتا ہے۔

مفقود کی زوجہ کو معسر کی زوجہ پر قیاس کرنا صحیح بلکہ اولے ہے۔ لہذا اسکی نسبت بھی عورت کے مطالبہ کے وقت فسخ کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ اور انتظار کے لئے کوئی خاص میعاد ضروری نہیں معلوم ہوتی کیونکہ شریعت نے اس کے متعلق کوئی قید نہیں لگائی جب شریعت نے اعسار کے وقت جب خاوند موجود بھی ہے۔ اور عورت کو اس سے بعض حقوق حاصل بھی ہیں۔ فسخ نکاح کا حکم دیا ہے۔ تو مفقود کی بیوی اس حکم کی زیادہ مستحق ہے۔ کیونکہ اس کو اس نامہاد خاوند سے کوئی بھی فائدہ نہیں۔ اور اس کی عدم موجودگی سے اسے سخت ضرر پہنچتا ہے۔ اور اس کی صورت معلقہ کی ہے۔ کہ نہ آباد ہے نہ آزاد۔

اسی طرح سبل السلام میں اس حکم کو جو ہم نے تحقیق کیا ہے۔ ترجیح دی ہے۔ چنانچہ کہا ہے

وقال الامام يحيى لا وجه للتربص لكن ان ترك لها الغائب ما يقوم بها فهو كالحاضر اذ لم يفتها الا الوطي وهو

امام یحیی کا قول ہے کہ انتظار کی کوئی وجہ نہیں لیکن گمشدہ خاوند اپنی عورت کے لئے کچھ مال جس سے وہ گذارہ کرسکے چھوڑ گیا ہے۔ تو گویا وہ حاضر ہی ہے۔ کیونکہ عورت کا کوئی بھی فائدہ سوائے وطی کے گم نہیں ہوا۔ اور وطی مرد کا حق ہے نہ کہ عورت کا۔ اور اگر کچھ

* نسخہ مطبوعہ میں لعینہ تذکیر ہے۔ لیکن موقع تانیث کا ہے۔ اس لئے شاید طابق درست ہو۔ ۱۲

حق له لا الحاق ولا فسخها الحاكم عند مطالبتها من دون انتظار لقوله تعالى ولا تمسكوهن ضرارا والحديث لا ضرار في الاسلام فالحاكم وضع لرفع المضارة في الايلاء والظهار وهذا النوع والفسخ مشروع بالعيب ونحوه قلت وهذا احسن الاقوال و ما سلف عن على و عمر اقوال موقوفة وفي الارشاد لابن كثير عن الشافعي بسنده الى ابى الزناد وقال سألت سعيد بن المسيب عن الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته قال يفرق بينهما قلت سنة قال سنة قال الشافعي الذى يشبه ان قول سعيد سنة ان يكون سنة النبي صلى الله عليه وسلم وطول في الكلام في هذا في حواشي ضوء النهار واخترنا الفسخ بالغيبة اولاً م قدرة الزوج على الانفاق (سبل السلام جلد ثانی صفحہ)

اور ہم نے حکم فسخ کو ایک تو خاوند کی غیر حاضری کے سبب اور ایک نہیں چھوڑ گیا۔ تو حاکم وقت عورت کے مطالبے پر بغیر انتظار کے نکاح فسخ کردے۔ کیونکہ خدا تعالے نے فرمایا۔ "اور عورتوں کو ضرر دینے کیلئے بند نہ رکھو"۔ اور نیز حدیث میں ہے "اسلام میں ضرر دینا جائز نہیں"۔ اور حاکم تو ایلاء اور ظہار وغیرہ میں دفع ضرر کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور یہ معاملہ تو ان صورتوں سے بہت بڑھکر ہے۔ اور فسخ نکاح کسی عیب کے سبب بھی جائز ہے۔ اور اسی طرح دیگر وجوہ سے بھی (صاحب سبل السلام کہتے ہیں) میں کہتا ہوں یہ قول یعنے امام یحیی کا قول بہت بہتر ہے۔ اور حضرت علی رضہ اور عمر رضہ سے جو قول اوپر گذر چکے ہیں۔ وہ سب موقوف ہیں۔ اور ابن کثیر کی کتاب الارشاد میں لکھا ہے۔ امام شافعی کی روایت ہے سنکو ابو الزناد تک پہنچا کر کہ ابو الزناد نے کہا میں نے سعید بن مسیب تابعی سے کہا۔ اس شخص کی بابت پوچھا۔ جو اپنی عورت کے نفقے کے لئے کچھ بھی نہ رکھتا ہو۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ ان دونوں میں تفریق کرادی جاوے۔ میں نے پھر پوچھا۔ کیا یہ حکم سنت ہے۔ تو حضرت سعید نے کہا۔ ہاں سنت ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں۔ سعید کا یہ کہنا کہ یہ سنت ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکی مراد اس سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور ہم نے حواشی ضوء النہار میں اس مسئلہ پر طویل کلام کیا ہے

اتفاق پر قادر نہ ہونے کے سبب اختیار کیا ہے"۔

امام یحیی کے قول مذکور میں حکم فسخ بلا انتظار نہ مواقف حکم زوجہ مستورہ ہے۔ لیکن حق وطی کو جو صرف مرد کے متعلق کیا ہے۔ اور اس پر فسخ کا حکم نہیں لگایا۔ مجھے معلوم نہیں ہوتا کیونکہ وجہ جنون وجذام کے بھی عند المطالبہ فسخ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ان دونوں صورتوں میں مال و وطی دونوں ہو سکتے ہیں۔ اگر مرد کے حق وطی کے یہ معنے کئے جاویں۔ کہ مرد کی طلب پر عورت کو گنجائش انکار نہیں۔ اور عورت کی طلب پر مرد پر تعمیل فوری ضروری نہیں۔ تو یہ درست ہے لیکن یہ ہرگز درست نہیں۔ مگر مدعا تو مرد اپنی عورت سے تعلق زن و شوی جو اصل مقصود اور ذہن میں بالطبع معہود ہوتا ہے۔ نہ رکھے۔ تو پھر بھی مرد قصور وار قرار نہ دیا جاوے۔ حدیث ان لزوجك عليك حقا وكما قال۔ اس حق کو عورت کے لئے صاف ثابت کر رہی ہے۔ اور اس حدیث کے معنے سوائے حق وطی کے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتے۔ پس جب مفقود کی بیوی کو دونوں فائدے حق وطی اور حق نفقہ حاصل نہیں۔ تو ان کا نکاح فسخ کر دینا بالکل درست ہے۔ ہاں۔ اگر عورت اپنی مرضی سے صبر کرکے بیٹھی رہے۔ اور طالب فسخ و نکاح ثانی کی نہ ہو تو اسے اختیار ہے۔ لیکن اگر وہ فسخ کی طالب ہو۔ اور نکاح ثانی کی درخواست کرے۔ اور اس کی حالت زار اسکی درخواست کی منظوری کی خاص سفارش کرتی ہو۔ تو سوائے فسخ کے کوئی صورت نہیں۔ کیونکہ دین میں نہ تو تنگی ہے نہ عسر ہے۔ مفقود نے اپنا حق ان حقوق کے ادا کرنے سے جو خدا تعالے نے اس کے ذمے کئے تھے۔ خود زایل کیا ہے۔

حضرت شیخ الوقت مجتہد العصر حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ بھی ازالۃ الخفاء میں مفقود کی حالت کے قیاس کرنے کے متعلق فرماتے ہیں

ولا وجه عندی ان المفقود له وجهان ان يدخل بها حاله فى عمومات الشرع احلى الله فوت الامساك بالمعروف فوجب عليه التسريح

میرے نزدیک یہی زیادہ مناسب ہے۔ کہ مفقود دو وجہ سے عمومات شرع کے ضمن میں آ سکتا ہے۔ ایک یہ کہ اس نے امساک بالمعروف فوت کر دیا۔ پس تسریح بالاحسان اس پر واجب ہے۔ لیکن چونکہ وہ طلاق دینے سے بوجہ سبب غیر حاضری

بالاحسان فلما ان قصر فى التسريح ناب الشرع عنه كما ينوب القاضي في بيع مال الماطل و ثانيهما انه ميت فى ظاهر الحال ونحن نحكم بالظاهر (ازالۃ الخفاء مقصد دوم)

کے، قاصر ہے۔ اس لئے شرع اس کی طرف سے طلاق دینے میں نائب ہو جاویگی۔ جیسے کہ قاضی نائب ہو جایا کرتا ہے اس شخص کا مال فروخت کر دینے میں جو قرض کے ادا کرنے میں دیر لگائے۔ دوسری یہ کہ وہ بظاہر حال میت ہے۔ اور ہم ظاہر پر حکم کرنے کے مکلف ہیں"۔

اس کے بعد حضرت شاہ صاحب نے مجنون کی بیوی اور معسر کی بیوی کو اس کی نظائر کہا ہے۔

نظر بریں ہماری ناقص سمجھ میں یہی آتا ہے۔ کہ حضرت عمر رضہ کا یہ فیصلہ کوئی دائمی حکم نہیں۔ بلکہ حالات زمانہ کے ماتحت انتظامی تھا۔ اس وقت اتنی مدت خبر کے نہ ملنے کے لئے کافی جانی گئی تھی۔ لیکن اس وقت چار سال ایک مدت مدید ہے۔ اس کے اندر بھی کامل وثوق مفقود الخبری کا ہو سکتا ہے لہذا دو چار سال کا انتظار کرا کے بکیس و ضعیف جنس کو تکلیف دینا مقرون بمصلحت نہیں ہے۔ علماء راسخین سے امید ہے کہ اس مسئلہ پر تحقیقی نظر ڈالکر میری تائید یا اصلاح کر دیں گے (میں ہوں آپ صاحبوں کا تابعدار سیالکوٹی)

---

## جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۲

(موصولہ مجرمی)

گذارش یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنے اخبار میں دو حدیثیں تحریر کی ہیں۔ جن کی تطبیق۔ رفع کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ اس خاکسار کی ناقص سمجھ میں ان حدیثوں کے متعلق جو آیا ہے وہ عرض کرتا ہوں۔ ان دونوں حدیثوں میں کسی صورت سے تعارض پیدا نہیں ہو سکتا۔ اول تو یہ ہے۔ کہ حدیث ما من مولود الخ کی متفق علیہ ہے۔ اور حدیث ما جبل علیہ کی احمد کی ہے۔ اصول کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ حدیث متفق علیہ کی اور حدیث دیگر کتابوں کی کا حدیث متفق علیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دوسرا یہ ہے۔ کہ حدیث ما من مولود الخ کا مطلب یہ ہے۔ کہ ماں باپ مولود کے یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ بنا دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ظاہری افعال سکھاتے ہیں۔ اور حدیث۔ ما جبل علیہ۔ کا مطلب یہ

ahmadmuslim.de

ہے کہ پیدا کیا گیا ہے۔ واسطے جنت کے یا دوزخ کے جس کے واسطے پیدا کیا گیا ہے۔ ویسے ہی اعمال ظہور میں آئیں گے آپکو معلوم ہے کہ پیدا ہوتا ہے کافر کے گھر میں اور مرتا ہے مسلمان ہوکر اور پیدا ہوتا ہے مسلمان کے گھر میں اور مرتا ہے کافر ہوکر بس یہی مطلب ہے۔ حدیث ما جبل علیہ کا اور اسی واسطے فرمایا رسول نے پہلے کے جملہ میں۔ تغییر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ۔ بہر حال حدیث ما جبل علیہ کا مطلب ٹھیک ہے گا۔ اور کسی طرح حدیث ما من مولود کا تعرض نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس حدیث سے مراد ظاہری افعال ہیں۔ سو یہ نقلی ہے اور مطلب حدیث ما جبل علیہ کا اصل ہے

(حافظ عبید اللہ از ہوبال مسجد ابراہیم پورہ)

## مذاکرہ علمیہ بابت تطبیق حدیثین نمبر ۲

مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کا تمام مسلمانوں کو عموماً اور فرقہ اہلحدیث کو خصوصاً شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ انہوں نے اپنے اخبار کو مذہبی معلومات کا ایک بہتر ذخیرہ بنا رکھا ہے اور مذہب اہلحدیث کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے اخبار کو خاص اس جماعت کے نام کے ساتھ موسوم کر کے اشاعت توحید و سنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی ہے کمال کی بات یہ ہے کہ یہ اخبار کسی خاص نفس یا کسی خاص فرقہ سے متعلق نہیں رکھا گیا ہے۔ بلکہ مذہبی مسائل کی اشاعت کے لئے ہر مسلمان کو چاہئے وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو آزادی دیگئی ہے کہ وہ اپنے خیالات کو آزادانہ طریقہ سے ظاہر کرے۔ عجیب روایت قابل ذکر یہ ہے کہ جب علماء اسلام مولوی صاحب ممدوح کی نظر میں ایک ذرہ برابر بھی سست نظر آتے ہیں۔ تو بہت جلد ان کو بیدار کرتے اور ان کے علمی مذاق کو وقتاً فوقتاً تازہ کرنے کے لئے کسی ایک مسئلہ پر مذاکرہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ میں سچے دل سے مولوی صاحب ممدوح کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں مولوی صاحب ایک روشن خیال اور زمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک راسخ الاعتقاد اہلحدیث کے لیڈر ہیں جن لوگوں نے مولوی صاحب کی قدر نہیں کی۔ اور فروعی مسائل پر جو وحشیانہ حملے کئے انہوں نے گویا ایک لیڈر کے ساتھ بدگمانی ہی نہیں کی۔ بلکہ اپنی جماعت کے اوس اخلاقی نکتہ پر سیاہی ڈالدی۔ جبکا دعوٰے حضور سرور کائنات فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور انک لعلی خلق عظیم کے اتباع سے حاصل کیا گیا تھا۔ مجھے اسوقت کچھ اور بیان کرنا ہے مگر قلم کی تیزی نے ایک تحقیقی امر کے اظہار پر مجبور کیا[1] اب میں آپ کو اوس مذاکرہ کے جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں جبکو مولوی صاحب ممدوح نے اخبار مورخہ ۸ محرم ۱۳۵۳ھ میں بعنوان تطبیق حدیثین دو حسب ذیل احادیث پیش کر کے تطبیق کے لئے تمام علماء کو توجہ دلائی ہے۔

(۱) کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

(۲) اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوا و اذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ

ان دو احادیث میں پہلی حدیث سے تغیر فطرت ثابت ہے۔ اور دوسری حدیث سے غیر ممکن۔ پہلے میں آپ کو یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ دونوں احادیث تقدیری مسئلہ پر ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے مذکور ہوئے ہیں۔ تقدیر کا مسئلہ[2] ایک ایسا نازک اور زبردست مسئلہ ہے۔ کہ اوس میں ایک ذرا سے شک پر بھی ایمان میں فتور واقع ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ آپکو اس حدیث سے اس مسئلہ کی عظمت معلوم ہو سکتی ہے ابن ماجہ کی حدیث کا ایک ٹکڑا یہ ہے۔ کہ لو کان لک مثل جبل احد ذھبا او مثل جبل احد تنفقہ فی سبیل اللہ ما قبل منک حتی تؤمن بالقدر جسکا خلاصہ یہ کہ مقدر پر جس شخص کا ایمان نہیں۔ خدا کی راہ میں اوسکا احد برابر خرچ بھی مقبول نہیں۔ بس زبردست مسئلہ کی بنیاد کو اسلام نے اسوجہ سے مضبوط کر دیا تھا۔ کہ مسلمانوں کا توکل ایک ذات الٰہی پر قائم رہے اور اونکا ایمان واللہ علی کل شیء قدیر کی حد سے تجاوز نہ کرے۔ مگر اس کے معنے اسلام نے یہ نہ رکھے تھے۔ کہ اس تقدیری مسئلہ پر مسلمانوں کا بالکل اتکال ہو جائے اور وہ بے دست و پا بنے گھر پڑے رہیں۔ اسلام کے وہ کارنامے جو انہوں نے کیا بحیثیت مذہبی اشاعت کے اور کیا بحیثیت فتوحات کے جو دنیا کے روبرو پیش ہیں۔ وہ اس غلط مفہوم کی تردید کرتے ہیں اور وہ مجبور کرتے ہیں۔ کہ بغیر ہاتھ پیر ہلائے بغیر کسی کاروبار کے کوئی شئے تقدیری نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتلاتا ہوں کہ اسلام نے پہلے تدابیر کے عمل میں لانے کی ہدایت کی ہے۔ اس کے بعد اوس نے تقدیر ایک ایسے نتیجہ کا نام رکھا ہے۔ جو تدبیر کے بعد بھلائی یا برائی کے ساتھ کام میں آئے اور یہ شکل کوئی مشکل شکل نہیں۔ جو انسان کے ذہن میں نہ آئے بارہا تجربہ سے گذرا ہے۔ کہ جس میں تدبیر کے ساتھ انسان کو ایک غیر بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ اگر اسی تدبیر پر کامیابی کا دار و مدار کیا جائے۔ تو دوسری دفعہ اسی قسم کی تدبیر سے برعکس بالکل ناکامیابی نظر آتی ہے۔ تدبیر ہر حالت میں ایک ہی حالت پر رہی۔ مگر تقدیر جو ایک نتیجہ ہے۔ وہ کبھی اپنے مکتوبہ کے موافق بھلائی کے ساتھ اور کبھی برائی کے ساتھ پیش آئی بس اگر آپ اس مثل پر نظر غائر ڈالیں تو تدبیر اور تقدیر کا بین فرق معلوم ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ تقدیری نتیجہ کا علم انسان کے حد علم سے باہر ہے اس لئے شارع علیہ السلام نے اسکو ایک ازلی مکتوبہ کے طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اب میں آپ کو وہ شارع علیہ السلام کا فرمان سناتا ہوں جس سے آپکو معلوم ہو سکتا ہے کہ شارع علیہ السلام نے بغیر تدبیر کے توکل کی ممانعت کی ہے حضور کے اس فرمان واجب الاذعان پر کہ ما من نفس منفوسۃ الا کتب اللہ تعالیٰ مدخلھا۔ قوم نے حضور سے پوچھا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فقال رسول اللہ بل اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اہل السعادۃ فانہ میسر لعمل اہل السعادۃ ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری۔ یہ کہ حضور کیا ہم اپنے لکھے پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ اس اہم سوال کا جواب حضور نے

[1] بہت خوب بلکہ مرام کو زیر بابت ہزار جان است (ایڈیٹر)
[2] مسئلہ تقدیر پر بحث ایک الگ امر ہے اس مذاکرہ سے تو یہ غرض ہے۔ کہ ان دو حدیثوں میں تطبیق کیونکر ہے۔ (ایڈیٹر)

ترک نیوگ۔ نیوگ کی تاریخ اور اوس کے نقائص پر زبردست کتاب مصنفہ دھرم پال ۸ر پیچ

دو طریقہ پر دیا۔ ایک تو یہ کہ عمل کرو۔ تدبیر کو کام میں لاؤ۔ بغیر عمل کئے اور تدابیر عمل میں لائے کوئی کام چل نہیں سکتا۔ دوسرے یہ کہ تقدیر کے یہ معنے نہیں کہ وہ انسان کی کوششوں سے باز رکھے۔ اگر ایسا ہوا تو اعمال صالحہ کے حسب ارشاد فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً اپنے بندوں کو وقتاً فوقتاً ہدایت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جسطرح کہ ایک استاد اپنے شاگرد کو جو فطرتاً شریر واقع ہوا ہے۔ اسبات کا قطعی فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ اس کی حالت کبھی عمر بھر نہ سنبھلے گی۔ وہ اوس کے اون عادات پر محمول ہوتا ہے۔ جو رات دن کے سنبھل کے بعد بھی نہ سنبھل سکے۔ اور جس کے متعلق بغیر اوس کے انجام قسمت کے اور کوئی دوسرا امر ذہن میں نہ سما سکے۔ پس یہی ایک ایسی حضور کی ہدایت ہے۔ جس کے یہ معنے نہیں۔ کہ تقدیری مسئلہ پر زور دینے کے بعد کوئی توکل پر اڑ جائے یا تدبیر سے انکار کر جائے۔ ہوتا وہی ہے۔ جو انسان کی سرشت یا اوس کی فطرت میں داخل ہے۔ اسی لئے حدیث مذکورہ میں حضور نے یہ فرما دیا۔ کہ جس کی سرشت نیکی اور نیک بختی پر مبنی ہے۔ وہی اوس کی قسمت ہے اور وہی کام اون کے لئے آسان ہو سکتے ہیں۔ اور جس کی سرشت برائی اور بدبختی پر محمول ہے۔ اس کے لئے وہ برائی کے کام نہایت آسان و سہولت پذیر معلوم ہونے لگتے ہیں۔ میرا چشمدید واقعہ ہے۔ کہ ایک شریف خاندانی لڑکے کو جسکا باپ نہایت مالدار صاحب وقار تھا چوری کی علت پڑ گئی۔ ہر چند نصیحت کی گئی۔ تعلیم دی گئی بری عادت سے ترک کرانے کے لئے رقم خرچ کی گئی مگر وہ لڑکا سینکڑوں وقت جیل کی سزا بھگتا۔ اور اس نے اپنی غرض نہ چھوڑی جتنی تدابیر تعلیمی اور پند و نصائح کی تھی وہ کسی طرح ترک نہیں کی جا سکتی تھیں جس کی جانب حضور کا پہلا ارشاد ہے۔ (اعملوا) اور پھر اس کے بعد تقدیری مسئلہ کا اثبات ہے۔ جو اوس لڑکے کی حالت نہ سنبھلی۔ اسی لئے میں ضرور یہ کہنے کو آمادہ ہوں۔ کہ فی الحقیقت تقدیر کا مسئلہ ایک نازک مسئلہ ہے۔ اور اسپر ایمان لانا گویا خدا کی یکتائی اور

اوس کی عظمت کو تسلیم کرنا ہے۔ اور تقدیر کا انکار درحقیقت اون کے رات دن کے پیش آنے والے امور سے انکار ہے۔ اور اسپر مذہب اسلام کو توکل اور بیکاری پر محمول کرنا گویا صریح تدبیری احکام اسلام سے رو گردانی کرنا ہے۔ بہرحال ناظرین اسپر غور کریں۔ تو سمجھنے کے لئے کوئی دقت نہ ہوگی۔ کہ تدبیر مقدم ہے۔ اور تقدیر اوس کا ایک نتیجہ اب رہی یہ بات کہ تقدیر کو پلٹانے والی کوئی شے بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور تقدیر کبھی پلٹ بھی سکتی ہے۔ اس کے متعلق دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ نفس تقدیر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اس دوسری حدیث زیر بحث کا اذا سمعتم بجبل الخ۔ یعنے عادات جو ان کی جبلت اور سرشت میں واقع ہوتی ہیں۔ وہ اس سے تدابیر اصلاح پر بھی منفک نہیں ہو سکتیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں جو سمجھو جسطرح کہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ کسی کی بری عادات پر اوس کے اصلاح کی تدابیر نہ اختیار کی جاویں اگر ایسا ہوتا۔ تو نہ کوئی سیاسی قانون اور نہ کوئی استاد اس بات کی کوشش کرتا کہ ایک شریر النفس بذات کی اصلاح ہو جائے۔ دیکھا جس طرح کہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ تقدیری عادت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح (دوسرا) یہ امر بھی مسلم ہے۔ کہ عادات کے ترک کرانے کے لئے اصلاح کی کوششیں کی جاویں۔ اچھی بری تدابیر عمل میں لائی جاویں۔ حدیث مذکورہ کا تعلق امر مسلمہ نمبر اول سے ہے۔ اور پہلی حدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ کا تعلق امر مسلمہ نمبر (۲) سے ہے۔ اسپر ناظرین غور کریں۔ تو اس عقدہ کا حل بآسانی ہو سکتا ہے۔ انسان کی اصلاحی تدابیر خود شارع علیہ السلام نے مختلف طریقوں سے بیان فرما دی ہیں۔ کہیں دعا سے کہیں نصیحت سے کہیں اخلاق سے۔ ابن ماجہ کی ایک حدیث جسکو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ وہ اس تقدیری تبدیلی کو جو تدبیری حیثیت پر مبنی ہے۔ ثابت کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔ لا یزید فی العمر الا البر ولا یرد القدر الا الدعاء وان الرجل لیحرم الرزق بخطیئۃ یعملها

بہرحال دونوں احادیث زیر بحث تدبیر اور تقدیر کے اثبات پر مبنی ہیں۔ اور یہی میری ناقص رائے میں دونوں احادیث کی تطبیق ہے۔ بغرض یہ کہ مسئلہ تقدیر کو سمجھنے میں فریقین نے غلطی کی ہے۔ ایک فریق جو تقدیر کا قائل ہے۔ اوس نے اپنی سہو نفسی سے تدبیر کی کنہ اور اوس کی ضروریات سے بالکل ناآشنائی اختیار کی۔ اور نفس تقدیر پر توکل کا انحصار لگایا۔ اور منکر تقدیر نے تدبیری ضروریات کو پیش نظر کرنے کے بعد تقدیر ہی سے انکار کر دیا۔ مگر انسان کو لازمی طور پر۔ ابتداء اور انتہاء اول و آخر شروع اور اوس کے نتیجہ پر غور کرنا ضروری ہے۔ اور اس غور و تدقیق کا نتیجہ ابتدائی طور پر تدبیر اور انتہائی تقدیر تک پہنچا دیتا ہے۔ جس کی تفصیلی بحث تمثیل کے ساتھ اوپر گذر چکی ہے۔ فقط ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی

---

# سنت رفع الیدین

(از مولوی عبد الحمید صاحب۔ از حیدرآباد دکن۔)

گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ پرچہ میں اس مضمون میں ۴۲ حدیثیں اس مدعا کے ثابت کرنے کی نقل ہو چکی ہیں ناظرین اونکو ملحوظ رکھیں۔ اور آگے بڑھیں۔

(اڈیٹر)

بخوف طوالت ہم نے صرف ۴۲ احادیث مرقومہ بالا یہاں نقل کر دی ہیں جن سے ناظرین کرام کو معلوم ہوگا۔ کہ:-

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار دفعہ رفع یدین کرتے تھے۔ ایک نماز شروع کرتے وقت دوسرے رکوع میں جاتے اور تیسرے رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ اور چوتھے دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے وقت۔

(۲) مرقومہ بالا سب کی سب حدیث صحیح متصل مرفوع ہیں کیونکہ تقریباً سب کی سب صحاح ستہ کی ہیں۔ اور منجملہ اون کے احادیث نمبر ۳۹ و ۱۲

متفق علیہ ہیں اور حدیث ع۲ صحیح بخاری میں ہے۔ اور حدیث ع۱۳ صحیح مسلم میں ہے اور باقی سنن دیگر ائمہ خمسہ (ابو داؤد نسائی ترمذی ابن ماجہ مالک میں ہیں)

کتب اصول حدیث مثلاً نخبۃ الفکر۔ مقدمہ سید شریف جرجانی رح۔ مقدمہ شیخ عبدالحق رح محدث دہلوی میں ہے۔ کہ صحیح حدیث کے سات درجے ہوتے ہیں سب سے اعلیٰ درجہ صحیح کا یہ ہے۔ کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہو (جسکو متفق علیہ کہتے ہیں) پھر وہ جسکو صرف امام بخاری روایت کریں۔ پھر وہ جسکو صرف امام مسلم نقل کریں۔ پھر وہ جو دونوں (اماموں) کی شرط کے موافق ہو۔ پھر وہ جو امام بخاری کی شرط کے موافق ہو۔ پھر وہ جو امام مسلم کی شرط کے بموجب ہو پھر وہ احادیث جن کو دیگر ائمہ حدیث روایت کریں ان مقررکردہ اصول کے رو سے احادیث ۱ و ۳ و ۱ ایسی صحیح ہیں جن سے بڑھکر صحیح کا کوئی درجہ نہیں اور حدیث ع۲ دوم درجہ کی صحیح ہیں۔ اور حدیث ع۱۳ تیسرے درجہ کی۔ اور باقی احادیث ساتویں درجہ کی صحیح ہیں۔ غرضکہ کل کی کل احادیث صحیح ہیں۔ اور بلا کھٹکے واجب العمل ہیں۔

صحیح مرفوع متصل احادیث نقل کرنے کے بعد ہم چند موقوف احادیث (قول و فعل صحابی) درج کرتے ہیں۔ جن سے رفع یدین کی تائید ہوتی ہے۔

## آثار متعلقہ رفع

(۱) تنویر العینین میں ہے۔

اخرج ابن ابی شیبۃ عن عبد ربہ بن زیتون قال ام الدرداء ترفع یدیھا حذو منکبیھا حین تفتتح الصلوٰۃ واذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ ترفع یدیھا وقالت اللھم ربنا لک الحمد

ابن ابی شیبہ نے عبد ربہ بن زیتون سے نقل کیا ہے۔ کہ اس نے کہا ام الدرداء جب نماز شروع کرتی تھیں۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر بلند کرتی تھیں۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہتا تو بھی اپنے ہاتھ اٹھاتے اور اللھم ربنا لک الحمد کہا۔

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا استقبل الصلوٰۃ رفع یدیہ قال واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع واذا قام من السجدتین

نافع سے مروی ہے۔ کہ عبداللہ بن عمر رض جب نماز شروع کرنا چاہتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تب بھی رفعیدین کرتے تھے۔

(۳) کتاب مذکور میں ہے۔

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر رض کان اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع رماہ بالحصے۔

نافع راوی ہیں۔ کہ عبداللہ بن عمر رض جب کسی آدمی کو دیکھتے تھے۔ کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتا ہے۔ تو اسکو کنکریاں پھینک کر مارتے تھے۔

(۴) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال رایت ابن عباس وابن الزبیر وابا سعید وجابرا یرفعون ایدیھم اذا افتتحوا الصلوٰۃ واذا رکعوا

(عطا تابعی جنکی نسبت حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں نے ان سے سچا آدمی کوئی نہیں دیکھا) نے کہا کہ میں نے ابن عباس ابن الزبیر ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے۔ اور جب رکوع میں جاتے تو رفع یدین کرتے۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ھریرۃ انہ کان اذا کبر رفع یدیہ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع۔

عبدالرحمن اعرج کہتے ہیں۔ کہ جب ابوہریرۃ تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن عاصم الاحول قال رایت انس بن مالک اذا افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ ویرفع کلما رکع ورفع راسہ من الرکوع

عاصم احول کہتے ہیں۔ میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ جب انہوں نے نماز شروع کی۔ تو رفع یدین کیا۔ اور جب وہ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۷) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابی جمرۃ قال رایت ابن عباس یرفع یدیہ حیث کبر واذا رفع راسہ من الرکوع

ابو جمرہ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباس کو دیکھا۔ کہ جب وہ اللہ اکبر کہتے۔ اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفعیدین کرتے۔

(۸) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال صلیت مع ابی ھریرۃ فکان یرفع یدیہ اذا کبر واذا رفع

عطا کہتے ہیں۔ میں نے ابوہریرہ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب تکبیر کہتے۔ اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۹) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن الحسن قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانما ایدیھم المراوح یرفعونھا اذا رکعوا واذا رفعوا رؤسھم

حسن بصری فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ہاتھ گویا پنکھے ہیں۔ اور وہ (یعنے اصحاب) اپنے ہاتھ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اٹھاتے تھے۔

(۱۰) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن حمید بن ھلال قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا کان ایدیھم حیال اذانھم کانھا المراوح

حمید بن ہلال نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب نماز پڑھتے۔ تو ان کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے گویا پنکھے ہیں

(۱۱) کتاب مذکورہ میں ہے۔

نقل مطابق اصل

عن طاؤس ان ابن عباس رضؓ کان اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی اذنیہ واذا رفع راسہ من الرکوع واستوی قائماً۔

طاؤس سے روایت ہے کہ ابن عباس جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال رایت جابر بن عبد اللہ وابا سعید الخدری وابن عباس وابن الزبیر یرفعون ایدیہم حین یفتتحون الصلٰوۃ واذا رکعوا واذا رفعوا رؤسہم من الرکوع

عطا نے کہا میں نے جابرؓ بن عبد اللہ ابو سعیدؓ خدری ابن عباسؓ ابن الزبیرؓ کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

اسماء صحابہ رضؓ ہم اور کہاں تک نقل کرتے جاویں۔ کیونکہ مضمون بہت طول ہوتا ہے۔ اس لئے صرف ان صحابہ کرام کے نام نامی گنا دیتے ہیں جو رفع کے قائل و عامل تھے۔

## اسمائے گرامی صحابہ کرام جو رفع کے قائل و عامل تھے

(۱) جزء رفع الیدین میں ہے۔

ابو قتادہ[1] - ابو اسید[2] - محمد بن مسلمہ[3] - سہل بن سعد[4] - عبد اللہ بن عمر[5] - عبد اللہ بن عباس[6] - انس بن مالک[7] - ابو ہریرہ[8] - عبد اللہ بن عمرو[9] - عبد اللہ بن الزبیر[10] - وائل بن حجر[11] - مالک بن حویرث[12] - ابو موسیٰ اشعری[13] - ابو حمید الساعدی[14] - عمر بن خطاب[15] - علی بن ابی طالب[16] - ام الدرداء[17] - ابو سعید[18] - جابر[19]

(۲) سنن ترمذی میں ہے

عمیر اللیثی[20]

(۳) الازہار المتناثرۃ فی اخبار المتواترۃ للسیوطی میں ہے

حکیم بن عمیر[21] - الاعرابی[22] - ابو بکر الصدیق[23] - عقبہ بن عامر[24] - معاذ بن جبل[25]

(۴) تنویر العینین میں ہے

حسن بن علی[26] - زید[27] - ابو مسعود[28] - سلمان[29] - عائشہ[30]

بریدہ[31] - عمار[32] - عثمان[33] - طلحہ[34] - سعد[35] - زبیر[36] - سعید[37] - عبد الرحمن[38] - ابو عبیدہ[39]

غرضکہ ہم کہاں تک گناتے جاویں۔ قریب قریب سبھی صحابہ کرام رفع یدین کرتے تھے۔ جیسا کہ آثار متعلقہ رفع کے عدد ۱۰۹ سے واضح ہوتا ہے

## اسمائے گرامی تابعین جو رفع یدین کرتے تھے

(۱) ترمذی میں ہے

حسن بصری[1] - عطا[2] - طاؤس[3] - مجاہد[4] - نافع[5] - سالم بن عبد اللہ[6] - سعید بن جبیر[7]

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے۔

مکحول[8] - قاسم بن عبد اللہ[9] - عمر بن عبد العزیز[10] - نعمان بن ابی عیاش[11] - ابن سیرین[12] - عبد اللہ بن دینار[13] - حسن بن مسلم[14] - قیس بن سعد[15] - عبد اللہ بن مبارک[16] - اسحاق بن راہویہ[17]۔

اس کے بعد ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ائمۃ الاعلام مجتہدین عظام محدثین کرام کی تعامل تحقیقات اور بیانات نسبت رفع یدین نقل کر دیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے۔ کہ سواد اعظم اسی طرف ہے۔

(۱) سنن ترمذی میں ہے۔

عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا۔ کہ حدیث رفع کی ثابت ہو گئی ہے۔ اور حدیث زہری کا ذکر کیا جسکو وہ سالم سے اور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور حدیث ابن مسعود کی ثابت نہ ہوئی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مرتبہ رفع یدین کرتے تھے۔ اور یہی قول ہے۔ امام شافعی رحؒ اور امام احمد رحؒ کا

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے۔

(الف) عبد اللہ بن مبارک رفع یدین کرتے تھے اور اُن کے سارے اصحاب بھی رفع یدین کرتے تھے۔ ان میں سے علی بن الحسین اور عبد اللہ بن عمر اور یحییٰ بن یحییٰ ہیں۔ اور بخارا کے محدثین ان میں سے عیسٰے بن موسیٰ۔ کعب بن سعد۔ محمد بن سلام۔ عبد اللہ بن محمد مسندی ہیں۔ اور بے شمار لوگ ہیں۔ جتنے لوگ میں نے بیان کئے۔ ان میں مسئلہ رفع یدین میں اختلاف نہیں۔ اور عبد اللہ بن الزبیر اور علی بن عبد اللہ اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم

ان سب حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہیں۔ اور انکو حق سمجھتے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سے اہل علم تھے۔

(ب) بخاری نے کہا عبد اللہ بن مبارک رفع یدین کرتے تھے۔ اور وہ اپنے زمانہ میں سب سے علم میں بڑھکر تھے۔ سو جسکو سلف کی باتوں کی خبر نہیں ہے۔ اس کے لئے بہتر ہے۔ کہ عبد اللہ بن مبارک کی ان باتوں میں پیروی کرے۔ جس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور تابعین کی پیروی کی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ایک جاہل کی پیروی کرے

(ج) عبد اللہ بن مبارک نے کہا۔ میں نعمان بن ثابت کے پہلو میں نماز پڑھتا تھا میں نے رفع یدین کی۔ تو انہوں نے کہا میں ڈرا۔ کہ آپ کہیں اڑ نہ جائیں۔ میں نے کہا۔ جب پہلی بار نہ اڑا۔ تو دوسری بار کیوں اڑتا۔

(د) نعمان بن ابی عیاش کہتے تھے۔ ہر چیز کے واسطے ایک آرائش ہے۔ اور نماز کی آرائش یہ ہے۔ کہ تو رفع یدین کرے جب اللہ اکبر کہے۔ اور جب رکوع کرے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔

(ہ) بخاری نے کہا۔ مکہ۔ مدینہ۔ یمن۔ عراق والوں نے رفع یدین پر اتفاق کیا ہے۔

(و) بخاری نے کہا علی بن مدینی نے کہا مسلمانوں پر رفع یدین کرنا لازم ہے۔ بسبب حدیث زہری کے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں۔ اپنے باپ سے

(۳) تنویر العینین میں ہے

محی السنہ نے کہا۔ امام اوزاعی اور امام مالک رفع یدین کرتے تھے۔

(۴) فتح الباری میں ہے۔

محمد بن نصر مروزی نے کہا۔ سب ملکوں کے علماء نے بجز اہل کوفہ کے رفع یدین کے سنت ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

(۵) حجۃ اللہ البالغہ میں ہے۔

جو شخص رفع یدین کرتا ہے۔ میرے نزدیک اُس شخص سے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ اچھا ہے۔ کیونکہ رفع یدین پر جو حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔ وہ

ahmadimuslim.de

زیادہ بھی ہیں۔ اور ثابت بھی خوب ہیں۔

(۶) حواشی جدیدہ سنن نسائی میں ہے۔

امام شافعی احمد بن المبارک اوزاعی۔ ابو عبید ابو ثور ابن راہویہ محمد بن جریر طبری اور اہلحدیث کا ایک جماعت نے کہا۔ کہ جمیع علما رصحابہ اور تابعین رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کو مستحب سمجھتے تھے۔

(۷) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابی سلمۃ الاعرج کے طریق سے بیان کیا ہے۔

میں نے سب لوگوں کو پایا۔ کہ وہ جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(۸) سفر السعادت میں ہے۔

تین جگہ ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہے۔ اور کثرت راویوں کے سبب یہ بات تواتر کو پہنچی۔ چار سو حدیث اور اثر اس باب میں صحیح ہوئی۔ اور عشرہ مبشرہ نے روایت کی ہے۔ کہ ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی نماز پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی۔ اور سوائے اس کے کچھ ثابت نہ ہوا۔

(۹) شرح سفر السعادت میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

امام ترمذی نے حدیث رفع کی تصحیح کی۔ اور ایک ایسا اشارہ کیا۔ جس سے اوسکا رجحان اس طرف معلوم ہوتا ہے۔

(۱۰) نزہت الناظر للمقیم والمسافر میں علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں۔

مزنی کہتے ہیں۔ میں نے امام شافعی رح کو یہ کہتے سنا کسی شخص کے واسطے حلال نہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث متعلقہ رفع الیدین نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت سنے۔ اور اوس کی اتباع کرنا چھوڑ دے۔

(۱۱) البلاغ المبین میں ہے۔

ابن المنذر نے کہا۔ کہ اہل علم یعنی صحابہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین کرنے میں

اختلاف نہیں کیا ہے۔

الحاصل ہر زمانہ کے بڑے بڑے علمار محدثین اور مجتہدین رفع کے قایل ہوئے ہیں

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی عام آگاہی کے لئے یہاں پر وہ اعتراضات مع جوابات لکھدیں۔ جو مانعین رفع احادیث رفع پر وارد کرتے ہیں　　　(باقی باقی)

## سیر اسفر اور تجربہ سفر

میں ہرچند سفر میں جانے سے رکتا ہوں۔ نہ اس لئے کہ مجھے دوستوں کی قدر نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ میں یہاں بیٹھا بھی انہی کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں۔ اس لئے بہت سی دعوتیں منانے پر مجبور ہوں۔ تاہم بہت مقامات پر ضروری جانا پڑتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ انہی ایام میں غازی پور اور گورکھپور کے جلسوں میں جانا پڑا۔ جلسے بڑی شان و شوکت سے ہوئے۔ مگر گورکھپور پہنچکر بعض احباب کے ذریعہ ایک خط آمدہ از الہ آباد ملا۔ جس کا بھیجنے والا نام بتاتا ہے۔ ایک طبیب ہے

(مگر وہ اصل مرض تعصب سے مریض)

یہ طبیب صاحب جہاں کہیں سنتے ہیں۔ کہ میری شرکت ہے۔ وہاں پر ایک خط مع اپنے ایک اشتہار کے بھیج دیتے ہیں اشتہار کا مضمون یہ ہے۔ کہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اور یہ خاکسار سب بے دین بد مذہب ہیں۔ انکو شریک جلسہ نہ کرنا چاہئے۔ فیروزپور۔ میرٹھ۔ اور گورکھپور ہی مضمون کے خطوط ان کے پہنچے۔ مگر افسوس ہے ہر ایک مقام سے ان حکیم صاحب کو یہی جواب ملا ہے

ناصحا دل میں تو اتنا تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہوئے کیا تجھ سے بھی نادان ہونگے؟

اس سفر میں میں نے ایک عجیب بات سنی۔ جو بغرض خیر خواہی اپنے دوستوں تک پہنچانا ضروری جانتا ہوں۔

ایک شخص نے مجھے ایک واقعہ سنایا۔ کہ ایک شخص گاڑی پر سوار تھا۔ اس سے کسی اور شخص نے اس کا نام۔ پتہ اور گھر کے لوگوں کا حال دریافت کرکے کسی مقام سے اس کی طرف سے تار دیدیا۔ کہ مبلغ کیصد بذریعہ تار مجھے بھیجدو۔ ان بیچاروں نے بھیجدیے۔ یہ صاحب ٹھیکر دھوکہ ہو گئے۔

ہمارے ناظرین اس واقعہ کو ہمیشہ یاد رکھا کریں۔ اور کسی اجنبی آدمی کو پتہ بتلانے کے وقت اس امر کا خیال کرلیا کریں۔ کہ یہ شخص نقصان نہ پہنچا سکے۔ حفظنا اللہ وایاکم

## انجمن اہلحدیث جہلم

کا سالانہ جلسہ ۱۶، ۱۷ جنوری ۱۹۱۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

(سکرٹری)

## اسلام میں فرقہ بندی

بخدمت اڈیٹر صاحب اہلحدیث۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہلی دو صدی ہجری تک اسلام میں کوئی فرقہ بندی نہ تھی۔ اگرچہ بعض مسایل دینی میں اختلاف تھا جس طرح کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی تھا۔ مگر اس ابتدائی زمانہ میں اختلاف باہمی کی وجہ سے دلی بغض اور کینہ نہ تھا جس طرح کہ آج کل ہے۔ ائمہ اربعہ علیہم رحمۃ کے مذاہب کی تدوین سے یہ اختلاف شروع ہوکر بغض و کینہ تک نوبت پہنچ گئی حتے کہ آجکل فرقہ ہائے اسلام کا شمار کرنا مشکل ہے۔ گو حدیث شریف کی بناء پر کل میزان اسلامی فرقوں کی ۷۳ سے زائد نہیں۔ اور جو اس سے زاید ہیں وہ انہی ۷۳ کی شاخ در شاخ ہیں۔ ان میں سے بموجب حدیث شریف ناجی فرقہ صرف ایک ہی ہے یعنے جو (ما انا علیہ واصحابی) کا مصداق ہے۔

اب جب نظر غور سے دیکھا جائے۔ کہ اسقدر اسلامی فرقوں میں ناجی فرقہ کا وجود کہاں ہے۔ اور اس کے نشانات کیا ہیں۔ جواب یہی حاصل ہوتا ہے۔ کہ جو فرقہ

اہلحدیث مرزا - مرزا صاحب [illegible]

ahmadimuslim.de

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں چنگل مارنے والا ہے۔ اور بس۔ اہلحدیث اپنے آپ کو ہی ناجی فرقہ کا مصداق بتلاتے ہیں۔ مگر کل حزب بما لدیہم فرحون کی رو سے یہ فرقہ بھی بچ نہیں سکتا۔ اچھا موجودہ زمانہ سے قطع نظر کر کے ہم تھوڑا اسلاف پیچھے چلتے ہیں۔ تو محدثین کی باہمی رد و کو صاف بغض اور کینہ سے آلودہ پاتے ہیں۔ اور اگر مقلدین کا آپسمیں اختلاف ہے۔ تو اہلحدیث بھی اس سے بری نہیں ہو سکتے۔ مثلاً حافظ ابن قیم مع مدارک فی الرکوع کی رکعت کو مجز کرتے ہیں۔ اور بعض دیگر اہلحدیث بھی اور مولوی عبد الجبار مرحوم امرتسری بھی حافظ صاحب کے مقلد ہیں جیسا مولوی صاحب مرحوم کے فتاوے سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح وقوع طلاق ثلاثہ و بعض دیگر مسایل میں اہلحدیث کا اختلاف ہے۔ نیل الاوطار مصنفہ امام شوکانی جو اہلحدیث کی ہائیکورٹ ہے ٭ اس میں بھی اکثر مسایل کا کوئی فیصلہ قطعی شدہ درج نہیں

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ صحاح ستہ مع دیگر کتب صحیح احادیث کے بھی بعض مسایل کے اختلافات کو جب دور نہیں کر سکتی۔ تو صحیح فیصلہ اختلافی مسایل میں کیونکر ممکن ہو؟ بیشک قرآن شریف کا تو یہی حکم ناطق ہے۔ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول۔ آج کل وجود مبارک صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود نہیں۔ صرف آپ کا کلام بصورت احادیث صحیحہ آپ کا قایم مقام ہے۔ مگر جب ان کے ماہرین بھی اکثر مسایل میں مختلف ہیں۔ تو نہایت سلامت طریق یہی ہے۔ کہ جس مسئلہ کی طرف زیادہ تر علماء اہلحدیث ہوں اوسکو قبول کرنا چاہیے کیونکہ اختلاف مسایل جب صحابہ میں بھی تھا جنہوں نے تعلیم نبوی سینہ بسینہ حاصل کی تھی۔ تو پھر یہ اختلاف کسی طرح مٹ نہیں سکتا۔ ترمذی کی حدیث جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اختلاف میری امت کا ایک رحمت ہے۔ قابل جرح نہیں رہتی۔ کیونکہ بعض آیات و احادیث محتمل بغایہ از کیے مفہوم ہیں۔ اور بعض اہلحدیث کا یہ کہنا کہ بموجودگی نص قیاس حرام ہے۔ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ جب خالص نص میں ہی دو پہلو داخل ہوں۔ تو ایسے وقت میں سلف اور خلف میں اختلاف کا ہونا ایک امر ناگزیر ہے۔ پس نتیجہ یہ حاصل ہوا۔ کہ قیاس صرف بعدم موجودگی نص ہی جائز نہیں بلکہ ایسے وقت بھی جائز ہے جب خاص کوئی نص ہی ایک سے زاید مفہوم رکھتی ہو۔ اس مضمون میں بالفعل اس قدر گنجایش نہیں۔ کہ اس قسم کی مثالیں پیش کی جاتیں۔ البتہ اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالی جاوے گی۔ اس مضمون کو ایک عجیب خشدید واقعہ سے ختم کرتا ہوں۔ اور چونکہ میرا علم کامل نہیں اس واسطے مولانا اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث اس مسئلہ کو بنا بر آگاہی و ہدایت ہمچو من ناظرین صاف فرماکر موجب ثواب کثیر ہو نگے۔

ایلپور میں چند اہلحدیث ہیں اور ان میں سے قریباً ہر کسی کے پاس اس قدر ذخیرہ کتب دینی ہے کہ ہر ایک اہلحدیث کے پاس نہیں ہوتا۔ ایک دن اتفاقاً بوجہ غیر حاضری اصلی امام کے ایک غیر صاحب نے امامت کرائی۔ اور دو اہلحدیث مقتدی تھے۔ امام نے ضالین کی ض کو مشابہ دال پڑھا۔ بعد نماز کے ایک اہلحدیث نے تو نماز کا اعادہ کیا۔ مگر دوسرے نے نہ کیا۔ راقم الحروف نے ہر دو صاحبوں سے دریافت کیا۔ کہ اس غلطی مخرج کے سبب سے دوبارہ نماز لوٹانے پر کوئی آیت یا حدیث پیش کریں۔ یا قرون ثلاثہ کا عمل۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ سید نذیر حسین دہلوی مرحوم سے میں نے پوچھا تو ایسا کہا ہے۔ دوسرے اہلحدیث صاحب نے کہا۔ کہ میری نماز تو ضالین کی ض کو ظ اور د دونوں طرح امام کے پڑھنے سے ہو جاتی ہے۔ اور مولوی عبد الجبار صاحب مرحوم امرتسری اہلحدیث کو سند ا پیش کیا۔

خاکسار اب تک حیران ہے کہ یا اللہ! اگر اسلام میں ہر قسم کی مشکلات کو جائز قرار دیا جاوے۔ تو کہیں جگہ نہیں ملتی۔ ہم کم علم تو تقلید و عدم تقلید کے دھندے سے فارغ ہونا چاہتے ہیں مگر اہلحدیث کو بھی اس مصیبت میں دیکھکر رونا آتا ہے ابھی ذرا اور سنیں۔ سرگودہ میں ایک نئی مسجد ابھی تیار ہوئی ہے۔ ایک دن کوئی صاحب امامت پر کھڑے ہوئے تو انہوں نے ضالین کی ض کو مشابہ بہ ظ پڑھا۔ بعد فراغت نماز ایک صاحب نے جو حنفی مذہب کے مقلد تھے اپنی نماز کو دوہرایا۔ جب راقم الحروف نے ان سے دلیل طلب کی۔ تو فقہ کی بہت سی کتب کا حوالہ دیا۔ اور یہاں تک مبالغہ کیا۔ کہ ض کو ظ کے مشابہ پڑھنا کفر کے برابر کہدیا۔ اب کوئی تسکین دہ دلیل نہ تو لالکپور والے غیر مقلد نے مجھکو بتائی۔ اور نہ سرگودہ والے حنفی صاحب نے درحالیکہ لایل پوری غیر مقلد نے بہت دفعہ تقلید کی۔ جو سخت خراب کی ہے۔ اوسکو میں بخوبی جانتا ہوں۔ مگر اس مسئلہ میں خود تقلید میں سخت گرفتار ہے۔ باقی سرگودہ والے مقلد کا ذکر فضول ہے۔ وہ تو خود مقلد ہے۔

اڈیٹر صاحب! قرون ثلاثہ کا اسلام کیا ایسا ہی تھا اور کیا یہی اسلام کو تبلیغ میں پیش کیا جاوے؟

(خاکسار ماسٹر غلام حیدر پنشنر خریدار اہلحدیث نمبر ...)

اڈیٹر:۔ ماشاء اللہ آپنے جس دلسوزی سے یہ مضمون لکھا ہے۔ قابل داد ہے۔ لیکن معاف فرمادیں۔ میں نے سمجھا نہیں۔ کہ آپ فرماتے کیا ہیں؟ کوئی بات دریافت طلب یا کوئی مشکل قابل حل ہے۔ اگر یہ مراد ہے۔ کہ ما انا علیہ واصحابی سے کون فرقہ مراد ہے۔ تو اس کا ایک جواب تو پہلے لکھا گیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے۔ کہ موقع استدلال پر جس طریق سے حضور علیہ السلام نے صحابہ کو استدلال کرنا سکھایا۔ اور جس طریق سے صحابہ استدلال کرتے تھے یعنی محل اثبات مسائل اور موقع اختلاف میں قرآن و حدیث میں پیش کرتے تھے۔ جیسے انتخاب خلیفہ کے وقت ہوا تھا۔ یا اور کئی ایک مواقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ جو فرقہ اپنے استدلال کے موقع پر اسی طرح استدلال کر کے اثبات مدعا کرے گا۔ وہی فرقہ ناجی ہو گا۔ جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ جو فرقہ

٭ ہائیکورٹ صوبہ کی انتہائی عدالت کا کام ہے۔ اہلحدیث کی انتہائی عدالت یا بالفاظ دیگر ہائیکورٹ مدینہ طیبہ میں ہے (اڈیٹر)

محض قرآن وحدیث کا اتباع کرے گا۔ وہ ناجی ہوگا۔ اور جو موقع استدلال پر کسی اور کی باتوں کو پیش کرے گا۔ وہ باقی فرقوں میں ہوگا۔ اب آپ کو اگر امتحان کرنا منظور ہے تو ہر ایک فریق کے عالم سے مسئلہ پوچھکر آزما لیں۔ رہے لائلپوری اور سرگودہوی وغیرہ سو اس کے ذمہ وار وہی لوگ ہیں جن کا یہ واقع ہے۔ البتہ لائلپوری غیر مقلد اپنے مفتی صاحب سے اس مسئلہ کی دلیل بھی پوچھ لیتے۔ تو آج اس مضمون میں انکو ضرب المثل نہ بنایا جاتا۔

ہاں حقیقۃ اسلام بالکل صاف اور سیدھا سادہ ہے جو پہلی صدی میں مروج تھا۔ جس میں ۷۳ تین سے ۔ نہ تیرہ ۔ معلوم نہیں آج کل اس اسلام پر عمل کرنا کیوں مشکل ہے۔ جو پہلے آسان تھا۔ انا للہ

محدثین میں بیشک اختلاف تھا۔ اور ہے جو کوئی اختلاف کو مخالفت کی صورت سے مبدل کرے۔ وہ علم سے ناآشنا ہے۔ اخبار اہلحدیث کی ابتدا سے یہی آواز رہی ہے کہ جو نصوص میں ہم سب متفق ہیں فہم میں ہم الگ الگ۔ یہی معنے ہیں اوس حدیث کے جو صحیح بخاری سے کئی ایک دفعہ انقل ہوئی جس میں صحابہ کا (جنکو بنی قریظہ میں بھیجا تھا) عصر کی نماز کے متعلق اختلاف ہوا تھا۔ بعض نے راستے میں پڑھی اور کسی نے بنی قریظہ میں پہنچکر مگر حضور نے کسی پر عتاب نہ فرمایا۔

اس اختلاف میں نہ فرقہ بندی ہے نہ تفریق۔ بلکہ وہ اختلاف بعینہ اس اختلاف کا مصداق ہے۔ جس کی بابت کہا گیا ہے ؎

اگر اختلاف ان میں باہمدگر تھا۔
تو بالکل مدار اسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئندتر تھا

یہ بھی ہوج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہوئے کو تھا باغ گیتی

## نعتیہ مطلع

میٹھا ہے عجب نام رسول عربی کا
ہر ایک لقب پیارا ہے اس خوش لقبی کا
ہے جکو نشہ ساغر صہبائے نبی کا
کیوں نام بھی لوں ہو نہ سبو شراب عنبی کا
اللہ کی طاعت ہے اطاعت شہ دیں کی
فرمان خدا ہے جو ہے فرمان نبی کا
خورشید بھی ہو مثل قمر آپ پہ قربان
فرمائیں محمد جو اشارہ طلبی کا
یارب ترا محبوب ہمارا بھی نبی ہے
اقرار ازل سے ہے یہ ہر ایک نبی کا
آدم کو بھی ہے فخر تری ذات سے مولٰے
کیا وصف بیاں ہو تری عالی نسبی کا
طے کرکے سموات بڑھے شاہ جو آگے
ہوسکے کے سے تھا یہ مقام بوالعجبی کا
اندھے ہوں وہیں پر نگہ قہر نبی سے
بدبیں جو کبھی قصد کریں بے ادبی کا
دربار خدا میں یہی ہے نخل صل علی کا
کامل نے قصیدہ جو پڑھا نعت نبی کا
(منشی غلام علی خاں کامل جوناگڈہی)

## دریافت حدیث

مہربانی کرکے مندرجہ ذیل احادیث کا پتہ بتلادیں۔ تاکہ تسلی وتشفی ہو۔ حدیث

عن عبد اللہ بن مغفل رض قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول الا انبئکم برجل من کوفان بلدکم ھذہ او من کوفتکم ھذہ یکنی بابی حنیفۃ قد ملئ قلبہ علما وحکما وسیھلک بہ قوم فی آخر الزمان الغالب علیھم التنافر یقال لھم البنانیۃ کما ھلکت الرفضۃ بابی بکر وعمر۔

حدیث عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی رجل وفی الحدیث القصری یکون فی امتی رجل اسمہ النعمان وکنیتہ ابو حنیفہ ھو سراج امتی ھو سراج امتی ھو سراج امتی ۔۱۲

(راقم العاصی بندہ فدوی منشی محمد ریاست اللہ عفا عنہ مقام کچہری سیدپور ضلع مالدہ)

اہلحدیث۔ پہلی حدیث کا پتہ نہیں۔ دوسری حدیث درمختار کے دیباچہ میں ہے۔ مگر ضعیف بلکہ موضوع وغلط۔ بہت سے علماء نے اس کی تردید کی ہے صاحب سفرالسعادت مولانا عبدالحی وغیرہ نے بھی اس کی تغلیط کی ہے۔

## مسلمانوں کی اخلاقی حالت

مکرمی جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل شیر اسلام دام ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد براہ مہربانی مندرجہ ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر مشکور فرمادیں۔ پہلے مضمون کی سرخی میں علماء واعظین کو متوجہ فرمادیں۔ کہ فدوی کو عرصہ سیزدہ بیس سال سے اتفاق اکثر ہوتا رہتا ہے۔ جو بعض اضلاع میں گاہ گاہ جانا پڑتا ہے۔ اور عموماً اضلاع میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اسلام کی اچھی طرح کوئی خبر نہیں ہے۔ مگر خصوصاً ضلع ملتان جھنگ۔ لائلپور۔ علاقہ چنیوٹ۔ منٹگمری۔ علاقہ پاک پٹن کے گرد کی علاقوں میں جو اقوام مسلمات باشندے ہیں ان کو اسلام کی پورے طور سے آجانے خود بعض ضروری مسائل کی بھی بالکل خبر نہیں ہے۔ اور ان باشندوں میں جو علماء مسجدوں میں ہوتے ہیں۔ وہ صرف نفس پرور ہوتے ہیں۔ ان بیچاروں کو خود ان مسئلوں تک کی خبر نہیں ہے۔ اور لوگوں کو کیا کہیں۔ فدوی بطور مثال ایک تھوڑی جیسی مثال پیش کرتا ہے یعنے۔ یہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی اکثر اپنے ہی گاؤں اور برادری میں کرتے ہیں۔ اور اس حالت میں شادی کرتے ہیں۔ جب انکی عمر قریباً ہشتہ یا لغایہ سال تک پہنچ جاتی ہے۔ اور جب وہ بیچاری بلوغت میں آتی

ahmadimuslim.de

ہیں تو اکثر اُن کے خیال اچھے نہیں رہتے۔ اور پھر وہ کمینہ قوموں سے آشنائی پیدا کر کے اِدھر اُدھر چلی جاتی ہیں۔

یہ اُن لوگوں کی خاص رسم ہے۔ کہ جب نصف عمر ہو جائے۔ تو وہ شادی کی تجویز کرتے ہیں

مولانا صاحب عاجز اس تحریر کو دوبالا کرتا۔ مگر اکثر علماء میری تحریر ناقص پر شاید چین بجبیں ہوتا۔ اس واسطے ایسی تھوڑی تحریر کو پیش کر کے ملتمس ہوں۔ کہ آپ بھی علماء و واعظین کو خاص توجہ دلا دیں۔ اور ان لوگوں کو اس بدعت سے نکالکر خود بھی ثواب حاصل کریں۔ اور ان بیچاروں کو بھی نجات دلا دیں۔

(راقم عاجز رحمت شاہ خادم اسلام انکوڑیال)
ضلع گوجرانوالہ

**اہلحدیث۔** ایسے لوگوں کو سزا دینا چاہئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کوئی ۱۲ سالہ لڑکی کی شادی نہ کرے۔ جو خرابی پیدا ہو۔ اُس کا وہ ذمہ وار ہے۔

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی اہلہا

اما بعد۔ بخدمت جناب مولٰنا و بالفضل اولٰنا لائق الذکر فائق الفکر معتصم بحبل الودید متمسک بالسنہ والتوحید محی السنۃ قامع البدعۃ ابی الوفا ثناء اللہ تعالٰی لا زالت شموس فیوضہم بازغۃ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ گذارش یہ ہے۔ کہ سطور مندرجہ ذیل کو ازراہِ مہربانی اپنے اخبار گوہر بار اہلحدیث کے کسی ایک گوشہ میں جگہ دیکر ممنون فرما دیں۔ اور آپ اور جناب مولوی ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی اور جناب مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی خصوصًا اور دیگر علماء اہلحدیث عمت فیوضہم عمومًا میرے استفسار ذیل کے جواب سے اخبار اہلحدیث میں عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ وہ یہ ہے کہ

علامہ صدیق بن حسن والئی بھوپال طاب اللہ ثراہ نے اپنی کتاب اقتراب الساعۃ مطبوعہ مطبع سعید المطابع بنارس کے صفحہ ۳۹ میں امارات متوسطہ قیامت کو نمبر وار بیان کرتے ہوئے نمبر ۱۵ میں لکھتے ہیں۔

(۱۵) مسجد کی محرابیں آراستہ کی جاویں۔ دل ویران ہوں۔ پھر نمبر ۱۶ سے ۱۸ تک بیان کر کے لکھتے ہیں کہ یہ سب نزدیک طبرانی کے ہے۔ ابن مسعود سے۔

اب دریافت طلب خاکسار کا یہ امر ہے۔ کہ (۱) یہ حدیث کیسی ہے (۲) اور محراب سے مراد کون محراب ہے آیا یہی محراب جو آجکل مسجدوں میں جانب قبلہ بنایا جاتا ہے۔ یا مثل محراب زکریا علیہ السلام مراد ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

(۳) اور زمانہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مساجد میں آج کل کی طرح محراب بنایا جاتا تھا یا نہیں۔

یہ بھی عرض کئے دیتا ضرورت سے خالی نہیں سمجھتا ہوں۔ کہ وجہ اس استفسار کی یہ ہے۔ کہ میرے ناقص خیال میں اگر یہ حدیث صحیح۔ اور محراب سے مقصود یہی محراب ہو۔ اور زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی محراب بنایا جاتا ہو تب تو اس محراب وقت کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس حدیث سے تزئین محراب کی کراہیت ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ نفس محراب کی۔ ھذا ما ظہر لی والرجو من علماء الحدیث ان یظہروا تحقیقاتہم

مکرر یہ کہ امام سیوطی نے جو اسی بارہ میں ایک رسالہ موسومہ بہ اعلام الاریب فی بدعۃ المحاریب لکھا ہے۔ وہ کہاں سے ملتا ہے۔ اور اس میں انہوں نے کیا لکھا ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع بخشیں۔

اس رسالہ کے نام سے تو بظاہر بدعت معلوم ہوتی ہے۔ فقط

انا الراقم کسیر البال خفیف المحال ابو المحامد محمد اسرائیل الکر محوی عفا عنہ اللہ الخالق القوی۔ المشتری الاہلحدیث نمبر ۳۸۰۶

---

## جرمنوں کا غرور

شہنشاہ جرمنی کے خیالات اپنے ملک اور اپنی ذات کے متعلق حسب ذیل ہیں

(۱) ہم دنیا کی روح رواں ہیں۔ ہمکو لازم ہے۔ کہ اپنے آپکو اپنی عظیم الشان قسمت کے قابل ثابت کریں

(۲) صرف ایک ہی قانون ہے یعنے میرا قانون۔ وہ قانون جسکو میں بذات خاص وضع کرتا ہوں۔

(۳) سب سے اچھا لفظ "حرب" ہے

(۴) طاقتور جرمن امن یورپ کا سہارا ہے۔ سمندر کی عظمت جرمنی کی عظمت سے وابستہ ہے۔

(۵) جرمن لوگ ایک حصن حصین ہونگے۔ جن پر خداوند کریم دنیا میں تہذیب اور شائستگی پھیلانے کے کام کی تکمیل کر سکتا ہے

(۶) خدا پیشتر کی طرح اب بھی زندہ ہے۔ ہمارا سب سے بڑا رفیق برسر حکومت ہے۔

(۷) خشک بارود کے لئے تیز تلوار کے لئے اس انجام کے لئے جو ہماری نظر میں ہے۔ اس طاقت کے لئے جس پر ہمکو بھروسہ ہے۔ اور جرمن فوج و جرمن خاندان کے لئے نعرۂ خوشی

(۸) اہل جرمنی کی نئی انجیل جنرل برناڈی کی کتاب ہے

(۹) صلح کی آرزوئیں جرمنی کی روح کو زہر آلودہ کر دینے کی دھمکی دیتی ہیں

(۱۰) ہر جرمن کا پہلا اور نہایت ہی ضروری فرض ہے کہ جنگ کے لئے اس پیمانے پر تیار ہو جو اس کی پولیٹیکل ضروریات کا ہم پلہ ہو۔

(۱۱) طاقت ہی بلا توقف اعلٰے استحقاق ہے۔ اور اس کشمکش کا فیصلہ کہ حق کیا ہے جنگ پر منحصر ہے

(۱۲) جنگ عام طور پر قوموں کی زندگی کا کوئی ضروری عنصر نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم کا ایک لازمی نتیجہ ہے جس میں ایک مہذب قوم کی حالت اور زندگی کا اظہار ہوتا ہے

(۱۳) درحقیقت سیاسی اور روحانی پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے جنگ کے سوا کوئی دوسرا صحیح عنصر ترقی نہیں ہے

(۱۴) جنگ زندگی کے لئے اول درجہ کی ضروری چیز ہے

(۱۵) دہشتناک واقعات جو حالت جنگ میں ناگزیر ہیں سستی اور کاہلی کو دور کر دیتے ہیں۔

(۱۶) ہم جو کچھ چاہتے ہیں۔ وہ ہم کو بمقابلہ غنیم کی اعلیٰ فوج اور دول کے خواہ مخواہ جنگ کرنا اور فتح حاصل کرنا ہے

(۱۷) اس موقع پر ہمارا نصب العین صرف دو باتوں پر منحصر ہے یا دنیا بھر پر حکومت کرنا یا فنا ہو جانا۔ تیسری کوئی نہیں۔

(ماخوذ الضیاء ۲۸ 11/14 صفحہ ۳)

صرف ... ، تذکرہ و بقایا ... ، منیجر

**مولانا صاحب کی عدم موجودگی کے باعث اسدفعہ فتوے نہیں لکھے گئے۔ منیجر**

# متفرقات

**تعاقب فتوے** } سوال نمبر ۵ بابت نماز قصر مندرجہ تاریخ ۲ صفر المظفر ۳۳ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۴ء

تفسیر معالم التنزیل میں ہے۔ سفر میں قصر نماز کے جواز میں امت کا اجماع واقع ہوا ہے۔ البتہ اتمام کے جواز میں اختلاف ہے۔ جمہور اس طرف گئے ہیں۔ کہ قصر کرنا واجب ہے۔ اور یہی مذہب حضرات عمر۔ علی اور ابن عمر اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا ہے۔ اور اسی کے قائل حسن اور عمر بن عبد العزیز اور قتادہ ہیں اور یہی قول امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور ایک جماعت پوری پڑھنے کے جواز کی قایل ہے۔ جیسا کہ عثمان اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اور اسی کے قائل امام شافعی رح ہیں۔ احمان کے نزدیک چاہے پوری پڑھی جائے۔ چاہے قصر کرے۔ لیکن قصر افضل ہے روضہ شرح صاحین میں ہے۔ مذهب الاكثرين ان القصر واجب وقال الشافعي ان شاء اتم وان شاء قصر والقصر افضل۔ اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ قصر واجب ہے۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں۔ خواہ تمام کرے خواہ قصر کرے۔ لیکن قصر افضل ہے۔

(راقم علی محمد عفی عنہ مدرس ادلدھیانہ)

---

**دار العلوم اہلحدیث** } مولانا السلام علیکم۔ اخبار اہلحدیث مجریہ ۵ دسمبر میں مولوی عبد الحمید صاحب آزادی کا مضمون دیکھا۔ میرا بھی مدت سے یہی خیال تھا۔ جماعت اہلحدیث کا دار العلوم ہونا چاہئے۔ اور دوسرے مدارس اوس کے ماتحت ہوں۔ دار العلوم کے لئے دہلی موزون جگہ ہے۔ اور میاں صاحب کے مدرسہ میں دار العلوم کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔ اس کا اگر انتظام کیا جاوے۔ تو میں ہر ماہ ایک روپیہ اس مدمیں دینا قبول کرتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ اس دار العلوم کا نام جامع نذیریہ رکھا جائے۔ اس کے لئے کارروائی جلد ہونی چاہئے۔

افسوس ہے کہ اہلحدیث کانفرنس بہت سست کام کرتی ہے۔ گذشتہ جلسہ کی رپورٹ ابتک شائع نہیں کی گئی۔ قومی کام ایسی لاپرواہی سے پورے نہیں ہو سکتے +

(خاکسار محمد عبد العزیز عفی عنہ نائب تحصیلدار گوندیا)

**کتاب حکم الکتاب** } وغیرہ کا جو اشتہار اہلحدیث میں دیا گیا تھا۔ وہ اب قریب اختتام ہیں۔ باقی چند نسخے رہ گئے ہیں۔ لہذا جو احباب منگانا چاہیں۔ جلدی منگالیں اور رسالہ رد تقلید مسمی احسن المقیاس فی تقدم الحدیث علی القیاس ہمارے پاس بہت ہے۔ پس جو احباب حکم الکتاب منگائیں گے۔ تو اس کے ختم ہونے پر رسالہ مذکور جو کہ ۹ رکے ٹکٹ ہیں ۴۰ عدد آ سکتے ہیں۔ بمع باقی ۱ ر کے ٹکٹ بھیج دیا جاویگا۔ پس جلدی منگالیں اور پتہ واضح لفظوں میں تحریر کریں۔ بعض احباب کا پتہ واضح منقول نہ ہونے کے باعث پیکٹ ارسال کیا ہوا ہمارے پاس آگیا ہے۔

(خاکسار محمد ولد مولوی حافظ قادر بخش از چاہ خلیل والا ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

**درخواست** } میرا لڑکا جس کی عمر تخمیناً سولہ سترہ سال ہے۔ بعارضہ مرض طحال ورم عرصہ دراز سے یعنے تقریباً دس سال سے بیمار ہے۔ ہر چند علاج کیا۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور علاوہ طحال ورمی کے قبض بھی دائمی ہے۔ اور بائکانہ کسی ایک وقت پر نہیں آتا۔ لہذا ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے کہ کسی صاحب کو کوئی نسخہ مجرب طحال ورمی کا معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع بخشیں

(پیر حضرت شاہ از کوٹ گلو)

---

**طبی سوال** ۔ میرے ایک دوست کو احتلام کی شکایت ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ مجھے ہر روز بلا ناغہ رات کو ہو جایا کرتا ہے۔ اب وہ اس بیماری سے بہت تنگ آ گیا ہے۔ اور زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے منصوبے باندھتا ہے۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ چونکہ وہ غریب مسکین مسلمان ہے۔ اگر کسی صاحب کو کوئی نسخہ تیر بہدف معلوم ہو۔ تو اخبار اہلحدیث میں تحریر فرمادیں۔ نہایت مہربانی ہوگی۔ اس کی عمر ۲۰ سال ہے جماعت تھرڈ مڈل سکول میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اور جذبات ہمدردی سے لبریز ہے۔

(راقم احمد الدین فارمین ملتان چھاونی)

**طلب دوا** ۔ میرے ایک عزیز بوجہ بیماری سرسام کے گونگا ہو گیا تھا لیکن بعد تندرست ہونے کے کچھ کچھ زبان کھولی ہے۔ پورے طور پر بات کرنے پر قادر نہیں بات صاف کہتا ہے۔ لیکن کہنے میں زور لگتا ہے۔ کسی چیز وغیرہ کو پکڑنے میں اوس کے ہاتھ پیر کانپتے ہیں کسی کے پاس ایسی دوا ہو۔ یا کسی کو اس کا نسخہ معلوم ہو۔ تو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع دیں

(محمد اسمعیل عفی عنہ خریدار اخبار نمبر ۳۳۲۱)

---

# قومی ماتم

مسلمانوں کے پرانے اہل علم میں سے مولانا شبلی مرحوم کے انتقال کے بعد مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی تھے آپ نے شاعری میں جو جدت پیدا کی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ آپ نے مسدس میں توحید وسنت کی تائید اور شرک وبدعت کی تردید جس خوبی وخوش اسلوبی سے کی ہے۔ اس کے لحاظ سے اہلحدیث مرحوم مغفور کے لئے دعا کرتا ہے۔

۳۰-۳۱ دسمبر کی درمیانی رات کو ایک طویل علالت کے بعد ۸۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا انا للہ۔

امید ہے ناظرین مغفور ومرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرینگے۔ اللهم اغفرله وارحمه

---

**ادب العرب** ۔ صرف ونحو عربی کو انتہی آسان طرز سے لکھا ہے۔ کہ اردو خواں طالب علم بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند کیا ہے ۲ ر

مینیجر

---

+ رپورٹ عنقریب شائع ہوگی اور دیر کی وجہ بھی اوسی میں مرقوم ہوگی جو اپنی معقولیت کی وجہ سے مقبول ہوگی انشاء اللہ (اڈیٹر)

# انتخاب الاخبار

**گذشتہ** ہفتہ کی اہم بحری ہوائی جنگی خبر یہ ہے۔ کہ عدد انگریزی ہوائی جہازوں نے ۲۵ دسمبر کو بروز کرسمس کگس ہیون (جرمنی) کے جرمن بیڑے پر حملہ کیا کگس ہیون۔ ساحل بحر شمالی پر جرمنی کی مورچہ اور مضبوط بندرگاہ ہے۔

**انگریزی** بحری ہوائی جہازوں کی حفاظت اور مدد کے لئے ایک ہلکا کروزر (جنگی جہاز) متعدد تباہ کن کشتیاں اور آبدوز کشتیاں بھی روانہ کی گئی تھیں

**ان** کے مقابلہ کے لئے جرمنی دو زپلین (ہوائی جہاز) چار ہوائی آبی جہاز اور کئی آبدوز کشتیاں مقابلہ کو بڑھیں

**انگریزی** جنگی جہاز اپنی تیز رفتاری کے باعث جرمن آبدوز کشتیوں کی زد سے بچتے رہے

**دو** انگریزی جنگی کشتیوں کی توپوں نے جرمنی کے ہوائی جہازوں کو بھگا دیا۔

**انگریزی** جہاز تین گھنٹہ جرمن ساحل پر گولہ باری کرکے واپس چلے آئے

**ان** سات بحری ہوائی جہازوں میں سے ایک کو دشمنوں نے تباہ کر ڈالا۔ اس لئے اس کے ہوا باز کا علم نہیں کہ اس کا کیا حشر ہوا۔ دو بحری ہوائی جہاز ڈوب گئے۔ اور ان کے ہوابازوں کو آبدوز کشتیوں نے بچا لیا۔

**جرمنوں** کے ایک غبارہ نما ہوائی جہاز نے شہر نینسی (فرانس) میں دس بم گرائے۔

**اس** کے جواب میں فرانسیسیوں کے ہوائی جہازوں نے فرلیکائی کے ریلیوں کے خط اور میز کے اسٹیشن اور بارکوں پر گولے گرائے۔

**سات** جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک میں نصف گھنٹہ تک بم پھینکے۔ سپاہ نے فائر کئے۔ مگر وہ بچکر نکل گئے۔

**ایک** فرانسیسی آبدوز کشتی کو جسے آسٹریا کے جہاز زیولا نے غرق کر دیا تھا۔ اسے پھر تیرا لیا گیا ہے۔ چھ لاشیں اس کے اندر سے ملیں۔

**انگریزی** جنگی جہاز اسکولڈ نے العریش کے قریب ترکی سپاہ پر گولہ باری کی

**وزیر** ہند کی طرف سے حضور وائسرائے کو جو تار ملا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ شمال السیس میں جنگ کا نتیجہ فرانس کے خاطر خواہ نکلا جس نے اب سٹینباخ کا سختی سے محاصرہ کر لیا ہے۔

**مشرق** میں روسی نبرد میں جرمنوں کا بدستور سد راہ ہیں۔ ساتھ ہی مغربی گلیشیا اور کارپیتھین میں آسٹریوں کو پیچھے دھکیل رہے ہیں

**روسیوں** کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے ۵۰ ہزار آسٹریا کی فوج گرفتار کی ہے۔

**روسیوں** کا بیان ہے۔ کہ اس ہفتہ کی جنگ میں پولینڈ میں جرمنوں کا ہولناک نقصان جان ہوا۔

**روسیوں** کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے ساری کمیش کے معرکہ میں ترکوں کو سخت شکست دی ہے۔

**روسیوں** کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے درخوتی پر حملہ کرکے ایک جرنیل اور ۱۳ سو ۲۰ سپاہی گرفتار کرتے

**اٹلی** کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ترکوں کی مصر پر حملہ کرنے والی فوج مقامات لؤن اور العقل تک جو نہر سویز سے ۱۵۰ اور ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں پہنچکر رک گئی ہے۔ کیونکہ پانی دستیاب نہیں ہوا

**لنڈن** میں عام راہ روؤں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جب وہ گولوں کی آواز سنیں تو چھتوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوجائیں۔

**پیرس** کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ متحدہ افواج سٹینباک میں داخل ہو گئی ہیں

**آسٹریوں** کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے چار روز کی لڑائی کے بعد پھر دہ الیوک پر قبضہ کر لیا ہے۔

**جرمنوں** نے اس ہفتہ پھر وارسا کے قریب مقام سوچازو پر ۴۰ بم گرائے۔

**اٹلی** کی خبر ہے۔ کہ البانیہ میں اسد پاشا کے خلاف شدید انقلاب کی تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ لوگوں نے اس کے محل اور تمام جائداد کو تباہ کر ڈالا ہے

**اٹلی** کا سفیر امریکہ میں کثیر التعداد گھوڑے اور غلہ خرید رہا ہے۔ اس نے بیان کیا ہے۔ کہ اٹلی کا ارادہ ہے۔ کہ جنگ کے اختتام تک اس کے پاس بیس لاکھ فوج ہو جائے

**گذشتہ** ہفتہ کانفرنسوں کے اجلاس کا ہفتہ تھا۔ نیشنل کانگریس کا اجلاس مدراس میں۔ اور علیگڈھ کی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی میں اور پنجاب ہندو کانفرنس کا اجلاس فیروزپور میں ہوا۔

**مشہور** جہاز ایمڈن کا کپتان مسٹر وان ملر انگلستان میں پہنچ گیا۔ اور اسے نظر بند کر دیا گیا۔ انگلستان میں اس کی آمد پوشیدہ رکھی گئی تھی۔

**روسی** بیان ہے۔ کہ ہم نے تو ذخیمک (روسی علاقہ) پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکوں کے دستہ فوج کے ساتھ ساری کامش کے پاس لڑائی کی۔ ترکوں کا ایک نہایت سخت سنگینوں کا حملہ سوکومراد خراسون کی طرف سنگینوں کے جوابی حملہ سے پسپا کیا گیا۔

## قسطنطنیہ میں نیشنلسٹ تحریک کا اندیشہ

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں عام طور پر مایوسی اور ناراضگی پیدا ہو رہی ہے جس سے جرمن حلقوں میں بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں اندیشہ ہے۔ کہ ترکوں کی نیشنلسٹ تحریک ٹرکی کے متعلق ہمارے منصوبوں پر پانی پھیر دے۔

## علاقہ شام کے پناہ گزین

لنڈن کی خبر ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے امریکن کروزر ٹینیسی کو اجازت دے دی ہے۔ کہ مختلف اقوام کے ۵۰۰ پناہ گزینوں کو یافہ سے اسکندریہ میں لے جائے۔

## جرمن جاسوس عورتیں گولی سے ماردی گئیں

پیرس سے خبر آئی ہے۔ کہ تین جرمن جاسوس عورتیں جو گذشتہ ایک ماہ کے عرصہ سے فرانسیسی میدان جنگ میں نہایت کامیابی سے کام کرتی رہی ہیں گرفتار اور کورٹ مارشل کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرانسیسی توپخیوں کا راز جرمنوں کو افشا کیا۔ اور میدان جنگ میں مردوں کا مال لوٹا ہے۔ اور یہ فرانسیسی افواج کی پوزیشن جرمنوں کو تاریک لالٹینوں سے اشارہ کرکے بتلا دیتی رہی ہیں ان تینوں کو گولی سے مار دیا گیا

۴ جنوری کو مولانا صاحب سفر سے بخیریت واپس آگئے۔ منیجر

رجسٹری شدہ

افوض امری الی اللہ فھو حسبہ

# قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب والد حکیم مولانا حافظ حاجی ابو الفیاض محمد عبد القادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ کا تیل مشک کی طرح خوشبودار ۱۹۲۱ء میں تیار ہو کر آج دور دراز ملکوں مثلاً رنگون سرنام آسام چاٹگام حیدرآباد مدراس بمبئی پنجاب میں شائع ہو کر بکثرت لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معتقد بنا رہا ہے۔ جو لوگ ایک مرتبہ اسکو استعمال کرتے ہیں علی الدوام اس کے قدردان ہو جاتے ہیں۔ اسی بنا پر جناب میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ بذریعہ اخبار پبلک میں ظاہر کروں کیونکہ اس میں اپنا و ہر خاص و عام کا فائدہ ہے۔ لہٰذا میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ اسکو آزما دیں اگر مفید ثابت ہو تو بندہ کے لئے دعا خیر اور تیل کی عزت افزائی فرما دیں۔ یہ تیل علاوہ خوشبو کے بہت بیماریوں میں از حد ملاحظہ مفید ہے یہی وجہ اس کی شہرت اور ترقی کی ہے۔ بیماریاں یہ ہیں۔ درد سر۔ بدن و جوڑوں میں درد ویسے ہو یا خواہ ریاح یا اور کسی وجہ سے۔ فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا (باد) ذات الجنب۔ پسلی کا درد۔ نمونیا۔ درد کمر۔ درد گردہ۔ درد سینہ۔ درد پشت۔ ورم جگر۔ ورم طحال (تلی) درد اور سختی معدہ و اعصاب۔ باد گولہ۔ قبض۔ درد پائے۔ عرق النساء۔ رعشہ۔ دانت کا درد۔ آنکھ کا درد یا سرخی۔ اور پانی جاری ہونا۔ ورم مسوڑھ۔ ناکرا۔ درد کان نزلہ۔ زکام۔ کالی اور بلغمی کھانسی۔ دمہ۔ بلغم۔ لرزہ بخار۔ طاعون۔ گلٹی اور اس کا اثر۔ ہیضہ میں ہاتھ پاؤں کا کھینچ تان (تشنج) ضعف مثانہ و گردہ و ذیابیطس و بار بار پیشاب آنا یا قطرہ گرنا۔ چھوٹے بچوں کی لاغری و کمزوری۔ عورتوں کو زچگی کے وقت یا بعد میں تکلیف پرسوت وغیرہ۔ ہر چیز سے کٹنے کا زخم ہر طرح کی چوٹ و مار۔ آگ یا کسی چیز سے جلنے کی سوزش۔ زہر دار جانور کا ڈنگ۔ خارش پھوڑا پھنسی وغیرہ وغیرہ۔ ماسوا اس کے عام طور پر ہر جگہ کے درد اور ورم اور سختی پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تیل سردی اور ریاح کا سخت دشمن ہے بعض لوگ نزلہ زکام اور سردی وغیرہ موذی امراض سے بچنے کے لئے اسکو برابر استعمال کرتے ہیں خصوصاً طاعون اور وبائی امراض میں اسکو بکثرت لگاتے ہیں یہ سب باتیں بذریعہ تجربہ کے تسلیم ہوئی ہیں۔ ہمارے معزز ناظرین اسکو مبالغہ خیال نہ کریں بلکہ ایک دفعہ منگا کر تجربہ کریں۔ قیمت فی سیر چار روپیہ للعہ علاوہ محصول ڈاک یا للعہ فی تولہ۔ ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔ ایجنسی کے واسطے بذریعہ خطوط تصفیہ کرلیں۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم مولوی محمد نذیر انچارج پی ڈاکٹر ہٰذا دار الصحت۔ میدہ کل۔ آسن سول۔

## تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و کتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہایت نصیب تھی جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب نواب امیر علیخاں والئی ٹونک کی فوج میں ملازم تھے ہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپاہ لاتعداد آپکے ہمراہ دشمن کے دستے میں آگیا اور جنگ سے غائب ہو گیا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تھے۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے فتح ملا کرتا تھا جنکی دعا سے شیعہ عالم ہو گیا میں خود حضرت سرور کائنات کی زبان سے نصیحت پا کر فرض ہوتا تھا جن کی دعا سے ... غرض اس بزرگ کے حالات دکرامات پڑھنے میں ہو وقتی کتاب بیشکار ملاحظہ زیادہ قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ: منیجر صوفی منڈی بہاؤ الدین (گجرات پنجاب)

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام

ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں

قیمت - - - عمر

طلا۔ اسکے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتنائیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی۔ اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت صرف عہ

تپ لرزہ۔ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲

شربت دافع بواسیر خونی

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی بوتل عہ

منیجر شفاخانہ چشمہ چوک گوجرانوالہ

شائقو! دوڑو جلد خبر لو
نعمت ہر دو جہان حاصل کرو

## صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت

یکم صفر سے آخر ربیع الاول ۱۳۴۲ھ تک

صحیح بخاری مترجم حنا شدہ ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت مجلد کی ۱۲ بلا جلد عہ
پارہ اول صحیح مسلم مترجم حنا شدہ۔ یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۲ر
نہد الانسان منظوم مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب ساکن ضلع کلاس اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر
پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالیں۔ کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی۔ محصول ڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر لالہ محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ فیروزپور دروازہ ملتانی

# موسیائی ۱۴/۵۲

یہ موسیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ دریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بلکہ جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

**قیمت**

فی چھٹانک [illegible] دو چھٹانک [illegible] پانچ چھٹانک [illegible] معہ محصولڈاک وغیرہ

غیر ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب احمد بارسی کلکتہ سے رقمطراز ہیں۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک موسیائی منگوائی تھی جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک موسیائی وی پی ارسال فرمائیں (... فروری ۱۵ء)

جناب صاحبزادہ صاحب موضع جنگڑھ ضلع بستی سے لکھتے ہیں۔ آپکی موسیائی فی الحقیقت لاجواب قابلقدر ہے۔ مہربانی کرکے ایک چھٹانک مولانا عبدالستار صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ ... کے نام بھیجدیں۔ (۱۲ فروری ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

# تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی

حضرت مولانا اسمعیل شہیدؒ کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی رح کے نادر حالات۔ واقعات۔ اور مکتوبات۔ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری۔ جس میں مولانا اسمعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحی صاحب کے مفید سراپا نصیحت وحالات و واقعات بھی مندرج ہیں۔ قابل قدر کتاب کی اصلی قیمت دو روپے رعایتی عہ/

**حمائل شریف معرا کی** نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ کھپائی چھپائی نفیس۔ لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے۔ اخیر میں سورتوں، سیپاروں، رکوع، آیات کے اعداد و شمار درج ہیں۔ سفر و حضر دونوں میں کارآمد۔ بوڑھوں، بچوں، عورتوں کے لئے خصوصاً مفید۔ رعایتی قیمت معہ محصول عہ/

**سفری جیبی حمائل شریف مترجم کی** یہ حمائل شریف کارڈ سائز ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح ترجمہ۔ عمدہ ہے۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے۔ جلد چرمی خوشنما معہ محصول عہ/

**لغات القرآن کی** اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کرکے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر۔ ماخذ۔ مجرد۔ درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے اس کے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتادئے ہیں تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآن کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ رعایتی معہ محصول عہ

**انسان کامل کا** عارف باللہ سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ معہ مختصر تذکرہ مصنف۔ اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ احدیت و وحدیت، عما، قلب، روح، کرسی، کتب آسمانی، فرشتگان، لوح، قلم، وغیرہ کے معانی و اسرار کا نہایت شرح و بسط سے ذکر ہے۔ قیمت ہر دو جلد اصلی چار روپے (للعہ) رعایتی معہ محصول دو روپے (عاعہ)

ملنے کا پتہ

**منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

باہتمام ... پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر ... گوپال سنگھ پرنٹر نے چھپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجدد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

تار کا پتہ:- اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ۳۰ |
| روسا و جاگیرداران سے ” | ۱۲ |
| عام خریداروں سے ” | ۴ |
| ” ششماہی | ۲/۸ |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس | |
| ” ششماہی | ۳ شلنگ |

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دہلوی مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر - مورخہ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۵ - جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

## جنگ یورپ

رگ وید ... قیصر جرمنی ... اور سوامی دیانند

جب سے دنیا میں انسان آباد ہوئے ہیں۔ اُن کی مختلف بلکہ متضاد اغراض انکو باہمی جنگ و جدل کرنے پر مجبور کرتی رہی ہیں۔ بعض دنیاوی اغراض سے بعض دفعہ مذہبی اختلافات سے۔ دنیا میں اس وقت سب سے پہلی اور پرانی کتاب وید ہے۔ جس کی نسبت ویدک دھرمی لوگوں کا دعویٰ بہت قدیم ہونے کا ہے۔ گو ان کے اس دعوے کو ہم یا کوئی محقق تسلیم نہ کرے۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ دنیا کے کتبخانہ میں سب سے پرانی کتاب وید ہے۔ اس میں بھی ہم جنگ و جدال کے بہت سے منتر پاتے ہیں۔ جن میں راجہ اپنی فوج کو حکم دیتا ہے۔

”اے دشمنوں کے ستانے والے۔ اصل جنگ کے میں ماہر۔ بے خوف دیروں۔ پر جاہ و جلال عزیزو! اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بذریعہ دشمن کو شکست دینے کے لڑائی کا سرانجام کرو۔

تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم رومیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو“ (رگ وید ۱۳۳)

اس رگ وید سے اس وقت کی انسانی نسل کی جنگی حالت کا اندازہ ہوتا ہے

ویدوں کے بعد منوجی کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ منوجی ہندوؤں میں بڑے پایہ کے بزرگ اور مقنن مانے جاتے ہیں۔ آپ کی ذہنی اور دماغی قابلیت کی ہر ایک دانا خصوصاً علم سیاست کے واقف داد دیتے ہیں۔ آپ کی ذہانت اور قابلیت کا ثبوت آج کل کے ایک واقعہ سے بھی ملتا ہے۔

زمانہ کو بدلتا رہتا ہے۔ اس کے انتظامات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ منوجی جو اصول حکومت و سلطنت مقرر کر گئے۔ وہ کسی نہ کسی شکل میں آج بھی مستعمل ہیں۔

اخباروں میں خبر گشت کر رہی ہے۔ کہ قیصر جرمنی اس وقت سے لڑائی کے منصوبے باندھ رہا ہے جب وہ اپنی محترمہ نانی (ملکہ وکٹوریہ) کو انگلستان میں ملنے آیا تھا۔ ان ایام میں اس نے اپنے جاسوسوں کی معرفت انگلستان کا کل نشیب و فراز معلوم کر لیا تھا۔ اس خبر پر لاہور کا آریہ اخبار (پرکاش) اظہار نفرت کرتا ہے کہ اس سے بڑھکر

گلزار احمدی - یعنی معارج النبوت کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ وہ عالمانہ خوش بیان کے سفید اعلیٰ قیمت للعہ مجلد رعایتی ۱۲ منیجر

قابل نفرت کام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

برکاش کی رائے نہایت معقول ہے۔ اسلامی تعلیم اسی کی تائید کرتی ہے۔ قرآن و حدیث کی ہدایات کے علاوہ اسلامی تاریخ اس قسم کے واقعات سے لبریز ہیں۔ جو برکاش کی رائے کی تائید کرتے ہیں۔

ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایام مصالحت میں اپنے مخالف بادشاہ کی سرحد پر فوج جمع کر دی کہ میعاد مصالحت ختم ہوتے ہی حملہ کر دیں گے۔ ان کی اس حرکت کو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے معلوم کر کے کہا۔ اللہ اللہ لا غدر۔ خدا سے ڈر غدر نہ کر مخالف تمہاری مصالحت کے بھروسہ بیٹھا ہے اور تم اس کی سرحد پر فوج جمع کر رہے ہو۔ حالانکہ قرآن مجید میں حکم ہے۔ کہ مصالحت کے بعد دشمن کو اطلاع دو کہ اب ہم اور تم برابر ہیں تم اپنا انتظام کر لو۔ یہ سنکر امیر معاویہ نے اس فوج کو منتشر کر دیا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ قیصر جرمنی کی یہ پالیسی کوئی نرالی ہے یا اس پالیسی کے معلم بھی دنیا میں پہلے گذرے ہیں۔

اس سوال کا جواب ہم اپنے لفظوں میں دینا نہیں چاہتے۔ بلکہ منوجی اور سوامی دیانند کے اصول جنگ پیش کر دیتے ہیں وہی خود اس سوال کو حل کر دیں گے۔ منوجی فرماتے ہیں

راجہ کے عیب کو دوسرا نہ جانے۔ مگر راجہ دوسرے کے عیب کو جان لیوے۔

بگلے کی طرح اپنے مطلب پر غور کرے سنگھ کی مانند پراکرم کرے۔ اور بھیڑیے کی طرح چیزوں کو لیوے۔ اور خرگوش کی طرح بھاگے (منوسمرتی باب ۷۔ فقرہ ۱۰۶-۱۰۷)

یہ ہیں وہ اصول جو بقول منو بھگوان راجہ کو جنگ اور صلح دونوں کے وقت ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ اب سنئے سوامی دیانند فرماتے ہیں

جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی۔ تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔

(ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول صفحہ ۲۰۶)

اس فقرہ کو سوامی جی نے منوسمرتی کے باب کے فقرہ ۱۶۹ کے نام سے لکھا ہے۔ مگر منو میں ہم کو ان لفظوں میں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے اس کو سوامی جی کی طرف منسوب کیا۔

اگر منو کا قول بھی ان لفظوں میں ملجائے۔ تو بھی سوامی کا پسندیدہ اور مقبول ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسکو بطور سند کے نقل کیا ہے۔

ان دونوں بزرگوں کے مذکورہ بالا حوالجات سے جو اصول جنگ ثابت ہوتے ہیں۔ قیصر جرمنی انہی پر کاربند ہے۔ کیوں؟ غالباً اس لئے کہ بقول آریہ سماج وید ابتدائے دنیا سے انسانوں کی ہدایت کے لئے ہیں۔ اور ایک زمانہ تھا۔ کہ تمام دنیا کی مذہبی کتاب وید ہی تھی۔ پس اس زمانہ کی ہدایات جو نسلاً بعد نسل چلی آئی ہیں۔ ان میں منو اور سوامی کے بیان کردہ اصول جنگ بھی ضرور ہونگے۔ جو قیصر جرمنی کو بطور وراثت کے ملے ہیں جنکو جنگجو طبیعت نے خوب بڑھایا ہوگا۔ کیونکہ قیصر کوئی معمولی طبیعت کا آدمی نہیں۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گو ستمگر فتنہ گر پہلے

## اہلحدیث کانفرنس کی قبولیت

کسی تحریک کی قبولیت کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اس کے حامی اس میں شریک ہوں۔ شرکت کے طریق مختلف ہیں۔ سب سے مفید تو شرکت یہ ہے۔ کہ اس میں مالی امداد دی جائے۔ الحمدللہ کانفرنس کے بہی خواہ اس کے کاموں سے ہمدردی رکھتے نظر آتے ہیں۔ عیدین کے موقع پر تحریک ہوئی تھی۔ کہ جہانتک ممکن ہو۔ بہی خواہان کانفرنس سے فی کس ایک آنہ وصول کیا جائے۔ اس تحریک کا اثر ہندوستان میں کم و بیش ہوا۔ مگر ناظرین سنکر خوش بلکہ حیران ہوں گے کہ دور دراز ملک افریقہ میں اس تحریک کا بہت خوب اثر گیا۔ چنانچہ مقام جنجہ مشرقی افریقہ سے ہمارے دوست مرزا عمر بیگ گاڈ نے آنہ فنڈ میں جمع کر کے ساڑھے اٹھاسی [illegible] گذشتہ ہفتے بھیجے ہیں۔

دعا ہے۔ خدا مرزا صاحب اور ان کے دیگر احباب شرکاء کو جزائے خیر دے۔ یہ سب کچھ اخبار کی برکت ہے۔ الحمدللہ۔

## رفع شکایت

بعض احباب اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ منعقدہ پشاور کی رپورٹ شائع نہ ہونے کی شاکی ہیں اون کو مطمئن رہنا چاہئے۔ کہ جلدی شائع ہوگی اس دیر کی وجہ بھی اوسی روئداد ہی میں ملے گی جو امید ہے۔ معقول سمجھی جائے گی۔

## تحریک مولوی محمد ابراہیم صاحب متعلقہ سلسلہ تاریخ نبوی

[illegible]

بیرون آمد زپس پردہ تقدیر پدید

ہر صفحہ کے اخبار اہلحدیث میں ناظرین نے تحریک بالا ملاحظہ فرمائی ہوگی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اہلحدیث ضمیمہ کے طور پر دو ورقہ تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ کا سلسلہ شروع ہو۔ اور اس کے اخبار کی قیمت میں بھی بقدر عہ سالانہ اضافہ کیا جاوے اور اس مسعود اور اہتمام بالشان کام کا سرانجام خود مولوی صاحب ممدوح نے اپنے ذمے لیا ہے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ مجھکو اس تحریک سے لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً اتفاق ہے۔ اور میری ناقص رائے اگر غلطی سے مبرا ہے۔ تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جملہ ناظرین بھی مجھ سے ہر دو بالفروع [illegible] متفق الرائے ہونگے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کے ساتھ انکو خاص خصوصیت حاصل ہے۔ پس کیا اچھا ہو کہ ہمکو اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ہادی برحق۔ اپنے دل آرام اپنے محبوب۔ اپنے حبیب اپنے دلبر اپنے دلدار کے پیارے اور صحیح صحیح حالات پسندیدہ خصائل حمیدہ اخلاق ستودہ اطوار وغیرہ ہر ہفتہ معلوم ہوتے رہیں۔ ....

سکتے تھے جو سبق یہ عوام واقفیت تھے؟ کیا کوئی ہے جو جہ سے مختلف ہو سکا کوئی نہیں (ایڈیٹر) (خاتم العاجز عبدالحمید الثادی از حیدرآباد دکن)

# قادیانی مشن

## کیا احمدی اشاعت اسلام کر سکتے ہیں؟

اس عنوان کا جواب ناظرین کی خاطر ذیل میں احمدیت اور اسلام ہر دو کے عقاید و اصول کو بالمقابل پیش کر کے دیا جاتا ہے امید ہے کہ ہر مسلم بھائی صحیح نتایج اخذ کریگا

### عقائد اسلام

(قرآن کریم سورہ نمل) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ - وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا - کیا کوئی سوائے اللہ کے اور بھی خالق ہے؟ یعنے کوئی نہیں نہ خالق نہ معبود - (یہ ہے توحید اسلام)

(قرآن کریم سورہ اخلاص) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - اَللّٰهُ الصَّمَدُ - لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ - وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنے اے محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتا دے دنیا کو کہ اللہ معبود اکیلا ہے - وہ اللہ بے نیاز ہے - نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں - یہی وہ توحید ہے - جس پر اسلام کو ناز ہے۔

(قرآن کریم - لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ) یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نے شرک میرے ساتھ کیا - تو میں آپکے سارے اعمال ضایع کر دونگا - (مگر خیر سے احمدیت کا بانی ایسا لاڈلا ہے - کہ خدا نے اپنی خدائی ہی سپرد کر رکھی ہے چاہے آسمان بنا دے چاہے انسان - کیوں نہ ہو)

### عقاید اسلام درباب نبوت

(قرآن کریم) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں - بلکہ اللہ کے رسول ہیں - اور سلسلہ نبوت و رسالت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے والے ہیں

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا - اور قیامت کے روز اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکو مقام شفاعت میں کھڑا کرے گا سب آپ کا تاکہ آپ امت کی شفاعت فرما دیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں - الا وانی لست بنبی ولا یوحیٰ الیّ یعنے اے دنیا خبردار رہو - میں نبی ہوں - اور نہ میری طرف وحی آتی ہے (حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا شخص جنکا مقام رسول اللہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے - وہ تو وحی سے محروم رہے - لیکن اگر مرزا صاحب

### عقائد احمدیت

(کتاب البریہ صفحہ ۷۹) میں نے (مرزا) نے آسمان و زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا - اور میں دیکھتا تھا - کہ اس کے خلق پر قادر ہوں - پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا - پھر کہا کہ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ - پھر میں نے کہا - کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کرتے ہیں (احمدیت میں مرزا بھی ویسے ہی خالق زمین و آسمان و انسان ہیں - جیسے خداوند تعالےٰ - یہ شرک فی التوحید ہے - جو سوائے اسلام کے دنیا کے مذہبوں میں کم و بیش موجود ہے

(توضیح مرام صفحہ ۲۷) مسیح قادیانی (مرزا) اور مسیح ابن مریم کو ابن اللہ یعنے خدا کا بیٹا کہنا درست ہے - خدا کی محبت نر - انسان کی محبت مادہ کی حیثیت سے جب ملتے ہیں تو ہر دو کا ولد روح القدس پیدا ہوتا ہے لہٰذا ان ہر سہ کے مجموعہ کا نام پاک تثلیث ہے - (یعنے عیسائیت میں صرف تثلیث ہے - احمدیت میں پاک تثلیث ہے - کچھ بڑا فرق نہیں)

(حقیقۃ الوحی) انت منی بمنزلۃ ولدی - تو (اے مرزا) میرے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ احمدیت میں مرزا صاحب بمنزلہ خدا کے بیٹے کے ہیں - عیسائیوں میں مسیح ابن اللہ ہے - احمدیت میں دو ابن اللہ ہیں - ابن مریم اور مسیح قادیانی -

(اربعین) انت من مائنا وھم من فشل - یعنے اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دنیا خشک مٹی سے بنی ہے - (خدا کے لئے نطفہ یا پانی تجویز کرنا مرزا کے ابن اللہ ہونے کے لئے کافی ہے۔

### عقائد احمدیت درباب نبوت

(دافع البلاء وحی مرزا صاحب صفحہ ۱۱) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (وہ خدا ضرور ہی سچا ہوگا - جو خاتم الرسل کے بعد ایک مرزا کو رسول بنا کر بھیجے)

(دافع البلاء صفحہ ۸) خدا نے نہ چاہا - کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے دینے سب سے بڑا گواہ طاعون - اس سے اتر کر زلزلے اور جنگ)

(دافع البلاء صفحہ ۹) یہ طاعون اسوقت فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ (مرزا) کو قبول کریں گے - (کیا جن شہروں میں آج کل طاعون نہیں ہے - وہاں سب نے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ قبول کر لیا ہے؟ امریکہ میں - جاپان میں چین میں یورپ میں - مصر شام - ایران - کیا سب جگہ مرزا صاحب کو لوگ خدا کا رسول مانتے ہیں)

(دافع البلاء صفحہ ۱۳) سوا اس مسیح (مرزا قادیانی) کے کوئی شفیع نہیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی مرزا صاحب کے سپرد ہو گئی)

(حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے شخص کے مقابلہ میں جو خود حامل وحی اور نبی ہونے کا انکار فرماتے ہیں قادیان میں ۳۰ سال مرزا صاحب پر وحی نازل ہوتی رہی اور تازہ وحی ہر ہفتے اخباروں میں چھپتی رہی)

حقیقت الوحی صفحہ ۸۲) اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو - تو آؤ میری پیروی کرو - (مرزا صاحب نے خود رسول بن کر اپنے آپکو واجب الاتباع ٹھہرایا - جو صریح شرک فی النبوت ہے)

نوٹ یہ ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس بغرض اشاعت آیا ہے - جو بالاختصار درج کیا جاتا ہے - مفصل جسکو مطلوب ہو - وہ ڈاکٹر ایم اے سعید انصاری ناظم انجمن تبلیغ الاسلام لاہور سے طلب کریں (ایڈیٹر)

کو وحی ہوتی ہے تو خدا پر الزام قائم ہوتا ہے۔ کہ اس نے ہمکلامی پر کیوں مہر لگائی۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ۔ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ جب یہ آیت اتری۔ کہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے اے محمد آپکی حفاظت کرے گا تو آپ نے دو صحابی باڈی گارڈ اسی وقت ہٹا دئے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ وہ معبود تو وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے لئے بھیجا۔ تاکہ اسے دنیا و جہان کے سارے دینوں پر غالب کر کے رہے۔ اور لولاک لما خلقت الافلاک (اگر میں (اے محمد) آپکو پیدا نہ کرتا۔ تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا)

## قبلہ اسلامی مسجد حرام

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى۔ جبوقت ہم نے تمام جہان کے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ مقام ابراہیم میں نماز پڑھا کرو۔ اور اسکو بیت اللہ قبلہ تمام مسجدوں کا قرار دیا۔ اور تا حال یہی عملدرآمد ہے۔

## حفاظت قرآن فی الاسلام

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ہم نے قرآن کریم کو اتارا ہے۔ اور ہم خود ہی اسکی حفاظت کے ذمہ وار ہیں۔ تاکہ مثل کتب سابقہ کوئی شخص اس میں تحریف نہ کر سکے۔ خداوند تعالیٰ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اس آیت میں خود لیتا ہے۔ اور اسکو آسمان سے اتارنے کا بھی دعوے خود کرتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ) میرے قرب میں میرے رسول کسی شخص سے نہیں ڈرا کرتے (لہٰذا آپ (مرزا صاحب) ہمیشہ پولیس کی حفاظت میں نکلتے تھے) (حقیقۃ الوحی) دنیا میں کئی تخت اترے پر (اے مرزا) تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (یہ رسول اکرم سے درجہ میں بلند ہونے کی بڑ ماری ہے) حقیقۃ الوحی۔ اگر (اے مرزا) میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ تو آسمان کو پیدا نہ کرتا (سچ تو ہے آسمان کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ تو مرزا صاحب نے بنایا ہے۔ یہ بھی احمدیت میں شرک فی النبوت ہے)

(حقیقۃ الوحی ص ) اے سردار تو خدا کا مرسل ہے براہ راست پر۔ (خاتم الرسل کے بعد رسول چہ معنے؟)

## قادیانی (احمدی) قبلہ

حقیقۃ الوحی ص ۔ ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ ہم نے اس مقام کو قادیان کے قریب اتارا ہے (بیت اللہ کے قریب جو مقام ابراہیم کا ہے۔ اسے خدا نے مرزا کی خاطر قادیان میں بدل دیا) قادیان احمدیوں میں ایسا ہی مرجع ہے۔ جیسا مسلمانوں میں بیت اللہ (لہٰذا خود مرزا صاحب بھی بیت اللہ شریف نہ گئے)

## نزول وحفاظت قرآن کے متعلق عقیدہ احمدیت

ازالہ اوہام ص تا ص ۔ قرآن زمین پر سے اٹھ گیا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں (کیا مرزا صاحب کی تصانیف قرآن ہیں یا احمدیوں کا علیحدہ قرآن ہے۔ جو مرزا صاحب آسمان سے لائے۔ دنیا نے اسکا کوئی نسخہ آجتک نہیں دیکھا۔ کیا وہ احمدی ہونے پر ہی دکھایا جاتا ہے)

(ایم اے۔ سعید [illegible] لاہور)

## تواریخ وجغرافیہ وید

(از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی)

یہ مضمون ویدوں کی تواریخ اور جغرافیہ کے بیان میں ہے۔ خاکسار ملک اور قوم کے فائدے کے لئے شائع کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق

**تالیف کا سبب** اس زمانہ میں کہ ہم نے نشو ونما پایا ہے۔ یہ ہر فرقہ کے بزرگوں کے نزدیک حد سے زائد خراب اور زمانہ کا آخر ہے۔ اور اس سے پیشتر بہت اچھے وقت اور سچے زمانے مانے گئے ہیں۔ ہم سے پہلے صدہا خاندان ہو چکے۔ اور مٹ گئے۔ اور ہمارے بعد ہوں گے اور مٹ جائیں گے۔ ہمیشگی ذات باری کے سوا کسی کو نہیں۔

قدیم الایام سے ایک فرقہ خدا پرست چلا آتا ہے جسے ہم ایماندار سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ خود انبیاء اور انبیاء زادے تھے۔ یا ان کے پیرو اور جانشین جو کہ اپنی تحریریں ہم میں چھوڑ گئے ہیں۔ جن سے خلائق کی بہبودی اور بہتری متصور ہے۔ ان کے ان پاک نوشتوں سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور مرضی ظاہر کرنے والے اس کے علوم و اسرار سے ماہر مردان کامل سچے عامل حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تین سو تیرہ گذرے جو کہ بذات خود بڑے سچے اور راستباز تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا۔ یا سنایا تھا۔ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ہدایت اور تلقین سے فرمایا اور سنایا تھا ہم ان کے کلاموں کو برحق مانتے ہیں۔ اور ان کی پیروی کو خدا تعالیٰ کی پیروی جانتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم سے پہلے ایماندار بھی مانتے اور جانتے تھے۔ اس واسطے ہم سے پہلے (لوگوں) یہود اور نصاریٰ سے ہیں اور ہم میں اصولاً کوئی فرق نہیں۔ ہم ان سے روایت لیتے اور ان کے اقوال کو جو بسند صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ بسند پکڑتے ہیں۔ ان کے رسول ہمارے رسول ہیں۔ اور ان کی کتابیں ہماری کتابیں ہیں۔ اور ہر ایک خدا پرست ان کتابوں کا پیرو گذرا ہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں کہ پنڈت دیانند ظاہر ہوا۔ اس نے خدا پرستی کا دعوے کیا۔ لیکن اس نے مذکورہ بالا ایمانداروں کی کتابوں سے کچھ نہیں لیا۔ بلکہ ادھر ادھر سے جمع کر کے ایک نیا مذہب بنایا۔ اور نہایت دلیری سے کتاب ستیارتھ پرکاش دوسری ایڈیشن کی ناگری طبع کرائی۔ اور اس کے آخری دو حصوں میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں اور کتابوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور سخت اعتراض جمائے۔ نئے عہد نامے اور پرانے عہد کو ایک حقیر کتاب جانا۔ اس کے رسولوں کی ہنسی اڑائی۔ اور بڑی جرأت کے ساتھ ویدوں جیسی بے ثبوت کتابوں کے فضائل از خود لکھکر انکا کلام الٰہی سے معارضہ چاہا۔ اور اس کی وہ تحریر

نوٹ: یہ کہاں کی روایت ہے؟ (اہلحدیث) نوٹ: (اب سبب کا نہیں رہا۔ ورنہ لاہور میں جلسہ نہ ہوتا (اہلحدیث)

دیکھکر اہل علم تعجب میں رہگئے۔ کہ ہیں۔ یہ کیسا خدا پرست ہے۔ کہ جو خدا کی کتابوں اور رسولوں کو برا کہتا اور بندوں کے کلاموں کو خدا کی کتابیں اور موہومی شخصوں کو رسول اور رسولوں کو غیر بتاتا ہے۔ جب تھوڑے عرصے میں اس کے پیچھے چلنے والے کافی تعداد میں آدمی ہوگئے۔ اور ہندو سے آریہ کہلانے لگے۔ تو اہل علم کی جماعت میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ پنڈت صاحب کے کشی اور ان کی تصنیف کو جانچنا چاہئے۔ کیا عجب کہ وہ حق پر ہوں۔ ان کے بنانے والے کلام الٰہی کے خادم یا رسول ہوں۔ اور جیسا کہ ان کی شان بیان کی جاتی ہے۔ ویسے ہی ہوں۔ بنابریں جب ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ اور یقینی طور پر واضح ہوگیا۔ کہ ان کے رسول فرضی ہیں اور ان کی کتابیں موہومی ہیں۔ بجانب اللہ نہیں۔ بلکہ کسی ایسے زمانے کے کلام ہیں کہ جس میں تہذیب کی بنیاد حلال اور حرام کی تقسیم اور معاد کی تلاش مطلق نہ تھی۔ اور اخلاق نے زمین پر اپنا سکہ نہیں جمایا تھا۔ چونکہ اس کیفیت کے اظہار کی زیادہ ضرورت تھی۔ اسواسطے ان اوراق کے لکھنے کا اتفاق بدیں عنوان ہوا۔ کہ جغرافیہ اور تواریخ الگ الگ کردی جاوے۔ اور نقشہ زمین قدیم وجدید دکھا دیں۔ تاکہ ہر شخص کے فہم میں آجاوے۔ کہ اصل کیا ہے۔ اور پنڈت دیانند نے اسے کس ترکیب سے مٹانا چاہا ہے۔ اور ہر ایک جز کی تفصیل کردی جاوے۔ تاکہ اس کی مطالعہ سے سادہ لوح بھی واقف ہوجائیں۔ اور متشککین کے شکوک اور خطرات دفع ہوں۔ اور ایماندار کو قوت ایمانی بڑھے۔ عبرت حاصل ہو۔ ذلت کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔ اور عوام کے دل پر جو کچھ برے اثر کا زنگ لگ گیا ہے۔ سب دھل جاوے۔ اور تواریخ کی شائقین کو علم کے حصول میں ترقی اور مدد ہو۔ اور وہ اس عاجز کو دعاء خیر سے یاد کریں۔ ع

ماتوفیقی الا باللہ وعلیہ التکلان وھو المستعان۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین

## مقدمۃ الکتاب

اصلی مدعا بیان کرنے سے پہلے متقدمین کی تواریخ اور اپنے ماخذ کی بابت کچھ عرض کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جب تمام دنیا کی الٰہی کتابوں پر نظر ڈالی جاوے۔ تو باعتبار قدامت اور نبوت کے یہود کی اور مجوس کی کتابیں نہایت پرانی معلوم ہوتی ہیں اور جس کسی مورخ نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ انہی سے لکھا ہے۔ پس جو لوگ ان کتابوں کو تخیلی جانتے ہیں وہ بھی تواریخ کو جانتے ہیں۔ اور جو لوگ ان سے محروم ہیں۔ ان سے بھی تواریخ بھی معدوم ہیں۔ ہندوستان کے قدیم بزرگ چونکہ ان کتابوں سے ناواقف تھے۔ تواریخ سے قطعاً ناواقف تھے۔ یہی وجہ ہوئی۔ کہ مسلمانوں کے آنے سے پیشتر کا حال تاریکی میں پڑا ہے۔ اور اس وقت جو کچھ ہندوستان میں تواریخ کا مجموعہ سرکاری سکولوں میں نظر آتا ہے۔ یہ ہندو شاعروں کا جمع کیا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ ایران اور یونان اور چین کی تواریخ سے اخذ کیا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ شروع دنیا میں کئی ہزار سال تک یہاں برسر حکومت رہ چکے ہیں۔ اور حکومت کے سہارے سے ان ملکوں کے سیاح بہت کچھ ملکی حالات اور تاریخی واقعات لکھکر لے جاچکے تھے۔ ان کی کتابوں سے لیکر انگریز مصنفوں نے یکجا جمع کرکے شایع کردیا ہے جس کو حال کے آریہ فضل اپنی جانتے ہیں۔ انگریزوں کا عطیہ نہیں مانتے۔ بلکہ اپنے ہی بزرگوں کا نوشتہ پہچانتے ہیں جس طرح کوا کوئل کے انڈے اپنے جان کر سیتا اور بچے نکالکر پالتا ہے۔ اسی طرح آریہ شاعر بھی اس عطیہ کو اپنا جان کر لکھتے پڑھتے ہیں۔ اور ان کا ذاتی سرمایہ تو اسی سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ کہ اسے سکر ان کے دل بھی قبول نہیں کرتے۔ اور وہ تمام تردید اور مہابھارت وغیرہ سے ماخوذ ہے۔ اور یہی کتابیں قدیم ہندوستان کی تاریخ ہیں۔ ان سے پیشتر کی کوئی کتاب ہندوستان میں نظر نہیں آتی۔ اور انہی کتابوں کو ہم نے اپنا ماخذ گردانا ہے۔

(باقی باقی)

## ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

یہ حدیث شریف بیح کن ساری مشتبات کی ہے جیسا کہ میرے ہمعصر علماء گرامی کچھ اس کے متعلق خامہ فرسائی کرچکے ہیں۔ اور امید ہے کہ کریں گے۔ مکرم اڈیٹر صاحب نے اسکو دائرہ مذاکرہ علمیہ میں لاکر منطقی پیرایہ میں سوال کیا ہے۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ ظن اور اکذب الحدیث میں اجنبیت نہیں ہے بلکہ ان دونوں میں وحدت مکانی ہے۔ کیونکہ ہر دو کا منشاء ومبداً قلب ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرماتا ہے۔ کہ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ آیت شریفہ میں نطق فعل لسان ہے۔ اور وحی کا مقام نزول قلب ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وحی علی القلب کو لسان مبارک سے بیان فرماتے ہیں۔ اسی طرح حدیث کا وجود یا پیدائش کا محل قلب ہے (یا ذہن) چنانچہ میرے دل میں یہ بات آئی یا پیدا ہوئی یا دل ہی دل میں کہا۔ مروج بین الناس ہے پس اس سے معلوم ہوا۔ اصل فعل قلب کا ہے۔ زبان صرف اس کے ظہور وبیان کا آلہ ہے۔ خود فاعل حقیقی نہیں۔ متذکرہ بالا مضمون سے ہویدا ہوگیا کہ ظن اور اکذب الحدیث میں مغائرت ذاتی نہیں ہے۔ اور جب مغائرت نہیں ہے۔ تو نتیجہ مطلوبہ یعنے (محکوم بہ کا محکوم علیہ پر حمل ہونا) حاصل ہوگیا

محمد رفیق عفی عنہ

**اڈیٹر** چونکہ یہ مذاکرہ ختم کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں بھی اپنی رائے مختصر الفاظ میں لکھتا ہوں۔ ان الظن اکذب الحدیث میں الظن بمعنے مظنون ہے۔ مگر مظنون کو اکذب آئندہ حالت کے اعتبار سے کہا گیا ہے یعنے جب وہ تکلم تک پہنچے۔ جیسے اعصر خمرا میں مجاز کے طور پر ہے۔ لیکن شرعی حکم (لزوم ذنب) قبل از تکلم بھی لازم ہے

تمت بالخیر

# بقیہ اثبات سنّت رفع یدین

(از مولوی عبدالمجید صاحب از حیدرآباد دکن)

## اعتراضات مانعین رفع بر احادیث

(۱) عبداللہ بن عمرؓ (جن سے احادیث رفع متواتر آئی ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لڑکے تھے۔

### جواب

(۱) جزء رفع یدین میں ہے:-

(الف) عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عبد اللہ بن عمر رجل صالح

ام المومنین حفصہؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ بن عمر مرد صالح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکے نہ تھے۔ بلکہ جوان اور پورے آدمی تھے جب ہی تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر صالح آدمی ہے۔

(ب) صحیحین میں ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر غصہ ہوئے۔ اور فرمایا رجعت کرلے پھر اسکو رہنے دو۔ یہاں تک کہ پاک ہو پھر حیض آئے اور پاک ہو۔ اور اگر اب طلاق دینا چاہے تو ایسی پاکی میں دے جس میں صحبت نہ کی ہو۔

(اس حدیث سے بھی عبداللہ بن عمرؓ کا حضور کے زمانہ ہمایوں میں جوان ہونا اسر ظاہر ہو رہا ہے) اور اگر ہم بفرض محال یہ بھی مان لیں کہ عبداللہ بن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مسعود میں بیشک لڑکے ہی تھے۔ تب بھی کوئی قباحت نہیں۔ سو جہ یہ کہ:-

(الف) مقدمہ سید شریف جرجانی (جو اصول حدیث کا ایک مختصر رسالہ ہے) میں ہے۔

واختلف فی الزمن الذی یصح فیہ السماع من الصبی قیل خمس سنین وقیل یعتبر کل صغیر بحالہ فاذا فہم الخطاب ورد الجواب صحح سماعہ وان کان دون خمس۔ اور علماء نے اس زمانہ یعنے عمر کے متعلق اختلاف کیا ہے جس میں کہ بچہ کی سماعت معتبر ہو سکتی ہے۔ ایک قول تو (اس بارہ میں) یہ ہے کہ وہ پانچ سال کی عمر ہے۔ اور یہ بھی ایک قول ہے کہ بچہ کا ہر حال کا سماع معتبر ہو سکتا ہے۔ اور جب وہ بات سمجھ لے۔ اور اس کا جواب دیدے۔ تو ہمارے نزدیک اس کی سماع صحیح ہے۔ خواہ اس کی عمر پانچ سال سے بھی کم ہو۔

(ب) امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے کہ "بچہ کا سماع کب معتبر ہو سکتا ہے" اور وہ اس کے ضمن میں ایک حدیث لاتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

عن محمود بن الربیع قال عقلت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجۃ مجہا فی وجہی وانا ابن خمس سنین

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ مجکو یاد ہے۔ کہ جب میں پانچ سال کا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ میں کلی کی تھی

اس سے پہلے قول کی تائید ہوتی ہے۔ یعنے یہ کہ بچہ کی سماعت اسوقت معتبر ہے جب وہ پانچ سال کا ہو

سوال نمبر ۲۔ رفع یدین کا حکم ابتداء اسلام میں تھا۔ پھر منسوخ ہوا۔ چنانچہ بنایہ شرح ہدایہ میں ہے

(الف) عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک آدمی کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے دیکھا۔ کہ وہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتا تھا۔ لہذا عبداللہ بن زبیر نے اس سے کہا۔ کہ رفع یدین مت کر کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اسلام میں رفع یدین کیا تھا۔ پھر آپنے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا اور منسوخ ہوا۔

(ب) ابن مسعودؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کی۔ تو ہم نے بھی رفع یدین کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنا چھوڑا تو ہم نے بھی چھوڑ دیا۔

جواب نمبر ۲۔ اس کا جواب کئی طرح پر ہے۔ اولاً یہ کہ صاحب بنایہ اور دیگر شارحین ہدایہ محدثین سے نہیں ہیں۔ جیسا کہ موضوعات کبیر میں ملا علی قاری لکھتے ہیں (وصاحب النہایۃ وبقیۃ شراح الھدایۃ لیسوا من المحدثین) پس جب وہ محدثین سے نہیں تو وہ کیا جانیں کہ فلاں حدیث صحیح ہے فلاں ضعیف ہے فلاں موضوع ہے۔ فلاں ناسخ ہے۔ اور فلاں منسوخ ہے بعر قدر گوہر شاہ بداند یا بداند جوہری

ثانیاً اصول حدیث کی کتابوں میں ہے۔ کہ قول و فعل و فہم صحابی حجت نہیں (ملاحظہ ہو مقدمہ سید شریف جرجانی، ظفر الامانی۔ نیل الاوطار۔ اعلام الموقعین۔ دراسات اللبیب اور تنویر العینین) لہذا عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن زبیر کا قول و فہم حجت نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جبکہ وہ صحیح حدیثوں کے مخالف ہو۔ ثالثاً اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن مسعود کے یہ اقوال درست ہیں تو وہ قائلین رفع ہی کے مفید ہوں گے۔ نہ مانعین کے کیونکہ قائلین تو رفع یدین کو سنت غیر موکدہ کہتے ہیں اور جب سنت موکدہ تک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی ترک فرمایا ہے۔ تو سنت غیر موکدہ کا کبھی کبھی چھوڑنا کوئی عجب بات نہیں۔ تاکہ اس سے یہ معلوم ہو جائے۔ کہ یہ فعل واجب نہیں۔ کیونکہ جو فعل واجب ہوتا ہے۔ اس کا ایک مرتبہ بھی ترک کرنا جائز نہیں۔ اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ صحابہ ہمیشہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔ بلکہ ان سے جو مفہوم ہوتا ہے۔ وہ فقط عدم رفع ہے۔ اور اس کا دوام اور عدم دوام بالکل تاریکی میں ہے۔ اور جب وہ روایات (جو دوام کی محرض اور رفع کی دلیل ہیں) ان سے ملائی جاویں۔ تو ثابت ہوگا۔ کہ صحابہ نے کبھی تو رفع یدین کیا ہے۔ اور کبھی نہ کیا۔ اور یہی ہمارا مقصود ہے۔

رابعاً دراسات اللبیب میں ہے۔ کہ "نسخ قطعی تصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے۔ جس امر کو آپ فرمائیں۔ کہ فلاں امر کے واسطے پہلے میں نے جو حکم دیا تھا۔ اور اب یوں کہتا ہوں۔ کہ فلاں امر کو اب منسوخ کرتا ہوں۔ جیسے کہ نہی زیارت قبور اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب میں وارد ہے" اس کے موافق بھی حدیث رفع منسوخ نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم ناسخ ثابت نہ ہوا خصوصاً وائل بن حجرؓ آخر میں اسلام لائے ہیں۔ اور ان سے رفع کی احادیث

بڑا ست اور ... طلاق کے مسائل ... حقوق کا بیان

مختلف طرق سے مروی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ رفع کی احادیث منسوخ نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ مولوی احمد علی صاحب مرحوم سہارنپوری ترمذی کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ وائل بن حجر (جو راوی ہیں۔ رفع کی احادیث کے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایکمرتبہ دیکھا۔ کہ آپ نے رفع یدین کی۔ اور عبداللہ بن مسعود (جو راوی ہیں عدم رفع کے اور جن کی حدیث آگے آتی ہے۔ اور جو ضعیف ہے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا۔ کہ آپ نے رفع یدین نہ کیا۔ پس پچاس دفعہ کا دیکھنا بمقابلہ ایک مرتبہ کے دیکھنے کے زیادہ معتبر ہے خصوصاً جبکہ وائل بن حجر ایک اعرابی دگنوار) تھے اور عبداللہ بن مسعود فقیہ تھے۔

جواب نمبر ۳۔ جزو رفع یدین میں ہے:۔

وائل بن حجر یمن کے شاہزادہ تھے۔ اور جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاطر کی۔ اور انکو جاگیر میں ایک قطعہ زمین دیا۔ اور انکو معاویہ بن سفیان کے ساتھ بھیجا۔ (چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں) علقمہ اپنے باپ (وائل) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو جاگیر میں ایک زمین دی۔ اور میرے ساتھ معاویہ بن سفیان کو بھیجا۔ اور اہل علم کے نزدیک وائل بن حجر کا قصہ مشہور ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارہ میں جو کہا۔ اور انکو جو دیا وہ بھی مشہور ہے۔ نیز یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی دفعہ گئے۔

امام بخاری کے بیان مافوق سے تردید ہوگئی کہ وائل بن حجر گنوار نہ تھے بلکہ معلوم ہوگیا۔ کہ وہ شہزادے تھے۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ بلکہ کئی مرتبہ دیکھا۔ کیونکہ وہ کئی مرتبہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ پس ان کا اور عبداللہ بن مسعود کا دیکھنا برابر ہوگیا۔ یہ اعتراض کہ عبداللہ بن مسعود فقیہ تھے۔ اور وہ نہ تھے۔ قابل التفات نہیں۔ اس وجہ سے کہ غیر مجتہد اور نے میں رفع کے دیکھنے میں جاہل اور فقیہہ دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ دیکھنے کا کام حس سے تعلق رکھتا ہے نہ فہم سے۔ جو دیکھا ہے اسکا البتہ یاد رکھنا کافی ہے لہٰذا اس حیثیت سے بھی عبداللہ بن مسعود اور وائل بن حجر برابر ہو گئے بلکہ وائل بن حجر عبداللہ بن مسعود سے ایک بات میں بڑھ گئے۔ کہ انہوں نے جو روایات کی ہیں۔ وہ متفرد اور شاذ نہیں ہیں بلکہ صحیحین وغیرہ کی روایات ان کی شاہد مؤید اور مثبت ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت تقریباً سب صحابہ کی روایات کے مخالف ہے۔ اور اس میں بہت سی علتیں ہیں جس سے اس کا کمال ضعیف ہونا ثابت ہوگیا۔ جس کا ذکر ہم نے آگے کیا ہے۔

اب اس مسئلہ کا ہم دوسرا رخ دکھاتے ہیں۔ یعنے رفع کے دلائل بیان کرنے کے بعد عدم رفع کے دلایل بیان کرکے انپر تنقید کریں گے۔

(باقی باقی)

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ مورخہ محرم ۳۲ھ

## فطرت وجبلت

(از مولوی ابو داؤد محمد عبداللہ صاحب مدرس جامع مسجد بہاولپور)

اہلحدیث ۲۷۔ نومبر کے پرچہ میں فاضل اڈیٹر نے مذاکرہ علمیہ کے عنوان سے علماء کو ان دو حدیثوں میں تطبیق دینے پر متوجہ کیا ہے۔ جن میں ایک فطرت انسانی کا اٹل ہونا ظاہر کرتی اور دوسری اُسے زوال پذیر بتاتی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کے جس باب کی یہ حدیثیں ہیں۔ اسی کی ایک حدیث پہلے بھی کسی بھلے یا بُرے عنوان سے اہل علم میں بحث چھڑ کر ایک ایسی حد تک پہنچی تھی۔ کہ عاجز کی زبان حال نے اس میں حصہ لینے کے بعد کچھ لو استقبلت من امری ما استدبرت ہی پکارا تھا اس مذاکرہ سے دلچسپی لینے والوں کو بھی اس کی ابتدا و انتہا پر خوب نظر رکھنی چاہئے۔ اور براے خدا ان احادیث سے ذہول ہرگز نہ فرمایا جاوے۔ جو کتب احادیث کے ہی ابواب القدر میں ملتی اور قضا و قدر کے جھگڑوں میں الجھنے سے ہمیں سخت ڈراتی ہیں۔ الیے حل طلب امور پبلک میں لانے کی بجائے اور بھی تو کسی خاص طور پر بہتر سلجھ سکتے ہیں۔ ؎

اچھا اب سوال شایع ہوا۔ علماء اسپر قلمزنی فرمائینگے عاجز بھی اپنی بساط کے موافق کچھ اس میں عرض کرتا ہے دونوں متعارض حدیثوں میں سے پہلی پر جو صحیح بخاری میں بلفظ کل مولود یولد علی الفطرۃ (یعنے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے) وارد ہوئی ہے۔ اہل تحقیق نے بہت کچھ لکھا۔ مگر اس دوسری روایت کے متعلق کہ پہاڑ ٹل جائے تو ٹل جائے۔ لیکن آدمی کو اپنی جبلیت سے کبھی ٹلتا نہ پاؤگے۔ کوئی چنداں بحث سرسری دیکھنے میں نہیں کی پہلی حدیث میں ائمہ دین نے مختلف توجیہات کی ہیں منجملہ ان کے بعض نے فطرت سے وہ لوح حالت مراد رکھی ہے۔ جس میں کفر اور ایمان کسی بات کا بھی آدمی کو درک نہ ہو۔ چنانچہ آخر حدیث میں بچہ چارپایہ کے صحت سالم الاعضاء پیدا ہونے اور پھر اس میں کمی خلل لائے جانے کی مثال سے اس معنے کو مطابقت دی گئی ہے۔ اور بعضوں نے اس سے محض نیکی کی قابلیت مراد سمجھی۔ بعض نے اسے روز میثاق کے عہد پر لگایا۔ اور اسی کے لگ بھگ سب سے زیادہ مشہور قول اہل اسلام میں یہ چلا آتا ہے۔ کہ اس سے فطرت اسلامیہ مراد ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی میں بھی ہے۔

فاقم وجهك للدين حنيفا فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله۔ یعنے اور کہیں رخ بھی نہ کر بس سیدھا اپنے آپ کو اسی ایک فطرتی دین پر لگا دے جسپر خدا نے سب لوگوں کی آفرینش فرمائی۔ اس آفرینش کی کچھ بھی تبدیلی نہ ہونے پانے آگے اسی آیت میں اس فطرت کو دین قیم سے تعبیر فرمایا۔ اور آگے چلکر یہ ارشاد ہوا۔ کہ نماز کو مضبوط رکھو۔ اور مشرکوں

---

؎ قضا و قدر سے اس بحث کو تعلق نہیں۔ یہ بحث تو ان دو حدیثوں میں تطبیق کے متعلق ہے۔ قضا و قدر پر بحث یہ ہے کہ سوال کیا جاتا ہے کیوں لیا ہے۔ گو وہ بھی بغرض دریافت حال پوچھنا منع نہیں۔ چنانچہ صحابہ سے اس قسم کے سوال آتے ہیں۔ مگر یہاں وہ بھی نہیں۔

(اڈیٹر)

؎ چونکہ مذاکرہ کی مدت بحث ۲ مہینے ہے۔ اس لئے تاریخ لکھی جایا کرے گی تاکہ مدت کا علم رہے (اڈیٹر) ؎ یعنے اگر انجام پہلے معلوم ہوتا تو میں ایسا نہ کرتا۔ ۱۲

سے مت ہو۔ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا یعنے ان سے جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کئی کئی مذہب نکال لئے۔ یہ اسی فطرتی اسلام کو ان کا اپنا دین فرمایا۔ جسے وہ چھوڑ نکلے۔ اور قرآن شریف ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان پہلے پہل دنیا میں آیا۔ تو یہی اسلام ساتھ لایا تھا۔ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً الآیۃ یعنے سب لوگ پہلے ایک ہی تھے پھر پیچھے ان میں اختلافات پیدا ہوتے آئے۔ اور یہی وہ فطرت ہے جسکے حضور علیہ السلام کے دودھ کو خمر پر ترجیح دینے کی روایت میں اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ کے لفظ سے اشارہ ہوا۔ اور ایسے ہی کئی اور حدیثوں میں بھی آئی ہے۔ اس کے سوا فطرت کے معنے میں اور بھی کئی باتیں ہیں۔ لیکن وہ سب کی سب مخدوش ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اس میں کثرت اقوال کی وجہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ اہل اعتزال نے اس حدیث سے کفر و فسوق کے ایجاد بندہ ہونے پر استدلال کرنا شروع کر دیا۔ تو علمائے سنت کو فطرت کے معنی ہی دور سوچنے پڑے۔ مثلاً بعض نے تجویز کیا کہ ہر شخص بھلی بری اپنی اپنی فطرت پر ہی آتا ہے۔ غرض اسلام ہو یا کفر وہ سب تقدیری آتا ہے لیکن جب والدین وغیرہ کا نتیجہ بدلکر اپنے دین پر کر لینا بھی داخل تقدیر سمجھا جائے۔ جیسا کہ سمجھنا چاہئے۔ تو ایسی تاویلات کی حاجت نہیں رہتی۔ اور نہ معتزلہ کا اس میں کوئی داؤ چل سکتا ہے۔ اور سلف صالحین (مراد صحابہ رضی اللہ عنہم) کو دیکھئے۔ تو وہ تقریباً اس میں یکزبان نظر آئیں گے کہ فطرت سے مراد اس حدیث میں اسلام ہے۔ انتہیٰ

واضح رہے کہ فطرت کا اصلی تعلق چونکہ اس ہستی سے نہیں۔ اس لئے شریعت کے ظاہری احکام میں بھی اسکو کچھ مدار و انحصار نہیں رکھا گیا۔ اسی لئے کافر کے بچے کو مسلمان فطرتی قرار دیکر باپ کا وارث نہ کیا جاوے یا مشرکین کی اولاد کا ہم جنازہ پڑھنے لگیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ کیونکہ احکام شرعیہ میں ہم فرمان نبوی اللہ اعلم بما کانوا عاملین پر ہی کاربند رہیں گے۔ تفسیر خازن میں ہے۔

فطرت الله هي الحنيفية التي وضعت الخلقة عليها وان عيت خلق الله ولكن لا اعتبار بالايمان الفطري لانه موجود حتى في الكفار وانما الاعتبار بالايمان الشرعي المكتسب بالارادة والتعليم

یعنے فطرت یہ الیفی ایمان کا نام ہے۔ مگر اس کا یہاں کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ وہ تو کفار تک میں بھی موجود ہے یہاں تو صرف شرعی ایمان کا اعتبار ہے۔ جو آدمی کے کسب و ارادہ سے حاصل ہو۔

اسی احکام دنیا میں فطری ایمان کے نا معتبر پایا جانے سے کہتے ہیں۔ امام محمد رحمہ صاحب ابو حنیفہ رحمہ صاحب نے دھوکا کھایا۔ اور حدیث فطرت کو اب منسوخ سمجھ لیا۔ حالانکہ ایسا بالکل نہیں

ان سب بیانات سے واضح ہوا کہ فطرت کا صحیح معنے اسلام ہے۔ اور یہ کہ یہ اسلام دنیا میں آتے آسان پلٹا بھی کھا سکتا ہے۔

اب آئیے اس دوسری حدیث کی طرف جس میں طبع انسانی کا لا تبدیل ہونا فرمایا گیا ہے۔ کہ پہاڑ کا جگہ چھوڑ جانا سنو تو باور کرلو۔ مگر کسی آدمی کا اپنے خلق سے بدلنا سنو تو اس کی بات تصدیق کرو۔ کیونکہ وہ اپنی جبلت پر ہی آ رہے گا۔ یہ روایت مسند امام احمدؒ کے حوالہ سے مشکوٰۃ میں لائی گئی ہے اور بعض علامات سے اس کی صحت کا پتہ بھی چلتا ہے۔ اس میں خلق اور جبلت ایک ہی معنے کے دو لفظ ایسے ہیں۔ جو پہلی حدیث کے لفظ فطرت سے لگا کھاتے ہیں۔ مگر بعض وجوہ کا اس سے یہاں امتیاز رکھتے ہیں۔ مثلاً وہ تغیر پذیر ثابت ہوئی۔ اور یہ غیر مبدل اور وہ پہلے کی چیز ہے۔ جو ہمیں کسی طرح نظر بھی نہیں آئی۔ اور اخلاق پیچھے ظاہر ہوتے اور ہمارے مشاہدے ہی میں آتے ہیں۔ تو ہم ان کے آدمی میں سنبھال سمجھنے کی بابت مامور ہوئے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ خلق کلام عرب میں عادت مستمرہ پر اطلاق پاتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ خلق نبوی بھی قرآن مجید تھا۔ اور آئینہ دیکھنے کی دعا میں ہے کہ یا اللہ جیسا میرا وجود اچھا بنایا میرا خلق بھی عمدہ کر اور مقام حدیبیہ میں جب آنحضرت صلعم کی اونٹنی حرم کو قدم اٹھانے سے رہ گئی۔ تو صحابہ رضہ نے اسپر اڑ جانے کی ملامت کی۔ آپنے فرمایا۔ اڑی نہیں۔ نہ اڑنا اس کا خلق (یعنے عادت) ہے بلکہ اسے خدا نے روکا ہے ایسے

ایسے محاورات سب خلق کو عادت اور خصلت کا ہم معنی ثابت کرتے ہیں۔

عادات کا اٹل ہونا ایک ایسا مشہور امر ہے کہ انہیں ضرب المثل میں بھی آدمی کی طبیعت خامسہ (یعنے چار اخلاط جتنے ہیں اور پانچویں گویا یہ۔ اور بعض اسے طبیعت ثانیہ بھی کہتے ہیں) شمار کیا گیا ہے۔ نیز دانا خصائل کو ایک مستقل ہستی گنتے ہوئے ادنےٰ عادات کو اوائل اور عادات سادات کو سادات العادات سے تعبیر کرتے ہیں۔ غرض عادات و اخلاق کو عرف عام بھی مستقل اشیاء کے شمار میں لاتی ہے

جبال (پہاڑ) اپنی جگہ چھوڑ جائیں۔ مگر ذرا سی جبلت نہ ٹلے اور فطرت خداوندی تو رخصت ہوتے دیر نہ لگائے مگر عادات پیچھے کی پڑی ایسی پیچھے پڑیں۔ کہ جان ہی جائے تو جائیں۔ یہ ایک ایسا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کا سوا نیرنگی تقدیر کہنے کے کوئی درحقیقت صحیح جواب نہ ہوگا۔ مگر ظاہر جہاں تک فہم میں آتا ہے اسکی دو طرح پر تشریح ہو سکتی ہے۔

(۱) فطرت کا تو اس اولی ہستی میں ذکر ہی کیا۔ مگر اس عالم اسباب میں آدمی کی موجودہ حالت ضرور اس کی سرشت یعنے مادۂ تکوین ہی کے تابع ہونی چاہئے۔ چنانچہ جس جس قسم کی طینت سے کسی کا خمیر مخمر ہوا ہو اسی کے موافق اس میں آثار بھی پائے جانے لازمی ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب القدر ہی میں انہی امام احمدؒ کے حوالہ سے یہی ایک روایت آئی ہے۔

ان الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء بنو آدم على قدر الارض منهم الاحمر والابيض والاسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے آدم کو ساری زمین سے مٹی کی مٹھی لیکر پیدا کیا ہے۔ اسی لئے زمین ہی کے مختلف مدارج پر اس کی اولاد آئی۔ کوئی سرخ ہے کوئی سفید کوئی کالا کوئی ان کے درمیان اور کوئی نرم یا کوئی سخت اور کوئی گندہ ہے کوئی پاک۔ اس روایت میں نرمی سختی وغیرہ کا ذکر بطور تمثیل ہے۔ مادہ اس میں جہان بھر کے اخلاق جو مختلف طبقات انسانی میں پائے جاتے ہیں داخل ہیں۔

ف مہربانی کر کے نامہ نگار اردو سلیس اور خوشخط لکھا کریں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

پس جو چیز کہ انسان کی سرشت ہی میں داخل ہو اس کا زوال یا ناکیونکر باور کیا جا سکتا ہے۔ دنیا شاہد ہے کہ بد مزاج آدمی کی خو بو اس کے ساتھ جاتی ہے۔ اور بردبار حلیموں کی نوالنورین رضہ کی طرح جان جاتی جاتے مگر بردباری نہیں جاتی۔ بعض وہ طبائع ہوتی ہیں کہ انہیں فرد حیا پر سخت سے سخت سرزنشیں کی جاتی رہتی ہیں۔ مگر وہ ان کی بہی بن نقصانات اٹھاتے گذرتی ہے۔ بعض ایسے آگ بگولے کہ گویا فرمان نبوی صلعم لا تغضب لا تغضب لا تغضب (ارے غضب نہ کرنا۔ ارے غضب نہ کر۔ ارے غضب کو روک) ان ہی کو ہو رہا ہے۔ مگر کیا کریں جبلت کہاں جاتے موت سے پہلے انہیں کبھی کوئی ٹھنڈا نہیں پا سکتا بس سرشت کو نہ کوئی تعلیم بدل سکتی ہے۔ نہ تادیب بڑھیا نے سچ کہا تھا ؎

اذا کان الطباع طباع سوء

فلا ادب یفید ولا ادیب

دیکھئے جب چیز کی اصل ہی بُری ہو۔ تو اس میں کوئی تادیب کارگر نہیں ہو سکتی۔ اس بڑھیا نے بکری کے تھنوں سے بھیڑئیے کا بچہ پالا تھا۔ جب بڑا ہوا۔ تو اس بکری کو ہی پھاڑ کھایا۔ اس نے کچھ افسوسناک شعر کہے)

بے شک تعلیم و تربیت کا اثر ہوتا ہے۔ مگر اتنا کہ آدمی اپنے اخلاق جبلیہ کا مظاہرہ اس تعلیم کے موافق کرتا ہے نہ یہ کہ انسان سے وہ جبلت ہی چلی جائے۔ مثلاً غصہ ور کا غصہ تو کہاں جا سکتا ہے۔ مگر ہاں دینی تربیت پانے پر اب اس کے مورد غضب دشمنان دین ہوں گے اور یہی نیک تعلیم کے مطابق اپنے اخلاق کا محل نکالنا کار ثواب ہے۔ اور یہی عادت کے چھوٹ نہ سکنے کا شاید اس شعر میں مقصود ہو گا۔ ؎

جو خو پڑ گئی کس طرح دور ہو

وہ چھوٹے جو اللہ سے منظور ہو

(۲) دوسرا احتمال اس حدیث میں یہ ہو سکتا ہے کہ اس سے آدمی کی وہ نیک و بد سرشت مراد ہے جسے وہ ماں کے پیٹ سے اپنے ہمراہ لے کر نکلا آتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کی کثرت سے احادیث آئی ہیں۔ جن سے انسان کا مستقبل اللہ کے علم میں پہلے سے لکھا ہوا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ نامعلوم نوشت جس طرح ہمارے کسی فعل کی علت نہیں قرار دی جا سکتی۔ اسی طرح اس کے وجود اور زوال و عدم زوال کا مسئلہ بھی اس کے علم ہی سے متعلق ہے۔ اور اس معنے پر کسی کے جبلت کو چھوڑ دینے کی تصدیق نہ کرنے کا حکم صرف انہی لوگوں سے وابستہ سمجھا جائے گا جنہیں اس کی جبلت کا علم بھی ہو۔ جیسا کہ خضر علیہ السلام کو اس لڑکے کی نسبت معلوم تھا جسے مارا۔ اور ایسے ہی کسی زمن کفار و منافقین کا حضور نبی علیہ السلام کو حال روشن تھا جن کے دلوں پر خدا کی جناب سے مہر لگ چکی تھی۔ اور ایسا ہی علم حضرات انبیا علیہم السلام کے حاشیہ نشینوں سے بھی کچھ مستبعد نہیں ہے۔

یہاں پر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر آدمی جب فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے۔ تو پھر بعض آدمیوں کی بری جبلت بھی اسی فطرت کے ساتھ ساتھ ہی کیسے آ گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خطرات تو محض اس کی اصلیت ولادت کی کیفیت حالیہ کا نام ہے۔ جو اس میں پہلے سے موجود تھی۔ اور جبلت اس کی آئندہ حال کا نقشہ ہے جسے علم الٰہی نے پہلے سے کھینچ دیا۔ اس میں مناسبت ہی کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک درخت کو دیکھو جسے قدرت نے ٹھنڈا ہی پیدا کیا۔ اور ٹھنڈا ہی بڑھا بڑا ہوا۔ مگر اب اسے گھسا ئیں تو اس سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کا سرد اور سالم پیدا ہونا بھی بجائے خود صحیح ہے۔ اور اس کی سرشت میں آگ کا وجود بھی بدستور مسلم امر ہے اور یہ بھی بالکل بجا و درست ہوتا ہے کہ اسے کوئی نہ چھیڑے تو اس سے کبھی آگ نہ نکلے۔ بس اسی مانند ہوتے ہوئے اس کی چھیڑ چھاڑ کرنے میں انسان کے ملائکہ بنک سے بھی مزیت پا جانے کا راز مستتر ہے۔ اور انہی شرارت کے شرار دل کی تحریک ہی پر جس کسی کی کھینچتان ہو رہی ہے والدنیا ذبا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

## ملک اودھ میں اشاعت سنت

(از جناب مولوی عبید الرحمن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس)

الحمد للہ کہ توحید کا آفتاب درخشاں ہر جگہ پرتو ہے بدعات و شرک کا ہجوم اس کے سامنے مثل شب دیجور ہے۔ عاجز کو محرم۔ صفر ۱۳۳۳ھ میں ادہر کے دورہ و سفر کا اتفاق ہوا۔ پہلا قیام مقام فیض آباد اودھ کے مشہور شہر میں ہوا۔ مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی نے اعلان و دعوت قوم میں بہت سعی کر کے حسب معمول سالانہ جلسہ کرایا۔ فرق اس قدر تھا کہ دو تین تقریریں اسی عاجز کی ہوتی تھیں تائید و ضرورت اسلام میں مولوی صاحب موصوف بھی کبھی کبھی عاجز کو مدد دیا کرتے تھے۔ جزاہ اللہ اس کے بعد سلطان پور اودھ میں یہ عاجز ٹھہرا وہاں رجبی کا شور و غوغا تھا۔ یہ عاجز محلہ لالپوری میں ٹھہرا نا واقفوں نے یہی سمجھا کہ رجبی کیوجہ سے آنا ہوا۔ چنانچہ مولوی کچھوچھے کے اور الہ آباد کے بھی آئے۔ جب پوری کیفیت مجھکو معلوم ہوئی۔ تو میں نے اس کی تردید شروع کی۔ شہر میں اس کا چرچا ہو گیا۔ اور چار کا اس عاجز کی تقریریں ہوئیں۔ سب میں توحید کی اشاعت ہوئی۔ لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اور جو لوگ شرک کی بدبو سے دماغ بالکل خراب کر چکے تھے انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ اور اس مخالفت سے زیادہ شہرت ہو کر لوگوں کو بیانات سے خواہ مخواہ واقف ہونے اور دلچسپی لینے کا موقع ملا۔ تین وعظ وہاں کی جامع مسجد میں ہوئے۔ مولوی عبد العزیز امام مسجد لال پور بہت ساعی رہے۔ پندرہ بیس روز رہنے کا اتفاق ہوا۔ بہت لوگ اس طرف مائل ہو گئے۔ اور دوسروں سے جواب طلب کرنے لگے۔ اور یہ مثالیں سنانے لگے کہ سورج کے سامنے کوئی چراغ یا شمع کام نہیں کر سکتی بہت لوگ متفق ہوئے۔ اور تائب ہو کر بیعت بھی کر چکے ہیں۔ اب بھی ادس طرف سے برابر دعوتی خطوط آتے ہیں۔ مگر بوجہ عدم فرصت اور کثرت اشتغال المتواتر براہ راست اہل توحید کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ توجہ فرماویں۔ وہاں سے امیٹھی گیا۔ مولوی عبد العزیز صاحب

ضرر عصابہ پہنچاتے۔ جس کیوجہ سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ لوگوں کا خطرہ بھی تھا۔ وہیں میں عبدالصمد خاں صاحب کو دریافت کیا۔ حکیم صاحب کے مکان پر قیام رہا۔ جن کو عبدالصمد خاں اچھی طرح جانتے ہیں محمد سعید صاحب نے خوب برتاؤ کیا۔ جزاہ اللہ خیرا افسوس یہی رہا۔ کہ عبدالصمد خاں صاحب نے جو اخبار اہلحدیث کے ناظرین کو دل تک اور دھکی دینی کا بات بتایا کرتے ہیں۔ اور اس امر کے شاکی ہیں۔ کہ کوئی نہیں کرتے۔ چنانچہ ۲۲ محرم ۳۳ھ کے پرچہ میں بھی ان کا مضمون بعنوان بالا شایع ہوا ہے جس میں شاہ محمد شفیع صاحب کا ذکر ہے مولوی صاحب مذکور کا اور اس عاجز کا دو جلسوں میں [illegible] کے جلسے کے ساتھ ہوا ہے تعصب [illegible] اور تعصب خانوں ضلع ہردوئی میرے سامنے قبر پرستی اور [illegible] دستار رسا رنگی ناچ اور خانقاہوں کے شیرینی خوروں کی خوب تردید کی ہے

یہ واقعہ مختصراً اس وجہ سے لکھا گیا ہو کہ عبدالصمد خاں صاحب نے پرچہ اہلحدیث میں اس نام کے مولوی صاحب کے جو حالات لکھے وہ نہایت افسوسناک ناشائستہ حرکات ہیں۔ ہم اپنے دوست مذکور کی نسبت تو یہی کہتے ہیں۔ کہ ان کو خدا عرس وتعزیہ داری سے محفوظ رکھے۔ اور قبروں کی پختگی اور مزاروں کی آرائش سے بچائے۔ کیونکہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا یا ہوا اور رب العالمین کا حرام کیا ہوا ہے۔ اور چاروں خلفاء اور چاروں امام کے بھی خلاف ہے۔ لہذا ایسا آدمی نہ سنی ہے نہ شیعی نہ مالکی نہ ذاہد ہے نہ صوفی۔ غرضکہ ایسے آدمی کا مذہب قرآن وحدیث کے خلاف ہے خدا کرے۔ اور کوئی ہوں۔ جو عبدالصمد خاں صاحب بتاتے ہیں۔ مجکو بھی [illegible] کیا [illegible] کی پوری تبلیغ واصلاح سوچ کر کی جاوے [illegible] نے سوچی ہے۔ اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

والسلام عبدالرحمن کفاہ المنان

---

# رزق حلال طیب

(از جناب مولوی عبید الرحمن صاحب)

اللہ تعالے اپنے بندوں کو خورد ونوش کی تعلیم بھی اسی طرح فرماتا ہے۔ جیساکہ فرائض وعبادات کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنے عمل وفرمان سے اوسکا نقشہ امت کے سامنے کر کے اوس تعلیم کو سہل وخوشگوار کر دکھایا۔ وہ سونے پر سہاگہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔ یعنے اے ایمان والو۔ کھاؤ پاکیزہ اشیاء جو ہم نے تمکو عطا کی ہیں۔ اور خدا کے سچے قدر دان شکرگذار بنے رہو۔ اگر تم اوسی کے عابد بننا چاہتے ہو آیۃ کریمہ میں اکل طیبات اور عبادات کو مربوط کیا گیا ہے عابد بننے کیلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کھانا پاکیزہ ہو ناپاک کھانے سے دل پر سیاہی اور غفلت کا حجاب واقع ہوکر حسنات وعبادات کے مراتب سے روک دیتا ہے اور قسوۃ قلب بڑھتے بڑھتے آدمی بے باک ہو جاتا ہے جس کیوجہ سے دارین کے خطرات کا سامنا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

یہ بھی اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ کلوا مما فی الارض حلالا طیبا۔ یعنے جو زمین میں حلال اور پاکیزہ ہو وہ اوس میں سے کھاؤ معلوم ہوا کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں شئے پاکیزہ نہیں ہوتی۔ حلال ہوتی ہے یا پاکیزہ ہے دوسری صفت اوس میں نہیں۔ جسکی وجہ سے قابل خورد شئے ہو ہیں دونوں کیفیتوں سے منکشف ہو۔ تو وہ ہمارے بنانے کے قابل ہے۔ اور بھی متعدد آیات ہیں جن کا ماحصل ہے۔ کہ خورد ونوش میں حلال اور پاکیزگی کا مد نظر رکھنا منشاء خداوندی ہے۔ اللہ تعالے نے ناپاکی اور گندگی سے اپنے بندوں کو بچنے کی تعلیم طرح طرح پر فرمائی ہے۔ ظاہر وباطن پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے اور اوس کی تدبیریں اور اصول سمجھا دئے ہیں۔ لباس وجسم کی ستھرائی جس طرح مفصل مذکور ہے۔ اسی طرح کھانے پینے کی بھی ہے۔

دراصل مومن مسلمان کی غذائے جسمانی رزق حلال طیب ہے۔ اس میں فرق آنے سے ایمانی ذمہ واریاں اور اسلامی عہدہ برآریاں ضعیف پذیر ہو جاتی ہیں اگر بے خیالی وغرور سے کام لیا جائے۔ تو مقام خوفناک ہے۔ بعض اصحاب سوال کیا کرتے ہیں نصاریٰ اور یہود اور مجوس ومشرکین وہنود کا کھانا اون کے گھر کا پکا تناول کرنا جو اون کے مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ جائز اور مباح وحلال ہے یا نہ۔ جواب بھی بعض مرتبہ یہی ملتا ہے۔ جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے یہود کی دعوت قبول فرمائی ہے۔ صرف اسی قدر جواب پر اکتفا تحقیق اور تنظیف طعام سے بعید ہے۔ کیونکہ احادیث ایسی بھی وارد ہیں۔ جن سے کفار مشرکین کے کھانے سے پرہیز رکھنا ثابت ہے۔ چنانچہ صحیحین میں روایت ابن ثعلبہ کے موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

قلت یا رسول اللہ انا بارض بقوم اہل الکتاب افناکل فی آنیتہم قال ان وجدتم غیرہا فلا تاکلوا فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا وکلوا فیہا

(ترجمہ) میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ ہم اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے زمین میں (علاقہ میں) ہوتے ہیں۔ کیا اون کے برتنوں میں کھا لیا کریں۔ آپنے فرمایا اگر تم اور برتن پاؤ۔ تو مت کھاؤ۔ اور اگر اہل کتاب کے برتنوں کے سوا مسلمانوں کے برتن نہ ملیں۔ تو اون کو دھوکر برت لیا کرو۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہود ونصاریٰ کے برتن بھی نہ برتنے چاہئیں۔ جب تک مسلمانوں کے برتن ملیں۔ اور اگر مجبوری ہو۔ تو اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے برتن دھوکر استعمال کرنے چاہئیں کھانا تو در کنار یہاں تو برتنوں کے برتنے میں بھی تامل ہے۔ ابو داؤد وامام احمد وغیرہ نے جو روایت نقل کی ہے۔ اوس کے الفاظ یہ ہیں۔ انا ارضا ارض اہل کتاب وانہم یاکلون لحم الخنزیر ویشربون الخمر فکیف تصنع بانیتہم وقدورہم قال ان لم تجدوا غیرہا فارحضوہا بالماء واطبخوا فیہا واشربوا۔ یعنے ہمارا علاقہ اہل کتاب

کا ہے۔ اور وہ لوگ سور کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور شراب پیتے ہیں۔ پس ان کے یہود و نصاریٰ کے برتنوں کو کس طرح استعمال کریں۔ اور ان کی ہنڈیوں۔ پتیلیوں کو۔ آپ نے فرمایا۔ اگر ان برتنوں کے سوا نہ ملیں۔ تو ان کو پانی سے صاف کرو۔ اور ان میں کھانا پکالو۔ اور ان میں پانی لو۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا۔ ان کے حرام کھانے پینے کی وجہ سے مسلمان کو ان کا پکا ہوا بھی نہ کھانا پینا چاہئے۔ بلکہ ان کے برتنوں کو اگر لاچاری ہو صاف کر کے ان میں کھانا پینا استعمال کر سکتے ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ آنحضرت کی دعوت تحقیقی طور پر صفائی۔ ستھرائی اور پاکیزگی پر محمول ہے ورنہ آپ امت کو جو تعلیم فرمائیں وہ بھی پاک ناپاک یا حرام حلال کے متعلق اس کا خلاف آنحضرت خود کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ۔ یہ تو خیال بھی نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ بصراحت جو حکم وارد ہوا ہے۔ اس پر ہمکو پابند اور مستقل رہنا چاہئے۔ دنیاوی آسائش اور لذت کے خیال سے بھی حتی الوسع بچنا چاہئے۔ اگر ہو جاوے تو عمل میں نہ آنا چاہئے۔ ترمذی میں حدیث وارد ہے سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس فقال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا

یعنے آنحضرت سے چند صحابہ نے سوال کیا۔ کہ مجوسیوں کی ہنڈیوں (وغیرہ کو) استعمال کر لیا کریں۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ ان کو دھو کر خوب صاف کر لیا کرو۔ اور ان میں کھانا پکا لیا کرو۔

معاملہ صاف ہے۔ مجوسی لوگوں کے کھانے کی بے صفائی ہو گئی۔ ان کا برتن بھی بغیر دھوئے مانجھے برتنے کا حکم نہیں ہے۔ چہ جائیکہ ان کا کھانا۔ ان احادیث پر غور کرنے کے بعد اور کلام اللہ سے استفادہ کرنے کی حالت میں ایسے اشخاص مسئولین کا کھانا اور ان کے کھانے کو مثل طعام مومنین قرار دینا دور از تحقیق و تطہیر ہے۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین۔ یعنے بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو اور ستھرائی و پاکی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ رب العالمین کی دوستی و محبت سے بڑھکر کوئی نعمت و عزت نہیں ہے

اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک و حب عمل یقربنی الی حبک ؎

شراب محبت کا دے مجھکو جام
تو راضی ہو جس میں وہ نیک ہو کام

(راقم عبید الرحمن کفاہ المنان)

## مذاکرہ ور مذاکرہ

مولانا ابو الوفا نے ماشاء اللہ اخبار میں مذاکرات کی ایک عمدہ بنا ڈال رکھی ہے جس سے اہل علم اصحاب ہمیشہ موقع بموقع خوب دلچسپیاں لیتے اور عامہ ناظرین کے دامنوں کو قسم قسم کے جواہر معلومات سے بھرتے رہتے ہیں۔ مگر بعض مسائل چھڑا چھڑا کر ایسے بھی رہ جاتے ہیں جن میں کسی حکم کے محاکمانہ توجہ فرمانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض مضامین اس بجائے کی طرف سے لکھے جاتے ہیں۔ کہ کسی دوسرے علمی بھائی یا اڈیٹر صاحب محترم کے مخالف رد نہ پڑیں۔ چونکہ مذاکرہ کا لفظ عربی میں ایک ایسی شرکت کے معنے دیتا ہے کہ جب تک پیار ہی پیار سے ہم ایک دوسرے بھائی کے گلگیر ہوتے نہ نظر آویں۔ تب تک نہ ہم مذاکرین کہلا سکتے ہیں۔ نہ وہ مضامین مذاکرہ بلکہ ان کا صحیح نام صرف تذکرہ ہوگا۔ اس لئے ان مباحث کی طرز تحریر کو بھی محاکمانہ رنگ میں لانا چاہئے۔ یا ان کا عنوان ہی بجائے مذاکرات کے تذکرات کر دیا جائے۔

نیز قرآن شریف میں تواصی بالحق۔ اور تناہی عن منکر دو ایسے ایمانی اوصاف ثابت ہوتے ہیں۔ جن کے رو سے ہمیں ایک دوسرے کی داد حق دینا اور غلطی ہو تو اس پر مواخذہ کرنا ہر حال میں لازمی ہے۔ بنا بریں کوئی ایسی صورت ہونی چاہئے۔ کہ تمام اہل قلم مفصل لکھنے سے نہ بھی فارغ ہوں۔ تو کچھ نہ کچھ تو امور مذکورہ مذاکرات میں ہاں ناں کر دکھایا کریں جس سے کسی بات میں کثرت رائے کا پتہ چل سکے (ابو داؤد عبد اللہ از بہاولپور)

**اڈیٹر:-** مذاکرات علمیہ میں سب اہل علم کو برابر کا حق حاصل ہے۔ یہ شرط کبھی نہیں ہوئی کہ کسی کے خلاف نہ ہو۔ نہ غالباً آج تک کسی نے ایسا کیا۔ بلکہ برابر اختلاف رائے ہوتا ہے۔ ہاں یہ شرط ضروری ہے۔ کہ اختلاف سے گزر کر مخالفت تک اور مخالفت سے شقاق تک نہ پہنچیں۔ دراصل ان مذاکرات کے اجراء سے بڑی غرض یہ ہے کہ علماء کو اپنے خلاف سننے کی عادت ہو تاکہ ان کی تنگ مزاجی کی اصلاح ہو۔ جس سے یہ مقدس گروہ بدنام ہے۔ جو صاحب کسی کے خلاف لکھنے سے پرہیز کرتے ہیں یہ ان کا اپنا خیال ہے۔ مذاکرہ کی شرط نہیں۔

ہاں محاکم کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ مسائل شرعیہ میں کوئی امتی محاکم ہو نہیں سکتا۔ خلفاء راشدین کو تو ہم تحقیقاً محاکم نہیں سمجھا۔ ہاں انتظامی معاملات میں اطاعت کرتے تھے۔ مگر اپنی رائے نہیں بدلتے تھے۔ کیونکہ ایسا کرنا تقلید ہے۔ اس لئے ہر ایک اہل علم بحکم حدیث کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ خود محاکم ہے۔ دوسرے لوگوں کے خیالات پر غور کر کے خود بھی مستفید ہو سکتا ہے۔

باقی جناب کا فرمانا کہ سب اہل علم حصہ لیا کریں۔ میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں امید ہے آہستہ آہستہ رسم ہو جائے گی

البتہ اگر کوئی امر باعث استعجاب ہے تو یہ ہے۔ کہ علماء دہلی۔ بنارس اور سیالکوٹ حصہ نہیں لیتے۔ شاید کسی اہم کام میں مشغول ہوں گے

**تقابل ثلاثہ** } توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف ۸ عہ
مینیجر

# فتاوے

س نمبر ۲ ۔ زکوۃ کتنی حیثیت والے شخص پر لازم ہے۔ اور زکوۃ کا مال کتنی حیثیت والا لے سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص زید نامی ایک لاکھ روپیوں کی ملک والا ہے۔ اوس کی چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں۔ وہ سب کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اوس میں دو لڑکیاں چار یا پانچ ہزار کی ملک والے ہیں۔ باقی دو لڑکیوں ایک ڈیڑھ دو ہزار کی ملک والے دوسری سات آٹھ سو کے ملک والے۔ غرض جب کوئی عید برات ہو یا اون لڑکیوں کے گھر شادی وغیرہ ہو۔ ایسے وقتوں میں رواج ہے۔ کہ نذور سلامی وغیرہ کے طور سے تحفہ تحائف سے یا عمدہ کپڑوں کی جوڑے سے یا نقدیات سے سلوک کرتے ہیں۔ ان موقعوں میں زید نامی جو کچھ سلوک کرتا ہے۔ ان سب کو زکوۃ میں ہی داخل کر لیتا ہے کسی طور سے اون لوگوں کو یہ بات معلوم ہو کر دریافت کرتے ہیں۔ تو انکار کر دیتا ہے مگر در اصل وہ زکوۃ ہی میں دیتا ہے۔ آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہ۔ اور ان لوگوں کو معلوم ہو کر لینا جائز ہے یا نہ۔ (سی محمد اسمعیل بنگلور سٹی)

ج نمبر ۲ ۔ صورت مرقومہ میں زکوۃ ادا نہیں ہوگی لینے والے کو خبر ہو۔ تو اوس کو لینا بھی جائز نہیں۔ زکوۃ کے مصارف خدا نے خود مقرر کر دئے ہیں۔ یہ مساکین ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ جس مال میں زکوۃ کا مال ملیگا وہ سب تباہ ہوگا۔

س نمبر ۳ ۔ ایک جاہل شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اتفاقاً چند ذی علم اوس کے مقتدی بنے۔ وہ شخص قرآن شریف بالکل غلط پڑھ رہا تھا۔ جس کی انتہا نہیں کم از کم فی سطر پانچ سات غلطیاں ہونگی۔ دانا مقتدیوں کی اس قرءت پر ہوش گم ہو گئے۔ وہ سوچنے لگے۔ اگر سر سطر اتنی غلطیوں کی صحت کی جاتے۔ ضرور کوئی فتنہ کی صورت ہوگی۔ خاموش ہو کر کے نماز پوری کر دی۔ اس صورت میں وہ لوگ دوبارہ نماز ادا کریں یا وہی اگلی نماز کافی ہے۔ (۱۱)

ج نمبر ۳ ۔ جو غلطیاں معاف ہیں بعض قابل گرفت ہیں۔ اگر وہ غلطیاں ایسی ہیں۔ جن سے معانی قرآن مجید کے بگڑتے ہوں۔ وہ معاف نہیں ایسی صورت میں نماز دوہرا لیں تو جائز ہے۔

س نمبر ۴ ۔ ایک شخص شادی کیا۔ اوس وقت وہ مالدار تھا۔ رفتہ رفتہ وہ کسی سبب سے غریب بن گیا اس صورت میں وہ شخص جو کچھ زیور اپنی عورت پر ڈالا تھا۔ اس زیور کو مہر میں ادا کر سکتا ہے یا نہ (ایضاً)

ج نمبر ۴ ۔ زیور دیتے ہوئے عورت کی ملک اگر نہیں کہا تھا۔ تو اب مہر میں مجرا ہو سکتا ہے۔ اور اگر اوس کی ملک کر دیا تھا۔ تو مہر باقی رہے گا۔ اگر عورت معاف کر دے تو جائز ہے۔

س نمبر ۵ ۔ مرد کے لئے اپنی عورت کا دودھ کوئی ضروری وقت دوائی میں ملا کر پینا جائز ہے یا نہ۔ اگر جائز ہے۔ تو اوس کی کتنی مقدار ہے۔ اگر پینا جائز نہیں۔ تو آنکھوں میں چند قطرے ڈالنا یا جلد بدن پر ضماد کرنا جائز ہے یا نہیں۔ واضح طور سے بیان فرما دیں (۱۱)

ج نمبر ۵ ۔ جمہور علماء کے نزدیک عورت کا دودھ پینے سے عورت حرام نہ ہوگی۔ مگر حضرت عائشہ کی روایت کے مطابق حرام ہو جائے گی اس لئے پرہیز لازم ہے لیکن ضماد کرنے اور آنکھوں میں ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ ۵ ر دخل عزیب فنڈ

س نمبر ۶ ۔ بارہویں ربیع الاول، اور گیارہویں ربیع الثانی کے ذبیحے جو بہ نیت تقرب الی غیر اللہ تعالے خریدے جاویں۔ اون کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں! اور ذبح کے وقت بسم اللہ و اللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے ایسا جانور حلال ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نیت تقرب الی غیر اللہ تعالے ہے۔ تو یہ شرک ہے یا نہیں۔ اور اس کا فاعل مشرک ہو جائے گا یا نہیں۔ اگر تقرب الی غیر اللہ تعالے نہیں۔ صرف خوشی ولادت میں جانور ذبح کئے جاویں۔ دعوت دی جاوے۔ تو یہ فعل بدعت ہے یا نہیں بینوا و توجروا المستفتی خریدار نمبر ۱۴۲۱ از عسکر بنگلور

ج نمبر ۶ ۔ تقرب کے معنے عبادت کے ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا۔ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ۔ الوسیلۃ کے معنے ہیں۔ التقرب یعنے خدا کی عبادت دتقرب حاصل کرو۔ امید نفع اور بیم ضرر عبادت کی بنا ہے یعنے عبادت ان پر مبنی ہے اسی لئے فرمایا۔ وما أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ جس کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ جو چیز اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے بطور تقرب کے مقرر کی جائے۔ وہ حرام ہے۔ کیونکہ شرک پر مبنی ہے۔ پس صورت مرقومہ میں فعل مذکور شرک ہے اور شے مذکور حرام۔ خوشی ولادت میں بطور عقیقہ مسنونہ کے جائز ہے۔

س نمبر ۷ ۔ ایک شخص مسلمان سور کا گوشت بیچتا ہے۔ جو ولایت سے ٹین میں رکھکر خوبصورت لیبل سے مزین ہو کر آتا ہے۔ اور یوں ہی وہ گوشت بقر وغیرہ ماکول اللحم جو وہاں سے ٹینوں میں ہو کر آتا ہے۔ خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں (۱۱)

ج نمبر ۷ ۔ سور کے گوشت کا اگر یقین ہے۔ تو مسلمان کو اوس کی بیع جائز نہیں۔ مشکوک حالت میں بھی پرہیز واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے من اتقی الشبهات فقد استبرأ لدينه جو شبہات سے بچے گا۔ وہ اپنا دین بچالے گا۔

س نمبر ۸ ۔ ایک شخص معازف و مزامیر کے پرزے بیچتا ہے۔ آیا یہ بیع و شرا جائز ہے یا حرام۔ (۱۱)

ج نمبر ۸ ۔ معازف مزامیر چونکہ خود جائز نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ آنحضرت فرماتے ہیں مجھے ان کے توڑنے کا حکم ہے۔ اس لئے اوس کے پرزوں کی بیع شرا بھی جائز نہیں۔

س نمبر ۹ ۔ ایک شخص مسلمان بیٹھا باتیں کرتا رہتا ہے اذان کی آواز سنتا ہے نماز نہیں پڑھتا جمعہ میں صرف آتا ہے۔ ایسا شخص مسلمان ہے یا بیدین مرتد اس کا کیا حکم ہے (۱۱)

ج نمبر ۹ ۔ ایسا شخص شرعاً بے نماز ہے۔ بے نماز کے حق میں اختلاف ہے بعض علماء اسکو کافر کہتے ہیں بعض مومن۔ خاکسار کے ناقص علم میں یہ ہے کہ اگر وہ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے تو مومن مگر بدکار (فاسق) ہے

# متفرقات

**روس میں شراب کی بندش** } گورنمنٹ روس نے حال میں جو نیک کام کیا ہے۔ امید ہے کہ تاریخ میں وہ سنہری حروف میں لکھا جائیگا باوجودیکہ گورنمنٹ روس میدان جنگ میں مصروف ہے۔ اور روس کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے لیکن اس نے بالکل پروا نہ کرکے اپنے ملک میں شراب فروشی کی علانیہ دکانیں بند کر دیں۔ اور اس کی وجہ سے اوسکو ۶۶ ملین پونڈ سالانہ کا خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن اس کا سردست نتیجہ یہ نکلا ہے۔ جیسا کہ رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ روس میں تعداد جرائم بہت کم ہو گئی ہے۔ اور مزدور پیشہ لوگوں کی آمدنی میں ۲۵ فی صدی کا اضافہ ہو گیا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ شراب کی بندش سے ملک میں اور بھی بہبودی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

نشے تو ہر قسم کے برے ہیں لیکن شراب بہت ہی بری شے ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہند بھی حامیان ٹمپرنس کی درخواستوں پر غور فرما کر ہندوستان میں پبلک تہذیب اور انسانیت کو پابجولاں کر دے گی (از لایل گزٹ م)

**تاریخ نبوی** } کی تحریک جو جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے (۱۰۳) کی پسندیدگی کے خطوط آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر فیض محمد صاحب چیف میڈیکل افسر نابھہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بنگالی۔ و مولوی عبداللہ صاحب از ضلع سرگودہ وغیرہ بھی تائید کرتے ہیں۔ گرانی کاغذ اور مصالح کی وجہ سے اخبار کی قیمت بڑھانے کی رائے دیتے ہیں۔ مگر میری رائے تا حال یہی ہے۔ کہ قیمت نہ بڑھائی جائے۔ بلکہ اشاعت بڑھائی جائے۔ جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ہر ایک خریدار از کم ایک خریدار جدید پیدا کرے۔

**پور فنڈ کنگال** } جناب ڈاکٹر فیض محمد صاحب نے اس فرض کو یوں ادا کیا ہے۔ کہ تین اخبار اپنی طرف سے تین احباب کی طرف سے بغرض ایصال ثواب جاری کرائے ہیں۔ ایک مولانا شبلی مرحوم کی طرف سے۔ ایک مولانا حالی مرحوم کی طرف سے ایک ڈاکٹر سید جمال الدین مرحوم کی طرف سے۔ دعا ہے خدا ان تینوں بزرگوں کو بخشے۔ آہ! آج ہم ان کے بعد صحیح معنے میں ان کا جانشین نہیں پاتے۔ انا للہ

**فاتحہ خلف الامام** } کے متعلق ایک صاحب نے مخالفین کی طرف سے بہت لمبی چوڑی تحریر منقول از تفسیر قادری بھیجکر درخواست کی ہے۔ کہ اس ساری کا جواب دیا جائے۔ ان صاحب کو واضح ہو۔ کہ اس مسئلہ میں اہلحدیث کی طرف سے متعدد رسالے شایع ہیں۔ منجملہ ایک رسالہ مصنفہ مولوی عبدالرحمن صاحب غازیپوری ہے۔ جو مولوی ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد عیدگاہ کولوٹولہ کلکتہ سے ملسکتا ہے۔ قیمت شاید ۱۲ ہے۔

**جنازہ اور دعا** } میرے والد شیخ حبیب الرحمن صاحب انتقال کر گئے۔ جماعت اہلحدیث خاصکر مولانا حافظ عبداللہ صاحب اور مولوی ابوالوفا صاحب دعاء مغفرت کریں۔ (جمیل احمد از بنارس)

(بذریعہ تار) میرے والد منشی عنایت اللہ مرحوم ریلگاڑی کے نیچے دب کر انتقال کر گئے ہیں۔ احباب امرتسری از مقام لوک (رہبار) نماز جنازہ اور دعا کریں۔

**طبی جواب** - اہلحدیث ۸۔ محرم ۳۳ھ میں دمہ کا سہل نسخہ مانگا گیا ہے۔ میں ایک سہل اور مجرب نسخہ بتائے دیتا ہوں۔ امید کہ بعد صحت مبلغ ۱۰ر دفتر اہلحدیث میں بھیجکر ایک اخبار کسی غریب کے نام جاری کرا دیں۔

نمک کو کوٹ کر آک کے پتوں میں رکھکر قریب ۵ سیر کے آگ دیں۔ سرد ہونے پر پیسکر رکھ لیں۔ از حد مفید ہوگا۔ انشاء اللہ۔ خوراک ایک ہفتہ تک نصف رتی ہمراہ شہد خالص ۲ تولہ۔ پھر ایک رتی روز۔ سرد اور مرطوب اشیاء سے پرہیز

(محمد یوسف فیض آبادی)

**طبی سوال** - میرا سوہنہ ہمیشہ بیکار رہتا ہے۔ اور زبان پر چھالے رہتے ہیں۔ جو کھانے کے وقت از حد تکلیف دیتے ہیں۔

دوم - مجکو پھلبہری ہے جسکو برص کہتے ہیں۔ ہونٹوں پر سفید داغ ہیں۔ کوئی صاحب علاج بتائیں (محمد شفیع ٹیلر ریاست پٹیالہ)

**انجمن اہلحدیث جہلم** کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری میں مندرجہ ذیل احباب تقریر فرمائینگے۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مولانا غلام حسن صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابوالوفا صاحب امرتسری۔ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری۔ قاضی محمود (دوہر میال) نودہانوی۔ مولوی عبید الرحمن صاحب مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔

**غریب فنڈ** } میاں شیخ جمیل احمد صاحب بنارس صہ، راشد ابوکمال الدین صاحب مرزاپور عہ، راز فتوے فنڈ (۹ر) سابقہ عہ۔ ایک اخبار بنام عبدالرؤف میسور۔ ایک بنام محمد الدین راولپنڈی ایک عبدالرحمن امین والا ڈاکٹر فیض محمد صاحب (نابھہ) ایک بنام عبدالغفور مرادآباد۔ ایک ملا نصیب اللہ چھوٹی بڑاؤ ضلع نینی تال۔ ایک محب الدین از بنارس۔ للعہ رہ مسلمانان جملہ (۱۵ر) بعد وضع قیمت اخبار لعہ (باقی ۱۵ر) اس سال کے نمبر اول سے آج تک غربا کا نمبر (۱۴) ہے آئندہ بھی تعداد بڑھائی جاویگی

**مسلمانوں میں جہاد پھیلانے کے قیصری ارادوں میں ناکامی** } جرمن اخبارات میں ایک دلچسپ تار شایع ہوا ہے۔ جو گذشتہ دنوں میں قیصر جرمنی نے اپنے ولیعہد کو میدان جنگ میں بھیجا تھا۔

کہ شیخ الاسلام نے فتوے دیا ہے۔ کہ ہر مسلمان کا مذہبا فرض ہے کہ وہ انگریزوں۔ روسیوں اور فرانسیسیوں کے خلاف جو اسلام کے دشمن ہیں آخر دم تک جنگ کریں۔ اس فتوے کو تمام دنیا کے مسلمانوں میں تقسیم کیا جاویگا۔ اور اس وقت مکہ کے حاجیوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس فتوے سے یہ مراد ہے ......

[illegible]

امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے بتحریک صاحب ڈپٹی کمشنر فیصلہ کیا ہے کہ شراب کی دوکانیں شہر سے باہر کر دیجائیں۔ اہل شہر اس فیصلہ کے متعلق صاحب موصوف اور کمیٹی کے شکرگذار ہیں۔

# انتخاب الاخبار

**قبول اسلام** مورخہ ١٥٠٠ جنوری ۱۵ء کو بعد نماز جمعہ مسمات گنیشی ساکن لدھیانہ راقم کے پاس آکر مشرف باسلام ہوئی - اسلامی نام فاطمہ رکھا گیا ہے - خداوند کریم استقامت کی توفیق عنایت کرے - اور اپنی بارگاہ میں مقبول بندوں میں داخل کرے۔

**امرتسر** میں طاعون کی گرم بازاری ہے - ناظرین دعا فرمادیں - خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔

**جنگ** کے متعلق مجمل - مختصر اور یقینی خبر تو اتنی ہے کہ جنگ ہر طرف ہو رہی ہے - اگرچہ میدانہائے جنگ میں برف باری اور خرابی موسم کے سبب سے لڑائی میں پہلا سا زور اور سرگرمی نہیں معلوم ہوتی۔

**بحری** محکمہ انگلستان نے اعلان کیا - کہ جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" رودبار انگلستان میں غرق ہو گیا ہے۔

**جرمنوں** نے اعلان کیا ہے - کہ انگریزی جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" کو ایک آبدوز کشتی نے دو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔

**انگریزی** جنگی جہاز "گولیتھ" اور "فاکس" نے دارالسلام (جرمن مشرقی افریقہ) پر گولہ باری کر کے بندرگاہ میں جس قدر جرمن جہاز تھے - انکو بیکار کر دیا۔

**جرمن** مسلح تجارتی جہاز "پرنز وہلم" نے تین فرانسیسی اور ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر کے ان کے مسافروں کو ساحل پر اتار دیا ہے۔

**بحیرہ شمالی** میں دو انگریزی تجارتی اور ایک سرنگیں اٹھانے والا جہاز سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

**ترکوں** نے اعلان کیا تھا - کہ ان کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں دو روسی سرنگیں بچھانے والے جہازوں کو غرق کر دیا ہے - روسیوں نے اس کی تردید کی ہے

**روسیوں** نے اعلان کیا ہے - کہ انہوں نے ساری کمش پر ترکوں کو سخت شکست دی۔

**ترک** کہتے ہیں - ہم نے روسیوں کو شکست دیکر مقام اردہان فتح کر لیا - (اصل حال کاذب)

**اٹلی** کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے - کہ البانیہ میں شورش روبہ ترقی ہے۔

**روسیوں** نے اعلان کیا ہے - کہ ان کی فوج نے پرسنز (آسٹریا) پر اچانک حملہ کر کے بنوک سنگین دشمن (جرمن) کی فوج کا صفایا کر دیا - اور جنگ کے بعد چار شہروں پر قبضہ کر لیا۔

**روسی** اعلان کرتے ہیں - کہ وہ کوہستان کارپیتھین میں جو ملک آسٹریا میں ہیں - پیشقدمی کر رہے ہیں

**روسی اعلان** مظہر ہے - کہ آسٹروی مقام برکو کو خالی کر رہے ہیں - اور وہاں کے ۳۰ ہزار باشندے رومانیہ کو بھاگ گئے ہیں

**مغربی** میدان جنگ میں انگریزی - فرانسیسی - اور بلجیمی فوجیں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں - فرانسیسی فوجوں نے "سیٹین پاک" پر قبضہ کر لیا ہے۔

**محکمہ** اخبارات نے اعلان کیا ہے - کہ جرمنی نے انگریزوں کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے - کہ ناقابل جنگ قیدیوں کا باہم تبادلہ کر لیا جائے۔

**پیرس** میں تخمینہ کیا جاتا ہے - کہ انگریزوں - فرانسیسیوں اور روسیوں وغیرہ کے پاس جرمن آسٹروی وغیرہ ۶ لاکھ ۹۴ ہزار ۲ سو کے قریب قیدی ہیں

**سلطنت** آسٹریا نے جنرل وان فرنک اور فیلڈ مارشل پیرزی اوسکی کو موقوف کر دیا ہے - یہ دونوں جنرل سرویہ سے معرکہ آرا تھے۔

**بیان** کیا جاتا ہے - کہ پولینڈ میں گذشتہ تین ہفتہ کے معرکوں میں جرمنی کے ۶ لاکھ سپاہی کام آچکے ہیں (روس کے ابھی الگ ہیں)

**ترکی گورنمنٹ** نے پچاس لاکھ پونڈ کے قرضہ کا انتظام کیا ہے۔

• **اسوقت تک** ١١ ہزار ٥ سو ٤٦ ہندوستانی حاجی واپس آچکے

**رومانوی** سفیر متعینہ ڈیا منڈی نے ایک ملاقات کے دوران میں ظاہر کیا - کہ جلد سے جلد رومانیہ موسم بہار تک جنگ میں مداخلت کیلئے تیار ہو سکے گا

**جنرل جوفرے** کمان افسر افواج متحدہ کو کامل یقین ہے کہ اتحادی افواج آخر میں کامیاب ہونگی

**گورنمنٹ** ہند کے ممبر تعلیم سر ہارکوٹ بٹلر برما کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہوتے ہیں

**دہلی بم کیس** کے مقدمہ کی اپیل چیف کورٹ میں سماعت ہو رہی ہے۔

**کہتے ہیں** جرمن افسر شیخ سنوسی کے پاس پہنچکر اسکو مصر پر حملہ کرنے کے لیے ابھار رہے ہیں

**ہمدرد** بحوالہ روسی اخبار بورس گزٹ لکھتا ہے - کہ انٹی گرو کی بلہ فوج کام آچکی ہے۔

**فرانس** کے وزیر بحری نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا - کہ آخر جرمن اور آسٹروی بیڑوں کو باہر نکلنا پڑے گا۔

**انگلستان** کے سینکڑوں اسکول ماسٹر جو فرانسیسی اور جرمن زبان جانتے تھے - مترجم کا کام کرنے کیلئے فوج میں بھیجے گئے ہیں۔

**بوجہ جنگ** کے مصر میں تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے کوشش کی جا رہی ہے - کہ سونے کے قحط کا علاج کیا جاوے - اور متمول لوگوں کو روئی کی کاشت کیلئے مدد دی جائے۔

**ترکوں کا دعوے** حسب ذیل جرمنی کی جنگی خبریں جرمنی میں بے تار کی پیام رسانی کے ذریعہ سے مشتہر کی گئی ہیں - اور وہ مارکونی کمپنی کو بھی موصول ہوئی ہیں صدر مقام سے آئی ہوئی اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ روسیوں کے محاصرہ کو توڑ کر حملہ کرنے کی کارروائی کو ترکی فوج نے راوی ٹیسم میں جو دریا کے دہانہ کے قریب ہے پسپا کر دیا - باطوم کے قلعہ کی توپوں نے جنگ میں حصہ لیا - مگر انہوں نے کوئی کامیابی حاصل نہیں کی - ہماری فوجیں ١٠ کیلومیٹر (تقریباً ۶ میل) تک باطوم کے جنوب مشرق میں ویشیجا کے ضلع میں گھس گئی ہیں - روسیوں نے اپنی رپورٹ میں جو بیان کیا ہے کہ ہماری فوجیں مغلوب ہو گئیں اور ارض روم سے واپس جا رہی ہیں - یہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں - ہماری فوجیں ممتاز دشمن کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کیلئے تیار ہو رہی ہیں جس شخص نے اپنے مورچوں کے باہر ذراسی بھی ترقی نہیں کی ہو بلکہ اس کے برخلاف ہماری فتح مند فوج کے سامنے سے کھلے میدان میں ایک لڑائی لڑنے کے بعد تمام خط تصادم پر پسپا ہو گیا (ہمدرد)

**امرتسر** میں ۷ جنوری کو بارش ہوئی۔

ahmadimuslim.de

افوض امری الی اللہ فھو حسبہ

## قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب والد حکیم مولانا حافظ حاجی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ کا تیل مشک کیطرح خوشبودار ۱۹۰۲ء سے میں تیار ہوکر آج دور دراز ملکوں شلاً رنگون - برما - آسام - چاٹگام - حیدرآباد - مدراس - بمبئی - پنجاب میں شایع ہوکر کثرت لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معتقد بنا رہا ہے - جو لوگ ایک دفعہ اسکو استعمال کرتے ہیں علی الدوام اس کے قدر دان ہوجاتے ہیں - اسی بناء پر اب میں مناسب خیال کرتا ہوں - کہ بذریعہ اخبار پبلک میں ظاہر کروں کیونکہ اس میں بنا بر خاص و عام کا فائدہ ہے - لہذا میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں - کہ ایک مرتبہ اسکو آزمادیں - اگر مفید ثابت ہو - تو بندہ کیلئے دعاء خیر اور تیل کی عزت افزائی فرماویں - یہ تیل علاوہ خوشبو کے بہت بیماریوں میں از حد فائدہ مند ہے - یہی وجہ اس کی شہرت اور ترقی کی ہے - بیماریاں یہ ہیں - دردسر - بدن و جوڑوں میں درد ویسے ہو یا خواہ ریاح، یا اور کسی وجہ سے - فالج - لقوہ - گنٹھیہ (باد) ذات الجنب - پسلی کا درد نمونیا - درد کمر - درد گردہ - درد سینہ - درد پشت - ورم جگر - ورم طحال - (اکی - لیبی) درد اور سختی معدہ و اعصاب - باؤ گولہ - قبض - درد پائے - عرق النساء - رعشہ - دانت کا درد - آنکھ کا درد یا سرخی - اور پانی جاری ہونا - ورم مسوڑہ - ناکوہ - درد کان نزلہ - زکام کالی اور بلغمی کھانسی - دمہ - رتوندھی - لرزہ بخار - طاعونی گلٹی اور اسکا اثر - ہیضہ میں ہاتھ پاؤں کا کھنچ تان (تشنج) ضعف مثانہ و گردہ ذیابیطس و بار بار پیشاب آنا یا قطرہ گرنا - چھوٹے بچوں کی لاغری وکمزوری عورتوں کو بچگی کے وقت یا بعد میں تکلیف پرسوت وغیرہ - ہر چیز سے کٹنے کا زخم ہر طرح کی چوٹ و مار - آگ یا کسی چیز سے جلنے کی سوزش - زہردار جانور کا ڈنگ مثل بچھو - بھڑ وغیرہ وغیرہ - ماسوا اس کے عام طور پر ہر جگہ کے درد اور ورم اور سختی پر استعمال کیا جاتا ہے - یہ تیل سردی اور ریاح کا سخت دشمن ہے - بعض لوگ نزلہ - زکام - اور سردی وغیرہ موذی امراض سے بچنے کے لئے اسکو برابر استعمال کرتے ہیں - خصوصاً طاعون اور وبا کے زمانہ میں اسکو بکثرت لگاتے ہیں - یہ سب باتیں بعد مزید تجربہ کے شایع ہوئی ہیں ہمارے معزز ناظرین اسکو مبالغہ خیال نہ کریں - بفضلہ تعالےٰ ضرور مستفید ہونگے - وما توفیقی الا باللہ سے نہ کچھ معمولی طرازی ہے نہ شگفتہ بیانی ہے + حقیقت حال سچا [illegible] ہے

قیمت فی سیر چار روپیہ (للعدر) علاوہ محصولڈاک و پیکنگ صرف ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں ہوگا - ایجنسی کے واسطے بذریعہ خطوط تصفیہ کریں۔

ملنے کا پتہ حکیم مولوی محمد نذیر اے ایچ - پی - ڈاکٹر دار الصحت سیدہ کل - آسن سول



## نصرت الواعظین با قف وصایا سید المرسلین

یہ کتاب نئی طرز میں نرالی مسلمانوں کی آنکھوں کا نور قلب کا سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی - واعظین کو مفید خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلباء کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں بے حد سود مند ہے - اس میں دس بیان ہیں - ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی دس آیہ کریمہ سے کہ جس سے نبی صلعم کی بزرگی وفضیلت ثابت ہوتی ہے شروع کیا گیا ہے اس کا ترجمہ شان نزول اور اس کے متعلق حکم ونکات - لطائف واشارات بیان کئے گئے ہیں - پھر اشعار بیان میں دلکش آیت کے موافق آنحضرت صلعم کے فضائل - معجزات - خصائل - شمائل - احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ لائے گئے ہیں اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ سے ہر بیان کا لطف دوبالا ہو گیا ہے حجم کتاب ۶۰۰ صفحہ فی جلد عہ علاوہ محصول - درخواست میں اخبار کا حوالہ

مولوی محمد حشمت علی - بانس ملی محلہ گدڑسیاں



شائقو دوڑو خریدو جلدی

غنیمت ہے دو چار حاصل کرو

## صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمتیں

تخفیف رعایت

### یکم صفر سے آخر ربیع الاول تک

صحیح بخاری - مترجم محشی شدہ مطبوعہ الانوار الاسلام امرتسر شش پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد ۱۲ بلا جلد ۱۱ پارہ اول

صحیح مسلم - مترجم محشی شدہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر - یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے - اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۲ر

زہد الاکتساب منظوم مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن موضع کلاس اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

بیرونجات والوں کو مناسب ہے کہ درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالو کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہوں گی محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا - المشتہر

نور محمد عبدالرحمٰن تاجران کتب ملتانی بیرون فرید پور دروازہ



## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام - ان حبوب کا علاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے - ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کے پتلاپن اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عہ

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ہم اصول کے اندر دور ہو جاتے ہیں - اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے - قیمت عہ

تپ لرزہ کا اکسیر اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے - قیمت ۱۲ر

شربت دافع بواسیر خونی - بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - فی بوتل عہ

مینیجر شفاخانہ چشمہ چوک گوجرانوالہ

## ہر مسلمان مرد و عورت لڑکے لڑکی کو ان کا مطالعہ ضروری ہے

**قال اللہ** } اس رسالہ میں جملہ احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے۔ ایکطرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف اسکا نہایت سلیس اردو ترجمہ۔ حقوق اللہ حقوق العباد۔ روزانہ کار وبار دنیاوی۔ اور طرز معاشرت کا بیان ۴/

**قال الرسول**۔ احادیث صحیحہ نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا نہایت ضروری مفید اور کار آمد لب لباب۔ ایکطرف اصل عبارت دوسری طرف اردو ترجمہ ۳/

**اسلام کے عقاید**۔ سوال و جواب کے طور پر عقاید اسلامیہ کا ذکر ۱/

**اسلام کی خوبیاں** کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱/

**اسلام کی صداقت**۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت دلایل عقلیہ و نقلیہ سے۔ مخالفین اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ ۱/

**ولی کی پہچان**۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق۔ تائید میں رسالہ ۱/

**تحریم الخمر والزنا** ۔ واللواط والمعازف۔ والعشق۔ جس میں زنا۔ شراب راگ اور عشق کے متعلق بیان ۲/

**محرم کی بدعتیں**۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلایل سے رد۔ [illegible] کا نمونہ ہے۔ ۱/

**اصلاح المومنین**۔ انسان کی پیدائش کا مقصد۔ اور اس کے فرایض [illegible] خدا کو راضی کرنے کی تدبیر وغیرہ کا بیان

**اسلام کے حسنات**۔ علوم دینیہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف پر مناظرہ ۱/

**اصلاح النفوس**۔ اشتغال باللہ۔ قلب سلیم۔ استقامت پر دلچسپ بحث ۱/

**اسلام کے نواہی**۔ منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲/

**اسلام کی حمایت**۔ اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہیے۔ ۲/

**گلدستہ فوائد** } انسان کے لئے کون کونسے شغل مفید اور کون کونسے مضر ہیں مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ۔ قابل دید رسالہ ۳/

**اسلام کا اتالیق** نام ہی سے ظاہر ہے۔ ۱/

**تعلیم الزکوۃ**۔ زکوۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۱/

**تعلیم الحج**۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

**تعلیم الصیام**۔ روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

**اصلاح بشر**۔ اس میں انسان کی گفتار۔ رفتار۔ عادات و اطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۳/

**اصلاح المسلمین** } ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ و شرکیہ مثلاً قبر پرستی پیر پرستی وغیرہ کی تردید ۳/

ملنے کا پتہ

**منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

## مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو پان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتے۔

**قیمت**

فی چھٹانک ۱۲؎ دو چھٹانک ۱؎ پاؤ پختہ ۲؎ مع محصولڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب حافظ عبد الغفار صاحب آسن سول (بردوان) سے لکھتے ہیں۔ برائے مہربانی بہت ہی جلد بذریعہ وی پی مومیائی آدھ پاؤ روانہ فرماویں۔ آدھ پاؤ قبل اس کے جو مومیائی آئی تھی۔ امید سے زیادہ فایدہ ہوا۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۴ء

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مدرس شیخ علی پوری ضلع گوجرانوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ قبل اس کے آپ کی مومیائی کئی مرتبہ مدرسہ کے طلبہ اور نیز اپنے بعض احباب کیلئے منگوائی تھی۔ بفضل تعالیٰ سبھوں کی زبان سے اس کا فایدہ مند ہونا سنا جاتا ہے بعد ملاحظہ ہذا ایک پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرماویں ۱۲ دسمبر ۱۹۱۴ء

ملنے کا پتہ

**بدرو پراپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس پریس لاہور میں ٹھاکر سن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شایع کیا

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

تار کا پتہ: "اہلحدیث امرتسر"

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۱۲ جلد ۱۲

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ
روساء و جاگیرداران سے ” ”
عام خریداروں سے ” ”
” ” ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
” ” ششماہی

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

# قادیانی مشن

## قادیان اور علی پور

پنجاب میں دو مقام پیروں کی جگہ ہیں۔ ایک قادیان دوسرے علی پور ضلع سیالکوٹ۔ ان دونوں میں کئی ایک وجہ سے مناسبت اور مشابہت ہے پہلی میں ہمارے ملک کے مشہور مصنف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رہا کرتے تھے۔ دوسرے میں جناب پیر حافظ جماعت علی صاحب رہتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کے کمالات کو تو ہم جان نہیں سکتے کیونکہ ہمیں انکی صحبت کا لطف حاصل نہیں مگر ان کے اور ان کے مریدوں کے ملفوظات جو ہم تک پہنچتے ہیں ان کو سنکر ہر ایک واقف حال ہماری رائے سے متفق ہوگا کہ ان دونوں بزرگوں میں بہت کچھ مناسبت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے لوگوں کو اپنے حلقہ ارادت میں داخل کرنے کے لئے ایک ڈھلوا (تمغہ) ایجاد کر رکھا تھا جو یہ ہے:۔

جو کوئی میرے بیعت میں داخل ہوگا وہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوجائیگا (خطبہ الہامیہ)

اسی طرح حافظ جماعت علی صاحب بھی اپنے سامنے سنا کرتے ہیں جو مریدان کو سناتے ہیں ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

مرزا صاحب اپنے مریدوں سے سنا کرتے تھے ؎

سب اولیاء سے افضل بعض انبیاء سے بہتر
یہ مصطفےٰ (مرزا) ہمارا یہ دلربا ہمارا

حافظ جماعت علی صاحب اس سے زیادہ اپنے مریدوں سے سنا کرتے ہیں ؎

تو وہ مسیح نفس ہے کہ تم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

ہم نے سمجھا تھا کہ یہ مناسبت (خودستائی سننے کی) مرزا صاحب کی ذات خاص سے تھی ان کے بعد نہ ان جیسا کوئی ہوگا نہ ایسی تعریفات سنے گا۔ مگر افسوس ہمارا خیال غلط ثابت ہوا۔

گذشتہ دسمبر کے اخیر میں جو جلسہ قادیان میں ہوا۔ اس کی رپورٹ قادیان کے اخبار الفضل کے ذریعہ شائع ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اور امور مرزا صاحب کے جانشین کو وراثت میں ملے ہیں یہ (خودستائی کی شنوائی) بھی ملی ہے۔ تمام جلسہ میں خوب آپ کی مدح سرائی ہوئی اور قادیانی خلیفہ ثانی نے اپنی "تعریفیں" کو خوب دل لگا کر سنا۔ قادیان کے جلسہ میں ایک شاعر یوں گویا ہوتا ہے:۔

اے مسیحا کے خلیفہ پیارے مرزا کے رشید
مہدی صاحبقراں موعود بیٹے کے رشید

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے۔ اصلی قیمت ۱۲ ہر سہ جلد۔ رعایتی ۸ ملیگی

دلا نشیں ہیں کے نام لیوا کے رشید
میرے آقا کے رشید اور میرے مولا کے فرید
رنگ سلطان القلم ہے آپ کی تحریر میں
ہے اک اعجاز مسیحا آپ کی تقریر میں
آپکے چہرہ سے ہے نجم سعادت آشکار
آپکے روئے مبارک سے نجابت آشکار
خال وخط سے آپکے نقش ولایت آشکار
تیوروں سے آپ کے نور نبوت آشکار
آپ کی آنکھوں کو حق بینی کا آئینہ کہیں
سینۂ صافی کو زیبا ہے کہ بے کینہ کہیں
موجزن ہے آپکے سینہ میں دریائے علوم
آپ کے دل میں نہاں لولوئے لالائے علوم
آپ دارائے معانی اور دانائے علوم
آپ ہیں عرفان حق کے درس فرمائے علوم
آپ نے دیکھی ہیں آنکھیں پیارے نورالدین کی
پائی ہے تعلیم اُن سے دنیا* کے آئین کی

---

مرنے والا جانتا تھا علم قرآں کے رموز
اُن کو از بر تھے کلام پاک سبحاں کے رموز
دل میں کر نیوالے گھر وہ خط جاناں کے رموز
آہ وہ دیں کے اشارات اور ایماں کے رموز
اُن کی میراث آگئی ہے آپ کی تقسیم میں
یہ وہی گنج نہاں ہے آپ کی تعلیم میں
نور دیں بھی آپ ہیں نور نبی بھی آپ ہیں
ایسے نازک وقت میں مرد جری بھی آپ ہیں
الہی ولوذعی ومنتہی بھی آپ ہیں
آپ ہیں حق کے ولی مرد نبی بھی آپ ہیں
آپ ہیں وہ جن کی آمد کی دعا کرتے تھے ہم
بھیجدے ہاں بھیجدے کی التجا کرتے تھے ہم
(۵ جنوری ۱۵ء)

ایک صاحب اٹھے انہوں نے میاں محمود خلیفہ مرزا صاحب قادیانی حال خلیفۂ ثانی کو آیت عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کا مصداق بنایا (الفضل ۱۰ دسمبر ۱۹۱۴ء) پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مولینا حالی مرحوم کے قول کا پورا نقشہ تھا جو فرماتے ہیں ؎

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو
ہر اک اصل میں فرع میں ہمزباں ہو
مریدوں کا اُن کے بڑا مدح خواں ہو
حریفوں سے اُن کے بہت بدگماں ہو
جو ایسا نہیں ہے تو مردود دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

ٹھیک اسی طرح خلیفہ صاحب کے مداحوں نے صرف مدح خوانی پر قناعت نہ کی بلکہ حریفوں (لاہوری پارٹی) کو بھی ساتھ ساتھ کوستے گئے۔ چنانچہ ایک دو بند اُن کی متعلق یہ ہیں:۔

بات کہدینا لگا کر اپنی عادت میں نہیں
چوٹ کرنا چھیڑنا ناحق طبیعت میں نہیں
دیکھکر وہ چپ رہنا بھی فطرت میں نہیں
یہ جو کہتے ہیں لے خلافت الوصیت میں نہیں
اک جماعت اور خلیفہ دو، یہ نقشہ خوب ہے
اک نیام اُس میں دو تلواریں، یہ حربہ خوب ہے
جب خلافت ہی سرے سے الوصیت میں نہ تھی
یا کہو اس کی ضرورت احمدیت میں نہ تھی
شرط وحدت اور اخوت کی جماعت میں نہ تھی
یا جماعت کی ضرورت ایسی صورت میں نہ تھی
کوئی پوچھے کیوں بنائے دو خلیفے نام کے
ہے غضب کی بات بندے ہوگئے اوہام کے
قادیاں میں بیٹھکر لڑتے جھگڑتے کچھ نہ تھا
رہ کے دارالامن میں بنتے بگڑتے کچھ نہ تھا
بحث کرتے رائے دیتے اور لڑتے کچھ نہ تھا
اختلاف رائے کی صورت میں اڑتے کچھ نہ تھا
اب جو جھنڈا چھوڑ کر ہو بیٹھے ہو ہم سے جدا
اب بھی کچھ بگڑا نہیں آجاؤ از بہر خدا
(۵ جنوری ۱۹۱۵ء)

ایک اور صاحب اس سے بھی تیز بولے

بھلا پھولا ہے گلزار احمد
بہار بے خزاں یہ گلستاں ہے
ذرا دیکھو تو حالت دوسروں کی
عجب کچھ رو ہے جو پیر و جواں ہے
تعلق چھوڑ بیٹھے قادیاں سے
یہی سوچو تو کار عاقلاں ہے
تکبر لے گیا اُن کی بصارت
حسد رگ رگ میں اُن کی ہی جاں ہے
بڑائی نے انہیں چھوٹا بنایا
نہ وہ عظمت نہ اب وہ عز و شاں ہے
وہ آپس میں بھی تو یکدل نہیں ہیں
بڑی ہی کشمکش میں اُنکی جاں ہے
(الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۱۵ء)

لاہوری پارٹی میں ایک بزرگ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں جن کی بہت سے لوگ عزت کرتے ہیں اور وہ کئی وجوہ سے عزت کے مستحق بھی ہیں۔ ابھی کل تک مرزا صاحب اور اُن کے تمام مرید اُن کی عزت اُن کے علم وفضل پر فخر کیا کرتے تھے مگر آج جو وہ خلیفۂ ثانی کی بیعت سے منحرف ہیں تو چلتے چلتے اُن کی نسبت بھی ایک صاحب نے چند فقرے جھاڑ دئے کہ

مولوی محمد علی صاحب عربی کے عالم نہیں ایک** صرف ونحو کی کتاب پڑھنی شروع کی تھی مگر طبیعت تیز تھی اس لئے حضرت مولوی (نورالدین) صاحب سے بگڑ کر ایک دن پھینک آئے اور پھر نہ پڑھی

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۶)

لطف یہ کہ ایسا کہنے والا بھی کوئی عربی کا نہ فاضل ہے نہ عالم بلکہ مفت کا مفتی۔

یہ تو معمولی سے اشارے ہیں اخبار **نور** قادیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خوب جی کھول کر دوسری پارٹی کو کوسا ہے اسی لئے تو نور کا ایڈیٹر بہت سے عذرات کرکے لکھتا ہے:۔

میں جلسہ (قادیان) کے ناظموں کی خدمت میں کمال ادب اور دلیری سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اپنے سالانہ اجتماع میں بلا وجہ اور بلا سبب زید کی نسبت بکر کو ترجیح دینا اور کالے اور گورے کی تفریق کو روا رکھنا کیا یہ اسلامی شیوہ ہے؟ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔ کیا اخلاق علوی اور کریم النفسی اسی کو کہتے ہیں؟ اور پھر جب بفضل ایزدی ان کا کام اور تبلیغی جوش ہر کہ ومہ کی دلعزیزی اور قبولیت حاصل کر رہا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک انہیں اسلام کے لئے مفید اور بفضل ایزدی کامیاب واعظ سمجھکر بلاتے ہوں اور پھر اُنکے لیکچر بلحاظ کامیابی اور قابلیت کے غیر احمدی اعظیر



خلیل شمسک علامہ قدرت اصحاب مثل اور قرآن کا معتقد ہو۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ بطیبہ ہونے کا ثبوت [illegible]

ahmadimuslim.de

پر خاص فوقیت حاصل کر چکے ہوں - اور عوام الناس پر احمدیت کا دبدبہ اور شوکت بٹھلائے ہیں بفضل ایزدی ہر طرح کامیاب ثابت ہو چکے ہوں اور جہاں جہاں لیکچر ہوئے وہاں وہاں بفضل ایزدی کچھ نہ کچھ احمدیوں کا اضافہ بھی ہوا ہو - اور غیر احمدیوں تک اُنہیں کار آمد اور مفید واعظ جان کر اپنے پلیٹ فارم کی زینت قرار دیں - مگر آپ لوگوں کا طرز عمل اس کے بالکل برعکس اور منافی ہو تو کیا اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ آپ لوگ انہیں عمداً حصول ثواب سے دور رکھنا چاہتے ہیں تو کیا یہ فعل کبھی اُن لوگوں کے لئے جنہیں آپ نخل کا شکار بنانا چاہتے ہیں باعث حصول ثواب ہو سکتا ہے - خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کا جواب دیں -

(لوذ ۲ جنوری ۱۹۱۵ء)

**ایک ضروری سوال** ان واقعات کو پیش کر کے لاہوری پارٹی سے ہم ایک سوال کرتے ہیں امید ہے وہ غور سے اس کا جواب دیگی - کچھ شک نہیں کہ اسلام ہاں انہی اسلام بہت بڑی وسیع النظری سکھاتا ہے اور اور معمولی معمولی کاوشوں کو خصوصاً مذہبی اور دینی کاموں میں دخیل ہونے نہیں دیتا - مسیح موعود یا مجدد امت کو انہی اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے آنا تھا جو نبوت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے مسلمانوں کو پہنچے تھے اور وہ بوجہ اپنی غفلت کے اُن کو بھول چکے تھے - قاعدہ کلیہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو جناب مرزا صاحب کی صحبت کے تربیت یافتہ صحاب کو دیکھنا چاہئے کہ اسلامی وسیع النظری اُن میں کہاں تک ہے - یہی کہ ایک معمولی سے اختلاف پر اپنے جان نثار بھائیوں کو دھتکار رہے ہیں - کون بھائی جو کل تک ساری جماعت کے مایۂ ناز اور باعث افتخار تھے - اس تنگ مزاجی یا خود غرضی سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جناب مرزا صاحب کا پھل اپنے درخت کی حقیقت سے اطلاع دیتا ہے اور صاف بتلاتا ہے ؎

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اہل دل کے غور کرنے کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ وہ موعود وہ مسعود جس کی بابت خدا و رسول آتنی تاکیدی پیشگوئی کریں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم اُس کی ساری زندگی کا اثر صحبت یہ ہو جو قادیان میں ہمیں نظر آ رہا ہے جس کی نسبت وہ خود بھی یہ رائے دے - کہ میری جماعت کے اکثر لوگوں میں للّٰہیت پیدا نہیں ہوئی وہ ایسے متکبر اور خود غرض ہیں کہ ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹتے ہیں وغیرہ (اشتہار ملحقہ برسالہ شہادۃ القرآن) اگر وہ موعود مصلح امت یہی ہے اور اس کی صحبت کا اثر اور آنے کا نتیجہ یہی ہے تو کہنا پڑیگا کہ "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کا مصداق ہے - انا للّٰہ - فتفکروا یا اولی الالباب لعلکم تفلحون -

یہ سب بحث اُس صورت پر ہے جو مرزا صاحب نے اپنے عہدے اور دعوے ظاہر کئے کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوں اس لئے اُن کی معرفت کے لئے ان دونوں عہدوں کے اثبات کو دیکھنا پڑا - بعض مرزائی دھوکہ دیتے ہیں یا خود دھوکہ میں ہیں جو کہا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب بھی اور مجددوں کی طرح ایک مجدد تھے اور دوں سے زیادہ ان سے کیوں مطالبہ کیا جاتا ہے - یہ ایک دھوکہ ہے - مرزا صاحب مجدد بصورت خاصہ یعنی بشکل مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے اُن کا دعویٰ تھا میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا سوائے اسکے جو میرا تابعدار ہو (خطبہ الہامیہ)

اس لئے اُن کو معمولی مجدد کہنا اُن کی توہین ہے یا دفع الوقتی - بلکہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے مدعی تھے جو معمولی مجدد سے برتر ہے اس لئے اُنکے اثرات میں مسیحیت اور مہدویت کا اثر دیکھا جائیگا آہ اگر وہ اثر ہوتا تو ہم پنجابیوں کو سب دنیا پر فخر ہوتا برخلاف اس کے آج ہم سب ملکوں میں بدنام بنتے ہیں گذشتہ دسمبر میں گورکھپور جلسہ تھا مولوی ابراہیم صاحب دہلوی نے اثنائے تقریر میں فرمایا کہ بھائیو پنجاب ایک ملک ہے جہاں بہت سے نبی پیدا ہوتے ہیں - میں نے یہ سُنکر دل میں کہا - سچ ہے ؎

نے بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

# مذاکرہ علمیہ نمبر ۵

## مورخہ ۵ ربیع الاول

اہل علم کی تفریح اور شغل کے لئے مذاکرات علمیہ کا میدان بہت اچھا ثابت ہوا ہے - عموماً پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا - ہاں اس بات کا ضرور خیال بلکہ افسوس ہے کہ بہت سے قابل اصحاب ان مذاکرات میں حصہ نہیں لیتے - خیر آہستہ آہستہ عادت ہوگی - انشاء اللّٰہ - آج جو مذاکرہ لکھا جاتا ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ پہلے مذاکرات ختم ہو گئے بلکہ وہ بھی جاری ہیں - اور اُن کے سوا یہ جدید ہے -

حدیث شریف میں ہے :-

| | |
|---|---|
| فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنٰکم ؛ مشکوٰۃ کتاب العلم - | عالم کی فضیلت عابد پر اُس قدر ہے جتنی میری (آنحضرت کی) ادنے |

درجہ کے اُمتی پر ؟

اس حدیث کو عام طور پر فضیلت علم میں بیان کیا جاتا ہے اور یہ ایسی زبان زد ہے کہ ہر ایک طالب علم اور عالم اس کو سمجھتا بلکہ موجب فخر جانتا ہے یہاں تک کہ شیخ سعدی مرحوم جیسے اخلاقی فلاسفر نے اس کی وجہ بھی بتلائی ہے ؎

گفت او گلیم خویش برون می برد ز موج
وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را

یعنی عالم کو عابد پر اس لئے فضیلت ہے کہ عابد صرف اپنی حالت سنوارتا ہے اور عالم اور لوگوں کی اصلاح کرتا ہے - مگر حدیث میں جو مشکل ہے وہ اس سے بالاتر ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ وہ مشکل کسی کی سمجھ میں نہ آئی ہوگی - ہاں یہ کہتا ہوں کہ یہ مشکل ایسی ہے کہ اُس پر توجہ کی جاوے -

* افراد امت کے مراتب مختلف ہیں - مگر اعلےٰ کے مقابل سب سے نیچے کا فرد وہ ہے جس سے نیچے اور کوئی نہیں - اُسی کو ادنیٰ کم فرمایا ہے - اور یہ ادنے

[illegible] منیجر

﴿ احمدیت اور دبدبہ ہم کہاں (اہلحدیث) ﴾ * تم مسلمان کیسے اچھے حال میں ہوگے جب مسیح موعود تم میں آترینگے اور تمہارا امام خود تمہیں میں سے ہوگا

وہ شخص ہے جس میں کسی طرح کی فضیلت نہیں نہ علم
نہ عبادت نہ ریاضت نہ زہد بلکہ صرف یہ کہ وہ امتی
ہے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا
قائل ہے۔ ظاہر ہے کہ مدارج نبوت کے مقابلہ میں
ایسا شخص انتہائی درجہ کا ہوگا۔ اس سے پرے کوئی
درجہ نہیں جس پر نبی کو مزیت اور فوقیت ہو۔ کفار
اور فساق اس قابل نہیں کہ ان کو نبی کے لئے مفضل علیہ
بنایا جائے۔

عالم کے مقابلہ میں عابد کو مفضل علیہ قرار دے کر
اتنی فضیلت کا ثبوت ان دونوں میں دیا ہے جتنا کہ
خود نبی اور ادنےٰ امتی میں ہے حالانکہ عابد بمقابلہ
عالم کے انتہائی درجہ نہیں۔ بلکہ عابد کے بعد ایسے
لوگ بھی ہیں جو عابد یعنی کثیر العبادت نہیں مگر پابند
فرائض ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف کلمہ خوانی
کی وجہ سے ادنےٰ امتی ہیں۔ تو جو فضیلت عالم کو
عابد پر ہوگی اس سے بہت زیادہ فضیلت اس شخص
پر ہوگی جو عابد سے نچلے درجے میں ہے جسکو ادنےٰ
امتی کہا جائے۔ لازم آیا کہ جس قدر آنحضرت کی فضیلت
ادنےٰ امتی پر ہے عالم کی فضیلت اس ادنےٰ پر
آنحضرت کی فضیلت سے زیادہ ہے

مثال کے طور پر مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ ہو

(ا....ب) (ا....ب....ج)

اس نقشہ میں جو مسافت ا اور ب میں ہے وہ
اس مسافت سے کم ہے جو ا اور ج میں ہے کیونکہ
پہلی مسافت کی انتہا ب ہے جو دوسری مسافت
کے نصف میں واقع ہے۔ اب اس مثال کو اور وضع
عبارت میں یوں سمجھئے:۔

نبی ...... ادنےٰ امتی
عالم ........ عابد ........ ادنےٰ

ان دونوں مسافتوں (نبی تا ادنےٰ اور عالم تا عابد)
کو یکساں فرمایا ہے۔ بہت خوب۔ مگر قابل غور یہ ہے کہ
عابد کے بعد جو ادنیٰ کی مسافت ہے وہ ملا کر مسافت کو
جو نبی اور ادنیٰ کی مسافت کے برابر ہے بڑھ جاوے گی یا نہیں
اس سے ثابت ہوا کہ عالم کو ادنےٰ امتی پر اس قدر
فضیلت ہے کہ خود نبی کی فضیلت سے بھی زیادہ ہے

کون نہیں جانتا کہ ایسا خیال کرنا اور اعتقاد رکھنا
کفر ہے۔ امید ہے اہل علم خصوصاً حدیث کے معلم
اس مشکل کو حل فرماویں گے۔

## قابل توجہ مسلم یونیورسٹی

۷ جنوری کے علی گڈھ گزٹ میں دیکھا کہ مسلم
یونی ورسٹی کیٹی کے ممبروں میں دس عالمان دین
بھی منتخب ہوئے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ پنجاب
کے علماء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور
منتخب ہوئے۔ مگر سوال یہ ہے جس کے جواب کی تکلیف
سکرٹری صاحب مسلم یونی ورسٹی پر ہے کہ ہر طبقہ کو
ممبران کا انتخاب تو ہمیں معلوم ہے کہ اسی طبقے کے
افراد نے (جنہوں نے اپنا نام میجاو کے اندر درج
رجسٹر کرایا) کیا۔ علماء دین کے انتخاب کا کیا طریقہ
تھا جس سے دس عالم (چھ سنی اور چار شیعہ)
منتخب ہوئے۔ اگر وہی طریق تھا جو اور درجات
کے لئے تھا تو مہربانی کرکے یہ بھی بتلایا جائے کہ اس
طریق کی اشاعت کب ہوئی۔ یہ بھی بتلایا جائے کہ مسلم
یونی ورسٹی نے رائے دہندہ عالم اور منتخب شدہ عالم
کی حقیقت اور ڈیفی نیشن کیا قرار دی ہے کیا ہی جو ہندوں
نے ہندو کی کہ جو کوئی اپنے آپ کو ہندو کہے وہ ہندو
اسی طرح جو کوئی اپنے آپ کو عالم کہے یا کوئی اس کو
مولوی لکھے وہ مولوی۔ اور عالم یا اس کی عربی تعلیمی
کیفیت اور کمیت کا ثبوت بھی ہونا ضروری ہے۔
مسلم یونی ورسٹی کی ممبری تو اسی کی مقتضی ہے کہ
اس کے رائے دہندہ عالم علوم عربیہ دینیہ سے خوب
واقف ہوں۔ خصوصاً منتخب شدہ عالم ممبر تو علوم
عربیہ اور دینیہ کا زبردست عالم ہو تاکہ ایسی علمی
تجویزات میں جو مسلم یونی ورسٹی میں علوم عربیہ کے
متعلق پیش ہوں علی وجہ البصیرت صائب راہ رکھتا ہو
رائے دہندگان علماء کی فہرست بھی شائع کیجائے تو
بہت ہی شکریہ کا موجب ہوگا۔ ان سوالات کے جوابات
آنے پر اصل معاملہ کھل جائے گا کہ عالمان دین کی انتخاب
کرنے میں دین کی کہاں تک پرواہ کیگئی ہے۔

## انجمن ہائے اہل حدیث

اخبار اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

بہت عرصے سے کہہ رہے ہیں کہ ہر مقام پر جہاں
اہلحدیث دو فرد بھی ہیں بحکم حدیث الاثنان فما
فوقہما جماعۃ مقامی انجمن اہلحدیث قائم کرکر
توحید وسنت کی اشاعت اور رسومات قبیحہ کی صلاح
شروع کردیں۔ خدا کا شکر ہے یہ آواز بیکار نہیں
گئی۔ بعض بعض مقامات پر انجمنیں قائم ہوئیں
جن میں سے بعض سست ہیں تو بعض چست بھی ہیں
اسی ہفتے انجمن اہلحدیث جہلم کا جلسہ بڑی شان سے
ہوا جس میں مختلف عنوانوں پر تقریریں ہوئیں۔
اہلحدیث انجمنوں کے مقاصد میں چونکہ احیاء سنت
اور صلاح رسوم ضروری ہے اس لئے ان کو خود
مطلع رہنا چاہئے کہ کس کس مہینے میں لوگ کیا کیا
رسومات کرتے ہیں۔ وقت سے پہلے ہی اس کے
متعلق تحریر و تقریر سے کام لیں۔ مثلاً ربیع الاول
کا مہینہ آیا ہے تو مجلس مولود کے متعلق اظہار کریں
محرم آیا ہے تو تعزیوں کے متعلق کریں۔ غرض تمام
سال کا پروگرام تیار رکھا کریں تاکہ وقت پر غفلت
نہ ہوجائے۔ اب آئندہ مہینہ رسمی مولود کا ہے امید
ہے اہلحدیث انجمنیں توجہ کرینگی۔

جس انجمن میں سرمایہ کی قلت ہو یا ان کی ضرورت
کو کافی نہ ہو یا مشورہ کی حاجت ہو وہ اپنی کانفرنس
سے مدد لے سکتی ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اسی لئے تو
ہے کہ کمزوروں کو مدد دے کر تنومند کرے۔ اللہ تعالیٰ
ہمارے کاموں میں اخلاص نصیب کرے۔

## خواجہ کمال الدین کا چیلنج منظور

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم! مہربانی فرماکر مندرجہ
ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپ کر ممنون فرمائیں

اکمل قادیان

۱۳ جنوری کے اخبار زمیندار میں چھپا ہے۔ کہ
خواجہ صاحب نے صاحبزادہ (مرزا محمود احمد) کو
امور متنازعہ فیہا میں قرآن و حدیث و تحریرات جناب

مرزا صاحب مرحوم کی بنا پر اپنے ساتھ فیصلہ کرنیکی دعوت کی۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ صاحب اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب اس مناظرہ کے لیے قادیان تشریف لائیں تو تمام اخراجات ہمارے ذمہ۔ اور اگر اُن کی نظر میں دار الامان دار الفساد ہے تو خلیفہ وقت کا ہی مقرر کردہ مناظر پیغام بلڈنگس لاہور میں تاریخ مقررہ پر پہنچ جائیگا

(ایڈیٹر الفضل) ٭

## ضرورت کشمیر

ہمعصر کشمیری میگزین کا قابل نامہ نگار چند کشمیری باکمال اصحاب کو توجہ دلاتا ہے جن میں ایک ہمارے مکرم دوست مولوی انورشاہ صاحب مدرس مدرسہ دیوبند بھی ہیں کہ آپ صاحبان کی خاص ملک کشمیر میں بہت ضرورت ہے جہاں دینی اور دنیاوی ہر طرح کا تنزل ہی تنزل ہے۔ خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث بھی بحیثیت کشمیری الاصل ہونے کے نامہ نگار مذکور کی رائے کی تائید میں مولوی انورشاہ صاحب کو آیت کریمہ اَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ توجہ دلاتا ہے امید ہے مولوی صاحب ممدوح اہل کشمیر کی درخواست منظور کر کے اپنے کمالات سے اہل وطن کو مستفید فرماویں گے۔ خدا آپ کا حامی ہو۔

## بقیہ اثبات سنیت رفع یدین

### دلائل مانعین رفع یدین صرف حنفیہ کے

(ا) تین مرفوع احادیث (دو عبد اللہ بن مسعود سے اور ایک براء بن عازب سے)

(ب) ۲ آثار (دو اثر دو طریق سے اور دو ایک طریقہ سے)

(۱) حدیث اول:۔ جامع ترمذی میں ہے:۔

عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه الا فى اول مرة "

علقمہ راوی ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا خبردار ہو جاؤ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں۔ پس نماز پڑھائی اور صرف ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔

(۲) تنویر العینین میں ہے:۔

نقل ابن الهمام عن الدارقطنى وعدى عن محمد بن جابر حماد بن سليمان عن علقمة عن ابن مسعود قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر فلم يرفعون ايديهم الا عند الافتتاح۔

ابن ہمام نے دارقطنی اور عدی سے نقل کی ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن جابر حماد بن سلیمان سے اُن کو روایت ہے علقمہ سے اُن کو عبد اللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ مگر انہوں نے سوائے تکبیر تحریمہ کے اور پھر ہاتھ نہ اٹھائے۔

## تنقید

### الف احادیث

احادیث نمبر ۱ و ۲ جو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہیں اُن کے متعلق تنقید حسب ذیل ہے:۔

(ا) جامع ترمذی میں ہے:۔

عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔

(ب) جزء رفع الیدین میں ہے:۔

امام احمد بن حنبل نے کہا یحییٰ بن آدم نے کہا میں نے عبد اللہ بن ادریس کی کتاب جسکو انہوں نے عاصم بن کلیب (جو راوی ہیں پہلی حدیث کے) سے نقل کی تھی دیکھی اُس میں ثم لا یعود (یعنی پھر ایسا نہ کرتے تھے یعنی رفع یدین) کا لفظ نہ تھا پس یہ صحیح تر ہے کیونکہ اہل علم کے نزدیک کتاب کا اعتبار زیادہ ہے اس واسطے کہ جب آدمی کوئی حدیث بیان کرتا ہے پھر کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پھر ہوتی ہے جیسا کہ کتاب میں ہے۔

(ج) مسک الختام میں ہے:۔

ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا اس حدیث میں خطا ہوئی ہے اور ابن حبان نے کہا کہ یہ روایت بہت ضعیف ہے کیونکہ اسمیں بہت ساری علتیں ہیں۔

(د) سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے:۔

اگر حدیث ابن مسعود والی ثابت بھی ہو جائے تب بھی ابن عمر کی روایت مقدم ہوگی کیونکہ اسمیں اثبات ہے اُس میں نفی اور اثبات مقدم ہوتا ہے۔

(ہ) عون المعبود شرح سنن ابی داؤد میں ہے:۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا۔ ائمہ نے اُس حدیث میں طعن کیا ہے جس میں عاصم بن کلیب (پہلی حدیث کے راوی) ہیں اور جس حدیث کی سند میں کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) ہیں اُس کو ابن جوزی نے موضوع کہا۔

(و) تنویر العینین میں ہے:۔

ابن حبان نے کہا کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) سے ہاتھ اٹھا (یعنی اُس پر عمل مت کر۔ وہ کام کی نہیں) اور امام احمد بن تیمیہ ابن جوزی نے کہا کہ ابن جابر کی روایت موضوع ہے۔

(ز) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

امام خطابی نے کہا ممکن ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کی رفع یدین مخفی رہ گئی ہو جیسا کہ اُن سے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا پوشیدہ رہ گیا ہے اور وہ تمام عمر پہلے دستور کے موافق دونوں ہاتھ ملا کر ران میں رکھتے تھے۔

(ح) شیخ ابو الحسن سندھی شرح مسند امام ابو حنیفہ میں فرماتے ہیں:۔

بیہقی نے کہا:۔

(۱) عبد اللہ بن مسعود نے قرآن سے ایسی چیزوں کو فراموش کر دیا جس میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا اور وہ دو سورتیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

٭ یہ مناظرہ بڑا پُر لطف اور دونوں جماعتوں میں فیصلہ کن ہوگا۔ امید ہے جس طرح ہم غیر احمدیوں سے اشاعت کا کام لیا گیا ہے شرکت کا موقع بھی دیا جائیگا لاہور بہت موزوں ہے

(۲) اُنہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس کو تمام علماءؒ نے منسوخ ہونے پر اتفاق کیا ہے اور وہ تطبیق ہے یعنی رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر ران کے بیچ میں رکھنا۔

(۳) انہوں نے بھلا دیا کہ اگر دو مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

(۴) انہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس میں علماء نے اختلاف نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے روز صبح کی نماز اُسکے وقت پر پڑھی

(۵) اُنہوں نے بھلا دیا اُس چیز کو جس میں علماء متفق ہیں کہ سجدہ کی حالت میں کہنی اور کلائی زمین پر نہ رکھی جائے۔

اور جبکہ اُن سے ان ان باتوں میں بھول ہو گئی ہے تو ممکن ہے کہ اُن سے رفع یدین کے بارہ میں بھول ہو گئی ہو۔

(ط) سنن نسائی کے حواشی جدیدہ میں ہے:-

امام احمد نے فرمایا محمد بن جابر (دوسری حدیث کا راوی) کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص اُس سے روایت کرے وہ اُس سے بدتر ہے اور دار قطنی نے کہا اس حدیث میں محمد بن جابر متفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(ی) مسک الختام میں ہے:-

اگر عبد اللہ بن مسعود کی حدیث ثابت ہو جائے تب بھی عبد اللہ بن عمر کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس وجہ سے کہ عبد اللہ بن مسعود کی حدیث سنن میں ہے اور عبد اللہ بن عمر کی حدیث صحیحین میں ہے اور اصول حدیث کا مسئلہ ہے کہ ان دونوں کتابوں (یعنی بخاری اور مسلم) کی احادیث دیگر سنن کے مقابلہ میں حجت میں مقدم ہوتی ہیں خصوصاً وہ حدیث جو متفق علیہ ہو اور حدیث ابن عمر کی متفق علیہ ہے۔

(باقی باقی)

# موت کی قیمت میدان جنگ میں

اگر دنیا کی ترقی کو اخراجات جنگ کے نقطہ خیال سے جانچا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ازمنۂ قدیم میں جنگ اور فتح کی قیمت موجودہ زمانۂ تہذیب سے کہیں کم تھی۔ حیات انسانی کو کاٹنے والے مہلک آلات جس قدر اب موجود ہیں پہلے نہ تھے اور وہ سہولتیں یعنی ہوائی جہاز۔ موٹر کار توپ کل کی توپ وغیرہ جن سے تباہی میں مدد ملتی ہو پہلے نام کو نہ تھیں۔

ایک دوسرا فرق جو قدیم و جدید جنگوں میں صاف نظر آتا ہے وہ شکست و فتح کا ایک حد تک غیر انسانی ذرائع پر انحصار ہے۔ قدیم لڑائیاں دست بدست تلوار یا ذرا فاصلہ سے تیر و سنان کے ساتھ ہوتی تھیں۔ لیکن موجودہ جنگ میں تفوق اور فتح کا مادی انحصار زیادہ تر کلوں اور مشینوں پر ہے۔ ایک ماہر رزمیات نے ٹھیک کہا ہے کہ جب کلیں اور مشینیں تھک جائیں گی تو موجودہ جنگ بھی ختم ہو جائیگی۔ کلیں اور مشینیں استعارتاً نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں بھی تھک کر ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر یوں خیال فرمائیے کہ جب توپ کا گولہ شاں شاں کرتا ہوا نلی میں سے نکلتا ہے تو اُس کی حرارت اور رگڑ کے باعث نلی کا سوراخ ہر بار ناقص ہوتا جاتا ہے۔ اور تھوڑی مدت کے بعد مستعمل شدہ توپ سے صحیح نشانہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے اور توپ مرمت کی محتاج ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے آلات جنگ بھی اسی طور پر وقتاً فوقتاً مرمت کے محتاج ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے صاف ظاہر ہے کہ جنگ کا خاتمہ انشاء اللہ العزیز آدمیوں کی تباہی سے بیشتر ہی آلات جنگ کے ناکارہ ہو جانے سے ہو جائیگا۔

مختلف جنگوں میں جس قدر موتیں ہوئی ہیں اُن کا اندازہ صحیح لگانا ناممکن ہے بعینہٖ اسی طرح جیسے کہ دو ریل گاڑیوں کے تصادم میں آجتک صحیح اعداد و شمار ہندوستان میں میسر نہیں آسکے جب بڑے سے بڑا حادثہ سننے میں آتا ہے جسمیں انجن اور درجنوں گاڑیاں پاش پاش ہو جاتی ہیں تو بھی اتلاف جان کے متعلق تسلی دی جاتی ہے کہ مجروحین کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہے تاہم اگر اس حقیقت کو ملحوظ خاطر رکھکر مختلف معرکوں کے اعداد اموات اور مجموعی اخراجات جمع کئے جائیں تو تخمیناً موت کی قیمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یورپ کی موجودہ جنگ سے ہر ایک ہمدرد بنی نوع انسان خائف اور ترساں ہے اس کی عالمگیر ہلاکت کا رعب دلوں پر چھایا ہوا ہے۔ لیکن اگر عمرانی حیثیت سے جنگ کے نتائج پر نظر ڈالی جائے تو ایک طرح کی تسلی (جسے خود غرضانہ کہئے یا فلسفیانہ) حاصل ہوتی ہے کہ گو مردے لاکھوں کی تعداد میں جنگ کی نذر ہو رہے ہیں لیکن ہیئت اجتماعی کے مقابلہ میں یہ جنگ ایک خفیف سی ہلچل ہے۔ انفرادی طور پر ہر ایک آدمی کی قیامت کا دن اُسکی موت کے وقت آجاتا ہے اور اپنی ذاتی بہبودی اور حفاظت کے مقابلہ میں انسان ایک جہان کی بربادی کو کم حیثیت خیال کرتا ہے۔ اور پھر اسی طور پر دوسروں کا درد اس کے دل میں جاگزین ہے تو اسے جنگ کے اثرات عظیم الشان پیمانہ پر ہلاکت آفرین نظر آتے ہیں۔ ہم اس تقابل اضداد کو دو مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسان ایک پہاڑ کے قریب کھڑا ہو کر اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کا جس وجہ معترف ہوتا ہے ایک سجے سجائے کمرہ میں بیٹھکر اُس کا اندازہ بمشکل لگا سکتا ہے وجہ یہ کہ پہلی حالت میں وہ اپنا مقابلہ ایک بہت بڑی ہستی سے کرتا ہے اور دوسری حالت کی نسبت اس کی انانیت کہیں زیادہ مرعوب ہو جاتی ہے۔ لیکن وہی پہاڑ جسے انسان اپنے جسمانی گز سے ناپ کر سر بفلک اور عظیم الشان خیال کرتا ہے۔ ایک عالم ارضیات یا عالم ہیئت کے نزدیک بمقابلہ کرۂ زمین کے ستاروں یا فضائے بسیط کی وسعت کے

ahmadimuslim.de

بالکل ہیچ ہے۔ ہمالہ سے اونچی چوٹی کی بلندی زمین کی گہرائی کے مقابلہ میں ایک اور سولہ سو کی نسبت رکھتی ہے ہندسوں میں ایسے تناسب کا صحیح تخیل تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اونچے سے اونچے پہاڑ کی مثال قطر زمین کے مقابلہ میں وہی ہے جیسی کہ ایک سولہ سو صفحہ کی مجلد میں ایک صفحہ کی حیثیت ہے (سولہ سو صفحہ کی کتاب میں ایک صفحہ کی موٹائی سے کتاب پر چنداں اثر نہیں پڑتا) یا آپ یوں خیال فرمائیں کہ مصنوعی کرۂ زمین کے روغنی رنگ کی گہرائی کا تناسب کرہ کے ساتھ تقریباً وہی ہوتا ہے جو بڑے سے بڑے پہاڑ کو زمین کے ساتھ ہے تو پہاڑوں کی بے حیثیتی اس نقطۂ خیال سے اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

یہی حال جنگ کے ہلاکت آفرین نتائج کا ہے جب ہم شخصی حیثیت سے لاکھوں سپاہیوں کی موت کی بابت سنتے ہیں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل دہل جاتا ہے۔ لیکن اگر اسی تباہی پر ایک عمرانی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جنگ کی ہلاکت کا اثر دنیا کی آبادی پر بالکل ہیچ ہے۔

دنیا کی مجموعی آبادی تقریباً پونے دو سو کروڑ ہے اور ہر سال اس میں تقریباً سوا کروڑ کی زیادتی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر سال ۸ کروڑ کے قریب بچے پیدا ہوتے ہیں اور چھ سات کروڑ آدمی مر جاتے ہیں بالفاظ دیگر ہر روز دنیا میں سوا دو لاکھ کی زیادتی ہوتی ہے اور اس کے مقابلہ میں موت پونے دو لاکھ کی صفائی کر دیتی ہے۔ اور اس طرح دنیا کی آبادی میں یومیہ چالیس ہزار کا اضافہ ہوتا ہے۔ اگر دن رات کے ہر لحظہ میں کوئی جلاد اپنی ان تھک تلوار سے ایک سر تن سے جدا کرتا جائے تو بھی ملک الموت کے کام میں بمشکل ایک فیصدی اضافہ ہوگا۔ ان صحیح اعداد کو مد نظر رکھکر جنگ کی ہلاکت کا اثر بالکل ہیچ معلوم ہوتا ہے۔ جنگ روس و جاپان میں ڈیڑھ لاکھ سپاہی لقمۂ اجل ہوئے تھے اور موجودہ جنگ میں پہلے چار ماہ کی تعداد اموات بیس پچیس لاکھ بتائی جاتی ہے گویا کہ اگر اسی حساب سے یہ جنگ ایک برس اور جاری رہی تو گو ہماری طرح کے بلکہ ہم سے بہتر ایک کروڑ نفوس مر جائیں گے لیکن اس کا اثر دنیا کی آبادی پر سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ سوا کروڑ کی بجائے اس سال میں دنیا کی آبادی ۳۵ لاکھ بڑھیگی۔

جنگ بوجہ اپنی مصائب اور سختی کے تمام دنیا کو متوجہ کر لیتی ہے۔ لیکن اگر اسی کے مقابلہ میں قدرتی حادثات اور وبائی بیماریوں کو رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت کا رخ کون سا ہے؟ صرف ہندوستان میں آج تک ایک کروڑ سے زائد آدمی طاعون کی نذر ہو چکے ہیں۔ بحساب اوسط فی سال سات آٹھ لاکھ آدمی بلکہ اس سے زیادہ طاعون کے شکار ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے گذشتہ ایک ہی زلزلہ میں تین لاکھ آدمی موت کی نیند صرف آن واحد میں خاموشی کے ساتھ سو گئے تھے اور خاص مہذب یورپ میں سالانہ ستر ہزار موتیں خودکشی کے باعث وقوع پذیر ہو جاتی ہیں۔

ان اعداد سے ایک طرح کی تسلی انسانی قلب کو حاصل ہوتی ہے اور جب انسان کا یہ عقیدہ ہو کہ موت سے کوئی گریز نہیں وَيُدْرِكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ تو موت کی تلخی زیادہ نہیں رہتی لیکن پھر بھی جنگ ایک ابتلائے عظیم ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالے نہ صرف یورپ کو بلکہ ساری دنیا کو اس کی آفات سے پناہ میں رکھے۔ اور گو ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جنگ قوموں کے لئے انسانی گناہوں کی فوری جزا و سزا کا ایک عارضی طریقہ ہے۔ اور اس حیثیت سے ضروری ہے لیکن بلجیم کی تباہی اور باقی سب جنگی ممالک کی حالت زار پر غور کرتے ہوئے مقتضائے بشریت یہی ہے کہ انسان موذی جنگ سے بچا رہنے کی خواہش کرے

علاوہ ان مقدمات کے میدان جنگ میں موت کی قیمت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ایک دو اور ضروری باتوں پر غور کرنا مناسب ہے۔

فوجوں کی ہلاکت کا بڑا باعث لڑائی کے زخم نہیں ہوتے بلکہ بیماری کے جراثیم ہیں۔ بالخصوص موجودہ جنگ سے پہلے جنگوں میں یہ حالت تھی کہ کشتگان میدان کارزار کی تعداد مختلف مہلک بیماریوں کے نتائج سے کہیں کم ہوتی تھی۔ البتہ موجودہ جنگ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت کے ذرائع زیادہ سبک رفتار اور مکمل ہونے کے باعث امید کیجاتی ہے کہ بیماری کا اثر اتنا وسیع نہ ہو سکیگا۔ سنہ ۱۸۵۳ء کی جنگ کریمیا میں فی ہزار فرانسیسی جہاں ۱۴۴ لڑکر مرے تھے وہاں ۲۳۶ بیماری کا شکار ہوئے تھے۔ بالفاظ دیگر ہر سولہ آدمیوں میں ایک مہلک زخموں سے مرا اور چار بیماری کی نذر ہوئے۔ انگریزی افواج میں اس کے بالمقابل فی ہزار ۷۴ مجروح مرے اور ۱۷۹ بیمار مرے تھے۔ اور سب سے زیادہ بین مثال اس حقیقت کی نپولین کی اس زبردست فوج کا قابل رحم انجام ہے جسے وہ فرانس سے روس لیگیا تھا پیرس سے ماسکو تک جانے آنے میں اس کی کئی لاکھ فوج میں سے صرف چند ہزار سپاہی باقی رہ گئے تھے حالانکہ اسے صرف ایک لڑائی لڑنی پڑی تھی۔ روس اور جاپان کی جنگ میں جہاں زخموں کے باعث ایک روسی سپاہی مرا وہاں تین بیماری سے مرے اور جاپانی فوج میں اس کی بجائے ایک اور دو کی نسبت تھی۔

ایک اور دلچسپ بحث اس ضمن میں اس امر کی تعیین ہے کہ ایک لڑنے والی فوج میں سے ایک یا زیادہ سپاہیوں کے سلامت بچ رہنے کی کتنی امید ہو سکتی ہے۔ بیمہ کمپنیاں اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر اس کی قسم کے اعداد و شمار جمع کر لیتی ہیں جن سے وہ وثوق کے ساتھ اپنے نفع نقصان کا اندازہ کر لیتی ہیں گویا کہ حساب کی مدد سے انہیں قیاساً یہ معلوم ہوتا ہے کہ فی سال اتنی بیمہ شدہ زندگیاں یا اتنے جہاز تباہ ہونگے لیکن جنگ میں اس قسم کے قیاس دوڑانے کے لئے کوئی مدد یا وسیلہ نہیں ہے تاوقتیکہ گذشتہ جنگوں کے متعلق کامل اعداد و شمار مہیا نہ ہو جائیں۔ البتہ اگر ایک فرضی شرط کے ساتھ ہم ایک فوج میں سے ایک خاص تعداد کی سلامتی کے متعلق

مب قیاس لگانا چاہیں تو اس طرح ممکن ہے فرض کیجئے کہ لاکھ آدمیوں کی ایک فوج جنگ میں شامل ہوتی ہے جس میں سے نصف لاکھ مجروح ہوتے ہیں یا مارے جاتے ہیں۔ اگر اس نقصان کی تلافی کرکے پھر ڈھائی لاکھ دوسری لڑائی میں شامل ہو اور نصف لاکھ کے نقصان کے بعد سہ بارہ ڈھائی لاکھ فوج تیسری لڑائی میں شامل ہو اور اسی طرح پانچ لڑائیاں لڑی جائیں تو ہم باسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اصلی فوج میں سے ایک آدمی کے بچنے کی کتنی امید کیجا سکتی ہے۔ پہلی لڑائی میں بچے رہنے کی امید ظاہرا طور پر پانچ میں چار ہے کیونکہ ڈھائی لاکھ میں سے دو لاکھ رہیں گے۔ اب دوسری لڑائی میں اصلی فوج کے دو لاکھ لڑ رہے ہیں اور نصف لاکھ تازہ سپاہی بھرتی کئے گئے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تازہ فوج اور پہلی فوج کے جوان ایک ہی حساب سے مرینگے۔ تو اصلی فوج کا ۴/۵ حصہ یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی بچیں گے۔ علیٰ ہٰذا القیاس تیسری لڑائی میں ان ۱۶۰۰۰۰ میں سے ۱۲۸۰۰۰ بچتے ہیں۔ چوتھی لڑائی میں ان میں سے ۱۰۲۴۰۰ بچتے ہیں اور پانچویں لڑائی میں صرف ۸۱۹۲۰ سپاہی اصلی ڈھائی لاکھ کی فوج میں سے بچ رہتے ہیں اس لئے ایک آدمی کے بچنے کے اتفاقات ۲۵۰۰۰۰ میں سے ۸۱۹۲۰ ہیں بچنے تقریباً تین میں سے ایک۔ بالفاظ دیگر پہلی فوج کے ہر تین ہزار آدمیوں کے دستے میں سے صرف ایک ہزار بچیں گے۔ گو یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خاص دستہ میں ہلاکت زیادہ ہو اور کسی دوسرے میں کم ہو۔ اور پھر جب اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے کہ تازہ فوج جو بعد میں بھرتی کی جاتی ہے شروع کی شکستہ ماندہ فوج سے کم مرتی ہے تو مسئلہ اتنا آسان نہیں رہتا۔ بالخصوص کسی ایک خاص سپاہی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ جنگ میں سے جان سلامت لے آئیگا تقریباً ناممکن ہے۔

آلات حرب کی ترقی پر نظر کرتے ہوئے قدرتاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ سابقہ جنگوں سے ضرور زیادہ مہلک ہوگی۔ لیکن اس قیاس کی تردید اس امر واقعی سے ہو جاتی ہے کہ جہاں ۱۸۷۰ء کے جنگ مابین جرمنی اور فرانس میں ایک سپاہی مارنے کے لئے ۳۶۵ گولیاں چلانی پڑیں تھیں وہاں جنگ روس و جاپان میں گولیوں کی تعداد اس سے تقریباً تین گنا یعنی ۱۰۵۳ تھی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اُن فنون کی ترقی کے ساتھ ساتھ جن کا مقصد انسانی ہلاکت کی عملی تجاویز مہیا کرنا ہے ذرائع حفاظت اور بچاؤ کے وسائل کی ترقی زیادہ تیز رفتار رہتی ہے۔ اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ خاص میدان جنگ میں مردوں کی اوسط فیصدی گھٹ رہی ہے یہ اوسط فریڈرک اعظم کے وقتوں میں ۶ فیصدی تھی نپولین بوناپارٹ کے زمانہ میں ۳ فیصدی۔ ۱۸۷۰ء کی جنگ مابین پرشیا و فرانس میں ۲ فیصدی اور جنگ روس و جاپان میں صرف نصف فیصدی تھی حفاظت کے وسائل کی پختگی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے موت کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ بنا برین اندازہ لگایا گیا ہے کہ روس اور ٹرکی کی جنگ ۱۸۷۷ء-۱۸۷۸ء میں ایک سپاہی کو مارنے کی قیمت تقریباً ۴۷ ہزار روپیہ تھی جنگ روس و جاپان میں موت کی قیمت یعنی ایک انسانی جان کو ہلاک کرنے کے اخراجات ساٹھ ہزار روپیہ سے بھی زائد تھے۔

موت کی قیمت کا مختصر الفاظ میں اعادہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج تک ایک جان کو تباہ کرنے کے لئے ایک من سونا۔ ایک ہزار گولیاں یا ساٹھ ہزار روپیہ کا خرچ رہا ہے۔

موجودہ جنگ میں بوجوہات مشرحہ صدر موت کی قیمت فی کس لاکھ روپیہ بڑھ جائیگی فاعتبروا یا اُولی الابصار

ہندوستان میں جہاں ہزاروں لاکھوں آدمی ہر روز پیٹ پر پتھر باندھکر اور اپنی پیٹھوں کو ننگا رکھکر افلاس و جہالت میں انسانیت سے گری ہوئی زندگیاں بسر کرتے ہیں موت کی قیمت مبالغہ سے خالی نہیں معلوم ہوتی اور جنگ یورپ کا یہ میہ کروڑوں روپیہ کا خرچ وہم و گمان کی حدود سے بھی متجاوز معلوم ہوتا ہے ✦

## کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

از مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی

**کمی تعلیم** تعلیم دینی میں گو یہ جماعت سب سے آگے ہو لیکن حضرات! یہ کون جماعت ہے؟ یہ مقلدوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ محققوں کی جماعت ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کا دعوے ہے کہ ہم میں فقیہ مجتہد مفسر سب ہو سکتے ہیں۔ اور بفضل خدا ہیں بھی۔

لہٰذا ہم یہ دیکھنا اور سننا ہرگز پسند نہیں کر سکتے کہ ہمارے یہاں بھی وہی طور تعلیم کا ہے جو اُن لوگوں میں ہے جن میں نہ کوئی فقیہ ہو سکتا ہے نہ مجتہد نہ مفسر بلکہ وہ اجتہاد و تفقہ کو پہلے لوگوں کے لئے مخصوص کر چکے ہوں۔ لہٰذا کانفرنس اور اُس کی کُل ماتحت انجمنیں سب ملکر بہت جلد ایک ایسے عالی شان تعلیمگاہ کی فکر کریں جو نہ صرف معمولی مدارس سے بڑھکر ہو بلکہ اچھے سے اچھے دارالعلوم سے فوقیت لیجائے

**سرمایہ** لیکن اِن سب تجویزوں اور سکیموں کو عملی صورت میں لانے کے لئے سب سے بڑی ضرورت سرمایہ کی ہے۔ خدا کے لئے علماء خانہ جنگیاں چھوڑ دیں اور فراہمی چندہ کا سامان کریں۔

رؤسائے قوم خود بھی متوجہ ہوں اور علماء اُنکو متوجہ کریں۔ احادیث و آثار صحابہ میں سے اُن واقعات کا ذکر اس وقت قوم کے لئے نہایت ضروری ہے جن میں اللہ کے لئے جان و مال فدا کر دینے کے تذکرے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور راہ خدا میں مال دینا شیخین کا اپنے کُل مال و متاع کو دین کے لئے دے ڈالنا۔ اور مہاجرین و انصار کا اپنی جان و مال اللہ کی بات اونچی کرنے کیلئے حاضر کر دینا۔ پڑھو! اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ تعالے نے مسلمانوں سے اُنکے مال و جان اس معاوضہ میں خرید لئے کہ اُن کے لئے جنت ہے۔

اور پڑھو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

ahmadimuslim.de

یعنی جب تک اپنے محبوب مال میں سے خرچ نہ کروگے بھلائی ہرگز نہ پاسکوگے۔

میں اپنے برادران دین کو اُسی خدائے برحق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے اُن کو اس سچے دین پر چلایا۔ اور فرمایا مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَّالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ دنیا کی پونجی تھوڑی سی ہے اور آخرت بہتر ہے۔ بلکہ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ زندگی دنیا درحقیقت کچھ چیز نہیں صرف فریب کی پونجی اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔ کہ وہ اپنی کانفرنس کی کل تمناؤں کو پورا کرنے کو اپنی ذاتی تمناؤں پر مقدم سمجھیں

قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

فَاَصْبَحَ الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَکَانَہٗ یَقُوْلُوْنَ لَوْلَا اَنْ مَّنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا لَخَسَفَ بِنَا جو لوگ قارون کا ایسا مرتبہ چاہتے تھے وہ صبح کو اُٹھے کہتے ہوئے اگر ہم پر خدا احسان نہ فرماتا تو ہمکو بھی زمین میں دھنسا دیتا مالدارو! نہ صرف یہی کہ تم کانفرنس کے لئے چندہ دو بلکہ اس کے لئے اپنے کو مٹا دو۔ اور گئے ہاتھوں یہ بھی سُن لو ؎

جان دی۔ دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

**کانفرنس کی خدمات** کانفرنس علوم پھیلائے گی۔ کانفرنس توحید کو دنیا میں چمکائیگی۔ کانفرنس مردہ سنتوں کو جلائے گی۔ کانفرنس شرک و بدعت کو مٹائیگی۔ کانفرنس جاہلوں کو عالم۔ عالموں کو کامل بنائے گی۔ کانفرنس نہ صرف دینی فوائد کی ذمہ وار ہوگی بلکہ دنیوی ترقیوں کا زینہ بھی بنے گی۔ کانفرنس مالداروں سے زکوٰۃ و صدقات وغیرہ لیکر اُن کو تو سخی بلکہ حاتم ثانی بنائے گی اور غرباء اور مفلسوں کو مالدار کر دیگی تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ بلدا بلدوں سے لیکر محتاجوں کو دیا جائیگا جن بیچاروں کی ٹوٹی پھوٹی گزر ہوتی ہے اُنکی عسرتوں کے دُور کرنے کا سامان ہوگا۔ بیکاروں کو باکار اور ادنے کو اعلے بنانے کا انتظام ہوگا۔

غرض اللہ تعالےٰ کانفرنس کے ذریعہ سے اگر ہمکو منظور ہوا تو ہر قسم کے دینی و دنیوی فلاح کا سامان

کرے گا۔ انشاء اللہ آئندہ نمبر میں تجارت کے متعلق بھی عرض کروں گا۔ مجھے محمدیہ کمپنی امرتسر کے ٹوٹنے کا بہت رنج ہوا گو میں اُس کا حصہ دار نہ تھا۔ انا للہ۔

**مدرسہ اہلحدیث** کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۴ صفر میں جو ذکر ہوا ہے جس کے لئے عرصہ سے فکر ہے۔ اور مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی مقیم حیدرآباد کی بروقت یاددہانی موثر ہوئی ہے کہ چندہ بھی آنا شروع ہوگیا ہے ہمارے محترم دوست ابراہیم صاحب خیتہ والے (از علاقہ بمبئی) نے مبلغ ۵۰ (پچاس روپے) دفتر ہذا میں اس شرط سے بھیجے ہیں کہ حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم و مغفور کے مدرسہ کو ترقی دینے کی تجویز تکمیل پا جائے تو اس میں دئے جاویں۔ امید ہے اور صاحبان بھی اس تجویز کی تکمیل پر توجہ فرماویں گے۔ بغرض استحضار تجویز کا مضمون پھر لکھا جاتا ہے:۔

حضرت میاں صاحب مولینا مولوی سید نذیر حسین صاحب (دہلوی) کا اپنا بنایا ہوا مدرسہ دہلی میں ہے جو آج کل جناب مولوی عبد السلام صاحب نبیرہ میاں صاحب مرحوم کی کوشش سے جاری ہے ہمدردان قوم مدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ اہلحدیثوں کا کوئی بڑا جامع مدرسہ خاص دہلی میں ہو۔ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں بھی بارہا اس کا ذکر آیا کہ دہلی کے اہلحدیث مدارس کو یکجا کیا جائے۔ مگر اللہ کے علم میں جو اس کام کا وقت ہوگا وہ وقت ابھی نہیں آیا۔ اس لئے احباب کی توجہ ادھر منعطف ہوئی کہ حضرت میاں صاحب کا مدرسہ کانفرنس کی نگرانی میں لیا جائے اور حسب ضرورت اُس میں تعلیم کا انتظام کرکے اُسی کو درجہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ مجھے یاد ہے سب سے پہلے اسی تجویز کے مجوز جناب مولوی عبد السلام صاحب ہیں جن کے اہتمام میں اس وقت تک مدرسہ چل رہا ہے اس تجویز کا ذکر اہلحدیث (مورخہ ۲۵ دسمبر) میں مفصل ہوچکا ہے امید ہے قوم اس تجویز پر دل سے متوجہ ہو جاوے گی۔ جس صاحب نے سب سے پہلے چندہ بھیجنے میں سبقت کی ہے بحکم اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ وہ بہت ہی بڑے درجہ کے مستحق ہیں جزاھم اللہ

احباب کی آراء کا انتظار ہے۔

## بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی

وید کیا ہے چند رشی راجوں بھرت کے دنس گھرانوں کی مدح و ثنا اور بھرت کے گھرانے کے دیوتوں کی التجا کا مجموعہ ہے اور مہابھارت اس کی تفسیر ہے چنانچہ ویدوں میں وہ شعر ہیں جو کہ مختلف شاعروں نے مختلف دیوتوں اور راجوں کی تعریف میں گائے تھے اور ویاس جی نے سبکو یکجا کر دیا اور سب کا پتہ سوکت سوکت اور رانتر منتر لکھ دیا کہ یہ فلاں کا کہا ہوا ہے۔ اور مہابھارت میں ان کے حسب و نسب و مقامی واقعات اور عمری حالات کا بیان ہے۔ پس وید کیا ہے صد ہا رشیوں کے گیت ویاس جی کی پہلی تالیف جس کو اُس نے اپنے چار شاگردوں کی معرفت تمام بھرتوں میں شائع کرایا تھا۔ اور مہابھارت کیا ہے ویاس جی کی اس سے پچھلی تصنیف جس کو وہ بولتے گئے اور گنیش جی لکھتے گئے تھے۔ اور ان کے شاگرد ویشم پاین نے راجہ جن میجہ کو سنائی اور سرپ یگیہ میں موضع سرپ دہن پڑھی اور اس سے شنک قصبہ نیمشار کے یگیہ میں بردم ہرشن اور اس کے بیٹے سوت نے یگیہ عام میں سنائی تھی۔ (بھاگوت سکندھ ۱ ادھیائے ۴) و مہابھارت کا شروع۔

منو کے حوالجات بھی میری کتاب میں درج ہیں اس واسطے اُس کا ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب ویدوں کے بعد کی ہے تالیف اور مہابھارت سے پیشتر کی ہے کیونکہ منو میں ویدوں کے حوالے درج ہیں اور مہابھارت میں منو کی حقیقت اور تصنیف کا حال اور حوالہ درج ہیں۔ چنانچہ شانتی پرب حصہ چہارم ادھیائے ۲۰ میں لکھا ہے کہ منو کی بزرگی مریچ اتریست پلہ انگرا کرتو وششٹ نے میرو پہاڑ پر (کشمیر میں) بیان فرمائی۔ منو نے انکو یکجا جمع کرکے دھرم شاستر بنا دیا جو گنتی میں پورے ایک لاکھ شعر تھے پرمیشور نے از بس خوش ہو کر

ahmadimuslim.de

فرمایا کہ اے منو تونے اس شاستر میں دھرموں کی تفصیل ایک لاکھ شعر میں کہہ ڈالی ہے شکر اور رسپتی اس کو دونوں اپنے اپنے درس میں داخل کریں گے اس سے سوتنتر دھرم جاری ہوگا۔

مگر اس وقت منو میں کل دو ہزار چھ سو چوراسی شلوک ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وید والوں کا ایک لاکھ ہمارے حساب سے دو ہزار چھ سو چوراسی کا ہوگا۔ یا امتداد زمانہ کے سبب حافظوں کی یادداشت سے باقی کا دھرم شاستر خورد برد ہوگیا ہے۔

دوسرے یہ کہ منو میں ویدوں کے حوالے ملتے ہیں لیکن مضمون نہیں ملتے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ جس حصہ وید سے منو نے لیا تھا وہ حصہ اس وقت ویدوں سے ندارد ہے۔

مہابھارت کی ابتدائی روایتوں سے پایا جاتا ہے کہ اس کی تصنیف کا زمانہ راجہ پرکھیت کی وفات کا بعد ہے جس وقت اس کی جگہ اس کا بیٹا جن میجہ تخت نشین ہوا اور سانپوں سے اپنے باپ کا بدلہ لینے چلا تو موضع سرپ دہن عرف سپیدوں علاقہ چھاچھرا جنوبی ضلع کرنال کے تالاب ناگ دہن پر سرپ یگیہ کیا اور وہ تین برس تک برابر ہوتا رہا۔ اس میں یہ کتاب پہلے پہل سنائی گئی۔ پھر شونک رشی کے یگیہ میں نیمشار ضلع سیتاپور میں سنائی گئی کہ یہاں پر بھی دیاس گدی تھی انہی دونوں جگہوں میں اس وقت ہزاروں رشی جمع تھے اس کو لکھ پڑھ کر لے گئے اور یہ کتاب کل عالم میں پھیل گئی۔

ہماری کتابیں بھاگوت کے مضمون منقول ہیں اسی واسطے اس کا ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ سو یہ کتاب بیاس کے فرزند ارجمند شکدیوجی کی تصنیف ہے جو کہ پرم ہنس اور بلند پرواز تھے۔ یہ بھی راجہ پرکھیت کی وفات کے وقت تیار ہوئی اور موضع شکرتال کہ گذشتہ زمانے میں بہت بڑا شہر تھا اور موضع سیکری ضلع مظفر نگر سے گنگا کے کنارے پر دس میل کے فاصلے پر واقع ہے راجہ پرکھیت کے رہنے کی جگہ تھی۔ اس میں اس نے کتاب کے مصنف سے سنی اور اپنا جنم مرن شدھ کیا اور وہ مندر اور برگد کا درخت کہ جس کے زیر سایہ بیٹھکر کتاب خوانی ہوئی تھی تا حال دونوں موجود ہیں۔

ویدوں اور مہابھارت اور منو اور بھاگوت کے علاوہ اور کوئی پرانی کتاب ہندی کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی کہ جو ہندوستان کے تواریخی حالات بالنقشہ وجغرافیہ بیان کرے۔ یا دیاس جی نے پیشتر کی ہو جس سے کوئی شخص کچھ خلاف بیان کر کے وید یا مہابھارت کی تردید یا تکذیب کرسکے۔ اور نہ ان کے ہمعصروں نے ان کی تردید کی۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مذکورۂ بالا کتابیں تالیف و تصنیف ہوئی ہیں جب ہی سے مسلم ومقبول چلی آتی ہیں۔ آریوں کے سوا کسی نے ویدوں کا ماننے والا ہو کر ان سے انحراف نہیں کیا اور ان کا بیان گو کیسا ہی ہو سب کو تسلیم ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بارہ بارہ کوس پر ہر ملک کی زبان اور قوموں کا رسم ورواج بدلا جاتا ہے ویسے ہی بارہ بارہ سال بعد نئے لوگوں کی باہمی ملاقات اور خیالات کے انتقال کے سبب لفظوں میں تفاوت زبان میں ترقی عقولوں میں پیدا ہو جاتا ہے اور ہر صدی کے بعد کل عالم میں پورا پورا انقلاب واقع ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے ہر صدی کے سرے پر کوئی نہ کوئی مجدد مشہور ہو جاتا ہے کہ جو تن من دہن سے اس زمانے کی بدعات کی اصلاح کرتا ہے اور ایک نئی روح پھونک دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ ہر ملک کی رسم ورواج اور زبان ایک دوسرے سے نہیں ملتی۔ چنانچہ پورب کی زبان پچھم والوں کی اور پچھم کی زبان پورب والوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور زمانہ قدیم کے رسم ورواج زمانہ حال کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو بات اس وقت خوبی میں داخل تھی وہی اس وقت پرلے درجے کی برائی معلوم ہوتی ہے۔ اور جو بولی اعلیٰ خیال کی جاتی تھی۔ وہ اس وقت بے محاورہ اور بھدی ثابت ہوتی ہے۔ اور اس بنا پر جو کچھ کہ الحال خوبی زمانہ اور محاسن دنیا خیال کیا جاتا ہے اور سب درست ومناسب ہے۔ یقیناً کسی آئندہ زمانہ میں نہایت قبیح اور از حد ناشائستہ ثابت ہوگا۔ جو زبان اس وقت بامحاورہ اور منجھی ہوئی کہلاتی ہے یہی مردود ومطرود ومتصور ہوگی۔ زمانہ کے اس انقلاب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں وید تصنیف وتالیف ہوئے تھے یا مہابھارت لکھی گئی اس وقت جو کچھ کہ ان میں رائج ہے سب حمیدہ صفات اور ستودہ ذات کی خوبیاں سمجھی جاتی تھیں۔ اور زبان شستہ ہونے کے سبب وہ سنسکرت (یعنی منجھی ہوئی) کہلاتی تھی۔ اس وقت کے لحاظ سے اس میں کچھ اعتراض نہیں پیدا ہوسکتا اور زمانہ حال کے لحاظ سے کہ ترقی کر جانے کے سبب خیالات بدل گئے ہیں وہ زبان بالکل مردہ ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ جن خیالات کے مقابل لاکر ہم وید کی رسموں اور پرانک رواجوں پر آج لوگ ہنستے ہیں آنے والی نسلیں ان پر ہنسیں گی اور ان کو بے وقوف قرار دینگی۔ پس انقلاب زمانہ کے لحاظ سے وید اور مہابھارت کا نام سنکر کانوں پر ہاتھ رکھ لینا یا ان کے معنے پلٹنے اور تاویل تراشنے کے سر ہو جانا نہایت ناپاک حرکت اور برا طریقہ معلوم ہوتا ہے جس کو معقول پسند انسان گوارا نہیں کرسکتا۔

حال کے آریوں نے پرانی کتابوں کے معنے پلٹنے کے لئے زمانہ حال میں ایک نئی صرف ونحو بنائی ہے جو کسی طرح بھی پرانے محاورات کے سمجھنے کا آلہ نہیں ہوسکتی وجہ یہ کہ وہ جدید ہے اور حال کے تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اور پرانی کتابوں کے لئے پرانے آلات درکار ہیں یعنی اسی زمانے کی صرف ونحو ہونی چاہیئے جس زمانہ کی وہ کتابیں ہیں۔ اس لئے میں نے اس سے سروکار نہیں رکھا اور پرانے محاورات سے ہی کام لیا ہے۔ (باقی باقی)

## علماء حنفیہ کرام سے چند سوال

(۱) مدینہ میں تین دفعہ ایک سال میں غسل قبر مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہے جس پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ اول ۱ر رجب المرجب معراجی دوم یکم ربیع الاول تولدی۔ سوم ۱۲ ربیع الاول۔

ahmadimuslim.de

وفاتی خوزے لوگ اور پاشا صاحب غسل کرلتے ہیں۔ پانی غسل کا تبرکاً رکھا جاتا ہے۔ غسل آنحضور کے سینہ مبارک اور چہرہ مبارک اور پاؤں کا کرایا جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا یا کرانا جائز ہے اگر جائز نہیں ہے تو ایسے کرنے والے کو قرآن مجید کیا کہتا ہے؟

(۲) اگر بہ نیت ثواب ایسا کرے اور وہ جائز ہو تو بدعت و ضلالت ہوئی یا نہیں۔

(۳) زید کہتا ہے کہ جب مدینہ والے مذکور الصدر کام کرتے ہیں تو ہمکو بھی یہاں کرنا چاہیے کیونکہ وہاں کے سب آدمی جاہل و بے عقل نہیں جو ایسا کام کرتے ہیں تو زید حق پر ہے یا باطل پر۔

(۴) قبر کو پختہ بنوانی۔ اور اُس پر روشنی کرنی یا کرانی جائز ہے یا نہیں۔ عمرو قائل ہے کہ اگر جائز نہیں ہے تو بڑے بڑے بزرگان دین کی قبر پختہ کیوں بنوائی گئی۔ اور اُسپر روشنی کیوں کی جاتی ہے؟

(۵) میلاد اور اُس میں قیام کرنا جائز ہے یا واجب یا فرض یا کیا؟

(۶) میلاد کب سے رائج ہے؟

(۷) میلاد مروجہ کو حضرت امام ابو حنیفہؒ نے جائز یا واجب یا فرض بتلایا ہے یا نہیں؟

(۸) اگر میلاد مروجہ کو امام صاحب نے جائز یا واجب یا فرض نہیں کہا تو جائز کیوں کہا جاتا ہے۔ اور کس طرح؟

(۹) میلاد کس خیال سے کرتے ہیں آیا بہ نیت ثواب یا بغرض ناموری؟

(۱۰) اگر بہ نیت ثواب کرتے ہیں اور اُس کی جواز کسی فقہ یا حدیث سے ثابت نہیں تو از روئے حدیث شریف محدثات سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۱۱) اگر محدثات سے ہو سکتا ہے تو بدعت و ضلالت ہوئی یا نہیں؟

(۱۲) قیام کس خیال سے کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ روح پاک آنحضور کی حاضر ہوتی ہے یا کسی دوسرے خیال سے؟

(۱۳) اگر دو جگہ ایک ہی مرتبہ میلاد ہوتا ہو اور دونوں مجلس میلاد میں قیام ایک ہی آن میں ہو تو روح کہاں حاضر ہوگی۔ کیا دونوں جگہ ایک ہی آن میں حاضر ہوگی یا باری باری سے؟

(۱۴) ایک چیز کا ایک آن میں دو جگہ یا چند جگہ ہونا محال ہے تو پھر کیونکر حاضر ہوتی ہے؟

(۱۵) اگر باری باری سے حاضر ہوگی تو جب ایک جگہ حاضر ہوگی اور دوسری جگہ نہیں تو جہاں حاضر نہ ہوگی وہاں قیام کرنا بے سود۔

ان سوالات مذکورہ بالا کا جواب قرآن مجید حدیث صحیح اور فقہ معتبر سے عنایت فرماویں۔ زید وغیرہ کے قول سے نہیں۔ ہاں جو سوال کہ تاریخ معتبر اور اصطلاح معتبر سے تعلق رکھتا ہو تو تاریخ معتبر اور اصطلاح معتبر اہل علم سے عنایت ہو۔ فقط۔

سائلان۔ عبدالرحیم و سراج الدین مقام بیڑ باری

ڈاک خانہ لوکہا ضلع دربھنگہ

*

## اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ

ایں چہ شور یست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شرے بینم

دنیا سے امن مفقود ہو گیا۔ فساد اور عناد پھیل گیا۔ ہوس ملک گیری نے لاکھوں ناکردہ گناہ اشخاص کو خاک و خون میں ملایا۔ ہزاروں عورتیں رانڈ اور سینکڑوں بچے یتیم ہو گئے۔ حالانکہ ہنوز روز اول والی مثال ہے۔ اور بقول لارڈ کرزن ابھی کئی ایک برس اسی جدال و قتال میں گزر جائینگے ماضی قریب کے سنین بھی گو کشت و خون سے بالکل خالی نہیں۔ لیکن نسبتاً امن کا دور تھا بے فکری کا زمانہ تھا۔ جس کی وجہ سے لوگ عیش و عشرت میں پڑ گئے اور خدائے قہار کا خوف و ہراس اُن کے دلوں سے جاتا رہا۔ اُنہوں نے عقل کے زور سے مختلف ایجادیں کیں۔ بے تار پیغام رسانی کا سلسلہ قائم کیا۔ ہوائی جہاز بنائے۔ تحت البحر کشتیاں تیار کیں۔ بیس بیس من گولے پھینکنے والی توپیں ڈھالیں بجلی کی طاقت سے ٹرام چلائے۔ اور شہروں گلیوں میں ایسی روشنی ہوئی کہ رات دن بن گئی۔ اُدھر کارخانوں کی کثرت اور کوئلہ کے دھوئیں نے فضائے آسمانی کو محیط کر لیا۔ اور دن کو سورج غائب ہو گیا اور بظاہر رات کا شبہ ہونے لگا۔ ڈاکٹری اور انجینئری میں بہت سے مفید معلومات کا اضافہ ہوا۔ مغربی ادویہ کے مقابلہ میں دیسی دوائیں تقویم پارینہ ہو گئیں اور نہروں کے اجراء سے ملک میں خوشحالی اور طبائع ترقی کر گئیں۔ اور اگر ہماری موجودہ مہذب اور متمدن سلطنتیں اطمینان اور دلجمعی سے اپنے اپنے مقبوضہ ممالک پر شاکر و صابر رہکر جنگ کی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاتیں تو ہم نیولائٹ کو پرانی روشنی پر ترجیح دینے کو تیار تھے۔ مگر حکیم شیرازی کا مقولہ سچ نکلا کہ " دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند"

اور تقریباً سب کی سب قابل ذکر سلطنتیں اپنے ذاتی فوائد و مصالح کے حصول کی غرض سے جنگ کی آگ میں کود پڑیں اور دنیا کا امن خود اُس کے باشندوں نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس عالمگیر دارو گیر سے کوئی فرد ناآشنا نہ ہوگا۔ یورپ تو سب کا سب گرفتار بلا ہو رہا ہے۔ ایشیا کے اکثر ممالک بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ لڑائی میں شامل ہیں۔ افریقہ بھی مصئون نہیں۔ امریکہ گو تا حال غیر جانبداری پر قائم ہے مگر تعجب نہیں کہ ایسی مشتعل آگ کی چنگاریاں اُس کے خرمن امن کو بھی آتشزدہ کر دیں۔ تاریخ اپنے اوراق الٹتی ہے اور جنگ کی خبر کوئی نیا واقعہ نہیں۔ بابل اور نینوا کی تباہی کے فسانے ابھی تک مؤرخین کو از بر ہیں۔ بیت المقدس کی بربادی اُسکے در و دیوار سے ظاہر ہو رہی ہے۔ سپین کے کھنڈرات زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ کبھی یہاں توحید کا دل آویز نعرہ اور اللہ اکبر کی دلکش صدا مسجدوں میں گونجتی تھی۔ زمین خدا کی ہے جسے چاہے اُس کا وارث بنا دے۔ خود ہمارا ہندوستان کبھی کسی ایک کا بن کر نہیں رہا۔ آرین قوموں نے اصلی باشندوں کو بھگا دیا اور اُن کے ملک و املاک پر قابض و متصرف ہو گئے۔ مسلمان آئے تو اُنہوں نے اپنا گھر

بنالیا۔ پھر انگلینڈ کے باشندوں کو آب و دانکی کشش یہاں کھینچ لائی۔ تاریخ کا مطالعہ سراسر عبرت ہے جسے خدا نے چشم بصیرت عطا کی ہو وہ موجودہ جنگ کے حالات سنکر زیادہ متحیر نہیں ہوتا مگر جو امر زیادہ تعجب انگیز اور وحشت خیز ہے وہ قریباً ساری دنیا کا اس شیطانی کھیل میں شریک ہو جانا ہے جو دانا اور سمجھدار دوسروں کو منع کیا کرتے تھے وہ خود آج سب سے مقدم (ہل من مبارز) کی صدا لگا رہے ہیں۔ وہ دول جو محافظ کہلاتی ہیں آج خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتیں۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ جو کچھ ہو رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور جو کچھ مستقبل میں ہوگا۔ وہ سامنے آجاویگا۔ ہمیں اس وقت سیاسی امورات سے بحث کرنی مدنظر نہیں۔ ہم گوشہ نشین اور عزلت گزین ہیں ہمیں ایسے معاملات سے سروکار رکھنی چنداں ضروری نہیں۔ خصوصاً ایسے پُرخوف و خطر موقعہ میں لب جنبانی سے خاموشی بہتر ہے ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

دکھانا صرف یہ ہے کہ قرب قیامت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور عنقریب وہ علامات شروع ہونے والے ہیں جن سے کوئی ذی علم ناواقف نہیں یہ جنگ پیش خیمہ سمجھئے اُن خوارق عادات اور آزمائشوں کا جن سے بہت جلدی تمہیں سابقہ پڑنے والا ہے۔ امام آخر الزمان علیہ السلام اور دجال لعین کے ظہور کا وقت نزدیک آگیا ہے جس وقت علامات کا کھلم کھلا اظہار ہوگا تو ان کا ورود متواتر اور متوالی ہوگا۔ ہمیں بطور حفظ ماتقدم باب التوبہ کے بند ہونے سے پہلے استغفار کرنا چاہئے۔ خدا کے آگے گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ غفور الرحیم ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ ہمارے قصور معاف کرے اور ہمارا ایمان قائم رکھے۔ ہمیں کسی ایسی آزمائش میں نہ ڈالے جس کے ہم متحمل نہ ہو سکیں۔ یاد رکھو:۔

چوں آب از سر گزشت چہ یک نیزہ و چہ یک مُشت

جب کھلبلی مچ گئی جب قیامت کا مقدمۃ الجیش سامنے آگیا تو اُس وقت تمہیں فرصت کہاں ملیگی کہ یکسوئی اور فراغت سے اپنے ارحم الراحمین کے حضور میں حاضر ہو کر معافی مانگ سکو۔ اب وقت ہے کہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر سچے مسلمان اور موحد بن جاؤ۔ دنیا چند روزہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ تمہارے اپنے ہندوستان کے ہزاروں آدمی جو برطانیہ کی فوج میں ملازم تھے۔ آج گولی کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انہوں نے آج سے تین چار ماہ پیشتر کبھی خواب و خیال میں بھی یہ ہلاکت بار منظر نہ دیکھا ہوگا۔ پلیگ نے جو ستم ڈھایا اور ڈھا رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ ہیضہ ملیریا ناگہانی اموات کی روز بروز کثرت ہے اور یہ معرکہ رستخیز تو ایک نمونہ قیامت ہے اور ہم اسے بیشک قیامت صغریٰ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ پس اے خدا کی وحدانیت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھنے والو تمہارے مخبر صادق (روحی فداہ) کی پیشینگوئیوں کے پورے ہونے کا وقت آگیا ہے اب اپنا اگلا پچھلا غنیمت سمجھکر سب سے پہلے اپنا دامن اعمال توبہ کے پانی سے صاف کرو اور پھر ورع اور اتقا کے خوگر بن کر اپنے میں اسلام کی وہ سپرٹ پیدا کرو جو تمہارے سلف صالحین میں تھی وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ۔

(صوفی)

---

## شراب خانہ خراب

شراب کا استعمال عموماً ہر مذہب میں منع ہے۔ یا یوں کہئے کہ کسی مذہب نے اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی بلکہ اس کے مرتکب کے لئے سزا تجویز کی ہے۔ گو اسوقت جن مذاہب میں سزا تجویز کی تھی اُن میں بھی سزا کا دستور نہیں رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ جس کا وقوع کثرت سے ہوتا ہے اُس کا روکنا مشکل ہو جاتا ہے یعنی جسکو ہم روک نہیں سکتے۔ اس کے روکنے کیلئے قواعد وضع کرنے بھی فضول ہوتے ہیں۔ بعض ملک کے قانون دانوں نے اس جرم کے لئے اس وجہ سے بھی سزا تجویز نہیں کی کہ یہ جرم ہی ایسا ہے کہ جسکی سزا مرتکب کو خود بخود ہی ملجاتی ہے تمام جرموں کی سزا مالی اور جسمی دو قسم کی ہوتی ہے جرمانہ مالی سزا ہے اور قید جسمی سزا ہے کہ اس سے مجرم کی آزادی چھن جاتی ہے۔ دوسرا سخت محنت لینے سے اُسکے جسم پر برا اثر پڑتا ہے۔ پس شراب میں یہ دونوں سزائیں موجود ہیں۔ شراب خور اپنے روپیہ اور دولت کو بہت کچھ ضائع کرتے ہیں۔ بڑے بڑے عالی خاندان کی تباہی کا موجب صرف یہی شراب ہی ہوئی۔ ہم نے اپنی آنکھ سے صدہا خاندان اس شراب کی کثرت سے برباد ہوتے دیکھے ہیں۔ جو کچھ اس سے جسم کی بربادی ہوتی ہے اگر اس کو صرف طبی حوالہ سے لکھا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اچھے اچھے خوب صورت جوان جو اس بلا میں پھنس گئے تو تمام گوشت اور چربی اس کی نظر کردی اور صرف ہڈیوں کا پنجر رہگیا جسکے دیکھنے سے بھی نفرت آتی ہے ہر ایک انسان جسم کی سلامتی کے لئے ہزارہا کوششیں کرتا ہے اچھے اچھے طاقتور کھانے کھاتا ہے۔ سردی گرمی سے بچنے کے لئے اچھے اچھے مکان اور لباس تیار کرتا ہے اور نقصان دہ مواقعہ سے دور بھاگتا ہے۔ مگر اس میں بلا دانستہ پھنس جاتا ہے۔ ہر ایک انسان اس قدر دور اندیش ضرور ہے کہ جو اس کی دولت یا جسم کو نقصان پہنچائے اس سے دور بھاگتا ہے۔ مگر شراب میں یہ بات نہیں وہ جس وقت تشریف لاتی ہے تو پہلے ہی دماغ پر اس قدر قابو پالیتی ہے کہ عقل اور سمجھ کو خارج کر دیتی ہے۔ وہ پہلے ہی سے سمجھتی ہے کہ اگر عقل اور سمجھ باقی رہی تو میرا ٹھکانہ نہیں لگیگا جب انسان میں عقل اور سمجھ ہی نہ رہی تو اب وہ اپنے لئے کیا دور اندیشی کر سکتا ہے؟

(باقی باقی)

---

مولانا صاحب چونکہ جہلم کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے فتوے نہیں لکھے گئے۔

(مینیجر)

# متفرقات

**تصحیح سابق** گذشتہ پرچہ کے صفحہ کالم ۳ پر جو رقم آمدہ از جنجبہ (مشرقی افریقہ) آنہ فنڈ برائے اہلحدیث کانفرنس مبلغ ساٹھ اٹھاسی روپے لکھی گئی ہے یہ (دستی روپے آٹھ آنہ ہے) ساری اٹھاسی ۸ر تھی فرستندہ کے خط سے معلوم ہوا کہ مبلغ عہ قیمت اخبار کے ہیں۔

**گرانی کاغذ** کی وجہ سے اکثر احباب اسی پر مصر ہیں کہ قیمت بڑھائی جاوے۔ مگر ہم اپنی رائے پر بحال مصر ہوں۔ کہ احباب توجہ کرکے اشاعت بڑھا دیں۔

**تلاش کتاب** تخریج الدرر مصنفہ ملا علی قاری کہاں سے ملے گی۔ واقف حال صاحب اطلاع دیں
خاکسار حکیم سجاد حسین از مین پوری

**گولکنڈہ یا حیدرآباد** کا کوئی روزانہ اخبار کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع فرمائیں خریدار نمبر ۳۴۰

**تلاش بزرگ** جناب مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد آگرہ کئی ماہ سے مفقود الخبر ہیں۔ مدراس اکوٹ۔ کو چین کے سفر کا قصد تھا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع فرمادیں۔ (حاجی وارث علی سوداگر آگرہ)

**تلاش دوا** خاکسار کو ضعف دماغ از حد ہے لکھنے پڑھنے سے عاجز آگیا ہوں۔ برائے خدا کوئی صاحب نسخہ بتلادیں۔ گرم دوا بالکل موافق نہیں کمزوری بہت ہے۔ (حافظ غلام نبی طالب علم بھوکر خرد ڈاکخانہ لدھو کے)

**تلاش دوا** میری ہمشیرہ جس کی عمر ۱۱ سال کی ہے مرض ذیل میں مبتلا ہے کبھی ایک ہفتہ۔ دو ہفتہ یا ایک ماہ کے بعد بیہوشی کا دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ پھیر کر بائیں شانے پر ہو جاتا ہے۔ اور عموماً بدن بھی پھر جاتا ہے۔ اور بدن سرد ہو جاتا ہے منہ سے کف نہیں ہوتی۔ مگر قدرے پانی بمثل سوتے آدمی کے جاتا ہے۔ دورہ کے وقت سارا بدن زور سے حرکت کرتا ہے۔ دورے کے وقت منہ کی شکل بمثل لقوہ والے آدمی کے ہوتی ہے۔ چار یا پانچ منٹ کے بعد ہوش آکر دل دھڑکنے لگتا ہے۔ جسم کو پسینہ بھی آجاتا ہے بعض اوقات دن میں کئی کئی بار دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے بعد بلند آواز سے بات کرتی۔ مگر مطلب کی۔ کہ نہیں لگتا۔ مزاج سرد ہے مگر پہلے گرم تھا۔

ناظرین اخبار اہلحدیث سے التماس ہے۔ کہ مفصل حال اہم مرض اور معالجہ سے آگاہی دیویں
خریدار اخبار نمبر ۳۶۵۹

**علاج مرض** (مندرجہ ۸ جنوری)

(۱) مرض طحال وغیرہ کے لئے دوائی مجرب موجود ہے پیر حضرت شاہ کوٹ لگو دو پرچے اخبار اہلحدیث کسی مستحق اشخاص کے نام جاری کرادیں۔ تو دوائی بلا کسی دیگر معاوضہ کے مفت روانہ ہوگی۔ اور شافی مطلق کے فضل سے یقین کامل ہے۔ کہ صحت کلی حاصل ہوگی (نوٹ) اگر دو پرچے جاری کرانے کی وسعت نہ رکھتے ہوں تو ایک ہی جاری کرادیں۔

(۲) میاں احمد الدین صاحب فارمین چھاونی ملتان براہ راست خط وکتابت کرکے نسخہ منگالیں۔ کیونکہ نسخہ اور ترکیب استعمال وغیرہ طویل ہے

(۳) محمد اسمٰعیل خریدار اخبار نمبر ۲۲۳۱ ایک پرچہ اخبار اہلحدیث کسی مستحق کے نام جاری کراکر مطلع کریں۔ دوائی مفت دی جاویگی جس سے تمام شکایت زبان اور اعضاء رفع ہو جاویگی۔ انشاءاللہ
نورالدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور

**علاج** اہلحدیث ۸ جنوری میں طبی سوال احمد الدین فارمین (متعلق احتلام) طلب دوا محمد اسمٰعیل خریدار نمبر ۲۲۲۲ (متعلق سرسام) کے جواب میں یہ عرض ہے۔ کہ بندہ کے پاس دونوں مرضوں کی مجرب دوائیں موجود ہیں۔ اگر دونوں حضرات مبلغ سکہ چند سے از ابتداء مرض اپنے مفصل حالات سے مطلع فرمائیں۔ تو دوائیں روانہ ہو سکتی ہیں انشاءاللہ بہت جلد صحت ہو جاویگی۔ پتہ صاف اور خوشخط ہو
حکیم عبدالوہاب صادق پور ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنہ

**دوائے احتلام** پوست کے ڈوڈے مع خشخاش ۴ تولہ۔ ہلیلہ زنگی ۴ تولہ۔ گڑ بہت پرانا ۸ تولہ۔ سوائے گڑ کے دونوں چیزوں کو خوب باریک کوٹ کر گڑ میں ملا کر یک جان کردیا جاوے ۲۱ گولیاں بنالی جائیں۔ ایک علی الصبح دوسری بعد دوپہر ۴ بجے کھالیں۔ ہر یوم میں ۳ آرام ہوگا آرام ہونے پر غریب فنڈ میں حتی المقدور کچھ داخل کرنا چاہیئے۔ اور اطلاع بھی دیں
منشی عبداللہ نمبوٹ جمیل سنگھ دگورو (جہلم)

## انجمن حمایت اسلام لاہور (پنجاب)
## کا
## تیسواں سالانہ جلسہ

انجمن کی جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۳ جنوری ۱۹۱۵ء نے قرار دیا ہے۔ کہ انجمن کا سالانہ جلسہ حسب دستور سابق ایسٹر کی تعطیلات میں بمقام لاہور منعقد ہو۔ ایسٹر کی تعطیلیں اس دفعہ ۲ اپریل سے ۵ اپریل ۱۹۱۵ء تک ہونگی۔

چونکہ اپتدار اپریل ہے۔ اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ موسم بہت خوشگوار اور فرحت افزا ہوگا۔ اور معاونان انجمن اور بہی خواہان ملت کو شریک جلسہ ہونے سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اس دفعہ اس امر کی خاص کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے مشہور ومعروف لکچرار۔ واعظین اور شعراء جلسے میں تشریف لادیں۔ اور اپنے پاکیزہ ملفوظات اور شستہ خیالات سے شرکار جلسہ کو مستفیض فرمادیں۔ تاکہ جلسہ بفضل خداوندکریم ہر ایک پہلو سے شاندار و کامیاب جلسہ ہو۔

جلسہ کو شاندار بنانے کے لئے جس قدر محنت اور کوشش کارکنان انجمن کے متعلق ہوگی اس سے دریغ نہ ہوگا البتہ مالی اعتبار سے جلسہ کو پورا کامیاب بنانا قوم کے اختیار میں ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ قوم اپنی تعلیمی ضروریات اور انجمن کے اخراجات کو مدنظر رکھکر کافی سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے اپنی توجہ اور سعی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اور خدا کی بارگاہ اعلےٰ سے اجر جمیل کی حقدار بنیگی۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
(خاکسار شمس الدین سکرٹری انجمن)

**خواست دعاء مغفرت** - سید نظیر احمد حکیم محمد علی صاحبان کمبوان سے لکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد صاحب خلف مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی نے بعارضہ فالج انتقال فرمایا انا للہ - مبین ایضاً جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کریں اور ان کے لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ

# انتخاب الاخبار

لارڈ کچنر (انگریزی وزیر جنگ) کی ہمشیرہ نے نیوزی لینڈ کی ایک مجلس میں بیان کیا۔ کہ لارڈ موصوف کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ دیر تک رہے گی

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کو اس کے لندنی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ طرابلس میں اطالی فوجوں کی حالت بہت خراب ہے۔ عربوں نے ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اطالوی فوجیں ساحل بحر کے شہروں طرابلس۔ درنہ۔ اور بنغازی کو عربوں کے حملوں سے بچنے کے لئے مورچہ بند کر رہی ہیں

انگریزی امیر البحر نے اپنے ایک رشتہ دار کو لکھا ہے۔ اس امر کا علم بہت ہی خوشی کا موجب ہے۔ کہ لوگ ہماری نسبت خیال کرتے ہیں۔ اور دعا بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ہمارا غنیم دلیر اور ہوشیار ہے۔ اور جنگ کے جدید طریقوں بحری سرنگوں اور آبدوز کشتیوں کی ایجاد کی وجہ سے یہ بہت مشکل ہے۔ کہ ہم جنگی جہازوں کے اعتبار سے اپنا تفوق کو قائم رکھ سکیں۔ ہمیں آسمانی امداد کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اس کے محض بے دست و پا ہیں۔

وزیر اعظم فرانس کا بیٹا لڑائی میں مارا گیا ہے۔

روسیوں نے نیم سرکاری طور پر بیان کیا ہے کہ ہم نے ترکوں کے چند جہاز جن پر آٹا اور دیگر سامانِ رسد لدا ہوا تھا غرق کر دیا ہے نیز جنگی جہازوں حمیدیہ۔ برسلا۔ اور پیک شفقت کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

ترکی گورنمنٹ نے اپنی پارلیمنٹ سے جنگی مصارف کے لئے ۱۵ کروڑ پونڈ کی منظوری مانگی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ترکوں کے ساتھ مقام اولتی اور کردگان میں سخت لڑائی ہو رہی ہے

البانیہ کے باشندوں نے سید پاشا کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور انہوں نے کوہ رسیول کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کا بیڑہ ہلگس ہیون اور ولہلمز ہیون میں لڑائی کے لئے جمع ہو رہا ہے۔

موجودہ جنگ میں اس وقت تک ۵۰ ارب روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

انٹورپ میں تیل کے تین عظیم کارخانے آتش زدگی سے تباہ ہو گئے

اس ہفتہ میں بھی متخاصمین کے ہوابازوں نے ایک دوسرے کے مقبوضہ شہروں پر بم گرائے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک کے قریب بم پھینکے۔ انگلستان اور پیرس پر بم پھینکنے میں ناکام رہے۔ انگریز ہوائی جہازوں نے انٹورپ میں بم گرائے۔

ترک تبریز (ایران) پر قابض ہو گئے ہیں سلطنت ایران نے اپنی حدود میں ترکوں اور روسیوں کی جنگی کارروائیوں پر اعتراض کیا ہے

جرمن سپہ سالار وان فالکن ہین کے بیٹے کو ایک فرانسیسی ہوا باز نے بم پھینک کر ہلاک کر ڈالا

میدانِ جنگ میں متخاصمین کی افواج کو برف باری اور کثرت بارش کے سبب سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں جن سے لڑائی میں وہ زور شور نہیں رہا

مغربی میدان جنگ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گو متحدہ فوجیں آہستہ آہستہ پیشقدمی کر رہی ہیں لیکن کثرت بارش سے دریاؤں میں طغیانی آ جانے کے باعث بعض مقامات پر پیچھے بھی ہٹنا پڑا ہے۔

جرمنی میں تانبے کی سخت کمی ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ سپاہیوں کی ٹوپیوں میں جو تانبے کی کیل ہوتی ہے وہ بھی نکلوائی گئی ہے۔

ترکوں نے علاقہ قفقاز میں روسی تانبے کی کان پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی گورنر نے کہا کہ ہم ترکوں کو بھگا کر چھوڑیں گے۔ اس کان سے ۴۸ ہزار ٹن تانبہ نکالا جاتا ہے ٹن ۲۷-۲۸ من کے درمیان ہوتا ہے۔

ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار مقیم اسٹاک ہوم لکھتا ہے کہ جرمنوں نے اپنی تمام بڑی بڑی لائنیں فوج کے سوا دیگر ہر قسم کی آمدورفت کے لئے پانچ روز تک بند کر دی ہیں۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم کوپن ہیگن لکھتا ہے کہ ہنیا (دومن) کے تمام شہروں کے محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جرمنوں کی ان تمام کارروائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی قسم کی عظیم کوشش کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اٹلی نے ۱۰۰ کروڑ روپے کے قومی قرضہ کا اعلان کیا تھا۔ ضرورت سے زیادہ درخواستیں آ گئیں

اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا جس سے ۱۲ ہزار آدمی ہلاک اور ۲۰ ہزار زخمی ہوئے

ایتھنز (یونان) کا ایک تار ہے کہ ترکوں نے مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن لارڈ کچنر نے ہوائی جہازوں کے بیانات پر کہا کہ ترکوں کی کچھ فوج کلاق سویز تک آ گئی ہو۔ ترک ملک مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

وادی ٹوچی میں سرحدیوں کی یورش کے بعد امن قائم ہو گیا ہے۔

پولینڈ میں روسیوں اور جرمنوں کے خونریز معرکے ہوئے مگر ان کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

گلیشیہ میں بھی روسیوں اور آسٹریوں میں معرکہ آرائی جاری ہے۔

اس ہفتہ جنرل فرنچ (انگریزی سپہ سالار افواج) نے ہندوستانی افواج کا معائنہ کر کے ان کی بہادری کی تعریف کی

انگریزی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حبشی اخبارات کا لہجہ انگریزوں کے خلاف ہے۔

ترکی سپاہ نے پھر اپنی اصلاح کر لی۔ کردگان میں جو ساری کمش کے مغرب میں تقریباً ۲۰ میل ہے۔ ترکوں سے چھ روز سے سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اردہان اور ساری کمش میں سخت شکستوں کے بعد بھی ابھی ترکی سپاہ وہ اپنی اصلاح کرنے کے قابل ہو گئی۔ ارض روم و ارزنجان سے اسے کمک پہنچ گئی۔ ایک لاکھ ترکی سپاہ کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ ارض روم کے قریب ہونے سے انہیں رسد بسہولیت ملجاتی ہے

اٹلی کے زلزلہ سے پوپ کے محل کو بھی صدمہ پہنچا۔ سینٹ پیٹر کی صدہا کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ سینٹ جان کے گرجا میں سینٹ پال کا مجسمہ ۲ فیٹ بلند کھڑا تھا۔ گر کر چکنا چور ہو گیا

**قصائیوں کی ہڑتال۔** امرتسر میں شہر کے قصائیوں پر کمیٹی لائسنس لگانا چاہتی ہے۔ انہوں نے چہارشنبہ سے آج اتوار ۱۷۔ تک ہڑتال قائم رکھی ہوئی ہے

# مومیائی

۱۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکسان مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

## قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۱۰/ پاؤ پختہ ۲۰ مع محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب مولوی محمد عبید اللہ مقام مستی ہوکہ ضلع سامان سے لکھتے ہیں۔ ۱/۲ ڈبیہ مومیائی جو آپنے بھیجا تھا اس میں سے دو ڈبیہ ایک مریض کو کھلایا۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جوڑ جوڑ میں درد شدید ہوا کرتا تھا۔ دماغ میں ضعف از حد۔ مگر اب بفضل تعالیٰ بہت افاقہ ہے۔ ۲ ڈبیہ اور بھیجیں اور ایک ڈبیہ بھی بطور نمونہ کے طور پر ملنی چاہئے۔ ۹ دسمبر ۱۹۱۴ء

جناب حکیم محمد اسحاق صاحب اہلحدیث ضلع بہار سے تحریر کرتے ہیں۔ قبل ازیں آپکے کارخانہ سے مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا بہت امراض میں بہتر مفید ثابت ہوئی آدھ پاؤ اور بھیجیں از کرم مجھے

جناب حاجی نور محمد و محمد شاہ صاحب ضلع لکھتے ہیں۔ سال گذشتہ بھی مومیائی منگوائی تھی بہت مفید پڑی تھی۔ ایک چھٹانک ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ (موضع ناظر بنجن) ۷ دسمبر ۱۹۱۴ء

ملنے کا پتہ۔ پروپرائٹر دی میڈیسن الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر پنجاب

اسلام اور علماء فرنگ۔ یورپین عاقلوں کے قلم وزبان سے اسلام کی صداقت وفضیلت کا اقرار ۲/

# نہایت مفید۔ ضروری اور کار آمد کتابیں بنرخ رعایت بہت

**تحفۃ النساء** ایک مستند مسلمان خاتون (ڈاکٹرہ) کی تصنیف۔ حضور لیڈی فیملی ڈاکٹر صاحب لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور ومقبول شدہ۔ اس میں عورتوں کے خاص وعام جملہ امراض۔ عوارضات۔ تغیرات۔ شکایات حیض ونفاس۔ حمل اسقاط۔ اٹھرا۔ کھانسی۔ وغیرہ کے اسباب وعلامات مع علاج ومجرب نسخہ جات۔ مفید آداب وتراکیب۔ ضروری نقشہ جات اور بچوں کے نشوونما۔ تربیت وغیرہ کے متعلق مفصل بیان ہے۔ ہندوستان کے سربرآوردہ لوگوں کی رائیں اسکا ظاہر ثبوت ہیں۔ ہر گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے اصلی قیمت [illegible]

**تجربات ورزن** اس میں اشتہاری ادویہ بال اڑانے کا صابون۔ عرق۔ پوڈر۔ خضاب۔ ہیر آئل وغیرہ کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں بٹن بنانا۔ موم بتی بنانا چیڑا لاکھ۔ منجن وغیرہ وغیرہ کے بہت سے نسخے مع تراکیب درج ہیں اصلی قیمت ۱۲ رعایتی ۸/

**چشمہ حیات** جلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اون کی قدیم وجدید تحقیقات۔ اسباب وعلامات مفید ہدایات ومجربات اس میں درج ہیں رعایتی قیمت ۶/

**دنیائے اسلام اور عیسائیت** اسلام نے کس طرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم وفنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے مصائب میں مبتلا ہے۔ اُن کا ذکر اور علاج تا جدید رسالہ رعایتی ۵/

**سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل** ایک جاپانی پروفیسر کا سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر اور آنے والے پرآشوب زمانہ کے متعلق تبصرہ لکھا ہے ۴/

**قسطنطنیہ** اس شہر کے مفصل حالات۔ تاریخی عمارات۔ خصوصاً عالیشان مساجد ومقابر سلاطین ترک۔ بازاروں اور محلوں کے حالات۔ قسطنطنیہ کی گھر بیٹھے سیر اصلی قیمت ۱۲ رعایتی ۶/

**فتح قسطنطنیہ** سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی اسباب۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے۔ اور رقت انگیز حالات۔ سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی خصلت کے موازنات۔ قابل دید کتاب اصلی قیمت ۱۴/ رعایتی ۱۰/

**تاریخ عرب** ملک عرب کی تاریخ جو مسلمانوں کے لئے جاننا ضروری ہے اس کے مطالعہ سے عربوں کی بحری وبری تاریخ کے مناظر نظر آتے ہیں اصلی ۱۶ رعایتی ۱۳/

**تاریخ مراکش** افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ رقت خیز مناظر۔ اصلی قیمت ۱۴ رعایتی ۱۰/

**تاریخ طرابلس وطرابلس** شمالی افریقہ کی ایک بہترین نامور اسلامی سلطنتوں کے بحری وبری قابل دید حالات۔ اصلی قیمت ۱۲/ رعایتی ۹/

**تاریخ بلاد الجزائر** سلطنت الجزائر کے حالات۔ اسلامی شکوہ کا نقشہ رقت انگیز مناظر اصلی قیمت ۶/ رعایتی ۴/

**حالات ایران سردحصہ** مملکت ایران کے مفصل حالات۔ دلچسپ امورات اور انتظامات وغیرہ کا مرقع اصلی قیمت سرد حصہ ۴/ رعایتی ۳/

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

R. L. No. 352

## تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات
مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتاریخ سنت
حضرت سیدکا ثانی ہے لیکن جنکو جناب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب
سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام
غذا نہ کھا سکتے تھے جب وہ نواب امیر علیخان والئ ٹونک
کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپاہ سالار
فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا۔ اور جنگ
سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو
مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن سے خوارق و غیب
سے خروج ہوتا جن کی دعا سے شیر رام ہو جاتیں خود حضرت
سید کا ملات نصیحت کر رہا نقش ہو تا ہے ۔ جنکی دعا سے ...
شاہ اور کئی بیان ... [illegible]
... انگریزی [illegible] ... جن کی موافقت ... ہوشیار
... کے ... عمدہ ... جب ... کی ...
... [illegible] ...
منگا کر ملاحظہ فرمائیں قیمت علاوہ محصولڈاک عہ
ملنے کا پتہ منیجر صوفی بنڈی بہاؤ الدین (گجرات پنجاب)

---

تائیفاً وقتہ فریدہ جلد لو۔ نعمت ہر دو جہان حاصل کرو
صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت
یکم صفر سے آخیر ربیع الاول تک

---

**صحیح بخاری** مترجم حنا شدہ مطبوعہ انوار الاسلام
امرتسر ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ بلا جلد عہ
پارہ اول۔ صحیح مسلم مترجم حنا شدہ مطبوعہ مطبع القرآن
والسنہ امرتسر یہ بھی اسی پارہ کی کتاب ہے اصلی قیمت ۵ رعایتی عہ
**زہرالانسان** منظوم مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب
ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت عہ رعایتی
بیں مسلمانوں کو مناسب ہے کہ وہ بہشتی زیور کتابیں بچوں کو
کتابیں بدبدیہ ... بہت ... ہوگی ... فیوض برکات
میں ... [illegible] ... المشتہر
نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب ... [illegible] ... دروازہ ملتان

## شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

**حبوب دافع جریان و کثرت احتلام** ان حبوب کے استعمال سے
بلاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور
سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا
کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عہ
**طلاء** اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے
اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کے اندر دور
ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔
اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب
دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت عہ
**حبوب بواسیر ہر قسم** بادی آبی خونی ہر قسم کی
بواسیر کیلئے اکسیر ہیں قیمت عہ
**سرمہ منور چشم** اس سرمہ کے استعمال سے دھندلا جالا
پھولا پانی بہنا۔ وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک
لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ فی تولہ
**دوائی خارش ہر قسم** اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم
کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ
چاہے خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی
ہے قیمت ۸ فی تولہ۔ ملنے کا پتہ
منیجر شفاخانہ یونانی گجرانوالہ چوک چشمہ

## دفتر اہلحدیث کی کتابیں

**الفاروق** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری
مولفہ علامہ شبلی عہ
**سیرت البخاری** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
کی سوانح عمری عہ
**الفوز العظیم** قرآن کریم کی قسموں کی حکمت۔ قابلدید
رسالہ۔ قیمت ۳ر
**علم الفقہ** فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ
بحث قیمت ۲ر
**خرافات تناسخ** تناسخ کے نتائج ۳ر
نمازاوراربعہ ... کے احکام اور محمد صاحب کی
عبادتوں سے ... [illegible] ... نقلیں ۲ر

**سوامی دیانند کا علم و عقل** ۱ر
**حدوث وید** قدامت وید کا ابطال دیکھئے ۱ر
**الہامات مرزا** مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی
مفصل تردید۔ مع جواب آئینہ حق نما ۵ر
**کلمہ طیبہ** اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ
اور محمد رسول اللہ کی تفصیل و تشریح بڑے لطیف
پیرایہ میں کی گئی ہے ۱؍
**شریعت و طریقت** ہر دو کا بیان ۱ر
**عزت کی زندگی** قابلدید رسالہ ۱ر
**حدوث دنیا** آریوں کا رد ۱ر
**صحیفہ محبوبیہ** قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ
کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۱ر
**رسوم اسلامیہ** رسوم قبیحہ کی تردید ۱ر
**شادی بیوگان اور نیوگ**
**بحث تناسخ** تناسخ اور مادہ کا
ابطال قیمت ۱ر
**ہدایت الزوجین** نکاح و طلاق کے مسائل اور
بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۲ر
**اسلام اور برٹش لاء** یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین
انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر جتلایا ثابت کیا ہے کہ
اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۱ر
**اسلامی تاریخ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
کے حالات مبارکہ بچوں کیلئے بہت مفید ۵
**جنگ و جدال** اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ۱ر
**خیر کوب بدعت** بدعات کا رد ۳ر
**الاسلام علیکم** اسلام کے احکام ۱ر
**اہلحدیث کا مذہب** فرقہ اہلحدیث کے معتقدین
کے مسائل کا بیان ۱ر
ملنے کا پتہ ۲ر
**منیجر اہلحدیث امرتسر**

... مطبع ... میں ... چھپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ :- "اہلحدیث امرتسر"

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۱۳

امرتسر مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء روز جمعہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

روسا و جاگیرداران سے " للعہ

عام خریداروں سے " [illegible]

ششماہی " [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس [illegible]

ششماہی " ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولینا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

## انجمن اخوان الصفا

مسلمانوں خصوصاً عالمان اسلام کی اخلاقی حالت جس قدر کمزور بتائی جاتی ہے گو اس میں مبالغہ کو بھی دخل ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اس مبالغہ کی کچھ نہ کچھ اصلیت ہے۔ حضرت مسیح کا قول سونے سے لکھنے کے قابل ہے جو آپ نے حواریوں کو فرمایا تھا:۔

تم زمین کے نمک ہو نمک سے سب چیزوں کا مزہ ٹھیک ہوتا ہے۔ لیکن جب نمک ہی بگڑ جائے تو اسے کون ٹھیک کرے۔

علماء امت مثل نمک کے ہیں انہی سے امت کا مزہ سنورتا ہے اور انہی سے بگڑتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے

> ھل افسد الناس الا الملوک
> وعلماء سوء و رھبانھا

لوگوں کو بادشاہوں اور مولویوں نے خراب کیا۔ علماء کا اثر عوام پر ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے۔ آج جس قدر اسلامی رونق نظر آتی ہے یہ علماء ہی کے دم قدم کی برکت ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ نہ حکومت کی طرف سے مذہبی احکام کی پابندی پر جبر ہے نہ برادری کا خوف۔ ہاں صرف علماء کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے اس لئے علماء کو اپنا منصب ملحوظ رکھکر اس نیت سے کہ ہماری صلاحیت سے دوسروں کی صلاح ہوگی۔ اپنی صلاح کی فکر بھی کرنی چاہیے۔ گو سب علماء اسلام قابل عزت اور واجب التکریم ہیں۔ مگر جو کام ابتدا سے چھوٹے پیمانے پر شروع کر کے آہستہ آہستہ بڑھایا جائے اس کی ترقی طبعی ہوتی ہے۔ اور جو کام ابتداء سے بڑے پیمانے پر شروع کر دیا جائے وہ معقول ترقی نہیں کرتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے سامنے جو بڑے بڑے کالج نظر آتے ہیں ابتدا میں اتنے بڑے نہیں تھے بلکہ پرائمری کے معمولی چھوٹے چھوٹے مدرسے تھے آخر آہستہ آہستہ اتنے بڑے کالج بنے۔

اسی اصول سے چند احباب نے انجمن اخوان الصفا سردست خاص اہلحدیثوں کے لئے قائم کی ہے جو پہلے خود یکجا ہو کر دوسروں پر اثر ڈال سکیں گے۔

اس انجمن کے مختصر قواعد درج ذیل ہیں:۔

### قواعد انجمن اخوان الصفا

(۱) یہ انجمن اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ہوگی۔

(۲) اس انجمن کی غرض اس کے ممبران کا باہمی میل جول اور اسلامی اخلاق سے ربط ضبط کرنا اور کرانا

(۳) اس کے ممبر تین قسم کے ہونگے۔

(ا) وہ علماء جو علوم عربیہ کے ماہر ہوں۔

(ب) واعظان اسلام جو علوم عربیہ میں کامل مہارت نہ رکھتے ہوں مگر وعظ کر سکتے ہوں۔

(ج) دیگر ہمدردان اسلام۔

(۴) ہر ممبر کا فرض ہوگا:۔

(ا) کسی ممبر انجمن کی شکایت غیبت یا ہتک وغیرہ

گلزار احمدی - یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے پہلی قیمت للعہ ہر سہ جلد - رعایتی قیمت [illegible] - صفحہ

نہ کرے۔

(ب) کسی مقام پر کسی ممبر کی غیبت یا ہتک وغیرہ ہوتی ہو تو اُس کا دفعیہ کرے۔ اور اُس کے متعلق غلط فہمی کو باحسن وجوہ دور کرے۔

(ج) ہر ممبر دوسرے ممبر کی حاضر غائب عزت کرے اور توقیر بڑھا دے۔

(د) جو ممبر کسی ممبر انجمن ہذا سے کسی جائز کام میں دینی ہو یا دنیاوی مدد چاہے تو حتی الامکان اُسے مدد دے۔

(۵) وقت داخلہ اقرار نامہ کے ایک فرد پر دستخط کر کے ناظم انجمن کے پاس بھیجدے۔

(۶) ہر ممبر کے پاس چند کاپیاں قواعد اور چند اقرار نامے رہیں گے جو دوسرے لوگوں کو ممبر بنانے کیلئے کام دیں گے۔

(۷) ہر ممبر کے پاس ایک کاپی ہوگی جس میں ممبروں کا نام درج ہونگے۔ ہر جدید ممبر کی اطلاع ناظم کو پہنچیگی اور وہ کل ممبران کو اطلاع کریگا۔ اور وہ ممبران اُس اپنی کاپی میں اُس جدید ممبر کا نام مع پورے پتہ کے درج کریں گے۔

(۸) بغرض اخراجات داخلہ ممبری ۸ر ہوگا۔ مزید امداد شکریہ سے قبول ہوگی۔ بوقت ضرورت مزید چندہ ہونا بھی ممکن ہے۔

(۹) اگر کسی ممبر نے خلاف ورزی کی تو مجلس شوریٰ بعد ثبوت اُس کو انجمن سے خارج کر دے گی۔ اور اگر وہ پھر داخل ہونا چاہے گا تو تحریری توبہ نامہ اور داخلہ لیکر داخل کیا جاوے گا۔

(۱۰) اس انجمن کے انتظام کے لئے ایک مجلس شوریٰ بھی ہوگی جس میں صدر اور ناظم کے علاوہ ۷ ممبر ورکنگ ہوں گے۔

سردست اس انجمن کے صدر مولنینا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور ناظم ابوالوفا ثناء اللہ مقرر ہوئے۔ اور ممبران مجلس شوریٰ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب مظفرگڑھی (سیکرٹری اہلحدیث کانفرنس) مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی منیر خان صاحب پوری مقرر ہوئے ہیں۔ باقی کی جگہ ہنوز خالی ہے۔

امید ہے ناظرین کرام اور ہمدردان اسلام اور بہی خواہان **ملت** خیرالانام اس انجمن کی نسبت نہ صرف اپنی رائے لکھیں گے بلکہ منظوری سے بھی اطلاع دینگے۔

**نوٹ**:۔ جو صاحب منظور کریں باقاعدہ کم از کم ۸ر داخلہ ساتھ بھیجدیں۔ فہرست ممبران درج اخبار ہوتی رہیگی۔

## جونپوری قاضی کا ایک بھائی

ناظرین سمجھتے ہونگے کہ جونپوری قاضی عرصہ ہوا انتقال کر چکے۔ مگر اُن کو معلوم نہیں ہوگا کہ پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں ایک صاحب اُن کے بھائی بندوں میں سے موجود ہیں۔

آپ کا نام ہے حکیم قاضی عبدالاحد آپ ایک جامع اوصاف عالم ہیں۔ بڑا وصف آپ میں یہ ہے کہ آپ جس کے جواب میں قلم اُٹھاتے ہیں۔ اتنی گالیاں دیتے ہیں کہ اُس بیچارے کو اپنی شرافت میں بحکم ؎

ولقد مررت علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی

بجز خاموشی کے چارہ نہیں رہتا تو قاضی کو اس میں اپنی فتح سمجھکر شیخی بھگارنے کا موقع ملجاتا ہے۔

پشاور میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر قاضی صاحب مذکور نے ایک اشتہار دیا تھا جس میں چند سوال ارکان کانفرنس پر کئے تھے اُنکے جوابات ارکان کانفرنس کی طرف سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ر جمادی الاول مطابق ۱۰ر اپریل ۱۹۱۴ء میں دئے گئے۔ اب اُن کے جواب الجواب میں قاضی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے صادق اہلحدیث اور کاذب اہلحدیث کی تمیز کرنے کا دعوے کیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کو بڑی خوشی سے دیکھا ہمارا خیال تھا کہ جو کام آج تک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے نہوا قاضی صاحب نے کیا ہوگا۔ کیونکہ آپ کو اصول و معقول دانی کا دعوے ہے مگر افسوس ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قاضی صاحب کو چاہیئے تھا کہ صادق اور کاذب اہلحدیث جانچنے کے لیئے اہلحدیث کی جامع مانع تعریف کرتے۔ اگر وہ بدیہی ہوتی تو بداہت پر چھوڑ دیتے اگر نظری ہوتی تو اُس کو مدلل کرتے۔ اُس کے بعد فریقین یعنی کانفرنس کے ممبروں کے اقوال و افعال کو اور اپنے اور اپنے ہمخیالوں کے اقوال کو اُس کسوٹی پر کستے بقول ؎

تا سیاہ روئے شود ہرکہ در وغش باشد

جو کھرا ہوتا اُس کو کھرا کہتے جو کھوٹا نکلتا اُس کو کھوٹا قرار دیتے۔ لیکن ایسا تو وہ کرے جس کو تحقیق حق ہی غرض ہو جس کو یہ غرض نہ ہو بلکہ یہی مقصود ہو کہ اپنے مخالف کی توہین اور بدنامی کرے وہ جو کچھ کرے اُسکو جائز ہے۔

قاضی صاحب کو سب سے بڑا رنج یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس میں جو لفظ "کانفرنس" ہے یہ بہت برا ہے کیونکہ یہ لفظ غیر عربی ہے۔ جواب دیا گیا کہ آپ بھی تو غیر عربی (پنجابی اردو وغیرہ) بولتے ہیں۔ یہانتک کہ انگریزی کے الفاظ (فیر۔ کالم وغیرہ) بھی آپ نے لکھے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے دیا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ فیر انگریزی لفظ ہے نیز میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے مذہبی کاموں میں بلاضرورت غیر عربی الفاظ نہیں بولنے چاہئیں۔ مگر باوجود اس کے آپنے اپنی اسی کتاب میں "**پبلک**" کا لفظ بلاضرورت بولدیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

اس پرچہ میں جہالت بھی ہے اور بے انصافی بھی اور بدنیتی اور **پبلک** کو دھوکہ دہی بھی ہے ص ۲۴۷

حالانکہ پبلک کی بجائے (عوام) کا لفظ ملتا ہے۔

**مولانا!** اسی کو کہتے ہیں ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

کیسا زمانہ ہمنے دیکھا کہ ہمارے قاضی لوگ ایسے ایسے ضروری اور اہم امور میں غلطاں پیچاں ہیں۔ کہ غیر عربی لفظ کیوں بولا۔ سچ ہے ؎

ahmadinmuslim.de

ستوں (چشم بددور) میں آپ نے بیاں کر
نمونہ میں خلق رسول امیں کے

دوسری علمی غلطی جو قاضی صاحب نے کی ہے جس سے اُن کی وقعت اہل علم کی نگاہ میں بہت کچھ کم ہو جائیگی یہ ہے کہ انہوں نے اصول مناظرہ کو ملحوظ نہیں رکھا

علم مناظرہ کا بنیادی اصول ہے کہ جو بات دلیل میں پیش کی جائے وہ یا تو بدیہی ہو یا کم سے کم مسلمہ فریقین اختلافی اور متنازعہ فیہ امر کو دلیل کی جگہ پر لانا گویا دھوکہ دینا یا خود دھوکہ کھانا ہے۔ مثلاً مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کا مناظرہ ہو تو مسلمان قرآن سے دلیل نہیں لا سکتے کیونکہ غیر مسلم کو قرآن مسلم نہیں۔ شیعہ اور سنی کے مناظرہ میں قرآن تو پیش ہو سکتا ہے مگر صحیح بخاری یا کلینی دلیل میں پیش نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح مقلدین اور اہلحدیث کے مناظرہ میں از روئے دلیل قرآن اور صحیح بخاری تو پیش ہو سکتی ہے۔ مگر در مختار وغیرہ پیش نہیں ہو سکتی۔ غرض ہر ایک نزاع میں زیر دلیل وہی امر پیش ہو سکتا ہے جو متنازعہ نہو ورنہ فریق مخالف کو کہنے کا حق ہے کہ میرے نزدیک یہ دعوے ثابت نہیں کیونکہ جس دلیل سے یہ ثابت کیا گیا ہے میرے نزدیک وہ دلیل بھی صحیح نہیں۔

قاضی صاحب نے اس منقول اور معقول قاعدہ کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کی۔ ساری کتاب میں اپنے مخاطب کو اُن دلائل سے الزام دیتے گئے ہیں جو اُس کے نزدیک مسلم نہیں۔ ناظرین جانتے ہیں کہ ہم اہلحدیثوں کا مذہب ہے کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

یعنی دین میں دو ہی چیزیں حجت ہو سکتی ہیں ایک قرآن دوسری حدیث۔ ان دو کے سوا اور کوئی چیز اس درجے کی حجت اور دلیل نہیں کہ کسی معقول وجہ سے بھی اُس کا خلاف نہ کیا جائے مثلاً کسی امر میں صریح آیت یا صحیح منطوق حدیث آجائے تو اُس میں تو چون و چرا کی گنجائش نہیں رہ سکتی اُس کا خلاف کسی طرح جائز نہیں۔ لیکن کسی مسئلہ میں اقوال صحابہ یا اقوال تابعین ہوں تو اُس مسئلہ پر عمل کرنا یا اُسکا اعتقاد رکھنا مناسب بلکہ انسب ہے لیکن ایسا نہیں کہ کسی منقول یا معقول وجہ سے اُس کا خلاف جائز نہو۔ اور اگر کوئی کرے تو اُس کو ویسا ہی مجرم سمجھا جائے جیسا کہ وہ شخص مجرم ہے جو قرآن یا حدیث کا خلاف کرتا ہے (ہرگز نہیں) اس لئے کہ قول کا رتبہ قائل کی طرح ہوتا ہے جس درجے کا قائل ہے اُسی درجے کا قول ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ امت میں سے کوئی ایک فرد یا سب ملکر بھی رسول ؐ کے درجے تک نہیں پہنچ سکتے رسول ہر حال میں رسول ہے اور امتی ہر حال میں امتی ہے۔ اس لئے کسی امتی کا قول رسول کے قول کی طرح حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے مختصر بیان ہم اہلحدیثوں کے مذہب کا جو کہتے ہیں ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
در دانہ درج مصطفےٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم و دینی
کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی
بابا کے ہاں سے کون لایا
جس نے پایا یہیں سے پایا

مگر قاضی صاحب اور اُن کے ہمخیالوں کا مذہب ہے کہ اقوال الرجال مفسرین وغیرہ بھی حجت ہیں۔ بہت خوب چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر بحکم قاعدہ علم مناظرہ جس امر میں نزاع ہو اُس کو دلیل میں نہیں لانا چاہئے لیکن قاضی صاحب نے ساری کتاب میں اس اصول کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ وہ برابر اپنے مخاطب کو مفسرین کے اقوال سے الزام دیتے رہے ہیں۔ یا للعجب وضیعۃ الادب جسکو سنکر وہ کہتا ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست

قاضی صاحب کو ہم اُن کے علم و فضل کا واسطہ دیکر کہتے ہیں کہ مہربانی کر کے مضمون لکھتے ہوئے اور نیز تو قرآن کے بیان کردہ طریق مناظرہ کو تو ضرور مد نظر رکھا کریں جو یہ ہے:-

قُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا۔

(اے نبی تو میرے بندوں کو کہدے کہ بات جو کریں اچھی کیا کریں شیطان اُن میں عداوت پھیلاتا ہے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے)

**چیلنج** آج عرصہ بارہ سال کا ہوا ہے کہ خاندان غزنویہ (رضی اللہ عنہم) اور اُن کے ہمراہ مولوی صاحب بٹالوی وغیرہ نے میرے ساتھ مخالفت اٹھائی ہے جس کے متعلق فریقین سے متعدد تحریرات شائع ہوئیں۔ یہاں تک کہ علماء آرہ نے بحیثیت منصف کے فیصلہ کیا مگر فریق ثانی پر اس کا کوئی اثر نہوا۔

**مقام حیرت** ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری نے علماء آرہ کو اپنا منصف منظور کیا تاہم اُن کے فیصلے کو منظور نہ کیا اور برابر برسر جنگ رہے باوجودیکہ اس فساد سے بفضلہ تعالےٰ میرا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ اور انشاء اللہ نہ ہوگا۔ لیکن قوم میں آئے دن کے فسادات اچھے نہیں۔ ایک فریق دوسرے سے الگ ہی ایک دوسرے کی غیبت کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے وقت کی تو ہمیں پرواہ نہیں۔ روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اسی کتاب زیر بحث پر غور کیجئے۔ جناب قاضی عبد الاحد صاحب راولپنڈی سے چل کر زیرہ ضلع فیروزپور میں طبع کتاب کیلئے چندہ مانگنے گئے جہاں ایک کافی رقم اُن کو ملی جو سب کی سب مع شے زائد اس کتاب کے طبع پر خرچ ہوئی نتیجہ کیا؟ یہی کہ ممکن ہے چند کس بجھ سے اور اہلحدیث کانفرنس سے بدگمان ہوجاویں اور چند کس قاضی صاحب اور اُن کے اعوان کی بدگوئی کریں اس کے سوا کون سا ضروری مسئلہ طے ہوا۔ ساری کتاب کو پڑھ جائیے۔ بجز اُن پرانی گالیوں اور بدگوئیوں کو دہرانے کے اور کچھ بھی اُس میں نہ ملیگا جسکا مطلب صرف یہ ہے کہ ؎

وہی فرقت کی بیماری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

اس لئے اس آئے دن کے فساد بند کرنے کو میں نے بارہا جو تجویز پیش کی آج بھی وہی پیش کرتا ہوں۔ مندرجہ ذیل اصحاب (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی

فتوحات اہلحدیث - چیفکورٹ پنجاب۔ ہائیکورٹ اودھ بنگال و انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اُن کو جمع کیا گیا ہے قیمت ۴ر ملنے

محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی۔ قاضی عبد الاحد صاحب راولپنڈی خصوصاً اور اُن کے اتباع عموماً اس تجویز میں میرے مخاطب ہیں۔ وہ تجویز یہ ہے کہ ایک مجلس خاص اصحاب کی منعقد ہو جس میں آپ صاحبان میرے متعلق اپنا دعوے (خارج از اہلحدیث ہونے کا) پیش کریں۔ اُس کے بعد حسب طریق مناظرہ اہلحدیث کی جامع مانع تعریف کرکے مثبت مدعا دلائل دیں جن کا جواب میرے ذمہ ہوگا۔ تین اصحاب دو عالم اور ایک وکیل یا پیڈ مجسٹریٹ* منصف ہوں فیصلہ جس فریق کے برخلاف نکلے وہ توبہ کرے اور جلسہ کا سارا خرچ بھی وہی ادا کرے۔ میرے خیال میں اُس جلسہ کے لئے چار مقام انسب ہیں۔ بٹالہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ وزیرآباد۔ امرتسر کا انتظام میں اپنے ذمہ لے سکتا ہوں۔ لاہور کا بھی ممکن ہے۔ وزیرآباد میں بھی ہوسکتا ہے انشاء اللہ لیکن چونکہ یہ مجلس باہمی فیصلہ کی ہوگی اس لئے اس میں کوئی غیر اہلحدیث شریک نہ ہوگا۔ اور شرکاء کی تعداد بیس ۲۰ سے زائد نہ ہوگی۔ کوئی ایسا شخص جس کے ہونے سے بدمزگی کا اندیشہ ہو نہ ہوگا۔ بحث تحریری ہوگی جو مع فیصلہ منصفان شائع کیجاوے گی جس کا خرچ بھی فریق مغلوب کے سر پر ہوگا۔

**ناظرین!** کیا میری یہ تجویز نامعقول یا دھوکہ ہے؟ (ہرگز نہیں)

اب میں منتظر ہوں کہ میرے عنایت فرما اپنی خداترسی اور محبت قومی کا ثبوت کہاں تک دیتے ہیں؟

**نوٹ** اس تجویز کے متعلق ہر ایک ہمدرد قوم کی رائے درج ہوسکے گی تائید ہو یا تردید مگر واقعات صحیحہ اور تہذیب سے۔

## نئے اور پرانے علوم کے عالم

گذشتہ ایام میں ہندوستان کے اندر دو قسم کے اہل علم ہوتے تھے ایک فارسی داں جنکو منشی کہا جاتا تھا۔ دوسرے عربی داں جو مولوی کے نام سے موسوم ہوتے تھے۔ مگر آج کے زمانہ میں فارسی کی جگہ انگریزی نے لیکر بڑے زور سے مولویت کا مقابلہ کیا ہے یہاں تک کہ مولوی کے لفظ پر بھی قبضہ کرلیا جس کی وجہ سے مولوی جماعت کو ایک فائدہ ہوا تو دوسرا نقصان۔ فائدہ تو یہ ہوا کہ اُن کی برادری کے افراد بڑھ گئے جہاں سنو فلاں مولوی صاحب بی اے۔ فلاں مولوی صاحب ایم اے۔ نقصان یہ ہوا کہ ایسے مولوی صاحبان چونکہ عموماً احکام شرعیہ کے پابند نہیں بلکہ بعض افراد اس پابندی کو ضروری بھی نہیں جانتے۔ اس لئے اُنکی عدم پابندی کو دیکھکر بحکم سعدی

بیالائد ہمہ گاوان دہ را

سب علماء بدنام ہوئے۔ لوگوں کے منہ سے نکلا کہ آجکل کے مولویوں کا کیا اعتبار ہے نہ ڈاڑھی ہے نہ مونچھ نہ نماز ہے نہ روزہ۔ مگر ہمارا مطلب اس بدنامی اور نیکنامی سے نہیں بلکہ کچھ اور ہی ہے۔

وہ یہ ہے کہ علم کی شان ہے جرأت راستبازی وفاشعاری اور ظاہر باطن کی موافقت۔ اس ہنگامہ قیامت میں جو آجکل بوجہ جنگ ترکاں مسلمانوں پر قائم ہے ہمیں اس آزمائش کا موقع بہت اچھا ملا کہ کون سے علم کے عالم اپنے علم کی شان قائم رکھکر ظاہر و باطن کی موافقت دکھاتے ہیں۔ ہندوستان میں مختلف مقامات پر جلسے ہوئے جن میں یہی ظاہر کیا گیا کہ ہم مسلمانوں کو ترکوں سے کوئی ہمدردی نہیں یہاں تک کہ بعض مخبوط الحواسوں نے آواز اُٹھائی کہ ہم چاہتے ہیں ہمارے مقدس مقامات پر گورنمنٹ انگریزی جلدی قبضہ کرلے۔ لیکن گورنمنٹ جانتی تھی کہ یہ سب باتیں ظاہرداری کی ہیں اسلئے وہ موقع کی تاک میں رہی یہانتک کہ سہارنپور میں بھی اسی قسم کا ایک جلسہ ہوا جس میں نئے علم کے سب عالموں یعنی انگریزی دانوں نے اپنی جرأت کا ثبوت دیا کہ ترکوں کو جی کھول کر کوسا اور اُن سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا۔ مگر جونہی پرانے علم کے ایک عالم یا مولوی حافظ محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند کھڑے ہوئے جلسہ میں کلکٹر صاحب ضلع بھی موجود تھے۔ حافظ صاحب نے بڑی جرأت سے اصلیت کا اظہار کیا کہ یہ کہنا کہ ہمیں ترکوں سے کوئی تعلق یا ہمدردی نہیں محض جھوٹ ہے۔ بلکہ سب کچھ ہے لیکن ہم قانون کے پابند ہیں اس لئے ہم بحکم شریعت کسی قسم کی کارروائی اپنی حکومت کے خلاف نہیں کرسکتے۔ یہ بیان ایسا صاف اور مخلصانہ تھا کہ صاحب کلکٹر ضلع بھی اس پر خوش ہوگئے اور ایک بندوق مع کارتوسوں کے حافظ صاحب کو انعام دی۔

یہ ہے وہ جرأت جس کی نظیر نئے علم کے عالموں یعنی انگریزی دانوں میں آج تک نہیں ملی یا ہمیں معلوم نہیں ہوئی۔ سچ ہے الصدق ینجی والکذب یہلک

## قادیانی مشن

"کیا خواجہ کمال الدین مرزا صاحب قادیانی کو کافر جانتے ہیں"

اختلاف رائے بجائے خود ایک عمدہ امر مگر اختلاف سے مخالفت بڑی بلا ہے۔ اسی لئے شریعت نے اختلاف سے مسلمانوں کو روکا ہے وہ اختلاف جو محض اختلاف رائے تک رہے اُس کو رحمت بھی کہا ہے۔ لیکن وہ اختلاف جو اپنی حد سے گزر کر مخالفت کی حدود میں جا گھسے وہ سخت معیوب ہے۔ اختلاف میں انسان دیانت۔ راستی اور راستبازی کو نہیں چھوڑتا۔ ایک فریق دوسرے پر غلط اتہام اور الزام نہیں لگاتا بلکہ جو کچھ کہتا ہے وہ راستی سے کہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس مذہب کی حمایت میں میں بولتا ہوں وہی مجھکو غلط بیانی کرنے سے منع کرتا ہے۔ ایسا اختلاف جو مخالفت بلکہ شقاق تک پہنچا دے۔ آجکل دنیا میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً بکثرت ہے۔ مگر ایک ایسے گروہ میں جو تازہ دم فوج کی طرح ایک ایسی صحبت سے بہرہ ور ہو جس کا دعویٰ ہے کہ جو میری صحبت اور بیعت میں آئیگا وہ صحابہ رسول اللہ میں شامل ہوجائے گا جس کا دعویٰ ہو کہ میں ساری دنیا کی صلاح کے لئے آیا ہوں اُس صحبت سے فیضیاب بھی اختلاف کو اپنی حد پر نہ

* میرے خیال میں اس عہدے کے لئے مرزا ظفر اللہ صاحب سب جج سیالکوٹ بہت موزوں ہیں جو قانون عدالت کے علاوہ مذہبی امور سے بھی واقف ہیں۔

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث دلچسپ قیمت ۲/ ملنا

رکو سکیں تو سخت افسوس کا مقام ہے۔ ہم سمجھا پارٹی سے مراد ہماری قادیانی پارٹی ہے جس کے بہت پرانے آرگن اخبار الحکم مورخہ ۱۴ جنوری میں لکھا ہے :-

خواجہ کمال الدین اس قدر جرأت اور دلیری سے کام لے رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح (مرزا صاحب) علیہ السلام کو کاذب اور کافر قرار دیتا ہے۔ صہ ۹

کوئی ایسا شخص جو خواجہ کمال الدین کو نہ جانتا ہو وہ تو باور کرلے یا کوئی خام عقل کا مخالف سن پائے تو شائد مارے خوشی کے اُس کے منہ سے نکل جائے کہ ؎

"ہمارے ہاتھ آیا اک مفلسی میں"

مگر ہمارے جیسا واقف حال الحکم کے اس دعوے کی کبھی تصدیق نہیں کرسکتا۔ بلکہ اُس کو اُس اختلاف کی نظیر جانتا ہے جو اپنی حد سے متجاوز ہو کر مخالفت تک پہنچا کرتا ہے۔ خواجہ صاحب آج تک اپنے آپکو مرزا صاحب کا جان نثار مرید جانتے ہیں مگر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ قادیانی پارٹی کی طرح علیحدگی کرنا پسند اور جائز نہیں جانتے۔ نہ اور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں بس یہی اُن میں ایک عیب ہے۔ باقی رہی اصلیت کہ آیا بلحاظ اُن اختلافی اعتقاد کے قادیانی پارٹی حق پر ہے یا لاہوری۔ سو اس کی بابت ہم اپنی رائے عرصہ ہوا ظاہر کئے ہوئے ہیں۔ اب چونکہ فریقین کا مناظرہ ہونے والا ہے اس لئے ہم اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے نوٹس مناظرہ درج ذیل ہے :-

## صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا مسئلہ نبوت پر مناظرہ کا چیلنج منظور

۱۴ جنوری ۱۹۲۵ء کے الفضل میں صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی طرف سے جو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا ہے اُس کے جواب میں مطلع کیا جاتا ہے کہ چیلنج مذکور ہمیں بدیں صورت منظور ہے کہ خود صاحبزادہ صاحب حضرت امیر المومنین جناب مولینا مخدومنا مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ مناظرہ کرنے پر تیار ہوں یا ایک اور صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فریقین (یعنی جناب صاحبزادہ صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب) اپنے عقائد بمعہ دلائل بالتفصیل ایک ہی رسالہ میں شائع کرکے اپنے اپنے حلقوں میں پورے طور پر تقسیم کردیں۔ اور ہر ایک احمدی کو فریقین کے خیالات سے واقف ہونے کا موقع دیں۔

صورت اوّل الذکر میں بھی مناظرہ سے پیشتر فریقین کے لئے اپنے عقائد کو شائع کرنا ضروری ہوگا۔ اور خود صاحبزادہ صاحب کی بجائے کسی اور مناظر کے مقرر کرنے کی شرط تسلیم نہیں کیجا سکتی ان دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کے منظور کر لینے پر دیگر شرائط متعلقہ کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے

نوٹ۔ خواجہ صاحب نے کوئی چیلنج نہیں دیا۔ بلکہ صرف صاحبزادہ صاحب سے اپنے عقائد کو شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

(ایڈیٹر پیغام صلح)

## عذر معقول مگر بے موقع

یکم جنوری کے اہلحدیث میں بعنوان چند ضروری سوال جو مضمون لکھا گیا ہے اُس میں ایک رباعی مندرجہ ذیل تھی ؎

گفت مرزا ثناء اللہ را
میرد اوّل ہر کہ مردودِ خدا است
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود....... ولیکن گفت راست

اس رباعی کو دیکھکر ہمارے لائق دوست سائل نے افسوس اور عذر کیا کہ میرے سوال کرنے سے (بقول اُن کے) ایسی دل شکن رباعی لکھی گئی۔

ہم اپنے دوست کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں کہ اُن کو کسی کی دل آزاری سے اس قدر احتیاط ہے کہ کسی دوسرے کے کلام میں بھی دیکھنا اور سُننا پسند نہیں کرتے۔ مگر اُن کو یہ یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اس رباعی میں جتنے الفاظ ہیں سب کے سب جناب مرزا صاحب کے قلم سے شائع ہیں۔ ۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں مرزا صاحب کھلے لفظوں میں یہی لکھتے ہیں کہ جو خدا کے نزدیک مردود اور ملعون ہوگا وہ پہلے مر جائیگا۔ شاعر نے اُسی کی طرف اشارہ کیا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا اس لئے نہ شاعر پر الزام ہے نہ ناقل پر نہ آپ پر نہ کسی پر۔ تاہم آپکی بڑھی ہوئی احتیاط کی ہم قدر کرتے ہیں جزاک اللہ

## بقیہ اثبات سنیت رفع الیدین

### دلائل مانعین رفع حدیث دوم

سنن ابی داؤد میں ہے :-

عن براء ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب اٹھاتے تھے اور پھر ایسا نہ کرتے تھے (یعنی رفع یدین نہ کرتے تھے)

اس روایت پر امور قادحہ حسب ذیل ہیں :-

(ا) سنن ابی داؤد میں ہے :-

امام ابو داؤد (جو اس حدیث کے مخرج ہیں) نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے (یعنی ضعیف ہے) اور روایت کیا اس حدیث کو ہشیم۔ خالد اور ابن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے۔ اور ان تینوں میں سے کسی نے کلمہ ثم لا یعود (یعنی پھر رفع یدین کی) کا ذکر نہ کیا۔

(ب) جزء رفع یدین میں ہے۔

سفیان نے کہا جب شیخ (یزید بن ابی زیاد) بوڑھے ہوگئے لوگوں نے اُن کو ثم لا یعود (یعنی پھر رفع یدین نہ کرتے تھے) سکھلا دیا تو وہ ثم لا یعود کہنے لگے۔ اور بخاری نے کہا جن حفاظ (یعنی ثوری شعبہ۔ زہیر) نے یزید بن ابی زیاد سے پہلے سُنا تھا اُس وقت وہ ثم لا یعود نہ کہتے تھے۔

(ج) تنویر العینین میں ہے :-

اس حدیث کو ابن مدینی امام احمد اور دارقطنی

ahmadimuslim.de

نے مردود کہا ہے۔

(د) مسک الختام میں ہے:۔

سفیان بن عُیینہ نے کہا یزید نے کوفہ جانے سے قبل مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی تو انہوں نے ثم لا یعود کا کلمہ اس میں ذکر نہ کیا تھا۔ لیکن جب وہ کوفہ سے واپس ہوئے تو اس کو زیادہ کر دیا اور حمیدی وغیرہ نے کہا ہے کہ یزید بن ابی زیاد کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا۔ اور اسی نسیان اور غلطی کی وجہ سے انہوں نے کلمہ ثم لا یعود اضافہ کر دیا اور بو بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ امام ابو داؤد نے اپنی سند خاص کی وجہ سے اس حدیث کی تضعیف کی ہے مگر یہ تاویل قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ شریک اور ابن ابی زیاد اس روایت میں منفرد ہوئے ہیں۔ اور پھر اس سند کا ضعف ثابت ہوا تو وہ حدیث ساقط الاحتجاج ہو گئی۔ کیونکہ اس حدیث کی دوسری سند نہیں ہے۔

(ہ) تنویر العینین میں ہے:۔

ترمذی نے عدم رفع کی حدیث کو گو حسن کہا ہے مگر ثم لا یعود کا کلمہ یزید بن ابی زیاد سے سوا شریک کے اور کسی نے روایت نہیں کیا اور شریک ضعیف راوی ہے اور ترمذی نے جامع ترمذی میں اس کو بہت جگہ ضعیف کہا ہے۔

(و) تلخیص الحبیر میں ہے:۔

حفاظ نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اس حدیث میں جو کلمہ ثم لا یعود کا ہے وہ یزید بن ابی زیاد کا قول ہے۔

(ز) سنن نسائی کے حواشی جدیدہ میں ہے:۔

دارمی نے کہا امام احمد نے اس حدیث کو صحیح نہیں بتلایا۔ اور اس حدیث کو بخاری۔ احمد۔ یحییٰ۔ دارمی۔ حمیدی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ اور یحییٰ بن محمد کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہ حدیث بیکار ہے۔

(ح) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

بیہقی نے کہا میں نے حاکم سے یہ کہتے سنا کہ یزید بن ابی زیاد اپنے حافظہ کے زور پر حدیثیں بیان کرتے تھے۔ لیکن جب وہ بوڑھے ہو گئے تو اُن کا حافظہ خراب ہو گیا۔ پھر وہ اسانید کو متقلوب اور متون میں زیادتی کرنے لگے۔ اور ان کو اس میں کوئی تمیز نہ رہی اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کو ابراہیم بن یسار سے روایت کیا ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ یزید بن ابی زیاد سے کہ ہیں اُن کو روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلےٰ سے وہ نقل کرتے ہیں براء بن عازب سے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تھے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے۔ سفیان نے کہا جب میں کوفہ میں آیا تو میں نے (یزید بن ابی زیاد) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے اور پھر رفع یدین نہ کرتے تھے" لہٰذا میں نے گمان کیا کہ لوگوں نے اُن کو کلمہ ثم لا یعود سکھلا دیا ہے۔

(ط) کتاب الضعفاء ابن حبان میں ہے:۔

یزید بن ابی زیاد سچے راوی ہیں مگر جب وہ بوڑھے ہو گئے تو اُن کا حافظہ مختلط ہو گیا۔ اور جو کچھ لوگ اُن کو سکھلاتے تھے اُس کو سیکھنے لگے۔ پس جن لوگوں نے اُن سے اوائل عمر میں قبل روانگی کوفہ کے سُنا ہے وہ سماع صحیح ہے اور جن لوگوں نے اُن سے آخر عمر میں کوفہ میں سُنا ہے وہ کچھ چیز نہیں۔ (باقی باقی)

---

## دو مختلف یا متعارض حدیثوں میں توفیق۔

### متعلق مذاکرہ نمبر اموسوعہ محرم

از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

یہ مذاکرہ علمیہ جیسا مفید اور کار آمد ہے خود اسکے عنوان سے ظاہر ہے یہ بحث فن حدیث کی ایک بڑی عظیم الشان شاخ ہے اور اس کا ایک خاص باب ہے جو محدثین اپنی کثرت روایت وسیلان حفظ و وسعت نظر کے ساتھ فقاہت کا حصہ رکھتے وہی اس میں کلام کرتے ہیں ان میں امام شافعی۔ امام بخاری وغیرہ خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ امام شافعی کی کتاب اختلاف الحدیث ہے یا رسالہ امام شافعی جو طبع ہو چکی ہیں قابل مطالعہ و قابل قدر تصنیف ہے۔ امام شافعی کی کتاب۔ الام (جس کا ایک جزو یہ کتاب اختلاف الحدیث ہے) اس بحث سے مملو ہے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ کتاب الام فن فقہ میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ امام قتیبہ کی کتاب تاویل الاحادیث بھی اس فن کی مشہور کتاب ہے۔ جو مصر میں طبع ہو چکی ہے۔ امام طحاوی کی کتاب معانی الآثار جو ہندوستان میں بھی طبع ہو چکی ہے وہ بھی اسی بحث سے بھری پڑی ہے۔ اسی وجہ سے امام طحاوی کو طبقات مجتہدین میں شمار کیا گیا ہے باوجود اسکے کہ اُن کا میلان حنفیت کی جانب ہے۔ تاہم اسی کتاب میں سینکڑوں مقام میں مذہب حنفی سے الگ ہو کر مجتہدانہ کلام کیا ہے۔ امام بخاری ؒ (جو امام المحدثین کے لقب سے ممتاز ہوئے) کی گو اس خاص باب میں کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے لیکن صحیح بخاری کے تراجم ابواب کا ایک بڑا حصہ اسی کی نذر انہوں نے کیا ہے اور منجملہ دیگر مقاصد کے تراجم ابواب کا یہ ایک بڑا مقصد ہے۔ شراح صحیح بخاری نے اس میں بڑی مبسوط بحثیں اپنے اپنے مقام پر لکھی ہیں امام ابن خزیمہ کی گو کوئی مستقل تالیف اس باب میں میری نظر سے نہیں گزری لیکن اُن کا دعوے تھا کہ لا اعرف حدیثین متضادین فمن کان عنده فلیاتنی لاولف بینهما۔ شرح الفیۃ العراقی۔ یعنی میرے علم میں ایسی حدیثیں نہیں ہیں جن میں تعارض اور اختلاف ہو۔ اگر کسی کے پاس ایسی حدیثیں ہوں تو وہ میرے پاس لائے کہ میں اُن میں توفیق دوں۔ ان مصنفین نے بھی اس فن کا استیعاب نہیں کیا ہے بلکہ اصول بتائے ہیں کسی نے اختصار کے ساتھ کسی نے بسط کے ساتھ۔ جزئیات کا ضبط ہر فن میں مشکل ہے بالخصوص اس میں کہ انسان کی فہم مختلف ہوتی ہے یہ بھی طرح

ممکن ہے کہ جن دو حدیثوں میں عمر تخالف خیال کر رہا ہے زید کے خیال میں تخالف نہو۔ یا عمر نے توفیق کی دوسری صورت خیال کی زید کا مبلغ علم اُس کے خلاف کہہ رہا ہے۔

دو حدیثوں میں تطبیق و توفیق کے لئے شواہد یا سند کا ہونا ضرور ہے۔ قرینہ لفظیہ ہو یا معنویہ یا اسی طرح کا کوئی اور مرجح (یہ ایک جملہ معترضہ تھا)

جناب مولینا ابو الوفا صاحب نے اس عنوان کا مذاکرہ اخبار گہربار اہل حدیث میں قائم کرکے اہل اسلام پر عموماً ایک بڑا دروازہ علم کا کھولنے کا قصد فرمایا ہے۔ اگر یہ مذاکرہ علمیہ قائم رہا اور اہل علم نے اس طرف توجہ کی تو بڑے بڑے شکوک لوگوں کے رفع ہو جائیں گے جو فن حدیث کے متعلق اُن کی کم علمی سے ہوا کرتے ہیں واللہ الموفق وھو ولی التوفیق

مذکورہ دو حدیثوں میں توفیق کمترین کے خیال ناقص میں یہ ہے کہ حدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ میں فطرۃ سے مراد توحید ہے (جیسا کہ خود جناب مولانا ابو الوفا صاحب نے بھی اس کی جانب اشارہ فرمایا ہے) اس پر دو سندیں ہیں۔ پہلی سند قرینہ لفظیہ سیاق ہے جو اس حدیث کے دوسرے جملے میں ہے فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کیونکہ یہودیت اور نصرانیت اور مجوسیت اس حدیث میں فطرۃ کا قسیم واقع ہوئے اور یہ تینوں توحید کے ضد و مخالف ہیں اس لئے فطرۃ سے توحید مراد ہے۔ حدیث کے دونوں جملوں کے ملانے سے مطلب یہ پیدا ہوا کہ ہر بچہ توحید[51] پر پیدا ہوتا ہے لیکن توحید کے خلاف اُس کے ماں باپ اُسے یہودیت کی تعلیم کرتے ہیں یا نصرانیت کی یا مجوسیت کی۔ جس طرح حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں مولیٰ کے معنی باوجود متعدد[52] ہونے کے مولیٰ سے محب اور دوست مراد لیا جاتا ہے۔ اور سند میں قرینہ لفظیہ سیاق حدیث پیش کیا جاتا ہے جو اسی حدیث کا آخری جملہ ہے (اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ) اے خدا جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اُس سے دشمنی رکھے اُسے تو دشمن رکھ۔ اس آخری جملے نے بتا دیا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں مولیٰ سے مراد محب ہے جو عدو کا مخالف ہے۔

دوسری سند اس دعوے پر کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ میں فطرۃ سے مراد توحید یعنی دین آلہی ہے آیہ کریمہ قال اللہ تعالیٰ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ سورہ روم (اپنا چہرہ دین آلہی یعنی توحید کی طرف سیدھا کرو یکسو ہوکر۔ لازم پکڑو اللہ کی فطرۃ کو جس پر تمام لوگوں کو پیدا کیا خدا کی تخلیق میں کچھ بدلنا نہیں ہے۔ یہی یعنی فطرۃ یا فطرۃ کو لازم پکڑنا سیدھا دین ہے) اس آیہ کریمہ میں فطرۃ اللہ کے قبل دین آلہی کا لفظ وارد ہوا جس کی طرف چہرہ سیدھا کرنے کا حکم دیا گیا اسکے بعد فطرۃ کا لفظ وارد ہوا۔ اور اُس کے التزام کا حکم دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ فطرۃ ایسی چیز ہے جسے انسان چھوڑ سکتا ہے جس طرح دین آلہی چھوڑ سکتا ہے لیکن دونوں کے التزام کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فطرۃ سے جبلی چیزیں نہیں مراد ہیں جو بدل نہیں سکتیں بلکہ یہ وہی آلہی مراد ہے جس کے التزام کا حکم پہلے جملہ میں دیا گیا ہے۔ پس اس آیت کا سیاق بتا رہا ہے کہ فطرۃ اللہ سے مراد دین آلہی ہے اور خود فطرۃ اللہ کی عبارت کی ترکیب نحوی بتا رہی ہے کہ فطرۃ اللہ سے مراد جبلی چیزیں نہیں ہیں۔ آگے اس آیت کا سیاق کہہ رہا ہے کہ ذالک کا اشارہ یہی فطرۃ اللہ یا التزام فطرۃ اللہ ہے جس کو دین آلہی کہا گیا پس سیاق آیت سے بھی معلوم ہوا کہ آیہ میں فطرۃ اللہ سے مراد توحید و دین آلہی ہے۔ اور جب آیہ میں یہی معنی مراد لیا گیا جس میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے کہ تمام لوگوں کی خلقت اسی فطرۃ اللہ پر واقع ہے پس حدیث کل مولود میں بھی یہی معنے مراد ہیں کیونکہ اس حدیث میں بھی یہی کلیہ فطر الناس علیہا کا مذکور ہے۔

ایک دوسری حدیث میں بھی یہی فطرۃ کا لفظ وارد ہے اور وہاں فطرۃ سے اسلام یا دین آلہی مراد ہے فرمایا۔ خمس من الفطرۃ یعنی پانچ باتیں فطرۃ سے ہیں۔ ناخن ترشوانا لب کے بال ترشوانا بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنا۔ ختنہ کرنا۔ انگلیوں کے جوڑوں کو خوب دھونا۔ یہاں بھی فطرۃ سے جبلت نہیں مراد ہے بلکہ وہی آلہی مراد ہے۔

رہی یہ بات کہ دین آلہی یعنی توحید کو فطرۃ سے کیوں تعبیر کیا۔ یہ ایک ایسی بحث ہے کہ اس پر مدتوں...... خامہ فرسائی کیجا چکی ہے اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ دین آلہی بالکل فطرۃ انسانی کا مقتضے ہے۔ اگر اسباب خارجی نہ پیدا ہوں تو انسان دین آلہی (توحید یعنی اسلام) ہی کو اختیار کرے گا اور بس۔ لیکن خارجی اسباب (ماں باپ کی تعلیم قوم کا پاس یا قومی اور ملکی رسم و رواج کی پابندی یا طمع دنیاوی وغیرہ وغیرہ) ایسے پیش آتے ہیں جن کی وجہ سے انسان اسلام یا دین آلہی کو ترک کرکے مشرک وغیرہ بن جاتا ہے جسکو فابواہ یہودانہ سے تعبیر کیا حالانکہ کچھ ماں باپ کی خصوصیت نہیں ہے یہ ایک اتفاقی جملہ ہے بعض اوقات استاد کا اثر قوم کا اثر بھی پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے دین آلہی فطرۃ سے الگ ہو جاتا ہے۔

لیکن دوسری حدیث اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الیٰ ما جبل علیہ (جب سنو تم کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اس کا یقین کر لو اور جب تم کسی آدمی کو سنو کہ اپنی جبلت سے بدل گیا تو اُسے نہ مانو وہ لامحالہ اپنی جبلت کی طرف پلٹے گا)۔

اس حدیث میں خلق سے مراد اُس کی طبیعت اور جبلت یا مزاج ہے کسی کو خلاق عالم نے شیر کا مزاج دیا ہے کسی کی طبیعت بکری جیسی بنائی۔ کسی کی طبیعت میں حاتم کا خاصہ ہے۔ کسی کی طبیعت میں عرقوب جیسی بخیلی کا نمونہ۔ کوئی ذہانت میں آفت کا پتلا ہے۔ کوئی غائت درجہ کا غبی۔ کوئی قسی القلب ہے۔ کوئی رقیق القلب کوئی منصف مزاج ہے کوئی ظالم۔ اسی کو فرمایا۔ الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی یعنی بنی آدم مختلف طبقے پر پیدا کئے گئے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ خلاق عالم

---

[51] یعنی اگر کوئی خارجی سبب پیش نہ آئے تو انسان کی طبیعت توحید آلہی اختیار کریگی اور بس +

[52] مولیٰ کے معنے محبت۔ حاکم۔ غلام۔ حاجب۔ ناصر وغیرہ ہیں

نے جس کی جیسی طبیعت اور مزاج بنادیا ہے اُس کو وہ بدل ہی نہیں سکتا اگرچہ ہزاروں تکلف سے اُسے چھوڑنا چاہے پھر بھی کبھی نہ کبھی اُس کا ظہور ہو جائیگا۔ اسی کو شیخ نے ایک مختصر جملے میں ادا کیا ہے ؎

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود

## ایضاً از مولوی عبدالحمید صاحب

(از حیدرآباد دکن)

علامہ ابن تیمیہؒ نے کہا فطرۃ سے مراد دین ہے۔ لہذا پہلی حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس میں اسلام کے قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے مگر چونکہ تقدیر الٰہی میں اُس کا یہودی نصرانی یا مجوسی ہونا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یہودی نصرانی یا مجوسی کے گھر پیدا ہوتا ہے اور اُس کے ماں باپ اُس کو تہوید یا تنصیر کی طرف لے جاتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر اس کا یہ مطلب ہوا کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا غیر ممکن ہے ؎

سچ ہے نہیں ٹلتا جو مقدر کا لکھا ہو

اب دوسری حدیث کو لیجئے جس کے معنی بالاختصار یہ ہیں کہ ؎

ممکن ہے ٹل جائے جبل اپنے مقر سے
لیکن کبھی تبدیل جبلت نہیں ہوتی

مطلب یہ کہ ہر ایک چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی مثلاً کسی شخص کی جبلت میں شقاوت مقدر کی گئی ہے تو اگر اُس کی ہزار تعلیم و تربیت کی جائے لاکھ تدابیر عمل میں لائی جائیں اور کبھی وعظ و پند کی جائے وہ کبھی سعید نہیں ہونے کا ؎

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

خلاصہ یہ کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا غیر ممکن ہے جف القلم بما ھو کائن۔ اب اگر دونوں حدیثوں کے مطالب کو ملایا جائے تو دونوں کا مطلب ایک ہی نکلے گا کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا ممکن نہیں[1]۔ پس معلوم ہوا کہ دونوں حدیثوں میں تطبیق تامہ ہے اور کسی قسم کا معناً تعارض یا تخالف نہیں۔ اور اعلیحضرت حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کی ہر حدیث کی یہی حالت ہے مگر علم فراواں عقل سلیم تلاش بے پایاں اور چشم بینا چاہیئے۔

**ایڈیٹر** ہر ایک مذاکرہ کی مدت دو مہینے مقرر ہے جو ختم ہے لہذا یہ مذاکرہ بھی ختم کیا جاتا ہے۔ خاکسار ایڈیٹر کی رائے کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی اصل عادت نہیں بدلتی اُس کا تعلق بدل جاتا ہے۔ مثلاً اپنے خلاف منشار سننے یا دیکھنے سے رنجیدہ ہونا ایک جبلت ہے یہ نہ بدلے گی۔ البتہ یہ بدل جائے گا کہ کسی زمانہ وہ اسلام کو اپنے خلاف منشار جانتا تھا مگر اب کفر کو خلاف منشار جانتا ہے تو جتنا وہ اسلام پر رنجیدہ ہوتا تھا اتنا ہی اب کفر پر رنجیدہ ہوگا جسکی مثال حضرت عمر وغیرہ کافی ہیں۔ یہ مطلب ہے دوسری حدیث کا۔

انسان کا اپنے خالق سے ایک تعلق ہے جسکو فلسفی اصطلاح میں علت و معلول کا تعلق کہا جاتا ہے اُس تعلق کا نام حدیث اول میں "فطرت" ہے وہ تعلق تبدیل نہیں ہوتا اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (پ۲۱ ع۷)

یعنی اُس فطرت (تعلق) کو ملحوظ رکھو جس پر خدا نے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے اُس فطرت میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ طریقہ بڑا مضبوط ہے مگر بہت سے لوگ اس تعلق کو نہیں جانتے"

اس آیت اور حدیث میں جس فطرت (تعلق) کا ذکر ہے توحید اس کے بہت قریب ہے۔ اسلئے جن مفسرین اور شارحین نے اس فطرت سے توحید مراد لی ہے وہ بلحاظ قرب کے صحیح ہے ورنہ توحید اس کا مصداق نہیں کیونکہ اس فطرت کے حق میں لَا تَبْدِیْلَ غیر متبدل فرمایا ہے اور توحید کو تو ہم متبدل پاتے ہیں کہ ایک وقت میں ایک شخص موحد ہے تو دوسرے وقت میں مشرک ہو جاتا۔ علاوہ اس کے شریعت میں جن باتوں کا حکم ہے وہ اختیاری ہیں۔ فطری امور کی تکلیف شرع نہیں دیتی اسی لئے جن لوگوں کو اضطراراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم تھا اُن کو بغیر تصدیق اختیاری کے کوئی اجر نہ ملا اور نہ ملیگا۔

مختصر یہ کہ فطرت بھی (جو حدیث اول میں ہے) غیر متغیر ہے اور ما جبل علیہ (خُلق) جو حدیث ثانی میں ہے نیز غیر متبدل ہے۔ مگر یہ اور ہے اور فطرت اور۔ فطرت اُس تعلق کا نام ہے جو خالق و مخلوق میں نسبت علت و معلول ہے اور خُلق غیر متغیر وہ خصلت ہے جسکو ہندی میں سبھاؤ کہتے ہیں جو لڑکپن میں متین ہے وہ ہمیشہ تک متین رہیگا جو لڑکپن میں اوچھا ہے وہ ایسا ہی رہیگا تقاضا عمر سے کمی بیشی ممکن ہو مگر انقلاب ممکن نہیں۔ پس دونوں حدیثیں جیسی کہ اعلےٰ فلسفہ الٰہیات کی مُظہر ہیں باہمی متفق بھی ہیں فالحمد للہ۔

## ایک عجیب فتویٰ

ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد صاحب راولپنڈی نے اپنی اُسی کتاب میں جس کا ذکر پچھلے پرچہ میں صفحہ ۲ پر ہے یہ فتوےٰ دیا ہے کہ ثناءاللہ حرامخور ہے کیونکہ اُس کا پیشہ اخبار نویسی ہے جس کی بابت نواب صدیق حسن خان مرحوم نے لکھا ہے کہ پیشہ اخبار نویسی حرام ہے"

کون پوچھے کہ دلیل کیا۔ کون سی آیت سے یا کونسی حدیث سے نواب صاحب مرحوم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ تو اُس کو کہیں یاد سُنے جس کو تحقیق حق سے کچھ مطلب ہو۔ اس لئے میں قاضی صاحب کی حالت کا ... اظہار اس وجہ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایک اور آسان طریق سے ناظرین کو اُن کی حالِ زار پر اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ جناب قاضی صاحب نواب صاحب مرحوم کے قول کو بھی نہیں سمجھے۔ نواب صاحب کی مراد ملکی اخبار ہیں جن میں کچھ ادھر کی کچھ اُدھر کی سچی جھوٹی خبریں اور خوش آمدیں ہوتی ہیں۔ اخبار اہل حدیث تو برائے نام مجازی طور پر اخبار ہے ورنہ در اصل یہ ایک مذہبی کتاب ہے حدیث کی معقول شرح ہے۔ قرآن کی منقول تفسیر ہے فتاوےٰ کا مجموعہ ہے۔ مذہبی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ایسی کتاب کا تصنیف کرنا حرام ہے تو اس حرام کے مرتکب نواب صاحب

[1] سوال تقدیر سے نہیں تھا بلکہ تطبیق بین الحدیثین سے تھا۔ مجیب صاحبان سوال پر غور کرلیا کریں (ایڈیٹر)

جمیل و مطالب - الفاظ کا ...

اور خود قاضی صاحب کیوں ہوتے ہیں۔

ہرگز بگیر تا بہ تپ راضی شود | یہ ایک بہت پرانی اور صحیح مثال ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قاضی صاحب کو موت کی خبر سناؤ تو وہ بخار چڑھوانے پر راضی ہونگے۔ اس لئے اُن کو تبلاتا ہوں کہ اسی قسم کی جراتوری یعنی اخبار نویسی آپ کے امام زادے اور پیر کے جانشین مولوی عبدالغفور غزنوی نے بھی کی تھی جس نے اخبار اہل سنت والجماعت نکالا تھا جو نہ چل سکا تو بند کیا۔ مگر اپنی طرف سے حرامخوری میں کسر نہ رکھی تھی قاضی صاحب! اب بھی سمجھے یا کسر ہے؟

**ناظرین!** دیکھا قاضی صاحب پر تعصب کس قدر غلبہ کر رکھا ہے۔ اسی لئے تو اپنے ہمخیالوں کو ہمارے حق میں سُناتے اور سکھاتے ہیں ؎

جو نکلے جہاز اُن کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

## بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

یہ مضمون بڑی محنت کا نتیجہ ہے آریوں کو اس پر کافی غور کرنا چاہیئے معقول ہو تو قبول کریں ورنہ جواب دیں (اڈیٹر)

اگر بنظر تحقیق دیکھا جاوے تو وید چند اسما کا مجموعہ ہے اور مہابھارت اور بھاگوت ان کی مفصل تواریخ اور سرسوتی ندی کا اردگرد جائے سکونت جسے عموماً برہماورت کہتے تھے جس کی چوٹی پر شولوک پہاڑ اور پاؤں تلے ہریانہ کی زمین اور دایاں بازو اتری پانچال اور بایاں بازو پوربی پانچال ہے اور پیٹ ملک مالوہ ہے۔

جس طرح لحاف میں چار چیزیں ہوتی ہیں۔ استر ابرہ۔ روئی اور سوت۔ اور ایک بن دوسرا بیکار ہے اسی طرح مذکورہ بالا چاروں سے مل کر ایک چپلا تیار رہتا ہے اور ایک بن دوسرا بیکار ہے پس ویدوں کا علم حاصل کرنے کے لئے مہابھارت اور بھاگوت اور مذکورہ بالا ملکوں کی سیر ضروری ہے انسان جب تک ان سے واقف نہیں ہوتا ویدوں سے آگاہ ہرگز نہیں ہوتا اور ناواقفی کی بدولت ویدوں کے علوم اور ہندوستان کی تواریخ پر پردہ پڑتا چلا جاتا ہے۔ اور عوام ہنود اپنا قدیم مذہب چھوڑ چھوڑ دہریہ آریہ وغیرہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جس دن سے دیانندی مت چلا اور ہندوستان میں پریس کا سلسلہ شروع ہوا ہے جب سے ہزاروں شاعر نئی نئی تصنیفیں ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں اور ہر ضلع کی جو طیشیلی نئی نئی کتابوں سے پٹی پڑی ہے مگر سب بے سود۔ جسے دیکھو وہی کورے جھوٹ کا مجموعہ ایک نیا فسانہ ہے اقلیدی مضمون اور نئی روشنی کا بروانہ ہے کسی کا مصنف ویدوں کے معنی پلٹتا ہے کوئی کسی کتاب میں محرف بتاتا ہے کوئی تو مین بعض و تکفیر بعض کا قائل معلوم ہوتا ہے اور اُن کی ناجائز کوششوں کے ذریعے ہندوستان کے قدیم حالات پر دن بدن پردہ پڑتا چلا جاتا ہے اگر ایک مدت دراز تک یہی حالت طاری اور عادت جاری رہی تو ہندوستان کا قدیم مذہب بالکل نیست ہو جاوے گا اور اس کی پرانی تواریخ کا نام و نشان مٹ جاویگا پھر اس کا نام لیوا یا پانی دیوا ایک بھی نظر نہیں آوے گا کیونکہ وہی لوگ اس کے منظہر ہیں اور وہی اس کے چھپانے کے مصر ہیں۔

دیانندی خیال کے موافق اگر منو وغیرہ کتابوں کو محرف مانا جاوے تو ویدوں کے رشیوں اور شاستروں کے بنانے والوں اور محافظوں کی شان میں سخت بدگمانی پیدا ہوگی کہ سارے خیانت کار تھے کہ دھرم جیسی چیز میں اپنا تصرف کر گئے اور جان بوجھ کے دھرم کو اور ممکن ہے کہ کسی ایک آدھ نے کی اور سب کے سر پر پڑی بحکم آنکہ ؎

چو از قومے یکے بے دانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمے بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

اور پنڈت دیانند بھی رشیوں میں شمار ہونے کے سبب پہلوں کا نمونہ ہی قرار دیا جاوے گا اسلئے پرانی کتابوں کو مانتے ہوئے پرانی کتابوں کو محرف بتانا یا خود ان میں تحریف کرنا اور دوسرے کے ذمہ لگانا نہایت ہی معیوب ہے۔

پنڈت دیانند اگر سیاح ہوتے تو ویدوں کو معنے پلٹنے کے درپے نہ ہوتے بلکہ قدیم رشیوں اور منیوں کے آثار دیکھکر خوش ہوتے اور ادب سے لیتے بیٹھے۔ کیونکہ وہ آثار ساہنی کی ہستی کا ثبوت ہیں۔ جن کے نام نامی ویدوں کے جملوں میں آئے یا عبارت میں مربوط ہیں۔ افسوس کہ انہوں نے باوجود مجرد ہونے کے سیاحت نہ کی ستلج اور جمنا کے درمیانی حصہ دنیا کی اور ضلع سیالکوٹ کی سیر نہ کی۔ رشیوں منیوں کے مکانوں برتوں وغیرہ کے نشانوں کی زیارت سے محروم رہے وہ اس وقت زندہ ہوتے تو میری خامہ فرسائی اور سیر و سیاحت کی داد دیتے۔

میری کتاب میں اور جھوٹے لوگوں کی تصنیفات میں بڑا فرق ہوگا کیونکہ انہوں نے حق چھپانے کی نیت سے اصلی مضمون چھپائے اور بے بنیاد خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اور میں نے حق ظاہر کرنے کی نیت سے اصلی مطالب پر سے پردہ اٹھایا اور واقعی واقعات اور خیالات کو ظاہر کیا ہے۔

اُن کی نیت تو مٹانا اور چھپانا مدعا تھا۔ سو پوری ہوئی۔ میری نیت اصلیت کا اظہار ہے۔ سو وہ بھی پوری ہوئی وہ منزل پر پہنچ گئے مجھے پہنچنا ہے تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ؕ

(باقی باقی)

## انجمن اہل حدیث جہلم کا سالانہ جلسہ

اس جلسہ کی کیفیت معہ سراج الاخبار جہلم نے شائع کی ہے۔ اخبار مذکور اور اس کا سٹاف خیریت سے بہت پرانے حنفی اور اہلحدیث سے خاص نسبت اور تقابل رکھنے والے ہیں اسلئے

* ایک حصہ مانتے ہیں۔ ایک سے منکر ہیں *

ahmadimuslim.de

جلسہ کی بعض تقریروں پر جو اُن کے خیال کے خلاف تھیں نکتہ چینی کرتے ہوئے چند اعتراض بھی کئے ہیں۔ بہرحال ہم عصر مذکور کی مرقومہ روئداد درج ذیل ہے:-

(اہلحدیث)

جہلم جیسے ایک چھوٹے سے قصبہ میں اگرچہ اس سے پہلے کئی ایک انجمنیں بنائی گئیں ہیں مگر ان کے ممبروں کی کم توجہی سے جلدی وہ کالعدم ہو گئیں اور انجمن اہلحدیث جس کو قائم ہوئے ۲ سال ہوئے ہیں اسے مستحکم اور مضبوط بنانے کے لئے اراکین کمیٹی ایسی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ جس کو دیکھکر ایک حیرت طاری ہوتی ہے۔ چنانچہ اب کے دوسرے سالانہ جلسہ کا پہلے سے بھی بڑھ چڑھکر ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ جس نے بڑے بڑے شہروں کی انجمنوں کا جلسہ دیکھا ہے وہ اس جلسہ کو انصاف سے دیکھکر کہہ سکتا ہے کہ بڑی انجمنوں کے جلسوں سے یہ جلسہ کسی پہلو سے کم پایہ پر نہیں رہا۔ اس کی تیاری کے لئے شہر کے موزوں مقامات پر جابجا سُرخ رنگ کے کپڑے پر سنہری جلی حروف میں خوشخط انجمن کا نام آویزاں کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ کا پنڈال نہایت خوب صورت بنایا گیا تھا۔ اُس کے سامنے موٹے سنہری حروف میں سڑک کے درمیان میں بہت بلند سُرخ کپڑے پر ایک طرف انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ اور دوسری طرف گاڈ سیو دی کنگ اینڈ دی ایمپرس اینڈ وائسرائے لکھا ہوا آویزاں تھا۔ اور اس کے نیچے پنڈال میں داخل ہونے کے لئے ایک نہایت خوبصورت چوبی محراب دار دروازہ جس پر موٹے حروف سنہری میں انجمن اہلحدیث جہلم کا دوسرا سالانہ جلسہ لکھا ہوا دلکش نظر آ رہا تھا اور دروازہ کے دائیں بائیں چوبی جنگلہ رنگدار لگایا گیا تھا اور دروازہ سے سٹیج یعنی چبوترے تک ایک چھوٹی سی سڑک بنائی گئی تھی جسکے دونوں طرف گلدار خوب صورت پودے گملوں میں رکھے ہوئے تھے اور سٹیج کو ایسا سجایا گیا تھا کہ فرش کو اونچی وسیع مربع جگہ میں چوبی تختے بچھا کر دریاں اور اعلیٰ اقسام کے قیمتی اور نفیس ایرانی کشمیری غالیچے بچھائے گئے تھے اور اس پر ایک میز رکھا ہوا تھا۔ جس پر ریشمی رنگ سبز اور سُرخ جھالردار ٹیبل عجب بہار دکھا رہا تھا اور اس پر شیشے کے خوب صورت گلاسوں میں گلدستے روح افزا معلوم ہوتے تھے جس کے پاس کھڑے ہو کر وعظ وغیرہ کئے جاتے تھے اور چبوترے کا دروازہ الگ بنایا ہوا تھا جسکی پیشانی پر سُرخ کپڑے پر سنہری بخط عربی ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ لکھا ہوا چبوترے کی خوب صورتی پر چار چاند لگا رہا تھا اور سامعین کی نشستگاہ کے لئے دریاں بچھی ہوئی تھیں اور دریوں کے پیچھے کرسیاں اور بنچ رکھے ہوئے تھے اور جلسہ گاہ کے اوپر ایک نہایت عالیشان بہت بڑا جھالردار شامیانہ جسکے ہزار دو ہزار آدمی بیٹھ سکتے تھے اور سردی سے محفوظ رہ سکتے تھے جو چھت کا کام بخوبی دے سکتا تھا لگایا ہوا تھا اور رات کو گیس وغیرہ کی روشنی سے یہ سارا پنڈال بقعہ نور نظر آتا تھا۔ جس محنت اور سعی جمیلہ سے اراکین انجمن نے اس کو شاندار بنانے میں کوشش کی وہ لفظوں میں ادا نہیں ہو سکتی۔ اس آرائشگاہ کو دیکھکر یہ شعر یاد آتا تھا ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

بیرونجات کے مہمانوں کی رہائش کے لئے بڑے عمدہ وسیع مکان لئے گئے اور تمیز کے لئے اُن مکانوں کے دروازوں پر قیامگاہ انجمن اہل حدیث جہلم لکھا ہوا لگا تھا۔ اور خوراک کا انتظام بھی کافی تھا تین دن متواتر دن رات گوشت روٹی۔ پلاؤ زردہ۔ فرنی اور چاء وغیرہ سے مہمان نوازی کی گئی۔

اجلاس مطابق پروگرام تین روز ۱۵۔۱۶۔۱۷۔ جنوری ۱۹۱۵ء کو دن کے دس بجے سے شروع ہو کر رات کے گیارہ بجے تک ہوتے رہے۔ ہر ایک اجلاس کے شروع ہونیکے وقت اول منشی عبدالرحمن صاحب پریزیڈنٹ انجمن اہلحدیث وعظ و لکچر وغیرہ کے مضمون سے حاضرین کو مطلع کر دیتے تھے۔ اور اجلاس کے پریزیڈنٹ کا انتخاب کرتے تھے۔ لکچراروں۔ سپیکروں اور واعظین سے حافظ عبدالعلی صاحب عرف بھنڈا اور حافظ محمد حسین صاحب امرتسری کی نظموں، مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی اور مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کے وعظوں سے لوگ بہت متاثر اور محظوظ ہوئے خصوصاً غازی محمود (دھرمپال) کا لکچر نہایت موثر اور قابل تعریف تھا۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کا وہ وعظ جو ۱۷ جنوری کو ۲ بجے شروع ہوا جس کا مضمون اہلحدیث کی ابتدا تھا۔ سننے کو بہت لوگ جمع ہوئے کیونکہ انکو خیال تھا کہ آپ صحابہ کرام کے عہد یا تابعین تبع تابعین کے زمانہ میں قرآن و حدیث پر چلنے والوں کو اہلحدیث پکارا جانا ثابت کر کے اپنا اور اپنی جماعت کا نام اہلحدیث مقرر کرنا صحیح ثابت کریں گے مگر افسوس برعکس اسکے جو آپ نے تقریر کی وہی پرانی باتیں تھیں کہ ائمہ اربعہ ؎۱ نے جو اپنی تحقیق سے فقہ کے مسائل قرآن و حدیث سے اخذ و استنباط کر کے لکھوائے ہیں اور اس طرح سے فرقہ بندی کر دی ہے یہ سراسر بدعت ہے اس دیوار کو گرا دو اور ظاہر حدیث مندرجہ کتب حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن حاضرین کو مولوی صاحب کے اصل مطلب کے اثبات سے گریز پر تعجب نہ کرنا چاہئے کہ وہ فی الواقعہ لفظ اہل حدیث ؎۲ کی قدامت ثابت نہ کر سکے

؎۱ میں نے یہ نہیں کہا کہ ائمہ اربعہ نے فرقہ بندی کی۔ معاذ اللہ۔ ہمارا تو مذہب ہے کہ ائمہ اربعہ پکے اہل حدیث تھے۔ انہوں نے تو فرقہ بندی سے سخت منع فرمایا ہے۔ بلکہ یہ کہا تھا اور اسپر حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کی شہادت دی تھی کہ چوتھی صدی میں فرقہ بندی شروع ہوئی ہے جو نہایت قبیح ہے۔ معلوم نہیں غلط بیانی سے کیا فائدہ سوچا گیا۔

؎۲ خوب کہی لفظ اہلحدیث کی قدامت تو وہ ثابت کرے جو لفظ پرست ہو۔ میں نے تو صاف کہا تھا کہ ہم اہلحدیث کا لقب مذہبی نہیں جانتے ہمارا مذہب اس لفظ کا تابع نہیں بلکہ ہمارا مذہب قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہے۔ کوئی شخص قرآن و حدیث پر عمل کرے بیشک اہلحدیث نہ کہلاوے بھی اہلحدیث ہے کیا اڈیٹر صاحب سراج الاخبار بھی اسکی اجازت دینگے؟

نماز از رکوع سے اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادات سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت ۴/ ملتجا

ahmadmuslim.de

تھے۔ کیونکہ وہ زمانہ ائمہ اربعہ کے بعد موضوع ہوا ہے اور اہل حدیث اُن علماء محدثین کو کہتے تھے جو حافظ الحدیث اور جامع کتب احادیث تھے اور یہ اُن کا وصفی اور لیاقتی نام تھا۔ اب اُن کا یہی نام اپنے لئے مقرر کر لینا صرف غلط ہی نہیں بلکہ ایک جاہل کو عالم و مولوی کہکر صریحاً علم حدیث اور اُس کے عالموں کی ہتک میں داخل ہے۔ ائمہ اربعہ کے اتباع سے آپ کو عار تھی تو پھر آپ کو متبع الحدیث یا عامل بالحدیث اپنا نام مقرر کرنا تھا مگر آپ ایسا کیوں کرتے آپکو تو اپنی مشیخت قائم کرنی اور ائمہ اربعہ کی طرح امام المسلمین بننا مدنظر تھا۔ اس لئے اپنے لئے اہلحدیث کا نام مقرر کر کے فرقہ بندی میں ایک نمبر اور بڑھا دیا اور اُس پر طرہ یہ کہ فرقہ بندی کی دیوار گرا دو۔ یہ تو بعینہ دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت والی مثال ہوئی؟ (سراج الاخبار ۱۰ر جنوری)

# تقریظات (ریویوز)

## حل مشکلات بخاری حصہ دوم و سوم

شائقین کو مژدہ سنایا جاتا ہے کہ خدا کے فضل سے حل مشکلات کا دوسرا اور تیسرا حصہ بھی طبع ہو کر تیار ہو گیا ہے اس کے مضامین کی تفصیل حسب ذیل ہے

حصہ دوم میں پہلے تو کتاب الجرح علی البخاری۔ (حصہ اول) کے بقیہ مضامین (جو تین شخصوں کے مضامین کے مجموعہ تھے (۱) سید محمد غوث سکھو چکی گوڈ اسپوری (۲) ایڈیٹر اہلفقہ امرتسر (۳) عبد اللہ طالب العلم بہاری) کا مفصل جواب دیا گیا ہے اُس کے بعد ضمیمہ میں اخبار اہل فقہ جلد اول و جلد دوم و جلد سوم کے اُن متفرق مضامین کا جواب دیا گیا ہے جو جرح علی البخاری میں مختلف نامہ نگاروں (مثلاً علی احمد طالب العلم امرتسری۔ حکیم غلام رسول امرتسری۔ حسن میاں پھلواروی مرحوم فضل احمد صدیقی جوہک پوری۔ سید نور الدین بنگلوری محمد جمیل طالب العلم بدایونی۔ محمد محی الدین گلزار باغ پٹنہ حق گو صاحبہ سید محبوب شاہ داتا۔ ایڈیٹر اہلفقہ وغیرہ) کے قلم سے نکلے تھے۔

حصہ سوم میں کتاب الجرح علی البخاری حصہ دوم (جو ابھی حال میں شائع ہوئی ہے) کا نصف سے زیادہ جواب بڑی تفصیل سے دیا گیا ہے۔ اور جن حضرات کے مضامین کا جواب دیا گیا ہے اُن کے نام یہ ہیں:۔ (۱) مولوی عبد الکریم پٹنوی (۲) اڈیٹر اہل فقہ (۳) حکیم غلام رسول امرتسری (۴) پیر غلام مصطفےٰ امرتسری (۵) اڈیٹر سراج الاخبار جہلم ان حضرات کے بقیہ مضامین کے جواب میں حل مشکلات کا حصہ چہارم زیر تحریر ہے۔

جن احباب کے پاس حل مشکلات کا حصہ اول موجود ہے وہ اس حصہ دوم و سوم کو بھی جلد خرید کر اپنی کتاب کو مکمل کریں۔ دیگر صاحب بھی کل حصص کو دیکھنے اور خریدنے کی کوشش بلیغ فرمائیں۔ قیمت حصہ اول ۸؍ حصہ دوم و سوم ۱۰؍ محصول علاوہ۔ واضح رہے کہ حصہ دوم و سوم دونوں ایک ساتھ مطبوع ہیں۔

## اجتلاب المنفعہ

یہ وہی رسالہ ہے جسکیلئے احباب مدتوں سے مشتاق تھے اس میں ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے سوانح لکھے گئے ہیں بحمد اللہ کہ یہ بھی طبع ہو کر تیار ہو گیا ہے۔ اردو میں ائمہ اربعہؒ کی ایسی کوئی مختصر اور صحیح سوانحعمری اب تک نہیں شائع ہوئی تھی۔ ہر مسلمان کو اسکا دیکھنا اور بچوں کو پڑھانا ضرور ہے عجیب قابلدید ہے۔ قیمت علاوہ محصول ۱۰؍

المشتاھر منیجر سعید المطابع پریس (محلہ دارانگر شہر بنارس)

## اجتہاد و تقلید

اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳؍ (منیجر اہلحدیث)

---

لہ ہمیشہ فرقہ کا نام اہل علم ہی کے لئے ہوتا ہے پھر جو اُن کے اتباع یعنی اُن کی روش پر چلنے والے ہوتے ہیں وہ بھی انہی نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں حنفی کس کا نام ہے سنئے اور غور سے سنئے:۔

| | |
|---|---|
| ان المذھب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال وبصر بالمذاھب او لمن قرء کتابا فی فروع ذالک المذھب وعرف فتاوی امامہ واقوالہ واما غیرہ ممن قال انا حنفی او شافعی لم یصر کذالک بمجرد القول کقولہ | مذہب تو اُس کا ہوتا ہے جس کو مذہب میں واقفیت اور سمجھ ہو۔ یا جسنے کوئی کتاب اُس مذہب کی پڑھی ہو اور اپنے امام کے فتاوے اور اقوال جانتا ہو لیکن جو ایسا نہیں اُسکا کہنا کہ میں حنفی ہوں یا شافعی |

| | |
|---|---|
| انا فقیہ او نحوی (رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۱۹۶) | وہ صرف اتنا کہنے سے ایسا نہ ہو جائیگا۔ |

اُس کا یہ کہنا ایسا ہے جیسے وہ کہے میں نحوی ہوں یا منطقی ہوں؟

فرمائیے جناب آج جو لاکھوں بلکہ کروڑوں حنفی شافعی بنے پھرتے ہیں اس تعریف کے مطابق حنفی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ باوجود اس کے آپ اور آپ کے ہمخیال فخر کیا کرتے ہیں کہ ہم حنفی کروڑوں ہیں تو کن معنی سے؟ انہی معنی سے جن معنی سے ہمنے تبلایا۔ پس اہلحدیث بھی درحقیقت علماء حدیث تھے اور ہیں جو حدیث کو جانتے تھے یا جانتے ہیں مگر جو لوگ انکی تعلیم کے مطابق تقلید چھوڑ کر صرف قرآن و حدیث پر عمل کرنیکا اعتقاد رکھتے ہیں وہ بھی اہلحدیث ہیں جیسے آپکو چھوڑ کر آپکے شاگرد کے محض حنفی ہیں حالانکہ وہ فقہ کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے۔ امید ہے اب تو آپ خوب سمجھ گئے ہونگے۔

اب میں اپنی تقریر اختصار سے سُناتا ہوں۔ پہلے کہا تھا کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں میں طبقہ اولے سب سے اعلے اور افضل تھا۔ اُسی طبقے کی روش پر چلنے کا ہمکو حکم ہے۔ اُس طبقے میں جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو صاف پایا جاتا ہے کہ اُس زمانہ میں تفریق مذاہب نہ تھی بلکہ سب کے سب قرآن و حدیث پر عمل کرتے تھے۔ تفریق بقول شاہ ولی اللہ صاحب چوتھی صدی میں پیدا ہوئی۔ پس اس تفریق کو اٹھا کر طبقہ اولے کی روش پر چلنا اہل حدیث کا مذہب ہے۔ فالحمد للہ۔

ahmadimuslim.de

# فتاوے

س نمبر ۸۰- ایک لڑکی نے زید کی بہن کا دودھ پیا- آیا وہ لڑکی زید کے نکاح میں آتی ہے یا نہ؟
(بندہ حکیم خیر محمد از ڈیرہ غازیخاں بلاک ۲۵)

ج نمبر ۸۰- بحکم حدیث یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب لڑکی مذکورہ زید کی بھانجی ہے اس لئے اُس پر حرام ہے (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۱- ایک شخص بزرگان دین میں سے مرگیا اور اُس کے مرثیہ میں کوئی شخص اُس کی صفت میں اشعار گائے تو ایسا گانا اور باجہ بجانا اور مرثیہ میں اشعار پڑھنا از روئے قرآن و حدیث صحیح و جائز ہے یا ممنوع-
(حاجی ظہیر الدین سوداگر خریدار اہلحدیث ضلع بگرا ڈاک خانہ جمال گنج)

ج نمبر ۸۱- ایسا کرنا منع ہے- ایک صحابی کو موت کے وقت بیہوشی سی ہوئی تو اُس کی عورت نے چلا چلا کر کہنا شروع کیا- ہائے میرے شیر! او غیرہ جب اُسے ہوش آیا تو اُس نے کہا تو مجھکو ایسا ایسا کہتی تھی مجھکو فرشتے دھمکاتے ہوئے کہتے تھے کیا تو شیر ہے؟ کیا تو پہاڑ ہے؟ خبردار ایسا نہ کرنا- اس قسم کی رسومات دنیاداروں کی ہیں-

س نمبر ۸۲- بائن طلاق کس کو کہتے ہیں اور بائن طلاق دینے سے عورت کو رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں بعض لوگ بولتے ہیں کہ بائن طلاق دینے سے تین طلاق ہو جاتی ہے- حالانکہ تین طلاق کی عدت تین حیض ہیں- (عبد الرزاق از کنو ضلع شوبیو ملک برہما)

ج نمبر ۸۲- طلاق رجعی کی جب عدت گزر جائے اور رجوع نہ کیا جائے تو وہ طلاق بائن ہو جاتی ہے مثلاً کسی شخص نے آج ایک طلاق دی اُس کا حق تھا کہ تین ماہ کے اندر رجوع کر کے عورت کو اپنے پاس رکھ لے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا فامساک بمعروف او تسریح باحسان لیکن اگر اُس نے رجوع نہ کیا نہ اور طلاق دی یہانتک کہ عدت تین ماہ گزر گئی تو اب یہ طلاق بائن ہوگی- اس قسم کی طلاق میں عورت مرد راضی ہو جاویں تو نکاح درست ہے اور اگر تین طلاقیں تین ماہ میں واقع ہوئی ہیں تو وہ طلاق مغلظہ ہے اُس صورت میں جب تک بحکم لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره عورت (بغیر شرط طلاق) اور خاوند سے نکاح کر کے طلاق کی نوبت نہ آئے سابق خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی-

اس کے سوا بھی بعض صورتیں طلاق بائن کی فقہا کے نزدیک ہیں جن میں فریقین کی رضامندی سے نکاح ہو سکتا ہے (۳ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۳- جو لوگ اتنی اَن پڑھ ہیں زبان عربی نہیں جانتے- اگر نماز میں بجائے قرآن اس کا ترجمہ (خواہ اُردو خواہ بنگلہ وغیرہ میں) پڑھ لے تو اُسکی نماز ہوگی یا نہیں- اگر ہوگی تو اُس کی کیا دلیل ہے- اور اگر نہ ہوئی تو کیا؟

ج نمبر ۸۳- نماز میں قرآن مجید پڑھنے کا حکم ہے اور قرآن کی بابت فرمایا اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا نیز فرمایا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ- ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنے کا حکم جب ہی ادا ہوگا جب عربی میں پڑھے گا- عربی کا ترجمہ کسی زبان کا ہے قرآن نہیں بلکہ اُس کا ترجمہ ہے اور حکم ہے فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ-

س نمبر ۸۴- کلمہ گو بے نماز پر جنازہ پڑھنا چاہئے یا نہیں- (محمد عبد الرؤف عفا اللہ عنہ)

ج نمبر ۸۴- بے نماز جن لوگوں کے نزدیک کافر ہے اُن کے نزدیک اُس کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں خاکسار کے ناقص علم میں بے نماز کو اگر توحید و رسالت کی تصدیق ہے تو کافر نہیں گو فاسق ہے لہذا اُس کا جنازہ بھی جائز ہے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھے اُس کے پیچھے نماز اور اُس کا جنازہ بھی پڑھ لیا کرو والعلم عند اللہ-
(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۵- ایک جامع مسجد میں بہت روز سے مسلمان جمعہ و جماعت پڑھتے رہے- آج چند روز ہوئے مسجد مذکور کے امام نے ایک بیل سانڈ کو خصی کروایا لہذا چند لوگوں نے اُس جماعت قدیم کو توڑ کر اپنے محلے کے پنجگانہ مسجد میں جو کہ جامع مسجد سے بہت قریب ہے جمعہ پڑھنا شروع کر دیا امام قدیم کو خطا وار سمجھ کر اپنے کو جدا کیا- آیا امام قدیم خصی کروانے سے خطا وار ہے یا نہیں اور اُس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟
محمد زینت اللہ خریدار اہل حدیث ۲۲۰۱ کو پاندی ضلع راجشاہی (بنگال)

ج نمبر ۸۵- اتنا کام کرنے سے امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہٹنا بے وجہ ہے- حسب ضرورت جانوروں کو خصی کرنا جائز ہے اگر کوئی وجہ ہو تو اللہ کو علم ہے-

س نمبر ۸۶- عیدوں میں جو غیر اللہ کے نام کا سانڈ مذکور ہے اُس کو اصل مالک سے چھڑا کر یا خرید کر بسم اللہ سے ذبح کیا جائے تو حرام کیوں ہے-
(بندہ سکندر شاہ از جرما)

ج نمبر ۸۶- حرام ہونے کی وجہ خود قرآن مجید میں مذکور ہے اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ- غیر اللہ کے نام پر بطور تقرب رکھے ہوئے کو فسق سے نامزد کیا ہے- اور وجہ اُس کی صرف یہی ہے اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ چونکہ بحکم شریعت اُس میں حرمت آچکی ہے اس لئے جب تک شریعت ہی کے حکم سے وہ حرمت رفع نہ ہو وہ چیز حرام ہی رہیگی-

واضح رہے کہ اصلی مالک اگر تائب ہو کر باقاعدہ اُس کو ذبح کرے تو بعض علماء اُس کی حلت کے قائل ہوئے ہیں- آپ کی پیش کردہ دونوں صورتوں میں تو شائد نہیں- بعض بسم اللہ پڑھنے سے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی- بلکہ حرام چیز پر بسم اللہ کہنے سے قائل سخت گنہگار ہوتا ہے-

## اطلاع

بارہا اطلاع کیگئی ہے کہ سائلان فی سوال مطبوعہ ایک پیسہ اور فی سوال قلمی دو پیسے داخل غریب فنڈ کرنے کے لئے بھیجا کریں- ہم خرما و ہم ثواب-

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## ابراہیمی تجویز منظور

جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تجویز (متعلقہ تاریخ نبوی) کی متعلق عموماً احباب نے تائید کی ہے اور کوئی اختلاف کیوں کرے جبکہ اصل مقصود بھی یہی ہے اسلئے مولویصاحب کو اب شروع کر دینا چاہئے۔ میں نے جو شرط لگائی تھی کہ اس کام سے تاریخ اہلحدیث کو رکاوٹ نہو۔ عند الملاقات مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ جلسہ کانفرنس میں تاریخ اہلحدیث پیش کر دونگا مگر مولوی صاحب موصوف کی صحت جسمانی ٹھیک نہیں اس لئے ناظرین دعا کریں کہ خداوند کریم آپ کو صحت کاملہ اور شفاء عاجلہ بخشے۔ آمین۔

## دعاء جنازہ

میری والدہ فوت ہوگئی انا للہ (محمد عالم لوہاری منڈی لاہور)

ہمارے جوشیلے ممبر منشی عبد اللہ مبارک چک ضلع مونگیر کا انتقال ہو گیا انا للہ (عبد الرحیم انجاپور)

میرے والد مولوی محبوب احمد صاحب کا انتقال ہوگیا انا للہ۔

(مرغوب احمد ولد مولوی محبوب احمد از دہلی گلی انبیا)

ناظرین سے درخواست ہے کل مرحوموں کے لئے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں اللھم اغفر لھم وارحمھم وابدلھم دارا من دارھم واھلا خیرا من اھلھم۔

## اہل علم کی ضرورت

ناظرین ہمارے مکرم دوست مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری کے علم وفضل سے واقف ہیں۔ موصوف کی خدمات بابرو تدریس علوم عربیہ کی کسی جگہ ضرورت ہو تو آپ سے پتہ ذیل پر خط وکتابت کر سکتے ہیں ڈاک مبارکپور ضلع اعظمگڈھ۔

## طبی سوالات کے اجوبہ مندرجہ اہلحدیث ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء

### ورم طحال کی شرطیہ مجرب دوا

عرق لیمو کاغذی ۷ تولہ + عرق ادرک ۷ تولہ + عرق گھیکوار ۷ تولہ + آب ترب ۷ تولہ + سرکہ جامن ۱۴ تولہ + تیزاب گندھک ۳ تولہ + تیزاب شورہ ۳ تولہ تیزاب نمک ۳ تولہ + عرق ترپھلہ ۳ تولہ + نیلا تھوتھا ۳ تولہ سوہاگہ ۳ تولہ + ہینگ یک تولہ + نوشادر یک تولہ + جوکھار یک تولہ + کوڑی زرد ۲۰ عدد + نمک پانچ ہر قسم ہر ایک ایک تولہ۔ تمام کوٹنے والی ادویہ کو کوٹ چھان کر اس میں عرق ملا دئے جائیں بعدہ تیزاب مذکورہ ڈالکر بوتل میں نگاہ رکھیں۔

قدر خوراک ۲ قطرہ سے لیکر ۲۰ تک بڑھاتے جائیں وقت استعمال عرق عنب الثعلب ۱۰ تولہ + عرق برنجاسف ۱۰ تولہ + شربت بنفشہ ۲ تولہ اس میں ملا کر نوش کریں بعد افاقہ کے اس کے صلے میں اخبار اہلحدیث مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھیک گوجراں تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور کے نام مفت بجاری کرادیں۔

### احتلام کی مجرب دوا

نقرہ خالص یکتولہ مثل پیسے منصوری کے گولائی اور موٹائی میں ہو لیکن ۲ تولہ عرق لیمو کاغذی میں ۵۰ مرتبہ بجھاویں۔ بعدہ تو ا بچھا کر ایک مٹی خاکی اور پلے میں تھوڑا سا گڑھا کھود کر نیچے اور اوپر بہیل بچھائیں اور درمیان چاندی مذکور رکھیں اوپر ایک اور اپلہ رکھکر آنچ دیں۔ پانچ چھ اپلوں میں پھوٹنے لگجائیگا۔ ۲۵ آنچ پوری کریں کشتہ سفید براق کی طرح ہو جائیگا۔ پیس کر ہم چاول سے دو چاول تک استعمال ہمراہ بالائی یا پیڑہ یا مکھن وغیرہ میں رکھکر کریں۔ سرخ مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز رکھیں خداوند کریم کے فضل وکرم سے چند یوم میں پاس سے اس حاصل ہوجائیگی۔ جو شخص اس کشتہ کو تیار کریگا وہ مستفید ہو کر راقم کو بغیر سے ضروری یاد کریگا۔ پھر کبھی بھی انکو یہ شکایت نہ رہیگی۔

### مسہ سم کی دوا

پہلے کسی لائق طبیب سے تشخیص کرا کر موافق خلط منضج اس کا [illegible] پلائیں۔ بعدہ تین مسہل ایک ایک یوم کا وقفہ دیتے ہوئے کرائیں۔ اور روغن احمر ہندوستانی دواخانہ دہلی کی مالش کرائیں۔ خوراکی دوا ضعف اعصاب کی راقم سے طلب فرمائیں انشاء اللہ العزیز چند یوم میں شفا ہوجائیگی۔

(راقم علی محمد عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی حال وارد لدھیانہ محلہ آوانان۔ مکان مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم (آنریری مجسٹریٹ)

## ایک ضروری گزارش

مجھ ذرہ بیمقدار کو پہلے حضرت مولوی غلام رسول قلعہ والے نے وعظ کہنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت عبد اللہ صاحب غزنوی نے وعظ کیلئے مقرر کیا اور سنکر بہت خوش ہوتے اور واعظ پنجاب کا خطاب فرمایا اور مولینا سید نذیر حسین صاحب نے سند واجازت وعظ فرمائی۔ اور جس بیماری میں آپ رحلت فرما ہوئے اس میں آپنے مجھکو طلب کر کے وعظ کی نہایت تاکید کی اور اپنے سر مبارک سے ٹوپی اتار کر عطا کی اور فوائد شرحی وحیاۃ الحیوان کے علموں کی اجازت فرمائی۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلی زینت محل میں میرے وعظ میں کئی بار تشریف لاتے اور خوش ہوتے۔ مولوی حفیظ اللہ خان صاحب دہلوی جس بیماری میں رحلت فرما ہوئے اپنے مکان پر بلا کر وعظ سُنا اور خوش ہو کر دعا کی۔ اور میرے میں کسی قسم کی کوئی خوبی ولیاقت نہیں ہے اگر کچھ قدر ہے تو یہ ہے کہ ؎

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

اور واضح ہو کہ میرے دل میں کسی اہل توحید وسنت کی نسبت کسی قسم کا کوئی حسد وبغض نہیں ہے اگر کسی کے دل میں میری نسبت کوئی رنج ہو تو لوجہ اللہ معاف فرمائیں اور میں نے سب کو معاف کیا ہے۔

نیز واضح ہو کہ چند معتبرین امرتسر سے دینانگر میری پاس پہنچے اور ۱۰۰ احباب کا محضر نامہ پیش کیا اور کہا کہ امرتسر میں ہم لوگوں کو آپ کی بہت ضرورت ہے۔ اسلئے اب میں امرتسر میں آگیا ہوں جبتک اللہ چاہیگا ٹھیرونگا۔ جس صاحب نے خط وکتابت سے مجھکو یاد فرمانا ہو پتہ یہ ہے:۔

راقم محمد علی عفی اللہ عنہ واعظ پنجاب امرتسر محلہ قلعہ بھنگیاں مسجد خراسیاں۔

## حساب دوستان

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ فروری میں ختم ہے ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ خریداری منظور نہو تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ ۴۴ + ۶۱ + ۶۶ + ۶۹ + ۱۰۴۰

[illegible]

# انتخاب الاخبار

**غریب فنڈ** میں اس ہفتے فتوے فنڈ سے ۱۲ر موصول ہوئے۔ سابقہ ۱۵ر کل عہ

**امرتسر** میں بجر قصابوں کی ہڑتال ابھی تک قائم ہے میونسپل کمیٹی اور صاحب ڈپٹی کمشنر کو توجہ کرنی چاہئے

**افسوس** کہ اس ہفتہ آنریبل سلیم اللہ خان نواب ڈھاکہ انتقال کر گئے۔ مرحوم مسلمانوں کی تعلیمی اور ملکی ترقی میں بڑی سرگرمی ظاہر کیا کرتے تھے اور قریبا ہندوستان کی تمام اسلامی انجمنیں ان سے مالی امداد حاصل کیا کرتی تھیں۔

**دہلی** کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بعض عرب قبائل نے ۱۱ر جنوری کو رات کے دو بجے مسقط پر حملہ کیا۔ حملہ آور عربوں کی تعداد تین ہزار تھی۔ والی مسقط کی طرف سے انگریزی سپاہ نے جنگ میں مدد دی جس سے پانچسو آدمیوں کا نقصان اٹھا کر پسپا ہو کر۔

**ترکی جنگی** جہاز مسعودیہ جس کو ایک انگریزی آبدوز کشتی نے دردانیال میں غرق کر دیا تھا اس کے ۲۰ ترک اور ۱۰ جرمن ملاحوں پر قسطنطنیہ میں کورٹ مارشل کیا گیا۔ اور غفلت کے جرم میں تین کو سزائے موت اور دیگر کو سزائے قید دیگئی۔

**ترکوں** نے دردانیال کے قریب ایک فرانسیسی آبدوز کشتی کو غرق کر دیا۔

**جرمن** وزیر جنگ فالکن ہین۔ وزارت جنگ کے عہدہ سے مستعفی ہو کر ایک پیدل سپاہ کا جنرل مقرر ہوا ہے۔

**جنرل** وائلڈن وان ہنبورن جرمنی کا وزیر جنگ مقرر ہوا ہے۔

**اس ہفتہ** تین جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مقامات یارموتھ۔ کنگز لائن۔ شیرنگھم اور سینڈرنگھم پر بم پھینکے۔

**امریکہ** کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمن ہوائی جہازوں کا غیر محفوظ مقامات اور غیر جنگجو لوگوں پر بم پھینکنا بزدلانہ اور خلاف انسانیت فعل ہے۔

**جرمن** ہوائی جہازوں کے بم پھینکنے سے کسی جگہ تین آدمی ہلاک ہوئے اور زخمیوں کی تعداد ۱۲ ہے۔

**اخبار سول ملٹری** لاہور لکھتا ہے کہ جرمنوں کے اس ہوائی حملہ سے انگلستان کے لوگوں میں فوج میں بھرتی ہونے کا جوش بڑھ جائیگا۔

**روسی** جنرل سٹوسل جو جنگ روس وجاپان میں پورٹ آرتھر میں جاپانیوں سے لڑا تھا۔ یکم جنوری کو مر گیا۔

**کپتان** والس سمتھ نے بمقام لکھنو موجودہ جنگ پر لیکچر دیتے ہوئے بیان کیا کہ متخاصمین سلطنتوں کا روزانہ خرچ ۱۳½ کروڑ روپیہ ہے۔

**ایک اخبار** کا بیان ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اوسٹینڈ پر حملہ کر کے وہاں کے ہر دو سٹیشنوں کو بہت نقصان پہنچایا اور کئی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا نیز انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبروگ پر بھی بم پھینکے۔

**ہالینڈ** کے اخبارات لکھتے ہیں کہ متحدہ سلطنتوں کے ہوائی جہازوں نے بمقام البنز (جرمنی) پر بم پھینکے نیز جرمنی کے ایک ہوائی جہاز نے بمقام ایٹیپلز (فرانس) پر بم گرائے جن سے ۲ سپاہی ہلاک ہوئے۔

**گورنمنٹ** ہالینڈ نے جرمنی سے اس بارے میں مطالبہ کیا ہے کہ جرمن ہوا باز سرزمین ہالینڈ سے کیوں گزرے۔

**ایک** انگریزی سٹیمر نہر سویز میں خشکی پر چڑھ گیا ہے۔

**جرمن** وزیر خزانہ نے خرابی صحت کے باعث استعفا دیدیا ہے۔

**پیرس** کی پولیس نے عام حکم جاری کر دیا ہے کہ رات کو بہت روشنی کی جائے تاکہ جرمن ہوا باز پیرس پر بم نہ پھینک سکیں۔

**ایتھنز** (یونان) سے خبر آئی ہے کہ ترکوں نے ایڈریانوپل سے تمام فوج بلالی ہے۔

**یونان** کے ایک وزیر نے لندن میں بیان کیا ہے کہ یونان انگریزوں کے ساتھ ہے۔

**اندازہ** کیا جاتا ہے کہ اس وقت ۲۲½ لاکھ جرمن فوج قتل و زخمی ہو چکی ہے۔ کم و بیش اوروں کا بھی۔

**کہتے** ہیں کہ گذشتہ دو ہفتوں میں جرمنوں کے پانچ بڑے جہازات باربرداری اپنے عملہ سمیت بحیرہ بالٹک میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو چکے ہیں

**کہتے** ہیں کہ رومانیا جنگ میں شریک ہونے کے لئے بڑے زور شور سے جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔

**بلغاری** ڈیلیگیٹ رومہ کا بیان ہے کہ بلغاریہ اپنی غیر جانبداری سختی سے قائم رکھیگا اور صرف اپنے فوائد کو مدنظر رکھکر کارروائی کریگا۔

**جرمنوں** کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ روسی سپاہ مقام لپنو تک پہنچ گئی ہے جو تھارن (سرحد جرمنی) سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

**اخبار پاؤنیر** الہ آباد لکھتا ہے کہ ایران کو بھی جنگ میں شامل ہونا پڑے گا۔

**ترکی** سفیر متعینہ طہران نے سلطنت ایران کو یقین دلایا ہے کہ جب روسی فوجیں آذربائیجان سے نکل جائیں گی تو ترک بھی تبریز کو خالی کر دینگے۔

**جرمنی** میں پٹرولیم کی قلت نہایت شدت سے محسوس ہو رہی ہے چنانچہ وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے کہ اگر روشنی کرنے کے لئے دیگر اشیاء دستیاب ہو سکیں تو حتی الامکان پٹرولیم کو استعمال میں نہ لائیں۔

**جملہ** میدان ہائے جنگ میں باوجود سخت برفباری کے متحدہ افواج برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

**اخبار پاؤنیر** الہ آباد کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سائسان پر متحدہ افواج کی لائن توڑنے کے لئے جرمن سخت جد و جہد کر رہے ہیں۔

**اٹلی** کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے اٹلی کے ایک اخبار کو چٹھی لکھکر گورنمنٹ اٹلی کو توجہ دلائی ہے کہ اٹلی جنگ کے ختم ہونے سے پہلے شریک جنگ ہو جائے۔

**اخبار ٹائمز** کا نامہ نگار بکارسٹ (رومانیہ) سے لکھتا ہے کہ ہنگری میں سرویہ پر حملہ کرنے کے لئے نو لاکھ سپاہ تیار ہو رہی ہے جس میں ۸۰ ہزار جرمن سپاہی ہونگے۔

ahmadimuslim.de

## صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت یکم صفر تا آخر ربیع الاول تک ہے

صحیح بخاری پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو محشی شدہ (مطبعہ انوار الاسلام امرتسر) اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی مجلد عہ بلاجلد عہ

پارہ اول صحیح مسلم باب اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ تک مترجم اردو محشی شدہ مطبوعہ (مطبع القرآن والسنۃ امرتسر) اصلی ۵ر رعایتی ۲ر

زبدۃ الانسان یعنی زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبدالمجید صاحب ساکن کلاس والہ اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۲ر بس اب مسلمانوں کو چاہیے کہ دو دو حرف ...

ایک روپیہ سے کم خریدار کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرمادیں پتہ مفصل اور صاف لفظوں میں ہونا چاہیے کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی محصولڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

**نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ**
**فیروزپور شہر دروازہ ملتانی**

## تیرھویں صدی ہجری کے مجدد ۱۴ر

یعنی حضرت مولنا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام لقمہ نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا۔ اور جنگ سے تائب ہو گیا۔ جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافضی سے تائب ہوا جن کی دعا سے دلوا... ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو حج کو گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے ان کو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار ممنون ہو گئے۔ جن کے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پڑھنے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ منیجر صوفی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

## دفتر اہلحدیث کی کتابیں

**تہذیب۔** مہذبوں کے فرائض ۱ر

**الہام۔** الہام کی تشریح۔ اور آریوں کا رد ۱ر

### مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں اسکو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث کا

**نبی نمبر**

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہو سکیں
قیمت مع محصول ۲ر بذریعہ منی آرڈر ار
عہ کے ٹکٹ

**تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام** ۳ر
دہرمپال کی تہذیب الاسلام کا دنداں شکن جواب۔ جلد اول ۳ر جلد دوم ۳ر جلد سوم ۳ر جلد چہارم ۴ر چاروں کی قیمت یکجا عہ علاوہ محصولڈاک

**مناظرہ نگینہ۔** وہ مشہور و معروف مناظرہ نگینہ جو آریوں سے نگینہ میں ہوا تھا ۳ر

**شمائل النبی۔** شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ ۸ر

**ادب العرب۔** صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے بیان کیا ہے۔ کہ اردو خواں بلا مدد استاد یہی مطلب ... اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے ۱ر

**جہاد وید۔** وید اور دیگر آرین کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے ۶ر

**ترک اسلام۔** مہاشہ دہرمپال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب قابلدید ۲ر

**الہامی کتاب۔** وید اور قرآن کے الہام میں مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۴ر

**فتوحات اہلحدیث۔** چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف ۶ر

**آیات متشابہات۔** اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۵ر

**دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔** مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ کا جواب ۳ر

**منیجر اہلحدیث امرتسر** ۲ر

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

**حبوب دافع جریان و کثرت احتلام** ۱ر
ان حبوب کے استعمال سے ناملائم کثرت احتلام دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنیکے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنیوالے ہیں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عہ

**طلاء** ... کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بد اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی۔ اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۸ر

**حبوب لواسیر ہر قسم۔** بادی۔ بہتی۔ خونی۔ ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں عہ

**سرمہ منقی چشم۔** اس سرمہ کے استعمال کو دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہو سکی علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ۸ر فی تولہ

**دوائی خارش ہر قسم۔** اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ جاہے خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر لگانے سے دور ہو جاتی ہے قیمت ۸ر تولہ ملنے کا پتہ۔ مینیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چشمہ چوک۔

# مفید و کار آمد کتابیں ۵۲/۳۶

**گوشت خوری** - آریہ ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے پریذیڈنٹ اور اسلامی مجلس مناظرہ کے پریذیڈنٹ کے درمیان جو گوشت خوری کے مسئلہ پر تحریری بحث ہوئی - وہ اس رسالہ میں سب کی سب درج ہے - آریوں کے تمام بے بنیاد اعتراضات کا جواب اس عمدگی سے دیا گیا ہے - کہ بایدو شاید ... نہایت ... رسالہ کی قیمت ... ۳ر

**خدا کی ہستی** - در اثبات وجود رب قدیر - دہریوں کے عموماً اور نیچری روشنی کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب جو وہ ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں - عقلی و نقلی دلایل سے اس خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے کہ مطالعہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی ہستی پر شک نہیں کر سکتا ۳ر

**ادلۃ الجلیہ فی عقائد الاسلامیہ** - اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و نقلیہ مباحثہ کیا گیا ہے - اسلام مقدس کے وہ مقامات جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں ... سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں - تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے قیمت ۸ر

**اردو ترجمہ بدور السافرہ فی امور الآخرۃ** - یہ کتاب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے - امام ممدوح نے ... آیات و احادیث ... حشر نشر حساب کتاب پلصراط - حوض کوثر شفاعت - میزان نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے - اس میں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ ادنیٰ تفسیر کر دی ہے عمر

**اردو ترجمہ انوار قدسیہ** - یہ عظیم الشان کتاب امام شعرانی کی یادگار ہے - اس میں بیان کیا گیا ہے کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے - اولیاء اللہ میں کم از کم کن کن علامات کا پایا جانا ضروری ہے جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چلکر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں ۱۰ر

**تحفہ اعظم** - حضرت صمدانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی مکمل سوانح عمری اور تصوف کے حقائق اور طریقت کے معارف بجا بجا جلوہ گر ہیں ۱عمر

**داغ دل** - ناول کے پیرایہ میں بیاہ شادی کے نشیب و فراز اور خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان - جوان عورت اور کمسن لڑکے کی شادی کے نتائج - قابل مطالعہ ہیں - خصوصاً وہ والدین جو چھوٹی عمر کی اولاد کو بیاہ دینے کے خواہاں ہوتے ہیں اسکو ضرور دیکھیں رعایتی ۳ر

ملنے کا پتہ
**منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

# مومیائی ۵۲/۲۰

**کچھ** مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل - دق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے - بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے - بچے - جوان کیلئے یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۲عمر ۳ دھڑی پانچ روپے بارہ آنہ ... مع محصولڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

## آخر کا شہادات

جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب ... ضلع ... سے لکھتے ہیں - ... ڈبیہ مومیائی جو آپ نے بھیجا ... میں سے دو گولیاں ایک مریض کو کھلایا - بہت مفید ثابت ہوئی ... جو شدید درد کرتا تھا ... دماغ میں ... بخدا بفضلہ تعالیٰ بہت افاقہ ہے ... اور بھیجیں - (۱۰ دسمبر ...)

جناب حکیم محمد اسحاق خاں صاحب ... ضلع بلہاری سے تحریر کرتے ہیں قبل ازیں آپکے کارخانہ سے مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا بہت اکسیر ثابت ہوئی - ۳ دھڑی اور بھیجیں - (۱۴ دسمبر ...)

ملنے کا پتہ
**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)**



ahmadiyyamuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

# اخبار اہلحدیث
امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۱۴

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — للعہ
روساء و جاگیرداران سے " — للعہ
عام خریداروں سے " — للعہ
" ششماہی — عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۵ فروری ۱۹۱۵ء روز جمعہ

# امرتسر کی میونسپل کمیٹی

## قابل توجہ گورنمنٹ اور صاحب پریزیڈنٹ

اس میں شک نہیں کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی حالت دن بدن بہتر ہوتی جاتی ہے جب سے مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر ہو کر امرتسر میں کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہوئے ہیں۔ بہت سے کام کمیٹی نے اہل شہر کے آرام و آسائش کے کئے ہیں۔ شراب کی دکانیں شہر سے باہر کرنے کا فیصلہ بھی مسٹر کنگ کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ آج کل شہر کے بازاروں کے نیچے بڑے بڑے نالے بن رہے ہیں جنمیں بارش کا پانی بہا کرے گا اور اوپر کی نالیاں جو ہمیشہ گندی رہتی تھیں جن کی بدبو سے بعض بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہوتا تھا وہ بھی درست کی جاویں گی۔ کوچوں کا فرش ایسا صفا اور قیمتی لگایا گیا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے رئیس کے گھر میں بھی شاید ...... نہ ہوگا۔ اس کا سارا خرچ گورنمنٹ نے دیا ہے۔ امید ہے ان سب باتوں کا صحت پر بہت اچھا اثر ہوگا جس کے لئے اہل شہر گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹی اور صاحب پریزیڈنٹ کے شکر گزار ہیں۔

مگر جو بات اس موقع پر قابل ذکر ہے وہ اور جو اور اسی پر ہم گورنمنٹ کی اور پریزیڈنٹ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اہل شہر کی صحت کے لئے سب سے پہلے جو نسخہ تجویز ہوا تھا وہ پانی کا تھا جس کے لئے واٹر ورکس (نل) لگانا تجویز ہوا۔ اہل شہر نے بڑی خوشی سے اس کے متعلق محصول دینا پسند کیا۔ اور بلا کسی کراہت کے اور بغیر اختلاف کے سب نے اس پانی کو پسند کیا مگر آج جو ہم غور کرتے ہیں تو جس غرض (صحت) کے لئے یہ کام جاری ہوا تھا جس پر آج تک ۱۹ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے اس غرض کا پورا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ سر بازار تو نلکے عام ہیں جہاں سے سقے مشکیں بھر بھر کر بازاروں میں چھڑکاؤ کرتے اور نالیاں دھلاتے ہیں۔ مگر کوچوں میں نلکے ابھی تک نہیں پہنچے جہاں سے لوگ پانی کو کھانے پینے میں خصوصیت سے استعمال کریں بلکہ کوچوں میں نلکے لگوانے کیلئے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اہل محلہ اپنے خرچ سے لے جاویں یہ شرط پہلے ہی بہت ثقیل تھی اب تو اور بھی سخت مانع ہوگی۔ کیونکہ پختہ فرش جو اب لگ رہا ہے اس کا اکھیڑنا اور بنوانا بہت کچھ لاگت چاہیگا جس کے خوف سے اہل محلہ اپنی لاگت سے نلکا لگوانے کی جرأت نہ کر سکیں گے چونکہ اہل شہر کی صحت میں پانی کو بہت کچھ دخل ہے اس لئے مناسب بلکہ واجب تھا کہ کوچوں میں نلکوں کی تکمیل

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت رعایتی ۱۲ مینیجر

فرش سے پہلے کرائی جاتی جہاں سے علاوہ مفید صحت ہونے کے کھیتی کو آبیانہ کی آمدنی بھی ہو جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا جس کا اہل شہر کو بہت خیال ہے جن کوچوں میں ابھی فرش نہیں لگایا گیا اُن میں نلکوں کی تکمیل پہلے کرائی جائے تو ابھی موقع ہے۔ امید ہے صاحب پریزیڈنٹ خصوصیت کے ساتھ اس پر متوجہ ہونگے۔ بدکوچوں میں بڑی نالی کیشی کیطرف سے لگنی چاہئے

# مذاکرہ علمیہ نمبر ۶

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول*)

## بابت آیت حرّم

اس بات کا ذکر ضروری نہیں کہ مذاکرات علمیہ متعلق قرآن وحدیث بھی ایک قسم کی تعلیم وتدریس ہے بلکہ بلحاظ عموم فائدہ اور بقا کے مفید تر۔ کیونکہ تدریس میں تو چند مخاطبین کو فائدہ ہوتا ہے اخبار میں ہزاروں کو اور پھر اُن کے سوا آیندہ نسلوں کو بھی اس لئے گذشتہ مذاکروں میں احادیث کی بابت مشکلات کا اظہار کرکے معلمین اور واعظین کو متوجہ کیا گیا تھا جن پر اہل علم نے توجہ کرکے قوم کو فائدہ پہنچایا۔ ہنوز جو مذاکرات جاری ہیں اُنکی مدت بہت کم رہگئی ہے مہربانی سے اہل علم توجہ کرکے جواب دیں۔

**مزید آسانی** | جو صاحب وقت لگا کر اپنے علم سے ناظرین کو فائدہ پہنچائیں مناسب نہیں کہ محصول ڈاک کا بوجھ بھی اُن پر ڈالا جائے۔ اس لئے جو صاحب اس بوجھ کے متحمل نہ ہوسکیں وہ اطلاع دیا کریں تو اُن کو محصول ڈاک دفتر سے بھیجا جائے گا جو اُن کا حق ہے۔

آج جس آیت کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ درج ذیل ہے:-

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (پ ۸ ع)

(اے نبی علیہ السلام) تو یہ کہدے آؤ میں تمہیں بتلاؤں جو اللہ نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو ہم ہی تمکو اور اُن کو رزق دیتے ہیں۔ اور بےحیائی کے ظاہری اور باطنی کاموں کے نزدیک نہ جاؤ اور کسی نفس کو ناحق قتل نہ کرو جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس بات کی تمکو ہدایت کرتا ہے تاکہ تم عقلمندی کے کام کرو۔ اور یتیم جب تک بلوغت کو نہ پہنچے اُسکے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوا اُس طریقے کے جو اُس کے حق میں اچھا ہے ماپ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو ہم کسی شخص کو اُسکی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتے اور جب بولو انصاف سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو اور اللہ کے نام کے وعدے پورے کیا کرو۔ اسی بات کا اللہ تمکو حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت پاؤ۔

یہ آیت توحید اور اخلاق کی جڑ بنیاد ہے ایسی کہ اس کی مثل کسی کتاب میں ملنی مشکل ہے۔ مگر قابل مذاکرہ بات یہ نہیں بلکہ اس آیت کی وہ مشکل قابل تذکرہ ہے جو بلحاظ ترکیب نحوی کے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

ترکیب نحوی کے موجب اَلَّا تُشْرِكُوْا مفعول ہے حرم کا اور یہ مرکب ہے یعنی عدم الشرک کیونکہ اس میں اَنْ مصدریہ داخل ہے لَا تُشْرِكُوْا پر اَنْ مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدری معنی میں ہوتا ہے۔ پس معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے ظاہر ہے کہ جب شرک نہ کرنا حرام ہوا تو شرک کرنا واجب ہوا بحکم نقیض الحرمۃ ولابد الممکنۃ کم از کم جائز ٹھیرا۔ حالانکہ یہ عقیدہ کفر ہے۔

نیز اس کے آگے جو مفعول آئے ہیں وہ سب منقلب ہوجاوینگے یعنی حرام کیا ماں باپ احسان کرنا اور اولاد کو نہ مارنا بھی حرام کیا اور فواحش کے نزدیک نہ جانا بھی حرام کیا نفس کو قتل نہ کرنا بھی حرام۔ غرض یہ سب بجائے توحید اور اخلاق کے منقلب ہوکر شرک اور بداخلاقی کے مخزن بنجاینگے (اعاذنا اللہ منہ)

امید ہے اہل علم خصوصاً معلمین ترجمۃ القرآن اس مشکل کو بہت جلد حل فرماوینگے۔

# مُسلم یونی ورسٹی

## میں

# علماء دین

اہل حدیث مورخہ ۲۲ رجنوری میں ہمنے ایک نوٹ لکھکر جناب سکرٹری مسلم یونی ورسٹی کو جواب کی تکلیف دی تھی یہ پوچھا تھا کہ دس علماء دین جو یونیورسٹی میں منتخب ہوئے ہیں اُن کو کس نے منتخب کیا ہے اور عالم دین کی تعریف کیا سوچی گئی ہے سکرٹری صاحب نے تو ابھی تک جواب نہیں دیا مگر ہمعصر ہمدرد دہلی مورخہ ۲۶ رجنوری کے ایک نوٹ سے ہمکو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ہمدرد سے معلوم ہوا کہ مسلم یونی ورسٹی کے کل ممبر ۲۰۰ ہونگے اُن میں سے ۱۹۰ مختلف طبقوں (زمینداروں، جاگیرداروں، گریجوایٹوں اور اڈیٹروں وغیرہ) کے قائم مقام ہونگے اور دس طبقۂ علماء کے قائمقام۔ سب طبقوں کا انتخاب اس طرح رکھا گیا ہے کہ ایک تاریخ مقرر تھی اُس تاریخ تک اُس طبقے کے جس فرد نے اپنا نام لکھایا اُسکو رائے دہندہ سمجھا گیا۔ اُس تاریخ کے بعد اُن رائے دہندوں کی ساری فہرست مکمل کرکے سب کے پاس بھیجدی

* چونکہ مذاکرہ کی مدت ۳ ماہ مقرر ہے اس لئے تاریخ لکھی جاتی ہے اصحاب رقم مطلع رہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کہ ان میں سے اتنے ممبروں کی (جتنے نامزد کرنے ہوں) بابت رائے دیں۔ رائے دہندوں کی کثرت رائے سے اس طبقہ کا انتخاب ہو گیا۔ مثلاً ایڈیٹران اسلامی اخبارات کے دس قائم مقام نامزد کرنے ہیں اور رائے دہندہ سو اڈیٹر ہیں تو ان سب کے پاس وہ فہرست بھیجکر درخواست کی گئی تھی کہ دس آدمی منتخب کریں جن دس پر کثرت ہوئی وہ منتخب ہو گئے۔ اسی طرح ہر طبقے سے برتاؤ کیا گیا مگر علماء دین ایسی بیکار فضول اور ناقابل التفات بلکہ محض وزن شعر جماعت ہے کہ ان کا انتخاب اُن کے ہاتھ میں نہیں دیا گیا بلکہ اُن کو وہ ایک تہائی ممبر منتخب کریں جو اُن کے طبقے کے نہیں ہیں۔ اس لئے سارے پنجاب سے ایک بھی عالم جو باقاعدہ علوم دینیہ سے واقف ہو نہیں منتخب ہو سکا علماء کے لئے کس قدر غور کا مقام ہے کہ قومی اور مذہبی جلسے ہوں جلسوں میں جوش دلا کر چندے کرانے کا کام ہو فتوے نویسی ہو حلال حرام کی تمیز کا سوال ہو یہاں تک کہ کسی عبد الحمید جیسے سلطان کو تخت سے معزول کرکے دوسرے کو بٹھانا ہو تو اسی بیکار جماعت سے فتوے لیا جائے مگر مسلم یونیورسٹی میں ان کے سارے دس ممبر ہوں تو اُن کا انتخاب بھی ان کے سپرد نہو۔ یا للعجب و ضیعۃ الادب حالانکہ ہم دیکھتے ہیں علماء دین کا منصب دوسروں کی نسبت دائمی اور مستقل ہے کیونکہ یہ ممکن ہے ایک زمیندار آج بہت سی زمین کا مالک ہے تو چند دنوں میں فلاکت زدہ ہو جائے۔ آج ایک جاگیردار ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک اخبار کا اڈیٹر ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک بی اے ہے تو کل کو کسی خفگی پر یونیورسٹی اُس کی سند ضبط کرلے۔ یہ سب کچھ ممکن ہے بلکہ ہو رہا ہے مگر علماء دین کا منصب ان سب آفات سے بالا تر ہے تاہم ان کے ساتھ تو یہ برتاؤ کیا گیا ہے اور اُن کے ساتھ وہ۔ انا للہ۔

ممکن ہے کسی دل میں وہم گزرے کہ ایسا کرنیکی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ عالم دین کی کوئی تمیز نہیں کون ہے۔ دوم یہ کہ علماء میں باہمی چپقلش اتنی ہے کہ ایک دوسرے کو چاہتا نہیں۔ تو ان دونوں باتوں کا جواب آسان ہے۔ عالم دین کی تعریف سب جانتے ہیں۔ ہم بھی بتلائے دیتے ہیں جو اس قسم کی مجالس میں کام آسکتی ہے گو عالم دین کی اصل تعریف یہ ہے کہ وہ علوم عربیہ کے ذریعہ براہ راست علوم دینیہ سے واقف ہو مگر مجلسی فیصلے کے لئے یہ کافی ہے کہ اسکے پاس کسی مستند عربی مدرسہ کی یا سرکاری عربی امتحان کی اعلےٰ سند ہو۔ ایسا آدمی علماء کے لئے رائے دے سکتا ہے اور ایسا آدمی علماء کا قائممقام ہو کر مسلم یونیورسٹی میں علوم عربیہ کی بابت اظہار رائے ہو سکتا ہے۔ رہا علماء کا اختلاف سو چند روز پہلے تو ہم اس کو باور کرتے تھے کہ علماء میں سب سے زیادہ اختلاف و شقاق ہے لیکن اب نہیں کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طبقے میں خصوصاً ایڈیٹروں اور گریجوایٹوں کے طبقے میں ان سے بھی زیادہ شقاق و نفاق ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

تو پھر کیا اس اختلاف سے دیگر ان طبقوں کو حقوق سے محروم کیا گیا؟

تعجب ہے کہ ہمعصر ہمدرد کو سید فضل الحسن صاحب بی اے کے عدم انتخاب پر (جس کا ہمیں بھی رنج ہے) بار ہا سخت سے سخت مضامین لکھنے پڑے مگر علماء کے انتخاب کی بنیادی غلطی پر کچھ نہ لکھا افسوس انا للہ۔

کیا ان حالات کے ہوتے ہوئے کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے علماء سے محبت یا عقیدت ہے؟

(شائد)

اخیر میں ہم منتخب شدہ علماء ممبران سے امید کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بزور اس غلطی کی اصلاح کراوینگے اور اگر انہوں نے بھی توجہ نہ کی تو کہا جائے گا ؎

از ماست کہ بر ماست

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کی مقابلہ
قیمت عہ مع محصولڈاک
(مینیجر)

# قادیانی مشن

## اٹلی میں صداقت مرزا

گذشتہ ہفتے اٹلی میں سخت زلزلہ آیا جس سے ہزاروں آدمی ہلاک اور تباہ ہوئے خدا جانے کن اسباب سے آیا اور مصلحت خداوندی کیا تھی مگر ہمیں خیال ہوا کہ آج ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو اس موقع سے اپنا فائدہ نکال لیتے ہم ابھی خیال میں تھے کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں نے ہمارا خیال سچ کر دیا۔ دونوں نے بالاتفاق شائع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے پہلے ہی سے کہدیا تھا:۔

دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔

اب جو آنکھ رکھتا ہے دیکھے اور جو دل رکھتا ہے غور کرے اور جو دماغ رکھتا ہے سوچے۔ اور معلوم کرے کہ کس طرح خدائے قدوس اپنے فرستادہ (مرزا) کی صداقت ظاہر کر رہا ہے (ریویو قادیان جنوری)

اہلحدیث۔ کیسی صاف پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے اور قیامت کا نمونہ ہوگا۔ کوئی پوچھے۔ کہ آپ ہی تو ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی اس قسم کی پیشگوئیوں پر ہنسی اُڑاتے تھے کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے یہ ہوگا وہ ہوگا۔ آپ کی یہ پیشگوئی بھی تو اسی قسم کی ہے جس میں نہ تعیین زمان ہے نہ تعیین مکان۔ بلکہ بالکل اس شعر کی مصداق ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہم حیران ہیں اگر مرزا صاحب کی قوت روحانی ایسی تھی کہ اٹلی کا زلزلہ بھی اُن کی قوت قدسیہ سے نہ بچ سکا تو جو امور انہوں نے ذات خاص کیلئے معیار صداقت قرار دیئے تھے اُن میں کیوں غلطی

ہوئی۔ کیا وہ واقعات لوگوں کو یاد نہیں بھولے ہوں تو ہم بتلاتے ہیں:۔
آسمانی منکوحہ نکاح میں آئیگی ڈاکٹر عبد الحکیم خان مجھ سے پہلے مرینگے۔ ثناء اللہ اور مرزا میں مقابلہ کی بردبازی ہے جو پہلے مریگا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

---

## بقیہ اثبات سُنت رفع الیدین

### ۶ آثار متعلقہ عدم رفع

(۱) مؤطا امام محمد میں ہے:۔

عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ ان علی ابن ابی طالب لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن عبد العزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر لا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ

عبد العزیز بن حکیم حاکی ہیں کہ میں نے ابن عمر کو تکبیر اولے کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے دیکھا

(۳) امام طحاوی سے منقول ہے:۔

عن مجاھد قال صلیت خلف ابن عمر فلا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ؛

مجاہد سے روایت ہے میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کی۔

(۴) تنویر العینین میں ہے:۔

روی عن اسود انہ قال رأیت عمر ابن الخطاب لا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ۔

اسود سے مروی ہے کہ انہوں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ سوائے تکبیر اولے کے اور پھر انہوں نے رفع یدین نہ کیا۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن ابن عباس ان العشرۃ المبشرۃ لا یرفعون ایدیھم الا عند الافتتاح۔

ابن عباس ناقل ہیں کہ عشرہ مبشرہ نماز شروع کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے اور بس۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن ابن عباس موقوفا لا ترفع الایدی الا فی سبعۃ مواطن التکبیرۃ الاولیٰ واستقبال القبلۃ والموقف وجمرتین والمروۃ والصفا۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں (۱) تکبیر اولیٰ کے وقت (۲) قبلہ کا دیکھنا (۳) مزدلفہ میں (۴) دو جمرہ کے پاس (۵) منا میں (۶) مروہ اور (۷) صفا پر۔

ہر اثر یعنی موقوف حدیث (قول وفعل صحابی) کے متعلق اصول حدیث کا یہ عام مسئلہ کہ وہ لائق حجت کے نہیں۔ پس جو ۶ آثار اس بارہ میں آئے ہیں۔ اُن سب کا یہی ایک جواب ہے مگر ناظرین شائد اس پر مطمئن نہوں اس لئے ہمکو کچھ اور لکھنا پڑا۔ لہذا ہم سلسلہ وار سب کا تنقید کرتے ہیں لیکن نہایت اختصار کے ساتھ کیونکہ مضمون بہت ہی طویل ہوگیا ہے۔

(ا) مسک الختام میں ہے:۔

اس روایت میں عاصم بن کلیب ہے جسکی تضعیف بہت سے محدثین نے کی ہے اور علی بن مدینی نے کہا جب عاصم بن کلیب کسی روایت میں متفرد ہو تو اس کی روایت قابل احتجاج نہیں (چلو فیصلہ شد) اور ابن معین نے بھی اس کی تضعیف کرکے کہا ہے کہ اس کی روایت میں شک ہے۔

(ب) ناظرین اگر آثار متعلقہ رفع جنکو ہم اوپر درج کر آئے ہیں ملاحظہ فرمائینگے تو اُن پر واضح ہوگا کہ احادیث صحیحہ نمبر ۱ و ۶ و ۱۲ جو ابو داؤد۔ ترمذی۔ بخاری اور حاکم کی روایت سے ہیں اور جو مرفوع ہیں اُن میں حضرت علی رفع کے راوی ہیں۔ پس اثر زیر تنقید ایک صحیح مرفوع حدیث کا مقابلہ نہیں کرسکتا خصوصًا جبکہ اس اثر کے ضعف کی وجہ بھی بیان کردیگئی ہو۔

(۲) و (۳) کے کئی جواب ہیں۔ اوّلاً یہ کہ ہم ۸ طرق سے عبد اللہ بن عمر سے صحیح مرفوع حدیثیں اوپر نقل کر آئے ہیں جن سے رفع ثابت ہوتا ہے۔ پس احادیث صحیحہ ہوتے ہوئے موقوف حدیث کوئی چیز نہیں۔ ثانیاً جزء رفع یدین میں عبد اللہ بن عمر سے ۹ طرق سے رفع کے ثبوت میں آثار موجود ہیں اور وہ بھی سالم اور نافع سے جو عبد اللہ بن عمر کے بیٹے اور مولے ہیں یعنی جن کو عبد اللہ بن عمر نے اعمال و افعال سے بوجہ رات دن کی صحبت کے بہ نسبت کسی اور غیر کے زیادہ واقفیت ہونی چاہیے ثالثاً مجاہد (جو یہاں عدم رفع کے راوی ہیں اور جن کو امام طحاوی نے عدم رفع کا راوی کہا ہے) خود رفع کے راوی ہیں اور اُن کو رفع کا راوی امام بخاری اور ترمذی نے بتلایا ہے۔ پھر ناظرین امام بخاری اور ترمذی کی روایت کیسی کا مقابلہ امام طحاوی سے خود کر سکتے ہیں۔ رابعاً جزء رفع یدین میں امام بخاری نے فرمایا ہے کہ جب دو راوی کسی محدث سے کوئی حدیث روایت کریں اور ایک کہے میں نے اُن کو کرتے دیکھا اور دوسرا کہے میں نے نہیں دیکھا تو جسنے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے کیا وہ شاہد ہے اور جس نے کہا کہ نہیں دیکھا وہ شاہد نہیں کیونکہ اُس نے فعل کو یاد نہ رکھا۔ لہذا اس اصول کے موافق سالم اور نافع والی مرفوع اور موقوف احادیث شاہد ہوئیں اور مجاہد اور عبد العزیز بن حکیم والی موقوف احادیث شاہد نہوئیں لہذا عمل شاہد یعنی احادیث اوّل پر ہوگا۔ خامسًا بخاری نے کہا اہل علم سے روایت ہے کہ یہ حدیث ابن عمر سے محفوظ نہیں ہے اور اس میں سہو ہوگیا ہے نیز یہ کہ یحیی بن معین نے کہا کہ حدیث مجاہد والی وہم ہے اور اس کی کچھ اصل نہیں۔ سادسًا جزء رفع الیدین میں نافع سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب کسی شخص کو عند الرکوع وبعد الرکوع رفع یدین نکرتے دیکھتے تو اُس کو کنکریاں پھینک کر مارتے۔ پس یہ

ahmadimuslim.de

کیونکر ممکن ہے کہ دوسرے کو رفع یدین نہ کرنے پر کنکریاں ماریں۔ اور خود رفع یدین نہ کریں۔ سابقًا مسک الختام میں ہے کہ مجاہد کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن عیاش ہے اور وہ سئی الحفظ ہے لہذا ضعیف ہے اور اس کی روایت نافع اور سالم کی معارض ہے اور یہ دو مُثبت ہیں اور مجاہد نافی اور مُثبت مقدم ہوتا ہے۔ ثالثًا اگر ثابت بھی ہو جائے کہ عبداللہ بن عمر نے رفع یدین ترک کر دی تھی تب بھی کوئی ہرج نہیں اس وجہ سے کہ اس کا کبھی کبھی ترک کرنا ہی ضروری تھا۔ تاکہ لوگوں کو اس کا سنت غیر مؤکدہ ہونے کا علم ہو جائے اور اس کو واجب نہ سمجھیں۔ اور یہ بعین ہمارے مدعا کے مؤید ہے۔

(۴) رفع کی حدیث ۲۲ میں حضرت عمر سے مرفوع حدیث مرفع کے متعلق نقل کی گئی ہے۔ اور ترمذی نے بھی حضرت عمر کو راویان رفع میں شمار کیا ہے۔ لہذا اسود کی روایت (جو حسب قول حاکم شاذ ہے اخبار صحیحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ اخبار صحیح یہ ہے جس کو روایت کیا ہے طاؤس نے کیسان سے اُن کو روایت ہے ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہ حضرت عمر رکوع میں اور بعد رکوع کے رفع یدین کرتے تھے۔

(۵) و (۶) حضرت ابن عباس سے دو مرفوع صحیح احادیث رفع کی مروی ہیں (ملاحظہ ہو احادیث رفع ۱۹ و ۲۳) اور ترمذی اور بخاری نے اُنکو قائلین رفع میں شمار کیا ہے اور جہاں ہم نے رفع کے متعلق آثار صحابہ نقل کئے ہیں وہاں ہمنے چار آثار درج کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ ابن عباس رفع یدین کرتے تھے۔ پس مرفوع صحیح حدیث کا معارضہ اور مقابلہ موقوف حدیث نہیں کر سکتی۔ اور نہ وہ قابل حجت ہے نیز یہ کہ آثار متعلقہ رفع شاہد ہیں اور آثار عدم رفع شاہد نہیں۔ پس شاہد پر عمل ہوگا۔ اور ہم اوپر نقل کر آئے ہیں کہ عشرہ مبشرہ قائلین اور عاملین رفع تھے۔

ناظرین سے ہم معافی مانگتے ہیں کہ مضمون بہت طویل ہو گیا ہے مگر چونکہ یہ سب تطویل طلب تھا اس لئے ایسا کیا گیا۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ناظرین مطمئن رہیں۔

خفا مجھسے نہو گر لوٹ جاؤں تیرے قدموں پر
کروں کیا میں کہ تجھپر دل مرا یجان لوٹے ہے

(الراقم العاجز عبدالمجید آنادی حیدر آباد دکن)

* * *

## سوامی دیانند جی کی فلاسفی

### نمبر اوّل

از مولوی حکیم محمد انصاری صاحب اندیور یا ضلع گورکھپور

---

(۱) دنیا معلول اور بازوال ہے (ستیارتھ ۸/۱۱ صفحہ ۲۵۰ و صفحہ ۲۹۱ و ۱۲/۴۶ صفحہ ۵۹۲ و صفحہ ۵۶۱ وغیرہ) اور معلول کو ازلی نہیں مان سکتے (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۲۸۶) لیکن دنیا ازلی ہے* (بھومکا صفحہ ۱۱ و ستیارتھ ۸/۴۴ صفحہ ۲۹۵)

(۲) دنیا کا نت کا رن (یعنی علت فاعلی) پرمیشور ہے اور علت مادی مادہ (ستیارتھ ۸/۱۶ صفحہ ۲۸۲ و ۸/۱ صفحہ ۲۷۰ و ۱۲/۴۴ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۳) دنیا کی علت مادی پرکرتی۔ پرمانو (یعنی ذرات علم) ہیں (ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۷۲) اور علت معلول سے پہلے ہوتی ہے (ستیارتھ ۸/۱۳ صفحہ ۲۸۱) معلول یعنی دنیا باوجودیکہ پیچھے ہوئی لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۴) پرمیشور دنیا کا فاعل یعنی بنانے والا اور دنیا مفعول یعنی بنائی ہوئی ہے (ستیارتھ ۸/۱۶ صفحہ ۲۸۲ و ۸/۴۴ صفحہ ۲۹۴) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۵) پرمیشور خالق کل و صانع کل ہے (بھومکا صفحہ ۴۷ و صفحہ ۸۳) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۶) جس کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے اُس کے تمام متعلقات بھی انتہا والے ہوتے ہیں (ستیارتھ ۱۲ صفحہ ۵۶۲) دنیا باوجودیکہ محدود ہے لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۷) قدموں سے مل کر بنے ہوئے اجسام اور دنیاؤں کو غیر فانی سمجھنا جہالت کا پہلا جزو ہے (بھومکا صفحہ ۱۱۶) لیکن پھر بھی دنیا ازلی یعنی غیر فانی ہے۔

(۸) پرمیشور ہمیشہ علیم ہے (ستیارتھ ۷/۱ صفحہ ۲۰ و ۱۲/۴۴ صفحہ ۵۶۱) اور علیم کل ہے (بھومکا صفحہ ۹ و صفحہ ۱۰۵) لیکن* دنیا ازلی ہے۔

(۹) جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب انتصال سے پیدا ہوتی ہیں اور جو انتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ (ستیارتھ ۱۲/۴۴ صفحہ ۵۵۰) لیکن دنیا باوجود مادوں کے انتصال سے پیدا ہونے کے بھی (دیکھو بھومکا صفحہ ۶۵ و صفحہ ۱۸۴) ازلی ہے۔

(۱۰) یہ عالم کثیف جس میں خاص صنعت دکھلائی گئی ہے انادی یعنی ازلی کبھی نہیں ہو سکتا (ستیارتھ ۱۲/۴۴ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا باوجود کثیف ہونے اور خاص صنعت کے ساتھ دکھلائی دینے کے بھی ازلی ہے۔

(۱۱) اگر معلول دنیا کو دوامی مانو گے تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت اور معلول دونوں وہی ہو جاویگا۔ اگر ایسا کہو گے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث انیوانیہ آشریہ (دَور)* 

---

* اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اگر پرمیشور نے حسب ارشاد سوامی جی مندرجہ ستیارتھ ۸/۴۴ صفحہ ۲۹۵ و بھومکا صفحہ ۱۱ دنیا کو بارہا بنایا اور فنا کیا ہے اور وہ فی الحقیقت علیم کل ہے تو اسکو یہی بنائی ہوئی دنیاؤں کے بنانے اور فنا کرنیکی تعداد کا علم بھی ضرور ہوگا کہ اتنی مرتبہ دنیا کو میں نے بنایا اور فنا کیا ہے۔ (اور اس تعداد کو وہ ہرگز نہ بھولا ہوگا ورنہ وہ ہمیشہ سے علیم کل نہیں رہ سکتا بلکہ اس کی تعداد اُس کو یقینًا یاد ہوگی) چونکہ ہر ایک متعدد چیز کی گنتی ایک سے شروع ہوتی ہے اور ایک سے پہلے کوئی عدد نہیں اسلئے گنتی اور شمار کی بموجب دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں ہو سکتا بلکہ اسکے حدوث اور غیر ازلی ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے

* دور و تسلسل باطل ہے (ستیارتھ ۱۲/۵ صفحہ ۵۵۰ و ۱۲/۴۴ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا کو ازلی ثابت کرنے کے لئے ٹھیک (بھومکا صفحہ ۱۱ و ستیارتھ ۸/۴۴ صفحہ ۲۹۵)

* اس تحریر میں بھومکا سے مراد گویا آدی بھاشیہ بھومکا ہے

ahmadimuslim.de

اور آتم اشر ہو (اپنے سہارے آپ ہونے کا) نقص عائد ہوگا جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن * ہے اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے (ستیارتھ ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۰) لیکن باوجود اس کے بھی دنیا انل ہے۔

(۱۲) جو شے بصورت مرکب دکھلائی دیتی ہیں۔ ان کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے (ستیارتھ ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۰۴) اور تمام موجودات ظاہرا نہیں ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہیں (بھومکا صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۴) لیکن دنیا باوجودیکہ مرکب دکھلائی دیتی ہے اور ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آئی ہے پھر بھی ازلی ہے

(۱۳) یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں نے جہان کو انادی ازلی ماننے کے لئے بنا رکھا ہے مگر یہ محض جھوٹ ہے البتہ جہان کی علت انادی ہے کیونکہ وہ پرمانو (مادی ذرے) وغیرہ بحیثیت عنصری ذرات کے مستقل ہیں لیکن ان میں باقاعدہ بننے بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں کیونکہ جب مفرد پرمانو کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (غیر ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے۔ اس لئے ان کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن ذی شعور ضرور ہے اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے (ستیارتھ ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۰۵) لیکن باوجود ایسے صریح اقرار کے بھی دنیا کے ازلی ہونے کا ڈھکوسلا سوامی جی کو سوجھا ہے

(۱۴) وید دنیا کے ابتدا میں الہام ہوتا ہے (ستیارتھ ۷/۲۴ صفحہ ۲۱۶ و آریہ مسافر میگزین ماہ جنوری ۱۹۱۸ء صفحہ ۲۶ و آریتو پرکاش صفحہ ۲ وغیرہ) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۲۹۵)

(۱۵) اتصال کی ابتدا مزدود ہوتی ہے (ستیارتھ ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۵۲) اور دنیا کی پیدائش ذروں کے اتصال سے ہے (بھومکا صفحہ ۷۵ و صفحہ ۱۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۶) ابتدائی دنیا میں انسانی پیدائش جوانی کے عمر میں ہوئی (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۲۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۷) جو شے اتصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے آخر میں بھی نہیں رہتی (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۲۸۵) دنیا باوجودیکہ ذروں کے اتصال سے بنتی ہے اور انفصال کے آخر یعنی پرلی میں نہیں رہتی ہے لیکن پھر بھی دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۸) ابتدائی دنیا سے لیکر مہابھارت کی جنگ تک آریہ لوگ روئے زمین پر راج رہ چکا ہے۔ (ستیارتھ ۱۱/۲۴ صفحہ ۳۶۶) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں

(۱۹) آدی سرشٹی (یعنی ابتدائی دنیا) میں ایشور نے بہت سے انسان۔ حیوان اور پکھیرو پیدا کئے (ایڈیشن ہجری صفحہ ۵۹) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۲۰) دنیا کا بنانے والا سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا نہیں (بھومکا صفحہ ۷) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں ۔

آریہ دوستو! تمہارے نزدیک جس چیز کی ابتدا ہے اس کی انتہا بھی ضرور ہے اسلئے دنیا انادی یعنی ازلی نہیں ہو سکتی علہ

## دوم

(۱) پرمیشور مجسم * نہیں لیکن پرکرتی سے لیکر زمین تک تمام کائنات اس غیر متناہی قدرت والی ایشور کے ایک پہلو میں قائم ہے (یجروید ادھیائے ۳۱/۴ مندرجہ بھومکا صفحہ ۷)

(۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہو کر اسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے (ستیارتھ ۱/۲۸ صفحہ ۱۴)

(۳) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجروید ادھیائے ۳۱/۱۴ مندرجہ بھومکا کی صفحہ ۸ میں پرمیشور کی ناف اور سر وغیرہ کا ہونا مسلم ہے۔

(۴) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجروید ادھیائے ۳۱/۱۱ مندرجہ بھومکا میں برہمن کا اس کے منہ اور کشتری کا بازو سے اور ویش کا ران سے اور شودر کا پاؤں سے پیدا ہونا بتاویل رکیک مسلم ہے۔

(۵) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باہم محیط اور محاط کا تعلق (ضرور) ہے (ستیارتھ ۷/۲۴ صفحہ ۲۴۵)

(۶) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یہ تمام عالم محاط و محدود اس محیط کل پرمیشور کے ذات میں قائم ہے (بھومکا صفحہ ۱۸۴)

(۷) پرمیشور مجسم نہیں لیکن اکاش کی طرح پھیلا ہوا ہے اور سب کائنات اس کے اندر گھسی ہوئی ہے اور سب کے اندر سمایا ہوا ہے اور محیط کل بھی ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۷۲ و بھومکا صفحہ ۲۰۳)

(۸) پرمیشور مجسم نہیں لیکن اکاش سے بڑا (ضرور) ہے (بھومکا صفحہ ۶)

(۹) پرمیشور مجسم نہیں لیکن عورتوں کے رحم (یعنی بچہ دان) کے اندر رہتا ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۷۲)

(۱۰) پرمیشور مجسم نہیں لیکن مکت جیو (یعنی نجات یافتہ روح) غیر متناہی محیط کل برہم (یعنی خدا) کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے (ستیارتھ ۹/۲۴ صفحہ ۳۳۵)

(۱۱) پرمیشور مجسم نہیں لیکن سب کے اندر و باہر موجود ہے (بھومکا صفحہ ۶)

(۱۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ (عیسائیوں کے قول کے مطابق) بالضرور ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۴۴)

حوالجات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ وید پرمیشور ایک جسمانی شخص ہے جس کے ایک پہلو میں تمام جہان قائم ہے اور گولر کے مانند اس کے اندر تمام مخلوقات سکونت پذیر ہے۔

---

* ایسا ہی ممکن نہیں کہ خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجا وے خود نا ممکن ہے لیکن قاعدہ تناسخ سے یقیناً ممکن ہے کہ سوہن کا باپ موہن اپنی موجودہ سبھاؤ و کرم کے مطابق آئندہ جون میں سوہن کا بیٹا بن جاوے چنانچہ حسب تسلیم و تصدیق مہا سوامی پنڈت لیکھرام جی ولادت ٹیکا ایک جون میں اپنی بیٹی کا باپ اور داماد کا خسر رہا۔ لیکن دوسرے جون میں وہ اپنی بیٹی اور داماد کا حقیقی جاگتا بیٹا بنگیا (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۹۶ کالم ۲)

* ستیارتھ ۷/۲۴ صفحہ ۲۳۸

علہ دنیا اور سلسلہ دو الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو انل نہیں کہتے سلسلہ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ کو سلسلہ دنیا کے بطلان پر قلم اٹھائینگے (اڈیٹر)

ہم یعنی خود قوتوں کے بیچ وان ہیں بھی وہ رہتا ہے اور پرمیشور اور جیووں کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ بھی قائم ہے اور مخلوقات ویدک پرمیشور میں اور ویدک پرمیشور مخلوقات میں یعنی دونوں ایکدوسرے کے اندر سمائے ہوئے ہیں! بلفظ دیگر پرمیشور بلحاظ مظروف اور محدود ہے اور کائنات محیط اور اُس کا ظرف یا اُس کا عکس دونوں صورتیں جمعیت کو لازم ہیں - بہرحال جس امر کو سوامی جی اپنے ویدوں میں اپنا مسلّمہ لکھ چکے ہیں اُسی کی بابت غیر مذہب والوں پر اعتراض کرنا تین حالتوں سے خالی نہیں یا بددیانتی یا آریہ دوستوں کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کر دینا یا حافظہ بناشد والا مضمون ہے - فی الجملہ اگر اس کا کوئی معقول جواب ہو تو آریہ دوست اُس کو ستیارتھ صفحہ ۴۲۹ کے حاشیہ پر بخط جلی درج کر کے ڈبل شکریہ حاصل کریں *

## ض - ظ پر انعام

واضح ہو کہ حرف ضاد کی آواز مشابہ ظا معجمہ کے ہے جیسا اکثر کتب قرأت میں مذکور ہے لیکن ادا کرنا ض کا موافق قاعدہ مقررہ کے بہت مشکل ہے ہر کسی سے ادا نہیں ہوتا خصوصاً عجمی تو ہرگز ادا نہیں کر سکتے اس لئے اس کو بگاڑ کر مشابہ آواز دال مہملہ کے پڑھنے لگے ہیں جیسے الضالین کی جگہ الدوالین کیونکہ جس طرح اکثر اور حرفوں کا تلفظ بگڑ گیا ہے اسی طرح ض کا تلفظ بھی غلط ہو گیا ہے اور جن ملکوں میں ذ - ز - ظ - ض میں سے کوئی حرف بھی نہیں ہے جیسے ملک ہندوستان ایسی جگہ ان چاروں حرفوں کو اصلی آواز میں ادا نہیں کرتے بلکہ سب کو دال مہملہ کی صورت میں پڑھتے ہیں مثال کے طور پر چند الفاظ لکھتا ہوں ۔

اُستاذ - اُستاد - کاغذ - کاگد - ذرعہ - درعہ ذیلہ - دیلہ - یہوذہ - یہوداہ - ابن یعقوب - زنبیل - دنبیل گزری - گدری - گئے گزرے - گئے گدرے - غازہ گادہ - غازی - گادی یا گدی - دراز گر - درود گر -

نظام پور - ندام پور - جس طرح یہ الفاظ بدل گئے ہیں اسی طرح ض بھی بدل گیا ہے مگر اب بہت لوگ کہتے ہیں دواد (ض) ہی صحیح ہے اور ضاد مشابہ ظا فارس والوں نے بنالیا ہے - احقر کی غرض یہ ہے کہ جو صاحب یہ دعوے کرتے ہیں وہ براہ مہربانی اتنا اور بتلادیں کہ فارسیوں نے کس قاعدہ سے دواد کا ضاد کر لیا ہے جو صاحب اس کو بتلائیں اور کسی کتاب کے حوالہ سے ثابت کردیں اُن کو مبلغ دس روپیہ (عـہ) بطور نذرانہ کے دونگا - اور بندہ اس میں زبانی جمع خرچ کرنا نہیں چاہتا بلکہ جو صاحب اس کا اہتمام کریں وہ پیشتر ایک اسٹامپ پر اقرار نامہ کمترین کے ہاتھ سے لکھوالیں - اور اگر ثابت نہ کر سکیں تو دواد پڑھنا چھوڑ دیں -

حافظ محمد عظیم زار ساکن ویرہ فیروزپور ضلع بلندشہر

## کانفرنس - اخبار اور جماعت اہلحدیث

### فیض آباد اور سیالکوٹ سے

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

اس مصرع کے مصداق میں مولینا ثناء اللہ صاحب نے میری اس کامل محبت کا لحاظ فرمایا جو مجھے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ہے - اس لئے فیض آباد میں اب تک انجمن اہلحدیث قائم نہ ہونے کے طعن میں اور شہروں کو چھوڑ کر سیالکوٹ ہی کو تحریک فرمایا - دوسری وجہ یہ کہ میں جس قدر مولینا ابوالوفا کو محبت کرتا ہوں اسی قدر وہ مولینا سیالکوٹی کو محبت کرتے ہیں اس لئے انہوں نے محب کو طعنہ دیتے ہوئے محبوب کی شکایت ضروری سمجھی -

خیر صاحب! فیض آباد کی یہ حالت ہے کہ یہاں صرف دو اہلحدیث تو شہر میں ہیں اور دونوں نیم بسمل - مضافات کے اہلحدیث کو بھی اگر شامل کر لیا جائے تو سو ڈیڑھ سو ہونگے -

اگر ٹانڈہ سے مولوی فخر الحسن صاحب اور اجودھیا سے مولوی وزیر الدین و حاجی محمد اسماعیل صاحبان کھیرٹی سے حکیم نعیم الدین رائے پور سے منشی عبدالغنی

صاحبان کھڑے ہو جاویں تو ابھی خاصی انجمن ہو جائے چنانچہ زبانی بھی کہا گیا خطوط بھی بھیجے مگر ؎

کون سنتا ہے فغان درویش
قہر درویش بجان درویش

یہ تو یہاں کا حال ہوا - اب سیالکوٹ کا حال مولانا سیالکوٹی لکھیں تاکہ مولانا امرتسری کا طعن بالکل رفع ہو جائے - اور نہ صرف سیالکوٹ سے مولانا ابراہیم صاحب ہی توجہ فرماویں بلکہ ہر مقام کے جہاں اہلحدیث ہوں اور انجمن اہلحدیث نہو وہاں کے احباب فوراً متوجہ ہوں -

مثلاً کانپوری احباب فوراً توجہ فرماویں وہاں کی کشتی کے ناخدا ہمارے پرانے مہربان مولوی عبدالوہاب صاحب فرماویں کہ وہاں کیوں نہیں انجمن اہلحدیث قائم ہوئی - لکھنؤ کے حضرات بھی اٹھ کھڑے ہوں - اور ہاں جناب اعظم گڈھ و مئو ضلع اعظمگڈھ والے برادران دین بھی توجہ فرماویں کیونکہ اُن کا پرجوش اہلحدیث ہونا مجھے مسلّم ہے -

دربھنگہ اور خصوصاً تمام اضلاع کا صدر مقام رحیم آباد جس میں ہمارے حضرت مولانا و مقتدانا جناب حافظ محمد عبدالعزیز صاحب محدث دام اللہ برکاتہ ایسے بزرگ ہیں اُس میں تو سب سے پہلے انجمن اہلحدیث ہونی چاہئے باقیوں کا ذکر آئندہ کبھی نہ کبھی کرونگا - انشاء اللہ

| کانفرنس - اور اخبار کا انجمنوں سے تعلق | اب دوسری گزارش یہ ہے کہ اخبار کانفرنس اور انجمنہائے |
|---|---|

ماتحت کا آرگن ہے اس کے یہ معنے میں نے کب بیان کئے تھے کہ اس کے اڈیٹر صاحب اس بات کے مقید ہیں کہ جہاں سے اُن کو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے وہاں وہ فوراً حاضر ہوں - ایسا سمجھنا گویا دیدہ و دانستہ اپنے اخبار کو بند کر دینے کا حکم دینا ہے لہذا اڈیٹر صاحب نے جو کچھ اس کے متعلق فرمایا صحیح تو ہے مگر خواہ مخواہ ضرور ہے اس کے ذکر کی یہاں ضرورت بھی کیا تھی - اصل ضرورت اس کی تھی کہ انجمنوں اور کانفرنس کو اپنے آرگن سے کیا تعلق ہونا چاہئے اور اس کے معنے یہ تھے کہ انجمنیں اور کانفرنس اپنے

عـہ گز۔ عـہ محاورہ ہے عـہ غازی آباد - گادی نگر - غازی پارہ - گدی پارہ۔

ahmadimuslim.de

اخبار کی اشاعت اور ترقی کے لئے اپنے مقاصد اور اغراض اور قواعد ضوابط اور آمدنی میں کسی قسم کا برتاؤ رکھتی ہیں اس کو تو آپ نے چھوا بھی نہیں اور ایک غیر متعلق بات کو لے بیٹھے جس کا گو مجھ سے اور مجھ جیسے دیگر عشاق سے تعلق صحیح ہے مگر اسکے ذکر کا کیا موقع تھا۔ امید ہے نہ صرف اڈیٹر اہلحدیث بلکہ جملہ اراکین مجلس شوریٰ اور اراکین انجمن ہائے ماتحت اس گزارش کا غور سے جواب دینگے۔

باقی آئندہ　　(شمس محمدی)

**ایڈیٹر**۔ آپ کے اس سوال کا جواب بہت دفعہ اہلحدیث میں دیا گیا ہے اور کانفرنس کی مجلس شوریٰ کا ایک ریزولیوشن بھی شائع ہو چکا ہے کہ مقامی انجمنیں اپنے علاقہ کے کاموں میں خود مختار ہیں۔ انجمن مجموعی طور پر کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی ایک ممبر ہوگی جسکا مطلب یہ ہے کہ مقامی انجمن جس اپنے ممبر یا عہدہ دار کو کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے لئے منتخب کریگی اسکو بطور وکیل کے لیا جائے گا۔ ایسے وکیل کی تبدیلی بحالی بھی مقامی انجمن کے اختیار میں ہوگی۔ باقی ممبران انجمن کانفرنس کے عام ممبران میں ہونگے جو حقوق عام ممبران کے ہونگے وہی ان کے ہونگے غرض من تو شدم تو من شدی کا پورا جلوہ ہوگا۔

---

## بقیہ تواریخ وجغرافیہ

اس کتاب کے بعض مضمون انگریزی تواریخ کے بھی خلاف ہونگے کیونکہ ان کا مادہ تاریخ چین اور تاریخ یونان ہے ممکن ہے کہ ان مورخوں نے اس زمانے کے وہ حالات لکھے ہوں کہ جو ان کے پیش نظر تھے اور وہ غیر قوموں کے ہوں۔ اور وید والوں کے ہنوں اور میری کتاب کو خصوصیت وید والوں سے ہی ہے کیونکہ اس وقت گھر گھر کا راجہ جدا اور گاؤں گاؤں کا مہاراجہ جدا تھا۔

اس کتاب میں اور اسلامی مورخوں کی روایتوں میں بھی قدرے تفاوت ہے۔ اور تفاوت کی وجہ ظاہر ہے کہ مجھے میرے ذاتی تجربہ اور سیر وسیاحت نے اس پر مجبور کر دیا کہ میں قصداً ان کے خلاف لکھوں کیونکہ جو میرے ذاتی تجربہ میں آیا اور سیر وسیاحت سے مجھے حاصل ہوا یقیناً وہی حق تھا اور حق کے اظہار کے باعث میں مجبور تھا سو اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی۔

عام مصنف قیاسی ڈھکوسلوں سے زیادہ کام لیتے ہیں اس کتاب میں ان سے کام نہیں لیا گیا بلکہ ہوائیوں سے کام لیا ہے کیونکہ قیاس اکثر غلط نکلتا ہے اور تجربہ ومشاہدہ سے ٹھیک ثابت ہوتا ہے۔

اور روایت کے صدق وکذب کا بار راوی کی گردن پر ہوتا ہے اور وہ مرتبہ میں قیاس سے بالاتر ہوتی ہے اور صدق وثقہ کی روایت بڑی بلند پایہ ہوتی ہے۔ ویدوں کے راویوں میں اور محدثوں میں اتنا ہی فرق ہے کہ محدث لفظاً نقل کرتا ہے یا کہیں کہیں معنوں سے کام رکھتا ہے اور ویدوں کے راوی نفس مضمون کو شاعری کے بہت بڑے وسیع پیمانہ پر پھیلاتے ہیں۔ ادنے ادنے ذروں کو آفتاب عالمتاب سے چار چند زیادہ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے جہاں پانی کا ایک قطرہ ہو اسے ہفت قلزم بنایا ہے اور سال کے بارہ ہزار کو ایک لاکھ گنا یا ہے۔ وجہ یہ کہ ان کے زعم میں جتنا کسی ذرہ چیز کی عزت وعظمت جیسی دل پر نقش کرتی ہے کہ جب شاعرانہ رنگ میں ثابت ہوتی ہے کہ جب اسے آفتاب کر کے دکھایا اور بار بار گایا جاوے۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ریت کے دانہ برابر چیز کو ہمالیہ برابر جھوٹ میں لپیٹ کر دکھایا۔ ناظرین ان کی شاعرانہ کارروائی پر نہ جائیں مطالب اصلی ملحوظ فرمائیں۔ مرشن جی نے کیا اچھا فرمایا ہے کہ اپنا دھرم کیسا ہی خراب ہو اس کا ترک کرنا لازم نہیں۔ اور کوئی دھرم ایسا نہیں ہے کہ جس کے فرائض ادا کرنے میں کچھ نقص ہو چنانچہ آگ دھوئیں سے خالی نہیں ہوتی۔ (گیتا ادھیائے ۱۸ اشلوک ۴۸)

کتاب لکھنے میں نہایت آسان اور سہل طریقہ مجھے خوب ہاتھ آیا کہ جہاں سے کسی رشی یا راجہ کا نام پایا وہیں سے اس کی تفسیر نکال کر دیکھ لیا کہ یہ کس خاندان کا بزرگ ہے اور مہابھارت سے اس کی پوری پوری تواریخ معلوم کرلی اور اس کے ہمعصروں کا پتہ رامائن وغیرہ سے اور قصوں کو باہم تطبیق دینے سے معلوم کرلیا اور جھٹ لکھدیا کہ فلاں رشی یا راجہ فلاں کا ہمعصر ہے۔

بعض نام ولدیت سمیت ویدوں کے سوکتوں پر درج تھے سو ان کو وہاں سے مع ولدیت کے نقل کیا اور تواریخ سے پتہ لگا کہ ان کی ہسٹری لکھدی اس ترتیب سے دو باتیں نکل آئیں۔ ایک تو وہ شجرہ کہ مہابھارت اور رامائن وغیرہ میں درج ہے غلط اور سرتاسر طول فضول ثابت ہوا اور صاف طور پر واضح ہوگیا کہ بھارت میں جس قدر زیادتی ہے وہ صرف انہی راجوں کی ہے کہ جن کا نام وید میں نہیں آیا اور ان کے قصے بھارت میں مذکور ہیں۔ دوسرے یہ کہ زمانہ کی طوالت جس قدر یگ وغیرہ مشہور ہیں سب باطل ہے کیونکہ چند پشتوں کے لئے اتنی طوالت ماننا ایسے ہی ہے جیسا کہ چند مچھلیوں کے لئے سمندر ماننا۔ اور بس۔ جہاں آریہ شاعروں کے مبالغے دوسرے کاموں میں ہیں ویسے ہی زمانے کی طوالت کے باب میں ہیں۔

امید ہے فراخ دل بلند حوصلہ خود بھی پڑھینگے اور دوسروں کو بھی سنائیں گے تا کہ اصلیت سے آگاہ ہوں اور عبرت حاصل کریں۔ چونکہ یہ کتاب تواریخ میں ہے اور اس کے لئے جغرافیہ اور نقشے کی سخت ضرورت ہے اس لئے میں اسی سے اسکو شروع کرتا ہوں اور مدد اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں اور وہی سچا مددگار اور بہتر ناصر ہے۔

(باقی باقی)

---

## مدرسہ احمدیہ آرہ

کا سالانہ جلسہ بمقام سیتامڑھی ضلع مظفرپور بتاریخ ۶-۷ مارچ ۱۹۱۵ء قرار پایا ہے۔

ahmadimuslim.de

## قائلین قدامت مادہ یا نیچرلسٹ مندرجہ ذیل دلیل پر غور کریں

### خدا نے عالم کو محض اپنی قدرت سے پیدا کیا

اگر میرا خیال غلط نہیں تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قدر سب مانتے ہیں کہ مادہ ایک صورت بدل کر دوسری صورت اختیار کرلیتا ہے اور صورت اول بالکل معدوم ہو جاتی ہے اور اُس کا وجود صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جاتا ہے اگر یہ تسلیم نہ کیا جائے تو یہ دو صورتیں ممکن ہونگی اول یہ کہ وہ صورت جو پہلے تھی منتقل ہو کر کسی دوسرے جسم میں چلی گئی - دوسرے یہ کہ صورت اول جہاں تھی وہاں موجود رہی - صورت اول تو بداہتاً غلط ٹھیرتی ہے کیونکہ یہ ہم برابر مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب ہم موم کے ایک کرہ کو مربع شکل میں بدلتے ہیں تو کرویت کی شکل کبھی دوسرے جسم میں منتقل نہیں ہوتی - اور دوسری صورت اس طرح باطل ہے کہ اگر صورت دوم کے پیدا ہونے پر صورت اول بھی قائم رہی تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے جیسے ایک شے ایک ہی وقت میں گول بھی ہے اور مربع بھی - اس لئے ہمکو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ جب کوئی نئی صورت پیدا ہوتی ہے تو صورت اول بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے - اب جب یہ ثابت ہوگیا کہ پہلی صورت بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نئی صورت محض عدم کر وجود پاتی ہے - اس مندرجہ بالا بحث سے اسقدر قطعی ثابت ہوگیا کہ اعراض یعنی صورت، رنگ، بو، مزہ وغیرہ وغیرہ محض عدم سے وجود میں آئے ہیں - اب صرف جوہر کی نسبت دعوے مندرجہ بالا کا ثابت کرنا باقی ہے جس کے لئے مقدمات ذیل اول ذہن نشین کرلینا ضروریات سے ہیں :-

اول - مرکبات کی تجزیہ کا آخری درجہ بسائط تک ہوتا ہے اور بعدہ صرف مادہ بسیط رہجاتا ہے دوم یہ امر بھی ہے کہ مادہ کسی حالت میں بھی صورت سے جدا نہیں ہوتا - سیکڑوں - ہزاروں - لاکھوں یا جس قدر چاہو انقلابات مادہ میں اپنے خیال سے پیدا کرو مگر اس میں کوئی نہ کوئی صورت ضرور باقی رہے گی - نتیجہ ہو نکلا کہ صورت اور مادہ لازم و ملزوم ہیں -

سوم - پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ صورت قدیم نہیں بلکہ محض ہستی یا نیستی سے آئی ہوئی ہے اور اب جب یہ ثابت ہوا کہ صورت مادہ سے کسی حالت میں جدا شے نہیں تو لازمی ہوا کہ مادہ بھی قدیم نہو ورنہ صورت کا قدیم ماننا بھی لازم آئیگا جو صریح غلط ہے جیسا کہ ثابت ہوا ہے - اور جب مادہ حادث ٹھیرا تو ضرور ہے کہ خدا نے اُس کو محض عدم سے پیدا کیا کیونکہ مادہ بسیط محض ہے اور اس سے پہلے کوئی چیز موجود نہیں جس سے مادہ پیدا ہوئے

(خلاصہ دلیل علامہ ابن مسکویہ)

### آریہ فلاسفروں سے چند سوال

(۱) مادہ میں عرفی* کی قابلیت موجود ہے یا نہیں ؟

(۲) مادہ بسیط ہے یا مرکب - اگر بسیط ہے تو اس کی تقسیم خیالی ممکن ہے یا ناممکن ؟

(۳) مادہ کی پہلی ترکیب کس کا نتیجہ ہے ؟

(۴) بسیط ذرات اپنی بسیط کی حالت میں حجم رکھتے ہیں یا نہیں -

(۵) سورج کے کرہ کو بنتے بگڑتے نہ دیکھا اور ہم بنا بگاڑ سکتے ہیں مگر اس کو حادث مانتے ہیں تو اسی اصول پر مادہ کو حادث کہہ سکتے ہیں یا نہیں ؟

(۶) مادہ کی کل ممکن صفتیں ایکبارگی پیدا ہوتی ہیں یا رفتہ رفتہ ؟

(۷) اکاش کوئی شے ہے یا محض انسان کا وہم ہے

(۸) اکاش میں حجم یا ضخامت ہے یا نہیں ؟

(۹) اکاش محسوس ہونے والی شے ہے یا غیر محسوس ہونے والی ؟

(۱۰) مادہ ارواح سے کس طرح ملتا ہے ؟

آریوں کا خیر اندیش :-

(ام عبدالمجید سٹی مسجد غازی پور - یو - پی)

## جرمنی کی فوج ہے یا یاجوج ماجوج

جرمن چالیس لاکھ مزید سپاہی تیار کر رہی ہے - ٹائمز مورخہ ۲۳ دسمبر کا بیان بذریعہ تار انہی دنوں موصول ہو گیا تھا - اب مفصل مضمون پہنچ گیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے :-

چونکہ موجودہ تربیت یافتہ سپاہ فیصلہ کن نتیجہ حاصل کرنے میں ناکام رہی - جرمنی نے اپنے تمام ذکور آبادی کو طلب کرنے اور تمام کارخانوں کو فوجی سازو سامان اور اسلحہ کی تیاری پر لگا دینے کا فیصلہ کرلیا ہے تاکہ موسم بہار میں یا تو اتحادی فوجوں کو تباہ کر دے یا خود اس کوشش میں فنا ہو جائے - جرمن نظام فوج اور اول ریزرو جب اپنے مدعا میں ناکام رہے تو دوم ریزرو لینڈ وہر اور لینڈ سٹرم اقسام کے سپاہی بھی طلب کر لئے گئے - ان کی بدولت جرمنی حملے سے تو محفوظ ہو گئی لیکن کوئی فیصلہ کن فتح نہ پا سکی متحدہ فوجیں خم ٹھونکے بدستور سامنے موجود ہیں - اور ادھر ملک میں اب نا تربیت یافتہ مردوں کے سوائے اور کوئی ذخیرہ کمک کے لئے نہ رہ گیا تھا پس جس طرح کہ اور ہر ملک کرتا جرمنی اُن لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی - یہ گو وام ایسا ہے حیثیت نہیں کہ ہم اس کی طرف سے بے فکر رہ سکیں - جرمنی نے ۴۹ لاکھ سے محاربہ شروع کیا تفصیل یہ ہے :-

۸ لاکھ ۲۵ ہزار باقاعدہ فوج - ۱۱ لاکھ اسی ہزار اول ریزرو - نو لاکھ ستر ہزار لینڈ وہر قسم اول - دس لاکھ لینڈ وہر قسم دوم جس میں ۳۹ سال عمر تک کے آدمی ہیں - اور ۸ لاکھ ۷۵ ہزار لینڈ سٹرم قسم دوم جس میں ۳۹ سے ۴۵ سال تک کی عمر کے آدمی ہیں -

ان میں سے ۲۰ لاکھ مغربی میدان جنگ میں ہیں - دس لاکھ مشرقی ہیں - اقل درجہ دس لاکھ بیکار ہو چکے ہیں - اور باقی راستوں وغیرہ کی حفاظت پر مامور ہیں -

اب رہا نیا ذخیرہ - جرمنی ہر سال نئے رنگروٹوں میں سے صرف کچھ حصہ فوج میں داخل کرتی رہی !

* نامہ نگار صاحب اس لفظ کو صاف اور مشرح لکھیں آئندہ بھی ساری عبارت عموماً اور سوالات خصوصاً صاف اور مشرح لکھا کریں (اڈیٹر)

چنانچہ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۱ء تک تین سالوں میں ۱۲ لاکھ ۱۷ ہزار نوجوان ۲۰ سے ۲۲ سال کی عمر کے فوجی خدمت سے بری رکھے گئے تھے۔ پہلا ذخیرہ یہ ہے جس سے کام لیا جائے گا۔ اسی طرح لینڈسٹرم اور لینڈوہر افواج میں بھی کئی مردوں کو نہ لیا جاتا رہا جن کی سالانہ اوسط ایک لاکھ ستر ہزار رہی۔ یعنی ۲۵ سال میں ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی مستثنےٰ رکھے گئے انکیں سے موت اور ضعیفی کے نقصانات ۳۰ فیصدی شمار کرلئے جائیں تو بھی تیس لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں یہ دوسرا اہم ذخیرہ ہے۔ تیسرا ذخیرہ ۲۰ سال سے کم عمر کے نوجوانوں کا ہے جو دس لاکھ سے کم نہیں تینوں کی مجموعی تعداد ۵۰ لاکھ سے اوپر ہوتی ہے لیکن کچھ پہلے بھی فوج میں لئے جاچکے ہیں۔ بہرحال ۴۰ لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں جن کی فوجی تربیت شروع کردیگئی ہے یہ باقاعدہ فوج کے آدمیوں کی نسبت کمزور ہیں لیکن فوجی جذبہ وجوش بہت سی مشکلات پر غالب آجاتا ہے۔ جرمنی نے حال میں دس لاکھ رائفلیں آسٹریا کو دی ہیں۔ اس سے معلوم ہورہا ہے کہ اس کے پاس اسلحہ کا ذخیرہ کافی ہے جرمنی میں اب صرف کرپ اور ارہارٹ کے کارخانے ہی اسلحہ نہیں بنارہے ہے بلکہ ہر کارخانہ جو دھات کا کام کرتا ہے دن رات اسی کام میں مشغول ہے ۞ (وطن)

---

## جواب مذاکرہ نمبر ۳۴ مورخہ ۱۲ صفر

حدیث بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ

جناب اڈیٹر صاحب۔ اس حدیث میں ہر ایک کے نزدیک بین کا متعلق محذوف ہے اور بین (ظرف) اُس کا صلہ ہے۔ جناب نے جو معنی اس کا لگایا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ الفارق یا الحاجز بین کا متعلق ہے گویا عبارت یوں ہوئی الحاجز یا الفارق بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ لیکن اگر اس بین کا متعلق الموصل یا الروابط یا اسی قسم کا دوسرا لفظ قرار دیا جائے تو معنی نہایت صحیح ہونگے اور تمام اشکال اٹھ جائینگے۔ عبارت یوں ہوئی الموصل والرابط بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ جو ہر فارق یا حاجب یا اس کا مناسب بین کا متعلق ہوتا ہے وہاں متعلق مذکور ہوتا ہے قال اللہ تعالےٰ۔ اَلْفِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ یا فرمایا بَیْنَهُمَا حِجَابٌ اس کی ایک دوسری تاویل بھی عرض ہے کہ ترک صلوٰۃ کو عموماً سبب قرار دیا گیا ہے نفیاً اور اثباتاً دونوں طریقہ پر اثباتاً ترک صلوٰۃ کفر کا سبب ہے اور نفیاً عدم کفر کا۔ لیکن اصول شریعت سے اسکی تخصیص و تعیین کی جائیگی علامہ نووی کی تاویل کا یہی منشا ہے۔

(محمد عبید اللہ مبارکپوری)

---

## یادگار سیدنا نذیر حسینؒ

از مولوی عبد العزیز خلف مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

---

اتباع کتاب وسنت کی غفلت اور سہل انگاری کو دیکھو اور دوسرے گروہوں کی مستعدی وسرگرمی کو ملاحظہ کرو کہ وہ کس جوش واستقلال کے ساتھ اپنے حصول مقصد میں منہمک ہیں۔ ابھی زیادہ روز نہیں گزرے کہ ہمیں دو قومی ماتم کا شکار ہونا پڑا جسے ہمنے بہت صبر واستقلال کے ساتھ برداشت کرلیا اور خاموش ہوگئے۔ جیسا کہ ہمارا اور ہماری جماعت اہل حدیث کا شعار ہے۔ صد آفرین اُن محترم بندگان خدا کو جو کسی نخر قوم کا نام پر مسنون کرکے کوئی علمی یادگار قائم کرنے کے لئے ساعی جمیلہ سے کام لیتے ہیں۔ برعکس اس ہزار تاسف ہی اُن افراد قوم پر جو باوجود قدرت تامہ بزرگان دین کے نام ونشان اپنے تساہل کے تیز تلوار اور نفاق اور خودی کے ثقیل بار کے نیچے دبا دینا چاہتے ہیں مولانا شبلی مرحوم کی رحلت کو ابھی چند روز ہوئے دیکھو اُن کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک کمیٹی لکھنؤ میں قائم ہوچکی ہے۔ مولانا حالی مرحوم جنھوں نے ابھی کل ہی ہمسے کنارہ کشی اختیار فرمائی ہے اُن کی بھی یاد زندہ رکھنے کے لئے متعدد اہل اسلام کی ایک کمیٹی پانی پت میں قائم ہوگئی ہے جسمیں بحضوری سربرآوردگان قوم یادگار کی یہ صورت تجویز کیگئی ہے کہ مسلم ہائی اسکول پانی پت کو جو چند ماہ سے مرحوم کی سرپرستی میں قائم تھا ممدوح کا نام مسنون کرکے درجہ تکمیل تک پہنچایا جائے جس کی خصوصیات حسب ذیل ہونگی:۔

(الف) قرآن کریم تجوید وقرات کے ساتھ بترجمہ پڑھایا جائے۔

(ب) دنیوی تعلیم کا بہترین انتظام قائم کیا جائیگا۔

(ج) ایک وسیع دار الاقامت قائم کیا جائیگا۔

(د) ہونہار غیر مستطیع طلباء کو وظائف دئے جائینگے۔

(ہ) ایک اعلےٰ درجہ کی لائبریری قائم کیجاویگی۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے تین لاکھ روپیہ کی فراہمی ضروری سمجھی گئی ہے حاضرین کمیٹی میں سے بعض حضرات نے اس کام کے لئے قابل قدر عطیہ از قسم نقد واراضی عنایت فرمائے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہماری جماعت اہل حدیث نے کیا کیا ہے اس کے جواب میں ہمیں بہت حسرت وافسوس کیساتھ اتنا کہدینا کافی ہے کہ اُس نے مسئلہ کو چھوا تک نہیں ہماری جماعت کے آخری محدث سیدنا ومولانا سید نذیر حسین سقی اللہ ثراہ (جن کی تبحر فی العلوم کا دشمن بھی معترف ہے جن سے انتفاع عالم کی بہترین انسانی ہستیوں نے روحانی پرورش پائی ہے) کے بانگاہ علوم اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ جب ہم سنتے ہیں اور پھر قوم کی طرف سے قائم کردہ کوئی یادگار اُن کی صفحہ ہستی پر نہیں پاتے ہیں۔ تو لاکلام ہمیں سرآبرورہ اصحاب قوم کے سامنے اپنا آہ وبکا پیش کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ قوم نے اہلحدیث کانفرنس قائم کرنے میں بڑی گرمجوشی ظاہر کی اور طرح طرح کی کوششیں کررہی ہے۔ مگر افسوس کہ جس کی ہستی بہت ضروری اور اقدم تھی یعنی شیخ الکل سیدنا مرحوم کی کوئی علمی یادگار اعلیٰ پیمانہ پر دہلی میں کانفرنس کے قبل یا ساتھ ساتھ قائم کرنے کا مسئلہ چھیڑا تک نہیں یا کبھی چھیڑا ہوگا تو اب تک کامیاب نہ ہوسکی۔ کیا خوب ہوتا جو قبل انعقاد کمیٹی کانفرنس پہلے مرحوم کی

ahmadimuslim.de

یاد زندہ رکھنے کے لئے ایک درسگاہ مکمل کا مسئلہ مرحوم کے ہزاروں درد مند تلامذہ و دیگر اصحاب کے سامنے پیش کرکے اس کے قائم کرنے پر مجبور کیا جاتا اور کانفرنس کو اس کی شاخ تصور کیا جاتا (بصورت اعتراض) مسئلہ کو پیش کرنیوالے وہی حضرت ہوتے جنکے مساعی جمیلہ کا نتیجہ اہلحدیث کانفرنس ہے۔

اب بھی اگر کانفرنس اپنی گہری محبت اور وقعت قوم کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتی ہے تو اُسے جلد اس امر کی تحریک اور سعی تامہ کرنی چاہیئے اور جسے وہ اپنی مجلس شوریٰ تک محدود رکھی ہوئی ہے اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ اشاعت کرکے مرحوم کی روحانی اولاد الاولاد کو خصوصاً اور عموماً جماعت اہلحدیث کو عموماً مجبور کرے۔ انشاء اللہ کانفرنس کی اس مساعی میں بہت معین پیدا ہو جائیں گے

عرصہ دو سال کا ہوا ہے میرے دو محسن اور معزز احباب جناب مولوی قطب الدین احمد راجشاہی اور مولوی احسان اللہ دیناجپوری اس درد انگیز فسانہ کا جامہ پہن کر بشکل محرک قومی اخبار اہلحدیث کے کسی کالم میں نمودار ہوئے تھے مگر قوم نے ابتک اُن کی تائید میں خامہ فرسائی نہیں کی۔ لہذا اُن حضرات نے بھی دوبارہ تحریک نہ کی۔ مجھے جہانتک علم ہے اب بھی یہ حضرات کوشاں ہیں۔ اور اس کام کے لئے حسب وسعت اعانت فرماکر داخل حسنات ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور طبیعت پریشان میں بھی حسب استطاعت پیش کرنے کا وعدہ واثق کرتا ہوں (اور میں اُن دو حضرات کو بالخصوص فہمائش کرتا ہوں کہ جب اُنہوں نے بمقتضاء ہمدردی ابتداءً اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو کام شروع ہونے تک قلمی تحریک سے باز نہ آئیں) الحمد للہ کہ اب انہی مساعی میں جناب مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی کا بموافقت تامہ قلمی دور سے بذریعہ اخبار اہلحدیث اعانت فرماکر قوم کے دلوں میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ جس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ حال ہی کے دو نمبروں میں بعض تازہ دم جان نثاران قوم کے دو مضامین نظر سے گزرے فی الحقیقت جو دو مضامین میں انتہا درجہ کی دلسوزی اور سنجیدگی کے ساتھ معرض تحریر میں لائے گئے ہیں اور اُن سے کمال قدر سرگرمی اور جوش مترشح ہوتا ہے خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس کام میں محرکین اور موئدین کی مدد کریگا۔

(عبد العزیز مبارکپوری)

---

## سُنیت رفع الیدین

اللہ تعالےٰ جناب مولوی عبد الحمید صاحب کی محنت اور سعی کا بدلہ اُن کو عطا فرماوے۔ اور رفع الیدین نہ کرنے والوں اور اس سے چڑنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ یہ کتنی بڑی سنت ہے اور کس قدر ثبوت اس سنت کی ہیں سنتے کہ بالکل مبالغہ سے خالی ہوگا۔ اگر کہدیا جاوے کہ رفع الیدین سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی سنت کے ثبوت میں حدیثیں نہیں آئیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف نہایت حذف و اختصار کے ساتھ اس کے طرق دکھارہے ہیں اور اگر کہیں وہ سب طرق و متون مع اُن کے مباحث متعلقہ کے درج فرماویں تو تا بسے برسوں میں بھی یہ مضمون ختم نہو۔

اس مضمون سے علاوہ سنیت رفع الیدین ثابت ہونے کے اہلحدیث کی علم و تحقیق پر بھی کافی روشنی پڑیگی انشاء اللہ۔

مگر مجھ اپنے مخدوم جناب مولوی عبد الحمید صاحب سے یہ عرض کرنا بھی باقی ہے کہ مولینا نے رفع الیدین کو سنت غیر موکدہ فرمادیا ہے آپ کے مضمون پر نظر ڈالنے سے اُس کا سنت ہونا تو اظہر من الشمس ہے مگر غیر موکدہ ہونا بالکل حیز خفا میں ہے امید کہ یا تو آپ اس لفظ غیر موکدہ کو واپس لینگے یا اس پر بھی ایسی ہی توجہ فرماوینگے۔

بلکہ آپ کے تمام ثبوت پیش کردہ (جنپر کسیکو مجال دم زدن نہیں) کے ساتھ حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی شامل کردینے سے تو رفع الیدین سنت موکدہ کے درجہ سے بھی بڑھکر وجوب کے درجہ کو پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں خود آپ کے مضمون ہی میں اس قسم کے صریح الفاظ ملتے ہیں جن سے فرضیت رفع یدین پر استدلال ہو سکتا ہے۔

مثلاً حاکم کی روایت علی علیہ السلام سے بزعم فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر میں بامرك اذا تحرمت للصلوٰۃ الخ جس سے صاف معلوم ہوا کہ وانحر میں امر خدا رفع الیدین کے لئے ہے۔

امید کہ جناب موصوف اس عاجز کی مختصر گزارش پر غور فرماکر اس تحقیق کو بھی واضح سے فرمادینگے ہمارا مذہب تو تحقیق ہے جو دلائل سے ثابت ہو جائے وہی ہمارا مذہب ہے والسلام

(خاکسار یوسف فیض آبادی)

**اڈیٹر** :- یہ تقسیم کہ فلاں کام سنت ہو فلاں مستحب ہے علماء کے فہم پر مبنی ہے جس نے جس کام کو جیسا سمجھا کہدیا جس طرح نسخ آیات و احادیث محض فہم علماء پر مبنی ہے ورنہ اس کی تعیین کے متعلق نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ ایک زمانہ تھا ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے برگزیدہ کو سوال ہوتا تھا وتر واجب ہیں۔ جواب دیتے تھے اوتر رسول اللہ واوتر المسلمون آنحضرت نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی پڑھے ہیں۔ بارہا اس سوال کا یہی جواب دیا نہ واجب کہا نہ سنت۔ مولوی عبد الحمید صاحب نے اگر مستحب کہا اور آپ نے سنت کہا تو کیا اختلاف ہے مطلب تو یہ ہے کہ کار ثواب ہے۔ اصل میں مستحب کہنے کی بناء مولینا شہید قدس سرہٗ کی تنویر العینین سے چلی ہے لکل امرء ما نوی۔

---

**فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو درج کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ /**

(مینجر اہلحدیث)

اہلحدیث کا طلب نمبر ۳ / ۵ فروری

# فتاوے

س نمبر ۸۷ - جناب مولینا صاحب زاد عنا یتکم۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا نام کس کس آسمانی کتاب سے ثابت ہوا۔ چار پہلی آسمانی کتابوں میں جسقدر نبیوں کے نام ملتے ہیں وہ تعداد میں کسقدر ہیں۔

ج نمبر ۸۷ - قرآن مجید میں جتنے ہیں وہ تو شمار ہو سکتے ہیں۔ مگر سائل پہلی کتابوں کا حال بھی پوچھتا ہے اس لئے سارا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۸۸ - تمام انبیاء اسی آدم کی اولاد تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ آدم سے کتنی مدت کے بعد تولد ہوئے۔

ج نمبر ۸۸ - اس مدت کی تاریخ نہیں ملتی۔

س نمبر ۸۹ - حضور کی حجامت کس طرز کی تھی۔

(منشی عبد الصمد از نروٹ جیمل سنگھ)

ج نمبر ۸۹ - حضور علیہ السلام کے بال مختلف اوقات میں مختلف طرح کے تھے بلکہ کبھی کندھوں تک۔ کبھی کانوں تک یہ سب ذکر شمائل ترمذی میں ملتا ہے جس کا ترجمہ خصائل النبی دفتر اہلحدیث سے مل سکتا ہے۔ (۴ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۰ - ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

(ممتاز علی خان سلطان پور - اودھ)

ج نمبر ۹۰ - صحیح بخاری میں حدیث ہے۔

س نمبر ۹۱ - تلاوت قرآن شریف یا اذان کے وقت السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۱ - مجھے ایسی کوئی روایت یاد نہیں کسی صاحب کو ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۹۲ - رافضی مذہب جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گالی دینے والا اور قرآن شریف کو بیاض عثمانیہ بنانے والا ہے انکی اقتدا جماعت نماز میں کس کتاب سے ثابت ہے بحوالہ کتاب تحریر فرمایئے کیونکہ آیت وار کھوا ہے یہ مطلب کسی عالم سنی المذہب نے اپنی کتاب میں نہیں تحریر فرمایا اور نہ کسی عالم اہلحدیث سے سُنا (ایضاً)

ج نمبر ۹۲ - بیاض عثمانیہ کہنے والے کا مطلب اگر یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے خدائی کتاب نہیں تو ایسا شخص کافر ہے اُس کی اقتدا کسی طرح جائز نہیں یقین کامل ہے کہ وہ نماز کو فرض نہ جانتا ہوگا کیونکہ نماز کی فرضیت تو قرآن ہی سے ملتی ہے جسکا وہ منکر ہے۔ اور اگر بیاض عثمانی سے اُس کی یہ مراد ہے کہ ہے تو خدائی کتاب مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے تو ایسے شخص کی اقتدا وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ میں آسکتی ہے حافظ ابن حزم کتاب ملل والنحل میں ہر ایسے شخص کی اقتدا کو جائز کہتے ہیں جو نماز کو فرض جان کر پڑھتا ہے اور اس دعوے پر آیت اجیبوا داعی اللہ وغیرہ کو پیش کرتے ہیں یہی معنے ہیں حدیث صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ کے۔

س نمبر ۹۳ - بالغ مرد کو نامحرم عورت کا دودھ پینا کس حدیث سے ثابت ہے حدیث اور اُسکا مطلب تحریر فرمایئے کیونکہ آپ نے جس پرچہ میں تحریر فرمایا ہے یہاں نہیں ہے (ایضاً)

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

ج نمبر ۹۳ - صحیح مسلم کی روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا تھا جوان ہوگیا ہے اس لئے گھر میں اُس کا آنا میرا خاوند پسند نہیں کرتا - آنحضرت نے فرمایا تُو اُس کو اپنا دودھ پلادے۔

س نمبر ۹۴ - وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت رکوع کے بعد ہاتھ نیچے چھوڑ کر پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ اس کی تشریح کر دیجئے کیونکہ بعض بطور دعا کے ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں اور بعض ہاتھ نیچے لٹکا کر۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴ - وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہوئی نہ ہاتھ باندھ کر نہ چھوڑ کر - اس لئے سب برابر ہیں جس طرح چاہے پڑھ لے انما الاعمال بالنیات

س نمبر ۹۵ - عورتوں کی جماعت مکان کے اندر جائز ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۵ - مکان کے اندر بھی جائز ہے اور باہر بھی جہاں پردہ سے پڑھ سکیں۔ (ایضاً)

س نمبر ۹۶ - بجائے زیر ناف یا سینہ کے اگر ہاتھ شکم کے اوپر باندھکر نماز پڑھی جائے تو از روئے حدیث جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۶ - یہ بھی بعض اماموں کا مذہب ہے مگر حدیث میں یہ طریق ہیں نے نہیں پایا۔ نماز جائز ہوگی انشاء اللہ۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۷ - ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ عورت منکوحہ کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے ہے اب شخص مذکور چاہتا ہے کہ اُس لڑکی کا عقد اپنے لڑکے سے جو کہ اُس کی پہلی بیوی سے ہے کر دیوے۔ کیا درست ہے؟ (گوہر علی)

ج نمبر ۹۷ - اگر کوئی اور رشتہ حرمت اندونوں میں نہیں ہے بلکہ صرف صورت مرقومہ ہے۔ تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۸ - حقیقی برادر کے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے؟

ج نمبر ۹۸ - اگر کوئی رشتہ حرمت نہیں بلکہ محض صورت مرقومہ ہے تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۹ - جن عورتوں کو یکے بعد دیگرے دو یا تین نکاح کرنے پڑتے ہیں وہ جنت میں کس خاوند کے پاس ہونگی؟

(راقم گوہر علی از موضع سپاہ بونڈ ڈاکخانہ مجیٹھ امرتسر)

ج نمبر ۹۹ - بموجب حدیث (تفسیر ابن جریر) جس خاوند کا اُس عورت سے سلوک اچھا ہوگا اُس کے ساتھ جنت میں رہیگی۔

(داخلہ غریب فنڈ ندارد)

---

اطلاع - فی سوال مطبوعہ جواب کے لئے ۳ پائی اور قلمی کے لئے ۶ پائی - درخواست کے سوال کے ساتھ فی قلمی ۲ ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔

ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

# متفرقات

## سراج الاخبار اور انجمن اہلحدیث جہلم

ہمعصر سراج الاخبار جہلم نے انجمن اہلحدیث جہلم کے جلسہ کے انتظام اور دیگر امور پر بحیثیت مذہبی چند اعتراض کئے ہیں اُنکا جواب آئندہ دیا جائیگا۔

## تاریخ وفات

خان بہادر ڈاکٹر عبد الرحیم مرحوم کی وفات سے جو مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی انسانی دنگاہ میں مشکل ہے خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کی اولاد میں سے اس کی تلافی کرائے مرحوم کی تاریخ وفات اخبار میں چھپی ہے۔

چو عبد الرحیم آں طبیب لبیب
بجاں آفریں ناگہاں جاں بداد
دراطراف واکناف ہندوستان
ندا ہا برآمد کہ مغفور باد
۳۳ ۱۳ھ

غفر اللہ ورحمہ۔

## اصلاح اخبار اہلحدیث

(۱) اسکے نمبر صفحات لگاتار ہوں سال کے بعد ایک جلد پوری کے صفحات معلوم ہوں (۲) نیز سال کے بعد ایک فہرست لگانی چاہیے تاکہ مضامین کا پتہ لگ سکے۔ (غلام حسین کلرک خریدار ۲۷۸۵)

**جواب** اخبار کی خریداری کا سلسلہ روز جاری رہتا ہے پھر جو آج خریدار بنتے ہیں اُن پر یہ ضروری نہیں اور نہ وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ ابتدا سال کے پرچے بھی خریدیں اس لئے اُن کے ہر ایک ایسے خریدار کا سلسلہ جو ابتدا سال سے خریدار نہ ہو ناقص رہیگا جس سے اخبار کی حیثیت میں بہت فرق آئیگا ان سب وجوہات پر نظر کر کے جو کیا جاتا ہے یہی مناسب ہے تاہم اگر اور صاحب بھی اس تجویز کو مستحسن سمجھینگے تو آئندہ سال سے درمیان صفحہ کے مسلسل ہندسے بڑھا دئے جاوینگے انشاء اللہ فہرست کی بابت بھی یہی جواب ہے کہ خریدار ہر روز تبدیل ہوتے رہتے ہیں فہرست دیں تو کس کو لہذا یہ بہتر ہے کہ ہر خریدار اپنے شوق سے قلمی فہرست لگا رکھیں۔ جو اخبار جائے اُس کے عنوانات درج فہرست کریں۔ تاہم اگر اور صاحب بھی فہرست کا تقاضا کرینگے تو سال آئندہ کے شروع پرچہ میں گزشتہ سال کی فہرست دیجائیگی۔

## دعاء صحت

میری بیوی مرض بخار میں عرصہ چھ ماہ سے مبتلا ہے ناظرین للہ دعاء صحت کریں

مخدوم شریف (خریدار ۹۵۸۳)

اللہم اشفہا بشفائک ودواہا بدوائک وعافہا بفضلک•

## دعاء صبر واطمینان

میرے مذہبی مخالفوں نے میرے اہلحدیث ہونے کی وجہ سے مجھ پر سخت ظلم کئے میرا تمام مال واسباب چھین لیا ناظرین میرے لئے صبر و استقامت کی دعا کریں (مولوی محمد بنگالی) اللہ صبرہ و ثبتہ علی الحق

## اطلاع متعلق سوالات طبیہ

جب سے سوالات طبیہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے کثرت سے سوال آتے ہیں خطرہ ہے کہ کسی روز سارا اخبار ہی نہ روک لیں۔ اس لئے اس قسم کے سوالات کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ فی سوال کم از کم ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں جو صاحب بعد صحت بطور شکریہ فنڈ کو مزید عنایت کرینگے موجب شکریہ ہونگے۔ آئندہ اس قسم کے سوالات پر نمبر لگائے جاوینگے مجیب صاحب صرف اتنا لکھا کرینگے "بجواب نمبر فلاں مندرجہ تاریخ فلاں"

## جواب

سوال مندرجہ ۲۲ر جنوری حافظ غلام نبی

پوست ہلیلہ زرد ۲ تولہ + پوست ہلیلہ کابلی ۲ تولہ + پوست آملہ مقشر ۲ تولہ + مغز کدو ۲ تولہ + مغز کشنیز خشک ۲ تولہ + گلسرخ یک تولہ + مغز بادام ۳ تولہ + مغز خیارین ۲ تولہ + تخم خشخاش ۳ تولہ + اسطوخودوس یک تولہ + کشتہ چاندی یک تولہ + کشتہ مرجان یک تولہ + گاؤزبان یک تولہ + کشتہ قلعی یک تولہ + شہد ۲۷ تولہ + مصری ۲۷ تولہ ان ادویات کا معجون تیار کر کے ۲ ماشہ رات کو بعد از طعام ہمراہ شیر نیم گرم کے استعمال میں لاویں انشاء اللہ ضعف دماغ و بصر کو فائدہ عظیم ہوگا (حکیم حاذق نور الدین حمید از لاہور)

## ایضاً جواب دوم

فلفل سیاہ چھ ماشہ کو چھ ماشہ روغن بادام شیریں میں ایک روز تر رکھیں پھر نکال کر خوب باریک پیس کر پاؤ بھر پیسی شکر میں ملالیں۔ اور شکر کو پاؤ بھر گائے کے گھی میں ملاکر کسی مرتبان میں رکھیں پس صبح نہار ڈھائی تولہ کھالیا کریں۔ انشاء اللہ بیحد فائدہ بخشیگا مقوی دماغ اور مقوی بصر بھی ہے۔ اور نیز اسی اخبار مورخہ ۲۲ر جنوری میں ایک صاحب اپنی ہمشیرہ کا اسم مرض و دوا دریافت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک انکی ہمشیرہ کو صرع ہے۔ یہ گولیاں تیار کریں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام عرق بادیان نہار کے ہمراہ استعمال کرائیں انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہونگی۔ عاقر قرحا چھ ماشہ + فلفل سیاہ ۶ ماشہ + اسطوخودوس ۴ ماشہ زعفران ایک ماشہ + گل منڈی ۵ ماشہ + سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر شہد خالص میں ملاکر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

دیگر ایام سرما تک جریان کی مجرب دوا بلا قیمت اُن صاحب کو دیجاویگی جو اخبار اہلحدیث ایک سال تک خود یا کسی غریب کے نام جاری فرماویں۔ یا حسب لیاقت غریب فنڈ میں دیں۔

(حکیم نذیر احمد ڈاوی سیدواڑہ)

## طلب دوا

مجھکو سم الفار یعنی سنکھیا کے کشتہ کرنے کی ضرورت ہے کئی طریقوں سے کیا مگر نہیں ہوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کر کے مشکور فرماویں بعد تجربہ حاصل ہونے کے ایک سال کے واسطے اخبار کسی کے نام جاری کرادوں گا فقط۔ والسلام

(احمد اللہ خیاط سانڈی ضلع ہردوئی)

## تلاش ترکیب شنگرف

مجھکو کشتہ شنگرف بنانے کی ترکیب کسی صاحب نے نامکمل بتلائی تھی۔ کسی صاحب کو مکمل معلوم ہو تو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار یا خط مطلع فرماویں تو ممنون ہونگا۔

(منشی عبد الرحمٰن از مقام نروٹ جیمل سنگھ)
(ضلع گورداسپور پنجاب)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

اس ہفتہ جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں میں ایک وقیع معرکہ ہوا جس میں ایک جرمن جنگی جہاز بلوچر غرق ہوگیا اور دو دیگر جہازوں کو سخت نقصان پہنچا۔

بلوچر پر ۸۵۰ ملاح تھے جن میں سے ۲۰۰ بچا لئے گئے انگریزی بیڑے میں صرف ایک جہاز لائن کو نقصان پہنچا اور وہ چند روز تک مرمت ہو جائیگا۔

جرمنی نے اعلان کیا کہ ایک انگریزی جنگی جہاز بھی غرق ہوا ہے اس پر انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا کہ جرمن اعلان جھوٹا ہے۔ اور ہمارے تمام جہاز صحیح سالم ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے بحیرۂ شمالی میں ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز آئرلینڈ کے شمال میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اور اُسکے تمام آدمی بھی غرق ہو گئے۔

ملبورن کے قریب ایک انگریزی جنگی جہاز نے ایک جرمن جہاز کو غرق کر دیا۔

فرانس میں گزشتہ دو ماہ میں جرمن پسپائی اور فرانسیسی پیشقدمی پر فرانس کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔ فرانسیسی فوجیں ییسر کے بائیں کنارے پر مسلط ہوئیں۔ سینٹ جارج مسخر کیا گیا۔ یپرس کے گرد محاذ کو وسعت دی۔ سمندر اور لس کے مابین جرمن پیدل سپاہ کے سخت حملوں کا انسداد ورلس اور بوتل اور کونسی ان سینٹری کی تسخیر و جرمن خندقوں کی بہت سی لائنیں تصرف میں لائی گئیں۔ علاقہ پروسے میں ایک کیلومیٹر اور پرتھس کے نواح میں دو کیلومیٹر پیشقدمی کی۔ دشمن دروں سے اوپر سے دھکیل دیا گیا۔ جنگلات بالخصوص لاپرٹری میں نمایاں ترقی کی گئی۔ وستاپچ اور سٹین ہاک پر تسلط اور النکرچ کی سمت پیش قدمی عمل میں آئی۔

روما (اٹلی) کا تار ہے کہ جرمن اور آسٹروی فوجوں کے تبادلہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ بہت سی جرمن سپاہ ہنگری اور آسٹروی سپاہ فلینڈرز میں بھیجی جائیگی۔

ایک افسر نے جنگی ہتھیاروں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ایک ایسی پستول استعمال کر رہے ہیں کہ جس کی گولی زمین کو روشن کر دیتی ہے نیز جرمنوں نے ایک زمینی تارپیڈو نکالا ہے جو زمین میں سوراخ کر دیتا ہے۔

ہالینڈ کی گورنمنٹ نے جرمنی سے اعتراض کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز ہالینڈ کی سرزمین پر سے پرواز کر کے نکل جاتے ہیں جس سے اُسکی غیر جانبداری میں فرق آتا ہے۔

اخبار ہینڈلس بلاڈ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ انگریزی ہوا بازوں نے مقام ایسن (جرمنی) کے موٹر مرمت کرنے کے سرکاری کارخانہ کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ جس میں چار سو موٹر کاریں بھی تھیں۔

ہالینڈ کے ایک ماہی گیر جہاز کے آدمیوں کا بیان ہے کہ اُنہوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو سمندر میں غرق ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن سمندر کے متلاطم ہونے کے باعث وہ اُس کی مدد نہ کر سکے۔

انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے زیبرگ میں دو آبدوز کشتیوں اور ایک توپ کو بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا

آسٹریا کا ولیعہد جرمنی گیا ہے۔ جس پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر حملہ کیا۔ دو انگریزی ہوا باز میجر ریلہ اور کپتان ریچ ہلاک ہو گئے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے شہر لیبا و پر بم پھینکے۔ اس کے جواب میں قلعوں سے گولہ باری کی گئی جس سے ہوائی جہاز سمندر میں گر پڑا۔ جہاں ایک کشتی نے ہوائی جہاز مذکور کو تباہ کر کے اُٹھا لئے

آدمی گرفتار کر لئے۔

مقام قسطلانیہ کے متصل نہر سویز انگریزی اور ترکی فوجوں میں ایک جھڑپ ہوئی۔

روسیوں کا بیان ہے کہ آسٹریوں نے گلیشیا میں پھر سخت سرگرمی ظاہر کرنی شروع کی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے کہ مشرقی جرمنی میں انہوں نے جارحانہ کارروائی جاری کر رکھی ہے۔ اور دشمن کو بھگا دیا ہے۔ جرمنوں نے دریائے وسچولا کے قریب جارحانہ کارروائی شروع کی تھی مگر وہ سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دئے گئے۔

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن لکھتا ہے کہ ملا سمالی لینڈ چند دنوں سے بڑی سرگرمی ظاہر کر رہا ہے۔ اُس نے اپنی فوجوں کو شلیم بربرس اور براوٗ پر قبضہ کر لینے کو بھیجا ہے۔

ملا سمالی لینڈ کی تین ہزار فوج نے وارسنگلی قوم پر حملہ کیا۔ ملا کے ایک سو اور وارسنگلیوں کے دو سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

ملا کے آدمیوں نے وارسنگلیوں کے کئی مقام لیلئے اور اُن کے مویشی چھین لئے ہیں۔

پچھلے دنوں جو اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا تھا اور اٹلی میں سخت تباہی برپا ہوئی تھی اُس پر شاہ جرمنی اور آسٹریا نے تعزیت کے تار اٹلی کو نہیں بھیجے۔ اٹلی میں اسپر خوب حاشئے چڑھائے جا رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ گورنمنٹ رومانیہ نے ان لوگوں کو جو ممالک غیر میں ہیں فی الفور واپس آ کر اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے کہتے ہیں کہ جرمنی کو روز بروز مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ فرانس کا بیان ہے کہ جرمنوں نے مدافعانہ کارروائی کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رکھا ہے انہوں نے خندقوں کی صدہا لائنیں سیمنٹ کی بنا رکھی ہیں۔

درخواست جنازہ۔ جناب ابوالرجا رشید محمد صاحب بھٹنڈہ سے اپنے والد مرحوم کے لئے ناظرین اہلحدیث سے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ کی استدعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

ahmadimuslim.de

# مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

**قیمت**

فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ پختہ ۶ مع محصولڈاک غیر ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب مولوی ابو محمد شریف احمد صاحب۔ مدرسہ نجم الہدیٰ۔ موضع شیخپورہ ضلع مرشد آباد سے لکھتے ہیں :۔

مہربانم۔ السلام علیکم۔ عرصہ دراز منقضی ہوا آپ سے مومیائی منگائی گئی تھی اور دوسروں کو بھی منگا دی گئی تھی فی الحقیقت آپکی مومیائی اپنے اندر وہ اوصاف رکھتی ہے۔ جو فہرست میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور واقعی اس میں شفا ہے جس سے صاحب عوارض صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ متوکل علی اللہ و معتقد علیہ استعمال میں لاویں

فی الحقیقت شافی ہر کس قدر است + مومیائی دافع جملہ بلا است
گرچہ ہست یک یک دوا یک مرض را + مومیائی جامع جملہ دوا ست

بناءً علیہ امید کی جاتی ہے کہ بنام اس حقیر کے ایک پاؤ پختہ مومیائی بصیغہ ویلو ارسال فرمادیں۔ یکم جنوری ۱۹۱۵ء (باقی شہادات آیندہ درج ہونگی)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

# مفید و کار آمد کتابیں

**خداوند کی ماں** } یہ رسالہ بجواب امہات المومنین ایک بی۔ اے گریجوایٹ کی تصنیف ہے۔ مذہب عیسوی کی تردید میں بے نظیر کتاب ۲/

**خداوند کا باپ** } یسوع ناصری کے آباؤ اجداد کے حالات۔ مفرق کتاب کا نام ہی سے ظاہر ہے۔ ایک بی۔ اے گریجوایٹ کا نوشتہ۔ قیمت ۴/

**بدور السافرہ کا اردو ترجمہ** } یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین سیوطی کی تصنیف ہے۔ امام ممدوح نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب۔ پلصراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت۔ میزان۔ نشر اعمال۔ بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ اس میں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ ان کی تفسیر کردی ہے اور اور برزخ میں یہ کتاب جامع ہے۔ قیمت ۱۲/

**انوار قدسیہ** } یہ کتاب امام المتقین شیخ عبد الوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے۔ اس میں بالتفصیل دکھایا گیا ہے۔ کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں ۱۰/

**انسان اور اس کی تقدیر** } تقدیر کے مسئلہ پر مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ سوا چار سو صفحہ (۴۲۴) کی کتاب قیمت عہ

**چھوت چھات** } نام ہی سے ظاہر ہے۔ کہ کتاب کیسی ضروری اور مفید ہوگی۔ چھوت چھات پر دلچسپ کتاب ۴/

**الادلۃ العقلیہ فی عقائد اسلامیہ** } اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے ۸/

**خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر** } دہریوں کے عموماً اور نئی روشنی کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب۔ جو وہ ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں۔ عقلی و نقلی دلایل سے نہایت مکمل اور مدلل طور پر دیا گیا ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کا عینی مشاہدہ۔ ۳۰/

**ہدایت الانسان الی سبیل العرفان**

مصنفہ حضرت حافظ عبد الکریم صاحب نقشبندی مجددی۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر کے طریقے وغیرہ مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کا حال بھی مختصراً مذکور ہے۔ صوفیائے کرام کے لئے نادر تحفہ ۱۲/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر کٹڑہ جھاب گھیکاں

# شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے اعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کر کے علامات منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ذہنی ... اور قوت مردمی حسب منشاء پیدا ہوتی ہے عمر

حبوب ... سیر ... دافع ... ہر قسم کی ... کے لئے اکسیر ہیں

مرہم منور چشم - اس مرہم کے استعمال سے دھند جالا، غبار، سیاہی، پانی بہنا وغیرہ دور ہو کر عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عمر

دوائی خارش - ہر قسم کی خارش اس دوائی کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ مینجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چشمہ چوک

## صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت - یکم صفر سے اخیر ربیع الاول تک

صحیح بخاری - پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو حاشیہ شدہ ... اصلی قیمت ... رعایتی مجلد ... بلا جلد

پارہ اول صحیح مسلم - باب الطلاق ثم اکثر علی من ترک الصلوٰۃ تک مترجم اردو حاشیہ شدہ مطبوعہ مطبع ... اصلی قیمت ... رعایتی

نداء الایمان - زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ... اصل قیمت ... رعایتی ... جو صاحب ... درخواست بھیجیں ایک روپیہ ... کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرماویں ... مفصل ... ہر حالت میں ... خریدار - المشتہر

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ
فیروز پور شہر دروازہ ملتانی

# تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۳

یعنے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات ... تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی جنکو غیب سے خواب ... کرتے تھے جنکی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے ... میں گیا اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم ... حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضی سے تائب ہوا جن کی دعا سے ... اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ... انگریزوں نے ... مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے ... مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پڑھنے ... کی کتاب ... قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپیہ ...

ملنے کا پتہ مینجر صوفی منڈی بہاء الدین ضلع گجرات

# اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی و پٹکہ سوتی - وریشمی زری دار ہر قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہووے - وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں۔

اور دوکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خان لونگی فروشان
سکنہ ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور

# مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں۔ مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں اسکو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر کا

# نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہو سکیں قیمت مع محصول ۳ر فیس منی آرڈر ار کل ۴ر عمر کے ... بھیجئے (مینجر)

الفاروق - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری نوشتہ علامہ شبلی نعمانی عہ

سیرت البخاری - امام بخاری علیہ السلام کی سوانح عمری عہ

اسلام اور برٹش لا - یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح ہے

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ... بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول عمر

ادب العرب - صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں طلبہ بلا استاد بھی مطلب سمجھنے اور کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ... علماء نے اسکو پسند فرمایا ہے

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

... پریس لاہور میں ... گوپال سنگھ پرنٹر نے چھپا اور دفتر امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

# اہلحدیث

جلد ۱۲ — نمبر ۱۵

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | للعمہ |
| رؤساء و جاگیرداران سے " | للعہ |
| عام خریداروں سے " | ہے |
| " ششماہی | عہ |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس | |
| " ششماہی | ۳ شلنگ |

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند ملخص درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

## علیگڈھ میں امتحان تفسیر کا جلسہ

جنوری کے شروع ہی میں خاکسار کو جناب نواب اسحاق خان صاحب سکرٹری علی گڈھ کالج کا مطبوعہ خط مع پروگرام اور ایک قلمی خط پہنچا کہ کالج کے جن طلباء نے تفسیر قرآن پڑھی ہے ان کا اور علم تجوید پڑھنے والوں کا امتحان یکم فروری کو ہوگا علمائے کرام کی شرکت بہت ضروری ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ ضرور تشریف لاویں۔

باوجودیکہ مجھے کئی ایک امور اور مشاغل مانع تھے لیکن میں نے نواب صاحب کی دعوت کو سب پر ترجیح دی۔ اور یکم فروری کی شام کو علیگڈھ پہنچا۔ اور صبح کو کالج میں گیا۔ اسٹیشن پر پہنچتے ہی میں نے دیکھا کہ کالج کی طرف سے استقبال کرنے کو نوجوان موجود ہیں۔ مگر صبح کے امتحان کا وقت جس سے پوچھا جاتا ہے کوئی نہیں بتلاتا بلکہ سب یہی کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں۔ حیران الٰہی یہ کیا معاملہ ہے ہمارے پاس جو پروگرام پہنچا ہے اس میں لکھا ہے کہ صبح دوپہر تک تفسیر کا امتحان ہوگا بعد نماز ظہر تجوید و قرأت کا۔ اور بعد نماز مغرب تقسیم انعام ہوگا۔ مگر یہ وقت کوئی بھی ایسا نہیں جو اس مجمل پروگرام کی تشریح کر سکے کہ صبح کے لفظ سے کتنے بجے مراد ہیں۔ آخر خدا خدا کرکے صبح ۹ بجے کے قریب کالج میں پہنچے۔ دیکھا کہ جس مسجد میں امتحان ہونے کا ذکر پروگرام میں تھا وہ محض ہو کا مقام ہے نہ وہاں کوئی طالبعلم ہے نہ ممتحن۔ اتفاقیہ دیکھا تو میرے مکرم دوست مولوی حمید اللہ صاحب مقیم دہلی پر نگاہ پڑی۔ پوچھا مولوی صاحب امتحان کہاں ہے۔ آپ نے بھی ہنس کے ٹلا دیا مگر آپ کا ہنسنا معجزہ تھا بلکہ منتظمان امتحان کے حسن انتظام پر۔ اتنے میں دیکھا کہ ہمارے بزرگ محسن مولانا عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات علیگڈھ کالج بھاگے بھاگے آ رہے ہیں۔ پوچھا امتحان کہاں ہے؟ جواب۔ ہاں آپ تشریف رکھئے ہوگا۔ جناب ہمارے پاس پروگرام مطبوعہ پہنچا ہے جس میں لکھا ہے صبح سے دوپہر تک امتحان تفسیر ہوگا۔ مانا کہ علماء کے اوقات کی قیمت پیسہ بھی نہیں مگر آخر اپنے خرچ سے آئے ہیں کیا اسی لئے کہ یہ کہتے ہوئے جاویں ؎

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

مولانا انصاری نے فرمایا۔ اس وقت حسب الحکم پرنسپل سکول اور کالج کے انگریزی خوان طلباء کو انعام تقسیم ہوگا۔ تفسیر کا امتحان شاید بعد دوپہر ہوگا۔ میں نے کہا اگر تبدیل اوقات ہوا تھا تو علماء کو اطلاع کی ہوتی۔ جواب۔ کچھ نہیں۔ جلسہ انعام میں بعض علماء صاحبان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا شاید ۱۰ بجے امتحان تفسیر ہو گا مگر وہ بھی نہ ہوا بلکہ دس بجے جلسہ تقسیم انعام ہے سب

کلام (احیل ی) یعنی محاسن البنوۃ کلام در دفتر بہ سلیس پنجابی نظم ہیں۔ واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت جلدی ۸ ہے مینیجر

فارغ ہوکر اپنے اپنے گھروں کو چلتے بنے چنانچہ میں بھی شہر میں اپنے ڈیرے پر آ گیا۔ سُنا کہ بعد دوپہر چند طلباء نے ترجمہ قرآن شریف اور قرأت کا امتحان دیا۔

ان سب واقعات کو یکجا دکھا کر ہمارا صرف یہ سوال ہے کیا سکرٹری صاحب (نواب محمد یحییٰ خان) جن کے بلانے پر علماء دور دراز سے پہنچے تھے اُن کا فرض نہ تھا کہ علماء کو اس تبدیلی سے باقاعدہ اطلاع دیتے۔ یا

سکرٹری صاحب دینیات (مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شیروانی بشرطیکہ وہ ذمہ وار ہوں) اُن کا فرض نہ تھا کہ اپنے مہمانوں کو پوچھتے اور باقاعدہ اُن کے مکانوں یا مقام نزول میں اطلاع بھیجتے کہ وقت تبدیل ہو گیا ہے آپ لوگ فلاں وقت تشریف لائیں

اس کا جواب ہم نہیں دینا چاہتے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ آپ لوگ شیخ سعدی مرحوم کے قول کو ایک دفعہ پڑھیں تو جواب اسکا مل جائیگا ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

## انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں ہو چکا ہے اس کی قبولیت کی یہ علامت کافی ہے کہ پرچہ نکلتے ہی اس کے لئے ہاں۔ ہاں کی آوازیں آنے لگیں۔ سب سے اول ہمارے مکرم ڈاکٹر فیض محمد صاحب چیف میڈیکل ریاست نابھہ نے منظوری شرکت اور چندہ دو روپے ارسال فرمایا۔ باقی اصحاب کی طرف سے حسب ذیل ہے۔

مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری چندہ داخلہ ۸ر۔ غازی محمود بی اے (دھرمپال) لودیانہ ۸ر بابو برکت علی معروف اعلیحضرت لودیانہ ۸ر۔ میاں محبوب حسین صاحب ٹولیسہ ۸ر۔ از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی عہ۸ر۔ ابوالوفاء امرتسری عہ۸ر۔ از مولوی محمد ابوالقاسم بنارسی ۸ر۔ از مولوی نور محمد صاحب امرتسری ۸ر۔ از نصیر خان پنشنر ٹولیسہ ۸ر۔ مہتا نور محمد خان از ٹولیسہ ۸ر۔ میزان [illegible] رقواعد وغیرہ

زیر طبع ہیں عنقریب ممبران کے پاس بھیجے جائینگے انشاء اللہ۔

اور اصحاب بھی جو انجمن اخوان الصفا کی ممبری قبول کریں مہربانی کر کے بہت جلد باقاعدہ بارسال داخلہ اطلاع دیں۔ قواعد اور کاپی ممبران چھپوا کر جلدی ممبران کے پاس بھیجی جائیگی اور جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر اس انجمن کی کاروائی کے لئے بھی وقت نکالا جائیگا انشاء اللہ۔

## ایک مشفقانہ نصیحت

ہمارے ناظرین میں سے بہت کم لوگ مولوی یوسف حسین صاحب خانپوری مقیم گنور ضلع بدایوں کو جانتے ہونگے آپ ایک ذی استعداد عالم ہیں۔ میں آپکے علم و فضل کی لحاظ سے آپکی قدر کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادری میں میری عربی تفسیر کے متعلق عرصہ سے اختلاف ہو رہا ہے جس کے متعلق مخالف برادروں نے فتوے کے رنگ میں کتاب اربعین بھی شائع کی جسکا جواب بھی دیا گیا جو سب کو معلوم ہوگا اس ہفتے مولوی صاحب موصوف نے خط لکھا ہے کہ ابوالوفاء کی عربی تفسیر میں بہت سے مقامات حدیث شریف کے برخلاف ہیں منجملہ اُن کے ایک دو مثالیں بھی بیان کی ہیں جو یہ ہیں۔

(ا) البیت المعمور کی تفسیر ابوالوفاء نے یوں کی ہے والبیت المعمور ای المساجد کلھا حالانکہ بروایت حدیث بیت المعمور اس مقام کا نام ہے جو ساتویں آسمان پر ہے

(ب) دوسری مثال دابۃ الارض کی ہے۔ لکھا ہے کہ ابوالوفاء صاحب اگر واقعی اہلحدیث ہیں تو ان دو مثالوں کو نمونہ اصلاح بنادیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ میرے نزدیک مباینین کی غلطی ہے۔

میں مولوی صاحب کی عنایت اور اخلاص مندی کا شکرگزار ہوں خدا آپکی نیت کے مطابق ثمرہ پیدا کرے اور یہ آئے دن کی جھک جھک جو کسی کونے سے سننے میں آتی ہے بند ہو جائے۔

مولانا! امید ہے آپ پسند کرینگے۔ کہ میں آپکی تجویز کو اور وسیع کردوں۔ وہ یہ کہ اسیطرح سب

وہ لوگ جو مجھ سے ان معنی سے خفا ہیں کہ میں نے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے خلاف تفسیر کی ہے ایسی کہ اس خلاف کی وجہ سے میں اہلحدیث نہیں رہا۔ وہ سب حضرات اپنے اپنے فہم کے مطابق اُن مقامات کی فہرست میرے پاس بھیجدیں مگر صرف وہ مقام ہوں جنمیں انکے خیال میں میں نے احادیث نبویہ کا ایسا خلاف کیا ہو جیسا کوئی منکر حدیث بے پروائی سے کرتا ہے تو میں اُن سب مقامات کو غور سے دیکھکر جنمیں مواخذات کو صحیح پاؤنگا اُنمیں شکریہ کے ساتھ رجوع کرونگا اور جن میں مواخذات غلط سمجھونگا اُنکا جواب محدثین کے طریق پر دونگا۔ لیکن چونکہ پھر یہ وہی سلسلہ سوال و جواب اور تردید و تائید کا قائم ہوگا جو پہلے مضر ثابت ہوا اسلئے اس فتنہ کو بند کرنیکی غرض سے ایک مستند عالم جو علم روایت اور درایت سے پورا واقف ہو اور جماعت اہلحدیث میں علمی حیثیت سے ایک خاص امتیاز رکھتا ہو منصف مقرر ہو جانا چاہئے جو میرے جوابات کو دیکھکر فیصلہ دے کہ مدعی کا دعویٰ ثابت ہے یا مجیب کا جن لوگوں میں اسلام کی محبت اور تفرقہ سے نفرت ہوگی اُسکو اس صورت کی منظوری میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔

ممکن ہے بعض صاحب یہ کہیں کہ منصف کی حاجت نہیں جواب خود اپنا اثر کریگا۔ تو ایسے لوگوں کو توجہ کرنی چاہئے کہ کونسا سوال ہے جسکا جواب ادھر سے نہیں دیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اُدھر سے اپنے سوال کی قوت پر زور دیا جاتا ہے ادھر سے اپنے جواب پر ناز ہے۔ نتیجہ کیا؟ ہاں ایک معنی سے نتیجہ صاف ہے کہ جن دنوں یہ طوفان اُٹھا ہے اُن دنوں کی نسبت آج بہت کم ہے جمہور قوم نے مخالفین کی راء (دربارہ اخراج از اہلحدیث) کو نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور نفرت سے سُنا ہے۔ میری یہ مدت کی درخواست ہے کہ مجھے اُن اغلاط پر مطلع کیا جائے جنمیں میں نے احادیث نبویہ کا خلاف کیا ہے تاکہ میں اُن کی اصلاح کر سکوں۔

عرصہ ہوا۔ ایک دفعہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بڑی نرمی سے جناب مولینا عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپکا اور ثناء اللہ کا اس امر میں اتفاق ہے کہ احادیث نبویہ سند اور حجت شرعی ناقابل انکار و ناممکن الخلاف ہیں لیکن اسمیں اختلاف ہے کہ اقوال سلف بھی حجت شرعی ہیں قرین قیاس اور قرین انصاف یہ ہے کہ یا تو آپ اختلافی حصہ کو پہلے مدلل کر کے اسے منوالیں یا اتفاقی حصے سے کام لیں یعنی جسقدر ایسے مقامات آپکے خیال میں ہوں جہاں بزعم آپکے احادیث نبویہ کا خلاف کیا ہے اُن مقامات کی فہرست مرتب کر کے بھیج دیں مگر اُنمیں اقوال سلف کا ذکر نہو کیونکہ یہ اختلافی ہے۔ اگر وہ جواب معقول دینگے تو کم سے کم میں اُسکا ساتھ اور رفاقت چھوڑ دونگا مولینا مرحوم نے اس تجویز کو نہ مانا۔ مولوی ابراہیم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں + اسی تجویز کو ہمارے مکرم مولوی یوسف حسین صاحب گنوری نے مختصر سی شکل میں پیش کیا ہے جسکو میں نے یہ سمجھکر کہ جھگڑا قطعاً ختم ہو کر آرام و سکون ہو وسیع کر دیا ہے امید ہے مولوی صاحب موصوف بھی اس وسعت کو اپنی تائید خیال کرینگے + اب میں احباب سے اس تجویز کے متعلق مختلف آراء کا منتظر ہوں خصوصاً اُن اصحاب سے جنکو یہ دعویٰ ہے کہ خاکسار بوجہ خلاف کرنے احادیث نبویہ کے اہلحدیث سے خارج ہے +

## مذاکرہ زوجہ مفقود الخبر نمبر ۲ مجریہ ۱۸ر صفر

(از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری)

اصول حدیث کا یہ مسئلہ عموماً اہل علم پر روشن ہے کہ جو بات کسی صحابی سے ایسی وارد ہو کہ اُس میں قیاس کو دخل نہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے قال فی الالفیۃ ؎

وما اتی عن صاحب بحیث لا
یقال رایا حکمہ الرفع علی
ما قال فی المحصول نحو من اتی
فالحاکم الرفع لہذا اثبتا

یعنی جو قول یا فیصلہ کسی صحابی سے ایسا وارد ہو کہ رائے کو دخل نہو یعنی وہ بات خلاف قیاس ہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے جیسا کہ امام رازی نے محصول میں لکھا ہے۔ جیسے حدیث من اتی ساحرا او عرافا فقد کفر بما انزل علی محمد صلعم المروی عن ابن مسعود (یعنی جو شخص ساحر یا رمال کے پاس گیا وہ محمد صلعم پر جو چیز نازل کی گئی ہے اُس کا منکر ہوا۔ اس حدیث کو ابن مسعود نے روایت کیا ہے مگر مرفوع نہیں آئی بلکہ ابن مسعود کا قول ہے) حاکم نے اسکو حکماً مرفوع کہا ہے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو مفقود الخبر کی زوجہ کے لئے چار برس کی مدت قرار دی اس میں قیاس کو دخل نہیں ہے[۱] قیاس کا اقتضا انتظار کے لئے تو وہی چار ماہ ایلا کی مدت ہے جیسا کہ فاضل سیالکوٹی نے تحریر فرمایا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ جب کوئی نص قرآنی صریح اس باب میں وارد نہیں ہوئی اور نہ کوئی مرفوع صحیح حدیث اس باب میں آئی اور حضرت عمر جیسے فقیہ اور جلیل القدر صحابی کا فیصلہ موجود ہے اور گویا تمام صحابہ کا اسپر اتفاق ہے۔ اگرچہ اتفاق سکوتی ہی کیوں نہو اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی مروی ہے تو ہمیں قیاسات دوڑانے کی حاجت نہیں۔ بلاشبہ یہ زمانہ فتنہ کا ہے اس زمانہ میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے رہے عمومات لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یا فتنہ دوھا کالمعلقۃ یا لا تضاروھن لتضیقوا علیھن یہ سب عمومات ایسے ہیں جن سے خاص کوئی حکم لگانا مشکل ہے بلاشبہ اس زمانہ میں ارسال خطوط وغیرہ کے ذرائع میں ہزار گونہ آسانی ہے لیکن سیکڑوں واقعات بتاتے ہیں کہ باوجود اس کے بھی مفقود الخبر کی خبر ملنے میں بڑی مدت لگتی ہے کیونکہ سفر بھی اب دور و دراز کا ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جزائر میں نکل جاتے ہیں ٹاپو والے اکثر لوگوں کو بھلا کر لے جاتے ہیں کہ اُن کی خبر جلد ملنی مشکل ہو جاتی ہے اکثر مدت تک ایسا کرتے ہیں۔ پانچ برس دس برس اس شرط پر لیجاتے ہیں۔ اس صورت میں لاضرر ولا ضرار سے سیکڑوں مسلمانوں کی بیبیاں علیحدہ ہو جائیں گی اور عورتوں کے لئے ایک بڑا آسان لٹکا ہاتھ آجائیگا کہ ذرا جھگڑا ہوا پھر بھی وہ لاضرر کی تلوار پڑھتی ہوئی الگ ہو بیٹھینگی۔

رہی شریر النفس لوگوں کی تکلیف اُس کے لئے عدالت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس کو مفقود الخبر کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں جنکی خبر ہوتی ہے وہ بھی ایسا کرتے ہیں۔ لیکن جناب کا یہ فرمانا کہ حضرت عمر نے یہ فتوے اپنے زمانہ کی مصلحتوں کی بنا پر دیا تھا اب وہ زمانہ بدل گیا۔ یہ ایک غور طلب بات ہے اور محض ہماری ایک تخمین و رائے ہے۔ زمانہ کا بدلنا ہمیں تسلیم ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ہمارے زمانہ کی مصلحتیں اور زیادہ احتیاط کی مقتضی ہیں کیا اس بنا پر چار برس سے مدت اور زیادہ بڑھادی جائیگی۔

کسی نئے حکم کے لگانے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی طرح پیش قدمی نہیں فرماتے بلکہ فتوے ہی کے ڈر میں ہر ایک دوسرے پر ٹالتا اور یہی چاہتا کہ میں اس کا جواب دہ نہوں (اعلام الموقعین) اس بنا پر ایسا حکم لگانا جو اکثر سلف کے خلاف ہے بڑی جرأت اور جسارت ہے جو بلاشبہ جناب رسول اللہ صلعم کے طریقہ کے خلاف ہے (عبد السلام مبارکپوری)

[۱] کسی حکم کے از قسم قیاس ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس میں مجتہدین کا اختلاف ہو۔ اس مسئلہ میں جو اختلاف ہے اہل علم پر مخفی نہیں ۹۰ سال اور ۱۲۰ سال تک کہتے ہیں۔ یہ نوٹ صرف قیاسی امر کے متعلق ہے۔ اصل مسئلہ کی نسبت ہنوز میری رائے محفوظ ہے۔ (ایڈیٹر)

## ایک امام کی تقلید واجب کہنے والے دوست ضرور جواب دیں

(۱) ائمہ اربعہ کی پیدائش یا زمانہ رشد و عروج کے قبل زمانہ خیر القرون کے اہل اسلام ہدایات پر تھے یا (معاذ اللہ) گمراہی پر۔ بجز صورت اول کے دوسری صورت کا تو کوئی مسلمان قائل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ زمانہ خیر القرون میں ائمہ اربعہ کے مسائل اجتہادیہ اور فقہ کی کوئی کتاب مذاہب اربعہ میں سے روئے زمین پر موجود نہ تھی اور بجز اتباع قرآن و حدیث کے اس زمانہ والوں کا جو ہدایت یافتہ تھے کوئی دوسرا طریقہ نہ تھا تو جب خالص قرآن و حدیث پر عمل کرنا ائمہ اربعہ کے پہلے باعث ہدایت تھا تو اب ائمہ اربعہ کے بعد کس وحی الہام یا کشف کے ذریعہ سے صرف ان دونو پر عمل کرنا موجب گمراہی خیال میں آسکتا ہے۔

(۲) جبکہ خود ائمہ اربعہ کے مذاہب کی بنیاد اور اصل الاصول ترک تقلید پر ہے اور ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی تقلید کو عموماً صاف صاف اور صریح لفظوں میں منع کر دیا (دیکھو رسالہ البیان المفید للاتباع و التقلید کا [illegible] جو انشاء اللہ بہت جلد قالب طبع میں آنے والا ہے) بنا براں جس وقت ان کے بعض اقوال قرآن و حدیث کے خلاف ثابت ہو جاویں تو پھر اس مسئلے میں انہی کی تقلید کرتے رہنا یعنی قرآن و حدیث کے مطابق عمل نکرنا الفاظ ائمہ کی صریح مخالفت ہے یا نہیں اور ان کی صحیح تقلید ترک کرنے کے الزام سے اُن کے نام کے مقلدین کس قانون اور اصول کے رو سے بری ہو سکتے ہیں۔ اور بسبب ترک اقوال ائمہ اربعہ ان تارکین کے پکے غیر مقلد ہونے سے کونسی وجہ مانع ہے؟

(۳) ائمہ اربعہ معصوم تھے یا نہیں۔ صورت اولے کا قائل تو یقیناً کوئی مسلمان نہیں۔ اور بصورت ثانیہ باوجود احتمال خطا پھر بھی ان کے جملہ اقوال کو مدار تحلیل و تحریم قرار دینا (جو عبارت وجوب تقلید شخصی کی ہے) اور صحیح صحیح حدیثوں کو اُن کے اقوال کی وجہ سے رد کرنا یا اُن کی تاویل کرنا آیہ کریمہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کے تحت میں داخل ہونے سے کونسی وجہ مانع ہے اور شرک فی صفۃ الہیۃ

ahmadimuslim.de

والرسالۃ کے کیا معنے ہیں؟

(۴) ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک راہ ہدایت پر تھے یا نہیں۔ صورت ثانیہ کا قائل اہلسنت والجماعۃ میں سے غالبًا بلکہ یقینًا کوئی بھی نہیں اور بصورت اولے باوجود تمام ائمہ کے راہ ہدایت پر ہونے کے ایک ہی امام کے جملہ اقوال ماننے اور دوسرے امام کے جملہ اقوال چھوڑنے کے وجوب پر کون سی قوی وجہ دال ہے۔

(۵) خدا کا دین ایک ہے اور حق واحد ہے یا اقوال متضادہ۔ جو ایک دوسرے کے منافی ہیں صورت ثانیہ کا تو کوئی بھی قائل نہیں۔ اور بصورت اولے ہر ایک مجتہد جمیع مسائل میں مصیب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اختلافی مسائل میں ایک ہی مجتہد برصواب ہوگا اور دوسرا اس کا مخالف برسرخطا۔ تو ہر ایک مسئلہ میں ایک ہی کے وجوب تقلید کا قائل ہونا گویا بہت سے مسائل غیر حقہ پر وجوب عمل کو لازم کرنا ہے اور اسکے بطلان کے لئے کون سی وجہ الخ ہے۔

(راقم محمد انصاری مچھلی شہر ڈاکخانہ غیم ویدریا ضلع گورکھپور)

## اظہار رائے دربارۂ سوالات از علماء حنفیہ

"علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات" کے ہیڈنگ سے ایک استفسار اخبار اہل حدیث مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۲ کالم ۲ میں خاکسار کی نظر سے گزرا۔ اس میں مستفسر صاحب نے ۱۵ سوال علماء حنفیہ کرام سے کئے ہیں۔ مدینہ میں مزار مبارک پر میلہ کرنا۔ پختہ قبریں بنوانا۔ مجلس میلاد کرنا وغیرہ۔ میرے خیال میں اگر اس استفسار کے ہیڈنگ میں "حنفیہ" کی خصوصیت نہ ہوتی تو بہت مناسب ہوتا۔ اس خصوصیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علماء حنفیہ کو امور مسئولہ سے کچھ خصوصیت ہے۔ حالانکہ بحیثیت مجیب ہونے کے اہل اسلام کے کل فرقوں کو امور مستفسرہ سے یکساں تعلق ہے پس تخصیص کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ مستفسر صاحب یہ کہہ سکتے تھے کہ فلاں فلاں کتب کے ذریعہ سے جواب دیا جائے۔ میرے خیال میں علماء حنفیہ میں سے کوئی بھی امور مستفسرہ میں سے ایک کو بھی جائز نہیں کہتا اور نہ کتب فقہ میں ان میں سے ایک کی نسبت جواز کا فتوےٰ مرقوم ہے بلکہ کل علماء کاملین حنفیہ ان امور کو ہمیشہ بدعت ہی فرماتے چلے آئے ہیں۔ اور اب بھی علماء حقانی حنفیہ ان امور کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں خواہ وہ فعل مکہ شریف میں ہو یا مدینہ طیبہ میں۔ ان مقامات میں کوئی بدعت یا ناجائز فعل ہونے سے ہرگز جائز نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی حنفی عالم اس کو جائز کہتا ہے۔ اور اگر کوئی جائز کہے تو وہ اس کا ذاتی فعل ہے فقہ حنفی یا طریقہ حنفی اس کا ذمہ وار اور جوابدہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ امام اعظم کا قول اترکوا قولی بخبر الحدیث مشہور اور معروف ہے۔ پس ایسے استفسارات سے سوا اس کے کہ بوئے تعصب پائی جائے اور کچھ نہیں۔ یہ مسائل مستفسرہ کوئی نئے مسائل نہیں ہیں بلکہ یہ کل مسائل طے شدہ ہیں حنفیہ بھی ان کے منکر ہیں مگر افسوس ہے کہ بعض لوگوں کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ ؎

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

خادم اہلحدیث:
(خاکسار ابوالحیا سجاد حسین از بن پوری)

**ایڈیٹر**۔ آپ کی اصطلاح میں جو لوگ ان رسوم کے کرنے والے ہیں وہ حنفی نہیں لیکن وہ خود تو اپنا نام حنفی رکھتے ہیں ایسے حنفی کہ ان رسوم کے منکر کو وہابی کہتے ہیں اس لئے سائل کو حنفی علماء کہنا پڑا۔ لکل امرء ما نوی۔

## وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

ہمارے اطراف کا دستور ہے کہ تکیہ دار فقیروں کا ایک خاندان ہوا کرتا ہے وہ اکثر کاشتکاری کا کام کرتے ہیں اس وجہ سے اُن کے مکانوں میں غلے بھرے رہتے ہیں۔ اکثروں کے لئے کچھ زمین لاخراجی ہوا کرتی ہے جس کو اس اطراف میں معافی بولا کرتے ہیں یہ تکیہ دار فقیر سوال کرنا اور بھیک مانگنا اپنا آبائی پیشہ خیال کرتے ہیں اور حجام و دھوبی کی طرح بھیک کو یہ لوگ اپنی برت بتاتے ہیں۔ غرض باوجود تندرست توانا ہٹے کٹے جوان ہونے کے بھیک مانگنے کے لئے نکلتے ہیں۔ پس اہل علم سے سوال یہ ہے کہ کیا ایسے لوگوں کو جبکہ وہ دروازہ پر سوال کرتے ہوئے کچھ مناقب کے اشعار شرکیہ خواہ غیر شرکیہ پڑھتے ہوئے آئیں تو اُن کو کچھ نہ کچھ دینا ضرور ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں تو ہمارے لئے یہ حکم دیا گیا کہ سائل کو ڈانٹو مت ہمنے انہیں سہولت سے واپس کر دیا لیکن بحکم آیہ وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ کیا یہ لوگ اس سائل کے فرد میں داخل ہیں کہ ان کا بھی کچھ نہ کچھ حق ہے کہ جب ایسے قوی توانا لوگ آئیں تو ضرور دینا چاہئے یا بحکم اس حدیث شریف کے کہ "اگر سائل گھوڑے پر بھی سوار ہو کر آئے تو اُسے بھی دو" یہ لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں انہیں بھی دینا چاہئے یا یہ لوگ اس سے مستثنےٰ ہیں؟

ایک شخص جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیک مانگتے ہوئے آئے تھے آپ نے بجائے سوال پورا کرنے اور بجائے صدقہ دینے کے جنگل کی لکڑی لا کر بیچ کرنے کی تعلیم کر دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جوان قوی تندرست سائل کو بجائے بھیک دینے کے کوئی کام بتا دینا چاہئے یا کہیں کام کرنے کی جگہ یا نوکری کی جگہ بتانی چاہئے۔ بعض علماء نے بھی اپنی تصنیف میں تصریح کی ہے کہ جوان تندرست سائل کو بھیک نہ دو۔ کیا یہ صحیح ہے۔ اہل علم اس پر روشنی ڈالیں جوان جوان سائلوں کی تعداد جو کام کر سکتے ہیں ہمارے اطراف کے مسلمانوں میں کثرت سے ہے۔ اور یہ نہیں کہ اُن کو کام نہیں ملتا بلکہ بھیک مانگنے اور سوال کرنے ہی کو اپنا کام سمجھتے ہیں اس کے لئے دس بیس روپیہ خرچ کر کے کلکتہ اور بمبئی یا رنگون چلے جاتے ہیں اور وہاں جاکر بجائے کسی دوسرے کام کرنے کے یہی کام کرتے ہیں اور دو چار سو روپے کما کر لاتے ہیں۔ میری ناقص رائے میں جب ایسے سائل دروازہ پر آکر سوال کریں تو نہایت نرمی سے

لہ جناب مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب بہشتی زیور میں لکھا ہے۔

ahmadimuslim.de

انہیں جلد جواب لینا چاہئے کہ انہیں امید داری میں اپنا وقت ضائع کرنا پڑے۔ اور بجائے صدقہ دینے کے انہیں کچھ دینا چاہئے کہ صحیح و تندرست ہو کر بھیک مانگنا ذلت کا کام ہے کوئی نوکری کر لو یا کوئی ہنر سیکھ کر کام میں لگ جاؤ ایسا کرنے میں اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ پر بھی عمل ہو گیا کیونکہ ہمنے انہیں ڈانٹا نہیں سخت و درشت نہیں کہا لیکن آیۂ کریمہ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ یا وہ حدیث جس میں یہ مذکور ہے کہ سائل گھوڑے پر بھی آئے تو اُسے دو ان دونوں نصوص میں سائل سے مراد ایسے لوگ ہیں جن میں مجبوری ہوا کرتی ہے یا تو وہ بوجہ اپنے صحیح الاعضاء نہ ہونے کے مجبور ہیں یا مسافر ہیں یا قوم کا قومی بار اُٹھایا ہے۔ اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئیں تو انہیں دینا چاہئے۔ لیکن جو آدمی کہ صحیح الاعضاء ہے قوی ہے اور سوال کرنے اور بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ سمجھتا ہے اُسے ہرگز نہ دینا چاہئے بلکہ مطابق سنت اُسے کچھ پیشہ بتانا چاہئے جس سے گداگروں کی تعداد میں کمی آئے اور بالقصد اپاہج بننے والوں کی لشکر کم ہو۔ اسی طرح ایک مسئلہ اسی صدقہ کے متعلق یہ ہے کہ:

**صدقۃ الفطر کسے دینا چاہئے**

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے ابوداؤد نے روایت کی ہے اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ (مشکوٰۃ) لیکن غنی تمہارے۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ اس صدقہ فطر کے دینے کی وجہ سے گناہوں سے پاک کریگا لیکن تمہارے فقیر پس صدقہ فطر دینے سے ان پر اس سے زیادہ لوٹایا جائیگا جسقدر انہوں نے دیا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر غنی اور فقیر دونوں ہی نکالیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب غنی اور فقیر دونوں ہی صدقہ فطر نکالینگے تو دیا کس کو جائیگا۔ لیکن دوسری روایت نے اس کو بھی بتا دیا اَغْنُوهُمْ عَنِ الطَّوَافِ فِي هَذَا الْيَوْمِ یعنی مستحقین کو اس قدر دو کہ انہیں اس روز ادھر ادھر پھر کر سوال کرنے سے استغنا رہو جائے (ابن عدی دار قطنی بلوغ المرام) اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر ایسے لوگوں کو دیا جاوے جو بالکل نادار ہیں کہ اُنکے پاس ایک روز کے کھانے کا بھی نہیں ہے اور یہی پہ تعلیم فرمائی گئی کہ انہیں بالکل قلیل نہ دو بلکہ اس قدر دو کہ اس روز سوال کرنے کے لئے انہیں گشت نہ لگانا پڑے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس قسم کے لوگ آج ہر مقام میں پائے جاتے ہیں جنکے پاس کچھ بھی نہ ہو عید کے روز گشت کرکے مانگ لائیں تو کھائیں۔

ہمنے جہاں تک دیکھا اور جہاں تک ہمیں آنے جانیکا موقع ہوا ہمنے کہیں ایسے نادار کو نہیں دیکھا کہ اُن کے پاس عید کے دن کا بھی کھانا نہ ہو چنانچہ خود ہمنے اپنی بستی میں جو نہایت غریبوں کی بستی ہے عید کے روز بھی تلاش کیا تو ایسے لوگوں کو نہ پایا ناچار رواج کے موافق جو لینے آیا اُسے دیدیا۔ ایک صاحب نے اپنی بستی کا حال بیان کیا کہ ہماری بستی میں کوئی صدقہ فطر لینے والا نہیں ملتا۔ اس لئے ہم لوگ تکیہ دار فقیروں کو بلا کر لاتے ہیں اور انہیں جلدی دیکر نماز کے لئے چلے آتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان تکیہ دار فقیروں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کہا کہ وہ کاشتکاری کرتے ہیں اُن کے گھروں میں غلے ہوتے ہیں اور اسی بھیک کے جمع کرنے سے خوشحال ہوتے ہیں مگر وہ صدقات کو اس وجہ سے بخوشی لیتے ہیں کہ وہ اسکو اپنی خاندانی چیز جانتے ہیں اور اسی طرح وہ لوگ بھی ان صدقات کو بخوشی لیتے ہیں جو فقیری کا پیالہ کسی فقیر کے ہاتھ سے پی کر اس کے مرید یا بالکا ہو جاتے ہیں اور اسی پیشہ گداگری کو اپنا پیشہ کر لیتے ہیں۔

بعض اہل علم نے اس اشکال (کہ فقیر بھی صدقہ فطر دیوے تو پھر لینے والا کون ہوگا اور جہاں ایسے مساکین نہیں ملتے جن کے گھر میں ایک دن کی بھی قوت لایموت نہ ہو) کے جواب میں فرمایا کہ لوگ فقیروں کو دیں اور ایک فقیر دوسرے کو دے۔ غرض یہ کہ جو فقیر خود صدقہ ہے وہ بھی صدقہ لیکر کسی دوسرے فقیر کو دے تو کچھ اس کی ممانعت حدیثوں میں نہیں پائی جاتی ہو سکتا ہے کہ زید فقیر ہے اُس کے پاس صدقہ فطر آیا اُس نے بھی صدقہ فطر نکال کر دوسرے فقیر کو دیدیا اس طرح فقیر بھی صدقہ فطر دیدیوے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن میں نے عرض کی سلیک عطفانی نے جمعہ کی نماز کے بعد جو صدقے میں نہیں کپڑے ملے تھے اُسے اسی وقت جو انہوں نے صدقہ کیا۔ یہ دیکھکر آپ اُن پر ناخوش ہوئے اس کا کیا جواب ہے؟

(عبد السلام مبارکپوری از مبارکپور)

## نظم ظریف

از مولوی حکیم عبد اللطیف صاحب ظریف

حمد کا اور نعت کا مضموں جو سن پاتے ہیں ہم
وہ خوشی ہوتی ہے جامہ سے نکلے جاتے ہیں ہم
آہ اہل دین میں کیسا پڑ گیا یہ انقلاب
اُنس والفت کی بجگہ جور و جفا پاتے ہیں ہم
کیا بیاں ہوں بعض علمائے خلف کے رنگ ڈھنگ
کرتے ہیں وہ۔ شرم کے مارے مرے جاتے ہیں ہم
زاہدان خشک اپنے دین کو کرتے ہیں تباہ
طور اُن کا دیکھکر جی میں جلے جاتے ہیں ہم
بھائیوں کی اپنے کج خلقی و بیرحمی کا حال
دیکھتے ہیں اور زباں پر کچھ نہیں لاتے ہیں ہم
بنتے ہیں صوفی کہیں حنفی کہیں اہل حدیث
عزت ایسے شعبدوں سے ہر جگہ پاتے ہیں ہم
بعض ہم میں ایسے ہیں سیف اللساں چرب البیاں
اہل حق کو چٹکیوں ہی میں اُڑا جاتے ہیں ہم
اُٹھ گیا دنیا سے اب اخلاص اور اظہار حق
وعظ میں اور پند میں اکثر ریا پاتے ہیں ہم
آہ اب للّٰہیت کا تو پتہ لگتا نہیں
بندۂ حرص و ہوا بن بن کے بل کھاتے ہیں ہم
قدر اہل اللہ کی افسوس بالکل اُٹھ گئی
اور مکاروں کو خنداں ہر جگہ پاتے ہیں ہم
سنت و توحید سے کچھ ہمکو دلچسپی نہیں
قومی ہمدردی کا اک لکچر سنا جاتے ہیں ہم
ایک ذرہ بھر خدا کا ڈر نہ محشر کا خطر
شرک بھی کرتے ہیں اور مومن بھی کہلاتے ہیں ہم
اور بدعت کو تو ہم بدعت سمجھتے ہی نہیں

ahmadimuslim.de

چال پر ماں باپ کی اپنے چلے جاتے ہیں ہم
ترک ہے روزہ نماز اور چھٹ ہیں سب احکام دیں
کیا غضب ہے اس مسلمانی پہ اتراتے ہیں ہم
عیش و عشرت خواب و غفلت خود نمائی خودسری
سب کا گلدستہ بنا کر فخر جتلاتے ہیں ہم
حرص و غصہ بغض و کینہ غیبت و مکر و فریب
ساتھ میں دفتر کے دفتر ہی لئے جاتے ہیں ہم
کیا کہیں اپنی حقیقت کچھ کہا جاتا نہیں
بے کسے یاروں کی نظروں سے گری جاتی ہیں ہم
اک زمانہ تھا کہ ہم اوروں کو دیتے تھے سبق
اک زمانہ ہے کہ اپنے جی سے گھبراتے ہیں ہم
بوجھ غیروں کا اٹھا لیتے تھے ہم بے عذر بھی
اب تو اپنا بوجھ بھی غیروں سے اٹھواتے ہیں ہم
دینے والے تھے ہمیں پہلے خدا کی راہ میں
اب خدا کی راہ میں ملجائے تو کھاتے ہیں ہم
ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ اٹھ سکتے نہیں
بے سہارے غیر کے کب پاؤں سرکاتے ہیں ہم
اب نہ وہ اخلاق و شفقت ہے نہ تالیف قلوب
اور شیدائے رسول اللہ کہلاتے ہیں ہم
اب کہاں وہ اہل دل اہل کرم اہل سخا!
پچھلے قصوں میں کہیں انکا نشاں پاتے ہیں ہم
ٹوٹ جاتی ہے کمر اور ٹکڑے ہوتا ہے جگر
شوکت اسلام میں گر فرق سن پاتے ہیں ہم
خرمن اسلام پر ہم آگ خود برسا چکے
اُس کی غربت پر عبث رو رو کو چلاتے ہیں ہم
دل کے ٹکڑے ہیں کلیجہ شق ہے پہلو چاک چاک
شوق سے بیٹھے ہوئے خون جگر کھاتے ہیں ہم
بندگان خاص سے اب بھی جہاں خالی نہیں
جن کے فیض و لطف سے شاداں ہوجاتے ہیں ہم
یا الٰہی عالمان حق کی ہمت ہو بلند
اُن کے قول و فعل سے راہ ہدا پاتے ہیں ہم
قدرداں سب اٹھ گئے جوہر شناسی مٹ گئی
شان و شوکت ظاہری پر ہی مرے جاتے ہیں ہم
جز خدا امید غیروں سے نہ رکھ اے بوالہوس
نسخہ اکسیر اعظم تجھکو بتلاتے ہیں ہم
حسب رفتار زمانہ ہمنے یہ لکھی ہے نظم
اب زباں کو بند کرکے چپ ہوئے جاتے ہیں ہم
بس ظریف اب بند کر اپنی زباں بہر خدا
تیری باتیں سُن کے دل ہی دل میں شرماتے ہیں ہم

---

## تاریخ نبوی کا خیر مقدم

فاضل ایڈیٹر صاحب و ناظرین اخبار اہلحدیث السلام علیکم - میں سنہ ۱۹۰۶ء سے آج ۱۲ جنوری سنہ ۱۵ء تک اخبار اہل حدیث کا خریدار ہوں - میں آپ صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ آج تک کسی پرچہ اہلحدیث کو دیکھکر میں اس قدر خوش نہیں ہوا تھا جیسا کہ پرچہ اہلحدیث مجریہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۵ء کو دیکھکر فرحت و مسرت ہوئی - کیونکہ اس بابرکت نمبر میں امید ہی ایسی دلائی گئی ہے جسے سنکر اہل اسلام باغ باغ ہوجائینگے اہلحدیث علماء کے قلم سے آج تک حضور فخر الانبیاء رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح جلیلہ کے متعلق کوئی مضبوط مدلل مبسوط مفصل کتاب نہیں لکھی گئی - درحصل عاشق رسول جماعت اہلحدیث میں یہ ایک کمی تھی جس کو پورا کرنے کے لئے جناب مولانا حافظ ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے خوشی خوشی بلکہ جوش اور ولولے کے ساتھ کمر ہمت کو مضبوط باندھ لیا اور اس بار گراں کو بغیر کسی کی تحریک و سفارش کے اپنے سر آنکھوں پر اٹھالیا فجزاکم اللہ احسن الجزاء مولانا موصوف کے طرز استدلال اور محققانہ روش سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں لہذا میں تو تیار ہوں کہ اہلحدیث اخبار کی قیمت بجائے ۲ روپیہ کے ۴ کردئے جائیں اور بسم اللہ کرکے تاریخ نبوی کا افتتاح کیا جائے چشم ما روشن دل ماشاد"

فاضل ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ تاریخ نبوی ہر ہفتہ چوورقہ سے کسی طرح کم شائع ہو - غالباً ناظرین اہلحدیث کا ہر ایک فرد تاریخ نبوی کا خیر مقدم بڑی تمنا سے کرنے کو طیار ہوگا - لیکن خشک خیر مقدم سے کام نہیں چلتا - سحبان ہند سیالکوٹی کی ہمت تو دیکھئے بغیر کسی معاوضہ و لالچ اور بلا کسی خوشامد و کوشش کے خالصاً للہ اس اہم مگر بابرکت یک یادگار کا بیڑہ اُٹھایا - آپ حضرات بھی کمربستہ ہوجائیں اور اس ثواب میں شامل ہونے کے لئے اس مفید تجویز پر عمل کریں کہ ہر ایک خریدار اہلحدیث اپنے پیارے اہلحدیث کے لئے دو جدید خریدار بنانیکی کوشش کرے اور جس روز تاریخ نبوی کا پہلا ورقہ اُن کے ہاتھوں میں پہنچے فوراً دفتر اہلحدیث کو جدید خریداروں کا نام و پتہ لکھ بھیجیں - یہ ہے عملی شکریہ اور عملی خیر مقدم - میں خود بھی انشاء اللہ اس تجویز پر عمل کرونگا - ناظرین! یوں تو اخبار اہلحدیث اب بھی اپنی نظیر آپ ہے لیکن تاریخ نبوی کے اجراء پر تو تمام اخباری دنیا کے انبوہ و ہجوم سے یہی چمکتا دمکتا اور در باضیا نکلیگا ؎

لو کان فی کل منبت شعرۃ
لسان لما استوفیت واجب حمدہ

(راقم خاکسار ابوالمظفر محمد مجیب الرحمان حسین پوری)

---

## اہلحدیث کانفرنس کا اولین فرض

(از مولوی عبدالحمید صاحب ثاوی از حیدرآباد دکن)

مذہب اہلحدیث کے چند معرکۃ الآرا مسائل نوشتہ خاکسار مثلاً قرأۃ خلف الامام، آمین بالجہر، رفع الیدین وغیرہ کو اخبار اہلحدیث میں ملاحظہ فرماکر بعض احباب نے تحریک کی کہ مذہب اہل حدیث کے کل مسائل اسیقدر شرح و بسط کے ساتھ جیسے کہ مضامین متذکرہ صدر لکھے گئے ہیں اُردو میں آپ لکھدیں کیونکہ اردو میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جس سے اُردو خوان اہلحدیث برادران کو مسائل کے نکالنے اور معلوم کرنے میں کماینبغی سہولت اور آسانی ہو - میں نے اُن کی اس تحریک کو معقول سمجھا اور عرض کیا - اتنے بڑے کام کا سرانجام مجھ جیسے قلیل البضاعۃ اور قلیل الفرصت سے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے - البتہ میں آپ کی تحریک کو مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی جنرل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس تک پہنچاکر مولانا موصوف کے توجہات عالیہ اس طرف منعطف

منعطف کرا کے تجویز ذیل بھی پیش کرونگا۔

**تجویز**

اس مہتم بالشان کام کی تکمیل کے لئے علماء کی ایک کمیٹی کا انتخاب بوقت انعقاد جلسۂ سالانہ اہلحدیث کانفرنس بماہ مارچ ۱۹۱۵ء عمل میں لایا جائے تو مناسب ہے۔

**کمیٹی کے ممبروں کی تعداد** ممبروں کی مجموعی تعداد کم از کم بیس ۲۰ ہونی چاہئے

**کمیٹی کا صدر کون ہوگا** وہ شخص جس کا تقرر اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ ماہ مارچ ۱۹۱۵ء میں بعہدہ سکرٹری تصنیف و تالیف عمل میں آیا ہو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا جائیگا۔

**صدر کے فرائض** صدر کا فرض ہوگا کہ:۔

(ا) ہر ممبر کے لئے مضمون تجویز کرے اور کوئی ایک ایک مضمون اپنے ذمہ بھی لے۔

(ب) یکم مئی ۱۹۱۵ء سے پہلے بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کمیٹی کے ہر ممبر کا نام اور جو مضمون ہر ایک کے سپرد کئے گئے ہوں مشتہر کریگا۔

(ج) بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع کریگا کہ ہر ممبر کو مضمون مفوضہ لکھنے کے لئے چھ ماہ کی مدت دی گئی ہے (یعنی یکم مئی ۱۹۱۵ء سے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک)

(د) اگر کوئی ممبر مضمون مفوضہ نہ لکھ سکے۔ تو دوسروں پر تقسیم کردے۔

(ہ) ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک جس ممبر کے پاس سے مضمون وصول نہو اُس سے طلب کرے اور جبتک مضمون وصول نہولے برابر یاد دہی کرتا رہے۔

(و) تین ماہ (یعنی نومبر۔ دسمبر ۱۹۱۵ء جنوری ۱۹۱۵ء) میں مضامین موصولہ پر تنقیدی نظر ڈال کر جو مناسب ہو ترمیم کرے۔

(ز) ایک ماہ (فروری ۱۹۱۶ء) میں کل مضامین کی سلسلہ وار فہرست تیار کرے۔

(ح) یکم مارچ ۱۹۱۶ء تک کل مضامین معہ فہرست جنرل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس کی خدمت میں بھیجدے۔

**فرائض ممبران** ہر ممبر پر لازم ہوگا کہ:۔

(ا) جو مضمون اُس کے تفویض کئے گئے ہوں اُن کو وقت مقررہ میں ختم کرے یعنی یکم مئی ۱۹۱۵ء سے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک۔

(ب) ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء سے پہلے مضمون نوشتہ خود کو صدر کے پاس ارسال کرے۔

(ج) مضمون میں کوئی ایسے الفاظ نہ آنے پائیں جن سے کسی فریق کی دل آزاری ہوتی ہو بلکہ وہ امر حکم خداوندی کے مطابق ہو اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔

(د) مضامین کا طرز یہ ہونا چاہئے کہ اوّل اہلحدیث مذہب کے دلائل اور اُن کی قوت کا سبب بیان کیا جائے پھر اس کے بعد مخالفین کے اعتراضات (جو اہلحدیث مذہب کے دلائل پر وارد ہوتے ہوں) کی تردید کیجائے بعد ازاں مخالفین کے دلائل اور اُن کے ضعف پر روشنی ڈالی جائے۔

(ہ) اگر کسی ممبر سے اُن مضامین کا لکھنا کسی وجہ سے ناممکن ہو تو اُس کو لازم ہے کہ اس کی اطلاع صدر کو ایک ہفتہ کے اندر (یعنی ۸ر مئی ۱۹۱۵ء تک) بذریعہ اخبار اہلحدیث کردے مگر اس صورت میں اُس کو اپنی وجوہ پیش کرنے پڑینگے۔ اور اگر صدر اُن وجوہ کو معقول تصور کریگا تو اُس مضمون کو دوسروں پر تقسیم کریگا۔

**فرائض جنرل سکرٹری** جنرل سکرٹری کا فرض ہوگا کہ:۔

(ا) مضامین اور فہرست جو صدر کے پاس سے موصول ہوں اُن کی ترمیم جو مناسب ہو کرے۔ اور بعد ملاحظہ اور ترمیم اُس کو اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۹۱۶ء میں پیش کرے۔

(ب) بعد منظوری کارکنان و ممبران وغیرہ اہلحدیث کانفرنس اُس کو طبع کرنے کے لئے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ چندہ جمع کرنے کا اعلان کرے۔

**فرائض ہر اہلحدیث** ہر اہلحدیث کا فرض ہوگا کہ:۔

(ا) اس کام مسعود کے لئے خود تھوڑا بہت چندہ دیوے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ۔

(ب) اور اپنے دوست احباب سے چندہ جمع کر کے جنرل سکرٹری کے پاس بھیجدے۔

من دل علی خیر فلہ اجر مثل فاعلہ

اگر میری تجاویز بالا میں کچھ وزن ہو تو براہ کرم ان کو اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ جو مارچ ۱۹۱۵ء میں بمقام علی گڈھ منعقد ہوگا پیش کردیا جاوے۔ اور اگر جمیع کارکنان و ممبران وغیرہ کانفرنس مذکورہ اُن کو منظور فرمالیں تو بوقت انتخاب اس عاجز کو فراموش نہ کیا جاوے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ بوجہ ملازمت[1] خاکسار شریک کانفرنس نہ ہوسکے گو اس کی شرکت کے لئے کوشش بلیغ کرونگا۔

(الراقم العاجز عبدالحمید ناوی از حیدرآباد دکن)

**ایڈیٹر**:۔ اور صاحب بھی اپنی اپنی راء سے اطلاع دیں۔ کچھ شک نہیں کہ اہلحدیث جماعت کو سلسلۂ تصنیف و تالیف کے مکمل کرنے کی سخت ضرورت ہے اُردو کتابوں کے علاوہ عربی کتابوں پر توجہ ضرور ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اپنی بساط کے مطابق کرتی ہے۔ عرصہ سے دو عالم صرف مسند امام احمد کی تنقید روایت پر لگے ہوئے ہیں جن میں سے ایک تنخواہ دار ملازم ہیں۔ دوسرے آنریری۔ اسی طرح اب تجویز ہوئی ہے کہ ایک

**رسالہ صلاح رسوم النکاح و اصلاح تمدن** لکھا جائے جس میں نکاح کا مسنون طریق اور ہر ملک کی رسومات قبیحہ کا ذکر کر کے اُن کی اصلاح کی جائے۔

اس رسالہ کی تصنیف کا وعدہ جناب مولانا نواب منیر الدین صاحب صدر کانفرنس نے فرمایا ہے۔ اسلئے جملہ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے ملک کی رسومات سے نواب صاحب موصوف کو اطلاع دیں (پتہ:۔ گلی قاسم جان دہلی)

مولوی عبدالحمید صاحب کی تجویز سے کوئی اور آسان تجویز کسی کی سمجھ میں آئے تو اُس سے مطلع فرماویں۔

اس سالانہ جلسہ علی گڈھ پر جو بتاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء ہونا قرار پایا ہے بہت سی ضروری تجاویز پر غور کیا جاویگا انشاء اللہ۔

---

[1] یہ عذر ناقابل قبول سمجھا جائیگا۔

(ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

## آریہ سماجی جو کچھ بھی کھائینگے خونی کہلائنگے

ایک مضمون مسافر مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء میں بعنوان "نباتات میں روح" منجانب پروفیسر بال کرشن صاحب ایم اے میری نظر سے گزرا۔ جس میں پروفیسر موصوف نے بحوالہ بسیار کتب کے یہ ثابت کیا ہے کہ بیلوں اور ساگ وغیرہ میں روح اور قوت سامعہ وغیرہ ضرور ہے "

(خاکسار) مجھکو یہاں پر اس سوال کے کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ جب آریہ سماج بوجہ روح ہونے کے ساگ پھل پھول وغیرہ نہ کھائینگے اور نہ گوشت کھائینگے تو آب جناب پروفیسر صاحب جواب دیں کہ آریہ سماج کیا کھائینگے۔ میرا جہانتک خیال ہے تناسخ کے قائل جب تک خونی نہ ٹھیریں کوئی غذا نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ جو چیز کھائینگے وہ ضرور تناسخ کے قاعدہ سے جاندار ہوگی۔ خطرہ ہے مسافر کا بوڑھا اور جوان۔ اڈیٹر کھانا پینا چھوڑ دیں اور مفت میں جان گنوالیں۔ اس لئے ہم زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

(منشی) محمد داؤد خان از سنبھل مراد آباد)

---

## جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ۔

اس حدیث شریف میں لفظ بین واقع ہے منتہی الادب میں ہے "بین بالفتح جدائی وپیوستگی از لغات اضداد است گاہ اسم آید وگاہ ظرف متمکن ومنہ قولہ تعالیٰ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ بالرفع والنصب فالرفع علی الفعل ای تقطع وصلکم والنصب علی الحذف ای ما بینکم"

اس عبارت منتہی الادب سے معلوم ہوا کہ لفظ بین لغت اضداد سے ہے۔ اس کے معنے جدائی اور پیوستگی ملاپ دونوں کے آتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جدائی اور ملاپ دونوں کا تحقق دو چیزوں میں ہوگا بدون دو چیز کے جدائی اور ملاپ کا تصور نہیں ہوسکتا لہذا بین کے معنے جس وقت جدائی کے لئے جائینگے تو لابدی دونوں چیزوں کے اوصاف ایک دوسرے سے مغائر ہونگے ورنہ بین کا استعمال ان دونوں چیزوں میں صحیح نہ ہوگا۔ اور ہر ایک کا وصف اُس کے لئے ممیز اور دوسرے کے لئے حد فاصل ہوگا۔ چنانچہ جس قدر امور متباینہ ہوتے ہیں اُن کا یہی حال ہوتا ہے خوص انسان کے لئے ممیز اور گھوڑے کے لئے حد فاصل ہونگے اور بالعکس۔ اور حدیث شریف میں لفظ عبد اور کفر دونوں مفہوم متغائر واقع ہیں۔ عبد کی صفت ادائے صلوٰۃ اور کفر کی صفت ترک صلوٰۃ ہے۔ لہذا ترک صلوٰۃ کفر کی صفت اور عبد کے لئے حد فاصل ہے یعنی کفر کو عبد سے جدا کرنے والی چیز ترک صلوٰۃ ہے اور بالعکس یعنی ادائے صلوٰۃ عبد کی صفت اور کفر کے لئے حد فاصل ہے یعنی عبد کو کفر سے جدا کرنے والی چیز ادائے صلوٰۃ ہے۔ جیسے انسان کی صفت اگر علم ہے تو گھوڑے کی صفت عدم علم ہوگی اس بنا پر حدیث کے یہ معنی ہونگے کہ کفر کو عبد سے جدا کرنے والی چیز ترک صلوٰۃ ہے اور التزاماً اس سے یہ بھی سمجھا جائیگا کہ عبد کو کفر سے جدا کرنے والی چیز ادائے صلوٰۃ ہے کیونکہ دونوں متغائر اور متباین ہیں ہر ایک کی صفت دوسرے کے ضرور مغائر ہوگی ورنہ دونوں میں تغائر باقی نہ رہیگا اور اس مقام میں زجر اور توبیخ مقصود تھی اس لئے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ترک صلوٰۃ صفت کفر کو بیان فرما کر بتلا دیا کہ مومن کو چاہئے کہ اس فعل شنیع سے کوسوں دور رہے۔ اور اُن کے شایان اور لائق نہیں۔ اور اگر بین بمعنے پیوستگی ملاپ اس حدیث میں لیا جائے تو مطلب اس حدیث کا یہ ہوگا کہ ترک صلوٰۃ عبد اور کفر کو یکساتھ کرنے والی چیز ہے۔ یعنی اگر عبد تارک صلوٰۃ ہو جائے تو اُس کے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حد فاصل اور مابہ الامتیاز باقی نہ رہیگی بلکہ ایک کی صفت دوسرے کے لئے ثابت ہو جائیگی۔ اور اسی کا نام ملاپ اور پیوستگی ہے۔ اس بنا پر بھی یہی نتیجہ ہے کہ مومن کو ترک صلوٰۃ شایاں نہیں۔ بہر حال دونوں تقدیر پر مطلب صحیح اور درست یکساں ہے لیکن صورت اخیر عام فہم اور جلد ذہن نشین ہو جاتی ہے اور واضح رہے کہ بین کو دونوں تقدیروں پر رسم مان کر میں نے ترجمہ کیا ہے اور اگرچہ بر تقدیر ظرف بھی بلاتفاوت یہی مطلب ہوگا۔

اہل علم سے امید ہے کہ وہ بھی اپنے معلومات سے مستفیض فرمائینگے۔

(خاکسار محمد منیر خان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مدنپورہ شہر بنارس)

---

## مدرسہ میاں صاحب

### یعنی

### شمس العلما مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی کی تعلیمگاہ

دنیا میں جتنے نامور شخص ہو گزرے ہیں۔ ان کی خدمات ان کی ترقیات کی ہر قوم نے جس میں وہ نامور پیدا ہوا قدردانی کی اور اُس کی کچھ نہ کچھ یادگار قائم کی قطع نظر متقدمین کے متاخرین میں آپ دیکھیں کہ سرسید احمد صاحب جس نے مسلمانوں کی دنیوی زندگی عزت ووجاہت کے ساتھ قائم کرنے کے لئے اپنی جان پر سب کچھ مصائب برداشت کئے۔ آج اسکی دنیوی روشنی ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔

دوسری طرف مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ عالم باعمل مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تخم ریزی کو قوم نے اپنی نگرانی سے سینچا اور پرورش کیا آج وہی مدرسہ دار العلوم ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں طلباء علم وہاں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ مولانا کی باقیات صالحات میں سے یہی ایک یادگار ہے جسکی قوم قدر کر رہی ہے۔

لیکن ہمارے عنوان کا ممدوح جو ختم المحدثین اور شمس العلماء کے سچے خطاب سے مخاطب ہے باوجود اس کے کہ ہزاروں کی تعداد میں ملک کے ہر گوشہ میں

[illegible]

اس کے تلامذہ اشاعت سنت کا کام کر رہے ہیں۔ اس کی روشنی کی شعاعیں ہندوستان سے نکل کر دیگر ممالک تک پہنچ چکی ہیں لیکن افسوس اور دلی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان شعاعوں میں بجائے ترقی ہونے کے ایک نوع کی ماند پڑتی نظر آتی ہے۔ اور وہ مدرسہ میاں صاحب جو مرجع اور مرکز طالبان سنت تھا آج اگر خدانخواستہ ویران نہیں تو قریب قریب ویران کے ضرور ہے۔ اہل حدیث کانفرنس کو بذریعہ آرگن اہلحدیث کے توجہ دلائی جا رہی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس بلکہ میں کہتا ہوں کہ بلا لحاظ تفرقہ قوم اس یادگار کو قائم کرے ؎

بود در اضطراب از اہل عالم ہر کہ کامل شد
طپیدن درمیان جملہ اعضا قسمتِ دل شد

میاں صاحب مرحوم کی باقیات صالحات میں سے دو ہی چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ مولوی عبدالسلام صاحب اور مولوی ابوالحسن صاحب ہر دو نبیرگان جو اپنی خدمت حتی الامکان کرنے میں ساعی ہیں۔ دوسرا مدرسہ میاں صاحب مرحوم۔

لیکن زمانہ بدل گیا آب و ہوا میں تبدیلی ہوگئی۔ معاشرت میں تغیر ہوگیا۔ تمدن کی صلاح ہو رہی ہے۔ زبان میں جدید لغات کا اضافہ ہو چکا۔ ابن الوقت ہونے کی ضرورت محسوس ہو چکی مگر ہماری خدا پر ہاں صرف ایک خدا پر بھروسہ کرنے والی جماعت اہلحدیث نے خواب غفلت سے بیداری کی صورت تو دیکھی لیکن چونکہ ترقی کے زینہ پر قدم رکھنے میں ابھی تک تامل ہے۔

اہلحدیث کانفرنس کو اُس وقت ترقی کا زینہ کہنا بجا ہوگا جب وہ عملی صورت میں کوئی کوئی چیز کر کے دکھا دے۔

تجاویز پاس ہوئیں۔ حفاظ حدیث کا رزولیوشن پاس ہوا۔ مگر میں پھر یہ کہونگا کہ جب تک اپنا دارالعلوم موثر اور مقدس مرکز و مرجع نہ ہو اپنی کسی اہم تجویز کو عمل میں لانے سے مشکلات کا سامنا ہے۔

اے اہلحدیث کانفرنس اُس کے بانی اور جملہ اراکین! آپ مجھے معاف فرمائینگے۔ میں دلی جوش کے ساتھ آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ بہت جلد مدرسہ میاں صاحب کو آپ اپنی نگرانی اور اہتمام میں لیکر دارالعلوم حدیث کی بنا ڈالیں، ورنہ یقیناً آپ اپنے آپ کو اخلاقی گنہ گار تصور فرماویں۔

وہ شخص جس نے ظلمتکدہ ہند میں امتیاز درمیان توحید و شرک و سنت و بدعت پیدا کر کے مسلمانوں کو راہ ہدایت پر چلایا اس وقت جبکہ مسلمانان ہند کو توحید و شرک سنت و بدعت میں کچھ تمیز نہ تھی اپنی بدتمیزی سے جہالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی دستگیری کی۔ کیا قوم نے اپنے دل سے اپنے ہادی سنت کو بھلا دیا۔ اگر نہیں بھلایا تو میں منتظر ہوں کہ قوم کی مجموعی آواز اہل حدیث کانفرنس کے اجلاس میں گونج اٹھیگی اور یہی اجلاس ایک جوش پیدا کر کے اسی سال اپنا دارالعلوم دارالسلطنت دہلی میں مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ قائم کر کے دکھا دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؎

میدہد اسباب شادی غم چو گیرد کمال
چوں چمن پژمردہ گردد زعفراں پیدا شود

(امجد علی از دہلی کشن گنج)

**ایڈیٹر**۔ جس مضمون پر آجکل تحریک ہو رہی ہے کانفرنس اہلحدیث اور خاکسار ایڈیٹر اہل حدیث اس سے غافل نہ تھے مگر ہر کام کے لئے اللہ کے علم میں وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس امر میں بہت سی مشکلات تھیں جو حوالہ قلم نہیں ہو سکتیں اس لئے مولوی سید عبدالسلام صاحب سے تحریری استمزاج کیا گیا تو مولوی صاحب موصوف کا جو جواب آیا درج ذیل ہے:-

"پرچہ ۲۹ جنوری سنہ کے اخبار اہل حدیث میں مولوی عبدالمجید صاحب اٹاوی نے تحریک کی ہے۔ اور آپ نے اس پر تائید کی ہے وہ نہایت دلپسند اور عین میرے منشا کے موافق ہے۔ میں نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ ترقی کانفرنس اہلحدیث انتظام مدرسہ کے واسطے ہر طرح موجود ہوں اور اس بات کے کہنے کو ہر وقت طیار ہوں اور اس کے متعلق جو امورات ہیں وہ مشورہ طلب ہیں۔" (عبدالسلام از دہلی ۳ فروری)

امید ہے اور احباب بھی اس طرف توجہ کر کے اپنی اپنی آرا سے جلدی اطلاع دیں گے تاکہ آئندہ جلسہ سے پہلے ہی جلس شوریٰ میں فیصلہ ہو کر سالانہ جلسہ میں اعلان کیا جاوے +

---

## تعاقب بر فتوائے طعام ہنود

از حکیم مجیب الرحمٰن صاحب حسین پوری

مجمع الفضائل جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

بعد سلام۔ السلام علیکم جناب نے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۱۲ پر فتاوے میں ایک سائل کے سوال پر ہندوؤں کے گھر کا کھانا جائز تحریر فرمایا ہے چنانچہ اصل سوال و جواب یہ ہے۔ س نمبر ۳۸۱۔ یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود وغیرہ کفرہ کی وہ دعوتیں مسلمان کو قبول کرنی جنکا اُنکے مذہب سے کچھ تعلق نہ ہو صرف اتحادی اور شوقیہ معاملہ ہو تو شرعاً روا ہے یا نہیں اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا کھانا اور پانی پینا اہل اسلام کو مباح ہے یا حرام! (سائل ازامراوتی) ج نمبر ۳۸۱۔ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی"۔

سائل نے چار قسم کے لوگوں کے گھر کے کھانے کی نسبت استفسار کیا ہے لیکن جناب نے ہر چہار فرقوں کے گھر کا کھانا جائز فرما کر دلیل خاص فرقہ یہود کی نسبت دی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہود کی دعوت قبول کرنے سے اہل ہنود کے گھر کا کھانا کیسے جائز ہوا۔ یہود و نصاریٰ تو اہل کتاب ہیں گو اُسوقت کے اہل کتاب اور آجکل کے یہود و نصاریٰ کے طرز عمل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لیکن اہل ہنود جو اہل کتاب نہیں اور جنکے کھانے پینے کی پاکیزگی اور ستھرائی مسلم ہے جناب نے یہودیوں پر قیاس فرما کر کیونکر جائز فرما دیا۔ براہ کرم اس فتوے پر نظر ثانی فرمائیں اور اس مسئلہ کے متعلق علماء فتوے صادر فرماویں کیونکہ یہ مسئلہ بہت ہی ضروری اور اہل اسلام کو روزانہ

برتاؤ میں کام آنیوالا ہے اس مسئلہ کی عدم تحقیق کی وجہ سے اکثر اہل اسلام کو دھوکہ لگ رہا ہے پس خاکسار جناب کی خدمت میں اور جناب مولینا حافظ عبداللہ صاحب محدث غازیپوری اور جناب مولانا حافظ عبدالجبار صاحب محدث عمرپوری جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب و جناب مولانا عبدالنور صاحب مدرسین مدرسہ احمدیہ آرہ جناب مولینا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی جناب مولینا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی جناب مولانا عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی جناب مولینا عبدالسلام صاحب مبارکپوری جناب مولانا حکیم عبیدالرحمن صاحب عمرپوری جناب مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی وغیرہ وغیرہ کی خدمت میں خصوصاً اور دیگر علماء اسلام کی خدمت میں عموماً ملتمس ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق اپنی اپنی تحقیق سے بذریعہ اخبار اہلحدیث آگاہی بخشیں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ فتوے صادر کرنے سے پیشتر میری التماس ذیل کو بھی ملاحظہ فرمالیں ۔ میں پیشہ طبابت کرتا ہوں اسلئے مجھے اپنے قصبہ حسین پور اور نواح حسین پور کے قصبات وغیرہ کے ہندو صاحبان کے گھر جانیکا اکثر اتفاق ہوتا ہے جس سے ان صاحب کی صفائی پاکیزگی کا بھی خوب طرح تجربہ ہے مثال کے طور پر لکھتا ہوں کہ ایکدفعہ میں اپنے قصبہ کے ایک ہندو پنڈت صاحب کے مکان پر ایک مریض کو دیکھنے گیا تو مجھے قارورہ (پیشاب) ایک اچھے کھانے کے طباق میں جسکو ہندو لوگ پرانت کہتے ہیں دکھایا۔ اُس روز تو میں نے یہ سمجھا کہ یہ برتن شاید پیشاب کیلئے مخصوص ہو۔ لیکن اگلے روز دوسری وضع کے برتن میں پیشاب رکھا ہوا پایا جیسے روتا یعنی کٹوری میں جو ہندوؤں کے یہاں پانی اور دودھ میں استعمال کیا جاتا ہے پیشاب دکھایا گیا۔ تب تو مجھے یقین کامل اور عین الیقین ہو گیا کہ ان لوگوں کے ہاں پیشاب ایسا ناپاک نہیں جس کے لئے کوئی الگ برتن مخصوص ہو یا جسکے رکھنے سے روزمرہ کو استعمالی برتن ناپاک ہوتے ہوں۔ اور یہ تو میں نے بارہا دیکھا کہ جس برتن میں ہندو لوگ کھانا کھاتے ہیں اس برتن کو وہیں چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اسلئے کتا جو پیچھے اسی تاک میں کھڑا رہتا ہے اُس بچے کھچے کھانے کو اسی برتن میں نہایت اطمینان سے نوش کر لیتا ہے۔ اور کہانتک ان لوگوں کی ستھرائی عرض کروں۔ غور فرمانے کیلئے اسیقدر کافی ہے اب فرمائیے کہ ان لوگوں کے برتنوں کا پکا ہوا کھانا جائز ہے جبکہ یہ لوگ پیشاب تک روزمرہ کو استعمالی برتنوں میں ڈالدیتے ہیں اور کتے جیسے نجس جانور بھی انکے برتنوں کو عموماً چاٹتے ہیں۔ ہندو صاحبان کو میں اس معاملہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا وہ اپنے رسم و رواج کے پابند ہیں ممکن ہے جس چیز کو ہم نجس سمجھتے ہیں انکے خیال میں پاک ہو ہمیں اس سے بحث نہیں۔ میری غرض تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی شریعت میں پیشاب برتن میں ڈالنے یا کتے کے چاٹنے سے برتن ضرور ناپاک ہوتا ہوگا پس عرض ہے (ا) ہندوؤں کے برتن عموماً نجس ہوتے ہیں (ب) ہندوؤں کے پاک شدہ برتن اسلامی حدود کے موافق پاک نہیں ہوتے کیونکہ یہ لوگ نجس برتنوں کو شریعت اسلام کے بتلائے ہوئے طریق سے پاک نہیں کرتے (ج) کیا ایسے نجس برتن میں رکھکر یا پکا کر کھانا کھانا جائز ہے جو اسلام کے موافق پاک نہیں ہوا (د) یا ہر طرح کے نجس برتن میں رکھکر اور پکا کر کھانا جائز ہے۔

امید ہے جوابات مدلل بدلیل قرآن و حدیث عطا فرمائینگے ۔ (ابوالمظفر محمد حبیب الرحمن کفاہ المنان حسین پوری)

**ایڈیٹر۔** بحکم الکفر ملت واحدۃ اس امر میں ایک ہی حکم ہے۔ آپ کا اس میں اختلاف نزاع لفظی کے مشابہ ہے۔ ہندوؤں کے برتن ناپاک ہوتے ہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ کھانا پاک اور حلال ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی بابت حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ جن کے برتن مشکوک ہوں اُن کے برتنوں کو دھولیا کرو۔ اور اگر پاک ہیں تو غالباً آپ بھی اُس کھانے میں شک نہ کریں گے۔

آور صاحب بھی اگر کچھ لکھیں گے تو درج کیا جائیگا انشاء اللہ۔

## معذرت

اس ہفتے مولوی صاحب دہلی۔ علیگڈھ اور آرہ کے سفر میں رہے۔ اس لئے فتوے نہیں لکھ سکے ملیخیا۔

## جواب نمبر ۶ اگرہ مؤرخہ ۱۹ ربیع الاول

### بابت آیت حَرَّمَ

اخبار اہلحدیث مؤرخہ ۲۰ صفر کے صفحہ ۱۰ کالم ۳ میں جناب ایڈیٹر صاحب نے علماء بنارس پر استعجاب بایں الفاظ ظاہر فرمایا ہے کہ "وہ مذاکرات علمیہ میں کیوں حصہ نہیں لیتے شاید کسی اہم کام میں مشغول ہونگے" شکایت بجا ہے اور جس امر پر حسن ظن فرمایا ہے وہ مطابق واقع ہے بایں طور کہ خاکسار بوجہ کثرت مشاغل درس تدریس تصنیف و تالیف وعظ تذکیر وغیرہ بہت ہی عدیم الفرصت رہتا ہے۔ اسلئے کسی مذاکرہ میں حصہ لینے سے محروم رہا۔

آج بوجہ بارش و سردی کے کچھ فرصت تھی تو ۱۹ ربیع الاول کے اخبار اہلحدیث کا پرچہ اٹھا کر دیکھنا شروع کیا اسکے دوسرے صفحہ پر مذاکرہ علمیہ کی سرخی نظر پڑی بڑے شوق سے پڑھا جی میں آیا کہ لاؤ اسی پر اپنی تحقیق کیمطابق کچھ خامہ فرسائی کروں اور خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جاؤں ورنہ

ع　کجا دانند حال ما سر مستان محفل ہا

آیت سورہ انعام قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ کے معنے بیان کرنے میں مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے کسی نے اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا کے پہلے وَاَمَرَكُمْ محذوف مانا ہے کسی نے اسمیں لَا کو زائد گردانا ہے۔ اسی طرح آیت سورہ انبیاء وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ میں بھی لَا کو زائد کہا گیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں لفظ حرام اور حرمہ کے معنے کی تحقیق سے سارے اشکال رفع ہو جاتے ہیں بایں طور کہ حرام کے معنی وجوب۔ عزم۔ عزت۔ منع ہر ایک کے آتے ہیں جیسا کہ کتب لغت میں مصرح ہے پس یہ لغات اضداد کی ہوا اس کا ترجمہ سیاق و سباق کی رو سے ہوگا جہاں جیسا قرینہ ہوگا ویسے معنے کئے جائینگے۔ اگر حلت کے مقابلہ میں آئیگا تو وہاں منہی عنہ مراد لیا جائیگا والا فلا

ہوہ آیات مذکورہ میں حَرَّمَ اور حَرَامٌ سے منع مراد نہیں بلکہ وجوب و عزم ہے قرآن مجید کا نزول عرب کی مختلف زبان کے مطابق ہوا ہے عرب میں ملک حبش کے لوگ بجائے وجوب کے لفظ حرام اکثر بولتے تھے صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس سے منقول ہے وحرم بالحبشیة وجب (پارہ ۲۴) پس آیت کے معنے بالکل صاف ہیں کہ اے نبی علیہ السلام آپ فرما دیں آؤ میں تمہیں

ان چیزوں کو بتلاؤں جو خدا نے تم پر واجب کی ہیں وہ یہ کہ کسی کو انکے ساتھ شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو (الخ) ایسا ہی دوسری آیت میں بھی حرامٌ واجبٌ کے معنی میں ہے

هذا ما ظهر لي والعلم عند الله　(محمد ابوالقاسم خموش بنارسی)

# جنگ یورپ کے کرشمے

## پیرس کی حالت

پانیر رقمطراز ہے۔ کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی پیرس میں جو تغیر پیدا ہوگیا ہے۔ اس کا احاطہ خیال میں آنا مشکل ہے۔ اس وقت بہت سے بوڑھے لنگڑے لولے اور بیکار انسانوں کو گلی میں دیکھکر انسان سمجھ جاتا ہے۔ کہ باقی سب لڑائی میں مشغول ہیں۔ اور یہ لوگ وہاں نہیں جا سکتے۔ ہاں عورتیں آپکو ہر جگہ دکھائی دینگی۔ ریلوں کی ٹکٹ کلکٹر ہیں تو عورتیں۔ دکانوں اور ہوٹلوں پر تو عورتیں۔ اگر گلیوں میں کوئی اخبار بیچتا ہے۔ تو عورتیں۔ لاریوں کی چلانے والی ہیں تو عورتیں۔ غرضیکہ جدھر دیکھو۔ اس وقت آپکو عورتیں ہی کام کرتی دکھائی دینگی۔ موسم سرما سر پر ہے۔ بہادر جنگجو سپاہیوں کے لئے گرم کپڑوں کی ضرورت ہے۔ انکی تیاری میں بھی عورتیں ہی رات دن مشغول ہیں۔ دکانوں پر عالم خاموشی کا طاری ہونا ایک نہایت ہی عجیب بات ہے۔ اب بازار میں موٹر گاڑیوں کا وہ گھمسان کہاں؟ ہاں یہ موٹر اب زخمیوں کے لانے اور گوشت کے پہنچانے کا کام کر رہی ہیں۔ اس وقت سب لوگ پیدل چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ تمام گھوڑے لڑائی میں مشغول ہیں۔ ہاں کبھی کبھی کوئی کسی بوڑھے کی ران کے نیچے ہنٹر کھاتے ہوئے ضرور دکھائی دے جاتا ہے۔ نہ صرف پیرس کے گھوڑے ہی میدان کارزار میں مصروف ہیں۔ بلکہ پیرس کے گرد و نواح کے بھی تمام کارآمد گھوڑے منگوا لئے گئے ہیں اور نہ صرف گھوڑے بلکہ اس خیال سے کہ جرمنوں کی بڑھتی ہوئی فوج کے ہاتھ سامان رسد نہ لگ سکے فرنچ گورنمنٹ نے تمام سامان رسد پیرس میں جمع کر لیا تھا جس کا اب یہ نتیجہ ہو رہا ہے۔ کہ باہر کے لوگ اب ان تمام چیزوں کو ترس رہے ہیں مجھے حال ہی میں گرد و نواح کی ایک نہایت مشہور سرائے میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہمیں وہاں مکھن یا پنیر تک نہ مل سکا جس سے تمام دن سوکھی روٹی اور گوشت پر گذارہ کرنا پڑا۔ اور اس پر لطف یہ کہ فرنچ گورنمنٹ نے باورچیوں کی قلت کی وجہ سے یہ حکم دیدیا ہے کہ مثل سابق کے لذیذ اور مزیدار روٹی کوئی باورچی نہ بنائے جس سے باشندگان فرانس کو سخت تکلیف ہے۔ باشندوں نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے گورنمنٹ کو کہا۔ اخبارات کو لکھا۔ اپنے کمزور معدوں کی حالت بتا کر سب کچھ کہا۔ لیکن گورنمنٹ نے اسوقت یہ عرضداشت منظور کرنی مناسب نہیں سمجھی اس لئے مجبوراً وہی موٹی جھوٹی روٹی کھانی پڑتی ہے اگر کچھ زندگی نظر آتی ہے۔ تو یا تو ہوٹلوں میں یا بند دکانوں کے باہر جن کے دروازوں پر ہر جگہ پوسٹ کارڈ بیچنے والے نظر پڑیں گے کہیں کہیں جنگ کی تصویریں اور توپ بندوق بیچنے والے بھی دکھائی پڑ جاتے ہیں۔ ہوٹل بھی آٹھ بجے سب بند ہو جاتے ہیں اور شہر کی تمام روشنی گل کر دی جاتی ہے جسکو دیکھکر ہو کا عالم معلوم ہوتا ہے۔ پیرس پر رات کو ہوائی جہاز کا پہرہ رہتا ہے۔ جنہوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں کے بھگانے میں ایک نمایاں خدمت کی ہے سرچ لائٹ پیرس کے باہر کئی میل سے دکھائی دیتی رہتی ہے۔ پیرس میں اس وقت بجز چند سنیماٹوگراف تھیٹر کے تمام سامان تفریح بند ہیں۔ یہانتک کہ امریکہ کا دلولہ انگیز ڈراما تک اس وقت لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے ناقابل ہے۔ تمام گانے بجانے کی محفلیں سرد پڑی ہیں گانے بجانے والے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ اور فضول گلیوں میں گانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ اور باوجود انکار کے گلی میں آتے ہیں۔ اور حب الوطنی کے گیت لڑکیوں سے کہلاتے ہیں۔ اپنے گھروں میں اسوقت پیانو بجانا بمنزلہ پاپ سمجھا جاتا ہے۔ ہاں اب بہت سی خط و کتابت اور بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر طے پایا ہے۔ کہ دن بھر میں ایک گھنٹہ محض بطور مشق پیانو بجایا جا سکتا ہے۔ لیکن شوقیہ کوئی غزل وغیرہ نہیں گائی جا سکتی۔

فرانس میں پبلک رائے کا بڑا زبردست اثر ہے اور پبلک رائے کے خلاف کام کرنا وہاں پر کسی بڑے ہی آدمی کا کام ہے۔ پیرس والے آج سب فیشن بھول گئے ہیں۔ عورتوں کی ظاہرا شکل و شباہت اور ان کے زرق البرق بھڑکیلے لباس کا جب مقابلہ کیا جاتا ہے۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ پیرس کا یہ فیشن اب قطعی نیست و نابود ہو گیا ہے۔ ایک عورت نے مجھے کہا۔ کیا مضائقہ ہے آخر فیشن کس کے لئے ہیں۔ یہاں کوئی آدمی ہی نہیں ہے" اسوقت تمام درزی سپاہیوں کے کپڑے بنانے میں مشغول ہیں۔ پیکن کا مشہور کارخانہ قمیصیں تیار کرنے پر مامور ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ۵ ہفتوں میں اس نے ۲۰ ہزار قمیص تیار کی ہیں۔ بہت سی دوکانیں سینے کی ورکشاپ کا کام دے رہی ہیں۔ اور ضرورتمند عورتیں روٹی پیدا کرنے کی غرض سے رات دن سینے میں مشغول رہنا باعث خوش قسمتی سمجھتی ہیں۔ باقی تمام پیرس اسوقت ایک وسیع ہسپتال بنا ہوا ہے۔ اور وہاں کی زیادہ تر آمد و رفت گویا ہے مجروحوں کا آنا جانا۔ ہر ایک بڑا ہوٹل یا کیمپ اس وقت ہسپتال کا کام دے رہے ہیں۔ یہانتک کہ بعض بعض بڑی جنرل شاپ (دوکان) نے اپنے اوپر کے بالاخانے مفت اسی غرض کے لئے نذر کر دئے ہیں۔ رات دن زخمیوں کی آمد و رفت اور ملٹری لوگوں کے ماتمی جلوس جو روزمرہ گلیوں سے نکلتے ہیں دیکھنے والوں کو افسوس کے ساتھ ہونے والی جنگ کی یاد دلا رہے ہیں۔ اور لوگ حیران ہیں کہ خدا جانے پیرس پھر کب دوبارہ "خوشنما شہر" کے نام سے ملقب ہوتا ہے (انتخاب لاجواب)

---

## اٹھارہ شہروں کا صفایا

مسٹر ولیم سپرڈ لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے علاقہ سرویہ کی ڈیڑھ سو میل کی مسافت طے کی ان میں ۱۸ شہر ایسے دیکھے جن کی بابت یہ خیال ہوا کہ یہ اچھے شہر ہونگے۔ اس وقت تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ان پر جھاڑو پھیر گیا ہے۔ ہر شہر میں ہم نے دو دو تین تین دیواریں ایسی دیکھیں۔ جن پر

السلام علیکم

پھانسیاں لٹکی ہوئی تھیں جن سے ثابت ہوتا تھا کہ بڑی بے دردی اور سفاکی کا باشندگان شہر کے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ آبادی کا نام ونشان نہ تھا ہر طرف ہُو کا میدان نظر آتا تھا جگہ جگہ اینٹوں کے ڈھیر تھے۔ ایسے برباد شدہ مقامات دیکھکر نامہ نگار مذکور نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ جرمن نے بلجیم کو اتنا برباد نہیں کیا۔ جتنا آسٹریا نے سرویہ کو تباہ کیا ہے (آنند ادیچ)

اللہ اکبر۔ مقام عبرت ہے۔ یہی معنے ہیں فجعلنا ھم احادیث

---

حیدر آباد میں انسداد ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی تمبا کو نوشی کہ گورنمنٹ حیدر آباد نے ایک گشتی حکم شایع کیا ہے۔ کہ ریاست میں ۱۶ برس کی عمر تک کوئی بچہ کسی صورت میں اور کسی عنوان سے تمباکو استعمال نہ کرے۔ کاش کہ اسی طرح دوسری ریاستوں اور نیز برٹش انڈیا میں انسداد تمباکو نوشی کا اہتمام کیا جائے۔ حالت یہ ہے کہ کسی معمولی شہر کی ایک عام شاہراہ پر کھڑے ہو کر تھوڑی دیر گذرنے والوں کو دیکھا جائے تو ان میں بہت سے آٹھ نو برس تک کے بچے مونہہ میں سگرٹ دبائے نظر آئیں گے امراض سینہ کے متعلق اگران اعداد پر نظر کی جاوے جو ہر سال شایع ہوا کرتے ہیں تو اس امر کا اندازہ کرنا مشکل نہ ہوگا۔ کہ کس حد تک تمباکو نوشی سے ان امراض کی بنا اٹھی ہوتی ہے۔ اور اگر بچوں کی تمباکو نوشی کا انسداد کر دیا جاوے۔ تو غالباً ان دردانگیز اعداد میں بہت کمی ہو سکتی ہے۔ (مدیر) کیا یہ قانون پان میں تمباکو خوری پر بھی عائد ہوگا؟ ضرور ہونا چاہئے)

---

ڈکیتیوں کی کثرت۔ موسم سرما۔ بیکاری اور گرانی اجناس نے تو عوام کو حیران کر ہی رکھا تھا اسپر ڈکیتیوں نے زیادہ پریشانی پیدا کر دی ہے ۶ فروری کو موضع چیتہ (امرتسر) میں ڈاکہ پڑا۔ ایک شخص کو مارا گیا۔ ایک گرفتار ہو باقی فرار۔ اللہ رحم کرے۔

## مسجد مراد آباد کیلئے حضرات اہلحدیث کی غایت توجہ

آپکو معلوم ہوگا۔ کہ مراد آباد میں چند افراد فی بار خدام اہلحدیث ہیں۔ اونکو مسجد کی تعمیر پوری کرنے کی از حد ضرورت اور فکر ہے چونکہ اون کے متعلق صرف یہ ایک ہی مختصر جگہ ہے جس میں تمام حوائج دینی مشکل پورے کئے جاتے ہیں۔ اسی مسجد میں مدرسہ محمدیہ و انجمن اہلحدیث کا سلسلہ بھی بحمد اللہ آپ با ہمت اصحاب سے قایم اور سالانہ جلسہ و اجتماع مہمانان اور قیام طلبہ و احباب مسافرین کی گذران بہ دقت تمام ہوتی ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۳۳۱ھ و ابتدا سنہ ۱۳۳۲ھ میں ہمدردان اہلحدیث خصوصاً سعی مولانا المولوی عبد الواحد صاحب غزنوی ادام اللہ فیضہ ایک سو روپیہ داد دفتر اہلحدیث کانفرنس مبلغ پچاس روپیہ اور جناب شیخ فیاض الدین صاحب کمیٹی صدر بازار دہلی مبلغ پچاس روپیہ اور اہلحدیث ڈیرہ دون خاصکر بسعی جناب حافظ احسان الغنی صاحب سوداگر و جناب شیخ عبد الکریم صاحب سوداگر چوب برگ چوبے مبلغ چونتیس روپیہ آٹھ آنہ اور جناب حاجی وارث علی عاشق الٰہی صاحب سلمہ اللہ سوداگران آگرہ وغیرہ اصحاب کے مختلف رقوم جملہ مبلغ تین سو باون روپیہ پندرہ آنہ کی امداد سے صحن مسجد کو سال گذشتہ سنہ ۱۳۳۲ھ میں بوجہ تنگی مسقف تعمیر کیا گیا تھا تب کہیں سالانہ جلسہ اوپر اوس کے ہو سکا۔ جس کو اکابر علماء اہلحدیث خصوصاً جناب مولنا مولوی عبد العزیز صاحب محدث رحیم آبادی ادام اللہ برکاتہم اور مولانا عبد الرحمن صاحب ولایتی و مولانا عبد الوہاب و مولانا عبید الرحمن صاحب سلمہم اللہ اور مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ادام اللہ فیضہم وغیرہ وغیرہ حضرات نے ملاحظ فرما کر اوس کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اب اوس کی ضرورت پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ کس حد تک لابد اور اہم ہے طلبہ و احباب مہمانان مسافرین وکتب خانہ

و دفتر مدرسہ کے لئے کوئی حجرہ نہیں ہے۔ جملہ سامان باہر پڑا رہ کر اکثر تلف ہوتا رہتا ہے۔ رات دن طلبہ اور لوگوں کا اجتماع بالخصوص بموسم بارش و گرمی اوپر میدان میں نہایت تکلیف پہنچتی ہے۔ مسجد کی ملحق دو دکانیں جن کی آمدنی بوجہ شکستگی نصف بھی نہیں ہے

لہذا اصحاب خیر با ہمت ضرور متوجہ ہوں تو موجودہ دکانیں و نیز کمی اور دو دکانوں کی گنجایش نکل سکتی ہے۔ اور اوپر اوس کے وسیع مکان مدرسہ و نیز درجہ فوقانی مسجد کی توسیع ہو کر تمام امور کی تکمیل جس کا تخمینہ تعمیر مبلغ ایکہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ مگر بالفعل چونکہ دشوار ہے۔ اس لئے آسان طریقہ تعمیر تین جزو پر تقسیم کر دینے کا کیا گیا ہے جزو اول تعمیر دوکانات۔ و جزو ثانی مکان مدرسہ و جزو ثالث تعمیر مسجد۔ پھر آمدنی دوکانات تقریباً بارہ روپیہ ماہوار سے اخراجات ضروری مسجد و مدرسہ کی کفالت آپ حضرات کے صدقہ جاریہ سے انشاء اللہ قایم و دائم رہے گی۔

تنبیہ۔ اس زمانہ میں چونکہ محصلان چندہ صاحب دیانت نایاب و کمیاب ہیں۔ مدرسہ کو بجائے نفع کے نقصان پہنچتا ہے لہذا مناسب سمجھا گیا ہے کہ محصلان کو موقوف کر کے خاص خاص اصحاب ہمدردان سے سعی کی جاوے گی کہ وہ عطیہ دوامی ماہوار سے بلا توسط یا بتوسط خاص محصلان اخراجات مدرسہ کے انشاء اللہ کفیل ہونگے۔ جو تقریباً بالفعل موجودہ حالت میں بیس پچیس (۲۰، ۲۵) روپیہ ماہوار کافی ہو سکتے ہیں وما علینا الا البلاغ

الراقم بندہ عزیز الدین عفی عنہ منجانب اراکین انجمن اہلحدیث مراد آباد واقع مسجد سہنری بازار چوک

---

فتوحات اہلحدیث چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ۔ اودھ پنجاب۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اون کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف چار آنہ (۴؍)

منیجر

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**جلسہ اسلامیہ** کلیانپور ضلع چمپارن منعقدہ ۲۴ جنوری میں حسب تحریر میاں مہتمم جلسہ مذکور۔ جلسہ میں ۱۴ ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ دور دراز کے مہمانوں کو کھانا جلسہ کی طرف سے کھلایا گیا آئندہ انشاءاللہ یہ جلسہ ہمیشہ ہوا کریگا۔ (مہتمم جلسہ)

**جنازہ غائب** ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری کے داماد میاں نورالدین طاعون سے فوت ہوگئے اناللہ۔

میری لڑکی کا انتقال ہوگیا اناللہ و (شیخ محمد عمر از بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب) ٭

ناظرین سے درخواست ہے مرحومین کیلئے نماز جنازہ غائب اور دعا مغفرت کریں۔ غفراللہ لہم۔

**شکایت عدم ارسال کتاب** عرض یہ ہے کہ ۸ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ کے اہلحدیث میں حافظ قادر بخش ملتان نے اشتہار دیا تھا کہ ۲؍ کے ٹکٹ بھیجکر دو عمدہ کتابیں مفت منگالیں میں نے ۲؍ کا ٹکٹ بھی روانہ کردیا مگر ابھی تک کتاب نہیں ملی لہٰذا عرض ہے کہ بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دیجاوے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ فقط (راقم قطب الدین احمد راجشاہوی حال مقام ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ہاٹ پتی راج ڈاکخانہ ایتاہار)

**ایڈیٹر** جناب حافظ قادر بخش صاحب ایسے ثقہ ہیں کہ ان کی نسبت کسی قسم کی بدگمانی بدمعاملگی کی نہیں ہوسکتی ڈاک کا قصور ہوگا۔ بہرحال ایسا واقع پیدا نہ ہونا چاہیئے۔

**طبی جواب** پہلے لکھا گیا ہے کہ طبی سوال کیساتھ کم سے کم ۲ آنے غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔ آئندہ کو اطلاع رہے

**نسخہ دافع طحال و دافع قبض** سہاگہ ۲ تولہ + نوشادر ۲ تولہ + خرمہرہ زرد ۲ عدد۔ سب اجزا کو سالم بغیر کوٹنے پیسنے کے عرق لیموں یک بوتل میں ڈالدیں۔ ایک ہفتہ کے بعد جبکہ وہ سب دوائیں حتی کہ کوڑیاں بھی گل جاویں۔

اس وقت اس میں سے ۳ تولہ روز پیا کریں۔

پرہیز:۔ مٹھاس۔ چاول۔ دودھ۔ دہی۔ ماش کی دال۔ آلو۔ بینگن۔ مسور کی دال۔ ارہر کی دال۔ مونگ کے چھلکوں والی دال وغیرہ اشیاء سے پرہیز لازم ہے

جریان و سرعت انزال و کثرت احتلام کے لئے السی کو بھون کر کوٹ لیں مگر جلنے نہ پاوے پھر اسکے ہموزن مصری ملاکر رکھ لیں اور ایک چھٹانک تودری سرخ و سفید لیکر کوٹ کر جدا گانہ رکھیں۔ صبح کو ۲ تولہ سفوف السی پھانک کر ۲ ماشہ سفوف تودری شیر خالص پاؤ سیر میں پکاکر میٹھا کرکے پئیں اسی طرح شام کو۔ یہ نسخہ ضعف گردہ و کمر و خصیہ کہ بسبب کثرت اخراج مادہ کے مفید ہے۔ ترشی و چاول سے پرہیز۔ پانی کم پینا چاہیئے

برص یعنی پھلبہری ہونٹوں

سپید داغ

## اہلحدیث کانفرنس کا
## سالانہ جلسہ

مقام علی گڈھ محلہ کالا گنج ۱۳-۱۴-۱۵۔ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ بہی خواہان کانفرنس خصوصاً انجمن ہائے اہلحدیث کے قائم مقام ابھی سے مفید مفید تجاویز توحید و سنت کی اشاعت کے متعلق سوچ کر اطلاع دیں اور اپنے ارادہ شرکت سے بہت جلد مطلع کریں۔

ابوالوفاء ثناءاللہ سکرٹری

کیلئے پہلے مسہل بلغم استعمال کرکے باکچی۔ پوست بیخ چقندر میں پیسکر گولیاں بنالیں۔ باسی پانی میں گھسکر مقام برص پر لگایا کریں

(شمس محمدی از فیض آباد)

**طبی جواب** آپ سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ۱۲ تولہ ناشتہ کیا کریں اور مغز بادام ۹ دانہ شب کو پانی میں بھگودیں۔ صبح کو پوست دور کرکے انکو معہ کاہو مقشر ۶ ماشہ مغز کدو شیریں ۴ ماشہ مویز منقے ۷ دانہ آب تازہ میں باریک پیس کر مصری سے میٹھا کرکے روغن زرد ۲ تولہ کے ساتھ بطریق معروف حریرہ تیار کرکے استعمال کریں۔ انشاءاللہ تعالےٰ آپکا ضعف دماغ کافور ہوجائیگا اور یہ حریرہ آپکو موافق بھی آئیگا۔ اہلحدیث اخبار کے لئے تندرستی کے شکریہ میں ایک جدید خریدار

بنادیں۔

**طبی جواب** آپنے یہ نہ لکھا کہ آپ کی ہمشیرہ کو کتنی مدت سے یہ مرض ہے بہرحال میری تشخیص ناقص یہ ہے کہ آپکی ہمشیرہ کو مرض صرع (مرگی) مع تشنج ہے اصل مرض صرع ہے تشنج عارضی ہے دورۂ صرع کی حالت میں بعض کو تشنج ہوجایا کرتا ہے یعنی تشنج کی وجہ سے ہی دورہ کے وقت منہ پر جھاگ آیا کرتا ہے وجوہات حضرات اطباء جانتے ہیں یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ پہلے کسی مقامی ہوشیار طبیب سے مریضہ کا بعد نضج تنقیہ کرائیں دوران تنقیہ میں حب ایارج کا استعمال ضرور ہے بعد انفراغ تنقیہ معجون سیاہ ایوج اور تریاق اربعہ کا استعمال کرائیں۔ اور حسب ذیل مشموم استعمال کرائیں۔ جند بیدستر یک ماشہ + شونیز یک ماشہ + جوزبوا یک ماشہ + بسباسہ یک ماشہ + نوشادر یک ماشہ + قرنفل یک ماشہ + مرچ سیاہ یک ماشہ۔ ان سب ادویات کو سرمہ کی مانند باریک پیس کر مریضہ کو سونگھاویں۔ اور دورہ کے وقت اسی مشموم کا نفوخ کریں۔ (راقم خاکسار ابوالمظفر محمد حبیب الرحمٰن از ڈاکخانہ حسین پور ضلع مظفر نگر)

**دریافت حدیث** مندرجہ ذیل روایت کا پتہ مطلوب ہے ایک یہ من رانی فقد رای الحق دوسری روایت ہے من رانی فی المنام فقد رانی الحق یہ دونوں حدیثیں ایک ہی یا دو۔ اور کس مستند اور معتبر کتاب میں ہیں۔ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع۔

(محمد برہان الدین وغیرہ از تماچی ضلع محبوب نگر)

میری بچی جسکی عمر ۱۱ برس کے قریب ہے عرصہ ایک ماہ کے سخت مصیبت میں مبتلا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن کا خلل ہے بہت تکلیف دے رکھی ہے۔ اس درمیان میں چند صاحبان نے کچھ انتظام بھی کیا لیکن پورے طور سے اثر نہیں ہوا۔ اس عرض کو اخبار میں جگہ دیدیجئے شائد کوئی خدا کا بندہ ملجاوے جس سے اس بیماری کا علاج ہوسکے خواہ طبی طریق سے یا عملی طرح سے (محمد وارث علی عاشق الٰہی سوداگران آگرہ شہر)

٭ میری زوجہ یوم پیر کو فوت ہوگئی مہربانی فرماکر جماعت اہلحدیث خاصکر مولینا حافظ عبداللہ صاحب و مولینا ابراہیم صاحب سیالکوٹی جناب عبدالسلام صاحب و مولوی عبدالرحمن صاحب و مولوی محمد ابوالقاسم صاحب نماز جنازہ پڑھیں۔ (راقم) حافظ غلام نبی اور خریدار ۳۶۵۹ ۔

# انتخاب الاخبار

ہفتہ بھر کی آمدہ جنگی خبروں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے مجمل اور صحیح یہ ہے کہ جنگ جاری ہے بدستور امرتسر میں طاعون کا زور ہے۔ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

امرتسر کے قصابوں نے دکانیں کھول دی ہیں لائسنس کا قانون کچھ عرصہ کیلئے ملتوی ہو گیا

جرمن آبدوز کشتیوں نے ۱۸ ہفتہ بحیرہ آئرلینڈ اور رود بار انگلستان میں پانچ چھ تجارتی جہاز غرق کر دیئے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج ایک آبدوز کشتی نے ڈنمارک کے ساحل کے سامنے ایک جرمن تباہ کن جہاز کو غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز ہسٹر یلانے ایک جرمن امدادی کروزر کو جنوبی امریکہ کے سمندر میں غرق کر دیا۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی جہازوں نے ترکی جنگی جہاز مجیدیہ اور برسلیا کو بحیرہ اسود میں شکست دی۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے ایک تباہ کن جہاز نے ترکی بندرگاہ طرابزون پر گولہ باری کی

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے پھر تبریز (واقع ملک فارس) پر پھر قبضہ کر لیا ہے ترک جنوب کی طرف چلے گئے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے کوہ قاف میں اولٹی کے قریب ترکوں کے ایک ڈویژن کے کمانڈر محمد فتحی بے کو مع اسٹاف اور ۲۵۰ سپاہیوں کے گرفتار کیا ہے۔

قاہرہ (مصر) کا تار مظہر ہے۔ کہ انگریزی سپاہ نے اسماعیلیہ کے نواح میں ترکوں کا مقابلہ کیا۔ ترکوں کی سرگرمی ریت کے ایک طوفان کی وجہ سے رک گئی۔

قاہرہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ترکوں نے قنطارہ پر حملہ کیا۔ مگر پسپا کر دیئے گئے۔

اخبار ڈیلی میل لنڈن کو کوپن ہیگن سے ایک تار پہنچا ہے۔ کہ آسٹریا ہنگری وزیر خارجہ کو قیصر نے صلح کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

جرمن مدبروں نے وزیر خارجہ آسٹریا ہنگری سے وعدہ کیا ہے کہ وہ موسم بہار تک دس لاکھ فوج ہنگری کی مدد کیلئے بھیجیں گے

قیصر جرمنی میدان جنگ سے برلن کو واپس گئے ہیں افواہ ہے کہ ان کے گلے میں بیماری پیدا ہو گئی ہے

سابق گورنر سیلون نے اخبار ٹائمز آف سیلون کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ میرے خیال میں جنگ دو تین سال تک طول کھینچے گی۔

جرمنی میں قحط یہاں تک بڑھ گیا ہے۔ کہ کولون کی میونسپلٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ گیہوں کی روٹی صرف بیمار لوگ کھائیں۔ دوسرے لوگ رائی کی روٹی کھائیں۔

اس ہفتہ بھر جرمن ہوائی جہاز انگلستان جنوب مشرقی ساحل پر نمودار ہوئے۔ لندن اور دیگر مقامات کے حکام نے فی الفور روشنیاں گل کر دیں۔ اور ساحلی قلعوں نے آتشباری کر کے ان کو بھگا دیا۔

روسیوں کا بیان ہے کہ وہ کارپیتھین کو عبور کر کے ہنگری کے میدانی علاقہ میں پیش قدمی کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ پولینڈ میں انہوں نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ایک مقام پر ہم نے دشمنوں کے دو ہزار آدمی اور دس توپیں گرفتار کیں۔

اور ایک مقام پر شدید مزاحمت کے بعد ان مورچوں کی طرف ہٹ آئے۔ جو پیشتر ہی طیار کر لئے گئے تھے۔

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ آسٹری کوہ کارپیتھین میں شدید برفباری کے باعث اپنی پسپائی کو تسلیم کرتے ہیں

ولیعہد آسٹریا (جن کے قتل پر جنگ شروع ہوئی) کے قاتل کو اس کی نوجوانی پر رحم کر کے بیس سال قید بامشقت کی سزا دیگئی۔ اور اس کے معاونوں میں سے تین کو پھانسی دیدیا گیا

جنرل وان کلک (جو جنگ کے آغاز میں جرمن فوجوں کا سپہ سالار تھا) کا بیٹا جو بحری لفٹنٹ تھا لڑائی میں مارا گیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے پھر ڈنکرک پر بم پھینکے لیکن انہیں بھگا دیا گیا۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے مقام سرنے کو خالی کر دیا ہے۔ کیونکہ اس پر ہماری توپوں کی ہولناک گولہ باری ہو رہی تھی

گورنمنٹ جرمنی نے شروع سال میں اعلان کیا ہے۔ کہ اس کے پاس روسی۔ فرانسیسی۔ بلجین اور انگریزی کل ۸ ہزار ایک سو ۲۸۔ افسر اور ۵ لاکھ ۷۷ ہزار ۸ سو ۷۵ سپاہی قید ہیں

آسٹریلیا کی امدادی فوج مصر میں پہنچ گئی ہے

جرمنی کی سرکاری اطلاع کے مطابق صرف صوبہ پرشیا کی جرمن فوجوں کے نقصان کی میزان ۹ لاکھ ۸۸ ہزار ۹ سو ۹۰ ہے

دریائے سیو اور ڈرینا میں طغیانی کے باعث آسٹری فوجیں آجکل سرویہ پر حملہ نہیں کر سکتیں

جرمنوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے وزہ ازگ پر قبضہ کر لیا ہے

مغربی میدان جنگ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے لابسینٹ کے قریب جرمنوں کی فوجوں نے انگریزوں کے سخت حملے کئے۔ انگریزوں نے بھی لابسینٹ کے محاذ پر جرمنوں پر آتشباری کی۔ جرمن سپاہ نے بلجمی سپاہ کو اپنے مورچوں سے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ پیرس میں بھی شدید جنگ ہوئی۔ متحدہ سپاہ قدم بقدم بڑھ رہی ہے

لنڈن کی خبر ہے کہ جرمن فوجیں سرویہ کو تباہ کر کے ترکوں کے علاقہ کے ساتھ اپنا علاقہ ملانے کی تجویز کر رہی ہے۔

قاہرہ کی تار ہے کہ ترکوں نے منگل کی رات کو مقام طوسون کے قریب نہر سوئز کو عبور کرنے کی کوشش کی انہوں نے ڈالنے کا سامان نہر کے کنارہ تک بلا مزاحمت

ahmadimuslim.de

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

**حبوب دافع جریان وکثرت احتلام**

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کے پتلا پن اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عہ طلا۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ

**حبوب بواسیر** ہر قسم۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں عہ

**سرمہ منور چشم**۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے۔ فی تولہ عہ

**دوائی خارش** کہ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چشمہ چوک

## صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت یکم صفر سے آخر ربیع الاول تک

### صحیح بخاری

پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو حاشیہ مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد ہے بلا جلد عہ

پارہ اول صحیح مسلم باب اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ تک مترجم اردو حاشیہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر اصلی قیمت ۵/ رعایتی ۲

**ذھد الانسان** زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن کلاسوالہ اصلی قیمت للعہ رعایتی ۲/ بس اب مسلمانوں کو چاہئے کہ درخواستیں بھیجیں ایک روپیہ سے کم خریدار کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرماویں پتہ صاف اور مفصل ہو۔ کتابیں بذریعہ پیکٹ ارسال ہونگی محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار المشتہرات

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ فیروزپور شہر دروازہ ملتانی

## تیرہویں صدی ہجری کے مجدد وفات ۱۲۴۶

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات میں محو تھے۔ لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا۔ اور جنگ سے تائب ہوگیا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم سنی ہو گیا۔ جس خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافضی مشرف بہ اسلام ہوا۔ جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہوگئیں۔ جو حج پر گئے تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہوگئے۔ جن کے ہاتھ پر لالہ ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین (گوجرات)

## اشتہار عام ۲/۱

ہماری دکان میں لونگی دیگر سوتی و ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں

اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

## مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں اُنکو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر کا

### نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہوسکیں۔ قیمت مع محصول ۳/ فیس منی آرڈر اور کل ۱۰/ عہ کے ٹکٹ بھیجکر نسخہ منگوائیں

منیجر اہلحدیث

## تفسیر ثنائی اردو۔

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید

| | |
|---|---|
| جلد اول۔ سورہ فاتحہ۔ بقرہ۔ | قیمت عہ |
| ” دوم سورہ آل عمران و نساء | ” عہ |
| ” سوم ” مائدہ۔ انعام۔ اعراف ” | عہ |
| ” چہارم تاسورہ نحل ۱۴ پارہ | عہ |
| ” پنجم تاسورہ فرقان | عہ |
| ” ششم تاسورہ یٰسین | عہ |

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول وغیرہ ہیٹے

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# مومیائی

۲۲/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ سینہ ریش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جہاں یا کسی اور وجہ سے جسکی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو۔۔ قوت کم ۔۔۔ مرد عورت بوڑھے بچے جوان سب کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت

فی چھٹانک ۲ آدھ پاؤ ۴ پاؤ پختہ ۶ مع محصول ڈاک وغیرہ ممالک غیر کے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم محمد حسن صاحب [illegible] سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام [illegible] بہت جلد روانہ فرما دیں۔ واقعی آپکی مومیائی بہت مفید ہے (۵ جنوری ۱۹۱۵ء)

جناب عبد الحق صاحب کبیر پور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں۔ کہ میں نے دو چھٹانک مومیائی اس سال میں منگایا تھا اور ایک چھٹانک الہ آباد کے تھانہ پر اپنے دوست کے نام پر منگایا تھا۔ دونوں کو بہت فائدہ حاصل کیا۔ مزید دو چھٹانک ہمارے دوست جناب فالق حسین صاحب کانسٹیبل تھانہ ۔۔ کے نام سے روانہ فرماویں (۱۸ جنوری ۱۹۱۵ء)

جناب [illegible] ساکن [illegible] گنج ضلع [illegible] سے تحریر کرتے ہیں۔ جناب من آپکی دکان سے ہم نے ایک مرتبہ مومیائی منگوایا۔ خدا کے فضل سے کامیابی میں عمارت حاصل ہوئی اللہ آپکی دکان میں ترقی دے۔ اسوقت دو چھٹانک اور بھیجئے گا (۔ جنوری ۱۹۱۵ء)

جناب میر فیض صاحب [illegible] سے لکھتے ہیں۔ جناب۔ السلام علیکم۔ آپکی مومیائی میں نے ایک چھٹانک منگوائی تھی عرصہ گیارہ ماہ کا ہوا اس سے مجھے فائدہ ہوا۔ اب میرے ایک دوست کو چاہئے ہے

ملنے کا پتہ

**پروپرائٹر وی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

# مفید و کارآمد کتابیں

**بدور السافرہ کا اردو ترجمہ** } یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین سیوطی صاحب کی تصنیف ہے امام ممدوح نے قرآن کریم کی اُن آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب۔ پلصراط۔ حوض کوثر شفاعت میزان نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے ہمیں جمع کرکے حدیث نبوی کے ساتھ انکی تفسیر کر دی ہے۔ احوال برزخ میں کتاب جامع ہو گئی ہے

**انوار قدسیہ کا اردو ترجمہ** } یہ کتاب امام المتقین شیخ عبد الوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف ہے اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے اور بتفصیل دکھایا گیا ہے کہ طالب حق [illegible] ہر پیشکش [illegible] بزرگان کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اسکا مطالعہ کریں۔

**انسان اور اس کی تقدیر** } تقدیر کے مسئلہ پر مولوی محمد فرزند الدین صاحب پیرزادہ ڈسکوی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے سوا چار سو صفحہ کی ضخیم کتاب۔ قیمت صرف ۔۔ چھوت چھات [illegible] سے ظاہر ہے۔ چھوت چھات کے ہر پہلو پر عجیب بحث

**الادلۃ العقلیۃ فی حقانیۃ الاسلامیہ** } اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ بیان کیا گیا ہے۔ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو مخالفان اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا حل اس میں جدید اصولوں کے مطابق حل کر دیئے گئے ہیں تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے فی جلد

**تقدیر ور اثبات وجود رب قدیر** } نئی روشنی کے جنٹلمینوں اور دہریوں کے اعتراضات کا دندان شکن جواب مدلل و مکمل طور پر

**ہدایۃ الانسان الی سبیل العرفان** } مصنفہ حضرت حافظ عبد الکریم صاحب نقشبندی مجددی۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر وغیرہ کے طریقے مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کا حال بھی ضمناً مذکور ہے

**مسدس حالی**۔ شمس العلماء مولانا حالی مرحوم کی مشہور و معروف مسدس جو مد و جزر اسلام کے نام سے موسوم ہے

**خدا وند کی ماں**۔ امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل بی اے کی تصنیف۔ مذہب عیسوی کی تردید میں

**خداوند کا باپ** } یسوع ناصری کے آباؤ اجداد کا حال۔ ایک فاضل بی اے کے قلم سے

**اسلام اور علماء فرنگ** } اسلام کی صداقت اور عظمت پر یورپین فاضلوں۔ عالموں کی آراء کا مجموعہ

**منشی مولا بخش کشتہ امرتسر وحاب لکھیکاں**

ahmadimuslim.de

بجمعیت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر داس گربال منگو پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔


# اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۱۶ جلد ۱۲


## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | للعہ |
| رؤسا و جاگیرداران سے " | للعہ |
| عام خریداروں سے " | للعہ |
| " ششماہی | عہ |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس | |
| " ششماہی | ۳ شلنگ |

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مؤرخہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

(۲۲۱)

# سراج الاخبار جہلم کا جواب

ہمارے محترم ہمعصر سراج الاخبار اور اُس کے اڈیٹر اور مضمون نگاروں کو جماعت اہلحدیث کے ساتھ بہت عرصہ سے ایک خاص تعلق ہے جس کا اظہار کبھی کبھی ہوتا رہتا ہے اس قسم کے واقعات تعلق ہمیں بھی ہیں ورنہ سے

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالب
کیا کسی کا گلہ کرے کوئی

مگر ہمیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی اور ہم اس معمے کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مضمون نگار اپنا نام کیوں نہیں لکھتا بلکہ ہمیشہ پردہ کی اوٹ میں بیٹھکر نشانہ لگاتا ہے۔ جسپر ہمکو یہ کہنے موقع ملتا ہے:۔ سے

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

اس مضمون پر بھی جس کا آج جواب درج ہے راقم کا نام ایک محقق حنفی از جہلم لکھا ہے۔ بہرحال کچھ بھی ہو ہمیں ان سوالات کے جوابات دینے چاہئیں۔ سائل محقق ہو یا مدقق اس سے کیا مطلب۔

محقق صاحب نے انجمن اہلحدیث جہلم کے جلسے کی مختصر سی کیفیت لکھکر چند سوالات کئے ہیں چونکہ وہ سوالات ایسے ہیں کہ عموماً جماعت اہلحدیث کے جلسوں پر وارد ہوتے ہیں اس لئے انکے جوابات درج ذیل ہیں:۔

### سوال اوّل

(۱) کیا رسول خدا نے اپنی حیات میں کوئی انجمن "اہل قرآن" نام سے مقرر فرمائی تھی جس کے اتباع میں "انجمن اہلحدیث" یعنی اشاعت حدیث کی انجمن مقرر کی گئی ہے یا صحابہ کرام یا تابعین و تبع تابعین نے ہی کوئی انجمن اشاعت اسلام کے لئے مقرر کی تھی جواب بحوالہ حدیث دینا چاہیے۔

### جواب اوّل

(۱) رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انجمن اشاعت اسلام کے لئے بنائی تھی اور اُس کا موٹو یہ قرار دیا تھا

بلّغوا عنّی ولو اٰیۃ

(میری طرف سے لوگوں کو پہنچاؤ چاہے ایک ہی آیت ہو)

نیز فرمایا:۔

اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم

(یعنی میری حدیث وہ بیان کرو جو صحیح طور پر تمکو معلوم ہو) ان دونوں حدیثوں میں جو تبلیغ اور اشاعت قرآن و حدیث کا حکم ہے اس کو اس انجمن کے ماتحت فرمایا جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے:۔

اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ

مسلمانوں کے کام دینی ہوں یا دنیاوی شورے

گلزار احمدی۔ یعنی مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت رعایتی ۳ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

ے ہونے چاہئیں۔

مذکورہ بالا حکم جب اس عام قانون کے ساتھ دیکھا جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن وحدیث کے لئے انجمن کا ہونا ضروری ہے۔

ہمارے دوستوں کو ٹھوکر یہاں سے لگتی ہے کہ وہ زمانۂ رسالت وخلافت کو آجکل کے ہمارے زمانہ کی طرح جانتے ہیں۔ سنئے ہم لوگ آج ہر کام میں بے نظام ہیں۔ نہ ہمارا کوئی دینی امیر ہے نہ منتظم نہ نگران نہ مہتمم۔ ہمارے زمانہ کی حکومت بیشک اپنے کاموں میں انتظام رکھتی ہے لیکن اُس کو اس کا مطلب نہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں یا نہیں ہم قرآن وحدیث کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ ان سب باتوں سے حکومت بالکل بے تعلق ہے حالانکہ بحیثیت مذہب یہی ہمارے مقصود ہیں۔ مگر زمانۂ رسالت وخلافت میں ان سب امور کا انتظام سلطنت کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ اسی لئے فرمایا:-

لا یقص الا امیر او مامور او مختال

(امیر وعظ کہے۔ یا اُس کے حکم سے اُس کا مامور یا ریاکار)

حالانکہ آج ہم (سب مسلمان حنفی ہوں یا اہلحدیث) نہ امیر ہیں نہ امیر کی طرف کے مامور۔ تو ضرور تیسری قسم (ریاکار) ہونگے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ حکم اقتضاء زمانہ کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے۔

آج سب کچھ ہمیں خود کرنا ہے۔ خود ہی منتظم ہیں خود ہی امراء اور خود ہی مامور۔ شاید اسی زمانے کے متعلق یہ شعر کہا گیا ہے ؎

خود کوزہ وخود کوزہ گر وخود گل کوزہ
خود بر سر بازار خریدار برآمد

اس لئے حسب ضرورت ہمکو اُس نظام نبوت وخلافت کی پیروی کرنی ہوگی۔ اُس نظام میں جو سیاست اور انتظامِ حکومت داخل تھا وہ تو ہمارے ہاتھ میں نہیں لیکن دوسرا کام اشاعت قرآن وحدیث تو ہم کر سکتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اُس انجمن کے ماتحت یہ کام کریں جس کا نام قرآن مجید میں شوریٰ ہے۔

**اظہار تعجب** ہمارے دوست خدا معلوم کیوں ہم سے ایسے سوال کرتے ہیں جن کے خصوصیت سے ہم مخاطب نہیں۔ سنئے:-

ہمارا اور ہمارے احناف بھائیوں کا اس میں اتفاق ہے کہ ہم سب کے سب **اتباع سنت** کے مامور ہیں۔ اس پر بھی اتفاق ہے کہ فقہاء کرام کوئی کلیہ ایجاد نہیں کر سکتے بلکہ فقہاء کا منصب صرف یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے باریک باریک باتیں استنباط کر کے مسلمانوں کو اُن پر اطلاع دیں نہ کہ خود کوئی حکم ایجاد کریں۔ پس اس قسم کے سوالات جو اہلحدیث پر کئے جاتے ہیں کیا یہی سوال احناف پر نہیں ہو سکتے کہ آپ لوگ جو جلسے کرتے ہیں انکا ثبوت زمانۂ نبوت میں ملتا ہے یا نہیں کیونکہ ہمارا اُن کا اختلاف اس میں نہیں کہ اصل متبوع رسول خدا ہیں فقہاء نہیں۔ پس جس طرح ہم ان سوالوں کے مخاطب ہیں احناف بلکہ سائل بھی ہیں بہرحال ہمنے اپنا حق ادا کر دیا آگے پھر باقی ہے۔

## سوال دوم

(۲) اگر کوئی انجمن رسول خدا یا صحابہ کرام نے اسطرح کی مقرر فرمائی تھی تو پھر کیا اس کی یادگار میں سالانہ اجلاس بھی بڑے اہتمام اور شان وشوکت سے کئے جاتے تھے۔ اور اُس کی رونق بڑھانے کے لئے ارکین اسلام اور حامیان شرع محمدی بھی وعظ وغیرہ کے لئے بلائے جاتے تھے یا نہیں۔

## جواب دوم

(۲) پہلے جواب میں ہم انجمن کا ثبوت دے آئے ہیں۔ یہ سوال انجمن کے طریق عمل پر ہے جو بعد ثبوت اصل وجود کے کوئی شئے نہیں تبلیغ واشاعت اصل مقصود ہے۔ مگر وہ کس طرح ہو اور کس طرح ہو یہ زمانہ کا اقتضاء ہے۔ ایک زمانہ میں اشاعت کا طریقہ قلمی کتابوں کا لکھنا تھا مگر آج وہ متروک ہے آج جب تک کوئی کتاب طبع نہو وہ نہ لکھنے جیسی سمجھی جاتی ہے۔ غور سے دیکھنے کی بات یہ ہے کہ طبع کو قلمی کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ وہی جو پیدل اور ریل پر چلنے کی ہے۔ کون دانا ہے جو اصل مقصد (قطع مسافت) مدنظر رکھکر اعتراض کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر حج وسفر جہاد پیدل یا اونٹوں گھوڑوں پر طے ہوتا تھا ریل اور جہاز کا ثبوت کہاں ہے؟ اس قسم کے سوالات کرنے والوں کا ایک ہی جواب ہے ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

اصل یہ ہے کہ اس قسم کے سوالات کرنے والوں کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ایسے ویسے افعال کا ذکر کر کے ہم مجلس مولود کا ثبوت دے سکیں۔ افسوس اس غرض کو مدنظر رکھنے والے شرح وقایہ میں وضوء کی بحث پڑھ لیتے تو اعتراض نہ کرتے۔ سنئے:-

مقصود اور ذریعہ میں فرق ہے۔ مقصود شرع میں ثابت ہو تو ذریعہ میں تبدیلی جائز ہے جس کی مثال میں سفر حج وسفر جہاد کافی ہے۔ سفر حج شرع میں ثابت ہے پس وہ غیر متغیر ہے۔ ذریعہ سفر اونٹ ہوں یا ریل اس سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی اسی طرح تبلیغ اور اشاعت کا مسئلہ سمجھئے کہ مقصود تبلیغ ہے۔ ذریعہ اُس کا موافق مقتضاء زمانہ قلمی تصنیف کی بجائے مطبوعہ اور فرداً فرداً سے اجتماع جلسہ کی صورت اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر مجلس مولود میں جو امر متنازعہ ہے وہ از قسم ذرائع نہیں بلکہ از قسم مقصود ہے کیونکہ بالقصد ذکر ولادت اور اُس میں قیام یہ مقصودات سے ہیں حالانکہ اُن کا ثبوت نہیں فافترقا۔ فافہم۔

## سوال سوم

(۳) ایسی انجمن کے سالانہ جلسے سادہ طور پر ہوتے تھے یا اُن کی تیاری اور آرائش میں شاہانہ تکلفات کا نمونہ دکھلایا جاتا تھا اور اُس کے لئے بہت روپیہ خرچ کیا جاتا تھا؟ اس کا جواب کتب سیر سے دینا چاہیئے۔

## جواب سوم

(۳) اس کا جواب یہ ہے لکل امرء ما نوی۔ اگر کوئی شخص شیخی اور ریا کی نیت سے کرے تو معتوب اور گنہ گار ہے اور اگر کوئی شخص یہ سمجھ

کرے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

(اے نبی) تو ان سے پوچھ جو زینت کے سامان خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کئے ہیں اُن کا استعمال کرنا کس نے حرام کیا ہے اور جو پاک طیب رزق خدا نے پیدا کئے ہیں اُن کو کھانا کس نے منع کیا یہ تو سب سامان اور رزق دنیا میں سب بندوں میں مشترک ہیں قیامت کے روز خاص ایمانداروں کے لئے ہوگا۔

اس آیت کے مطابق ہر قسم کی زینت جیسی شخصی طور پر جائز ہے مجلسی طور پر بھی جائز ہے تاوقتیکہ کسی خاص قسم سے شرع میں منع نہ آیا ہو بس یہی عام حکم ہے اس قسم کے واقعات کی بابت عام قانون یہی ہے انما الاعمال بالنیات۔

## سوال چہارم

(۴) حال کے جلسہ انجمن اہل حدیث کی آرائش اور دیگر اخراجات کے لئے جو مختلف مذاہب کے لوگوں سے شہر اور دیہات میں چندہ جمع کیا گیا ہے یہ کس حدیث نبوی کا اتباع ہے؟

## جواب چہارم

(۴) چندہ تو زمانہ رسالت میں بھی ہوتا تھا جس کے ثبوت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے چندوں کا ذکر بکثرت احادیث میں ملتا ہے۔

تنقیح صرف یہ ہے کہ چندہ بیجا خرچ ہوا یا بجا سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس غرض کے لئے چندہ کیا جائے اُسی میں خرچ ہو تو بجا ہے ورنہ بیجا۔ جب چندہ دہندگان اس قسم کے خرچ سے راضی ہیں اور اس کو جائز جانتے ہیں تو اعتراض کیا۔

## سوال پنجم

(۵) مولویوں اور لیکچراروں کو جو دور دراز ممالک سے بلوایا گیا ہے اور جن کے صرف کرایہ ریلوے اور زاد راہ کو تخمیناً سو روپیہ پہلے ہی بھیجدیا گیا تھا کیا یہ کارروائی آیہ کریمہ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ کے تحت میں آسکتی ہے یا نہیں؟ (یعنی اسراف ہے۔ اہلحدیث)

## جواب پنجم

(۵) علماء کا کرایہ اسراف بھیجنے سے پہلے حاجیوں کا کرایہ جہازات اور کرایہ اونٹ یاد کر لیا ہوتا کیونکہ یہ سب کرائے زمانہ نبوت میں نہ تھے۔ اصل یہ ہے کہ آدمی کیسا ہی علمدار ہو مخالفت میں نہیں دیکھتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ہم نے عام طور پر اصول بتلایا ہے کہ مقصود اور ذرائع میں بہت فرق ہے۔ مقصود اگر ثابت ہے تو ذریعہ کی تبدیلی کا سوال فضول ہے سفر حج اور سفر جہاد ثابت ہے تو ریل اور جہاز پر کوئی سوال نہیں ہو سکتا کہ ان پر سفر کیوں کیا جاوے۔ کیا یہ سوال انجمن نعمانیہ پر بھی ہو سکتا ہے۔

## سوال ششم

(۶) کیا دور دراز سے آنے والے اہلحدیث مولویوں وغیرہ کی نسبت حدیث نبوی لاتشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد کی صریح مخالفت لازم آتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہی ایک حدیث ہے جس کے غلط معنی اخذ کر کے غیر مقلدین مدینہ منورہ کے سفر سے لوگوں کو منع کیا کرتے ہیں۔

## جواب ششم

(۶) سچ ہے حدیث کا مطلب اہل حدیث سے پوچھنا چاہئے۔

**سُنئے**:۔ حدیث مذکور کے معنی یہ ہیں کہ کسی مکان کی شرافت اور عزت کے لحاظ سے سفر کرنا جائز نہیں سوائے ان تین مقامات کے۔ مسجد اقصےٰ۔ مسجد نبوی اور مسجد الحرام کعبہ شریف۔ ان کے سوا کسی مکان کو اُس کی شرافت اور عزت کے لحاظ سے جانا منع ہے مگر بغرض تجارت وعظ یا کسی اور کام کے کسی مقام پر جانا اس حدیث میں داخل نہیں۔ کیونکہ ایسا جانا اُس مقام کی ذاتی حیثیت سے نہیں بلکہ اُس غرض کے لحاظ سے ہے جو اُس میں ہو سکتی ہے جہلم میں جو علماء آئے تھے وہ جہلم کی ذاتی شرافت یا عزت کے لحاظ سے نہیں آئے تھے بلکہ بغرض وعظ گوئی آئے تھے جیسا اور مقامات پر بھی جاتے ہیں۔ ہاں اگر اُن کے دل میں یہ خیال ہوتا کہ جہلم شریف کی زیارت کرآئیں تو بیشک حدیث مذکور کا خلاف ہوتا مدینہ منورہ میں بہ نیت زیارت مسجد نبوی جانے سے کوئی نہیں روکتا۔ البتہ کسی اور نیت سے جائے تو اُس کا ثبوت دے۔

## سوال ہفتم

(۷) اہلحدیث نے جو باوجود صرف دو ڈیڑھ سو قدم کے فاصلہ پر اپنی جامع مسجد موجود ہونے کے جلسہ گاہ ہی میں ۱۵ر جنوری کو جمعہ ادا کیا تھا۔ ایسا جمعہ ادا کرنا کس قولی یا فعلی حدیث کا اتباع تھا۔

(راقم ایک محقق حنفی جہلم)

## جواب ہفتم

(۷) مجھے اس کا حال معلوم نہیں۔ میں ہوتا تو شائد ایسا کرنے سے مانع ہوتا مگر انہوں نے شائد مسجد کو کافی نہ سمجھا ہوگا جو نمازیوں کو سما سکے۔ بہر حال یہ اغراض ذاتیات سے تعلق رکھتا ہے مذہب سے نہیں

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

---

# دہائت تفسیری

اس نام کا ایک رسالہ ارت سر سے شائع ہوا ہے مصنف کا نام جو لکھا ہے ہم اُس سے واقف نہیں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام چند آدمیوں کا طفرک ہے۔ خیر ایک کا ہو یا کئی ایک کا ہمیں اس سے غرض نہیں۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے ہمیں خوشی بھی ہوئی ہے اور رنج بھی۔ خوشی تو یہ ہوئی کہ جو طرز تصنیف یعنی بغیر دل آزاری کے مضمون نگاری کا طریق خاکسار پھیلانا چاہتا ہے جس کے لئے اپنی تصنیفات کو نمونہ بنا چکا ہے یہ رسالہ بھی گو اس امتحان میں پورا اترا نہیں ہوا لیکن فیل بھی نہیں۔ دل آزاری کی بالکل نفی نہیں البتہ کم بلکہ بہت کم ہے۔ گو اس نفی میں اہل مطبع کی کوشش کو بھی دخل ہے تاہم ہم مصنف یا مصنفین کو مبارکباد و مرحبا کہتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

اس رسالہ میں میرے رسالہ اجتہاد و تقلید کا جواب دینا ظاہر کیا گیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رسالہ اجتہاد و تقلید اہل تقلید کے جواب میں ہے اس کا جواب دینا انہی لوگوں کا کام تھا۔ مگر مقام حیرت ہے کہ اہل تقلید نے تو جواب نہیں دیا۔ دیا تو اُن لوگوں نے دیا جو اپنا نام صرف اہل حدیث نہیں رکھتے بلکہ تحقیقی اہل حدیث کہلاتے ہیں۔

خیر یہ تو اُن کا کام ہے وہ جانیں اور اُن کا کام جانے۔ خوشی کی وجہ تو ہم نے بتلائی کہ رسالہ کا طرز بیان عموماً دل آزار نہیں جو مقام مسرت ہے۔ رنج اس بات کا ہے کہ مصنف یا مصنفین نے اپنا موضوع باوجود صاف لکھنے کے بھی ملحوظ نہیں رکھا یاد نہ رہا بھول گئے۔ رسالہ کا موضوع یعنی جس مضمون پر رسالہ مذکور لکھا گیا ہے یہ ہے جو مصنف کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

تفسیر صحابہ کے معتبر ہونے پر دس دلائل قائم کئے گئے اور شبہادت خصم کا معقول اور کافی جواب دیا گیا ہے۔ (لوح صلہ)

اسی موضوع کی توضیح صفحہ ۲۴ پر یوں ملتی ہے:۔

گفتگو آپ کے ساتھ صرف اس بات میں ہے کہ ہمارے (اہل سنت کے) درمیان (تفسیر صحابہ) حجت ہے یا نہیں؟

پس موضوع رسالہ ہذا کا صاف ہے کہ اس رسالہ میں اس مضمون کو ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کی تفسیر حجت شرعی ہے۔ بہت خوب۔

ہمنے جو اس رسالہ کی لوح کو دیکھا تو خوشی ہوئی کہ بہت دنوں سے سنتے تھے ایک رسالہ اس مضمون پر نکلنے والا ہے امید ہے اس رسالہ میں اس مشکل کو حل کیا ہوگا کیونکہ اس رسالہ کے مشیر بعض بڑی عمر کے بزرگ بھی ہیں جو آجتک بھی اس رسالہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ مگر افسوس کہ رسالہ دیکھکر ہمارے منہ سے یہی نکلا ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں کو بزرگی
جاکر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

مصنفین نے رسالہ میں اس موضوع پر قلم ہی نہیں اُٹھایا۔ سارا رسالہ مخالف پر جرح اور اعتراضات سے بھر دیا۔ یہ نہ سوچا کہ بحیثیت مدعی کے ہمارا فرض کیا ہے لوح رسالہ پر ہمنے اپنی تصویر مدعیانہ دکھائی ہے مگر رسالہ کے اندر تمام اوراق میں مدعیانہ منصب کو بھولکر بھی نہیں چھوا بلکہ محض جارحانہ اور معترضانہ پہلو سے کیا فریق مخالف پر اعتراض کرنے سے آپ کا مدعا ثابت ہو جائیگا؟ **مولانا بٹالوی** کا طرز مناظرہ بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ غالباً انہی کا اتباع کیا گیا ہے۔

**فیصلہ کی صورت** ہماری بیزار کوئی صاحب مخالف سمجھیں تو فیصلہ کی آسان صورت ہم تبلاتے ہیں:۔

لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا جلسہ ہونے والا ہے اس موقع پر بہت سے علماء آئینگے۔ شمس العلماء مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی (حنفی) مولوی سید علی صاحب حائری (شیعہ) مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی (اہلحدیث) ان تینوں صاحبوں کو ایجا جمع کرکے سوال کیا جائے کہ آپ حضرات صرف یہہ بتلادیں کہ مصنف نے کس صفحہ پر اس مضمون کے ثابت کرنے کا تہیہ کیا ہے

یاد رہے ہم یہ سوال نہیں کرنا چاہتے کہ موضوع رسالہ کو کہاں ثابت کیا؟ کیونکہ یہ ایک نزاعی صورت ہے بلکہ ہم صاف اور سیدھا سوال یہ کرینگے کہ مصنف نے اس موضوع کے ثابت کرنے کا تہیہ اور ارادہ بھی کیا ہے؟ کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ مصنف اور اُس کے مشیرین اپنا منصب ہی بھول گئے ہیں کہ ہمیں اس رسالہ میں کیا لکھنا چاہئے۔ اگر یہ صاحب بالاتفاق یا بکثرت راء ہمکو اُس صفحہ کا نشان بتلادینگے جہاں پر مصنف نے حسب سوال ہمارے تہیہ بھی کیا ہوگا تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ رسالہ مذکورہ کے موجودہ نسخوں کی لاگت اپنے پاس سے دیکر مفت تقسیم کرادینگے۔

اسی طرح وہ مقام بھی پیش کرکے فیصلہ کرایا جائیگا جہاں پر مصنف نے ابن ہیمان کو ایک منطقی مسئلہ کے متعلق "یتیم فی المنطق" لکھا ہے۔ یہی حضرات اُس منطقی مسئلہ کا بھی فیصلہ کر دینگے جس سے معلوم ہو جائیگا کہ میں یتیم فی المنطق ہوں یا بالغ بلکہ صاحب اولاد

میں وعدہ کرتا ہوں دونوں امور میں میرے برخلاف فیصلہ ہونے کی صورت میں رسالہ مذکورہ کی لاگت میں دیکر موجودہ نسخے مفت تقسیم کرادونگا اُس کے بعد جواب دینا نہ دینا میرے اختیار میں ہوگا اس سے منصفوں کو تعلق نہ ہوگا۔

مصنف اور اُس کے مشیروں کو اگر یہ صورت منظور ہو تو تینوں صاحبوں کے پاس ایک ایک رسالہ مع ایک مشترکہ خط کے بھیجدیں۔ خط پر میرے دستخط بھی ہوں گے:۔

یہ رسالہ اس غرض سے آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے کہ آپ اس کو اس نیت سے ملاحظہ کریں کہ مصنف نے جو لوح پر موضوع رسالہ لکھا ہے اُس کے ثابت کرنے کی طرف کس صفحہ پر توجہ اور تہیہ کیا ہے۔ آپ کو یہ تکلیف نہیں دیجاتی کہ مدعا کے ثبوت کی نسبت رائے دیں کہ دلائل تو یہ سے ثابت ہوا یا نہیں بلکہ تکلیف صرف یہ ہے کہ محض ارادہ فعل کا پتہ تبلادیں۔ ایام جلسہ حمایت اسلام لاہور میں ہم آپ تینوں صاحبوں کو یکجا کرکے فیصلہ سنینگے۔ اتنے عرصہ تک رسالہ مرسلہ ملاحظہ فرمالیں۔ امید ہے اس تکلیف کو علمی خدمت جان کر قبول فرماوینگے۔

**ناظرین!** کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک یا کئی ذی قلم صحاب ایک زبردست مضمون پر قلم اٹھائیں وقت لگاویں۔ روپیہ خرچ کرکے چھپوادیں اور دور دراز ممالک میں اُس کی اشاعت کریں۔ اور فریق مخالف پر "رجوع" کرنے کا زور ڈالیں۔ مگر اپنی غلطی پر مطلع نہوں۔ یا للعجب کیا سچ ہے ؎

حیرتے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند

مصنف اور اُس کے مشیرین کو اپنے فعل کا اگر علم ہے تو میری پیش کردہ تجویز کو منظور کرنے میں اُنکو کوئی عذر نہ ہونا چاہئے۔

(دیدہ باید)

# قادیانی مشن

## باہمی اختلاف

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں (لاہوری اور قادیانی) میں عرصہ تک آتش جنگ مشتعل رہکر کچھ دنوں کے لئے دبگئی تھی۔ مگر جونہی دونوں پارٹیوں کے جلسے اخیر دسمبر میں ہوئے۔ پھر آگ بھڑکی اور زور سے بھڑکی۔ آجکل دونوں میں دوامر مختلف فیہ باعث جنگ وجدل ہیں۔

(بقول قادیانی پارٹی) لاہوری پارٹی نے مشہور کیا اور ثبوت دینے کا دعوے کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد (خلف مرزا صاحب) نے گورنمنٹ کو خط لکھا کہ مجھے خلیفۃ المسلمین مسلمانوں سے منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کی بہت سی خدمت کروں جسکے متعلق گورنمنٹ نے یہ لکھا جواب دیا کہ سرکار مذہبی امور میں دخل نہیں دے سکتی۔

قادیانی خلیفہ نے اس کا جواب دیا ہے۔ اور بڑی سختی سے انکار کیا ہے کہ یہ خط میں نے نہیں لکھا بلکہ لاہوری پارٹی کا افترا ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے اصلیت کیا ہے۔ لیکن بعض ایسے اشخاص کے نام بھی اس روایت کے راویوں میں لئے گئے جن کو ہم باوجود اختلاف رائے کے راست باز صادق القول جانتے ہیں۔ خدا معلوم کچھ غلط فہمی ہوئی ہے یا اس کی کچھ اصلیت بھی ہے۔ بہرحال اس کا ثبوت دینا لاہوری پارٹی[1] کا کام ہے البتہ ہم عام طور پر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ بغیر کئے کسی کام کے الزام لگانا جائز نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (جو لوگ بغیر برا کام کئے کسی شخص کو بذریعہ بہتان اور الزام کے تکلیف دیتے ہیں وہ سخت گناہ کے مرتکب اور متحمل ہوتے ہیں)

دوسرا امر جو آجکل ایک دوسرے کیلئے موجب طعن و تشنیع ہو رہا ہے وہ کتاب عسل مصفےٰ مصنفہ مرزا خدا بخش ہے یہ کتاب مرزا صاحب آنجہانی کے زمانے کی تصنیف ہے نہایت ہی معمولی اور بیکار۔ مگر مرزا صاحب اور مولوی نور الدین کی پسندیدہ اب جو دوبارہ چھپوائی گئی تو قادیان کے اخبار الفضل میں اعلان ہوا کہ عسل مصفےٰ کو کوئی شخص نہ خریدے۔ خدا معلوم مرزا خدا بخش سے کوئی رنج ہے ورنہ کتاب تو وہی ہے جو زمانہ سابق میں شائع ہو چکی ہے۔ اس پر لاہوری پارٹی کو بہت رنج ہوا۔ انہوں نے بڑا طعن آمیز ایک مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میاں محمود نے اس لئے ممانعت کا اعلان کیا ہے کہ کسی اپنی کتب فروشی میں خلل نہ آئے۔ ہم نہیں کہہ سکتے یہ گمان کہاں تک صحیح ہے۔

گذشتہ پرچوں میں جو فریقین میں مباحثہ کی دعوت اور قبول دعوت کے مضامین نکلے تھے۔ ان کا انجام خاموشی رہا۔ ورنہ کوئی صورت شائد ملاپ کی نکل آتی۔

**اتفاق کی صورت** ہم عرصہ سے اس امر پر غور کرتے ہیں۔ اور بعض مرزائیوں سے سوال بھی کئے ہیں کہ کوئی صورت ان دونوں پارٹیوں کے ملاپ کی بھی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک زرین اصول ہے۔ اہل حدیث جس کا بہت عرصہ سے پابند ہے کہ مشترک کاموں میں ملجانا چاہئے۔ غالباً یہ اصول ہر ایک دانا کا پسندیدہ ہے اسلئے ہم ایک صورت ان دونوں پارٹیوں کے اتفاق کی بتلاتے ہیں۔ امید ہے اس کی ظاہری کڑواہٹ پر نظر نکر کے اس کی باطنی خوبیوں کے اعتبار سے منظور کرینگے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ باہمی رقابت اور مخالفت مشترک دشمن کے سامنے مٹجاتی ہے جس کی زندہ مثال روس۔ فرانس اور انگلستان موجود ہے جو مشترک دشمن (جرمنی) کے سامنے یکجان دو قالب بن رہے ہیں۔ اسی طرح ہم ان دونوں پارٹیوں کی مشترک دشمن ہیں اور آج ان دونوں کو **مباحثہ کا چیلنج** دیتے ہیں کہ تم لوگ آپس میں ایک فرعی امر پر کیا مباحثہ کرتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح موعود نے یہ کہا تھا یا وہ کہا تھا پہلے ہم سے تو نمٹ لو۔ ہم تو کہتے ہیں وہ مسیح موعود ہی نہ تھے انکے اس قسم کے سارے دعوے غلط تھے۔ آؤ ہم سے اس دعویٰ کا ثبوت لینے اور اس دعوے کا ثبوت دینے کو ہمیں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں بلالو اور خود دونوں پارٹیاں کلکتہ۔ دہلی۔ قادیان۔ لاہور۔ پشاور تک متفق ہو جاؤ۔ ہم خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتے ہیں ہم تم سب پر فتحیاب ہونگے اور ضرور ہونگے۔ ہمت ہے تو آؤ وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ۔

**ناظرین!** غور کیجئے کیا ہی معقول صورت ہے! احمدیت کی اشاعت کا بھی معقول ذریعہ ہے اور باہمی مصالحت کا اچھا طریقہ۔ قادیانی مشن کے بھلے دن ہوں تو اس تجویز کو منظور کر لینگے ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ ہمارے لئے تو رامپور۔ قادیان اور لدھیانہ کی فتوحات کافی ہیں۔

---

## مذاکرات علمیہ کے متعلق اطلاع

مذاکرات علمیہ کے متعلق بڑی دقت یہ پیش آتی ہے کہ بعض صاحب جواب میں سوال کا مضمون نہیں دکھاتے جس سے ناظرین خصوصاً نئے خریداروں کو سمجھنے میں الجھن ہوتی ہے اس لئے گزارش ہے کہ مضمون نگار صاحبان حتی المقدور سوال کو بھی مختصر لفظوں میں لیا کریں اور جواب کی تمہید میں زیادہ وقت نہ لگایا کریں۔ یہ تو مضمون نگاروں کے متعلق ہے۔ دفتر کے متعلق یہ تجویز ہے کہ جوابات کو حتی الوسع الگ الگ نہ کیا جائے۔ بلکہ حتی الامکان مجتمع صورت میں نکلا کریں جس کی صورت یہ ہے کہ سوال شائع ہونے سے میعاد دو* ماہ ختم ہونے تک جتنے مضمون آویں اُن کو تین دفعات پر تقسیم کر کے شائع کیا جائے پہلی دفعہ چوتھے نمبر میں دوسری چھٹے میں تیسری آٹھویں نمبر میں اور خاتمہ۔

*بعض احباب کی رائے ہے کہ میعاد تین ماہ کر دیجائے۔ زیادتی میعاد میں لکھنے والوں کو کسل اور پڑھنے والوں کو بے لطفی ہوگی۔ اس لئے زیادتی مناسب نہیں۔ (اڈیٹر)

[1] ان لوگوں نے اس افترا سے انکار کر کے الٹا خلیفہ قادیانی پر الزام لگائے ہیں اور کئی ایک لطیف سوال بھی کئے ہیں جو حسب موقع شائع کریں گے (اہلحدیث)

ہر کام جو انتظام سے ہو وہ اچھا ہوتا ہے بے نظام ٹھیک نہیں۔ پس اہل علم اصحاب اپنے علمی جواہر سے مسلمانوں کو مالا مال کرنے میں سخاوت سے کام لیں۔ جی چاہتا ہے چلتے چلتے ایک حدیث بھی عرض کر دوں تاکہ علماء کرام کو یاددہانی ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے اجود الناس جودا من علم علما فنشرہ (سب لوگوں سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جو علم پڑھکر لوگوں میں پھیلا دے) مدارس میں تعلیم کے ذریعہ بھی اشاعت علم ہے۔ مگر مدارس کے درجات بھی مختلف ہیں۔ کسی مدرسہ میں ایک کتاب ایک طالب علم پڑھتا ہے تو کسی میں دس۔ کسی میں بیس۔ کسی میں پچاس۔ جسقدر کسی مدرسہ کی جماعت میں مستفیدین کی جماعت زیادہ ہوگی۔ اُسی قدر تعلیم کے ذریعہ علم کی اشاعت زیادہ ہوگی۔ اخبار اہلحدیث کے مذاکرات کا مدرسہ بفضلہ تعالےٰ اتنا بڑا وسیع ہے کہ مصر کا جامع ازہر بھی اسکی وسعت کو شائد نہ پہنچتا ہو۔ مشرق۔ مغرب۔ جنوب۔ شمال۔ ہندوستان اور بیرون ہندوستان اس کے طالب علم ہیں اس لئے اس کے مذاکرات میں جس علم کا مضمون نکلیگا وہ سمجھے کہ میں نے ایک ایسی بڑی جماعت کو سبق پڑھایا ہے جس کے برابر ہندوستان کے کسی مدرسہ میں طلباء نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جسقدر طلباء کی کثرت ہوگی اُسی قدر علم کی اشاعت ہوگی۔ اور اُسی قدر ثواب بھی ہوگا + واللہ الموفق۔

---

## مذاکرہ علمیہ متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر

(محمد خدا بخش صفدر)

اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۸ جنوری ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۸ کالم ۳ میں ایک مضمون بعنوان "مذاکرہ علمیہ متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر" جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی عم فیضہم کا خاکسار کی نظر سے گزرا۔ اس مضمون میں جو کچھ حضرت مولانا موصوف نے عورت کی افسوسناک حالت کا ذکر فرمایا وہ بالکل صحیح اور درست ہے جس میں سر مو فرق نہیں۔ اور اس میں بھی کلام نہیں کہ اس مسئلہ کی تصریح نہ تو قرآن پاک میں ہے اور نہ حضور اقدس صلعم سے اس کا کوئی فیصلہ منقول ہے اس لئے اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے اور کم و بیش مفصلہ ذیل اقوال ہیں۔

(۱) حسنؒ کی روایت میں امام ابو حنیفہؒ سے ۱۲۰ برس ہیں (۲) اور ظاہر روایت میں یقدر بموت الاقران ہے یعنی جب اُس کے ساتھی مر جائیں (۳) ابو یوسفؒ سے سو سال کی روایت ہے (۴) بعض اصحاب ابو حنیفہ ۹۰ سال کے قائل ہیں[1] (۵) سنن دارقطنی میں بروائت مُغیرہ ابن شعبہ وارد ہے۔ انہا امراتہ حتیٰ یاتیہا البیان یعنی مفقود کی عورت اُس وقت تک اُس کی (مفقود کی) زوجہ ہے جب تک اُس کے (عورت کے) بارے میں مفقود کا کوئی بیان یعنی قول معلوم ہو کہ وہ اپنی عورت کے بارے میں کیا کہتا ہے (۶) حضرت علی کا قول بھی مغیرہ ابن شعبہ کی روایت کے لگ بھگ ہے یعنی وہ کہتے ہیں کہ مفقود کی زوجہ بحالت ابتلاءٗ ہے پس چاہئے کہ صبر کرے یہاں تک کہ مفقود کی موت یا اُس کی طلاق معلوم ہو۔ مگر مغیرہ ابن شعبہ کی روایت کو ابو حاتم اور بیہقی اور ابن قطان وغیرہم محدثین نے ضعیف کہا ہے اور اوپر کے ہر چہار اقوال کا پتہ تو کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی نہیں ملتا۔ لہذا وہ رائے محض ہیں اور درایتاً بھی باطل ہیں (۷) چار سال کا فیصلہ حضرت عمرؓ کا ہے اور یہی کے قائل امام مالکؒ اور شافعیؒ ہیں۔

پس مولانا موصوف کا یہ خیال کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ کوئی دائمی حکم نہیں ہے بلکہ حالات زمانہ کے تحت اقتصادی تھا۔ اُس وقت اتنی مدت خبر نہ ملنے کیلئے کافی جانی گئی تھی۔ لیکن اس وقت چار سال ایک مدت مدید ہیں۔ اس کے اندر بھی کامل وثوق مفقود الخبری کا ہو سکتا ہے۔ لہذا وجوباً چار سال انتظار کرا کر بیکس و ضعیف جنس کو تکلیف دینا مقرون مصلحت نہیں۔ (انتہی بلفظہ)

چونکہ مولینا عم فیضہم کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ مولانا کی رائے میں مفقود کی زوجہ کو صرف چند ماہ یا زیادہ سے زیادہ سال ڈیڑھ سال انتظار کر لینا کافی ہے پھر اُس کے نکاح فسخ کرا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لہذا اس خاص راہ میں خاکسار کا عذر ہے کیونکہ مولانا نے ایک جانب تو نہایت رحم کی نگاہ سے دیکھا اور دوسری جانب کی اضطراری ضروریات پر پورے طور سے غور نفرمایا۔ میں کہتا ہوں کہ ایک شخص اپنی معاش سے تنگ اور عورت کے طعن و تشنیع سے رنجیدہ ہوکر بتلاش روزگار چلا گیا مگر اُس کا دلی خیال یہ ہے کہ میں کامیابی کے بعد گھر میں اچھی طرح خرچ وغیرہ بھی بھیجونگا اور آؤنگا بھی۔ مگر اتفاق سے اُس کو حسب خیال جلد کامیابی نہوئی۔ اور اسی لیت و لعل میں ایک عرصہ گزر گیا جیسا کہ آج کل ریاستوں میں دیکھا جاتا ہے کہ دو دو تین تین سال تک لوگ امیدواری کرتے ہیں اور پھر بھی کامیابی مشکل سے ہوتی ہے۔ اسی شرمندگی سے وہ خط وغیرہ بھی نہ بھیج سکا[2]۔ اور یہاں اُس کی زوجہ نے دوسرا گھر بسا دیا۔ پس ایسی حالت میں اگر غور کیا جائے تو چار سال بھی بہت کم ہیں۔ مگر چونکہ عورت کا رفع ضرر بھی مدنظر ہے اس لئے ہمیں اور تمام اقوال کو (جن کا روایتاً و درایتاً بھی ثبوت نہیں ہے) ترک کر کے صرف حضرت عمرؓ کے قول پر عمل کرنا چاہئے تاکہ فریقین زوج و زوجہ کے مصالح کی رعایت ہو جائے اور کسی کی حق تلفی نہو۔ اب یہاں پر یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول اقتصادی یا اجتہادی یا ذاتی تھا اور مصلحت وقتی پر مبنی تھا۔ لہذا ہم اس وقت کی حالت کے بموجب جیسا چاہیں اپنی مصلحت کے موافق عمل کر لیں۔ ہرگز مناسب نہیں کیونکہ حضور اقدس صلعم نے فرمایا ہے کہ "اے لوگو تم میرے اور میرے اصحاب کی سنت (طریقہ) پر چلو۔ اس لئے صحابہ کرام کے اقوال خواہ وہ اُن کی ذاتی رائے ہوں خواہ اقتصادی خواہ اجتہادی ہماری آراء سے مقدم اور احوط اور بہتر ہونگے۔ اور اُنپر بحکم آں حضرت صلعم تمام اُمت کو عمل کرنا واجب ہوگا۔

لہذا میں جس طرح اس معاملہ میں حنفیہ کے اقوال

[1] ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۰۲ کتاب المفقود۔

[2] تنخواہ نہ ملی تھی خط تو لکھتا تسلی تو دیتا اگر اُس کو خطرہ فسخ نکاح کا ہوگا تو سب کچھ کریگا۔ (ایڈیٹر)

(جو میں نے اوپر لکھے ہیں) پسند نہیں کرتا اور مجھکو روایتاً و درایتاً خلاف سمجھتا ہوں۔ اسی طرح چار سال سے کم کو بھی خلاف قول و فعل صحابی سمجھکر زوج کی حق تلفی کا موجب خیال کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اور حضرات اہل علم بھی اس خاص مسئلہ میں اپنے خیالات ظاہر فرماوینگے۔ والسلام خیر الختام (خاکسار خادم العلماء ابو الحیا سجاد حسین* مقیم مینپوری)

## گرانی ہائے گرانی

قرآن مجید میں جہاں الٰہی عذابوں کا ذکر آیا ہے قحط اُن میں نمبر اول ہوگا خدا کی پناہ یوں تو ہندوستان پر عرصہ سے اس کا سایہ ایسا دامن افگن ہے۔ کہ ہندوستانیوں میں خون بھی نہ رہا تھا مگر گزشتہ قحط اور یہ قحط اپنے اپنے اثر الگ رکھتے ہیں اس قحط کے ساتھ ہی بیکاری کا بہت بڑا جوڑ لگا ہے نہ تجارت ہے نہ صنعت۔ نہ آرام ہے نہ صحت۔ آٹا چھ سیر سے بھی کم ہو رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بہت سے غربا جن کو آٹا میسر نہیں ہوتا محض شکر قند شلغموں پر گزارہ کرتے ہیں۔ وہ بھی تا بکے۔ یہ خیال کہ سرکار اس سے بے خبر ہے غلط ہے۔ سرکار اس میں سب سے زیادہ کوشاں ہے مگر غضب خدا کو کون ہٹائے۔ ابھی تک تو صرف یہی ہے کہ یہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے مگر جب یہ تکلیف حد سے بڑھ جائیگی تو اس کے بعد جو مصائب نظر آتے ہیں وہ اس سے بھی سخت ہونگے۔ ظاہر ہے جس کا پیٹ خالی ہوگا۔ وہ کسی نہ کسی طرح اُس دوزخ کو بھریگا جسکا نتیجہ بدامنی اور فساد ہوگا جس سے سرکار کو بھی اور رعایا کو بھی پریشانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم گنہگار بندوں پر رحم فرما کر اس جنگ کو باحسن وجوہ جلد ختم کرے۔ آمین۔

*نام میں یہ اضافت کیسی ہے۔ اور معنے کیا ہیں؟ فاطہر (اڈیٹر)

## مذاکرہ علمیہ متعلقہ زوجۂ مفقود الخبر*

### مورخہ ۲۱ر صفر

اس فاضلانہ مذاکرہ میں (جو اہلحدیث ۸ر جنوری میں شائع ہوا ہے) مخاطب اگرچہ راسخین ہی کو رکھا گیا ہے جس زمرہ کا یہ خاکسار نہیں مگر بحمدہ تعالیٰ ان بزرگوں کا نام لیوا اور محبت گزین ضرور ہوں۔

اس مذاکرہ میں کوئی ایسے دلائل نہیں پائے گئے جن کا معارضہ کیا جاوے مگر پھر بھی ادب سے چند ایک پریشان سے معروضات پر توجہ دلانا مناسب دیکھتا ہوں۔

آپ کو ہمیں متنبہ رہنا چاہئے! عورتوں کی بربادی و بے آبادی کے نازک حالات میں سے طلاق ثلاثہ اور مفقود الخبری کی وارداتوں کا یہ ہر جگہ خاصہ پایا گیا ہے کہ ان میں علماء اہل حدیث ہی کی طرف رجوع اکثر لایا جاتا ہے وجہ یہ کہ اور کہیں ان مسائل میں پوری ہی نہ پڑے تو بیچارے جائیں کہاں۔ حضرت استاذنا شیخ الکل دہلوی کے پاس بھی بہت دیکھا کہ جو لوگ آپ کے پاس سے گزرنا کفر تصور کرتے تھے ان فتووں کے لینے کو آپ ہی کی خدمت میں آگھٹنے رگڑتے۔ اور واقعی مفقود الخبر کی بیوی پر اکثر ایسی ہی مشکلات آپڑتی ہیں جنکے دیکھنے والا کوئی رحمدل ہوگا جو اُس سے ان مشکلوں کے جلد سے جلد کٹ جانے کا متمنی نہو مگر صحابہؓ سے لیکر آج تک جس آئین پر تمام محدثین کا عام برتاؤ چلا آیا ہو اُس کے برخلاف عصمت نکاح جیسے قطعی محرمات کے اپنے آپ سے توڑ لینے کی جرأت بھی کون مسلمان ایسی جلدی کر سکتا ہے۔

فی زماننا دینی معاملات ایسی گڑبڑوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ کئی پرانے امور کئی کئی لوگوں کی نظروں میں اصلاح طلب سوجھتے اور اُن سے اُن کی بابت ترک ما ھنالک (یعنی اگلی باتیں گئیں) کی آوازیں ہی آتی ہیں۔ مگر غور کیا جاوے تو کون سا زمانہ ہوگا جو ایسی خرد ورتوں سے خالی گزرا متصور ہو اور پھر یہیں کیا بھید ہے کہ کبھی آج سے پہلے کے برگزیدہ علماکو ان صلاحات کی نہ سوجھی یا کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ وجہ یہ ہے کہ امت اسلامیہ نے ہمیشہ اپنے اسلاف صالحین کے حال و قال کو رستی کا زینہ اور شریعت حقہ کا آئینہ قرار دے رکھا ہے۔ اس لئے کتب قال اللہ و قال الرسول میں بھی نظر مارے تو برابر مذاہب ائمہ اور اقوال الرجال کی بھرمار نظر آئیگی۔ تعلید جامد کو جانے دیجئے وہ واقعی مذموم ہے۔ مگر انصاف یہ ہے کہ اس بیچاری میں وہ مفاسد شنیعہ کب کسی نے دیکھے جو اس کے بالمقابل کی کھلی آزادی میں آجتک ہمیشہ اسلام مشاہدہ کرتا چلا آیا ہے۔ مانا معتدل پابندی محض خانہ ساز ہیں۔ لیکن ائمہ دین خصوصاً صحابہ رضوان کا بالکل پاس خاطر اٹھا دینا بھی شریعت نے کب روا رکھا۔ افراط و تفریط کی حدود کو چھوڑ کر جماعت کے ساتھ میانہ رو چلنے ہی میں تو ہمارا دین وابستہ رکھا ہوا ہے۔ دیکھئے خدا تعالیٰ فاتحۃ القرآن میں جہاں راہ استقامت کے حصول کی دعا سکھاتا ہے۔ اس راہ کی ساتھ ہی تشریح بھی فرما دیگئی ہے کہ جس پر پہلے خدا کے فضل والے لوگ گئے ہوں اسی طرح قرآن شریف میں اور جگہ جہاں رسول صلعم کے برخلاف چلنے کی برائی فرمائی وہیں مومنوں کی سبیل کا اتباع چھوڑنے پر بھی خاص طور سے نوٹس لیا گیا اور حدیثوں میں بھی خیر القرون خصوصاً صحابہؓ کی جو شان آئی اور اُن کی عموماً پیروی اور بالخصوص خلفائے راشدین کی سنت پر التزام کرنیکی جو ارشادات وارد ہوئے اور اپنے بعد نبی علیہ السلام نے شیخین کے اقتدا کا جو خاص الخاص حکم دیا یہ سب اہل علم سے مخفی رہنے کی باتیں نہیں ہیں اور اسی طرح اولیٰ خلفاء راشدین کے ہاتھوں کسقدر اجرا یافتہ دینی امور لیسے جاری ہیں جن میں سرمو تفاوت کر دکھلانا امت کی امت پر شاق چلا آتا ہے۔ یہ بھی سب پر روشن ہے غور فرمائیے تو مسئلہ زیر بحث بھی انہی امور کے قریب قریب ہے۔ عمرؓ

*مذاکرات میں حصہ لینے والے اصحاب مذاکرہ کا نمبر اور تاریخ اجراء اور تاریخ تحریر مضمون خود ضرور لکھا کریں۔ مگر قمری۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

صحابہ میں ایک وہ رشد مجسم تھے جن کی رائے صائب نے کئی دفعہ آنے والی وحی کا پہلے سے استقبال کیا اور نبوت کا خاتمہ نہ ہو گیا ہوتا تو آں حضرتؐ کے بعد یہ انہی کی شان تھی صاحب مکاشفہ اور امن اسلام کا ایک دروازہ تھے۔ اگر ایسے ہی اُن کی صوابدید وں کا کسی مصلحت سے دروازہ کھلنے لگا تو پھر وقتاً فوقتاً بہتیری مصلحتیں نکلتی آئیں گی اور تمام وہ امور جنہیں پہلے کسی نے نہیں چھیڑا چھڑتے چلینگے اور اس طرح کے اُدھیڑ بنوں میں اسلام کا آشوکرسا بنجانا ظاہر ہے اعاذنا اللہ منہ

(ب) ہمارے متبوع اس میں کیا فرماتے ہیں؟ عصمت نکاح کا تحفظ ایک ظاہر اور اصل امر ہے اس ظاہری حکم کے مضمون پر ایک روائت مرفوعہ آئی مگر ثبوت سے ایسی گری ہوئی کہ محدثین اُسے منکر اور متروک تلاتے ہیں۔ صحابہؓ سے اسکے مطابق ایک قول علیؓ کا ملتا ہے یا ایک روایت صحابہ سے بھی اور بس بمگر صحابہ کی ایک جماعت نے جن کے ہیرو امیر فاروقؓ ہیں اس ظاہر سے عدول کرکے یہ صاف حکم دیا ہے کہ مفقود کی بیوی چار سال انتظار کے بعد چار ماہ ۱۰ شب (دس دن لکھنے والے بڑی مسامحت کرتے ہیں) گزار کر نکاح جدید کرلے۔ اور اس حکم پر اس وقت کے تمام موجودین میں سے کسی ایک کی مخالف آواز کا بھی کہیں سے پتہ نہیں ملتا۔

کوئی ایسا واقعہ عہد نبوی میں نہ ہوتا جیسا کہ خیال کیا گیا ہے قطعی امر نہیں نہ عمرؓ کا ایسا قطعی فیصلہ دینا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ضرور قیاس امر تھا اور انہیں سنت سے اس میں کسی وجہ بصیرت نہ تھی۔ اور نہ ہی علیؓ کا اصل اور ظاہر کے مطابق کہنا کچھ اس بات کی بیّن دلیل ہو سکتا ہے کہ سنت سے کچھ ثابت ہوتا تو اختلاف کیوں کرتے۔ کیونکہ اول تو یہی معلوم نہیں کہ علی* نے فیصلہ فاروقی کا کچھ علم پا کر ایسا مخالف کہا یا انہیں اس کی خبر ہی نہیں ہوئی بلکہ یہ کہیں اس سے علیحدہ ہی

۵ل مذاکرات علمیہ میں نفس مسئلہ پر تائید یا تردید ہونی چاہئے۔ اس قسم کے تمہیدی مواعظ بجائے خود مستحسن ہیں مگر مقام مذاکرہ میں اجنبی۔ (ایڈیٹر)

فتوے دے رہے ہیں۔ دوسرے سنت کے ناطق ہوتے ہوئے لاعلمی یا کسی تاویل کی بنا پر صحابہؓ میں برابر اختلافات ہوا کئے ہیں تو پھر یہ کیا بات ہے صحابہؓ کا اختلاف (جسے دکھلا کر اس مسئلہ میں اور اور اختلافات اُٹھانے کی گنجائش نکالی گئی ہے) تو حقیقت ہستی رکھتا ہے۔ آئیے اب اُن کے اتفاق کی کیفیت پر بھی کچھ تفصیلی نظر ڈالیں جسے صاحب سبل السلام نے مجملاً وجماعۃ من الصحابۃ کے لفظ سے ذکر کیا ہے اور وہ اصل پانچ ممتاز صحابی ہیں عمرؓ عثمانؓ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن عمر۔ عبداللہ بن مسعود عمرؓ کا فیصلہ تو سب سے اول اور سب سے پہلی حدیث کتاب موطا مالکؒ میں مسند مروی ہے۔ اور عثمانؓ کی نسبت محلی شرح موطا میں لکھا ہے قال الزہری فرقضی بذ الک عثمان بعد عمرؓ یعنی عمر کے بعد عثمان نے بھی یہی فیصلہ دیا۔ اور ابن عباس اور ابن عمر صاحبان کا اثر ابن ابی شیبہ کی روایت سے تعلیق مغنی شرح دارقطنی ص۴۲۱ ج۲ میں بدیں الفاظ وارد ہے کہ ان ابن عباس وابن عمر فقالا جمیعا تربص اربع سنین یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر دونوں صاحبوں نے مفقود کی بیوی کا ذکر چھیڑا اور دونوں بزرگوں نے بالاتفاق یہ کہا کہ چار سال بیٹھے۔ اور روایت ابن مسعود کا حوالہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں قد اخرج عبد الرزاق وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ باسانید صحیحۃ عن عمر منہا لعبد الرزاق من طریق الزہری عن سعید ان عمر وعثمان قضیا انہا تربص اربع سنین واخرج سعید بن منصور بسند صحیح عن ابن عمر وابن عباس قالا ابن اللہ وثبت ایضاً عن عثمان وابن مسعود فی روایۃ (فتح الباری پ۲۲ ص۱۹۹) یعنی چار سال ٹھیرنے کا فیصلہ صحیح سندوں کے ساتھ عمرؓ و عثمانؓ اور ابن عمرؓ و ابن عباس سب سے ثابت ہے اور ابن مسعود سے بھی ایک روایت ہے۔ اس سے آگے حافظؒ ایک قول کی ترجیہ میں پھر لکھتے ہیں کہ للاتفاق خمسۃ من الصحابۃ یعنی اس میں پانچ صحابیوں کا اتفاق

ثابت ہے اوران اکثر روایتوں کو تلخیص حبیر میں بھی ص۳۲۷ سے ص۳۲۹ تک متفرق لائے ہیں اور تعلیق مغنی میں بھی کئی طرق سے یہ روائتیں مسند مذکور ہیں حضرت عمر اور حضرت عثمان کے اپنے اپنے زمان خلافت میں فیصلہ دینے اور ابن عمرؓ و ابن عباس صاحبان کے مذاکرہ فرمانے کے وقت بھی کس کثرت سے علماء صحابہ و تابعین موجود نہ ہونگے۔ اور صحابہؓ کی پُر جوش غیرت یہ عادت بھی معلوم ہے کہ کوئی بھی زبردست سے زبردست خلاف شرع حکم نکالے تو اُس کے کیسے دامنگیر ہوتے تھے مگر اس بارے میں کسی سے کچھ بھی اعتراض منقول نہیں ہوا کیا یہ تمام تر خاموشی کسی معنے کا اتفاق نہیں ہو سکتی؟ علیؓ سے جو اُن کو خلاف ماثور ہے اس کی نسبت تصور میں آتا ہے کہ اس فیصل شدہ امر کی انہیں خبر نہ ہوئی ہو گی۔ یا ہوئی تو ایسے وقت کہ جب اُن بزرگوں سے مذاکرہ نہیں کرنے پائے۔ اور اس وجہ سے اس حکم کی حقیقت تک نہ پہنچے بلکہ اصل ظاہری حکم پر جمع رہے ورنہ موقعہ پاتے اور تحقیق میں لاتے تو وہ بھی اس طرف رجوع فرماتے۔ چنانچہ ابن مسعود کا انہی فیصلوں کے موافق قول (جو ایک روایت میں آیا ہے) ظاہر اور اغلب یہی ہے کہ انہی رجوع پر محمول ہے۔ اور بہر حال ہمیشہ خاوند ہی کی راہ دیکھتی رہنے کے اصل ظاہری حکم کے علاوہ صحابہ رضوان اللہ علیہم سے جہانتک روائتیں آئی ملتی ہیں سب اس چار سال انتظار کے فیصلہ میں منحصر ہیں اور بس! بنابریں دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ صحابہؓ میں درحقیقت کوئی اختلاف نہیں!

(ج) ہمارے قیاس کچھ نہیں۔

(۱) ہمارے علماء اپنے زعم سے یہ فرما کر قیاس سے ثابت ہونے والا کوئی امر شرعی حکم نہیں ہو سکتا جب پھر کسی مسئلہ کو میدان قیاس ہی میں ڈال کر اسپر چوگان بازی کرنی کرانی چاہیں تو تعجب ہوتا ہے کہاں تو ان بزرگان دین صحابہؓ اور خلفائے راشدین کے وہ حکم قیاس جنکی چاردیواریاں حطیم رسالت سے پیوست نہیں۔ اور آن کے حق نام لے لیکر رشد و

* صحابہ کے نام کے ساتھ "حضرت" لکھنا اردو تحریر میں ضروری ہے گو عربی میں نہیں (اڈیٹر)

حنفائیت کے فتوے شارع سے صادر ہوئے۔ قرآن شریف ہی نہیں بلکہ اگلی آسمانی کتابوں میں بھی اُنکی تعریفیں آئیں اور کہاں ہم سے ہے قیامت کے نشان پر فتن زمانہ کے ہونے والے ہم میں اُن میں جو زمین و آسمان کا فرق ہے اس کے اغیار تک قائل ہیں ؎۵۱

**حکایت** - سُنا ہے ایکدفعہ امرتسر کے کسی اعلیٰ افسر انگریز کے پاس مفقود الخبر کی بیوی کے حسب فیصلۂ فاروقی نکاح ثانی کر لینے اور پھر پہلے خاوند کے آجانے پر مقدمہ چلا جس میں استاذنا مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی رُسل بابا صاحب امرتسری کی متضاد شہادتیں تھیں۔ مولانا نے مؤطا مالکؒ سے فیصلۂ عمرؓ کا ثبوت دیا مولوی رُسل بابا صاحب نے فقہی روایتیں پیش کیں اور کئی فقہاء کے نام گنوائے - حاکم کہنے لگا نہیں عمرؓ مسلمانوں کا بڑا مشہور جرنیل ہوا ہے تم بھی کسی ایسے نامی گرامی کا فیصلہ دکھلاؤ جو وہ نہ دکھلا سکے - اور پھر لطف یہ ہوا کہ دس دس روپیہ خرچہ ملا - تو محدث ممدوح نے ہر چند اصرار کیا گیا نہ لیا کہ ناجائز ہے اسپر حاکم مارے تعجب کے اور بھی ہنستا رہ گیا۔

(۲) پچھلے ائمہ دین کے اس میں مختلف اقوال ہیں اور ایک ایک بزرگ سے کوئی کسی طرح نقل کرتا ہے اور کوئی کیسے - اور ایک ہی قسم کے دلائل سے کوئی کچھ لیتے ہیں اور کوئی کچھ - مثلاً سبل السلام میں خاوند کی عمر طبعی تک عورت کے تربص کا ایک فتوے لاکر امام یحییٰ سے یہ نقل کیا ہے کہ لا وجہ للتربص جس سے یہ سمجھا گیا کہ عورت کو کچھ بھی انتظار کرنے کی وجہ نہیں - مگر جو دلائل امام یحییٰ سے منقول ہوئے انہی دلائل کی بنا پر صاحب تعلیق مغنی مذہب صحابہؓ کی تائید کرتے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ یحییٰ شائد اُسی تربص کے منکر ہیں جو ایک دراز عمر تک کرایا جاتا ہے جبتک کہیں سے اُن کی اصل عبارت نہ دیکھی جائے۔ پورا پتہ کیا آئے - اور جس قدر صحابہؓ سے اسبارے میں ثابت ہوا جن ائمہ سے اُس کے موافق منقول ہے اس میں تو کوئی کلام نہیں - مگر باقی کسی قول کی کوئی سند نہیں ہے - شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ازالۃ الخفاء سے جو اس بارے میں نقل کیا گیا وہ بھی اسی صحابہؓ کے فیصلہ ناطق کی ترجیح اور توجیہ میں ہے اور بس کوئی اس میں معسر یا مجنون کی بیوی سے نظیر دیکر شاہ صاحب نے زوجۂ مفقود کا نیا حکم نہیں نکالا - اور شاہ صاحب جیسے حکیم الامت اور مسلم مجتہد العصر جس مسئلہ کو چھیڑ کر اُس میں کوئی جدت روا نہیں کر گئے تو اب اور کون اُن سے بڑھیا دکھائی دے رہا ہے جو کر دیگا ؎۵۲ - اور کوئی کرے بھی تو پہلے جلوۂ فاروقی تو دکھائے لڑ لیا تمام رجال مثل رجال عمرؓ لقد لیفعل حتیٰ نسمع و ننظر (یعنی پہلے اس زمانہ کا آدمی بھی تو لائے پھر کہے تو ہم دیکھیں کہ کیا کہتا ہے)

(۳) جو لوگ اپنے حقوق طلب اہل و عیال کو چھوڑ کر کہیں لاپتہ ہو جائیں اُنپر غصہ تو واقعی بڑا آتا ہے چنانچہ فیصلہ فاروقی کے واقعہ میں بھی تمیم داری عرصہ دراز تک مفقود الخبر رہنے کے بعد جب اُسوقت واپس آئے کہ اُن کی بیوی کا دوسری جگہ نکاح ہو چکا تھا تو عمرؓ نے اُنپر ناراضگی فرمائی - مگر اُنہوں نے عذر کیا کہ مجھے جن اُڑا لیگئے تھے یعنی اپنے اختیار سے کہیں نہیں رہا ہوں - لیکن جو لوگ کہیں جا کر اور نکاح کر بیٹھیں یا کسی اور جہت سے اُن کا پتہ چلے تو وہ مفقود الخبر کیسے اُن سے ستم پانے والے اُنہیں بے غیرت کہیں یا ظالم و نالائق وغیرہ سب بجا - اور اُن کی نسبت جو قانونی چارہ جوئی کریں وہ روا - اور حدیث لا ضرر و لا ضرار کے ضمن میں جو کچھ علماء نے لکھا مراد اُنکے برابر اہل ہیں اور معسر یا مُولی وغیرہ جو کچھ ہوں تو حکام اُن کا جو تدارک دیکھیں کریں اور جن کا کچھ بھی پتہ نہ چلے بلکہ سچ مچ کے مفقود الخبر ہوں تو اُن کی نسبت رجماً بالغیب کیا حکم لگایا جا سکتا ہے کیا جانیں کہیں دُور رہا پڑے ہیں یا مفقود یعقوبؑ کی طرح کسی پاس ہی کے کنوئیں میں گرائے ہوئے ہوں اور کیا خبر کسی طرح معذور ہیں یا محض بے غور یہی تو مفقود الخبر کا معسر وغیرہ معلوم الحال لوگوں سے بیّن امتیاز ہے جس سے ان کا انپر قیاس کرنا قیاس مع الفارق اور باطل ٹھیرتا ہے۔

(۴) یہی سمجھ لینا کہ چار سالہ میعاد اُس وقت اس لئے رکھی گئی تھی کہ اُن دنوں کسی کھوئے ہوئے کا پتہ اتنی مدت تک چل سکتا تھا اور اب اس کے اندر بھی مفقود الخبر کا کامل وثوق ہو سکتا ہے کئی وجہ سے درست نہیں ہے - اوّلاً یہ محض اٹکل بات ہے کسی روایت میں اتنی میعاد رکھنے کی یہ وجہ آئی معلوم نہیں ہوئی اور صحابہؓ کے وفور علم سے یوں متصور ہے کہ اگر بالفرض انہیں اس خاص مسئلہ میں سنت سے علم نہ ہو تو پانچ کی کسر کو اس طرح ادھورا رکھکر جو چار کو اختیار کر رہے ہیں تو ضرور وہ اس میں کسی طرح علیٰ وجہ البصیرۃ ہونگے - چنانچہ ایک توجیہ اس کی امام بیہقی سے منقول ہے کہ یشبہ ان یکون انما قالہ لبقاء الحمل اربع سنین (تعلیق مغنی ص ۴۲۲) یعنی چار سالہ میعاد اس واسطے فرمائی معلوم ہوتی ہے کہ اس مدت تک حمل باقی رہ سکتا ہے - ثانیاً اگر اس مدت کی کفایت پر نری نظر رکھکر یہ حکم جاری کیا ہوتا تو جب یہ مدت کافی نہ پڑی اور تمیم داری نے بعد میں بھی سر آنکالا تو پھر اس کو بدل سکتے تھے - لیکن صحابہؓ نے اس کو بدلا نہیں ایسے ہی رہی بکمار بیانہ - ثالثاً اب بھی کوئی ہو بہو تمیم کی طرح کا مفقود ہو تو اُس کا کیا پتہ جلدی ہو سکتا ہے؟ رابعاً اس وقت کسی کی خبر پانے کا پہلے زمانوں سے ممتاز ذریعہ ریل ہے یا ڈاک - مگر اوّل تو باوجود ان ذرائع کے ہوتے کسی کی موت اور زندگی تک کا پتہ نہ پا سکنا جیسا کہ اہل حدیث ۲۹ جنوری میں اس مذاکرہ کی تمہیدی سطور میں مندرج ہے ان وسائل کے ناکافی ہونے کی کافی دلیل ہے - دوسرے ریل کے ذریعہ کسی کا آنا جانا بھی ہو تو یہ کیا ضرور ہے کہ پتہ چل ہی جائے - یوسفؑ تک کیا کسی کی رسائی ہی نہیں ہوئی تھی کہ باپ کو اتنا بڑا فراق پڑا رہا - بلکہ اب تو جناب چالاکی سے اپنا آپ چھپانے کے بہت سے وجوہ بہم آسکتے ہیں اور آبادیاں ایسی گنجان ملتی ہیں کہ ایک ہی شہر کے کسی گوشے میں کوئی ہو رہے تو مدتوں مخفی رہ سکتا ہے اور کئی آدمی مشاہدے میں آتے ہیں جن کا کوئی ساری عمر پتہ نہیں پاتا - اور نہ اُن کے پچھلوں کو کوئی اُن کی

(۲۴۹) [illegible]

؎۵۱ ربیبہ بالغہ (غیر فی حجورکم) کا نکاح سوتیلے باپ کے ساتھ جائز ہونا کس کس صحابی کا قول ہے سب کو معلوم ہے - کیا علماء ربانی بھی یہی فتوے دیتے ہیں (ایڈیٹر)

؎۵۲ مقلدین بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارے امام سے بڑا کون ہے - جو ان کے خلاف کر سکے (ایڈیٹر)

مر جاسکتی ہے۔ بعض عورتیں تو ایسی بھاگ نکلتی ہیں کہ اُن کے متعلقین اُن کی تلاش میں مرتے مرجاتی ہیں مگر اُن کا عنقا کہیں قیامت ہی کو جا دیکھیں گے۔ ایک عورت کو میں نے پانچ چھ سال کے عرصہ میں اپنے ایک ہی ضلع بلکہ ایک ہی تحصیل میں تیسرے خاوند کے گھر آباد پایا بلکہ پھر سُنا کہ اُس سے بھی گئی۔ نہ اُس کے کسی پہلے خاوند کو کوئی اُس کا پتہ چلتا تھا۔ نہ نئے نکاح کرنے والوں کو کوئی اُس کا سابقہ حال کھلتا۔ کئی آدمی ایسی ہی بیویوں کی نالائقی کے پیچھے گھر بار چھوڑ نکلتے اور گمنام ہو جاتے ہیں۔ تبلائیے وہ بیگناہ کس ملامت کے مستحق ہوئے۔ اور ڈاک کا یہ حال ہے کہ اچھے طبقوں کی خاص مراعات ہی قطع نظر کئی دفعہ اس میں وہ بدعنوانیاں برتی جاتی ہیں کہ الاماں! مہینوں بلکہ برسوں کسی کو اپنے نام کے خطوط کا کوئی پتہ نہ ملے اور رجسٹرڈ مراسلات تک دوسروں کے ہاتھ جا جا کر جھوٹی رسیدیں واپس لائیں اور خصوصاً جب کوئی بدنیت ہاتھ درمیان میں کام کر رہا ہو تو یہ سب آنکھوں دیکھا ہے نہ کسی کو پوری واقفیت ہوتی ہے کہ کوئی تدارک کرائے نہ ہر کوئی تدارک کا چارہ ہی پاتا ہے۔ اور یہی حال تاروں وارون کا ہے۔ پس ایسے ذرائع پر اعتماد کرکے اتنی جلدی کسی کی مفقود الخبری کا کامل چھوڑ ناقص بھی کیا وثوق پیدا کر سکتے ہیں۔

(۵) اب عام مستورات کے سر سے کوئی شرم ہی کی چادر زیادہ اُٹھ گئی ہے تو اُسے خدا سنبھالے۔ ورنہ خطۂ عرب کی نساء سے کوئی حفظ نفس میں نہیں بڑھکر ہو سکتیں۔ نہ ذرائع معاش کی کوئی یہاں کمی ہے۔ یہ کیا عذرات خام ہیں جن کی بنا پر ہمیں اپنا پرانا دستور اسلامی بدلنا پڑے۔

(۶) اگر ہمارے ان مذاکرات اور جدید قیاسات کا کچھ نتیجہ نکلا تو مفقود کی بیوی کے لئے نکاح ثانی کرنے میں صحابہ کی تحدید سے کوئی کم تحدید رکھی جائیگی یا اسے ایسے ہی نامحدود چھوڑینگے؟ اگر تحدید ہوئی تو ہم مان اور فرما چکے ہیں کہ قیاس سے پیدا کیا ہوا کوئی امر شرعی حکم نہیں ہوتا۔ وہ تحدید شرعی نہ ہوگی۔ اور نامحدود چھوڑا تو پھر تو ایک تماشہ ہی بن جائیگا۔ ذرا آدمی ادھر ہوا اور بیوی دوسرے کے گھر آباد ہے اور کچھ اُدھر کو گیا ذرا دیر کرکے آیا تو بی بی صاحبہ کوئی مُہری فتوے لیتی ہوئی کبھی کی رخصت ہو چکی ہیں۔

(۷) آخری گزارش یہ ہے کہ مفقود الخبر تو نامعلوم الحال ہوئے اُن پر سوائے سوء ظن کے (جو شرعاً حرام ہے) کوئی کیا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ مگر اُن کی پیچھے رہنے والی بیویوں کا تو اکثر حال ہمیں روشن رہتا ہے۔ بجائے اس طرح اُن کی مرضی پر چلنے کے کوئی ہمیں اُن پر مناسب سیاست بٹھلانے کا انتظام کرانا چاہئے۔ فاروق کو نہیں دیکھا کسی عورت کو ایک جوان کا گیت گاتی سنتے ہیں تو اُس جوان ہی کو وہاں سے نکال چھوڑا۔ جناب من اگر عورتوں کا اس طرح زیادہ لحاظ کرنے پر ہم مائل ہوئے تو زنانہ معاملات کا پہلے سے بہتیرا بیڑا غرق ہو رہا ہے اور بھی رہی سہی کوئی کسر باقی نہیں رہیگی۔ والعصمۃ للّٰہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ۔

خاکسار ابو داؤد عبداللہ عفی عنہ از بہاول پور

(۱۲؍ربیع الاول)

## جناب شاہ صاحب وارثی

جناب مولانا صاحب فاضل امرتسری ادام فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کے شفقت قدیمانہ سے امید قوی ہے کہ اس مختصر مضمون کو بھی اخبار گہربار کے کسی کالم میں جگہ دیجہ ممنون و مشکور فرمادینگے۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲؍محرم ۱۳۳۳ھ کے صفحہ ۸ کالم ۳ میں قصبہ جائس ضلع رائے بریلی کے تذکرہ کے سلسلے میں جناب شاہ محمد شفیع صاحب وارثی کا بھی کچھ ذکر خیر کیا گیا تھا جسپر ہمارے مولانا شیر اسلام فاضل امرتسری مدظلہ اللہ تعالیٰ کو ایک چونک سی پیدا ہوئی۔ چنانچہ آپ اسی مضمون کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شاہ صاحب اگر وہی ہیں جو گیروے کپڑے پہنتے اور سر ننگا رکھتے ہیں۔ تو ان شاہ صاحب کو میں جانتا ہوں۔ آپ خوش شکل اور خوش لباس رہتے ہیں اور ضلع اٹاوہ کے باشندے ہیں میرے سامنے ہمیشہ توحید و سنت کی تائید اور اس قسم کے بدعتی اور شرکیہ رسوم کی تردید کیا کرتے ہیں اور اچھے اچھے مشہور اہلحدیثوں (خصوصاً خاکسار اڈیٹر) سے شاہ صاحب کو بہت محبت ہے وغیرہ۔ اُس کے بعد جناب مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس بھی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۰؍صفر ۱۳۳۳ھ کے صفحہ ۱ کالم اول میں شاہ محمد شفیع صاحب نام کے مولوی سے دوستی کا اظہار فرماتے ہوئے نہایت زوردار الفاظ میں اُن کی خوش اعتقادی کے مداح ہیں۔ غرض ہر دو مضامین بالا کو دیکھنے سے صرف اس خاکسار ہی کو نہیں بلکہ یہاں کے تمام برادران موحدین کو ایک تعجب اور سکتہ سا ہو گیا ہے کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے جو صاحب اہلحدیثوں سے اسقدر تنفر رکھتے ہوں کہ اپنی مجلس میں اہلحدیثوں کو ایک کُتّے کے لقب سے یاد فرماویں اور اہلحدیث کے سربرآوردہ علمار جناب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی و مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب وغیرہم رحمہم اللہ علیہم کی توہین و تکفیر کریں۔ اور جن کی تحریک سے جناب مولوی احمد رضا خان صاحب مرادآبادی و دیگر علمار اہلحدیث جامع مسجد میں وعظ کہنے سے ہمیشہ کے لئے روک دئیے جائیں اور حافظ عبدالسبحان صاحب مؤحد متوطن قصبہ ہذا کو صرف انکار قیام و مولود پر سخت تکلیف پہنچائی جائے اور جنکو عرس میلاد سے ایسی دلبستگی ہو کہ اُس کے منکر کو ناپاک کُتّے سے بھی بدتر جانیں تعجب ہے کہ وہ علمار اہلحدیث خاصکر جناب مولانا شیر اسلام قاطع شرک و بدعات و مولانا سفیر اہلحدیث کانفرنس سے محبت و دوستی رکھیں اور عرس و مزاروں کے شیرینی خوروں کی منت کریں۔ سمجھ میں بات نہیں آتی۔ خیال ہوتا ہے کہ جن شاہ صاحب کی خوش اعتقادی کے ہمارے دونوں فاضلان بزرگ معترف ہیں کوئی اور ہونگے۔ لیکن جب حلیہ اور لباس وغیرہ پر غور کیا جاتا ہے تو شک ہوتا ہے کیونکہ یہ حضرت بھی خوش شکل اور خوش لباس

(۲۵۰)

ahmadimuslim.de

رہتے ہیں اور ماشاء اللہ سر بھی ننگا رکھتے ہیں اور اصلی اٹاوہ کے باشندے بھی ہیں۔ اُن کے ایک پیر بھائی کے پاس خاص اُنہیں کے قلم کا لکھا ہوا ایک نوشتہ موجود ہے جس میں آپ اپنے کو اٹاوی لکھتے ہوئے پیر بھائی کو دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت عطا فرما رہے ہیں جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے:۔

فقیر حاجی شفیع احمد المعروف بہ محمد شاہ وارثی اٹاوی کہتا ہے کہ مجھکو مرشد پاک سیدنا حاجی وارث شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے اجازت دلائل الخیرات شریف کے پڑھنے کی دی بماہ ذی الحجہ ۲۲ ھ میں۔ اور فقیر اجازت دیتا ہے اپنے برادر طریقت ........ کو الخ

آپ زیادہ تر دہلی اور کانپور تشریف لیجایا کرتے ہیں۔ عبد الصمد نامی دہلی میں کوئی شاہ صاحب ہیں جن کے مسکن پر آپ کا قیام ہوتا ہے۔ کانپور میں آپ کے ایک بھائی ممتاز احمد نامی ولایتی پارچوں کے اجنٹ ہیں۔ علاوہ اس کے ہردوئی۔ سندیلہ مہوبہ وغیرہ کی طرف بھی اکثر آپ دورہ فرمایا کرتے ہیں۔

واللہ ہم لوگوں کی پریشانی کی کوئی حد نہیں خدا کرے جن شاہ محمد شفیع صاحب کی نسبت ہمارے ہر دو فاضلان بزرگ تحریر فرماتے ہیں کوئی اور ہوں لیکن اندیشہ ہے لہذا خاکسار اپنی نیز تمام برادران اہلحدیث کی پریشانی رفع کرنے کی غرض سے جناب شاہ صاحب کی خدمت بابرکت میں چند امور مندرجہ ذیل کا استفسار کرتا ہے کیا جناب شاہ محمد شفیع صاحب امورات مستفسرہ سے انکار فرما کر دل مضطر کو تسکین فرماویں گے؟ دیدہ باید۔

امورات دریافت طلب یہ ہیں۔

(۱) کیا آپ قصبہ جائس تشریف لاتے ہیں اور مسلسل قیام فرما کر رجبی کے جلسوں میں شرکت فرماتے ہیں؟

(۲) کیا آپ نے سونا شہید۔ مدو حشن شہید۔ حکیم شہید میر صاحب کی درگاہ۔ پیر حبیب دیوان شہید۔ شیخ عبداللہ شہید وغیرہ بزرگوں کے مزارات پر عرس جیلا دیا ہے؟

(۳) کیا آپ نے بالہ شام لال گڑھ والا کے احاطہ کے اندر ایک پختہ مزار پر عرس و میلہ کرنے کا ارادہ فرمایا تھا

مگر جب ہندوؤں نے یورش کی تو باز آ گئے۔ وغیرہ

(خیر خواہ اسلام عبد الصمد خان عفی عنہ خریدار ۲۵۲۵ متوطن مرانپوری ضلع سلطان پور حالوارد قصبہ جائس)

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۳ مؤرخہ ۱۲ر صفر

از مولوی ابو داؤد محمد عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ جامع مسجد بھاولپور

(۱) قرآن و حدیث اور آثار صحابہؓ سے بہ صراحت ثابت ہے کہ نماز کی ادائیگی ایمان و اسلام ہے اور اس کا چھوڑنا کفر۔ اسلئے حدیث بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ کا مضمون بمطابق ان شواہد کے یہ ہوگا کہ آدمی کو کفر سے مربوط کرنے کی چیز ترک صلوٰۃ ہے والتقدیر ترکہا رابط بینہما)

(۲) یہ معنے بھی ہو سکتا ہے کہ گو آدمی مدعی اسلام اور کفر سے انکاری ہو مگر فیصلہ کن حکم اس میں اور اس کفر میں ترک صلوٰۃ ہے چنانچہ یہ ترک ہو تو وہ کفر ہی سے لاحق ہوگا۔ یہ معنی اگرچہ بین العبد وبین الاسلام الصلوٰۃ کے جملہ سے بھی ادا ہو سکتا تھا مگر بظاہر بین بین کا لفظ جس بیاہت کا موہم ہے کہ وہ اسلام اور آدمی میں تھوڑی دیر کے لئے بھی منظور نہ فرمائی گئی اسلئے بجائے اس کے یہی جملہ مختار ہوا۔

(۳) یہ دلچسپ توجیہ بھی ہو سکتی ہے اور خیال پڑتا ہے کہ حضرت شیخ الکل دہلوی بھی تقریباً یہی فرمایا کرتے تھے کہ کفر جو کئی مدارج رکھتا ہے اس کے کمال اور آدمی کے درمیان ترک نماز کا واسطہ ہے واللہ اعلم۔

## جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۳ مؤرخہ ۱۲ر صفر

خاکسار کے نزدیک حدیث بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ کی تقدیر اور معنی یہ ہیں ای الذی یمنع من کفرہ کونہ لم یترک الصلوٰۃ (یعنی جو چیز انسان کو اس کے کفر سے منع کرتی ہے وہ نماز کا نہ چھوڑنا ہے) فاذا ترکہا لم یبق بینہ وبین الکفر حائل ۔ (پس جس وقت اس نے نماز ترک کر دی نہیں باقی درمیان اس کے اور درمیان کفر کے کوئی حائل بل دخل فیہ (بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہو گیا)

پس اس تقدیر عبارت سے حدیث کے مطلب بالکل صاف ہو گئے* کہ ترک صلوٰۃ سے انسان کفر میں داخل ہو جاتا ہے اور اقامۂ صلوٰۃ دخول فی الکفر سے مانع ہے ھکذا قال النووی"

(خاکسار خادم العلماء سجاد حسین از مین پوری)

## جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ مؤرخہ ۱۹ر ربیع الاول

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا۔

مذاکر مدیفضہ کی پیش کردہ آیت میں لزوم اشکال صرف اس تقدیر پر ہے کہ اَنْ کو مصدریہ کہا جاوے لیکن اگر مصدریہ ہی نہ مانا جاوے خواہ اس وجہ سے کہ اَنْ مصدریہ امر اور نہی پر داخل ہی نہیں ہوتا کما ھو مذھب جماعۃ من النحاۃ۔

(۲۵۱) خواہ اس سبب سے کہ یہ اَنْ مفسرہ ہے کما فی الجلالین والکشاف والبیضاوی۔

یا اس لئے کہ زائدہ ہے کما فی قولہ تعالیٰ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ تو کوئی اشکال نہیں۔

اور سراج المنیر میں فرمایا کہ یہ اَنْ محل رفع میں خبر ہے مبتدا محذوف کی وھو ھو

اور بعض نے کہا کہ محل نصب میں ہے اور لا صلہ ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ

اور بعض نے حَرَّمَ رَبُّكُمْ پر وقف کر کے کلام کو تمام سمجھا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عَلَيْكُمْ پر وقف ہے اور اَنْ معمول ہو اُوْصِيْكُمْ محذوف کا واللہ اعلم (خیر الدین احمد از سرسہ ضلع حصار)

ایڈیٹر۔ مذاکرات میں ایسی بات کہنی چاہیے جو اپنی پسندیدہ ہو۔ کسی سے نقل ہو یا اپنی ایجاد مگر یہ نہ ہو کہ صرف نقل اقوال پر قناعت ہو ورنہ بسا اوقات بے معنی طوالت کا خوف ہے۔

* مگر حدیث بھی ہی بتلگئی ورنہ رہی (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۰۰** - شیعوں سے سُنیوں کا نکاح جائز ہے۔ لڑکی شیعہ اور مرد سُنی - یا مرد شیعہ اور لڑکی سنت جماعت ہو۔ ترکہ سنت جماعت کا شیعہ کو یا شیعہ کا سنت جماعت کو بموجب شرع شریف پہنچتا ہے یا نہیں دلیل کے ساتھ تحریر فرمائیے۔

(راقم محمد صدیق علی از نگینہ محلہ سید واڑہ)

**ج نمبر ۱۰۰** - جائز ہے۔ ترکہ بھی جائز ہے گو شیعہ سخت غلطی میں ہیں مگر اُن کا اختلاف اہل سنت کے ساتھ اختلاف دینیہ نہیں بلکہ اختلاف مذہبیہ ہے - اختلاف دینیہ ہوتا ہے جس میں بناء دین میں مخالفت ہو۔ بناء دین الہامی کتاب ہے۔ شیعہ قرآن شریف کو مانتے ہیں اس لئے بناء دین میں مخالف نہیں۔ ہاں جو موجودہ قرآن کو بے اعتبار کہیں اُن مخبوط الحواسوں کا دین ہی کیا اور اسلام ہی کیا اُن سے نہ نکاح درست ہے نہ ترکہ بلکہ وہ مثل دیگر (۲۵
منکرین کے ہیں بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ۔

**س نمبر ۱۰۱** - زید ایک دوکاندار ہے اُس کے پاس عمرو نقدی سودا لینے آتا ہے تو اُس کو زید بازار کا نرخ پورا دیتا ہے۔ اور جس وقت بکر سودا لینے آتا ہے تو اُس کو بازار کے نرخ سے کم دیتا ہے۔ مثلاً گندم کا نرخ بازار میں ۲۰ سیر فی روپیہ ہے مگر جب زید کے پاس عمرو گندم لینے آتا ہے تو اُس کو ایک روپیہ نقدی ۲۰ سیر گندم دیتا ہے لیکن جس وقت زید کے پاس بکر گندم لینے آتا ہے تو اُس کو ایک روپیہ اُدھار پر ۱۶ سیر فی روپیہ دیتا ہے تو اس صورت میں ایک روپیہ نقدی کے مقابلہ میں اُدھار پر ۴ سیر فی روپیہ کم دیتا ہے تو یہ چار سیر کی کمی سود ہوگی یا نہیں۔ اگر یہ سود نہیں تو کن دلائل سے جائز ہے (یا ناجائز)

(خریدار اخبار ۳۶۳۹ غلام محمد ٹھاکر متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

**س نمبر ۱۰۲** - آجکل جو دوکاندار بازار سے چیزیں خرید کر محلہ کی دکانوں میں فروخت کرتے ہیں اس طریقہ پر کہ بازار (منڈی) سے سستا لیتے ہیں اور اپنی دوکان پر مہنگا بیچتے ہیں۔ مثلاً بازار سے دس سیر چیز خرید کر دوکان پر ۸ سیر فی روپیہ بیچتے ہیں۔ اور اُس چیز کا نرخ بازار میں ۱۰ سیر فی روپیہ ہی ہے۔ اس حالت میں اُن کا بازار کے نرخ سے نقدی پر کم دینا جائز ہے یا سود ہے۔ ہر دو مسائل کا جواب تسلی بخش عنایت فرماویں۔

(ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲** - دونوں صورتیں جائز ہیں نیل الاوطار جلد ۵ صفحہ ملاحظہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بھاؤ بتلانے میں دغا نہ کرے بلکہ صاف صاف کہے۔ یعنی یہ نہ کہے کہ منڈی میں بھی یہی بھاؤ ہے میں نے اس میں سے وغیرہ۔ بلکہ صاف کہے یہ بھاؤ دونگا۔ خریدار کی مرضی ہو لے یا نہ لے۔

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۰۳** - ایک شخص جس کی زبان سے حرفوں کی ادائگی زبان کی لکنت یا ناک میں سے آواز نکلنے کی وجہ سے نہ ہوتی ہو اور وہ کسی کی سمجھ میں مشکل سے آتا ہو اور بہرا بھی ہو تو ایسا شخص پیش امامی کے لائق ہو سکتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ اس گاؤں میں اس شخص سے قابل شخص بھی موجود ہیں اور رئیس دوسرا عالم پیش امامی کے لئے رکھنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔

(از سنگرول پیر۔ اکولہ)

**ج نمبر ۱۰۳** - قرآن مجید کو صحیح طریق سے پڑھنے کا حکم قرآن و حدیث میں آتا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وغیرہ۔ نیز سامعین شریک جماعت کو صحیح قرآن سنکر بسا اوقات تذکیر بھی ہوتی ہے۔ اس لئے حکم ہے لیئمکم اقرءکم لکتاب اللہ زیادہ قرآن پڑھنے والا امامت کرایا کرے۔ اس لئے امام ایسا شخص ہونا چاہئے جس میں یہ اوصاف ہوں کہ اُس کی قرأت ترتیل سے ہو جس سے سامعین متاثر بھی ہوں۔

**س نمبر ۱۰۴** - بعد نماز فریضہ کامل درود شریف پڑھکے اللھم انت السلام پڑھیں یا درود شریف ترک کرکے فقط اللھم انت السلام سے شروع کریں۔ درود شریف قبل پڑھنے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح ہو تو بیان کریں۔

(خاکسار قاضی غلام محی الدین خریدار اہلحدیث ۲۵۲ از کمبرلی ساؤتھ افریقہ)

**ج نمبر ۱۰۴** - اوراد مسنونہ کے لئے یہ طریق ہے کہ جو ورد کسی مقام پر ثابت ہو وہی مسنون ہے دوسرا نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص نے چھینک مار کر اللھم صل علی محمد کہا تو ابن عمر نے کہا اس موقع کے لئے ہمکو درود نہیں سکھایا گیا بلکہ الحمد للہ سکھایا گیا ہے۔ اس روایت کے مطابق بعد نماز متصل وہی دعا پڑھنی چاہیئے۔ جس کا ثبوت ملتا ہے یعنی اللھم انت السلام درود کی فضیلت بجائے خود ہے مگر وقت مناسب وہی ہے جو بتلایا گیا۔

**س نمبر ۱۰۵** - ایک شخص کے ذمہ ظہر قضا باقی ہے عصر کے وقت جماعت میں شامل ہو کر عصر ادا کی۔ اور بعد ظہر قضا پڑھنی چاہی۔ اُس وقت حاضرین مسجد ملغ ہوئے کہ اے بھائی عصر کے بعد سجدہ حرام آیا ہے مگر دلیل ندارد۔ باعث اس بات کا خلاصہ کتاب و سنت سے دیں اور یہ بھی ظاہر کریں کہ قضا شدہ ظہر کون سے وقت میں ادا کرے (ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۵** - عصر کے بعد نماز پڑھنے سے حدیث میں منع آیا ہے بعض علماء نے قضا کو اُس سے مستثنے کہا ہے مگر میری ناقص تحقیق میں احسن طریق یہ ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی (جسکی ظہر قضا ہوئی ہے) ظہر کی نیت کر کے امام مذکور کے پیچھے کھڑا ہو جائے۔ بعد ادائے ظہر عصر پڑھ لے۔ امام اور مقتدی کی نیت کا تخالف مضر نہیں جیسا کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ نفل پڑھتے تھے اور مقتدی فرض۔ دونوں کی نیت متغایر تھی۔ ائمہ میں سے امام شافعی جائز دیتے ہیں کہ عصر کے امام کے پیچھے ظہر کی نیت کر کے پڑھ سکتا ہے اگر عصر کی جماعت نہ ملتی ہو تو بھی ظہر کی نماز پہلے قضا پڑھکر عصر کی پڑھے تو بہت انسب ہے اور اگر بعد مغرب کے پڑھے تو بھی جائز ہے۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

## متفرقات

**غریب فنڈ** از میاں مولا بخش صاحب سوداگر چرم امرت سر ۸ع از شیخ فیض محمد صاحب پٹیالہ عہ ر از حکیم حبیب الرحمان صاحب حسین پور ضلع مظفر نگر ۲ ر از فوٹو فنڈ ۸ع سابقہ ۱۵ از ممانعت عہ از گلاب محمد طالبعلم بنارس مدرسہ سعیدیہ (سائل) عہ محمد زکریا طالبعلم دہلی مدرسہ ریاض العلوم (سائل) عہ ر مولوی حبیب اللہ مرزا کوٹلیا ضلع سیالکوٹ (سائل) عہ ر محمد عثمان بانکی پور سنگی مسجد (سائل) عہ ر شاہ محمد طالبعلم بنارس مدرسہ سعیدیہ (سائل) ع مولوی علی احمد سائیں ضلع پٹنہ (سائل) عہ محمد امین طالبعلم مدرسہ سعیدیہ بنارس (سائل) عہ ر بیگو میاں طالبعلم کلیانپور ضلع چمپارن (سائل) ۸ر شیخ عبد الصمد کلکتہ ہرکتابین (سائل) عہ میزان داخلہ ہے۔ میزان کل عہ ۹ صاحب نامبردگان کو اخبار جاری کیا گیا قیمت حسب قاعدہ غریب فنڈ للعہ۔ باقی عہ جمع فنڈ (اللھم زد فزد) بجیاسین

**جنازہ غائب** نہایت ہی رنج کا اظہار ہے کہ ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری کے کنبے میں طاعون نے بہت نقصان پہنچایا۔ داماد اور کئی ایک آدمی مر گئے۔ ۱۲ر فروری کو لڑکی بھی ایک شیر خوار بچہ چھوڑ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ۔ غفر اللہ لہم (اڈیٹر)

گھر تین کی اہلیہ عرصہ تک بیمار رہکر فوت ہو گئی۔ انا للہ۔ (صدر الدین موضع گھنٹے ضلع گورداسپور) میرا باپ مسمی خوبڑا نیک موحد تھا بیل گاڑی کے نیچے دبکر فوت ہو گیا انا للہ (احمد دین از موضع ترجج ضلع امرت سر)

افسوس ہے مولوی مولا بخش صاحب نوجوان فوت ہو گئے خدا اُن کے بوڑھے والد کو صبر جمیل عطا کرے۔ (عبد العلیم از پانکا ضلع مالدہ۔ بنگال)

ناظرین سے التماس ہے ان سب مرحوموں کیلئے جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہم وارحمہم

**اظہار تکلیف اور طلب دعا** ہمارے دوست مولوی محمد صاحب دبکا ری از موضع بڑھپورہ ڈاکخانہ امریا ضلع پیلی بھیت اپنی سابقہ راحت اور لاحقہ مصیبت کا مفصل بیان کر کے اہل حدیث برادران سے امداد اور دعا کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو

مصائب و آلام سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

**اصلاح اہلحدیث** ہمارے ناظرین بلکہ یوں کہئے کہ مالکان اہل حدیث اچھپہ نذر ٹولیتے ہیں۔ کہ اہل حدیث کو بشکل کتاب جلد سے لگائے جائیں۔ یعنی سالانہ جلدوں کا اتصال ہو نیز اس کے ہر پرچے کے ساتھ شروع میں فہرست مضامین ہوا کرے انشاء اللہ آیندہ اسکا اہتمام کیا جائیگا سلسل جلد درمیان میں ہو نگے۔ چونکہ رواں جلد کے ۱۵ نمبر گزر چکے ہیں جن کی مجموعہ صفحات (۲۴۰) ہیں اسلئے اس پرچہ کو نمبر ۲۴۱ سے شروع کیا گیا ہے فہرست آئندہ پرچے سے درج ہوا کریگی انشاء اللہ۔

**سکھوں کیا پنجاب میں اشاعت اسلام** سکھ قوم بڑی بہادر اور قابل توجہ ہے اس قوم کی ابتدا مسلمانوں سے بہت قریب تھی مگر ہندوانہ رسم و رواج نے انکو مسلمانوں سے ہٹا کر ہندوؤں کو زیادہ قریب کر دیا حالانکہ اس قوم کے سب سے بڑے گرو بابا نانک جی مسلمان بزرگوں سے بہت مانوس تھے ہم اس قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ علماء اسلام نے اس قوم میں اشاعت اسلام کا خیال نہ کیا تو خدا نے انہی میں سے ایک شخص سورن سنگھ کو شیخ محمد یوسف بنا کر سکھوں میں اشاعت کا کام اسکے سپرد کر دیا ہماری دلی آرزو ہے کہ خدا اس بہادر قوم کو عرب اور پٹھان بہادروں کیطرح اسلام جیسے بہادر مذہب سے بہرہ ور کرے۔ شیخ محمد یوسف صاحب گو مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں مگر ہم تو اپنے اصول کے پابند ہیں کہ مشترک کام میں ہم ایک ہیں اسلئے ہماری دعا ہے خدا شیخ صاحب موصوف کو اس مہم میں کامیاب کرے۔

# اہلحدیث کانفرنس

## کا

## سالانہ جلسہ

## بمقام علیگڈھ

## ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہو گا-

اس دفعہ پروگرام جلسہ میں تقسیم ہو گا کیونکہ بعض کے پروگرام میں بھا اوقات تغیر کرنا پڑتا ہے جو غیر موزوں ہے علیگڈھ جو ہندوستان میں علمی شہرت اور وقعت رکھتا ہے کسی سے مخفی نہیں اس لئے احباب اہلحدیث کو اس جلسے میں غیر معمولی جمعیت سے شریک ہونا چاہئے میرا پختہ خیال ہے کہ اصحاب اہلحدیث کانفرنس کو اپنی خاص طرز کی مجلس جانتے ہیں اور اُن کو ایسا ہی جاننا چاہئے اس لئے اُن کو یہ خیال ہو گا کہ ہمیں خاص دعوت نہیں آئی بلکہ وہی اعلان یا اس کے سوا جس ذریعہ سے بھی اُن کو خبر ہو جائے وہ کافی سمجھنے ہاں اپنے اپنے علاقہ کے معززین کی فہرست مہربانی کر کے بھیجدیں جنکو انکے خیال میں خصوصی خطوط جانے چاہئیں تو یہ کام البتہ کرنے کا ہے جسکی ہمیں اپنے ناظرین سے امید ہے (ابو الوفاء)

# انتخاب الاخبار

**مقدمہ** سازش دہلی کا آخری فیصلہ پنجاب چیفکورٹ نے حسب ذیل کیا ہے:۔

امیرچند۔ اودھ بہاری اور بالمکند کے مقدمات میں دہلی کے سشن جج کا فیصلہ یعنی سزائے موت کو بحال رکھا۔ بسنت کمار بسواس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی بجائے پھانسی کی سزا دیگئی۔ چرنداس کو جسے سشن جج دہلی کی عدالت نے چھوڑ دیا گیا تھا چیفکورٹ نے اُس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی۔ بلراج اور ہنومنت سہائے کو سابقہ سزا حبس دوام کی بجائے سات سات سال بعبور دریائے شور کر دیگئی۔

**دہلی** میں ۱۰ر فروری کو ایک بم پھینکا گیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ کچھ نقصان نہیں ہوا۔

**بیگم** صاحبہ بھوپال نے میدان جنگ کے مسلمان زخمی سپاہیوں کے لئے پانچ سو نسخے قرآن شریف کے بھیجے ہیں۔ (۲۵۴)

**اخبار** نیرایسٹ لندن کا نامہ نگار تبریز اپنی ۲۰ نومبر کی چٹھی میں لکھتا ہے کہ یہاں روسیوں نے پانچہزار سپاہیوں کی جمعیت سے جرمن آسٹروی اور ترکی قونصل خانوں کا محاصرہ کرکے ترکی اور آسٹروی قونصل کو گرفتار کر لیا لیکن جرمن قونصل بھاگ کر امریکن قونصل خانہ میں پناہ گزین ہو گیا۔

**ترکی** جنگی جہاز برعیلا نے مقام یالٹا (واقعہ کریمیا) پر گولہ باری کی اس کے جواب میں روسی جنگی جہازوں نے طرابزون (ترکی بندرگاہ) پر گولہ باری کی۔

**اس ہفتہ** جرمن آبدوز کشتیوں نے دو انگریزی تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا۔

**حضور** وائسرائے ہند بصرہ تشریف لیگئے تھے جہاں اُنہوں نے عرب شیوخ سے ملاقاتیں کیں۔ اور بعض کو خطابات بھی دیئے۔ بصرہ کے برطانوی سوداگروں نے ایڈریس دیا۔

**رومانیہ** نے اعلان کیا ہے کہ باوجود اجتماع افواج اُس کی غیر جانبداری میں فرق نہیں آئیگا۔

**بلقان** کی ریاستوں نے امریکہ کے کارخانجات اسلحہ کو خرید کر اسلحہ کے لئے بڑے پیمانہ پر درخواستیں بھیجی ہیں۔

**برلن** کا ایک تار مظہر ہے کہ قیصر جرمنی بڑی تیزی کے ساتھ ولہلم شافن (مشرقی پرشیا) کو روانہ ہوگئے۔

**جرمنی** میں تمام ذخائر غلہ پر گورنمنٹ نے خود قبضہ کر لیا ہے اور لوگوں میں خوراک خود تقسیم کرتی ہے۔

**جرمنی** میں سونے کی نمائش قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے جبکہ لوگوں سے استدعا کی جائیگی کہ اخراجات جنگ پورے کرنے کے لئے اپنا طلائی زیور حوالہ کریں۔

**یونان** کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چار نباہ کن کشتیوں نے دردانیال پر گولہ باری کی۔

**انگریزوں** نے مصر میں بعض عجیب وغریب لوہے کی کشتیاں گرفتار کی ہیں جن میں بیٹھکر ترک نہر کو عبور کرنا چاہتے تھے۔ ان کشتیوں میں صحرا کو عبور کرنے کے لئے پانی لایا گیا تھا۔

**ایک** جرمن سوشلسٹ اخبار گوتھا کو گورنمنٹ جرمنی نے اس لئے بند کر دیا ہے کہ اُس نے ایک مضمون میں قیصر جرمنی پر حملہ کیا تھا۔

**ہنگری** کے بہت سے نمائندوں نے وزیر اعظم آسٹریا سے درخواست کی ہے کہ صلح کرانے کی کوشش کریں۔

**روسی** آسٹریا ہنگری میں درہ ڈکلا کی جانب حملہ کر رہے ہیں۔ بکووینیا سے واپس ہو رہے ہیں اور درہ ازوک پر جرمنوں اور آسٹریوں کے حملوں کو روک رہے ہیں۔

**پولینڈ** میں جرمنوں کے حملے ناکام رہے ہیں اور وہ روسیوں کی صف کو نہیں توڑ سکے۔

**مشرقی** پرشیا میں روسیوں کو پسپا ہونا پڑا تاکہ وہ روسی حدود میں پہنچکر از سر نو روسی سپاہ کو مرتب کریں۔

**روسی** پرزمسلی (آسٹریا) کے قلعہ کا محاصرہ کر رہے ہیں۔ اور جرمن اس کی کمک کے لئے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

**جرمنی** نے سواحل برطانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کیا ہے۔ اس پر غیر جانبدار ممالک میں نامہ و پیام ہو رہے ہیں۔

**سلطنت** انگریزی نے ۳۲ ہزار بحری افسر اور سپاہی بھرتی کئے ہیں جس سے انگریزی بحری سپاہ کی تعداد ۲½ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

**بلجیم** کے تمام گرجوں میں پوپ روم کے حکم سے امن قائم ہونے کے لئے دعا مانگی گئی۔

**مسٹر** ایسکوئتھ (وزیر اعظم انگلستان) نے اعلان کیا ہے کہ چار فروری تک انگریزی فوج کا کل نقصان ایک لاکھ چار ہزار کا ہوا ہے۔

**مغربی** میدان جنگ واقع فرانس و بلجیم میں متحدہ افواج مستقل مگر بہت دھیمی رفتار سے پیشقدمی کر رہی ہیں۔

**اخبار** مانچسٹر گارڈین میں پیٹروگراڈ دارالسلطنت روس کا ۱۰ر جنوری کا ایک تار شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ طفلس (دارالخلافہ صوبہ کوہ قاف) سے جو خبریں آئی ہیں اُن کے بموجب ساری کمیش اور اردہان میں ترکوں نے سات ہزار روسی سپاہی گرفتار کئے ہیں۔

**قسطنطنیہ** میں حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا تھا:۔

**ترکی** افواج نے سرائے کمش پر خونریز جنگ کے بعد فیصلہ کن فتح حاصل کی ہے۔

۲۵ر دسمبر سے ۴ر جنوری تک ترکوں نے ۸ ہزار قیدی۔ ۸ توپیں۔ ۳۰ تیز کار توپیں اور بہت سا سامان جنگ و آلات حرب گرفتار کئے ہیں۔

(مانچسٹر گارڈین ۵ر جنوری)

# مومیائی ۲۳/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ لہذا جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۶ روپے پاؤ پختہ ۱۲ روپے مع محصول ڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام وپتہ ذیل بہت جلد روانہ فرمادیں۔ واقعی آپکی مومیائی ازحد مفید ہے۔ (۵ر جنوری ۱۵ء)

جناب عبدالحق صاحب اکبرپور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں:۔ مینے دو چھٹانک مومیائی اس سال میں منگایا تھا۔ اور ایک چھٹانک تو بیادہ کے تھانہ پر اپنے دوست کے نام سے منگایا تھا۔ دونوں آدمی بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب قائم حسین صاحب کانسٹبل تھانہ ....... کے نام سے روانہ فرمادیں (۷ر جنوری ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

# نہایت مفید اور کارآمد کتابیں ۳۷/۵۲

**حمائل شریف معرا ۱۳** } نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی نفیس لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی دی گئی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوعات وآیات کے اعداد وشمار درج ہیں۔ تقطیع اوسط۔ سفر وحضر دونوں میں کارآمد ہے۔ بوڑھوں۔ بچوں۔ عورتوں کے لئے نہایت مفید۔ مع محصول ۱۲

**سفری جیبی مترجم حمائل شریف** } یہ حمائل شریف کاڈ کے برابر ہے۔ نہایت خوشخط صحیح ترجمہ۔ کاغذ۔ چھپائی عمدہ۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے۔ مع محصول ۲/

**لکیچرار** } واعظوں۔ مقرروں۔ ایڈیٹروں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے۔ سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان کے مفصل بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتلائے گئے ہیں ۱۲/

**کریم اللغات جدید۔** ابتدائی جماعتوں کے طلباء کے لئے خصوصاً اور اردو دان اصحاب کے لئے عموماً نہایت کارآمد ہے طرز جدید۔ علاوہ محصول ۶/

**دنیائے اسلام اور عیسائیت** } اسلام نے کس طرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم وفنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے کیسے خوب مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج ۶/

**سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل** } ایک جاپانی پروفیسر مورخ نے اس عنوان سے ایک رسالہ لکھا ہے جسمیں سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر نظر کرتے ہوئے آنے والے پر آشوب زمانے کا تبصرہ کیا ہے۔ ۴/

**علم طب کا نچوڑ** } طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید وقابل قدر رسالہ ۶/

**علاج النسوان۔** عورتوں کی تمام مخصوص بیماریوں کی کیفیت اسباب وعلامات۔ اور علاج درج ہے۔ ہر گھر میں ہونی چاہئے ۶/

**ترکی کی مسلمان عورتیں** } ترکی عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان۔ عیسائی اور یہودی وغیرہ مستورات کے رسم ورواج اور تاجدید حالات اصلی قیمت ۸/ رعایتی قیمت صرف ۱۳

**فاطمہ علیہ خانم** } زمانہ حال کی سب سے بڑی عالمہ۔ فاضلہ ترکی خاتون کی زندگی کے دلچسپ وسبق آموز حالات رعایتی قیمت ۱۰/

**بشارت فاطمہ۔** ایک دلچسپ کتاب جس میں ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی تفصیلی کیفیت درج ہے ۴/

**خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر** } ہستی باری تعالے کے متعلق جدید فلسفہ اعتراضات کا دندان شکن جواب ۳/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

**اسلام اور علمائے فرنگ** } اسلام کی عظمت وصداقت پر یورپین علماء فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۳/

مسئلہ حلال۔ ... ۱/ داستان عرب (دو حصے)۔ ... ۱/

## تیرھویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲ ؍

یعنے حضرت مولٰنا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات مخصوص تھے لیکن بیداری میں کامل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی ۔ جنکو غیبت خواں حضرت ملک گئے تھے جن کی سواری کے جانور دوام غائبانہ کھاتے تھے ۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے ۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا ۔ اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید ہو کر بیعت ہو جاتے ۔ جن کو خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے مشہور عالم رودبار میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضی سنی ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں ۔ جو حج کو گئے تو راستہ میں انگریزوں نے آپکو دعوت دی ۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہو گئے ۔ جن کے ہاتھ پر الٰہ داد سنگھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات سننے کے لیئے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے (عہ)

ملنے کا پتہ ۔ منیجر صوفی بنڈی بہاؤ الدین گجرات

## اشتہار عام ۳/۱۰

ہماری دکان میں لونگی ۔ وچکہ سوتی ۔ ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کا واسطے لونگی یا چکہ درکار ہو ۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں

اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی ۔ المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۳/۱۰

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لا علاج کثرت احتلام دور ہو کر ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عہ طلاء ۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔ بالکل دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے ۔ اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ

حبوب بواسیر ہر قسم ۔ بادی ۔ آبی ۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں ۔ عہ

سرمہ مقوی چشم ۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند ۔ جالا ۔ غبار ۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عہ

دوائی چنبل و داد ۔ ہر قسم ۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے ۔ اس میں خاص صفت یہ ہے ۔ کہ خارش کی [illegible] دور ہو جاتی ہے ۔ قیمت فی [illegible]

ملنے کا پتہ ۔ منیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ

## دفتر اہلحدیث کی کتابیں

الفاروق ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مؤلفہ علامہ شبلی ۔ عہ

سیرت البخاری ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری ۔ عہ

الفوز العظیم ۔ قرآن کریم کی قسموں کی حکمت قابل دید رسالہ ۔ ۳ ؍

علم الفقہ ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث ۔ ۲ ؍

ثمرات تناسخ ۔ تناسخ کے نتائج قابل دید رسالہ ۔ ۳ ؍

نماز اور تعلیم اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ ۔ اسلامی عبادت کی فضیلت ۲ ؍

## مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جن کتابیں میں سچے واقعات نہیں اور انکو نہیں دیکھتے ۔ اخبار اہلحدیث امرتسر کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم کر سکیں ۔ قیمت مع محصول ۴ ؍ فی نسخہ اسکے اگر کل ۱۲ ؍ عہ کے نسخے بھیجے ۔

اہلحدیث کا مذہب ۔ فرقہ اہلحدیث یعنے موحدین کے مسلمہ مسایل کا بیان ۔ ۳ ؍

السلام علیکم ۔ اسلامی سلام کے احکام ۔ ۱ ؍

سر کوب بدعت ۔ بدعات کا رد ۔ ۱ ؍

اہل ملاپ ۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ۳ ؍

اسلام کی تاریخ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات ۔ بچوں کیلئے مفید ۔ ۱ ؍

اسلام اور برٹش لاء یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے ۔ کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح اور آسائش ہے ۔ ۴ ؍

ہدایت الزوجین ۔ نکاح و طلاق کے مسایل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۔ ۱ ؍

کلمہ طیبہ ۔ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے ۔ ۱ ؍

شریعت و طریقت ۔ ہر دو کا بیان ۔ ۱ ؍

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

رچیستہ پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مان سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) منیجر امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہی

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔


اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن | پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

# اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۱۷ جلد ۱۲


## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ؎ |
| روسا و جاگیرداران سے ″ | للعہ |
| عام خریداران سے ″ | ؏ |
| ″ ششماہی | ۱عہ |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس | |
| ″ ششماہی | ۳ شلنگ |

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ



## فہرست مضامین


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| ہمارے علماء کرام | ۱ |
| اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ | ۴ |
| متفرق سوالات | ۴ |
| قادیانی مشن | ۵ |
| انجمن اخوان الصفا | ۶ |
| ہندوستان چار بلاؤں میں | ۶ |
| ایک عجیب افترا | ۶ |
| نبوت | ۷ |
| کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم | ۷ |
| میاں صاحب کا مدرسہ | ۹ |
| مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ | ۱۰ |
| بقیہ تواریخ جغرافیہ وید | ۱۰ |
| جنگ کب ختم ہوگی | ۱۱ |
| فتوے ... (صفحہ ۱۲) متفرقات | ۱۳ |
| خبریں ... (صفحہ ۱۴) اشتہارات | ۱۶۔۱۵ |


## ہمارے علماء کرام

اہلحدیث علماء کا دعوٰے ہونے سے لکھنے کے قابل تھا اور ہے کہ ہم اُس ٹھیٹھ اسلام پر ہیں جو خدا نے اپنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں بھیجا جس کا نمونہ صحابہ کرام کو بنایا۔ یہی ایک آواز تھی جو یہ جماعت اہلحدیث لیکر اٹھی تھی اور یہی ایک پکار تھی جس کی بابت کہا جاتا تھا۔

؎ میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدا کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

اس آواز کے پہنچانے میں جو رکاوٹ پیش آئی اہلحدیث علماء نے بڑی مردانگی سے اُس کا مقابلہ کیا اور جوانمردی سے اُسے ہٹایا۔ نہ کبھی دم پیچھے ہٹنے نہ ہٹنے کا نام لیا۔ اہلحدیث کے علماء کو جب کسی مباحثہ میں بلایا گیا۔ اگر انہوں نے اُس مجلس کا خاتمہ اچھا سمجھا تو کبھی انکار نہیں کیا۔ اُن کے مخالفین کی طرف سے ہمیشہ اس بات پر زور رہا کہ مباحثہ عام مجلس میں ہو لیکن چونکہ عام مجلس میں فریق ثانی کی طرف سے شورش کا خطرہ ہوتا تھا اس لئے نیک نیتی سے اہلحدیث یہی کہتے رہے کہ اس طرح تحقیق نہیں ہوسکتی بلکہ فساد سے فریقین کے بدنام ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے خاص مجلس میں گفتگو ہونی چاہیے۔

امرتسر میں اہلحدیث اور حنفیہ کے کئی ایک مباحثے ہوئے جن میں سے تین خاص قابل ذکر ہیں۔

(ا) مباحثہ مابین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم پشاوری برمکان نور پوریاں۔

(ب) مباحثہ مابین مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی حبیب اللہ صاحب پشاوری

گلزار احمدی کم بینے معارج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت رعایتی ۱۲ (مینجر)

مرحومین برمکان شیخ عطا محمد مرحوم
(ج) مباحثہ مابین خاکسار اور مولوی عبد الصمد صاحب امرت سری برمکان شیخ جمال الدین سودا گر شال۔

یہ سب خاص مجلس میں بموجودگی محدود اشخاص ہوئے تو نتیجہ بھی نکلا۔

عرصہ بارہ سال سے جو بعض علماء کی مجھ سے نزاع ہے جس کا اثر بہت دور دور تک پہنچا جو سب ناظرین کو معلوم ہوگا اُس کے متعلق میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ ایک خاص مجلس میں بیٹھکر گفتگو کر کے کسی حد تک فیصلہ کر لیں۔ مگر میرے مخاطبوں نے اسطرف توجہ ہی نہ کی۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ ربیع الاول (۱۹ جنوری) کے پرچے میں میں نے پھر چار گروہان مخالفت (مولانا احمد اللہ صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی۔ قاضی عبد الاحد صاحب راولپنڈوی) کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ آؤ ایک مجلس میں محدود اشخاص کی موجودگی میں گفتگو کر کے اس نزاع کو ختم کریں۔

جماعت اہلحدیث کی گذشتہ تاریخ پر نظر کر کے خصوصاً اس امر کو مدنظر رکھکر کہ ان حضرات میں سب سے زیادہ محسن مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری الحدیث کی خود زندہ تاریخ ہیں۔ واقعات کا آپ کو علم ہے تو قوی امید تھی کہ اس تجویز کو بڑی پسندیدگی سے دیکھا جائیگا۔ اور اگر ہمارے پچھلے دن آگئے ہیں تو بس ہفتے عشرے میں ہم ایک دوسرے سے ملکر یہ شعر پڑھینگے ؎

جذبہ عشق بجدیست میان من و تو
کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

مگر ہم کو کس قدر افسوس ہے نہ صرف مجھے بلکہ ناظرین بھی اس افسوس میں میرے شریک ہونگے کہ ہمیں معقول تجویز کو ایسا پامال اور ذلیل کیا گیا کہ جس سے صاف پتہ ملتا ہے کہ ان حضرات کا یا تو فیصلہ کرانیکا منشا ہی نہیں یا ان کو اپنی مغلوبی کا اندیشہ ہے۔ حالانکہ یہاں کوئی غالب کا سوال ہے نہ مغلوب کا بلکہ سوال تو صرف یہ ہے کہ ہم سب کو ملکر کام کرنا چاہیئے اور ملنے میں جو بعض طبائع کو رکاوٹ آگئی ہے اُس کو دور کیا جائے۔ باقی ہار جیت کا ذکر ہی کیا۔ لو میں ابھی سے کہے دیتا ہوں ؎

میں بھی جھوٹا سرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تمہیں سچے ہو ہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

خیر ان چار مخاطبوں میں سے دو تو بالکل خاموش رہے دو نے اس درخواست کو قبول کیا۔ مگر دونوں کی قبولیت کی نوعیت الگ الگ ہے۔

مولانا احمد اللہ صاحب امرت سری نے کسی اور شخص سے (جو دراصل میرا مخاطب نہیں) مضمون لکھوا کر آپ اُس پر تائیدی دستخط کر کے میرے پاس بھجوایا۔ مجھے اس سے مطلب نہیں کہ تائیدی کیے یا اصلی۔ مجھے تو رفع نزاع سے غرض ہے یہ حیلے حوالے جو دنیا داری کے رنگ میں ہیں اہل علم کو زیبا نہیں کہ خطبوں میں ممبروں کے اوپر جہاں گرمی میں لوگوں کو پنکھا ہلانے سے بھی منع کریں مگر سارے خطبے میں میرے نام کا وظیفہ پڑھیں (شائد ان کو بھی منفعت ہوگا) مگر فیصلہ کے لئے ایک ایسے شخص کو اپنا امام بنائیں جس کو تاش۔ چوپٹ اور شطرنج کھیلنے سے فرصت نہ ہو کیا یہ علم کی شان ہے؟ مولانا! ہمیں کہ اسکے مریدی و یا کہ پیوستی۔

خیر مولانا کے جواب کا مختصر مضمون یہ ہے کہ
(۱) مباحثہ کھلے میدان میں بمقام امرتسر پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے تقریری ہوا کریگا۔
(۲) منصف مولانا محمود الحسن صاحب مدرس اعلےٰ مدرسہ دیوبند ہونگے۔
(۳) خرچہ ہر حال تم (ابو الوفاء) پر ہوگا۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان حضرات کو اسلام کا کچھ درد یا اس نزاع سے کوئی صدمہ ہے جسکو دور کرنا چاہتے ہوں۔ کھلے میدان میں پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے تقریری مباحثہ ہوگا۔ اللہ اکبر بہت اچھا۔ چونکہ مجھے اس نزاع کا فیصلہ کرنا منظور ہے اس لئے میں آپ کی یہ صورتیں بھی منظور کرتا ہوں بشرطیکہ آپ مندرجہ ذیل باتوں کو منظور کریں جو آپ کو منظور کرنی ہونگی :-

(الف) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہشمند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ
(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپنے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرما کر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً انہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

یہ تو ہوا امرت سری مولانا کا جواب۔ اب سنئے مولانا بٹالوی کا قصہ۔ انصاف سے کہنا پڑتا ہے کہ امرت سری حضرات کی طرح بٹالوی حضرت نے طرح نہیں دی بلکہ آمادگی کی ہے جزاھم اللہ

آپ نے ایک مضمون دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے جس کی نقل آپنے اخبار ۱۴ فروری میں بھی چھپوائی ہے آپ کا مضمون یہ ہے :-

اس دعوت کی اجابت | مولوی فقیر اللہ کو مدراس سے بلانا۔ قاضی عبد الاحد کو راولپنڈی سے آنے کی تکلیف دینا۔ شیخ فانی مولوی احمد اللہ پر بحالت موجودہ ناتوانی سیالکوٹ کے سفر کی مشقت ڈالنا "تو من تیل بلہداں" کی مثل کا مصداق ہے۔ لہذا اس معرکہ آرائی کے لئے صرف خاکسار بوڑھا جوان جو عمر میں گو ہشتاد سالہ ہے مگر ہمت اور ثبات طاقت میں چہل سالہ بلکہ اس سے بھی کم سن جوان ہے اور مصرع و بیت ذیل کا مصداق ہے :-

"بہ ہمت جوان و بہ تدبیر پیر" ؎
نظامی بسا صاحب آوازہ
کہن گشتی و پہلوان تازہ

ہر وقت حاضر ہے اور اس چیلنج کو دل سے منظور کرتا ہے اس میں نہ کسی اور منصف کی

(۱) میں نے تو سیالکوٹ کا نام نہ لیا تھا بلکہ امرت سر اور بٹالہ کا لیا تھا۔ آپ ہی ان تینوں صاحبوں کے وکیل بنجایئے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ضرورت ہے اور نہ دس بیس شرکا کی حاجت بلکہ ایک یہ بوڑھا جوان دوسرا آں عزیز نوجوان تیسرا مرزا ظفر اللہ صاحب کافی ووافی ہیں۔ مرزا صاحب کے علاوہ علماء کی اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ اہلحدیث کی جامع ومانع تعریف یہ خاکسار آپ ہی کی تصنیف سے پیش کریگا۔ پھر آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کی کلام سے پیش کریگا جو اردو میں ہے اس امر کے ثبوت کے لیے خارجی دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا۔ لہذا آں عزیز کے اردو کلام سمجھنے اور اس فیصلہ دینے کے لئے کسی عالم معقول ومنقول کی ضرورت پیش نہ آئیگی صرف مرزا صاحب کا منصف ہونا کافی ہوگا۔

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

آپ دس فروری[1] سے پہلے (کیونکہ ۱۰ فروری کے بعد مجھے ایک سفر درپیش ہے) یا بیس فروری کے بعد کوئی دن مقرر کریں اور سیالکوٹ کو چل پڑیں جس دن امرتسر سے چلنا ہو اُس دن سے مجھے اطلاع دیں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں اور امرتسر پہنچکر آں عزیز کے لئے تحت انٹر مڈیٹ کا اپنی گرہ سے خریدوں۔ میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے کہ مسٹر گلیڈسٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جس کا ذکر آں عزیز نے بطور شماتت اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں بطور صداقت اُس کا اظہار کرتا ہوں۔ اس اجابت کو آں عزیز نے روکا تو تاڑنے والے تاڑ جائینگے کہ آپ کا یہ چیلنج نہیں ہے بلکہ ایک چکمہ ہے جو ہمیشہ آپ دیا کرتے ہیں۔ بارہ برس سے آپ مجھے مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ناممکن الوقوع شرائط پیش کرکے اس کو ٹلاتے رہتے ہیں۔ ازانجملہ آپ کی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو۔ یہ شرط اس لئے وقوع میں نہیں آتی کہ آپ اپنے ہمخیال علماء (حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری وواعظ[2] عبدالعزیز رحیم آبادی وغیرہما) کو پیش کرتے ہیں اور میں اُن کو آپ کا ہمخیال سمجھکر قبول نہیں کرتا۔ میں علماء دیوبند سہارنپور کو پیش کرتا ہوں تو آپ اُن کو حنفی کہکر نہیں مانتے۔ ایسا عالم منصف کوئی نہیں ملتا جو مسلم فریقین کا ہو۔ اور مباحثہ کافور ہوجاتا ہے۔ اب جو خدا تعالیٰ نے آپکی قلم سے منصفوں میں مرزا صاحب کا نام نکلوا دیا ہے جن کو میں نے بھی مان لیا ہے۔ لہذا وقوع مباحثہ کی امید ہوگئی ہے۔ اب کسی اور عالم مسلم الفریقین کی شرط لگاؤ گے تو اہل انصاف تعین کرلینگے کہ یہ چیلنج نہیں چکمہ ہے اور یہ شرط ”نو من تیل رادھا ناچے“ کی مصداق ہے!

(راقم ابوسعید محمد حسین بٹالوی)

**ثنائی جواب** — نہ میں نے مولانا صاحبان کا نام پیش کیا نہ میں نے حنفی علماء کی منصفی سے انکار کیا۔ مولانا! میں تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ دانستہ جھوٹ بولتے ہیں حاشا وکلا۔ مگر یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو بوجہ کبرسنی کے سہو ہوگیا۔ ورنہ یاد ہوتا تو آپ علماء حنفیہ کی منصفی سے مجھے منکر نہ ٹھیراتے۔ آپ کو یاد نہیں رہا جب آپ نے تین علماء کو منصف مانا تھا جو یہ تھے۔ مولانا محمد بشیر مرحوم (اہل حدیث) مولانا عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی (حنفی) اور مولانا خلیل احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند سہارنپور (حنفی) میں نے ان تینوں کو منظور کرلیا تھا۔ کیا آپ میرے انکار کی کوئی تحریر دکھا سکتے ہیں۔ مگر آپ نے باوجود میری منظوری کے سلسلہ گفتگو آگے نہ چلایا۔ اب بھی مجھے اسی بات کا خطرہ ہے۔ مگر چونکہ مجھے خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے آپ کے ساتھ فیصلہ ہوجائے اس لئے میں اب بھی آپ ہی کی تجویز منظور کرتا ہوں پس سُنیے!۔

سب سے پہلے منصف سے استمزاج کرنا ضروری ہے پس ایک مشترک خط جسپر ہم دونوں کے دستخط ہوں مرزا ظفر اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجا جائے کہ آپ اس خدمت کو منظور کریں۔

چونکہ سابقہ تجربہ ہے کہ زبانی باتوں سے ہر فریق اپنے مفید مطلب نتیجہ نکالتا ہے جس کی تفصیل کی حاجت نہیں اس لئے ضروری ہے کہ جو بات ہو تحریری ہو۔ پس اپنے دعوے (اخراج از اہلحدیث) کو مدلل لکھکر بذریعہ منصف صاحب میرے پاس بھیجدیں میں اُس کا جواب منصف صاحب کی خدمت میں بھیجدونگا۔ اُن کا اختیار ہوگا آپ سے اُس کے متعلق کچھ دریافت کریں یا مجھ سے بھی کچھ پوچھ لیں۔ اسکے بعد فیصلہ کی ایک نقل میرے اور ایک آپ کے پاس بھیجدیں۔ نہ ہم کو جانے کی حاجت ہے نہ زبانی گفتگو کی ضرورت۔ آپ نے اگر دل سے چیلنج منظور کرلیا ہے تو یقیناً اس صورت کو بھی منظور کرینگے کیونکہ بغیر اس کے نہ فیصلہ ہوگا نہ نتیجہ۔ سیالکوٹ کی پہلی مجلس منعقدہ مکان چودھری سلطان محمد صاحب بیرسٹر آپ کو بھی یاد ہوگی۔ جسکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

باقی رہا آپ کا اپنے آپ کو پھر نوجوان کہنا اُس کا تو میں بھی قائل ہوں۔ اگر آپ ایسے جوان ہمت نہ ہوتے تو ۲۲ر نومبر کے پیسہ اخبار کے ذریعہ سرکار میں جنگی خدمت کے لئے درخواست کیوں بھیجتے خدا آپ کی یہ خدمت قبول کرے۔ آمین!

باقی تین حضرات (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی فخر الدین صاحب مدرسی اور قاضی عبدالواحد پنڈوی) کی طرف سے اگر آپ وکیل ہیں تو فبہا ورنہ آپ کو اُن کی طرف سے عذر کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ قبول!

امید ہے منظوری سے جلدی اطلاع دینگے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ نزاع میں جانا مالک کو پسند نہیں اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا!

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سستانہ دھی میں ۶-۷ مارچ کو ہوگا۔

[1] یہ مضمون مجھے ۱۰ فروری کو ملا تھا (ایڈیٹر)
[2] پھر تو سنت ہوا! کفی بھم اماما (ایڈیٹر)
[3] ہمارے لاٹ مولوی جسپر خفا ہوں اُس کو واعظ کا خطاب دیا کرتے ہیں جو قابل مدح ہے کیونکہ وعظ گوئی خدائی خلق ہے۔ یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ (ایڈیٹر)

خصائل النبی (۲۵۹)

# اہل حدیث کانفرنس

## کا

## سالانہ جلسہ

سابق پرچے میں اعلان ہو چکا ہے کہ کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ بمقام علیگڈھ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔

کانفرنس کی اغراض و مقاصد کو ملحوظ رکھکر جو صاحب کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

اصحاب اہلحدیث پر بھروسہ ہے کہ وہ اس مجلس میں شریک ہونے کے لئے کسی خاص خط یا دعوت کا انتظار نہ کریںگے۔ بلکہ اس کو اپنی دینی اور قومی مجلس جان کر شریک ہونگے۔

واضح رہے کہ پانچواں سالانہ جلسہ پنجاب سے بہت دور چلا جائیگا جس میں اہل پنجاب کو شریک ہونا ذرا زیادہ تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس لئے احباب پنجاب اپنی زندہ دلی کا ثبوت کافی پہنچا دیں۔ جو علیگڈھ کی اُن کو خطاب ملا ہوا ہے "زندہ دلان پنجاب"

بعض احباب نے تاریخوں پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں ملازموں کی تعطیل کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ کانفرنس ہذا کی تاریخیں تو مقرر ہیں۔ مارچ کا اخیر ہفتہ اور اتوار جس کا اعلان پچھلے سال پشاور میں ہو چکا تھا مگر اس دفعہ جو علیگڈھ میں مجلس شوریٰ بیٹھی تو مارچ کے اخیر پر دو مشکلات پیش آئیں۔ ایک تو طلباء علیگڈھ کالج کے امتحان کے دن تھے۔ طلباء کے وکلاء نے زور دیا کہ یہ تاریخیں مناسب نہیں۔ دوم جس مکان میں جلسہ ہوگا وہ اناج کی منڈی ہے اور اخیر مارچ کے وہاں اناج آنا شروع ہو جاتا ہے جس سے تمام مکان اور عمارتیں گھر جاتی ہیں۔ آخر تجویز ہوئی کہ اخیر فروری کے کیا جائے۔ اس پر خیال دوڑا کہ یہاں اخیر فروری کے ہمیشہ بارش ہوا کرتی ہے اسی لئے نمائش کو اخیر سے ہٹا کر وسط کیا گیا ہے۔ آخر بہت غور و فکر کے بعد یہ تاریخیں رکھی گئیں۔ ان میں اتوار اور پیر کی تعطیل بھی کہیں کہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی صورت نہ ملی۔ امید ہے ہمارے دوست ہمکو اس عذر کی وجہ سے معذور سمجھینگے۔

اصل یہ ہے کہ تعطیلات کم ہیں اور جلسے زیادہ دیکھئے ایسٹر کی تعطیلات میں دو اسلامی جلسے (حمایت اسلام اور ندوہ) ہونگے۔ حالانکہ دونوں میں شریک ہونے والے قریب قریب ایک ہی قسم کے لوگ ہیں یہاں تک کہ ہیں نے خود ندوہ کے جواب میں یہی لکھا کہ پنجاب میں حمایت اسلام کا جلسہ ہے اس لئے میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح ممکن ہے کئی ایک اصحاب نے یہ لکھا ہو کہ ندوہ کا جلسہ ہے اس لئے ہم حمایت اسلام میں نہیں آسکتے پھر منتظمان بھی حیران ہیں کریں تو کیا کریں۔ حالانکہ ان دونوں جلسوں کا انتظام ممکن تھا۔ ندوہ والے اخیر ہفتہ اور اتوار مارچ کا لے لیتے اور ایسٹر لاہور والوں کے لئے چھوڑ دیتے جس کی دو وجہیں تھیں ایک تو یہ کہ لاہور کا جلسہ ہمیشہ انہی دنوں میں ہوا کرتا ہے۔ دوم اخیر مارچ کے لاہور میں شالامار باغ کا میلہ ہوتا ہے جس کی طرف سب لوگوں کا میلان ہوتا ہے اس لئے حمایت اسلام کا جلسہ اُن تاریخوں میں مناسب نہیں مگر ندوہ کا ہو سکتا تھا۔ ممکن ہے اُن کو بھی کوئی ایسی ہی دقت پیش آئی ہو جو ہمیں آئی ہے

بہر حال امید ہے احباب اہلحدیث اپنے دینی جلسے کو بڑی تزک اور شان سے نباہینگے۔ انشاء اللہ توحید و سنت کی اشاعت کے متعلق جو جو تجاویز اُن کے خیال میں آئیں قلمبند کر کے پہلے ہی بھیجدیں تو بہتر ہے۔

# متفرق سوالات

(۱) نماز عیدین کب سے شروع ہوئیں اور کیوں۔ پہلے تھیں یا نہیں۔ اگر نہ تھیں تو کیوں۔ پہلے بھی تو اسلام تھا۔

(۲) قربانی کب سے شروع ہوئی اور کیسے۔ پہلے تھی یا نہیں۔ اگر نہ تھی تو کیوں۔ پہلے بھی اسلام تھا!

(۳) گوشت خنزیر کیوں حرام ہوا؟

(۴) جب آدمی دیدہ و دانستہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کرے تو کیوں بخشا جاویگا۔

(۵) جب مادہ نہ تھا تو خدا کس چیز کا خدا تھا۔ جب فرشتے بھی نہ تھے تو خدا کس کا خدا تھا۔

یہ ایک میرے دوست آریہ صاحب کا سوال ہے اور امید ہے کہ پوری توجہ فرماوینگے۔

(نیاز مند بابو عطا محمد ریلوے سٹیشن بٹالہ خریدار اہلحدیث ۳۵۰۰)

**جوابات** (۱) عیدین کی نماز فرض نہیں کہ پہلے زمانہ میں بھی اس کی تلاش کی جائے بلکہ ایک دینی رسم ہے۔ اور رسومات کی تبدیلی ہر نبی کے زمانہ میں بقرین مصلحت ہوتی رہی۔

(۲) قربانی پہلے بھی تھی لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا بائبل میں آج تک قربانیوں کے حکم ملتے ہیں بلکہ ہندؤں کی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت ہے منوجی فرماتے ہیں:-

یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پکشی (پرندہ) مارنے چاہئیں (سند دیتے ہیں) اگست رشی نے اگلے زمانے میں ایسا کیا (سمرتی باب ۵ فقرہ ۲۲)

اور بھی بہت سے حوالے ایسے ملتے ہیں۔

(۳) خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضر ہے اس کی حرمت بائیبل اور منوسمرتی میں بھی ہے (ملاحظہ ہو کتاب احبار باب ۱۱ فقرہ ۷) (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۱۹)

(۴) بخشش تو توبہ کے وقت جو خلوص ہوتا ہے اُس پر مبنی ہے۔ اگر وہ ہے تو بخشش بھی ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ وہ خلوص اس پر مبنی ہے کہ توبہ کرنے کے وقت گنہگار خدا کو اپنا حقیقی مالک سمجھکر اس کے آگے گناہ کا اقرار کرے اور اس کی بخشش مانگے تو خدا بخشدینے کا وعدہ کرتا ہے

اسی لئے ارشاد ہے ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ اس آیت میں عباد کی اضافت اپنی طرف کرکے قبولیت توبہ کی بناء اور فلاسفی بتلائی ہے۔ اشارہ کیا ہے کہ قبولیت توبہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ بندوں کا اصلی مالک اور اُن کی فطرت سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ ان سے گناہ کا ہوجانا تعجب نہیں اس لئے بخشش بھی محال نہیں ہے۔

(۵) یہ سوال تو آریہ سماج پر وارد ہوتا ہے ہم پر نہیں کیونکہ آریوں کے نزدیک خدا مادہ کا اور روح کا خالق نہیں بلکہ وہ اجسام کا خالق ہے (بہت خوب) لیکن جس حالت میں بعد پرلے (فنا) کے تمام اجسام منتشر ہوکر مادہ کی . . . . . لطیف حالت میں چلے جاتے ہیں اُس وقت خدا کس چیز کا خدا ہوتا ہے مادہ اور روح کا تو ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ اُس کی مخلوق نہیں۔ مخلوق نہیں تو مملوک بھی نہیں پھر خدائی کیسی؟ ہاں اسلام سرے سے اس بناء کو غلط قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک خدا کے سوا جو چیزیں ہیں اُن میں سے کوئی چیز بھی خدا کی عمر کے برابر نہیں۔ خدا کی عمر میں کسی چیز کو برابر سمجھنا خدا کا شریک بنانا ہے جس کو اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس لئے خدا کی خدائی اُس کا ذاتی وصف ہے کسی مخلوق کے وجود پر منحصر نہیں بلکہ کسی چیز کا ہونا اُس کی خدائی کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ ہر چیز کا خدا کہلاسکے۔ اس لئے کہ اگر کوئی چیز اُس کے برابر کی ہوئی تو وہ اُس کا خدا نہ ہوگا حالانکہ اسلام کہتا ہے ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس اسلام اپنا اعتقاد کھلے لفظوں میں ظاہر کرتا ہے ؎

جب کچھ نہ تھا تب نراکار تھا
خلقت کو پیدا کرنہار تھا

## قادیانی مشن
### ایک سوال

جناب مولانا السلام علیکم۔ میں پشاور گیا تھا وہاں مولوی غلام حسن رجسٹرار مرزائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک تقریر کی جس کا مطلب یہ تھا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی[1] ہوسکتی ہے۔ اس دعوے پر انہوں نے یہ آیت پڑھی فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ؛

اس کے متعلق اُنہوں نے یہ کہا کہ اہل سنت بھی اس بات کے قائل ہیں کہ اولیاء اللہ کو بھی اطلاع علی الغیب ہوتی ہے حالانکہ آیت موصوفہ میں اطلاع علی الغیب صرف رسولوں کے لئے ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ بھی رسول ہیں مگر غیر تشریعی۔

دوسری آیت انہوں نے یہ پڑھی یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ؛

یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد آنحضرت کے نبوت غیر تشریعی جاری ہے کیونکہ یَاْتِیَنَّ صیغہ مضارع کا ہے۔ امید ہے اس کے جواب سے خورسند فرماویںگے (صاحبزادہ عبدالحی خریدار ۲۵۶۵)

**جواب** اہل سنت اولیاء اللہ کے الہامات کے قائل ہیں مگر اس تشریح کے ساتھ کہ ثبوت احکام میں بجوے نارزد۔ یعنی حضرات انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم کی اطلاع علی الغیب حجت شرعی ہے اسی لئے وہ مثبت احکام شرعیہ ہے مگر اولیاء اللہ کے الہام اور اطلاع علی الغیب کو یہ درجہ حاصل نہیں اسی لئے پہلے کا منکر کافر ہے دوسرے کا نہیں۔ لہٰذا اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں ہے نہ اہل اسلام کے کسی فرقے کے مذہب پر جائز۔ ہاں قادیانی اصطلاح جدید ہو تو لامشاحۃ فی الاصطلاح مگر اسپر سوال یہ پیدا ہوگا کہ قادیانی اصطلاح میں اولیاء اللہ اگر غیر تشریعی نبی ہیں تو انکا انکار مثل انکار انبیاء کے کفر نہیں ہونا چاہئے حالانکہ یہ لوگ (باستثناء لاہوری پارٹی) مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں اور مرزا صاحب خود بھی کہتے تھے۔ ملاحظہ ہو اشتہار معیار الاخیار۔ مدعا یہ کہ حضرات انبیاء کا غیب قطعی ہے۔ اور اولیاء کا غیب غیر قطعی ہے جو نبوت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے وہ نبی نہیں نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُس وقت بنی آدم کو یہ اطلاع دی تھی جب حضرت آدم کی توبہ قبول کرکے فرمایا تھا۔ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آوے تو جو اُس کو مانیگا نجات پاویگا جو انکار کریگا دوزخ میں جائیگا۔ اُس وقت چونکہ سلسلہ نبوت و رسالت جاری تھا اس لئے کوئی اعتراض نہ تھا لیکن جب نص قطعی مسلمہ فریقین وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ آگئی تو اس آیت کا استقبال ختم ہوگیا۔

دوسرا جواب اس کا **منطقی طریق** پر ہے کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں بلکہ اُس میں صدق و کذب دونوں (مقدم۔ ثانی) معارفت پر ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ (تو کہہ اگر خدا کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اُسکی عبادت کروں) اسی قاعدہ سے آیت موصوفہ کا مطلب بالکل صاف ہے۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں:-

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ ۸ ع ۱۱)

اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس رسول آویں جو تمکو میرے احکام سنادیں تو جو کوئی اُن احکام کے مطابق پرہیزگاری کریگا اور صالح بنے گا۔ اُسپر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوگا۔

اس آیت میں بھی جملہ شرطیہ ہے جس کا پہلا حصہ قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ کی طرح محال ہے۔ فرق

[1] غیر تشریعی نبی سے مراد قادیانی اصطلاح میں وہ نبی ہے جو صاحب وحی و الہام ہو مگر احکام مستقل اور جدید نہ بتلاوے بلکہ اپنے سے سابقہ نبی کے ماتحت ہو۔ (ایڈیٹر)

صرف یہ ہے کہ لکن تمحن ولکنّ محال بالذات ہے۔ اور نبوت بعد رسالت محمدیہ محال بالغیر ہے کیونکہ آیت کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں جملہ خبریہ ہے جس کی صداقت ضروری ہے جو نبوت بعدیہ کی نفی تام کرتی ہے۔

یہ تقریر گو علمی ہونے کی وجہ سے عام فہم نہیں لیکن غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے امید ہے ذی علم اس سے مستفید ہونگے۔

**ہمارا اپنا خیال** | بقول ؎

مجھے تو ہے مرغوب مجنوں کو لیلا
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

قادیانی مباحث میں میرا خیال ہی کچھ اور ہے۔ ہمکو نہ حیات مسیح کی بحث سے کچھ مطلب ہے نہ مرزا صاحب کی نبوت و رسالت سے بحث ہے۔ میرے سامنے سو دفعہ کہیں مسیح کی وفات ہے یا حیات۔ مرزا صاحب رسول تھے یا نبی۔ میں ان سب باتوں کو خاموشی سے سنکر کہا کرتا ہوں ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار ست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہیں (بہت خوب) ثبوت کیا؟ ان کو الہام ہوتے ہیں (بہت خوب) آؤ اُن کے الہامات کی جانچ کریں۔ اگر وہ انبیاء کے طریق پر صحیح ہیں تو علے الرأس والعین۔ اور اگر وہ مثل اضغاث احلام محض بازاری گپ ہیں تو بحث کا خاتمہ۔

**ناظرین!** کیا ہمارے طریق مباحثہ میں کوئی دھوکہ یا فریب ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس اگر یہ طریق صحیح ہے اور بیشک صحیح ہے تو سب سے پہلے ہم اُس پیشگوئی کو دیکھتے ہیں جو سچی ہوتی تو آج یہ سطور نہ لکھی جاتیں یعنی میری موت کے متعلق جو ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی جسپر مرزا صاحب نے اپنا سارا دارومدار رکھا تھا جس کی تصدیق عملی طور پر لدھیانہ میں ہوئی کہ مباحثہ میں ہمکو مبلغ (سہ صد) مرزائیوں کی طرف سے انعام ملا تھا فالحمد للہ۔

# انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کی بابت اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں ذکر ہو کر دوبارہ مورخہ ۱۲ فروری میں ہوا تھا اُس کے بعد مندرجہ ذیل صاحب نے اس کی ممبری قبول کی اور چندہ حسب حیثیت بھیجا۔

منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار لکھنوی۔ داخلہ ۸ ر۔ محمد اعظم صاحب لوکوشیڈ آسن سول (بنگال) داخلہ ۸ ر۔

قواعد معہ کاپی فہرست ممبران چھپوا کر ممبروں کے پاس بھیجی گئی ہے۔ حسب قواعد ممبروں کا فرض ہے کہ کل ممبران کو اُس میں درج رکھیں اور ممبر بنانے میں کوشش کرتے رہیں۔ اسی غرض کے لئے ہر ممبر کے پاس چندہ کا پیاں معہ قواعد اقرار نامہ کے بھیجی گئی ہیں جس صاحب کو اور کاپیوں کی ضرورت ہو۔ وہ طلب کر لیں۔

(سابقہ چندہ ۱۱۸ / میزان کل ۱۲۴)

# ہندوستان چار بلاؤں میں

آجکل غضب الٰہی کی آتش کچھ یورپ ہی پر جوش زن نہیں ہندوستان میں بھی دہی بلکہ اُس سے زیادہ حالت زار ہے۔ جنگ کی وجہ سے بیکاری (ایک) قحط (دو) طاعون (تین) ڈاکہ زنی (پورے چار) الامان والحفیظ۔

دہلی کے آخری بادشاہ شاہ ظفر کا شعر ہے جو آجکل ہندوستان پر چسپاں ہو رہا ہے ؎

جگر کس کس کو دوں دلیں تری ہاتھوں سے اے قاتل
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

مسلمانوں کو چاہیئے اپنے مالک سے استغفار کریں۔ پنجوقتہ نمازوں میں دعاء قنوت پڑھا کریں دعاء قنوت میں دفع بلا اور دفع قحط کی بالحاح و زاری دعا مانگا کریں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کی کبریائی اور عظمت کو دل میں بٹھانے کے لئے مندرجہ ذیل آیت قرآنی پڑھا کریں:۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ آخر تک

اللہ اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔ ہندوستان تو پہلے ہی سے بے پر و بال ہے اس میں اتنی طاقت کہاں کہ یہ ایک مصیبت کو بھی برداشت کر سکے۔ کجا چار مصائب؟ انا للہ حفظنا اللہ۔

# ایک عجیب افترا

ملتان سے خط آیا ہے:۔

"مولوی نواب الدین بٹالوی عرصہ سے ملتان میں دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس دفعہ اُس نے اپنے وعظ میں بہت لن ترانیاں اظہار کیں۔ اس نے اپنے ہر ایک وعظ میں بڑے زور شور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر تقریریں کیں اور کہا کہ اس بارہ میں کوئی اہلحدیث میرے مقابلہ میں نہیں آسکتا حتے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو میں نے کئی دفعہ چیلنج دیا کہ میرے ساتھ مناظرہ کریں مگر انہوں نے پہلو تہی کی۔ غرضیکہ اس طرح کی بہت سی ہفوات رانی اُس نے کی اور عوام کالانعام کو دھوکا دیکر بہت کچھ شورش برپا کی لہذا عرض ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اطلاع دیں۔ کیا آپ نے کبھی اس سے خط و کتابت یا زبانی معاہدہ دربارہ مناظرہ کیا ہے یا نہ۔ اصلی حقیقت اس بات کی کیا ہے؟"

(المرسل۔ خدابخش عفے عنہ از ملتان شہر)

**جواب۔** نہ مجھے ان صاحب نے کبھی چیلنج دیا۔ نہ میں نے کبھی انکار کیا۔ نہ میری ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ الا گذشتہ سال ہوشیارپور کے جلسے پر ابھی میں پہنچا ہی تھا کہ یہ صاحب اپنے کمرے سے نکل کر مجھے ملے اور فرمایا "میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپکی مخالفت اب نہ کرونگا" میں نے کہا پہلے آپ یہ تو

بتلادیں آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں صاحب آپ بڑے آدمی ہیں ہمکو آپ کہاں جانیں۔ میںنے بھی کہدیا اللہ آپ کو معاف کرے۔ مجھے کسی نے کہا آپ مولوی نواب الدین ہیں! اس کے بعد نہ کسی مجلس میں اُن سے گفتگو ہوئی نہ اُنہوں نے کبھی مجھے چیلنج دیا۔ گزشتہ ایام میں امرتسر میں وعظ کرتے رہے کبھی اس قسم کا ذکر سننے میں نہیں آیا اس لئے میں (جیساکہ ایک مسلمان سے حسن ظن ہونا چاہیئے) ان سے بھی حسن ظن رکھکر کہتا ہوں کہ مولوی نواب الدین نے ایسی غلط گوئی اور بیجا تعلی اور جھوٹی شیخی سے کام نہ لیا ہوگا (جو ایک سچے مسلمان کی شان سے بعید ہے) کسی لوگوں کو اشتباہ ہوا ہو تو بعید نہیں ہے)۔ بہر حال (اللہ اعلم) اگر اُن کو کسی مسئلہ میں مجھ سے گفتگو کرنی ہو تو میں حاضر ہوں۔ غریب خانہ پر تشریف لادیں۔ نانِ جویں کھائیں اور گفتگو بھی کریں۔ خدا کے فضل سے کتب خانہ بھی ہوگا اور آرام بھی ملیگا انشاء اللہ۔ "در درویش را دربان نباید"

## نبوّت

مرسلہ مولوی عبدالمجید صاحب (از غازیپور)

نبوت کی حقیقت سمجھنے کے لئے پہلے موجودات کی ترتیب اور اُن کے سلسلہ بسلسلہ ترقی پر غور کرنا چاہیئے۔ موجودات کا پہلا مرتبہ ہے کہ صرف اجسام مفردہ یعنی عناصر موجود تھے۔ عناصر نے جب باہم ترکیب پائی تو سب سے پہلے جمادات وجود میں آئے۔ جو ترکیب عالم کا سب سے ادنے درجہ ہے۔ جمادات سے ترقی کرکے نباتات کا درجہ آیا۔ نباتات نے بھی درجہ بدرجہ ترقی کی۔ پہلے گھاس وجود میں آئی جو تخم سے نہیں بلکہ آپ سے آپ پیدا ہوتی ہے پھر درخت پیدا ہوئے۔ درختوں میں بھی درجہ بدرجہ ترقی ہوئی۔ یہاں تک کہ اس قسم کے درخت پیدا ہوئے جن میں تنہ۔ شاخ۔ پھول۔ پھل ہوتا ہے اُن کی خوراک کے لئے عمدہ زمین۔ عمدہ پانی اور عمدہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے اُن میں حیوانیت کے خواص پیدا ہوئے اور اُن کی سرحد حیوانات کے بالکل قریب ہوگئی۔ مثلاً کھجور اور خرما جن میں حیوانات کی طرح نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اور جس طرح نر و مادہ کی مباشرت سے اولاد ہوتی ہے اسی طرح اُن درختوں میں جبتک پیوند نہیں ہوتا۔ بار آور نہیں ہوتے۔ نباتات ترقی کرتے کرتے جب حیوانات سے متصل ہوجاتی ہیں تو وہ صنف پیدا ہوتی ہے جو حیوان اور نباتات کا مجموعہ ہے۔ مثلاً مونگا۔ سیپ وغیرہ۔ علاوہ اس کے وہ گھاسیں جو زمانہ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوئی ہیں اور صاف صاف حیوانیت اور نباتیت کی جامع ہیں۔ خاصکر ایک گھاس کا ذکر ڈاکٹروں نے کیا ہے جو درختوں پر لٹکی رہتی ہے اور جب کوئی جانور اُس کے قریب آتا ہے تو تیزی سے لٹک کر جانور کو لپٹ جاتی ہے اور اُس کا تمام خون چوسکر جانور کو بے جان کرڈالتی ہے۔ نباتات جب ترقی کرکے حیوان کے درجہ پر پہنچتے ہیں تو سب سے پہلے کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی وہ بھی خودرو یا جن میں حرکت اختیاری کے سوا اور کوئی چیز نباتات سے بڑھکر نہیں ہوتی۔ رفتہ رفتہ ان میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ لامسہ کے سوا ان میں اور حواس بھی پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ ایسے جانور پیدا ہوتے ہیں جن میں لامسہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ اور باصرہ تمام حواس موجود ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ترقی کی رفتار قائم رہتی ہے۔ چنانچہ ابتدائی درجہ کے جانور نخص کودن ہوتے ہیں۔ پھر تیز۔ ذہین۔ زود فہم ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے انسان کی سرحد تک آجاتے ہیں۔ مثلاً بندر وغیرہ۔ اس مرتبہ سے بھی آگے بڑھتے ہیں تو انسان کی طرح اُن کا قد بھی سیدھا ہوجاتا ہے اور اُن کے قوائے عقلیہ بہت کچھ انسان کے مشابہ ہوجاتے ہیں اُن میں چمپانزی گنجا پانزی اور گوریلا بہت مشہور ہیں۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ چنانچہ افریقہ کے بعض مقامات کے وحشی آدمیوں میں اور ان حیوانات میں بہت کم فرق رہجاتا ہے۔ یہی ترقی کا سلسلہ جو اوپر بیان ہوا خود نوع انسان میں بھی قائم رہتا ہے یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن۔ ذکا۔ صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکوتیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔

## کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

(از مولوی نور محمد صاحب ممیاں ضلع جہلم)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے رسولہ محمد وعلے آلہ واصحابہ واحبابہ وذریاتہ اجمعین۔

اما بعد۔ ہر ایک مومن پر اظہر من الشمس یہ ثابت ہے کہ نجات کا دارومدار صرف توحید آلہی و فرمانبرداری نبی علیہ السلام پر موقوف ہے۔ سوائے اس کے کوئی ایسا راستہ دیگر نہیں ہے جو ہمکو منزل مقصود تک پہنچادے۔ تابعداری رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تبھی ہوسکتی ہے جب جملہ معاملات و عبادات میں آنحضرت علیہ السلام کا طریقہ اختیار کیا جاوے سوائے اس کے ہرگز نہیں۔ پس مومن کامل کو لازم ہے کہ ہر وقت ہر کام میں پیروی سرور کائنات کا لحاظ رکھے اور اُسپر کاربند ہو کر انسان اپنے دل میں نظر انصاف سے یہ خیال کرلے کہ ساری امت پر خواہ مجتہد ہوں یا مقلد اطاعت آنحضور کی فرض ہے اور تمسک کرنا ساتھ حدیث رسول معصوم کے ضروری و لازمی بلکہ عین فرض ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے ہرگز نہیں بولا کرتے مگر جب اُن کو وحی کیجاوے۔ تو میرے دوستو!

(۲۴۳) [illegible]

غور سے خیال کرو کہ جب آپ سوائے وحی کے کلام نہ کرتے تھے تو گویا حدیث کا مضمون اللہ عزوجل کا حکم معلوم صاف ہوتا ہے بلکہ بیشک ہے پھر حدیث سے انکار کرنا انکار آلہی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ پس مومن کو لازم اور ضروری ہے کہ ترک کر دے جو خلاف حدیث ہو خواہ راوی حدیث ہو یا غیر اُس کا اور نظر نہ کرے تمام جہان کی مخالفت پر۔ بلکہ تمام امت مرحومہ کو آپ کے سامنے جناح بعوضہ کے برابر سمجھے اور خوب یقین کرے کہ قول و فعل و تقریر آپ کی مثل آفتاب عالمتاب کے ہے اور جو سوائے اس کے ہے وہ مثل ذرہ بے مقدار کے یا مانند چراغ سحری کے ہے۔ آپ غور سے دل لگا کر پڑھیں ؎

ہر کسے کو روز روشن شمع کافوری نہد
زود باشد کش بشب روغن نباشد در چراغ

اور سوائے اس کے ایمان کا نام لینا محض کذب و زور ہے۔ مگر مقلدان متعصبین فقط براہ تقلید اپنے اکابر کے بقول اُن کے اس سے مستثنےٰ ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی قسم ہے تیرے رب کی اُن کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ آپ کو منصف نہ مقرر فرما دیں اُس میں جو جھگڑا پڑ جاوے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے دل میں ناراضگی آپ کے فیصلہ سے اور قبول کریں اُن کو۔ یعنی مسائل اختلافیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک منصف نہ بنا دیں اور آپ کے اقوال و افعال سے جو امر ثابت ہو اُس کو بدل و جان قبول نہ فرماویں تب تک اللہ تعالےٰ قسم کھا کر فرماتا ہے کہ وہ ہرگز مومن نہیں اور ہرگز اُن کو ایمان نہیں اس آیت شریفہ سے کیا صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر تنازع کے وقت ضروری حکم رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا جاوے۔ مگر برادران مقلدین مسائل اختلافیہ کے وقت طرح طرح سے حدیث کا انکار کرتے ہیں اور آیت کے اوپر سرسری

نظر بھی نہیں ڈالتے۔ اور قول غیر معصوم کا حدیث کے مقابلہ میں پیش کر کے اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔ حدیث نبی علیہ السلام اگر چھوٹ جاوے تو خیر ہے مگر قول امام ہرگز نہ چھوٹے۔ کیونکہ اپنی امت سے خارج ہونا پڑتا ہے۔ شاباش تقلید سو تو ایسی واہ ری تقلید تیرا ستیاناس۔ تو نے کیا کیا پردے عقلوں پر ڈالے ہیں۔ میرے دوستو آؤ لگے ہاتھ ایک چھوٹی سی آیت آپ کو سنا دوں فرمایا اللہ عزوجل نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروی اچھی۔ اس جگہ پر اللہ تعالےٰ عزشانہ نے آنحضرت کی پیروی کو اپنی پیروی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا اُس نے کہا مانا اللہ کا جب تک حدیث رسول کی تابعداری نہ کیجائے تب تک اس آیت پر عمل کس طرح سے ہوگا۔ اگر کوئی انسان پورا کامل مومن ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے اعمال ہر وقت میں مطابق حدیث شریف کے کرے۔ ورنہ مومن ہونے کا دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ اسطرح پر ارشاد فرماتا ہے:۔ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنی جس وقت جھگڑا کرو تم کسی چیز میں تو پھیر دو اُس کو اللہ اور رسول کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو ساتھ اللہ کے اور آخرت کے یہ بہتر ہے اور اچھی ہے انجام کار کو۔

پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اختلاف کے وقت اللہ اور رسول کے سوا اور کسی کی طرف رجوع کرنے کو حرام فرمایا ہے۔ مومن کو ضرور ہے کہ مسائل مختلف فیہ میں جب قرآن و حدیث کی سند ملجاوے تو پھر کسی امام و مجتہد کے قول کی طرف ہرگز رجوع نہ کرے۔ اگر تمام جہان کے علما اُس کے خلاف ہوں تو تب بھی کچھ پرواہ نہ کرے۔ اور ہرگز رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن اطاعت ہاتھ سے

نہ دیوے کہ نصوص قرآن و حدیث ہوتے ہوئے اور کسی کی اطاعت اُس کے خلاف میں کرنا گویا اُن کو الوہیت یا رسالت میں شریک کرنا ہے۔ میرے پیارے دوستو حدیث کے مقابلہ میں کسی مجتہد کا قول پیش کرنا برائے دفعیہ حدیث کے صاف شمس فی نصف النہار کی طرح شرک فی الرسالت ہے۔ کیونکہ شرک بہت سی طرح پر منقسم ہے۔ شرک فی الالوہیت۔ شرک فی العادت شرک فی العبادت۔ شرک فی الرسالت وغیرہ وغیرہ برادران۔ شرک فی الرسالت اسی کا نام ہے کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ غیر متعارض کے مقابلہ میں کسی غیر معصوم کا قول پیش کر دینا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے میرے دوست غور و خیال سے کام نہیں لیتے۔ اگر ذرا سا خیال بھی کریں تو فوراً اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں

ایک روز حضرت عبداللہ بن عمر اس طرح فرما رہے تھے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ تو آپ کے بیٹے سالم نے کہا کہ ہم تسمیہ عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع کرینگے کیونکہ زمانہ پُرفتن ہے اس لئے عورتوں کا مسجد میں نہ جانا جانے سے بہتر ہے: تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں حدیث نبوی بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم روکینگے۔ گویا تم حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے پیش کرتے ہو۔ اب میں تمھارے ساتھ کبھی کلام نہ کرونگا۔ (پھر ہرگز اُن سے بات نہ کی) میرے دلجان دوستو خیال کرو کہ حضرت سالم نے ایک مصلحت کی وجہ سے یہ کہا تھا نہ کہ انکار کیوجہ سے مگر پھر بھی والد کو اس قدر رنج پہنچا کہ بات تک کرنے سے ترک کر دی۔ کیونکہ حدیث کا ادب لحاظ نہ کیا۔ اب اسی بات کے مقابلہ میں ہم اپنے دوستوں پر فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ اب ہمارے لوگوں کی کیسی مسلمانی و تابعداری رسول اکرم ہے کچھ تو انصاف سے کام لیویں۔ سو میں نہایت ادب اور بڑے زور سے کہتا ہوں کہ حدیث کے مقابلہ میں کسی غیر کا قول پیش کرنا شرک فی الرسالت ہے۔ اگر یہ شرک نہیں تو اور کوئی چیز شرک نہیں ہے۔ غرض قرآن مجید صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ قرآن و حدیث کے خلاف

ahmadimuslim.de

ائمہ اور مجتہدین کی تقلید کرتے ہیں اور اپنے علماء اکابر دین کی باتوں اور فتووں کو باوجود ظہور خلاف نہیں چھوڑتے وہ ہرگز مسلمان نہیں - بلکہ اسلام کا توکیا ذکر وہ شرک میں گرفتار ہیں کہ اپنے اکابر و علماء کو گویا نبی اور شارع جانتے ہیں اور اُنہی کو دین کے حاکم سمجھتے ہیں اور حلت و حرمت و استحباب و کراہت میں مختار جانتے ہیں حالانکہ یہ صاف اشراک فی الالوہیت و اشراک فی الرسالت ہے - اللہ و رسول کے سوائے کسی کی مجال نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھیرا سکے یا کسی چیز پر جواز و عدم جواز کا فتوے لگا سکے جتنے اکابر دین اور مجتہدین شرع متین ہیں وہ سب ناقل اور راوی ہیں - اور اُن کی بات موافق کتاب و سنت ہے تو قابل قبول ہے ورنہ قابل ترک فافہم و اللہ الہادی

# میاں صاحب کا مدرسہ

## قابل توجہ

### تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب مرحوم

خاکسار کی تحریک بالا اخبار اہلحدیث مورخہ ۔ صفر میں شائع ہوئی تھی جس کا ماحصل یہ تھا کہ زبدۃ المحدثین علامہ سید محمد نذیر حسین صاحب طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کے مدرسہ کی مالی و علمی امداد کے لئے جمیع برادران اہلحدیث توجہ فرمائیں ۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ میری ناچیز تحریک پر کما حقہٗ توجہ نہیں فرمائی گئی ؎

کیا کروں اللہ سب ہیں بے اثر
ولولہ کیا، نالہ کیا، فریاد کیا

کیونکہ علماء کے طبقہ سے لیکر عوام الناس تک کی جانب سے "صدائے برنخواست" کا مضمون رہا - میں نے اس مسئلے پر جو غور کیا تو میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ میں اپنی بیچمدانی کی وجہ سے واقعات کا سچا فوٹو نہ کھینچ سکا اور اسی باعث سے میری روکھی پھیکی تحریر کا کوئی اثر نہیں ہوا - اگر صورت حال یہی ہے (اور یقیناً ایسی ہی ہوگی) تو للہ کوئی بزرگ قوم اس کام کو انجام دیں عند اللہ ماجور ہوں - اور اگر خدانخواستہ صورت حال دگرگوں ہے یعنی اخوان دینی کو اب قومی احساس بالکل جاتا رہا ہے اور وہ صرف آمین بالجہر یا رفع یدین کر لینے سے اپنے آپکو متبع کتاب و سنت سمجھے بیٹھے ہیں تو اُن کو اس راہ کی غلطی معلوم ہو جائیگی -

بھائیو! ہمکو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم آپ اُسوقت تک سچے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہماری اور آپ کی خواہشات اُس چیز کی تابع نہو جائیں جسکو آں سرور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم لائے ہیں لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگرے دادن و حیراں بودن

مطلب یہ کہ ہمکو ہر دینی اور دنیوی کام میں کتاب اور سنت کی پیروی بغیر چون و چرا کرنی چاہیئے - اور جب ارشاد باری عز اسمہٗ ہو رہا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (لوگو جب تک اُن چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن سے تمکو محبت ہو نیکی کا درجہ ہرگز نہ پا سکوگے) تو ہمپر لازم ہوا - ایسی درسگاہ کی مالی امداد کریں جس میں قرآن اور حدیث شریف ہی پڑھائے جاتے ہوں - اور اگر ہمنے ایسا کیا - یعنی مالی امداد دی تو انشاء اللہ تعالے ہمارے لئے جنت کا رستہ آسان ہو جائیگا - کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سلک طریقا یلتمس فیھا علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ (جو شخص طلب علم کے لئے کسی رستہ میں چلتا ہے - اللہ تعالے اُسپر بہشت کا رستہ آسان کر دیتا ہے) شائد اسپر آپ کو یہ اعتراض ہو کہ یہہ خوشخبری تو طلباء کے لئے ہے معاونین کے لئے نہیں تو عرض کرونگا کہ گھبرائیے نہیں - بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قول روح افزا سن لیجئے ارشاد ہے من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ (یعنی جو شخص کسی کو نیکی کی طرف رہبری کریگا اُسکو نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا)

لہذا پیارے بھائیو کمر ہمت باندھ لو اور جس سے جتنا ہو سکے چندہ دے - اور اگر کوئی بزرگ اس تحریک کی تائید میں کوئی مضمون لکھیں تو اُسکے ساتھ مالی امداد کا بھی اُس میں ذکر فرما دیں کیونکہ اب زبانی جمع خرچ کا وقت نہیں ہے بلکہ زمانہ عمل کو چاہ رہا ہے [۱]

حدیث شریف میں ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا (اللہ تعالے بندوں سے علم کو نہیں نکال لیگا بلکہ علماء کو اُٹھا لیگا اسلئے علم بھی اُٹھ جائیگا یہانتک کہ کسی عالم کو باقی نہ رکھیگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے اور اُن سے فتوے پوچھے جائینگے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیکر خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو گمراہ کرینگے)

پس اے میرے پیارے بھائیو! اگر آپ نے روپیہ پیسہ کا مُنہ دیکھا اور دینی مدارس کی امداد سے قاصر رہے تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جو علماء اب موجود ہیں ان کی رحلت کے بعد (خدا تعالے ان کی عمروں میں برکت دے اور ان کے فیوض کو عرصہ دراز تک جاری رکھے، آمین) کوئی عالم نہ رہیگا (کیونکہ ہم آج کل دیکھ رہے ہیں کہ عوام تو عوام اکثر علماء بھی اس زمانہ میں اپنی اولاد کو علم دینی سے بالکل بے بہرہ رکھنے لگے ہیں اور اُن کو صغر سنی سے انگریزی شروع کرا دیتے ہیں اور ایسا کیوں نہو جبکہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہی ہے کہ یوشک ان یاتی علے الناس زمان لا

[۱] میں آپ کی اس بارے متفق نہیں قوم کا حال جہاں تک مجھے معلوم ہے دینے کو تیار ہیں مگر قبل از وقت سوال کرنے لگے ہیں - مدرسہ کو باقاعدہ بنا دیں قوم کو اعتبار دلا دیں کہ ہم اس پودے کو پانی دیکر تازہ کرینگے - پھر قوم نہ دے تو الزام معقول - ابھی سے دست سوال دراز کرنا "آب ندیدہ موزہ کشیدہ" کا مصداق ہے (ایڈیٹر)

(۳۲۶۵)

یبقے من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (لوگوں پر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اُس میں اسلام کا نام ہی نام رہجائیگا اور قرآن مجید کی رسم ہی رسم رہجائیگی۔)

تو گویا وہ لوگ جو اس وقت مالی امداد نہ کرینگے وہ علم کے ڈھانے والے ٹھیریں گے۔ لہذا بھائیو! ایسی نوبت نہ آنے کے لئے ہم سب پر واجب ہے کہ اپنی بساط کے موافق ماہانہ چندہ دیا کریں۔

دیکھیں کون ہے جو اس مضمون کو ملاحظہ فرما کر سب سے پہلے اپنا چندہ روانہ کرے! اور دیکھیں کون ہے جو خدا کے رستہ میں سبقت کر کے اپنی دریادلی کا ثبوت دے۔

۷ صفر ۳۳۲ھ کے اخبار اہلحدیث میں اس عاجز نے جسقدر ماہانہ چندہ کا وعدہ کیا تھا اُس کو عالی جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت اقدس میں ارسال کر چکا اور انشاء اللہ آئندہ بھی گذرانتا رہیگا۔

خداتعالے مولوی عبدالعزیز صاحب امام تحصیلدار گوندیا کو خوش رکھے اور اُن کی دینی اور دنیوی ترقی کرے (آمین) جنہوں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ر صفر ۳۳۲ھ میں عہ ماہانہ چندہ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اور ہمکو قوی امید ہے کہ مولویصاحب موصوف نے اپنے وعدہ کا ایفا کیا ہوگا یعنی رقم چندہ ارسال کر دی ہوگی اور اُس کو ماہ بماہ ارسال فرماتے رہینگے۔

اللہ تعالے سیٹھ محمد ابراہیم صاحب فیتہ والے مقیم کورلا کو دینی اور دنیوی امور میں برکت دے (آمین) جنہوں نے میاں صاحب کے مدرسہ کی امداد کے لئے صہ روپے یکمشت عطا فرمائے ہیں۔ اور اپنی دریادلی اور قومی درد اور اسلامی حمیت کا ثبوت دیا ہے اور جن سے ہمکو امید واثق ہے کہ ماہانہ چندہ کا بھی اعلان بالضرور عنقریب فرمائینگے ؎

آخر میں ہمکو مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہٗ خلف الصدق عالیجناب مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری اور جناب حکیم احمد علیخان صاحب دہلوی کا مشکور ہونا چاہئے جنہوں نے اخبار اہلحدیث میں میری تحریک کی تائید میں مفید اور معنی خیز مضمون لکھکر جملہ اخوان دینی کو متوجہ کیا ہے خداتعالی موصوفین کی سعی مشکور فرمائے (آمین) اور ہم سب کو توفیق دے کہ اب بجائے مزید خامہ فرسائی کے چندہ دیں ؎

(الراقم العاجز عبدالحمید اٹاوی)

؎ اور احباب نے بھی وعدے کئے ہیں مگر وقت کا انتظار ہے (ایڈیٹر)

## مذاکرۂ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ۵ ربیع الاول

### بابت حدیث فضل العالم علی العابد

(از مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب از بہاولپور)

خدا جانے حضرت ایڈیٹر صاحب کوئی مشکلات الحدیث پر کتاب لکھ رہے ہیں ؎ یا کیا کہ اس طرح علمی مذاکرات سے اب دم ہی نہیں لینے دیتے۔ جزاک اللہ بیشک علماء کے علم و فضل کا اس میں ثبوت ہے؟ حدیث فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم کے اشکال میں عاجز کے نزدیک دو حل ہوسکتے ہیں

(۱) تشبیہ سے کئی غرضیں ہوا کرتی ہیں۔ اس حدیث میں عبّاد پر علماء کی فضیلت کو جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنے امتی پر فضیلت ہونے سے تشبیہ دیگئی تو اس سے اندازِ فضیلت کا بیان مقصود نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ جس طرح یہ فضیلت نبوی متحقق ہے عابد پر عالم کی فضیلت بھی اسی طرح لاریب ہے اسے فنِ بیان میں تشبیہ بغرض تقریر کہتے ہیں اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مشبہ میں بھی اس بات کو قرار و وجود ہے جو کہ مشبہ بہ میں معروف و مسلم ہے آیت مثل نورہ اور قول باری تعالے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ جیسے کئی موارد میں یہی تشبیہ ہے اور نماز کے درود متعارف میں بھی استاد یہی بتلاتے ہیں۔

(۲) صرف کلمہ طیبہ کا قائل ہونا بھی تو ایک عبادت ہے جس سے ادنے امتی اور عابد ایک ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح عالم کا فرد اکمل بھی نبی تک پہنچتا ہے اس طرح تکلف کریں تو اور بھی جواب بن سکتے ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں لفظ ادناکم سے مراد صحابہ ہیں جیسا کہ ظاہر حال خطاب اسی کا مقتضی ہے تو اب نقشہ سوال، میں مشبہ بہ کی مسافت بھی حرف ب پر ٹھیری اور پیچھے کوئی محذور باقی نہ رہا واللہ اعلم

؎ پھر وہی بات ثبت العرش ثم النقش (ایڈیٹر)

؎ بلکہ لکھو رہے ہیں اور طلباء و علماء کو مشکلات حدیث پر متوجہ کر رہے ہیں ابھی تو صرف اندرونی مشکلات کا ذکر ہے مشکل تو اُسوقت ہوگی جب بیرونی مشکلات پیش آویگی جن کے لئے ابھی ہمیں تیار رہنا چاہئے اللھم ایدنا بروح منک (ایڈیٹر)

### از مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دھلی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور مثال کو فرمایا کہ عالم کو اتنی فضیلت ہے عابد پر جتنی مجھکو ادنیٰ امتی پر مقصود اس سے یہ ہے کہ جس طرح مجھکو ادنے امتی پر بہت زیادہ اور بدرجہا فضیلت حاصل ہے اسیطرح عالم کو عابد پر بدرجہا حاصل ہے۔ مثال فضیلت کے زیادہ ہونے میں ہے کمیت و مقدار میں نہیں جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعثت انا والساعۃ کھاتین یعنے میں قیامت کے اسقدر قریب بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں سبابہ اور وسطے۔ یہاں بھی اس مثال سے زیادہ قرب مراد ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالے کا فرمانا وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ یعنی قیامت کا معاملہ ایسا ہے جیسا آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ یہاں بھی مثال زیادتی قرب میں ہے کمیت و مقدار میں نہیں فقط واللہ اعلم

## بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

(۵ فروری کے بعد)

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

ایرانیوں کی سولہ زمینیں | یہ مانی ہوئی بات ہے کہ سو گیبھو سوجی بھارا رج تمام مورث اعلے سوجی کے جد امجد بام تھے۔ (دیکھو شوریران کھنڈ ۱۱) بالعموم تمام مورخ مانتے چلے آئے ہیں کہ عراق د

ahmadimuslim.de

عرب اور عراق عجم میں مخلوق تھی - اور ایران میں سب سے اول سلطنت کی بنیاد باقاعدہ قائم ہوئی تھی - اور بابل ایران ہی میں گنا جاتا ہے اور عراق ہیں بھی شمار ہوتا ہے بدیں وجہ مانا یان ایران ہر کام میں زیادہ معتبر مانے جاتے اور بالیقین مقدم خیال کیے جاتے ہیں - بام ایران کے بادشاہوں کا شہر تھا اور سومیجو منو کے باہی ہونے کے سبب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچاتی ہے کہ ایران یا بام کے فسانے جو کہ مشہور تھے وہ آریوں کو گوشگذار ہو چکے تھے اُنہوں نے بر تقلید اُن کے اپنی خیال آرائی کی ہے - آریہ شاعروں کا ذاتی سرمایہ مبالغوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور بہت دن گزرجانے کے بعد ان کی یادداشت میں فرق آیا اور روایتیں خلط ملط ہو گئی تھیں - اس وجہ سے دونوں کے بیان میں بعد المشرقین پایا جاتا ہے اور یہ بات اُن کے ہر ایک مضمون سے عیاں ہے جیسے طبع چاہے ناظرین آزما لیں اور دونوں کی روایتوں کو مقابل کر کے مدعا اصلی پالیں - چنانچہ ایرانیوں نے بمنزلہ زمین بیان کی تھیں انہی کی تقلید سے آفریہ بھی کرتے ہیں - ایرانیوں کی زمینیں اول ملاحظہ ہوں :-

(۱) زمین اول - آریانہ ویجو ایران کی پاک زمین جس سے ایران کو عزت ہے - ویجو کے معنے بیچ والی اس سے واضح ہوا کہ جس زمین میں اللہ تعالےٰ نے آریوں کا تخم بویا اور آریہ قوم پیدا ہوئی وہ آریانہ ویجو ہے -

(۲) گنوجو کہ سگدھا نام سے بھی مشہور ہے اہتادوں کے قابل -

(۳) مرو - نہایت پاک اور بلند کوہ البرز کی نالی -

(۴) بگدھی -

(۵) نسایشیا طین کی جگہ جس میں جنت سے نکالے جانے کے بعد شیطان ڈالا گیا تھا -

(۶) ہرویو -

(۷) وکرینا -

(۸) اروا - عرب -

(۹) کھنتا -

(۱۰) ہرکوتی -

(۱۱) ہیومت -

(۱۲) رگھا - مگھوبس کی زمین اودھ -

(۱۳) چکرا -

(۱۴) ودنیا -

(۱۵) ہپتا ہندو - سپتا سندھو - پہلے یہ نام محض سندھ اور پنجاب کا ہی تھا - رفتہ رفتہ کل ہندوستان کا ہو گیا کہ وہ سین کی جگہ ہ کو بولتے ہیں اور ہندوستانی ان کی ہ کی جگہ س کو بولتے ہیں -

(۱۶) رہنا -

اس تقسیم کی علت غائی یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلی زمین آریانہ ویجو جو کہ سب طرح کی عزتوں اور عظمتوں والی ہے اُسے اپنی بدعملیوں سے گنہگار لوگ ناپاک نہ کرنے پائیں بلکہ وہاں سے الگ رہیں - بالفرض کوئی ناپاک آدمی وہاں سے الگ نہ ہو تو مار کر الگ کر دیا جاوے چنانچہ شروع میں اس پاک زمین پر قدیم آریہ بھی ایک مدت تک بستے رہے تھے - جب اُنہوں نے ایران کی آئین چھوڑ دی تو ایران والوں نے انکو لڑ بھڑ کر اس پاک زمین سے نکال دیا (ان لڑائیوں کا بیان ویدوں میں کسی کسی جگہ موجود ہے اور موقع پر عرض کیا جاویگا انشاء اللہ تعالےٰ) اور پھر وہ ہندوستان کی جانب چلے آئے - جب قدیم آریوں نے دیتی ندی چھوڑی آریانہ ویجو سے نہ بہ دستی نکال دیئے گئے - تو ایک مدت بعد کوہ البرز اور دماوند اور مازندران کی عظمت اُن کے دلوں سے جاتی رہی - وسط ہند میں پہنچے پر ہریانہ میں بود و باش کر کے سرسوتی ندی کو تقدم کیا اور ہریانہ کو تمام انسانی کی پیدائش کی جگہ فرض کر لیا کیونکہ یہ ایران کی سرزمین کی طرح اُس زمانے میں نہروں سے بھرپور اور نہایت سرسبز تھی - اور مدتوں کے ٹوٹنے بھڑنے پھرنے کے بعد اُن کو یہیں آ کر امن ملا تھا اب منو وغیرہ ان کے شاعروں نے لکھ مارا کہ تمام دنیا کے آدمی اپنی پیدائش کو یہاں کے علاقوں کے برہمنوں سے جانیں (دیکھو منو ادھیا ۲ شلوک) اور یہ مسئلہ محض ایران کی سرزمین کی عظمت گھٹانے کے لئے بنایا گیا معلوم ہوتا ہے ورنہ ہریانہ کی زمین میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی کہ عند العقل بزرگی کا باعث ہو ہاں البتہ جب سے دہلی ہندوستان کا پایۂ تخت قرار دیا گیا ہے جب سے یہ ضرور ہوا ہے کہ شمال و مغرب کی جانب سے آنے والی قوموں نے جب دہلی پر چڑھائی کی - یا ہستناپور کی یا اجمیر کی سلطنت کے لئے لڑے تو سبکے کشت و خون کیلئے وسیع میدان جوانوں کی قربانیوں کا مذبح یہی مین نصیب ہوئی اور موت کے سمندر میں جس امیر البحر کا جہاز عمر غرق ہوا یہیں ہوا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ کعبۃ اللہ کے مقابلہ میں لے ایک بنا لیا تھا ویسے ہی قدیم آریوں نے آریانہ ویجوں میں ایران کے مقابل ہریانہ کو ازل معظم و مکرم تجویز کر لیا تھا سو نہ چلا چند روز کے بعد وہ بھی یعنی کعبے کی طرح رفت و گزشت ہوا اور جس طرح ایران کے قدیم بزرگوں نے اُنہوں نے سولہ زمین کو سنا تھا ویسے تو بھول گئے مگر اپنی طرف سے گھڑ کر سولہ زمینیں جغرافیہ کے سمیت اس طرح پوری کر کے کہ جس طرح کہ ذیل کے سات زیب نو کھنڈوں میں مرقوم ہیں + (باقی دارد)

## جنگ کب ختم ہوگی؟

یورپ کے ایک مبصر نے موجودہ خونخوار جنگ میں جان و مال کے نقصان کا تخمینہ کیا ہے جس میں وہ بحساب ۱۰ فیصدی ایک کروڑ ۵۰ لاکھ جانوں کی قربانی اور ۹۴ - ارب ۲۳ کروڑ روپیہ کا نقصان دکھاتا ہے اور یہ صرف ۶ ماہ کی لڑائی کا قبض الوصول ہے پھر لکھتا ہے کہ جرمن میں خوراک کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اور رعایا گھبرا گئی ہے اور یہ قرین قیاس بھی ہے کیونکہ انگلستان نے جرمنی کی تجارت آمد و آمد تقریباً بند کر دی ہے اور جو غلہ جرمنی میں ممالک متحدہ امریکہ و کینیڈا وغیرہ سے آتا تھا وہ انگریزی جہازوں نے روک دیا ہے روس بھی بہت غلہ آتا تھا وہ بھی اس جنگ کے باعث بالکل بند ہو گیا اسلئے جرمن کی اقتصادی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے اور اب یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ جرمنی اس مہیب دیو گرسنگی سے مرعوب ہو کر دو تین ہی مہینہ کے اندر صلح کی تمنا کریگی - ادھر سامان

# فتاوی

**س نمبر ۱۰۶۔** ہر نماز میں تحیات پڑھی جاتی ہے اور اشہد ان لا کا لفظ زبان پر لاتے ہیں۔ کلمہ کی انگلی کو حرکت دیجاتی ہے اسکا شان نزول کہاں سے ہے (خاکسار قاضی غلام محی الدین خریدار اہلحدیث ع ۲۵۲ از کبرلی سوتھ افریقہ)

**ج نمبر ۱۰۶۔** اس کے متعلق حدیث ذیل آئی ہے اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلاثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ (رواہ مسلم)

یعنی آں حضرت جب قعدہ میں بیٹھتے تو اپنا داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے اور دو انگلیوں (انگوٹھا اور وسطی) سے گول عقد بنا کر سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے۔

اس روایت اور اس جیسی اور روایات سے پایا جاتا ہے کہ دونوں انگلیوں کا حلقہ تو شروع ہی سے باندھا کرتے تھے مگر انگلی کو حرکت "لا" پر دیتے تاکہ توحید کا اقرار لفظی۔ اعتقادی اور عملی تینوں طریق سے ہو والعلم عند اللہ۔

**س نمبر ۱۰۷۔** صبح کے فرض نماز میں دعاء قنوت پڑھی جاتی ہے۔ اس بارے میں شرع کا کیا حکم ہے۔ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۰۷۔** دعاء قنوت کے لئے یہ احسن واسلم طریق ہے کہ بوقت ضرورت پڑھی جائے چاہے ایک نماز میں پڑھے چاہے سب میں۔ آجکل جو بلائے عام ملک پر مسلط ہے۔ بیکاری۔ قحط۔ بیماری۔ ان سب آفات کے دفعیہ کے لئے دعاء قنوت پنجوقتہ پڑھیں اللہ تعالے رحم فرماوے۔

**س نمبر ۱۰۸۔** زید نے اتفاقاً ریل کا سفر اختیار کیا۔ بوقت مغرب مسافروں کی کثرت نے ریل گاڑی کی جائے نشست کو اندازہ سے زیادہ پُر کر دیا اور یہ گنجائش بالکل نہ رہی کہ مغرب کی نماز ادا کر سکے۔ تو ایسی حالت میں کیا زید مغرب کی نماز کو قضا کرے حالانکہ اس کو سٹیشنوں میں کچھ نہ کچھ مہلت گاڑی کے ٹھیرنے کی ملا کرتی ہے مگر زید کو یہ خوف لگا رہتا ہے کہ اس کے نماز ادا کرنے میں گاڑی نہ نکل جاوے۔ تو زید نماز قضا کرے یا کیا؟ بعض کہتا ہے نماز قضا باطل ہے کیونکہ زید بیٹھے بیٹھے مثل مریضوں کے اشاروں سے ادا کر سکتا ہے۔ کس کا خیال صحیح ہے؟ (محمد یوسف خان سوداگر چرم خریدار اہلحدیث ع ۱۸۰۹ برہمپور ضلع گنجام)

**ج نمبر ۱۰۸۔** جتنی جگہ ہو اس سے کام لیکر نماز ادا کر دے۔ وضو نہ ہو سکے تو تیمم کرلے۔ تیمم بھی نہ ہو سکے تو بے تیمم ہی پڑھ لے (صحیح بخاری کتاب التیمم باب اذا لم یجد ماء ولا ترابا) اگر ادا نہ کرے تو قضا کرے۔ قضاً باطل نہیں۔ البتہ وقت پر ادا نہ کرنے سے گناہگار ہوگا۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (نماز مسلمانوں پر وقت بوقت فرض ہے)

(۶ ہالی داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۰۹۔** بالغ عورت کو اس کا خالہ زاد یا چچا زاد یا پھوپھی زاد برادر تحریری یا تقریری طور سے سلام علیکم کہہ سکتا ہے یا نہیں جواب بحوالہ حدیث عنایت فرماویں۔ (خاکسار ظہیر الدین امرتسر خریدار ع ۲۶۰۵)

**ج نمبر ۱۰۹۔** جائز ہے صحابہ کرام اہل بیت ازواج مطہرات کو سلام علیکم کہا کرتے تھے۔

**س نمبر ۱۱۰۔** غیر مسلم اگر سلام علیکم کہے تو جواب سلام یا وعلیکم السلام کیا کہنا چاہئے۔ اور اگر مجمع عام مسلم و غیر مسلم میں گزر ہو تو سلام علیکم کس لفظ سے کہنا چاہئے؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۱۰۔** حدیث شریف میں آیا ہے کہ کفار کو السلام علیکم سے ابتدا نہ کرو۔ اس سے نتیجہ نکالا گیا ہے کہ اگر وہ السلام علیکم کہیں تو وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ اور مجمع کفار اور مومنین کا ہو تو السلام علیکم کہنا جائز ہے (صحیح بخاری) (اردو داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۱۱۔** بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اللہ نے نور محمدی کو پیدا کیا یہ خیال صحیح ہے یا غلط؟

**س نمبر ۱۱۲۔** نور محمدی جو سب سے پہلے پیدا ہوا وہ کہاں تھا اس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یا نہیں۔ (خاکسار عبد العزیز از بنولا ترائے نیپال ڈاکخانہ لوکہی ضلع دربھنگہ)

**ج نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲۔** نور محمدی کی پیدائش کا ذکر جیسا کہ قصوں اور وعظوں میں بیان کیا جاتا ہے قرآن اور حدیث میں نہیں ملتا اول ما خلق اللہ نوری روایات موجب اعتقاد نہیں۔

**س نمبر ۱۱۳۔** وتر وں میں دعاء قنوت پڑھنا فعل رسول اللہ ہے یا فعل صحابہ۔ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۱۳۔** وتروں میں دعاء قنوت کا پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بروایت صحیح ثابت نہیں۔ امام حسن فرماتے ہیں کہ میں پڑھا کرتا ہوں۔

**س نمبر ۱۱۴۔** وتر میں دعاء قنوت پڑھے تو گنہگار ہوگا یا نہیں۔ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۱۴۔** جب آں حضرت سے ثابت نہیں تو ترک پر گناہ بھی نہیں۔

**س نمبر ۱۱۵۔** وتر میں دعاء قنوت بعد رکوع کے ہاتھ اٹھا کر پڑھنا چاہئے یا قبل رکوع بعد ختم قرأت تکبیر کہکر ہاتھ باندھکر پڑھنا چاہئے یا کیسے (ایضاً)

**ج نمبر ۱۱۵۔** دونوں طرح علماء کا معمول ہے۔ مگر بعد رکوع کو ترجیح ہے۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ کہا کہ میں تمکو ایسی نماز پڑھاؤں جو آں حضرت کی نماز سے بہت مشابہ ہو۔ یہ کہکر جو انہوں نے نماز پڑھائی تو دعاء قنوت بعد رکوع کے پڑھی (صحیح بخاری باب القنوت)

**س نمبر ۱۱۶۔** اگر عشاء کی نماز میں امام بھول جاوے کہ دو رکعت کے بعد تشہد کیلئے نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جاوے اور تین رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور امام کو گمان ہو کہ میں چار رکعت پڑھ چکا: بعد سلام کے لوگوں کے کہنے سے معلوم ہو کہ تین رکعت نماز پڑھی گئی پھر ایک رکعت ادا کرنے کے بعد دونوں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا قبل سلام کے سجدہ سہو کرے یا ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا کیسے سجدہ سہو کرے (ایضاً)

**ج نمبر ۱۱۶۔** سجدہ سہو قبل سلام اور بعد سلام دونوں طرح جائز ہے بعد سلام کرے تو دونوں طرف سلام پھیر کر کرے۔

اہلحدیث کا مذہب تحت ۳۲ (صفحہ) (۲۹۲)

# متفرقات

**محمدیہ کمپنی** میں ۱۰ فروری تک کل مبلغ (۲۸۳۱ عہ) تقسیم ہوئے ہیں چند صحاب ہنوز باقی ہیں جنہوں نے ابھی تک طلب نہیں کیا ورنہ اُن کی طرف سے ہر روانگی میں دیر نہیں۔ آئندہ ہفتے باقیماندہ صحاب کی فہرست شائع کیجاویگی۔

بڑی رقم جس کی وصولی باقی تھی وہ ہنوز وصول نہیں ہوئی توقع ہے کہ وصول ہوگی احباب دعا کریں وہ شخص آجکل مقام بھتوا ضلع سارن (چھپرہ) میں انگریزی مال کی فروخت میں مصروف ہے نام اُس کا میاں اکرام الحق ہے امرتسر کا رہنے والا ہے پشمینہ کا سوداگر ہے سالم میں اجرا نہیں مگر رکاوٹ کی وجہ سے رُک گیا ہے۔ اُس علاقہ میں کسی شریک کمپنی کو ملے تو نرمی سے توجہ دلادیں۔

**الانصاف مفت** | مصنف کی طرف سے اعلان

کیا جاتا ہے کہ رسالہ الانصاف فی حق الاحناف مفت تقسیم کیا جائے پس جو صاحب لینا چاہیں فی نسخہ ۲ پائی کے حساب سے ٹکٹ محصول بھیجدیں (المشتہر ابوالحسن)

حضرت میاں صاحب کی سوانح عمری میرے پاس آگئی ہے جو صاحب خرید نا چاہیں اطلاع دیں۔

(سید ابوالحسن از دہلی پھاٹک حبش خان)

**طبی سوال** | طبیب ہو یا ایسا شخص جسکو مرض ذیل سے اُس شافی نے شفا عنایت کی ہو میرا بھائی بعارضہ سلسل البول عرصہ سات آٹھ سال سے بیمار ہے جسکی یہ حالت ہوگئی ہے کہ بدن میں طاقت نہ بدن پر گوشت ہر وقت اعضا شکنی۔ سر درد۔ زکام۔ باعث کمزوری کمر میں درد۔ غرضیکہ ہر قسم کا ہزال بلکہ سر کے بال بھی اکثر جھڑ گئے ہیں۔ پیشاب دن میں بے تعداد۔ چار منٹ دس منٹ۔ زیادہ سے زیادہ وقفہ ایک گھنٹہ بغیر سوزش۔ پیاس۔ جلن۔ تکلیف کے۔ انگریزی یونانی ویدک بشناسی کا علاج ہر چند کیا لیکن تاحال فائدہ ندارد۔ کوئی مہربان چاہے برائے خدا دوا یا نسخہ مجرب المجرب خواہ قیمتاً ارسال کرکے ثواب دارین

حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے (۲ در داخل غریب فنڈ)
(غلام حسن ٹھیکے دیاں شہر سیالکوٹ)

# تقریظات

**الاسلام۔ نفائس الحکایات** دو جلد۔ یہ تینوں کتابیں جناب مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی لطیف تصنیف ہیں۔ الاسلام میں اُن باتوں کا بیان ہے جنپر ہر ایک مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیے۔ توحید کو مسئلہ کو مفصل لکھا ہے۔ شرک کی تردید بھی کی ہے۔ (مگر ساتھ ساتھ مروجہ شرک کا نام لیکر ذکر ہوتا تو مفید تر ہوتا جیسے تعزیہ پرستی، قبر پرستی، پیر پرستی وغیرہ) دوسری کتاب کی پہلی جلد میں قرآنی قصے جمع کئے ہیں۔ دوسری میں حدیثی قصوں کا بیان ہے۔ تینوں کتابیں بچوں اور ناواقف بڑوں کے لئے مفید ہیں لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت الاسلام ۲ ر نفائس الحکایات (جلد اول) ۸ ر جلد دوم ۵ ر محصول علاوہ (پتہ نذیر محمد خان کمپنی لاہور)

**خطیب** | دہلی سے ایک ہفتہ وار اخبار خطیب نکلنا شروع ہوا ہے جس کے سرپرست خواجہ حسن نظامی صاحب اور ایڈیٹر حکیم محمد واحدی صاحب ہیں۔ ان دونوں کے زور قلم سے ملک واقف ہے مضامین بھی شاعرانہ اور ملکی ہوتے ہیں قیمت عہ (پتہ۔ منیجر خطیب دہلی)

**اعلان** | نواب صدر الدین صاحب رئیس بڈھوکی تالیفات سے انجمن ہذا کے پاس چند نسخے مرغنتی انفس صدر۔ گنجینہ ادام۔ اسلام کی خوبیاں۔ اسلام کے عقائد کے موجود ہیں جنکی قیمت ایک ایک آنہ علاوہ محصول ہے انکے علاوہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب باوا جی کی تصنیف سے معیار الالہام ۰۰ و رد خطرات راہ نجات کے بھی چند نسخے ہیں قیمت اُن کی علاوہ محصول کے چار چار آنے ہے جن صاحبوں کو ضرورت ہو بذریعہ ویلیو جلد طلب کرلیں ورنہ پھر یہ کتابیں نہیں ملینگی۔

پتہ یہ ہے (سکرٹری انجمن تائید الاسلام شہر بنارس محلہ دارانگر)

**اعلام** | مولینا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی کی کتاب نزول الابرار کے پرسے جتنے باکل تمام ہوچکے ہیں اسلئے اب کوئی صاحب اُس کیلئے ٹکٹ نہ بھیجیں۔ اُن کی تصنیفات سے جو مطبع ہذا میں طبع ہوئی ہیں صرف

المشرب الوردی باقی ہے اُس کے لئے صرف امر کے ٹکٹ فقط محصول کے لئے بھیجکر مفت حاصل کیجئے اُس کے ہمراہ آپکو دو عربی کے چھوٹے رسالے.....

عمدۃ الوفیق اور الاصباح زائد نذر کئے جائینگے علماء اور طلباء اور کل عربی دان اس موقعہ خیر کو غنیمت سمجھکر جلد اس کو منگوائیں (ملنے کا پتہ)

(منیجر سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس)

**دعاو جنازہ غائب** | جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی بھابھی صاحب اولاد ۱۷ فروری کی رات کو ۱۱ بجے دفعتاً بیمار ہوکر ۲ بجے فوت ہوگئی تمام نا بالغ کو سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ۔ ناظرین مرحومہ کے لئے دعا مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں اللھم اغفرلہا وارحمہا

**طبی سوال** | محمد یعقوب خریدار نمبر ۳۱۲۵ (بہار) بد حواسی پاگل ہوگیا ہے کوئی صاحب اس مرض کی دوا بتلادیں تو مہربانی ہوگی۔ از احمد اللہ از جوجہ گاؤں بہار

**تلاش دوست** | میرے ایک نہایت ہی مخلص دوست مولوی محمد فاضل صاحب ساکن جسنہ گسوال ضلع راولپنڈی عرصہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ مہربانی بذریعہ اخبار اطلاع دیں۔ یہ نوٹس خود اُن کی نظر سے گزرے تو وہ خود ہی بول پڑیں تاکہ کسی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(خاکسار غلام محمد شملوی وکیل ندوۃ العلماء)

**حساب دوستان** | مندرجہ ذیل احباب کی قیمت بابت ۱۹۱۵ء عنقریب ختم ہے ۱۲ مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چندہ دو ماہ کی مہلت چاہتے ہوں تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی کے واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو (خاکسار منیجر)

۶۷ + ۲۸۰ + ۲۸۲ + ۲۸۵ + ۲۹۷ + ۵۲۶ +
۵۵۶ + ۷۵۵ + ۷۶۶ + ۷۷۱ + ۱۰۹۸ + ۱۱۰۱ +
۱۱۰۷ + ۱۱۱۲ + ۱۳۶۱ + ۱۳۸۷ + ۱۳۹۸ + ۱۵۱۳ +
۱۵۳۶ + ۱۶۱۷ + ۱۶۱۸ + ۱۸۶۲ + ۱۸۶۹ + ۱۸۶۹ + ۱۸۹۷
۱۸۹۴ + ۱۹۰۶ + ۱۹۱۳ + ۱۹۸۵ + ۲۲۱۲ + ۲۲۱۴ +
۲۲۱۷ + ۲۲۱۸ + ۲۲۲۴ + ۲۲۴۱ + ۲۵۸۸ +

**مقام مسرت** ہے کہ مولوی سید عبدالسلام صاحب اور مولوی سید ابوالحسن صاحب نبیرگان حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی اور مولوی عبدالرؤف صاحب نواسہ حضرت ممدوح کا وظیفہ فی کس سہ صد سالانہ ریاست حیدر آباد میں مقرر ہوا.....

# انتخاب الاخبار

**جنگ** کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۵ ر فروری سے ۲۱ ر فروری تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

**لاہور** کے کالجوں کے چند مسلمان طلبا کچھ دنوں سے غائب ہیں خدا معلوم کہاں اور کس ارادے سے گئے

**قحط** کے باعث غریبوں کی حالت خراب ہو رہی ہے! چوریوں اور ڈاکوں کی کثرت ہے!

**لاہور** جیسے مشہور مقام میں ڈاکے پڑ رہے ہیں چنانچہ آٹھ نو ڈاکو لاہور میں گرفتار ہوئے اُن کے پاس سے بم پستول اور چھرے بھی برآمد ہوئے۔

**امرتسر** میں بھی ایسے واقعات کا ظہور ہو رہا ہے افواہ ہے کہ ایک بنئے کی دوکان سے چند بوریاں آٹے کی جاتی رہیں۔

**گورنمنٹ** پنجاب غربا کی مدد کے لئے انتظام کرنے کی فکر میں ہے مختلف جگہوں پر ایسی دوکانیں کھولی جائینگی جو غلہ بھاؤ سے سستا بیچینگی۔

**مقدمہ** سازش دہلی میں جن ملزموں کو چیف کورٹ پنجاب نے سزا دی ہے وہ سب کے سب اس حکم کے خلاف پریوی کونسل (لندن) میں اپیل کرینگے۔

**بذریعہ** تار وکیل مقرر کیا جائیگا اور اُن ملزموں کے لئے جن کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے حضور وائسرائے سے پھانسی کے التوا کی درخواست کیجائیگی

**مسالہ** سپیو آف بریویز لندن لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کے خطوط امیر افغانستان کے ساتھ اشتراک کی کوشش کا پتہ دیتے ہیں!

**افغانستان** کو آزاد ملک رکھنے کا طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا تھا کہ روس اور ہندوستان کے مابین روک رہے!

**لیکن** اب جونکہ وہ خطرہ رفع جاتی رہی ہے کیونکہ روس اور انگلستان میں دوستی ہوگئی ہے لہذا اب امیر کی شخصیت ہمارے لئے غیر ضروری ہے۔

**اس ہفتہ** امریکہ اور جرمنی کے تنازع نے خوفناک صورت اختیار کرلی ہے۔

**بنار** تنازع یہ ہے کہ گورنمنٹ جرمنی نے تمام ملکی ذخائر پر قبضہ کرلیا تھا اس لئے انگریزی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ جرمن عوام کی ضرورت کے لئے جو غلہ باہر سے جائیگا جرمن گورنمنٹ اُس کو اپنے فوجی کام میں لائیگی۔ جرمنی میں غلہ کی درآمد ممنوع اشیا کی فہرست میں داخل کردیا۔

**درآمد** غلہ کی بندش نے جرمنی میں سخت قحط کی صورت پیدا کردی۔

**اس** کے جواب میں گورنمنٹ جرمنی نے اعلان کیا کہ ۱۷ فروری کے بعد جو جہاز بھی انگلستان کو جاتا ہوا نظر آئیگا اُسے ہماری آبدوز کشتیاں غرق کرینگی

**اس** سے جرمنی کا یہ مطلب ہے کہ انگلستان میں بھی غلہ نہ جاسکے اور وہاں بھی قحط پڑ جائے!

**چونکہ** اس جرمن تجویز سے غیر جانبدار سلطنتوں نے جرمنی پر سخت اعتراض کئے!

**لیکن** جرمن اور امریکن اخبارات نے ایکدوسرے پر سخت حملے کئے اور عوام کے جوش نے معاملہ کو نہایت نازک صورت پر پہنچا دیا۔ اور دونوں ممالک میں تعلقات منقطع ہوجانے کا قوی اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔

**اس ہفتہ** بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے ایک انگریزی اور ایک فرانسیسی تجارتی جہاز کو غرق کیا

**آسٹروی** بیڑے نے مانٹی نیگرو کے بندرگاہ پر گولہ باری کی!

**دو** آسٹروی ہوائی جہازوں نے اُڑتے ہوئے شاہ مانٹی نیگرو اور اُس کی ملکہ اور شہزادیوں پر بم پھینکے لیکن وہ بچ گئے۔

**انگریزی** ہوا بازوں نے جرمن شہروں کے ہوائی جہازوں اور آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر حملہ کرکے سخت نقصان پہنچایا۔

**انگلستان** نے روس کو اب تک چار کروڑ پونڈ قرضہ دیا ہے۔

**جرمنی** میں غذا کی قلت کا اعتراف جرمن امیر البحر نے امریکن بحری فوج کے اتاچی سے کیا ہے۔

**آسٹریا** آرک ڈیوک اسٹیفن کو جس کا دُور کا رشتہ قدیمی پولینڈ کے خاندان سے ہے۔ پولینڈ کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔ عنقریب کراکو میں اس کی تاجپوشی ہوگی۔

**خیال** کیا جاتا ہے کہ اس کارروائی سے آسٹریا اہل پولینڈ کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہے!

**روسیوں** کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی پرشیا میں جرمنوں کی بہت بڑی فوج کے آجانے سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

**وینر برہند** کی مراسلت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں مشرقی پرشیا سے روسی فوجوں کو ہٹا کر پچاس میل تک روسی علاقہ میں گھس گئی ہیں!

**روسیوں** کا بیان ہے کہ دیچولا کے دائیں کنارے پر بعض حصوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے

**آسٹریا** کے علاقوں کی حالت بدستور ہے جرمن اور آسٹروی فوجوں نے متعدد حملے کئے جو پسپا کئے گئے۔

**اخبار** مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم ہنگری بیان کرتا ہے کہ اگرچہ روسیوں نے پرزمسل کا محاصرہ کر رکھا ہے تاہم بیرونی قلعے اور استحکامات جو بارہ میل تک پھیلے ہوئے ہیں ان کے قبضے میں نہیں آئے قلعے مذکور تین ماہ تک مدافعت کے قابل ہیں!

**آسٹروی** فوجوں نے پھر بلگراد (سرویہ) پر گولہ باری شروع کردی ہے۔

**اہل البانیہ** نے سرویہ پر عام حملے کرنے شروع کر دئے ہیں!

**روس** کو فخر ہے کہ اُس کے ہاں کوئی چیز گراں نہیں ہوئی (ہندوستان ہی بدنصیب ہے)

**مغربی** میدان جنگ میں متحدہ افواج دھیمی رفتار سے ترقی کر رہی ہیں۔ موسم بہار میں سخت جارحانہ کارروائی کیجائیگی۔

**ترکی** جہاز بریسلا نے بحیرہ اسود میں باربرداری کے بارہ روسی جہاز غرق کر دئے ہیں۔

---

اصلاح۔ مولانا ابو الوفا مع مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مدرسہ احمدیہ کے جلسہ کے ارادہ سے اس ہفتے گئے ہیں۔ راستہ میں۔ بھڑائچ۔ مچھلی شہر بنگر میں اُتر کر سیتا مڑھی سے علی گڑھ کالفرنس کے جلسہ پر آجائینگے انشاء اللہ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

# وہ وقت آگیا

جس کا نہایت بے صبری کے ساتھ انتظار تھا
اگر آپ نے اب بھی اسلام کا حق ادا نہ کیا تو کس دن کیجئے گا۔ سارے
ہندوستان میں **صحیفہ القمر** کی نرالی اور انوکھی باتوں کا غلغلہ پڑا ہوا ہے۔
یہ بشارت و خوشخبری کا مجموعہ ہے یہ اخلاق و فلسفہ کا معدن ہے۔ تو اور لطیف
اردوئے معلی کا مخزن ہے۔
ملک کے مشاہیر علماء و شعراء اہل قلم کے مضامین سے زینت عام ہو کر نکلتا ہے۔
عوام و خواص دونوں کی دلچسپیوں کا [illegible] بہترین علمی [illegible] ہے۔

## نمونہ

کا پرچہ دو آنے کے ٹکٹ آنے پر [illegible]
سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ششماہی [illegible]

**مینیجر صحیفہ القمر دہلی**

## دفتر اہلحدیث کی کتابیں

**تقابل ثلاثہ** - توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف ۱۲؍

**اجتہاد و تقلید** اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳؍

**القرآن العظیم** - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱؍

**الہام** - الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱؍

**دلیل الفرقان** - بجواب **اہل القرآن** - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲؍

**فتوحات اہلحدیث** - چیفکورٹ - ہائیکورٹ - پنجاب - اودھ - بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اونکو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ (۴؍)

**تہذیب** - مہذبوں کے فرائض ۱؍

**ادب العرب** - صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلامدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے - نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔

**مینیجر اہلحدیث امرتسر**

---

## اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی - بنگلہ سوتی - ریشمی و نذری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے - جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا بنگلہ درکار ہو - وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرما دیں - اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی۔ المشتہر

**غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور**

---

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

**حبوب دافع جریان و کثرت احتلام** ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ قیمت عہ

**طلاء** اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں - اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت [illegible]

**حبوب بواسیر** بادی - آبی - خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں [illegible]

**ہر قسم**

**سرمہ منقوی چشم** اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ [illegible]

**دوائی خارش ہر قسم** اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش میں صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ [illegible]

ملنے کا پتہ مینیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چوک [illegible]

---

## تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات - تصنیف مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو تاریخ سنہ حضرت سرور کائنات حضّی ہی تھے - جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی - جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے - جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے - جب وہ نواب امیر علی خاں والیٔ ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دست میں آ گیا - اور غنیم سے تائب ہو گیا - جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے - جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا - جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضی ہو تائب ہوا - جن کی دعا سے دلوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں جو حج پر گئے تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی - جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہو گئے - جن کے ہاتھ پر بالاد ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا - غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پڑھئے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپیہ (عہ) [illegible] ملنے کا

R. L. N. 352

## مفید و کارآمد کتابیں

**بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟** حجۃ الاسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف۔ اس بے نظیر کتاب میں علامہ موصوف نے وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے ارقام فرمائے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتوان و پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے۔ فاضل مصنف نے بادشاہ سے لیکر فوجیوں۔ جرنیلوں۔ عاملوں۔ صناعوں۔ زراعوں۔ غرض رعایا کے ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری و موسیقی پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے بعض ادویہ و اشیاء کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلسم۔ عزائم کی حقیقت۔ روح کی ماہیت وغیرہ کی تشریح کرتے ہوئے آداب مجلس۔ تہذیب۔ نفوس۔ نفس ناطقہ۔ روح۔ موت۔ حشر۔ احوال باطنی کی درستی۔ علاج موت و سماوات۔ مجاہدات۔ زہد۔ تقویٰ۔ حب و عشق۔ اسرار الٰہی وغیرہ کا مفصل بیان کیا ہے عمر

**زبدۃ المرام** (ترجمہ اردو) **عمدۃ الاحکام** یعنی صحیح بخاری اور مسلم کی ان احادیث کا مجموعہ جس پر کل ائمہ محدثین کا اتفاق ہے یعنی ... احادیث متفق علیہ در احکام طہارت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ شربے۔ نکاح۔ طلاق۔ رضاع۔ قصاص۔ حدود۔ قسموں۔ نذروں۔ شکار۔ قربانی۔ لباس۔ جہاد وغیرہ کا اردو ترجمہ قیمت

**مجربات سیوطی** قدوۃ الانام امام الہمام حضرت جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں مولانا نے مرد و عورت۔ لڑکے لڑکی۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان کے اندرونی۔ بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ تعویذات۔ کلمات۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ علاوہ اس کے مختلف فنون و کشتہ جات کے تیار کرنے کی ترکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج بتایا ہے قیمت عمر

### ہیر رانجھا مع تذکرۃ الشعراء پنجاب

یہ پہلا قصہ ہیر رانجھا کا ہے۔ جو اخلاقی۔ علمی اور مفید نصائح کے لحاظ سے اپنے رنگ میں ممتاز ہے۔ اور جس کے ساتھ پنجابی شعراء کا دلچسپ مبسوط تذکرہ دیا گیا ہے اس کتاب کے تین حصے ہیں پہلے حصہ میں ہیر رانجھا کی پیدائش و وفات۔ اور حسن و عشق کے تاریخی و تحقیقی حالات بزبان اردو درج ہیں۔ دوسرا حصہ پنجابی نظم میں سید وارث شاہ کی طرز پر ہے۔ جو جدید خیالات۔ زبان کی سلاست۔ اور مضامین کی برجستگی کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ تیسرے حصہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ پنجابی شاعری کی ابتداء کب اور کہاں ہوئی۔ اور اس وقت سے آج تک پنجابی شاعر کون کون۔ کہاں کہاں اور کس کس زمانہ میں ہوئے۔ ان کے حالات و دلچسپ واقعات۔ لکھائی چھپائی نفیس۔ کاغذ عمدہ سفید۔ سائز کلاں۔ حجم قریباً ... صفحے قیمت باہمہ صرف ۱۰/

**منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں سے منگاؤ**

## مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

**قیمت** فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳ روپے۔ پاؤ ۶ روپے مع محصول ڈاک وغیرہ رغیر ممالک کا محصول علاوہ

### شہادات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام دیتہ ذیل بہت جلد روانہ فرمادیں۔ واقعی آپ کی مومیائی از حد مفید ہے (۵ جنوری ۱۵ء)

جناب عبدالحق صاحب اکبر پور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں جیسے دو چھٹانک مومیائی اس سال میں منگایا۔ دوسروں کے نام۔ دونوں نے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب فائق حسین صاحب کنسٹبل تھانہ ... کے نام سے روانہ فرمادیں۔ (۲۰ جنوری ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

**مینیجر پراپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**

رانیوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔


# اخبار اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن
[illegible] مصطفیٰ
امرتسر

نمبر ۱۸ جلد ۱۲


## شرح قیمت اخبار

| | | |
|---|---|---|
| والیان ریاست سے | سالانہ | صہ |
| رؤسا و جاگیرداران سے | " | للعہ |
| عام خریداروں سے | " | صہ |
| | " ششماہی | ۱عہ |
| ممالک غیر سے | سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس | |
| | " ششماہی | ۳ شلنگ |

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ



## فہرست مضامین


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| قحط میں سلطنت کے فرائض | ۱ |
| کادیانی مشن (باہمی اختلاف) | ۳ |
| اہلحدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ | ۴ |
| میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں | ۴ |
| بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید | ۵ |
| جوابات از غوید م حنفیہ کرام | ۵ |
| فتاوے دہلی | ۷ |
| جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار | ۸ |
| مذاکرہ علمیہ نمبر ۷ | ۹ |
| سماع موتے | ۱۰ |
| مولود شریف کا ثبوت برنگ عجیب | ۱۱ |
| فتاوے | ۱۲ |
| متفرقات | ۱۳ |
| انتخاب الاخبار | ۱۴ |
| اشتہارات | (۱۶-۱۵) |


# قحط میں سلطنت کے فرائض

قدرت نے انسان کو طبعاً آزاد پیدا کیا ہے کوئی کسی کا ماتحت یا نوکر نہیں تاہم دنیا میں یہ سب کچھ ہے کہ کوئی کسی کا نوکر ہے کوئی کسی کا ماتحت۔ کوئی حاکم ہے کوئی محکوم۔ کیوں؟ اسلئے کہ دنیا کا انتظام اس کے بغیر چل نہیں سکتا۔ سلطنت کے فرائض کیا ہیں اور کیا ہونے چاہئیں۔ اس کے جواب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ سلطنت کو رعایا کے ساتھ کیا نسبت ہے دنیا میں ہر دو تعلق رکھنے والے آدمیوں میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ کوئی کسی کا بھائی ہے تو کوئی کسی کی بہن۔ کوئی کسی کا باپ ہے تو کوئی کسی کا بیٹا۔

بادشاہ اور رعیت کا بہت بڑا تعلق ہے مگر ان میں نسبت کیا ہے اور وہ نسبت کس نسبت سے مشابہ ہے۔

ہمارے خیال میں (ہمارے ہی میں نہیں کل علماء علم سیاست کے دستور العمل میں) یہ نسبت اُس نسبت کی طرح ہے جو والدین اور اولاد میں ہوتی ہے یعنی سلطنت اپنی رعایا کے لئے بمنزلہ والدین کے ہے اس لئے سلطنت کے فرائض وہی ہیں جو والدین کے ہیں۔

اسلامی علم سیاست (پالٹیکس) نے اس بات کو عملی طور پر دکھایا تھا۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔ کس طرح رعایا کے ساتھ آپ کا برتاؤ تھا اُس کا مجمل نقشہ مسدس ذیل میں ملتا ہے ؎

گلزار احمدی (یعنی معارج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت رعایتی ۸/ (ملیجا)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
ضعیفوں کا ملجا فقیروں کا ماوے
یتیموں کا والی غلاموں کا مولے

آپکی تعلیم سے تیار شدہ خلفاء جو رعایا کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے اُسکا ثبوت مندرجہ ذیل روایت سے ملتا ہے۔

ہمارے مضمون کا عنوان عام برتاؤ نہیں بلکہ خاص "قحط" ہے جو آج کل محیط عام ہے سلطنت اسلامیہ میں گو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وارضاہ ہوئے ہیں مگر تکمیل اور وسعت سلطنت حضرت عمر کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عمر کا زمانہ اور حضرت عمر کی سلطنت سیاست اور دیگر انتظامات اسلامی سلطنت کا نمونہ ہیں۔ آپ کے بعد جو خلیفہ ہوا۔ اگر وہ آپ کے نقش قدم پر چلا تو اچھا رہا آپ کے نقش قدم سے ہٹا تو گر گیا۔ حضرت عمر باوجود خلیفہ وقت ہونے کے ایک باقاعدہ سپہ سالار بلکہ جنگی سپاہی بھی تھے اس لئے لازمی ہے کہ آپکی سلطنت میں ان دونوں طاقتوں کا ظہور علی وجہ الکمال نظر آئے۔

ہمارے مضمون کا موضوع یعنی قحط بھی حضرت عمر کے زمانہ میں ہو چکا ہے جسکی بابت حضرت عمر نے ایسا انتظام کیا جس سے وہ نسبت پوری نمایاں ہوئی تھی جو ہمنے بتلائی ہے کہ بادشاہ اور رعیت میں والدین اور اولاد کی سی نسبت ہے۔ قحط کے زمانہ میں حضرت عمر بے تاب ہو گئے دن کا چین رات کی نیند گویا حرام تھی۔ انتظام قحط کے متعلق ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ ہندوستان کے مشہور ترین مصنف (مولانا شبلی مرحوم) کے الفاظ میں اُس زمانہ کا حال بتلاتے ہیں:۔

سنہ ۱۸ھ میں جب عرب میں قحط پڑا تو عجیب و غریب سرگرمی ظاہر کی اول بیت المال کا تمام نقد و غلہ صرف کیا پھر تمام صوبوں کے افسروں کو لکھا کہ ہر جگہ سے غلہ روانہ کیا جائے چنانچہ حضرت ابو عبیدہ نے چار ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے بھیجے۔ عمرو بن العاص نے بحر قلزم کی راہ سے بیس جہاز روانہ کئے جنمیں سے ایک ایک میں تین تین ہزار اردب غلہ تھا حضرت عمر ان جہازوں کے ملاحظہ کیلئے خود بندرگاہ تک گئے جس کا نام جار تھا اور جو مدینہ منورہ سے تین منزل ہے بندرگاہ میں دو بڑے بڑے مکان بنوائے اور زید بن ثابت کو حکم دیا کہ قحط زدوں کا مفصل نقشہ بنائیں۔ چنانچہ بقید نام اور مقدار غلہ رجسٹر تیار ہوا ہر شخص کو چک تقسیم کیگئی جس کے باعث اُس کو روزانہ غلہ ملتا تھا چک پر حضرت عمر کی مہر ثبت ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ ہر روز بیس اونٹ خود اپنے اہتمام سے ذبح کراتے تھے اور قحط زدوں کو کھانا پکوا کر کھلاتے تھے (الفاروق حصہ ۲ صفحہ ۳۲)

اس ایک ہی واقعہ سے خلفاء اسلام کی سیاست اور رعایا نوازی کا ثبوت ملتا ہے۔

ہندوستان کے شاہان اسلام میں مذہبی خیال کا آدمی کوئی ہوا ہے تو اورنگ زیب عالمگیر ہی اورنگ زیب کی نسبت جو کئی قسم کے الزامات لگائے گئے ہیں اُن کا جواب دینا ہمارا فرض نہیں اس فرض کو وہ لوگ پورا کریں یا کر چکے ہیں جنھوں نے اورنگ زیب کی سوانح عمریاں لکھی ہیں ہمیں اس موقع پر صرف یہ بتلانا ہے کہ اُس کے زمانہ میں بھی قحط ہوا تھا تو قحط زدہ صوبہ میں دوسرے ملک سے اُن نے غلہ منگا کر تقسیم کا انتظام کیا تھا جس سے مخلوق خدا موت سے بچ گئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ آجکل کا قحط سابقہ زمانوں کے قحطوں سے مختلف ہے۔ زمانہ سابق میں پیداوار نہ ہونے سے قحط ہوتا تھا اُس میں یہ انتظام ہو سکتا تھا۔ اور جو بادشاہ ہمدرد رعایا ہوتے تھے وہ کرتے بھی تھے کہ دوسرے مقام سے غلہ لا کر تقسیم کراتے مگر آج کل کا قحط پیداوار نہ ہونے سے نہیں بلکہ بیرونی تجارت سے ہے اس لئے سلطنت کے فرض کی حیثیت ذرا بدل جاتی ہے گو اصولاً دونوں زمانوں میں حکومت کا فرض ایک ہی ہے کہ رعایا کی حفاظت کی جائے مگر آج کل جس وجہ سے قحط ہے اُس کی بندش میں سلطنت کو بہت سی دقتیں ہیں قحط میں عموماً بھاؤ کا آثار چڑھاؤ ہوتا ہے جس کر لوگ گھبرا کر بسا اوقات سلطنت سے یہ درخواست بھی کیا کرتے ہیں کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ آج کل بھی لوگوں کی یہ آواز بہت دفعہ سننے میں آتی ہے کہ سرکار خاموش ہے اگر ایک نرخ مقرر کر دے تو آئے دن کی کمی بیشی سے تکلیف نہو ایک دفعہ قحط میں صحابہ کرام نے بھی آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایسی ہی درخواست کی کہ حضرت ہمارے لئے بھاؤ مقرر فرما دیجئے سعر لنا یا رسول اللہ فقال ان اللہ ھو المسعر (ترمذی) حضور نے فرمایا بھاؤ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اس حدیث میں ایک قدرتی اصول کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ تجارتی طریق سے جو بھاؤ کم و بیش ہو وہ کسی کے بس بات نہیں۔ نہ اُسے کوئی حاکم بدل سکتا ہے نہ کوئی بادشاہ روک سکتا ہے۔ اس لئے بھاؤ کا مقرر کرنا سلطنت کے فرائض میں نہیں۔ لیکن آج کل جو بھاؤ چڑھتا ہے صرف تجارتی اصول سے نہیں چڑھتا بلکہ دوکانداروں کی ایک قسم کی چال سے چڑھتا ہے جس کو قماربازی سے تشبیہ نہ بھی چالبازی تو ضرور کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ بغیر بیرونی یا اندرونی مانگ کے خود بخود مانگ پیدا کر لیتے ہیں۔ ایک مکان میں لاکھ من غلہ جمع ہے ایک دوکاندار نے کسی خاص نرخ پر خرید لیا۔ وزن اور قبضہ نہیں کیا۔ غلہ اُسی مکان میں ہے اُسی طرح محفوظ ہے اُس نے دوسرے کے پاس معمولی نفع سے بیچ دیا۔ دوسرے خریدار نے تیسرے کے پاس۔ چوتھے نے پانچویں کے پاس۔ علیٰ ہذا القیاس سب سے اخیر والا وزن کر کے اپنے نرخ سے حساب کاٹ دیتا ہے اُسی وزن کو نیچے والے معتبر سمجھ لیتے ہیں۔ اس صورت میں ان کے مجموعہ منافع سے مال گراں ہو جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ اس قسم کی سوداگری بھی اُس

حادث نبوی اور تعلیم الحدیث ۲/ جنوری (۱۹۴۲ء)

ahmadimuslim.de

تجارتی اصول کے ماتحت ہے جس کو سلطنت نہیں روک سکتی؟ (ہرگز نہیں)

اس کے بعد سوال ہوتا ہے کہ اس قسم کی تجارت کو کیونکر بند کیا جائے۔ اور کیا قانون بنایا جائے کہ یہ خرابیاں بند ہوں۔ اس کے متعلق بھی ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجیب انتظام فرما رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ منتظم اُس خدا کے علم سے بولتا تھا جس کو تمام دنیا کے نشیب و فراز کا علم ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔ حضور نے فرمایا

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتے یستوفیہ او یکتالہ (بخاری ومسلم)

جو کوئی غلہ خریدے وہ دوسرے کے پاس فروخت نہ کرے جبتک اُس کو وزن کر کے پورا نہ کرلے

اس حدیث میں اس قسم کی تجارت کو بند کر دیا جس کے باعث آج کل گرانی پر گرانی بڑھتی جاتی ہے کیونکہ ہزار دو ہزار من غلہ کے کھاتے کو وزن کر کے بیچنا کوئی ایسا کام نہیں جو منٹوں میں ہو جائے نتیجہ یہ ہو گا کہ بڑے بڑے غلہ پر قیمت نہ بڑھیگی نہ گرانی ہو گی۔

ہاں موسمی گرانی جو کسی طرح نہیں رُک سکتی۔ اُس کے لئے بھاؤ مقرر کرنا یا کرنے کی درخواست کرنا اصول سلطنت بلکہ قانون قدرت کے بھی خلاف ہے۔

**اظہار مسرت**

جب سے قحط ہوا ہے چاروں طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کر دے۔ میں نے اپنے احباب سے یہ سُن کر اپنے ملنے والوں سے کہدیا تھا دیکھئے یہ درخواست منظور ہوتی ہے یا رسول خدا کی حدیث صحیح ثابت ہوتی ہے جو دراصل ایک قدرتی قانون کا اظہار ہے باوجودیکہ گورنمنٹ کو اس حدیث کا نہ علم ہے نہ وہ اس کی پابند ہے مگر ہوا وہی جو اس حدیث کا مضمون تھا کہ گورنمنٹ نے تعیین بھاؤ کو منظور نہ کیا کیونکہ یہ اُس کی قدرت میں نہ تھا اس لئے ایسا نہ کرنے سے گورنمنٹ پر کوئی الزام بھی نہیں آسکتا۔ ہاں گورنمنٹ کے اختیار میں وہ کام بیشک ہے اور وہ کر بھی سکتی ہے جو حضرت عمرؓ نے کیا اور کر کے دکھایا لیکن آج اُس کام کی نوعیت بھی بدل گئی ہے کیونکہ قحط کی وجہ عدم پیداوار نہیں بلکہ بیرونی تجارت ہے۔ اس لئے جب تک بیرونی تجارت کو محدود نہ کیا جائیگا قحط دور نہ ہو گا۔

ہم یہ نہیں کہتے نہ کوئی پولیٹیکل ایکانمی (اقتصادیات) کا جاننے والا کہہ سکتا ہے کہ غلہ کی بیرونی تجارت بالکل بند کر دی جائے کیونکہ اس سے ملک کو فراواں ترقی ہے زائد از ضرورت چیز یہاں رہ کر کوئی فائدہ نہیں دے سکتی فائدہ اسی میں ہے کہ اُسکا معاوضہ ملک میں آوے مگر اُسی حد تک کہ یہاں قحط نہ ہو جاوے کیونکہ قدرت نے ہمارے ملک کے غلہ کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم سے جو بڑھے اتنا بڑھے کہ اُس کے بڑھنے سے ہمکو تکلیف نہ ہو۔ وہ باہر جائے تو حرج نہیں۔

پس موجودہ قحط میں گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اپنی غریب رعایا کو تو امداد دے کر بچائے اور عام ملک کو برآمد غلہ سے روکنے سے محفوظ کرے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ کو ہم سے زیادہ اس امر میں خیال بلکہ فکر ہو گی اس لئے ہم اس شعر پر مضمون کو ختم کرتے ہیں ؎

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن ست و بس
در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

# قادیانی مشن

## باہمی اختلاف

خدا کی شان جو گروہ دنیا کے اختلافات مٹانے کا مدعی تھا خود اُس میں اس قدر اختلاف ہے کہ ملاپ مشکل بلکہ مشکل ترین ہو رہا ہے۔

قاعدہ کلیہ ہے کہ مسائل کے اختلاف سے ذاتیات کا جھگڑا پیدا ہو جایا کرتا ہے اور ذاتیات سے افترایات اور الزامات کی ابتدا شروع ہوتی ہے۔ افسوس یہ فرقہ بھی جس نے ابھی ابھی ایک بڑے ریفارمر بڑے بڑے کاموں کے مدعی کی صحبت پائی تھی اس عام حالت سے نہ بچ سکا مسائل کا اختلاف ہوا مسائل سے ذاتیات تک پہنچے آخر یہاں تک آئے کہ ایک فریق دوسرے کو جھوٹا قرار دیکر لعنت کرتا ہے۔

آج کل ایک بڑا اہم ذاتیات کا جھگڑا اُن میں یہ پیش ہے "لاہوری پارٹی نے مشہور کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان نے گورنمنٹ پنجاب میں درخواست دی اور ایک وفد بھیجا کہ مجھکو خلیفۃ المسلمین منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کا بہت سا کام کردونگا گورنمنٹ نے معقول جواب دیا کہ سرکار کسی مذہبی کام میں دخیل نہیں ہو سکتی"۔

قادیانی پارٹی اس سے منکر ہے کہ ہم نے یہ درخواست پیش نہیں کی۔ لاہوری پارٹی نے اپنے اخبار پیغام صلح ۱۱ فروری میں اس الزام کو چند جرحی سوالات کے ضمن میں ثابت کرنے کی کوشش کی جسکا جواب مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے ایک اشتہار کے ذریعہ دیا کہ یہ الزام مجھ پر کسی طرح نہیں لگ سکتا۔ میں نے اگر کسی حاکم کے ملنے کو اپنے خاص آدمیوں کا وفد بھیجا تو اس کی نظیر میں مسیح موعود (مرزا صاحب) کا فعل موجود ہے۔ انہوں نے بھی فلاں وقت ایسا کیا تھا بلکہ فنانشل کمشنر سے خود ملنے گئے تھے میں نے اگر کوئی خط لکھا تو اس کا ثبوت بھی مرزا صاحب کے فعل سے ملتا ہے یہاں تک کہ مرزا صاحب کے خطوط لکھنے والے اور اس قسم کے سب کام کرنے والے یہی صاحب تھے جو آج میرے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں وغیرہ۔

ہمارے خیال میں قادیانی پارٹی کی طرف سے ان الزامات کی تردید کافی ہو چکی ہے۔ بیشک مرزا صاحب کے اقوال وافعال کی پابندی میں قادیانی پارٹی حق پر ہے خاص اسی امر میں نہیں

ahmadimuslim.de

بلکہ جیسا ہم بارہا لکھ چکے ہیں عموماً ہر ایک معاملہ میں بلحاظ پابندی اقوال وافعال مرزا خلف مرزا حق پر ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بلحاظ تعلیم قرآن وحدیث حق پر نہ ہوں اور غالباً اس کی اُن کو پرواہ بھی نہیں۔

**مصالحت کی صورت** گو ہمکو بعض مرزائیوں نے بتلایا ہے کہ مصالحت مشکل بلکہ محال ہے۔ تاہم اس شدت مخاصمت میں کمی کرانے کیلئے جو تجویز ہمنے پیش کی تھی ہمیں افسوس ہے دونوں پارٹیوں میں سے کسی پارٹی نے اُسپر توجہ نہیں کی ہم نے لکھا تھا کہ قانون قدرت ہے جب مشترک دشمن سامنے آجائے تو باہمی مخالفت اُٹھ جاتی یا کم ہو جاتی ہے جس کی مثال آج کل کی جنگ میں بھی ملتی ہے۔ پس ان دونوں پارٹیوں کی مخالفت جو مخاصمت تک پہنچ چکی ہے مٹانے یا کم سے کم کم کرنے کا طریقہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ

**ہمارا چیلنج مناظرہ** منظور کریں اور دونوں ملکر ہمارے سامنے آویں۔ اُن میں تو اس بات کا جھگڑا ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں تھے مگر اس بات پر دونوں کا اتفاق ہے کہ اپنے دعوے مسیحائی میں سچے تھے۔ ہم کہتے ہیں سرے سے وہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے اس لئے پہلے ہم سے نمٹیں نہ کہ آپس میں کٹ مریں۔

کیا ممکن ہے؟ کہ ہمارا چیلنج مناظرہ قبول کر کے لاہور میں میدان مباحثہ قائم کریں۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ دونوں فریق جمع ہوں تا کہ ہماری غرض (دونوں میں مصالحت) بھی حاصل ہو سکے۔ کیا ایسا کرنے کا اُن کو حوصلہ ہوگا؟

رامپور اور لودہانہ سے آواز آتی ہے کہ نہیں آئندہ اللہ اعلم لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِکَ اَمْرًا

**الہامات مرزا**۔ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت اور مسیحیت توڑنے کا حربہ مع جواب آئینہ حق نما قیمت ۵ر (ملیجی)

# اہلحدیث کانفرنس کا

## چوتھا سالانہ جلسہ

اس کے متعلق بارہا لکھا گیا ہے کہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو بروز ہفتہ۔ اتوار۔ پیر ہوگا۔ بعض احباب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ مثل سابق پروگرام پہلے کیوں شائع نہیں کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو کچھ کیا گیا سوچ سمجھ کر کیا گیا۔ وجہ زبانی جلسہ ہی میں بتلائی جائیگی۔

**رپورٹ میں التوا** ہاں ایک بات ضروری قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ تا حال شائع نہیں ہوئی جس کی بابت احباب کا تقاضا ہے اور خاکسار کو ندامت ہے۔ مگر اس کی وجہ یہہ پیش آئی ہے کہ پہلے پہلے تو جنگ کی مشغولی سے یہ خیال رہا کہ ایسے وقت پر رپورٹ شائع ہو کہ آئندہ جلسے کے لئے یاد دہانی کا کام دے۔ اس کے بعد جب وقت قریب آیا تو یہ خیال ہوا کہ ہماری سال کی ابتدا ربیع الثانی سے ہے جو نہ قمری ہے نہ شمسی بہتر ہے کہ سال کی ابتدا ایسے مہینے سے ہونی چاہیئے جو مشہور ہو اس لئے مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ ابتدائے سال محرم سے ہو لہذا ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ تک کا حساب سارا اُس رپورٹ میں درج ہوگا جو عنقریب نکلیگی انشاء اللہ۔

**تاریخ اہلحدیث** جو احباب تاریخ اہلحدیث کی بابت استفسار کرتے ہیں اُنکو واضح ہو کہ جناب مولوی ابراہیم صاحب مصنف نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ جلسہ میں مسودہ پیش کرینگے اُن کو خود خیال ہے چونکہ گھر میں اُن کو بوجہ خانگی مشاغل کے عدیم الفرصتی رہتی تھی اسلئے چند روز دفتر اہلحدیث امرتسر میں مقیم رہکر تکمیل میں مشغول رہے امید ہے جلسہ تک فراغت پالینگے احباب تقاضا کنندگان بھی بغرض دریافت تیار ہو کر آویں اور اپنا تقاضا بھولیں نہیں۔

## میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں

### از مولوی محمد زکریا خان میرٹھی

ملتمس خدمت عالیہ ہوں کہ میری آواز جملہ علماء اہلحدیث خصوصاً مولانا عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی و مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری و مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی و مولوی عبدالحمید صاحب حیدر آبادی و فاضل شیر زمان امرتسری و مولانا سیالکوٹی تک پہنچا دیں کہ فدوی کے والد بزرگوار بہت پرانے اہلحدیثوں میں سے ہیں آپکی بدولت اس قریہ میں توحید نمودار ہوئی بہت سی سنتوں کا رواج ہوا۔ خاصے امی عالم تھے مگر واللہ اعلم بالصواب کیا وجہ ہوئی کہ ساٹھ برس کی عمر کے بعد حدیث سے منکر ہو گئے ہیں اُن کی یہ حالت دیکھکر جب جملہ جاننے اور سننے والوں کو رنج وملال ہوتا ہے تو مجھ نالائق بیٹے کو کیوں نہ آہ وزاری وحسرت آرہی ہوگی۔ آہ! اگر آج سے دو سال پیشتر والد صاحب مولوی حمید اللہ صاحب مرحوم کے ہمرکاب ہو جاتے اور جیسے کہ اُن کیساتھ اہلحدیث ہوئے تھے اور مولانا مدینہ طیبہ میں مدفون ہیں تو والد صاحب اسی گاؤں میں مدفون ہو جاتے تو اگرچہ کچھ نام کو رنج ہوتا لیکن ساتھ ہی یہ مسرت ہوتی کہ خاتمہ صراط مستقیم پر ہوا۔ اے علماء زمان اور اے بزرگان ذی شان اس فدوی کے حامی ہو کر اس فریاد کو پہنچو! اور اپنے اپنے تقریری گولہ سے اُن کے انکار بالحدیث کے قلعے کو گرا دو یہ کام علماء کا ہے اس میں سکوت خیال خام ہے

**ایڈیٹر**۔ سب سے آسان صورت یہ ہے کہ علیگڈہ میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر اُن کو لے آویں کسی صاحب کے سپرد کئے جاوینگے نتیجہ اچھا ہوگا۔ انشاء اللہ۔

**حدیث نبوی**۔ منکرین حدیث کا جواب۔ ۲ر
**دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن**۔ قیمت ۲ر (ملیجی)

ahmadimuslim.de

# بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

ان لکھنوی کی شاعری جغرافیہ کے باب میں

آج کل دنیا میں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ آریہ شاعر پرانے لفظوں کا استعمال کرتے ہیں اور ان کے معنے نئے لگاتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت دیانند نے اول ایسا کیا کہ ویدوں کے لفظ پرانے لئے اور ان کے معنے از خود تجویز کئے اور وہ بھی ایسے کہ سوائے ان کے کسی دوسرے کو یاد نہوں اور نہ لگا سکے اور ان کے ایسا کرنے سے ریل تار پل وغیرہ چیزیں کہ اس وقت ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ اور سابق میں ان کا وجود نہ تھا سب ویدوں کے اندر نظر آنے لگیں اور شروع دنیا کی معلوم ہونے لگیں وید کہ ایک سیدھے سادے خیالات کا نہایت پرانا مجموعہ تھا ان کی برکت سے حال کی کتاب یورپی فلاسفری کا دفتر معلوم ہونے لگا۔ اور مشرقی کتاب مغربی علوم و فنون کا ذخیرہ نکل آئی۔ اور پنڈت صاحب کے مقلد (فالوور) اصلی چالاکی کو تو فہم میں نہ لاسکے کہ مغربی خیالات مشرقی شاعروں کے وجود سے کیسے مشہود ہو سکتے تھے اور یہ جو ظہور پذیر ہوئے ہیں یہ ویدوں کا لفظی ترجمہ نہیں پنڈت صاحب کی اپنی کارروائی ہے الٹے یہ دعوے کر بیٹھے کہ وید ہی تمام علوم و فنون کا چشمہ اور جملہ ایجادوں کا مخزن ہیں۔ امریکہ اور یورپ اور جرمن کے نئے نئے موجدوں نے جو کچھ نکالا ہے سب ویدوں سے لیا ہے حالانکہ ان بیچاروں نے ویدوں کی صورت بھی نہیں دیکھی۔ سنسکرت زبان سے بھی آشنا نہیں اور ان کے مقلدوں سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا دیانند جی سے پیشتر سنسکرتی فاضل اور راجے مہاراجے دولتمند گزرے ہیں یا نہیں۔ اگر گزرے ہیں تو انہوں نے بھی پنڈت دیانند والے معنے ضرور ہی کئے ہونگے۔ براہ عنایت کسی قدیم پستک سے مسلسل نکال کر دکھا دیجئے تاکہ سچے اور صحیح سمجھے جائیں اور کلکتہ سے لیکر ایران تک اور چین سے لیکر لنکا تک ہندوستان کی زمین پڑی ہے اور وید والوں کی سلطنت انہی حدود میں محدود تھی انہوں نے یقیناً ویدوں کی تعلیم موافق پل باندھے تار پھیلائے۔ کلوں کے کارخانے چلائے۔ ریل کے گھوڑے دوڑائے ہونگے۔ انکا بچا کھچا گلا سڑا کسی انجن کا ٹکڑا یا بجلی کی دھجی تار کا ستون یا کوئی باقی ماندہ جزو ہی نکالکر دکھا دیجئے جس سے آپ کا کلام سچا سمجھا جاوے اور اس مضمون کی تصدیق ہو کہ تمام ایجادیں ویدوں سے نکلی ہیں جب ایک پرزے تک نہیں دکھا سکتے۔ تو صاف واضح ہے کہ یہ سب چیزیں ہندوستان میں پیدا ہی نہیں ہوئیں۔ اور جیسے کہ ہندوستان کی سرزمین مذکورہ بالا ایجادوں کے وجود سے خالی ہے۔ ویسے ہی ویدوں کے الفاظ بھی دیانندی معنوں اور ریل تار وغیرہ کے مضمونوں سے خالی ہیں۔ یہ آریہ شاعروں کی ایجاد ہے اور بس۔

(باقی باقی)

# جوابات از خویدم حنفیہ کرام

یعنی مولوی خیر الدین احمد صاحب حنفی از سرسہ ضلع حصار

۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں بسرخی ذیل "علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات" پندرہ سوالات شائع ہوئے ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ حنفیہ کرام سے ان سوالات کو کیا علاقہ۔ حنفیہ کرام کے فرشتوں کو بھی ان سوالات سے بہ حیثیت کسی شرعی لگاؤ تک نہیں۔ پھر نہیں معلوم حنفیہ ان سوالات کے مخاطب کیوں بنائے گئے۔

ہاں اگر سرخی کے الفاظ اس طرح ہوتے کہ (پیر پرستوں اور قبر پرستوں سے سوالات) یا (متحنفیہ سے سوالات) یا اسی قسم کے اور اسی سے مرادف و ہم معنی لفظ لکھے جاتے تو مناسب تھا۔ فاضل ایڈیٹر کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ ایسے عنوانات اور سرخیوں سے حنفیہ کرام کثرہم اللہ تعالیٰ کو بدنام ہونے کا موقع نہ دیا کریں۔ اور ہو سکتا ہے کہ حنفیہ بجیم عجمہ ہو اور بجائے حنفی جیم ہو یا غلطی کاتب ہو اور کرام بمعنے عظام فی الاثم ہو اور مراد اس سے متحنفین اور قبر پرست ہی ہوں۔ کیونکہ قبر پرستی سے بڑھکر شائد ہی کوئی گناہ ہوگا کہ شرک جلی ہے۔ مگر چونکہ ناظرین و سامعین کے ذہنوں میں حنفیہ کی طرف سے غلط فہمی کا اندیشہ ہے اس لئے حنفیہ کرام کی طرف سے جوابات حسب ذیل معروض ہیں:۔

(۱) مدینہ طیبہ میں سالانہ یا ششماہی یا تین دفعہ غسل ہوتا ہو یا سات دفعہ رجبی ہوتی ہو یا معراجی تولدی ہوتی ہو یا وفاتی محض خلاف شریعت اور شعبدہ پرستی ہے۔ ہر مسلمان کو خصوص حنفیہ کرام کو اس قسم کے اعمال و عقائد سے پرہیز کرنا ضروری ہے قرآن مجید میں ایسے عاملوں و معتقدوں کی نسبت صاف ارشاد ہے:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر متحنفین (اہل بدعت) کو اپنے اعمال بدعیہ اور رسن کمرات شریعت پر ناز ہو اور بزعم خود ایسے اعمال و عقائد کو حسنہ اور ذریعہ نجات سمجھ رہے ہوں تو اس باب میں اے نبی آپ (ان سے) کہئے کہ کیا ہم تم کو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال (ارکانی و مالی و جنانی) کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کری کرائی محنت (جو اعمال حسنہ سمجھکر کی تھی آخرت میں) سب گئی گزری ہوگی (اور وہ بوجہ اپنی جہالت اور نفسانی خواہشات کے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ آگے ان متحنفین کا مصداق اور اہل بدعت کا مصداق علیہ

ahmadimuslim.de

ایسے عنوان سے بتلاتے ہیں جس سے اُن کی محنت ضائع ہونے کا سبب اور وجہ معلوم ہوتی ہے اور اس حبط اعمال کی تصریح بھی بطور تفریع کے فرماتے ہیں۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا (اور قیامت کے دن کا) انکار کر رہے ہیں سو اس لئے اُن کے سارے وہ نیک کام (جن کو نیک سمجھ رہے ہیں) غارت گئے تو قیامت کے روز ہم اُن کے اُن نیک اعمال کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔ بلکہ اُن کی سزا وہی ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی (یعنی دوزخ۔ اس سبب سے کہ اُنہوں نے اپنی من گھڑت شریعت قائم کر کے الٰہی شریعت میں اپنے خیالی مسائل ملا کر کفر کیا تھا اور اُسی کفر کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا چنانچہ زمانہ حال کی مبتدعین میں بوقت گفتگو یا اُن میلوں عرسگاہوں کے موقعوں پر یہ امر بخوبی پایا جاتا ہے کہ جہاں آیت حدیث کا نام آیا اور اُن کے تن بدن میں آگ لگی اور جہاں ملفوظات اور بزرگوں کے جھوٹے قصوں اور کہانیوں کا وعظ شروع ہوا ان کے مونہوں سے واہ واہ عش عش کے نعرے بلند ہوئے انا للّٰہ۔

ان من کے بچاریوں کی بابت بہت سی آیات واحادیث واقوال صوفیہ کرام وفقہاء عظام بلکہ ائمہ اربعہ وارد ہیں جن کے ذکر میں طول ہے غرض ایسے اعمال کی شریعت محمدیہ میں کوئی اصل نہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے بدعتیوں کے سایہ سے بھی بچا کرتے تھے اعاذنا اللہ منہا۔

(۳) جس کام کو شریعت نے ثواب نہیں بتایا اُس کو شریعت کا کام سمجھ کر اور اُس میں ثواب جان کر کرنے والا بدعتی اور گمراہ ہے۔ اور یہ کام بدعت وضلالت ہے اور ایسے ہی کاموں کے رد کرنے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار (ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ کی آگ ہے)

(۴) مدینہ کے رہنے والے کوئی کام خلاف شریعت کریں تو ہمکو اُن کا اتباع جائز نہیں اور نہ اُنکے اتباع کا اللہ رسول نے حکم فرمایا ہے اور نہ ہی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں بتلایا ہے کہ مدینہ والے چاہے خلاف شریعت ہی کچھ کریں تم اُن کی پیروی کرنا شریعت کے مقابلہ میں کسی کے قول وفعل کو ماننا

(۴) قبر کو پختہ بنوانا یا اُسپر روشنی کرنا شریعت محمدیہ میں ناجائز ہے اور تمام فقہاء حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ نے اس کو منع لکھا ہے اور ایسا کرنا چاروں مذاہب کے خلاف ہے بلکہ اُن کی دشمنی اور ناراضگی کا سبب ہے۔

(۵) میلاد میں قیام کرنا اور خاص موقع پر کھڑا ہونا نہ واجب ہے نہ فرض۔ نہ جائز۔ بلکہ بدعت اور گمراہی ہے اور بوجہ عقیدہ حاضری روح مقدس شرک ہے اور گناہ کبیرہ سے کسی حال خالی نہیں۔

(۶) پہلے پہل شیخ عمر ابن محمد نے سنہ ۶۰۴ھ میں اس بدعت سیئہ کو شہر موصل میں نکالا اور شروع اس بڑے کام کی اُس سے ہوئی پھر چند نام کے مولویوں دنیا کے طالبوں اور چند امیروں بدعت دوست نے اُس شخص مذکور کا اقتدا کیا اور اس بدعت کو بڑا رواج دیا۔ اور سب میں بڑا ان امیروں مبتدعین میں سے بادشاہ شہر اربل کا ملک مظفر ابوسعید کوکری تھا جیسا کہ کہا امام احمد بن محمد بن بکر مالکی نے کتاب قول معتمد میں وصحہ اذا اتفق علماء المذاہب الاربعۃ علی ذم العمل بہ ممن بذٰلک العلامۃ معز الدین حسن خوارزمی قال فی تاریخہ ان صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید الکوکری کان ملکا مسرفا یا مر علماء زمانہ ان یعملوا باستنباطہم واجتہادہم وان لا یتبعوا المذاہب غیرہم

ترجمہ" اور باوجود اس کے چاروں مذہبوں کے عالموں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہ عمل مولود کا بالکل مذموم اور مردود ہے منجملہ اُن علماء کے ایک بہت بڑے عالم علامہ زمان معز الدین حسن خوارزمی ہیں۔ وہ اپنی کتاب تاریخ میں فرماتے ہیں کہ اربل کا بادشاہ ملک مظفر ابوسعید کوکری ایک بادشاہ مسرف حد سے گزرنے والا فضول خرچ تھا۔ اپنے وقت کے علماء کو حکم دیتا تھا کہ تم لوگ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرو اور کسی دوسرے مذہب کی پیروی نکرو پس یہاں تک اُس کا اثر ہوا کہ ایک گروہ عالموں کا اور ایک جماعت فاضلوں کی اس طرف متوجہ ہوگئی اور یہ بادشاہ مجلس میلاد ربیع الاول کے مہینے میں کرتا تھا اور اوّل اسی بادشاہ نے بادشاہوں میں سے اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا۔ اور کہا امام ابوالحسن علی بن الفضل مالکی نے اپنی کتاب جامع المسائل میں کہ عمل مولود کا نہیں منقول ہے سلف صالحین میں سے بلکہ بعد قرون ثلاثہ کے بڑے لوگوں کے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے۔ اور جس کام کو پہلے لوگوں نے نہیں کیا ہے اُس میں ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نہ کریں گے کیونکہ ہمکو اگلے لوگوں کا اتباع کافی وافی ہے پس کیا حاجت ہے ہمکو نئے کام بدعت نکالنے کی یا اسپر عمل کرنے کی؟ (فتاوے میلاد صفحہ ۱۵)"

عاملین مولود وغیرہ بدعات حنفی مقلد نہیں ہیں یہ لوگ چاروں اماموں میں سے کسی کے مقلد نہیں بلکہ مخالف ہیں اماموں کے اور دشمنی کرتے ہیں اُن سے اور در پردہ مدعی ہیں اُن کی مقابلہ اور برابری کے۔ اور زبان حال سے کہتے ہیں کہ ہم تمام مجتہدوں سے قیاس واجتہاد اور علم وعمل میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں ذرا بھی انصاف اور حق پرستی ہو تو ان کے لاجواب کرنے کے لئے کافی ہے فیصلہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی دربارہ میلاد مروجہ فرماتے ہیں:-

"بنظر انصاف ببینند کہ اگر فرضاً حضرت ایشان دریں زمان در دنیا زندہ مے بود وایں مجلس و اجتماع منعقد مے شد آیا بایں امر راضی مے شدند

واین اجتماع را مے پسندید ندیانہ۔ یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنے را تجویز نے فرمودند بلکہ انکار مے نمودند۔ مقصود فقیر اعلام بود قبول کنند یا نہ کنند (مکتوب ص ۲۷۳)۔

یعنی اگر نظر انصاف سے دیکھیں کہ اگر فرضاً حضرت نبی علیہ السلام اس زمانہ میں دنیا میں زندہ ہوتے اور اس مجلس اور اجتماع کو کہ منعقد ہوتا ہے دیکھتے آیا آپ اس امر سے رضی ہوتے اور اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہ۔

اور یقین فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا تو یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار کرتے اور برا سمجھتے۔ مقصود فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا اس لکھنے سے پہنچانا اور جتلانا حکم کا ہے آگے چاہے قبول کر دیا نہ کرو۔ پس اے بھائی دل میں اس حکم کو جگہ دے اور قبول کر لے اس کو۔ اور چھوڑ دے تمام بدعات مروجہ کو اور ہو جا تو پکا حنفی اور سچا مسلمان ورنہ ڈر تو دن قیامت کے سے کہ جس دن حاضر کیا جاویگا۔ سامنے محمد رسول اللہ اور امام اعظم کے۔ پس کیا جواب دیگا تو اپنی بدعات مخترعہ کا۔

(۷) میلاد مروجہ کو امام ابوحنیفہ کیا کسی امام نے بھی نہ جائز بتلایا ہے اور نہ واجب نہ فرض۔ کیونکہ اُن کے زمانہ میں اس کا نام نشان بھی نہ تھا کہ اس کو جائز بتلاتے

(۸) امام ابوحنیفہ نے تو میلاد مروجہ کو جائز نہیں بتلایا لوگ خواہ مخواہ محض ہٹ دھرمی اور دھینگا دھانگی سے جائز کرتے ہیں ورنہ کوئی دلیل شرعی اُن کے پاس اس کے ثبوت وجواز کی نہیں ہاں ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔

(۹) اہل میلاد کی انعقاد مجلس میلاد میں مختلف اغراض ہیں بعض بغرض ناموری بعض رواجی طور پر اور بعض بہ نیت شماتت بر اہل حق اور اس قسم کا وجود اکثر ہے لیکن ثواب کی نیت کسی کی نہیں ہوتی الا ماشاء اللہ۔

(۱۰) میلاد مروجہ کا جواز کسی فقہی اور حدیثی روایت سے ثابت نہیں اور یہ اُن امور محدثات سے ہے جن کے حق میں آں حضرت علیہ السلام نے فرمایا۔ وشر الامور محدثاتہا یعنی سب کاموں سے بڑھکر برے کام وہ ہیں جن کو اپنی طرف سے گھڑ کر شریعت میں داخل کیا جاوے۔

(۱۱) جب میلاد مروجہ محدثات سے ہے تو اس کے بدعت وضلالت ہونے میں کیا شک رہا۔

(۱۲) میلاد میں قیام اکثر اسی نیت سے کرتے ہیں کہ اُس وقت روح نبوی تشریف فرما ہوتی ہے نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الفاسدۃ پس یہ قیام شرک ہوا۔

(۱۳) جب روح نبوی اہل حق کے نزدیک تو قیام حاضر ہی نہیں ہوتی بلکہ ایسا اعتقاد کرنا ہی شرک ہے تو پھر ایک دن میں متعدد مجالس میں کیسے حاضر ہو گی۔

(۱۴) ایک چیز کا بعینہٖ دو یا چند جگہ حاضر ہونا محال عقلی وممتنع شرعی ہے تو روح نبوی کی نسبت ایسا خیال خلاف عقل وشرع ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

(۱۵) میلاد میں قیام ہی سرے سے بے سود ہے خواہ حاضری کا اعتقاد رکھا جاوے یا نہ۔ اور معتقدین حاضری کے نزدیک تو جبکہ عقلاً اور شرعاً کسی طرح روح حاضر نہیں ہو سکتی بالکل ہی قیام بے سود بلکہ شرک ہونا چاہیئے واللہ اعلم۔

جوابات بالا بوجہ عجلت ودیگر موانع زیادہ دلیلیں قائم نہیں کی گئیں۔ اگر کسی صاحب کو کسی جواب کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہو تو اطلاع دیں انشاء اللہ دلائل قاطعہ سے جواب دیا جائیگا

## فتاوے دہلی

مندرجہ ذیل سوال مدرسہ دار الہدے دہلی کشن گنج میں آئے تھے مگر سائلوں کے پتے نہیں لکھے تھے اس لئے بذریعہ اخبار شائع کئے جاتے ہیں اور اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب مدرسہ مذکور میں سوال بھیجیں وہ اخراجات کے لئے ۲ ر کا ٹکٹ ساتھ بھیجا کریں (قمر الحق سہسوانی ناظم صیغہ افتا مدرسہ دار الہدے کشن گنج دہلی)

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی لیکن اسی وقت راستہ ہی میں اس کو چھوڑ دیا اور ہم بستری کی نوبت نہیں آئی۔ ایسی عورت کو اٹھارہ برس گھر بیٹھے ہوئے گزر گئے۔ اُس مرد نے نان ونفقہ کچھ بھی نہیں دیا۔ ایکمرتبہ وہ عورت اپنے خاوند کے پاس بھی گئی۔ لیکن اس کا خاوند چھپ گیا اور اس کے پاس تک نہ آیا اور چند عورتوں نے کہا خاوند سے کہ اس کو بلالو۔ لیکن اُس نے کہا کہ میرا اس کا کچھ واسطہ نہیں۔

### الجواب

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ حق تعالےٰ نے مرد کے ذمہ ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ضروری قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ یعنی خاوند کو عورت کے ساتھ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور عمل میں لانا چاہیئے۔ ان دو باتوں کے سوا تیسری بات کا شریعت میں وجود وپتہ نشان نہیں پایا جاتا۔ یا تو ادائے حقوق کے ساتھ نکاح میں رکھنا یا طلاق دیکر جب قانون شرع جدا کرنا تیسری صورت یعنی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق کسی طرح جائز نہیں۔ اس کو بطور قضیہ منفصلہ حقیقیہ کے سمجھنا چاہیئے۔ اس کے دو جزو یعنی ادائے حقوق وطلاق نہ شرعاً دونوں مجتمع ہو سکتے ہیں اور نہ مرتفع ہو سکتے ہیں بلکہ دونوں میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے اور صورت مسئولہ میں دونوں صورتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق۔ ایسی حالت میں سوا اس کے کہ عورت ضرر ونقصان میں مبتلا ہو اور اُس کی زندگی خراب ہو اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہ امر بھی ظاہر ہے کہ عورت سے ضرر دور

ahmadimuslim.de

کرنا ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تضاروھن وقال اللہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ اور ضرر دور کرنے کی صورت سوا اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتی کہ اُس مرد ظالم کو فہمائش و تنبیہ کی جاوے اور طلاق مانگی جاوے۔ اگر طلاق ندے تو مشورہ و پنچایت کرکے نکاح فسخ کیا جاوے اور کسی مرد صالح سے اُس کا نکاح کردیا جاوے۔ مناسب ہے کہ حاکم وقت کو اطلاع دیدیجاوے تاکہ کچھ خرخشہ باقی نہ رہے۔

خلاصہ یہ کہ عورت مظلومہ مذکورہ کا نکاح فسخ کرکے کسی مرد خدا ترس سے کرنا جائز بلکہ ضروری ہے اسی لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں جو کہ بیوی کے ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ سے قاصر ہے یہ فیصلہ فرمایا کہ دونوں میں تفریق کیجاوے جیسا کہ دارقطنی میں مروی ہے۔ پس جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارہ میں جو بوجہ مجبوری ادائے حقوق سے قاصر ہے تفریق کیلئے حکم صادر فرمایا تو اُس شخص کے لئے بطریق اولےٰ تفریق کا حکم جاری کیا جاویگا جو کہ محض شرارت اور ایذا رسانی کی غرض سے حقوق ادا نہیں کرتا کما لا یخفی علی من لہ طبع سلیم وفہم مستقیم فقط واللہ اعلم۔

حررہ عبد الجبار عمرپوری کان اللہ لہ

## الجواب صحیح

{عبد الستار حسن عمرپوری عفی عنہ}

---

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو معلم تعلیم زبانہا انگریزی اور فرانسیسی۔ عربی وغیرہ ہیں۔ اُن کو اکثر مدارس میں ایسی کتابیں بچوں کو پڑھانی پڑتی ہیں جو بذریعہ تصاویر ذی روح وغیر ذی روح پڑھائی جاتی ہیں یعنی ایسی تصاویر بطور نقشہ کے پیش نظر رکھکر سمجھایا جاتا ہے کہ یہ فلاں شے ہے اور یہ فلاں۔ یہ طرز تعلیم ذہانت طلباء کے لئے رکھی گئی ہے نہ بغرض تعظیم و تکریم و تعبد۔ پس ایسی صورت میں معلم و متعلم وعید شہید کا مورد ہے یا نہیں۔ اور نیز یہ کہ اگر مدارس اسلامی اس طریق تعلیم کو محض بنظر افادہ ذہانت طلباء اختیار کرلیں تو مورد وعید شدید کے ہونگے یا نہیں؟ بینوا توجروا

## الجواب

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ بچوں کو اس قسم کی کتابیں جس میں جاندار چیزوں کی تصاویر ہوں ہرگز جائز نہیں عن عائشۃ انہا کانت قد اتخذت علی سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فہتکہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت یجلس علیہما متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ

خلاصہ ترجمہ یہ کہ حضرت عائشہؓ نے ایک پردہ تصاویر کا لٹکایا آپ نے اُس کو پھاڑ دیا۔ اور بہت احادیث اس کی ممانعت میں آئی ہیں۔ یہ حکم ممانعت کا عام ہے کسی کے لئے جائز نہیں یہ کہنا کہ طلباء کی ذہانت کے لئے ہے بغرض تعظیم و تعبد نہیں لغو و فضول ہے۔ ذہانت وغیرہ کیلئے وہی اشیاء استعمال ہونی چاہئیں جو شرعاً جائز ہیں۔ طریق تعلیم مذکور میں معلم و متعلم دونوں گنہگار ہونگے۔ ہاں البتہ اگر غیر ذی روح کی تصاویر ہوں جیسے درخت وغیرہ، تو کوئی قباحت نہیں لحدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم قال ابن عباس فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ۔ متفق علیہ۔ فقط۔ واللہ اعلم

{عبد الجبار عمرپوری کان اللہ لہ
دہلی کشن گنج}

## الجواب صحیح

{عبد الستار حسن عمرپوری عفی عنہ}

# جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جون پور میں ۱۲ برس سے ہوتا آتا ہے جس میں اسلام پر دل آزار اعتراضات مسلمانوں کی بدترین توہین کرنا ہمیشہ اُن کا ایک مخصوص مشغلہ رہا ہے۔ مسلمانان جونپور غیر معمولی طور پر صبر کرتے رہے۔ جب پیمانہ صبر لبریز ہوگیا تو سال گزشتہ میں ایک معمولی اسلامی جلسہ مسلمانوں نے بھی کیا۔ امسال ۲۸ جنوری لغایت یکم فروری ۱۹۱۵ء حسب سابق آریہ سماج جونپور کا سالانہ جلسہ ہونے والا تھا ضرور تاً جس کے مقابلہ پر اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے ہو رہی تھی۔ اتفاق سے اس موقع پر مولوی حافظ عبد الشکور صاحب آزاد ربانی مولوی تعلیمیافتہ مدرسہ علم الہیات کانپور موجود تھے۔ جنھوں نے ۱۵ جنوری کو بنام آریہ صاحبان اس مضمون کا خط لکھا کہ یا تو آپ اپنی سبھا میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کریں اور اگر کریں تو ہمکو جواب کا موقع دیں۔ آریہ سماج جونپور کے پریسیڈنٹ جناب پرتاب نرائن صاحب وکیل نے جواب دیا کہ ہمارے لیکچرار پہلی صورت پر عمل کریں گے۔ چنانچہ اسی اعتماد پر مولوی صاحب موصوف نے اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے منسوخ کرادی۔ مگر آریہ سماج نے اس تحریری وعدہ کے خلاف ۲۸-۲۹ جنوری کو سڑکوں پر گشت کرکے اور اپنے جلسہ میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین کی تو مولوی صاحب معہ مولوی عبد البر صاحب بہاری آریہ سماج کے لیکچرار صاحبان کی جائے قیام پر خود تشریف لیگئے۔ پنڈت ست دیوا اور پنڈت رامچندر صاحبان سے ملاقات ہوئی اُن سے بھی حسب سابق درخواست کی گئی ہر دو لیکچرار نے کہا کہ ہم ہرگز اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کرینگے۔ آپ لوگ ضرور ہمارے جلسہ میں تشریف لائیں اور لیکچر سنیں۔

یہ صبح کا واقعہ ہے۔ جب شام کو آریہ سماج کے سبھا میں گئے تو دیکھتے ہیں کہ ہر دو پنڈتوں کی نظر عنایت اسلام اور مسلمانوں ہی پر ہے اور ایسی دلخراش باتیں سننے میں آئیں کہ مسلمانوں کا جگر شق ہوگیا۔ بالآخر آریوں کے اعتراضات سے جاہل مسلمانوں کے دلوں میں جو شبہات پیدا ہوگئے تھے اُن کے دفعیہ کے لئے مسجد اٹالہ میں ۳۱ر جنوری کو اسلام کے جان نثار طلباءٔ مدرسہ عربیہ جدید واقع مسجد اٹالہ کی سعی بلیغ سے بعد ظہر ایک اسلامی جلسہ ہوا جس میں جناب آزاد ربانی کی تقریر کا بذریعہ اشتہار عام اعلان کیا گیا اور حق یہ ہے کہ آپ نے آریوں کے ایک ایک سوال کا جواب نہایت خوبی سے دیکر سب کی تسکین کردی۔ اور بعض متردوین کو آریہ ہونے سے بچا لیا اور یہ جلسہ مغرب کو وقت ختم ہوگیا۔ آریہ سماج نے اُس روز شب کے جلسہ میں اسلام و مسلمانوں پر اعتراض و توہین کرتے ہوئے یہ زبانی اعلان کیا کہ جس کا جی چاہے ہماری سبھا میں آئے اپنا شبہ پیش کرے ہم جواب دینگے اس پر ایک مسلمان نے بذریعہ تحریر کہا کہ اگر آپ سچ فرماتے ہیں تو وقت متعین کیجئے۔ جس کا آریہ سماج نے کوئی تحریری جواب نہ دیا اور یہ خبر شنکر پنڈت ستدیوجی سویرے ہی بنارس چلدئے یکم فروری ۱۵ء کو مسجد اٹالہ میں طلباء مذکور کی کوشش سے اسلامی جلسہ بعد ظہر پھر قائم ہوا۔ اور اُس روز طلباء مذکور نے بذریعہ اشتہار خصوصیت سے آریہ سماج کو اسلامی جلسہ میں ۲ بجے سے ۸ بجے تک رفع شبہات کا موقع دیا۔ مغرب تک تو آریوں کے سوالات کے مولوی صاحب موصوف نے جوابات دئے۔ بعد مغرب مع کثیر تعداد آدمیوں کے آریہ مناظروں کا انتظار کرنا شروع کیا لیکن عین وقت پر آریوں نے زبانی طور پر اسلامی دعوت سے ناواقفیت ظاہر کی۔ اُس وقت اسلامی جلسہ میں علاوہ مسلمانوں کی بڑی تعداد کے سناتن دھرم اور آریہ سماج بکثرت شریک تھے۔ مولوی صاحب نے ڈنکے کی چوٹ ایک ایک آریہ سے کہا جب ہمارا اعتبار نہیں تو اب تم ہمارا نوٹس لو اور اپنے مناظروں تک پہنچاؤ۔ لیکن کسی آریہ نے سانس تک نہ لی حالانکہ انکار کرنے والے مناظر کے ہاتھ میں مسلمانوں کا دعوتی اشتہار موجود تھا۔ آخر مجبور ہو کر جناب آزاد ربانی صاحب نے مناظرانہ دلچسپ تقریر شروع کی اور شرائط الہام وید پر زبردست اعتراضات کئے۔ آریہ مناظروں نے اپنی سبھا میں یہ کہا کہ آئندہ سال اس کا جواب دینگے۔ بعد اختتام وقت معینہ آریہ مناظر پنڈت رامچندر نے مولوی صاحب کے پاس اس مضمون کا ایک رقعہ لکھا کہ آپ باضابطہ جلسہ میں رکن سماج کو بلائے تو میں جواب دینے کے لئے آؤں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ ہو چکا مگر آپ نہ آئے تو اب آپکے آنے کی کیا امید ہے ہاں میرے سوالوں کے جواب دینے کا دستخطی وعدہ فرمائیے تو میں آپ کے جائے قیام ہی پر خود حاضر ہوتا ہوں اور جواب نہ دے سکنے پر مقابل کا مذہب قبول کرنا ہوگا۔ علے الصباح جواب لیکر آدمی گیا تو معلوم ہوا۔ کہ آریہ مناظرین شب ہی کو غائب ہوگئے۔ ان واقعات سے نتائج ذیل پیدا ہوتے ہیں:۔

(۱) جونپور میں اسلام پر دل آزار اعتراضات اور مسلمانوں کی بدترین توہین و تذلیل کرنیمیں آریہ سماج نے پیشقدمی کی۔

(۲) آریہ سماج نے مسلمانوں کو خود ہی اُبھارا۔ جب وہ تیار ہوئے اور جناب آزاد ربانی نے حق و باطل کے فیصلہ کے لئے ڈنکے کی چوٹ دعوت دی تو آریہ مناظرین جونپور سے فرار ہوگئے جس سے خواہ نخواہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ معلوم نہیں کہ آریہ سماج آخر ویدک دھرم کی عالمگیر صداقت وہمت سے کب کام لینگے۔

(محمد گیاوی طالبعلم مدرسہ عربیہ جدید مسجد اٹالہ جونپور)

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۷ مورخہ ۱۵ ربیع الثانی[1]

### بابت فسخ نکاح زانیہ

سوال، ایک شوہر دار عورت ایک بدمعاش آدمی کے ساتھ نکل کر قریب ایک سال تک اُس کے پاس رہی۔ آخر الامر اُس سے حاملہ ہو کر ایک لڑکی جن بیٹھی۔ وہ بدمعاش حکام کے گھر میں آکر مارا گیا اور وہ بدمعاش عورت اپنے خاوند کے حوالہ کیگئی۔ سوال یہ ہے کیا اُس عورت کا نکاح اُس شخص سے ٹوٹ گیا یا نہیں منجملہ وجوہ ذیل قابل غور ہیں:۔

(۱) قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کرنیکو حرام گردانا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اب بعد نکاح کے جب وہ زانیہ ہوگئی تو وہی علتِ حرمت پھر آگئی والاحکام تدور مع العلل تو اب یہ علت مبطل نکاح کیوں نہ ہوگی۔ چنانچہ قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح سے آیہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ میں منع فرمایا تھا۔ جب نکاح کے بعد عورت کفر و شرک کر بیٹھی تو نکاح ٹوٹ گیا: ولا تمسکوا بعصم الکوافر اسلئے کہ وہ علتِ منع نکاح پھر پیدا ہوگئی۔

(۲) ابن تیمیہ تفسیر سورۂ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ پس زانیہ کے زنا کار ہو جانے سے کیوں نکاح فسخ نہ ہوگا وھی اتت بفاحشۃ مبینۃ وفسقت عن امر ربھا حتی اتت بلبنت منہ الزنا:

(۳) قرآن کریم نے مرد اور عورت یعنی ہر دو کیلئے شرطِ احصان (پاکدامنی) آیہ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاۤءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ اور آیہ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ میں لگا دیا تھا: اب جب وہ زنا کار ہوئی تو بموجب قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط نکاح کیوں نہ ٹوٹا؟

[1] یہ مضمون بہت عرصہ کا آیا تھا مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہوگیا تھا۔ اہل علم کو اس پر کافی توجہ کرنی چاہیے (ایڈیٹر)

(۴) اللہ عزوجل نے زوجین میں مودت ورحمت ایسی ڈالی ہے کہ تمام محبتوں سے زیادہ ہے۔ فاذا امسك بعصمتها وهى زانية رضى بزناها (لان الرجل علے دين خليله فالينظر بعن يخالل) ومن رضى بالزنا فهو بمنزلة الزانى لديانشة۔

(۵) اپنی منکوحہ سے مہر لینا جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا اٰتَيْتُمُوهُنَّ زنا کی صورت میں اس سے مہر واپس لے لینا آیہ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں درست گردانا۔ اگر نکاح نہ ٹوٹتا اس سے مہر کیوں واپس لیتا؛

(۶) قرآن کریم بروں کے ساتھ ایک ساعت بھی بیٹھنے نہیں دیتا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ جب عورت زناکار ہوئی تو وہ پاک مرد کے کس طرح ہمدوش وہم آغوش رہ سکتی ہے۔

(۷) آیہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ میں کسقدر تخویف وتحذیر ہے۔

(۸) اور حدیث لعن الله من اوى محدثا میں کس قدر زجر وتوبیخ ہے سواء كان الاحداث بالزنا او السرقة او غير ذلك وسواء كان الايواء بملك يمين او نكاح او غير ذلك

(۹) ایسی زانیہ کا نکاح اگر شرعاً نہیں ٹوٹتا۔ تو اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ سے کیا مراد ہے۔

(۱۰) بخاری ومسلم میں رسول اللہ کا حکم ہے کہ لونڈی جب زنا کرے تو اس کو حد مارو۔ پھر فرمایا فان زنت فليبعها ولو بضفير والضفير حبل وهذا امر ببيعها ولو باد نے مايقابلها واذا وجب اخراج الامة الزانية عن ملكه فكيف بالزوجة الزانية

(۱۱) ایسی زانیہ جس نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ حرام اولاد کو گود میں لے کر پھر رہی ہے اسی طرح چھوڑ دی جائے تو اس نے تمام شہر کی عورتوں کو گویا آگ لگا دی۔ کیونکہ گناہ جب تک پوشیدہ ہوتا ہے گنہگار ہی کو نقصان پہنچتا ہے اور جب طشت از بام ہو جائے تو نقصان اس کا عام ہو جاتا ہے۔ لہذا پوشیدہ گناہ کے واسطے پوشیدہ توبہ ہے اور جب حد اعلان کو پہنچ جائے تو اس کیلئے توبہ بھی اعلان کے ساتھ ضروری ہے والیہ الاشارة فى قوله تعالىٰ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

خیرخواہان اسلام ومسلمانان یہ استفتا علماء کرام کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں امیدکہ جواب بادلائل مرحمت فرمائینگے

(مولا بخش از لاہور)

# سماع موتیٰ

از جناب عبد الحکیم خان صاحب

انسپکٹر پولیس ضلع چتوڑ گڑھ

خداوند تعالےٰ نے اسلام کو فطرت کے پیارے خطاب کا اعزاز بخشا ہے مگر فی زمانہ یہ سچا اور مطابق العقل مذہب توسن توہم۔ اختلافات ذہنی وتعصب کا جولانگاہ بنگیا ہے۔ جس قدر فرق مختلفہ اس وقت تک پیدا ہوئے ان میں ہر ایک نے اپنی جودت طبع کو معراج کمال پر پہنچانے کی کوشش میں اپنا عقیدہ ہی اصل الاصول ٹھہرا قرار دیا ہے جو اظہر من الشمس وابین من الامس ہو ان کے تخیلات لایعنی میں ایک سماع موتیٰ کا مسئلہ ہے جس پر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے کتاب حیات الموات فی بیان سمع الاموات اور بر چہ اہل فقہ میں رسالہ الموسوم بہ سماع موتیٰ طبع ہو چکے ہیں۔ قبل اس سے کہ میں منقول سے بحث کروں اپنی عقل ناقص کے موافق کچھ ظہوری معقول بحث کرنے کی بھی التماس ہے۔

جس وقت روح نے اس قفس عنصری سے علیحدگی اختیار کی جسد پر مردہ کا اطلاق ہو گیا۔ روح کوئی ایسی شے نہیں جو محسوس ہو یا بلا حلول کسی جسم کے بذاتہ کام کر سکے اور اس کے ثبوت کے لئے ہماری زندگی وجہ کافی ہے کیونکہ روح کی ماہیت صورت وغیرہ خارج از فہم وقیاس ہونے سے حکم باریتعالیٰ صاف الفاظ میں صادر ہو چکا ہے کہ روح حکم خدا ہے۔ جب روح کی یہ حالت ہے تو استعمال کی محتاج رہی اور جب وہ دوسرے لباس جسم سے محلے ہوگئی اور مقام علیین یا سجین عالم برزخ میں بحیثیت اعمال خود مستقر ہو گئی تو پھر اس کا جسم سے کیا تعلق رہا کیونکہ جس جسم میں وہ داخل ہوئی اسی میں بمثال حیات مقید ہے۔ اور ایک ہی روح کا دو حصوں میں منقسم ہو کر دو جدا جدا جسم اختیار کرکے ایک کا تو برزخ میں دوسری کا مدفن پر رہنا احکام خداوندی کے خلاف اور مضحکہ آمیز خیال ہے۔ اور جبکہ روح ایک ہی جسم میں داخل رہے تو پھر روح کا سلسلہ تعلق مدفن تک رہنا بالکل واہمہ ہے اور موتے کو سنانے کا دوسرا ذریعہ نہیں نہ ضرورت۔

اب نصوص قرآنی سے کچھ صراحت کی جاتی ہے۔ خداوند علام الغیوب کلام مجید وفرقان حمید میں فرماتا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی مردہ کو سنانے پر قادر نہیں۔ لیکن مؤیدین سمع موتیٰ یہ حجت پیش لاتے ہیں کہ قرآن مجید میں نفی سننے کا امتناع نہیں ہے۔ خداوند جل شانہ اپنے فضل وکرم سے سناتا ہے اور موتیٰ کو سماعت تکلم وغیرہ کے سب قوا حاصل ہیں وغیرہ۔ اس سے بھی صاف تر پھر ارشاد ہوتا ہے وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ الخ اب موتے کے عدم سماعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ کیونکہ دو دو متضاد چیزوں کا مقابلہ فرمایا ہے۔ تو یہ کب ممکن ہے کہ زندہ ومردہ کا تناقض ہی ناقص وقاصر ہے حالانکہ دونوں میں من حیث المجموع نقیض تامہ ہے جس کو کوئی عقل سلیم وفہم رسا باور کرنے سے معتبر نہیں۔ اگر یہ خیال فرمایا جاوے کہ اسی آیہ میں فرماتا ہے کہ جس کو چاہے خدا سنا دے تو یہ جملہ صرف کفار کی عدم سمع قبول کی طرف ہے ورنہ آگے صاف ترین الفاظ میں فرما دیا کہ جو قبروں میں ہیں ان کو نہیں سنا سکتے اس سے زیادہ اور

ahmadimuslim.de

کیا توضیح ہونی چاہئے۔ جس طرح کفار میں سماعت قبول کا فطرتاً مادہ نہیں اسی طرح موتے میں سننے کی صلاحیت نہیں۔ پھر حکم ہوتا ہے اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ الخ اس سے واضح ترین اور کیا ثبوت ہوگا کہ موتے کو بیجان فرمایا۔ جب جان یا روح ہی نہیں تو پھر سماعت کیسی۔ جب کوئی شخص خواب راحت میں بے ہوش ہوجاتا ہے تو اُس کو پاس کی آواز کی خبر نہیں ہوتی۔ حالانکہ ہنوز مرغ روح نے اس قید خانہ سے پرواز نہیں کیا ہے۔ شہدا کی حالت میری بحث سے خارج سمجھی جائے بڑے غضب کی بات ہے کہ جس کی نہی کلام مجید میں ہے اُس کو بحوالہ علماء دیگر ثبوت خارج از کلام الٰہی سے تائید بحث میں پیش کیا جاتا ہے۔ علماء کی رائے حکم الٰہی نہیں۔ اگر اُس میں لغزش ہوتی تو اختلاف ہونے کی ضرورت نہیں ہوسکتی علم حساب کا ایک سوال واقلیدس کی ایک مشق جب صحیح حل ہوجاتی ہے تو اُس کا طرز عمل وجواب یکساں ہوتا ہے چاہے ایک محاسب شرق میں ہو تو دوسرا غرب میں۔ آپ جو تحریر فرماویں بوضاحت مگر محض نصوص قرآنی سے اس کے متعلق میں دیگر ثبوت کو بمقابلہ قول فیصل ذریعہ اطمینان نہیں سمجھتا

عبد الحکیم خان سہسرانی انسپکٹر پولیس
ضلع چتوڑ گڑھ

---

## مولود شریف کا ثبوت بھی عجیب۔

۲ فروری کو بمقام بلیا ایک مولانا صاحب آگرہ والوں نے ایک تقریر نہایت پُر زور دربارہ اثبات انعقاد محفل مولود شریف وقیام عند السلام فرمائی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ میں مناظر ہوں ونیز عرصہ ۲۶ سال سے وعظ وتذکیر کرتا ہوں۔ جو بات بیان کرونگا وہ پکی ہوگی اور اُس کا قرآن وحدیث سے دونگا چنانچہ اثبات قیام عند السلام میں آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَ

کس سے ؟ (ایڈیٹر)

مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پیش کی (البتہ خداوند کریم اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اوپر آپ کے اور سلام بھیجو سلام بھیجنے کر) یعنی خداوند کریم ہمکو حکم دیتا ہے درود اور سلام بھیجنے کا تو لفظ سَلِّمُوْا کے بعد جو تَسْلِيْمًا واقعہ ہے وہ مفعول مطلق ہے۔ اور مفعول مطلق کبھی سُنت کے لئے بھی واقع ہوتا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ سلام بھیجو جیسا کہ حق ہے سلام بھیجنے کا؛ تو اب معلوم کرنا چاہئے کہ سلام بھیجنے کا حق اور سُنت کیا ہے بیٹھکر یا سوکر یا لیٹ کر یا کھڑے ہوکر۔ تو واضح ہے کہ کھڑے ہوکر سلام بھیجنا بہت عمدہ طریقہ اور مقتضائے ادب ہے خلاف اسکے کہ کوئی برعکس اسکے سلام بھیجے تو جب سنت اور حق سلام کا کھڑے ہوکر معلوم ہوا تو اس آیت کریمہ سے قیام عند السلام بخوبی ثابت ہوگیا اور انعقاد محفل مولود میں ایک کتاب (مسمے ماثبت بالسنۃ مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب دہلوی کی اپنی ہاتھوں میں لیکر اُٹھائی اور مصنف رحمہ اللہ کی صفت کے بعد ایک حدیث اُس میں سے پڑھی۔ کہ "ابولہب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تولد کے فرح اور سرور میں اپنی لونڈی کو جو کہ ولادت باسعادت کی خبر لیکر اُس کے پاس گئی تھی آزاد کردیا۔ اس کے صلہ میں اُس پر اُس روز عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ اسکے بعد امام جزری کا قول بیان کیا کہ ابولہب پر باوجود کافر ہونے کے بوجہ اظہار فرح وسرور ولادت کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو کیا حال ہوگا مسلمانوں کا جبکہ آپکی ولادت باسعادت پر اظہار مسرت کریں۔ اور خوشیاں منائیں اور اس کے لئے محفلیں قائم کریں۔ تو اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ ہم محفلیں قائم کرسکتے ہیں اور بصد ذوق شوق خوشیاں مناکر سعادت دارین حاصل کریں اور دن اور تاریخ کا بھی مقرر کرنا مثلاً گیارہویں وغیرہ بھی درست ہے کیونکہ اس میں بھی ایک بھید ہے جیساکہ نویں تاریخ کو خداوند کریم نے یوم الحج مقرر کردیا ہے

خلاف اُس دن کے اگر کوئی جاوے تو حج قبول نہیں حالانکہ دوسرے روز بھی وہی کعبہ اور وہی صفا مروہ موجود ہے اگر دوسرے دن کوئی شخص اگرچہ باشرائط حج کرے تو نہیں ہوسکتا۔ تو معلوم ہوا کہ دن کا بھی تقرر کوئی شے ہے اسکے علاوہ اور دنوں میں بھی محفل کرے۔ درود بھیجے تو جائز ہے۔ کسی شخص نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کا حال پوچھا تو آپنے اجازت دی اور فرمایا ہماری ولادت بھی اسی دن ہوئی ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپکی ولادت کا دن نہایت متبرک ہے اور روزہ رکھنا اور محفل وغیرہ کرنا بہت ثواب کا موجب ہوگا۔ اسکے بعد فاتحہ کے بارہ میں کہا کہ بغیر فاتحہ پڑھے جب نماز جائز نہیں تو ہم نے کسی کھانے پر فاتحہ پڑھ دیا تو کیا حرج ہوگیا۔ اور جو لوگ ان فعلوں کو بدعت کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ہے تو یہ بتلادیں کہ محفل میلاد کی انعقاد وقیام عند السلام فاتحہ وغیرہ منع کہاں ہے اور جب منع نہیں ہے تو گویا شریعت ساکت ہے تو یہ اصول کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ جس امر میں شریعت سکوت کرے وہ مباح ہے۔ اگر بقول منکرین بدعت ہے تو بتلادیں کہ اس قسم کی اونچی اونچی گنبد اور مناروں والی مسجدیں بنوانا کہاں ثابت ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے مزیدار کھانے زردہ پلاؤ وغیرہ کہاں کھائے ہیں اور نوار کے پلنگ پر خواب استراحت کہاں فرمایا ہے علی ہذا القیاس جب ان سب کا بھی ثبوت نہیں ہے تو یہ بھی بدعت کہی جاوینگی الخ ختم ہوئی تقریر مجمل اور ما حصل مولوی صاحب موصوف العصر کی۔ اب میں اس مسئلہ کو بنظر احقاق حق بطریق مذاکرہ علماء محققین پر چند تنقیحات کیساتھ پیش کرتا ہوں امید کہ کافی توجہ فرماکر جواب باصواب مستفید فرماکر عند اللہ ماجور ہونگے۔

### تنقیحات

اوّل۔ آیت موصوفہ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کی تفسیر اس طریقہ کی خیر القرون سے ثابت ہے یا نہیں اور ائمہ اربعہ میں سے کسی نے یہ پہلو اختیار کیا ہے یا نہیں۔ اگر اختیار نہیں کیا تو مقلد کو یہ فعل جائز ہے یا ناجائز۔

دوم۔ مقلد کو اجتہاد کا حق حاصل ہے یا صرف اپنے امام کا قول پیش کرنے کا اُس کو حق ہے۔

سوم۔ حدیث موصوفہ سے انعقاد محفل وخصوصیت ایام

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۱۷** - میں ایک مسلمان لڑکا ہوں جو اس وقت ایف اے درجہ میں پڑھتا ہوں۔ کالج میں بہت سے ہندو بنگالی بھی نیچے کی کلاس سے اسوقت تک ایف کے درجہ میں ہمارے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔ اُن لوگوں سے ہمکو بوجہ یکجائی بارہ چودہ برس کے از حد محبت ہو گئی ہے اور اُن میں سے بعض ہمارے وطنی ہیں جو نہایت ذہین اور فہیم بلکہ نہایت با اخلاق ہیں ہمارے مابین دوستی کا عہد و پیمان قرار پایا ہے بشرعًا یہ دوستی اور میل ملاپ ہندوؤں کے ساتھ کیسا ہے۔

**س نمبر ۱۱۸** - ایک ہندو متمول شخص جو ہمارے محلہ میں رہتے ہیں بہت نیک اور با اخلاق آدمی ہیں اور بہت حسن سلوک ہر ایک شخص سے کرتے ہیں خواہ ہندو ہو یا مسلمان۔ اُن سے ہمکو بہت دوستانہ تعلق ہے۔ یہ دوستی جائز ہے یا ناجائز ایک مُلا صاحب فرماتے ہیں کہ جو مسلمان ہندو سے دوستی اور میل ملاپ کریگا اُس کا حشر اُنہی کافر کے ساتھ ہوگا۔ وہ قرآن کی دو چار جگہ کی آیتوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ بیدینوں سے دوستی مت کرو سورہ نساء آل عمران۔ مائدہ۔ توبہ۔ حج۔ قصص مجادلہ وغیرہ سورتوں کا مطلب بخلاصہ اور تفسیر بیان کیجیگا۔

**س نمبر ۱۱۹** - جبکہ فی زمانہ تحریری اور تقریری قوت سے اسلام کا وہ کام کرنا ہے جو کہ اگلے بزرگان دین نے ہمارے تلوار کے زور سے وہ کام کیا اور گورنمنٹ عالیہ نے ہمکو اس میں ہر طرح کی آزادی بخشی ہے اور اسلامیہ مشن کلکتہ وغیرہ میں اسی غرض سے قائم ہوا ہے تو وہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ ہر ایک علم کا استاد کامل ممکن ہر ایک جگہ مل نہیں سکتے ہیں کیونکہ دنیا میں بہت سے علم اور زبانیں ہیں جیسے اہل اسلام اور خصوصًا اہل ہندوستان بہت کم واقف ہیں اور ہیں بھی تو ہر ایک جگہ مل نہیں سکتے اور علم اور زبان کا سیکھنا ضرور ہوا تو اس حالت میں مجبورًا اُن غیر مسلم لوگوں میں رہنا پڑا اور علم اور زبان سیکھنا ہوا۔ اور تعلیم کامل بغیر صحبت زمانہ دراز کے ہو نہیں سکتی تو ممکن ہے کہ بوجہ میل ملاپ عرصہ دراز کے مسلم اور غیر مسلم میں دوستی اور محبت ہو جاوے اور عہد و پیمان فیمابین قرار پاوے درست ہے یا ناجائز؟

**ج نمبر ۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹** - ان سب سوالوں کا جواب ایک ہی ہے جو حدیث شریف میں یوں آیا ہے۔ انما الاعمال بالنیات یعنی اس قسم کے کام نیت پر موقوف ہیں۔ کسی شخص کے نیک اخلاق کی وجہ سے میل ملاپ رکھنا منع نہیں ہے کافر سے اُس کے کفر کی وجہ سے محبت کرنا منع ہے نیک خلاق اشخاص کے ساتھ اس نیت سے میل رکھنا کہ وقتاً فوقتاً ان کو اسلام کی طرف راہ نمائی کریں۔ جائز ہے اسلئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ۲۸ ع)

یعنی جن لوگوں نے تم سے دنیا کی وجہ سے فساد نہیں کیا اور تمکو تمہارے ملک سے انہوں نے نہیں نکالا اُن کے ساتھ سلوک مروت اور انصاف کرنے سے خدا تمکو منع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو منصف مزاج لوگ بھاتے ہیں۔"

جن آیات میں کفار سے دوستی لگانے کی ممانعت آئی ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے کفر کی وجہ سے دوستی نہ لگاؤ۔

اسی طرح تعلیم تعلم کے لئے بھی تعلقات رکھنے جائز ہیں۔ کفر میں شریک ہونا یا اُن کے کفر کی کسی رسم کو پسند کرنا جائز نہیں

(از رداخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۲۰** - زیور وغیرہ مہر مقرر کے سوا جو کچھ عورت کو قبل عقد خوانی کے دیگر عقد خوانی کی جاتی ہے۔ مثلاً زید نے ایک عورت کو ۵۰۰ روپیہ کا زیور دیا اور ۱۰۰ روپیہ مہر مقرر کر کے نکاح پڑھایا گیا۔ مگر زیور ۵۰۰ روپیہ کا مہر مقررہ کے باہر رہا۔ آیا بعد مرنے زید کے وہ زیور وغیرہ مہر میں شامل کیا جائیگا یا میت کے وارث کو ملیگا۔ اور حدیث ذیل کا کیا مطلب ہے:-

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ النکاح فھو لھا وما کان بعد عصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہ واحق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ۔

ابوالحسن محمد عبدالرحمن خریدار ع ۳۳۲۲
ضلع مالدہ ڈاکخانہ گاجل موضع ناکوڑ

**ج نمبر ۱۲۰** - عورت کو جو کچھ قبل نکاح یا بوقت نکاح دیا جاوے وہ عورت کا ہے وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۲۱** - زید نے بکر سے کچھ کلمات کفریہ کہے۔ اور بکر نے کہا کہ یہ کلمات کفریہ ہیں ان کو پرہیز لازم ہے۔ زید نے کہا اگر کلمات کفریہ ہیں تو سب سے پہلے میں اپنی طرف منسوب کرتا ہوں زید نے صریحًا کہا کہ میں کافر ہوں (ماسٹر ایڈورڈ کرپا پوچھا)

**ج نمبر ۱۲۱** - جب تک وہ کلمات معلوم نہوں فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔

**س نمبر ۱۲۲** - خالد کی عورت خالد کے سامنے کار فاحشہ کرے اور خالد اسکو ممانعت نہ کرے اور باوجود علم ہونیکے اُسکو طلاق بھی نہ دلوے اور ایسے افعال شنیعہ کو اچھا سمجھتا ہوا ایسے شخص کیواسطے کیا حکم ہے اور جو عورت ابھی تک باہر پھرتی ہو اور وہی کار فاحشہ کر رہی ہو اور خالد اُس کو طلاق نہ دلوے اور نہ اپنے ساتھ رکھتا ہو تو ایسے شخص کے واسطے کیا حکم شرع شریف میں ہے۔

**ج نمبر ۱۲۲** - بموجب حدیث شریف ایسا شخص دیوث ہے۔ اُس کو جلدی توبہ کرنی چاہیے۔

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**مریضہ کا علاج** اہلحدیث ۱۲ فروری میں حاجی وارث علی صاحب سوداگر آگرہ نے جو مریضہ کا حال لکھا ہے وہ مندرجہ ذیل طریق سے عمل کریں وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ۔ اس آیت کو مریضہ کے کان میں سات مرتبہ پڑھکر پھونک دیں۔

(غلام اللہ از ہوشیارپور)

**جواب شکایت** اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ ربیع الاول کے صفحہ ۱۳ میں شکایت عدم ارسال کتاب نظر سے گزری - لہذا جواباً عرض خدمت ہے کہ جب کوئی درخواست احقر کے پاس آتی ہے تو اسی روز یا دوسرے دن تعمیل کیجاتی ہے کیونکہ ایک آدمی اسی کام کے واسطے مستعد رہتا ہے اور کوئی دھوکا اور بدمعاملگی نہیں کیجاتی - اگر کسی صاحب کی کوئی شکایت ہے تو ڈاک یا مجھے پتہ تحریر کرنیکا قصور ہے خصوصاً جناب قطب الدین صاحب نے اپنا پتہ اخبار کے ذریعہ یہ تحریر فرمایا ہے "قطب الدین احمد راجشاہوی حال مقام ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ہاٹ پتی راج ڈاکخانہ ایشاہار" اور درخواست میں تحریر فرمایا ہے "قطب الدین احمد خریدار اہلحدیث ۲۸۷۴ ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ڈاکخانہ امین پور" تو ڈاکخانہ کے تفاوت پر کس طرح جناب کو ملسکتا ہے - بلکہ بجائے اُن کی بیجا شکایت کے ہمیں شکایت اس بات کی ہے کہ بعض احباب تحریر فرماتے ہیں کہ وی پی کرکے بھیجدیویں تو از خود ۳ر کی ٹکٹ لگاکر پیکٹ وی پی ارسال کیا جاتا ہے تو عدم وصول کے باعث ناحق ہمیں ۳ر کا نقصان دیتے ہیں۔

(خاکسار محمد ولد مولوی حافظ قادربخش سکنہ چاہ خلیل والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان)

**طبی سوال ۱۳** ہماری اہلیہ عرصہ ۲ سال سے مندرجہ ذیل مرض میں مبتلا ہے جس سے نہایت پریشانی ہے - آپ لوگ نوازش فرماکر نہایت عمدہ نسخہ تجویز کریں کہ خداپاک مریضہ کو آپ لوگوں کی دوا سے فائدہ بخشے اور آپ لوگوں کو جزائے خیر دیوے - ہر موسم میں یہانتک کہ جاڑہ میں بھی پیاس کی شدت رہتی ہے - پانی سے آسودگی نہیں ہوتی دوم آنکھوں میں سے پانی نکلتا ہے اور دونوں آنکھوں کے دونوں کناروں کی طرف کٹ جاتا ہے تھوڑا تھوڑا۔ جس سے از حد تکلیف ہوتی رہتی ہے اور کچھ جلن بھی ہوتا رہتا ہے - خاصکر گرمی میں اُن کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے - تیسرے عارضہ جریان کا بھی زور ہے جس سے پنڈلی تھرتھراتی ہے - عمر مریضہ کی ۲۰ برس ہے اور آنکھ میں سرمہ وغیرہ بہت استعمال کیا کچھ فائدہ نہوا - زیادہ تر شکایت آنکھ کی ہے آنکھ سے میل نکلتی ہے بکثرت۔

اور ہمارے بھائی کے ناک کے اندر پپڑی روزمرہ پڑجاتی ہے اور اندر کچھ بدبو بھی معلوم ہوتی ہے - اس کے لئے بھی کوئی عمدہ نسخہ تحریر فرمایا جائے اللہ پاک اجر عظیم دیگا اور ہم ہمیشہ شکرگزار رہینگے!

(راقم خریدار اہلحدیث ۱۳۲۵)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

**طبی سوال ۱۴** خاکسار بعارضہ بواسیر بیمار رہتا ہے ناظرین اخبار اہلحدیث سے دعا کا خواستگار ہے اگر کوئی طبیب صاحب دوا عنایت فرماویں تو بشرط صحت یابی ایک سال کی اخبار اہلحدیث کی قیمت غریب فنڈ میں دونگا۔

خاکسار گل محمد از کدنہ ضلع مظفرگڈھ (پنجاب)

**جنازہ و دعاء مغفرت** میرے لڑکا مسمی شیخ احمد اللہ کا انتقال ہوگیا جمیع ناظرین سے عموماً و جملہ حضرات علماء اہل حدیث سے خصوصاً گزارش ہے کہ مرحوم کے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔

(شیخ عبداللہ متولی مسجد اہلحدیث مدراس)

**اظہار توبہ** مجھے ایک بہت بھاری غلطی لگ گئی تھی کہ میں احمدی بن گیا تھا - حضرت عیسے علیہ السلام کے بارے میں دھوکا کھاگیا تھا - آپکو واضح ہووے کہ میں مرزائی نہیں مجھے دھوکہ لگ گیا تھا - میں محمدی ہوں - آپ اللہ کے واسطے میری نیت کا اعلان کرادیویں میں نے خدا کی بارگاہ میں از حد توبہ کی ہے

(خاکسار نبی بخش پھول فروش وزیرآباد)

**غریب فنڈ** از فنڈ سے فنڈ ۱۴

**بے گناہ کا جواب** کسی صاحب نے رسالہ بے گناہ نبی مصنفہ عیسائیان بھیجا ہے کہ اس کا جواب دیا جائے اُن سائلوں کو واضح ہو کہ رسالہ مذکورہ کا جواب جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے دیدیا ہے جسکا نام عصمت انبیاء ہے قیمت ۸ر (پتہ - دفتر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹ)

**تقریظ - ریویو** سفری سماوار - یہ سماوار انئی وضع کا بنایا گیا ہے جس میں بالکل آسانی سے چائے بنجاتی ہے - ستفی لمپ جسکی چمنی ۴ لائن کی لگتی ہے اُس کی چمنی اُتارکر یہ سماوار رکھا جائے تو چند منٹوں میں چائے بنجاتی ہے - بہت نفیس قسم کی مرادآبادی ایجاد ہے قیمت عہ۔

(پتہ - حافظ عزیز الدین محلہ ساہو - مرادآباد)

**تلاش روزگار** میں دوکانداری بساط خانہ وغیرہ کا کام جانتا ہوں اسکے علاوہ محرری وغیرہ خدمات بھی کرسکتا ہوں - کوئی صاحب مجھ سے اس قسم کی خدمات لینا چاہیں تو مہربانی کرکے بندہ کو یاد فرماویں - تنخواہ خط وکتابت سے طے ہوسکتی ہے

(خاکسار پیرجی حسین احمد مرادآباد انجمن اہلحدیث)

**تصحیح** بموجب تعمیل جناب کے حکم کے جواب سوال ۹۱ تلاوت قرآن شریف کے وقت السلام علیکم کہنا منع ہے - سنن ابوداؤد باب فی القصص کی حدیث میں آیا ہے کہ ابوسعید خدری فرماتے ہیں "میں ضعفاء مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور بعض آدمی بسبب عریانی کے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک قاری قرآن پڑھتا تھا تو اچانک آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام آموجود ہوئے - آپکے قیام کے بعد قاری نے سکوت کی تو حضور فداہ روحی نے السلام علیکم کہا" عون المعبود میں ہے اس حدیث سے نکلتا ہے کہ قاری قرآن پر وقت قرأت کے السلام علیکم نہ کہے کیونکہ نبی صلعم نے انکو سلام نہیں کہا مگر بعد سکوت قاری کے صفحہ ۳۶۲ تو جواب سلام وقت قرأت بالاولی منع ہوگا۔

(خریدار ۳۱۰۲)

مولانا صاحب بتاریخ ۲۷ فروری مدرسہ احمدیہ اور پھلی شہر اور اہلحدیث کانفرنس علیگڈھ وغیرہ کے جلسہ کے لئے امرتسر سے روانہ ہونگے (منیجر)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۲ر فروری سے ۲۸ر فروری تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

**انگریزی** اور فرانسیسی بیڑہ زیر کمان انگریزی نائب امیر البحر درہ دانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔

**ایک** جرمن جنگی جہاز پرنز و لہلم نے بحر اوقیانوس میں پانچ تجارتی جہاز۔ پوٹارو۔ ہائیلینڈ۔ برے۔ ہمسفیر۔ ستھا غرق کر دئیے ہیں۔

**ایک** جرمن آبدوز کشتی نے جہاز کمبینک پر تارپیڈو پھینک کر اُس کو غرق کر دیا۔ ایک انجنیر ۲ خلاصی اور ایک گدھے والا ہلاک ہو گئے۔

**ایک** جرمن آبدوز کشتی نے ملک ناروے کے جہاز بلیرج پر تارپیڈو پھینکا جس پر ناروے میں سخت اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔

**ایک** جرمن آبدوز کشتی نے ساحلی جہاز ڈاؤن شائر کو جو ۳۰۰ ٹن وزن کا تھا غرق کر دیا۔

**امریکن** تجارتی جہاز ایولن جو نیویارک سے جرمنی کو آ رہا تھا ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

**ایک** سستے انگریزی تجارتی جہاز کلن میکناٹن بحری طوفان میں غرق ہو گیا اُس میں بیس افسر اور ۲۶۰ آدمی تھے وہ بھی غرق ہو گئے۔

**انگریزی** سٹیمر اوکبانی کو بندرگاہ کی طرف کھینچکر لایا جا رہا تھا کہ وہ غرق ہو گیا۔

**انگریزی** سٹیمر برکنہم ایک سرنگ سے ٹکرا کر سخت مضروب ہو گیا ہے۔

**انگریزی** سٹیمر ڈیٹفورڈ پر ایک آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ بیس منٹ میں غرق ہو گیا۔

**امریکن** تجارتی جہاز جس پر ۴۶ ہزار روئی کے گٹھے تھے جرمن ساحل کے قریب غرق ہو گیا۔

**ایک** فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولہ باری کی۔

**ملک** ناروے کا جہاز رگین سیلڈ جو بورڈو جا رہا تھا آبنائے دوور میں ڈبو دیا گیا۔

**انگریزی** ہوائی جہازوں نے پھر زیبرگ پر بم پھینکے۔

**جرمن** ہوائی جہازوں نے کیلے پر بم پھینکے۔

**جرمن** ہوائی جہازوں نے انگلستان پر بھی بم پھینکے مگر کچھ نقصان نہ ہوا۔

**آسٹروی** فوجوں نے جارحانہ کارروائی کر کے روسیوں کو علاقہ بکووینیا خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔ بکووینیا کے صوبہ پر قابض ہو کر آسٹروی فوجیں صوبہ گلیشیا میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور اُنہوں نے مقام اسٹانی سلاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔

**مشرقی** میدان جنگ جہاں روسیوں سے جرمن و آسٹروی فوجیں مصروف پیکار ہیں سات سو میل کے محاذ میں ہے۔

**روسیوں** نے مشرقی پرشیا (علاقہ جرمن) سے پسپا ہوتے وقت سخت نقصان اٹھایا۔

**جرمن** کہتے ہیں کہ روسی دسواں جیش پورے کا پورا تباہ ہو گیا ہے۔

**لیکن** روسیوں کے قول کے بموجب ان کا نقصان اتنا نہیں ہوا جتنا کہ جرمن بیان کرتے ہیں۔

**مغربی** میدان جنگ میں متحدہ افواج آہستہ آہستہ جرمن خندقوں پر قبضہ کر رہی ہیں قدم قدم پر لڑائی ہوتی ہے۔

**کہتے** ہیں کہ اٹلی پندرہ روز تک میدان جنگ میں آ اترنے والا ہے۔

**جرمن** والوں نے ریم پر پھر گولہ باری کی جس سے اُس جگہ کے مشہور گرجے میں بھی ایک گولہ جا کر پھٹا۔

**بلغاریہ** کے وزیر جنگ نے موسم بہار میں عظیم جنگی مشق کے لئے اپنی پارلیمنٹ سے ۲۵ لاکھ پونڈ کی منظوری طلب کی ہے۔

**مشرقی** افریقہ میں بھی انگریزی فوجوں نے جرمن مشرقی افریقہ کے ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

**اٹلی** کے باشندے جنگ کی تائید میں مظاہرے کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ فرانس۔ انگلستان اور روس سے مل کر آسٹریا پر حملہ کر دیا جائے۔

**پانڈیچری** کی فرانسیسی گورنمنٹ نے اس جگہ کے ہندوستانیوں کو والنٹیر بنکر فرانس میں جانے کی اجازت دیدی ہے

**وزیر فرانس** نے ایک تقریر میں کہا کہ فرانس اپنے ساتھیوں کے پہلو بپہلو آخری دم تک لڑیگا

**افسوس** کہ ہندوستان کے مشہور پولٹیکل لیڈر مسٹر گوکھلے فوت ہو گئے جس پر نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان اور جنوبی افریقہ میں بھی اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

**تین** سکھوں نے انارکلی لاہور میں ایک سارجنٹ پولیس کو پستول مار کر ہلاک اور ایک سب انسپکٹر کو سخت زخمی کر دیا۔

**لاہور** میں گوالمنڈی کے پاس ایک مکان میں پولیس نے پستول اور گولی بارود پکڑا۔

**بھائی** پرمانند ایم اے کو لاہور پولیس نے ۲۰ فروری کو گرفتار کر لیا۔ چند روز پیشتر اُن کی مؤلفہ تاریخ ہند بحکم گورنمنٹ ضبط ہو چکی ہے

**لاہور** اور اسکے مضافات سے متعدد ڈاکوؤں کے گرفتار ہونے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

**کلکتہ** میں بھی اسی قسم کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں اور گرفتار شدہ آدمیوں کے پاس سے اسلحہ برآمد ہو رہے ہیں۔

**افواہ** ہے کہ امریکن جہاز ایولن پر جو سرنگ سے ٹکرا گیا تھا امریکن سفیر متعینہ برلن بھی تھا جو ہلاک ہو گیا ہے اس لئے جرمنی کے خلاف امریکہ میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔

**لارڈ** کریو وزیر ہند نے مسٹر کرشنا کی جگہ جنکی میعاد عنقریب ختم ہونے والی ہے سردار دلجیت سنگھ کو انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

**قسطنطنیہ** کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ترکی پارلیمنٹ نے اُس قرضہ کو منظور کر لیا ہے جو حجاز ریلوے کیلئے طلب کیا گیا تھا۔

**اخبار** نیر ایسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ اور سمرنا میں بالکل امن ہے بدامنی کی افواہیں سب غلط ہیں۔

ahmadimuslim.de

# مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے
ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد
ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور
ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی
کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی
ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت
بوڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم
میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

**قیمت**

فی چھٹانک ۱۲ آنہ۔ آدھ پاؤ ۳ روپیہ۔ پاؤ بھر ۶ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ غیر ممالک کے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب [illegible] سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام ذیل بہت جلد روانہ فرماویں۔ واقعی آپ کی مومیائی ازحد مفید ہے (۵ جنوری ۱۹۱۴ء)
جناب عبدالحق صاحب [illegible] لکھتے ہیں۔ میں نے جو چھٹانک مومیائی [illegible] منگایا [illegible]۔ اس سے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک [illegible] ارسال فرماویں (۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

مینیجر [illegible] ایجنسی [illegible] امرتسر

# ہر مسلمان مرد و عورت۔ لڑکے۔ لڑکی کو ان کا پڑھنا سننا نہایت ضروری ہے

**قال اللہ** ۔ اس رسالہ میں جملہ احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے۔ ایک طرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف ان کا نہایت سلیس اردو ترجمہ حقوق اللہ حقوق العباد۔ روزانہ کا معاملہ دنیاوی۔ اور طرز معاشرت کا بیان ۴/

**قال الرسول** ۔ احادیث صحیحہ نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا نہایت ضروری مفید اور کارآمد لب لباب۔ ایک طرف اصل عبارت اور دوسری طرف اردو ترجمہ ۳/

**اسلام کے عقاید** ۔ سوال و جواب کے طور پر عقائد اسلامیہ کا ذکر ۱/

**اسلام کی خوبیاں** ۔ کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱/

**اسلام کی صداقت** ۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت عقلیہ و نقلیہ سے۔ مخالفین اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ ۱/

**ولی کی پہچان** ۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ۱/

**تحریم الخمر والزنا** ۔ واللواط والمعازف۔ والعشق جس میں زنا شراب راگ اور عشق کے متعلق بیان ہے ۲/

**محرم کی بدعتیں** ۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلائل سے رد۔ آخر میں علماء کرام کا فتوے ۱/

**اصلاح المومنین** ۔ انسان کی پیدائش کا مقصد۔ اور اس کے فرائض۔ کامیابی کا راستہ۔ خدا کو راضی کرنے کی تدبیر وغیرہ کا بیان ۲/

**اسلام کے حسنات** ۔ علوم دینیہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف پر مناظرہ ۱/

**اصلاح النفوس** ۔ اشد حبا للہ۔ قلب سلیم۔ استقامت پر دلچسپ بحث ۱/

**اسلام کے نواہی** ۔ منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲/

**اسلام کی حمایت** ۔ اسلامی قوم کس طرح کرنی چاہئے ۲/

**گلدستہ فوائد** ۔ انسان کے لئے کون کونسے شغل مفید اور کون کونسے مضر ہیں۔ مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ ۳/

**اسلام کا اتالیق** ۔ نام ہی سے ظاہر ہے ۱/

**تعلیم الحج** ۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

**تعلیم الصیام** ۔ روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

**تعلیم الزکوٰۃ** ۔ زکوٰۃ کے جملہ مسایل کا بیان ۱/

**اصلاح البشر** ۔ اس میں انسان کی گفتار۔ رفتار۔ عادات و اطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۳/

**اصلاح المسلمین** ۔ ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ و شرکیہ مثلاً قبر پرستی۔ پیر پرستی وغیرہ کی تردید ۳/

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ کھیکال

اسلام اور علمائے فرنگ۔ اسلام کی صداقت و عظمت پر یورپین علماء و فاضلوں اور مورخوں کی آراء کا مجموعہ [illegible]

## وہ وقت آ گیا

جس کا نہایت بے صبری کے ساتھ انتظار تھا

اگر آپ نے اب بھی اسلام کا حق ادا نہ کیا - تو کس دن کیجیے گا - سارے ہندوستان میں صحیفۃ القمر کی نرالی اور انوکھی باتوں کا غلغلہ پڑا ہوا ہے

یہ بشارت و خوشخبری کا مجموعہ ہے - یہ اخلاق و فلسفہ کا مدفن ہے - اور ادب لطیف اردوئے معلےٰ کا مخزن ہے۔

ملک کے مشاہیر علماء و نامور اہل قلم کے مضامین سے زینت عالم ہو کر نکلتا ہے۔

عوام و خواص دونوں کی دلچسپی کا ایک بہترین علمی مشغلہ ہے۔

نمونہ

کا پرچہ دو آنے کے ٹکٹ آنے پر ملیگا - قیمت نہیں سالانہ چندہ کا صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ ۸) ششماہی ۱۲ (بارہ آنہ)

**مینیجر صحیفۃ القمر دہلی**

---

## دفتر اہلحدیث کی کتابیں

**تقابل ثلاثہ** توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - عیسائیوں کی بحث کا نقطعی فیصلہ مع محصول صرف عہ

**نبی نمبر**

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات طیبہ ۔ ۴

**فتوحات اہلحدیث** چیفکورٹ - ہائیکورٹ پنجاب - اور مدراس بنگال - اور انگلستان کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے صرف ۱۲

**اجتہاد و تقلید** - اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳

**مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حب پیٹ نفخ جریان و کثرت احتلام سان حب کے استعمال سے کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کر کے علاوہ ازیں کو طاقت دیتی ہے اور ... میں لاثانی ہے کوئی دوا نہیں قیمت عہ

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے احتیاطیوں کے پیدا ہوئے ہیں ۲۱ روز کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے - اس کا استعمال مضر نہیں - ... طاقت ہوتی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ

حب بواسیر ... بادی کیا خونی ... اگر ... جسم میں ... دیگر ... علاوہ ... دوا کی خارش ... اس دوا ... سے ... دور ہو جاتی ہے ... خارش ... ہو جاتی ہے فی تولہ ۸

**مینیجر شفاخانہ یونانی محلہ چوک گوجرانوالہ**

---

## تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲

یعنی حضرت مجدد سید احمد صاحب بریلوی کے حالات ... جن کی ... شہرت ... ہے لیکن جن کو جناب رسول مقبول کی ... روحانی ... نصیب ہوئی جنکو غیب سے ... حلال ... سب سوکھی ... جرام غذا نہ کھاتے تھے جیسے نواب امیر علیخاں ... کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے - تو انگریزی سپہ سالار فوج کے علاوہ دشمن کے دستہ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے قتل کے لئے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کا ظلم کو ہمیشہ غیب سے فتح ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم دیا میں خود حضرت ... کرامات ... نفس ... تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں - جو حج پر گئے - تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی - جن کی مخالفت کرنے سے بڑے ہشیار مجنون ہوگئے جنکو حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ... خواب دیکھ کر مسلمان ہوا - الغرض اس بزرگ کے حالات و کرامات سکے ۳ تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے (عہ)

**مینیجر صوفی بنڈی بہاؤالدین (گجرات)**

---

## اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد - بے اعتدالی نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے - ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کیا گیا ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجیے - پہلے چندہ سالانہ تھا اب صرف ع۲ سالانہ ہے۔

**مینیجر اخبار عصر جدید - میرٹھ**

---

## اشتہار عام ۱۰/۵

ہماری دکان میں لونگی - بیک سوتی - ریشمی - وغیرہ ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے - جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پگڑ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگا کر مشکور فرماویں اور دکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی

المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ملہ ضلع جہلم

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس امرتسر میں ... گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ... فاضل) مالک نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بمحصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

# اخبار اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث ما خدمت اسلام ... مصطفی ...

پس حدیث مصطفی ... دانہ درج ... چمن کیا ہے

نمبر ۱۹ و ۲۰ — جلد ۱۲

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ہے |
| رؤسا و جاگیرداران سے " | للعہ |
| عام خریداران سے " | ہے |
| " ششماہی | عہ |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس | |
| " ششماہی | ۳ شلنگ |

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے۔

امرتسر مورخہ ۲۵ ربیع الثانی و ۱ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲ و ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

## فہرست مضامین

| | |
|---|---|
| جلسہ ندوۃ العلماء | ۱ |
| مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا جلسہ | ۲ |
| قرأت خلف الامام | ۲ |
| جماعت اہلحدیث اور سراج الاخبار | ۳ |
| مضامین تعاسمیہ | ۵ |
| مذاکرہ علمیہ نمبر ۴ (زوجہ مفقود الخبر) | ۶ |
| مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ | ۷ |
| دیوبندی کا تصور | ۱۰ |
| نبوت اور خلافت عامہ | ۱۱ |
| عقد النورانی وضع الایدی علی الصدور | ۱۶ |
| حضور نظام کا اسلامی احساس و ہمدردی | ۲۰ |
| کام کا ہمکو مسلمان بنا دے یارب | ۲۰ |
| ورد وانبال کی اہمیت | ۲۰ |
| کلمۃ الحق | ۲۱ |
| متفرقات | ۲۵ |
| انتخاب الاخبار | ۲۶ |
| اشتہارات | ۲۷ |
| | ۲۸ |

## جلسہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

ندوہ کی بنیاد جس مقدس غرض کے لئے رکھی گئی تھی وہ یہ ہے کہ علماء اسلام جو ایک جگہ اور ایک کام میں شریک نہیں ہوتے اور الگ الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتے ہیں ان کو کسی مشترک اسلامی کام میں جمع ہونے کا سلیقہ سکھایا جائے۔ اس غرض کے مخالف علماء نے ندوہ کی سخت مخالفت کی انکی مخالفت سے تو ندوہ کا کچھ نہ بگڑا تھا بلکہ ندوہ انکی مخالفت میں بھی پھلا پھولا۔ نقصان پہنچا تو ندوہ کو اندرونی اختلاف سے جس پر ندوہ زبان حال سے کہتا تھا ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ندوہ کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے خدا کی شان یہی ندوہ ہے جس کے سالانہ جلسہ پر ہم نے امرتسر میں دیکھا کہ معاونان بڑی سرگرمی سے اس میں حصہ لیتے تھے۔ جلسے کرتے تھے۔ چندہ جمع کرتے تھے۔ ممبر بنتے تھے۔ غرض سب کچھ کرتے تھے۔ آج یہ حال ہے کہ وہی ندوہ کے معاون جن کے اہتمام سے ہزاروں روپیہ چندہ اور سیکڑوں لوگ شریک ہوتے تھے وہی معاون ایسے سرد مہر ہیں کہ تبلیغ تک نہیں کرتے۔ یہ انقلاب کیوں ہے؟ محض اختلاف اور یا بقول ان کے جناب کی گڑبڑ ان کو امداد سے مانع ہے۔

میرے کرم دوست مولوی غلام محمد صاحب شملوی سفیر ندوہ میرے پاس آئے اور معاونین ندوہ سرد مہری کا ذکر کیا۔ میں تو اپنے اصلی اصول پر کاربند رہتا ہوں کہ مشترک کام میں ہم ایک ہیں۔ غلطی الگ چیز ہے کام الگ ہے۔ عوارض کی خرابی سے جوہر کی ذات میں خرابی نہیں آجاتی۔ اس لئے میں بھی

گلزار احمدی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت اصلی ہر سہ جلد للعہ رعایتی ہے منیجر

ahmadimuslim.de

مضبوط رار رکھتا ہوں کہ کسی جماعت کی ندوہ ہو یا کوئی انجمن ہو اُس کے ممبران کی غلطی سے قطع نظر کرکے اُس کو گرنے سے بچانا چاہیئے۔ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ میں اُن معاونین کے پاس خود گیا جنھوں نے سرد مہری دکھائی تھی اُن سے گفتگو کی اور اُن کو جلسے کی شرکت کی ترغیب دی۔ بعض نے اقرار کیا۔ بعض نے عذر۔

ندوہ کا کام چند آدمیوں کے مجموعہ کے ہاتھ میں ہے جو غلطی سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو صاحب ندوہ کی اصلاح چاہتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ کسی رنج کی وجہ سے جلسہ کی شرکت نہ چھوڑیں بلکہ بنظر اصلاح ضرور شریک جلسہ ہوں اور موقع بموقع ممبران ندوہ کی غلطیوں کی اُن کو اطلاع دیں۔

سب سے بڑا اعتراض حسن اتفاق سے ندوہ کو محاسب جناب بابو نظام الدین صاحب سوداگر چرم امرتسر ہی کے معززین میں سے ہیں۔ آپ نے کئی بار مجھ سے شکایت کی اور اب تک وہ اس شکایت پر بضد مُصر ہیں کہ باوجودیکہ میں محاسب بنایا گیا تھا مجھکو حساب خصوصاً عمارت کا حساب نہیں دکھایا گیا۔ اسی قسم کی اور بھی جو شکایات ہیں ندوہ کے جلسہ میں طے ہونی چاہئیں۔

ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ اصلاحی کمیٹی بھی جو قوم کی نائب ہے اس موقع پر اپنے کام کا پروگرام بہت کچھ سوچ بچار کر تیار کریگی مگر یہ یاد رہے بقول ؎

از غرا قت تلخ میگوئی سخن
ہرچہ خواہی کن ولے ایں یک مکن

علیحدگی اچھی نہیں ہوگی۔

کارپردازان ندوہ کو دل سے یہ مان لینا چاہیئے کہ معترضین کسی نفسانی غرض سے اعتراض نہیں کرتے بلکہ محض نیک نیتی سے معترض ہیں اس لئے اُن کے سمجھانے پر اُن کو پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

آئندہ خواہ خدا ؎

من آنچہ شرط وفا بود با تو ے گو یم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

# مُسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن

## کا اجلاس

مُسلم یونی ورسٹی ایسوسی ایشن کا اجلاس بدلتا بدلتا اب ۳-۴- اپریل تک پہنچا ہے۔ ہم پہلے ہی حیران تھے کہ ہندوستان میں دو بڑی علمی انجمنوں (ندوہ اور حمایت اسلام) کے جلسے انہی تاریخوں میں ہیں۔ تو لوگ کہاں کہاں جائینگے۔ ندوہ میں شریک ہونگے یا انجمن حمایت اسلام لاہور میں۔ اب یہ مژدہ سُنا کہ مُسلم یونی ورسٹی ایسوایشن کے قابل قدر سکرٹری نے ایسوایشن مذکور کے اجلاس کی تاریخیں بھی ۳-۴- اپریل رکھی ہیں جن میں ندوہ اور حمایت اسلام کے جلسے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ ندوہ کا جلسہ بارونق ہوگا نہ حمایت اسلام کا۔ بلکہ نہ مسلم یونی ورسٹی کا۔ لوگ تو پہلے ہی کہتے تھے ؎

دل بکہ خدا آنکہ نہ بنبلہ کیے امام دو

اب تو اس تثلیث میں چھنس کر توحید کا مزہ بالکل ہی جاتا رہا۔ افسوس قومی کام کے ذمہ دار ہر طرف نظر نہیں ڈالتے جس کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو ہونا چاہیئے۔

---

## قرأت خلف الامام

کسی دوست نے قرأت فاتحہ خلف الامام کا اختلاف حل کرنے کو لکھا تھا۔ اس کو جواب لکھا گیا اُس کی نقل درج اخبار کرکے ہدیۂ ناظرین بھی کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ طرز تحریر برعایت علم اصول جدید ہے ؎

نے پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سورت فاتحہ نماز میں واجب ہے۔ اس کی تقریر یوں ہے کہ اُن کے نزدیک آیت فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ میں خدا تعالے نے مطلق قرأت کا حکم کیا ہے۔ کسی خاص مقام کو معین نہیں کیا اور حدیث لا صلوٰۃ لمن لا یقرء بفاتحۃ الکتاب میں اگرچہ معین ہے۔ لیکن چونکہ قرآن مجید قطعی الثبوت ہے۔ اس لئے اس کو مقدم رکھکر اس حدیث کو تابع قرآن کرکے یوں کہیں گے کہ مطلق قرأت نماز میں فرض ہے اور سورہ فاتحہ واجب ہے (مستفاد از اصول شاشی)

واجب کے ترک کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ ناقص ہو جاتی ہے۔ اور سجدہ سہو کر لینے سے وہ نقص رفع ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اگر مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو اُس پر سجدہ سہو لازم نہیں۔ اس لئے اگر مقتدی سورۃ فاتحہ کو ترک کردیوے تو اُس کی نماز ادا ہو جائیگی۔

یہ ہے اصل مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور اس کے سوائے جس قدر شدت کے فتوے ہیں وہ سب متاخرین کے ہیں۔

اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ امام صاحب کے نزدیک سورت فاتحہ کا پڑھنا منع نہیں ہے۔ بلکہ اُن کے نزدیک یہ امر ہے کہ نہ پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے تعلیق ممجد میں تحقیق کیا ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ لیوے تو بھی جائز ہے اور نماز صحیح ہے۔ چنانچہ درمختار میں کہا ہے و تصح فی الاصح یعنے اصح مذہب یہی ہے کہ مقتدی کے سورت فاتحہ پڑھنے سے اُس کی نماز صحیح ہوتی یعنی ناقص و فاسد نہیں ہوتی۔

اب اس تقریر کے مقابلے میں محدثین کی تقریر بھی سنئے۔ محدثین کے نزدیک سورت فاتحہ امام و مقتدی اور اکیلے سب کو فرض ہے اور دلیل اس کی وہی حدیث صحیح بخاری ہے جو اوپر گزر چکی۔ اس کے مثبت فرضیت ہونے سے کسی کو انکار نہیں حنفیہ نے صرف معارض قرآن جان کر فرضیت سے انکار کیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کے فرض ہونے وہ بھی انکار نہ کرتے!

پس اگر ہم یہ تعارض رفع کردیں اور ثابت کردیں کہ آیت میں سورت فاتحہ کے متعلق حکم نہیں ہے۔ بلکہ سورت فاتحہ کے بعد کی قرأت کا حکم ہے تو آیت اور حدیث ہر دو اپنی اپنی جگہ رہینگی اور تعارض رفع ہوجائیگا۔ اور حدیث سے سورت فاتحہ نماز میں فرض ثابت ہوجائیگی اور چونکہ مقتدی پر سے فرض ساقط نہیں ہوتا (ہدایہ) جیسے کہ سجدہ اور رکوع وغیرہ۔ اس لئے سورت فاتحہ بھی ساقط نہیں ہوگی۔

تقریر اس کی یوں ہے کہ آیت سورۂ مزمل تہجد کی نماز کے متعلق ہے اور تہجد کی نماز مشکل وقت کی نماز ہے۔ کبھی دن رات کے گھٹنے بڑھنے سے اور کبھی آدمی پر مختلف قسم کے حالات سفر مرض۔ نیند وغیرہ وارد ہونے سے۔ اس کے لئے قرأت کا ایک معین اندازہ ناممکن ہے۔ اس لئے تخفیف کی خاطر خدا تعالےٰ نے آسانی کردی کہ جو کچھ میسر ہوسکے وہی پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ یہ باتیں سورت مزمل کا دوسرا رکوع پڑھنے سے خود بخود صاف نظر آجاتی ہیں۔

اب سوچنا چاہئے کہ خود آدمی مریض۔ خواہ سفر میں ہو۔ خواہ تھوڑا وقت لیکر اٹھے۔ خواہ گرمی کا موسم ہو۔ سورت فاتحہ کے پڑھنے کا کوئی بوجھ نہیں۔ کیونکہ یہ نہایت چھوٹی سی سورت ہے اور اس کے سوائے دوسری قرأت میں لمبائی اور چھوٹائی کا سوال ہوسکتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ کا حکم سورت فاتحہ کے بعد کی قرأت کے لئے نازل کیا ہے کہ جتنی میسر ہوسکے پڑھ لیا کرو۔ اگر وقت لمبا ہے اور آدمی تندرست ہے تو زیادہ پڑھ لے اور اگر وقت تھوڑا ہے یا آدمی بیمار ہے یا سفر کے سبب زیادہ برداشت نہیں کرسکتا تو چھوٹی قرأت پڑھ لے لہٰذا اس حدیث سورت فاتحہ کا آیت قرآن سے تعارض نہ ہوا۔ حدیث فرضیت فاتحہ کے لئے کافی ہوئی اور آیت اپنی جگہ پر اسکے سوائے دوسری قرأت کیلئے رہی۔ واللہ اعلم۔

(خاکسار ابو الفضل ارسیال کوٹی)

# جماعت اہلحدیث

اور

## سراج الاخبار

سراج الاخبار جہلم جماعت اہلحدیث کا پرانا عنایت فرما ہے اس کے مضامین بغیر ذکر اہلحدیث کے بالکل روکھے اور پھیکے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے کوئی نہ کوئی مضمون تراش ہی لیتا ہے کل میسر لما خلق لہ بالکل سچی حدیث ہے۔ اس کے ایڈیٹر مولانا مولوی فقیر محمد صاحب ایک مسن بزرگ ہیں۔ گو عالم پیری میں اکثر قویٰ مائل بانحطاط ہوکر کمزور پڑگئے ہیں۔ لیکن ماشاء اللہ اہلحدیث کے مقابلہ میں حرارت قلبی اور جوش دلی ایسا قوی ہے کہ مقیاس الحرارت نقطۂ اعتدال سے جانب افراط میں اوپر کو چڑھا ہوا ہے اس لئے آپ کو "پیر جوان ہمت" کہنا نازیبا نہیں ماہ جنوری کے وسط میں "انجمن اہل حدیث جہلم" کا جلسہ تھا۔ باوجودیکہ اس نواح میں جماعت اہلحدیث قلیل تعداد میں ہے۔ لیکن بفضل ایزدی جلسہ امید سے زیادہ رونق وکامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور حاضرین کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی رہی۔ جلسے کے ایسے نظارے پر سراج الاخبار میں چند سوالات طبع ہوئے ہیں جن کا جواب اہلحدیث سے طلب کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض سوال تو مضحکہ خیز ہیں اور بعض تعجب انگیز۔ ان سوالات میں سب سے وزنی اور مشکل سوال جسپر کل سوالوں کی بنیاد ہے پہلا سوال ہے۔

جماعت اہلحدیث کثر اللہ سوادھم پر اس کا بوجھ ایسا بھاری سمجھا گیا ہوگا کہ وہ بچارے کبھی بھی اس سے سبکدوش نہیں ہوسکینگے۔ لہٰذا ہم اسپر کچھ لکھنا چاہتے ہیں:۔

سوال اوّل ۔ کیا رسول خدا نے اپنی حیات میں کوئی انجمن "اہل قرآن" کے نام سے مقرر فرمائی تھی جس کے اتباع میں "انجمن اہلحدیث" یعنی اشاعت حدیث کی انجمن مقرر کی گئی ہے۔ یا صحابہ کرام یا تابعین و تبع تابعین نے ہی کوئی انجمن اشاعت اسلام کے لئے مقرر کی تھی۔ جواب بحوالہ حدیث دینا چاہیئے۔

**جواب**:۔ سائل نے اپنا نام ظاہر کرنے کی بجائے اپنے آپ کو "ایک محقق حنفی" لکھا ہے۔ اس سے ہمیں دو امر معلوم ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ سائل کے نزدیک حنفی دو قسم کے ہیں۔ ایک محقق جن میں سے وہ خود ہیں۔ دوم غیر محقق۔ جن کی جانب ان کا میلان نہیں۔ الحمد للہ یہ متصور تو ہونے لگا کہ ایک شاخ حنفیت کی ایسی بھی ہے جو اندھا دھند کے حنفی ہیں۔ ایسے ہی ایک طائفہ کا قرآن مجید ذکر کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ (پ بقر) | بعض ان میں سے ان پڑھ ہیں جو کتاب (الٰہی) سے ناواقف ہیں۔ مگر کچھ سنی سنائی باتیں (یاد ہیں) |

اور وہ صرف اٹکلیں کرتے ہیں۔

صاحب ہم تو مدت سے پکار رہے ہیں کہ ائمہ مجتہدین کے مجتہدات کو تحقیق کے بعد تسلیم کرو۔ معیار کتاب وسنت پر پرکھکر اور میزان قرآن و حدیث پر تول کر بیشک قبول کرلو۔ اور اسی کا نام ترک تقلید ہے۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے وصیت نامہ میں اسی کی تاکید کی ہے جس سے ہمکو مفت میں بدنام کیا گیا کہ یہ لوگ ائمہ اربعہ کی تقلید کو واجب نہیں جانتے تو اُن کے علم و تقوےٰ کے قائل نہیں۔ اُن کی بے ادبی کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ بہتانات ہمارے سر تھوپے گئے۔ خیر الحمد للہ کہ ہماری پکار بے اثر نہ گئی ؂

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردہ میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

دوسرا امر جو ہمیں سائل کے وصف سے معلوم ہوا یہ ہے کہ سوال بصورت اعتراض کیا گیا ہے جس سے

ahmadimuslim.de

اُس کی یہ غرض ہے کہ جب آں حضرت صلعم نے اپنی جماعت صحابہ کا نام اہل قرآن نہیں رکھا تھا تو تم کیوں اہلحدیث کہلاتے ہو۔ جس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ سائل کے نزدیک اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ آں حضرت صلعم نے اپنی جماعت کو اہل قرآن کہا ہے تو اہلحدیث بلاخوف تردید اپنے آپ کو اہلحدیث کہہ سکتے ہیں۔ باقی جس قدر نتائج اور تشقیقات اس سوال سے پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب اس کی شاخیں ہیں۔ سوال کو بخوبی سمجھ لینے کے بعد اب جواب بھی سنئے

جناب! جس طرح علم شخصی دوسرے افراد سے متمیز کرنے کے لئے اور علم جنسی دوسری اجناس سے الگ کرنے کے لئے موضوع ہوتے ہیں۔ اسی طرح مذہبی حدود میں کسی دین کا نام جو بمنزلہ علم کے ہوتا ہے موضوع ہوتا ہے۔ پس آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا علم جو دوسرے دینوں سے تمیز کرائے اسلام ہے اور آیت وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا میں اسی امر کا بیان ہے۔ اسی طرح امت محمدیہ صلعم کا علم جو اُن کو دوسری اُمتوں سے متمیز کرے مسلم ہے۔ اور آیت هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا میں اسی کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ نبوت کے آخری دور یعنی عہد محمدی میں اصل اصول دستور العمل قرآن شریف ہے اس لئے مسلمانوں کو قرآن شریف کی طرف مضاف کرنا اس امر کے لحاظ سے ہوگا کہ ان کا دستور العمل قرآن پاک ہے۔ پس ان کو اہل قرآن کے لقب سے ملقب کرنا بالکل بجا اور درست ہوگا۔ یہ تو نکتہ کی بات ہے جو ہمنے آپ کو انگلیوں پر سمجھا دی۔ آئیے اس کو بھی قریب آپکو بتائیں کہ آں حضرت صلعم فداہ روحی نے اپنی امت مرحومہ کو اہل قرآن کے معزز لقب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے حدیث وتر جسے حنفیہ کرام وجوب وتر کی دلیل میں پیش کیا کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| اوتروا یا اهل القرآن (بلوغ) | اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ |

اُمید ہے اب تو آپ کا مطالبہ پورا ہو گیا ہوگا۔ کہ آں حضرت صلعم نے اپنی حیات طیبہ میں ایک انجمن (جماعت صحابہ) "اہل قرآن" مقرر کی تھی لہذا اب آپ کو اہلحدیث کے پیارے لقب سے چڑ نہ ہوگی

اگر آپ نگاہ کو اس سے بھی اوپر لیجائیں۔ اور تنگ ظرفی نہ کریں تو ہم آپ کو کتاب اللہ میں بھی دکھا دیں کہ خدا تعالیٰ نے امم سابقہ میں سے بعض کو اُن کی مخصوص کتاب آسمانی کی طرف نسبت کیا ہے اُسکی وجہ بھی یہی ہے کہ اُن کا دستور العمل و فارق من بین الاغیار وہی کتاب تھی۔ سنئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

| | |
|---|---|
| وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ (مائدہ) | "اہل انجیل کو چاہئے کہ اُس کے موافق فیصلہ کیا کریں جو خدا نے اس (انجیل) میں نازل کیا" |

آئیے! اب آپ کو اسی رخ کا نظارہ دوسرے پہلو سے بھی دکھائیں۔ قرآن شریف تو سب فرقوں کے نزدیک یکساں دستور العمل اور مساوی حجت قطعی ہے۔ خود اس امت میں کئی فرقے نہیں۔ تو بالخصوص اہل قرآن کی طرف امتیازی نسبت کسی فرقے کو نہیں ہو سکتی۔ الا اس صورت میں کہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرح الفاظ قرآن کے سوائے سب کچھ کا انکار کر دے۔ اسی لئے قرآن کے بعد جس جس فرقے کا جو جو دستور العمل تھا اور دوسرے فرقوں سے امتیازی طریق عمل تھا وہ اسی کی طرف منسوب ہوا۔ مثلاً حنفیوں نے اپنے امتیاز کی بنا امام ابو حنیفہ کے اصول و فروع پر رکھی اور دوسروں نے دوسروں کے کلیات و جزئیات پر۔ اسی طرح ایک طائفہ نے اس طوفان بے تمیزی میں قرآن کے بعد اپنا دستور العمل حدیث نبوی کو بنایا اور اپنے اور دوسرے سب کے اصول و فروع۔ جزئیات و کلیات اور قواعد و ضوابط کو حدیث نبوی کے ماتحت کیا اگر موافق ہوئے تو تسلیم کیا ورنہ عذر کر دیا۔ ایسا نہیں کیا کہ قرآن شریف اور حدیث نبوی کو کسی خاص شخص کے فہم و رائے کے تابع و ماتحت کر دیں جو خود قرآن و حدیث کا محکوم و ماتحت ہو۔ پس اس طائفہ کا نام اہلحدیث اس طریق عمل کے رو سے ایک وصفی نام تھا جو فساد امت کے وقت منقول ہو کر اسکا علم ہو گیا۔ لہذا اب یہ دیکھنا پڑیگا کہ جس چال اور روش کو اس فرقے نے اختیار کئے رکھا اور اس کے سبب سے وہ دوسروں سے متمیز ہوئے وہ روش اختلاف و افتراق امت کے زمانے سے پیشتر معمول بھی تھی یا نہیں۔ اور قرون اول اور صدر اول کے لوگ آں حضرت صلعم کے بعد کسی دوسرے کی شخصیت کو دین میں کہاں تک داخل کرتے تھے۔ اگر قرآن و حدیث کے سوائے کوئی دیگر شے حجت شرعی نہیں جانی جاتی تھی تو بس قصہ تمام شد، بالخیر سلامت۔ اور اگر خیر القرون کے لوگ آنحضرت صلعم کے سوا کسی اور کی شخصیت کو دین میں داخل کرتے تھے تو بیشک اہلحدیث کا پیارا لقب و وصفی نام جدید سمجھا جائیگا۔ کتب بینی کی زحمت گوارا کرنے اور ورق گردانی کی مشقت برداشت کرنے سے پیشتر ذرا عہد صدیقی کے دستور العمل کا ملاحظہ کر لیجئے۔ امید ہے کہ آپ کی تکلیف کم ہو جائیگی

اچھا آئیے آپ کو یہی بات ایک دوسرے طریق پر بتائیں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جہمیہ وغیرہ فرقوں کے مقابلہ میں ایک گروہ کا نام اہل سنت بھی تھا۔ یہ کس اعتبار سے تھا؟ اسی اعتبار کے لحاظ سے تھا یا نہیں کہ جن مسائل میں یہ فرقے ایسی ایسی رائے رکھتے ہیں اُن مسائل میں ہم سنت نبوی کے پابند ہیں۔ ان میں سے بعض مذاہب امام صاحب کی موجودگی میں مروج تھے پھر اہل سنت کی تمیز اسم اہل سنت سے کیگئی۔ اور امام صاحب کی طرف نسبت کر کے حنفی کے نام سے نہ کیگئی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اگر اس کی وجہ آپ سمجھ گئے تو یقین جانئے کہ آپ بھی حنفیت کی نسبت سے اپنی تمیز نہ کرائیں گے بلکہ اپنے تئیں حدیث و سنت نبوی کی طرف منسوب کر کے ممتاز بنیں گے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ!

(خاکسار ابو الغفار سیالکوٹی)

ایڈیٹر۔ مولوی صاحب کی قوت استدلالیہ مسلم ہے۔ امید ہے بہت سے احباب کو اس سے فائدہ ہوگا۔ میں اس مسئلہ کو اور طرز سے ذکر کرنا چاہتا

ہوں جو طلبا رخصوصاً منطقی اہل علم کے لئے قابل توجہ ہے ۔ میں ہمیشہ اس مسئلہ کے متعلق حیران رہتا ہوں کہ اہل علم خصوصاً اہل منطق اس مسئلہ میں علم معقول واصول سے کام نہیں لیتے ۔

بقاعدہ علم مناظرہ مناسب ہے کہ پہلے اپنا مدعا ثابت کریں اس کے بعد معارضات کو دفع کریں ۔

آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بالاجماع نماز کے حق میں اتری ہے ۔ اب تنقیح طلب امر صرف یہ ہے کہ آیت موصوفہ میں لفظ مَا بقاعدہ علم اصول کیا ہے ۔ عام ہے ۔ مطلق ہے یا مجمل ۔

**عام** نہیں ۔ کیونکہ عام ہونے کی صورت میں لازم آتا ہے کہ جس شخص کو جتنا قرآن شریف یاد ہو سب کا پڑھنا اس پر فرض ہو ۔ اس لئے عام کا حکم شمول ہے جمیع افراد کو ۔ صاحب نور الانوار کا یہ عذر کرنا کہ تمام ناتیسر کا فرض ہونا تیسیر کے خلاف ہے اس لئے مَا کا پڑھنا فرض نہیں ہوگا ۔ ایک معنی سے ہمارے دعوے کی تائید ہے کہ عام نہیں ۔ عام مان کر یہ توجیہ کرنا گویا عام کی تعریف اور حکم جدید تجویز کرنا ہے ۔ جو ہرگز جائز نہیں ۔ حیرانی ہے ۔ کجا اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ عام کا شمول اپنے افراد کو قطعی ہوتا ہے ۔ کجا یہ کہ مَا تَيَسَّرَ میں لفظ مَا عام تو ہے مگر سب افراد کو شامل نہیں یا للعجب ۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مَا کا لفظ مطلق ہے مگر بقاعدہ علم اصول یہ صورت بھی جائز نہیں کیونکہ مطلق کا حکم یہ ہے کہ الاطلاق باعی فرد کان ایتا بالماموربہ یعنی مطلق کے جس فرد پر عمل کیا جائے وہ ماموربہ کا فرد ہوتا ہے ۔ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ جس طرح سورۃ کوثر پڑھنے والا فرض ادا کرتا ہے ۔ سورۃ بقرہ پڑھنے والا بھی فرض ہی کا ادا کرنے والا سمجھا جائے ۔ مگر فقہا رکا مذہب اس کے برخلاف ہو ۔ وہ کہتے ہیں فرض قرأت صرف تین آیات ہیں باقی سنت یا مستحب ۔ حالانکہ مطلق کا حکم یہ تھا کہ جو فرد بھی ادا کرے وہ ماموربہ ہو ۔ ثابت ہوا کہ لفظ مَا مطلق بھی نہیں ۔

تیسرا احتمال یہ ہے کہ لفظ مَا **مجمل** ہے ۔ یہ احتمال صحیح ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ۔ مجمل کی تعریف ہے جس میں ازدحام معانی کا ہو ۔ اور اسکا حکم ہے رجوع الی المتکلم ۔ یعنی متکلم اس کی تشریح اور تفسیر کرکے کھولدے ۔ آیت موصوفہ میں بحیثیت افراد مختلفہ ازدحام معانی تھا کہ ایک آیت فرض ہے یا دو یا تین یا چار وغیرہ ۔ یا کونسی سورت فرض ہو ۔ فاتحہ یا بقرہ ۔ والعصر یا کوثر وغیرہ ۔ تو ان سب افراد میں سے متکلم نے تعیین کرنے کو فرمادیا ۔

**لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب**

(یعنی سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے)

اس حدیث سے آیت موصوفہ کا بیان ہوگیا اور اس اجمال کی تفسیر کافی ہوگی جہاں تک علم اصول ہنمائی کرتا ہے اس تقریر پر کوئی اعتراض معقول نہیں ہوسکتا کسی صاحب کو ہو تو مہربانی سے ہمیں مطلع فرماویں بڑی خوشی سے ان کی تحریر کو مذاکرہ علمیہ میں لیکر شائع کردینگے ۔

آیت کی اس تفسیر پر نہیں تو اصل مسئلہ پر ایک اعتراض عام طور پر کیا جاتا ہے جو بڑا زبردست ہے وہ یہ ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (قرآن جب پڑھا جائے تو سنو اور چپ رہو) اس آیت نے بنص قطعی حکم دیا ہے کہ قرآن کے پڑھے جانے کے وقت چپ رہنا اور سننا چاہیئے اور یہ حکم عام ہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر ۔ اس کا جواب عوام کے مقابلہ میں تو مشکل ہوگا مگر خواص اہل علم خصوصاً منطق دان علمار کے سامنے بالکل آسان ہے ۔ یہاں تک آسان ہے کہ میرا دعویٰ ہے کہ کوئی منطقی عالم اس آیت کو اس مطلب کے لئے پیش ہی نہیں کرسکتا ۔

**جناب ! اذا کلیہ نہیں مہملہ ہے وہی**

تلازم الجزئیۃ فلا تکون کبرے لانعکاس

کیونکہ اذا مہملہ ہے کلیہ نہیں ۔ اس لئے اس میں عموم نہیں ۔ عموم کلما میں ہوتا ہے اذا میں نہیں ۔ تو ثابت ہوا کہ آیت موصوف اِذَا قُرِئَ میں وہ زور نہیں جو معارضین نے سمجھ رکھا ہے فاندفع

ما اوردہ قدلیعنی بعد حنایا فی الزوایا

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اس جواب پر بعض اعتراض ابھی ہیں ۔ چونکہ ہمنے معترضین کو اظہار خیالات کی اجازت دی ہے کہ علم معقول و اصول سے نفس مسئلہ پر کچھ لکھینگے تو شائع کیا جائیگا ۔ اس لئے ہم اپنے ذہنی اعتراضات بھی انہی کے لئے چھوڑتے ہیں (وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ) ۔

## مضامین قاسمیہ

(از مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی)

**طعام ہنود** قال اللہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ ربیع الاول سنہ روان میں جناب حکیم مجیب الرحمٰن صاحب کی تحریر طعام ہنود کی بابت دیکھی ۔ آں جناب نے علمار کرام کا ذکر کرتے ہوئے اس ہیچمدان کا نام بھی لیا ہے ۔ اس لئے اپنی ناقص تحقیق کو مختصر الفاظ میں قلمبند کردیتا ہوں ۔ ہنود کے آب و طعام کی نسبت خاکسار کی رائے ۲۹۴
سابق میں یہ تھی کہ ان کے ہاتھ کا کھانا کھالینا اور پانی پی لینا جائز ہے بدلیل حدیث کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیہ مشرکہ دعوت قبول فرماکر طعام نوش کیا ۔ اور ایک بار ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے پانی لیکر خود نوش کیا اور تمام صحابہ کرام کو پلایا ۔ لیکن ہنود کے خانگی حالات اور ان کی عدم صفائی اور ناپاکی کا کثرت سے مشاہدہ اور تجربہ کے بعد سابق رائے بدلنی پڑی اور آیت مذکورہ کا یہ مطلب سمجھ میں آیا کہ ان کا باطن ہی نہیں بلکہ ظاہر بھی نجس رہتا ہے خواہ وہ اپنے خیال میں بہت صفائی و احتیاط کریں ۔

اس لئے میں تو ان کی دوکان سے کھانے پینے کی چیز خرید کر کھانے کو بھی روا نہیں سمجھتا ۔ چہ جائیکہ ان کی دعوت قبول کیجائے ۔

بنارس کے حلوائیوں کا حال بہت دیکھا کہ حاجت ضروریہ کو گئے اور ایک چھوٹے سے پُروے (برتن) میں دو تین چلو پانی بھر لیگئے ۔ اس سے آبدست کرکے

ahmadimuslim.de

اپنی میلی لنگی (چھوٹی دھوتی مثل لنگوٹ) میں ہاتھ پونچھتے ہوئے واپس آئے اور مٹھائی میں ہاتھ ڈالکر لڈو بنانے لگتے ہیں۔

بھلا بتلائیے کہ جب نہ تو مقام خاص کی صفائی ہوئی اور نہ ہاتھوں کی، تو کیا اس سین کو دیکھکر آپکا کھایا ہوا کھانا بھی باہر نہ آجائیگا؟ میرے خیال میں تو ان کے کھانے پینے کی چیزوں سے بہت پرہیز کرنا چاہئیے۔

### مدرسہ میاں صاحب

اخبار اہل حدیث ۲ صفر میں اپنے مکرم دوست مولوی عبدالحمید صاحب حیدرآبادی کی تحریر دلپذیر بابت مدرسہ جناب شیخنا وشیخ الکل حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی پڑھی مجھے اُن کی رائے سے پورا اتفاق ہے۔ بلکہ مدرسہ مذکورہ کو ہندوستان کے فن حدیث ودیگر علوم کی یونیورسٹی (دارالعلوم) بنانا چاہئے۔ اور جو طلباء اس سے فارغ ہو کر نکلیں اُن کو علاوہ سند دینے کے خاص القاب بھی (مقرر کر کے) دئے جائیں مثلاً اول درجہ میں کامیاب ہونے والوں کو شمس الافاضل دوسرے درجہ والوں کو قمر الافاضل۔ تیسرے والوں کو نجم الافاضل وغیرہ۔ اور اس کا انتظام اہلحدیث کانفرنس کرے تاکہ یہ مدرسہ حضرت مرحوم کی زندہ یادگار رہو۔

### تاریخ نبوی

اخبار اہلحدیث میں اس کی اشاعت کی بابت متعدد تحریریں دیکھیں۔ میں بھی اپنا خیال ظاہر کردیتا ہوں۔ وہ یہ کہ مولانا الحاج ابو محمد ابراہیم صاحب نے عرصہ ہوا یہ کتاب اپنے پرچہ الہادی میں سلسلہ وار شائع کی تھی جو تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اور اب تک اُن سے قیمتاً ملتی ہے اس لئے جن حضرات نے اُس کو دوبارہ بذریعہ اخبار اہلحدیث شائع کرنیکی رائے دی ہے میں اُن کی رائے سے متفق نہیں میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ اُس کی بجائے تاریخ اہلحدیث جو عرصہ سے لکھی جارہی ہے اور آنکھیں اُس کی منتظر ہیں اُس کا جو ورق اخبار اہلحدیث میں شائع ہونا چاہئے۔ اور جن حضرات کو تاریخ نبوی دیکھنے کا شوق ہو وہ مولوی صاحب بموصوف سے قیمتاً منگوا کر دیکھیں۔ آئندہ اختیار

### محراب مسجد

اخبار اہلحدیث ۱۲ صفر میں مولوی محمد اسرائیل کرجوئی نے علماء کرام سے چند سوالات بابت محراب مروجہ فی زماننا کئے ہیں اُن میں اس عاجز کا نام بھی لیا ہے۔ اس لئے اپنی بساط کے مطابق جواب عرض کرتا ہوں۔ واضح ہو کہ اقتراب الساعۃ میں جو روایت ابن مسعودؓ کی طبرانی سے منقول ہے کہ "مسجد کی محرابیں آراستہ کی جائینگی" اس میں محراب سے مراد جائے عبادت ہے جیسے قرآن مجید میں حضرت ذکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ آیا ہے۔ نہ محراب مروجہ فی زماننا کیونکہ اس کا احداث ولید کی امارت میں ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے عہد میں مساجد میں محراب نہ تھیں جیسا کہ علامہ سمہوری نے وفاء الوفاء میں صاف طور سے لکھدیا ہے اور علامہ سیوطی نے تو اس کے بدعت ہونے میں خاص ایک کتاب ہی لکھ ماری ہے افسوس کہ وہ ہندوستان میں نہیں ملتی۔

### جواب دریافت اثر

اخبار اہلحدیث مورخہ ۸ جنوری میں ایک صاحب نے اثر حضرت علیؓ الا انبئكم برجل من كوفتكم هذه يكنى بابى حنيفة الخ کا پتہ دریافت کیا ہے۔ اُس کی جواب میں عرض ہے کہ اولاً محدثین کا اتفاق ہے کہ ائمہ کی تعریف وفضائل میں جس قدر احادیث وآثار مشہور ہیں وہ سب موضوع ہیں۔ ثانیاً محدثین نے حدیث موضوع کے پہچاننے کے جو وسائل ذکر کئے ہیں اُن کو ملحوظ رکھنے کے بعد اثر مذکور کے موضوع ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ غلط حدیثوں اور جھوٹے آثار کو ائمہ کی تعریف اور فضائل کا مدار مقرر کرنا ریت کی زمین پر دیوار کھڑی کرنی ہے جس سے اُن کی شان بجائے ارفع ہونے کے ادنےٰ ہوجاتی ہے حالانکہ اُن کے حالات ومناقب خود اُن کے مضامین پر کافی روشنی ڈالتے ہیں یَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ؛

### جواب دریافت حدیث

۱۲ فروری کے اخبار اہل حدیث میں ایک صاحب نے حدیث مرفوع من رآنی فقد رأی الحق اور دوسری روایت من رآنی فی المنام فقد رآنی کی بابت دریافت کیا ہے کہ ان کا مطلب کیا ہے اور یہ کس کتاب کی روایت ہے؟ اور کیسی ہے؟ سو واضح ہو کہ ہر دو روایات صحیح بخاری ومسلم کی ہیں۔ اور دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ پہلی بالکل مختصر ہے۔ دوسری اُس سے مفصل۔ تیسری ایک اور روایت میں فسیرانی فی الیقظۃ زیادہ آیا ہے یہ بھی صحیحین کی ہے اور ہر دو سے زیادہ مشرح۔

مطلب ہر ایک کا یہ ہے کہ جو شخص خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اُسنے مثل بیداری کے آپکو دیکھا۔ سبحان اللہ جل جلالہٗ

### دعا کیجئے

مولوی مخدوم شریف صاحب نے اپنی اہلیہ کی مغفرت کے لئے جن لوگوں سے دعاء کی درخواست بذریعہ اخبار اہلحدیث کی ہے اُن میں میرا نام بھی ہے۔ اس لئے میں اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ میں نے بہت خلوص سے دعاء کی ہے کہ خدا متوفیہ کو بخشے اور آپ اور کل متعلقین کو توفیق صبر دے۔

آمین ؛

### مذاکرہ علمیہ نمبر ۴ مورخہ ۱۲ صفر متعلق زوجہ مفقود الخبر

میری تحقیق میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا خیال کہ حضرت عمرؓ کا فتوئے زوجہ مفقود کے بارے میں چار سال انتظار کرنے کے بعد چار ماہ دس یوم عدۃ گزار کر نکاح اقتصادی تھا نہ دائمی، بالکل صحیح ہے۔ اس لئے کہ مسئلہ کوئی شرعی نہ تھا بلکہ سیاسی تھا۔ جو لوگ امور سیاست میں مذاق رکھتے ہیں اور حضرت عمرؓ کے دماغ کو امور سیاست میں اوج کمال پر مانتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے اسپر صاد کرینگے۔ اور حضرت عمرؓ کا یہی حکم فقط کوئی سیاسی نہ تھا بلکہ اور بھی بہت سے احکام جو آج کل شرعی بن گئے ہیں درصل سیاسی اور اقتصادی تھے۔ نہ دائمی۔ لیکن مولانا ممدوح کی

ahmadimuslim.de

یہ رائے کہ مفقود کی زوجہ کو اس کے مطالبہ کے وقت فسخ کا حکم دیا جائے اور انتظار کی کوئی خاص میعاد مقرر نہ ہو مجھے اس کے ساتھ ابھی اتفاق نہیں ہے لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا

اس لئے کہ شریعت میں کل اس جیسی متفرق صورتوں مثلاً طلاق وخلع وموت زوج وغیرہ میں نکاح ثانی کے لئے ایک خاص میعاد مقرر کی گئی ہے جسے عدت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مفقود کی زوجہ کیلئے بھی ایک خاص میعاد کی ضرورت ہے کہ وہ اس وقت تک انتظار کرے۔ وہ میرے نزدیک مثل لقطہ وغیرہ کے ایک سال مناسب ہے جیسے حضرت سعید بن مسیبؒ کا حکم مفقود فی الصف کی زوجہ کیلئے ایک سال کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے تتربص امرائتہ سنۃ یا امام مالک کا فتویٰ مفقود فی الفتن کی زوجہ کے لئے ایک سال کا ہے جیسا کہ عینی (شرح بخاری) میں منقول ہے وروی ابن القاسم عن مالک فی المفقود فی قتال المسلمین انہ لا یضرب لامرأتہ سنۃ ثم تتزوج (ج ۲۰ ص ۵۸) یعنی مفقود فی الفتن کی بی بی ایک سال انتظار کرکے نکاح کرلے۔ اسی طرح ہر مفقود کی زوجہ ایک سال انتظار کرکے اپنا نکاح کرلے۔ غرض کچھ نہ کچھ تربص ضروری ہے۔ مولانا کی باقی تحریر سے مجھے پورا اتفاق ہے دیکھوں اور حضرات اس پر کیا گل افشانیاں فرماتے ہیں فقط (محمد ابوالقاسم عفی عنہ خموش بنارسی)۔

## ازمولوی عبداللہ صاحب بانکی پوری

امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو مدت تجویز فرمائی ہے خاکسار کے نزدیک وہی قرین صواب ہے۔ حنفیہ کے افراط اور مدت ایلاء کی تفریط کے بین بین واقع ہے خیر الامور اوسطہا افراط عورت کے حق میں مضر اور تفریط شوہر کے حق میں مخل ہے۔ ہاں اگر کسی دلیل قوی تشفی بخش سے مفتی کو معلوم ہوجائے کہ مرد عورت سے تعلق رکھنے کی نیت یا اس کے ادائے حقوق کی قابلیت نہیں رکھتا ہے اور عورت بھی تفریق کی مدعی ہو تو بوجہ مجبوری وہ عورت ایسے مرد کی زوجیت سے علیحدہ کردیجائیگی۔

## ازمولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری

### مقیم دہلی

اس مذاکرہ کی بابت خاکسار کا مضمون اوائل ربیع الاول میں ارسال ہوچکا۔ افسوس کہ وہ دفتر اہلحدیث میں گم ہوگیا۔ اس کے بعد تین مضامین مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری ومولوی حکیم سجاد حسین صاحب ومولوی حکیم ابوداؤد صاحب کے ہمارے گم شدہ مضمون کے موافق نکلے جس سے ہمکو بہت مسرت ہوئی۔ چونکہ یہ مضامین کافی معلوم ہوتے ہیں اس لئے اب زیادہ خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں ہرسہ مضامین خصوصاً مولوی ابوداؤد صاحب کے مضمون میں خوب تحقیق سے کام لیا گیا ہے جزاہم اللہ

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۶

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

ازمولوی عبیداللہ ولد مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

بابت آیت کریمہ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الخ

اس آیہ کریمہ کی نسبت جو سوال پیش کیا گیا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ ان کو مصدریہ ناصبہ قرار دیا جائے جیسا کہ اس مذاکرہ کو پیش کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے "ترکیب نحوی کے بموجب اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا مفعول ہے حَرَّمَ کا اور یہ مرکب ہے بمعنی عدم الشرک کیونکہ اس میں ان مصدریہ داخل ہے لا تشرکوا پر ان مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدری معنی ہوتا ہے" (اہلحدیث ص۵ جلد ۱۲)

لیکن جبکہ ہم اس اَنْ کو مثل اَنْ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ کے اَنْ مفسرہ قرار دیں جیسا فراء کا مذہب مختار ہے تو یہ اشکال پیش نہیں آتا۔ اس لئے کہ اس صورت میں ان لا تشرکوا حرم کا مفعول نہیں بنتا بلکہ اس کا مفسر ہوجاتا ہے۔ اور ان تفسیریہ کے لئے جو شرط ہے وہ یہاں موجود ہے وہ حرم ہے جو معناً قول ہے اور لا تشرکوا کی نون بوجہ لائے نہی کے گری ہے نہ آن ناصبہ کے سبب سے۔

اب اشکال اگر رہجاتا ہے تو یہ کہ حرم کی تفسیر ان لا تشرکوا ٹھیرا سکتا ہے یا اور جس قدر نواہی اس آیت کریمہ میں ہیں وہ سب حرم کی تفسیر قرار دی جاسکتی ہیں لیکن جملہ وبالوالدین احسانا حرم کی تفسیر نہیں ہوسکتا۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ بالوالدین احسانا کا عطف تعالوا پر ہے نہ ان لا تشرکوا پر۔ اسلئے یہ حرم کی تفسیر نہیں ہے بلکہ تعالوا امر ہے اسی پر دوسرا امر احسنوا بالوالدین احسانا عطف کیا گیا۔ آیہ کریمہ کا ترجمہ یوں ہوا:۔

"کہو کہ آؤ پڑھوں یعنی بیان کروں اس چیز کو جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہے یعنی یہ کہ تم اس کا شریک کسی چیز کو نہ ٹھیراؤ اور کہو کہ سلوک کرو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنا"

لیکن اگر ہم اس آن کو مصدریہ ناصبہ قرار دیں تو اس کے پہلے لام حرف جر محذوف رہیگا۔ اور حرف جر کا آن اور آن کے پہلے محذوف ہونا اطرادی اور اکثری ہے جیسا کہ شرح جامی وغیرہ میں مذکور ہے اب آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح ہوگا:۔

"کہو آؤ میں پڑھوں اس چیز کو جو خدا نے تم پر حرام کی ہے تاکہ تم اس کا کسیکو شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو"

اس آن ناصبہ مصدریہ قرار دینے کی بنا پر ایک ترکیب

[1] یہ تو ہوا اگر ترکیب کیا ہوئی؟ شرح یا تفسیر کا حکم یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے مفسر کی جگہ لے سکے۔ اس اصول سے ان لا تشرکوا کو ما کا صلہ ہونا چاہئے۔ پس تقدیر کلام یوں ہوگی اتل ما ان لا تشرکوا بہ شیئا؟ دھوکا تو نہیں (اڈیٹر)

(۲۹۵)

ahmadiyyamuslim.de

اور بھی ہے وہ یہ کہ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ تک جملہ ختم ہوگیا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا الگ جملہ ہے۔ اس ترکیب پر معنے یوں ہوا۔

"کہو کہ آؤ پڑھوں میں تم پر وہ چیز جو خدا نے حرام کی ہے۔ تم پر لازم ہے کہ تم اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو الخ واللہ اعلم"

## از مولوی منیر خان صاحب مرزاپوری

(مدرس مدرسہ منورہ بنارس)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔

اس آیت کریمہ کی توضیح چند طور پر ہو سکتی ہے جس سے کہ بظاہر جو شبہات ہیں اُن کا ازالہ بخوبی ہوجاتا ہے۔

اولاً تحریم از باب تفعیل ہے اور باب تفعیل کی خاصیات متعدد ہیں منجملہ اُن کے تصییر ہے۔ یعنی کر دینا کسی چیز کو صاحب ماخذ۔ لہذا حرم بمعنے جعلہ ذا حرمۃ ہوگا اور حرمت کے معنی لغت میں ہے آنچہ شکستن آں روا نباشد کذا فی الصراح ومنتھی الادب پس اس بنا پر معنی مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ جس کی نگہداشت اللہ نے تمھارے ذمہ کر دیا ہے، ہوگا۔ اور مفعول حَرَّمَ کا ضمیر محذوف ہوگی کیونکہ جملہ حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ، مَا اسم موصول کا صلہ واقع ہے اور صلہ میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو کہ موصول کی طرف راجع ہو لیکن ضمیر مفعول کا حذف جائز ہے لہذا حَرَّمَ سے بھی ضمیر مفعول حذف ہے اور جملہ ان لا تشرکوا، ما حرم ربکم کی تفسیر واقع ہے۔ میری اس توضیح سے ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے حرم بمعنی اوجب لیا ہے اُس کی شاید توضیح یہی ہوگی۔

ثانیاً کتب نحو سے ثابت ہے کہ بعد آن مصدریہ لا زائد آیا کرتا ہے۔ شرح جامی میں مثال دی ہے قولہ تعالی مَا مَنَعَکَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ

ای ان تسجد، اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ان لا تسجد میں لا زائد ہے کیونکہ بعد آن مصدریہ واقع ہے۔ ایسا ہی ان لا تشرکوا میں لا زائد ہوگا۔

ثالثاً۔ جملہ ان لا تشرکوا بواسطہ آن، ما حرم ربکم علیکم کی تفسیر واقع ہے۔ اور اگر یہ شبہ ہو کہ جملہ ان لا تشرکوا میں بعض معطوفات وبالوالدین احسانا امر بھی ہے لہذا تفسیر ما حرم ربکم علیکم کی کیونکر واقع ہوگا۔ اسلئے کہ اوامر نواہی کے ضد اور عکس ہوتے ہیں اور نواہی محرمات کی تفسیر ہو سکتی ہے اوامر نہیں کیونکہ اوامر سے مطلوب فعل ہوتا ہے ترک نہیں۔ اور نواہی اور محرمات سے مقصود ترک ہوتا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ امر بالشئے مستلزم ہے نہی ضد شے کو یعنی اگر کسی چیز کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس حکم سے یہ ضرور سمجھا جائیگا کہ ترک اس کا ممنوع ہے۔ لہذا امر التزاماً نہی کو شامل ہے۔ پس جملہ بالوالدین احسانا بعد ان لا تشرکوا بمعنے لا تسیئوا ہوگا۔ اور وہ تفسیر تحریم بصورت نہی میں مبالغہ ہے لہذا خداوند تعالے نے بصورت نہی تفسیر فرمائی ہے۔

رابعاً۔ اتل ما حرم ربکم علیکم پر کلام تمام ہو کر منقطع ہوگیا بعد کو ان لا تشرکوا سے دوسرا جملہ شروع ہے ان لا تشرکوا بواسطہ آن مصدریہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدا خبر محذوف یا خبر مبتدا محذوف کا ہوگا۔

بعض احتمالات اور بھی ممکن ہیں۔ امید ہے۔ علمائے کرام توجہ فرما کر ناظرین کو مستفیض کرینگے۔

## از مولوی سید عبد اللہ صاحب بانکی پور

اس آیت میں آن مفسرہ لینا خوب ہے جس سے معنے صحیح بے تکلف حاصل ہوتا ہے آن کا مفسر معنے قول ہوتا ہے اور وہ اتل یہاں موجود ہے اس صورت میں آیہ شریفہ کا معنے یہ ہوگا۔

کہدو (اے نبی علیہ السلام) آؤ میں تمکو محرمات وممنوعات خداوندی بتلاؤں یعنی یہ تعلیم کروں

کہ تم لوگ شرک نہ کرو۔ اور ماں باپ کی خدمت کرو وغیرہ۔

جیسا نَادَیْنَاهُ اَنْ یَّا اِبْرَاهِیْمُ میں فنادیناہ مفسر اور یا ابراہیم اس کی تفسیر واقع ہے۔ اور اسی طرح اِذْ اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّکَ مَا یُوْحٰی مفسر اور اقذفیہ اُس کی تفسیر ہے۔ ممکن ہے کہ آن مصدریہ ہو اور ما حرم ربکم یعنی تحریم شرک واسارت والدین وغیرہ مبدل منہ اور ان کے نتائج ولوازمات* (عدم الشرک اور احسان بالوالدین وغیرہ جو مدخولات آن مصدریہ ہیں) بدل الاشتمال قرار دئے جاویں۔ اس تقدیر پر معنے یہ ہوگا۔

آؤ میں تمکو شرک واساءت والدین وغیرہ اخلاق رذیلہ کی حرمت بتا کر عدم الشرک (توحید) واحسان بالوالدین وغیرہ اخلاق جمیلہ کی تعلیم کروں۔

## از مولوی ابو المجد عبد الصمد صاحب ندوی

### از لکھنؤ

اس آیت پاک میں آن کے اندر دو احتمال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ آن مفسرہ ہو۔ دوسرا یہ کہ آن ناصبہ مصدریہ ہو۔ دونوں احتمال پر غور کر کے اگر قاعدہ نحوی سے دیکھا جائے تو کسی احتمال میں اَلَّا تُشْرِکُوْا، حَرَّمَ کا مفعول نہیں ہو سکتا۔ میں انشاء اللہ تعالے ذیل میں دونوں احتمال کی واضح طریقہ سے تفسیر کرونگا۔ اور بقاعدہ نحوی اس بات کو ثابت کر دکھاؤنگا کہ الا تشرکوا بہ کو حرم کا مفعول قرار دینا ایک صریح دھوکہ اور مغالطہ[1] ہے۔ میں پہلے اس جگہ اس احتمال کو نقل کرتا ہوں جس میں اَنْ مصدریہ ہونے کے باوجود

---

* کیونکہ ضروریہ مطلقہ کو مطلقہ عامہ لازم ہے۔

[1] ایسے سخت لفظ نہیں بولنے چاہئیں۔ مذاکرات اسی لئے جاری کئے گئے ہیں تو بولنے اور لکھنے میں سلف صالحین کا طریق سکھایا جائے۔ ہمکو زمانہ کی روش پسند نہیں۔ بلکہ سلف صالحین کی روش پسند ہے (ایڈیٹر)

(۲۹۷)

یہ حکم نہیں لگایا جا سکتا کہ الا تشرکوا حَرَّمَ کا مفعول ہے کیونکہ محل اَنْ تین حالتوں سے خالی نہو گا یا وہ منصوب بعلیکم علے سبیل الاغرا ہوگا یا منصوب علے سبیل البدلیت (ما خبریہ سے ہوگا) یا بتقدیر لام مجرور علے سبیل الجبا ہوگا۔ یا مرفوع علے سبیل الرفع ہوگا جس وقت کہ منصوب بعلیکم علے سبیل الاغرا ہوگا اُسوقت عبارت اُتْلُ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُشْرِکُوا بِہٖ ہوگی اور جس وقت کہ منصوب علے سبیل البدلیت (ما خبریہ سے) ہوگا تو عبارت اُتْلُ اَلَّا تُشْرِکُوا بِہٖ ہوگی اور جس وقت مجرور علی سبیل الجر بتقدیر لام ہوگا اُس وقت عبارت اُتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ لِاَنْ لَّا تُشْرِکُوا بِہٖ ہوگی۔ اور جب مرفوع علے سبیل الرفع ہوگا تو عبارت اَلْمَتْلُوُّ اَلَّا تُشْرِکُوا بِہٖ ہوگی۔ اب میں اُن مفسرہ کے احتمال کو نقل کرتا ہوں۔ اس پاک آیت کا استفہامیہ لفظ حَرَّمَ کا کا منصوب ہے اور جملہ ما حرم ربکم فعل اُتْلُ کا مفعول ہے چونکہ وہ معنے میں اُتْلُ اَیَّ شَیْءٍ حَرَّمَ رَبُّکُمْ کے ہے اور علیکم جار مجرور سے ملکر فعل اُتْلُ کے متعلق ہوگا لہذا صورت مذکور میں عبارت قُلْ تَعَالَوْا اُتْلُ اَیَّ شَیْءٍ حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ فَھُوَ اَلَّا تُشْرِکُوا بِہٖ شَیْئًا ہوگی۔ اگر ہم اس کو تسلیم بھی کرلیں کہ الا تشرکوا حَرَّمَ کا مفعول ہے تو بھی کسی قسم کی خرابی اور فتور آیت کریمہ کے نظم معانی میں نہ آئیگا۔ آیہ کریمہ میں لَا زائد ہوگا اس میں کوئی حرج نہیں چونکہ کلام عرب میں اکثر حروف زائد آتے ہیں۔ جناب کو اس کی بہت سی مثالیں ملینگی لَا زائدہ ہونے کی صورت میں آیہ کی ترکیب نحوی یہ ہوگی الا تشرکوا بہ بدل ہو جائیگا اُس ضمیر محذوف کا جو مَا خبریہ کی طرف لوٹتی ہے اور ضمیر محذوف حَرَّمَ کا مفعول ہوگی۔ صورت مذکور میں عبارت یہ ہوگی اتل ما حرمہ ربکم علیکم ان تشرکوا بہ شیئا [1]

[1] لا کے زائد ماننے سے ساری آیت کی شکل جل نہوگی وبالوالدین احسانا۔ ای حرم علیکم احسانا بالوالدین ٹھوکما تو ٹیے (ایڈیٹر)

## از مولوی محمود صاحب بنارسی

بیشک ایسے مذاکروں کا جاری ہونا اہل علم کے لئے خصوصًا اور عام لوگوں کے لئے عمومًا بہت مفید ہے۔ اہل علم کی نظریں ہمیشہ ایسے امور پر رہینگی جن سے علم کی اور ترقی ہوگی۔ اور عام لوگونکو علم قرآن وحدیث کے نکات معلوم ہوتے رہینگے۔ جس سے اس کی عظمت بڑھیگی۔ ۱۹ ربیع الاول کے مذاکرہ کے متعلق میری بھی کچھ عرض ہے ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

وہ یہ کہ آیت حَرَّمَ کی نسبت جو اکثر مفسروں کی یہ رائے ہے کہ لَا زائد ہے ان لا تشرکوا میں! اور اس کے آگے لَا مستتر ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ٹھیک نہیں ہے اس لئے کہ قرآن شریف حشو و زوائد سے مبرا ہے اور فصیح زبان میں ہے اس لئے نہ زائد مان سکتے ہیں نہ پوشیدہ۔ بلکہ جو کچھ اس آیت میں ذکر ہے سب صحیح ہے۔ پس میں مختصر سا تبلاکر ناظرین سے رخصت ہوتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس آیت قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ میں حَرَّمَ بمعنے امر کے ہے۔ مطلب یہ کہ اُن باتوں کو پڑھوں جنکا حکم تمکو تمہارے پروردگار نے دیا ہے (مولینا ثناء اللہ صاحب نے اپنی دونوں تفاسیر (عربی اور اردو) میں یہی لکھا ہے)

بعض کہتے ہیں کہ حرم ربکم سے جملہ ختم ہے۔ اور علیکم سے علیحدہ جملہ چلتا ہے جیسے علیکم السلام یا بعض استفہام مراد لیتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ نہیں سب ڈھکوسلا ہے۔ قرآن شریف ان سب سے مبرا ہے۔

اب آئیے ایک ایسی بات بتاؤں جو سب سے اصح واعلٰے درجہ کی ہے جسکو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح البخاری شریف میں فرمایا ہے کہ حَرَّمَ عربی لفظ ہے اور اس کے معنے حرام کے (جو مقابل ہے حلال کا) نہیں ہیں۔ بلکہ یہ لفظ حرم ایک قبیلہ عرب میں وجب کے معنے میں بولا جاتا ہے اور یہاں (یعنی اس آیت حَرَّمَ میں) اللہ عزوجل نے اس قبیلہ کے مستعمل لفظ حرم کو استعمال کیا ہے جوکہ ہر حیثیت سے صحیح ہے۔

ناظرین! اب بھی کسی قسم کا شک ہوگا۔ بعض لوگ لغت کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو وہ بھی سن لیں۔ کہ لغت میں بھی بتلایا ہے کہ حرم بمعنی وجب کے آتا ہے (ملاحظہ ہو صراح وغیرہ)

پس اب خود فیصلہ کرلیجئے کہ کون صحیح ہے۔ اور کس کی رائے صائب ہے۔

میرے ناقص خیال میں دو باتیں صحیح معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو حرم بمعنے امر کے یہاں مستعمل ہے دوسرے حرم بمعنے وجب کے یہاں مستعمل ہے اور یہی سب سے زیادہ صحیح ہے بلکہ اصح ہے۔ باقی مفسروں کی اور رائیں اس کے متعلق جو ہیں وہ سب ضعیف ہیں اور ایک قسم کا نقص ہے جس سے کلام اللہ مبرا ہے۔ پس آیت شریف کا ترجمہ یوں ہوگا:-

تو یہ کہدے (اے نبی علیہ السلام) آؤ میں تبلاؤں جو اللہ نے تمکو حکم کیا ہے (یا جو اللہ نے تم پر واجب کیا ہے) یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو الخ

پوری آیت کا ترجمہ کر جائیے جو کہ بالکل صحیح ہوگا اور ایک فصاحت معلوم ہوگی۔

(خاکسار ابو المسعود محمود عفی عنہ واعظ اہلحدیث کانفرنس خلف مولانا محمد سعید مرحوم بنارسی)

## از بندگوار مولوی گل محمد صاحب

(از کرنہ ضلع مظفر گڈھ)

اس آیت شریفہ میں جو مشکل ہے اس طرح حل ہوگی کہ لفظ علیکم کو جار مجرور نہ بنایا جاوے بلکہ اسما افعال ناصبہ سے قرار دیا جاوے اور ان لا تشرکوا بہ شیئا مع توابع منصوب اُسکا بنایا جاوے حرم ربکم کا مفعول خلافہا محذوف قرار دیا جاوے تقدیر عبارت آیت موصوفہ یوں ہونی چاہیے۔ قل تعالوا اتل کلمات اللہ التی حرم ربکم خلافہا دھی علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین

(۲۹۶)

ahmadimuslim.de

احساناً۔ باقی رہا یہ سوال کہ حرم ربکم کا مفعول خلاف منشا کیوں نکالا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ علیکم لزوم پر دلالت کرتا ہے۔ اور لازم کا خلاف حرام ہے

**ایڈیٹر۔** اس توجیہ سے معنے آیت کے بنیں یا نہ بنیں مگر قرآن نیا بن گیا ٭

## از مولوی احمد ملتانی طالب علم

### مقیم دہلی

ترکیب نحوی کے بموجب الا تشرکوا مفعول ہے حرم کا۔ تو کیا معنے ہوا کہ تم پر خدا نے شرک نہ کرنا حرام کیا ہے (اعاذنا اللہ منہ)

**جواب:۔** اَتْلُ جواب ہے امر (قل) کا مَا موصولہ محل نصب میں ہے۔ یعنی موصول باصلہ اتل کا مفعول ہے۔ حرم کا مفعول ضمیر محذوف ہے جو مَا موصولہ کی طرف راجع ہے اور علیکم، حرم کے متعلق ہے نہ اتل کے کیونکہ یہاں مطلق تحریم کا بیان کرنا مقصود نہیں ہے اور جملہ ان لا تشرکوا بہ شیئاً میں چار احتمال ہیں۔

اول یہ کہ فعل تلاوت کی تفسیر ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی اتل ما حرم علیکم ربکم بلفظ ھو لا تشرکوا بہ شیئاً اس کی پانچ شرطیں ہیں۔ اس سے پہلے جملہ ہو۔ اس کے بعد جملہ ہو۔ پہلے جملہ میں معنی کا قول ہو۔ اس میں صریح قول نہو۔ اَن پر حرف جار نہو جیسے کتبت الیہ ان لا تفعل۔ وَنَادَیْنَاہُ اَنْ یَا اِبْرَاھِیْمُ یعنے کتبت الیہ شیئاً ھو لا تفعل ونادیناہ بلفظ ھو یا ابراھیم۔ اگر ان پانچ شرطوں میں سے کوئی شرط فوت ہوجائے تو وہاں اَن تفسیرہ نہیں آسکتا۔ جیسے وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ ذکرت عندک عسجد ان ذہبا۔ وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا۔ قلت لہ ان افعل۔ کتبت الیہ بان افعل۔

دوم یہ کہ جملہ مذکورہ بہ تاویل مصدر یہ ما (موصولہ) سے بدل ہے اور لا زیادہ ہے اور باقی جملے معنی میں معطوف ہیں نہ لفظاً مثلاً جملہ وبالوالدین احساناً میں ماں باپ کے ساتھ احسان کرنیکا حکم دینا چاہتا ہے کہ عدم احسان حرام ہو جو حقیقتاً معطوف ہے لیکن عدم احسان کی حرمت سے مقصود احسان کا وجوب تھا اس لیے امر کی صورت میں بیان کیا گیا نہ نہی کی صورت میں۔ اسی طرح مابعد کو قیاس کریں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ جملہ مذکورہ ان لا تشرکوا بہ شیئاً میں یہی تقریر کیجائے اور لا کو زیادہ قرار نہ دیا جائے تو ممکن ہے۔

سوم یہ کہ جملہ مذکورہ بہ تاویل مصدر مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی المحرم علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئاً اور باقی جملے معنی معطوف ہیں کما مر۔

چہارم یہ کہ جملہ مذکورہ مع مابعد بہ تقدیر فعل علیکم یا الزموا مفعول ہے اور منصوب علی الاغراء ہے!

پس معنے صحیح (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ادھر آؤ میں تمکو وہ چیزیں پڑھکر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ۔

**ایڈیٹر۔** اس راقم کا مضمون محض اسکی حوصلہ افزائی کے لئے درج ہوا ہے۔ آئندہ کو سوچ سمجھکر لکھا کرو شاباش زندہ باش۔ بارہا لکھا گیا ہے اور اب بھی لکھا جاتا ہے کہ مذاکرات کو نووی کی شرح یا ابن جریر کی تفسیر نہ بنایا کریں بلکہ اپنا پسندیدہ قول لکھکر اس کو مدلل کر دیا کریں۔ اپنا دعوے مدلل کر چکنے کے بعد ابطال نقیض کا اختیار ہے۔ یہ ٹھیک نہیں کہ جملہ شقوں کو لیکر یوں ہے یاں ہے کہنے لگیں۔

**تقابل ثلاثہ** - توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول صرف عدم الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید۔ امر

## وجود باری کا تصوّر

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

ناظرین وجود باری | وجود باری کا تصور کیوں مشکل ہے

کا تصور مشکل سے مشکل اور آسان سے آسان ہے شائد آپ میرے اس خیال سے متعجب ہوں کہ یہہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ ایک ہی شے آسان بھی ہو اور مشکل بھی۔ مگر میں اس کی مثال دیتا ہوں وہ یہ کہ آفتاب بہنایت روشن ہے لیکن اس کی روشنی بھی نگاہ کو اسپر ٹھیرنے نہیں دیتی خفاش اسکے دیکھنے سے بالکل عاجز ہے۔ عقل انسانی کی بھی حالت خدا کے ساتھ خفاش اور آفتاب سی ہے۔ حواس خمسہ سے انسان کا ادراک شروع ہوتا ہے وہ لامسہ، شامہ، ذائقہ، سامعہ اور باصرہ سے اشیاءُ کا احساس کرتا ہے۔ شروع صرف حس کا سہارا پکڑنا پڑتا ہے جب تک کوئی مادی شے سامنے موجود نہو ادراک اپنا کام نہیں کرتا۔ پھر رفتہ رفتہ اسقدر ترقی کرلیتا ہے کہ مادی شے کی صورت متخیلہ قائم ہوجاتی ہے۔ یہ مادہ سے تجرد کا پہلا درجہ ہے۔ پھر اس جزئیات سے کلیات کی طرف جاتا ہے۔ اور کلیات اگرچہ مادہ سے الگ ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ کلیات جزئیات سے پیدا ہوتے ہیں اور جزئیات صرف بذریعہ حواس خمسہ، اس لئے حواس کا توسط پھر بھی باقی رہتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ حواس کا توسط فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور تمام عمر باقی رہتا ہے۔ اس واسطے کسی شے کا تعلق پیدا کرنا جو محض مجرد ہو اور حس کے ادراک میں حواس ذرا بھی کام نہ کریں محالات سے ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ انسان خدا کا تصور بہت مشکل سے کرسکتا ہے کیونکہ خدا مجرد ہی نہیں بلکہ مجرد محض ہے جس کو حواس سے ذرا بھی سروکار نہیں۔ ہاں صاحب نظر اس بات کی کوشش کریں کہ ادراک کو حواس سے الگ کریں اور صرف ایسی اشیاء کا تصور کریں جو مادہ سے بری ہیں۔ مثلاً کلیات۔ عقول روح وغیرہ وغیرہ کا

فتاوی بیوگان اور یتیمی ۱۲ (۴۹۰)

تو ان معقولات کی ممارست اور مزاولت سے رفتہ رفتہ ممکن ہے کہ وہ یہ حالت پیدا کرلیں کہ مجرد محض کا تصور امکان کی حد میں آجائے اور پھر ترقی کرتے کرتے اس کا یقین کامل بھی حاصل ہو جائے۔

جزئیات اور کلیات میں ایک فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جزئیات بدلتے رہتے ہیں اور اس سے اُن کا علم بھی متغیر ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ہمارے روبرو بیٹھا ہے۔ اگرچہ ہم نہیں دیکھتے مگر اُس کے بدن کے اجزاء ہر وقت فنا ہو رہے ہیں اور اُن کی جگہ نئے اجزاء چڑھ رہے ہیں اسی کو بدل ما یتحلل سے فلاسفر تعبیر کرتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ جزئیات کا علم مستقل اور پائدار علم نہیں ہو سکتا۔ برخلاف اس کے کلیات میں تغیر اور انقلاب نہیں ہوتا۔ زید۔ بکر۔ عمر کی انقلابی حالت سے نفس انسان میں کوئی فرق نہیں آتا اور اس طرح جو چیز مادہ سے جس قدر بری ہوگی وہ اسی قدر انقلاب سے بری ہوگی جس سے اسکا ادراک بھی متغیر اور متبدل سے بری ہوگا اور اس بناء پر کلیات کا علم جزئیات سے اعلیٰ و اکمل ہے۔

بیان متذکرہ بالا سے یہ اچھی طرح آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ خدا کا ادراک جس قدر انسان کو ہو سکتا ہے وہ بھی انہی لوگوں سے وابستہ ہو سکتا ہے جنہوں نے محسوسات سے ترقی کرتے کرتے اس سے نکل کر محض معقولات سے اسقدر کام لیا ہو کہ کسی اشیاء کے تصور کرنے میں اُنکو مادہ اور حواس سے کام نہ لینا پڑتا ہو۔

(عبد المجید مسجد بستی غازیپور)

## نبوت اور خلافت عامہ

یہ مضمون انجمن اہلحدیث جہلم کے عام جلسہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری ۱۹۱۵ء میں سُنانے کے لئے لکھا تھا لیکن اس کو سُنانے سے قبل تین طویل تقریریں کرنے سے خاکسار کا گلا بیٹھ گیا اور یہ مضمون سُنا نہ سکا۔ لہذا اب بذریعہ اخبار ہدیہ ناظرین ہے۔

(ابو الفداء سیالکوٹی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

# اہلحدیث کانفرنس

(۱)

## اہلحدیث ڈبل

خاکسار ایڈیٹر مجبوری اور ضروری کام کے لئے ۲۷ فروری سے ۲۰ مارچ تک سفر کرنے پر مجبور ہوا۔ اسی میں مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ بمقام سیتا مڑھی ہے۔ اور اسی میں اہلحدیث کانفرنس کا۔ یہ بھی دل سے نہ چاہا کہ اس مشغولی میں ناظرین کی حق تلفی ہو اس لئے ڈبل نمبر ۱۲-اور ۱۹ مارچ کا پرچہ بھیجا جاتا ہے اہلحدیث کوئی ملکی اخبار نہیں بلکہ مذہبی پرچہ ہے۔ اس لئے اس کی بیشی میں وہ بے لطفی نہیں جو ملکی اخبارات میں خبروں کے باسی ہونے سے ہوتی ہے اس مجبوری اور قومی کام ضروری کی وجہ سے امید ہے ناظرین معذور تصور فرماویں گے۔

(ابو الوفاء)

انسان کمالات انسانیہ کے حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ کی صفات کمال اور اُس کی عبادت کے طریق اور اُس کی رضا و ناراضگی کے اسباب معلوم کرنے اور نظام وجودی میں قانون عدالت کے مقرر کرنے میں تعلیم آسمانی کا ایسا محتاج ہے کہ بغیر رسول برحق اور نبی صادق کی تعلیم کے اس کو کوئی راہ نہیں مل سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مستقل بولی والی امت میں اُن کی زبان کا رسول پیدا کیا جس نے اُن کو امور خداوندی کی ہدایت کرکے صلاح معاش و صلاح معاد کا صحیح طریق بتایا۔ چنانچہ فرمایا:-

| | |
|---|---|
| وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (پ۱۴ نحل) | یعنے ہر امت میں ایک رسول پیدا کیا کہ اللہ (واحد) کی عبادت کرو اور طاغوت (غیر خدا) سے پرہیز کرو۔ |

نیز فرمایا:-

| | |
|---|---|
| وَقَالَ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ (پ۱۱ یونس) | ہر امت کے لئے ایک رسول ہوا ہے۔ |

نیز فرمایا:-

| | |
|---|---|
| وَقَالَ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (پ۲۲ فاطر) | کوئی امت ایسی نہیں ہوئی کہ اس میں ایک نذیر (ڈرانیوالا) نہ ہو گزرا ہو۔ |

نیز فرمایا:-

| | |
|---|---|
| وَقَالَ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (ابراہیم پ۱۳) | یعنے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اُسکی قوم کی زبان میں تاکہ اُن کو (احکام الٰہی) واضح کرکے بتائے۔ |

یہی وجہ ہے کہ ہم روئے زمین کے جملہ مذاہب کے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کے حقانی ہونے کی یہ صورت بتاتے ہیں کہ وہ ربانی ہیں۔ اور نیز یہ کہ ہر مذہب و ملت میں خدا تعالیٰ کی عبادت اور اعمال صالحہ کے کرنے اور بدکاریوں اور ظلم سے بچے رہنے کی تعلیم ضرور پائی جاتی ہے۔

پیغمبر برحق کے بعد درازی زمانہ کے سبب توحید کے ساتھ شرک مل گیا اور لوگوں نے اپنے عہد کے رسول برحق کی تعلیم و ہدایات کو چھوڑ کر بدعات اختیار کرلیں حتّٰے کہ بعد کی نسلوں میں دین کی صورت مسخ ہو گئی۔ پس تجدید دین اور محو بدعات کے لئے شریعت کی تکمیل تک سلسلہ نبوت جاری رکھنا مناسب تھا چنانچہ فرمایا:-

(۲۹۹)

| | |
|---|---|
| وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا (یونس پ ۱۱) | سب لوگ ایک ہی امت تھے پھر انہوں نے اختلاف (شروع) کر دیا۔ |

نیز فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| وَقَالَ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (پ ۲ بقرہ) | سب لوگ ایک ہی امت تھے (انہوں نے اختلاف کیا) تو اللہ تعالےٰ نے انبیاء کو بشارت سنانے اور ڈر سنانے والے کرکے بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب برحق بھی نازل کی تاکہ وہ ان امور میں جن میں لوگوں نے اختلاف کیا فیصلہ کرے اور اختلاف کیا تو اُن ہی لوگوں نے کیا جن کو وہ کتاب ملی تھی (اور وہ بھی آپس کی سرکشی کی راہ سے (کیا)۔ (باوجود) روشن دلائل آ چکنے کے بعد۔ پس خدا نے اُن لوگوں کو جو ایمان لے |

آئے وہ حق جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اپنے حکم سے سمجھا دیا۔

اس آیت میں سلسلۂ نبوت کے جاری رکھنے کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے۔ نبی برحق کے بعد اس کی امت نے دین حق میں اختلاف کیا تو اس اختلاف کو مٹانے کے لئے دوسرا نبی برپا کیا حتےٰ کہ آخری نبی سب اختلافات کو مٹانے والا آیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ (نحل پ ۱۴) | (اے پیغمبر) ہم نے (خاصکر) تیری طرف اس لئے کتاب نازل |

کی ہے کہ تو اُن لوگوں کو وہ امر واضح کر کے بتائے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

دوسری وجہ سلسلۂ نبوت کے اجرا کی یہ ہے کہ دنیا کا تمدن ناقص رہنے اور لوگوں کے باہمی ربط و ضبط کے نہ ہو سکنے اور دور دراز جگہوں کی آمد و رفت کی صعوبت کے سبب ایک نبی کی دعوت دنیا کے تمام علاقوں کے لئے کافی نہیں تھی اسلئے خدا تعالےٰ نے ہر امت میں ایک نبی مبعوث کیا جیسا کہ شروع مضمون میں گزر چکا کہ ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔

تیسری وجہ جس سے سلسلہ نبوت کا جاری رکھنا ضروری تھا یہ ہے کہ جب دنیا کا تمدن کمال کو پہنچا اور دور دست علاقوں کے باہمی میل جول کی صورت نہیں بنی تو ظاہر ہے کہ کوئی ایک زبان ایسی مقرر نہیں ہو سکتی جس میں وہ سب اپنے خیالات کا تبادلہ کریں۔ پس جس علاقہ میں کوئی نبی برپا کیا جائے اُس کی زبان دوسری زبان والوں کے لئے نصاب تبلیغ نہیں ہو سکتی اور وہ احکام الٰہی کی تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی لئے فرمایا کہ ہر امت میں اُن کی تفہیم کے لئے اُن کی اپنی زبان کا رسول بھیجا۔

چوتھی وجہ سلسلۂ نبوت کے اجرا کی یہ ہے کہ ہر نبی کے عہد میں اُس کی قوم نے انکار و تکذیب میں ایسی ضد کی کہ وہ نبی کے سامنے ہلاک کر دی گئی۔ مثلاً قوم نوح و ہود علیہما السلام۔ یا وہ فرمانبرداری و اطاعت میں ایسے قاصر رہے کہ اُن پر پوری شریعت کا بوجھ رکھنا مناسب نہ ہوا۔ لہٰذا تکمیل شریعت کی صورت نہ بن سکی۔ مثلاً قوم موسےٰ و عیسےٰ علیہما السلام۔ کہ پہلی قوم اطاعت میں قاصر رہی اور دوسری میں بہ سبب اُن کے ضعف کے امورِ سیاست کی تکمیل نہ ہو سکی۔

یہ سلسلۂ نبوت جاری رہا حتےٰ کہ سید المرسلین خاتم النبیین کی مبارک آمد سے سب ضرورتیں پوری ہو گئیں اور باب نبوت کلی الوجوہ مسدود کر دیا گیا۔ چنانچہ تکمیل شریعت کی نسبت فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (مائدہ پ ۶) | آج (اس عہد محمدی میں) ہمنے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ |

یہ آیت عرفات کے میدان میں بروز جمعہ حج کے موقع پر نازل ہوئی جس کے بعد آپ کچھ کم تین مہینے اس دنیا میں رہے۔ اور دین کو ہر طرح سے کامل و مکمل کر کے رخصت ہوئے۔ اب آج تک آپ کے بعد کوئی ایسا امر جزوی یا کلی پیش نہیں آیا۔ جس کا حکم تفصیلی یا اصولی قرآن مجید یا آپ کی سنت مطہرہ میں نہ مل سکے۔ اور نہ زمانہ آئندہ میں پیش آئیگا۔ کیا تدین کیا تمدن کیا تہذیب نفس و اخلاق کیا تدبیر منزل و سیاست ملکی کیا عبادات و حقوق خدا کیا معاملات و حقوق بندگان غرض ہر امر میں خدا کی پاک کتاب قرآن مجید اور اُس کے نبی برحق کی سنت مطہرہ ہمارے لئے کافی رہبر ہیں۔ انہی دونوں کے بھروسے پر ہم نہایت استغنا سے کہہ سکتے ہیں ؎

قرآن و حدیث تجھکو بس ہے
کچھ اور کی ناحق تجھے ہوس ہے

اسی طرح حفاظت قرآن کی نسبت جو حفاظتِ شریعت اور بوقت اختلاف حق کے واضح اور ثابت رہنے کی بنیاد ہے فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (پ ۱۴ حجر) | ہم ہی نے اس ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے حافظ ہیں۔ |

یہی وجہ ہے کہ اس کے نزول سے آج تک ہر زمانہ میں بے شمار حفاظ بڈھے، جوان اور بچے، مرد و عورت، امیر و غریب، لکھے پڑھے، عالم و فاضل اور ان پڑھ، غرض ہر طرح کے لوگ اور ہر طبقے کے اشخاص ہوتے چلے آئے ہیں جنکو قرآن شریف نوک زبان اور بر قلب رہا ہے۔ اور ہم نہایت مضبوط زور دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں سوائے قرآن شریف کے کوئی ایسی کتاب نہیں جو اولہ الی آخرہ لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً باعراب و حرکات مقررہ محفوظ و مضبوط ہو۔ اور اپنے زمانہ نزول سے سینکڑوں برس بعد تک اپنی اصلی حالت پر قائم رہی ہو۔ لہٰذا اگر اس امت میں

میں کسی قسم کا اختلاف پڑے تو اس اختلاف سے بچنے کے لئے اور حق بات کے تحقیق کرنے کے لئے ہر وقت قرآن کریم کی طرف رجوع ہو سکتا ہے لطف یہ کہ حفاظت قرآن کے ساتھ خدا تعالےٰ نے اس دین متین کے ارکان کو بھی بطریق تعامل برابر محفوظ رکھا ہے۔ اس کے ارکان پر ہر زمانے میں عمل ہوتا چلا آیا ہے جس سے کسی طرح سے دین میں خلل پڑنے کا اندیشہ باقی نہیں رہا۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ حج اور زکوٰۃ کی نسبت کوئی ایسا زمانہ نہیں پایا گیا کہ یہ دنیا سے متروک ہو گئے ہوں۔ ہر ملک ہر شہر ہر قصبے میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے انکی تعمیل جاری ہے۔ برخلاف دیگر مذاہب کے کہ ان کے ارکان عملاً محفوظ نہیں رہے اور اب جو کچھ بھی ان کی صورت ہے وہ بالکل مسخ شدہ ہے۔ اصل کو نقل اور سنت کو بدعت سے تمیز کرنا نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہو گیا ہے۔ بیشک جو دین یا رسم عملاً متروک ہو جائے تھوڑے عرصہ تک اس کا نابود ہو جانا بعید نہیں۔

اس موقع پر میں اس بات کے اظہار سے نہیں رہ سکتا کہ آں حضرت صلعم کی ہر عملی سنت مطہرہ کے لئے ضروری ہے کہ اسے عملی طور پر کرکے دکھایا جائے تاکہ وہ زندہ رہے۔ اور متروک ہوتے ہوتے مردہ نہ ہو جائے۔ گو لوگ اس سے بوجہ ناواقفی کے منع کریں۔ اور ہدف ملامت بنا دیں

اب میں پھر اپنے اصل مضمون پر آتا ہوں کہ ہم آں حضرت صلعم کے عہد سعادت سے دنیا کے تمدن اور لوگوں کے میل جول اور مختلف ممالک میں ذرائع سفر کے متعلق عظیم انقلاب پاتے ہیں۔ اسلامی زمانے سے فتوحات کا سلسلہ بھی نئی صورت میں شروع ہوا۔ جس سے عربی زبان دنیا کے لئے تبادلہ خیالات کا ذریعہ ہو گئی اور تبلیغ دین نے باحسن وجہ کمال پایا۔ ہر ملک و ہر زبان میں اسکی اشاعت ہوئی اور دنیا کا کوئی حصہ اس سے خالی نہ رہا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آں حضرت صلعم کو دعوت عام سے ممتاز کر کے کل دنیا عرب و عجم کیلئے رسول بنایا گیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف پ۹)

(اے نبی النبے) کہدو۔ اے تمام لوگو میں تم سب کیطرف خدا کا رسول ہوں

نیز فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (پ۲۲ سبا)

ہم نے تو تجھے تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر کر کے بھیجا ہے اور بس۔

اسی معنے میں آں حضرت صلعم نے بھی فرمایا:۔

کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس کافۃ (صحیح بخاری ص۵)

یعنے ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا رہا ہے۔ اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔

چنانچہ یہ امر قرآن شریف سے اس طرح بھی واضح ہو سکتا ہے کہ ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم کی طرف بھیجنا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت فرمایا وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (آل عمران پ۳) نیز ان کی زبانی فرمایا۔ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ (صف پ۲۸) جب عیسےٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

اسی طرح جناب موسیٰ علیہ السلام کی نسبت فرمایا:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (ابراہیم پ۱۳)

ہم نے موسےٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاؤ

اور اس آیت سے پیشتر آں حضرت صلعم سے خطاب کر کے فرمایا:۔

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (ابراہیم پ۱۳)

(اے پیغمبر) یہ کتاب تیری طرف اس لئے اتاری ہے کہ تو عام خلقت کو اندھیروں سے نور کیطرف نکال لائے

غرض آں حضرت صلعم کے سوائے سب نبی محدود امت اور محدود زمانے کے لئے مبعوث کئے گئے لیکن آں حضرت صلعم سب دنیا اور ہمیشہ کیلئے نبی کئے گئے

جب یہ بات طے ہو چکی کہ آں حضرت صلعم تکمیل شریعت کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ظاہر ہے کہ اب تکمیل شریعت کی ضرورت کے لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ قرآن شریف تحریف و تبدیل اور کمی بیشی سے بالکل محفوظ چلا آیا ہے۔ اور رہیگا۔ تو اب کتاب سماوی کے ظاہر رہنے کے لئے بھی کسی نئے نبی کی ضرورت نہ رہی اور یہ بھی ظاہر ہو چکا کہ آں حضرت صلعم تمام دنیا کے لئے نبی ہیں اور آپ کی دین کی اشاعت و تبلیغ دنیا کے ہر قطعہ پر ہو چکی ہے تو مختلف قوموں کو دین حق کی طرف بلانے کے لئے بھی کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ پس خدا تعالےٰ نے ختم نبوت کی سیادت و شرافت کی چادر آں حضرت صلعم کو پہنائی۔ اور فرمایا:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (احزاب پ۲۲)

محمد تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں ہیں وہ خدا کے رسول ہیں اور ([illegible] کی مہر یعنی سب) پیغمبروں کے آخر میں ہیں اور اللہ تمام چیزوں سے واقف ہے۔

اس آیت مبارکہ کو خدا تعالیٰ نے اس بات پر ختم کیا ہے کہ میں ہر ایک چیز سے واقف ہوں۔ یعنی جانتا ہوں کہ اس نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں سب ضرورتیں پوری ہو چکی ہیں اور خبر رسانی کے آسان ذرائع تار۔ ڈاک وغیرہ۔ اور مختلف ممالک میں آسانی سے سفر کر سکنے کے وسائل ریل و جہاز وغیرہ کثرت سے رائج ہو جائینگے۔ اور اس کی تبلیغ اور رسالت کی خبر ہر ایک کے کان میں پہنچ جائیگی اور عربی زبان شاہی زبان ہو کر کل متمدن دنیا کے کانوں میں پہنچ جائیگی۔ لہٰذا آپکو کل دنیا کے لئے نبی کیا گیا۔ اور آپ پر نبوت ختم کر دیگئی کہ آئندہ کوئی نیا نبی پیدا کرنیکی ضرورت نہ رہی اللھم صل علے محمد و علیٰ آل محمد۔

آں حضرت صلعم پر نبوت کا ختم ہونا آپ کے سید المرسلین ہونے کی ایک دلیل ہے۔ چنانچہ آپ خود اسے امور فضیلت میں شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف میں وارد ہے۔

فضلت علی الانبیاء بست الی ان قال وختم بی النبیون (مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

میں دیگر انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں سے فضیلت دیا گیا ہوں یہاں تک کہ فرمایا۔ اور میرے (آنے) سے نبی ختم کئے گئے۔

صاف ظاہر ہے کہ ختم نبوت کو آں حضرت صلعم نے امور فضیلت میں شمار کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نقطۂ اختتام وہ ہوتا ہے جہاں سب کمال انتہا کو پہنچ جاتے ہیں اور مدارج ترقی سب طے ہو جاتے ہیں۔ اس سے آگے کوئی درجہ کمال کا نہیں رہتا۔ جیسا کہ چاند پہلی رات کو نہایت باریک نظر آتا ہے پھر رفتہ رفتہ ہر رات کو بڑھتا رہتا ہے حتے کہ چودھویں رات کو بالکل پورا اور کامل ہو جاتا ہے اور اس کا نام بدر کامل، پورنماشی، فل مون، ہوتا ہے اس سے آگے اسکی ترقی کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح جب آں حضرت صلعم پر شریعت کامل کی گئی اور نبوت ختم کی گئی تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ قمر اسلام جو آدم علیہ السلام کے وقت میں ہلال کی صورت میں نمودار ہوا۔ اب عہد محمدی میں بدر کامل کے رتبے پر پہنچ گیا۔ بس سب مراتب طے ہو گئے اور اب نبوت کے مدارج میں سے کوئی رتبہ ایسا باقی نہیں رہا جو اپنی انتہائی ترقی اور غایت کمال تک نہ پہنچ چکا ہو۔ پس اب نبوت ختم ہو گئی۔

یہی وجہ ہے کہ آں حضرت صلعم نے اپنے بعد کے لاعبین نبوت کی تردید کے لئے ایک ہی جامع بات کہدی کہ ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل یہی کافی ہے کہ وہ میرے بعد نبوت کے مدعی ہوتے ہیں حالانکہ نبوت ختم ہو چکی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں وارد ہے

لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ (ص ۱۰۹ جلد ثانی)

قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قریباً ۳۰ جھوٹے فریبی برپا ہولیں انہیں کا ہر ایک یہی ادعا کریگا کہ میں رسول اللہ ہوں۔

اس مدعی نبوت جماعت میں سے ہمارے زمانے میں بھی ایک شخص نے دعوے کیا لیکن ایسی ہوشیاری اور چالاکی سے کہ کم علم اور بھولے مسلمانوں کو اس بات کا خیال تک نہ آئے کہ وہ انہی تیس مدعیانِ نبوت میں سے ہے۔

وہ ہوشیاری یہ ہے کہ آیت ختم نبوت کے مفہوم میں پیچیدگیاں ڈالدیں اور اس سے خدا و رسول کی مراد کے برخلاف کچھ اَور مراد بتائی۔ صرف اسلئے کہ کسی طرح تیس دجالوں کی حدیث کے مصداق بننے سے بچ جائے۔ لیکن آں حضرت صلعم کے پاک کلمات ایسے نہیں ہوتے کہ کوئی شخص انکو صحیح مراد سے پھیر کر اپنی غلط بیانی میں کامیابی حاصل کر سکے۔ چنانچہ ہم اس کی غلط بیانی کی صورت بیان کر کے اس کی تردید تین طریق سے خود حدیث نبوی ہی سے کرینگے۔

اس بندۂ خدا نے کبھی تو ختم نبوت سے یہ مراد بتائی کہ بیشک سب مراتب کمال آں حضرت صلعم پر ختم ہو گئے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ نبوت کا باب منکل الوجوہ مسدود ہو گیا۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ کوئی شخص بغیر آں حضرت صلعم کی تابعداری کے کمال پر نہیں پہنچ سکتا۔ اور آں حضرت صلعم کی تابعداری میں ایک یہ کمال ہے کہ جب آدمی کو فنافی الرسول کا مرتبہ حاصل ہو جائے تو وہ آں حضرت صلعم کے ظل میں ہو کر خطاب نبی کے لائق ہو جاتا ہے۔ اور کبھی یہ مراد بتائی کہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ سب انبیاء کی نبوت پر مُہر یعنی اُن کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ پس اس آیت سے نبوت کے بند ہو جانے کی دلیل پکڑنی صحیح نہیں۔

اول تو ان کی دونوں تاویلیں غلط ہونے کے علاوہ باہم متخالف بھی ہیں۔ کیونکہ پہلی تاویل کے رو سے مستقل نبوت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور صرف برائے نام لفظ نبوت باقی رہجاتا ہے گو وہ بھی غلط ہے اور دوسری کے رو سے دروازۂ نبوت بالکل کھلا رہتا ہے۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بالاستقلال انبیاء مبعوث ہو سکتے ہیں۔ اور ان میں تخالف ظاہر ہے۔

اب ان دونوں تاویلوں کا تفصیلی جواب سنئے کہ نبوت و رسالت سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی شخص کو اپنے پاس سے علم و پیغام دیکر حکم کرے کہ وہ دوسرے لوگوں کو پہنچائے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اب ایسا پیغام جس کا تعلق بندوں اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہو خدا تعالیٰ بعد آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو دیکر مبعوث نہیں کریگا۔

پس نبی ظلی، بروزی وغیرہ جدید اصطلاحات محض عوام الناس کو دھوکا دینے کے لئے ہیں اور بالکل باطل ہیں۔ خدا تعالے نے کبھی بھی کسی نبی کو اس صورت میں کسی قوم کی طرف نہیں بھیجا۔ بلکہ جس کو بھیجا مستقل طور پر اُسے اپنے پاس سے علم و پیغام دیا۔ اور خاص خطاب سے کسی قوم کی طرف ارسال کیا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہر نبی کے ذکر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ دیگر یہ کہ نبوت ایک ہی امر ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی بخشش اور اُس کے اپنے انتخاب کے متعلق ہے۔ اکتسابی نہیں کہ ریاضت و مشق سے حاصل ہو سکے۔ اس امر کو میں ذرا واضح کرنا چاہتا ہوں۔

انتخاب رسالت کی نسبت خدا تعالے نے اپنا دستور ذکر کیا۔

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (حج پ ۱۷)

اللہ خود فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے اپنے رسول چنتا ہے۔

نیز فرمایا۔

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ (پ ۱۴ نحل)

خدا تعالیٰ خود اپنے امر سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے ملائکہ کو روح (وحی) کیساتھ نازل کرتا ہے۔

ahmadimuslim.de

نیز فرمایا۔

یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ (مومن پ ۲۴)

اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ (پیغمبر) روز قیامت سے ڈرائے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت خدا کی خاص بخشش ہے۔ اکتسابا حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ فنا فی الرسول کے درجہ میں نبوت مل جاتی ہے۔ درست نہ ٹھہرا۔

دیگر یہ کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کو اپنی فضیلت کی دلیل گردانا ہے اور ظاہر ہے کہ فضیلت کا دعوے اسی امر میں درست ہو سکتا ہے جو مدعی کو حاصل ہو اور دوسرے کو جس پر فضیلت کا دعوے کیا گیا ہے حاصل نہو ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی جو جائز نہیں اور یہ بھی ظاہر ہے تصدیق رسل ایسی صفت ہے جو ہر نبی کو اپنے سے پیشتر کے انبیاء کی تصدیق سے حاصل ہے جیسا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی زبانی فرمایا اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ (صف پ ۲۸)

وجہ اس کی یہ ہے کہ جس طرح ہر پچھلے امتی پر واجب ہے کہ انبیاء سابقین کی تصدیق کرے اسی طرح ہر نبی پر بھی واجب ہے کہ اپنے سے پہلے انبیاء کی تصدیق کرے۔ پس جب آں حضرت صلعم اور انبیاء سابقین تصدیق انبیاء سابقین میں مساوی ہوئے تو ختم نبوت اس معنے کے رو سے کہ اس سے مراد تصدیق مرسلین ہے آں حضرت صلعم کا خاصہ اور آپ کے لئے وجہ فضیلت نہیں ہو سکتی۔ لہذا مرزا صاحب کا کہنا باطل ہوا۔ اگر کہا جائے کہ آں حضرت صلعم سے پیشتر جب کسی نبی نے کسی کی تصدیق کی تو کل انبیاء میں سے بعض کی کی کیونکہ ان سے پہلے کل میں سے بعض ہی تھے نہ تمام۔ تو اس کا جواب یہ ہے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

پس اب تو معاملہ ہی سطے ہو گیا۔ کیونکہ یہ صورت تو ہی قائم ہو سکتی ہے جب آں حضرت صلعم سب کے آخری نبی ہوں۔ اور اگر آپ کے بعد بھی کوئی نیا نبی ہونا جائز ہو تو پھر بھی تصدیق کل مرسلین آپکا خاصہ نہیں رہتا۔ حالانکہ حدیث میں یہ وصف آں حضرت صلعم کا خاصہ ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ تیس دجالوں کذابوں والی حدیث میں ان مدعیان نبوت کے ابطال دعویٰ میں آں حضرت صلعم نے سوائے اس کے کوئی وجہ قرار نہیں دی کہ وہ مدعی نبوت ہونگے۔ اور یہہ وجہ البطال دعوے میں اسی صورت میں پیش ہو سکتی ہے کہ آں حضرت صلعم کے بعد کوئی دوسرا نبی بننا جائز نہو۔ ورنہ آں حضرت صلعم کی دلیل نا تمام رہیگی اور یہ درست نہیں۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ ختم نبوت کے معنے خود آں حضرت صلعم سے صحیح بخاری میں اس طرح مروی ہیں:۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی الحدیث (بخاری مصری جلد ثانی صفحہ ۱۶۵)

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آں حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست بھی انبیاء کے سپرد تھی۔ جب ایک نبی فوت ہوتا تھا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہو جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ کیونکہ لا کلمہ نفی جنس کا لفظ نبی نکرہ پر داخل ہوا ہے جو ہر جدید نبی کی نفی کرتا ہے۔ اس میں کوئی تمیز نہیں کہ صاحب شریعت نبی آنا منع ہے لیکن غیر تشریعی نبی منع نہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے یہ بھی عذر کیا ہے کیونکہ لفظ نبی کا مصداق جیسا تشریعی نبی ہے ویسا ہی غیر تشریعی بھی ہے قرآن و حدیث میں اس کے استعمال میں یہ فرق نہیں کیا گیا بعض نادان یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ قرآن میں

خاتم النبیین آیا ہے۔ خاتم المرسلین نہیں آیا اسلئے آں حضرت صلعم کے بعد رسول آسکتا ہے نبی نہیں آسکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں نبی اور رسول کا مصداق ایک ہی ہے۔ ان میں ہرگز کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَکَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ (زخرف پ ۲۵)

نیز فرمایا:۔ موسیٰ علیہ السلام کی نسبت:۔

وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا اور ساتھ ہی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسبت فرمایا وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا حالانکہ موسے علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام صاحب شرع نہ تھے

نیز فرمایا:۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَاءَ اللّٰہِ مِنْ قَبْلُ (بقرہ پ ۱)

اور انہی انبیاء مقتولین کی نسبت فرمایا:۔

قُلْ قَدْ جَاءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ (آل عمران پ ۴)

اس تفصیل سے بالکل واضح ہو گیا کہ ختم نبوت کے یہی معنے ہیں کہ نبوت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور اب کوئی جدید نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ہاں اس امر میں ایک خدشہ باقی رہ گیا کہ ہم عیسے علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے معتقد ہیں اور وہ نبی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ بھی کہ وہ جدید نبوت سے نہیں آئینگے بلکہ اسی نبوت سے جو ان کو آں حضرت صلعم سے پیشتر مل چکی ہے۔ پس ان کو نبوت کا ملنا آں حضرت کے بعد نہ ہوا۔ اور اس کی حکمت میں اپنے مضمون حیات مسیح میں مفصل بیان کر چکا ہوں۔

(۳۲)

ختم نبوت کا مضمون صاف کر چکنے کے بعد اب میں مضمون کے دوسرے حصے خلافت کی طرف رجوع کرتا ہوں:

اس کے لئے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ نبی کے کیا فرائض ہیں۔ تاکہ پھر اس کے خلیفہ کے فرائض معلوم ہو سکیں۔

انبیاء کی بعثت سے مقصود یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کمال کی معرفت علاوہ رضا و ناراضگی کے

ahmadimuslim.de

اسباب اور اُس کی عبادت کا صحیح طریق معلوم ہو۔ اور دنیا میں امن و سلامتی قائم کی جائے اور ظاہر ہے کہ نبی یہ سب امور خدا تعالےٰ سے حاصل کر کے خلقت کو سکھاتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت آں حضرت صلعم پر ختم ہو چکی ہے ان دونوں باتوں کے سمجھ لینے کے بعد مطلع بالکل صاف ہے کہ آں حضرت صلعم کے خلفاء بغیر نبوت کے ہونگے ایسا نہیں کہ خلفاء بھی ہوں اور نبی بھی۔ اس امر کو میں دو حدیثوں سے اور واضح کرتا ہوں۔

اوّل تو وہی حدیث جو ختم نبوت کے مضمون میں گزر چکی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما هلک نبی خلفہ نبی و لا نبی بعدی و سیکون الخلفاء فیکثرون الحدیث (ص ۱۲۵ بخاری جلد ثانی مصری) | بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کے سپرد ہوتی تھی۔ جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اُس کا خلیفہ دوسرا نبی ہو جاتا۔ اور یہ سچ ہے کہ میرے بعد کوئی شخص نبی |

نہیں ہوگا۔ ہاں خلفاء ضرور ہونگے اور بہت ہونگے۔

اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ میرے بعد امور سیاست کے قائم کرنے کے لئے میرے خلیفے ہونگے لیکن نبی کوئی نہیں ہوگا جس سے نتیجہ صاف ثابت ہے کہ آں حضرت صلعم کے خلیفے نبی نہیں ہونگے۔

دوسرا امر جو اس حدیث سے ظاہر ہے یہ ہے کہ خلیفہ کا کام امور سیاست کا انتظام ہے اس امر کو میں انشاء اللہ آگے چلکر بیان کرونگا جہاں خلیفے کے کام ذکر ہونگے۔

دوسری حدیث یہ ہے کہ جب آں حضرت صلعم جنگ تبوک پر تشریف لیجانے لگے۔ تو آپنے حضرت علی رضہ سے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ هارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی بعدی (بخاری جلد ۳ صفحہ ۵۲) | کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھے وہ نسبت رکھے جو ہارونؑ کو موسےٰ سے تھی۔ مگر یہ کہ میرے |

بعد کوئی شخص نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں آں حضرت صلعم نے جو حضرت علی رضہ کو بمنزلہ حضرت ہارون کہا ہے اس میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام چالیس رات کے واسطے طور پر جانے لگے تو پیچھے حضرت ہارون کو قوم میں خلیفہ چھوڑا۔ چنانچہ قرآن شریف (سورہ اعراف) میں اس طرح ہے ۔

| | |
|---|---|
| وَقَالَ مُوسٰی لِاَخِیْهِ هَارُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ (اعراف پ ۹) | حضرت موسےٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ میری قوم میں میرا خلیفہ |

رہنا۔

پس جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تبوک میں جانے لگے تو مدینہ طیبہ میں انتظام کے لئے حضرت علی رضہ کو مقرر کیا۔ اور جب اُنہوں نے عرض کی ۔

اتخلفنی فی الصبیان والنساء یعنی آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں کر چلے ہیں۔ یعنی میں تیج جدو کرار ہوں میری تلوار نیام میں کیسے رہ سکتی ہے۔ اور عورتوں اور بچوں میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں؟ تو آپنے اُن کو تسلی دی کہ تو تو میری بجائے اس عہدے پر ممتاز ہوا ہے جس پر موسےٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں ہارون علیہ السلام ہوئے تھے۔

لیکن چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نبوت ختم نہیں ہوتی تھی اور آں حضرت صلعم خاتم النبیین تھے اس لئے وہم پڑ سکتا تھا کہ شائد حضرت علی بھی حضرت ہارونؑ کی طرح نبی ہوں اس لئے آپ نے اس وہم کو دور کرنے کے لئے فرمادیا الا انہ لیس نبی بعدی یعنے اے علیؓ تم میں اور ہارونؑ میں اس امر میں فرق رہیگا کہ وہ نبی تھے اور تم نبی نہیں ہو کیونکہ میرے بعد یعنی میرے نبی ہونے کے بعد دوسرا شخص نبی نہیں ہوسکتا۔

سبحان اللہ آں حضرت صلعم کے پاک کلمات کیسے مفصل وحادی ہوتے ہیں۔ ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوگیا کہ آں حضرت صلعم کی خلافت بغیر نبوت کے ہے

ہمارے پنجابی مدعی نبوت نے آیت استخلاف کے متعلق ایک یہ مغالطہ دیا ہے کہ اس میں کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وارد ہے۔ اور پہلے خلفاء یعنی داؤد و سلیمان علیہما السلام انبیا بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے۔ لہذا آں حضرت صلعم کے خلفاء بھی نبی ہوسکتے ہیں۔ اس کا ایک جواب تو اوپر کی احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خلافت محض انتظام امت کے لئے فرمارہے ہیں۔ اور بتارہے ہیں کہ میری خلافت بغیر نبوت ہوگی۔

دیگر یہ کہ آیت میں مماثلت محض امر استخلاف میں مقصود ہے نہ کہ جمیع کوائف دیگر میں بھی جو استخلاف سے خارج ہیں جیسا کہ حضرت علی رضہ والی حدیث سے ظاہر ہوچکا (باقی باقی)

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

# عقد النحور

فی

# وضع الایدی علی الصدور

قرآن مجید بتارہا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی نسبت حکم صادر فرمایا ہے احادیث شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت سینہ پر ہاتھ باندھے۔ اور آثار صاف کہہ رہے ہیں کہ صحابہ کرام نے اپنے سچے خدا اور پیارے رسول (فداہ ابی و امی) صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کی جیسا کہ ناظرین والا تمکین کو مضمون ہذا کے ملاحظہ سے روشن ہوجائیگا۔

(۱) امام بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کا مطلب یہ ہے کہ تو نماز پڑھتے وقت اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے۔

(۲) امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضہ کے لئے

ahmadimuslim.de

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللھم علمہ الکتاب یا اللہ ان (ابن عباسؓ) کو قرآن مجید سکھائے۔) سے نقل کی ہے کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے قول فصل لربک وانحر کی تفسیر یہ بیان کی کہ نماز میں سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ڈھکدھکی (ہنسلی) کے پاس رکھنا ہے۔

(۳) امام بخاری نے تاریخ میں حضرت علیؓ سے نقل کی ہے کہ آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی کے بیچوں بیچ میں سینہ پر رکھکر فصل لربک وانحر کے معنے سمجھائے۔

(۴) علامہ ابن عبد البر نے تمہید میں فرمایا ہے:-

حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ تعالے کے قول فصل لربک وانحر کے معنے سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنا ہے۔

(۵) علامہ سیوطی نے درمنثور میں کہا اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور بخاری نے تاریخ میں اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی نے افراد میں۔ اور ابو الشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی اپنی سنن میں حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کے پہنچے کے بیچوں بیچ میں رکھکر دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالے کے قول فصل لربک وانحر کے یہی معنے ہیں۔ اور ابو الشیخ اور امام بیہقی حضرت انسؓ سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور ابن ابی حاتم اور ابن شاہین نے اپنی اپنی سنن میں اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا فصل لربک وانحر کا مطلب نماز میں سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر دھکدھکی (ہنسلی) کے قریب رکھنا ہے۔

(۶) معراج الدرایہ شرح ہدایہ میں ہے:-

حضرت علیؓ نے جب یہ آیت فصل لربک وانحر پڑھی تو اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر ان دونوں کو سینہ پر رکھا۔

(۷) بلوغ المرام میں ہے:-

عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ۔ رواہ ابن خزیمۃ

وائل بن حجر سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھکر ان دونوں کو سینہ پر رکھا۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے۔

(۸) طبرانی نے کہا۔

حدثنا بشر بن موسی نا محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر الحضرمی ثنا عمی سعید بن عبد الجبار عن ابیہ عن امہ ام یحیے عن وائل قال حضرت الصلوٰۃ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر حدیثا الی ان قال ثم رفع یدیہ بالتکبیر الی ان حاذی بھما شحمۃ اذنیہ ثم وضع یمینہ علی یسارہ علی صدرہ الحدیث۔

ہمسے حدیث بیان کی بشر بن موسے نے انہوں نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر الحضرمی نے ان سے حدیث بیان کی میرے چچا سعید بن عبد الجبار نے ان کو روایت ہے اپنے باپ سے ان کو اپنی ماں ام یحیے سے ان کو وائل سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ کہا پھر آپ نے تکبیر کہکر دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لوکی کے برابر اٹھایا۔ پھر سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا۔

(۹) خلاصۃ الاحکام میں ہے:-

عن وائل قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسریٰ علی صدرہ۔

وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ رکھکر ان دونوں کو سینہ پر باندھا۔

(۱۰) امام بیہقی نے بھی اس حدیث کو سند ذیل کیساتھ روایت کیا ہے۔

عن مومل بن اسماعیل عن الثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل انہ رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ ثم وضعھما علی صدرہ۔

مومل بن اسماعیل نے ثوری سے روایت کی ہے ان کو روایت ہے عاصم بن کلیب سے ان کو اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں وائل سے ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بائیں ہاتھ پر سیدھے ہاتھ رکھتے ہوئے اور پھر ان کو سینہ پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱) علامہ سیوطی نے وظائف الیوم واللیلہ میں فرمایا ہے:-

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر سینہ پر باندھتے۔

(۱۲) مسند امام احمد میں ہے:-

حدثنا یحیے بن سعید عن سفیان قال حدثنا سماک عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ وعن یسارہ ورایتہ یضع یدہ علی صدرہ ووصف یحیے الیمنی علی الیسری فوق المفصل۔

حدیث بیان کی ہمسے یحیے بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان کی سماک نے۔ ان کو روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں و بائیں طرف پھرتے اور (نماز میں) سینہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اور یحیے نے اپنے سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر پہونچہ رکھکر تبلایا۔

(۱۳) سنن ابی داؤد میں ہے:-

عن طاؤس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری

هل رأيت الذی [illegible] (۳۰) [illegible] ۱/۱۲

ahmadimuslim.de

ثم لیشد هما علےٰ صدره وهو فی الصلوٰة

طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر اُن کو سینہ پر باندھتے تھے۔

ناظرین کرام کو بیان بالا سے واضح ہوگیا ہوگا کہ نماز پڑھتے وقت سینہ پر ہاتھ باندھنا چاہئے مگر پھر بھی اُن کو ضرور خیال گزریگا کہ برادران احناف جو زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں وہ بھی کوئی نہ کوئی دلیل رکھتے ہونگے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انکے دلائل بیان کرکے جو امور قادحہ اُن پر وارد ہوتے ہیں وہ بھی درج کردوں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ کون سا مذہب قوی ہے اور کون سا ضعیف۔

## دلائل حنفیہ

حنفیہ کے دلائل ذیل کی دو حدیثیں ہیں:۔

### حدیث اوّل

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:۔

حدثنا وکیع عن موسیٰ بن عمر عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرة

حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے اُن کو روایت ہے موسےٰ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے باپ (وائل بن حجر) سے اُنہوں نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھے ہوئے دیکھا۔

### حدیث دوم

سنن ابی داؤد میں ہے:۔

حدثنا محمد بن محبوب ثنا حفص ابن غیاث عن عبد الرحمن بن اسحاق عن زیاد بن زید عن ابی جحیفة ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنة وضع الکف علی الکف فی الصلوٰة تحت السرة۔

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن محبوب نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حفص ابن غیاث نے۔ وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن اسحاق سے اُن کو روایت ہے زیاد بن زید سے اُن کو ابو جحیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا نماز پڑھتے وقت زیر ناف ہتھیلی (یعنی ہاتھ) کا دوسری ہتھیلی پر رکھنا سنت ہے۔

## تنقید بر حدیث اوّل

فتح الغفور فی وضع الایدی علے الصدور میں ہے: میں کہتا ہوں کہ جو اضافہ "زیر ناف یعنی تحت السرة" کا کیا گیا ہے اُس کے ثبوت میں نظر (تامل) ہے۔ بلکہ یہ غلط ہے جو سہواً وقوع پذیر ہوا ہے۔ کیونکہ میں نے کتاب مصنف (جس سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے) کا صحیح نسخہ دیکھا تو اُس میں حدیث مذکورہ اسی سند اور انہیں الفاظ کے ساتھ دیکھی مگر اُس میں الفاظ "تحت السرة" نہیں تھے۔ البتہ کتاب مذکورہ میں اس حدیث کے بعد نخعی (استاد امام ابو حنیفہؒ) کے اثر کا ذکر ضرور تھا۔ اُس اثر کے الفاظ بھی اس حدیث کے الفاظ کے قریب قریب تھے مگر اس (اثر) کے آخری الفاظ یہ تھے کہ نماز میں زیر ناف اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کاتب کی نظر ایک جگہ سے دوسری جگہ چوک گئی ہے جسکی وجہ سے ہوئی کہ موقوف حدیث کو مرفوع لکھدیا۔ اور میرے اس بیان کی دلیل یہ ہے کہ یہ زیادتی (زیر ناف) پر کل نسخے متفق نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ اکثر اہل حدیث نے اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر کسی نے "تحت السرة" کا ذکر نہ کیا۔ اور میں نے سوائے قاسم بن قطلوبغا کے کسی اہل حدیث کو نہ دیکھا اور نہ سُنا جس نے اس حدیث کو اس اضافہ (زیر ناف) کے ساتھ روایت کیا ہو (اُن اہلحدیثوں میں سے ایک) حافظ ابن عبد البر ہیں جنھوں نے تمہید میں کہا ہے کہ ثوری اور امام ابو حنیفہؒ سے الفاظ "اسفل السرة" (زیر ناف) منقول ہیں۔ اور حضرت علیؓ اور ابراہیم نخعی سے بھی انہیں الفاظ کا منقول ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ مگر ان سے ان الفاظ کے ساتھ روایت پایۂ ثبوت کو نہ پہنچی اور اگر مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ صحیح حدیث ان الفاظ کے ساتھ موجود ہوتی تو علامہ موصوف اُس کا ذکر ضرور کرتے۔ کیونکہ اُنہوں نے اس مصنف پر ابن ابی شیبہ سے بہت سی روایات کی ہیں (دوسرے اہل حدیث) علامہ حافظ ابن حجر ہیں جنھوں نے اپنی کتاب فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ ابن خزیمہ نے وائل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھا اور ہمیشہ سینہ کے پاس ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ اور امام احمد کے نزدیک بھی ہلب کی روایت اسی طرح کی ہے۔ اور حافظ ممدوح اپنی کتاب تخریج احادیث الہدایہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے اثر کی سند ضعیف اور حدیث وائل بن حجر کی مخالف ہے۔ (جس کے الفاظ یہ ہیں وائل بن حجر نے کہا) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ سینہ پر رکھا۔ اور (حافظ موصوف) نے اپنی کتاب تلخیص الحبیر میں اسی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے پس اگر یہ زیادتی (زیر ناف کی) مصنف میں موجود ہوتی تو وہ ضرور اس کا ذکر وہاں کرتے اور اُن کی کتابیں اس مسئلہ میں احادیث اور آثار سے بھری ہوئیں۔ اور اُنہوں نے اس باب میں اقتصار نہیں کیا ہے جیسا کہ سیوطی کے قول مندرجہ شرح الفیہ سے معلوم ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ علامہ زیلعی جنھوں نے اپنے مذہب (حنفی) کے دلائل جمع کرنے کیلئے کمر باندھی ہے اس مسئلہ میں کامیاب نہ ہوسکے اور اگر اُن کو کامیابی ہوتی تو ضرور اس کا ذکر کرتے کیونکہ وہ باخبر عالم گذرے ہیں۔

(چوتھے اہلحدیث) صاحب قاموس علامہ مجد الدین فیروز آبادی ہیں جو اپنی کتاب

ahmadimuslim.de

ضراط (جس میں انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال بیان کئے ہیں) میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھتے تھے جیسا کہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے (پانچویں اہلحدیث) علامہ سیوطی ہیں جنھوں نے اپنی کتاب وظائف الیوم واللیلہ میں فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر سینہ پر باندھتے۔ اور علامہ موصوف نے جامع کبیر میں وائل کی مسند کے تحت میں ۱۹ احادیث کے قریب مصنف سے نقل کی ہیں اور بعض احادیث کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے وقت سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے دیکھا اور مصنف نقد الصرۃ نے بھی انہیں الفاظ کا ذکر کرکے الفاظ تحت السرۃ ایزاد کئے ہیں۔ اور اگر یہ زیادتی مصنف میں موجود ہوتی تو علامہ سیوطی ضرور اس کا ذکر کر دیتے (چھٹویں اہل تحقیق) علامہ عینی ہیں (جو اپنی تصانیف میں رطب و یابس یعنی صحیح اور غیر صحیح روایات جمع کرتے ہیں اور جو) اپنی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ امام شافعی نے وائل کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہے جس کو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے (اور وہ روایت یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور ان دونوں کو سینہ پر باندھا اور ہمارے علماء حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں جو موثق نہیں ہیں۔ پس اگر یہ زیادتی (یعنی تحت السرۃ کی) مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہوتی تو علامہ موصوف اس کا ذکر ضرور کرتے عجب کہ ان کی تصانیف مصنف ابن ابی شیبہ کی نقل سے مملو ہیں (ساتویں اہل حدیث) ابن امیر الحاج ہیں (جنھوں نے تحقیق اور وسیع معلومات میں اپنے شیخ ابن ہمام کی پیروی کی ہے) شرح منیہ میں فرماتے ہیں یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے مگر ایسی کوئی حدیث پایہ ثبوت کو نہ پہنچی جس کی رو سے بدن کے کسی خاص مقام پر ہاتھوں کا رکھنا واجب ہو سوائے وائل کی مذکور حدیث کے (جو پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے)۔ اور صاحب البحر کا بھی یہی قول ہے لہذا اگر یہ حدیث اس زیادتی (تحت السرہ) کے ساتھ مصنف میں ہوتی تو علامہ مذکور ضرور اس کا ذکر کرتے حالانکہ ان کی شرح اس کے نقل سے مملو ہے۔ اس حدیث میں جو زیادتی تحت السرہ کی ہے اس کی صحت میں امور متذکرہ بالا قادح ہیں اور کسی حدیث کی اسناد صحیح ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا متن بھی صحیح ہو اور روایات اور طرق اسناد میں نظر کرنے سے شاذ پہچان لیا جاتا ہے۔ اور جب تم نے اس کو پہچان لیا تو جان لو کہ یہ زیادتی تحت السرہ کی نہ تو قطعی الثبوت ہے اور نہ ظنی ہے بلکہ اس کا ثبوت موہوم ہے اور موہوم امر سے شرع کا حکم ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو امور دلیل ظنی سے ثابت ہوتے ہیں اس سے بھی اس کا درجہ کم ہے۔ اور جس طرح سے کہ ان امور کا انکار کرنا حرام ہے جو معتبر طریقہ سے پایہ ثبوت کو پہنچ جائیں اسی طرح ان امور کا اقرار کرنا بھی حرام ہے جو معتبر طریقہ سے ثابت نہوں اور وہم کی بنا پر کسی چیز کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی جائز نہیں۔

علامہ ممدوح کی تقریر دلپذیر سے معلوم ہو گیا کہ الفاظ تحت السرہ (زیر ناف) حدیث کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ سہواً حدیث کا جزو بن گئے ہیں پس جب واقعہ یہ ہے تو یہ حدیث ضعیف ٹھیری۔ اور ہرگز قابل تمسک یا حجت نہ رہی۔ اسی وجہ سے تو علامہ عینی کو کہنا پڑا کہ ہمارے علمائے حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں جو موثق نہیں ہیں۔

دوسری وجہ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی یہ ہے کہ اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی علقمہ ہیں جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ علقمہ کو اپنے باپ سے سماع نہیں جیسا کہ تقریب التہذیب سے معلوم ہوتا ہے۔

علقمہ بن وائل بن حجر صدوق الا انہ لم یسمع من ابیہ (علقمہ بن وائل سچے ہیں مگر بات یہ ہے) کہ ان کو اپنے باپ سے سماع نہیں کیونکہ وہ اپنے باپ کے انتقال کے ۶ مہینے بعد پیدا ہوئے جیسا کہ ابن ہمام نے اپنی کتاب فتح القدیر میں امام ترمذی کی کتاب علل کبیر سے نقل کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

امام ترمذی نے امام بخاری سے پوچھا کہ کیا علقمہ کو اپنے باپ وائل بن حجر سے سماع ہے۔ امام بخاری نے کہا (نہیں کیونکہ) وہ اپنے باپ کے انتقال کے چھ مہینے بعد پیدا ہوئے۔

## تنقید بر حدیث دوم

یہ حدیث بھی ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی عبدالرحمن بن اسحاق کوفی ہیں اور وہ ضعیف ہیں چنانچہ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد میں ہے:-

فی اسنادہ عبد الرحمن بن اسحاق کوفی قال ابوداؤد سمعت احمد بن حنبل یضعفہ وقال البخاری فیہ نظر وقال النووی ھو ضعیف بالاتفاق؛

اس کی اسناد میں عبدالرحمن بن اسحاق کوفی ہے جس کے متعلق ابو داؤد نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ اس کو ضعیف بتاتے تھے اور بخاری نے کہا اس میں تامل (نظر) ہے۔ اور نووی نے کہا وہ بالاتفاق ضعیف ہے۔

حاشیہ جدیدہ سنن نسائی میں ہے:-

ahmadimuslim.de

لکن فی اسنادہ عبد الرحمن بن اسحاق کوفی قال فیہ احمد بن حنبل و ابو حاتم منکر الحدیث وقال ابن معین لیس بشئ وقال البخاری فیہ نظر

لیکن اس کی اسناد میں عبد الرحمن بن اسحاق کوفی ہے جس کے متعلق احمد بن حنبل و ابو حاتم نے منکر الحدیث کہا اور ابن معین نے کہا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہے اور بخاری نے کہا کہ اس میں نظر ہے

اس مضمون پر علامہ شیخ محمد حیات سندی مہاجر مدنی متوفی سنہ ۱۱۶۳ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور اور جس کا ترجمہ خاکسار نے اردو میں کردیا ہے تاکہ عوام اس سے فائدہ اٹھا کر مصنف اور مترجم دونوں کو دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔ جو صاحب اسکو خریدنا چاہیں وہ خواہ اس عاجز کے پاس خواہ مولانا مولوی حاجی محمد ابو القاسم صاحب مقیم بنارس محلہ مدن پورہ مالک سعید المطابع پریس کے پاس ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ روانہ فرمائیں۔

(خاکسار عبد الحمید اٹاوی مقیم حیدر آباد دکن)

## حضور نظام کا اسلامی احساس و ہمدردی

ناظرین اخبار اہلحدیث اس خبر کو سنکر خوش ہونگے کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے شمس العلماء علامہ سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے ہر دو پوتوں مولوی سید عبد السلام صاحب و مولوی سید ابو الحسن صاحب اور مولوی سید شریف الحسن صاحب (خلف میاں صاحب مرحوم) کے نواسہ مولوی سید عبد الرؤف صاحب کے نام عہ روپے فی کس کے حساب سے جملہ عہ روپے ماہوار تاحیات جاری فرمائے۔ آپ کو اسلام سے جو محبت اور سچی ہمدردی ہے اس کی یہی ایک مثال نہیں ہے بلکہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند مثالیں ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

(۱) ایک صاحب نے قرآن مجید کا ترجمہ زبان بنگالی میں کیا تھا ان کو حال میں سات ہزار پانچسو روپے انعام مرحمت فرمایا گیا۔

(۲) اسماعیل سیف الدین مطوف حجاج ریاست حیدرآباد دکن کے نام عہ روپے اور ان کی ہر سہ فرزندوں کے نام عہ عہ روپے یومیہ وظیفہ جاری فرمایا گیا۔

(۳) سید حمزہ یا فقیہ مدنی شیخ السادات کے نام سمار ماہانہ کا وظیفہ جاری فرمایا گیا۔ اور بطور خلعت انکے اعصار عنایت ہوئے۔

(۴) انجمن اسلام بمبئی کو سمار سالانہ جاری ہوئے۔

(۵) دو عربوں کو بطور رخصتانہ ایک ایک ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔

(۶) مدرسہ عربیہ دیوبند کو ماہ صہ کا اضافہ فرمایا گیا۔

(۷) حجاج تجارہ کے لئے اور تین ہزار روپیہ کا اضافہ فرمایا گیا۔

(۸) سید محمد و حسین صاحب سادی کو جو ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں قیام کرنا چاہتے تھے یک صد روپیہ کا وظیفہ مقرر فرمایا گیا۔

(۹) مولوی حکیم حافظ عبد الرحمن صاحب سہارنپوری خلف الصدق مولانا مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری کے نام ماہ ماہانہ وظیفہ بغرض قیام بہ مدینہ منورہ مرحمت فرمایا گیا۔

غرضیکہ میری زبان اور قلم حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی دریا دلی، اسلامی ہمدردی، اسلامی احساس کے بیان کرنے سے قاصر ہے ؎

دکن کی سلطنت سے فیض ہے سارے زمانے کو
خدا رکھے بڑی فیاض یہ سرکار عالی ہے

(الراقم العاجز عبد الحمید اٹاوی ملازم حضور نظام خلد اللہ ملکہ و حشمتہ۔)

**اسلامی تاریخ**۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہیں قیمت ۱۰/

**السلام علیکم**۔ اسلامی سلام کے احکام ۱/ (مینجر)

## کام کا ہمکو مسلمان بنا دے یا رب

از جناب منشی علی عظیم صاحب تیغی عظیم آبادی مقیم کلکتہ

کل مسلمانوں کو بیدار بنا دے یا رب
بخت خفتان زمانہ کو جگا دے یا رب

پردے غفلت کے ان آنکھوں سے اٹھا دے یا رب
قوم کے طالع خوابیدہ جگا دے یا رب

شب ہے تاریک سمندر میں بپا ہے طوفاں
ڈوبتی ناؤ کو ساحل سے لگا دے یا رب

ہر کوئی قوم کا دلدادہ و شیدا ہو جائے
حب قومی کی لگن دل میں لگا دے یا رب

درد مند ایک کا ہو ایک مسلمانوں میں
دل تو ایک ایک کا آپس میں ملا دے یا رب

پھوٹ کے بدلے ملاپ ان میں بڑھا دے مولا
مئے وحدت کا انہیں جام پلا دے یا رب

کیا نمائش سے غرض نام سے کیا کام ہمیں
کام کا ہمکو مسلمان بنا دے یا رب

اور کیا مانگے دعا بندۂ ناچیز عظیم
قوم محتاج ہے حاجت سے سوا دے یا رب

## درہ دانیال کی اہمیت

انتخاب الاخبار میں درہ دانیال پر گولہ باری کی خبریں درج ہیں اسلئے اس کا کچھ حال درج کیا جاتا ہے:۔

درہ دانیال کی لمبائی ۴۵ میل اور چوڑائی بالعموم ۳ سے ۴ میل تک ہے صرف ایک جگہ چوڑائی ¾ میل ہے درہ مذکور کے دونوں جانب بیشمار مضبوط و مستحکم قلعے ہیں جنکو حال کی برسوں میں جدید ترین آلات حرب سے مسلح کیا گیا ہے صحیح ترین کیفیت تو کسی کو معلوم نہیں ہے مگر جہانتک خیال کیا جا سکتا ہے یہ تمام قلعے کرپ کی جدید توپوں سے مسلح ہیں سنہ ۱۸۰۷ء میں برٹش بیڑہ کپتان ڈکورتھ کے ماتحت اس میں زبردستی گھس گیا تھا اور سنہ ۱۸۷۸ء میں قسطنطنیہ کو روسیوں سے بچانے کیلئے پھر یہی بیڑہ اس میں سے گزرا تھا۔ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء میں اطالی جنگی جہازوں نے آبنائے کے مدخل کے قلعوں پر گولہ باری کی تھی۔ اور جولائی میں اطالی بیڑہ نے اسمیں سے جبراً گزرنا چاہا تھا*

* مگر قلعوں کی مہیب آتشباری نے انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ اب فرانسیسی و انگریزی بیڑے اسمیں متفقہ طور پر گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اخبار سٹیسمین اسی موضوع پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے کہ موجودہ بیڑہ درہ دانیال میں گھسنے کی کوشش کریگا وہ ایک ہی وقت میں چناق قلعہ اور کلید بحر کی آتشباری کے نیچے آئیگا۔ جب یہ یاد رکھا جائے کہ ان

# کلمۃ الحق

قرآن مجید کی تعلیم جس احسن طریق پر ہے۔ وہ کسی منصف کے دیدہ ودل سے مخفی نہیں ہے اصول اعتقادی اور عملی کلیات امور۔ قواعد وضوابط حلت وحرمت۔ طریق سیاست و تمدن۔ طرز معاشرت۔ فرائض واجبات اوامر ونواہی۔ حدود ومحارم۔ پند ونصائح۔ وعظ وتذکیر ایقاظ وتنبیہ۔ امثال وحکم۔ قصص وعبر۔ سب اس طرح مشتمل ہے کہ کسی دیدۂ حق بین ودل حقیقت شناس کو اس کے بعد کسی دوسری تعلیم کی ضرورت باقی نہیں رہتی

وہ ایک مطب ہے۔ جس میں بندوں کے جسمانی وروحانی امراض کا علاج موجود ہے اس میں مومنین کے لئے ہر درد ودکھ سے شفا ہے اس میں گذشتہ امتوں کے واقعات موجود ہیں۔ جن سے آنے والی نسلیں عبرت کا سبق پڑھ سکیں۔ اس میں پیشین گوئیاں ہیں۔ کہ مومن اس کا اذعان رکھیں۔ اور مخالف انکی مطابقت کا معائنہ کرکے اپنے تمرد سے باز آئیں۔ اس نے حق و باطل کے درمیان ایک آہنی دیوار کھڑی کردی کہ کوئی ملحد۔ ہواپرست اوسکو ہلا نہیں سکتا۔ اس نے خداپرستی کے رستہ کو صاف کردیا۔ ہدایت کی مشعلیں روشن کردیں۔ کہ کوئی مسافر صراط مستقیم سے گمراہ نہ ہوسکے۔ وہ تمہارے دینی ودنیاوی امور کے لئے ایک زبردست حاکم ہے۔ وہ تمہارے اختلافات میں حکم ہے۔ وہ حق وباطل کے درمیان فاصل ہے۔ وہ کلام لغو نہیں ہے۔ اس کا معجزہ ہے کہ اس میں سب کچھ موجود ہے۔ وہ اپنا پیارا لقب تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ لیکر آیا ہے۔ اور وہ خود حضور سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کا زندہ معجزہ ہے

پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تفہیم اور توضیح اور تفسیر میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اپنے اقوال سے افعال سے اعمال سے قرآن پاک کا اتباع سکھادیا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ | ہم نے قرآن کو پند پذیری کے لئے آسان کردیا کیا کوئی نصیحت قبول کرنیوالا ہے؟

کا مطلب اور مراد آنکھوں سے دکھلادیا

اللہ تعالےٰ کی یہ رحمت کہ بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن جیسی جامع اور حاوی۔ شافی وافی کتاب نازل فرمائی۔ اور اوس کے پیارے رسول اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ناقت کہ ضعفا اور اغبیا ہر قسم کے افراد امت کو ملحوظ رکھکر ایسی طرح اسکو سمجھایا۔ کہ بندی کی چندی کردی

اے رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں۔ وہ ہوائے نفس سے نہیں فرماتے۔ وہ امور تبلیغیہ میں جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں۔ وحی الٰہی سے فرماتے ہیں۔ خود قرآن پاک خبر دیتا ہے

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ | (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں کہتے جو کچھ کہتے ہیں وہ وحی ہوتی ہیں)

آپکے کلام کے منقول ہوکر ہم تک پہنچنے کی چار صورتیں ہیں

(۱) یا آپ کا کوئی قول یا فعل تواتر کے ذریعہ سے ہم کو ملا۔ یہ افادہ یقین اور ایجاب عمل میں مثل قرآن کے ہوگا اور تواتر کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپکے وقت سے لیکر اس وقت تک ہر زمانہ اور ہر طبقہ میں اوس کے نقل کرنے والے اس قدر کثرت سے ہوں۔ کہ عقل انکا جھوٹ پر متفق ہونا باور نہ کرسکتی ہے۔ اور جس شے کی وہ خبر دے رہے ہیں۔ وہ مشاہدہ اور حس پر مبنی ہو۔ یا طبقہ طبقہ سے روایت کرے یعنے ہر زمانہ کے لوگ اپنے زمانہ کے لوگوں سے ایسی کثرت سے روایت کریں۔ کہ عقل انکی کذب کو باور نہ کرے

(۲) یا آپ کا کوئی قول وفعل ایسی جماعت سے تو منقول نہیں ہوا۔ مگر ہر درجہ میں اس کی روایت کرنے والے موجود رہے۔ علماء کی اصطلاح میں ایسی حدیث کا نام مشہور اور مستفیض ہے۔

(۳) یا اوس کے بیان کرنے والے اس سے بھی کم ہیں۔ مگر ہر زمانہ اور ہر طبقہ میں دو سے کم نہیں ہوتے۔ ہر راوی سے دو آدمی روایت کرنے والے ہر زمانہ میں موجود رہے۔ اس کا نام اصطلاح میں عزیز ہے

(۴) یا اس کے بیان کرنے والے دو دو تین تین برابر رہے۔ مگر کسی درجہ میں ایک ہی شخص روایت کرنے والا رہا۔ ایسی حدیث کو اصطلاح میں غریب کہتے ہیں

یہ بات بدیہی ہے کہ دین کا مدار نقل پر ہے۔ اور نقل کی صحت اور مطابقت نفس الامری اس کے ناقل کی دینداری اور فہم وفراست پر مبنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہمکو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ سے ملا ہے۔ صحابہ کرام کا تدین اور فہم وفراست محتاج بیان نہیں ہے۔ وہ بلا واسطہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحصیل علم فرماتے تھے۔ اور فہم وثقاہت کے مدارج مختلفہ کے ساتھ متصف تھے۔ اور کوئی مسلمان دل میں خیال لانا گوارا نہ کریگا۔ کہ وہ روایت حدیث یا بیان واقعات یا تفہیم مسائل میں نفسانیت یا کذب یا مداہنت کو دخل دیتے تھے۔ یا تراش خراش کرتے تھے۔ ان کے اوصاف ہم کو معلوم ہیں۔ گو ہم نے اونکو سمبالی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ گو ہم نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ مگر تاریخ ان کے حالات ہمارے پیش نظر ہیں اور نہایت صحیح اور موثوق وسطوں اور قابل قبول ذریعوں سے ہم کو ملے ہیں۔ انکو پڑھکر ہم دنگ رہ جاتے ہیں۔ ہم اپنے آپکو دیکھتے ہیں۔ ہم اپنے معاصرین کو دیکھتے ہیں۔ ہم ہندوستان کے اندر گشت کرتے ہیں اور ہندوستان سے باہر نکلکر چار دانگ عالم کی سیر کرتے ہیں۔ ہر ملک کے باشندوں کی حالت کا معائنہ کرتے ہیں۔ تو ہم کو ان بزرگوں کی نظیر نظر نہیں آتی بے شک وہ ہم جیسے مجسم تھے۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک کان۔ صورت شکل رکھتے تھے۔ وہ کھانے پینے پہننے اوڑھنے کے محتاج تھے۔ اون کے بیویاں تھیں۔ وہ دنیاوی کاروبار بھی کرتے تھے۔ وہ زمینداری۔

سوامی دیانند کا علم و عقل ایڈیٹر ۳۰۹

کاشتکاری۔ صنعت وحرفت تجارت میں بھی مصروف پائے جاتے تھے۔ مگر بااللہ ثم باللہ وہ ہم جیسے انسان نہ تھے۔ وہ جسم واعضا رکھتے تھے۔ مگر اپنے اعضاء ظاہری وباطنی کو اسی کام میں لگاتے تھے۔ جس کام کے لئے خدا نے انکو بنایا ہے وہ کھانے پینے پہننے اوڑھنے کے محتاج تھے۔ مگر نہ ہماری طرح۔ وہ سب کے سب نومسلم تھے۔ اور ابھی عرب کفر وشرک کے اندر گندگی تھیں۔ ان کی گھونٹی میں جاہلیت کی چاشنی تھی انہوں نے لات وعزے کی حکومت کے زمانہ میں جنم لیا تھا۔ وہ عرب کی زمین کے سخت پتھروں سے صلابت اور شدت میں اشبہ تھے۔ وہ لٹیرے ڈاکو۔ سفاک۔ شراب خوار۔ قمار باز۔ سیاہ رسوں کے پابند۔ رسوم ورواج کی سخت سخت قیدوں میں جکڑبند تھے۔ مگر جب انہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ ایمان لائے تو وہ درحقیقت خدا کے لئے آپ کے ہاتھوں پر بک گئے۔ صلی حبیت کے حلیہ سے آراستہ ہوکر محمدی حلقہ بگوشی کو اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھنے لگے۔ انکی کایا پلٹ ہوگئی اور یکلخت ودفعۃً انکی طبیعت وجبلت میں غیر معمولی تغیر پیدا ہوگیا۔ انہوں نے افعال اختیاریہ سے قوائے حیوانیہ وانسانیہ سے اعضائے ظاہرہ وباطنہ سے کہدیا۔ کہ اب ہم مع تمہارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نادرم خریدہ غلام ہیں جو کچھ سے اور اٹھانے اٹھائیگے۔ خدا تعالٰے معاف فرمائے۔ اب ہم تم سے وہی کام لیں گے۔ جو خدا کے ہاں سے تمہارے سپرد ہوئے ہیں اب انکی یہ حالت ہے۔ کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو سر تسلیم خم کیا ہے اور اپنی مرغوب غذاؤں کو ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ اس لئے کہ قرآن اسکی اجازت نہیں دیتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہیں۔ وہ شراب جو انکی گھونٹی میں پڑی تھی۔ جو بجائے پانی کے پی جاتی تھی۔ حرمت کا حکم نازل ہوتے ہی مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں بہی بھرتی ہے۔ شراب کے برتن توڑے جاتے ہیں قمار کے پانسوں کی مٹی خراب ہے۔ قمار خانے بند ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن میں صاف آیت اتری ہے۔ اس میں

بیان کیا گیا ہے۔ کہ شراب گندی چیز ہے۔ شیطانی کام ہے۔ قمار گندی چیز ہے۔ شیطانی کام ہے۔ وہ شراب جس کے کبھی متوالے تھے۔ جس کے خم کے خم اڑ جاتے تھے۔ اب اگر کپڑے پر لگ جاتی ہے۔ تو اوسکو پاک کیا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ شریعت میں وہ گندی چیز قرار دی گئی ہے۔ ہمارے آشنا دمشقیوں کی طرح انہوں نے کبھی نہ کہا کہ انگور یا جو وکھجور کا شیرہ ہی تو ہے۔ اس میں ناپاکی کہاں سے گھس گئی۔ انہوں نے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم سے سن لیا کہ شرابی کی نماز چالیس روز تک قبول نہیں ہوتی۔ دل سے تسلیم کیا۔ اور شراب چھوڑ دی۔ انہوں نے سن لیا۔ کہ مرد ریشمی لباس نہ پہنیں۔ تہ بند یا پائجامہ ٹخنہ سے نیچا نہ ہونا چاہئے۔ اگر ہوگا تو دوزخ میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ سنا اور توبہ کر لی۔ آشنا دانہ کوئی اعتراض نہ کیا۔ کہ ٹخنہ سے نیچا پائجامہ ہوگیا۔ تو اس میں کیا خرابی ہوگئی۔ انہوں نے سود کی حرمت کی آیت سنی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی خرابیاں معلوم کیں۔ لینے والے اور دینے والے اور کاتب وشاہد پر لعنت کا حال سنا۔ لرز گئے۔ توبۃ النصوح کر لی۔ اور جو سود کسی پر باقی تھا معاف فرما دیا۔

بیویوں سے محبت تھی۔ مگر خدا کے لئے شہوت پرستی اور غفلت شعاری کا دخل نہ تھا۔ صنعت وحرفت تھی۔ زراعت وتجارت تھی۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موافق وہ بے ہمہ با ہمہ تھے ظاہر میں اچھے خاصے دنیا دار اور باطن میں سچے فرمانبردار تھے۔ تن بخلق سے اور دل خالق سے معروف معاملہ۔

رجال لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ (وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت اور خرید وفروخت انکو خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی)

ان سے کوئی گناہ ہوتا ہے تو خود حاضر ہوکر حضور میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ہم سے یہ گناہ ہوا ہے۔ ہم پر خدا کی حد جاری کر دیجے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا قصہ صحیح روایتوں سے

کتب حدیث میں منقول ہے۔ کہ وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ مجھکو پاک کر دیجے یعنے گناہ کی سزا دیکر مجھے بری فرما دیجے۔ آپ نے ان کے کلام کو یہ سمجھکر کہ کوئی کم درجہ کا گناہ ہوگا۔ جو توبہ واستغفار سے معاف ہو جائے گا۔ فرمایا۔ کہ میاں جاؤ۔ توبہ واستغفار کرو انہوں نے پھر کہا۔ کہ حضرت مجھے پاک کیجئے۔ آپنے پھر وہی ارشاد فرمایا۔ اور ماعز سہ بار عرض کرتے رہے چوتھی مرتبہ میں آپنے فرمایا۔ کہ اے ماعز کس گناہ سے تجھے پاک کروں۔ عرض کیا زنا سے۔ یہ سنکر حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ اسکو جنون تو نہیں ہوگیا لوگوں نے عرض کیا۔ کہ جنون نہیں ہے۔ پھر آپنے تحقیق کی۔ کہ شراب تو نہیں پی ہے۔ ایک شخص اٹھا اور اسکا مونہہ سونگھا۔ تو شراب کی بو نہ پائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ماعز تم نے زنا کیا ہے۔ عرض کیا کہ حضور ہاں زنا کیا ہے۔ آپنے اوسکو رجم وسنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ اور وہ فوراً پتھروں سے مارا گیا۔ عزیز وقریب۔ یار واغیار سب خدا کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہوگئے۔ یہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فرمانبردار۔ آپنے لوگوں سے فرمایا کہ ماعز کے لئے دعائے خیر کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایک امت پر تقسیم کی جائے۔ تو سب کی نجات کے لئے کافی ہو۔

ایک صحابیہ دربار نبوت میں حاضر ہوکر عرض کرتی ہے یا رسول اللہ مجھسے گناہ ہوا ہے مجھے پاک کر دیجے (حد جاری فرما دیجے) آپ فرماتے ہیں (کوئی اور گناہ سمجھکر) جا توبہ استغفار کر۔ وہ مکرر عرض کرتی ہے دو چار مرتبہ یہی کلام ہوکر وہ کہتی ہے۔ کہ حضور کیا آپ ماعز کی طرح مجھے بھی رد کرنا چاہتے ہیں۔ یا رسول اللہ۔ میں زنا سے حاملہ ہوں۔ آپنے فرمایا تو عرض کیا۔ حضور ہاں ہیں۔ آپنے فرمایا۔ کہ جب تک بچہ پیدا نہ ہو۔ حد جاری نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص اسکا کفیل ہوگیا۔ اور اوسکو اپنی حفاظت میں رکھا جب پورے دن ہوگئے۔ اور بچہ پیدا ہولیا۔ تو عرض کیا کہ حضور اس عورت کے بچہ پیدا ہولیا ہے۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ ابھی

ahmadimuslim.de

ہم اوسکو اس وجہ سے سنگسار کرنا مصلحت نہیں سمجھتے۔ کہ معصوم بچہ کے لئے دودھ پلانے والی کوئی نہیں۔ ایک انصاری صحابی آاٹھے۔ اور عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ اس بچہ کے دودھ پلانے کی کفالت میں کرتا ہوں۔ تب آپنے اسکو سنگسار کرادیا۔

ایک دوسری صحیح روایت میں ہے۔ کہ آپنے اس عورت سے فرمادیا کہ جا جب بچہ پیدا ہو جاویگا تب حد جاری کی جاویگی۔ جب وہ حمل سے فارغ ہوئی۔ تو حاضر ہوئی۔ کہ یارسول اللہ بچہ پیدا ہولیا۔ مجھپر حد جاری فرمادیجئے۔ آپنے فرمایا کہ جا اسکو دودھ پلا جب اسکا دودھ چھٹ جائے گا۔ تب حد جاری کی جاویگی۔ چلی گئی اور جب اس بچہ کا دودھ چھڑا دیا۔ تو پھر آئی بچہ گود میں تھا۔ اور اوس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ عرض کرتی ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ کیجئے۔ یہ بچہ موجود ہے۔ روٹی کھانے لگا ہے۔ آپنے اس بچہ کو کسی صحابی کی کفالت میں دیدیا۔ اور اوسکو سنگسار کرادیا۔ اور بعد کو اوسکی توبہ کی تعریف فرمائی کہ اگر کوئی صاحب مکس ظالم عشر محصول لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا۔ تو باوصف حقوق العباد اسکی گردن پر ہونے کے اللہ تعالے اسکی مغفرت فرماتا۔ اللہ۔ اللہ۔ یہ تھے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کرام کے قصص وحکایات سے کتب لبریز ہیں یہ موقع ان کے نقل کا نہیں ہے۔ کچھ تھوڑی سی جھلک ان کے حالات کی دکھا دینی کافی ہے۔ الحاصل جب واقعات اور حالات دیکھتے ہیں۔ تو گویا ہم صحابہ کو دیکھتے ہیں اور یقین کے مدارج طے ہو جاتے ہیں۔ اور ہم کو ان کی دیانت میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا ہم سمجھتے ہیں وہ انسان کامل تھے۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے راستباز کامل مصاحبوں کی ضرورت تھی۔ وہ سب اوصاف خدا کے دئے ہوئے انکی ذوات میں موجود تھے۔ اور اسپر جب ان مناقب کا اضافہ ہوتا ہے۔ جو خود حضور نے انکی نسبت ارشاد فرمائے۔ تو پھر ہماری عقیدت کیشی اور نیازمندی ان بزرگوں کی نسبت اس اذعان کی چوٹی پر پہنچ جاتی ہے۔ کہ کوئی اوسکو ہمارے قلوب سے زائل نہیں کرسکتا۔ مخالف اگر دلائل کی بھرمار کریگا۔ تو وہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ہم میں سے بھی اگر کوئی راہ گم کردہ ہمارے مقابلہ میں آئے۔ تو مونہہ کی کھاوے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعض مناقب ناظرین کی ازدیاد بصیرت کے لئے یہاں لکھ دینا مصلحت معلوم ہوتا ہے۔

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے ترتیب مدینہ منورہ کے ہے برابر خدا کی راہ میں سونا خرچ کردے۔ تو میرے اصحاب کے مد پیمانہ کے (تقریباً آدھ سیر وزن اسمیں سماتا ہے) اور نصف مد کی برابر بھی نہیں ہوسکتا۔

صحابہ کا کمال ایمان۔ نہایت اخلاص۔ انکا استقامت ان کا حسن نیت۔ اللہ اکبر کس درجہ میں مقبول ہے کہ کوئی بعد کو آنے والا ان کی برابری نہیں کرسکتا۔ وہ باوجودیکہ مفلس تھے۔ اور انکو مال کی احتیاج درجہ اتم تھی۔ مگر اس فاقہ مستی میں وہ فی سبیل اللہ انفاق مال کو بھی مقدم رکھتے تھے۔ کسی نے ایسی روایت باوجود تلاش نہ پائی ہوگی۔ کہ انہوں نے دینی ضرورت کے وقت بخل کیا ہو۔ ایسے واقعات کتب سیر وحدیث میں بکثرت ملیں گے۔ کہ بعض نے اپنا کل مال دیدیا۔ بعض نے نصف دیا۔ اپنے گھربار عزیز واقرباء۔ زمین جائداد چھوڑ چھاڑ کر فقر وافلاس کے عمامے اور چغے باندھکر توکل وقناعت کے عصا ہاتھ میں لیکر چلدیے تھے۔ اور مدینہ میں داخل ہوگئے۔ یہ ہجرت اور یہ ترک مال آخر دیکھو تو سہی کس عالی حوصلگی اور کس علو ہمت کی خبر دیتا ہے مدینہ طیبہ (زاد اللہ شرفاً وکرماً) ایک معمولی شہر ہے۔ وہاں جوق جوق مہاجرین چلے آتے ہیں۔ انصار مدینہ کس اخلاص اور محبت سے اپنے مہاجر بھائیوں کی مدارات کرتے ہیں۔ اسلام کا پہلا دور ہے۔ مسلمانوں کی قلت ہے۔ مال کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کے سامان کی احتیاج ہے۔ اور وہ رسول کے فدائی اور اسلام کے شیدائی اپنی ذاتی ضرورتوں سے قطع نظر کرلیتے ہیں۔ اور مال سی محبوب شے سے دریغ نہیں کرتے کیا اعلاء کلمۃ اللہ کا اس سے بہتر کوئی اور منظر دنیا میں کبھی کسی نے کہیں دیکھا ہے میں یقین سے کہتا ہوں۔ کہ نہیں دیکھا ہوگا۔ انہوں نے اپنے مال۔ جان۔ زن وفرزند کو اسلام پر قربان کردیا تھا۔ اور اپنی احتیاج اور اسلام کی ضرورت کے وقت امتحان میں دربار رسالت سے کامیابی کے تمغے اور سرکار رضاوندی سے معز ز لقب حاصل کئے تھے۔ اور قرآن پاک میں اپنے تذکرہ کا استحقاق حاصل کیا تھا۔

(۲) صحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (رزین)

(میرے صحابہ تاروں کی طرح فیض رسان ہیں۔ ان میں سے جس کسی کی اقتدا کروگے۔ ہدایت پاؤگے)

(۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک (بخاری ومسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ کہ اے عمر مجھے قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب کبھی شیطان کسی رستہ میں چلتا ہے۔ اور اتفاق سے تم سے مڈبھیڑ ہوتی ہے تو وہ رستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کرلیتا ہے)

اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی صلابت اور قوت ایمانی اور حق پرستی پر پوری روشنی پڑتی ہے کہ انکی صورت دیکھکر شیطان سا شخص بھی خوف زدہ ہوکر چلدیتا ہے۔ بیشک یہ بھی خدا کے مخصوص بندوں میں جن کا تذکرہ قرآن پاک میں ان وقیع الفاظ میں فرمایا گیا ہے۔

ان عبادی لیس { ہمارے مخصوص مطیع بندوں پر شیطان
لک علیہم سلطان { تیرا کچھ تسلط نہیں ہوسکتا)

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مناقب قرآن پاک کی آیات اور صحیح صحیح حدیثوں میں ملتے ہیں جب انکی نسبت ایسے عام اور مافی ودل الفاظ پائے جاتے ہیں۔ کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (اللہ تعالے ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوئے) تو کیا کوئی عاقل یہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ انہوں نے قرآن وحدیث کی تبلیغ میں کوتاہی کی۔ یا ان کے فہم میں غلطی ہوئی۔

قرآن پاک میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد ہے۔

ahmadmuslim.de

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (اے رسول جو تم پر خدا کی طرف سے نازل ہوا اسکو پہنچا دو)
اور آپ کا اپنے اصحاب کرام کو یہ ارشاد
بلغوا عنی ولو آیۃ (مجھسے اگر کوئی ذرہ سی بات بھی پہنچی ہو تو اسکو میری امت کو پہنچا دو)
سے منکشف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ پہنچا دیا۔ اور اپنے زمانہ میں اعلان عام کر دیا۔ کافر بادشاہوں کو بھی فرمان دعوت اسلام بھیجے۔ اور اپنے صحابہ کو بھی قرآن کی آیات کے مطالب حقیقی مراد اسلامی اصول و فروع سب ہی کچھ بتا دیا اور سمجھا دیا۔ اور اسکا ایک مجمع عظیم میں اعلان بھی کر دیا (الاسلام)

## موجودہ جنگ کا اثر جان و مال پر

موجودہ جنگ جسقدر خونخوار و مہلک ہو رہی ہے۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اس جنگ کی کوئی دوسری نظیر موجود نہیں ہے۔ پہلے زمانہ میں جسقدر لڑائیاں ہوئی ہیں۔ وہ یا تو خود اندرون ملک ہوئی ہیں۔ یا آس پاس کی سلطنتیں شریک جنگ ہو گئیں یا ایک ملک والوں نے دوسرے ملک والوں پر حملہ کیا۔ ہندوستان کی جنگ مہابھارت خاص ہندوستان کی سرزمین کے اندر ہوئی تھی جس میں فقط ہندوستان کے راجہ مہاراجہ دو پارٹیوں میں منقسم ہو کر لڑے تھے۔ بیت المقدس کی جو لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں تمام یوروپ اکٹھا ہو کر سلطان صلاح الدین کے مقابلہ کے لئے آیا تھا۔ لیکن رستہ کی وہ آسانیاں جو آج موجود ہیں۔ اس زمانہ میں چونکہ موجود نہ تھیں۔ لہذا میدان میں آنے والے سپاہیوں کی بمقابلہ موجودہ جنگ کے کچھ بھی نسبت نہ تھی۔ جنگ کریمیا جس میں ترکی و انگلستان اور فرانس کی متحدہ فوجیں روس کے مقابلہ میں لڑنے کو گئی تھیں انکی تعداد بھی موجودہ جنگ کے مقابلہ میں بہت قلیل تھی نپولین کے عہد میں جو لڑائیاں ہوئی ہیں وہ فرداً فرداً بہت سلطنتوں سے وقتاً فوقتاً ہوئی ہیں۔ غرضیکہ کوئی نظیر ایسی نہیں ملتی کہ میدان جنگ میں یوروپ - افریقہ - ایشیا - آسٹریلیا - امریکہ کی فوجیں ایک میدان میں جمع ہوں یہی صورت ہے کہ بری و بحری سفر میں آسانیاں ہیں۔ پیام رسانی کا سلسلہ دم بدم ہو سکتا ہے رسد رسانی کا انتظام آسان ہو گیا ہے غرضکہ موجودہ زمانہ کی ترقی کا نتیجہ ہے کہ میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہیوں کی آج وہ تعداد نظر آتی ہے جس کی کوئی نظیر تاریخ میں موجود نہیں ہے۔ کثرت تعداد افواج کے علاوہ دوسری عجیب بات اس جنگ میں یہ ہے۔ کہ زمین کے اوپر جنگ ہے زمین کے نیچے سمندر کے اوپر اور سمندر کے نیچے۔ صرف بلکہ ہوا کے اوپر بھی جنگ ہو رہی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ جسقدر خوفناک آلات حرب موجودہ جنگ میں کام میں لائے جا رہے ہیں اس کی بھی کوئی دوسری نظیر کسی جنگ میں نہیں ملتی۔

غرضکہ موجودہ جنگ باعتبار کثرت افواج طریقہ جنگ اور آلات حرب کے دنیا میں اپنی قسم کی پہلی جنگ ہے اس جنگ میں اس وقت تک کسقدر خرچ ہو چکا ہے جنگ کیوجہ سے پیداوار کا کسقدر نقصان ہوا ہے۔ اور کس قدر آدمی جنگ کی بھینٹ ضائع ہو چکے ہیں۔ انگلستان کے مختلف لوگ اسپر تحقیقات کر رہے ہیں۔ چنانچہ انگلستان کا مشہور رسالہ نائنٹینتھ سنچری میں مسٹر گوبتیے نے ان مسائل پر علم الاعداد سے بحث کی ہے۔ مسٹر گوبتیے نے صرف ۱۹۱۵ء کے اخراجات اور نقصان جان و مال کا تخمینہ کیا ہے۔ انہوں نے جرمن سپاہی کا روزانہ اوسط خرچ کم از کم ۱ اسٹرلنگ (ساڑھے سات روپے) قرار دیا ہے۔ اور انکی رائے ہے کہ فرانس و انگلستان وغیرہ میں بھی اسی قدر روزانہ صرف فی سپاہی پر ہوتا ہے۔ انکی رائے ہے کہ اسوقت میدان جنگ میں حسب ذیل تعداد ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| جرمن | ۴۳ لاکھ ۵۰ ہزار | ۷۸ لاکھ ۵۰ ہزار |
| آسٹریا | ۳۵ لاکھ | |
| فرانس | ۴۰ لاکھ | ۹۴ لاکھ |
| روس | ۵۴ لاکھ | |

کل تعداد ایک کروڑ ۷۲ لاکھ ۵۰ ہزار۔ انگلستان اور بلجیم کی تعداد شامل کرنے کے بعد کل تعداد ایک کروڑ ۹۵ لاکھ ہوتی ہے۔ ۱ اسٹرلنگ (ساڑھے سات روپے) یومیہ فی سپاہی خرچ کے حساب سے نوے لاکھ پونڈ یومیہ مصارف جنگ میں خرچ ہوتے ہیں یعنے ۱۳ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ یومیہ۔ اس حساب سے ۱۹۱۵ء کا خرچ ایک ارب ۹۲ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے

مذکورہ بالا فوج کی تعداد میں سرویا۔ ترکی اور جاپان کی فوجوں کو اور ان کے یومیہ مصارف کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ بہرحال مسٹر گوبتیے نے پیداوار صنعت و حرفت کے نقصان کا جو بوجہ جنگ کے ہوا حسب ذیل تخمینہ کیا ہے

| | |
|---|---|
| فرانس ۴۰ کروڑ پونڈ | بلجیم ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ |
| جرمنی ۸۰ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ | روس ۱۰ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ |
| انگلستان ۱۰ کروڑ پونڈ | کل ایک ارب ۶۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ |

کا نقصان قرار دیا گیا ہے۔ مسٹر گوبتیے نے مذکورہ بالا ممالک کی صنعت و حرفت کی گذشتہ رپورٹوں سے جو شائع ہوئے ہیں تخمینہ نقصان پیداوار کا کیا ہے غرضکہ خرچ جنگ اور پیداوار دونوں کا ملاکر نقصان ۳ ارب ۲۰ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ یعنے ۴۸ ارب ۳۳ کروڑ روپے کا ہوا۔ سب سے زیادہ نقصان جو اس جنگ میں ہوگا وہ انسانوں کا ہے۔ چنانچہ مسٹر مذکور نے پچھلی چند مشہور لڑائیوں کا جو حال کے زمانہ میں ہوئیں۔ تخمینہ لگایا ہے اور انکی رائے ہے۔ کہ جرمن و فرانس کی پچھلی جنگ جو ۱۸۷۰ء میں ہوئی تھی۔ اس میں ۱۴ فی صدی سپاہی جرمن کے مارے گئے تھے۔ ٹرانسوال کی جنگ میں ۹ فی صدی۔ اور پچھلی جنگ بلقان میں ترکوں کے ۱۲ فی صدی اور سرویہ کے ۱۰ فی صدی آدمی کام آئے تھے۔

مذکورہ بالا معلومات سے مسٹر مذکور نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ موجودہ جنگ میں اگر ۱۰ فی صدی آدمی ضائع ہونگے تو ایک کروڑ ۹۵ لاکھ اس جنگ میں کام آوینگے۔ لیکن لڑائی کو قریب ۱۷ ماہ کے گذر چکے ہیں اور فریقین کی جدید بھرتی شدہ فوجیں ابھی میدان جنگ میں نہیں پہنچی ہیں موسم بہار شروع ہونے کے بعد میدان جنگ میں فوجوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ اور ابھی اس امر کی پیشگوئی کرنا مشکل ہے۔ کہ جنگ کب تک جاری رہے گی ابھی اس امر کا فیصلہ کرنا بھی دشوار ہے۔ کہ کون کونسی اور سلطنتیں کس فریق کی جانب سے میدان جنگ میں آوینگی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ اٹلی - رومانیہ - یونان - بلگیریا - پرتگال اور شاید یوروپ کی دوسری چھوٹی چھوٹی اور سلطنتیں بھی شریک جنگ ہوں۔ غریب ایران کے بھی جنگ کے اثر سے محفوظ رہنے کی امید نہیں ہے چین و امریکہ کی بابت کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کسی نہ

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**اطلاع۔** مولانا ابوالوفا صاحب چونکہ اہلحدیث کانفرنس کے انعقاد و انصرام متعلقہ علیگڈھ کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ۱۲/۱۹ مارچ یعنی دو ہفتوں کا اکٹھا پرچہ شایع کیا جاتا ہے۔

**مزید اطلاع۔** ۱۱ مارچ کو کارپردازانِ دفتر اہلحدیث شمولیت جلسہ کے لئے علیگڈھ جائیں گے۔ اس لئے ۱۱ مارچ لغایت ۱۷ مارچ اگر کسی ضروری خط یا دیگر ارشاد کی تعمیل نہ ہو۔ تو معذور سمجھیں۔ مینیجر

**اعلان ارائیں کانفرنس لاہور** ارائیں کانفرنس کا ابتدائی اجلاس زیر صدارت آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر بتاریخ ۴ اپریل ۱۹۱۵ء بروز اتوار بوقت صبح ۸ بجے سے برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں ہوگا جس میں ارائیں قوم کی تعلیمی اور اخلاقی ترقی کے لئے مناسب تجاویز عمل میں آئیں گی۔ تمام مقامات کے برادرانِ قوم اس جلسہ میں بکثرت تشریف لاکر ممنون فرماویں۔ جو حضرات اپنی آمد سے ایک ہفتہ قبل اطلاع دیں گے۔ ان کے قیام و طعام کا انتظام بھی کیا جاویگا۔ جو حضرات کوئی تقریر کرنا چاہیں۔ ۱۵ مارچ سے پہلے پہلے اطلاع دیں۔ تاکہ پروگرام میں ان کا نام درج ہو سکے۔ المکلف میاں پیربخش پنشنر پوسٹل ماسٹر ذیلدار محلہ بھاٹی دروازہ لاہور۔

**درخواست جنازہ غائب۔** میاں عبدالعزیز غلام محمد صاحب بارہ مولا (کشمیر) سے لکھتے ہیں کہ ہمارا ایک چچازاد بھائی محمد ۔۔۔ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ کو دارِ فانی سے دارِ بقا کو رحلت کر گیا ہے۔ انا للہ۔ مرحوم دیندار تھا۔ اہلحدیث حضرات اس کے لئے نمازِ جنازہ غائب پڑھ لی جائے۔ اللھم اغفرلہ

**طبی سوال۔** بندہ نہایت ہی شکرگذار ہوگا۔ اگر کوئی حکیم یا ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی طیار شدہ دوا یا سہل نسخہ بتلا دیں جس سے قوت مردی میں تقویت ہو جو میرے خیال میں ناقص حال ہے۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

**تلاش کتاب** خاکسار کو نتاوے جامع الصغیر مصنفہ شیخ الکل سیدنا مولانا محمد نذیر حسین صاحب دہلی مرحوم و مغفور کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو کتاب ہذا کا پتہ ہو۔ تو بذریعہ اخبار ہذا یا براہ راست خاکسار کو اطلاع دیں۔ مہربانی ہوگی۔ خاکسار ابوالحسن عبدالرحمٰن موضع ناکوڑ ڈاکخانہ گاجل ضلع مالدہ

**درخواست دعا و دوا۔** میرے ایک دوست میر محمد شریف صاحب کو کف میں خون آتا ہے۔ مہربانی فرما کر ناظرین کرام صحت کے لئے دعا فرماویں۔ اور کسی حکیم صاحب کے پاس اس مرض کی مجرب دوا ہو تو مطلع فرماویں۔ خاکسار عبدالواحد از گنگا مندر اسٹریٹ کلکتہ۔

# تقریظات

**فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور۔** یہ رسالہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں عربی میں علامہ محمد حیات سندہی مدنی مہاجر متوفی ۱۱۶۳ھ کا تھا۔ جو مترجم ہو کر خاکسار کے مطبع میں طبع ہوا ہے نہایت مدلل رسالہ عجیب و غریب قابل دید ہے چھپائی۔ کاغذ عمدہ قیمت ۱؍ علاوہ محصول۔ شائقین خطوط بھیجکر منگالیں۔ اور احباب اس کے بہت سے نسخے خرید کر تقسیم فرمادیں۔ اور اجر لیں۔ (محمد ابوالقاسم عفی عنہ بنارس محلہ دارا نگر)

**دافع وبار طاعون منظومہ** اس رسالہ میں نامراد مرض طاعون کے اسباب و علامات و علاج اور مختلف پہلوؤں پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ۱؍ علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ حکیم شمس الدین صاحب۔ کڑہ سفید امرتسر

---

**برآمد گندم کی ممانعت** اس مصیبت کے وقت میں جب کہ قحط کی ہولناک آتش چاروں طرف بسرعت پھیل رہی ہے۔ برآمد غلہ کو روکنے کے متعلق جو کچھ بھی کیا جاویگا غنیمت سمجھا جاویگا۔ اس لئے ہم ذیل کی سرکاری اطلاع کو جو دہلی سے شایع ہوئی ہے۔ بمسرت ذیل میں درج کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ ۲ دسمبر ۱۹۱۴ء کو ہندوستانی منڈیوں میں گندم کا نرخ بڑھ جانے کے سبب سے گورنمنٹ ہند نے گندم اور آرد گندم کی ایک خاص مقدار معین کردی تھی۔ جو ہندوستان سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء کے اختتام تک باہر بھیجا جا سکتا تھا۔ مگر اس روک کے باوجود نرخ بڑھتا گیا۔ اس لئے گورنمنٹ ہند نے اب فیصلہ کیا ہے۔ کہ گندم اور آرد گندم کی پرائیویٹ برآمد موجودہ بندش کی میعاد کے اختتام پذیر ہونے پر یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۵ء تک بالکل نہ ہوگی۔ اس بندش کے عاید کرنے میں گورنمنٹ ہند کا منشا یہ ہے۔ کہ مقامی قیمتوں کو اپنے قابو میں رکھے۔ ورنہ کثرت پیداوار کے باوجود ہندوستان میں گندم کی قیمتیں روئے زمین کے نرخوں سے متاثر ہو کر بہت بڑھ جائیں گی۔ اور یہاں مصیبت پھیلانے کا باعث ہونگی۔ جبکہ ہندوستان کی متعدد زرعی پیداواریں فروخت نہیں ہو سکیں۔ اور اس امر کے باور کرنے کی بھی کافی وجہ ہے۔ کہ گندم کی پیداوار غالباً ملکی ضروریات سے بہت متجاوز ہوگی تو گورنمنٹ کا یہ منشا نہیں۔ کہ وہ ہندوستان کے کاشتکاروں کی جائز امیدوں کو پورا نہ ہونے دے اور ایک حد خاص سے زیادہ برآمد کو بند کردے حالانکہ جب یہ معلوم ہو کہ پیداوار ملک کی ضروریات سے بہت زیادہ ہے۔ اور قیمتوں کو آسانی سے قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے ایسی ضروری تدابیر زیر غور ہیں۔ کہ جن کی رو سے زیادہ پیداوار کو تجارت کے معمولی ذرائع سے اور مناسب موقع پر باہر بھیجنا ممکن ہوگا۔ مگر یہ کام گورنمنٹ کے خاص اہتمام اور نگرانی میں ہوگا۔ جس کے متعلق تجاویز کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

اس اعلان کا اثر ابھی سے مختلف مقامات میں محسوس ہونے لگا ہے۔ چنانچہ لاہور اور امرتسر میں ۸ سیر کے بجائے غلہ گندم ۸-۹ سیر یک روپیہ آ گیا ہے۔ اور یقین ہے دیگر مقامات میں بھی ارزانی بہت جلد رونما ہوگی۔ (وکیل)

صاحب پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے ان فوجی طلباء کو جو چند روز سے سکول و ہسپتال سے انکار کرنے پر غیر حاضر

# انتخاب الاخبار

**جنگ** کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۹ فروری سے ۷ مارچ تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے

**بحری** کارروائیوں میں اس ہفتہ کا سب سے اہم واقعہ یہ ہے۔ کہ انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ دردانیال پر سخت گولہ باری کر رہا ہے۔

**اس** بیڑے میں جو دردانیال پر گولہ باری کر رہا ہے بہترین قسم کے انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہاز شامل ہیں **انگریزی** جنگی جہاز کوئن میری الزبتھ جو سب سے بڑا جنگی جہاز ہے۔ وہ بھی دردانیال پر گولہ باری میں مصروف ہے۔

**ایتھنز** (یونان) کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دردانیال پر حملہ کرنے والے بیڑے میں ۵۲ جنگی جہاز ہیں۔ ایک روسی جنگی جہاز سکولنڈو نامی بھی جو آغاز جنگ کے وقت بحیرہ روم میں تھا۔ اس بیڑے میں شامل ہو گیا ہے۔

**ایتھنز** کی خبر ہے۔ کہ ایک لاکھ ترکی سپاہ گیلی پولی میں جمع ہے۔

**ایک** جرمن آبدوز کشتی پر ایک انگریزی تفریحی جہاز نے گولہ باری کی

**انگریزی** محکمہ بحری کا بیان ہے۔ کہ جنگ سے پیشتر یہ جہاز تفریحی تھا۔ لیکن آغاز جنگ میں محکمہ بحری نے اسپر قبضہ کر کے اسکو پیٹرول کے کام پر مامور کر دیا۔

**جرمنوں** نے تین آبدوز کشتیاں براستہ خشکی آسٹریوں کو اور تین ترکوں کو بھیجی ہیں

**انگریزی** امیر البحر ایجرٹن کو یقین ہے۔ کہ ایک انگریزی کوئلہ بردار جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی کو غرق کر دیا ہے۔

**سب سے** پہلے جو انگریزی تجارتی جہاز کسی جرمن آبدوز کشتی کو غرق کرے گا۔ اوسکو ۷ ہزار ۵ سو روپیہ انعام دئے جانے کا اعلان کیا گیا ہے

**آسٹریا** کے پانچ جنگی جہازوں نے مقام انٹی واری و ... مانٹی نگرو پر گولہ باری کر کے قیمتی سامان کا بیشتر

اور ذخائر کو جلا دیا۔ نیز شاہ مانٹی نگرو کے تفریحی جہاز کو بھی غرق کر دیا۔

**ایک** جرمن تجارتی جہاز ڈیشیا جسے امریکہ کی ایک کمپنی نے خرید لیا تھا۔ اور اسپر اسباب بار کر کے جرمنی کو بھیجا تھا۔ اوسکو ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے گرفتار کر لیا ہے۔

**جہاز** رانی کا خرچ بڑھ جانے کے باعث انگلستان سے ہندوستان کے کرایہ میں کمپنیوں نے ۲۰ فیصدی کا اضافہ کر دیا ہے۔

**دو** جرمن ہوائی جہازوں نے ایک انگریزی تجارتی جہاز پر بم پھینکے۔ مگر نشانہ خطا گیا۔ اور جہاز اپنی راہ پر چلا گیا۔

**متحدہ** سلطنتوں کے ہوائی جہازوں نے جرمن سپاہ کی ٹینٹوں اور ریلوے سٹیشن پر ۶۰ بم پھینکے۔

**مسٹر** اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان نے پارلیمنٹ سے جنگی اخراجات کیلئے ۳ ارب ۵۰ کروڑ روپے کی منظوری طلب کی ہے۔

**جرمنی** کے بجٹ میں غیر معمولی اخراجات کیلئے ۳ ارب ۵۰ کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

**ٹائمز** کا فوجی نامہ نگار خیال کرتا ہے۔ کہ مشرقی میدان جنگ میں اس وقت ۲۰ لاکھ جرمن سپاہ مصروف پیکار ہے جو روسیوں کو شکست دینے کیلئے ناکافی ہے

**جرمنوں** کو خوف ہے۔ کہ موسم بہار میں روسی بیشمار فوج میدان جنگ میں لے آئیں گے۔ اس لئے وہ روسیوں کو اس سے پیشتر ہی کچل ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں

**بقول** نامہ نگار ٹائمز جرمنوں نے اپنی نصف فوج مشرقی پروشیا سے واپس منگوالی ہے۔ اور اب وہ کسی اور مقام پر حملہ کرنے کی فکر میں ہیں۔

**روسیوں** کا خیال ہے۔ کہ جرمن اب پھر وارسا کے سامنے والی روسی فوج پر حملہ کریں گے

**روسیوں** کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے شمالی پولینڈ میں پرزاسنز پر دو جرمن جیشوں کو شکست دیکر جنگ کا خاتمہ کر دیا۔

**روسیوں** کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے آسٹریوں کو مغربی گلیشیا میں سخت شکست دی ہے

**فلینڈرز** اور ہالینڈ میں پھر افواہیں اڑ رہی ہیں۔ کہ جرمن کیلے پر حملہ کرنے کی نئی تجاویز سوچ رہے ہیں

**مغربی** رزمگاہ میں اس ہفتہ انگریزی۔ فرانسیسی سپاہ نے تین سو گز پیشقدمی کی۔ متعدد جرمنوں کی خندقوں کو فتح کیا۔ اور کئی ایک کو سرنگوں سے اڑا دیا گیا۔

**مسٹر** اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان نے اپنی تقریر میں بیان کیا ہے۔ کہ ہم اس وقت تک تلوار میان میں ڈال نہیں سکتے جب تک بلجیم کے نقصانات کی تلافی۔ فرانس کی آیندہ حفاظت کا اطمینان۔ اور جرمنی کی فوجی تفوق کا قطعی قلع قمع نہ ہو جائے۔

**مسٹر** اسکوتھ نے اعلان کیا۔ کہ ہم کسی کا مال سامان جرمنی کو نہیں جانے دیں گے۔ خواہ وہ ممنوع ہو یا غیر ممنوع۔

**قاہرہ** کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکوں کے مصر کی طرف پیشقدمی کے فی الحال کچھ آثار نہیں پائے جاتے۔

**اٹلی** کے وزیر اعظم نے اپنی پارلیمنٹ جاسوسی۔ ممنوعات جنگ اور فوجی نقل و حرکت کی خبریں شائع کرنے کے خلاف مسودے پیش کئے ہیں

**ایتھنز** کا تار مظہر ہے۔ کہ شاہ یونان نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک خاص قونصل کا اجلاس منعقد کیا جائے جس میں پانچ سابق وزیر اعظم بھی شامل ہوں۔

**اس** اجلاس میں اس امر پر بحث کی جاویگی۔ کہ موجودہ واقعات کے متعلق یونان کو کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔

**کلکتہ** میں ایک انسپکٹر پولیس کو مفسدوں نے پستول مار کر قتل کر دیا۔ نیز اوسکا اردلی زخمی ہو گیا۔

**ہنگامہ سنگاپور۔** ۲۲ فروری رنگون کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ریاست ہائے ملایا کے دستہ اور والنٹیر اور سلطان جوہور کی سپاہ کی اعانت اور جہازوں کے ملاحوں کی امداد سے وہ ہنگامہ جو ۵ فروری کی سہ پہر کو وقوع میں آیا تھا۔ فرو کر دیا۔ فساد گو بہت سخت تھا۔ اس کے اسباب تاحال صاف صاف معلوم نہیں ہوئے۔ اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ باغیوں لائٹ انفنٹری میں ہندوستانی افسروں کو کچھ ترقیات دینے

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہی

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

# اخبار اہلحدیث امرتسر

معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

نمبر ۲۱ — جلد ۱۲

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ روپیہ

رؤسا و جاگیرداران سے 〃 ۸ روپیہ

عام خریداران سے 〃 ۴ روپیہ

〃 ششماہی ۲ روپیہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

〃 ششماہی ۳ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولینا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

**امرتسر مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ**

## فہرست مضامین


اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ بمقام علیگڈھ ........ ۱
مسلم اور اہلحدیث ........ ۵
قادیانی مشن ........ ۹
درایت تفسیری ........ ۱۰
اہلحدیث کانفرنس کے متعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے ........ ۱۰
صاحب کمشنر بہادر آگرہ کی قدردانی ........ ۱۰
میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو! ایک نظر ادھر بھی ........ ۱۰
فتاوے ........ ۱۱
متفرقات ........ ۱۲
〃 ........ ۱۳
انتخاب الاخبار ........ ۱۴
اشتہارات ........ ۱۵
〃 ........ ۱۲


# اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ

## بمقام علیگڈھ

۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کے ایام بھی کیسے خیلم بہل کے تھے جو علیگڈھ میں گزرے - علیگڈھ کو جو ہندوستان میں علمی عزت حاصل ہے کسی سے مخفی نہیں - اس لحاظ سے جیسی کچھ جلسہ کے باعزت ہونے کی امید تھی باوجود بارش کے اُس سے بڑھکر ہوا الحمدللہ - جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سب سے پہلے مولوی قاضی محمد عثمان صاحب خلف الرشید مولانا اسماعیل مرحوم نے استقبالیہ معروضہ پڑھا جو یہ ہے

معروضہ از جانب کمیٹی استقبالیہ کانفرنس اہلحدیث منعقدہ علیگڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران ملت و مہمانان والامرتبت - السلام علیکم کانفرنس اہلحدیث کے مفصل مقاصد و اغراض بیان کرنا میرے موجودہ فرائض سے باہر ہے اور ایک حد تک زائد بھی ہوگا - کیونکہ معزز حاضرین میں سے بہت کم ایسے ہونگے جن کے گوشگذار اس کی صدا نہ ہوئی ہوگی - اس کا سب سے اول اور اہم مقصد اسلام کی صداقت و حقانیت کو ظاہر کرنا اور سنن نبوی کی اشاعت کرنا ہے - مذہب کا سوال ایک معمولی سوال نہیں ہے - مذہب وہ چیز ہے جسپر فلاح و بقاء بنی نوع انسان منحصر ہے - مختلف اقوام و مذاہب کے مشن، کانفرنس، مجالس، کمیٹیاں اس کی شاہد ہیں کہ سچے مذہب کی جستجو اور اس کی اشاعت سرمایۂ ناز انسان اشرف المخلوقات ہے - ہر مذہب کا پیرو اُس کی صداقت کا قائل ہے اور اپنے اپنے خیال اور لیاقت کے مطابق اُس کی حجتوں سے دعوی ہونے کا معتقد - مگر باینہمہ ودیعت فطری کے ماتحت

(۳۱۴)

تصحیح - گزشتہ پرچہ کا نمبر سرورق پر صرف ۱۹ لکھا گیا ہے اُس کو ۱۹ و ۲۰ بنالیں اور تاریخ ۱۲/۱۵ مارچ لکھی گئی ہے اُس کو ۱۲/۱۹ کرلیں؛

کافی اور سچی دلائل کی روشنی میں تبدیل اعتقاد و مذہب پر آمادہ۔ ایسی حالت میں کانفرنس اہلحدیث کی یہ اسلامی خدمت قابل فخر اور قدر ہے۔ اس گرامی قدر خدمت کا اس سے زیادہ احساس اور اعتراف نہ ہوسکتا ہے کہ آج اس جلسہ میں ایسے باخبر قابل اور متبرک علماء کا مجمع ہے جن پر مسلمانان ہند کو ناز ہے اور جو اپنے علم اور اتقا کے باعث چار دانگ ہند میں مشہور اور ممتاز ہیں۔ دیگر معززین اور ذوالاقتدار حاضرین کی تشریف آوری بھی جو اپنے بیش قیمت اشغال کو چھوڑ کر صرف اسلامی جوش کے باعث اور حق و صداقت کی جستجو میں تکلیف کی پروا نہ کرکے زینت آرائے محفل ہوئے ہیں۔ کانفرنس کے اغراض کی کامیابی کا کچھ کم ثبوت نہیں ہے۔

حضرات! ہمارے پاک مذہب کا مسلمہ اصل الاصول اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ہے اور حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال مطہرہ و اقوال پاکیزہ اس سچی ہدایت کے شاہد اور موید ہیں۔ صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اسلام اس برگزیدہ اصل الاصول کی برکتوں اور خوبیوں سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اسلام کے کسی شعبہ میں اس کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ارکان اسلام نماز روزہ حج زکوٰۃ کے مسائل میں اس کی جھلک نظر آتی ہے۔ متقدمین اور متاخرین اس کے مدح سرا اور اس پر مصر ہیں۔

مبارک ہیں وہ مجالس جو اس مفید اور متبرک ہدایت کی ساعی اور کوشاں ہیں۔ کانفرنس اہلحدیث کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ مختلف دیار و امصار کے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کرکے اسلام و سنت نبوی کے اتباع کا سبق سکھاتی ہے اور دیگر برادران ملک کو اسلام کی فضیلتوں اور خوبیوں کو دکھا کر دعوت اسلام دیتی اور تلقین ایمان کرتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی کانفرنس اہلحدیث کا وجود بقا بنی نوع انسان کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً ضروری شے ہے۔ پس بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ معزز حاضرین کا بے بہا وقت اسی کے اجلاسوں میں نہایت کارآمد طریقہ سے صرف ہوگا اور دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے آپکی تشریف آوری بے اجر اور بلا بدل نہ رہیگی۔

حضرات! بدقسمتی سے جماعت اہل حدیث کے متعلق برادران اسلام میں غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں جن کا نتیجہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر خدا کا فضل ہے کہ اب وہ زمانہ بدل گیا۔ فروعی اختلافات کو نظر انداز کرکے اصول پر جملہ اہل اسلام کا اجتماع ہے۔ کوئی مسلمان بھی اسوقت ایسا نہ ہوگا جو اہل حدیث کے ساتھ ہم آہنگ و ہمنوا ہوکر نہ کہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اہل حدیث کی تعلیم اور اصول کوئی نئے نہیں ہیں جو اخوت اسلامی کی مضبوط زنجیر کو جس میں اسلام سب جکڑے ہوئے ہیں توڑ دیں۔ اور ہمکو ایکدوسرے سے جدا کرکے بیگانگی کے دلخراش منظر پیش کریں۔ جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث اسلام کی سچی خدمت کرتی ہیں۔ اور اس کے افراد جو اس وقت ایک کثیر تعداد میں جلوہ آرائے جلسہ ہیں۔ اسلام کے سچے خادم اور سنت نبوی کے پورے دلدادہ ہیں۔ اس متبرک اور دیگر قابل قدر و واجب التعظیم برادران ملت کے خیر مقدم کرنے کا قابل رشک فخر جو ممبران استقبالیہ کمیٹی کو حاصل ہوا ہے اس کے اعتراف میں کارکنان کمیٹی کی جانب سے کارکنان کانفرنس اور معزز حاضرین کا شکریہ عرض کرتا ہوا کہتا ہوں ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما

حضرات علیگڑھ کو ایک خاص تعلق کانفرنسوں، کمیٹیوں و دیگر اجتماعی حالتوں خاصکر جماعت اہلحدیث سے ہے۔ سرسید مرحوم کی دانشمند رائے کا نتیجہ مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس ہندوستان کے مسلمانوں کی بیداری کا باعث ہے۔ علیگڈھ کالج جو اس وقت مسلمانان ہند کے لئے مایہ ناز ہے اسی اجتماعی اصول پر ہے۔ سرسید کے احسانات مسلمانوں پر محض اسی وجہ سے نہیں ہیں کہ انہیں وہ تعلیمی بیداری کا باعث ہوئے۔ بلکہ سب سے بڑا احسان جو اس بیدار مغز بزرگ کا ہم پر زیادہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں اجتماعی حیثیت سے کام کرنیکا جوہر پیدا کردیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت میں اپنی قومی، مذہبی اور تعلیمی تحریکات کو بوجہ احسن انجام دیتے ہیں۔ سرسید مرحوم اور ان کے خلف الرشید سید محمود مرحوم کے احسانات فرقہ اہل حدیث پر بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ جو غلط فہمیاں فرقہ اہلحدیث کے متعلق گورنمنٹ اور برادران اسلام میں پیدا ہوگئی تھیں اُن کے رفع کرنے میں سرسید اور مسٹر محمود مرحوم نے نمایاں حصہ لیا ہے جن دنوں ڈاکٹر ہنٹر نے اہل حدیث کو سرکار کی نگاہ میں متہم کرنا چاہا تھا تو سب سے پہلے سرسید نے اس کا رد کیا اور گورنمنٹ کو یقین دلایا کہ فرقہ اہلحدیث محض ایک مذہبی فرقہ ہے جس کا مقصد اور مآل صرف اسیقدر ہے کہ سنت نبوی کی اشاعت کرے اور اہل اسلام کو اتباع سنت پر ترغیب دے۔ سرسید نے یہاں تک اس فرقہ کی حمایت کی کہ صاف الفاظ میں کہدیا کہ اگر اس فرقہ کے لئے لفظ وہابی استعمال کیا جاسکتا ہے تو میں خود وہابی ہوں جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ تھا کہ اس فرقہ کا نام جو کچھ بھی لکھا جائے اسی کے افراد محض بے ضرر وفادار رعایا ہیں۔ سرسید کی یہ خدمت اسلامی کوئی معمولی خدمت نہیں تھی اس کے باعث اہلحدیث بہت سی مشکلات اور پیچیدگیوں سے بچ گئے اور بیرونی حملہ جات سے محفوظ ہوکر اپنی اصلی غرض اور دھن میں لگے رہے:

جس زمانہ میں اہلحدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات پیش آتی تھیں اور برادران اسلام عدالتوں میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنی قوت کا استعمال کرتے تھے تو مسٹر سید محمود کی خداداد ذہانت اور انصاف نے ہائی کورٹ الہ آباد کی

بجی کی حیثیت سے اس غریب مگر برسرحق فرقہ کے حق میں ایسی تجویز کی کہ جس سے اس فرقہ کو ہر قسم کے مذہبی حقوق دلوا کر ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ یہ تجویز فرقہ بیز کے زخموں کے لئے مرہم تھی۔ اس کا اندمالی اثر یہ ہوا کہ امتداد زمانہ کے ساتھ آپس کے جھگڑے طے ہو گئے اور اخوت اسلامی کی زنجیر مضبوط ہو گئی اور اہل حدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات رفع ہو گئیں۔ ہاں میں یہ نہیں کہتا نہ کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ سرسید مرحوم کے مذہبی اعتقادات اہل حدیث کے مطابق تھے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میں اُن تعلقات کو ظاہر کرتا ہوں جو اہلحدیث کی تاریخ میں اس قدر امتیازی حیثیت رکھتے ہیں کہ سید محمود کی جس قدر شکرگزاری کیجائے کم ہے۔ حضرات! آپ صاحبان میں سے کون ہے جو نہیں جانتا کہ سرسید اور سید محمود کا نام علیگڈھ کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلحاظ واقعات متذکرۃ الصدر جماعت اہلحدیث کو علیگڈھ سے ایک خاص تعلق اور دلچسپی ہے اس لحاظ سے کانفرنس اہلحدیث کا چوتھا سالانہ جلسہ علیگڈھ میں منعقد ہونا تعجب ہے علیگڈھ کے تعلق کو مد نظر رکھکر یہ امید بیجا نہ تھی کہ اس کا سب سے اول اور اہم اجلاس علیگڈھ ہی میں منعقد ہوتا۔ ہم کو اپنے برادران اہل حدیث دہلی۔ امرتسر۔ اور پشاور پر رشک ہے کہ وہ ہم سے بازی لیگئے۔ اور مقابلہ کے میدان میں ہم اُن سے پیچھے رہ گئے۔ بایں ہمہ ہمکو زیادہ افسوس نہ کرنا چاہئے اور اپنی خود غرضی کو علیحدہ کر کے کانفرنس کی کامیابی اور اس کے کام کو دیکھنا ہمارا سب سے پہلا فرض ہے الحمدللہ کہ کانفرنس کی کامیابی اطمینان بخش اور امید افزا ہے خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اس کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے آمین ثم آمین۔

میں جماعت استقبالیہ علیگڈھ کی طرف سے کارکنان کانفرنس خصوصاً جناب مولینا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہماری دعوت کو قبول و منظور کر کے کانفرنس کے چوتھے اجلاس کے انعقاد کیواسطے علیگڈھ کو منتخب کیا۔ میں افراد کمیٹی استقبالیہ و جملہ اہلحدیث کی طرف سے کانفرنس اور اُس کے کارکنان و سکرٹری و مہمانان کا جو اس قدر تکلیف گوارا فرما کر بُعد منزلت کا لحاظ نہ کر کے تشریف فرمائے اجلاس ہوئے ہیں خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں برادران اسلام و حکام ذی شان و دیگر معزز حاضرین کا بھی خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ اُس زحمت کے واسطے ادا کرتا ہوں جو اُن کو تشریف لانے میں ہوئی ہے۔ اس امر کا بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انتظام کانفرنس کے متعلق جو امداد ہمکو دیگر برادران اسلام سے ملی ہے وہ اُن کی پوری ہمدردی کا بیّن ثبوت ہے جس کے لئے وہ ہمارے سچے شکریہ کے مستحق ہیں۔ حضرات میں اپنے فرض سے سبکدوش نہ ہونگا۔ اگر اس موقع پر میں اپنے ضلع کے قابل قدر مجسٹریٹ ضلع اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع کے ہمدردانہ سلوک اور برتاؤ کا اعتراف نہ کروں کانفرنس کے انعقاد کے متعلق ہر دو صاحبان موصوف الصدر کی ہمدردی تمام جماعت اہلحدیث کے شکریہ کی مستحق ہے۔

آخر میں اس قدر اور گزارش ہے کہ ہم سے جو کوتاہی اور کمی ہوئی ہو اُس کی معافی کے خواستگار اور خواہاں ہیں اور امید ہے کہ "از خرداں خطا از بزرگاں عطا" کے مصداق ہم اور آپ اس موقع پر ہونگے۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

قاضی محمد عثمان سکرٹری
و دیگر ممبران استقبالیہ کمیٹی اہلحدیث کانفرنس
علیگڈھ۔

اس معروضہ کے متعلق مسٹر محمد اقبال خان اعظمگڈھی نے ایک فارسی نظم پڑھی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ بنائے گئے اور آپ نے اغراض کانفرنس ہذا پر ایک بسیط تقریر فرمائی۔ آپ کی ہر ایک تقریر کانفرنس کی جان ہوتی ہے مگر صدارت کی تقریر کا خاص اثر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرح دیوار کا ہر قسم کا مصالحہ ہوتا ہے بڑی اینٹیں ہوتی ہیں تو چھوٹے چھوٹے روڑے بھی ہوتے ہیں۔ ان سب کو مٹی کا گارا یکجا کر کے کارآمد دیوار بنا دیتا ہے۔ یہی غرض کانفرنس کی ہے کہ تمام جماعت کو مثل دیوار کے مضبوط بنائے۔ گھنٹہ بھر آپ کی تقریر دلپذیر ہوتی رہی۔ آپ کے بعد حسب پروگرام مولوی احمداللہ صاحب مدرس مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی نے نصف گھنٹہ تقریر کی۔ اسپر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

**بعد دوپہر** حسب پروگرام مولوی عبیداللہ صاحب مدرس کشن گنج دہلی نے نصف گھنٹہ وعظ کیا۔ آپ کے بعد ہمارے نوجوان مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کی تقریر کا وقت تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ضرورت اشاعت اسلام"۔ مگر آپ کالج دیکھنے گئے تو بارش کی وجہ سے وہاں رُک گئے۔ اس لئے اُن کی جگہ خاکسار نے تقریر کی۔ تقریر کا بالاختصار مطلب یہ تھا کہ آج ہم جتنے مسلمان ہیں پیدائشی نہیں بلکہ صرف تبلیغ کے اثر سے ہیں۔ جس طرح گزشتہ تبلیغ کا نتیجہ ہماری ہدایت ہے۔ ہماری تبلیغ کا نتیجہ آئندہ نسلوں کی ہدایت ہوگی۔ اس مضمون کو بہت بسیط تقریر میں ختم کیا۔

**بعد نماز عشاء** حسب پروگرام مولوی سید عبدالسلام صاحب نبیرہ شمس العلماء حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کا وقت تھا۔ مگر آپ نے بوجہ علالت طبع تقریر نہ کی تو اُس وقت مولوی نور محمد صاحب امرتسری نے تقریر کی۔ اُن کے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا وقت تھا۔ آپ نے "اصلاح عرب" پر ایسی بسیط اور دلپذیر تقریر فرمائی کہ حاضرین جنہیں نئے تعلیمیافتہ بھی تھے عش عش کر تے تھے۔ آپکی تقریر پر پہلے دن کا جلسہ ختم ہوا۔

**دوسرے روز** کا پہلا وقت مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری کا تھا۔ مگر آپ کسی خانگی ضرورت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے آپ کی جگہ

ہفت نامہ اہلحدیث امرتسر ۲۶ مارچ
(۱۹۱۵)

ahmadimuslim.de

مولوی عبد الوہاب صاحب مدرس صدر بازار دہلی نے تقریر کی۔ آپ کے بعد ہندوستان کے مشہور لیکچرار صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹر علیگڈھ کی تقریر کا وقت تھا جس کا عنوان تھا "علم اور عمل" آپ نے اس تقریر میں بڑی بلاغت سے ثابت کیا کہ علم سے مراد جملہ علوم ہیں۔ جو آج دنیا میں مروج ہیں خواہ دینی ہوں یا دنیاوی۔ اور عمل سے مراد یہ ہے کہ ہر علم کے مقتضا پر عمل کیا جائے۔ یعنی دینی علم کیمطابق اخلاق اور اعمال مذہبی درست کئے جاویں اور دنیاوی علوم کے مطابق فنون سیکھے اور پھیلائے جاویں۔ اسی ضمن میں آپنے ترکوں کے تنزل کا ذکر بھی کیا کہ وہ لوگ باوجود بادشاہ ہونے کے علم سے اتنا کام بھی نہیں لیتے کہ اپنی ضروریات خود مہیا کریں بلکہ ہر ایک چیز میں دوسرے ملکوں کے محتاج ہیں یہی اُن کے تنزل کا اصل سبب ہے۔ اسی ضمن میں آپنے گورنمنٹ صوبہ آباد کی مہربانی کا ذکر کیا جو مسلمانوں کی تعلیمی حالت پر ہوئی ہے کہ جہاں کہیں بیس مسلمان لڑکوں کا مکتب ہوگا گورنمنٹ اُس مکتب کو بھی امداد دیگی۔ اس مہربانی کے شکریہ کا رزولیوشن اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے بھی پاس ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کی حالت جیلخانوں میں دیکھنی چاہیئے مسلمانوں کی مالی حالت کا ذکر بھی کیا۔ آپ کے بعد سکرٹری کانفرنس نے کہا کہ ہمیں یہ سب باتیں ملحوظ ہیں۔ ہم جیلخانوں میں بھی جا سکتے ہیں اور لوگوں کو اخراجات کم کرنے کی ترغیب بھی دیتے ہیں آئندہ اس نصیحت پر مزید عمل کرینگے انشاء اللہ۔

آپکے بعد مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اخلاص فی العمل" آپ کی تقریر کی بابت کچھ لکھنے کی حاجت نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ سراپا اخلاص ہوتی ہے اللہ تعالےٰ مولانا موصوف کو خیر و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے آمین

**بعد دوپہر** منشی عبد الخالق صاحب دہلوی نے ایک توحیدی نظم پڑھی۔ اُن کے بعد مولوی محمد یوسف صاحب فیضی آبادی نے ایک نظم متضمن تعریف سنت بعد حدیث پڑھی۔ ان کے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا "مسلم اور اہلحدیث" کانفرنس میں دو مضمون ہمیشہ ہوا کرتے ہیں اور ہوا کرینگے انشاء اللہ۔ ایک "اہلحدیث کا مذہب" دوم "اتفاق بین الناس"۔ اس لئے ان مضامین سے کانفرنس کو وہی نسبت ہے جو گورنمنٹ کے انتظام کو ریل اور تار سے ہے یہی دو مضمون ہیں جن کی کامیابی پر اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس مضمون کو قلم بند کر کے دیدیا ہے جو آگے درج ہوگا۔

**بعد عصر** ایک مختصر سی تقریر عزیزی عطاء اللہ نے کی جس پر حاضرین نے اُس کی آئندہ صلاحیت کے لئے دعا کی۔ امید ہے ناظرین بھی اپنی مخلصانہ دعا سے محروم نہ کرینگے۔ اس کے بعد میرا مضمون تھا "اتفاق اور اتحاد" میں نے ثابت کیا کہ اتحاد تو محال ہے بلکہ اس کی تلاش بے سود ہے۔ البتہ اتفاق ممکن ہے بلکہ واقع ہے۔ اس دعوے کو بہت سے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کر کے حسب پروگرام حاضرین کو رائزنی کا موقع دیا جس پر اکثر نے تو کھلے لفظوں میں تائید کی بعض نے بظاہر مخالفت کی اُن کا مطلب تھا کہ مخالف اعتقاد آدمی سے اتفاق جائز نہیں۔ سب سے آخر میں نے جواب دیا کہ مخالف آدمی سے مخالفت کے امور میں اتفاق ناجائز ہے مگر مشترک امور میں جائز ہے غرض یہ مضمون بھی اپنی غرض میں بہت کامیاب ہوا حاضرین کو معلوم ہوگیا کہ اہلحدیث کی جماعت دیگر فرقوں سے اتفاق کرنے کو تیار ہے بلکہ قدم بڑھاتی ہے اور مسلمانوں کے ہر ایک فرقے بلکہ ہر ایک انسان کے جائز کام میں ملنے کو جائز جان کر لبیک کہتی ہے اس سے بڑھکر اس کی صداقت اور اخلاق کا ثبوت کیا ہوگا؟

**بعد نماز عشا** مولوی عبد المجید صاحب بنارسی کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اسلام سے پہلی اور پچھلی حالت کا مقابلہ" آپنے بڑی خوبی سے اس مضمون کو نبا ہا۔ ان کے بعد جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی پروفیسر پونہ کالج کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "جماعت اہلحدیث کے فرائض" آپنے بڑی دلسوزی سے فرمایا کہ اہلحدیث کے فرائض ہیں احادیث اور سیرت نبی پر عمل کرنا اور نبوت کی مجسم عملی تصویر دکھانا (لاریب)

**تیسرا دن** بعد تلاوت قرآن مجید کے مولوی عبد الرحمن صاحب نے بہت موثر طریق سے وعظ فرمایا۔ آپکے بعد مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد سکرٹری نے مختصر سی رپورٹ سنائی جس میں آمد و خرچ اور تحویل کا حساب سنایا (جو بعد میں شائع کیا جاویگا) اسی موقعہ پر چندہ بھی ہوا۔

**بعد دوپہر** جلسہ تعارف اور شورےٰ کا تھا جس میں بڑی گرم گرم بحثیں ہوئیں۔ زیادہ زور اس بات پر رہا کہ ہمارا اپنا مدرسہ اور دار التصنیف ہونے چاہئیں اور جگہ جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوں۔ سال بھر میں جو اکابر و اصاغر برادران اہل حدیث وغیرہ فوت ہوئے تھے اُن کے حق میں دعاء مغفرت کیگئی اللھم اغفرلہم۔

**بعد عصر** ایک ایسے مشہور لیکچرار کا وقت جس کے سننے کو نہ صرف اہل حدیث بلکہ نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو اور آریہ بھی ہمہ گوش تھے۔ ایسے لیکچرار کون ہیں وہ غازی محمود بی اے (سابق دھرمپال آریہ) آپ کی تحریر کے وقت مجمع بہت تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "میں آریہ سماج سے کیا لایا" آپ نے دو گھنٹے تقریر کی نتیجہ نکالا جو سب نے پسند کیا کہ میں آریہ سماج سے اُس کی روح لے آیا۔ اب آریہ سماج زندہ نہیں ہے بلکہ مردہ جسم ہے۔

**بعد نماز مغرب** جناب کمشنر صاحب قسمت آگرہ اور کلکٹر صاحب ضلع علیگڈھ کی تشریف آوری کا وقت تھا۔ قریباً ۲۰ منٹ شریک رہے۔ اُس وقت کا پروگرام خاص تھا۔ سب سے پہلے حافظ محمد حسین امرتسری نے سورۂ مریم کا رکوع سنایا۔ اُس کے بعد سکرٹری نے اغراض کانفرنس عرض کئے جس میں بتلایا کہ کانفرنس ہذا ایک مذہبی انجمن ہے۔ مذہب انسان کو جرائم سے روکتا ہے۔ قانون وقت میں اتنی طاقت نہیں جو مذہب میں ہے۔ کانفرنس ہذا کی کاروائی دراصل گورنمنٹ کی خدمتگذاری ہے اس لئے امید رکھنی چاہیئے کہ گورنمنٹ اس کانفرنس کو اپنی خادم جانیگی۔ اسکے

ahmadimuslim.de

بعد جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے چند منٹ تقریر کی جس کا عنوان تھا۔ اسلام اور عیسائیت آپ نے بتلایا کہ اسلام نے عیسائیت پر یہ احسان کیا کہ حضرت عیسےٰ اور مریم کی نسبت بدگوئی کو دنیا سے معدوم یا کم سے کم بہت کم کردیا۔ آج کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ اتنی بڑی تعداد کو حضرت مسیح اور اُن کی والدہ کا مداح بنا دیا۔ عیسائیت نے مسلمانوں پر یہ احسان کیا کہ ابتدائی زمانہ میں جب مسلمانوں کو تکلیف ہوئی اور اُنھوں نے حبشہ (ابی سینیا) میں ہجرت کی۔ تو وہاں کے عیسائی بادشاہ نے مسلمان مہاجرین کو امن امان دیا۔ غرض یہ دونوں مذاہب ابتدا سے باہم احسانمندی کے ساتھ چلے آئے ہیں۔ آپ کے بعد سکرٹری کی باری تھی۔ سکرٹری نے اس تقریر میں حاکم و محکوم کا تعلق بڑی خوبی سے بتلایا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ محکوم رعیت باغ ہے تو حاکم مالی ہے۔ باغ کی تازگی سے مالی کا فائدہ ہے وغیرہ

ان تقریروں اور جلسہ کے نظارہ سے جناب کمشنر صاحب بہادر اور کلکٹر صاحب بہت خوش ہوئے جاتے ہوئے فرما گئے:۔

"ہم اس جلسے سے خوش ہیں اور ہم کو اس پر اعتماد ہے"

اسی اظہار مسرت کی شرح جناب مسٹر قادری صاحب بیرسٹر اور ٹرسٹی علیگڈھ کالج نے بڑی تفصیل سے فرمائی جس میں فرمایا اہلحدیث کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئی ہے جس سے حکام اور دیگر فرقوں کے لوگ بھی خوش ہیں۔ آپ کے بعد ضلع علیگڈھ کے معزز ترین بزرگ جناب نواب عبدالصمد خان صاحب رئیس چھتاری نے اس کامیابی پر اظہار مسرت فرمایا۔ اس کے بعد سکرٹری نے خدا کا۔ گورنمنٹ کا۔ استقبالیہ کمیٹی اور حاضرین کا شکریہ ادا کرکے جلسہ کو ختم کیا گر لوگوں کا شوق ختم نہ ہوا تھا۔ اس لئے مولوی عبیدالرحمن صاحب کی تقریر دیر تک ہوتی رہی الحمد للہ۔

**چندہ میں خاص چندہ** یہ بات خاص قابل توجہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کے جلسے میں چندہ کرنا اصل مقصود نہیں ہوتا بلکہ اشاعت توحید و سنت مقصود ہے۔ اس لحاظ سے چندے میں کمی ہو تو جلسہ کی کامیابی میں شک نہ کرنا چاہئے معمولی چندہ بہت کم ہوا۔ چونکہ جو کچھ ہوا وہ سب قوم ہی کا ہے کم ہے تو زیادہ ہے تو ایسے امید ہے کم ہونے کی صورت میں قوم کو اس کی خود فکر ہوگی۔

متفرق چندہ قریبا ۶۰۰ روپیہ کے ہوا۔ مگر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خدا نے میرے دل میں ڈالی کہ اخبار اہل حدیث کی ضمانت فنڈ میں جو روپیہ جمع ہوا تھا اس کی بابت وعدہ شائع شدہ ہے کہ اس ضرورت سے بچیگا تو وہ بھی کانفرنس ہی کا ہوگا۔ اس لئے اس بچی ہوئی رقم میں سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ میں نے داخل کردیا خدا قبول فرماوے اور اصل دینے والوں کو اس کا دوہرا ثواب عنایت کرے امین۔

**شکریہ**۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبران نے بہت محنت کی مگر سب سے بڑھکر ہمارے اُن نوجوانوں نے محنت کی جو انجمن تبلیغ الاسلام کی کوشش سے نومسلمان بنے ہیں خدا اُن کو اسلام پر پختہ رکھے اور انجمن مذکور کے ممبران اور کارکنان خصوصاً ہمارے دوست مولوی سید احمد صاحب کو جزا خیر دے۔ آمین۔

**اطلاع** مفصل کیفیت جلسہ مرتب ہو رہی ہے جو رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی انشاء اللہ۔

**تحقیقی اہلحدیثوں کا ذکر خیر** ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کانفرنس کی مخالفت پر چند افراد ایسے بھی تلے بیٹھے ہیں جو اپنے آپ کو تحقیقی اہلحدیث یا حنفی اہلحدیث کہتے ہیں۔ ان حضرات کی دینی رگ حمیت بھی ہمیشہ سالانہ جلسہ پر جوش زن ہوا کرتی ہے۔ ناظرین کے دل میں سوال ہوگا کہ اس جلسے پر ان تحقیقی اہلحدیثوں نے کیا کیا کام کئے۔ ان کے کاموں اور دینی غیرتوں کا ذکر آئندہ نمبر میں ہوگا انشاء اللہ۔

---

# مسلم اور اہلحدیث

یعنی وہ لیکچر جو جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جلسہ اہل حدیث کانفرنس علیگڈھ میں دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار بلکہ بے شمار شکر ہے کہ اسنے ہمیں اس مبارک موقع پر جمع ہونے اور اپنا پاک کلام سننے اور سنانے کی توفیق بخشی۔ خدائے تعالےٰ ہمارے اس کام میں برکت بخشے اور اسے ہمارے لئے زاد راہ آخرت بناوے ودحم اللہ عبدا قال امینا۔

صاحبان۔ میرے مضمون کا عنوان رکھا گیا ہے

"مسلم اور اہلحدیث"

میرے خیال میں اس عنوان میں یہ امر ملحوظ ہے کہ دین اسلام اور مذہب اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اس کا بیان اس طرح ہے کہ جو نسبت دین اسلام کو دیگر مذاہب سماوی سے ہے وہی نسبت اہلحدیث کو دیگر اسلامی فرقوں سے ہے یعنی یہ کہ جس طرح اسلام نے دنیا میں اختلاف و تفریق پیدا نہیں کی بلکہ دنیا کو اصل شاہراہ الٰہی اور طریق اعتدال دکھایا۔ اسی طرح اہلحدیث نے بھی اس امت میں تفرقہ نہیں ڈالا بلکہ انکا منشا یہ ہے کہ سب فرقوں کو جمع کرکے اُسی ایک ہی اصلی لائن پر لایا جائے جسپر ہادی برحق نے امت کو چھوڑا تھا۔

صاحبان! مقصود کے بیان کرنے سے پیشتر ایک التماس ضروری جانتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس مضمون کے ضمن میں بعض دیگر ادیان اور دیگر اسلامی فرقوں کا ذکر ضرور آئیگا۔ کیونکہ امتیاز بغیر ذکر کے مشکل ہے اور مخالفت مذہبی ایک ایسا امر ہے کہ بیان کرنیوالے اور سامعین ہر دو فریقوں پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ بسا اوقات بیان کرنے والے کی رگ عصبیت جوش زن ہو جاتی ہے اور طبیعت اعتدال پر نہیں رہتی تو وہ دوسروں کے حق میں ایسی باتیں کہ جاتا ہے جو مناسب نہیں یا غلط ہوتی ہیں اور بسا اوقات سننے والوں کو یہ بدظنی ہوتی ہے کہ چونکہ بیان کرنے والا بعض امور میں ہمارے موافق نہیں۔ اس لئے جو امر وہ

ahmadimuslim.de

کر رہا ہے وہ بھی قابل اعتبار نہیں حالانکہ وہ امر نزاعی نہیں ہوتا یا اگر نزاعی بھی ہو تو نفس الامر میں حق اور واجب القبول ہوتا ہے۔

سو پہلی صورت کی نسبت جو مجھ ناچیز بیان کرنے والے کے لئے ہے میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ انشاء اللہ خاکسار ارشاد خداوندی وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ (پ۱۵ بنی اسرائیل) کو ملحوظ رکھکر اپنے مقصود کو اور اس کے ضمنی لوازمات کو ایسے طریق پر بیان کریگا کہ نہ تو اس میں کسی خاص شخص پر حملہ مقصود ہو اور نہ کسی فرقہ و مذہب کی ہجو و ہتک منظور بلکہ کوشش کریگا کہ جس طرح کونین ایسی تلخ دوا شوگر کوٹ کرکے (Sugar Coated) بیمار کے پسند خاطر اور ملائم طبع کیجاتی ہے۔ اسی طرح بعض اختلافی امور کو ایسے سلجھے ہوئے اور میٹھے انداز سے بیان کرے کہ آپ کی انصاف پسند طبائع انہیں پسند کرکے قبول کرلیں۔ اگر میں بتوفیقہ تعالیٰ اس امر میں کامیاب ہوجاؤں تو میرا حق ہوگا کہ آپ کی حق پسند طبائع سے بمقتضائے آیت ربانی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (زمر پ۲۳) قبولیت کی امید رکھوں وھا انا اشرع فی المقصود بعون اللہ المعبود۔

صاحبان! اسلامی تعلیم کا رکن رکین یہ ہے کہ خدائے واحد کی سچی معرفت اور اس کی صفات کمال کا حقیقی عرفان حاصل ہو جس کے سایہ میں اس کی عبادت کا ایسا صحیح و آسان طریق اختیار کرایا جائے کہ ہم اس پر چل کر مطلوب حقیقی کو پاسکیں۔ اور چونکہ یہ ساری مشقت و تکلیف شرعی جو اس مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں اٹھانی پڑتی ہے۔ اسی دار دنیا میں اور اور اسی جامۂ بشری میں ہوسکتی ہے اور اختلاف طبائع کی بنا پر ضرور ہے کہ حوائج بشریہ کی نسبت تنازع و اختلاف پڑے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کے متعلق بھی مناسب قواعد و قوانین مقرر کئے جائیں جن کی بنا مصلحت و حکمت پر ہو تاکہ نظام دنیا میں خلل نہ پڑے۔ لہذا تعلیم اسلام کا مقصد ثانوی صلاح تمدن ہے جس میں یہ امور مرعی ہیں۔ اخلاق فاضلہ سے نفس کو مہذب بنانا۔ امور خانہ داری کو حسن و اعلےٰ معاشرت سے نباہنا۔ اور مدنیت کو بہتر سے بہتر حالت اور اعلےٰ سے اعلےٰ پیمانے پر پہنچا حفظ نفوس و اموال و عصمت فروج کے ذمے سے عہدہ برآ ہونا۔

میں نے اس مختصر تقریر میں سارے قرآن کا لب لباب آپ کے پیش کردیا ہے اور اس کا سچا فوٹو نہایت چھوٹی سکیل پر آپ کے سامنے رکھدیا ہے

اصولی طور پر تو یہ سب امور ایسے مقبول و مسلم ہیں کہ اسلامی فرقے تو کیا غیر اسلامی مذاہب بھی ان سے انکار نہیں کرسکتے۔ لیکن اگر عمل کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو جس طرح دیگر ادیان کے مقابلے میں صرف اسلام ہاں صرف مقدس اسلام اس پر کھرا اتر سکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی فرقوں میں صرف مذہب اہلحدیث ہی اسلام کی حالت اصلی کا صحیح فوٹو اور درست نمونہ ہوسکتا ہے جو خدا کے فضل سے کمی و بیشی سے محفوظ رہکر اعتقاداً و عملاً اسی حالت پر قائم ہے جس پر اسلام کے آخری نبی سید المرسلین فداہ روحی وصلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مرحومہ کو چھوڑا تھا۔

اس لئے میں نہایت جرأت سے بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے دیگر مذاہب اور پیروان مذاہب میں جو رتبہ اسلام اور مسلم کا ہے وہی درجہ اہلحدیث کا ہے۔ اور مسلم اور اہلحدیث ہر دو مترادف و ہم مصداق ہیں!

صاحبان! اسلام دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے اور ہدایت و درستی قائم کرنیکو آیا تھا۔ لیکن افسوس ایسے قدرنشناسوں کے منہ لگا جنہوں نے اس کے خوب صورت چہرے کو پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا اور اس کے براق رخسارے کے خال کو سیاہ داغ سمجھکر الٹا اسی کو فسادی و خونخوار بنایا حتےٰ کہ بجائے حجت و دلیل کے حجت بازی و شمشیر سے اس کا مقابلہ کیا اور اپنی غلط کارروائیوں کے برے نتائج کو اسکے سر مڑھا۔ غرض اس کے بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور کوئی فروگذاشت باقی نہ چھوڑی۔ اسیطرح اس کے سچے فوٹو مذہب اہلحدیث کو تفریق امت کے ناپاک الزام سے بدنام کرکے لوگوں کی نظروں سے اتار گیا اور اپنا قصور اس کے سر تھوپا گیا!

صاحبان! جب میں نے یہ کہدیا کہ مسلم و اہلحدیث مترادف ہیں تو مجھے اس امر کو بھی صاف کرنا چاہئے کہ اہلحدیث کو کوئی الگ فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ فرقہ حقیقت میں اسی گروہ کا نام ہوسکتا ہے جس نے تھوڑی یا بہت اس حالت سے جدائی اختیار کرلی ہو جس پر آں حضرت صلعم نے اپنی امت کو چھوڑا تھا اور جو اسی حالت قدیمہ پر قائم ہو اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ آئی ہو اسے فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس کے دیگر قسیموں کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے اسے فرقہ قرار دے لیں تو یہ دیگر امر ہے۔ اور اسی لحاظ سے اس تقریر میں ان کو بحیثیت فرقہ ذکر کیا جائیگا۔

حضرات۔ میں نے شروع تقریر میں قرآن مجید کا جو خلاصہ ذکر کیا ہے اس کی پہلی جزو یعنی عبادت الٰہی تو براہ راست مذہب کہلانے کی مستحق ہے اور دوسری جزو یعنی تمدن بالتبع۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور اعلےٰ تمدن کی پرورش حقیقت میں سچی عبادت الٰہی کے سایہ میں ہوسکتی ہے اور اس ان ہر دو تعلیمات میں کسی اعلےٰ عملی نمونے کی ضرورت ہے جسے عملی طور پر عبادت و معرفت الٰہی کا غایت کمال حاصل ہو اور اس کے اخلاق و قوائے طبعیہ خداتعالیٰ کی صفات جمالیہ کے سایہ میں پرورش یافتہ ہوں تاکہ حقیقی عبادت و اعلےٰ تمدن کا اعلےٰ نمونہ ہونے کے علاوہ اس کی زندگی عبادت و تمدن کی آپس کی نسبت کو صحیح صحیح قائم رکھتی ہو اور ان کے میزان کو کسی غیر مناسب میلان سے محفوظ رکھتی ہو۔ اس میں تو کسی کو شک نہیں کہ یہ اعلےٰ سے اعلےٰ نمونہ سوائے آں حضرت صلعم کے کوئی نہیں جن کی تاسی واقتدا و اتباع کے لئے ارشاد ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱) نیز فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ۳)

ahmadimuslim.de

اس تاسی واتباع کی بنا اسی امر پر ہے کہ آنحضرت صلعم خدائے پاک کی نظر میں محبت قلبی اور عبادت لسانی و بدنی میں نہایت اعلےٰ معراج پر ہیں اور اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور سیاست مدن میں نہایت اعتدال پر ہیں۔ نہ تو عبادت و محبت الٰہی کے متعلق آپ کی زندگی میں کوئی کسر نظر آتی ہے اور نہ تہذیب نفس و تدبیر منزل و سیاست مدینہ میں کوئی نقص۔ اور نہ آپ کی پاک زندگی میں۔ ان دونوں میں باہمی ایسا تصادم ہوا کہ ایک کو غیر مناسب ترقی یا تنزل ہو گیا ہو بلکہ ہر ایک قوت اپنی اپنی حد میں برابر مناسب ترقی پر ہے جس سے نظام و اعتدال میں ہرگز خلل نہیں پڑ سکا۔ آں حضرت صلعم کو جو یہ کمال انسانی عطا ہوا محض اعتقادی نہیں بلکہ اس کا اظہار اس وقت واقعات کی بنا پر ہوا ہے۔ کیونکہ میری تقریر کی جان آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی ہے۔ اس امر کو میں اس رنگ میں بھی دکھانا چاہتا ہوں کہ خلافت صدیقی و فاروقی میں دین و دنیا کی ترقی اور اُن کی باہمی نسبت کی درستی مسلم ہے۔ اور حقیقت میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما ہی منہاج نبوت کی خلافت کے صدر ہیں۔ ان ہر دو عہد میں تعلیم قرآنی کا کوئی پہلو اعتقاد و عمل میں ضعیف نہیں پایا گیا۔ محبت الٰہی اور غیرت ایمانی اور اس کے نام پر جان نثاری بے مثل ہے۔ زہد و تقوے اعلےٰ حالت پر ہے دیانت وایمانداری نہایت درجے کی ہے۔ کسر نفسی و تواضع عفو و انتقام۔ حلم و غیرت۔ خدا ترسی و ایثار۔ شدت و نرمی۔ رحمت و شفقت۔ حسن معاملت و ادائے حقوق۔ تعلقات زن و شوی و رشتہ داری حفظ ناموس و رعایت جنگیساں۔ غرض ہر خلق مہذب سے مہذب صورت میں ہے۔ حسن انتظام اور فتوحات میں تقوے و خدا ترسی مملکت کشائی کے علاوہ غیر قوموں کو جوق در جوق اسلام کا حلقہ بگوش کر رہی ہے آخر یہ حالت کس امر کا نتیجہ تھا؟ میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ اس امر میں مجھ سے کلی اتفاق کرینگے کہ یہ سب کچھ آں حضرت صلعم کی سچی محبت۔ سچی اتباع و اقتدار کا نتیجہ ہے۔ اب سوال تو یہ ہے کہ ان جانبازان اسلام

ہاں ان سچے جان نثاروں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو آں حضرت صلعم کے کلمات طیبہ کو اپنے کانوں سُنا۔ اور آپ کے واقعات و معمولات کو اپنی آنکھوں دیکھا اور اسی چال اور روش پر چل کر دین و دنیا میں منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

اور جب یہ بھی مسلم ہے کہ اسلام ایک آخری اور دائمی و ناقابل تنسیخ و ترمیم شریعت لایا ہے تو کیا آپ اس عقدہ کشائی میں میری کچھ مدد کر سکتے ہیں کہ بعد کی نسلوں میں آں حضرت صلعم کے وہ واقعات و کلمات کس طرح پہنچیں۔ تاکہ پچھلی امت بھی اُس فیض سے بالکل محروم نہ رہے جو پہلی امت کو ملا۔ اور آنحضرت صلعم کا وہ علم و عمل جو خاص تعلیم خداوندی اور عصمت ایزدی سے جہانیوں پر ظاہر ہوا گم نہ ہو جائے اور اگر عہد سعادت مہد کی رونق و کیفیت برابر جہان میں جلوہ گر رہے۔

بس اسی امر میں اپنی سعی کو لگا دینا اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصود بنا لینا اہل حدیث کا اصلی و منصبی فرض ہے۔

اب میں خدا کے فضل سے اس بات کے بہت قریب آگیا ہوں کہ مسلم اور اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اور وہ کس طرح آں حضرت صلعم کے نقش قدم پر چل کر دنیا کو ایک ہی شاہراہ محمدی پہ چلاتے ہیں اور تفرق و تحزب کو مٹا کر اتباع سنت کی رغبت دلاتے ہیں۔

میرے بزرگان و برادران! جب آں حضرت صلعم کے صحاب فوت ہو گئے تو خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور ابو بکر بن حزم کو جو اُن کے وقت میں مدینہ منورہ پر گورنر تھے فرمان لکھا۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے جو کچھ مل سکے لکھ لو کیونکہ مجھے (اس) علم کے نابود ہو جانے کا اور علمائے (حدیث) کے نہ رہنے کا خوف ہے اور (دیکھو) سوائے آں حضرت صلعم کی (مرفوع)[۱] حدیث کے اور کچھ بھی قبول نہ کیا جائے۔ اور علمائے (حدیث) کو چاہئے کہ وہ اس علم کی عام اشاعت کریں اور درس (تدریس) منعقد کریں تاکہ جو شخص علم نہیں رکھتا وہ بھی تعلیم پا جائے کیونکہ علم کے نابود ہونے کی یہی صورت ہے کہ وہ مخفی ہو جائے"!

ابو نعیم نے تاریخ اصفہان میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے اس فرمان کی نسبت یہ روایت کی ہے کہ آپ نے جمیع اقطار سلطنت میں یہ فرمان جاری کیا تھا کہ آنحضرت صلعم کی حدیث کو دیکھ بھال کر جمع کر لو!

اس تاریخی واقعہ کے ذکر سے میری غرض یہ ہے کہ آں حضرت صلعم کی زندگی کے واقعات اور آپ کے پاک کلمات کی حفاظت اور پچھلی نسلوں میں ان کی تبلیغ کا یہی ذریعہ ہوا اور ہے کہ ان کو قراءتاً و کتابتاً محفوظ رکھا گیا۔ اب ہمارے لئے میدان بہت صاف ہے کہ آں حضرت صلعم کے جملہ کوائف زندگی پر مطلع ہونا نہایت آسان امر ہے اور محدثین رحمہم اللہ نے ہمارے لئے سب صعوبتیں سہل کر دی ہیں۔ اسی امر کو مولانا حالی مرحوم اپنی مقبول خاص و عام مسدس میں اس طرح بیان کرتے ہیں

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون
اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزہ اُس کا چکھ کر
کیا فاش راویوں میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

بس علمی لحاظ سے تو اہل حدیث کا منصب یہ ہے کہ بموجب فرمان خلیفہ عبد العزیز خالص علم حدیث کی اشاعت

[۱] اس سے ثابت ہوا کہ زمانۂ سلف میں دلیل شرعی صرف قرآن اور حدیث تھے دگر ہیچ باقی اقوال کو یہ درجہ نہ تھا۔ (ایڈیٹر)

کریں اور احادیث نبویہ کو امتیوں کے اقوال سے مجرد کریں تاکہ عمل کے لئے رستہ صاف ہو جائے جو آثار نبویہ کے محفوظ رکھنے سے اصلی غرض ہے۔ اور عملی لحاظ سے یہ فرض ہے کہ سنت نبویہ کو عملی طور پر کر کے دکھائیں تاکہ وہ زندہ رہے اور متروک ہوتے ہوتے مردہ نہ ہو جائے گو لوگ اس سے بوجہ نافہمی کے منع کریں اور ہدف ملامت بناویں۔ اور جس طرح مقام عبودیت میں غیر اللہ کی طرف منسوب ہونا گوارا نہیں اسی طرح بلحاظ آں حضرت صلعم کا امتی ہونے کے غیر نبی کی طرف منسوب ہونا پسند نہ کریں ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہینگے ہم

اور جس طرح عبادت الٰہی میں کسی اور کو شریک باری بنا کر دہشت نہیں کر سکتے اسی طرح امر اتباع و اقتدار میں بھی آں حضرت صلعم کے بعد کسی اور کے قول و عمل کو بلاشرط واجب القبول نہیں جان سکتے۔ بلکہ ہر ایک امتی پر بلحاظ امتی ہونے کے آں حضرت صلعم کا فرمان واجب الاطاعت اور آپ کا دستور العمل قابل اقتدا ہے اور آپ کے بعد دیگر کوئی نہیں جسکے علم کی نسبت یہ اطمینان ہو کہ وہ بطور وحی خدا تعالیٰ سے دیا گیا ہے اور اس کے عمل کی نسبت یہ تسلی ہو کہ وہ خدا تعالےٰ کی خاص حفاظت و عصمت میں ہوا اور بجا رہا۔

اہلحدیث کے مسلک میں ایک مشکل ہے جس نے بہتوں کو ان سے علیحدہ کر دیا۔ اور حقیقت میں وہ مشکل ایسی نازک ہے کہ سوائے اہلحدیث کے اور کوئی اسے نباہ سکتا ہی نہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ وہ مشکل حل ہو جائے تو آدمی کو سوائے اہل حدیث بننے کے کوئی چارہ نہیں اس کی ٹھیک مثال یہی ہے کہ اسلام کو دیگر ادیان کے مقابلہ میں ایک مشکل ہے۔ اور اس مشکل کو صرف اسلام ہی نے حل کیا ہے۔ بہت سے لوگ اس میں حیران رہ گئے اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکے۔ پر اس مشکل کا حل سوائے اس کے اور کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ آدمی مسلم بن جائے یا بالفاظ دیگر مسلم بنجانے سے وہ مشکل مشکل نہیں رہتی۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر امم سابقہ میں بہت اختلاف تھا۔ حتےٰ کہ کتب سماویہ میں اختلاف پڑ گیا۔ اور کوئی نسخہ محفوظ نہ رہا۔ خود ماننے والوں میں ان کی نسبت طرح طرح کے شکوک پیدا ہو گئے۔ اور ایک عجیب طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ آخر مرتے کیا نہ کرتے لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو کتب الٰہیہ مانا گیا اور تاریخی قصوں اور قومی فسانوں نے وحی ربانی کی جگہ لیلی۔ اس طوفان بے تمیزی پر خدا تعالیٰ نے نبی آخر الزمان کو مبعوث فرمایا اور اصل دین الٰہی کو از سر نو زندہ کر کے اور طریق اعتدال کو قائم کر کے شریعت کو کامل کیا۔ چنانچہ شرائع سابقہ کا اجمالی ذکر کر کے فرمایا:۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ (شوریٰ پ۲۵)

اس مقام پر یہ امور ذکر ہوئے ہیں:۔

"اہل کتاب میں یہاں تک اختلاف پڑ گیا تھا کہ کتاب الٰہی مشکوک ہو گئی۔ اس پر آں حضرت مبعوث کئے گئے اور آپ کو امر ہوا کہ لوگوں کو امر ہوا کہ لوگوں کو کتاب الٰہی کی طرف دعوت کرو اور امر الٰہی پر مستقیم رہو اور لوگوں کی خواہشوں کی یعنی اُن امور کی جو انہوں نے از خود بنا کر دین میں داخل کر لئے ہیں پیروی نہ کرو۔ اور کتب سابقہ کی نسبت یہ کہو کہ ہر کتاب الٰہی پر ایمان ہے اور مجھے تم میں عدل کرنے کا حکم ہے"

اس سے پیشتر فرمایا:۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ

اس سے سمجھایا کہ اختلاف کا فیصلہ خدا کے سپرد ہے۔ یہ اس لئے کہا کہ جب آں حضرت صلعم سابق امتوں کا اختلاف مٹانے اور ان میں عدل قائم کرنے آئے ہیں اور آپ کو اقوال الرجال کی اتباع سے ممانعت ہے اور امر الٰہی پر استقامت کی تاکید ہے تو آپ کے لئے کوئی خاص منضبط دستاویز چاہیئے جس سے یہ سب امر صحیح صورت میں حاصل ہوں۔ سو وہ دستور العمل یہ ہے کہ ہر اختلاف کو وحی الٰہی کی کسوٹی پر پرکھا جائے اور اس کے مقابلے میں کسی کی شخصیت پر مدار نہ رکھا جائے۔

یہ اصول جیسا معقول و سچا ہے ظاہر ہے۔ اسمیں نہ تو اپنی جمعیت مد نظر ہے اور نہ دوسرے کی ہار ملحوظ۔ انصاف کی ایک ہی بات ہے کہ ہر ایک وحی الٰہی کی طرف رجوع کرے۔ اور زید بکر کے اختلاف و اقوال کو چھوڑ دے کیونکہ اس میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے۔ اس امر میں اسلام کی تعلیم نہایت اعتدال پر ہے۔ اگر سابق ادیان کی کوئی بات تحریف سے محفوظ ہے تو اس سے انکار نہیں اور اگر معتقدوں نے از خود داخل دین کر لی ہے تو دیگر لوگوں پر اس کا بار اطاعت کیوں؟

لیکن چونکہ اصل دین کی تحقیقات کر کے وحی الٰہی کو الگ کرنے اور رسوم مروجہ کو ترک کرنے میں ایک عظیم انقلاب نظر آتا ہے۔ اس لئے عوام اس انقلاب کو امر جدید اور فتنہ و فساد قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہی رائے قائم کی گئی اور اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ اور مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ کے فتوے دیئے گئے۔ حالانکہ تعلیم توحید کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ ہاں موجود الوقت لوگوں کے مدت کے آبائی طریق اور رسوم مروجہ کے خلاف تھی۔

اسی طرح اہلحدیث بھی جو آں حضرت صلعم کے سچے جانشین ہیں اختلاف و تفرق امت کے وقت یہ صدائے بلند کہتے ہیں کہ اپنے اختلافات کو خدا کے سپرد کرو۔ وحی الٰہی کی متابعت میں سب متفق ہو جاؤ۔ اور اس کے سوا اقوال الرجال کو دستور العمل بنا کر لوگوں پر آں حضرت صلعم کے بعد امتیوں کی اطاعت کا بار گراں نہ لادو۔ اور احادیث آں حضرت کو آراء امت سے ممتاز کرو۔ اس صدا کی سخت مخالفت کی گئی۔ کیونکہ لوگوں کے دل و دماغ میں جو کچھ سمایا تھا اور جسے انہوں نے غلط فہمی سے دین سمجھ رکھا تھا یہ صدا اسکے برخلاف تھی۔ ایسے اختلاف و مخالفت کے وقت آں حضرت کو استقامت کا حکم تھا۔ اہل حدیث نے بھی ان سنتوں کی اتباع میں جسے لوگوں نے متروک کر دیا تھا اور اگر علمی طور پر ان کے قائل تھے بھی تو عمل میں ان کو غیر ضروری سمجھ کر اہمیت نہ دی تھی جس سے وہ سنتیں مردہ ہو گئیں نہایت استقامت سے پکڑا۔ اور لوگوں کی

ahmadimuslim.de

ملامت کی ہرگز پرواہ نہ کی۔ غرض جس طرح سابقہ شرائع کے حکم یا منسوخ ہوجانے کے وقت آں حضرت صلعم کی وحی حکم اور قول فیصل ہوئی۔ اور اس میں خدا نے کسی اور کو آپ کا شریک و ساجھی نہیں بنایا۔ اسی طرح اب خود اس امت مرحومہ کے اختلاف کے وقت بھی وہی وحی محمدی (قرآن وحدیث) حکم فیصل ہوگی چنانچہ فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنے اگر تمہارے درمیان کسی امر میں تنازع پڑجائے تو اس (نزاعی امر) کو خدا اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔

نیز فرمایا:۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ۵) یعنی (اے پیغمبر) تیرے رب کی قسم کہ یہ لوگ مومن نہیں بنینگے جتنے کہ تم کو اپنے تنازع میں حکم بنائیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کردو اس کی نسبت اپنے دلوں میں کچھ بھی تنگی نہ پائیں اور (عملاً بدل وجان) تسلیم کرلیں؛

ان آیات اور ان کی مثل دیگر آیات کے موجب اہل حدیث نے اپنے اعتقادیات وعملیات کی بناء صرف قرآن وحدیث پر رکھی لیکن ان کے سوا ہر فرقہ نے اپنے مسلم امام وپیشوا کی شخصیت کو اتباع و اطاعت میں داخل کیا اور اس کے قول وفعل کو مستقل سند بنایا جس سے ایک دین کے کئی فرقے ہوگئے جسطرح پہلی امتوں میں ہوئے تھے فَتَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ (مومنون پ۱۸) یعنی انبیاء علیہم السلام کے بعد اُن کی امتیں آپس میں فرقہ فرقہ ہوگئیں (اور) ہر فریق اپنی حالت میں مگن ہورہا ✤ (باقی باقی)

(خاکسار میر سیالکوٹی)

# قادیانی مشن

## مناظرہ منظور

اہلحدیث میں بارہا لکھا گیا۔ اور آخری پرچہ ۵ مارچ میں بھی اظہار کیا گیا کہ قادیانی مشن میں جو اختلاف پیدا ہورہا ہے اُس کے دفع کرنے کی صورت یہہ ہے کہ ہم سے مباحثہ ٹھہرالیں تاکہ ان دونوں پارٹیوں میں مصالحت ہوجائے۔ اس درخواست کی جھنجھانہ تہہ کو نہ پہنچکر قادیان کے اخبار الفضل نے ہم پر بیت معاندانہ اور سخت ترین دشمن وغیرہ کا الزام لگایا ہے۔ جس کے جواب میں فقط اتنا کافی ہے ؎

بدم گفتی وخرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

مگر غنیمت ہے کہ الفضل نے اپنے مرشد نبی اور رسول قادیانی سے بڑھکر ہمت کی کہ ہمارے مناظرہ کے چیلنج (دعوت) کو قبول کیا۔ الفضل ۱۴ مارچ کو پرچہ میں لکھتا ہے کہ یہ شرط مت لگاؤ کہ لاہوری پارٹی بھی شریک ہو۔ ہم بذات خود اپنے خیال کے ذمہ دار ہیں جو تم لاہوری پارٹی کو شامل کرنے کی شرط لگاتی ہو یہ تمہارا فرار ہے وغیرہ؛

ناظرین ۵ مارچ کا اہلحدیث اٹھاکر ملاحظہ کریں۔ ہمنے لاہوری پارٹی کی شرکت کو شرط نہیں کیا تھا بلکہ دونوں پارٹیوں میں مصالحت کی ایک صورت پیدا کی تھی کہ ہم سے مباحثہ چھیڑدو تمہاری مصالحت ہوجائیگی؛ مگر معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی مشن کی نحوست کے ایام ابھی باقی ہیں۔ اسی لئے یہ لوگ اپنے اختلافات کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔

اچھا ہم بھی بقول بدمحتسب را درون خانہ چہ کار اس نزاع کے مٹانے سے خاموش رہکر صرف قادیانی پارٹی سے مباحثہ کرنا بھی منظور کرتے ہیں۔ مباحثہ کی صورت کیا ہوگی ہم اپنے الفاظ میں نہیں لکھتے الفضل کے الفاظ نقل کردیتے ہیں۔ الفضل لکھتا ہے:۔

ہم نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو وہی مسیح یقین کیا ہے جس کا وعدہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور دلائل اور براہین کے ساتھ ہم نے اس دعوے کا مصداق صحیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو پایا پس ہم خدا کے فضل وکرم سے اس پاک نام کے لئے ایک غیرت اور جوش رکھتے ہیں اور اس دعوے کے علی منہاج نبوۃ ثبوت کے لئے بفضلہ ہروقت تیار رہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں:۔ (۱۴ مارچ)

یہ ہے الفضل کا دعوے جس کے ثابت کرنے کا وہ ذمہ دار ہے۔ ہم بھی اسی کو قبول کرتے ہیں۔ الفضل اور اس کی پارٹی کو اختیار ہے کہ مناظرانہ طریق سے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں جس مقدمہ کو چاہیں ذکر کریں بحکم علم مناظرہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم جس مقدمہ پر چاہیں اعتراض کریں۔

مدعی کا حق نہیں ہوتا کہ وہ فریق ثانی کو مجبور کرے کہ تم میرے فلاں مقدمہ دلیل پر اعتراض کرو۔ ایسا کرنے والا مدعی مناظر نہوگا۔ بلکہ مجادل بلکہ فراری قرار پائیگا۔ پس ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارے مخاطب اپنے دعوے کا ثبوت اُسی طرح پیش کریں جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ

پہلے وفات حیات مسیح ابن مریم پر مباحثہ ہوگا۔ پھر عدم رجوع موتی پر پھر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی نبوی اور اس کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد کی صداقت پر؛

(۱۴ مارچ صفحہ)

بہت خوب۔ ہمیں منظور۔ مگر یاد رہے اگر ایڈیٹر الفضل کو معلوم نہ ہو تو کسی اہل علم سے پوچھنے میں عار نہ کرے کہ یہ سب مباحث آپ کے اصل دعوے (مسیحیت مرزا) کے مقدمات ہیں نہ کہ اصل دعوے۔ پس صورت بحث آپ کی طرف سے یہ ہوگی کہ چونکہ مسیح ابن مریم فوت ہوچکے ہیں اور فوت شدہ واپس نہیں آسکتے اس لئے مرزا صاحب اس پیشگوئی کے مصداق ہیں وغیرہ؛

اس طرز بیان میں اصل دعوے آپ کا مرزا صاحب کی بابت ہے اس لئے بحکم مناظرہ فریق مخالف کا حق ہوگا کہ آپ کی دلیل کے جس مقدمہ پر چاہے اعتراض کرے۔ امید ہے الفضل اپنے قول کی پابندی کرانے میں پورا اُتریگا اور ہمیں کہنے کا موقع نہ دیگا ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

ahmadimuslim.de

## درایت تفسیری

اس کتاب کی بابت اہلحدیث مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۹ ابر فروری میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ مصنف نے اپنے دعوے کو ثابت کرنا تو کجا چھوا بھی نہیں یعنی کتاب کے کسی مقام پر تہیہ اور ارادہ بھی اس کے ثابت کرنے کا نہیں کیا۔ اس کے فیصلہ کے لئے کہ مصنف نے اپنے مقرر کردہ موضوع کو چھوا ہے یا نہیں ہم نے تجویز لکھی تھی کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے کے موقع پر تین علماء کرام (مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی، مولوی سید علی صاحب حائری مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) سے اسکے متعلق فیصلہ کرایا جائے۔ اس تجویز کے متعلق مصنف نے اصولاً تو تسلیم ظاہر کی ہے۔ مگر ممبران کی بابت لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبداللہ صاحب پشاوری داخل کئے جاویں جس کا مطلب یہ ہے کہ مولانا مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی تو منظور ہیں۔ بہت خوب۔ اب میں مصنف کو ایک قاعدہ کی بات بتلاؤں۔ ایسے موقع پر قاعدہ یوں ہے کہ بحکم قرآنی حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا ایک ایک ممبر فریقین کا ہوتا ہے۔ تیسرا مشترک الحمد للہ مشترک ممبر پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ میں اپنی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب کو پیش کرتا ہوں جو میرا حق ہے۔ آپ اپنی طرف سے جس کو چاہیں پیش کریں۔ میرا کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ نہ میں آپ کی حق تلفی کروں۔ نہ آپ میری کریں۔ ناظرین! کیا میں نے اس امر میں کوئی غلطی کی ہے؟ ہرگز نہیں

امر قابل تصفیہ صرف یہ ہے کہ مصنف نے کتاب کے موضوع کو کس صفحہ پر ثابت کرنے کا ارادہ کیا ہے کیونکہ ہم نے ساری کتاب کو پڑھا ہمیں کہیں یہ نہ ملا کہ مصنف نے اپنے منصب کو چھوا بھی ہے۔ بلکہ یہی پایا کہ مصنف اپنا منصب اور موضوع سرے سے بھول ہی گیا ہے اُسے یاد نہیں رہا کہ میرا فرض کیا ہے اور میں کرتا کیا ہوں۔ اس فیصلے کے بعد کتاب کا جواب دینا ہمارا کام ہوگا۔ لاہور کا جلسہ قریب آرہا ہے۔ مصنف اور اس کے احباب سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ اس فیصلہ کی طرف جلد متوجہ ہوں گے۔

## اہلحدیث کانفرنس کے متعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے

اہل حدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ اجلاس امسال بمقام علیگڈھ منعقد ہوا۔ گو مسلسل باد و باران کی وجہ سے کسی قدر بے لطفی ہوئی۔ تاہم خدا کے فضل سے جلسے بہایت کامیاب ہوئے اور حاضرین کی تعداد ہزاروں تک رہی۔ باہر سے تشریف لانے والے علماء اور دوسرے ڈیلی گیٹوں کی تعداد چھ سو سے متجاوز تھی جس میں سوائے مدراس کے باقی جملہ حصص ہند کے قائم مقام شامل تھے۔ باوجود اس کے نہ صرف مہمانوں کو ہتقبال کا بلکہ اُن کے قیام و طعام اور جلسے کے عام انتظام کا اہتمام بھی بہایت قابلیت اور خوش اسلوبی کے ساتھ کیا گیا تھا جس کے لئے ڈاکٹر محمد اشرف خان صاحب اور شیخ محمد یوسف صاحب جنرل مرچنٹ و میونسپل کمشنر علیگڈھ خاص شکریہ اور مبارک باد کے مستحق ہیں جو اس کانفرنس کے علیگڈھ میں مدعو کرنے کے اصل محرک بھی ہیں۔ علاوہ خود مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لوگوں اور عمائد و اکابر کے بہت سے غیر مسلم برادران بھی وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ اور ۱۵ مارچ کو صاحب کمشنر بہادر و صاحب مجسٹریٹ کلکٹر بہادر ضلع بھی رونق افروز ہوئے اور بہت غور سے جلسہ کی کارروائی کو ملاحظہ فرماتے اور تقریروں کو سنتے رہے۔ اور بعد میں جو چٹھی صاحب کمشنر بہادر نے بتوسط صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع شیخ محمد یوسف صاحب کو لکھی۔ اس میں جلسہ کی اغراض کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا اور اس کو مفید و قابل قدر بتایا ہے۔ مقررین و واعظین وغیرہ میں مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی صدر جلسہ، جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، جناب مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس، جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب اور مسٹر غازی محمود (سابق دھرم پال و عبدالغفور) کی تقریریں قابل ذکر تھیں۔ مسٹر غازی نے یہ بتایا کہ آریہ سماج میں اخوت اور رواداری کا نام نہیں ہے اور اس کے متعلق اُن کا دعا محض ہاتھی کے دکھانے کے دانت ہیں الخ

(علیگڈھ گزٹ ۱۷ مارچ)

## صاحب کمشنر قسمت آگرہ کی قدردانی

جس چٹھی کا ذکر اوپر کے مضمون میں آیا ہے وہ مورخہ یہ ہے:-

In company with the collector of Aligarh I yesterday attended for a short time the final meeting of the Ahl-i-Hadis conference. I was much interested in the proceedings which I heard. All endeavours to assist men to live good lives are worthy of support.

ہم کل شام ہمراہی کلکٹر صاحب بہادر ضلع علیگڈھ اہل حدیث کانفرنس کے آخری اجلاس میں کچھ عرصہ کے لئے شامل ہوئے جو تقریریں وہاں سنیں اُن سے بہت محظوظ ہوئے۔ انسانوں کو صلاحیت کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دینے کی تمام کوششیں قابل امداد ہیں

## میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو!

### ایک نظر ادھر بھی

لاہور میں شاہی زمانہ کا ایک باغ ہے جسکا نام شالامار ہے اخیر مارچ کے اس میں بہت بڑا میلہ ہوتا ہے جس میں ہر قسم کے کام ہوتے ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی مہینوں سے اس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس میلہ کا انتظار میں ایک ایک دن گن گن کر کٹتا ہے۔ ہمارے بھائیوں نے عیدین اور جمعہ کیلئے کبھی اس سے عشر عشیر بھی اہتمام نہ کیا ہوگا دن رات عیش و طرب۔ لہو و لعب اور لغویات میں مشغول رہتے ہیں۔ لاکھوں روپیہ ایک ہی دن میں اسراف کی نذر ہو جاتا ہے سینکڑوں لغویات وہاں موجود ہوتے ہیں جن سے اجتناب کرنا بموجب ارشاد خداوندی وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (وہ مومن نجات یافتہ ہیں جو لغو باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے اور إِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا (عباد الرحمن وہ ہیں کہ اگر اتفاقاً بیہودہ شغلوں کے پاس ہو کر گزریں تو خودداری کے ساتھ گزریں) نہایت ضروری ہے خصوصاً کے ایام میں ہماری قوم کے ہزارہا آدمی فاقہ سے جاں بلب ہیں ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہر حالت میں مقدم ہو مگر ہمارا ایمان کیسا ہی کمزور اور ضعیف ہے کہ امتحان

# فتاوے

**س نمبر ۱۲۳** - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کی بیعت لینا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کیا یہ سُنت مخصوصہ تھی یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسپر کسی صحیح روایت سے عمل ثابت ہے یا اگر صحابہ کو نہیں تو تابعین یا تبع تابعین سے اسپر عمل ہو یا اگر آجکل کوئی عورت منکوحہ باجازت اپنے شوہر کے کسی صالح مسلمان مرد کی بیعت کرے تو یہ فعل جائز ہے یا نہیں اور اگر ناجائز ہے تو کس دلیل پر اور اگر جائز ہے تو کیا ایسے مرشد برحق سے پردہ کرے یا نہ - یہ بات عام مشہور ہے کہ حکیم اور مرشد سے پردہ ناجائز ہے - پردہ کا لفظ صرف عورت سے تعلق رکھتا ہے - پس یہ امر کہاں تک از روئے شرع درست ہے؟ (خریدار نمبر ۳۳۰۹)

**ج نمبر ۱۲۳** - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم قرآن عورتوں سے بیعت لی تھی مگر نہ ہاتھ لگایا نہ لگوایا - بلکہ صرف آیت قرآنی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا آخر تک پڑھ دیتے تھے عورتیں صرف زبانی ان باتوں کا اقرار کرتیں - بس یہی اون کی بیعت تھی - بہ نیت اتباع سنت اب بھی کوئی ایسا کرے تو جائز بلکہ سنت ہے مگر پردہ کا حکم سب کو ہے - خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی عورتیں بے پردہ نہ آتی تھیں جس مرد کو جس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے اوس سے پردہ ضروری ہے - حکیم سے بھی پردہ ضروری ہے الا اوسوقت جب بغیر منہ دیکھے مرض کی تشخیص نہ ہو سکے وہ امر مجبوری ہے -

**س نمبر ۱۲۴** - بدوں عذر شکار یا حفاظت زراعت یا ریوڑ (بکری وغیرہ) کتا پالنا یا رکھنا احادیث صحیحہ کے روسے منع ہے کیا بطور دلالت النص سفر میں تنہا جگہہ پر یا ایک دہ (گاؤں) میں جہاں حفاظت کا مناسب انتظام نہیں ایک مسلمان بغرض حفاظت کتا رکھ سکتا ہے؟ (")

**ج نمبر ۱۲۴** - کھیتی - مویشی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت حدیث میں آئی ہے - باقی امور مستفسرہ کی بابت نہیں آئی - ہاں ان امور پر قیاس کر کے اجازت دیجائے تو غالباً جائز ہے العلم عند اللہ

**س نمبر ۱۲۵** - ایک مسلمان کے گھر میں ایک کتا کھانا طیار ہوتے وقت اکثر آتا ہے اور وہ شخص اوس کتے کو ایک آدھ ٹکڑا روٹی کا یا کوئی خالی ہڈی دیکر رخصت کرنا چاہتا ہے مگر وہ کتا ہرگز اوس کا دروازہ چھوڑنا نہیں چاہتا اور جوں جوں اوس کتے کو مار پیٹ ہوتی ہے وہ پاؤں میں لیٹتا ہے اور اس قدر دردناک آواز سے چوں چوں کرتا ہے اور دم ہلاتا ہے کہ اس کو دیکھکر انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے - کئی دفعہ اُس کتے کو سخت مار کر دروازہ سے باہر بھی نکالدیا گیا ہے مگر وہ بہت جلد موقع پا کر پھر ڈیوڑھی میں آ کر بیٹھ جاتا ہے وہ آدمی اس امر میں نہایت پریشان ہے بلکہ اس نے اب اُس کتے پر تشدد کرنا ترک کر دیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میں اس کتے سے آدھا بھی اپنے رازق اور مالک کو قبول کرلوں تو میری نجات ممکن ہے کیا وہ مسلمان اس کتے کو گھر میں رہنے دے یا بالکل مروا ڈالے -

**ج نمبر ۱۲۵** - انسان کو اپنی طاقت کے مطابق حکم ہے - شخص مذکور سارا زور لگا چکا اس لئے وہ معذور ہے - کھانا کھلانا منع نہیں کھانا کھلا کر دروازہ سے باہر نکالدے - اس میں بھی مجبوری ہو تو بہ نیت حفاظت مکان رہنے دے العلم عند اللہ

(امرداخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۲۶** - زید مسلمان ہے اور اوس کی بیوی ہندہ بھی مسلمان ہے - اب زید کی بیوی ہندہ آریہ ہو گئی ہے لہذا زید کا نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا (خریدار نمبر ۲۹۵۵)

**ج نمبر ۱۲۶** - قرآن مجید میں حکم ہے کہ لَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ یعنی دین سے برگشتہ عورتوں کو نکاح میں مت رکھو لہذا آریہ شدہ عورت مسلمان مرد سے جدا ہو جائیگی -

**س نمبر ۱۲۷** - زید کی بیوی ہندہ کی عمر سے ملاقات یعنی ناجائز تعلق ہے لیکن اگر عمر ہندہ کو بھگاتا ہے تو قانوناً جرم ہے سزا کا اندیشہ ہے لہذا عمر ہندہ کو حیلہ بتاتا ہے کہ تو عدالت میں درخواست دے کہ میں آریہ ہو گئی زید مسلمان کے گھر نہیں رہ سکتی میرا نکاح فسخ ہو گیا - عدالت نے فیصلہ دیدیا اور علیحدگی کرادی - چند روز بعد ہندہ مسلمان ہو گئی اور عمر سے نکاح کر لیا یہ نکاح جو کہ عمر سے ہوا جائز ہے یا ناجائز - نیز زید کا نکاح اس حیلہ سے فسخ ہوا یا نہیں (")

**ج نمبر ۱۲۷** - عورت کو دین کی غیرت اتنی بھی نہیں کہ آریہ کہلانا اوسکو ناگوار نہیں تو اوس کے کفر میں کیا شک ہے - جب وہ کافرہ ہے تو اوس کے نکاح کے بچنے کی کوئی صورت نہیں - پس زید مذکور کا نکاح عند اللہ و عند الناس نہیں رہا - البتہ عمر اس گناہ کی پاداش میں سخت سزا کا مستوجب ہے لیکن نکاح اس کا چونکہ پہلے نکاح کے فسخ پر موقوف ہے لہذا صورتاً جائز ہو گا العلم عند اللہ (امرداخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۲۸** - ایک شخص بعارضہ الٰہی فوت ہو گیا - اوسکا کوئی والی وارث نہیں تھا مگر ایک شخص بنام میراں بخش اوسکا مرید ہے اور جب اوسکا جنازہ تیار ہوا تو اوس کے مرید میراں بخش اور سمی خیال صاحب قاضی مددعلی کو کہا کہ ہم نے رمضان شاہ کے جنازہ کے ساتھ باجہ ضرور لیجانا ہے - قاضی مددعلی نے اونکو منع کیا کہ یہ کام شرک و بدعت کا ہے اور اہل ہنود کی رسم ہے - وہ دونو شخص منع نہ ہوئے - قاضی مددعلی نے پھر تقاضا کیا وہ باز نہ آئے بلکہ انہوں نے باجہ منگوالیا قاضی مددعلی باجہ کی آواز سنکر واپس اپنے گھر کو چلا آیا اور وہ دونو آدمی باجے کے ساتھ جنازہ لیکر بمعہ چند اشخاص واسطے دفن کرنیکے قبرستان کو چلے گئے - آگے آگے باجہ بجتا گیا اور جنازہ پر کچھ پیسے نچھاور کئے گئے - اب ان ہر دو اشخاص سے بموجب شرع شریف کیسا برتاؤ کرنا چاہئے اور جو شخص جنازہ کے ہمراہ گئے ہوں اونکو کفطرح کا حکم ہے اور ایک شخص مسمی نھو شاہ نائب مسجد کا ہے وہ بھی قاضی کے برخلاف ہو کر جنازہ کے ساتھ چلا گیا تھا اوسکے واسطے کسطرح تعزیر لگانی چاہئے کیونکہ وہ شخص نمازی اور نائب مسجد کا تھا -

**ج نمبر ۱۲۸** - ایسے شخصوں نے بڑا گناہ کیا بھری مجلس میں اونکو توبہ کرنی چاہئے

**اطلاع** - یہ سوال بغرض غلطی جواب کے آیا تھا مگر پورا پتہ مرقوم نہ ہونے سے اخبار میں شائع کیا گیا -

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**عارضی تعطیل نہیں** دہلی سے ایک اشتہار بمہر یہ چند معززین انجمن خدام کعبہ دہلی کا آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ خدام کعبہ کی شاخ انجمن دہلی بدستور کام کر رہی ہے۔ جو اشتہار حافظ عبد الرحیم کا عارضی تعطیل کے نام سے شائع ہوا تھا وہ غلط ہے۔

**یاد رفتگاں** نہایت رنج ہے کہ مولانا غلام رسول صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کا صاحبزادہ محمد اسحاق ایک نادان معالج کے علاج سے انتقال کر گیا۔ مرحوم ابھی نو عمر اپنے والدین کی آنکھوں کا نور تھا اللہ تعالیٰ مرحوم کو داخل جنت کرے اور والدین اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

مولوی محمد الدین صاحب منڈہ ضلع جالندھر کا انتقال ہو گیا۔

جناب تارخش لغمانی جو بہت پرانے بزرگو میں سے تھے انتقال کر گئے (خاکسار محمد ولد حافظ مرحوم) ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے لئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم

**دعاء خیر** جناب مولوی حکیم مسلم خان صاحب داناپوری منصف مرداناپور متعلقہ قربانی کی بابت ناظرین سے دعاء خیر کی التماس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ میں حق کی مدد کرے آمین

**جواب طبی ۱** حافظ حکیم عبد الوہاب صاحب دہلی کوچہ نشوان کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ تسلسل البول کا علاج دہلی میں آکر مفت کرائیں یا ۵ دوا کے لئے بھیجدیں۔ اس امر کے متعلق سائل مجیب براہ راست خط و کتابت کریں۔

**تلاش** ناظرین اخبار اہل حدیث میں سے کوئی صاحب براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہل حدیث ذیل کے مستفسرہ امور کا جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

(۱) مگوک اینڈ کیلوے کلکتے میں کوئی مشہور کارخانہ ہے یا معمولی۔ بہر دو صورت اُس کا نشان پتہ کیا ہے۔

(۲) اُس کارخانہ کی گھڑیاں پائداری اور سچا وقت دینے میں انگلش واچوں کا مقابلہ کرتی ہیں یا نہیں۔

(۳) خود اُسی کارخانہ کی بنی ہوئی گھڑیاں اُس کے مینجر کتنی قیمت پر واپس خرید سکتے ہیں۔ یا واپس خریدنے کا دستور نہیں ہے۔

(۴) اُس کے کارخانے کی "ہاف ہنٹنگ واچ" طلائی اور نقرئی کس قیمت کو آتی ہے۔ یا اُس کی فہرست (کیٹلاگ) کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے؟

(خاکسار خریدار اخبار اہلحدیث ۲۱۷)

**دریافت** کتاب نسخہ عقل شعور کس پتہ اور کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے۔ احباب خریدار اخبار اہل حدیث مطلع فرماویں۔

نیز گروہ چکڑالوی کی تردید میں جو جو کتب شائع ہوئی ہوں اور جو اُن کے مصنف ہوں۔ اُن کتب کی قیمت اور پتہ سے بذریعہ اخبار اہل حدیث مطلع کیا جاوے باقی خیریت ہے۔

(رقیمہ نیاز محمد فیاض الدین خلف حکیم مولوی محمد ریاض الدین زمیندار موضع گوراہی ڈاک خانہ شیخوپورہ خریدار اخبار اہلحدیث ۲۰۴۳)

**غریب فنڈ** انگریزی فنڈ و طبی فنڈ ۵ از حکیم نذیر احمد صاحب اٹاوہ ۱ از منشی محمد کاظم صاحب اٹاوہ (جو ہمدگرانی کا عذر بھیجا مگر یہاں بعد غریب فنڈ دیا گیا) عہ۔ سابقہ ۱۱۶ جملہ ۶ م ۸ از محمد خلیل لکھنو کشن گنج سائل عہ از ابراہیم سکھو چک ضلع گورداسپور سائل عہ از محمد حسین امرتسر سائل عہ میزان کل عہ تینوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ قیمت حسب ضابطہ غریب فنڈ سے باقی عہ نمبر سائلین سال ہذا (۲۶)

**طبی سوال** مجھکو عرصہ دراز سے ضعف دماغ کا عارضہ ہو گیا ہے۔ آگے تو کم تھا مگر اب سال بھر کی یہ حالت ہے کہ ہر روز ناک میں سے پیپ گرتی ہے اور مغز اور سر ہر وقت بھاری رہتا ہے اور خشکی بہت رہتی ہے جس کے سبب سے طبیعت بہت بے چین رہتی اور لکھنا پڑھنا بالکل نہیں ہو سکتا ہے اور چھینک آتی ہے اُس وقت مغز اور سر بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ کوئی صاحب ازراہ مہربانی واسطے اللہ کے مجھکو علاج بتلادے۔ میں بہت غریب آدمی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مرض دور ہونے پر غریب فنڈ میں کچھ امداد دونگا اور شکر گزار رہونگا۔

(راقم حاجی محمد فضل حسین شہر بمبئی عبد الرحمن سٹریٹ انگاری محلہ بر دوکان حاجی جان محمد لطیف)

(۳ داخل غریب فنڈ)

**طبی جواب ۳** اکثر احباب وعدہ اجرائے اخبار فرماتے ہیں مگر ایفا نہیں کرتے۔*

بجواب طبی سوال ۳۲ نسخہ حسب ذیل تیار کر کے مریضہ کو استعمال کرائیں:-

گاؤزبان ۲۰ تولہ + ابریشم ۲۰ تولہ + آب سیب یک ثار + برادہ صندل سفید ۱۰ تولہ + زرشک شیرین ۲۰ تولہ + خس ۲۰ تولہ + مغز کدو نصف ثار + مغز خیارین نصف ثار + شیر مادہ گاؤ ۲ ثار ڈال کر عرق ۱۰ ثار کشید کریں۔ مربہ ہلیلہ زرد کلاں شستہ یک عدد کشتہ قلعی ۵ رتی ملاکر صبح شام ہمراہ ۲ تولہ شربت انار شیریں یا عرق مذکورہ بالا ۱۰ تولہ استعمال کریں۔

سہاگہ شگفتہ ۴ رتی + مروارید ناسفتہ ۴ رتی + ورق نقرہ ۱۲ عدد + سرمہ سیاہ یک تولہ + مغز تخم نیل ۶ ماشہ + شب یمانی شگفتہ ۴ رتی + کشتہ جست ۳ ماشہ + چاکسو مدبر در آب ۶ ماشہ + کوکنار یک تولہ ہمراہ عرق گلاب تین دن تک متواتر کھرل کریں رات کے وقت روزانہ استعمال کیا کریں۔

**طبی جواب ۳۰** حسب ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں مغز تخم نیم یک تولہ + مغز تخم شفتالو یک تولہ + مغز تخم بکائن یک تولہ + رسوت صاف شدہ یک تولہ + ان تمام کو کھرل کر کے دو رتی کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح و ایک شام ہمراہ شیر گاؤ نیم ثار + روغن زرد ۲ تولہ داخل کر کے قبل از طعام استعمال کریں۔

**مرہم**

موم سفید ۴ ماشہ + گلروغن ۶ تولہ + مغز ساق گاؤ یک تولہ + سفیدہ کاشغری ۳ ماشہ + کشتہ جست ۳ ماشہ۔ مرہم تیار کر لیں۔ اور رات کے وقت مقعد پر لگا لیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا

*اس سنہ سے کوئی انتہائی ۲ رقمیں غریب فنڈ مقرر کیگئی ہے جس کے بغیر طبی سوال درج نہ ہوا کریگا (اڈیٹر)

(۳۷۷)

ahmadimuslim.de

(نور الدین سند یافتہ حکیم حاذق - موچی دروازہ لاہور)

## پروگرام جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور

۲-اپریل ۱۹۱۵ء - صدر جلسہ - جناب ملک تاج الدین صاحب بی اے اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور
طلباء اسلامیہ سکول (تلاوت قرآن مجید و نعت شریف) ۹ بجے صبح سے ۹½ تک۔ افتتاحی تقریر ۹½ سے ۱۰ تک
صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بی اے بیرسٹر علیگڈھ (اردو تقریر) ۱۰ سے ۱۱½ تک
خواجہ حاجی عبد الصمد صاحب ککڑو رئیس بارہ مولہ (تقریر)
ہ چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں آ
رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولے
دوسرا اجلاس۔ صدر جلسہ
جناب میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر
منشی عبد الخالق صاحب خلیق دہلوی (نظم فریاد یتیم) ۵ سے ۵½ شام تک
مولوی احمد سعید صاحب واعظ دہلوی (تقریر - الیوم اکملت لکم دینکم الخ) ۵½ سے ۶ تک
شیخ نذیر احمد صاحب ایم اے لاہور (تقریر - میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے) ۶ سے ۶½ تک
شیخ غلام محمد صاحب طور ایم اے پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ (نظم) ۶½ سے ۶¾ تک
سید ولی شاہ صاحب سب جج درجہ اول رہتک (تقریر روح در روحانیت) ۶¾ سے ۷ تک
صدر جلسہ آنریبل خان بہادر ملک محمد امین صاحب شمس آباد
طلباء اسلامیہ کالج لاہور ۷½ سے ۸½ تک
مسٹر ہنری مارٹن صاحب ایم اے پرنسپل اسلامیہ کالج (انگریزی لیکچر) ۸½ سے

### ۳-اپریل ۱۹۱۵ء

پنجاب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس
بصدارت نواب راجہ طالب مہدی خاں صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی بہاولپور ۸½ صبح سے ۱۲ بجے تک
صدر جلسہ - خان بہادر مولوی شیخ انعام علی صاحب بی اے سشن جج حصار
مولوی عبد المجید صاحب مولوی فاضل وکیل لائلپور (نظم حمد و نعت)
علم و اتفاق ۲ بجے دوپہر سے ۲½ تک
منشی اعجاز حسین صاحب بی اے پلیڈر انبالہ (تقریر) ۲½ سے ۳ تک
مولوی حافظ عبد العلی صاحب عرف جھنڈا - گوجرانوالہ پنجابی نظم ۳ سے ۳½ تک
منشی محمد دین صاحب بی او - ایل وکیل گجرات (تقریر تہذیب اور اسلام) ۳½ سے ۴½ تک
صدر جلسہ - خانصاحب میاں نظام الدین صاحب رئیس اعظم جہانگیر
مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل قصور (تقریر - مستقبل مجہول ہو گیا باعث تسکین) ۵ سے ۶ تک
مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) (تقریر ہمارا تمدن) ۶ سے ۷ تک
صدر جلسہ - خان بہادر شیخ محمد نصیر الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر و رئیس اعظم لاہور
قاضی فتح محمد صاحب انبالوی (تقریر) ۷½ شام سے ۸ تک
مولوی محمد دین صاحب بی اے جج چیفکورٹ بہاولپور
تقریر - رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا ۸ سے ۸½ تک
خواجہ دل محمد صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج (نظم) ۸½ سے ۸¾ تک
حکیم محمد امین صاحب بیرسٹر لائلپور (تقریر - فقیر کی صدا) ۸¾ سے

### ۴-اپریل ۱۹۱۵ء

صدر جلسہ - خان بہادر آنریبل میاں محمد شفیع بیرسٹر لاہور
طلبائے اسلامیہ ہائی سکول (تلاوت قرآن مجید و نعت شریف) صبح ۸½ بجے سے ۹ تک۔
شیخ عبد القادر صاحب بی اے بیرسٹر لائلپور (تقریر) ۱۰ تک
سید محمد ظفر حسین صاحب آزاد منشی فاضل ہوشیارپوری
تقریر - دین و دنیا کا کھلی حالا سلا ۱۰ سے ۱۰½ تک
مولوی حافظ عبد العلی صاحب جھنڈا (پنجابی نظم) ۱۰½ سے ۱۱ تک
سالانہ رپورٹ و چندہ ۱۱½ سے ۱۲ بجے تک
صدر جلسہ - نواب محمد ذو الفقار علی خاں صاحب سی - ایس - آئی رئیس مالیر کوٹلہ
مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی (نظم) ۲ سے ۲½ تک
شیخ نیاز محمد صاحب ایم اے پلیڈر ہوشیارپور (تقریر) ۲½ سے ۳ تک
ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب لاہور (نظم) ۳ سے ۳½ تک
خان احمد حسین خانصاحب بی اے منصف جالندھر (نظم خیرات) ۳½ سے ۴ تک
منشی میراں بخش صاحب جلوہ سیالکوٹ (نظم) ۴ سے ۴½ تک
صدر جلسہ - خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم امرتسر
منشی محمد احسان اللہ صاحب خرم اسسٹنٹ وکیل امرتسر (نظم - بہ نغمہ خیزی زلبل نگیں خمار فتادوں) ۵ سے ۵½ تک بعد دوپہر
مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر رسالہ اہلحدیث سیالکوٹ (تقریر - دنیا کو مسلمان گروں کی ضرورت) ۵½ سے ۶ تک
مولوی فضل الٰہی صاحب راولپنڈی (تقریر) ۶ سے ۶½ تک
خاتمہ اور دعاء

## حساب دوستاں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے۔ ۹-اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ تو براہ مہربانی فوراً مجھ کو اطلاع دیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ خاکسار منیجر

۷۱-۸۲-۱۰۷-۱۳۰-۳۲۰-۴۶۵
۵۲۹-۶۸۴-۶۸۶-۶۹۹-۸۰۴-۸۲۳
۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۴۲-۱۲۶۹
۱۳۱۴-۱۴۲۴-۱۸۵۰-۱۹۲۹-۲۱۶۴
۲۲۵۲-۲۲۶۶-۲۲۶۲-۲۲۶۵-۲۴۰۶
۲۵۶۵-۲۶۴۶-۲۶۱۵-۲۶۱۸-۲۶۲۲
۲۶۳۶-۲۶۴۴-۲۶۴۵-۲۶۴۸-۲۶۵ن
۲۶۶۰-۲۶۶۵-۲۶۶۸-۲۶۶۲-۲۶۶۸
۲۹۰۸-۲۹۹۵-۳۰۱۴-۳۱۸۶-۳۱۹۰
۳۱۹۱-۳۱۹۹-۳۲۰۹-۳۲۱۳-۳۲۲۱
۳۲۵۶-۳۳۱۶-۳۳۵۶-۳۳۵۹-۳۳۶۱
۳۳۶۹-۳۴۵۰-۳۴۵۱-۳۴۵۲-۳۴۵۳
۳۴۵۵-۳۴۵۶-۳۴۵۸-۳۴۵۹-۳۴۶۰
۳۴۶۱-۳۴۶۲-۳۴۶۳-۳۴۶۵-۳۴۶۶
۳۴۶۶-۳۴۶۸-۳۴۶۹-۳۴۶۱-۳۴۶۲
۳۴۶۵-۳۴۶۶-۳۴۸۲-۳۴۸۹-
۳۶۵۶-۳۶۶۳-۳۶۶۱-۳۶۶۶
۳۶۶۶-۳۶۸۰-۳۶۸۲-۳۶۸۹-
۳۸۲۹-

× حیرت ہے کہ پنجاب کے مشہور لیکچرار خواجہ کمال الدین کا نام نہیں نہ ڈاکٹر یعقوب بیگ کا۔ خیر باشد۔ (اہلحدیث)



ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے - کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن گذشتہ ہفتہ جو خبریں ہم تک پہنچی ہیں - انکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے -

**مولوی** ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار جو گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے کرم آباد میں نظر بند ہیں - گورنمنٹ نے ان سے بیس ہزار روپے کی مزید ضمانت طلب کی ہے - مولوی صاحب نے اخبار وغیرہ کی ملکیت اپنی بیوی کے نام ہبہ کر دی ہے -

**انبالہ** کی پولیس نے لالہ رام رکھامل کی دوکان اور دیہہ کی تلاشی لی - اور بعض ادویہ کو اٹھا کر لے گئی

**مہتہ** انند کشور سابق سکرٹری بھارت ماتا لاہور کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے -

**آنریبل** بابو سریندر ناتھ بینرجی کے اخبار بنگالی کے دفتر میں ایک آہنی صندوق کی تلاشی لی گئی -

**آنریبل** رائے رادھا چرن صاحب پال کی گاڑی کی تلاشی لی گئی -

**آنریبل** نواب شمس الہدٰی جبکہ لارڈ منٹو کے بت کی نقاب کشی کی تقریب پر موٹر پر سوار ہو کر جا رہے تھے - تلاشی لی گئی - حضور عالیہ ارنے دیر سے پہنچنے کی وجہ دریافت کی - تو آپنے تلاشی کا ماجرا سنایا جس پر حضور عالیہ ارنے اظہار افسوس کیا -

**اخبار** کامریڈ کا جو ایل چیف کورٹ لاہور میں دائر تھا وہ اپیل خارج ہو گیا -

**پچھلے** دنوں سے جرمن آبدوز کشتیوں نے پھر سرگرمی دکھانی شروع کی ہے - چنانچہ انگلستان کے محکمہ بحری نے ۳ مارچ کو اعلان کیا - کہ جہازات انڈین سٹی - الورکا ٹیل - ایڈان ہال - فلوریزان - ہیڈلینڈ - اندلوسین - وارنے ڈس - جرمن آبدوز کشتیوں کے تارپیڈوں کا ہدف ہو کر غرق ہو گئے -

**جرمن** مسلح تجارتی جہاز پرنز ایٹل نامی نے فرانسیسی تجارتی جہاز گی ڈالوپ کو غرق کر دیا ہے -

**۱۱** مارچ کو محکمہ بحری انگلستان نے اعلان کیا ہے - کہ انگریزی جہاز انڈشاپر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا - مگر وہ غرق نہ ہوا

**انگریزی** تجارتی جہاز فنگل پر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ بہت جلد غرق ہو گیا

**انگریزی** تجارتی جہاز گلینارٹنی جو بنکاک (برما) سے چاول لاد کر لندن کو جا رہا تھا - جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ نصف گھنٹہ میں غرق ہو گیا

**انگریزی** سٹیمر لی وارڈن کو جرمن آبدوز کشتی یو ۲۸ نے غرق کر دیا ہے -

**ایک** انگریزی کروزر نے تجارتی جہاز مقدونیہ کو گرفتار کر لیا ہے -

**قریباً** تین چار جرمن آبدوز کشتیاں بھی ان دنوں غرق ہوئی ہیں

**انگریزی** سٹیمر گن کلونی جو کلکتہ سے ڈنڈی کو جا رہا تھا خشکی پر چڑھ گیا ہے - عملہ کے آدمیوں کا بیان ہے کہ ایک جرمن آبدوز کشتی نے اسکا تعاقب کیا تھا -

**ایک** جرمن جنگی جہاز ڈرسڈن کو انگریزی جنگی جہازوں نے غرق کر دیا ہے -

**ایک** جرمن جنگی جہاز سٹراسبرگ گم ہے جس کی بابت خیال ہے - کہ وہ کسی طوفان میں غرق ہو گیا ہے - کیونکہ اس کے پاس کوئلہ نہ تھا -

**ایک** سویڈش تجارتی جہاز گریک لینڈ جس پر سامان خورد و نوش بار تھا گرفتار کر کے انگلستان لایا گیا کیونکہ یقین کیا گیا تھا - کہ وہ جرمنی کی طرف جا رہا تھا -

**انگریزی** جنگی جہاز امیی تھسٹ جو دردانیال کے تنگ ترین حصہ میں گھس گیا تھا - اس کے ۲۳ - آدمی ہلاک اور ۴۰ مجروح ہوئے - لیکن وہ خود بغیر کسی ضرر کے واپس آ گیا -

**انگریزی** فوجوں نے جن میں ہندوستانی فوجیں بھی شامل تھیں - نیوچیپل پر جرمنوں کو سخت شکست دی بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں جرمنوں کا ۱۸ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

**روسی** سپاہ دریائے ایسر پر بڑھ رہی ہے -

**فرانسیسی** سپاہ نے ارجون میں کئی روز کی سخت جنگ کے بعد موقع دینکاٹ پر جسے جرمنوں نے نہایت مستحکم کر رکھا تھا - قبضہ کر لیا -

**انگریزی** ہوا بازوں نے ڈان اور ڈوئے کے ریلوے سٹیشنوں کو بم پھینک کر تباہ کر دیا - نیز ایک ٹرین کو بھی اڑا دیا -

**ایک** فرنچ ہوا باز نے کانفلانس کے ریلوے سٹیشن پر گولے پھینکے

**ایک** جرمن ہوائی جہاز نے کیلے پر بم پھینکے جس سے ۷ - آدمی ہلاک ہوئے -

**ایک** فرانسیسی ہوا باز نے کالمر کی بارکوں پر بم پھینکے -

**روسی** اطلاعیں ظاہر ہیں کہ مشہور آسٹروی قلعہ بند شہر پرزی میسل کی تسخیر اب صرف چند روز کی بات رہ گئی ہے -

**روسیوں** کا بیان ہے کہ وہ پولینڈ میں سخت جارحانہ کارروائی کر رہے ہیں

**برلین** کی سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ روسیوں نے مشرقی پرشیا کے سرحدی مقامات ٹوروگن اور لنگز ارگن پر حملہ کیا ہے -

**نش** (سرویہ) کا تار مظہر ہے - کہ سرویہ اور آسٹریا نے ان سولجین اسیران جنگ کا جن کی عمر ۱۸ سال سے کم اور پچاس سال سے زائد ہو - باہم مبادلہ کر لینے کا انتظام کر لیا ہے -

**انگلستان** - جرمنی - اور آسٹریا نے باہمی قرار داد سے فیصلہ کیا ہے - کہ اسیران جنگ کے کیمپوں کا ریاستہائے متحدہ کے قایم مقام معائنہ کریں گے - اور ان کی گورنمنٹوں کی طرف سے سامان رسد وغیرہ ان میں تقسیم کریں گے - انہوں نے سولجینوں کے مبادلہ کا بھی باہم انتظام کر لیا ہے -

**انگلستان** کے تجارتی بورڈ نے اعلان شایع کیا ہے کہ ہر صحیح الجسم عورت جو کام کر سکتی ہے - اور کام کرنے پر رضامند ہے - وہ اپنا نام کام کرنے والوں کی فہرست میں درج کرائے - تاکہ مردوں کو میدان جنگ میں جانے کا موقع ملے

**اخبار** پانیر کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ ترک قسطنطنیہ کے گرد قلعہ بندیوں کا ایک نیا حلقہ تعمیر کرا رہے ہیں

**التوائے جلسہ** } انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کی وجہ سے دراویں کا نوٹس کا جلسہ بجائے ۱۰ اپریل کے ۵ - اپریل کو بیرون بھاٹی دروازہ لاہور منعقد ہو گا - احباب حضرات نوٹ کر لیں - اور تبدیلی تاریخ کی اطلاع دیگر بندگان قدم کو بھی دیدیں نیازمند منیجر اہالیان سیکرٹری -

## شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

**حبوب دافع جریان** و کثرت احتلام - ان حبوب کے استعمال سے کلا علاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور حرارت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عمر

**طلاء** یہ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوئے ہیں ۔۴۰ روز کے اندر دور ہوجاتے ہیں ۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے ۔ اسکو استعمال سے فربہی ۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے - ۴ عمر

**حبوب لوبا سیر ہر قسم** - بادی ۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے - عمر

**سرمہ منور چشم** - اس سرمہ کے استعمال ہو دھند جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونیکے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے - فی تولہ عمر

**دوائی خارش ہر قسم** - اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے ۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو ۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے ۔ فی تولہ ۸ر

**منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ**

## تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۳ر

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے ۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی نیابت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے ۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے ۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والیٔ ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے ۔ کو انگریزی کا سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا ۔ اور جنگ سے تائب ہوگیا ۔ جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہوجاتے ۔ جن کو خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا ۔ جن کی دعا سے مستجیب عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکو کار ہوگئیں ۔ جو ننج پر گئے تو دستہ میں انگریزوں سے اونکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہوگئے ۔ جن کے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا ۔ الغرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پورے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپے ۲ر

**منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات**

## اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لنگی ۔ پٹکہ سوتی ۔ ریشمی و نہی دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو منگانے کے واسطے لنگی یا پٹکہ درکار ہو ۔ وہ ہماری دکان سے منگا کر مشکور فرماویں اور دو کا ندار ان کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی

المشتہر

**غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور**

## دفتر اہلحدیث کی کتابیں

**نبی نمبر** - اخبار اہلحدیث کا وہ خاص نمبر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک و مقدس زندگی کے حالات طیبہ درج ہیں ۴ر

**تقابل ثلاثہ** - توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ مع محصول صرف عمر

**سیرت البخاری** - حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری عہ

**الفاروق** - امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مصنفہ علامہ شبلی عمر

## فتوحات اہلحدیث

چیفکورٹ - ہائیکورٹ پنجاب - اودھ - بنگال - اور انگلستان کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے صرف ۴ر

**اہلحدیث کا مذہب** - مذہب اہلحدیث پر ایک جامع و مانع رسالہ ۳ر

**تغلیب الاسلام** - بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ مہاشہ دہرمپال ۔ ہر چہار جلد اصلی قیمت قریبا عہ رعایتی صرف ۸ر

**اجتہاد و تقلید** - اس رسالہ میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳ر

**منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

## اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد ۔ بے اعتدالی اور نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے ۔ نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے پہلے چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف پانچ سالانہ ہے منیجر اخبار عصر جدید میرٹھ

ahmadimuslim.de

## موسیائی

یہ موسیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ جلد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کی جاتی

**قیمت** فی چھٹانک ۲ آدھ پاؤ ۸ پاؤ پختہ ۱۶ محصولڈاک وغیرہ علاوہ۔ بیرونی ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب حکیم محمد رفیق صاحب قصبہ ڈوساؤں سے رقم فرماتے ہیں۔ آپکی موسیائی پہلے منگائی تھی باذنہ تعالیٰ مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک بذریعہ ویلو ارسال فرمادیں (۵۔ فروری سنہ ۱۹۴۶ء)

جناب نقی آدم کمال الدین صاحب الذری مقام بوتھا بوتھے افریقہ سے لکھتے ہیں۔ کہ برادری نقی آدم الذری نے مجھے ایک ڈبیہ موسیائی کی عنایت کی تھی۔ چند روز میں مجھے فائدہ معلوم ہوا۔ اور وہ آپکی دوا بہتوں کو عنایت کرتے ہیں ہر ایک کو فائدہ ہوتا ہے۔ اسواسطے ایک پونڈ کا پوسٹ آرڈر ارسال کرتا ہوں۔ وصول کرکے پارسل ارسال کرنا ۲۰ جنوری ۴۶ء

ملنے کا پتہ پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

## مفید و کار آمد کتابیں

**مباحثہ گوشت خوری** یعنی وہ مباحثہ جو آریہ ڈیبیٹنگ کلب کے پریسیڈنٹ اور اسلامیہ ڈیبیٹنگ کلب کے پریسیڈنٹ کے درمیان تحریری ہوا لفظ بلفظ درج ہے۔ رعایتی قیمت صرف ۳/

**خیر کثیر** در اثبات وجود رب قدیر۔ نئی روشنی کے مبتلیوں اور دہریوں کے مایہ ناز اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ علمی۔ عقلی۔ حسابی اور سائنٹیفک طریق سے۔ ذات ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت مدلل و مکمل طور پر ۳/

**بدور السافرہ کا اردو ترجمہ** یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین صاحب سیوطی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔ امام ممدوح نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر۔ حساب و کتاب۔ پلصراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت۔ میزان۔ نشر اعمال۔ بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ اس میں جمع کرکے احادیث نبوی کے ساتھ اُن کی تفسیر کردی ہے۔ اقوال برزخ میں یہ کتاب جامع ہے ۱۲

**انوار قدسیہ کا اردو ترجمہ** یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف ہے۔ اسمیں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے۔ اور بالتفصیل دکھایا گیا ہے۔ کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا مطالعہ کریں۔ صرف ۱۰/

**الادلۃ الجلیہ فی عقائد الاسلامیہ** اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام کے معتقدات کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے فی جلد ۸/

**داغ دل** ناول کے پیرایہ میں بیاہ شادی کے نشیب و فراز۔ خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان۔ جوان عورت اور کمسن لڑکے کی شادی کے نتائج۔ قابل مطالعہ ہیں ۳/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

... پریس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب ایڈیٹر و مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے

اخبار
# اہلحدیث
امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۲۲ — جلد ۱۲

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ۱۰۰ |
| رؤساء و جاگیرداران سے " | ۸ |
| عام خریداران سے " | ۴ |
| ششماہی | ۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس | |
| ششماہی ۳ شلنگ | |

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

# امرتسر مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۔اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

(۳۳۲)

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| اہلحدیث کانفرنس کے مہربان | ۱ |
| قادیانی مشن (مشترک کام میں شرکت) | ۴ |
| خطیب کا خطبہ | ۵ |
| خواجہ حسن نظامی اور قیامت | ۶ |
| ایک نہایت مفید تجویز | ۷ |
| دعا اور اُس کا فائدہ | ۸ |
| علمائے ہنود | ۹ |
| جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۵ ربیع الاول | ۱۰ |
| جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۱۹ ربیع الاول | ۱۰ |
| ایک عجیب قادیانی مناظرہ | ۱۱ |
| فتاوے | ۱۲ |
| متفرقات | ۱۳ |
| انتخاب الاخبار | ۱۴ |
| اشتہارات | ۱۵ |
| اشتہارات | ۱۶ |


# اہلحدیث کانفرنس کے مہربان

یا نکد الدنیا منی انت مقصر
علے الحر حتے لا یکون لہ ضد

چوتھی صدی کا عربی شاعر متنبی بڑا منہ زور ہے یوں تو اُس کو مدائح اور قبائح سے فرصت نہیں مگر گاہے ماہے کوئی نہ کوئی قصیدہ نہیں تو شعر ہی سہی قدرتی فلسفہ کا بھی لکھ جاتا ہے۔ شعر مندرجہ عنوان اسی قسم سے ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:-

آے کمینی دنیا تو اس باب میں کبھی کوتاہی نہیں کرتی کہ جب کبھی کوئی آزاد آدمی کام کو کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے مقابل کسی نہ کسی مخالف کو کھڑا کر دیتی ہے۔

یہ مطلب درصل آیات قرآنی سے مؤید ہے جنہیں فرمایا:-

كَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ

اہلحدیث کانفرنس سے پہلے جتنی انجمنیں یا مجالس اس قسم کے کام کے لئے قائم ہوئیں اُن سب کیساتھ یہی تعدانی اصول کام کرتا رہا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور، ندوۃ العلماء لکھنؤ، مدرسہ دیوبند وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ آج ہمارے سامنے بڑی امن امان کی تعلیم کا علیگڈھ کالج ہے لیکن اس کی تاریخ جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ اس میں کیا کچھ نہیں ہوا۔ جو صاحب نہ جانتے ہوں یا بھولے ہوں اُن کو مولوی سمیع اللہ خان مرحوم کی سوانح عمری پڑھنی چاہئے۔ پھر اہلحدیث کانفرنس کی نسبت یہ خیال رکھنا کہ اس کی مخالفت نہ ہوگی یا یہ ایسی ہوگی کہ اس کے اپنے سگے بھائی برادران یوسف کی طرح اس کی بدخواہی نہ کرینگے غالباً قانون قدرت سے غفلت اور سہل انگاری ہے۔ اس لئے لازم بلکہ الزم تھا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مخالفت بھی ہوتی اور

گلزار احمدی مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے اصل قیمت ہر سہ ۱۲ رعایتی ۸ (منیجر)

ضرور ہوتی۔

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ اس کانفرنس کی مخالفت کرنے پر وہ لوگ کھڑے ہوئے جن کو انسانی نگاہ میں اس مخالفت کے لائق نہ سمجھا جاتا ہوگا کیونکہ اُن کی عمر اسی اسی سال سے متجاوز ہے۔ ان کی ساری عمر قال اللہ اور قال الرسول میں گزری ہے اس لئے اُن کی آنکھیں ایسی ترقی کا زمانہ دیکھنے کو ترستی ہونگی کہ اہلحدیث کی جماعت اس معراج پر پہنچ جائے کہ اُن کے سالانہ جلسے بڑی شان و شوکت سے ہزارہا آدمیوں کے مجمعوں میں ہوں اور سب موافق مخالف اُن کے خیالات کو سنیں اور اثر پذیر ہوں۔ آہ یہ کیسا خوشگوار موقع ہے آہ یہ کیسا دلپسند سین ہے جو ایک سچے عاشق اور حدیث کے سچے شیدائی کی انتہائی مراد ہے ایسا عاشق اسکو دیکھکر بیساختہ منہ سے کہدے

ذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

مگر افسوس اس قومی ترقی اس معراج بلندی کو نہ دیکھ سکے تو وہی جن سے یہ گمان نہ ہو سکتا تھا جن کا یہ اصول تھا کہ مشترک کاموں میں ہر ایک فریق سے مل جانا چاہئے یہاں تک کہ اُن کی عین تمنا تھی کہ مرزائی بھی اُن کو کسی متفقہ اسلامی کام کے لئے بلائیں تو وہ ضرور جائیں[1] ایسے بزرگ اہل حدیث کانفرنس کے برخلاف ہو رہے ہیں!

تعزیہ داروں کو کہا جاتا ہے کہ تم لوگ سال کے بعد محرم کے شروع میں کیوں ماتم و شیون کرتے ہو اور سال بھر آرام چین سے بیٹھے رہتے ہو تو وہ اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ محرم میں کربلا کے روڑے بھی سُرخ ہو جاتے ہیں۔ یہی مثال ہمارے ان بزرگوں کی ہے سال بھر خاموش رہینگے نہ احوال خمسہ کی تصحیح ہوگی۔ نہ حواس خمسہ کی درستی۔ جونہی سالانہ جلسہ آیا ان کے خون نے جوش مارا کیوں؟ وہی قدرتی اصول جو اوپر مذکور ہوا۔

اس سال علیگڈھ کا جلسہ جس شان و شوکت سے ہوا پہلے سب جلسوں پر سبقت لیگیا۔ اسی قدر مخالفین کی طرف سے کوشش ہوئی۔ مگر افسوس اُن کی کوشش کا نتیجہ صرف اتنا رہا کہ جو کاغذ مطبوعہ یا قلمی بھیجے تھے وہ منتظمان جلسہ کے ہاتھ میں آتا وہ اُسکو فوراً سے پیشتر یہ کہکر ردی میں پھینکدیتے ؎

ایں چنیں رقاص را بائد وصولِ ایں چنیں

اس دفعہ مخالفین کے مورچے تین مقامات سے تھے۔ بٹالہ، راولپنڈی اور خاص امرتسر۔ بٹالوی بزرگ نے ایک مضمون پیسہ اخبار میں چھپوایا پھر اُس کو اشتہار کی صورت میں کر کے علیگڈھ بھیجا ہم اس موقع پر مولوی محمد ابو القاسم بنارسی کی شکایت کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو مولانا بٹالوی کے اشتہارات کو اس عزت سے باندھکر لے گئے کہ ہم ان پر مسودات لکھا کرینگے اور پیکٹ باندھنے میں لگائینگے انصاف یہ ہے کہ ان کا وزن کر کے ردی کے بھاؤ سے قیمت بٹالہ بھیجدیں! خیر یہ تو وہ جانیں اور یہ! ما را چہ!

مولانا بٹالوی کا جواب پیسہ اخبار میں دیا گیا جو درج ذیل ہے:۔

| جناب مولوی محمد حسین بٹالوی کا جواب | بزرگ پنجاب مولانا محمد حسین |
|---|---|

بٹالوی کا ایک مضمون مندرجہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۰ مارچ، ۱۲ مارچ کی شب کو بمقام علیگڈھ میں نے دیکھا جسمیں صاحب موصوف اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے۔

مولینا موصوف نے بڑی شکایت یہ کی ہے۔ کہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کی شرکت کے لئے مجھے نہیں بلایا بس یہی ایک بڑا بھاری گناہ ہے۔ واقعہ میں ہمیں بھی بلکہ ہر ایک واقف حال کو اس کا صدمہ ہے کہ مولانا بٹالوی جیسے مسن بزرگ ایسے قومی جلسے میں دیکھے نہیں جاتے بلکہ مدعو بھی نہیں ہوتے لیکن دنیا اگر عالم اسباب ہے تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔

میں مختصر الفاظ میں اس کا سبب بتلاتا ہوں:۔ شروع انعقاد کانفرنس کے موقعہ پر مولانا کو رکن بنایا گیا۔ تو آپ نے بڑی سختی سے انکار کیا۔ بلکہ محض میری رنجش کی وجہ سے اپنے رسالہ میں ایک نوٹ مخالف بھی لکھ مارا اس پر بھی امرتسر کے جلسہ کے موقع پر آپ کو دعوتی خط گیا مگر آپ نہ آئے بلکہ امرتسر میں ایک چھوٹی سی جلسی کانفرنس بڑا کے مقابلہ میں کرادی جس میں آپکے مخالف علماء کے ہیرو بنکر اہل حدیث کانفرنس پر خوب خوب تبرا بازی کی جزاھم اللہ۔

اس کے بعد پشاور کے جلسہ پر بھی آپ کو دعوت پہنچی جس کا آپ کو بھی اقرار ہے۔ اُس دعوت کے جواب میں بھی آپ نے اُسی طریق سے کام لیا جس سے پہلے لیا تھا اس لئے علیگڈھ کے جلسہ کی آپ کو دعوت نہیں بھیجی!

غالباً ناظرین کو خیال پیدا ہوگا کہ آخر اس کی وجہ کیا کہ مولانا بٹالوی جیسے بزرگ ایسی قومی مجلس سے اتنے کشیدہ ہیں کہ اُس کی بیخ کنی کے درپے رہتے ہیں (گو آپ اس ارادہ میں کامیاب نہیں ہوئے جس کا اُنہیں سخت افسوس ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ چند دنوں سے آپ نے ایک جدت اختیار کر رکھی ہے یعنی اپنے نام نامی کے ساتھ "اہلحدیث حنفی" کا ٹائٹل لگاتے ہیں جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اہل حدیث کا سادہ مذہب چھوڑ بیٹھے۔ اور ایک نئے مرکب مذہب کے پابند بنے ہیں۔ بہت خوب۔ (چشم ما روشن)

مگر جماعت اہل حدیث چونکہ اس روش کو دورنگی کا مصداق جانتی ہے اس لئے وہ بزبان حال مولانا سے عرض کرتی ہے ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

مولانا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے اختلافی مسائل کو عام جلسہ میں پیش کریں جس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوں۔ ممبران کانفرنس اس طریق کو مخل امن جان کر ہٹا دیتے رہتے ہیں۔ یہ ہے اصل اختلاف جس کی وجہ سے ہمارے بزرگ ہم سے جدا ہیں۔

**اطلاع۔** چونکہ مولانا اپنے جدید خیال پر بہت کچھ مصر ہیں اس لئے اُن کو اطلاع دیگئی تھی کہ عام جلسے میں تو اس قسم کے مسائل کا تصفیہ نہیں ہو سکتا بعد جلسہ ۱۶ مارچ۔ کا دن آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے

[1] مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کیطرف اشارہ ہے

ahmadimuslim.de

آپ تشریف لاویں۔ اور جس جس مسئلہ میں آپ کو ہم سے مخالفت ہو مجلس علماء میں بیٹھکر تصفیہ کرلیں۔ اور ہر سے مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے۔ آپ دونوں کے سوا کوئی دخیل نہ ہوگا۔

اسی سے معلوم ہوجائیگا کہ آپ کی غرض مسئلہ کی تحقیق کرنے کی ہے یا جلسہ کی مخالفت اور پریشان کرنے کی۔

۱۶ مارچ کا سارا دن ہم علیگڈھ میں رہے مگر مولانا بٹالوی تشریف نہ لائے۔ اب ہم آپ کو اعلان دیتے ہیں کہ آپ آئندہ سالانہ جلسے سے پہلے پہلے ہم سے فیصلہ کرلیں۔ مگر کیا آپ کرینگے؟ آپ کے گزشتہ ایام پر نگاہ کرکے جواب نفی میں ملتا ہے۔ افسوس۔ انا للہ۔

(خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس)

یہ تو تھی جمہوری صورت کا جواب کہ ممبران کانفرنس کی طرف سے ہمارے مکرم محترم مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے جس میں بٹالوی بزرگ تشریف نہ لائے اور لاتے بھی کیوں جبکہ اُن کی غرض ہی یہ نہیں تھی کہ مسئلہ کا تصفیہ ہو بلکہ غرض یہ ہے کہ جلسہ میں شورشر ہو پولیس کو مداخلت کا موقع ملے۔ اور آئندہ کو کانفرنس کا جلسہ ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو۔ ورنہ بھلا مسئلہ کی تحقیق منظور ہوتی تو جو دن آپکو بتلایا گیا تھا اُس میں تشریف نہ لاتے؟ کیا اب بھی آئندہ کو فخریہ فرمایا کرینگے کہ ہم نے آپ کا پشاور تک پیچھا کیا جبکہ علیگڈھ میں نہ آئے بلکہ پشاور جاتے جاتے جو لاہور کے سٹیشن پر علماء کانفرنس سے ملاقات ہوگئی تو وہاں ہی سے واپس شہر ہوگئے۔

خیر میں اس جمہوری قصے کو چھوڑ کر اپنی کہتا ہوں خاص میرے ساتھ جو مولانا کو نزاع ہے اُس کے فیصلے کے لئے جناب مرزا ظفراللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ منصف مقرر ہوچکے ہیں جو دونوں کے بیانات سنکر انشاءاللہ معقول فیصلہ کردینگے اس لئے ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ آئندہ جلسہ پر مولانا بٹالوی ضرور شریک ہونگے انشاءاللہ

دوسرے درجہ پر راولپنڈی کی مخالفت ہے۔ اس مخالفت پارٹی کے سرگروہ یا کل فی الکل ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد ہیں۔ آپ نے ایک مختصر رسالہ کانفرنس کے جلسہ میں بھیجا جس کا نام "التحذیر" تھا۔ اُس میں جناب کے بھائی صاحب نے لکھا ہے کہ میرے بزرگ برادر قاضی عبدالاحد نے یہ رسالہ نہیں لکھا بلکہ میں نے لکھا ہے۔ رسالہ کے مضمون کی بابت تو میں نہیں کہتا۔ اُس کا تو کہنا ہی کیا ماشاءاللہ سبھ نور بلکہ نورٌ علےٰ نور۔ میں صرف ان قاضی صاحب کی دیانت اور راست بازی کی بابت ایک راز ظاہر کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوجائیگا کہ یہ بزرگ دیانت اور صداقت سے کہاں تک مانوس ہیں۔ جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ رسالہ کا مصنف تو اپنے بھائی کو بنایا ہے ایسا کہ اُس میں اپنی شرکت کی مطلق نفی کرائی ہے مگر علیگڈھ میں جو رسالوں کے ساتھ خط بھیجا ہے اُس میں یہ الفاظ مرقوم ہیں:۔

از خاکسار عبدالاحد خانپوری عفے اللہ عنہ

بخدمت اخی فی دین اللہ جناب ........

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسالہ التحذیر متعدد نسخے آپ کے نام رجسٹری کرکے روانہ کئے جاتے ہیں xxx اگر حق ہو تو اس کے مطابق عمل کریں۔ ورنہ خاکسار کو اس کی خطا پر اطلاع دیں تاکہ میں اس سے رجوع کروں یا جواب صواب دوں۔

اللہ اکبر راستی بھی کیا ہی جادو ہے۔ اس خط میں صاف اقرار ہے کہ رسالہ میرا لکھا ہوا ہے اسی لئے تو اطلاع ملنے پر رجوع کا اقرار کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو کسی جونپوری قاضی کے بھائی بند کی ہوگی۔

ایک موقع پر سیند لگ رہی تھی پولیس در پے تفتیش تھی۔ قاضی صاحب جو اوپر سے آئے تو تماشا دیکھنے کو کھڑے ہوگئے۔ ملزموں کو پٹتے ہوئے دیکھکر بولے کہ ایک بات میری سمجھ میں بھی آئی ہے۔ پولیس نے رودار آدمی محنا ریش دیکھکر پوچھا فرمایئے۔ آپ فرماتے ہیں میرے خیال میں چور نے سیند اِدھر سے لگائی اور یہاں سے نکلا۔ جب وہ اس کنارے پر پہنچا تو مال کی گٹھڑی اندر رہ گئی اور میں باہر گر پڑا۔

یہی حال ہمارے (جونپوری نہیں) خانپوری قاضی صاحب کا ہے کہ مجھکو اس رسالہ کی غلطی سے اطلاع دیجئے تاکہ میں رجوع کروں۔ کوئی پوچھے آپ کون؟ غلط ہونے پر رجوع کرنا مصنف کا فرض ہے نہ کہ آپ کا۔

لیجئے صاحب ہم نے آپ کو آپ کی اس ڈبل غلطی پر اطلاع دی ہے کہ رسالہ کی نوشت سے آپنے انکار کرکے کذب بیانی کی ہے۔ آپ اس (مقدس) کذب بیانی سے رجوع کریں۔ بس یہی ایک نمونہ ہوگا آپکے آئندہ رجوع کا ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

تیسرے درجہ پر امرتسری پارٹی کی مخالفت ہے اس پارٹی کے سرگروہ مولانا احمداللہ صاحب ہیں۔ مولانا موصوف ایک مسن بزرگ ہیں۔ اسی سال سے آپ کی عمر متجاوز ہے۔ مولانا بٹالوی تو آپ کی نسبت بدگمانی سے مخل الحواس کا فتوے دیتے ہیں مگر ہم اس بٹالوی فتوے کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ ہمارے خیال میں مولانا امرتسری کے حواس بٹالوی بزرگ سے اچھے ہیں۔ خیر اس کا فیصلہ تو خود ان دونوں کے صحبت یافتہ کرسکتے ہیں۔ امرتسری پارٹی نے تجویز کیا کہ پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے مباحثہ ہو منصف مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی ہوں وغیرہ۔

میں نے ان سب صورتوں کو منظور کیا مگر یہ لکھا کہ

(ا) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہش مند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جامع مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ۔

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپنے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی۔ جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرماکر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً انہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہوگا بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

کیسا معقول جواب ہے۔ مگر امرتسری پارٹی نے

(۳۲۵)

ahmadimuslim.de

اس کے جواب میں ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں لکھا ہے کہ جلسہ بھی حسب منشاء ہمارے پندرہ روزہ علم ہو منصف کو تم ہی بلاؤ اور اخراجات بھی سب تمہارے ہی ذمہ ہونگے؛

کیا خوب! تجویز تو کریں آپ لوگ اور انتظام کروں میں اور اخراجات بھی بھروں میں۔

**ناظرین!** دنیا میں کبھی کسی نے یہ انصاف دیکھا کسی عدالت میں سُنا کہ جو تنقیح مفید بحق مدعی ہو اُسکا ثبوت بذمہ مدعا علیہ ڈالا جائے۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

بس میرے امرتسری مہربان مطلع رہیں کہ میں ان کی تجویز کے مطابق پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ مولانا محمود حسن صاحب کی منصفی بھی مجھے منظور ہے۔ مگر چونکہ یہ دونو صورتیں آپ لوگوں کی تجویز کردہ ہیں اس لئے انتظام سب آپ ہی کے ذمہ ہے اس سے انکار کروگے تو دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ دال میں کالا ہے۔ ہمت کرو حوصلہ نہ ہارو۔ پھر نہ پھرو۔ آگے بڑھو۔ مرد میدان بنو۔ مگر کیا ہوگیا ہے ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار اُن سے
وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

# قادیانی مشن

## مشترکہ کام میں شرکت

اہل حدیث کے ناظرین اور میری تقریروں کے سامعین خوب جانتے ہیں کہ میں اس اصول کا سختی سے پابند ہوں کہ میرا کوئی کیسا ہی مخالف ہو مشترک کام میں میں نے اُس سے کسی مخالفت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہونے بھی نہیں دیا۔ مگر چونکہ ملک کا خصوصاً مسلمانوں کا مذاق اس کے خلاف ہے وہ سمجھتے ہیں کہ مخالفت سے ہم کبھی شریک کار نہیں ہو سکتے جب تک ہمارے بعض امور میں توافق نہ ہو۔ اس لئے خواجہ کمال الدین صاحب اور میرا کسی جلسہ میں دوش بدوش بیٹھکر مشترک کام کرنا ایک عجیب قابل ذکر نظارہ سمجھا گیا۔ حالانکہ اسلام کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ قرآن شریف کھلے کھلے اور صاف صاف لفظوں میں ہدایت کرتا ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (نیکی اور پرہیزگاری کے کام پر متفق ہو جایا کرو) یہی ارشاد ہے جو نصب العین ہے۔ کشمیری میگزین لکھتا ہے:

| | |
|---|---|
| مولوی ثناء اللہ اور خواجہ کمال الدین ایک پلیٹ فارم پر | ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب |

اہل حدیث بلکہ اپنی جماعت کے آرگن **اہلحدیث** کے ایڈیٹر اور لیڈر ہیں۔ اُدھر یہی درجہ و مرتبہ احمدی جماعت خصوصاً لاہوری پارٹی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر کو حاصل ہے دونوں کے مذہبی عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے اور اس قدر شدت اور کثرت سے کہ کبھی ان کے مل بیٹھنے کی توقع ہی نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ طاقت اور یہ اثر اسلام ہی میں ہے کہ باوجود ان اختلافات کے جب خالص اسلامی معاملہ پیش نظر ہوتا ہے تو فروعات کو طاق پر رکھدیا جاتا ہے۔ چنانچہ یکم مارچ کے انجمن اسلامیہ مچھلی شہر (ضلع جونپور) کے جلسہ میں ایک ہی پلیٹ فارم پر مولوی ثناء اللہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے اسلامی حقائق اور اسلامی توحید اور اشاعت اسلام پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ اسی طرح یہ دونوں حضرت کشمیری انجمنوں میں (کشمیری الاصل ہونے کی وجہ سے) بھی دوش بدوش اپنے خیالات ظاہر کرتے رہے ہیں۔ لیکن جہاں اسلامی خدمات کی ضرورت ہوئی وہاں دونوں کو بلکہ تمام سمجھدار مسلمانوں کو اپنے ذاتی عقائد و خیالات کو الگ تہہ کر کے رکھنا پڑیگا جیسا کہ آج تک ہو رہا ہے اور آئندہ ہوتا رہیگا۔ پھر وہ لوگ کس قدر نادان ہیں جو کشمیری کانفرنس، یا اہلحدیث کانفرنس وغیرہ کے خلاف ہیں (کشمیری لاہور)

**اہلحدیث:۔** خواجہ کمال الدین صاحب سے تو ہمارے بہت پُرانے مراسم ہیں اور وہ ایک حد تک معقول آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا آریہ اخبار مسافر آگرہ نے قادیانی پارٹی کو لکھا تھا کہ تم اسلام کی حمایت میں بولتے ہو پہلے تم مسلمانوں سے تو چھوٹ لو پھر ہم سے مخاطب ہونا۔ اس کے بغیر تمہارا منہ نہیں کہ ہم آریوں سے اُلجھو، تو اُس وقت میں نے یہہ جواب دیا تھا کہ تمہارا (آریوں کا) یہ حق نہیں۔ سنو! اسلام کی تائید کرتے وقت اہلحدیث جیسا مخالف قادیانی جھنڈے کے نیچے کام کرنے کو تیار ہے جس پر الحکم نے بڑی شادمانی کا اظہار کیا تھا۔

میرے خیال میں ملک کو خصوصاً مسلمانوں کو ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہے جس کی غرض ہی یہ ہو کہ مشترک کاموں میں ملکر کام کیسے کئے جاتا ہے۔ آہ یہ سب خرابیاں علم منطق نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہیں اہلحدیث کانفرنس کے گزشتہ جلسہ علیگڈھ میں بحث بالتفصیل بیان کیا تھا کہ اہل منطق نوع کے درجے میں تو دوسری نوع کو الگ کہتے ہیں۔ لیکن جنسیت کے درجے میں سب کو ایک جانتے ہیں۔ جنس قریب میں بھی جو تمیز رہتی ہے وہ جنس بعید میں نہیں رہتی۔ اسی لئے ہر طبقہ اپنے اپنے خواص میں ممتاز رہے۔ مگر جونہی اسلام کی عزت کا ذکر آوے تو وہاں مولانا جامی مرحوم کا شعر سامنے رہنا چاہیئے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی!
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مچھلی شہر میں خواجہ صاحب سے ہماری خوب بنی مگر ایک بات میں خواجہ صاحب کی شکایت بھی سُنی گئی جس کی بابت میں بطور اظہار امر واقع کے کہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کا غلبہ نہ ہوتا تو مولانا پارٹی بہت کچھ آپے سے نکل جاتی۔ خواجہ صاحب نے اثناء تقریر میں مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو شخص نافع الناس ہوتا ہے اُس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے کتنی لمبی عمر پائی، مولوی نور الدین صاحب نے لمبی عمر پائی۔ پھر بطور وزن شعر سر سید اور نواب محسن الملک کی عمروں کا ذکر بھی کیا اتنے ہی میں علماء کرام نے سمجھا

ahmadimuslim.de

کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر کرکے موضوع جلسہ سے نکل رہے ہیں جھٹ سے مولوی ابوبکر صاحب جوسپوری نے آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا دراصل مرزا صاحب کے اُس الہٰی فیصلہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ یہ ہوگا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا؛ خواجہ صاحب اسپر متنبہ ہوئے اور سنبھلکر بولے کہ ہاں مولوی صاحب بھی بہت عمر پاوینگے۔

میری غرض اس واقعہ کے اظہار سے یہ ہے کہ ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس مضمون کو ایسی سمجھی ہوئی ہے کہ مشترک کام میں بھولے سے بھی خصوصیات کا ذکر نہیں کرتی۔ ورنہ پچھلی سنہ میں خواجہ صاحب ایک تھے اور ہم متعدد۔ مولوی ابراہیم، غازی محمود، مولوی نور محمد، مولوی ابوبکر وغیرہ، لیکن ہماری طرف سے اثنار تقریر میں کوئی لفظ ایسا نہ نکلا ہوگا جس میں قادیانی مشن پر اشارتاً بھی حملہ ہو۔

امید ہے خواجہ صاحب بھی آئندہ کو اس کا لحاظ رکھا کرینگے۔

**رقابت** خدا کی شان ایک ہی فرقہ ہے اور اختلاف مزاجات کا یہ حال ہے کہ خواجہ صاحب اور اُن کے دوست تو متمنی ہیں کہ ملکر کام کریں مگر قادیانی پارٹی کو جلن ہے کہ یہ کیوں ملتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ۱۴ مارچ کے پرچے میں بطور طعن ہمکو کہتا ہے کہ لاہوری پارٹی سے تو تم اب بغلگیر ہونے والے ہو خدا کرے ہم جلدی بغل گیر ہوکر قادیانی پارٹی کو مخاطب کریں ؎

جدا ہو یار سے تم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا، نصیب جدا

## خطیب کا خطبہ

دہلی کے اخبار خطیب میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے۔ مضمون کیا ہے علم طبقات یا اسماء الرجال کا ایک حصہ ہے۔ ملک کے چیدہ چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ہر ایک کی طرز زندگی پر مخلصانہ نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے مضمون ہذا کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ علمار ملت کا۔ دوسرا پولیٹیکل لیڈروں کا۔ علمار ملت کے ذیل میں مولانا اشرف علی۔ مولانا احمد رضا۔ مولانا شاہ سلیمان حافظ جماعت علی شاہ اور اس خاکسار کا ذکر کیا ہے۔ ہر ایک کی طرز زندگی پر مصلحانہ نکتہ چینی کی ہے میں بہت خوش ہوں کہ میرے ایک مخلص نے مجھے میرے عیوب پر اطلاع دیکر حق دوستی ادا کیا جزاھم اللہ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ نکتہ چینی کہاں تک قابل اصلاح ہے تاکہ میں اُس کی اصلاح کروں۔

میرے تذکرے سے پہلے حافظ صوفی جماعت علیشاہ کے تذکرے میں آپ فرماتے ہیں:-

"لیکن باوجود ان تمام اوصاف کے ایک بشری کمزوری اُن (حافظ جماعت علی شاہ) میں یہ پائی جاتی ہے کہ ان کی انجمن کے جلسوں میں اور ان کے رسالہ میں اور تقریبات عرس میں زیادہ تر ان ہی کی مدح و ثنا میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور یہ ذاتی مدح سرائی ان کے لئے عام رائے کے موافق نیکنامی کا ذریعہ نہیں ہو سکتی دوسری بات یہ ہے کہ اُن کے مرید نقشبندیہ سلسلہ کی محبت میں دیگر سلسلوں کو حقارت سے دیکھتے اور اُن کے متعلق سبک الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ شکایت نئی نہیں ہے مدت سے ایسا ہو رہا ہے جس پر میں نے ان کو ایک آدھ دفعہ توجہ بھی دلائی مگر اس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا جس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ باتیں جو اُن کے مریدوں سے سرزد ہوتی ہیں اُن کے منشاء و مرضی کے موافق ہیں"

ناظرین اس بیان کے بعد میرا تذکرہ سُنیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں:-

**مولانا ثناء اللہ** عصر جدید کے علمار میں مولانا ثناء اللہ صاحب بھی ایک خاص پایہ کے عالم ہیں۔ ان کی تحریر و تقریر میں بہت لطف اور علم کا نرالا انداز ہے۔ اہل حدیث کانفرنس کی بنا ان ہی کی بدولت پڑی۔ اہل حدیث کے ساتھ کانفرنس کا لفظ ایسا ہی بے جوڑ ہے جیسے صوفی کے ساتھ آل انڈیا اور کانفرنس کے الفاظ بے میل معلوم ہوتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ نے بھی مخالفین اسلام کے سامنے بڑا کام کیا ہے اور اس معاملہ میں وہ اپنے حریف قادیانیوں سے کچھ کم نہیں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ گروہ بندی کا بُرا نا مرض جو اگلے علمار میں تھا ان میں بھی موجود ہے۔ کبھی صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب پر حملے کرتے ہیں کبھی دوسرے علمار صوفیہ پر۔ ان کا قلم اعتراضات کا عادی ہو گیا ہے۔ بعض اوقات اُن کے اخبار اہل حدیث میں صوفیوں کے خلاف ایسے دل آزار مضمون چھپ جاتے ہیں جن کو دیکھکر کوئی متحمل آپے میں نہیں رہ سکتا۔ تاہم ان کی شخصیت بہت ملنسار ہے۔ اور وہ ہر فرقہ والے سے خواہ اُس سے کیسی ہی مخالفت ہو ملنے جلنے میں تعصب نہیں کرتے۔ (خطیب ۲۲ مارچ)

**ایڈیٹر:-** حافظ جماعت علی شاہ کی بابت جو الزام ہے اُس کا جواب تو خواجہ صاحب نے خود ہی دیدیا کیونکہ جس امر کی نکتہ چینی خواجہ صاحب نے حافظ صاحب پر کی ہے وہی میں کیا کرتا ہوں کہ حافظ صاحب دعوے تو کرتے ہیں فقیری کا مگر عمل اُن کا دنیاوی بادشاہوں کا سا ہے۔ جو اپنی مدائح سنکر خوشی میں انعام و اکرام دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ صاحب کے رسالہ انوار الصوفیہ ہی میں لکھا تھا کہ ایک شخص نے آپکے سامنے قصیدہ پڑھا جس میں یہ شعر بھی تھے ؎

عدو جن کے داغ ہیں میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

اُس شاعر کو تمغہ اور سند خلافت عطا کرکے مرید بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ایسا انعام تو متنبی کو بھی سیف الدولہ سے نہ ملا ہوگا۔

غرض میں جو حافظ جماعت علیشاہ کی بابت کہتا ہوں

※ بقیہ جلد ۷ صلا۔

اخبار خطیب کا یہ قابل دید خاص نمبر جو ۲۸ اخباری صفحوں پر شایع ہوا ہے ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر ناظرین دفتر خطیب دہلی سے منگوالیں۔

ahmadimuslim.de

تو وہی کہتا ہوں جو خواجہ صاحب نے کہا۔

ہاں صوفیاء کے برخلاف مضامین کا اہلحدیث میں نکلنا مجھپر الزام عائد نہیں کرسکتا۔ وہ مضامین میرے نہیں ہوتے۔ اخبار قوم کی رائے کا آئینہ ہے صرف میری رائے کا نہیں میں تصوف کا حامی ہوں اسکی جا بجا میں اہلحدیث ہی میں اس کی حمایت پر نوٹ لکھا کرتا ہوں۔ اگر خواجہ صاحب معاف فرماویں تصوف اور چیز ہے بدعات اور شرکی رسومات اور ہیں میں اُس تصوف کا قائل ہوں جو حضرت مخدوم العالم شیخ عبد القادر اور سید الطائفہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے ملفوظات میں ملتا ہے میرا رسالہ شریعت و طریقت ملاحظہ ہو۔ نہ اُس تصوف کا جو پیران کلیر یا پاکپٹن میں آج کل نظر آتا ہے۔ میں فرقہ بندی کا سخت مخالف ہوں۔ لیکن اپنے ناقص علم کے مطابق کچھ اپنے اعتقاد اور کچھ اعمال رکھتا ہوں جو کسی کے موافق اور کسی کے مخالف ہونگے۔ اُن خیالات کی اشاعت بھی کرتا ہوں۔ مثلاً یہی کہ:۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

یا یہ کہ:۔

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اِن معنے سے کوئی صاحب مجھکو بھی کسی فرقہ میں شمار کرلیں تو اُن کا اختیار ہے ورنہ میں تو اپنے آپکو اصل اسلام کا پابند جانتا ہوں اور اُس درجہ تجرد پر سمجھتا ہوں جہاں پر فرقوں کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

خواجہ صاحب! میں تو فرقہ بندی کا ایسا مخالف ہوں کہ دنیا میں کوئی نہ ہوگا بلکہ معاف فرمائیے آپ بھی نہ ہونگے۔ ثبوت یہ ہے کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ اس میں میری نگاہ حضرت عثمان، حضرت امام ابوحنیفہ، امام بخاری اور حافظ ابن حزم رضی اللہ عنہم پر ہے جنھوں نے اس قسم کی آزادی اور حریت کا ثبوت دیا ہے جزاہم اللہ۔

خواجہ صاحب! کیا آپ بھی فرقہ شکنی کا ایسا ثبوت دے سکتے ہیں؟ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغِ رخِ زیبا لیکر

---

# خواجہ حسن نظامی اور قیامت

از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

یہ امر ایک حد تک تمام مسلمانوں کے قلوب میں جما ہوا ہے کہ قیامت کا دن بہت قریب ہے خواہ وہ اس کے مطابق عمل کریں یا نہ کریں لیکن بیساختہ لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتا ہے کہ "یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے" جب کوئی بڑی بات کوئی بڑا حادثہ ہوتا ہے اُسوقت یہ آواز زیادہ سنائی دیتی ہے۔ زلزلہ، قحط یا کسی اعجوبہ کا ظہور یا جنگ عظیم یہ سب اس کی تازہ کرنیوالی چیزیں ہیں۔ جنگ طرابلس کے بعد بلقان کی جنگ نے اس کو زیادہ بڑھایا۔ اب عالمگیر جنگ نے تو یقین دلا دیا کہ بس اب عنقریب وہ باتیں ظہور میں آنے والی ہیں جو قیامت قائم ہونے کی پہلی علامت قرار دی گئی ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کا نام عنوان مضمون میں اسلئے دیا گیا کہ جنگ طرابلس کے وقت سے انھوں نے خوب اور پیشین گوئیوں کو ملاکر پانچ چھ رسالے اس باب میں چھاپ ڈالے چونکہ مسلمانوں کے قلوب بعض اسلامی ممالک کے نکل جانے سے ایک گونہ بےچین ہو رہے تھے وہ رسالے ہاتھوں ہاتھ لئے اور ہزاروں کی تعداد میں بکے۔ رسالہ سنوسی وغیرہ میں زیادہ تر مدار اُن کے خواب پر ہے لیکن اسی سلسلہ میں ایک رسالہ کتاب الامر کے نام سے شائع کیا ہے جس میں سب سے زیادہ خرابی جو ہے وہ یہ ہے کہ حدیثوں میں قیامت کی علامتیں جو دخان وغیرہ مذکور ہیں اُن کی ایسی تاویلیں کی ہیں کہ الامان۔ غالباً اس سے بڑھکر تاویل القول بما لا یرضے بہ قائلہ کی مثل ملنی مشکل ہے۔ مثلاً علامات قیامت سے ایک علامت دخانی بیان کیگئی ہے اسکی تاویل انھوں نے تمباکو سے کی ہے اور وہ بھی نوشیدنی اور خوردنی دونوں کو لیکر اس کی عمومیت اور کثرت ثابت کی ہے۔ یہ ایسی تاویلیں ہیں کہ اس سے اہلحدیث کو خواہ نخواہ ایک طرح کی تشویش پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ یہ تاویل وَيُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا (ہماری آیتوں اور نشانیوں میں کجی اختیار کرتے ہیں) کی مصداق ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہم اس کو مفصل بیان کرینگے اور ایک ایک تاویل کو جو انہوں نے علامات قیامت میں کی ہے دکھائینگے فانتظر۔

تاریخوں کے دیکھنے سے یہ امر نہایت واضح ہوجاتا ہے کہ ہر زمانہ میں جبکوئی ہائلہ واقع پیش آیا ہے تو حدیثوں کی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کی توجہ ہوجاتی ہے۔ اسلام میں جب تاتاریوں کا فتنہ ہوا۔ اُس کو لوگوں نے یاجوج ماجوج سے تاویل کی اور یقین ہوگیا کہ بس اب سد سکندری ٹوٹ گئی اور فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا کا زمانہ آگیا۔ اسی طرح جب جب کوئی زلزلہ شدید یا قحط شدید آیا تو اسی طرح کا گمان ہوا اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابر و باد کا سامان دیکھکر گھبرا اٹھتے جیسا کہ حضرت عائشہ کی روایت اس باب میں صریح موجود ہے۔

امام سیوطی کے زمانہ میں جو ۹۸۰ھ کا زمانہ تھا ایک مفتی صاحب نے ایک موضوع مگر لوگوں میں شہرت یافتہ حدیث کی بناء پر یہ فتوے دیا کہ سنہ ایکہزار میں امام مہدی آخر الزمان صاحب الامر اور دجال کا ظہور ہوگا اور عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اترینگے اور نفخ صور وغیرہ علامات قیامت ظاہر ہوجائیں گی۔

وہ حدیث موضوع یہ ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یمکث فی قبرہ الف سنۃ یعنی آپ اپنی قبر میں ہزار سال تک نہ رہینگے۔ امام سیوطی پر جب یہ فتوے پیش کیا گیا تو بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ حدیث موضوع ہے اور درحقیقت تھی بھی غلط۔ لیکن امام صاحب نے اپنی وسعت نظر اور وسیع معلومات کی بناء پر جو فتوے دیا وہ بھی اس زمانہ میں آکر غلط ہوگیا۔ امام صاحب نے یہ دعوے کیا تھا قول اولا الذی دلت علیہ

ahmadimuslim.de

الاثار ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علی الف سنۃ ولا تبلغ الزیادۃ خمسۃ مائۃ یعنی اس دعوے کے غلط ٹھیرانے کے بعد میں پہلے باعث پر کہتا ہوں کہ جس بات پر آثار دلالت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس امت کی مدت ایک ہزار سے زیادہ ہوگی لیکن وہ زیادتی پانچسو سے آگے نہ بڑھے گی۔ (غرض کہ ۱۵۰۰ء میں قیامت قائم ہوگی) آج ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی کا یہ دعوے بھی غلط ہوگیا کیونکہ امام صاحب نے اپنے زمانہ میں (جو ۸۹۸ھ کا زمانہ ہی) ایک ہزار سنہ میں قیامت آنے کو اس لئے باطل فرمایا تھا کہ طلوع شمس از مغرب و خروج دجال و ظہور مہدی و نزول عیسٰے علیہما السلام وجملہ علامات قیامت کے لئے دو سو برس کا زمانہ چاہئے اور خروج دجال کا وقت اخیر صدی ہے۔ پس اس حساب سے ابھی دو سو برس سے زائد ہوجاتے ہیں اور مجموعہ اوقات ہزار سے بڑھ جاتا ہے اور ایک ہزار میں صرف ایکسو سال باقی ہیں۔ پس یہ کہنا کہ ایک ہزار کے خاتمہ پر قیامت ہوگی غلط ہوگیا، انتہے۔

لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ امام سیوطی کی اسی تقریر سے اُن کا دعوے بھی باطل ہوجاتا ہے کیونکہ دجال کا خروج اخیر صدی ہے اور جملہ علامات کے لیے دو سو برس کا زمانہ چاہئے پس ۱۴۰۰ھ کے خاتمہ میں دجال کا خروج ہے اور دو سو برس اُس کے بعد چاہئیں پس مجموعہ ایک ہزار چھ سو برس ہوجاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جس بات کو اللہ پاک نے اس طرح مخفی رکھا کہ اپنے رسول تک کو نہ بتایا مقربین فرشتوں کو بھی نہ بتایا۔ تمام مقربین بندوں کے بارے میں فرمایا وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ یعنی ان بندوں کو یہ خبر بھی نہیں کہ ہم کب اُٹھائے جائینگے۔ اور فرمایا فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا[علہ] اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل ؑ کے جواب میں مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ[علہ] من السائل فی خمس لا یعلمہا الا اللہ تعالٰے (مشکوۃ) اُس کو ضعیف آثار اور اقوال صحابہ اور روایات اسرائیلیہ سے ہم کیونکر جان سکتے ہیں۔ حقیقت امر یہ ہے کہ بہت سی باتوں کو مرور زمانہ بتا دیتا ہے کہ یہ غلط ہے جسے معلوم نہیں کہ متقدمین کیا سمجھتے ہونگے۔

پس ہمیں قیامت کا علم اُسی کے حوالہ کرنا چاہئے جس نے فرمایا ہے لا یجلیہا لوقتہا الا ھو (یعنے قیامت کو اپنے وقت پر وہی ظاہر کریگا) اور فرمایا: وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ وقت مقرر اُس کے پاس ہے، یعنی اُس کا علم کسی کو نہیں ہے معلوم نہیں کہ ابھی دنیا کب تک قائم رہے گی اور کیا کیا رنگ بدلیگی۔ اور کون کون نوابغ اپنے اپنے وقت پر آکر نوابغی کرینگے اور کون کون صاحب حکومت اپنی اپنی فرعونیت دکھلائینگے۔

امام صاحب نے اپنے رسالہ کا نام تو بہت صحیح فرمایا الکشف عن مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف لیکن دعوے غلط فرمایا ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علی الالف ولا یبلغ الزیادۃ خمسمائۃ شائد امام صاحب کی یہ غرض ہو کہ آثار خواہ ضعیفہ ہوں یا کسی قسم کے وہ دلالت کرتے ہیں کہ یہ امت پندرہ سو برس سے آگے نہ بڑھیگی خود امام صاحب کا یہ دعوے نہو۔

بہرحال اس ساری بحث اور مرور زمانہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نص قرآنی اور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں آثار ضعیفہ بالکل بیکار ہوجاتے ہیں صحیح حدیث اور قرآن نے صاف صاف فرما دیا تھا کہ قیامت کا وقت یا اس امت کی عمر کوئی نہیں جانتا لیکن آثار ضعیفہ سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور رسول اللہ صلعم ساتویں ہزار کے تھوڑا قبل دنیا میں تشریف لائے لیکن مرور زمانہ نے اس ضعیف نہیں بلکہ موضوع اثر کو غلط کردیا۔ اور یہ قاعدہ مسلم رہا کہ نقل صحیح عقل صریح کے مخالف نہیں واللہ اعلم بالصواب

علہ تو کس بات میں ہے اُس کے ٹھیراؤ کے بیان سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اُس کی (یعنی سب بیخبر ہیں)

علہ مسئول عنہا یعنی میں جس سے قیامت کا سوال کیا گیا ہے سائل (جبرئیل) سے زیادہ نہیں جانتا۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا "مسلم"

## ایک نہائت مفید تجویز

جناب سکرٹری صاحب اہل حدیث کانفرنس۔ سلمہ اللہ تعالٰی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بادب التماس ہے کہ خاکسار کے چند ناقص خیالات جو درج ذیل ہیں اگر مناسب ہو تو کانفرنس میں پیش کر کے مشکور فرماویں۔ تردید یا تائید میں بحث کا اور بشرط ضرورت عملی جامہ پہنانے کا زرین موقع ہوگا۔ وھو ہذا:۔

اہلحدیث کانفرنس کے فرائض اشاعت سنت و توحید۔ اس ظلمتکدہ میں زمانہ سابق کی تجدید وغیرہ وغیرہ۔ جس قدر اپنی نوعیت میں اہمیت رکھتے ہیں۔ اُسی قدر اعلٰے پیمانہ پر تحصیل زر کے وسائل سوچنا اور اُن کا بہم پہنچانا بھی ضروری ہے۔

بلاشک متعلقین کانفرنس اس صیغہ میں انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اراکین انجمن پوری جدوجہد سے کام لے رہے ہیں۔ اور حقیقت میں بھی باوجود کام کرنے والوں کے کانفرنس کے بقا و دوام کا راز اسی زر ہی میں مضمر ہے۔

اس کے متعلق خاکسار کا ایک مختصر مضمون بہ عنوان بالا اہلحدیث کے کالموں میں قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا، نمودار ہوا تھا جس کے تحت میں صاحب ایڈیٹر نے پُرزور الفاظ میں تائیدی نوٹ بھی لکھا تھا مگر اس کے متعلق تاحال کوئی عملی کارروائی عرصہ وقوع میں نہیں آئی۔ بطور یاددہانی بلیں چند الفاظ میں اس کا اعادہ کئے دیتا ہوں:۔

کانفرنس کے وسیع پیمانہ پر ایک تجارتی، صنعتی کمپنی ہو جس کا سرمایہ خدا کرے کئی لاکھ ہو۔ قیمت فی حصہ عہ یا عہ* ہو۔ بہی خواہان کانفرنس حتی الوسع حصص خریدنے اور فروخت کرنے میں سعی بلیغ فرماویں۔ نفع سے ایک تہائی یا نصف کانفرنس کا حق ہو باقی حصہ داروں کو تقسیم کیا جائے مزید تفصیل کے لئے اخبار ملاحظہ ہو جس میں اصل مضمون درج تھا۔

اس طریق سے وہ جملہ تکالیف جو عدم وصولی زر کی وجہ سے کانفرنس کو لاحق ہوتی ہیں انشاء اللہ رفع

* حصے کی قیمت میں میرا اختلاف ہے میں عہ رہے بے انتہا تک قیمت سمجھتا ہوں تاکہ سب لوگ شریک ہوسکیں (ایڈیٹر)

(۳۴۹)

ہو جائینگی اور کانفرنس بغیر اس کے کہ کسی پر بار ہو۔ بغیر اس کے کہ کسی کے آگے دست سوال دراز کرنے کی محتاج ہو اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائیگی اور مستحکم کھڑی ہو جائیگی۔ اور وہ مشکلات جو دیندار اور اور باوقار اصحاب کو تبدیلی وقت اور دلشازش زمانہ کی وجہ سے پیش آتی ہیں ایک حد تک دور ہو جائینگی کیونکہ آج کل اُن اصحاب کے لئے جو تجارت پیشہ نہیں ہیں روپیہ لگانے کے دو طریق ہیں:۔

(۱) ڈاک خانہ یا بنک میں جمع کرانا۔

(۲) کمپنیوں میں روپیہ لگانا اور نفع اور نقصان کا ذمہ وار بننا۔

پہلی صورت میں تو حرمت سود مانع ہے اور سود نہ لینے کی حالت میں عدم نفع۔

دوسری صورت اگرچہ بظاہر جائز معلوم ہوتی ہے مگر یہ کمپنیاں ممنوعات شرعی اشیائی کی تجارت اور سودی کاروبار سے محفوظ نہیں۔

اگر مندرجہ بالا تجویز اپنے اندر کوئی وزن رکھتی ہے تو میں یہ بھی عرض کر دینا برمحل سمجھتا ہوں کہ اکثر نادار بھائی یکمشت روپیہ ادا نہیں کر سکینگے۔ اُن کے لئے ماہواری قسطیں مقرر کیجاویں تاکہ جتنے حصص وہ خریدنا چاہیں باسانی خرید سکیں۔

اگر میرے بزرگ اس خیال کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں اور جلسہ ہی میں ممبروں کو نامزدگی کا موقع دیں تو غالباً ایک سال تک کانفرنس اپنا خرچ خود برداشت کرنے کے قابل ہو جائیگی۔ فیاضوں کی فیاضیاں اس آمد کے علاوہ ہونگی۔ اور وہ بجائے اس کے کہ کانفرنس کو گرنے سے سطح پر لادیں اس کو اعلےٰ سے ارفع کرینگی۔ اللھم یسر امورنا۔

(جگادھری۔ ایک ناتوان) یکم مارچ ۱۹۱۲ء

**ایڈیٹر**:۔ تجویز نہایت مفید ہے۔ اس کمپنی کا نام **اہلحدیث کمپنی** ہو۔ اور صدر دفتر اس کا دہلی ہیں۔ مجھے خیال ہے کہ میرے دوست کہینگے کہ ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کی کوشش سے محمدیہ کمپنی قائم ہوئی جو آخر ٹوٹ گئی! اسکا جواب یہ ہے کہ محمدیہ کمپنی کے ٹوٹنے سے جو تجربہ ہوا ہے اُسی سے توقع ہو سکتی ہے کہ اہل حدیث کمپنی نہیں ٹوٹیگی انشاء اللہ اس سال تو جلسہ ہو گیا۔ آئندہ جلسہ تک اس کا فیصلہ ہو جائے تو کیا عجب بنارس کے جلسے میں اہل حدیث کمپنی کا افتتاح کیا جائے۔

یاد رہے کہ جو صاحب اہلحدیث کمپنی کی تائید کریں مہربانی سے اپنی شرکت کی رقم سے بھی اطلاع دیں خاکسار سردست دو سو روپیہ داخل کریگا۔ انشاء اللہ۔

(ابوالوفاء)

## دُعا اور اُس کا فائدہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ ترغیب و ترہیب میں ہے عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر من الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی۔

یعنی ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خوش معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ اُس کی دعا تکلیف کے وقت قبول کرے۔ اُس کو چاہئے کہ آرام کے وقت زیادہ دعا قبول ہونے کے لئے مانگے اور ترمذی کی روایت میں ہے قال رسول اللہ صلعم ان الدعاء ینفع مما نزل و مما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا نازلہ و غیر نازلہ دونوں کے لئے مفید ہے۔ اے خدا کے بندو دعا کیا کرو۔ آیت قرآنیہ و حدیث نبوی سے دعا کا کرنا ثبوت ہے اور مفید ہونا بھی۔ میں چند دعائیں اور وظیفے دفع بلیات کے لئے عرض کرتا ہوں تاکہ ناظرین اہلحدیث فائدہ اُٹھاویں۔

اوّل ہر روز دعا بعد سورۃ تغابن دوم ختم بخاری شریف۔ سوم حصن حصین دلائل الخیرات و حزب البحر چہارم آیت الکرسی اور آخر رکوع سورۃ بقر کا۔ پنجم لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کا وظیفہ۔ ششم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہفتم أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ہشتم: فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ نہم۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ دہم۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔ یازدہم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ دوازدہم۔ اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت۔ سیزدہم۔ بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار۔ چہاردہم یا حفیظ یا سلام؛

ان دعاؤں کے سوا حدیث کی کتابوں میں اور بھی دعائیں دفع بلیات و آفات کے لئے مروی ہیں۔ اگر کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ دعا طاعون کے لئے بھی کرنی چاہیے یا نہ کیونکہ جب یہ بیماری مرتبہ شہادت کا ہے تو شہادت کو دفع کرنا نہ چاہئے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ طاعون مومنین اور اتقیاء کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافرین و اشقیاء کیلئے عذاب ہے اور ایک شے کا کسی کے لئے رحمت اور کسی کیلئے زحمت عقل کے قیاس کے برخلاف نہیں ہے۔ دیکھو بعض ماکول و مشروب صحیح کے لئے نافع ہیں اور مریض کیلئے مضر۔ جیسے دریائے نیل کا پانی فرعون اور قوم فرعون کے لئے باعث ہلاکت تھا۔ اور موسائیان کے لئے باعث رحمت و راحت۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ صحابہ کے لئے ذریعہ تقویت ایمان و حصول ثواب تھا اور کفار کے لئے ذریعہ لعنت و پھٹکار۔ باقی رہا طاعون اس کے لئے اس وجہ سے درست ہے۔ طاعون شرعاً وخز جن ہے یا یوں سمجھو شیطانی مرض ہے اور ہماری شامت اعمال کا ثمرہ ہے۔ شیاطین اور جنات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور اُن سے پناہ مانگنا شرعاً فرض ہے اور دعا شہادت کو مانع نہیں ہے۔ دیکھئے بوقت قتال دشمن کے وار کو بذریعہ سپر کے شرعاً جائز بلکہ مامور بہ ہے اور مخالف کے حملے سے بچنا شرعاً جائز ہے۔ باوجود اس کے اگر اہل اسلام کفار کے ہاتھ سے مقتول ہوئے تو یقیناً شہید ہونگے اور وار کے روکنے سے درجہ شہادت سے محروم نہیں رہتے۔

ahmadimuslim.de

البتہ اگر قتال سے فرار ہونگے۔ اور خلاف حکم شارع کے اُس کو کار ثواب اور سپر سمجھینگے تو ضرور عذاب کے مرتکب ہونگے۔ علیٰ ہذا القیاس دفع طاعون کیلئے دعا اور ورد و اذکار منافی شہادت اور رحمت کے نہیں ہے۔ غور کیجئے جہاد سے شہادت حقیقی حاصل ہوتی ہے مگر حدیث میں وارد ہے لاتتمنوا لقاء العدو (یعنی دشمن کے مقابلہ میں تمنا نہ کرو۔ وقت قتال نصرت اور فتح کے لئے دعا کرنا اور نہایت استقلال اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کرنا اور پیٹھ نہ دکھلانا حکم شارع سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(عبدالعزیز خریدار اہلحدیث نمبر ۳۴۷۶)

## طعامِ ہنود

ازمولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

اس مسئلہ میں فاضل ایڈیٹر کی رائے بہت ہی صائب ہے کیونکہ ہنود کی حالتیں مختلف ہیں۔ حکیم محمد مجیب الرحمٰن صاحب کے ضلع کی وہ حالت ہے جو حکیم صاحب نے تحریر فرمائی۔ لیکن ہمارے ضلع کی حالت اس کے خلاف ہے: اس طرف کے ہنود برتنوں کی بڑی چھوت اور بڑی حفاظت اور بڑی صفائی رکھتے ہیں۔ بغیر مٹی سے ملکر دھوئے ہوئے کھانے پینے کے لئے استعمال نہیں کرتے اور اُن ظروف میں جو کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اُن میں پیشاب وغیرہ گندی چیزیں نہیں رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ ہر جگہ کے ہنود کی حالت یکساں نہیں۔ اور ہنود میں بھی مختلف طبقے ہیں۔ اسفل طبقے کی حالت جداگانہ ہے۔ اعلےٰ طبقہ میں برہمن چھتری، راجپوت، اگروالے، گوالے، یہ سب بہت زیادہ صفائی رکھتے ہیں: ان کے علاوہ اور ہنود کی قوموں میں اتنی صفائی نہیں۔ لہٰذا مسئلہ یہی ہے کہ حسب تجربہ و حالت عمل کرنا چاہئے۔ اگر مطلق غیر صفائی کا احتمال نہو تو شوق سے بلا احتیاط کھا لینا غیر مناسب نہیں جیسا کہ آپ نے یہودیوں کا یا مشرکوں کا کھانا پانی استعمال فرمایا ہے دیکھو حدیث طویل[عہ] عورت مشرکہ مزادہ والی جس کو معہ مشتر حضرت علی پکڑ لائے تھے اور اُس کا پانی لیا گیا تھا اور کچھ سوال بھی اُس سے نہیں کیا گیا کہ یہ تیرا ظرف کیسا تھا اور تو نے اسے دھو کر پانی اس میں بھرا ہے یا گندہ ہے؛ مکہ معظمہ میں جب تک آپ تشریف رکھتے وہاں کے اُن مشرکین سے کچھ احتراز نہ تھا جو سادہ مزاج تھے اور آپ سے مخاصمت نہ رکھتے تھے۔ مدینہ میں تشریف لیجانے کے بعد یہودیوں اور نصرانیوں کے کھانوں سے کوئی پرہیز نہ تھا حتےٰ کہ جنگ خیبر میں عبداللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک بڑا کپا اوپر سے پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں دیکھ کر اچھل پڑا۔ کہ اسے اٹھا لوں۔ میری نگاہ پلٹی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ دیکھکر مجھے شرم آگئی (اس سے معلوم ہوا کہ بلا احتراز اور بلا تغیر مال غنیمت میں کھانے پینے کی چیزیں جو ملتی ہیں لوگ اسے کھا لیتے۔

لیکن وہ حدیث جس میں اہل کتاب کے ظروف کے استعمال کی ممانعت وارد ہوئی اُس کے الفاظ پر غور کیجئے تو پتہ چلتا ہے کہ اس ممانعت میں کوئی راز مخفی ہے۔ سوال کا لفظ یہ ہے؛ انا بارض قوم اہل کتاب (ہم اہل کتاب کی قوم کی زمینداری میں رہتے ہیں) یعنی غلبہ انہی کا ہے افنا کل فی آنیتھم (کیا اُن کے ظروف میں کھائیں) اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب ہی کی قوم غالب تھی اس غلبہ کی وجہ سے مسلمانوں کے اخلاق، عادات، طرز معاشرت، ساری باتیں فنا ہو کر انہیں اہل کتاب کی خو بو، طرز معاشرت مسلمانوں میں آجانیکا بلا شبہ احتمال قوی ہے اس لئے روک دیا گیا۔ اسی لئے گو اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کو نکاح کرنا درست ہے لیکن چونکہ آج غلبہ انہی کا ہے اس لئے جو مسلمان کسی نصرانی عورت سے شادی کرتے ہیں بجائے اس کے کہ الرجال قوامون علی النساء اپنا اثر اُس پر کیا ڈالتے کہ خود اسی رنگ میں رنگ کر کرسچن یا بددین یا لا مذہب ہوجاتے ہیں۔ اور بجائے شکار کرنیکے خود انہی کے مذہب و ملت کے شکار ہوجاتے ہیں اسی بنا پر بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایسے وقت میں اہل کتاب سے پرہیز لازم ہے۔

پس خلاصۂ قول یہ ہے کہ جہاں ہنود اپنے ظروف میں بد احتیاطی کرتے ہوں وہاں بھی احتیاط لازم ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے ظروف میں اگر وہ ناپاک اور حرام چیزیں رکھتے ہوں تو بھی وہ ظروف بغیر غسل کردہ دھوئے نہیں استعمال کرنے چاہئیں۔ اور انکے کھانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ویکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل ومع ھذا لو اکل او شرب فیہا قبل الغسل جاز ولا یکون اٰکلا ولا شاربا حراما ھذا اذا لم یعلم بنجاسۃ الاوانی فاما اذا علم فانہ لایجوز ان یشرب ویاکل منہا قبل الغسل ولو شرب او اکل کان شاربا واٰکلا حراما یعنی مشرکین (کفار) کے ظروف میں قبل دھونے کے کھانا پینا مکروہ ہے۔ اور اگر قبل دھونے کے کھا پی لیوے تو جائز ہے اور اس شخص کو حرام کا کھانے والا یا حرام کا پینے والا نہ کہینگے۔ یہ اس وقت میں ہے جبکہ ظروف کی نجاست نہ معلوم ہو اور اگر معلوم ہوگی اور ظروف میں حرام چیزوں کا استعمال ہوا ہے تو قبل دھونے کے اُن ظروف کا استعمال جائز نہیں۔ اور اگر باوجود علم نجاست کے انہیں کھا پی لیویگا تو حرام کا کھانے اور پینے والا کہا جائیگا۔

فتح الباری میں ہے (باب آنیۃ المجوس)

والحکم فی اٰنیۃ المجوس لا یختلف مع الحکم فی اٰنیۃ اھل الکتاب لان العلۃ ان کانت لکونہم تحل ذبائحہم کاھل الکتاب فلا اشکال او لا تحل کما سیاتی مذکورا فالاٰنیۃ التی یطبخون فیھا ذبائحہم

یعنی اہل کتاب کے ظروف اور مجوس کے ظروف کے استعمال کے بارے میں ایک ہی حکم ہے ایک مختلف حکم نہیں ہے۔ کیونکہ علت ایک حکم ہونے کی اگر یہ قرار دیجائے کہ مجوس کا ذبیحہ اہل کتاب کی طرح حلال ہے

[عہ] یہ ایک حدیث طویل ہے جس کو صحیح بخاری میں امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

ahmadimuslim.de

ولیغرفون قد تنجست بملاقات المیتة فاهل الکتاب کذالك باعتبار انهم لا یتدینون باجتناب النجاسة و بانهم یطبخون فیها الخنزیر ویصنعون فیها الخمر وغیره ویؤید الثانی ما اخرجه ابوداؤد والبزار عن جابر کنا نغزو مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فنصیب آنیة المشرکین فنستمتع بها فلا یعیب ذالك علینا لفظ ابی داؤد فی روایة البزار فنغسلها وناکل فیها

تو کوئی اشکال نہیں یا مجوس کا ذبیحہ حلال نہ کہا جائے اور یہی صحیح ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے تو علت ایک حکم ہونے کی یہ ہے کہ وہ ظروف جن میں مجوس اپنے ذبیحے پکاتے ہیں اور وہ ظروف جو کہ نکالتے ہیں وہ مردار کے مخالطت سے ناپاک ہو گئے پس اہل کتاب کا بھی یہی حال ہے کیونکہ اہل کتاب بھی نجاست سے پرہیز کرنے کا دین مذہب نہیں رکھتے اس لئے کہ اپنے ظروف میں خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں اور ان میں شراب وغیرہ رکھتے ہیں۔ دوسرے احتمال کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسکو ابوداؤد اور بزار نے اخراج کیا ہے کہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہو کر جہاد کرتے تو مشرکین کے ظروف پاتے اسکے استعمال سے فائدہ اٹھاتے تو اس امر کو ہم آپ پر معیوب نہیں جانتے یہ ابوداؤد کا لفظ ہے۔ اور بزار کی روایت میں ہے کہ ہم اُن ظروف کو دھو کر اُن میں کھاتے (پیتے)۔

دیکھو وہ ظروف جنمیں اہلی گدھے پکتے تھے جس کے بارے میں منادی کرائی گئی تھی ان اللہ و رسولہ ینھیٰکم عن الحمار الاھلیة فانھا رجس (یعنی خدا اور رسول اہلی گدھے کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں) اُن کے بارے میں وارد ہوا فقام رجل من القوم فقال نھریق ما فیھا او نغسلھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او ذالك یعنی ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کیا ہم ان ظروف سے گوشت کو پھینکیں اور ان ظروف کو دھو ڈالیں؟ تو آپ نے فرمایا اچھا یہی سہی۔

لیکن کھانے کے بارے میں جو مسئلہ عالمگیری میں ہے ولا باس بطعام المجوس کلہ الا الذبیحة بہت صحیح

ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کھانا بے احتیاطی سے پکایا گیا ہے یا اس میں لحم خنزیر یا اور کوئی حرام یا نجس چیز ملی ہوئی ہے تو البتہ اس حالت میں پرہیز ضروری ہے۔ بہر حال اہل کتاب یا ہنود یا مجوس یا مشرکین سب کا حکم ایک ہی ہے جسکے یہاں بے احتیاطی ہو وہاں پر پرہیز لازم ہے خواہ اہل کتاب ہو یا مشرک ہندو یا کوئی اور جو احتیاط رکھتا ہے اُس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہندو یا مشرک من حیث مشرک یا ہندو ہونیکے ان سے کھانے پینے کا احتراز نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدت کی ناپاکی ان کے قلوب میں ہے نہ کہ ظروف اور کھانوں میں۔ البتہ محبت اور موالات ایک علیحدہ چیز ہے جس سے صراحتاً ممانعت کی گئی ہے واللہ اعلم۔

(عبد السلام مبارکپوری عفی عنہ از مبارکپور)

## جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ربیع الاول

بابت حدیث

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنٰکم

حدیث مذکورہ بالا میں حضور اقدس روحی فداہ صلعم نے عالم کی کمال فضیلت کے اظہار اور سامعین کے ذہن نشین کرنے کے لئے کفضلی علی ادنٰکم مثالاً و تشبیہاً ارشاد فرمایا۔ تاکہ عالم کی بے انتہا فضیلت معلوم ہو۔ اس سے بہتر کوئی اور طریقہ اظہار کمال فضیلت کے لئے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ اور کلیہ ضروری نہیں بلکہ ادنے مشابہت اور مماثلت کافی ہوتی ہے جیسے زید کالاسد یہاں پر صرف مماثلت فی الشجاعت مقصود ہے۔ اسی طرح حدیث مذکور میں صرف اظہار نفس فضیلت منظور ہے کما لا یخفے علی العلماء المعانی والبیان۔ اور شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اشعة اللمعات میں بزیر ترجمہ حدیث مذکور فرماتے ہیں:۔

خیال باید کرد کہ ایں چہ مبالغہ ہست۔ اوّل فضل آں حضرت صلعم بر انبیاء مرسلین ہست خصوصاً بر صحابہ خصوصاً بر آنکہ از ہمہ ادنے ہست۔

پس معلوم ہوا کہ حضور اقدس نے صرف اظہار کمال فضیلت کے لئے مبالغتاً و مثالاً کفضلی علی ادنٰکم ارشاد فرمایا ہے فقط والسلام

(خاکسار ابوالحیا سجاد حسین بادلی مقیم مین پوری)

## جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ ربیع الاول

بابت آیت

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا

خاکسار کے نزدیک آیت مذکورہ میں حَرَّمَ بمعنے اَلْزَمَ یا اَوْجَبَ ہے پس اس صورت میں آیت کے معنی بالکل صاف ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ اور نہ اس صورت میں اس امر کی کوئی ضرورت رہتی ہے کہ لفظ مَا اور اَنْ پر کوئی بحث کیجائے بلکہ ان دونوں کو علے اقوال المفسرین جس طرح چاہو رکھو مگر حَرَّمَ کو بمعنے اَلْزَمَ یا اَوْجَبَ قرار دینے میں آیت کے معنے بالکل بے تکلف ہو جاتے ہیں۔ یعنی اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ آؤ میں تمکو وہ باتیں پڑھکر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تمپر لازم یا واجب کی ہیں (وہ یہ ہیں) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ الخ

اور اہل لغت نے بھی حَرَّمَ کے معنے وَجَبَ کے لکھے ہیں۔ چنانچہ صاحب صراح نے لکھا ہے۔

قال الکسائی معناہ وَجَبَ۔ یعنی کسائی نے کہا کہ حَرَّمَ کے معنے وجب کے ہیں۔

پس اس صورت میں کوئی دقت نہیں رہتی اور آیۃ کے معنے بالکل واضح اور صاف ہو جاتے ہیں فقط۔ والسلام۔

(خاکسار ابوالحیا سجاد حسین بادلی مقیم مین پوری)

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۲ر (مینجر)

## ایک عجیب قادیانی مناظرہ

حسن اتفاق سے خاکسار کو ایک خانگی کام کے لئے سرگودہا میں جانا پڑا۔ بعد فراغت اپنے کام کے سرگودہا سے جب رخصت ہو کر بطرف غریب خانہ روانہ ہوا۔ اور اسٹیشن سرگودہا پر آکر ٹکٹ لیکر ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہوا۔ جس گاڑی کے کمرہ میں خاکسار سوار ہوا۔ اُسی کمرہ میں ایک اور صاحب بلباس مولویانہ ادھیڑ عمر میرے مقابل آبیٹھا۔ جب گاڑی وہاں سے چل پڑی تو اُس صاحب نے مجھکو کہا کہ میں جناب مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کا خادم ہوں آپنے آج تک مرزا صاحب کے سلسلہ میں بیعت کیوں نہیں کی کون سا امر مانع بیعت رہا؟ میں نے کہا مرزا صاحب کا دعوے مسیح موعود ہونے کا غلط تھا پھر بیعت کیسی؟ پھر وہ ذرا مسکرا کر کہنے لگا کہ مرزا صاحب کے حلقہ بگوش چھ لاکھ آدمی ہیں کیا یہ حقیقت پر صاف دلیل نہیں۔ میں نے کہا سر سید احمد کی جماعت اس سے کئی حصے زیادہ ہے۔ دیانند سرسوتی کی جماعت بھی آپ کی جماعت سے تعداد میں زیادہ ہے۔ حافظ جماعت علیشاہ علیپوری کی جماعت بھی آپکے زیادہ ہے۔ سر آغا خان کی جماعت بھی مرزا صاحب کی جماعت سے بہت زیادہ ہے۔ اس سے آپ کی حقیقت کہاں ثابت ہو سکتی ہے؟ پھر وہ کہنے لگا کہ جس مخالف نے مرزا صاحب کے مقابل سر اٹھا کر مخالفت کی آخر وہ ذلیل ہو کر مرا کیا ایسے شخص کو آپ کاذب کہہ سکتے ہیں؟ میں نے کہا جس مخالف نے مرزا صاحب کی مخالفت میں قدم اُٹھایا وہی فتح و نصرت کے ساتھ کامیاب ہوا۔ آخیر پر سب سے زیادہ مخالف اور سخت سے سخت زک دینے والے مولینا شیر اسلام فاضل امرتسری ماشاء اللہ موجود ہیں۔ جن کے ساتھ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا پھر آپ جانتے ہیں کہ اُس آخری فیصلہ کا نتیجہ کیا نکلا کہ اُس فیصلہ والی شرط کے تھوڑے عرصہ بعد آنجہانی چل بسے اور مولانا صاحب تاحال زندہ موجود ہیں۔ اور دندناتے ہوئے آج تک مرزائی مسیحیت کی قلعی کھول رہے ہیں۔ اور اسی بحث میں آپ کی جماعت کے ہیرو صاحب ایڈیٹر الحق دہلوی نے تین سو روپیہ نقد بھی نذر کیا جو شہر لدھیانہ میں عطا فرمایا تھا۔ کیا مرزا صاحب کی بیعت کے لئے کوئی عاقل تیار ہو سکتا ہے۔ ایسے مسیح موعود کو دُور سے سلام ہے۔ اسبات پر جو عوام الناس قہقہہ لگا کر ہنسے وہ بیان کرنا فضول ہے کیونکہ ہماری اس گفتگو کے وقت گاڑی کے کمرہ کے جملہ آدمی ہمارے اردگرد بشوق بیٹھے تھے۔ پھر وہ مرزائی صاحب کہنے لگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود اخبار اہلحدیث میں لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے اس تحریر کے موجب مولوی ثناء اللہ کا جو رتبہ ٹھیرتا ہے آپ خود وزن کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ یہ ثابت کردیں کہ مولانا صاحب نے اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے تو بیعت مرزا صاحب کی فی الفور کر لونگا اُس نے کہا کہ آپ اخبار اہل حدیث اُن سے منگا کر دیکھ سکتے ہیں میں نے کہا کہ عرصہ سے میں اخبار کا خریدار ہوں۔ پھر دوبارہ منگانے سے کیا فائدہ۔ ہمارے پاس اہلحدیث کے فائل بہت مدت کے موجود ہیں۔ پھر وہ صاحب کہنے لگے کہ ہمارے ہاں ایک پاکٹ احمدیہ چھپی ہوئی ہے اُس میں صاف لکھا ہے کہ فلاں تاریخ کے اہلحدیث میں یہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا میں نے مبلغ پانچ روپے کھول کر سامنے رکھدئے اور کہا کہ اگر آپ اس امر کے متعلق یہ لفظ اخبار اہلحدیث کے کسی پرچہ میں دکھلا دیویں کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے تو یہ صہ[1] آپ کو انعام دیتا ہوں۔ آپ ورق گردانی کی محنت میں یہ انعام حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ یہہ تحریر نہ نکال کر پیش کر سکیں تو آپ اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث مشتہر کر دیویں کہ میں نے رجوع بحق کر لیا ہے۔ یہ سنکر سواری کے جملہ اشخاص نے واہ واہ کا آوازہ کیا۔ مرزائی صاحب پھر ارشاد فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ موضع بھلوال میں آئیں ہماری جماعت کے یہاں چند افراد ہیں اور وہاں سے پاکٹ احمدیہ بھی مل سکیگی۔ وہاں چل کر ملاحظہ کر لیویں۔ میں نے کہا کہ گو میں نے ٹکٹ پنڈی بہاؤالدین کا لیا ہوا ہے مگر میں اتر سکتا ہوں بشرطیکہ آپ مجھکو تحریر کر دیویں کہ نہ نکالنے پر خرچہ و ہرجانہ پیش کرونگا۔ مگر وہ صاحب اس سے انکاری ہوگئے کہ آپ حق کے طالب ہیں یا روپیہ کے۔ ہاں شاید آپ کو ثناء اللہ والا جسکا تمام جماعت اہل حدیث کو پڑ گیا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو خود پانچ روپیہ سامنے رکھے ہوئے ہیں پھر مجھکو خواہ مخواہ بدنام کرنا عجب انصاف ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا ہرجہ کا تمکو معاف کرتا ہوں آپ یہ تو تحریر کر دیویں کہ اگر میں یہ عبارت نہ نکال سکا تو توبہ کر کے مسلمان خادم اہل حدیث ہو جاؤنگا۔ مگر وہ تحریر سے بھی انکاری ہوگئے اور لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کردیں۔ میں نے ہرچند عوام الناس کو تالیاں بجانے سے منع کیا مگر عوام الناس زمیندار کب باز آسکتے تھے۔ اُن صاحب کا نام غلام حسین یا غلام حسن عرف مولوی ہے ان کے پاس اخبار الفضل قادیان کا پرچہ جاتا ہے کیونکہ اس نے مجھکو پرچہ الفضل دکھلایا تھا۔ اور کہا تھا اہل حدیث سے از حد عمدہ اور قابل دید پرچہ الفضل ہے آپ اسے دیکھیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے بڑے مرزا صاحب کی کتابیں دیکھی ہوئی ہیں آپ اب چھوٹے مرزا جی کے .... اخبار کو پیش کرتے ہیں۔ میں زمیندار آدمی ہوں اتنی فرصت نہیں کہ ایسے اخبارات کا مطالعہ کر سکوں۔ خیر اسی گفتگو میں اسٹیشن بھلوال پر گاڑی آگئی وہ صاحب تشریف لے گئے۔ اور خاکسار وہاں سے غریب خانہ میں پہنچ گیا۔

الموسل:۔ نور محمد عفا اللہ عنہ خریدار ۲۹۸۰

(از موضع میاں ضلع جہلم)

---

**صحیفہ محبوبیہ** ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴ر

**الہامات مرزا** ۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما قابل دید ہے قیمت ۵ر

**علم الفقہ** ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث قیمت ۱ر

(مینجر اہلحدیث)

[1] آپ نے کیوں نہ کہدیا کہ یہ چسکا تو ہمکو قرآن مجید نے لگایا ہے جس نے حکم دیا ہے فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا (ایڈیٹر)

(۳۲۳)

# فتاوے

س نمبر ۱۲۹ - جنبی عورت مردہ کو چھو سکتی ہے یا نہیں۔ (خاکسار حسن خان از جمالپور)

ج نمبر ۱۲۹ - اس کے منع کی کوئی آیت یا حدیث میری نظر سے نہیں گزری اس لئے جائز ہے۔

س نمبر ۱۳۰ - مردہ کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۰ - ایک روایت ہے کہ غسل دینے والا غسل کرے۔ علماء نے کہا ہے غسال کو غسل کا حکم استحبابی ہے واجب نہیں۔

س نمبر ۱۳۱ - جو حدیث میں آیا ہے کہ بی بی قضا کر جائے تو شوہر اس کا غسل دے اور شوہر مر جائے تو بی بی اس کو غسل دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی کو غسل دیا ہے یا نہیں۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱ - آں حضرت نے بیوی کو فرمایا تھا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مر گئی تو میں تجھے غسل دونگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ حدیث کا مطلب حکم نہیں بلکہ جواز ہے۔

س نمبر ۱۳۲ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل کس نے دیا تھا؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ - حضرت... کو غسل صحابہ کرام نے دیا تھا۔

س نمبر ۱۳۳ - نماز میں سورہ الحمد کے بعد کوئی سورت کی جگہ آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳ - آیت الکرسی پڑھ سکتا ہے فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

س نمبر ۱۳۴ - ایک آدمی کارخانہ ریلوے میں نوکر ہے جسکو آٹھ گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑتا ہے اور ظہر کی نماز پڑھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ اب نماز پڑھنے سے مجبور رہے اور نوکری چھوڑ نہیں سکتا (ایضاً)

(اکبر بن حسن خان سوداگر خریدار ع ۲۰۵۴ جمالپور ضلع مونگیر)

ج نمبر ۱۳۴ - عصر سے ملا کر جمع کر کے پڑھ لیا کرو (۱۰) مرد داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۵ - زید کہتا ہے کہ نماز مغرب کا وقت اس قدر نازک و تنگ ہے کہ ۵، ۷ یا انتہا یہ کہ ۱۰ منٹ کے بعد بالکل ہی زائل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد اگر کوئی نماز پڑھے تو وہ قضا سمجھی جائیگی، نہ ادا۔ اور اس پر بخاری و مسلم کی وہ حدیثیں پیش کرتا ہے کہ جنمیں بجز اس کے کہ آں حضرت صلعم نماز مغرب اس وقت پڑھتے کہ بعد فراغت نماز لوگ موقع تیر دیکھ سکتے تھے اور کوئی ثبوت نہیں بتلاتا۔ اور بکر کہتا ہے نہیں، وقت مغرب تا ابقاء شفق باقی رہتا ہے۔ وجہ کیا ہے کہ نہیں ہر نماز کا ابتدائی اور انتہائی وقت بتلایا جائے اور مغرب میں ۵، ۷ یا ۱۰ منٹ یہ بھی تا آغاز وقت عشاء ہونا چاہئے صاحب بخاری و مسلم نے محض ابتدائی وقت کی حدیثوں پر اکتفا فرمایا ہے۔ یا یوں کہئے کہ امام صاحب کو اسکے علاوہ اور حدیثیں ہی نہیں ملی۔ علاوہ بریں امام صاحب کی حدیث سے ہی صاف واضح ہو رہا ہے کہ آنحضرت نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو وصل فرمایا ہے بحالت سفر اور حضر بھی، پھر جب ظہر اور مغرب اپنے مابعد عصر اور عشاء میں بحالت وصل ایک سمجھے گئے تو پھر کون سی کنہ وصفت درمیان میں حائل ہے کہ ظہر اور مغرب کو صفت واحد سے مستثنےٰ کرتی ہے۔ ہمارے پیشوایان اسلام بہ ثبوت حدیث صحیح اس کا تصفیہ فرماویں۔ (حافظ محبوب الرحمٰن چناروی)

ج نمبر ۱۳۵ - بکر کا قول صحیح ہے منٹوں کا حساب بعد زمانہ رسالت کے ہوا ہے اس حساب پر شرعی احکام کیسے مبنی ہو سکتے ہیں۔ شرعی احکام سب قدرتی اوقات پر ہیں۔ مغرب کا وقت تا غروب شفق حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے یا سفیدی۔ حنفیہ سفید کہتے ہیں دیگر علماء سرخی کہتے ہیں سو اس کا فیصلہ آسان ہی لغت عرب موجود ہے۔ اس میں شفق کے معنے سرخی کے ہیں۔

س نمبر ۱۳۶ - جہری نمازوں میں مستورات پردہ نشین قرات بالجہر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۶ - احکام شرعیہ میں سب امت مساوی ہے تاوقتیکہ تخصیص کسی صنف یا فرد کی ثابت نہ ہو۔ عورتوں کے حق میں ایسا کرنے کی ممانعت نہیں ملتی لہذا کر سکتی ہیں۔

س نمبر ۱۳۷ - حدیثوں میں محققین اسلام نے سب سے زیادہ معتبر کس کتاب کو مانا ہے؟

حافظ عبدالرحمٰن چناوی مکان نمبر ۴ گلی ۲۵ ذریعہ عید و بخش تباکو مرچنٹ رنگون (برہما)

ج نمبر ۱۳۷ - صحیح بخاری اور مسلم کو۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۸ - ہمارے علاقہ میں ہم غریب لوگ اکثر مچھلی کا شکار بذریعہ کچھوؤں اور مینڈک کے کرتے ہیں۔ حال میں ایک فتوے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب نے حدیث مسلم شریف کے حوالہ سے اس طرح کے شکار سے منع فرمایا ہے۔

مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا"

یعنی جس چیز میں جان ہو۔ اُس کو نشانہ مت بناؤ، چونکہ کچھوؤں اور مینڈک کو مچھلی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس لئے منع ہے۔

(خاکسار عبدالصمد خریدار ع ۱۲۸)

ج نمبر ۱۳۸ - حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ زندہ جانور کو کسی خاص مقام پر کھڑا کر کے نشانہ بازی نہ کرو جیسے چاند ماری میں ایک نشان پر نشانہ مارتے ہیں۔ مینڈک یا کچھوے تو ایسے نہیں کئے جاتے بلکہ مردہ مینڈک کا گوشت کانٹے سے لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں یہ حدیث کے مضمون میں داخل نہیں پس جائز ہے۔

(۳ پائی داخل غریب فنڈ)

# متفرقات

**درخواست معافی** رحمت شاہ ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم ساکن کرپال ضلع گوجرانوالہ ایک لمبی تحریر میں بخدمت اہل اسلام عموماً اور مولوی محمد علی صاحب واعظ، مولوی نیاز علی صاحب، مولوی چراغ دین صاحب، مولوی عبد العزیز صاحب تلومیاں سنگھ مولوی محمد الدین صاحب مکتیہ ہری خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ میرے خسر مرزا محمد مراد بیگ صاحب سے میری صفائی کرادیں۔ میں ہر قسم کے شرعی گناہ سے تائب ہوتا ہوں۔ امید ہے موصوفین خصوصاً بحکم اَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ توجہ فرماویں گے۔

**انجمن اسلامیہ مچھلی شہر ضلع جون پور** کا سالانہ جلسہ شروع مارچ میں ہوا تھا جس میں بڑے بڑے نامی معززین تشریف فرما تھے۔ جناب مولٰینا ثناء اللہ صاحب، مولانا ابراہیم صاحب، غازی محمود صاحب بی اے (دھرمپال) خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی ابوبکر صاحب جونپوری، مولوی نور محمد صاحب امرتسری وغیرہ نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ مچھلی شہر کے معزز رئیس سید محمد نوح صاحب نے ایک قابل قدر نظم پڑھی۔ مولٰینا ثناء اللہ صاحب کی کوشش سے نوربافوں کے دو گروہوں میں بہت پرانی مخالفت کی مصالحت ہوگئی۔ نیز مولانا صاحب نے مسلمانوں کی ایک تجارتی کمپنی کی بنیاد بھی رکھی۔ انجمن اسلامیہ بھی مولانا صاحب ہی کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ امید ہے مولانا موصوف اپنے ان دونوں پودوں کی طرف خیال رکھینگے۔ (مختصراً۔ ایم محمد احمد از مچھلی شہر)

**درخواست اخبار** میں غریب آدمی ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری فرمادیں (واحد علی طالب علم مدرسہ اسلامیہ برہنڈہ ڈاکخانہ رامپور ہر کے ضلع مظفرپور)

**المسلم میں رعایت** میرے ماہواری رسالہ المسلم کی قیمت عہ ہے۔ جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ نے عـــہ روپیہ امداد فرمائے ہیں اس لئے ۲۰ جدید خریداروں کو ایک ایک روپیہ تخفیف کرکے عہ سالانہ پر جاری ہوسکیگا (غازی محمود بی اے (دھرمپال) ایڈیٹر المسلم لودہانہ)

**قبول اسلام** بابو شادی لعل عیسائی مع اپنی اہلیہ اور بچوں کے مشرف باسلام ہوئے اللہ تعالےٰ ثابت قدم رکھے۔ (محمد علی مدرس اول از چک ۲۴۲ ضلع لائلپور)

**یاد رفتگاں** بھائی شیخ انور علی بعارضہ براسیر فوت ہوگئے۔ ........ میرے ماموں حاجی نور محمد ساکن کڑوہ دیوال ضلع ہوشیارپور پرانے اہلحدیث تھے فوت ہوگئے۔ (محمد علی امیر چھ ضلع ہوشیارپور)

علماء کرام سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں (راقم عبد الغنی از موضع رجو ڈاکخانہ بندل ضلع دربھنگہ)

## علماء و طلباء کو خوشخبری

### چند عربی کتابیں مفت

اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب ہدیۃ المہدی کے کل حصص کی خواہش رہتی اور ان کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے، ان کو مطلع کرتا ہوں کہ مولانا ممدوح نے "ہدیۃ المہدی" کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کے لئے خاکسار کے پاس بھیجدیئے ہیں۔ اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کے لئے حسب تفصیل ٹکٹ بھی بھیجیں ورنہ بلا ٹکٹ (بیرنگ یا ویلیو) کتاب نہیں بھیجی جائیگی۔

واضح ہو کہ ہدیۃ المہدی حصہ اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم مسمّٰے بہ المشرب الوردی۔ ان پانچوں کے لئے ۲ کا ٹکٹ آئے اور ہر کتاب کیلئے علیحدہ علیحدہ ۱ کا۔ اسی حساب سے چند نسخوں کے لئے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ ان کے ہمراہ رسالہ عمدۃ الرفیق و رسالہ الاصباح بھی مفت دیئے جائینگے

پتہ یہ ہے:۔

(مولوی) محمد ابو القاسم مالک سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس)

**مفت** رسالہ حکم الکتاب مع ضمیمہ قیمتی ۸ اور رسالہ احسن المقیاس فی تقدیم الکتاب علے القیاس دونوں کے لئے ۲ محصول ڈاک آنے پر مفت (محمد ولد حافظ قادر بخش چاہ خلیل ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

**الانصاف مفت** الانصاف فی حق الکفاف مفت فی نسخہ ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجدیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

## ایک سوال بابت قیام در میلاد

بخدمت مولوی خیر الدین احمد صاحب ساکن سرسہ ضلع حصار

براہ کرم اس عربی عبارت کے معنے مشرح تحریر فرما کر مجھے سمجھادیں کہ اس کے کیا معنے اور مطلب ہے وہ عربی عبارت یہ ہے:۔

ان القیام وسیلۃ الی السجود للحز بالسجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادۃ بدون القیام کما فی سجدۃ التلاوۃ والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذالک لان السجود غایۃ الخضوع حتی لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام (غنیۃ المستملی صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ مصر) از نام احقر ابو السعید محمد عبد المجید امام مسجد قلعہ بنگا [illegible]

**درخواست دعا** میری اہلیہ عرصہ ۵-۶ ماہ سے سخت بیمار ہے ناظرین اخبار اہل حدیث سے میں مستدعی ہوں کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی فقط والسلام (اللہ شفا بخشے۔ ایڈیٹر)

(المستدعی:۔ احقر مذکور)

(۳۷۵)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق اول اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے ۔ لیکن ۲۲ سے ۲۸ مارچ تک جو خبریں پہنچی ہیں ۔ انکا خلاصہ درج ذیل ہے ۔

**حال** میں ایک جدید قانون حفاظت ہند کے لئے بنا ہے ۔ جو مندرجہ ذیل اشخاص پر حاوی ہوگا

(۱) مخالف سلطنت سے تعلق رکھنے والے ۔

(۲) فوج کو روکنے والے

(۳) غلط خبریں مشہور کرنے والے

ایسے لوگوں کے مقدمات کے لئے کمیشن مقرر ہونگے جن کے فیصلے کی اپیل نہ ہوگی ۔

انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہازوں نے درہ دانیال کے قلعوں پر سخت حملے کئے ۔

ان حملوں میں ایک فرانسیسی اور دو انگریزی جہاز غرق ہو گئے ۔ اور ایک جہاز قابل مرمت ہو گیا

مغروق جہازوں کے نام بوویٹ ۔ اوشن ۔ ایریزسٹبل تھے ۔ اور قابل مرمت کا نام گولوس ۔

کہتے ہیں کہ بحری سرنگیں سمندری لہروں سے بہ کر ان جہازوں سے ٹکرائیں

فرانسیسی جہاز بوویٹ کا تمام عملہ جو قریباً چھ سو آدمیوں پر مشتمل تھا ۔ غرق ہو گیا ۔ انگریزی جہازوں کے تمام آدمی بچا لئے گئے ۔

انگریزی فرانسیسی جنگی جہازوں نے صرف ایک دن میں قلعوں پر دو ہزار گولے پھینکے ۔

مغروق اور از کار رفتہ جہازوں کی جگہ پر کرنے کے لئے جہازات کوئین ۔ امپلیکیبل ۔ اگوی بیری ۔ اور نہری کوارٹو بھیجے گئے ہیں

اس کے بعد چونکہ سمندر میں سخت طوفان پیدا ہو گیا ۔ اس لئے درہ دانیال کی جنگی کارروائیاں ملتوی ہو گئیں خیال کیا جاتا ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھا کر ترک تباہ شدہ قلعوں کو مرمت کر رہے اور نئی توپیں چڑھا رہے ہیں

انگریزی تجارتی سٹیمر کو انھوں نے ایک جرمن آبدوز نے غرق کر دیا ۔

سات جرمن جنگی جہازوں نے گوٹ لینڈ (روسی ساحل) پر گولہ باری کی ۔

ہوائی جنگ میں صرف دو معرکے قابل ذکر ہیں ۔ (۱) جرمن ہوائی جہازوں نے پیرس میں بم پھینکے ۔ (۲) انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبروگ میں آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر بم پھینکے جن سے دو آبدوز کشتیاں جل گئیں ۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچا ۔

قاہرہ کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ اور ترکی فوج الکبرہ کی چوکی کے قریب نہر سویز کے مقابل دیکھی گئی جس کو پسپا کر دیا گیا ۔

آسٹریا کے مشہور قلعہ بند شہر پرزمسل کو چھ ماہ کے محاصرہ کے بعد آخر روسیوں نے فتح کر لیا ۔

وینس (اٹلی) کا تار مظہر ہے ۔ آسٹروی پیدل سپاہ کی سات کمپنیوں نے جو اطالوی النسل تھے ۔ اپنے افسروں کے اغماض سے روسیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئے تھے ۔

پیٹرو گراڈ پایہ تخت روس میں پرزمسل کی تسخیر پر بڑی خوشی منائی گئی

وانشا دار الخلافہ آسٹریا کی اطلاع مظہر ہے کہ پرزمسل کی فوج نے دشمن کے سامنے اوس وقت ہتھیار ڈالے جبکہ تمام ذخائر ختم ہو چکے تھے ۔

شہر کو روسیوں کے حوالے کرنے سے پیشتر آسٹریوں نے تمام قلعوں ۔ توپوں ۔ گولہ بارود وغیرہ کو تباہ کر دیا تھا ۔

پرزمسل کی تسخیر سے بقول آسٹرین کمانڈر جنگ کی عام حالت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا ۔

پرزمسل کی تسخیر سے جو روسی فوج فارغ ہو چکی ہے ۔ مبصرین جنگ کا خیال ہے کہ وہ اب کراکو کی طرف بھیجی جاوے گی ۔

پیٹروگراڈ (روسی) کا تار مظہر ہے ۔ کہ جرمنوں نے روسی پولینڈ میں جو شہر اور قصبے اور ۴ ہزار پانچ سو گاؤں تباہ کر دئے ہیں مجموعی نقصان کا اندازہ ۔ اکروڑ پونڈ کیا گیا ہے

اٹلی کے امیر البحر نے اعلان کیا ہے ۔ کہ جو اٹلی کا جہاز کسی قسم کا سامان تجارت لے کر آسٹریا کی طرف روانہ ہوگا وہ گرفتار کر لیا جاویگا ۔

جرمن اور آسٹروی سفراء متعینہ اٹلی نے اپنے ممالک کے باشندوں کو اطلاع دی ہے ۔ کہ وہ فوراً اٹلی سے روانہ ہو جائیں ۔

باوجود اس اطلاع کے بہت سے جرمن اٹلی میں جرمنی سے تازہ وارد ہو رہے ہیں ۔ اٹلی کی پولیس نہیں جاسوس سمجھکر ان کی نگرانی کر رہی ہے

آسٹریا بھی اٹلی کی سرحد پر بسرعت تمام فوجیں جمع کر رہا ہے ۔

بقول نامہ نگار پانیر معرکہ نیو چیپل میں جہاں انگریزی فوجوں نے جرمنوں کو سخت شکست دی تھی ۔ پانچسو انگریزی افسروں کا نقصان ہوا ۔

مغربی میدان جنگ میں انگریزی فرانسیسی فوجوں نے معقول ترقی کی اور جرمنوں کے بہت سے حملوں کو مسترد کر دیا ۔

جرمن ہیڈ کوارٹر میں جرمنوں کی ایک جنگی کونسل منعقد ہوئی ۔ جس میں قیصر ۔ جنرل وان فاکین ہین ۔ ولیعہد جرمنی ۔ ولیعہد بویریا اور دوسرے جرمن کمانڈر بھی موجود تھے ۔

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی کو حضور وائسرائے نے اعلیٰ درجہ کا تمغہ قیصر ہند مرحمت فرمایا ہے ۔

**دو لاکھ کا عطیہ** ۔ مہاراجہ صاحب الور نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے مسودے کے کونسل میں پیش ہونے پر مصارف یونیورسٹی کے لئے ۲ لاکھ روپے کا گراں قدر عطیہ دیا ہے ۔

دعائیں ۔ پاپ کے حکم کے مطابق تمام رومن کیتھولک گرجوں میں اس جگہ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جنگ کے جلدی خاتمہ کے لئے دعائیں مانگی جا رہی ہیں ۔ یہ دعائیں اسی نوعیت کی ہیں جیسی کہ ۷ ۔ فروری کو یورپ کے رومن کیتھولک گرجوں میں مانگی گئی تھیں ۔

پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے ۹۵ مرہٹی طلبہ کول کیلئے حکم نافذ کیا ۔ کہ ۲۷ ۔ مارچ تک طلباء واپس آ جاویں گے ۔ ورنہ مایوسی ہوگی ۔

کلکتہ کے شالامار باغ میں بم کا گولہ پھینکا گیا ۔ افسوس !

# مومیائی

۲۸/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو بان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

**قیمت** فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ کے ۲/ پانچ روپے مع محصول ڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبدالسلام صاحب مبارکپور ضلع اعظمگڈھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابہی ایک چھٹانک مومیائی جو آپکے کارخانہ سے منگوائی تہی ایک خاتون کیلئے جن کا بدن نہایت ضعیف ہو گیا تہا۔ بدن میں خون بہت کم تہا۔ جس سے کئی عوارض پیدا ہو گئے تہے۔ اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تہیں۔ اس کے استعمال سے انکو بہت فائدہ ہوا۔ انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی انکو بھی فائدہ ہوا۔ اب انکی فرمائش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیہ ارسال کیجئے۔ والسلام (۲۰ مارچ ۱۵ء)

جناب محمد عبدالرحمن صاحب پورا ہاٹ ضلع جلپائی گوڑی بنگال سے لکھتے ہیں مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے جسکو بڑا فائدہ ہوا ہے (۲۲ مارچ ۱۵ء)

جناب منشی محمد ہدایت ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تہا آپکی مومیائی سے اچھا ہو گیا۔ تین ڈبیہ اور بہیجئے (۱۳ مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ: پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

---

# سستی اور مفید کتابیں

۴۲/۵۲

**تحفۃ النساء** ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض۔ تکلیفات شکایات حیض و نفاس۔ حمل۔ اسقاط۔ اٹھرا۔ ولادت وغیرہ کے اسباب و علامات اور بچوں کے متعلق جملہ تکالیف کے اسباب و علامات اور ان کے علاج مع مفید ہدایات۔ مجرب نسخہ جات و ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عمہ رعایتی صرف ۱۰/

**لیکچرار** واعظوں۔ مقرروں۔ اپدیشکوں کیلئے اسکا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ لیکچر میں رکاوٹ کے اسباب اور رفع کرنے کے ڈھنگ لیکچرار کی مشکلات کا ذکر اور لیکچر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع مذکور ہیں۔ اصلی قیمت ۴/ رعایتی صرف ۱۰/

**تجربات ورمن** اشتہاری ادویہ پر روپیہ ضائع کرنے کی بجائے اس کتاب کے نسخوں سے مستفید ہونا بہتر ہے۔ اس میں ہر قسم کے صابون بنانے خضاب۔ بال اڑانے کا عرق۔ نوڈر۔ صابون۔ اور بالوں کے بڑھانے کا تیل وغیرہ ضروری نسخوں کے علاوہ ملک کی مختلف کارآمد صنعتوں کا ذکر ہے۔ اصلی قیمت ۴/ رعایتی صرف ۸/

**چشمۂ حیات** جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کی قدیم و جدید تحقیقات اسباب و علامات اور ان کا علاج مع مفید ہدایات و مجربات۔ رعایتی قیمت صرف ۶/

**دنیائے اسلام اور عیسائیت** اسلام نے کس طرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون کی دنیا میں رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پر آشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج ۶/

**علم طب کا نچوڑ** طب اور ڈاکٹری کے بہت سے جدید اور جالی سے مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں تالیف ۶/

**تذکرۃ النسوان ہند** ہندوستان کی متعدد مشہور ہندو دیگر عیسائی عورتوں کے تاریخی حالات ایک یوروپین کے قلم سے اصلی قیمت ۴/ رعایتی ۱۲/

**ترکی کی مسلمان عورتیں** ترکی سلطنت عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان عیسائی اور یہودی عورتوں کی رسم و رواج اور تاریخی حالات اصلی قیمت ۴/ رعایتی ۱۲/

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاک بازار ٹھیکال

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

**حبوب دافع جریان و کثرت احتلام**

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور جریان کو دفع کر کے علاوہ منی کو گاڑھا کرتے اور بڑھاتے ہیں اس کی بہتر کوئی دوا نہیں عمر/

طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اپنی حالت پر آ جاتا ہے ۔ اس کی استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عمر/

**حبوب نواسیر ہر قسم**

بادی و خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں عمر/

**سرمہ منور چشم**

اس سرمہ کے استعمال سے دھند ۔ غبار ۔ پانی بہنا دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عمر/

**دوائی خارش ہر قسم**

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوتی ہے ۔ اس کی خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو ۔ ہر قسم ایک ہی ملنے سے دور ہو جاتی ہے ۔ فی تولہ ۸/

**منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ**

## اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لونگی ۔ پٹکہ ۔ سوتی ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پگڑی درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں ۔ اور دکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی ۔ المشتہران

**غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان**

**ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور**

## دفتر اہلحدیث کی چند کتابیں

**تفسیر ثنائی اردو** } پوری کیفیت اس تفسیر کی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ۔ ہندوستان کے مختلف حصص میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے ۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے ۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو بیچ تفسیر میں تشریح کی گئی ہے ۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید

جلد اول ۔ سورہ فاتحہ ۔ بقرہ [illegible]
" دوم ۔ سورہ آل عمران ونساء [illegible]
" سوم ۔ سورہ مائدہ ۔ انعام اعراف [illegible]
" چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ [illegible]
" پنجم تا سورہ فرقان [illegible]
" ششم تا سورہ یٰسین [illegible]

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول [illegible]

**تقابل ثلاثہ** } توریت ۔ انجیل ۔ اور قرآن کا مقابلہ ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف عمر/

**اجتہاد و تقلید** ۔ اس کتاب میں اجتہاد وتقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳/

**القرآن العظیم** ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱/

**الہام** ۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱/

**دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن**

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ نماز کا کامل جواب ۔ قابل دید قیمت صرف ۱۲/

**فتوحات اہلحدیث** } پنجاب ۔ بہار ۔ دہلی ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے ۔ قیمت صرف چار آنہ (۴/)

**الہامی کتاب** } وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۲/

**منیجر اہلحدیث امرتسر**

## اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور ومعروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد ۔ بے اعتدالی اور نمود ونمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی وبیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے ۔ نہایت دلچسپ علمی و ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے ۔ ایک کارڈ بھیج کر نمونہ منگا لیجیے ۔ پہلے چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ... میرٹھ

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام لالہ مدن گوپال سنگھ پرنٹر کے چھپا اور دفتر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ، مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط:

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہوسکینگے۔



# اخبار اہلحدیث امرتسر

معظم داشتن بس حدیث مصطفیٰ

حدیث کیا ہے

نمبر [illegible] جلد ۱۲



## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | سے ؎ |
| رؤسا و جاگیرداران سے " | للعہ |
| عام خریداران سے " | سے ؎ |
| " ششماہی | عہ |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس | |
| " ششماہی ۳ شلنگ | |

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ



## فہرست مضامین


آریہ مسافر کی تہذیب (قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا) ۱
خانپوری قاضی صاحب ........ ۲
انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں میری تقریر .... ۳
اتفاق کی ایک مثال ........ ۴
قادیانی مشن (خواجہ کمال الدین اور الحکم) ..... ۴
قلعہ یا دیانی مباحثہ ........ ۵
مسافر آگرہ خبردار ........ ۵
جنگ میں اسلام کی صداقت ........ ۶
قابل توجہ انجمن حمایت اسلام لاہور ........ ۶
پیغام محمدی ........ ۷
آریوں کے پاپ۔ معاف کرلیں آپ ........ ۷
علمائے کرام توجہ فرمادیں ........ ۷
مسئلہ نبوت اور ارتقاء ........ ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ بابت فسخ نکاح مذاتیہ ........ ۹
دنیا و بلی (۱۲) منقولات (۱۳) خبریں (۱۴) اشتہارات ۱۵-۱۶


# آریہ مُسافر کی تہذیب

## قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا

مذہبی رسائل اور اخبارات کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ مذہب کی حمایت میں خود مذہب کی ہدایت سے باہر نہوں ورنہ کہا اور سمجھا جائیگا کہ یہ مذہب کی حمایت نہیں بلکہ اپنے نفس کا دل بہلاوا ہے۔ مذہب کے علاوہ گورنمنٹ کا قانون پریس ایکٹ بھی انسان کو کافی سے زیادہ سیدھا رکھتا ہے مگر جن لوگوں کی عادات اتنی کج ہوں جن کی بابت خدا کا قدرتی قانون ہے مَا تُغْنِي الْاٰيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُوْنَ اُن کو نہ کوئی مذہبی ہدایت فائدہ دے سکتی ہے نہ سرکاری قانون۔ کیونکہ وہ اپنی طبیعت میں بے بس ہوتے ہیں کسی کی ایسی دل آزاری کرتے ہوئے بقول ؎

نیش عقرب نہ از پے کین ست
مقتضائے طبیعتش اینست

اُن کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہمنے کیا کیا۔ ایسے اشخاص کسی سوسائٹی میں ہوں باعث عزت نہیں ہوتے بلکہ موجب عار اور باعث ننگ ہونے چاہئیں۔

آج جس مضمون کی طرف ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کو عموماً اور لالہ منشی رام جی کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں وہ رسالہ آریہ مسافر کے شہید نمبر میں دھرم دیو (گروکل) کے قلم سے نکلا ہے۔ راقم مذکور نے اُس میں پنڈت لیکھرام کی موت کو تمام دنیا کے برگزیدوں کی موت پر ترجیح دی ہے۔ ہمکو اس کے بُرا ماننے کا کوئی حق نہیں جس کا جس کو اعتقاد ہوتا ہے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ اپنی دوکان کی چیزوں کو سراہنا ہر ایک کا حق ہے مگر دوسری دوکان کی نسبت غلط خیالات پھیلانا تو کسی طرح جائز نہیں۔ خصوصاً ایسے خیالات کو اُس دوکان کی بابت یہ مشہور

گلزار احمدی۔ مسایۃ الجنۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت عہ ملنے کا پتہ مطبع اہلحدیث امرتسر (مینیجر)

کیا جائے کہ اس کی مٹھائی میں زہر ہے۔ ایسا کرنے والا تو غالباً آریہ سماج میں بھی قابل عزت ہوگا گو دفع الوقتی کے لئے اُسے کچھ نہ کہا جائے۔

اب سُنئے مہاشہ دھرم دیو اپنے شہید کے ذکر میں کیا لکھتے ہیں جسپر ہم گورنمنٹ کو توجہ دلانے کی حاجت نہیں جانتے کیونکہ اُس کے معلومات کے وسائل ہمارے سے خود وسیع ہیں۔ ہاں آریہ پتی ندھی کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے آرگن کو دیکھے۔

مہاشہ دھرم دیو لکھتے ہیں :۔

آہ۔ غور کرو کہ سکندر فاتح نے کس موذی شراب سے بے بس ہوکر دم توڑا۔ اور لٹیرے غزنوی نے ہیرے لعلوں کو دیکھتے اور روتے ہوئے اجل کا رستہ لیا۔ غوری اپنے غلام کے نشانہ سے تڑپ کر رہگیا۔ امریکہ کے فاتح متحدہ کی بنیاد ڈالنے والا واشنگٹن ایک باغی کے چھرے سے ڈھیر ہوگیا۔ آہ! جانباز نپولین جنگجو نپولین نے بیماری کے پلنگ پر آخری سانس نکالدیا حضرت عیسےٰ سُولی کا نشانہ بنا۔ محمد اپنے پیروں کے فتنے سے مرا۔ صفحہ ۴۹

**اہلحدیث**۔ جس حقارت اور کمینہ پن سے دنیا کے مصلح اعظم اور مسلمانوں کے ہادی، فخر آدم، افتخار بنی آدم، سید الانبیاء احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا ہے ہمیں اس کا بھی اتنا ملال نہیں جتنا کہ اس غلط بلکہ صریح جھوٹ واقعہ سے رنج ہے جو ہمارے حضور پرنور کے انتقال کا سبب بنایا گیا ہے۔

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت جو چاہیں کہیں۔ شائد سومنات کا بدلا اسی طرح نکل سکے مگر اُس کو بھی لٹیرا کہنا خدا معلوم کس زمانہ کی آرین تہذیب ہے۔ نامہ نگار اگر آرین قوم کی تاریخ سے واقف ہوتا جب وہ پنجاب میں آئے اور آکر انہوں نے یہاں کے لوگوں پر فتوحات شروع کیں تو یہاں تک لوٹا کہ ان بیچاروں کو ہمیشہ کے لئے شودر کا معزز عہدہ دے کر قانون بنایا گیا کہ شودر کو ایشور نے ہماری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنی محنت سے کہیں چار پیسے جمع کر لے تو راجہ اُس سے چھین لے (منو ۱۰ کا ۱۲۹) کیا سلطان محمود کو لٹیرا کہنے والے اپنے راجاؤں ہاں آرین قوم کے مہاتماؤں کے واقعات محمود سے اچھے بتلاسکتے ہیں۔ ہم اس سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک راجہ یا بادشاہ کی باقاعدہ فتوحات اور سلطان محمود غزنوی کی فتوحات میں کیا فرق ہے۔ راجہ کی فتوحات میں سب کچھ لوٹ لینے کا حکم خود منوجی نے دیا ہے یہانتک کہ عورتوں کو بھی لوٹ لیں (منو ۵ کا ۹۶-۹۸) پھر کس منہ سے راقم مضمون سلطان محمود کو لٹیرا کہتا ہے۔ کیا ایسا کہنے سے وہ اُسکی فتوحات کو مبدل بشکست کر سکیگا؟

یاد رکھو شریف اور بہادر لوگ مخالف بہادر کی ہمیشہ عزت کیا کرتے ہیں۔ یہ ایک کمینہ پن بلکہ بزدلانہ حرکت ہے کہ اپنے مخالف خصوصاً مردہ مخالف کو بُرائی اور حقارت سے یاد کیا جائے مگر افسوس ہے کہ لوگ مذہبی تعصب میں اس کا خیال نہیں کرتے۔

آریہ مسافر کا ہیرو پنڈت لیکھرام جب مرا ہے تو ہندوؤں کی طرف سے اُس کی زندگی پر جو ریویو کیا گیا تھا اُس کو ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ اصلی لفظوں میں دکھا کر نامہ نگار کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس آئینہ میں نظر کرے۔

پنڈت لیکھرام کی بابت اڈیٹر رسالہ سناتن دھرم گزٹ لاہور نے رائے ظاہر کی تھی۔

یہ مسلّم واقع ہے کہ لیکھرام اپنی بدزبانی اور فحش زبانی کے لئے مشہور تھا اور عام اہل ہنود کے خلاف وہ ایسی مغلظات کا استعمال کرتا تھا کہ ہندوؤں کو اُس کی صورت اور اُسکے نام سے نفرت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُسے کھانا پینا بھی ہضم نہیں ہوتا تھا۔ جب تک ہندوؤں کے دیوتاؤں، اوتاروں، بزرگوں اور قابل پرستش صاحبوں کو پانی پی پی کر کوس نہ لیوے۔ اُس نے اہل ہنود میں ایسی نفرت پھیلائی ہوئی تھی کہ اُس کے نام سے تمام اہل ہنود (سوائے معدودے چند آریوں کے) دل وجان سے بیزار تھے اور صاف کہتے تھے کہ ہندوؤں کے گھروں میں اس خیال والا آدمی کس طرح پیدا ہوگیا (سناتن دھرم گزٹ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

ہم نہیں کہسکتے یہ رائے کہاں تک صحیح ہے ہماری غرض اس کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ سلطان محمود کو لٹیرا کہنے والوں کو مخالف رایوں کا اندازہ کرادیں اور بتلادیں کہ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

اخیر میں ہم اپنا مطالبہ کھلے لفظوں میں لکھکر آریہ نامہ نگار اور دیگر آریہ مصنفین کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بیہودہ بلکہ لغو اور سراسر دل آزار دعوے کا ثبوت دیں کہ

"محمد اپنے پیروں کے فتنے سے مرا"

اگر ثبوت نہیں رکھتے تو اپنے چوتھے رسول کو یاد کرکے صاف لفظوں میں اس کو واپس لیکر مسلمانوں سے (جن کی اس بیہودہ فقرہ سے سخت دل آزاری ہوئی ہے) کھلے لفظوں میں معافی مانگیں ورنہ تاموت اُن کا پیچھا نہ چھوٹے گا؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمها

## خانپوری قاضی صاحب

گو اہل جونپور فخر کرتے ہونگے کہ ہم میں ایک شخص ایسا مشہور ہے کہ اُس کو جونپوری قاضی کہا کرتے ہیں پنجاب کا قصبہ خانپور بھی اس فخر میں کم نہیں کہ اُسکا بھی ایک فرزند دنیا میں جونپوری قاضی سے کم نہیں۔

ان قاضی صاحب سے ہماری مراد قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری مقیم راولپنڈی ہیں۔ آپ کو اس خاکسار سے ایک خاص تعلق ہے۔ پشاور کے جلسہ اہلحدیث کانفرنس پر آپ نے جو بذریعہ اشتہار چند سوال کئے تھے اُن کا جواب اراکین کانفرنس کیطرف سے دیا گیا۔ اُس کے جواب میں پھر قاضی صاحب کچھ بولے مگر کس شان سے بولے ایسے بولے کہ جونپوری قاضی کی روح پھڑک گئی ہوگی۔

المرقات فی احکام الصلوٰۃ نمبر ۱ (۳۴۴) (مشمس)

ﷺ یہ املا غالباً "ہنستا ہے" ہے (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

آپ کا چھٹ بھیا لکھتا ہے میں نے بڑے بھائی صاحب کو کہا کہ آپ ثناء اللہ کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ تو بھائی صاحب نے فرمایا اور کیا خوب فرمایا۔

ثناء اللہ میرا مخاطب نہیں × × × وہ ملزم ہے ہمارا۔ ہم نے اسپر استغاثہ دائر کیا کانفرنس اہلحدیث* کے پاس اور ہیں منتظر جواب کا ہوں اُن سے پس میں اُن کو چھوڑ کر اس ملزم کو کس طرح مخاطب بنالوں یہ عقل سے بعید ہے۔ (التجنیز ملخص)

اسی طرح کی اور بھی چند وجوہ ہیں جن سے ثابت کرنا یا بالفاظ دیگر مجھ سے جان چھڑانا چاہا ہے کہ مجھ سے اُن کا خطاب نہیں کیونکہ مجھپر اُن کا الزام ہے جس کی وجہ سے میں ملزم ہوں۔

مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان قاضی صاحب کی یہ تقریر کس اصول پر مبنی ہے۔ شرعی اصول پر۔ یا مروجہ قانون پر۔ شرعی اصول یہ ہے کہ جسپر الزام لگایا جائے وہ جواب دے جس سے اُس کا الزام رفع ہو قانون انگریزی بھی یہی ہے کہ ملزم جواب دیتا ہے جس کا سننا مستغیث پر ضروری ہے مگر قاضی صاحب کی یہ عجیب منطق ہے کہ ملزم سے جواب نہیں سُنتے بلکہ اُس کو مخاطب ہی نہیں جانتے۔

**اچھا قاضی صاحب!** آپ نے جو مولوی غازی (مرید پیر صاحب گولڑہ) پر استغاثہ کیا تھا تو وہ آپ کے ملزم تھے یا نہ؟ تو کیا اُن کے جواب کو آپ نہ سُنتے۔ یا سُنکر جواب نہ دیتے؟ واللہ اگر آپ ایسا کرتے تو واقعی آپ کو جو نپور بھیجدیا جاتا۔

یہ ہے ہمارے بڑے مولانا صاحب اور قاضی صاحب کی قابلیت اور انصاف کا نمونہ جو اہل علم کے جانچنے کو ایک مثال ہے۔ کیا عجیب انصاف اور دیانت ہے کہ جس کے برخلاف کوئی تحریر شائع کی جب اُسنے جواب دیا اور خود اُس کے جواب سے عاجز ہوئے تو کہدیا ہم اُسکو مخاطب نہیں کرینگے کیونکہ وہ ہمارا ملزم ہے۔ واہ کیا کہنے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

# انجمن حمایت اسلام لاہور

## کے جلسہ میں میری تقریر

۳ر اپریل کو جو لاہور کے جلسے میں میری تقریر ہوئی۔ اُس کا عنوان تھا "ہمارا تمدن" اس تقریر کو لاہور کے اخباروں نے اپنے اپنے مذاق اور فہم کے مطابق مختلف الفاظ میں شائع کیا۔ بعض نے کچھ۔ بعض نے کچھ۔ اس لیے ضروری ہوا کہ میں اپنی تقریر کو مختصر لفظوں میں خود شائع کر دوں۔

میں نے شروع میں آیت کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ پڑھی۔ اس آیت کی تفسیر میں میں نے کہا کہ محمد رسول اللہ کے ساتھ ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اُن کی رسالت کا قائل ہو۔ اس کی دوسری پہچان یہ ہے کہ آج اگر ہم سُن پاویں کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قبر شریف سے نکل کر خود جماعت کراتے ہیں تو کون کلمہ گو ہے جس کا دل نہ چاہیگا کہ میں اُڑ کر مدینہ منورہ میں پہنچوں۔ جس دل میں یہ شوق پیدا ہو پس وہ اس آیت کے مطابق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ میں داخل ہے۔ یہ بھی کہا "یہ سچ ہے کہ ان ساتھ والوں میں کوئی اعلےٰ درجہ کا متقی ہے کوئی میرے جیسا ہیچکار بھی ہے۔ مگر اس وصف (مَعَهٗ) میں سب شریک ہیں۔" اس کی تفسیر کے بعد میں نے کہا یہی لوگ جو وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ہیں ان کی بابت اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہ آپس میں رحماء (سلوک مروت کرتے) ہیں۔

اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطہ محمدیت پر جو درجہ ہے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کا سب شریک ہیں اس لئے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے مگر اس نقطہ محمدیت کے لحاظ سے اُن کو باہمی رحما ہونا چاہئے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں۔ مگر نقطہ محمدیت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں۔

پھر میں نے اور ترقی کر کے کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ ان اشتکی راسہ اشتکی کلہ۔ یعنی تمام دنیا کے مسلمان ایک شخص کے جسم کی طرح ہیں۔ جسکی آنکھ دُکھے تو سارا دُکھتا ہے۔ سر دُکھے تو سارا دُکھتا ہے۔ کیا مسلمانوں نے اسپر عمل کیا؟ لاہور والو! تمہارے شہر کو باہر والے اسلامی ملک جانتے ہیں کیا تم ایسے ہو تمہارے اختلافات علماء کے اختلافات سے بھی بڑھ گئے ایک مسلمان کے گھر میں آگ لگتی ہے تو دوسرا خوش ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کسی ناگہانی بلا میں مبتلا ہوتا ہو تو دوسرے خوش ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے اختلافات چھوڑ دو۔ نہیں نہیں لڑو اور خوب لڑو مگر ایک گلے کے کتوں سے تو زیادہ نہ لڑو۔ جو باوجود لڑنے کے مشترک دشمن کے مقابلہ میں ایک ہو جاتے ہیں۔ بھائیو! ہمارا بھی کوئی مشترک دشمن ہے یا مگر کوئی نہیں شیطان تو ہے۔ پس بحکم وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ نقطہ محمدیہ پر نظر ڈال کر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا خیال رکھا کرو۔ یاد رکھو ایک مسلمان کو ایران میں تکلیف ہے میرے دل میں اُس کا صدمہ نہیں تو مجھے ایمان کی فکر ہونی چاہئے۔ غرض مختصر یہ ہے کہ مسلمان سارے کے سارے ایک جسم کی مانند ہیں جس کو کسی حصے کو تکلیف ہو تو سارا بدن دُکھتا ہے۔ اخیر میں مولانا حالی کا مسدس پڑھکر ختم کر دیا ؎

ہمارا یہ حق تھا کہ ہم یار ہوتے
مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک کے باہم مددگار ہوتے
غم قوم میں سینہ افگار ہوتے

جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

یہ ہے اختصار اُس تقریر کا جو جلسے میں میں نے کی تھی ہمیشہ سے میرا یہی مذہب اور یہی مسلک اور یہی برتاؤ ہے **الحمد للہ**۔

**علم الفقہ**۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ قیمت ۲ر (مینیجر)

* کیا سفید جھوٹ ہے۔ بھلا اگر ممبران کانفرنس کے پاس استغاثہ کیا تھا تو اُن کو بھی اپنی فتوے میں کیوں شامل کیا جسمیں ہمکو کیا تھا اتنی کذب بیانی اور حیلہ جوئی؟ (اہلحدیث)

## اتفاق کی ایک مثال

گزشتہ جلسہ علیگڈھ کے موقع پر میں نے اتفاق اور اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اتحاد تو ممکن نہیں اتفاق ممکن بلکہ واقع ہے اس کی بہت سی مثالیں دی تھیں۔ تقریر کے بعد اہل علم کو اس پر رائے زنی کا موقع بھی دیا تھا جس پر بعض علماء نے نیک نیتی سے مخالفت بھی کی جس کا جواب اسی وقت دیا گیا۔ مگر آج ہمارے ہاتھ ایک مطبوعہ فتوے آیا ہے جو افسوس اس وقت ہاتھ میں ہوتا تو سارا جھگڑا ہی طے ہو جاتا۔ جن علماء نے مخلصانہ طور پر اس وقت مخالفوں سے مشترک کام میں اتفاق کرنے کی مخالفت کی تھی خود ان کے بھی دستخط اس فتوے پر ہیں۔ یہ فتوے ایک زمین کے وقف للمسجد ہونے کا ہے جسکو حنفی علماء نے لکھا اور اہلحدیثوں نے اس کی تصدیق کی۔ بہر حال وہ فتوے مطبوعہ درج ذیل ہے:-

کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت مسئولہ میں کہ ایک شخص نے اپنا مکان مسجد بنانے کیلئے وقف للہ کر دیا تاکہ احاطہ مکان جہاں تک ہے اس میں مسجد بنالی جائے اور ذکر اللہ سے وہ موضع آباد ہو۔ اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں نے اس مکان کو مسجد بنانے کے لئے وقف کر دیا۔ اب اس وقف کو توڑ سکتا ہے یا نہیں اور فروخت کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

**الجواب** | امام ابو یوسف کی روایت کے مطابق وقف بالقول صحیح ہے پس صورت مسئولہ میں یہ وقف صحیح ہو گیا اور اب اسے جائز نہیں کہ اسے فروخت کرے واذا کان الملک یزول عندھما یزول بالقول عند ابی یوسف وھو قول الائمۃ الثلاثۃ وھو قول اکثر اھل العلم وعلی ھذا مشائخ بلخ وفی المنیۃ وعلیہ الفتوی کذا فی فتح القدیر وعلیہ الفتوی کذا فی السراج الوھاج انتھی (عالمگیری) وفی الدر المنتقی وقدم فی التنویر والدرر والوقایۃ وغیرھا قول ابی یوسف وعلمت ارجحیتہ فی الوقف والقضاء اھ (رد المحتار)

واللہ اعلم

کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ

مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح — سید محمد عبد السلام غفرلہ
الجواب صحیح — سید محمد ابو الحسن

الجواب صحیح والرای نجیح

ابو محمد عبد الوہاب ملتانی صدر بازار دہلی

الجواب صواب

بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صواب

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح

عبد العزیز رحیم آبادی

الجواب صحیح

احقر سیف الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

لاشک ان الوقف صحیح

حررہ عبید الرحمن کفاہ المنان مقیم دہلی

الجواب صحیح

محمد کرامت اللہ عفا عنہ دہلوی

الجواب صحیح

محمد ابراہیم دہلوی

الجواب صحیح

کتبہ محمد عبد اللہ ۹ شوال ۱۳۳۰ھ

الجواب صحیح

عبد الرحمن مدرس مدرسہ سید نذیر حسین واقع پھاٹک حبش خان دہلی۔

المجیب مصیب

ابو محمد عبد الجبار کھنڈیروی مقیم دہلی

اس فتوے کے اول مفتی حنفی علماء ہیں دلیل میں کتب فقہ کا حوالہ ہے نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ مگر چونکہ اہل حدیث علماء کے نزدیک بھی یہی حق تھا اس لئے کسی اہلحدیث عالم نے دستخط اور تصحیح کرنے سے انکار نہیں کیا۔ یہی میری مراد تھی اور ہے کہ جو کام مجھ میں اور میرے مخالف میں برابر کا متفق ہے اُس میں شریک ہونے سے اس لئے نہیں ہٹنا چاہئے کہ وہ میرا مخالف ہے بلکہ اُس کے ساتھ اس متفقہ کام میں بھی کیوں ملوں۔ بس یہی فتوے ایک کافی نظیر اور ان علماء کی وسعت ظرفی کی کافی دلیل ہے!

خدا مسلمانوں کو نیک سمجھ اور بوجھ عطا کرے کہ وہ اختلاف اور مخالفت میں تمیز کر کے لا تعتدوا کو ہمیشہ ملحوظ رکھا کریں جس روز مسلمانوں کو یہ سمجھ آجائیگی اُسی روز اُن کے دن بھلے ہو جاوینگے واللہ الہادی۔

## قادیانی مشن

(خواجہ کمال الدین اور الحکم)

اہلحدیث کے ناظرین جانتے ہونگے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کر آئے ہیں باوجود مخالفت مذہبی کے اہلحدیث میں اُن کے مشن کی ہمیشہ تائید ہوتی رہی کیونکہ ہم نے اسلام کا خلاصہ جو سمجھا ہے وہ یہ ہے:-

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (الآیۃ)

جب بولو عدل سے بولو"

مگر قادیانی اخبار ہمیشہ خواجہ صاحب کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ الحکم کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون نکلا ہے جو یہ ہے:-

**خواجہ صاحب کے سفر کی برکات** | ناظرین تعجب کرینگے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی خبروں کے ضمن میں یہ نوٹ کیوں درج کیا جاتا ہے مگر اسے پڑھکر اُن کا تعجب دور ہو جائیگا۔ خواجہ صاحب کبھی دینی معلومات اور علم صحیح میں ممتاز یا مشار الیہ نہیں ہوئے۔ ولایت سے آکر ہندوستان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حکم صریح کے خلاف دست سوال دراز کرنے کے لئے نکلے تو اپنے خیال میں ایک باخبر رفیق کو بھی جو تنخواہ دار ہے ساتھ لیا۔ تاکہ احمدیوں کو گمراہ کرنے میں ان کا ممد و معاون ہو خواجہ صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ اپنی

سفروں اور کامیابیوں کے حالات اخبارات میں شائع کرایا کرتے ہیں۔ اس مرتبہ اُن کی کارناموں کو شائع کرنے والے اخباروں کی کمی ہے۔ اور تعجب ہے کہ وہ غلغلہ جو خواجہ صاحب کی ولایت میں موجودگی کے وقت ان کے کارناموں کا بلند تھا۔ آج ہندستان میں ان کی موجودگی میں خاموش ہے اسلئے پرائیویٹ اطلاعوں سے کام لیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے رفیق نے دہلی کی کامیابی کا تو کوئی ذکر نہیں کیا، کانپور، لکھنؤ کی کامیابیوں کا اظہار کیا کہ کانپور کے تمام احمدی ان کے ساتھ ہو گئے۔ اس کذب صریح کی تردید بابو معراج الدین احمدیوں بھیجتے ہیں "مجھ اس شخص پر سخت افسوس ہے کہ اُس نے سخت غلط بیانی اور افترا سے کام لیا ہے کانپور کی جماعت میں سے کوئی شخص ان کے ساتھ نہیں ہوا۔ اور نہ لاہور والے اس بات کی توقع رکھیں کہ یہاں کی جماعت میں سے کوئی ان کے ساتھ ہو جاوے"

لکھنؤ کے متعلق بھی ایسی ہی چالاکی سے کام لیا گیا ہے وہاں سے جو خطوط آئے ہیں سو وہ اس کذب صریح کی تردید کرتے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں تو ان واقعات کو پبلک کریں اور مولوی عبدالشکور صاحب سے مباحثہ کر کے خواجہ صاحب جس قابلیت کے ساتھ بھاگے ہیں وہ لاہوری جماعت کو ہمیشہ یاد رہیگی لکھنؤ کے دست سوال پر ایک پرجوش احمدی نے خواجہ صاحب کی ناکامی کا نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے ؎

خواجہ! نہ ملا عرض بدعا کر کے
بات بھی کھوئی التجا کر کے

**اہلحدیث**:- اس قسم کے واقعات پر ہم لاہوری پارٹی سے سوال کرتے ہیں کہ ہم لوگ تو باوجود مسیح موعود کی صحبت سے بے نصیب ہونے کے اعتدال طریق پر ہوں اور قادیانی پارٹی باوجود فنا فی المسیح ہونے کے یا اخلاق رکھتی ہو کہ محض اختلاف کی وجہ سے اس قدر آگے بڑھ جاویں کہ اپنے ہی بازو کو کاٹیں۔ تو مسیح موعود سے اُن کو کیا ملا اور انہوں نے کیا سیکھا۔ کیا وہی مثل صادق ہوئی:-

"تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

## قادیانی مباحثہ

گو قادیانی مشن بلکہ اس کے بانی سے ہمیشہ ہمارا مباحثہ ہوتا رہا یہاں تک کہ بانیٔ مشن نے اسی مباحثہ سے تنگ آکر ۱۵ر اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ کا اعلان بھی کیا تھا جو خدا کے فضل سے سچوں کیلئے موجب ازدیاد یقین ہوا۔ الحمد للہ۔ مگر مرزا صاحب کے بعد جو اُن کے مریدوں میں اختلاف ہوا تو ہم نے لکھا تھا کہ تمہاری مصالحت کی صورت یہ ہے کہ تم دونوں مل کر ہم سے مباحثہ کرو تاکہ تم دونوں میں مصالحت ہو جائے۔ اس تجویز کو قادیانی پارٹی نے یوں تو نہ مانا کہ ہم دونوں ملکر مباحثہ کرینگے ہاں صرف اپنی طرف سے منظور کیا چنانچہ ۲۶ر مارچ کے اہلحدیث میں ہم نے بھی منظوری دیدی۔

مگر الفضل نے ۳۰ر مارچ کے پرچہ میں (جو ۴ر اپریل کو ہمیں ملا ہے) بہت سے شرائط ایسی بیکار لکھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحث کرنا نہیں چاہتے اور کہکر شارِ پچتاتے ہیں۔

ہم نے مدلل اور مفصل لکھا تھا (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۲۶ مارچ صفہ ۹) کہ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں اور دلائل سے اس کو صحیح جانتے ہیں۔ پس ہم بھی آپ سے یہی پوچھتے ہیں کہ ہمکو اپنا یہ دعوے سمجھا دیں۔ ہاں آپ کا اختیار ہے کہ اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے جس جس مقدمہ سے چاہیں کام لیں ہمارا حق ہوگا جس مقدمہ (دلیل) پر چاہینگے بحکم علم مناظرہ ہم اعتراض کرینگے آپ کا حق نہ ہوگا کہ ہمکو اعتراض کی تلقین کریں مگر قادیانی اور حق پسند کے ایڈیٹر الفضل نے آپ سے آپ لکھا کہ مباحثہ دو روز ہوگا۔ ایک روز وفات حیات مسیح پر کیوں؟ آ بیل مجھے مار۔ اے جناب علم مناظرہ کا مطالعہ کیجئے مستدل کا حق نہیں کہ جزو دلیل کو خود ہی مبحث بناوے اور سائل کو تلقین کرنے بیٹھے کہ اسپر اعتراض کرو۔ ممکن ہے سائل اس پر اعتراض کرے یا قصر مسافت کی بحث سے کسی اور آسان طریق سے مدعی کی دلیل کو توڑ دے آپ کون ہو کہ سائل کو سکھاویں اور مجبور کریں کہ ضرور دلیل کے اس جزو پر بحث کرو۔ واہ سبحان اللہ۔ قادیانی مشن نے دینیات میں تو تجدید کی تھی معقولات میں بھی ایجاد سے نہیں رُکے پس سنئے آپ نے جو لکھا ہے:-

> ہم اس دعوے (مسیحیت مرزا) کی علی منہاجِ نبوت ثبوت دینے کے لئے بفضلہ ہر وقت تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں (الفضل ۱۴ر مارچ)

پس اب اپنی تیاری کو پورا کیجئے اور ابھی سے مبحث کو نہ بدلئے۔ آپ اس دعوے (مسیحیت مرزا) کا ثبوت دینے کو تیار رہیں تو ہم سننے کو حاضر ہیں۔ ہاں یہ خوب کہی

رامپور میں اسی طرح بحث شروع ہوئی تھی کہ پہلے وفات حیات مسیح پر مباحثہ ہوا تھا اور بعد میں صداقت پر۔ اور وہاں مناظر خود مولوی ثناء اللہ صاحب تھے (الفضل ۳ مارچ)

کیا خوب! اے جناب رامپور ہی کا تو تجربہ ہے کہ آپ لوگ ادھر اُدھر کی کہکر وقت ضائع کرینگے اور اصل مطلب پر نہ آوینگے۔ یہی تو آج تک افسوس رہا کہ آپ لوگ رامپور جیسے با امن مقام میں بھی صداقت مرزا کی بحث کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے تیسرے روز ہر چند زور سے فرمایا کہ وفات مسیح کا مسئلہ ایک حد تک پہنچ گیا ہے اب صداقت مرزا پر بحث ہونی چاہئے مگر آپ لوگوں نے ایک نہ سُنی۔ آخر دوسری روز بوریا بسترہ باندھکر رامپور کو مخاطب کرتے ہوئے تشریف لیگئے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

(۳۱۶)

پس آپ لوگوں کی عادت مستمرہ دیکھ اور تجربہ کر کے اس دفعہ اس معقول صورت پر زور دیا جاتا ہے کہ آپ نے جس دعوے کے ثبوت دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے پس وہی دعوے ہے اُسی کے ثبوت میں آپ جو چاہیں کہیں مبحث وہی ہو گا دوسرا نہیں ہو گا تعیین مبحث کے بعد باقی شرائط طے ہو نگی ثبت العرش ثم النقش۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا

"مولوی ثناء اللہ صاحب کی تاریخ سے ہم ناواقف نہیں باوجود اس علم کے کہ ان کے مباحثات کا اسلوب اور طرز کیا ہوتا ہے اور کہانتک ان کی غرض اظہار حق وحمایت صداقت ہوتی ہے اور کس حد تک وہ اخلاص پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہم نے ان کے چیلنج مباحثہ منظور کرنے میں غلطی نہیں کھائی" (۳۰ مارچ)

خوش اسلوب اور حمایت حق کے معنے میں مرزا صاحب سے بیعت کرنا اگر دخل ہے تو میں مانتا ہوں کہ میرا اسلوب اچھا نہیں۔ اور اگر اس کے بغیر بھی خوش اسلوبی اور حمایت حق ہو سکتی ہے تو میں مُنی مباحثہ رامپور کے متعلق ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کا سرٹیفکٹ پیش کرتا ہوں جس سے میری خوش اسلوبی کا ثبوت ہو سکیگا۔ حضور نواب صاحب فرماتے ہیں:-

"رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سُنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اُسے بدلائل ثابت کیا ہم اُن کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے"

(دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر)

**محمد حامد علیخان**

---

**صحیفہ محبوبیہ**۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴ر

**الہامات مرزا**۔ مرزا صاحب کے الہاموں کی مفصل تردید معہ حوالہ آئینہ حق نما۔ قابل دید ہے قیمت ۵ر (مینیجر)

## مُسافر آگرہ خبردار

اہلحدیث کے پچھلے پرچوں میں قادیانی پارٹی سے مباحثہ کا اعلان دیکھکر مسافر آگرہ کو بھی شوق ہوا کہ ہم بھی اس میں دخل دیں۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کی بحث تو آپ لوگوں کا اندرونی جھگڑا ہے اس سے فارغ ہو کر ہم سے بھی بحث کرنی ہوگی۔ ہمارا سوال نبوت احمدیہ نہیں ہو گا بلکہ رسالت محمدیہ پر ہو گا یہ بھی لکھا کہ اس کام کے لئے ہمیں جہاں چاہو بلالو۔

مہاشہ جی کو واضح ہو کہ اہلحدیث اپنی طرف سے اعلان کرتا ہے کہ ہم دونوں مرزا صاحب کی نبوت کو سردست الگ کر دینگے آپ بیشک امرتسر دفتر اہلحدیث میں تشریف لادیں نانِ جویں بھی پیش کیجاویگی اور آپ کا سوال بھی عمل کر دیا جائیگا۔ اور اگر آپ کو قادیان میں اس سوال کو حل کرانا منظور ہو تو بہت خوب۔ اہلحدیث آپ کو وہاں پہنچانے میں بھی مدد دیگا۔ اور اہل حدیث اس خدمت کو باعث نجات سمجھیگا کہ آپ ہم میں سے کسی سے یہ خدمت لیں ہم میں اس بارے میں آپ کوئی کاوش نہ پاوینگے۔ واقعی نبوت مرزا ہمارا اندرونی جھگڑا ہے جب ہمارا مشترک دشمن سامنے آجاوے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے اُس سے نمٹ لیں۔

مہاشہ جی! اب تک آؤ گے؟

یاں کے آنے کا مقرر تھا صدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

## جنگ میں اسلام کی صداقت

عرصہ ہوا کہ خبر آئی تھی کہ رُوس میں شراب خوری کی بندش ہو گئی۔ پھر فرانس کی خبر آئی۔ اب آجکل ان دونو سے زیادہ مسرت بخش خبر یہ آرہی ہے کہ ہمارے شاہ معظم نے مع شاہی خاندان کے شراب چھوڑنے کا ارادہ فرمایا اُن کے ساتھ ہی وزیر جنگ لارڈ کچنر نے بھی۔ اور کئی ایک بڑے بڑے لوگوں نے اظہار کیا ہے کہ جنگی ضرورت مقتضی ہے کہ شراب بند کیجائے کام کی کثرت اور کاریگروں کی قلت کیوجہ سے کاریگروں کا وقت مقررہ سے زیادہ لیا جاتا ہے اور شراب نوشی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس لئے شراب بند کرنے کی تجویز ہوئی۔ اللہ اکبر وہ ملک جس کی بابت مولانا حالی کا مصرعہ صادق تھا کہ

شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
وہی ملک آج اسلام کے حکم

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (شراب ناپاک ہے اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو)

کی تعمیل کا اعلان کرتا ہے۔ گو اپنے مفاد اور مطلب کے لئے کرتا ہے مگر کرتا ہے کیا عجب کہ ہمارے شاہ معظم اور اُن کے وزراء کے دل میں ہمیشہ کے لئے اس ام الخبائث کی خباثت جاگیر ہو جائے اور وہ ہمیشہ کیلئے اُس کو نہ صرف ترک کریں بلکہ اس کے چھوڑنے پر سزا مقرر فرمادیں۔ ٹمپرنس سوسائٹی کو مبارک!

## قابل توجہ انجمن حمایت اسلام لاہور

انجمن کے جلسے میں مہمانوں کے لئے جو انتظام ہوتا ہے بیشک قابل شکریہ ہے۔ مگر تھوڑی سی اُس میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ امید ہے منتظمان جلسہ کو اتنی اصلاح کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اس دفعہ ایک امرتسری مہمان کا بسترہ کھویا گیا جس میں ایک قیمتی دھوسہ بھی تھا۔ اس لئے آئندہ کو انجمن کی طرف سے بستروں کے رکھوانے کا وہی انتظام کیا جایا کرے جو ریلوے سٹیشنوں پر ہوتا ہے۔

چند کمروں کے درمیان ایک کمرہ خاص اسباب کے لئے تجویز کیا جائے جس میں مہمان جاتے ہوئے اپنا اسباب رکھدیا کریں جس کی حفاظت کے لئے ایک آدمی دروازے پر موجود رہے۔ اُس اسباب کی شناخت کے لئے وہی طریقہ جاری کیا جائے جو ریلوے سٹیشنوں پر لگیج آفس میں ہوتا ہے۔

---

**سیرۃ البخاری**۔ امام بخاری کی سوانح عمری قابل دید ہے قیمت عہ

**ہدایت الزوجین**۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان۔ قیمت ار (مینیجر)

ahmadimuslim.de

# پیغام محمدی

(ویدک شاستروں کی فلاسفی نمبر ۳)

؎ وہی قاتل وہی مخبر وہی خود منصف بھی
اقربا میرے کریں خون کا دعوے کس پر

منوجی ارقام فرماتے ہیں:-

باؤلا - گونگا - اندھا - بہرا پرند - بڈھا - ملیچھ عورت - مریض - ایک عضو نہ رکھنے والا - ان سب کو وقت صلاح و مشورہ کے اپنے پاس نہ رکھے (منو ۷/۱۴۹)

یہ سب پہلے جنم کے پاپ سے ایسے ہوئے ہیں اس لئے موقع پاکر بھید ظاہر کر دیتے ہیں - اور پرندا ور بڈھے اور عورت انہوں کی عقل قائم نہیں رہتی - اس وجہ سے یہ بھی بھید ظاہر کر دیتے ہیں - اس واسطے وقت مشورہ انتظام ملک کے یہ لوگ پاس نہ رہنے پاویں (منوسمرتی ۷/۱۵۰)

خاکسار:- ناظرین! حوالہ مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ اشخاص مذکورہ بالا اور پرند بھید ظاہر کر دیا کرتے ہیں لہذا ان کو مجلس انتظامی سے باہر نکال دیا جاوے ہم نے اس عبارت کو کئی بار بغور دیکھا - لیکن یہ فلسفہ سمجھ میں نہ آیا کہ باؤلا آدمی اگر صلاح و مشورہ کے وقت موجود ہو تو وہ دوسرے کے واسطے کیا بھید بتلا سکتا ہے جبکہ خود اُس کی عقل ہی درست نہیں ایسے ہی بہرا اگر ایسے وقت موجود ہو تو وہ کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے جبکہ وہ بوجہ بہرہ پن خود سننے اور سمجھنے سے مجبور رہے - اسی طرح سے پرند کو لیجئے - اگر وہ صلاح و مشورہ کے وقت موجود بھی ہو تو کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے تو وہ انسانی مشورہ کو کیسے سمجھ سکتا ہے - بفرض محال اگر سمجھ بھی لیا تو کہیگا کس سے - جبکہ اس میں سمجھنے اور بولنے کا انسان کی طرح مادہ ہی نہیں رہیں عورتیں اور اندھے - ان کو بلا کسی قصور کے مجرم گردانا گیا ہے - اور بڈھوں کو تو ہر ایک قوم میں تجربہ کار مانا گیا ہے - لیکن نہ معلوم منوجی مہاراج نے کس زور پر ان کو بیوقوف لکھ دیا نیز کوئی پوچھے کہ بھلا ایک عضو نہ رکھنے والے نے کیا خطا کی ہے جو اُس کو مشورہ سے خارج کیا گیا - اور سنئے سوامی جی ارشاد فرماتے ہیں:-

زور - ہمت - کوشش - تحریک - حرکت - جوش - امتیاز - فعل - حوصلہ - یاد - یقین - خواہش - محبت - نفرت - ملاپ - جدائی - ملانا - جدا کرنا - سننا - چھونا - دیکھنا - چکھنا - سونگھنا اور گیان ایہ چوبیس قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کے حصول سے محظوظ ہوتا ہے (ستیارتھ صفحہ ۳۱۲)

خاکسار:- آریہ صاحبان عموماً اور مہاراج مسافر جی خصوصاً جواب دیں کہ یہ طاقتیں جو روح کو مکتی کی حالت میں بغیر جسم کے حاصل ہونگی کیا بغیر جسم کے ان کا پیدا ہونا ممکن ہے - علم طب میں ان قوتوں کا نام حواس خمسہ ظاہرہ ہیں جن کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے - پس جبکہ مکتی کے اندر روح برہم میں ہوتی ہے اور جسم اُس کے ساتھ نہیں ہوتا تو یہ حواس خمسہ ظاہرہ جن کا تعلق روح اور جسم دونوں کو ہے کس طرح کام میں لائے جا سکتے ہیں - سوائے اسکے چارہ نہیں کہ یا تو آریہ صاحبان روح کے ساتھ جسم کو بھی مکتی کی حالت میں لازمی قرار دیں - یا یہ طاقتیں بیکار تسلیم کریں - دیکھیں ہمارا دوست کس کو منظور کرتا ہے ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں مکن
مصلحت بین و کار آساں کن

(خادم المسلمین محمد بخش الدین اسلام نگر بدایوں)

## آریوں کے پاپ معاف کریں آپ

آریہ سماج کا قول ہے:-

گناہ بخشے جانے کی جو بات قرآن میں لکھی ہے سب کو گناہگار بنانے والی ہے - پس یہ کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا نہیں ہے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۴۹)

ورنہ اگر گناہوں کو خدا بخشتا ہے تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے اور بے رحم ہے - کیونکہ ایک گنہگار پر رحم اور بخشش کیجاتی ہے تو وہ زیادہ گناہ کریگا بہت شریفوں کو تکلیف پہنچاویگا - (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۴۹)

اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اُس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے والے ہیں کیونکہ گناہ کا بخشنا بھاری ادہرم ہے اسی وجہ سے مسلمان لوگ گناہ و فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۰۲)

خاکسار:- سوامی جی کی مذکورہ بالا تحریر سے یہ نتیجہ صاف ہے کہ جس مذہب میں گناہوں کی معافی ہو وہ جھوٹا ہے اب میں بتلاتا ہوں کہ ہندوؤں اور آریوں کے مسلم گرو منوجی اس (باب بخشش) کے متعلق کیا کہتے ہیں -

منوجی فرماتے ہیں:-

جنگل میں بے فکر ہوکر وید منتر کو تین دفعہ ابھیاس اور تین دفعہ پراک برت کرے - تو سب پاپ سے چھوٹتا ہے (منو باب ۱۱ شلوک ۲۵۹)

ناظرین! اب ہم اپنے آریہ مترون اور پرانے دوست مسافر سے پوچھتے ہیں کہئیے جناب رزن کیسے ہیں؟ (خاکسار منشی محمد داؤد سنبل مراد ہوں)

## علمائے کرام توجہ فرماویں

علمائے دین اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ زید زمین کی گولائی و آفتاب کے گرد اُس کی سالانہ گردش کا قائل ہے - اس کا خیال ہے کہ تمام ستارے ہماری زمین کی سی ہی ہیں جو کہ موسموں کے لحاظ سے مختلف ہیں ان میں حیوانات کا ہونا ممکنات سے ہے خصوصاً مریخ میں کسی قسم کے باشندے ضرور آباد ہیں وہ ہر ستارے کو دوسرے کے گرد گردش کرتا خیال کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ انہیں تعلقات سے اللہ تعالےٰ نے جہان کو وابستہ کر رکھا ہے - اور انسان کی مریخ یا بعض ستاروں تک رسائی ہونی

ahmadimuslim.de

ممکنات سے ہے نہ کہ ناممکنات سے

ترتیب عالم میں مولوی عبدالمجید صاحب غازیپوری (جنہوں نے ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء کے اہلحدیث میں بعنوان نبوت اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا) کی طرح اس کا خیال ہے کہ عناصر سے جمادات، جمادات سے نباتات، نباتات سے حیوانات، حیوانات سے انسان ترقی یافتہ ہیں اور بوجہ علت المعلول ہونیکے یہ سلسلہ محض اللہ کی طرف ہی منسوب ہے۔ اور ماسوا اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی اس کا خالق مالک نہیں ہو سکتا لہذا عرض ہے کہ کیا اسلام ایسے شخص کے خیالات کی تردید کرتا ہے اور ایسا شخص کس درجہ کا گنہگار ہے اور خیالات اس کے کیسے کہے جاسکتے ہیں۔ یا ان خیالات کا اسلام کی مخالفت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کو گناہ گار یا کافر کہنا خود گناہگار اور کافر ہونا ہے؟ صاف بادلائل محکم اور مفصل تحریر فرمایا جاوے جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مکرر عرض ہے کہ ضرور توجہ فرمائی جاوے والسلام

(احقر ہدایت اللہ سوہدروی از ضلع مرادآباد)

## مسئلہ نبوت اور ارتقاء

(از جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہربار اہلحدیث مورخہ ۲۶ فروری میں ایک مضمون عنوان بالا پر مولوی عبدالمجید صاحب غازیپوری کے قلم سے شائع ہوا[لہ] ہے جس سے ان کی مراد حقیقت نبوت کی تفہیم ہے۔ اس امر کو علمائے متقدمین نے دو طریق پر بیان کیا ہے، معقولی اور منقولی، امام غزالی۔ امام رازی۔ امام ابن تیمیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانے تک اور پھر اُن کے بعد جو کچھ علمی ترقی وتنزل کی حدیثیں پیش آئیں اُن پر قیاس کر کے ہمارا خیال تھا کہ حقیقت نبوت کی تفہیم کے لئے شائد کوئی مرتبہ ترقی کا باقی نہیں رہا لیکن اللہ برکت کرے مولوی عبدالمجید صاحب کے علم وفضل میں جنہوں نے ان حضرات مذکورین کے طریق سے جدا اور عقل ونقل سے ورا طرح ڈالی بلکہ ان حضرات کے مبلغ علم احمد ثانی قلم ہے اور ہمیں ایسی معراج کی رہنمائی کی جس سے (معاذ اللہ) مقام لاہوت تک پہنچنا بھی ممکن ہو گیا۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنے بیان کی بناء مسئلہ ارتقاء پر رکھی ہے جس کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے:-

موجودات عالم میں پہلے صرف عناصر تھے بعد ترکیب جمادات وجود میں آئے۔ پھر ان میں ترقی ہوتے ہوتے نباتات کا درجہ آیا۔ انہیں اور ترقی ہوئی تو حیوانات بنے۔ حیوانات میں ترقی ہوئی تو انسان بنے۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ پھر وحشی انسانوں میں ترقی ہوئی یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن، ذکاء، صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکوتیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں"

مولوی صاحب موصوف نے مضمون کو یہی مقام پر شائد اس لئے بس کر دیا ہے کہ انہوں نے عنوان صرف نبوت ہی کے متعلق باندھا تھا۔ ورنہ اس سے آگے اگر کچھ اور مراتب کی بھی ترقی کراتے تو مدارج ملکوتیت سے ملائکہ مقربین وحاملین عرش کے رتبہ پر پہنچا کر اور آخر کار اس بابرکت مسئلہ ارتقاء کو جمیع مراتب طے کرانے کے بعد ارواح مجردہ سے (معاذ اللہ) خدا بنا دینا آسان تھا۔ امید ہے مولوی صاحب اس مسئلہ کو نامکمل نہیں چھوڑینگے بلکہ اس پر اور بھی روشنی ڈالینگے تاکہ مردہ ڈارون کی روح کو کچھ تو ثواب پہنچے کہ اُن کے مسئلہ کی حاجت اسلام جیسے مکمل ومدلل مذہب کو بھی پڑی۔ جس سو اُس نے اپنی رسالت کی عمارت کو کھڑا تو کر لیا گو بنیاد ریت پر رکھی گئی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اس میں تو شک نہیں کہ نوع انسان کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ اسی لئے اُن کی اولاد کو بنی آدم اور آدمی کہتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے ارتقاء کے مراتب مذکورہ طے کرا کر پیدا نہیں کیا بلکہ ابتداءً ہی مٹی سے پیدا کیا۔ چنانچہ فرمایا:-

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (حجر پ۱۴)

(اے پیغمبر) اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں بشر کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے۔ پس جب درست کر دوں میں اُس کو اور پھونکدوں اُس میں روح اپنی سے پس گر پڑنا تمنے اُس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے۔

اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. (آل عمران پ۳)

بیشک عیسےٰ کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی طرح ہے کہ اُسے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اُسے کہا ہوجا۔ تو وہ ہوگیا۔

پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ کے جوڑے حضرت حوا کو انہی میں سے پیدا کیا۔ پھر ان دونوں سے ان کی اولاد مرد وعورت کو پیدا کیا۔ چنانچہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (نساء پ۴)

اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور پیدا کیا اُس سے جوڑا اُس کا اور پھیلائے ان دونوں سے مرد بہت اور عورتیں (بھی بہت)"

حضرت آدم اور حوا کے بعد اُن کی اولاد کی پیدائش کا عام سلسلہ نطفہ سے قائم کیا۔ چنانچہ فرمایا:-

وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ (المسجدہ پ۲۱)

اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے پھر بنایا اسکی اولاد کو خلاصے پانی ضعیف سے۔

ان آیات سے صاف ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے

لہ وہ مضمون درصل مولانا شبلی مرحوم کی تصنیفات سے منقول تھا (اڈیٹر)

(۲۷۴)

ahmadimuslim.de

آدم علیہ السلام کو مٹی ہی سے اُن کی صورت پر پیدا کیا تھا اور اس پر اُن سے بذریعہ نطفہ اُن کی اولاد کا سلسلہ جاری کرکے نوع انسان کو آباد کیا برخلاف اس کے کہ پہلے عناصر سے مرکبات بنائے پھر ترقی کرلتے کراتے انسانیت کے مرتبہ پر پہنچایا جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس مفہوم کو ہم ایک اور آیت میں دکھاتے ہیں جس کا اسلوب نہایت عجیب ہے۔ سورہ روم میں فرمایا:-

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (روم پ ۲۱)

قدرت خدا کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر ناگہاں تم انسان ہو چلتے پھرتے ہو۔

اس آیت میں اذا فجائیہ لانے کی وجہ یہی ہے کہ آدم علیہ السلام کو جھٹ پٹ مٹی ہی سے انسانیت کے رتبے پر بنایا۔ اور ان کے درمیان کے استحالات وانتقالات سے آزاد رکھا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی جن کا معقولی استدلال اور بالخصوص استدلال بالقرآن اور جمیع علوم عقلیہ کو تفسیر قرآن میں کھپا دینا مسلّم کل ہے اسی آیت کی تفسیر میں خدا تعالیٰ کی اس قدرت کے بیان کے بعد کہ مٹی سے انسان کے پیدا کرنے میں کیا کیا کمال ہیں خاص اسی مسئلہ ارتقا کی تردید میں فرماتے ہیں:-

وفی الاٰیۃ لطیفتان (احدٰھما) قولہ اذا وھی للمفاجأۃ یقال خرجت فاذا اسد بالباب وھو اشارۃ الی ان اللہ خلقہ من تراب بکن فکان لا انہ صار معدنا ثم نباتا ثم حیوانا ثم انسانا وھذہ اشارۃ الی مسئلۃ حکمیۃ وھی ان اللہ یخلق اولا انسانا فینبھہ انہ یحیی حیوانا ونامیا وغیر ذلک لا انہ خلق اولا حیوانا ثم یجعلہ انسانا فخلق الانواع ھو المراد الاول ثم تکون الانواع فیھا الاجناس بتلک الارادۃ الاولی فاللہ تعالیٰ جعل المرتبۃ الاخیرۃ فی الشئ البعید عنھا غایۃ من غیر انتقال من مرتبۃ الی مرتبۃ من المراتب التی ذکرناھا (کبیر جلد ششم صفحہ ۵۵۴)

اس آیت میں دو لطیفے ہیں ایک یہ کہ کلمہ اذا مفاجات (اچانک) کے لئے ہے اور اُس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان (اول) کو مٹی سے کلمہ کُن سے پیدا کیا تو ہو گیا۔ ایسا نہیں کہ پہلے وہ معدن بنا پھر نباتات پھر حیوان پھر انسان اور یہ اشارہ ہے علم حکمت کے ایک مسئلہ کی طرف۔ اور وہ اشارہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اول ہی سے انسان بناتا ہے۔ پس خبردار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسی شروع ہی سے زندہ اور بڑھنے والا جسم بناتا ہے۔ ایسا نہیں کہ خدا نے پہلے حیوان پیدا کیا ہو پھر پیچھے اُسے انسان بنادے۔ پس انواع کا پیدا کرنا وہی پہلی مراد ہے پھر ایسی انواع ہوتی ہیں جن میں اجناس ہوتی ہیں اُسی پہلے ارادے سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یکدفعہ آخری مرتبہ ایسی شے میں پیدا کیا جو اس سے بہت بعید ہے ان مراتب میں ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ میں لیجانے کے بغیر جو ہم نے اوپر بیان کئے۔

اس بیان سے صاف روشن ہو گیا کہ مسئلہ ارتقاء دربارہ خلقت انسان بالکل باطل ہے۔ جب یہ حال ہے تو نبوت ایسے پاک مسئلہ کی حقیقت سمجھنے کی بنا اس پر کیسے رکھ سکتے ہیں؟ اور اگر رکھیں بھی تو وہ حقیقت باطل ہوگی۔ اور لطف یہ کہ نئی منطق میں درج ہونے کے قابل ہوگی واللہ الہادی ۔

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

---

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۷ بابت فسخ نکاح زانیہ

(مورخہ ۸ ربیع الثانی)

از جناب مولوی عبد السلام صاحب ۔ (مبارکپوری)

جس قدر دلائل یا شواہد یا تائیدات فسخ نکاح زانیہ کے بارے میں (اس مذاکرہ کو پیش کرتے ہوئے) ذکر کئے گئے ہیں سب منظور رفیہ ومنقوض اور مخدوش ہیں جس کا ذکر مفصلاً آتا ہے۔ قبل ان نقوض تفصیلی کے ایک نقض اجمالی ذکر کیا جاتا ہے جو معنے معارضہ ہے لیکن اس کے پہلے ہم جناب ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں باادب گزارش کرتے ہیں کہ مذاکرات کی مدت میں کچھ توسیع فرمائی جاوے[^1] کیونکہ ہر شخص کو بروقت مہلت نہیں رہتی۔ بالخصوص ایسے معرکۃ الآراء مسئلے جن میں جمہور کی مخالفت ہو اور اس زور شور کے ساتھ مع دلائل پیش کئے جائیں جیسا کہ یہ مذاکرہ (نمبر ۷) ہے۔ دوسری بات قابل گزارش یہ ہے کہ مدت مقررہ کے اندر جو مضامین مذاکرات کے متعلق ڈاک میں راقم مضمون کی طرف سے دیدئے جائیں انہیں داخل دفتر نہ کیا جائے[^1]۔ دماغ اور وقت یہ دونوں قیمتی چیزیں ہیں جسکا اعتراف غالباً خود جناب کو بھی ہے اور مواقع مختلفہ میں اس کا اظہار بھی فرما چکے ہیں۔ تیسری گذارش یہ ہے کہ مذاکرات کے مضامین کی تقدیم وتاخیر میں وہی ترتیب ملحوظ رکھی جائے جس ترتیب سے وہ ڈاک کے ذریعہ دفتر میں پہنچتے ہیں[^2]۔

### نقض اجمالی بر فسخ نکاح زانیہ

بمجرد زنا سے عورت زانیہ کا نکاح فسخ ہونا منقوض ہے۔ دیکھو ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کو اس فاحشہ فعل کرتے ہوئے دیکھا اور آکر آپ کی خدمت میں نالش کی۔ آپ نے بجائے اس کے کہ فرماتے کہ تمہارا نکاح فسخ ہو گیا اور تمہاری بی بی باقی نہیں رہی، یہ فرمایا کہ چار گواہ لاؤ نہیں تو تمہاری پشت پر حد لگائی جائیگی۔ مگر ہلال صحابی سچے تھے اور سچ بات کہی تھی اس واسطے اُن کو بھروسہ تھا کہ میں سچا ہوں میری بی بی نے ایسا فعل کیا ہے اسلئے خدا ضرور مجھے حد لگانے سے بچائیگا فقال ہلال والذی بعثک بالحق انی لصادق فلینزلن اللہ ما یبرئ ظھری من الحد فنزل جبرئیل الخ یعنے ہلال نے عرض کی قسم ہے اُس پاک ذات کی جسنے آپ کو حق بات دیکر بھیجا ہے بلاشک میں سچا ہوں۔ پس ضرور اللہ تعالیٰ ایسا حکم نازل فرمائیگا جس سے میں حد سے بری کیا جاؤنگا۔ پس جبرئیل علیہ السلام آیت لعان لیکر نازل ہوئے اور لعان کیا گیا اور لڑکا بھی زانی مرد کی شکل و

[^1]: طول مدت طبائع منجمدہ کے لئے مزید باعث کسل و انجماد ہے لہذا اسی قدر دو ماہ ہی کافی ہے (ایڈیٹر)

[^2]: بہت اچھا۔ نامہ نگار خود بھی تاریخ لکھدیا کریں (ایڈیٹر)

صورت ونقشہ کا پیدا ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہلال نے سچی بات کہی تھی مگر آنحضرت صلعم قانون شرع کے پابند تھے اس لئے چار گواہ یا حد فرمایا کیونکہ اُس وقت تک آیت لعان نازل نہیں ہوئی تھی۔ یہاں آپ کو یہ فرمانا تھا کہ اگر تم سچے ہو تو تمہارا نکاح ہی فسخ ہوگیا تم اُس کے شوہر باقی نہیں رہے لان المقنن لایحل لہ السکوت فی مواقع لابد فیھا من بیان القانون۔

اسی طرح عویمر عجلانی کا واقعہ ہے بلکہ عویمر کے واقعہ میں اسقدر اور بھی ہے کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا فطلقھا ثلثا یعنے عویمر نے بعد لعان کے یہ کہا کہ اگر میں اپنی بی بی کو (بعد اس کے کہ میں نے اُس کو ایک اجنبی مرد کیساتھ فسق میں مبتلا دیکھا اور اُس کے ساتھ لعان کیا) اپنی زوجیت میں روک رکھوں تو میں اس بات کے کہنے میں جھوٹا ہونگا۔ پس یہ کہکر اُنہوں نے تین طلاقیں دیدیں۔ اس واقع میں تو صریح ہے کہ عویمر نے بعد لعان تین طلاقیں دیدیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ مجرد زنا سے بلکہ لعان سے بھی فسخ نکاح نہیں ہوجاتا جب تک قاضی تفریق نہ کرائے ولو کانت الفرقۃ حصلت بنفس التلاعن لا نکر علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ایقاعہ الطلقات ویقال لہ لیست ھی زوجتک حتی تطلقھا فسکوتہ دل علی انھا محل لوقوع الطلاق وان الفرقۃ لم تحصل بعد (عمدۃ الرعایہ)

اسی طرح سعد بن عبادہ نے عرض کی۔ اگر میں اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اُسے قتل نہ کرڈالوں (اور چار گواہ تلاش کرنے چلوں) آپ نے فرمایا ہاں۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ مجرد زنا سے نکاح نہیں ٹوٹ جاتا۔ ورنہ آپ ایسے موقع پر اس کے بیان سے سکوت نہ فرماتے اور ضرور فرماتے کہ تمہاری بی بی اس فعل سے بی بی باقی نہیں رہی بلکہ نکاح ہی فسخ ہوگیا لان المقنن لایسکت عن بیان القانون فی مواقعھا۔

زنا ایک مخفی امر ہے۔ زانی اسے دکھا کر نہیں کرتا۔ ہاں قرائن یا امارات البتہ پائے جاتے ہیں۔ اور ان کی بنا پر کوئی قطعی حکم فسخ نکاح وغیرہ کا نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ بغیر چار گواہ رویت کے زنا کا شرعی اعتبار نہیں سوال میں جو یہ مذکور ہے کہ ایک سال تک عورت مذکورہ بدقماش مرد کے ساتھ رہی اور ایک لڑکی زنا سے پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کا ولد زنیہ ہونا شرعاً غیر مسلم ہے کیونکہ الولد للفراش وللعاھر الحجر یہ قاعدہ یہاں بھی مسلم ہے اور مدت حمل دو برس تک ہے دوسرا دط عورت مذکورہ کے شوہر نے اس عورت سے لعان نہیں کیا (حالانکہ لعان ایک ایسا حکم ہے کہ اس میں کوئی بات قانون مروجہ سرکاری کے خلاف نہیں ہے) نہ طلاق دیا۔ حالانکہ اُسے طلاق دینے کا اختیار تھا اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ بحکم اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وہ مرد ایسی عورت سے راضی ہے لہذا فسخ کی ضرورت ہی نہیں۔ اور چونکہ شوہر نے لڑکی کو اپنی طرف منسوب کرنیسے بھی نہیں روکا اور اس کیلئے بھی لعان نہیں کیا اس لئے لڑکی اُسی کی طرف منسوب کیجائیگی یہ تھا نقض اجمالی۔

اب یہاں سے نقوض تفصیلی ذکر کئے جاتے ہیں

(۱) قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کرنیکو حرام گردانا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اب بعد نکاح جب وہ زانیہ ہوگئی تو وہی علت حرمت پھر عود کر آگئی والاحکام تدور مع العلل تو اب یہ علت مبطل نکاح کیوں نہوگی چنانچہ قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح سے آیہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّ میں منع فرمایا تھا جب نکاح کے بعد عورت کفر و شرک کر بیٹھی تو نکاح ٹوٹ گیا وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اس لئے کہ وہ علت منع نکاح پھر عود کر آئی۔

نقض:۔ آیہ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ میں ذالک کا مشار الیہ نکاح زانیہ ہونا غیر مسلم ہے بلکہ اس کا مشار الیہ فعل زنا ہے یعنی یہ فعل مومنین پر حرام ہے۔ کما قال المفسرون۔ اور اگر ذالک کا مشار الیہ نکاح زانیہ ہی قرار دیا جائے تو اس پر یہ نقض ہے کہ ابتدائی حکم نکاح کا اور ہے اور بقائی اور۔ دیکھو ابتداءً بلا رضامندی طرفین کے نکاح نہیں ہوسکتا لیکن بعد نکاح حالت بقاء نکاح میں اگر جانبین سے ناراضی ہوجائے تو مجرد ناراضی سے فسخ نکاح نہیں ہوجاتا بلکہ طلاق یا خلع کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح دیکھو کہ ابتداءً (مذہب تصور کے مطابق) بغیر ولی کے نکاح ناجائز ہے لیکن بعد نکاح کے ولی کے مرجانیسے بقاء نکاح میں کوئی خلل نہیں لہذا بقاء نکاح ولی کا محتاج نہیں پس ابتدائی حکم اور اُس کے بقاء میں فرق ہوگیا۔

اور زانیہ کو مشرکہ اور مرتدہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ وہاں صریح حکم موجود ہے وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ یہاں بھی اگر کوئی حکم ایسا صریح موجود ہوتا تو البتہ ابتدا اور بقا کا حکم ایک ہوتا واذ لیس فلیس بلکہ یہاں اس کے خلاف میں حکم موجود ہے کہ یا تو لعان کرے جس کی وجہ سے قاضی تفریق کرادیوے یا سکوت کرے اور فاستمتع بہا پر عمل کرے یا طلاق دیوے اور اُس سے الگ ہو۔ لیکن مجرد زنا سے نکاح کا فسخ ہونا معرض خفا میں ہے کیونکہ زنا خود یقینی امر قابل اس کے نہیں ہے کہ اس پر کوئی حکم مبنی کیا جائے۔ جبتک قاعدہ شرعیہ کے مطابق زنا کا وثوق نہ ہو اور وہ چار گواہ رویت کے ہیں یا لعان ہو۔

(۲) ابن تیمیہ تفسیر سورہ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ پس زانیہ کے زناکار ہوجانیسے کیوں نکاح فسخ نہوگا۔

نقض:۔ ابن تیمیہ کا فسخ نکاح فاسق پر علماء کا اتفاق نقل کرنا معرض خفا میں ہے فانہ لم ینقلہ غیرہ فقیاس نکاح الزانیۃ علیہ کذالک فلنہ بناء الفاسد علی الفاسد وانہ لم یصرح اتفاق جمیع الاسلام اوعلماء موضع دون موضع اوفرقۃ دون فرقۃ:

رہی یہ بات کہ جب مرد فاسق ہوگیا تو عورت کے لئے اُس کے ماتحت رہنا باعث ننگ ہے یا مرد کیلئے باعث دیوثیت ہے کہ ایسی عورت کو نکاح میں رکھے لہذا نکاح فسخ ہونا چاہئے۔ میں کہتا ہوں شریعت نے دونوں کے لئے راہیں نکال دی ہیں۔ مرد ایسی عورت کو بلا تکلف طلاق دیکر اپنے کو خبیث یا دیوث ہونے سے بچا سکتا ہے:

ahmadimuslim.de

اور عورت خلع کرا کر اپنا ننگ دفع کرسکتی ہے۔ لہذا فسخ نکاح کی ضرورت نہیں رہی۔

(۳) قرآن کریم نے مرد اور عورت یعنی ہر دو کیلئے شرط احصان (پاکدامنی) آیہ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ اور آیہ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ میں لگادیا تھا۔ اب جب وہ زناکار ہوئی تو بموجب قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط کیوں نہ ٹوٹتا۔

نقض:۔ بلاشبہ اسلام نے زوجین کے لئے ابتداء احصان شرط کیا ہے لیکن بقاء اس شرط کا شرط ہونا غیر مسلم ہے۔ ابتداء نکاح کیلئے ولی شرط ہے لیکن بقاء یہ شرط غیر مسلم ہے اسی طرح کی اور بھی صورتیں ہیں (کما تقدم) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی چیزیں ابتدائے نکاح میں شرط ہیں مگر بقاء نکاح کیلئے وہ شرط نہیں ہیں۔ اور چونکہ مرد طلاق دینے کا مختار ہے اس لئے اپنے پر سے ننگ دفع کرسکتا ہے اسی طرح عورت کے لئے خلع کی راہ متعین ہے لہذا کسی پر کوئی جبر نہیں نہ فسخ کی ضرورت ہے۔

(۴) اللہ عزوجل نے زوجین میں مودت ورحمت ایسی ڈالی ہے کہ تمام محبتوں سے زیادہ ہے فاذا امسکھا بعصمتھا وھی زانیۃ رضی بزناھا (لان الرجل علی دین خلیلہ فلینظر بمن یخالل) ومن رضی بالزنا فھو بمنزلۃ الزانی۔

نقض:۔ بلاشبہ زوجین میں ایسی مودت دیگئی ہے لیکن دونوں میں سے کوئی مجبور نہیں کیا گیا فلا جبر علی الزوج مع کون الزوجۃ زانیۃ۔ فلابد ان لا یخاتنھا بل یطلقھا ویفارقھا ویفعل فعلا لا یجب علیہ الحد۔

(۵) اپنی منکوحہ سے مہر لینا جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ زنا کی صورتمیں اس سے مہر واپس لینا آیہ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں درست گردانا اگر نکاح نہ ٹوٹتا تو اس سے مہر کیوں واپس لیتا۔

نقض:۔ مہر واپس لینے کو فسخ لازم نہیں خلع کی صورت میں جملہ مہر واپس لے سکتا ہے اور شوق سے خرچ کرسکتا ہے۔ فان طبن لکم عن شیء منہ نفسا فکلوہ ھنیئا مریئا

آیۂ مذکورۂ سوال میں عضل سے منع کیا گیا ہے کہ کنارہ کشی کرکے عورت کو تنگ نہ کیا جائے اس غرض سے کہ وہ تنگ ہو کر مہر واپس دیگی۔ لیکن جب اس نے فحش اختیار کیا تو اُسے تنگ کرنا اور تنگی میں ڈال کر مہر واپس لینا جائز ہوا۔ لیکن اسکو بھی فسخ لازم نہیں بلکہ مہر واپس طلاق دیدیگا۔

(۶) قرآن کریم بدعمل کے ساتھ ایک ساعت بھی بیٹھنے نہیں دیتا فَلَا تَقْعُدْ مَعَهُمْ جب عورت زناکار ہوئی تو وہ پاک مرد کے کسطرح ہم آغوش رہ سکتی ہے۔

نقض۔ لا تقعد معھم کو فسخ لازم نہیں ہے بلکہ یہ ایک نہی ہے اس کی تعمیل کی صورت یہ ہے کہ کہا جائیگا۔ طلقھا ولا تقعد معھا فانھا لا تلیق ان تجلس معک اگر مرد نے طلاق ایسی کو نہ دیا تو صدق قولہ تعالےٰ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ۔

(۷) آیہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ میں کسقدر تخویف وتحذیر ہے۔

نقض۔ ہاں بلاشبہ تخویف وتحذیر ہے مگر اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ عمل اس تحذیر پر اسطرح ہے کہ طلاق دیوے اور بس۔ چلو فرصت ہوئی۔

(۸) اور حدیث لعن اللہ من آوی محدثا میں کسقدر زجر وتوبیخ ہے سواء کان الاحداث بالزنا او السرقۃ او غیر ذالک وسواء کان الایواء بملک الیمین او نکاح او غیر ذالک۔

نقض۔ اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ جس طرح محدث یا بدعتی کے نکالدینے کا حکم ہے اسی طرح مرد ایسی عورت کو طلاق دیکر نکالدیوے اور چونکہ ابتداءً اس نے محدث کو جگہ نہیں دی بلکہ فعل احداث بعد نکاح وقوع پذیر ہوا اس لئے شوہر کو محدث کا جگہ دینے والا نہیں کہا جائیگا۔

(۹) ایسی عورت زانیہ کا نکاح شرعاً نہیں ٹوٹتا تو اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ سے کیا مراد ہے؟

نقض۔ ایسی عورت کو جسنے بعد نکاح ایسا فعل کیا ہے اگر مرد باوجود مختار ہونیکے طلاق نہیں دیتا تو بلاشبہ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ کا مصداق باختیار بنتا ہے لیکن اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ مرد خود عورت کی طرح خبیث اپنی خوشی سے بنگیا۔

(۱۰) مسلم وبخاری میں رسول اللہ صلعم کا حکم ہے کہ لونڈی جب زنا کرلے تو اسکو حد مارو پھر فرمایا ثم ان زنت فلیبعھا ولو بضفیر والضفیر حبل وھذا امر ببیعھا ولو بادنی مایقابلھا واذا وجب اخراج الامۃ الزانیہ عن ملکہ فکیف بالزوجۃ الزانیہ۔

نقض۔ اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ یہاں مدعی کا خلاف لازم ہے اسلئے کہ لونڈی زانیہ خود بخود ملک مالک سے نہیں نکلی بلکہ اُس کی بیع کا بار بار حکم کیا گیا اور یہ حکم ہوا کہ ادنیٰ قیمت لیکر بیع کردو۔

اسی طرح عورت زانیہ زنا کرنیسے خود بخود ملک نکاح سے نہیں نکلی بلکہ حکم کیا جائیگا کہ اے شوہر عورت زانیہ کو بس جلدی طلاق دیکر اسے ملک نکاح سے خارج کردے نہیں تو خبیث اور دیوث کہا جائیگا۔

(۱۱) ایسی زانیہ جس نے یہانتک نوبت پہنچائی کہ حرام اولاد کو گود میں لیکر پھر رہی ہے ایسی طرح چھوڑ دیجائے تو اُسنے تمام شہر کی عورتوں کو گویا آگ لگادی۔ کیونکہ گناہ جبتک پوشیدہ ہوتا ہے گنہگار ہی کو نقصان پہنچتا ہے اور جب طشت از بام ہو جائے تو نقصان اسکا عام ہو جاتا ہے لہذا پوشیدہ گناہ کبیرہ اسکیلئے پوشیدہ توبہ ہے اور جب حد اعلان کو پہنچ جائے تو اس کیلئے توبہ بھی اعلان کیساتھ ضروری ہے والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالیٰ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

نقض:۔ بلاشبہ یہ امر صحیح ہے کہ فعل بیحیائی کا ہوا اور بالکل باعث ننگ ہوا برادری کی عورتوں اور خود شوہر کیلئے بھی اور اس کیلئے توبہ بھی باعلان ہی ہونی چاہئے اسی لئے شارع نے اس کیلئے لعان مقرر کیا ہے جسمیں مرد اور عورت دونوں کا عار دفع ہو جائے اور بعد لعان حاکم تفریق کرادیوے لیکن اسکو یعنی اس بیحیائی کو جسکی توبہ اعلان کیساتھ ہونی چاہئے فسخ نکاح لازم نہیں۔ بلکہ مرد طلاق دیدیوے جس سے تمام لوگوں پر عیاں ہو جائے کہ اُسنے طلاق فلاں وجہ سے دی۔ یا لعان کرے اور بس ہاں (معذرت) بعض عبارات کا ترجمہ اسلئے نہیں کیا گیا کہ ہی صورت میں خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

ahmadimuslim.de

# فتاوے

**اطلاع۔** فی سوال متعلق حلت وحرمت ۳ پائی اور متعلقہ وراثت فی سوال ایک آنہ بطور غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں ورنہ جواب سے جواب۔ (ابو الوفاء)

**س نمبر ۱۲۹** - ہمارے ملک کوکن میں جب میت ہوتی ہے وہ میت خواہ بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا ہو اُس کو غسل کے بعد کفن پہنا کے فقط میت کا چہرہ کھلا رکھکر اُس کی پیشانی پر کافور بھگا کے یا عطر لگا کے اُس پر ایک سبز ریحان کی شاخ کی لکڑی سے کلمہ لکھتے ہیں۔ پھر سورہ تبارک اور سورہ والسماء والطارق پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد میت کا منہ کفن سے بند کرکے میت کو جنازہ میں رکھکے جنازہ جب لیجاتے ہیں تو اس کے ہمراہ لوگ بہت سے دائرے (یعنی دف) بجاتے ہیں اُس کے ساتھ کلمہ طیبہ کو شعر کے لہجے میں پڑھتے ہوئے محلے سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے لیجاتے ہیں اور مسجد مذکورہ میں رکھکر اول سورۂ تبارک و سورۂ طارق پڑھنے کے بعد نماز جنازہ گزارتے ہیں پھر وہی باجا بجاتے ہوئے قبرستان میں لے جاتے ہیں۔ جب میت کو لحد میں لٹاکے میت کے وارثوں میں سے ایک شخص قبر میں بعد آواز سے میت کے نزدیک بالین کے اذان پکارتا ہے اس کے بعد مدفون کے شہری مُلّا قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف منہ کرکے بلند آواز سے تلقین پڑھتا ہے۔ بعد اُس کے قبر پر سفید چادر کا غلاف یا رنگین کپڑے کا بچھا کے اُس کے اطراف میں چار شخص قرآن پڑھنے کے لئے بٹھاتے ہیں۔ پھر تیسویں یا چالیسویں دن قرآن پڑھنے والوں کو کچھ نقد روپیہ دیکر رخصت کرتے ہیں۔

(ہمارے سوال کا ماحصل) میت کی پیشانی پر کلمہ لکھنا اور سورت مذکورہ کا پڑھنا (گھر میں اور مسجد میں) اور جنازے کو باجا بجاتے ہوئے اُسکے ساتھ کلمہ طیبہ کو شعر کے لہجہ میں پڑھنا اور قبر میں اذان کا پکارنا اور مذکورہ مُلّا نے تلقین اور قبر پر غلاف بچھا کے وہاں پر قرآن شریف کا پڑھنا از روئے شرع شریف کے درست ہے یا نہیں۔

اور میت کو اسی طرح بجاتے ہوئے جانے والے مجمع کے ہمراہ شریک ہونا درست ہے یا نہیں اور بہ رواج اہل سادات نظیری خاندان کو یا قادری یا رفاعی یا نقشبندیہ کو درست ہے یا نہیں اور یا ساداتوں کے سوا شیخوں کو درست ہی یا نہیں۔

(راقم شہاب الدین خریدار ۴۳۶ع ساکن ہورو جزیرہ حبشان)

**ج نمبر ۱۲۹** - یہ سب محض رسوم ہیں افسوس ہے لوگ خصوصاً سادات اپنے جد امجد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کو نہیں جانتے ان رسوم کا ثبوت قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ملتا واللہ الہادی

**س نمبر ۱۳۰** - راگ و مزامیر کا سننا مذہب اسلام میں جائز ہے؟

ایک معزز حنفی صاحب کا جواب جواز کے ثبوت میں یوں ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو اپنے کندھے مبارک پر بٹھاکر راگ سنوایا اور کچھ لڑکیاں دف کے ساتھ گیت گا رہی تھیں۔ آں حضرت نے خود حضرت عائشہؓ کو اُن میں شریک ہونے کو حکم دیا۔ اس ثبوت کی اصل کہاں تک درست ہے؟ (خریدار ۷۹۰۵ع)

**ج نمبر ۱۳۰** - حضرت عائشہؓ کو گانا نہیں سنوایا تھا بلکہ فوجی کرتب دکھائے تھے لڑکیوں کا گانا گو میں عید یا شادی کے موقع پر جائز ہے اس کو اُس راگ سے کوئی تعلق نہیں جس سے علماء منع کرتے ہیں۔

**س نمبر ۱۳۱** - تعزیہ بنانے میں رقم دینا، تعزیہ ماننا اور تعزیہ پر منتیں چڑھانا کس آیت کریمہ و حدیث رسول اللہ سے حلال ہے؟

اس میں بھی جواز کا ثبوت یوں دیا جاتا ہے کہ آل رسول کی محبت میں کیا جاتا ہے۔ لہٰذا حلال ہے۔ دلیل بہ نص آیت یا حدیث ندارد۔ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۳۱** - تعزیہ اور بت ایک ہے جس قسم کی امداد تعزیہ بنانے میں دیگا گناہ سے خالی نہیں قرآن مجید میں حکم ہے لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ گناہ کے کاموں میں کسی کی مدد نہ کیا کرو۔

**س نمبر ۱۳۲** - اہل ہنود کے ایام ہولی میں ہولی کھیلنا، انہیں کے مقرر کردہ رنڈی کے ناچ میں بیٹھکر تماشا وغیرہ دیکھنا اور رقم دینا کیسے جائز ہے؟

جواب دیا جاتا ہے اہل ہنود احباب کی خاطر اگر ایسا کیا گیا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اکثر دوستوں کی خاطر منظور ہوتی ہے پھر آیہ کریمہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ کو پیش کرنے پر فرمایا جاتا ہے کہ اس آیت کریمہ کو اس سے کیا تعلق۔ یا للعجب! (ایضاً)

**ج نمبر ۱۳۲** - یہ سب سخت گناہ قریب کفر کے ہے اللہ تعالیٰ اس سے ہر مسلمان کو بچائے۔ آیت کریمہ بالکل اس مقام پر ٹھیک چسپاں ہے۔

**س نمبر ۱۳۳** - جماعت فجر کے ہوتے ہوئے سنت فجر کا پاس ہی کھڑے ہو کر پڑھنا امام ابو حنیفہؒ کے کس قول کے موجب درست ہے۔ خواہ جماعت فرض ضائع ہی ہو جائے مگر سنت پڑھنا۔ کیا قرآن مجید کے سننے سے یہ شغل مانع نہیں ہوتا (ایضاً)

**ج نمبر ۱۳۳** - جماعت کے ہوتے ہوئے صبح کی سنتیں پڑھنا نہ آیت سے نہ حدیث سے نہ امام صاحب کے قول سے ثابت ہے بلکہ متاخرین کی محض رائے ہے جو صریح حدیث کے خلاف ہے جس میں ارشاد ہے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا التی اقیمت (جب نماز کی اقامت ہو جائے تو وہی نماز جائز ہے جس کی اقامت ہوئی ہے) یعنی جس کو وہ نماز ابھی پڑھنی ہو وہ بس اُسی میں ملجائے۔

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## متفرق نوٹ

**محکمہ حفظان صحت** نے اعلان کیا ہے کہ معالج کی عدم موجودگی میں طاعونی مریض کا علاج مندرجہ ذیل طریق سے کرنا چاہیئے۔

**ڈاکٹر کی عدم موجودگی میں طاعون کے مریض کا علاج**
(۱) مریض کو گھر کے سب سے زیادہ کھلے اور ہوادار کمرے میں کھڑکیاں اور دروازے کھول کر یا باہر سائے میں اگر مطلع صاف ہو نہایت آرام سے بستر پر لٹا دو اور اُسے بالکل بستر سے اُٹھنے نہ دو۔

(۲) مریض کو ہلکی غذا دو۔ مثلاً دودھ، پتلی کھچڑی، مونگ کی دال کا پانی، چنے کا رس، جو آش وغیرہ۔

(۳) مریض کو جب پیاس لگے سادہ اور ٹھنڈا پانی کثرت سے پلاؤ۔ پیاسے طاعون کے بیمار کو پانی نہ دینا غلطی ہی نہیں بلکہ ظلم ہے۔

(۴) مریض کو ایک قطرہ ٹنکچر آیوڈین سوا تولہ پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد پلاتے جاؤ۔ سوئے ہوئے مریض کو دوائی پلانے کے لئے ہرگز نہ جگاؤ۔

(۵) گلٹی کے اوپر ٹنکچر آیوڈین صبح و شام دو دفعہ لگاؤ۔ اور کوئی دوائی اُوپر نہ دو۔ یہ دوائی پلیگ اور سب شفاخانوں سے مفت مل سکتی ہے۔

**انجمن اخوان الصفا** کا حساب درج ذیل ہے

لاگت کاپیاں مع اقرار نامہ تعداد ۱۰۰۰ — ۹ عہ/
لاگت فائل بنانے کا غذات ......... ۵ /
خرچ روانگی ڈاک و اجرت محرر ......... ۱۲/ ۶
میزان کل خرچ تا ۱۰ر اپریل ۱۵ء — عـ۹
میزان چندہ مندرجہ اہلحدیث ۹ر اپریل لعہ
جناب عثمان خان صاحب کیری ڈاک خانہ بنت ضلع مظفر نگر عمعہ/ ہ ادریس خان صاحب ایوں محلہ جالندھری عمعہ/ ہ
میزان کل چندہ لعہ
بقایا بعد وضع خرچ ۸/ لعہ

**اہلحدیث کمپنی** کی بابت بجناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ فرماتے ہیں اہلحدیث مکتوبہ ۲ر اپریل میں زیر عنوان "ایک نہایت مفید تجویز" میں اہلحدیث کمپنی کی تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔ اس لئے میں سردست دو صد روپے سے شرکت کی درخواست کرتا ہوں۔ جب یہ ڈھانچہ تیار ہو تو طلب فرمالیں۔ میں اہلحدیث کانفرنس علیگڑھ کی کامیابی پر آپ کو اور قوم کو مبارکباد گزارش کرتا ہوں۔ والسلام خیر ختام۔

(خاکسار فیض محمد خان عفا اللہ عنہ)

**زمیندار کی شکایت** ایک صاحب بہت اصرار سے اظہار شکایت کرتے ہیں کہ یکم فروری کے زمیندار میں ایک نظم چھپی تھی جس میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یوں کہا ہے ؎

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین
انت حسبی انت بلی انت لی نعم الوکیل

اس کے رد میں انہوں نے بڑا لمبا مضمون بھیجا ہے۔ واقعی یہ خطاب غلط ہے اور آں حضرت کی شان میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا منع ہے مگر زمیندار اخبار کوئی مذہبی پرچہ نہیں کہ اُس کی ایسی باتوں کا اتنے شد و مد سے جواب دیا جائے۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ امید ہے زمیندار کے قابل ایڈیٹر بھی آئندہ کو ایسا نہ کریں گے۔

**یاد رفتگان** میرے والد شیخ عبداللہ جو نیکی کاموں میں بڑے جوشیلے تھے طاعون سے انتقال کر گئے (شیخ احمد اللہ از ہردوئی)

میری عزیزہ ہمشیرہ دو سال کی علالت کے بعد انتقال کر گئیں انا للہ۔

(رفیع احمد از سرادہ ضلع میرٹھ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے حق میں دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔

**مفقود بزرگ مل گئے** مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد اہلحدیث آگرہ آج کل شہر ناگپور محلہ تلسی باغ مسجد الف دین سرکل ۴ میں ہیں۔

(محمد یعقوب از تکیہ خریدار نمبر ۱۹۸)

**غریب فنڈ** میں از نتوالے فنڈ ۱۳/ ۔ سابقہ:- ۹ عہ/ ۔
از حافظ لال الدین موضع بھوا ڈاک خانہ دینا نگر ضلع گورداسپور (سائل) عہ/۔
مولوی محمد عالم کنجاہ ضلع گجرات (سائل) عہ/
کل ۶ عہ
دونوں کے نام اخبار جاری کئے گئے۔
باقی ۱۲ عہ/
نمبر سائلین سال ہذا (۲۹)

---

## اہل حدیث کانفرنس کے کام

**امرتسر** میں آجکل بساکھی کی منڈی لگ رہی ہے جس میں دور دور سے لوگ مویشی کی خرید فروخت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اہلحدیث کانفرنس بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں رہتی چنانچہ اس دفعہ بھی منڈی بساکھی پر کانفرنس کے پانچ چھ واعظ وعظ و نصیحت میں مصروف ہیں۔

## ذخیرہ گندم کے متعلق سرکاری حکم

پنجاب گورنمنٹ نے اس آرڈیننس کی رو سے جو گیہوں کے متعلق گورنمنٹ ہند نے شائع کیا تھا احکامات صادر فرمائے ہیں کہ اضلاع جھنگ لائلپور، ملتان، شاہپور، مظفر گڑھ لاہور، گوجرانوالہ میں جن زمینداروں کے پاس تین سو ایکڑ اراضی سے زیادہ ہے اور ایک ہزار من سے زیادہ ذخیرہ گیہوں کا موجود ہو وہ ۱۵ر اپریل ۱۵ء اور اس کے بعد ہر مہینے کی پہلی و پندرہ تاریخ کو تا صدور حکم ثانی نقشہ پیش کیا کریں کہ ان کے پاس کسقدر گیہوں موجود ہے اور کس مقام پر اس کا گودام ہے۔ یہ حکم غالباً اس غرض سے ہے کہ گورنمنٹ عنقریب گندم کی خرید کمپنیوں کی معرفت شروع کریگی اور اس میں آسانی ہو۔ ہر مہینے کیلئے نرخ معین کر دیا جائیگا۔ اپریل میں قدرے گرانی رہیگی بعد ازاں مئی میں غلہ بہت سستا اور پھر جون میں نرخ اور بھی ارزاں ہو جانے کی امید ہے۔ اگر گورنمنٹ بروقت خبر نہ لیتی تو ہندوستان میں بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا اور باوجود کثرت پیداوار کے شاید گیہوں کا بھی آٹا نہ ملتا۔ (وکیل)

# انتخاب الاخبار

**امرتسر میں** طاعون ہنوز بدستور ہے

**جنگ** کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۴ اپریل سے ۱۱ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

**جرمن** آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ جو تجارتی یا ماہی گیر جہاز غرق کئے یا اُن پر تارپیڈو پھینکے ہیں اُن کے نام یہ ہیں:-

(۱) فرانسیسی سٹیمر ایمہ۔
(۲) انگریزی سٹیمر بلوجیکٹ (یہ جہاز شکستہ حالت میں کنارے پر پہنچ گیا)
(۳) سٹیمر سیون سیز۔
(۴) سٹیمر فلیما (اس کو پھر تیرا لیا گیا ہے)
(۵) سٹیمر کراؤن آف کیسٹیل۔
(۶) ماہی گیر جہاز جیسن۔
(۷) ماہی گیر جہاز گلوکسینیا۔
(۸) ماہی گیر جہاز نیلی۔
(۹) ولندیزی سٹیمر شیلڈ۔
(۱۰) سٹیمر لاک ووڈ۔
(۱۱) ماہی گیر جہاز نیو فونڈلینڈ۔
(۱۲) امریکن سٹیمر گرین برایر۔
(۱۳) سٹی آف بریمن۔
(۱۴) اولیوائن۔
(۱۵) روسی جہاز ہرمیز۔
(۱۶) ولندیزی جہاز پرنس مارٹس۔
(۱۷) سٹیمر نارتھ لینڈز۔
(۱۸) ایک انگریزی جہاز ساؤتھ پائنٹ۔
(۱۹) ایک ناروے کا تجارتی جہاز۔

**ایک** جرمن تجارتی جہاز گریٹ ہیسو تھ جو سویڈن سے جرمنی کو خام دھات لیجا رہا تھا بحیرۂ بالٹک میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

**جرمنوں** نے سویڈن کا جہاز انگرمینڈ جس پر گیہوں کا غلہ لدا ہوا تھا گرفتار کر لیا ہے۔

**دو** جرمن آبدوز کشتیاں بحیرہ شمالی کو جاتی ہوئیں دریائے شیلٹ میں سے گزریں۔

**ترکی** جنگی جہاز مجیدیہ روسی سرنگ اُٹھانے والی کشتیوں کے تعاقب میں اوڈیسہ کے قریب ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اُس کے عملہ کو دوسرے ترکی جنگی جہازوں نے بچا لیا۔

**امارت** بحریہ جرمن تسلیم کرتی ہے کہ اُن کی آبدوز کشتی یو ۲۹ غرق ہو گئی ہے۔

**روسیوں** کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی جنگی جہاز گوبین اور بریسلا ساحل کریمیا کے پاس روسی جہازوں سے لڑتے رہے۔

**اس** ہفتہ بھی متحدہ سلطنتوں کے جنگی جہازوں نے درہ دانیال اور سمرنا پر گولہ باری کی۔

**ایتھنز** کی خبر ہے کہ متحدہ سلطنتوں کے جہاز درہ دانیال پر مستقل حملہ کیلئے مکمل تیاریاں کر رہے ہیں۔

**انگریزی** جنگی جہازوں نے زیبرگ پر گولہ باری کی جس سے زیبرگ میں کئی دھماکے پیدا ہوئے جرمن توپخانہ نے بھی جواب دیا۔

**ترکوں** کے بارہ ہوائی جہاز درہ دانیال اور باسفورس میں دیکھ بھال کا کام کرتے ہیں۔

**انگریزی** ہوائی جہازوں نے جرمن آبدوز کشتیوں کے کارخانہ پر بمقام ہابوکن حملہ کیا اور آبدوز کشتیوں پر آٹھ بم گرائے۔

**بلجیمی** ہوابازوں نے لورٹ مارک کے ریلوے جنکشن پر بم گرائے۔

**فرانسیسی** ہواباز گیروس اور لوار نے دو جرمن ہوائی جہازوں کو آتشباری کر کے نیچے گرا لیا۔

**اتحادی** یعنی انگریزی فرانسیسی ہوابازوں نے المہین واقع بیڈن (جرمنی) پر بم گرائے۔

**جنرل** وان ڈر گولٹز جو سلطان المعظم کی طرف سے قیصر ولیم کو لئے تحفہ لیکر گیا تھا قسطنطنیہ کو واپس آ گیا ہے

**بابعالی** نے تمام لوگوں کو جو اسلحہ اُٹھانے کے قابل ہیں ملک کی حفاظت کے لئے طلب کر لیا ہے۔ اور اتنی ترکی فوج جمع کر لی گئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

**جزیرہ نما** گیلی پولی میں کثرت سے ترکی فوجیں جمع ہیں۔

**روسی** اطلاعیں مظہر ہیں کہ انہیں کارپیتھین میں دو نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

**کہتے** ہیں کہ آسٹریا کی حالت سخت اندیشناک ہو رہی ہے روسی فوجیں ہنگری میں بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔

**جرمن** آسٹریا کی مدد کیلئے بڑی سرعت سے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

**روسیوں** نے اعلان کیا ہے کہ آٹھ لاکھ آسٹریائی فوج آج تک انہوں نے گرفتار کی ہے۔

**آسٹریا** میں سخت قحط رونما ہو رہا ہے۔

**مغربی** میدان جنگ میں اگرچہ ابھی تک موسم ناموافق ہے لیکن متحدہ فوجیں کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں اور جہاں موقعہ ملتا ہے جرمنوں کی خندقوں میں گھس کر انہیں پسپا کر دیتی ہیں اور اس طرح اپنی ترقی کو جاری رکھتی ہیں۔

**کہتے** ہیں کہ اب جرمنوں کو فتحیابی کی امید نہیں رہی اور وہ عام گفتگو میں "اگر ہمیں شکست ہوئی تو" کے الفاظ بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔

**سائشان** کے مشرق میں فرانسیسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا۔ فرانس کے ہوائی دستہ نے جرمن ہوائی جہازوں کے سٹیشنوں پر ۳۳ بم گرائے۔

**روسی** اخبار رسکو سلوو لکھتا ہے کہ آسٹریا نے غیر جانبدار حکومتوں کی معرفت روس کے آگے تجاویز صلح پیش کی ہیں۔

**سمرنا** کے کمانڈر نے یورپین باشندوں کو شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

**مصر** کے نئے سلطان پر ایک شخص نے گولی چلائی مگر وہ صاف بچ گئے۔

**بلغاریہ** اور سرویہ کی سرحد پر معمولی سی جھڑپ ہو گئی بلغاریہ کے ۸۰ اور سرویوں کے ۶۰ آدمی مارے گئے

**انگلستان** میں آجکل شاہی خاندان سے لیکر مزدوروں تک شراب کے برخلاف جہاد میں مصروف ہیں۔

**ایک** روسی کرنل کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی کی سزا دی گئی

(۷۵۸)

یہ کتاب تا حال عربی میں بھی نہیں چھپی

# مدینہ کانفرنس

قلمی مسودہ سے ترجمہ کیا گیا ہے

سنہ ۹۷۲ھ مطابق ۱۵۶۴ء کا جبکہ ہندوستان پر شہنشاہ اکبر اور ٹرکی میں سلطان سلیمان اعظم اور ایران پر شاہ طہماسپ۔ اور مراکو میں بنی سعد میں سے مولیٰ ابی عبد اللہ بادشاہ تھا۔ تہتر علماء دین کے مختلف ممالک کی سیاحت کر کے حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں ایک مجلس (کانفرنس) بدیں غرض قائم کی۔ کہ اسلام میں اسباب زوال رونما ہو چکے ہیں۔ اگر فوری انسداد نہ کیا گیا۔ تو نہایت برے نتائج پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

چونکہ یہ نہایت مبارک کام تھا۔ ان بیرونی تہتر خیر خواہان اسلام علما کے علاوہ مدینہ طیبہ کے اس وقت کے موجودہ سب کے سب فضلا بھی اس میں شامل ہو گئے۔ جو وجوہات زوال انہوں نے قرار دئے۔ اور ان کے دفیع کے جو اسباب ان دردمندان اسلام نے تجویز کئے۔ وہ انہی میں سے ایک بزرگ سید ابو الفتاح المعروف شیخ عبد المنعم بغدادی شرقی نے ایک ضخیم کتاب جس کا نام انہوں نے مختار المومنین رکھا تھا قلمبند کر دئے۔

اس کتاب میں وہ اکثر امور مذکور ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہمارے دیکھتے دیکھتے جاپان نے ایسی اعلیٰ ترقی کر لی۔ اور یورپ کی بعض سلطنتوں نے دنیا بھر کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے لازمی تعلیم اور صنعت و حرفت کے عام رواج کی ضرورت۔ اور قومی تجارت کی حفاظت کے مفید نتائج۔ عدل و انصاف کی ترویج اور رعایا برایا کے لئے راحت رساں قوانین کی تنضیط۔ اور حکام و عمال کے مظالم سے ناتوانوں کو محفوظ رکھنے کی تدابیر۔ عورتوں کے حقوق۔ محاصل و مالیات کے مسائل ظلم و فساد اور جود و عناد کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والے اسباب۔ محتسبوں۔ کوتوالوں۔ منصفوں۔ ججوں۔ مفتیوں۔ قاضیوں۔ تحصیلداروں۔ ڈپٹی کمشنروں۔ اور گورنروں تک کے فرائض اور مجلس شوریٰ کے فضائل۔ اور مسلمانوں کی سوشل (تمدنی) اصلاحات۔ اور یتیموں مسکینوں۔ اسیروں۔ مریضوں۔ اور مسافروں کی دستگیری کے نہایت عجیب ضوابط اور ۔ گجرو بادشاہوں۔ امیروں۔ وزیروں کو راہ راست پر لانیکی پر حکمت تجاویز اور قومی کیرکٹر و اخلاق کو اعلےٰ پیمانہ پر پہنچانیکے بہترین وسائل کے علاوہ انہیں دلچسپ ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قابل قدر قیمتی نصائح پیش کی گئی ہیں۔ علاوہ بر آں خود جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جیسے مشہور و معروف صاحب قلم فاضل کے پر منفعت تبصرہ نے جو اسکے ساتھ ہی شایع کر دیا گیا ہے سونے پر سہاگہ کا کام کر دیا ہے۔

لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قسم کا ہے قیمت با ایں ہمہ ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک تین آنے ۳ر علاوہ صرف ہوگا۔

عبد الرحیم و عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

فہرست کتب۔ درخواست آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے۔

(رفیق محمد خوشنویس)

ahmadimuslim.de

# مفید کتابیں

۴۴/۵۲

**تحقیقات جدید در امراض شدیدہ** جناب ڈاکٹر شریف حسن صاحب پانی پتی نے اپنی بہما گورنمنٹ سروس کے اثنا میں طبی تحقیقات و پریکٹس کی بنا پر یہ شاندار کتاب لکھی ہے جس میں جملہ امراض وبائیہ اور متعدیہ کے اسباب و علامات اور ان کے سہل الحصول علاج و مجربات درج کر کے پبلک پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ یورپ و امریکہ و ایشیا کی تمام جدید تحقیقات کا عطر کھینچ کر رکھدیا ہے۔ حاذق الملک نواب محمد اجمل خاں صاحب دہلوی کی پسندیدہ۔ اصلی قیمت عہ رعایتی صرف عہ

**الغزالی۔** یعنے حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمہ کی سوانحعمری۔ جس کے پہلے حصہ میں ولادت سن رشد۔ تحصیل علوم۔ دربار کا تعلق۔ نظامیہ کی تدریس۔ ترک تعلقات۔ سفر عزلت نشینی حاسدوں کی مخالفت اور وفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید ہے۔ مولفہ علامہ شبلی مرحوم اصلی قیمت عہ رعایتی عہ

**سفرنامہ مصر۔ روم و شام۔** علامہ شبلی نے ان اسلامی ممالک کی سیاحت کے بعد ان مقامات کے حالات۔ ترکوں کے تمدن۔ معاشرت۔ دلچسپ حربی واقعات قسطنطنیہ بیروت شام مصر۔ بیت المقدس کے متعلق اجمالی کیفیات۔ تاریخی عمارات۔ سررشتہ تعلیم۔ دارالعلوم مدارس۔ بورڈنگ طلباء کی تربیت۔ کتبخانہ اخبارات۔ مشہور باشندوں اور ارباب کمالات کی ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے۔ دلچسپ اور پر معلومات ہے۔ رعایتی قیمت عہ

**سیرۃ النعمان۔** سراج الملت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ کی سوانحعمری مفصل و مکمل مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت عہ

**الہارون۔** خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی سوانحعمری۔ اسلامی شان و شکوہ کا نظارہ مولفہ علامہ شبلی نعمانی رعایتی قیمت عہ

**المامون۔** مامون الرشید کی سوانحعمری۔ تاریخی حالات۔ فتوحات ملکی۔ مع رسالہ جزیہ۔ رعایتی قیمت عہ

**سیرت عثمان۔** یعنے ذوالنورین امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی مقدس سوانحعمری ۶/

**تذکرۃ الحسین۔** ابو عبداللہ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری اور مصائب کربلا کے حالات ۴/

**گوشت خوری۔** یعنے پریسیڈنٹ صاحب آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر اور پریسیڈنٹ صاحب اسلامک ڈبیٹنگ کلب (اسلامی مجلس مناظرہ) امرتسر کا تحریری مباحثہ۔ آریوں کی شکست اور اسلام کی فتح کا نظارہ ۳/

**فاتح قادیان** مرزائی مناظر اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے اس مباحثہ کی روئداد جس میں مولانا ممدوح کو فتح پانے پر تین سو روپیہ انعام ملا صرف ۱/

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر کوچہ کھیتکاں (پنجاب)**

# مومیائی

۳۰/۵۲

**یہ** مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

**قیمت**

فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲ے۔ پاؤ بھر ۴ے سے مع محصول ڈاک وغیرہ۔ غیر ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

**جناب** مظفر خاں صاحب بیلٹ حوالدار لکھنؤ سے رقمطراز ہیں۔ کہ بندہ نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ لہٰذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک مومیائی روانہ کریں۔ ۱۷ر مارچ ۱۵ء

**جناب** ایم عبد الغفور صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں۔ جناب سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک چھٹانک مومیائی اور جلدی ارسال فرما دیں۔ ۲۴ر مارچ ۱۵ء

**جناب** مولوی ابو المسعود محمود صاحب مینیجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک دفعہ ایک دو تین چھٹانک مومیائی کی ارسال کر چکا ہوں۔ بذریعہ ویلیو پارسل بھیجدیا ہوگا۔ میں کہاں تک آپکی اس مومیائی کی تعریف کروں۔ واللہ عجیب سودمند چیز ہے۔ اب ایک چھٹانک شکر اللہ صاحب محمد دادا نگر کے نام بھیجدیجئے ۱۸ر مارچ ۱۵ء

**جناب** مرزا نیاز حسین صاحب موضع تعالیوں سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی مجھکو مولوی علی احمد صاحب نے منگوا دیا تھا۔ اس سے فائدہ اٹھایا۔ اس لئے ایک چھٹانک اور مانگتا ہوں۔ ۱۰ر اپریل ۱۵ء

ملنے کا پتہ **پروپرائٹر محمد یٰسین الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے


### شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے۔ سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ۳ ہے
" ششماہی ۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

### اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔


# اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن | پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

نمبر ۲۳ جلد ۱۲

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

## امرتسر مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۵ء روز جمعہ

۳۲۹

### فہرست مضامین


مذاکرہ علمیہ نمبر ۴ (بابت مسئلہ اجماع) ۱
مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتامڑھی میں ۶
ایک سوال کا جواب ۶
فرائض اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث ۷
قادیانی مشن (نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب) ۸
قرآن شریف کی جامع تعلیم ۹
وہابی کے معنے؟ ۱۰
بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید ۱۱
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
اشتہارات ۱۶


## مذاکرہ علمیہ نمبر ۴

### بابت مسئلہ اجماع

مورخہ ۲۳ جمادی الاول

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

یہ مذاکرہ بہت سی تحقیقات کا سرچشمہ ہے۔ خصوصاً حنفیہ اور اہلحدیث کے مابین بہت سے اختلافی مسائل کا فیصلہ کن۔ اس لئے علماء کو اس میں کافی حصہ لینا چاہیئے۔ اگر کوئی صاحب اس مذاکرہ میں حصہ نہ لیگا اور بعد میں اس مسئلہ کے متعلق شکایت کریگا تو اس کی شکایت بیجا ہوگی۔ خطرہ ہے صاحب عقل اس کو یہ نہ کہیں

دو چیز تیرہ عقل ست دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل حجج الکتاب والسنۃ وسائل نہتدی بہا الی المسائل وصلی اللہ و سلم علی رسولہ محمد صاحب الشوکۃ والشمائل والمبعوث باوضح البراہین واوثق الدلائل وعلی الہ واصحابہ حملۃ النصوص الی القبائل فمنہم المولی ومنہم الخائل۔

اما بعد۔ خدا تعالے کی ہستی کا اقرار اور اس کی توحید کا اعتراف عقل و فطرت سے ہوسکتا ہے بلکہ قرآن مجید میں جابجا اسی سے منکرین پر حجت پوری کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

| | |
|---|---|
| وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (ذٰریٰت) (پ ۲۶) | یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں بہت سی نشانات ہیں اور خود تمہارے اندر بھی۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ |

لیکن خدا تعالے کی صفات کمال اور اس کی عبادت

گلزار احمدی۔ مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت اصلی ہر جلد للعہ رعایتی ہے مینیجر

کا طریق ہو اُسے منظور ہو قیاس سے مقرر نہیں کرسکتے اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کی تعلیم خاص خدا وند قدوس کی طرف سے ہو۔ اسی سے رسالت کے واسطہ کی ضرورت پڑیگی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت سے کسی فرد خاص کو منتخب کرتا ہے جس پر بذریعہ وحی اپنی رضا کے رستے کھولتا ہے اور ان کے قلوب کو نور علم و یقین سے معمور اور معرفت حق سے بھرپور کرتا ہے اور اُن کو عامۂ خلائق کی رہبری کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اُن کے علمی و عملی قوئے میں اعتدال و رسوخ پیدا کرتا ہے۔ اور اُن کو بوقت تبلیغ غلطی سے بچائے رکھتا ہے اور اُن کو قول و فعل کی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ کسی خطائے اجتہادی و سہو و ترک اولیٰ پر فوراً تنبیہ و ایقاظ کر دیتا ہے۔ تاکہ اُن کے اقوال و افعال، حرکات و سکنات نظر الٰہی میں مقبول ہو کر امتیوں کے لئے اسوۂ حسنہ بن سکیں۔ اسی بنا پر فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (احزاب پ۲۱) | خدا کے رسول میں تمھارے اُن لوگوں کے لئے جو خدا اور پچھلے دن سے ڈریں اور خدا کو بہت بہت یاد کریں قابلِ اقتدا نیک خصلت موجود ہے ؛ |

خدا تعالیٰ نے اس سلوک و اہتمام کا نام عصمت ہے اور یہ مخصوص ہے انبیاء علیہم السلام سے ؛

نہ تو اللہ تعالیٰ نے کسی غیر نبی کی بابت عصمت کا وعدہ کیا اور نہ ان کے سوائے کوئی دوسرا بشر معصوم ہے۔ پس شریعت الٰہی وہی ہے جو اُس نے اپنے رسولوں کی معرفت قائم کی۔ اور اس میں کسی غیر کی شراکت نہیں رکھی بلکہ ہر ایک پر عالم ہو یا اُمی ؛ نیک پاک ہو یا عامی حاکم ہو یا محکوم، ان کی اتباع و اطاعت واجب کی ہو چنانچہ فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (نساء پ۵) | ہمنے ہر رسول کو اسی لئے بھیجا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کیجائے ؛ |

پس اگر ہم آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی غیر معصوم کی اطاعت و اتباع اداری بہر حال [؟]

تب ہی واجب ہو سکتی ہے کہ وہ خود بھی معصوم ہو اور معلوم و مسلم ہے کہ یہ امر سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں ؛

**تنبیہ**:۔ اس مقام پر میں اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب معلوم ہو چکا کہ انفراداً کسی امتی کا قول و فعل بلاشرط حجت شرعی نہیں بلکہ وہ مشروط ہے موافقتِ کتاب و سنت سے۔ تو اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ امتیوں کو یہ منصب تشریع اجتماعاً بھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ عصمت ایک ملکہ ہے جس کی تجزی ممکن نہیں۔ یعنی ایسا نہیں کہ اس کے اجزا ہوں تو جب ان اجزاء کو جمع کریں تو کل بنجائے بلکہ یہ ایک عطائے الٰہی ہے جو انبیاء سے مخصوص ہے۔ پس امتیوں کے قول و فعل کو اجتماعاً بھی بلاشرط ایسی قوت نہیں پہنچ سکتی کہ ہمیں عصمت کا بھروسا ہو جائے۔ بلکہ جس طرح ایک فرد سے غلطی و خطا ممکن ہے اسی طرح دوسرے سے بھی اور پھر تیسرے سے بھی ممکن ہے چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں منکرین حجیتِ اجماع کی طرف سے ایک یہ دلیل بیان کی ہے :۔

| | |
|---|---|
| ان انعقاد الاجماع علی وجه یومن معه الخطاء غیر متصور لان کل واحد منهم اعتمل مالا یوجب العلم ویحتمل الخطاء ویستحیل ان یجوز علی کل واحد منهم الخطاء ثم یجوز الخطاء علی جماعتهم (جلد سوم صـ۹۶۳) | اجماع کا ایسی صورت پر منعقد ہونا کہ اس کے خطا ہونے سے امن میں آجائیں بے دلیل ہے کیونکہ ان (مجتہدین) میں سے ہر ایک کا اعتماد ایسی چیز پر ہے جس سے وجوباً علم یقینی حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ محتمل خطا بھی ہے۔ اور یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ |

ہر ایک کے خطا پر ہو سکنے کو تو تسلیم کر لیا جائے اور ساری جماعت کے خطا پر ہو سکنے کو تسلیم نہ کیا جائے؛ اور حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ رتبۂ صحت کو نہیں پہنچی کہ ہم اسپر اعتقادی مسائل کی بنا رکھکر اجماعِ آراء کو بھی محل عصمت قرار دے لیں۔

حاصل مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ نے ہمپر امر شریعت میں آں حضرت صلعم کے بعد کسی امتی کی اتباع بلاشرط و بہر حال واجب نہیں کی ومن ادعی فعلیه البیان

علاوہ بریں بعض منکرین حجیت اجماع کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کی امت کو کفر و بدعت امور غیر شرع پر جمع نہیں کریگا۔ چنانچہ کشف الاسرار میں لکھا ہے :۔

| | |
|---|---|
| الخامس حملهم الضلال فی قوله علیه السلام لا تجتمع امتی علی الضلالة علی الکفر والبدعة وقوله علی الخطاء لم یتواتر وان صح فالخطاء عام یمکن حمله علی الکفر (صـ۹۶۳ جلد سوم) | (منکرین حجیت اجماع) نے آں حضرت صلعم کے قول لا تجتمع امتی علی الضلالة میں ضلالت کو کفر اور بدعت پر محمول کیا ہے اور علی الخطا آں حضرت صلعم سے بالتواتر ثابت نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو بھی خطا عام ہے جس کو کفر پر حمل کرنا جائز ہے ؛ |

حدیث کا یہ محمل جو کشف الاسرار میں مذکور ہوا صرف اس خیال سے کہ یہ منکرین حجیتِ اجماع کا فہم ہے مردود نہیں ہو سکتا جب تک کہ محاورات زبان اور اطلاقاتِ قرآن و حدیث سے اس کو باطل ثابت نہ کیا جائے ؛ ہر ایک خدا و رسول کے خطاب کا مکلف ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی جواب دہی کے لئے برعایت قواعد نصوص خدا و رسول کے کلام کو سمجھنے کا حق رکھتا ہے؛ نیز نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے جو منکرین حجیت اجماع سے ہیں اس حدیث کا مفہوم ایسا دلچسپ ذکر کیا ہے جس کے ذہن نشین ہو جانے سے اس حدیث سے حجیت اجماع کا استدلال درست نظر نہیں آتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ علمائے سلف کا برابر ایک روش پر چلے جانا بعد کو مجتہد کے لئے اجتہاد و اختلاف کا دروازہ بند نہیں کر دیتا۔ بلکہ اس پچھلے مجتہد کا اختلاف کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ امت کا اجماع ایک بات پر نہیں ہوا ؛ اور ہم بہت سے مسائل میں دیکھتے

۴؎ بلاشرط واجب گردانیں۔ اور اپنے اوپر لازم کر لیں تو ہم دو عظیم امروں کے مرتکب ہونگے۔ اول منصب تشریع و رسالت الٰہی میں کسی امتی کا حصہ گردانا۔ دوم۔ اس امتی کے لئے عصمت کا ماننا۔ کیونکہ کسی کے قول و فعل کی اطاعت و اتباع اداری بلا شرط ؟

ahmadimuslim.de

ہیں کہ متاخرین نے متقدمین سے اختلاف کیا ہے۔ تفسیر فتح البیان۔ علاوہ ہم نہایت سادگی وصفائی سے اعتدال پر ہوکر کہتے ہیں کہ حدیث مذکور میں امت کا امر ضلالت پر مجتمع نہونا مذکور ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ جس امر پر صلحائے امت کا اجماع ہے وہ ضلالت نہیں۔ اور ہم بھی اُسے ضلالت نہیں کہتے اور نہ یہ امر زیر بحث ہے۔ زیر غور امر تو یہ ہے کہ امت کا کسی امر پر مجتمع ہوجانا ہی اُس امر کی حجیت کی دلیل ہے یا اس اجماع کے لئے کسی سند شرعی کی بھی حاجت ہے۔ شق اول میں تو حدیث ساکت ہے اور شق ثانی میں ہماری مراد حاصل! پس امر مختلف فیہ میں فریق مستدل کیلئے دلیل نہ بن سکی۔

اہل اصول میں سے جن کے نزدیک اجماع حجت قطعی ہے اُن کی اصل دلیل یہ آیت ہے :-

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (النساء پ۵)

جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ صلعم کی بعد اسکے کہ اُسے ہدایت واضح ہوگئی ہو اور مومنوں کی راہ کو سوا کسی اور راہ کی پیروی کرے تو ہم اُسے اُسیطرف پھیر دینگے جس کی طرف وہ پھرا اور اُسے جہنم میں لیجا داخل کرینگے اور وہ بہت بُری بازگشت ہے!

متبعین سلف کی بھی بڑی دلیل یہی ہے لیکن بامعان نظر دیکھا جائے تو اس آیت سے ہر دو فریق کا دعوائے قطعی طور پر ثابت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ آیت صحابہؓ کے سامنے اُتری اور جس طرح وہ سب سے پہلے سلف امت ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ اُسی طرح اس آیت کی تعمیل بھی سب سے پہلے اُنہی پر واجب ہے۔ پھر اس آیت کا ماحصل یہ ہوگا کہ اُن کے آپس کے اختلاف کے وقت ہر فریق کو دوسرے کا قول تسلیم کرلینا واجب ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ درست نہیں۔ پس اس آیت کا کوئی ایسا مفہوم نہیں لے سکتے جس سے خود صحابہ کے تعامل میں دقت پڑے کیونکہ واقعات سے ثابت ہے کہ اختلاف کیوقت صحابہ ایک دوسرے کے قول کو بغیر ایسی دلیل کے جو اُن سے بالاتر ہو (یعنے قرآن وحدیث) تسلیم نہیں کرتے تھے۔ یا واجب التسلیم نہیں جانتے تھے کیونکہ وصف صحابیت وسلفیت میں سب برابر ہیں۔ اور اگر مجتہد ہونے کو وجہ ترجیح قرار دیا جائے تو مجتہد اور غیر مجتہد میں تو یہ صورت بنجائیگی (گو آیت اس تفریق سے ساکت ہے) لیکن خود مجتہدین صحابہؓ مثلاً حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت ذو النورینؓ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ اجمعین کے آپس کے اختلاف میں یہ صورت بھی قائم نہ رہیگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حجت شرعی کوئی ایسی چیز ہے جو اُن سب سے بالاتر ہے۔ اور خود صحابہؓ بھی دیگر امت کیطرح اس کے مکلف وجوابدہ ہیں۔ اور وہ سوائے وحی ربانی کے جو قرآن وحدیث ہے دوسری کوئی چیز نہیں پس اس آیت سے یا اس کی مثل دیگر آیات واحادیث سے حجیت اجماع یا سلف کی اتباع کے وجوب پر دلیل پکڑنا درست نہ رہا۔

اس تمہید کے بعد معلوم ہوا کہ اس آیت کا شانِ نزول ہی بتلا رہا ہے کہ اس سے جزئیات اجتہادیہ کی اتباع مراد نہیں۔ بلکہ وصف ایمان اور اتباع سنت میں دیگر مومنوں کی موافقت مراد ہے چنانچہ تفسیر جامع البیان کے حاشیہ پر جو خاندان غزنویہ کی تحریر یادگار ہے تفسیر فتح البیان کے حوالہ سے لکھا ہے :-

ولا حجة فی الاٰیة علی حجیة الاجماع لان المراد بغیر سبیل المومنین هنا هو الخروج من دین الاسلام الی غیره کما یفیده اللفظ ویشهد به السبب فلا یصدق علی عالم اجتهد فی بعض المسائل فادّاه اجتهاده الی مخالفة من بعصره من المجتهدین فانه انما رام السلوک فی سبیل المومنین وهو الدین القویم والملة الحنیفیة ولم یتبع غیر سبیلهم (ص۸۵)

یہ آیت اجماع کے حجت ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ اس جگہ غیر سبیل المومنین سے دین اسلام سے نکل کر کسی دوسرے دین میں چلے جانا مراد ہے جیسا کہ خود لفظ قرآن اور شان نزول کی شہادت سے ظاہر ہے۔ پس اس کا اطلاق اُس عالم پر نہیں ہوسکتا جو کسی مسئلہ میں اجتہاد کرے تو اُس کا اجتہاد دوسرے مجتہدین زمانہ کے خلاف پڑے۔ کیونکہ اسکا مقصد سبیل مومنین پر چلنے کا ہے اور وہ (سبیل مومنین) دین اسلام اور ملت حنیفیہ ہے۔ پس اس عالم نے غیر سبیل مومنین کی پیروی نہیں کی۔

اور اس کا شان نزول جس کا ذکر اوپر کی عبارت میں مذکور ہے تفسیر جامع البیان اور معالم التنزیل وغیرہما میں لکھا ہے :-

نزلت فی طعمة حین حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یده فهرب الی مکة مرتدا وخالف (جامع ص۸۵)

یہ آیت طعمہ کے حق میں اُتری جب آں حضرت صلعم نے اسکا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ تو وہ مرتد ہوکر مکہ کو بھاگ گیا۔ اور مخالف ہوگیا۔

پس اتباع غیر سبیل المومنین سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص معاذ اللہ مرتد ہوجائے اور کفر اختیار کرلے۔

چنانچہ تفسیر "سراج منیر" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے :-

ویتبع طریقا غیر سبیل المومنین ای طریقهم الذی هم علیه من الدین بان یتبع غیر دین الاسلام (جلد ۱ ص۳۰۳)

اور مومنوں کے طریق کے سوا کسی اور طریق کی پیروی کرنے کے معنے یہ ہیں کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی پیروی اختیار کرلے۔

اسی طرح تفسیر جلالین میں بھی لکھا ہے :-

ویتبع طریقا غیر سبیل المومنین ای طریقهم الذی هم علیه من الدین بان یکفر (جلالین مجتبائی ص۸۵)

اور مومنوں کی راہ کے سوا کسی اور راہ کی پیروی کرنے کے یہ معنے ہیں کہ اُن کے دین کو چھوڑ کر کافر ہوجائے۔

اسی طرح امام ہمام فخر الدین رازیؒ آیت ہذا کے ذیل میں بضمن بحث حجیت اجماع ذکر کرتے ہیں :-

الاتباع عبارة عن الاتیان بمثل

اتباع یہ مراد ہے کہ کسی دوسرے شخص کے فعل کی مثل

فعل الغیر لاجل انه فعل ذالک الغیر واذا کان کذالک فمن ترک متابعة سبیل المومنین لاجل انه ما وجد علیٰ وجوب متابعتهم دلیلا فلاجرم لم یتبعهم فهذا الشخص لا یکون متبع الغیر سبیل المومنین (کبیر جلد سوم صفحہ ۳۲)

فعل کریں بدیں خیال کہ اُس دوسرے شخص نے ایسا کیا ہے (تو میں بھی ایسا کروں) پس جب یہ حال ہے تو جس نے مومنوں کی راہ (یعنی اجتہادی مسائل) کی پیروی کو اس لئے ترک کیا ہے کہ اس نے اُن کی متابعت کے واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں پائی تو یہ شخص غیر سبیل المومنین کا تابع نہ ہو گا۔"

کتب تفسیر کے بعد ہم کتب اصول کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں کہ اجماع کے حجت قطعی ہونے میں خود اہل اصول مختلف ہیں۔ خاصکر اس آیت زیر بحث کے دلیل ہونے میں بھی مختلف ہیں چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں لکھا ہے۔

ذکر بعض الاصولیین ان هذه الاٰیة لیست بقاطعة فی وجوب متابعة الاجماع لاحتمال ان یکون المراد ویتبع غیر سبیل المومنین فی متابعة النبی علیه السلام او فی مناصرته او الاقتداء به او فی الایمان به لا فیما اجمعوا علیه ومع الاحتمال لا یثبت القطع (جلد سوم صفحہ ۹۴۲)

بعض اصولیوں نے کہا کہ یہ آیت اجماع کی تابعداری کے واجب ہونے کی بابت قطعی دلیل نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص آں حضرت صلعم کی پیروی کے متعلق سبیل مومنین کے سوائے کوئی اور راہ پکڑلے یا آں حضرت صلعم کی نصرت کے متعلق یا آں حضرت صلعم کی اقتداء کے متعلق یا آپ پر ایمان لانے کے متعلق۔ نہ کہ اس امر میں جس پر لوگوں نے اجماع کر لیا ہو۔ اور احتمال کے ہوتے قطعی ثبوت نہیں ہو سکتا۔"

اسی طرح توضیح میں بھی اس استدلال کو ضعیف جانا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تقریر کر کے کہا ہے:۔

اعلم ان هذا الاستدلال علی ان الاجماع حجة

جان رکھ کہ اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ

لیس بقوی (صفحہ ۴۲ جلد ۲)

اجماع حجت ہے قوی نہیں

دیگر یہ کہ جن بزرگوں نے اجماع کو حجت شرعی قرار دیا ہے اُنہوں نے بھی بلاشرط نہیں مانا۔ بلکہ اس کے لئے کتاب و سنت سے سند کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالعزیز بخاری شرح اصول بزدوی میں باب بیان سبب الاجماع میں فرماتے ہیں:۔

اعلم عند عامة الفقهاء والمتکلمین لا ینعقد الاجماع الا عن ماخذ ومستند (صفحہ ۹۸۳)

جان رکھ کہ عام فقہاء اور متکلمین کے نزدیک اجماع بغیر ماخذ و مستند کے منعقد نہیں ہو سکتا (یعنی حجت نہیں ہو سکتا)"

اس کے بعد اس نے مخالفوں کے وجوہات بھی ذکر کئے ہیں جو اجماع کو مطلقاً بہر حال حجت جانتے ہیں خواہ اس کی کوئی دلیل ہو خواہ نہ ہو۔ پھر ان سب وجوہات کی نسبت کہا ہے:۔

وکل ذالک فاسد لان حال الامة لا یکون اعلیٰ من حال الرسول علیه السلام ومعلوم انه لا یقول الا عن وحی ظاهر او خفی او عن استنباط عن المنصوص علیه فالامة اولیٰ ان لا یقولوا الا عن دلیل (صفحہ ۹۸۳)

اور یہ سب وجوہ فاسد ہیں کیونکہ امت کا حال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ اور معلوم ہے کہ آں حضرت صلعم وحی ظاہر یا خفی یا منصوص سے استنباط کرنے کے سوائے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ پس امت کے لئے تو بطریق اولیٰ چاہئے کہ بغیر دلیل کے بات نہ کریں۔"

سبحان اللہ کیا پختہ اور محکم اور کامل ایمان کی بات ہے۔ اور حقیقت الامر بھی یہی ہے کہ شریعت کا مقرر کرنے والا خود خدا تعالیٰ ہے۔ انبیاء علیہم السلام اس کی وحی کے امین اور واسطہ ہیں۔ باقی سب اُن کے فرمانبردار کسی کو بھی انفراداً یا اجتماعاً یہ حق نہیں کہ امور شریعت میں کوئی ایسا امر امت پر لازم کر دے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں اُس کی جوابدہی ضروری ہو۔ اسی طرح امام تاج الدین سبکی نے بھی جمع الجوامع میں اصول شوافع کی نہایت معتبر کتاب ہے اور امام جلال الدین محلی نے اس کی شرح میں فرمایا ہے:

(ولا بد له) ای للاجماع (من مستند) والا لم یکن لقید الاجتهاد) الماخوذ فی تعریفه (معنے وهو الصحیح فان القول فی الدین بلا مستند خطاء (جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

اور لازم ہے اُس کیلئے یعنی اجماع کے لئے کوئی سند ورنہ قید اجتہاد کے جو تعریف اجماع میں ملحوظ ہے کچھ بھی معنے نہیں۔ اور یہی صحیح ہے کیونکہ دین میں بلا سند بات کرنا خطا ہے۔"

اور علامہ احمد بن قاسم عبادی نے شرح جمع الجوامع کی شرح آیات بینات میں اس عبارت مذکورہ کے ذیل میں کہا ہے:۔

قوله ولا بد له من مستند قال شیخنا الشهاب ای لا بد لحجیته والتمسک به من مستند والا فحقیقة الاجماع توجد بدون ذالک بلا ریب، قوله فان القول فی الدین الخ اقول۔ هذا یشمل الاجماع فی الدنیوی وکان یمکن التعمیم فنقول فان اثبات الشیٔ بلا مستند خطاء فتامل (جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

اور ضروری ہے اس کیلئے کوئی سند۔ ہمارے شیخ شہاب نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ حجیت اجماع اور اس سے تمسک کرنے کیلئے کوئی سند ضروری ہے ورنہ حقیقت اجماع (وجود اجماع) تو بلا ریب اس کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مصنف کا یہ قول کہ دین میں کوئی بات بلا سند کہنی خطا ہے یہ اس اجماع پر بھی شامل ہے جو امور دنیا میں ہو اور تعمیم ممکن ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ کسی امر کو بلا سند ثابت کرنا خطا ہے، پس تو بھی ہیں تامل کرو۔"

اسی طرح توضیح میں دلیل شرعی صرف وحی کو کہا ہے اور اجماع کے لئے موافقت وحی کی شرط لگائی ہے۔ چنانچہ اس امر کے ضمن میں کہ اجماع کی صحت کی دلیل مجرد نفس اجماع ہے یا کچھ اور۔ فرماتے ہیں:۔

وذالک الدلیل لا یکون قیاسا لانه لا یفید القطعیة عندهم ولا الاجماع للدور

اور یہ دلیل قیاس نہ ہو کیونکہ اصولیوں کے نزدیک قیاس قطعیت کا فائدہ

۴۵۳

ahmadimuslim.de

يبقى الدليل الذى هو الوحي (جلد ۲ صفحہ ۵)

نہیں دیتا اور اجماع بھی نہو کیونکہ پھر دور لازم آتا ہے۔ پس باقی صرف دلیل رہ گئی اور وہ وحی ربانی ہے اور اس کی شرح تلویح میں علامہ تفتازانی بحث سند اجماع میں فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| الجمهور على انه لا يجوز الاجماع الا عن سند من دليل او امارة لان عدم السند يستلزم الخطأ اذ الحكم فى الدين بلا دليل خطاء (تلویح مصری جلد ۲ صفحہ ۵) | جمہور اس بات پر ہیں کہ اجماع جائز نہیں۔ الا اس صورت میں کہ دلیل (وحی) میں سے اس کی کوئی سند ہو۔ یا استنباط۔ کیونکہ عدم سند خطا کو مستلزم ہے۔ کیونکہ دین میں کسی بات پر بلا دلیل حکم لگا دینا خطا ہے۔ |

تلویح کی اس عبارت میں جمع الجوامع کی طرح تصریح ہے کہ دین الٰہی میں بلا دلیل بات کہنی خطا ہے اب خواہ وہ بات ایک کی ہو یا جماعت کی۔ مجرد جماعت کی بات ہونے سے وہ بات حجت شرعی نہیں بن سکتی جب تک اُس کے لئے کوئی دلیل کتاب و سنت میں سے نہو۔ ہاں جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہو اجماع اُسکا موید ہو سکتا ہے جیسا کہ قیاس حکم شرعی کا مظہر ہے نہ کہ مثبت، چنانچہ نورالانوار میں بحث قیاس میں فرماتے ہیں:۔

ان اثبات سبب او شرط او حكم ابتداء بالرأى وكذا نفيها باطل اذ لا اختيار ولا ولاية للعبد فيه وانما هو الى الشارع (صفحہ ۲۰۱)

ان سب عبارات کے بعد ہم حضرت شاہ صاحب کی کتاب حجۃ اللہ کی عبارت پیش کرتے ہیں جنہوں نے اجماع بادلیل (قابل قبول) اور اجماع بے دلیل میں فرق بتا کر سمجھا دیا کہ مجرد اجماع بنفسہ دلیل شرعی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وحی ربانی (کتاب و سنت) میں سے اس کی کوئی سند نہو۔ چنانچہ آپ اسباب تحریف میں فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ومنها اتباع الاجماع وحقيقته ان يتفق قوم من حملة الملة الذين اعتقد العامة فيهم الاصابة غالبا او دائما على شئ فيظن ان ذلك دليل قاطع عن ثبوت الحكم وذلك فيما ليس له اصل من الكتاب والسنة وهذا غير الاجماع الذى اجمعت الامة عليه فانهم اتفقوا على القول بالاجماع الذى مستنده الكتاب والسنة او الاستنباط من احدهما ولم يجوزوا القول بالاجماع الذى ليس مستندا الى احدهما وهو قوله تعالى وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (حجۃ اللہ مصری صفحہ ۱۲۱ جلد اول) | اسباب تحریف میں سے اجماع کی تابعداری بھی ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ ملت مرحومہ میں سے ایک گروہ جن کی نسبت عوام کو اعتقاد ہو کہ یہ غالباً یا دائما صائب الرأی ہوتے ہیں کسی بات پر اتفاق کرلیں پس اس امر کی نسبت یہ ظن رکھا جائے کہ یہ (ان کا جمع ہو جانا) ثبوت حکم کی دلیل قطعی ہے اور یہ اس اجماع کی بابت ہے جس کا کتاب و سنت میں اصل نہ ہو اور یہ اس اجماع کے سوا ہے جس پر امت مرحومہ نے اتفاق کیا ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کا اُس اجماع کی نسبت اتفاق ہے جس کی سند قرآن و حدیث میں سے یا ان میں کسی کے استنباط سے موجود ہو اور اس اجماع کو جائز نہیں رکھا جس کی سند |

ان دونوں (قرآن و حدیث) میں سے کسی میں بھی نہو اور ایسا ہی اجماع اس آیت میں مذکور ہے جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اُس کی جو خدا نے اتارا تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اُسی کی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا:۔

حضرت شاہ صاحب مرحوم کی یہ عبارت جیسی صاف ہے ویسی مدلل بھی ہے اور اس میں اُس اجماع کو جو حجت شرعی ہو سکتا ہے اُس اجماع سے جو حجت شرعی نہیں ہو سکتا بالکل الگ کر دکھایا ہے۔ اور ہم بھی صرف اُسی اجماع کے متعلق غلط فہمی دور کر رہے ہیں جس کی کتاب و سنت میں سند نہو کیونکہ اجماع سے جو ہر دو پر شامل ہے عام لوگ غلطی میں پڑ گئے ہیں حتی کہ بعض علمائے اصول بھی اس میں آ گئے چنانچہ امام فخر الاسلام بزدوی المتوفی ۴۸۲ھ جن کی خدمات متعلق علم اصول نہایت قدر سے دیکھی جاتی ہیں وہ سب سے بڑی قوی دلیل اُن کے نزدیک اس امت مرحومہ کے علماء پر حسن ظنی ہے اور وہ اس کی حمایت میں یہاں تک بڑھے ہیں کہ منکر اجماع کی نسبت خاتمہ بحث اجماع پر فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ومن انكر الاجماع فقد ابطل دينه كله لان مدار اصول الدين كلها ومرجعها الى اجماع المسلمين (شرح اصول بزدوی مصری جلد سوم صفحہ ۹۸۵) | جس نے اجماع کا انکار کیا اُس نے اپنے تمام دین کو برباد کر دیا کیونکہ دین کے سب اصول کا مدار اور مرجع مسلمانوں کا اجماع ہی ہے: |

میں حیران ہوں کہ ایسے بڑے اصولی اور دقیقہ شناس اور نکتہ رس ماہر سے ایسی غلطی کیوں ہوئی کہ وہ نقل اور اجماع آراء میں فرق نہیں کر سکتے۔ سچ ہے حبك الشئ يعمى ويصم صرف فرط محبت و حمایت سے یہ مسامحت ہو گئی ہے ورنہ ایسے ذکی الطبع اصولی سے ایسی فروگزاشت متصور نہیں ہو سکتی۔ وسبحان من لا يضل ولا ينسى: علامہ بزدوی کے بعد کے اصولی بھی یہی چال چلے اور اُن کے رعب کے سامنے کسی کو گردن اٹھانے کی جرأت نہ کی چنانچہ ملا جیون مرحوم صاحب نورالانوار نے تو کفر کا فتوے لگا دیا۔ لیکن الحمد للہ کہ علامہ عبدالعزیز بخاری کو جنہوں نے نقل متواتر اور اجماع یعنی اجتماع آراء میں فرق سمجھا امت مرحومہ کے تبعین سنت افراد کو علامہ کے فتوے سے بچا لیا۔ چنانچہ آپ اس کی شرح میں علامہ بزدوی کے کلام کی تقریر کر کے منکرین حجیت اجماع کی طرف سے علامہ کے اس فتوے کے سامنے عذر کرتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| الا ان لهم ان يقولوا لم يثبت اصول الدين بالاجماع بل بالنقل المتواتر والفرق ثابت بين النقل المتواتر والاجماع فان النقل يوصل الينا ما كان ثابتا والاجماع | وہ (منکرین حجیت اجماع) کہہ سکتے ہیں کہ اصول دین اجماع سے ثابت نہیں ہوئے بلکہ (اُن کا ثبوت) نقل متواتر سے ہے اور نقل متواتر اور اجماع میں جو فرق ہے وہ |

ahmadimuslim.de

یثبت مالم یکن ثابتا فلا یلزم من انکارہ ابطال اصول الدین بل یلزم منہ عدم ثبوتہا بہ وذلک لا یمنع من ثبوتہا بدلیل آخر (جلد سوم صفحہ ۹۸)

ہے۔ نقل تو ہم تک وہ امور پہنچاتی ہے جو ثابت ہوں اور اجماع اس امر کو ثابت کرتا ہے جو ثابت نہ ہو پس اجماع کے انکار سے اصول دین کا ابطال لازم نہیں آتا بلکہ اس سے تو اجماع سے ان کا عدم ثبوت لازم آتا ہے اور یہ بات ان اصول کے کسی اور دلیل سے بھی ثابت ہونے کو مانع نہیں ہے!

علامہ عبد العزیزؒ کا یہ محاکمہ بالکل درست ہے کیونکہ اصول دین ہم تک آں حضرت صلعم سے بذریعہ روایت پہنچے ہیں اور ان میں کسی فرد کی رائے کو دخل نہیں۔ مثلاً نماز کی رکنیت کہ روایت سے ثابت ہے (لفظاً ہو یا عملاً) اور اس کی بنا اس امر پر ہرگز نہیں کہ صحابہؓ یا مجتہدین نے باتفاق اسے تجویز کیا ہو اور ہمنے تسلیم کرلیا ہو فافہم وتدبر ولا تکن من القاصرین

## مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتا مڑھی میں

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ جیسا کہ سابق میں اعلان ہوا تھا اس دفعہ سیتا مڑھی میں بتواریخ ۶ و ۷ مارچ ہوا بلحاظ کثرت حاضرین کے جلسہ بڑی رونق سے ہوا۔ ایک ایک وقت میں تیس چالیس من پختہ چاول پکتے تھے۔ مجسٹریٹ سیتا مڑھی مع دیگر افسروں کے شریک جلسہ ہوئے۔ امدادی کاموں میں بڑا حصہ راجہ یعقوب خان صاحب کا تھا جنہوں نے تمام سامان آسائش مع سائبانوں کے جلسہ کو دیا۔ بلکہ بعد جلسہ سائبان ہمیشہ کے لئے جلسہ کو دیدیا جزاھم اللہ۔

مولانا عبد العزیز صاحب نے ہزاروں حاضرین کی معیت سے راجہ صاحب کے حق میں بہت بہت دعا کی۔

اس دفعہ جلسہ ہذا میں جو خصوصیت ہوئی وہ یہ ہے کہ میری تحریک سے مدرسہ کے پرانے طلبا کی ایک انجمن بنائی گئی جس کا فرض یہ ہوگا کہ مدرسہ کو مالی امداد دے اور مدرسہ کے نقائص کے متعلق منتظمان مدرسہ کو اطلاع اور مشورہ دیا کرے بڑی ضرورت مدرسہ کے متعلق یہ سوچی گئی کہ طلبا کو تقریری ملکہ پیدا کرایا جائے۔ اس غرض کے لئے خاص وظیفے مقرر ہوئے۔ ایک وظیفہ جناب سید ابراہیم صاحب رئیس کتولہ نے چار روپیہ ماہوار کا منظور کیا۔ انجمن طلباء مدرسہ نے بھی اس امر پر توجہ کرنے کا وعدہ کیا۔ میری غرض اس انجمن کے انعقاد سے یہ تھی کہ مدرسہ اپنے پیروں پر خود کھڑا ہو جائے جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہو کہ مدرسہ کے سالانہ جلسہ پر خود ہی طلباء تقریریں کیا کریں اور دور دراز سے علماء کو بلانے کی حاجت نہ ہو۔ اس انجمن کے ناظم سردست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب مقیم سیولی چھپارہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس مدرسہ اور انجمن کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے تاکہ مولانا ابراہیم مرحوم کی باقیات صالحات قائم رہیں!

## ایک سوال کا جواب

از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی

اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں میں حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہا تھا جو میں نے مختلف کتب سے ٹکڑے جمع کئے تھے۔ ایک صاحب نے فرمایا یہ بیان صحیح نہیں۔ اُس وقت میں نے اتنا کہہ کر تقریر کو جاری رکھا کہ جس کتاب سے میں نے لیا ہے وہ اس وقت بھی گویا میرے سامنے ہے اس قسم کے اعتراض مخلصانہ رنگ میں معلومات کے ازدیاد کا باعث ہوتے ہیں جزاھم اللہ اسلئے جو جو ٹکڑے میں نے مختلف (علمی) دروازوں سے جمع کئے تھے ناظرین کی واقفیت اور مخلص معترض کیلئے مع حوالہ کتب درج ذیل ہیں:-

(۱) امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ صغیر (صفحہ) میں حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ جس وقت آں حضرت صلعم مدینہ (طیبہ) کو چلے آئے تو آپ کی بیٹی زینب بھی کنانہ یا ابن کنانہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ لوگوں نے آپ کا تعاقب کیا۔ حتےٰ کہ ہبار بن اسود نے آپ کو پالیا اور آپ کی سواری کے اونٹ کو نیزوں سے اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑیں اور جنین جو پیٹ میں تھا ساقط ہو گیا اور خون جاری ہو پڑا۔ پس بنی ہاشم (آپ کے اجداد) اور بنو امیہ (آپ کے سسرال) میں آپ کے متعلق تکرار ہو پڑی۔ بنی امیہ کہنے لگے کہ اس کی کفالت کے ہم زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہمارے چچیرے بھائی ابو العاص کی بیوی ہے اور (آخرکار) ہند بنت ربیعہ کے پاس رہیں جو آپ سے کہا کرتی تھی کہ یہ سب کچھ تمہارے ساتھ تمہارے باپ آں حضرت صلعم کے سبب ٹھہرا ہے۔ الخ

(۲) دوسرا امر جو میں نے نماز کے متعلق ذکر کیا تھا اسکا حوالہ یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں حضرت زینب کے ذکر میں ابن اسحاق سے نقل کیا کہ آں حضرت صلعم صبح کی نماز پڑھنے لگے تو حضرت زینب نے آواز دی کہ میں نے ابو العاص بن ربیع کو پناہ دی۔ اسپر آنحضرت صلعم نے نماز سے فارغ ہو کر (حاضرین سے) کہا کہ جو کچھ میں نے سنا ہے کیا تمنے بھی سنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اُس ذات پاک کی قسم ہے جسکے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے کہ مجھے اس آواز کے سننے سے پیشتر اس کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ اور اگر کوئی ادنےٰ مسلمان بھی کسی کو امان دیوے تو دوسروں کو بھی یہی سلوک اختیار کرنا چاہئے۔ (اصابہ جلد ہشتم صفحہ ۹۱)

اس نماز اور آواز کے متعلق خاکسار کی تحقیق یہ ہے کہ یہ مسجد نبوی کا واقعہ ہے۔ جب آپ بدر کو مدینہ طیبہ میں تشریف لا چکے تھے۔ اس کے تین قرینے ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت زینب بدر میں نہیں تھیں بلکہ مدینہ طیبہ میں تھیں۔ کیونکہ جب آں حضرت صلعم جنگ بدر کو گئے ان دنوں آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ زوجہ حضرت عثمانؓ بیمار تھیں جن کی تیمارداری کی خاطر آں حضرت صلعم نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمانؓ کو جنگ میں ساتھ جانے سے معافی دیدی تھی۔ جب حضرت اسامہ اور حضرت عثمانؓ کو ساتھ نہیں لیا جو

ahmadiyyamuslim.de

جنگ میں حصہ لے سکتے تھے تو حضرت زینب جو اپنی پیاری بہن کی تیمارداری کے لئے ہر طرح مناسب تھیں کس طرح بدر میں چلی گئیں۔ دوم یہ کہ جس دن صبح سویرے حضرت زید بن حارثہ یعنی حضرت اسامہ کے باپ آں حضرت صلعم کی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح بدر کی بشارت لیکر مدینہ طیبہ میں آئے اسی رات کو حضرت رقیہ کا انتقال ہوا تھا (اصابہ جلد ۸ صفحہ ۵۸۳) اور تاریخ صغیر میں حضرت امام بخاری نے حضرت انس سے روایت کیا کہ جب حضرت رقیہ فوت ہوئیں۔ تو آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ قبر میں وہ شخص نہ اترے جس نے آج (گذشتہ) رات کو مجامعت کی ہو۔ الخ دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرت صلعم قبر پر بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے مجامعت نہ کی۔

محدث ابو عمر نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بات حضرت ام کلثوم کی وفات پر کہی تھی۔

اصابہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت زید دفن کرنے کے وقت آپہنچے تھے۔

لیکن اس میں کلام نہیں کہ آں حضرت صلعم حضرت زید کے بعد بہت جلد مدینہ طیبہ میں تشریف لے آئے گویا حضرت زید کو آگے بھیجا اور خود پیچھے پیچھے آرہے تھے۔

تیسرا قرینہ یہ ہے کہ اسیران جنگ بھی آں حضرت صلعم کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ میں لائے گئے۔ چنانچہ تاریخ مذکور میں امام بخاری حضرت عروہ سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلعم نے ایام بدر میں حضرت عثمان اور حضرت اسامہ کو حضرت رقیہ کی تیمارداری پر چھوڑا جو بیمار تھیں۔ پس زید بن حارثہ آں حضرت صلعم کی اونٹنی (عضباء نام) پر سوار ہو کر بشارت فتح لیکر آئے تو ہم نے خوفناک آواز سنی خدا کی قسم ہم اعتبار نہ کیا کرتے تھے کہ قیدیوں کو دیکھ لیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسیران جنگ بھی ساتھ ہی لائے گئے پس ان کا آئندہ معاملہ جو سب کو معلوم ہے مدینہ طیبہ میں طے کیا گیا۔

اس بیان و تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ خاکسار نے امور تاریخیہ کے بیان کرنے میں کوئی غلط بیانی نہیں کی اسپر بھی کہتا ہوں کہ نہ بھولنا خدا کی صفت ہے!

میں اپنے ناظرین کی توجہ اس طرف بھی پھیرنی چاہتا ہوں کہ امور تاریخیہ کا بیان کرنا اور مختلف روایات کو جمع کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچنا بہت مشکل امر ہے اور اسی سبب سے کتب تواریخ میں سخت اختلاف ہے۔ چنانچہ اس امر یعنی حضرت زینب کے بیان میں بھی کئی امور میں اختلاف ہے جسے خاکسار نے بطریق مذکورہ حل کر دیا ہے۔ ممکن ہے کوئی صاحب اس طریق کے سوا کوئی اور طریق مستحسن جانتا ہو۔

(خاکسار سیالکوٹی)

---

# فرائض اہلحدیث

اور

# کانفرنس اہلحدیث

اہل حدیث کانفرنس جماعت اہلحدیث کے لئے ایک آسمانی برکت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کانفرنس میں برکت دے اور اس کی تائید فرمائے۔ اس کانفرنس کے متعلق مجھے جو ایک امر عرض کرنا ہے جسے پھر کسی وقت عرض کرونگا۔ سر دست جو مجھے گزارش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ہم اہلحدیث مسائل میراث و فرائض میں مذہب خاص کے پابند ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں وہی سراجیہ، شریفیہ، علم الفرائض، تسہیل الفرائض وغیرہ ہیں اور انہیں کے مطابق ہمارا عمل ہے۔ جب فرائض کا کوئی بڑا مسئلہ پیش آجاتا ہے تو جہاں تک مجھے علم ہے۔ علمائے اہلحدیث انہی کتابوں کی طرف مراجعت فرماتے ہیں اور انہی کتابوں کے مطابق جواب تحریر فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ (۱) علمائے اہلحدیث کا یہ کام کیسا ہے آن کے شان کے مناسب ہے یا نہیں؟ (۲) اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ آج تک اسی طریق نامناسب پر ان کا جمود ہے۔

پہلے سوال کا جواب تو میرے نزدیک یہ ہے کہ علمائے اہلحدیث کا یہ طریق ہرگز ان کے شان کے مناسب نہیں ہے اور یہ ایک ظاہر بات ہے۔ اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس طریق نامناسب پر ان کے جمود کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کو ہم فرائض اہلحدیث کہہ سکیں اگر ان کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب ہوتی تو ضرور وہ اسی کتاب فرائض اہلحدیث ہی سے مسائل فرائض کا جواب دیتے اور اسی کی طرف مراجعت فرماتے۔

مولانا ابو الوفاء! بارک اللہ فی اوقاتکم میری اس گزارش کو اگر آپ کچھ مفید سمجھیں تو کانفرنس اہلحدیث میں ضرور اس کو پیش فرمائیں۔ علمائے کانفرنس اگر دونوں سوالوں کے جواب میں میری موافقت فرمائیں تو کتاب "فرائض اہل حدیث" کی تالیف کی طرف کانفرنس کو اپنی خاص توجہ مبذول فرمانا چاہئے۔ یہ کام سہولت اور آسانی کے ساتھ کانفرنس ہی سے انجام پاسکتا ہے "فرائض اہلحدیث" کی تالیف کی ایک آسان صورت میری خیال میں آئی ہے جس کو میں ابھی محفوظ رکھتا ہوں۔ جب مجھے معلوم ہو جائیگا کہ علمائے کانفرنس نے میری موافقت فرمائی تب ظاہر کرونگا

(راقم۔ محمد اصغر مدرس مدرسہ اسلامیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ)

**ایڈیٹر** ۔ گزشتہ جلسہ کے شورے میں اسی امر پر زیادہ گفتگو رہی کہ علماء اہلحدیث ہر سال کوئی نحوی نادر مضمون کی کتاب لکھکر پیش کیا کریں۔ بعض بعض علماء نے ذمہ بھی لیا۔ آپ بھی اس ذمہ کو پورا کریں فرائض کی کتاب لکھکر تین ماہ قبل جلسہ سالانہ مجلس شورے دہلی میں بھیجدیں۔ اسیطرح اور اہل قلم علماء بھی جو جو مضمون لکھنا چاہیں تین ماہ قبل جلسہ عام سے دفتر دہلی میں مسودات بھیجدیں وہاں بس علماء میں تنقید ہو کر جلسہ عام میں اظہار کیا جایا کریگا انشاء اللہ۔ حق تو یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کا صیغہ تصنیف سب سے زیادہ [illegible] توجہ ہے جس کی بابت ہر سال تذکرہ رہتا ہے [illegible] اہلحدیث اس طرف توجہ کریں تو خود انکو اچھا [illegible] بلکہ ذریعہ معاش بھی ہوسکتا ہے۔

# قادیانی مشن

## نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث۔ آپ کے اخبار مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۳۱ء صفحہ ۵ پر جو مضمون چھپا ہے اس سے ہمارے مذہب کی نسبت غلط فہمی پھیلتی ہے اس لئے مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل چند سطور درج اخبار فرمائیں:۔

یہ تو صحیح ہے کہ ہم فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا سے اپنے مسیح موعود کی صداقت پر استدلال کرتے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ یَا بَنِیْ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ کو ہم اس ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو نہ تو صاحب شریعت ہو اور نہ براہ راست نبوت پانیوالا ہو۔ بلکہ جو کمالات بھی پائے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پائے، مگر ہم اس بات کے قائل نہیں کہ مسیح موعود سے پہلے اولیاء امت محمدیہ میں سے کوئی نبی یا رسول گزرا ہے۔ کیونکہ نبی وہ ہے جو کثرت٭ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا جائے اور جسے بکثرت غیب کی باتوں سے اطلاع دیجائے اور جسے اللہ تعالیٰ نبی کے خطاب سے مخاطب فرمائے اور اگلے خلفاء۔ اولیاء و ابدال وغیرہم سے کوئی بھی ایسا نہیں گزرا جس میں یہ شرائط کما حقہ پائی جائیں پس وہ نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں تھے۔ اس لئے ہم بھی آپ کے ساتھ اس بارہ میں اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں۔ البتہ مسیح موعود کو ہم نبی سمجھتے ہیں۔ اسے ہم نبی اللہ مانتے ہیں اس لئے کہ اس پر نبی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اور اس میں نبی کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اور اس لئے کہ خود جناب ختم الرسل نے آنیوالے مسیح کو نبی اللہ فرمایا (مسلم)

وہ جن کو آپ لاہوری پارٹی کہتے ہیں البتہ ان کا مذہب ہے کہ اگلے اولیاء اللہ بھی نبی اور رسول ہوئے ہیں[1] ہمارا یہ مذہب نہیں۔ یہی ہم میں اور اُن میں مابہ النزاع ہے۔ مسیح موعود نے اپنے آپ کو امتی نبی، ظلی نبی کہا ہے اور اپنی نبوت کو علیٰ طریق المجاز فرمایا ہے مگر ہمارے نزدیک اس سے نفس نبوت میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ بلکہ حقوق نبوت کے لحاظ سے آپ کی ویسی ہی نبوت ہے جیسی اگلے انبیاء علیہم السلام کی۔ امتی اور ظلی کا لفظ یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ آپ کے تمام کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی طفیل سے ہیں اور مجاز اس حقیقت کے مقابل ہے جس کی تشریح بارہا مسیح موعود نے ان الفاظ میں کی کہ حقیقی نبی سے مراد صاحب شریعت نبی ہے۔ اور مستقل نبی سے مراد وہ نبی ہے جس کی نبوت براہ راست ہو۔ یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ چونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی خاتم النبیین نہیں ہوا اس لئے آپ سے پہلے کوئی امتی نبی بھی نہیں ہوا۔ یعنی ایسا نبی جس کی

[1] بحکم "آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند" جب آپ نے اپنے مذہب سے غلط فہمی دور کرنی چاہی ہے آپ کو چاہئے تھا اپنے حریفوں (لاہوری پارٹی) کے مذہب کی نسبت بھی غلط فہمی نہ ہونے دیتے۔ آپ نے اپنے حریفوں کا مذہب ایسے طریق سے بیان کیا ہے جس سے دیکھنے والے کو یہ خیال ہو کہ آپ تو صرف ایک شخص (مرزا) کو نبی مانتے ہیں اور وہ (لاہوری) کئی ایک۔ حالانکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے نہ مرزا کو نہ اَور کو۔ ہاں وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح پہلے بزرگوں کو مبشرات بذریعہ خواب کے ہوتے تھے اسی طرح مرزا صاحب کو ہوا کرتے تھے۔ اس قسم کی مبشرات کو وہ جزوی نبوت کہتے ہیں۔ اس کہنے میں وہ (بتقلید مرزا) اُس حدیث سے دلیل لاتے ہیں۔ جس میں مذکور ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات بزعم اُن کے مستثنےٰ متصل ہے اور مستثنیٰ جزو ہے کل سے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو اسی قسم کی نبوت بھی جس کا ثبوت اس حدیث میں ہے اولیاء سابقین میں بھی اسی طرح کی نبوت تھی مگر وہ اس قسم کے مبشرات کو نبوت سے تعبیر نہ کرتے تھے ورنہ اصل چیز ایک ہی ہے۔ ہمارے خیال میں لاہوری پارٹی کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب با جزوی نبوت ہے جیسی بحکم الا المبشرات اولیاء سابقین میں بھی باوجودیکہ اولیاء سابقین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا اور مرزا صاحب اور اُن کے معتقدین دعویٰ کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ یہ ایک اصولی اختلاف پر مبنی ہے حدیث مذکور میں الا المبشرات کا مستثنیٰ سابقین کے نزدیک منقطع ہے۔ اور مرزا اور اُنکے معتقدین کے نزدیک متصل ہے۔ پس اس اصول کی تنقیح پر سارا مدار ہے۔ نبوت کوئی متجزی یعنی مرکب ذو اجزا چیز نہیں۔ مبشرات اُس کے اجزاء نہیں بلکہ آثار اور علامات ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبل نبوت بھی مبشرات خواب کے ذریعہ ہوا کرتے تھے۔ ان معنی کے لحاظ سے اولیاء سلف کا خیال صحیح ہے کہ الا المبشرات مستثنیٰ منقطع ہے۔ پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نبوت تو بالکلیہ ختم ہے ہاں اُس کے آثار جو اُس کی اتباع سے حاصل ہو سکتے ہیں یعنی مبشرات، وہ باقی رہینگے اسی لئے سلف صالحین سے دعوائے نبوت کسی معنے سے بھی ثابت نہیں ہوا۔

لاہوری پارٹی اگر اپنی اصطلاح میں ان مبشرات کو جزوی نبوت یا نبوت ناقصہ نام رکھتی ہے تو یہ اُن کی اپنی اصطلاح ہے ہم اُنہیں اسکے چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ اس کا نقصان خود ظاہر ہے کہ اسی اصطلاحی لفظ نے قادیانی پارٹی کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ پس یہ لفظ بھی مثل لفظ "اب" اور "ابن" کے ہو گیا جو انجیلی اصطلاح میں تو بجائے خود صحیح تھا مگر آخر میں اگر اس نے غلط فہمی پھیلائی تو شریعت محمدیہ نے ترک کر دیا۔ ٹھیک اسی طرح گو آپ لوگ مرزا صاحب کے معتقد ہیں لفظ نبی اور رسول سے چونکہ غلطی لگتی ہے اسلئے اسکا ترک اولیٰ والنسب ہے۔ اس نوٹ کے لکھنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ قادیانی نامہ نگار کی تحریر سے اسکے حریف کی نسبت غلط فہمی نہ پھیلے۴ جس سے ہم مورد عتاب ہوں باقی رہا مرزا صاحب کی نسبت ہمارا اپنا خیال۔ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (اہلحدیث)

٭ کثرت کا لفظ خود تشریح طلب ہے (اہلحدیث)

نبوت اپنے متبوع کی طفیل ہو۔ اور اسی کے فیض واتباع کی برکت سے ہو۔ بنی اسرائیل میں ایسے کئی نبی ہوئے ہیں جو احکام جدیدہ نہیں لائے ۔ توراۃ کے متبع تھے (یحکم بہا النبیون) مگر پھر بھی انکی نبوت حضرت موسےٰ کے فیض اتباع سے نہیں تھی ایک اور گذارش بھی کردوں۔ عسل مصفےٰ جسپر ہمیں اعتراض ہے وہ عسل مصفےٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود یا اُن کے خلیفۂ اوّل کے وقت میں تھی بلکہ یہ عسل مصفےٰ کا دوسرا ایڈیشن ہے جسمیں بہت سی ایزادیاں ہوئی ہیں۔ اور خلیفہ ثانی مسیح موعود پر جو یہ الزام بڑے زور شور سے لگایا تھا کہ اُنہوں نے اپنی خلافت لوگوں سے منوا دینے کے لئے گورنمنٹ میں درخواست دی ہے اُس کی تردید جناب لاٹ صاحب بالقابہ کے پرایویٹ سکرٹری نے کردی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس مذہب کو زیر نظر رکھکر آپ ہمپر اعتراض کریگے اگر کرنا چاہیں (مکمل)

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

**اہلحدیث** - اچھا ہوا۔ آپ کا مذہب خود آپکے قلم سے ناظرین اہلحدیث تک پہنچا کہ آپ مرزا صاحب کو مثل انبیاء سابقین کے جانتے ہیں اس لئے علماء کرام تو جو چاہیں اسپر اعتراض کریں۔ ہمارا اعتراض نہیں۔ سوال صرف ایک ہے ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خارست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہوں یا رسول ہم توخوش ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس نبوت کا ثبوت کیا ہے غالباً جواب ملیگا کہ الہامی پیشگوئیاں۔ مگر افسوس ہے کہ نہ خود مرزا صاحب اس ثبوت دینے کو آمادہ ہوئے نہ اُن کے اتباع۔ رامپور جیسے امن امان بلکہ باعزو شان مقام میں بھی بے ثبوت دیئے چلے آئے۔ اچھا اب دیکھیگے +

---

**الہامات مرزا** - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید مع جواب آئینہ حق نما کا بلدیہ ہے قیمت ۵ر منیجر

# قرآن شریف کی جامع تعلیم

ہمارا قرآن پاک اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں سے کہ ہم ہر ایک طرح کے قوانین، قواعد معاشرتی، تمدنی، سیاسی، اقتصادی، ہر ایک بات ہر ایک اصول ہر ایک علم وہنر غرضیکہ جو ہم چاہیں حاصل کرسکتے ہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اگر مخالفین ومعترضین ومعاندین اسلام کا جواب دیا ہے تو خود، اور اگر اپنی سچائی کی، صداقت کی، اپنی برتری کی دلائل پیش کرتا ہے تو آپ، لیکن تھوڑے ہیں جو از راہ غور وتعمق وبنظر استحسان وامعان وبنظر غائر اس کے معانی ومطالب اور معارف کی طرف عود کرتے ہیں۔ اس کو سمجھتے ہیں، کاش! اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا، تدبر سے تجسس سے، غور وخوض سے ہم سب کچھ اس سے سیکھ سکتے ہیں، اور حاصل کرسکتے ہیں قال علیؓ جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال قرآن شریف نے ہمکو رہنے سہنے کے طریقے بتائے ہمکو اسلام کی اشاعت کا حکم فرمایا۔ اغیار سے برتاؤ سکھایا جو لوگ از راہ کوربینی وکوتاہ اندیشی حق سے آنکھیں میچ کر جماعت اہلحدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ جلسے وکانفرنسیں کہاں سے سیکھیں۔ پیغمبر علیہ السلام نے اپنی حیاتی میں کہاں کیں؟ اصل میں ان معترضین کو تعصب نے مجبور کردیا کہ فکر سالم، نظر غائر وعقل صحیح کو استعفےٰ دیویں اور اندھا دھند ایک طالب حق داعی الخیر آمر بالمعروف وناہی عن المنکر جماعت پر فضول اعتراض کریں۔ آئیں ذرا ہوش سنبھالکر۔ ہم اُن کو بتاتے ہیں اُن کی تسلی کرتے ہیں اُن کو منواتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث سر مو بھی قرآن وحدیث کے قواعد سے، اُس کے بتائے ہوئے احکام واصول سے متجاوز نہیں ہیں۔ اور مبلغ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے پورے مقلد ہیں اسلام کے ہر ایک رکن، ہر ایک بنا، ہر ایک اصول سے اتفاق واتحاد ظاہر ہے۔ نمازوں کی جماعت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی۔ کیوں؟ چند لوگ جمع ہوجاویں آپس میں تبادلہ خیالات کریں۔ ایک کو دوسرا اگر کسی غلطی پر دیکھے تو اُسکو متنبہ کرے۔ اللہ عزوجل نے جمعہ کا حکم مسلمانوں کو دیا۔ واہ وا۔ اب آپ مانینگے کہ اسلام نے تبلیغ اسلام سکھائی ہی کانفرنسوں اور انجمنوں کے ذریعہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

جمعہ میں تمام لوگ شہر کے اور تمام اردگرد کے گاؤں کے ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں اُن کو علماء لوگ اسلام کی تلقین کرتے ہیں، وعظ سناتے ہیں سچے اصولوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ ان میں اگر کسی ایک کو تکلیف ہو تو دوسروں کے آگے کہتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں بمصداق آیۂ کریمہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ جو کچھ اپنے اماموں سے اعلماء وں سے، پیشواؤں سے سنتے ہیں وہ جاکر اپنے اپنے گاؤں میں اپنے اپنے محلوں میں بتاتے ہیں کہ آج ہمنے یہ مسئلہ سنا۔ کیا یہ کانفرنس نہیں، انجمن نہیں تو اور کیا؛ کاش معترض صاحب ذرا عقل سے اپنی (نام نہاد) تحقیق سے کام لیتے جس کے وہ مدعی تھے۔ بھلا اور سنو۔ اللہ عزوجل ہمکو ایک بڑی کانفرنس، ایک عظیم الشان انجمن کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْہَدُوْا مَنَافِعَ لَہُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ: اے پیغمبر لوگوں کو کہدے تاکہ دور دور سے پیادہ پا اونٹوں پر جس طرح اُن سے ہوسکے آسانی سے یہاں (یعنی مکہ میں بیت اللہ میں) آکر جمع ہوجاویں تاکہ اپنے فائدہ کو پہنچیں اپنی دلی مرادیں حاصل کریں۔ ایک ملک کا باشندہ دوسرے ملک کے باشندہ سے ملے اپنا حال بتائے اُس کا سنے۔ اللہ کا نام ذکر کریں۔ اعلاء کلمۃ اللہ میں دل وجان

ahmadimuslim.de

سے مدد دیں - ایک ملک میں اسلام کم ہے تو لوگ وہاں جائیں تبلیغ کریں یہ ہے خدائی حکم - اہلحدیث کانفرنس ہے کیا؟ چند ایک علماء کرام کا گروہ ہے جو کہ ملک کے ہر ایک حصہ میں، ہر ایک ناحیہ میں ہر ایک طرف اللہ کے سچے دین کی منادی کر رہے ہیں لوگوں کو جو کہ اپنے سچے اسلامی اصول بھلا چکے ہیں اور اپنے قدیمی جوہر کو ویران کر چکے ہیں خواب غفلت سے جگانے کے لئے، اُن میں اسلام کی سچی روح پھونکنے کی خاطر اُن کو بدعات و منہیات و خلاف شرع کاموں سے روکنے کیلئے کما حقہٗ و کما ینبغی سرگرمی دکھا رہے ہیں جزاھم اللہ خیرا - ان اجرھم الا علی اللہ!

انہی کی مساعی جمیلہ سے چند ایک جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوئیں الحمد للہ کہ ہم اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل میں قاصر نہیں رہے: قولہ تعالیٰ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (مسلمانو) تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہئے یعنی تم ایسی انجمنیں قائم کرو جن کا کام جا جا کر لوگوں کو توحید سکھانا ہو اور صراط مستقیم بتا دیں اور کفر و شرک کی تاریکی و ظلمت سے جہالت کی عصبیت و حمیت سے لوگوں کو بچائیں - کس سے! قرآن و حدیث کے نور سے، نور ایمان سے، شمع خدائی سے۔

جو امت جو پارٹی یا جس مجلس کا یہ کام ہے وہی فلاح پاوینگے، خدا کے سامنے سرخرو ہونگے - اور اُن کے لئے اجر عظیم ہے - اور اہلحدیث کانفرنس اور انجمنوں کا مدعا یہی ہے، آگے جاکر اُن لوگوں کے لئے سخت عتاب ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہیں - اس کار خیر کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکاتے ہیں اور باوجودیکہ اُن کے پاس اس کے جواز میں قرآنی آیات صریحاً دال ہیں اور وہ قرآن و حدیث سے سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اطاعت نبوی ہی اُن کے لئے باعث نجات ہو سکتی ہے تاہم وہ جان بوجھکر تخلف پر کمر بستہ ہیں - اختلاف و تفریق بین المسلمین اُن کا شیوہ ہے - پیغمبر خدا صلعم کی تقلید پر قانع نہیں بلکہ ادھر اُدھر ماسوا پیغمبرؐ کے اماموں وغیرہ کی تقلید کو باعث عزت و رسول خدا صلعم کی اتباع کے ہم پلہ و ذریعہ نجات سمجھتے ہیں . . . . . . . .

. . . . . . اور جان بوجھکر نئے نئے شگوفے، رخنہ اندازیاں، نئے نئے اختلافات پیدا کرتے ہیں - اُن لوگوں سے بچو - وہ لوگ کبھی بھی اپنے ارادوں میں، دلی مطالب میں کامیاب نہ ہو سکینگے - اور اُن کے لئے اس تفریق و دوئی کی پاداش میں قیامت کو ایک بہت بڑی سزا ہے۔

میرے معزز و محقق حنفی معترض اب امید ہے کہ کبھی بھی ایسے بیجا و قابل تضحیک و تحقیر سوالات و اعتراضات سے خامہ فرسائی کی تکلیف نہ کرینگے - اس سے ناحق دل شکنی ہوتی ہے - اپنا اللہ اللہ کرو - صراط مستقیم و راہ حق کی تلاش کے محقق بنو نہ کہ اپنے ہی ایک دوست و بازو کو کاٹنے لگجاؤ - خواہ کیا اختلاف ہے، تاہم یہ بھی اسلام کے نام لیوا ہیں - ایک مسلمان کی شان نہیں کہ دوسرے پر طعن کرے - نصاریٰ و یہود کو حکم ہے کہ اے اہل کتاب آؤ ہم اس اصول پر یکجا ہو جاویں جو کہ ہم تم میں ایک ہے یعنی الا نعبد الا اللہ الخ پس ہم مسلمان ہوکر کیوں ایسے اختلافات و نزاع کو گوارا کریں - اللہ عزوجل ہمکو صراط مستقیم پر ہی قائم رکھے - آمین -

خاکسار خادم العلماء عبد الرحمٰن خلیل بن مولوی محی الدین صاحب نظام آبادی ضلع گوجرانوالہ

---

## وہابی چہ معنی؟

ناظرین اخبار گہربار اہلحدیث! السلام علیکم - آپ کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث مجریہ ۵ ربیع الاول نمبر ۱۲ جلد ۱۲ میں عبد الرحیم و سراج الدین صاحبان نے بعنوان "علمائے حنفیہ کرام سے چند سوال" پندرہ سوال کئے تھے - اگر بغور دیکھا جائے تو اُن سائلوں نے یہ پندرہ سوال تعصباً نہیں کئے ہیں بلکہ حق و باطل میں امتیاز کے لئے (اگرچہ اُن کی نیت کو بجز خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا مگر بموجب حکم ان بعض الظن اثم اور ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ہمیں نیک گمان کرنا اور بدگمانی سے بچنا چاہئے) ہمنے بہت مولویوں سے جو اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں میلاد مروجہ حال اور مذہب اربعہ کے بارہ میں گفتگو کی تو اُنہوں نے ادہر اُدہر بہت کچھ اٹاس پٹاس کرکے آخری فیصلہ یہ کیا کہ جب مکہ معظمہ میں ہے تو ہمکو انکار کا ہیکا - یہ لوگ ہر بات میں مکہ مدینہ کو سنداً پیش کرتے ہیں - پس اس بنا پر اگر اُنہوں نے علماء حنفیہ ہی سے جواب طلب کیا ہے تو کون سا مضائقہ - اگر "علماء حنفیہ کرام سے چند سوال" کے عنوان کی بجائے علماء حنفیہ سے چند سوال یا ایسا ہی بالفاظ دیگر لکھتے تو البتہ تعصب کی بو سونگھنے والے کو کچھ بو ملتی حالانکہ "علماء حنفیہ" کے ساتھ لفظ کرام بھی لگا ہوا ہے جس سے بجائے تعصب کے توقیر ثابت ہوتی ہے - پھر بھی ایک صاحب نے اہلحدیث مجریہ ۲۶ ربیع الاول نمبر ۱۵ جلد ۱۲ کے صفحہ ۱۲ میں زیر عنوان "اظہار رائے دربارہ سوالات از علماء حنفیہ" سائلان مذکوران الصدر کو من المتعصبین گردانا ہے - ناظرین پھر ذرا اُس پرچہ کو اُٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب مولانا ایڈیٹر صاحب نے اسپر جو لکھا ہے اُس کا ماحصل یہ ہے کہ سوالات میں جن رسومات کا ذکر ہے اُن کے کرنے والے اپنے کو حنفی کہلاتے ہیں - بلکہ اُن رسوم کے منکر کو وہابی کہتے ہیں اسلئے سائل کو حنفی علماء کہنا پڑا - میں کہتا ہوں وہابی چہ معنی؟ اس سے بھی اعلیٰ درجہ کے الفاظ اُن رسوم کے منکرین (اہلحدیث) کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں - بمصداق مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک ہی صاحب کے ملفوظات نقل کئے دیتا ہوں - امید کہ ناظرین ٹھنڈے دل سے سنیں گے - ذریعتا شرح کریما میں مولوی محمد نذیر صاحب رامپوری جو بقول مقرظ اور صاحب طبع اُس شرح کے عالم اکمل فاضل اجل حافظ قرآن حاجی حرمین ہیں، بقول سعدیؒ

اہلحدیث کا مذہب ... ۳۵۸ ...

حبیب خدا اشرف انبیاء، کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ء و دلائل افضلیت و اکملیت و اشرفیت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اظہر من الشمس و انور من القمر اند کہ از قرآن مجید و توریت و انجیل و زبور و دیگر صحائف و احادیث قدسی باید جست - بہر حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکرم الاولین و اشرف الآخرین و افضل الانبیاء والمرسلین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین - ہرگاہ کہ برہان کامل کلام اللہ مجید بر اکمل و افضل و اشرف بودن حضور صلے اللہ علیہ وسلم شاہد ناطق ہست پس حاجت دیگر ادلہ نیست اگر چشم خدا بینی کسے دارد برآں مخفی نیست ورنہ شپرہ از آفتاب اجتناب کند و فرقہ گمراہ وہابیہ کہ مصداق کَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ اند در علم خدا ازل شقی و بدبخت پیدا شدہ اند بر قول و فعل شان اہل ایمان کے عمل کنند و کجا پاشند اہل اسلام ازیں گمراہاں و از صحبت ناپاک شاں دور مے باشند - خدا از دشمنان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و از اعدائے خلفائے اربعہ و دشمنان اہل بیت و اولاد و آل و اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمیع مسلمانان سنت و جماعت را برکنار داشتہ بمحبت خود و بحب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و بحب آل و اصحاب و اولاد و امجاد و اہل بیت اطہار و اتباع احباء اخیار و اخلاء ابرار الیٰ یوم القرار برقرار داشتہ بمراتب اعلےٰ رساند و حسن خاتمہ نصیب فرماید اللہم احفظنا من الوہابیۃ والروافض والخوارج وجمیع اہل الکفر والشرک والنفاق ویارب اوصلنا باہل الایمان والایقان فی الجنان ویا اللہ ارزقنا حلاوۃ الایمان والعرفان ویا مالک نجنا من النیران بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم والہ وصحابہ واولادہ واہل بیتہ وشہداء الکربلاء اجمعین آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین،

ناظرین گھبرائیے نہیں اور سنئیے :-

اکنوں چند اشعار مولوی محمد حیات صاحب رامپوری غفر اللہ لہ برائے سوختن جگر وہابیہ مے نویسم ؎

جدا شانوں سے ہے شانِ محمد
خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد
نبی ہوں یا ولی ہوں یا ملائک،
ہیں سب ممنون احسانِ محمد
خدا بخشے گا ہم کو تم کو سب کو
میاں ہم ہیں غلامانِ محمد
اگرچہ پُر خطا ہوں میں و لیکن
نہیں چھوڑوں گا دامانِ محمد

و چند شعر سید دلدار علی صاحب مذاق دہلوی شاگرد محمد ابراہیم ذوق غفر اللہ لہم برائے سوختن جانہائے فرقہ ضالہ وہابیہ درج شرح ہذا مے شوند - و آں اینست ؎

دشمنِ مصطفےٰ ہیں وہابی
دوست سے کب ہوا ایسی بے ادبی
بخدا کچھ عجب خبیث ہیں یہ
منکرِ آیت و حدیث ہیں یہ
رافضی خارجی کے ہیں یہ چچا
کیونکہ ہیں دشمنِ رسولِ خدا
چڑ گئی مُہ بُرا نہیں چہرہ توحید
ہیں یہ مشرک، نجس، خبیث و پلید
حق سے خالی ہے سب کلام ان کا
کفر سے شرک و چرک سے ہے بھرا
اے مذاق ان پہ ہے خدا کی مار
اور نبیؐ و علیؓ کی ہے پھٹکار

باقی اشعار از مثنوی او باید جست،

ناظرین یہ ہے ایک عالم اکمل، فاضل اجل، حافظ قرآن، حاجی حرمین کی ملفوظات، جنکو ہمنے انکی شرح مذکور سے ہو بہو حرفاً حرفاً نقل کیا ہے (جنکے نزدیک وہ کتاب ہو ملاحظہ کر سکتے ہیں) اب ہم اسکو کیا کہینگے تعصب کہہ سکتے ہیں یا تغضب یا اور کچھ؟ نہیں ہم اسکے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہتے ؎

بخندے اُس محبّ سفاک کو اے داورِ حشر
خون خود ہم میں نہ تھا خون کا دعوےٰ کیسا

اللّٰہم احفظنا من التعصب والتغضب وسوء الاخلاق وجعل الحق باطلا والباطل حقا اللّٰہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم

(ابوالمحامد محمد اسمٰعیل کفاہ اللہ الوکیل کرمجوئی بیربھومی خریدار اہلحدیث ۳۸۰۶)

# بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابورحمت حسن صاحب

(۵ مارچ سے ملاکر)

اسی طرح بعض حال کے شاعروں کو سروں میں یہ خبط سمایا ہے کہ وہ ہندو شاعروں کی تصانیف میں ہفت اقلیم دکھانا چاہتے ہیں اور ان کی معلومات کا وسیع دائرہ بنانا چاہتے ہیں اور از خود لکھ لکھ کر اخباری دنیا میں اڑاتے رہتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ہفت اقلیم کے بادشاہ تھے - امریکہ اور یورپ سے خراج لیتے تھے حالانکہ اُس وقت وہ ملک آباد ہی نہیں تھے اور سرے سے آریہ ورت سے باہر کسی نے قدم نہیں رکھا - حال کے جغرافیہ سے واضح ہوا ہے کہ آریہ ورت بھارت کھنڈ کے علاوہ کوئی اور ملک بھی ہے چنانچہ افق شاعر لکھنوی نے یہ ایک نیا اندھیر پھیلایا ہے کہ پنڈت سری رام چندر بنگالی کی ایک جھوٹی تحریر کی تصدیق کی ہے جو کہ اُس نے تعصب کی راہ سے شائع کی تھی اور آپنے مختنمات سے سمجھکر اُسے اپنی تالیف کی ہوئی مہا بھارت میں شائع کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بنگالی پنڈت مذکور نے جمبو دیپ کے ۱ کھنڈوں کے حسب ذیل معنے لئے ہیں :-

(۱) بھارت ورش - کل ہندوستان

(۲) الاورت ایلاسکا ایشیائی روس اور کنا ٹوا کا دریائی حصہ جو کہ آج کل دریا بُرد ہے -

(۳) ہری ورش، روس و یورپ،

(۴) کرو ورش، مکسیکو، کوریا جاپان -

(۵) رومیک کھنڈ -

(۶) ہرینہ ورش - امریکہ متحدہ یونائیٹڈ سٹیٹس،

(۷) بھدرا شو ورش، گرین لینڈ، آئرلینڈ اسکے حصے دریا بُرد ہیں -

(۸) کینو ملی ورش، کمسکٹکا، روسی امریکہ - بیرنجی، ورا [illegible]

[illegible] ۲۵۹ [illegible]

ہے:

(۹) کم پرش ورش، چینی، تاتار، ترکستان،

اس کے علاوہ سری وشنو کوش کے مصنف نے اور بھی اس اب میں ترقی کی ہے اور شہروں کے ناموں کے معنے بھی بدلے ہیں۔ غالباً ان دونوں شاعروں نے خواب میں یہ معنے حاصل کئے ہونگے اسی وجہ سے معنے بتانے والے کا پتہ نہیں دیا اور کسی پرانے کوش کا اپر حوالہ بھی نہیں دیا۔ اور اس خواب کی اہل علم کے نزدیک تعبیر یہی ہے کہ حبك الشئ یعمی ویصم اور ان کی اس خواب کی پریشانی بوجوہ ذیل ثابت ہے۔

اول۔ اہل ایمان سے تعصب کہ جس کی وجہ سے اہل یورپ کی تمام علمی کارروائیاں ببول کے کانٹے معلوم ہوتے ہیں اگر ان سے جیٹھ اساڑھ کا سورج نکلتا ہو تو انہیں پوس ماگھ کی آدھی رات کی کالی گھٹا نظر آتی ہے۔

دوم۔ یہ معنے ان شاعروں نے تصنیف کئے ہیں۔ ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں نظر نہیں آتے اور نہ بھاشا کی کتابوں میں لکھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

سوم۔ ساتوں دویپ کی تقسیم جو کہ مہا بھارت بھاگوت وغیرہ میں مرقوم ہے وہ ان کے مخالف ہے۔ ان دویپوں کو جن جن دریاؤں نے محدود کر رکھا ہے وہ سری رام کی دیکھی ہوئی خواب کے ملکوں میں نظر نہیں آتے۔ بلکہ انہی دویپوں سے منسوب ہیں جن کو انہوں نے محدود کر رکھا ہے۔

چہارم۔ جو جو دریا دویپوں اور کھنڈوں کے اندر بہتے ہیں وہ ہندوستان ہی میں موجزن ہیں، آپکے خوابی ملکوں میں نہیں پائے جاتے۔ پرانے جاگرفی نے الاورش کو الکونندا کے قریب دکھایا ہے آپ کی ایلا سکا وہاں نظر نہیں آتی۔ جاگرفی کو الاورش کی دوسری جانب دکھایا ہے۔ وہ آپ کے خواب میں دیکھے ہوئے ملکوں میں موجزن نظر نہیں آتی۔

پنجم۔ جن پہاڑوں سے الاورش وغیرہ کھنڈ محدود ہیں وہ پہاڑ ہندوستان سے باہر نہیں پائے جاتے بقول سری رام جب کل عالم جمبو دویپ ہوگا تو سوچنے کی بات ہے تو باقی کے چھ دویپ یقیناً آسمان کے طبقے ہونگے کیونکہ تمام زمین تو جمبو دویپ کی نذر ہوگی۔ اب وہ دکھائیں تو کہاں دکھائیں۔ پھر اس پر یہ طرہ ان کے نو کھنڈ جو کہ جمبو دویپ سے بھی زیادہ ہیں کہاں سماویںگے۔

ششم۔ ہمارے رشیوں منیوں کے بنائے ہوئے سات دویپ اور ۴۹ کھنڈوں کی پیمائش کے رو سے اس قدر وسعت ہے کہ اس میں ۱۴ طبق سما سکتے ہیں۔ اور موجودہ دنیا اس میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے سورج کے روبرو ذرہ۔ پس بھارت ورش کل ہندوستان کو ماننا اور جمبو دویپ کل دنیاؤں کو ماننا یہ اپنے بزرگوں کی جاگرفی دانی کو بٹہ لگانا اور غیر وسیع معلومات کو محدود بنانا ہے یہ درحقیقت اپنے ہی بزرگوں سے دشمنی ہے۔ علماء یورپ وغیرہ کی تحقیق سے نہیں ڈرا نئے نئے جاگرفی پر میشور سے ڈریں۔ دنیا کو مغالطہ دینے کے لئے ست دھرم سناتن ودیا کا ناش نہ کریں۔

علاوہ بریں آپ نے یہ دوسرا اندھیر پھیلایا ہے کہ پرانے شہروں کے ناموں کو لوگوں کے دلوں سے اس طرح مٹایا ہے کہ جس طرح کسی کی دشمنی کی وجہ سے کوئی شے گہرے سے گہرے سمندر کی تہ میں ڈالدے کہ پھر نہ نکال سکیں ویسا ہی انہوں نے کیا ہے کہ پرانے شہروں کو ہندوستان سے باہر سمندروں سے پار با پھینکا ہے کہ کوئی ان کے درشنوں کو جا سکے اور اپنی کمزوری کو ثابت کیا ہے کہ وہاں سے بھاگ کر ہند میں پناہ گزین ہو بیٹھے ہیں اور ملوں کے ملک ہاتھ سے اینڈ دے بیٹھے ہیں۔"

| قدیم نام | مروجہ حال |
|---|---|
| اشو یات اشوکرانت | یورپ |
| مڈگاسک | مڈگاسکر |
| ہیرو | سپیریا |
| تامس دیس | اسپین |
| ارنیگ ترسک | یورپی ترکی |
| آورت | عرب |
| نرو ناش | مدینہ |
| کارسکار | مدینہ |
| ارگ | اسکلاپلونا |

| قدیم نام | مروجہ حال |
|---|---|
| ککٹ | بلجیم |
| وشوکرانت، اسی حنک | ایشیا |
| ترای کریا | سسلی |
| تال نو، گہک | تبت |
| ہرنیہ ورش | امریکہ متحدہ |
| اُپ دویپ، رکش باس | بالائی افریقہ |
| کمار دویپ | امریکہ |
| اتر کمار | شمالی امریکہ |
| رمتہ کرانت | افریقہ |
| بھدر اشو | گرین لینڈ |
| پشوشیل | پرتگال |
| کابل کردیج کومتہ | جرمنی |
| سینک | ہالینڈ |
| پٹ چر | اٹلی |
| مانک | ڈنمارک |
| شودریون | مکہ مدینہ |
| پارس | فارس، ایران |
| پاروت | تاتار، ترکستان |
| پرلبا، گہک | فرانس، گال |
| اشوک، اشویا | اسٹیریا |
| شک، ترشک | ایشیا ترکی |
| اورتن | برطانیہ |
| اپواہ، اپرانت | سقط |
| بامن، باردہان | بالائی افریقہ |
| سوورن بھوم | امریکہ |
| دکش کمار | جنوبی امریکہ |
| ہرنیہ پور | پیرو |
| سورجارکا | افریقہ |

(باقی آئندہ)

ابو رحمت حسن میرٹھی از ہردوئی محلہ بورڈنگ ہوس

**معذرت**

جو وقت فتوے لکھنے کا تھا اسوقت مولانا صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے میں تقریر کرنیکو تشریف لیگئے اسلئے فتوے نہیں لکھے گئے (مینیجر)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**تقریظات** "مدینہ کانفرنس" یہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ سابق زمانہ میں چند علماء نے مدینہ منورہ میں جمع ہوکر اسلام اور ترقی اسلام پر مختلف تقریریں کی تھیں۔ تقریریں اس موضوع میں بڑی زبردست ہیں اُن کا ترجمہ مع دیباچہ کے اس کتاب میں کیا گیا ہے کتاب اپنے رنگ میں قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اچھا ہے قیمت عمہ جو محنت اور لاگت کے مقابلہ میں کم ہے پتہ......(عبدالرحیم عبدالرحمٰن لاہور مسجد چینیاں)

**جواب خریدار ۲۱۷ و ۲۰۸۴** خریدار ۲۱۷ نے گک اینڈ گیلوے کلکتہ کا حال دریافت کیا ہے اطلاعاً تحریر ہے "یہ ایک جوہری کی بڑی مشہور و معروف دوکان کلکتہ میں ہے اور اس کی شاخیں دلی اور شملہ میں جاڑے اور گرمی میں کھلتی ہیں درخواست پر کیٹلاگ کلکتہ سے مفت ملجاتا ہے۔ غالباً گنگ ہملٹن جوہری کے بعد اس دوکان کا نمبر ہے"

خریدار ۲۰۸۴ نے کتاب "نسخہ عقل و شعور" کی نسبت دریافت کیا ہے جواباً تحریر ہے کہ یہ کتاب کمیاب ہے ۱۸۷۵ء میں مطبع رتن پرکاش ترنلام میں چھپی ہے ایک جلد ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے مگر یہ کتاب کسی کو عاریتاً یا قیمتاً ہم نہیں دے سکتے۔ نیز یہ جاورہ اور ترنلام ہی کے اطراف میں زیادہ تقسیم ہوئی ہے کیونکہ مصنف (مولوی نظام الدین مرحوم) کے زیادہ تعلقات اُسی طرف تھے۔ اس کتاب کا تاریخی نام "نظام خاکبیار ۱۲۷۲ھ" ہے غالباً جاورہ و ترنلام میں بقیمت ملجائے گی۔ والسلام

ایڈیٹر۔ کتاب عقل و شعور، غلام رسول سے معرفت مولوی عبدالغفار محلہ وزیر آباد شہر ملتان بقیمت للعہ مل سکتی ہے۔

**طبی جواب بجواب سوال** حاجی واصل حسین صاحب آپ اطریفل کشنیزی تیار شدہ دواخانہ ہندوستانی دہلی سے یا ماتم الوقت سے بذریعہ وی پی منگوا کر بطریق ذیل استعمال کریں۔ اور دو ہفتہ متواتر استعمال کرکے نتیجہ سے اطلاع دیں۔

**طریق استعمال۔** ۶ ماشہ علے الصبح اور ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ پختہ جوش دادہ نیم ثار۔ غذا مرغن۔ پرہیز از جملہ ترش اشیاء (راقم خاکسار نور الدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور)

**عجیب مخلصانہ درخواست** ایک صاحب (خریدار ع۳۶۷۹) تجویز پیش کرتے ہیں کہ آپ (خاکسار ایڈیٹر) جو جمعہ کے روز خطبہ میں تقریر کرتے ہیں وہ تقریر اخبار اہلحدیث میں درج ہوکر ناظرین تک پہنچائی جائے۔ ثبوت تو اسکا احادیث میں ملتا ہے۔ حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھا تو ایک صحابی ابوشاہ نے لکھوانے کی درخواست کی حضور نے فرمایا اسکو لکھدو، خود حضور نے بھی حاضرین غائبین تک پہنچایا۔ ثبوت تو ملتا ہے مگر کرسکوں یا ادا ہو کیسے۔ یہ مشکل ہے۔

**یاد رفتگان** میرے ایک مخلص دوست منشی محمد ظہور صاحب کی اہلیہ انتقال کر گئیں انا للّٰہ (حسن خان از سنگبر)

میرے والد مرحوم انتقال کر گئے بڑے حامی توحید و سنت تھے (مولوی خداداد پنجابی از دہلی محلہ جیل فی)

میرے محب صادق محمد عصمت اللہ صاحب طاعون سے انتقال کر گئے (محمد نذیر اہلحدیث از مئو ناتھ بھنجن)

**سخت صدمہ** ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن سوہیاں خورد ضلع امرتسر نوجوان صالح اسی ہفتے اچانک طاعون سے انتقال کر گئے۔ انا للّٰہ۔ ناظرین سے درخواست ہے مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم۔

**محمدیہ کمپنی** کی بابت اطلاع دیجاتی ہے کہ جس شخص کیطرف گیارہ سو کی رقم باقی تھی اُسکی بابت سنا کہ بتھوہ ضلع چپرہ میں اُسنے مال فروخت کیا ہے اور رقم ملنے والی ہے چنانچہ مختار کمپنی کو یہاں سے روانہ کیا گیا مگر وہ شخص مختار کے پہنچنے سے پہلے ہی رقم لیکر مظفر پور چلا گیا تھا مختار وہاں ہی پہنچا اور بمشکل دوسو روپیہ وصول ہوا۔ باقی کے لئے وعدہ۔

آجتک ہندوستان میں ۵۴ بنک ٹوٹے ہیں جنہیں شرکاء کو کوئی روپیہ ۸ر بھی نہیں ملے۔ محمدیہ کمپنی کے کارکنوں کی نیک نیتی کا اثر ہے کہ اس کے ٹوٹنے پر بھی فی روپیہ ۱۳ر تو تقسیم ہو چکے ہیں باقی سے بھی مایوسی نہیں۔ خدا کرے پائی پائی وصول ہو جائے۔

**انجمن اخوان الصفا** اس انجمن کا ذکر اہلحدیث کے کئی نمبروں میں ہوا مگر جلسہ میں مصروفیت کی وجہ سے بھر رہ گیا دوران جلسہ میں بھی کئی ایک ممبر بنے جن کے نام یہ ہیں:۔ مولوی بشیر الدین صاحب موضع بھوگاؤں ڈاکخانہ بہت آباد ضلع دیناجپور بنگال۔ چندہ ۸ر+ مولوی امداد حسین صاحب پنشنر تحصیلدار از مقام کتھوا ڈاک خانہ کٹھرہ ضلع الہ آباد ۸ر+ عبد المتعال خان سوداگر منڈلہ ۸ر+ مولوی حافظ محمد یحییٰ صاحب موضع رکیب ڈاکخانہ رولی سید پور ضلع مظفر پور ۸ر+ مولوی ابوبکر صاحب جونپور محلہ قضیانہ ۸ر+ مولوی قمر الدین صاحب مہتمم مدرسہ قرآنیہ جونپور محلہ قضیانہ ۸ر+ مولوی فخر الحسن صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد ۸ر+ محمد بن سلطان شاہ جونپور محلہ قضیانہ ۸ر+ بابو اسحاق خان بدایونی گرداور قانون گو مرزاپور پرانی بزازی ۸ر+ سید عبد السلام بلہاری ۸ر+ عطاء اللہ طالب علم مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی ۸ر+ مولوی محمود بنارسی برادر مولوی ابو القاسم صاحب محلہ دارانگر ۸ر+ مولوی اسمٰعیل صاحب کرمی ڈاک خانہ رودور نگر ضلع بیر بھوم بنگال ۸ر+ حاجی قطب الدین امام مسجد وڈالی ڈوگراں ڈاک خانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر ۸ر+ جملہ جمع سابق آمدہ کل للعہ+ ان صاحبوں میں سے کسی کی رقم کم و بیش ہو یا پتہ قابل تصحیح ہو تو اطلاع دیں۔ حساب آئندہ پرچہ میں شائع ہوگا۔

**علماء و طلباء کو خوشخبری** (دینیہ عربی کتابیں) اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب ہدیۃ المہدی کے کل حصص کی خواہش تھی اور اُن کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے۔ اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ مولینا ممدوح نے ہدیۃ المہدی کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کیلئے خاکسار کے پاس بھیجے ہیں اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کیلئے

حکیم شمس الدین صاحب امرتسر کٹڑہ سفید طالبان کتاب "طاعون معظم" کو اطلاع دیتے ہیں کہ ار کے ٹکٹ بھیجکر کتاب منگوالیں+

# انتخاب الاخبار

**انجمن** حمایت اسلام لاہور کا جلسہ اس سال سنین گزشتہ کی نسبت قدرے کم رہا۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "ہمارا تمدن" جس میں انہوں نے علما تعلیمیافتہ اور دیگر مسلمان پارٹیوں کو ان کے نفاق انگیز رویہ کی اصلاح تمدن کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے لیکچر کو نہایت غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے۔

**امرتسر** میں ہنوز قدرے طاعون ہے۔

**جنگ** کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک جو خبریں ہندوستان میں پہنچی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

**ایک** جرمن آبدوز کشتی نے انگریزی ڈاک کے جہاز فلابا کو غرق کر دیا ہے۔ یہ جہاز مغربی افریقہ کی ڈاک لیجا رہا تھا۔ اس میں علاوہ ملازموں کے ۲۴۰ مسافر بھی سوار تھے جن میں سے ۱۵۰ بچ گئے باقی ۱۱۰ غرق ہو گئے۔

**اسی** آبدوز کشتی نے انگریزی تجارتی جہاز ایگیلا کو بھی غرق کیا ہے۔

**ایک** آبدوز کشتی نے ملک ہالینڈ کے ایک سٹیمر کو غرق کر دیا ہے۔

**محکمہ بحری** انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ جرمن آبدوز کشتی "یو ۲۹" مع تمام آدمیوں کے غرق ہو گئی ہے۔

**ایک** فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولے پھینکے کشتی پانی میں غوطہ لگا گئی اس کی جگہ پانی میں تیل تیرتا ہوا دیکھا گیا۔

**انگریزی** تجارتی جہاز ڈونیٹلن کا ایک جرمن آبدوز کشتی نے ۸ گھنٹے تک تعاقب کیا مگر وہ بچکر ڈبلن میں پہنچ گیا۔

**ایک اور** انگریزی تجارتی جہاز "سٹی آف کیمبرج" کا جرمن آبدوز کشتی نے تعاقب کیا مگر اس کے کپتان نے اس پھرتی سے جہاز کو بچایا کہ آبدوز کشتی اس پر تارپیڈو نہ پھینک سکی۔

**ایک** انگریزی تجارتی جہاز فلیمنز جو گلاسگو سے کیپ ٹاؤن کو جا رہا تھا اسے کسی جرمن آبدوز کشتی نے غرق کر دیا۔

**متعدد** جرمن جنگی جہاز اور دو ہوائی جہاز بحیرہ شمالی کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

**موسم** کے صاف ہو جانے پر دردانیال میں پھر جنگی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔

**روسی** بیڑے نے بھی باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

**ترکوں** کا سب سے بڑا جنگی جہاز گوبین مرمت ہو گیا لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی رفتار ۲۷ میل کی بجائے ۱۸ میل فی گھنٹہ رہ گئی ہے۔

**ترکوں** کا ارادہ ہے کہ اپنے تمام بیڑے کو جمع کر کے یکلخت روسی بیڑے پر حملہ کر دیا جائے۔

**لیباؤ** (روس) پر جرمن جنگی جہازوں نے گولہ باری کی جس سے پندرہ مکانوں کو نقصان پہنچا اور ایک آدمی ہلاک ہوا۔

**اعلان** کیا گیا ہے کہ بحیرہ بالٹک میں روس کے چار ڈریڈناٹ اور چار سپر ڈریڈناٹ بنکر تیار ہو گئے ہیں جس سے روس کی بحری طاقت کافی مضبوط ہو گئی ہے۔

**آسٹروی** شہر پرزیمسل سے روسیوں نے سپاہیوں کے علاوہ ۷۴۲ افسر بھی گرفتار کئے ہیں جو سب کے سب ہنگری کے معززین سے ہیں۔

**بابعالی** نے دارالخلافت قسطنطنیہ کا نام "دارالخلافۃ العالیہ" قرار دیا ہے۔

**علاقہ** کوہ قاف میں بمقام ساری کمش ترکی اور روسی فوجوں میں سخت خونریز لڑائی جاری ہے۔

**کوہ کارپیتھین** (آسٹریا) میں روسی اور آسٹروی فوجوں میں بھی نہایت شدت سے جنگ ہو رہی ہے

**آسٹروی فوجوں** نے صوبہ بکووینیا سے گزر کر روسی علاقہ پر حملہ کر دیا ہے۔

**جرمنوں** نے سلطنت رومانیہ پر سخت زور ڈالا تھا کہ وہ ایک جرمن جیش کو رومانیا میں سے گزر کر ترکوں سے جا ملنے دے مگر رومانیا نے اجازت نہ دی۔

**رومانوی** سفیر متعینہ لندن نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ اخیر تک غیر جانبدار رہیگا۔

**بہت** سی جرمن فوجیں مشرقی میدان جنگ کو جا رہی ہیں۔

**روسیوں** کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وہ کرہنوبل کے قریب پیشقدمی کر رہے ہیں۔

**ہالینڈ** کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ مسلسل افواہیں پھیل رہی ہیں کہ اتحادیوں نے دریائے ایسر (واقعہ فرانس) پر جرمن صفوں کو توڑ کر اسکے میسرہ کو باقی فوج سے منقطع کر دیا ہے۔

**دشت** پریٹر (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ایک جرمن خندق کی لائن پر قبضہ کر لیا ہے۔

**علاقہ** ارگون (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ۱۵۰ میٹر جرمن خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

**فرانسیسی** ہوا بازوں نے دو ور اور شمپین کے سٹیشنوں اور فوجی چوکیوں اور شہر سانسان پر ۴۲ گولے پھینکے۔ بلجیم میں انہوں نے بروجز کے سٹیشن اور ہوا بازی کے کیمپ پر بھی گولے پھینکے۔

**انگریزی** اور جرمن ہوائی جہازوں میں لڑائی ہوئی۔ ایک جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لیا گیا اور اسکے دو ہوا باز مارے گئے۔

**سابقہ** وزیر خارجہ فرانس نے لکھا ہے کہ جرمنی عمداً و قصداً (ہالینڈ کے تجارتی جہاز غرق کر کے) ہالینڈ کو اشتعال دے رہا ہے تاکہ انگریزی اور جرمن بیڑوں کے جنگ میں جو ایکدن ہونیوالی ہے ایک نزدیکی بحری مستقر حاصل کر سکے۔

**ایک جاپانی** فوجی مشن فرانس کے طریق جنگ کا معائنہ کرنے کیلئے فرانس میں وارد ہوا ہے۔

**سرحدی** جدران قبیلہ کا ایک لشکر وادی ٹوچی کے کسی مقام پر حملہ کرنے کیلئے جمع ہو رہا تھا جب اسکی تعداد آٹھ دس ہزار تک پہنچگئی تو انگریزی فوج نے اس پر حملہ کر کے اسکو بھگا دیا سرحدیوں کے دو سو آدمی مارے گئے تین سو زخمی ہوئے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتے مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:۔ مولوی عبدالستار خان از اٹارسی ۶؍ فتوائے فنڈ عہ بقایا سابقہ عہ کل ۱۲؍ للعہ + ایک اخبار بنام والدہ مسیح حاجی جان مرحوم دہلی جاری کیا گیا عہ داخلہ از سائل مذکور باقی ہے تعداد ممالین سال ہذا ۲۲ +

## مومیائی

۲۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل - دق - دمہ - کھانسی - ریزش - اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آنے آدھ پاؤ ایک روپیہ پاؤ پختہ تین روپیہ مع محصول وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

### نقل شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبد السلام صاحب مبارکپور ضلع اعظمگڈھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ابھی ایک چھٹانک مومیائی میں نے آپ کے کارخانہ سے منگوائی تھی۔ ایک عورت کے لئے جن کا بدن نہایت ضعیف ہو گیا تھا بدن میں خون بہت کم تھا جس سے کئی عارضے پیدا ہو گئے تھے۔ اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تھیں۔ اس کے استعمال سے اونکو بہت فائدہ ہوا انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی۔ اوسکو بھی فائدہ ہوا۔ اب اونکی فرمایش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیا اور بھیجدیں والسلام (۹ مارچ ۱۹۱۵ء)

جناب محمد عبد الرحمن صاحب پوراہاٹ ضلع جلپائیگوڑی سے رقمطراز ہیں۔ کہ مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے۔ مجکو بڑا فائدہ ہوا ہے (۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء)

جناب منشی محمد ولیت صاحب ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں۔ کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تھا آپکی مومیائی سے اچھا ہو گیا تین ڈبیہ اور بھیجئے گا (۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر وی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر



## مفید کتابیں

۳۱/۵۲

**الغزالی** } یعنے حضرت امام محمد بن محمد غزالی رح کی سوانح عمری جس کے پہلے حصہ میں ولادت - سن رشد - تحصیل علوم - دربار کا تعلق - نظامیہ کی تدریس ترک تعلقات سفر - عزلت نشینی - حاسدوں کی مخالفت اور وفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید ہے جس سے مفصل معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ امام صاحب نے علم کلام - علم تصوف اور علم اخلاق کو کس حد تک ترقی دی۔ اور مسلمانوں کی ملکی - علمی - عملی اور اخلاقی حالت کو کہاں تک سدہارا مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت ۱۲ / ۱

**سفر نامہ مصر - روم - شام** - جس کو مولانا شبلی نعمانی پروفیسر عربی لٹریچر مدرستہ العلوم علی گڈھ نے روم - مصر و شام کے سفر سے واپس آکر ترکوں کی تمدنی حالت اور حسن معاشرت سے عوام کو آگاہ کرنے کیلئے ترتیب کیا جس میں علاوہ ان دلچسپ جزئی واقعات کے جو سلسلہ بیان میں آگئے ہیں قسطنطنیہ - بیروت - بیت المقدس - قاہرہ وغیرہ کے متعلق اجمالی حالات قابل دید عمارات - سررشتہ تعلیم - دار العلوم - مدارس - بورڈنگ - طلبا کی تربیت - مصنفین کی تصنیف - کتبخانہ - اخبارات - مشہور پاشاؤں اور ارباب کمال کی ملاقات - ترکوں اور عربوں کے اخلاق و عادات کی تفصیل سے لکھا ہے رعایتی قیمت ۱۲ / ۱

**سیرۃ النعمان** (مولفہ شبلی) } یعنے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کی سوانح عمری - جس میں امام صاحب کے نام و نسب - ولادت - سن رشد تعلیم و تربیت - عام اخلاق و عادات - مناظرہ و فتاوے - ذہانت و ظرافت علم کلام - فن حدیث - فن فقہ پر تفصیلی ریویو - خاتمہ میں امام صاحب کے نامور اور ممتاز شاگردوں کے حالات ہیں رعایتی قیمت ۳ / ۱

**الہارون** } خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی سوانح عمری - اسلامی تمدن و شکوہ کا نظارہ (مولفہ علامہ شبلی) رعایتی قیمت ۱۲ / ۱

**المامون** } مامون الرشید کی ولادت - تعلیم و تربیت - ولیعہدی تخت نشینی - خانہ جنگیاں - فتوحات ملکی - مع رسالہ جزیہ رعایتی قیمت ۱۲

**تقویۃ الایمان** - مصنفہ مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کاغذ - لکھائی چھپائی نہایت اعلے ۱۱

**سیرت عثمان** - یعنے ذو النورین امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ سوم کی سوانح عمری ۶

**تذکرۃ الحسین** } یعنے جناب ابو عبد اللہ سید الشہداء حسین ابن علی علیہ السلام کی سوانح عمری اور مصائب کربلا کے سچے اور صحیح صحیح حالات ۴

**اسلام اور علمائے فرنگ** } اسلام کی عظمت و صداقت پر یورپین فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۲

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ کھیکاں

## اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی - پٹکہ - سوتی - ریشمی - و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرما دیں۔ اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہران

**غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان**
**ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور**

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر
طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں - ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ عہ

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی - خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے عہ

سرمہ مقوی چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھندلا - جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ

**مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ**

## سراج الداری معروف جامع العلوم
## اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا - قرآن شریف و حدیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ سے پار اتر کر احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی سوم سے لیکر وید - پران - گرنتھ تک مضمون کو جا بٹھایا ہے اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون سے مدلل کیا ہے زیادہ تعریف فضول۔ پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ر مع محصولڈاک اگر شک ہو تو محصولڈاک بھیجکر پہلے مفت منگوالیں ایک روپیہ کے خریدار سے چاروں عدد مع محصول ڈاک اور تقلید شخصی اور بشارت محمدی مفت دی جاوینگی۔ تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے۔ مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی

المشتہر

**عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری و مترجم غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح و مشکوۃ شریف و تجلی سبحانی و کامن ربانی وغیرہ وغیرہ موضع بنج گراں ڈاکخانہ رچھاڑہ ضلع سیالکوٹ**

المشیر یا صوبہ متحدہ کا ایک مشہور و درخشان اخبار ہے جس میں علاوہ ہر قسم کے دلچسپ مضامین کے موجودہ جنگ عظیم کے متعلق نہایت زبردست اور مفید معلومات سے لبریز مضامین اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں قیمت سالانہ تین روپیہ مقرر ہے مگر ہم اپنے حلقہ ناظرین میں مزید اضافہ کرنیکی غرض سے اعلان کرتے ہیں کہ ناظرین اہلحدیث میں جو صاحب ۳۰ اپریل سنہ ۱۵ء تک مبلغ تین روپیہ فیضیہ منی آرڈر بھیجیں گے انکو ایک روپیہ کی کتب ذیل جو نہایت دلچسپ ہیں مفت دی جاوینگی۔ قال اللہ قال الرسول ۵ر اصلاح البشر ۳ر اسلامی حقوق ۱ر اسلام کی ترقی اور تحریک آریہ قوال فقہا ۱ر آتم ۱ر سدید ی ۱ر کل عمر اس صورت میں اخبار المشیر صرف دو روپیہ رہجاتا ہے یکسال تک حاضر خدمت رہیگا حالانکہ دو روپیہ ششماہی قیمت مقرر ہے خط لکھتے وقت حوالہ اخبار

**مینیجر اخبار المشیر مراد آباد**

## رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب سنہ ۱۳۵۴ھ تک طلب کرے اوسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہے۔ سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱ر رعایتی عہ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب ۵ر رعایتی ۳ر
سومن ربعی فی الجمعہ القوی ۱ر رعایتی عمر
ترجمان القرآن مصنفہ مولوی نواب صدیق حسن خان مرحوم مطبوعہ دہلی تقطیع کلاں ۱عہ رعایتی عمر
تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ صاحب ہتی ۱ر رعایتی عمر

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدر آباد شہر ملتان دانہ لوہاری

## اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید
مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد بے اعتدالی
نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکا
کی کوشش کر رہا ہے ہر ہفتہ نہایت آ
و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث ک
نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین
نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے ک
ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر
ہے۔ ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے
للعہ سالانہ تھا اب
مینیجر اخبا

باہتمام مینیجر پرنٹنگ ورکس اہلحدیث امرتسر میں ٹھاکر داس گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا و اعنی مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے


# اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۵ جلد ۱۲


## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عہ |
| رؤساء و جاگیرداران سے " | للعہ |
| عام خریداران سے " | عے |
| " ششماہی | ۱عہ |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس | |
| " ششماہی ۳ شلنگ | |

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| امرتسر کا واٹر ورکس (قابل توجہ گورنمنٹ) | ۱ |
| معذرت | ۲ |
| خطاب بعلم | ۲ |
| قادیانی مشن (خواجہ کمال الدین پر قادیان میں خفگی) | ۲ |
| ہندؤں کا تناسخ پر قطعی عمل نہیں | ۳ |
| اچھا ہنروا، شودر ہوئے تباہ | ۴ |
| ایک بہت ضروری مذاکرہ علمیہ نمبر ۹ | ۴ |
| ایک سوال بابت تمام در میلاد کا جواب | ۵ |
| ... نہیں (نظم) | ۶ |
| تعاقب برسالہ موہاف | ۶ |
| مرثیہ مولانا سید عرفان صاحب مرحوم ٹونکی | ۷ |
| انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب | ۸ |
| میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں | ۸ |
| مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ | ۱۱ |
| فتاوے | ۱۲ |
| متفرق نوٹ | ۱۳ |
| انتخاب الاخبار | ۱۴ |
| اشتہارات | ۱۵ و ۱۶ |


# امرتسر کا واٹر ورکس

## قابل توجہ گورنمنٹ

گورنمنٹ پنجاب کو امرتسر شہر کی صفائی اور صحت کا جو خیال ہے وہ خود اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے ایک بہت بڑی رقم امرتسر کی سڑکوں اور نالیوں کی درستی کے لئے عطا کی جس کے لئے اہالی امرتسر گورنمنٹ کے شکر گزار ہیں۔ مگر آج جس امر کی بابت ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں وہ پانی کا انتظام ہے۔

میونسپل کمیٹی نے ابتدا میں سب سے کم محصول ۶ ر ماہوار رکھا تھا اس کے بعد ۹ ر ماہوار کیا۔ اب ایک نوٹس شائع ہوا ہے کہ آئندہ ۱۲ ر ماہوار لیا جائیگا۔ اس نوٹس میں یہ بھی لکھا ہے کہ گورنمنٹ کی منظوری سے ایسا کیا گیا ہے اس لئے ہم بھی اس کے نقصان گورنمنٹ ہی کے گوشگزار کرتے ہیں۔

حفظان صحت میں پانی کو جس قدر دخل ہے اور کسی چیز کو اتنا نہ ہوگا۔ کھانے میں پینے میں غرض ہر طرح سے پانی ہی ایک چیز ہے جو بقاعدہ علم ڈاکٹری انسان کی صحت پر اثر رکھتا ہے اس لئے میونسپل کمیٹی نے بایماء گورنمنٹ امرتسر میں پانی کے نل جاری کرائے مگر اس کے حصول میں جو دقتیں پیدا کی جاتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ میونسپل کمیٹی اس چشمۂ رحمت کو عام کرنا نہیں چاہتی بازاروں میں تو نل لائن لگوائے ہیں مگر کوچوں میں نہیں لگوائی حالانکہ کوچوں میں پانی کی جس قدر ضرورت ہے وہ بازاروں میں نہیں کمیٹی مجبور کرتی ہے کہ کوچوں میں لگوانے والے اپنی لاگت سے لگوائیں حالانکہ مقام غور ہے کہ بازاروں میں جہاں پانی نالیوں کے دھونے اور بازاروں پر چھڑکاؤ کرنے میں خرچ ہوتا ہاں تو

گلزار احمدی۔ یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت اصلی ہر سہ جلد للعہ رعایتی عہ (مینیجر)

کمیٹی نل لائن کا انتظام کرے اور گلیوں میں نہ کرے جہاں کا پانی کھانے اور پینے میں صرف ہو۔ تو ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ کمیٹی نے واٹر ورکس کی اصل غرض کو مدنظر رکھا ہے اور اس طریق سے پانی اپنے اصلی کام میں صرف ہوتا ہے ہرگز نہیں۔

اس کے علاوہ فیس چند دنوں میں دوگنی کر دیگئی ہے اور گلیوں کے فرش بڑی لاگت سے بنوائے گئے تو اس صورت میں کس کو جرأت ہوگی کہ نل لائن اپنی لاگت سے لگوائے۔

کمیٹی عذر کرتی ہے کہ موجودہ فیس میں اخراجات پورے نہیں ہوتے مگر یہ نہیں سوچتی کہ اخراجات تو اس لئے پورے نہیں ہوتے کہ واٹر ورکس کی تکمیل نہیں ہوئی جو گلیوں میں لگنے سے ہوگی۔ نہ وہ گلیوں میں نل لائن لگوا ویگی نہ تکمیل ہوگی۔ جب تک تکمیل نہ ہوگی آمدنی نہ بڑھیگی۔

امید ہے گورنمنٹ اس امر پر کافی غور کر کے کمیٹی کو گلیوں میں نل لائن لگوانے اور فیس کو کم کرنیکی ہدایت کریگی تاکہ جو فائدہ واٹر ورکس کا سوچا گیا ہے وہ پوری طرح سے حاصل ہو سکے

## معذرت

چونکہ نامہ نگاروں کے مضامین دیر سے آئے تھے۔ نیز اس ہفتے میری طبیعت ناساز رہی اس لئے خود کوئی مضمون نہیں لکھ سکا بلکہ انہی مضامین کو دیکھ بھال کر ترتیب دیدیا۔ (ایڈیٹر)

## خطاب بہ مُسلم

یہ ایک نظم ہے جو مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی صاحب موصوف کی فرمائش سے اس کے چند اشعار اہلحدیث میں درج ہیں خدا قبول فرماوے۔

(ایڈیٹر)

مسلمانو! کہاں اب ہیں وہ عظمت کے نشاں باقی
سبق آموز عبرت ہے تمہاری داستاں باقی
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تھے رحماء باہم
تمہاری نرمی و گرمی سے تھا نظم جہاں باقی
جب اس نرمی و گرمی پر حکومت تھی فراست کی
تھے اقلیم سیاست میں تمہیں تم حکمراں باقی
تھا قرآں ہاتھ میں تکبیر لب پر درد سینے میں
نہ تھا روئے زمیں پر کوئی اپنا ہمعناں باقی
جُھکا اللہ کے آگے جُھکایا ساری دنیا کو
یہ راز عظمت مُسلم تھا سجدہ میں نہاں باقی
کمال عبدیت میں تھا جلال سلطنت مضمر
یہ نکتہ سیرت احمد سے ہے یکسر عیاں باقی
وہ احمد ہیں رسول کَآفَّةً لِّلنَّاس عالم میں
عیاں ہے رحمۃ للعالمیں سے جس کی شاں باقی
وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ آخر
محمد ہی محمد ہیں نذیر انس و جاں باقی
زہے قسمت خوشا طالع کہ یہ تکمیل دین حق
ترے حصے میں تھی اے خاتم پیغمبراں باقی
صدائے دلنواز اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ سے
عیاں ہے دعوت پیغمبر آخر زماں باقی
تھا یا ربط جسم و جاں بڑھایا رتبہ انساں
رہیگا تیرا قرآں رہنمائے انس و جاں باقی
رہا دنیا میں گر افراد گر تفریط کا دورہ
فضائل میں تو ہے یکتا سخی کون و مکاں باقی
تمہی ذات مقدس ہے فخر کونین عالم میں
امام و مقتدائے قبلۂ روحانیاں باقی
ترا اسلام ہے فطرت، نہیں تبدیل فطرت میں
اسی فطرت پر قائم ہیں زمین و آسماں باقی
ترا یہ دین قیم ہے شہ ادیان دینوں میں
تو ہے شاہان عالم میں شہ شاہنشہاں باقی
یہودی ہیں کہ نصرانی برہمن ہیں کہ زرتشتی
یہ ہیں سب نعمت اسلام کے متلاشیاں باقی
کوئی دن میں یہ سارے جذب ہو جائینگے وحدت میں
رہیگا سکۂ توحید عالم میں رواں باقی
نتیجہ ایک ہی ہے سارے انسانی فسانوں کا
رہی ہے داستانوں میں یہی اک داستاں باقی
پہلے اسلام ہیں معنی ترے ایثار و قسم باقی
رہیگی تیرے رستے میں حیات جاوداں باقی
تو اے دین الٰہی کاشف اسرار فطرت ہے
رہیگا تیرے قبضے میں ہمیشہ ملک جاں باقی
گل توحید قرآں سے معطر ہے مشام جاں
رہیگی باغ احمد میں بہار بے خزاں باقی
الٰہی کیا ہوا وہ اعتصام عروة الوثقٰے
کہ ہے اب منتشر شیرازہ اسلامیاں باقی
کبھی محروم رحمت سے مسلماں ہو نہیں سکتا
مسلماں ہیں کہ گمرہ دیکھیں یہ نکتہ ہے عیاں باقی
موحد ہیں ہماری شان میں لَا تَقْنَطُوْا وارد
رہینگے حسرت و ارماں نصیب مشرکاں باقی
اُٹھ اے مُسلم اجالا کردے کفرستان دنیا میں
ابھی تک راکھ میں تیری ہیں کچھ چنگاریاں باقی
خدا کی راہ میں مرنا نہ غیر اللہ سے ڈرنا
یہی ایمان کامل ہے نشان مومناں باقی
ترا در چھوڑ کر یارب بتا جائے کہاں مُسلم
کہ ہے اللہ والوں کا یہی اک آستاں باقی
تو اکرم ہے کریموں میں تو ارحم ہے رحیموں میں
تو ہی اک بیکسی میں ہے نصیر بے کساں باقی
شفیق عاجزاں ہے تو غفور عاصیاں ہے تو
تو ہی بس بے بسی میں ہے رفیق بے بساں باقی
سہارا تیری رافت پر بھروسہ تیری رحمت پر
کہ ہم پر ہے ترے تکیہ معین دستاں باقی
ترا ارشاد ہے مولا اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
رہیگا کب تلک محزوں نقیب خستہ جاں باقی

(خاکسار الف دین نفیس)

## قادیانی مشن

خواجہ کمال الدین پر قادیان میں خفگی

۲۰ اپریل کے اہلحدیث میں پچھلے شہر کا ذکر ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جلسہ میں کہا تھا کہ بحکم اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب، مولوی نورالدین صاحب، سر سید احمد خان اور نواب محسن الملک وغیرہ نافع الناس تھے اسی لئے لمبی عمریں پائیں۔ اس پر مولوی ابوبکر صاحب جونپوری نے مذاقیہ طور پر آواز دی کہ مولوی ثناءاللہ نے بھی عمر پائی تو خواجہ صاحب نے سنبھلکر جواب دیا ہاں مولوی صاحب بھی پاوینگے۔ اس واقع پر قادیان میں بڑی خفگی ہوئی چنانچہ الفضل لکھتا ہے:۔

وہ جو خدا کا برگزیدہ نبی ہے اس بات کا محتاج نہیں کہ ہم اُسے بھری محفل میں مسلمان کہدیں اور یہ سمجھا جائے کہ مبلغ نے بڑا کام کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی مسلمان کہدیا۔ اگر تم میں کچھ بھی ہمت ہے کچھ جرأت ہے تو میرے مطاع میرے آقا کو اُس کی اصلی پوزیشن میں پیش کرو دنیا کو اطلاع دو کہ خدا کا ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ یہ نہیں کہ جلی شہر میں اَمَّا یَنفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سب سے زیادہ نفع رسان ہو وہ سب سے زیادہ عمر پاتا ہے اور پھر سر سید اور محسن الملک کے زمرے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کو بھی گن جاؤ اور جب کوئی اعتراض کرے تو سر کھجلاتے ہوئے یہ کہہ جاؤ کہ مولوی ثناءاللہ صاحب بھی اسی آیت کے مصداق ہیں۔ اور کھسیانے ہو کر پیشگوئی کر دو کہ مولوی ثناءاللہ صاحب بھی بہت عمر پاوینگے کیونکہ یہ آیت کے پہلے ہوتے تو سب سے زیادہ نفع رسان مبارک وجود تو حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ رسول رب العالمین کا تھا جن کی عمر ۶۳ برس ہوئی۔ ایک شاہزادہ کو تحصیل کے چپڑاسیوں کی صف میں لاکھڑا کرنا اُس کی ہتک ہے۔ کوئی تعریف کی بات نہیں۔ حضرت اقدس کا نام وعظوں میں لینے کے یہ معنے نہیں کہ غیروں کے سامنے آپ کے درجے کو گھٹا کر پیش کیا جائے اور آپ کو ایک معمولی مولوی یا پیر کی حیثیت میں دکھایا جائے یہ تو اُس ذات ستودہ صفات کی ہتک ہے۔ نام لینا تو یہ ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ آپ اس زمانہ کی ضرورت کے نبی دنیا کی تمام قوموں کے نجات دہندہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں جس کے ذریعے آں حضرت صلعم کی بعثت ثانی کا عہد پورا ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہیں جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے۔ اور جس کے صدق کے نشانات اتنے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے [1]۔ چہ جائیکہ کسی ایک کی نبوت ثابت نہ ہو۔ ہاں یہ وہی موعود ہیں جو حضرت تمام اولیاء امت محمدیہ تمام خلفاء امت محمدیہ کے اکثر انبیاء علیہم السلام سے بھی تمام شانوں میں بڑھکر ہے اور جو یقیناً محمد ثانی ہے صلے اللہ علیہ وسلم۔ (الفضل ۷ر اپریل صفحہ)

**اہلحدیث**۔ اس سے یہ کیا نتیجہ کہ مرزا صاحب کا نام کس لب و لہجہ سے ہونا چاہئے اُن کے معتقدین کرسکتے ہیں دوسرے ہاں تو اُن کے لئے القاب تجویز ہیں کیا مجال کہ اُن میں کمی بیشی ہو جائے۔ البتہ یہ بات ضرور قابل ذکر ہے کہ اُن عمر والوں میں خواجہ صاحب نے مولانا بٹالوی کو شمار نہ کیا حالانکہ مولانا کی عمر اسّی سال سے متجاوز ہے کیا وہ باوجود لمبی عمر پانے کو نافع الناس نہیں ہیں یا خواجہ صاحب کو سہو ہو گیا امید ہے آئندہ کی تقریر میں اس کی تلافی فرمائینگے!

## ہندوؤں کا تناسخ پر قطعی عمل نہیں

ایک مضمون بعنوان ہندو جاتی اور اُس کی آئندہ ترقی منجانب ساد ھو الہ آبادی اخبار مسافر آگرہ مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۱۵ء میں میری نظر سے گزرا جس میں ساد ھو الہ آبادی تحریر کرتا ہے۔

پرماتما بذات خود جیوں کو اسی قانون کے مطابق سزا اور جزا دیتا ہے۔ وید بھگوان بتلاتے ہیں کہ فی زمانہ سنسار میں تمام جانداروں کو جو دکھ یا سکھ ہے وہ اُن کے گزشتہ کرموں کی وجہ سے ہے اور اس وقت جو جیسے کرم کر رہے ہیں زمانہ آئندہ میں جیوں کو اُنہی کے مطابق سکھ یا دکھ ملیگا۔ (اخبار مسافر ۲ر اپریل)

**خاکسار**۔ ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ کل جیون ناطق و حیوان مطلق کو جو تکلیف ہر قسم کی اور آرام ہر ایک طرح کا ملتا ہے وہ از روئے تناسخ و حسب تحریر ساد ھو الہ آبادی گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک جاندار گائے ہے ایک شخص اُس کو ذبح کرے تو جو کچھ اُس گائے کو وقت ذبح ہونے کے دکھ یعنی تکلیف ہوگی وہ اُس گائے کے گزشتہ اعمال کا ہی نتیجہ ہے نہ کہ اُس ذبح کرنے والے کا قصور شمار کیا جاوے۔ تو ایسی حالت میں جب ہم کامل غور کرتے ہیں تو آریہ دوست اُس وقت تناسخ کے مسئلہ کو صحیح نہیں تسلیم کرتے بلکہ اُس شخص ذبح کرنے والے کو سزا دینے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ اس ذبح کرنے والے کا کوئی قصور نہیں بلکہ یہ قصور تو گائے کے گزشتہ اعمال کا ہے کہ جو بوجہ گزشتہ اعمال کے آج ذبح ہو کر دکھ اُٹھاتی ہے۔ ممکن ہے کہ آریہ دوست یہ کہیں کہ گائے نے گزشتہ جون میں ایسے افعال ہی نہیں کئے تھے جو یہ گائے کی جون میں آکر ذبح کیجاوے تو اُس کا خاکسار یہ جواب دیگا کہ یہ دعوے آریہ سماج کا غلط ہے کہ جو دکھ یا سکھ جانداروں کو ملتا ہے وہ گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ لہذا آریہ دوستوں کی جان پر مشکل ہے۔ یا تو گائے کے ذبح ہونے کو تناسخ کے ذریعہ جائز تسلیم کرینگے جب مشکل اور اگر جائز تسلیم نہ کرینگے جب مشکل۔ دیکھیں آریہ دوست اور ساد ھو الہ آبادی کیا جواب دیتے ہیں:

منشی محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین سنبھل ضلع مرادآباد

**الہامی کتاب**۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۶ر (مینیجر اہلحدیث)

[1] الہام کا استقبال ہی کے وعدے ہیں۔ کیا یہی معنے تو نہیں وَالتَّسۡوِیۡلُ مِنَ الشَّیۡطَانِ [2] دیکھیں ہماری مباحثہ میں وہ نشان کھلینگے یا چھپے چھپائے ہی رہینگے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# اچھا پنر وواہ شودر ہوئے تباہ

سوامی دیانندجی کا ستیارتھ پرکاش جو چند مرتبہ آریہ سماج نے درست کرکے چھپوایا ہے اور اس کی عبارت ہر ایک مرتبہ کم وبیش آریہ درست کر دیتے ہیں آریوں کے اپنے خیال میں جو ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء میں زیر نگرانی لالہ تولارام صاحب چھپا ہے وہ بہت صحیح ہے۔ لہذا میں ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء ہی کی تعلیم پیش کرتا ہوں جو خود سوامی دیانند نے بصورت مکالمہ دی ہے۔ ناظرین غور فرمائیں۔

برہمن کھشتری اور ویش والوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ نہ ہونا چاہئے

(۱۰) سوال پنر وواہ میں کیا نقص ہے۔

جواب۔ پہلا عورت ومرد میں محبت کا کم ہونا کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کرلینگے۔ دوسرا جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا عورت کے مرنے پر مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا تیسرا سب سے اچھے خاندانوں کا نام ونشان بھی مٹکر اُن جائداد کا برباد ہو جانا۔ چوتھا پتی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجن میں پنر وواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں (ستیارتھ پرکاش صفحات ۱۴۳، ۱۴۴)

خاکسار:۔ ناظرین کو معلوم ہوگیا کہ سوامی دیانند ارشاد فرماتے ہیں کہ کھشتری ویش برہمن اقوام میں نکاح ثانی نہ ہونا چاہئے یعنے جن عورات مردوں کی مجامعت ایک مرتبہ یا چند مرتبہ ہو چکی ہو اُن کی شادی نہ ہونی چاہئے خواہ وہ عورت مرد کیسے ہی حسین اور قوی یا بالغ ہوں۔ اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ حالانکہ ایسی قید لگانا سراسر جائز نہیں کیونکہ ایک عورت جوان ہے اور شادی ہوجانے کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ خاوند کے پاس گئی ہے اور خاوند مرگیا۔ تو اب بتاؤ یہ عورت ایسی جوانی میں کیسے تمام عمر اپنے ارمانوں کا خون کرتی رہیگی۔ ایسے ہی مرد کا قصہ ہے کہ شادی ہونے پر ایک ہی مرتبہ عورت کے پاس گیا اور عورت بقضاء الٰہی فوت ہوگئی تو یہ مرد بھی تمام عمر کو عضو معطل ہوگئے اچھا سوامی جی کا حکم ہے اس حکم پر اگر عمل کیا جائے تو ان جوانوں کے جوش کا کون اندازہ کرسکتا ہے

علاوہ اس کے دیانندجی نے پنر وواہ (نکاح ثانی) برہمن کھشتری ویش اقوام کو ہی کرنے سے منع کیا ہے اور شودروں کو اس سے منع نہ کیا۔ یعنی شودروں میں پنر وواہ ہوا کرے۔ تاکہ سوامی دیانند کے خیال کے بموجب خوب نزاعات شودروں میں پھیل کر تباہ ہو جاویں جیسا کہ سوامی دیانند نے پنر وواہ کے نقصان بیان کئے ہیں۔ یہ بھی سوامی دیانند کی تدبیر کہ ویش کھشتری برہمن ڈوبنے سے بچ جائیں اور شودر لوگ آفت میں آجائیں کیسے منصف مزاج تھے۔

(خاکسار منشی محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین سنبھل ضلع مراد آباد)

# ایک بہت ضروری مذاکرہ علمیہ

(مجریہ ۷ رجمادی الآخر ۱۳۴۳ھ)

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

حدیث صحیح میں وارد ہوا ترکت فیکما امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوط تھامے رہوگے کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ ایک اُن میں اللہ کی کتاب ہے دوسری اُس کے رسول کی سنت۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے جو ام الصحاح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمسک کرنے اور چنگل سے تھامنے کی چیزیں جو مدار نجات ہیں وہ اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت، یہ دو چیزیں ہیں۔

مسلم کی روایت میں ہے:۔

| | |
|---|---|
| وانا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال و اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الھدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ | اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اُن میں پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے اس میں راہ حق اور نور ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو تھامو۔ اور مضبوط تھامو۔ پس آپ نے اسپر لوگوں کو ابھارا اور رغبت دلائی۔ پھر فرمایا اور دوسری چیز میری اہلبیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اُس کی تابعداری اختیار کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اُسے ترک کریگا۔ گمراہ ہوگا۔ |

اس حدیث کا مطلب بھی پہلی روایت کی طرح صاف ہے کہ آپ نے کتاب اللہ اور اہل بیت کو ثقلین فرمایا اور کتاب اللہ کے ساتھ تمسک کرنیکو فرمایا۔ اور اسی کو ہدایت اور نور فرمایا اور حکم دیا کہ اسے مضبوط تھامو اور اسپر لوگوں کو رغبت دلائی اور ابھارا۔ پھر آپ نے دوسری چیز ثقلین سے اہل بیت کو فرمایا اور بار بار فرمایا کہ اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ دوسری روایت میں وارد ہوا کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کریگا راہ حق پر ہوگا اور جو اسے چھوڑ دیگا راہ حق سے بے راہ ہو جائیگا۔ اس روایت میں تمسک

کی چیز صرف کتاب اللہ کو فرمایا اور اہل بیت کے بارے میں نصیحت فرمائی اور اللہ کو یاد دلایا کہ انکے ادائے حقوق اور حرمت و حسن سلوک میں کمی نہ کیجائے لیکن اُن کو تمسک کی چیز نہیں فرمایا۔

ترمذی کی دو روایتوں میں بجائے سنت رسول کے اہل بیتی کا لفظ وارد ہوا اور اس نوع وطرز سے وارد ہوا کہ ان کو بھی متمسک بہ ٹھیرایا گیا۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

| | |
|---|---|
| یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی | اے لوگو میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم انہیں تھامے رہوگے ہرگز بے راہ نہ ہوگے ایک ان میں کتاب اللہ |

ہے دوسری میرے عترت یعنی اہل بیت ؛

ایک دوسری روایت یوں آئی ہے وہ بھی ترمذی کی ہے:۔

| | |
|---|---|
| انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتے یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (ترمذی) | میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تم ان کے ساتھ چنگل مارو گے گمراہ ہرگز نہ ہوگے ایک ان میں بڑی ہے دوسرے سے وہ کتاب اللہ ہے جو ایک رسی دراز ہے آسمان سے زمین تک ؛ دوسری میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ اور یہ دونو یعنی کتاب اللہ |

و اہل بیت دونوں متفرق نہونگے یہاں تک کہ دونو حوض کے پاس حوض پر جمع ہونگے پس دیکھو کیونکر تم میری جانشینی کرتے ہو ان دونوں میں ؛

جو خدشہ ہے اسی ترمذی کی روایت پر ہے وہ یہ کہ اس روایت میں جہاں کتاب اللہ پر تمسک کرنے کا حکم ہے اہل بیت کے ساتھ بھی وہی حکم ہے پس اہل بیت سے مراد اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ سلم کی ازواج مطہرات ہیں جیسا کہ کلام اللہ کی ایک دوسری آیت جو علاوہ سورہ احزاب کے ہے شہادت دیتی ہے اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اَهْلَ الْبَيْتِ

کہ (اس آیت میں اہل بیت سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی ہیں) یا اہل بیت سے مراد حضرت فاطمہ بنت رسول و حضرت علی زوج بتول و حسن و حسین علیہم رضوان اللہ بھی مراد ہیں جیسا کہ حدیث کساء شہادت دیتی ہے تب بھی کوئی خدشہ نہیں ہے کیونکہ ان کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ مطلب ہوگا کہ ان کی روایتوں پر عمل کیا جائے اور ان کی محبت لازم پکڑی جائے ان کی حرمت کی نگہداشت کیجائے ان کا طریقہ جو انہوں نے مشکوٰۃ نبوت سے حاصل کرکے اس پر عامل رہے اُس کو اختیار کیا جائے اور چونکہ خاتمہ اسی پر ہوا اس لئے لن یتفرقا حتے یردا علے الحوض بھی بلاشبہ صادق آیا۔

لیکن اہل بیت سے مراد اگر قیامت تک کے سادات ہوں (خواہ بنی فاطمہ خصوصاً مراد ہوں یا اور دائرہ وسیع کیا جائے اور اہل بیت سے مراد بنی عباس و بنی جعفر و زینب عموماً مراد ہوں) تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ اگر آئندہ اہل بیت کی حالت ناگفتہ بہ ہو جائے (جیسا کہ ایک زمانہ سے اہل زمانہ تجربہ کر رہے ہیں) اور اُن کا طرز عمل و نیز اُن کے عقائد ایسے ہو جائیں جیسا کہ ظاہر ہے (جسکی زیادہ تصریح کی حاجت نہیں ہے) تو لن یتفرقا حتے یردا علے الحوض کی پیشین گوئی غلط ہو جاتی ہے اور اُن کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ نتیجہ نکلیگا کہ تمسک کرنے والا بھی بدعقیدہ یا بدعمل ہو جائے یا جیسے وہ خود آج کل ہیں۔

یہیں سے ایک اور سوال پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ کہ سید ہو کر اگر کوئی شخص جناب رسول اللہ صلعم اور دین اسلام کی نافرمانی کرے اور امور منکرہ کا مرتکب ہو تو کیا اُس کی توقیر کرنے کا حکم ہمکو دیا گیا ہے اگر ان میں کا کوئی شراب پی لیوے تو کیا اُس کی سزائے تعزیری ہوگی یا نہیں علے ہذا القیاس اور باتیں ہیں۔ خود جناب ایڈیٹر صاحب اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں اور دیگر اہل علم بھی توجہ فرمائیں۔ والسلام۔ (اہل علم مذاکرات میں حصہ لیتے ہوئے خاموش کیوں ہیں (اڈیٹر))

# ایک سوال بابت قیام در میلاد کا جواب

از مولوی خیرالدین احمد صاحب انے سرسہ ضلع حصار

مولوی محمد عبدالمجید صاحب امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤں نے بذریعہ پرچہ اہل حدیث ۶ جمادی الاول خاکسار سے عبارت ذیل کا مطلب دریافت فرمایا ہے ان القیام وسیلۃ الی السجود للخرو السجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادۃ بدون القیام کما فی سجدۃ التلاوۃ والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذلک لان السجود غایۃ الخضوع حتے لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام۔

سو تعمیلاً للارشاد حسب فہم ناقص خلاصہ مطلب معہ تشریح ضروری ہدیہ ناظرین ہے۔

قیام (نماز میں) سجدہ کی طرف گرنے کے لئے ذریعہ ہے اور اصل (عبادت) سجدہ ہے۔ سجدہ کے اصل عبادت ہونے کی یہ دلیل ہے کہ سجدہ (تنہا) بدون قیام بھی شریعت میں عبادت قرار دیا گیا ہے جیسے تلاوت کا سجدہ کہ بدون قیام عبادت ہے اور قیام تنہا کہیں شریعت میں عبادت قرار نہیں دیا گیا۔ لیکن میں اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں (دیکھو جنازہ میں قیام تنہا عبادت ہے) اور تنہا سجدہ عبادت قرار دینے اور قیام کو عبادت قرار نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ میں انتہا درجہ کی عاجزی ہے کہ اس سے بڑھکر عاجزی و انکساری ممکن نہیں۔ اسی لئے اگر کسی نے غیر اللہ کو (خواہ کسی نیت سے) سجدہ کیا تو کافر ہو جائیگا (متصوفین زمانہ کو جنہوں نے قبرپرستی کو اصل تصوف سمجھ رکھا ہے اس مسئلہ سے عبرت پکڑنا چاہئے) ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

بخلاف قیام کے اگر کسی کے لئے یا کسی وجہ سے کھڑا ہو گیا تو کافر نہیں ہوگا اور یہ بھی نہیں کہ پھر ہر قیام جائز یا مستحب ہی ہو یہ تو ہوا خلاصہ مطلب۔

اب اصل مسئلہ کہ جس کے اثبات میں صاحب کتاب نے یہ عبارت لکھی اور جس دعوے کے لئے اس کو دلیل گردانا ہے عرض کرتا ہوں ۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز میں کھڑے ہونے کی قدرت ہو اور رکوع سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے آیا کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے یا بیٹھکر اسی طرح سے گذارے ۔ بہت سے فقہاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے بہتر ہے (خاکسار کو اس کے تسلیم میں بھی تامل ہے اس کے خلاف حضرت امام زفر و حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کا مسلک توی معلوم ہوتا ہے)

وجہ اولویت عبارت مستفسرہ میں یہ بتلائی ہے کہ قیام ذریعہ ہے سجدہ کا جب اصل پر قدرت نہیں تو ذریعہ کو بھی ترک کرے وفیہ ایضاً تامل ۔

افسوس اس وقت غنیۃ المستملی موجود نہیں ورنہ سیاق سباق سے فہم عبارت میں شائد مزید مدد ملتی ۔

لیکن معلوم نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نے اس عبارت سے قیام میلاد کیسے ثابت فرمایا قیام میلاد سے تو اس کو تعلق نہیں شائد مولوی صاحب لفظ قیام سے دھوکا کھا گئے ۔ یہ تو بلی کو چھچھڑوں کے خواب اور دو اور دو چار والا حساب ہے یا مولوی صاحب اپنی ایجاد بندہ مگر نہایت عجیب و انوکھے استدلال سے کم فہم ناواقفوں کو راہ رست سے پھسلانا چاہتے ہیں ۔ ان پڑھ اور انجان لوگوں کے نزدیک مولوی صاحب کا یہ استدلال شائد کچھ وقعت رکھتا ہو گا ۔ لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ کتنے وزن میں ہے الحمد للہ ابھی دنیا علم و اہل علم سے خالی نہیں ہوئی کہ ایسے کمزور استدلالوں کا کچھ داؤ چل سکے واللہ اعلم

(خاکسار خیر الدین احمد سرسوی حنفی عفی عنہ)

## پتا لگتا نہیں

وائے اب دین منور کا پتا لگتا نہیں
حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہیں
ملت شرع پیمبر کا پتہ لگتا نہیں
سنت ساقی کوثر کا پتا لگتا نہیں
سرکشان دین حق سے بھر گئی روئے زمیں
پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہیں
شرک و بدعت فسق آتا ہی نظر چاروں طرف
حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہیں
دیکھتا ہوں جسکو ہے بیدرد ظالم سنگدل
رحمدل دلجوئے دلبر کا پتا لگتا نہیں
محفل رقص و غنا میں مرد و زن کا ہی ہجوم
مجلس قرآن میں اکثر کا پتا لگتا نہیں
ہے اکھاڑوں میں لئے دم مار و یا علی
نعرۂ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہیں
حق کو ناحق کر دیا جب آیا سو پچاس
دل میں ان کے خوف محشر کا پتا لگتا نہیں
سچ ہے گر لا تکتمون الحق پہ کرتے عمل
نقد و نقرہ و زر کا پتہ لگتا نہیں
چھا گیا لوگوں کے دل پر صحبت بد کا غبار
جسطرح بدلی میں اختر کا پتا لگتا نہیں
مرد و زن رکھتے ہیں تن پر بےحیائی کا لباس
پردۂ عصمت کی چادر کا پتا لگتا نہیں

(شیخ محمد فاروق جوہری ساکن میرٹھ)

## تعاقب مسئلہ موباف

اخبار اہل حدیث کے ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء کا پرچہ میری نظر سے گزرا ۔ اس کے صفحہ میں دو شخصوں کی تحریر (تحت سرخی عورتوں کو تاگے سے موبافی) دیکھنے میں آئی ۔ مضمون کے پڑھنے سے سخت تعجب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں حضرات نے بامعان نظر مجیب کے جواب کو نہیں ملاحظہ فرمایا ہے ۔ مجیب ہو یا راد ہر دو پر واجب ہے کہ کتب اصول و لغت وغیرہ کو اچھی طرح سے دیکھ لے تب کسی مضمون پر قلم اٹھاوے مسئلہ وصل میں چند باتیں قابل غور ہیں ۔ اولاً امر طلب میں یہ دیکھنا چاہئے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا مروی ہے ۔ ثانیاً وصل کے لغوی معنے کیا ہیں ۔ ثالثاً اس مقام مبحوث عنہ میں معنی لغوی کے سوا کوئی دوسرا معنے بھی ملحوظ ہے یا نہیں رابعاً تعمیم و تخصیص کب اور کس سے ہوتی ہے ۔ خامساً کسی امر مشتبہ ہونے پر شرع کی جانب سے کیا حکم ہے

اب حکم شارع علیہ السلام ملاحظہ ہو ۔ ارشاد ہوتا ہے لعن اللہ الواصلۃ ۔ الخ وصل کے معنے ہیں الزیادۃ فیہ من غیرہ یعنے ایک چیز کو دوسری چیز کیساتھ ملانا ۔ اسی بناء پر بعض علماء محققین نے قرامل یعنی موئے بند زنان سے بھی منع فرمایا ہے قال دقیق العید قد نھی اکثر العلماء عن القرامل وذالک لانہ فی معنی الوصل ومعنی الوصل الزیادۃ فیہ من غیرہ اور فتح الباری میں ہے القرامل جمع قرمل بفتح القاف وسکون الراء نبات طویل الفروع لین والمراد بہ ھھنا خیوط من حریر او صوف یعمل ضفائر تصل بہ المرأۃ شعرھا ۔

اس عبارت سے وصل کا معنے صاف ظاہر ہو گیا اور جس نے وصل کو بال ہی کے ساتھ مخصوص کیا ہے کوئی دلیل تشفی بخش نہیں بیان کی بلکہ اکثر فعل مشرکین عرب کی طرف لحاظ کیا حالانکہ شارع کی نہی مطلقاً ہے نہ کہ مقید ؛

قسطلانی صفحہ ۵۳ جلد ۸ میں ہے والاحادیث کما قال النووی صریحۃ فی تحریم الوصل مطلقا وھذا ھو الظاھر المختار وفی الفتح صفحہ ۵۰ قولہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساءھم قال قتادۃ یعنی ما تکثر بہ النساء اشعارھن من الخرق ھذا الحدیث حجۃ للجمھور فی منع وصل الشعر بشیء آخر سواء کان شعرا ام لا ویؤیدہ حدیث جابر زجر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تصل المرأۃ بشعرھا شیئا اخرجہ مسلم ۔ اور قسطلانی صفحہ ۵۳ جلد ۸ میں ہے ۔ قال مالک والطبری والاکثرون الوصل ممنوع بکل شیء شعر او صوف او خرق او غیرھا ۔

امام احمد روایت ابوداؤد میں قرامل کے جوازکی ہے

ahmadimuslim.de

عن سعید بن جبیر قال لاباس بالقرامل قال ابوداؤد کانہ یذھب ان المنھی عنہ شعور النساء قال ابوداؤد وکان احمد یقول القرامل لیس بہ باس۔ اس میں چند وجہوں سے کلام ہے۔ اولاً یہ اثر روایت لولوی میں نہیں ہے جیسا کہ عون المعبود میں ہے واثر سعید بن جبیر ھذا لیس فی روایۃ اللؤلؤی۔ ثانیاً برتقدیر صحت اس اثر کے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ یہ خیال سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا ہے حدیث مرفوع سے یہ ثابت نہیں جیسا کہ ابوداؤد کا قول کانہ یذھب اس پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح دوسرے قول ابوداؤد سے امام احمد کا خیال ظاہر ہو رہا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اس مقام پر وصل کے معنے لغوی معنی کے سوا کوئی ہے یا نہیں۔ برتقدیر اول ثبوت ارشاد ہو اور برتقدیر ثانی ہمارا دعوے ثابت۔ اور علے سبیل التنزل امر مبحوث عنہ مشتبہ ہونے سے خالی نہیں۔ اور اصل تقوے یہی ہے۔ کہ مشتبہات سے بھی احتراز کرے ماسی کو اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ۔

لطف یہ ہے کہ دونوں تحریریں صاف ایکدوسرے کی نقیض ہیں۔ کیونکہ پہلے صاحب فرماتے ہیں۔

چوٹی[ف] میں چار انگشت سے بالوں میں کبھی کپڑے کی قسم کی ہو واسطے باندھنے کے زینت مقصود نہیں بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے۔

اور دوسرے صاحب فرماتے ہیں۔

عورتوں کو اس قسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ پہلے صاحب کے نزدیک موباف سے صرف استحکام چوٹی منظور ہے اور دوسرے صاحب کے نزدیک صرف زینت ملحوظ فالقولان متناقضان واذا تعارضا تساقطا

اور معترض اول نے جو موباف میں چار انگشت کی قید لگائی ہے معلوم اس کا ماخذ کیا ہے علاوہ ازیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس سے زائد ہے توحرام وناجائز۔ حالانکہ چار انگشت کا موباف کسی عورت کو میں نے نہ دیکھا نہ سنا۔ پس انکے قول سے ثابت ہوا کہ جو عورتیں آج کل چوٹی کو موٹی اور لانبی کرنے اور زینت کے خیال سے چار انگلی سے زیادہ موباف لگاتی ہیں وہ واصلہ کی مصداق ہیں وھو المقصود۔

اور معترض ثانی نے جو غسل جنابت میں عورتوں کا بال نہیں کھولنا زینت کے خیال سے لکھا ہے۔ جناب من! زینت کا خیال نہیں بلکہ سہولت کے خیال سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تھا۔

علاوہ ازیں جس عورت کے لئے یہ ارشاد ہوا تھا اُس کے بال ہلکے تھے۔ پانی ڈالنے سے بال کی جڑ تک تری پہونچ جاتی تھی۔ اس پر بھی احتیاطاً ارشاد ہوا داغمزی قرونک عند کل حفنۃ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم ہوا انقضی شعرک واغتسلی بال کھول کر غسل کر چونکہ بال گھنے تھے اس لئے اُن کو ایسا حکم ہوا۔ اصل مقصود غسل میں عضو کا تر ہو جانا ہے چنانچہ نووی شرح صحیح مسلم میں ہے۔ فمذھبنا ومذھب الجمھور ان ضفائر المغتسلۃ اذا وصل الماء الی جمیع شعرھا ظاھرہ وباطنہ من غیر نقض لم یجب نقضھا وان لم یصل الا بنقضھا وجب نقضھا (انتہی)

اور روایت مسلم کی تفسیر میں جو اثر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے پہلے اس کی اسناد اور حوالہ کتاب ارشاد ہو۔ پھر جواب شافی اسطرف سے لیں۔ ہاں اتنی بات اور بھی دریافت طلب ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا لیست الواصلۃ التی تعنون کن لوگوں سے تھا اور اُن لوگوں کا مقصود واصلہ سے کیا تھا۔ امید ہے کہ اس ناچیز کی تحریر کو دونوں حضرات بعین انصاف اور نظر دوربانہ اعتساف سے ملاحظہ فرمائینگے۔ السلام۔

راقم آثم۔ محمد الیاس (تعلیمیافتہ مدرسہ احمدیہ) از چوک مسجد آرہ۔

[ف] یہ عبارت بلفظہ نقل کی گئی ہے۔

## مرثیہ مولانا عرفان صاحب سید صاحب مرحوم ٹونکی

از حافظ محمد عبید اللہ خان اسحق از ٹونک

کیوں بلائے گئے یارب ملائے اعلے میں
شیخ الاسلام تقی مولوی سید عرفان
واں کمی ہی علما و صلحا کی کیا تھی
صدر میں اُن کے نہ ہونیسے نہ تھا کچھ نقصان
ہند میں تو ہیں بہت عالم و صالح ایسے
کہ ہیں بس علم و صلاح اُن پہ سراسر بہتان
شرک میں کوئی گرفتار کوئی بدعت میں
کوئی اخلاص میں کچا کوئی ناقص اذعان
اس زمانہ میں کہاں ایسے محقق عالم
منکشف اُس پہ ہے اسرار حدیث و قرآن
خدمت دین میں نہ تھا کچھ اُسے راحت کا خیال
حق نے راحت کے دئیے تھے اُسے گو سب سامان
فقہ سنت کا وہ اک مجتہد مطلق تھا!
جس کا ہر حکم تھا منصوص قوی البرہان
عالم و حافظ قرآن و حدیث سنت
شعر میں تھا متنبی و حبیب و حسان
کوئی موسم ہو کوئی حال عبادت سے کام
کبھی دیکھا اُسے کسلان نہ پایا تعبان
وضع و اخلاق میں تھا تابع خاصان رسول
چال وہ بھی جو ہے مخصوص عباد الرحمان
ہم یہی سمجھے ہیں واللہ علیہ اعلم
افقہ و اکرم و اعبد تھا وہ کامل انسان
جمعہ کا روز تھا تیئیسویں ذیحجہ کی تھی
ہجری سنہ تیرہ سو تیس جو آیا فرمان
فکر کی معنوی تاریخ کی جب اسعد نے
اُس سے ہاتف نے کہا شیخ مجدد عرفان
۱۳ ۳۲

احتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

# انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مندرجہ ذیل چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ شروع ماہ جنوری کا ذکر ہے کہ ایک شب مجھے خواب آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پاکیزہ مکان میں فرش فروش بچھا ہے اور ایک طرف حضرت اُستاذی مولانا مولوی غلام حسن صاحب سیالکوٹی تشریف فرما ہیں۔ اور دوسری اُن کے قریب ہی (سحبان ہند) حضرت اُستاذی مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی بیٹھے ہیں آپ جناب کے پاس ایک بڑا سا رجسٹر ہے۔ یہ خاکسار بھی سلام مسنون کہنے کے بعد آپ کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ حضرت مولوی غلام حسن صاحب فاضل سیالکوٹی کو اشارتاً فرماتے ہیں کہ اس کا نام بھی رجسٹر ہذا میں درج کرنا چاہئے۔ سُنتے ہی فاضل سیالکوٹی (سلمہٗ) نے میرا نام رجسٹر میں درج کیا مولانا! واللہ میں ہنوز اس کی تعبیر سے ناآشنا ہی تھا کہ ۲۹ر جنوری ۱۵ء کے اہلحدیث میں انجمن اخوان الصفا کا ذکر پایا۔ دیکھتے ہی دل باغ باغ ہو گیا کہ غالباً اسی اخوان الصفا کا رجسٹر تھا جس میں میرا نام درج کیا گیا۔ نیز اگر کوئی اور تعبیر ہو تو بھی آپ مطلع کر سکتے ہیں۔ لہٰذا مکلف ہوں کہ موازی ۸ر داخلہ ارسال خدمت ہے وصول کر کے میرا نام بھی رجسٹر میں لکھ دیویں۔ امید ہے کہ ناظرین عموماً اور مکرمی برادرم مولوی غلام حسین صاحب لاہوری (ٹیچر اسلامیہ کالج لاہور) اور مولوی پیر نادر شاہ صاحب سبٹریالی اور مولوی حبیب اللہ صاحب ساہو والہ خصوصاً انجمن مذکورہ میں شامل ہو کر فلاح دارین حاصل کرینگے۔

(المرسل۔ حبیب اللہ مہتمم شفاخانہ فیضی مقام ڈھولن ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ)

# میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں

از مولوی عبد الحمید صاحب مقیم حیدر آباد دکن

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۸ر ربیع الثانی ۳۳ھ میں مضمون مندرجہ بالا میری نظر سے گزرا جس میں مولوی محمد زکریا خان صاحب نے خاکسار سے بھی کچھ لکھنے کے لئے خواہش کی ہے اور گو فاضل ایڈیٹر اخبار مذکور نے اس کے متعلق معقول تجویز فرما دی ہے تاہم میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں بھی اپنی بساط کے موافق کچھ لکھوں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ میری اس ناچیز تحریر کو قبول فرماوے یعنی جس غرض سے یہ مضمون لکھا جا رہا ہے وہ اس سے حاصل ہو جائے ہمارا کام پہنچا دینا ہے ما علینا الا البلاغ اور ہدایت کرنی صرف ہادی مطلق کے ہاتھ ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

خیر یہ تو تمہید تھی اب اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے مولوی محمد زکریا خان صاحب کے والد سے صرف اس قدر استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ قرآن مجید کو مانتے ہیں یا (عیاذاً باللہ) اس سے بھی انکو انکار ہے؟ غالباً بلکہ یقیناً اس کا جواب یہی عنایت ہوگا کہ ہاں وہ قرآن شریف کو مانتے ہیں؎۱۔ اگر صورت حال یہ ہے تو آیات مندرجہ ذیل بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں:۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (مسلمانو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جو مال یا حکم) تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو حکم صادر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر دین میں کیا کریں۔ اور ظاہر ہے کہ آپ کی اطاعت اسی صورت میں ممکن ہے جب مسلمان آپ کی حدیثوں کو مانیں اور جس کسی نے آپ کی حدیثوں کو نہ مانا اُس نے قرآن شریف کو بھی نہ مانا کیونکہ اُس نے اللہ جل شانہ کے حکم "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو" کی تعمیل نہ کی اور میرے اس بیان کی تائید خود قرآن مجید کی آیت

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا مانے اُس نے اللہ کا کہا مانا) سے ہو رہی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسی بات کا حکم کرینگے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اور اُس سے منع کرینگے جس سے اُس نے منع کیا وہ تو اللہ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو کہتے ہیں ہمکو حدیث پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے قرآن شریف کافی ہے۔ اگر حدیث پر عمل نہ کیا جائے تو بڑی مشکل پیش آئیگی نہ کوئی نماز پڑھ سکیگا نہ روزہ رکھ سکیگا نہ زکوٰۃ دے سکیگا نہ حج کر سکیگا کیونکہ ان سب چیزوں وغیرہ کا طریقہ حدیث ہی سے معلوم ہوا ہے۔ اگر میرا بیان غلط ہے تو مہربانی کر کے قرآن مجید سے بتا دیجئے۔

(ا) وضو توڑنے والی کون کون سی چیزیں ہیں۔

(ب) کن کن چیزوں سے غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے؟

(ج) وضو میں ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ناک صاف کرنا۔ ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا اور ہر عضو کو تین تین بار دھونا چاہئے۔

(د) اذان کس طرح دینی چاہئے۔

(ہ) اقامت کس طرح کہی جائے۔

(و) جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے وقت صفوف کا باندھنا اور اول بالغ مردوں پھر بچوں پھر عورتوں کا کھڑا ہونا۔

(ز) نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا رفع یدین کرنا۔

؎۱ جب آپ کا یہ خیال ہے جو صحیح ہے تو بحکم علم مناظرہ سوال عبث۔ آئندہ ایسا نہو (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

دو سجدہ کرنا۔ تشہد اور درود کا پڑھنا۔ سلام پھیرنا۔

(ح) ہر نماز میں اتنی اتنی رکعت پڑھنی چاہیئے۔

(ط) فلاں نماز اس وقت پڑھنی چاہیئے۔

(ی) نماز پانچ وقت پڑھنی چاہیئے۔

(ک) فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جاوے۔ جب تک آفتاب طلوع نہ ہولے۔

(ل) عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ جب تک آفتاب غروب نہو جائے۔

(م) آفتاب نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز نہ پڑھی جائے۔

(ن) سجدہ کس طرح کرنا چاہیئے۔

(س) رکوع کی ہیئت کیا ہے۔

(ع) سجدہ سہو کیا ہے اور کس طرح اور کب کیا جاتا ہے؟

(ف) ایک سال گذرنے پر مال کی زکوٰۃ دیجائے۔

(ص) کس قدر چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(ق) کس قدر سونے پر زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

(ر) سونے چاندی زراعت دفینہ وغیرہ پر کون سا حصہ بطور زکوٰۃ دیا جائے۔

غرضکہ میں کہاں تک لکھتا جاؤں۔ ہزاروں ایسے امور ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اور جن کی پوری صراحت حدیثوں میں موجود ہے۔ اسی واسطے تو اللہ تعالیٰ بار بار قرآن مجید میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے واسطے حکم فرما رہا ہے چنانچہ ارشاد ہے:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان [illegible] اور مسلمانوں سے آپ فرما دیجئے کہ اگر تمکو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پر چلو اللہ بھی تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھتا ہے جو آپکی اتباع یعنی آپ کی حدیثوں پر [illegible]

عمل کرتا ہے۔ اور اُس کے گناہ بھی بخشدیتا ہے۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت متبع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ دولت مل جاتی ہے جس سے بڑھکر کوئی دولت نہیں یعنی اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہے اب اُس کو اَور کیا چاہیئے۔

چاہئے اچھوں کو جتنا چاہیئے
وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیئے

پھر اسپر ہی اکتفا نہیں فرماتا بلکہ اُس کے گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمکو حدیثوں پر عمل کرنے کی ہر لحظہ ہر آن ہر گھڑی توفیق دے اور ہم حدیث پر عمل کرتے کرتے رہگرائے عالم جاودانی ہو جائیں اور متبعین کتاب و سنت کے زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ آمین ثم آمین۔

جائے غور ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا جائے تو اس سے یہ لازم آئیگا کہ (عیاذاً باللہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں رسول بننے کی قابلیت اور استعداد نہ تھی۔ یا یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف لوگوں کو حکم فرماتے تھے حالانکہ آپ جو حکم صادر فرماتے تھے وہ آپ کی خواہش کے موافق نہیں بلکہ خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوتا۔ اور آپ کا ہر حکم یعنی حدیث بھی وحی اور الہام ہے۔ چنانچہ خود اس کا ثبوت قرآن پاک سے ملتا ہی لیجئے سنئے:-

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى (تمہارا ساتھی (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا اور نہ (اپنے دل کی) خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے بلکہ اُس کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو (اُسپر) بھیجی جاتی ہے)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات وحی ہوتی ہے تو حدیث بھی وحی ہوئی اور جب حدیث بھی وحی ہوئی تو حدیث کا ماننا فرض اور واجب ہوا اور اس کا انکار بھی گویا کفر۔

اب سوال یہ ہوگا کہ جب قرآن بھی وحی اور حدیث بھی وحی تو دونوں میں فرق کیا رہا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کم علمی کے باعث یہ سوال پیدا ہوتا ہے ورنہ اہل علم جانتے ہیں کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن مجید وحی متلو ہے۔ اور حدیث شریف وحی غیر متلو (یعنے قرآن کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور حدیث کی تلاوت نہیں کی جاتی) نیز یہ کہ قرآن مجید کے تمام حروف و الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور حدیثوں میں کچھ ایسی ہیں جن کے لفظ بھی اللہ کی طرف سے ہیں اور کچھ ایسی کہ مضمون اللہ کی طرف سے ہے اور لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ باقی واجب الاتباع میں دونوں برابر اور مساوی ہیں۔

ایک سوال اور ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ راویان حدیث میں محدثین کا اختلاف ہے کوئی کسی کو ثقہ کہتا ہے تو کوئی اسی کو غیر ثقہ۔ اس لئے حدیثوں کی صحت اور عدم صحت پر بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن مجید پر ہر طرح کا اطمینان حاصل ہے اس لئے قرآن مجید پر بلا تامل عمل ہو سکتا ہے۔ برخلاف حدیث کے اس کا یہ حال نہیں۔ اس کا جواب دو طرح پر ہے۔ اوّل یہ کہ رسول اللہ صلعم کی معرفت قرآن و حدیث صحابہ کرام کو بلا واسطے ملے اور صحابہ کرام نے دونوں کو روایت کیا۔ تو گویا بلحاظ روایت دونوں کا درجہ مساوی ہوا۔ پھر یہ کیونکر اطمینان ہوا کہ یہ قرآن وہی قرآن ہے جو تیرہ سو برس پہلے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اور یہ احادیث وہ احادیث نہیں جو حضور کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئی تھیں هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

دوم یہ کہ محدثین عظام نے بڑی تکلیف اُٹھا کر مصائب جھیل کر کئے کوسوں سفر کر کے اسماء الرجال کی کتب مدون کر دیں اور صحیح ضعیف موضوع وغیرہ احادیث کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جن کی مدد سے ہم باسانی تمام صحیح اور غیر صحیح حدیث پہچان لیا کرتے ہیں۔

اگر اب بھی آپکی تشفی نہ ہوئی ہو تو قرآن شریف

ahmadimuslim.de

سے آپ کو اور ایسی آیات بتا دیتا ہوں جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع یعنے حدیث پر عمل کرنا ثابت ہوتا ہے لیجے سنیئے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔ پھر اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا کفر ہے یعنی جو شخص قرآن و حدیث سے انکار کرے وہ کافر ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لئے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو)

اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت خدا کے رحم و کرم کا باعث ہے۔ اور اگر ان کی نافرمانی کرے تو بجائے رحم کے غضب الٰہی نازل ہو۔ اور اس آیت میں اُن لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں ہم صرف قرآن شریف پر عمل کرینگے حدیث شریف کو نہیں لیتے۔ اللہ تعالےٰ نے دونوں پر عمل کرنیکی تاکید فرمائی جو شخص حدیث کو بے اعتبار جانے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت نہ سمجھے وہ کافر ہے۔ اور بموجب نص قرآنی اس پر کبھی رحم نہ ہو گا بلکہ غضب اُتریگا (عیاذاً باللہ)

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (اور اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو) عطا (مشہور تابعی) نے کہا کہ اللہ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی پیروی کرے۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر قرآن و حدیث پر چلے آدمی مومن نہیں ہو سکتا۔ اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَکُمْ (مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور پیغمبر خدا صلعم کا حکم مانو اور (ان کا خلاف کر کے) اپنے نیک کام ملیا میٹ نہ کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن و حدیث کے احکام کے خلاف جو نیک کام کرے وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور کچھ کام نہ آئینگے۔

غالباً مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ اگر میں قرآن شریف کی سب آیات یہاں نقل کر دوں جن میں اللہ اور رسول کے حکم ماننے یعنی قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اگر ہمارے مولانا اور دیگر منکرین حدیث آیات مندرجہ بالا ہی کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں تو ان پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا کہ حدیث سے انکار بھی کفر ہے لہذا اُن پر فرض ہے کہ فوراً سے پیشتر اس سے توبہ کریں۔ اور حدیث کو بھی مثل قرآن مجید کے فرض و واجب العمل جانیں التائب من الذنب کمن لا ذنب له (گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا وہ شخص جس نے گناہ کیا ہی نہیں)

میں یقین کرتا ہوں کہ اس قدر سننے کے بعد آپ ضرور حدیث شریف کو ماننے لگے ہوں گے۔

لہذا اسی موضوع پر چند احادیث بھی سن لیجئے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم کل امتی یدخلون الجنة الا من ابی قیل و من ابی قال من اطاعنی دخل الجنة و من عصانی فقد ابی رواه البخاری

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر وہ شخص جس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی۔ صحابہ نے پوچھا کہ قبول نہ کرنے والے اور سرکشی کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے قبول نہ کیا۔

عن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا الفین احدکم متکئا علے اریکته یاتیه الامر من امری مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب الله اتبعناه - رواه احمد و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجة و البیهقی

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسیکو اس وقت چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے نہ پاؤں جب اسکے پاس اُن احکام میں سے ایسا حکم پہنچے جن کا میں نے حکم کیا ہے یا میں نے اُس سے منع کیا ہے تو وہ یہ کہدے کہ اس کو میں نہیں جانتا ہم نے جو کچھ کتاب اللہ میں پایا اسکی ہمنے پیروی کی۔

عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم الا انی اوتیت القرآن و مثله معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه و ما وجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ما حرم رسول الله صلے الله علیه وسلم کما حرم الله الخ رواه ابو داؤد۔

حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو! مجھے قرآن اور اسی کے مانند ایک اور چیز دیا گیا ہوں۔ سن رکھو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چھپر کھٹ پر بیٹھکر کہیگا کہ تم اس قرآن کو اپنے اوپر لازم کر لو جس کو تم اس میں حلال پاؤ حلال جانو اور جو کچھ تم اس میں حرام پاؤ حرام جانو مگر حقیقت الامر یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلعم نے حرام کیا وہ اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام کیا الخ

اہل قرآن اس حدیث کو بنظر انصاف پڑھیں اور انکار حدیث سے جلد توبہ کریں۔

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک اس کی خواہش اس چیز (دین و شریعت) کے تابع نہ ہو جائے جسکو میں لایا ہوں۔

عن انس قال قال رسول الله صلی الله

ahmadimuslim.de

علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذالک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ (رواہ الترمذی) حضرت انس راوی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے قدرت ہو کہ صبح وشام اس حالت میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر پھر فرمایا کہ یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اُس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلعم کی سنت سے محض محبت رکھنی آں حضرت صلعم کی محبت اور رفاقت کی باعث ہے اور اگر عمل کرے تو کیا کہنا۔ مگر جبتک کوئی حدیث کو نہ ملنے یہ ناممکن ہے۔

عن انس بن مالک مرسلا قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ۔ حضرت انس بن مالک بطریق ارسال روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عمل کئے جاؤگے ہرگز گمراہ نہوگے ایک ان میں سے اللہ کی کتاب ہے اور دوسری اس کے رسول کی سنت (یعنی حدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے قرآن وحدیث میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو بیشک وہ گمراہ ہوگیا من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ (رواہ مسلم) جس نے میری فرمانبرداری کی تو بیشک اُس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جسنے میرا خلاف کیا تو اُس نے بیشک خدا کا خلاف کیا۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے مگر ہمنے بخوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا کیونکہ اگر مضمون طویل ہو جائیگا تو اخبار اہلحدیث کے کئی پرچوں میں شائع ہوگا اور ایک پرچہ میں نہ چھپ سکیگا۔

آخر میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمکو تادم والپسین قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور اتباع کتاب وسنت پر ہی ہمارا خاتمہ کرے اور متبعین کتاب وسنت کے زمرہ میں ہمارا حشر کرے آمین یارب العالمین۔

اسی ملت پہ اسی پیرویٔ سنت پر
اے خدا خاتمہ بالخیر ہمارا ہو جائے
حشر کو دیکھو حشر میں یارب وہیں انسان
جس جا کھڑا لوائے شفیع الامم رہے

(الراقم العاجز عبد الحمید الٰہ آبادی)

# مذاکرۂ علمیہ

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

از مولوی عبد الحمید صاحب از حیدر آباد دکن

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا الخ

اس آیت پر جو اعتراض وارد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مَا حَرَّمَ کا مفعول اَلَّا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا ہے تو گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ اسکا دفعیہ ہو کہ حرام کے دو معنے ہیں (۱) تحفظ اور نگہداشت۔ (۲) وہ فعل جس کا کرنا ممنوع ہے۔ پہلے معنے کے اعتبار سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ان حدود کے اندر رہو وہ حدود یہ ہیں کہ شرک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل مت کرو وغیرہ وغیرہ دوسرے معنے کے لحاظ سے بھی آیت کا مطلب صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمپر شرک کرنا حرام کیا ہے اور یہ مطلب نہوگا کہ اللہ نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے اس وجہ سے کہ تحریم منہی عنہ پر وارد ہوتی ہے نہ نہی پر۔ اور منہی عنہ شرک ہے نہ عدم شرک واللہ اعلم بالصواب۔

(عبد الحمید از حیدر آباد دکن)

از مولوی محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ بابت آیت قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ الخ کا دو طرح پر ہے۔ اول یہ کہ آن ناصبہ مصدریہ قرار دیا جاوے اور مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ پر وقف ٹھیرایا جاوے تو معنے آیت کا یوں ہوگا "کہدے آؤ میں تمکو وہ باتیں سُناؤں جو تمہارے مالک نے تمپر حرام کی ہیں عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الی قولہ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ تمکو لازم ہے کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔ ماں باپ سے احسان کرو" یہ وہ باتیں ہیں جنکے کرنیکا اللہ نے تمکو حکم دیا اسلئے کہ سمجھو۔ یعنی اللہ نے اپنے رسول سے فرمایا کہ تم ان مشرکوں سے جو عابد غیر اللہ محرم حلال رزق اللہ قاتل اولاد ہیں اور یہ سب کام اپنی رائے فاسد وتسویل شیطان سے کرتے ہیں یہ بات کہدو کہ آؤ ہم تمکو خبر دیں اُس چیز کی جو اللہ نے حرام کی نہ ظن وتخرص سے بلکہ وحی وعلم وامر خدا سے۔ وہ حرام چیز شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے۔ یعنی اللہ نے اس امر کی تمکو وصیت کی ہے کہ تم کسی شے کو شریک باری تعالیٰ نہ کرو جس طرح کہ آخر آیت میں فرمایا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ هكذا قال سید علامہ ابو طیب فی تفسیرہ وبہ قال مولانا مولوی وحید الزمان فی تفسیرہ وذہب الیہ اکثر المفسرین:

اور اسی طرح سیاق آیت وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ کا ہے جو اس لئے کہ ترغیب وترہیب دونوں حاصل ہوں صورت دوم یہ کہ اگر حَرَّمَ بمعنے اوجب ہو جیسا کہ امام کسائی نے بروایت وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ بمعنے واجب کئے ہیں تو معنے یوں ہوگا "کہدے آؤ میں سُناؤں جو واجب کیا ہے رب تمہارے نے تمپر یہ کہ نہ شریک کرو اُس کے ساتھ کسی چیز کو الخ" جیسا کہ آیت وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اس کی شاہد ہے۔ میرے فہم میں صورت اولیٰ راجح ہے اور ثانی مرجوح۔ هذا ما ظهر لی وعلی واللہ اعلم۔

(حررہ احقر محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳ بن الحکیم امام الدین مرحوم ساکن تھنیاں)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۳۴** - ملک عرب کا رواج چونکہ دستار بندی ہے لہذا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صافہ باندھتے تھے یا ٹوپی بھی رکھ لیتے تھے اور اگر صافہ باندھتے تھے تو ٹوپی رکھکر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے یا نہ۔ اور اگر آپ صافہ سے نماز پڑھتے تھے ٹوپی پہن کر پڑھنے سے حرام یا مکروہ نہیں سمجھتے تھے تو اب ہم لوگ صافہ باندھکر پڑھیں یا ٹوپی پہنکر۔ اور اہل روم جو ہمیشہ سے ٹوپی رکھتے ہیں۔ اُن کی نماز کا کیا حال ہے۔ امام اگر ٹوپی سے نماز پڑھے اور مقتدی صافہ باندھے کھڑے ہوں تو کیا امام کا فعل مقتدی پر اثر کر سکتا ہے۔ (غلام اللہ کاتب از ہوشیارپور)

**ج نمبر ۱۳۴** - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے ایک دفعہ آں حضرت نے جنت کے مکانوں کی بلندی بتلاتے ہوئے سر مبارک اونچا کیا تو آپ کے سر سے ٹوپی اُتر گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرت ٹوپی بھی زیب سر فرمایا کرتے تھے۔ نماز کی بابت تو خاص احادیث صحیح ہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون پر باب مقرر کیا ہے۔

باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفا بہ

اس باب میں حدیث لائے ہیں ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب واحد قد خالف بین طرفیہ۔ یعنی آں حضرت نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اُس کی دو طرف دونوں کندھوں پر ڈالیں۔ اسی باب میں امام بخاری ایک اور حدیث لائے ہیں ان سائلا سأل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی ثوب واحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان یعنی ایک آدمی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو سکتی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟ یہ جواب بھی دلالت کرتا ہے کہ ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے۔

صحیح مسلم میں حدیث ہے ایک صحابی کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے اُس نے سر ننگے نماز پڑھی ایک شاگرد کے سوال کرنے پر کہا میں نے اس لئے ایسا کیا ہے کہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے۔ نتیجہ یہ ہے کہ نماز سر ننگے بھی جائز ہے تو ٹوپی سے کیوں جائز نہو (بخاری جلد اول صفحہ ۵۱) امام ٹوپی سے ہو اور مقتدی پگڑی سے تو کوئی حرج نہیں۔

**س نمبر ۱۳۵** - بعض لوگ کہتے ہیں کہ حنفی امام کے پیچھے اہلحدیث کی نماز نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ اہل حدیث رفع یدین کرتے اور سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں؛ کیا یہ ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

**ج نمبر ۱۳۵** - اہلحدیث کی ہر ایک کے پیچھے نماز جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام بخاری نے باب مقرر کیا ہے۔ امامۃ المفتون والمبتدع اہلحدیث کا رفع یدین کرنا حنفی کے ساتھ یا پیچھے نماز پڑھنے کے مخالف نہیں یہ سب خود غرضوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ ہاں امام مقرر کرنے کے وقت عالم صالح دیکھنا چاہئے۔

(از داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۳۶** - ایک چینا قوم کافر نے ایک شخص کا حقہ ایک دفعہ منہ میں ڈالدیا۔ اور وہ چینا کی زبان دوسری تھی یعنی نہ وہ کسی کی بات سمجھتا تھا اور نہ اُس کی زبان کوئی سمجھتا تھا جس شخص کا حقہ تھا اُسنے ۱۲ ار میں وہ حقہ خرید کیا تھا لیکن اب اُس چینے کافر کو ڈرا کر اور دھمکی دیکر مبلغ دو روپیہ بالعوض اُس حقہ کے لئے اور وہ حقہ اُسی کے حوالے کر دیا۔ اُس چینے نے اُس حقہ کو اُسی وقت توڑ ڈالا کیونکہ چینے لوگ اُس حقہ کو استعمال نہیں کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ عمر جو قیمت خرید سے زیادہ لے گئے شرعاً جائز ہیں کہ نہیں اور عمر وہ شخص لے سکتا ہے اُس وقت اُس چینے سے جتنا چاہتے ڈرا کر لے سکتے تھے۔

(منشی علی حسن خان شہر نجینہ)

**ج نمبر ۱۳۶** - اصل قیمت سے جتنا زیادہ لیا ظلم ہے اس کو واپس کرنا چاہئے واپس نہ کر سکے تو خدا کے نزدیک وہ دعویدار رہیگا۔

**س نمبر ۱۳۷** - اگر دوکان میں کوئی اجنبی گاہک مال خریدنے آئے اور قیمت دیجائے۔ یا دوسری دوکان سے خرید کر لایا ہو اور مال بھول کر چلا جاوے اور نہ معلوم ہو کہ وہ کہاں کا رہنے والا تھا تو اب اُس کی بھولے ہوئے مال اور چیز کو کیا کیا جاوے (ایضاً)

**ج نمبر ۱۳۷** - بھولی چیز لقطہ ہے ایک سال تک اُس کے مالک کا انتظار کیا جائے نہ آئے تو اسکو پہچان کر استعمال کرلیں کبھی اُس کا مالک آجائے تو قیمت دیدیں۔

**س نمبر ۱۳۸** - جنازہ کی نماز پڑھنے کے وقت چاروں تکبیر میں رفع یدین جائز ہے یا پہلی تکبیر میں کیونکہ محی الدین نومسلم (مرحوم) نے ایک رسالہ تصنیف کیا اس میں آپ لکھتے ہیں اور حوالجات پیش کرتے ہیں کہ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴ میں تو اب وہ حدیث کس درجہ کی ہے قابل حجت ہے یا نہیں۔ اور سپارہ پانچواں صحیح بخاری فتح الباری میں حدیث ہے حضرت انس سے کہ استفتح الصلوٰۃ ہے یعنی پہلی تکبیر میں رفع یدین ہے اور باقی میں نہیں اسکا ازراہ مہربانی خلاصہ کے طور پر جواب فرمادیں۔

(ابو سلیمان محمد عثمان جلال پور ضلع مالدہ)

**ج نمبر ۱۳۸** - نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا ایسا ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ صاحب سے بھی اس کے متعلق روایت آئی ہے جو مولانا عبد الحی مرحوم نے حاشیہ شرح وقایہ میں لکھی ہے پس رفع یدین نماز جنازہ میں مستحب ہے۔

**س نمبر ۱۳۹** - مردے کو گھر سے نکال کر قبر میں لیجانے کے وقت پاؤں کو آگے لیجاوے یا سر کیطرف آگے کر کے لیجاوے

**ج نمبر ۱۳۹** - دونوں طرح جائز ہے پاؤں پہلے کو کرنا اولیٰ دانستے ہے کیونکہ الٹا کرنے میں ایک قسم کی توہین ہے

**س نمبر ۱۴۰** - مردے کو قبر میں رکھکر مٹی ڈالنے کے وقت دبانا اور روندنا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان جلالپوری)

**ج نمبر ۱۴۰** - زمین نرم ہے تو دبانا جائز ہے اسمیں کوئی حرج نہیں۔

**س نمبر ۱۴۱** - عیدین کی نماز میں رفع یدین ہے یا نہیں؟ **ج نمبر ۱۴۱** - عیدین کی نماز میں رفع یدین ایسی ثابت ہے کہ حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں (از داخل غریب فنڈ)

# متفرق نوٹ

**تقریظات** محدوث مادہ اس کتاب میں مولوی محمد علی صاحب (مرزائی) اور ایک آریہ کی مادہ کے متعلق بحث ہے۔ گو اس مضمون میں کافی نہیں تاہم معلومات کا ذخیرہ قابل دید ہے لکھائی چھپائی وغیرہ اچھی ہے قیمت ۴؍

**تفسیر نوری** مولوی حکیم نور الدین صاحب قادیانی کے درس قرآن کے مختلف نوٹ ہیں جو مولوی محمد علی موصوف نے مرتب کر کے پہلا پارہ شائع کیا ہے۔ چونکہ قادیان کا اور ہمارا مذاق الگ الگ ہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ اس تفسیر میں نقص نہیں بھی ہیں کوئی محل تعجب نہیں۔ تاہم معلومات کے شائقین کے لئے قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت اچھے ہیں۔ دونوں کا پتہ:۔ دفتر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور۔

**ایک سوال** السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد گزارش ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا تک تو اکثر نام یاد ہیں اور سب کو واقفیت ہے مگر نانا نانی وغیرہ کا حال معلوم نہیں یہاں اہل علم اکثر غوض کر رہے ہیں پتہ نہیں ملا۔ لہذا مکلف خدمت ہوں کہ براہ نوازش آنحضرت صلعم کی والدہ اور نانا نانی پڑنانی وغیرہ کے اسماء لکھکر ضرور مطلع فرمایئے (سید محمد شاعر الحق از ماچھی واڑہ)

**شاہجہانپور میں قادیانی مباحثہ** حافظ عبد الکریم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ایک قادیانی سے محمد بخش کو اپنے مذہب میں لا رہا تھا میں نے کہا مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعوےٰ کیا بلکہ بعض نبیوں سے فضل بنے ہیں۔ اس نے انکار کیا۔ لوگوں نے حوالہ طلب کیا میں نے رسالہ الہامات مرزا اور اخبار اہل حدیث میں سے وہ حوالجات پیش کئے۔ سب لوگ حیران رہ گئے محمد بخش نامی جو قادیانی ہونے کو تھا اس خوشی میں مٹھائی بانٹ کر تائب ہوا۔ الحمد للہ یہ سب اخبار

اہل حدیث کی برکت ہے (عبد الکریم)

**ایک اور کتاب مفت** رسالہ فتح الغفور فی وضع الایدی علے الصدور حسب اجازت مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی (جنہوں نے رسالہ مذکورہ طبع کرایا ہے) اب مفت تقسیم کیا جائیگا۔ اور جو لوگ ہدیۃ المہدی کی جلدیں حسب اعلان سابق طلب کر چکے اُن کو بجائے رسالہ عمدۃ الرفیق کے فتح الغفور (عربی و اردو) بھیجا جائیگا۔ اس لئے کہ عمدۃ الرفیق تمام ہو چکا اطلاعاً تحریر ہے فقط۔

(خاکسار محمد ابو القاسم بنارس محلہ دارانگر)

**یاد رفتگان** ہماری پھوپھی صاحبہ کا نواسہ سید مسعود انتقال کر گیا انا للہ (سید ابو الحسن نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی)

میرا بھائی محمود جان والدین معمر اور کم لڑکیاں چھوڑ کر انتقال کر گیا انا للہ (عبد الرحیم از پشاور)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

**اطلاع** شرعی مسئلے کے جواب کے لئے ۲ پائی اور وراثتی سوال پر ۲ ارقی بطن اور بحثی سوال کے ساتھ ۲ غریب فنڈ کے واسطے آنے چاہئیں ورنہ عدم اندراج کی شکایت معاف۔

غریب سائل جو اخبار کی قیمت نہیں دے سکتے وہ ایک روپیہ سالانہ داخل بغرض محصول بھیجا کریں حسب گنجائش نمبروار ان کو اخبار ملیگا۔ خالی درخواست کوئی چیز نہیں۔

**انجمن اخوان الصفا** کا حساب اہل حدیث ۱۶ر اپریل میں غلط درج ہوا۔ کل آمدنی لعہ میزان خرچ ۵ ؎ بقایا ۱۴؍۔

ممبران انجمن کو انجمن کی ترقی کا خیال ہونا چاہئے یہی ایک انجمن ہے جو مسلمانوں خصوصاً علماء کو ایک مضبوط بے رخنہ دیوار کی طرح بنا دیتی ہے۔ مولوی حبیب اللہ موضع ڈھولن ڈاک خانہ چک پیرو ضلع سیالکوٹ داخلہ عہ میاں علیم اللہ امام مسجد تلونڈی کھوکھراں ڈاکخانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر عہ

میزان جمع ۱۴؍

## دُم دار ستاروں کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟

ہیئت دان کہتے ہیں کہ دُم دار ستارے بڑے بڑے لمبے چکروں میں گردش لگاتے ہیں سالوں اور صدیوں تک گردش کرتے کرتے دُور بھی نکلجاتی ہیں۔ ان کے سعد ونحس پر اکثر خیالات کئے جاتے ہیں مگر سوائے خدا تعالیٰ کے اس راز کو کوئی نہیں جان سکتا۔ جہلا ان کو اکثر نحس و منحوس جانتے ہیں کہ وبا و قحط ہوتے ہیں، سلطنتوں پر بربادی آتی ہے۔ مگر ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ دُم کیا چیز ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ جب ایسے ستارے سورج کے قریب تر آجاتے ہیں تو ان کے اندر کے معدنیات گرمی سے روشن ہو جاتے ہیں۔

ایک دُم دار ستارہ جو پانچ چھ سال ہوئے کہ مغرب سے نمودار اور غروب ہوا تھا اُس کی دُم کی کیفیت کو میں نے قریباً ماہ دُور بین سے ہر شب بڑے غور سے ملاحظہ کیا اور اخیر پر قریباً ۲ روز بہت تکتے دیکھا۔ کیا سمجھا کہ یہ دُم ہی ہر روز خود بخود کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہی ستارہ بے دُم ہو گیا۔ یعنی صرف اُس کی دُم اُڑ گئی اور ستارہ موجود تھا سائنس دان اس پر کیا جواب دے سکتے ہیں آیا میرا تجربہ درست ہے یا غلط؟

(ایک ہیئت دان)

**درخواست** میرا باپ جو پُرانا اہلحدیث اور اہلحدیثوں کی مسجد واقع کڑہ جیکہاں کا امام تھا قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ہمارا ذریعہ معاش کچھ نہیں رہا ہم دو بھائی، ایک بہن، اور ایک والدہ کل چار کس ہیں میں اسلامیہ سکول میں نویں جماعت میں پڑھتا ہوں میرا چھوٹا بھائی دوسری جماعت میں ہے۔ سکول والے مجھے دو روپے (ماہوار) وظیفہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ قلیل رقم اخراجات کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ کوئی صاحب میرا کچھ وظیفہ مقرر فرما دیں جس سے غریبانہ گذر ہو سکے تو میں مع دیگر یتیموں کے ان کے حق میں دعا کرونگا۔ (خاکسار عبد الرب امرتسر کٹڑہ جیکہاں معرفت دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# اخبار ہفتہ

جنگ کے متعلق مجمل اور اہم خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۱۲ سے ۱۹ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں کی سرگرمیاں کچھ کام نہ آسکیں۔ انہوں نے پانچ تجارتی جہازوں پر تار پیڈو پھینکے جن میں سے دو بخیریت کنارے پر لائے جاسکے اور باقی غرق ہو گئے۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن فوجی پناہگاہوں اور ایک کوچ کرتی ہوئی فوج پر گولے برسائے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز اور ہوائی جہازوں نے نازمے کے نواح میں ترکی کیمپ پر گولہ باری کی۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز کے کپتان کو ۵۰۰ روپیہ انعام ملا ہے کیونکہ اس نے اپنے جہاز کو ایک جرمن آبدوز کشتی کے حملے سے کمال چابکدستی سے بچا لیا تھا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے کئی مقامات پر بم کے گولے پھینکے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

متحدہ جہازوں کے بیڑہ نے پھر دردانیال کے دہانہ کے قلعوں پر گولہ باری کی۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ دردانیال میں بارش اور دھند کی وجہ سے ہوائی جہاز کام نہیں کر سکتے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے نانسی (فرانس) پر بم پھینکے جس سے دو مکانوں میں آگ لگ گئی۔

چار جرمن ہوائی جہاز فرانسیسی توپخانہ نے گرا لئے۔

قیصر جرمن نے سلطان المعظم کو جنرل وان ڈر گولٹز کے ہاتھ اول درجہ کا تمغہ (آہنی صلیب) بھیجا ہے

بصرہ کے قریب مقام شیبا پر ترکی اور ہندوستانی فوجوں میں ایک زبردست معرکہ ہوا۔

قاہرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی رسالے کے چھوٹے چھوٹے دستے نہر سویز کے قریب [illegible] رہے ہیں۔

روسی فوجیں کوہ کارپیتھین میں سوائے درہ ازوک کے تمام دروں پر قابض ہو کر ہنگری کے میدانوں کو دھمکی دے رہی ہیں۔

اس خطرہ کو محسوس کر کے آسٹروی جنگی محکمہ نے جرمنی سے کمک طلب کی۔

پہلے تو یہ خبر آئی تھی کہ جرمنی نے آسٹریوں کو کمک پہنچانے سے عاجز ہو کر آسٹریا کو اجازت دیدی تھی کہ وہ روس سے صلح کر لے

لیکن بعد میں خبر آئی کہ قیصر جرمنی خود فوجیں لیکر کوہ کارپیتھین کے میدان جنگ میں پہنچ گیا ہے اور جہاں [illegible] جرمن اور آسٹروی فوجوں کی کمان کر رہا ہے

آسٹریوں نے جرمن فوجوں کی مدد سے روسی فوجوں کو نہ صرف آگے بڑھنے سے روک لیا ہے۔ بلکہ اب وہ روسیوں کو [illegible] دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹروی فوجیں جنوب مشرقی گلیشیا میں ابھی جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں جہاں انہوں نے بہت سے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

غرضیکہ اس وقت کوہ کارپیتھین میں نہایت خوفناک جنگ ہو رہی ہے جس پر تمام دنیا کی نظریں لگ رہی ہیں

مغربی میدان جنگ میں اس ہفتہ کا نہایت اہم واقعہ لس اپارجز کی تسخیر ہے۔

لس اپارجز کو جرمنوں نے نہایت مستحکم کر رکھا تھا۔ جرمن کمانڈر کا خیال تھا کہ خواہ ایک لاکھ فوج کا بھی نقصان ہو جائے لیکن لس اپارجز سے نہیں ہٹنا چاہئے کیونکہ یہ نہایت مستحکم مورچہ تھا۔

لیکن فرانسیسی فوجوں نے نہایت جانبازانہ حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا۔ تمام میدان جنگ جرمن لاشوں سے اٹا پڑا ہے۔

مغربی میدان جنگ کے باقی تمام حصوں میں معمولی چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوتی رہیں۔

پوپ نے متخاصمین میں صلح کرانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن امریکن اخبارات لکھتے ہیں کہ مصالحت کی سعی قبل از وقت ہے۔

مسٹر ہارکورٹ نے دیوان عام میں اعلان کیا کہ شرائط صلح کے متعلق برطانوی مقبوضات سے کامل مشورہ لیا جائیگا۔

انگلستان میں ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک ۳۳ ہزار عورتوں نے جنگ کے متعلق اپنی خدمات پیش کیں۔

گورنمنٹ انگلستان نے سامان جنگ کی تیاری کے انتظام کے لئے ایک بااثر کمیٹی مقرر کی ہے۔

دیوان عام میں مسٹر ٹینینٹ نے اعلان کیا کہ ۱۱ اپریل تک انگریزی سپاہ کا کل نقصان ایک لاکھ ۳۹ ہزار ۳ سو ۴۷ تک پہنچ گیا۔

جرمن جنگی جہاز ڈریسڈن کو انگریزی جنگی جہازوں نے ساحل چلی کے قریب غرق کر دیا تھا اس پر حکومت چلی نے انگلستان پر اعتراض کیا کہ ساحل چلی پر کیوں انگریزی جہازوں نے جنگ کی۔ اس پر سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان نے گورنمنٹ چلی سے معذرت کی ہے۔

ایک باربرداری کا جہاز سویز سے زخمیوں اور بیماروں کو لیکر بمبئی پہنچا ہے۔

ہردوار میں ہندوؤں کا ایک میلہ ہر بارہ برس کے بعد ہوا کرتا ہے جس میں لوگوں کا سخت ہجوم ہوتا ہے مہینوں پہلے سے لوگ وہاں اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس دفعہ کے میلہ میں جو ۱۵ اپریل کو ہوا ۲۲ آدمی بھیڑ میں کچل کر مر گئے۔

پیرس کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمنی کے حکام نے اٹلی میں مال بھیجنا بند کر دیا ہے۔

آنریبل [illegible] گورنمنٹ ہند نے ایکہزار روپے دہلی کے طبیہ کالج کو دئے ہیں۔

جنگ کے سبب جرمنی کی تجارت بند ہو گئی ہے۔ اور جاپان کی تجارت دن بدن بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے

# سلسلۂ علوم قرآن عظیم الشان

مخدرات سراپردہائے قرآنی ✦ چہ دلبرند کہ دل مے برند پنہانی

قرآن مجید حضور اکرم سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ اثبات اعجاز قرآن کے لئے خود قرآن مجید کا وجود کافی ووافی ہے ؏ آفتاب آمد دلیل آفتاب ✦ گر دلیلت باید از وے رو متاب لیکن مخالفین اسلام کیوں ماننے لگے۔ وہ تو یہی کہیں گے۔ کہ یہ بعض مسلمانوں کا ایک اعتقادی مسئلہ ہے جس پر کوئی موجودہ شہادت اور عقلی دلیل نہیں ہے ؏ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✦ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ قرآن مجید کی ترتیب اور نسق آیات اور شروع سے آخر تک عبارت کا تسلسل اس امر کو صاف بتلا رہا ہے۔ کہ ایک جملہ تو کیا ایک لفظ بھی بے ربط اور بے ضرورت اور خلاف تہذیب نہیں ہے۔ یہ خود دلیل ہے کہ یہ کلام کلام الٰہی ہے۔ دوسری دلیل قرآن کے کلام ربانی ہونے پر یہ ہے۔ کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) امی تھے۔ نہ کسی مدرسہ میں آپنے تعلیم پائی تھی۔ نہ کسی معلم سے کچھ سیکھا تھا۔ باوجود اس کے آپکی زبان مبارک سے ایسے آیات وکلمات کا نکلنا جن میں صدہا قسم کے نکات علمیہ اور اسرار حکمیہ موجود ہوں جن کے سننے سے ایک عالم حیران وششدر رہے۔ اس سے بڑھکر کیا اعجاز قرآن کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں تمام علوم کے مضامین موجود ہیں۔ متعدد آیات قرآنی سے قرآن مجید کا جامع علوم ہونا معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسی جامع مختصر مفید کتاب جس میں اخلاقی۔ الٰہی عقلی طبعی سیاسی۔ تصوفی۔ فقہی۔ مسائل موجود ہوں۔ ہم اس سے غافل رہیں۔ اگرچہ قرآن مجید کے سمجھانے اور سمجھنے کے لئے سینکڑوں تفاسیر عربی اور فارسی اور اردو زبان میں تصنیف ہوئی ہیں لیکن قرآن پاک میں جو علوم ہیں۔ ان کو الگ الگ منقح کرکے کسی نے اردو زبان میں حل نہیں کیا۔ تاکہ ہر ہر علم کے مسائل جو اس علم سے متعلق ہوں۔ ایک ہی جگہ شواہد قرآنی کے ساتھ مل جائیں۔ گو عربی زبان میں اس کا کافی ذخیرہ ہے۔ لیکن اردو میں اب تک اس کا کوئی سلسلہ قائم نہیں ہوا۔ الحمد للہ اس ضرورت کو محسوس کرکے جناب **مولوی ابو البرکات محمد عبید اللہ صاحب** (مولوی فاضل) نے سلسلہ علوم قرآن کا قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ الگ الگ کتابیں وقتاً فوقتاً شائع کریگا مولوی صاحب موصوف نے اپنی بقیہ زندگی کو ہی خدمت قرآن کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل وکرم سے اس کا اجر جمیل عطا فرمائے۔ اور سلسلہ علوم قرآن سے عام وخاص مستفید لوگوں کو فائدہ بخشے چنانچہ اسی سلسلہ میں حسب فصاحت وبلاغت کے متعلق (۳) رسالے **علم الاستفہام من القرآن نمبر (۱) علم الامر من القرآن نمبر (۲) علم النہی من القرآن نمبر (۳)** چھپ چکے ہیں۔ ان رسالوں کی قیمت مع محصول ۸ ہے جن صاحب کو اشاعت علوم قرآن کی تفصیلی کیفیت دیکھنا منظور ہو۔ وہ تفصیلی اشتہار نمبر (۱) بنام اشاعت علوم قرآن مجید و اظہار اعجاز قرآن مجید جس میں سلسلہ علوم قرآن کی ضرورت ہے اور یہ کہ وہ کن کن علوم سے بحث کریگا۔ اور اسکی اشاعت کیسی ہوگی وغیرہ۔ مع محصول [illegible]۔ اور رسالے قیمت بھیجکر یا بذریعہ ویلو ذیل کے پتہ سے منگوائیں۔

**المشتہر حافظ عبد المجید وظیفہ یاب علاقہ پائیگاہ نواب وقار الامراء بہادر مرحوم ساکن ملک پیٹ نمبر مکان (۱۸۹/۱۴) حیدر آباد دکن۔**


# مومیائی

۳۱/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو بالن یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے وہی پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد وعورت۔ بوڑھے بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

**قیمت** فی چھٹانک [illegible]۔ آدھ پاؤ [illegible] پاؤ پختہ [illegible] مع محصولڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

## تازہ شہادات

جناب مظفر خاں صاحب ہیڈ حوالدار لکھنؤ سے رقمطراز ہیں کہ بندہ نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ لہذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک مومیائی روانہ کریں (۱۷-مارچ ۱۵ء)

جناب ایم عبد الحفیظ صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں جناب سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب ایک چھٹانک مومیائی اور جلدی ارسال فرمادیں۔ (۲۲-مارچ ۱۵ء)

جناب مولوی ابو المسعود محمود صاحب منیجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک فرمائش مومیائی کی ارسال کرچکا ہوں امید ہے آپنے پارسل بھیجدیا ہوگا۔ میں کہاں تک آپکی اس مومیائی کی تعریف کروں۔ واللہ مجھی سود مند ہے۔ اب ایک چھٹانک شکر اللہ صاحب محمد دوا نگر کے نام بھیجدیجئے۔ (۱۸-مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)**


(۴۹۵)

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

جبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان جبوب کے استعمال سے بالعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عہ

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالی سے پیدا ہوتے ہیں - ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں - اور عضو مخصوص میں اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے - اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ہر

جبوب بواسیر ہر قسم

بادی یا خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ہر

سرمہ مقوی چشم

اس سرمہ کے استعمال سے ضعف - جالا - ناخنہ - پانی بہنا وغیرہ دور ہو کر عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش خواہ کیسی ہی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ہر

ملنے کا پتہ

**مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ**

---

## اشتہار عام

۹/۱۰

ہماری دکان میں لونگی - بنگہ سوتی - ریشمی و زردیدار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے - جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا بنگہ درکار ہو - وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی -

المشتہران

**غلام محمد خاں حسن محمد خان لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور**

---

## اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویت الایمان ہے - رسومات شادی و غمی کی کافی اصلاح ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں - پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے بہت کارآمد اور مفید کتاب ہے قیمت ۱۰/ مع محصول ۱۲/ ملنے کا پتہ

**میر محمد واعظ (معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر)**

---

## سراج اللامعین المعروف جامع العلوم اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا - قرآن شریف و حدیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ کتب کا ذکر احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر دیدہ بیان - مگر مختصر ہر ایک مضمون کو جامع ہے - اور ایک مضمون کو دوسرے مضمون سے مدلل کیا ہے - زیادہ تعریف فضول ہے پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں - قیمت ہر دو حصہ ۸/ مع محصولڈاک - اگر خواہش ہو - تو محصولڈاک بھیجکر پہلے مفت منگوا لیں - ایک روپیہ کے خریدار سے چار دل عدد مع محصولڈاک اور تقلید شخصی اور بشارت محمدی مفت دی جاویگی تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے - مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی -

المشتہر

**عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری مترجم غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح و مشکوۃ شریف و تجلی آسمانی و کامل بیانی وغیرہ موضع بہنگر اول ڈاکخانہ رہچالہ ضلع سیالکوٹ**

---

## نصیحت الواعظین باوصاف سید المرسلین

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی مسلمان آنکھوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے - اس میں دس بیان ہیں اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں - اور اثناء بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ با حادیث و روایات صحیحہ اور جا بجا اشعار و مثنوی مولانا روم دلچسپی کے لائق گئی ہے - غرضکہ یہ کتاب عموماً تو تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلباء مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید و کارآمد ہے - اگر ہر مسلمان اوسکو بہ نقد جان خریدے تو بجا اور زیبا قیمت فی جلد مع محصول ۸/ رکھی اور اس کے ہر خریدار کو رعایت ایک کتاب فضائل محمدیہ نصف قیمت ۲/ میں دی جاویگی - فرمائش میں اخبار کا حوالہ و پتہ صاف ہو - ملنے کا پتہ

**مولوی حشمت علی بالنس بریلی محلہ گڈھیا**

---

## رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھسے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ماہ رجب ۱۳۳۳ھ تک طلب کرے - اوسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی - محصول وی پی میرے ذمہ ہے سوانح احمدی یعنے حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲/ رعایتی ۸/ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد حسن صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب ۳/ رعایتی ۲/ سر من یری فی الجمع القرعی - ۶/ رعایتی ۴/ ترجمان القرآن ہر سورہ بہ طبع دہلی تقطیع کلاں ۶/ رعایتی ۴/ تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ صاحب تبتی ۶/ رعایتی ۴/

**عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد شہر ملتان بیرون دروازہ لوہاری**

اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۳۸۳
جناب میرزا محمد الجعفری البرنجبی صاحب

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں لالہ بدری گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط:

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک نہ پر واپس ہوسکینگے۔


# اخبار اہلحدیث امرتسر

بس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم حجت است

نمبر ۲۶ جلد ۱۲


## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ عہ/
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ/
عام خریداران سے " ۳ عہ/
" ششماہی ۱۱ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۸ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

## اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ مبارک

(۳۹۷)

## فہرست مضامین


آریہ سماج امرتسر میں لالہ ہنسراج جی کا لیکچر ...... ۱
اعلان برائے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ...... ۳
قادیانی مشن (چوتھا دعویدار) ...... ۳
بے انصافی کی حد ہوگئی ...... ۴
مسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ (از ایڈیٹر الفضل) ...... ۵
مدرسہ احمدیہ آرہ کے پرانے طلبا کی انجمن ...... ۶
مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ ...... ۶
گردش زمانہ ...... ۷
سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال ...... ۸
ایک نہایت مفید قومی تجویز ...... ۱۰
ایک تاریخی سوال ...... ۱۰
کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے ...... ۱۱
علمائے مدراس کو شکریہ اور انعام ...... ۱۱
تازہ وشے ...... (۱۲) ...... متفرق نوٹ ...... ۱۳
انتخاب الاخبار ...... (۱۴) ...... اشتہارات ...... ۱۵-۱۶


# آریہ سماج امرتسر میں

## لالہ ہنسراج جی کا لیکچر

ہر ایک قوم اور مذہب میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دیانت داری سے اُس مذہب کو راہ نجات جان کر اُس کے پیرو ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ مذہب کو صرف راہ نجات جانتے ہیں نہ کہ دل لگی کا سامان اسلئے حتی المقدور اُس کی پیروی بھی کرتے ہیں اور تا بمقدور اُس مذہب کی ہدایت کے مطابق دیانت دار بھی ہوتے ہیں۔ لالہ ہنسراج جی کے اندرون کا علم خدا کو ہے مگر ہم اپنا خیال اُن کی نسبت یہی رکھتے ہیں کہ وہ بعض دیگر لوگوں کی طرح دھرم کو آڑ نہیں بنائے ہوئے بلکہ راہ نجات جان کر پیرو ہیں۔

۱۸-اپریل کو امرتسر کی آریہ سماج کالج پارٹی میں آپ کی تقریر تھی۔ ہیں اسی حسن ظنی سے خود سننے کو گیا۔ لالہ صاحب بدزبان نہیں، دل آزار نہیں گو آریہ ہیں۔ بلکہ پنجابی آریوں کی ایک پارٹی کے لیڈر ہیں۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا:-

برہمن کو وید کا پڑھنا پڑھانا ضروری فرض ہے۔ اس پر بہت زور دیا گیا منوجی کے حوالے دئے ہم منتظر تھے کہ منو کا وہ حوالہ بھی دینگے جس میں منوجی نے لکھا ہے۔ برہمن کشتری اور ویش جو بغیر وید پڑھنے کے نجات چاہیں گے وہ نرک (جہنم) میں جاوینگے عام ہندوؤں اور آریوں کو بھی وید پڑھنے کی ترغیب دی۔ اسی اثنا میں مسلمانوں کا بھی ذکر کیا۔ مسلمانوں کے لڑکے قرآن شریف کو یاد کرتے ہیں اس کی بہت سی سورتیں ان کو حفظ ہوتی ہیں مگر ہندو ان کے لڑکوں کو

۵۷ منو کا ۹ باب نقرہ ۲۰۷

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم ہیں۔ و اسلاف نورش بیان کے لئے بہت مفید ہے اصلی قیمت ہر دو جلد للعہ رعایتی ہے (منیجر)

چار ویدوں کا نام بھی نہیں آتا۔ اسی ضمن میں ہَوَن کی تعریف کرنے لگے کہ گو اس سے ہوا صاف ہوتی ہے اور پانی پاک صاف برستا ہے جس سے کھیت پاک صاف پیدا ہوتے ہیں جن سے ہمکو اناج پاک ملتا ہے جس کو کھا کر ہم اعمال ... کر سکتے ہیں۔ اسپر ایک حکایت سنائی کہ ہردوار میں ایک سادھو نے کسی مہاتما کو کھانا کھلایا۔ اُس مہاتما نے خواب میں دیکھا ایک جوان لڑکی سُرخ لباس پہنے ہوئے اُس کے پاس آئی (جس سے مراد تھی کہ اُس مہاتما کو اُس نے بدی کی طرف راغب کرنا چاہا) مہاتما نیند سے بیدار ہو کر اُس سادھو کے پاس گیا جس نے اُس کو کھانا کھلایا تھا کہا کہ تو نے ہمکو کیا کھلایا کہ آج ہمکو یہ پریشان خواب آیا۔ سادھو نے کہا فلاں شخص نے ہمکو دان دیا تھا۔ اُس سے دریافت کیا تو اُس نے کہا میں نے ایک ہزار روپیہ پر لڑکی فروخت کی تھی جس میں سے دو سو روپیہ سادھوؤں کو دان دیا۔ اس لیے اُس ناجائز خوراک سے مہاتما کو خواب میں پریشانی ہوئی۔ اسی طرح ہَوَن سے اناج پاک صاف ہوتا ہے اور بے ہَوَن کے ایسا نہیں ہوتا پھر گرونانک صاحب کا قصہ بیان کیا کہ ایسی طرح جس سے پایا جاتا تھا کہ لالہ صاحب خود اس قصے کو صحیح نہیں جانتے۔ وہ قصہ یہ تھا کہ گرونانک کی دعوت ایک امیر آدمی نے کی تو اُنہوں نے نہ کھائی مگر ایک غریب بڑھئی نے تو کھالی۔ اسپر امیر صاحب معترض ہوئے نانک جی نے دونوں روٹیوں کو ہاتھ میں نچوڑ دیا تو غریب کی روٹی سے دودھ نکلا اور امیر کی روٹی سے خون ٹپکا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو کھانا پاک صاف ہوتا ہے وہ دودھ کی مانند ہوتا ہے اور جو ناجائز کمائی کا ہوتا ہے وہ گویا خون ہے!

مگر سوال یہ ہے کہ اس سے ہَوَن کی تائید کیسے ہوئی ان دونوں حکایتوں سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی کمائی ناجائز تھی۔ کمائی ناجائز اور بات ہے اور ہَوَن کے بغیر اناج کا ناجائز ہونا اور بات ہم فرض کر لیں اس وقت ساری دنیا میں ہَوَن ہوتا ہے

ؔ۱ آگ میں گھی وغیرہ جلا کر مجلس میں دھونی دیتے ہیں اس کو ہَوَن کہتے ہیں آریہ بھائیوں کے نزدیک ہَوَن کرنا فرض ہے۔ (اہلحدیث)

اُسی ہَوَن سے پاک شدہ ہوا اور پانی سے ایک کھیت پکا ہے جس کا اناج ایک شخص نے مجبور کر ہمکو کھلایا تو کیا ہم اس اناج کو ہَوَن کے لحاظ سے پاک سمجھ کر کھالیں یا اس کی ناجائز کمائی پر لحاظ کر کے چھوڑ دیں۔ لالہ صاحب بھی غالباً پچھلی بات فرماوینگے۔ لالہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ میں ہَوَن کے متعلق سائنٹفک اصولوں کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وقت کم ہے۔ لالہ صاحب کی علمی حیثیت اسی بات کی متقضی تھی کہ آپ سائنٹفک اصولوں کا ذکر کرتے۔ انہوں نے اگر نہیں کیا تو ہم کئے دیتے ہیں۔

فلسفہ آلہیات ہمکو بتلاتا ہے کہ قدرت نے اپنا کوئی کام کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں دیا اُس کے جملہ قوانین بجائے خود مکمل اور اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ ہوا خراب ہو جاتی ہے تو اُس کے لئے بھی قانون قدرت ہے۔ اُس کو صاف کرنے کے لیے بھی قانون قدرت خود ہی کام کرتا ہے۔ سورج میں داغ پڑ جاتا ہے مگر چند دنوں میں وہ خود ہی نکل جاتا ہے۔ اس کا ثبوت ڈیرہ دون کے ... چاند سورج وغیرہ سیاروں کی روزانہ تصویریں لیجاتی ہیں۔ آریہ سماج ... ہَوَن ہوا کو پاک صاف کرتا ہے۔ ہم ... نہیں کرتے کہ کیسے ... نہیں کہ یہ بات ممکن نہیں کہ قدرت اتنا بڑا کام (ہوا کا پاک صاف کرنا) بندوں کے ہاتھ میں دیدے۔ ہَوَن کریں تو ہوا صاف ہو نہ کریں تو ناصاف رہے۔ آج کل جبکہ ہَوَن کا رواج قریب قریب منتفی کے ہے پاک اناج ہمکو ملنا محال یا مشکل ہے؟ نہیں بلکہ پاک اناج کے معنے یہ ہیں کہ ہماری پاک کمائی سے ہمکو حاصل ہوا ہو۔ ہم محنت کریں۔ جائز نوکری کریں۔ جائز تجارت کریں اُس کی آمدنی سے جو کھانا ہمکو ملے وہ پاک اور پوتر ہے۔ قدرت نے اُس کو کسی ہونے پیدا کیا ہو۔ پھر اُس پہ چالائی ہو یا پُروا سے اُس کو پلا ہو۔ یہ قدرت کا کام ہے ہمیں اس میں کیا دخل اور کیا مطلب؟

یہی ایک آریوں کی اصولی غلطی ہے کہ وہ قدرتی کاموں میں دخیل ہونے ہیں یا ہونا چاہتے ہیں اسی غلطی سے وہ شادی کے مسئلہ کو بھی نہیں سمجھ سکتے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں شادی اولاد پیدا کرنے کے لئے ہے۔ ہم کہتے ہیں شادی اُس خواہش کے پورا کرنے کے لئے ہے جو قدرت نے مرد میں عورت کی اور عورت میں مرد کی پیدا کی ہے اولاد پیدا ہونا اُس کا فائدہ ہے غرض اصلی نہیں آریوں کا اصول صحیح ہو تو جس صورت میں اولاد پیدا نہ ہو نکاح کا قائم رکھنا فضول ہو جائے خواہ میاں بیوی میں کیسی محبت اور یکجہتی ہو۔ دونوں کو الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ بے نتیجہ فعل کا کرنا اگر ... گناہ ہے تو اُس کو قائم رکھنا کئی ایک گناہوں کا موجب ہے۔ بالائی آریہ سماج اس صورت میں طلاق کی اجازت بھی نہیں دیتی۔ کیوں نہیں دیتی؟ وہی بے اصولی ہے۔

خیر اس بحث کا ذکر یہاں مقصود نہیں مطلب یہ تھا کہ آریہ سماج ہَوَن کی جو فلاسفی بتلاتی ہے ایک فلسفی خصوصاً فلسفہ آلہیات جاننے والے کے نزدیک وقعت ایک طفل تسلی سے زیادہ نہیں۔

لالہ صاحب نے ... لیکچر میں ہردوار کے اجتماع پر بڑا فخر کیا اور بار بار کہا کہ ایسا بڑا مجمع جس میں پندرہ بیس لاکھ آدمی جمع ہوتے ہیں محض رشیوں کے میل ملاپ کا نتیجہ ہے۔ اس فخر میں آپ یہاں تک ترقی کر گئے کہ بار بار آپ کے منہ سے یہ نکلا کہ دنیا میں کوئی ایسا مقام ہے؟ جہاں پندرہ بیس لاکھ آدمی اس طرح جمع ہوتے ہیں کہ نہ اُن کو کھلانے کی فکر ہے نہ رہنے سہنے کی۔ ہمیں اُس وقت ہمہ تن حیرت میں تھا کہ لالہ صاحب جیسے تعلیمیافتہ دنیا کے چپہ چپہ کو واقف ایسا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ان کو مکہ معظمہ یاد نہیں؟ ہردوار میں تو کئی سالوں کے بعد اسی دفعہ حسب روایات اخبارات ۲۰ لاکھ کا اجتماع ہوا۔ مکہ معظمہ میں تو ہر سال اس سے زیادہ ہوتا ہے حالانکہ مکہ معظمہ تک نہ ریل ہے نہ موٹر۔ ہردوار میں تو سپیشل پر سپیشل گاڑیاں جاتی ہیں۔ مکہ معظمہ ایک جنگل ہے جہاں نہ کچھ پیداوار ہے نہ رہائش کا سامان۔ ہردوار ایک آباد جگہ اور سر سبز زمین کنارہ دریا ہے۔ ہردوار کے مسافر ہندوستان کی

ahmadimuslim.de

حدود کے اندر کے ہوتے ہیں۔ مگر معظمہ کے مسافر کل دنیا کے بخاری لوگوں کو پوچھئے جو ہندوستان کے راستے سے جاتے ہیں ان کی آمد رفت میں پورا سال لگ جاتا ہے۔ غرض اسی طرح کی بہت سی امتیازی صورتیں ہیں مگر لالہ صاحب کو ہردوار کی فضیلت نے ایسا جوش دلایا کہ بار بار اُن کے منہ سے ہردوار کی بے نظیری سنکر ہمیں ہی نہیں اور بھی واقفان حال متعجب ہونگے۔

لیکچر بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔ ہم آریہ سماج کو ایسے قابل لیکچرار ون کے وجود پر مبارکباد دیتے ہیں۔

## اعلان متعلق تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

یہ تفسیر میری عربی میں تصنیف ہے۔ اس میں خاص التزام یہ ہے کہ ہر آیت کی تفسیر میں دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ یہی تفسیر ہے جسکے متعلق بعض علما نے مخالفت کی آواز اٹھائی تھی اور اب تک وہ آواز کسی نہ کسی کونے میں گونجتی ہے اس کے متعلق آج مجھے دو اعلان کرنے ہیں۔

(ا) ایک یہ کہ یہ تفسیر عرصہ سے ختم ہے اس لئے جو صاحب اس کی خریداری کی درخواستیں بھیجتے ہیں وہ تکلیف نہ فرماویں۔

(ب) اس تفسیر کے متعلق میرا یہ ارادہ ہے کہ میں اپنی اُن تصانیف سے جو اس وقت میری زیر تحریر ہیں فارغ ہوکر اس تفسیر کو غور سے دیکھونگا بلکہ اعلان بھی دونگا کہ جس جس صاحب کو اس تفسیر پر اعتراض یا اشکال از قسم عربیت یا از قسم تفسیر ہو وہ مہربانی کرکے مطلع فرماویں۔ میں ان پر دل سے متوجہ ہوکر اور خود بھی تفسیر مذکور کو غور سے دیکھکر اس کی تصحیح یا اصلاح کرونگا انشاء اللہ۔

ہاں جو صاحب جلدی چاہتے ہیں اُن کو دو کاموں میں سے ایک کے کرنے کا اختیار ہے۔ یا تو اُن اعتراضی مقامات کے متعلق دیگر علماء کے بتلائے ہوئے معنے لکھ لیں اُن کو یہ بھی اختیار ہے میرے معنے کو غلط سمجھیں اور دوسرے علماء کے معنے کو صحیح اعتقاد کریں۔

یا دوسری صورت یہ ہے کہ تفسیر مذکور کے جس جس مقام پر اعتراض ہے اُس کی اصلاح حاشیہ میں کر کے خود بخود تفسیر مذکور چھاپ کر شائع کر دیں۔ میرا اس پر بھی اعتراض نہیں ہوگا۔

ہاں میری تصحیح یا اصلاح کے منتظر ہیں تو چندے اور صبر کریں کیونکہ میرے نزدیک بعض حالات پیش آمدہ اُس تفسیر کی تصحیح یا اصلاح اُس کی نئی تصنیف سے زیادہ وقت طلب ہے جس کے لئے میں آج کل فارغ نہیں۔

میری طرف سے اجازت ہے جو صاحب چاہیں اس کی اصلاح کر کے چھاپ دیں۔ مگر اُسی طریق سے جیسے بیضاوی وغیرہ ......... تفسیروں کے متعلق علماء نے کیا ہے کہ حواشی میں ان کی تائید یا تردید کی ہے۔ اندر دخل نہ دیں۔ اندر دخل دینا مصنف کا کام ہے غیر کا نہیں۔

یہ ایک قاعدہ اور دستور المصنفین ہے اس کو کوئی صاحب بدگمانی سے سمجھیں یا حسن ظنی سے۔ یہ اُن کی دیانت ہے مجھے اس سے مطلب نہیں۔

میرا یہ اعلان اُن نیک دل اصحاب کے لئے ہے جو محض دیانت داری سے معترض ہیں۔ باقی رہے اُن کے سوا اور قسم کے لوگ سو اُن کا کوئی جواب نہیں نہ اُن کی تلافی ممکن ہے۔ متنبی نے اُن کی طرف توجہ کرنے سے بھی منع کیا ہے ؎

سوا وجع الحساد داو فانه
اذا حل فی قلب فلیس یحول

## قادیانی مشن
### چوتھا دعویدار

قادیانی مشن میں بڑا اختلاف تو قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کا ہے جو مرزا صاحب کی نبوت میں مختلف ہیں مگر تیسرے اور چوتھے دعویدار کچھ اور ہی کہتے ہیں وہ سرے سے ان کو جواب دیتے ہیں کہ تم دونوں غلطی پر ہو اصل جانشین اور مصلح زمانہ ہم ہیں

مولوی عبد اللہ تیماپوری (دکن) دعویدار خلافت تھے

اب ایک صاحب ظہیر الدین نامی پیدا ہوئے جنھوں نے ایک دو ورقہ اشتہار ہمارے پاس بھی بھیجا ہے جو بالاختصار انہی کے الفاظ میں نقل ہے:-

المبارک اے احمدی قوم کے معزز بزرگو آپ صاحبوں کو علم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی تھی کہ جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ سو آگاہ رہو کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے روح القدس سے مدد پاکر جماعت کے لئے قائم ہونا تھا۔ گوش ہوش سے سنو کہ خود خدا نے اپنی وحی سے مجھے مخصوص کیا ہے اور اگرچہ میں آپ لوگوں کو ایک معمولی انسان دکھائی دیتا ہوں لیکن یہ ایک سچی بات ہے کہ احمدیہ قوم کے مخالفین کے مقابلہ کے لئے الہاماً میں مامور کیا گیا ہوں دیکھو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ خود خدا نے مجھے یوسف قرار دیا ہے اور میرا نام دین کا چراغ اور بشیر بھی رکھا ہے۔ میرے اس دعوے پر غور کرو کہ میں ہی وہ موعود غلام حلیم ہوں جس نے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مرحوم کا قائم مقام ہونا تھا۔ اور جس طرح مبارک احمد چہارشنبہ کے روز پیدا ہوا اسیطرح یہ عاجز بھی عید کے دن[1] چہارشنبہ کو چوتھے پہر پیدا ہوا جبکہ چراغ بھی روشن کئے گئے۔ دلائل صحیحہ اور براہین قاطعہ سے عقلمند لوگ ہمیشہ فائدہ اٹھایا کرتے ہیں لیکن واقعات حقہ ایک ایسی چیز ہے جہاں ہر خاص و عام کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس اشتہار میں اتنا لکھتا ہوں کہ میرے خدا نے مجھے ایسی والدہ مکرمہ کے پاک بطن سے پیدا کیا جس کو سخت مایوسی اور نومیدی کی حالت میں مسیح نفس بچے کی خوشخبری

[1] ۱۵ جولائی ۱۸۸۶ء

لی اور جس کے ہاں میرے بعد صرف تین ہی بچے پیدا ہوئے اور اس طرح سے الہام الٰہی کے ماتحت تین کو چار کرنے والا مجھے قرار دیا گیا۔ عورتوں پر فریفتہ ہونے والے نفسانی لوگ جو قرآن کریم سے چار عورتوں تک سے نکاح کرنے کا نہ صرف جواز بلکہ حکم نکالا کرتے ہیں[1] ان کو وحی الٰہی تین کو چار کرنے والا سے بدرجہ اولےٰ تسلیم کرنا پڑے گا۔

اے احمدی قوم کے بزرگو میں جو خدا کی قدرت اور رحمت کا ایک کرشمہ ہوں اُس کے فضل اور احسان کا ایک نشان ہوں۔ احمدیت کی فتح اور ظفر کے لئے جو بطور ایک علم کے ہوں میرے ساتھ ہو جاؤ اور خدا کی پیشگوئیوں کی تکذیب نہ کرو۔ کوئی ایک اخص آدمی احمدی جماعت میں سے پیش کرو جس کو مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ایسا سارٹیفکٹ دیا ہو جس کا یہ خلاصہ ہو کہ مسیح موعود (مرزا) نے تو اپنے بعض الہامات کو پہنچانے میں غلطی کی ہو لیکن اُس مصلح موعود نے اس غلطی کی اصلاح کی ہو اور خود مسیح موعود نے عالم رویا میں اُسے بتلایا ہو کہ فلاں فلاں غلطیوں کی جو درستی کی گئی ہے تو وہ بالکل صحیح ہے۔ ایسے ہی وہ بابرکت موعود دعوے سے پہلے رویائے صادقہ اور سچے الہامات میں صاحب تجربہ بھی ہو۔ اور مسیح موعود کا وہ سچا غلام ہو۔ اُس کی باتیں سچی اور اُس کے دعاوی باد لائل ہوں۔ پس اے وے لوگو جو میرے دعاوی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں۔ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح بن مریم کی طرف سے ایک پیشگوئی ع درج ہے وہ احمد رسول اللہ صلعم صرف صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) جری اللہ فی حلل الانبیاء ہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جس ایک ذکی غلام کے حق میں اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ر فروری ۸۶ء میں پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ موعود یہی راقم الحروف ظہیر الدین نام ہی ہے۔ الخ

**اہلحدیث** - ہم تو اس الہامی مذہب کو ابتداہی سے سمجھنے سے قاصر ہیں تو اب کیا سمجھینگے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی کم علمی کا اعتراف کر کے یہ سب کچھ قادیانی مشن کے سپرد کیا جائے سچ

محتسب را درون خانہ چہ کار

[1] قادیانی خلیفہ ثانی کی طرف اشارہ ہے (اہلحدیث)

# بے انصافی کی حد ہو گئی

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ میں نے اپنے اہل حدیث بھائیوں کو جو کسی خاص وجہ سے مجھ سے بغض للہ رکھتے ہیں (اللّٰہ اعلم بالصواب اد عبادہٖ) اہلحدیث ۹ر جنوری میں اعلان کیا تھا کہ میرے ساتھ مجلس خاص میں فیصلہ کر لیں جس کی صورت یہ لکھی تھی کہ محدود صاحبان کسی مکان میں بیٹھکر گفتگو کریں جو مع فیصلہ منصف صاحبان شائع کیجاویگی۔ اُس گفتگو میں چار صاحب جو واقع میں بحکم قولی کبری اس نزاع میں بہت بڑا حصہ رکھتے ہیں مخاطب تھے۔ امرت سر میں مولانا احمد اللہ صاحب فقط۔ بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب۔ پرنام بٹ (مدراس) میں مولوی فقیر اللہ۔ راولپنڈی کے قاضی عبد الاحد۔ میں نے لکھا تھا اگر یہ مجلس امرتسر میں ہو تو اس مجلس کے انتظام کا ذمہ وار میں ہوتا ہوں جس میں زیادہ سے زیادہ بیس آدمی اہلحدیث جماعت کے شریک ہونگے غیر اہل حدیث اور کوئی ایسا شخص جس کی شرکت سے فتنہ و فساد کا خطرہ ہو شریک نہ ہو گا

ہمیں اعتراف ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سوا کسی کو اس مقابلہ کے لئے ہمت نہ ہوئی جناب موصوف نے اپنا معاملہ الگ کر کے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ کو منصف مانا جن کا فیصلہ عنقریب شائع ہو گا انشاء اللہ۔

افسوس اَور علماء کو ایسی صاف اور انصاف کی راہ پر چلنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو یقین ہے کہ جونہی کوئی مجلس امن امان کی ہوئی تو بس ان کے دعوے پر پانی پھرا۔ اس لئے مولوی احمد اللہ صاحب نے بمشورہ اُن لوگوں کے جن کو کبھی وہ **اِخوان الشیطان** کا معزز لقب دیا کرتے تھے یہ اشتہار دیا کہ مباحثہ کھلے میدان میں ہو اور پندرہ روز تک ہو اور یومیہ پانچ گھنٹے ہو اور صرف تقریری ہو اور منصف مولانا محمود الحسن صاحب حنفی دیوبندی ہوں وغیرہ۔

یہاں کونسی گولیاں کھیلا ہوا تھا جو نہ کرتا چنانچہ ۲۶ر فروری کے اہل حدیث میں میں نے ان سب شرائط کی منظوری دی۔ مگر اتنا لکھا کہ چونکہ ان شروط پندرہ روزہ وغیرہ کے آپ لوگ مجوز ہیں۔ میرے تو منشار کے خلاف ہیں اس لئے آپ ہی اس جلسہ کا انتظام کریں۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی اس لئے منصف کا درمیان میں ہونا ضروری ہے پس منصف کو بھی آپ لوگ ہی بُلا دیں۔ بعد انتظام میں حاضر ہو جاؤنگا۔

ناظرین یہ سُنکر ہمہ حیرت ہو نگے کہ فریق ثانی اپنی کمزوری کو اس قدر محسوس کرتا ہے کہ جلسہ عام اور اُس کے جملہ لوازمات کی خواہش تو وہ کرے اور انتظام میرے سر رکھے۔ کہتے ہیں کہ نہیں جلسہ بھی عام ہو اور انتظام بھی تو کرو۔ اسپر **بعض** مولانا وادلانا کہتے ہیں! ہم جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ ثناء اللہ کبھی ہمارے سامنے نہ آئیگا کیونکہ اس کی نیت نیک نہیں۔ اے **مولانا!** اُس وقت کو یاد کرو جب ہم اور تم خدا کے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہونگے بلکہ آتینہ یوم القیامۃ فردا کیا اُس عالم الغیب کو بھی یہی جواب دو گے۔ آہ افسوس ان لوگوں نے دین اور خدا کو اپنے ہاتھ کا ایک کھلونا سمجھ رکھا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں امن امان کی مجلس ہو تو ان لوگوں سے فیصلہ ہونا پانچ منٹ کا کام ہے۔ یہ روز روز کی چخ چخ اتنی ہی دیر ہے جب تک یہ لوگ سامنے نہیں آتے ورنہ جتنے پانی میں یہ لوگ ہیں اور جو ان کا دم خم ہے میں خوب

ahmadimuslim.de

جانتا ہوں۔

غضب خدا ایک مسلمان کو جو نماز روزہ اور دیگر احکام شرع کی پابندی کرتا ہے پھٹے منہ سے دجال ملحد، زندیق اور کیا نہیں کیا کہے جاتے ہیں۔ اور جب اس کا ثبوت مانگو تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اے بندگانِ خدا! خدا سے ڈرو۔ سنو! مالک کا فرمان ہے:۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ
(جو کچھ تم بولتے ہو سب لکھا جاتا ہے)

اور سنو!

كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ (چھوٹا بڑا سب لکھا جاتا ہے)

پس اگر آپ لوگوں کو ان آیات پر ایمان ہے اور میرا خیال ہے کہ ضرور ہے تو اہل علم کی مجلس میں میرے ساتھ گفتگو کر کے جلدی فیصلہ کرلیں ورنہ یاد رکھیں میں بھی اب تہیہ کر چکا ہوں کہ آپ لوگوں کا پیچھا نہ چھوڑونگا۔ تاوقتیکہ آپ لوگ مجھ سے فیصلہ نہ کرلیں یا فتنہ پردازی سے منہ نہ بند کریں **سنو** میں اپنا ما فی الضمیر پھر سنائے دیتا ہوں آپ لوگ جو مجھکو ملحد، زندیق وغیرہ کہتے ہیں اس کی مجھے تو اتنی بھی پروا نہیں جتنی گرمی میں مکھیوں کی ہوتی ہے کیونکہ میرا معاملہ میرے خدا سے ہے مگر آپ لوگ چونکہ اس بہانہ سے قومی تحریکات میں روڑا اٹکانا چاہتے ہیں گو آج تک بفضلہ تعالےٰ آپ لوگ اس میں سراسر ناکام رہے اور آئندہ بھی رہینگے انشاء اللہ۔ اسلئے میں بادل ناخواستہ آپ لوگوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ **اصول محدثین** کو ملحوظ رکھکر خاص مجلس اہل علم میں مجھ سے گفتگو کر لو جس کی تفصیل میں ۲۹ جنوری کے اہلحدیث میں لکھ چکا ہوں۔

**ایک اور طریق** بھی آپ لوگوں کو سنا دوں گو میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ کسی طرح میرے سامنے نہ آوینگے کیونکہ آپ لوگ مسجدوں کے ممبروں پر فتوی لگانا جانتے ہیں میدان کے سپاہی نہ آپ کبھی ہوئے نہ ہو سکتے ہیں۔ سنو!

تین اہل فہم اور صاحب دیانت اس امر کے لئے منصف ہوں کہ فیصلہ کی صورت کیا ہو۔ چند صورتیں میں لکھکر پیش کروں جو مجھے منظور ہوں اور چند تجاویز آپ لوگ پیش کریں۔ جس صورت کو منصف صاحبان منظور کریں اس طریق سے کارروائی ہو ایک منصف میری طرف سے ایک آپ لوگوں کی طرف سے تیسرا مسلم الطرفین خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم جس کو دونوں فریق مان لیں یہ آپ لوگوں کا اختیار ہے کہ گفتگو کی جو صورت یہ منصف صاحبان بالاتفاق یا بکثرت رائے بتلاویں اُس پر گفتگو کر کے اصل مسئلے کے فیصلے کے لئے بھی انہی کو حکم مانیں یا کسی اور کو تبدیل کریں۔ یہ سب اقرار نامہ پہلے ہو جاویگا۔ مقام گفتگو اور فیصلہ امرتسر لاہور ہو یا دہلی جہاں آپ لوگ چاہیں میں حاضر ہو سکتا ہوں۔ آب میں دیکھونگا کون مرد میدان میرے سامنے آتا ہے۔ میرا دعوے ہے کہ آپ لوگ ہرگز نہ آوینگے خدا کرے میرا دعوے غلط ثابت ہو اور آپ لوگ آویں اور روز آئے دن کا فساد مٹ جائے انہ علی کل شئ قدیر و بالاجابۃ جدیر۔

اس تجویز میں میرے مخاطب وہی حضرات ثلاثہ ہیں جو اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں تھے۔ چوتھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے اُن کا معاملہ مسئلہ منصف تک پہنچ چکا ہے جو عنقریب فیصل ہو جائیگا انشاء اللہ۔

ان اصحاب ثلاثہ کے سوا میں اور کسی صاحب کو سردست نہ دعوت دیتا ہوں نہ جواب دونگا جس کی وجوہات خود ظاہر ہیں کہ یہی تین صاحب ہیں جن کی وجہ سے فساد ہے۔ امرتسر میں مولانا احمد اللہ صاحب کی وجہ سے ہے۔ بیرونجات میں کچھ ہے تو قاضی عبدالاحد اور مولوی فقیر اللہ کی تحریرات کی وجہ سے گو قریب العدم اس لئے میں بھی ان تینوں ہی کو سردست دعوت فیصلہ دیتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ تینوں حضرات اپنے دعوے میں کہاں تک سچے ہیں۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

## مُسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

مسافر آگرہ نے اپنے اخبار میں ہمکو مباحثہ کے لئے چیلنج دیا تھا جس کو منظور کرتے ہوئے ہمنے الفضل میں ایک تجویز پیش کی تھی کہ مسافر آگرہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے بہم صادق ہونے پر جو ہمارا مناظرہ ہو وہ الفضل اور مسافر آگرہ میں چھپتا جائے۔ طرفین جو دلیل دیں وہ اپنی مذہبی کتب سے دیں۔

(۱) مسافر آگرہ نے ۱۱ راپریل کے پرچہ میں لکھا ہے کہ مناظرہ کی کارروائی مسافر آگرہ میں نہیں چھپے گی۔ دوم پریذیڈنٹ تین منظور ہیں مگر وہ کسی مستند و بھی تاریخی علمی حوالے کو کاٹ نہیں سکینگے۔ سوم اپنی اپنی الہامی کتاب سے دلیل دینی ضروری نہیں بلکہ جملہ عقلی و نقلی ثبوت دینے کا اختیار ہوگا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ بذریعہ اخبار مناظرہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ البتہ دوسرا طریق مسافر آگرہ نے یہ پیش کیا ہے جو اس کی عین خوشی ہے اور وہ یہ ہے:۔

آپ خود ہمیں جملہ ذمہ داری اپنے سر پر لیکر اپنی مجلس میں بلائیں۔ یا جہاں ہم آپ کو مدعو کریں ہماری جملہ ذمہ داری پر آپ تشریف لانا گوارا فرماویں۔

سو ہمیں یہ بھی منظور ہے۔ ہم جہاں آپ چاہیں آنے پر آمادہ ہیں۔ آپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مناظرہ کی اجازت لیکر بھجوا دیں۔

(۱) پریذیڈنٹ تین ہونگے۔ ایک آریہ ایک احمدی اور ایک طرفین کا مسلّم۔

(۲) ہماری مستند کتابیں صرف قرآن شریف اور صحیح بخاری ہیں اور لغت کی معتبر کتاب بس۔ اسی میں سب تاریخ بھی آجائیگی۔

(۳) مباحثہ تحریری ہوگا اور فریقین کی تحریریں حاضرین کو سنا دی جائینگی۔

پہلے روز ہم مدعی ہیں۔ دوسرے روز آپ ویدوں کے الہامی ہونے کا پرچہ دیں۔ ہم جواب دینگے۔ پھر آپ جواب الجواب۔ تاریخ مقررہ سے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت اور مقام مباحثہ سے بواپسی اطلاع دیں۔

ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جو دعوے کیا جاوے وہ بھی اپنی الہامی کتاب سے اور جو اس کی دلیل دیکھا دیں

ahmadimuslim.de

وہ بھی اسی الہامی کتاب سے اس کے یہ معنے نہیں کہ مثلاً ہم قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ دیں اور کہیں کہ چونکہ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اس لئے مان لو بلکہ یہی مراد ایسی عقلی یا نقلی دلیل پیش کرنا ہے جو خود اس الہامی کتاب نے پیش کی ہو۔ پس اس کا التزام آپ کو کرنا پڑیگا کیونکہ اگر اس مذہب کا قائمقام اپنے ذہن سے کوئی دلیل پیدا کرکے دیتا ہے تو وہ اس مذہب کا قائمقام نہیں بلکہ وہ تو بجائے خود مدعی ہے۔ اور آپ اپنی مستند کتب سے قبل از مناظرہ اطلاع دیں۔

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

**اہلحدیث**۔ مسافر آگرہ نے سمجھا تھا کہ اسلام میں اہلحدیث اور احمدی فرقے ایسے مخالف ہیں جیسے ہندوستان کے راجہ سلطان محمود مرحوم کے زمانہ میں تھے جن کی مخالفت کی وجہ سے سلطان ممدوح کو آسانی سے کامیابی ہوئی تھی۔ مگر اس کو پہلے بھی اور اب بھی تجربہ ہو گیا ہوگا کہ اسلام کے یہ دو فرقے باوجود سخت مخالفت کے اس حدیث کو نہیں بھولے جس کے الفاظ یہ ہیں ہم يد على من سواهم اس لئے یہ دونوں بفضلہ وتوفیقہ یک جہتی سے تمہارے سامنے ہیں۔

ہمارے خیال میں ایک آسان تجویز ہے جس میں نہ اجازت کی ضرورت نہ کسی طرح کی الجھن۔ بحث چونکہ تحریری ہوگی اس لئے فریقین کے محدود آدمیوں کی دعوت کا فخر دفتر اہلحدیث کو حاصل ہو۔ سب قسم کی راحت کے سامان مہیا کئے جاوینگے۔ اور مناظرہ کی شرائط جو دونوں میں فیصل ہونگی ان پر عمل ہوگا۔ خادمان دفتر ہذا کو بجز خدمت فریقین کوئی خاص دخل نہ ہوگا۔ دونوں صاحبوں سے امید ہے اس کی منظوری سے جلدی اطلاع دینگے۔

ہم ایڈیٹر الفضل کی اس تجویز کی تحسین کرتے ہیں کہ ہر فریق وہی دعوے کرے جو اس کی الہامی کتاب نے کیا ہو۔ اس کی ایک مثال ہم دیتے ہیں تاکہ مسافر کو الجھنے کا موقعہ نہ رہے۔ قرآن یا وید الہامی ہیں ان دونوں کتابوں نے الہامی ہونے کا خود دعوے کیا ہے؟ کیا ہو تو انہی الفاظ میں پیش ہونا چاہیئے۔ تشریح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں۔

الہامی ہونے کی دلیل جو خود ان کتابوں نے دی ہو وہ پیش ہونی چاہیئے اس کی شرح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں۔ نجات کا وعدہ کیا ہو؟ ان کتابوں کے اصلی الفاظ میں دکھانا چاہیئے وغیرہ۔ ہم باور نہیں کر سکتے کہ کوئی مذہبی مناظر اس طریق سے انحراف کریگا۔ قرآن تو خود اس قسم کے مناظرہ کا بانی ہے۔ حکماء اسلام میں علامہ ابن رشد نے اس طریق کی زیادہ اشاعت کی ہے رحمہ اللہ۔

مسافر کو ہم سے مناظرہ کرنا منظور ہو تو ہم خود بھی حاضر ہیں۔ تحریر کے لئے فی پرچہ ۱۵ منٹ ہونگے یہ ہماری ضروری شرط ہوگی۔

## مدرسہ احمدیہ آرہ کی پرانے طلبا کی انجمن

جناب ایڈیٹر صاحب زاد لطفہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ایک مختصر مضمون جناب کی خدمت میں ارسال ہے امید ہے اپنے اخبار میں شائع کرکے ناچیز کو شکریہ کا موقع دینگے۔

۹ اپریل کے اخبار اہلحدیث میں یہ دیکھکر کمال مسرت ہوئی کہ آرہ کے سالانہ جلسہ میں ایک غیر معمولی تحریک پیش ہوئی کہ طلباء قدیم کی ایک انجمن قائم کی جائے۔ چنانچہ یہ تحریک باتفاق آراء منظور ہوکر سردست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب ناظم مقرر ہوئے۔

فی الحقیقت یہ تحریک نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے۔ اس انجمن کے قیام سے مدرسہ مذکور کی مالی و انتظامی حالت بہتر، مدرسہ کے اغراض و مقاصد کی اشاعت و فارغ التحصیل طلباء و موجودہ طلباء میں اخلاق، اتفاق و اتحاد قائم ہو سکتا ہے اسلئے میری ذاتی رائے ہے کہ دنیا کی دیگر انجمنیں یا اولڈ بوائز ایسوسی ایشنز جس باقاعدگی سے چلتی ہیں اسی پیمانہ پر اس کی بھی بنیاد رکھی جائے نہ کہ صرف چند مقامی طلبائے قدیم کی انجمن ہو۔ لہذا ناظم صاحب کو چاہیئے کہ پہلے اخبار کے ذریعہ اور مدرسہ کے داخلہ رجسٹر سے پتہ معلوم کرکے تمام طلبائے قدیم کو اطلاع دیں اور اس کا افتتاحی جلسہ کرکے (جس میں اکثر طلبائے قدیم موجود ہوں) انجمن کی بنیاد رکھیں اغراض و مقاصد پر بحث کریں اور قواعد و ضوابط مرتب کریں بعدہ انجمن اپنی کارروائی شروع کرے۔

مجھے سخت حیرت ہے کہ اس تحریک کو پاس ہوئے عرصہ گزر گیا مگر ناظم صاحب کی کم توجہی سے اب تک یہ نہ معلوم کرسکا کہ بالفعل انہوں نے اس کے قیام و اخراجات کا کیا انتظام کیا۔ سالانہ جلسہ میں کن اغراض و مقاصد (اگرچہ مجملاً اخبار میں ذکر تھا) کی بنا پر یہ تحریک ہوئی۔ موجودہ وقت میں کن اصول پر چلا رہے ہیں اور قواعد و ضوابط کے مرتب کرنے کی کیا صورت اختیار کی ہے یا کرنے والے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب اس پر کافی روشنی ڈالیں گے تاکہ تمام طلبائے قدیم کو رائے دینے اور ہر طرح سے مدد پہنچانے کا موقع ملے۔

(سید عبد الباری اسسٹنٹ سکرٹری محمدن لائبریری ملتان)

## مذاکرہ علمیہ نمبر ۱

(مورخہ ۱۶ ربیع الاول)

اس میں شک نہیں کہ آیہ کریمہ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الخ میں بموجب ترکیب نحوی کے بظاہر سخت اشکال معلوم ہوتا ہے جس کو جناب ایڈیٹر صاحب نے صاف بھی کردیا ہے جسکا جواب بچند وجوہ دیا جاسکتا ہے لیکن یہ قلیل البضاعت حسب قول واقتد با ضعفہم تمام اقوال کو قلم انداز کرکے صرف چند قول جو نہایت مختصر اور سہل الفہم ومتبادر الی الذہن ہے لکھکر ہدیہ ناظرین کرکے دعائے خیر کا امیدوار رہا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

ahmadimuslim.de

جب لفظ اَلَّا تُشْرِكُوا کے اَنْ کو ناصبہ کہا جائیگا تو لا تشرکوا محل نصب میں ہوگا ساتھ علیکم کے معنے یہ ہوگا کہ آؤ پڑھوں میں وہ چیز کہ حرام کیا تمہارے ربنے، یہاں تک قطع کلام ہوگیا۔ بعد ازاں کہا گیا علیکم الا تشرکوا بہ شیئا معنے لازم پکڑو یہ کہ نہ شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یا الا تشرکوا کو ماحرم سے بدل کہا جائے یا جر بتقدیر لام کہا جائے یعنی لئلا تشرکوا لیکن جس حالت الا تشرکوا کو ما حرام سے بدل کہا جائیگا۔ اُس حالت میں لا کو زائد ماننا ہوگا جیسا کہ لا زائد ہے بیچ آیہ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ اور لئلا یعلم کے۔ اور جب ان کو مفسرہ کہا جائیگا کما اختارہ صاحب الجلالین دجمل تو الا تشرکوا معنے میں ای لا تشرکوا کے ہوگا یعنی ماحرم میں جو کچھ ابہام یا احمال پایا جاتا تھا اُس کو ان مفسرہ نے تغیر کر دیا اور باقی مفعول کے معنے منقلب نہ ہونے کا یہ جواب ہے کہ جتنے وارد ہوئے اوامر ساتھ نواہی کے اور فعل تحریم اُسپر مقدم ہوا۔ اور شریک ہوئے اوامر اور نواہی داخل ہونے میں نیچے حکم تحریم کے معلوم ہوئی یہ بات کہ تحریم راجع ہے طرف اضداد اس کے۔ اور وہ اضداد اسائت الی الوالدین اور بخس الکیل اور ترک العدل فی القول وغیرہ ہے یعنی ان سبکو حرام کیا اور اوامر کے عطف میں بھی دو احتمال ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اوامر یعنی اوفوا الکیل والمیزان وغیرہ نہیں ہے۔ معطوف اوپر مناہی کو جو قبل اُس کے ہے تاکہ لازم ہو کھینچنا تحریم کا اوپر اُسی مناہی کے بلکہ وہ معطوف ہے اتل ماحرم پر۔ یعنی حکم کیا اُن لوگوں کو پہلے ساتھ ایک امر کے جو ترتیب ہوا اوپر اس کے حکم مناہی کا پھر حکم کیا اُن لوگوں کو دوسری مرتبہ ساتھ چند اوامر کے۔ یہ معنی نہایت واضح ہیں۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اوامر معطوف ہے اوپر مناہی کے اور داخل ہے نیچے ان تفسیریہ کے اور یہ مجموعہ ہوگا اوپر تقدیر محذوف کے ایسا محذوف کہ ہوگا ان تفسیر کرنے والا واسطے اُس کے اور واسطے اس منطوق کے جو قبل اسکے ہے

جو دلالت کیا اوپر حذف اُس کے تقدیر عبارت مآ امرکم بہ ہے پس حذف کیا اُس کو یعنی ما امرکم بہ کو واسطے دلالت کرنے ماحرم کے اوپر اسکے اس واسطے کرنے ماحرم ربکم علیکم کا ما نہاکم ربکم عنہ ہے۔ پس معنے یہ ہوئے تعالوا اتلو ما نہاکم ربکم عنہ وما امرکم بہٖ یعنے آؤ پڑھوں میں وہ چیز کہ منع کیا تمکو تمہارے رب نے اُس سے اور وہ چیز کہ حکم کیا تملوگوں کو ساتھ اُس کے۔ اور اس معنے میں کسی کا خلاف نہیں ہے ھذا ما ظہر عندی من الکتاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

(حررہ محمد بشیر الدین دیناجپوری ارجھو گاوں۔ مدرسہ پوسٹ ہمت آباد)

**ایڈیٹر**۔ میعاد ختم ہونے سے مذاکرہ ہذا ختم۔ اس کے ساتھ ہی نمبرہ بھی ختم۔ نامہ نگاران اپنی تحریرات پر تاریخ قمری ضرور لکھا کریں تاکہ ترتیب دینے میں ان کے تقدم تاخر کا لحاظ رہا کرے ✦

## گردشِ زمانہ

(از شیخ ہدایت اللہ صاحب سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

ابتدائے آفرینش سے ہی یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ جوں جوں زمانہ بدلتا جاتا ہے زمانے والوں کے خیال وافعال بھی بدلتے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کی قدیم کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے رشی مہا رشیوں نے دیوتاؤں کی نذر میں گائے بھینسوں کی قربانی کی۔ بعدہٗ اُن کے پیرووں نے گائے کا ذبح کرنا تو الگ رہا ہر قسم کے جانور کا ماس کھانا بڑا پاپ تصور کیا۔ جاماسپ اور زرتشت نے انسان وجہان کی قسمت کا فیصلہ ستاروں کے ہاتھ میں دیا اور ان کی گردش سے ہر ملک کے ہزارہا سال مستقبل کے زائچے بنا ڈالے مگر حال کے سائنس والوں نے زمین کی طرح انہیں بھی ایک مٹی کا ڈھیر تصور کیا جو کہ انسان کے مقصد سے الگ ہونے کے بجز اپنی ذات وما فیہا سے بھی بے خبر ہیں۔

جمشید، رستم، اسفندیار، سلیمان، رامچندر، راون، راجہ اندر، امیر حمزہ، وغیرہ نے برسوں دیو پریوں سے جنگ کی کبھی فتح پائی اور کبھی شکست۔ پریاں ان پر عاشق ہوئیں اور اپنے مشہور مسکن کوہ قاف میں لیگئیں ان کے ساتھ نکاح کیا اولاد بھی پیدا ہوئی برسوں ان میں رہے روز کھاڑا ہوا اور ان کا ناچ رنگ دیکھا گیا۔ دیووں نے رشک کھا کر انہیں زیر کرنا چاہا مگر زک پائی۔ غرضیکہ ان کی زندگی کے تعلقات اگر پہلے انسانوں کے ساتھ تھے تو پیچھے دیو پریوں کے ساتھ۔ مگر حال کے سیاحوں، انجنیروں اور محققوں نے کوہ قاف کا چپہ چپہ کھوند مارا۔ بحر و بر کو بالشت بالشت چھان ڈالا لیکن نہ تو وہ خوب صورت رشک حور پرندہ ملا اور نہ وہ بدصورت دہشتناک حیوان۔ خدا جانے پریاں کیسے تیز پرواز پر لگے اور وہ اُڑ کر کون سے آسمان میں چلی گئیں۔ دیووں کو کیسے آہنی نوکدار پاؤں ملے اور وہ چھید کر کون سی زمین میں جا گھسے۔ محققین بھی جب تحقیق کرتے ہار گئے تو کہدیا کہ یہ قصے ہی سراسر لغو اور لچر ہیں۔ مگر جب (چوں نباشد چیز کہ مردم نگویند چیزہا) کے مقولہ کو دیکھا تو کہدیا کہ کوہ قاف کی خوب صورت عورتیں پریاں۔ اور حبش کے بدصورت آدمی دیو ہیں۔ مگر سابقہ دیو پریاں ایسے نابود ہی کے گڑھے میں گاڑ دیئے گئے گویا کہ ہما یا عنقا سیمرغ کی طرح ان کا بھی محض نام ہی نام ہے در اصل کوئی مخلوق نہیں ہے۔

ستاروں کے سکونت پذیر دیوتاؤں نے جاپان ہند وچاپڑیا وغیرہ میں صدہا سال حکومت کی اور اپنی خود مختاری میں ان کے ساکنان کو غلہ بارش، ہوا اور رزق وغیرہ دیا بعضوں سے خفا ہوئے تو ان کی روزی بند کر دی اور ملکوں کے ملک تباہ کر دیئے اور ستارہ اقبال بر فلک ہویدا ہوا۔ غرضیکہ ان دنوں میں سورج، چاند، مریخ، عطارد، زہرہ وغیرہ میں دیوی دیوتے جلوہ فرما کر تمام دنیا میں حکومت کرتے تھے جن سے تمام مخلوقات ترساں و لرزاں تھی۔ مگر نہ معلوم اب وہ سڑکیں ٹوٹ گئیں یا وہ

سلہ دیکھو تاریخ قدیم ہندوستان مصنفہ مسٹر دت (ایڈیٹر)

شاہراہ بند ہوگئے جن سے کہ دیوی دیوتے اس دنیا میں اترتے تھے اور فرماں روائی فرماتے تھے۔ یا کسی دیوی کی حمایت میں تمام دیوی دیوتے مقتول ہوکر ان اقوام کے ساتھ ہی مدفون ہوگئے۔ سورج چاند ستارے۔ بارش ہوا وغیرہ اسی طرح قائم ہیں۔ لیکن صدہا سال گزر گئے کوئی دیوی دیوتا اس دنیا میں نہ آیا اور محکوم مخلوق کو اپنی حاکمی نہیں جتلائی۔ جب بھی کوئی تکلیف ہوئی تو دنیا نے مدتوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھا کہ ابھی کوئی دیوی دیوتا آکر تسکین وتسلی دیگا لیکن جب صدہا سال تک ناکامی کا منہ دیکھا اور دیوتاؤں کی طرف سے جنہیں خفتہ اند والا معاملہ رہا تو کہنا پڑا کہ ان اقوام کی روایات غلط ہیں یا ان کے خیالات کمزور۔

افلاطون و ارسطو کا فلسفہ جس کے نیچے ایک دنیا سرخم کئے ہوئے تھی جو کچھ وہ کر گئے یہی کر گئے اور ان کا تجربہ بے نظیر تجربہ ہے جس کا خلاف نہ ہوگا جبتک کہ دنیا قائم رہیگی۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ بجز چند امور کے ان کے تمام تجربے بے سود ثابت ہوئے جن کا ہونا اور نہ ہونا مساوی ہے۔

ان جیسے تجربات سے ثابت ہوگیا کہ یہ ایک ناممکن امر ہے کہ زمانہ گردش کرے اور زمانہ والوں کے خیالات گردش نہ کریں۔ لہذا یہ کہنا پڑیگا کہ کوئی سائنس سائنس نہیں ہے کوئی تجربہ تجربہ نہیں ہے اور کوئی قاعدہ ایسا قاعدہ نہیں ہے جس کے خلاف نہ ہو۔

علیٰ ہذا القیاس زمانے کی اس لازمی گردش میں اسلام بھی چکرا رہا ہے۔ اس سفید دودھ سی ریشمی چادر پر جو دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں نے نہیں لا کر دی تھی بہت سے دھبے لگ گئے ہیں لیکن خیال رہے کہ اور چادروں کی طرح گہرے گاڑھے کے پیوند نہیں لگے محض کچے رنگ کے نشان ہیں جسے ہماری کوشش چادر کو دھوکر پھر اپنی صورت پر لا سکتی ہے لیکن اگر اسے اسی حالت پر چھوڑ دیا گیا تو اور چادروں کیطرح ایکدن اس کے بھی خدانخواستہ ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائیںگے بقول سعدی ؎

سرِ چشمہ باید گرفتن بہ میل
چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

انسان جب کسی برے یا بھلے کام کا عادی ہوجاتا ہے تو اس کا چھوڑنا انسان کو بہت محال معلوم ہوتا ہے۔ مگر جو امور کہ اس کو موروثی ملتے ہیں اور وہ ان پر عامل رہتا ہے تو وہ اس کے لئے بالکل فطرتی ہی بنجاتے ہیں اور ان کا ترک کرنا مشکل کیا عموماً ناممکن ہوجاتا ہے اس کی روش خواہ کیسی ہو لیکن وہ اسے بہت بھلی معلوم ہوتی ہے وہ اپنی چال میں نکتہ چینی سے بہت کم کام لیتا ہے اور اگر لیتا ہے تو دلپر نہایت جبر کرتا ہے لہذا اسے بہت جلد عنان خیالات پھیرنی پڑتی ہے پھر جب اس طرف سے ناکامی کا منہ دیکھتا ہے تو دلی الجھن مٹانے کے لئے اپنی بدترین روش کے ثبوت میں نیک ترین دلائل کا متلاشی ہوتا ہے اور یہاں بالکل ضعیف دلائل بھی اس کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ووافی ہوتے ہیں اور یہی ایک پورا باعث ہے جو کہ عموماً انسانوں کو چاہِ ظلمت سے بالکل باہر تو کیا ایک انچ بھی مشکل سے سرکنے دیتا ہے اس کو وہ شخص جو اس کی روش کے خلاف ہو بہت برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور اس کی فطرت کے خلاف ہوتا ہے اسے اس کی نصیحت خواہ کتنی ہی نیک ہو بہت بُری معلوم ہوتی ہے اور وہ اسی طرح ظلمات در ظلمات میں اپنی عمر کو تمام کردیتا ہے اس شخص کو جو قرآن واحادیث اور مسلمانان حال کی روش پر نظر کریگا تو اسے ان کے مابین بہت پورا تفرقہ معلوم ہوگا اس کو معلوم ہوگا کہ مسلمان پنج مستقر سے بہت دور ہٹ گئے ہیں۔ اس کو معلوم ہوگا کہ بہت سے امور قبیحہ حسن بنادئے گئے ہیں۔ اور بہت سے شرعی امور کو گناہ سمجھا گیا ہے۔ پھر سب طرح یہ معلوم ہوگا کہ فاعل اپنے افعال پر باوجود سخت اختلاف کے کس قدر نازاں و مضبوط ہے۔

اگر یہاں اسلام کے ہر فرقہ کی روش الگ الگ بیان کرکے اثبات بھی دئے جاویں تو وہ ایک بہت بڑی ضخیم کتاب کی صورت اختیار کرے گی۔ لہذا یہاں ان اعمال کا ذکر کیا جاویگا جنہیں عوام مسلمان بڑے ذوق شوق سے ان کو ... شرعی سمجھکر عامل ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

مسلمانوں کی اس تبدیلی میں بہت سا حصہ علمائے اسلام کا بھی ہے جس کی چند وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ مروجہ امور عموماً علما کے نزدیک چنداں خارج نہ سمجھے گئے۔ دوم جنہوں نے سمجھا بھی انہیں بخوف بدنامی خلل انداز ہونا دشوار معلوم ہوا۔ سوم نیم ملاؤں نے اپنے الے تللے اڑانے کے لئے جہاں تک ہوسکا تمام امور جائز کر دکھلائے مگر اس میں وجہ اول کا میرے خیال میں زیادہ حصہ ہے۔

(باقی آئندہ)

## سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال

از جناب مولوی محمد انصاری صاحب انصاری مقام دیوریہ ضلع گورکھپور

اہلحدیث مورخہ ۵ فروری میں جناب مولوی صاحب کی ایک تحریر نکلی تھی جس کا عنوان تھا "سوامی دیانندجی کی فلاسفی" اس میں آپ نے بڑی قابلیت سے اپنا دعوے ثابت کیا تھا مگر ایک مقام یعنی صفحہ ۷ کے نیچے حاشیہ پر میں نے مولوی صاحب موصوف کو توجہ دلائی تھی کہ دنیا اور سلسلۂ دنیا الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ سلسلۂ دنیا کے ابطال پر قلم اٹھا دینگے۔

آج جو مضمون مولوی صاحب کا درج ہوتا ہے یہ اس نوٹ کی تعمیل ہے۔ یہ اس تنبیہ کا اثر۔ امید ہے ناظرین اس مضمون کو غور سے پڑھینگے کیونکہ اس میں نقل کے علاوہ عقل کو بھی دخل ہے اس لئے یہ مضمون قابل غور ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے مضمون کا عنوان تھا "سوامی دیانندجی کی فلاسفی" اس میں شک نہیں کہ سوامی جی نے سلسلۂ دنیا کے ساتھ دنیا کو بھی ازلی مانا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب میں کہ کہیں دنیا کا آغاز ہے

ahmadimuslim.de

یا انہیں صاف یہ تحریر فرمایا ہے کہ نہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۹۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نفس دنیا کی ازلیت کے بھی قائل ہیں جبھی تو اس کے آغاز سے انکار ہے اگر آریہ دوست دنیا کو غیر ازلی اور صرف سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں تو ہمارے دلائل کو بغور ملاحظہ فرمائیں تعجب ہے کہ سوامی جی نے اپنے مسلمہ اصول کے خلاف* دنیا اور اس کے سلسلہ کو بھی انادی مان لیا ہے۔ حالانکہ ستیارتھ کے صفحہ ۲۷۴ میں انادی پدارتھ (قدیمی اشیاء) سوامی جی نے صرف تین ہی شمار کئے ہیں۔ ایشور (خدا) جیو (روح) پرکرتی (مادہ عالم) ان تینوں کے علاوہ اگر سلسلۂ دنیا بھی قدیم مان لیا جاوے تو پھر تین ہی نہیں کہنا چاہئے بلکہ چار* پدارتھوں (پرمیشور۔ روح۔ مادہ اور سلسلۂ دنیا) کا ازلی ماننا لازم اور ضروری ہے۔

بہرحال سوامی جی اور ان کے فلاسفر چیلوں کا یہ اعتقاد ہے کہ سلسلۂ دنیا قدیم ازلی اور ہمیشہ سے ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں۔ یعنی اس طرح نہیں کہ کسی وقت میں نہ تھا پھر ہو گیا۔ بلکہ جس طرح خدا کی ابتدا نہیں اسی طرح سلسلہ دنیا کی بھی ابتدا نہیں لیکن جبکہ دنیا کا حدوث اور اس کی غیر ازلیت آریہ دوستوں کو مسلم ہے تو اس کے سلسلہ کی قدامت اور ازلیت کے بطلان میں ذرہ برابر بھی کسی انصاف پسند انسان کو شبہ نہیں ہو سکتا اور یقیناً ہمارے دوستوں کا یہ اوکھا اعتقاد عقلی و نقلی دونوں قسم کے دلائل سے مخدوش ہے جو حسب ذیل ہیں:۔

**دلیل اول** تو اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ر فروری ۱۵ء صفحہ ۵ کالم ۳ کے نوٹ میں مندرج ہے۔ ناظرین اسکو وہاں سے دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

**دلیل دوم**۔ سوامی جی نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ

یہ تمام ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور و تسلسل) سے انادی ازلی ہے۔ (ریگویدادی بھومکا صفحہ ۱۱)

* ستیارتھ کے صفحہ ۔۔ میں اکاش یعنی آسمان کو بھی ازلی مانا ہے اور رگویدادی بھومکا کے صفحہ ۱۳ میں اکاش یعنی آسمان کو مخلوق تسلیم کیا ہے۔

اس پر بکمال ادب عرض ہے کہ یہ دور و تسلسل جس کے سوامی جی قائل ہیں دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول یہ دور و تسلسل پرمیشور کی جانب سے ہے یا خود بخود۔ غالباً بلکہ یقیناً ہمارے ذی علم آریہ دوست بھی دوسری صورت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے کیونکہ اس صورت میں ایشور کی ضرورت ہی باقی نہیں رہجاتی ہے۔ پس چار و ناچار اول ہی صورت کو انہیں تسلیم کرنا پڑیگا یعنے بغیر اس اقرار کے انہیں چارہ نہیں کہ دور و تسلسل کا یہ سلسلہ ایشور ہی چلا رہا ہے۔ یہ بھی دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول ایشور اس کو اپنے علم و ارادہ سے چلا رہا ہے یا بتحریک غیر۔ بصورت دوم ایسی ذات میں پرمیشور ہونیکی صلاحیت ہی نہیں۔ اور بصورت اول یعنی اپنے علم و ارادہ سے ایسا کر رہا ہے اس کی بھی دو حالتیں ہیں یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے یا حادث بصورت ثانی ایسی ذات میں ایشور ہونے کی قابلیت ہی نہیں کیونکہ ازلی کی تمام صفات ازلی ہوتی ہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۷۵) اور بصورت اول یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے۔ اور اس دور و تسلسل کے سلسلہ کو اپنے اسی ازلی علم اور ارادہ سے چلا رہا ہے اس لئے اس کا یہ فعل یعنی سلسلۂ دور و تسلسل کا چلانا اس کے ازلی علم و ارادہ کے بعد واقع ہوا۔ اور بعد کا واقع ہونا حدوث اور غیر ازلیت کی عین دلیل ہے اس لئے سلسلۂ دنیا کی بابت دور و تسلسل سراسر باطل ہے۔

**تنبیہ**۔ روح۔ مادہ۔ دنیا اور سلسلۂ دنیا کو قدیم اور ازلی ماننے پر سوامی جی اور آریہ دوستوں کو غالباً اس خیال خام نے مجبور کیا ہے کہ اگر یہ سب قدیم اور ازلی نہیں تو ان کے وجود سے پیشتر پرمیشور کس کا مالک۔ کس کا خالق۔ کس کا رازق اور کس کا حاکم تھا۔ کیا وہ اس وقت معطل اور بیکار تھا۔ یعنی جب پرمیشور قدیم اور اس کی صفات (مالک ہونا۔ خالق ہونا۔ روزی دینا اور حاکم ہونا وغیرہ) قدیم ہیں۔ اور بغیر مخلوق کی موجودگی کے صفات مندرجہ بالا کے ظاہر ہونے کیلئے کوئی جگہ و محل ممکن نہیں۔ اس لئے ان کو یہ کہنا ضرور ہوا کہ مادہ اور روح بھی ازلی ہیں اور تمام مخلوقات اور کائنات اور اس کے سلسلے بھی ازلی ہیں۔ (افسوس کہ آریہ دوستوں کو اقسام صفت کے نہ سمجھنے کے باعث دھوکا ہوا)

اس کے متعدد جوابات میرے رسالہ حدوث عالم کے اندر موجود ہیں۔ اس مختصر تحریر میں ہر ایک کی گنجائش نہیں لیکن بحسب مضمون مَا لَا یُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا یُتْرَكُ كُلُّهٗ دو ایک یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) آریہ دوستو۔ صفت کئی قسم کی ہوا کرتی ہے۔ ایک تو لوازم ذات ہے جس کو صفت ذاتی اور صفت حقیقی کہتے ہیں۔ یہ صفت موصوف کی ذات سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اس کا جدا ہونا از قبیل محالات ہے۔ دوسری صفت اضافی ہے۔ یہ صفت بھی ذات کی صفت کہلاتی ہے مگر کسی دوسری چیز کے لحاظ سے موصوف کی ذات سے اس کا علیحدہ ہونا ممکن ہے۔ مثلاً سفید کاغذ کی ایک ذاتی صفت سفیدی ہے لیکن جب اس پر سیاہی لگائی جائیگی تو سفیدی کی عارضی صفت اس کی زائل ہو جائیگی اور دوسری عارضی صفت سیاہی کے ساتھ وہ موصوف ہو جائیگا یا مثلاً اگرچہ پرمیشور کی صفات خلاقی و رزاقی وغیرہ یقیناً ازلی و قدیم ہیں لیکن موجودہ سرشٹی (دنیا) یا موجودہ انسان و حیوان کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی و رزاقی کا لحوق اور اس کا اثر یقیناً حادث اور غیر قدیم ہے یعنی اس کا تعلق مخلوقات کے ساتھ ایک خاص وقت میں ہوا ہے جس کو وہی علیم کل جانتا ہے ایک بڑھئی ایک ایک لکڑی جوڑ کر ہفتہ بھر میں ایک صندوق تیار کرتا ہے لیکن ہر ایک لکڑی کے ساتھ اس کی صنعت کا تعلق ہفتہ بھر تک برابر نہیں رہتا۔ بلکہ ایک خاص وقت میں رہتا ہے اور دوسرے وقت اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ نہایت صحیح ہے کہ ہفتہ بھر سے وہ بنا رہا ہے لیکن اس ہفتہ بھر کے اجزا یعنی صبح۔ شام۔ دوپہر۔ دن گھنٹے۔ منٹ اور سیکنڈ وغیرہ تو علیحدہ ہی علیحدہ ہیں۔ ہر ایک لکڑی اور اس کا پشت و رو۔ بالائے و زیریں ہر ایک حصہ اور انچ انچ اپنی اپنی صنعت وجود بخشی میں علیحدہ

(۲۵) شادی بیوگان اور نیوگ

علیحدہ وقت رکھتا ہے جو اسی ایک ہفتہ میں سے تقسیم ہو کر کچھ رسدی تقریباً برابر وقت کا ہر ایک لکڑی اور اس کے حصے اور انچ انچ کو پہنچیگا۔ نہ کہ ہر ایک لکڑی اور اس کے حصوں کے ساتھ ہفتہ بھر کا تعلق ہو بلکہ انہی لکڑیوں کے حصوں کا وقت یکے بعد دیگرے قایم مقام ہوتا ہوا ہفتہ بھر تک منتہی ہوتا ہے اسیطرح اگر ہم مان لیں کہ پرمیشور دنیا کو برابر بناتا اور بگاڑتا ہے تب بھی یہ نہیں کہ دنیا کے ہر ایک جزو کے ساتھ اس کی قدرت کا تعلق اور اُس کی طاقت کا لحوق زمانہ ازلی سے وابستہ ہے۔ مثلاً ملہمان وید اور سوامی دیانند جی دونوں کی پیدائشوں کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی کا لحوق ہے لیکن اول الذکر کے ساتھ جب صفت خلاقی کا لحوق ہوا ہے تو حسب بیان سوامی جی اس وقت تک اس کو ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ ترپن ہزار پچانوے برسوں کا زمانہ گزرا۔ اور موخر الذکر کے ساتھ جب اس صفت خلاقی کا لحوق ہوا تو اس کو صرف ۸۹ برس کا زمانہ گزرا ہے:۔

اسی طرح صفات بالقوہ اور صفات بالفعل کے درمیان فرق نہ سمجھنے کے باعث سوامی جی اور ہمارے آریہ دوست دھوکے میں پڑ کر تثلیث اور تربیع کے قائل ہو گئے اور پرمیشور کو دنیا پیدا کرنے کیلئے روح اور مادہ کا محتاج بھی اُنہیں قرار دینا پڑا کہ اگر یہ دونوں (معاذ اللہ) موجود نہ ہوتے تو وہ کائنات پیدا کرنے سے مجبور رہتا (ستیارتھ صفحہ ۲۸۲)

اس میں شک نہیں کہ ایشور کی تمام صفات ازلی ہیں لیکن ان کے آثار بالقوہ ہیں مثلاً ایشور کی صفات خالقیت اور رزاقیت جو سوامی جی یا پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ متعلق ہیں یہ بھی آخر اسی ازلی صفت کے آثار ہیں حالانکہ یہ دونوں حادث اور غیر ازلی ہیں۔ اس مثال سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ایشور کی ازلی صفات کے آثار کو ازلی ماننا درست نہیں۔ جس طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے سوامی جی کے ساتھ اس کی ازلی صفات خالقیت اور رزاقیت کا لحوق ایک خاص وقت میں ہوا اور اس کی ازلی صفت میں کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوئی۔ اسی طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے بھی دنیا پیدا کرنے کی صفت کا ظہور اور اثر بھی ایک خاص وقت میں ہو تو کون سی خرابی لازم آسکتی ہے۔ اگر باوجود صفت خلق کے ساتھ موصوف ہونے کے بھی وہ پیدا نہ کرتا تو یہ کہنے کا کسی قدر موقع تھا کہ وہ معطل اور بیکار رہا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اس صفت خاص کا ظہور اُس وقت ہوا جب اُس کا ارادہ مقتضی ہوا ✦ (باقی دارد)

## ایک نہایت مفید قومی تجویز

ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ ۲۰ر اپریل کے اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون اوپر کی سُرخی لئے ہوئے میری نظر سے گزرا۔ محرک نے اس کار خیر کا افتتاح کانفرنس کے سالانہ جلسہ میں کیا جانا غالباً اسی خیال سے تجویز کیا ہوگا کہ اس کی تکمیل کے لئے فوری کارروائی کیجاوے۔ مجلس شوریٰ کی تجویز سے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ آئندہ جلسہ سے پیشتر اگر اس کا وقوع میں آنا ممکن ہو (اور کیوں ممکن نہ ہو) تو میری رائے ناقص میں جملہ احباب اہلحدیث اس پر توجہ فرماویں اور بغیر مزید تاخیر کے کام کا ایک ڈھانچہ کھڑا کر دیں۔ تاکہ آئندہ جلسہ بنارس میں بھی بجائے افتتاحی تجویز پیش کرنے کے اس کی توسیع کو وسائل سوچیں۔

ایک حصہ کی قیمت ۱۰۰؎ یا ۵۰؎ روپے کی بجائے ۱۰؎ روپیہ مقرر کرنا غربا کو شمولیت سے مستفیض کرنے کی غرض سے میرے خیال میں بھی انسب ہوگا۔ میں فی الحال ۵۰؎ روپے یکمشت دینے کو تیار ہوں اور ۵؎ روپیہ ماہوار کا وعدہ کرتا ہوں جبتک کمپنی بطریقِ احسن اپنے فرائض انجام دیتی رہے۔ یا جبتک خانگی ضروریات مجھے اجازت دیں۔

(عبد العزیز کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور خریدار اخبار اہلحدیث)

## ایک تاریخی سوال

جناب من السلام علیکم۔

حضرت موسےٰ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر مصر سے چلے اور تمامی ہمراہیان کے ساتھ صحیح وسالم دریا کو عبور کر گئے۔ اور فرعون تمام اپنی فوج ولشکر کے ساتھ اُس میں ڈوب مرا۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کے لفظ بحر سے جو اِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ الخ میں مذکور ہے کون دریا (آیا دریائے نیل یا بحر احمر جس کو قلزم کہتے ہیں) مراد ہے۔ اور کس جگہ اور کس موقع سے اُس دریا کے گزرے تھے وہ کون جگہ اور ملک تھا۔ اور کس مقام پر اُترے وہ کون جگہ اور اُس ملک کا نام کیا تھا؟

بعض معمولی خطبوں اور قصص الانبیاء (اردو ترجمہ ابن خلدون اردو و ترجمہ کامل ابن اثیر جزری و بوستان کے ایک شعر

گلستاں کند آتش بر خلیل
گروہے بر آتش برد ز آب نیل

سے دریائے نیل معلوم ہوتا ہے۔ اور تفسیر حسینی اور حال کی ایک کتاب اردو تاریخ کی خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام و تفسیر قرآن مصنفہ سید احمد خان وغیرہ سے بحر قلزم معلوم ہوتا ہے۔ اہل کتاب ابن خلدون و کامل سے بتائے کہ اُس میں کیا لکھا ہے۔ اور دیگر علمائے مفسرین و مورخین محققین متقدمین خصوصاً امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں وغیرہ آن کے کیا تحقیق کرتے ہیں اور آپ کے نزدیک کون امر محقق ہے ازمفصل شدہ تحریر فرماویں۔

(حکیم وحید الحق ریاست بختیار پور کمنا بازار ضلع مونگیر)

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔
قیمت صرف ۳ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

## کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے

مکرمی و معظمی جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مدظلہ العالی۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح ہو کہ یہاں شہر مدراس محلہ ٹریمیٹ میں عرصہ ۱۵-۲۰ روز سے ایک کٹ ملا تشریف فرما ہوئے ہیں جن کا نام نامی سید محمد کوئی چشتی نظامی دہلوی ہے صاحب موصوف کا وعظ محلہ ٹریمیٹ اور دوسرے محلوں میں بھی ہوا جسکے اشتہار و وعظ میں ایسے ایسے الفاظ جوڑے گویا کوئی علامۂ دہر ہیں۔ مگر اتفاق سے وعظ پر میں بھی گیا تو تقریر کیا تھی شرک و ضلالت سے پر تھی ہر ایک بدعت پر خوب قصے کہانیوں پر دلیل پکڑی غیر اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں دوسرے محلوں میں جب وعظ ہوا نواب سید محمد صدیق حسن خان کے اوپر ایسی افترا پردازی کیگئی کہ تحریر کرنیکو قلم خود رکتا ہے اور یہ بھی کہا کہ نوابصاحبؒ کی کل تصنیفات چھپائے رکھی تھیں۔ جب مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی اور مولوی عبدالحق صاحب دہلوی کا انتقال ہوا بعد ازاں چھپکر شائع ہوئے۔ مولانا یہ کیسا سفید جھوٹ ہے دیکھئے۔ اور اس نیلے آدمی نے یہ بھی کہدیا کہ جب عبدالوہاب نجدی کے مرید بنکر پہلے وہابی تھے تو علماء نے لاٹھی ہاتھ میں لیکر ہانکے تو جھٹ سے محمدی کہنے لگے۔ اس سے بھی ہانکا تو عامل بالحدیث ہو گئے جب اس سے بھی ہانکا تو اب آدھے یا پاؤ شافعی ہو گئے ہیں اور کہتا ہے کہ پنجاب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اوپر ایک قضیہ عدالت میں چلایا گیا تو وہیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جاکر کہا میں شافعیؒ کی تقلید کرتا ہوں اور میں شافعی ہوں کر کے قسم کھائی نعوذ باللہ من ذالک مولانا آپ خاکسار کے مضمون کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس کٹ ملا کاذب کی خوب تردید کر کے دکھائیے اور احمد مالوی کو آپ جانتے ہیں کون سے ملک میں رہے اس کی ساری قلعی کھول کر دکھلا دیجئے اور یہ مضمون کو آپکے اخبار گہر بار پیارے اہلحدیث میں درج فرما کر ہم سبکو مشکور و ممنون فرما دیجئے۔

(ادالاجاہ محمد عبدالسلام تاجر مکان ۶ گسر پیا پیٹی کی گلی۔ ٹریمیٹ مدراس)

**ایڈیٹر۔** ان جیسے لوگوں کو علم تو ہوتا نہیں کہ علم کی بات کہیں۔ جبہ عمامہ باندھا اور لگے ادھر ادھر کی ہانکنے۔ بھلا کہاں عبدالوہاب نجدی جس کو خود فقہ کی معتبر کتاب شامی میں حنبلی مذہب کا مقلد لکھا ہے اور کہاں اہلحدیث جو کسی کی تقلید نہیں کرتے کہاں مقدمہ چلا اور کہاں شافعی لکھکر چھوٹے۔ یہ سب فضول باتیں اور محض پیٹ پالنے کے دھندے ہیں خدا سے دعا ہے ایسے لوگوں کو اتنا رزق فراخ دے کہ ان کو وعظ گوئی کی ضرورت نہ پڑے۔

---

## علمائے مدراس کو پچاس روپے انعام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛ جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپکر ممنون فرماویں

اگر کوئی مدراسی حنفی عالم قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب سے عید میلاد، مولوی ثناء اللہ کے روبرو ثابت کردیں تو میں اس شخص کو ۵۰ روپے انعام دینے کا وعدہ کرتا ہوں یا ذیل کے مدراسی صاحبوں سے کوئی ایک صاحب ثابت کردیں۔ نہیں تو انجمن عید المیلاد مدراس کا دعوے غلط۔

(۱) نواب رؤف احمد خان بہادر۔
(۲) حکیم الحاج محمد عبدالعزیز صاحب بہادر۔
(۳) مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر۔
(۴) نواب محمد منور صاحب بہادر۔
(۵) محمد عبدالمجید صاحب شرر۔
(۶) سید محمد عبدالقادر صاحب مالک و ایڈیٹر مخبر دکن
(۷) الحاج خطیب قادر بادشاہ۔
(۸) مولوی الحاج صفی الدین محمد صاحب۔
(۹) نواب محمد عبدالقادر صاحب۔
(۱۰) مولوی محمد عبدالرحمن صاحب شاطر۔
(۱۱) شمس العلماء الحاج غلام رسول صاحب۔
(۱۲) مولانا نواب تجمل حسین خان بہادر ایمان۔
(۱۳) خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب مہاجر
(۱۴) نواب محمد عظیم الدین صاحب۔
(۱۵) مولوی محمد غوث صاحب۔
(۱۶) شفاء الملک حکیم زین العابدین صاحب بی اے۔
(۱۷) یعقوب حسن سیٹھ۔
(۱۸) محمد عبداللطیف صاحب مالک جریدہ روزگار
(۱۹) محمد عظیم حسین خان بہادر۔
(۲۰) سید محمد قاسم صاحب دی آنریری سکرٹری اردو سوسائٹی۔
(۲۱) ساہوکار سعد اللہ بادشاہ صاحب۔
(۲۲) شمس العلماء قاضی عبید اللہ صاحب۔
(۲۳) حضور پرنس آف ارکاٹ بہادر۔ اے مجلس
(۲۴) مولوی حاجی سید فخر الدین صاحب فخری۔

مولانا اہلحدیث ہیں لیکن عید میلاد میں نہایت کوشش سے چندہ دیتے ہیں اس لئے آپ سے بھی عید میلاد کا ثبوت مانگتا ہوں۔

(۲۵) نواب میر اسد علیخان بہادر۔
(۲۶) رحمان شریف صاحب محلہ ٹریمیٹ۔
(۲۷) برہان الدین صاحب مدرس ترملگری۔
(۲۸) جین جیلانی صاحب۔

جب تک قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں مجالس میلاد کا ثبوت نہ ہو اس قسم کے کام اور اخراجات سب گناہ اور خدا تعالیٰ کے ہاں ناپسند ہیں۔ قرآن شریف میں ہے:۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ

(یعنی فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں)

(محمد عبدالکریم فرزند حاجی مولوی محمد مخدوم شریف اہلحدیث امرتسر خریدار ۱۵۸۳)

---

### مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں اپریل سے ہوا تھا قیمت ۴ر

(منیجر)

القرآن العظیم (۳۰۸)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۴۲** - عورت و مرد نماز پڑھنے میں یکسان و برابر ہیں یا کچھ فرق ہے - جو حکم قرآن و حدیث شریف کا اس مسئلہ میں ہو وہ تحریر فرماویں (فتح الدین امام مسجد چک نمبر ۲۰ بڑھیوالہ ضلع لائلپور خریدار اخبار نمبر ۳۲۴۹)

**ج نمبر ۱۴۲** - عورت مرد کی اصل نماز میں کوئی فرق نہیں پردہ داری کا فرق ہے - باجماعت میں عورتوں کو پیچھے کھڑا ہونے کا حکم ہے - یا عورتوں کا امام بھولے تو بجائے سبحان اللہ کہنے تالی بجائیں اور فرق جو بتلایا جاتا ہے کسی آیت یا حدیث میں ثبوت نہیں اللہ اعلم (ار داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۴۳** - زید ایک شخص محمدی (اہلحدیث) ہونے پر پرہیزگاری یعنے نماز روزہ کا پابند ہے - اور اپنی بیوی کو لباس کرتہ و پاجامہ پہناتا ہے اور لہنگا بھی جس کو بطور تہ بند کہتا ہے - اور ازار بند کمر میں باندھنے کو رکھتا ہے اور آگے کا پردہ ستر چھپانے کی غرض سے سلار رکھتا ہے تو ایسی حالت میں اُس سے سلام و کلام و مصافحہ و ہدیہ قبول کرنا عند الشرع شریف جائز ہے یا نہیں (محمد عبید اللہ خان ٹھیکہ دار از بلرام پور ضلع گونڈہ)

**ج نمبر ۱۴۳** - اگر کوئی امر خلاف شرع اس میں نہیں تو ایسا شخص قابل سلام و کلام ہے -

**س نمبر ۱۴۴** - اہلحدیث اکثر خلف الامام نماز میں آیتوں کا جواب دیتے ہیں - مثلاً امام نے سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا تو مقتدی سبحان ربی الاعلےٰ - یا جب امام پہنچا أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پر تو مقتدی کہے بَلَىٰ وَأَنَا عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ تو اکثر علماء رد کرتے ہیں اور اکثر صحیح کہتے ہیں - اس کی بابت جناب کا کیا مسلک ہے اور آیتوں کا جواب دینا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یا نہیں - (محمد عبید اللہ خان اہلحدیث)

**ج نمبر ۱۴۴** - حدیث شریف میں اتنا آیا ہے - جو کوئی أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پڑھے وہ جواب دے مگر علماء نے باقی سوالات کو بھی اسی پر قیاس کر کے اجازت دی ہے کہ جیسے جنوں نے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کے جواب میں لا بشیء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد کہا تھا - اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند فرمایا تھا (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۴۵** - ایک شخص کے پاس بیسیوں بلکہ ہزاروں مٹکے پانی کے بھرے ہوئے ہیں اور وہ صاحب پیاسوں کو پانی نہیں پلاتے - اُن کیواسطے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ (خاکسار کرم الٰہی ناگی از کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ خریدار ۹۶۱)

**ج نمبر ۱۴۵** - اُس کو ضرورت سے زیادہ ہے اور پھر وہ نہیں پینے دیتا تو اس آیت کے نیچے آئیگا - يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ - (ار داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۱۴۶** - ایک شخص بدعتی مشرک نے مسجد یا مکان میں بتاریخ ۱۱ الغایت ۳۰ ربیع الثانی کے کسی دن کھانا پکایا اور زید کو دعوت دینے بھیجا کہ فلاں وقت کھانا نذر اللہ ہے آپ کھانا کھانے تشریف لادیں - بکر نے دعوت کو منظور کیا - پندرہ منٹ کے بعد خالد آیا اور بکر سے بولا کہ جو کھانا پکایا گیا ہے اور دعوت دی گئی ہے وہ کھانا حضرت پیران پیر کی گیارھویں کا ہے - نذر اللہ نام فرضی مشہور کیا ہے کیونکہ انہی ایام میں گیارھویں کی جاتی ہے تو ایسی دعوت جس کا حال شروع میں معلوم نہ ہوا ہو دعوت قبول کرنے کے بعد معلوم ہو - بکر کو وہ کھانا کھانا خالد کے کہنے سے درست ہے یا نہیں -

(عبد العزیز کھیرہ ضلع ناگپور)

**ج نمبر ۱۴۶** - نذر لغیر اللہ کسی کے کہنے سے بھی نہیں کھانی چاہیئے - کیونکہ وہ بحکم مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ حرام ہے -

**س نمبر ۱۴۷** - ایک آدمی موحد ہے پنجوقتہ نماز پڑھتا ہے مگر ہندو کے تیوہار دسہرہ، دیوالی ہولی وغیرہ وغیرہ میں کھانے کی دعوت آتی ہے تو قبول کر کے اُن کے ہاں کھاتا ہے اور دلیل میں اخبار اہل حدیث کا فتویٰ پیش کرتا ہے - تیجا، چہلم محرم، بدعت کی شادی وغیرہ وغیرہ کی دعوت منظور کر کے کھانا کھاتا ہے - ڈاڑھی منڈاتا ہے - دلیل طلب کرو تو کہتا ہے کہ کیا قباحت ہے

(آپکا خادم عبد العزیز کھیرہ ضلع ناگپور)

**ج نمبر ۱۴۷** - کفار کی رسومات اور تہواروں میں شریک ہونا گناہ ہے کسی ایسی دعوت کا کھانا جو غیر اللہ کی نذر و نیاز نہ ہو جائز ہے مگر اُن کی رسومات اور تہوارات کے دنوں میں اُن سے شریک ہونا گناہ ہے کیونکہ یہ اُن کے مذہبی کام ہیں - اسی طرح مسلمانوں کی دعوتوں میں جو خلاف سنت ہیں (تیجا، چوتھا، چالیسواں) شریک ہونا بھی جائز نہیں تاکہ یہ رسومات بند ہو جاویں *

**س نمبر ۱۴۸** - امام مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہا تھا گو اُس نے ایک رکعت نماز ادا کی - اتنے میں مسجد کے باہر امام کے چار بھائیوں میں سخت جھگڑا اگر رہے تھے کہ مار پیٹ ہونے لگی جس میں دو بھائی ایکطرف اور دو بھائی ایک جانب تھے - غرض امام اپنی فرض نماز توڑ کر جھگڑے میں شامل ہوا - اب جماعت میں اختلاف آیا ہے - کوئی کہتا ہے ہم ایسے امام کے پیچھے اقتدا نہیں کرینگے کیونکہ اس نے بہت بیجا حرکت کی - بعدہٗ امام سے پوچھا گیا تم نے کیوں ایسا فعل کیا تو وہ یوں گویا ہوئے کہ مجھکو میرے بھائی کے مارے جانیکا خوف تھا جسکی وجہ سے میں نے یہ فعل کیا - اب ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں یا ایسا شخص قابل امامت ہے یا نہیں -

(محمد ظہیر الدین از برلا کھمڑی ضلع گنجام خریدار نمبر ۵۶۷)

**ج نمبر ۱۴۸** - صورت مرقومہ میں نماز چھوڑ دینے کیمتعلق کوئی روایت مجھے یاد نہیں - البتہ آنحضرت کی عادت شریفہ تھی کہ نماز میں کسی بچے کے رونیکی آواز سنتے تو نماز کو خفیف (چھوٹی) کر دیتے تاکہ اس عورت کو بچے کی وجہ سے تکلیف نہو - اس پر قیاس کر کے امام مذکور نے اپنا خشوع خضوع بجا نہ جانکر نماز چھوڑ دی تو امامت کی قابلیت سے خارج نہیں ہوگا واللہ اعلم عند اللہ *

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

# متفرق نوٹ

**آریہ مصنفوں کو سزائے قید** پٹیالہ میں جو مقدمہ آریہ مصنفوں پر سکھوں کیطرف سے دائر تھا اس میں دونوں کو ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی۔ سزا بجا ہوئی یا بیجا۔ اس کے متعلق غور کرنا چیف کورٹ کا کام ہے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ آریہ سماج نے اپنے ان ملزم بھائیوں کی حمایت میں جو زور وقت اور روپیہ لگایا ہے قابل تعریف کام ہو رہا یہ کہ ملزم بری ہوئے یہ دوسری بات ہے ؎
شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔
ہمکو آریہ سماج سے اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔

**انجمن اخوان الصفا** کے ممبروں کی تعداد بڑھانے میں ممبران کی طرف سے سستی ہو رہی ہے آج تک کل تعداد درج رجسٹر ۲۵ ہے۔

**تصحیح** مولوی فخر الحسن صاحب (ٹانڈہ ضلع فیض آباد) نے اطلاع دی ہے کہ میرا داخلہ عشر لکھئے۔ اس حساب سے لقایا ۴۰ پیسہ؎ کے ٹکٹ ڈاک منگائے گئے باقی لقیہ بغرض اخراجات جمع ہیں۔ گذشتہ پرچہ میں آخری ممبر کا نام میاں علی تقا لکھا گیا ہے۔ اصل نام میاں جی علی شیر صاحب ہے۔ حسب قاعدہ ممبران اپنی فہرستوں میں کل ممبروں کے نام درج کرلیا کریں تاکہ وقت پر ان کو تعارف رہے

**اہلحدیث کمپنی** کی تجویز کی بابت خلیفہ ابراہیم صاحب پٹیالوی جو ایک پرانے سرگرم آزمودہ بزرگ ہیں تحریر فرماتے ہیں:-

پرچہ ۲ اپریل میں جو تجویز تحریر فرمائی ہے کہ کمپنی اہلحدیث قائم کیجاوے نہایت ہی بہتر ہو اگر اس کی طرف برادران اہلحدیث توجہ فرمائینگے تو دین دنیا کا فائدہ ہے اور کانفرنس کے لئے ایک قائمی کی صورت ہے۔ کیونکہ بروقت جلسہ سالانہ جو چندہ ہوتا ہے اس سے کیا کام چل سکتا ہے جس طرح ہو سکے اس کا انتظام جلد ہونا ضروری ہے۔ میں بھی ایکصد روپیہ آپ کے حوالہ کرونگا۔ زندگی کا بھروسہ ہی نہیں جہاں تک ممکن ہو جلدی کرو۔
(نیاز مند محمد ابراہیم پٹیالوی)

**ندوۃ العلماء** کے دفتر سے بدستخطی جناب مولوی عبدالحی صاحب قائم مقام ناظم ایک خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ارکان ندوۃ العلماء اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ میں جو اختلاف تھا وہ رفع ہوگیا اب سب مل کر ندوہ کو ترقی دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ کے قابل اور گرمجوش سکرٹری جناب نواب علی حسن خان صاحب نے نہ پبلک کو نہ انجمن کے ارکان کو تا حال مفصل کیفیت سے مطلع کیا۔ دیکھئے یہ خاموشی کب تک۔

**تلاش روزگار** میں روزگار کی وجہ سے پریشان ہوں۔ کسی صاحب کو میری خدمات کی ضرورت ہو تو مطلع فرماویں۔ قرآن شریف حفظ اور اردو پڑھا سکتا ہوں۔ مولوی عبید الرحمن صاحب سفیر کانفرنس اور مولوی عبدالغنی صاحب جو دھپوری میرے حال سے بخوبی واقف ہیں (خاکسار حافظ اللہ بخش موضع پیلی۔ ڈاکخانہ کانٹھ ضلع مراد آباد)

**محبت و بغض** حب و بغض کے علم کی بات جو مشہور ہے کہ یہ دو علم یا عمل ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ اور اس کے کرنے والے آج کل بھی ہیں۔ واقف حال صاحبان مطلع فرماویں (خداداد از دہلی چتلی قبر)

**یاد رفتگان** میرے عزیز مولوی محمد عبید اللہ صاحب مدرس پٹیالہ کا بعارضہ طاعون انتقال ہوگیا ہے ایک لڑکا ۸ سالہ اور دو دختر چھوڑیں۔ اللہ کافی۔
(خاکسار محمد حسین سوداگر کوتہ دہلی زینت محل)

میرے جد امجد ملک امام الدین صاحب وفات پاگئے
(ہدایت اللہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

**تاریخ وفات** میرے مکرم مولوی غلام رسول صاحب (جن کی وفات کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۹ اپریل ۱۵ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۳۳ھ میں ہو چکا ہے) ان کی تاریخ وفات چاہیے شعرائے اہلحدیث مہربانی کرکے تکلیف فرماویں (سائل محمد مہر الدین خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

**سفر حج کی بابت** احباب دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رکاوٹ تو نہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے گورنمنٹ نے کوئی ممانعت نہیں فرمائی اور غالبا نہ فرماویگی کیونکہ گورنمنٹ ازراہ مہربانی پہلے ہی اعلان کرچکی ہے کہ موجودہ جنگ میں مقامات مقدسہ مسلمانان محفوظ رہینگے۔ تاہم اس کی آسان صورت یہ ہے کہ عازم حج اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حسب قانون پروانہ راہداری طلب کریں صاحب ڈپٹی کمشنر اصل حال سے اطلاع کر دینگے۔

**دعاء صحت** جناب مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج چند روز سے سخت علیل ہیں۔ ناظرین بخلاص قلب سے دعا کریں خدا مولینا موصوف کو صحت عاجلہ بخشے۔ مولانا اہل حدیث میں ایک جامع سلیم الفطرت عالم ہیں شفاہ اللہ شفاء عاجلا۔

**پتہ خطوط** جو صاحب منشی عبدالکبیر خان (سابق دھرم ویر) کے ساتھ کسی معاملہ میں خط و کتابت کرنا چاہیں وہ ہمارے پتہ سے کریں (مینجر کوٹھی حاجی کرم الٰہی نور الٰہی سوداگران حفت شہر دہلی)

**حساب دوستان** مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے۔ ۱۴ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحبکو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو واپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی کے واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ افسوس ہے بعض احباب باوجود اطلاع ہونے کے انکاری اطلاع نہیں دیتے اور وی پی واپس کرکے نقصان پہنچاتے ہیں ؎
دوستی با نابکاران غدّار

۸۷ + ۱۲۳ + ۲۶۰ + ۳۳۰ + ۳۸۵ + ۵۸۷ +
۷۵۷ + ۹۶۱ + ۱۱۵۶ + ۱۱۹۸ + ۱۱۷۱ + ۱۲۱۷ + ۱۲۳۷ +
۱۴۳۹ + ۱۴۶۹ + ۱۵۰۱ + ۱۵۲۳ + ۱۲۵۳ + ۱۶۵۵ +
۱۶۶۲ + ۱۲۶۳ + ۱۶۲۵ + ۱۸۰۷ + ۱۹۳۷ + ۱۹۵۳ +
۱۹۵۴ + ۲۰۹۴ + ۲۱۱۸ + ۲۱۲۸ + ۲۲۸۱ + ۲۲۹۰ + باقی

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں از فتوحی عہ - سابقہ عہ
مولوی ابوالحسن صاحب خود سائل (عہ) ایک اخبار
بنام سائل موصوف جاری کیا گیا - باقی رہا عہ

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے - لیکن ۱۹ سے ۲۵ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

**تین** جرمن ہوائی جہازوں نے لیسٹاف اور مالڈن (انگلستان) پر بم گرائے جن سے ایک لکڑیوں کے گودام میں آگ لگ گئی - اور چند مکانوں کو نقصان پہنچا -

**جرمن** ہوابازوں نے سوئٹزرلینڈ کے علاقہ میں پھر بم گرائے جس پر گورنمنٹ سوئٹزرلینڈ نے جرمنی پر اعتراض کیا ہے۔

**ایک** امریکن نامہ نگار نے انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں کی لڑائی دیکھ کر انگریزی فوقیت کو تسلیم کیا ہے - انگریزی ہوائی جہاز نے ۱/۲ گھنٹہ کی جنگ کے بعد جرمن ہوائی جہاز کو گرا کر جرمن ہوابازوں کو ہلاک کر دیا -

**ترکی** ہوائی جہازوں نے دردانیال کے حملہ آور انگریزی بیڑے پر بم گرائے لیکن ان کا نشانہ خطا گیا انگریزی ہوائی جہازوں کے تعاقب کرنے پر وہ بچ کر نکل گئے -

**تین** انگریزی ہوائی جہازوں نے نہر سویز سے اڑ کر العریش تک گرداوری کی اور جزیرہ نمائے سینا میں ترکی کیمپ پر بم گرائے -

**بلجیمی** فوج نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا

**ایک** انگریزی ہوائی جہاز نے ایک جرمن سٹیشن پر بم گرا کر سو گز ریلوے لائن تباہ کر دی -

**انگریزی** توپخانوں نے دو جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لئے -

**جرمن** آبدوز کشتیوں نے ایک ولندیزی اور ایک یونانی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا -

**گورنمنٹ** ہالینڈ نے جرمنی پر اعتراض کیا تو گورنمنٹ جرمنی نے معذرت کی اور لکھا کہ آبدوز کشتی کے کمانڈر سے جواب طلب کیا جائیگا اور اعتراض صحیح ہونے کی صورت میں نقصان کا معاوضہ دیدیا جائیگا -

**دردانیال** میں انگریزی آبدوز کشتی "ای ۱۵" کنارے پر چڑھ گئی ترکوں نے اس کے تمام عملہ کو گرفتار کر لیا -

**اس** خیال سے کہ کہیں ترک اس کشتی کو اپنے کام میں نہ لا سکیں انگریزی بیڑے نے خود ہی تارپیڈو پھینک کر اسکو تباہ کر دیا -

**ایک** ترکی تباہ کن کشتی انگریزی بیڑے کی نظر بچا کر خلیج سمرنا سے نکل گئی - اور اس نے ایک انگریزی جہاز بار برداری پر تین تارپیڈو پھینکے جو اس کو نہ لگے -

**لیکن** جہاز کی کشتیاں الٹ جانے کی وجہ سے ۲۴ شخص غرق ہو گئے اور ۲۷ گم ہیں -

**اسپر** ایک انگریزی جنگی جہاز چند تارپیڈو کشتیاں لیکر اس کے تعاقب میں نکلا - ترکی تباہ کن کشتی یونانی علاقہ میں خشکی پر چڑھ گئی یونانیوں نے اس کے عملہ کو نظر بند کر لیا -

**بصرہ** کے قریب مقام زبیر پر جو ترکی اور انگریزی فوجوں میں سخت جنگ ہوئی - اس میں انگریزی فوج کو سات سو آدمیوں کا نقصان ہوا -

**انگریزی** کمانڈر کا تخمینہ ہے کہ ترکوں کا دو ہزار پانچسو کا نقصان ہوا -

**قسطنطنیہ** کی خبر ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے ۱۰ لاکھ پونڈ کے چھوٹے نوٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے -

**ٹائمز آف انڈیا** (بمبئی) کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ترکوں نے عدن سے ایک سو بیس میل شمال مغرب کی طرف عدیبح پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا -

**شاہ روس** میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں -

**روسیوں** نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ پرزمسل میں انہوں نے ایکہزار دس آسٹری توپیں گرفتار کی ہیں -

**کوہ کارپیتھین** کے میدانہائے جنگ میں کثرت سے جرمن فوجیں آسٹریوں کی مدد کر رہی ہیں - لیکن روسی پیشقدمی برابر جاری ہے -

**روسیوں** نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ۱۹ مارچ سے ۱۲ اپریل تک ۷۰ ہزار قیدی اور دو سو تیس توپیں گرفتار کی ہیں -

**روسیوں** کی اطلاع مظہر ہے کہ ان کے سامنے ٹیلی پوش (کارپیتھین) میں ایک سالم پلٹن نے ہتھیار ڈالدیئے -

**صاحب** وزیر ہند کی اطلاع مظہر ہے کہ کارپیتھین میں فریقین اپنی اپنی فتح کے راگ الاپ رہے ہیں -

**معلوم** ہوا ہے کہ قیصر ہارٹمینز ویلرکوف میں گارڈ کی فوج کی ہمت بندھانے آئے ہیں -

**مغربی** رزمگاہ میں نیلیبک کا ذکر خاص قابل ذکر ہے جس میں انگریزی فوج نے پہاڑی ۶۰ پر قبضہ کر لیا ہے جس کی یہ اہمیت ہے کہ اس سے تمام جرمن مورچوں پر زد پڑتی ہے -

**جرمن** فوجوں نے اسپر قبضہ کرنے کے لئے کئی شدید جوابی حملے کئے لیکن شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے -

**جرمن** فوجیں بلجیم میں جمع ہو رہی ہیں -

**جرمنوں** نے بلجیم میں سیاحوں کی آمدرفت بھی روک دی ہے -

**فرانسیسی** فوجوں نے بھی الساس کے علاقہ میں قدرے ترقی کی -

**مسٹر لائڈ جارج** نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ صرف نیوشیپل کی لڑائی میں اتنا سامان حرب صرف ہوا ہے جسقدر تمام جنگ بوئر میں ہوا تھا -

**جرمنی** میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ابھی فوجوں کو ییپرز اور میزیل میں پسپا ہونا پڑا ہے -

**ریوٹر ایجنسی** (جو کہ تار کے ذریعے تمام دنیا کو برقی خبریں پہنچاتی ہے) کے جنرل مینجر اپنی بیوی کے مرجانے پر خودکشی کر کے مر گئے -

ahmadimuslim.de

# ایڈیٹر بٹالوی اور واعظ رحیم آبادی

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہمارے پنجاب کے بزرگ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس کسی عالم پر خفا ہوتے ہیں اُن کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ واعظ آپ کی اصطلاح میں جاہل کا لقب ہے۔ گزشتہ ایام میں جناب موصوف مولانا المکرم مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مدظلہ پر خفا ہوئے تو آپ کو بھی علاوہ اور سخت کلامیوں کے واعظ کا خطاب دیا جو درحقیقت مستحسن اور مقبول خطاب ہے۔ مگر مولانا بٹالوی چونکہ اس وصف سے محروم یا کمال نہیں رکھتے اس لئے بطور طنز دوسروں کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ عرصہ ہوا مرزا قادیانی کی مخالفت کے زمانہ میں آپ نے یہی خطاب (واعظ) مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کو بھی دیا تھا۔ ہم جیسوں کو ایسا خطاب دیں۔ ہم تو حسب عادت علاوہ اور سند یافتہ علماء (مولوی فاضل وغیرہ) کے اسکو بھی ایک سند یا ڈگری سمجھیں۔ مگر سارے تو ہماری سے نرم اسامی نہیں جس طرح جزاؤ سیئۃ سیئۃ مثلہا کو موجب امن دنیا بالیقین جانتی ہیں۔ نکل اور حرمانوی مندرجہ ذیل مضمون اسی اصول سے مولینا عبدالعزیز صاحب نے حضرت بٹالوی کے جواب میں بھیجا ہے۔ چونکہ مضمون بطول نیز اخباری بحث سے کسی قدر اجنبی تھا۔ اس لئے حسب منشا مجوز راقم الگ ضمیمہ کیا گیا (ایڈیٹر)

مولینا ثناء اللہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میری اس ناچیز تحریر کو اپنے اخبار گہربار میں جگہ پانے کی عزت دیویں۔ میں نے اہلحدیث مورخہ ۲۶ فروری ۱۵ء میں اڈیٹر بٹالوی کا ایک خط بجواب آپ کے چیلنج کے دیکھا جسکو دیکھکر سخت تعجب ہوا۔ اور میں وقف حیرت ہو گیا۔ اس خط میں اس قدر جھوٹ ہے کہ پناہ بخدا۔ اور مزہ یہ ہے کہ خود ان کا کلام مکذب ہے تکذیب کیلئے خارج سے استدلال کی ضرورت نہیں ہے وعلیٰ ہذا القیاس ایک اشتہار بھی اڈیٹر بٹالوی نے دیا ہے۔ چنانچہ اس کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

قولہ۔ بارہ برس سے آپ مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ناممکن الوقوع شرائط پیش کرکے اس کو ٹلاتے رہتے ہیں۔

بالکل دروغ بے فروغ ہے دو برس یا کچھ زائد ہوئے کہ میں امرتسر میں موجود تھا اور بٹالوی ایڈیٹر مباحثہ کا دم مارتے ہوئے امرتسر پہنچے اور ڈپٹی محمد شریف کے مکان میں ٹھیرے اور چیلنج دیا شیر پنجاب بھی تیار ہو گئی وقت بعد نماز ظہر اور مقام مولوی احمد اللہ صاحب کی مسجد مقرر ہو گئی۔ شیر پنجاب ٹھیک وقت پر تکیہ میں لئے ہوئے مسجد میں آموجود ہوگئے اور بہت لوگ جمع ہوئے میں بھی بڑے شوق سے حاضر ہوا ظہر کی نماز ہو چکی اب صرف ایڈیٹر بٹالوی کا انتظار ہوتا رہا۔ عصر کا وقت قریب آیا حضرت کا کہیں پتہ نہیں۔ لوگ انتظار کرتے کرتے تھک گئے۔ آخر اس طرف سے لوگ گئے۔ اس پر خواجہ حبیب اللہ صاحب آپ کا رقعہ بنام مجھو بھیجا بلانے کو کہ اگر صلح خواہی بخواہم جنگ۔ ہاں تو کوئی شرط ہی بھی ناممکن الوقوع ہونا لکھا۔ حضرت بٹالوی خود وعدہ و معاہدہ کرکے وقت پر گریز کر گئے اور موقع پر نہیں آئے حلف باللہ کرکے مجوز فرماویں کہ یہ واقعہ غلط ہے۔ اگر قسم کھا کر کہدیں کہ غلط ہے تو میں خدا بڑا خبار اپنے کذب کا اعتراف کرونگا اللہ پاک سمجھ لیگا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ پارسال کانفرنس کا جلسہ پشاور میں تھا (عبدالعزیز ناچیز) اور بہت سے احباب دہلی بتقریب جلسہ پشاور جارہے تھے۔ لاہور کے سٹیشن پر کئی گھنٹے ٹھیرنا ہوا۔ ایڈیٹر بٹالوی بھی وہاں آنکلے اور حسب عادت فرمانے لگے کہ مجھے جلسہ میں بلاؤ۔ اور گفتگو کا وعدہ کرو۔ اس ناچیز (عبدالعزیز) نے کہا کہ آپ سال بھر چپکے رہتے ہیں۔ جلسہ کے وقت آپ کو بحث یاد آتی ہے پشاور جانے کی کیا ضرورت ہے بس یہیں سٹیشن میں گفتگو ہو جاوے۔ میں اور آپ باہم بیٹھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم تو جلسے ہوہی میں نے کہا میں نہیں جاؤنگا پہلے آپ سے بحث ہوگا۔ کتنا ہی وقت اس میں خرچ ہو میں نہیں ہوگا جاب ہی میں ہفتہ دو ہفتہ لگے جلسہ چھوٹ جاوے۔ ہمارے احباب بھی موجود تھے انہوں نے بھی ایڈیٹر صاحب کو للکارا مگر حضرت ایڈیٹر بٹالوی کہاں ٹھیرتے ہیں وہاں سے چلتے نظر آئے۔

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ جلسہ آرہ کے موقع پر حضرت کے نام جلسہ کا رقعہ گیا اس پر آپ نے خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ مجھکو جلسہ میں موقع بحث اصول کا دیا جاوے تو میں آؤں اور بصورت عدم اثبات دعویٰ سو روپے جرمانہ دوں۔ جواب دیا گیا کہ جلسہ مناظرہ نہیں ہے اس میں اغراض و مقاصد جلسہ فوت ہو جائیں گے آپ میرے مکان پر تشریف لائیے۔ اگر میں آپ سے مغلوب ہو جاؤنگا تو آپ کو دو سو روپے دونگا علاوہ زاد راہ۔ جس کا جواب میرے پاس نہیں آیا۔ پیسہ اخبار لاہور میں آپ نے کچھ لکھا ہے اور خوب چال دکھائی آپ نے کی ہے خلاف واقعہ لکھا اور واقعہ کو چھپالا شان ایڈیٹری ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب بھی اسی کے آخر میں آتا ہے۔

چوتھا واقعہ یہ ہے کہ اسی طرح دعوے مناظرہ اور چیلنج آپ نے جلسہ کانفرنس علیگڈھ میں بھی لکھا تھا جس کا جواب دیا گیا کہ ۱۶ مارچ آپ کی بحث کے لئے مقرر کیگئی آپ تشریف لائیے عبدالعزیز آپکا مقابل ہوگا بھلا کون آتا ہے۔ حضرت نہ آئے پھر بھی ہمارے بٹالوی صاحب ایسے تو مرد میدان ہیں۔ بات یہ ہے کہ آپ نے خیال کر لیا ہے کہ عین جلسے کے وقت چیلنج دیویں داعیان جلسہ تو پہلی گفتگو خلاف مقاصد جلسہ جانکر اور موقعہ فتنہ خیال کرکے منظور نہیں کرینگے۔ بس آپ کی بن آئیگی آپ خوب لن ترانیاں ہانکیں گے اصحاب علیگڈھ نے آپ کا ڈھنگ تاڑ لیا اور ۱۶ تاریخ کی منظوری لکھ بھیجی اور حضرت صاحب کو بلایا مگر آپ کب آتے ہیں دیکھوں اس کی کیا تاویل شائع کرتے ہیں۔

قولہ۔ از انجملہ آپکی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو پھر فرماتے ہیں، یہ شرط اس لئے لغو میں نہیں آئی کہ آپ اپنے ہم خیال علماء (حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری و واعظ عبدالعزیز رحیم آبادی وغیرہما) کو پیش کرتے ہیں اور میں ان کو آپ کا ہمخیال سمجھکر قبول نہیں کرونگا۔

اس میں تھوڑا سا جھوٹ جھمیلا ہے مولوی ثناء اللہ کا قول آپ خود نقل کرتے ہیں کہ مسلم الفریقین عالم منصف ہو اس قول کا مقتضے یہ ہے کہ جس کو وہ پیش کریں وہ پیش کرنے کے قبل بٹالوی صاحب کا مسلم ہو گو کہ جب انہوں نے لفظ مسلم الفریقین کہا ہے تو بغیر علم تسلیم کے وہ کیونکر پیش کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایڈیٹر بٹالوی نے فیصلہ آرہ کے زمانہ میں ان حضرات کو مسلم کیا تھا اس سے انہوں نے مسلم الفریقین سمجھا ہو۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب خود لکھ رہے ہیں کہ میں نے مولانا صاحبان کا نام بھی نہیں لیا اور ایڈیٹر بٹالوی کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ بٹالوی صاحب اگر سچے ہیں تو کوئی سند پیش کریں ورنہ اللہ پاک سے ڈریں اور کذب کی وعید خیال فرماویں۔

قولہ اس اجابت کو آپ نے روکا۔

بٹالوی صاحب کی اجابت سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے چیلنج کو بٹالوی صاحب نے جو قبول کیا ہے اس کو وہ روکتے ہیں تو یہ کیسی مہمل بات ہے بھلا جو اجابت بٹالوی کر چکے اس کو روکنا چہ معنے دارد۔ یہ آپ کی منطق ہے۔ اور اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے قبول نہیں کیا (معاذ اللہ آپ کی غرض یہ ہے کہ اس دعوت کی اجابت جو منظور معلق تھی نہیں ہوئی) تو کہنا تھا کہ اگر آپ اس کی اجابت سے رکتے یا قبول نہیں کیا ہے آپ کی آرزو تو یہی ہے اسی پر یہ غرہ کہ ثناء اللہ خوب خوب بولیاں لکھتے ہیں سے

نقالی بہ اصحاب جائزہ ولیکن نشستی بہ پہچان تازہ

جس کی تکذیب حاشیہ اشتہار میں بھی موجود ہے۔

آپ حضرات بٹالوی کے مناظرہ (جس کی آمادگی پر آپ کی لن ترانیاں ہو رہی تھیں) جان جان صاحب آوازہ دہل بلند گشتی و پنہاں تازہ کا مصداق ہونا آپ نے اپنا کی حقیقت سنئے۔ آپ جو مناظرہ کرنا چاہتے ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ اردو رسالکی عبارت اردو دان کے سامنے پیش کرینگے اور اسکا مطلب بتاکر آپ اس کی تصدیق چاہیں گے جیسا کہ آپ اس جگہ لکھتے ہیں کہ میری مناظرہ کرو تو بھلا اس کے لئے اس قدر چیز سے بڑھنے کی کیا ضرورت ہے یہ دو منٹ کی بات ہے جہاں کہیں ہو آپ وہ عبارت دکھا سکتے ہیں اور مطلب بیان کر یا پوچھ سکتے ہیں مگر یہ بھی ہو آپ سے۔

ahmadimuslim.de

**قولہ - اہلحدیث کی جامع ومانع تعریف خاکسار آپ** ہی کی تصنیف سے پیش کریگا پھر آں عزیز کا خارج از اہل حدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کریگا۔

آپ کی اس عبارت کے معنے اگر یہ ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے جو تعریف اہلحدیث کی لکھی ہے وہ بٹالوی صاحب کے نزدیک جامع و مانع ہے تو اس کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں تو آپ کی غرض صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ بنا بر اپنی تعریف کے خارج از اہل حدیث ہیں تو آپ کا یہ جملہ محض لغو اور مہمل ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اسکو جامع مانع ہونا لکھا ہے تب بھی اسکی یہاں ضرورت نہیں ہے آپکی اردو نگارش کا یہ حال ہے اب دوسرا فقرہ ملاحظہ فرمائے آپکا فقرہ ہے "آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کرونگا" میں کہتا ہوں اسکا کیا مطلب۔ اگر یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا ہے کہ میں خارج از اہلحدیث ہوں تو یہ جھوٹ اور سراسر جھوٹ ہے کیونکہ مولوی ثناء اللہ اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں جسکو میں خوب جانتا ہوں۔ اور اگر یہ مطلب ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے کلام کا مقتضے آپ یہ بتائینگے تو آپ یوں لکھتے کلام سے ثابت کرونگا پیش کرنے کے معنے ہیں عین اس چیز کو دکھانا اور یہاں بات یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا کلام آپ پیش کرینگے اور اس کا مقتضے بتائینگے۔ ہاں کلام سے پیش کرنا یہ خاص پنجاب کا محاورہ معلوم ہوتا ہے [illegible] پیش کرنا اگر مجھے دکھانا ہے تو لفظ (سے) [illegible] جو دو جملوں میں ہے۔ اور اگر مقتضائے کلام ثابت کرنا ہے تو یہ غلط ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کرونگا کیونکہ اثبات بغیر دلائل منطقیہ کے نہیں ہو سکتا نہ معلوم آپ نے منطق کو کیا چیز سمجھا ہے کیا مولوی ثناء اللہ کا کلام جو آپ پیش کرینگے وہ مقدمات نہیں ہیں اور آپ اُن کو ترتیب دیکر نتیجہ نہیں نکالینگے پھر منطق کس کو کہتے ہیں پھر مقتضائے کلام سے ثابت کرینگے کیا معنے۔ اگر یہی کہ آپ اپنا دعوے صریح مولوی ثناء اللہ کے کلام میں دکھلائینگے تو پھر کلام سے بار بار آپ کا لکھنا سراسر غلط ہے دوسرے جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے خارج از اہل حدیث ہونیکے مقر ہیں تو پھر گفتگو کس امر میں ہوگی اور کیا حاصل۔ جب تنی سی اردو عبارت میں آپ کا یہ حال ہے تو آئندہ ہر حال تقریر و مناظرہ و تحریر۔

**قولہ** - اس امر کے ثبوت کے لئے خارجی دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا۔

میں کہتا ہوں کہ آپ نے خارجی دلائل کی تفسیر منطقیہ وکلامیہ فرمایا اس کے کیا معنے۔ خارج سے اگر آپ کی مراد مولوی ثناء اللہ کے کلام سے خارج ہے تو معنے یہ ہوئے کہ جو آپ تقریر کرینگے - اور مولوی ثناء اللہ کا کلام پیش کرینگے وہ منطق نہ ہوگی اور یہ غلط اور بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کرینگے اور جو کلام پیش فرمائینگے وہ آخر قضایا ہی ہونگے اور منطق میں ہوتا ہی کیا ہے۔ قضایائے معقول ومسلم خصم کو ترتیب دیکر نتیجہ نکالا جاتا ہے آپ اسکو یوں سمجھئے کہ اگر آپ دلائل منطقیہ سے تعرض کرتے تو اسکی کیا صورت ہوتی ایسی صورت کو سوچئے تو آپکو خود معلوم ہو جائیگا کہ یہ فرمانا آپکا (دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) خود آپ کو غلط معلوم ہوگا بشرطیکہ آپ منطق سے کسیقدر بھی مانوس ہوں۔ جناب ایڈیٹر صاحب جسکو کلام کہتے ہیں اسیکا نام علم منطق [illegible] ہے نگرات: ہے سہ

تو ہمہ دانی زبان مرغاں را ۔ کہ ندیدی گہے سلیماں را

آپ فرماتے ہیں کلام سے بحث ہوگی اور وہ منطقی بحث نہ ہوگی۔ یہ آپ کی منطق ہے ہر کہ ہے سہ

بوریابان گرچہ بافندست ۔ نبرندش بکارگاہ حریر

آپنے دلائل منطقیہ وکلامیہ پر سبیل عطف فرمایا ہے۔ اگر یہ عطف تفسیری ہے تو عطف تفسیری میں مفسر بالکسر کو مفسر بالفتح سے اظہر واعرف ہونا چاہئے ولیس کذلک اور اگر معطوف معطوف علیہ میں مغائرت ہے تو ممنوع ہے کیونکہ دلائل کلامیہ سے آپکی مراد طرز استدلال کلامیہ ہوگی اور اس کو دلائل منطقیہ سے تباین غیر مسلم ہے۔ آپ جو پیش کرینگے وہ آخر الفاظ ہونگے اور آپ ان الفاظ کی دلالت علی المدعیٰ سے بحث کرینگے اور وجوہ دلالت بیان کرینگے تو کیا دلالت کا بیان منطق سے خارج ہے جناب دلالت کی بحث منطق میں ہوتی ہے اگرچہ مقصود بالذات نہیں اور یہ انتساب کیلئے کافی ہے پس آپ کی نفی (دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) غلط ثابت ہوئی۔ کیا تعریف کی جامعیت و مانعیت اور کسی چیز کا فرد من افراد ہونا ولو علی سبیل التشکیک سمجھنے کیلئے علم کی ضرورت نہیں ہے کیا آپکے [illegible] اصطلاح ضرور نہیں [illegible] اہلحدیث کی تعریف [illegible] صادق نہیں ہوتی تو بسبیل تشکیک بھی صادق نہ آئے جیسے لفظ مومن [illegible] علم کی ضرورت ہے [illegible] اپنے کو اہلحدیث کا [illegible] آخر اس میں اور [illegible] اہل حدیث میں [illegible] اس کے اہلحدیث [illegible]

**قولہ** نہ دس بیس [illegible]

**قولہ** - جس دن امرتسر سے چلنا ہو اس دن پہلے مجھے اطلاع دیویں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں۔ امرتسر پہنچکر آں عزیز کے لئے سکنڈ انٹر میڈیٹ کا ٹکٹ اپنی گرہ سے خریدوں۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بٹالہ سے آپکے چلنے کی غایت مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے امرتسر پہنچکر ٹکٹ خریدنا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے بٹالہ سے چلنے کی غایت سیالکوٹ جانا ہے نہ ٹکٹ خریدنا۔ علاوہ ازیں ٹکٹ کی کیا ضرورت۔ کیا مولوی ثناء اللہ نے آپ سے اس کی استدعا کی تھی یا مولوی ثناء اللہ صاحب نادار ہیں ٹکٹ نہیں خرید سکتے یہ لغو لاطائل لکھنے کا کیا منشا ہے یا اپنی مالداری ظاہر کرنا ہے یا کبھی کا دستور رہا ہے کہ انکا ٹکٹ آپ خریدا کرتے ہیں یہ کیسی لغو حرکت ہے کیوں جناب ایسی باتوں میں آپکو حدیث من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ نہیں یاد آتی۔ اس کا مطلب ہے علو ہمتی اپنی جتانی مگر یہ تو فرمائے کبھی کسی کا ٹکٹ خریدا بھی ہے آپ تو خود دوسروں سے ٹکٹ خریدواتے ہیں افسوس۔

**قولہ** - میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے مسٹر گلیڈسٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جسکا ذکر آنعزیز نے بطور شماتت اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں بطور صداقت اسکا اظہار کرتا ہوں۔

آپ اس جگہ اپنے تھرڈ کلاس میں سفر کرنے کو مسٹر گلیڈسٹون کے تھرڈ کلاس میں سفر کرنیکے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں حالانکہ ہزاروں آدمی تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں کیا آپکے سفر کی [illegible] سفر سے مشابہت آپکو ذلیل معلوم ہوئی جو مسٹر گلیڈسٹون کو آپنے پیش کیا ورنہ آپ کی مراد یہ ہے کہ جیسے باوجود منصب وجاہ و دولت و مال کے مسٹر موصوف کا تھرڈ کلاس میں سفر تھا ویسے ہی باوجود منصب وجاہ و دولت و مال کے آپکا تھرڈ کلاس میں سفر ہے تو اولاً کجا وہ اور کجا آپ۔ مسٹر موصوف کیلئے تو لوگ جگہ چھوڑ دیتے ہونگے گاڑی خالی کر دیتے ہونگے اور آپ کے لئے تو ایک چوہڑا بھی ہٹنے والا نہیں ہے ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ بات یہ ہے کہ تھرڈ کلاس میں سفر یا تو اضطراراً ہوتا ہے یا بخل سے ہوتا ہے یا ناداری وجہ ہوتی ہے۔ اگر آپ فرمائیں کہ تواضعاً آپکا سفر تھرڈ کلاس میں ہے تو غلط کیونکہ مسٹر گلیڈسٹون کی مثال اسکی تردید کرتی ہے۔ اور اگر دوسری تیسری وجہ ہے تب بھی یہ مثال غلط ہے اور اس حالت میں دوسرے کو اظہار کا ٹکٹ بلا وجہ اپنی گرہ سے خرید کر دینا کسقدر نامعقول اور خلاف عقل ہے۔ ایڈیٹر بہادر کی تازہ بہادری ملاحظہ ہو۔

ابھی ایک اشتہار مطبوعہ پیسہ اخبار منجانب بٹالوی میری نظر سے گذرا جسمیں اس شخص نے بالکل جھوٹ افترا اور کتمان حق سے کام لیا ہے پہلا مضمون اشتہار کا اپنی شیخی (وہ بھی بالکل غلط) ہے کہ فرقہ اہل حدیث کا نام اہلحدیث ایڈیٹر بٹالوی کی تجویز سے ہوا ہے حالانکہ یہ بالکل دروغ بیفروغ ہے اس فرقہ کا نام اہلحدیث زمانہ [illegible] سے چلا آتا ہے جسکا ذکر کتابوں میں کثرت سے موجود ہے فقہ حنفی کی کتابوں میں بھی اس فرقہ کا لقب اہل حدیث بکثرت مذکور ہے کیا صاحب خلاصہ نے لفظ اہل الحدیث نہیں لکھا اور ملا علی قاری نے اسپر مواخذہ نہیں کیا اور کیا بجواب [illegible] ملا علی قاری کا قول [illegible] یہ کیسی جھوٹی شیخی اور جھوٹا احسان [illegible] ہے جا بجا۔

دوسرا مضمون ایڈیٹر صاحب کے اشتہار کا یہ ہے کہ اپنے [illegible] سنہ [illegible] میں موقع دربار اراکین اہلحدیث کانفرنس کو ان اصول کی تسلیم پر متفق کیا۔

مجھے مولوی مرزا ظہیر الدین احمد صاحب رئیس لوہارو سے ملاقات ہوئی اور سلسلہ سخن میں بٹالوی صاحب کا دہلی تشریف [illegible] اپنے اصول پیش کرنا جناب ممدوح نے ذکر کیا اور کہا کہ تسلیم (جو ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں) کے اپنا خلاف انہوں نے ظاہر فرمایا اور مرزا صاحب کے سوا جن جن صاحبوں کا نام آپ نے لکھا ہے بعض کا ذکر تو یاد نہیں آتا مگر عام طور پر ان حضرات کے بجائے [illegible] اسی سے سمجھ لینا چاہئے کہ بٹالوی ایڈیٹر کا کلام کسقدر راستی سے اجنبی ہے۔ تیسرا مضمون اس اشتہار کا یہ ہے کہ موقع جلسہ مولوی ثناء اللہ نے باستعانت عبدالعزیز ممبران کو متفق کر لیا کہ ابو سعید [illegible] نہ بلایا جائے اس کے جواب میں نہایت زور دار لفظوں میں بلند آواز سے میں کہتا ہوں کہ جھوٹا ہے جھوٹا ہے جھوٹا ہے۔ میں نے تو چاہا کہ بٹالوی صاحب جلسہ میں آویں اور تقریریں کریں مگر اراکین کانفرنس کو پسند نہیں ہوا جسکی دلیل خود بٹالوی کا قول ہے جو چند سطر پیچھے اشتہار میں موجود ہے لہٰذا اس کا جواب سوائے اس کے کہ علیہ ما علی الکاذبین کہوں اور کیا ہے۔ ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر۔ اتنا سفید جھوٹ کیوں بولتا ہے اس طرح میں آپ [illegible] کانفرنس کے کان میں پھونک مارا [illegible] ضعف الاعتقادی [illegible] جب الد کا ذکر نہیں ہے تو جو چاہئے فرمائیے۔ بات یہ ہے کہ بٹالوی صاحب ایسے ہی آدمی ہیں کہ کسی بھی جلسہ میں تقریر کیلئے نہیں بلائے جاتے [illegible] ان کو نہیں پوچھتے۔ انجمن حمایت اسلام لاہور [illegible]

کو دیکھئے کہ تمام علماء حنفی اہلحدیث بلکہ مرزائی اور شیعہ سب اس میں مدعو ہوسکتے ہیں تقریر کرتے ہیں مگر بٹالوی کو کوئی نہیں پوچھتا بتاؤ وہاں کس نے پھونک مار کر بجھا دیا۔ کوئی جلسہ اسلامیہ تو بتائیے کہ وہاں آپکی قدر ہو دوسرے اشخاص باوجود اظہار معذوری باصرار بلائے جاتے ہیں اور آپکی وہاں بجز کسی ارذلی حالت ہے بتائیے کون ظہور کرتا ہے مَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ ، اس موقع میں اڈیٹر بٹالوی نے اس ناچیز (عبدالعزیز) کو مولوی ثناء اللہ کا ثانی اثنین لکھا ہے اس رہتبازی سے کوئی پوچھے کہ اس لکھنے کی کیا وجہ؟ مجھکو ثناء اللہ سے وجہ خلاف (بقول تمہارے) تفسیر ہے اور جب تفسیر لکھی گئی تو میں مولوی ثناء اللہ کو جانتا بھی نہ تھا۔ دوسرے ہم لوگوں نے اپنا خلاف بذریعہ فیصلہ آرہ ظاہر بھی کردیا ہے پھر مجھکو ثانی اثنین کیوں لکھتا ہے بات یہ ہے کہ عبدالعزیز باوجود معذوری کے کانفرنس میں باصرار بلایا جاتا ہے اور حضرت بٹالوی صاحب کو باوجود مزید خواہش اور طلب کے اہل کانفرنس نہیں پوچھتے اسکا اثر اس شخص کو حسد ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ اور مجھکو کانفرنس کا رکن رکین آپ لکھتے ہیں حالانکہ اراکین کانفرنس کا نام خود بٹالوی اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں اور میرا نام اس میں نہیں ہے آپکے اس اشتہار میں اسی کی شکوہ ہے کہ دہلی میں امرت سر میں پشاور میں علیگڈھ میں بٹالوی نے شریک جلسہ ہونا اور تقریر کرنا چاہا اور مزید مدعا کی مگر کسی جگہ کے ارباب شوری واہل مجلس نے ان کو اس کا اہل نہیں سمجھا اور نہ اجازت دی۔ اسکا غصہ آپ مجھ پر اور مولوی ثناء اللہ پر نکالتے ہیں ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور العدی وعید (جو جھوٹوں کے حق میں ہے) یاد کر اور میں حیران ہوں اسکا قصہ کیا ہے ہر مجمع کو ہر اہل مجلس کو اختیار ہے جسکو نا اہل سمجھیں اپنی مجلس میں نہ آنے دیں نہ موقع سخن دیویں پھر اسکا جھگڑا کیا ہے اپنی آپکی نگہبانی جو اس کے متعلق اشاعۃ السنہ میں یاد ہے اور کہیں ہو مجھکو لوگ مجنونانہ بڑ خیال کرتے ہیں اور سنتے ہیں۔

بٹالوی صاحب اپنے اس اشتہار میں لکھتے ہیں کہ میں ان ممبران کانفرنس سے جو اصول خمسہ اہل حدیث کو تسلیم کرکے اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں مجھے دے چکے ہیں ع بھلا اس بندہ خدا سے کوئی پوچھے کہ جب ممبران کانفرنس آپکے اصول خمسہ کو تسلیم کرکے اپنی تحریر اس کی تصدیق میں دے چکے ہیں پھر اسکو پیش کریگا اور دکھلانے کا کیا نتیجہ اور کیا حاصل اور کیوں آپ کو اسقدر اصرار وغصہ وہذیان گوئی ہے درحقیقت دروغگو را حافظہ نباشد ہے یا حرکت مجنونانہ۔ ایڈیٹر بٹالوی اسی اشتہار میں خود لکھتے ہیں کہ اراکین کانفرنس نے اصول خمسہ میں متفق ہیں یا در اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں دے چکے ہیں اور عبدالعزیز و حافظ عبدالرحمٰن بھی متفق کرچکے ہیں تو اس بھلے مانس سے پوچھنا چاہیے کہ پھر جھگڑا کیا ہے اور اسقدر بیہودہ گوئی اور کذب بیانی و درشت گوئی کیوں ہے اور کس غرض سے ہے یہی ہے؟ کہ کانفرنس میں آپ کو تقریر کرنیکی اجازت ملے اور جلسہ میں اپنی تقریر دلپذیر سے ارباب جلسہ کے دماغ پراگندہ کریں صرف اسی واسطے اسقدر بیہودہ سرائی ہے کہ کسیطرح جلسہ میں ڈیڑھ صاحب کو بولنا نصیب ہو اور حال یہ ہے کہ لوگوں کو اس شخص سے بجو اس سے نفرت ہی چنانچہ دہلی والے پشاور والے امرت سر والے علیگڈھ والے کسی نے اس شخص کا تقریر کرنا گوارا نہیں کیا تو کس کا غصہ کس پر آپ لکھتے ہیں کہ ثناء اللہ نے شیخ کے کان میں پھونک مار کر بجھا دیا۔ کبھی دور کے مسافر عبدالعزیز کو اپنے کذب و افترا کا ہدف بناتا ہے حالانکہ کانفرنس والوں سے اور اڈیٹر ریاست گرہ سے جو خط و کتابت ہوئی مجھکو اسوقت تک اس کی خبر بھی نہیں ہوئی کہ کب خط آیا کیا جواب گیا۔ امرت سر میں میں نے اڈیٹر بٹالوی کو موقع ملنے کی کوشش بھی کی مگر پسند خاطر اہل جلسہ نہیں ہوا ناظرین اس جنون کو خوب ملاحظہ فرمائیں کہ بقول اڈیٹر مسئلہ کا اختلاف نہیں صرف جلسہ میں اپنی تقریر کا موقع پانے کی غرض سے یہ شخص اسقدر فساد مچاتا ہے اور اپنا نامۂ عمل سیاہ کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہی حرکت مجنونانہ دیکھکر لوگ جلسہ میں تقریر کرنیکا اہل اس شخص کو نہیں سمجھتے پشاور میں ایک شخص نے آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ مرفوع القلم ہیں اور بعض واقعات (جو اس کے ساتھ ہوئے تھے) بیان کئے۔

مجھ (عبدالعزیز) کو اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں میں بہت دور کا رہنے والا ہوں مجھے اس شخص کی زبان درازیاں صرف اسغرض سے ہیں کہ عبدالعزیز کسی طرح جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت بٹالوی کو دلوا دیوے اور میں ہرگز نہیں کرونگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایکدفعہ میں اس کوشش میں ناکامیاب ہوچکا ہوں دوسرے یہ کہ محض لغو حرکت ہے ایک بیہودہ کہانی اہل مجالس کے مذاق کے خلاف اور اسپر فساد کا اندیشہ۔ بھلا یہ کون عقلمند کرسکتا ہے میری طرف سے بٹالوی کو جواب یہی ہے کہ مسئلہ کا اختلاف تو بقول تمہارے مرتفع ہے رہی آپکی تقریر دلپذیر بر جلسہ کانفرنس میں تو اس کیلئے ضرور ہے کہ آپ ہندوستان کے کسی جلسہ میں تقریر کرنیکی اجازت حاصل کرکے اپنی اہلیت کا سارٹیفکٹ حاصل کیجئے تو کانفرنس بھی آپ کو اجازت دیگی۔

جاؤ یہ آخر فیصلہ ہے

بٹالوی صاحب اس موقع میں لکھتے ہیں کہ امرت سر میں نہ بلانیکی ایک اس وجہ کو کہ اب آپ اہلحدیث نہیں رہے عزیز مذکور خود منسوخ کرچکے ہیں اور جلسہ پشاور میں نہ بلانے کی وجہ الخ

خوف فساد کی وجہ جو بیان کیگئی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تن تنہا میں جلسہ پر آؤنگا نہ کوئی آدمی ساتھ لاؤنگا نہ ہتھیار۔ اہل جلسہ تلاشی لیکر مجھے مجلس میں داخل کریں۔

جناب! ہتھیار کی تلاشی کی تو ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ پولیس موجود ہے وہ ہتھیار دیکھیگی تو گرفتار کرلیگی۔ البتہ زبان آپکی سیف سے بڑھکر ہے اس کی تلاشی کیونکر ہو۔ آپ جانتے ہونگے اور اسی بدزبانی کے سبب کوئی آپکو اپنی مجلس میں جگہ نہیں دیتا جو آپ کی تقریر و تحریر کا لازمی حصہ ہے یہی اشتہار کو دیکھئے کہ سوائے تفاخر اور جھوٹ افترا ہے سے انکار علاوہ بدزبانی و درشت گوئی کے اور ہے کیا یہی آپ کے سب علمی ہیں ورنہ بتائیے آپ کی اس تحریر میں علمی بات کون سی ہے؟

اسکے بعد اڈیٹر صاحب جلسہ آرہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور وہاں کا قصہ شروع کیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ جلسہ آرہ سے میرے نام تو بلایا آیا جلسہ آرہ ۷ مارچ کو ختم ہوا مجھکو کسی نے نہیں بلایا بار جھگڑ میرا انتظار جات دعوت ۲۸ فروری کو بٹالہ سے روانہ ہوا اور دوسری مارچ کو آرہ میں پہنچا ہوگا۔ شیر پنجاب بھی آرہ پہنچ چکا تھا۔

ناظرین بٹالوی کی رہتبازی کو ملاحظہ فرمائیں جلسہ آرہ کا جلسہ آرہ اس سال بمقام سیتامڑھی جو آرہ سے دور ہے میں ہوا جسکی صراحت نوید میں موجود ہے او اسی کے مطابق تمام لوگ بمقام سیتامڑھی میں پہنچے مولوی ثناء اللہ بھی وہیں آئے آرہ کوئی نہیں گیا مگر بٹالوی صاحب سفید جھوٹ بولتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ۲ مارچ کو آپ کا خط آرہ پہنچا ہوگا شیر پنجاب بھی آرہ پہنچ چکا تھا۔ یہ کیسا صریح اور صاف جھوٹ ہے۔ مولوی ثناء اللہ تو ۲ مارچ کی شب کو سیتامڑھی پہنچے آرہ گیا۔ بات یہ ہے کہ جسکو سچ بولنا ہے وہ سمجھ بوجھکر بولتا ہے اور جسکو اسکی احتیاط نہیں ہے وہ بے سوچے کہے جاتا ہے مثل مشہور ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔ بٹالوی صاحب ذرا نوید جلسہ آرہ پڑھکر شرم کیجئے۔

اس کے بعد اڈیٹر صاحب میرے خط کا مضمون بدیں عنوان نقل کرتے ہیں "مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کا جواب خاکسار کے پاس ۱۰ مارچ کو پہنچا ہے جس کے الفاظ تفاخر و توہین او رداولانے حذف کرکے اصل مطلب کے متعلق انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے" یہ بالکل دروغ بے فروغ ہے کہ میں تفاخر و توہین وغیرہ ہے اس میں حضرت صاحب کا مناظرہ سے گریز کا ذکر تھا کہ امرت سر میں بٹالوی صاحب باوجود عہد و میثاق کے جائے مناظرہ پر نہیں آئے اور صاف گریز کرگئے یہ ایک واقعہ کا بیان تھا اس کو یوں ٹال دیا کہ تفاخر اور توہین حذف کردیا۔ بات تو یہ تھی کہ اس کا جواب کیا تھا اگر اسکو غلط کہیں تو سیکڑوں آدمی اس کے گواہ موجود ہیں۔

اس کے بعد میرے خط کی عبارت بایں بیان (انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے) لکھتا ہے۔ الا کہ یہ بالکل ہی غلط لکھا ہے میرے خط میں تھا "اور جناب مولوی حافظ حاجی واعظ ایڈیٹر اہلحدیث مجھکو پسند نہیں لکھا تھا" چار لفظ واعظ صاحب نے حذف کردیئے اس میں اولا تفاخر اور توہین کیا ہے۔ دوسرے اگر ہے تو آپنے مجھکو اس طرح کیوں لکھا تھا۔

دوسرے نمبر میں میری عبارت یہ تھی "طریقہ اہلحدیث سمجھکر بھیجا جاتا ہے (اگرچہ اس فہم میں غلطی ہو) اور یہ عام خلق محمدی کا یہی مقتضے ہے (دل دشمناں ہم نکردند تنگ) صرف لایعنی اسکو سمجھنا غلط فہمی ہے یہی غلطی ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ میرا نہ آنا آپکے اس مطالبہ کو لایعنی نہیں بناتا"

میری اس عبارت میں سے ایک سطر سے زیادہ عبارت بٹالوی صاحب نے حذف کردی اور اپنی دیانت کا ثبوت دیا۔ کیوں جناب اس میں کون تفاخر اور توہین کا کلمہ ہے۔ وعدہ آپ کا یہ ہے کہ انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے سبحان اللہ کیسا سچا وعدہ ہے اذا وعد اخلف بات یہ ہے کہ اس مضمون کا جواب نہیں سوجھا تو عبارت ہی کھا گئے یہ دیانت ہے اور اسپر یہ اشتہار بازی کی جرات سبحان اللہ۔ میرے خط میں یہ مضمون بھی تھا "نوید جلسہ آپ کے پاس دفتر سے بھیجا گیا تھا۔ ناظم دفتر نے سابق خیال سے آپ کو اہل حدیث شمار کرکے آپکو نوید بھیجا" اس کا جواب اڈیٹر صاحب بادیانت یہ فرماتے ہیں "میں جیسا اہلحدیث ہوں آپکو جلسہ ہائے کانفرنس ۱۳۔۱۲۔۱۹۱۱ء کی کاروائیوں سے و جلد ۲۲ و ۲۳ اشاعۃ السنہ سے ثابت ہوچکا تھا۔ آپ کا فرض تھا کہ ناظم کو اطلاع دیتے اور ہدایت کرتے" پناہ بخدا یہ کیسی لغو اور بیہودہ بکواس ہے بھلا کانفرنس ۱۳۔۱۲۔۱۹۱۱ء کی کاروائیوں سے بٹالوی کا اہلحدیث ہونا کسی کی سمجھ میں اسکا مطلب آسکتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کانفرنس نے کونسا صدوائی بٹالوی کے اہلحدیث ہونے کے متعلق کی ہے اور اشاعۃ السنہ اپنے وعدہ کا جھوٹا رسالہ نہ معلوم کس گلی کوچہ میں پڑا ہوگا میں کیا جانوں۔ باقی۔ اچھا کا یہ مسئلہ ثابت ہوچکا ہے تو غلط برتنے میں آپ بڑے مشتاق ہیں۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ناظم کو اطلاع دینا فرض تھا۔ ایسا فرض تو بٹالوی شیخ بہت ڈھلتا ہے اور کہیں نہیں ملتا۔ خدا کے پاک کی شان ہے جو شخص اسقدر جھوٹ اور لغو سے اہی کے

اشتہارات چھپوا کر شائع کرتا ہے وہ شخص جلسہ آرہ کی اطلاع دہی کا خط لکھنا اور ٹکٹ خرچ کرنا لایعنی بتاتا ہے سبحان اللہ یا للعجب۔ ابھی بٹالوی صاحب من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ کا وعظ لوگوں کو سناتے ہیں اور خود کذب و بہتان وافترا کا اشتہار چھپوا کر شائع کرنا فرض و واجب جانتے ہیں۔ ناظم مدرسہ نے جو خطوط لوید پر میری طرف سے دستخط کئے۔ (جیسی عموماً اجازت ہوا کرتی ہے) اسکو بٹالوی صاحب جعلی بتلاتے ہیں سبحان اللہ کیا عقل و درایت ہے۔

میرے جواب میں مضمون تھا کہ کسی کا مسجد میں نہ آنا اذان کو لایعنی نہیں بناتا۔ اس کے جواب میں بٹالوی صاحب فرماتے ہیں کہ اذان خاصکر مسلمانوں جماعت میں شامل ہونیوالوں کیلئے ہوتی ہے بھلا اسکا جواب میں کیا دوں سوائے اسکے کہ بٹالوی صاحب سے کہوں جناب عقل کے ناخن لیجئے۔ اڈیٹر صاحب اگر آپکی سمجھ ٹھیک ہوتی تو میدانوں جنگلوں دریاؤں میں رہنے والوں کو اذان مشروع نہ ہوتی کیا عجب بٹالہ کا یہی مسئلہ ہو کہ جہاں جماعت میں شامل ہونیوالے نہوں وہاں اذان عبث ولایعنی ہے جب آپکا یہ مسئلہ ہے تو خود جلسہ کو آپ کا عبث ولایعنی کہنا بے محل بجا ہے۔ اس کے بعد بٹالوی صاحب معترض ہیں کہ (کہ سال بھر آپ چپکے رہتے ہیں جب جلسہ کا وقت آتا ہے تب آپکو اپنے اصول خمسہ یاد آتے ہیں) جواب یہ ہے کہ عموماً ۱۲ سال سے اور خصوصاً ۱۹۱۲ء سے کانفرنس کے ان تینوں ممبروں کو جو اصول خمسہ اہلحدیث کے مخالف ہیں یعنی آپکے لیڈر و رہبر امرتسری (۲) ان کے ثانی اثنین خود بدولت (۳) انکے ثالث حافظ صاحب غازیپوری تحقیق حق کیلئے بلاتا ہوں۔

اسکا جواب ملاحظہ ہو بٹالوی نے یہاں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو میرا (عبدالعزیز کا) لیڈر و رہبر لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر میرا لیڈر و رہبر امرتسری ہے تو بٹالوی کا رہبر شیطان لعین ہے اور اس تعلق لزوم کے مقدم و تالی میں لزوم کی دلیل وہی ہے جو بٹالوی کے پاس ثناء اللہ کے لیڈر و رہبر ہونیکی دلیل ہے بلکہ اس کا رہبر شیطان ہونا عیاں ہے اسی رہبر نے بٹالوی کو مرزا قادیانی کا مداح بنایا اور یہی حضرت قادیانی کے فروغ کے ذریعہ ہوئے اسی (لیڈر) نے ان سے اہلحق کے خلاف لکھوایا اسی لیڈر نے تراسانی عربی وغیرہ ان سے لکھوائیں اسی لیڈر نے ان سے جھوٹا دعوے کرایا کہ معیار الحق خود بدولت کی تصنیف ہے وعلی ہذا پس ان کا رہبر شیطان صاف ہے جھگڑ کیا جا سکتے ہیں کہ بلا ریب میں ثناء اللہ اس کا رہبر ہے فلعنۃ اللہ علی الکاذبین

مولوی ثناء اللہ نے تفسیر لکھی اس کی تغلیط ان لوگوں نے صرف اسی قدر کی کہ سلف کے خلاف یہ تفسیر ہے اور اسی کی بناء پر مولوی ثناء اللہ کو خارج از اہلحدیث بنایا۔ ہم لوگوں نے ان کے پیش کردہ مقامات میں سے چند مقامات میں تفسیر ثنائی عربی کی غلطی کو بدلیل ثابت کیا (جیسا کہ فیصلہ آرہ سے ظاہر) مگر ان کی طرح خارج از اہلحدیث نہیں کیا اور اس میں ہم لوگ چار آدمی تھے۔ یہ ناچیز اور مولوی شمس الحق صاحب مرحوم و حافظ عبداللہ صاحب و شاہ عین الحق صاحب۔ اب بٹالوی خوب اچھلے کودے ہیں کہ انکو کیا کہا اور انکی مذہب میں دخل و خارج ہونے کا معیار قائم کرو تب یہ حکم لگاؤ جیسا کہ علماء

عبدالکریم شیر شاہی لکھتے ہیں بٹالوی صاحب سے یہ تو نہیں سکا کہ جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے العیاذ من ذلک۔ بٹالوی نے اس جگہ تین شخص (مولوی ثناء اللہ، عبدالعزیز، حافظ عبداللہ صاحب) کی نسبت لکھا ہے یہ اصول خمسہ (یعنی پہلے اہلحدیث کے مخالف ہیں گو اور چند سطروں کے بعد لکھا ہے کہ تینوں حضرات کی تحریرات جن میں دلی زبان سے ان لوگوں نے بھی ان اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ کیسا اپنی زبان سے آپ جھوٹا ہوتا ہے خود لکھتے ہیں کہ تینوں حضرات نے ان اصول کو تسلیم کر لیا ہے پھر یہ بھی لکھتے ہیں کہ مخالف ہیں یہ کیسا دروغ گو را حافظہ نباشد ہے خدا کی پناہ۔

اس کے بعد آپ مجھکو مناظرہ کیلئے امرتسر لاہور بلاتے ہیں اور سو روپیہ کا وعدہ کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا وعدہ مجھکو معلوم ہے۔ تین بار اس کا تجربہ ہو چکا ہے بھلا میں بیمار معذور آدمی اتنی دور خرچ و زحمت سفر اٹھا کر جاؤں اور آپ حسب عادت نہ آئیں جیسا امرتسر میں ثناء اللہ کے مقابلہ میں کیا تھا یا کوئی حیلہ کرکے چلدیں جیسا آپ نے لاہور کے اسٹیشن میں کیا تو میں ناحق پریشان ہوں البتہ میرا علالت وعدہ کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ اور آپ بقول خود جوان ہیں میری طرح بیمار و معذور بھی نہیں آپ کو یہاں آنے میں کون رکاوٹ ہے۔ مگر آپ کی ہمت نہیں پڑتی۔ اور مناظرہ کے نام سے لرزہ آتا ہے اور روح کانپتی ہے جلسہ مذاکرہ علمیہ میں آنے کو آپ تیار تھے اب کیا ہوا۔ آپ کا کید میں خوب سمجھتا ہوں وہی جلسہ میں تو موقع بحث و مناظرہ ہوگا نہیں پس آپ کو شیخی بگھارنے کا موقع ملجائیگا۔ بھلا آپ اور مناظرہ؟ کبھی کیا بھی ہے۔ اسی طرح علیگڈھ میں ۱۵ مارچ تک جلسہ تھا اس وقت کے لئے آپ کا چیلنج آیا اور ۱۷ مارچ تاریخ مناظرہ مقرر کر کے آپ بھاگ گئے تو لرزہ آ گیا لوگ آپ کے کید کو خوب سمجھتے ہیں۔ انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا۔

بٹالوی نے اس جگہ لکھا ہے۔

"چونکہ تینوں صاحب ان اصول کو دل سے تسلیم نہیں کرتے"

بھلا دل کا حال ان کو کیا معلوم بات تو یہی جھوٹے کی بٹالوی لکھتے ہیں۔

"موضوع کلام میرے اور آپ کے درمیان اور کوئی تحریری اور تقریری غلطی نہ ہوگی بلکہ خاصکر اصول خمسہ میں بحث ہوگی"

ایڈیٹر صاحب تحریری و تقریری غلطی کے نام سے آپ کو بخار چڑھ گیا اور ہائے وائے چلانے لگے۔ بات یہ ہے کہ آپکی تحریر و تقریر میں جھوٹ۔ افترا۔ بہتان۔ لغو۔ جھوٹے لطائف کے سوا اور بھلا کیا ہے۔ آپ ڈرتے ہیں کہ مجمع میں آپ کے دین و ایمان کی حقیقت ظاہر ہوگی۔ اور علمی باتیں تو آپکی تحریر و تقریر میں ہوتی ہی نہیں آپ کی علمی لیاقت اور فہم و فراست تو ایسی ہے ظاہر ہے کہ میں نے لکھا تھا کہ آپ کی غلطیاں موضوع کلام ہونگی اس پر آپ فرماتے ہیں کہ اصول خمسہ میں بحث کرینگا مجھسے تو نام نہیں لینا سبحان اللہ کیا عقل ہے اور کیسی فراست

مگر اصول خمسہ غلط ہونگے تو کیا تحریری غلطیوں کا وہ فرد نہ ہوگا۔ بات تو یہ ہے کہ میں موضوع کلام عام رکھتا ہوں اور آپ اس سے بھاگتے ہیں اور جان چراتے ہیں اور آپ کو اس سے لرزہ آتا ہے اور گھبرا کر کہتے ہیں کہ سوائے اصول خمسہ کے اور کوئی بحث نہیں کرونگا اور اس میں بھی حجت آپ کو اس سے پیدا ہوئی کہ میرے خیالات آپ کو میری تحریر سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ اسی اشتہار میں آپ نے لکھا ہے انشاء اللہ آپ ایسے بہادر ہوتے ہیں کہ عام بحث سے بھاگتے ہیں۔ اور جھوٹے ایسے ہیں کہ مجھکو لکھا ہے کہ اصول خمسہ میں بحث کرنے سے میری روح کانپتی ہے۔ ارے جھوٹے مجھکو یہ کیونکر معلوم ہوا تو ان لفظ میرا اس پر دلالت کرتا ہے جو شخص عام غلطیوں پر بحث کرنے کو للکارے وہ بزدل ہو۔ اور جو صرف ایک بحث (وہ بھی بعد علم موافقت کے) کرنا چاہے وہ دلیر ہو جیسے آپ شیر بہادر ہیں اور کس بہادری سے کہتے ہیں کہ بحث اصول خمسہ کا جھگڑے سے نام نہیں لیا جو شخص عموماً ہر بحث میں گفتگو کرنے کو تیار رہے وہ ایک کا نام کیوں لیگا۔ پس یہ یا تو آپ کے فہم کا قصور ہے یا وہی جبلی عادت جھوٹ بولنا۔ یہاں پر آپ لکھتے ہیں "اور یہ آپ کے مغلوب ہونے میں دلیل ہے" اولاً عبارت کتنی بیہودہ ہے مغلوب ہونے میں دلیل کیا خوب ہے۔ دوسرے ابھی بحث ہوئی نہیں نہ غلبہ ہوا۔ اور مغلوبیت ہو گئی۔ بٹالہ میں قبل صدور فعل کے مفعول پر اس فعل کا اثر ہو جاتا ہے فیا للعجب۔

ہاں ایڈیٹر بٹالوی کا اصول خمسہ رہ گیا اس کو جناب ایڈیٹر صاحب سنئے۔ یہ امور خمسہ بجائے خود صحیح ہیں مگر آپ نے ان کو نہیں سمجھا آپ کے قصور فہم سے اسمیں غلطی ضرور ہے۔ اسی واسطے میں نے ان کو موضوع کلام نہیں قرار دیا بلکہ آپ کی غلطی کو موضوع قرار دیا تھا جس کو آپ نہیں سمجھے اب میں آپ کی غلطی آپ پر واضح کرنیکو چند سوال آپ سے کرتا ہوں۔

(۱) یہاں لفظ اصول کے کیا معنے ہیں۔ اگر اصول بمعنی ادلہ ہو تو آپ کو لازم ہے کہ آپ صاف لفظوں میں یوں لکھئے کہ ادلہ شرعیہ چار نہیں ہیں اور علمائے اصول میں سے کسی کی شہادت اسپر پیش کیجئے اور میں کہے دیتا ہوں کہ یہ آپ سے ہرگز نہ ہو سکیگا۔

(۲) اجماع کی تعریف اور اس کا شامل کتاب و سنت کے دلیل مستقل ہونا اور اس کا مصداق لکھئے۔

(۳) آیت وضو کی تفسیر جو شارع علیہ السلام نے فرمائی اور یوں کہہ دیا ھذا وضوئی لا یجوز الصلوٰۃ الا بہ اسکے خلاف مضمضہ استنشاق کو نا شستہ لا جو ھکر سے خارج اور داڑھی جو منہ میں سے ہے سر کو مدلول قرآنی قرار نہ دینا صرف شعر سر یا ربع راس کا مسح مراد باری قرار دینا تفسیر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی تغلیط ہے یا نہیں اور کیوں نہیں ہے؟

تب اسی قدر سوالات کے جواب دینے میں واعظ بٹالوی راہ راست پر آجاوینگے ورنہ دیکھا جائیگا۔ باقی صحبت باقی ان شاء اللہ۔

عبدالعزیز رحیم آبادی

# مُجرّباتِ سیوطی

ترجمہ اردو

## کتابُ الرحمۃ فی الطب والحکمۃ

مُصنفہ قدوۃ الانام حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی

وہ کونسا شخص ہے - جو امام موصوف کے نام نامی سے واقف اور آپ کے در بے بہا تصانیف کا شیدا نہ ہو - آپ نے جس طرح کہ دیگر فنون میں سینکڑوں تصانیف ارقام فرمائی ہیں - اسی طرح علم طب اور تعویذات اور کلمات اور دیگر مجربات میں یہ کتاب نہایت جامع سب سے نرالی طرز پر بہت مفید لکھی ہے - اس میں آپ نے جملہ امراض - صفراوی - سوداوی - دموی - جلد سے متعلق ہوں - یا اندروں سے سر کے متعلق ہوں - یا آنکھوں - دماغ - کانوں - ناک - پھیپھڑہ دل - جگر - طحال - معدہ - اعضاء تناسل - رحم - حمل - ہاتھ پاؤں - وغیرہ کے مہلک امراض مثل طاعون - ہیضہ - وغیرہ کے ہوں - یا دیرینہ مثل آتشک - سوزاک - نامردی - سستی کے مردوں کے متعلق ہوں یا عورت - الغرض اس کتاب میں مرد - عورت - لڑکے - لڑکی - بچے - بوڑھے جوان - کے اندرونی و بیرونی جملہ امراض کا علاج - طب - تعویذات - کلمات - مجربات کے ذریعہ بتایا ہے - اور حفظان صحت کے ضروری اصول کے متعلق ۱۹۵ باب درج کئے ہیں - علاوہ اس کے مختلف فنون و کشتہ جات کے تیار کرنیکی تراکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج بتایا ہے - یہ کتاب مروجہ فصیح اردو میں ترجمہ کرا کر شائع کیا ہے قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۳ ر

**بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی** اس عجیب و غریب کتاب میں علاوہ بیسیوں قسم کی مفید باتوں کا کافی ذخیرہ فراہم کردینے کے امام غزالی نے وہ کل قواعد ارقام فرما دیئے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتواں پراگندہ دل شخص ظاہری باطنی ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے قیمت عہ

# خضابِ عجاب

اس خضاب کے لگاتے ہی بال فوراً اصلی قدرتی رنگ کی مانند کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں - اور پندرہ روز تک اپنا اثر ویسے ہی آن بان سے قائم رکھتا ہے - خواہ کتنا ہی بالوں کو دھوتے جائیں - رنگ اور چمک میں فرق نہیں آتا - پندرہ بیس روز کے بعد بھی صرف کھونٹی پر کر لگانا پڑتا ہے - یہ دیگر بازاری خضابوں کی طرح بالوں کو بھورا - کھردرا اور کرخت نہیں بناتا تیل کی مانند لگایا جاتا ہے - نہ جلد کو داغ دیتا ہے - نہ لگاتے ہوئے کوئی جلن محسوس ہوتی ہے - خضاب نہایت اعلیٰ ہے - ایک بکس چھ ماہ کے لئے کافی ہے - اپنے لئے اور اپنے احباب کے لئے جلدی منگوالیں -

کیونکہ اندیشہ ہے - کہ ولایتی مال کے گرانی کی وجہ سے اس کی قیمت بھی بڑھانی پڑ جائے قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) محصولڈاک ۴ر کل عہ کا وی پی کیا جائے گا

# طلسمی گولیاں

یہ بینظیر گولیاں ہر قسم کی بلغمی - صفراوی - سوداوی دموی امراض و نقائص کو دور کر کے دماغ کو طاقت حافظہ کو ترقی - اعصاب کو قوت - جگر و طحال - گردہ و مثانہ کی اصلاح - معدہ کو تقویت - دل کو قوی و مسرور - روح کو انبساط چہرہ کو بشاش و سرخ - بدن کو مضبوط و چست بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں - علاوہ بریں جوانی کی ہر قسم کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کا پورا تدارک کر کے از سر نو قوت رجولیت و جوہر تولید کو قائم کر کے بے اندازہ ترقی دیتی ہیں - اور امساک توان کا لازمی نتیجہ ہے - نہ جریان و سرعت انزال کی شکایت باقی رہ جاتی ہے - نہ کثرت احتلام و رقت سے دل پریشان ہوتا ہے ہر وقت دن عید رات شب برات معلوم ہونے لگتی ہے - کمال یہ ہے - کہ تریاق سے بڑھ کر زود اثر ہیں - ناقص و ضعیف اور ہر قسم کی مرغن غذا کو ہضم کرا دینا ان کا معمولی کرشمہ ہے - تیس سال کے اوپر کے لئے خاص کر تیر بہدف ہیں - قیمت اصلی تین روپے رعایتی دو روپے (عہ) محصولڈاک ۴ر

**طلاءِ نادرہ** بچپن کی غلط کاریوں سے گشدہ طاقت کو واپس لاتا ہے قیمت تین روپے محصولڈاک ۴ر

منیجر اے - آر - کمپنی - بازار سرپانوالہ - لاہور

منیجر دواخانہ تریاق صحت متصل طب بادشاہی ۲۰ ا ۱ءر

فہرست کتب کلاں - دو ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے - منیجر اے آر کمپنی بازار سرپانوالہ لاہور سے طلب کریں

## سراج الدین المعروف جامع العلوم الفاق المخلوق المعروف بحر محیط ۳/۵

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا۔ قرآن شریف و احادیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ مصباح الترکیب جامع العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر دیوان حافظ تک تمام مضامین کو جمع کیا ہے۔ اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون سے مدلل کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں قیمت ہر دو حصہ کی بھی آرڈر بھیجیں تو ۳/ اور وی پی منگوائیں تو ۴/ مع محصولڈاک۔ اگر شک ہو تو نصف قیمت بھیجکر پہلے مفت منگوالیں۔ ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیجنے والوں سے چاروں حصہ مع محصولڈاک اور تقلید شخصی و بشارت محمدی مفت دی جاویگی۔ تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے۔ مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہو گی

المشتہر

**عبد العزیز ولد مولوی ابو المحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح نجدی و ترجمہ غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح و مشکوۃ شریف و تجلی اسمانی و کان ایمانی وغیرہ وغیرہ موضع بنج گرائیں ڈاکخانہ پھاٹہ ضلع سیالکوٹ**

## اسرار قرآنیہ ۶/۲

### و برکات رحمانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی و غمی کی کافی اصلاح ہے۔ جنات بعض بیماریوں کے نسخے اور دو ستوں سے والدین اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً و عورتوں کے مطالعہ کے بہت کارآمد و مفید کتاب ہے ۲/ مع محصول ۳/

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

## اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی پگڑ سوتی و ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمائیں دور دور کا نقصان کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی۔ المشتہران

**غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور**

## شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۳/۲

### حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے دفع کرنے کے علاوہ منی کا گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے کوئی بہتر دوا نہیں ہے عہ طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴۔ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردی حسب منشا پیدا ہوتی ہے عہ

### حب ابو البشر ہر قسم

بلغی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے عہ

### سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ عہ

### دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی ڈبیہ عہ

ملنے کا پتہ

**مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ**

## نصرت الواعظین یاد صفات سید المرسلین

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی ہے مسلمانوں کی آنکھوں کو نور قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے۔ اس میں دس بیان ہیں اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثنا بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ با احادیث و روایات صحیحہ اور جا بجا اشعار اور مثنوی مولانا روم دلچسپی کیلئے ملائی گئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلبائے مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید کارآمد ہے۔ اگر ہر مسلمان اسکو بہ نقد جان خریدے۔ تو بجا اور زیبا۔ قیمت فی جلد مع محصول ۸/ بعد دس نسخے ہر خریدار کو رعایت ایک کتاب فضائل محمدیہ نصف قیمت ۲/ میں دی جاوے گی زیادہ ایشی میں اخبار کا حوالہ دیتا ہو

ملنے کا پتہ

**مولوی حشمت علی یا لسین بریلی محلہ گڈھیا**

## رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۳ھ تک طلب کرے اسکو نہی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہے سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲/ رعایتی عہ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب قیمت ۵/ رعایتی ۳/ سیرۃ من میری فی المجید القرآنیہ۔ ۸/ رعایتی عہ ترجمان القرآن صرف سورۂ بقر طبع دہلی تقطیع کلاں ۱۲/ رعایتی عہ تحفۃ السنۃ انگریزی مصنفہ شیخ عبد الوہاب صاحب قیمت ۸/ رعایتی عہ ملنے کا پتہ عبد الغفار تاجر کتب ... محلہ ... لاہوری

پیسہ پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام گوپال سنگھ پرنٹر کے چھاپا اور دفتر اہلحدیث امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بمحصول ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

# اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

676/3

جلد ۲۳ - اڈیٹر :- عطاء اللہ - نمبر ۲۶

**شرح قیمت اخبار**

والیان ریاست سے سالانہ

روسا و جاگیرداران سے

عام خریداران سے

" ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

**اُجرت اشتہارات**

فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

**مالک اخبار**

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۱۶ شوال المکرم ۱۳۴۴ھ مطابق ۳۰ - اپریل ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) مولوی ثناء احمد صاحب کانپوری کا فتوے صہ ۱-۲

(۲) چند استفسارات - صہ ۳

(۳) تاریخ اہلحدیث - صہ ۳ تا ۴

(۴) جماعت اور علماء اہلحدیث سے سوال صہ ۴-۵

(۵) نجد سے قرن الشیطان - صہ ۵-۶

(۶) آریہ مسافر دہلی کی راستگوئی صہ ۶

(۷) میں سچا کس کو کہوں؟ (قادیانی مشن) صہ ۶-۷

(۸) خلافت راشدہ - صہ ۸ تا ۹

(۹) عجیب و غریب فاضل عربی صہ ۹-۱۰

(۱۰) مسجد چینیاں لاہور میں مرزائی اخراج صہ ۱۰-۱۱

(۱۱) نظم صہ ۱۱

(۱۲) فتاوے صہ ۱۲

(۱۳) ملکی مطلع صہ ۱۲-۱۳

(۱۴) متفرقات صہ ۱۵

(۱۵) انتخاب الاخبار صہ ۱۶

## مولوی ثناء احمد صاحب کانپوری کا فتوے

### فاتحہ خلف الامام پڑھنا ثواب ہے

ہمارے ناظرین مولوی ثناء احمد صاحب کانپوری حال مقیم آگرہ کو جانتے ہونگے کہ آپ چونکہ بریلوی خیال کے بڑے مؤید ہیں اسلئے اہل حدیث بلکہ دیوبندی خیالات کے حنفی برادران پر بھی بڑی سختی سے مخالفت فرمایا کرتے ہیں۔ کبھی کسی شکل میں کبھی کسی صورت میں ان کے حق میں کوئی نہ کوئی فتوے لگاتے ہی رہتے ہیں۔ مجھے آپ کا ایک مختصر سا رسالہ ملا جو کسی قمرالدین کے نام سے شائع ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے مسئلہ فاتحہ خلف الامام کا جواب لکھا ہے۔ آج ہم اُسی کی بابت یہ مختصر سا نوٹ لکھتے ہیں۔

**سوال** :- کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ امام کے پیچھے مقتدی سورہ فاتحہ پڑھے اور آمین زور سے کہے کہ نہیں لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب صحیح حدیث کا مطلب کیا ہے اور اس سے کیا مسئلہ سمجھا گیا۔ بینوا توجروا۔

(محمد قمرالدین غفرلہ)

**الجواب ومنہ الصواب**

چونکہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے فاتحہ پڑھنا واجب نہیں۔ اور اگر جہری نماز میں امام کے سکتات میں پڑھ لیا تو امید ثواب ہے۔ سری نماز میں نہ پڑھے۔

حدیث مذکورہ فی السوال کا مطلب یہ ہے کہ امام اور منفرد کیلئے فاتحہ پڑھنا واجب ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مقلد کیلئے امام کا قول جو معتبر و مستند کتاب میں ہو نقل کردینا کافی ہے" (صہ ۱)

**اہلحدیث** مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں قائلین میں

گردہ یہی کہتا ہے جو مولوی نثار احمد صاحب نے کیا ہے۔ مگر یہ عجیب بات فرمادی کہ

"سری نماز میں نہ پڑھے"

حالانکہ جہری نماز میں امام کے سکتات (خاموشی) کی حالت میں پڑھنے کو ثواب کہا ہے۔ جس میں امام بہت کم خاموش رہتا ہے۔ اور سری نماز میں سارا وقت خاموشی ہوتا ہے۔ پھر نہیں معلوم کونسی وجہ آپ کو سری نماز میں قائل ہونے سے مانع ہوئی۔ حالانکہ سری نمازوں میں امام محمدؒ بھی فاتحہ پڑھنے کو ثواب کہتے ہیں (ہدایہ ملاحظہ ہو)

پس مختصر تصفیہ کی بات تو یہ ہے کہ جہری نمازوں میں سکتات امام کی حالت میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا فتوے مولوی نثار احمد صاحب مفتی آگرہ نے دیا ہے۔ اور سری میں پڑھنے کا حکم امام محمد رحمہ اللہ نے دیا ہے۔ اتنے ہی پر اہل حدیث اور احناف کو ہم مصالحت کی مبارک پیش کرتے ہیں۔

**حیرانی** کی بات یہ ہے کہ مولوی نثار احمد صاحب اسی فتوے میں یہ کیا لکھتے ہیں۔

"حدیث مذکورہ فی السوال کا مطلب یہ ہے کہ امام اور منفرد کیلئے فاتحہ پڑھنا واجب ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک"

یعنی حدیث کا مطلب (بقول آپ کے) یہ ہے کہ امام اور اکیلے پر نماز کی حالت میں قرأت فاتحہ کا حکم ہے۔ بہت خوب حدیث کا مطلب اگر یہ ہے جو آپ نے بتایا ہے تو اب آپ بتائیے آپ نے جو جہری نمازوں میں سکتات کی حالت میں مقتدی کے فاتحہ پڑھنے کو کار ثواب بتایا ہے اس فتوے کیلئے آپ کے پاس کونسی حدیث دلیل ہے؟

**مولوی صاحب!** آپ نے کوشش تو بہت کی مگر جو فتوے آپ نے لکھ دیا ہے ہم جانتے ہیں کہ آپ نے خود نہیں لکھا بلکہ خدائی طاقت نے آپ سے لکھوایا ہے

**مزید حیرت** اس طرفہ برطرہ یہ کہ آپ (مولوی نثار احمد صاحب) یہ بھی لکھتے ہیں کہ

"البتہ وہ حضرات جو مقلدین کو مشرک و کافر سے بھی بدتر فرماتے ہیں اور خود حدیث و قرآن کا مطلب سمجھنے کا دعوے فرماتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ حدیث کو صحیح جانکر اُس پر دجوباً عمل کرنے کیلئے تین امور کا ہونا ضروری ہے" (ملخص)

**اہلحدیث** اہل علم ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی نثار احمد صاحب کا یہ فقرہ کہ

"اُن پر واجب ہے کہ تین امور کا ہونا ضروری ہے"

اس عبارت کی ترکیب کیا ہوئی طلبہ علم ذرہ غور فرمائیں کہ "واجب" کا "فاعل" تین امور کا ہونا کیسے ہو سکتا ہے کسی شخص پر وہ کام واجب ہوتا ہے جو اُسکی صفت ہو سکے نہ کہ امور عامہ میں سے کوئی فعل کسی شخص پر واجب ہو۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یوں کہے کہ

مولوی نثار احمد صاحب پر واجب ہے آفتاب کا طلوع ہونا۔ ہوا کا چلنا۔ پانی کا بہنا وغیرہ

تو کیا کوئی شخص بھی اس کلام کو صحیح جان سکتا ہے؟ اس لئے میرا خیال ہے کہ مولوی نثار احمد صاحب کے فتاوے اُن کے شائع کنندوں کی وجہ سے بدنام ہوتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ جہانتک مسئلہ کا تعلق ہے مولوی صاحب کے ہم مشکور ہیں کہ اُنہوں نے صاف فرمادیا ہے کہ جہری نمازوں کے سکتات میں مقتدی کا سورہ فاتحہ پڑھنا کار ثواب ہے۔ پھر اس ثواب کو کیوں ضائع کیا جائے

باقی رہیں وہ باتیں جو رسالہ میں اور طرح کی لکھی ہیں وہ خاص علماء اور طلباء سے تعلق رکھتی ہیں عوام سے نہیں۔ عوام اُن سے فارغ ہیں۔ اُن کے لئے تو فتوے کی ضرورت تھی جو مولوی صاحب موصوف نے پوری کردی۔ الحمدللہ۔

## چند استفسارات

مندرجہ ذیل استفسارات کا جواب بذریعہ اخبار شائع فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مقلدین تقلید کے یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

"لوتجتمع امتی علے الضلالۃ" اور کہتے ہیں کہ تقلید پر تمام اہل سنت والجماعت کا اجماع ہوگیا ہمارے علماء کرام اسکا کیا جواب دیتے ہیں؟

(۲) "اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار" کی حدیث کو پیش کرکے کہتے ہیں کہ سواد اعظم مقلدین کا ہے۔ لہذا ان سے باہر جانا گمراہی ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

(۳) عینی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ کم و بیش ۱۷۰ حدیثیں صحیح بخاری میں ضعیف ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اس کی تردید مستند کتب حنفیہ کی رو سے کیجئے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ صحیح بخاری میں کوئی حدیث ضعیف نہیں۔ کیوں؟

(خاکسار محمد فضل حمید خریدار اہلحدیث نمبر ۸۸۷۶)

**جوابات** (۱) رسالہ فقہ اور فقیہ میں مفصل درج ہے مختصر یہ ہے کہ وجوب تقلید شخصی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ ہمیشہ ہر زمانہ میں علماء انکار کرتے رہے۔

(۲) اس کا جواب بھی کئی دفعہ دیا گیا کہ اتبعوا میں جو مخاطب ہیں وہ فاعل ہیں اور سواد اعظم مفعول ہے اسلئے یہ دونوں ایک نہیں ہوسکتے پس فاعل مخاطب عوام ہیں اور سواد اعظم خواص اہل علم ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آیت یا حدیث صریح نہ ہو اُس میں مجتہدین کی اکثریت ہو اُس پر عمل ہو۔ (محدثین کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں)

(۳) اس کے جواب کیلئے کتاب "تائید بخاری" مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی دیکھئے۔

## تاریخ اہلحدیث

سابقہ پرچہ میں یہ ذکر چلا آیا ہے کہ ابتدائے زمانہ رسالت میں کتب احادیث جمع کیوں نہ ہوئیں۔ اسکی ایک وجہ سابقہ پرچہ میں مرقوم ہوئی ہے آج دوسری وجہ درج ذیل ہے (مدیر)

**دوسری وجہ** اُس زمانہ میں حدیث جمع نہ ہونے کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد نزول قرآن کا زمانہ تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح مبلغ قرآن تھے اُسی طرح مبین و شارح قرآن بھی تھے۔ اپنے وعظوں اور خطبوں میں قرآن

ahmadimuslim.de

بعینہ تشریح مطالب بیان کرتے تھے - چنانچہ صحیح مسلم میں ہے

عن جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینھما یقرء القرآن ویذکر الناس -

"یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے کرتے اور اُنکے درمیان جلسہ کرتے (بیٹھتے) اور قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے"

چونکہ قرآن اور بیان قرآن ہر دو آپ ہی کی زبان وحی ترجمان سے نکلے تھے اور ہر دو عربی زبان میں تھے جو آپ کی زبان تھی - اسلئے سخت اندیشہ تھا کہ متن اور شرح مخلوط اور کلام خدا اور کلام رسول ممزوج نہ ہو جاوے - اسلئے آپ نے کتابت حدیث یعنی قرآن کی تفسیر و تشریح جو آپ فرمایا کرتے تھے اس کے لکھنے سے منع فرما دیا تھا - چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی (قال ھمام احسبہ قال) متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار -

(صحیح مسلم جلد ثانی باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم صفحہ ۴۱۴)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے (جو کچھ سنو اُسے) لکھا نہ کرو - اور جس نے مجھ کو سوائے قرآن کے کچھ لکھا ہو اُسے مٹا دیوے اور مجھ سے زبانی روایت کیا کرو تو اسمیں کوئی حرج نہیں - اور جو کوئی مجھ پر عمداً جھوٹ باندھے اُسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے"

## صحابہ میں احادیث نبویہ کی حفاظت (۱)

گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بعض صحابہ کرامؓ کتابت احادیث سے محترز رہے - لیکن ان کی حفظ و رعایت میں اُنہوں نے پوری سعی و ہمت سے کام لیا - چنانچہ یہی حضرت ابو سعید خدریؓ جو حدیث ممانعت کے راوی ہیں حدیث نبوی کو پوری طرح حفظ کرتے تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی بتاکید حفظ کرواتے تھے - چنانچہ سنن دارمی میں ہے -

عن ابی نضرۃ قال قلت لابی سعید الخدری الا تکتبنا فانا لا نحفظ فقال لا ولن نجعلہ قرآنا ولکن احفظوا عنا کما حفظنا نحن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سنن دارمی)

"(یعنی حضرت ابو سعید خدریؓ کے شاگرد) ابو نضرہ تابعی نے آپ سے کہا کہ آپ (جو روایت کرتے ہیں) ہمیں لکھوا دیا کریں کیونکہ ہمیں یاد نہیں رہتا - تو آپ نے فرمایا نہیں یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ میں اُسے قرآن بنا دوں - ہاں تم بھی ہم سے اُسی طرح حفظاً یاد کرو جسطرح ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظاً یاد کیں"

(۲) صحابہ کرامؓ کی پاک جماعت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاروں کی تعمیل اور آپ کے ارادوں کی تکمیل میں ایسی سرگرم تھی کہ اُس کی نظیر صفحہ ہستی پر دیکھی نہ سنی گئی - پس یہ ہو نہیں سکتا کہ یہ مقدس جماعت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاسی مقاصد کی تکمیل میں چند سال کے عرصہ میں اپنی دہشت انگیز اور حیرت خیز فتوحات سے دنیا میں ایک ایسا عظیم انقلاب پیدا کر دیا جس سے دنیا کا ایک نیا نقشہ تیار کرنا پڑا - وہ آپ کے شرعی مقاصد کی تکمیل میں (معاذ اللہ) ایسی سست و بے ہمت نکلے کہ رسالت کے اصل مقصود تصحیح عقائد اصلاح اعمال اور تہذیب اخلاق کو فوت کر دے - یا ان امور کے متعلق آپ کی پاکیزہ ہدایات کو فراموش کر دے -

**واقعات** شاہد ہیں کہ اُن کے مبارک قدم جہاں پہنچے وہاں پر اسلامی حکومت کے ساتھ ساتھ شرعی علم و عمل کا سکہ بھی بیٹھتا گیا - وہاں کے قومی و ملکی رسم و رواج بلکہ ان کی زبان تک کو اُٹھا گئی اور ان کی جگہ **نبی عربی** (فداہ ابی وامی وروحی) صلی اللہ علیہ وسلم

---

لہ منکرین حدیث اس حدیث کو اس امر کی سند میں پیش کیا کرتے ہیں کہ جب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث سے منع فرما دیا تھا تو اُسکی پیروی کہاں واجب رہی - یہ اُنکی سخت بے سمجھی اور بے علمی کی دلیل ہے - اوّل اسلئے کہ ممانعت تو کتابت سے ہے نہ کہ متابعت سے - پس اس حدیث کو ممانعت متابعت میں پیش کرنے کے کیا معنے ؟ پیروی و اطاعت کیلئے کتابت ضروری نہیں جیسے کہ قرآن مجید جسطرح کہ کتابت میں آنے کے بعد واجب الاطاعت ہے اسیطرح کتابت و تحریر میں آنے سے پہلے بھی واجب الاطاعت تھا - چونکہ حصول علم بغیر تحریری فرمان کے صرف زبانی تحدیث و نقل روایت سے بھی ہو سکتا ہے اس لئے اسی حدیث میں ممانعت کتابت حدیث کے حکم کے ساتھ ہی فرما دیا وحدثوا عنی یعنی (قرآن کے سوائے جو کچھ میں کہا کروں اُسے) میری طرف سے زبانی بیان کیا کرو - ہاں زبانی روایت میں کمی بیشی کا اندیشہ تھا سو اسکی رکاوٹ کیلئے ساتھ ہی فرما دیا ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو کوئی جان بوجھکر کسی امر میں میری طرف جھوٹی نسبت کریگا اُسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہئے - دیگر یہ کہ اگر اس ممانعت کی وجہ سے اس علم کا اعتبار نہیں تو یہ سند بھی تو اسی علم کی کتب مدونہ سے پیش کیجاتی ہے جو اس ممانعت کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہے - پس یہ سند کیوں معتبر ہونے لگی ؟ اگر کہا جائے کہ یہ الزامی اعتراض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ الزام ہم پر قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ ہماری اور منکرین حدیث کی نزاع تو علم حدیث کے اتباع اور اتباع ہی میں ہے - اور اس حدیث پیش کردہ میں ممانعت کتابت سے ہے نہ کہ اتباع سے - جیسا کہ وجہ اول میں ذکر ہو چکا - پس جب پیروی منع نہ ہوئی اور تحدیث و حفظ احادیث اس حدیث کے رو سے بھی امر جائز بلکہ مندوب ہوا تو جو علم × × ہمارے حافظہ میں محفوظ ہے اور اُسپر ہمارا عملدرآمد بھی ہے اُسکے کتابت میں لانے سے اُسمیں کیا خرابی پیدا ہو گئی ؟ بلکہ اُسکی حفاظت تو اب دوبالا ہو گئی کہ سینہ میں محفوظ ہونے کے علاوہ سفینے (نوشت) میں بھی محفوظ ہو گیا - پس ترقی کی صورت میں وہ اور بھی محفوظ ہو گیا - اور عہد نبوت میں قرآن مجید سے مخلوط ہو جانے کا اندیشہ تھا اسلئے قرآن خود بھی لکھوایا اور اسکے لکھنے کی ترغیب بھی دی اور حدیث کے لکھنے سے منع کیا لیکن جب آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد التباس واختلاط کا اندیشہ جاتا رہا تو اس کی کتابت میں کوئی حرج نہ رہا - کیونکہ اصل کتابت سے ممانعت تھی جیسا کہ متن کے شرح و مفصل بیان سے معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ محدثین (شکر اللہ مساعیھم الجمیلۃ) نے اسے مدون کرنا شروع کیا اور اُسکے نیک نتائج سے آجتک اسلامی دنیا متمتع ہوتی چلی آئی ہے - اس حدیث لا تکتبوا عنی الخ کا باقی بیان .......

ahmadimuslim.de

کی سنت اور زبان کا رواج ہوگیا - اور یہ باتیں انجام کو نہیں پہنچ سکتیں جبتک وہ لشکر کشی کشور کشائی طرز حکومت اور تبلیغ واشاعت اسلام میں آپ کی ہدایات ومعمولات کو ملحوظ نہ رکھیں - مثلاً خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مجملاً خبردی ہے کہ تم (مسلم قوم) کو موجود الوقت دشمنوں کے علاوہ دیگر قوموں سے بھی جن کو تم ابھی نہیں جانتے اور بعض ان میں سے سخت جنگجو قومیں ہیں، پالا پڑیگا۔

اس کی تفصیل وبیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مصر، فتح روم وشام، فتح ایران کے متعلق جو جو احادیث فرمائی تھیں وہ ان کو کس طرح بھول سکتی تھیں۔ یا یوں کہیے کہ ان واقعات کے ہوتے ہوئے کسطرح فراموش ہوسکتی تھیں۔ نیز ارسال سریہ (لشکر بھیجنے) کے وقت جو جو ہدایات آپ سپہ سالار (امیر جیش) کو فرماتے تھے یا غزوات میں لشکر کشی کے وقت جب آپ بنفس نفیس خود بھی شریک جنگ ہوتے تھے اور فوج کی کمان آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھی تو صحابہ کرام ان احوال واحکام اور معمولات کو اپنی فتوحات ولشکر کشی کے وقت جو آپ کی وفات کے بعد ہوئیں، کیسے بھلا سکتے تھے۔ مثلاً آپ نے صحابہ کو خطاب کر کے فرمایا تھا۔

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیھا القیراط فاذا فتحتموھا فاحسنوا الیھا فان لھم ذمۃ ورحما اوقال ذمۃ وصھرا - الحدیث
(صحیح مسلم جلد ثانی صـ۳۱۱)

"یعنی حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عنقریب ملک مصر فتح کروگے - اور وہ ایسا ملک ہے کہ اُس میں (سکہ) قیراط چلتا ہے۔ پس جب تم اُسے فتح کرو تو اُن (لوگوں) سے احسان کرنا کیونکہ تمہارے ذمہ اُن کا (حق) عہد اور (حق) رشتہ ہے۔"

**اسی طرح** آپ نے فتح ایران کے متعلق بھی فرمایا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے

عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتفتحن عصابۃ من المسلمین او المومنین کنز آل کسریٰ الذی فی الابیض - (صحیح مسلم جلد ثانی صـ۳۹۶)

"یعنی حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسرےٰ کا خزانہ جو (اُس کے قصر) ابیض میں ہے فتح کریگی۔"

اسی طرح قیصر روم کے خزانے فتح ہونے کی بشارت بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہما کتب حدیث میں مروی ہے۔ تو کیا آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو ان ممالک کی فتح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نسیاً منسیاً ہوگئے تھے - حاشا وکلا - یا نماز کے احکام جس میں نجات وعاقبت کے علاوہ مسلمانوں کی تنظیم کا سبق اور اپنے امیر وسردار کی اطاعت کی عملی مشق بھی ہے - اور وہ دن میں پانچ بار آپ ساتھ باجماعت گذارتے تھے، کس طرح فراموش کرسکتے تھے۔ (باقی باقی)

# جماعت اور علماء اہلحدیث سے سوال

**حضرات!** آپ نے اپنا نام اہل فقہ کے مقابلہ میں اہل حدیث رکھا جس کی وجہ آپ یہ بتاتے ہیں کہ ہمارا عمل احادیث صحیحہ نبویہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پر ہے - یعنی ہم احادیث کے ہوتے ہوئے کسی انسانی اجتہاد - اجماع اور قیاس کو حجت نہیں سمجھتے نہ اسکو اختیار کرتے ہیں - اور چونکہ ہمارا عمل بلا شرکت براہ راست احادیث شریف پر ہے ہم اہل حدیث ہیں - امنا وصدقنا - اور یہی مذہب ہے کہ ان تطیعوہ تھتدوا (اگر تم اُس کی اطاعت کروگے ہدایت یاب ہوجاؤگے) ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (جو رسول تم کو دے اس کو لے لو جس سے ممانعت فرمائے اس سے رک جاؤ) کیونکہ کسی مومن اور مومنہ کی یہ شان ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کے مقابلہ میں ان کو چون وچرا - اجتہاد - اجماع یا قیاس - رد وبدل وغیرہ کا اختیار باقی رہے - اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو اس (رسول اللہ صلعم) کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ کسی بلا میں پھنس جائیں یا کوئی دردناک عذاب نہ نازل ہوجائے - لہذا ہمارا ایمان ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کی آواز سے کسی انسان کی آواز اونچی نہ ہونے دینگے اور نہ سنینگے۔ فنعم الوفاق۔

اگر یہ صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم قابل تسلیم اور واجب الاطاعت ہے اور اگر کوئی شخص ایک حکم اور فیصلہ کے خلاف کرے تو مستوجب اور مستحق ابتلاء وعذاب ہے اور عہد فاروقی میں گردن زدنی - کما لا یخفی علی اہل العلم۔

لہذا سوال یہ ہے کہ کتنی احادیث پر عمل کرنے سے اہل حدیث کے لقب کا استحقاق ہوجاتا ہے؟ اور اگر کچھ احادیث قلیل یا کثیر پر عمل نہ ہو تو قابل مواخذہ تو نہیں ہے - واقعات پر نظر ڈالکر جواب مرحمت ہو نیز یہ کہ مشتے نمونہ حسب ذیل احادیث کیوں متروک العمل ہیں - اور خصوصاً علماء کرام نے (بجز مولانا ثناء اللہ صاحب ومولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی وعلماء صوبہ بہار) کیوں اب تک عمل نہیں کیا - اور نہ عمل کیلئے توجہ کی - بینوا توجروا -

(۱) لا یحل لثلاثۃ یکونون بفلاۃ من الارض الا امروا علیھم احدھم (احمد)

(۲) اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیومروا علیھم احدھم (ابوداؤد)

(۳) من مات ولیس علیہ امام جماعۃ فان موتہ موتۃ جاھلیۃ (مستدرک حاکم)

(۴) وعلیکم بالجماعۃ ... (مشکوٰۃ)

(۵) ید اللہ علی الجماعۃ ... (مشکوٰۃ)

(۶) من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ (مشکوٰۃ)

(۷) حضرت عمرؓ نے جو جماعت کی تعریف "لا جماعۃ الا بامارۃ" کی ہے یعنی جماعت بغیر سردار کے نہیں تو یہ تعریف صحیح ہے یا غیر صحیح؟ (مسند دارمی)

(۸) امام مالکؒ نے جو کہا ہے کہ لا یصلح آخر ھذہ

ahmadimuslim.de

الامۃ الا بما صلح اولہا۔" تو یہ صورت کیا اور کونسی ہے؟

(بیعت خلافت کے متعلق "تاریخ طبری" میں جو تحریر ہے کہ ہو ان یبقوا یوماً او بعض یوم وہم یسوا فی الجماعۃ" یہ تحریر صحیح ہے یا نہیں؟

یک اور سوال - کام کرنے سے ہوا کرتے ہیں صرف کہنے سننے وغیرہ سے؟

مجھ کو امید ہے کہ علماء اہل حدیث خصوصاً اور کابر قوم عموماً ان سوالات پر توجہ فرما کر میرے لئے راہ عمل صاف فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ و الا بصورت سکوت اگر میرے عمل میں غلطی ہوئی تو علما بالخصوص ذمہ دار اور عند اللہ قابل مواخذہ ہونگے۔ کیونکہ میں فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل کر کے یہ عریضہ پیش کرتا ہوں۔ ولا تکتموا الحق وانتم تعلمون۔ والسلام

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ دہلی)

# نجد سے قرن الشیطان

## بازگو از نجد و از یاران نجد

جس زمانہ میں عرب کے ملک میں اسلام ترقی پر تھا مدینہ منورہ میں شمع نبوت کی ضیا باریوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل منور ہو رہے تھے۔ بندگان خدا کو توحید خدا کا سبق دیا جا رہا تھا۔ فنا شدہ عربی جوہر پھر زندہ ہو رہے تھے شرک و فسق کی کدورتیں قلوب خلائق کو خیرباد کہہ رہی تھیں۔ عرب کا ذرہ ذرہ چمکنے اور دنیا کو روشن کرنے کی تیاریوں میں تھا۔ اسوقت تمام گرد و نواح کے لوگ ہوا پرستی۔ مادہ پرستی۔ بت پرستی۔ آتش پرستی اور انسان پرستی میں غرق تھے حقیقی معبود سے خلائق کے تمام علائق یکسر منقطع ہو چکے تھے بہران رب خالق الارض والسموات کو بالکل فراموش کر چکے تھے۔ آہ! نادان انسان رب العالمین کو بھول کر شیطان کے زبردست پھندوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

اسوقت ہندوستان کی یہ حالت تھی کہ کفر و شرک کا مرکز۔ بت پرستی کا زور۔ دیوتا اور دیویوں کو مختار کل اور دلوں کا مالک خیال کیا جاتا تھا شراب نوشی، قمار بازی، زنا، شرارت، دختر کشی اور دیگر تباہ کن رسموں کا زور تھا۔ اسوقت تمام ماحولہا ممالک کی نسبت ہندوستان میں توحید کا نام تک نہیں تھا۔ انسانوں کو بگاڑنے والی منکرات موجود۔ اور پاکیزگی اور صفائی پیدا کرنے والی تمام صفات بالکل مفقود تھیں۔ اللہ رب العالمین کے سوا ہر ایک چیز کی پرستش تھی، شیطان نے بڑے جاہ جلال سے اپنا دار السلطنت اور آماجگاہ اسی ملک کو بنا رکھا تھا۔ اور بڑی ہوشیاری سے تمام خیر و برکت نیکی اور فلاح کی راہیں ہندوستان پر مسدود کر رکھی تھی۔ استحوذ علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ۔

اسوقت راجہ ہرش آخری عظیم الشان راجہ ۶۴۸ء میں مر چکا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد راجپوتی عہد تھا اور ہندوستان میں خوب خانہ جنگی ہو رہی تھی۔ گوتم بدھ کی دیوتاؤں کی طرح پرستش کرتے تھے۔ اور بت پرستی کئی شکلوں میں رائج ہو گئی تھی۔ برہمنوں نے ذات پات کو پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیا تھا۔ (تاریخ ہند منموہن صفحہ ۱۲۱) انسانی فرض بجا لانے چھوڑ کر لوگ سخت تکلیف دہ ریاضتوں کی طرف جھک گئے۔ سادھوؤں کے کئی فرقے ہو گئے (ہندوستان کی کہانی حصہ اول صفحہ ۱۵۶) پران تصنیف ہو چکے تھے۔ اور ان میں شو اور وشنو کے ہزار ہزار نام اور دیوتاؤں کی پرستش کے طریقے بیان کئے گئے۔ اور ان کی تصنیف کا مدعا وشنو اور شو کی پرستش کو ترقی دینا تھا (تاریخ ہند حصہ اول منموہن)

اوپر کے تاریخی حوالجات سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ ہندوستان پر مذہبی حیثیت سے یہ کیا نازک زمانہ گذر رہا تھا خانہ جنگی۔ ہزاروں دیوتاؤں کی پرستش۔ ذات پات کے امتیاز میں اللہ کی آزاد مخلوق کو کسقدر بے انصافی اور ظلم سے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ وجعل اھلہا شیعًا یستضعف طائفۃ منہم۔

ہند میں بسنے والے انسانوں کی آزادی کس بیرحمی سے مسلوب ہو چکی تھی جسکا اثر تا حال ہندوستان میں موجود ہے کہ آئے دن چھوت اور اچھوت کا سوال باعث تردد رہتا ہے۔ خدائے قدوس سے بیگانگی اور توحید سے ناآشنائی تھی۔ پس چونکہ ہندوستان مشرق کے یہ حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنظر تھے۔ انکی خانہ جنگی فساد، بت پرستی اور توہم پرستی کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضور نے اسطرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا۔

عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام الی جنب المنبر فقال الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان او قال قرن الشمس۔ (بخاری مع فتح پ ۲۹ ص ۵۴۳)

مذکورہ بالا حدیث کے مطلب کی وضاحت کیلئے پہلے ایک اور حدیث کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ مختصراً۔

عبد اللہ بن عمرؓ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقات نماز کے متعلق فرماتے ہوئے جب وقت فجر پر آئے تو فرمایا۔

فاذا طلعت الشمس فامسک عن الصلوٰۃ فانہا تطلع بین قرنی الشیطان (رواہ مسلم مشکوٰۃ)

"یعنی جب سورج چڑھ رہا ہو تو نماز مت پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں سے نکلتا ہے۔"

اس پر صاحب لمعات لکھتے ہیں۔

بین قرنی الشیطان فیہ وجوہ اتمہا واصوبہا الذی یوافق الاحادیث الاخر الواردۃ فی ھذا الباب ان المراد بقرنیہ ناحیتا راسہ الیہما فی وقت الطلوع والغروب فیکون فی مقابلتہ من یعبد الشیطان فینقلب سجود الکفار للشمس عبادۃ لہ۔ الخ۔

"یعنی اس حدیث کی تشریح کے ضمن میں سب سے مفید مطلب توضیح یہ ہے اور اسکی دوسری احادیث بھی جو اسکے متعلق وارد ہیں موافقت اور تائید کرتی ہیں کہ سینگوں سے مراد یہ ہے کہ شیطان سورج چڑھتے وقت اور غروب کے وقت اپنا سر سورج کے سامنے کر دیتا ہے تا کہ جو کفار سورج پرست سورج کی عبادت کرتے ہیں

تحفۂ اہلحدیث - تقلید شخصی کے متعلق عجیب و غریب کتاب - قیمت ۱/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

اور پانی چڑھاتے ہیں - وہ خود سامنے ہو کر اُن سے اپنی عبادت کرائے "

پس حدیث کے الفاظ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ قرن شیطان (شیطانی سینگ) سے مراد سورج کا طلوع ہونا ہے - جیسا کہ سالم والی حدیث سے بھی ظاہر ہو رہا ہے اوقال قرن الشمس بدل قرن الشیطان -

(باقی دارد)

# آریہ مسافر دہلی کی راستگوئی

## نمبر ۱۸

(گذشتہ سے پیوستہ)

علاوہ ازیں ایک شخص صاحب اولاد ہے - اُسکی بیوی حاملہ ہے - اب اگر اُس سے نہ رہا جاوے تو اُسے نیوگ کر لینے کی اجازت ہے - بھلا بتلائیے اولاد کی علاوہ عورت بھی حاملہ ہے - پھر بھی یہی کہے چلے جانا کہ نیوگ تو صرف اولاد ہی کی خاطر ہوتا ہے - علانیہ مغالطہ دہی نہیں تو اور کیا ہے ؟

آپ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ نیوگ لازمی نہیں لیکن اتنا کہد ینے سے آپ کی بریت نہیں ہو سکتی تا وقتیکہ آپ نیوگ کی کوئی خاص فلاسفی نہ بیان کریں اگر ہم مسلمان بھی یہ کہنے لگ جائیں کہ تعدد ازدواج اور طلاق لازمی نہیں تو کیا آریہ سماجی ان مسائل پر اعتراض کرنا چھوڑ دینگے ؟ یا یوں کہینگے کہ گو لازمی نہیں مگر جائز تو ہے - بس اسی پر اعتراض ہے - تو پھر آپ کا یہ کہنا کہ "نیوگ لازمی نہیں" کیا معنی رکھتا ہے ؟ اور سنئے !

ایک شخص کی عورت بانجھ ہے - سوامی جی کہتے ہیں کہ "مرد نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے" - بہت اچھا کرے - مگر سوال یہ ہے کہ آیا وہ عقیمہ اپنے خاوند سے ہمبستر ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ اگر ہو سکتی ہے اور یقیناً ہو سکتی ہے تو آپ کا دعوٰے کہ "ملاپ کا مقصد صرف حصولیت اولاد ہی ہے" علانیہ باطل ہو گیا - اگر کہا جاوے کہ وہ عقیمہ (خواہ عالم شباب ہی میں کیوں نہ ہو) ہمبستر نہیں ہو سکتی - تو کیوں ؟ اگر اُس سے نہ رہا جاوے تو کیا کرے ؟ سوامی جی تو فرماتے ہیں کہ "اگر نہ رہا جاوے تو نیوگ کر لے" دیکھیں آپ کیا کہتے ہیں - مگر اتنا سوچ لیجئیگا کہ اگر پانی کی رَو کو روکنے کی کوشش کی جاوے تو وہ رکیگی تو نہیں البتہ اپنا راستہ دوسرا کر لیگی اور دیواروں کو توڑ کر نکل جاویگی -

بھائی جان حق حق ہے اور ظاہر ہو کے رہتا ہے - سوامی جی نے نیوگ کے ساتھ اولاد کی گو لاکھ چیپی لگائی مگر آخر کار دنیا نے دیکھ لیا کہ نیوگ کا مقصد کیا ہے اور آریہ سماجی اسپر عمل کرنے سے کیوں شرماتے ہیں ؟

آخر میں ہم اپنے چند شکوک متعلقہ نیوگ کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں امید ہے کہ پنڈت جی ازراہ شفقت جواب سے مشکور فرمائینگے -

(۱) یہ کیسے ممکن ہے کہ نطفہ کسی اور کا اور بچہ کسی اور کا - جب اُس کا نطفہ ہی نہیں تو اُس کا لڑکا کیسے ہوا ؟ (منوجی نے جو مثال دیگر حیوانات کی دی ہے وہ جواب میں پیش کرکے انسانوں کو چوپائے نہ بنا دینا)

(۲) اگر عورت نیوگ کرانے پر رضامند نہ ہو تو کیا اُس کو مجبور کیا جا سکتا ہے ؟

(۳) نیوگی (ویرج داتا) کے واسطے حق انتخاب صرف عورت ہی کو ہے ؟ یا مرد کو بھی کچھ دخل ہے ؟

(۴) جب ایک ناقابل مرد کی عورت دوسرے غیر مرد سے نیوگ میں مشغول ہو تو وہ عورت بیوی کس کی کہلاتی ہے ؟ پہلے کی یا دوسرے کی ؟ یا دونوں کی ؟

جواب مدلل عنایت ہو کیونکہ آپ کے نزدیک بیاہ و نیوگ میں برائے نام فرق ہے -

الحمدللہ کہ پنڈت جی کا یہ معرکۃ الآرا مضمون بھی ختم ہو گیا - لہٰذا ہم بھی رخصت ہوتے ہیں سہ

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے میر
پھر ملینگے اگر خدا لایا

(محمد ابراہیم از انبالہ چھاؤنی)

# (قادیانی مشن)
# میں کس کو سچا کہوں ؟

(از مولوی محمد شریف صاحب قریشی از ٹاہلیانوالہ)

مرزا غلام احمد رئیس قادیان سے ہر مذہبی آدمی عموماً اور ناظرین اخبار اہلحدیث خصوصاً نا آشنا نہیں - اور اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ مرزائیوں کی دو بڑی پارٹیوں (قادیانی اور لاہوری) کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے - ایک پارٹی مرزا جی کو خدا کا برگزیدہ رسول اور نبی مانتی ہے اور جو مرزا جی کا ہمصفیر نہ ہو اُسے اتنا ہی بُرا جانتی ہے جتنا عیسائی منکرین تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کو - دوسری پارٹی مرزا صاحب کو غیر معصوم اور معمولی مجدد کا لقب دیتی ہے - گویا کہ ان میں مرزا جی کے نفس دعوٰے ہی میں اختلاف ہے - باوجودیکہ مرزا جی کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز ہوئی اور ایک بسیط عرصہ تک اپنے حواریوں میں رہے - لیکن تا حال تحقیق نہیں ہو سکا کہ مرزا جی کیا تھے اور ان کا دعوٰے مختصر لفظوں میں کیا تھا - نبی اللہ بہ پیرایہ دیگر انبیاء تھے یا نہیں ؟ ہمارے خیال میں جب تک صحیح طور پر مرزا جی کا عہدہ (دعوٰے) نہ معلوم کر لیا جائے مرزائیوں کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے اپنے وہم کے مطابق بذات خود مرزا جی کا کوئی منصب قرار دے لیں - اور قبل تحقیق "دعوٰے مرزا" تبلیغ مرزائیت کو نکلیں بلکہ مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے سے پہلے ان کا یہی فرض اولین ہے کہ وہ مرزا جی کی نسبت یہ پتہ لگائیں کہ آپ نے دعوٰے کیا کیا - موجودہ افتراق و انشقاق کی موجودگی میں تبلیغ کرنا سعی لاحاصل ہے -

برادران اسلام ! چونکہ آج تک یہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے مزعومہ عقائد کو چھوڑ کر مرزا جی کے حقیقی دعوٰے کی تحقیق کرنے پر تیار نہیں ہوئیں - اسلئے امر متنازعہ کے متعلق تصریحات مرزا غلام احمد پیش کرکے بتا دینا چاہتا ہوں کہ قادیانی پارٹی حقیقی طور پر مرزا جی کی فرمانبردار اور مبلغ مرزائیت ہے -

ahmadimuslim.de

لاہوری پارٹی کے دوراندیش ممبروں نے مرزا جی کا مرتبہ بہت گھٹا دیا ہے۔ اور یہ بات اچھی بھی نہیں جبکہ مرزا جی کا عام اعلان بھی ہے کہ

"میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ میرے ساتھ کسی کو قیاس نہ کرو۔" (خطبہ الہامیہ)

مرزا صاحب کے نزدیک نبی کون ہوتا ہے اور خود کون سے نبیوں میں سے تھے؟ مرزا صاحب نے بعد آنحضرتؐ جدید شریعت کی بنیاد ڈالی یا نہیں؟ یہ سب کچھ مصنفات مرزا میں مذکور ہے۔ ان امور کی نسبت تصریحات مرزا "مشتے نمونہ از خروارے" ملاحظہ ہوں۔

"خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی بکثرت ہوں اُسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔"

(خطبہ الہامیہ مرزا)

یہ تو ہوا دعوئے نبوت۔ اب باقی یہ امر دریافت طلب ہے کہ مرزا صاحب نے کہیں صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوےٰ بھی کیا ہے یا نہیں؟ جس کا مدعی بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو سال تک باتفاق جملہ مسلمانان عالم کافر و خارج از اسلام گنا جاتا رہا ہے۔ سنئے مرزا صاحب نبی صاحب شریعت کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

"جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔"

(اربعین ۴ صٓ)

یہ مرحلہ طے ہو جانے کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کوئی امر بھی ایسا بیان کیا ہے جس سے پایا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کوئی حکم دیا ہے۔ تاکہ انہیں صاحب شریعت نبی کہا جا سکے۔ لیجئے مرزا جی فرماتے ہیں۔

"طاعونی مردے کو غسل دینے کی ضرورت نہیں اور طاعونی مردے سے ایک سو گز کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو کر جنازہ پڑھو۔"

(الحکم ۱۰- اپریل ۱۹۰۷ء)

بنا بریں جب بقول مرزا صاحب وہ شخص نبی کہلانے کا حقدار ہے جسکی وحی میں امر و نہی مذکور ہوں تو معلوم مولوی محمد علی لاہوری کو مرزا جی سے کیا عناد ہے کہ باوجود ان دو احکام صریحہ کے ہوتے ہوئے بھی مرزا جی کو صاحب شریعت نبی کا سرٹیفکٹ دینے میں متامل ہیں۔ حالانکہ بچارے مرزا صاحب پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ

"میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی ہے۔ اور ایسا ہی میری وحی میں ابتک امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔" (اربعین مرزا ۴ صٓ)

مرزا صاحب کی ان تصریحات نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کا دعوےٰ من کل الوجوہ کامل طور پر نبی اللہ ہونے کا تھا۔ اور اس منصب پر وہ اربعین ۴ کے لکھنے سے ۲۳ سال پیشتر فائز المرام ہو چکے تھے۔ ساتھ ہی یہ بھی متحقق ہو گیا ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری شان مرزا میں تحریف ہی نہیں کرتا بلکہ مرزا جی کے مسلمات کو بھی نہیں مانتا۔

**مثال** کے طور پر دیکھو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔" (بدر مورخہ ۵ - مارچ ۱۹۰۸ء بحوالہ "مرقع قادیانی" اپریل ۱۹۲۶ء صٓ)

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور ہر نبی کے لئے حامل کتاب ہونے کی شرط لگا رہے ہیں۔ (تقریر ۷ - فروری جہلم)

**مرزائیو!** بتاؤ! ہم مولوی محمد علی کو برحق جانیں یا مرزا صاحب کو سچا سمجھیں؟ جب تک جواب نہ دوگے عقیدہ مندرجہ بالا کے رو سے احدھما کاذب کا فتوےٰ دینگے۔

میرے مسلمان بھائیو! لاہوری اور قادیانی کی بظاہر تو تفریق ہے مگر درحقیقت یہ سارا ڈھانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت گھٹانے کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ مرزائیوں کو تم نے کبھی دیکھا نہیں۔ وہ مرزا کی بگڑی بنانے کیلئے جھٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کر دیتے ہیں۔ آریوں کو حضورؐ کی شان میں گستاخی کرنے کا موقعہ دینے میں بڑی حد تک مرزا جی کا ہاتھ ہے۔ جسے آپ نہیں سمجھتے:-

# خلافت راشدہ

(مولوی ابوالحریز عبدالعزیز از ملتان)

حضرات شیعہ کی عادت مستمرہ ہے کہ جبتک پاکان خدا و محبان رسول پر حملہ آور نہ ہوں اُن کی چین سے نہیں گذرتی اور اسی سے اُن کی روحانیت مکدرہ وابستہ ہے اور بزعم خود اپنے مدعا میں فائز المرام ہیں۔ حالانکہ اُن کے اعتراضات فاسدہ قدیمہ وحدیثہ کے جوابات بکرات مرات علماء اہلسنت کثرہم اللہ کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ مگر با ایں ہمہ پھر بھی اپنے اسالیب قدیمہ کو ترک کر کے راہ راست پر نہیں آتے۔ چنانچہ اخبار "شیعہ" در نجف مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۲۶ء میں ایک مضمون بعنوان "خلافت شیخین" شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے خلافت راشدہ کو محض اجماعی غیر منصوص من اللہ ثابت کرنا چاہا ہے اور حدیث عمر انی لا استخلف فان رسول اللہ لم یستخلف وان استخلف فان ابا بکر قد استخلف او کما قال کا مطلب غلط سمجھکر عوام کالانعام کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ نامہ نگار نے بتقلید اسلاف شیعہ خلافت کے منصوص اور عدم منصوص کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔

خلافت کے منجانب شارع منصوص ہونے کے دو معنے ہیں۔ اوّل یہ کہ رسول خدا نے یہ اعلان کر دیا ہو کہ فلاں شخص یا اشخاص کو میں نے خلیفہ بنا دیا ہے تم اسکی بیعت کر لو۔ اس معنے کے لحاظ سے رسول اللہ نے کسی کو منصوص نہیں فرمایا۔ دوم یہ کہ قابلیت خلافت کے بیان فرمانے کے علاوہ منجانب شارع اُن اشخاص کا خلیفہ بنانا مسلمانوں پر واجب و لازم کر دیا

ahmadimuslim.de

گیا ہو۔ اس معنے کے لحاظ سے خلافت راشدہ منصوص اور منطوق ہے۔ بدیں وجہ اسکو اجماعی کہا گیا ہے نہ کہ مطلق عدم نص کی وجہ سے اس کے مؤید یعنی خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے منصوص اور منطوق ہونے میں بنا بر معنے دوم کے متعدد ارشادات جناب مولے علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کتب شیعہ میں موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو نہج البلاغت مطبوعہ مصر تقطیع خرد جلد ۲ ص۳ اور ارشاد حضرت عمرؓ الی لا استخلف فان رسول اللہ لم یستخلف الخ۔ "یعنی میں خلیفہ مقرر نہیں کرتا اسلئے کہ رسول اللہ نے مقرر نہیں فرمایا۔"

یہ ارشاد عمریؓ محمول بر معنے اول ہے نہ کہ دوم۔ بنا بر معنے ثانی کے متعدد آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ و روایات ائمہ شیعہ بر حقیقت و راشدیت ہر سہ خلفاء رضی اللہ عنہم موجود ہیں۔ مگر فی الحال منجملہ دلائل قرآنیہ صرف ایک آیت پر جو اس بارہ میں فیصلہ کن ہے اکتفا کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں چند روایات کتب فریقین سے لکھی جاوینگی۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضٰی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ (سورہ نور)

"یعنی وعدہ دیا اللہ نے اُن لوگوں کو جو ایمان لا چکے تم میں سے اور نیک کام کر چکے بیشک ضرور اللہ خلیفہ کریگا اُن لوگوں کو زمین میں جیسے خلیفہ کیا تھا اگلوں کو اور بیشک ضرور قوی اور غالب کردیگا ان لوگوں کے واسطے اُن کے دین کو جو پسند کیا ہے اللہ نے اُن کیلئے اور بیشک بدلدیگا ان لوگوں کے خوف کو امن سے وہ اللہ کی عبادت کرینگے اور نہ شریک کرینگے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور جو لوگ کفر کریں بعد اسکے وہ بڑے سرکش ہیں۔"

اس آیت کا مطلب سمجھنے کیلئے اول چند امور کو ذہن نشین کر لینا ضروری اور لابدی ہے۔

(۱) یہ کہ الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہیں جو قبل نزول آیت مذکورہ سے مشرف باسلام ہو کر مزین باعمال صالحہ ہو چکے تھے جیسا لفظ اٰمنوا وعملوا سے عیاں غیر محتاج بیان ہے۔

(۲) یہ کہ یستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سے عیاں مثل آفتاب تابان ہے کہ خداوند عالم نے جس طرح بنی اسرائیل کو زمین میں بادشاہ و امام بحق و خلیفہ راشد کیا تھا۔ ہمچناں اُن مومنین صالحین کو زمین میں بادشاہ و امام بحق کرنے کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے

"ہر آئینہ خلیفہ گردانید البتہ ایشاں را در زمین کفار از عرب و عجم ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنانرا کہ بودند پیش از ایشاں یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشاں داد۔"

(۳) یہ کہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم سے ظاہر و باہر ہے کہ انہیں مومنین صالحین کے زمانہ میں جو موعود بخلافت ہیں دنیائے اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر ایسا غلبہ دیگا کہ کوئی دین باطل اسلام کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھیگا۔ چنانچہ شیعہ کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج میں مذکور ہے

"ہر آئینہ ثابت سازد و باقوت گرداند برائے آن مومنان صالح دین ایشاں را آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برائے ایشاں یعنی دین اسلام۔ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند۔"

نیز تفسیر شیعہ مجمع البیان میں ہے۔

وتمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ۔

یعنی تمکین دین یہ ہے کہ ان خلفاء موعود بخلافت کے زمانہ میں دین اسلام کو ایسی قوت و ترقی حاصل ہوگی کہ تمام ادیان باطلہ مرعوب و مغلوب ہو جائینگے۔

(۴) یہ کہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا سے مراد یہ ہے کہ انہیں نیک مومنوں کو جو موعود بخلافت ہیں خداوند کریم اُن کے زمانہ خلافت موعودہ میں اعداء دین پر ایسی نصرت و غلبہ دیگا کہ اُن کا ہراس و ترس جو بوقت آیت مذکورہ کے تھا مبدل بہ امن ہو جائیگا۔

جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے۔

"ہر آئینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان۔"

(۵) یہ کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا سے مراد یہ ہے کہ وہ مومنین جو موعود بخلافت ہیں بدستور ماضی و حال آئندہ بھی خدا کی وحدت و عبادت پر قائم رہینگے خلافت و ثروت سے دگرگوں نہ ہونگے بلکہ کامل ایمان و نیک اعمال کے ساتھ دار فنا سے دار عقبےٰ کو جائینگے فرق یہ ہے کہ حال میں مثل ماضی کے خوف خدا بھی ہے اور خوف دشمن بھی زمانہ خلافت موعودہ بعد حصول غلبہ معہودہ کے خوف دشمن دور ہو جائیگا خوف خدا بدستور قائم رہیگا۔ چنانچہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں مسطور ہے۔

"یعنی خلافت و حکومت وجاہ ایشاں را از عبادت و توحید باز ندارد۔"

اور تفسیر شیعہ مجمع البیان میں ہے

"ھذا استیناف فی کلام الثناء علیہم ومعناہ لا یخافون غیری۔"

(۶) ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون سے ہویدا و پیدا ہے کہ وعدہ مذکور کے پورا ہونے کی علامت ظاہر ہونے کے بعد جو لوگ کفر یا کفران نعمت کریں وہ لوگ فسق و سرکشی و گمراہی میں کامل داخل ہیں۔ جیسا تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے۔

"وہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد دریں نعمت بعد ازیں وعدہ یعنی پس از راست شدن آن۔ پس آن گروہ مرتدان یا کافران نعمت ایشانند فاسقان کاملان در فسق بجہت مرتد شدن یا کفران ورزیدن دریں نعمت عظیمہ بعد از وضوح ایں آیات۔"

پس آیت مذکورہ کے ہر جملے کا یقینی صحیح مطلب واضح ہو کر روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہو گیا کہ مفاد آیت مذکور کا یہ ہے کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت مذکورہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیت مذکورہ موجود تھے انہیں کو حق تعالےٰ وعدہ اور بشارت دیتا ہے کہ بیشک ضرور ان مومنین کو زمین میں بادشاہ و امام بحق و خلیفہ راشد کریگا۔ اور خلافت

ahmadimuslim.de

معہودہ میں دین اسلام کو روز بروز ایسی ترقی افزون عطا کریگا کہ کوئی دین باطل قوت وشوکت میں اسلام کے برابر باقی نہ رہیگا اور وہ خلفاء شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہینگے۔ ثابت ہوگیا کہ آیت کے موعود لہم وہی لوگ ہیں جو بوقت نزول آیت زمرۂ کلمہ گویاں میں موجود تھے۔ پس حضرت معاویہؓ اور حضرت امام مہدی یا خلفائے بنی امیہ و بنی عباس وغیرہم آیت مذکورہ کے موعود لہم نہیں ہوسکتے۔ اور نہ یہ وعدہ رسول اللہؐ کی موجودگی میں پورا ہوا۔ اس کے بھی چند وجوہ ہیں۔

اولاً فریقین کا اتفاق ہے کہ آیت مذکورہ میں بعد نبی کے خلیفہ کرنا مراد ہے۔ چنانچہ تفسیر معتبر شیعہ صافی میں موجود ہے

ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم

"یعنی ضرور بیشک اللہ خلیفہ کریگا ان مومنین کو بعد نبی اُن کے کے۔"

اور اسی طرح امام محمد باقر علیہ السلام سے اصول کافی[1] میں بھی موجود ہے۔

ثانیاً یہ کہ آیت مذکورہ میں خلیفہ کرنے کا وعدہ ہے اور حیات سرور کائنات میں نہ حضورؐ پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہے اور نہ کسی کلمہ گو اسلام پر ہوسکتا ہے۔

ثالثاً یہ کہ زمانہ خلافت معہودہ میں بوجہ مفتوح[2] ہونے عرب وعجم کے جس سے مراد قیصر و کسریٰ ہے دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کا وعدہ ہے۔ جسکی وجہ سے مومنین خوف اعدا سے بے ڈر رہینگے۔ مگر یہ ہر دو سلطنتیں حیات سرور کائنات مخر موجودات میں مسلمانوں کے زیر قبضہ نہیں ہوئیں بلکہ بزعم حضرات شیعہ تا وفات حضور علیہ السلام دشمنوں کا خوف اتنا غالب تھا کہ مرض موت میں رسول اللہؐ نے ارادہ فرمایا کہ لڑائی کے بہانہ سے سب دشمنوں کو اسامہؓ کے ساتھ مدینہ سے باہر کردیں جب علی کو خلیفہ کردوں۔ مگر دشمن کسی طرح بھی مدینہ سے باہر نہ گئے تو حضرت علیؓ کی تقرری خلافت کی آرزو دل ہی میں رہیگی۔

پس وجوہ بالا سے مثل آفتاب تابان کے روشن ہوگیا کہ یہ وعدہ رسول اللہؐ سے نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے متبعین سے ہے۔ اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ قیامت سے پہلے کسی ایک زمانہ کے مسلمانوں کے ساتھ اس وعدہ کو مخصوص کردیا جائے جیسے کہ حضرات شیعہ کا اعتقاد ہے کہ امام مہدی کا زمانہ مراد ہے یہ بلاغت کے رو سے بمراحل بعید ہے کہ خلیفہ حاضر کا چھوڑکر حاضرین کا ایک فرد بھی مراد نہ لیا جائے اور محض غائبین ہی مراد ہوں۔ اور پھر اشیاء موعودہ سے حاضرین کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ یہ سراسر فریب ہے اور کلام الٰہی اس سے بری اور پاک ہے اور اگر حاضرین وقت نزول میں سے حضرت علی ہی کو اس وعدہ کا موعود لہ قرار دیا جاوے تو یہ تخصیص بلا مخصص کے باطل ہونیکے علاوہ بڑی خرابی یہ ہے کہ اشیاء موعودہ کا مجموعہ آپ کے زمانہ خلافت میں نہیں پایا گیا۔ بلکہ بزعم شیعہ آپ تادم زیست اعداء سے خائف و ترساں رہے۔ کما سیجئی۔

پس مثل آفتاب بے سحاب تابان ہوکے آیت مذکورہ سے ثابت ہوگیا کہ بجز خلافت و فردت حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت مراد نہیں ہوسکتی ہے اسلئے کہ اشیاء موعودہ فی الآیت جس کا ذکر شروع میں آچکا ہے اور انہیں اشیاء سے اسلامی ترقی کو وابستہ کیا گیا ہے اور علی الخصوص قیصر و کسریٰ کا مفتوح ہونا وہ بجز خلفاء ثلاثہ کے زمانہ خلافت کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں آیت مذکورہ کے ذیل لکھا ہے

"و در اندک زمانے حق تعالے بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمود۔"

یعنی اور تھوڑے زمانہ میں خدا نے مومنون کے ساتھ وعدہ پورا کیا کہ تمام ملک عرب و ملک فارس و روم انکو دئے۔"

اور یہ معلوم ہے کہ اراضیات فارس و روم کفار سے نکلکر جن خلفاء کے قبضہ میں آئی ہیں وہ خلفاء ثلاثہ ہی ہیں (ملاحظہ ہو نہج البلاغت مطبوعہ مصر تقطیع خورد جلد ا صفحہ ۳۱۵ و ۳۳۵ کافی کلینی کتاب الروضہ صفحہ ۱۲۷)

جو ابتدائے خلافت صدیقی سے انتہائے خلافت وفتوحات ذوالنورین تک تیئیس برس کے زمانہ میں تمام عرب و دیار فارس پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہے۔ اور وہی خلافت آیت مذکورہ سے مراد ہے۔ لہذا سوائے خلافت خلفاء ثلاثہ کے اور کوئی عہد خلافت مراد موعود۔ آیۃ مذکورہ نہیں ہوسکتا ہے۔ پس مثل آفتاب بے سحاب اور مثل کامل ماہتاب بیحجاب کے نمودار ہوگیا کہ جو لوگ ہر سہ خلفاء کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیت مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا اقرار نہیں کرتے۔ اُن لوگوں کے کفر اور فسق میں کامل ہونے پر آیت مذکورہ ایسی قطعیت الدلالۃ ہے کہ کسی منکر کا انکار کارگر نہیں ہوسکتا۔

(باقی دارد)

# عجیب و غریب فاضل عربی

## نمبر ۱

(از جناب حکیم محمد ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا الہ آباد)

اس وقت میرے پیش نظر چند اوراق کی ایک کتاب ہے جسکے ٹائیٹل پیج پر کتاب اور اُسکے مصنف کا نام مرقوم ہے "کالی بجر یعنی تحقیق الالہام" المصنفہ الفاضل الذکی شری پنڈت کالیچرن شرما جوشی (عربی فضیلت یافتہ مناظر و واعظ آریہ سماج) ٹائیٹل پیج کے دوسرے صفحہ میں موہن لال روپ منتری آریہ سماج آگرہ نے چندہ دہندگان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ اُنہوں نے امداد دیکر اس سماج کو اس لائق کیا کہ آریہ سماج کا لٹریچر عربی زبان میں طبع کراکر عربی بھائیوں کی تشنگی کو رفع کرسکے۔ اس خیال سے کہ مصنف عربی فضیلت یافتہ ہے اور کتاب عربی بھائیوں کی تشنگی رفع کرنے کی غرض سے شائع کی گئی ہے۔

بحیثیت ایک خادم علوم عربیہ ہونے کے مجھے اسکے مطالعہ کا شوق دامنگیر ہوا۔ کتاب مطالعہ کرنے پر بیساختہ میری زبان سے نکل گیا ؎

"طوق زریں ہمہ در گردن خرمے بینم"

---

[1] قال قال اللہ عز وجل فی کتابہ لولاۃ الامر من بعد محمد خاصۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ۔ (اصول کافی صفحہ ۱۵۳) ۱۲ منہ

[2] جیسا کہ تفسیر شیعہ مجمع البیان ذیل لیستخلفنہم فی الارض میں لکھا ہے ای ارض الکفار من العرب والعجم۔ ۱۲ منہ

جس شخص کی تحریر مجموعۂ اغلاط ہو۔ معانی کے اغلاط سے قطع نظر کیجئے، فن بیان علیحدہ رکھئے، ان علوم تک آریہ جی کی رسائی کہاں، صرفی و نحوی غلطیاں وہ بھی ایسی فاش کہ نو عمر بتدی ہدایۃ النحو کا پڑھنے والا ان غلطیوں کی اصلاح کر سکے۔ غلطیاں دو چار دس بیس نہیں ہر صفحہ بلکہ ہر سطر اور ہر جملہ میں متعدد غلطیاں موجود ہوں جس شخص کو ایک فصیح عبارت۔ نہیں نہیں بلکہ ایک عربی جملہ بنانا دشوار ہوگیا۔ اس پر عربی فضیلت یافتہ کا لفظ بولنا کیا انصاف کا خون کرنا نہیں ہے۔ کیا اسکی تصنیف عربیوں کی تشنگی بجھا سکتی ہے؟ کسی نے سچ کہا ہے ؎

"برعکس نہند نام زنگی کافور"

میں پنڈت جی اور ان کے چیلوں کو مشورہ خیر دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کیلئے یہی مناسب ہے کہ اپنے آپ کو چاہے لکچرار یا مناظر لکھیں اُردو میں اپنا جال پھیلائیں یا ہندی میں۔ عربی زبان میں تصنیف کا شوق ترک فرمائیں عربی فضیلت یافتہ کا معزز لقب آپ لوگوں کے شایان شان نہیں ہے۔ انسان کا حد سے بڑھ جانا اپنے آپ کو قعر ذلت میں گرانا ہے۔ کسی گدھے کا نام کوئی شیر رکھدے تو اس سے شیر کے اوصاف اسمیں نہیں پیدا ہو جاتے۔ خیال تو فرمائیے جب عربی بھائی اس کتاب کی عبارت کو دیکھینگے تو اُن کی نظر میں پنڈت جی کی کیا وقعت ہوگی مجھے امید ہے کہ اراکین آریہ سماج اپنے اصول عشو کے اصل رابع (حق کے قبول کرنے اور باطل کو ترک کرنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے) پر عمل کرتے ہوئے علوم عربیہ سے ناواقف شخص کو عربی فضیلت یافتہ کے معزز لقب کا مستحق نہ سمجھینگے اور عربی علم ادب پر ایسا بیجا ظلم روا نہ رکھینگے

اگر میں اس کتاب کی صرف نحوی غلطیاں بلا استیفا دکھاؤں تب بھی تقریباً کتاب کی کل عبارت نقل کرنی ہوگی۔ مگر نہ اتنی فرصت ہے نہ اسکی ضرورت۔ ابتدائی سات صفحات میں سے ہر صفحہ کے ایک ایک مقام کی تھوڑی سی عبارت بطور نمونہ پیش کیجاتی ہے۔ خط کشیدہ الفاظ پر ناظرین اہل علم خصوصیت کے ساتھ نظر ڈالیں۔ اور مصنف کتاب کی عربیت کی داد دیں۔

صفحہ ۲ :- کل مایشاهد فی العالم فهو نتیجه

## تحقیقات الانسانیہ

صفحہ ۳ :- و نهایستلزم ان یهلك الناس فی تجربتها بلا لذات الدنیویة -

صفحہ ۴ :- لان لما ننظر فیجد نا الانتظام -

صفحہ ۵ :- ویصل من ملهم الحقیقی الینا -

صفحہ ۶ :- لما النظر الی سلاطین الظاهر انهم یقنون الانتظام فکیف یدع مالك الحقیقی مخلوقاته بلا قانون وکیف یثبت الجرم والسزا (کسی عربی میں سزا کا لفظ تلاش کیجئے۔ مصنف نے اس لفظ کو کئی جگہ استعمال کیا ہے)۔

صفحہ ۷ :- ان قیل ان الوید والژند والاوستا والتوریت والزنبور والقران وغیرہ کتب الهامی ففیهما ما الالهام حقیقی اقول علیه لیست کل واحدة منها الهامی کما ظهرت من کتب المذکورہ -

صفحہ ۸ :- فثبت من هذا الینا ان الالهام لیست مختلفا بل تکون واحدا -

اگر ناظرین اس رسالہ کی ساری خوبیاں ملاحظہ کرنی چاہیں تو دفتر آریہ سماج آگرہ سے طلب فرمائیں حجم رسالہ ۳۲ صفحے مع ٹائیٹل پیج - ہر صفحہ میں بارہ سطر۔ حروف بڑے بڑے موٹے نہایت بدخط۔ لکھائی چھپائی اچھی نہیں ہے۔ عبارت ایسی کہ معنی کا سمجھنا الفاظ سے دشوار ہے - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف چار آنے ہے۔


# بہشتی زیور

معہ

# بہشتی گوہر

اس نایاب مجموعہ میں اصلاح دینی کا جو اہم مقصد مدنظر رکھا ہے وہ صاحب تصنیف کی اعلےٰ علمیت کا تقاضی ہے۔ گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے۔ رعایتی قیمت ۱۱ حصوں کی صرف ۶؍ (منیجر اہلحدیث)


# مسجد چینیاں لاہور میں مرزائی اثر

نمبر ۲

## اعیان اہلحدیث ہوشیار رہیں!

گذشتہ "اہلحدیث" میں ایک مضمون نکل چکا ہے جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ لاہور میں مسجد چینیاں جو بہت زمانہ سے مسجد اہل حدیث ہے اُس میں مرزائیت کا اثر پہنچ رہا ہے اور اُس کے متعلقین کو خبر نہیں یا دانستہ وہ چشم پوشی کر رہے ہیں آئندہ زمانہ خود بتادیگا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ آج ہم اس بارے میں تحریری شہادات پیش کرتے ہیں جو دو مختلف مزاج اور مختلف مذاق شاہدوں کا بیان ہے۔ بلکہ ایک شاہد تو ایسا ہے کہ غزنویہ کے حق میں اُسکو

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا

کہنا بجا ہے

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں یہ تو ناظرین کو معلوم ہوگیا کہ سارا جھگڑا اس امر سے ہوا ہے کہ مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں لاہور امرتسر میں مرزائیوں کی حمایت میں سرگرم ہوئے۔ جس کی وجہ سے علماء شہر اور پبلک اہل اسلام سخت ناراض تھے یہانتک کہ خاندان غزنویہ کے ارکان بھی سخت خفا تھے مجلس خلافت امرتسر میں ایک روز سخت جھگڑا ہوا مولوی اسماعیل صاحب غزنوی نے مولوی داؤد صاحب غزنوی ولد مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم کو کہا کہ آپ کو میری مخالفت کرنی مناسب نہ تھی۔ اسکے جواب میں مولوی داؤد صاحب نے کیا ہی غیر تمندانہ جواب دیا کہ

"آپ کی ناجائز حرکتوں سے ہمارا خاندان بدنام ہوا میرے بزرگوں کی روحیں میری خاموشی پر مجھے ملامت کرتی تھیں۔ کیا میں ایسے حال میں تمہارے لحاظ میں خاموش رہوں جس حالت میں تمام خاندان کی بدنامی ہو"

جب یہ افواہیں اُڑتی اُڑتی لاہور پہنچیں تو مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں نے اپنے بیٹے مولوی

ahmadimuslim.de

اسمٰعیل کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ
"اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ مرزائیوں کے جلسے کرائے جاتے ہیں۔ انا للہ۔ تم فوراً لاہور چلے آؤ۔"

یہ تو ہیں وہ باتیں جن کا ثبوت زبانی ہے۔ اب ہم مطبوعہ تحریریں ناظرین کے سامنے رکھے دیتے ہیں تاکہ ناظرین خاصکر غیر متند اہل حدیث ان واقعات پر غور کریں۔

مولوی اسمٰعیل غزنوی نے قتل مرتد پر آریوں سے مباحثہ مقرر کیا اور اس کام کیلئے لاہوری مرزائیوں سے مدد مانگی کہ مجھ کو آپ لوگ کتابوں اور آدمیوں سے مدد دیں۔ چنانچہ یہ خط لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۳ - دسمبر ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۴ کالم ۳ پر درج ہوا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بھی ذکر ہے کہ مولوی اسمٰعیل غزنوی جب مرزائی مناظروں کو لیکر جلسہ گاہ میں گئے تو آریوں نے کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ پیغام صلح لکھتا ہے۔

"اس کے جواب میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا آپ لوگ اب تنکوں کا سہارا لے رہے ہیں اور اصل بات سے بہت دور بھاگنا چاہتے ہیں۔ مگر سن لو کہ ہم آپ کے ان تنکوں کو بھی توڑ کر رکھے دیتے ہیں۔ اور ہم **اعلان کرتے ہیں کہ احمدی بھائی مرتد نہیں کافر نہیں بلکہ پکے مسلمان ہیں وہ ہمارے (غزنوی کے؟) بھائی ہیں۔** ان کا شمار مسلمانوں میں کیا جاتا ہے میں نے (آل پارٹیز) کانفرنس کے ایام میں بھی کامل دو گھنٹے تقریر کر کے اس بات کو صاف کیا تھا اور بتلایا تھا کہ احمدی ہمارے بھائی اور پکے مسلمان ہیں۔ وہ اشاعت اسلام میں ہم سب سے پیش پیش حصہ لے رہے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں مسلمان نہ سمجھیں۔"

(پیغام ۱۳ - دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۴)

**مسجد چینیاں کے نمازیو!** ذرہ اپنی غیرت ایمانی سے کام لو اور اپنے امام مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی سے پوچھو کہ ان کے صاحبزادہ کا یہ فتوے (کہ احمدی پکے مسلمان اور ہمارے بھائی ہیں) صحیح ہے؟

## دوسری شہادت

یہ وہ شاہد ہے جس کو میں نے آیت قرآنی کے ماتحت گھر کا شاہد کہا ہے۔ اس سے مراد میری اخبار "اہلسنت والجماعت" امرتسر ہے جو غزنوی خاندان کا گویا آرگن ہے جسکا اڈیٹر غزنوی خاندان اور اُن کے اتباع میں مقبول ہے یعنی مولوی حکیم ابوتراب عبدالحق۔ اس اخبار اور اسکے اڈیٹر کی حیثیت جاننے کے ناظرین تشنہ ہیں۔ اس اخبار میں اُس مجلس کی گفتگو چھپی ہے جسکی گفتگو پیغام نے شائع کی ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہیں۔

"میں بعد نماز عشاء ۸ بجے شب کے سماج میں پہنچا تو مسلمان اور آریہ صاحبان سے مکان لبالب تھا۔ مولوی اسماعیل صاحب و مولوی داؤد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مباحثہ کے وقت مولوی اسماعیل صاحب نے کہا کہ گذشتہ جلسہ میں آریہ مناظر نے کہا تھا کہ قتل مرتد کا ثبوت قرآن مجید سے ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بتائیے کونسی آیت ہے۔ لہٰذا آج بھی اس امر کا مطالبہ ہے کہ قرآن مجید سے ثبوت دیدیں۔ آریہ مناظر نے کہا کہ افغانستان کے بادشاہ اور علماء نے قتل مرتد کا فتوے دیا۔ اور قادیانی مرتد کو قتل کیا گیا اور علماء دیوبند وغیرہ نے انکی تائید کی۔ کیا اُنہوں نے خلاف قرآن کیا؟ اسپر مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہا کہ امیر افغانستان کا یہ فعل حجت نہیں ہے۔ میں مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہوں۔

اس پر میں نے مولوی داؤد صاحب کو کہا کہ آپ مولوی اسمٰعیل کو سمجھا دیں کہ وہ مرزائیوں کی نسبت ایسا کیوں کہتے ہیں۔ کیا اُن کو علم ہو گیا ہے کہ مرزائیوں نے توبہ کر لی ہے۔ اور مرزا صاحب کو نبی اور مسیح موعود وغیرہ ماننے سے انکار کر دیا ہے جب آرین مناظر نے مرزائیوں کے مسلمان ہونے کے متعلق سوال ہی نہیں کیا تو خواہ مخواہ انکی نسبت اس مجمع میں غلط رائے کیوں ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے یہ کہ خود مرزا صاحب ہی کی عبارات قتل مرتد کے متعلق پیش کیجائیں۔ مجھے بولنے دیں مولوی اسماعیل صاحب کو چاہئے کہ آریوں کے مقابلہ پر اگر کھڑے ہوئے ہیں تو اہل سنت وجماعت واہلحدیث کے مطابق جواب دیں۔ آریہ مناظر نے پھر اسکا جواب دیا۔ اسکے بعد پھر مولوی اسمٰعیل صاحب نے آیت قرآنی کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ آیت (انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ) صاف قتل مرتد کے متعلق آچکی ہے۔ اور کہا کہ جہاد پر پھر بحث ہوگی۔ پہلے قتل مرتد کا ثبوت آپ قرآن سے دیں۔ اسی قیل وقال میں وقت گذر گیا۔" (صلہ)

**اہلحدیث بھائیو!** غیرت ایمانی سے کام لو اور بتاؤ کہ ہمارا دعوے کہانتک ثابت ہے کہ
"چینیانوالی مسجد میں مرزائیت کا اثر پہنچ رہا ہے۔"
یقین جانو کہ ۲۲ - ۲۳ - اپریل کو جو جلسہ مسجد چینیاں میں کر کے مجھے بُرا بھلا کہا گیا وہ اسی غصہ کا بدلہ ہے جو میں نے مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کے خلاف منشاء امرتسر میں مرزائیت کا اثر پھیلنے کی مخالفت کی تھی۔ **بھائیو!** واقعات تمہارے سامنے ہیں اب جو تم چاہو فیصلہ کرو ؎

من نگویم کہ ایں بکن آں کن
فرض خود بین وکار رحمن کن۔

(ابوالوفاء امرتسری مسافر حجاز)

## نظم

دیکھ پھیلانا ہے کُل دنیا میں اسلام ابھی
اُٹھ کمر باندھ کہ باقی ہے بہت کام ابھی
ساقیا اُٹھ! کہ نہیں وقت ہے آرام کا یہ
ہیں پلانے مئے وحدت کے بہت جام ابھی
دیکھ! اُٹھا اپنی نظر خواب سے ہو کر بیدار
کہ برہنہ ہے کف کفر میں صمصام ابھی
اسطرف ریف کی جنگ۔ ٹرکی ہے تیار اُدھر
ہے تلاطم میں پھنسی مملکت شام ابھی
ہے یہ کفار کی خواہش کہ مٹادیں اسلام
اور غفلت میں ہے یہ مسلم ناکام ابھی
ہے نہ اب باقی حمیت۔ نہ ہی غیرت۔ نہ تڑپ
پر جو سمجھو تو ہے باقی فقط اک نام ابھی
اسپہ بھی ہے یہ تمنا کہ سب ہندو بنجائیں
تاکہ سوراج کا ہو جائے سرانجام ابھی
حق پرستی کی جگہ۔ قوم پرستی کو سلے
اور مٹجائے جو کچھ باقی ہے اسلام ابھی
ہم مسلمانوں سے کہتے ہیں۔ خدارا جاگو!
فتنہ آتا ہے نظر ہم کو لب بام ابھی ××

سر کٹیں کلمۂ اقرار سے لب ... زندہ محبوب ہے غیرت پہ کہ اسلام ابھی (محمد عبد الغفار غزنوی)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س نمبر ۱۲۳** - لڑکا نابالغ عمر ۴ سال ختنہ ناکردہ لڑکی عمر یکسالہ - ان ہر دو کا نکاح بولائیت جانبین ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بحوالہ حدیث شریف و کتب فقہ جواب تحریر فرمادیں۔ (عبدالحمید انصاری)

**ج نمبر ۱۲۳** - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نابالغی میں والد نے کرایا تھا اس لئے حالت نابالغی میں بولائیت ولی نکاح جائز ہے - م ر داخل غریب فنڈ۔

**س نمبر ۱۲۴** - زید کہتا ہے کہ شئی واحد کو اس طرح بیچنا کہ یکمن گندم کی قیمت اصلی بازار میں پانچ روپے ہیں اب اگر کوئی نقد قیمت دیکر خریدتا ہے تو اسی قیمت اصلی پر بیچنا اور اگر کوئی ادھار پر خریدتا ہے تو وہ یکمن گندم کو سات روپے پر بیچنا بموافق حدیث ابی ہریرہ رضہ قال نہی رسول اللہ صلعم عن بیعتین فی بیعۃ وایضا لابی داؤد من باع بیعتین فی بیعۃ فلہ اوکسہما اوالربا، سود و حرام ہے اور بکر کہتا ہے کہ یہ بیع و فروخت حلال و جائز ہے - ان دونوں صاحبان میں سے کون حق و صواب پر ہے - بیان مفصل بدلیل مطلوب ہے (سائل ابو عبدالحکیم نسیم الدین رنگپوری بنگال)

**ج نمبر ۱۲۴** - شئی واحد کو نقد کم قیمت پر اور ادھار زیادہ قیمت پر بیچنا جائز ہے بشرطیکہ بات قطعی ہو جائے گو گو نہ رہے یعنی مشتری یہ کہے کہ قیمت ادھار رہے فلاں روز دونگا۔ بائع اسپر چیز کی قیمت قطعی کہدے ایسا نہ کریں کہ نقد لیگا تو ایک روپیہ ادھار لیگا تو سوا روپیہ اور مشتری بغیر طے کئے کسی بات کے اٹھا کر لے جائے بیعۃ فی بیعتین کے یہ معنے نہیں صورت صاف ہے تو جائز ہے دنیل الاوطار) م ر داخل غریب فنڈ۔

**س نمبر ۱۲۵** - حضرت امام ابن تیمیہ رح نے اپنی کتاب "الوسیلہ" کے صفحہ ۲۸ مترجمہ ملک ابوالبشیر محمد مراد علی خانصاحب پر تحریر فرماتے ہیں کہ سرکش جنات انبیاء علیہم السلام مثلاً ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و حضرت محمد علیہم السلام کی صورتیں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی نص نقل نہیں فرمائی - من رانی فقد راٰی الحق کے خلاف کوئی صحیح حدیث یا قرآنی آیت جس سے اجنہ اور شیاطین کا انبیاء علیہم السلام کی صورت میں ظاہر ہونا ثابت ہو - سید احمد حسین خریدار اخبار اہلحدیث (امرتسر)

**ج نمبر ۱۲۵** - حدیث شریف مرقومہ میں من رانی مفرد کا صیغہ ہے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو آنحضرت علیہ السلام کے حق میں مخصوص سمجھا - اس لئے باقی انبیاء کرام کو اس خاصہ میں شریک نہیں جانا - یہی انکی دلیل ہے - ۲ر داخل غریب فنڈ۔

**س نمبر ۱۲۶** - خطبہ عیدین کے درمیان جو جا بجا تکبیریں آئی ہیں جب خطیب تکبیروں پر پہونچے تو کیا سامعین بھی باآواز بلند بحالت خطبہ تکبیریں پڑھیں؟ (خریدار اہلحدیث)

**ج نمبر ۱۲۶** - سامعین کا ایسا کرنا کسی حدیث میں میں نے نہیں دیکھا۔

**س نمبر ۱۲۷** - زید نے ہندہ کو کسی فعل ناشائستہ کی بنا پر طلاق دی ہندہ مہر طلب کرتی ہے تو زید کہتا ہے کہ بہت سی چیزیں تو نے مجھ سے پوشیدہ چرا کر میکے پہونچائی ہیں - اگر میری مسروقہ چیزیں مہر معینہ سے کم ہو تو پوری کرلے ورنہ بصورت زائد واپس کر - ہندہ انکار کرتی ہے اور بات مشتبہ ہے - اگر بات پایہ ثبوت کو پہونچے تو کیا زید کو مہر سے وضع کرلینا جائز ہے؟ (ر ر)

**ج نمبر ۱۲۷** - مال مسروقہ اصل مالک کی ملک ہے بے شک مہر سے وضع کر سکتا ہے۔

**س نمبر ۱۲۸** - بکر نے نابالغہ لڑکی سے نکاح کیا بعد چھ سات برس کے لڑکی جب بالغہ ہوئی تو بکر نے خلوت صحیحہ میں مانند مخنث کے پائی اور دایہ نے بھی اس کی تصدیق کی - بعد اس کے بکر نے طلاق دی - اب مخنثہ مذکورہ مہر چاہتی ہے - سوال یہ ہے کہ مہر بکر پر دینا واجب ہے یا نہیں ہے - مع دلیل قرآن و حدیث سے جواب فرمادیں (فدوی مولوی ابو عمران محمد عثمان خریدار اخبار عن۹۰۸ ساکن رنگہاٹ ڈاکخانہ کریالی ضلع مالدہ)

**ج نمبر ۱۲۸** - نکاح کی صحت کے لئے ایک طرف مرد - دوسری جانب عورت کا ہونا ضروری ہے - اگر یہ صورت نہیں تو نکاح ہی نہیں - صورت مرقومہ میں یہ صورت نہیں لہذا نکاح منعقد نہیں - قرآن مجید میں جہاں جہاں نکاح کا ذکر آیا ہے وہاں نساء کا لفظ ہے جس کے معنے عورتوں کے ہیں پس اگر منکوحہ ذات عورت نہیں تو نکاح منعقد نہیں اور نکاح نہیں تو مہر بھی نہیں - جیسے کوئی مرد بالغ کسی بالغ لڑکے سے یا کوئی عورت عورت سے نکاح کرے تو نکاح نہیں لہذا مہر بھی نہیں۔

**س نمبر ۱۲۹** - زید کے محلہ میں پلیگ کی بیماری اور کالیرہ کی بیماری ہو گئی ہے - اب زید نے اس طور پر نذر مانی ہے کہ اگر خدا اس بلا کو میرے محلہ سے دور کرے تو ہم لوگ سب ملکر جامع مسجد میں کھانا کھلائیں گے - اب سوال یہ ہے کہ یہ کھانا درست یا حرام اور اس قسم کی نذر ماننا زید کا جائز ہے یا بدعت؟ (ر ر)

**ج نمبر ۱۲۹** - نذر مذکور اگر محض فقراء کے لئے مقرر نہیں تو اسکا کھانا جائز ہے - اگر محض فقراء کے لئے ہے تو کھانا جائز نہیں - کسی ضرورت کے پورا کرانے پر نذر ماننا حدیث میں منع آیا ہے لیکن مان لینے پر پورا کرنا ضروری ہے - اللہ اعلم - ۳ر داخل غریب فنڈ

**ضمیمہ ج نمبر ۸۶** - پنجتن پاک سے شیعوں کی اصطلاح میں آنحضرت - حضرت علی - حضرت فاطمہ اور حسنین مراد ہیں - اور سنیوں کی اصطلاح میں پنجتن سے آنحضرت اور چار یار خلفاء راشدین مراد ہیں - اللہ اعلم۔

## اطلاع

آئندہ کو تا واپسی از سفر حج فتویٰ نویسی کا انتظام نہیں ہوگا - مولانا سیالکوٹی کو اتنی فرصت نہیں لہذا چندروز سائلین یہ سلسلہ بند رکھیں۔

(ابوالوفاء)

**تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان**

مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب کی مندرجہ ذیل جلدوں کی ضرورت ہے - ۳ - ۴ - ۵ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - بقیہ جلدیں موجود ہیں کامل کرنا چاہتا ہوں - کسی صاحب کے پاس ہوں اور وہ بیع کرنا چاہیں تو ہمارے ہاتھ ہدیہ کریں۔

(محمد افضل حسین مقام چھوپرہ ڈاکخانہ پلاس پنگہ ضلع بالاسور)

# ملکی مطلع

## گندم اور کپاس کی فصلوں کی مقابلہ میں جنگلوں کی اہمیت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

دیہاتی اور قصباتی زندگی کیلئے جنگلوں کی اہمیت کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ صنعتی کارخانوں ورمکانات کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے میں لکڑی کے بغیر گذارہ نہیں ہوسکتا۔ زمیندار کا ہل، سہاگہ، چکلہ، بیلنا، مدھانی، ہر قسم کا چھکڑا اور خانگی ضروریات کی صدہا چیزیں شیشم اور شہتوت سے بنتی ہیں۔ آرائشی سامان میز کرسی، چارپائی، کھیلنے کا سامان ہاکی، ٹینس، اور کرکٹ کے بیٹ شہتوت کے رہین منت ہیں۔ ہر سال چھانگا مانگا کے جنگل میں اسقدر لکڑی پیدا ہوتی ہے کہ اگر پانچ فٹ لمبے موٹے پانچ فٹ کی بلندی تک چن دئے جائیں تو ان سے دس میل رقبہ زمین ڈھانپا جاسکتا ہے۔ ان میں سے کچھ لکڑی تو سرکاری اور غیر سرکاری کارخانوں کے کام آتی ہے اور اُس کا بیشتر حصہ شہروں میں ایندھن اور مختلف اغراض کے لئے برآمد کیا جاتا ہے۔ اب محکمہ جنگلات اس کوشش میں ہے کہ ہر ایک نہری نوآبادی کے ساتھ ہی ایک جنگل بھی ملحق کردے تاکہ لکڑی کیلئے نوآبادیوں کی ضروریات مقامی طور پر پوری ہوسکیں۔

### ستلج ویلی پراجیکٹ میں نئے جنگلوں کی نشوونما کا انتظام

پنجاب میں اس وقت تین بڑے جنگل تیار ہو رہے ہیں۔ چیچا وطنی اور خانیوال۔ لوئر باری دوآب میں اور ڈیپھرا پر اور لوئر جہلم کی نوآبادیوں کے درمیان ان کا مجموعی رقبہ اکیس ہزار ایکڑ یعنی پچاس میل مربعہ کے قریب ہے۔ یہ چند سالوں کے اندر بالکل مکمل ہوجائینگے۔ لاہور کے قریب بھی دو چھوٹے جنگل تیار ہورہے ہیں۔ ایک کوٹ لکھپت میں جو ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے سپرد کردیا گیا ہے۔ اور دوسرا ہربنس پورہ ریلوے اسٹیشن کے متصل ہے۔

یہ خبر نہایت مسرت کا موجب ہوگی کہ ستلج ویلی پراجکٹ کی تکمیل پر جب پانی میسر ہوسکیگا تو نوآبادیوں میں تین نئے جنگلوں کی طرح ڈالی جائیگی۔ زمینداروں کی بہبودی اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر ایک نہری نوآبادی کے ساتھ ہی ایک جنگل بھی ہو۔ ہر قسم کی خانگی، تمدنی، اقتصادی اور صنعتی ضروریات کیلئے لکڑی ناگزیر ہے۔ علاوہ ازیں قحط اور خشک سالی کے دوران میں جب مال مویشی کیلئے گھاس کا چارہ نہیں رہتا۔ درختوں کے پتے اور جنگلی گھاس اُن کے کام آتی ہے۔ اور بارہا ان کی جانیں بچانے کا موجب ہوئی ہے۔ طاعون، ہیضہ۔ انفلوئنزا جیسے متعدی امراض پھیل جائیں اور لوگوں کو میدانوں میں جھونپڑیاں بنانے کی ضرورت ہو تو اُن کیلئے کانی، سرکنڈہ اور دیگر ضروری مسالہ جنگل سے مہیا ہوسکتا ہے۔ ستلج ویلی پراجیکٹ میں زمین کھودنے کیلئے جو اوزار کام آتے ہیں اُن کے دستوں کیلئے شہتوت ایسی ہلکی لکڑی کی ضرورت ہے اور اس ضرورت کو چھانگا مانگا کے جنگل نے پورا کردیا ہے۔

اس قسم کے جنگلوں کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ برسات کے موسم میں جب دریا طغیانی پر آتے ہیں تو اُن کا پانی درختوں کی سیرابی کیلئے کام آتا ہے اس کے علاوہ جنگل کثیر آبادی کا ذریعہ معاش ہیں۔ گذشتہ دس سال میں چھانگا مانگا کے جنگل پر ۱۸۲۳۰۰ روپئے خرچ آئے۔ اور اس سے ۳۷۰۷۰۰۰ روپے آمدنی ہوئی یعنی اصل منافع ۱۸۷۹۰۰۰ روپئے ہوا:۔

# کوائف حجاز

(از جناب حاجی یونس خان صاحب طائفی رئیس ٹانڈی)

مولانا! ملک حجاز ایک بالکل غیر آباد اور بے آب وگیاہ قطعہ ملک ہے جہاں بعض مقامات پر بیس بیس کوس تک پانی نہیں ملتا نہ قابل فرود زمین نظر آتی ہے۔ میرے خیال میں کل ملک حجاز کی محاصل اراضی ہندوستان کے ایک ضلع کی برابر مشکل سے ہونگے۔ اور اسی طرح آبادی بھی کم ہے سوائے تین چار شہروں کے اور کوئی نامور شہر بھی نہیں ہے اور جو شہر ہیں اُن میں پانی کی بعض میں تو ازحد تکلیف ہے۔ مثلاً جدہ میں۔ اور اگر سلاطین آل عثمان کروڑہا روپیہ خرچ نہ کرتے تو مکہ معظمہ بھی اُنہی شہروں میں تھا۔

باشندگان اس ملک کے عموماً بے علم ہیں جنکو سیاسی واقفیت قطعاً نہیں ہے۔ اور سوائے قرآن شریف کے دوسری کتاب بہت کم پڑھے ہوئے ہیں۔ جنگجوئی اُن کا مرغوب پیشہ ہے۔

جناب من! ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جمہوری حکومت کی باگ دینا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ عالم اسلامی کے واسطے کیا مفید ہوسکتا ہے۔ اور وہ اس بے زری اور وحشت کی حالت میں اپنے اس مفلس ملک کو دست بُرد اغیار اور ترقی یافتہ قوموں کے حملوں سے کسطرح بچا سکتے ہیں۔ جبکہ ہوائی جہاز چیلوں کی طرح ہر جگہ منڈلاتے پھرتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کی بدولت سونے اور چاندی کی نہریں ہرطرف بہ رہی ہیں کہ اچھے اچھوں کے منہ میں پانی بھر آتا ہے

سے کہ بعد از دیدنش ہرگز نہ ماند
وجود بار ساماں را شکیبے۔

مختصر یہ ہے کہ میں جناب کی اس رائے سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ہم لوگ جب اپنے ملک کا خود انتظام نہیں کرسکتے تو دوسروں کو راستہ بتانا عقل کے خلاف ہے:۔

# ضروری ہدایات

برادران من! السلام علیکم۔ حضرت مولانا المکرم سردار اہل حدیث مدظلہ نے اپنے سفر حج کی ایام تک اخبار "اہلحدیث" کی نگرانی کا بار گراں مجھ عاجز کے ذمہ ڈالا ہے۔ آپ صاحبان کو میری قلت فرصت اور کثرت اشغال کا علم کسی قدر ضرور ہوگا۔ اب اخبار کے مضامین کی نگرانی اُس پر اور اضافہ ہوگئی۔

اس کے ساتھ ایک اور امر بھی آپ پر واضح ہو کہ میرے ایک شاگرد رشید مولوی ابوالخیر محمد اسماعیل

نیز اس تصنیف - [illegible] قیمت ۵/ [illegible]

ahmadimuslim.de

صاحب جو گجرانوالہ میں مدرسہ اہلحدیث کے مدرس اول اور جماعت اہل حدیث کے روح رواں تھے وہ بھی حضرت مولانا المعظم کے ساتھ حج کو جاتے ہیں۔ جماعت اہلحدیث گجرانوالہ نے جن کو میں اپنے خیال اطاعت و کارکردگی میں دیگر مقامات کی اہلحدیث جماعتوں پر ترجیح دیتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے چاہا کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب کی غیر حاضری میں گجرانوالہ میں بھی قیام کیا کروں تاکہ گجرانوالہ کی رونق جاتی نہ رہے۔ امرتسر اور گجرانوالہ کی سفارشوں کی قبولیت تو امرتسریوں اور گجرانوالیوں کی وجہ سے تھی اور سیالکوٹی میں خود ہوں۔ اسلئے سیالکوٹ کو بھی فراموش نہیں کر سکتا اور چونکہ امرتسر کے سفر کیلئے لاہور راستہ میں پڑتا ہے اسلئے لاہور کی جماعت اہل حدیث کی بھی خواہش ہے کہ امرتسر کو جاتے یا وہاں سے آتے ہوئے یہاں بھی کوئی تقریر ہوجایا کرے۔ تاکہ لاہور میں کوئی جامع اہلحدیث عالم نہ ہونے کی وجہ سے جماعت میں جو انتشار و بیدلی ہو رہی ہے اس کا تدارک ہو جائے پس سیالکوٹ۔ گجرانوالہ۔ لاہور اور امرتسر چار مقامات میں گشت لگاتے رہنے اور اپنے دیگر مشاغل کے ہوتے ہوئے میں **مناظروں اور جلسوں** میں شریک نہیں ہو سکونگا۔ اگر کسی مقام کے دوست کوئی مناظرہ یا جلسہ میرے مشورہ اور اجازت کے بغیر مقرر کریں تو میں اس کا ذمہ دار نہ ہونگا۔

(۲) چونکہ حضرت مولانا کے اس سفر حج میں دیگر بہت سے علماء اہل حدیث بھی آپکے ہمراہ ہیں، مثلاً مولوی محمد صاحب دہلوی۔ اور مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی اور مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی۔ اسلئے بھی مناسب ہے کہ جماعت اہلحدیث اس عرصہ میں جلسے اور مناظرے نہ کرے۔ اور اگر دیگر لوگ چھیڑ خانی کریں اور ستائیں تو نہایت متانت اور سنجیدگی سے کسی معقول بات کا جواب دیکر عذر کر دیا کریں کہ ہم اپنے سردار صاحب سلمہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات مقرر نہیں کر سکتے۔ وہ بخیریت تشریف لائینگے تو شوق پورا کر لینا۔ اور غیر معقول بات کو سنکر ہدایت قرآنی۔ (واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه و قالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لیعنی جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور (ان بیہودہ گوؤں کو) کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں (تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو) اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں (ہم انکے ذمہ دار نہیں ہیں) پر عمل کیا کریں۔ اور کسی کے طعن و تشنیع کا ہرگز لحاظ نہ کیا کریں۔ کیونکہ طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے جذبات پر جو اثر پڑتا ہے اسمیں نفسانیت آجاتی ہے اور یہ اخلاص کے منافی ہے۔ پس جماعت کو لازم ہے کہ بردباری اور برداشت کی عادت بنائیں کہ یہی سنن انبیاء علیہم السلام میں سے ہے

(۳) نامہ نگار اور مضمون نویس اصحاب چند باتیں ضروری طور پر ملحوظ رکھیں (الف) تحریر صاف خط میں ہو۔ ورنہ میں اسکے پڑھنے سے معذور ہونگا (ب) ہر ورق کے دونوں صفحوں پر نہ لکھی ہو بلکہ صرف ایک جانب پر لکھی ہو (ج) طرز بیان دلخراش نہ ہو۔ اور اسمیں کسی شخص یا فریق پر ناجائز یا نازیبا حملہ نہ ہو۔ بلکہ اپنے مدعا کو سنجیدگی اور متانت سے با دلیل لکھا ہو۔ ورنہ میں اسکے درج اخبار کرنے میں معذور ہونگا۔ (د) مقامی جلسوں کی کیفیت مختصر عبارت میں ہونی چاہئے اور اس میں صرف ضرو

# "سلکِ مروارید"

یعنی وہ رباعیات و نظم جو ۱۸ - اپریل کو بر موقعہ اڈریس حضرت مولانا صاحب سردار اہلحدیث پڑھی گئیں

## رباعی

### از جناب منشی مولا بخش صاحب کشتہ اڈیٹر اتحاد الاسلام امرتسر

ہزاروں بھائی زرگر اسال جوق جوق جا رہے ہیں — ابو الوفا کے ارادہ حج کی ہوگئی ابتدا مبارک
حبیب رب کو دیار محبوب میں جو پہنچیں جناب والا — سعادت اندوز ہو کے لوٹیں خدا کرے انتہا مبارک

## دیگر

### از جناب میر کرامت اللہ صاحب میر امرتسری

ہمیشہ حامی کارت ثناء اللہ خدا بادا — بدل چوں براتمو الحج والعمرہ شدی عامل
بسال رخصت حج میر صوری معنوی آمد — ہزار و سہ صد و چہل و چہار از ہجرت کامل

## ایضاً

### از جناب منشی عبد الرحمن صاحب شمس مینائی امرتسری

بو الوفا شد پئے مناسک حج — گام میزد لشوق در این راہ
حبذا مرحبا چنیں سفرے — بر لبم آمدہ ثناء اللہ

## نظم

ابن سعود کا ہے زمانہ حجاز میں — ہر لب پہ ہے خوشی کا ترانہ حجاز میں
صد شکر فکر و رنج کا کانٹا نکل گیا — اعدا کا کچھ چلا نہ بہانہ حجاز میں
لوٹینگے ذوق و شوق سے اب عازمان حج — رحمت کا کھل گیا ہے خزانہ حجاز میں
ابن سعود کی جو کریگا مخالفت — ہوگا ملامتوں کا نشانہ حجاز میں
بے فائدہ امیر علی کا ہے تذکرہ — سنتا ہے کون اُس کا فسانہ حجاز میں
غازی کی مخلصانہ مساعی سے آجکل — ہے عہد اولیں کا زمانہ حجاز میں
مٹی میں مل گئے ہیں خصومت کی ہاتھ — بوتے تھے جو فساد کا دانہ حجاز میں

بے خوف ہو کے شمس چلو حج کیواسطے
ہے امن و عافیت کا زمانہ حجاز میں

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## قبول اسلام

الحمدللہ ہر آنچہ کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

کمترین عرصہ چھ ماہ سے گلستان اسلام کی سیر و سیاحت میں لگا ہوا تھا۔ میں نے بسا اوقات مناظرے اور مباحثے کئے۔ میں نے ویدک دہرم کی ہر ہر پہلو سے اسٹڈی کی میں نے عیسائی مذہب کے کفارہ اور تثلیث کے فراز و نشیب پر خوب غور کیا میں نے دیو سماج کی پستکوں کا کافی مطالعہ کیا میں نے سناتن دہرم کی پوری پوجا کی تحقیق کی میں نے آریہ سماج کی شدھی اور روح و مادہ کی قدامت کی خوب غور سے تنقید کی مگر مجھکو اس کے تاریک پہلو میں ہرگز نورانیت نظر نہیں آئی مجھکو عوام بلکہ خواص سے تبادلہ خیالات کا کافی موقع ملا۔ مگر کسی سے طبیعت مطمئن نہ ہوئی ہرچند کوشش کی کہ کسی طرح آبائی دین اور موروثی دہرم سے ہی نجات مل جائے اور کسی دوسرے دروازہ کو کھٹکھٹانا نہ پڑے مگر واہ رے قسمت کہ بلا در غیر سے نجات کا دروازہ نہ کھل سکا۔ آخر میں نے عمر کی ناپائداری کا خیال کر کے اس امر کا فیصلہ کر لیا کہ ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ خواہ بیوی چھوٹے بچوں کو جدا کرنا پڑے۔ قوم سے علیحدگی ہو۔ شہر کو تیاگنا لازم آئے مگر نجات کا مذہب اور سچا دہرم ہاتھ سے نہ چھوٹے کیونکہ یہ تمام تعلقات عارضی ہیں اور اصلی تعلق صرف خالق و مالک سے ہے لہذا اس کے مقابلہ پر عارضی تعلقات کا خیال کرنا سخت حماقت اور انتہا درجہ کی غلطی ہے۔ فوراً اس فیصلہ کے بعد میں نے چاہا کہ میں اپنے شہر میں اس سچے مذہب اور مبارک طریقہ میں کہ جس کی حکومت نہیں۔ رعب نہیں سطوت نہیں۔ تونگری نہیں۔ بلکہ خود اس کے افراد میں محبت نہیں اخلاق نہیں جرأت نہیں ہمت نہیں مگر صداقت ہے اور ضرور صداقت ہے اس کی شمولیت کا اعلان کردوں مگر جونہی کہ قدم مارا فوراً آہی آزمائش اور خدائی امتحان سر پر سوار ہوا کہ میرے دیگر برادران نے مجھ پر وہ مصائب و آلام ڈھائے کہ پناہ ہی بھلی ہے۔ چنانچہ کشاں کشاں مجھکو گھسیٹ کر گھر لائے جس کو میں حبس دوام سے زیادہ بھیانک صورت میں دیکھ رہا تھا۔ میرے جوڑ جوڑ اور ہڈی ہڈی توڑ ڈالی ہفتہ عشرہ تک محبوس کر کے خبر نہ لی۔ پھر بھی آج سماج اور شردہانند خاصکر اس امر کے دعویدار ہیں کہ آریہ سماج سچا دہرم ہے اور اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ کہاں ہیں وہ جو اس پاک مذہب کی غلط تصویر دکھلا کر عوام کالانعام کو دھوکا دیتے ہیں آئیں اور میری کیفیت و حالات سے سبق حاصل کریں کہ اسلام و اہل اسلام بجز صداقت نمائی کے کوئی عملی کارروائی کرنا پسند نہیں کرتے اور دیگر مذاہب انواع و اقسام کے حیلہ بہانہ سے اور مختلف تکالیف و زبردستی سے اپنا مذہب پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ مختصر حالات ہیں جنکو میں نے اپنے قلم سے اپنے ہاتھ سے خود لکھکر پبلک میں شائع کئے ہیں انشاء اللہ کبھی آئندہ موقع پر پوری کیفیت عرض کرونگا۔ الغرض جب میں نے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ مجھ پر یہ کچھ زبری کر سکینگے تو


**تفسیر ثنائی جلد اول**
(جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے)
چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ شائقین جلد طلب کریں
قیمت عہ۔ مینجر اہلحدیث امرتسر


میں نے وہی سوامی دیانندی چال چلی یعنی جھوٹ بولکر کہا کہ اب میں سچے دہرم کو نہ چھوڑونگا اور درحقیقت یہ جھوٹ بھی نہ تھا کیونکہ میرے عندیہ میں پاک مذہب اسلام سے کوئی سچا دہرم نہ تھا۔ انہوں نے میری جسمانی قید توڑ دی میں نے تمام مال و اسباب و بیوی بچے بھائی برادر قوم و رشتہ سب چھوڑ کر اور سیدھا جگادہری آیا اور اپنے مکرم مولانا محمد زکریا خان صاحب کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہو گیا اس اسلام آوری پر جس قدر مجھکو خوشی و فرحت نصیب ہوئی ہے وہ تخت شاہی سے کہیں بہتر ہے میں اب مولانا مکرم سے پڑھتا ہوں اور ہر وقت الحمدللہ کرتا ہوں پہلا نام میرا لیکھو رام تھا اور اب مولانا صاحب نے میرا نام بلکہ مبارک نام کہوں تو بہتر ہے عبدالرحمن رکھا ہے میرا نام لیکھو رام پسر بھوپال قوم کھتری ساکن ملود ضلع لودھیانہ ہے۔

(از طرف خاکسار عبدالرحمن طالب علم مدرسہ احیاء السنۃ عربی جگادہری)

### ضروری اعلان

تفسیر ثنائی جلد سوم مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کسی صاحب کے پاس ہو اور وہ فروخت کرنی چاہے تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (محمد عبدالکریم کلرک دفتر ریکارڈ سیتاپور)

### برما

کے قدیم دارالسلطنت شہر مانڈلے سے ایک اردو ماہوار رسالہ تحفہ زیر ادارت عبدالغفار خان ۱۵ مئی سے شائع ہوگا (مینجر مانڈلے اردو پریس بی روڈ مانڈلے برما)

### یاد رفتگان

حاجی شیخ محمد صاحب بھرادہ تقدیر الہی سے انتقال کر گئے مرحوم نہایت متقی پرہیزگار پابند صوم صلوٰۃ۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

### انجمن نصرۃ الاسلام دینانگر کا جلسہ عام

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ ۱۸ اپریل ۱۹۲۶ء کو بوقت شب بصدارت قاضی عبدالکریم صاحب پریزیڈنٹ انجمن انجمن کا ایک عام اجلاس منعقد ہوا۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئے

(۱) یہ جلسہ سردار اہلحدیث حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب زاد عزہٗ امرتسری کو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے حجاز موتمر میں نمائندہ منتخب کئے جانے پر اظہار خوشنودی کرتا ہے اور حضرت مولانا کو جماعت اہلحدیث کا صحیح نمائندہ تسلیم کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ لاہور کی نام نہاد جماعت المسلمین کی پاس کردہ تجویز مورخہ ۴ اپریل ۱۹۲۶ء کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی کارروائی کو تفریق بین المسلمین قرار دیتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی کو جماعت اہلحدیث کا حقیقی ترجمان سمجھتا ہوا اس پر اظہار اعتماد کرتا ہے۔

(عاجز حکیم محمد علی جنرل سکرٹری انجمن نصرت الاسلام اہلحدیث دینانگر ضلع گورداسپور)

### کیفیت مدرسہ اہلحدیث لشکر

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار بازار جنگ گنج کا سالانہ امتحان شروع رمضان المبارک میں ہوا۔ پچاس لڑکوں میں سے صرف ۱۱ فیل باقی پاس ہوئے ۹ لڑکے اعلیٰ پاس ہوئے جنکو مدرسہ کی طرف سے کتب انعامی دی گئیں۔ الحمدللہ نتیجہ بہت ہی عمدہ رہا۔ مدرسہ ہذا اللہ کے فضل سے بہت ترقی کر رہا ہے۔ مصارف زیادہ ہیں جماعت اہلحدیث غریب ہے لہذا احباب مدرسہ ہذا کی امداد دامے درمے فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (سکرٹری مدرسہ محمدیہ بازار جنگ گنج لشکر گوالیار)

ahmadimuslim.de

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

# نوٹس

½

ریلوے کے ردی کاغذ کی خرید کے لئے جو کہ ۱۲ مہینے از یکم جون ۱۹۲۶ء تا ۳۱- مئی ۱۹۲۷ء کے عرصہ میں مہیا ہونگے ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ٹنڈرز کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء بروز جمعہ ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(۲) کم وبیش اندازاً ۵۰۰۰ ہنڈرویٹ ردی کاغذ ۱۲ مہینے کے عرصہ میں جنرل سٹور ڈیپو مغلپورہ (لاہور) میں بہ تفصیل ذیل دستیاب ہونگے۔

ردی کاغذ معمولی ۵۰۰۰ ہنڈرویٹ

" (چھاپہ خانہ کا) ۸۰۰ "

(۳) ٹنڈر کا فارم کنٹرولر آف سٹورز سے درخواست مع پانچ روپئے ادا کرنے پر ملسکتا ہے۔

(۴) کنٹرولر آف سٹورز کو حق حاصل ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتانے کے مسترد کردے۔

دستخط

سی۔ الیف لینگر مغلپورہ۔

کنٹرولر آف سٹورز ۱۹-اپریل ۱۹۲۶ء

---

## لسیامنسیا

### یعنی درد سر کی بےخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپئے فی ٹکیہ ار محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۶ر

حکیم حاذق علم الدین سندیافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

---

# نادر موقعہ

۳

## چوہاسیدن شاہ کے نادر الوجود تحفے

ناظرین! یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ چوہاسیدن شاہ کا گلاب خوشبو اور دیگر اوصاف میں دنیا بھر کے گلابوں سے بدرجہا فوقیت رکھتا ہے صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ چوہاسیدن شاہ کا کشیدشدہ عرق گلاب دوسری جگہ کے روح گلاب سے مقابلتًا اچھا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہاں کا تیارشدہ مال عرق۔ روح۔ عطر۔ گلقند وغیرہ دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔

(۱) **عطر گلاب** - یہ بجا ہے کہ عطر گلاب تمام عطروں کا بادشاہ ہے یہ زیادہ تعریف وتوصیف کا محتاج نہیں قیمت فی تولہ نمبر اول ۸ر، دوم ۴ر سوم ۲ر۔ زیادہ خریدنے پر رعایت کیجائیگی۔

(۲) **روح گلاب** - جوکہ زیادہ مقدار تازے پھول ڈالکر نہایت احتیاط سے کشید کیا جاتا ہے عرق تیار کرنے اور شربتوں میں ڈالنے کے واسطے بہت مفید ہے۔ ایک شیشی سے ایک بوتل عمدہ عرق تیار ہوسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۳ر فی درجن ۱۲ر فی سیر ۱۲ر۔

(۳) **عرق گلاب** - نہایت احتیاط اور دیانتداری سے کشید کیا جاتا ہے عمدہ فی بوتل ۸ر فی سیر ۱۲ر فی کنستر للعہ ہے، ۵ر تک علاوہ محصولڈاک۔

(۴) **گلقند** - جس قدر درکار ہو تازہ پھولوں کا تیار کرکے روانہ کیا جائیگا۔ نرخ فی سیر ۱۲ر

نوٹ:- عرق وگلقند اگر زیادہ مقدار درکار ہو تو ۸ مئی سے پیشتر آرڈر دیں اور نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔ پتہ خوشخط اور ریلوے اسٹیشن کا نام اور پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

المشتہر

**نیازمند حکیم قاضی خان منیجر شفاخانہ فیض عام پنجابی روتوجہہ ڈاک خانہ چوہاسیدن شاہ ضلع جہلم (پنجاب)**

---

# اکسیر احمر

۲۳/۲۵

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب نظیم آبادی)

یہ عجیب وغریب خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جسکے اعجازنما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب ڈبہ اطفال ورم ہر قسم طاعون فالج لقوہ گنٹھیہ رعشہ تشنج نیش عقرب سوختگی آتش ورم انثیین جھونگا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالے۔ تفصیل ومعتبر وقابل دید سندات وشہادات اشتہار کلاں سے معلوم ہوسکتی ہیں جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس ۸ر آٹھ اونس ۱۰ر بارہ اونس ۱۲ر فی سیر ۲ر، ڈھائی سیر ۴ر پانچ سیر ۵ر، علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ:- پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

**منیجر جمالی دواخانہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ**

---

## اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیشنل سب جج بہادر اونہ ضلع ہوشیارپور

سیرو ولد جھبنہ ذات جٹ سکنہ کوگیرہ پٹہ موتیار تحصیل ہمیرپور ضلع کانگڑہ بنام بسنتا ولد سندر۔ ٹھاکرو ولد نامعلوم ذات جٹ سکنہ ستوتھر تھانہ تحصیل اونہ

دعوٰے اتحاد وحقوق ازدواج بسنتا مسماۃ برنا ہی

مدعاعلیہ ۳ ملے

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعاعلیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی درخواست وبیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعاعلیہم تعمیل سمن از حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۲۶ء مدعاعلیہم عدالت ہذا میں اصالتًا یا وکالتًا حاضر ہوکر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو کارروائی یکطرفہ انکے خلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۴ جولائی کو جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

دستخط حاکم

ahmadimuslim.de

# اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب بی - اے اڈیشنل سب جج بہادر اونہ

ہرنام داس عمر ۳۰ سال ولد مالی رام ذات برہمن سکنہ بہلو تھانہ انند پور پرگنہ ہوشیارپور مدعی ۱ اودہم سنگھ عمر ۳۶ سال ولد لال سنگھ ذات راجپوت سکنہ وہٹ تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور مدعیان۔

بنام

(۱) گوپال سنگھ عمر ۵۰ سال ولد کاہنا (۲) سنت سنگھ عمر ۳۰ سال ولد نندا (۳) دلیپ سنگھ عمر ۳۲ سال ولد رلا (۴) رام سنگھ ولد نیوں (۵) دیا سنگھ عمر ۲۸ سال ولد خزان سنگھ (۶) بکھن سنگھ عمر ۴۰ سال ولد گوپال سنگھ (۷) جگت سنگھ عمر ۲۶ سال ولد گوردتا (۸) بھگوان سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۹) بھگوان سنگھ عمر ۴۰ سال ولد دیالا اقوام جٹ (۱۰) رڈو ولد جگیہ (۱۱) گنگو عمر ۴۰ سال ولد کالو (۱۲) بلبی ولد کرپو اقوام چمار (۱۳) نہالا عمر ۴۰ سال ولد نامعلوم (۱۴) بھولا عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۱۵) گوردتا عمر ۵۰ سال ولد کاہنا (۱۶) تلوک سنگھ عمر ۳۰ سال ولد صاحبو (۱۷) گوردت سنگھ عمر ۴۰ سال ولد عطر سنگھ (۱۸) ہیرا سنگھ عمر ۴۰ سال ولد لکھا سنگھ (۱۹) گنگا سنگھ عمر ۲۵ سال (۲۰) دل سنگھ عمر ۴۰ سال (۲۱) بابو عمر ۲۶ سال پسران گلاب سنگھ (۲۲) بشنا عمر ۲۵ سال بالغ (۲۳) اتم عمر ۱۲ سال نابالغ بولایت بشنا برادر حقیقی خود پسران سندر (۲۴) مساۃ آسو عمر ۵۰ سال بیوہ سادھو (۲۵) لابہ سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نہالا (۲۶) کشن سنگھ عمر ۳۰ سال (۲۷) سوہن سنگھ عمر ۲۰ سال بالغ (۲۸) رام لوک عمر ۱۵ سال (۲۹) بدنا عمر ۱۲ سال نابالغان بولایت کشن سنگھ برادر حقیقی خود پسران لالو اقوام جٹ ساکنان تھلو تھانہ انند پور پرگنہ اونہ (۳۰) رتن سنگھ عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۱) ہیرا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۲) بالا سنگھ عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۳) چنا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۴) گہنا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۵) دیوا سنگھ عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۶) ہمیر سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۷) ہرنام سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم اقوام جٹ ساکنان مجاری تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۳۸) طوطو عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۹) خزان سنگھ عمر ۶۰ سال ولد ہری سنگھ (۴۰) منشا سنگھ عمر ۴۰ سال (۴۱) بھولا عمر ۴۰ سال پسران چوہڑو (۴۲) اتم سنگھ عمر ۴۰ سال ولد نندا (۴۳) نیولی عمر ۶۰ سال ولد دیالا (۴۴) صاحبو عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۴۵) نہالا عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۴۶) گیندا سنگھ عمر ۴۰ سال ولد دیالا (۴۷) کرپا عمر ۴۰ سال ولد نامعلوم (۴۸) مستان سنگھ عمر ۵۰ سال (۴۹) باز عمر ۳۵ سال (۵۰) سنگھ عمر ۱۹ سال پسران متصدی اقوام جٹ (۵۱) جیوا عمر ۶۰ سال (۵۲) اسلام عمر ۴۰ سال (۵۳) بالا سنگھ عمر ۳۰ سال پسران ہیرو (۵۴) پیر بخش عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم اقوام تیلی مسلمان (۵۵) سادھو عمر ۶۰ سال (۵۶) رلا کو عمر ۵۰ سال (۵۷) چڑو عمر ۵۰ سال پسران انگلیا اقوام چمار (۵۸) بنگیا عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۵۹) دھیلا عمر ۳۳ سال ولد نامعلوم (۶۰) جھنڈو عمر ۵۰ سال طاحو فاتر العقل بولایت چڑو تایا زاد برادر خود مدعا علیہ نمبر ۵۷ (۶۱) کرپا عمر ۵۰ سال (۶۲) گوردتا عمر ۳۰ سال فاتر العقل بولایت کرپا برادر حقیقی خود پسران بھولا (۶۳) مساۃ اکی عمر ۵۰ سال بیوہ خیالی (۶۴) ہیرو عمر ۵۰ سال ولد کرڑا (۶۵) رام رکھو عمر ۶۰ سال ولد ہیرو (۶۶) دسوندی عمر ۶۰ سال (۶۷) روڈو عمر ۵۰ سال پسران گھو (۶۸) چوہڑو عمر ۴۰ سال ولد کالو (۶۹) مساۃ نتھو عمر ۶۰ سال بیوہ نامعلوم (۷۰) بھلکو عمر ۵۰ سال (۷۱) نگینا عمر ۵۰ سال (۷۲) عطرو عمر ۳۵ سال پسران گھو (۷۳) نتھو عمر ۱۴ سال ولد نامعلوم (۷۴) سادھو عمر ۱۴ سال مفقود الحواس بولایت کرپو برادر حقیقی خود پسران نامعلوم (۷۵) ریا عمر ۳۰ سال ولد کرنجو (۷۶) کرپو عمر ۵۰ سال (۷۷) جینا عمر ۴۰ سال مفقود الحواس بولایت کرپو برادر حقیقی ولد نامعلوم (۷۸) بچو عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۷۹) صاحبا عمر ۳۰ سال (۸۰) سیتو عمر ۳۰ سال بالغان (۸۱) دھرمو عمر ۱۲ سال نابالغ بولایت صاحبا برادر حقیقی پسران نکمو (۸۲) رنیان عمر ۵۰ سال (۸۳) مادھو عمر ۳۰ سال پسران بچنو (۸۴) مساۃ نندو عمر ۵۰ سال بیوہ نامعلوم (۸۵) مساۃ دھوکنا عمر ۷۰ سال بیوہ نامعلوم (۸۶) خیالو عمر ۳۰ سال ولد نامعلوم (۸۷) گوبی عمر ۲۸ سال ولد گنگو اقوام چمار (۸۸) بیلی عمر ۴۰ سال (۸۹) موتی عمر ۵۰ سال پسران متصدی (۹۰) بگا عمر ۱۵ سال (۹۱) سنت رام عمر ۱۲ سال پسران ریلو بولایت بیلی مدعا علیہ نمبر ۸۸ اقوام ترکھان (۹۲) تتولا عمر ۵۰ سال ولد کوڈو (۹۳) سردھو عمر ۵۰ سال (۹۴) رولدو عمر ۶۰ سال پسران موتی (۹۵) رام رکھا عمر ۱۴ سال (۹۶) ناتھی عمر ۱۲ سال پسران رگھانا بالغان بولایت صاحب رام چچا خود مدعا علیہ نمبر ۹۷ صاحب رام عمر ۵۰ سال ولد گھیا اقوام برہمن سکنہ موضع تھلو تھانہ انند پور تحصیل اونہ (۹۸) دیا رام عمر ۶۰ سال (۹۹) کرپا عمر ۵۵ سال (۱۰۰) تبولا عمر ۵۰ سال پسران بیراگی ذات برہمن سکنہ جنجہول تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۱۰۱) منشی عمر ۵۰ سال (۱۰۲) رام لال عمر ۳۲ سال پسران دونا قوم کھتری جالوار دیموہ ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۱۰۳) مساۃ دروپتی عمر ۲۲ سال بیوہ ہنگا ہیا (۱۰۴) ہیرا عمر ۵۰ سال (۱۰۵) عمرا عمر ۵۰ سال پسران ہرا اقوام کھتری (۱۰۶) سنتو عمر ۲۷ سال ولد کرپو قوم حجام (۱۰۷) بیجا عمر ۲۰ سال (۱۰۸) بریو عمر ۳۰ سال (۱۰۹) کرپا عمر ۳۲ سال (۱۱۰) پرتاپا عمر ۲۷ سال پسران سنتا اقوام جولاہا کبیر پنتھی (۱۱۱) دسوندی عمر ۵۰ سال ولد کیڑو جولاہا کبیر پنتھی (۱۱۲) راماں عمر ۴۸ سال ولد سدھو قوم گوجر ہندو سکنہ موضع تبو تھانہ انند پور تحصیل اونہ (۱۱۳) ہیرنامان عمر ۳۰ سال (۱۱۴) کہنڈو عمر ۲۰ سال (۱۱۵) ملکی عمر ۱۵ سال پسران مالی رام (۱۱۶) مساۃ پریمی عمر ۴۰ سال بیوہ بھودو (۱۱۷) مساۃ جیندی عمر ۳۸ سال بیوہ ہنسا (۱۱۸) لالو عمر ۳۸ سال ولد دیرتی (۱۱۹) مساۃ بچھی عمر ۳۰ سال بیوہ دیوراج (۱۲۰) عمر ۲۲ سال ولد کلا دیر (۱۲۱) گوبندا عمر ۳۰ سال ولد جہنڈو (۱۲۲) گوگل عمر ۶۰ سال ولد ہرنا (۱۲۳) رام کشن عمر ۳۰ سال ولد کاہنگا (۱۲۴) ہیرا عمر ۵۰ سال (۱۲۵) پربلو عمر ۴۰ سال پسران ساہلا (۱۲۶) بدھو عمر ۴۰ سال (۱۲۷) پرجھال عمر ۴۰ سال (۱۲۸) گنگا بشن عمر ۳۲ سال پسران شمبر اقوام برہمن سکنہ تبلو تھانہ انند پور تحصیل اونہ (۱۲۹) اودھو عمر ۶۰ سال ولد بلی (۱۳۰) سیبو عمر ۴۵ سال ولد مادھو (۱۳۱) گہنیا عمر ۶۰ سال (۱۳۲) رولدو عمر ۶۰ سال (۱۳۳) راماں پسران دیوی سرن (۱۳۴) درگا عمر ۶۰ سال ولد نکا (۱۳۵) چنوں عمر ۴۰ سال ولد رامی (۱۳۶) دیناناتھ عمر ۵ سال نابالغ (۱۳۷) بھولو عمر ۱۶ سال نابالغ بولایت پنوں تایا حقیقی خود مدعا علیہ نمبر ۱۳۵ (۱۳۸) پربھو عمر ۴۰ سال (۱۳۹) ہرنامان عمر ۳۵ سال (۱۴۰) پوپلو عمر ۳۲ سال پسران کشنا (۱۴۱) کانشی عمر ۴۰ سال (۱۴۲) پرو عمر ۴۰ سال (۱۴۳) بچنوں عمر ۳۰ سال پسران رانگھو (۱۴۴) بکھیا عمر ۳۲ سال (۱۴۵) منشی عمر ۳۰ سال بالغ (۱۴۶) سوبھا عمر ۱۶ سال (۱۴۷) چنتو عمر ۱۲ سال نابالغان بولایت بکھیا برادر حقیقی خود پسران جوتی (۱۴۸) ہرنامان عمر ۲۵ سال (۱۴۹) ہری رام عمر ۲۸ سال پسران گہنیا (۱۵۰) دیوی چند عمر ۶۰ سال (۱۵۱) گنگو رام عمر ۸۰ سال پسران نیتا نند (۱۵۲) منشی عمر ۲۵ سال (۱۵۳) رام رکھا عمر ۳۲ سال (۱۵۴) بابو عمر ۳۰ سال (۱۵۵) رام لال عمر ۶۰ سال (۱۵۶) برج لال عمر ۲۴ سال پسران رلا (۱۵۷) مساۃ پورو عمر ۵۰ سال بیوہ ماڑو اقوام برہمن سکنہ موضع تہلو تھانہ انند پور پرگنہ اونہ مدعا علیہم۔

دعوٰی اجرائے حکم امتناعی دوامی بدیں مضمون کہ موازی ۱۷۷ کنال اراضی حسب ذیل موازی ۱۴ کنال اراضی کہوٹ نمبر ۳۰ کھتونی نمبر ۲۹۰ و موازی ۱۲ کنال اراضی کہوٹ نمبر ۳۹ کھتونی نمبر ۲۷ مندرجہ جمعبندی ۱۹۳۲-۳۳ء واقعہ موضع تہلو تھانہ انند پور تحصیل اونہ ملکیت مقبوضہ مدعی نمبر ۱ و مدعا علیہ نمبر ۱۱۳ تا ۱۵۶ ہے۔ مدعا علیہم نمبر ۱ تا ۱۱۲ کا اراضی مذکورہ میں کوئی تعلق یا

تذکرۃ المجاہدین - حضرت ... صاحب ... قیمت ۱۲ (مجلد)

کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے۔ اور مدعا علیہم ملہ تا ۱۱۲ کو اراضی مذکورہ میں مویشیان چرانے یا گھاس لکڑی دور کرنے کا مطلق کوئی تعلق یا حق حاصل نہیں ہے۔ مدعا علیہم مذکورہ اراضی میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں اور مدعا پانے مبلغ چار سو روپیہ بابت ہرجانہ دور کرنے ۲۵۰ درختان از قسم کیکر۔ پھلاہی۔ بیریاں۔ مدعا پانے ہرجانہ پتے درختان ہر قسم۔ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہم کی تعداد زیادہ ہے اُن پر تعمیل ہونا محال ہے۔ اسی لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۲۴ ۳۶ء مدعا علیہم عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو اُنکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۲ ۳۶ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

## مفت تحفہ اہلحدیث ۲۱/۵۱

ہم اپنی دو خاص کتابیں تحفہ اہلحدیث اور سوانحعمری مولانا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینے کے اندر اندر مسلمان کی خریداری قبول فرمائینگے۔ مسلمان آپ کا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے۔ سالانہ چندہ عہ اور خرچہ ڈاک ۸ء بمعیت کل عہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیجئے۔ یا وی پی طلب فرمائیے۔

### دوسری بڑی رعایت

یہ ہے کہ مندرجہ ذیل کتب چوتھائی رعایت پر دی جائینگی موقعہ کو غنیمت جانئے

سیرۃ النبی عہ حقیقت الاسلام عہ خطبات حسینی ۶ زبدۃ الواعظین عہ الوسیلہ ابن تیمیہ ۶ فتنہ خلق قرآن۔ فلسفہ معجزہ ۸ قصص الانبیاء عہ مجموعہ احادیث قدسیہ ۱ر معلومات تجلیات ۶ امہات المؤمنین ۸ تاریخ اسلام جدید عہ حیات النبی و علم غیب عشرہ کاملہ ہدیہ اہلحدیث جنتری ۱۳۵۵ھ انتخاب کلام اکبر الہ آبادی ۸ر (پتہ)

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

## سرمہ نور العین ۲۰/۲۵

مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۶ر۔

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین ریاست مالیر کوٹلہ

## عازمان بیت اللہ شریف کو خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جو کہ حاجیوں کو جدہ لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کیواسطے بہت تیز رفتار ہیں۔

### دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمیٹڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضہ حج واپس لانے میں مشغول رہتے ہیں جنمیں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے کمرے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں نیز تیسرے درجے کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔ مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "ایس ایس سلطانیہ" بمبئی سے ۲۹۔ اپریل کو اور کراچی سے ۲ مئی کو روانہ ہوگا۔ "زیانی" بمبئی سے ۲۰ اور کراچی سے ۲۴ مئی کو روانہ ہوگا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| کرایہ یکطرفہ جانے حسب ذیل ہے | درجہ اول | یکطرفہ بلا خوراک | ۳۷۵ | روپے |
| | درجہ دوم | " | ۳۰۰ | روپے |
| | درجہ سوم | " | ۱۲۵ | روپے |

ضروری عرض :- صرف اُن حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ ستر روپے انکا جمع ہے۔ نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کیواسطے حاجی صابو صدیق کے مسافرخانہ کے سامنے ہی آفس کھولا ہے۔

المشتہر حاجی سلطان علی شوستری و ایجنٹ ۱۸ رامپارٹ روڈ فورٹ بمبئی و میکلوڈ روڈ کراچی۔ تار کا پتہ :- شوستری بمبئی یا کراچی

## اشتہار بمراد آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

### بعدالت جناب بخشی مغفور علی صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم گجرات

گیان چند ولد حاکم رائے سکنہ گجرات بنام محمد شفیع ولد مقبول شاہ قوم سید سکنہ جلالپور حال ملازم پٹواری پنڈی راوان تحصیل پھالیہ

دعوےٰ ۱۱۶/-

مقدمہ مندرجہ صدر میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۴ ۳۶ء عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً بغرض جوابدہی مقدمہ حاضر نہ آئیگا تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ مورخہ ۲۱ ۳۶ء

(مہر عدالت) دستخط حاکم

### بعدالت جناب دیوان سومناتھ صاحب (بی۔اے) ڈسٹرکٹ جج بہادر لائلپور۔

بھگوانداس ولد سیوا رام ذات اروڑہ سکنہ چک ۳۸۶ ج ب جھنگ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور قرضخواہ سائل بنام غلام نبی ولد لالو ذات ارائیں سکنہ حال چک ۱۲ ایل تحصیل چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

درخواست بدیں مضمون کہ مسئول علیہ کو دیوالیہ قرار دیا جا...

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل قرضخواہ نے درخواست دی ہے کہ مسئول علیہ کو دیوالیہ قرار دیا... مقرر کیگئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی پیروی مقدمہ ک... مقرر پر حاضر عدالت ہو کر کرے۔ آج بتاریخ ۱۲ ۳۶ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔ دستخط حاکم

(مہر عدالت)

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ شرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس پر اسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

# اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۲۷

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
روساو جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " صہ
" ششماہی عاہر
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

## اجرت اشتہارات

## کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

## مالک اخبار

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۲۳ - شوال المکرم ۱۳۴۴ھ مطابق ۷ - مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


(۱) خدام الحرمین والے جواب دیں ص ۱ تا ۳
(۲) تاریخ اہل حدیث - - ص ۳ تا ۵
(۳) تجارت سے عار - ص ۵ تا ۶
(۴) عجیب و غریب فاضل عربی ص ۶ تا ۸
(۵) نظارۂ صوم - - ص ۸
(۶) الہامات مرزائیہ کی نوعیت ص ۹ تا ۱۰
(۷) فتح حق - - - ص ۱۱
(۸) خلافت راشدہ - - ص ۱۱ تا ۱۲
(۹) ملکی مطلع - - - ص ۱۳ تا ۱۴
(۱۰) متفرقات - - - ص ۱۵
(۱۱) انتخاب الاخبار - - ص ۱۶
(۱۲) اشتہارات - - ص ۱۷ تا ۲۰


## خط و کتابت

کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
(منیجر)

# خدام الحرمین والے جواب دیں

جب شریف حسین سابق شریف مکہ نے خلافت اسلامیہ سے خروج و بغاوت کر کے دشمنان خلافت سے سازش پیدا کی تھی۔ اس وقت تمام مسلمان اسکے اس رویہ سے ایسے ناراض ہوئے کہ لفظ "غدار" اسکے عہد و وصف کا جزو لاینفک قرار دیا۔

واقعی اس نے خلافت اسلامیہ سے سخت بیوفائی کی تھی۔ مسلمان اس پر جسقدر بھی زہر اگلتے وہ حق بجانب تھے۔ لیکن جب سے ارض مقدس حجاز میں سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ الودود) کا پرچم لہرانے لگا تب سے مسلمانوں کی آواز میں اختلاف ہو گیا۔ حالانکہ شریف اور اس کا خاندان مغلوب ہونے کے وقت ویسے ہی تھے جیسے آگے تھے۔

بعض مسلمانوں نے تو اس انقلاب حجاز کو سیاسی نگاہ سے مستقبل اسلام کیلئے بہت مستحسن جانا اور اختلاف مسلک کو نظر انداز کیا۔ اور بعض نے سیاسی و مذہبی ہر دو جہت سے اسے نہایت مبارک سمجھا۔ کہ مرکز اسلام حجاز مقدس کی حکومت ایک دیندار شخصیت اور جماعت کے ہاتھ آئی جس سے دیگر دنیائے اسلام پر بھی نیک اثر پڑنے کی امید ہے اور بعض دیگر نے سیاسی لحاظ سے تو اسمیں کوئی خرابی نہ پائی لیکن اس خیال سے کہ ان کو نجدیوں کے عقائد و طریق عمل (جو ٹھیٹھ اسلام کی پابندی میں اسی روش پر ہیں جو عہد رسالت اور زمانۂ صحابہ میں تھی) اپنی اختیار کردہ رسوم و روش کے خلاف نظر آئے۔ تو انہوں نے نجدیوں کو ہر طرح سے بدنام کرنا شروع کیا اور اندرون ملک ہند میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اگرچہ اس کا اثر نہ تو حجازیوں پر پڑا اور نہ بیرون ہند

اطلاع - ناظرین کرام! آپ کی نظر کو ایک بہترین نذرانہ۔ کارڈ پر کا مرحمت فرمایئے آپ کو بلا صرف ایک ماشہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب

کابل وایران اور مصر و مغرب اقصےٰ میں اسکی ہوا پہنچی اور نہ شریف حسین کا اس سے کچھ بنا ۔ اور نہ سلطان ابن سعود کا کچھ بگڑا ۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اندرون ہند کے مسلمانوں میں اس شریفی پروپگنڈا نے اختلاف کی آگ میں ہیزم کشی کا پورا کام دیا ۔ ہم تو اس ماہر فن نبض شناس کی کاردانی کے دل سے قائل ہیں جس نے مسلمانان ہند کی نبض کی حرکت سے اُن کے دل کی حرارت کی کیفیت و نوعیت پوری طرح سمجھکر انکو اس پروپگنڈے کا سٹرولنٹ (محرک) نسخہ برقی پیغامات واخبارات و واعظین و مشائخ کے ذریعہ ایسا پلایا کہ بس پہلے ہی گھونٹ سے تمام اعضا میں حرارت اس طرح دوڑ پڑی جیسے کہ بجھتے ہوئے چراغ میں تیل ڈالنے سے چراغ ٹمٹمانے لگتا ہے ۔ یا دیوانی کو آواز ہو سے وجد آجاتا ہے ۔

(۲) انسانی قیاس کا مدار وہی واقعات و شاہدات ہیں جو اسکے علم میں آتے رہتے ہیں ۔ اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ انسانی دماغ اُن واقعات اُن واقعات و شاہدات میں بھی اسی طرح تصرف کرسکتا ہے جسطرح کہ اُس نے انہیں سمجھا ہوتا ہے ۔ حقیقی علم اور عواقب امور کی پوری اور صحیح واقفیت خاصہ خداوندی ہے ۔ اس لئے ہم آیت وانا لا ندری اشرٌ ارید بمن فی الارض ام اراد بھم ربھم رشداً[ا] (جن پ۲۹) کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُس صورتِ حال پر جو اسوقت اندرون ہند اور بیرون ہند کی مسلمانوں کی ہے ۔ نظر کرکے کہہ سکتے ہیں کہ اندرون ہند کے مسلمانوں کو ابھی خیال ہی پیدا ہوا کہ ہم پستی کی طرف جا رہے ہیں ۔ اور ابھی وہ اپنے سنبھلنے کی تجویزیں ہی سوچ رہے تھے کہ ناگاہ اس اختلاف کے زبردست بازوؤں نے ان کو پیچھے سے ایسا دودستی دھکا دیا کہ وہ ذلت و پستی کے آخری فرش پر بلکہ گڑھے میں اوندھے منہ جا گرے ۔ (اعاذنا اللہ منہ)

بیرون ہند کے مسلمانوں کی حالتیں خدا کے فضل سے دن بدن بہت بہتر ہو رہی ہیں ۔ فاسد مواد خارج ہو رہے ہیں ۔ اور ارد گرد کی ہوا صالح و خوشگوار ہو رہی ہے ۔ خدا کی عنایت سے مسلمانوں کی عنان حکومت بلند ہمت ۔ عالی خیال ۔ زمانہ شناس ہستیوں کے ہاتھ میں ہے جس سے اسلام اور اہل اسلام امان[۲] میں ہیں ۔ اور اُن کے ایام مسعود ہیں ۔ جس سے امید ہے کہ محمد[۳] مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت مرحومہ مقام اصطفا میں ہو کر خدائے کریم[۴] کے سایہ میں رہیگی ۔ ورحم اللہ عبدا قال امینا ۔

چنانچہ افغانستان ۔ ایران ۔ حجاز و نجد ۔ ٹرکی ۔ اور مغرب اقصےٰ کے حالات پر نظر کریں تو ہمیں ہر طرف سے ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں ۔ لیکن بنی آدم ہونے کی وجہ سے حضرت آدم علیہ[۵] السلام کی طرح اگر دائیں جانب سے یہ تازہ بشارتیں ہمارے لئے روح پرور ہیں تو بائیں جانب یعنی اندرون ہند کی حالت رونے کے قابل ہو رہی ہے ۔ بلکہ میرے خیال ناقص میں تو رونے دھونے کے بعد صبر و سکون کی حالت ہو چکی ہے ۔ کیونکہ جبتک امید و بیم ہر دو کا احتمال ہوتا ہے دل میں قلق و اضطراب رہتا ہے ۔ اور سکون یا تو کامیابی سے ہوتا ہے ۔ یا اُسوقت جب سب وسائل منقطع اور سب دروازے مسدود ہو جائیں ۔ اور عادۃً امید کی کوئی صورت باقی نہ رہے ۔ لہذا اندرون ہند میں ہماری حالتِ سکون قسم دوم سے ہے ۔ فانا للہ ۔

پس میں تو (خاکم بدہن) مایوس ہو چکا ہوں کہ حالات موجودہ کے ہوتے ہوئے **ہندوستان کے مسلمان کبھی بھی ایک پلیٹ فارم پر آسکیں** اسلئے نہ تو میں ان نام کے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ تم اسلام کا نام[۶] لیکر کیوں ممالک اسلامیہ کا بُرا مانگتے ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو کہ ہم اشاعتِ اسلام کرتے ہیں ۔ اشاعتِ اسلام کا دعوےٰ اور حکومت اسلام کی بدخواہی ؟ اور غیروں سے سازش ؟

ایں چہ !

اور نہ میں رسمی حنفیوں سے (خدا انکو سمجھ دے) کہتا ہوں کہ قبوں کی آڑ میں کیوں عمارت اسلام پر گولہ باری کرتے ہو ۔ **بلکہ** میں انقلاب حجاز کو موجودہ صورت میں پسند کرنے والوں سے کہتا ہوں کہ وہ آیت

قل للذین اٰمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ لیجزی قوما بما کانوا یکسبون (جاثیہ پ۲۵)

کو ملحوظ رکھکر ان سب کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں ۔ جو کچھ خدا کو منظور تھا اُس نے ان لوگوں کے نہ چاہتے ہوئے کر دکھایا ۔ اور آگے بھی جو کچھ اُسے منظور ہوگا کر دکھائیگا نہ تو یہ لوگ شریف حسین کا کچھ بگاڑ سکے تھے اور نہ بنا سکے اور نہ سلطان ابن سعود کا کچھ بگاڑ سکے اور نہ بگاڑ سکینگے یہ بیچارے بے دست و پا کسی کی امداد کیا کرینگے اور کسی کو کیا نقصان پہنچا سکینگے ۔ از پائے لنگ چہ سیر واز دست گرسنہ چہ خیر ۔

ہاں **خدام الحرمین** کے عہدہ داروں اور ممبروں اور دیگر ہوا خواہوں کی خدمت میں اتنی گذارش ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپ کی انجمن کے نام میں "حرمین" تثنیہ کا صیغہ ہے جو دو پر بولا جاتا ہے ۔ آپ حنفی المذہب ہونے کے مدعی ہیں یا کیا ؟ اگر آپ حنفی ہیں تو اس تثنیہ سے کون سے دو مقام مراد ہیں ۔ کیونکہ فقہ حنفی کے "قل[۷] نچ" حضرات ائمہ ثلاثہ یعنی سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تو بالاتفاق مدینہ طیبہ مکہ معظمہ کیطرح حرم نہیں ہے ۔ چنانچہ حنفی مذہب کے شدید حامی علامہ عینیؒ شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں ۔

قال الثوری وعبد اللہ بن المبارک وابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد لیس للمدینۃ حرم کما کان لمکۃ فلا یمنع احد من اخذ صیدھا وقطع شجرھا[۸] ۔

ہم آپ سے آپ کے مذہب کے دلائل نہیں پوچھ

ahmadimuslim.de

---

[ا] ہم نہیں جانتے کہ (اس سے) اہل زمین کیلئے بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا انکے پروردگار نے انکی بھلائی چاہی ہے ۱۲ منہ

[۲] [۳] [۴] امیر امان اللہ خان ۔ سلطان ابن سعود ۔ غازی مصطفےٰ کمال اور غازی محمد بن عبد الکریم کی طرف اشارہ ہے (خدا انکی مدد کرے)

[۵] ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے ۔

[۶] کابل و ٹرکی و نجد کہ یہ تینوں احمدیوں کے سینہ میں تیر کیطرح چبھتے ہیں اور یہ وزرات ان کا بُرا مانگتے رہتی ہیں ۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ ۱۲ منہ

[۸] آنحضرت صلعم تو صاف الفاظ میں حرم مدینہ کے درختوں کے کاٹنے سے منع کرتے ہیں ۔ لیکن حنفی مذہب میں ویسی ہی صفائی سے منع کرنے سے مخالفت ہے ۔ سبحان اللہ ! ۱۲ منہ

بلکہ صرف یہی دریافت کرتے ہیں کہ حنفی کہلا کر خدام الرحمٰن نام رکھنے کی کیا وجہ ہے! کیا آپ نے اپنے امام کی تقلید چھوڑ دی ہے۔ اور غیر مقلد وہابی ہو کر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو بخاری وسلم اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے۔ رجوع کر لیا ہے؟ اور وہ یہ ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المدینۃ حرم من کذا الی کذا لا یقطع شجرھا ولا یحدث فیھا حدث من احدث فیھا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔

"یعنی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے فلاں مقام سے فلاں مقام تک۔ نہ تو اسکا کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات نکالی جائے۔ جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام جنوں اور انسانوں کی لعنت ہے"

عبد

میر سیالکوٹی

# تاریخ اہلحدیث

(یہ سلسلہ عرصہ سے جاری ہے۔ اب اس کی گفتگو اس امر پر پہنچی ہے کہ سلسلہ کتب حدیث شروع زمانہ صحابہ میں کیوں نہ تھا۔ پہلے پرچوں میں اس پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ آج بھی یہی ذکر ہے)

چونکہ ہمارا دین زیادہ تر عمل کے متعلق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاوہ تعلیم امت کے خود اپنے لئے بھی اس پر عمل کرتے تھے (جو آجکل کی تصویری تعلیم کی نسبت نفس میں اثر کرنے اور حفظ و اتقان (پختگی) میں بدرجہا ارفع و اعلےٰ ہے) اسلئے ہو نہیں سکتا کہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت اُن کو اُنکے معمولات کو ضائع ہونے دے۔ پس جسطرح خدا نے فیاض نے اپنے فضل و فیاضی سے اُن کی ہمت و سعی میں برکت بخشی تھی کہ اُن کے مبارک قدم فتوح بلدان کے لئے آگے ہی آگے بڑھاتے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

اور اقوام عالم کو اُن کے آگے دھر دیا۔ اور شاہانِ عالم کی گردنوں کو اُن کے پاؤں کی چوکی بنا دیا۔ اسی طرح اشاعت اسلام اور اجرائے شریعت کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے اُن کے حافظہ میں پختگی اور اُن کے ضبط میں اتقان پیدا کر دیا۔ کہ اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سُنے کلمات طیبات اور آنکھوں دیکھے واقعات و حالات اور آپ کی اعمال صالحات عموماً باوجود زمانہ دراز گذر جانے کے بالکل تازہ اور آنکھوں کے سامنے رہتے تھے اور اُن کے دل میں اپنا ڈر اسقدر بھر دیا کہ اگر کہیں کسی مرادف لفظ یا کمی بیشی کا شبہہ بھی پڑ گیا تو اُس تردد کو روایت میں برابر ظاہر کر دیا۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث جو خزائن ایران کی فتح کے متعلق اوپر مذکور ہوئی اُس میں من المسلمین او المؤمنین میں لفظ "او" سے سمجھا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمین فرمایا تھا یا مؤمنین۔ حالانکہ دونوں کے مصداق و مفہوم شرعی میں کچھ بھی فرق نہیں۔ صرف روایت الفاظ میں احتیاط کے خیال سے ایسا ذکر کر دیا۔

غرض حالات مذکورہ کے ہوتے ہوئے صحابہؓ کرامؓ اُن واقعات کے یاد رکھنے میں کسی کتابی بیاض و تحریری نسخہ کے محتاج نہ تھے۔ نہ تو اپنے علم کے لئے اور نہ دوسروں کو بتانے کیلئے۔ جب کبھی ان کے سامنے ان واقعات کے متعلق کوئی ذکر آیا تو جھٹ اُن کی نظروں میں عہد رسالت کا نقشہ مع اُس واقعہ کی خصوصیات و کیفیات کے پھر گیا۔ گویا کہ وہ اُسے اب بھی عیاناً دیکھ رہے ہیں۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ جب عمرو بن سعیدؔ[1] مکہ معظمہ پر چڑھائی کی تیاری کر رہا تھا تو حضرت ابو شریح[2] صحابیؓ نے اُسے اس کام سے روکنے کیلئے ان الفاظ سے خطاب کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سُنائی۔

ائذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عینای حین تکلم۔ (بخاری کتاب العلم باب لیبلغ الشاہد الغائب)

"(یعنی) امیر صاحب! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو وہ حدیث سُناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ سے دوسرے روز فرمائی تھی جسے میرے دونوں کانوں نے سُنا۔ اور میرے دل نے اُسے پوری طرح یاد کر لیا اور جب آپ فرما رہے تھے تو میری دونوں آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں"

اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تقریر کا تفصیلی نقشہ صحابی کی نظر میں زمانہ دراز تک برابر پھر رہا ہے۔ اور وہ اُن کے خزانہ حافظہ میں کامل طور پر مخزون و محفوظ ہے۔ اور اُن کو اُس کی نسبت پورا وثوق و یقین ہے۔ کیونکہ دل، کان اور آنکھ کا ذکر صرف سماع و حفظ و فہم کی تاکید کیلئے ہے۔ ہم ان تاکیدی زوردار الفاظ کو ذرہ کھولکر بیان کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) قولہ۔ قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بیان کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جو آنحضرت صلعم کی پھوپی کا پوتا اور حضرت صدیق اکبرؓ کا نواسہ تھا یزید کی بیعت نہ کی تھی اور مکہ معظمہ میں پناہ گزین تھے۔ عمرو بن سعید نے جو یزید کی طرف سے حاکم مدینہ تھا عبداللہ بن زبیر کے مقابلہ کیلئے مکہ شریف کیطرف لشکر کشی کا سامان تیار کیا۔ حضرت ابو شریح صحابیؓ نے عمرو بن سعید کو اس سے منع کیا کہ آنحضرت صلعم نے حرم مکہ میں لڑائی کرنی فتح مکہ کے دوسرے روز بالتصریح حرام فرمائی تھی ۱۲ منہ

(۲) حضرت ابو شریح خزاعی فتح مکہ سے پیشتر اسلام لائے غزوہ فتح مکہ میں اپنے قبیلہ خزاعہ کا جھنڈا لئے دس ہزار قدوسیوں میں شامل تھے۔ مدینہ طیبہ میں ۶۸ھ میں فوت ہوئے (اصابہ جلد ہفتم مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۱۹۵) ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

کھڑے تھے) اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اوّل سامع کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ تقریر (قیام) کو محفوظ رکھنا۔ دوم۔ اس بات کا اظہار کہ مضمون بیان کردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں خاص اہمیت رکھتا تھا کہ اُسکو کھڑے ہو کر بیان فرمایا۔

(۲) **قولہ** ۔ الغد من یوم الفتح (فتح مکہ کے دوسرے روز) اس میں یہ جتایا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تاریخ و زمانہ بھی محفوظ ہے۔

(۳) **قولہ** ۔ سمعتہ اذنای (آپ کے اس ارشاد کو میرے دونوں کانوں نے سُنا) اس میں بذاتِ خود بلا واسطہ سننے کی تصریح ہے جس میں اس وہم کا ازالہ ہے کہ شاید کسی دوسرے سے سُنکر کہا ہو۔ نیز دونوں کانوں سے سننے کے ذکر میں تحقق و ثبوت سماع میں تاکید و مبالغہ حسن ہے۔ اور کمال توجہ کا اشارہ بھی ہے۔

(۴) **قولہ** ۔ دعاہ قلبی (آپ کے ارشاد کو اس طرح دل میں بحفاظت تمام بٹھا لیا جسطرح مظروف کو ظرف اپنے اندر لے لیتا ہے) اس میں حفظ و فہم کلام اور اُس پر پورے طور سے حاوی ہونے کو بوجہ ابلغ بیان کیا ہے۔

(۵) **قولہ** ۔ ابصرتہ عینای (کلام کرتے وقت میری دونوں آنکھیں آپ کے دیدار سے مسرور تھیں) اس سے یہ ظاہر کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا تو میں بالمشافہ آپ کے دیدار پر انوار سے بہرہ اندوز ہو رہا تھا۔ ایسا نہیں کہ کسی اوٹ اور حجاب کے پرے بیٹھا ہوا صرف آواز ہی سُن رہا تھا۔ کیونکہ متکلم کو اپنی آنکھ سے دیکھنا کلام کو سمجھنے اور محفوظ رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ اور دونوں آنکھوں سے دیکھنے کا ذکر کرنے میں ثبوت رویت میں مبالغہ اور تحقق یقینی کا فائدہ ہے۔ نیز اس میں سننے والے کا کمال اشتیاق بھی پایا جاتا ہے۔ اور ایسے شوق و ذوق کی حالت میں سُنی ہوئی بات بھولا نہیں کرتی۔ پس جب دل، کان اور آنکھ ہر سہ ذرائع علم کا ذکر کیا اور کمال اشتیاق و توجہ کو ثابت کیا تو گویا جمیع وجوہ فہم و حفظ کا کامل دعوے کیا۔ بلاغت کلام کو جاننے والے اصحاب سمجھ سکتے ہیں کہ یادداشت کی پختگی کو اس سے زیادہ کن الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔

عمرو بن سعید سے حضرت ابو شریح صحابیؓ کی یہ گفتگو مشہور جفاکار یزید (علیہ ما یستحقہ) کے عہد کی ہے۔ کیونکہ یہ عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ طیبہ پر متعین تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابی کی نظر میں یہ حدیث نبوی نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ تک ایسی ہی تازہ ہے جیسی کہ کل کی بات۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

پس ایسی قوم کو اپنی یادداشت کیلئے کسی تحریری بیاض کی یا کسی کتابی نسخہ کی ضرورت نہ تھی۔

(**۲**) صحابہؓ کو جو الفت و محبت، عقیدت و ارادت، شوق و شغف، عشق و دلبستگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے تھی وہ بھی ان کو آپ کے اقوال و افعال کے محفوظ رکھنے میں قوی مدد دیتی تھی کیونکہ محب اپنے محبوب کی اداؤں اور باتوں کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ خاصکر جبکہ وہ محبوب نہایت درجہ کا حکیم و فہیم اور محب کی نظر میں عظیم القدر و کبیر الشان ہو کہ اسکی ہر حرکت و ہر سکون اور ہر قول و ہر خاموشی کسی خاص مصلحت پر مبنی ہو۔ اس کی مثال تو یوں سمجھنی چاہیئے کہ جسطرح بارش کی بوندیں پیاسی زمین میں جذب ہو جاتی ہیں اسی طرح محبوب کی ادائیں اور باتیں محب کے لوح خاطر پر نقش ہو جاتی ہیں گویا محب کا دل محبوب کے اقوال و افعال کیلئے ایک عکسی آئینہ ہے جسمیں ان کی صورت منطبع ہو جاتی ہے اور محب کا سینہ محبوب کے اقوال کیلئے فوٹو گراف کی پلیٹ ہے جسمیں وہ سب جذب ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ کی الفت و محبت محتاج بیان نہیں۔ محبت ہی تو تھی جس نے اُن کی نظر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی تعظیم اور آپ کے احکام و ارشادات کی تعمیل اور آپ کی سیرت و سنت کی اتباع کے سامنے ان کے مال و جان۔ عزت و آبرو۔ وطن و مکان۔ زن و فرزند سب کچھ ہیچ و بے حقیقت کر دئے تھے۔ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کو اپنی مرضی و خواہش پر مقدم رکھتے تھے۔ اور آپ کی غلامی کو دو جہان کی سرداری سمجھتے تھے۔ اسی محبت و عقیدت کا اثر تھا جس نے عروہ بن مسعود ثقفی ایسے جہاندیدہ و تجربہ کار کو مقام حدیبیہ پر حیران کر دیا تھا۔ جبکہ وہ کفار قریش کیطرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سفیر ہو کر آیا تھا۔ اُس نے آپ کے ان جان نثار رفقا کی فداکاری اور جان نثاری دیکھی تو واپس جا کر قوم کو ان الفاظ میں خطاب کر کے **اسلامیوں کی سیاسی قوت** کا اندازہ جتلایا۔

فرجع عروۃ الی اصحابہ فقال ای قوم واللہ لقد وفدت علی الملوک ووفدت علی قیصر وکسریٰ والنجاشی واللہ ان رأیت ملکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمدٍ محمداً واللہ ما تنخم نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منہم فدلک بہا وجہہ وجلدہ واذا امرہم ابتدروا امرہ واذا توضأ کادوا یقتتلون علی وضوئہ واذا تکلم خفضوا اصواتہم عندہ وما یحدون النظر الیہ تعظیما لہ وانہ قد عرض لکم خطۃ رشد فاقبلوھا۔

(صحیح بخاری کتاب الشروط جلد ثانی مطبوعہ مصر ص۷۹)

"(یعنی) پس عروہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! خدا کی قسم! میں (کئی ایک) بادشاہوں کے پاس گیا ہوں اور قیصر (روم) اور کسرےٰ (ایران) اور نجاشی (شاہ حبش) کے پاس بھی گیا ہوں۔ خدا کی قسم! کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اُس کے اصحاب اُس کی اتنی عزت کرتے ہوں۔ جتنی عزت محمد (صلعم) کی محمد (صلعم) کے اصحاب کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب اُس نے ناک صاف کی تو پانی کسی آدمی ہی کی ہتھیلی میں پڑا۔ جسے اُسنے اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیا۔ اور جب آپ نے کوئی حکم کیا تو اسکی تعمیل میں انہوں نے جلدی کی۔ اور جب آپ نے وضو کیا تو قریب تھا کہ وضو کا گرا ہوا پانی لینے کیلئے آپس میں لڑ پڑیں

ahmadiyyamuslim.de

اور جب آپ نے بات کی تو آپ کے سامنے سب نے آوازیں پست کر دیں۔ اور آپ کی طرف آپ کی تعظیم کے خیال سے تیز نظر کر کے دیکھتے نہیں اور آپ نے تمہارے سامنے بھلائی کا ایک نرم رستہ پیش کر دیا ہے۔ بس تم اُسے قبول کر لو۔"

ایسی عقیدت و محبت والی قوم سے متصور نہیں ہو سکتا کہ وہ اصل چیز کو جس کی وجہ سے اُن میں اس ارادت و الفت کی روح پھونکی گئی۔ اور اُس میں اُن کی دنیوی بہبودی اور اُخروی نجات بھی ہو ضائع جانے دیں۔ یعنی احکام شریعت۔ خواہ وہ احکام آپ کے ارشاداتِ قولیہ سے حاصل ہوں۔ خواہ اشارات فعلیہ سے۔ وہ آپ کے ہر فعل کو نہایت محبت سے دیکھتے اور آپ کے ہر قول کو نہایت عقیدتمندی سے سنتے تھے۔ اُن کے نزدیک (بلکہ واقعہ میں بھی) آپ کی حرکات و سکنات، نشست و برخاست، سکوت و تکلم، ضحک و بکاء، خواب و بیداری، کی حالتیں بمعنی در حکمت پر مبنی ہونے کی وجہ سے سب سبق آموز اور قابل اقتداء تھیں۔ لہذا وہ آپ کے اقوال و افعال کو خاص دلچسپی و انس سے سنتے اور دیکھتے۔ اور پھر در شاہوار کی طرح نہایت قدر سے محفوظ رکھتے تھے

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علے الہ و ازواجہ و اصحابہ و بارك وسلم۔

(باقی باقی)

# تجارت سے عار

منشی محمد داؤد خان صاحب کے بہت سے مضامین بہت دیر کے دفتر میں آئے ہوئے ہیں۔ لیکن بوجہ کثرت مضامین انکے اشاعت کی نوبت نہ آسکی۔ حضرت مولانا المکرم نے اخبار کے مضامین کا انتظام مجھ کم فرصت کو سپرد کیا تو منشی صاحب موصوف کے طویل العبارت مضامین بھی سپرد کئے۔

مجھے افسوس ہوا کہ منشی صاحب دیر کے منتظر ہیں۔ سو یہ انتظام کیا ہے کہ ان کے مضامین کو حتے الوسع مختصر کر کے نوبت بنوبت شائع کروں۔ منشی صاحب اور دیگر احباب اس امر کا لحاظ رکھیں کہ اُن کے مضامین دو سے زیادہ دفتر میں جمع نہ رہیں۔ تاکہ نہ آپ کو زیادہ انتظار رہے اور نہ مجھ پر بار گذرے۔

نیز یہ کہ ورق کی ایک جانب لکھا کریں۔ اور عبارت مختصر ہوا کرے۔

(خاکسار میر سیالکوٹی)

**مسلمانو!** تم بادشاہ ہوئے تو تم نے تجارت کو ذلیل سمجھا۔ تم نے تجارت کو اپنی شان کے خلاف خیال کیا۔ مگر آج خود تمہاری کیا حالت ہے۔ بادشاہی تم سے گئی اور تجارت بھی تمہارے بس کی نہ رہی آج تم دنیا سے زیادہ ذلیل ہو۔ اور وہی تجارت جس کو تم ذلیل سمجھتے تھے آج دنیا پر اپنی سطوت کا پھریرا اُڑا رہی ہے۔ اسی تجارت کا سکہ آج جگہ جگہ چل رہا ہے اور اُسی تجارت کے طفیل میں لوگوں کی عزتیں اور شانیں قائم ہیں۔ تم اپنے اسلاف کو دیکھو تمہارے ہادی اور پیشوا حضور نبی کریم نے تجارت کیلئے شام کا سفر کیا۔ آپ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ تاجر تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر تجارت کی[1]۔ اور اسلامی تاریخ سے معلوم ہوگا کہ بیشمار علماء و صلحاء امت تاجر تھے۔ اگر تجارت کوئی ذلیل پیشہ ہوتا۔ اگر تجارت میں کسر شان ہوتی تو یہ لوگ کیوں تجارت کرتے۔ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شان میں سعدی شیرازی جیسا بزرگ

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

کہکر خاموش ہوگیا۔ اور اس مقدس ذات نے بھی تجارت کو ذلیل نہ سمجھا۔ لیکن جب تم نے بادشاہی اور دولت کے غرور میں تجارت سے بے اعتنائی کی اور اس سے غافل رہے۔ اور دانستہ اسکو ذلیل سمجھکر چھوڑ دیا تو آج دیکھو اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ تم اب غلام ہی نہیں ہو بلکہ غلاموں کے غلام ہو۔ ہندوستانی غلام ہیں اور تم اُن کے غلام ہو۔ جن کے قبضہ میں تجارت، صنعت اور حرفت ہے۔ اب بتاؤ کہ تم غلام ہو یا نہیں؟ اس لئے اب آنکھیں کھولو غفلت کا وقت گذر گیا۔ غلامی کی حد ہو چکی۔ ذلت اور رسوائی کی انتہا ہو چکی۔ مفلسی نے یہ حال کر دیا۔ اب بھی آنکھیں کھولو۔ اپنے دل سے یہ خیال نکال ڈالو کہ "تجارت ذلیل پیشہ ہے"۔ مٹھائی کا خوانچہ سر پر رکھکر بازار میں بیچنے کو عار نہ سمجھو۔ آجکل اسی خوانچہ میں نصرت و کامیابی کا سامان ہے۔

[1] امام بخاریؒ بھی تاجر تھے۔ (میر سیالکوٹی)

**علمائے کرام** اپنی تقریروں اور وعظ کی مجلسوں میں زکوٰۃ، حج، توکل کے مسائل پر فصاحت و بلاغت کا پورا زور صرف کرنے کی بجائے تجارت کی فضیلت اور اس کے شرعی احکام بیان کریں۔

مصیبت یہ ہے کہ ہمارے علماء کی نگاہ کبھی ضرورت قومی پر نہیں رہتی۔ ماشاء اللہ وہ تعلیم دیتے ہیں توکل کی۔ وہ مسائل بتاتے زکوٰۃ کے۔ مگر ان کو معلوم نہیں کہ وہ تو خود زکوٰۃ لینے کے قابل ہیں زکوٰۃ کے مسائل اُنہیں کیا فائدہ دینگے پہلے وہ زکوٰۃ دینے کے قابل تو ہو جائیں۔ بے زری کے سبب سے دین تک خطرے میں پڑ گیا ہے۔ لیکن علماء کرام توجہ نہیں کرتے۔ افسوس صد افسوس۔ اب اُن کو توجہ کرنی چاہئے۔ رسالوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ مسلمانوں میں تجارت کے فوائد اور اُس کے متعلق ضروری معلومات و ہدایات شائع کی جائیں جن سے مسلمانوں کو تجارت کے ڈھنگ معلوم ہو جائیں جیسا کہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کوششیں فرما رہے ہیں۔

**کسب معاش** تجارت مسلمانوں کا مقدس پیشہ ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ سارے مسلمانوں میں افضل صحابہ کرام اور صحابہ میں مہاجرین کو فضیلت ہے۔ اور مہاجرین میں قریش کا مرتبہ بڑھا ہوا تھا۔ قریش کا خاص پیشہ تجارت تھا جس کا ذکر کلام پاک میں جا بجا موجود ہے۔ علماء سلف میں جن بزرگوں نے معاش قوت بازو سے حاصل کی اُن کا رجحان خاطر اکثر تجارت کی طرف رہا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ایک جدول کے ذریعہ سے اُن علماء کی نام نامی مع اُن کے حال کے جس کی وہ تجارت فرماتے تھے عرض کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ کیسے کیسے بڑے علماء امت نے تجارت کے وسیلہ سے کسب معاش فرمایا تھا۔

| اسماء علماء | مال تجارت | کیفیت |
|---|---|---|
| حضرت سالم بن عبداللہ | . | بازار میں لین دین کرتے تھے (تذکرہ صـ۴ـ) |
| امام یونس بن عبید | ریشمی پارچہ | (تذکرہ صـ۱۳۰ـ) |
| داؤد ابن ابی منذر | " | (تذکرہ صـ۱۳۱ـ) |
| امام ابوحنیفہؒ | " | امام ممدوح کی صدر دکان کوفہ میں تھی اور اُنکے ایجنٹ (گماشتے) جابجا ملک میں پھیلے ہوئے تھے جہاں سے مال خرید کر صدر کو بھیجتے تھے (تذکرہ صـ[illegible]) |
| حضرت عبداللہ بن مبارکؒ | . | امام ذہبیؒ ان کا ذکر یوں شروع کرتے ہیں۔ الامام التاجر الصاہد۔ دوسرے موقع پر فرماتے ہیں۔ الی علم حافظا و تاجرا (تذکرہ صـ۲۵ـ) |
| حافظ الحدیث منذ البصریؒ | چادر اور سوتی پارچہ | (تذکرہ صـ۲۷۵ـ) |
| حافظ الحدیث فضل الکوفیؒ | " | (تذکرہ صـ۳۴۱ـ) |
| حسن ربیع کوفی اُستاد امام بخاری۔ | بورے | اسی تجارت کی وجہ سے ان کا لقب بورانی ہے۔ (تذکرہ صـ۴۳ـ) |
| عبدالرزاق الجمیری | " | امام ذہبی فرماتے ہیں۔ (حمل تجارۃ الی الشام۔ (تذکرہ صـ۳۳۴ـ) |
| امام ابوالحسن نیشاپوری | . | (تذکرہ صـ۱۱ـ) |
| ہشام دستوائی | پارچہ | دستوا اہواز عراق عرب کا ایک پرگنہ تھا وہاں سے کپڑا لاکر فروخت فرماتے تھے اسی لئے دستوائی لقب پڑ گیا۔ (تذکرہ صـ۱۴۷ـ) |
| امام ابن جوزیؒ | تانبا | آپ کے گھرانے میں تانبے کی تجارت ہوتی تھی۔ آپ کبھی کبھی اپنے نام کے آگے صفار (ٹھٹھیرا) لکھ دیتے تھے۔ (تذکرہ صـ۲۱۷ـ) |
| حافظ الحدیث ابن وسیمہؒ | ادویہ | تجارت کے سبب سے اُن کا لقب عشاب ہوگیا تھا۔ (تذکرہ صـ۲۱۷ـ) |
| ابو یعقوب بغوی | چوبی لٹھا | (ابن خلکان صـ۱۰۹ـ) |
| محمد بن سلیمان | گھوڑے | (تذکرہ صـ۱۰۸ـ) |

# حرفت

جن علماء سلف نے اپنی معاش حرفت کے ذریعہ سے حاصل کی اور اُنکے نام مجھ کو معلوم ہو سکے۔ اُن کے نام اور کام نیچے درج کرتا ہوں۔

| اسماء علماء | حرفت | کیفیت |
|---|---|---|
| ابوالفضل مہندس | | اس فن میں وہ بڑے ماہر تھے اور کثرت سے کام اُنکے پاس آتا۔ بیمارستان کبیر شاہی شفاخانہ کے اکثر دروازے اُنکے ہاتھ کے بنے تھے۔ جامع مسجد دمشق کی گھڑیاں (ساعات) اُنہوں نے درست کی تھیں |
| | | اور اُن کی نگرانی کے متعلق اُن کو تنخواہ ملتی تھی۔ اعیون۔ صحیحین اور ابوداؤد سات سات بار اور سنن ابن ماجہ فن مدا اجرت پر لکھیں۔ (تذکرہ صـ[illegible]) |
| امام ابوالولید باجی | کتابت | (تذکرہ صـ۳۱۷ـ) |
| ابوسعید نحوی | کتابت | دس ورق روزانہ لکھتے۔ یہ کام کرکے عدالت قضاء میں اجلاس کرتے۔ ان ہی اوراق کی اُجرت پر بسر اوقات کرتے۔ (ترہت صـ۳۰۸ـ) |
| ابن الہیثم طبیب نامور | کتابت | تین کتابیں سال بھر میں لکھتے مجسطی متوسطات اور اُقلیدس۔ اسکی قیمت ڈیڑھ سو اشرفی لیتے۔ اور اُنہی پر بسر کرتے۔ (عیون صـ۹۱ـ) |
| عبدالعزیز بن احمد | مٹھائی بنانا۔ بیچنا۔ اُون بیچنا یا کمبل بناکر بیچنا مسی ظروف اور برنجی ظروف اپنے خواہ دوسرے کے بنائے ہوئے بیچنا | شیخ احمد حلوائی۔ ان کے پسر عبدالعزیز بن احمد رحمہما اللہ تعالیٰ۔ شیخ اسحٰق بن شعیب انکے پسر شیخ احمد بن اسحٰق۔ ان کے پسر شیخ اسمٰعیل بن احمد اُن کے پسر شیخ ابراہیم بن اسمٰعیل ان کے شیخ الاسلام امام حماد بن ابراہیم۔ امام ابوالقاسم احمد بن عصیم قاضی ابو یونس بن مغیث امام ابن جوزی شیخ ابوجعفر برازی مصری شیخ ایوب بن ابی بکر شیخ الاسلام ابوبکر محمد بن علی رازی رحمۃ اللہ علیہم۔ |

خواب غفلت سے اُٹھو وقت ہے بیداری کا
اب وہ دشمن ہیں جنہیں دعوےٰ تھا غمخواری کا

(منشی محمد داؤد خان۔ از مقام سرائے ترین محلہ نواب خیل۔ سنبل ضلع مرادآباد)

# عجیب وغریب فاضل عربی

## عربی لٹریچر میں نیا اضافہ

**حامد** ۔ السلام علیکم۔

**محمود** ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

**حامد** ۔ آپ کے ہاتھ میں یہ کونسا پرچہ ہے؟ کیا میں، بھی سکتا ہوں؟

**محمود** ۔ آریہ مسافر آگرہ کا شہید نمبر ہے جو ۶۔ مارچ ۲۶ء کو شائع ہوا ہے۔

**حامد** ۔ یہ پرچہ کس کے زیر ادارت نکلتا ہے؟

**محمود** ۔ پنڈت کالیچرن شرما جی کو سماجی حضرات نے فاضل عربی کا لقب عطا کیا ہے۔ جو اس اخبار کے اڈیٹر ہیں۔

اسی نمبر کے شروع میں پنڈت جی نے یجروید کے چند جملوں کا ترجمہ عربی زبان میں کیا ہے۔ اور ایک مختصر مکالمہ حقیقۃ الوحی کے عنوان سے بزبان عربی تحریر کیا ہے۔ آپ تو ماشاءاللہ عربی میں دخل رکھتے ہیں۔ لیجئے ملاحظہ فرمائیے۔

ahmadimuslim.de

**حامد** - چونکہ یہ تحریر عربی زبان میں ہے۔ اس لئے بحیثیت ایک خادم علوم عربیہ ہونے کے میں ضرور دیکھونگا اور غور سے دیکھونگا کیونکہ یہ تحریر ایسے شخص کی ہے جو فاضل عربی کے نام سے مشہور ہے۔ ایسے ایسے دھوتی پوش آریہ مہاشوں کا فاضل عربی ہونا ایک نئی بات ہے۔

**محمود** - پہلے مجھے بھی حیرت تھی مگر پنڈت جی کی کتاب "تحقیق الالہام" بزبان عربی دیکھنے سے یہ حیرت جاتی رہی ہے۔ لیکن اس پر سخت حیرت پیدا ہوگئی کہ ایک ایسے شخص کو جو عربی کا فصیح کیا صحیح جملہ بھی نہ لکھ سکے ان عقل کے پتلوں نے فاضل عربی کے معزز لقب کا کیسے مستحق سمجھا۔

"تحقیق الالہام" کو شروع سے آخر تک پڑھ جائیے ہر صفحہ بلکہ ہر سطر غلطیوں کا مجموعہ ہے غلطیاں بھی کیسی۔ معانی سے قطع نظر کیجئے۔ فن بیان کو علیحدہ رکھئے۔ ان فنون تک ان دھوتی پوش آریہ مہاشوں کی کہاں رسائی۔

حضرت! صرف ونحو کی ایسی کھلی ہوئی غلطیاں کہ نحو میر اور ہدایۃ النحو پڑھنے والا مبتدی لڑکا ان کی اصلاح کرسکتا ہے۔ ذرہ ہمت دیکھئے تحقیق الالہام کن لوگوں کیلئے لکھی گئی! عربی بھائیوں کی تشنگی بجھانے کے لئے۔ جیسا کہ دیباچہ کتاب میں ایک مہاشہ کی تحریر سے ظاہر ہے۔ ان ناعاقبت اندیشوں نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ اہل زبان اس عربی کو دیکھینگے تو کیا سمجھینگے۔ یہی سمجھینگے کہ کسی جاہل نے چند الفاظ عربی لغت کے اِدھر اُدھر سے اکٹھے کردئے ہیں۔ الفاظ سے معانی سمجھ میں آسکیں یا نہ آسکیں اس سے بحث نہیں۔ صرف ونحو کے خلاف ہو اسکی بلا سے۔ اگر کہیں کہیں غیر مستعمل عجمی کلمات بھی دئے گئے ہیں تو کیا ضرر۔ آپ ہی بتائیں کہ اہل عرب کی نگاہ میں اس جماعت کی کچھ وقعت ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

**حامد** - جب صرف ونحو کے معمولی مسائل سے پنڈت جی ناواقف ہیں تو عربی علم ادب پر ظلم شدید ہے کہ فاضل عربی کا لقب وہ اپنے لئے پسند کریں۔ یا عربی تحریر و تدریس کے مدعی بنیں۔ یا ان کی قوم ان کو فاضل عربی کے لقب سے یاد کرے۔

**محمود** - یہ سب دعاوی عوام میں بڑائی پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ اسی پرچہ کے صفحہ ۱۱ میں ہے کہ پنڈت جی کو ایک آریہ ان الفاظ سے یاد کرتا ہے۔

"مولوی فاضل پنڈت کالیچرن صاحب شرما
ہمارے شیر ببر مولوی فاضل صاحب"

مگر ان عقلمندوں کو یہ نہ سوجھ پڑا کہ شیر کی کھال اوڑھانے سے شیر کے اوصاف نہیں پیدا ہوتے۔ میں نے تحقیق الالہام کی کھلی ہوئی غلطیوں کا کچھ حصہ ایک تحریر میں جمع کردیا ہے۔ پھر کبھی حاضر ہونگا تو انشاء اللہ وہ لاکر آپ کو دکھاؤنگا۔

**حامد** - اسے ضرور آپ مجھے دکھاویں۔ بلکہ ممکن ہو تو اصل کتاب تحقیق الالہام بھی ساتھ لادیں۔ بالفعل تو اسی اخبار کی عربی تحریر مجھے دکھنا چاہئے۔ یہ تحریر بھی تو انہی فاضل عربی کی ہے۔

**محمود** - ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ اور اپنی راے اسکے متعلق قائم کرکے مجھ سے ظاہر فرمائیے۔

**حامد** - بھائی محمود! آپ کا فرمانا بالکل بجا ہے۔ یہ شخص تو عربیت سے بالکل ناواقف ہے۔ عبارت ایسی غلط ہے کہ اس سے مطلب سمجھنا دشوار۔ غلطیاں ایسی ایسی کہ ایسی جہل تحریر میں غور کرنا بیکار۔ ان چند سطروں میں ایسی غلطیاں ہیں کہ الہی توبہ۔ خیال تو تھا کہ فاضل عربی کی تحریر نہایت غور سے دیکھونگا۔ مگر سرسری نگاہ ڈالنے پر وہ غلطیاں نظر آئیں کہ میں اب اس تحریر کو عربی اور اسکے محرر کو فاضل عربی کہنا عربی لٹریچر پر ظلم عظیم سمجھتا ہوں۔ یہ شخص کیا ان سطروں کی اصلاح کسی عربی خوان طالبعلم سے نہیں کرا سکتا تھا۔ اس شخص کو ایسی غلط تحریر قوم پر پیش کرتے شرم نہ آئی۔ بالفعل صرف چند غلطیاں بطور نمونہ آپ کو دکھاتا ہوں۔ اب یا تو پنڈت جی انکے صحیح ہونے کی وجہ ظاہر کریں۔ یا آئندہ عربی تحریر کا ارادہ ترک کریں۔ اور اُن کی قوم فاضل عربی کے معزز خطاب کا انکو مستحق نہ سمجھے۔ یہ غلطیاں صرف وہ غلطیاں ہیں جنکو عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھنے والا بھی سمجھ لے۔ لیجئے سنئے۔

"ویحلی بصفات الحسنہ"۔ موصوف صفت کی مطابقت ملاحظہ ہو۔

"لیذ ھب فی الخواب"۔ "خواب" کس عربی لغت سے لیا ہے۔

"لیذھب قلبی فی نوم الغلیط"۔ مجرور مرکب توصیفی ہے تو مطابقت معدوم۔ اور اگر اضافی ہے تو معنی کیا ہوگا۔

"فقل بین حکمتی"۔ (پس تو میرے حکمت کے بارے کہہ) "ما تقول بین القرآن"۔ (کیا کہتا ہے قرآن کے بارے میں)

لفظ "بین" کا معنے "بارے میں" کس لغت سے لیا ہے۔

"قد قلت الی القرآن وان کان صحیح فیلزم النقص الیك"۔ (جناب نے جو قرآن کے بارے میں کہا اگر وہ صحیح ہے تو جناب پر نقص وارد ہوتا ہے)

(۱) الی کا معنے "بارے میں" کس لغت سے لیا ہے۔ (۲) اسم موصول "جو" پر کونسا لفظ دال ہے (۳) حرف شرط "ان" پر واؤ کیا داخل ہے (۴) صحیح اگر کان کی خبر ہے تو منصوب کیوں نہیں۔ اور نہیں تو ترکیب میں کیا واقع ہے۔ ایسی غلطیاں تو ایک مبتدی کے لئے بھی باعث ننگ و عار ہیں۔ (۵) الیك میں الی کس کا صلہ ہے دلیل سے ثابت کیجئے۔

"والیضاً ثم بعض الناس یقولون" (پھر بھی بعض لوگ کہتے ہیں)

ناظرین ذرہ غور کریں کہ اس اردو کی یہ عربی کسطرح صحیح ہوسکتی ہے۔ پھر بھی۔ ترجمہ عربی الیضاً ثم۔ پھر اہل علم قہقہہ نہ ماریں۔ پنڈت جی معذور ہیں دھوتی باندھکر کہاں تک علم حاصل کرسکتے تھے۔

"وینسب الی الباری تعالیٰ"۔ (اور باری تعالیٰ سے مناسبت رکھتا ہے)

ینسب کا معنی "مناسبت رکھتا ہے" پنڈت جی کا اٹکل پچو بنایا ہوا ہے۔

"انت تقول فی القرآن صحیح" (آپ نے جو قرآن کے بارے میں فرمایا صحیح ہے)

اردو ترجمہ میں صلہ موجود۔ عربی میں کونسا لفظ اسپر دال ہے۔

"الذین یومنون علیہ ھم مشرکون فی الذات اللہ تعالیٰ" (جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اللہ میں شرک کرتے ہیں)

اصول آریہ ... قیمت ۱۲ (...)

(۱) ایمان کا صلہ علے خوب لائے فاضلوں کی یہی نشانی ہے۔ کاش قرآن مجید ہی کو جسمیں ایمان کے تذکرے اور استعمال بکثرت موجود ہیں دیکھ لیتے تو ایسی غلطی نہ کرتے۔ صرف ایک ورق الٹنے کی دیر تھی۔ آلمّ کے پہلے ہی رکوع سے معلوم ہوجاتا اور ان کی فاضلیت میں ایک دھبہ کم ہوجاتا (۲) ذات مضاف باضافت معنویہ اس پر الف لام کیونکر صحیح ہے۔

"ما اقول الی ذات المحمد" (ذات محمد کے بارے میں کیا کہوں)

"بارے میں" کی عربی الی پھر لائے محمد پر الف لام کسقدر فصیح ہے۔

"لا اوجل عمل مافیہ" (میں اسمیں کوئی عمل ایسا نہیں پاتا)

اوجل بجائے اجل کس قدر صحیح ہے؟ ترجمہ سے ظاہر ہے کہ عمل مفعول ہے فعل منفی کا۔ فاضل صاحب نے اسمیں حرف نفی کو فعل منفی کے بعد رکھا ہے۔ پھر لطف یہ کہ مفعول کو ان دونوں کے درمیان رکھا۔ فاضل صاحب کلمہ نفی فعل منفی اور اُسکے مفعول کی ترتیب بھی نہیں جانتے۔ ہر جگہ ترجمہ کا یہی خیال رکھئے۔ ترجمہ بھی انہی فاضل کا ہے

"رحمتك على المقتول والتابعون له" (مقتول اور اسکے پیچھے چلنے والے پر جناب کی رحمت ہو)

التابعون معطوف ہے مقتول مجرور پر پھر اعراب رفع یعنی واؤ کیا۔ (شرم شرم شرم)

"تمستي عليك" (آپ پر نستے ہو)

واہ وا! کیسی اچھی عربی بنگئی۔ کیا لفظ سلام سے پنڈت جی کو سخت نفرت ہے اسی سے تو قعر مذلت میں گرے۔

ایضاً "انا امن على دين المقدس وافخر من قوم الآریان" (میں بھی وید مقدس پر ایمان لایا ہوں اور اریوں کی قوم سے ہونے کا فخر کرتا ہوں)

(۱) امن کا ترجمہ "ایمان لایا ہوں" ذرہ ملاحظہ ہو۔ کون صیغہ ہے واہ وا جسکو صیغہ کی بھی تمیز نہ ہو وہ فاضل عربی کہا جائے۔ یہ بعینہ ایسی ہی مضحکہ خیز غلطی ہے جیسے اُردو میں یوں کہئے کہ "میرا دست آگیا ہوں بازار جا رہا ہے۔ کیا ایسے ہی لوگ فاضل عربی کہے جانے کے لائق ہیں۔ ناظرین! انصاف!

(۲) یہاں بھی اسکا صلہ علے خوب لائے۔ صلات کی غلطی کوئی معمولی غلطی نہیں۔ صلہ بدل جانے سے بعض وقت معنے برعکس ہوجاتا ہے۔ جیسے دعا کا صلہ لام لانے سے دعائے خیر کے معنے سمجھے جاتے ہیں اور علی لانے سے دعائے بد مراد ہوتی ہے۔ یہ ایسی ہی مضحکہ خیز بات ہے جیسے اُردو میں بجائے صراحی میں پانی بھرو" کے "صراحی پر پانی بھرو"۔ جیسے یہ چیز میں نے تم سے لی" کے بجائے "تم میں لی" کہا جائے۔ گویا سننے والا مافی الضمیر کسطرح سمجھ لے۔ لیکن بہت ہنسی آئیگی۔

(۳) آریہ کی جمع آریان خوب بنائی۔ واقعی اہل علم آپ کی داد دینگے۔ کیا اسی فضل وکمال پر پھولے نہیں سماتے۔ اور اپنے فاضل عربی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ اور اعجاز القرآن کے مقابلہ پر مرتے ہیں۔ آپ کی اس بلند حوصلگی پر قربان جائیے۔ کیا نہیں معلوم کہ کتنوں کے چہرے اسی حوصلہ میں فبہت الذی کفر کی خاک مذلت سے گرد آلود اور کتنے نہایت ذلت وخواری سے نیست ونابود ہوچکے۔ اب آپ کو حوصلہ پیدا ہوا۔ بسم اللہ! آئیے اگلوں کی ذلت وخواری کا حال سنکر اپنا حال خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیے۔

**محمود** - ممکن ہے کہ پنڈت جی اسکے جواب میں کاتب کے دامن کی پناہ لیکر عقرب کی اسکوڈنگ ماریں اور یہ کہکر جان چھڑائیں کہ یہ غلطیاں کاتب سے ہوگئیں کاتب جاہل ہے اسلئے معذوری ہے میری کیا خطا۔

**حامد** - واہ جناب! آپ نے ایک ہی کہی۔ اس سے جان کب چھوٹنے کی۔ ہاں ہٹ دھرمی پر تل جائیں انصاف کو نمستے علیک کہکر رخصت کردیں۔ غیرت وشرم بالائے طاق رکھدیں تو جو کچھ چاہیں باتیں بنائیں۔ پھر بھی انصاف پسند سننے والے آپ ہی حقیقت سمجھ لینگے۔ کہ کہیں کاتب سے اتنی اور ایسی ایسی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ کیا ترجمہ وغیرہ بھی کاتب ہی نے لکھدیا۔ اگر اُس نے لکھدیا تو کاتب کے جہل کا عذر بیکار ہے۔ غرض باتیں کہاں تک بنائینگے آخر کبھی تو شرمائینگے۔

(سید امیر احمد طالب علم از الہ آباد)

# "نظارۂ صوم"

(از محمد یعقوب برق مدرس مدرسہ شمس الفیوض بیاپور)

"یہ نظم ماہ رمضان میں موصول ہوئی تھی۔ لیکن کثرت مضامین کے سبب درج اخبار نہ ہوسکی حضرت مولانا مسلم اللہ نے جو کا غذات مجھ سپرد کئے اُنمیں یہ نظم بھی تھی اسلئے اب درج کیجاتی ہے۔ باقی مضامین متعلقہ ماہ شعبان ونماز تراویح وغیرہ بوجہ وقت نکل جانے کے درج نہیں ہوسکتے۔" (میر سیالکوٹی)

نغمۂ حمد خدا سے بڑھ گئی شانِ صیام
بادۂ توحید سے ہیں مست مستانِ صیام
دیکھکر سامانِ رحمت سنکر اعلانِ صیام
کیا کہیں کس موج میں رہتے ہیں یارانِ صیام
اللہ اللہ احترام وشوکت وشانِ صیام
کیوں نہ صائم شوق سے ہوجائیں قربانِ صیام
پھر ہوا نازل جہاں میں لطفِ بارانِ صیام
بن گیا رشک گلستاں پھر بیابانِ صیام
ہر طرف عیش ومسرت کی ہوا چلنے لگی!
لہلہا اُٹھا نئے سر سے گلستانِ صیام
لطف سے اک ماہ تک گذریگی اپنی زندگی
ہے نظر کے سامنے حسنِ عروسانِ صیام
روزے رکھیں دن کو راتو نکو پڑھیں قرآن بھی
کیا بتائیں کیا کہیں ہم کیا ہے فرمانِ صیام
وقت جس کا جو مقرر ہے وہ ٹل سکتا نہیں
سال بھر کے بعد پھر ہوتا ہے اعلانِ صیام
روشنی روزِ روشن کا ہو کیا اس کے بیان
ہے ضیاء روز سے بڑھکر شبستانِ صیام
یہ نہیں تو کچھ نہیں اسلام والوں کیلئے
ہے دعا ہوتے رہیں پورے سب ارکانِ صیام
کھولتے ہیں اپنا اپنا روزہ آکر روزہ دار
مسجدوں میں شام کو ہوتا ہے سامانِ صیام
مل گیا حد سے فزوں انعام بھی اکرام بھی
ہو رہے ہیں دل ہی خوش اب جاں نثارانِ صیام
صوم کی ترغیب دیجائے۔ نہ دیجائے تو کیا
مومنوں کے دل میں خود ہوتا ہے ارمانِ صیام
روزہ داروں کے دہن کی بو ہے خالق کو پسند
کوئی دیکھے تو ذرہ توقیر مہمانِ صیام ....

ahmadimuslim.de

( قادیانی مشن )

# الہامات مرزائیہ کی نوعیت

(۱) اخبار الحکم مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ب) پر ہے۔

"۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء - فرمایا - آج مجھے ایک الہام ہوا - اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جسقدر یاد رہا وہ یقینی ہے - مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے - اور وہ یہ ہے "ایک دم میں دم رخصت ہوا" یہ عبارت ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھولگیا ہے"

(۲) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۹/۱۱۷ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ج) پر ہے۔

"امین الملک جے سنگھ بہادر .......

دن کے وقت کا الہام - پیٹ پھٹ گیا - (معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے)

(۳) اخبار الحکم مورخہ ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ب)

"۱۵ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - خواب میں دیکھا کہ کچھ لکھ رہا ہوں - اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے - "علم الدرمان ۲۲۳" - علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے - اس سے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے

...... رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے"

(۴) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۷ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج کے صفحہ (ب) پر ہے۔

"بہبر ہوگا کہ اور شادی کرلیں - فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے"

(۵) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ج) پر ہے۔

"ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں - معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے"

(۶) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۹ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج صفحہ (د) پر ہے۔

"الذین اعتدوا منکم فی السبت - یہ قوم مخالف کی طرف اشارہ ہے - ساتھ کا فقرہ بھولگیا ہے"

(۷) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۲ اور اخبار بدر مورخہ ۵ - جون ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۱۵۳ پر ہے۔

"۲۷ - مئی ۱۹۰۳ء - بلا نازل یا حادث یا .....

..... (تشریح فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ با کے آگے کیا تھا"

(۸) اخبار بدر مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۳ اور البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۳ پر ہے۔

"۴ - جون ۱۹۰۳ء - رات کے ۲ یا ۳ بجے - سلیم حامد انتبسرا (ترجمہ) سلامتی والا - حمد کرنے والا - بشارت دیا گیا - (تشریح) کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا"

(۹) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۴ پر ہے۔

"فئیر مین FAIR MAN (ترجمہ) معقول آدمی"

(۱۰) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۱ پر ہے۔

"دخت کرام ......................

شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا"

(۱۱) البشریٰ جلد دوم کے صفحہ ۹۴ پر ہے۔

"ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء "خاکسار پپر منٹ" (کشف نمبر ۵۰)"

(۱۲) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔

"۵ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - ربا گو سفندان عالیجناب"

(۱۳) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ ب پر ہے۔

"احمد غزنوی" (نہ معلوم کیا اشارہ ہے)

(۱۴) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۴۳ پر ہے۔

"ایلی ایلی لما سبقتنی - کرمہائے تو ما را کرد گستاخ"

(ترجمہ) اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا - تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا"

(۱۵) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۴۳ پر ہے۔

"ھو شعنا نعسا[له] - (یہ الہام شاید عبرانی ہے جس کے معنے نہیں کھلے) اس کے معنے ہیں نجات دے"

(۱۶) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۵۱ پر ہے۔

"پریشن - عمر براطوس - یا پلاطوس -

نوٹ - آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا - اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے - اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں" (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۸ - تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

(۱۷) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۵۶ پر ہے۔

"آریوں کا بادشاہ آیا" (پرانا الہام ہے الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷) "ہے کرشن جی رودر گوپال" (پرانا الہام ہے البدر ۲۹ اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۳)

(۱۸) اخبار بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ اور البشریٰ حصہ اول صفحہ ۵۶ پر ہے۔

"خدا قادیان میں نازل ہوگا"

(۱۹) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵ پر ہے۔

[له] مدعی نبوت صوبہ پنجاب میں ہے اور وحی زبان عبرانی میں ہوتی ہے - چہ خوش - حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو ہم اُسکی قوم کی زبان میں اُسکی طرف بھیجتے ہیں" (ملفوظات احمدیہ صفحہ ۴۳) ۱۲ منہ

"غثم - غثم - غثم - لہ دفع الیہ من مالہ دفعۃ (ترجمہ) دیا گیا اسکو مال اس کا اچانک"

(۲۰) حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ - البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے -

"آسمان سے کئی تخت اُترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا"

(۲۱) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۶۵ و ۶۶ پر ہے -

"بعد - ۱۱ - انشاء اللہ -

اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا - یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا"

(۲۲) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۶۷ پر ہے -

"ینادی منادٍ من السماء (ترجمہ) آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا - (البدر جلد ۱ عدد ۸ صفحہ ۵۹ کالم ۳) ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر - (نوٹ) حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسکے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا"

(۲۳) البشریٰ جلد دوم - صفحہ ۶۹ پر ہے -

الیٰ انا الصاعقۃ (ترجمہ) میں ہی صاعقہ ہوں - (نوٹ) یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے[۱]

(۲۴) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۳ پر ہے -

"۱۵ - نومبر ۱۹۰۵ء "زندگیوں کا خاتمہ"

(بدر جلد ۱ عدد ۳۶ صفحہ ۲)

۱۹ - نومبر ۱۹۰۵ء "کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھدو" (الحکم جلد ۹ عدد ۴۱ صفحہ ۱ کالم ۳)"

(۲۵) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۹ و ۱۲۰ پر ہے

"۲۴ - ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر - "موت تیرہ ماہ حال کو"

(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہو -

(بدر جلد ۲ صفحہ ۳ نمبر ۳۹)

(۲۶) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴ اور البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۳۸ پر ہے -

"واللہ واللہ - سدھا ہوا اولاً - (نوٹ از مسیح موعود) یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہوگیا ہے"

(۲۷) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۸ پر ہے -

"لائف آف پین LIFE OF PAIN (ترجمہ) تکلیف کی زندگی"

(۲۸) البشریٰ جلد دوم کے صفحہ ۱۱۲ پر ہے -

"۷ مئی ۱۹۰۶ء - کلیسیا[۲] کی طاقت کا نسخہ"

(بدر جلد ۲ عدد ۱۹ صفحہ ۳)

(۲۹) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۱ پر ہے -

"ایک دانہ کس کس نے کھانا"

(۳۰) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۱ پر ہے -

"دو شہتیر ٹوٹ گئے"

(۳۱) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۷ پر ہے -

"لنگر اُٹھادو"

(۳۲) اخبار الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ اور البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۳۶ پر ہے -

"لاہور میں ایک بے شرم ہے"

(۳۳) الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ پر ہے -

"انت منی بمنزلۃ ھارون - انت منی بمنزلۃ موسیٰ"

(۳۴) اخبار الحکم جلد ۹ عدد ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ پر ہے -

"ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا - "آتش فشان" -

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا - "مصالح العرب - مسیر العرب"

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا "بامراد" -

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا "ردّ بلا" -

۷ - ستمبر ۱۹۰۵ء قبل ظہر "واما بنعمت ربک فحدث" -

۸ - ستمبر ۱۹۰۵ء "اذا جاء افواج وسمع من سماء" - "کفن میں لپیٹا ہوا" -

۹ ستمبر ۱۹۰۵ء - ان المنایا لا تطیش سہامہا

فرمایا - معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں"

(۳۵) اخبار بدر مورخہ ۶ - مارچ ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ پر ہے -

"فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا - میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں - پھر حافظہ پر بھروسہ کر کے نہ لکھا - آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا"

(۳۶) اخبار الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱ پر لکھا ہے کہ

"جناب مرزا صاحب کو جو وحی ۹ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی - اس میں ایک یہ بھی تھی - "سرنگ"

(۳۷) اخبار بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶ کالم ۱ میں ہے -

"مورخہ ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ "نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا" - آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں - اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے"

(۳۸) البشریٰ جلد اول صفحہ ۵۵ پر ہے -

"یہودا اسکریوطی - (یہ پرانا تیس سال کا الہام ہے) بدر جلد ۹ عدد ۱۲ صفحہ ۳ - ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۳۹) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۸ء ٹائیٹل پیج صفحہ ب - اور رسالہ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ پر ہے

"کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے"

(بدر جلد ۷ - عدد ۱۳ صفحہ ۳)

(۴۰) حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ اور البشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۴ پر ہے -

"انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون" (ترجمہ) تحقیق تیرا ہی حکم ہے کہ جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اُسے کہدیتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے"

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)


# ناظرین!

"اہلحدیث" کی توسیع اشاعت آپ کا اخلاقی فرض ہے -

(منیجر)


[۱] معاذ اللہ - (میر سیالکوٹی)

[۲] کلیسا نہیں بلکہ کیمیا یا کسی اور طاقت کا نسخہ ہوگا - (میر سیالکوٹی)

ahmadimuslim.de

# فتح حق

دو تین سال سے انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے تو مرزائیوں نے گمراہ کن پروپیگنڈا کرکے مضافات جہلم میں ڈورے پھینکنے شروع کر دئے۔ اور کئی ایک جاہل لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانس لیا۔ مرزائیوں کی اس ستم ظریفی پر مسلمان کب تک خاموش رہتے۔ موضع جادہ گوجران کے سمجھدار احباب نے اتفاق رائے ایک عام جلسہ کرکے تردید کرنی چاہی۔ اور مرزائیہ کے مشہور واقف کار جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری اور حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو مدعو کیا۔ ان حضرات کی باطل شکن اور دھواں دھار تقاریر سے متاثر ہو کر بڑے بڑے پکے مرزائی بھی متزلزل ہو گئے۔ اور یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ قادیانیت کا محض یہی ایک منشا ہے کہ مرزا جی کو رسول نبی منوا کر آہستہ آہستہ آنحضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلعم کی عظمت و وقعت لوگوں کے دلوں سے مٹا کر مرزا جی کی قدر و منزلت بنائی جائے۔ کیونکہ یہ امر مسلم الطرفین ہے کہ جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت قلوب المومنین میں قائم ہے مرزا جی کا منوانا خالہ جی کا گھر نہیں۔ اس لئے انہوں نے سنت دیانند سرسوتی پر عمل پیرا ہو کر پیغمبر اسلام پر توہین آمیز و فتنہ انگیز اعتراضات کرنے شروع کر دئے مسلمانوں کو خواب غفلت میں پا کر جرأت یہاں تک بڑھائی کہ جہاں کسی مسلمان یا آریہ نے مرزا جی کے کسی جھوٹ پر انگشت رکھی جھٹ آنحضرت صلعم کے فرضی کذبات بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ اور آنحضرت کی معجزانہ پیشگوئیوں کا محض اسلئے مضحکہ اڑایا جاتا ہے کہ کہیں مرزا جی کے الہامی نکاح کی تحقیق نہ ہونے لگ جاوے۔ اور کہیں بوریا بستر اٹھا کر بھاگنا ہی نہ سوجھے۔

غرض اس قسم کے منصوبوں سے آگاہ ہو کر اہل ... میدان میں آگیا۔ چنانچہ جادہ میں مولوی حبیب اللہ صاحب و حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی لوجہ اللہ اور مؤثر تقاریر نے بطالت مرزا کو ایسا واضح کیا کہ موضع نواں گراں[۲] (جہاں صرف و محض مرزائی ہی آباد ہیں) بیالیس[۴۲] کس نے مرزائیت سے توبہ کی اور آئندہ ہمیشہ کے لئے حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حلقہ بگوشی ہی میں نجات دیکھی۔ گویا از سر نو مسلمان ہو کر تجدید ایمان کی۔ اور آنحضرت کو آخری رسول تسلیم کیا جس کے بعد کوئی نیا رسول نہ آئیگا۔ اور جناب مرزا صاحب کو اپنے جملہ دعاوی میں جھوٹا کہنا شروع کر دیا۔ کیونکہ تحقیق سے آپ ایسے ہی ثابت ہوئے۔ خدا باقی لوگوں کو بھی توفیق دے تاکہ وہ گمراہی سے بچ جائیں آمین۔

تائبین کی فہرست ہدیۂ ناظرین ہے۔

احمد الدین مع عیال ۵ کس۔ محمد اسماعیل ۵ کس۔ صدر الدین ۸ کس۔ غلام قادر ۲ کس۔ محمد الدین ۷ کس۔ محمد جان ۵ کس۔ محمد نبین ۴ کس۔ اللہ دتا کشمیری ۳ کس۔ نظام الدین ۳ کس۔ ساکنین رام پور عرف نواں گراں مرزائیاں۔ یہ لوگ اپنی مسجد الگ بنا رہے ہیں۔

منشی میراں بخش صاحب پنشنر خاص طور پر مستحق مبارکباد ہیں۔ جنکی استقامت کو دیکھکر مرزائی گروہ میں بھونچال آیا۔ جنہیں مرزائیہ کے بڑے بڑے علمبرداران کی دلفریب تقاریر بھی عقیدہ حقہ سے نہ پھسلا سکیں۔ اب اس گاؤں میں ۴۸ کس اہل الحق کے حامی و ہمصفیر بن گئے ہیں۔ خدا اور زیادہ کرے آمین:۔

(ابو سعید محمد شریف قریشی)

# خلافت راشدہ

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس کی مزید توضیح ایک روایت شیعہ سے بھی ہو سکتی ہے جسکا مضمون صاف ہے کہ جن خلفاء کے قبضہ میں سلطنت فارس اور روم آئیں وہ خلفاء بہشت میں بھی شاہی رتبہ پر ہونگے چنانچہ تفسیر شیعہ علی بن ابراہیم قمی مطبوعہ طہران کے صفحہ ۱۴۹ میں اور حیات القلوب کتاب شیعہ مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۳۴۲ میں امام محمد باقر سے منقول ہے کہ رسول اللہ نے ابتداء بعثت میں سب سے اول قریش کو دعوت اسلام کرتے ہوئے فرمایا

قال لقریش ان اللہ بعثنی ان اقتل جمیع ملوک الدنیا واجر الملک الیکم فاجیبونی ما ادعوکم الیہ تملکون بھا العرب وتدین لکم بھا العجم و تکونون ملوکا فی الجنۃ۔

"یعنی رسول اللہ نے قریش سے فرمایا کہ اللہ نے اسلئے مجھ کو نبوت کا تمغہ عطا کیا ہے کہ تمام دنیا کے بادشاہوں کو ہلاک کروں۔ اور سلطنت کو تمہاری طرف پہنچاؤں تو تم میری بات قبول کرو جسکی طرف تم کو بلاتا ہوں۔ بادشاہ ہو جاؤ گے تم اسکی وجہ سے عرب کے اور محکوم ہو جائیگا تمہارا اسکے سبب سے عجم اور ہو گے تم جنت میں بادشاہ"

اس روایت پر غور کرنے سے آیت استخلاف مذکورہ کا مطلب بالکل صاف ہے کہ مصداق اس وعدہ کے خلفاء ثلاثہ ہی ہیں۔

اب احباب شیعہ بصارت سے کام لیتے ہوئے فرمائیں کہ قریش کے لوگ جو رسول اللہ کے سامنے موجود تھے اور انہی سے رسول نے یہ وعدہ فرمایا۔ ان میں سے عرب و عجم کی سلطنت کس کو ملی اور کس کے حق میں یہ وعدہ پورا ہوا۔ یا معاذ اللہ خدا اور رسول کا وعدہ جھوٹا ہو گیا۔ اور اگر یہ وعدہ حضرات خلفائے ثلاثہ کے حق میں پورا ہوا اور یقیناً ہوا تو وہ بہشت میں سردار و بادشاہ ضرور ہونگے۔

اس وعدہ خدائی کے مصداق بنا بر عقائد اہلسنت خلافت حضرت علی مرتضیٰ و حسن مجتبےٰ بھی محسوب ہو سکتی ہے اور یقیناً ہے بھی۔ کیونکہ اُن کا دین و مذہب بھی وہی تھا جو حضرات خلفاء ثلاثہ کا تھا اور وہ دین مرتبہ کمال کو پہنچکر تمام ادیان باطلہ پر متسلط ہو چکا تھا اور اسی پر حضرت علیؓ و حسن مجتبیٰ قابض و متصرف رہے۔ مگر بزعم شیعہ اشیاء موعودہ فی الآیت کی مصداق جناب علی مرتضےٰ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ اپنے عہد خلافت میں بھی بدستور یا ضی خائف و ہراسان و ترسان رہے اور اپنے اصلی مذہب کے اظہار پر بھی قادر نہ تھے بلکہ

الہامات مرزا - الہاموں کی تردید خود مرزا کی زبان سے - قیمت ۱۲ ار (منیجر)

ahmadimuslim.de

آپ کا سب جمیع مذاہب سے مرعوب اور صندوق تقیہ میں مستور رہا ہے۔ بایں وجہ احکام قرآنی جو متروک ہو چکے تھے اُن کا اجرا نہ کر سکے۔ قرآن شریف میں جو تحریف ہو گئی تھی اُس کی اصلاح کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ اور فدک مغصوبہ وارثان جناب سیدہؓ کو نہ دیا۔ اور متعہ النساء کا جو مزین بفضائل کثیرہ ہے اجرا نہ کر سکے۔ اور جو عورتیں ناحق لوگوں کے قبضہ میں تھیں وہ بھی واپس نہ لا سکے وغیرہ۔ ملاحظہ ہو فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۲۹۔

اس سے صاف مصرح ہے کہ حضرت کو اشیاء موعودہ کا مجموعہ نہیں ملا۔ لہٰذا آپ کی خلافت بزعم شیعہ آیت مذکورہ کی موعودہ خلافت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ مگر باعتقاد اہلسنت آپ کی خلافت۔ خلافت راشدہ میں معدود و محسوب ہے۔

اب چند روایات از کتب فریقین نقل کیجاتی ہیں جن سے خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی اظہر من الشمس سے بھی روشن تر ہوتی ہے۔

**روایات سنیہ** (۱) عن علی قال ما خرج رسول اللّٰہ من الدنیا حتّٰی عہد الیّ ان ابا بکر یلی الامر (الخلافۃ) بعدہ ثم عمر ثم عثمان ثم الیّ۔ (غنیۃ الطالبین)

"یعنی حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے یہانتک کہ مجھے یہ خبر فرما گئے کہ ابوبکر آپ کے بعد والی حکومت ہونگے۔ اُن کے بعد حضرت عمر اُن کے بعد حضرت عثمان۔ اُن کے بعد میں۔"

(۲) عن سفینۃ قال لما بنی رسول اللّٰہ المسجد وضع حجرا ثم قال لیضع ابوبکر حجرا الی جنب حجری ثم قال لیضع عمر حجرا الی جنب حجر ابی بکر ثم قال لیضع عثمان حجرہ الی جنب حجر عمر ثم قال ھٰؤلاء خلفاء بعدی رواہ الحاکم۔

"یعنی سفینہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ نے مسجد میں بنیادی پتھر رکھا پھر فرمایا کہ ابوبکر میرے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھدیں۔ پھر فرمایا کہ عمر ابوبکر کے پتھر کے پہلو میں رکھیں پھر فرمایا کہ عثمان ایک پتھر عمر کے پتھر کے پہلو میں رکھیں اس کے بعد فرمایا کہ بایں ترتیب یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہونگے۔

(۳) قال رسول اللّٰہ لحفصۃ ان اباک وابا عائشۃ یکونان خلیفتین علی امتی من بعدی۔ (خازن سورہ تحریم)

"یعنی رسول اللہؐ نے بی بی حفصہؓ سے فرمایا کہ تیرا باپ یعنی عمر اور عائشہؓ کا باپ میرے بعد میری امت پر والی حکومت ہونگے۔"

یہ روایات صاف بتلا رہی ہیں کہ وحی آسمانی میں حضرات خلفاء راشدین کی خلافت معین و مقرر ہو چکی تھی۔ اور اس مضمون کی روایات سنیہ بکثرت موجود ہیں۔

اب چند روایات شیعہ نقل کیجاتی ہیں۔ بغور ملاحظہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ سب سے اول اس آیت استخلاف سے حقیت و راشدیت برہرسہ خلافت جناب امیرؓ نے استدلال کیا ہے۔

**روایات شیعہ** (۱) وکان افضلھم فی الاسلام کما زعمت وانصحھم للّٰہ ولرسولہ الخلیفۃ الصدیق وخلیفۃ الخلیفۃ الفاروق ولعمری ان مکانھما فی الاسلام عظیم وان المصاب بھما لجرح فی الاسلام شدید یرحمھما اللّٰہ وجزاھما باحسن ما عملا۔ (شرح میثم صفحہ ۳۱)

"یعنی اور تھے افضل صحابہ کے اسلام میں جیسا کہ تیرا خیال ہے اور زیادہ مخلص اللہ و رسول کے خلیفہ صدیق اور خلیفہ کا خلیفہ فاروق اور قسم ہے مجھ کو عمر دینے والے کی کہ مرتبہ ان دونوں کا اسلام میں البتہ بڑا ہے اور بیشک پہنچا اُن کی موت سے اسلام میں زخم سخت رحم کرے اُن کو اللہ اور جزا دے اُن کو اُن کے نیک کاموں کی۔"

(۲) قال ووَلیھم وال فاقام واستقام حتّٰی ضرب الدین بجرانہ۔ (نہج البلاغت تقطیع خورد ج ۲ صفحہ ۲۱۴)

"یعنی جناب امیر نے فرمایا اور حاکم ہوا اُن کا ایک والی۔ پس قائم کیا دین اور ٹھیک چلا یہانتک کہ دین کو کمال مضبوطی حاصل ہوئی۔"

یہ قول جناب امیر کا خلیفہ ثانی فاروق اعظم کی مدح میں ہے۔

(۳) فقال ان ابا بکر یلی الخلافۃ بعدی ثم بعدہ ابوک فقالت من انبأک ھٰذا قال نبأنی العلیم الخبیر۔ (تفسیر صافی شیعہ مطبوعہ طہران سورہ تحریم)

یعنی فرمایا رسول اللہؐ نے حفصہؓ سے کہ بیشک ابوبکر میرے بعد والی خلافت ہوگا پھر اسکے بعد تیرا باپ (عمر) حفصہ نے پوچھا کہ یہ خبر آپ کو کس نے دی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھ کو علیم و خبیر نے خبر دی ہے۔"[۱]

(۴) وہی روایت تفسیر قمی و حیات القلوب کی جو پہلے مذکور ہو چکی ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے کہ رسول اللہ نے بادشاہت کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ یہ خلافت انہی لوگوں کو ملنی چاہیئے جنہوں نے آپ کی دعوت قبول کرتے ہوئے بغرض زاد عقبیٰ کے متلاشی ہونے کے اپنے اوطان محبوبہ کو ترک کر کے سید البریہ کی معیت اختیار کی ہو انہی کو بادشاہت عرب و عجم کے ملنے کا وعدہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ عرب و عجم یعنی فارس و روم کی حکومت حضرات خلفاء ثلاثہ ابوبکر و عمر و عثمان کو باتفاق فریقین ملی ہے۔ اور ان کے فتح کرنے سے حضرت علی کو بھی حاصل ہوئی۔ پس اگر خلفاء ثلاثہ کو دعوت نبی کے قبول کرنیوالے اور آپ کی اطاعت کرنے والے نہ مانا جائے تو حدیث کی پیشگوئی کا پورا ہونا مشکل اور محال ہے۔

آیت مذکورہ کی تفسیر میں روایات شیعہ ابھی بہت باقی ہیں جو بوقت ضرورت پیش کی جا سکتی ہیں۔

(خاکسار ابوالحریز عبدالعزیز از ملتان محلہ قالین بافان)

---

[۱] پس جس خلافت کی بشارت رسول اللہ نے سنائی وہ خلافت کیونکر ناجائز ہوگی۔ منہ


**بہشتی زیور مع بہشتی گوہر**

اس نایاب مجموعہ میں اصلاح دینی کا جو اہم مقصد مدنظر رکھا ہے وہ صاحب تصنیف کی اعلےٰ علمیت کا تقاضی ہے۔ گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان عورت کے لئے واقعی بہشتی زیور ہے۔ رعایتی قیمت ۱۱ حصوں کی صرف ۶/ (منیجر اہلحدیث)


ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## صلح کے ڈورے

یوروپین حکومتیں کچھ ایسی مکار واقع ہوئی ہیں کہ ان کی سیدھی سادی بات میں بھی سو سو فریب پنہاں ہوتے ہیں۔ انہیں جھوٹ سچ سے کوئی واسطہ نہیں اپنے مطلب سے مطلب ہوتا ہے۔ اپنے مدعا کو پورا کرنے کیلئے کہیں تو یہ مشفق ناصح کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں اور کہیں دوست بے غرض کی شکل میں۔ کبھی یہ اپنا مدعا توپ وتفنگ کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں اور کبھی مکاری ومنافقت سے۔ غرضکہ جس طرح بھی بن پڑے اپنا الو سیدھا کرنا ان کا مقصد واحد ہوتا ہے۔

اخباربین حضرات سے مخفی نہیں کہ ملک مراقش میں عرصہ دراز سے جنگ جاری ہے۔ دول یورپ نے گھر بیٹھے دیگر ایشیائی اور افریقی ممالک کی طرح بندر بانٹ میں اُسے دو حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ فرانس کے سپرد کر دیا تھا اور دوسرا اسپین کے۔ فرانس نے تو اپنے حصہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن جو حصہ سپین کے واسطے چھوڑ اگیا تھا۔ اُس میں ایک غیر تمند شخص خدا کا نام لیکر اُٹھ کھڑا ہوا جس نے سپین کو فاش شکستیں دیکر اپنے ملک سے نکال دیا۔ یہانتک کہ سپین نے اپنی شکستوں کا اعتراف کرکے آیندہ جنگ بند کردینے کا اعلان کر دیا۔

فرانس نے جب دیکھا کہ سپین اپنے حصہ کے علاقہ یعنی ریف پر قبضہ نہیں کر سکا تو اُس کے منہہ میں پانی بھر آیا۔ اور اُس نے جاکر اس پر بھی اپنا قبضہ جمالیا۔ چنانچہ فرانسیسی فوجوں نے ہلہ بولدیا۔ غازی عبدالکریم نہیں چاہتے تھے کہ فرانس سے اُلجھیں کیونکہ مدت دراز کی جنگ سے وہ بھی تنگ آچکے تھے۔ لیکن جس ملک کو انہوں نے ہزاروں مجاہدین کی قربانیوں سے بچایا تھا وہ چپکے سے فرانس کے حوالے بھی نہ کر سکتے تھے۔ اسلئے خدا کا نام لیکر وہ پھر میدان مقابلہ میں ڈٹ گئے۔

فرانس کی فوجوں کو بڑھتے دیکھکر ہسپانیوں کی جان میں جان آگئی اور وہ پھر میدان میں اُتر آئے۔ فرانسیسیوں اور ہسپانیوں نے آپس میں معاہدہ کرکے طرح جنگ ڈالدی۔ "ہمت مرداں مدد خدا" مثل مشہور ہے۔ دونوں زبردست سلطنتوں کی متفقہ فوجیں بھی ملکر غازیان ریف کو جب شکست نہ دیکیں اور ایک سال میں ہزاروں جانوں اور کروڑوں روپے کی بھینٹ چڑھ کر بھی انہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی تو صلح کے ڈورے ڈالنے شروع کئے۔

لیکن اس مرحلہ پر پہنچکر بھی یہ سلطنتیں اپنی شاطرانہ چالوں سے باز نہیں آئیں۔ اور باوجود نیم شکست خوردہ ہونے کے اُنہوں نے ایسی ابتدائی شرائط ریفیوں کے سامنے پیش کردیں جنہیں کوئی غیور قوم سننا تک بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ مثلاً فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں کو ریف کے چند اہم مقامات پر قبضہ کر لینے دیا جائے غازی عبدالکریم ریف کو چھوڑ کر کہیں جلاوطن ہوجائیں۔ ریفی فوجیں غیر مسلح ہو کر دشمنوں کی نگرانی میں رہیں وغیرہ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی پروپگنڈا شروع کردیا کہ ان شرائط پر عمل کئے بغیر ریفیوں سے گفتگوئے صلح محال ہے۔ لیکن جب مجاہدین نے ان شرائط کا جواب توپ وتفنگ سے دیا تو ان کا تمام مکارانہ پروپگنڈا باطل ہو کر رہگیا۔ اور ان کو پھر اعلان کرنا پڑا کہ "ابتدائی شرائط صلح میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔"

مجاہدین ریف جن شرائط پر صلح کے طالب ہیں وہ غازی عبدالکریم کی زبانی لندن کے اخبارات میں کئی بار شائع ہوچکی ہیں۔ لیکن "مانچسٹر گارڈین" کے نامہ نگار خصوصی سے حال ہی میں جو گفتگو کی ہے اُس میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

"میں ایک دفعہ صلح کیلئے ہاتھ بڑھا چکا ہوں اگر اسکو قبول نہ کیا گیا تو میں دوبارہ ایسا نہ کرونگا۔ ریفی اپنی حفاظت کے حق سے کبھی دست بردار نہیں ہوسکتے۔"

نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ ریفیوں کے دشمن جو یہ افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ ریفیوں کی فوجی حالت خراب ہوگئی ہے۔ یہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ ریفی افواج آج بھی پہلے کی طرح زبردست اور منظم ہیں۔

ریفی نمائندوں نے مجدہ میں جس سیاست دانی کا ثبوت دیکر فرانسیسیوں اور ہسپانیوں کی دروغبافیوں اور مکاریوں کا تار و پود بکھیر دیا ہے اگر اس سے فائدہ اُٹھاکر ان حکومتوں نے آئندہ صفائی قلب کے ساتھ صلح کرنی چاہی تو ممکن ہے کہ یہ جنگ ختم ہوجائے۔ ورنہ ان کی فریب دہی اور مکاریوں سے تو اسکی امید نہیں ہے۔

## فسادات کلکتہ

اپریل کا سارا مہینہ کلکتہ ایک ایسے فتنہ وفساد میں مبتلا رہا جسکی نظیر تمام ہندوستان کے فسادات میں نہیں ملتی۔ سینکڑوں بندگان خدا مارے گئے۔ ہزاروں زخمی ہوئے ہسپتالوں میں پڑے ہیں۔ اور ہزاروں ہی کی تعداد میں اب گرفتار ہو ہو کر جیلخانوں میں ڈالے جارہے ہیں۔

فساد کی بنا آریہ سماج کے ایک جلوس سے ہوئی جس نے ایک مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کیا۔ بس پھر کیا تھا تمام شہر میں قتل وغارت کا بازار گرم ہوگیا۔

اس فساد سے دو باتیں ایسی عیاں ہوئی ہیں جن پر جسقدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ اوّل یہ کہ جہانتک فساد اور قتل وغارت کی رپورٹوں پر غور کیا جاتا ہے کلکتہ کی پولیس اس فساد کو فرو کرنے میں بالکل عاجز رہی غضب خدا کا پولیس کی آنکھوں کے سامنے بندگان خدا قتل وزخمی ہوں اور قاتل موقع پر گرفتار نہ ہوسکیں۔ پولیس نے اگر کچھ کام کیا ہے تو یہ کہ مقتولین اور مجروحین کو اُٹھاکر ہسپتالوں میں پہنچا دیتی رہی ہے۔ اور بس۔

دوسرے اس فساد نے ہندو لیڈروں کی ذہنیت پر سے نقاب اُٹھا دیا ہے۔ اور اس فساد میں ہندوؤں نے جو مسلمانوں پر ظلم وستم کئے ہیں اور مسلمانوں کو جس قدر عظیم نقصان پہنچائے ہیں اُن سے خوش ہو کر یہ لیڈر اپنے جذبات کو دبا نہیں سکے۔ چنانچہ سوامی شردھانند جی نے اپنے انگریزی اخبار "لبریٹر" میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے اُن کا عکس ذیل کے چند فقروں سے معلوم ہوسکتا ہے۔

"کلکتہ میں فساد اچانک ظہور میں آیا۔ اس فساد نے بہت سی طے شدہ باتوں کو غیر طے شدہ کر دیا ہے مثلاً یہ طے شدہ بات تھی کہ ہر فساد میں ہندو مارے اور لوٹے جائینگے اور ان کے مذہبی مقامات کی بےحرمتی کیجائیگی۔ مگر یہ ہیئت کیلئے قائم نہ رہ سکی۔ فسادات کلکتہ نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوؤں نے نہ صرف اپنی حفاظت کرنا سیکھ لیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی تقلید میں اُنکے مقدس مقامات کی بےحرمتی کرنا اور مسلمانوں کی دوکانوں کو لوٹنا بھی شروع کر دیا ہے.....

ہندو لیڈر ہندوؤں میں حفاظت خود اختیاری کی شاندار سپرٹ کے یکایک نمودار ہونے پر بہت مسرور ہیں۔ اور میں بھی ہندو سنگٹھن کا ایک حقیر کارکن کی حیثیت سے سیاہ بادلوں میں سفید دُور دیکھکر خوش ہوتا۔ لیکن مجھے یہ دیکھکر سخت تکلیف ہوتی ہے کہ نرم دل مذہبی ہندو بھی اول درجہ کے جھگڑالو بنتے جا رہے ہیں۔ اور غارتگری اور لوٹ پر اُتر آئے ہیں.........."

سوامی ستیہ دیو جو ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلنے اور اُنہیں دھمکیاں دینے میں مشہور ہو چکے ہیں۔ اس موقعہ پر کب خاموش رہ سکتے تھے۔ آپ حسب عادت اپنے اُسی دھمکی آمیز لہجہ میں فرماتے ہیں۔

"ہندو جنتا اگر ایک مرتبہ بھی دنگہ فساد کا ڈھچر پکڑ رہنے پر تُل جائیگی تو مسلمان جنتا کیلئے بڑا خوفناک دن آجائیگا۔ ............

مسلمان لوگوں پر یہ بات روز روشن کیطرح عیاں ہو جانی چاہیئے کہ ہندو جنتا کے اندر غنڈوں کا جو خوف تھا وہ بتدریج نکلتا جاتا ہے۔ اور جب وہ بالکل نکل جائیگا تو مسلمانوں کی کسی بھی ناجائز بات کو ہندو لوگ قطعی برداشت نہ کرینگے نہ صرف یہی بلکہ جائز باتوں کو ماننا بھی ان کیلئے مشکل ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے مسلمان ہموطن آنے والے خطرہ کو محسوس کریں اور ان مسلمان بچوں پر جو آئندہ زمانہ میں پیدا ہونگے رحم کریں۔"

کلکتہ میں مسلمانوں کے نقصان کا اندازہ لاکھوں روپے تک کیا جاتا ہے۔ کئی مسجدیں تباہ و برباد کر دی گئی ہیں۔ ہزاروں مسلمان جو کل تک لاکھوں روپے کے مالک تھے۔ نان شبینہ کو محتاج ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ اور ہزاروں ہسپتالوں میں پڑے کراہ رہے ہیں۔ صاحب استطاعت مسلمانوں سے امید ہے کہ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی جہاں تک اُن سے ہو سکے مالی امداد سے دریغ نہ کرینگے۔

## پنجاب ہندو کانفرنس

کا جلسہ ۲۴-اپریل کو انبالہ میں منعقد ہوا۔ مجلس استقبالیہ کے صدر نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندوستان بھر کے ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ پنجاب کے ہندوؤں پر مفروضہ مظالم کا بدلہ اُن صوبوں کے مسلمانوں سے لیں جہاں کہ ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے۔

ڈاکٹر مونجی نے جو اس کانفرنس کے صدر تھے اُنہوں نے بھی اپنے خطبہ صدارت میں کچھ اسی قسم کے خیالات ظاہر کئے جن سے کہ ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف بُرے جذبات پیدا ہوں۔ لیکن بہار کی ہندو کانفرنس میں تو پنڈت مالویہ جی نے نہایت دلیری سے ہندو قوم کو ایسی غلط روی کی تعلیم دی کہ جس کے نتائج نہایت خطرناک ہونگے۔ اور کلکتہ کے ہندوؤں نے جو اکے دکے مسلمانوں کو راہ چلتے چھروں سے ہلاک کیا ہے یہ اُسی غلط ہدایت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔

جب آپ اپنے خطبہ صدارت میں ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا رہے تھے تو کسی من چلے ہندو نے آپ سے سوال کیا کہ "اگر کوئی مسلمان غنڈہ ہم پر حملہ کرے تو کیا ہندو مذہب اجازت دیتا ہے کہ ہم اُس کو قتل کر دیں؟ آپ نے کہا کہ "ہاں"۔

## اچھوتوں کی ہندوؤں سے بغاوت

معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے مجلسی ظلم و ستم سے تنگ آکر اچھوتوں نے ان کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اُنہوں نے ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہو جانا چاہا ہے۔ چنانچہ اُن کی کانفرنس ناگپور کے اجلاس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے ہیں۔

(۱) گورنمنٹ کے ساتھ اظہار وفاداری (۲) نیچ ذاتوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے حقوق نمائندگی دئے جائیں (۳) سرکاری ملازمتوں کیلئے نیچ ذاتوں میں سے جو لوگ ان کے اہل ہوں لئے جائیں (۴) نیچ ذاتوں کیلئے اعزازی ملازمتیں مخصوص کر دیجائیں (۵) وائیکوم ستیہ اگرہ کے متعلق گورنمنٹ کے احکام کے خلاف پر زور احتجاج اور اپنے فرقہ سے رضاکاروں کی تنظیم کیلئے پر زور اپیل (۶) مجلس مقننہ کیلئے نیچ ذاتوں میں سے ممبران نامزد کرنے کی بجائے منتخب کئے جائیں۔ (۷) حکومت سے یہ اپیل کیجائے کہ وہ فوج کی ان پلٹنوں کو نہ توڑے جنمیں اچھوت ذات کے سپاہی ہوں (۸) جنیوا میں مزدوروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں اچھوت ذاتوں کو مناسب حق نمائندگی دیا جائے (۹) اچھوت ذاتوں کے حقوق کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک وسیع نظام قائم کیا جائے۔

### حقوق رائے دہندگی کے متعلق

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض صورتوں میں وہ اشخاص جنکو خاص حلقہائے انتخاب میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر ان کے نام کسی عام حلقہ انتخاب کے انتخابی رول میں درج ہو چکے ہیں تو اس کے بعد وہ اس امر کے مستحق نہیں کہ خاص حلقہ انتخاب میں بھی اپنے آپ کو ووٹر یعنی انتخاب کنندہ درج کرائیں۔ اسکے متعلق قانون یا قاعدہ یہ ہے کہ کوئی شخص بھی عام انتخاب کے موقعہ پر ایک سے زائد "عام" حلقہ انتخاب میں ووٹ نہیں دے سکیگا۔ وہ شخص جو کسی خاص حلقہ انتخاب میں بحیثیت ووٹر درج ہونیکی اہلیت رکھتا ہے وہ اس امر کا مستحق ہے کہ اُس خاص حلقہ کے علاوہ کسی عام حلقہ انتخاب میں بھی اپنا نام بحیثیت ووٹر درج کرا سکے۔ مثال کے طور پر یہ سمجھ لیں کہ ایک لینڈ ہولڈر (زمیندار) پانچسو روپیہ زمین کا مالیہ ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی سات سال سے زائد عرصہ کا گریجوائٹ بھی ہے وہ اپنا نام درج رجسٹر کرا سکتا ہے۔ اور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ کسی عام حلقہ نیابت میں ووٹ دیسکے۔ اور نیز لینڈ ہولڈرز اور یونیورسٹی کے خاص حلقوں میں بھی ووٹ دے۔

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**غریب فنڈ** میں از کے۔ ایم عبید اللہ صاحب بنگلور عسہ، از بندہ خدا عہ، سابقہ ۱۰، میزان لعہ/عیہ از سائلین ۔ سید عبد الرؤف دہلی عگر ابو سعید محمد محی الدین خان ٹنگیل عگر، نعیم الدین سانبر لیک عگ، ابو الحازم السید پیر پاشا الحسینی حیدر آباد عگ، مولوی محمد حسین ہزاروی امرتسر عگ، محمد یوسف کرماٹانٹر سے، مہتمم مدرسہ اسلامیہ لال پور عگ، مولوی ابو رشید محمد سعید ساکن کنٹر پار ضلع رنگپور عگ، کامل الدین پھلرون عگ، میزان کل للعہ۔ نو سائلوں کے نام سال بھر کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ جلہ قیمت بحساب غریب فنڈ للعہ۔ باقی ۲/ نمبر سائلین ۹۹، ابھی ۲۳ سائلین کے نام درج رجسٹر ہیں اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔

**آنہ فنڈ** میں جو رقوم ۲۳۔ اپریل کے اہلحدیث میں درج ہوئی ہیں ان میں جنڈیالہ ضلع امرتسر سے معرفت مولوی فضل الدین صاحب عہ وصول ہوئے۔ اسکے بعد مرسلہ مولوی ابو النعیم عبد الرحیم صاحب مدنپور ضلع گیا ۱/ مرسلہ مولوی عزیز الحسن صاحب انصاری جبلپور ۱/ مرسلہ محمد صالح صاحب ایلور ۱/ مرسلہ محمد صدیق صاحب داناپور ۴/ مرسلہ حاجی عبد القادر چکردھرپور ۱/ مولوی شفیع احمد مدنپورہ ضلع گیا ۱۲/

**یاد رفتگان** علاقہ مدراس۔ گنٹکل ریلوے کنٹراکٹر عبد الحفیظ خان مرحوم کی زوجہ بتاریخ ۱۵۔ شوال بمقام شولاپور رحلت کر گئیں۔ انا للہ۔ مرحومہ بڑی دیندار عابدہ تھیں۔ خدا پس ماندگان صبر جمیل بخشے۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھا

(عبد الغفور کنٹراکٹر گنٹکل جنکشن)

**تلاش گم شدہ** ایک لڑکا جسکی عمر قریباً ۱۸ سال ڈاڑھی اُتری ہوئی۔ رنگ سانولا۔ منہ پر داغ چیچک۔ گونگا بہرہ ہے۔ بیس رمضان کا اپنے موضع گنگاپور اسٹیشن ننکانہ سے گاڑی پر چڑھا تھا۔ ارادہ فیض پور چک ۳۴۰ میں جانیکا تھا۔ جن صاحب کو ملے وہ بذریعہ خط اطلاع دیں یا خود اسکو پہنچا دیں تو کرایہ کے ہم ذمہ دار ہیں (غلام محمد وجان محمد فیض پور چک ۳۴۰ ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور)

## حساب دوستاں در دل

جن اصحاب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں۔ ازراہ مہربانی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں۔ فیس منی آرڈر وضع کر کے للعہ بھیجدیں۔

۲۶۰ - ۳۳۰ - ۱۱۵۶ - ۱۱۶۸
۱۴۵۵ - ۱۶۶۲ - ۱۹۵۴ - ۲۳۴۵
۲۳۸۲ - ۲۵۲۸ - ۲۵۳۹ - ۲۶۹۷
۳۲۳۵ - ۳۶۷۴ - ۴۶۴۶ - ۴۷۰۵
۵۰۶۴ - ۵۰۷۱ - ۵۰۷۴ - ۵۱۱۲
۵۴۳۶ - ۵۴۵۳ - ۵۵۰۲ - ۵۵۱۶
۶۰۲۵ - ۶۰۲۹ - ۶۰۳۶ - ۶۰۴۴
۶۰۵۵ - ۶۱۴۱ - ۶۲۷۰ - ۶۴۷۳
۶۹۶۲ - ۶۹۶۵ - ۶۹۷۰ - ۶۹۸۴
۶۹۹۵ - ۶۹۹۷ - ۶۹۹۹ - ۷۰۵۷
۷۲۰۰ - ۷۲۹۵ - ۷۴۰۷ - ۷۴۰۸
۷۴۳۰ - ۷۴۳۱ - ۷۴۳۷ - ۷۴۳۸
۷۴۲۹ - ۷۴۳۶ - ۷۴۴۷ - ۷۴۴۹
۷۴۵۳ - ۷۴۵۶ - ۷۴۶۰ - ۷۴۶۲
۷۴۶۴ - ۷۴۶۹ - ۷۴۷۲ - ۷۴۷۶
۷۴۸۲ - ۷۴۸۸ - ۷۹۱۲ - ۷۹۱۸
۷۹۲۵ - ۷۹۲۷ - ۷۹۲۸ - ۷۹۲۹
۷۹۳۳ - ۷۹۳۶ - ۷۹۴۲ - ۷۹۴۳
۷۹۵۷ - ۸۱۲۲ - ۸۲۰۰ - ۸۲۰۳
۸۲۲۰ - ۸۴۳۶ - ۸۴۳۷ - ۸۴۴۱
۸۴۴۶ - ۸۴۴۹ - ۸۴۵۴ - ۸۴۵۵
۸۴۵۶ - ۸۴۵۸ - ۸۴۶۰ - ۸۴۶۱
۸۴۶۳ - ۸۴۶۴ - ۸۴۶۵ - ۸۴۶۶
۸۴۶۷ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۶ - ۸۴۷۷
۸۴۸۰ - ۸۴۸۲ - [illegible] - ۸۴۸۹
۸۴۹۰ - ۸۵۲۸ - ۸۶۲۲ - ۸۶۲۳
۸۶۹۹ - ۸۷۱۵ - ۸۷۳۰ - ۸۷۳۵
۸۷۵۳ - ۸۷۵۴ - ۸۷۵۹ - ۸۷۶۴
۸۷۷۰ - ۸۸۴۹ - ۸۸۸۰ -
غریب فنڈ - ۶۱۷۵ - ۸۱۶۳ - ۸۴۶۸

## مسجد چینیانوالی کی رزولیوشن کا اثر

**انجمن اہلحدیث چک رجادی** کا ایک جلسہ ۲۳۔ اپریل کو بصدارت مولوی محبوب عالم صاحب منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے پاس ہوا کہ

"کانفرنس اہل حدیث نے مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کو نمائندہ تجویز کر کے حجاز روانہ کیا ہے وہ درست ہے۔ اور یہ انجمن اس پر اتفاق کرتی ہے اور مولانا ثناء اللہ صاحب کو اپنا سچا نمائندہ سمجھتی ہے۔"

(عبد القیوم از چک رجادی)

**انجمن اہلحدیث باڑی** نے ایک جلسہ میں پاس کیا ہے کہ

"ہم مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی کے زیر صدارت جو جلسہ مسجد چینیانوالی میں ہوا ہے۔ جسمیں انتخاب نمائندہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس مولانا ثناء اللہ صاحب کی نمائندگی کو مسترد کرتے ہوئے عام مسلمانوں میں فساد برپا کرنے کی ناجائز کوشش کیگئی سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسکو فساد فی الدین اور الحاد بین المسلمین خیال کرتے ہیں۔ یہ وطیرہ مولوی اسمٰعیل صاحب کا نہ صرف عام لوگوں کے حق میں مضر ہے بلکہ خاندان غزنوی بھی اسکے بد اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتا اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اتفاق واتحاد کی توفیق عطا فرمائے اور فتنہ جدیدہ قادیانی سے بچائے۔"

(عبد المجید پنجابی باڑی ریاست دھولپور)

**مدرسہ محمدیہ** لشکر گوالیار کے نائب پریذیڈنٹ محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں۔

۹۔ شوال کے پرچہ اہلحدیث میں جو مضمون دربارہ مؤتمر اسلامی و مخالفت انتخاب اہلحدیث کانفرنس مولانا ثناء اللہ صاحب منجانب مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی چھپا ہے اُسکو ہم جملہ جماعت اہلحدیث سخت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ ترقی جماعت اہلحدیث کے بالکل خلاف ہے اور اسمیں تعصب کی بو آتی ہے بفضلہ تعالیٰ جو خدمات اسلامی خصوصاً جماعت اہلحدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کر رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ اللھم زد فزد۔

**جھانسی کی اطلاع** "ہماری جماعت اہلحدیث جھانسی رزولیوشن دربارہ مؤتمر اسلامی جو برخلاف آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس زیر صدارت مولوی اسمٰعیل بن مولوی عبد الواحد

# انتخاب الاخبار

**حجاز میں حکومت روس کا سفیر** دولت روس نے مسٹر کریم کو حجاز میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے۔ سفیر موصوف نے جدہ سے سلطان کی خدمت میں روس کا ارسال کردہ شناخت نامہ بھیجدیا ہے۔

**ترکوں سے یمنیوں کی محبت** قسطنطنیہ میں ترکی سپاہیوں کا ایک قافلہ یمن سے وارد ہوا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ یمنیوں کو ترکوں کے ساتھ بہت محبت ہے۔ جس وقت امام یحییٰ نے یہ سنا کہ یونانیوں کے مقابلہ میں ترکوں کو فتح حاصل ہوئی ہے اُنہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور جوش مسرت سے آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔

**مجاہدین ریف کا جہاد حریت** ٹائمز کا نامہ نگار مقیم غجدہ رقمطراز ہے کہ فرانسیسی اور ہسپانوی حکومت صلح مراقش کی صورت حالات کا مطالعہ کر رہی ہے جسکی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ نازک ہے جب تک مستقل صلح کی ضمانت نہ مل جائے تب تک ہسپانیہ مزید کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔

**سمرنا کے علاقہ میں ترکوں کی مصنوعی جنگ**

حکومت ترکی اسوقت جنگی تیاریوں میں منہمک ہے اور اس نے اپنی تمام فوجوں کو جمع کیا ہے جو نہایت جوش و خروش کا اظہار کر رہی ہیں۔ فوجی مصنوعی جنگ مصطفےٰ کمال پاشا کی زیر کمان سمرنا کے علاقہ میں ہوگی۔

**امیر امان اللہ خان شاہ کابل** ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اعلیحضرت امیر امان اللہ خان عید کے دن جامع مسجد کابل میں انگریزی ٹوپی اور لباس پہنکر داخل ہوئے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ امیر صاحب نے ایسا کیا ہے۔ کابل میں اس واقعہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ امیر صاحب آئندہ افغانستان میں جدید تہذیب پھیلانے کے خواہشمند ہیں۔

**لکھنؤ کی مشاورتی کانفرنس ملتوی کی گئی۔**

عام درخواست پر مشاورتی کانفرنس جو مسئلہ برار کے متعلق ۲۔ مئی کو منعقد ہونے والی تھی ماہ اگست تک ملتوی کیگئی ہے تاکہ اس اہم مسئلہ کے غور و خوض کیلئے احباب کو موقعہ مل سکے۔

**حیدر آباد میں گائے کی تصویر کی ممانعت** اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ حضور نظام نے گائے کے فوٹو کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ خبر محض ہندوؤں کا اعلیحضرت نظام کے خلاف پروپاگنڈا ہے۔ حقیقت یوں ہے کہ نظام کے علاقہ میں گائے کی ایسی تصویریں تقسیم کی جا رہی تھیں جنکے پاؤں میں قرآن شریف کی آیات اور رسول صلعم کی احادیث لکھی تھیں۔ نظام کی مسلم رعایا میں اس حقارت آمیز فوٹو سے بہت جوش پھیل گیا اور نقص امن کا سخت اندیشہ تھا لہٰذا حضور نظام نے مجبوراً اس سپیشل فوٹو کی ممانعت کا حکم صادر فرمایا اور تمام تصاویر کے جیسا کہ عام اخبارون میں شائع ہوا ہے یہ حکم نہیں ہے۔

## سردار
## مولانا صاحب اہلحدیث

۲۷۔ اپریل کو صبح ۹ بجے بخیریت تمام مع قافلہ کراچی پہنچ گئے۔ اور ۳ روز حاجی عبد الغنی صاحب کے یہاں قیام کرکے ۳۰۔ اپریل کی شام کو جہاز ادمنستان پر سوار ہوگئے۔ دہلوی۔ بنارسی۔ جلپوری اور اعظم گڈھی احباب بھی اسی جہاز میں بمبئی سے سوار ہوئے ہیں۔ ناظرین کرام سلامتی سے پہنچنے کی دعا فرمائیں۔ مولانا صاحب مدظلہ کا گرامی نامہ بھی صادر ہوا ہے جو آئندہ درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔

**دہلی میں ایک خوانچہ فروش کی خباثت** بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں اعلان کیا گیا کہ کٹرہ بڑیاں کوچہ جیلاں میں ایک خوانچہ فروش آیا اور کھیر فروخت کرنے لگا ایک گھر کی تین عورتوں ایک لڑکی دو مردوں اور ایک ہشت سالہ بچہ نے اس سے کھیر خرید کر کھائی جسکے تھوڑی دیر بعد انکی حالت خراب ہوگئی۔ اور تمام مریض سول ہسپتال میں پہنچادئے گئے۔ پانچ بجے کے قریب لڑکا مسمی زوّار حسین ولد اولاد علی فوت ہوگیا۔ باقی مریضوں کی حالت بھی خطرناک بتائی جاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ خوانچہ فروش ہندو تھا۔

## (بقیہ متفرقات)

صاحب غزنوی ہوا۔ اُس کے سخت برخلاف ہے۔

(مرسلہ عبد الستار عرف صبرو۔ جھانسی)

**مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ** جمیع احباب کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ جو بوجہ نزاع امامت دہلویہ ایک عرصہ سے بند ہوگیا تھا۔ اب وہ پھر ماشاء اللہ بحسن انتظام جاری ہوگیا ہے۔ الحمد للہ اس علاقہ راجپوتانہ میں اس مدرسہ کا وجود ایک نعمت بے بہا ہے۔ جملہ علوم اسلامیہ بقدر ضرورت پڑھائے جاتے ہیں۔ حدیث و تفسیر ادب عربی کا خاص درس دیا جاتا ہے۔ فی الحال مدرسہ میں دو مدرس مولوی ابو محمد عبد الجبار صاحب دہلوی اور منشی حکیم عبد الغفار صاحب ہیں۔ جو طلبہ اس مدرسہ میں داخل ہونا چاہیں وہ شوق سے آئیں مگر پہلے جناب لقمان و حاجی محمد شفیع مہتمم صاحبان کو اطلاع دیدیں۔ تاکہ اُن کے طعام و قیام کا انتظام کیا جائے۔

(حکیم ابو محمد عبد الستار صاحب و حاجی شمس الدین صاحب تاجر گوٹہ کھنڈیلہ)

**دعاء** الہ آباد کے مظلوم و مفلس اہلحدیثوں کے مقدمہ کا سلسلہ برابر جاری ہے جناب حکیم احمد حسین صاحب نے ایک وکیل تا اختتام مقدمہ کیلئے عنایت فرمایا۔ جزاک اللہ۔ مخالفین کی طرف سے سات وکیل کام کر رہے ہیں۔ ناظرین اہلحدیث دعا فرمائیں کہ اللہ بزرگ و برتر ہم لوگوں کو کامیاب کرے۔ آمین۔

(ڈاکٹر احمد حسین خان متولی مسجد اہلحدیث الہ آباد)

**قبول اسلام** مسمی گندا ولد ہاڑی قوم ڈوال ساکن نوشہرہ ککے زیاں مع اپنی زوجہ مسماۃ مندان بنت بیرانداتا کے مولوی ابراہیم ناظم جماعت اہلحدیث بھبا نوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام محمد دین اور رسول بی بی رکھا گیا۔ خدا استقامت بخشے۔

**وفد خدام الحرمین** عدن سے ڈاک کے جہاز پر سوار ہوکر جمعہ (۷ مئی) کو پہنچ جائیگا۔

**حکومت کوٹہ** نے ہولی کے موقعہ پر گندے گیتوں اور دیگر ناجائز کارروائیوں کے خلاف ایک قانون پاس

ahmadimuslim.de

## سلاجیت خالص آفتابی ۳۴/۵۱

دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی
تمام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی
اور دمہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط
ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے
ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع
مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک
اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے
کی ایک خوراک کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے
مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہادیتی ہے ہر عمر اور
میں استعمال کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ نصف پاؤ ص
تولہ نصف سیر ۔۔ ایک سیر پختہ ۔۔ مع محصولڈاک
ممالک غیر سے محصول علاوہ۔
تمام سلاجیت : ۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے

### زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بدیں خط بنا روانہ
ممنون فرمائیے آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے
نوں سے خانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخا
سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا
اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے (۲۴/۳ ۔)
محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

### تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک
میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت
تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام
کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک
روانہ کردیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ
کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا۔
خدا کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے
(۲۵/۳ ۲)
(شان خان موڑ ڈرائیور پنشن ین ضلع سمبلپور)
(منگانے کا پتہ)
حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

## اثبات التوحید ۲/۴

مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی
بجواب

### کتاب انوار آفتاب صداقت

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کی حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کرکے شیخ الاسلام ابن تیمیہ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوےٰ صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریباً تئیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن حدیث کے دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کرتے ہیں علماء عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت ۔۔

**خزینۃ المیراث اردو** مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب نوشابی۔ یہ ۱۸۸ صفحات کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر سب عام فہم طرز میں تالیف کیگئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جسطرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتاب میں اسکی نظیر نہیں ملتی مفتیان دین قانون پیشہ اصحاب اور وکلاء کیلئے یکساں مفید ہے ہمارا دعوےٰ ہے اور علماء اور وکلاء کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت ۸/ ۱ر

**تفسیر سورہ والتین بزبان اردو۔** از تصنیف مولانا ابوالکلام آزاد۔ اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہوسکتی ہے۔ سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے قیمت ۸ ر

**ترجمہ اردو کتاب الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مصنفہ امام شوکانی رح** نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے اولین اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے

**تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اردو معہ متن عربی**

**العقیدۃ الواسطیہ** عقائد اہلسنت والجماعۃ ۶ ر

**الوصیۃ الصغرےٰ** لفظ تقوےٰ کی تفسیر ۴ ر **درجات یقین** (تصوف) ۲ ر

(ملنے کا پتہ)
**محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب**
بازار کشمیری۔ لاہور

تمام دنیا میں بے مثل

## سفری حمائل ۱۴/۲۵

کی قیمت بجائے پانچ روپے کے چار روپے
رمضان و شوال کے واسطے
صرف شوال کے ختم تک مقرر کیگئی
ہے بعد میں یہ رعایت نہیں ہوگی
پوری قیمت لیجائیگی

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسی مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہوسکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کرلینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف پانچ روپے (ص) محصولڈاک ار بذمہ خریدار

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (۱۴) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپے (عا) تین روپے (سے) جس قیمت کی جلد طلب کی جائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

**اعلان** { آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر
عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام
امرتسر (پنجاب)

ازواج النبی۔ حضور کی بیویوں کے حالات مبارکہ۔ قیمت ۱۲ / الفاکلان عہ / مجلد

ahmadiyyamuslim.de

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

## دوا خوش کیف ۱۳/۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھپن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہوگیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئے جسکے ۱۲ یوم دو دفعہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں ہوں تو کل قیمت مع عہ، ہر جہ واپس منگالو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان نسان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے (نوٹ) ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ہے محصول ۶/

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا۔ گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہوجاتی ہے قیمت عہ محصول ۶/

(منگانے کا پتہ)

**ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا**

سراج الاطباء ڈاکٹر دلبر حسن خان صاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

## لُبّ المجربات ۳۱/۵۱

یہ مجربات کی بے نظیر کتاب ہے جو اطباء کے اسرار پر حال ہی میں شائع کرائی گئی ہے اس میں عورت مرد بچے بوڑھے اور نوجوانوں کے سر سے پاؤں تک جملہ امراض کا مکمل اور باقاعدہ علاج لکھا گیا ہے عبارت عام فہم اور سلیس ہے تشخیص مرض اور علامات فارقہ کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص بلاخوف و خطر مرض کا علاج کرسکتا ہے۔ مولوی صاحبان ڈاکٹر، حکیم، کمپونڈر، عطار اور بیماروں کیلئے یہ کتاب بیحد مفید ہے اسکے بعد کسی اور طبی کتاب کی ضرورت نہ رہیگی۔ ہر پوشیدہ اور غیر پوشیدہ امراض کا علاج خود ہی عمدہ سے عمدہ کرسکوگے۔ اس کتاب کا ہر عیالدار گھر میں رہنا ضروری ہے۔ شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ نے اسپر زبردست ریویو فرمایا ہے پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے قیمت عہ مجلد ۶/ محصول علاوہ۔ پتہ

**شفاخانہ شاہی مطب پٹیالہ**
(پنجاب)

## مومیائی عہ

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر ہے۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(پتہ)

**منیجر دی میڈلین ایجنسی امرتسر**

## گھڑیاں ۱/۴

اصلی قیمت آٹھ روپے
نصف قیمت چار روپے

### دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی نہر تج ائل خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ۔ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے۔

ملنے کا پتہ:- **کریم اینڈ کو۔ بکلوہ۔ پنجاب۔**

## جگتجیت بڑ ووڈائننگ کالج
کپورتھلہ ۱/۴

یہ کالج سنہ ۱۹۱۸ء سے جاری ہے۔ ریاست کا بلکہ نادر ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ دام اقبالہ۔ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہندوبرہما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلبا کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہوسکتا ہے۔ جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

**پرنسپل**

## مفت ۱/۴

ہم سنہ ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلاقید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

### گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کرکے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کرسکتے ہیں۔ منیجر شفاخانہ شتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

جریان و احتلام کا شرطیہ علاج

## شافی ۱/۴

جس کی پہلی ہی خوراک اپنا برق اثر دکھلاتی ہے
اف

تین دن کے استعمال سے جریان احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

(ملنے کا پتہ)

**منیجر فردوس گنج بیڈن روڈ لاہور**

نسیا منسیا

## درد سر کی بے خطا دوائی

### ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ۱/ محصول ڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۶/

**حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر**

عازمان بیت اللہ شریف کو

# خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جو کہ حاجیوں کو جدہ
جانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کے واسطے
ت تیز رفتار ہیں

## ی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمٹیڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو
ت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضۂ حج واپس لانے
مشغول رہتے ہیں جس میں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے
سے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے
ستہ کئے گئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے
سطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے
جہازوں میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "ایس ایس سلطانہ"
ں سے ۲۹۔ اپریل کو اور کراچی سے ۲ مئی کو روانہ ہوگا
الی" بمبئی سے ۲۰ مئی اور کراچی سے ۲۴ مئی کو
انہ ہوگا۔

کرایہ یکطرفہ جانے کا حسب ذیل ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| جہ اول | یکطرفہ | باخوراک | ۳۷۵ روپے |
| جہ دوم | " | " | ۳۰۰ " |
| جہ سوم | " | " | ۱۲۵ " |

## ضروری عرض

رف اُن حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے
ن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی
صدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ بستر
لیے ان کا جمع ہے۔

نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے
جی صابو صدیق کے مسافرخانے کے سامنے
آفس کھولا ہے۔

المشتہر

حاجی سلطان علی شوستری و ایجنٹ ۱۸ مٹ
سپارٹ روڈ فورڈ بمبئی و میکلاڈ روڈ
راچی۔ تار کا پتہ شوستری بمبئی یا کراچی۔

# پانچسو روپیہ کا نقد انعام

## طلائی نو ایجاد جرمن

## ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو شل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت نا امیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں الکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔

قیمت مع محصول ۵ روپے (پتہ)

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

مقوی و مجلی دافع حرارت و مجرب

# سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۶ر

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین
ریاست مالیر کوٹلہ

## خاص خبر

[illegible]

# مشہور علمی تصانیف

## احسن البیان فی تنقید الفرق والادیان

اس کتاب کی عمدگی اور خوبیوں کا اندازہ بیان سے باہر ہے مگر ہم اسکی سرخیاں نقل کرتے ہیں جس سے اندازہ ہو سکیگا کہ مصنف نے کتاب ہذا کی تصنیف میں کسقدر محنت اور عرقریزی سے کام لیکر تمام مذاہب عالم کی حقیقت آشکارا کردی ہے۔

(۱) دیباچہ (۲) عرض حال (۳) موجودہ مسلمانوں کی حالت (۴) مسلمانوں میں فرقہ بندی کا وجود (۵) روافض (۶) خوارج (۷) معتزلہ (۸) نیچریہ (۹) مرزائیہ (۱۰) چکڑالویہ (۱۱) مقلدین (۱۲) اہلحدیث (۱۳) اسلام کے صحیح ترین مسلک مذہب کا پتہ (۱۴) تکملہ فی ذکر الادیان (۱۵) یہود (۱۶) نصاریٰ (۱۷) مجوس (۱۸) ہنود (۱۹) سناتن دھرمی (۲۰) آریہ (۲۱) برہمو سماج (۲۲) دیو سماج (۲۳) بدھ (۲۴) سکھ (۲۵) دہریہ (۲۶) تمام اہل مذاہب کو اسلام کی دعوت (۲۷) اسلام کی بعض خوبیاں (۲۸) تقریظات بڑے بڑے اخبار نویس اسپر عمدہ ریویو لکھ چکے ہیں۔ اس زمانہ میں اسکا مطالعہ ہر اہل تحقیق کیلئے ضروری ہے ایک بڑے عالم اسکا نام سیر المذاہب رکھ چکے ہیں قیمت ۱۲ر

**تاریخ الخلفاء اُردو**۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں نو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے کتابت وطباعت قابل داد۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۲ؔ

**محاسن اسلام**۔ اس کتاب میں تمام مذاہب پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلام کی فوقیت ثابت کی ہے۔ قیمت ۸ر

**صالحات**۔ اسمیں حضرت عائشہؓ حلیمہ سعدیہؓ حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرا کے مفصل اور صحیح حالات احادیث سے جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

**تاریخ اسلام**۔ بانیان اسلام کی صحیح تاریخ قیمت ۸ر

**آئینہ اسلام نما**۔ تمام علوم اسلامیہ کا بہترین مخزن۔ بڑی ضخیم کتاب صفحات ۴۲۵ قیمت ۲ؔ

**گفتگوئے عربی**۔ عربی بولچال پر مفید کتاب ہے قیمت ۸ر

**لغات القرآن**۔ قرآن کے ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح قیمت ۲ؔ

**جمال القرآن**۔ اس کتاب کی مدد سے ہر مسلمان قاری بن سکتا ہے قیمت ۳ر

(ملنے کا پتہ)

منیجر کتبخانہ نیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

## اکسیر احمر

۲۵

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب عظیم آبادی)

یہ عجیب وغریب خوشبودار اور پُرتاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب وبہ اطفال ورم ہر قسم طاعونی گلٹی فالج لقوہ تشنج رعشہ نیش عقرب و گزندگی آتشک ورم انثیین جوں کا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالیٰ۔ تفصیل ومعتبرو قابل دید سندات وشہادات اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ جو طلب کرنے میں مل سکتا ہے قیمت فی شیشی چھ اونس عہ آٹھ اونس عہ بارہ اونس عہ آدھی سیر لے ڈھائی سیر عہ پانچ سیر عہ علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ:۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

**منیجر جمالی دواخانہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور ضلع پٹنہ**

## تحفۂ اہلحدیث مفت

۲۲/۱

ہم اپنی دو خاص کتابیں تحفۂ اہلحدیث اور سوانح عمری مولانا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینہ کے اندر اندر "مسلمان" کی خریداری قبول فرمائینگے "مسلمان" آپکا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے۔ سالانہ چندہ دو روپے چار آنہ (عہ) اور خرچ ڈاک ۲ر سمیت کل عہ بذریعہ منی آرڈر بھیج بھیجئے یا وی۔ پی طلب فرمائیے۔

دوسری بڑی رعایت

یہ ہے کہ مندرجہ ذیل کتب چوتھائی رعایت پر دیجائینگی موقعہ کو غنیمت جانئے۔ سیرۃ النبی عہ حقیقت الاسلام عہ خطبات حبیبی عہ بدعات وتقلید الوسیلہ ابن تیمیہ عہ فتنہ خلق قرآن ۱ر فلسفہ معجزہ ۸ر قصص الانبیاء عہ مجموعہ احادیث قدسیہ ۱ر معلومات تجارت عہ امہات المومنین ۸ر تاریخ اسلام جدید عہ حیاۃ النبی ۸ر علم غیب ۸ر عشرہ ۸ر علم اہلحدیث جنتری ۸ر انتخاب کلام اکبر الہ آبادی ۸ر (وغیرہ)

**منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)**

## اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

علی شیر خان ولد محمد شیر خان دیوند ٹھیکہ دار بوساڑیں تحصیل کوہ مری

بنام جمعہ خان ولد حبیب خان قوم پٹھان نمبردار ناگی زیارت کاکا شاہ تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔ سید افغان ولد احمد علیخان ذات دیوند ٹھیکہ دار بوساڑیں تحصیل کوہ مری۔

دعوے ۲۰۰/-/- نقد

ہرگاہ مدعا علیہم مقدمہ مذکورہ حاضری عدالت سے عمداً گریز کر رہے ہیں اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتے۔ اب تاریخ پیشی مقدمہ ۲۰ مئی ۲۶ء مقرر کیگئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ بالا تاریخ مذکورہ پر برائے جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت نہ ہونگے تو اُن کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج بتاریخ ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۶ء بثبت مہر عدالت ودستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

## اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم دسوہہ ضلع ہوشیارپور

وضیت رام ولد رام چند ذات برہمن سکنہ ... تحصیل دسوہہ بنام میراں بخش ولد فقیر ذات گوجر سکنہ ... تحصیل دسوہہ حال وارد چک ۲۵۰ ڈاکخانہ وتحصیل چیچہ وطنی ضلع منٹگمری احاطہ کریم بخش گوجر۔

دعوے مبلغ ۷۵/-/-

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ دیدہ ودانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور اسپر معمولی طریق سے تعمیل سمن ناممکن ہو گیا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ بتاریخ ۱۲ مئی ۲۶ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی وجوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو اسکے برخلاف کارروائی ضابطہ کیجاویگی۔

آج بتاریخ ۱۷۔ اپریل ۱۹۲۶ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

چھپ گئی ۸

## ارواح بری

یا بایوکیمک علاج مکمل۔ نئے و پرانے تجربوں کا لب لباب ایلوپیتھک اور بایوکیمک علاج کا مقابلہ۔ علاج الامراض مکمل۔ جسمیں بارہ ادویات ہی سے سر سے پیر تک کی کل مشہور امراض کی تشریح اور علاج۔ طبیب اور مریض کیلئے ضروری ہدایات۔ پرہیز بتلایا گیا۔ اور خواص الادویہ وغیرہ وغیرہ وضاحت سے درج ہیں غضب کی بات تو یہ ہے کہ ۴۰ صفحات کی کتاب سائز نہایت موزوں ہے جو کہ آسانی سے پاکٹ میں آ سکتی ہو گو یا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کے دیکھنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف مبلغ عہ۔ ڈاک خرچ ۸ر

مگر چونکہ کتاب زیر طبع ہے اسلئے جو حضرات ۸۔ مئی سے ۳۱ مئی تک نصف قیمت عہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر کے بھیجکر اپنا نام و پورا پتہ درج رجسٹر کرالینگے اُن کو پہلی سے پانچویں جون تک "ارواح جری" بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ مع محصولڈاک ارسال خدمت کیجائیگی۔ جن حضرات کا روپیہ میعاد ۳۱۔ مئی کا چلا ہوا منی آرڈر آئیگا درج رجسٹر کر لیا جائیگا۔ ورنہ بعد اسکے پھر اصلی قیمت عہ لیجائیگی۔ جلدی کیجئے ورنہ افسوس کرنا پڑیگا۔

(ملنے کا پتہ)

**ڈاکٹر الیس۔ ایم اعظم ایچ۔ پی انسٹیٹیوٹ غیاث پور۔ ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ**

## تفسیر ثنائی

جلد اول (جسمیں سورۃ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر ہے) از سر نو چھپکر تیار ہے۔ قیمت عہ جلد ہفتم (جسمیں سورہ صٰفٰت سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے) قیمت عہ شائقین جلد طلب فرمائیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳۳
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

# اخبار اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی
امرتسر پنجاب
اہلحدیث مصطفیٰ
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

67415

جلد ۲۳ - مدیر: عطاء اللہ - نمبر ۲۸

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” ۵؎
عام خریداران سے ” ۵؎
” ششماہی ۲؎
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

## اجرت اشتہارات

### فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

### مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

---

**امرتسر - یکم ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۴ - مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک**

---

## فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس صـ۲
(۲) بارہ ہزار برس تک انسان نیک اعمال رہے اور بیمار نہ ہوئے ... صـ۲-۳
(۳) تاریخ اہل حدیث ... صـ۳ تا ۵
(۴) مسافر حجاز کا خط (ـــ) صـ۵-۶
(۵) میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح ابن مریم ماننے کیلئے تیار ہوں صـ۷
(۶) مقدمہ نبوت مرزا (ـــ) صـ۸
(۷) میرا سنہری اعلان - - صـ۸
(۸) رواداری صـ۹ تا ۱۱
(۹) ہومیوپیتھک ایلوپیتھک علاج صـ۱۱-۱۲
(۱۰) زمزمہ جذبات دائمۂ اتفاق (نظم) صـ۱۲
(۱۱) ملکی مطلع - - - صـ۱۳-۱۴
(۱۲) متفرقات - - - صـ۱۵
(۱۳) انتخاب الاخبار - - - صـ۱۶

## ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس اور اُس کی تنقید

پنجاب پراونشل ہندو کانفرنس کا جلسہ امسال انبالہ میں ہوا۔ بڑے بڑے مشہور لیکچرار رونق افروز جلسہ ہوئے۔ خوب گرماگرم تقریریں ہوئیں۔ کچھ اچھی کچھ بُری۔ ڈاکٹر مونجے صاحب جو آجکل ہندو قوم کی بہبودی کیلئے ہندو مذہب کی اصلاح کر رہے ہیں۔ اور باوجود اس تجدید کے ان کو کٹر سناتنی بھی کہا جاتا ہے۔ ہم کسی کے عقیدۂ باطنی پر بغیر اسکے اپنے اظہار و اقرار کے کوئی رائے زنی نہیں کرسکتے۔ لیکن اں اتنا ضرور کہینگے کہ جن جن امور میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اصلاح چاہی ہے۔ اُن کے رد سے وہ سناتنی نہیں ہوسکتے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے سناتنی مشہور کرلینے سے غالباً سناتنی ہندوؤں کو یہ باور کرانا مقصود ہے کہ ان کا ایک ہم مذہب بزرگ یہ اصلاحیں کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ ان امور کی اصلاح جس بنا پر ڈاکٹر صاحب نے چاہی ہے وہ آریہ مہاشوں کی دوراندیشی اور تدبیر کار کا نتیجہ ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح اس اصلاح سے ہندوؤں کی دنیا سنورنے کی امید ہے۔ اسی طرح اُن کے مذہب کے بگڑ جانے میں بھی شک نہیں۔ گویا اس اظہار سے سناتنی ہندوؤں کو ایک دل خوش کُن منظر دکھا کر مذہبی غلطی میں پھنسانا چاہتے ہیں۔

(۲) ڈاکٹر صاحب موصوف کا لیکچر بہت طویل ہے ہم اس کے ایک ایک فقرے پر تنقید کرتے تو مضمون طویل سے اطول ہوجاتا۔ لیکن ہم ڈاکٹر صاحب کے شکرگذار ہیں کہ انہوں نے خاتمہ پر خود اس کا خلاصہ

ذکر کر دیا ہے۔ جو حسب اشاعت ہمعصر ملاپ لاہور مورخہ ۲۔ مئی سنہ حال حسب ذیل ہے۔

## "خیالات کا نچوڑ"

"اپنی طویل تقریر کو ختم کرتے ہوئے میں اپنے تمام خیالات کا مختصر مجموعہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ لوگ ان کو جلد ہی ذہن نشین کر سکیں۔

دہ مشترکہ حل یہ ہے کہ کہیں ہمارے مسلمان بھائی تمام ہندؤوں کو اسلام کے زیر سایہ لانے کے خواہشمند نہ بن جائیں۔ موجودہ جد و جہد سے بھی جو کہ جاری ہے سر بجشول و مندروں کے انہدام کی شکل میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خانہ جنگی سے کم نہیں ہے۔ جس میں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ آیا مسلمان اپنی اقلیت کے باوجود بھی ہندوستان کی برگزیدہ قوم ہیں یا کہ ہندو جن کے اتحاد کا شیرازہ تمام منتشر ہے۔ ہندؤوں کے مستحکم د.....* قوم بننے کے بارے میں حسب ذیل.....* پیش کرتا ہوں

(۱) اچھوت پن مجلسی قواعد کے خلاف ایک سزا ہے۔ ہمیشہ رہنے والا طریقہ نہیں ہو سکتا۔

(۲) قدیم روایات کی وجہ سے جو کہ نسل در نسل چلا آتا ہے اسلئے اچھوت پن اور اخراج اور برادری کی سزا کبھی کسی کو سوشل قاعدہ کی خلاف ورزی کے عوض نہ دینی چاہئیے اس کا قصور خواہ کتنا ہی قابل نفرت ہو۔

(۳) ہندؤوں کی تمام ذاتیں مساوی حقوق رکھتی ہیں۔ ان کو مساوی سہولتیں ہونی چاہئیں اور سوسائٹی میں سب کا مرتبہ برابر ہے۔ اور کوئی ذات کسی سے اعلےٰ تر یا ادنےٰ تر نہیں ہے۔

(۴) انولم اور پرتی لم طریق شادی کو شاستروں کے انوسار رواج دیا جائے۔

(۵) ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں اور اسکی تمام ذاتوں کے لوگوں کو ویدوں کے مطالعہ اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا حق حاصل ہونا چاہئیے۔"

(ملاپ لاہور ۵؎)

اس کے بعد ڈاکٹر موصوف کی وہ نصائح درج ہیں جو آپ نے ہندؤوں کی حفاظت خود اختیاری کے لئے فرمائی ہیں۔ انکو ہم (انشاءاللہ) کسی دوسری اشاعت میں درج کرینگے۔ ہمعصر ملاپ نے ان امور پر بہت مزے لے لیکر کچھ ریمارک کئے ہیں اور قوم کو ڈاکٹر صاحب موصوف کی آواز پر لبیک کہنے کی ترغیب دی ہے۔

ہم ڈاکٹر صاحب کی تقریر اور ہمعصر ملاپ کے ریمارکوں پر مذہبی نقطۂ خیال سے کچھ تنقید کرنے سے پہلے ایک اصولی بات اپنے ناظرین کے دل میں بٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مذہب اور قومیت ایک دوسرے کی معاون و معاون ہوں۔ کسی مذہب کے ماننے والے کثیر ہو جائیں تو اُن کی ایک قوم بن جاتی ہے۔ اور وہ افراد اُس مذہب پر عمل کریں اور اسکی اشاعت کریں تو وہ مذہب قوی اور قوم طاقتور ہو جاتی ہے۔

لیکن ان دونوں (قوم اور مذہب) میں سے دیکھنا یہ چاہئے کہ اصل کون ہے۔ قوم یا مذہب۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو لوگ کسی الہامی مذہب کے قائل ہیں وہ یہی کہینگے کہ مذہب اصل ہے۔ اور قوم فرع۔ یعنی مذہب سے قوم بنتی ہے نہ کہ قوم مذہب بناتی ہے۔

مثلاً فتنۂ ارتداد کے وقت سوامی شردھانند صاحب اور دیگر آریہ لیڈروں نے بعض راجپوتوں کو اسلام سے برگشتہ کرکے ہندو مذہب میں داخل کرنے کی ازحد کوشش کی۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کیا کہ سناتنی ہندؤوں کو ساتھ ملانے کیلئے آریہ مت کے خلاف مشرکانہ رسوم کو عملاً و تدبیراً جائز جانا گیا۔ جس پر حضرت مولانا الکریم مدظلہ نے اہلحدیث میں ایسے عنوان باندھے "آریہ سماج فنا کو جا رہی ہے یا بقا کو"۔ جس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ آریہ سماج قومی ترقی اپنے مذہب کے تنزل سے کر رہی ہے یعنی گو اس طریق شدھی سے آریہ قوم کو فائدہ پہنچے لیکن مذہب آریہ کو ایسی سخت ٹھیس لگی ہے کہ اسکی روح نکل رہی ہے۔ یعنی توحید باری تعالےٰ کا دعوےٰ غلط ہوتا جا رہا ہے۔

اسی طرح اگر سناتنی ہندو اس تحریک شدھی میں آریوں کا ساتھ دیں تو گو ان کی مردم شماری میں کسیقدر اضافہ ہو جانے کی امید ہے۔ لیکن سناتنی مذہب کی خصوصیت جاتی رہنے سے ان کا مذہب ناس ہو جائیگا۔ کیونکہ ان کے نزدیک اسکی بنا پیدائش پر ہے۔ مثلاً برہمن وہ ہے جو برہمنوں کے گھر میں پیدا ہو۔ اور چھتری وہ جو چھتریوں کے ہاں۔ اور ویش وہ جو ویش سے اور شودر وہ جو شودر سے پیدا ہو۔ شودر برہمن نہیں ہو سکتا اور برہمن شودر نہیں ہو سکتا۔ ہاں آریوں کے نزدیک ایسی قلب ماہیت ہو سکتی ہے۔

پس اس تمہیدی اصول اور اسکی کسی قدر توضیح کے بعد ہم ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر کو اس نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ڈاکٹر صاحب کی یہ اصلاحات ہندو قوم کی ہیں یا ہندو مذہب کی۔ کیونکہ اگر خرابی مذہب میں ہے تو اسکی اصلاح کیجائے۔ اور اگر قوم میں ہے تو اُسکو مذہب پر چلایا جائے۔

جو لوگ کسی مذہب کے قائل ہیں وہ ضرور کہینگے کہ اگر کسی مذہب میں خرابی ہے تو بجائے اسکی اصلاح کرنے کے اس کو ترک کرکے اُس مذہب کو قبول کرنا چاہئے جس میں وہ خرابی نہیں اور وہ مطلوبہ اصلاح موجود ہے۔ اور اگر مذہب میں خرابی نہیں ہے تو اسکی سندوں کے حوالے سے قوم کو مذہب پر چلنے کی ترغیب دیجائے تاکہ ان کا مذہب اور قومیت ہر دو قوی و مضبوط ہو جائیں۔ (باقی آئندہ)

میر سیالکوٹی۔

## بارہ ہزار برس تک انسان نیک اعمال کرے

### اور بیمار نہ ہوئے

"بارہ ہزار سال کا دیوتوں کا ایک یگ ہوتا ہے"

(منو شاستر ادھیائے ایک اشلوک ۹)

"ست یگ میں دھرم چاروں چرن سے قائم تھا اور اس یگ کے آدمی سچ بولا کرتے تھے اور کوئی کام ادھرم کا نہیں کرتے تھے"

(منو شاستر ادھیائے ایک اشلوک ۸)

* چھاپہ کی خرابی کے سبب پڑھا نہیں گیا۔ (میر سیالکوٹی)

تحفۂ رسول - آریوں کے رسالہ رنگیلا رسول کا متین و معقول جواب - قیمت ۱/ (نمونہ)

ahmadimuslim.de

"ست یگ میں کوئی بیمار نہ ہوتا تھا اور جو چاہتے تھے وہی ہوتا تھا۔ چار سو برس کی عمر ہوتی تھی۔"

(منو شاستر ادھیائے ایک اشلوک ۸۳)

**خاکسار** :۔ تحریر مذکور الصدر سے معلوم ہو گیا کہ ست یگ میں جبکا زمانہ بارہ ہزار برس تک محدود رہا۔ اس زمانہ بارہ برس میں کوئی شخص نہ بیمار ہوا نہ کسی نے جھوٹ بولا اور نہ کوئی کام ادھرم کا ہوا۔ اور ہر ایک آدمی کی عمر چار سو برس کی ہوا کرتی تھی۔ اس کو خوب دھیان میں رکھئے جبکہ بارہ ہزار برس تک انسان نے اچھے ہی فعل کئے تو تمام گھاس پات و درختان مثمرہ و غیر مثمرہ و کل جاندار ان ہر قسم و کیڑے و مکوڑے و اناج کے پودے وغیرہ جن میں از روئے تناسخ روح مانی جاتی ہے ان تمام چیزوں میں کس گناہگار کی روح قالب انسانی سے گئی جبکہ سب کے نیک اعمال ہی تھے۔ اور اگر ست یگ کے لوگوں کی روح دوسرے قالبوں میں جاتی تو صرف ایک ہی قالب میں جا سکتی تھی کیونکہ بارہ ہزار برس تک انسانوں کے ایک سے ہی تو فعل رہے تھے۔ فرض کرو کوئی صاحب یہ جواب دیں کہ جو اس وقت میں تمام گھاس پات و درختان مثمرہ و غیر مثمرہ و کل جانداران ہر قسم و کیڑے و مکوڑے و اناج کے پودے وغیرہ موجود تھے۔ شروع ست یگ میں اُن ہی سے بارہ ہزار برس تک سلسلہ چلتا اور قائم رہا۔ تو ان صاحب سے میں یہ سوال کرونگا کہ فرض کرو ایک بکری ہے اور ایک بکرا بھی ہے وہ دونوں آپس جفت ہوتے ہیں اور کوئی روح اُس گناہ کی مرتکب نہیں ہوئی کہ جسکی وجہ سے وہ بکرے یا بکری کی جون میں جاوے۔ تو از روئے تناسخ اُنکے ہرگز بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ بکرے بکری کی مجامعت از روئے تناسخ کوئی چیز نہیں۔ تاوقتیکہ کسی گناہگار کی روح بکرے یا بکری کے قالب میں نہ جاوے۔

اب فرمائیے بارہ ہزار برس تک کیونکر کاروبار چلا۔ جبکہ سب نیک اعمال ہی تھے۔ تناسخ کی دنیا کے کل کاروبار جسقدر بُرے کاموں کے محتاج ہیں اچھے کاموں کے محتاج نہیں۔ جیسا کہ خاکسار ظاہر کرتا ہے کہ "برہمن کا مارنے والا گئو کی جون میں جاتا ہے"

(منو شاستر ادھیائے ۱۲ منتر ۵۵)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جبتک برہمن کو نہیں مارا جائیگا گئو کی جون میں جانا نہیں ملیگا۔ اور آپ برہمن کی عزت کو بھی جانتے ہیں۔ شاستر کی تعلیم ہے کہ

"برہمن کی حفاظت کے واسطے اپنی جان تک قربان کر دے" (منو شاستر ادھیائے ۱۱ منتر ۷۹)

افسوس صد افسوس ایسے مقدس ذات کے برہمن کو مارا جائے کہ جسکی ذات کے واسطے اپنی جان تک قربان کر دینے کا شاستر میں حکم ہے جب گائے کی جون نصیب ہوگی۔ اور پھر برہمن کے قاتل گئو کی یہ آبرو اور اُسکی ایسی ایسی طرفداریاں۔ افسوس صد افسوس۔ پیارے یہ تو بتاؤ کہ برہمن کا مرتبہ زیادہ ہے یا گئو کا؟ یا گئو کی تعداد میں اضافہ ہونے کی کوشش سے آپ کا یہ منشاء ہے کہ (اللہ نہ کرے) برہمنوں کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ تاکہ اُن کے مارنے والے تمام گایوں کی جون میں آجائیں۔ اور بھی ملاحظہ کیجئے کہ

"جہاں پر اونٹوں کی کمی ہو وہاں کے آدمی سواریوں کی چوریاں شروع کر دیں۔ تمام چور اونٹ کی جون میں چلے جاوینگے۔ اور اگر بکروں کی کمی ہو تو چارپایوں کی چوری شروع کر دیں تمام چور بکروں کی جون میں آجاوینگے" (دیکھو منو شاستر ادھیائے ۱۲ منتر ۶۷)

الغرض بیسیوں اشکال ایسی ہیں کہ اگر تناسخ کی دنیا میں بُرا کام نہ کروگے تو آپ کو ہرگز سہولت نہ نصیب ہوگی۔ کہانتک عرض کروں۔ پھر ملینگے اگر خدا لایا ؎

لکھے کی کیا خبر تھی یہ کون جانتا تھا
مجنوں کے ساتھ پڑھکر لیلےٰ خراب ہوگی

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مرادآباد)



## اصول آریہ

آریوں کے اصل الاصول مسئلہ مادہ، روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا رد۔ قیمت ۳؍

(منیجر اہلحدیث امرتسر)



# تاریخ اہلحدیث

"گذشتہ پرچوں میں یہ بحث ہوئی ہے کہ ابتدائے زمانہ اسلام میں کتب حدیث کیوں جمع نہ ہوئیں۔ اس کی وجہ بتانے کے بعد آگے درج ہے:

## بعض نوشتیں آنحضرت صلعم کے حکم سے لکھی گئیں

اور جو کچھ باتفصیل مذکور ہوا وہ عام رسم و رواج کے متعلق تھا۔ ورنہ حدیث کے استقراء اور تتبع سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بعض تحریریں قرآن مجید کے علاوہ بھی خاص فرمان نبوی سے لکھی گئیں۔ ان کو ہم اصولی طور پر چند اقسام پر تقسیم کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ قرآن مجید کے املا کے علاوہ کتنے اور صیغے ہیں جنھیں تحریر کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن قربان جائیں اُس نبی اُمّی پر کہ آپ نے اُن سب پر توجہ کی اور اپنی امت کو آیندہ ہونے والی فتوحات میں اس طریق مسنون پر کام کرنے کی تعلیم دی۔

**اوّل** :۔ وہ جو کسی کی درخواست پر آپ نے بعض مسائل لکھ دینے کا حکم کیا۔

**دوم** :۔ وہ فرامین جو آپ نے اپنے عمال کے نام لکھوائے۔

**سوم** :۔ وہ مکاتیب جو آپ نے دعوت اسلام کی متعلق اندرون و بیرون عرب کے بادشاہوں اور سرداروں کے نام لکھوائے۔

**چھارم** :۔ مسلمانوں کی بعض سیاسی و تمدنی (بلدی) ضرورتوں کو ملحوظ رکھکر کسی امر کے تحریریں لانے کا حکم دیا۔

**پنجم** :۔ وہ تحریریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں یا قوموں کو بطور سند اور دستاویز کے لکھوا کر دیں۔

**پہلی قسم** کی مثال یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں قبیلہ خزاعہ میں سے ایک شخص نے قبیلہ بنی لیث کا ایک آدمی مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپ نے مکہ مکرمہ کی عزت و حرمت اور اُس میں قتل و قتال کی ممانعت و حرمت کے متعلق خطبہ فرمایا۔ حاضرین میں سے ایک یمنی شخص نے جو ابو شاہ کے نام سے مشہور تھا عرض کیا۔

ahmadimuslim.de

کہ حضور والا! مجھے یہ (خطبہ) لکھوا دیجئے۔ اُس کی یہ درخواست شرف قبولیت کو پہنچی۔ اور آپ نے زبانِ شفقت ورحمت ترجمان سے فرمایا اکتبوا لابی فلان یعنی یہ خطبہ ابو شاہ کو لکھ دو۔ ؎

دیگر یہ کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح بخاری میں مروی ہے

قال (ھمام) سمعت اباھریرۃ یقول مامن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الا ما کان من عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب (صحیح بخاری کتاب العلم باب کتابت العلم)

"ہمام (شاگرد حضرت ابوہریرہؓ) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو کہتے سُنا کہ آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے کوئی شخص بھی مجھ سے زیادہ آپ کی حدیث کا حافظ نہیں۔ مگر جو روایت عبد اللہ بن عمرو سے ہو۔ کیونکہ وہ لکھ لیا کرتا تھا اور میں لکھا نہ کرتا تھا۔"

اس روایت میں اگرچہ اس امر کی صراحت نہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو کا احادیث نبویہ کو لکھنا کس زمانہ میں تھا۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس روایت کے ذیل میں لکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ روایت امام احمدؒ اور امام بیہقیؒ نے بھی روایت کی ہے جس میں صاف مذکور ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت احادیث کی اجازت چاہی تھی تو آپ نے اُن کو اجازت دیدی تھی۔ اسکے بعد حافظ صاحب نے اس روایت (امام احمد وامام بیہقی کی روایت) کی اسناد کے متعلق کہا ہے کہ وہ حسن ہے۔ (فتح الباری مطبوعہ دہلی جزء اول صفحہ ۱۰۲)

حضرت عبد اللہ بن عمرو کو کتابت احادیث کی اجازت کا ملنا جمیع محدثین کے نزدیک مسلم ہے۔ اور ان کے ترجمہ میں ان کے واقعات وحالات اور اس اجازت کا ذکر بھی برابر ملتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البرؒ اندلسی "استیعاب" میں ان کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

اسلم قبل ابیہ وکان فاضلا حافظا عالما قرء الکتاب واستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ان یکتب حدیثہ فاذن لہ قال یا رسول اللہ اکتب کلما اسمع منک فی الرضاء والغضب قال نعم انی لا اقول الا حقا۔ (استیعاب مطبوعہ حیدر آباد جلد اول صفحہ ۳۸۲ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بر نمبر ۱۵۸۶)

"عبد اللہ بن عمرو اپنے باپ (عمرو) سے پہلے اسلام لائے۔ اور عالم وفاضل وحافظ تھے۔ کتاب پڑھ جانتے تھے۔ آنحضرت صلعم سے آپ کی حدیث کے لکھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اجازت دیدی۔ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں جو کچھ آپ سے سنوں خواہ وہ آپ نے حالت رضا میں کہا ہو خواہ حالت غصہ میں کہا ہو سب کو لکھ لیا کروں تو آپ نے فرمایا ہاں۔ کیونکہ میں سوائے حق کے کچھ نہیں کہتا۔"

اس کے بعد حافظ ابن عبد البر نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت مذکورہ بالا ذکر کی ہے جس کا اخیر اسطرح ہے

وکان یکتب ولا اکتب استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فاذن لہ۔

"یعنی عبد اللہ بن عمرو احادیث لکھا کرتے تھے اور میں لکھا نہیں کرتا تھا (بلکہ زبانی یاد رکھتا تھا) انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی اجازت طلب کی تھی تو آپ نے تو آپ نے اُن کو اجازت دیدی تھی۔"

ان روایات سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو کی کتابت عہد رسالت میں تھی۔ اس کے بعد ایک نظر پھر صحیح بخاری پر ڈالئے کہ اُسمیں حضرت ابو ہریرہؓ کے الفاظ کان یکتب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ یہ امر عہد رسالت کے متعلق ذکر کر رہے ہیں۔ فافہم۔

**دوسری قسم** کی مثال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں ایک فرمان اپنے عمال کی طرف بھیجنے کیلئے لکھوایا جسمیں فریضۂ زکوٰۃ کے بعض مسائل تحریر کروائے۔ لیکن اُس فرمان کے ارسال کرنے سے پیشتر آپ اس دار فانی سے عالم باقی کو رحلت کر گئے ؎ تو آپ کے بعد اُس فرمان کا نفاذ خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی اُسی کے مطابق عمل کیا۔ یہ تحریر آل فاروق کے پاس محفوظ چلی آئی۔ امام زہری ؎ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بیٹے حضرت سالم ؎ نے وہ تحریر مجھے پڑھنے کو دی تو میں نے اُسے جوں کا توں بالتمام حفظ کر لیا۔ اور وہ تحریر وہی ہے جسے خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے دونوں بیٹوں حضرت عبد اللہ اور حضرت سالم سے (حاصل کرکے) نقل کروالیا۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ تحریر پہلی صدی کے اخیر تک برابر محفوظ چلی آئی۔ کیونکہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا زمانۂ خلافت سنہ ۹۹ھ سے سنہ ۱۰۱ھ تک ہے۔ اس کی تائید حضرت انسؓ کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کو بحرین میں عامل کرکے بھیجا تو ان کو ایک تحریر مشتمل بر مسائل زکوٰۃ بھیجی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے مزین تھی۔ ؎

(۲) اسی طرح آپ نے عمرو بن حزم صحابی کی طرف بھی ایک فرمان لکھوایا جسمیں قصاص ودیت (خون بہا) کے مسائل تھے۔ اس تحریر کا ذکر بہت سے اکابر محدثین نے اپنی اپنی تصانیف میں کیا ہے مثلاً امام الائمہ امام مالکؒ نے موطا میں۔ امام شافعیؒ نے کتاب الام ؎ میں۔ امام احمدؒ نے مسند میں۔ امام بخاریؒ نے تاریخ صغیر میں۔ امام دارمیؒ نے اپنی مسند میں۔ امام ابو داؤدؒ نے سُنن میں اور نیز مراسیل میں۔ امام نسائیؒ نے مجتبےٰ میں۔ امام دارقطنی نے سنن میں۔

؎ صحیح بخاری کتاب العلم ۱۲ منہ

؎ انا للہ وانا الیہ راجعون وفی ذلک قال حسانؓ
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

؎ امام زہری امام مالک کے اُستاد ہیں۔ ان کا ذکر آگے آئیگا ان شاء اللہ۔

؎ حضرت سالم بڑے پایہ کے عالم تھے فقہاء سبعہ میں معدود تھے۔

؎ یہ سارا بیان سنن ابی داؤد کی کتاب الزکوٰۃ کی تین روایتوں کو جمع کرکے لکھا گیا ہے۔

؎ رسالہ کتاب الام صفحہ ۵۹ نیز جلد ۶ صفحہ ۹۶-۹۷ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

امام شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ اسکو امام ابن خزیمہؒ امام ابن حبانؒ امام ابن جارودؒ امام حاکمؒ امام بیہقیؒ نے بھی موصولاً روایت کیا۔ اور ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اس کو صحیح کہا ہے۔[۱]

امام ابن قیمؒ نے هدی میں کہا کہ یہ ایک بڑی عظیم القدر نوشت ہے جو کئی قسم کے مسائل شرعیہ پر مشتمل ہے۔ مثلاً زکوٰۃ۔ دیات۔ احکام۔ کبائر۔ طلاق۔ عتاق۔ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ سکنے کا حکم۔ نماز میں احتباء[۲] کرنے کا حکم۔ اور قرآن شریف کو ہاتھ لگانے کا حکم وغیرہ وغیرہ مسائل شرعیہ اسمیں مسطور ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس میں ہرگز شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحریر لکھوائی تھی۔ چنانچہ تمام فقہاء (مجتہدین) نے مقدار دیات میں اسی کو حجت گردانا ہے۔[۳]

غرض یہ تحریر قبولیت و شہرت کی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ مشابہ متواتر ہے۔

(باقی دارد)

# ثناء اللہ بود ورد زبانم

# مسافر حجاز کا خط

نمبر

## مسافران حجاز کی تکالیف

## قابل توجہ گورنمنٹ اور ممبران اسمبلی وغیرہم

برادران اہلحدیث! السلام علیکم۔

میں نے اخبار میں اعلان کیا تھا کہ میرے دوست جو میرے ساتھ حج کو چلنا چاہیں وہ اطلاع دیں چنانچہ کئی ایک اطلاعیں آئیں۔ مگر چونکہ اُن احباب کے اوطان مختلف تھے۔ وہ ایک بندرگاہ سے سوار جہاز نہ ہو سکتے تھے۔ اسلئے میں نے اعلان کیا کہ میں کراچی سے سوار ہونگا۔ اور جو لوگ بمبئی سے سوار ہوں اُن کا انتظام مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہ کرینگے۔ مگر حالات ایسے پیش آئے جن کے ماتحت مجھے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ پنجابی احباب کا انتظام بھی نہ ہو سکا۔ خطوط اور تاروں سے کام نہ نکلا تو دو کس نمائندے بناکر بمبئی بھیجے اُنہوں نے وہاں جاکر مولانا ابو القاسم بنارسی سے ملکر ٹکٹوں کا انتظام کرنا چاہا مگر بدقسمتی سے اُن کے اور مولانا موصوف کے درمیان اختلاف رائے ہوگیا ایسا کہ اُنہوں نے "سلطانیہ" جہاز سے سودا کیا تو مولانا ابو القاسم اور اُن کے ہمراہیوں نے "ارمنستان" کا انتظام کرکے ہم کو سلطانیہ کے ٹکٹ خریدنے سے منع کا تار دیدیا۔ چنانچہ ہم نے سلطانیہ سے اعراض کرکے اُن کو تار دیا کہ آپ نے کیا انتظام کیا تو جواب آیا کہ ارمنستان جہاز پر چلنے کا انتظام ہوگیا آپ کے ساتھیوں کے ٹکٹ لئے گئے روپیہ کل طلب کرینگے۔ آخر کل بھی گذرا لیکن روپیہ طلب نہ ہوا۔ خدا جانے کیا مانع پیش آیا۔

اتنے میں میرے دو آدمیوں میں سے ایک واپس آیا اور اُس وقت آیا جب ہم سارے کراچی چلنے کو تیار بیٹھے تھے۔ اُس نے آکر سارا حال بتایا جس کے سننے سے ہم یہی فیصلہ کرسکے کہ کچھ بھی ہو کراچی چلنا چاہئے۔ مزید وجہ یہ ہوئی کہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی آئے ہوئے تھے اُنہوں نے بھی مزید تاکید فرمائی۔ بلکہ جوش میں یہانتک کہہ دیا کہ "میں تم سب کو نکالنے آیا ہوں"۔ میرے خیال میں مولانا موصوف کو کعب بن مالک رضی اللہ عنہم کے قصہ سے خطرہ ہوا ہوگا کہ امروز فردا کہتے ہوئے رہ نہ جائیں۔

خیر خدا خدا کرکے ہم سب لوگ امرتسری قرب وجوار کے مسافران حجاز ۲۶۔ اپریل کو صبح سویرے لاہور کو چل پڑے۔ لاہور اسٹیشن پر امرتسری لاہوری مسافرین حجاز اور ملاقاتیوں کا خوب ہجوم تھا ایک دوسرے سے بلا تفریق اور بلا تمیز ملتے تھے۔ اور دعائیں کراتے اور خدا حافظ کہتے۔ یہ نظارہ دیکھکر مجھ سے رہا نہ گیا۔ میں نے گاڑی کے دروازہ پر کھڑے ہوکر حاضرین کو مخاطب کرکے تقریر شروع کی۔ اس نظارہ کو سامنے رکھکر بتایا کہ یہ ہے اصل روح اسلامی اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان بلا تفریق ایک دل ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت مختلف خیال کے مسلمان یہاں موجود ہیں۔ جو آپس میں بھائی بندوں کی طرح ملتے اور ایک دوسرے کو دعائیں دے رہے ہیں۔ یہ ہے وہ نمونہ جو حرم کعبہ میں ہونا چاہئے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے لا جدال فی الحج (یعنی ایام حج میں باہمی جھگڑا جدال ہرگز جائز نہیں) کیسے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو ایام حج میں جدال کریں"۔

اس مختصر تقریر پر سب نے نعرۂ تکبیر لگایا۔ اور ریل گاڑی نے بذریعہ سیٹی "خدا حافظ" کہکر سب کو رخصت کیا اور ہمیں اپنے ساتھ لیکر بیت الحرام کی طرف روانہ ہوئی۔ راستہ میں مختلف مقامات پر احباب ملتے رہے ملتانی دوست خانیوال پر ملے جن میں سے مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب امام جماعت اہلحدیث بہت دور لودھراں تک ساتھ گئے۔ آخر اسٹیشن لودھراں سے خدا حافظ کہکر واپس رخصت ہوئے۔

**عجیب مشابہت** ہم چونکہ سفر عرب کو جا رہے ہیں اس لئے پنجاب ہی میں خدا نے ہم کو عرب کی زمین کا نمونہ دکھایا۔ جن لوگوں نے کراچی کی لائن پر سفر کیا ہوگا وہ تو جانتے ہونگے۔ جو نہیں جانتے وہ سنیں کہ ضلع لاہور سے آگے کراچی تک ریل کے اردگرد سارا علاقہ بے آب وگیاہ ہے۔ اس علاقہ پنجاب اور سندھ کی ساری زمین میں سے ایک چوتھائی قریباً ریگستانی جنگل ہے۔ اور اتفاق ایسا ہوا ہے کہ ریلوے لائن ایسے غیر آباد علاقہ سے گذری ہے۔ قرآن مجید میں اراضی مکہ کے حق میں وَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ جو فرمایا ہے وہ اس زمین پر بھی صادق آتا ہے۔ ریل کی دونوں طرف ہُو کا میدان ہے ریت اُڑ کر گاڑی کو مزین کرتی ہے۔

بہر حال آٹھ پہر کے سفر کے بعد ہم کراچی پہنچے اسٹیشن پر جناب حاجی عبد الغنی صاحب اور میاں محمد شفیع صاحب سوداگران مولوی محمد صدیق صاحب محمد شریف صاحب اور دیگر خدام حجاج موجود تھے۔ جزاہم اللہ۔ حاجی صاحب ممدوح تو اس خدمت کیلئے گویا وقف ہیں۔ بذاتہ بہت بڑے سوداگر ہیں مگر حاجیوں اور مہمانوں کے خادم۔ مجھے تو اپنے خاص مکان میں مہمان کیا اور میرے ساتھ

---

[۱] نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۹۲-۲۹۳ ۱۲ منہ

[۲] احتباء اسطرح بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ کے ساتھ لگائی ہوں اور دونوں ہاتھ انکے گرد لپیٹے ہوں (عون المعبود جلد ۱ صفحہ ۲۴۳)

[۳] زاد المعاد ابن القیم جلد اول صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ کانپور ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

کے لوگوں کو میمنوں کے قومی مکان "جماعت خانہ" میں ٹھیرایا جہاں ان لوگوں کو بہت آرام ملا۔ باقی عام حاجی۔ حاجی کیمپ میں سیکڑوں کی تعداد میں پڑے ہوئے ہیں جہاں آٹھ بارکیں بنی ہوئی ہیں مگر وہ کافی نہیں۔

**حاجیوں کو تکلیف اور گورنمنٹ کے حکام کی بے پروائی۔**

ایک تکلیف تو بس یہی دیکھی کہ بارکوں میں جگہ نہ ملنے سے بہت سے لوگ چٹیل میدان کی دھوپ میں پڑے تھے جن کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ تمام دن کی سخت دھوپ میں اُن کی تکلیف اور جسمانی صحت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کیا یہ کام کچھ بہت مشکل ہے کہ بارکوں میں جگہ نہیں تو باہر میدان میں سائبان لگائیں جو بہت کم محنت سے ہو سکتا ہے۔

**دوسری تکلیف بلکہ سخت تکلیف**

یہ ہے جسمیں گورنمنٹ کی توجہ خاص کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تکلیف یقیناً گورنمنٹ کی بے خبری یا عدم توجہ سے ہے۔ اور حقیقت میں سخت تکلیف ہے۔

گورنمنٹ کی طرف سے ہر ضلع کا اعلےٰ افسر حاجیوں کو پاسپورٹ (پروانہ راہداری) دیتا ہے۔ جس کے حاصل کرنے میں پانچ دس روپئے بھی خرچ ہوتے ہیں اور وقت بھی لگتا ہے۔ مثلاً ایک دیہاتی اپنے گاؤں سے دس بیس میل کے فاصلہ پر ضلع میں پہنچے۔ جہاں دو تین تاریخیں پڑتی ہیں۔ کہیں اہل کاروں کی منت سے کہیں کسی کی خاطر خوشامد سے جیب چاکر کہیں پاسپورٹ ملتا ہے۔ یہاں (بندر) پر پہنچکر اس محنت شاقہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے پاسپورٹوں کو کوئی پوچھتا نہیں بلکہ دیکھتا بھی نہیں۔ اور نئے پاسپورٹ بنائے جاتے ہیں جن کے بنانے اور بنوانے میں بے چارے حاجیوں کو اپنے وطن کی تکلیف سے کم تکلیف نہیں پہنچتی۔

ہم حیران ہیں کہ حکومت ایک۔ گورنمنٹ ایک۔ مگر دو عملی کا یہ حال۔ جلسہ وعظ میں نے اور حکیم نور الدین صاحب لائلپوری نے ایسی تکالیف کی شکایت کی تو اہل شہر نے جواب دیا کہ یہ سب کام گورنمنٹ کے کرنے کے ہیں ہمارا اس میں بس نہیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان بے جا تکالیف پر مطلع ہوگی تو ضرور دفع کریگی۔

**جلسہ وعظ** میرے کراچی پہنچنے پر احباب کرام نے چاہا کہ جلسۂ وعظ کیا جائے۔ چنانچہ شورہ سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا۔

## "عظیم الشان اسلامی جلسہ"

باشندگان کراچی کی خوش قسمتی سے شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری سفر حج کے ارادے سے کراچی میں تشریف فرما ہوئے ہیں اور یہ مسلم بات ہے کہ مولانا صاحب ہندوستان بھر میں ان افراد میں سے ہیں جن کو غیر مذاہب کی مناظرہ میں کافی دسترس اور ید طولےٰ حاصل ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے آج ۲۹۔ اپریل شام کو ساڑے سات بجے مولانا کی وعظ کیلئے خالقدینہ ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جائیگا۔ جس میں مولانا موصوف صداقت اسلام پر تقریر فرمائینگے۔ ہمیں امید ہے کہ اہل کراچی بکثرت اس جلسہ میں شریک ہو کر مولانا ممدوح کی وعظ سے بہرہ اندوز ہونگے۔

المشتہر (منشی نصیر الدین کنٹراکٹر

بندر روڈ کراچی)

جلسہ ہوا جسمیں اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیم کا مقابلہ دکھایا۔ وعظ میں جو کچھ بیان ہوا اُسکا خلاصہ یہ ہے۔

"اسلام دنیا میں اسلئے آیا ہے کہ اپنے اتباع کو ذلت کے گڑھے سے نکالکر اعلےٰ معراج پر پہنچائے"۔

اس دعوے کا ثبوت دیا اور دیگر مذاہب پر روشنی ڈالی گئی۔ جس وقت تقریر ہو رہی تھی غالباً اسی وقت ہمارا جہاز (ارمنستان) بمبئی سے بہت بڑی تعداد بنارسی دہلوی جبلپوری وغیرہ اہل حدیث حاجیوں کی لاکر کراچی بندر پر لنگر انداز ہوا۔ ہم نے ہر چند چاہا کہ قبل از وقت احباب سے ملیں مگر قانون جہاز مانع رہا۔ آخر وقت پر پہنچے اور ملاقات اور معانقے ہوئے۔ جس پر بیساختہ منہہ سے نکلا ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

**نوٹ** یہاں کراچی ہی میں مجھے دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی سے اطلاع ملی کہ خلافت اور جمعیۃ العلماء کی طرح کانفرنس اہلحدیث نے بھی اپنے نمائندے مؤتمر مکہ کیلئے چار کر دئے ہیں جنمیں سے تین آپ کو وہاں ملجائینگے۔ (خدا راست لائے) ناظرین سے دعائے خیر کی درخواست ہے۔

**جماعت اہلحدیث کراچی** یہاں اہلحدیث جماعت کے لوگ بہت کم ہیں۔ جو ہیں وہ عموماً باہر کے ہیں۔ میں نے ان کو بلا کر توحید و سنت کی اشاعت اور مسجد بنوانے پر توجہ دلائی۔ چنانچہ سرگروہ اصحاب نے وعدہ فرمایا کہ ہم اس کام میں کوشش کرینگے۔ خدا توفیق بخشے۔

(ابو الوفاء)

## (قادیانی مشن)

# میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح ابن مریم ماننے کیلئے تیار ہوں

## خلیفہ قادیان جلد توجہ کریں

مرزا صاحب قادیانی میں جہاں اور بہت سے کمالات تھے وہاں یہ بھی تھا کہ آپ مسیح ابن مریم بننے کیلئے ہر جائز و ناجائز دلائل سے کام لیتے تھے۔ آپ کا یہ بھی دعوے تھا کہ احادیث میں جس مسیح ابن مریم کی آمد کی خبر ہے وہ میں ہی ہوں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشم

آپ مثیل مسیح بنتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اسی فطری مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا کہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے" (فتح الاسلام صفحہ ۱)

چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بے باپ تھے اور مرزا صاحب کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ اسلئے مرزا صاحب کے دل میں از خود یہ خطرہ گذرا کہ کوئی یہ اعتراض نہ جڑے کہ مسیح علیہ السلام سے مشابہت کیسی جبکہ تمہارے

ahmadimuslim.de

باپ ہیں اور مسیح علیہ السلام بلا پدر تھے ۔ اس کے متعلق مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں

"پس مثالی صورت کے طور پر یہی (مرزا) ابن مریم ہے جو بغیر باپ پیدا ہوا ہے ۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے ؟"

(ازالہ حصہ دوم ص ۲۹۶)

مرزا صاحب "کشتی نوح" میں اپنے کو مسیح علیہ السلام سے اسقدر مطابق کرتے ہیں کہ جسطرح مسیح علیہ السلام کا مقدمہ یہودیوں نے پیلاطوس کی کچہری میں دائر کیا تھا ۔ اُسی طرح مرزا صاحب بھی علماء اسلام کو یہودی کا خطاب دیتے ہوئے پیلاطوس کی کچہری میں حاضر ہوتے ہیں ۔

اب یہ بات معلوم کرنی ہے کہ مرزا صاحب اُنہی کو مسیح کہتے ہیں جسکے دوبارہ آسمان سے اُترنے کیلئے عیسائی اور مسلمان دونوں منتظر ہیں ۔ یا اور کسی کو ۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں

"بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ۔ وہ دو نبی ہیں ۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے ۔ دوسرا مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں ۔" (توضیح المرام ص ۳)

**نوٹ :-** بعض مرزائی لاجواب ہو کر یہ کہدیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح علیہ السلام کو بُرے الفاظ سے نہیں یاد کیا بلکہ یسوع کو برا کہا ہے ۔ اُن کا عذر مرزا صاحب کی اس تحریر سے باطل ہو جاتا ہے ۔

اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب جو کہ مثیل مسیح بنتے ہیں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی کن لفظوں میں تعریف کرتے ہیں (نقلِ کفر کفر نباشد) مرزا صاحب رقمطراز ہیں ۔

"افغانوں سے یہودیوں کی اس بات میں مشابہت ہے کہ یہودیوں کی طرح افغانوں میں معیوب نہیں سمجھا جاتا کہ جس لڑکے اور لڑکی کی نسبت ہو جائے وہ قبل از نکاح آپس میں خلط ملط ہو جائیں یہانتک کہ بعض قبائل میں اکثر نکاح سے پہلے لڑکیاں حاملہ ہو جاتی ہیں ۔ جیسے مریم اپنے منسوب یوسف کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگایا کرتی تھی ۔"[۱] (ایام الصلح ص ۶۵)

(۲) "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا ۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کر لیا ۔[۲] اور بتول ہونے کے عہد کو ناحق توڑا گیا ۔[۳] اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ وہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض ۔"

(کشتی نوح ص ۱۶)

(۳) "آپ کے (مسیح کے) ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا ۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں ۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے ۔ تین نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں ۔ جن کے خون سے آپ کا وجود پذیر ہوا تھا ۔"[۴] (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

(۴) "مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ متعہ کا ذکر کیوں کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت ہے اور اپنے یسوع مسیح کے چال چلن کیوں نہیں دیکھتے ۔ وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالنا جبر نظر ڈالنا درست نہ تھا ۔ کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہمنشیں ہوتا ۔ کاش اگر وہ متعہ[۵] کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا ۔ یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا یا صریح زناکاری تھی ۔" (فتح المسیح ص ۴۳)

مرزا صاحب کی یہ تحریر سلیس اور عام فہم اردو میں ہے ۔ ہم کو اس سے بحث نہیں ہے کہ مرزا صاحب نے مسیح علیہ السلام کی شان میں کسقدر گستاخی کی ہے ۔ جس کو اللہ پاک نے وجیھا فی الدنیا والاخرۃ کا خطاب دیا ہے ۔ اور آپ کی والدہ کی کسقدر تحقیر کی ہے جن کو خدائے تعالےٰ نے صدیقہ کے لقب سے یاد کرتا ہے ہمارا سوال تو صرف یہ ہے کہ جب بقول مرزا صاحب "مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے" (ست بچن ص ۱۶۴) تو پھر یہ ناممکن ہے کہ مرزا صاحب مثیل مسیح بنیں ۔ ابن مریم کہلائیں ۔ مگر اُن میں اور مسیح میں مشابہت تامہ نہ ہو ۔ پس ہم مرزائیوں سے عموماً اور مرزا بشیر الدین محمود صاحب خلیفہ قادیان سے خصوصاً ایمان کا واسطہ دیکر پوچھتے ہیں ۔ اور وہ مرزا صاحب کی مرقومہ بالا تحریر میں سے زیر خط عبارت پڑھکر بتلائیں ۔

(۱) کیا مرزا صاحب کی والدہ ماجدہ بھی نکاح سے پہلے اپنے منسوب کے گھر کا چکر لگایا کرتی تھیں ؟

(۲) کیا مرزا صاحب کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا ؟

(۳) کیا مرزا صاحب کی نانیاں دادیاں زانیہ اور کسبی تھیں ؟

(۴) کیا مرزا صاحب بھی طوائفوں کے ساتھ ہمنشیں ہوتے تھے ؟

(۵) کیا مرزا صاحب کی والدہ قبل از نکاح حاملہ ہوئیں اور ان کا حمل کی حالت میں نکاح ہوا ؟

**مرزائیو !** اگر مرزا صاحب کا یہ کلام صحیح ہے اور مسیح میں یہ سب صفات و عادات ضرور تھیں تو بلا شک و شبہہ مرزا صاحب انہی اوصاف کے بزرگ تھے تو پھر اور کوئی خواہ مرزا صاحب کو مثیل مسیح مانے یا نہ مانے ہم تو مرزا صاحب پر ایمان لانے کیلئے تیار ہیں ۔ اگر مسیح علیہ السلام میں یہ باتیں نہ تھیں اور اُن کی والدہ صدیقہ اس تہمت سے بَری تھیں بلکہ مرزا صاحب نے یہودیوں کیطرح جھوٹ بکا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھکر بقول مرزا صاحب ہم کہیں گے کہ جھوٹا آدمی مشرک ہے اور مشرک جہنمی :-

(حکیم مولوی ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا اللہ آباد)

---

[۱] [۲] [۳] [۴] معاذ اللہ ۔ میر سیالکوٹی ۔

[۵] متعہ کا ایسا ذکر قادیان میں رواج متعہ کا پتہ تو نہیں دیتا ؟ (میر سیالکوٹی)

بہشتی مرزا ۔ معارف و نکات مرزائیہ اور ... قیمت ۵ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

# مقدمہ نبوت مرزا

## باپ مدعی۔ بیٹا گواہ

# بیانات

نمبر۲

ناظرین اہلحدیث تک مقدمہ نبوت مرزا کی پہلی قسط "اہلحدیث" مجریہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء کے ذریعہ پہنچ چکی ہے آج دوسری قسط درج ہے۔ بوجہ اشغال کثیرہ یہ مقدمہ معرض التوا میں پڑگیا تھا امید کہ قارئین کرام معاف فرمائینگے۔

**دعوے** (۵) "لیکن خدائے تعالےٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کیلئے اور ایسی ہتک اور کسرشان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کیلئے ہرگز روا نہیں رکھیگا کہ ایک رسول کو بھیجکر جس کے آنے سے جبرئیل کا آنا ضروری امر ہے۔ اسلام کا تختہ ہی الٹ دے۔ حالانکہ وہ وعدہ کرچکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجیگا"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴)

(۶) "ایسا ہی آپ نے لا نبی بعدی کہکر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعًا دروازہ بند کردیا"۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۵۲)

(۷) "آنحضرت صلعم نے بار بار فرمایا تھا کہ میرے بعد نبی نہیں آئیگا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اسکی صحت میں کلام نہ تھا۔ اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ آیت کریمہ وَلٰکِنْ الرَّسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم صلعم پر نبوت ختم ہوچکی"۔ (حاشیہ کتاب البریہ صفحہ ۱۸۴)

**شہادت** (۵) "ایک نبی تو کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی اور ہونگے"۔ (انوار خلافت صفحہ ۶۳)

(۶) "اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھدیجائے اور مجھ سے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا تو میں اُسے کہونگا کہ **توجھوٹا ہے کذاب ہے**"۔ (حوالہ مذکور)

(۷) "آنحضرت صلعم کے بعد بعثت انبیا کو بالکل مسدود قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا۔ اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس انعام کو بند کردیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلعم رحمۃ للعلمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اگر اس عقیدے کو تسلیم کیا جاوے تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ نعوذ باللہ ایک عذاب کے طور پر آئے تھے۔ اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ **لعنتی اور مردود ہے**"۔

(حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۸۶/۱۸۷)

**گواہ سے خطاب** جناب خلیفہ صاحب! آپ شاہد ہیں یا مدعی؟ آپ کو یہ حق ہرگز حاصل نہیں کہ مدعی کے خلاف دعوے فرمائیں۔ لہذا آپ پر جھوٹی گواہی کا الزام عائد ہے۔ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کو سولی دینے سے پہلے پطرس نے تین مرتبہ پہچاننے سے انکار کیا تھا۔ آپ حضرت مثیل مسیح کو جھوٹا کذاب لعنتی مردود وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ لہذا اس پیرایہ میں واقعی مماثلت قائم ہوگئی۔

**فیصلہ** جناب مرزا صاحب! افسوس کہ آپ کے شاہدین آپ کے خلاف شہادت پیش کرکے آپ کی عصمت کو ٹھیس لگاتے ہیں۔ پس آپ پر لازم ہے کہ یا تو دوسرے صفائی کے گواہ پیش فرمائیں۔ یا مجبوری ظاہر فرمائیں کہ مقدمہ آپ کا خارج کردیا جائے آئندہ پیشی پر مزید غور کرنے کے بعد فیصلہ سنایا جائیگا

ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب ہم باپ مدعی اور بیٹے گواہ کے متضاد بیانات سنتے ہیں جبکہ ان حضرات کا گھر خود دعوے سے خالی ہے پھر یہ کس منہ سے بہائیوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ بہاء اللہ کا دعوے مسیحیت دکھلاؤ۔ انہوں نے دعوے الوہیت کیا ہے نہ کہ دعوے مسیحیت۔ اگر دعوے ہی سے انسان کچھ ثابت ہوسکتا ہے تو ہر شخص مسیح بن سکتا ہے۔ مگر حیف مرزائیوں کا گھر تو اس سے بھی خالی ہے۔ "مدعی سست گواہ چست" کے مصداق ہیں۔ اس صورت میں بہائی اور مرزائی حقیقی بھائی ہیں۔ (ظہیر احمد عفی عنہ جہلانگ اپر برہما)

# میرا سنہری اعلان

جگر کس کس کو دوں دلیں ترے ہاتھوں سے اے ظالم
چھری کو بانک کو تلوار کو خنجر کو پیکاں کو ابتک

ناظرین کرام! شہر میرٹھ کے ایک مولوی عالم صاحب نے حال میں ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمیں شاطر مصنف نے پہلو بدل بدلکر جان توڑ کوشش صرف اس بات پر خرچ کردی ہے کہ کسی طرح میں عوام الناس کو دام فریب میں لانے میں کامیاب ہوجاؤں۔ اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکا بہکا کر اہل حدیث کے خلاف بھڑکاؤں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اس رسالہ میں جھوٹ اور افترا کے پل باندھے ہیں۔ لیکن جناب کو اس امر کا خیال بالکل نہیں رہا کہ اس رسالہ کو کوئی حقیقت شناس دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی کرکے دیکھنے والا بھی ملاحظہ کریگا۔ گو اس رسالہ میں بڑی بڑی ڈینگیں ماریں اور منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کئے ہیں۔ مگر میں مختصرًا مولوی صاحب کی ایک گپ جو کہ میرے نزدیک چنڈوخانہ کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان حنفیوں کی صداقت پرکھنے کیلئے اپنا اعلان شائع کرتا ہوں۔ گو اس گپ کی صداقت کے ابطال پر مجھے چندوجوہ سے اعتراض ہے حضرات! وہ عظیم الشان گپ یہ ہے

"جناب مولانا نذیر حسین صاحب (محدث دہلوی) جب حج کو گئے اور وہاں اُن کے عقائد کا پتہ چلا تو انہوں نے اور اُن کے ساتھ مولوی حاجی محمد سلیمان (صاحب) جونا گڈھی نے بھی عدم تقلید سے رجوع کیا بلکہ اس عقیدہ پر ہزار دفعہ لعنت بھیجی"۔ (صاعقہ صفحہ ۲۴)

لازم ہے کہ ہر مدعی اپنے دعوے کو دلائل سے ثابت کرے پس صاحب صاعقہ پر واجب ہے کہ وہ اپنے اس بیان کو ثابت کریں۔ ورنہ اس افترا و دروغ سے اپنی توبہ شائع کریں۔ اور ثبوت دعوے پیش کرنے سے پیشتر رسالہ "اشاعۃ السنہ" مصنفہ مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس میں اسکا ابطال و تردید پوری طرح درج ہے مطالعہ کرلیں۔

(محمد بن ابراہیم گورا مدرسہ میاں صاحب مرحوم پھاٹک حبش خان دہلی)

شہادات مرزا - احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزا سے مرزا قادیانی کی تردید قیمت ۴/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

# "رواداری"

جب سے کانگریس اور خلافت ایجیٹیشن ہوئی "رواداری" کا لفظ اکثر سننے میں آیا۔ اور آجکل عاکر نجدیہ کے معاملات میں اس کا استعمال بہت ہی کثرت سے ہو رہا ہے۔ مگر ہم آجتک اس لفظ کا مفہوم سمجھنے سے عاری ہیں۔

اسلام نے دنیا کے سامنے ایک قانون سوسائٹی پیش کیا۔ جن لوگوں نے اسکو اپنا دستور العمل بنایا مسلمان کہلائے یعنی فرمانبردار۔ جنہوں نے نہ مانا وہ کافر یعنی نافرمان کہلائے۔ ایسے لوگوں کیلئے اسلام نے ہم کو حکم دیا کہ ان کو اپنی سوسائٹی میں شامل کرنے کی بالتی ھی احسن کوشش کرو۔ اگر وہ نہ مانیں تو جبر واکراہ سے کام نہ لو۔ اور لکم دینکم ولی دین پر عمل کرو۔ ان کے معاملات میں کسی قسم کا دخل یا تعارض نہ کرو بجز اسکے کہ ان کو نرمی اور ملائمت کے ساتھ سمجھاتے رہو۔ اسلام میں اسی کو رواداری کہتے اور کہہ سکتے ہیں۔

آجکل رواداری کا مفہوم کچھ یہ سمجھ میں آرہا ہے کہ کسی کی خاطر یا اسکی دل شکنی کے خیال سے اپنے اعتقاد یا اعمال کو چھوڑ دیا جائے اور جس چیز کو خود نیک نیتی سے حق اور صحیح سمجھیں اسکو دوسرے کے خیال سے ترک کر دیں۔

ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد اور مشکوٰۃ میں عمرو بن عوف مزنی رض کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت درج ہے کہ آپ صلعم نے فرمایا کہ

الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما۔ والمسلمون علی شروطھم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما۔

مطلب صاف ہے کہ مسلمان صرف ایسی صلح کر سکتے ہیں اور ایسی شرط پر قائم رہ سکتے ہیں جس میں آجکل کی سی رواداری نہ ہو۔ یعنی کوئی صلح یا شرط جسکے ذریعہ سے حلال حرام یا حرام حلال ہو سکے مسلمانوں کیلئے جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ کوئی صلح یا کوئی شرط جس سے کوئی عقیدہ تلقین کردہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی حکم خدا و رسول اللہ صلعم دبتا یا نظرانداز یا پس پشت پڑتا ہو جائز نہیں ہے۔ ورنہ "من خرج من الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام عن عنقه" کی وعید کا خوف ہے۔ جماعت کیا ہے؟ لوگوں کا قوانین وقواعد اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر کے بصورت نظام کام کرنا۔ خروج قید شبر سے مراد ہے کسی قانون یا قواعد کی خلاف ورزی کر کے اپنے لئے اسکی جگہ کوئی نیا ڈھال لینا۔ جس طرح کانگریس میں عدم تعاون کی دفعہ میں اختلاف ہو کر سوراج پارٹی قائم ہو گئی۔ لہذا کانگریس اور سوراج پارٹی جداگانہ دو تشکیلیں ہیں اگرچہ ظاہرا ایک ہی معلوم ہوتی ہیں اور سوراج پارٹی کانگریس کا ایک فرقہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر کانگریس بھی اپنے نظام اور قواعد پر پوری کوشش سے کام کرتی تو دونوں میں تصادم ہونا ناگزیر تھا۔ وہ مکمل عدم تعاون پر زور دیتی اور اسکا پروپیگنڈا کرتی۔ اور سوراج پارٹی کونسل وغیرہ میں نشست کیلئے کوشش کرتی۔ نتیجہ باہمی تصادم تھا۔ لہذا کانگریس نے (بمفہوم حال) رواداری برتی تو اسکو خاموش ہونا پڑا۔ اگر واقعی صحیح ہے کہ کسی کی غلطی پر اسکو متنبہ نہ کیا جائے اور اسکو صحیح مان لیا جائے یا اسکی غلطی کے آگے اپنے صحیح طریق اور حق کو چھوڑ دیا جائے تو رواداری کا مفہوم حال بھی صحیح ہو سکتا ہے۔ اور اگر حق یہ ہے کہ انسان کو وہی کام کرنا چاہئے جسکو وہ نیک نیتی اور خلوص سے صحیح سمجھتا ہے تو کیا شک ہے کہ رواداری اسی کا نام ہے جسکو اسلام نے قائم کیا۔

اب یہاں ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ اسلام نے بین المسلمین مذہب میں رواداری رکھی ہے یا نہیں۔ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ اسلام نے ہر مسلمان کو قوانین وضوابط اسلامی میں مسئول عنہ اور ذمہ دار قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ان حدود پر عملدرآمد ہوگا جو اسلام نے قائم کئے۔ جیسا کہ یہودیوں کے معاملہ میں زمانہ رسالت میں زنا کے قصہ میں توریت سے فیصلہ دیا گیا۔ اگر توریت میں رجم نہ ہوتا تو رجم نہ کیا جاتا۔ حالانکہ اسلام میں رجم کا حکم ہے جسکے محکوم وہی ہیں جو اسلام کو قبول کریں۔ جیسا کہ انصار میں ایک مالدار اور عزت دار عورت کی چوری پر سفارش کرنے پر ارشاد ہوا کہ

"اگلی قومیں اسی وجہ سے برباد ہوئیں ...... اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) چوری کرے تو قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا۔" (اوکما قال)

اس سے ثابت ہوا کہ دین کے معاملہ میں مسلمان سے رواداری نہیں ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ فارق جماعت کو قتل کر دیا جائے۔ قوانین وضوابط اسلامی میں مدعی اسلام کے ساتھ رواداری برتنا فرقہ بندی کی حوصلہ افزائی اور جڑ مضبوط اور قائم کرنا ہے۔

اسی رواداری کا نتیجہ ہے کہ ایک خدا کے ماننے والے، ایک رسول کے امتی، ایک کعبہ کی طرف منہ کرنے والے، ایک قرآن کو دستور العمل بنانے والے، خانہ کعبہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً میں بھی فارق جماعت ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جن کا مظاہرہ خصوصاً نماز مغرب کے وقت نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مصلے ابراہیمی جہاں مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کا حکم تھا بند فرما دیا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قبول کا معاملہ ہی لو اور دیکھو کہ ائمہ اربعہ میں سے کون ہے جو ان کے جواز کا قائل ہو۔ حدیث میں ممانعت فقہ ائمہ میں ممانعت اور اس کو سب ہی تو مانتے ہیں اور پھر زور یہ ہے کہ رواداری برتو۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ "تخشون الناس کخشیة الله او اشد خشیة" یعنی لوگوں کے غلط خیال واعتقاد کا تو خیال اور لحاظ کرو مگر احکام خدا و رسول اللہ صلعم کو پس پشت ڈالدو۔ کیا یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ عز وجل نے ہم کو یہ واقعہ بیان کر کے متنبہ کر دیا کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے جو یہود پر لعنت کا طوق ڈالا گیا ہے اسکی وجہ یہ بھی ہے

سنہ حوالہ ندارد ۲ (میر سیالکوٹی)

کہ جب کسی منکر خلاف شرع کام کو ہوتا ہوا دیکھتے تھے تو منع نہ کرتے تھے"۔

آجکل کے معنے میں یوں کہئے کہ رواداری برتتے تھے۔ ادھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "تم میں جو کوئی منکر خلاف شرع امر کو دیکھے تو اسکو لازم ہے کہ ہاتھ سے روکدے۔ اگر اتنی ایمانی قوت نہیں ہے تو زبان سے سمجھا دے۔ اگر اتنی بھی نہیں ہو تو دل میں بُرا سمجھے اور یہ کیفیت ایمان کی ادنےٰ درجہ کی کمزوری کی ہے۔ اگر اتنا بھی نہ کرے تو ایمان ہی ختم ہے"۔

معلوم ہوا کہ جو قوی الایمان ہیں وہ ہاتھ سے روک دیتے ہیں۔ جو اوسط درجہ کا ایمان رکھتے ہیں وہ زبان سے عین موقعہ پر سمجھاتے ہیں۔ جو اقل درجہ کے ایمان دار ہیں وہ ایسے مقام و مجالس وغیرہ سے فوراً اٹھکر چلے جاتے ہیں۔ جہاں خلاف شرع امور کا ارتکاب ہو رہا ہو اور جو ان ہرسہ کیفیات سے خالی ہیں وہ ایمان سے بھی خالی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا کی زندگی دولت وجاہت اور ممبری کونسل وغیرہ کو نصب العین قرار دے لیا ہو وہ اپنے مطلب برآری کیلئے ہر قسم کی رواداری برتنے کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔ انکی نظر تعداد جماعت پر ہوتی ہے صفات و اخلاق جماعت کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ ہاں اگر آج مسلمانوں کے کام کی محرک اور سایق اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی تو یہ کیفیت نہ ہوتی کسطرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت ہو اور اس کے بندوں سے محبت نہ ہو۔ بندے غلط راستہ پر جا رہے ہوں مصائب میں پڑنے والے ہوں اور ان کو اس خیال سے نہ روکا جائے نہ متنبہ کیا جائے کہ وہ بُرا مانینگے اور اُن کے ساتھ رواداری برتی جائے۔

جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں مع دس ہزار قدوسیوں کے داخل ہوئے تو آپ نے خانہ خدا کو بتوں کی آلائش سے فوراً پاک فرما دیا اور رواداری بمفہوم حال نہ برتی۔ طائف کے وفد کے ساتھ بھی رواداری نہ برتی گئی۔ عجیب تماشہ ہے کہ شرع کے مقابلہ میں رواداری کی تلقین کیجاتی ہے اور ایسے لوگ بیدار مغز اور رہنمایانِ قوم میں شمار ہوتے ہیں۔

بات اصل یہ ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ قوی عزیز حکیم کے جنود کا پتہ نہیں۔ جن کو اس بے ہمتا کی قوتوں میں شبہہ ہے اور جو توپ' بندوق' جہازات ہوائی بحری مشین گن وغیرہ سے مرعوب ہیں اور لرزتے ہیں وہی اس قسم کی رواداری کے متلاشی ہیں کیونکہ وہ خود کمزور ہیں لہذا قوم کو قوی اور باہمت نہیں بنا سکتے ان کی جتنی تبلیغیں ہیں سب قوم کو دن بدن کمزور کرتی چلی جاتی ہیں۔ ہمارا یقین اور اعتقاد ہے کہ اگر امیر نجد والحجاز ایمان میں کامل ہے تو وہ اعلےٰ ہو کر رہیگا۔ ولو کرہ الکارھون والکافرون والمشرکون۔ خواہ تمام دنیا اس کے مقابلہ پر کھڑی ہو جائے اور اگر اس نے شرع اسلام کے مقابلہ میں اور خصوصاً ایسے مقدس مقامات میں رواداری برتی تو کیا شک ہے کہ اس کا ایمان بھی ہماری طرح کمزور اور ضعیف ہے۔ تو ایسی حالت میں ہم کو اور کچھ نہیں تو اسکے اعلےٰ ہونے میں شبہہ ضرور ہے۔

ہم اسکے مخالف نہیں کہ کسی قوم سے صلح ان شرائط پر کیجائے جن سے احکام شرع اور خدمت اسلامی میں کوئی مزاحمت یا رخنہ نہ پڑے اور جنگ کا خدشہ باقی نہ رہے۔ تاکہ تبلیغ اور اشاعت اسلام کیلئے باطمینان وقت اور موقع دستیاب ہو سکے جیسا کہ صلحنامہ حدیبیہ نے ہمارے لئے نمونہ قرار دیا ہے۔ لیکن اگر مقصد صلح تبلیغ و اشاعت نہ ہو تو ہرگز اور کسی حال میں اتنی رواداری بھی جائز نہ ہوگی کیونکہ پھر تو سراسر مسلمانوں اور اسلام کا نقصان متصور ہے کہ کافر مسلمانوں پر اور کفر اسلام پر غلبہ پا جائیگا۔

اور یہ جائز نہیں۔ ایک مسلمان جو احکام خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عقیدہ یا عمل رکھے اور اسکو عین اسلام سمجھے اور سکون کے ساتھ منتظر تحقیق اس پر تبادلہ خیالات کیلئے آمادہ نہ ہو اور قرآن و حدیث پر بفحوائے کلام اللہ "فردوہ الی اللہ والرسول" کے مطابق عمل نہ کرے تو کیا شک ہے کہ وہ خارق جماعت ہے۔

کیا اسکے ساتھ رواداری برتکر اسکو اس عقیدہ اور عمل میں پکا اور راسخ کر دیا جائے۔ اور اس طرح اوروں کو بھی موقعہ دیا جائے کہ وہ بھی جماعت کے ٹکڑے اُڑاتی رہیں۔ آج جو مسلمانوں کا انتشار ہے اسکی وجہ بیجا رواداری ہے جسکی بنیاد کمزوری پر ہے۔ اور کمزوری سے انتشار اور ضعف کے سوا کیا پیدا ہوگا۔

ہماری کمزوری کی حالت یہ ہے کہ ہم اہل ہنود کی خاطر گائے کی قربانی روکنے پر بہت کچھ شور و شغب کر چکے ہیں اور اب بھی اس رواداری کی کوشش میں ہیں۔ لیکن اہل ہنود کی یہ کیفیت ہے کہ وہ کسی مسجد کے نیچے عین نماز کے وقت برات کا باجا بھی بند کرنے کیلئے نہ تیار ہیں نہ کبھی بند کیا ہے۔ حالانکہ یہ باجا نہ ان کے دھرم کا حکم ہے نہ کوئی جزو دھرم ہے۔ ایسی حالت میں اگر وہ نماز کے خیال سے اسکو بند کر دیتے تو رواداری کہی جا سکتی تھی۔ "فلا تھنوا و تدعوا الی السلم" پر ہمارا عمل نہیں ہے اور ان کا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "جب تک تم کتاب و سنت پر عامل رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے"۔ یہ اسی ترک عمل کی پاداش ہے کہ ہم کو حق و باطل کی تمیز بھی نہ رہی۔ اور دنیا کی محبت کا زنگ ہمارے قلوب پر اتنا گہرا چھا گیا کہ کتاب و سنت کے سمجھنے کے قابل بھی نہ رہے۔ اور دین و دنیا کو علیحدہ علیحدہ دو چیزیں سمجھ بیٹھے۔ لیکن ذرہ سا بھی تامل و تدبر کریں تو معلوم ہو جائے کہ اسلام ایک قانون ہے جو دنیا میں امن، عزت اور صحت سے زندگی بسر کرنے کیلئے اللہ رب العالمین نے نازل فرمایا۔ لوگ سیاست سیاست کا راگ گاتے ہیں اور اسلام سے بہتر سیاست دوسری جگہ مل نہیں سکتی۔ لیکن سیاست اسلامی کیطرف توجہ بھی ہو۔ سطح آب پر تیرنے والے موتی نہیں پایا کرتے یہاں تو آیات متشابہات کے حل میں اور دیگر مذاہب کے رد میں علم کے دریا بہا دئے جاتے ہیں۔ خوب کہا حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم نے کہ ؎

خدا تک ہے رسائی سخت دشوار
سب اپنے وہم میں الجھے ہوئے ہیں

ہم برادران اہلحدیث سے عرض کرینگے کہ یہ آپ کی اس رواداری ہی کا نتیجہ ہے کہ سب کام بند ہو گئے آپ کے ساتھ کوئی رواداری برتے یا نہ برتے مگر آپ کو یہی زیبا ہے کہ آپ کتاب و سنت کو سینہ سے لگائے خاموش بیٹھے رہئے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک مصلحت وقت نہیں ہے کہ اس کی علی الاعلان تبلیغ

ahmadimuslim.de

کھلا پوری قوت سے تبلیغ و اشاعت کیجائے یا جماعت کی فلاح و بہبود کی یا اسکو حقیقی معنی میں جماعت بنانے کی کوشش کیجائے۔ کیونکہ اس سے فرقہ ہائے اسلامی سے نزاع واقع ہوگی۔ اور اسلام کو نقصان پہنچیگا کہ اسلام انہی فرقوں کا نام ہے۔ اگر یہ نہ رہے تو گویا اسلام نہ رہا۔ لطف کلام جاتا رہا۔

میں نے سنا کہ ایک مولوی صاحب فرماتے تھے کہ کفر کو مٹانے کی کوشش نہ کرو۔ اسی کے مقابل کا نام تو اسلام ہے اگر کفر نہ رہا تو پھر اسلام کہاں "لہذا اگر فرقے نہ رہے تو پھر اہلحدیث کہاں۔ پس رواداری برتے جاؤ اور خاموش رہو سہ

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

رواداری ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اپنے معاملات میں درگذر کرنا قصوروں کو معاف کردینا تاکہ قطع رحمی یا جماعت میں خرابی نہ پڑنے پائے۔ یا غیر اقوام میں ہمارے افعال و اقوال اور معاملات ناشائستہ سے تبلیغ و اشاعت اسلام میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ مگر جس کیلئے ہم کو مسلمان کا لقب دیا گیا اسی سے پہلو تہی کرنا اور اسکو رواداری کہنا یہ ہمارا ہی نکموں کا کام ہے۔ والسلام۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ۔ دہلی)

# ہومیو پیتھک و ایلو پیتھک علاج
## کرنا کرانا شرعاً جائز نہیں ہے
### (تعاقب)

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ میں مولانا مدیر اخبار مدظلہ نے سوال ۹۵ کے جواب میں لکھا ہے کہ

"یہ دونوں علاج جائز ہیں اور شراب جو دواؤں میں پڑتی ہے وہ نشہ آور نہیں ہوتی۔"

میں کہتا ہوں مولانا کا یہ لکھنا دو وجہوں سے ہرگز صحیح نہیں ہے۔

**پہلی وجہ** یہ ہے کہ شراب نجس ہے اور جب کسی پاک چیز میں نجاست مخلوط کیجائیگی تو وہ پاک بھی نجس اور ناپاک ہو جائیگی۔ اور شراب کا نجس ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے شراب کو رجس فرمایا ہے۔ اور رجس کے معنے نجس اور ناپاک کے ہیں جیسا کہ آیہ او لحم خنزیر فانہ رجس "میں رجس کے معنے نجس اور ناپاک کے ہیں۔

**دوسری وجہ** یہ ہے کہ شراب ام الخبائث ہے اور جس دوا یا غذا میں خبیث چیز پڑتی ہے اس کو بھی خبیث کردیتی ہے۔ اور ہر خبیث کا کھانا قطعاً حرام ہے۔ پس جس چیز میں شراب مخلوط کیگئی ہو اس کا استعمال بلاشبہ ناجائز و حرام ہے۔ حافظ ابن حجرؒ تلخیص میں لکھتے ہیں

فالخمر ام الخبائث یشیر الی حدیث عثمانؓ رواہ النسائی موقوفا ورواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم المسکر مرفوعا

اور درایہ میں لکھتے ہیں۔

عن عثمانؓ قال اجتنبوا الخمر فانہا ام الخبائث هی والایمان ابداً ابداً الا یشک الخ

نیز قرآن مجید میں ہے۔ "ویحرم علیہم الخبائث"

ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ

اور اگر کوئی کہے کہ شراب وغیرہ ہر مسکر چیز کا حرام اسی صورت میں مسلم ہے کہ وہ مفرد ہو یعنی کسی چیز میں مخلوط نہ کیگئی ہو۔ لیکن جبکہ مخلوط بالغیر ہو اور خلط کرنے کرنے کی وجہ سے اسمیں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی نہ رہی تو اس صورت میں اسکی حرمت مسلم نہیں بلکہ وہ پاک وحلال ہے۔ **تو جواب** اس کا یہ ہے کہ جب شراب وغیرہ ہر مسکر حرام ہے اور اسکا ہر مقدار حرام ہے[لہ] قلیل ہو خواہ کثیر تو وہ ہر حالت میں حرام ہوگی۔ مفرد یا مخلوط بالغیر اور خلط کرنے کی وجہ سے اس میں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی رہے یا نہ رہے۔ علامہ قاضی شوکانیؒ لکھتے ہیں۔

ان ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام سواء کان مفرداً و مختلطاً بغیرہ وسواء کان یقوی علی الاسکار بعد الخلط ولا یقوی۔ انتہیٰ

"یعنی جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لاوے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے مفرد ہو یا مخلوط بالغیر اور خلط کرنے کی وجہ کے بعد اسمیں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی رہے یا نہ رہے۔"

اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں لکھتے ہیں۔

ان الخمر الوصب فیها ماء حتی غلب الماء علیہا ان ذالک حرام۔

"یعنی شراب میں اسقدر پانی ملایا جائے کہ پانی شراب پر غالب ہو تو وہ بھی حرام ہے۔"

باقی رہا مولانا کا یہ فرمانا" اور شراب جو دواؤں میں پڑتی ہے وہ نشہ آور نہیں ہوتی"۔ محض بے ثبوت دعوے ہے۔ اور یہ آپ کا لکھنا ناواقفیت کی دلیل ہے[۵۲] اسکی کافی وشافی تحقیق ہوچکی ہے کہ انگریزی ہومیو پیتھک و ایلو پیتھک میں مگر شراب پڑتی ہے چنانچہ انگریزی دواؤں کی ماہیت و حقیقت کے متعلق ضروری ڈاکٹری کتابوں سے التقاط کرکے بہت بسط و تفصیل کے ساتھ نمبروار لکھتا ہوں۔[۵۳] بغور ملاحظہ ہو

(۱) اس زمانہ میں کئی طرح کی انگریزی علاج جاری ہیں لیکن عام طور پر بکثرت شائع ہیں وہ دو ہیں۔ **ہومیو پیتھک** اور **ایلو پیتھک** (۲) معدودے چند کے سوا ہومیو پیتھک کی کل دوائیں بغرض ڈائی لوشن (پتلا کرنا) اسپرٹ یا الکحل ملاتے ہیں۔ یعنی ہومیو پیتھک کی دواؤں کا مدار اسپرٹ یا الکحل ہے اور ایلو پیتھک دواؤں کا مدار اگرچہ الکحل یا اسپرٹ کی آمیزش سے پاک ہوں (۳) اسپرٹ اور الکحل یہ دونوں منشی اور بہت تیز شراب ہیں۔ اسواسطے کہ جتنی شرابیں ہیں سب تخمیر سے حاصل ہوتی ہیں اور

لہ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام اخرجہ الترمذی وغیرہ ۱۲ منہ

۵۲ صغرے پر بے ضرورت زور لگا دیا۔ کبریٰ میں کلام نہیں (مدیر سیالکوٹی)

۵۳ مضمون نگار نے اپنے معلومات کے مأخذ کا حوالہ نہیں دیا اور صرف اتنا لکھ دینا کہ یہ ضروری ڈاکٹری کتابوں کا التقاط ہے کسی دوسرے کیلئے تسلی بخش نہیں ہے۔ (مدیر سیالکوٹی)

رحمۃ للعالمین۔ حضور کی سوانح عمری از قاضی محمد سلیمان منصورپوری قیمت جلد اول ۱۲ دوم عہ / منیجر

ahmadimuslim.de

تخمیر کے بعد جب شراب بنتی ہے تو اسمیں پانی بھی ملا ہوا ہوتا ہے ۔ اسوجہ سے یہ شراب بہت ہلکی ہوتی ہے اور اس کو شراب خام کہتے ہیں ۔ پھر اسکو کھینچتے ہیں جس سے پانی کی زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے اور تیز شراب حاصل ہوتی ہے ۔ اس تیز شراب کو انگریزی میں "رکٹی فائڈ اسپرٹ"* یعنی شراب مقطر کہتے ہیں ۔ اور اصطلاح ڈاکٹری میں مطلق اسپرٹ سے یہی رکٹی فائڈ اسپرٹ مراد ہوتی ہے اور اسی رکٹی فائڈ اسپرٹ کو الکحل بھی کہتے ہیں ۔ لیکن خالص شراب نہیں ہے ۔ کیونکہ کشید ہونے سے اسمیں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے ۔ یعنی اسمیں فی صدی ۱۶ حصہ پانی ہوتا ہے پھر اسی رکٹی فائڈ اسپرٹ میں کئی چیزیں اور ملا کر کھینچنے سے پانی کی قریب قریب کل مقدار خارج ہوجاتی ہے ۔ اور خالص تیز شراب حاصل ہوتی ہے اسمیں پانی گویا نہیں ہوتا ہے ۔ فی صدی ایک حصہ یا نہایت دو حصہ پانی ہوتا ہے اور صرف وہ چیز جو مایقوم بہ المسکر ہے باقی رہجاتی ہے ۔ اسی خالص اور تیز شراب کو "اتھی لک الکحل" کہتے ہیں ۔ اور یہی خالص الکحل ہے (۴) اسپرٹ کی کئی قسمیں ہیں از انجملہ ایک "اتھی لک الکحل" ہے جسکی حقیقت ابھی معلوم ہوچکی ہے ۔ اور ایک "پروف اسپرٹ" ہے یہ ہلکی شراب ہوتی ہے ۔ پانچ پائینٹ شراب مقطر میں تین پائینٹ آب مطلق ملانے سے "پروف اسپرٹ" ہوجاتی ہے ۔ اور ایک "اسپرٹ آف فرنچ وائن" ہے جسکو برانڈی بھی کہتے ہیں ملک فرانس کی شراب سے کھینچکر بناتے ہیں ۔ اسمیں فی صدی ترپن حصہ الکحل ہوتا ہے ۔ اور ایک "شیری" ہے یہ ملک ہسپانیہ کی شراب ہے ۔ اسمیں فی صدی سترہ حصہ الکحل ہوتا ہے یہ دواؤں کے وائن بنانے کے کام آتی ہے ۔ یعنی بعض دواؤں کو اسمیں حل کرکے کام میں لاتے ہیں ۔ اسپرٹ کی یہ سب قسمیں سریع الاثر محرک و منشی ہیں ۔ (۵) بعض انگریزی دوائیں فی نفسہ حرام ہوتی ہیں[1] ۔ مثلاً "پیپسین" ایک سفوف ہے جو ضعف معدہ میں عموماً استعمال کرایا جاتا ہے اسمیں بھیڑ یا گائے یا سور کے بچہ کے معدہ کی بلغمی جھلی سے بناتی ہیں لیکن جو پیپسین سور کے بچہ کے معدہ سے بنائی جاتی ہے وہ عمدہ سمجھی جاتی ہے (۶) ہر قسم کے سمیات بھی علی العموم ڈاکٹری میں مستعمل ہیں ۔ دمن ادعی خلافہ فعلیہ البیان واللہ اعلم بالصواب ۔

(حکیم) عبد السمیع منیجر دواخانہ حکیم محمد شفیع صاحب عفا اللہ عنہما مبارکپور ضلع اعظم گڈھ )

* انگریزی اسپرٹ شراب کو نہیں بلکہ روح کو کہتے ہیں (میر سیالکوٹی)

[1] اسیطرح بعض یونانی دوائیں بھی فی نفسہ حرام ہیں تو کیا کل یونانی علاج حرام ہوجائیگا ؟ (میر سیالکوٹی)

# رشحۂ جذبات و آئینۂ اتفاق

(از مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیالوری عظیم آبادی مدرس مدرسۂ شمس الفیوض بیالور)

کیا بتائیں کیا کہیں اب جاں نثارِ اتفاق
ہوگئے رخصت جہاں سے یارِ غارِ اتفاق

وہ نظر آتے نہیں ہیں یارِ غارِ اتفاق
جن پہ تھا مخلوق کا دار و مدارِ اتفاق

کیا ہوئیں وہ شوخیاں اے گلعذارِ اتفاق
کیا ہوئی وہ تازگیِ برگ و بارِ اتفاق

ہیں کہاں عبد الوہابؒ ہیں کہاں عبد العزیزؒ
اور شمسؒ و عینِ حقؒ جاں نثارِ اتفاق

آہ ہردم کے لئے ہم سے جدا یہ ہوگئے
دے خدا رضواں انہیں تھے جاں سپارِ اتفاق

برقؔ لکھ اک اور مضموں دوسرا اس شان کا
جس کو سنکر شاد ہو ہر جاں نثارِ اتفاق

پھر اٹھا ابرسیہ آئی بہارِ اتفاق
بن گیا رشکِ چمن ہر کوہسارِ اتفاق

لہلہا اٹھا چمن میں سبزہ زارِ اتفاق
سرخرو ہے ہر طرف ہر گلعذارِ اتفاق

جھولیاں بھرجائینگی اپنی گل مقصود سے
گل کھلائیگی ہوائے خوشگوارِ اتفاق

راست گوئی کی نسیمِ جاں فزا چلنے لگی
صلح جوئی پر ہوا دار و مدارِ اتفاق

غنچہ و گل کھلتے ہی کیا مہک اٹھا چمن
کیا ہی خوش منظر ہے اک اک لالہ زارِ اتفاق

خوبیاں رکھی ہیں کچھ ایسی خدائے پاک نے
دیکھتا ہوں جسکو وہ ہے جاں نثارِ اتفاق

کوئی اسکا مدح گو ہے کوئی اسکا مدح خواں
خوب ہی بکھرا ہے رنگ روزگارِ اتفاق

آگئے اس بزم میں اہلِ ہنر اربابِ فن
کھینچ لایا ان کو ذکرِ خوشگوارِ اتفاق

اتحادوں میں مگر ہے معتبر وہ اتحاد
ہے جو مرکز اور جو دار و مدارِ اتفاق

یعنی حبل اللہ کو مضبوط پکڑیں آپ ۔ ہم
کرلیں اس پر اتفاق اے خواستگارِ اتفاق

کوئی جانچے کوئی پرکھے کوئی سمجھے تو اسے
روزگاروں میں ہے کیا روزگارِ اتفاق

اتفاقِ باہمی پر ہے راحت کا وجود
جو سوا اسکے ہے وہ ہے ناگوارِ اتفاق

اتحادِ باہمی سے مٹ گیا دل کا غبار
کہہ رہا ہے صاف یہ آئینہ دارِ اتفاق

سیر کے قابل نکیوں ہو یکدلی کا ہر شجر
دید کے قابل نکیوں ہو برگ و بارِ اتفاق

اللہ یہ ہجوم قدردانِ علم و فن
اللہ شان بزمِ شاندارِ اتفاق

حاسدانِ دہر تک حیران و ساکت ہوگئے
کسقدر دلچسپ ہیں نقش و نگارِ اتفاق

غنچہ و گل اور مرجھائیں تو مرجھائیں مگر
رہتا ہے شاداب ہردم سبزہ زارِ اتفاق

جانشینِ علمِ دیں ہیں بزم میں رونق پذیر
ان کا سایہ ہم پہ رکھ اے کردگارِ اتفاق

زیدۂ عدل ہیں یہی عادات میں اخلاق میں
ہے انہی کے اتفاقوں پر شمارِ اتفاق

جسقدر لکھے کوئی تعریف انکی وہ ہے کم
خلق میں دیکھے نہ ایسے جاں نثارِ اتفاق

فخر کرتی ہے خدائی اور نازاں ہے جہاں
برقؔ سمجھے ہیں یہی بس نامدارِ اتفاق

خطباتِ عظیم ۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانحعمری ۔ قیمت ۶ (منیجر)

# ملکی مطلع

## انگلستان میں زبردست ہڑتال

زمانہ ہی کچھ ایسا آگیا ہے کہ غریب مزدور صبح سے شام تک محنت کرتے کرتے ہلکان ہو جاتا ہے لیکن اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرنے کو کافی خوراک اور بدن ڈھانپنے کو کافی کپڑا میسر نہیں ہوتا۔

یہ حالت کچھ ہندوستان ہی میں نہیں۔ اس غریب ملک میں کپڑا تو الگ رہا لاکھوں بندگان خدا کو ایک وقت کا بھی کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے دولت مند اور متمدن ممالک میں بھی غریب مزدوروں کی حالت کچھ اچھی نہیں۔

انگلستان اس زمانہ میں دنیا بھر میں متمول ملک ہے اس کی قومی دولت و ثروت اربوں۔ کھربوں پونڈ تک پہنچ گئی ہے اس کی سلطنت میں کسی وقت سورج غروب نہیں ہوتا۔ ربع مسکوں سے روپیہ کھنچا چلا آتا ہے۔ سینکڑوں سلطنتیں اسکی مقروض ہیں۔ اس کی سطوت وجلالت کا تمام عالم پر سکہ بیٹھا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ ہے لیکن غریب مزدور کی حالت یہاں بھی اچھی نہیں۔ میاں بیوی رات دن محنت کرتے کرتے تھک کر چور ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی اپنا اور اپنے بال بچوں کا اچھی طرح پیٹ نہیں پال سکتے۔ ان کی محنت کا پھل بڑے بڑے سرمایہ داروں اور کارخانہ کے مالکوں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ غریب مزدور کولھو کے بیل کی طرح تمام عمر محنت کر کے بھی وہیں کا وہیں رہتا ہے۔

جب سے تعلیم نے انگلستان کے مزدور طبقہ کی آنکھیں کھولی ہیں۔ مزدوروں نے بھی اپنی بہتری کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دئے ہیں اور قریباً ۲۰ سال کی جدوجہد کے بعد وہ اس قابل ہو گئے ہیں کہ سرمایہ داروں کا مقابلہ کر کے اپنے مطالبات منوا سکیں۔

یکم مئی کو انگلستان کے کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی اس کی وجہ یہ ہے کہ کان کن مالکوں سے زیادہ تنخواہ مانگتے تھے اور کانوں کے مالک زیادہ تنخواہ دینے کو تیار نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ۷ گھنٹہ کی بجائے ۸ گھنٹہ کام کرو مزدور یہ بھی نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ کام بھی سات ہی گھنٹے کرینگے اور اُجرت بھی زیادہ لینگے گذشتہ ماہ جولائی میں بھی کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں اور کانوں کے مالکوں میں یہ جھگڑا پیدا ہوا تھا۔ لیکن گورنمنٹ انگلستان نے اپنے خزانہ سے ایک خاص رقم ادا کر کے مزدوروں کا مطالبہ پورا کر دیا تھا۔

اب حالت یہ تھی کہ گورنمنٹ نے جس قدر عرصہ کے لئے خاص رقم منظور کی تھی اس کی مدت ۳۰ اپریل کو ختم ہو گئی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ کوئلہ کی قیمت بھی اس عرصہ میں بہت کچھ گر گئی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو کارخانہ دار ہی مزدوروں کی مطلوبہ اجرت ادا کرنے کو تیار تھے اور نہ ہی گورنمنٹ آئندہ کے لئے کوئی رقم دینی منظور کرتی تھی۔

وزیر اعظم انگلستان مسٹر بالڈون نے بہت کوشش کی کہ مصالحت کی کوئی صورت نکل آئے لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے اور کوئلہ کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔

کوئلہ کے مزدوروں کے ہڑتال کرنے کے بعد انگلستان کے تمام مزدوروں کی انجمن نے اعلان کیا کہ اگر تین دن تک مفاہمت نہ ہو سکی تو دیگر شعبوں کے مزدور بھی کام بند کر دینگے۔

جب ۴ مئی تک کوئی تصفیہ نہ ہو سکا تو انگلستان کے اکثر کارخانجات کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ یہانتک کہ تمام اخبارات بھی بند ہو گئے۔ اور ۴ مئی کو انگلستان کا کوئی اخبار شائع نہ ہوا۔

معلوم ہوتا ہے کہ حکومت انگلستان نے تمام حالات کا مقابلہ کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ پولیس کو نہایت وسیع اختیار دیئے گئے ہیں۔ کوئلہ کے جسقدر جہاز باہر جا رہے تھے سب کو واپس بلا لیا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ایک چورقہ اخبار بھی جاری کیا گیا ہے۔ لنڈن ٹائمز بھی ایک ورقہ پر شائع ہوتا ہے۔ اسکے مقابلہ پر ٹریڈ یونین (انجمن مزدوران) نے اپنا اخبار جاری کیا ہے۔ سرکاری اخبار نے اس ہڑتال کے متعلق لکھا ہے:۔

”یا تو ملک سٹرائک کو توڑ دیگا یا سٹرائک ملک کو توڑ دیگی“

پارلیمنٹ میں سر ڈگلس ہوگس کو جواب دیتے ہوئے مزدور ممبر مارڈے جونس نے کہا:۔

”جہانتک کانکنوں کا تعلق ہے اُن کے نزدیک قواعد وضوابط کاغذ کے پرزوں کی حیثیت رکھتے ہیں تم نے جو کچھ کرنا ہے کرلو۔ ہم جنگ کرنے کو تیار ہیں“

انگلستان کے جہازرانوں اور ٹیکسی ڈرائیوروں نے بھی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

جرمنی اور ہالینڈ کے مزدوروں نے انگلستان کے ہڑتالیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ وہ انگلستان کو کوئلہ کی روانگی کی ہر طرح روک تھام کرینگے اور ہڑتالیوں کی مالی اور اخلاقی مدد دینگے۔

روس کی مزدور انجمن بھی مدد کے لئے تیار ہے۔ فرانس کے ایک کارخانہ کے دو ہزار مزدوروں نے ہڑتالیوں کی ہمدردی میں ہڑتال کر دی ہے۔

بمبئی کی لیبر آرگنزیشن نے دوسو پونڈ کی پہلی قسط انگلستان کے مزدوروں کی امداد کے لئے بھیجدی ہے۔ امید ہے کہ ”آل انڈیا ٹریڈ یونین“ بھی جلدی ہی امدادی رقم بھیجیگی۔

## خدائی فوجدار

اٹلی کے وزیر اعظم مسولینی بزعم خود آجکل خدائی فوجدار بنے ہوئے ہیں اُن کے دماغ میں یہ بات سماگئی ہے کہ وہ اٹلی کو ایسی عظمت وعروج پر پہنچانے کے لئے دُنیا میں آئے ہیں۔ جو کسی زمانہ میں اسکو حاصل تھے اور سچ تو یہ ہے کہ یورپ کی موجودہ سیاسی حالت نے بھی کچھ اس کے حوصلے بڑھا دئے ہیں۔

یونان کی گذشتہ شکست اور فرانس کی شام و مراقش کی الجھنوں میں پریشانی نے گورنمنٹ انگلستان کے لئے یہ مشکل پیدا کر رکھی تھی کہ وہ موصل کے معاملہ میں ترکوں کے مقابلہ پر یکہ و تنہا رہ گئی تھی اس لئے اس نے مسولینی کو اپنے اڈے پر چڑھایا۔ اور پہلے تو انگلستان کا جو اربوں روپیہ اٹلی کے ذمہ قرضہ تھا اُسے معاف کر دیا اور پھر مصر کا ایک علاقہ جسے جنجوب کہتے ہیں اٹلی کے حوالہ کر دیا تا کہ وہ اپنا فوجی مرکز بنا کر مجاہدین طرابلس کو شکست دے سکے۔ اسکے بعد اٹلی اور یونان کے درمیان ایک معاہدہ کرا کے ترکی کے برخلاف اُبھار اگیا۔ اور اٹلی کے اخبار علانیہ اناطولیہ پر قبضہ کرنے کے ارادے ظاہر کرنے لگے جس پر ترک بھی جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ سمالی لینڈ میں بھی مسولینی نے آزاد علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ ٹیونس اور الجزائر پر اس کی نظر ہے۔

اگرچہ ترکی کی بروقت فوجی تیاریوں نے اس خدائی فوجدار کے ارادوں کو پورا نہیں ہونے دیا۔ اور اس نے ترکی پر حملہ کرنے کی خبروں کی تردید کر دی ہے۔ لیکن جو لوگ یورپ کی چالوں سے

ahmadimuslim.de

واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اسکا مطلب صرف ترکوں کو غافل کرنا اور مناسب موقعہ کا انتظار ہے اور بس۔

اگر کسی وقت یہ جنگ چھڑ گئی تو اسکا نتیجہ جنگ عظیم سے بھی ہولناک ہوگا۔ کیونکہ یہ اٹلی اور ٹرکی کی جنگ نہ ہوگی بلکہ عالمگیر جنگ ہوگی اور دنیا کی تمام سلطنتیں کسی نہ کسی طرف سے اس میں شامل ہونگی۔

## فسادات کا انسداد کیونکر ہو؟

آئرلینڈ کے باشندے تمام یورپ میں زندہ دل مشہور ہیں یہاں تک کہ میدان جنگ میں بھی ان کی زندہ دلی کے اکثر نظارے نظر آیا کرتے ہیں۔

حال ہی میں فسادات کلکتہ کے متعلق ایک آئرش نے سٹیٹسمین کلکتہ میں ایک مختصر سا مضمون شائع کرایا ہے جسکا اختصار درج ذیل ہے :-

"کلکتہ میں جو فسادات ہوئے ہیں یہ کوئی منظم فساد نہیں تھے۔ بلکہ ان میں طرفین کے غنڈے شامل تھے لیکن چونکہ انکا بار امن پسند شہریوں کو اٹھانا پڑا اسلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ حضور پور کے وسیع میدان میں ایک بہت بڑا اکھاڑہ بنایا جائے جس میں طرفین کے غنڈوں کو مدعو کیا جائے تاکہ وہ خوب لڑ کر دل کے حوصلے نکال لیں۔ اکھاڑہ کے دروازہ پر ہر ایک غنڈے کو ایک ایک لاٹھی دی جائے۔ تمام ارد گرد پولیس کا پہرہ ہو۔ اور اگر امن پسند شہری اس جنگ کو دیکھنا چاہیں تو ان کے لئے باقاعدہ ٹکٹ شائع کئے جائیں تاکہ وہ ٹکٹ خرید کر اس جنگ کو دیکھ سکیں۔ جب غنڈے لڑتے لڑتے تھک کر دم لینے لگیں تو اسوقت زخمیوں کو اٹھا کر ہسپتال میں بھیجدیا جائے اس طرح جب یہ غنڈے دل کا بخار نکال چکیں۔ تو آئندہ کے لئے فسادات سے باز آجائیں"

ہمیں افسوس ہے کہ اس آئرش مین کی تجویز کا بھی وہی حشر ہوگا جو گذشتہ سال جناب اکبر شاہ خاں نجیب آبادی کی دعوت کا ہوا تھا جس کا عنوان تھا "پانی پت کی چوتھی لڑائی" اور جس میں آپ نے پنڈت مالویہ جی کو دعوت دی تھی کہ تمام ہندوستان میں فساد پھیلانے سے بہتر ہے کہ ہم پانی پت کے میدان میں ایک ایسی لڑائی لڑیں جس میں آپ کے زیر کمان ایک ہزار ہندو ہوں اور میرے زیر کمان پانچسو مسلمان۔ اس لڑائی کے نتیجہ پر تمام فسادات بند ہوجائینگے۔ لیکن اسکا کچھ جواب نہ دیا گیا اور نہ ہی فسادات بند ہوئے۔

## پنڈت مالویہ جی

چشم بد دور پنڈت مالویہ جی بھی عجیب طبیعت کے واقع ہوئے ہیں۔ آپ مدت سے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے میں مصروف ہیں۔ آپ کے سالہا سال کے اپدیش کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ تمام ملک میں فسادات کی آگ پھیل رہی ہے۔ حال ہی میں آپ نے بہار ہندو سبھا کے جلسہ میں تو "مسلمان غنڈوں" کو قتل کرنے کی بھی اجازت ہندوؤں کو دیدی تھی لیکن جب اسپر لے دے ہوئی اور آپ کا جوش ذرا ٹھنڈا ہوا تو آپ کلکتہ میں پہنچے اور آپ نے ایک بھرے جلسے میں ہندوؤں کو تلقین کی کہ اگر کوئی مسلمان غنڈا تمہارے علاقہ میں آجائے تو اسکو قتل نہ کرو بلکہ گرفتار کرلو۔

خدا معلوم اتنی جلدی پنڈت جی کو اپنے الفاظ بدلنے کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا اچھا ہوتا جو کوئی ہندو آپ سے اسی وقت سوال کرتا کہ شریمان جی ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا۔ کہ آپ نے ہمیں "مسلمان غنڈوں" کے قتل کرنے کی اجازت دی تھی اور آج ہمیں اس سے باز رہنے کا دیاکھیان دے رہے ہیں؟

## ہندوستانیوں کے لئے کانکنی کی تعلیم
### دھنباد (صوبہ بہار و اڑیسہ) میں درسگاہ کا قیام

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ آف انڈیا کا ارادہ ہے کہ وہ یکم نومبر ۱۹۲۶ء سے مقام دھنباد صوبہ بہار و اڑیسہ میں ہندوستانیوں کے لئے کانکنی کا سکول کھولے۔

اس سکول میں کانکنی کی انجنیری اور علم طبقات الارض کی اعلٰے درجہ کی تعلیم دی جائیگی اور اس میں ہندوستان اور برہما کے تمام حصوں سے طلباء داخل ہوسکینگے۔ سکول کیطرف سے تین سال کے نصاب کے تسلی بخش اختتام پر کول مائننگ، میٹلیفریس مائننگ اور انجنیرنگ اور جیالوجی میں ایسوسی ایٹ شپ کا ڈپلومہ دیا جائیگا۔ جملہ طلباء کو ہوسٹل میں جو سکول کے ساتھ ملحق ہو رہنا لازم ہوگا۔

داخلہ کے امیدوار عمر میں ۲۲ سال سے کم ہونے چاہئیں اور لازمی ہے کہ انہوں نے کسی ہندوستانی یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ سائنس کا امتحان یا اس کے مساوی درجہ کا کوئی امتحان پاس کیا ہو۔ امیدواروں کا ایک داخلہ کا امتحان لیا جاویگا اور اسکے نتائج کی بنا پر داخل کیا جائیگا یہ امتحان انگریزی انشاء ریاضی اور ابتدائی طبیعیات اور انارگینک کسٹری میں تحریری لیا جائیگا جو امیدوار دھنباد میں اس امتحان میں شریک ہونا چاہیں انہیں دس روپیہ بطور فیس ادا کرنا پڑینگے۔ اس سال سکول میں پچاس طلباء داخل کئے جائینگے۔ سکول میں ہر ایک صوبہ کے لئے داخل ہونے والے طلباء کی خاص تعداد محفوظ رکھی جائیگی اور انکے سوا باقی طلباء کو بلالحاظ وطنیت لیاقت کے اعتبار سے داخل کیا جائیگا۔ داخلہ کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر تحریر ہونی چاہئیں۔ اور ضروری ہے کہ انکے ہمراہ تعلیم اور چال چلن کے سرٹیفکیٹ ہوں۔ اس کے علاوہ مقررہ فارم پر ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی ارسال کرنا چاہئے۔ ان فارموں کا پیاں پرنسپل صاحب انڈین سکول آف مائنز دھنباد سے مل سکتی ہیں اور ضروری ہے کہ صاحب موصوف کے نام تمام درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء سے پہلے پہلے ہر لحاظ سے مکمل ہو کر پہنچ جائیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے کہ سکول ہذا میں مندرجہ ذیل وظائف تین سال کے لئے دیئے جائیں۔

(۱) ایک وظیفہ مبلغ ستر روپے ماہوار اور

(۲) دو وظیفے فی مبلغ چالیس روپے ماہوار

یہ وظائف سکول کے امتحان داخلہ کے نتائج کی بنا پر دیئے جائینگے ان میں سے ایک وظیفہ پہلی دفعہ صوبہ سرحد شمال مغرب پنجاب دہلی اور اجمیر مارواڑ کے طلباء کے لئے محفوظ رکھا جائیگا۔ یہ وظیفے ہر سال کے سکول سشن یعنی ۹ ماہ کے لئے واجب الادا ہونگے۔ سکول ہذا کا پراسپکٹس جس میں داخلہ وغیرہ کے متعلق مفصل کیفیت درج ہے زیر طبع ہے۔ اور مکمل ہونے پر گورنمنٹ آف انڈیا سنٹرل پبلیکیشن برانچ ۸ ہیسٹنگز سٹریٹ کلکتہ اور سکول ہذا کے پرنسپل صاحب کے دفتر سے دستیاب ہوسکیگا۔

---

**اہلحدیث کے خریدار اسکی اشاعت بڑھانے پر دل سے متوجہ ہوں۔ (منیجر)**

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## ناظرین "اہلحدیث" خاص توجہ کریں

جن احباب کی قیمت اخبار ختم ہوجاتی ہے ان کو بذریعہ اخبار تین ہفتہ پیشتر اطلاع نامہ بھیجا جاتا ہے۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ مہینے کے اخیر ہفتہ کا پرچہ ویلیو کیا جائیگا۔ نیز جس مہینے میں جن احباب کی قیمت ختم ہوتی ہے اُس ماہ کے پہلے پرچہ میں اُن کے نمبر خریداری عنوان "حساب دوستان در دل" کے تحت درج کردئے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی بہت کم احباب اس طرف توجہ فرماتے اور قیمت اخبار منی آرڈر کرکے بھیجتے ہیں۔ منی آرڈر بھیجتے وقت فیس منی آرڈر بھی قیمت اخبار سے وضع کرکے باقی للعہ سالانہ اور ۱۲/ ششماہی بھیج دیا کریں جن احباب کو اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیا کریں تاکہ دفتر کو واپسی وی۔ پی کے خرچ کی زیر باری نہ ہو۔

نیز منی آرڈر کے کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ تاکہ منی آرڈر وصول ہوتے ہی رقم اُن کے حساب میں جمع ہوجایا کرے۔ (منیجر)

**مدرسہ دار الحدیث میرٹھ** تعطیل کلاں کے بعد مدرسہ موصوفہ ۱۲۔ شوال سے کُھل گیا ہے۔ حدیث و تفسیر کے ساتھ جملہ علوم عربیہ کی تعلیم درس نظامی کے موافق دیجاتی ہے۔ طلباء کے طعام و قیام کا کفیل بھی مدرسہ ہوگا۔ جماعت اعلےٰ کے طلبہ کے ساتھ خاص رعائت ہوگی۔ آخری ذیقعدہ تک داخلہ ہوتا رہیگا۔ جملہ درخواستیں بنام مولانا عبد الوہاب صاحب مدرس اول دار الحدیث محلہ خندق شہر میرٹھ آنی چاہئیں۔

(نیازمند (حاجی) کریم بخش مہتمم)

**سالانہ جلسہ** انجمن تبلیغ الاسلام اہلحدیث ورک ڈاکخانہ کلانور ضلع گورداسپور کا تیسرا سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۱-۱۲-۱۳۔ جون بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے جسمیں بڑے بڑے علماء اسلام کی شرکت کی امید ہے۔

(خاکسار اللہ رکھا و ابراہیم سکرٹریان انجمن مذکور)

**مدرسہ اہلحدیث گیا** بابو محمد سعید صاحب خلف اکبر جناب حاجی محمد اسحاق صاحب مرحوم رئیس کھرپانواں نے ایک قطعہ مکان شہر گیا میں اپنے والد مرحوم کی یادگار میں بطور صدقہ جاریہ وقف کرکے عمارت از سر نو حسب ضرورت مدرسہ تعمیر کردادیا۔ جزاہ اللہ۔

پس ماہ رواں سے بفضلہ تعالےٰ مدرسہ کا افتتاح ہوگیا۔ سردست دو مدرس تنخواہ دار جناب مولوی سید عبد الغفور صاحب رحبتی تلمیذ جناب اُستاذ الاساتذہؒ۔ وجناب مولوی حافظ خدابخش صاحب گیاوی درس و تدریس کیلئے مقرر ہوئے ہیں اور جناب مولانا سید حکیم محمد ظہیر صاحب بھی اعزازًا منتہی طلباء کو اپنے فیض سے مستفیض فرماتے رہینگے باہر سے آنے والے طلباء کی تعلیم و قیام کا انتظام ہوگا۔ خورد و نوش کا انتظام خود کرنا ہوگا کیونکہ مدرسہ ابھی اسکا متحمل نہیں ہوسکتا ہے

(محمد فرخ حسین ناظم انجمن اہلحدیث گیا)

## قافلہ حجاز

جو اصحاب مولانا صاحب مدظلہ کی معیت میں بیت اللہ شریف جانے کیلئے کراچی پہنچے ہوئے تھے اور بوجہ نہ ملنے ٹکٹ جہاز "رمنستان" پر سوار نہ ہوسکے۔ وہ "ہمایوں" جہاز پر ہوگئے ہیں۔ جو ۲۔ مئی کو کراچی سے روانہ ہوگیا ہے۔ ناظرین ان کی سلامتی کے لئے دعا کریں۔

**اطلاع ضروری** میری سکونت اس وقت امرتسر کٹڑہ ھلیاں پرانی لکڑ منڈی میں ہے دوستوں کی خط و کتابت اسی جگہ ہونی چاہئیے۔

(میر محمد واعظ بھانبڑی حال وارد امرتسر)

**یاد رفتگان** نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ یہ خبر ناظرین کے کانوں تک پہنچائی جاتی ہے کہ جناب مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ الہ آباد تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور انتقال فرماگئے۔ انا للہ۔ مدرسہ الہ آباد کی آبیاری انہی کی ذات سے وابستہ تھی۔ اللہ تعالےٰ آپ کے بوڑھے والد مولوی عبد القادر صاحب کو صبر عطا فرمائے۔

(محمد سلیمان ضلع فیروزپور)

**ایضًا**:۔ میری اہلیہ کا بعارضہ طاعون بتاریخ ۱۲ شوال انتقال ہوگیا۔ انا للہ۔ (ایم عثمان)

**ایضًا**:۔ میری ہمشیرہ زوجہ عبد الحفیظ خان کنسٹر اکٹر مرحوم گنکل جنکشن کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ۔

(خطیب محمد ایوب از نیلگری اوٹیکمنڈ)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

**کشمیری کانفرنس** آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کا گیارہواں اجلاس بصدارت ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو ۲۴-۲۵۔ اپریل کو گوجرانوالہ میں ہوا جسمیں بہت سی تجویزات پاس ہوئیں۔ اکثر تجویزوں میں ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر کو وہاں کے مسلمانوں کی بہبودی اور خوشحالی کے متعلق توجہ دلائی گئی۔

**انجمن اہلحدیث لالہ موسےٰ** ہم مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کی ان تقریری اور تحریری خدمات کو مدنظر رکھکر جو انہوں نے بمقابلہ دشمنان اہل اسلام و دیگر فرقوں کے کی ہیں علے الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے صحیح نمائندہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ اور کوئی دوسرا شخص اس بات کیلئے قابل نہیں ہے۔ اور ہم مسجد چینیاں والی لاہور کے اراکین کے رزولیوشن کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور مولوی اسمٰعیل اور خاندان غزنویہ کا یہ رویہ قرآن مجید کے اصول "ولا تعثوا فی الارض مفسدین" اور "الفتنۃ اشد من القتل" کے صریحًا برخلاف ہے۔

(حافظ فضل الرحمٰن سکرٹری انجمن مذکور)

## تفسیر ثنائی

**جلد اول**:۔ (جس سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے) از سر نو چھپ کر تیار ہے۔ قیمت ۱۲/

**جلد ہفتم**:۔ (جسمیں سورہ صفت سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے) قیمت ۱۲/ شائقین جلد طلب کریں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

کتاب التجارۃ - سنت کے متعلق ضروری احکام - قیمت ۸/ (منیجر)

# انتخاب الاخبار

**سلطان ابن سعود کی کریم النفسی** } اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ سلطان ابن سعود نے دعوت دی ہے کہ تسخیر طائف کے وقت جن اشخاص کو جان ومال کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے وہ تلافی اور معاوضہ کے لئے اپنی درخواستیں پیش کریں۔

**سلطان ابن سعود کے عہد کی برکات** } "ام القرٰے" کی اشاعت ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء میں نائب السلطان ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے۔

"چونکہ بعض اوقات حاجی صاحبان مسجد سے واپس آتے ہوئے بھول چوک سے اپنی چیزیں وہیں چھوڑ آتے ہیں۔ لہذا ایسی گم شدہ اشیاء کی دیکھ بھال کے لئے حکومت کی طرف سے خاص طور پر پولیس متعین ہوئی ہے۔ جو اپنے فرائض انجام دے رہی ہے لہذا حجاج یا اُن دیگر اشخاص کو جن کی چیزیں گم ہوگئی ہوں۔ اعلان ہذا کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ واضح بیان کے بعد اپنی گم کردہ اشیاء کو توالی سے لے لیں"

## مؤتمر حجاز کیلئے کس کس کو دعوت دی گئی

جریدۂ ام القرٰے راوی ہے کہ سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے مؤتمر اسلامی میں شمولیت کے دعوت نامے حسب ذیل بادشاہوں اور انجمنوں کو ارسال کئے ہیں۔

"جلالۃ الملک مصر۔ جلالۃ الملک افغانستان۔ رئیس جمہوریہ ترکیہ۔ صاحب الجلالت شاہ ایران۔ جلالۃ الملک العراق۔ امیر عبدالکریم غازی۔ امام یحیٰی رئیس مجلس اسلامی الاعلےٰ بیت المقدس۔ رئیس جمعیۃ خلافت بمبئی۔ کانفرنس اہل حدیث دہلی۔ جمعیۃ العلماء ہند دہلی۔ صاحب الدولہ حاکم تونس۔ رئیس حکومت طرابلس شیخ بدرالدین حسینی۔ شیخ بہجت بیطار دمشقی نظارت دینیہ مرکزیہ اردو فارسی قاضی مصطفےٰ شرشلی ترمی۔ اور الجزائر رئیس شوکۃ الاسلام

جو بجا کارند جاوا شرکت محمدیہ جاوا۔

**یمن ونجد کی حکومت کے متعلق حکومت حجاز کا اعلان** } ام القرٰے راوی ہے کہ اس ہفتہ کے اخبارات میں اس قسم کی خبریں نظر سے گذریں کہ سلطان ابن سعود اور امام یحیےٰ کے مابین ادریسیوں کے ملک میں جنگ کی آگ بھڑک اُٹھی ہے۔ ان خبروں کی استفسار دیوان ملکی کی طرف سے جواب ملا ہے کہ یہ افواہیں حقیقت سے بعید ہیں۔ سلطان اور امام کے تعلقات اچھے ہیں۔ مسلمان عام طور پر اور عرب کے خاص طور پر سب سے بڑھکر باہمی دوستی اور محبت کی احتیاج ہے نہ کہ دشمنی اور عداوت کی۔ موثق خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ یمن میں کوئی جدال وقتال نہیں نہ امام کے لشکر نے پیش قدمی کی نہ ادریسی کے لشکر نے۔ قابل وثوق معلومات منظہر ہیں کہ اسطرف حالت اچھی ہے قلق واضطراب کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

**جمعیۃ علماء ہند کا وفد حجاز** } مشتمل بر مولانا کفایت اللہ۔ مولانا شبیر احمد۔ مولانا احمد سعید۔ مولانا محمد عرفان ۷ مئی کی رات کو ناگدا ایکسپرس سے جانے والا ہے تاکہ راندھیر اور سورت کے احباب کو ملاقات کا موقعہ مل سکے۔ وفد خلافت بھی دہلی سے اسی ٹرین سے روانہ ہوا ہے۔ ہر دو وفود کی تمنا ہے کہ ان پر پھول برسانے اور دیگر نمائشی کاموں میں روپیہ بالکل ضائع نہ کیا جائے بلکہ نقدی کی تھیلیاں پیش کیجائیں۔

**مجاہدین ریف کا جذبۂ حریت** } ریفیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مراقش کی بین الاقوامی حالت کے متعلق جو معاہدے ہوچکے ان پر نظر ثانی کی جانی چاہیئے ریفیوں نے جدید خندقیں کھود لی ہیں۔ فرانس اور ہسپانیہ کے ہوائی جہازوں نے ان خندقوں کا معائنہ کیا۔

**ریفیوں کے مطالبات** } نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ریفیوں نے فرانس اور ہسپانیہ کی شرائط کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اپنی شرائط نمائندگان ہسپانیہ اور فرانس کے حوالہ کردی ہیں۔ آخرالذکر ان کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ریفی یہ اصرار وتکرار کر رہے ہیں کہ وہ غازی عبدالکریم کی جلاوطنی کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں کر سکتے ہیں۔ اور کسی ایسی شرط کو تسلیم نہیں کر سکتے جو ریفیوں کی خودمختاری کو خفیف سا نقصان بھی پہنچا سکتی ہو۔

**فرانس وہسپانیہ کی بیہودہ دھمکی** } فرانس اور ہسپانیہ کے نمائندوں نے ریفی مندوبین کو کہدیا ہے کہ اگر ریفیوں نے فرانس اور ہسپانیہ کی شرائط کو تسلیم نہ کیا اور ۶ مئی تک قیدیوں کو ان کے حوالے نہ کر دیا تو دونوں حکومتوں کو اختیار حاصل ہوگا کہ ۶ مئی کو جو کارروائی چاہیں اختیار کریں۔

**سرکاری خبر** } یہ اطلاع عوام کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگی کہ محکمہ صنعت وحرفت کے ماتحت جس کا دفتر مال روڈ لاہور پر واقع ہے ایک کتب خانہ ہے جس میں قریبا چار ہزار کتابیں موجود ہیں۔ کتابیں صنعت وحرفت اور ٹکنیکل مضامین کے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ ڈائرکٹریاں۔ اور انسائیکلو پیڈیا۔ سرکاری محکموں کی رپورٹیں و اطلاعات مشتمل بر اعداد وشمار اہل صنعت وحرفت کے مال واسباب کی فہرستیں وغیرہ بھی لائبریری میں شامل ہیں۔ نیز تجارت اور صنعت کے متعلق تیس رسالے لائبریری میں آتے ہیں۔ غرضیکہ عام اشخاص اور خصوصًا حرفت وصنعت سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے استفادہ کیلئے یہ لائبریری نہایت مفید اور دلچسپ واقفیت کا سامان اپنے اندر رکھتی ہے اور تعطیلات کے سوا ہر روز دس بجے صبح سے لیکر چار بجے شام تک پبلک کیلئے کھلی رہتی ہے۔

**سوویٹ کی طرف سے وعدۂ امداد** } سوویٹ کی جمعیۃ عمال انگریز ہڑتالیوں کی مالی امداد کے لئے مستقل نظام کا اہتمام کر رہا ہے۔

**اتحاد کا خواب دور ہوگیا** ۔ سابرمتی کی گفت وشنید ناکام رہی۔ سوراجیوں اور مسٹر جیکار وغیرہم میں اتحاد نہ ہوسکا۔ مسٹر مالوی جوالی تعاون کی جماعت میں شریک ہوگئے۔

کتاب الروح - روح انسانی کے متعلق عجیب وغریب تحقیق قیمت ۸ (مجلد)

ahmadimuslim.de

## مومیائی

۶/۵۱

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق و دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان باکسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۶ پاؤ بھر ۱۰/۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

**منیجر دی میڈلین ایجنسی**

**امرتسر**



سراج الاطباء ڈاکٹر دلبر حسن خانصاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

## لُبّ المجرّبات

۴/۵۱

یہ مجربات کی بےنظیر کتاب ہے جو اطباء کے اسرار پر حال ہی میں شائع کرائی گئی ہے۔ اسمیں عورت مرد بچے بوڑھے اور نوجوانوں کے سر سے پاؤں تک جملہ امراض کا مکمل اور باقاعدہ علاج لکھا گیا ہے عبارت عام فہم اور سلیس ہے۔ تشخیص مرض اور علامات فارقہ کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص بلاخوف و خطر معرکہ کا علاج کر سکتا ہے مولوی صاحبان، ڈاکٹر، حکیم، کمپونڈر، عطار اور بیماروں کیلئے یہ کتاب بیحد مفید ہے اسکے بعد کسی اور طبی کتاب کی ضرورت نہ رہیگی ہر پوشیدہ اور غیر پوشیدہ امراض کا علاج خود ہی عمدہ سے عمدہ کر سکوگے اس کتاب کا ہر عیالدار گھر میں رہنا ضروری ہے شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ نے اسپر زبردست ریویو فرمایا ہے۔ پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے۔ قیمت عہ/ مجلد ۸ٍ/ محصول علاوہ۔

(پتہ)

**شفاخانہ شاہی مطب پٹیالہ (پنجاب)**



لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

## دوا خوش کیف

۱۴/۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہو یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہوگیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئے جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۹ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع عـہ/ ہرجہ واپس منگالو بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زناں اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے (نوٹ) ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ۶ٍ/ محصول ۶/

**اکسیر ذیابیطس** - جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا۔ گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکائتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت ۱۲/ محصول ۶/

(منگانے کا پتہ)

**ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا**



## جگجیت برڈووڈ انجنیئرنگ کالج

**کپورتھلہ**

۲/۱۲

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا ریکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ۔ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برہما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

**پرنسپل**



## پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۸/۱۲

**طلاءِ نو ایجاد رجسٹرڈ**

**ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی**

جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کرے اُسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں اس طلاء نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلاء کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا قیمت مع محصول ۳ٍ/

**ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر**



## اکسیر احمر

۲۵/۲۵

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب عظیم آبادی)

یہ عجیب و غریب خوشبودار اور پُرتاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے۔ یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب ڈبہ اطفال ورم ہر قسم طاعونی گلٹی فالج لقوہ گٹھیہ رعشہ تشنج نیش عقرب سوختگی آتش ورم انثیین جھوگا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالےٰ تفصیل و معتبر و قابل دید سندات و شہادات اشتہارات کلاں سے معلوم ہو سکتی ہیں جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس ۸/ آٹھ اونس ۱۰/ بارہ اونس ۱۴/ فی سیر ۲ٍ ڈھائی سیر ۱۲/ پانچ سیر ۲۰/ علاوہ محصول ڈاک۔

نوٹ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

**منیجر جمالی دواخانہ محلہ سبزی باغ**

**ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ**


ازواج النبی

# سلاجیت خالص آفتابی ۳؎

دل دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ زکام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی وبادی۔ درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت احتلام وجریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ نصف پاؤ ۳؎ پاؤ بھر ۵؎ نصف سیر ۹؎ ایک سیر پختہ ۱۶؎ مع محصولڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت:۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

## زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ وی پی بدین خط بذا روانہ فرما کر ممنون فرمایئے۔ آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۷ ۲۲/۳ ۲۶ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

## تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ۱؎ اور برابر آج دن تک کھایا۔ میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کی گولے بھی آرام ہیں۔ آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں۔ بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا۔ خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے:۔ (۲۷ ۸/۲۵ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور بنشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

**حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر**

# اثبات التوحید ۳؎

(مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی)

بجواب

## کتاب انوار آفتاب صداقت

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کے حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کر کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوے صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن وحدیث کی دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کر دئے ہیں۔ علماء عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت عہ؍

**خزینۃ المیراث اردو** مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی۔ یہ ۱۸۸ صفحہ کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر جس عام فہم طرز میں تالیف کی گئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جس طرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتاب میں اسکی نظیر نہیں ملتی مفتیان دین۔ قانون پیشہ اصحاب اور وکلا کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہمارا دعوے ہے اور علما اور وکلا کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت ۱۲؍

**تفسیر سورۂ والتین بزبان اردو**۔ از تصنیف مولانا ابو الکلام آزاد۔ اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہو سکتی ہے سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے۔ قیمت ۸؍

**ترجمہ اردو کتاب الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مصنفہ امام شوکانی رح** نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے اولیں اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے قیمت ۱۲؍

**تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اردو مع متن عربی**

**العقیدۃ الواسطیہ**۔ عقائد اہلسنت والجماعۃ ۴؍ **الوصیۃ الصغرے** لفظ تقوے کی تفسیر ۲؍ **درجات الیقین** (تصوف) ۲؍ **زیارۃ قبور**۔ زیارۃ قبور مسنونہ وبدعیہ میں امتیاز ۵؍ **کتاب الوسیلہ** مترجمہ مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی (مع متن) قیمت بلا جلد ۱۲؍ مجلد ۱؎

(ملنے کا پتہ)

**محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور**

# اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

**تنقید الادیان**۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

**تاریخ الخلفاء**۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں نو سو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۲ قیمت ۱۲؍

**تاریخ تبلیغ اسلام** بمضمون نام سے ظاہر ہے اس کتاب نے تبلیغ واشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے قیمت عہ؍

**آئینۂ اسلام نما المعروف النبی والاسلام**۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے۔ کتاب بہت طویل ہے صفحات ۲۵۰ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں ع؍

**سیرۃ النعمان**۔ امام ابو حنیفہؒ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ ہر طرح قابل دید از علامہ شبلی۔ قیمت عہ؍

**مصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ**۔ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲؍

**لغاۃ القرآن**۔ قرآن کریم کا مکمل لغت ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت عہ؍

**مفتاح القرآن**۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا لغاۃ القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے۔ قیمت ۸؍

**فروع الایمان**۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب وسنت سے۔ قیمت ۶؍

**الفاروق**۔ حضرت عمرؓ کی نہایت مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی قیمت عہ؍

**تفسیر القرآن اردو**۔ پارہ عم ۴؍ پارہ الم ۵؍ رہ اور اسلام ۸؍

**تعلیم الدین**۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲؍

**حرز جان**۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۸؍

**جمال القرآن**۔ چند روز میں بلا استاد کے قاری بنانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۳؍ سفرنامہ روم وشام عہ؍ الغزالی عہ؍ گفتگوئے عربی ۳؍ عربی سکھانیوالی کتاب ۸؍

پتہ: **منیجر کتبخانہ نعیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ**

تذکرۃ العباد - آنحضرت کے غلاموں کے حالات مبارک [illegible] قیمت ۱۲؍ [illegible]

ahmadimuslim.de

عازمان بیت اللہ شریف کو

# خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جو کہ حاجیوں کو جدہ لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کے واسطے بہت تیز رفتار ہیں۔

## دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمیٹڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضہ حج واپس لانے میں شوال سے چلتے ہیں۔ جس میں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے کمرے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "زیانی" بمبئی سے ۲۰ مئی کو اور کراچی سے ۲۳ مئی کو روانہ ہوگا۔ اور "الیس الیس سلطانیہ" بتاریخ ۲۲ مئی بمبئی سے جدہ کو براستہ کراچی روانہ ہوگا۔ یہ اس کمپنی کا آخری جہاز ہوگا جو اس سال حجاج کو لیکر گئے ہیں۔

کرایہ یکطرفہ حاجی کا حسب ذیل ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| درجہ اول | یکطرفہ | بلا خوراک ۲۷۵ | روپے |
| درجہ دوم | ” | ۲۰۰ | ” |
| درجہ سوم | ” | ۱۲۵ | ” |

### ضروری عرض

صرف ان حاجیوں کو ایک طرف ٹکٹ مل سکتا ہے کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ ستر روپے ان کا جمع ہے۔

نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے حاجی صابو صدیق کے مسافر خانہ کے سامنے ہی آفس کھولا ہے۔

المشتہر

حاجی سلطان علی شوستری و اخیجنٹ ۱۸ رامپارٹ روڈ فورٹ بمبئی و میکلاڈ روڈ کراچی

تار کا پتہ:۔ شوستری بمبئی یا کراچی۔

---

تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

کی قیمت بجای پانچروپے کے چار روپے رمضان و شوال کیواسطے صرف شوال کے ختم تک مقرر کیگئی ہے بعدمیں یہ رعایت نہیں ہوگی پوری قیمت لی جائیگی

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آجتک نہیں چھپی۔ اس میں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کرینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف پانچروپے (۵) محصولڈاک۔ از ذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا و بیبدہ (؟) زیر مجلد دبیہ (؟) دو روپے (۲) تین روپے (۳) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی دی بھیجی جائیگی۔

**اعلان** } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دی جائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

---

کارخانہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء تک امرت دھارا
صابن اور سینٹ ٹکیاں
۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملتی ہیں۔ فہرست آپکے پاس نہیں تو جلدی منگوالیں اس حساب سے امرت دھارا اڑھائی روپیہ والی شیشی ۱۲؍ میں سوا روپیہ والی ۱۵؍ میں اور آٹھ آنہ والی ۸؍ میں بک رہی ہے۔
خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا لاہور

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کی ہمی جسمیں تمام نمازوں اور انکے ارکانوں کو تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر (مجلد)

## نسخہ مفید

# دردسر کی بیخ کن دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردسر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے
فی بکس ار محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۱۰؍

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر



جریان و احتلام کا شرطیہ علاج

# ”شافی“

جسکی پہلی ہی خوراک اپنا جادو اثر دکھلاتی ہے
اور
تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی
نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے معدوم ہو جاتے ہیں قیمت
فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

منیجر فردوس گنج۔ بیڈن روڈ لاہور



# گھڑی

دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی سنہری ڈائل
خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ۔
تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی
مفت روانہ ہوگی۔ نیز ہر آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے۔

(ملنے کا پتہ)

کریم اینڈ کو۔ بجلوہ۔ پنجاب



# مفت!

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت
اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی تجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کر کے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں
جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر
مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(پتہ)

منیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور



# نادر موقعہ

چوہا سیدن شاہ کے نادر الوجود تحفے

ناظرین! یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے
کہ چوہا سیدن شاہ کا گلاب خوشبو اور دیگر اوصاف
میں دنیا بھر کے گلابوں سے بدرجہ فوقیت رکھتا ہے
صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ چوہا سیدن شاہ کا
کشید شدہ عرق گلاب دوسری جگہ کے روح گلاب
سے مقابلتاً اچھا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہاں کا
تیار شدہ مال عرق۔ روح۔ عطر۔ گلقند وغیرہ
دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔

(۱) **عطر گلاب**۔ یہ بجا ہے کہ عطر گلاب تمام
عطروں کا بادشاہ ہے یہ زیادہ تعریف و توصیف
کا محتاج نہیں۔ قیمت فی تولہ نمبر اول ۶؍ دوم
۵؍ سوم ۴؍۔ زیادہ خرید نے پر رعایت کیجائیگی۔

(۲) **روح گلاب**۔ جو کہ زیادہ مقدار تازے
پھول ڈالکر نہایت احتیاط سے کشید کیا جاتا ہے۔
عرق تیار کرنے اور شربتوں میں ڈالنے کے واسطے
بہت مفید ہے۔ ایک شیشی سے ایک بوتل عمدہ
عرق تیار ہو سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۳؍
فی درجن ۲؍ فی سیر ۱۲؍

(۳) **عرق گلاب**۔ نہایت احتیاط اور دیانت
داری سے کشید کیا جاتا ہے عمدہ فی بوتل ۸؍ فی سیر ۱۲؍
فی کنستر للعہ سے ۱۵؍ تک علاوہ محصولڈاک۔

(۴) **گلقند**۔ جسقدر درکار ہو تازہ پھولوں کا تیار
کر کے روانہ کیا جائیگا۔ نرخ فی سیر ۱۲؍

نوٹ:۔ عرق و گلقند اگر زیادہ مقدار درکار ہو تو
۱۰ مئی سے پیشتر آرڈر دیں اور نصف قیمت پیشگی
ارسال فرمائیں۔ پتہ خوشخط اور ریلوے اسٹیشن
کا نام اور پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

المشتہر

نیازمند حکیم قاضی خان منیجر شفاخانہ
فیض عام پنجابی معرفت ڈاکخانہ
چوہا سیدن شاہ ضلع جہلم (پنجاب)



مقوی و مجلی و دافع حرارت و مجرب

# سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی
محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۸؍

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین
ریاست مالیر کوٹلہ


نارتھ ویسٹرن ریلوے

# نوٹس

ریلوے کے ردی کاغذ کی خرید کے لئے
جو کہ بارہ مہینے از یکم جون ۱۹۲۶ء تا ۳۱۔ مئی
۱۹۲۷ء کے عرصہ میں مہیا ہونگے ٹنڈروں
کی ضرورت ہے۔ ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز
مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء
بروز جمعہ ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے
چاہئیں۔

(۲) کم و بیش اندازاً ۵۸۰۰ ہنڈرویٹ
ردی کاغذ ۱۲ مہینے کے عرصہ میں جنرل سٹور
ڈیپو مغلپورہ (لاہور) میں بہ تفصیل ذیل
دستیاب ہونگے۔

ردی کاغذ (معمولی) ۵۰۰۰ ہنڈرویٹ
(چھاپہ خانہ کا) ۸۰۰ ”

(۳) ٹنڈر کا فارم کنٹرولر آف سٹورز سے
درخواست مع پانچ روپے ادا کرنے پر
مل سکتا ہے۔

(۴) کنٹرولر آف سٹورز کو حق حاصل ہے کہ
کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتانے
کے مسترد کر دے۔

دستخط

سی۔ ایف۔ ...
کنٹرولر آف سٹ...

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ -

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

# اخبار اہلحدیث

امرتسر پنجاب

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ - ایڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۲۹

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بصورت ڈاک آنے پر واپس

(۴) جس مراسلت سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ۸ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

## اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

## مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۸ - ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۱ - مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس — ص ۱-۲
(۲) پرائشچت — ص ۲ تا ۴
(۳) آریہ مسافر کی سمجھ — ص ۴
(۴) علمث مرزا — ص ۵ تا ۶
(۵) تاریخ اہل حدیث — ص ۶-۷
(۶) نجد سے قرن الشیطان — ص ۷-۸
(۷) کھلی چٹھی بنام سید فضل شاہ صاحب — ص ۸
(۸) اسلام اور عورت — ص ۹-۱۰
(۹) قرب الٰہی — ص ۱۰-۱۱
(۱۰) شعائر اسلام — ص ۱۱-۱۲
(۱۱) ملکی مطلع — ص ۱۳-۱۴
(۱۲) متفرقات — ص ۱۵
(۱۳) انتخاب الاخبار — ص ۱۶
(۱۴) اشتہارات — ص ۱۷ تا ۲۰


# ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس

## اور اُس کی تنقید

(گذشتہ سے پیوستہ)

ڈاکٹر مونجے صاحب نے اپنی تجاویز اور نصائح کی تائید میں کوئی وید منتر یا کسی دیگر مذہبی پستک کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ جو کچھ بیان کیا ہے وہ زمانہ کی سبق آموزی اور مسلمانوں کی ریس کا نتیجہ ہے چنانچہ آپ عنوان "اسلامی کارخانہ کے کام" کے ذیل میں اس پہلی تجویز یعنی اچھوت ذاتوں سے پرہیز چھوڑ دینے کی بابت فرماتے ہیں۔

"ہم کو اپنی آنکھیں کھول کر یہ محسوس کرلینا چاہیئے کہ اسلام ایک زندہ کارخانہ ہے جو کہ ان اچھوتوں سے روز بروز بڑھایا جارہا ہے۔ ہم ان اچھوتوں کو نفرت سے پرے کررہے ہیں اور وہ ان کو اسلامی طاقت میں شامل کرکے ہندوؤں کے سر توڑنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ کیا ہم اب بھی اس سے سبق لیکر عقل ودانش سے کام نہ لینگے؟"

**ناظرین!** ڈاکٹر صاحب موصوف نے وہ کتاب صاف کھول کر رکھدی ہے جس سے انہوں نے اس اصلاح کا سبق پڑھا۔ اسلئے ہمیں اسکی بابت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد ہم ہندو شاستر سے چند اقتباس لکھتے ہیں جس سے معلوم ہوجائیگا کہ ڈاکٹر صاحب کی تجاویز و نصائح ہندو دھرم کی ہدایات وتعلیم کے موافق نہیں بلکہ خلاف ہیں۔ ہندو مذہب کے مقنن اعظم منوجی اپنی سمرتی میں پیدائش عالم کے باب میں فرماتے ہیں۔

اطلاع ضروری قارئین کرام! آپ کی نظر کو ایک بہترین ہندوانہ سکارڈ پتہ کا مرحمت فرمائیے آپ کو بلا صرفہ ایک ہندوستانی ہمیرے کا سرمہ ڈاکٹر محمد خان صاحب کا دیا...

"اس تمام دنیا کے کاروبار کے چلانے کے واسطے برہمن کھشتری ویش شودر چاروں ورن مثل جسم کے چار حصوں کے - بہو - جانگھ - اور پاؤں کے بنائے اور چاروں ورنوں کے کرم الگ الگ مقرر کئے۔"

(ادھیائے اول شلوک ۸۷ صفحہ ۱۶)

اس کے بعد برہمن کھشتری اور ویش کے کرم (کام) ذکر کرنے کے بعد شودروں کے فرائض میں فرمایا ہے۔

"شودر کیلئے ایک ہی کرم پربھو نے ٹھیرایا - یعنی صدق دل سے ان تینوں ورنوں کی خدمت کرنا۔"

(ادھیائے اول شلوک ۹۱ صفحہ ۱۷)

پھر آٹھویں باب میں فرماتے ہیں۔

"برہما نے شودر کو برہمنوں کی خدمت کے واسطے بنایا ہے - اسواسطے خواہ شودر خریدا ہوا یا ملازم ہو خواہ نہو اُس سے کام برابر لینا چاہئے۔"

(ادھیائے ۸ شلوک ۴۱۳)

پھر دسویں باب میں فرماتے ہیں۔

"اگر نیچ ذات یا کم لیاقت والا آدمی لالچ سے بڑی لیاقت والوں کے کام سے گذارہ کرے تو راجہ اس کی تمام دولت ضبط کر کے ملک سے باہر کر دیوے۔"

(ادھیائے ۱۰ شلوک ۹۶ صفحہ ۴۰۹)

پھر اس سے آگے فرماتے ہیں۔

"شودر طاقت رکھنے پر بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ شودر کے پاس (دولت) ہو جانے سے وہ برہمنوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔"

(ادھیائے ۱۰ شلوک ۱۲۹ صفحہ ۴۱۵)

اُن حوالجات سے ظاہر ہے کہ بموجب فرمان منوجی مہاراج شودر صرف اُتم ذاتوں کی خدمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں - اور یہ خدمت گذاری ان کا پیدائشی وصف بلکہ ان کی پیدائش کی علت غائی اور اس سے مقصود الٰہی بھی ہے، ایسا نہیں کہ یہ شودر پن اور اچھوت ہونا اُن کیلئے کوئی مجلسی سزا ہے۔

دیگر یہ کہ ان بیچارے مصیبت کے ماروں کیلئے ترقی کی اجازت نہیں - بلکہ اگر کہیں وہ دولت جمع کر بھی لیویں تو راجہ کو حکم ہے کہ اُس سے جبراً چھین لے - اور اُسے جلاوطن کر دیوے (دہری ہری) کیونکہ دولتمند ہو جانے سے وہ اُتم ذاتوں کی خدمت چھوڑ دینگے - اور وہ اپنے پیدائشی دھرم سے گر جائینگے۔

شاید کوئی ناواقف آریہ صاحب یہ کہہ اُٹھیں کہ یہ سب حوالے منوسمرتی کے ہیں وید منتر نہیں ہیں - تو اُن کو معلوم ہو کہ منوسمرتی کو آریہ مت کے بانی سوامی دیانند جی نے بھی معتبر مانا ہے اور حوالجات مذکورہ بالا کی رُو سے خود بھی بیچارے شودروں کو اسی حالت میں رکھا ہے۔

(ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش سمولاس ۴ صفحہ ۱۱۷ و ۱۴۴)

دیگر یہ کہ منوجی مہاراج کے برابر ویدوں کا جاننے والا کوئی دیگر شخص نہیں مانا گیا - چنانچہ کتاب کا دیباچہ حسب ذیل ہے۔

(۱) "منوجی بخاطر جمع بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس بڑے بڑے رشی لوگ آئے اور باہم ادب آداب کے بعد یہ بات کہی کہ۔

(۲) اے بھگوان سب ورنوں اور ورن سنکروں کا دھرم ٹھیک ٹھیک ہم سے کہئے - کیونکہ

(۳) اے پربھو خیال سے باہر اور لامحدود اور قدیم وید میں بیان کئے ہوئے جو بہت طرح کے کرم ہیں اُن کے اصل مطلب کے جاننے والے ایک آپ ہی ہیں۔

(۴) جب اُن مہاتماؤں نے اسطرح سے اُس نورانی صورت مہاتما سے پوچھا تب سری منوجی نے اُن سب مہارشیوں کی پوجا کر کے کہا کہ سنئے۔"

اور منوجی کے زمانہ کی نسبت ستیارتھ پرکاش میں سوامی جی فرماتے ہیں۔

"برہما کا بیٹا وراٹ کا منو اور منو کے مریچی وغیرہ دس اور ان کے سوئمبھو وغیرہ سات راجا اور اُن کی اولاد اکشوکو وغیرہ راجا جو آریہ ورت کے اول راجا ہوئے جنھوں نے یہ آریہ ورت بسایا ہے۔" (ستیارتھ سمولاس ۸ صفحہ ۲۹۰)

اُس سے ظاہر ہے کہ منوجی مہاراج ابتدائے دنیا میں ہوئے ہیں اور ان کے برابر کوئی عالم نہیں تھا - پھر اُن کے بعد سب لوگ ان کی اس کتاب کے قائل اور اس کے مطابق عامل رہے اور کوئی ان کے برابر نہ مانا گیا - نیز اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ اچھوتوں کے ساتھ ایسا سلوک ہندوؤں میں ابتدا ہی سے بحکم منوجی رائج ہے۔ چنانچہ اس کو ڈاکٹر مونجے صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"اچھوتوں کی نسبت تو نامعلوم زمانہ ہی سے ہم کو یہ سکھایا گیا ہے۔" الخ (ملاپ ۲ مئی)

اور چونکہ جن رشیوں نے منوجی سے ورن اور اُن کے شرعی احکام کی تفصیل پوچھی ہے انہوں نے بالتصریح ویدوں کے رُو سے دریافت کرنی چاہی ہے اور منوجی انہی کے جواب میں یہ سب کچھ فرماتے ہیں اس لئے ماننا پڑیگا کہ یہ سب کچھ ویدوں کے رو سے بیان کیا گیا ہے - پس ڈاکٹر مونجے صاحب کی اصلاحی تجویز ویدوں کے خلاف ہونے کے سبب ہندوؤں میں قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی۔

(باقی آئندہ - انشاء اللہ تعالےٰ)

(میر سیالکوٹی)

# پراشچت*

## یعنی کفارہ

سوامی دیانند جی فرماتے ہیں کہ

"ایشور اپنے بھگتوں کے بھی پاپ معاف نہیں کر سکتا - کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُسکا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۰)

اور دیکھو

"تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے نہ کہ معاف کرنا۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۰)

یہ خیال تو سوامی دیانند جی کا ہے - اب ہم منوشاستر کے اُس باب کو مختصراً دیکھتے ہیں جسمیں بذریعہ پراشچت وغیرہ کے پاپوں اور گناہوں کے دور کرنے کی تعلیم دی گئی ہے - اور منوشاستر وہ معتبر کتاب ہے جسکی بہت سی جگہ سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں نقل کی ہے اور اُس سے بہت سی زبردست معلومات حاصل کی ہیں۔

* پراشچت یعنی پچھتاوہ - حدیث میں ہے الندم توبة یعنی ندامت (شرمساری و پچھتاوہ) توبہ ہے - (میر سیالکوٹی)

مقدس رسول - آریوں کے نرمپچے رسالہ رنگیلا رسول کا متین، معقول اور مدلل جواب۔ قیمت ۱۰ (آنے)

ahmadimuslim.de

"اسواسطے ہمیشہ پاپ سے مکت ہونےکے واسطے پراشچت یعنی افسوس (توبہ) اور اچھے کرم کرنے چاہئیں اور جو لوگ پراشچت نہیں کرتے وہ قابل نفرت صفات والے ہوتے ہیں۔" (منوشاستر ۱۱/۲۲۸)

"گئو موتر یا پانی یا گئو کا دودھ یا گئو کا گھی یا گئو کا گوبر۔ ان میں سے کسی ایک کو اگنی برن (آتش رنگ) کرکے پیوے اور اُس سے مرجائے تو پاک ہوتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۹۱)

"برہمن ان برتوں کو کرکے چوری کے پاپ کو دور کرے۔ لیکن اگر گورو کی عورت یا والدہ سے زنا کیا ہو تو ایسے مہا پاپی کے واسطے آگے لکھا ہوا پراشچت کرنا جائز ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۰۳)

"مہا پاپ کے لوگ ان برتوں سے اپنے پاپ کو دور کریں اور اُپ پاپ کے لوگ برت مرقومہ ذیل سے اپنے پاپ کو دور کریں۔" (منوشاستر ۱۱/۱۰۸)

ایک دن برت کرکے دوسرے دن پہلی دفعہ تھوڑا بھوجن کرے۔ جو اس پر غالب ہو کر دوسرے دن تک گئو موتر سے اشنان کرے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۰۹)

"مندرجہ بالا پراشچت کا جو برہم ہتھیا کے واسطے بتایا ہے چوتھا حصہ کشتری کے ہتھیا کرنے کی حالت میں کرے۔ اور ویش کے قتل کی حالت میں آٹھواں حصہ اور شودر ہتھیا کی وشا میں سولہواں حصہ جاننا۔" (منوشاستر ۱۱/۱۲۶)

"بلی نیولا نیل کنٹھ مینڈک کتا گوہ اُلو۔ ان میں سے کسی ایک کو قتل کرکے شودر ہتھیا کا پراشچت کرے یعنی اُن کی ہتھیا کی برابر سمجھے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۳۲)

گھوڑے کو مار کر کپڑا دیوے اور ہاتھی کو مار کر پانچ بیل برہمن کو دیوے۔ بکرا اور بھیڑ ان میں سے کسی ایک کو مار کر ایک بیل دیوے گدھے کو مار کر ایک سال کا بچھڑا دیوے۔" منوشاستر (۱۱/۱۳۶)

"دانت سب پاپوں کو دور کرنے میں بے طاقت ہو تو ایک ایک کے قتل میں ایک ایک برت کرے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۳۹)

"ہڈی رکھنے والے ہزار جانداروں اور گاڑی بھر بغیر ہڈی رکھنے والے جانداروں کے قتل میں شودر ہتھیا کا پراشچت کرے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۴۱)

"دانستہ یا نادانستہ جانداروں کو مارا۔ اس پاپ کو ان برتوں کے وسیلہ سے دور کرنا چاہئے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۴۴)

"برہم کشتری ویش اگر گاڑی میں سوار ہو کر یا پانی میں داخل ہو کر یا دن کے وقت مرد یا عورت سے جماع کریں تو معہ کپڑوں کے اشنان کرنا چاہئے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۷۴)

"جو عورت اپنی ذات کے مرد کے ساتھ ایک دفعہ جماع کرکے مجرم ہوئی اور اُسکا پراشچت کرکے پھر اپنی ذات والے مرد کے ساتھ جماع کرے تو وہ عورت پراجاتیہ و چاندراین کرے۔" منوشاستر (۱۱/۱۷۷)

"جس بات کا پراشچت نہ لکھا گیا ہو اُس پاپ کو دور کرنے کے واسطے پاپی کی طاقت اور حالت اور پاپ کے چھوٹے بڑے ہونے کا وچار کرکے اُسکا پراشچت تجویز کرنا چاہئے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۰۹)

"وہ وان رشی اور پتروں نے جو تدابیر انسانوں کے پاپ سے چھوٹنے کے واسطے بتائی ہیں اور جن کے ذریعہ سے انسان پاپ سے چھوٹتے ہیں ہم اُنکو بیان کرتے ہیں۔" (منوشاستر ۱۱/۲۱۰)

"پاپ کرکے سنتاپ کرے تو اُس پاپ سے چھوٹتا ہے۔ میں پھر ایسا نہ کرونگا ایسی شرط کرکے وہ پاپی پاک ہوتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۳۰)

"ہشم وغیرہ ۱۹ رچا اور سب سنگر آٹھ رچا اور سنہر شرکھا جو پرش سوکت نام وکدیا حصہ مشہور ہے ان کا سولہ دفعہ اور ایک مہینہ تک جپ کرے تو والدہ کے ساتھ جماع کرنے کے پاپ سے چھوٹتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۵۱)

"اندر وغیرہ ساتھ رچا کو چھ مہینہ تک جپ کرے تو سب پاپوں سے چھوٹتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۵۵)

"اگیہ دکھن سوکت سب پاپوں کو دور کرتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۵۹)

آپ کو معلوم ہوگیا کہ منوشاستر میں بھی گناہوں اور پاپوں کے دور کرنے کی بہت سی شکلیں تحریر ہیں۔ ہندؤوں کو کیا ضرورت ہے کہ منوشاستر کے پراشچت اور سہل سے تیرتوں اور کویوں کو چھوڑ کر دیانندی پرمیشور کی اطاعت اور عبادت کریں۔ اسلئے کہ سوامی جی تو اُس قادر مطلق ہستی کو گناہ کی معافی کے اختیار ہی نہیں دیتے۔ پس جس مذہب کی تعلیم خدا کو بالکل بیکار ثابت کرے اُس میں مکتی (نجات) کا تلاش کرنا محض حماقت اور بیہودہ پن ہے اسی لئے تو مسلمانوں کو ہمارے برادران وطن خداوند عالم کا نام نہیں لینے دیتے۔ اور جگہ جگہ قریب مساجد فتنہ و فساد وقت عبادت کر دیا کرتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جاکر کے تھانہ میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

## ویدک نجات

پھر دیکھو ویدک دھرم نے نجات کا نقشہ کس طرح کھینچا ہے۔ اول تو اس فرقہ میں نجات کا مفہوم ہی عنقا ہے۔ کوئی شخص اس دھرم میں آکر عملی طور پر نجات پانے کا مستحق نہیں اور نہ اُسکو استحقاق حاصل ہے۔ گناہ اور سہو و نسیان عام انسانوں کے ساتھ برابر لگے ہوئے ہیں۔ ویدک دھرم میں کسی صورت سے اُن کی معافی نہیں۔ کوئی لاکھ عجز و انکساری کرے اور چلائے اور آئندہ کو گناہ کے چھوڑنے کا ارادہ مصمم کرے۔ زندگی صالح بنائے۔ مگر خدا ہے کہ اُس کا گناہ کبھی نہیں بخش سکتا۔ جبتک کہ ہر گناہ کے بدلے کتا۔ سور۔ بندر وغیرہ کی جون میں نہ ڈال لے۔ بالفرض اگر کوئی شخص لاکھوں جونوں اور کروڑوں تکالیف و مصائب کے بعد نجات پا بھی گیا تو خدا اس پر بھی اُسکا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اپنے قرب وصال اور پریتی کا خیال کچھ نہیں کرتا۔ میعاد مقررہ کے بعد پھر کان پکڑ کر جھٹ مکتی کنڈ سے نکال دیتا ہے۔

ہم تعجب کرتے ہیں کہ آریہ لوگ مکتی مکتی کیوں پکارتے ہیں اور اپنے دھرم کی کسوجہ سے دعوت دیتے ہیں۔ کیا اس سور بندر بنائے جانے اور چندروزہ کسی جون میں رکھ کر پھر دنیا میں گرائے جانے کیلئے؟ دیکھو کوئی مذہب جھوٹا ہے یا سچا لیکن ایسا مذہب کوئی نہیں جو اپنے منہہ سے ابدی جہنم کا قائل ہو۔ لیکن آریہ لوگ گویا اپنے منہہ سے ابدالآباد کے جہنم کا اقرار کرتے ہیں اور تناسخ کے ابدی چکر میں دوسروں کو پھنساتے ہیں۔ اس سے

گر اہوا کوئی مذہب دنیا میں نہ ہوگا۔ جس سے تمام دنیا کی امیدوں کا خون ہوجاتا ہے ؎

کبھی دل میں کبھی سینہ میں کبھی پہلو میں
چارہ گر کیا کہوں میں درد کہاں ہتا ہے

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

# آریہ مسافر (دہلی) کی سمجھ

اخبار "اہلحدیث" میں عرصہ سے ایک مضمون بعنوان "آریہ مسافر کی راستگوئی" شائع ہورہا ہے۔ ہم کو آریہ مسافر کے اعتراض دیکھکر بے ساختہ ہنسی آئی کہ اسی پر علم و فضیلت اور قرآن دانی کا دعوےٰ ہے مگر ساتھ ہی افسوس بھی ہوا کہ یہ موقع ہنسی کا نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کتاب جس کے احکام کے سمجھنے کیلئے بصیرت کی ضرورت ہو اور یہ بصیرت تزکیہ نفس اور قرب الٰہی سے پیدا ہوتی ہے جس کو تقوےٰ کہتے ہیں۔ اور اسلام نے اسی تقوےٰ کے حاصل کرانے کیلئے ارکان اسلام فرض اور عائد کئے۔ تو یہ تقوےٰ لالہ صاحب میں کہاں ہے جو کتاب مقدس کے علم اور حکمت کو پا سکیں اور راہ ہدایت حاصل ہو۔

مولانا رومیؒ نے اپنی مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے جو لالہ صاحب کی سمجھ کا ایک روشن اظہار ہے۔ ہم ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے بالاختصار تحریر کرتے ہیں۔ امید ہے کہ لالہ صاحب سبق حاصل کرینگے۔

"ایک عطار کی دوکان پر ایک طوطا تھا جو خوب بولتا تھا اور اکثر اشیاء کے دام بتا دیا کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے دکان پر ٹھٹھ لگے رہتے تھے اور دکان خوب چلتی تھی۔ طوطا کھلا رہتا تھا۔ ایک عطار کسی کام کو چلا گیا تھا دکان خالی تھی۔ طوطے پر بلی جھپٹی۔ طوطا بھاگا۔ اسمیں زیتون کے تیل کا بھرا ہوا شیشہ عطار کے بیٹھنے کی جگہ گر کر ٹوٹ گیا۔ عطار نے واپسی پر آ کر یہ کیفیت دیکھی۔ طوطے کو اوپر ایک ٹنگے ہوئے بانس پر سہما ہوا بیٹھا دیکھکر سمجھا کہ اسی کی حرکت ہے غصہ میں طوطے کا سر پکڑ کر گھسیٹا اور پٹخ دیا۔ سر کے پر اکھڑ آئے اور طوطا گنجا ہوگیا۔ جبکے صدمہ سے وہ خاموش ہوگیا۔ اس کو عرصہ ہوگیا۔ ایک روز اتفاقاً دکان پر ایک قلندر آ نکلا۔ اس کے سر۔ داڑھی۔ مونچھ وغیرہ کا صفایا دیکھکر طوطے کو اپنا وقت بے ساختہ یاد آگیا۔ اور بول اٹھا کہ ؎

ششیہائے زیت شاید ریختی"

ہمارے آریہ مسافر موٹی سی بات کہ "اسلام ہے کیا؟" نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ اس کوچہ سے واقف نہیں۔ اور ہو بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ جس بات کے وہ خوشہ چین ہیں اس میں یہ فلسفہ ہے کہ ایک عورت دس مختلف مردوں سے ہم صحبت ہوسکتی ہے اور اس کے شوہر کو اسے الزام دینے کا حق نہیں۔

علم النفس کے جاننے والے بتا سکتے ہیں کہ اگر اس فلسفہ کو عملی جامہ پہنایا جائے تو نہ معلوم کتنے گھر ویران اور کتنے شوہر فراق یار میں نالاں نظر آئیں۔ بھلا جن کے دماغ میں یہ بھرا ہو' جن کے قلوب تقوےٰ سے خالی ہوں' جو جذبات کے شکار ہوں وہ اسلام کو کیا سمجھ سکتے ہیں؟ وہ تقوےٰ کے کرشموں کا کیا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ "المرء یقیس علے نفسہ" انہی کے لئے ہے جن کو قربت الٰہی اور اس کا نور میسر نہیں۔ لیکن ایک ایسی قوم کے اصولوں پر۔ احکام پر اور دستور العمل پر منہ آنا جس کے جذبات احکام و اصول کے ماتحت ہوں۔ جس کو قرب الٰہی کے سوا دوسری دھن نہ ہو۔ انہی کا کام ہے جو اس نعمت سے بے بہرہ اور خالی ہوں۔ لہذا ہم مسافر کی خدمت میں عرض کرینگے کہ ؎

اگر یک قطرہ خوں داری اگر مشتے پرے داری
بیا من با تو آموزم طریق شاہبازی را

اور مسلمانوں سے کہینگے کہ جو چیز نظر کے سامنے اور عمل میں نہو اس پر یونہی اعتراض۔ جرح اور بحثیں ہونگی۔ حقیقت میں یہ آریہ مسافر کا قصور نہیں ہے یہ اس کی فہم اور آپ کے ترک عمل کا قصور ہے۔ اگر آپ کتاب و سنت پر پوری قوت سے عامل ہوتے تو آج ہمارے آریہ مسافر کو اعتراض کا موقعہ تو کجا اسلام سے گریز ہی نہ ہوتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ آج ہمارے منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم ہی قلم ہے۔ کاش کہ ان دونوں کی جگہ ایک قوت عمل ہوتی تو بیڑا پار تھا۔

خوب کہا حضرت اقبال نے ؎

بہر زرخے کہ ایں کالا بگیری سود مند افتد
بزور بازوئے حیدر بدہ ادراک رازی را

کاش مسلمان اس شعر کو سمجھیں اور بجائے قلم کی زور آوری کے عملی طور پر اسلام کو پیش کریں۔ اور اغیار کو دکھا دیں کہ اسلام اس کو کہتے ہیں۔

لہذا کون کون ہے جو کتاب و سنت کو دربست کما حقہا اپنا دستور العمل بنانے کیلئے کمربستہ اور مستعد ہوتا ہے۔ میدان میں آئے تاکہ فرمانبرداران خدا و رسول اللہ صلعم کی ایک جماعت تیار ہوکر تبلیغ و اشاعت کا کام عملاً سنبھالے۔ وہ حضرات جن کو دنیا یا دنیا کا سامان اللہ اور اسکے رسول صلعم اور تبلیغ اسلام سے زیادہ عزیز ہے۔ یا ان کے رشتے ناتے اس کام میں حارج ہیں اور بمقابلہ اللہ و رسول اللہ صلعم ان کی بات وقیع ہے وہ اس کوچہ میں قدم رکھنے کی کوشش نہ فرمائیں۔ میں منتظر جواب ہوں اگرچہ میں نے تن تنہا دہلی میں کام شروع کر دیا ہے لیکن اگر مجھ کو ساتھی مل گئے تو شوال٭ سے باقاعدہ کام شروع ہوجائیگا۔ اجیبوا داعی اللہ۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

(قادیانی مشن)

# طمث مرزا

ناظرین کرام! السلام علیکم۔ آپ مرزا صاحب قادیانی کے نام نامی سے واقف ہونگے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کتنے کچھ دعاوی والہامات شائع فرمائے ہیں۔ میں آپ کی توجہ اسوقت مندرجہ ذیل الہام کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

"منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا یریدون ان یروا طمثک واللہ یرید ان یریک انعامہ۔ الانعامات المتواترہ انت منی بمنزلۃ اولادی واللہ ولیک وربک فقلنا یا نار کونی بردا ان اللہ



ahmadimuslim.de

مع الذین اتقوا والذین ھم یحسنون الحسنیٰ۔

(ترجمہ) یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلائے اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو۔ اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا۔ اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔ اسلئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے۔ یعنی گو بچوں کا گوشت پوست خون حیض ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر خون حیض کی طرح وہ ناپاک نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح تو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازم بشریت ہے اور خون حیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے اب اس پاک لڑکے میں خون حیض کی تلاش کرنا حمق ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلام ذکی بن گیا۔ اور اسکے لئے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا۔ اور خدا تیرا متولی اور تیرا پرورندہ ہے اس لئے خاص طور پر پدری مشابہت درمیان ہے۔"

(اربعین ۴ حاشیہ ص۲۳ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس امرتسر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۰۰ء)

سب سے اول آپ ترجمہ کی طرف غور فرمائیں کہ مذکورہ بالا عربی عبارت (الہام) کا یہ ترجمہ ہے یا اضافہ۔ کیا ترجمہ اور اضافہ میں ذرہ فرق نہیں ہوتا؟ یہ کسقدر غضب ہے کہ اس بے تکے اضافہ کو ترجمہ قرار دیکر تبحر علمی کا انکشاف فرمایا ہے۔ نیز وہ کون سے اردو الفاظ ہیں کہ جن سے فقلنا یا نار کونی بردا ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم یحسنون الحسنیٰ کا ترجمہ نکلتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر کیا یہ مکمل ترجمہ ہے؟

مرزا صاحب حائضہ ہونے کے بعد اپنے حاملہ ہونے کی بابت فرماتے ہیں۔

"استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا ہے" (کشتی نوح ص۴۷)

بارے شکر ہے کہ یہ بات عملی صورت میں بھی ظہور پذیر ہوئی کہ حیض امیدواری (حمل) کی ظاہرہ علامت ہے۔ اہا! وہ وقت بھی نزدیک آتا ہے کہ وضع حمل جلوہ گر ہو کہ مرزا صاحب کی معجز نمائی اور اعلیٰ درجہ کا نشان صداقت مسیحائی ظاہر ہو۔ ایلو! وہ آ گیا۔ بصورت الہام ارشاد ہے۔

"پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا۔ میرے (خدا کے) ہاتھ سے پیدا ہوا" (جل جلالہ)

مجھے ان الفاظ سے سخت حیرانی ہوتی ہے۔ جو فرمایا ہے کہ "اس لئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے"۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ جس کو حیض آئے اس سے بچہ پیدا ہو۔ نہ یہ کہ حائض ہی اپنے حیض کا بچہ بن جائے۔ ناظرین الہام مرزا صاحب میں پھر غور فرمائیں۔

"پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا۔ اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔ اسلئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے"۔

کیسی الٹی منطق ہے کہ بچہ تو بنا پاک تغیرات کے خون سے جو بصورت طمث بطن مرزا صاحب میں تھا۔ جبکو ہماری آنکھیں اس نونہال خوشگوار اور نوید ہونہار کی دید کو ترس رہی تھیں کہ اب بطن مرزا صاحب سے جلوہ گر ہوا چاہتا ہے۔ مگر آہ! ہماری امنگیں کرکری اور تمام خوشیاں مبدل بہ یاس ہو گئیں کہ جب ملہم مرزا صاحب خلاف فطرت انہی کی ذات کو وہ موعود لڑکا متصور کراتا ہے کہ یہی غلام ذکی ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب سے لڑکے کا پیدا ہونا ایک اسکی ان متواتر نعمتوں میں سے ایک نعمت عظمیٰ تھی۔ اور مرزا صاحب ہی کو بمنزلہ اولاد متصور کرانا کوئی نعمت نہیں۔

مرزائی دوستو! الیس منکم رجل رشید۔ کیا کوئی تم میں دانا شخص نہیں ہے۔ کہ جو اس فلسفہ کو سمجھائے کہ ہاں حائض کے حیض سے ہی بچہ پیدا نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ خود اپنے طمث سے بھی اسکا بچہ ہو جانا صحیح ہے۔ اس کو بجز مرزائی امت کے شاید کوئی مانے۔

آہ! جب از روئے قرآن و حدیث ان کو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ تو بڑے طنز کرتے اور فضول تمسخر اڑاتے ہیں۔ کہ یہ ناممکن ہے ہو نہیں سکتا۔ حالانکہ خدائے عزیز حکیم نے ان کی زبان سے بھی نکلوا دیا ہے کہ

"مسئلہ حیات مسیح تو خدا کے فضل سے ایسا صاف ہو گیا ہے کہ اس پر کچھ لکھنے اور کہنے کی چنداں ضرورت نہیں رہی۔ مگر بعض ناواقف اپنی نادانی کی وجہ سے اب بھی بعض دفعہ اس مسئلہ پر گفتگو شروع کر دیتے ہیں"۔ (ریویو آف ریلیجنز ص۱ بابت اکتوبر ۱۹۲۳ء)

مگر پھر بھی نادانی سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور یہاں کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ مسیحنا دہینا۔ یہ کیا الٹی گنگا بہ رہی ہے کہ وہ خوبصورت لڑکا جو بطن آنجناب سے ظہور ہونا موعود ہے۔ کہاں غت ربود اور نیست و نابود ہو گیا؟ اور اس کی بجائے خود بدولت کیسے بمنزلہ اولاد ہو کر لڑکے بن گئے؟ یہ کیا بنا بنایا کھیل بگاڑ کر ہماری ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا؟

اور ان کا بمنزلہ خدا کی اولاد ہونا شاید آیہ شریفہ ولم یتخذ ولدا (پ۱۵) کے ماتحت ہو۔ اور اسکے یہی معنے ہوں۔ حیرانی ہے کہ مرزائی دوست عیسائیوں کے سامنے کس طرح کھڑے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ بھی ابنیت مسیح کے قائل بفحوائے "وقالت النصاری المسیح ابن اللہ و نحن ابناء اللہ واحباءہ" اور مرزائی امت اپنے مسیح مرزا صاحب کی ابنیت کے دلدادہ۔ بموجب "انت منی بمنزلۃ ولدی"۔ (الاستفتاء ص۸۲) اسمع ولدی۔

اور عیسائی اپنے مسیح کو حمل و حیض وغیرہ سے ملوث نہیں کرتے۔ اس کا سہرا مرزائی امت کے ہی سر ہے۔ خدا جانے یہ کس نبی کا معجزہ ہے۔

مرزا صاحب اپنے منہاج نبوت پر ہونے کی بابت فرماتے ہیں۔ کہ

"میں ہر روز اس بات کیلئے چشم پر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ چاہے"۔ (اربعین ۳ ص۱۲)

اسی لئے از روئے منہاج نبوت ہی دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ معجزہ (طمث و حمل) آنجناب سے پہلے کس نبی سے صادر ہوا ہے اور کس کو ایسا الہام ہوا ہے؟ جو آپ کی سچائی نبوت کی دلیل ٹھیر سکے۔

مرزائی امت خواہ مرزا صاحب کی روح سے بھی مدد لیکر یہ بات ثابت کرنا چاہے کہ فلاں نبی کو ایسا الہام

نکات مرزا - معارف و نکات مرزا ...

ہوا ہے۔ یا اُن کو بھی حمل وحیض وغیرہ معاذ اللہ آیا ہے۔ تب بھی ہرگز نہیں دکھلا سکینگے۔ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا۔ کیا قرآن وحدیث کے الفاظ سے کوئی دکھلا سکتا ہے کہ ہاں ایک مرد کو حیض وحمل ہو سکتا ہے۔ یا ہوا ہے۔ کوئی نہیں ہرگز نہیں۔ یہ جام طمث مرزا صاحب کے ہی حصہ بخرے میں آیا ہے۔ شاید اسلئے کہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ مرزا صاحب محض مرد ہی نہیں بلکہ کچھ اور بھی ہیں۔ جس کو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے۔ اسی کی تائید میں ایک اور الہام ہے۔

"یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة"

(اربعین ۲ صـ۶)

"یعنی اے مریم! تو اور زوج باغ میں رہو۔" [1]

یہاں مریم (جو اسم معرفہ مؤنث ہے اس) سے مراد مرزا صاحب ہیں مگر زوج مرزا سے نیاز حاصل نہیں ہوا۔ کہ کون ہے۔ اگر کہا جائے کہ ان کی بیوی مراد ہے تو یہ بھی عجیب تر ہے۔ کہ مریم اور اُسکی بیوی یا نصرت جہاں بیگم اور اسکی بیوی۔

ناظرین! یہ ہے الہامات مرزا کا اک نمونہ کہ پہلے مرزا جی کو حیض آتا ہے۔ پھر حمل قرار پاتا ہے۔ پھر وضع حمل چونکہ ایک کٹھن امر ہے ایسی تکلیف شاقہ کی کون برداشت کرے۔ اسکی بجائے خود بدولت طمث مآب ہی خوبصورت لڑکا اور غلام ذکی بنکر خدا کے اور اپنے درمیان پدری مشابہت قائم کرلی جاتی ہے۔ "دروغ گو را حافظہ نباشد"۔ اصل بات یہ ہے کہ مذکورہ الہام محض ایک فضول ڈھکوسلا اور شیطانی کلام ہے۔ آہ! ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیئ۔ الآیہ (پ ۷ ع ۱۴)

کیا ایک خلاف عقل ونقل اور لاطائل کلام بھی وحی اور الہام ربانی کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے؟

تمہیں تقصیر اُس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ذرہ مرزائیو! انصاف سے کہیو خدا لگتی

(میاں جی غلام رسول رامپوری خریدار ۶۴۷۵)

[1] شاید یہ الہام ایام طاعون کا ہے۔ کیونکہ بطور حفظ صحت باغ کی رہائش ٹھیک ہے۔ ۱۲ منہ

تہی داماں مرزا ۔ [illegible]

# تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳۳) اسی طرح آپ نے ایک فرمان ضحاک بن سفیانؓ صحابی[1] کی طرف لکھوایا۔ جسمیں مقتول کی دیت میں سے اُسکی بیوہ کو حق وراثت ملنے کا حکم مذکور تھا۔ اس کا ذکر بھی امام دار الہجرۃ امام مالکؒ نے مؤطا میں اور امام شافعیؒ نے کتاب الام میں کیا ہے[2]۔

**تیسری قسم** کی تحریروں کی اندرون وبیرون عرب کے سرداروں اور بادشاہوں کو **دعوۃ اسلام** کے خطوط لکھنے کی مثال یہ ہے کہ آپ نے مقوقس شاہ اسکندریۃ کو جو ایک عیسائی بادشاہ تھا یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط۔ سلام علی من اتبع الھدی۔ اما بعد فانی ادعوك بدعایۃ الاسلام۔ اَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ یؤتك اللہ اجرك مرتین۔ فان تولیت فان علیك اثم اھل القبط۔ ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرك بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون

(زاد المعاد مطبوعہ کانپور جلد اول صـ۵۱۹)

"خدائے رحمن ورحیم کے نام سے (شروع) محمد خدا کے بندے اور اُسکے رسول کی طرف سے مقوقس شاہ قبط کی طرف۔ اُس شخص پر جو ہدایت (الٰہی) کی پیروی کرے سلام ہو۔ بعد اس کے (معلوم ہو) کہ میں تم کو اسلام کی دعوت سے (خدا کی طرف) بلاتا ہوں۔ اسلام لے آؤ۔ تو بچ جاؤ گے اور خدائے تعالے تم کو دُہرا اجر دیگا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو قوم قبط کا گناہ تمہارے ذمہ ہوگا

[1] ضحاک بن سفیان صحابیؓ کے ترجمہ میں حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں کہا وروی سعید بن المسیب عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان یورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیت زوجھا۔ (اصابہ جلد ۳ صـ۵۳۶ قسم اول مطبوعہ کلکتہ ۔ ۱۲ منہ)

[2] کتاب الام للامام الشافعی جلد ۴ صـ۷۸ مطبوعہ مصر۔ ۱۲ منہ

اور اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم سوائے خدا کے کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ بنائیں۔ اور ہم ایک دوسرے کو اپنا مالک وپروردگار نہ بنائیں۔ پس اگر (یہ اہل کتاب اس بات سے) روگردانی کریں۔ تو (اے مسلمانو!) تم کہو کہ (اے اہل کتاب!) تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان (خدا کے فرمانبردار) ہیں"

ہم نے اس قسم کے سب خطوط کا ذکر اپنی کتاب "**تاریخ نبوی**" میں کسی قدر تفصیل سے کردیا ہے۔ اس مقام پر خاص اس خط (شاہ اسکندریہ والے) کو اس لئے منتخب کیا ہے کہ زمانہ حال کے انکشافات میں سے ایک نہایت متبرک وقابلقدر انکشاف یہ ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نامہ عنبر شمامہ باصلہ افریقہ کے عیسائیوں کے ایک گرجا سے دستیاب ہوا ہے۔ وہاں سے سابق خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان غازی مرحوم کے پاس بصد ادب وتکریم بطور تبرک استنبول میں پہنچایا گیا۔ جنہوں نے اس کے فوٹو چھپوا کر دنیا کے ہر قطر میں اسکی اشاعت کردی۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ کہ اس ذرہ بیمقدار گنا ہگار سیاہکار کو بھی یہ تحفہ شاہوار وگوہر آبدار نصیب ہوا۔

محدثین (رحمہم اللہ) نے اپنے حافظہ خداداد سے اس کے الفاظ کی جو روایت کی ہے اور ہم نے اسکی عبارت اوپر نقل کردی ہے۔ اُس میں اور اس فوٹو کے الفاظ میں کوئی قابل لحاظ فرق نہیں ہے کیونکہ دونوں کے الفاظ برابر ایک ہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس مکتوب عکسی کا رسم الخط قدیم ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت عہد میں عربوں میں مروج تھی اور جس رسم الخط میں ہم لکھتے پڑھتے ہیں وہ بعد کے زمانوں میں بہت دفعہ کی اصلاح کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اسی لئے اسکو خط **نسخ** کہتے ہیں۔

اس مکتوب عکسی کے الفاظ میں اور محدثین کے محفوظ الفاظ میں صرف یہ فرق ہے کہ محدثین کی روایت میں "ادعوك بدعایۃ الاسلام" ہے اور ایک روایت میں "بداعیۃ الاسلام" بھی ہے۔ اور اس مکتوب

ahmadimuslim.de

شریف میں "ادعوک بدعوۃ الاسلام" ہے۔

عربی زبان کا تھوڑا سا علم صرف جاننے والے اصحاب بھی جانتے ہیں کہ دعا یدعو کا مصدر کئی طرح پر آتا ہے دُعاءٌ - دعویٰ - دَعْوَۃٌ - اور دِعَایَۃٌ اور داعیۃٌ سب مصدر ہیں۔ چنانچہ مجمع البحار میں لفظ دعا کے ضمن میں اسی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔

ادعوک بدعایۃ الاسلام ای بدعوتہ وھی کلمۃ الشہادۃ التی یدعی الیہا اھل الملل الکافرۃ ودروی بداعیۃ مصدر کالعافیۃ۔

اور اس سے پہلے فرماتے ہیں۔

الدعوی الادعاء فما کان دعوٰھم والدعاء واخر دعوٰھم ولہ دعوۃ الحق۔

(باقی باقی)

# نجد سے قرن الشیطان

## بازگو از نجد و از یاران نجد

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۲۳ - اپریل)

---

چونکہ یہ رسم بد یعنی سورج کی پرستش اس زمانہ میں ہندوستان ہی میں تھی اور ہے بھی۔ اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ملک میں سورج پرست لوگ رہتے ہیں اور جس طرف سے سورج نکلتا ہے (یخرج بدل یطلع۔ فتح) وہاں بہت فتنہ اور فساد ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آنحضور نے اس ملک میں آکر اس فتنۂ شرک اور عبادت لغیر اللہ کو مٹانے والی اور کفار سے جہاد کرنے والی جماعت کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ فرمایا۔

عصابتان من امتی احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزو الھند وعصابۃ مع عیسی ابن مریم۔

(نسائی مسند احمد وغیرہ)

"یعنی دو ایسی جماعتیں میری امت سے ہونگی جن کو اللہ تعالےٰ آگ جہنم سے بچائے رکھیگا۔ ایک تو وہ جماعت جو ہندوستان میں غزا کرکے (اعلائے کلمۃ الحق) کریگی۔ اور دوسرے وہ لوگ جو عیسےٰ بن مریم کے ہمراہ ہونگے"۔

اللھم ارزقنا دخاقتہ واجرنا من خزی الدنیا وعذاب یوم القیمۃ۔

ہمارے اخگر صاحب الفاظ "من" اور "منہا" سے بہت گھبرائے۔ لیکن اس میں اُن کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ آپ نے صرف یہی ایک حدیث کہیں سے سنی یا پوچھ لی ہوگی جو "الفقیہ" میں لکھدی۔ کاش وہ دوسری احادیث جو اسی باب کے ضمن میں ہیں۔ اُن کے الفاظ پر بھی نظر ڈال لیتے۔ جہاں الفاظ "من حیث" لکن شلک ھل قال بہا او "منہا" یخرج بدل یطلع"۔ موجود ہیں (فتح الباری پ ۲۹ صفحہ ۴۳۳) تو اس قدر ذست نہ اٹھاتے۔ اور اُن کا یہ اضطراب (جسکے اثر سے بچارے العراق کو العاق لکھ رہے ہیں) نہ رہتا۔

تو اب اس کا مطلب اگر

"شیطان کا سینگ بھی اسی طرف (مشرق) سے چڑھتا ہے"۔ (اہلحدیث ۲۳ - اکتوبر ۲۵ء)

لکھدیا تو کون جرم کیا۔ کیونکہ اکثر شارحین حدیث نے یہی مراد لی ہے کہ مطلب سورج ہے اور سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ اسلئے آنحضور کا مطلب یہ تھا کہ اسطرف فتنے اور فساد ہیں۔ اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کی بستی اسی طرف ہے۔ اس سے یہ مطلب نہ لینا چاہئے کہ آنحضور نے سورج کو حقیقتاً قرن الشیطان فرمایا بلکہ اسکا مطلب گذشتہ تصریحات سے واضح ہے کہ چونکہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان اپنے سینگ اس سے ملا دیتا ہے تاکہ آفتاب کی پرستش کرنے میں لوگ اُسکی پرستش کریں۔ لہذا استعارًا ارشاد ہے۔

اخبار الفقیہ میں اخگر صاحب نے ملک عرب کا ایک نقشہ دیکر اُسپر خطوط لگا کر اس بات کے ثبوت کی بیہودہ کوشش کی ہے کہ نجد مدینہ منورہ سے عین مشرق میں واقع ہے۔ لیکن اس معاملہ میں بھی صاحب موصوف نے علم جغرافیہ سے بالکل کورا پن اور جہالت کا اظہار کیا ہے۔ اور پھر اس پر جرأت یہ کہ جغرافیہ دانوں کو چیلنج دیتے ہیں ؎

چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

جو لوگ علم جغرافیہ جانتے ہیں اور اس علم کی تمام شاخوں کے مطالعہ کا ذوق سلیم رکھتے ہیں ان پر یہ بات روشن ہے کہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً خط سرطان سے قدرے اوپر اور ½۲۳ اور ۳۰ ڈگری خطوط عرض البلد کے درمیان واقع ہے۔ اور ٹھیک اسکے شمال میں نجد ہے۔ ملاحظہ ہو نقشہ نگر (صفحہ ۱۲۷) Our (ہماری نئی دنیا) Old World A Human (ہیومن جغرافیہ) Geography - جسمیں نئے اور خاص خاص کوشش سے مرتب کئے ہوئے نقشے بھی موجود ہیں۔ اور جو حال ہی میں ۱۹۲۵ء کے اندر گلاسکو شہر میں چھپا ہے۔ اور جس کے مصنف ایک فاضل مسٹر کیمرن رلیسن ہیں۔ اسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ نجد مدینہ منورہ سے شمال میں واقع ہے۔

اور ساتھ ہی یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ نجد کے بہت سے حصے ہیں۔ اور نجد سے مراد وہ شمالی سطحات مرتفع ہیں جو صحرائے شام تک چلے گئے ہیں اور عام شارحین حدیث نے بھی اسکی تشریح کردی ہے۔ چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح میں فرماتے ہیں۔

اما نجد فہو کل مکان مرتفع وھو اسم لعشرۃ مواضع والمراد ھھنا اعلاھا تہامۃ والیمن واسفلہا الشام والعراق۔ (اخگر صاحب اسکے معنے اچھی طرح کسی سے سمجھ لیں) یعنی لفظ نجد کے لغوی معنے "بلند جگہ" ہے سطح مرتفع۔ اور لفظ نجد کا اطلاق اصطلاحاً دس جگہوں پر ہوتا ہے۔ یعنی نجد دس ہیں جسمیں عراق وغیرہ بھی شامل ہے۔ اب فرمایئے اخگر صاحب! آپ نے ریاض کو کیوں مخصوص کرلیا؟ ہائے تعصب تیرا ستیاناس!۔

ہاں یاد آگیا۔ مدینہ منورہ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے ½۲۳ اور ۳۰ خطوط عرض بلد کے درمیان واقع ہے اور اسکے نیچے سے خط سرطان عین مشرق میں کراچی سے ہوتا ہوا ہندوستان میں سے گذرتا ہے۔ اور اتفاق دیکھو کہ ہندوستان میں بریلی (جہاں آجکل کفر کی مشین ہے) بھی ٹھیک ½۲۳ اور ۳۰ خطوط عرض بلد کے درمیان میں ہے۔ یعنی مدینہ منورہ سے ٹھیک مشرق میں یہ شہر واقع ہے۔ تو کیا تعجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "مشرق" سے مراد یہی بریلی مراد ہو۔ امید ہے کہ اخگر صاحب اس حقیقت کو کلیجہ تھام کر تسلیم

فقہ اور فقیہ - جس میں فقہ، اصول فقہ اور فقیہ [illegible] قیمت ۱۲ [illegible]

کرینگے ۔ ورنہ وہی ارشاد فرمائیں کہ بریلی کو ہم کیوں عین مشرق مدینہ اور "الا ان الفتنۃ ھھنا" کا حقیقی مورد کیوں نہ سمجھیں جہاں بیشمار فتنوں کی ایجاد ہوئی۔ جہاں اسلام کی اصلی صورت کو مسخ کر دیا گیا جس جگہ حقیقی اسلام کو محض گیارہویں، چہلم، ندا غیر اللہ، اور امت مرحومہ کی تکفیر میں محدود کر رکھا ہو۔ جہاں اسلام کے منور چہرہ کو مسخ کرنے والے مجدد پیدا ہوں اور جہاں کے مفتی اپنی شرذمۂ قلیلہ کے سوا تمام کلمہ گوؤں کو۔ ہاں اصحاب قبلہ کو۔ ہاں ہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں کو۔ مجاہدین فی سبیل اللہ کو۔ خدام دین کو کافر ملحد اور لعنتی سمجھتے ہوں۔ اور جہاں پر حقیقی مسلم ومؤمن اور مجاہد کی مخالفت اور تکفیر ہو۔ کیا یہ فتنہ کم ہے؟ کہ جب امت مرحومہ کا شیرازہ پہلے ہی منتشر ہو رہا ہو۔ اسلام کی حالت کمزور ہو۔ اور شاطر وعیار دشمن گھات میں ہوں۔ انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم ۔ اور مسلمانوں پر چاروں طرف سے اقوام عالم کا حریفانہ ہجوم ہو۔ کفار اس کوشش میں ہوں کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے۔ (واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون) اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والی ہستیاں سطح ارضی پر سے معدوم ہو جائیں۔ تو اس حالت میں یہ بریلوی، لکھنوی، جماعتی، دیداری، جو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ مسلمانوں میں آتش فتنہ مشتعل کریں۔ تفریق وتشتیت کا سبق دیں، نفاق وعداوت کا بیج بوئیں۔ اعتصام بحبل اللہ سے منحرف ہوں۔ اور اعدائے اسلام کو خالص اسلامی معاملات میں دخیل ہونے کی دعوت دیں۔ یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت اور مجاہدین اور خادمان اسلام کو کافر کہکر خارج از اسلام سمجھیں۔ اور پھر دعوے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور مجدد۔ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم۔

اندریں حالات کون عقلمند ہے جو بریلی کو خصوصًا اور ہندوستان کو عمومًا مشرق فتن نہ خیال فرمائے۔ یہی ہندوستان ہے جہاں ایسی ہستیاں اٹھیں جنہوں نے مہدویت اور نبوت کا دعوےٰ کرتے ہوئے اپنی دجالیت اور کذب کا ثبوت دیا۔ اور ہندوستان میں وہ فتنہ اور کہرام بپا کیا کہ الامان۔ آجتک یہ دروازہ ایسا کھلا کہ آجکل چپہ چپہ پر جھوٹے مسیح اور دجالین کذابین کا پنجاب وہند گویا سٹور (ذخیرہ) ہو رہا ہے ۵

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے عد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

نقشہ عرب ٹھیک اور درست ہمراہ دیا جاتا ہے ناظرین اسے ملاحظہ فرمائیں اور اگر صاحب کے تبحر علمی کی الٹی گنگا بہتی ہوئی دیکھکر اسکی داد دیں کہ کسقدر ابلہ فریبی اور علمی کم مایگی کا ثبوت دیا ہے۔

اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا واھدنا الصراط المستقیم ۔ وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الضالین واھدھم ھدایۃ المتقین ۔ آمین۔

(عبد الرحمٰن)

# کھلی چٹھی

## بنام سید فضل شاہ صاحب گدی نشین جلالپور ضلع جہلم

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہو کہ ہمارے گاؤں سے ایک دوست حسن اتفاق سے جلالپور میں شاہ صاحب کے پاس پہنچا اور مفصلہ ذیل مسائل دریافت کئے۔

(۱) کیا کسی پیر کی بیعت کرنا ارکان اسلام سے ہے؟
(۲) کیا پیر کی قدمبوسی کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟
(۳) نماز تراویح کتنی رکعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟
(۴) اہلحدیث کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہ؟
(۵) کیا تقلید شخصی فرض ہے یا واجب یا سنت؟

ان سوالات کو قرآن وحدیث سے مدلل طور پر بیان فرماکر اجر خداوند کریم سے حاصل کریں۔

شاہ صاحب نے جو جواب دئے ذیل میں درج ہیں

(الف) پیر کی بیعت کرنا فرض ہے جسکا ثبوت قرآن مجید میں موجود ہے یعنی حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو جا کر اپنا پیر کریں۔

(ب) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی صحابہ کرتے تھے جو کتب حدیث میں موجود ہے۔ اور قرآن مجید میں قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ملاحظہ کریں۔

(ج) تراویح کی نماز بیس رکعت صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔ سوائے چند لامذہبوں کے سب اسکے قائل ہیں۔

(د) اہل حدیث کی اقتدا کا اسی پر قیاس کرلیں کہ امام صاحب کا فتویٰ ہے کہ اگر کسی گاؤں میں نصف آبادی اہل حدیثوں کی ہو اور نصف سکھوں کی ہو تو نو وارد مسافر کو اگر رات گذارنی ہو تو سکھوں کے گھر رات گذارے اہلحدیثوں کے گھر نہ رہے کیونکہ انکو گھر میں رہنے سے۔

(ہ) تقلید شخصی کے فرض ہونے پر کسی کو شک نہیں قرآن وحدیث میں کئی جگہ پر صاف صاف مذکور ہے۔ لامذہبوں کے انکار سے سروکار نہیں۔

یہ ہیں شاہ صاحب کے جوابات۔ اب شاہ صاحب کی خدمت میں بڑے ادب سے گذارش ہے کہ آپ مہربانی فرماکر ان مسائل کو مدلل طور پر قرآن وحدیث سے ثابت کریں۔ اور گول مول کہہ دینے سے کسی طالب حق کی تسلی نہیں ہوا کرتی۔ قصہ حضرت موسےٰ وحضرت خضر کا بیعت پیر پر چسپاں کرنا مع حوالہ تفسیرات وحدیث مفصل بیان فرمائیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی صحابہ کا کرنا کونسی حدیث کی کتاب میں آیا ہے؟ نماز تراویح کی بیس رکعت پر اجماع ہونا اور خود آنحضور کا پڑھنا صحیح حدیث سے مع حوالہ تحریر کریں؟ اہلحدیث کی اقتدا کا جو عقدہ آپ نے حل فرمایا ہے۔ بحوالہ کتب معتبرہ اظہار فرماکر پبلک پر روشن کریں۔ تقلید شخصی کے مسئلہ پر قرآن وحدیث سے بیان فرماکر سائل کی تسلی کریں۔

جناب شاہ صاحب! ان مذکورہ بالا مسائل کو اگر آپ قرآن وحدیث سے ثابت کر دیویں۔ تو فی سوال حل کردہ بدلائل قطعیہ بیس بیس روپیہ انعام حاصل کریں۔ اگر آپ میں کچھ علمی جوہر ہے تو کسی اخبار کے پرچہ میں ان سوالات کو وضاحت سے بیان فرماکر مخلوق خدا کو عمومًا اور مجھ مسکین کو خصوصًا مشکوری کا موقع بخشیں۔

لیکن یاد رہے کہ عالمانہ طرز پر مسائل کو مدلل طور پر اندراج کرائیں۔ ایسا نہ ہو کہ پیروں والی پیچ گٹل مار کر طالب علموں کو ہنسنے کا موقع دیویں۔ مگر قیاس معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کی طرح قرآن سے دلائل پیش کرینگے۔ وہ بھی بحوالہ القرآن کہا

ahmadimuslim.de

# اسلام اور عورت

حدیث :- "تم اپنی عورتوں کو نیکی کی نصیحت کرو نیک باتیں اور دین کے مسئلے سکھاؤ کیونکہ وہ عورتیں تمہاری تابعدار اُن کے ناموس تمہارے ہاتھ ہیں۔ تم اُن کا نان نفقہ زیادہ کرو کے تو حق تعالےٰ تمہارا رزق اور عمر زیادہ کریگا جیسا سلوک تم اُن کے ساتھ کروگے خدا تمہارے کریگا۔ اور تب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے جناب باری میں اپنی بی بی سارہ کی بدخلقی کا گلہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے وحی وحی بھیجی۔ اے میرے خلیل سارہ کو میں نے بائیں طرف کی ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا ہے جیسے سب عورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر تو اُسکو سیدھی کریگا تو سیدھی نہ ہوگی بلکہ ٹوٹ جائیگی اور تو صبر کر۔"

حدیث :- جو شخص عورت کی بدخلقی پر صبر کریگا اُس کو حضرت ایوب کی برابر اجر و ثواب ملیگا۔"

حدیث :- "مرد کو واجب ہے کہ اپنی جورو باندی غلام کو علم سکھائے اور دین کے مسئلے سنائے اور اگر اُسکو علم نہ ہو تو سیکھ کر سکھائے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اُسکو حکم دے جہاں خدا و رسول کا ذکر۔ دین کے مسئلے سکھائے جاتے ہوں جا کر سیکھے۔ مردوں کو چاہئے کہ علم سیکھنے سے عورتوں کو نہ روکیں۔ عورت کے مرد پر پانچ حق ہیں۔ اول عورت سے پردہ میں خدمت لے۔ دوسرے نماز روزہ کے احکام سکھائے۔ تیسرے اُس کو رزق حلال کھلائے جو گوشت حرام کے مال سے موٹا ہوگا وہ دوزخ میں گلیگا۔ چوتھے عورت پر کسی قسم کا ظلم و زیادتی نہ کرے کیونکہ عورت مرد کے پاس امانت ہے۔ پانچویں اگر عورت زیادتی و زبان درازی کرے تو مرد صبر کرے۔ اور غصہ میں آکر منہ سے کچھ کہہ نہ بیٹھے۔ مرد کے صبر سے عورت شرمندہ ہو کر خود بدخوئی نہ کریگی"۔

ایک شخص اپنی عورت کا گلہ لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر پہنچا۔ دیکھا کہ حضرت ام کلثوم حضرت عمرؓ سے زبان درازی کرتی تھیں۔ یہ خیال کر کے کہ یہ خود اس بلا میں گرفتار ہیں دروازہ سے لوٹا حضرت عمرؓ کو جب معلوم ہوا تو اُسکو بلایا اور سبب پوچھا۔ تو اُس نے کہا کہ میں اپنی جورو کا گلہ لیکر آیا تھا جب آپ کو بھی اس بلا میں گرفتار دیکھا تو لوٹ گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میری بی بی کے مجھ پر بہت حق ہیں اس وجہ سے میں نے اُس کو معاف کیا۔ اول وہ میرے اور دوزخ کے درمیان آڑ ہے کہ حرام سے مخلوط نہ ہول۔ دوسرے وہ میری نگہبان ہے جب میں کہیں جاتا ہوں تو میرے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ تیسرے وہ میری دھوبن ہے جب میں نہاتا ہوں وہ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ چوتھے میرے بچہ کی دائی ہے کس محنت سے پرہیز کر کے دودھ پلاتی ہے۔ پانچویں میری بھٹیاری ہے پکانے میں کسی وقت سستی نہیں کرتی۔

یہ سُنکر اُس نے کہا کہ میری عورت کے حقوق بھی مجھ پر ایسے ہی ہیں۔ میں نے بھی معاف کیا۔

اور یہ بھی شرعی تعلیم ہے کہ عورت اپنے آپ کو خوب پاک و صاف رکھا کرے تاکہ خاوند کی رغبت زیادہ ہو۔ اور جس مرد نے اپنی فرمانبردار عورت کو گالی دی گویا اُس نے مدد کی فرعون کی حضرت موسے علیہ السلام کے مقابلہ میں۔ اگر کوئی عورت نافرمانی کرے اُس کو نرمی اور آہستگی سے نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اُس سے کنارہ کرے۔ اور وہ اگر اس پر بھی نہ مانے تو یہ دل میں خیال کرے کہ میں نے نہ معلوم ایسی خدا کی کیا نافرمانی کی ہے جو میں اس بلا میں گرفتار ہوں۔

دیکھا آپ صاحبان نے کہ اسلام نے کس درجہ حقوق اور غیرت و وقعت عورتوں کو عطا کئے ہیں۔ جسکا مقابلہ کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔

## (عورت کیا ہے)

(۱) خدا نے عورت کو مرد کیلئے بنایا ہے۔

(۲) دنیا غمگین تھی باغ ویران تھے۔ اور زاہد گوشہ نشین آہ آہ کر رہے تھے۔ یہانتک کہ عورت مسکرائی۔

(۳) وہ عمدہ سجی ہوئی میز بھی بھلا کچھ وقعت رکھتی ہے کہ جسکے قریب عورت جلوہ گر نہیں۔

(۴) دنیا میں سب سے زیادہ شریف چیز ایک پاک عورت ہے۔

(۵) پاکدامن عورت کی قیمت تو جواہرات سے بھی زیادہ ہے۔

(۶) عورتوں کی ہم نشینی سے بہتر کونسا اسکول اخلاق اور انسانیت کیلئے ہو سکتا ہے۔

(۷) عورت میں دنیا کی جنت اور بہشت پوشیدہ ہے۔

(۸) مرد عورتوں کے حق میں جو چاہیں کہیں لیکن عورات اُن پر حکومت کرتی ہیں۔

(۹) مرد جبتک دل یا آنکھیں رکھتا ہے عورت کی حکومت اُس سے کبھی زائل نہ ہوگی۔

(۱۰) عورت اور شراب جوان اور ضعیف کو سرشار بنا دیتی ہے۔

(۱۱) عورت کی مسکراہٹ تیر کی طرح دل میں اُتر جاتی ہے۔

(۱۲) وہ شخص بیوقوف ہے جو عورت کے استقلال کی رفتار کو زبردستی یا چالاکی سے دوسری طرف پھیر دینے کا خیال خام پکاتا ہے۔

(۱۳) کوئی بھی ایسا مرد ہے جو عورت کے دریائے استقلال کے سیلاب کو طاقت یا لیاقت سے روک سکے۔

(۱۴) عورت کی روح فضائے محبت میں سانس لیتی ہے۔

(۱۵) فردوس وہی مقام ہے جہاں محبت رہتی ہو۔

(۱۶) اہل تشریح کا یہی قول ہے کہ عورت میں دلربائی کی تاثیر ہے۔

عورت من موہنی جنت کا ایک خوبصورت پھول ہے۔ باغ ارم کی مہک ہے۔ ننھے ننھے پودوں کی نزاکت ہے۔ کامنی خوشنما درخت کی لچک ہے۔ چاندنی کی ہلکی ہلکی اور بھینی بھینی روشنی ہے۔ آفتاب کی پہلی کرن ہے۔ گلاب کے پھولوں کی نظر فریب شوخی ہے۔ خوشی کی لہر ہے۔ امیدوں کی دنیا ہے۔ دل مجبور کیلئے راحت ہے قلب مضطر کیلئے چین ہے۔ مرد کیلئے جام سرور ہے۔

جب وہ خوش ہوتی ہے تو راحت و انبساط کا مرقع نظر آتی ہے۔ شادمانی کی چلتی پھرتی تصویر بنکر سامنے آتی ہے۔ اس کی ہر جنبش مستانہ مرد کے دل کو دنیا سے مجبور کر دینے والا نظارہ پیش کرتی ہے۔ اسکی حرکت مرد کی آنکھوں کیلئے ایک پُر کیف شراب کا جام پیش کرتی ہے۔ ایک کلمہ نہ کہنے پر بھی وہ خاوند کے دلی جذبات کو آنکھ ملاتے ہی سمجھ جاتی ہے۔ جب وہ میٹھی میٹھی اور بھولی بھولی باتیں کرتی ہے تو اسکا حسین چہرہ خلاف معمول چمکنے دمکنے لگتا ہے۔ اس کے جسم کی ہر جنبش

ahmadimuslim.cc

سے اظہار مسرت ہوتا ہے۔ وہ ایک میٹھی چھری بنکر مرد کے دل میں اُترجاتی ہے۔ ایسی خوشنما چیز پر کیسے کیسے ظلم وستم دیگر مذاہب نے روا رکھے۔ یہ اسلام کا ہی حقیقی مدعا ہے کہ عورت کی ہرطرح بعزت کرنا چاہئے۔ اگر اسلام اس کی حمایت وہمدردی وعزت نہ کرتا تو آج یہ صنف بالکل تباہ وبرباد ہوگئی ہوتی۔ کیا موزوں شعر ہے ؎

شوخی سے ہر شگوفہ کے ٹکڑے اُڑادئے
جس غنچہ پر نگاہ پڑی گل بنادیا

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

# قرب الٰہی

اللہ تبارک وتعالےٰ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

"اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے"

نور ایک روشنی ہے۔ روشنی کا خاصہ ہے ہر بُری اور بھلی چیز کو بخوبی آنکھوں کے سامنے ظاہر اور ہویدا کردیتی ہے جسقدر روشنی سے قربت اور نزدیکی ہوگی اتنی ہی اشیا صاف نظر آئینگی۔ اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے جسقدر اللہ تعالےٰ کی قربت زیادہ ہوگی اُسیقدر آسمانوں اور زمین کی ضرر رساں اور فائدہ مند اشیاء پر عبور زیادہ ہوگا۔ اور جسقدر بعد ہوگا اُسی قدر اندھیرا ہوگا۔ یعنی جہالت ہوگی۔ خواہ دنیا کی کوئی ڈگری و ڈپلوما حاصل ہو۔ اور آخر درجہ اس بعد کا یہ ہے کہ انسان ذات وصفات باری تعالےٰ عزاسمہ میں مخلوق کو شریک یا دخیل سمجھنے یا ماننے لگے۔ اس حد پر بالکل اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ" کہ شرک ایک زبردست اندھیرا ہے جہاں ٹھوکریں اور دھکے ہیں اور راہ کا دستیاب ہونا محال۔ شلت مثلاً۔ ہندو قوم کو لیجئے کہ وہ اتنی معمولی بات نہیں سمجھ سکتے جو ایک بچہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ پتھر تو پتھر ہی ہے ایک جامد چیز ہے جو از خود نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان مگر اسکو پوج رہے ہیں۔ دوسری مثال گائے کی ہے۔ جس کے عوض ہزاروں اپنے جیسے انسانوں کا خون کرنے کو مستعد اور آمادہ ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سمجھتے ہیں کہ انسان اپنے بُرے کرم کی وجہ سے گائے بیل وغیرہ کا روپ دھارتا ہے۔ لہذا وہ انسان جو اپنے انسانی روپ میں ہے اعلےٰ ہے اس گائے سے۔ اور کوئی عقلمند یہ نہ کہیگا کہ اعلےٰ کو ادنےٰ پر قربان کرنا چاہئے بجز اسکے جو شرک ظلمت میں ٹھوکریں کھا رہا ہو۔

یہی کیفیت تعزیوں۔ قبوں وغیرہ والوں کی ہے کہ وہ اصلی راستہ گم کرچکے۔ اب وہ اینٹ چونے یا کاغذ کھپچی وغیرہ پر اشرف المخلوقات کو بھینٹ چڑھانے کی فکر کریں تو کیا عجب۔ یا حج سے روکنے کی تدابیر کریں۔ تو کیا تعجب۔ ان کو قرب الٰہی میسر نہیں کہ وہ نور سے مستفید ہو کر بُرے اور بھلے کو پہچان سکیں۔

جب انسان نور میں ہوتا ہے تو نفع وضرر کو جان سکتا ہے۔ نفع سے مستفید ہوتا اور ضرر سے بچتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تمام جہان پر ظلمت شرک چھائی ہوئی تھی۔ اور سب سے زیادہ عرب پر جہاں رات دن خانہ جنگی رہتی تھی۔ اور وہ نعمتہائے آسمانی وزمینی سے بالکل مستفید نہ ہوسکتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرماکر وہ راہ ہدایت تلقین فرمائی جس نے ظلمت شرک کو پھاڑ کر بندوں کو اللہ تعالےٰ کی قربت تک پہنچا دیا۔ تو وہی لوگ جو گم کردہ راہ تھے' اندھیرے میں دھکے کھا رہے تھے قیصر وکسریٰ کے ممالک کے وارث ہوگئے۔ ان کیلئے زمین وآسمان کے خزانے کھل گئے۔ وہ اُستاد اقوام بنگئے۔ فوج کے جنرل۔ صوبہ کے گورنر۔ ملک کے حاکم۔ سیاست کے ماہر اور مدبر ہوگئے۔ یہ علوم انہوں نے کس یونیورسٹی یا فوجی کالج میں سیکھے تھے؟ اگر معلوم ہو تو "اللہ نور السمٰوات والارض" کو غور سے پڑھو معلوم ہوجائیگا۔

تمام علوم کا منبع ذات اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ اور بایں تمام صفات وکمالات وہ "نور السموات والارض" ہے۔ تو جسقدر زیادہ اس سے قربت ہوگی اُسیقدر زیادہ علوم حاصل ہونگے۔ قوت عمل بڑھیگی۔ اور جسقدر بُعد ہوگا اُسی قدر جہالت اور جمود پیدا ہوگا۔ احساسات مردہ ہوجائینگے۔ اور آپس میں خانہ جنگی ہونے لگیگی۔ کیونکہ اندھیرے میں دوست دشمن نظر نہیں آتا۔ اپنے برائے کی پہچان نہیں ہوسکتی۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمت کی یہی تکمیل فرمائی کہ اپنی قربت کا راستہ اپنے بندوں کو بذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتادیا۔ جو اس راستہ پر چلا مراد کو پہنچا۔ زمین کا وارث ہوا۔ زمین وآسمان کے خزانوں سے مستفید ہوا۔ باعزت اور بارعب وقار ہوا۔ پڑھو

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

اس راستہ کا نام اللہ تعالےٰ نے اسلام رکھا یعنی دروبست فرمانبرداری بے چون وچرا تابعداری۔ اسی کو توحید کہتے ہیں۔ اور اسی حالت کے متعلق مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله۔ او کما قال۔ (یعنی مومن کی فراست نہایت زبردست ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

ایسی روشنی میں دھوکے کا احتمال نہیں۔ اس درجہ کو ولایت یا ایمان کامل کہتے ہیں۔ اور اس درجہ والوں کا ولی خود اللہ تعالےٰ ہوجاتا ہے۔ کما قال اللہ۔ "اللہ ولی المومنین"۔ اور وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔" یعنی اللہ مومنوں کا ولی ہے اور فرمایا کہ مومنوں کو نجات دینا (اور دوسری جگہ ارشاد ہے کہ مومنوں کی نصرت کرنا) ہم پر حق ہے۔ یعنی ہم ضرور دینگے اور کرینگے۔ صحاح اور تواریخ میں مندرجہ واقعات شاہد ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو کفر وضلالت کے اندھیرے اور کفار کی شرارتوں سے نجات بھی دی اور نصرت بھی فرمائی۔

اگر یہ صحیح ہے اور بلاشبہ صحیح ہے تو یا قومنا! "ما لکم لا ترجون للہ وقارا"۔ آؤ سب ملکر اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کریں اور عامل بنجائیں کہ علم عمل کیلئے ہے نہ صرف کتابوں میں پڑھنے کیلئے۔ وہ شخص عالم ہے جو احکام خدا ورسول صلعم کو وعظ ودرس میں نگران پر عامل ہے خواہ اُسکو آیات واحادیث کے عربی الفاظ نہ معلوم ہوں یا نہ یاد ہوں اور وہ جسکو سارا قرآن از بر ہو اور صحاح ستہ زبانی یاد ہوں مگر ان پر عامل نہ ہو تو کو مشعل دار اور جاہل "چارپائے بروکتابے چند" ہے۔

almuslim.de

ہمارے خیال میں مسلمانوں کو بھی مرض لاحق ہے.
سچ کہا ہے کسی نے کہ

سائیں کے ڈیرے دور ہیں جیسے لمبی کھجور
چڑھے تو چاکھے پریم رس. گرے تو چکنا چور

اسی کی مصداق ہماری حالت ہے کہ دن بدن نیچے ہی نیچے چلے جا رہے ہیں۔ بس اسکا صرف ایک ہی علاج ہے کہ قربت الٰہی کی طرف قدم اُٹھائیں یعنی احکام الٰہی پر باتباع خالص جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح عمل کریں۔ یہی اللہ تعالےٰ کے حصول قرب کا راستہ ہے جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ "فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا" اور فرمایا کہ "ولا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ" یعنی خواہشات وجذبات کی پیروی قرب الٰہی سے دور کر دیتی ہے۔ اس سے بچو۔

پس اللہ تعالےٰ کی قربت کے حاصل اور دارین میں معراج ترقی کے حصول کا واحد راستہ اسلام ہے یعنی وہ اسلام جو خواہشات اور جذبات کا تابع نہیں. جیسا ہمارا ہے کہ شعائر اللہ بھی ہم خود بنا لیتے ہیں۔ بلکہ وہ اسلام جس کو اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا محمد رسول اللہ صلعم نے تلقین و تعلیم فرمایا صحابہ کرام نے جان ومال سے پھیلایا جس کے بارے میں ارشاد ہے

لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (مشکوٰۃ) جس سے خواہشات وجذبات حدود کے اندر رہتے ہیں اور جو عقل انسانی کو جلا دیکر قرب الٰہی سے منور کرتا ہے۔ یہ اسلام یہ ہے کہ اوامر و نواہی کی حسب حکم اطاعت مکمل۔ حلال وحرام کی تمیز پر استقامت قصص سے عبرت اور آیات متشابہات پر بغیر بلا تاویل ایمان رکھا جائے کیونکہ ان کی تاویل سوائے اللہ تبارک و تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ پڑھو

وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗۤ اِلَّا اللّٰہُ (آل عمران ع ۱)

جس نے ان اصول پر عمل کیا۔ ان کو پیش نظر رکھا وہی مراد کو پہنچا۔ اسی کو قرب الٰہی نصیب ہوا۔ وہی نعمتہائے الٰہی اور آسمانوں اور زمین کے خزانوں سے مستفید ہوا۔ اور زمین کا وارث ہوا۔ اور جو اس کے خلاف چلا۔ غلام اقوام بنا۔ اور وہ نعمتیں اور وراثت جو اسکے بزرگ ترکہ میں اسکو دے گئے تھے ان کو بھی قائم نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ آنکھوں سے دیکھ لو آج وہ ممالک جن پر عرب کے وحشیوں نے اسلام کے ذریعہ قرب الٰہی کی قوت سے قبضہ کیا تھا اور ہم کو دے گئے تھے آج کہاں اور کس کے پاس ہیں؟ بڑھانا تو درکنار ہم ان کو رکھ بھی نہ سکے۔ کیوں؟ معاملہ صاف ہے ہم راہ سے بے راہ ہو گئے۔ دین الٰہی سے بھٹک گئے۔ اسلام کو اپنی خواہشات وجذبات کے ماتحت کر کے کچھ کا کچھ بنا لیا جب راستہ ہی بدل گیا تو منزل پر پہنچنا کیسا۔ فعتبروا یا اولی الابصار۔

**برادران اسلامی!** اگر آپ کو میرے خیالات سے اتفاق ہے تو اسلام کو تمام ملونیوں سے صاف و پاک کر کے خالص کرنے کیلئے کون کون میری اعانت و امداد کیلئے کمربستہ اور مستعد ہوتے ہیں اور عہد واثق اور اقرار صالح کرتے ہیں کہ

"آج ہی سے احکام قرآنی پر، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہو پوری طرح بلا خوف لومۃ لائم عمل کرینگے۔ یہانتک کہ فروعات اور جزئیات میں بھی طریق نبوی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ذرہ برابر تجاوز نہ کرینگے۔ حتی کہ زندگی کا ہر لمحہ اور شادی وغمی کا ہر کام مطابق سنت نبوی صلعم کرینگے اور اس کے کرنے میں جو کچھ بھی تکالیف ومصائب پیش آئینگے سب کو بخندہ پیشانی برداشت کر کے سبیل اللہ سے سرمو نہ ہٹینگے۔ اور اس اسلام کو مسلمانوں اور غیر مسلموں تک عملاً اور قولاً پہنچانے میں جان و مال سے دریغ نہ کرینگے۔

دوستو! یہی کام ہے جو ہم کو کرنا ہے۔ اس کیلئے ہم مامور ہیں، لہذا اپنی ذات سے اسکو فوراً شروع کردو۔ پھر بال بچوں میں۔ پھر دوست احباب عزیز و اقارب اور اہل محلہ میں شروع کرو۔ اسی طرح بڑھاتے جاؤ کہ یہی اسوۂ حسنہ ہے جو ہمارے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ اسی سے ہم میں قوت عمل پیدا ہوگی۔ جمود رفع ہو کر روح زندگی کا ظہور ہوگا۔ اور ہر کام کیلئے میدان عمل وسیع ہماری نظر کے سامنے ہوگا۔ ذلت و رسوائی ادبار و تنزل دور ہو کر شاہراہ ترقی پر ہمارا قدم ہوگا۔ اور "نور السمٰوات والارض" ہمارا رہبر اور راہنما۔

چونکہ ہم کو لفظ جمیعًا کے ساتھ حکم ہے اسلئے اہل دل کے سامنے ہم نے اپنے خیالات پیش کئے اور اسی بنا پر آپ کو دعوت جماعت دیتے ہیں کہ آیئے عملاً اسکو کریں۔ فمن انصاری الی اللہ۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

# شعائر اسلام

برادران اسلام! السلام علیکم۔ میں چند باتیں متعلق شعائر اسلام کے عرض کرتا ہوں۔ امید واثق ہے کہ برادران اسلام کیلئے مفید ثابت ہونگی۔

آجکل مسلمانوں نے کئی ایک باتیں غیر اسلام والوں کی اختیار کر لی ہیں۔ مثلاً تعلیم مسلمانوں کی ہے تو انگریزی۔ سلام وکلام ہے تو نصارےٰ کا۔ لباس ہے تو انہی ضالین کا سا۔ شکل وصورت ہے تو وہ بھی قیصر و کسرےٰ والوں کی سی۔ خورد و نوش کا طریقہ ہے تو وہ بھی عیسائیوں کا سا۔ حتےٰ کہ جو پردہ اسلام میں ہے سو اس میں مسلمانوں نے انہی کی مشابہت شروع کر دی ہے۔ سچ فرمایا صادق ومصدوق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لتتبعن سنن من کان قبلکم حذو النعل بالنعل یعنی یہود و نصارےٰ کے قدم بقدم چلوگے حالانکہ میں تم کو منع کرتا ہوں کہ خالفوا الیھود والنصاریٰ یعنی یہود و نصارےٰ کا خلاف کرو اور میری پیروی لازم پکڑو یاد رکھو لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔ تم میں سے کوئی ایمان والا نہ ہوگا جب تک کہ تمام کاموں میں میرے دین کی پیروی نہ کرلے۔

اب بھائیو! خیال فرمایئے کہ کونسا ایسا مسلمان ہے جو یہ نہ جانتا ہو کہ پردہ اسلام میں ایک لابدی امر ہے کہ جس کے کرنے کا حکم دوجہان کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو رہا ہے کہ

یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذٰلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین ؕ

"اے نبی اپنے گھر میں یعنی ازواج مطہرات اور اپنی

رحمۃ للعالمین - آنحضرت کی سوانح عمری از قاضی محمد سلیمان منصورپوری - قیمت جلد اول ۱۲ دوم ... (المشتہر منیجر)

لڑکیوں اور تمام ایمان والوں کی عورتوں کو فرمادیجئے کہ اپنے اوپر چادریں اوڑھ لیا کریں۔ بے پردہ نہ رہا کریں۔ یہ اُن کا چادروں میں پردہ کے ساتھ رہنا اچھا ہے اس سے کہ بے پردہ رہکر مصیبتوں و آفتوں میں گرفتار کیجائیں "۔

اللہ سبحانہ تعالےٰ نے سچ فرمایا۔ طرح طرح کی ذلتوں میں مرد و عورت گرفتار ہوجاتے ہیں مگر پاکیزہ تعلیم پر عمل نہیں کیا جاتا۔ کیا ہم مسلمانوں نے اس آیت کے مطابق اپنی بیویوں اور لڑکیوں اور اپنی بہنوں اور عزیز و اقربا کی عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم سنایا اور ان سے پردہ کرایا؟ کیا ہم نے اپنی عورتوں کو عرسوں و میلوں میں جانے سے روکا؟ کیا ہم نے ان کو ناجائز خلاف شرع محفلوں و مجمعوں میں جانے سے باز رکھا؟ کیا محرم کے دنوں میں جنگ نامہ و مرثیہ سننے سے اپنی مستورات کو منع کیا؟ کیا ہم نے ان کو زیارات قبور اور بے حجاب و بے پردہ قبروں کے مجاوروں سے کلام کرنے اور غیر محرم کے سامنے آنے و سفر کرنے سے روکا؟ کیا ہم نے اپنی عورتوں کو خلاف شرع بیاہ شادی اور گانے بجانے کی مجلسوں میں شرکت کرنے سے ممانعت کی؟ اگر ہم نے ان افعال قبیحہ کے کرنے سے اپنی عورتوں کو منع نہیں کیا اور حجاب و پردہ کی تاکید نہیں کی تو بس ہم کو اور آپ کو برباد ہونے کیلئے کافی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر والوں پر پردہ کی روک ٹوک نہیں کرتا تو لوگو خبردار ہوجاؤ وہ دیوث ہے۔ الا وھو الدیوث لا یجد رائحة الجنة وان ریحه یوجد من مسیرة اربعین فریقا جنت کی خوشبو کی لپٹیں چالیس برس کی راہ سے پائی جاتی ہونگی۔

اسی طرح آپ نے عورتوں کو فرمایا ہے جو بن سنور کر خوشبو لگا کر مردوں کے مجمع میں سے جاتی ہیں الا کذا وکذا یعنی خبردار ہوجاؤ وہ عورتیں زانیہ ہیں۔

اب مسلمان بھائیو! خود بھی عمل کرو اور بُرے افعال سے اجتناب کرو جیسا کہ حکم خداوندی ہے یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم یعنی اپنی آنکھ و جسم کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اپنے گھر والوں و عزیز و اقربا کی عورتوں کو بھی خلاف شرع بُرے افعال سے بچاؤ۔ اور خدائے تعالےٰ کا حکم سناؤ کہ یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔ اپنے آنکھ و جسم کی نگہداشت کریں اور نہ اپنی زینت کسی غیر محرم کو دکھائیں اور نہ زیور کو بجا کر چلیں تاکہ غیر مرد کو خبر ہو۔ اور نہ ان عورتوں کو علیحدہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ الا لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثھما الشیطان۔ (آدمی نہیں خلوت کرتا کسی اجنبیہ عورت سے مگر تیسرا اُن کا شیطان ہوتا ہے) فوراً فحش کی طرف مائل کردیتا ہے۔ حتےٰ کہ عورت اپنے دیور جیٹھ کے ساتھ بھی تنہا مکان میں نہ ہو کیونکہ دیور جیٹھ کو بھی عورت کے حق میں موت فرمایا ہے۔

بھائیو! یہ ہے طریقۂ اسلام پردہ کے بارہ میں جو آج مسلمانوں نے ترک کردیا ہے خود عمل کرو اور اپنی مستورات کو بھی عمل کراؤ اور اللہ کے عذاب سے ڈراؤ کہ اللہ کے حکم کا خلاف کرنے میں مرد ہو یا عورت فلاح نہیں ہے۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم۔ (ڈرتے رہیں وہ لوگ جو اللہ کے خلاف کرتے ہیں کوئی فتنہ یا کوئی سنگین عذاب خدا کی طرف سے نہ پکڑ لے)۔

اور یہ بھی یاد رکھو اے میرے مسلمان بھائیو کہ قیامت کے روز خدائے ہم سے اور آپ سے پردہ کے بارہ میں ضرور بالضرور سوال کریگا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته والرجل راع علیٰ اھل بیته وھو مسئول عن رعیته۔ یعنی ہر ایک تم میں سے سردار ہے اور وہ اپنی رعیت سے قیامت کے دن پوچھا جائیگا کہ کسطرح اپنی رعیت سے برتاؤ کیا اسلام میں رہکر یا غیر اسلام میں۔ اور اسی طرح آدمی اپنے گھر والوں یعنی بیوی بچوں پر سردار ہے اور وہ سوال کیا جائیگا اپنے گھر والوں کے بارہ میں "۔ تو کیا عورتوں کے پردہ کے بارہ میں نہ پوچھا جائیگا۔ پھر اسوقت کیا جواب ہوگا! کہ باوجود "الرجال قوامون علی النساء" کے ہوتے ہوئے عورتوں کو نصیحت نہیں کیجاتی۔ ہاں کہاں سے نصیحت کیجائے جو آج عورتیں مردوں کی سردار ہوگئیں۔ بس اب خیر نہیں ہے۔ حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "لا یفلح قوم اذا امر علیھم امرأة" یعنی اس قوم میں خیر و برکت نہ ہوگی جس پر عورت سردار ہوجائے۔

آہ آج وہی زمانہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت بیان فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ "واطاع الرجل امرأته" یعنی آدمی اپنی عورت کی ماتحتی قبول کریگا۔ اور یہ ماتحتی نہیں ہے تو اور کیا ہے کہ ہماری مستورات بے حجاب و بے پردہ جہاں ان کا جی چاہتا ہو چل دیتی ہیں۔ اور ہم کو حیا و شرم بھی نہیں لگتی الحیاء شعبة من الایمان۔ غیرت بھی ایک ایمان کی علامت ہے۔ اور جو بے غیرت ہے تو ان کے لئے پہلے انبیاء علیہم السلام کا فرمان ہے کہ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ یعنی جب حیا و شرم نہ ہو تو جو کچھ دل میں آئے کرگذرو۔

خدا ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو خواہش نفس کے تابع نہ کرے۔ بلکہ اپنے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر امر میں پیروی نصیب کرے۔ آمین۔

(عبد اللطیف مدرس مدرسہ محمدیہ اٹاوہ)


# بہشتی زیور

## بہشتی گوہر

(مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے خاص تحفہ۔ مصنف موصوف نے گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کردیا ہے۔ ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے روزانہ ضروریات کی تمام باتیں قریب قریب اسمیں درج ہیں قیمت ۱۱ حصوں کی صرف ۲/ جلد طلب کیجئے۔

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)


ahmadmuslim.de

# ملکی مطلع

## خلافت کانفرنس اور سماجی

دہلی میں خلافت کانفرنس کا جب سے اجلاس ہوا ہے آریہ سماجی اخبار مسلم لیڈروں کو پانی پی پی کر کوس رہے ہیں۔ یہ کیوں؟ اس کا سبب یہ ہے کہ مسلم لیڈروں نے فسادات کی اصلی وجہ ذرہ کھلے لفظوں میں ظاہر کر دی ہے۔

مسلم لیڈروں نے جو رائے آج ظاہر کی ہے۔ مہاتما گاندھی اُسے مدت ہوئی ظاہر کر چکے ہیں۔ اگرچہ آریہ سماجیوں نے اُسوقت بھی شور مچایا تھا۔ لیکن چونکہ مد مقابل مہاتما گاندھی تھے اور سماجی جانتے تھے کہ مہاتما گاندھی کو گالیاں دینے سے عام ہندوؤں کو ان کے خلاف نفرت ہو جائیگی۔ اور اُن کا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا۔ اسلئے وہ مہاتما گاندھی کے حق میں کھلے طور پر بدزبانی نہ کر سکے۔ اور اُن کے شور و شر کو مہاتما جی نے یہ کہکر ٹھنڈا کر دیا کہ

"جو کچھ میں نے لکھا ہے سوچ سمجھکر اور کامل غور و خوض کے بعد لکھا ہے"۔

لیکن اب تو آریہ سماجیوں کے پو بارہ ہیں۔ اب اُن کے معاملہ میں مہاتما گاندھی نہیں کہ ہندوؤں کے خوف سے وہ ان کو گالیاں نہ دے سکینگے۔ اس لئے آریہ سماجیوں نے خلافت کانفرنس کے رزولیوشنوں کی آڑ میں مسلم لیڈروں کو اور ساتھ ہی اسلام کو ایسی ایسی گالیاں دیں کہ توبہ ہی بھلی۔ مولانا سید سلیمان جیسے بلند پایہ عالم کو جن کا ایک ایک لفظ واقعات کا ترجمان ہوتا ہے "شرارت پسند مولانا"۔ اور مولانا محمد علی اور شوکت علی کو "بدھوبیاں" لکھ لکھ کر اپنے دل کا بخار نکال رہے ہیں۔ اور اُن کا قصور صرف یہ ہے کہ اُنہوں نے کئی سال تک ہندوؤں کے مظالم دیکھ دیکھ کر آخر صاف صاف الفاظ میں اعلان کر دیا کہ آئندہ اس قسم کے ناروا سلوک برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ یا تو ہندو مسلمانوں سے رواداری کا سلوک کریں۔ یا صاف صاف الفاظ میں اپنا عندیہ ظاہر کر دیں۔

مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی نے جسقدر بیانات دئے ہیں اُن کے چند فقرے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو سکے کہ ان رہنمایان ملک نے کیا کہا اور آریہ سماجی اخباروں نے انہیں پبلک میں بدنام کرنے کیلئے کیا کچھ لکھا۔

مولانا شوکت علی نے "بمبئی کرانیکل" کے نمایندے سے بیان کیا۔

"میں پکا عدم تعاونی ہوں × × × × نیز ہندو مسلم اتحاد کو اسلام اور بھارت ماتا کے مستقبل کیلئے نہایت ضروری چیز خیال کرتا ہوں × × × × × × × × ×
مگر ان تین سالوں میں ہم نے کیا دیکھا۔ ہندوؤں کا ایک گروہ جس کو کانگریس میں ایک بڑی بھاری پوزیشن حاصل ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کی جڑوں پر کلہاڑا چلاتا رہا۔ ہم نے اس گروہ کی سرگرمیوں کو استقلال سے دیکھا اور برداشت کیا۔ مگر وہ گروہ اپنے کام میں مصروف رہا۔ اس نے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا۔ × × × × × × × × × × × × × ×

ہم اپنے کانگرسی دوستوں کو فہمائش کرتے رہے کہ وہ ان ہندوؤں کی سرگرمیوں کا جو اپنے تئیں کانگرس میں رکھتے ہوئے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے تھے اور انہیں اکھاڑے قائم کرنے کی پریرنا کرتے تھے۔ نوٹس لیں۔ پھر ہم نے شریمتی نیڈو۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو سے اپیل کی۔ کہ وہ ان ہندوؤں کی سرگرمیوں کو بند کریں۔ مگر ان کو اپنے کام میں بیشمار مشکلات کا سامنا کرنا تھا اسلئے اُنہیں وقت نہ مل سکا کہ وہ ان ہندوؤں کی مراجعت پسندانہ سرگرمیوں کے خلاف جہاد شروع کریں ہم نے کلکتہ کے فساد میں اس تباہ کن پالیسی کا نتیجہ دیکھ لیا۔ کلکتہ کے بعد ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ مسلمان اسطرح منظم جماعتوں کے ہاتھوں ذبح کئے جائیں۔ ہم حتے الامکان یہ کوشش کرینگے کہ وہ اپنے تئیں ہندوؤں کے حملوں کے مقابلہ میں بچا سکیں۔ × × ×

میں جسوقت کعبہ کی مقدس سرزمین میں قدم رکھونگا تو میں پھر ہندو مسلم اتحاد کیلئے باری تعالٰے سے دعا کرونگا کیونکہ میرے نزدیک ہندو مسلم اتحاد ہی ایک ایسا علاج ہے جس سے کہ اسلام اور بھارت ماتا آزاد ہو سکتے ہیں"۔

مولانا محمد علی صاحب نے بمبئی سے روانگی کے وقت ایک انٹرویو میں فرمایا۔

"ہم تین سال تک بالکل خاموش رہے۔ اور وقتاً فوقتاً شرارت پسند ہندوؤں کو تنبیہہ کرتے رہے۔ ہم لوگ صرف اپنے ہم مذہبوں ہی کو جھاڑ بتاتے رہتے ہیں۔ لیکن کثیر التعداد آریہ سماجیوں اور ہندو مہاسبھا کے پرچارکوں کی شرارتیں اب انتہائی حد سے بھی بہت آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ اگر اب بھی ہم خاموش رہے تو عامۃ المسلمین بھی جوش و غضب میں آپے سے باہر ہو جائینگے۔ اور پھر ان پر قابو نہیں پایا جا سکیگا۔ × × × × ×

اگر ہندو مہاسبھا کی مستعدیاں جاری رہیں تو عارضی ڈیفنس سے پرہیز نہیں کیا جا سکیگا۔ × × × × ×

اگر خلافت کانفرنس نے اس طرح سے مسلمانوں کی رہنمائی نہ کی ہوتی تو یقین تھا کہ مسلمان بھی ویسے ہی طریقے اختیار کرتے جیسے کہ ہندو سبھا اور بہت سے آریہ سماجی اختیار کر رہے ہیں۔

× × × میں خانہ کعبہ میں پہنچکر اسلام کی بہتری و توسیع کے لئے دعا کرنے کے علاوہ ہندوستان کی آزادی اور اس ملک میں ایسے سوراجیہ کے قائم ہونے کیلئے دعا کرونگا جسمیں ہر مذہب و ملت کے افراد کا مساوی حصہ ہو اور مستقل امن بخیر سگالی اور جملہ فرقوں کے درمیان دلی دوستی کا دور دورہ ہو × ×"

ان اقتباسات سے آریہ سماجیوں کے دلی رنج کا باعث صاف ظاہر ہو سکتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جبتک آریہ سماجی سوامی دیانند جی کے اصولوں کی تلقین کرتے رہے اُنہیں کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔ بلکہ ہندوؤں کی نفرت ان سے بڑھتی گئی۔ کیونکہ آریہ سماجی ہندوؤں کے بزرگوں کی توہین و تذلیل اپنے مذہب کا اصل اصول سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابوں سے ظاہر ہے۔ لیکن اس رویہ سے مایوس ہو کر اُنہوں نے ایسے طریقے استعمال کرنے شروع کر دئے جن سے "گھر پھونک تماشا دور کھڑی" کا فقرہ ان پر چسپاں ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ بھس میں چنگاری پھینک کر آپ الگ ہو جاتے ہیں اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ چونکہ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں

ahmadimuslim.de

میں کوئی ظاہری وضع قطع کا فرق نہیں اسلئے مسلمان ان میں تمیز نہیں کرسکتے۔ وہ تو دونوں آپس میں لڑمرتے ہیں اور یہ لوگ پھر ہندوؤں کی طرف چودھری اور ہمدرد بنکر میدان میں آجاتے ہیں۔ اور اسطرح اپنے اثر و نفوذ سے ان کو قابو کر لیتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہندوؤں کے اکثر اخبارات کے مالک و اڈیٹر آریہ سماجی ہیں جو اپنی مطلب برآری کیلئے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ سناتن دھرمی اخبار بہت کم ہیں اسلئے وہ ان کے اس پروپگنڈا کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور جو مدعا آریہ سماج اپنی تبلیغ کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکی وہ اس طریقے سے حاصل کرنا چاہتی ہے :-

## ہندوستان کے والیان ریاست

ہندوستان کے والیان ریاست کی حالت بھی نہایت عجیب و غریب ہے۔ شاید چند ہی ریاستیں ایسی ہونگی جنکے حکمران اپنی ریاست و رعایا کی بہبودی میں دلچسپی لیتے ہوں غریب رعایا کی گاڑھے پسینہ کی کمائی یہ والیان ریاست اپنے عیش و عشرت میں خرچ کردیتے ہیں اور اس طرح فضول و بیدریغ روپیہ خرچ کرتے ہوئے اُنہیں ذرہ بھی خوف خدا نہیں آتا۔

پہلے تو ان والیان ریاست کی فضول خرچیاں صرف اپنے ہی عیش و آرام تک محدود تھیں۔ لیکن اب اُنہوں نے اسکو وسعت دینے کا ایک اور راستہ تلاش کرلیا ہے۔ اخبار بین حضرات کو معلوم ہے کہ فرانس کی مالی حالت آجکل بہت خراب ہے۔ اسکے سکہ کی قیمت بہت گر گئی ہے۔ جنگ سے پہلے جس فرانک کی قیمت دس آنے تھی۔ آجکل اُسکی قیمت ۲ ر ہے۔ جس سے دنیا کی مال منڈی میں اسکی ساکھ بہت کم ہوگئی ہے۔ انگلستان اور امریکہ اس سے اپنے قرضوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

لیکن بجائے اسکے کہ حکومت فرانس اپنی مالی حالت کو درست کرتی اُس نے اپنے آپ کو شام و مراقش کی جنگوں میں پھنسا رکھا ہے جن کا مقصد سوائے اسکے کچھ نہیں کہ ان ہر دو ممالک کو غلام بنا کر وہ اپنی آتش جوع الارض کو فرو کرے۔ جن سے اُسکے اخراجات اُس کی آمدنی سے اور بھی بہت بڑھ گئے ہیں۔ پھر بھلا مالی حالت درست ہو تو کیونکر ہو۔

ایسی دشمن انسانیت حکومت کی مدد کرنا گویا ظالم کی مدد کرنا ہے۔ لیکن آپ کو یہ سُنکر تعجب ہوگا کہ معزول مہاراجہ اندور جنکی عیاشیوں اور فضول خرچیوں کی داستانیں آجکل عام طور پر اخباروں میں شائع ہو رہی ہیں۔ اور جن کی ریاست کو اندرونی اصلاحات و بہتری کیلئے خود کروڑوں روپئے کی ضرورت ہے حکومت فرانس کو چھ لاکھ فرانک اُسکی مالی حالت کی درستی کیلئے عطا فرماتے ہیں۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست

## کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

وفد خلافت۔ کے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی سے انٹرویو کیا۔ مولانا شوکت صاحب نے انٹرویو کے دوران میں فرمایا۔

"ہمیں امید ہے کہ ہم ان مکروہات کی اصلاح جبر سے نہیں بلکہ سمجھا بجھا کر اور ترغیب دے کر کرا سکینگے۔ مکہ اور مدینہ اب مسلمانوں کے مشترکہ مقامات مقدسہ ہیں۔ اسلئے ان کے احساسات کو کسی طرح کا صدمہ نہیں پہنچایا جائیگا۔ اگرچہ بڑے بڑے قبہ جات وغیرہ بنانے قانون اسلام کی رو سے ناجائز ہیں۔ مگر پھر بھی میں جبراً ان کا گرایا جانا پسند نہیں کرتا۔

خدا کا شکر ہے کہ مولانا نے یہ تو مان لیا کہ قبے بنانے اسلام کی رو سے ناجائز ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ مولانا اگر ڈپلومیسی سے کام نہ لیتے تو ناجائز چیزوں کی حمایت کرنے سے بھی گریز کرتے۔ کیونکہ اکابر قوم کی ایسی ہی مداہنت نے پہلے تو مسلمانوں میں قبے بنانے کی رسم جاری کی اور پھر آگے چلکر قبہ پرستی اور قبر پرستی کی مشرکانہ تعلیم اور رواج کا سلسلہ جاری کردیا۔ اگر اکابر قوم اور علماء امت پہلے ہی منہیات شرعیہ کی روک تھام میں مداہنت سے کام نہ لیتے تو آج مسلمان اسلام کی صحیح تعلیم کو چھوڑ کر اس طرح شرک میں غرق نہ ہوتے۔

۔ مولانا کے نزدیک لقول غالب

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہئے

پر عمل پیرا ہونا اچھا ہے۔ جو اسلام میں کسی طرح جائز نہیں :-

---

## دھنی نسل کے مویشیوں کی افزائش

### (از محکمہ اطلاعات پنجاب)

بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے دھنی نسل کے مویشیوں کی افزائش پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ اس کے متعلق حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ دھنی نسل کے مواشی کے اعلےٰ خصائص کو بخوبی تسلیم کرتی ہے۔ چند سال ہوئے گورنمنٹ نے اس نسل کی اصلاح کے لئے جہلم۔ راولپنڈی اور اٹک میں ایک باقاعدہ سکیم جاری کی۔ بعدازاں ضلع میانوالی کو بھی اس سکیم کے زیر اثر لایا گیا۔

اس سال گورنمنٹ نے اس سکیم کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈوں کو بائیس ہزار چھ سو روپیہ کی امداد دی ہے۔ محکمہ زراعت کی پنج سالہ ترقی کی سکیم کے سلسلہ میں بھی جو ابھی گورنمنٹ کے زیر غور ہے دھنی مویشیوں کی اصلاح و بہبودی کے کل مسئلہ پر توجہ دی جا رہی ہے۔ مذکورہ بالا اضلاع میں سول وٹرنری محکمہ کی زیر نگرانی دھنی نسل کے مویشیوں کی ترقی کے باب میں بہت قابل قدر اور مفید کام اب تک کیا جاچکا ہے۔

---

## ناظرین کرام! کیا الہدیث نے اپنے فرائض سُستی کی؟ کیا یہ آپ کا سچا خادم نہیں؟ اگر ہے تو آپ نے اس کی توسیع میں کہانتک کوشش کی؟ کیا یہ آپ کا اخلاقی فرض نہیں؟

(منیجر)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## ضروری اعلان

بارہا اطلاعات شائع کی گئیں کہ ناظرین اہلحدیث جملہ خط وکتابت متعلقہ دفتر میں۔ خاصکر ترسیل زر کے وقت اپنا خریداری نمبر نام کے ساتھ ضرور لکھا کریں۔ مگر بعض احباب مطلق اس پر توجہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے دفتر میں بڑی بدنظمی ہوتی ہے۔ جتنی رقمیں ایسی موصول ہوتی ہیں جن کے کوپنوں پر نمبر خریداری نہیں ہوتے ان کے اندراج میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ناظرین کو الگ شکایت رہتی ہے کہ قیمت وصول ہونے پر بھی ان کے نام وی۔ پی جاتا ہے۔ یا اخبار نہیں پہنچتا۔ بعض منی آرڈروں پر نام تک بھی نہیں لکھا ہوتا۔ اور نہ یہ تحریر ہوتا ہے کہ رقم کس منشاء کیلئے بھیجی گئی ہے۔

بنگال اور علاقہ گجرات (کاٹھیاواڑ) کے ناظرین بنگالی یا گجراتی میں منی آرڈر لکھکر بھیجدیتے ہیں جس کی وجہ سے دوگونہ مشکل ہوتی ہے

کئی اصحاب صرف نمبر خریداری ہی لکھا کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی بعض دفعہ غلطی ہوجاتی ہے۔ یعنی جلدی میں یا سہواً نمبر خریداری کے ہندسے آگے پیچھے لکھے جاتے ہیں۔ جس سے غلط اندراج ہوجاتا ہے۔ مثلاً بجائے ۶۳۵۴ کے ۶۳۴۵ یا ۳۶۵۴ لکھا جاتا ہے۔ اسلئے نمبر خریداری کے ساتھ اپنا نام اور شہر کا نام بھی اس طرح ہونا چاہئے۔

مرسلہ فلاں۔ از فلاں۔ نمبر خریداری فلاں۔

اس وقت دفتر میں چند ایک رقمیں ایسی موصول ہیں جن کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ جن اصحاب سے تعلق رکھتی ہوں وہ رقم، تاریخ روانگی وغیرہ سے اطلاع دیں۔

(۱) رزاق جھاجھا۔ } مکمل پتہ ومقصد مطلوب ہے۔
(۲) عبد الحی بوگرا۔ }

(۳) ایک منی آرڈر ۱۹۔ اپریل کو دفتر میں موصول ہوا ہے جو گجراتی یا مرہٹی میں لکھا ہوا ہے۔

(۴) ایک اور منی آرڈر ۲۴۔ اپریل کو بنگالی میں لکھا ہوا موصول ہوا۔ (رقم۔ نام۔ پتہ اور مقصد سے اطلاع دیں)

## بعض احباب

دریافت کرتے ہیں کہ خانصاحب غلام احمد خان متوطن منگو کے مضامین "اہلحدیث" میں درج نہیں ہوتے۔ کیا وہ حج کو تشریف لیگئے ہیں؟ جہانتک ہمیں علم ہے ممدوح حج کو تشریف نہیں لیگئے ہیں۔ اس سے زیادہ جواب خانصاحب موصوف خود دینگے۔

(مینیجر)

## غزنویہ کارروائی سے بیزاری

ہم خادمان اہلحدیث موضع میمان ضلع جہلم جلسہ مسجد چینیاں والی لاہور کے رزولیوشنوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنا صحیح نمایندہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کو جانتے ہیں۔ اور قوم کا درد رکھنے والا ایسا کسی فرد جماعت کو خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ ایسے پاک وجود کو تادیر زندہ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔ اور جسقدر ہم لوگوں کو خاندان غزنویہ سے عقیدت تھی اُسیقدر ہم ان کی بیزاری کرتے ہیں

### الحمد للہ

مولانا صاحب مدظلہٗ بخیریت تمام مع قافلہ ۱۰ مئی کو جدہ پہنچ گئے ہیں۔ ناظرین اپنی دعاؤں میں یاد کرتے رہیں۔ (تار آنے کے وقت ۱۴۔ مئی کا اخبار چھپ چکا تھا) (مینیجر)

اور جماعت کے حق میں افراد غزنویہ کو مضر سمجھتے ہیں۔ خدا انکو سمجھ دے۔ آمین۔ (نور محمد میانوی جہلمی)

## جماعت اہلحدیث مانپور (گیا) کی اطلاع

کانفرنس اہلحدیث نے مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کو نمائندہ تجویز کرکے حجاز روانہ کیا ہے وہ درست ہے اور ہم جماعت اہلحدیث مانپور گیا اسپر اتفاق کرتے ہیں۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب کو اپنا سچا نمائندہ سمجھتے ہیں اور مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی کے رزولیوشن کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (عبد الہادی ہیڈ ماسٹر۔ حافظ خدابخش مدرس (صاحبان) گیا)

## مرزائیت سے توبہ

میں کچھ عرصہ سے مذہبی کم علمی کی وجہ سے خیالات مرزائیت کا معتقد ہوگیا تھا اور خلیفہ قادیانی کو اپنا روحانی لیڈر سمجھ بیٹھا تھا۔ اب اللہ تعالےٰ کے خاص فضل وکرم سے اپنے خیالات فاسدہ سے تائب ہوتا ہوں۔ اور صدق دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین۔ ناظرین اہلحدیث میری استقامت ونیک ہدایت کیلئے بارگاہ الٰہی میں دعا فرمائیں۔ (محمد اسمٰعیل قریشی امرتسری کلرک لوکو جنید)

## یاد رفتگان

میری صالحہ بیوی چند یوم کے بخار سے فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ تین بچے ہیں جن میں سے ایک ابھی صرف چھ ماہ کا ہے۔

(عبد الستار ناظم مدرسہ اسلامیہ بسکوہر ضلع بستی)

الیضاً:۔ میری اہلیہ فوت ہوگئی۔ انا للہ۔

(محمد علی ابوالمعالی از کمپ داناپور)

الیضاً:۔ منشی محمد سعید اور والدہ احمد حسین صاحب کا انتقال ہوگیا۔ (محمد عبد الوہاب از دیودا دربھنگہ)

ناظرین مرحوں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

## اطلاع ضروری

مدرسہ احمدیہ دربھنگہ ۱۰ شوال سنہ رواں سے کھل گیا ہے۔ مدرسین اور طلباء آگئے ہیں اور اطراف وجوانب وبنگال وملک متوسط وغیرہ سے طالبان علوم عربیہ آرہے ہیں۔ ہر درجہ میں تعلیم اچھی طرح سے ہورہی ہے۔ داخلہ کا وقت آخر ذی الحجہ تک رکھا گیا ہے۔ جس طالب علم کو اس مدرسہ میں داخل ہونے کی خواہش ہو پہلے خاکسار کے پاس اپنی درخواست اپنے سرپرست کے دستخط سے مزین کراکر بھیجدیں اور اپنی عمر اور کتب زیر درس سے بھی مطلع کریں۔ درخواست منظور ہونے کے بعد مدرسہ ہذا میں۔ اور بلاحصول اجازت اگر آئینگے تو مدرسہ ان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید سکرٹری مدرسہ احمدیہ دربھنگہ)

نوٹ:۔ مدرسہ ہذا کے سالانہ امتحان کی روئداد آئندہ درج کیجائیگی۔ (انشاء اللہ)

## جمعیت تبلیغ کوم کلاں

ضلع لودھیانہ کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰۔ مئی بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگا جسمیں مشاہیر علماء کرام شرکت فرماکر اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائینگے۔

(سکرٹری جمعیۃ مذکورہ)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**وفود جمعیۃ العلماء و جمعیۃ خلافت کی روانگی حجاز** } وفد جمعیۃ علماء ہند (جو مولانا مفتی کفایت اللہ مولانا بشیر احمد، مولانا سعید، مولانا محمد عرفان اور مولانا عبد العلیم پر مشتمل ہے) اور وفد مجلس مرکزیہ خلافت (جو مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا شوکت علی یہ مولانا محمد علی اور مولانا بشیر احمد پر مشتمل ہے) عالمگیر مؤتمر اسلامی میں شرکت کرنے کی غرض سے ۱۳ مئی کو جہاز میں سوار ہوکر حجاز روانہ ہو گئے۔

**کارزار مراقش** } فرانس اور ہسپانیہ کی افواج نے ارمنہ کے شمال اور مشرق میں ریف کے جبالی استحکامات پر حملہ کیا۔ مذکورہ افواج اپنے مقصد میں کامیاب ہوئیں اور استحکامات خندقوں اور قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ ریفیوں نے کمزور سا جوابی حملہ کیا۔ لیکن زیادہ شدید جوابی حملے کرنے کیلئے ریفی جمع ہو رہے ہیں۔ اور ان کو کمک پہنچ رہی ہے فرانسیسی اور ہسپانوی فوج نے کل چھ میل تک پیشقدمی کی ہے۔

**کابل اور جرمنی** } جرمنی اخبار "ورسد ترانز بجر" رقمطراز ہے کہ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی اور کابل میں ایک دوستانہ معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور اس معاہدہ سے وہ قضیہ بھی ختم ہو جائیگا جو سٹرتیل کے واقعہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

**ایک بنگالی ہندو کی قابلقدر مثال** } لارڈ لٹین اسلامیہ کالج کی مد وظائف میں بابو رامیشور انقضنی نے ۱۵ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔ اس فیاضی کیلئے گورنمنٹ نے بابو صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے۔

**ضلع جالندھر میں گوشت کی بارش** } شام کے ۵ بجے موضع ڈھڈیال کے ایک کھیت میں تقریباً ایک گھماؤں کے دائرہ میں پندرہ سولہ جگہ آسمان سے گوشت کے لوتھڑے برسے بعد میں سخت آندھی آئی۔ ان گوشت کے ٹکڑوں کو کتا بھی نہیں کھاتا۔ لوگ اسکو آنیوالی مصیبت کا پیش خیمہ خیال کرتے ہیں۔

**وفد خدام الحرمین کے صدر** } سید حبیب صاحب ۱۶ مئی صبح بمبئی میل سے لاہور پہنچ گئے۔

**جرمنی** } کی وزارت ۱۲ مئی کو مستعفی ہو گئی۔

**( بقیہ مضمون صفحہ ۸ )**

کرتے ہیں کہ جو رسول صلعم کو بشر کہے وہ کافر ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ تغابن۔ اور وہ پیر کی بیعت پر کہا کرتے ہیں کہ قرآن میں آیا ہے ولیا م شد ۱۔ اسی طرح سے آپ بھی قصہ حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہم السلام بیعت پیر پر چسپاں کرینگے۔ اور سجدہ تعظیمی پر قصہ برادران یوسف دکھلا دینگے کیوں نہ ہو کہ آپ بھی تو گدی نشین ہیں۔ اور حافظ جماعت علی شاہ کیطرح قرآن کے پورے ماہر ہیں۔ جناب والا دوبارہ عرض ہے کہ آپ۔ ان مسائل مذکورہ بالا کو حل فرما کر بندہ کو ممنون فرمائینگے تو آپکو انعام دیا جائیگا۔ دیگر احقر الناس کی طرف سے بھی پانچ ہی سوال برائے حل ارسال خدمت ہیں انپر بھی روشنی ڈالکر مشکور فرمائیں۔

(۱) کسی قبر پر دو تین لاکھ روپیہ خرچ کر کے تقریباً سو فٹ لمبا گنبد تیار کرانا اور سنگ مرمر کی منقش جالیدار پالکی قبر پر رکھنا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ اربعہ سے ثابت ہے یا نہ؟ (۲) قبر پر سال بسال یعنی عرس کرانا اور مرد و عورت کا ایسے مجمع میں یکجا رہنا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ اربعہ سے اسکا کیا ثبوت ہے؟ (۳) کسی ہندو کے معبد شکستہ کو اپنے قبضہ میں کر لینا کونسی آیت و حدیث و اقوال ائمہ اربعہ سے ثابت ہے؟ (۴) ہزار ہا مخلوق خدا سے

نقد بطور شیرینی وہ پیہ لیکر مسکینوں کے حق کی نگہداشت نہ کرنا کون سے مذہب کا مسئلہ ہے؟ (۵) محاربہ خدا و رسول کو بر خلاف اہل اسلام ...


**بھول نہ کرو! گئے دن آتے نہیں ہیں!**

امراض مخصوصہ مرداں و زناں کے معالج خصوصی
جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید

سے علاج کرانے کیواسطے اس سے بہتر موقعہ نہیں، کیونکہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱ مئی تک جو ادویات نصف قیمت پر دینے کا اعلان ہے اس میں ایک خاص نئی بات کی گئی ہے کہ ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء تک جتنا روپیہ آپ جمع کرا دیں وہ روپیہ جب تک ختم نہ ہو سب ادویات اس قیمت پر ملتی رہیں گی جیسا آپ کو چاہیے کر۔

آپ کو یا آپکے کسی دوست کو مردمی کے متعلق کوئی شکایت ہے تو رسالہ امراض مخصوصہ مرداں طلب کریں۔ اگر کوئی امراض مردانہ یا زنانہ ہے تو فارم تشخیص طلب کریں اور اس کے ساتھ ہی قواعد علاج بھی منگوا لیں اور اس کے مطابق مفصل حالات لکھکر علاج شروع کرا لیں حالات لکھتے وقت آپ کافی روپیہ جمع کرا دیں یا اس وقت یہ پوچھ لیں کہ اندازاً کتنا روپیہ جمع کرا دیا جاوے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حالت کے مطابق بار بار جو دوائی ۳۱ مئی کے بعد بھی جاتی رہے گی اس میں آپکو وہی رعایت ملیگی!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا لاہور

المشتہر
مینجر امرت دھارا او شدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

## مومیائی

۷/ ۱ا

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد و عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر ہے، ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

(پتہ)

**منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

## قرآن شریف مترجم جلی قلم

بارہ تقطیع

گیارہ خوبی والا

اگر ناپسند ہو تو بذریعہ ویلیو واپس

مترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی اور حاشیہ پر موضح القرآن۔ ہدیہ مجلد چرمہ ۱۲ مجلد پارچہ ۶ء خوبیاں حسب ذیل ہیں (۱) ظاہری آداب (۲) قرآن شریف کی تلاوت کے فضائل (۳) قرآن مجید دیکھکر پڑھنے کے فضائل (۴) نماز میں قرآن مجید پڑھنے کے فضائل (۵) قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئے (۶) قرآن مجید کی تعلیم کے فضائل (۷) قرآن مجید کا نقش اور اُسکے فوائد اور حرفوں کی تعداد (۸) رموز اوقاف (۹) سوانحعمری رسول اللہ صلعم (۱۰) وہ مقامات کھلائے ہیں جہاں اعراب کو فرق سے کفر لازم اور نماز فاسد (۱۱) فہرست مطالب قرآن

پتہ | سید محمد میاں مطبع نظامی طبیبیہ بازار دہلی

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

## دوا خوش کیف

۱۵/ ۵ا

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھپن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہوگیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئیگا جسکے ۱۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۳ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع عہ ہرجہ واپس منگالو بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔ (نوٹ) ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نکیجائے۔ قیمت ہے محصول ۸/

**اکسیر ذیابیطس۔** جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا کل شکایتیں دور ہوکر گردوں کی اصلاح ہوجاتی ہے قیمت عہ محصول ۸/

(منگانے کا پتہ)

**ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا**

## قابل دید کتابیں

۱/ ۵ا

**صیانۃ المقتصدین۔** حنفیوں کی کتاب انتصار المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب۔ جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۳۰۴ صفحات۔ قیمت عہ

**علماء سلف۔** اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب، حق پسندی، راستگوئی، و راستبازی، اختلاف و اتفاق، سلوک و برتاؤ، محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولیٰ کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اُٹھائے۔ قیمت عہ **نصائح امام غزالی** قیمت ۸/ (تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ۔ **خالد برادرس امرتسر**

## معجزہ شریف اور معقول روزگار

۵/ ۱ا

کی ضرورت ہو تو

**دارالعلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں**

اس دارالعلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولات سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید براں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض موتیا وغیرہ کا اپریشن بھی سکھلایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دارالعلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے **دو تین سو روپیہ** ماہوار کمالینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دارالعلوم سری حضور مہاراجہ راجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو حاذق الحکماء اور عربی طب کے سند یافتگان کو طبیب اکمل کا ڈپلوما دیا جاتا ہے بورڈنگ کا انتظام معقول ہے۔ داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ۱/ کا ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوالیجئے۔

(پتہ)

**مہتمم دارالعلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)**

## پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء ذا ایجاد رجسٹرڈ

۹/ ۱۲

**ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی**

جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کرے اُسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو شل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں اس طلاء نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جن کی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ اکیدم ناقص رطوبت خارج کردیتا ہے پھر کسی طلاء کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ہے

**ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر**

ahmadmuslim.de

## سلاجیت خالص آفتابی

۳۶/۵۱

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادۂ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ نصف پاؤ ۱۰ پاؤ بھر للعہ نصف سیر عـ۵ ایک سیر پختہ للہ مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت:۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

### زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ وی پی روانہ فرما کر ممنون فرمائیے۔ آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادۂ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۲۲ جون ۲۶ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

### تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا۔ میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کردیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (۲۷ فروری ۲۶ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور بخشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

**حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر**

---

## اثبات التوحید

۳/۴

**مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی بجواب کتاب انوار آفتاب صداقت**

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کے حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کرکے شیخ الاسلام ابن تیمیہ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوےٰ صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کی دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کردئے ہیں۔ علماء عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت عہ

**خزینۃ المیراث اردو**۔ مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی۔ یہ ۱۰۰ صفحات کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر جس عام فہم طرز میں تالیف کیگئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جس طرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتاب میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ مفتیان دین قانون پیشہ اصحاب اور وکلا کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے اور علماء اور وکلا کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت عـ

**تفسیر سورۂ والتین بزبان اردو**۔ از تصنیف مولانا ابوالکلام آزاد۔ اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہوسکتی ہے سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے۔ قیمت ۸

**ترجمہ اُردو کتاب الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مصنفہ امام شوکانیؒ** نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے اولین اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے۔ قیمت ۱۲

**تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اُردو معہ متن عربی العقیدۃ الواسطیہ** عقائد اہلسنت والجماعۃ ۱۲ **الوصیۃ الصغرےٰ** لفظ تقوےٰ کی تفسیر ۱۲ **درجات الیقین** (تصوف) ۲ **زیارۃ قبور** زیارۃ قبور مسنونہ و بدعیہ میں امتیاز ۲ **کتاب الوسیلہ** مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ربا متن (قیمت بلا جلد ۱۲ مجلد ۱۴)

(ملنے کا پتہ)

**محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور**

---

## اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

**تنقید الادیان**۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے۔ قیمت ۱۲

**تاریخ الخلفا**۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں نوسو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۱۲

**تاریخ تبلیغ اسلام** مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام بڑی ضرورت کو پورا کردیا ہے۔ قیمت عہ

**آئینہ اسلام نما المعروف النبی والاسلام** یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے۔ کتاب بہت طویل ہے صفحات ۷۲۵ لکھائی چھپائی بہت اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں قیمت ۱۲

**سیرۃ النعمان**۔ امام ابوحنیفہؒ کی شاندار سوانحعمری اور آپ کی فقہ پر شاندار تبصرہ۔ ہر طرح قابلدید۔ از علامہ شبلی۔ قیمت ۱۲

**مصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ**۔ تقریباً ڈیڑھ سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲

**لغات القرآن**۔ قرآن کریم کا مکمل لغت۔ ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت ۱۲

**مفتاح القرآن**۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا۔ لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے قیمت ۸

**فروع الایمان**۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب وسنت سے۔ قیمت ۶

**الفاروق** حضرت عمرؓ کی نہایت مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی قیمت ۱۲

**تفسیر القرآن اُردو**۔ پارہ عم و پارہ الم ۸ مراد اسلام ۸

**تعلیم الدین**۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ اس طور پر پیش کیا گیا کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲

**حرزجان**۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کرسکتے ہیں قیمت ۸

**جمال القرآن**۔ چند روز میں بلا استاد کے قاری بنانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۴۔ سفرنامہ روم و شام ۱۲ الغزالی ۱۲ گفتگوئے عربی۔ عربی سکھانیوالی کتاب ۸ پتہ

**منیجر کتبخانہ نیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ**

ahmadimuslim.de

## حب مصطفائی

۱/۲۵

### کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق و مصدوق فداہ ابی و امی کا قول ہے کہ الصدق ینجی والکذب یھلک سچائی باعث بہبود و فلاح اور جھوٹ باعث
ذلت و ہلاکت۔ خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے خلق خدا کو میں اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا
ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے
دلاتی ہیں جو انسان کو محض بظاہر جاندار انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً
(۱) جریان وکثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا ہے (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی
سے فائدہ نہ ہو تعجب وہ اسکو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ سرعت نزول وکثرت جریان واحتلام
کی قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض
کی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دوبھر ہو گئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً
سخت مرض جو بظاہر لاعلاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ
ہیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس
کی پانچروپے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ۔ حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

### حکیم عبدالرحمٰن عفی عنہ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ شاہ آباد

---

## عازمان بیت اللہ شریف کو
# خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات حاجیوں کو جدہ لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کیواسطے بہت تیز رفتار ہیں

### دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمیٹڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضہ حج واپس لانے میں مشغول رہتے ہیں۔ جس میں فرسٹ وسکنڈ کلاس کے کمرے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آرائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "زیانی" بمبئی سے ۲۰ مئی کو اور کراچی سے ۲۴ مئی کو روانہ ہوگا۔ اور ایس ایس "سلطانیہ" بتاریخ ۲۷ مئی بمبئی سے جدہ کو براستہ کراچی روانہ ہوگا۔ یہ اس کمپنی کا آخری جہاز ہوگا جو اس سال حجاج کو لیکر جائیگا۔

کرایہ یکطرفہ جانے کا حسب ذیل ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| درجہ اول۔ | یکطرفہ | بلاخوراک | ۳۷۵ روپے |
| درجہ دوم۔ | 〃 | 〃 | ۳۰۰ 〃 |
| درجہ سوم۔ | 〃 | 〃 | ۱۲۵ 〃 |

### ضروری عرض

صرف ان حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق کر دے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ مستردو پیے ان کا جمع ہے۔

نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے حاجی صابو صدیق کے مسافر خانہ کے سامنے ہی آفس کھولا ہے۔

المشتہر

**حاجی سلطان علی شوستری وائجنٹ ۱۸ رامپارٹ روڈ فورڈ بمبئی و میکلاڈ روڈ کراچی**

تار کا پتہ:۔ **شوستری بمبئی یا کراچی۔**

---

## صرف سترہ ہزار

۱/۱۲

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔ رعائتی فہرست کتب، قواعد کمپنی، مصدقہ بیلنس شیٹ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت

مینیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ
پنڈی بہاؤالدین پنجاب

---

## کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

۳/۲۴

...کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ میں پہننے کے بعد بھی
...تا ہے پانچسو روپیہ کی چوڑیاں جو اگر ان کے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو
...خوبصورت معلوم ہوتی ہیں ہر گز کیا سناہو کاریگر بھی یکایک نہیں بتا سکتا
...سونے کی نہیں ہیں جہاں دکھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں
...سکتا۔ کاٹ کر تپاؤ کسوٹی پر لگاؤ سونے کا ہی کس آ دیگا اور
...ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز
...معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول ہی معلوم ہوتی ہیں
...مل گئیں تو عجیب بہار معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں
...قسم کی بیل پڑ جاتی ہے ان کو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں
...بیٹھیں تو وہ عورتیں جو ما تیں سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ
...ہنگی کا یہی بکری بھی منگوالو۔ سب کی نظریں پڑیں جب تو بات
...چمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ
...بیس کا ہے تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔
...کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں (پتہ)
...اظہار الحسین سوداگر وردی بازار متھرا

# جگتجیت بڑودہ انجنیئرنگ کالج

کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ ریاست کا ریگولر ڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلے نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور [illegible] کو بھی عمدہ [illegible] کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے اور عز و جلیل القدر ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ۔ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند وغیرہا نے کالج کی [illegible] سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے۔ کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

# تحفہ اہلحدیث

مفت

ہم ابھی دو خاص کتابیں تحفہ اہلحدیث اور [illegible] مولانا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینہ کے اندر [illegible] مسلمان کی خریداری قبول فرمائینگے مسلمان آپ کا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے۔ سالانہ چندہ دو روپے چار آنہ (مع) اور خرچ ڈاک کل ... بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے یا وی پی طلب فرمائیے۔

دوسری بڑی رعایت

[illegible] رعایت ... غنیمت جانئے۔ سیرۃ النبی ... حقیقت الاسلام ... خطبات حسینی ... خلق قرآن ... قصص الانبیاء ... مجموعہ احادیث قدسیہ ... امہات المومنین ... تاریخ اسلام ... حیات النبی ... علم غیب ... عشرہ کاملہ ... اہلحدیث جنتری ... انتخاب کلام اکبر الہ آبادی ...

(پتہ)

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

## دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گورنمنٹ بجیٹ طلائی پرانے حصے کی گھڑی ... خوش وضع پائدار سجادفت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہو گی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے۔

(ملنے کا پتہ)

کریم اینڈ کو۔ بٹالہ۔ پنجاب

# مفت

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھیج کر ... چھپوا کر کے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(پتہ)

منیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

جریان و احتلام کا شرطیہ علاج

# شافی

جس کی پہلی ہی خوراک اپنا برقی اثر دکھلاتی ہے

اور

تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

منیجر فردوس گنج - بیرون ... لاہور

نسیاً منسیا

# دردِ سر کی بنخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردِ سر غائب

قیمت فی بکس ۱۲ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ... محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ... چار بکس

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیشنل سب جج ... ضلع ہوشیارپور

... ولد ... ولد دیویا ... ذات ... سکنہ ... تھانہ اونہ ... تھانہ نورپور ... بنام ... نورپور ... تھانہ اونہ ... ذات برہمن سکنہ نورپور کلاں۔

دعوے دخلیابی ... بابت ... کنال اراضی نصف حصہ ... کنال واقعہ موضع تھانہ نورپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۲۸ ... مدعا علیہم عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو کارروائی یکطرفہ انکے برخلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ... جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

## اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیشنل سب جج بہادر اونہ ضلع ہوشیارپور

... ولد ... ذات برہمن سکنہ ... تھانہ ... بنام ... ذات ... سکنہ ... تھانہ ... ضلع ...

دعوے ... روپے زر اصل معہ سود بروئے نوشت ہی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ... مدعا علیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو کارروائی یکطرفہ اسکے برخلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے ... سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم

ahmadmuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) قرآن مجید اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ورنہ ناپسند بمحصول ڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

# اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصول ما سر کلام اللہ معظم داشتن — اہلحدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ — اڈیٹر عطاء اللہ — نمبر ۳۰

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۵
رؤسا و جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " عـہ
" " ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

## اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

### مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر۔ ۱۵۔ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۸۔ مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر ... صـ ۱-۲
(۲) اورنگ زیب عالمگیر ... صـ ۲-۳
(۳) کیا سوامی دیانند تناسخ کے قائل تھے؟ صـ ۳-۴
(۴) تاریخ اہلحدیث ... صـ ۴ تا ۶
(۵) مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی کا تعصب صـ ۶-۷
(۶) شکوۂ دوست ... صـ ۷-۸
(۷) بیداری بہار ... صـ ۸
(۸) مذاکرۂ علمیہ بابت نزول القرآن علی سبعۃ احرف صـ ۹
(۹) علم ... صـ ۱۰
(۱۰) تردید حکیم نورالدین صاحب قادیانی صـ ۱۱-۱۲
(۱۱) مرزائی دعوت کا پول ... صـ ۱۳
(۱۲) ملکی مطلع ... صـ ۱۳-۱۴
(۱۳) متفرقات ... صـ ۱۵
(۱۴) انتخاب الاخبار ... صـ ۱۶
(۱۵) اشتہارات ... صـ ۱۷ تا ۲۰

## ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر

### اور اُس کی تنقید

### نمبر ۳

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین! بیان سابق میں آپ ڈاکٹر صاحب موصوف کے نمبر اول کے متعلق مطالعہ کر چکے کہ وہ بالکل ہندو دھرم شاستر کے خلاف ہے۔ آج باقی نمبروں کے متعلق مطالعہ فرمائیں۔

نصیحت نمبر ۲ میں ڈاکٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے "قدیم روایات کی وجہ سے چونکہ یہ نسل در نسل چلا آتا ہے اسلئے اچھوت پن اور اخراج از برادری کی سزا کبھی کسی کو سوشل قاعدہ کی خلاف ورزی کے عوض نہ دینی چاہئے اس کا قصور خواہ کتنا ہی قابل نفرت ہو۔"

میر۔ ڈاکٹر صاحب نے نصیحت تو بہت عمدہ کی ہے جس سے ہندو قوم کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن سوال صرف یہ ہے کہ یہ اصلاح قوم ہے یا اصلاح مذہب؟

اصلاح مذہب کا تو آپ کو اختیار نہیں، کیونکہ آپ شان مذہب کی تابعداری ہے نہ کہ اصلاح۔ ہاں اصلاح قوم منظور ہے تو ہندولا یعنی ہندو دھرم کا آئینہ قوم کے سامنے پیش کر کے ان کو ان کی غلطیاں سمجھائیں اور اگر مذہب آپ کی مدد نہیں کرتا۔ اور بغیر مذہب کی اصلاح کے آپ قوم کی مدد نہیں کر سکتے۔ تو آپ اس قابل اصلاح مذہب کو ترک کر کے اُس مذہب میں شامل ہو جائیں جس میں یہ ارشاد ہے۔

یا ایہا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر۔ (حجرات پ ۲۶)

"یعنی۔ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد (آدم) اور

ahmadimuslim.de

ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہاری ذاتیں اور گوتیں صرف تمہارے آپس کے تعارف کے لئے بنائی ہیں۔ خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک خدائے تعالے (تم سب کی حالتوں سے) علم و خبر رکھتا ہے"۔

ہاں۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ اخراج از برادری کی سزا نہ دینی چاہیے خواہ قصور کتنا ہی قابل نفرت ہو"۔ اس کے جواب میں اگر کوئی سناتنی ہندو یہ کہدیوے کہ جناب ڈاکٹر صاحب! معالجہ کا صحیح طریق یہ ہے کہ پہلے فاسد مواد کا اخراج کیا جائے۔ پھر طبیعت کو قوت دینے والی چیزیں استعمال کرائی جائیں۔ تو آپ جواب میں کیا وجہ پیش کرینگے؟ خدا جانے آپ علم معالجہ ابدان کے ڈاکٹر ہیں۔ یا کسی اور علم کے فاضل ہیں۔ اگر آپ علم معالجہ ابدان کے فاضل ہیں تو آپ کو طریق معالجہ کی خلاف ورزی نکرنی چاہیے۔ آپ کی نصیحت پر عمل کرکے تو دھرم کا ستیاناس ہو جائیگا۔

**نمبر ۳** میں ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

"ہندؤوں کی تمام ذاتیں مساوی حقوق رکھتی ہیں۔ ان کو مساوی سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں۔ اور سوسائٹی میں سب کا مرتبہ برابر ہے۔ اور کوئی ذات کسی سے اعلےٰ تر یا ادنےٰ تر نہیں ہے"۔

**مدیر:۔** جناب ڈاکٹر صاحب! نصیحت تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ لیکن عذر صرف یہ ہے کہ منو مہاراج ویدوں کی تعلیم کے مطابق ذاتوں میں امتیاز فرماتے ہیں اور اُن کا مرتبہ کم و بیش بیان کرتے ہیں۔ اور بیچارے شودروں کو ترقی کا کوئی موقع نہیں دیتے۔ بلکہ اگر کسی تدبیر سے وہ بیچارے کچھ مالی حیثیت بڑھا بھی لیویں تو مقنن اعظم راجہ کو فرمان دیتے ہیں کہ شودروں کی دولت چھین لیوے اور اُسے شہر بدر کردیوے۔ کیونکہ وہ مالداری کی وجہ سے برہمنوں کی خدمت چھوڑ دیگا۔

(ہری ہری)

لہذا آپ کوئی نصیحت فرمائیں جس سے ہندو مذہب قائم رہتے ہوئے قوم کی اصلاح ہو جائے۔

**نمبر ۴** میں ڈاکٹر صاحب انولم اور پرتی لوم طریق شادی کو شاستروں کے انوسار رواج دینا چاہتے ہیں"۔ بہت خوب! دلِ ما شاد۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ اُس طریق کی تفصیل بھی فرمادیں تاکہ شاستروں کی موافقت و ناموافقت کا سوال حل ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اوپر کے نمبروں کی طرح ایجاد بندہ ہو۔

**نمبر ۵** میں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔

"ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں اور اسکی تمام ذاتوں کے لوگوں کو ویدوں کے مطالعہ اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کا یکساں حق حاصل ہونا چاہیئے"۔

**مدیر:۔** ڈاکٹر صاحب! بات تو آپ نے لاکھ کی کہی لیکن عرض یہ ہے کہ آپ کے لفظ "چاہیئے" سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ کی خواہش ہے۔ ماشاء اللہ مبارک خواہش ہے۔ لیکن اگر آپ کوئی وید منتر پڑھ دیتے جس سے سب ذاتوں کو ویدوں کے مطالعہ کا یکساں حق حاصل ہونا ثابت ہوتا تو آپ کو لفظ "چاہیئے" کے لکھنے کی ضرورت نہ رہتی۔ بلکہ آپ اسکی بجائے الفاظ "حق حاصل ہے" لکھ سکتے۔ مگر آپ تو قوم کی اصلاح مذہب کی اصلاح سے کرنا چاہتے ہیں آپ سے پوچھے کون؟

آپ نے یہ جو فرمایا کہ "ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں" اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہندو وہ ہے جو ویدوں کو مانے۔ بہت خوب! ہم بھی اس پر صاد کرتے ہیں۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ جینی اور سکھ اور کئی ایک نیچ قومیں جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ اور انکی تعداد کروڑوں تک ہے۔ اُن کو ہندو کیوں کہا جاتا ہے۔ اور کیوں اُن سے ہندو لفظ کا واسطہ دیکر التجا کیجاتی ہے۔ اور اپنی کثرت پر فخر کیا جاتا ہے۔ اور اُسی کثرت کی بنا پر حقوق طلب کئے جاتے ہیں۔

سب باتیں جناب نے ہندو جاتی کے فائدے کی فرمائیں (اگرچہ اُن سے دھرم کا ناس ہو گیا) لیکن پانچویں میں یہ جو آپ نے فرمایا کہ "ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں"۔ اس میں ہندؤوں کو سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ جو آپ کے مقصود کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ آپ ہندو دھرم کی اصلاح صرف اسلئے کرتے ہیں کہ ہندو قوم میں مسلمانوں سے اتحاد کرنے کے سوا سوراج حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے اور ہندو جاتی کی بنیاد وید پر بتانے کے یہ معنے ہیں کہ جو ویدوں کو مانتا ہے وہی ہندو ہے۔ پس اس کی رو سے وہ سب قومیں جو ویدوں کو نہیں مانتیں اور مردم شماری میں اُن کی قومیت کے شمار کا فائدہ ہندوؤں کو ملتا ہے۔ وہ سب خارج ہو جائینگی۔ اور آپ کے جملہ مقاصد و تدابیر ملیامیٹ ہو جائینگے۔

آہ! ایسی حالت میں ہندو قوم کا نظارہ بہت ترسناک ہوگا۔ ایسے خیرخواہوں کے ہوتے دشمن کی ضرورت نہیں رہتی۔ خدا کسی قوم میں ایسے خیرخواہ نہ پیدا کرے۔ کہ ان کی نصائح پر عمل کرنے سے نہ دین رہے نہ دنیا خسر الدنیا والاخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین۔ (باقی باقی)

# اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ

## کیا متعصب ہندو قائل نہ ہونگے؟

یہ فہرست سرسری طور پر "مآثر عالمگیری" سے تیار کی گئی ہے۔ جو عالمگیر کے حالات میں سب سے مقدم تاریخ ہے۔ اور اس میں صرف اُن عہدہ داروں کو لیا گیا ہے جو بڑے بڑے عہدہ دار تھے۔ عام عہدہ داروں اور فوج کے ملازمان کا اس میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اور اُن عہدہ داروں کو لیا ہے جو اُس زمانہ کے بعد مقرر ہوئے ہیں یا اُس کے بعد تک رہے ہیں جب سے عالمگیر کے تعصب کے ظہور کا وقت خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس فہرست میں بعض اور باتیں قابل لحاظ ہیں۔ سب سے مقدم یہ کہ اسمیں مہارانا اودے پور کے بیٹے اور بھائی بھی موجود ہیں۔ اور اس سے عجیب تر یہ کہ سیوا جی کے متعدد عزیز اور رشتہ داران کے نام نظر آتے ہیں۔ حالات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ صرف نام کے عہدے نہ تھے بلکہ معرکوں میں حیرت انگیز جانفشانیاں دکھاتے تھے۔ ان عہدہ داروں میں ہر قسم کے عہدہ دار ہیں یہ جملہ عہدے اہل ہنود کو حاصل تھے۔ اب تو متعصب اہل ہنود معترض نہ ہونگے۔ باقی کسی اور وقت فرصت میں عالمگیر کی مہربانیاں اہل ہنود پر دکھائی جائینگی۔

مقدس رسول - آریوں کے مذہبی رسالہ رنگیلا رسول کا متین و معقول جواب۔ قیمت ۱ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

| نام عہدہ دار | ولدیت وغیرہ | سنہ تقرر یا اضافہ عہدہ یا عطائے منصب (بحساب سنہ جلوس عالمگیری) |
|---|---|---|
| راجہ بھیم سنگھ | راج سنگھ مہارانا اودے پور کا بیٹا اور مہارانا جے سنگھ کا بھائی | سنہ ۳۱ جلوس عالمگیری دکن میں آیا اور برہان پور کی مہم میں شریک ہوا سنہ ۳۸ میں پنجہزاری کے منصب تک پہنچ گیا۔ |
| اندر سنگھ | جے سنگھ مہارانا اودے پور کا بھائی تھا | سنہ ۴۳ میں دو ہزاری ہوا اور سنہ ۴۸ میں سہ ہزار پر اضافہ ہوا۔ |
| بہادر سنگھ | " | سنہ ۴۳ میں ایک ہزار و پانصدی ہوا۔ |
| راجہ مان سنگھ | پسر راجا روپ سنگھ | سنہ ۲۶ میں ماندن پور و لاہور کا فوجدار ہوا سنہ ۴۲ میں سہ ہزاری تک پہنچا۔ |
| دیلاجی | سیواجی کا داماد تھا | سنہ ۲۹ میں پنجہزاری منصب اور علم و نقارہ وغیرہ ملا۔ |
| ارجوجی | ساؤ پسر سیواجی کا عم زاد بھائی | سنہ ۳۸ میں منصب دو ہزاری ہوا۔ |
| راؤ انوپ سنگھ | پسر راؤ کرن | سنہ ۳۱ میں خلعت ملازمت ملا تھا۔ |
| راجہ انوپ سنگھ | . | سنہ ۳۱ میں شکر کا قلعہ دار مقرر ہوا۔ |
| راجہ اودیپ سنگھ | . | سنہ ۳۶ میں ایرج کا فوجدار اور دو نیم ہزاری ہوا۔ |
| اودے سنگھ | قلعہ کبہلنا کا قلعہ دار تھا | سنہ ۴۷ میں سہ ہزار و پانصدی ہوا۔ |
| باسدیو سنگھ | چنسن کاڑ کا زمیندار تھا | سنہ ۴۹ میں سہ ہزاری ہوا۔ |
| کانہوجی مرہٹہ | . | پہلے پنجہزاری تھا سنہ ۴۹ میں ایک ہزاری کا اضافہ ہوا۔ |
| مہرسال بوندیلہ | . | سنہ ۴۴ میں قلعہ دار ہوا۔ |
| بشن سنگھ | پسر کنور کشن سنگھ پسر راجہ رام سنگھ | سنہ ۲۵ میں ہزار سہ صد سوار ہوا۔ |
| رام چند | کہتالوں کا تھانہ دار تھا | سنہ ۴۰ میں دو نیم ہزاری ہوا۔ |
| لوک چند | نائب و ملازم شاہزادہ اعظم شاہ | سنہ ۴۹ میں بہار سنگھ کے شکست دینے کے سلسلے میں رائے رایاں کا خطاب ملا۔ |
| جھاکو بنجارہ | . | سنہ ۴۲ میں پنجہزاری منصب ملا۔ |
| جکیا | نصرت آباد کا دیسکھ تھا | سنہ ۵۰ میں سہ ہزاری ہوا۔ |
| درگا داس راٹھور | . | سنہ ۴۹ میں سہ ہزاری کا منصب پھر بحال ہوا۔ |
| روپ سنگھ | ولد راجہ اودت سنگھ | سنہ ۴۱ میں ایک ہزاری منصب پر ترقی ہوئی۔ |
| سوبھان | سبال کا قلعہ دار تھا | سنہ ۴۳ میں پنجہزاری منصب مع خلعت و نقارہ وغیرہ۔ |
| شیو سنگھ | راہیری کا قلعہ دار تھا | سنہ ۴۷ میں ایک نیم ہزاری ہوا۔ |
| مانڈ ہاتا | پسر راؤ کانہو معینہ فوج نصرت گنج۔ | سنہ ۵۱ میں قلعہ مہبت کی تسخیر پر مامور ہوا۔ |
| کشور داس | ولد منوہر داس گور | سنہ ۲۶ میں شولاپور کا قلعہ دار ہوا۔ |
| راجہ کلیان سنگھ | بہدوار کا زمیندار تھا۔ | سنہ ۴۰ میں حاضر دربار ہو کر ہفت صدی پر دو صدی کا اضافہ ہوا۔ |

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)


## "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر"

شہنشاہ عالمگیر کے متعلق مخالفین اسلام جو جو اعتراض اور غلطیاں آئے دن پھیلاتے رہتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ان شرارتوں کی اصل کیا ہے اور شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر مرحوم کے اصلی حالات کیا ہیں۔ قیمت صرف ۸/ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں)


# کیا سوامی دیانند تناسخ کے قائل تھے؟

آریہ سماج کا فرقہ جہاں اور بہت سی عجیب و غریب باتوں کا قائل ہے وہاں اُس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو انسان مرجاتا ہے وہ پھر دوبارہ کوئی قالب اختیار کرکے دنیا میں براہ رحم مادر آتا ہے۔ اگر اُسکے اعمال اچھے ہوئے تو انسانی قالب میں آتا ہے۔ اور اگر بُرے اعمال ہوئے تو گائے بیل سور کتا وغیرہ کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے ویدوں سے اس مسئلہ کو باین الفاظ نقل کیا ہے۔

"جو جیو پچھلے جنم میں جس قسم کے دھرم کے کام کئے ہوتا ہے انہی کے مطابق اگلے جنموں میں بہت سے اعلے اعلے جسم حاصل کرتا ہے۔ اور اسی طرح جو پاپ کے کام کئے ہوتا ہے وہ اگلے جنم میں انسان کا جسم نہیں پاتا بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پا کر دکھ بھوگتا ہے۔ پچھلے جنم کے کئے ہوئے پاپ و پُن کے مطابق سزا یا جزا پا نیوالا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر پانی ہوا اور نباتات میں داخل ہوکر اپنے پاپ اور پن کے مطابق کسی جون میں پڑتا ہے۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی وید کو بخوبی جان اور سمجھکر اُسپر عمل کرتا ہے وہ مثل سابق پھر عالموں کا جسم پا کر سکھ بھوگتا ہے۔ اور اُسکے خلاف عمل کرنے کے تریک یعنی حیوانات وغیرہ کا جسم پا کر دکھ پاتا ہے۔" (اتھرو وید کانڈ ۵۔ انوواک ۱۔ ورگ ۱۔ منتر ۲۔ بھومکا صفحہ ۱۳۲)

سوامی جی کے پیش کردہ منتر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سلسلۂ کائنات محض اعمال پر منحصر ہے۔ اور دنیا میں انسان و چوپائے اور پرندے وغیرہ گناہ کرنے سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور بعد مرنے کے جس کا جیسا فعل ہوتا ہے ویسا ہی قالب ملتا ہے۔ مگر سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں تناسخ کے خلاف یوں فرماتے ہیں۔

"حمل ٹھیرنے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہم بستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے۔"

(ستیارتھ طبع سوم صفحہ ۳۲۹)

ahmadimuslim.de

ہمارے سماجی دوست فرمائیں کہ یہاں گذشتہ اعمال کہاں غائب ہوگئے۔ کہاں تو سوامی جی یہ مانتے ہیں کہ موجودہ قالب پچھلے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور کہاں یہ فرماتے ہیں کہ مرد و عورت کے نطفہ برابر ہونے سے مخنث پیدا ہوتا ہے اگر سوامی جی کے اس قول کو صحیح مان لیا جائے تو تناسخ سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اور اگر تناسخ کو صحیح مان لیں تو سوامی جی کا یہ قول کہ "عورت و مرد کا نطفہ برابر ہونے سے مخنث پیدا ہوتا ہے" باطل ہو جاتا ہے۔

دوسری جگہ سوامی جی لکھتے ہیں۔

"جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں تو . . . .

. . . . اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔"

(ستیارتھ طبع سوم ص۱۵۳)

یہاں پر سوامی جی مرد کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ایسی عورت کو فوراً طلاق دیکر دوسری عورت سے نیوگ کرکے زرینہ اولاد پیدا کرلے۔ مگر آپ کا اوپر والا اصول کہ "عورت مرد کا پیدا ہونا سب اپنے کرم انوسار ہے" باطل ہوگیا۔ جس سے تناسخ کی جڑ کٹ گئی۔

پھر سوامی جی فرماتے ہیں۔

"جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہے اس خاندان میں کل خوش نصیبی اور اقبالمندی قیام کرتی ہے جہاں شور و شر رہتا ہے وہاں بدبختی اور مفلسی راج کرتی ہے۔" (ستیارتھ ص۱۲۳)

سوامی جی مفلسی کو لڑائی بکھیڑے کا نتیجہ قرار دیتے ہیں جو کہ ایک حد تک درست ہے۔ اگر سوامی جی کے اس قول کو تسلیم کرلیا جائے تو تناسخ بالکل غلط ہو جاتا ہے اور مفلسی اور دولت مندی وغیرہ کو پچھلے جنم کا بدلہ قرار دینا فضول مسئلہ ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آواگون باطل ہے۔

پھر سوامی جی لکھتے ہیں۔

"جب مہینہ بھر میں حیض نہ آئے حمل کے ٹھیرنے کا یقین ہو جائے۔ تب سے ایک برس (یعنی کم از کم میعاد ہے) تک عورت مرد ہم بستر ہرگز نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا نہ ہونے سے اولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔" (ستیارتھ ص۱۱۹)

اگر سوامی جی کے اس فرمان کو صحیح مان لیں تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ لڑکی لڑکے کا تندرست اور بیمار وغیرہ پیدا ہونا ماں باپ کی غلطی یا احتیاط سے ہوتا ہے جو کہ بالکل تناسخ کے خلاف ہے۔ اگر تناسخ کو صحیح مان لیں کہ سب اپنے گذشتہ کرموں کے مطابق اندھے کانے یا لنگڑے لولے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سوامی جی کا یہ حکم دینا کہ عورت و مرد ایسا کریں جس سے اولاد عمدہ اور تندرست پیدا ہو محض لایعنی اور غلط ہے بہرحال تناسخ کو صحیح مانتے ہوئے سوامی جی کی مندرجہ بالا نصیحتیں بادر ہوا ثابت ہوتی ہیں۔ اور اگر سوامی جی کی ہدایتیں صحیح مان لی جائیں۔ جو کہ واقعی صحیح ہیں تو تناسخ کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

بہرحال ہمارے آریہ سماجی دوستوں کے نزدیک یہ ایک ناقابل حل مسئلہ ہے جسے نہ تو سوامی جی حل کرگئے اور نہ آریہ سماجی حل کر سکتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تناسخ باطل ہے۔ اور اُسکے ماننے والے ایک موہوم شئے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

(عبدالرحیم عابد الہ آبادی)

# تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

**چوتھی قسم** کی تحریروں کی مثال یہ ہے کہ صحیح بخاری شریف میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکتبوا لی من تلفظ بالاسلام من الناس[۵۱] یعنی "جو جو شخص اسلام کا اقرار کرتا ہو مجھے ان سب کے نام لکھکر بتاؤ" پس ہم نے (کوئی) ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھے۔

اسی طرح احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ بعض جنگوں میں غازیان اسلام کے نام بھی لکھے گئے چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا کہ یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو جانیوالی ہے۔ آپ نے اُسے فرمایا جا! تو اپنی بیوی کے ساتھ ہوکر حج کر۔[۵۲]

اسی طرح صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوجحیفہ (صحابیؓ) سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ آیا آپ کے پاس کچھ ایسے مسائل بھی ہیں جو ہوں تو وحی خدا سے۔ لیکن قرآن مجید میں (بالتصریح) موجود نہ ہوں؟ تو آپ نے (جواب میں) فرمایا۔ خدا کی قسم! جو گٹھلی کو پھاڑ (کر اُگا) نے والا ہے۔ اور سب مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے کہ ہمارے پاس (مکتوبی صورت میں تو) صرف قرآن (شریف) ہے۔ ہاں قرآن کا فہم (راستنباط) بھی ہے جو خدائے تعالےٰ (اپنے) کسی مسلم (بندے) کو عطا کردے۔ اور نیز یہ جو اس صحیفہ میں ہے۔ پھر میں نے (ابوجحیفہ نے) عرض کیا کہ اس صحیفہ میں کیا (لکھا) ہے؟ آپ نے فرمایا (قتل نفس اور قطع اعضا وغیرہ جرائم میں مظلوم کو) معاوضہ دلانے۔ اور (مسلمان) قیدی کو (دشمن سے) چھڑانے کے احکام (لکھے ہیں) نیز یہ (لکھا ہے) کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔[۵۳]

[۵۳] حضرت علیؓ نے جو یہ تین امور بیان کئے ان سے صرف اتنے ہی الفاظ مراد نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ ان تینوں امروں کے متعلقہ مسائل مندرج ہیں۔ ھکذا قال الحبر العلامة الامام الشوکانی رحمه الله (نیل الاوطار) اور ظاہر ہے کہ ان ہر سہ ابواب میں کثرت سے مسائل آسکتے ہیں۔ چنانچہ کتب حدیث میں ان کے متعلق بہت سی احادیث ہیں۔

حضرت علیؓ نے قرآن مجید کے بعد ان امور ثلاثہ کے سوا کسی دیگر تحریر کا جو انکار کیا اسکی بنا اس بات پر ہے کہ خود اُنہوں نے ان امور کے سوا اور کچھ نہ لکھا تھا۔ اور بالخصوص ان تین ابواب کے متعلق نوشت رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت علیؓ صحابہؓ میں سے بڑے پایہ کے قاضی تھے اور خدائے تعالےٰ نے آپ کو فصل مقدمات کی خاص قابلیت و لیاقت عطا فرمائی تھی حضرت عمر فاروقؓ ایسے صاحب فہم و تدبر صحابی آپ کی اس خداداد قابلیت کے خصوصیت سے معترف تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں آپ کی شان میں آپ کے یہ الفاظ ہیں۔ "اقضٰنا علیؓ" یعنی حضرت علیؓ ہماری جماعت (صحابہ) میں سے بڑے قاضی ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب ما ننسخ من آیۃ)

[۵۱] صحیح بخاری کتاب الجہاد باب کتابۃ الامام الناس ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

اس روایت میں اس امر کی تصریح نہیں ہے کہ یہ مسائل حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے تھے یا آپ نے خود اپنی یادداشت کیلئے لکھ رکھے تھے۔ لیکن حضرت جابرؓ کی مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسائل آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے تھے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کل بطن عقوله ثم کتب انه لا یحل لمسلم ان یتوالی مولی رجل مسلم بغیر اذنه ثم اخبرت انه لعن فی صحیفته من فعل ذالک۔[۱]

"یعنی حضرت جابر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم لکھوایا کہ ہر بطن کی دیت اُسکے اپنے ذمہ ہے۔ پھر یہ بھی لکھوایا کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کے آزاد کردہ غلام کا خود بخود مالک بن بیٹھے۔ پھر مجھے (حضرت جابرؓ کہتے ہیں) یہ بھی خبر دی گئی کہ آپ نے اپنے (اُس) صحیفے میں ایسا کرنے والے پر لعنت بھی (ذکر) کی ہے۔"

**پانچویں قسم** کی ایک مثال تو صلح حدیبیہ کا عہدنامہ ہے جس سے حدیث کے قائل و منکرین بلکہ اسلام کے منکرین کو بھی انکار نہیں۔ اور جو خاص فرمان نبوی سے حضرت علیؓ کے قلم سے لکھا گیا تھا۔ اسکا ذکر صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں مفصل موجود ہے۔

اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عدّاء صحابی سے مروی ہے دیکھو عن العدّاء بن خالد قال کتب لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ما اشتری محمد رسول اللہ من العدّاء بن خالد بیع المسلم المسلم لا داء ولا خبثة ولا غائلة۔[۲]

"یعنی حضرت عدّاء بن خالد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے مجھے یہ (دستاویز) لکھدی تھی کہ یہ وہ سودا (فروخت) ہے جو محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عدّاء بن خالد بن ہوذہ کے ہاتھ بیچا (اسطرح) جسطرح کہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے بیع ہونی چاہئے۔ اسمیں نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ بری خصلت اور نہ بدکرداری۔"[۳]

یہ تحریر حضرت عدّاء کے پاس بہت زمانہ تک محفوظ رہی۔ چنانچہ جامع ترمذی میں ہے۔

عن عبد المجید بن وھب قال قال لی العدّاء بن خالد الا اقرئك کتابا کتبه لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلی۔ فاخرج الی کتابا ھذا ما اشتری الخ (تیسیر الوصول کتاب البیوع بروایت ترمذی)

"یعنی عبد المجید بن وہب (تابعی) کہتے ہیں کہ مجھ سے عدّاء بن خالدؓ (صحابی) نے کہا کہ کیا میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تحریر نہ دکھاؤں جو آپ نے میرے لئے لکھوادی تھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ (ضرور دکھائیے) پس وہ ایک نوشت نکال لائے جسمیں یہ لکھا تھا کہ" الخ[۴]

تقریب میں حافظ صاحب نے حضرت عدّاء بن خالد کی نسبت لکھا ہے "تاخرت وفاته الی بعد المائة" یعنی ان کی وفات پہلی صدی کے اختتام کے بعد ہوئی۔ اور عبد المجید تابعی مذکور کو طبقہ رابعہ میں شمار کیا ہے جو امام زہری وغیرہ تابعین کا طبقہ ہے اور اس طبقہ کی بابت تصریح کی ہے کہ اس طبقہ کے لوگوں کی وفاتیں پہلی صدی کے اختتام کے بعد ہوئیں۔

اس تفصیل سے صاف صاف معلوم ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک نوشتہ پہلی صدی کے بعد تک برابر محفوظ چلا آیا۔

حافظ ابن عبد البر قرطبیؒ[۵] نے "استیعاب"[۶] میں حضرت عدّاء صحابی کے ترجمہ میں اس نوشت کا ذکر کرکے کہا ہے

وھی عند اھل الحدیث محفوظة

"یعنی یہ تحریر اہل حدیث کے نزدیک محفوظ ہے۔"

حافظ ابن عبد البر نے باسناد خود ابو رجاء عطاردی تابعی سے روایت کیا کہ مجھے عدّاء بن خالد نے کہا کیا میں تجھ کو وہ تحریر نہ دکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھوادی تھی۔ (جب دکھائی) تو اسمیں لکھا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما اشتری الخ

اس روایت کو ہم نے ایک تو اس خیال سے لکھا کہ اس تحریر میں بسم اللہ بھی لکھی تھی۔ دوم اسلئے کہ حضرت عدّاء نے وہ تحریر عبد المجید کی طرح ابو رجاء کو بھی دکھائی پس یہ دوسری شہادت ہوگئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ

---

**بقیہ حاشیہ صفحہ ۴** اسکی تائید ایک مرفوع حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ جب آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی مقرر کرکے بھیجا اور آپ نے اپنی کم عمری اور اس امر میں ناتجربہ کاری کا عذر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "ان اللہ سیھدی قلبك ویثبت لسانك" (مشکوٰۃ باب العمل فی القضاء بروایت ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) یعنی ضرور ہے کہ اللہ تعالے تیرے قلب کو (حق کی) ہدایت کریگا اور تیری زبان کو (حق بولنے پر) ثابت رکھیگا۔" اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ قاضیوں کو ان ابواب ثلاثہ یعنی قصاص دیات اور احکام اسارٰی اور اُن کے متعلقہ مسائل کی سخت ضرورت رہتی ہے۔ پس ان امور کی نسبت جو جو احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو ملیں وہ سب اُس صحیفہ متبرکہ میں مکتوب تھیں ۱۲ منہ

[۲] صحیح بخاری کتاب البیوع باب اذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا ۱۲ منہ

[۳] حضرت عدار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی خریدی تھی جس پر آپ نے انکو یہ دستاویز لکھدی تھی۔ "بیع المسلم المسلم"۔ سبحان اللہ! کیا پاک تعلیم اور کیا پیارے الفاظ ہیں گویا سمجھادیا کہ ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ اُسکا سودا معاملہ ایسا صاف صاف ہونا چاہئے کہ اسمیں کسی قسم کا دھوکا یا فریب یا مال کی عیب پوشی نہ ہو۔ اللھم صل علی محمد الخ ۱۲ منہ

[۴] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ آنحضرت صلعم کی تحریرات دلنشانات کو نہایت محبت سے محفوظ رکھتے تھے اور نہایت شوق سے دوسرے لوگوں کو یہ تبرکات دکھاتے تھے۔ اللھم صل علی محمد ۱۲ منہ

[۵] حافظ ابن عبد البر ربیع الآخر ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور جمعہ کی رات کو اخیر تاریخ ربیع الآخر ۴۶۳ھ میں فوت ہوئے پس آپ نے پورے پچانوے سال عمر پائی آپ کا نام یوسف بن عبد اللہ تھا اور کنیت ابو عمر تھی۔ لیکن حافظ ابن عبد البر کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ انکے وقت میں اندلس (ملک سپین) میں ان کے پایہ کا کوئی حافظ حدیث نہ تھا ۱۲ منہ

[۶] استیعاب فی معرفة الاصحاب مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد دوم صفحہ ۵۲۴ نمبر صحابی ۲۱۶۳ - ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

حضرت عداء نے اُس پاک نوشتہ کو نہایت حفاظت سے سنبھالکر رکھا تھا۔ اور نہایت شوق اور محبت سے لوگوں کو اسکی زیارت کراتے تھے۔

ابو رجاء کی نسبت حافظ صاحب نے تقریب میں لکھا ہے کہ اُن کا نام عمران بن ملحان تھا۔ اور یہ مخضرم ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں موجود تھے لیکن ایمان بعد میں لائے۔ اور انہوں نے بہت لمبی عمر پائی۔ چنانچہ سنہ ۱۰۵ھ میں ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ان دونوں روایتوں سے یقیناً ثابت ہوگیا کہ وہ تحریر دوسری صدی میں ضرور محفوظ تھی۔

(باقی باقی)

# مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی کا تعصب

اور

## فرقہ دیوبندیہ کے عقائد

حضرات ناظرین! ایک رسالہ موسومہ بہ "الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب" نظر سے گذرا۔ جسکے مؤلف مولانا حسین صاحب مدنی[1] دیوبندی ہیں۔ آپ نے یہ رسالہ فرقہ رضائیہ حنفیہ بریلویہ کے جواب میں لکھا ہے۔ اور فرقہ دیوبندیہ سے یہ الزام اُٹھانے کی کوشش کی ہے کہ دیوبندی وہابی نہیں[2]۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں

"عقائد وہابیہ اور ان اکابر کے (یعنی علماء دیوبند کے) معتقدات اور اعمال میں زمین و آسمان بلکہ اس سے زائد کا فرق ہے"

(دیکھو رسالہ مذکور ص۴۷)

اور آپ کی مراد فرقہ وہابیہ سے موحدین نجد اور اہل حدیث ہند ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں[3]۔ اور ائمہ اربعہ اور اُن کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔ اور اسکی وجہ سے بہت سے مسائل میں وہ گروہ اہلسنت والجماعت کے مخالف ہوگئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اُسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعوٰے حنبلی ہونے اقرار کرتے ہیں۔ لیکن عملدرآمد اُن کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے موافق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اُسکی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں[4]۔ اُن کا بھی مثل غیر مقلدین ہند اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ وبے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے"۔ (دیکھو رسالہ مذکور ص۴۲)

اس کلام سے مولانا کا تعصب مذہبی اور دروغ گوئی ظاہر ہے۔ اولاً تو اہل حدیث کو فرقہ وہابیہ کا پیرو بتانا محض افترا و بہتان ہے۔ دوسرے اہل حدیث کا اکابر کی شان میں الفاظ گستاخانہ وبے ادبانہ کے استعمال کرنے کا الزام لگانا لعنۃ اللہ علے الکاذبین کے مصداق بننا ہے۔ لیکن اہلحدیث ایسے اشخاص کو اس طرح کہہ سناتے ہیں ؎

ماشاخ درختیم پُر از میوۂ توحید
ہر راہ گذرے سنگ زند عار ندار یم

پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس گروہ دیوبندیہ کے سرگروہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم کا فیصلہ بابت عقائد نجدیہ ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اُنکا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں"۔

(فتاوٰے رشیدیہ حصہ اول ص۸)

اب خود ناظرین فیصلہ کرسکتے ہیں کہ مولانا مرحوم سچے ہیں یا مولانا کے مرید حسین احمد صاحب صادق البیان ہیں۔ سچ ہے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

پس اب بعد اس تمہید ضروری کے خیال کیا گیا کہ اس فرقہ دیوبندیہ حنفیہ کے عقائد پر بھی کچھ روشنی ڈالی جائے تاکہ وہ لوگ جو غلطی سے اس فرقہ سے حسن ظن رکھتے ہیں اور اس فرقہ کو توحید پرست اور دور از بدعت سمجھے ہوئے ہیں وہ اس دیوبندی گروہ کی دو طرفہ حرکت کو سمجھکر اپنی غلط فہمی دور کرسکیں اور ان کا سنت رسول اللہ صلعم کا اندرونی دشمن ہونا اُن پر آشکارا ہوجاوے۔ جو ضرر و نقصان دین محمدی کو اس گروہ کی تقلید پرستی و تعصب مذہبی سے پہنچ رہا ہے وہ جماعت بریلویہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے[5]۔ جن لوگوں کو ان کی تالیفات پر نظر ہے وہ اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کرسکتے۔ اب مختصراً چند عقائد دیوبندیہ عرض کرتا ہوں۔

**عقیدہ نمبرا** ارواح مشائخ سے وقت حاجت استمداد طلب کرنا درست ہے۔ کیونکہ روح شیخ کامل کی اپنے مرید کی حاجت کو قلب مرید پر باذن اللہ اسکی حاجت کو القا کرتی ہے۔ بشرطیکہ مرید کو شیخ سے ربط تام ہو۔ چنانچہ مولانا رشید احمد صاحب

---

[1] آپ عرب نہیں ہیں۔ بلکہ چند مدت مدینہ طیبہ میں درس حدیث دیتے رہے ہیں ۱۲ (میر سیالکوٹی)

[2] دیوبندی علماء بہت کوشش کرتے ہیں کہ وہابیت کا داغ دھوئیں لیکن کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ اپنی صفائی میں عموماً یہی پیش کرتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں غیر مقلد نہیں ہیں حالانکہ وہابیت کی بنیاد ترک تقلید نہیں ہے۔ بلکہ ردّ شرک و بدعت ہے۔ پس جبتک دیوبندی حضرات شرک و بدعت کی ردّ کرتے ہیں تب تک بریلوی حضرات انکو وہابی ہی کہینگے۔ ۱۲ (میر سیالکوٹی)

[3] معلوم نہیں یہ لوگ حضرت شاہ صاحب کو کیا کہینگے جو حدیث صحیح غیر منسوخ کے واضح ہوجانے پر بھی اسکے خلاف قیاس مستنبط کی پیروی کو نفاق خفی یا حمق جلی کہتے ہیں۔ (حجۃ اللہ مصری جلد اول ص۱۵۲ فصل تقلید) میر سیالکوٹی۔

[4] بس بڑا قصور تو یہی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث کے مقابلہ میں غیر رسول کے قول کو ترک کردیتے ہیں۔ جل جلالہ۔ خدا ان مقلدین کو اپنے رسول کی قدر سمجھائے اور آیت وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء ۹) کا منشاء رسالت سمجھائے ۱۲ (میر سیالکوٹی)

[5] جتنیں مختلف ہیں ۱۲ (میر سیالکوٹی)

ahmadimuslim.de

گنگوہی مرحوم اپنے رسالہ امداد السلوک کے صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں۔

"دہم مرید بیقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم داند وبروقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید وبردم مستفید بود وچوں مرید داخل واقعہ محتاج بشیخ بود شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالٰے او را القا خواہد کرد مگر ربط تام شرط است"۔ الخ

یہ عبارت صریح ہے کہ ان کے نزدیک بزرگوں سے فیضان روحی ہوتا ہے۔

پس بریلویوں اور دیوبندیوں اموات سے فیض حاصل کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

**نمبر ۲** "ہمارے اکابر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ مسائل اصولیہ و فروعیہ میں مقلد ہیں۔ ائمہ اربعہ میں سے ایک شخص کی تقلید کو واجب کہتے ہیں۔ بلکہ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ کا ایک رسالہ فقط وجوب تقلید شخصی میں چھپا ہوا ہے۔" (دیکھو رسالہ مذکورہ صلا)

ناظرین! اس تقلید شخصی کا وجوب تو رہا درکنار آج تک کسی مقلد نے استحباب بھی ثابت نہیں کیا۔ یہ تقلید پرستی کا اعتقاد محض حسن ظن پر موقوف ہے۔ اور جتنے انبیاء دنیا میں آئے سب ہی نے اس تقلید کی تردید کی ہے۔ بلکہ میرا تو دعوٰے ہے کہ دنیا میں کوئی شخص بھی کسی ایک شخص کا مقلد نہیں ہے۔ اس لئے صاحبین نے بھی جملہ مسائل میں امام صاحب کی تقلید نہیں کی۔ چنانچہ صاحبین نے بقول مولانا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی دو تہائی مذہب کا خلاف کیا۔ کیا کوئی حنفی شخص ہدایہ عالمگیری کی تمام جزئیات پر عمل کرکے تقلید کا ثبوت دے سکتا ہے؟ دیدہ باید۔ ورنہ اپنے آپ کو غیر مقلد کہلانا زیبا ہے۔

**نمبر ۳** "استوی علی العرش وغیرہ صفات باری تعالےٰ میں مثل معتزلہ جہمیہ کے تاویلات کو جائز بتاتے ہیں۔ اور ندائے یا رسول اللہ کو بعض صورتوں میں جائز کہتے ہیں۔ جیسے لوگ بوقت مصیبت و تکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں ایسے ہی اگر کوئی لفظ یا رسول اللہ پکارے تو بلاشک جائز ہے۔ یا اگر غلبۂ محبت اور اس عقیدہ سے کہے کہ اللہ تعالےٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل و کرم سے ہماری ندا کو پہنچا دیگا۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔" (دیکھو رسالہ مذکور صلا و صلا)

یہ عقیدہ سلف امت میں ہرگز نہ تھا۔ بلکہ امام ابوحنیفہ بھی خدا کو عرش پر تسلیم کرتے تھے۔ اور جو خدا کو زمین پر بتلاتا تھا اسکو کافر کہتے تھے۔ اور صفات الٰہیہ کو بلا تاویل و تعطیل تسلیم کرتے تھے۔ اور وظیفہ یا رسول اللہ کو کسی صورت میں تو شرک ہے اور کسی میں بدعت ہے۔ متبع سنت کو ایسے الفاظ سے بھی بچنا ضروری ہے جن میں مشابہ شرک و بدعت ہو۔

دیگر یہ کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھکر ندا کرتے ہیں اور آپ کو حاجت روا و مشکلکشا سمجھتے ہیں ان کے ساتھ تشابہ لازم آتا ہے۔ اسلئے حق تعالےٰ نے لفظ راعنا بولنے سے منع فرمایا۔ اور انظرنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔

(کتبہ ابو محمد عبد الجبار مدرس مدرسہ حمیدیہ عربیہ دہلی صدر بازار)


**اہلحدیث کا مذہب**

اہلحدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل مختصر تنقیدی نظر قیمت ۸/

(مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر)


# شکوۂ دوست

ناظرین "اہل حدیث" سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا کہ عاجز نے کبھی اپنے ناچیز قلم سے گرے ہوئے الفاظ کسی کی نسبت نہیں لکھے۔ آج اپنے ایک دوست کا شکوہ لیکر حاضر ہوتا ہوں۔ لیکن معمول کے خلاف یہ کیوں؟ آخر انسان ہوں دل رکھتا ہوں پھر کیونکر ممکن ہے کہ آگ لگے اور دھواں نہ ہو۔

آج میرے سامنے جنوری و فروری کا "صوفی" موجود ہے۔ اسکے مطالعہ سے گو حظ اٹھاتا ہوں جہاں قابل مضمون نگاروں کے علمی مضامین کی چاشنیاں موجود ہیں وہاں اسکے صفحہ ۲۷ پر ایک بزرگ دوست کی گلکاریاں بھی مرقوم ہیں۔ دوست کے اوصاف حمیدہ کو یہ صفحہ زائل کئے دیتا ہے پس یہی قلق ہے اور تو کچھ نہیں۔ جسطرح طاؤس کی تمام خوبصورتی پیروں پر پہنچکر زائل ہو جاتی ہے یہی حالت میرے بزرگ دوست کی نظر آتی ہے۔ اللہ پوشیدہ فرمائے۔ "صوفی" کے صفحہ ۲۷ پر یہ سرخی مرقوم ہے۔

## "گستاخ وہابی کو عذاب"
### "غیبی طمانچہ"
### "دہلی کا نیا واقعہ"

یہ سرخی قائم کردہ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"آٹھ دسمبر کو دن کے چار بجے فتحپوری کی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ تھا جس میں اخبار "ریاست" کے اڈیٹر صاحب بھی تقریر کررہے تھے جلسہ میں ہر عقیدہ کے مسلمان بکثرت موجود تھے۔ میرے رفیق بھی شریک جلسہ تھے ان کا چشمدید بیان ہے کہ ایک وہابی نوجوان نے جلسہ عام میں کہا کہ وہ حضرت خدیجۃ الکبرٰے کے مزار کو پلید سمجھتا ہے۔ اور جس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی۔ اسکو بھی پلید اور ناپاک سمجھتا ہے اور مسجد ابوقبیس کو بھی ناپاک سمجھتا ہے۔" الخ

ahmadimuslim.de

ہمارا پختہ خیال ہے کہ یہ شخص یقیناً آپ کا مرید ہوگا اسلئے کہ شاگرد اُستاد کا نمونہ ہوا کرتا ہے آپ نے اپنے سفرنامہ میں یہ لکھا تھا کہ "معاویہ کی قبر پر کتے پیشاب کرتے تھے اور واقعی وہ اسی قابل ہے" اب ذرہ موازنہ فرمائیے کہ دونوں ہم پلہ ہیں یا نہیں؟ کیا آپ اپنی تحریر سے گریز فرما سکتے ہیں؟ آسمان زمین ہل جائیں لیکن ایک وہابی کی زبان سے ہم قسمیہ تحریر کرتے ہیں کہ یہ کلمات ہرگز سرزد نہ ہونگے۔ درخت اپنے پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ عامل حدیث کبھی اس کا مرتکب نہیں ہوسکتا یہ تو حضرات تفضیلیہ و شیعہ غالیہ وغیرہ کے نمونے ہیں۔ جناب اڈیٹر صاحب سیاست کا تو کیا خیال کہ اُڑاوں "اس خانہ تمام آفتاب است" کا مضمون ہی آپ کے علمی مشاغل سے اور معلومات سے ہم خوب واقف ہیں۔ آگے چلئے۔

"نوجوان وہابی کے یہ فقرہ سنکر تقریر کرنیوالے اڈیٹر صاحب اور تمام حاضرین لاحول اور استغفراللہ پڑھنے لگے۔"

ڈنڈوں سے خبر تو نہ لی ہوگی۔ لیجئے گر خواجہ صاحب کا خون دامنگیر ہوا ہوگا۔ کوئی پختہ مرید ہوگا۔ اور پھر ممکن ہے جذبہ کی حالت میں کہا ہو تو مواخذہ بھی نہیں ہوسکتا۔ پس سیدھی بات یہی ہے۔ ورنہ صاحب آپ کے مریدین اور ایسے کلمات سرزد ہونے پر لٹھ سے سر پھٹول نہ کرلیں۔ تعجب ہے۔ گھر کا معاملہ ٹھیرا مجبوری تھی۔ آگے چلئے۔ پھر آپ لکھتے ہیں

"اُس وقت ایک اللہ کے بندے کی زبان سے نکلا۔ ایسے گستاخ پر آسمان کا عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا۔ یہ کہنا تھا کہ گستاخ وہابی بیتاب ہوکر خود بخود تڑپنے لگا۔ اسکی بیقراری کی یہ حالت تھی جیسے مرغ کو ذبح کرکے ڈالدیتا ہے۔ اور اسکی لاش پھڑ پھڑ کیا کرتی ہے۔ یہانتک کہ تڑپتے تڑپتے وہ شخص بیہوش ہوگیا" الخ

کرمفرمائے من! بیہوش نہیں ہوگیا بلکہ حال آگیا اور اُس وجد میں دیر تک بیہوش پڑا رہا ہوگا۔ ابتو یقین آیا کہ آپ کے مریدوں سے کوئی ہوگا۔ جو وہابی شاہد آپ نے سیکڑوں بتلائے ہیں۔ ایک تو پیش فرمائیے۔ ضرور ہونگے۔ مگر کس بات کے اسکے کہ جناب خواجہ صاحب کے مرید نے یہ بے ادبی کی۔ اور پھر حال کے طفیل سے پٹنے سے بچے۔ آگے چلکر خواجہ صاحب نصیحت کرتے ہیں کہ "خدا سب کو گستاخی کے کلمات سے محفوظ رکھے" پھر خواجہ صاحب سب سے نیچے یہ بھی لکھتے ہیں کہ

"میرا خیال ہے کہ سب وہابی ایسے گستاخ نہیں ہوتے۔"

اجی حضور والا! سب کیا معنی ایک بھی انشاءاللہ گستاخ نہیں ہوتا۔ یہ تو آپ ہی حضرات کا حصہ ہے۔ مبارک رہے۔ ۲ جنوری کو تھانہ میں ایک شخص کے سوالات پر آپ نے کتنی تہمتیں اہلحدیث پر رکھی تھیں یہانتک کہ خدا کے جھوٹ بولنے کو بھی اہل حدیث کے جائز کہنے کا فتوے صادر فرما رہے تھے۔ جس پر مجبوراً مجھے آپ سے مکالمہ کرنا پڑا۔

پس خواجہ صاحب! خدا شاہد ہے آپ سے جو قلبی محبت مجھ کو ہے۔ لیکن بسا اوقات آپ کی زیادتیاں رُکنے نہیں دیتیں ؎

کہنے دیتی نہیں کچھ منہ سے محبت میری
لب پہ رہجاتی ہے آآکے شکایت تیری

(آپ کا ناچیز دوست ظہیر احمد پھلاؤنگ ایڈیٹر بہار)

سلہ یہ آپ کی اُردودانی کا بین ثبوت ہے ۱۲ منہ

# بیداری بہار

اخبار "اہلحدیث" ۱۲ فروری ۱۹۳۶ء میں تنظیم ترہت کے متعلق مولوی ابو حسان محمد حبیب الرحمن صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے جس کو دیکھکر خوشی ہوئی کہ اہل حدیثان ترہت نے اس کی اہمیت کو سمجھا اور ۶، ۷ شعبان کے جلسہ میں بغرض فلاح و بہبودی قوم اور تبلیغ و اشاعت اسلام صوبہ بہار کی تنظیم کا انتظام کرلیا۔ اور مولانا سید احمد حبیب صاحب خلف الصدق حضرت شاہ عین الحق صاحب کو اپنا سردار بناکر کل صوبہ کی تنظیم کا انتظام کرلیا۔ سید احمد حبیب صاحب نوجوان صالح ندوہ کے تعلیم یافتہ اہل حدیث ہیں۔ اس عمر میں ایک سمجھدار دماغ اور صلح کل طبیعت کے ساتھ ہمت اور استقلال جیسی صفات سے آراستہ ہیں۔ ہم اہل حدیثان صوبہ بہار کو اس انتخاب پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے سردار کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ان کو اس اہم ذمہ داری کا اہل بنائے اور توفیق دے کہ قوم کی صحیح رہبری کر سکیں۔

میں اس موقع پر خود مظفرپور میں تھا جہاں معلوم ہوا کہ اہل حدیث کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ لہذا اس تنظیم کی اشد ضرورت تھی۔ اللہ تعالے راستے لائے۔

اس جلسہ میں ایک اور کارآمد تحریک پیش ہوئی اور باتفاق رائے پاس ہوئی جس کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ تھی کہ مسلمانوں کے حقوق کی نگرانی اور حفاظت کے لئے ایک بین الفرق اسلامی کمیٹی قائم کی جائے۔ یہ تجویز رزولیوشن کی صورت میں پیش ہوئی جس کی تائید سید محمد مجتبےٰ صاحب وکیل مظفرپور نے کی۔ آپ حنفی المذہب ہیں۔ اور جلسہ میں کثرت سے حضرات احناف شریک تھے۔ سب نے اس کو منظور کیا۔ اور ہم کو امید ہے کہ انتخاب ممبران و کارکنان ہوکر کام شروع ہوگیا ہوگا کاش دیگر مقامات کے اہل حدیث بھی اس اہم اور ضروری کام کی طرف عملی قدم بڑھائیں۔ اور کام کرنے کیلئے کمر ہمت باندھیں تو آج حالت بدلتی ہے۔ والسلام۔

(محمد عبدالغفار الخیری ازدہلی)


## حیات طیبہ

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری۔ قیمت ۱۲

(منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں)


اثبات التوحید - کتاب و سنت کی تائید شرک و بدعت

# مذاکرۂ علمیہ

بابت

## "نزول القرآن علی سبعۃ احرف"

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم - میرے ایک علم دوست بزرگ ایک مسئلہ کے متعلق اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں - لہذا براہ عنایت ذیل کا استفسار اپنے اخبار گرامی میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں -

"نزول القرآن علی سبعۃ احرف" کی روایت اتنے صحابہ اور تابعین سے مروی ہے کہ قریباً تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے - اور ہر ایک حرف پر پڑھنا کافی بتایا گیا ہے -

لیکن اسمیں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو سات حرفوں پر نازل کیا ہے اور ساتوں میں سے ہر ایک کافی ہے - تو جو وقت کاتبان وحی قرآن شریف نازل ہوتے وقت یا بعد میں لکھتے تھے - اُن سے یہ کبھی نہیں کہا گیا کہ سات طرح پر لکھو -

اس کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں حضرت عمرؓ کی تحریک سے قرآن شریف جمع کیا گیا ہے اور زیر نظارت زید ابن ثابت جمع کیا گیا تھا اس وقت رقاع - لخاف - اکتاف - عسب ، صدور الرجال سے جمع کیا گیا تھا نہ کسی تحریر میں کوئی نشان سبعہ احرف کا پایا اور نہ ان لوگوں میں اختلاف کا سراغ ملا جن کے صدور سے قرآن شریف لیا گیا تھا -

اس کے بعد حذیفہؓ نے جب لوگوں کے قرآن پڑھنے میں اختلاف پایا اور حضرت عثمانؓ سے درخواست کی کہ قبل اسکے کہ لوگ اہل کتاب کی طرح اپنی کتاب میں اختلاف کرنے لگیں اُن کا واجبی انتظام کر دینا چاہئے۔ اس درخواست پر حضرت عثمان خلیفہ ثالث نے حضرت حفصہؓ سے وہ مصاحف منگوائے جو خلیفہ اول نے جمع کرکے اُن کے پاس بھجوا دئے تھے - اور زید ابن ثابت اور دوسرے قراء کو حکم دیا کہ نقلیں کرکے دیں - اور اگر کسی لفظ پر اختلاف ہو تو قریش کی زبان کا لفظ لکھیں کیونکہ قرآن شریف قریش کی زبان میں اُترا ہے -

قرآن شریف کے پہلی دفعہ جمع کرنے - اور دوسری دفعہ نقول کرنے میں بہت بڑی جماعت چیدہ اصحاب کی جو قرآن کے معاملہ میں مستند تھے شامل تھی - اور ان میں سے کسی ایک نے بھی قرآن کے سات حرفوں پر اُترنے کا اشارہ تک نہ کیا - اور حضرت عثمانؓ کا یہ فرمانا کہ اختلاف کے وقت قریش کی زبان کو مقدم رکھیں - کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں اُترا ہے -

ان واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن شریف کا سات حرفوں پر اُترنا' اور ہر ایک حرف پر پڑھنا کافی ہونا' اور ہر ایک اللہ کی طرف سے نازل ہونا' یہ ایسی باتیں تھیں کہ ان سے حضرت ابوبکر اور وہ تمام قراء جو قرآن کے جمع کرنے میں شامل تھے ناواقف تھے - ورنہ ممکن نہیں کہ ایسی ضروری اور بیّن امر کو قرآن جمع کرنے کے موقعہ پر دانستہ مخفی رکھتے - اور چونکہ سات حرفوں والی روایتوں میں حضرت عمرؓ وغیرہ کے نام ہیں اور اُس وقت ان میں کسی نے اس ضروری امر کی رعایت نکی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سات حرفوں والی روایت صحیح نہیں ہے -

مولوی وحید الزمان نے اپنی حدیث کی لغات میں حرف کے لفظ میں یہ بحث لکھی ہے - اور پھر ایک روایت نقل کی ہے جس میں رسول کریمؐ نے اس سات حرفوں والی روایت کا انکار کیا ہے - بلکہ "کذب اعداء اللہ لکن القرآن نزل علی حرف واحد" - کہکر سخت وعید فرمایا -

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اتقان فی علوم القرآن" میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے اور اس بات کا اقرار کیا ہے کہ یہ حدیث ان مشکل احادیث میں سے ہے جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے - اور لکھا ہے کہ لوگوں نے اسکے کوئی چالیس معنے لکھے ہیں - ان میں سے بعض علامہ ممدوح نے اتقان میں نقل کئے ہیں - مگر اقرار کیا کہ ان میں سے کوئی معنے اطمینان بخش نہیں ہیں -

اور اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کا قصہ لکھا ہے جس میں انہیں قرآن کے سات حرفوں پر نازل ہونے کی پوری شہادت ملگئی اور خود ان شہادتوں کی تصدیق کی - اور قرآن شریف کی نقول کرانے میں صرف ایک حرف پر یعنی قریش کی زبان پر نقل کرنے کا حکم دیا - اور پھر مختلف نسخوں کے جلا دینے کا حکم دیا -

یہ تمام امور ایک سخت مشکل ظاہر کرتے ہیں کہ جو حدیث اکیس صحابہ سے روایت ہوتی ہے اس کے معنے آجتک کوئی نہ سمجھا - اور چونکہ اس حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ سات حرفوں پر قرآن کا نازل ہونا امت کی سہولت کیلئے خدا کی طرف سے اور رسول کریمؐ کی درخواست پر ہوا ہے - اور سات حروف کے اختلاف ایسے تھے کہ ایک حرف پر پڑھنے والا دوسرے حرف پر پڑھنے والے کا انکار کرتا اور سمجھتا تھا کہ یہ عبارت غلط ہے - صرف رسول کریمؐ کے فرمانے پر فریقین کا اطمینان ہوتا تھا - لیکن اسطرح کی عبارتوں کا اختلاف جو رسول کریم کی بار بار التجا سے اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا تھا اور امت کی سہولت اس سے مقصود تھی - معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کو ہر سہ خلفاء اور تمام قراء نے جو قرآن کے جمع اور نقل کرنے میں شامل تھے بالکل بھلا دیا تھا - یا دانستہ چھپایا - اور سات طرح کے نزول میں سے صرف ایک طرح کا نزول ترجیح بلا مرجح کے عمل سے عملاً اور قطعاً شائع کر دیا -

یہ ایک معمہ ہے - دو میں سے ایک بات تسلیم کرنا لازمی ہے - یا تو سات حرف والی روایت غلط ہے - یا تمام خلفاء راشدین نے اس دینی اور ضروری مسئلہ کی خلاف ورزی کی (معاذ اللہ) بہر کیف علماء دین متین سے درخواست ہے کہ اسکا شافی جواب شائع فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں -

(سید عبد المجید از کپورتھلہ)

**اہلحدیث:** حضرات علماء اپنی اپنی تحقیق ارسال فرمائیں - خصوصاً مولوی عبد اللہ صاحب مقیم روپڑ اس معمہ کو حل کریں -

اسوۂ حسنہ - ترجمہ اردو زاد المعاد مصنف الامام ابن قیم

# "علم"

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ نے نہ کوئی مکتب جاری کیا نہ مدرسہ کھولا نہ کالج کا افتتاح فرمایا نہ کسی جامع یا یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی تمام زمانہ تکالیف ومصائب۔ ہجرت اور جنگ میں بسر ہوا۔ تاہم جسوقت آپ فتح مکہ پر شہر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ہمراہ دس ہزار پاک نفوس تھے۔ جو اسلام سے پہلے عموماً بے پڑھے تھے۔ زمانہ بعثت سے فتح مکہ معظمہ تک کے قلیل عرصہ میں یہ جماعت کسطرح تیار ہوگئی کہ جس کے ہر فرد کے آگے آج بڑے سے بڑے عالم کا سر تسلیم خم ہوتا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو قابل غور و تامل ہے۔

حضرت علیؓ نے عالم کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ "العالم من علم و عمل بما علم..." عالم وہی ہے کہ جس بات کو جان لے اسپر عمل کرنے لگے۔

امام بخاریؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اس قدر احادیث کسطرح یاد ہوگئیں؟ جواب دیا کہ جو حدیث مجھ کو ملی اس پر عمل کیا یاد ہوگئی۔

معلوم ہوا کہ علم عمل کی چیز ہے۔ یہ عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ صرف کتابیں پڑھ لینے سے۔ صحابہ کرام کی علمیت و فضیلت کا یہی راز ہے۔

آج ہر شہر میں بیشمار مدارس موجود ہیں جنہیں تمام کتب احادیث۔ اصول و فقہ و تفاسیر۔ معقول وغیرہ کا درس دیا جاتا ہے۔ فرداً فرداً صحابہ کبار کو اتنی احادیث کا علم نہ تھا جتنا آجکل ایک ایک مولوی کو ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اندھیرا چھا رہا ہے۔ قوم گرداب ہلاکت کے دن بدن قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر سال ہزاروں طلباء مولوی بنکر نکلتے ہیں مگر تبلیغ کہیں نظر نہیں آتی۔ انجمنوں اور کانفرنسوں وغیرہ کو مبلغ اور کارکن نہیں ملتے۔ ہر شہر کے عام مسلمانوں کی حالت دیکھو تو نہ صورت سے مسلمان معلوم ہوں نہ سیرت سے۔ جہالت روز افزوں ہے۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان مدارس سے اور اس تعلیم سے کیا فائدہ ہے؟ اور ہر سال طلباء مولوی بنکر کیا کرتے ہیں؟ کہاں جاتے ہیں؟ اور علم کی روشنی جلوہ گر کیوں نہیں ہوتی؟

جہانتک کتب کے ذریعہ سے مجھ کو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ زمانہ سلف میں عمل پر زور تھا۔ جو بتایا جاتا تھا سو عمل کیلئے تھا۔ اساتذہ خود اسکی نگرانی کرتے تھے۔ لیکن آج واقعات یہ ہیں کہ عالم بنانے کیلئے صرف کتب کا پڑھا دینا کافی ہے۔ تمام مدارس کا یہی حال ہے کیا اسکو علم کہتے ہیں۔ یہی اسلام ہے۔

پہلے زمانہ میں طلباء اساتذہ سے احادیث سنتے تھے ان کو لکھ لیتے تھے۔ ان پر عمل کرتے تھے۔ اُستاد خود عمل کرکے بتاتے تھے۔ آج کتب چھپی چھپائی موجود ہیں، طلباء پڑھتے ہیں، اُستاد ان کی قرأت کو سنتے جاتے ہیں، صرف لفظ کے تلفظ پر نظر ہے، اگر معنے پوچھے تو بتا دئے، ورنہ چلو آگے۔ عمل سے نہ واسطہ ہے نہ تعلق۔ لہذا اگر میں کہوں کہ قرآن واحادیث کے الفاظ کے عالم بنتے نہ کہ خود قرآن واحادیث کے تو بیجا نہ ہوگا۔

میں نے ایک مرتبہ کہیں دیکھا تھا کہ الہحدیث کانفرنس نے یا کانفرنس کے کسی رکن نے کتب احادیث نامزدہ کے حفظ کرنے والے کے لئے انعامات مقرر کئے تھے۔ نگاہ ڈھونڈتی تھی کہ کہیں احادیث پر عمل کرنے والے کیلئے بھی کوئی انعام ہے تو کہیں نہ ملا۔ غالباً اللہ پر چھوڑ دیا ہوگا۔ مادیت ہمیشہ مادیت ہی تک محدود رہیگی آگے نہیں بڑھ سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو آج علم سمجھا جا رہا ہے وہ علم نہیں بلکہ ایک فن ہے۔ کسی زبان کا سیکھ لینا کہ اسکو بول سکیں یا پڑھ سکیں یا لکھ سکیں کوئی علم نہیں ہے۔ علم وہ ہے جو انسان کو مشاہدات۔ تدبر۔ غور و تامل اور عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ قلب میں ایک روشنی پیدا کرتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں عمل کی قوت پیدا کرتا ہے۔ بھلائی برائی میں نہ صرف تمیز سکھلاتا ہے بلکہ بھلائی کے اختیار کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ اسی علم کیلئے حکم ہوا کہ "قل رب زدنی علما"۔ اسی کو "علیٰ هدًى من ربهم" فرمایا گیا یہی ہے جو قلب کو روشن۔ دماغ کو کارآمد اور ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، ناک وغیرہ کو قابل کام بنا دیتا ہے بصیرت اور بصارت دونوں عطا فرماتا ہے۔ لوگوں میں محبوب، اقوام میں باعزت کرتا ہے اور بندہ کو اپنے مالک سے ملا دیتا ہے۔ یہی روح ہے، یہی زندگی ہے، یہی حیات ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی شفقت اور مہربانی ہے کہ اسکے حصول کیلئے اپنی کتاب قرآن کریم ہمارے لئے نازل فرمائی۔ اور اپنا رسول صلعم ہم میں مبعوث فرمایا۔ جس نے قرآن اور احادیث پر پوری طرح عمل کیا اسکو یہ نعمت دستیاب ہوگئی۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ۔

یہی روحانی اور جسمانی شفا اور تندرستی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اگر آپ کی سمجھ میں یہ بات آتی ہے تو اپنے مدارس کو اس سانچے میں ڈھالئے۔ خدارا کبھی تو تھوڑی سی توجہ، ذرہ سا تدبر کیا کیجئے کہ مدتیں گذر گئیں بحالت مجموعی ان مدارس سے مسلمانوں کو، ہند کو اور دنیا کو کیا فائدہ پہنچا۔ اگر آپ کے نزدیک فائدہ پہنچا تو فہو المراد۔ ورنہ ان کی اصلاح کیجئے ان کو کارآمد بنائیے تاکہ کم سے کم ان کے طالبعلم فارغ ہوکر مسلمانوں کی حالت سنوارنے کے تو قابل ہو جائیں۔ زینت محراب و منبر سے کچھ تو آگے چل سکیں۔ خالی خولی رونے اور قوم کی شکایات سرد مہری سے تو آجتک نہ کچھ نتیجہ نکلا اور نہ آگے نکلے۔

حضرات! قرآن واحادیث عمل کیلئے ہیں نہ صرف پڑھنے کیلئے۔ اگر علم کا شوق ہے تو ان پر عمل کیجئے اور کرائیے۔ آسان طریقہ ہے کہ مولوی صاحبان سے احکام خدا و رسول صلعم سنئے اور ان پر عمل کرتے جائیے۔ انشاءاللہ آپ علم کی روشنی بہت جلد اپنے اندر پائینگے۔ خواہ عربی زبان میں ایک حدیث کے الفاظ بھی آپ کو یاد نہ ہوں۔ اور اسلئے کہ عام خواہشمند مسلمان مستفید ہوسکیں ہفتہ وار یا مہینہ میں تین یا دو بار اپنے اپنے محلہ میں اس درس کو قائم فرمائیے۔ وعظ کی صورت نہ ہو صرف درس قرآن و حدیث ہو۔ یعنی احکام کے معنے ہوں اور انپر عمل کرنے کا طریق۔ ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں دو یا تین بار صرف پاؤ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ اس کام کیلئے آپ نہیں دے سکتے احکام سنتے جائیے، نوٹ کرتے جائیے اور عامل ہوتے جائیے۔

کام کرنے سے کام ہوا کرتا ہی ہے

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ✦ اب آگے چاہے تم مانو نہ مانو

(محمد عبدالغفار الخیری عفی عنہ۔ دہلی)

رحمۃ للعالمین - سرور کائنات کی سوانح عمری - از قاضی محمد سلیمان منصورپوری۔ قیمت جلد اول ۱۲ دوم ۱۲ (منیجر)

ahmadimuslim.de

## (قادیانی مشن)

# تردید حکیم نور الدین صاحب قادیانی

## جناب مرزا غلام احمد صاحب کی زبانی

### مولوی نور الدین صاحب کا اعتقاد

(۱) اخبار "الفضل" جلد ۱۱ نمبر ۹۱ مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۵ کے کالم نمبر ۳ میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے الفاظ یوں درج ہیں۔

"حضرت خلیفہ اول کا یہ اعتقاد تھا کہ نبی قتل نہیں ہو سکتا۔ مگر ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ نبی قتل ہو سکتا ہے اور خود حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیےٰ قتل کئے گئے۔ گو یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ الزامی طور پر لکھا ہے۔ مگر یہاں الزام کی کوئی بات نہیں۔"

(۲) تفسیر القرآن پارۂ اول (مطبوعہ ۱۳۱۸ھ انوار احمدیہ پریس قادیان) میں لکھا ہے۔

(الف) "ویقتلون النبیین بغیر الحق ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون۔ اور نبیوں کے ناحق قتل کرنے کے منصوبے کرتے ہیں۔ ایسی جرأتیں ان میں پیدا ہو گئی تھیں کہ اُنہوں نے نافرمانی اختیار کی اور خدا کی حدوں سے نکل گئے۔

یقتلون النبیین سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اسلئے اسکو مضارع کے صیغے سے بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ یہ قرآن شریف سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل کیا گیا ہو۔" (صفحہ ۹۶)

(ب) "کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا۔ اسلئے فرمایا کذبتم و فریقا تقتلون میں تقتلون مضارع کا صیغہ ہے۔ یعنی تکذیب تو ماضی میں ہو چکی اور اب قتل کا ارادہ کرتے ہو۔ یعنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ۔" (صفحہ ۱۱۶)

**اقول:-** اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ جنوری ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۳ و ۴ و ۵ پر قتل انبیاء علیہم السلام کو قرآن کریم۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قول صحابیؓ۔ اسلامی تفسیروں اور تاریخوں سے ثابت کیا گیا تھا۔ اب اس جگہ صرف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی چودہ تحریروں سے اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے۔

**تحریر نمبر ۱** کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور) کے صفحہ ۲۲۵۔ اور تفسیر خزینۃ العرفان جلد سوم کے صفحہ ۳۹۶ پر ہے۔

"ویقتلون الانبیاء بغیر حق ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون۔ اور خدا کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔ یہ اسلئے کہ وہ معصیت اور نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے۔"

**تحریر نمبر ۲** کتاب ازالہ اوہام۔ حصہ اول (مطبوعہ ۱۳۰۸ھ ریاض ہند پریس امرتسر) کے صفحہ ۱۶ پر ہے۔

"حضرت یحیےٰ نے بھی یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے بچے کہکر اُن کی شرارتوں اور کارسازیوں سے اپنا سر کٹوایا۔"

**تحریر نمبر ۳** کتاب ازالہ اوہام حصہ اول کے صفحہ ۲۱۲ پر ہے۔

"اور رسول مقبول نبی آخر الزمانؐ نے اپنی معراج کی رات میں یحیےٰ نبی شہید کے ساتھ دوسرے آسمان میں حضرت عیسےٰ کو دیکھا۔ یعنی گذشتہ اور وفات یافتہ لوگوں کی جماعت میں اُس کو پایا۔"

**تحریر نمبر ۴** کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴ تفسیر خزینۃ العرفان جلد اول کے صفحہ ۱۴۳ پر ہے۔

"خدائے تعالےٰ نے یہودیوں کی نسبت قرآن کریم میں بیان فرمایا تھا کہ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم الخ یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہو گئی کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آیا تو تم نے بعض کی اُن میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔"

**تحریر نمبر ۵** کتاب حمامۃ البشرےٰ (مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی) کے صفحہ ۳۱ پر ہے۔

"ثم یظنون انہ (ای عیسےٰ ابن مریم) حی جالس فی السماء الثانیۃ مع ابن خالتہ یحیی النبی الشہید علی نبینا و علیہم السلام و لا یتفکرون و لا ینظرون الی ان یحیی قد قتل و لحق بالموتےٰ فکیف جمع اللہ الحی بالمیت۔"

**تحریر نمبر ۶** کتاب حمامۃ البشرےٰ کے صفحہ ۳۶ پر ہے۔

"وکم من نبی قتلوا فی سبیل اللہ وما جاء ذکر قتلہم فی القرآن۔"

**تحریر نمبر ۷** کتاب حمامۃ البشرےٰ کے صفحہ ۵۶ کے حاشیہ پر ہے۔

"وما کان موت القتل نقصا لانبیائہ وکسرا لشانہم وعزتہم وکاین من النبیین قتلوا فی سبیل اللہ کیحیی علیہ السلام وابیہ۔"

**تحریر نمبر ۸** کتاب مسیح ہندوستان میں صفحہ ۳۳ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۱۵ پر ہے۔

"اب ان آیات (متی باب ۲۳۔ درس ۳۵ و ۳۶) پر اگر نظر غور کرو تو واضح ہوگا کہ ان میں حضرت مسیح علیہ السلام نے صاف طور پر کہدیا ہے۔ کہ یہودیوں نے جس قدر نبیوں کے خون کئے اُن کا سلسلہ زکریا نبی تک ختم ہو گیا۔ اور بعد اس کے یہودی لوگ کسی نبی کے قتل کرنے کیلئے قدرت نہیں پائینگے۔ اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی زکریا کی طرح یہودیوں کے ہاتھ سے قتل ہونے والے تھے تو ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام ضرور اپنے قتل کئے جانے کی طرف بھی اشارہ کرتے۔"

**تحریر نمبر ۹** تحفۂ غزنویہ کے صفحہ ۴ پر ہے۔

"اللہ جل شانہ نے آیت "قد خلت من قبلہ الرسل" کی تفسیر میں آپ ہی فرمادیا ہے افان مات او قتل۔ پس اس ساری آیت کے یہ معنے ہوئے کہ پہلے تمام نبی اس دنیا سے موت یا قتل سے گذر چکے ہیں۔"

**تحریر نمبر ۱۰** کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۴۹ پر ہے۔

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات مسیح ابن مریم کو

[illegible] مرزا - معارف نکات مرزائیہ اور [illegible] قیمت ۵/ ([illegible])

اُن نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس دنیا سے گذر گئے ہیں اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان میں اُن کو دیکھا ہے۔"

**تحریر نمبر ۱۱** تحفہ گولڑویہ (مطبوعہ ۱۹۰۲ء ضیاء الاسلام پریس قادیان) کے صفحہ ۱۷ پر ہے۔

"ظاہر ہے کہ محض قتل ہونے سے نبی کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا میں یہ بات داخل ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ تو پھر یہ بات قبول کے لائق ہے کہ قتل ہونے میں کوئی ہتک نہیں۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے لئے یہ دعا نہ کرتے۔ .... اگر مسیح قتل نہیں ہوا تو کیا یحییٰ نبی بھی قتل نہیں ہوا؟"

**تحریر نمبر ۱۲** کتاب تحفہ گولڑویہ کے ص ۱۲۰ پر ہے۔

"یاد رہے کہ اسلام کا بارہواں خلیفہ جو تیرہویں صدی کے سر پر ہونا چاہئے وہ یحییٰ نبی کے مقابل پر ہے جس کا ایک پلید قوم کیلئے سر کاٹا گیا۔ (سمجھنے والا سمجھ لے)"

**تحریر نمبر ۱۳** اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۷ و ۲۵۸ پر ہے۔

"قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے افان مات او قتل۔ جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے۔" (ص ۲۵۷ کالم نمبر ۳)

"یحییٰ کے قتل ہو جانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آ سکتی تھی۔ اگر یحییٰ قتل ہوئے تو پھر عیسیٰ ان کی جگہ کھڑے ہو گئے۔" (ص ۲۵۸)

**تحریر نمبر ۱۴** اخبار بدر جلد ۶ نمبر ۴۵ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم نمبر ۱ میں ہے۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالیٰ کی توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔"

**نتیجہ** یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موجودہ تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی قتل ہو سکتا ہے اور حضرت زکریا و حضرت یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی قتل ہو گئے۔ پس حکیم نورالدین صاحب احمدی کا عقیدہ جناب مرزا صاحب کے مذہب کے سراسر خلاف ہے۔*

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

---

## مرزائی دعوت کا پول

جہلمی مرزائیوں کو جب معلوم ہو گیا کہ فاتح قادیان جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری پشاور سے فارغ ہو کر انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ کے جلسہ سے ہو کر دربھنگہ چھپرہ وغیرہ کی طرف آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پر تشریف لے جا رہے ہیں انہیں جہلم آنے کی فرصت نہیں تو ۲۷۔ فروری کو اپنے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ دل میں سمجھ لیا کہ دیکھتا کون ہے۔ لوگوں میں مرزائی نبوت کا ڈنکا خوب بجائینگے انجمن انصار الاسلام جہلم نے وقت شناسی سے کام لیکر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالوی مولانا مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی اور مولانا مولوی محمد حسین صاحب فاضل کولوتارڑ کو مرزائی حملوں کی مدافعت کے لئے بلا لیا۔

یکم مارچ کو وقت دوجگہ کے لئے لکھا گیا۔ لیکن مرزائیوں نے اپنے جلسہ میں وقت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اور شیخ محمد شفیع صاحب بی اے ایل ایل بی کے مکان پر بلایا۔ انجمن انصار الاسلام کے نمائندے وقت مقررہ پر شیخ ممدوح الصدر کے مکان پر پہنچ گئے۔ تصفیہ شرائط کیلئے ہر چند مطالبہ کیا گیا لیکن امیر احمدیہ جماعت نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ ہم مناظرہ نہیں کرینگے۔

اس پر ہم نے بعد نماز مغرب ختم نبوت پر وعظ ہونے کا عام اعلان کر دیا۔ غازیان اسلام جناب ابوالخیر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل اہلحدیث گوجرانوالہ نے نہایت ہی شستہ عام فہم۔ عالمانہ اور محققانہ تقریر فرمائی۔ اپنے مخصوص انداز سے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ علمی نکات بیان کئے اور ثابت کر دیا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد اگر کسی جدید نبی کا آنا تسلیم کر لیا جائے تو آنحضرت کے کمالات نبوت اور خداوند تعالیٰ کے علم میں نقص ماننا پڑتا ہے۔

اسی طرح جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فاضل کولوتارڑ و مولانا محمد مسعود و مولانا مولوی محمد صدیق۔ و مولانا مولوی نور حسین گھرجاکھی صاحبان نے مرزا جی کی اوہام باطلہ کی ایسی قلعی کھولی کہ ہر ایک مسلمان پر اُن کا کذب واضح ہو گیا

خدا گواہ ہے کہ مرزائی مبلغین کی ناکامی و نامرادی جہلم کی تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ اگر کسی مرزائی کو ہمارے بیان میں کلام ہو تو انجمن انصار الاسلام کو آزما دیکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حق کا بول بالا رہیگا۔ والسلام

(خاکسار سکرٹری انجمن انصار الاسلام جہلم)

* مولوی نورالدین صاحب اور مرزا صاحب کی خلافیات کئی ایک ہیں۔ ظاہر میں تو ان دونوں صاحبوں کا تعلق امتی اور نبی کا تعلق ہے لیکن علمی تحقیقات میں مولوی نورالدین صاحب جناب مرزا صاحب آنجہانی کے قائل نہ تھے۔ یہ بات قادیانی لٹریچر پر نظر رکھنے والوں پر روشن ہے ۱۲ میر سیالکوٹی


## تفسیر ثنائی

**جلد اول**: جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے۔ از سر نو چھپکر تیار ہے۔ قیمت ۱۲/

**جلد ہفتم**: بھی نہایت آب و تاب سے چھپکر تیار ہے جسمیں سورہ صٰفٰت سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے۔ قیمت ۱۲/

**جلد دوم و ششم** کی بھی تھوڑے تھوڑے نسخے باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲/

شائقین ذیل کے پتہ سے جلد طلب فرمائیں
دیگر کتابوں کیلئے مطبوعہ فہرست طلب کریں۔

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)


ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## امیر افغانستان اور ترویج شریعت

جب سے غازی امیر امان اللہ خان خلد اللہ ملکہ تخت افغانستان پر متمکن ہوئے ہیں۔ وہ دن رات اس فکر میں ہیں کہ افغانستان دنیا کی متمدن اور مہذب سلطنتوں کی صف میں کھڑا ہونے کے قابل ہوجائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ معاملات دنیوی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان مذہبی بدعات کو بھی دور کر رہے ہیں جو علماء کی غفلت سے مسلمانان افغانستان میں عام طور پر رائج ہوگئی تھیں۔ اور جاہل کے مسلمان علم کی کمی کے باعث اجزائے ایمان سمجھے بیٹھے تھے۔

تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ جب آپ نے جلال آباد کا دورہ کیا تو وہاں سے روانہ ہونے سے پیشتر ۲۶ اپریل کو سرکاری دفاتر کا ملاحظہ کیا اور بنفس نفیس پانچ گھنٹہ تک کاغذات کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ پھر آپ نے اس علاقہ کے وکلاء، علماء، شیوخ اور معززین سے ملاقات کی۔ اور دوران ملاقات میں ملاقاتیوں کے ساتھ آپ بھی کھڑے رہے۔ آپ نے اُن سے مصافحہ کرکے ایک تقریر فرمائی اور اپنے دورے کا مقصد حسب ذیل بیان کیا۔

"میں آپ کی اور رعایا کی بہتری اور بہبودی کے متعلق حالات دریافت کرنے اور اگر کوئی شکایت یا تکلیف ہو تو اُس کو رفع کرنے آیا ہوں۔ میں اپنی رعایا کو ہر طرح کا آرام پہنچانا چاہتا ہوں۔ گرمی کی شدت اور دھوپ مجھے اس علاقہ کے دورہ سے روک نہیں سکی۔"

آپ نے اپنی رعایا کی وفاداری اور خلوص کی تعریف کی۔ آپ نے قوم کے معززین سے فرمایا کہ وہ آپ کے خیالات لوگوں تک پہنچائیں کہ بادشاہ اور حکام کے ہاتھوں کو چومنا۔ پاؤں کو چھونا اور اُن کے آگے سر جھکانا شرعاً ممنوع ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں نے یہ رسم مقامی ہندوؤں سے سیکھی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تمام مسلمان مساوی طور پر خدا کے غلام ہیں اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر برتری نہیں۔"

خدا کا شکر ہے کہ آزاد فرمانروایان ممالک اسلامی اب اصلی اسلام پر عمل کرنے اور بدعات و خلاف اسلام رسوم کے ترک کرنے میں کوشاں ہیں اور یہی وہ مقاصد عالیہ ہیں جن کی طرف اہل حدیث عالم اسلام اور مسلمانوں کو مدت سے توجہ دلا رہے ہیں بارگاہ خداوندی سے امید ہے کہ اب اسلام کا آفتاب بدعات و رسوم مشرکانہ کے اُن بادلوں سے نکلکر پھر اُسی طرح ضیا باری کریگا جیسے کہ اُس نے کبھی پہلے کی تھی اور یہی امر مسلمانان عالم کی دینی اور دنیوی ترقی کا باعث ہوگا۔ انشاءاللہ۔

## سلطان ابن سعود

سلطان ابن سعود ہی بقول بڑے بڑے رہنمایان عرب وہ وجود مسعود ہیں جس سے عرب کی آزادی کی بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ اور تمام عرب کی امیدوں کا انحصار اُن کی ذات گرامی پر ہے۔ آپ عربی خصائل حمیدہ کے ایک زندہ نمونہ ہیں۔ آزادی اور شریعت کی پابندی آپ کی زندگی کے مقاصد ہیں۔ شریعت اور شعائر اسلامی کی حفاظت کیلئے تو آپ کے دل میں یہاں تک تڑپ ہے کہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا تھا کہ حفاظت اسلام کیلئے تو ضرورت کے وقت ابن سعود کی بیویاں تک شمشیر بکف نظر آئینگی۔

اگر تمام باتوں سے قطع نظر بھی کر لیجائے تو بھی حجاز میں جو امن ابن سعود نے قائم کیا ہے وہی اسکے لئے اس بات کا استحقاق پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا کے مسلمان اُس پر اعتبار کریں اور اسلام و مسلمانان عالم کی بہتری کے متعلق جو جو ارادے اُن کے دل میں ہیں اگر اُن کے پورا کرنے میں مدد نہیں دیسکتے تو روڑے بھی تو نہ اٹکائیں۔

آپ کی ذات گرامی کے متعلق معاندین اسلام اور بعض خود غرض و خود ساختہ لیڈروں نے جو معاندانہ پروپگنڈا مدت سے جاری کر رکھا ہے اس پر رائے زنی اور مولانا محمد علی نے نمائندہ بمبئی کرانیکل کے سامنے ابن سعود کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس پر تنقید کرتے ہوئے لاہور کا انگریزی مسلم اخبار "مسلم اوٹ لک" لکھتا ہے کہ

"ہم نے اپنی رائے کبھی نہیں چھپائی کہ سلطان ابن سعود ہی ایک ایسا وجود ہے جس کے قامت پر حجاز کی قبا راست آ سکتی ہے۔ ذریت شریف کی بد نظمیوں سے اسی نے حجاز کو پاک کیا۔ سعادت تطہیر حجاز۔ اپنی بلند پایہ شخصیت اور رفعت اخلاق کے اعتبار سے سلطان ابن سعود ہی ایک ایسا شخص ہے جو خادم و محافظ حرمین شریفین ہونے کا دعوے کر سکتا ہے۔

سلطان ابن سعود اسوقت سب سے بڑا عرب ہے۔ ہم کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ موتمر مکہ گئے وفد خلافت اور وفد جمعیۃ العلماء ہند نے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ سلطان ابن سعود پر یہ زور نہیں ڈالینگے کہ وہ حجاز سے دست بردار ہوجائے۔ بلکہ سلطان کو یہ ترغیب دینگے کہ وہ موتمر کے فیصلہ سے اپنے آپ کو جمہوریت حجاز کا صدر منتخب کرائے۔"

## کیا ابن سعود انگریزوں کا غلام ہے؟

دشمنان اسلام اور چند خود غرض و خود ساختہ لیڈر جن کی لیڈری اور روزی کا دار و مدار ہی ہندوستان کے کم علم اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر ہے انہوں نے غازی سلطان ابن سعود پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ انگریزوں کا غلام ہے۔

لیکن ہم ان مفسدہ پردازوں سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کا یہ گمراہ کن پروپگنڈا صحیح ہو تو سوال ہے ایسا دشمن اسلام اخبار آپ کی حمایت میں کالم کے کالم کیوں سیاہ کر رہا ہے۔ انگریزوں کے مستند و مسلمہ غلام امیر فیصل کی حکومت عراق کیلئے عراقیوں اور ہندوستان کے بعض حجاج کو جو عراق کے راستہ حرمین شریفین کو جانا چاہتے تھے کیوں پروانہ ہائے راہداری نہیں دیئے؟ شرق اردن کی نام نہاد حکومت نے جو برطانیہ کے ماتحت ہے کیوں اپنی نمائندہ

ahmadimuslim.de

مؤتمر اسلامی کیلئے نہیں بھیجے؟

کیا مسلمانوں کو حج سے روکنا اسلام کی صریح مخالفت نہیں؟ اور کیا آپ نے اور آپ کے ہمدرد غیر مسلم دوستوں نے احکام خداوندی کی ادائیگی میں ہر طرح سے روڑے نہیں اٹکائے؟ اور اس پر بھی آپ نہ صرف مسلمان بلکہ مسلمانوں کے لیڈر۔

"اہلحدیث" چونکہ مذہبی پرچہ ہے۔ اسلئے مولانا ثناء اللہ صاحب نے اُس زمانہ میں بھی جبکہ بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر ہندوستان کے عام لیڈر مسلمانان ہندوستان کے فریضۂ حج کی ادائیگی میں مانع تھے تمام مسلم لیڈروں کے خلاف آواز بلند کی تھی اور خدائی احکام کے مقابلہ میں انسانوں کے طعن وتشنیع کی کوئی پرواہ نہ کی تھی۔ لیکن ایک آپ ہیں کہ غیر مسلموں کے اشاروں پر اس زمانہ میں جبکہ تمام حجاز میں امن وامان کا دور دورہ ہے مسلمانوں کو حج سے روکنے میں مشغول ہیں۔

# پنڈت مالویہ اور کانگریس

جو لوگ ہندوستان کی سیاسی حالت کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں وہ ہمارے اس خیال سے متفق ہونگے۔ کہ جن لوگوں نے ہندوستان کے دشمنوں سے بڑھکر دوستی کے پردے میں ہندوستان کو نقصان پہنچایا ہے اُن کے سردار پنڈت مالویہ ہیں۔ آپ نے بردولی میں مہاتما گاندھی کو غلط رائے دیکر ہندوستان کی تحریک آزادی کو جسطرح ملیامیٹ کر دیا اس پر ہندوستان مدتوں ماتم کرتا رہیگا۔ آپ نے ہندو مہا سبھا بنا کر ہندو مسلم اتحاد پر جو کاری ضرب لگائی۔ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں اُسکے نشان ہمیشہ نمایاں رہینگے۔

آپ کی دورخی چالیں ہمیشہ ہندوستان کے طوق آزادی میں ایک نہ ایک زنجیر کا اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ آپ کانگریس میں بھی جا گھستے ہیں اور اُسکے مخالف بھی ہیں۔ کانگریس کے اثر کو کم کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں دیتے۔ آجکل جبکہ اسمبلی اور کونسل کے انتخاب قریب ہیں آپ کانگریس کے خلاف زبردست پروپگنڈا کر رہے ہیں۔

کانگرس نے اعلان کیا تھا کہ اسمبلی اور کونسلوں کے لئے کانگرس ممبر منتخب کر کے بھیجے گی۔ لیکن آپ ملک میں اسلئے دورہ کر رہے ہیں کہ ہندو ایسے ممبر منتخب کریں جو کانگرس اور تمام ملک کے مفاد کو نہیں بلکہ صرف ہندوؤں کے مفاد کو مدنظر اسمبلی اور کونسلوں میں کام کریں۔

پچھلے دنوں جب چند مشہور لیڈروں نے آپ کے کانگرس میں جا گھسنے پر صدائے احتجاج بلند کی تھی تو آریہ اخباروں نے لکھا تھا کہ کانگرس تمام ہندوستانیوں کی نمائندہ ہے۔ اس میں جو چاہے جا سکتا ہے کوئی کسی کو روک نہیں سکتا۔ لیکن ہم اُن سے دریافت کرینگے کہ کیا کانگرس کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کر کے بھی کسی کو کانگرس داخل ہونے کا حق حاصل ہے؟ اور اگر مسلمان اس زہر کی تریاق کے طور پر ایسے ہی مسلمان ممبر کونسلوں اور اسمبلی میں بھیجیں تو انہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟

# بدقسمت ہندوستانی

پچھلے زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ اہل جوہر کی ملک میں قدر نہیں ہوتی بلکہ وطن سے باہر ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک شاعر لکھتا ہے ؎

اہل جوہر کی وطن میں قدر گر ہوتا فلک
لعل کیوں اس ننگ سے آتے بدخشاں چھوڑ کر

لیکن آجکل یہ حالت ہے کہ جس کسی کی گھر میں قدر نہیں اُسکی بیرون وطن بھی کوئی قدر نہیں۔ اگر کسی نے بیرون وطن اپنے عزو وقار کو قائم رکھنا ہو تو پہلے اپنے گھر میں عزت حاصل کرے۔

انگلستان کی جسقدر بھی نوآبادیاں ہیں اُن کی سرسبزی اور خوشحالی میں ہی نہیں بلکہ اُن کے فتح کرنے میں بھی ہندوستانیوں نے اپنا خون بہایا ہے۔ لیکن جب اُن نوآبادیوں نے ترقی کر کے زر اگلنا شروع کیا تو جھٹ گورے نوآبادکاروں نے آکر اُن پر قبضہ کر لیا اور ہندوستانیوں کو وہاں سے دھکے دیکر نکالدیا گیا۔ اگر رہنے کی اجازت بھی دی تو غلاموں کی طرح۔

ان نوآبادیوں میں جنوبی افریقہ کی نوآبادی کا ذکر خیر آجکل ہر ایک ہندوستانی کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ نوآبادی جس میں کیپ کالونی اور ٹرنسوال وغیرہ علاقے شامل ہیں ہندوستانیوں نے اپنا خون بہا کر فتح کئے اور ہندوستانی تاجروں نے اپنا سرمایہ لگا کر اسکو ترقی دی اور اب جبکہ اسکی سرسبزی۔ زرخیزی اور خوشحالی کی دنیا میں شہرت ہے۔ ہندوستانیوں کو وہاں سے نکالدینے کیلئے طرح طرح کی کوششیں کیجارہی ہیں۔ اُن کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ اُن کے مذہبی رسوم پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ اُن کی تجارت کی بربادی کے منصوبے سوچے جا رہے ہیں۔ طرح طرح کی تکالیف اور ذلتیں برداشت کر کے بہت سے ہندوستانی وہاں سے نکل آئے ہیں۔ تاہم آجکل ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہندوستانی وہاں موجود ہیں۔ ملک پر مٹھی بھر گورے حکمران ہیں جنکی نظروں میں ہندوستانی کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں۔

ان ہندوستانیوں کا اس کے سوا کوئی قصور نہیں کہ وہ کفایت شعار ہیں محنتی ہیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ اُن کی موجودگی سے ملک کے پچاس لاکھ اصلی باشندے بیدار ہو رہے ہیں۔ اور اُن کی بیداری گوری قوم کی برتری پیغام موت کی مترادف ہے۔

آجکل جنوبی افریقہ کی گوری حکومت نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کا نام ہے "کلر بار بل" یعنی قانون امتیاز رنگت۔ اس کے ذریعہ سے وہ جس لائن تجارت سے چاہیں رنگین اقوام کو نکالکر گوروں کا اُسپر قبضہ کرا دیں۔ اور رنگدار اقوام کو ہمیشہ غلام بنائے رکھیں۔

# آریہ اخباروں کا اشتعال انگیز رویّہ

آریہ اخباروں نے آجکل ایسا شر انگیز رویّہ اختیار کر رکھا ہے کہ "اکالی" جیسے اتحاد پسند اخبار کو بھی آخر انہیں ڈانٹ بتانی پڑی۔ اور اُس نے اپنے ۱۹ مئی کے پرچہ میں ایک نوٹ کے ذریعہ اُنہیں تنبیہہ کی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ایسے شر انگیز رویہ کو ترک کر دیا جائے۔

## خط وکتابت

کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**آنہ فنڈ** میں مرسلہ حاجی عبد القادر صاحب چکر دھر پور ۱۰؍ مرسلہ شفیع احمد صاحب مدنپورہ گیا - ۴؍ عبد الحلیم خان راجمندری سے

**تصحیح** اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳- اپریل سنہ رواں کے صفحہ ۱۰ پر مندرجہ الفاظ غلط طبع ہوئے ہیں۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔

| | غلط | صحیح |
|---|---|---|
| صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر (۱) | جمل | حمل |
| " " " (۳) | راہ دانشمس | راہ دردمش |
| " " " (۱۰) | شیعہ رقاص | شیعہ فجار |

(غلام احمد خان از ہنگو)

**اپیل** شہر الہ آباد میں صرف ایک مسجد اہل حدیث کی ہے اس پر ہمارے حنفی بھائی بزور قبضہ کر بیٹھے ہیں جس کا مقدمہ دائر ہے۔ آئندہ پیشی ۲۸ مئی کو مقرر ہے۔ سابقًا بھی اہلحدیث برادران کو خرچ مقدمہ کیلئے توجہ دلائی گئی ہے اب پھر گذارش کی جاتی ہے کہ عالی ہمت اصحاب توجہ فرمائیں ضرورت بہت ہے۔ (امداد بھیجنے کا پتہ)
ڈاکٹر احمد حسین خان (صاحب) متولی مسجد اہلحدیث انڈین اسٹیشن ہاسپٹل الہ آباد (یو- پی)

**سید احمد صاحب** میسور سے اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں اہلحدیث کی کوئی خاص مسجد نہ تھی بمعکر بنگلور کے بعض عالی ہمت اہلحدیث اصحاب جناب مہتر عبد الکریم صاحب وغیرہ کو خدائے تعالےٰ نے توفیق بخشی کہ انہوں نے ایک مکان خرید دیا جسمیں اہلحدیث میسور نماز پنجگانہ بامن ادا کرتے ہیں۔ (جزاہم اللہ)

**انجمن تبلیغ الاسلام اہلحدیث ورک** ہم آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے منتخب نمائندہ مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو اپنا صحیح نمائندہ قرار دیتے ہیں جو آئندہ موتمر حجاز میں اعلیحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں شرکت کرینگے۔

(۲) ہم مولوی اسمٰعیل غزنوی کی حرکت ناجائز کو جس کا اظہار جلسہ مسجد چینیاں والی میں ہوا۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (ناظم انجمن مذکور)

**انجمن اہلحدیث دربھنگہ** ہم لوگ مولانا ثناء اللہ سردار اہلحدیث کی نمائندگی کو جو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس منعقدہ چھپرہ میں پاس ہوا نہایت صحیح تسلیم کرتے ہیں اور مسرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ہم لوگ مسجد چینیاں والی لاہور کے اراکین کے رزولیوشن کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(محمد عثمان نائب ناظم انجمن مذکور)

**اہم دینی خدمت** اس زمانہ میں مسلمانوں کو سلف صالحین کی سوانح حیات کا مطالعہ کرانے کیلئے خاکسار نے دہلی میں بیادگار حضرت شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ ایک مسلم کتبخانہ قائم کیا ہے جس کیلئے اہل شہر وعمائد وعلماء اپنی پوری آمادگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ خاکسار نے اکثر علمی کتابوں کا ذخیرہ حضرت مولانا ممدوح اور دیگر محدثین کی ارواح کی خوشنودی اور مسرت کی خاطر نذر کر دیا ہے۔ اس کتبخانہ میں ہر قسم کی مذہبی، اخلاقی اور اقتصادی کتابیں جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ کتب خانہ کا ہر مسلم عاقل بالغ بلا تفریق عقائد وخیالات ممبر ہو کر اوقات معینہ پر مطالعہ کر سکتا ہے۔ فیس ممبری صرف ۸ ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی صاحب کتابیں وقف فرمائیں تو نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیجائینگی۔ زر اعانت ذیل کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ (سید عبد الرؤف دہلوی ناظم مسلم کتبخانہ نذیریہ پھاٹک حبش خان دہلی)

**انجمن اسلامیہ بدایوں کا کامیاب بارہواں سالانہ جلسہ** جو ۷-۸-۹-۱۰ مئی کو بصدارت جناب خان بہادر حاجی شیخ محی الدین حیدر صاحب اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول آنریری منصف در مئیس اعظم شیخوپور منعقد ہوا۔ مقامی آریہ اور کچھ ہنود بھی شریک ہوئے۔ علاوہ مقامی علماء کے باہر سے بھی مولانا حکیم حافظ عبد الشکور خانصاحب مرزاپوری۔ مولانا ابو مسعود قمر صاحب بنارسی۔ مولانا ابو الکلام محمد عثمان خانصاحب دہلوی۔ مولانا محسن الدین صاحب انصاری مدعو ہوئے۔ رد آریہ اور فضیلت اسلام پر بہترین تقریریں فرمائیں۔

اشتہار میں اعلان کیا جاچکا تھا کہ ۵ مئی تک اطلاع دینے پر ۹ مئی کو ڈیڑھ گھنٹہ برائے رفع شکوک آریوں کو دیا جائیگا۔ مگر جلسہ کے شروع ہونے تک آریہ سماج کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں دیگئی اس لئے پہلے جلسہ میں پھر اعلان کیا گیا۔ اس پر بھی صدائے برنخاست غرض بفضلہ تعالےٰ جلسہ بہر حیثیت کامیاب ہوا۔

**سالانہ گوشوارہ جمع خرچ** (آمدنی) جنوری لغایت دسمبر ۱۹۲۵ء

بقایا سال گذشتہ ۱۲۰؍ وصول بد چندہ ماہوار ۱۱۶؍ - وصول بد چندہ یکمشت ۸؍ - وصول بد چرم قربانی ۲۳؍ - واپسی منجملہ اخراجات ۱؍ کل میزان ۲۸۱؍

(خرچ) جلسہ سالانہ انجمن اسلامیہ ۵۰؍ - سفر خرچ وغیرہ بد تبلیغ ۱۶؍ - تنخواہ ملازم انجمن ۲۴؍ - خرید کتب مع جلد بندی ۲۵؍ کرایہ مکان دفتر انجمن ۱۲؍، امداد نو مسلمین ۹؍ قیمت اخبارات ۱؍ - طباعت اشتہارات ۳؍ تجہیز وتکفین لاوارثان ۲۱؍ مراسلات ۶؍ متفرق اخراجات ۴؍

کل میزان ۱۷۲؍

باقی زیر تحویل یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو سیونگ بینک میں ۱۰۹؍

(خاکسار محمد ادریس خان لودی آنریری سکرٹری انجمن)

**یاد رفتگان** مولوی محمد عبد الحسیب ابن مولوی حکیم حافظ محمد ضیاء الدین صاحب شکر الوی بتاریخ ۷ ذیقعدہ راہی ملک بقا ہوئے۔ انا للہ۔ مرحوم عربی زبان کے بڑے ماہر تھے۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ۔ (محمد عبد الغفور از رمضان پور)

**ضرورت سفیر** مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کیلئے کئی نیکدل دیانتدار سفیروں کی ضرورت ہے جو علاوہ فراہمی چندہ کے جماعت اہلحدیث کی اصل غرض کی اشاعت کرنے میں کافی حصہ لیں۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں۔

(مہتمم مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار)

**ضرورت ملازمت** میرے ایک دوست کو ملازمت کی ضرورت ہے۔ صحاح ستہ وقافیہ دیوان حماسہ منطق قطبی علم معانی مختصر المعانی مطول درسی۔ نور الانوار تک پڑھا سکتا ہے۔ تقریر ومناظرہ بھی اچھا کرسکتا ہے۔ جس شخص کو ان کی خدمت کی ضرورت ہو وہ بندہ سے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کریں۔

(محمد سلیمان ساکن کمبہ ڈاکخانہ فتحگڈھ پنجتور ضلع فیروز پور)

**جلسہ انجمن تبلیغ الاسلام خانپور** کمیریاں ضلع ... موضع مذکور بتاریخ ۱۱-۱۲-۱۳ جون بروز جمعہ ہفتہ اتوار ہوگا۔ جس میں علمائے کرام وعظ ونصیحت سے مستفیض فرمائینگے۔ (عبد الغنی مدرس اول مدرسہ خانپور کمیریاں)

# انتخاب الاخبار

**مجاہدین ریف کا جہاد حریت** } پیرس کا ایک پیام مظہر ہے کہ ہسپانیہ اور فرانس کی مشترکہ افواج نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ اسی پیام میں غازی عبدالکریم کی پامردی کو اسطرح بیان کیا ہے۔ کہ عبدالکریم شیر نیستاں کی طرح اپنے ملک کے سلسلہ ہائے جبال کی ایک ایک چٹان کی حفاظت کر رہا ہے گذشتہ سال جو حملہ کیا گیا تھا اسکا رخ جنوب سے شمال کی طرف تھا۔ لیکن موجودہ حملہ چاروں گوشوں پر مختوی ہے اور متواز الاضلاع مستطیل کی شکل میں کیا گیا ہے

ہسپانیہ اور فرانس کی افواج کا پہلا مقصد اس مستطیل کے مشرقی مخارج کا راستہ بند کر دینا تھا یہ لشکر اب دونوں قبائل کے حصاروں کو منقطع کرنے کیلئے پیشقدمی کر رہا ہے۔ جنود ہسپانیہ نے محاذ اجدیر میں غازی عبدالکریم کی سرمائی اقامت گاہ طما سرط اور اُس کے موجودہ صدر مقام طرغت پر قبضہ کر لیا۔

**جوابی حملے** } ۱۶ مئی کو ریفیوں نے ہسپانیوں سے انتقام لینے کیلئے زبردست حملے کئے۔ اُنہوں نے رقبہ طنجہ کے متصل رغابہ کے نزدیک حامیاں ہسپانیہ کے چار دیہات کے علاوہ قائد علی کے گاؤں کو بھی جلا کر خاکستر کر دیا۔ اور اسوقت وہ سرحد طنجہ تک تمام علاقہ پر قابض و متصرف ہو گئے ہیں۔ گذشتہ رات (۱۶ مئی) ہسپانیہ والوں نے بڑی سخت گولہ باری کی۔ ریفیوں نے بدلہ لینے کیلئے سرحد طنجہ کو عبور کر کے ۵۰ گائیں چرالیں۔ الحسیمہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہسپانیہ نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی۔ اگرچہ ریفیوں کی طرف سے مزاحمت تو بہت کم ہوئی لیکن ہسپانیہ کو بڑے ہی نقصانات اُٹھانے پڑے۔ غیر ملکی لشکر کا ایک دستہ جو ۵۰۰ سو نفوس پر مشتمل تھا لاپتہ ہو گیا ہے۔ یہ دستہ یا تو قتل کر دیا گیا یا گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ الحسیمہ کے تاجر غازی عبدالکریم کے حملوں سے مرعوب ہو کر اپنا سامان بلیلہ میں بھیج رہے ہیں۔

**جارحانہ حملوں کا فوری خاتمہ** } فرانس اور ہسپانیہ نے یہ جارحانہ حملہ خلاف توقع بڑے وسیع پیمانہ پر کیا ہے اور غازی عبدالکریم چاروں طرف سے محصور ہو گیا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ موسم کے لحاظ سے فرانس اور ہسپانیہ کی یہ جارحانہ کارروائی فقط محدود وقت تک جاری رہ سکتی ہے اور غازی عبدالکریم کو جس کے پاس سامان حرب بہ افراط موجود ہے۔ ان پہاڑوں سے جن سے چپہ چپہ سے وہ واقف ہے باہر نکالدینا آسان نہیں۔

**مسئلہ موصل** } معلوم ہوا ہے کہ سر رانلڈ لنڈسے انگورا واپس آگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسئلہ موصل کے متعلق ترکی اور برطانیہ کی گفت و شنید عمدہ طریق سے ترقی پذیر ہے لیکن یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ آیا ان مذاکرات سے کسی قطعی نتیجہ کی بھی امید ہے یا نہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے چند تجاویز پیش کر دی ہیں اور حکومت انگورا ان پر غور کر رہی ہے۔

**مؤتمر خلافت قاہرہ** } معلوم ہوا ہے کہ مجلس مرکزیہ خلافت ہند نے مؤتمر خلافت قاہرہ میں اپنے مندوبین بھیجنے سے انکار کر دیا ہے جو حال ہی میں بمقام قاہرہ منعقد ہوئی ہے۔ حالانکہ اسے اپنے نمائندے بھیجنے کیلئے دعوت دی تھی

**حکومت مصر نے ابن سعود کی شرائط قبول کر لیں** } حکومت مصر نے حج کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور روضہ اقدس پر انفرادی حیثیت سے حاضری کیلئے ابن سعود نے جو تین شرائط پیش کی تھیں انہیں منظور کر لیا۔ محمل شریف کی رسم ۱۵ مئی کو ادا کیجائیگی اور اس موقعہ پر شاہ فواد موجود ہونگے

**سلطان وحید الدین محمد سادس کا انتقال** سابق سلطان ترکی وحید الدین محمد سادس ۱۵ مئی کی شب کو مرض سرع کے باعث دنیا کو خیرباد کہہ گئے۔ انا للہ۔

**ہڑتال ابھی ختم نہیں ہوئی** } رگبی سے اطلاع آئی ہے۔ کہ کان کنوں کی مجلس منتظمہ کے کل ارکان نے دو جلسوں میں حکومت کی پیش کردہ تجاویز پر بحث و تمحیص کی۔ پہلے جلسے کے اختتام پر اُنہوں نے وزیر اعظم اور دیگر وزرا کی ساتھ ملاقات بھی کی۔ دوسرے جلسے کے بعد کان کنوں کے سکرٹری مسٹر کک نے بیان کیا کہ مجلس منتظمہ نے تنخواہوں میں تخفیف اور اوقات کار میں اضافہ کی تجاویز کو تسلیم کر لینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ لہذا سمجھ لینا چاہئے کہ ہڑتال ختم نہیں ہوئی۔

**مالکوں نے بھی شرائط کو ٹھکرا دیا** } کان کنوں کی طرح مالکوں نے بھی حکومت کی تجاویز مصالحت کو مسترد کر دیا ہے۔ مالکوں نے اپنے مکتوب بنام وزیر اعظم میں تحریر کیا ہے کہ حکومت کی پیش کردہ شرائط کا کچھ حصہ تو قابل قبول ہے لیکن بعض میں معادن پر قومی تصرف کی بو پائی جاتی ہے اسلئے وہ ہمکو منظور نہیں۔

**سرکاری اطلاع** } محکمہ صنعت و حرفت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ میو سکول آف آرٹس لاہور میں جلد سازی تجارتی تصویر نگاری۔ زیبائشی کام اور سائن بورڈ لکھنے کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ ایک نصاب تیار کیا گیا ہے جسکے مطابق میٹری کولیشن تک پڑھے ہوئے لڑکوں کو اعلےٰ قسم کی جلد بندی کا کام سکھایا جائیگا۔ فی زمانہ ایسے کاریگروں کی اشد ضرورت ہے جو تجارتی مصوری۔ زیبائشی کام اور سائن بورڈ لکھنے میں ماہر ہوں ایسے لڑکوں کو جو انگریزی جانتے ہوں مذکورہ بالا فن سکھانے کیلئے ایک جماعت اسوقت کھل چکی ہے۔ دو سال کا نصاب ختم کرنے پر جو طلبا امتحان میں کامیاب ہونگے ان کو سارٹیفکٹ دیا جائیگا۔ یہ جماعتیں ماہ مئی میں شروع ہونگی اور اُن میں طلباء کی ایک محدود تعداد کے لئے گنجائش ہے۔ داخلہ اور دیگر حالات معلوم کرنے کے متعلق صاحب پرنسپل میو سکول آف آرٹس کی خدمت میں درخواستیں ارسال کرنی چاہئیں۔


**بڑھیا کپڑا منگاؤ** } ہمارے کارخانہ میں اعلیٰ درجہ کا کپڑا تیار ہوتا ہے۔ جلدی منگوائیں آپ کپڑا دیکھ کر نہایت خوش ہونگے ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن [illegible] ریشمی آزار بند بڑھیا مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن [illegible] روپے جانماز [illegible] درجہ اول فی عدد [illegible] روپیہ ریشمی [illegible] صافہ زر بیدار سات گز لمبا درجہ اول فی صافہ سات روپیہ ریشمی شہدی لونگی رنگیلا کنارے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ خوش وضع [illegible] فیشن کی درجہ اول [illegible] گز لمبی فی لونگی چار روپے دو آنہ ریشمی [illegible] [illegible] [illegible] روپیہ [illegible] آنہ [illegible] کا امیرانہ وضع کا درجہ اول فی [illegible] روپے [illegible] زربفت درجہ اول فی کلاہ [illegible]
[illegible] منیجر سنو ریشمی کمپنی [illegible] لودیانہ (پنجاب)

## رعایتی کتب کا اعلان ½

### صرف ذی الحجہ تک ہے

(۱) سفری حمائل جسپر خاص اہلحدیثوں کا حاشیہ ۔ عہ (۲) جیبی حمائل ۔ نہایت صاف عمدہ ۔ ۶ر (۳) فتح الباری انصاری کامل صرف چار نسخہ باقی ہے ۔ للعہ (۴) مقدمہ فتح الباری ۔ سے (۵) بخاری شریف مترجم مولانا وحید الزمان صاحب مجلد صرف ایک نسخہ ۔ ۵ٯ (۶) بخاری شریف مترجم اول سے چھ پارہ تک مجلد ۵ (۷) عون المعبود ۔ صرف تین نسخے ہیں ۔ للعہ (۸) ابن ماجہ نظامی ۔ حاشیہ میں موطا امام مالک اور شرح نخبہ ہے ۔ کاغذ چھپائی نہایت عمدہ للعہ (۹) نسائی مجتبائی عہ (۱۰) ترمذی مجتبائی ہے (۱۱) احسن التفاسیر ۔ مجلد تین جلدوں میں جو بالکل نایاب ہے ۔ للعہ (۱۲) مسلم شریف ۔ احسن المطابع مجلد سہ (۱۳) مسلم شریف ۔ نولکشوری عہ (۱۴) تفسیر موضح القرآن مجلد ہیر (۱۵) دارقطنی ۔ سے (۱۶) منتقے دارمی رسالہ رفع الیدین ۔ تینوں ایک ساتھ کاغذ نہایت عمدہ ۔ معہ (۱۷) تفسیر کبیر جلد اول اردو ۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک کو ایک نسخہ گھر میں رکھنا چاہیے ۶ر (۱۸) فتاوے نذیریہ کامل للعہ (۱۹) سوانحعمری میاں صاحب مرحوم ۱۲ر (۲۰) قیام اللیل عہ (۲۱) شرح نخبۃ الفکر مترجم اردو ۱۲ر (۲۲) شرح وقایہ اولین مجتبائی مجلد ہیر (۲۳) معیار الحق ۔ تقلید کی جانی دشمن ۔ ۱۲ر (۲۴) تاریخ صغیر لامام بخاری ہیر (۲۵) بلاغ المبین ۱۲ر (۲۶) الطبرانی صغیر ۔ ۶ر (۲۷) تاریخ الخلفا ۱۲ر (۲۸) مجموعہ تمام وظائف کا ذخیرہ اور تعویذات مجلد ۱۲ر (۲۹) اعلام الموقعین ۔ تقلید کی دشمن ۔ للعہ (۳۰) دیوان متنبی مجتبائی ۱۲ر (۳۱) نسائی شریف ۔ شاہدرے مجلد سے (۳۲) سبل السلام شرح بلوغ المرام ۔ عہ (۳۳) خطبات التوحید ۱۲ر ۔ انکے علاوہ اور بھی کتابیں موجود ہیں ۔ زیادہ کتابیں لینے والوں کو کمیشن دیجائیگی ۔

(منگانے کا پتہ)

**ابوعبداللہ کٹرہ نیل نمبر ۲۱۷ چاندنی چوک دہلی**

## مومیائی ۱/۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث ۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان ہاکسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکسان مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے ۔ قیمت ایک چھٹانک ۱۲ر آدھ پاؤ سے ۔ پاؤ بھر ضے ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔

**منیجر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر**

## قابل دید کتابیں ۲/۱

**صیانتہ المقتصدین** ۔ حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مؤلف ہیں ۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں ۔ حجم ۲۳۶ صفحات ۔ قیمت عہ

**علماء سلف** ۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب ۔ حق پسندی و راستگوئی اور راستبازی ۔ اتفاق و اختلاف ۔ سلوک و برتاؤ محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولے کے علماء کیسے تھے ۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے رقیمت عہ ۔ نصائح امام غزالی قیمت ۶ر ۔ تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ پتہ

**خالد برادرس امرتسر**

## اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف ۶/۱۲

**تنقید الادیان** ۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب ۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے ۔ قیمت ۱۲ر

**تاریخ الخلفا** ۔ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے ۔ جسمیں نو سو برس کے اسلامی حالات ہیں ۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے ۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۱۲ر

**تاریخ تبلیغ اسلام** ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ۔ اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے ۔ قیمت عہ

**آئینہ اسلام نما المعروف النبی و الاسلام** ۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ و تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے کتاب بہت طویل ہے صفحات ۷۲۵ لکھائی چھپائی بہت اعلیٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں قیمت ۱۲ر

**سیرۃ النعمان** ۔ امام ابوحنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ ۔ ہر طرح قابل دید ۔ از علامہ شبلی ۔ قیمت ۱۲ر

**مصالحۃ العقلیہ لاحکام النقلیہ** ۔ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں ۔ قیمت ۱۲ر

**لغاۃ القرآن** ۔ قرآن کریم کا مکمل لغت ۔ ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح ۔ قیمت ۱۲ر

**مفتاح القرآن** ۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا ۔ لغاۃ القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے ۔ قیمت ۸ر

**فروع الایمان** ۔ ایمان اور اُس کی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے ۔ قیمت ۶ر

**الفاروق** ۔ حضرت عمر کی مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں ۔ از علامہ شبلی ۔ قیمت ۱۲ر

**تفسیر القرآن اردو** ۔ پارہ عم ۶ر پارہ الم ۵ر مراد اسلام ۸ر

**تعلیم الدین** ۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا ۔ قیمت ۱۲ر

**حرز جان** ۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ قیمت ۸ر

**جمال القرآن** ۔ چند دن میں بلا اُستاد کے فارسی بتانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۴ر سفرنامہ روم و شام ۱۲ر الغزالی ۱۲ر گفتگوئے عربی ۔ عربی سکھانیوالی کتاب ۔ قیمت ۸ر (بقیہ)

**ازواج النبی** ۔ حضور کی بیویوں کے حالات مبارک ۔ قیمت ۱۲ر ایضاً اول ۴ر (بقیہ)

**منیجر کتبخانہ نعیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ**

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

# دوا خوش کیف

۱۶/۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجیئے گا جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۶ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع خرچ واپس منگا لو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔

نوٹ:- ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کے لئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ۷؎ محصول ۶؍

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت ۴؎ محصول ۶؍

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا



# معزز شریف اور معقول روزگار

۴۳/۵۱

کی ضرورت ہو تو

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں۔

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے۔ بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولات سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید برآں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ راجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو "حاذق الحکماء" اور عربی طب کے سند یافتگان کو طبیب اکمل کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کا انتظام معقول ہے داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ار ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجئے۔

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)



# سلاجیت خالص آفتابی

۳۶/۵۱

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ، ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضاء اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ نصف پاؤ ۳؎، پاؤ بھر ۵؎، نصف سیر ۱۰؎ ایک سیر پختہ ۲۰؎، مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت:- فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

## زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بدین خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمایئے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۷ ۳/۲۴ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

## تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رہے۔

(۲۷ ۵/۲۵ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور نیشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر



# پانچسو روپیہ کا نقد انعام

(۵۰۰)

۲/۱۲

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اُسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت سے مریضوں کو فائدہ جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ۳؎

(پتہ)

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر



# کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچسو روپے کی چوڑیاں ہو کر ان کے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں تجربہ کار سا ہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہیں جہاں کھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا۔ کاٹ کر دیکھا کسوٹی پر لگا کر دیکھا ہی کس آدیکھا گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے دو چار الگ ہو جائیں تو پھول جیسی معلوم ہوتی ہیں۔ سب مل گئیں تو عمدہ لہرا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑ جاتی ہے انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو اتنا سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہمکو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اس پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا ۴؎ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

## بھول نہ کرو! گئے دن آتے نہیں ہیں!

امراض مخصوصہ مردمان وزنان کے معالج خصوصی

### جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید

سے

علاج کرانے کے واسطے اس سے بہتر موقعہ نہیں ہے۔ کیونکہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱ - مئی تک جو ادویات نصف قیمت پر ملنے کا اعلان ہے۔

### اس میں یہ ایک خاص نئی بات کی گئی ہے

کہ ۳۱ - مئی ۱۹۲۶ء تک جتنا روپیہ آپ جمع کرا دیں وہ روپیہ جب تک ختم نہ ہو سب ادویات اس قیمت پر ملتی رہینگی۔ پس آپ کو چاہیئے کہ آپ کو یا آپ کے کسی دوست کو مردمی کے متعلق کوئی شکایت ہے تو

### رسالہ امراض مخصوصہ مردمان طلب کریں

اگر کوئی امراض مردانہ یا زنانہ ہے تو فارم تشخیص طلب کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی قواعد علاج بھی منگوالیں۔ اور اس کے مطابق مفصل حالات لکھ کر علاج شروع کرا دیں اور حالات لکھتے وقت آپ کافی روپیہ جمع کرا دیں۔ یا اس وقت یہ پوچھ لیں کہ اندازاً کتنا روپیہ جمع کرا دیا جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حالت کے مطابق باری باری جو دوائی ۳۱ - مئی کے بعد بھی جاتی رہیگی۔ اس میں آپ کو وہی رعایت ملے گی۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ: امرت دھارا - لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

---

ایک بہترین نئی ایجاد - بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

### فیملی میڈیسن بکس

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام تیر بہدف دوائیں موجود ہیں جو تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں۔ طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں فائدہ اٹھا رہے ہیں ضرور منگائیے نہایت کارآمد عجیب و غریب چیز ہے قیمت فی بکس ... ڈاک خرچ ۱۲ ر کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(پتہ)

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی - ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

---

### گھڑی

دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی سنہری ڈائل خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے

(ملنے کا پتہ)

کریم اینڈ کو - بکلوہ - پنجاب -

---

### جریان و احتلام کا شرطیہ علاج

## شافی

جسکی پہلی ہی خوراک اپنا برقی اثر دکھلاتی ہے

تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی نامردی ... وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

منیجر فردوس گنج - بیڈن روڈ - لاہور

---

### نسیاً منسیا

یعنی

## درد سر کی بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپئے فی ٹکیہ ا ر محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ ر چار بکس ۷ ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

---

### اخبار "امام" فیض آباد (ماہوار)

مخالفین اسلام کی پرزور تردید کے ساتھ ہی ساتھ اسلامی گمراہ فرقوں مرزائیوں چکڑالویوں کا دھواں دھار رد - رافضیوں اور ان کے چیلے لباہیوں۔ رضاخانیوں کی پوری خبر گیری اور مزاج شناسی کی بہار دیکھنا ہو تو فوراً اس اخبار کی خریداری شروع کر دیجئے چندہ سالانہ اصلی ۲ رعایتی ۱ بذریعہ منی آرڈر - اور بذریعہ وی - پی طلب کرنے والوں سے ... دو ہفتہ کے اندر اندر خریدار ہو جاؤ نہیں تو رعایت سے فائدہ نہ ملیگا۔

عبد الکریم خان منیجر "امام" شمس المطابع پریس فیض آباد

---

### ابطال مسیح قادیانی

۸۸ صفحات کی ایک قابل دید کتاب ہے کہ جس ہو سب فریب سازیاں اور ہوکہ بازیاں لاہوری اور قادیانی جماعت کی ظاہر ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو مقبول ہر خاص و عام کرے اور اس سے برادران دینی کو فائدہ پہنچائے۔ تین آنے کے ٹکٹ ڈاک آنے پر رسالہ ہوگی۔ چار روپے کی پچیس عدد۔

(منگانے کا پتہ)

مولوی حکیم محمد ظہیر الدین عبد القدوس ابن الفقیہ ...
حافظ محمد سلطان محلہ کشمیریاں شہر سیالکوٹ

## جگتجیت بروڈوا انجینئرنگ کالج کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۴ء سے جاری ہے۔ ریاست کا رجسٹرڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برہما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو براسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

## صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔ رعایتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی مصدقہ بیلنس شیٹ۔ مع رپورٹ کارگزاری طلب کرنے پر مفت۔

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

## مفت!

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت اپنی مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

### گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کر کے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(پتہ) منیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

## سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۴ عہ۔

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین ریاست مالیر کوٹلہ


## اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیشنل سب جج بہادر ادنہ ضلع ہوشیار پور

نانک چند ولد امین چند ذات کھتری سکنہ ادنہ بنام گنگو ولد گنیشا ذات سائی سکنہ کوٹلہ کلاں تھانہ ادنہ حال چک نمبر ۶ سی۔ اے۔ آر (C. A. R. 6) ڈاکخانہ ہڑپہ ضلع منٹگمری۔

دعوے ۵ اصل معہ سود بروئے نوشت

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے متعمداً گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر ۳۱ جون ۲۹ء کو مدعا علیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو کارروائی یکطرفہ اسکے خلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۵ جون ۲۹ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم


## نارتھ ویسٹرن ریلوے

### ارزاں ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱۔ مئی ۱۹۲۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے

| نام اسٹیشن | کرایہ |
|---|---|
| راولپنڈی ...... | ۶۸ روپے |
| جہلم ........ | ۶۱ روپے |
| سیالکوٹ .... | ۵۹ روپے |
| لاہور ...... | ۵۱ روپے |
| امرتسر .... | ۴۸ روپے |
| فیروز پور چھاؤنی ... | ۴۷ روپے |
| جالندھر چھاؤنی .. | ۴۳ روپے |
| لودھیانہ ..... | ۴۰ روپے |
| پٹیالہ ...... | ۳۷ روپے |
| انبالہ چھاؤنی .... | ۳۴ روپے |
| سہارنپور .... | ۳۸ روپے |
| میرٹھ چھاؤنی .... | ۴۵ روپے |
| دہلی ...... | ۴۵ روپے |

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے انکو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔ جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر دیئے بالخصوص دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر لئے جاتے ہیں ریزرو [illegible] بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی [illegible] واپس (ریفنڈ) نہیں ہوسکتا۔

دستخط [illegible] دفتر [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

# اخبار اہلحدیث

امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

67418

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۳۱

---

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ عہ

روساء و جاگیرداران سے ۔۔ ۔۔ ۔۔ سے

عام خریداران سے ۔۔ ۔۔ صہ

۔۔ ۔۔ ششماہی ۔۔ ۱؎ ۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

## اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

## مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

---

**امرتسر - ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۴ - جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک**

---

## فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر ۔۔ صفحہ ۱ تا ۳

(۲) عجیب و غریب شادیاں ۔۔ صفحہ ۳-۴

(۳) مرزائیوں کی شکست ۔۔ صفحہ ۴

(۴) مرزائی۔ بہائی اور کسر صلیب ۔۔ صفحہ ۵-۶

(۵) قصبہ تجوڑ ریاست پٹیالہ میں ۔۔ ۔۔ ۔۔

مرزائیوں کی شکست فاش ۔۔ صفحہ ۶

(۶) مسافر حجاز کا مکتوب ۔۔ صفحہ ۷-۸

(۷) برطانیہ میں درآمد مال ۔۔ صفحہ ۸

(۸) مولانا اشرف علی دیوبندی ۔۔ صفحہ ۹-۱۰

(۹) اتحاد اسلامی ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۰ تا ۱۲

(۱۰) ہماری تہذیب ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۲

(۱۱) ملکی مطلع ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۳-۱۴

(۱۲) متفرقات ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۵

(۱۳) انتخاب الاخبار ۔۔ صفحہ ۱۶

(۱۴) اشتہارات ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۷ تا ۲۰

## ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر

### اور اُس کی تنقید

### نمبر ۴

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین! ڈاکٹر مونجے صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندو دھرم کی مرمت کرتے ہوئے جس طرح ہندو قوم کی اصلاح و تقویت چاہی ہے اس کا کچھ بیان آپ اہلحدیث کی گذشتہ اشاعتوں میں مطالعہ کر چکے۔ آج ہم ان کی اُن نصائح کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے ہندوؤں کی حفاظت خود اختیاری کے لئے ذکر کی ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"حفاظت خود اختیاری کیلئے میں ہندوؤں کو حسب ذیل مشورہ دیتا ہوں۔

(۱) والنٹیروں کا سنگٹھن کرو۔

(۲) جسمانی تربیت کو ۱۲ سے لیکر ۲۵ برس تک کی عمر کے تمام ذاتوں کے بچوں کیلئے جن میں ودیشوں کو بھی شامل کیا جائے۔ لازمی قرار دیا جائے۔

(۳) اکھاڑے کھولے جائیں۔ جہاں ان والنٹیروں کو لاٹھی اور تلوار کے کھیل سکھائے جائیں۔

(۴) بال بواہ کی رسم کو بند کرنا اور بڑی عمر میں شادی کرنے کے رواج کو فروغ دیا جائے۔ اور عموماً ان والنٹیروں میں سے کسی کو ۲۵ برس کی عمر سے پیشتر شادی نہ کرنے دیجائے۔ قدرتی طور پر اسوقت ہندو لڑکیوں کی شادی بھی ۱۶ - ۱۷ - اور ۱۸ سال کی عمر میں ہونے لگی ہے۔

(۵) اس خیال کو پیدا کرنا کہ ماس کھانا۔ سناتنیوں کے دھرم شاستر کے انوسار کوئی پاپ نہیں۔"

(اخبار پرتاپ لاہور - ۲ مئی)

**اہلحدیث**:- ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ پانچ مشورے ہندوؤں کو ان کی حفاظت خود اختیاری کیلئے دئے ہیں۔

یہ مشورے بذات خود قومی زندگی کیلئے مفید ہوں یا کیسے ہی ہیں اس سے بحث نہیں۔ ہم تو یہی دریافت کرتے ہیں کہ جب ڈاکٹر صاحب ہندو جاتی کی بنیاد ویدوں کو قرار دیتے ہیں تو ان نصائح و مشوروں کے لئے وید منتر کا حوالہ کیوں نہیں دیتے۔ تاکہ ثابت ہو جائے کہ ویدوں نے ہندوؤں کو ایک ایسی مکمل اور روشن شریعت دی ہے جو ان کی نجات اخروی (تناسخ چکر) اور سعادت دنیوی کیلئے کافی ہے۔ اور اس کے ہوتے ان کو دنیوی فوائد کیلئے مذہب کو مرمت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اگر وید ان امور میں رہنمائی نہ کریں تو ڈاکٹر صاحب کا کیا حق ہے کہ خود امتی ہو کر دیگر امتیوں کی لئے ایک ایسا لازمی قانون بنائیں جو مذہب کے رو سے ان پر لازم نہیں ہے۔

دیکھئے گوشت خوری کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے گو شاستروں کی عبارت نقل نہیں کی۔ لیکن نام تو لے دیا کہ گوشت خوری شاستروں کے انوسار کوئی پاپ نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر مشوروں میں بھی اگر وید یا شاستروں کا نام لیکر مشورہ۔ نصیحت فرماتے تو وہ نصیحت ایک مذہبی حکم تصور کیا جاتا۔ لیکن اب تو ڈاکٹر صاحب کی شخصی رائے سمجھی جاتی ہے جو مسلمانوں کو دیکھکر سوجھی۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں خود اعتراف کیا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے دھرم شاستروں میں گوشت خوری کی اجازت ہے اور ان کے بزرگان برابر بھیڑ بکری گائے وغیرہ کا گوشت استعمال کرتے رہے ہیں۔ لیکن معزز معاصر "ملاپ" کو ڈاکٹر صاحب کا یہ مشورہ اگر ایک نظر سے بنا بر ضرورتِ وقتی خوش لگا ہے۔ تو دوسری نظر سے وہ خلاف دھرم بھی نظر آیا ہے۔ حالانکہ گوشت خوری کا مسئلہ بدھوا بواہ سے بہت خفیف ہے۔ کیونکہ شاستروں میں بدھوا بواہ کی اجازت تو مطلقاً نہیں۔ چنانچہ سوامی دیانند جی نے بھی ہندو دھرم کی اصلاح چاہی لیکن انہوں نے بھی صرف بال بدھوا کی اجازت دی اور شوہر دیدہ عورت کیلئے ممانعت بحال رکھی۔ اب زمانہ کے واقعات نے ڈاکٹر صاحب اور آریوں کی آنکھیں کھولیں تو ان کو ہر قسم کی بیوہ کی شادی کرنے کی تجویز پاس کرنی پڑی۔

پس اسی طرح ضرورت زمانہ کو سمجھکر گوشت خوری بھی تسلیم کر لینی چاہئے۔ خصوصاً جبکہ شاستر بھی تائید کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب بدھوا دواہ کی بابت اپنی تفصیلی تقریر میں فرماتے ہیں۔

"کٹر سناتن دھرمی بدھوا بواہ کے پرشاد سے نفرت کرتے ہیں۔ اگر کٹرپن کے یہی معنے ہیں کہ ایک ہزار سال کے پہلے دھرم شاستروں میں جو نیم لکھے گئے تھے۔ اُن کی اب بھی لفظ بلفظ پیروی کیجائے تو شاید اس وقت ہندوستان میں ایک بھی سناتنی موجود نہیں ہے۔ اس لئے دانائی یہ ہے کہ ہم ضرورتِ وقت کو دیکھتے ہوئے بدھوا بواہ کی مخالفت نہ کریں۔"

(ملاپ۔ ۲ مئی صہ)

اس میں ڈاکٹر صاحب نے صاف الفاظ میں تصریح کر دی ہے کہ ضرورتِ وقت کو دیکھتے ہوئے بدھوا بواہ (شادی بیوگان) کی مخالفت نہ کیجائے۔

ہمعصر "ملاپ" اس عبارت بالا کو نقل کرنے سے پہلے بڑے مزے سے لکھتا ہے۔

"ہندوؤں کی اندرونی حالت سدھارنے کیلئے وہ بال دواہ کا دور کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔"

اور ودھوا دواہ کے متعلق بڑی خوبی سے لکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جس ضرورت وقت کی طرف اشارہ کیا ہے اُسے وہ خود کھولکر بتاتے ہیں۔

"عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہندو نوجوان بدھوائیں اپنی شرم بچانے کیلئے مسلمانوں کے یہاں آشرا لیتی ہیں۔ وہاں ان کے بچے پیدا ہوتے ہیں جو کہ جوان ہو کر ہندوؤں ہی کے سر توڑنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ جن میں سے بہت سے تو ممکن ہے کہ اسکی ماتا کے سمبند ہی ہوں۔ چونکہ یہ عورتیں زیادہ تر ہندوؤں کے اچھے گھرانوں برہمن، کھشتری ویشوں ہی سے سمبند رکھتی ہیں۔ اسلئے وہ مسلمانوں میں بھی عمدہ فہم و فراست کے لوگ پیدا کرتی ہیں، جس سے ہر طریق زندگی میں ہندوؤں کے دشمن یا مخالف مضبوط ہوتے جاتے ہیں۔"

(ملاپ ۲ مئی صہ)

ہمعصر ملاپ اس عبارت بالا کو نقل کرنے سے پہلے اس کی تعریف میں لکھتا ہے

"آپ (ڈاکٹر صاحب) نے قدرتی اصول کو سمجھاتے ہوئے بدھوا بواہ کے روکے جانے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق ایک بالکل اچھوتا اور انوکھا خیال پیش کیا ہے۔"

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہندو قوم کو شادی بیوگان کو بند کرنے کی وجہ سے بہت سے بُرے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ لیکن ہم ڈاکٹر صاحب کے اس قول کا مطلب ٹھیک طور پر نہیں سمجھے جو وہ کہتے ہیں کہ "ہندو نوجوان بدھوائیں اپنی شرم بچانے کیلئے مسلمانوں کے یہاں آشرا لیتی ہیں۔"

شرم بچانے سے اگر مسلمان ہو کر نکاح کرنا مراد ہے تو وہ دیویاں بالکل درست کرتی ہیں۔ اور جو مسلمان ان سے نکاح کرتے ہیں وہ بھی درست کرتے ہیں۔ اور اگر اس سے یہ مراد ہے کہ ہندو عورتیں مسلمانوں سے تعلق ناجائز پیدا کر لیتی ہیں۔ تو یہ شرم بچانا نہیں۔ بلکہ بے شرمی۔ بیحیائی اور بدکرداری ہے جو عورت مرد ہر دو کیلئے موجب روسیاہی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ایسے ہی حالات کے متعلق ہر دو مذکورہ بالا صورتوں کی نسبت ارشاد ہے۔

ولاجناح علیکم ان تنکحوھن اذا آتیتموھن اجورھن ولا تمسکوا بعصم الکوافر۔ (ممتحنہ پ ۲۸)

"یعنی (جب مشرک عورتیں مومن ہو کر مسلمانوں کی جماعت میں آشامل ہوں تو اے مسلمانو!) اُن سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جب

نکاح بیوگان – آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح کے نقائص اور اسلامی طریق نکاح کی فضیلت۔

تم ان کے مہر ادا کردو - اور کافر عورتوں کے ناموس پر قبضہ نہ رکھو؟

پس ایسی صورت میں ڈاکٹر صاحب موصوف بجائے اس کے کہ ہندوؤں کو اس بات کا اشتعال دلائیں کہ "وہاں (مسلمانوں کے ہاں) اُن (ہندو دیویوں) کے بچے پیدا ہوتے ہیں - جو کہ جوان ہو کر ہندوؤں ہی کے سر توڑنے پر آمادہ ہوتے ہیں"۔ یہ کہنا چاہئے تھا کہ وہ بدکار عورتیں ہماری ہمسایہ قوم کے اخلاق و کردار کو بھی خراب کرتی ہیں - جس سے ملک کا کیریکٹر خراب ہو کر اسکی بربادی کا موجب ہو رہا ہے -

اول تو ہمیں ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کی تصدیق ہی میں کلام ہے - کیونکہ ہمیں ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ مسلمانوں کے وہ کون سے بچے ہیں جو ہندو عورتوں سے پیدا ہوئے اور پھر انہوں نے ہندوؤں کا سر توڑا ہو - شاید ڈاکٹر صاحب کو ملتان - کوہاٹ - امرتسر - سہارنپور - دہلی - جبلپور اور کلکتہ کے واقعات میں اسکی مثالیں معلوم ہوں - لیکن بخدا ہمیں اس کا کوئی علم نہیں - کیا ڈاکٹر صاحب موصوف اُن نوجوانوں کی فہرست مرتب کر کے اپنے قول کی تصدیق کرائینگے - جنہوں نے ان فسادات میں حصہ لیا ہو - اور وہ مسلمانوں کے تخم اور ہندو دیویوں کے لطن سے پیدا ہوئے ہوں -

اور اگر وہ اسے ثابت نہ کر سکیں اور یقیناً نہ کر سکینگے تو ڈاکٹر صاحب کا قول محض ہندوؤں کو اشتعال دلانے کیلئے ہے - جس سے وہ دونوں قومیں (ہندو و مسلم) کی بدنامی سے ملک کی روسیاہی کا اعلان کر رہے ہیں - خدائے تعالےٰ ایسے کوتاہ اندیش لیڈروں کی حمایت سے ملک کو جلد مستغنی کرے -

اور اکھاڑے اور لٹھی بازی اور تلوار بازی کا جو سبق ڈاکٹر صاحب نے دیا ہے وہ بھی ملک کی بربادی کا سبق ہے - کیونکہ زور اور جرأت جبتک اخلاق و پرہیزگاری کے زبردست ہاتھوں میں نہ ہوں کسی مفید نتیجہ تک نہیں پہنچاتے - یہ آزادی اور جرأت کسی دن بُرا رنگ لائیگی - نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ ہندوؤں کے لئے بھی - اور پھر گورنمنٹ کیلئے بھی نہیں بلکہ سارے ملک کیلئے - ہمیں قوم کو اعلےٰ اخلاق اور اعلےٰ کیریکٹر پر پہنچا کر ان سے نیک امیدیں رکھنی چاہئیں - نہ کہ چھوٹتے ہی مادر پدر آزادی اور جنگ و جدال اور اشتعال و قتال کے سبق دے دیکر آپس میں لڑوا لڑوا کر ہلاک کرا دینا چاہیئے -

دیکھتے نہیں؟ کہ سرکاری سکولوں سے قطع تعلق کر لینے پر جو مادر پدر آزادی کا سبق دیا گیا تھا اس کا کیا نتیجہ نکلا کہ نوجوان ماں باپ کے قبضہ سے نکل گئے ہیں - اور ان میں ادب و عزت کا لحاظ ہرگز نہیں رہا - اچھا خدا حافظ -

(خاکسار میر سیالکوٹی)

# عجیب و غریب شادیاں

اور

## پاپوں کی بربادیاں

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں؛
روئینگے ہم ہزار بار - کوئی ہمیں ستائے کیوں

"براہم - دیو - ارش - پراجاپتیہ - آسُر - گاندھرب - راکشش - پشاچ - اسمیں آٹھواں وواہ ادہم ہے" (منوشاستر ۳/۲۱)

**خاکسار:-** آپ صاحبان کو معلوم ہوگیا کہ آٹھ قسم کے بیاہ شاستر میں تحریر ہیں جن کے نام اوپر گنائے گئے ہیں - اب ذرہ ہر ایک کی تفصیل بھی سن لیجئے -

"اب آٹھوں وواہ کا لکشن کہتے ہیں - بر اور کنیا کو کپڑا دیکر اور زیور دیکر بر کو بلا کر کنیا کو دیوے وہ براہم وواہ ہے" (منوشاستر ادھیائے ۳)

"یگیہ میں رتوج کو النکار سہت کنیا کو دیوے وہ دیو وواہ کہلاتا ہے" (منوشاستر ۳)

"ایک یا دو گئو اور بیل بر سے لیکر کنیا کو دیوے وہ آرش وواہ کہلاتا ہے" (منوشاستر ۳)

"بر اور کنیا دونوں ملکر دھرم کو کریں، یہ بات کہکر بر اور کنیا کی پوجا کر کے کنیا کو دیوے یہ پراجاپتیہ وواہ کہلاتا ہے" (منوشاستر ۳)

"مار پیٹ کر کے روتی پکارتی ہوئی کنیا کو گھر سے اُٹھا لانا راکشش وواہ کہلاتا ہے" (منوشاستر ۳)

"کنیا اور کنیا کی ذات والوں کو دولت دیکر کنیا لینا آسُر وواہ کہلاتا ہے" (منوشاستر ۳)

"بر اور کنیا آپس میں اچھا کر کے جو سنجوگ کریں وہ گاندھرب وواہ کہلاتا ہے - یہ وواہ یعنی شادی صحبت داری کے واسطے ہے" (منوشاستر ۳)

"جو عورت سوتی ہو یا دولت یا شہوت سے مست ہو یا کسی بیماری میں مبتلا یا بے خبر ہو اس سے تنہائی میں صحبت کرنا پشاچ وواہ ہے یہ سب سے ادہم ہے" (منوشاستر ۳)

**خاکسار:-** بیاہوں کی یہ تفصیل ہے - کپڑا اور زیور دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی وواہ ہے - اگر بیل یا گئو دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی بیاہ ہے - اگر عورت مرد خود آپس میں رضامند ہوجائیں وہ بھی وواہ ہے - عورت یا اُسکی ذات والوں کو روپیہ دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی بیاہ ہے - اور جو صحبت داری کے لئے عورت کیجائے وہ بھی وواہ ہے - اور جو عورت سوتی ہو یا وہ شہوت سے یا دولت سے مست ہو یا وہ بیمار ہو اور اُس سے تنہائی میں صحبت کیجاوے وہ بھی ایک قسم کا وواہ ہے - اور روتی پیٹتی عورت کو زبردستی لے آئے وہ بھی وواہ ہے - جبکہ عورت کو ہر صورت حاصل کرنے پر لفظ بیاہ کا شاستر میں موجود ہے تو ان بیاہوں کی اشکال سے علیحدہ زنا کی تعریف احقر کو بتا دیجائے کہ زنا کی اور کیا شکل ہوتی ہے - جبکہ ہر صورت عورت کے حاصل کرنے پر لفظ بیاہ کا موجود ہے - کیا اچھی تعلیم[1] ہے - آپ صاحبان بغور اسکو ملاحظہ کریں - زیادہ تفصیل کرنا تہذیب کے سراسر خلاف ہے - اب سنئے بیاہوں کے ذریعہ پاپوں کی معافی -

**مذکورہ بالا وواہ پاپوں سے چھڑاتے ہیں**

"اگر براہم وواہ سے لڑکا پیدا ہو اور اچھے کرموں کو کرے تو دس بزرگوں کو اوپر کے اور دس پشت نیچے کے اور اکیسواں اپنے آپ کو پاپ سے

[1] سوامی دیانند جی نے بھی ستیارتھ میں آٹھ قسم کے بیاہ لکھے ہیں۔ اور انہیں نیوگ کو بھی اضافہ کیا ہے ۱۲ میر سیالکوٹی۔

چھڑاتا ہے۔" (منوشاستر ۳۷/۳)

(۲) "دیو وواہ سے لڑکا پیدا ہوکر اچھے کرم کرنے والا ہو تو سات پشت اوپر کی اور سات پشت نیچے کی اور پندرہواں اپنے آپ کو پاپ سے چھڑاتا ہے۔

(۳) "اور آرش وواہ سے لڑکا پیدا ہوکر تین پشت اوپر اور تین پشت نیچے کی۔

(۴) اور پراجاپتیہ وواہ سے لڑکا پیدا ہوکر چھ چھ پشت نیچے اور اوپر کی ان سب کو پاپ سے چھڑاتا ہے۔ بشرطیکہ اچھے کاموں کا کرنیوالا ہو" (منوشاستر ۳۸/۳)

"براہم وواہ وغیرہ چاروں وواہوں سے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ بڑا تنجسوی اور اچھے لوگوں کی برابر ہوتا ہے۔" (منوشاستر ۳۹/۳)

**خاکسار:** آپ صاحبان کو ظاہر ہوگیا کہ جو وواہ مندرجہ بالا طریق پر ہوتے ہیں وہ کس درجہ عمدگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اُن بیاہوں کے ذریعہ سے موٹان سابق اور آئندہ نسلیں بھی پاپوں سے چھوٹ جاتی ہیں۔ حالانکہ بقول سوامی دیانندجی پرمیشور بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا ہے[1]۔ لیکن یہاں ہر ایک بیاہ کا کرنیوالا ہی خود اپنے آپ کو اور اپنے موٹان اور آئندہ نسلوں کو پاپوں سے چھڑا سکتا ہے۔ کیا طاقت ہے ان مہذب شادیوں میں جو خدا سے بھی زیادہ طاقت والی ہیں۔

چند بیاہ اس قسم کے شاستر میں تحریر ہیں کہ اگر اُن کو کیا جائے تو اُس کرنے والے کو سرکاری مہمان بھی عرصہ تک رہنا پڑے۔ اور بےعزتی علیحدہ ہو۔ اور وہ عورت بھی ہاتھ نہ آئے۔ یہ مذہب ہے اور یہ اصول ہے جو آپ صاحبان کے پیش نظر ہے۔ جس مذہب کو عالمگیر بنانے کی کوشش کیجارہی ہے۔ پھر ملینگے اگر خدا لایا ؎

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی

(منشی محمد داؤد خان نادلسٹ از سنبھل ضلع مرادآباد)

(۱) دیکھو ستیارتھ پرکاش ۳ (رہبر سیالکوٹی)

# (قادیانی مشن)

# مرزائیوں کی شکست

موضع گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ میں مسمی فضل دین گھمار ساکن گموٹے اور خدابخش ساکن گموٹے جو لاہوری جماعت کے احمدی ہیں۔ اُنہوں نے جماعت اہلحدیث سے تحریری اقرار کیا کہ ہم ۲۵ جنوری ۱۹۲۶ء کو اپنے مولوی منگوا کر صداقت مرزا صاحب پر بحث کرائینگے۔ اگر نہ کرائیں یا ہمارے علما نہ آئیں یا ہم صداقت ثابت نہ کرسکیں تو ہم اہل حدیث ہو جائینگے۔

جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی شاہ محمد صاحب ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ تاریخ مقررہ سے پہلے موضع مذکور میں آگئے۔ اور ۲۵ کی صبح کو مرزائیوں کو بلا بھیجا۔ تو جماعت لاہوری میں سے مرہم عیسے ایک دو دفعہ کے عذر کے بعد آ تو گئے۔ لیکن خلاف اقرار شرائط پیش کرنے لگے۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے ان سب باتوں میں ان کو ایسا لاجواب کیا کہ مرہم صاحب گرمی سے بالکل پگھل گئے۔

مولوی مرہم عیسے صاحب نے جوش میں کہدیا کہ "اگر آپ صحیح یا ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان پر جانا ثابت کردیں تو ہم (مرزائی) ایک ہزار روپیہ (انعام) دینگے۔"

مولانا شاہ محمد صاحب نے کہا کہ انعام جمع کرادو اور مطالبہ پورا کرلو۔ پھر تو ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اسوقت مولوی مرہم عیسے صاحب کی کیفیت دیکھنے کے قابل تھی کہ کوئی مرزائی اُن کیلئے ہاں نہ کرتا تھا خیر یہ دن تو جوں توں کرکے کاٹا۔ اور رقم جمع نہ کرسکے۔ دوسرے دن خط وکتابت میں طے ہوا کہ مرزائی جماعت مبلغ ۵۰؍ دیگی خواہ غالب ہو خواہ مغلوب۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے فرمایا کہ کسی امین کے پاس جمع کردو۔ اسپر بھی بہت ست پٹائے۔ آخر ناچار ہوکر معافی مانگنے لگے۔ مولوی شاہ محمد صاحب اہلحدیث نے فرمایا کہ جب تک تمہارا مولوی مرہم عیسے معافی کا خواستگار نہ ہوگا روپیہ نہیں چھوڑا جائیگا۔ آخرکار تمام لاہوری جماعت نے مع ان کے مولوی صاحب کے معافی مانگی۔ اور بحث شروع ہوئی۔ مولوی شاہ محمد صاحب اہلحدیث نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور کتاب الاسماء والصفات کی احادیث صحیحہ سے نزول حضرت عیسے علیہ السلام ثابت کردکھایا۔ جس کے جواب میں مرزائی مولوی صاحب سے سوائے بے سند روایت "لوکان موسٰی وعیسٰی حیین" کے کچھ نہ بن پڑا۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے اس کی سند طلب کی تو مولوی مرہم عیسے کہنے لگے کہ یہ حدیث فقہ اکبر میں ہے۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے کہا کہ فقہ اکبر تو حدیث کی کتاب ہی نہیں۔ اس میں سے کیا دکھاؤ گے۔ اس پر مولوی مرہم عیسے بہت پریشان ہوئے اور قطعًا کوئی جواب نہ دے سکے۔

اس کے بعد جب صداقت مرزا کی بحث کا وقت آیا تو بیچارے مرزائیوں پر بہت مصیبت پڑی۔ اور ادھر اُدھر کی باتوں سے ٹالنے لگے۔ لیکن یہاں شیر کے پنجے میں پھنسے تھے۔ کہاں بھاگ سکتے تھے۔ آخر حافظ حبیب اللہ صاحب اہلحدیث نے قرآن شریف پڑھکر لوگوں کو چپ کرایا اور خدائے تعالےٰ کے ایفائے وعدہ کی آیت پڑھکر محمدی بیگم کے نکاح کا وعدہ یاد کرایا۔ جس سے مرزائی کیمپ میں ہل چل مچ گئی۔ مرزائیوں کی بہت بُری درگت بنی۔ اور اہل حدیث کو نمایاں فتح ہوئی۔

ذیل میں بعض معززین کی تصدیق لکھی جاتی ہے کہ مولوی مرہم عیسے جواب دینے سے قاصر رہے۔ اور اہل حدیث غالب رہے۔

لعل دین مدرس گلہ مہاراں۔
صدر دین۔ ساکن گلہ مہاراں۔
الہ دستہ۔ ساکن کھوکھروالی۔


## نکات مرزا

اس رسالہ میں معارف ونکات مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ میں مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف ونکات دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۵؍ محصول علاوہ۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)


اصول آریہ - آریوں کے اصول مسئلہ مادہ روح اور مسئلہ کائنات کی قدامت کا رد - قیمت ۳/ (منیجر)

# مرزائی ۔ بہائی اور کسر صلیب

ایران کے بہائی مذہب نے قادیان میں ظاہر ہوکر قادیانی مباحث میں ایک جدت پیدا کردی ہے اور اہلِ قادیان کو اُن کے مقابلہ پر کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ جناب بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں کیا۔ حالانکہ یہی دعوےٰ بحق جناب بہاء اللہ مرزا صاحب آنجہانی کے دستخطوں سے رجسٹری ہو چکا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ بہاء اللہ نے مدعی الوہیت ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہی اعتراض آنجہانی قادیانی پر بھی ہو چکا ہے۔ پھر جب کچھ بن نہیں پڑتا تو کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی نے کسر صلیب کی ہے۔ بہائیوں کے مہدی نے کیا کیا ہے۔ یعنی اُنہوں نے نہ تو کسر صلیب کیا اور نہ اسلام کی کوئی خدمت کی۔ اور یہ سب کام ہم (اہل قادیان) نے کئے ہیں۔

اہل قادیان کا ایسا کہنا واقعات کے خلاف ہے۔ خود یہ حضرات کسر صلیب کے یہ معنے بیان کرتے ہیں کہ دلائل سے صلیبی مذہب کی تردید کردینا۔ اگر یہ صحیح ہے تو قادیان سے زیادہ احسن طریق پر ایرانیوں نے صلیبی مذہب کی تردید کردی ہے۔ جو اُن کی مطبوعہ کتب میں موجود ہے۔ اگر اہل قادیان اس حقیقت کو چھپا کر اپنے رقیبوں کو ناحق بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو آئندہ واقعات کی روشنی میں آنے کے بعد منصف مزاج لوگ قادیان پر اظہار نفرت کرنے پر مجبور ہونگے۔

ذیل میں چند عبارتیں قادیانی اور بہائی اصل کتب سے مقابلتاً پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ قارئین کرام بنظر انصاف ملاحظہ فرمائینگے اور دیکھینگے کہ غیر مسلم عقائد کی تردید کرنے میں ان دونوں فرقوں کے پیشواؤں نے جو طرز اختیار کیا ہے اُس میں سے کس کا طریقہ تبلیغ بہتر اور قرآن مجید کے حکم کے موافق ہے۔

## (تثلیث)

**قادیانی تحریر** "یہ تینوں مجسم خدا عیسائیوں کی زعم میں ہمیشہ کے لئے مجسم اور ہمیشہ کیلئے علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں۔ اور پھر بھی یہ تینوں ملکر ایک خدا ہے لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمیں بتلادے کہ باوجود اس دائمی تجسم اور تغیر کے یہ تینوں ایک کیونکر ہیں۔ بھلا ہمیں کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور پادری ٹھاکر داس کو باوجود اُنکے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کرکے تو دکھلادے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر تینوں کو کوٹکر بھی بعض کا گوشت بعض کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ پھر بھی جن کو خدا نے تین بنایا تھا ہرگز ایک نہیں ہو سکتے پھر ایسے تین مجسم جن میں بموجب عقیدۂ عیسائیاں تحلیل اور تفریق جائز نہیں کیونکر ایک ہو سکتے ہیں۔ یہ کہنا بیجا نہیں ہوگا کہ عیسائیوں کے یہ تین خدا بطور تین ممبر کمیٹی کے ہیں۔ اور بزعم ان کے تینوں کی اتفاق رائے سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے یا کثرت رائے پر فیصلہ ہو جاتا ہے۔ گویا خدا کا کارخانہ بھی جمہوری سلطنت ہے۔ اور گویا اُنکے گاڈ صاحب کو بھی شخصی سلطنت کی لیاقت نہیں تمام مدار کونسل پر ہے۔" (انجام آتھم صفحہ ۳۶)

**بہائی تحریر** "لیکن انسان کامل بطور صاف آئینہ کے ہے۔ حقیقت کا آفتاب اُس میں تمام صفتوں اور کمالات کے ساتھ ظاہر اور آشکارا ہوتا ہے۔ لہذا مسیح کی حقیقت ایک صاف اور شفاف آئینہ کیطرح ہوکر نہایت لطیف اور پاکیزہ تھی۔ اسلئے ذات خداوندی کی حقیقت کے آفتاب نے اُس آئینہ میں تجلّی فرمائی۔ اُس کی نورانیت اور حرارت اُسمیں پیدا ہوگئی۔ لیکن آفتاب اپنی اعلےٰ بزرگی اور آسمان سے نیچے اُتر کر اُس آئینہ میں داخل نہیں ہو گیا۔ بلکہ اپنی بلندی پر برقرار ہے۔ لیکن آئینہ میں اپنی صورت اور کمال کے ساتھ جلوہ گر اور آشکارا ہوا ہے۔ اب اگر کہا جائے کہ آفتاب دو آئینوں مسیح اور روح القدس میں نظر آتے ہیں۔ یعنی تین آفتاب دکھائی دیتے ہیں۔ ایک آسمان میں اور دو زمین پر تو یہ ٹھیک ہے۔ اور اگر کہیں کہ آفتاب تو صرف ایک ہے جس کا کوئی شریک اور مثیل نہیں جب بھی درست ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسیح کی حقیقت صاف آئینہ ہے اور حقیقت کا آفتاب یعنی ذات احدیت کمالات اور صفات نامتناہیہ کے ساتھ اُس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہوا۔ نہ یہ کہ آفتاب ذات ربانیہ اجزا اور تعدد رکھتی ہے۔ بلکہ آفتاب تو ایک ہی ہے جو آئینہ میں ظاہر ہے۔ جیسا کہ مسیح فرماتے الآب فی الابن باپ بیٹے میں ہے۔ یعنی وہ آفتاب اس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہے۔ روح القدس فیض الٰہی کا نام ہے کہ جو حقیقت میں مسیح سے ظاہر اور آشکارا ہوا۔ نبوت مسیح کے دل کا مقام ہے اور روح القدس مسیح کی روح کا مقام۔ پس پوری طرح ثابت ہوگیا کہ ذات الوہیت محض ایک ہے اور اپنا شبیہ و مثیل اور نظیر نہیں رکھتی۔ اور یہی تثلیث کا مطلب ہے۔ ورنہ دین خدا کی بنیاد غیر معقول مسائل پر ہوگی کہ جن کو کبھی عقل قبول نہیں کر سکتی۔ اُس پر اعتقاد کے لئے کیونکر مجبور ہو سکتے ہیں۔"

(ترجمہ مفاوضات عبد البہا فارسی صفحہ ۸۳)

## (کفارہ)

**قادیانی تحریر** "اور پھر ایک اور بات بھی غور کرو کہ خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے اور نیک لوگوں کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے مگر یہ ہم نے خدا کے قانون قدرت میں کبھی نہیں دیکھا کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور اُس سے بکر کی دردسر جاتی رہے۔ پھر ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح کی خودکشی سے دوسروں کی اندرونی بیماری کا دور ہونا کس قانون پر مبنی ہے۔ اور وہ کونسا فلسفہ ہے جس سے ہم معلوم کر سکیں کہ مسیح کا خون کسی دوسرے کی اندرونی ناپاکی کو دور کر سکتا ہے۔ بلکہ مشاہدہ اسکے برخلاف گواہی دے رہا ہے کہ ہم جتنے

ahmadiyyamuslim.de

مسیح نے خودکشی ارادہ نہیں کیا تھا تب تک عیسائیوں میں نیک چلنی اور خدا پرستی کا مادہ تھا۔ مگر صلیب کے بعد تو جیسے ایک بند ٹوٹکر ہر ایک طرف دریا کا پانی پھیل جاتا ہے یہی عیسائیوں کے نفسانی جوش کا حال ہوا۔"

(چشمہ صـــ )

**بہائی تحریر** "عام مسیحی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آدم نے ممنوعہ درخت کھا کر جرم و گناہ کیا۔ اس گناہ کی شامت اور بدبختی مسلسل آدم کی نسل میں باقی رہ گئی۔ پس حضرت آدم مخلوق کی موت کا باعث ہوئے۔ یہ بیان صاف طور پر باطل ہے۔ اسلئے کہ مطلب اس بیان کا یہ ہوا کہ ساری مخلوق حتے کہ انبیا و رسول بغیر قصور اور گناہ کے محض اسلئے کہ آدم کی نسل تھے بے قصور و بے گناہ مسیح کی قربانی کے دن تک دوزخ کے اندر سخت عذاب میں گرفتار رہے۔ اور یہ خدا تعالے کے انصاف سے بہت دور ہے۔ اگر آدم گناہگار تھا تو حضرت ابراہیم کا کیا گناہ۔ اسحق اور یوسف کا کیا قصور۔ موسےٰ کی کیا خطا۔"

(ترجمہ مفاوضات عبدالبہا فارسی صــ)

## (عصمتِ انبیاء)

**قادیانی تحریر** "اب اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہم نے بڑے لمبے تجربہ سے آزما لیا ہے کہ یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہو کر پھر بھی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ اور اُس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ "میں نیک نہیں"۔ اور جس نے شرابخواری اور قماربازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھکر بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اُسکو یہ موقع دیکر کہ وہ اُسکے بدن سے بدن لگا دے اپنی تمام امت کو اجازت دیدی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں۔ سو ایسے شخص کو تو اُنہوں نے خدا بنا لیا۔ مگر خدا کے مقدس نبیوں کو جن کی زندگی محض خدا کیلئے تھی اور جو تقوے کی باریک راہوں کو سکھا گئے برا کہنا اور گالیاں دینا شروع کر دیا۔"

(انجام آتھم صــ ۳۸)

**بہائی تحریر** "انجیل میں فرمایا ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اُستاد نیکوکار۔ حضرت نے فرمایا کہ تو مجھ کو کیوں نیک کہتا ہے۔ نیکوکار تو ایک ہی ہے اور وہ خدا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت معاذ اللہ گناہگار تھے۔ بلکہ اس سے مراد اُس شخص مخاطب کو خضوع و خشوع۔ خجلت و شرمساری کی تعلیم دینا تھی۔ یہ مبارک نفوس روشنی ہیں۔ روشنی اندھیرے کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ زندگی ہیں۔ زندگی موت کے ساتھ اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ ہدایت ہیں۔ اور ہدایت گمراہی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ فرمانبرداری کی اصل ہیں۔ فرمانبرداری گنہ کے ساتھ اکٹھی نہیں ہوتی۔"

(ترجمہ مفاوضات عبدالبہا فارسی صــ ۱۱۹)

قادیانی صاحبان بیجا فخر میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ہمارے مسیح موعود کسر صلیب میں یگانہ روزگار تھے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آنجناب نے جو طرز کلام غیر مسلموں سے اختیار کیا۔ وہ قرآن مجید کے مبارک حکم ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی احسن۔ (یعنی اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحتوں کے ساتھ دعوت کرو اور اُن کے ساتھ احسن طریق سے بحث کرو) کے بالکل خلاف ہے۔ غیر مسلم پر مرزا صاحب کی تحریر پڑھکر اچھا اثر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ انتقامی جوش میں آ کر اسلام کے برخلاف جو کچھ کہہ سکتا ہے کہہ دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کی برکت سے "تکذیب براہین احمدیہ" جیسی کئی کتب اسلام کے خلاف ہندوستان میں موجود ہو گئیں۔

برخلاف اسکے بہائی تحریر میں یہ عیب نہیں۔ ایک عیسائی اُسکو پڑھکر رنجیدہ نہیں ہوگا اور نہ انتقامی جوش اُس میں پیدا ہوگا۔ بلکہ منصف مزاج اُسے قبول کرنے پر مجبور ہو جائیگا۔ والسلام۔

خاکسار محمد حسین صابری۔

عقب کوتوالی۔ بریلی۔

# قصبہ بنوڑ ریاست پٹیالہ

میں

# مرزائیوں کی شکست مختوم

حسب خواہش محمد حسین مرزائی بنوڑی مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت و فرقہ مرزائیہ ۲۴ شوال ۱۳۴۴ھ بروز جمعہ مقرر ہوا۔ جناب مولوی حافظ نور محمد خان صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ قصبہ بنوڑ میں تشریف فرما ہوئے اور بہ مشکل تمام مرزائیوں سے شرائط مناظرہ و مسئلہ مبحوث عنہا (صداقت مرزا) طے کیا۔ احمدی مناظر حافظ جمال احمد صاحب تھے اور ہم لوگوں کی طرف سے مولانا نور محمد خان صاحب مناظر منتخب ہوئے۔ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک مناظرہ جاری رہا۔ لیکن احمدی مناظر نے اصل مسئلہ سے گریز کرتے ہوئے حیات مسیح و امکان نبوت کی بحث شروع کر کے اپنی شکست کا بین ثبوت پیش کیا۔ اور مرزا صاحب کے فیصلہ حیات مسیح سے (جو براہین احمدیہ صــ ۴۹۸/۴۹۹ میں درج ہے) لاجواب رہا۔

بالآخر بعد نماز جمعہ ۳ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک دوبارہ گفتگو شروع ہوئی۔ اس میں بھی الہامات مرزا و توہین انبیاء کی بیہودہ تاویل کر کے سخت عاجز ہوا۔ الحمد للہ۔

اسی وقت ایک بیوہ عورت جو ایک عرصہ سے قادیانی جال میں محبوس تھی مع اپنے پانچ (بالغ و نابالغ) لڑکوں کے مرزائیت سے توبہ کر کے مشرف باسلام ہوئی۔ اس کا مجمع میں خاص اثر ہوا۔ (مفصل روئداد انشاء اللہ علیحدہ شائع ہوگی) والسلام۔

(شریک جلسہ۔ علی احمد سکرٹری انجمن اصلاح مرزائیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ)

**خط و کتابت**
کے وقت خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ (منیجر)

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کے الہاموں پر بحث اور ان کی تردید قابل دید۔ قیمت ۱۲/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

# مسافر حجاز کا مکتوب

## نمبر ۲

### ثناء اللہ بود ورد زبانم

پہلے خط میں کراچی سے روانگی تک لکھ چکا ہوں۔ کراچی سے سوار ہوئے تو جان بدن میں آئی۔ احباب منتظرین بغل گیر ہوئے۔ جہاز جب بمبئی سے چلتا ہے تو عام طور پر اُس میں کراچی کیلئے حصہ الگ رکھا جاتا ہے لیکن جس جہاز (ارنستان) پر ہم سوار ہوئے۔ اس میں اس قاعدہ کے خلاف بمبئی کے مسافرین پہلے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ صاحب کلکٹر کراچی حسب معمول جب جہاز پر آئے اور اُن سے شکایت کی گئی (ہمارے سوار ہونے سے پہلے) تو کلکٹر صاحب نے اسمیں دخل دینے سے انکار کر دیا۔ جب ہم سوار ہو چکے تو حسب معمول سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون صاحب ممبر کونسل آف بمبئی جہاز پر آئے تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بمبئی والے منتظمین جہاز نے جو یہ غلطی کی ہے جس سے مسافران کراچی کو تکلیف ہوئی ہے۔ میں ابھی گورنر بمبئی کو تار بھیجتا ہوں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ گو اس تار کا اثر اس جہاز والوں کیلئے کچھ نہ ہوگا تاہم پچھلے جہازوں کے مسافروں کے حق میں ضرور مفید ہوگا۔

یہ جہاز بہت بڑا ہے اور بہت آرام سے چلتا ہے۔ فی گھنٹہ ساڑھے دس میل کی رفتار ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ایسی سیدھی راہ پر چلتا ہے کہ شروع روانگی سے عدن تک ایک ہی سمت نماز پڑھی ہے جن اصحاب نے دفتر اہلحدیث دیکھا ہے وہ سمجھیں کہ جیسے دفتر مذکور کی گلی کا راستہ ہے وہی راستہ جہاز مذکور کا عدن تک رہا ہے جسطرح دفتر مذکور میں تھوڑے ٹیڑھے ہو کر بائیں ہاتھ کو نماز پڑھتے ہیں اُسی طرح جہاز میں۔ مولانا سیالکوٹی سلمہ اللہ دعا نما میرے لئے رنگون سے جو قبلہ نما لائے تھے اُسنے بہت کام دیا۔ جزاھم اللہ خیرا

بفضلہ تعالےٰ ہر قسم کے اور ہر ملک کے مسلمان اور اہل حدیث میرے ساتھ ہیں۔ جہاز میں اہلحدیثوں کی جماعتیں متعدد جگہ ہوتی ہیں۔ جو ڈیرہ مولوی محمد صاحب دہلوی کا ہے اُس میں خاص خصوصیت ہے کہ اُس کا محل وقوع دلفریب ہے اُس میں جماعت بھی خوب ہوتی ہے اور وعظ و نصیحت کی مجلس بھی وہاں ہی ہوتی ہے۔ تقسیم کار یوں ہے کہ صبح کو مولوی صاحب موصوف وعظ کرتے ہیں۔ بعد نماز ظہر میں چند آیتوں کا ترجمہ سناتا ہوں۔

میرے دوست مولوی عبد الرحمٰن صاحب (جرنیل پنشنر) بہاولپوری نے مجھے لکھا تھا کہ میں اپنا عیال آپ کے ساتھ بھیجنا چاہتا ہوں۔ کراچی سے سوار ہوتے وقت تو علم نہ تھا۔ لیکن مولوی صاحب موصوف کی حسن نیت کا اثر یہ ہوا کہ میرا قیام اُن کے کمرے سے متصل ہی ہوا۔ اُن کی بیگم صاحبہ بھی میرے مکرم مولوی محمد امیر صاحب کی دختر نیک اختر ہیں۔ اُنہوں نے خواہش کی کہ میں اُن کو ترجمہ قرآن سنایا کروں۔ میں نے کہا ترجمہ کی مجلس عام تو دور ہے نیز اُس میں بھیڑ بہت ہوتی ہے۔ اسلئے میں صبح کو بعد نماز آپ کو مع دیگر ساتھیوں کے یہاں ہی سنا دیا کرونگا۔ اُن کے ساتھ بھائی بٹیا اور دیگر چند کس بھی ہیں۔ اسی حصہ میں چند مدراسی سیٹھ بھی ہیں جو گو حنفی المذہب ہیں مگر شریف لوگ ہیں۔

**لطیفہ** ۳۔ مئی کو قریب ۳ بجے دوپہر کے جب میں درس قرآن سے فارغ ہوا تو ایک شخص غریب مزاج بغریب صورت پورب کے کسی مقام کا کھڑا ہو کر بولا کہ "بھائیو! کھیل تماشہ ہوتا ہے تو لوگ بہت روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ یہاں یہ مولوی لوگ کئی دنوں سے وعظ فرماتے ہیں ان کے خرچ کیلئے کسی صاحب کو ہمت نہ ہوئی"

ہمارے دوستوں کے بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکی اس گفتگو کا اثر اُن پر بُرا ہوا۔ قریب تھا کہ اس کو بند کر دیتے۔ مگر میں نے اشارے سے سب کو خاموش رکھا جب وہ کہہ چکا تو میں نے بھی اُس کی تائید کرتے ہوئے یوں کہا کہ

"لاؤ بھائیو۔ ہماری خاطر کرو۔ ہم تمہارا یہ روپیہ مکہ شریف میں لیجا کر غریبوں پر تقسیم کر دینگے۔ جس کا ثواب تم کو بہت زیادہ ہوگا۔ اور ہمیں بھی ہوگا۔ چنانچہ اس تحریک پر لوگوں نے جو کچھ دیا اُس کی مقدار ایک سو تیس روپے (۱۳۰) ہوئی۔ جزاہم اللہ۔

**جہازی کیفیت** اس میں شک نہیں کہ جہاز میں ملازمان جہاز کی طرف سے جو سلوک ہو رہا ہے وہ عام طور پر قابل تعریف نہیں۔ گو میں اور میرے ساتھی بہت اچھی جگہ پر ہیں مگر عام طور پر لوگ نچلی منزلوں میں بہت بُری حالت میں ہیں۔ جن کو نہ کافی روشنی ہے نہ ہوا۔ اس کے علاوہ اعلےٰ افسر شکایت بھی کم سنتے ہیں۔ اور رفع کرنے پر بھی کم توجہ کرتے ہیں۔

اسٹریلیا کی لیڈی مسلمان ہو کر ضلع گورداسپور (پنجاب) کے ایک مسلمان سے شادی شدہ بھی مع خاوند اور بچوں کے حج کو جا رہی ہے۔ اُس نے کپتان کو بہت شکایات سنائیں۔ لیڈی مذکورہ کو مسافران جہاز پر بہت رحم آتا ہے۔ وہ اُن کی حالت دیکھکر بہت رنجیدہ رہتی ہے۔ کیونکہ اُس کے خیال میں یورپ کے جہاز اور یورپ کے مسافروں کی حالت ہم ہندوستانی غلاموں کی حالت سے بہت مختلف ہے۔

**حالت عامہ** انتظامی حالت گو اچھی نہیں لیکن قدرتی حالت بہت اچھی ہے۔ بارہ سو سے زیادہ مسافر ہیں۔ لیکن قے اور چکر شائد بارہ آدمیوں کو بھی نہ آئے ہوں۔ میرے ساتھیوں میں سے صرف ایک میاں خان (موذن) کو تھوڑی دیر اثر رہا۔ دہلی کے مسافروں میں سے میاں فضل الدین سوداگر بہت مبتلا رہے۔ اسی طرح اور کوئی شاذ و نادر سننے میں آئے۔ عام طور پر سب

ahmadmuslim.de

اچھے نظر آتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ والحمد للہ۔ جدھر دیکھو کھانا پکتا ہے۔ لوگ کھاتے پیتے ہیں اور خوش و خرم ہیں۔

**خاص مجھ پر احسان** خداوند تعالے کی مہربانی کا مجھ پر خاص اثر یہ ہے کہ حاجی عبدالغنی صاحب سوداگر کراچی کی کوشش اور شیخ عبداللہ بن فضل صاحب ایجنٹ کمپنی کی توجہ سے مجھے سب سے بلند بالاخانہ ملا ہے۔ جسکی مثال دیس میں یہ ہو سکتی ہے کہ ساون کا مہینہ ہو۔ بارش اور بادل ہوں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہو۔ ایسی حالت میں کوئی شخص تیسری یا چوتھی منزل پر رہتا ہو جہاں ہوا چلتی ہو۔ فالحمد للہ۔

چار مئی کو ایک عجیب واقعہ ہوا۔ ایک کشتی دور سے آتی نظر پڑی۔ کشتی سے نیچے ایک چھوٹی کشتی جہاز کی طرف آئی۔ جس میں تین کس سیاہ فام بیٹھے پانی پانی چلا رہے تھے۔ اور ہاتھ منہ کی طرف کرکے کھانا مانگ رہے تھے۔ کپتان جہاز انگریز ہے مگر طبیعت کا اچھا ہے اُس نے جہاز کو ٹھیرا لیا اور اپنے گودام سے بہت سے بسکٹ دئے اور پانی کے کئی کنستر دئے۔ لوگوں نے بھی بہت کچھ دیا۔ اُن سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم حاجی ہیں۔ دو مہینوں سے بھولے ہوئے سمندر میں پھر رہے ہیں۔ مگر کپتان نے کہا یہ جھوٹ کہتے ہیں۔ ان کی کشتی پر اطالین جھنڈا ہے یہ لوگ عرب سے تجارتی چیزیں افریقہ کو لیجایا کرتے ہیں اور اسی طرح جہاز والوں سے کھانا پانی مانگا کرتے ہیں۔ میں نے کہا ان کی مثال ہمارے ہاں وہ پٹھان لوگ ہیں جو تجارتی اشیاء لے کر پنجاب میں آتے ہیں۔ اور مسجدوں میں مسافر بن کر کھانا مانگتے ہیں۔

**نماز پر تنازع** جن مدراسیوں کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اُن کو کسی نے بہکایا کہ تم اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ چنانچہ ۴۔ مئی کی شام کو انہوں نے کہا ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھینگے۔ مغرب کی نماز کے وقت میرے ڈیرے پر دہلی کے چند احباب بھی آیا کرتے تھے۔ میں نے مدراسیوں کو کہا۔ آپ نہیں پڑھتے ہم تو آپ کے ساتھ پڑھ لینگے۔ چنانچہ ہم نے اُن کے امام کے ساتھ پڑھی۔ بعد نماز پوچھا سبب کیا ہوا؟ اُنہوں نے کہا آپ نے ایک رکعت میں بسم اللہ بلند پڑھی تھی۔ میں نے کہا تم نے شریفانہ برتاؤ نہیں کیا۔ اس طرح نہیں کہنا چاہئے تھا بلکہ تم کو نماز میں شک تھا تو اپنی الگ پڑھ لیتے۔ اس پر اُنہوں نے بڑی منت سے معافی مانگی کہ للہ فی اللہ ہم کو خفگی معاف کرو۔ اور بڑے زور سے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا۔

۵ مئی کو بعد دوپہر جہاز عدن کے پاس سے تقریباً ۲ میل کے فاصلہ پر گذرا عدن میں ٹھیرا نہیں۔ اسلئے عدن سے ڈاک روانہ نہ کر سکے کامران قرنطینہ سے کرتے ہیں۔

ابو الوفا ثناء اللہ

۷۔ مئی

# برطانیہ میں درآمدہ مال پر تجارتی نشان لگانیکا قانون

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

برطانیہ میں درآمدہ مال پر تجارتی نشانات لگانے کے متعلق جو مسودہ قانون برطانوی پارلیمنٹ میں پیش ہوا ہے وہ اب اطلاع عام کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ یہ مسودہ قانون مرچنڈائز مارکس (امپورٹڈ گڈس) بل کے نام سے موسوم ہے اس بل کے بموجب اگر ایسا مال حکومت متحدہ میں درآمد کیا جائے جس پر برطانوی کارخانہ دار کا نام یا ٹریڈ مارک (تجارتی نشان) ثبت ہو لیکن اس کے ساتھ ہی کوئی نشان ایسا نہ ہو جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ وہ مال دراصل کس جگہ تیار ہوا ہے تو کوئی شخص اس مال کو فروخت نہیں کر سکتا۔ نہ ہی فروخت یا تقسیم کے لئے اشتہاری اغراض کو مدنظر رکھکر اسکی نمائش کر سکتا ہے اصل مقام صنعت کے ظاہر کرنے کا مسئلہ ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائیگا۔ جو اس غرض کے لئے مرتب ہوگی۔ اس کے ممبر غور کرنے کے بعد محکمہ متعلقہ کے پاس اپنی سفارشات بھیجینگے۔ اور اگر محکمہ متعلقہ کو اس امر کا اطمینان نہ ہو کہ درآمدہ مال "تاوقتیکہ اس پر مقام صنعت کا نشان نہ ہو فروخت نہیں ہونا چاہئے۔ اور وہ اس امر کی ہز مجسٹی باجلاس کونسل کی خدمت میں عرضداشت پیش کردے۔ تو شاہی فرمان کے ذریعہ اس قسم یا نوعیت کا درآمدہ مال تاوقتیکہ اس پر اصل مقام صنعت کا نشان نہ ہو جس سے ظاہر ہو کہ مال کہاں تیار کیا گیا ہے حکومت متحدہ میں فروخت نہیں ہو سکیگا۔ یا بغرض فروخت اسکی نمائش نہیں ہو سکیگی۔ اس قانون کے مقاصد کو مدنظر رکھکر دو سٹینڈنگ کمیٹیاں مقرر کی جائینگی۔ جن میں سے ایک کمیٹی تو زراعتی اور نباتاتی اور صنعت ماہی گیری کی پیداوار کے متعلق تحقیقات کریگی۔ اور دوسری کمیٹی کا تعلق دیگر قسم کے مال کے ساتھ ہوگا۔

درآمدہ مال پر "اصل مقام صنعت کے نشان" سے یہ مراد ہے کہ آیا یہ مال غیر ملکی ساخت کا ہے یا غیر ملکی پیداوار ہے۔ یا سلطنت برطانیہ کی ساخت کا ہے۔ یا سلطنت برطانیہ کی پیداوار ہے۔ یا ایسے ملک کو صریح طور پر ظاہر کیا جائے جہاں یہ مال تیار ہوا۔ یا جہاں کی پیداوار ہے۔ اس قانون کے ضوابط و قواعد و دفعات کی خلاف ورزی تجارتی نشان کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۷ء کے خلاف جرم تصور کیا جائیگا۔ اور اس کے مطابق مستوجب سزا ہوگی۔

"اہلحدیث"
کی توسیع اشاعت ناظرین کی کوشش پر منحصر ہے۔
(منیجر)

... تحقیقات۔ شرک و بدعت کی تردید اور کتاب و سنت کی تائید ... ۱۵ ... (مئی)

# مولانا اشرف علی صاحب دیوبندی اور تعریف غیر مقلدیت

معزز ناظرین! آپ مولانا مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی کی ذات والاصفات سے واقف ہو گئے۔ آپ دیوبندی جماعت میں ایک مسلّم بزرگ ہیں۔ آپ کے یہاں پیری مریدی کا بھی سلسلہ جاری ہے۔ آپ کے مریدین آپ کو حکیم الامۃ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کا وعظ بھی خاص طور سے قلمبند ہو کر طبع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک وعظ ملقب بہ "النور" آج ہماری بھی نظر سے گذرا۔ آپ نے جہاں مختلف مضامین بیان فرمائے ہیں وہاں اپنے مریدین کو اپنے خاص مسلک تقلید کی بھی ترغیب دی ہے۔ اور غیر مقلدیت کی روک تھام کیلئے قیاس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حضرات! قیاس کرنا آپ کا کام نہیں ہے اگر قیاس ایسا سستا ہے تو غیر مقلدوں کو ہرگز بُرا نہ کہو۔ غیر مقلد اُسکو نہیں کہتے جو اپنے کو غیر مقلد کہے بلکہ آج بلا ضرورت شرعیہ جو لوگ قرآن وحدیث سے استخراج کی کوشش کرتے ہیں یہ سب غیر مقلد ہی ہیں الی قولہ۔ غرض جو شخص اعمال ظاہرہ کے اثبات کذا فی الہدایہ کذا فی الدر المختار نہ کہے بلکہ خود دعوے استنباط کا کرے پس وہ غیر مقلد ہے صاحبو علماء نے تصریح فرما دی ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے۔ ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ میں دیکھیں یا درمختار میں"۔ انتہٰی۔

(دیکھو رسالہ النور صفحہ ۱۰ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ)

پس ناظرین نتیجہ بالکل صاف ہے کہ مولانا کے نزدیک غیر مقلد وہ ہے جو اعمال ظاہرہ میں کذا فی الہدایہ کذا فی الدر المختار نہ کہے اور خود قرآن وحدیث سے استنباط مسائل کرے۔ لہذا اب کوئی دیوبندی حنفی عالم قرآن وحدیث سے استنباط مسائل کر کے یا تالیف وتصنیف وفتوے نویسی میں کذا فی الہدایہ وکذا فی الدر المختار پر کاربند نہ ہوگا تو وہ بقول مولانا پکا غیر مقلد ہے۔ اب کہاں ہیں وہ بزرگ دیوبندی احناف جو اثبات مسائل مختلف فیہا میں قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہیں بلکہ خود ہمارے حکیم الامت موصوف ہی نے اپنے رسالہ "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" میں اپنے اس قول کا خلاف کیا ہے شاید تقلید تو آپ کو پسند نہیں ہے مگر مریدوں کا خوش کرنا بھی ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو جہاں بریلوی بھائیوں نے آپ کو وہابی مشہور کر دیا ہے وہاں دیوبندی بھائی بھی آپ کو غیر مقلد نہ کہدیں۔

ناظرین آپ نے اپنے رسالہ الاقتصاد میں اثبات تقلید کیلئے وہ وہ اجتہادات کئے ہیں کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کو بھی خواب میں نہ سوجھے ہونگے اس پر طرہ یہ ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے۔ سچ ہے "کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا"۔ مگر اللہ تعالےٰ جزاء خیر دے مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو جنہوں نے حال میں آپکے اجتہادات کی جو محض قیاسات عامیانہ ہیں اپنے رسالہ "تعریف اہلحدیث" میں خوب دھجیاں اڑائی ہیں۔ یہ رسالہ عنقریب انشاءاللہ طبع ہونیوالا ہے۔ آہ! قرآنی تعلیم تو یہ تھی کہ جس مسئلہ میں نزاع ہو وہ قرآن وحدیث میں دیکھو اور قرآن وحدیث سے اُس کا فیصلہ چاہو۔ مگر آج ہمارے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ "ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ یا درمختار میں دیکھیں" اسی لئے مولانا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔

لا عبرۃ بنقل صاحب النہایۃ ولا بقیۃ شراح الھدایۃ فانھم لیسوا من المحدثین ولا اسندوا الحدیث الی احد من المخرجین انتھٰی (موضوعات کبیر صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

"یعنی نہایہ و ہدایہ کی شرحوں کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ لوگ محدث نہ تھے اور نہ ہی اُنہوں نے احادیث کی سند کا حوالہ دیا ہے"۔

ایسے ہی مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں۔

لا یعتمد علی الاحادیث المنقولۃ فیھا اعتماد اکلیا ولا یجزم بورودھا وثبوتھا قطعا بمجرد وقوعھا فیھا فکم من احادیث ذکرت فی الکتب المعتبرۃ وھی موضوعۃ (عمدۃ الرعایۃ صفحہ ۱۳)

"یعنی کتب فقہ (ہدایہ شرح وقایہ) وغیرہ معتبرہ کی حدیثوں پر اس خیال سے اعتماد نہ کر لینا چاہئے کہ ان کے مؤلفین بڑے بڑے علماء ہیں۔ بلکہ بہت حدیثیں جو کتب معتبرہ فقہیہ میں منقول ہیں وہ موضوع جھوٹی حدیثیں ہیں"۔

پس اب ناظرین انصاف فرما سکتے ہیں کہ مولانا کا فقط کذا فی الہدایہ وکذا فی الدر المختار پر اکتفا کرنا اور اسکو علامت مقلدیت واہل سنت کی بتلانا کہاں تک صحیح ہے۔ آہ! آج عمل وفتوے کیلئے تو درمختار اور ہدایہ عالمگیری فقہ کی کتابیں اور تبرک اور فاتحہ خوانی کیلئے قرآن وحدیث۔ سچ ہے "نبذوا کتاب اللہ وراء ظھورھم" کا یہی زمانہ ہے۔ کیا اسلام نے یہی سکھایا تھا کہ پیغمبر علیہ السلام کے قول کو ہم وزن ایک امتی شخص کے قول کے مانیں؟ بلکہ نبی کی بات کو تو ہم جواب دیدیں اور امتی کی بات کو نہ چھوڑیں۔ کیا یہی محبت وعشق رسول ہے۔ ؎

تعصی الرسول انت وتظھر حبہ
ذالک لعمری فی القیاس بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعتہ
ان المحب لمن یحب مطیع

رہا مولانا کا یہ فرمانا کہ "صاحبو! علماء نے تصریح فرما دی ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے" سو اسکا جواب ہم اپنی طرف سے دینا مناسب نہیں سمجھتے بلکہ ایک مسلّم بزرگ حنفی کا کلام نقل کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ سنئے! مولانا عبدالحی صاحب محشی ہدایہ مرحوم فرماتے ہیں۔

ان من ادعی بانہ قد انقطعت مرتبۃ الاجتہاد المطلق المستقل بالائمۃ الاربعۃ انقطاعا لا یمکن عودہ فقد غلط وخبط فان الاجتہاد رحمۃ من اللہ سبحانہ ورحمۃ اللہ لا تقتصر علی

ahmadimuslim.de

زمان دون زمان ولا علی بشر دون بشر الی قولہ - فقد وجد بعد ایضا ارباب الاجتہاد المستقل کابی ثور البغدادی وداؤد الظاہری ومحمد بن اسمٰعیل البخاری وغیرہم علی مالا یخفی علی من طالع کتب الطبقات - (النافع الکبیر صک)

"یعنی جس نے یہ دعوےٰ کیا کہ اجتہاد مطلق ائمہ اربعہ پر منقطع ہوگیا اب کوئی مجتہد ہو ہی نہیں سکتا - اُس نے غلط اور بکواس بکی وہ خبط الحواس ہے کیونکہ اجتہاد ایک رحمت الٰہی ہے اور رحمت الٰہی کسی زمانہ اور کسی بشر کے ساتھ مخصوص نہیں - بلکہ بہت سے ائمہ اصحاب اجتہاد مطلق پائے گئے جیسے امام ثور بغدادیؒ و امام داؤد ظاہریؒ و امام بخاری وغیرہم -

نیز علامہ بحر العلوم لکھنوی نے تو اس خیال انقطاع اجتہاد کو غلط و رجم بالغیب و تعصب قرار دیا ہے دیکھو صفحہ ۹ رسالہ النافع الکبیر مؤلفہ مولانا عبد الحی صاحب مرحوم

لیکن افسوس اور تعجب ہے کہ ہمارے دیوبندی حضرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ہونے کے تو قائل ہیں کہ یہ امر تحت قدرت الٰہی ممکن ہے مگر ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ جیسے مجتہد پیدا کردینے کی خدائے تعالےٰ میں قدرت کے منکر - گویا کہ خدا تعالےٰ سے یہ قدرت ہمیشہ کیلئے سلب ہوگئی ہے - آہ - انا للہ وانا الیہ راجعون - سچ ہے حبک الشئی یعمی ویصم - یعنی انسان کو بیجا محبت حق بات سے اندھا بہرا کردیتی ہے -

نیز ہمارے حکیم الامت جہاں کتب فقہیہ کی پابندی کو مقلدیت اور قرآن و حدیث سے استدلال کرنے کو غیر مقلدیت فرماتے ہیں - وہاں اپنے بہشتی زیور کے حصہ اول کے ابتدائی صفحہ میں اسطرح لکھتے ہیں -

"عقیدہ - اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں - بدعت بہت بڑا گناہ ہے"

تو اب ہم مولانا سے دریافت کرتے ہیں کہ جب اللہ رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بتلا دی ہیں تو اب آپ کا فرمانا کہ

"ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ میں دیکھیں یا درمختار میں"

کہاں تک صحیح ہے - اور قرآن و حدیث چھوڑ کر ہدایہ اور درمختار کی فرضی و قیاسی صورتوں پر عمل کرنا کیا بدعت و بڑا گناہ نہیں ہے - انصاف سے جواب دیں سے

ناظرینو منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اب ہم ایک مسلم بزرگ حضرت میرزا مظہر جانجاناں کا کلام بابت کتب فقہ و کتب حدیث نقل کرکے آپ سے رخصت چاہتے ہیں - مرزا صاحب مرحوم فرماتے ہیں -

"علم حدیث جامع تفسیر و فقہ و دقائق سلوک است از برکات ایں علم نور ایمان مے افزاید و توفیق عمل نیک و اخلاق حسن پیدا میشود عجب است کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کہ محدثین بیان آں نمودہ اند و احوال رواۃ آں معلوم است و بچند واسطہ بنبی معصوم صلعم میرسد کہ خطا را براں تجنیست و بزیادت از دہ واسطہ میرسد بمجتہد کہ خطا و صواب از شان اوست معمول گردیدہ است - ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا - انتہیٰ (دیکھو کلمات طیبات بضمن ملفوظات صفحہ ۱۰ مطبوعہ مطبع العلوم مراد آباد)

"یعنی خلاصہ مضمون یہ ہے کہ علم حدیث جامع تفسیر و فقہ سنت و دقائق علم سلوک ہے - اس علم کی برکات سے نور ایمان زیادہ ہوتا ہے اور توفیق عمل نیک و اخلاق حسنہ کی نصیب ہوتی ہے - لیکن تعجب ہے کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کو جس کو محدثین ثقات عادلین والاصفات نے چند واسطے مرفوع طور سے روایت کی ہے جسمیں خطا کو مطلقاً دخل نہیں عمل نہیں کرتے اور کتب فقہیہ جن کے ناقلین قضاۃ سلاطین و مفتیان بے دین ہیں جن کا عادل و ثقات ہونا معلوم نہیں اور کئی واسطے سے وہ مسئلہ فقہی مجتہد تک پہنچتا ہے جنکی شان سے خطا و صواب ہے معمول بہا بناتے ہیں"

پس صاحب موصوف کے کلام سے ظاہر ہے کہ آپ اُن لوگوں سے سخت ناراض ہیں جو کتب حدیثیہ کو چھوڑ کر کتب فقہیہ ہدایہ و درمختار و عالمگیریہ وغیرہ کو معمول بہا بناتے ہیں - کیا اس قول کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے حنفی برادران اہل حدیث کو فقہ مصطلحہ مروجہ کے مسائل فرضیہ قیاسیہ کے منوانے کی کوشش کرینگے - اور منکرین فقہ کہکر اپنے دل کی بھڑاس نکالینگے - مگر دیکھنا! ہمیں جو چاہو سو کہو لیکن مرزا مظہر جانجاناں کی شان میں گستاخی نہ کرنا - یہ بزرگ ایک محقق شخص تھے بہت سے لوگ آجتک اُن کے عقیدتمند ہیں - بلکہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے تو اپنی تفسیر قرآنی ہی کا نام آپ کے نام مبارک کا لحاظ فرما کر تفسیر مظہری سے موسوم کیا ہے - آپ ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۹۵ھ میں ایک شیعی ظالم کے ہاتھ سے شہید ہوئے آپ کی تاریخ وفات عاش حمیدا مات شہیدا ہے - آہ انا للہ وانا الیہ راجعون -

آپ اپنا مقصود حقیقی غیر از حق تعالےٰ و متبوع واجب الاتباع غیر از رسول خدا صلعم نہیں جانتے تھے نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے آپ کا مفصل تذکرہ ابجد العلوم" "تذکار جنود الاحرار" میں لکھا ہے -

(کتبہ ابو محمد عبد الجبار مدرس مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ)

# اتحاد اسلامی

یورپ نے مذہب کو خیرباد کہا اور اس کی جگہ قوم پرستی کو دی - اہل یورپ کے یہاں اللہ اور اس کے رسول کی کتنی ہی اہانت اور تحقیر کیجائے کوئی بازپرس نہیں نہ کوئی جرم ہے - لیکن قومی جھنڈے کی توہین سزا سے نہیں بچا سکتی -

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شان میں جو کچھ سخت کلامی اور دریدہ دہنی کی وہ ان کی تصانیف کے ناظرین سے مخفی نہیں - لیکن اگر مرزا صاحب "یونین جیک" یا کسی گورنمنٹ کی اس سے آدھی بھی تحقیر کرتے تو ان کا دعوے مجددیت و مسیحیت اور نبوت وہیں ختم ہوجاتا -

یورپ کی یہ ذہنیت ہے اور اسی ذہنیت پر ہندو مسلمانوں کو لانے کی کوشش ہورہی ہے -

تحفۂ اہلحدیث - جس میں تقلید شخصی کے متعلق عجیب و غریب تحقیق درج ہے - قیمت ۱/ (مجلد)

چنانچہ بدقسمتی سے ہمارا انگریزی داں گروہ اسکے بہت قریب آلگا ہے اور اس گروہ کے بعض کی یہ تمنا اور کوشش ہے کہ مسلمان اسلام کو ایک درجہ نیچے گرا کر اپنے آپ کو پہلے ہندی اور اسکے بعد مسلمان سمجھنے لگیں۔ اگرچہ ابھی تک مسلمانوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ مسلمان جس بات کو حق سمجھتے ہیں اس کے اظہار میں تکلف کرنے لگے ہیں۔ اور جس بات کو ناحق مانتے ہیں اس کے روکنے کی اس وجہ سے بعض اوقات کوشش نہیں کرتے کہ اتحاد میں فرق نہ واقع ہو۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ان کا قدم مذہب اور حق پرستی سے ہٹکر قوم پرستی کی جانب پڑ رہا ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد ان کی یہی کیفیت ہوجائیگی کہ مذہب کی توہین' توہین نہ رہیگی۔ اور زمانہ جاہلیت کی عصبیت قومی بآب وتاب نمایاں ہوجائیگی تو کیا یہ اتحاد اسلامی کہا جا سکیگا؟

دنیا کا آئین ہے کہ طاقتور کمزور پر اور قوی ضعیف پر غالب رہتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کمزور اور ضعیف کون ہے جو اپنے جیسے انسانوں سے مرعوب ہو کر نہ حق کو ظاہر کرسکے نہ حق پر عمل کرسکے۔ ایسا شخص بہت جلد یا تو مٹ جائیگا یا قوی میں جذب ہو جائیگا۔

مذاہب اور فرقہ بندیوں کی بنیاد ہے اختلاف عقائد۔ عقائد میں اضطراب کا پیدا ہونا دوسرے مذہب یا فرقہ میں جذب ہونے کی فال ہے۔ اور عقائد کی پختگی تصادم کا باعث ہوتی ہے۔ عقائد ہی کی بنا پر سنی وشیعہ۔ حنفی و مالکی۔ شافعی وحنبلی۔ بریلوی و دیوبندی۔ لاہوری و قادیانی وغیرہ کی ہستی کا دار ومدار ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو سب آدمی ہی ہیں۔ نہ کوئی کافر ہے نہ مسلمان سب ایک ہی ہیں۔ مگر عقائد فطرت انسانی میں داخل ہیں کوئی نہ کوئی عقیدہ تو رکھنا ہی پڑیگا۔ اگر عقائد مذہبی سے دست کشی کیجائے تو قومی عقائد گھڑنے پڑینگے۔ اور اس صورت میں دنیا کبھی امن حاصل نہ کرسکیگی۔ کیونکہ قومیت بحیثیت مذہب تو ہی نہیں بلحاظ ملک قائم کیجائیگی۔ اور اس طرح ایک قوم دوسری قوم سے ہمیشہ ٹکراتی رہیگی اور ہندوستان ہندوستانیوں کیلئے۔ کابل کابلیوں کے لئے۔ فرانس فرانسیسیوں کے لئے وغیرہ کی آواز برابر بلند ہوتی رہیگی اور ہر قوم پنجۂ حرص وآز میں گرفتار ایک دوسرے پر دست درازی کرتی رہیگی۔ کہیں تہذیب کا حیلہ ہوگا' کہیں تجارت کا بہانہ۔ اور کہیں نوآبادیات کا ترانہ۔ بغیر اصول مذہبی کے تزکیۂ نفس محال۔ اور بغیر تزکیۂ نفس ہمدردی بنی نوع انسانی معدوم۔ نتیجہ وہی شقاوت قلبی وبیرحمی جو جنگوں میں ہوا کرتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالےٰ علیم وخبیر نے انہی وجوہ سے ہماری قومیت کو حدود ارضی وملکی سے پاک وصاف فرما کر ایک نئی قومیت عطا فرمائی جو عالمگیر ہوسکے۔ اس قومیت کے اصول۔ عقائد۔ قواعد وضوابط بھی خود مرتب فرما کر اپنے رسول نبی امی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ذریعہ ہم کو عطا فرمائے۔ آپ (صلعم) نے تشریف لاکر سب سے پہلے اختلاف عقائد کو مٹا کر ایک عقیدہ پر سب کو لا جمایا۔ جب سب کے عقائد ایک ہوگئے تو قومیت کی تشکیل فرمائی اور تمام اصول۔ قواعد وضوابط وعقائد پر خود عمل فرما کر عمل کرایا اور اسطرح اتحاد اسلامی قائم فرمایا۔ اور اس میں رواداری کی قطعی ممانعت فرمادی۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ اب جو کوئی اس کے علاوہ کچھ اور اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اسلام (قومیت) اب بالکل مکمل ہوگیا۔ اور مکمل وہی ہے جس میں کمی بیشی نہ ہوسکے۔ اب حکم ہوا کہ اس اپنی قومیت کو بڑھاؤ اور دنیا میں اسلام قائم کردو تاکہ اختلافی عقائد جو فتنہ وفساد کا باعث ہیں باقی نہ رہیں۔ اور سب ایک قوم ہوجائیں سب کا ایک ہی اصول ہو ایک ہی عقائد۔ ایک ہی نظام۔ قواعد وضوابط سب ایک ہوں۔ تو دنیا میں امن قائم ہوجائیگا۔ اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین میں یہی راز مضمر ہے۔ ساتھ ہی بادشاہت یا سلطنت خود باعث نزاع ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ حکم تو ہمارا ہی رہیگا البتہ اسکا نفاذ اور اجراء تمہارے ذریعہ سے ہوگا۔ پڑھ لو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفاسقون (الظالمون۔ الکافرون)

نیز فرمایا فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ (نور پ۱۸)

کیونکہ جب تمام نظام تم کو مکمل واکمل مل چکا تو اب تم کو اپنی ناقص عقل سے قوانین مرتب کرنے کی کیا ضرورت باقی رہ گئی۔ ہر شخص کی عقل اور سمجھ جدا گانہ ہے اگر یہ ہوا بھی تو نظام اسلامی درہم برہم ہوجائیگا۔

عزیزو! یہ ہے اتحاد اسلامی۔ جب تک اس پر عمل رہا ترقی روکے نہ رکتی تھی۔ نہ اختلاف تھے نہ فرقے تھے سب ایک تھے۔ سب مسلمان تھے۔ مگر جب سے اس مسلک کو چھوڑا خدا اور رسول کے احکام کے اجرا کو ترک کرکے اپنے احکام جاری کئے۔ خلافت سے منہ موڑ کر بادشاہت قائم کی۔ تاویلات کرکے مذہب میں تفرقے ڈالے تو ترقی مسدود ہو کر تنزل شروع ہوگیا۔ یہاں تک کہ اب جو کچھ ہے آنکھوں کے سامنے ہے۔

ہمارے احباب جو اتحاد اسلامی کی آواز بلند کرتے ہیں وہ ٹھنڈے دل سے اس تحریر کو پڑھیں اور جذبات کو دبا کر عقل سلیم سے اسپر تامل فرمائیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ اتحاد اسلامی کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ اسلامی عقائد کی پابندی اس صورت میں جس میں اسلام نے انکو پیش کیا ہے اتحاد اسلامی کو قائم کرسکتی ہے۔ اگر عقل سلیم سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ عقائد جو عالم وجاہل۔ فاضل وعامی۔ خاص اور عوام کے سامنے پیش کئے جائیں ہرگز اپنے اندر گنجائش تاویل نہیں رکھتے۔ کیونکہ جو چیز عام ہوگی وہ پیچیدگیوں سے پاک وصاف ہوگی ورنہ وہ عام فہم نہیں ہوسکتی۔ اور جو عام فہم نہ ہو وہ عوام کے لئے نہیں ہوسکتی۔ اور اگر ہو تو یہ نقص کلام ہے۔ اسی واسطے قرآن مجید کو "غیر ذی عوج" بلا اینچ پینچ والا کہا گیا ہے۔ اب جو اینچ پینچ نکالے وہ متکلم کی منشاء کے خلاف کرتا ہے اور روراستی سے دور ہے۔

لہذا اگر واقعی اتحاد اسلامی مطلوب اور مقصود ہے تو پھر بہت آسان ہے۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم "آؤ اپنے اختلافات کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ahmadimuslim.de

کی سنت کے موافق اور مطابق کرلیں بغیر تاویل کے آج ہی سب ایک اور مسلمان ہو جاتے ہیں اور اتحاد اسلامی قائم اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور اگر تاویلات پر مدار کار ہے تو

"انتم دجالی ونحن دجال"

سمجھ اپنی اپنی ہے۔ پس اختلاف مٹ نہیں سکتا اور اتحاد کافور ہے والسلام۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ دہلی)

## ہماری تہذیب

مدت سے ہمارا خیال تھا کہ موجودہ زمانہ کے انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کو اپنے بھلے بُرے کی تمیز حاصل ہوگئی ہے۔ جب تک اُنہیں کسی بات کی دلیل یا ثبوت نہ ملے کوئی لاکھ کہے وہ کسی کی نہیں سنتے۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں تو ایسے لوگوں کو جو قوت عاقلہ سے کام نہ لیں چوپایوں اور مویشیوں سے بھی بدتر قرار دیا گیا ہے۔

مگر ہمارے موجودہ زمانہ کے انگریزی خواں خصوصاً مغربی تہذیب کے شیدائیوں پر صد ہزار افسوس کہ وہ کچھ ایسے متوالے ہو رہے ہیں کہ اُنہیں نہ اپنے اسلام کی پرواہ ہے نہ ایمان کی۔ ہم نہایت درد بھرے دل سے لکھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ یا تو انہیں اپنی ایمانی اور آسمانی کتاب قرآن کریم کی بھی مطلق پرواہ نہیں۔ یا اسلامی احکام سے ناواقف ہیں۔ بصورت دیگر ہمیں یقین کامل ہے کہ انہیں احکام خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں ذرہ بھی تامل نہ ہوگا

پس ہم اپنی علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کی جوبلی کے متعلق چند آیات پیش کرکے ارا کین یونیورسٹی سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت کو حاضر ناظر سمجھکر فرمائیں کہ عورتوں کا گیلری پر پبلک کے سامنے برہنہ رو ہونا کہانتک جائز ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو للہ صاف الفاظ میں اپنی اُس غلطی کا اعتراف کریں۔ اور آیندہ اس نازیبا روش سے احتراز کرنے کا وعدہ فرمائیں۔ سردست چند آیات قرآنی پیش کرتا ہوں بغور پڑھیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب ذالکم اطھر لقلوبکم۔ الخ

(سورہ احزاب ع ۷)

"یعنی جب تم کچھ مانگنا چاہو تو اُن سے (امہات المومنین سے) پردہ کے پیچھے سے مانگ لیا کرو"

آیت ہذا سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سید المرسلین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی بابت ارشاد باری ہے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے لئے ہدایت ہے کہ جب اُن سے مانگنا چاہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔

خدارا انصاف! اُس وقت کے مسلمانوں کی قوت ایمانی پر غور کریں۔ ازواج مطہرات کی پاک باطنی پر خیال فرمائیں جن کی شان میں آیہ تطہیر نازل ہوئی۔ باوجود ان سب خوبیوں کے پردہ کا حکم نازل ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اسکا فائدہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ اس پردہ سے پاکیزگی حاصل ہوگی۔

برادران اسلام! جب اُن جیسے پاکیزہ نفوس کو پردہ کا حکم ہوتا ہے تو ہم جیسے کمزور ایمان لوگوں کے لئے بدرجہ اولےٰ ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ بالکل آزاد بے مہار۔ برہنہ رو سیر و تفریح کا سرٹیفکٹ عنایت کیا جائے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حکم مذکورہ بالا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے نازل ہوا تھا جس میں دوسری مسلمان عورتیں بھی تبعاً شامل ہیں۔ تاہم مزید تاکید کو مدنظر رکھتے ہوئے عام مسلمان عورتوں کے واسطے بالصراحت حکم ہوتا ہے

یا ایھا النبی قل لازواجک وبنتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذالک ادنیٰ ان یعرفن فلا یوذین۔ (احزاب ع ۸)

"یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو اور اپنی بیٹیوں کو اور عام مسلمانوں کی عورتوں کو حکم فرماتے کہ وہ اپنی بڑی چادریں نیچی کرلیں جس میں کم سے کم یہ فائدہ تو ضرور ہے کہ (وہ باحیا) پہچانی جائینگی اور نہ ستائی جائینگی"

یہاں بھی پردہ کرنے کا فائدہ مذکور ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے بھائیوں کو اس کا علم نہیں۔ یا خدانخواستہ اس زمانہ کے لوگوں کو زمانہ نبوت کے روشنی یافتہ مسلمانوں سے بہتر اور پاک طینت تصور کرتے ہیں۔ یا للعجب۔

یہانتک تو محض بدن ڈھانپنے کا ذکر ہے۔ مگر اسی سورۃ کے چوتھے رکوع میں یہ الفاظ پڑھئے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولےٰ الخ (یعنی تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو۔ اور مت بناؤ سنگار دکھاتی پھرو جیسا کہ جاہلیت پہلی کا) صاف صاف ارشاد ربی ہے کہ گھر میں (پردہ کے اندر) بیٹھو۔ نیز اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایام جاہلیت میں یعنی کفر کے وقت میں عورتیں بے پردہ پھرتی تھیں یہی نہایت رنج اور دلی صدمہ ہے کہ مشرکوں نے تو اس کے نقصان کو محسوس کرکے اب پردہ کی طرف توجہ کی۔ مگر ہمارے مسلمان بھائیوں نے قرآنی تعلیم کو پس پشت ڈالکر ذلت اور رسوائی کی طرف قدم بڑھایا۔ انا للہ۔

پس ہم اپنے معزز ارا کین یونیورسٹی سے بزور درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے وہ فوراً اپنی توجہ اس طرف مبذول کریں۔ اور لفظ مسلم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی احکام سے دیدہ و دانستہ اعراض نہ کریں۔ اسی پیارے لفظ مسلم نے ہم کو اسقدر لکھنے پر مجبور کیا ورنہ چنداں ضرورت نہ تھی وما علینا الا البلاغ۔

(خادم عبد الکریم (میرٹھی) لنڈھیتا پور)

اسوۂ حسنہ - ترجمہ ہدی الرسول، اختصار زاد المعاد، مصنفہ علامہ ابن قیمؒ، قیمت ۸ مجلد ۱۲ (منیجر)

# ملکی مطلع

## امرتسر میں پلیگ

دو تین ماہ سے امرتسر میں وبائی امراض پھیلے ہوئے ہیں۔ پلیگ کا خوب زور شور ہے۔ سیکڑوں آدمی اس کا شکار ہو چکے ہیں۔

سرکاری طور پر جو پنجاب کے میونسپل قصبات کی ہر ہفتہ فہرست شائع ہوتی ہے اُس سے نہ صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وبائی امراض کے سبب بھی امرتسر پنجاب بھر میں اول نمبر ہے بلکہ یہ بھی کہ سال گذشتہ کی نسبت امرتسر کی تعداد اموات میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے۔

مثلاً ہفتہ مختتمہ ۸ مئی کے دوران میں امرتسر میں اوسطاً ۱۰۱ موتیں ہوئیں۔ لیکن گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں صرف ۴۵۔ اموات اوسطاً ہوئی تھیں۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ امرتسر میں صفائی کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور محکمہ حفظان صحت اپنے فرائض میں سخت لاپرواہ ہے۔ اہلحدیث کے کالموں میں بارہا میونسپل کمیٹی کو توجہ دلائی گئی ہے کہ امرتسر کے گلی کوچوں میں صفائی کا انتظام درست نہیں لیکن افسوس کہ اس پر کچھ توجہ نہ کی گئی۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اب امرتسر وبائی امراض کا گھر بن گیا ہے۔

## کیا سوراجیہ کے یہی معنے تھے؟

اخبار "اہلحدیث" ہمیشہ سے ہندو مسلم اتحاد اور سوراجیہ کا حامی رہا ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان کی بہتری اسی میں سمجھتا ہے۔ لیکن آریہ سماجیوں اور اُن کے ہمنوا ہندو اخبارات اور انجمنوں نے دو تین سال سے جو پروپگنڈا شروع کر رکھا تھا وہ اُغز رنگ لائے بغیر نہ رہا۔

ہم مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ آریہ سماجی اخبارات ایک طرف تو سوراجیہ سوراجیہ کی رٹ لگا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف جس قسم کے سوراجیہ کے خاکے وہ ملک میں پیش کر رہے ہیں اُس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ ایسا ہندو راج قائم کرنے کی فکر میں ہیں جس میں مسلمان اُن کے محکوم یا شودروں کی مانند رہ سکیں۔ اگر ہندوستان کا کوئی حقیقی لیڈر، ہندو مسلم اتحاد کیلئے کوئی ایک راہ عمل ایسی تجویز کرتا ہے جس سے مسلمانوں کی بہتری کی کوئی سبیل نکلتی ہو تو سب سے پہلے پنجاب اور پھر آہستہ آہستہ تمام ہندوستان کے ہندو اسکے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اور زہر اُگلنا شروع کر دیتے ہیں۔

مسٹر داس آنجہانی بانی سوراجیہ پارٹی نے بنگال سوراجیہ پارٹی میں مسلمانوں کو شامل کرنے اور ہندو مسلم اتحاد کی پائداری کیلئے مسلمانان بنگال سے ایک معاہدہ کیا تھا جسے "میثاق بنگال" کہتے ہیں۔ اُس میں یہ وعدہ تھا کہ سوراجیہ قائم ہونے پر مسلمانان بنگال کو اُن کی تعداد کے لحاظ سے ہر محکمہ میں اور ہر جگہ نامزدگی دیجائیگی۔ اس معاہدہ کا شائع ہونا تھا کہ پنجاب سے اس کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہندو مہاسبھا اور اُسکی شاخوں نے دیش بندھو داس پر لے دے کرنی شروع کر دی۔ لیکن دیش بندھو داس نے ان لوگوں کا منہہ یہ کہکر بند کر دیا کہ "میثاق بنگال" بنگالیوں کیلئے ہے۔ اس میں پنجاب والوں کو دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اگرچہ یہ معاہدہ اُسوقت قابل عمل ہوتا جب کہ سوراج مل جاتا۔ لیکن ہندو جن کے دل و دماغ مسموم ہو چکے ہیں اُن کو یہ بھی منظور نہ تھا کہ مسلمانوں سے کوئی وعدہ بھی کیا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے خفیہ ریشہ دوانیاں اس کے خلاف جاری رکھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کی زہریلی ہوا بنگال میں بھی پہنچ گئی۔ کلکتہ کے فساد نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ ہندو مہاسبھا کے پروپگنڈے اور اس کے زہریلے اثر سے بنگال کے ہندو بھی دوسرے صوبوں کے ہندوؤں کی طرح کچھ کم متاثر نہیں ہوئے۔

گذشتہ ہفتہ کرشنا نگر بنگال میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں "میثاق بنگال" کو رد کر دیا گیا۔ اور بنگالی کانگرسی ہندوؤں کے جذبات بھی صاف صاف ظاہر ہو گئے۔ ہم مانتے ہیں کہ حقیقی لیڈر اور سنجیدہ اشخاص اس کانفرنس کی کارروائی سے متفق نہیں۔ لیکن جب کوئی اُن کی سنیگا ہی نہیں تو وہ اکیلے کیا کر سکینگے۔ بہر حال اس کانفرنس کے متعلق دیش بندھو داس کے اخبار "فارورڈ" کی رائے ہے کہ "شر وقوع میں آگیا۔ معاہدہ بنگال جس پر ڈیش بندھو داس آنجہانی نے سوراجیہ کا قصر تعمیر کرنا چاہا تھا۔ متزلزل کر دیا گیا ہے۔ جو اس شر انگیزی کے ذمہ دار ہیں اُنہیں فرقہ وارانہ خبط اور کانگرس کو ٹھکرانے کے جذبات نے مغلوب کر لیا ہے۔ ابد تک اُن کے متعلق یہ کہا جائیگا کہ اُنہوں نے نوکر شاہی کے آگے سوراجیہ پارٹی کے خلاف غداری کی ہے"۔

ہمارے خیال میں اگر ہندو خاموش رہتے اور اس معاہدہ کی تنسیخ نہ کرتے تو شاید معاہدہ لکھنؤ کی طرح یہ بھی طاق نسیان پر رکھدیا جاتا۔ مگر جب اُن کے دل ہی صاف نہیں تو عہد کا نباہ کیسا؟ ؎

وصل ہی جب اُنہیں نہ ہو منظور
وعدۂ وصل وہ کریں تو کیوں؟

سچ تو یہ ہے کہ اگر ہندو یہ چاہتے ہیں کہ سوراجیہ کے بعد بھی مسلمان ان کے محکوم رہیں تو ایسے سوراجیہ سے ہندو دور نہیں ؛-

## بنگال پولیس پر سخت الزام

فسادات کلکتہ کے دوران میں کلکتہ کی پولیس پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اُس نے اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے۔ سب سے پہلے اس کا تذکرہ مسٹر ہیو سٹیفن سینئر ممبر ایگزیکٹو کونسل بنگال کے ساتھ مشاورت کے سلسلہ میں آیا تھا جب کہ مسلمانوں نے اس سے شکایت کی تھی کہ کلکتہ کی پولیس چونکہ ہندوؤں پر مشتمل ہے اسلئے اُس نے ہندوؤں کے جرموں سے چشم پوشی کر کے اُن کی مدد کی ہے۔

ahmadimuslim.de

جب لارڈ لٹن نے بنگال غنڈا ایکٹ کی منظوری کے لئے بنگال کونسل میں تقریر کی تو پھر اسکا ذکر آیا۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ چار ہندو کنسٹبلوں کو اسلئے معطل کیا گیا ہے کہ اُن کے قبضہ سے مسلمانوں کی اشیاء برآمد ہوئیں۔

اب ایسوسی ایٹڈ پریس کا ۲۵ مئی کا کلکتہ کا تار مظہر ہے کہ کلکتہ کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک عورت مسماۃ جھنی کی طرف سے استغاثہ دائر کیا گیا ہے جو شیخ محمد و تار چپڑاسی کی بیوہ ہے۔ شیخ محمد و فسادات کلکتہ کے دنوں میں زخمی ہو کر مر گیا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے پولیس پر نہایت سخت الزامات لگائے گئے ہیں۔ مسماۃ مذکور نے اپنے بیان میں کہا کہ ۲۷ اپریل کو محمد و کو جو ایک بستی سے آیا تھا اپنے کمرہ کے دروازہ پر بیٹھا تھا کہ انسپکٹر گھوسلہ اور چند کنسٹبل آئے اور لاٹھیوں سے اسپر حملہ کر دیا۔ اُسے ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ زخموں کے باعث مر گیا۔ مجسٹریٹ نے تحقیقات کے بعد یہ شکایت محکمہ پولیس میں بھیجدی ہے۔"

اگر یہ بیان صحیح نکلے تو ہندوستان کی بدقسمتی پر جسقدر بھی ماتم کریں کم ہے۔ جہاں کہ محافظان امن بھی مذہبی تعصب کی طغیانی میں غرق ہو جاتے ہیں۔

## تحفظ گائے کا جنون

ہمعصر "ہمدم" لکھنؤ کو اطلاع ملی ہے کہ محمد آباد ضلع اعظم گڈھ کے علاقہ میں کمسریٹ کے محکمہ کی کچھ گائیں ہندوؤں نے چھین لیں دوران تحقیقات میں پولیس نے اُن میں سے کئی ایک گائیں تھانہ گھمیر کے قریب گرفتار کیں۔ لیکن جب اُن کو تھانہ میں لیجانا چاہا تو ہزارہا ہندوؤں کا ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا اور اُس نے اُن گائیوں کو چھین لیا۔ سب انسپکٹر نے فوراً ضلع میں اطلاع دی جہاں سے سپرنٹنڈنٹ پولیس مع ایک مجسٹریٹ اور مسلح پولیس کے موقعہ پر پہنچے۔ اُن کے جانے سے شورش میں کمی ہو گئی۔ پولیس نے چھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا جن پر مقدمہ چلایا جائیگا۔"

افسوس کہ ہندوؤں میں رواداری کے بجائے ایسی گمراہ کن تحریک پھیلتی جا رہی ہے جس سے بجائے کسی فائدہ کے صریحاً نقصان کا اندیشہ ہے۔ جو کام جبر اور تشدد سے کیا جاتا ہے اُس کے نتائج کسی صورت میں اچھے نہیں نکلتے اور ایسی خوفناک تحریکیں ہمیشہ ملک و قوم کے لئے باعث تباہی ہوا کرتی ہیں۔ کاش کوئی ہندو لیڈر ایسا پیدا ہو جو ہندوؤں کی صحیح رہنمائی کر کے اُن کے ہلاکت آفریں جوش کو ٹھنڈا کرے۔

## ترکی اطالوی جنگ کا امکان

برطانی اطالوی معاہدہ نے برطانی غرض کو تو پورا کر دیا ہے یعنی اُن کو موصل مل گیا۔ لیکن اس معاہدہ کی رو سے اطالیہ کو جو ترکی پر حملہ کرنے کی شہ مل گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اٹلی رات دن جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اُس نے ترکی پر حملہ کرنے کیلئے یونانیوں کو اپنے ساتھ گانٹھا ہے۔

ڈیلی نیوز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ کئی سال کی مسلسل جنگوں نے ترکوں کی آبادی کو بہت ہی کم کر دیا ہے۔ اُن کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ اور ملک میں وبا پھیل رہی ہے لیکن پھر بھی ترک اپنے ملک کی حفاظت کیلئے میدان جنگ میں کٹ مرنے کو تیار ہیں۔ ۳۰ ہزار فوج سمرنا میں جمع ہو چکی ہے۔ اگر اٹلی ترکی پر حملہ کرنے سے باز نہ آیا تو کیا عجب ہے کہ اٹلی کو پھر ایسی ہی ذلت آمیز اور تباہ کن شکست ہو جیسی کہ ابی سینیا میں اُسے اُٹھانی پڑی تھی۔"

اس میں کچھ شک نہیں کہ ترکوں کو اسوقت امن و چین کی بہت سخت ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے گذشتہ نقصانات کی تلافی کر کے اپنی حالت کو سنواریں لیکن دشمن انہیں چین سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

## مصر میں جدید انتخاب

مصریوں کو جس جس طرح دبانے کی کوشش کیگئی گذشتہ دو تین سال کے واقعات اُسپر شاہد ہیں۔ لیکن آفرین ہے مصریوں کی ہمت پر کہ وہ اپنی جگہ سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے۔ تازہ انتخابات کی اطلاعات مظہر ہیں کہ انتخاب میں جسقدر ممبر منتخب ہوئے ہیں اُن میں ۱۵۴ وفد پارٹی یا بالفاظ دیگر سعد زغلول پارٹی کے ممبر ہیں اور ۳۶ لبرل پارٹی کے۔ گویا مصری پارلیمنٹ ہی پر کلیتہً اس پارٹی کا قبضہ ہو گا جو زغلول پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ناسازی مزاج کے سبب سعد زغلول وزارت عظمیٰ کو قبول نہ کرینگے بلکہ لبرل پارٹی کے لیڈر عدلی پاشا کو وزیر اعظم بنائینگے زغلول پارٹی کی کامیابی نے برطانی سیاسی حلقوں میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اور انگلستان کی اخبارات سعد زغلول پاشا کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ خبردار کوئی ایسی کارروائی نہ کرنا جو انگریزوں کی مرضی کے خلاف ہو۔

## قضیۂ موصل

ہم کسی گذشتہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس نے اٹلی کو ایشیائے کوچک پر حملہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اس حملہ کے خوف سے ترک انگریزوں سے جلد معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ترکی اور برطانیہ کے درمیان جو موصل کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے حملہ کے خوف سے ترک جلد سے جلد برطانیہ سے صلح کر لینگے۔ معاہدہ مذکور کی موٹی موٹی شرائط حسب ذیل ہونگی۔

(۱) جمعیۃ الاقوام کی طے کردہ سرحد موصل میں ترکوں کی موافق کسی قدر ترمیم کر دیجائیگی جس سے ترکوں کو بعض اہم فوجی مقامات مل جائینگے۔ اگرچہ شہر موصل اُن کو نہ دیا جائیگا۔

(۲) ترکی۔ اور برطانیہ اور عراق ایک ایسا معاہدہ کرینگے جس کا مطلب یہ ہو گا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر حملہ نہ کرے۔ اس معاہدہ میں ایران بھی شامل ہو گا۔

(۳) ایک اقتصادی معاہدہ کیا جائیگا جس کی رو سے ترکی ولایت موصل کی قدرتی دولت سے مستفید ہو سکیگا۔

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز گری - جس میں تمام نمازوں اور اس کے ارکان کو مفصل لکھا گیا ہے - قیمت ۱۲ (منیجر)

# متفرقات

## موتمر اسلامی اور سردار اہلحدیث مدظلہ

ہم لوگ سردار اہلحدیث حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی امرتسری کے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے نمائندہ منتخب کئے جانے پر دلی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آنجناب مدظلہ کو جماعت اہل حدیث کا صحیح نمائندہ اور حقیقی ترجمان سمجھتے ہیں۔ نیز لاہور کی نام نہاد جماعت المسلمین کے پاس کردہ رزولیوشن کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اُن کی اس تحریک کو تفریق بین المسلمین قرار دیتے ہیں۔ خدائے تعالےٰ ان لوگوں کو عقل اور تمیز عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد عبدالکریم (میرٹھی) از سیتاپور)

## جماعت اہل حدیث

قصبہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان نے اعلان کیا ہے کہ

"ہم مسجد چینیاں والی لاہور کی کاروائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنا صحیح نمائندہ کانفرنس اہلحدیث کے منتخب شدہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو جانتے ہیں۔ اور قوم کا درد رکھنے والا ایسا کسی فرد جماعت کو خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ ایسے پاک وجود کو تا دیر زندہ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔

اور جسقدر ہم لوگوں کو خاندان غزنویہ سے عقیدت تھی اُسیقدر ہم ان سے بیزار ہوتے ہیں اور جماعت کے حق میں افراد غزنویہ کو مضر سمجھتے ہیں۔ خدائے تعالےٰ اس تفرقہ کو دور کرے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل امام مسجد جامع اہلحدیث قصبہ جلالپور پیروالہ)

## انجمن اہلحدیث جگادھری ضلع انبالہ کی تجاویز

(۱) انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی تجویز انتخاب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث برائے نمائندگی حجاز سے کلی اتفاق رکھتی ہے اور اپنا سچا نمائندہ خیال کرتی ہے اور بجز مولانا ثناء اللہ صاحب کسی دوسرے اہل حدیث کو اپنا نمائندہ نہیں سمجھتی۔

(۲) مولوی اسماعیل پسر مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کا ایک مسجدی جلسہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو غیر معتمد اور اپنے باپ یا کسی اور بزرگ کو معتبر نمائندہ حجاز تجویز کرنا بالکل حاسدانہ اور نفاق وشقاق بین المسلمین اور فساد انگیزی فی الدین ہے۔ انجمن اسکو یا اسی قسم کی دوسری تحریکوں کو نہ صرف مسلمانوں اور اہلحدیثوں کیلئے مضر اور زہریلی سمجھتی ہے بلکہ خاندان غزنویہ کی عزت واحترام کو برباد کرنے کا اچھا خاصہ ذریعہ خیال کرتی ہے۔"

(ناظم انجمن مذکورہ)

## انجمن اہلحدیث گھوگا ضلع سیالکوٹ کی تجویز

انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے رزولیوشن کو جسکی رو سے مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث موتمر حجاز میں نمائندہ منتخب کئے گئے ہیں منظور کرتی ہے اور جلسہ جماعت المسلمین لاہور کے پاس کردہ رزولیوشن مورخہ ۲۔ اپریل کو بنظر حقارت دیکھتی ہے۔

(کریم بخش ناظم انجمن مذکور)

## مولانا صاحب سردار اہلحدیث کا مکتوب گرامی

جو آنجناب نے کامران سے ارسال فرمایا تھا ۳۰ مئی کو دفتر اہلحدیث میں اصل وقت سے دیر میں وصول ہوا جو اخبار ہذا کے صفحہ ۔۔۔ پر مندرج ہے۔ مولانا صاحب (مدظلہ) ۱۰ مئی کو جدہ پہنچ چکے ہیں۔ انشاء اللہ اب جو خط آئیگا اسمیں مکہ معظمہ کے حالات ہونگے۔ ناظرین دعا سے یاد فرماتے رہیں۔

(منیجر)

## حساب دوستاں در دل

جن اصحاب کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں ازراہ مہربانی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں فیس منی آرڈر وضع کر کے ہم بھیجیں۔

۵۹ - ۴۴۵ - ۵۱۶ - ۵۶۷
۷۱۰ - ۸۱۴ - ۸۳۰ - ۱۲۰۱
۱۶۷۵ - ۲۰۶۱ - ۲۳۴۰ - ۲۳۶۱
۲۴۱۴ - ۲۴۹۸ - ۲۸۹۰ - ۳۵۴۷
۴۳۲۷ - ۴۸۰۷ - ۴۸۳۹ - ۵۱۰۹
۵۱۱۰ - ۵۵۳۷ - ۵۵۳۸ - ۵۹۴۱
۶۰۹۳ - ۶۴۸۷ - ۶۴۹۳ - ۶۴۹۵
۷۰۰۵ - ۷۰۳۸ - ۷۲۲۴ - ۷۴۷۸
۷۴۸۷ - ۷۴۹۰ - ۷۷۴۱ - ۷۹۴۰
۷۹۴۶ - ۷۹۴۸ - ۷۹۵۲ - ۷۹۵۵
۷۹۵۶ - ۷۹۶۳ - ۷۹۶۶ - ۷۹۶۹
۷۹۷۰ - ۷۹۷۴ - ۷۹۷۹ - ۷۹۹۲
۸۰۷۱ - ۸۰۸۰ - ۸۲۲۶ - ۸۲۳۱
۸۲۳۴ - ۸۲۴۳ - ۸۴۷۰ - ۸۴۷۴
۸۴۷۵ - ۸۴۸۴ - ۸۴۸۶ - ۸۴۸۷
۸۴۸۸ - ۸۴۹۱ - ۸۴۹۲ - ۸۴۹۳
۸۴۹۴ - ۸۴۹۶ - ۸۴۹۷ - ۸۴۹۸
۸۵۰۲ - ۸۵۰۳ - ۸۵۰۴ - ۸۵۰۵
۸۵۳۳ - ۸۶۰۶ - ۸۷۳۱ - ۸۷۳۴
۸۷۳۹ - ۸۷۴۶ - ۸۷۴۷ - ۸۷۴۸
۸۷۷۱ - ۸۷۷۴ - ۸۷۷۵ - ۸۸۰۲
۸۸۱۱ - ۸۸۱۸ - ۸۸۲۳ - ۸۸۲۴
۸۸۲۷ -

## یاد رفتگان

میرے بھائی شیخ اکرام الحق صاحب بنارس والوں کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ

(عبدالحمید ولد حاجی ممتاز احمد صاحب از دہلی)

**ایضاً**:- میرے دوست موذن مسجد اہلحدیث عبدالسبحان خان فوت ہو گئے۔ انا للہ۔

(حافظ عبدالرحمان ساکن منٹگمری (الہور)) ۴

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

## درخواست امداد

ناظرین اہلحدیث واہل خیر سے عرض ہے کہ میری عدم موجودگی میں میرا خس پوش مکان جل گیا۔ میں بستی ہی میں مدرسہ میں تھا بوجہ تیز ہوا کے گھر کے اندر نہ جاسکا اور نہ کچھ سامان کپڑا چارپائی وغیرہ بچا سکا چھوٹے چھوٹے بچے وضعیفہ والدہ واہلیہ بوجہ شدت گرمی کے سخت پریشان ہیں۔ اہل خیر سے عرض ہے کہ للہ فی اللہ میری اور میرے بچوں کی امداد کریں۔

(ابو محمد عبداللہ محمدی موضع لاہور کلاں لب دریائے کوسی مدرسہ مسجد اہلحدیث ڈاکخانہ ریاست رامپور)

... سیالکوٹ علیل ... ۲۵ مئی کو فوت ہو گئے۔ انا للہ (حبیب اللہ از ڈھونڈن ضلع سیالکوٹ)

# انتخاب الاخبار

**کوائف ریف** } فرانسیسیوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے امیر محمد بن عبدالکریم کے اہل وعیال کو اسیر کر لیا ہے۔

**قبائل ریف کی وطن فروشی** } فاس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ آج (٢٣۔ مئی) صبح فرانسیسیوں کے دوستدار قبائل نے مقام تارغوت اور اس کے ارد گرد کے مورچوں کو فتح کر لیا ہے۔

**قائدین ریف کو دعوت سرفروشی** } اگرچہ ابھی تک اس افواہ کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ امیر غازی محمد بن عبدالکریم اسیر ہو گئے ہیں۔ لیکن طنجہ کی ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے کہ امیر موصوف نے ایک اعلان اُن شیوخ و قائدین کے نام جاری کیا ہے جو ہنوز وفادار ہیں۔ اعلان میں یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ مجاہدین کے وسائل تقریبًا ختم ہو چکے ہیں۔ اسلئے جن صاحب کا جو جی چاہے کریں۔ ہر شخص آزاد ہے۔ اگر شوق جہاد ہے تو اپنے امیر کے دوش بدوش داد مردانگی دو ورنہ خواہ ہسپانویوں کے آگے ہاتھ جوڑو خواہ فرانسیسیوں کا طوق گردن میں ڈالو۔

**مدافعت کا آخری مورچہ** } عجدہ میں جو صلح کی گفت وشنید ہو رہی تھی اسکی ناکامی کے بعد ٩ مئی کو فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں نے جو مشترکہ حملہ کیا تھا وہ غازی عبدالکریم کے سابق صدر مقام تارغوت (مرکز ٹیلیفون) پر قبضہ کر لینے کے بعد ختم ہو گیا۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے قبائل نے ہتھیار ڈال دئے اور ریفی محاذ میں تین جگہ رخنے پڑ گئے۔ اتحادیوں کا مقدمۃ الجیش فرانسیسی مراقشی سرحد سے گزر کر بحر روم کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ فرانسیسی ہسپانی افواج کے محاذ نے ریف کو دو حصوں میں منقسم کر دیا ہے مگر اس کا امکان موجود ہے کہ ابھی غازی عبدالکریم کچھ عرصہ اور جبل حمام میں مدافعت کر سکیں۔ یہہ اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے توپخانے۔ اسلحہ اور سامان جنگ جمع کر لیا ہے جس سے آسانی کے ساتھ مدافعت کی جاسکیگی۔

**فرانس کا بیان** } فرانس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ (غازی) عبدالکریم نے ہتھیار ڈالدئے ہیں (غازی) عبدالکریم کو طزہ پہنچایا جائیگا۔ اس نے خود کو اور اپنے کنبہ کو فرانس کی حفاظت میں دیدیا ہے۔ فرانسیسیوں کے پاس پہنچنے سے پیشتر ہسپانیہ۔ فرانس اور دیسی قبائل کے تمام اسیران جنگ کو واپس بھیجدیا۔

**مؤتمر اسلامی** } مؤتمر اسلامی (حجاز) کا اجلاس ١٨ جون سے شروع ہوگا۔ اور حج ٢٠ جون کو ہوگا۔

**محمل اقدس کی روانگی** } ٢٧ مئی کو غلاف اقدس کی روانگی کے اعزاز میں ایک شاندار تقریب منائی گئی۔ شاہ فواد بھی اس تقریب سعادت نصیب میں شریک ہوئے۔

**موصل کا تیل** } مسئلہ سرحد موصل کے متعلق ترکی اور برطانیہ عنقریب ہی انگورا میں ایک عہدنامہ پر دستخط کرنے والے ہیں۔ خط بروسلز کو ایک دائمی حد فاصل تسلیم کر لیا جائیگا۔ اور ترکی موصل پر عراق کا قبضہ تسلیم کریگی۔ ترک اس پر مصر ہیں کہ ان کو موصل کے تیل میں سے ضرور حصہ دیا جائے۔ اس تیل کے عوض میں انہوں نے ایک ہزار مربع کیلومیٹر علاقہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ برطانوی نائندے مسٹر رانلڈ لنڈسے نے کہا۔ چونکہ موصل کے تیل کے حصے بخرے ہو چکے ہیں اور اسکو مختلف اقوام میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اسلئے ترک اسکے عوض میں روپیہ لے لیں اور اس مطالبہ سے دست بردار ہو جائیں اس معاملہ پر بحث وتمحیص جاری ہے۔ چند دنوں میں اس کا فیصلہ ہو جائیگا۔ اور ترکی اور عراق میں بھی ترکی اور ایران جیسا معاہدہ ہو جائیگا۔

**جاپان میں محشر خیز حادثہ** } توکیچی کا آتش فشان پہاڑ یکایک پھوٹ پڑا شور کی آواز میلوں تک سنائی دی۔ قصبہ مائی کے رہنے والے ڈر کے مارے بھاگ گئے قصبہ سخت خطرہ میں ہے۔ ٹرینوں کی آمد ورفت بند ہو گئی ہے۔ ٦٠٠ مکانات مادہ گز بھک کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ دو ہزار کسان اور ١٢٠ کان کن لاپتہ ہیں۔ زمین میں شگاف پڑ جانے کی وجہ سے ٢ سو آدمی غرق ہو گئے۔

**پلیگ سے اموات کی ہفتہ واری رپورٹ** } ہفتہ مختتمہ یکم مئی ١٩٢٦ء میں پلیگ سے اموات کے اعداد وشمار مظہر ہیں کہ عام طور پر پلیگ کی شدت کم ہو رہی ہے۔ ہفتہ مذکور میں ٤٦٢٠ موتیں ہوئیں۔ اسکے بالمقابل ہفتہ ماسبق میں اموات کی تعداد ٥٩٢٤ تھی۔

طاعون زدہ اضلاع میں سے کرنال میں جہاں ہفتہ ماسبق میں ١٠١٥ موتیں ہوئیں وہاں ہفتہ مختتمہ یکم مئی میں انکی تعداد ٩٥٤ تک رہ گئی۔ دیگر اضلاع کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

رہتک ٦٥٥ … اور ہفتہ ماقبل میں ٦٦٨
حصار ٦١١ ″ ″ ″ ″ ٧٢٠
سیالکوٹ ٢٥٠ ″ ″ ″ ″ ٣٧٨

انبالہ اور امرتسر میں اموات میں کسی قدر اضافہ ہوا ہفتہ مذکور میں ٤٦٨٩١ اشخاص کو پلیگ کے ٹیکے لگائے گئے۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

**کوائف شام** } بیروت سے جو نیم سرکاری طور پر تار آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ملک شام میں عام طور امن ہوتا جاتا ہے۔ جبل دروز کے شمال مغربی علاقہ میں باغیوں کی سرکوبی ہو چکی ہے۔ جنوب ومشرق علاقہ کی بھی بہت جلد ہو جائیگی یہ بھی لکھا ہے کہ اب جبل لبنان میں کاروبار حسب معمول ہے۔

ایک دوسرا پیام مظہر ہے کہ موسیو دی ژوونیل نے جبل لبنان میں ایک جدید جمہوریت کے وجود کا اعلان کیا جسکے لئے معمولی مراسم کے بعد دعائیں مانگیں

**حاجیوں کا آخری جہاز** } ٢٧ مئی کو حاجیوں کا آخری جہاز "ارمنستان" سات سو حاجیوں کو لیکر جدہ روانہ ہو گیا ہے۔ تقریبًا دو سو نادار عازمین حج روانہ نہ ہو سکے۔

# حب مصطفائی

۲/۲۵

## کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق ومصدوق فداہ ابی وامی کا قول ہے کہ الصدق ینجی والکذب یہلک۔ سچائی باعث بہبود وفلاح اور جھوٹ باعث بربادی وہلاکت۔ خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے نجات دلاتی ہیں جو انسان کو محض بظاہر جامۂ انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً

(۱) جریان وکثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو وہ اسکو استعمال کرکے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ سرعت نزول وکثرت جریان واحتلام یا کسی قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی بااولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض جنکی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دوبھر ہو گئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرض جو بظاہر لا علاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچروپے (صہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ۔ حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

حکیم عبد الرحمٰن عفی عنہ۔ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ شاہ آباد



# مومیائی

۹/۱۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری ومولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان بالکل اور وجع جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصا پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت ایک چھٹانک عہ آدھا پاؤ چہ پاؤ بھر سے ؍ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(پتہ)

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر



# قابل دید کتابیں

۳/۱۵

صیانۃ المقتصدین۔ حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل ومکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۲ صفحات قیمت عہ ؍

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماں دین کے اخلاق وآداب حق پسندی راستگوئی اور راستبازی اختلاف واتفاق۔ سلوک وبرتاؤ محبت ومودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولیٰ کے علماء کیسے تھے یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے قیمت عہ نصائح امام غزالی قیمت ۸ر (تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار)

پتہ

خالد برادرس امرتسر



## تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

۱۲/۲۵

## مترجم محشی اردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے

## بجائے پانچروپے کی چار روپے

کر دئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسی مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ وسلف صالحین واجماع امت کے نہیں لکھا۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں۔ ناظرین خود دیکھ کر معلوم کرلینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپے (للعہ) محصول ڈاک ۱۰ر بذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں۔ سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپے (عا) تین روپے (سے) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔ المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر۔ (پنجاب)


ازواج النبی۔ حضور کی بیویوں کے حالات بہت مفید۔ قیمت ۱۲ر الفاظ القرآن عہ (بقیہ)

# رعایتی کتب کا اعلان

## صرف ذی الحجہ تک ہے

(۱) صغری حمائل جس پر خاص اہلحدیثوں کا حاشیہ ہے (۲) جیبی حمائل نہایت صاف عمدہ (۳) فتح الباری الفاری کامل صرف چار نسخہ باقی ہے (۴) مقدمہ فتح الباری (۵) بخاری شریف مترجم مولانا وحید الزمان صاحب مجلد صرف ایک نسخہ (۶) بخاری شریف مترجم اول سے ۶ پارہ تک مجلد (۷) عون المعبود۔ صرف تین نسخے ہیں (۸) ابن ماجہ نظامی۔ حاشیہ موطا امام مالک اور شرح نخبہ ہے۔ کاغذ چھپائی نہایت عمدہ (۹) نسائی مجتبائی (۱۰) ترمذی مجتبائی (۱۱) احسن التفاسیر۔ مجلد تین جلدوں میں جو بالکل نایاب ہے (۱۲) مسلم شریف۔ احسن المطابع مجلد (۱۳) مسلم شریف نولکشوری (۱۴) تفسیر موضح القرآن مجلد (۱۵) دارقطنی (۱۶) منتقے دارمی رسالہ رفع الیدین تینوں ایک ساتھ کاغذ نہایت عمدہ (۱۷) تفسیر کبیر جلد اول اردو۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک کو ایک نسخہ گھر میں رکھنا چاہئے (۱۸) فتاویٰ نذیریہ کامل (۱۹) سوانح عمری میاں صاحب مرحوم (۲۰) قیام اللیل (۲۱) شرح نخبۃ الفکر مترجم اردو (۲۲) شرح وقایہ اولین مجتبائی مجلد (۲۳) معیار الحق۔ تقلید کی جانی دشمن (۲۴) تاریخ صغیر لامام بخاری (۲۵) بلاغ المبین (۲۶) الطبرانی صغیر (۲۷) تاریخ الخلفا (۲۸) مجموعہ تمام وظائف کا ذخیرہ اور تعویذات مجلد (۲۹) اعلام الموقعین۔ تقلید کی دشمن (۳۰) دیوان متنبی مجتبائی (۳۱) نسائی شریف۔ شاہدرے مجلد (۳۲) سبل السلام شرح بلوغ المرام (۳۳) خطبات التوحید۔ اس کے علاوہ اور بھی کتابیں موجود ہیں۔ زیادہ کتابیں لینے والوں کو کمیشن دی جائیگی۔

(منگانے کا پتہ)

**ابو عبد اللہ کٹرہ نیل نمبر ۲۱ چاندنی چوک دہلی**

# سلاجیت خالص آفتابی

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اس کی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ سنگ گردہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک نصف پاؤ، پاؤ بھر، نصف سیر، ایک سیر پختہ، مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

تخم سلاجیت۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

## زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا ہمارے نام روانہ فرما کر ممنون فرمایئے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں کی خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری لعدہ درد جوڑ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔

محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور

## تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ ہوا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔

شان خان سوڑ رائیور پنشن لین ضلع سمبلپور

(منگانے کا پتہ)

**حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر**

# اکابر علمائے زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

**تنقید الادیان**۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے قیمت ۱۲ر

**تاریخ الخلفا**۔ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جسمیں نو سو برس تک کے اسلامی حالات ہیں خلفائے اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۶ قیمت

**تاریخ تبلیغ اسلام**۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

**آئینہ اسلام** مع **المعروف النبی والاسلام**۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ و تاریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے کتاب بہت طویل ہے صفحات ۔۔۔ لکھائی چھپائی بہت اعلیٰ اس کتاب میں صرف آنحضور کے معجزات ہیں قیمت

**سیرۃ النعمان**۔ امام ابو حنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ۔ ہر طرح قابل دید۔ از علامہ شبلی قیمت

**مصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ**۔ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲ر

**لغات القرآن**۔ قرآن کریم کا مکمل لغت۔ ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت

**مفتاح القرآن**۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے قیمت

**فروع الایمان**۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے قیمت ۹ر

**الفاروق** حضرت عمر کی مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی۔ قیمت

**تفسیر القرآن اردو**۔ پارہ عم، پارہ الٓم، مراد اسلام

**تعلیم الدین**۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲ر

**حرز جان**۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت

**جمال القرآن**۔ چند روز میں بلا استاد کے فارسی بتانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت، سفرنامہ روم و شام، الغزالی، گفتگوئے عربی۔ عربی سکھانیوالی کتاب قیمت (پتہ)

**منیجر کتبخانہ نیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ**

ahmadimuslim.de

## جگتجیت برڈووا انجنئرنگ کالج
### کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ۔ ریاست کا نگینہ ہے ۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم ۔ ضبط ۔ نظم و نسق اور اساتذہ کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے ۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی حضور ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و بر ہمانے کالج کی نمایاں کامیابی پر مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے ۔ کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے ۔ جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں ۔

**پرنسپل**

## نسیاً منسیاً
یعنی
## درد سر کی بے خطا دوائی
تکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی تکیہ ۱/ محصولڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶/ چار بکس ۸/

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

## بڑھیا کپڑا منگاؤ

بہانے کے کارخانہ میں اول درجہ کا کپڑا تیار ہوا ہے جلدی منگوائیں آپ پسند کرینگے بہت خوش ہونگے ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے ریشمی ازار بند بہار مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے ریشمی پارسی ساڑھی زردار ساڑھ گز لمبا درجہ اول فی ساڑھی سات روپے ریشمی سنہری نوزنگی رنگ سیاہ و کناسے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ خوش وضع ایلز فیشن کی درجہ اول ۱ گز لمبی فی نوزنگی چار روپے تولیا بڑے پلنگ کا اسپیز وضع کا درجہ اول فی تولیا تین روپے ریشمی بطہ خاص گلوبند رنگین فی درجن ایک روپیہ بارہ آنہ بڑھیا کلاہ زردار درجہ اول فی کلاہ ڈیڑھ روپیہ چادر نماز رنگین لمبا درجہ اول ڈیڑھ روپیہ

تصدیق کیلئے منیجر سوولیشی کھدر پرچار کمپنی لودیانہ (پنجاب)

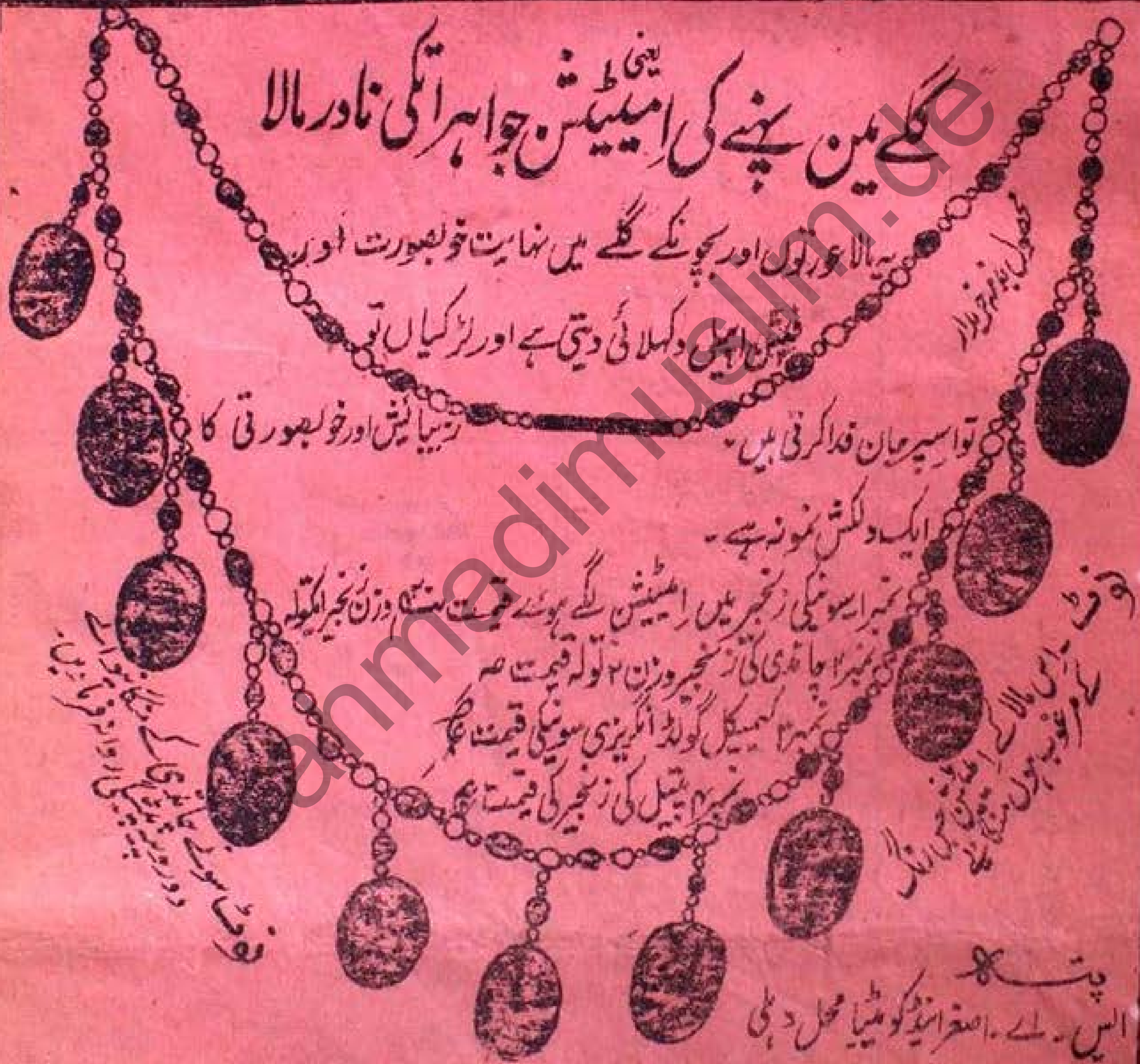

یعنی
## گلے میں پہننے کی امیٹیشن جواہرات کی نادر مالا

یہ مالا عورتوں اور بچوں کے گلے میں نہایت خوبصورت اور بیش قیمتی اصلی دکھلائی دیتی ہے اور لڑکیاں تو اسپر جان فدا کرتی ہیں زیبائش اور خوبصورتی کا ایک دلکش نمونہ ہے ۔

نمبر ۱ سونیکی زنجیر میں امیٹیشن لگے ہوئے قیمت عہ وزن زنجیر ایک تولہ
نمبر ۲ چاندی کی زنجیر وزن ۲ تولہ قیمت صہ
نمبر ۳ کیمیکل گولڈ انگریزی سونیکی قیمت ۸/
نمبر ۴ پیتل کی زنجیر کی قیمت ۴/

محصول بذمہ خریدار

نوٹ ۔ ایسی مالا ... فی مالا

پتہ
ایس ۔ اے ۔ اصغر اینڈ کو ۔ مٹیا محل دہلی

## نور العین سرمہ

ابو الوفا مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب حافظ مقوی و مجلی داخ حرارت و تجربہ مصدقہ و مجربہ ... سفوف دافع جریان ... پنجاب ۔ فی تولہ ۶/ ... ہر قسم ۔ ۲۱ خوراک ۶/ ... برائے سوزاک ... نمبر ۱ ... مندمل ... داخ ... خفیف ... ۲۱ خوراک ۸/ ۔ درد سر ... آتا فاناً ... شیشی ۔ ۹ ماشہ ۸/ ۔ سفوف ہاضم ... درد جاڑا ... فی شیشی ۹ ماشہ ... دید اور نفخ معدہ ۵ تولہ ۱۲/ ... نوٹ ۔ محصول ڈاک علاوہ ہے ۔ فہرست ... کنندہ ... مفصل حال لکھے

پتہ حکیم محمد داؤد ریاست مالیر کوٹلہ

ahmadimuslim.de

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

## دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہو تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئیگا [illegible] اندر خوشی کے آثار نمایاں ہوں [illegible] بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بھی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم [illegible] زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے نوٹ: ۴۰ و ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کے لئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت [illegible] محصول [illegible]

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا تشنگی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا [illegible] دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت [illegible] محصول [illegible]

منگانے کا پتہ

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا



## صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔ رعائتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی مصدقہ پبلسٹی شیٹ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت

نیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

پنڈی بہاؤ الدین (پنجاب)


## نارتھ ویسٹرن ریلوے

### اردال ہفتہ وار ویک اینڈ فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱ - مئی ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔

| نام اسٹیشن | کرایہ |
|---|---|
| راولپنڈی | ۶۸ روپے |
| جہلم | ۶۱ روپے |
| سیالکوٹ | ۵۹ روپے |
| لاہور | ۵۱ روپے |
| امرتسر | ۴۸ روپے |
| فیروزپور چھاؤنی | ۴۷ روپے |
| جالندھر چھاؤنی | ۴۳ روپے |
| لودھیانہ | ۴۰ روپے |
| پٹیالہ | ۳۷ روپے |
| انبالہ چھاؤنی | ۳۴ روپے |
| سہارنپور | ۳۸ روپے |
| میرٹھ چھاؤنی | ۴۵ روپے |
| دہلی | ۴۵ روپے |

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے ان کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ جاتا ہوا کسی اسٹیشن پر اترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔ جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید [illegible] کرایہ دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں [illegible] بشرطیکہ جگہ [illegible] ہو سکے [illegible] روپیہ واپس [illegible] دفتر [illegible] ہیڈ کوارٹرز [illegible]

لاہور ۱۷ - مئی ۱۹۳۶ء [illegible] ایجنٹ صاحب


ایک بہترین تحفہ [illegible] السعاد

بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

## فیملی میڈیسن بکس

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ جو تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں۔ طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مزید منگا لیجئے نہایت کار آمد اور عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی بکس [illegible] ڈاک خرچ ۱۲ ر کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

پتہ

نیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی

ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ



## بقر عید کیلئے

### گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

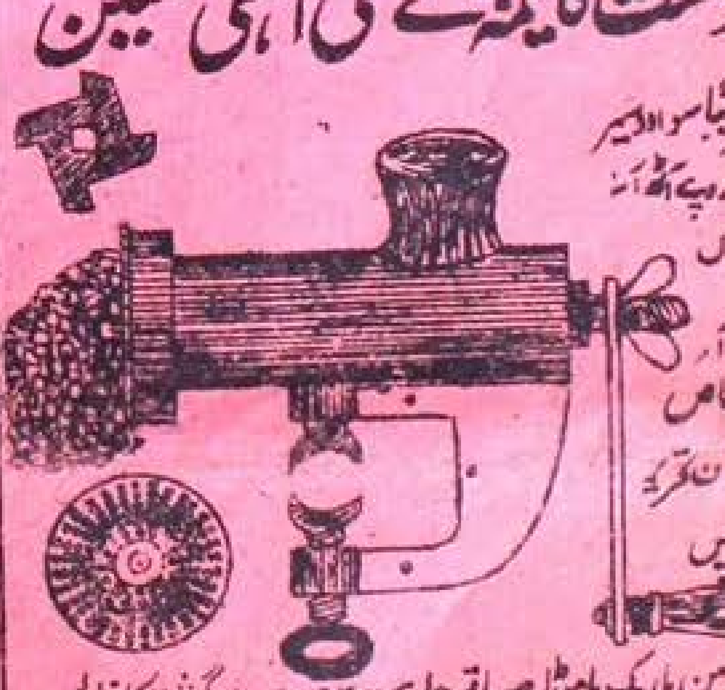

وزن تقریباً سوا دو سیر
قیمت چھ روپے [illegible]
محصول [illegible]
پیکنگ [illegible]
اہلحدیث کے خاص رعایت [illegible]
[illegible] ہوتو دام واپس

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہے دم بھر میں سیر دو سیر گوشت کا بنا لیجئے۔ بالکل اعتبار کی بات ہے۔ یہ مشین ولایتی بنی ہوئی ہے۔ اسکی کلوں کا ہر ایک پرزہ اور گوشت کاٹنے کی قینچی بیحد تیز اور مضبوط ہے۔ ولائتی مشین کی مانند [illegible] ٹوٹ جائے۔ بلکہ [illegible] مشین [illegible] تک کام دیگی [illegible]

قاضی مقبول احمد ایجنٹ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

رجسٹرڈ ایل نمبر ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ورنہ ناپسند بحصول ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے


بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصول دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

6619

جلد ۲۳ — اڈیٹر عطاء اللہ — نمبر ۳۲


## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

روساو جاگیرداران سے " سے

عام خریداران سے " صہ

" " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

## اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

### مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر ۔ ۲۹ ۔ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۱ ۔ جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک۔

## فہرست مضامین


(۱) قادیان میں علم کلام کی تجدید ۔۔ صفحہ ۱ تا ۳

(۲) میانی صاحب کی خلاف بیانی ۔۔ صفحہ ۳-۴

(۳) مسافر حجاز کا مکتوب ۔۔ صفحہ ۵-۶

(۴) گورداسپور میں صنعت ریشم کی نمائش صفحہ ۶

(۵) احمد اللہ بسوئے کعبہ رفت ۔۔ صفحہ ۶

(۶) شلاق ۔۔ ۔۔ ۔۔ صفحہ ۷

(۷) تاریخ اہلحدیث ۔۔ ۔۔ صفحہ ۷-۸

(۸) کتاب سیر الصحابہ اور کتب احادیث صفحہ ۹

(۹) کھلی چٹھی بخدمت مولانا ابوالجلال صاحب ندوی صفحہ ۱۰-۱۱

(۱۰) مافی الضمیر ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۱

(۱۱) محنث کی جورو ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۱-۱۲

(۱۲) علمی مطلع ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۳-۱۴

(۱۳) متفرقات ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۵

(۱۴) انتخاب الاخبار ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۶

(۱۵) اشتہارات ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۷-۲۰


(قادیانی مشن)

## قادیان میں علم کلام کی تجدید

مرزا صاحب قادیانی جس طرح عقائد اسلامیہ کے مجدد تھے[1] اسی طرح علوم مروجہ کے بھی مجدد تھے۔ خواہ کوئی فن جانیں خواہ نہ جانیں اُس میں نہایت جرأت سے خم ٹھونک کر دخل دیدیتے تھے۔ یہ اُن میں ایک خاص کمال تھا۔

جسطرح اُن کی تجدیدات و الہامات کے لئے قرآن شریف اور حدیث صحیح کی موافقت شرط نہ تھی اسی طرح اُن کی انشا پردازی، قواعد صرف و نحو اور محاورات زبان اور ان کی شعر بازی قواعد عروض و قوافی کی پابند نہ تھی۔ غرض ہر امر میں جدت طرازی ملحوظ خاطر تھی۔ علماء کے اعتراض پر مرزا صاحب کی طرف سے ایک دو درجن گالیوں کے ساتھ ایک جواب تھا کہ جو کچھ کہتا ہوں الہام الٰہی سے کہتا ہوں اور ناقص العلم انسانوں کے بنائے ہوئے قواعد کی رعایت خدائے قدوس پر واجب نہیں۔ وہ قادر مطلق ہے جو چاہے کرے۔ اور جو چاہے کہے۔ اسپر کون اعتراض کر سکتا ہے۔

صحیح احادیث کو ضعیف۔ اور ضعیف بلکہ موضوعات کو صحیح قرار دیدینا بھی میری شان ہے۔ کیونکہ میں حکم ہو کر آیا ہوں۔

غرض مرزا صاحب کی عجیب شان تھی۔ وہ مختار کل تھے۔ جو چاہیں لکھیں۔ اُن کا کیا دھرا سب درست ہوتا تھا۔ کسی کو اس میں حق اعتراض نہ تھا۔ آپ کو عیسائیوں اور آریوں کے جوابات لکھنے کا بھی شوق تھا۔ اُس میں بھی اپنے منشی اصول جدت طرازی کو

[1] یعنی نئے نئے عقیدے نکالتے تھے اور ان کا نام تجدید دین رکھتے تھے ۱۲ منہ


ahmadimuslim.de

کیسے بھول سکتے تھے ـ خواہ جواب میں فریق ثانی کو مذہب کو مدد ملے خواہ اسکی تردید ہو یا وہ جواب خود اسلام ہی کے خلاف کیوں نہ ہو ـ اس سے بحث نہ تھی ـ صرف جواب دیدینا شرط تھی ـ

موجودہ مذہب عیسوی کے تین اصول ہیں ـ تثلیث[۱] الوہیت حضرت مسیح علیہ السلام ـ اور کفارہ حضرت مسیح علیہ السلام ـ جناب مرزا صاحب آنجہانی نے الوہیت مسیح کی تردید میں کہا کہ فوت ہو چکے ہیں اور فوت شدہ خدا نہیں ہو سکتا ـ لیکن اس کے ضمن میں مرزا صاحب نے اتنا تسلیم کر لیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام سولی دئے گئے ـ

عیسائیوں کے تیسرے رکن کی بنا یہی مسئلہ صلیب ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام گنہگاروں کے عوض سولی پر چڑھے اور اُن کا کفارہ ہوئے ـ چنانچہ پولوس (جو مرزا صاحب کی طرح دین عیسوی کا مجدد ہے) اپنے خط میں جو عبرانیوں کو لکھا لکھتا ہے ـ

"مگر اب زمانوں کے آخر میں ایک بار ظاہر ہوا ـ
تاکہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو مٹادے"

(باب ۹ درس ۲۶)

اسی طرح مرزا صاحب نے مادہ و روح کے بیان میں روح و مادہ کو تو حادث مانا ـ لیکن سلسلہ پیدائش کو قدیم جانا ـ جو آریوں کے نزدیک قدامت روح و مادہ کا خاص ثبوت ہے ـ یا انکار قیامت کا ایک کھلا رستہ ہے ـ

قادیانی امت مرزا صاحب کی تقلید میں رسن بگلو ہے

اُن کی طاقت کہاں ؟ کہ مرزا صاحب کے کلام کی تنقید کریں یا اُن سے دلیل و موافقت کتاب و سنت کا مطالبہ کریں ـ اور بات بھی یہی ہے کہ ہر پیرو کا مبلغ علم یہی ہوتا ہے کہ اپنے پیشوا کے کلام کو اپنے علم و عمل کے لئے سمجھ لے ـ اسلئے مرزائی امت مرزا صاحب سے آگے نہیں بڑھ سکتی ـ اور مرزا صاحب کا مبلغ علم کیا عربی لٹریچر میں ـ کیا قرآن فہمی میں ـ کیا حدیث دانی میں ـ اور کیا دیگر علوم عربیہ میں جو کچھ تھا وہ معلوم علماء کرام ہے ـ

ہاں جس طرح ہم یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بعض علوم عربیہ میں ناقص العلم اور بعض میں بالکل صفر تھے اسی طرح ہم یہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ علماء زمانہ اگرچہ مرزا صاحب کے کلام میں سو سو علمی غلطیاں نکالیں لیکن الہام سازی میں تو اُن کا مقابلہ ہرگز نہ کر سکتے تھی اور نہ کر سکے ـ اور ان کے اس عذر کے جواب میں کچھ بھی نہ بول سکے ـ کہ میں جو کچھ کہتا ہوں خدا سے سنکر کہتا ہوں ـ اور خدائے تعالے انسانی قواعد کا مقید نہیں (جل جلالہ)

پس مرزائی امت کا مبلغ علم بھی صرف یہی ہونا چاہئے کہ وہ مرزا صاحب کے کلام غلط التیام کو سمجھ لیں ـ اور ان کی اغلاط کو حرف بحرف صحیح جانیں ـ

**ناظرین!** تمہید بالا کو ملحوظ رکھکر بیان ذیل کو بغور مطالعہ فرمائیں ـ

**مرزا صاحب** کے برادر نسبتی اور خلیفہ محمود صاحب کے حقیقی ماموں میر محمد اسحاق صاحب قادیانی نے حال میں ایک ضخیم کتاب[۲] **حدوث روح و مادہ** کے متعلق لکھی ہے ـ

میر صاحب ممدوح چونکہ مرزا صاحب کے خاص عزیز اور خلیفہ صاحب کے واجب الاحترام بزرگ ہیں ـ اسلئے ان کی شخصی عزت کی وجہ سے قادیانی دائرہ میں ان کی اس کتاب کو بھی خاص شرف قبولیت حاصل ہوا ـ

میر صاحب ممدوح تکرار عبارت میں مرزا صاحب سے بھی بڑھے ہوئے ہیں ـ ایک ہی بات کو ایک ہی موقعہ پر اتنی دفعہ دہرایا ہے کہ پڑھنے والا اکتا جاتا ہے کہ خداوندا اس بات کو کبھی چھوڑینگے بھی!

اس کتاب میں میر صاحب موصوف نے روح و مادہ کو تو حادث جانا لیکن سلسلہ پیدائش کو باتباع مرزا قدیم جانا ـ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں ـ

"ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ تعالے ہمیشہ سے مالک ہے ـ اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے وہ ہمیشہ سے پیدا کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اس کے ساتھ چلی آئی رہی ہے" (ص۲)

یہ الفاظ اپنا مطلب بیان کرنے میں صاف ہیں ـ "مخلوق ہونا" اور "ہر زمانہ میں خدا کے ساتھ چلا آنا" ان دونوں باتوں کا اجتماع دنیا جہان کے عقلمندوں کے دماغ میں تو نہ آیا ـ لیکن آیا تو ایک قادیانی دماغ میں شاید وہاں کی آب و ہوا کا کوئی خاص اثر ہو ـ

بندۂ خدا! دنیا جہان کے علماء و عقلاء کو تو آپ "ناواقف مناظر"[۳] قرار دیتے ہیں ـ لیکن خود اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ جب سلسلہ قدیم (بالزمان) ہوا تو جس چیز سے سلسلہ بنا وہ کم از کم اپنی نوعیت میں قدیم کیوں نہ ہوگی یہ کہ ہر سلسلہ کیلئے آغاز ضروری ہے کیونکہ سلسلہ کو آگے کی روانگی اور اتصال کی وجہ سے سلسلہ کہتے ہیں ـ چنانچہ قاموس میں ہے ـ

السلسلۃ اتصال الشیئ بالشیئ

(یعنی ایک شے کا دوسری شے کو ملنا سلسلہ کہلاتا ہے)

پس جہاں سے یہ ملاپ شروع ہوا وہ اسکی ابتدا ہوگی ـ اور جس چیز کی ابتدا ہوئی وہ اپنے وقت ابتدا سے پہلے نہ تھی ـ پس سلسلہ قدیم بالزمان بھی نہ ہوا ـ ورنہ تسلسل کو صحیح ماننا پڑیگا ـ جو باطل ہے اور اسلام

---

[۱] علاقہ نجران کے بڑے بڑے پادری جب مدینہ طیبہ میں آنحضرت صلعم سے الوہیت مسیح میں مباحثہ کرنے آئے تو آنحضرت صلعم نے ان سے جو باتیں کہیں ایک ان میں سے یہ تھی الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء (معالم) یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا پروردگار زندہ ہے جو کبھی نہیں مریگا اور (یہ بھی) کہ بیشک عیسےٰ پر فنا آئیگی ـ آنحضرت صلعم نے حضرت عیسیٰ کی موت کا زمانہ مستقبل میں واقعہ ہونا ذکر کرکے الوہیت مسیح کی تردید کی اور صلیب کے متعلق قرآن نے فیصلہ کر دیا وما صلبوہ (اور نہ صلیب پر چڑھایا اُنکو) ـ پس انکے دونوں اصولوں کی تردید ہوگئی لیکن مرزا صاحب آنحضرت صلعم کے خلاف حضرت عیسیٰ کی موت[illegible]

[۲] کتاب کی ضخامت کثرت تکرار عبارت اور طوالت کلام کیوجہ سے ہے نہ کہ نفس مضمون کی وجہ سے ـ اگر تکرار و طوالت کو حذف کر دیا جائے تو مضمون چند اوراق میں ختم ہو سکتا ہے ۱۲ منہ

[۳] میر محمد اسحاق صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۴۲ پر اُن سب مسلمان علماء کو جو سلسلہ پیدائش کی قدامت کے قائل نہیں "ناواقف مناظر" قرار دیتے ہیں ـ

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی
۱۲ منہ

نکات مرزا ـ معارف و نکات مرزائیہ اور علماء [illegible] کا مقابلہ ـ قیمت ۵ [illegible]

کے سخت خلاف ہے۔

خیر نفس مسئلہ اور اس کے دلائل کی بحث تو ہم انشاء اللہ آگے چلکر کرینگے۔ فی الحال ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ حال میں ماہر جلیل 'مناظر بے عدیل' شیر پنجاب فضیلت مآب جناب مولانا مولوی **ثناء اللہ** صاحب فاضل امرتسری مدظلہ العالی نے ایک رسالہ بنام "اصول آریہ" لکھا ہے جس میں عالمانہ رنگ میں عقلی دلائل سے مادہ - روح اور سلسلہ کائنات کا حدوث ثابت کیا ہے۔

حضرت مولانا المعظم سلمہ اللہ کی علمی قابلیت اور فن مناظرہ میں آپ کی مہارت خصوصاً آریوں اور مرزائیوں کے متعلق آپ کی واقفیت محتاج بیان نہیں ان باتوں میں آپ ماشاء اللہ ہندوستان بھر میں فرد خاص ہیں۔ بڑے بڑے جید علماء جو اسوقت علم وفضل میں مرجع قوم ہیں اس امر کے معترف ہیں اور آپ کی علمی خدمات کو نظر استحسان سے دیکھتے ہیں ہندوستان میں آریوں سے جسقدر بڑے بڑے مناظرے ہوئے - بیسیوں بڑے بڑے علماء ان میں موجود ہوتی تھے - سب بالاتفاق آپ کو مناظرہ کیلئے منتخب کرتے رہے - نگینہ' دیوریا اور جبلپور کے مباحثے واقعات کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔

دور کیوں جاؤ - قادیانی اپنے ہی مباحثہ پر نظر کرلیں - نواب صاحب بہادر ریاست رامپور نے اپنے حضور میں جو مناظرہ کرایا اس میں قریباً سات درجن علماء اہل سنت تھے - اور ان کے علاوہ خود حضور نواب صاحب کے ہم مشرب شیعہ علماء بھی کئی ایک موجود تھے - اس وقت بھی سب نے بالاتفاق حضرت مولانا سلمہ اللہ ہی کو منتخب کیا - ہر دو قوم کے متعلق حضرت مولانا صاحب کی کثیر التعداد کتابیں عام طور پر قوم کے ہاتھ میں ہیں جو آریوں اور قادیانیوں کے مقابلہ میں بوقت ضرورت مضبوط اور کارگر ہتھیاروں کا کام دیتی ہیں۔

فجزاہ اللہ عنا خیر الجزاء -

اس رسالہ "اصول آریہ" میں سلسلہ کائنات کے حدوث کی بحث میں حضرت مولانا المکرم نے قادیانی کتاب "حدوث روح ومادہ" کا بھی ذکر کیا - اور اس کا حوالہ نقل کرکے دکھایا کہ قادیانی تحقیقات "آدھی تیتر آدھی بٹیر" ہے - نہ پورا اسلام نہ پورا آریہ دھرم کیونکہ وہ (قادیانی) ذات مادہ وروح کو تو مسلمانوں کی طرح حادث مانتے ہیں - لیکن سلسلہ پیدائش کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں برابر خدا کے ساتھ چلا آتا ہے - قدامت سلسلہ کی نسبت بعینہٖ یہی عقیدہ آریوں کا ہے - چنانچہ ہم ذیل میں ہر دو فریق کی عبارتیں بالمقابل لکھکر ناظرین کے سامنے رکھدیتے ہیں - وہ خود انصاف کرلیں -

| آرین عقیدہ | قادیانی عقیدہ |
|---|---|
| "دنیا کا آغاز نہیں جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن - نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے - اسی طرح پیدائش کے پہلے پرلے (فنا) اور پرلے کے پہلے پیدائش نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش - ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آیا ہے اس کا شروع یا انتہا نہیں" - (ستیارتھ باب نمبر ۸ ص ۲۳) | (۱) "ہمارا ایمان ہے کہ جسطرح اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے مالک ہے اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے وہ ہمیشہ سے پیدا کرنا اور فنا کرتا چلا آیا ہے ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اسکے ساتھ چلی آتی رہی ہے (ص ۳) (۲) نہ خدا کے خلق کرنے کی ابتدا ہے نہ انتہا - نہ کوئی پہلی مخلوق گذری ہے نہ کوئی آخری مخلوق پیدا ہوگی[۱] - بلکہ ہر مخلوق سے پہلے مخلوق اور ہر مخلوق کے بعد مخلوق ہوگی اور یہ سلسلہ پرواہ سے انادی ہے" (ص ۲۴۳) |

اس سے صاف ظاہر ہے کہ قدامت سلسلہ کے متعلق آریوں اور قادیانیوں کا مذہب ایک ہی ہے - الفاظ "پرواہ سے انادی" ستیارتھ پرکاش کے ہیں - (ملاحظہ ہو خاتمہ ستیارتھ) - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے لکھنے کے وقت ستیارتھ پرکاش مبر صاحب کے سامنے تھی :- (باقی باقی)

# میانی صاحب کی خلاف بیانی

**ہدایت خصوصی** | ہمارے پرانے دوست خانصاحب غلام احمد خانصاحب ساکن ہنگو ضلع کوہاٹ (یکے از کوہاٹ) سے ناظرین اہل حدیث بخوبی واقف ہونگے - جن کے مضامین قادیانیوں - شیعوں اور بدعتیوں کی تردید میں اکثر "اہلحدیث" میں شائع ہوتے رہتے ہیں - آپ نے ایک شکایتی مضمون ارسال کیا ہے جو مولوی نور محمد صاحب میانوی کے اُس مضمون کے جواب میں ہے جو "اہلحدیث" بابت ۱۶ - اپریل سنہ حال میں بعنوان "چند تمثیلات شیعہ" چھپا ہے - خانصاحب ممدوح نے اپنے جواب میں غضبناک لہجہ میں اظہار شکایت کیا ہے جسے میں بجا سمجھتا ہوں - میں سابقاً بھی مضمون نگار اصحاب کو بضمن "ضروری ہدایات" لکھ چکا ہوں کہ کسی شخص یا فریق پر ناجائز یا نازیبا حملہ نہ ہو - اب پھر دوبارہ لکھتا ہوں کہ وہ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا کریں - ورنہ مجھے دلخراش تحریروں کے درج اخبار کرنے میں عذر ہوگا - دیگر یہ کہ حنفی اہلحدیث کے اختلاف کی حد وہی رہنی چاہئے جو واقعی ہے یعنی فروعی - دل آزار تحریروں سے اپنی جماعت بندی کو توڑنا اور اپنے جذبات سے اختلاف کو خلاف و شقاق کی حد تک پہنچانا دینی خدمت نہیں ہے، بلکہ دین کے خلاف ہے - حنفی اہلحدیث کی مخالفت سے مجموعی قوت تقسیم ہوجائیگی اور پھر مخالفین کا مقابلہ کرنا مشکل ہوجائیگا -

ہمارے دوست خانصاحب ممدوح بیشک ایسی قوم سے ہیں جن کا غصہ مشہور عالم ہے لیکن قومی نظام اور تقاضائے وقت و مصلحت

[۱] اور پس حساب جزائے اعمال کیلئے قیامت کی بھی ضرورت نہ رہی - چلو چھٹی ہوئی - قرآن شریف میں تو ہے قل ان الاولین والآخرین لمجموعون (واقعہ پ ۲۷) (یعنی اے محمد (صلعم) ان منکرین قیامت سے) کہدو کہ سب پہلے اور پچھلے ضرور ضرور جمع کئے جائینگے - جس سے دنیا کا اول و آخر سب کچھ ثابت ہوتا ہے - لیکن چودھویں صدی میں قادیان میں جو وحی ہوئی اسمیں یہ اترا کہ دنیا کا نہ آغاز ہے نہ انتہا - یہی سوامی دیانندجی کہتے ہیں - ۱۲ منہ عفہ اہلحدیث ۳۰ - اپریل سنہ حال ص ...

اصول آریہ - آریوں کے اصل اصول مسئلہ مادہ - روح و سلسلہ کائنات کا فیصلہ - قیمت ۴ر (مجلد)

کو ملحوظ رکھکر اپنے جذبات پر قابو پانا بڑی جوانمردی اور دور اندیشی ہے۔ انتقام لیکر نظام کو بگاڑنا عقلمندی و بہادری نہیں۔ واللّٰہ الہادی۔

بہرحال خانصاحب ممدوح کا مضمون حسب ذیل ہے۔ بعض جگہ بہت ثقیل الفاظ کاٹ دئے گئے ہیں۔

(میر سیالکوٹی)

اخبار "اہلحدیث" ۱۶۔ اپریل ۱۹۲۶ء پر زیر عنوان "چند تمثیلات شیعہ" مولوی نور محمد صاحب نے دس[1] مثالیں درج کرکے اپنے زعم میں شیعہ اور حنفیوں کو آپس میں خوب مشابہت دی ہے۔ میں بحیثیت ایک حنفی ہونے کے ان کے جوابات اپنے اوپر واجب سمجھتا ہوا عارض ہوں کہ اس کی اشاعت میں دریغ اور سستی سے کام نہ لیں۔ تاکہ خدا نخواستہ آپ مورد الزام نہ ٹھیریں۔ مضمون نگار کے آخری فقرے یہ ہیں۔

"یہ ہیں عشرہ کاملہ دلائل مشابہت و مطابقت کی جو شیعہ و احناف کے دستور العمل ہیں۔ ناظرین ملاحظہ کریں۔"

میں بھی کہتا ہوں کہ ناظرین جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

**مثال اول:** "شیعوں کا خیال ہے کہ استقرار شریعت و رسالت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بدولت ہوئی۔ اسی طرح سے احناف کا خیال ہے کہ اگر امام ابو حنیفہ نہ ہوتے تو دین اسلام ہرگز نہ پھیلتا۔ اور نہ اس قدر آسان ہوتا۔"

**جواب:** احناف کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔

**مثال دوم:** "شیعہ تین خلفاء راشدین کو نہیں مانتے اور اُن پر تبرا بھیجتے ہیں۔"

**جواب:** یہ بھی میانوی کا بہتان ہے[1]۔

**مثال سوم:** "شیعوں کا مذہب ہے کہ جو شخص شیعہ مذہب میں داخل ہو وہ قطعاً جنتی ہے۔"

**جواب:** حنفی ایمان و عمل صالح کے باوجود بھی خدا کے فضل کو لازمی سمجھتے ہیں۔

**مثال چہارم:** "شیعہ کہتے ہیں کہ بقول حضرت علی زنا بھی ایک قسم کا متعہ ہے۔"

**جواب:** حنفی کہتے ہیں ہر دو حرام و بر ہر دو لعنت

**مثال پنجم:** "شیعہ کہتے ہیں کہ ائمہ جس چیز کو چاہیں حلال بنائیں یا حرام ٹھیرائیں اُن کا اختیار ہے۔"

**جواب:** حنفیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا و رسول کے سوا کسی کو یہ اختیار حاصل نہیں۔"

**مثال ششم:** "شیعہ کا مذہب ہے کہ باریک کپڑا لپیٹ کر بیٹا ماں کے ساتھ اگر صحبت کرے تو گناہ نہیں ہے۔"

**جواب:** حنفیہ اس ناگفتنی سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ (سبحانک ھذا بھتان عظیم)

**مثال ہفتم:** "شیعہ کا مذہب ہے کہ لواطت سے روزہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔"

**جواب:** اسکا جواب بھی بشرح صدر ہے۔

**مثال ہشتم:** "شرائط نماز جمعہ کیلئے جسطرح شیعوں کا عقیدہ ہے اسی طرح پر احناف کا وطیرہ ہے۔"

**جواب:** شرائط میں اختلاف ہے۔ بلکہ ہمارا وطیرہ خود اس امر کا شاہد ہے کہ ہم کتابی شرائط مرقومہ کے پابند نہیں۔ جمعہ کو فرض یقین کرتے ہوئے ادا کر رہے ہیں۔ بخلاف شیعہ کے کہ وہ امامت کیلئے عصمت کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارا اور اُن کا اعتقاد ایک نہیں۔

**مثال نہم:** "مذہب شیعہ میں۔ نیت[2] وضو ترتیب[3] وضو اطمینان فرض واجب نہیں۔ اسی طرح احناف نیت ترتیب و طمانیت کو ضروری و فرض نہیں جانتے۔"

**جواب:** میں کہتا ہوں کہ وضو بذات خود کوئی عبادت نہیں[4] بلکہ واسطے حصول ثواب جس سے مراد نماز ہے۔ یہ بھی منجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط ہے۔ جیسے مکان کی پاکی اور کپڑوں کی پاکی وغیرہ۔ حالانکہ اگر نماز مقصود نہ ہو تو یہ سب عبث جیساکہ سعدی نے فرمایا ہے ؎

کسے جامہ پاکست و سیرت پلید

در دوزخش را نباید کلید

رہا اطمینان یعنی طمانیت سو وہ نماز میں بمذہب حنفیہ واجب ہے۔ نامہ نگار کو نسیان ہوا ہے۔

**مثال دہم:** "شیعہ نماز میں آمین بالجہر نہیں کہتے اسی طرح پر ہمارے احناف کا عمل ہے۔"

**جواب:** آمین بالجہر یا خفیہ[5] دونوں مطابق احادیث نبوی ہیں کوئی خانہ ساز فیصلہ نہیں اور نہ کوئی اجتہادی اور قیاسی مسئلہ ہے۔ کیا ہوا کہ اس مسئلہ میں اہل حدیث و شافعی ہم آہنگ ہیں۔ یہ کوئی قابل اعتراض امر نہیں۔ فروعات پر لڑنے جھگڑنے سے سوائے نفاق و شقاق کے کیا حاصل مرد خدا! آپ نے دانستہ یا نادانستہ ایک ایسے گروہ کے ساتھ ہمیں تشبیہ دی ہے جنکا دین و ایمان جدا۔ اسلام و قرآن جدا[6]۔ بلکہ خدا بھی جدا جو صاحب بدا[7] ہے۔ آپ اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور ہم قبول کرنے کیلئے بڑی خوشی سے تیار ہیں۔ شیعہ و آریہ[8] جو اپنی متحدہ قوت سے قرآن پر حملہ آور ہیں ہمیں اُن کے مقابلہ کیلئے چھوڑ دو۔ خدا آپ پر رحم کرے ؎

(غلام احمد خان از ہنگو ضلع کوہاٹ)

---

[1] خانصاحب کی مراد یہ ہے کہ اس امر میں شیعوں اور حنفیوں میں مشابہت قرار دینا بہتان ہے (میر سیالکوٹی)

[2] وضو اگرچہ عام طور پر نماز کے تابع ہے لیکن نیت سے بذات خود بھی عبادت ہے کیونکہ نیت کرنے سے اسکی بدولت اعضا میں نور ہوگا۔

[3] یا نیت عبادت کی نہ ہو۔ (میر سیالکوٹی)

[5] اگرچہ آمین خفیہ کہنے کی احادیث ضعیف ہیں۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ خود ائمہ اہل سنت میں جہر و اخفاء میں اختلاف ہے۔ پس شیعوں سے مشابہت کے کیا معنے؟ [6] شیعوں کے ہاں جسقدر روایتیں انکے ائمہ معصومین سے مروی ہیں اُن سب کے رو سے قرآن شریف موجودالوقت معاذ اللہ محرف و مبدل ہے اور ان کے نزدیک اصل نسخہ قرآن جو خدا کے نازل کردہ کے مطابق ہے امام غائب کے پاس غار سرمن رائی میں ہے جو دنیا کے خاتمہ کے قریب ظاہر ہونگے اور اُس قرآن کو ظاہر کرینگے اور پھر قیامت آجائیگی (کافی وغیرہ) اس بنا پر جناب خانصاحب ممدوح کہتے ہیں کہ شیعوں کا قرآن جدا ہے اسکے متعلق خانصاحب کے مضامین سابقاً اہلحدیث میں شائع ہوچکے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ [7] بدا شیعوں کے ہاں ایک مسئلہ ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ ائمہ معصومین سے کبھی کوئی وعدہ کرتا ہے اور پورا اسلئے نہیں ہوتا کہ اس وعدہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو جاتا ہے جس سے خدائے تعالےٰ کی رائے بدلجاتی ہے [8] ناظرین حیران ہونگے کہ شیعہ قرآن پر کسطرح حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ سو حاشیہ نمبر ۵ کو پڑھکر ان کی حیرانی دور ہو سکتی ہے۔ نیز وہ مولوی احمد علی صاحب شیعی امرتسری کے مضامین پڑھکر تسلی کر سکتے ہیں کہ وہ کسطرح قرآن شریف

اسوۂ حسنہ - ترجمہ ہدی الرسول (اختصار زاد المعاد) مصنفہ علامہ ابن القیم - قیمت ۱ / مجلد ۱/۸ (منیجر)

# مسافر حجاز کا مکتوب

## نمبر ۳

ثناء اللہ بود ورد زبانم

## قمران (کامران) میں قرنطینہ کی تکلیف

گورنمنٹ کے انتظام پر سیاہ داغ

## قابل توجہ ممبران اسمبلی اور گورنمنٹ ہند

فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
سناؤں حال دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

ہمارا جہاز ارمنستان ۸ مئی کو ۱۲ بجے کامران پہنچا۔ یہاں پر جو حالت بے چارے غریب کم زبان بلکہ بے زبان حاجیوں کی دیکھنے میں آئی زبان اُسکے بیان سے اور قلم اُسکے لکھنے سے قاصر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ گورنمنٹ کے انگریز اعلےٰ افسر اسکو دیکھیں تو ایک منٹ کے لئے بھی اس سیاہ داغ کو اپنی حکومت کے چہرہ پر رکھنا پسند نہ کریں۔ جہاز گہرے پانی میں کھڑا کیا گیا۔ (قمران سے) دو کشتیاں آئیں تاکہ حجاج کو قرنطینہ میں پہنچائیں۔ چونکہ قمران (کامران) میں پورا دن رہنے کا اعلان تھا۔ اور وہاں پکا کھانا ملنے کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ اسلئے بیچارے حاجی نہ صرف آپ تن تنہا اُترے بلکہ اپنے کھانے پینے کا سامان مع بستروں اور برتنوں کے ان کو اُتارنا پڑا۔ پہلے سیڑھی کے ذریعہ کشتی پر اُترے۔ اس اُترنے کا نظارہ عجیب وحشیانہ حرکت دکھا رہا تھا۔ بیچارے بوڑھے مرد اور کمزور عورتیں مع اپنے خردسال بچوں کے سامان سر پر اُٹھائے ہوئے مع سامان خورد نوش کے جا رہی ہیں۔ خدا خدا کر کے کشتی کنارہ پر پہنچی تو اُس میں سے اُترنے کی تکلیف الامان۔ وہاں چونکہ کوئی قلی نہیں اور جہاں پہنچنا ہے وہ جگہ بھی دور ہے۔ بے چارے بیکس حاجی مرد اور عورتیں اپنے ناکردہ گناہوں کا بوجھ اُٹھا کر دھوپ میں جلتے جا رہے ہیں۔ بہت دیر بعد غسلخانہ میں پہنچے۔ غسلخانہ کیا ہے پورا سزا خانہ ہے۔ سب لوگوں کو جنہیں شریف وضیع۔ عالم۔ مشائخ۔ صوفی۔ رئیس سب شامل ہیں۔ ایک جگہ ننگے کر دئے جاتے ہیں اور ایک معمولی سا تہبند اپنی طرف سے دیکر حکم دیا جاتا ہے کہ غسلخانہ میں چلو۔ واللہ یہ نظارہ ساری عمر نہ بھولیگا کہ کسطرح معزز سے معزز علماء اور شرفاء معمولی لوگوں کے ساتھ ایک جگہ ننگے ہوتے اور نہانے پر مجبور کئے جاتے تھے۔

غسلخانہ کیا ہے؟ یہ کہ چھت میں فوارے لگے ہیں جنہیں سے سمندر کا پانی نیچے گرتا ہے اور حاجی لوگ اُسی سمندری پانی سے نہاتے ہیں جس سے وہ بمبئی سے چلکر نہاتے آئے ہیں۔ اِدھر نہایا اُدھر دوسرے دروازے سے باہر نکالے گئے۔ وہ بھی کس شان سے؟ اس طرح کہ بدن اور تہبند گیلا ہے۔ سوکھا کپڑا نہ اپنے پاس ہے نہ سرکاری عمال دیتے ہیں۔ اسی حالت میں جناب حاجی صاحبان کھڑے ہیں۔ بستر تو بندھا بندھایا۔ اُسکے ساتھ بدن کے سب کپڑے بھی بھپارے کی بھٹی میں دئے جاتے ہیں۔ اس بسترے اور ان کپڑوں کی انتظاری میں بیچارے حاجی لوگ کھڑے ہیں۔ بدن اور تہبند سے پانی ٹپک رہا ہے۔ بیٹھنے کی جگہ نہیں پونچھنے کو کپڑا نہیں۔ عرصہ کے بعد بستر اور کپڑے ملے تو کس حال میں؟ جیسے دھوبی کی بھٹی سے نکلے ہوئے گرم گرم قدرے پانی سے تر۔ اب جو ان کپڑوں کو کھولتے ہیں تو ان کے ٹھنڈا کرنے کو کافی وقت چاہیئے۔

**لطیفہ یا ظلم** قرنطینہ میں غسل کرتے وقت مرقومہ تکلیفوں کے علاوہ سب سے بڑی تکلیف ایک یہ ہے کہ حکم ہوتا ہے کہ "نقدی اپنے ہاتھ میں رکھو"۔ میں نے افسر متعین سے کہا ہم چار آدمی ہیں۔ دو ضروری سامان اور نقدی کے پاس رہتے ہیں۔ دو نہا لینگے۔ بولا ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ سامان کا فکر نہ کریں اور نقدی اپنے پاس رکھیں۔

ناظرین غور کریں کہ جس کے ہاتھ میں نقدی ہوگی وہ نہائیگا کیا اور نقدی از قسم نوٹ کو بچائیگا کیا۔ گورنمنٹ کی کتنی غفلت اور عمال کا کتنا ظلم ہے۔

**غسل کا فائدہ** میں نے غور کیا کہ اس غسل کا ہماری صحت پر کیا اثر ہے اسلئے میں نے ڈاکٹر سے سوال کیا کہ ہماری اس تکلیف کا خیال نہ کریں مگر یہ فرمائیں کہ بحیثیت ڈاکٹری اس قرنطینہ کا کچھ فائدہ بھی ہے؟ ڈاکٹر مذکور نے صاف صاف لفظوں میں جواب دیا کہ ایک رسم چلی آتی ہے۔ میں نے کہا خوب ؎

ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھیری

**ایک اور ستم ظریفی** قمرآن (کامرآن) میں قرنطینہ کی بارکیں ترکی زمانہ سے کافی بلکہ کافی سے بھی زیادہ ہیں مگر باوجود مکانات کافی ہونے کے ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ کسی شخص کو خواہ کسی درجہ کا اور کسی حیثیت کا ہو چارپائی کرایہ پر بھی نہ دیجائیگی۔

ہم نے چارفروشوں سے دریافت کیا اُنہوں نے کہا چارپائیاں ہمارے پاس سیکڑوں ہیں مگر ڈاکٹر کیطرف سے سخت منع ہے کہ چارپائی کسی کو نہ دیجائے۔ ہم اگر دیں ہمارا تو کرایہ کا فائدہ ہے لیکن حکومت کی طرف سے بندش ہے۔ کیا یہ بھی حفظان صحت کا کوئی قانون ہے؟ یا مریض بنانے کا دستور؟

**ایک اور نظارہ** غسلخانہ میں داخل ہوتے وقت کھڑا کیا گیا اور سب کی نبضیں دیکھی گئیں۔ دوسرے روز صبح کا کھانا پکانے کی فکر کرنے لگے تو آوازیں آنی شروع ہو گئیں "گنار گنار" (قطار قطار کرو) یہانتک کہ سپاہیوں نے ڈرا دھمکا کر سب کو قطار میں کھڑا کر دیا۔ یہ کہکر کہ ڈاکٹر آکر تمہارا شمار کریگا۔ اس گنار نے حاجیوں کو وہ تکلیف دی کہ غسل خانہ کی تکلیف بھی بھول گئے۔ صبح سویرے سے کھڑے ہیں سورج بلند ہو گیا حاجیوں پر دھوپ آگئی مگر ڈاکٹر صاحب نہ آئے۔ آخر آکر کام کیا کیا ایک۔ دو۔ تین۔ چار۔ وغیرہ۔ کیا یہ وحشیانہ سلوک ایسی گورنمنٹ کے زمانہ میں موزوں ہے جو دوسری تمام قوموں کو غیر مہذب جانتی ہے۔ اس مصیبت میں حاجیوں کو نہ کھانا پکانے دیا نہ ناشتہ تیار کرنے کی اجازت ہوئی۔

اسکے بعد خیریت سے جہاز کے صاحب بہادران آئے اُنہوں نے ٹکٹ لینے شروع کئے نہ سنگل بلکہ واپسی بھی لئے گئے جو جہاز میں واپس کرنے مشکل ہوتے اگر حاجی کلرک مدد نہ کرتے تو واپسی ٹکٹ واپس ہونے میں بڑی مشکل پڑتی۔

**حالات مکہ مکرمہ** ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی حجاز

ahmadimuslim.de

اور نجد اور یمن میں بارش بڑی کثرت سے ہوئی تھی۔ یہاں کا اخبار "ام القرٰے" لکھتا ہے کہ اس بارش سے کھانے کی چیزیں بہت ارزاں ہوگئی ہیں۔ وادیاں پانی سے بھر گئی ہیں۔ گوشت بکری کا ایک اُقہ (انگریزی ایک سیر چھ چھٹانک) دس آنے سے۔ اور گھی ایک اُقہ (۱۱۰ قولہ) سوا روپیہ انگریزی سے۔ گیہوں ۹ ر کا اڑھائی سیر۔ غرض ہندوستان جیسے زراعتی ملک کی نسبت جو عرب جیسے غیر زراعتی ملک میں گرانی کا خطرہ تھا وہ نہیں۔ الحمد للہ۔

(ابوالوفاء ثناء اللہ)

## گورداسپور میں صنعت ریشم کی نمائش

۲۹۔ اور ۳۰ مئی ۱۹۲۶ء کو گورداسپور میں ریشم کی ٹوٹیوں کی نمائش مسٹر آر۔ ایل جوپڑا گورنمنٹ انٹی مالوجسٹ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ یہ نمائش ہر سال منعقد ہوتی ہے اور صوبے کی صنعت ریشم کیلئے نہایت اہم ہے۔ ریشم کی ٹوٹیوں کی کل مقدار جو نمائش کیلئے موصول ہوئی ۱۵۰ من تھی۔ انبالہ۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ جہلم۔ گورداسپور۔ شیخوپورہ۔ کیمل پور۔ گوجرانوالہ۔ کانگڑہ اور دیگر مختلف اضلاع سے جہاں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کیجاتی ہے بھیجی گئی تھی۔ اچھی ہونے کے لحاظ سے یہ ٹوٹیاں تین حصوں پر منقسم تھیں۔ پنجاب میں ان آدمیوں کی تعداد جو ریشم کے کیڑوں کو پالتے ہیں ایکہزار ہے اور اُن میں سے اکثر نے نمائش میں حصہ لیا۔ باقیماندہ نے صرف اپنا مال بھیجدیا تھا اس نمائش کے سلسلہ میں ۳۰ مئی کو مبلغ پانچسو روپئے کی مالیت کے انعامات ان لوگوں میں تقسیم کئے گئے جنکی ٹوٹیاں اعلےٰ قسم کی تھیں۔ دوسرے ان ٹوٹیوں کو گورنمنٹ کی طرف سے سوجان پور کی ریشم کا دھاگا بننے کی فیکٹری کیلئے تیس ہزار روپئے میں خرید لیا گیا۔ یہ رقم اسی وقت ادا کردی گئی۔ سالہائے گذشتہ میں ٹوٹیوں کو عوام کے پاس فروخت کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر وہ تسلی بخش نہ ثابت ہوا کیونکہ اس طریق پر فروخت غیر مستقل اور غیر یقینی رہتی تھی۔ اس سال گورنمنٹ نے تیس ہزار روپئے ٹوٹیوں کی خرید کے لئے مخصوص کردئے تھے تاکہ ٹوٹیوں کے پالنے والوں کو مایوسی کا سامنا نہ ہو اور اسکا بڑا اثر ریشم کی صنعت پر نہ پڑے۔ ٹوٹیوں کی قسم اول کی قیمت ۱۹۰ روپیہ فی من۔ قسم دوم ۱۶۰ روپیہ فی من اور قسم سوم ۱۴۰ روپیہ فی من تھی۔

یہ صنعت بہت فائدہ بخش ہے اور اس پر بہت تھوڑی لاگت آتی ہے۔ ریشم کے کیڑوں کے انڈے محکمہ زراعت کی طرف سے ماہ ستمبر میں فرانس اور اٹلی سے منگوائے جاتے ہیں اور پھر انہیں چھ مہینے تک پہاڑی علاقوں میں رکھکر ماہ فروری میں رکھکر اُن پرورش کنندگان میں تقسیم کرایا جاتا ہے جنہوں نے اپنے نام نمائش کے موقعہ پر درج رجسٹر کرائے ہوں۔ پرورش کنندے پھر ریشم کے کیڑوں کو پالتے ہیں۔ اور جب فصل تیار ہوجاتی ہے تو ٹوٹیوں کو نمائش میں بھیج دیتے ہیں۔ جہاں اُن کو پہلے بوروں سمیت تولا جاتا ہے۔ پھر اچھی بُری قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بوروں کے وزن کرکے اور بوریوں میں بند کرکے بیمہ کرا دیا جاتا ہے۔ اس تمام انتظام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے کافی محنت اور احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ اور اس کا تمام بار اینٹمولوجیکل ڈیپارٹمنٹ اور اُس کے عملہ پر پڑتا ہے۔

گورنمنٹ شہتوت کے بیج اور ریشم کے کیڑوں کے انڈے بہم پہنچاتی ہے۔ کم از کم تین لاکھ پچاس شہتوت کے درختوں کی کاشت اس غرض سے کیجاتی ہے۔ اور بہت سے ذخیرے اُن کے علاوہ بھی۔ اس سال جتنے انڈے مختلف اضلاع میں پرورش کے لئے تقسیم کئے گئے تھے۔ ان کی مقدار ستر سو اونس تھی۔ کچھ انڈے آٹھ مختلف اضلاع کے ۷۰ زراعتی سکولوں میں بغرض مشاہدہ اور تعلیم بھیجے گئے تھے ایک اونس انڈوں میں سے جو کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی پرورش کے لئے بیس پچیس پورے قد کے شہتوت کے درختوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ایک اونس انڈوں سے اوسطاً چھ سیر ٹوٹیوں کی پیداوار ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس وقت تک ۲۵ سیر ٹوٹیاں ایک اونس انڈوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

## احمد اللہ بسوئے کعبہ رفت

خوشا وقت! ۴ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو جناب مولانا و شیخنا احمد اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی بزیارت خانۂ کعبہ تشریف لیگئے۔ اللہ تعالےٰ مولانا ممدوح کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے اور بصحت وعافیت واپس لائے۔ اور آپ کے دیدار مبارک سے ہمیں محظوظ ومسرور فرمائے۔ آمین[۱]۔ روانگی کے وقت صدر اسٹیشن دہلی پر عام جلسہ ہوا جس میں مولانا موصوف کے جذبات وفیوضات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور عاجز نے مندرجہ ذیل اشعار کو اسی مجمع عام میں پیش کیا۔

حمدت اللہ حمد الشاکرینا ۔۔۔ ونمدح من یشارک زائرینا

خصوصا سیدی المولی المعلی ۔۔۔ ادام اللہ ظلک قائدینا

مجدد[۲] عصرہ قوم کبیر ۔۔۔ سلیم الطبع فائق کاملینا

کریم الخلق محمود المحاسن ۔۔۔ یفی الناس اعنی عالمینا

جلیل القدر ذو فہم جمیل ۔۔۔ لذی فرح بہ من ناصرینا

رحید العصر مفقود المثیل ۔۔۔ یزدی البیت بیت الآمنینا

قوی جید عالم ذکی ۔۔۔ یبث العلم بین الطالبینا

ویترکنی الکریم بلا عماد ۔۔۔ یتیما نادرا کالسائلینا

یتیما خامن کل شیئ ۔۔۔ بشیرا جاہلا من جاہدینا

دعوت لحفظہ فی کل ان ۔۔۔ وقاہ اللہ شر الحاسدینا

یکون مجدہ طولا طویلا ۔۔۔ جزاہ اللہ اجر الصادقینا

(ابو نذیر محمد بشیر مبارکپوری۔ وارد حال مدرسہ رحمانیہ دہلی)

لہ آمین ۲ے کسی کی مدح میں اطراء منع ہے ۱۲ امیر سیالکوٹی

**خط وکتابت**
کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں
(منیجر)

ahmadimuslim.de

# شلاق

فی تفسیر آیۃ

## یوم یکشف عن ساق

پادری ٹامسن ہاول صاحب بشیر اپنے رسالہ تقویت الایمان (مطبوعہ ۱۹۱۱ء نولکشور پریس لاہور) کے صفحہ ۸ و ۹ پر لکھتے ہیں۔

"سورہ القلم ۲ رکوع ۳۸ - یوم یکشف عن ساق یدعون الی السجود فلا یستطیعون - جسدن کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے طرف سجدہ کے - پس نہ کر سکینگے - اور جب خدا کی پنڈلی کھولی جاویگی تب مومن خدا کو سجدہ کرینگے لیکن کافر و منافق اُسے سجدہ نہ کرینگے یہ پنڈلی والا خدا ضرور مجسم ہی ہوگا۔"

**اقول:** - سورہ القلم پارہ ۲۹ کے رکوع ۴ میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون - (ترجمہ)

"جسدن کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے طرف سجدے کے پس نہ کر سکینگے۔"

**تفسیر:** - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کسی شخص نے یوم یکشف عن ساق کے معنے دریافت کئے تو فرمایا جب قرآن مجید میں کسی لفظ کے معنے تم سے مخفی ہوں تو اس کو شعراء عرب کے کلام میں ٹٹولو - کیونکہ وہ دیوان عرب ہے - کیا تم نے شاعر کا قول نہیں سنا کہ سے

سن لنا قومک ضرب الاعناق
وقامت الحرب بنا علی ساق

ای علی شدۃ - پھر فرمایا کہ وہ سختی اور شدت کا دن ہوگا -

عرب میں کشف ساق کا اُس وقت میں اطلاق کیا جاتا ہے جب کوئی دہشت ناک اور خوفناک امر پیش آتا ہے - ابن قتیبہ کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی کو ایسی شدید مہم اور خوف کا بھرا ہوا واقعہ پیش آتا ہے جس میں اسے کوشش و سعی کی سخت حاجت پڑتی ہے تو وہ اپنی ساق (پنڈلی) کھول دیتا ہے - پس شدت کے مقام میں کشف عن الساق کا اطلاق کرنا استعارہ تمثیلیہ ہے۔

صاحب کشاف کہتے ہیں کہ کشف ساق ایک مثال ہے جو مقام شدت میں بیان کیجاتی ہے - جیسا کہ بخیل کے حال کو عدم تغیر الفاظ میں اس شخص کے حال سے تشبیہ دیکر جس کا ہاتھ گردن میں بندھا ہوا ہو - "یدہ مغلولۃ" بولتے ہیں۔

زمخشری کہتے ہیں کہ "کشف عن الساق" اور "ابداء عن الخدام" ایک مثال ہے جو شدت امر اور صعوبت خطب میں بیان کیجاتی ہے - پس اس قدر یوم یکشف عن ساق کے یہ معنے ہونگے کہ قیامت کے دن بلا کے خوفناک امور اور غضب کی شدتیں پیش آئینگی۔"

(اعظم التفاسیر مصنفہ جلد نہم صفحہ ۳۰/۴۳)

پادری ٹامسن ہاول بشیر کے اعتراض کے جواب کے بعد معلوم ہو کہ بائیبل میں کثیر مقامات پر ذات ربی کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو ہم انسانوں کے اعضاء کے لئے بولے جاتے ہیں - چونکہ خدا تعالےٰ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے اس لئے وہ سب مجازات اور استعارات کہے جاتے ہیں - اسی طرح قرآن شریف کی آیات کو سمجھو۔

(حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)


## بہشتی زیور مع بہشتی گوہر

(مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے خاص تحفہ - مصنف موصوف نے گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا ہے - ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے روزانہ ضروریات کی تمام باتیں قریب قریب اسمیں درج ہیں - قیمت ۱۱ حصوں کی صرف عہ محصول علاوہ -

(منیجر اہلحدیث امرتسر)


# تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

## عصر صحابہ میں کتابت احادیث

اوپر کے بیان میں یہ جو کہا گیا ہے کہ صحابہؓ کسی تحریری بیاض کے محتاج نہیں تھے - اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی کتابی نسخہ جس میں احادیث نبویہ جمع کی گئی ہوں اور وہ دوسروں کو بھی تعلیم کیا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے وقت میں ضروری نہیں تھا ورنہ اپنے اپنے طور پر حفظ سینہ کے علاوہ مکتوبی صورت میں بھی احادیث کو نگاہ رکھنا کچھ نہ کچھ عصر صحابہ بلکہ عہد رسالت میں بھی تھا - عہد رسالت کا حال آپ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عمرو - حضرت خالد بن عداء وغیرہم کی تحریروں اور صلحنامہ حدیبیہ اور دعوت و تبلیغ کے خطوط سے معلوم کر چکے اب عصر صحابہ کا حال ذیل کے بیان سے سمجھ لیجئے

صحابہؓ میں سب سے زیادہ روایت چھ شخصوں کی ہے - جن کو محدثین مکثرین صحابہ کہتے ہیں - اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں - عائشہ صدیقہؓ - عبداللہ بن عمرؓ - عبداللہ بن عباسؓ - انس بن مالکؓ - جابر بن عبداللہؓ - اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لمبی زندگی پائی - اور روایت کا زیادہ موقع پایا۔

پھر ان سب میں سے زیادہ روایت حضرت ابوہریرہؓ کی ہے - کہ ان کو اس امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصیت سے فیض حاصل ہوا - جیسے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے لئے[1] فقاہت کی دعا کی تھی - چنانچہ صحیح بخاری میں ہے :-

ان اباھریرۃ قال انکم تقولون ان اباھریرۃ یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تقولون ما بال المھاجرین و الانصار

[1] صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے (سینہ مبارک) سے لگا کر کہا اللھم علمہ الکتاب - خداوندا! اسکو قرآن کا علم دے - (صحیح بخاری کتاب العلم ۱۶ منہ)

لا یحدثون عن رسول اللہ بمثل حدیث ابی ھریرۃ وان اخوتی من المھاجرین کان یشغلھم الصفق بالاسواق وکنت الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ملء بطنی فاشھد اذا غابوا واحفظ اذا نسوا وکان یشغل اخوتی من الانصار عمل اموالھم وکنت امرءا مسکینا من مساکین الصفۃ اعی حین ینسون وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یحدثہ انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمع الیہ ثوبہ الا وعی ما اقول فبسطت نمرۃ علی حتی اذا قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ جمعتھا الی صدری فما نسیت من مقالۃ رسول اللہ تلک من شیء (صحیح بخاری شروع کتاب البیوع حدیث اول)

"یعنی حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کرتا ہے۔ اور تم یہ بھی کہتے ہو کہ مہاجرین وانصار کا کیا حال ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم سے ابوہریرہ کی طرح (کثرت سے) احادیث روایت نہیں کرتے (سو اس کا جواب یہ ہے کہ) میرے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں سودے سلف کا شغل تھا اور میں شکم سیری پر آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ پس میں اُس وقت بھی حاضر ہوتا تھا جب وہ غیر حاضر ہوتے تھے۔ اور (سنا ہوا) یاد رکھتا تھا جب وہ بھول جاتے تھے۔ اور میرے انصاری بھائیوں کو اپنے مالوں کے کام کاج کا شغل تھا اور میں اصحاب صفہ کے مساکین میں سے ایک مسکین شخص تھا۔ پس (سنا ہوا) یاد رکھتا تھا جب وہ بھول جاتے تھے۔ اور ایک دن رسول اللہ صلعم نے سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ ایسا کوئی نہ ہوگا کہ میرے بات کرنے تک اپنا کپڑا پھیلا دے پھر اس کو اکٹھا کر کے اپنے ساتھ لگا لیوے۔ مگر یاد رکھیگا جو کچھ میں کہونگا۔ پس میں نے وہ چادر جو مجھ پر تھی بچھا دی حتے کہ جب رسول اللہ صلعم نے اپنی بات ختم کر لی تو میں نے اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ پس مجھے رسول اللہ صلعم کی وہ بات کچھ بھی نہ بھولی۔"

حضرت ابوہریرہؓ نے اپنے کثیر الحدیث اور احفظ ہونے کی یہ وجوہات بیان کی ہیں۔

اوّل یہ کہ دیگر اصحاب اہل وعیال اور کسب وتجارت والے تھے۔ وہ ہر وقت خدمتِ نبوی میں نہیں رہ سکتے تھے۔ اس کے برخلاف میں اصحاب صفہ کے مساکین میں سے تھا۔ (جو اہل وعیال۔ گھر گھاٹ نہ رکھنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے صحن مسجد ہی میں رہتے تھے۔ اور ان کو کسب وتجارت کی بھی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ لوگوں کی گھروں سے ان کو کھانا آجاتا تھا) پس میں اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہی میں رہتا تھا۔ اور مجھے آپ سے احادیث سننے کا زیادہ موقع ملتا تھا۔

دوم یہ کہ دیگر لوگ کام کاج اور اہل وعیال کے مشاغل میں ہونے کی وجہ سے کوئی بات بھول جائیں تو بھول جائیں۔ میرا کام تو صرف علم سیکھنا اور اُسے یاد کرنا تھا۔ اور بس۔

سوم یہ کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظ احادیث میں ایسا فیض حاصل ہوا کہ جو سیکھا وہ سینہ پر نقش ہوگیا۔ اور پھر بھولا نہیں۔

صحیح بخاری سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کو احادیث نبویہ کا جو شوق تھا اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم تھا۔ چنانچہ انہی سے روایت ہے کہ۔

عن ابی ھریرۃ انہ قال یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ظننت یا ابا ھریرۃ ان لا یسئلنی عن ھذا الحدیث احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث (صحیح بخاری)

"یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کس کو حاصل ہوگی تو آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے ضرور خیال تھا کہ یہ بات مجھے تجھ سے پیشتر کوئی شخص نہیں پوچھیگا۔ اس وجہ سے کہ میں نے تیرا شوق حدیث کی نسبت (بہت ہی) پایا۔"

سابقاً حضرت عبداللہ بن عمرو کے ذکر میں گذر چکا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ احادیث نبویہ کو زبانی یاد رکھا کرتے تھے۔ اور لکھا نہ کرتے تھے یہ اُن کی ابتدائی حالت اور عہد رسالت کی کیفیت ہے۔ ورنہ عہد رسالت کے بعد اُنہوں نے بھی اپنی روایات لکھ رکھی تھیں۔ چنانچہ خاتمۃ الحفاظ نے فتح الباری میں حسن بن عمرو بن امیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ان کو اپنے گھر لے گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے نوشتے دکھائے اور کہنے لگے (دیکھو) یہ (سب کچھ) میرے پاس لکھا ہوا (موجود) ہے[1]

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بعض صحابہؓ نے اپنے زمانہ میں احادیث نبویہ کو لکھ لیا تھا اگرچہ کوئی تعلیمی نصاب تیار نہ ہو سکا تھا۔ لکل اجل کتاب۔ (باقی باقی)

---

[1] فتح الباری جزء اول مطبوعہ دہلی کتاب العلم باب کتابت العلم زیر حدیث حضرت ابی ہریرہ ص۱۰۵ ۱۲ منہ


حیات طیبہ

حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۸ؔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

... حقیقت ۔ شرک و بدعت کی تردید کتاب و سنت کی تائید۔ قیمت ۵/ (منیجر)

# کتاب "سیر الصحابہ" اور کتب احادیث

## نمبر ۲

۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کے پرچہ اہلحدیث میں "سیر الصحابہ" اور اُسکے مصنف سے ناظرین اہلحدیث کو تعارف کرا چکا ہوں۔ اب بعض احباب کا اصرار ہے کہ جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ تھوڑا تھوڑا اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتا جائے تو اچھا ہے۔ لہذا پہلی قسط ارسال ہے۔

### مصنف سیر کی پہلی جرح

اول مصنف نے از صفحہ ۶۰ تا ۶۹ دکھلایا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی جب کوئی حدیث خلاف قرآن سنتے تو اُسکو رد کر دیتے اور اُس پر جرح کرتے تھے۔ صحابہ کی جرحیں کیا اور کیسی ہوتی تھیں۔ اور مصنف نے اُسے کہاں تک صحیح سمجھا ہے اس بحث کو چھوڑ کر پہلے میں آپ ہی کی جرحوں کو دکھانا چاہتا ہوں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ مصنف نے کس بھیس میں ہو کر مذہب اہلحدیث پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

**قولہ:** "قرآن مجید میں ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف رحیم (سورہ حشر)

(ترجمہ) اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد جو لوگ آئیں وہ کہیں کہ خداوندا ہم کو معاف کر اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گذر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کینہ نہ پیدا کر اے رب ہمارے بیشک تو مہربان اور رحیم ہے۔

اس آیت کے مقابلہ میں صحیح مسلم کی وہ حدیث پڑھو جسمیں امیر معاویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے حضرت علیؓ پر لعن نہ کہنے کا سبب دریافت کیا ہے۔ یہ روایت باب فضائل علی میں موجود ہے اور اسکے رواۃ گو ثقہ ہیں تاہم کمزور ہیں۔" (ص۶۰)

**اقول وباللہ التوفیق:** فاضل مصنف کی یہ پہلی جرح ہے جس میں آیت کریمہ مع ترجمہ اور صحیح مسلم کا حوالہ لکھکر چھوڑ دیا ہے۔ معلوم نہیں آپ کو آیت موصوفہ و صحیح مسلم کی روایت میں کیا معارضت نظر آئی جسکو ظاہر نہیں کیا۔ اور آیت کریمہ کا ترجمہ لکھنے میں بھی چالاکی سے کام لیا ہے کہ خبر کو انشا بنا دیا ہے سورہ حشر میں آیت موصوفہ سے قبل مال فئے کا بیان مذکور ہوا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مال فئے مال غنیمت کی طرح مجاہدین پر تقسیم نہ ہوگا۔ بلکہ بیت المال میں رہیگا اور اُس میں اللہ و رسول کا حق ہے اور مہاجرین و انصار و جملہ مسلمانوں کا بھی حق ہے۔ پھر انصار و مہاجرین اور اُن کے بعد کے مسلمانوں کی صفتیں بیان کی گئی ہیں۔ مہاجرین و انصار کے بعد کے مسلمانوں کی صفتوں میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ کہینگے "اے رب ہمارے تو ہم کو اور اُن بھائیوں کو جو ہم سے ایمان میں سبقت کر چکے ہیں بخشدے اور ہمارے دل میں اُن کی طرف سے کچھ کینہ مت کر۔"

شاید اسی لفظ کینہ سے مصنف نے آیت و روایت مذکورین میں تعارض سمجھا ہے۔ لیکن یہ مصنف کے عدم تدبر یا تعصب کا نتیجہ ہے ورنہ کچھ معارضت نہیں ہے۔ آیت موصوفہ میں صرف یہ مذکور ہے کہ مومنوں کی یہ آرزو ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ نہیں ہے کہ مومن کے دل میں کسی مومن کی طرف سے کسی قسم کا کینہ و بغض نہ ہوگا۔[1]

اب صحیح مسلم کی روایت کو دیکھئے۔ اول تو اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں کچھ کینہ و بغض تھا۔ بلکہ صرف یہ مذکور ہے کہ امیر معاویہؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے حضرت علی پر لعن نہ کرنے کا سبب دریافت کیا کیونکہ رافضیوں و خارجیوں کے فرقے بن چکے تھے اور ہر ایک مدح و ذم و سب و شتم میں غلو کر رہے تھے۔ اسکے جواب میں سعد بن وقاصؓ نے حضرت علی کے فضائل صحیحہ بیان کئے۔ اور یہی غرض امام مسلم کی اس روایت کے بیان کرنے سے ہے۔ صحابہ کرام آپس میں ایک دوسرے پر لعن طعن نہ کرتے تھے۔ اور نہ اس روایت سے ثابت ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ حضرت علیؓ و امیر معاویہؓ میں سیاسی لڑائیاں ہوئیں۔ اور ضرور ہوئیں جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ الا من سفہ نفسہ۔ اور ان لڑائیوں کے سبب سے آپس میں کدورت کچھ ضرور تھی۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف کے پانچویں رکوع میں فرمایا ہے ونزعنا ما فی صدورھم من غل۔ یعنی ہم مومنوں کو جنت میں داخل کرنے کے وقت آپس کے کینے و بغض سے دل صاف کر دینگے۔

اور اس سے بھی زیادہ واضح سورہ الحجر کے چوتھے رکوع میں ملاحظہ فرما دیں۔

ان المتقین فی جنٰت وعیون ادخلوھا بسلٰم اٰمنین ونزعنا فی صدورھم من غلٍ اخوانا علی سررٍ متقابلین۔

(یعنی) تحقیق پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں ہونگے کہا جاویگا اُن کو کہ داخل ہو اُس میں ساتھ سلامتی کے امن سے اور نکال ڈالینگے ہم جو کچھ اُن کے سینوں میں ہے کینہ سے۔ ہو جاوینگے وہ بھائی بھائی بلند تختوں پر آمنے سامنے۔"

چنانچہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر (رضی اللہ عنہم) اس کے مصداق ہیں" پس اب تو صحیح مسلم کی روایت قرآن کے معارض نہ ٹھیری۔ فافہم وتدبر۔ (باقی آئندہ)

(ابو النعیم عبد الرحیم عفی عنہ۔ کھرپا نواں ڈاکخانہ مدنپور (ضلع گیا)

[1] مومنوں میں آپس میں مخالفت و عداوت کا ہونا مناسب تو نہیں لیکن واقعہ میں اس کا وجود ممکن بلکہ واقع ہے اور قرآن نے باوجود مخالفت کے دونوں فریق کو مومن کہا ہے چنانچہ فرمایا وان طائفتان من المومنین اقتتلوا۔ الآیۃ (حجرات پ۲۶) (سیالکوٹی)

# کھلی چٹھی

## بخدمت مولانا ابوالجلال صاحب ندوی

ناظرین کرام! قبل ازیں کہ میں مولانا کی خدمت میں کچھ عرض کروں آپ حضرات سے ان کا تعارف کرا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ ضلع اعظم گڈھ کے ایک مشہور موضع چریاکوٹ کے باشندوں اور دار المصنفین اعظم گڈھ کے خاص کارپردازوں اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سند یافتوں میں سے ایک ممتاز اور بہترین شخصیت ہیں۔ گذشتہ رمضان المبارک میں آپ سے صلوٰۃ تراویح کے متعلق کچھ گفتگو ہوئی تھی جس کا تذکرہ عنقریب میرے خطوط میں آنے والا ہے۔ بغور ملاحظہ کریں۔

**پہلا مکتوب** مولانا المکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً آپ کو ۸۔ اپریل ۱۹۲۶ء والی وہ گفتگو جو صلوٰۃ تراویح کے متعلق شب کے وقت شیخ قربان علی صاحب رئیس اعظم گڈھ کے دولت خانہ پر ہوئی تھی یاد ہوگی۔ جس میں آپ نے بڑے زوردار الفاظ میں یہ دعوےٰ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"نماز تراویح آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم کے ابتدائی عہد تک ۸ رکعت ہوتی تھی۔ لیکن حضرت عمر فاروق نے اخیر عمر میں بجائے آٹھ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی۔ اور میں اس کا ثبوت صحیحین کے علاوہ تمام کتب احادیث سے دے سکتا ہوں"

میں نے جب اسکا ثبوت طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسوقت تو میں کہیں جا رہا ہوں اور ۴۔ شوال تک واپس آؤنگا۔ پھر اس کے بعد آپ سے ملنے کا موقع نہ ملا۔ اور میں دہلی بغرض تحصیل علم چلا آیا۔ لہذا اب یہاں سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جناب والا اس طویل مدت میں کافی تیاری کے بعد اب مجھے تسلی بخش جواب عنایت فرمائینگے یعنی آپ اپنے دعوے کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے صاف طور پر صحیح روایت انہی الفاظ کے مصداق و مضمون کو اسطرح پر دکھلائیں کہ پھر کسی حق جو کو کسی قسم کی رد و کد کی گنجائش نہ رہے اور واضح طور پر الفاظ حدیث سے یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت عمر نے اخیر عمر میں بجائے ۸ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی"

اگر اس خط کشیدہ عبارت کے ثبوت میں آپ نے کسی قسم کی تاویل یا اقوال رجال کو دخل دیا تو میں یہ سمجھنے پر مجبور ہونگا کہ آپ اپنے دعوے کے اثبات میں قاصر رہے۔ براہ مہربانی فوراً جواب سے مطلع فرمائیے۔ یا کم از کم اس کی رسید سے تو ضرور آگاہ کیجیئگا۔ ورنہ پھر میں ایک رجسٹرڈ خط روانہ کرونگا۔ اور پھر ان خطوط کو بذریعہ اخبار کے علماء کے پیش نظر کرونگا۔ لہذا خوب محقق کر کے عالمانہ رنگ میں تحریر فرمائیے۔ میں اسکی تحقیق کیلئے بہت مستعد اور آپ کی تحریر دلائل کے مطالعہ کا مشتاق ہوں۔ فقط والسلام۔

نذیر احمد مبارکپوری ۲۰۔ اپریل

اس کے جواب کے انتظار میں آنکھیں پتھرا گئیں۔ بالآخر مایوس ہو کر حسب وعدہ دوسرا خط رجسٹرڈ روانہ کیا۔ وہو ہذا۔

**دوسرا مکتوب** از نذیر احمد مبارکپوری۔

بخدمت مولانا المکرم ابوالجلال صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ قبل ازیں ۲۰۔ اپریل کو میں نے ایک ملفوف خط آنجناب کی خدمت میں ارسال کیا ہے جس میں نے آپ کی ۸۔ اپریل والی گفتگو متعلقہ صلوٰۃ تراویح کو یاد دلاتے ہوئے یہ گذارش کی ہے کہ مہربانی فرماکر اپنے دعوے کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت دیں کہ "حضرت عمر نے اخیر عمر میں بجائے ۸ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی" اسکے اثبات میں کسی قسم کی تاویل علماء اور اقوال فقہاء کو ہرگز دخل نہ دیں۔ کیونکہ ؎

ما اہلحدیثیم دغا را نشناسیم
با صاحب الحیل این فقہ ما را نشناسیم

بلکہ صراحۃً الفاظ حدیث سے عبارت خط کشیدہ کا مفہوم ظاہر ہو جائے۔ ورنہ آپ یاد رکھیں کہ اسکی خلاف ورزی آپ کے عجز کی بین دلیل ہوگی۔ کما لا یخفی علی من یعرف قواعد المناظرۃ۔

مگر مجھے افسوس بلکہ تعجب ہے کہ جناب نے اس کے ثبوت میں ایسا معنی خیز سکوت کیوں اختیار فرمایا؟ شاید آپ پہلے خط کے متعلق عدم وصولی کا حیلہ کریں۔ اسلئے کافی تاخیر کے بعد آج اتمام حجت کے طور پر رجسٹرڈ مکتوب روانہ کر رہا ہوں تاکہ آپ کا یہ آخری حربہ بھی کند بلکہ پارہ پارہ ہو جائے ؎

نازک کلائیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

(مرسلہ نذیر احمد۔ ۱۴۔ مئی ۱۹۲۶ء)

اس مکتوب کو بھی ارسال کئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا ہے۔ مگر سبحان اللہ قابل داد ہے آپ کا جمود۔ اور لائق ستائش ہے آپ کا سکوت۔ اسپر بھی آپ کی حمیت مذہبی کو غیرت نہ آئی اور حمایت حنفیت کا جوش پیدا نہ ہوا۔ ہو کیونکر؟ جبکہ اسپرٹ ہی ختم ہو چکی ہے۔ اور وہاں بجز عوام کالانعام کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے دلائل و تحقیق سے کوئی تعلق نہیں۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا میں آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اگر آپ کے دعوے میں ذرہ برابر بھی صداقت ہے تو للہ اُسکو دلائل و براہین سے مزین فرما کر عالم ظہور میں لائیے۔ لیکن جواب لکھتے وقت ان شرائط کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

(۱) چونکہ آپ کا دعوے ہے کہ میں صحیحین کے علاوہ تمام کتب احادیث سے اسکو ثابت کر سکتا ہوں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے آپ صحاح ستہ میں سے کسی ایک کتاب سے کوئی ایک ہی حدیث پیش کریں

(۲) صحاح ستہ کے علاوہ جو حدیثیں پیش کیجائیں ان کی اسناد بھی ساتھ ہی معہ حوالۂ کتب ذکر کر دیں۔

(۳) احادیث صحیحہ کے الفاظ سے بلا تاویل و تفسیر دعوے کی وضاحت ہو رہی ہو کہ جسے ایک عام عربی دان بھی بغیر کسی تکلف کے سمجھ سکتا ہو۔

(۴) اگر کسی اخبار وغیرہ میں جواب شائع کریں تو اس کا ایک پرچہ میرے پاس بھی مرحمت فرمائیں۔ یا کم از کم

بذریعہ کارڈ اسکی اطلاع ہی دیدیں۔ تاکہ میں اس پرچہ کو قیمتاً منگالوں۔ لیکن ہاں یاد دلائے دیتا ہوں کہ

ع　سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(نذیر احمد مبارک پوری متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

## مافی الضمیر

(از حکیم مولوی عبد اللہ صاحب داتوی ساکن جھیلاں علاقہ چکار۔ گورنمنٹ کشمیر۔)

حافظ فضل الرحمٰن صاحب سکرٹری انجمن اہلحدیث لالہ موسیٰ۔ زاد اللہ من فضلہ فضلاً ومن رحمتہ رحمۃً۔

ع　دارم از زلف سیاہت گلہ چندانکہ مپرس
کہ چناں زو شدہ ام بے سروساماں کہ مپرس

السلام علیکم۔ آپ کی تحریر اخبار دیکھتے ہوئے نظر پڑی۔ ہر ایک صاحب اپنے مافی الضمیر کو ہی ترجیح دیا کرتا ہے جو کچھ بہ نسبت مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم اور خاندان غزنویہ کے زیب تحریر ہوا پایۂ اعتدال سے بہت ہی بعید اور ناموزون ہونے میں ممتاز تھا۔ "لا تعثوا فی الارض مفسدین" اور "الفتنۃ اشد من القتل" کے مصداق ایسے حضرات ہوئے

ع　جب مسیحائے زمانہ دشمن جاں ہو تو پھر
کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

علمی اور عملی شرعی روشنی کا اثر ہندوستان اور پنجاب کیا بلکہ عرب[1] تک پہنچا اسی خاندان کی بدولت ہے[2]۔ مولانا ابوالمکارم والوفاد مولوی ثناء اللہ صاحب زاد برکاتہ امرتسری بیشک وشبہہ اپنی فوقیت میں ممتاز ہیں اور میں بھی مداح ہوں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ غزنویہ مرضیہ کی کسرشان کو موجب ترقی پایۂ مولوی ثناء اللہ صاحب تصور کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مولانا مولوی فاضل صاحب امرتسری ہر چند ہی برخلاف خاندان مذکور کے کیوں نہ ہوں۔ لیکن جب کسی موقعہ پر اُن کے رد برُے اس خلاف کے پیرایہ میں ذکر شروع ہو جائے تو باتوں میں ہی دل لگیاں کرتے ہوئے رفع دفع کردیتے ہیں۔ چنانچہ ایام خلاف (مابین مولانا جناب قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری کے اور مولوی فاضل صاحب کے) میں پیر مہر شاہ گوڑوی نے موقعہ پاکر مولوی فاضل صاحب امرتسر والوں کو امداد دینے کی خواہش ظاہر کی۔ تو جواباً مولانا مولوی فاضل صاحب نے فرمایا

"ہم اہل حدیث اگرچہ آپس میں کیسے ہی مخالف کیوں نہ ہو جائیں۔ پھر بھی ہم کو تم باقی لوگ متحد تصور کیا کرو"۔ او کما قال۔

میں کہتا ہوں آفرین! واقعی نامندگان قوم ایسے ہی دور اندیش اور کریم الطبع ہوا کرتے ہیں۔ جیسے کہ مولانا امرتسری صاحب ہیں۔ زاد اللہ حیاتاً وحسناتاً۔ اور یہ شرف کسی کے ماننے نہ ماننے پر موقوف نہیں۔ بلکہ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ع　گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مولوی حافظ صاحب سکرٹری لالہ موسیٰ (میں بھی شامل ہوں) جیسے صاحبان کی عملی طرز کے واسطے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما۔ الآیہ وغیرہ (پ ۲۶ رکوع ۱۳) وارد ہیں۔ کئی دفعہ نظر سے گذری ہوگی۔ تدبر فرمایئے۔ ہر دو طائفہ مومنین میں شامل ہیں[3]۔

باوجود تنازعہ کے جائے غور یہ ہے کہ جو صاحبان مورد خطاب فاصلحوا کے ہیں طیش پکیتی کے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر جوں دوڑتے ہیں اصلحوا کے بندرگاہ سے گذرتے ہوئے قاتلوا التی تبغی پر جا لنگر کرتے ہیں۔ پھر کمال تعجیل کے باعث قاتلوا ہی قاتلوا نظر آتا ہے۔ تبغی کی جانب از روئے حقیقت توجہ کی فرصت ہی نہیں رہتی۔ سبحان اللہ اتحاد اور اتفاق کے متعلق وہ جاں فشانیاں اور عمل کے وقت یہ دست افشانیاں

ع　دگر بصید حرم تیغ بر مکش زنہار
وز آنچہ با دل ماکردہ پشیماں باش

والسلام

---

[1] حسن ظنی میں غلو نکلتا ہے۔ نیز یہ کہ اسلام میں گدی پرستی تو کوئی شے نہیں۔ شیعہ بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ آنحضرت صلعم کو اقرب ہیں۔ ان کی موجودگی میں حضرت صدیق اکبرؓ کا انتخاب کیوں ہوا۔ شعر

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر۔ الخ

اسلامی اصول کو ملحوظ رکھکر کہا گیا ہے ۱۲ میر سیالکوٹی

[2] کاش ایسے خیالات دوسری طرف سے بھی ہوں ۱۲

[3] اس آیت کے حکم فاصلحوا پر تو بہت دفعہ عمل ہو چکا۔ امرتسر میں بھی صلح ہوئی۔ مدراس میں بھی ہوئی۔ پھر ہو کر ٹوٹ جاتی رہی۔ اس کے دوسرے حکم فقاتلوا کی عدم تعمیل کا حساب حکم والا خود لیگا۔ واللہ الہادی۔ ۱۲ میر سیالکوٹی۔

---

## (آریہ مشن)

## مخنث کی جورو

ع　خدا کے فضل سے بیوی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب اُنکو نہیں آتا۔ اُنہیں غصہ نہیں آتا

"مخنث وغیرہ کو شادی کرنے کی خواہش ہو تو شادی کرکے حسب لیاقت اُس عورت میں بیٹا کرا کے اُس بیٹے کو حصہ دیوے۔"

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ۴ - منوشاستر ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳)

خاکسار:- دیکھی ناظرین آپنے شاستر کی پاک اور پوتر تعلیم۔ کہ مخنث جو بالکل نامرد ہوتا ہے اُسکو شادی کرنے کی تعلیم دی گئی ہے کہ جو شادی کرکے حقوق زن و شوئی قطعی ادا نہیں کرسکتا۔ اور اُس پر طرہ یہ کہ وہ دوسرے کے نطفہ سے بیٹا پیدا کرا کے اُس بیٹے کو حصہ دیوے۔

کیوں صاحب! یہ کسی شریف کی غیرت خواہ وہ مخنث ہی ہو کیسے گوارا کرسکتی ہے کہ وہ سامنے موجود ہو اور اُس کی عورت پر دوسرا شخص قبضہ کرکے کافی طور سے مخنت کر رہا ہو۔ اور وہ بے غیرت اُسکو دیکھتا رہے شرم شرم۔ شرم۔

اور ملاحظہ کیجئے! اگر کوئی بیچیا مخنث ایسا کرے بھی کہ شادی کرے اور اپنی عورت کو بیٹا پیدا کرانے کی غرض سے دوسرے کے سپرد بھی کردے اور اُس عورت کے لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں اور لڑکا نہ ہو تو

ahmadimuslim.de

اُس مخنث اور اُس کی عورت کو عجیب پریشانی کا مقابلہ ہوگا کہ راتدن محنت بھی کی اور کرائی اور نتیجہ بھی نہ ملا - اور اگر اُس عورت کے کوئی بچہ ہی پیدا نہ ہوا تو عجیب لطف رہیگا -

اب ملاحظہ کیجئے دوسرا موقعہ - منوجی مہاراج کیا فرماتے ہیں -

"جس طرح گئو - گھوڑا - اونٹ - لونڈی - بھینس - بکری - بھیڑ - ان میں بچہ پیدا کرانے والا بچہ کو نہیں پاتا - اسی طرح دوسرے کی عورت میں اولاد پیدا کرنیوالا اولاد کا مالک نہیں ہوتا" (منوشاستر ادھیائے ۹ اشلوک ۴۸)

"جو دوسرے کے کھیت میں بیج بوتے ہیں وہ اُس کے پھل کے مالک نہیں ہو سکتے اسی طرح دوسرے کی عورت سے اولاد پیدا کرانے والا اولاد کا مالک نہیں ہوتا" (منوشاستر ادھیائے ۹ - اشلوک ۴۹)

"دوسرے کی گئوئیں دوسرے کا بیل بچھڑا پیدا کرے تو گئو کا مالک اُن بچھڑوں کو پاتا ہے اور بیل کا نطفہ بے فائدہ جاتا ہے" (منوشاستر ادھیائے ۹ - اشلوک ۵۰)

"اسی طرح دوسروں کے کھیت میں تخم ڈالنے والا مالک کھیت کا کام کرتا ہے اور اُس کے پھل کو نہیں حاصل کر سکتا" (منوشاستر ادھیائے ۹ - اشلوک ۵۱)

خاکسار:- اگر کوئی شخص ادھیائے ۹ کے اشلوک من ابتدائے ۴۸ لغایت ۵۱ کو دیکھتا ہے تو وہ مخنث کی عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے کا اقرار نہیں کرتا - اور وہ کہتا ہے کہ میں دوسرے کے کھیت میں بیج بو کر کیا کرونگا جبکہ اُس کا مجھ کو پھل ہی نہیں ملیگا - تو اندریں صورت مخنث صاحب اپنی عورت کو ہر ایک کے پاس واسطے تخم ریزی کے لئے پھرینگے - اور کوئی تخم ریزی پر رضامند نہ ہوگا - اور اگر کوئی آنکھوں کا اندھا اور جسم کا موٹا تازہ پھنس بھی گیا - اور عورت نے مخنث کو تعلیم مندرجہ ذیل سنائی کہ میں تو اس غیر مرد کے ساتھ ملاپ نہیں کرتی - دیکھو منوجی کا فرمان

"دوسرے مرد کے ساتھ جماع کرنے سے عورت دنیا میں مذمت کے قابل ہوتی ہے - اور گیدڑی کا جنم پاتی ہے" (منوشاستر ادھیائے ۹ - اشلوک ۳۰)

خاکسار:- تو اب فرمائیے کہ وہ مخنث غریب کیا کرے - اگر وہ اپنی عورت کو دوسرے کے سپرد نہ کرے تو اپنے آپ کیا کرے؟ جبکہ وہ خود ہی عضو معطل ہے - اگر وہ دوسرے کے سپرد کرتا ہے تو اُس کی بے غیرتی اور بے عزتی کی کوئی حد باقی نہیں رہتی - اور اگر وہ اُس بے عزتی کو بھی گوارا کرتا ہے تو بموجب ادھیائے ۹ - اشلوک ۴۸ لغایت ۵۱ کے رو سے اُس کی عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے کو کوئی شخص رضامند نہیں ہوتا - اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں دوسرے کے کھیت میں کیوں تخم ریزی کروں - جبکہ مجھ کو اُس کا پھل نہ ملے -

اگر ایسا بھی ممکن ہو جائے کہ کوئی شخص جو عالم تجرد میں ہو اور وہ منوشاستر کی تعلیم کے خلاف تخم ریزی پر رضامند بھی ہو جائے - تو اب عورت تخم ریزی کرانے پر رضامند نہیں - وہ یہ عذر پیش کرتی ہے کہ میں تو دنیا میں ذلت نہیں گوارا کرتی - اور بعد مرنے کے بھی میں گیدڑی کا قالب نہیں حاصل کرتی غرض کہ معاملہ نہایت پیچیدہ ہے مخنث بے چارہ عجیب مصیبت میں مبتلا ہے -

اب غور کرنے کی یہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص مخنث کی عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے کا قصد کرے تو وہ ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳ کو پڑھکر اپنا مطلب پورا کر سکتا ہے - اور جو عورت مذکورہ بیعنی مخنث کی عورت کے ساتھ تعارف نکرنا چاہے وہ ادھیائے ۹ کے اشلوک ۴۸ لغایت ۵۱ کے بموجب انکار کر سکتا ہے اور اگر عورت بھی اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے سے ملاپ کرنا چاہے تو وہ بھی ادھیائے ۹ - اشلوک ۲۰۳ کو پڑھکر غیر مرد کے پاس جا سکتی ہے - اور اگر وہ دوسرے مرد کے پاس جانے سے انکار کرے تو وہ ادھیائے ۹ - اشلوک ۳۰ کو پڑھ کر انکار بھی کر سکتی ہے -

کیسی عمدہ تعلیم ہے - اور کیسا اچھی دوکانداری ہے - زیادہ تشریح کرنا باعث شرم ہے - ایسے مذہب میں نجات کا راستہ لوگ بتاتے ہیں - ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳ بھی نیوگ کا چھوٹا بھائی ہے - باقی پھر ملینگے اگر خدا لایا ؎

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کی زہد کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے

(منشی محمد داؤد خان ناولسٹ از سنبھل ضلع مراد آباد)


# حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو اٹھ اعتراضات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے - آریوں سے آجتک "حق پرکاش" کا جواب الجواب نہ ہو سکا - اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت اعلے قیمت عہ

## الہامی کتاب

مولانا صاحب مدظلہ اور ماسٹر آتمارام کا مباحثہ - جسمیں فریقین نے وید اور قرآن شریف کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے - قیمت عہ

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر سے منگائیں)


نکاح اور نیوگ - آریہ دھرم کے طریق نکاح کے نقائص اور اسلامی طریق نکاح کی فضیلت - فہرست ۵ / نمبر

# ملکی مطلع

## آزادیٔ ریف کا خاتمہ

دول یورپ کی بیماری جوع الارض کا یہ تقاضا ہو کہ جس طرح بھی بن پڑے تمام دنیا پر اُن کا قبضہ ہو جائے لیکن چونکہ ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کرۂ ارض کا زیادہ سے زیادہ حصہ اُس کے قبضہ میں آئے اسلئے رات دن وہ اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے جوڑ توڑ کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

اس مقصد کو آسان سے آسان طریقہ سے حاصل کرنے کیلئے وہ ایسی ایسی چالیں چلتے ہیں کہ شیطان بھی انہیں دیکھ کر پانی پانی ہو جائے۔ دھوکا۔ فریب۔ طمع زر۔ اہالیان ملک میں نفاق انگیزی۔ ریا کاری۔ غرضیکہ کوئی ایسا حربہ نہیں جو وہ استعمال نہ کرتے ہوں۔

جب کسی ملک پر دول یورپ میں سے کسی کا دانت ہوتا ہے تو سب سے پہلے وہ اُس ملک کی تجارت پر قبضہ کرتی ہے۔ پھر اپنے حریفوں سے اس کے معاملہ میں اندر ہی اندر خفیہ معاہدہ کرکے اس ملک کو اپنے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔ اور رشوت میں اُسکو کسی دوسرے ملک پر قبضہ کرنے کی اجازت دیدیتی ہے۔

دول یورپ کے ان خفیہ معاہدات کی ایک مثال مصر و مراقش کا معاملہ ہے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں میں مصر کے قبضہ کے لئے مدت تک کشمکش رہی لیکن آخر فیصلہ یہ ٹھیرا کہ انگریز مصر پر قبضہ کرلیں اور فرانسیسی اسکے بدلے میں مراقش کو ہضم کر جائیں جس پر دونوں کا اتفاق ہو گیا۔

انگریزوں کی طاقت زبردست تھی ان سے کسی نے مقابلہ نہ کیا۔ اُنہوں نے تو مصر پر قبضہ کر لیا لیکن مراقش پر قبضہ کے دوران میں فرانس کے مقابلہ پر ہسپانیہ آ ڈٹا۔ اُس نے دعوےٰ کیا کہ مراقش چونکہ ہسپانیہ سے زیادہ نزدیک ہے اسلئے اس ملک پر اس کا زیادہ حق ہے۔ فرانس نے اس حریف کو مقابلہ پر دیکھکر یہی غنیمت سمجھا کہ "دہان سگ بہ لقمہ دوختہ بہ"۔ ایک عہد نامہ کے ذریعہ مراقش کا ایک حصہ ہسپانیہ کیلئے وقف کر دیا گیا۔

فرانس کے پاس زبردست افواج تھیں۔ سامان حرب کے گودام بھرے ہوئے تھے۔ کافی سے زیادہ جنگی جہاز تھے۔ زر و مال کی افراط تھی۔ عیاری اور مکاری میں یورپ کی کوئی قوم اُس سے بڑھکر نہ تھی۔ اُس نے چند ہی سال میں اپنے حصہ کے ملک پر ہر قسم کے حربے سے کام لیکر قبضہ کر لیا۔ لیکن ہسپانیہ جو کہ ابھی خود نیم مہذب ہے۔ اور جس کے پاس فرانس کی طرح کافی زر و مال۔ زبردست جنگی بیڑہ اور بہت بڑی افواج نہ تھیں اپنے حصہ کے مراقش پر پوری طرح قابض نہ ہو سکا۔ اُس کے حصہ میں جو ملک آیا تھا اُس میں ایک علاقہ کا نام رِیف ہے۔ ریف ہندوستان کے سرحدی آزاد علاقہ کی طرح پہاڑی ہے۔ اور وہاں کے قبائل ہمارے سرحدی قبائل کی طرح جنگجو ہیں۔ وہ ہسپانیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہسپانیہ نے اپنی تمام جنگی طاقت۔ تمام زر و مال۔ اور تمام مکاریاں اور عیاریاں خرچ کر دیں لیکن وہ ریف پر قابض نہ ہو سکا۔ غازی محمد بن عبد الکریم جو ہسپانیہ ہی کا تعلیم یافتہ تھا قبائل رِیف کی رہنمائی کیلئے آموجود ہوا۔

غازی محمد بن عبد الکریم کی رہنمائی میں قبائل ریف نے سالہا سال تک ہسپانیوں کو شکستیں دیں اور ایسی سخت شکستیں کہ اُس ریف سے واپسی کا اعلان کر دیا۔ ہسپانیہ کی شکستوں نے مراقشیوں میں آزادی کی ایک روح پھونکدی۔ اور اس کا اثر فرانسیسی حلقۂ اثر میں بھی نظر آنے لگا۔ نیز اُس حصۂ ملک کو ہضم کرنے کیلئے فرانس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ جس کو غازی محمد بن عبد الکریم نے ہسپانیہ کے گلے سے اُگلوا لیا تھا۔ غازی محمد بن عبد الکریم فرانس سے لڑنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن فرانس کی نیت خراب تھی۔ اُس نے علاقہ ریف میں پیشقدمی کرنے کے احکام فوجوں کے نام جاری کر دئیے۔ آخر غازی موصوف نے "تنگ آمد بجنگ آمد" کے اصول پر فرانسیسی فوجوں کا مقابلہ کرکے اُنہیں بھی ایسی شکست فاش دی کہ فرانسیسی کمانڈر مارشل لیاٹی کو اس عہدہ سے سبکدوش ہونا پڑا۔

فرانس نے اپنے بہترین فوجی قائد جنرل پیٹین کو اس مہم کے سر کرنے پر مامور کیا۔ لیکن جنرل موصوف کی تمام جد و جہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اُس علاقہ کو بھی سر نہ کر سکا جو کہ فرانسیسی فوجوں نے کھو دیا تھا۔ اور اس نے اعلان کیا کہ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب محمد بن عبد الکریم سے سیاسی مدبر سمجھ لیں

ہم شروع میں لکھ چکے ہیں کہ دول یورپ کے بیشمار سیاسی حربوں میں سے ایک حربہ "نفاق ڈلواؤ اور فتح کرو" کا بھی ہے۔ فوجی طاقت کے ساتھ ساتھ عیاری۔ مکاری اور منافقانہ طاقت بھی کام کر رہی تھی۔ ہر قوم اور ہر ملک میں غدار اور طامع شخص ہوا کرتے ہیں۔ اگر مراقش سے غریب ملک میں بھی ایسے لوگوں کا وجود ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

فرانسیسیوں نے غدار قبائل پر زر پاشی کی اور اُنکے ذریعہ بر سر پیکار قبائل کو لالچ دیکر امیر محمد بن عبد الکریم کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ جاہل قبائل فرانسیسی پروپگنڈا سے مرعوب اور زر کے لالچ میں پھنسکر اپنے ملک اور قائد اعظم سے غداری پر آمادہ ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بہادر اور سرفروش مجاہد جس کو فرانس اور ہسپانیہ کی متفقہ فوجیں شکست نہ دے سکی تھیں اپنی ریشہ دوانیوں کے سبب مغلوب ہو گیا اور اُس نے فرانس کے سامنے ہتھیار ڈالدئے۔

امیر محمد بن عبد الکریم کی اطاعت سے ایک چھوٹی سی آزاد اسلامی سلطنت کی آزادی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اگرچہ بعض قبائل ابھی تک فرانس و ہسپانیہ سے بر سر پیکار ہیں لیکن جو اتفاق و اتحاد کی برکت تھی وہ مفقود ہو اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ قبائل بھی چند ہی روز میں دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کا شکار ہو کر مطیع و منقاد ہو جائینگے۔ اور ریف کی سربلندی اور شجاعت۔ ذلت اور بزدلی میں مبدل ہو جائیگی جیسا کہ ہم یورپ کی زیر نگیں مفتوح قوموں میں دیکھتے ہیں۔ انا للہ۔

ahmadimuslim.de

# سوراجیہ کی پہلی قسط

ہم کسی گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ ہم سوراجیہ کے حامی ہیں۔ لیکن جس سوراجیہ کا آجکل ہندو خواب دیکھ رہے ہیں وہ وہ سوراجیہ نہیں جس کا تصور مسلمانوں کے دماغ میں ہے۔ مسلمان مساوات چاہتے ہیں۔ آزادی چاہتے ہیں۔ وہ غلامی کے طوق کو اُتار پھینکنا چاہتے ہیں۔ اور یہی پہلے سوراجیہ کا مفہوم تھا۔ لیکن جب سے سماجیوں کی رہنمائی میں ہندو قوم نے سوراجیہ کا خاکہ بدلا ہے اُسی وقت سے یہ حالت ہوگئی ہے کہ ہندوؤں کے مفروضہ سوراجیہ سے مسلمان خوف کھانے لگے ہیں۔ اور اُنہیں واقعات سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہندو سوراجیہ میں مسلمانوں کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں ہوگی جو کہ آریوں کے راجیہ میں شودروں کی رہی ہے۔

ہم گذشتہ اشاعتوں میں کئی ایسے واقعات لکھ چکے ہیں۔ اب ایک نیا واقعہ سنئے اور بدقسمت ہندوستان کی قسمت پر خون کے آنسو بہائیے۔

کلکتہ کارپوریشن کے میئر یا صدر ایک ہندو بزرگ ہیں جو صحیح طور پر سوراجی واقع ہوئے ہیں۔ اُن کی حب وطن اور غیر جانبداری مسلمہ ہے۔ اُن کے نائب مسٹر سہروردی ایک مسلمان ہیں۔

جب سے کلکتہ میں ہندو مسلم فساد کی وبا پھیلی ہے کارپوریشن کے ہندو ممبر ہاتھ دھو کر اُنکے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ جس طرح بھی بن پڑے اُنہیں اس عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔

کلکتہ کی کارپوریشن (میونسپلٹی) میں ہندو ممبران کی اکثریت ہے اس سے فائدہ اُٹھا کر اُنہوں نے پہلے تو ایک چٹھی ۴۴ ممبروں کی دستخطی میئر کے پاس بھیجی کہ انہیں اس عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔ پھر ایک رزولیوشن پاس کیا کہ اُن کے جرموں کی تحقیقات ایک کمیٹی کے ذریعہ کی جائے۔

مسٹر سہروردی نے اس کمیٹی کی اس بنا پر مخالفت کی کہ اسکے ممبر وہی لوگ ہیں جو پہلے ہی سے مسٹر موصوف کے خلاف اپنے عناد کا اظہار کر چکے ہیں۔

آپ نے کہا کہ چونکہ جو شہادتیں اس کمیٹی میں پیش ہونگی اُن میں جھوٹ بولا جائیگا۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں اُن کی تحقیقات قانونی عدالت میں کیجائے تاکہ جھوٹے گواہوں پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا جا سکے۔ اور کہا کہ میرا اسکے سوا اور کچھ قصور نہیں کہ میں مسلمان ہوں۔"

طوطی کی صدا نقارخانہ میں کون سنتا ہے۔ کمیٹی نے رزولیوشن پاس کر دیا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسٹر سہروردی بیک بینی و دوگوش ہندؤں کی رواداری کی بھینٹ چڑھ جائینگے۔

یہ ہے مسلمانوں کیلئے سوراج کی پہلی قسط۔

# سیاسیاتِ مصر

ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ سعد زاغلول پاشا کی جماعت انتخاب میں کامیاب ہوگئی ہے۔ اور اس اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوئی ہے کہ دوسری پارٹیوں کے ممبر پارلیمنٹ میں خال خال نظر آئینگے۔

پہلے خیال تھا کہ سعد زاغلول پاشا بوجہ بیماری اور کبر سنی وزارت عظمےٰ کے عہدہ کو قبول نہ کرینگے اور عدلی پاشا لبرل پارٹی کے لیڈر کو وزارت عظمےٰ سنبھالنے کیلئے ترغیب دینگے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے خود قلمدان وزارت سنبھالنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

زاغلول پاشا کی اس کامیابی نے برطانیہ میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اور برطانی اخبار برابر سعد زغلول کی گفت وشنید نے برطانیہ کو آتش زیر پا کر دیا ہے کیونکہ اس گفت وشنید میں سعد زغلول نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ہو بہو وہی ہیں جو پہلے زمانہ وزارت میں تھے۔ حکومت برطانیہ زاغلول پاشا سے یہ چار مطالبات منوانا چاہتی ہے۔

(۱) سوڈان پر برطانیہ کا حق تصرف تسلیم کر لیا جائے
(۲) نہر سویز برطانیہ کی زیر حفاظت رہے۔
(۳) مصر میں غیر ملکی اشخاص کی جان و مال کا تحفظ برطانیہ کے ذمہ ہو۔
(۴) مصر کو دشمنوں کے حملوں سے بچانے کا استحقاق برطانیہ کو حاصل رہے۔

سعد زاغلول ان مطالبات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ان سے تو مصر برطانیہ کا غلام ظاہر ہوتا ہے بلکہ سعد زغلول تو برطانیہ سے اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ وہ اپنی افواج کو مصر سے واپس بلا لے۔

"ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر سعد زغلول اسی پر مُصر رہا کہ وہ وزارت خود مرتب کریگا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانیہ مصر کی آزادی کا اعلان واپس لے لے۔"

ایک فرانسیسی مدبر نے بھی چند روز ہوئے یہی رائے ظاہر کی تھی کہ برطانیہ مصر کو آزادی دینے کی بجائے اس پر آہنی پنجہ سے حکومت کرنا پسند کریگی۔ اس کی تصدیق بعد کے تاروں سے ہوتی ہے ایک انگریزی جنگی جہاز کو مصر جانے کا حکم مل گیا ہے۔

دیکھیں مصری قوم پر انگریزوں کی ان دھمکیوں کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اور اگر انگریزوں نے مصر کے اعلان آزادی کو واپس لے لیا تو انگریزوں کے وعدوں اور اعلانوں کی حقیقت دنیا کی نظروں میں کیا رہجاتی ہے۔

# قبر پرستوں کا اخلاق

بھلا جن لوگوں کا اسلام ہی اُن رسوم شرکیہ اور قبر پرستی تک محدود ہو۔ جو از روئے اسلام دنیا میں سب سے بڑے گناہ ہیں۔ اُن کو اسلامی اخلاق سے کیسے مس ہو سکتا ہے۔

پہلے بھی ہم کئی بار ان قبر پرستوں کے اخلاق کا نمونہ دکھا چکے ہیں۔ آج ایک قبر پرست کی ایک چٹھی کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں جو ان کی شرافت اور صفائی قلب کی ایک روشن دلیل ہے۔ پاکپٹن کے ایک پیر سید صاحب ایڈیٹر "سیاست" کو لکھتے ہیں۔

"آپ کے بخیریت واپس آنے کی از حد خوشی ہوئی مولا پاک آپ کو حرام زادے کافر نجدیوں کے پنجہ سے بچا کر ساتھ خیریت کے لایا۔ ۔ ۔ ۔ خدا تعالیٰ ایسے کافروں کو غرق کرے۔ آمین آمین۔"

بھلا جنکو رات دن قبروں پر سجدے کرنے اور مُردوں سے مرادیں مانگنے سے فرصت نہ ہو وہ قرآنی اخلاق سے اگر کورے ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

# متفرقات

## خاص توجہ کے قابل

غریب فنڈ میں سائلین کی تعداد سال بسال بڑھتی جاتی ہے۔ پچھلے سال اسی فنڈ سے ۷۰ سائلین کے نام اخبار جاری ہوا۔ جس کے مقابلہ میں امسال ۱۷ مئی سنہ رواں تک ۶۹ سائلوں کے نام اخبار جاری ہوچکا ہے۔ اور آجتک (۲۷) نام درج رجسٹر ہیں۔ فنڈ میں چندہ نہ ہونے کی وجہ سے ان سائلوں کے نام جنکا داخلہ جنوری کے مہینہ میں وصول ہوا ہے ابھی تک اخبار جاری نہیں ہوسکا۔ احباب کرم خاص توجہ فرمائیں تاکہ ان کی اس امداد سے نادار شائقین اہلحدیث جو پوری قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے دو روپئے داخلہ بھیجکر سال کیلئے اخبار سے دینی اور علمی فائدہ حاصل کرسکیں۔

بعض احباب عہ داخلہ بھیجکر اس امر کے خواہاں ہوتے ہیں کہ داخلہ وصول ہوتے ہی اخبار اُن کے نام جاری کیا جائے۔ اُن کو واضح رہے کہ داخلہ وصول ہونے پر سائلین کے نام سلسلہ وار درج رجسٹر کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی چندہ کی رقم فنڈ مذکور میں آتی ہے۔ تو نمبروار درج شدہ سائلوں کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ اس لئے داخلہ بھیجکر اطمینان رکھا کریں۔ باری پر اخبار خود ہی انکے نام جاری ہوجائیگا۔

**یادرفتگان** خاکسار کی لڑکی ام سلمیٰ بعمر پانچ سال بعارضہ ہیضہ ۹ مئی کو فوت ہوگئی۔ اناللہ۔ پھر ۱۲ مئی کو میرا سالہ محمد کبیر الدین بعمرہ ۳ سال اسی عارضہ میں انتقال کرگیا۔ اناللہ۔ (خاکسار عبدالقیوم آنریری سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین ایپورہ ڈاکخانہ عابدہ ضلع پٹنہ)

ایضاً:۔ میرے فرزند ابوظفر عبدالواحد کی بیوی ۲۸ مئی کو بعارضہ بخار انتقال کرگئی۔ اناللہ۔

(حکیم محمد عبدالرحیم پٹنہ ضلع گسٹنا)

ایضاً:۔ میرا بھائی مسمی عبدالحکیم متعلم فورتھ ییر کلاس میڈیکل سکول امرتسر ۳۱ مئی کی شب کو فوت ہوگیا اناللہ (ذکاءاللہ نشیری میڈیکل سکول امرتسر)

ایضاً:۔ ہماری والدہ ماجدہ ۳۰ مئی کو اس دارفانی سے کوچ کرگئیں۔ اناللہ۔ (عبدالرحمٰن واخوانہ ابناء حاجی محمد حسین سوداگر مرحوم ومغفور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

**درخواست دعا** الہ آباد کے مظلوم ومفلس اہل حدیثوں کے مقدمہ کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ حق کو غلبہ دے۔ آمین۔ جناب مولوی عبدالواحد صاحب نے مبلغ صہ عنایت کئے جزاک اللہ۔ امید ہے کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بھی توجہ فرمائیگی۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

(عاجز ڈاکٹر احمد حسین خان)

## اطلاع

بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں کہ مضامین جو اخبار میں درج کرانے چاہیں، کہاں بھیجیں۔ براہ راست سیالکوٹ ارسال کریں یا امرتسر میں۔ سو وہ مطلع رہیں کہ ہر وہ تحریر جو درج اخبار ہونیوالی ہو خواہ کوئی مضمون ہو۔ خواہ تعاقب ہو۔ خواہ مذاکرۂ علمیہ ہو۔ وہ براہ راست سیالکوٹ میں میرے پاس ارسال کیجائے۔ بشرطیکہ اُنہیں کوئی ایسا امر نہ ہو جس کا جواب دفتر کے متعلق ہو میرا پتہ اتنا کافی ہے: محمد ابراہیم میر۔ شہر سیالکوٹ: شہر کا لفظ ضرور ہو۔

اور ہر وہ خط جسمیں اخبار یا اشتہار یا اخبار کے جاری کرانے کے متعلق کچھ لکھا ہو وہ بدستور دفتر اہلحدیث امرتسر میں بھیجا جاوے۔

(میر سیالکوٹی)

**قبول اسلام** ۲۸ مئی ۱۹۳۶ء کو مسجد شیخ خیرالدین صاحب مرحوم میں مسمیان گہر سنگھ چتر سنگھ فوجی حولداران پنشنر اقوام مذہبی سکھ سکنہ سرالی کلاں ضلع امرتسر حکیم محمد یعقوب صاحب ہاشمی کی کوشش سے نور اسلام سے مشرف ہوئے ہیں۔ خدا استقامت بخشے۔ آمین اول الذکر کا اسلامی نام غلام محمد اور دوسرے کا غلام رسول رکھا گیا ہے۔ (شیخ کریم بخش سوداگر امرتسر)

**تنظیم یتیم خانہ امرتسر** جمعیت تنظیم نے امرتسر میں ایک یتیم خانہ کھولا ہے جسمیں نہایت معزز اور اعلےٰ اصولوں پر بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ یتیم خانہ میں بچوں کی روحانی اور جسمانی آسائش کا مکمل سامان جمع ہے رہائش۔ قیام اور طعام کا انتظام بہت اچھا ہے۔ بچے تین جگہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ صبح کو اسلامیہ اسکول امرتسر میں۔ اسکے بعد یتیم خانہ میں۔ جہاں ان کیلئے ایک خاص اُستاد مقرر ہے۔ اسکے بعد مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیجاتی ہے۔ جو لوگ یتیم بچوں کو آئندہ زندگی میں آوارگی تباہ حالی۔ گداگری اور ایمان فروشی سے بچانا چاہتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ وہ ہونہار یتیم بچوں کو تنظیم یتیم خانہ میں داخل کرائیں۔ پانچ سال سے ۱۲ سال کی عمر تک کے بچے یتیم خانہ میں داخل کئے جاتے ہیں۔ تمام عرضیاں بہت جلد مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

(قریشی۔ سپرنٹنڈنٹ تنظیم یتیم خانہ امرتسر)

**اسلامیہ کالج لاہور** کو ترقی دینے کی حال میں جو کوشش کی گئی ہے وہ مخفی نہیں ہوسکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسوقت یہ قومی کالج ہر لحاظ سے پنجاب کی بہترین تعلیم گاہوں میں سے ہے۔ اور اسے اور بھی بہتر بنانے کی کوشش برابر جاری ہے۔

قومی اغراض کو مدنظر رکھکر اس امر کی ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسلمان اعلےٰ تعلیم حاصل کریں اور انٹرنس خاصکر اول ودوم ڈویژن میں کامیاب ہونے والے طلباء کو اسلامیہ کالج میں داخل ہونا چاہئے۔ انشاءاللہ کسی مسلمان طالبعلم کو جو اسلامیہ کالج میں داخل ہونا چاہیگا انکار نہ کیا جائیگا۔ جہاں ہونہار مگر غریب مسلمان طلباء کو معافی فیس وعطائے وظائف کے ذریعہ خاص امداد بھی دیجاتی ہے

(آنریری سکرٹری)

**تلاش کتب** مجھے کتاب تلبیس ابلیس والارشاد کی ضرورت ہے کسی کے پاس اگر برائے فروخت موجود ہوں تو براہ کرم پتہ وقیمت سے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں ممنون ہونگا (محمد فرزند علی موضع سوٹھ گاؤں ڈاکخانہ ہرلاکھی ضلع دربھنگہ)

کتاب الجنائز - جس کے متعلق تمام ضروری احکام درج ہیں - قیمت ۸/ (مجلد)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مکہ معظمہ میں ترکی وفد کا ورود** } روزنامہ خلافت کو معتبر ذریعہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چند روز ہوئے ترکی وفد مکہ معظمہ پہنچ گیا۔ افغانی مندوبین میر عطاء محمد خان ہراتی۔ اور عبد الصمد جان بھی حجاز جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک با اثر افغانی ملا اپنے متبعین کے ساتھ بغرض حج جانیوالا ہے۔

**ہسپانیہ کے کمینے ارادے** } غازی عبد الکریم تازہ پہنچ گئے ہیں ہسپانیوں نے غازی موصوف کو اپنے قبضہ میں لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ اول تو ہسپانی عہدہ داروں کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں گئے اور دوسرے یہ کہ امیر عبد الکریم نے فرانسیسیوں سے جنگ کرنے سے قبل ہسپانیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔

ہسپانی قیدی قابل رحم حالت میں تھے ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اسکے متعلق ان کے جذبات نہایت تلخ ہیں اور انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ فرانسیسی قیدی ان سے بہتر حالت میں رکھے گئے تھے۔

**برطانیہ اور ترکی کی دوستانہ گفت و شنید**

دار العوام میں استفارات و سوالات کے جواب میں وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ مسئلہ موصل کے متعلق حکومت برطانیہ اور حکومت انگورا کے درمیان گفت و شنید ابھی تک جاری ہے۔ یہ باہمی مذاکرات دوستانہ پہلو لئے ہوئے ہیں۔ مزید برآں وزیر خارجہ (مسٹر چیمبرلین) نے کہا کہ جب تک ترکی اور برطانیہ کے عہدنامہ کی شرائط پر فریقین رضامند نہ ہو جائیں قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ اسقدر امید ضرور ہے کہ گفت و شنید کا بہت جلد اطمینان بخش خاتمہ ہو جائیگا۔

**ترکی اور شام کا عہدنامہ رفاقت** } موسیو سراٹ اور توفیق پاشا وزیر خارجہ ترکی نے ترکی اور شام کے معاہدہ رفاقت پر دستخط کر دئے ہیں۔ یہی وہ معاہدہ ہے جسکے لئے چند ماہ کی بات ہے کہ موسیو ڈی جونیال (فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام) نے گفت و شنید شروع کی تھی۔

**امیر شکیب ارسلان کا بہادرانہ اعلان**

۳۰ مئی کو امیر شکیب ارسلان نے برٹش یونائیٹڈ پریس کے نمائندے سے فرمایا کہ غازی عبد الکریم کی شکست سے دروزیوں پر کسی قسم کا خوف و ہراس طاری نہیں ہوا ہے۔ دروزی فرانس کے خلاف جنگ جاری رکھنے پر تلے ہوئے ہیں کہ ہم اسوقت تک صلح نہیں کرینگے جبتک کہ ہم اپنے پورے پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنالیں۔

**برطانوی مزدوروں سے روسیوں کی ہمدردی** } برطانیہ کے کان کنوں کی ہڑتال روسی ٹریڈ یونین کانگرس پر بڑا بھاری اثر پیدا کر رہی ہے۔ روسی سفیر متعینہ برطانیہ رقمطراز ہے کہ روسی ٹریڈ یونین کانگرس نے فوری اعانت کے علاوہ اپنے تمام ارکان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی تنخواہوں اور اجرتوں کا چوتھائی حصہ برطانوی کان کنوں کے لئے بطور چندہ مرحمت کریں۔

**۴۴ دن تک فاقہ کشی کرنیوالا جرمن** }

ایک جرمن نے حال ہی میں اپنی ۴۴ دن کی فاقہ کشی ختم کی ہے جسمیں اس نے کھانا نہ کھایا تھا۔ اس دن ہزاروں جرمن اسے ہسپتال لیگئے تاکہ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی اسے کھانا کھلایا جائے۔ فاقہ کش صاحب کو لوگوں نے انعام کے طور پر ۸۰۰ پونڈ یعنی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

**دہلی میں رضاکاروں کی بھرتی** } آئندہ بقرعید کے موقعہ پر امن و سکون قائم رکھنے کی غرض سے مسٹر اورڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں کے معززین و با اثر اشخاص سے خط لکھکر درخواست کی تھی کہ وہ دس روز کے لئے خاص رضاکار کے طور پر کام کریں۔ ابتک ۷۰ ہندو اور مسلمان معززین اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ مسٹر اورڈ شہر کے حلقہ میں دو تین معززین کو ۱۵ جون تک پولیس افسر کے اختیارات تفویض کرینگے۔

**کتاب رنگیلا رسول کا مقدمہ** } اسکے مقدمہ میں صرف ۴ گواہان صفائی کی شہادت ہوئی۔ آئندہ پیشی ۱۵ جون کو ہوگی۔

**امرتسر میں ہولناک آتشزدگی** } امرتسر کی گورو رام داس کاٹن ملز میں جو آتشزدگی واقع ہوئی تھی اسکے نقصانات کا اندازہ یہ ہے کہ کل ۱۶ ہزار تکلے جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ عمارت اور کلوں کو جو نقصان پہنچا اس کا اندازہ سات ہزار سے زیادہ ہے۔ مگر عمارت اور مشینری چھ لاکھ چھتر ہزار کے عوض بیمہ شدہ ہے۔ یہ کارخانہ چھ سال سے قائم شدہ ہے اور اسمیں روئی بیلنے۔ کپڑا بننے اور سوت کاتنے کا کام ہوتا تھا۔ خالصہ کالج کے معلمین، متعلمین اور سیوا سمتی کے آدمیوں نے جان پر کھیل کر آتش فرو کرنے میں بیش بہا امداد بہم پہنچائی۔

**بلقان میں جنگ کے آثار** } ڈیلی نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ رومانیہ کو ۲ لاکھ پونڈ قرضہ دے رہا ہے۔ اس قرضے کے اکثر حصے سے رومانیہ اطالوی آبدوز کشتیوں کو خریدیگا۔ اسکے ساتھ ہی یہ افواہ بھی پھیلی ہوئی ہے کہ اطالیہ سے سامان حرب اور اسلحہ کی بہت بڑی تعداد یونان کی طرف بھیجی جا رہی ہے۔ انکی وجہ سے سیاسی حلقوں میں خوب چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں۔ اطالیہ اور یونان نے فرانس اور برطانیہ کے بحری اور عسکری مشن کو برطرف کر دیا ہے۔ اطالیہ کی ان کارروائیوں کی وجہ سے ترکی میں بڑے خطرے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ترکی میں آگے سے یہ احتمالات ترقی پذیر ہیں کہ اطالیہ ترکی پر غاصبانہ حملہ کرنے والا ہے۔

**شاہ مصر کی مطلقہ بیوی** } دیوانے شہزادے سیف الدین کی ہمشیرہ شویکارہ جو شاہ فواد کی مطلقہ بیوی بھی ہے اُسنے مصر کی ایک عدالت میں حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ وجہ مقدمہ یہ تھی کہ مصر کے سفیر متعینہ برلن نے شہزادی مذکور کی جائداد کو اپنی بدنظمی کی وجہ سے نقصان پہنچایا۔ عدالت نے شہزادی کو ۲۷۰۰۰ ہزار پونڈ بطور ہرجانہ دئے۔

**ڈاکٹر ٹیگور کی مسولینی سے گفتگو** } مسولینی شاعر بنگال ڈاکٹر رابندرناتھ سے ملاقی ہوئے۔ اور آپ سے انگریزی زبان میں گفتگو کی۔ ڈاکٹر رابندرناتھ صاحب روما میں پندرہ روز تک قیام فرمائینگے۔

کتاب الروح - روح انسانی کے متعلق عجیب و غریب انکشاف - قیمت عہ (منیجر)

ahmadimuslim.de

# سلاجیت خالص آفتابی

۳۹/۱۵

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ نصف پاؤ عہ، پاؤ بھر ۱۰، نصف سیر ۱۸، ایک سیر ۳۰ مع محصول ڈاک وغیرہ ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

دوم سلاجیت ۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

## زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا ارسال فرما کر ممنون فرمائیے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۷/۳/۲۶ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

## تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ۱۰ اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کردیں جسم کو بہت فائدہ کیا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (۲۷/۹/۲۵ء)

(شان خان موضع دلاسیو بخش لین ضلع سبلپور)

(منگانے کا پتہ)

**حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی**

**محلہ قلعہ امرتسر**

# مومیائی

۴/۱۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی و غیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۴ پاؤ بھر ۸، ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

**منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

# قابل دید کتابیں

۴/۱۵

**صیانتہ المقتصدین** حنفیوں کی کتاب "نصرۃ المجتہدین" کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کر کے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب پنجابی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوا لیں۔ حجم ۲۳۰ صفحات قیمت عہ،

**علماء سلف۔** اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب، حق پسندی و راستگوئی اور راستبازی۔ اتفاق و اختلاف، سلوک و برتاؤ، محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولیٰ کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے۔ قیمت عہ، نصائح امام غزالی قیمت ۲، تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

**خالد برادرس امرتسر**

# اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

**تنقید الادیان** ۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے قیمت ۱۲؍

**تاریخ الخلفا** ۔ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ جسمیں نوسو برس کے اسلامی حالات ہیں خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۲ قیمت ۴؍

**تاریخ تبلیغ اسلام** مضمون نام سے ظاہر ہے اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے قیمت عہ،

**آئینہ اسلام نما المعروف النبی فی الاسلام** ۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے کتاب بہت طویل ہے صفحات لکھائی چھپائی اعلیٰ اس کتاب میں صرف پانچ سو معجزات ہیں قیمت ۴؍

**سیرۃ النعمان** ۔ امام ابو حنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ ہر طرح قابل دید۔ از علامہ شبلی قیمت ۱۲

**مصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ** تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲؍

**لغات القرآن** ۔ قرآن کریم کا مکمل لغت ایک لفظ کی عام فہم تشریح قیمت ۱۲

**مفتاح القرآن** ۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہو گیا لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے۔ قیمت ۸؍

**فروع الایمان** ۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے۔ قیمت ۶؍

**الفاروق** حضرت عمر کی مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں از علامہ شبلی قیمت ۴؍

**تفسیر القرآن اردو** ۔ پارہ عم ۶ پارہ الم ۵ مراد اسلام ۸؍

**تعلیم الدین** ۔ اس کتاب علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا قیمت ۱۲؍

**حرز جان** ۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۸؍

**جمال القرآن** ۔ چند روز میں بلا استاد کے فارسی بتانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۴، سفرنامہ روم و شام ۱۲ الغزالی ۱۲ گفتگوئے عربی۔ عربی سکھانیوالی کتاب قیمت ۸؍

**منیجر کتبخانہ نیکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ**

ازواج النبیؐ حضور کی بیویوں کے حالات مبارک قیمت ۱۲

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

# دوا خوش کیف ۱۸/۵

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہو اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجیگا جسکے ایوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع محصول واپس منگالو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے نوٹ ۱-۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ۵ محصول ۵/

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا کل شکایتیں دور ہو گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت ۵ محصول ۶/

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم طہیر الحسن کوشک متھرا



# معزز شریف اور معقول روزگار

کی ضرورت ہو تو ۴۲/۵۱

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولات سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید برآں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ صاحب سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو "حاذق الحکماء" اور عربی طب کے سند یافتگان کو "طبیب اکمل" کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔ پر چونکہ نظام معقول ہے داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ار کا ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجیے

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)



تمام دنیا میں بے مثل ۱۷/۲۵

# سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے

## بجائے پانچروپے کے چار روپے

کر دئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنے لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں۔ ناظرین خود دیکھکر معلوم کر لینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپئے (للعہ) محصول ڈاک ۱۰/ بذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (۱۴ر) ڈیڑھ روپیہ (۱۸ر) دو روپئے (۲) تین روپئے (۳) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام

امرتسر (پنجاب)



# پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد (رجسٹرڈ) ۱/۱۲

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت سے مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت نا امیدی تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی بلا بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ۱۲/ پتہ

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر



# کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں ۲/۶

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں تجربہ کار سا ہو کار بھی یکایک نہیں بتا سکتا کہ سونے کی نہیں ہیں جہاں کھاد کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا کاشلو پاکو کسوٹی پر لگاؤ سونے کا ہی کس آویگا۔ گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول سی معلوم ہوتی ہیں سب ملگئیں تو عمدہ ابھرا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑ جاتی ہے انکو پہنکر جو عورتیں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہم کو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اسپر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ ۱۲ چوڑیوں کا عہر۔ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

(پتہ)

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا


تذکرۃ العلماء - حضور کے غلاموں کے حالات، قیمت ۱۲/ (منیجر)

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

۳/

## ارزاں ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱- مئی ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آ سکتا ہے۔

| نام اسٹیشن | کرایہ | نام اسٹیشن | کرایہ |
|---|---|---|---|
| راولپنڈی ... | ۶۸ روپئے | لودھیانہ ..... | ۴۰ روپئے |
| جہلم ... | ۶۱ روپئے | پٹیالہ ..... | ۳۷ روپئے |
| سیالکوٹ ... | ۵۹ روپئے | انبالہ چھاؤنی ... | ۳۴ روپئے |
| لاہور | ۵۱ روپئے | سہارنپور ... | ۳۸ روپئے |
| امرتسر | ۴۸ روپئے | میرٹھ چھاؤنی ... | ۴۵ روپئے |
| فیروزپور چھاؤنی .. | ۴۷ روپئے | دہلی ...... | ۴۵ روپئے |
| جالندھر چھاؤنی .. | ۴۳ روپئے | | |

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اس کو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر دئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہو سکتا۔

(The Cecil & Corstorphans) ایسوسی ایٹڈ ہوٹلز لمیٹڈ

"دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز" ان مسافروں سے جن کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے ہوٹلوں میں رہنے کیلئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعائت کرینگے۔ بشرطیکہ ان کے ہاں رہنے کی جگہ ہو۔ یہ رعایت صرف اُن اشخاص کیلئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہو جائیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعائت نہ ہوگی۔

دستخط ڈی۔ ایچ۔ بوتھ
برائے ایجنٹ صاحب

دفتر ہیڈ کوارٹر این ڈبلیو آر
لاہور ۱۷- مئی ۱۹۳۶ء

ahmadimuslim.de

# دربھنگہ کے مشہور آم اور گلابی لیچیاں

آم۔ سفیدہ۔ لنگڑا۔ بمبئی۔ اکبر پسند۔ کشن بھوگ وغیرہ بے حد شیریں پُر مغز چیدہ اور بڑے دانے فیصد آٹھ روپے (عہ) فی پچاس پانچ روپئے (ﻋﮧ)

گلابی لیچیاں۔ بے تخم نہایت ہی لطیف اور شیریں۔ ایک ہزار کی قیمت چھ روپئے (ﻋﮧ) پانچسو۔ چار روپئے (للعہ) خرچ پیکنگ و ریلوے وغیرہ بذمہ خریدار۔ مال کے دس روز تک تر و تازہ رہنے کی گارنٹی۔

نوٹ:- کل قیمت پیشگی آنی چاہئے ورنہ مال روانہ نہوگا۔

اطلاع:- آم اور لیچیو نکی اصلی اور مضبوط قلموں کیلئے فہرست کارخانہ مفت طلب کریں۔

(پتہ)

سپرنٹنڈنٹ نواب گارڈن نمبر ۱۶ دربھنگہ (بہار)

بے بہا تحفہ

# معجز نما حمائل شریف

مترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

اس حمائل شریف کے حاشیہ پر تفسیر کبیر ابن جریر در منثور خازن ابن کثیر مدارک ابن مردویہ ابن ابی حاتم مسند بزار وامام احمد و اسباب و شان نزول۔ موضح القرآن میزان الاعتدال تفسیر ضحاک و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ وغیرہ کے خلاصے و مطالب عام فہم اُردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری اور فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن شریف وغیرہ درج ہیں۔ تاٹیل نہایت مع شاندار جسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جلد چرمی مجلد پختہ ہدیہ ے

(اس پتہ سے طلب کریں)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر


نسیا منسیا

۱۲/۱۸

# دردِ سر کی بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردِ سر غائب

قیمت فی بکس ۳۰ خوراک ایکروپیہ چار بکس تین روپئے فی ٹکیہ ۱ر محصولڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ر چار بکس ۸ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ آقلعہ امرتسر

برہما پیر استنگا و فلجن ... [illegible] ... خوش نما رنگ ... [illegible] ... روپے

# صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی ہی خرید لیں۔ رعایتی فہرست کتب، مصدقہ پبلک شیٹ مع رپورٹ کارگذاری طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ
پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

# سرمہ نور العین

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر۔ مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ فی تولہ ۸؍ سفوف دافع جریان ہر قسم۔ ۲۱ خوراک ۸؍۔ برائے سوزاک نیا پرانا۔ مندمل قرحہ دافع تکلیف اور مدد۔ ۲۱ خوراک ۸؍۔
دردسر۔ آناً فاناً کافور فی شیشی ۶ ماشہ ۸؍
درد جاڑہ۔ فوراً دور۔ فی شیشی ۶ ماشہ ۸؍
سفوف ہاضم۔ دافع درد اور نفخ معدہ فی تولہ

(نوٹ)

محصول ڈاک علاوہ ہے۔ فرمائش کنندہ مفصل حال لکھے۔

(پتہ)

حکیم محمد ... ریاست مالیر کوٹلہ

# جگتجیت بڑودا انجنئرنگ کالج

## کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا ریکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برہما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

# بقر عید کیلئے

## گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

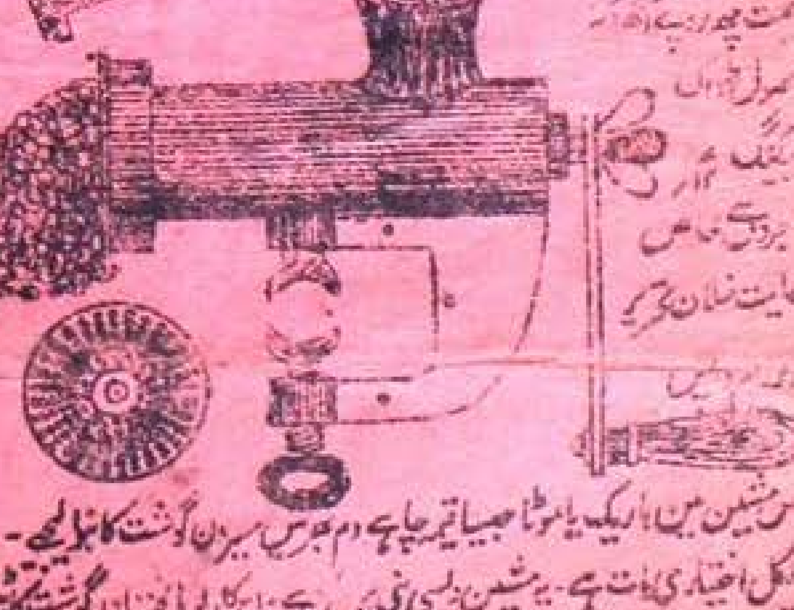

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہے دم بھر میں سیروں گوشت کا بنا لیجے۔ بالکل انجینئری ایجاد ہے۔ یہ مشین ولایتی بنی ہے۔ ... اور گوشت کاٹنے کا فنی ... زیادہ مضبوط ہے۔ ولائتی مشین کی مانند عیب دار نہیں کہ ذرا سی مشین لگنے سے ٹوٹ جائے بلکہ پیاز ہر ے ... نواس کا ایک ... بھی خراب نہ ہوگا۔ ایک مشین پشت ہا پشت تک کام دیگی۔ جلد آرڈر دیجیے ورنہ اسٹاک ختم ہو جائے گا۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

ایسا بہترین نئی ایجاد
بارہ انگریزی ... کا بے نظیر مجموعہ

# فیملی میڈیسن بکس

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ جو تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ضرور منگائیے نہایت کارآمد اور عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی بکس ... ڈاک خرچ ۱۲، کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(پتہ)

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی
ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ



# اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مطالبہ خفیفہ امرتسر

فرم جواہر کامل سندر داس بذریعہ جواہری مل امرتسر چوک دربار صاحب
بنام فرم گلاب الدین جلال الدین بذریعہ جلال الدین ساکن سیالکوٹ بازار ...ری۔

دعویٰ ۔/۵/۴۴

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کے نام سمن کئی بار جاری ہو چکے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ ہذا اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ... کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اسکے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج بہ ثبت دستخط کے جاری کیا گیا۔ تحریر ...

دستخط حاکم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ مہ
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین بر سلسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس پر اسلسلت نوٹ دیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

# اخبار اہلحدیث
امرتسر (پنجاب)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث مصطفیٰ

جلد ۲۳ - اڈیٹر :- عطاء اللہ - نمبر ۳۳

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ے،
عام خریداران سے " صہ،
" " ششماہی عگر
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

## اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

## مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۷- ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۸- جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

(۱) قادیان میں تجدید علم کلام - صفحہ ۱ تا ۳
(۲) العروۃ الوثقےٰ - - صفحہ ۳ تا ۴
(۳) شیعوں کا علی (۳) - صفحہ ۵
(۴) تاریخ اہلحدیث - صفحہ ۵ تا ۶
(۵) مسافر حجاز کا مکتوب - صفحہ ۷
(۶) سفر حجاز - - - صفحہ ۷-۸
(۷) حقیقت وحدت - صفحہ ۹ تا ۱۱
(۸) گئو پرستی اور مسئلہ شدھی - صفحہ ۱۲
(۹) ملکی مطلع - - - صفحہ ۱۳-۱۴
(۱۰) متفرقات - - - صفحہ ۱۵
(۱۱) انتخاب الاخبار - - صفحہ ۱۶
(۱۲) اشتہارات - - صفحہ ۱۷ تا ۲۰

# قادیان میں تجدید علم کلام

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مولانا المکرم شیر پنجاب سلمہ اللہ نے آریوں اور قادیانیوں کی اس موافقت[1] کے متعلق اپنے نو تصنیف رسالہ "اصول آریہ" میں ایک نہایت لطیف ریمارک کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ گرامی یہ ہیں:-

"ناظرین! قادیانی مرکز عرصہ سے آریہ سماج کے ساتھ میدان مناظرہ میں مقابل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آخر کار اس نے آریہ سماج کے سامنے سر جھکا دیا۔ جس پر ان کے حق میں یہ شعر موزوں ہے ؎

حضرت واعظ نے سے پیکر کیسی چال کی
محتسب کی جا لے۔ رندوں کے مخبر بن گئے"
(صفحہ)

حضرت مولانا المعظم سلمہ اللہ کے اس ریمارک سے قادیانی خرمن میں آگ لگ گئی۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب کے پرانے سرحدی[ع] دوست تو حسب فطرت سخت بدحواس ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے اخبار "فاروق" میں ایسی صلواتیں سنائیں کہ ہمیں اس اخبار کے پڑھنے سے افسوس ہوا۔ کہ کیوں پڑھا۔ اور اب اُسکے جواب سے بھی شرم آتی ہے لہٰذا ان حضرت کو تو ان کے حال پر رہنے دیجئے۔ ہاں مصنف کتاب میر محمد اسحٰق صاحب کی ایک تحریر رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (نمبر ۵ جلد ۲۵ بابت ماہ مئی سنہ حال) میں مولانا المکرم مدظلہ کے جواب میں شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ علمی نظر سے وہ بھی قابل جواب نہیں۔ کیونکہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریر کے لکھنے والے صاحب علم کلام سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور ان کو متکلمین اسلام اور حکماء کفار کے مذہب میں تمیز نہیں۔

[1] یعنی موافقت قدامت سلسلہ پیدائش سنہ مباحثہ لودھیانہ میں بیس پونڈ یعنی تین سو روپیہ انعام دینے والے (میر سیالکوٹی)

لیکن چونکہ اس میں نفس مسئلہ کے متعلق گفتگو کی گئی ہے اور بدزبانی اور بدتہذیبی نہیں کی گئی، اسلئے اخلاقی طور پر ضرور قابل جواب ہے۔ اور میر صاحب ممدوح کے اسی طریق نے ہم کو ان کے جواب کی طرف متوجہ کیا ہے اور ہم ان کو اس طریق کے اختیار کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ بہرحال میر صاحب ممدوح کے الفاظ یہ ہیں۔

"جواب۔ مولوی صاحب! (مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ) میرا عقیدہ آپ دوبارہ پڑھیں۔ اس سے مدعا پیدا نہیں ہوتی۔ میں مخلوق کو حادث مانتا ہوں نہ کہ قدیم۔ اور سلسلہ مخلوق کو قدیم مانتا ہوں۔ مگر سلسلہ کے معنے مخلوق کا مجموعہ نہیں۔ بلکہ سلسلہ مخلوق کے معنے خدا کا پیدا کرتے رہنا ہے۔ پس مخلوق حادث اور خدا کا پیدا کرتے رہنا جو کہ خود خدا کی ایک صفت ہے قدیم ہے۔ پس دو الگ الگ چیزیں حادث و قدیم ہوئیں۔ مخلوق حادث۔ اور خدا کی صفت خلق قدیم نہ کہ ایک ہی چیز حادث و قدیم کہ اجتماع ضدین کا اعتراض ہو۔" (صفحہ ۲۱ ریویو)

(۲) اس سے آگے فرماتے ہیں۔

"جواب۔ مولانا! (مولوی ثناء اللہ صاحب) چونکہ آپ میری اصطلاح سمجھے نہیں۔ اسلئے یہ اعتراض کیا۔ میں سلسلہ کائنات کو خدا کی صفت سمجھتا ہوں۔ پس وہ حادث نہیں۔" (صفحہ ۲۱ ریویو)

اس تحریر میں میر صاحب نے ایک نہیں دو نہیں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ ہم بہت چاہتے ہیں کہ میر صاحب کی نسبت یہ نہ کہیں کہ وہ علم کلام نہیں جانتے۔ لیکن جب وہ بات ہی ایسی کریں تو اگرچہ یہ خاکسار نہ بھی کہے لیکن دیگر اہل علم تو ضرور کہینگے کہ میر صاحب ممدوح علم کلام سے دو نقطہ دار قاف سے پورے ناواقف ہیں۔

جناب میر محمد اسحٰق صاحب کا اشتباہ دور کرنے کیلئے اول ہم اجمالاً اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ خدائے تعالےٰ کی صفات دو طرح کی ہیں۔ حقیقی اور اضافی۔

صفات اضافیہ کا ایک تعلق تو ذات برحق سے ہے اور ایک مخلوق سے۔ ذات برحق کے تعلق کے لحاظ سے تو سب قدیم ہیں لیکن صفات اضافیہ کا جو تعلق مخلوق سے ہے وہ مخلوق کے حادث ہونے کی وجہ سے حادث ہوتا ہے۔

مثلاً ربوبیت کہ یہ اپنے ظہور کیلئے شئی مربوب کو چاہتی ہے۔ خدا میں یہ صفت قدیم ہے۔ لیکن اس مربوب شئے سے اس کا تعلق تب ہوگا جب خدا تعالےٰ اس مربوب کو موجود کرکے اسکی تربیت کا ارادہ کریگا۔ پس ربوبیت کا تعلق حادث ہوا نہ کہ خود ربوبیت۔

بالمختصر یوں سمجھئے کہ صفات اضافیہ کا جو تعلق ذات خدا سے ہے وہ تو قدیم ہے۔ لیکن ان کا جو تعلق مخلوق سے ہے وہ حادث ہے۔ چنانچہ **شرح مواقف** کے حاشیہ چلپی میں ہے۔

اعلم ان القدرة صفة توثر فی المقدور ولها به تعلقان تعلق معنوی لا یترتب علیه وجود المقدور بل یمکن القادر من ایجاده وترکه ولا شک ان هذا التعلق عام لکل ممکن لازم للقدرة قدیم بقدمها۔ ونسبة الی الضدین علی[1] السواء۔ وتعلق اٰخر یترتب علیه ذٰلک وهذا التعلق حادث (شرح مواقف مطبوعہ قسطنطنیہ جلد سوم صفحہ ۱۳ بحث قدرت)

پس اس طرح صفت تخلیق کا جو تعلق ذات برحق سے ہے وہ تو قدیم ہے۔ لیکن جب وہ کسی شئے کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اُس صورت کو جو اُسکے علم میں ہے کہتا ہے کن یعنی موجود ہوجا۔ فیکون پس وہ موجود ہوجاتی ہے۔ پس اس شئے مخلوق سے اسکی صفت خالقیت کا تعلق اُسوقت ہوا جب اُس نے اُسے پیدا کرنا چاہا۔ اُس چاہنے سے پہلے نہیں تھا۔ اور یہی حدوث کے معنے ہیں۔

باقی رہا میر محمد اسحٰق صاحب کا یہ شبہ کہ سلسلہ تخلیق قدیم ہونا چاہئے۔ ورنہ تعطل صفت باری لازم آئیگا۔ سو اس کا حل یوں ہے کہ اول تو سلسلہ کا لفظ ہی اس امر کا مقتضی ہے کہ اسکی ابتدا بھی ہو۔ کیونکہ سلسلہ کو سلسلہ اسکی آئندہ کی روانی و اتصال کے لحاظ سے کہتے ہیں۔ جیساکہ سابقاً قاموس کے حوالہ سے گذرچکا کہ "السلسلة اتصال الشیٔ بالشیٔ" یعنی سلسلہ ایک شئے کے دوسری شئے سے ملنے کو کہتے ہیں۔ پس جہاں سے یہ ملاپ شروع ہوا وہ اُس سلسلہ کی ابتدا ہوگی اور جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے وہ اپنے وقت ابتدا سے پہلے نہیں ہوتی۔ اور یہ بدیہی بات ہے۔ نظر و فکر کی محتاج نہیں۔ اور کسی شئے کی ابتدا کے یہی معنے ہیں کہ وہ مسبوق بالعدم ہو۔ یعنی وہ اپنے وقت ابتدا سے پہلے نہ ہو۔

اس وقت زیر بحث سلسلہ کا اجرا یعنی آگے کو چلتے جانا نہیں ہے۔ بلکہ اسکا شروع زیر نزاع ہے اگر ہر سلسلہ کا ابتدا ضروری ہے۔ جو بالکل صحیح اور بدیہی ہے تو اُن سب سلسلوں کے لئے جو میر محمد اسحٰق صاحب کے خیال میں ہیں ایک ایسا وقت بھی ضروری ہے جب ان کی ابتدا ہوئی۔ جس کے بعد ان کا اجرا مسلسل چلا آیا۔ جب ابتدا مانی گئی تو یہ بات صاف ظاہر ہوگئی کہ وہ ابتدائی سلسلہ اپنے وقت وجود سے پہلے نہ تھا بلکہ اُس وقت شروع ہوا جب خدا نے اُسے پیدا کیا۔ پس سلسلۂ کائنات حادث ہوا نہ کہ قدیم۔ فافهم ولا تکن من القاصرین۔

اسی امر کو ہم اس سوال سے بھی واضح کرتے ہیں کہ میر محمد اسحٰق صاحب بیان فرمائیں کہ جتنی بار ابتک خدا دنیا کو پیدا کرچکا ہے ان کی تعداد و شمار خدائے تعالےٰ کو معلوم ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ذات باری میں جہالت لازم آئی اور ذات برحق اس سے پاک ہے۔

اور اگر معلوم ہے کہ میں ابتک اتنی بار دنیا کو پیدا کرچکا ہوں تو بس سلسلۂ دنیا و مخلوق حادث ٹھہرا کیونکہ گنتی جہاں سے پہلی بار شروع ہوگی وہ سلسلہ کا ابتدا ہوگا۔ فافهم وتدبر۔

ایک اور طرح پر بھی ہم میر محمد اسحٰق صاحب کے اپنے حوالہ سے سمجھاتے ہیں کہ میر صاحب ممدوح نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱ پر خود حدیث "کان اللہ ولم یکن معه شیٔ" نقل کی ہے۔

یعنی حاصل اسکا یہ ہے کہ ایک وقت تھا کہ خدا

[1] ای الفعل والترک ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

ہی تھا اور اسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

ہمیں معلوم ہے۔ میر صاحب اسکے جواب میں یہ عذر کرتے ہیں کہ میں سلسلۂ کائنات کو خدا کی صفت سمجھتا ہوں۔ اور خدا کی صفات خدا کے ساتھ ہمیشہ سے ہیں۔ حدیث میں جو وارد ہے ولم یکن معہ شیئ۔ سو خدا اور اسکی صفات کے علاوہ کوئی دیگر شئے مراد ہے۔

سو اس کا جواب یہ ہے کہ جناب والا! خدا کی صفت تو تخلیق ہے نہ کہ سلسلۂ کائنات۔ پھر توجہ فرمائیں کہ سلسلہ خدا کی صفات میں کہاں سے گھس آیا۔ تخلیق الگ امر ہے اور سلسلہ الگ ہے۔ خدا کی صفت تخلیق ہے نہ کہ سلسلہ۔ سلسلۂ تخلیق میں ترکیب اضافی ہے اور مضافین میں اصل مغائرت ہے۔

پس خدا کیلئے اس سلسلہ کو ہاتھ سے چھوڑ دیجئے کیونکہ اسکی آخری کڑی دہریت پر جا ختم ہوتی ہے۔

اسے ہم ایک اور طرح پر بھی سمجھاتے ہیں۔ جناب میر صاحب بیان فرمائیں کہ آپ کا تجویز کردہ سلسلہ خدا کا پیدا کردہ ہے یا نہیں؟ اگر پیدا کردہ ہے تو حادث کیوں نہ ہوا۔ اور اگر اس کا پیدا کردہ نہیں تو وجود میں کس طرح آ گیا۔ کیا خود بخود موجود ہو گیا۔ بس یہی بات ہے جس سے ڈرتا ہوں کہ اسکی آخری کڑی دہریت پر جا ختم ہوتی ہے۔ خدا کے لئے اس سے توبہ کریں۔

اس کیلئے ایک حوالہ بھی دیکھ لیجئے۔ "تمہید ابو الشکور سالمی" میں ہے

فان قیل ان اللہ تعالیٰ لو کان خالقا لم یزل یقتضی ان یکون المخلوق لم یزل لان صفۃ الخالقیۃ بالتخلیق۔ والتخلیق یقتضی المخلوق لا محالۃ۔ فلیزم القول بقدم اللہ والعالم وھذا محال۔

"یعنی اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ ازلی خالق ہو تو یہ اس امر کا مقتضی ہے کہ مخلوق بھی ازلی ہو کیونکہ صفت خالقیت تخلیق سے ہے۔ اور تخلیق لامحالہ مخلوق کو چاہتی ہے پس دہر اور دنیا کی قدامت لازم آئیگی۔ اور یہ محال (باطل) ہے۔"

اس کے بعد اس کا جواب یہ دیا ہے۔

الجواب۔ قلنا لیس کما ذکرت فان اللہ تعالیٰ موصوف بصفۃ الخالقیۃ الا ان تاثیر الصفۃ لم یظھر ما لم یخلق۔ (تمہید ص۱۵)

"یعنی اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت امر کی اس طرح نہیں جسطرح تم نے (سوال میں) ذکر کی کیونکہ خدائے تعالیٰ تو بیشک صفت خالقیت سے (ہمیشہ سے) موصوف ہے۔ **مگر اس صفت کی تاثیر ظاہر نہ ہوئی جب تک اس نے پیدا نہ کیا۔**"

علم کلام وعقائد کی کتابوں کے حوالجات اور ہماری دیگر معقول تفہیمات سے صاف ظاہر ہو گیا کہ صفت کے قدیم ہونے کے یہ معنے ہیں کہ خدا کی ذات سے اسکا تعلق قدیم ہے نہ کہ مخلوق کی ذات سے۔ مخلوق کی ذات سے تو اس کا تعلق اُسوقت ہوا جب اس نے اُسے پیدا کیا۔ پس وہ تعلق اور اس کا ظہور حادث ہوا۔ (باقی باقی)

# العروۃ الوثقیٰ

در بیان

# بشارت حضرت احمد مجتبیٰ

نمبر ۱

**آیت قرآنی** سورہ الصّفت۔ پارہ ۲۸ کے رکوع ۹ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے فرمایا تھا

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین۔ (ترجمہ)

"اور میں بشارت دینے والا ہوں ساتھ ایک رسول کے کہ وہ میرے بعد تشریف لائیگا کہ اس کا اسم (صفاتی) احمد ہے۔ پس جب وہ احمد کھلی دلیلوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے ظاہر۔"

**عقیدہ میاں محمود احمد قادیانی** (۱) کتاب "القول الفصل" کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود[1] نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں۔ کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد اور محمد دونوں تھے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں

"اور اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسکے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال وجمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام جلد دوم ص۶۷۳)

(۲) کتاب "انوار خلافت" کے ص۱۸ اور اخبار "الفضل" مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۴ کے کالم نمبر ۲ پر ہے

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔ لیکن اسکے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہانتک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے"

(۳) اخبار "الفضل" مورخہ ۲ و ۵۔ دسمبر ۱۹۱۶ء کے ص۵ کالم نمبر ۳ میں ہے۔

"میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ اور یہی ثابت کرنا میرے ذمہ ہے۔۔۔۔۔ جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات

[1] جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۲ منہ

شہادات مرزا۔ احادیث نبویہ اور اقوال والہامات مرزا سے مرزا قادیانی کا [illegible] قیمت [illegible]

احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔"

**اقول** جناب میاں صاحب فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام درحقیقت، احمد نہ تھا۔ (القول الفصل صفحہ ۲۹) یعنی یہ کہ "ماں باپ نے آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔" (الفضل مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۱۴ء صفحہ ۶) مگر جناب مرزا صاحب کی نسبت لکھتے ہیں کہ آپ کا نام احمد تھا۔" (القول الفصل صفحہ ۲۹) یعنی "حضرت مسیح موعود ہی کا اسم ذات احمد ہے۔" (الفضل ۲ و ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۵) یعنی یہ کہ "آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے۔" (انوار خلافت صفحہ ۳۳)

مگر حق بات یہی ہے کہ جناب مرزا صاحب کا نام اُن کے والدین نے غلام احمد رکھا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے

**دلیل نمبر ۱:۔** کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۷ء بدر پریس لاہور) کے صفحہ ۹۳ پر لکھا ہے۔

"میرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔"

**دلیل نمبر ۲:۔** شیخ یعقوب علی صاحب تراب کی کتاب "حیاۃ النبی" کی جلد اول کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے

"حضرت مرزا صاحب جمعہ کے دن بوقت صبح پیدا ہوئے تھے ...... مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا۔"

**دلیل نمبر ۳:۔** رسالہ تحفہ شاہزادہ ویلز کے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے۔

"اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد (علیہ الصلوۃ والسلام) رکھا۔"

**دلیل نمبر ۴:۔** اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۹ شوال و ۳ ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ کے صفحہ ۹ کے کالم نمبر ۳ میں ہے

"۱۸۳۹ء ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ مسیح موعود توام پیدا ہو گا اور ایسا ہی ہوا۔ آپ کے ساتھ ہی ایک لڑکی پیدا ہوئی جو تھوڑے روز زندہ رہ کر فوت ہو گئی۔ آپ کے والد ماجد نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔"

**دلیل نمبر ۵:۔** اخبار الفضل مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۶ پر ہے

"والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا ہے۔"

**دلیل نمبر ۶:۔** الفضل مورخہ ۱۵۔ و ۱۹۔ مئی ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۸ پر ہے۔

"مسیح موعود کا نام تھا غلام احمد۔ یہی نام انکا اُن کے والدین نے رکھا۔"

**دلیل نمبر ۷:۔** الفضل مورخہ ۲۷ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۵ پر ہے۔

"حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد* رکھا ہے۔"

**جواب** واضح ہو کہ میاں محمود احمد صاحب کا یہ خیال کہ "اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے" (الفضل مورخہ ۲ و ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۵ کالم ۳) سراسر غلط ہے۔ کیونکہ حق بات یہ ہے کہ اس آیت میں ایک ایسے رسول کا ذکر ہے جس کا اسم صفاتی احمد ہو۔ حضرت مسیح نے الفاظ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ کہکر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ آنے والے رسول کا اسم صفاتی احمد ہے۔ الفاظ اسمہ احمد کا صحیح مطلب یہ ہے کہ "اس کا اسم صفاتی احمد ہے۔" کیونکہ قرآن مجید میں اسم کے معنے اسم صفاتی کے بھی آئے ہیں۔ (دیکھو الفضل مورخہ ۱۵ و ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۸) چنانچہ سورہ الحشر پارہ ۲۸ کے رکوع ۶ میں ہے

* غلام احمد اور احمد الگ الگ نام ہیں۔ قادیانی بھی عجب پیر پرست ہیں کہ ایسی کھلی ہوئی حقیقت کو بھی نہیں مان سکتے (میر سیالکوٹی)

## لہ الاسماء الحسنیٰ

(واسطے اللہ کے ہیں نام اچھے)

اس جگہ جو اسماء باری تعالےٰ مثلاً عالم الغیب والشہادۃ رحمٰن۔ رحیم۔ ملک۔ قدوس۔ سلام۔ مومن۔ مہیمن۔ عزیز۔ جبار۔ متکبر۔ خالق۔ باری ومصور آئے ہیں۔ یہ سب اسماء صفاتی ہیں۔ اب میں ذیل میں ایک صحیح حدیث سے ثابت کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم صفاتی احمد ہے۔

**حدیث نمبر ۱:۔** صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۰۱۔ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۱۲ و ۳۱۳۔ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۵۱۹۔ ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۲۱۔ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۵۳۔ کشف المغطا عن کتاب الموطا صفحہ ۶۲۰۔ مصفّٰی شرح موطا جلد ۲ صفحہ ۲۴۷۔ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱۔ المعلم جلد ۶ صفحہ ۲۳۵۔ مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۹۔ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۶۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۵۰۶۔ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۔ مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۸۰/۸۴۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶۔ دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۲۔ ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۹۱۔ ترجمان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵۔ مواہب الرحمٰن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵ و جلد ۲ صفحہ ۳۷۲۔ نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۳۸۱۔ کتاب الشفاء جلد اول صفحہ ۱۴۴۔ شرح الشفاء جلد اول صفحہ ۴۸۵ پر ہے۔

"حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ اور میں احمد ہوں۔ اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر کو دور کرتا ہے۔ اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع ہونگے اور میں عاقب ہوں۔ (یعنی خاتم النبیین یعنی آخری نبی جسکے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہووے اور کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز نہ کیا جاوے)

**نوٹ:۔** جناب عبد المطلب نے آپ کا اسم مبارک محمد رکھا تھا۔ (دیکھو تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ ۲۳۱ اور روض الانف جلد اول صفحہ ۱۰۵) پس حضور پر نور صلعم کا اسم صفاتی احمد تھا جیسے کہ اسماء ماحی، حاشر و عاقب

ahmadimuslim.de

آپ کے صفاتی نام تھے۔

**حدیث نمبر ۲** ۔ مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶۲ ۔ تفسیر ابن جریر جلد اول صفحہ ۲۱۴ ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۴۳۹ ۔ درمنثور جلد اول صفحہ ۱۳۹ ۔ درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳/۲۱۴ ۔ ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۱۶۱/۱۶۸ ترجمان القرآن جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۶ ۔ مشکوٰۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۲/۲۳۳ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۷ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۹ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۹۳ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۲۵ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۸ کتاب الشفاء جلد اول صفحہ ۱۰۲ شرح الشفاء جلد اول صفحہ ۳۷۲/۳۷۳ نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۱/۱۰۴ مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۰/۲۲ زرقانی شرح مواہب جلد ۶ صفحہ ۱۶۶ خصائص الکبریٰ جلد اول صفحات ۴ و ۵ و ۹ و ۵۴ و ۶۹ مواہب الرحمٰن جلد اول صفحہ ۳۱۳ ۔ جلد ۲۴ صفحہ ۴۳ ۔ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۳ پر ہے۔

"حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنیوالا نبیوں کا اس حال میں کہ حضرت آدم البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں۔ اور اب میں خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم کی ہے۔ (ولبشارۃ عیسٰے) اور خوشخبری دینا حضرت عیسٰے کا۔ اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا اُنہوں نے جب جنا مجھ کو از تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے واسطے ایک نور کہ روشن ہوئے اُس کیلئے اس نور سے محل ملک شام کے"

(باقی آئندہ)

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

۱؎ فرعون نے خود دعوے کیا تھا حضرت علیؓ نے خود نہیں کیا غالی لوگوں نے اُن کے سر تھوپا۔ جیسا کہ غالی عیسائیوں نے حضرت عیسٰے کے ذمہ لگایا۔ اور حال میں بریلوی صاحبان اور اُن کے ہم خیال حافظ جماعت علی شاہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اسی طرح کا غلو کر رہے ہیں کہ آپ کو بشر (انسان) کہنا کفر ہے۔ معاذ اللہ۔

(مدیر سیالکوٹی)

# شیعوں کا علی

## نمبر ۳

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث ۲۵ ستمبر و ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

سیدنا علی عمزاد نبی رضی اللہ عنہ وعن احبائہ کی نسبت جو کچھ راقم آثم کا عقیدہ ہے اُسکے لئے ملاحظہ ہو اہلحدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۵۔ اُس کے بعد شیعوں کے مخصوص علی کے متعلق میں نے قلم اُٹھایا۔ جسکی ابتدا ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے ہوئی۔ اور اُسمیں بتایا گیا ہے کہ فرعون صرف ایک دعوے سے (فقال انا ربکم الاعلےٰ) کہکر ابدی مردود بارگاہ ایزدی ہوا۔ اور شیعوں کے علماء نے شیعوں کی روایت کے بموجب گیارہ دعوے خدائی کے بکے بعد دیگرے کئے۔ جسکے رو سے وہ فرعون سے بھی گیارہ زینے اوپر چڑھ گئے۱؎۔ اور آخر میں استدعا کی تھی کہ کوئی شیعہ صاحب بالخصوص اڈیٹر صاحب اخبار "درنجف" اگر ایسر کچھ روشنی ڈالینگے تو نہایت مشکوری کے ساتھ اُس پر روشنی ڈالی جائیگی۔ اُسکے بعد آجتک سات مہینے سے بھی زیادہ کا عرصہ گذرا۔ مگر میرے کان اُنکے جواب فیض انتساب سے ہنوز آشنا نہ ہوئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

برادران اسلام وہ خدائی کے دعوے جو شیعوں کے علی نے کئے جنکو ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں نمبروار درج کر چکا ہوں رائگاں نہیں گئے بلکہ امت علی کے قلوب میں وہ اسقدر اثر کر گئے ہیں کہ شیعی دنیا کے ہر شجر و ہر برگ و شجر میں وہ ہر جگہ رونما و جلوہ گر ہیں۔ آؤ ذرہ اس خدائی توحید کی تعلیم کی پڑتال تو کریں کہ وہ کچھ پھل بھی لائی ہے یا نہیں۔ میرے آئندہ کے مضامین جو انشاء اللہ مسلسل درج ہونگے معزز ناظرین گذشتہ ۲۳ اکتوبر و ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کے پرچوں کے ساتھ ملحق فرما کر زیر مطالعہ رکھیں۔ تاکہ اُن کو معلوم ہو جائے کہ شیعہ صرف قرآن کو ناقص اور متروک العمل سمجھتے ہیں۔ بلکہ خدائے جبار و قہار کو بھی بیکار اور معطل ٹھیرا چکے ہیں۔

شیعوں کے علی نے کون سے دعوے کئے تھے نمبروار ملاحظہ ہوں۔

(۱) میں نے لیا ہے روحوں سے اقرار ازل میں۔

(۲) میں نے اُن کو آواز دی تھی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

(۳) میں نے پیدا کیا روحوں کو۔

(۴) میں ہوں مالک صور اسرافیل کا۔

(۵) میں ہو مردوں کو قبروں سے نکالنے والا۔

(۶) میں نے موسےٰ کو دریا سے نکالا تھا۔

(۷) میں نے فرعون کو مع اُسکے لشکروں کے غرق کر دیا تھا۔

(۸) میں نے اونچے اونچے پہاڑ قائم کر دئے ہیں۔

(۹) اور میں نے جاری کر دئے ہیں آب رواں کے چشمے۔

(۱۰) میں وہ نور ہوں جس سے موسےٰ نے ہدایت پائی تھی۔

(۱۱) میں وہ حی لایموت ذات ہوں جو مرنیوالا نہیں۔

شیعان علی نے اس نمائے شرک جلی پر جسطرح لبیک کہکر (قالو بلیٰ) کا ثبوت دیا ہے وہ آئندہ ملاحظہ فرمائیں۔

(غلام احمد خان بنگش از ہنگو ضلع کوہاٹ)

# تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

## منکرین حدیث صحیح مسلم کی حدیث لاتکتبوا عنی غیر القرآن الخ اور ازالۂ شبہ

منکرین حدیث صحیح مسلم کی اس حدیث کو پیش کر کے کہا کرتے ہیں کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے لکھنے سے فرمایا تھا

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولاحرج ومن کذب علی (قال ھمام احسبہ قال) متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار (صحیح مسلم باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم جلد دوم صفحہ ۴۱۴)

"یعنی حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے (جو کچھ سنو اُسے) لکھا نہ کرو۔ اور جس نے مجھ سے سوائے قرآن کے کچھ لکھا ہو وہ اُسے مٹا دیوے اور مجھ سے زبانی روایت بیان کیا کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی مجھ پر عمدًا جھوٹ

تحفۂ اہلحدیث ۔ یعنی القلب کے متعلق عجیب و غریب تحقیق قیمت ۱/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

باندھے تو اُسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے ۔"

منکرین حدیث کے جواب میں اسکے متعلق سابقاً گذر چکا ہے کہ اس حدیث میں کتابت غیر از قرآن کی ممانعت ہے نہ اتباع حدیث کی۔ اور ہمارا تمہارا جھگڑا! اتباع حدیث میں ہے نہ کتابت میں۔ پس تم کو یہ حدیث کسی طرح بھی مفید نہیں ۔

**عبرت** مقام تعجب ہے کہ صحابہ کرامؓ جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کر رہے ہیں اور وہ آپ کے کلام ہدایت نظام کے محل اور موقع کو دوسروں کی نسبت زیادہ اچھا سمجھ سکتے تھے اور آپ کے احکام سعادت التیام کی تعمیل میں دوسروں کی نسبت زیادہ چست اور نہایت پختہ و فرمانبردار تھے (جیسا کہ آپ حدیبیہ کے واقعہ کے ذکر میں معلوم کر چکے) وہ تو حدیث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جان و مال اور ہر شئی سے عزیز جانیں اور آپ کی سنت سے ایک قدم ہٹنا بھی گوارا نہ کریں۔ اور اس حدیث سے تعمیل حدیث کی ممانعت نہ سمجھیں۔ اور آج تیرہ سو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد وہ لوگ کہ نہ تو عربی اُن کی زبان، اور نہ اکتسابی طور پر اُن کو اس زبان میں اتنی مہارت کہ اس میں صحت سے تحریری یا تقریری طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ اور صرف اُردو تراجم کو دیکھ دیکھ کر لوگوں[51]

[51] عرصہ ہوا ہم نے اپنے رسالہ "الہادی" (مرحوم) میں کتاب تائید القرآن میں جو پادری اکبر مسیح عیسائی باندوی کی کتاب تاویل القرآن کے جواب میں لکھی گئی تھی، لکھا تھا کہ اگر مولوی عبداللہ چکڑالوی ربانی فرقہ اہل قرآن مسٹر اکبر مسیح کے نزدیک علوم عربیہ میں کمال رکھتے ہیں تو مسٹر اکبر مسیح مولوی عبداللہ صاحب کو لکھیں کہ میں آپ کو اچھا خاصہ مولوی لکھ چکا ہوں۔ مہربانی کر کے آئندہ مہینے کا رسالہ "اشاعت القرآن" عربی زبان میں شائع کریں۔ مولوی عبداللہ صاحب سے کیا ہو سکتا تھا۔ جذام کے تعفن میں گل سڑ کر مر گئے اور جہان کو پاک کر گئے۔ لیکن ہمارا مطالبہ پورا نہ کر سکے اب بھی انکے معتقدوں میں سے کسی کو اپنے علم کا خیال ہے تو وہ خیالات کا اظہار تقریراً و تحریراً عربی زبان میں کریں۔ ورنہ خاموش رہیں ۱۲ منہ

* الہادی مرحوم اسلئے کہا کہ "الہادی" عرصہ ہوا میری مجبوریوں ۲

کو شکوک و شبہات میں ڈالنا اُن کا دستور ہو۔ وہ بے پڑھے مجتہد اس حدیث سے یہ سمجھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث کی تعمیل سے منع فرماتے ہیں اور اُن کا یہ فہم صحابہؓ کے مقابلہ میں درست ہو۔

اللّٰھم انا نعوذ بك من وساوس الشیطان والیك نشکوا جھالۃ الزمان وفتنۃ اھل الطغیان

**تنبیہہ** بھلا کوئی ان عقل کے پیچھے لٹھ لیکر پھرنیوالوں بے پڑھے مجتہدوں سے پوچھے تو سہی! کہ بھائی! یہ تو بتاؤ کیا تمہاری عقل (گو کیسی ہی ناقص ہے) میں یہ سما سکتا ہے کہ خدا کا کوئی رسول (علیہ السلام) اپنی اتباع سے خود منع کرے۔ اور کہے کہ کلام خدا کی تشریح و توضیح جو میں تم کو بتاؤں اُس کا تو اعتبار نہ کرنا۔ اور جو کچھ تمہارے اپنے دماغ میں آئے اُسی کو خدا کا منشا اور مراد سمجھنا (استغفراللہ)۔ دیکھئے! حضرت ہارون پیغمبر خدا (علیہ السلام) گوسالہ پرست یہود کو یوں خطاب کرتے ہیں۔ وان ربکم الرحمٰن فاتبعونی واطیعوا امری (طٰہٰ پ ۱۶) یعنی تمہارا رب تو وہ ہے جو رحمٰن ہے۔ پس میری پیروی کرو اور میرے حکم پر چلو[52]۔ غرض یہ بالکل بیعقلی کی بات ہے کہ کوئی رسول اپنی اتباع اور اطاعت سے منع کرے۔

**حضرت ابو سعید کی شخصیت و سیرت** حضرت ابو سعید خدریؓ جو اس حدیث زیر بحث کے راوی ہیں فضلائے صحابہ میں سے تھے۔ یہ بھی اصحاب صفہ میں سے تھے۔ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لمبی عمر پائی۔ ان سے بھی احادیث بکثرت مروی ہیں۔ حضرات عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر بن عبداللہ جیسے کثیر الحدیث صحابی نے بھی ان سے حدیث روایت کی ہے۔ چنانچہ "خلاصہ اسماء الرجال" میں ہے۔

کان من علماء الصحابۃ له الف ومائۃ حدیث وسبعون حدیثا۔

"یعنی آپ علماء صحابہ میں سے تھے آپ کی روایت

[52] اتباع فعل میں پیروی کرنے کو کہتے ہیں اور اطاعت ماننے یعنی قول میں مطیع ہونے کو۔ اس آیت میں پیغمبر برحق کی فعلی اور قولی ہر دو طرح کی احادیث کے ماننے اور انکے مطابق عمل کرنے کا ثبوت ہے ۱۲ منہ

کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار ایکسو اور ستر ہے"۔ (۱۱۷۰)

(۲) حافظ ذہبی تذکرہ میں فرماتے ہیں۔

روی حدیثا کثیرا وافتی مدۃ والدہ من شہداء احد عاش ابو سعید ستا وثمانین سنۃ وحدث عنه ابن عمر وجابر بن عبداللہ وغیرھما من الصحابۃ الخ۔ (پھر اس سے آگے فرماتے ہیں) یروی ان اباسعید کان من اھل الصفۃ وحدیثه کثیر[53]۔

"یعنی حضرت ابو سعید نے حدیث کثرت سے روایت کی اور بہت مدت تک فتوے دیتے رہے ان کا والد (مالک بن سنانؓ) شہداء احد میں سے ہے۔ حضرت ابو سعید نے چھیاسی سال کی عمر پائی اور آپ سے صحابہ میں سے عبداللہ بن عمرؓ اور جابر بن عبداللہ وغیرہما رضی اللہ عنہم نے بھی حدیث روایت کی (یہ بھی) مروی ہے کہ حضرت ابو سعید اصحاب صفہ میں سے تھے۔ آپ کی روایت کردہ احادیث کثرت سے ہیں"۔

(۳) حافظ ابن عبدالبر اندلسی "استیعاب" میں فرماتے ہیں۔ کان ابو سعید من الحفاظ المکثرین العلماء الفضلاء العقلاء واخبارہ تشھد له بتصحیح ھذہ الجملۃ[54]۔

"یعنی حضرت ابو سعید کثیر الروایت حفاظ حدیث اور علماء فضلاء اور عقلاء میں سے تھے۔ آپ کی روایات آپ کی ان سب اوصاف کی تصحیح کی شہادت دیتی ہیں"۔

یہ تو باب الکنی میں کہا ہے۔ اور باب الاسماء میں ان کے ترجمہ میں فرماتے ہیں

ابو سعید الخدری ھو مشھور بکنیته اول مشاھدہ الخندق وغزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اثنتی عشرۃ غزوۃ وکان ممن حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سننا کثیرۃ وروی عنه علما جما وکان من نجباء الانصار وعلمائھم وفضلائھم۔ توفی سنۃ اربع

[53] تذکرہ جلد اول ص ۳۷ ۱۲ منہ
[54] استیعاب ص ۳ جلد دوم باب الکنی ۱۲ منہ

ص اور معذوریوں کی وجہ سے بند ہو چکا ہے۔ اسلئے مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے سردار ... الہادی مرحوم کہا کرتے ہیں ۱۲ منہ

وسبعین روی عنہ جماعۃ من الصحابۃ وجماعۃ من التابعین۔[لہ]

"یعنی حضرت ابوسعید خدری اپنی کنیت سے مشہور ہیں[سہ]۔ ان کی سب سے پہلی جنگی حاضری غزوہ خندق میں ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ جنگوں میں شریک ہوئے آپ ان صحابہ میں سے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث و سُنن یاد تھیں۔ آپ سے بہت بڑا علم روایت کیا گیا اور آپ انصار اصحاب میں سے بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ ۷۴ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور بہت سے تابعین نے احادیث روایت کیں"

(باقی باقی)

# مسافر حجاز کا مکتوب

## نمبر ۴

ثناء اللہ بود و درد زبانم

# "حرم شریف کی حالات"

۱۲ مئی کو ہم حرم شریف میں باب السلام سے داخل ہوئے۔ طواف اور سعی سے فارغ ہو کر غسل کیا کپڑے بدلے۔ خدا کا شکر ہے حکومت نے ازراہ مہربانی مکان رہائش قریب حرم کے دیا جس میں اذان بلکہ تکبیر کی آواز بھی آتی ہے۔ نماز کا انتظام یہ ہے کہ اول وقت اذان ہوتی ہے۔ مغرب کی نماز تو ساتھ ہی قائم ہو جاتی ہے۔ سوائے مغرب کے باقی اوقات میں بھی بمشکل سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اذان سُنکر کوئی شخص وضو کرکے سنتیں پڑھکر جماعت نہیں پا سکتا۔ کیونکہ جماعت جلدی کھڑی ہو جاتی ہے۔

**دلفگار واقعہ** | اسلام میں جسقدر وحدت دینی پر زور دیا گیا ہے کسی چیز پر نہیں۔ تمام قومی اتفاقات مثلاً صرف اسلامی وحدت رکھی گئی ہے۔ مگر مکہ میں خاصکر کعبہ میں جو کیفیت دیکھنے میں آتی ہے وہ بہت ہی دلفگار ہے خدا کی عبادت کا بہت بڑا معظم بیت ہے دور دراز سے مسلمان اسکی عظمت دل میں لیکر آتے ہیں۔ مگر حالت یہ ہے کہ ایک گروہ کی جماعت ہو رہی ہے تو دوسرے لوگ بیٹھے ہیں۔ اِدھر سلام پھرا اُدھر دوسرے مذہب کی اقامت ہوئی۔ قاعدہ آجکل یہ ہے کہ اول جماعت سب نمازوں میں حنبلی امام یعنی نجدی امام شیخ عبداللہ بن حسن از اولاد شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ پڑھاتے ہیں صبح کی دوسری جماعت حنفی امام پڑھاتا ہے۔ ظہر کی دوسری جماعت مالکی امام کراتا ہے عصر کی دوسری جماعت شافعی امام کراتا ہے۔ باقی مغرب اور عشا میں صرف ایک جماعت نجدی ہوتی ہے۔ واللہ اُس وقت کا نظارہ بہت ہی دلفگار ہوتا ہے جب ادھر سلام کی آواز نکلتی ہے اُدھر تکبیر ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو جماعتیں دو دینوں کے پابند ہیں۔ لطف یہ ہے کہ مقلدین ائمہ اربعہ کہا کرتے ہیں کہ ہم چاروں مذاہب حق پر ہیں بلکہ ہم سارے اہل سنت ہیں لیکن یہاں کی حالت دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ یہ چار مذاہب نہیں گویا مختلف ادیان ہیں۔ انا للہ۔

سابقہ زمانہ میں دستور تھا کہ ہر نماز میں چار جماعتیں ہوتی تھیں مگر عظمۃ السلطان ابن سعود ایدہ اللہ نے اتنی اصلاح کی ہے جو اوپر مذکور ہے۔ میں نے یہاں کی حالت دیکھکر اس مصرع کی تصدیق پائی ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

دنیا میں جسقدر اختلاف ہیں اور جتنے مسلمانوں کے گروہ آپس میں ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اُنکی بنا یہی اختلاف ہے جو کعبہ میں نظر آتا ہے خدا کرے عظمۃ السلطان جلالۃ الملک کی سعی سے کعبہ کا یہ اختلاف وحدت سے بدلجائے۔

**عظمۃ السلطان** | کی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام کو اصلی شکل میں اور مسلمانوں کو سلف صالحین کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ حمیدیہ (جو شہر کی عدالت گاہ ہے اُس) میں شرفاء مکہ اور دیگر معززین کے سامنے تقریر فرماتے ہیں۔ اس تقریر کا مضمون مختصر بس یہی ہوتا ہے کہ اسلام کی بنیاد توحید خالص اور وحدت قومی پر ہے۔ تقریر میں ایسا زور ہوتا ہے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تو آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔

**نجدیوں کی کیفیت** | ہمارے ملک میں نجدیوں کے جو قصے مشہور ہیں اُن سے تو شبہ ہوتا ہے کہ نجدی لوگ جنوں کی قوم ہوگی مگر دیکھنے سے اُن کی حالت کچھ اور ہی پائی گئی۔ حرم شریف میں بکثرت دیکھے جاتے ہیں یا تو مسواک کرتے ہیں یا قرآن شریف پڑھتے ہیں نہ کسی شخص کو کچھ کہتے ہیں نہ کسی سے بولتے ہیں۔ ہاتھوں میں معمولی سی بید کی چھڑی ہوتی ہے جیسی ہمارے ملک میں تعلیم یافتہ لوگ رکھا کرتے ہیں۔ نماز میں آمین رفعیدین بھی کرتے ہیں اور کوئی نہیں بھی کرتا۔ جماعت میں برابر شریک ہوتے ہیں۔

**عظمۃ السلطان** | ایک خاص طبیعت کے آدمی نمونہ سلف ہیں ہر آدمی سے ملتے گرم فرش پر ننگے پاؤں طواف کرتے ہیں۔ توحید و سنت کا ذکر اکثر زبان پر جاری رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادے امیر فیصل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (اعلےٰ حاکم مکہ) ہیں۔ ماشاءاللہ نوجوان مگر توحید و سنت میں رنگے ہوئے۔ آنحضرت کا نام لیتے ہوئے ہماری طرح صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ السلام نہیں کہتے۔ بلکہ نام منہ پر آتے ہی فوراً اللھم صل علیہ وسلم کہتے ہیں۔ عربی زبان نحوی طریق سے نہیں بولتے بلکہ بدوی طریق سے بولتے ہیں جسکا سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ راستوں کے امن و امان کا یہ حال ہے کہ ایک دو اونٹ بھی مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ آتے جاتے ہیں اور کوئی خطرہ نہیں پاتے۔

(بقلم حکیم نور الدین صاحب لائلپوری)

# سفر حجاز

ہم لوگ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کے ساتھ امرتسر سے چلکر ۱۰ مئی کو جدہ پہنچے جہاز کنارہ پر نہیں لگتا دور رہتا ہے کیونکہ جدہ کے ساحل پر سمندر کے اندر بکثرت پہاڑ ہیں جو جہاز کو ساحل تک پہنچنے میں مانع ہوتے ہیں کشتیوں پر مسافر بیٹھکر کنارے پہنچتے ہیں۔ ہم لوگ ابھی جہاز ہی میں تھے کہ جدہ کا حاکم شیخ عبداللہ رضا علی صاحب اور شیخ حسین سلامی رئیس بلدیہ جدہ جہاز پر تشریف لائے۔ اور مولانا موصوف سے ملکر جلالۃ الملک عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ کی طرف سے سلام کہا۔ اور خیریت مزاج دریافت کی۔

---

لہ استیعاب جلد دوم صفحہ ۵۷ باب الاسماء ۱۲ منہ
سہ ان کا نام سعد تھا باپ کا نام مالک تھا ۱۲ منہ

اسکے بعد ہم کنارہ پر پہنچے تو رئیس بلدیہ مع اپنے اہلکاروں کے کنارہ پر موجود تھے۔ مولانا ممدوح کو انہوں نے کرسی پر بٹھا کر دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون ہیں مولانا صاحب نے مولوی اسمٰعیل صاحب ٹونکی مولوی محمد صاحب دہلوی مولوی ابوالقاسم بنارسی قاضی محمد خان منشی جان محمد وغیرہ کے نام بتائے۔ ان لوگوں کو جب جہاز سے کنارہ پر پہنچنے میں دیر ہوئی تو شیخ موصوف نے فرمایا کہ آپ آرام گاہ میں تشریف لے چلئے ان حضرات کو وہاں پہنچا دیا جائیگا چنانچہ وہ صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔ جس مکان میں ہم کو ٹھیرایا گیا تھا اسکے قریب ایک رئیس شہر شیخ محمد نصیف صاحب کا مکان ہے جو مذہباً اہلحدیث ہیں۔ (اہلحدیث کو یہاں سلفی کہتے ہیں) وہ سنتے ہی مولانا صاحب سے ملنے کو تشریف لائے بعد نماز عصر مولانا مع دیگر ہمراہیوں کے شیخ موصوف سے ملنے گئے شیخ صاحب عجیب اخلاق مجسم ہیں بہت بڑے رئیس ہیں مگر طبیعت کے بڑے متواضع۔ شب کو مولانا صاحب اور ہم شیخ موصوف ہی کے مہمان رہے۔ مکان بہت آرام کا تھا۔ دوسرے روز شیخ ممدوح نے عربی تکلف کی دعوت دی۔ ۱۰ مئی کو قریب مغرب مکہ معظمہ سے شیخ محمد نصیف صاحب کے ٹیلیفون سے دریافت کیا گیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب پہنچ گئے ہیں؟ پہنچے ہیں تو انکو ٹیلیفون پر بلائیے۔ مولانا گئے تو سلطان المعظم کے سکرٹری نے خیر خیریت دریافت کی۔ رات کو گورنر جدہ اور رئیس بلدیہ آئے اور مولانا صاحب سے دریافت کیا کہ آپکو کتنی موٹریں چاہئیں؟ آپ نے دو موٹریں طلب کیں جو حکومت کی طرف سے تھیں اور تیسری قاضی محمد خان صاحب سوداگر مشالہ وغیرہ کیلئے کرایہ پر مقرر کرائی۔ غرض ۱۱ مئی کو بعد نماز عصر ہم دو موٹروں پر چلے۔ تیسری کا انتظار تھا۔ خدا کا حکم کہ راستہ میں ہماری موٹر خراب ہوگئی اسکی مشین ایسی خراب ہوئی کہ آخر وقت تک نہ بن سکی اتفاق یہ تھا کہ مولانا صاحب کیساتھ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ٹونکی مولوی حکیم محمد انصاری صاحب دیوریہ ضلع گورکھپور تھے اور ہم تین الگ موٹر پر تھے ہماری موٹر رُکی رہی اور مولانا صاحب کی گذر گئی مگر مولانا صاحب بھی نصف راہ میں بمقام بحرہ رات کو ٹھیر گئے۔ ہماری فکر میں آپ ساری رات بے آرام رہے اپنی موٹر والیکو کئی روپے دینے کئے کہ ہم کو لیجائے مگر آندھی و بارش کے باعث ڈرائیور کو حوصلہ نہ ہوا۔ ہم جنگل میں خدا کی حفاظت میں پڑے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہاں قریب ایک ٹیلیفون ہے ہم وہاں گئے۔ انچارج ٹیلیفون بہت شریف آدمی ہے جسکا نام حسین کشمیری ہے اسنے فوراً جدہ ٹیلیفون کیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے رفیقوں کی موٹر بگڑ گئی ہے۔ جواب آیا ہم اور موٹر بھیجتے ہیں چنانچہ صبح ایک موٹر آئی جسمیں دس آدمیوں کی گنجائش تھی۔ اور عجیب اتفاق ہوا کہ اس موٹر میں قاضی محمد خان مولوی محمد صاحب دہلوی بھی تھے۔ ہم اسپر سوار ہوکر ۱۲ مئی کو نماز ظہر کے قریب مکہ پہنچے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ ۱۳ مئی کو قبل دوپہر عظمۃ السلطان نے موٹر روانہ کرکے مولانا کو ملاقات کیلئے یاد فرمایا۔ مولانا صاحب دیگر علماء اور احباب کو ساتھ لیکر ملاقات کو پہنچے عظمۃ السلطان ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات ہوئی۔ ممدوح نے مولانا صاحب کو اپنے پاس بٹھایا علماء اور احباب کی خیر خیریت دریافت کرنے کے بعد مسئلہ توحید پر سلطان ممدوح نے تقریر شروع کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام (سلطان) توحید کے سچے عاشق ہیں۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے سوال کیا کہ اہل نجد ائمہ اربعہ میں سے کس کی طرف منسوب ہیں؟ ممدوح نے فرمایا ہم اصل میں قرآن و حدیث کے پیرو ہیں۔ مسائل فرعیہ میں ہم امام احمدؒ کے پیرو ہیں۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے کہا یہ انتساب شرعی امر ہے یا مصلحتی؟ فرمایا شرعی نہیں۔ مولانا صاحب نے کہا کسی شخص کی نظر حدیث پر ہو۔ اور اس حدیث کی بنا پر اسکی تحقیق شیخ ابن تیمیہ اور شیخ ابن قیم کی تحقیق کے خلاف ہو اور وہ اپنی تحقیق پر عمل کرے کیا وہ مخطی ہے؟ فرمایا نہیں۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے کہا ہم جماعت اہلحدیث اگر کسی امام کیطرف منسوب ہوجاتے تو جو تکالیف ہمیں ہوئی ہیں وہ نہ ہوتیں مگر ہم اسکو پسند نہیں کرتے۔ عظمۃ السلطان نے فرمایا لوگوں کا تعصب محل افسوس ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے کہا تصویر انسانی شروع شروع میں ممنوع نہ تھی مگر جب اسکا انجام یہ ہوا کہ لوگوں نے ان کی پرستش شروع کردی تو شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نے تصویر رکھنے سے منع کردیا۔ ٹھیک اسیطرح کسی مذہب کیطرف نسبت کرنا گو ابتدا میں معمولی بات تھی لیکن اسکا نتیجہ آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حرم شریف میں ایک گروہ کی جماعت ہورہی ہے تو دوسرا گروہ بیٹھا رہتا ہے۔ کیا یہ وہ تفریق نہیں جسکی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا۔ فرمایا یہ تعصب قابل تاسف ہے ایسا نہ ہونا چاہئے۔ مولانا صاحب نے کہا ہم علماء نجد سے ملنا چاہتے ہیں۔ فرمایا بہت اچھا اکابر علماء مدینہ شریف قبے گرانے گئے ہوئے ہیں انکے آنے پر ملاقات کرادونگا۔ مولوی محمد صاحب نے کہا ہم نجدی جیوش کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرمایا نجدی جیوش کیا دیکھوگے بدوی گروہ ہے کسی وقت دکھا دینگے۔ مولانا صاحب نے عرض کیا ہم کو اجازت ہو کہ ہم حرم شریف میں وعظ کیا کریں۔ بڑی خوشی سے اجازت بخشی۔ اسی روز مولانا صاحب نے نماز مغرب کے بعد تقریر شروع کردی۔ مگر طواف کرنیوالوں کی آوازوں کا شور تھا اس لئے اعلان کردیا کہ بعد نماز عشا مولوی محمد صاحب دہلوی وعظ فرمائینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے شب کو تقریر فرمائی اسکے بعد روزانہ وعظ ہوتے رہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب علماء نجد کے اصرار پر اردو تقریر کے بعد مختصر سی تقریر عربی میں بھی کرتے رہے۔

عجیب اتفاق کی بات ہے کہ مصر کے مشہور عالم شیخ سید رشید رضا صاحب مدیر المنار بھی تشریف لائے ہوئے ہیں انہوں نے بھی اپنی تقریر کا سلسلہ بعد از مغرب عربی میں جاری کردیا ہے۔ ایک نوجوان عبدالحکم شامی بھی آئے ہوئے ہیں وہ بھی عربی زبان میں بہت اچھی تقریر کرتے ہیں۔ مولانا صاحب نے بڑے زور سے اعلان کیا کہ اہل نجد پر جو جو الزام ہندوستان اور دیگر ممالک میں لگائے جاتے ہیں اسوقت علماء نجد حرم شریف میں موجود ہیں ان سے ان الزاموں کی بابت دریافت کرلیا جائے۔ یہ بھی اعلان کردیا کہ گو اجازت وعظ کی ہم نے لی ہے۔ لیکن ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہر مذہب کے علماء وعظ کریں کسی قسم کی روک نہیں میں اسکا ذمہ لیتا ہوں۔ ایکدن مولوی نور حسین گھرجاکھی پنجابی نے بھی وعظ کہا۔

**لطیفہ** } کیا اچھا ہوتا مولوی نور حسین کی تقریر کے وقت مولوی نظام الدین معروف ملا ملتانی مقیم وزیر آباد بھی حرم شریف میں موجود ہوتے۔ جبوقت مولوی نور حسین چاروں مصلوں کا ذکر کررہے تھے کہ ان کا ذکر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ کتب فقہ میں۔ لہذا یہ سب دین میں زیادتی ہے۔ اسیطرح بہت سی امور کا ذکر کیا یہاں تک کہ ملا ملتانی جیسے لوگ سرگوشیاں کرنے لگے لیکن بولا کوئی نہیں۔ ہم لوگ سب خیریت سے سرکاری مہمان ہیں یہاں توحید و سنت کی اشاعت ہورہی ہے۔ خدا عظمۃ السلطان کو تادیر زندہ رکھے اور ان سے اپنے دین کا کام لے۔ آمین ثم آمین۔

(منشی) محمد عالم۔ چراغ الدین سدھی پوسٹل کلرک امرتسری

ahmadimuslim.de

# حقیقتِ وحدت

معزز پادری عبدالحق صاحب! تسلیم

میں جناب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں کہ ایک معزز اور وسیع الخیال مسیحی دوست کی عنایت سے مجھے "نورافشان" کے بعض نمبروں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جن میں سے ۲۰ نومبر اور ۴ دسمبر ۱۹۲۵ء اور ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء کے نمبر بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ جن میں "مسیحیوں کے جلسے اور مناظرے بجواب اہلحدیث کے جلسے اور مناظرے" اور "مذاکرہ علمیہ" کے عنوان سے ایک مفصل بحث مبنی بر معقولات نظر سے گذری۔ جس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ غالباً جناب اڈیٹر صاحب "اہلحدیث" نے تثلیث پر اعتراض کیا ہوگا۔ جسکے جواب میں جناب نے توحید کی تعریف دریافت کی ہوگی۔ اسکے جواب میں مخالف نے سورہ اخلاص پیش کی ہوگی۔ جس پر جناب نے اعتراض کیا ہوگا۔ پھر کیا تھا دلائل کی بوچھاڑ ہونے لگی اور بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔

میں جناب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ سورہ اخلاص توحید کے اثبات میں بجا پیش کی گئی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتِ وحدت ہی جناب کے روبرو پیش کیجائے کیونکہ جناب کی تمامتر توجہ اسی پر مبذول ہے۔

وحدت ذات پر اظہار خیال سے قبل میں یہ ضرور عرض کرونگا کہ معقولات سے سوائے خاص لوگوں کے عوام مستفید نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا میں اپنی گذارش کو حتی المقدور منقولات تک محدود رکھنے کی کوشش کرونگا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب ذات باری تقیدات اعراض وجواہر سے مبرا و منزہ ہے تو معقولات اس بارے میں مفید مطلب بھی نہیں۔

**وحدت ذات کی تعریف** | قرآن مجید میں وحدت ذات الٰہی کا ذکر متعدد مقامات پر ہے۔ ازانجملہ

واذا دعی اللہ وحدہ کفرتم (پ ۲۴ ع ۸)

"جب اکیلا خدا پکارا جاتا تھا تم کفر کرتے تھے۔"

واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یومنون بالاٰخرۃ (پ ۲۴ ع ۳)

"جب اکیلا خدا یاد کیا جاتا ہے تو اُن لوگوں کے دل نفرت کرتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔"

ان آیات میں غور فرمائیے اور وحدت الٰہی کو سمجھئے۔ مزید تشریح کی غرض سے کچھ اور بیان کیا جاتا ہے مگر مجملاً۔ قرآن کریم وحدت کی تعریف یوں بیان کرتا ہے

ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن

"وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وکان اللہ بکل شیئ محیطا

"اور اللہ تمام چیزوں کو محیط ہے۔"

اس وحدت پر انجیل بایں الفاظ روشنی ڈالتی ہے۔

"ابتدا میں کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔" (یوحنا باب اول آیت اول)

اور دوسری جگہ یوحنا میں ہے۔

"کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۰)

"تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں۔" (یوحنا باب ۱۵ آیت ۴)

یہ ہے کتب سماوی کی تعلیم مرتبۂ وحدت کی بابت۔ یعنی وہ ذات جو جملہ نعوت سے پاک ہے جب نعوت سے منعوت ہوتی ہے تو ایک ہوتے ہوئے تمام مراتب کثرت کی علماً و خارجاً جامع ہوتی ہے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ "وحدت" وجود باری کی وہ شان ہے جس میں تمام مراتب کثرت لامحدود ولامعدود اسطرح مندرج ہیں کہ باوجود متضاد ومتناقض ہونے کے باہم متمیز نہیں۔

فاضل ہنری صاحب "ہنری اینڈ سکاٹ" نے پیدائش کے پہلے باب کی دوسری آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ آیت مذکورہ میں جو لفظ "خدا" آیا ہے وہ لفظ الوہیم کا مفہومی ترجمہ ہے جو عبرانی لفظ ہے۔ اور جس کے معنے فاضل موصوف نے کثیر لامحدود اور لامعدود بتائے ہیں۔ اس لفظ سے بھی وحدت کی تعریف پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ یعنی وجود باری وجوداً ایک ہے اور بلحاظ صفات کثیر۔ اور اُسکی صفات وجود میں مرتبۂ وحدت میں غیریت و امتیاز نہیں۔

پس وحدت وجود باری عبارت ہے اُس مرتبہ سے جو سب سے پہلے قابل تعریف ٹھیرتا ہے اور وہ وجوداً ایک ہوتے ہوئے جامع ہے تمام مراتب کثرت کا اس طرح جیسے اوصاف ولوازم کا جامع موصوف وملزوم ہوتا ہے۔ اور یہ وہی مرتبہ ہے جس سے مرتبہ واحدیت کا قیام ہوتا ہے عالم علم وغیب میں۔ اور پھر بتدریج ہر شئے عالم ظہور میں آکر اپنے کمال کی طرف رخ کرتی ہے اور اس مرتبہ میں عینیت وغیریت میں فرق نہیں۔ اس سے سمجھ لیجئے اور ذہن نشین کر لیجئے کہ ذات الٰہی کی وحدت عددی ہی ہے۔ اگر عددی نہ ہوتی حامل کثرت نہ ہوتی۔ اور نسبت واضافت وحدت وکثرت میں ایک حکم رکھتے ہیں۔ یعنی ایک نسبت سے وہ ذات واحد مطلق ہے۔ اور ایک نسبت سے الوہیم مطلق ہے

در ذات حق اندراج شان معروف ست
شان چوں صفت ست وذات ان موصوف ست
ایں قاعدہ یاد دار کانجا کہ خدا ست
نے جزو نہ کل نہ ظرف نے مظروف ست

اب پہلے ہمیں اس امر کا ایک مسلم فیصلہ کر لینا چاہئے کہ فریقین کی کتب مسلمہ کی تعلیم فریقین کے نقطۂ نظر سے کیا ہے اور یہ فیصلہ نہایت ہی مختصر و آسان ہے۔ اسلامیوں کے نقطۂ خیال سے قرآن معلم توحید ہے۔ اور مسیحیوں کے مسلمات کے موافق اناجیل معلم تثلیث ہیں۔ اس کے بعد یہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اس بات کا دعوے کرتے ہیں کہ تثلیث کتب سماوی کی تعلیم نہیں۔ بلکہ تعلیم تثلیث اناجیل مقدسہ سے ثابت کرنا صریح تحریف ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں کہ مسیحی جماعت کا قرآن کی بابت کیا خیال ہے۔ یعنی یہ امر میری دریافت سے باہر ہے کہ آیا اسلامیوں کی طرح مسیحیوں کا بھی یہ دعوے ہے کہ قرآن معلم توحید نہیں بلکہ معلم تثلیث ہے اور تعلیم توحید قرآن کی تحریف ہے۔ البتہ یہ امر میں ضرور جانتا ہوں کہ جیسے مذاہب عالم ایک دوسرے کی کتب مسلمہ کو باہم

ahmadimuslim.de

تسلیم نہیں کرتے۔ اسی طرح مسیحی بھی سوائے کتب مقدسہ عہدنامہ ہائے قدیم و جدید کے کسی مذہب کی کسی کتاب کو نہیں مانتے۔ اور اسی میں قرآن بھی داخل ہے۔

"تثلیث کی بابت مسیحی جماعت کا اعتقاد جو کچھ میں معلوم کر سکا ہوں وہ یہ ہے کہ باپ بیٹا اور روح القدس ان میں سے ہر ذات حقیقی خدا کا مرتبہ اور شان رکھتی ہے یعنی باپ یا اللہ ازلی و ابدی ہے۔ واحد برحق ہے' قادر مطلق ہے' حی و قیوم ہے' بے مثل و بے مانند ہے' لاشریک ہے' خالق ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بیٹا یا جناب مسیح بھی ازلی و ابدی ہیں' واحد برحق ہیں۔ قادر مطلق ہیں' حی و قیوم ہیں' بے مثل و بے مانند ہیں۔ اور خالق ہیں وغیرہ وغیرہ۔ علٰے ہذا القیاس روح القدس بھی۔ تاہم یہ تینوں تین جداگانہ مستقل ہستیاں رکھتے ہوئے تین نہیں ہیں ایک ہیں۔ گویا ایک ہی وقت میں تین بھی ہیں اور ایک بھی۔

تثلیث کی یہ وہ تعریف ہے جو عام طور سے مسیحی علماء و فضلاء سے سنی جاتی ہے۔ یہ عقیدہ حسب ادعائے اسلام منشاء تعلیم آلہی کے بالکل خلاف ہے۔ عہدنامہ عتیق و اناجیل مقدسہ نہایت کھلے لفظوں میں اسکی تکذیب کرتے ہیں۔ اور لا الہ الا اللہ کی بلاقید و شرط تعلیم کی جسے توحید کہتے ہیں تائید کرتے ہیں۔ کتب مقدسہ سے چند حوالے تردید تثلیث و تائید توحید میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے بغور ملاحظہ فرمائیگا مگر پہلے خروج کے پندرھویں باب میں موسٰے اور بنی اسرائیل کا جو گیت ہے اُسے ضرور تلاوت فرمالیں۔

"پھر خدا نے موسٰے کو کہا کہ تو بنی اسرائیل سے یوں کہیو کہ خداوند تمہارے باپ کے خدا ابراہام کے خدا اسحاق کے خدا یعقوب کے خدا نے مجھے تم پاس بھیجا ہے اور ابد تک میرا یہی نام ہے اور ساری نسلوں میں میرا یہی تذکرہ ہے"

(خروج باب ۳ آیت ۱۵)

قبلہ پادری صاحب! ملاحظہ فرمائیے خدا خود کو ابد تک ویسا ہی بتاتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل اور حضرت موسٰے اُسکو مانتے تھے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل اور جناب موسٰے علیہ السلام ایک خدا کے ماننے والے یعنی موحد تھے تثلیث پرست نہ تھے پس خروج کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ خدا واحد ازلی و ابدی ہے اور اُسکی توحید بھی ازلی و ابدی ہے۔ تثنیہ تثلیث تربیع اور تخمیس کو وہاں تا قیامت دخل ممکن نہیں۔ مگر مسیحی معتقدات آیت پیش کردہ کے مخالف ہیں۔ اور مدعی ہیں کہ توحید ازلی و ابدی نہیں۔ ازل سے جناب مسیح کے زمانہ تک توحید رہی پھر خروج کی تکذیب ہو کر تثلیث ہو گئی۔ مگر میں خروج کو بجا سمجھتا ہوں۔

آیت مذکورہ سے قبل کی آیت بھی قابل ملاحظہ ہے "خدا نے موسٰے کو کہا کہ میں وہ ہوں جو میں ہوں* اور اُس نے کہا کہ تو بنی اسرائیل کو یوں کہیو کہ وہ جو ہے اُس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے"

(خروج باب ۳ آیت ۱۴)

جب آیات مذکورہ کی تلاوت کا اتفاق ہوتا ہے اور ساتھ ہی باپ بیٹے کی غیر ممکن شرکت و رشتہ داری پر غور کیا جاتا ہے تو گمان کی جگہ یقین ہو جاتا ہے کہ تثلیث یا مسیحیت کلام ربانی سے بالکل مختلف ہے۔ دیکھئے نا خدا جب اپنا تعارف بندوں سے کراتا ہے تو طریقہ تعارف کیسا عجیب اختیار کرتا ہے جو اُسکے سوا اُس کے غیر سے ناممکن تھا۔ غور تو فرمائیے کہ خدا تو اپنی تعریف یوں بیان کرے کہ "میں وہ ہوں جو میں ہوں" یعنی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ جس سے محض ایک ذات مطلق کے وجود کے کسی صفت تک کا پتہ نہ چلے۔ اور مسیحی حضرات اسمیں صفات انسانی قائم کردیں۔ سبحان اللہ عما یصفون۔

"خدا انسان نہیں جو جھوٹ بولے نہ آدمزاد کہ پشیمان ہو"

(گنتی باب ۲۳ آیت ۱۹)

مسیحی حضرات اس آیت کی تغلیط کرتے ہیں اور خدا کو آدمزاد کہتے ہیں جناب مسیح ابن آدم اور ابن مریم ہوتے ہوئے بخلاف گنتی خدا ہیں۔ گویا گنتی کی تعلیم ہے کہ خدا انسان یا آدمزاد نہیں۔ مسیحی کہتے ہیں کہ خدا انسان بھی ہے اور آدمزاد بھی۔

"پس آج کے دن جان اور اپنے دل میں غور کر کہ خداوند وہی خدا ہے جو اوپر آسمانوں پر ہے اور نیچے زمین میں ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں"

(استثنا باب ۴ آیت ۳۹)

مسیحی اسکو ہرگز تسلیم نہیں کرتے بلکہ اسکی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں اُسکے سوا دو اور اُسی جیسے خدا ہیں۔ قرآن کہتا ہے ھو الذی فی السماء الہ و فی الارض الہ۔ اور کہتا ہے لا الہ الا ھو۔

"تاکہ لوگ سورج کے نکلنے کے اطراف سے غروب کے اطراف تک جانیں کہ میرے سوا کوئی نہیں میں ہی خداوند ہوں میرے سوا کوئی نہیں"

(یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۶ و ۷)

مسیحی کہتے ہیں یہ غلط ہے بلکہ خدا کے سوا دو ہستیاں اور بھی ہیں جو بنات خود خدا ہیں۔ "میرے سوا کوئی نہیں" کو کہتے ہیں تیرے سوا دیا اُس کے سوا اور ہیں۔

"میرے آگے کوئی تیرا دوسرا خدا نہ ہووے۔ تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان میں ہو یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہو مت بنا۔ تو انہیں سجدہ نہ کر"

خدا کے آگے ہی مسیحیوں کے دو خدا خدائے واحد کے علاوہ اور ہیں۔ جناب مسیح زمین پر رہے اور اب بھی آسمان پر ہیں اور یقیناً وہ ایک صورت بھی رکھتے ہیں۔ مگر عیسائی انہیں پھر بھی خدا کہتے ہیں۔ غور فرمائیے کیا بات ہے۔

مگر مسیحی اُسی کو سجدہ کرتے ہیں جو اوصاف ممنوعہ سے موصوف ہے۔ یعنی جناب مسیح صاحب صورت بھی ہیں' زمین پر بھی وہ رہ چکے ہیں اور اب بھی آسمان پر ہیں۔

"تو اُن کی بندگی نہ کر"

مگر مسیحی برابر بندگی کرتے ہیں۔

"کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں"

(استثنا باب ۵ آیات ۷، ۸، ۹)

نہایت تعجب ہے خدا تو غیرت کرتا ہے کہ اُسکی موجودگی میں کوئی دوسرا خدا ہو سکے مگر مسیحی حضرات اُسکے غیور ہونگی مطلق پرواہ نہ کر کے دو خدا اُسکے علاوہ اور بھی مانتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

* الفاظ بالائے خطوط قابل غور ہیں۔ اس لحاظ سے تثلیث پر نظر کیجئے ۱۲ منہ

"کیونکہ میں خدا ہوں انسان نہیں" (ہوسیع باب ۱۱ آیت ۹)

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے (رسول) جانیں" (یوحنا باب ۱۷ آیت ۳)

"نیک تو ایک ہی ہے" (متی باب ۱۹ آیت ۱۷)

"تاکہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں" (خروج باب ۸ آیت ۱۰)

گویا یہ ایک خدائی ازلی و ابدی قانون ہے کہ انسان خدا نہیں ہو سکتا۔ مگر مسیحی حضرات انسان ہی کو خدا کہتے ہیں۔ کیا کسی فرد بشر کو جناب عیسیٰ علیہ السلام کے انسان ہونے میں کلام ہے؟

قرآن۔ والٰہکم الٰہ واحد۔ اول تو یہ باب کا باب ہی مؤید توحید اور منکر تثلیث ہے۔ اور پھر انجیل کہتی ہے خدا واحد ہے۔ مسیحی کہتے ہیں یہ غلط خدا تین ہیں۔ انجیل کہتی ہے مسیح علیہ السلام خدا کے بھیجے ہوئے رسول یا نبی ہیں۔ مسیحی کہتے ہیں وہ رسول ہرگز نہیں بلکہ خدائے واحد برحق ہیں اور قادر مطلق ہیں۔ مسیحی اسے جھٹلاتے ہیں اور تین نیک ثابت کرتے ہیں۔

قرآن۔ لیس کمثلہ شیئ۔ یہ ظاہر ہے کہ جناب موسےٰ موحد تھے اور خدا کو واحد مطلق جانتے تھے اُسکی توحید میں شرط تثلیث کفر سمجھتے تھے پھر بھی خدا اپنے بےمثل ہونے کی صفت جناب موسےٰ علیہ السلام سے بیان فرماتا ہے مگر روئے زمین کے مسیحی جناب موسےٰ علیہ السلام کے عقیدے کی مخالفت کرتے ہیں اور جناب عیسےٰ علیہ السلام اور روح القدس کو مثل خدا سمجھتے ہیں۔

ایسی ایسی شہادتیں کثرت سے عہد نامہ عتیق و اناجیل میں موجود ہیں جن سے خدا کا بلاقید و شرط واحد ازلی و ابدی ہونا اور بےمثل و لاشریک مطلق ہونا ثابت ہوتا ہے مگران آیات کی تلاوت کے بعد جب ہم مسیحیوں کی آواز سنتے ہیں تو اصل کتاب سے شمہ بھی موافقت نہ رکھنے کی بنا پر ہمیں یقین کرنا پڑتا ہے کہ تثلیث قطعاً تحریف ہے۔ اور یقیناً اسی وجہ سے ضرورت پڑی کہ قرآن مجید کے ذریعہ سے اسکی اصلاح کیجائے۔

جناب مسیح کا خدا نہ ہونا اور نبی ہونا اناجیل سے بداہتہً ثابت ہے۔

"جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے جو نبی کو نبی کے نام سے قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائیگا" (متی باب ۱۰ آیات ۴۰ و ۴۱)

ظاہر ہے کہ جناب مسیح بھیجے ہوئے رسول یا نبی ہوئے اور بھیجنے والا خدا۔ پس جناب مسیح نبی ہوئے نہ کہ خدا۔

"مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اپنے گھر کے سوا کہیں بے عزت نہیں ہوتا" (متی باب ۱۳ آیت ۵۷)

ظاہر ہے کہ جناب مسیح کے اہل وطن آپ کو بے عزت کرتے تھے۔ اور پچھلے نبیوں کو بھی ان کے اہلیان وطن نے بے عزت کیا ہے۔ اس بے عزتی کو بطور تاریخی استدلال کے پیش کر کے جو نہایت بلیغ ہے آپ اپنی نبوت کا ثبوت دیتے ہیں۔ پس آپ خود اپنے بیان کے موافق جو بصورت انجیل ہے نبی ہی ہوئے خدا نہیں ہو سکتے۔

"اور وہ (سردار کاہن و فریسی) اُسکے پکڑنے کی کوشش میں تھے۔ لیکن لوگوں سے (یعنی حواریان جناب مسیح سے) ڈرتے تھے کیونکہ وہ (حواریان مسیح) اُسے نبی جانتے تھے" (متی باب ۲۱ - آیت ۴۶)

اس آیت سے حواریان جناب مسیح کا عقیدہ جناب مسیح کی بابت نہایت واضح طور سے ظاہر ہے اور یہ کہنا غالباً تحصیل حاصل ہوگا کہ حواریان مسیح جناب مسیح کو نبی جانتے تھے۔ خدا ہرگز نہیں جانتے تھے۔

میں نے تثلیث کے امکان پر تین اصول قائم کئے تھے۔ مگر ایک اصول سے بھی تثلیث کا ثبوت ممکن نہ ہوا۔ اول یہ کہ وحدت ذات باری کو کتب سماوی سے اسطرح اور اس نیت و ارادہ سے سمجھا جائے جس سے تثلیث ثابت ہو سکے مگر نفس وحدت کی حقیقت ہرگز اسکی متحمل نہ ہو سکی۔ دوسرے یہ کہ اگر توحید الٰہی ازلی و ابدی نہ ہوتی تو یہ گنجائش نکل آنے کی امید تھی کہ ممکن ہے ابتدا میں تعلیم الٰہیہ توحید مطلق ہو مگر جناب مسیح کے ظہور کے بعد سے وہ تثلیث سے بدلگئی ہو۔ مگر توحید مطلق کی ازلیت و ابدیت نے جو منصوص ہے اس امید کا استیصال کر دیا۔ تیسری صورت اثبات تثلیث کی یہ اور صرف یہی ہو سکتی تھی کہ ذات جناب مسیح کی بابت اناجیل سے تحقیق کیا جاتا کہ آیا جناب مسیح میں خدا ہونے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسیحی مسلمات کا خون ہو گیا اور حضرت مسیح کسی طرح بھی ایک نبی سے زائد ثابت نہیں ہوئے۔ پس میں جناب سے درخواست کرتا ہوں کہ کیا جناب ظاہر فرمائینگے کہ

(۱) وحدت ذات باری کی وہ تعریف و حقیقت جو کتب مقدسہ سے پیش کیگئی ہے کیوں قابل تسلیم نہیں؟

(۲) مذکورہ تعریف و حقیقت کے نہ تسلیم کرنے کی صورت میں یوحنا کے پہلے باب کی ابتدائی آیات اور چودھویں باب کی دسویں آیت اور پندرھویں باب کی چوتھی آیت کسطرح قابل تسلیم ہیں؟

(۳) توحید مطلق کس بنا پر ناقابل تسلیم ہے اور تثلیث کس بنا پر قابل تسلیم ہے؟

(۴) جناب مسیح اور روح القدس کے خدائے بےمثل و لاشریک ہونے کا کیا ثبوت ہے؟

مجھے امید ہے جناب میری گذارش کا محققانہ جواب عنایت فرمائینگے۔ اس گذارش سے میری منشا محض احقاق حق ہے۔ اور میں اسکے لئے یہانتک تیار ہوں کہ تثلیث و توحید میں سے جسکو بھی جناب پسند فرمائیں اختیار کر لیں۔ اور حقیر سے ایک ایماندارانہ اور فیصلہ کن مفاہمت اس بارے میں کر لیں۔ اللہ کی ذات ہادی مطلق ہے یقیناً گمراہ کو ہدایت کریگی۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

منتظر جواب باصواب حقیر

محمد اسمٰعیل خان سنان پرشین ٹیچر مدرسہ اسکول مقیم زیدنشی جیپور

قابل دید کتاب

حیات طیبہ

یعنی حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری و خاص وزنی

۱۶ سبق پڑھانی سے۔ قیمت ۱۲ منیجر اہلحدیث امرتسر سے منگائیے

ahmadimuslim.de

# گئو پرستی اور مسئلہ شدھی

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

(۱) "برہم ہتھیا وغیرہ پاپ میں سے کسی ایک پاپ سے مشمول ہوتا بنکر ہو کر گئو کے پیچھے پیچھے چلے اور بھیک مانگ کر بھوجن کرے اور اندریوں پر غالب ہو کر ایک سال تک ہر روز پادمانی رچا کو جپ کرے تو پاک ہوتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۵۷)

(۲) "ایک دن برت کرکے دوسرے دن پہلی دفعہ تھوڑا بھوجن کرے حواس پر غالب ہو کر گئو موتر سے اشنان کرے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۰۹)

(۳) "دن میں گئو کے پیچھے چلے کھڑا ہو کر گئو کے کھر سے اڑتی ہوئی دھول کو پیوے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۱۰)

(۴) "گئو کھڑی ہو تو آپ بھی حسد و بغض سے علیحدہ ہو کر اندریوں کو جیت کر کھڑا رہے۔ گئو چلے تو آپ بھی اسکے پیچھے چلے۔ گئو بیٹھے تو آپ بھی بیٹھے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۱۱)

(۵) "جو گئو بیمار ہو اور چور و شیر وغیرہ کے خوف سے خوفناک ہو یا گر پڑی ہو یا کیچ میں پھنس گئی ہو اس کو سب تدبیروں سے چھڑا دے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۱۲)

(۶) "گرمی و برسات و جاڑا و آندھی اپنے مقدور کے موافق بدون حفاظت کرنے گئو کے اپنی حفاظت نہ کرے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۱۳)

(۷) "گئو موتر یا پانی یا گئو کا دودھ یا گئو کا گھی یا گئو کے گوبر کا رس ان میں سے کسی ایک کو اگن سرن (آتش رنگ) کرکے پیوے۔ اور اُس سے مرجائے تو پاک ہوتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۹۱)

**خاکسار**:۔ آپ صاحبان کو معلوم ہو گیا کہ گئو کی کس درجہ وقعت آریہ سماج کی مذہبی کتب میں ہے۔ اور اُسکے کیا کیا ادب آداب ہیں۔ اور اُس کے بول و براز کے استعمال میں وہ تاثیر ہے کہ انسان پاک ہو جاتا ہے۔ اُس مذہب کی تعلیم کی تعریف کہاں تک کیجائے کہ جس مذہب میں گو اور موت کے استعمال پر پاکیزگی کا انحصار ہو۔ اور بول و براز بھی کس کا! ایک مویشی کا۔

کیوں آریہ صاحبان! جس گائے کے گو اور موت کے استعمال سے آپ کو پاکیزگی ملتی ہے اُس چیز کے استعمال پر ہم آپ کو نہیں روکتے۔ تو آپ ہم کو گائے کا گوشت کھانے سے کیوں روکتے ہیں۔ جو چیز آپ کے استعمال کے قابل ہے اُس کو آپ استعمال کیجئے اور جو چیز ہمارے استعمال کے قابل ہے اُسکو ہم استعمال کرتے ہیں۔ آپ بھی اپنے شرعی احکام پر پختگی کے ساتھ قائم رہئے اور ہم اپنے شرعی احکام پر۔ اگر ہم آپ کو گائے کے گو اور موت کے استعمال سے منع کریں تو آپ ہم کو بھی گوشت خوری سے منع کیجئے۔ بلا وجہ رخنہ اندازی کرنا ٹھیک نہیں۔

کیا ایسی ہی پاکیزہ تعلیم پر عیسائی اور مسلمانوں کو شدھی کی دعوت دیجاتی ہے کہ جس میں مویشی پرستی کی تعلیم موجود۔ اور بول و براز کا کھانا پینا جائز۔

اور ملاحظہ ہو۔ کوئی شخص اگر مویشی پرستی کو بھی منظور کرے تو آریہ سماج کی جنت میں اُس کو سانپ اور چیتے اسقدر ملینگے کہ وہ جنت کو جانیکا بھی قصد نہ کریگا۔ دیکھئے

"بڑے بڑے سانپ و پلنگ و چارپائے و پرندہ و ساکن جاندار یہ سب تپ کے زور سے سورگ (جنت) میں جاتے ہیں۔" (منوشاستر ۱۱/۲۴۰)

اب فرمائیے کہ مسئلہ شدھی سے شدھ ہونیوالا کیا نفع اٹھا سکتا ہے؟ باستثناء اسکے کہ گئو کے بول و براز کا استعمال کرے اور نیک اعمال ہو کر بھی اپنے آپ کو سانپوں اور چیتوں کے حوالہ کردے۔

اور ملاحظہ کیجئے۔ آریہ سماج کی تعلیم ہے۔

"براہمن کے واسطے یا گئو کی حفاظت کے واسطے جلدی اپنی جان تک قربان کردے۔ اسیطرح گئو اور براہمن کی حفاظت میں جان دینے سے برہم ہتھیا کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔" (منو ۱۱/۸۰)

**خاکسار**:۔ اگر اس اشلوک کے بموجب عمل کیا جائے تو ہر گائے پر ایک آریہ قربان ہو جانا چاہیئے۔ اور اگر آریہ اس پر عمل نہ کرینگے تو گنہگار ٹھیرائے جاینگے بقول شیام لال نہرو ہندوستان میں صرف سالانہ ۵۰ لاکھ گائیں کام میں آتی ہیں۔ اگر ہر گائے پر سالانہ ۴ آریہ کام میں آئیں تو صرف ۱۱ سال میں ۲۲ کروڑ آدمیوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

کیا ایسی تعلیم کسی مذہب کی جو حیوانوں کے بدلے دو کروڑ انسانوں کی سالانہ قربانی کا مطلب رکھتی ہو وہ تعلیم قابل عمل ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر اس پر آج عمل کیا جائے تو تمام ہندوستان میں بدامنی ہو جائے۔ اور بے تعداد آدمی سزائے موت کو پہنچیں۔ کیا کوئی دوسرے مذہب کا آدمی ایسے مذہب میں داخل ہو سکتا ہے کہ جو محض ایک گائے کے پیچھے اپنی جان کو تلف کردے اور بول و براز کا استعمال کرے۔ اور جنت میں بھی جائے تو اُس کو سانپ ڈسیں اور چیتے پھاڑ ڈالیں۔ ایسی شدھی کو تو دور ہی سے آداب عرض ہے

بڑے نیک صورت بڑے پاک باطن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

(منشی محمد داؤد خان نادلسٹ از سبنھل ضلع مراد آباد)


## ثبوت قربانی گاؤ

جس میں قرآن مجید و حدیث شریف اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، راماین، مہابھارت۔ اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے اس رسالہ کے مطالعہ کرنیکے بعد آریوں کا دعوے گئو رکھشا محض لغو معلوم ہوتا ہے۔ اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے یہ دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو باحیا، خلیق، نیک بناتی ہے اور گوشت نہ کھانے سے بیشرمی، بدعہدی اور بیمروتی پیدا ہوتی ہے۔ رسالہ دو حصوں میں چھپا ہے قیمت فی حصہ ۴؍

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

# ملکی مطلع

## "برطانوی ڈپلومیسی کی فتح"

یہ وہ عنوان ہے جو ترکوں کے موصل سے دستبردار ہونے پر انگریزی اخبارات جلی حروف میں لکھ رہے ہیں۔

ہم گذشتہ اشاعتوں میں اس امر کو اچھی طرح واضح کرچکے ہیں کہ انگریزوں نے کسطرح موصل پر قبضہ کرنے کیلئے ترکوں پر دباؤ ڈالا۔ اٹلی۔ یونان اور بلقانی ریاستوں کو ترکوں کے خلاف متحد کرنے اور اسطرح ترکوں کو ایک اور جنگ میں دھکیل کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کسطرح کوشش کی گئی۔

ایسی حالت میں ترکوں نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ فی الحال موصل سے دستبردار ہوجائیں "تاکہ مسلسل جنگوں سے جو انہیں نقصانات اٹھانے پڑے ہیں اُن کی تلافی کرکے اندرونی اصلاحات کو نافذ کرسکیں" چنانچہ غازی عصمت پاشا نے صاف الفاظ میں اس امر کا اعتراف کرلیا ہے۔ آپ نے انگریزی ترکی معاہدہ کے متعلق بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم موصل سے اسلئے دست بردار ہورہے ہیں کہ موصل پر قبضہ کرنے کیلئے ہمیں جنگ کرنی پڑتی۔ اور چونکہ ترکی قوم کو امن کی ضرورت ہے۔ اسلئے ہمیں یہ قربانی گوارا کرنی پڑی۔ مجلس ملیہ ترکیہ میں تقریر کرتے ہوئے ترکی وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ دولت ترکیہ نے مشرق ادنےٰ میں امن دسکون قائم کرنے کیلئے یہ تمام قربانیاں گوارا کی ہیں۔

ہماری رائے ہے کہ جس انگریزی تدبر کی تعریف میں زمین داسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں وہ نہایت تباہ کن ہے اور اس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔ ایسا فیصلہ جو فوجی دباؤ ڈالکر یا جنگ کی دھمکیاں دیکر حاصل کیا جائے گو بظاہر اس کا فوری نتیجہ کیا ہی دل خوشکن ہو اکثر پیچیدگیاں بڑھادیا کرتا ہے۔

دیکھیں اب برطانیہ کے بچھو مسولینی اور اُن کے ساتھی کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں برطانیہ اپنی اسی ڈپلومیسی کے جال میں اُلجھ کر نہ رہجائے برطانیہ کی اسی ڈپلومیسی سے باقی حکومتوں کی آنکھیں کھلجائینگی اور انہیں معلوم ہوجائے کہ یوروپین ڈپلومیسی کسقدر خطرناک چیز ہے۔ اور اس سے عہدہ برآ ہونے کیلئے اُنہیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

## آزادی مصر کی حقیقت

جو لوگ۔ مدبرین برطانیہ کے زبانی وعدوں پر بڑے بڑے خیالی قصور آزادی تعمیر کررہے ہیں مصر کا موجودہ واقعہ اُن کی آنکھیں کھولدینے کیلئے کافی ہوگا۔

برطانیہ نے مصر کو آزادی کی سند عطا کی پارلیمنٹ برطانیہ نے اسکی توثیق کی۔ لیکن جب مصریوں نے اس آزادی سے فائدہ اُٹھانا چاہا تو انہیں معلوم ہوگیا کہ یہ صرف دھوکہ کی ٹٹی تھی اور "جسکی لاٹھی اُسکی بھینس" والا مقولہ آج بھی ویسا ہی صحیح ہے جیسا کہ گذشتہ زمانہ میں تھا گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ انتخابات مصر میں زاغلول اور اُسکی پارٹی کو زبردست کامیابی ہوئی اور قانوناً اب زاغلول پاشا اسکے مجاز ہیں کہ وہ وزارت عظمیٰ کا عہدہ قبول کرکے حسب منشا وزارت مرتب کریں لیکن برطانیہ جس نے بڑے بڑے جوڑ توڑ سے اور بڑی مشکلوں سے زاغلول پاشا اور اُسکی پارٹی کو منصب وزارت سے الگ کیا تھا۔ ٹھنڈے دل سے یہ کیونکر گوارا کرسکتی تھی کہ وہی زغلول پاشا اپنی پہلے سے بھی زبردست قوت کے ساتھ پھر منصب وزارت کو سنبھال لے۔ چنانچہ اس آئین وقوانین کی حامی حکومت نے فوراً مصر کے خلاف تہدید آمیز رویہ اختیار کرلیا۔ یہانتک کہ ایک جنگی جہاز بھی مصر کی طرف بھیجدیا گیا۔ اور جو امر قانون کی رو سے جائز تھا وہ طاقت کے بل بوتے پر ناجائز قرار دیدیا گیا۔ اور دنیا کو معلوم ہوگیا کہ آج بھی باوجود اس ترقی تمدن وتہذیب کے دنیا پر بربریت وطاقت اسی طرح حکومت کررہی ہے جسطرح کہ پہلے زمانہ میں تھی زغلول پاشا باوجودیکہ حق پر تھا مصر کی کمزوری کے سبب طاقت کے سامنے جھک گیا اور اُس نے وزارت عظمےٰ کا عہدہ عدلی پاشا کے سپرد کردیا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ صرف تبدیل وزارت سے برطانیہ اپنے ان مقاصد حاصل کرسکتی ہے جنکے لئے اُس نے مصر کو جنگی طاقت کے بل بوتے پر مرعوب کرلیا ہے؟

اس کا صاف جواب ہے کہ نہیں۔ کیونکہ جب برطانیہ کی ان خواہشات کو احمد زیور پاشا کی وزارت جوکہ برطانیہ کی لونڈی تھی پورا نہ کرسکی تو دوسری وزارتیں کیونکر پوری کرسکتی ہیں۔ لیس جھگڑا اسی طرح مصر اور برطانیہ میں جاری رہیگا جبتک کہ مصر کیلئے قدرت کوئی موافق موقعہ نہ پیدا کردے۔ اُسوقت حکومت برطانیہ کو معلوم ہوگا کہ اس نے جنگی طاقت کے گھمنڈ میں کسقدر فاش غلطیاں کی ہیں۔ اور دوستوں کی بجائے اُس نے اپنے دشمنوں کی تعداد میں کتنا اضافہ کررکھا ہے۔

## حالات مراکش

اگرچہ غازی محمد بن عبدالکریم نے اپنے آپ کو فرانس کے حوالے کردیا ہے لیکن ریف کے قبائل ابھی تک برسر پیکار ہیں۔

فرانسیسی ہسپانوی دروغ بافیوں اور پروپگنڈا کی حقیقت اب دنیا پر آشکارا ہورہی ہے۔ اور جوں جوں ریف کے حالات پر سے نقاب اُٹھتا جائیگا دنیا کی نگاہوں میں غازی ریف کی قدر ومنزلت بڑھتی جائیگی دشمنوں نے مشہور کررکھا تھا کہ غازی ریف کی فوج کی کمان یوروپین جرنیلوں کے ہاتھوں میں ہے اگرچہ غازی موصوف نے اسکی بارہا تردید کی لیکن دشمنوں کا پروپگنڈا چونکہ زبردست تھا اس پر یقین نہ کیا گیا۔ اور واقعی یوروپین لوگوں کے ذہن میں یہ بات سما سکتی تھی کہ ایک پہاڑی قبیلہ کا سردار دو زبردست سلطنتوں کا مقابلہ باایں ہمہ بے سروسامانی کس طرح کرسکتا ہے۔ لیکن اب جبکہ درمیان سے پردہ اُٹھ گیا ہے تو تمام یورپ یہ دیکھکر حیران رہگیا ہے کہ یہ غازی موصوف کے ہی تدبر کا نتیجہ تھا کہ یورپ کی دو زبردست سلطنتیں چند لاکھ نفوس کی چھوٹی سی ریاست کو فتح نہ کرسکیں۔

غازی موصوف کی زیر قیادت ریفیوں نے استعمال وساخت اسلحہ حرب میں جسقدر ترقی کی اس کا ایک ادنیٰ نما

ahmadimuslim.de

نمونہ یہ ہے کہ ایک مطیع قبیلہ کے ایک تیرہ سالہ بچہ نے ہسپانیوں کی بھری مجلس میں پہلے تو ایک شرالیوز توپ کے تمام پرزے الگ الگ کر دئے اور پھر اُن کو اسی وقت جوڑ کے توپ کو مکمل کر دیا۔

ریف کے بچہ بچہ میں جوش جہاد موجزن ہے۔ اور سب استعمال اسلحہ سے واقف ہیں۔ اسلئے یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی اگر آئندہ چلکر ریفی جد وجہد آزادی میں کامیاب ہو جائیں۔ اور فرانس و ہسپانیہ کی سنسر ہو کر جو خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں اُن میں بہت کچھ مبالغہ ہو۔

## یہ تہذیب ہی یا بربریت؟

فرانسیسی تہذیب کے آجکل شام میں خوب مظاہرے ہو رہے ہیں۔ فرانسیسی فوجیں کیا ہیں ڈاکوؤں کے مسلح ٹولے ہیں۔ جن کی نظروں میں دوست دشمن سب برابر ہیں۔ مرد عورت بوڑھا جوان اور بچہ جو بھی اُن کے سامنے آجائے فوراً موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے۔

ابتدائے مئی میں دمشق پر فرانسیسی فوجوں کے ہاتھوں جو تباہی نازل ہوئی تھی اسکی تفصیل لکھتے ہوئے مصری اخبار "الشوریٰ" رقمطراز ہے۔

"فرانسیسیوں کی طرف سے محلہ میدان کے باشندوں پر ایک ہزار اشرفی جرمانہ کیا گیا تھا۔ اور اسکے لئے ایک مدت معین کر دی گئی تھی۔ پے در پے مصائب کے باعث ان لوگوں میں اتنی وسعت کہاں تھی کہ اس رقم خطیر کو ادا کرتے۔ خود فرانسیسی حکام کو بھی اس کا علم تھا اسلئے وہ مدت گذر گئی اور تاوان ادا نہ ہوا۔ بس پھر کیا تھا تین ہزار فرانسیسی فوج نے محلہ مذکور کو گھیر لیا۔ اسکے سامنے توپیں نصب کر دی گئیں۔ آسمان پر ہوائی جہاز منڈلا رہے تھے۔

اہالیان محلہ ابھی غفلت کی نیند سو رہے تھے کہ محلہ پر گولہ باری شروع ہو گئی۔ باشندے بدحواسی کے عالم میں اُٹھکر بھاگنے لگے۔ گولوں کی بارش اور مکانوں کے انہدام سے بچکر جو بچے بوڑھے عورتیں اور مرد محلہ کے باہر نکل آئے اُنہیں فوج نے گولیوں کی باڑھ پر رکھ لیا۔

جب فرانسیسی فوجیں اس محلہ کو تباہ و برباد کر کے واپس ہوئیں تو اُنہوں نے دیکھا کہ ایک مسجد میں پچاس سے زیادہ آدمی نماز جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ ان درندوں نے ان سب کو شہید کر دیا۔ بعد میں جب ان بچوں کا شمار کیا گیا جو گولہ باری اور آگ سے بچکر بھاگے تھے اور جنہیں ان درندوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا تھا۔ تو اُن کی تعداد چار سو سے زیادہ تھی۔ اور پردہ نشین عورتوں کی تعداد سے تو تمام محلہ کا میدان پٹا پڑا ہے۔ × × × × آگ سے جو نقصان محلہ مذکور کو پہنچا ہے اسکا اندازہ ۳۰ لاکھ گنی ہے۔ اور جو مال لوٹا گیا ہے اسکا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ فرانسیسی سپاہی اپنے گھوڑوں پر لوٹ کا مال لئے ہوئے جاتے تھے اور لوگوں میں اپنی اس کامیابی پر فخر کرتے تھے۔"

یورپ کے نزدیک تو یہ تہذیب ہے اور اسی تہذیب کو وہ دنیا میں بزور بازو یا دہان توپ سے پھیلانا چاہتے ہیں۔ لیکن ایشیا کے نزدیک یہ پرانی بربریت ہے جس کا صرف نام بدل دیا گیا ہے اور بس۔ خدا کی شان ہے کہ یہ سب کچھ رحمدل یورپ کی نظروں کے سامنے ہو رہا ہے اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

## ذکر حجاز

مکہ معظمہ میں اسلامی کانفرنس کا افتتاح ہو گیا ہے مولانا سید سلیمان نائب صدر مقرر ہوئے ہیں۔ خود سلطان نے اس کا افتتاح کیا ہے۔ بعض اسلامی ممالک کے باشندے ابھی پہنچے نہیں۔ امید ہے چند روز تک پہنچ جائینگے۔

ہمارے قبر پرست دوست سینہ کوبی میں مصروف ہیں کہ اب وہ اپنی جبیں نیاز کو کہاں جھکائینگے۔ جبہ سائی کہاں کرینگے۔ ابن سعود نے ان کی فرضی سجدہ گاہوں کو زمین کے برابر کر دیا اور اُن کے مجاوروں کی آمدنی کو بند کر دیا۔ بہتر ہو کہ انجمن محافظ قبہ جات و قبر پرستی اُن کو دعوت دے کہ وہ قبر پرستی کے سب سے بڑے مرکز ہندوستان میں تشریف لے آئیں۔ اُن کی مجاوری کیلئے یہاں ہر ہر شہر۔ قصبہ بلکہ محلہ میں ایسی قبریں موجود ہیں جہاں رات دن چڑھاوے چڑھتے اور سجدے ہوتے ہیں۔ بڑے عیش و عشرت میں زندگی بسر ہوگی۔ اور اُنہیں ایسے ایسے اسلامی مراسم نظر آئینگے جنہیں اُنہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا۔ اور آمدنی تو اتنی ہوگی کہ رات دن کی عیاشیاں بھی اسے ختم نہ کر سکینگی۔ ہاں اتنا ضرور ہوگا کہ حجاز کی ارض مقدس سے شرکیہ رسوم کا خاتمہ ہو جائیگا۔

حجاج کے جسقدر خطوط مکہ معظمہ سے ہندوستان میں پہنچے ہیں اُن سب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ زائرین بیت اللہ شریف کو ہر طرح کی راحتیں میسر ہیں۔ لیکن ہمارے قبہ پرست دوست ہیں کہ ابھی تک یہی رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ حجاج کو ارض حجاز کی زیارت سے خوشی نہیں بلکہ رنج ہوا ہے۔ حجاج کو تو رنج کا ہیکو ہوگا وہ تو زیارت بیت اللہ میں محو دست ہونگے ہاں رنج ہے تو ہندوستان کے قبہ پرستوں کو جنکے زبردست پروپگنڈا کی بھی لوگوں نے پرواہ نہ کی۔ اور حج کرنے چلے گئے۔

## کانگرس اور ہندو سبھا

یہ امر مسلمہ ہے کہ ہندوستان کی واحد سیاسی نمائندہ انجمن کانگرس ہے۔ اس سال کانگرس نے اعلان کیا تھا وہ اسمبلی اور کونسلوں میں خود نمائندے منتخب کر کے بھیجیگی تاکہ وہاں ملک کی حقیقی نمائندگی ہو سکے۔

لیکن ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے ہندو ممبروں کے نامزد کرنیکا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جس سے کانگرس کے وقار کو سخت صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسکے مقابلہ میں بہار خلافت کمیٹی کا یہ رویہ کس درجہ قابل تعریف ہے کہ بہار کے مسلمان ممبر کانگرس کمیٹی منتخب کرے۔

اب اگر ہندو مہاسبھا کی روش سے فائدہ اُٹھا کر کوئی مسلم انجمن اپنے علاقہ کے مسلم ممبروں کی نامزدگی اپنے ہاتھ میں لے تو اسکا کیا قصور۔ ہاں آریہ سماجی اخبارات اپنے شور و غوغا سے آسمان سر پر اُٹھا لینگے۔ دیکھیں اب پنڈت مالویہ جی کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک طرف تو انڈین نیشنل پارٹی کے سرگرم کارکن ہیں جو کانگرس کے نامزد کردہ ممبروں کے مقابلہ میں اپنے ممبر نامزد کر کے کانگرس سے جنگ کریگی۔ اور دوسری طرف آپکی ساختہ و پرداختہ ہندو مہاسبھا ہے دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

اصول آریہ - آریوں کے اصول ... قیمت ۳ر

ahmadimuslim.de

# متفرقات

(تقریظات)

"آفتاب ہدایت" - مولوی ابوالفضل کریم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم نے نہایت محنت سے شیعوں کے رد میں لکھی ہے۔ فاضل مصنف نے بہت کوشش کی ہے کہ جملہ امور متعلقہ مباحث شیعیان کا جواب قرآن شریف سے دے اور پھر خود شیعوں ہی کی تصانیف سے ان پر الزام قائم کرے۔ ان مباحث سے شوق رکھنے والے اصحاب اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ متوسط تقطیع پر حجم تقریباً ۳۸۰ صفحے قیمت ۲ ہے، قیمت کم ہوتی تو اشاعت زیادہ ہوتی۔

"تحقیق آریہ" - مضمون نام سے ظاہر ہے۔ پادری سلطان محمد صاحب عیسائی نے نہایت محنت و تحقیقات سے حال میں لکھی ہے۔ مصنف کی محنت قابل داد ہے حجم تقطیع خرد ۹۶ صفحے - قیمت ۸ / مسیحی مشن کی تصانیف میں اتنی قیمت زیادہ ہے۔

"خلاصۃ الاسلام" - "حنفیت" - "وظیفے" - یہ تینوں کتابیں جناب مولوی احمد علی صاحب مقیم لاہور شیرانوالہ دروازہ نے تصنیف کی ہیں۔ اور انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ نے چھپوا کر مفت تقسیم کی ہیں پہلی دو میں توحید و سنت کی حمایت کی ہے۔ تیسری میں مسنون وظیفے بتائے ہیں۔ پتہ مذکورہ بالا سے مل سکتی ہیں۔

"عبد القادر عند القادر" - چھوٹا سا رسالہ ہے۔ جو امور شرکیہ و بدعیہ کی رد میں مولوی عبدالواحد صاحب تھانوی نے لکھا ہے اور سید عبدالرشید صاحب اینڈ سنس کمشن ایجنٹس بنگلور (مدراس) نے چھپوایا ہے۔ پتہ مذکور سے بقیمت ۳ / مل سکتا ہے قیمت زیادہ ہے ایسی کتابیں ارزاں قیمت پر دیجانی چاہئیں تاکہ اشاعت زیادہ ہو۔

**غزنویہ کارروائی سے بیزاری** | ہم خادمان اہل حدیث موضع بھرتھ ضلع لائلپور تحصیل سندری جلسہ مسجد چینیانوالی لاہور کے رزولیوشنوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنا صحیح نمائندہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو جانتے ہیں۔

**انجمن اہلحدیث حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ** | ہم لوگ سردار اہلحدیث مولانا ثناء اللہ کو مطابق انتخاب آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اپنا حقیقی نمائندہ تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) اور جو لاہور کی نام نہاد انجمن جماعت المسلمین نے اس فیصلہ کے خلاف زہر اگلا ہے اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ہم سب لوگ سلطان عبد العزیز ابن سعود کیلئے دست بدعا ہیں کہ اسوہ حسنہ رسول کریم صلعم پر چلکر اللہ کی نصرت کے مستحق ہوں (سکرٹری انجمن مذکورہ)

**انجمن اہلحدیث دیودھا ضلع دربھنگہ کی تجویز** | انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے رزولیوشن کو جسکے رو سے مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث مؤتمر اسلامی حجاز میں نمائندہ منتخب کئے گئے ہیں منظور کرتی ہے اور مسجد چینیانوالی لاہور کی کارروائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے

(محمد عبدالوہاب سکرٹری انجمن مذکورہ)

## ضروری اطلاع

بعض ناظرین و شائقین "اہلحدیث" منی آرڈر مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نام پر بھیجتے ہیں جنکی وصولی کے لئے بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسے اصحاب کو واضح ہو کہ حضرت مولانا صاحب (سردار اہلحدیث) مدظلہ کی غیر حاضری کے زمانہ میں ترسیل زر بنام ایم۔ عطاء اللہ (اڈیٹر اہلحدیث) ہونی چاہئے۔

(منیجر)

**انجمن اہلحدیث جے نگر ضلع دربھنگہ کی تجویز** | انجمن ہذا سردار اہل حدیث حضرت مولانا ثناء اللہ سردار اہلحدیث امرتسری کے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے صحیح نمائندہ منتخب کئے جانے پر دلی مسرت و خوشی کا اظہار کرتی ہے اور مسجد چینیانوالی کارروائی کو حقارت سے دیکھتی ہے۔ (سکرٹری انجمن مذکورہ)

**قابل توجہ برادران اہل حدیث** | والد ماجد حضرت مولانا محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنارس میں قیام فرماکر توحید و سنت کی اشاعت کیلئے مدرسہ سعیدیہ اسلامیہ اہلحدیث جاری فرمایا تھا۔ اس مدرسہ میں بہت سے لوگوں نے علوم عربیہ کی تحصیل کی اور ہزارہا حضرات نے درس حدیث کی تکمیل کی اور سندیں پائیں۔ اور اسیطرح ابتک قرآن وحدیث کی اشاعت جاری ہے۔ باوجود ان خدمات کے غیر شہر خاصکر بنگال کے اہلحدیثوں نے اسکی امداد کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ حالانکہ اہل بنگال اس مدرسہ سے زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پس جمیع برادران اہلحدیث سے عموماً اور اہل بنگال سے خصوصاً التماس ہے کہ جہاں اور کار خیر میں امداد فرمایا کرتے ہیں وہاں اس مفید مدرسہ کی بھی امداد فرمادیں۔ اور ہر صاحب اپنی اپنی قربانی کے چرسے کی قیمت اس مدرسہ میں ارسال فرمادیں۔ تاکہ توحید و سنت کی اشاعت اور وسیع پیمانہ پر کیجاوے۔ ان اجرہ الا علی اللہ

(خاکسار ابو مسعود قمر ناظم مدرسہ محلہ دارانگر شہر بنارس)

**یاد رفتگان** | حافظ اکرام الحق صاحب سوداگر دہلوی کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ (مرحوم بسلسلہ تجارت یہاں مقیم تھے جماعت اہلحدیث کو بڑی تقویت تھی)

**ایضاً**:- مولانا نذیر الدین احمد صاحب ہیڈ مولوی ہرشچندر ہائی سکول بنارس" کی صاحبزادی فوت ہوگئیں۔ انا للہ۔

(خاکسار قمر بنارسی)

**ایضاً**:- ۳ جون کو میری بہن عزیزی صغرےٰ فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ (عبدالحنان کھریانوی از حسن سول)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

**تلاش گمشدہ** | میرا بھتیجا مسمی عبدالمجید عمر ۱۶ سال۔ قد میانہ - چھوٹا سر - لمبا چہرہ - دانت چوڑے - ہونٹ پتلے - رنگ سانولا - کھدر پہننے کا عادی ہے۔ مور با بلڈنگ - سانکلی اسٹریٹ بمبئی میں رہتا تھا۔ عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہے۔ جن صاحب کو ملجائے مہربانی فرماکر خاکسار کو پتہ ذیل پر مطلع فرمائیں۔ (عبدالرحیم حامد کرشنا پریس ہیوٹ روڈ الہ آباد)

**درخواست کتب صحاح** | میرا برادر خورد حافظ محمود الحسن جس نے حال میں الہ آباد یونیورسٹی سے "مولوی عالم" کا امتحان پاس کیا ہے اُسکو حدیث پڑھنے کا بہت شوق ہے بوجہ ناداری کتابیں مہیا نہیں ہوسکتیں۔ براہ مہربانی کوئی صاحب صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و ابوداؤد دلوادیں یا عاریتاً دیدیویں پڑھنے کے بعد واپس کردیجائینگی۔

(عبدالرحیم حامد کرشنا پریس ہیوٹ روڈ الہ آباد)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۶ پر)

رحمۃ للعالمین - آنحضرت صلعم کی سوانح عمری از محمد سلیمان صاحب منصورپوری - قیمت جلد اول ۱ جلد دوم ۲ (ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث)

# انتخاب الاخبار

**مؤتمر حجاز** } "خلافت" بمبئی کا ایک خاص پیام مورخہ ۵ جون مظہر ہے کہ چونکہ ابھی بہت سے مندوبین عرب میں نہیں پہنچے اسلئے مؤتمر حجاز ۸ جون تک ملتوی قرار دی گئی ہے۔ جاوا ۔ مصر ۔ سوڈان ۔ فلسطین اور شام کے نمائندے پہنچ چکے ہیں۔ سلطان ابن سعود نے حجاز اور نجد کیلئے ۲۳ مندوب نامزد فرمائے ہیں۔ آپ ان نمائندوں میں اضافہ بھی فرما سکتے ہیں۔ توقع ہے کہ نمائندگان اسلام کا یہ جلسہ اپنی شان کے اعتبار سے عدیم النظیر ثابت ہوگا۔ ہندوستان کا وفد خلافت سلطان ابن سعود سے تین مرتبہ ملاقی ہو چکا ہے تعمیرات عامہ اور تنسیخ غلامی کے متعلق تجاویز پیش کیجائینگی۔ اور وفد خلافت کے ارکان دوسرے نمائندوں سے پیہم و متواتر تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔

**ترک ملوکیت** } مولانا محمد علی نے سلطان ابن سعود کو ہدایت کی کہ اسکو ملوکیت کی بدعت کو خیرباد کہہ دینا چاہئے۔ اور روش اکاسرہ کی بجائے خلفاء راشدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنی چاہئے۔

**مولانا شوکت علی کا معقول مطالبہ** } مولانا شوکت علی نے زور دیا کہ قباب و آثار کا معاملہ علماء عالم اسلام کے سپرد کرنا چاہئے۔ مولانا عبدالحلیم نے ان چند نجدیوں کی اس روش کو ناپسندیدہ خیال کیا کہ وہ اہل قبلہ کی تکفیر کرتے ہیں۔

**مؤتمر اسلامی میں افغانستان کے نمائندے** } معتمد نامہ خلافت کو معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ مؤتمر اسلامی کیلئے جمہوریہ ترکیہ کے نمائندے مکہ معظمہ پہنچ گئے ہیں۔ افغانستان کے نمائندے نور عطا محمد خان ہراتی اور عبدالصمد خان بھی روانہ ہو رہے ہیں جو امید ہے کہ وقت مقررہ پر وہاں پہنچ جائینگے۔ ایک باثر افغانی ملا بھی جو ملائے چاکنور کے نام سے مشہور ہے اپنے متبعین کے ساتھ مکہ جا رہا ہے۔

**مکہ سے مولانا شوکت علی کا تار** } جنۃ البقیع اور سیدنا حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے مزارات زمین کے برابر کر دئے گئے۔ مکہ میں اگر اس خبر کی تصدیق ہوئی۔ ہم مؤتمر میں یہ مسئلہ

بھی پیش کرنے والے ہیں کہ اس میں مداخلت کرے۔ نیز سلطان کو بھی متنبہ کیا جائیگا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو نظرانداز نہ کریں۔

**ترکی و عراق کے تعلقات** } مجلس ملیہ عالیہ نے اُس معاہدہ پر جو دربارہ ولایت موصل ترکی و برطانیہ کے درمیان ۶ جون کو مکمل ہوا تھا مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

معاہدہ موصل کی عبارت جو آج (۸ جون کو) یہاں (قسطنطنیہ میں) شائع ہو گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت عراق اُن لوگوں کو عام معافی دیدیگی جنہوں نے ترکوں کی محبت میں سرحدی علاقوں کے اندر جرائم کئے ہیں۔ مٹی کے تیل والے حصوں میں ترکی کی شرکت صرف ۲۵ برس تک محدود رہیگی۔

**مؤتمر اسلامی کا افتتاح** } مؤتمر اسلامی جو حجاز کے بلاد مقدسہ کے مستقبل اور خلافت (؟) پر بحث کریگی۔ ۷ جون کو مکہ میں اسکا افتتاح ابن سعود نے کیا۔ ہندوستان روس ۔ جاوا ۔ فلسطین ۔ حجاز ۔ مصر اور سوڈان کے نمائندے موجود تھے۔ شریف عدنان اسکے صدر اور مولانا سید سلیمان ندوی زعیم ہند نائب صدر مقرر کئے گئے۔

**غازی عبدالکریم فاس بھیجدئے گئے** } آدھی رات میں تاکہ کسی قسم کا مظاہرہ نہ ہو سکے غازی محمد ابن عبدالکریم کو موٹر کے ذریعہ سے تازہ سے یہاں (فاس) پہنچا دیا گیا ہے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے بہنوئی عبدالجبار اور آپ کے معتمد ابوالقائد بھی تھے۔

**زغلول پاشا مصری پارلیمنٹ کی صدر ہوگئے**

زغلول پاشا ایوان کے صدر منتخب کئے گئے۔ صدارت کے لئے ان کو ۲۰۲ ووٹ حاصل ہوئے۔ تقریباً تمام پارلیمنٹ کے عہدے وفد پارٹی (یعنی زغلولی جماعت) سے بھر دئے جائینگے۔

**ایرانی وزارت کا استعفا** } ۵ جون کو وزارت مستعفی ہو گئی۔ اب مستوفی الممالک سے درخواست کی گئی ہے کہ وزارت مرتب کریں۔

**فرانس و ہسپانیہ گفت و شنید** } اسپینی سفیر میڈرڈ گئے ہیں۔ تاکہ جنرل پریمو ڈی ریویرا سے مراکش کے مسئلہ پر گفتگو کریں۔

## بقیہ متفرقات صفحہ ۱۵

**قبول اسلام** } مورخہ ۱۸ ذیقعدہ کو مسماۃ سرداراں جو پیشتر عیسائی مذہب میں داخل تھی میرے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی ہے۔ برادران اسلام دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مسماۃ مذکورہ کو استقامت عطا فرمائے۔ اسلامی نام غلام فاطمہ رکھدیا ہے۔ اسکا مسلمان ہونا جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ اپنی ذاتی رضا و رغبت سے ہے۔ (محمد حسین دیوبندی از تلونڈی ضلع لائلپور) (۳ ر داخل غریب فنڈ)

**تلاش معاش** } میں بفضلہ تعالےٰ مدرسہ عربیہ دیوبند کا فارغ التحصیل ہوں۔ کتب درسیہ کی تعلیم باحسن طریق دیسکتا ہوں۔ اکثر مدارس عربیہ میں بعہدہ مدرسی کام کر چکا ہوں۔ اگر کسی دینی بھائی کو میری خدمت کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت فرمائیں۔ (محمد عاشق بہاری موضع چندوارہ ڈاکخانہ بھنساری ضلع پٹنہ)

**تلاش کتب** } تفسیر ترجمان القرآن جلد ۳ و ۴ و ۱۳ و ۱۴ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب بیچنا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (محمد حسن سب اسسٹنٹ سرجن ڈگی بلوچستان)

**ضرورت عالم** } جماعت اہلحدیث کانپور کو ایک ایسے عالم باعمل کی ضرورت ہے جو اخلاق حمیدہ رکھتا ہو۔ یعنی بوقت مناظرہ وغیرہ ادفع بالتی ھی احسن کو نصب العین قرار دیوے۔ اور قرآن و حدیث و تفسیر کے علاوہ فقہ و منطق وغیرہ بھی بخوبی پڑھا سکتا ہو۔ دوم ایک ایسے حافظ کی ضرورت ہے جو قرآن شریف کے علاوہ اردو فارسی اور خط و حساب وغیرہ بخوبی لکھا پڑھا سکتا ہو۔ تنخواہ خط و کتابت سے طے کیا جائے۔ (مولوی عبدالرحمن صاحب کانپور فیل خانہ گنج)

**بڑھیا کپڑا منگاؤ** } ہمارے کارخانہ میں اول درجہ کا کپڑا ہوتا ہے جلدی منگوائیے آپ کپڑے کو دیکھکر نہایت خوش ہونگے ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے۔ ریشمی ازاربند زریدار مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے۔ ریشمی بنارسی صافہ زریدار سات گز لمبا درجہ اول فی صافہ سات روپے۔ ریشمی شہدی لنگی رنگ سیاہ و کنارے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ خوش وضع ایرانی فیشن کی درجہ اول چھ گز لمبی فی لنگی چار روپے و آٹھ آنہ۔ لنگیاں ... وضع کا درجہ اول فی لنگی تین روپیہ۔ ریشمی ... نفیس ... فی گز روا آنہ۔ بڑھیا کلاہ ... درجہ اول فی کلاہ ... ملنے کا پتہ ... جارج کمپنی لودیانہ (پنجاب)

اسوۂ حسنہ - ترجمہ ہدی خیر الرسول اختصار زاد المعاد مؤلفہ علامہ ابن قیم - قیمت ... مجلد ... (منیجر)

ایک بہترین نئی ایجاد۔ بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

# فیملی میڈیسن بکس

یہ فیملی میڈیسن بکس ایسی عجیب وغریب ادویات سے ترکیب دیا گیا ہے جسکا تجربہ ہزارہا بار پہلے کیا جاچکا ہے اور جو بفضلہ بہت کم خطا کرتی ہیں۔ سفر وحضر میں رہنے والوں کیلئے یہ فیملی میڈیسن بکس سچا مشیر طبی ثابت ہوگا۔ ایسی جگھوں میں جہاں ضرورت پڑنے پر کوئی دوا نگ مل سکے یہ بکس آپکی خاص رہنمائی کریگا۔ ایسے وقت میں جبکہ آپ کو کسی اچانک مرض کے حملہ نے پریشان کردیا ہو اور طبیب یا ڈاکٹر کی فوری امداد کی ضرورت ہو یہ فیملی میڈیسن بکس صحیح معنوں میں حکیم حاذق کا کام دیگا۔ اس فیملی میڈیسن بکس میں اچانک ہوجانیوالی مختلف ساٹھ ستر امراض کے دفعیہ کیلئے ایسی تجربہ کی اکسیر الاثر دوائیں موجود ہیں جو کہ تقریباً تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں اور جنکی تفصیل نیچے دیگئی ہے بال بچے دار گھرانوں میں اس کا موجود ہونا حکیموں وڈاکٹروں کی بڑی بڑی فیسوں کی زیرباری سے بچا دیگا۔ پھر تو انہیں کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت ہوگی اور نہ کسی نسخہ کے تجویز یا تلاش کی فکر۔ ایسے حکیم یا ڈاکٹر جو کہ اپنے مطلب کو کامیاب بنانا چاہتے ہوں وہ اسکے ذریعہ سے اپنی آمدنی اور شہرت کو کافی طور پر بڑھا سکتے ہیں۔ گویا یہ ایک ایسا

## فیملی ہسپتال ہے جو وقت پر آپ کو پورے ڈاکٹر کا کام دیگا

اور انشاء اللہ آپ کی تمام جسمانی تکلیفوں کو منٹوں میں دور کردیگا۔ یہ مشہور ومعروف بکس میری برسوں کی محنت اور جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ بڑے بڑے نامی گرامی اطبا نے اسے مشیر طبی مان لیا ہے اس لئے میں آپ سے بزور سفارش کرتا ہوں کہ ایک ایک بکس ضرور گھر میں موجود رکھنا چاہیے۔

## نام ادویات فیملی میڈیسن بکس جو مندرجہ ذیل امراض کیلئے تیر بہدف ہیں۔

شربت اکسیر۔ روح مسیحا۔ عرق مسیحا۔ عرق اعجاز۔ عرق جواہر۔ سفوف جواہر۔ سفوف اعجاز۔ سفوف حمیات۔ سفوف شفار سفوف مسیحا۔ سفوف اکسیر۔ اکسیر الاطفال ء (امراض جنکیلئے یہ ادویات تیر بہدف ہیں) امراض چشم۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ درد پیٹ۔ درد شکم۔ پیچش۔ مروڑ۔ قے۔ متلی۔ نفخ۔ قراقر شکم۔ ریح ڈکاروں کا آنا۔ کرم شکم۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ بندش حیض۔ کھانسی۔ درد سر۔ طاعون۔ درد شقیقہ۔ عدہ جلاب۔ بواسیر ہر قسم۔ بجوالی۔ بال چر۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد اعصاب۔ رکاوٹ بول۔ قبض۔ جریان۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ درد دانت۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ گٹھیا۔ خنازیر۔ نزلہ۔ زکام۔ انفلوانزا۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم۔ جہازی امراض۔ نکسیر۔ ڈبہ۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ وتمام امراض بچگان وغیرہ وغیرہ۔

**گارنٹی** میرا دعوےٰ ہے کہ آجتک کبھی ایک فرد بشر نے بھی فیملی میڈیسن بکس کی ادویہ کے بے سود ثابت ہونیکی ہرگز ہرگز شکایت نہیں کی۔ اسلئے میں محض بنظر ہمدردی بنی نوع مشورہ دیتا ہوں کہ ہر ایک گھر میں ہر وقت سفر وحضر میں ایسے فیملی میڈیسن بکس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اشتہاری بدظنی کو دور کرنے کیلئے حلفی معاہدہ کرتا ہوں کہ اگر اشتہار میں جیسا لکھا ہے ویسا نہ نکلے یا اسکی ادویہ پر تاثیر ثابت نہ ہوں تو اسکے لوٹا دینے پر علاوہ قیمت واپس کرنے کے مبلغ ایکسو روپیہ تاوان دونگا۔ اور اسکی ادویات بیسود ثابت کرنیوالے کو اگر ایکسو روپیہ تاوان نہ دوں تو بموجب اس اقرارنامہ کے بذریعہ عدالت وصول کرسکتا ہے۔ اور میں یہ دعوےٰ اپنی صداقت اور فیملی میڈیسن بکس کی ادویہ کے واقعی قابل اعتماد ہونے کے کرتا ہوں۔ قیمت فیملی میڈیسن بکس خرد ۲ روپے آٹھ آنے (للعہ) محصولڈاک ۱۲ر الیضاً درمیانہ سات روپے چار آنے (للعہ) محصولڈاک عہ الیضاً کلاں چودہ روپے (للعہ) محصولڈاک عہ (نوٹ) کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(منگانے کا پتہ)

**منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی۔ پوسٹ منیر۔ ضلع پٹنہ**



# مومیائی ۱۱/

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری ومولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دوچار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۲ر آدھ پاؤ للعہ پاؤ بھر للعہ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

**منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**



# قابل دید کتابیں ۵/۱

**صیانۃ المقتصدین**۔ حنفیوں کی کتاب "نصرۃ المجتہدین" کا مفصل ومکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۶ صفحات قیمت عہ،

**علماء سلف**۔ اس بےمثل اور بےنظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق وآداب حق پسندی راستگوئی اور راستبازی۔ اختلاف واتفاق۔ سلوک وبرتاؤ۔ محبت ومودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولےٰ کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے۔ قیمت عہ نصائح امام غزالی قیمت ۲ر (تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار)

(پتہ)

**خالد برادرس امرتسر**


ازواج النبی۔ حضور کی بیویوں کے حالات مبارکہ۔ قیمت ۱۲ر۔ الفقاک عہ (منیجر)

ahmadimuslim.de

# حب مصطفائی

۳۰/۲۵

## کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق ومصدوق فداہ ابی وامی کا قول ہے کہ الصدق ینجی والکذب یہلک "سچائی باعث بہبود وفلاح اور جھوٹ باعث بربادی وہلاکت. خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے نجات دلاتی ہیں جو انسان کو محض بطاہر جامۂ انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) جریان وکثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اکثر تے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی دوا سے فائدہ نہوتا ہو وہ اسکو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ بہ کثرت نزول وکثرت جریان واحتلام یا کسی قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض جنکی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دو بھر ہوگئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرض جو بظاہر لا علاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفابخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بُری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچ روپئے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:- حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

**حکیم عبدالرحمن عفی عنہ۔ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ۔ شاہ آباد**

# کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

۱۲/ـ

انکو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچسو روپئے کی چوڑیاں بنوا کر انکے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہو کار بھی ہیکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہیں جہاں دکھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا کاٹ لو تپا لو کسوٹی پر لگا لو سونے کا ہی کس آویگا۔ گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول سی معلوم ہوتی ہیں سب ملکئیں تو عمدہ لہرا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑجاتی ہے انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو ہاتھ میں سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہم کو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اس پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ جوڑیوں کا ۱۲ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت. فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

(پتہ)

**سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا**

# لاولد عورتوں اور مردوں کو خوشخبری

## دوا خوش کیف

۱۵/۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئے جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۶ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہوں تو کل قیمت مع عہ خرچہ واپس منگالو۔ بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔

نوٹ:- ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ہے محصول ۶/

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی وپیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۶/

**ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا**

# سلاجیت خالص آفتابی

۲۰/۵۱

دل ودماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی وبادی درد جگر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور کثرت احتلام وجریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ نصف پاؤ ۵، پاؤ بھر لعہ، نصف سیر ۵، ایک سیر پختہ ۸ مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

## زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بدیں خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمایئے۔ آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد جوڑ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔" (۷ ۲/۲۴ء)

## تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ۱۲ اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کا گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔" (۲۷ ۹/۲۵ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور پنشن لین ضلع کیمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

**حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی**
**محلہ قلعہ امرتسر**

ahmadimuslim.de

## معزز شریف اور معقول روزگار

کی ضرورت ہو تو

### دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ نہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید برآں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ راجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب امتحان پاس کرنیوالوں کو حاذق الحکماء اور عربی طب کے امتحان پاس کرنیوالوں کو طبیب کامل کا ڈپلومہ دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کا انتظام معقول ہے۔ داخلہ قریب ہے آج ہی اراکمٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجئے۔

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

---

## صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۳۰ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔ رعایتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی مصدقہ پبلسٹی شیٹ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت

---

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

---

## پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ

### ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ دوغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا نے بہت سے مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت نا امیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں یکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ہے۔

(پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

---

## بقر عید کیلئے

### گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

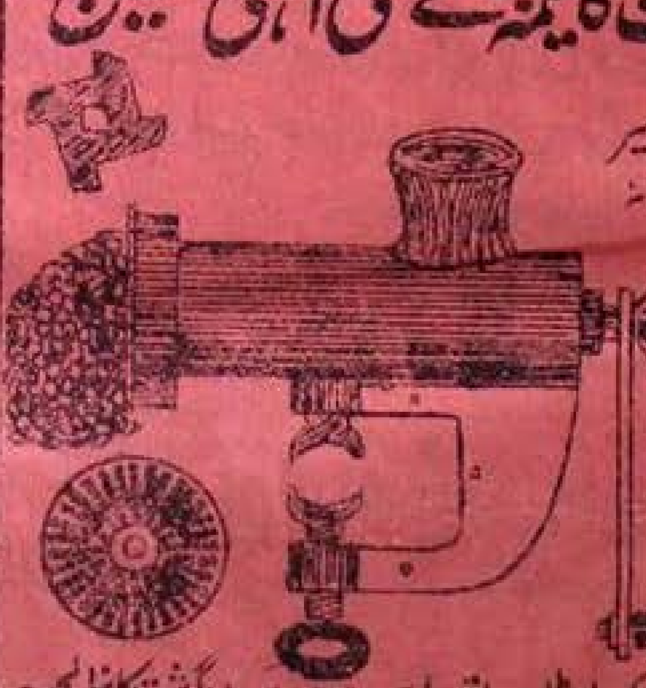

وزن تقریباً سوا دو سیر
قیمت چھ روپے آٹھ آنہ
محصول ڈاک
پیکنگ ۱۲
تاجروں کی خاص رعایت خلاف تحریر ہو تو واپس

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہے دم بھر میں سیر دو سیر گوشت کا بنا لیجے۔ بالکل استادی کی بات ہے۔ یہ مشین ولایتی بنی ہوئی ہے۔ انگلی لوا لوہا اور گوشت کاٹنے کی قینچی بہت تیز اور مضبوط ہے۔ ولایتی مشین کی مانند عیب دار نہیں کہ ذرا سی سختی لگنے سے ٹوٹ جائے۔ بلکہ پہاڑ سے گرائیں۔ تو اس کا ایک پرزہ بھی خراب نہ ہوگا۔ ایک مشین پشت پشت تک کام دیگی۔ جلد آرڈر بھیجیے ورنہ اسٹاک ختم ہو جائے گا۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

---

## نشیا منسیا

یعنی

### درد سر

کی

### بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ عدد ایک روپیہ چار بکس تین روپیہ فی ٹکیہ ۱ محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶؍ چار بکس ۸؍

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی، محلہ قلعہ امرتسر

---

## جگتجیت پرودا انجنیرنگ کالج

کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا رجسٹرڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کرنے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند دبرہانے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسمائے گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

"پرنسپل"

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

## ارزان ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۲۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے۔ ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔

| نام اسٹیشن | کرایہ | نام اسٹیشن | کرایہ |
|---|---|---|---|
| راولپنڈی | ۶۸ روپے | جالندھر چھاؤنی | ۴۳ روپے |
| جہلم | ۶۱ روپے | لودھیانہ | ۴۰ روپے |
| سیالکوٹ | ۵۹ روپے | پٹیالہ | ۳۷ روپے |
| لاہور | ۵۱ روپے | انبالہ چھاؤنی | ۳۴ روپے |
| امرتسر | ۴۸ روپے | سہارنپور | ۳۸ روپے |
| فیروزپور چھاؤنی | ۴۷ روپے | میرٹھ چھاؤنی | ۴۵ روپے |
| | | دہلی | ۴۵ روپے |

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر دئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں۔ بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہو سکتا

السوسی اینڈ ہوٹلز لمیٹیڈ (The Cecil and Corstorphans)

دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز ان مسافروں سے جن کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے۔ ہوٹلوں میں رہنے کیلئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعایت کرینگے۔ بشرطیکہ ان کے ہاں رہنے کی جگہ ہو یہ رعایت صرف اُن اشخاص کیلئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہو جائیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعایت نہ ہوگی۔

دفتر

ہیڈ کوارٹرز این۔ ڈبلیو۔ آر

لاہور - ۱۷ - مئی ۱۹۲۶ء

دستخط

دی - ایچ - بولتھ

برائے ایجنٹ صاحب


[illegible]


تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو

کی قیمت رفاہ عام کیلئے

## بجائے پانچروپے کی چار روپے

کر دئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ وسلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنے لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کرلینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپے (للعہ) محصولڈاک اذمہ خریدار اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپے (عہ) تین روپے (عہ) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی

مالک مطبع انوار الاسلام

امرتسر (پنجاب)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲

نمبر ۱۲

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

### شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـ۱۰ |
| رؤسا و جاگیرداران سے " | عـ۷ |
| عام خریداران سے " | عـ۵ |
| " " ششماہی | ۲/۱۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ - - - - - | ۲/ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۲۱۳)

## امرتسر - ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

### فہرست مضامین

| | |
|---|---|
| نظم | ص۱ |
| انتخاب الاخبار | ص۲ |
| بہائی دعوے | ص۳ |
| ہندوستان کے لئے ایک جدید ریفارم سکیم (قادیانی مشن) | ص۴ |
| کتب حدیث اور علماء اہل حدیث کی خدمات | ص۶ |
| مولانا اشرف علی صاحب | ص۹ |
| فلسفہ زکوٰۃ پر اضافہ | ص۱۰ |
| برہان التفاسیر | ص۱۱ |
| اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان | ص۱۲ |
| فتاوے ص۱۳ — متفرقات | ص۱۴ |
| ملکی مطلع ص۱۵ — اشتہارات | ص۱۶/۲۰ |

## یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کیلئے

از قلم مولوی عبید الرحمن طالب مبارکپوری اعظمی

حمد گو نا گوں ہے زیبا رب اکبر کیلئے — اور ہے مدح و ثنا اپنے پیمبر کے لئے

جان و دل ہوں کیوں نہ قرباں ایسے رہبر کیلئے — رہنمائی جس کی تھی فردوس اطہر کے لئے

کون تھا ملتا جسے طغرائے ختم انبیاء — یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

رحمۃ للعالمیں اور صاحب خلق عظیم — کیا مبارک تھے لقب عالم کے سرور کیلئے

جب ملیگا موقعۂ محمود ان کو حشر میں — جگ پڑیگا خود مقدر حوض کوثر کیلئے

جلوۂ شق القمر کی اُف وہ حیرت زائیاں — مرحبا یہ معجزے تھے اپنے رہبر کے لئے

مجھ کو بھی طالب کچھ ایسی ہے شفاعت کی امید
دل سے شیدا ہوں شفیع روز محشر کے لئے

مسائل حج۔ جس میں حج کے طریق، اذکار، مناسک، سب درج ہیں۔ قیمت ۵/ محصول ڈاک ۱/ دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

——امرتسر ۲۔ جنوری کی شام کو ہلال عید صاف طور پر نظر آجانے سے ۷ جنوری کو عید الفطر منائی گئی۔

——امرتسر ۱۱۔ جنوری کو حضور گورنر پنجاب تشریف لائے۔ آپ نے بعد دوپہر اندھ ودھیالہ (جو دروازہ لوہگڑھ کے باہر حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے) کا افتتاح فرمایا۔ اور واپس چلے گئے۔

——امرتسر میں ایک ہندو اپنے کسی مقروض کے مکان پر قرقی لے کر گیا۔ کسی نے اچانک ہندو کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا۔ جس کے باعث وہ مر گیا۔

## ناظرین مطلع رہیں

جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ جنوری میں ختم ہے۔ ان کو اخبار "اہلحدیث" ۲۸ دسمبر ۳۴ء میں اطلاع دی گئی تھی۔ ۲۴ جنوری تک جن کی طرف سے قیمت اخبار موصول نہ ہوگی۔ ان کو آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (مینجر)

——مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر جو مقدمہ گورداسپور میں دائر ہے۔ اس میں گواہان استغاثہ پر جرح ہو رہی ہے۔

——۱۹ جنوری کو پونے سات بجے شام چاند کو گرہن لگیگا جو تقریباً سوا چار گھنٹہ تک رہیگا۔

——بنگال کے مشہور و معروف مسلمان سر عبداللہ سہروردی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی چند روز علیل رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ۔

——سردار عبدالرسول خان سابق قونصل جنرل افغانستان مقیم ہند لاہور میو ہسپتال میں انتقال کرگئے۔ انا للہ۔

——حکومت ہند نے ملازمین کی تنخواہوں میں پانچ فیصدی جو تخفیف کر رکھی ہے۔ وہ اس سال بھی جاری رہے گی۔

——بنگال کے مشہور لیڈر مسٹر سوبھاش چندر بوس حکومت ہند کے حکم سے وائنا چلے گئے ہیں۔

——پٹنہ کی ایک اطلاع ہے کہ پنجاب میل سے ۸ ماہ حال کو دو بیمہ شدہ پارسل جنکی مالیت تقریباً سولہ ہزار روپیہ تھی۔ چوری ہوگئے۔

——ریاست کولہاپور میں کسی وجہ سے پولیس چند مسلمانوں کو گرفتار کرنے گئی مگر پولیس کی مزاحمت کی۔ پھر اس نے گولی چلادی۔ ۹ مسلمان ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

——جالندھر پولیس کیلئے تین کانسٹبلوں کی ضرورت تھی جن کیلئے دو سو سے زائد درخواستیں آئیں جنمیں گریجویٹ بھی تھے۔

مدت مدید اور عرصہ بعید کے بعد

## تفسیر ثنائی اردو جلد پنجم

مکرر چھپ گئی ہے

ناظرین آج ہی فرمایش بھیجکر طلب کرلیں۔
قیمت دو روپیہ (۲؍) محصول ڈاک آٹھ آنہ
(مینجر اہلحدیث امرتسر)

——معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب سائیکلوں پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے۔ اس لئے ہر ایک ضلع میں سائیکلوں کی تعداد معلوم کی جا رہی ہے۔

——فرانس واٹلی کے تاریخی عہد نامے پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اٹلی کو فرانسیسی افریقہ کا ہزار مربع میل رقبہ دیدیا گیا۔

——نواب مظفر خان صاحب صوبہ پنجاب کیطرف سے اسمبلی کے سرکاری ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔

——حکومت کشمیر نے گلگت کا علاقہ حکومت ہند کے سپرد کر دیا ہے۔

——مشہور ترکی خاتون خالدہ ادیب خانم دہلی پہنچ گئی ہیں۔

——جزائر ماڈورا میں ایک ہیبت ناک زلزلہ آیا۔

——ایران میں ایک نوجوان ۸½ فٹ لمبے قد کا ہے۔

**مسلم ہائی سکول مارشیس کی امداد کرو** جو مولوی رشید نواب صاحب مکی کی کوشش سے ۱۹۲۶ء سے جاری ہے۔ جس میں فرنچ، انگریزی، عربی، فارسی، اردو علوم کے علاوہ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ موجودہ اقتصادی بدحالی کی وجہ سے سکول مذکور کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہمدردان اسلام اپنی اخوت اسلامی کو مدنظر رکھتے ہوئے حتی الامکان امداد فرماکر ثواب حاصل کریں۔ جملہ خط وکتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہو۔ (۱) مولوی حکیم رشید نواب مکی مکان ۶۲ گلی ۳۸ رنگون برما۔ (۲) عبدالقادر حاجی ابوبکر مینجر مسلم ہائی سکول پورٹ لوئیس مارشیس۔

**صلوٰۃ النبی** مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو جو قبولیت ہوئی ہے اس کا اندازہ اس بات سے ہی لگ جاتا ہے کہ اس کے دو ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہوگئے۔ اب تیسرا ایڈیشن تفسیر واضح البیان مکمل ہوجانے کے بعد چھپیگا۔ اس میں اس دفعہ نماز تہجد و نماز تراویح کے مسائل پر کافی روشنی ڈالی جائیگی۔ انشاء اللہ۔

**سالنامہ "مسلم راجپوت" امرتسر** ماہ جنوری میں اخبار ہذا کا سالنامہ نمبر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں راجپوت قوم کو ترقی پر لے جانے کے لئے اصلاحی مضامین لکھے ہیں۔ ضخامت ۲۶×۳۰/۴ کے ۶۰ صفحات۔ سرورق رنگین قیمت ایک روپیہ۔ مینجر "مسلم راجپوت" شریف گنج امرتسر سے طلب کریں۔

**عید آنہ فنڈ** محمد ہاشم صاحب از کھریاوان ضلع گیا ۳؍ معرفت حاجی محمد عباس صاحب متولی مسجد حنفیہ پرمیور بارکس مدراس ۵؍۔ مولوی عبدالقیوم چک رجادی ضلع گجرات ۶؍۔ حکیم اللہ بخش صاحب دہولہ ۶؍۔ حافظ محمد سلیمان منصور ضلع گیا ۱؍۔

**مدرسہ دارالحدیث** مدینہ حکیم اللہ بخش موصوف سے ۳؍

**۱۱ جنوری** کو ایک عیسائی عورت دفتر اہلحدیث میں مسلمان ہوئی۔

خون کے آنسو۔ ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ (۳۴ء) ضروری ہے۔ قیمت ۲؍ علاوہ محصول (دفتر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ

## بہائی دعویٰ!

ناظرین "اہلحدیث" شیخ بہاء اللہ ایرانی سے واقف ہونگے۔ آپ ملک ایران کے باشندے تھے۔ ایران میں آپ کا پیدائشی نام (مرزا حسین علی) تھا۔ بعد میں آپ نے کسی مصلحت سے اپنا نام "بہاء اللہ" تجویز کر لیا۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی اسی ایرانی مدعی سے مستفیض تھے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں ثابت کر دکھایا ہے۔ ان دونوں ریفارمروں میں یہ بات بالاتفاق پائی جاتی ہے جیسا کہ یہ دونوں صاحب کہتے ہیں (بلکہ ان کے اتباع بھی ان کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں) کہ ہماری بابت سب انبیاء سابقین نے پیشگوئی کی ہوئی ہے یعنی ہم موعود کل انبیاء ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ:-

"میرے خدا نے مین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہو سکتے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳)

آج ہم بہائی میگزین کے اس نمبر پر توجہ کرتے ہیں۔ جس میں اڈیٹر صاحب میگزین مذکور نے ایک بہت طویل مضمون اس امر کی توضیح کرنے کے لئے سپرد قلم کیا ہے۔ مضمون کیا ہے بہائی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا (فہرست) ہے۔ اسلئے ہم اُسے سارے کا سارا نقل کرینگے تاکہ ہمارے ناظرین کے پاس یہ ذخیرہ موجود رہے اور وہ ان جدید مدعیان کی اور ان کے اتباع کی کوشش کا اندازہ کر سکیں کہ کہاں تک ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا تلاش کرتے ہیں۔ مضمون بہائی کے نیچے حواشی میں اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب میگزین لکھتے ہیں کہ:-

### "طلوع بہاء اللہ"

جلوۂ موعود بہا کے معنی ہیں نور، حسن و جمال، جلال، رونق، تازگی۔ یہ لفظ سنسکرت میں بھی بہت آتا ہے۔ ویدوں میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ پالی زبان میں بودھ دھرم کی کتابیں اس کا بہت ذکر کرتی ہیں۔ بلکہ آنے والے موعود کا ذکر کرتے ہوئے بودھ کتب مقدسہ میں فرمایا ہے کہ اس کا نام "امت بہا" ہے اور بہا کے معنی پالی میں بھی وہی ہیں جو سنسکرت اور عربی میں ہیں۔ یعنی نور، جمال، جلال۔ وید میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ سب سے پہلے پرماتما کی طرف سے بہا کا ظہور ہوتا ہے پھر اور چیزیں نمودار ہوتی ہیں۔ عبرانی میں بھی عربی کی طرح لفظ بہا بکثرت مستعمل ہے۔ عربی بائیبل میں بھی جہاں آنے والے موعود اعظم کا ذکر ہے وہاں یہ الفاظ ہیں:- "ھم یرون مجد الرب بھاء الٰھنا" کتاب یسعیا باب ۳۵؎ لوگ پروردگار کی عظمت اور ہمارے خدا کے بہاء کو دیکھیں گے۔" صادق اہل کتاب سچے دل سے اس ظہور پر ایمان لا رہے ہیں جو بہاء اللہ کے نام سے جلوہ گر ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں نور خدا۔ اسی حقیقت اور نام کو قرآن مجید میں یوم موعود کی بشارتوں کے ساتھ یوں بتایا گیا ہے۔

واشرقت الارض بنور ربھا (سورہ زمر)

اور زمین نور پروردگار سے روشن ہوگی۔

یہی بہاء اللہ کے معنی ہیں یعنی نور خدا وہی نور رب ہے اور بہاء کی بجائے نور کا لفظ تفسیر و تشریح کے لئے اور یہ بتانے کی غرض سے رکھا گیا ہے کہ اصل چیز حقیقت و معنویت ہے۔ یعنی تجلی الٰہی جو جلوہ نما ہوگی۔ اسی کی روشنی عالم میں پھیلے گی۔ اگر حقیقت نہ ہو تو صرف لفظ سے کیا ہو سکتا ہے۔ اسی جلوۂ حقیقت کو کتاب مقدس بائیبل میں بہاء اللہ اور قرآن مجید میں نور رب کہا گیا ہے۔ اور فی الحقیقت تجلی ربانی ہی ہے جو روشنی دکھاتی ہے ورنہ بغیر اس کے انسان اور دنیا دونوں تاریک محض ہیں۔؎

اور اسی موعود نام "بہاء" کی مناسبت سے اب

---

؎ عربی بائیبل میں بہا آلہنا بیشک ہے لیکن بحیثیت مرکب اضافی نہ بحیثیت علم۔ ایرانی بہاء اللہ نے اپنا نام بطور علم تجویز کر لیا تھا۔ جیسے عبداللہ عبدالرحمن وغیرہ۔

# قادیانی مشن

# ہندوستان کیلئے ایک جدید ریفارم سکیم

## سائمن اور نہرو رپورٹ سے بہتر

## (امت مرزائیہ کے ایک جدید ملہم کی تجویز کردہ)

آج کل ہندوستانی اخباروں میں آیندہ ریفارم سکیم پر ساری توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ اصل میں یہ بحث ۱۹۲۷ء سے چلی ہے۔ آج کل جو مسودہ رپورٹ ہندوستانیوں میں زیر بحث ہے وہ ایسا ہے کہ کانگرسی لوگ اس کو بالکل غلط کہتے ہیں۔ وزیر ہند اس کو بہتر سکیم بتاتے ہیں۔ وزیر ہند کا قول ہے کہ اس سے اچھی سکیم کوئی بنا ہی نہیں سکتا۔ آج ہم جو سکیم احمدی ملہم کی پیش کرتے ہیں اسے دیکھ کر وزیر ہند بھی غالباً تسلیم کرینگے کہ واقعی اس سے اچھی کیا اس جیسی سکیم بھی نہیں بن سکتی۔ بالکل صاف بالکل سیدھی نہ اینچ نہ پیچ۔

نوٹ: آج ہم جس احمدی ملہم کی پولٹیکل سکیم پیش کرنے کو ہیں یہ وہی صاحب (شیخ غلام محمد سلطان القلم امام مہدی آخرالزمان و مصلح موعود و قدرت ثانیہ کلمۃ اللہ افسر انچارج خزانہ اعلیٰ سرکار آسمانی بادشاہت خلیفہ سلطان موعود) ہیں جن کا ذکر اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء میں ہو چکا ہے۔ جنہوں نے لکھا تھا کہ گورنمنٹ میری زوجیت میں آجائے گی۔ جس کے ولیمے کا خرچ دفتر "اہلحدیث" نے اپنے ذمے لیا تھا۔ آج کی سکیم شاید اسی تزویج کی تشریح ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہے مزیدار ہے۔ اور مرزا صاحب متوفی کی ایک خواب کی تعبیر ہے۔ جس کا ذکر پھر کبھی ہوگا۔ ناظرین اس سکیم کو بغور پڑھیں۔ چنانچہ امام مہدی فرماتے ہیں کہ:-

"اس وقت حکومت گورنروں، وزراؤں وغیرہ کے ذریعہ تمام خزانہ اور طاقت حکومت کے استعمال سے اپنی حکومتوں کا انتظام چلا رہی ہے۔ جیسیں دوسری قوم و مذاہب کے انسان اس کے عملہ سرکاری میں داخل ہیں۔ جن کے متعلق وہ یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ وہ سب اس کے پورے وفادار اور امین حکومت رعایا ہیں۔ اسی طرح وہ آسمانی خدائے واحد کی جانب اور ضرورت حقہ کی آرزو کو قبول کرے۔ اور صوبہ پنجاب سے اس کا کام شروع کر دے۔ جہاں میرا تعلق ہندوستان میں صرف موجودہ گورنر پنجاب اور گورنر جنرل ہند سے ہوگا۔ اور تمام درمیانی وسائل سے میں بالاتر اور الگ چلوں گا۔ میرے اور ان ہر دو حکام اعلیٰ کے مابین تعلق خط و کتابت و میل ملاپ اور انتظامات محکمہ کی سرانجام دہی کے لئے حسب ضرورت ایک عملہ اعلیٰ ایسا ہوگا جو اردو و انگریزی خوان مسلمان یا انگریز ہو۔ لیکن اس کا تقرر

یہودی، عیسائی، مسلمان وغیرہ اہل مذاہب جو اس ظہور حق کو شناخت کر کے فائز ہوئے۔ نئے نام سے "اہل بہا" یا "بہائی" کہلاتے ہیں چنانچہ نئے نام کی اطلاع کتاب مقدس نے پہلے دے دی تھی:-

"تب قومیں تیری راستبازی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھیں گے اور تو ایک نئے نام سے کہلائے گا۔ جسے خداوند کا منہ رکھ دے گا۔" (یسعیاہ باب ۶۲)

الحمدللہ خداوند کی طرف سے جو کچھ مقدر تھا ظاہر ہو گیا۔ پروردگار نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ نبیوں کی صداقت آشکار ہوئی۔ مقدس کتابوں کے نوشتے پورے ہو گئے۔" (بہائی میگزین $\frac{18}{19}$ بابت نومبر ۱۹۳۲ء)

(بقیہ حاشیہ صہ ۳) اس کو ترکیب اضافی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ط۔ اس آیت میں "عبداللہ" بحیثیت مرکب اضافی مستعمل ہوا ہے۔ اب اگر کوئی شخص شیخ بہاء اللہ کی طرح اپنا اصلی نام چھوڑ کر نیا نام عبداللہ رکھ لے (جیسے مولوی عبداللہ چکڑالوی نے اپنا پیدائشی نام "غلام نبی" ترک کر کے عبداللہ رکھ لیا تھا) اور کہنے لگے کہ اس آیت میں میری طرف اشارہ ہے۔ تو کیا کوئی عقلمند ایسا دعویٰ مان لیگا؟ کیا یہ بات ماننے کے لائق ہے؟ اس لئے اردو بائبل میں "یسعیا" کے مذکورہ مقولہ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:-

وہ خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھینگے:

دیکھئے انہوں نے مرکب اضافی کو ملحوظ رکھ کر کیسا صحیح ترجمہ کیا ہے۔ اس طرح کوشش کر کے پیشگوئی بنائی جائے تو ہر ایک عبداللہ آیت مذکورہ (لما قام عبد اللہ) کو اپنے حق میں چسپاں کر لیگا۔

اسی طرح قرآن شریف میں "نور رب" سے مراد صہ ۴ مرکب اضافی ہے۔ علم نہیں۔ پس معنے یہ ہیں کہ بروز قیامت خدا کی صفت "نور" سے زمین روشن ہو جائیگی۔ یہ نہیں کہ نور سے مراد ضیاء اور ضیاء سے مراد بہاء اور بہاء سے مراد بہاء اللہ۔ کیا خوب!

لطیفہ: یہاں پہنچ کر ہمیں حضرت سعدی کی ہزلیات یاد آگئیں۔ آپ نے ایک شخص سے پوچھا "تمہارا نام کیا ہے" اس کمبختی کے مارے نے اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لقب لگا دیا۔ شیخ سعدی نے فرمایا۔ حاجی و چاچی تجنیس خطی دارد۔ چاچی کمان را گویند۔ کمان و گمان تجنیس خطی دارد۔ گمان شک را گویند۔ شک و سگ تجنیس خطی دارد۔ معلوم شد کہ تو سگ ہستی۔ بے چارے حاجی صاحب منہ تکتے رہ گئے۔ (باقی)

کاویہ علی الغاویہ۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بے نظیر (۲۱۶) ضخیم کتاب۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم ہر۔ (منیجر اہلحدیث)

میری سفارش کے ساتھ مجوزہ حلف وفاداری کے ساتھ گورنر صوبہ اور گورنر جنرل ہند فرمادیں گے جس تمام انتظام کی منظوری حکومت ہند کو بادشاہ سلامت سلطنت برطانیہ سے حاصل کرنی ہے جس میں میرا تقرر محکمہ اصلاحات خصوصی کے افسر اعلےٰ کی حیثیت میں بھی حکومت کے منتظر مخصوص ہاتھ میں رہے گا۔ جس کے چارج میں ایک مقررہ سالانہ بجٹ کا کلی اختیار رہوگا۔ اور جس کے تمام قواعد وحسابات اور عملہ ماتحت میرے اختیار کلی میں کام کرے گا۔ اور کسی دوسرے محکمہ حکومت اور اس کے عملہ وغیرہ کا اس میں کسی قسم کا دخل نہ ہوگا۔ لیکن میرے محکمہ خصوصی اصلاحات کو تمام حکومت کے محکموں اور ملک کی ماتحت رعایا کے اندر دخل دینے کا پورا حق اور اختیار خصوصی حاصل ہوگا۔ جس کے لئے تمام مشترکہ واحد انتظام محکمہ وغیرہ میں مجوزہ حلف وفاداری ساتھ اپنے آخری فیصلہ سے تمام قوموں کے اندر سرانجام دوں گا۔ اور ہر سال اس کا نتیجہ حساب خزانہ اور دیگر کارگذاری بوساطت گورنر صوبہ پنجاب ہندوستان کے گورنر جنرل کی خدمت میں بھیجی جایا کریگی۔ جس کی تمام کاروائی میرے اختتامی نوٹ و دستخط کے ماتحت حکومت کی منظور شدہ کاروائی سمجھی جائے گی۔ جس کے کسی حصہ پر حکومت اعتراض کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔ ہاں تشریح کرانے اور آیندہ کے لئے مشورہ دینے کی مجاز ہوگی۔ اور اگر وہ دو سال ابتدائی کے بعد اس سے متفق نہ ہو یا اپنا کسی قسم کا نقصان سمجھے تو اس بات کی پوری مجاز ہوگی کہ اپنا تمام انتظام مجھ سے واپس لے لے۔ اور اگر میری کوئی ذاتی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ انتظام حکومت کے دوران میں موجود پائے تو اسے بحق حکومت ضبط کرلے۔ میرے پاس نہ اس وقت اس قسم کی کوئی جائداد ہے اور نہ موت تک کوئی ایسی جائداد دکھٹری ہوگی۔ کیونکہ میں اپنے آقائے نامدار حضرت نبی کریم صلعم کا کامل بروز اور حضور محمد صلعم کا غلام ہوں۔ مجھے یہی سبق اسلام نے پڑھایا ہوا ہے۔

حکومت برطانیہ کو مجھے ہر سال کیلئے کم از کم پانچ لاکھ اور زیادہ سے زیادہ دس لاکھ روپیہ کی آمدنی وخرچ کا بجٹ اپنے مشترکہ خزانہ ہند سے دینا ہوگا جس پر ہر قسم کے خرچ کا مجھے کلی اختیار حاصل ہوگا لیکن تمام اخراجات کی تفاصیل بمعہ رسیدات کے مکمل حساب رکھنے کا اپنے محکمانہ انتظام کے اندر میں پابند ہوں گا۔ جس حساب کا مقابلہ گورنر صوبہ پنجاب یا گورنر جنرل ہند اپنے محکمہ کے آڈیٹر سے بھی حسب ضرورت ہر سال کے بعد کرانے کے مجاز ہونگے اور میرے تمام محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور ہر قسم کے اخراجات اسی رقم کے بجٹ سے خرچ ہونگے۔ جس میں میری تنخواہ اور افسران اعلےٰ سرکاری کی تنخواہ بھی شامل ہوگی۔ جن سب کی تنخواہوں وگریڈوں کے کل فیصلہ جات اور قواعد متعلقہ کا انتظام میرے سپرد ہوگا۔ اگر دو سال کے کاروبار کے نتائج کے بعد گورنمنٹ ہند کو اس سے اتفاق نہ ہوا۔ تو وہ محکمانہ طور پر اس محکمہ کو توڑ دینے اور آیندہ اپنے ہر قسم کے امدادی ہاتھ کو بند کرلینے کی مجاز ہوگی۔ لیکن میرے آسمانی اور خلافتی کام کو اپنی حکومت کے اندر نہیں توڑ سکے گی۔ اور میں اس صورت میں پابند ہونگا کہ دو سال میں حکومت برطانیہ نے جس قدر بجٹ نقد میرے محکمہ میں خرچ کیا ہو اُسے گورنمنٹ کا قرضہ حسنہ شمار کروں۔ اور اپنے اسلامی خلافتی کاروبار کی آمدنی میں سے حسب گنجائش گورنمنٹ کی رقم باقساط واپس کرتا رہوں جس کے لئے حکومت مجھے یک دم تنگ نہ کریگی بلکہ اپنی رقم کی واپسی کو میری سہولت پر چھوڑ رکھے گی۔ لیکن جو مدد اپنے مشترکہ محکمہ پولیس۔ عدالت۔ فوج وغیرہ سے مجھے دیگی۔ ان کے اخراجات نہ میرے بجٹ میں ڈالے جاوینگے۔ اور نہ ہی بعد میں ان کی کوئی رقم میں ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں گا۔ جس میں سے ایک سپیشل تھانہ اور عدالت میرے کام کے لئے حکومت کو وقف کرنی پڑیگی یہ تمام حد بندیاں اور تشریحات صرف فہم معاملہ اور صفائی حساب کے لئے ہیں۔ ورنہ میں یقین رکھتا ہوں کہ میں نے بہت تھوڑا ہاتھ ہی ابھی خزانہ حکومت کو لگایا ہوگا۔ کہ میرے اپنے آسمانی و زمینی خزانوں کے انبار میرے پاس لگے ہونگے کیونکہ میں اسلام کے اس خدائے واحد کا مظہر اور اس کے انسان کامل (مرزا) کا بروز ہوں۔ جو علم وروح کی کامل طاقت اور صرف کُن سے آپ زمین وآسمان بنا سکتے ہیں۔

اور جو دوسروں کو حکومتوں اور خزانوں سے مالا مال کرکے دکھا سکتے ہیں۔ مجھے بھی ایسا ہی کرنا ہے صرف ایک تھوڑا سا حکومت برطانیہ کا امتحان اور عملی قدم ہے۔ جس کے اٹھنے کے بعد وہ دیکھ لے گی کہ میں اور میرا مذہب کیا چیز ہیں اور کس علم وعمل کے کامل اتحاد اور وحدت کا نام ہیں۔ اور ان سے کس قدر انسانی قومی اور ملکی مذہبی اور حکومتی اصلاح سلطنت برطانیہ کے اندر ظہور میں آتی ہے۔ جس کو ان کے کروڑوں پونڈ اور صدیوں کے علوم اور ہمتیں ہرگز ہرگز پورا کرکے نہیں دکھا سکتیں۔ جس کے لئے مجھے تمام کام قرآن شریف کی کامل تابعداری کے اندر سرانجام دینا ہوگا۔ کیونکہ اسی کی برتریوں، برکتوں، خوبیوں اور اعلیٰ عملی نتائج کا مجھے اظہار دکھلانا ہے جس میں حکومت وقت کے ان تمام حصوں سے مجھے اتحاد رہیگا جو اسلامی اصولوں کے مطابق کھڑے ہیں۔ اور مخالف حصہ قوانین حکومت کی تبدیلی کی تکمیل تک میرے کام کا دائرہ خالص قرآن شریف کی آسمانی کتاب قوانین کے اندر ہی رہے گا۔ اور میرے تمام اصلاحی معاملات انہی کی حدود کے اندر نہایت عدل وانصاف سے طے پائینگے۔ مجھے حکومت کو یہ خوشخبری دینی ہے

کہ میرے جد امجد حضرت محمد الرسول اللہ صلعم کا روحانی وجسمانی اس قدر خزانہ آسمان وزمین پر موجود ہے جن کو کوئی حکومت گن نہیں سکتی۔ جن سب کا قانونی چارج بطور ورثہ مجھے لے کر اپنے محکمہ اصلاح میں خزانہ حکومت میں شامل کرنا ہے، اور ایک بالکل تازہ اور کثیر خزانہ وجائداد میرے روحانی باپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی چھوڑی ہوئی ہے۔ جس کو بہت جلد میں نے قانونی طور پر اپنے ورثہ میں شامل کرکے خزانہ حکومت میں داخل کرنا ہے۔ اور یہ تمام خزانے اور جائدادیں میری ہر قسم کی قرآنی احکامات وحکومت وقت کے قوانین کی محکم گرفت میں موجود ہیں۔ جن کا صرف فیصلہ حکومت کے بعد مجھے عدل کے ساتھ چارج لے کر دکھلا دینا ہے۔ کیونکہ ان تمام کثیر اموال اور جائدادوں کے متنظم خائن اور مکار وچور اور سخت نااہل واقع ہوچکے ہیں۔ جو اس قابل نہیں رہے کہ کوئی آسمانی یا زمینی کام ان کے ہاتھ میں باقی رکھا جائے۔ جن سب کی اصلاح کے لئے مجھے خدائے واحد نے بھیجا ہے۔ تاکہ ان سب کو معطل کرکے مناسب سزائیں دے کر کام کو بہترین امین ہاتھوں کے سپرد کر دیا جائے۔ جن کے ماتحت قومیں سخت کمزور اور بے وقوف ہوچکی ہیں۔ جن کے جتھوں کی قوت پر وہ سب دنیا میں اصلاح اور نیکی پھیلانے کی بجائے جرم اور خیانت وجھوٹ کو پھیلا رہے ہیں" الخ

(نمبر ہفتم۔ صفحہ ۵۳ تا ۵۶)

**اہلحدیث** ہم تو اس سکیم کے بالکل موئد ہیں۔ مگر دیکھئے انگریزی حکومت اس پر کیا توجہ کرتی ہے بہر حال سکیم اچھی ہے۔ غالباً شیخ صاحب موصوف اپنی اس رفعت شان میں اخبار "اہلحدیث" کے سٹاف کو نہ بھولیں گے۔ غور فرمائیں کہ آپ کے سگے اور سوتیلے بھائیوں (پیغامیوں اور قادیانیوں) کے کسی اخبار نے آپ کی سکیم پر ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ لیکن "اہلحدیث" نے اس کو اصل الفاظ میں شائع کیا۔ اس لئے بوقت خاص اس خدمت کا معاوضہ ملنے کی امید ہے۔ ورنہ کہا جائے گا ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بحرِ وفا کچھ تو ادھر بھی

# کتب حدیث اور علماء اہل حدیث کی خدمات

## آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے ایک پُر زور اپیل

(بقلم مولوی انیس الرحمٰن صاحب صدر مدرس مدرسہ دار العلوم باسیپ ہالوہ)

**تمہید** ناظرین کرام! میری گستاخیاں، پھر غلطیاں، معاف فرمائیں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کو میری اس خامہ فرسائی سے دلچسپی نہ ہو۔ چند باتیں جو مدت سے ناچیز کے دل میں کھٹک رہی ہیں ان کا عرض کر دینا اپنے ذمے فرض سمجھا۔ مجھے اپنے عدم بضاعت کا مکرر اقرار ہے کہ اس مضمون میں مذروح ہے اور نہ جان۔ مگر ممکن ہے اس سے میرے محترم اہل بصیرت علماء وصلحاء بقول سعدیؒ ؎

نہ گویند از سر بازیچہ حرفے
کز و پندے نگیرد صاحب ہوش

کوئی صحیح معنی اخذ فرمائینگے اور کسی صحیح نتیجہ پر پہنچیں گے اور اگر اس میں غلطی یا خلاف واقع کوئی بات پائینگے تو امید ہے کہ ضرور اس پر بذریعہ اخبار ہذا عاجز کو اطلاع دینگے۔

تقریباً آج سے تین سال قبل جب میری چھ سالہ زندگی مظاہر العلوم سہارنپور اور دار العلوم دیوبند میں گزر رہی تھی۔ میں اس خیال بلکہ یقین میں تھا کہ میدان تصنیف کے شہسوار صرف علماء احناف متقدمین ومتاخرین ہی ہیں یا دوسرے فرقہ کے علماء ہیں۔ جن میں علماء اہل حدیث کو کوئی دخل نہیں۔ نہ انکی تصنیفات ہیں نہ حواشی نہ شروح۔ اس لئے کہ کتب درسیہ وغیرہ درسیہ دینیات وفنونات کی تصنیفات و حواشی وشروح صرف انہی کی ہیں۔ مگر اس سے بھی مجھے چنداں عجب نہ تھا۔ اس لئے کہ اگرچہ اس وقت تک مجھے مذہب اہل حدیث سے اتنی واقفیت نہ تھی مگر اتنا معلوم تھا کہ ان کے مذہب کی اصل اصول کتاب صرف قرآن مجید واحادیث ہی ہیں دیگر ہیچ۔ لیکن سال دورہ میں میرا وہ عجب انتہا کو پہنچا۔ کیونکہ جماعت دورہ میں وہاں دس کتابیں ہوتی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ موطا امام مالکؒ و محمدؒ شمائل للترمذی اور شرح معانی الآثار للطحاوی۔ جن میں سے دو (یعنی طحاوی و مؤطا امام محمد) کے مؤلف خود حنفی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں ساری کے حواشی حنفیہ کے ہیں۔ اور عجب نہ ہو کیونکہ صحاح ستہ میں سے اہل حدیث کی وہ مایہ ناز کتاب (یعنی اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری) ہے مگر اس پر بھی حاشیہ ہے تو حضرات احناف کا۔ پس اس وقت میرا یہ عقیدہ تھا کہ اہل حدیث میں یا تو کوئی ایسے قابل علماء نہیں جو ان کتب دین کی شرح لکھ سکیں یا ان پر حواشی چڑھائیں۔ جس وجہ سے مجبوراً احناف کی محشی کتب پڑھتے پڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ یا اگر لائق علماء ہیں بھی مگر اہل حدیث میں کوئی ایسے امراء ورؤسا نہیں جو ان کتب کے طبع کا متکفل ہوسکیں؛ مگر میرے اس خیال کی غلطی اس وقت معلوم ہوئی جب میں دار العلوم سے فراغت کے بعد دار الحدیث رحمانیہ دہلی آیا۔ اور روزمرہ علماء اہل حدیث کے تذکرے سننے میں آنے لگے۔ شیر پنجاب اور سیف بنارسی کی صدائیں کانوں میں گونجنے لگیں۔ اور شیخ عطاء الرحمٰن اور حافظ حمید اللہ جیسے سیٹھ ورئیس کی جودحاتمی و دریادلی بچشم خود دیکھی۔ پس معلوم ہوا کہ اہل حدیث میں مؤلف ومصنف بھی ہیں اور محشی و

اثبات التوحید۔ قاضی فضل احمد لدھیانوی کی (۲۱۸) کتاب کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۵ دہلی

ahmadimuslim.de

شارح بھی۔ نیز بفضلہ تعالیٰ امراء و رؤسا کی بھی اہلحدیث میں کچھ کمی نہیں۔ مگر ان تمام کے باوجود حیرت اس بات کی تھی کہ پھر علماء و طلباء اہل حدیث کیوں احناف کے در پہ گدا ہیں۔ جب ان میں ایسے لائق ترین علماء موجود ہیں جو کسی علم و فن میں علماء احناف سے کم نہیں۔ پھران کے ہاتھ کیوں احناف کی محشّٰی کتب و شروح موجود ہیں۔ جس سے وہ شب و روز مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے طلباء اہل حدیث کی ذہنیت روز بروز بدلتی جا رہی ہے۔ اب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بات کی تشریح کرونگا کہ کون کونسی کتابیں اہل حدیث کی ہیں جس پر اہل حدیث کا تحشیہ ہونا چاہیئے مگر نہیں۔ اور کونسی کتابیں ہیں جس پر حاشیہ یا شرح ہے مگر ان کی طرف ہمارے امراء و رؤسا اہل حدیث توجہ نہیں فرماتے۔ جس کی وجہ سے علماء و طلباء اہل حدیث کو نقصان عظیم پہنچ رہا ہے والموفق والمعین۔

**قرآن مجید کی طباعت اہل حدیث میں نہیں**

ممکن ہے آپ کو تعجب نہ ہو۔ مجھے تو حیرت ہے کہ اہل حدیث کے اصل دین کی وہ اول کتاب جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں بجا ہے۔ کہ ہم وہ ایک فرد جماعت ہیں جن کے یہاں ہی صرف قرآن کریم کی تعلیم و تدریس باقی ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ نفس الامر ہے کہ عالم اسلام میں اہل حدیث ہی ایک جماعت ہے جن کے یہاں شب و روز تلاوت قرآن مجید کے علاوہ ہر صبح و شام اس کا درس ترجمہ بھی ہوتا ہے۔ اور ان کے یہاں تفاسیر باقاعدہ پڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے اگرچہ یہ کوشش بھی ناکافی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کا رتبہ عالیہ تو اس سے بھی بالاتر تھا کہ دنیا کے ان علوم عالیہ (۱) (جو حقیقت میں سافلہ کہلانے کے لائق ہیں) کو چھوڑ کر یا ان کو آلہ بنا کر علوم و معارف قرآنیہ کی طرف توجہ کرتے اور اسی کو اپنا دستور العمل بناتے۔ آپ اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہماری پستی و انحطاط کا راز اسی میں مضمر ہے کہ قرآن حکیم کو ہم چھوڑ چکے ہیں۔ جیسا ہمیں قرآن سے برتاؤ کرنا چاہیئے تھا ہم نے نہیں کیا خیر تاہم خدا کا شکر ہے کہ ہم نے نبذوا وراء ظهورهم کے درجہ کو نہیں پہنچایا۔ بہت سی بڑی بڑی اسلامی درس گاہوں سے کلام مجید کا ترجمہ اُٹھ گیا ہے اور کہیں صرف سورہ فاتحہ کا ترجمہ تبرکًا رکھا گیا ہے۔ اہل حدیث نے کلام مجید کو صرف سر و آنکھوں پر لگانے اور رمضان اور تراویح و جنازہ میں ختم پڑھنے کے لئے نہیں رکھا۔ جیسا کہ دوسروں نے کیا ہے۔

مگر دریافت طلب امر یہ ہے کہ پھر کیا وجہ کہ آج اہل حدیث کے مطبع میں مسنون قرأت کے مطابق قرآن مجید کی طباعت نہ ہوئی۔ کیا موجودہ مطبوعہ قرآن مجید جس کو ہم ہاتھ باہاتھ لئے پھر رہے ہیں یہ مسنون قرأت کے مطابق ہے؟ ان قرآن مجیدوں میں جو وقف لازم وقف غفران، وقف مطلق، سکتہ، وقف مجوز، وقف جائز، وقف معانقہ وغیرہ حواشی اور آیتوں پر لکھے نظر آتے ہیں۔ کیا اس کا ثبوت صحیح حدیث میں ہے؟ اور کیا ان کا ماننا ضروری ہے؟ اور کہیں آیتوں پر م ط ج اور کہیں لا لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور تمام قرآن مجید میں چار جگہ سکتہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ بغیر سانس توڑے ٹھہرے۔ جیسے سورہ یٰسین میں مِنْ مَرْقَدِنَا هٰذَا اور سورہ قیامت میں وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ وغیرہ میں سکتہ ہے۔ پس کیا یہاں مرقدنا کے نا پر اور مَنْ پر سکتہ کرنا ضروری ہے؟ اگر ہے تو کیا حدیث صحیح میں ثبوت ہے؟ اور ہو کیسے حالانکہ اس کے خلاف ترمذی کی روایت بایں الفاظ موجود ہے اگرچہ اس میں کسی قدر ضعف ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قرأتہ یقول الحمد للہ رب العلمین ۝ ثم یقف ثم یقول الرحمن الرحیم ثم یقف پس یہ حدیث تو صریح دال ہے کہ آپ ہر آیت پر ہی وقف کرتے تھے اور وسط میں نہیں کرتے تھے۔ پس ان وقوف و سکتات کی کوئی شرعی حقیقت نہیں معلوم ہوتی۔ بیش ازیں نیست کہ قرار نے بعد میں ان امور کو ایجاد کیا ہے۔ اس کے علاوہ بخاری کی روایت سے اشارہ ملتا ہے جہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا گیا تھا۔ عن قتادة قال سُئِل انس کیف کانت قرأة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا ثم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم یمد ببسم اللہ و یمد بالرحمن و یمد بالرحیم (بخاری ۷۵۴) یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضورؐ کی قرأت کیسی تھی۔ کہا کہ آپ کی قرأت مدًّا تھی (یعنی آپ حروف کو بڑھا بڑھا کر پڑھتے تھے) پھر انہوں نے پوری آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر بتایا کہ آپ بسم اللہ کو بڑھاتے تھے پھر الرحمن کو پھر الرحیم کو۔ پس حضرت انس نے آیت کے درمیان وقف کرکے نہ بتایا۔ تو معلوم ہوا کہ آپ آیت کے درمیان وقف نہ کرتے تھے۔ نہ جیسے احناف کے یہاں کے مطبوعہ قرآن مجید میں لکھا ہے یا احناف کے یہاں مروج ہے۔ میری تصدیق وہ حضرات کرینگے جنہوں نے کبھی ان کی قرأت سنی ہوگی۔ وہ آیت پر تو وقف نہیں کریں گے مگر بخیۃ آیت کو توڑ کر آیت کے وسط میں وقف کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا عبدالوہاب صاحب کے مطبوعہ قرآن مجید کے خاتمہ میں دکھایا ہے کہ قدیرہ الذی میں رے کو الذی کے ساتھ ملا کر پڑھنا اور الغفور ۝ الذی میں رے کو الذی کے ساتھ ملا کر پڑھنا خلاف قرأت نبویہ ہے۔ نیز آیت کے وسط میں طباقا ط ما تریٰ میں طباقا پر وقف کرنا اور عملاً ط وھو میں عملاً پر وقف کرنا خلاف سنت ہے بلکہ قدیرہ ۝ الذی اور الغفور ۝ الذی مطابق سنت ہے۔ اور اسی طرح طباقا ما تریٰ اور عملاً وھو کو ملا کر پڑھنا موافق سنت نبویہ ہے۔

بہرحال قرأت مروجہ بین الاحناف اگر مسنونہ نہیں (اور وہ یقیناً نہیں) تو کیا وجہ کہ اہل حدیث کے ہاتھ ان قرآن مجیدوں کے علاوہ دوسرے کوئی کلام مجید نہیں اور ان کے مطبع میں کیوں مسنون قرأت کے مطابق کلام مجید نہیں چھپا پا جاتا۔ اگر اہل حدیث کا ترجمہ لکھا ہوا قرآن مجید بھی چھپا تو وہی حنفی پریسوں

غنیۃ الطالبین۔ از حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (۲۱۹) (اردو ترجمہ) قیمت عہ دفتر اہلحدیث امرتسر

ہیں جس کی وجہ سے ان میں بھی وہی طٰ ج وغیرہ اور وسط آیت میں قف اور لآ وغیرہ نظر آتے ہیں۔ جیسے ڈپٹی نذیر حسین صاحب کا ترجمہ والا وہ بڑی تقطیع کا قرآن مجید۔ اور مولانا وحید الزمان صاحب کی تبویب القرآن۔ ان میں بھی وہی بات پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حافظ حمید اللہ صاحب و دیگر دہلی کے رؤسا کے یہاں جو کلام مجید مفت تقسیم ہوتے ہیں ان کے یہاں سے بھی خدا کی مرضی وہی احناف کے ہاتھ کے مطبوعہ کلام مجید دئیے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اگر یہ مروجہ قرأت و طباعت قرآن مجید صحیح ہے تو پھر کیا وجہ کہ جو قرآن مجید کہ مولنا عبدالوہاب صاحب کے "مسنون قرأت والا قرآن مجید" کے نام سے (ہندوستان الکٹرک پرنٹنگ ورکس دہلی میں) چھاپا گیا اس کے خلاف کسی اہل حدیث علماء کو قلم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ کہ یہ قرأت مسنونہ مسنونہ نہیں بلکہ وہی مروجہ قرأت ہی قرأت مسنونہ ہے۔

ممکن ہے آپ کو میرے اس واقعہ سے کسی قدر دلچسپی ہو۔ جس کا ذکر کرنا یہاں بے جا نہ ہوگا۔ میں اپنی دوران تعلیم میں دار العلوم دیوبند سے ایک دفعہ دہلی سیر کرنے آیا اور میرے محترم دوست مولوی سلطان احمد صاحب کے یہاں کئی روز مہمان رہا۔ ان دنوں میں ان سے معلوم ہوا کہ آج تک کسی اہل حدیث نے قرآن مجید کی طباعت نہیں کی نہ کسی اہل حدیث کے مطبع میں چھپا اور نہ اہل حدیث کے اہتمام سے۔ صرف یہی ایک مسنون قرأت والا قرآن مجید ہے جو سب سے اول اہل حدیث کے یہاں چھپا اور وہ مسنون قرأت کے مطابق ہے۔ پس ان کی ترغیب سے باوجود کہ میرے پاس دوسرے اور کلام مجید اور حمائل شریف رکھے ہوئے تھے نیز دہلی میں رمضان شریف میں عموماً مفت کلام مجید بہت سی جگہ ملا کرتے ہیں میں نے ایک نسخہ مجہ ایک روپیہ چار آنہ ہدیہ سے خریدا (اس کے ساتھ ایک کتاب اور خریدی جس کا ذکر عنقریب کروں گا) اگرچہ ان چند دنوں (جو دہلی میں ساکن رہا) کے علاوہ دیوبند میں عیاناً کھول کر تلاوت کا موقع نہ آیا۔ اس لئے کہ میرے پاس کسی اہل حدیث کے یہاں کا چھپا ہوا کلام مجید کا پایا جانا میری عدم تقلیدیت پر محمول ہوگا جس سے میرا دیوبند رہنا دشوار ہو جائے گا۔ خیر اہل حدیث کے یہاں کا قرآن مجید سمجھ کر کبھی کبھی چپکے سے دیکھ لیا کرتا تھا۔ اور اب بھی بفضلہ تعالےٰ زیر تلاوت ہے۔ مگر صد افسوس کہ اس میں غلطیوں کی کوئی تعداد نہیں۔ زیر، زبر، نقطہ کی غلطی۔ حتیٰ کہ ایک دو جگہ میں آیت بھی لکھنے سے رہ گئی ہے۔ جس کو مجبوراً چٹ سے نیچے لگانا پڑا۔ اس کے علاوہ چھپائی، جلد وغیرہ بھی ناقص۔ جس سے اوراق کھلے جا رہے ہیں۔ خیر پھر بھی خدا کا شکر کہ اہل حدیث کے یہاں کا طبع شدہ اور مسنون قرأت کے دعوے پر ہے۔

الحاصل کیا اہل حدیث امراء و رؤسا کا فرض نہیں کہ زرکثیر ہی صحیح خرچ کر کے قرآن مجید مسنون قرأت کے مطابق چھاپیں اور اس کی توسیع میں کوشش کریں؟ جہاں وہ حضرات اور قرآن مجید مفت تقسیم کرتے ہیں جیسا کہ رؤسا اہل حدیث دہلی کے ہاں سے برابر ملا کرتا ہے اس کی جگہ اپنے یہاں صحیح اچھے کاغذ اور اچھی طباعت کے ساتھ چھاپ کر مفت تقسیم کریں۔

اخبار "اہلحدیث" سال رواں کے گذشتہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۳ھ کے پرچہ میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے قرآن مجید صحیح چھاپنے کے لئے ایک مجلس منتظمہ قائم کرنے کی تجویز پر ہمارے محترم حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب نے اظہار مسرت فرمایا۔ آپ اس پر تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ ایک ایسی تجویز ہے کہ ہر مسلمان اس کو پسند کریگا۔ انجمن کو چاہئے کہ اس کام میں دیر نہ کرے نہ کسی سے صلاح کرے بلکہ اپنے ہاتھ یہ کام لے کر اس پر عملدرآمد شروع کر دے۔"

اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کر سکتا ہوں کہ کیا یہ انجمن حمایت اسلام لاہور ہی کا فریضہ ہے؟ اور جناب کا خود یا دوسرے حضرات رؤسا اہل حدیث کا فریضہ نہیں کہ قرآن مجید کو صحیح اور قرأت مسنونہ کے ساتھ چھاپنے کا انتظام اپنے ہاتھ لیں۔ مجھے علم نہیں کہ انجمن حمایت اسلام احناف کی ہے یا اہلحدیث کی۔ غالباً احناف کی ہے۔[1] بس صحت طباعت کلام مجید کی احناف کا تو فریضہ ہے مگر اہل حدیث کا نہیں۔ اور اس پر ہم صرف اظہار مسرت کر کے اپنا فریضہ ختم کر دیں اور بس۔ نہیں۔ بلکہ میرا عقیدہ تو گواہی دیتا ہے کہ یہ کام دراصل جماعت اہل حدیث ہی کا ہے۔ اس لئے کہ وہی اصل میں ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

کی مدعی ہے۔ (باقی)

## (بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

ہمارے خیال میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا حساب کتاب محض بیکار ہے۔ انتظام خداوندی یہی ہے جو چیز زیادہ خرچ کی جائے اس کی ترقی ہوگی۔ اور جو چیز خرچ نہ کی جائے اس کی ترقی نہ ہوگی۔

زکوٰت دینے والوں کو ان باتوں پر غور کر کے اطمینان رکھنا چاہئے کہ خداوند کریم کا جو انتظام ہے جس طرح ان چیزوں کو گھٹنے نہیں دیتا۔ زکوٰت ادا کرنے سے روپیہ گھٹا دیگا نہیں۔ (دوسری کسی وجہ سے نقصان ہو تو اور بات ہے) ہم لوگوں کو زکوٰت ادا کرنے میں جبر معلوم ہوتا ہے۔ ان سب باتوں پر غور کر کے ہمت کر کے ادا کریں۔ پھر دیکھیں خداوند کریم کسطرح برکت دیتا ہے (انشاءاللہ) اور یہ خیال کریں کہ چالیس روپیہ سے زیادہ ہوگا تب بھی تو ایک روپیہ دینا ہوگا۔ اگر خدا نہ دے تو کون زکوٰت ادا کرنے پر مجبور کریگا۔ ہمارا تو دل چاہتا ہے کہ خداوند کریم ہم کو اس قدر دے کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ ہم کو زکوٰت کا ادا کرنا پڑے۔ اس میں ہمارا نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے۔ خدا دیگا تب ہی یا جاویگا

[1] انجمن میں سب لوگ ہیں۔ تصحیح قرآن کی مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے۔ (اہلحدیث)

فتوح الغیب (اردو ترجمہ) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مشہور کتاب (۲۲۰) قیمت ۸ (مینجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# مولانا اشرف علی

نامہ نگار کے مضمون کی ایک قسط سابقہ پرچے میں درج ہو چکی ہے۔ (مدیر)

حدیث۔ عن الاسود بن یزید قال اتانا معاذ رضؓ بالیمن معلماً و امیراً فسألناہ عن رجل توفی و ترک ابنۃ و اختا فقضی للابنۃ بالنصف و للاخت النصف و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حیؐ اخرجہ البخاری و ھذا لفظہ و ابوداؤد تیسیر کلکتہ صفحہ ۳۷۹ کتاب الفرائض۔

مولانا اشرف علی فرماتے ہیں:-

"اسود بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معاذ رضؓ ہمارے یہاں تعلیم کنندہ احکام دین اور حاکم بن کر آئے ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن وارث چھوڑی حضرت معاذ رضؓ نے نصف کا بیٹی کیلئے اور نصف کا بہن کے لئے حکم فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت زندہ تھے روایت کیا اسکو بخاری اور ابوداؤد نے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ اس سے جسطرح تقلید کا سنت ہونا ثابت ہے جیسا کہ اس مقام پر اس کی تقریر کی گئی ہے اسیطرح تقلید شخصی بھی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ رضؓ کو تعلیم احکام کیلئے یمن بھیجا تھا تو یقیناً اہل یمن کو اجازت دی کہ ہر مسئلہ میں ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔ اور یہی تقلید شخصی ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔"

ناظرین! مولانا نے جو اس حدیث سے تقلید شخصی پر استدلال کیا ہے اس میں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ مولانا نے یہاں صرف حوالہ پر اکتفا کیا تھا۔ مگر ہم نے مولانا کے اسی رسالہ کے مقصد اول سے پوری حدیث مع ترجمہ کے اوپر نقل کر دی تاکہ عوام کے سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔ اب اصل جواب سنئے مولانا کا اس حدیث سے تقلید شخصی پر استدلال کرنا بچند وجوہ صحیح نہیں ہے۔

اولاً۔ اس وجہ سے کہ تقلید کہتے ہیں کسی کی بات مان لینا بغیر دلیل کے اور یہاں حضرت معاذ رضؓ نے جو حکم کیا یا فیصلہ دیا وہ بعینہ فرمان نبوی صلعم ہے جو بدلالۃ دلیل ہے۔ فافہم

ثانیاً۔ اس وجہ سے کہ اگر تقلید شخصی پر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کی حین حیات تک صرف ان کی تقلید کی جائے درآنحالیکہ حضرت معاذ رضؓ زندہ ہوں ورنہ آپ کی دلیل اول باطل ہوئی جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے دلیل اول سے بعد وفات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شیخین کی تقلید کو ثابت کیا ہے اور یہ مولانا کی تقلید شخصی الی یوم القیمۃ کے بالکل مخالف ہے جس کے ثابت کرنے کے در پے ہیں۔ ناظرین! آپ لوگوں نے دیکھا مولنا سے اتنی ہی دور میں دلیل اول کا ذہول ہو گیا اور اتنی فاش غلطی کی۔

استفسار} کیا مولنا یہ بتا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل یمن وغیرہ نے حضرت معاذ رضؓ سے مسئلہ پوچھنا ترک کیا یا نہیں۔ اگر آپ فرما دیں کہ ترک کیا تو یہ محض بے دلیل اور غلط ہے کیونکہ حضرت عمر نے خود یہ فرمایا ہے کہ جس کسی کو فقہ سیکھنا ہو وہ حضرت معاذ رضؓ کے پاس جائے۔ (ازالہ خفا صفحہ ۲) عن عمر رضؓ خطبھم بالجابیۃ فقال من اراد القران فلیأت ابیًا و من اراد ان یسأل عن الفرائض فلیات زیداً و من اراد ان یسال عن الفقہ فلیات معاذاً و من اراد ان یسأل عن المال فلیاتنی فان اللہ جعلنی لہ خازنا و قاسماً۔ اس کے علاوہ بہت سی دلیلیں ہیں جو اس بات کو بتاتی ہیں کہ حضرت معاذ رضؓ سے لوگ مسئلہ پوچھتے تھے۔ مگر طوالت کے خوف سے نہیں نقل کرتا۔ اور اگر آپ یہ فرما دیں کہ لوگوں نے نہیں ترک کیا تو بے شک یہ صحیح ہے جیسا اوپر ثابت ہوا مگر یہ آپ کے حق میں سم قاتل ہے کیونکہ آپ کی دلیل اول جو پہلے گذر چکی ہے باطل ہوئی جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ اقتدوا بالذین من بعدی الخ کا کوئی اور مطلب ہے آپ کے علاوہ فافہم۔

ثالثاً۔ اس وجہ سے کہ حضرت معاذ رضؓ تعلیم قرآن و حدیث اور حاکم بنا کر یمن بھیجے گئے تھے پس اس سے تقلید پر اگر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ اس وقت کوئی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی نہ ہو بلکہ کوئی اشرفی اور کوئی حسینی وغیرہ ہو۔ کیونکہ جب حضرت معاذ رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حین حیات میں آپ کی حدیثوں کو سکھلاتے اور سناتے تھے لوگ ان کے مقلد ہوتے تو آپ حضرات مقلدین تو کہیں زیادہ حق رکھتے ہیں کہ لوگ آپ حضرات کے مقلد ہوں۔ اس واسطے کہ امام ابوحنیفہ رحؒ کے آپ لوگ جانشین ہیں۔ انہیں کی باتوں کو پڑھاتے اور سکھلاتے ہیں۔ اور رات دن وعظ تذکیر کرتے ہیں۔ پس مولنا کو میں رائے دیتا ہوں کہ آپ ضرور بالضرور اپنی کمپنی اور مریدوں میں یہ اعلان کر دیں کہ آج سے لوگ اپنے کو بجائے حنفی کے اشرفی لکھا کریں۔ یا جن کے پاس پڑھیں انہیں کی طرف اپنے کو منسوب کریں۔ مگر پیشین گوئی کرتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس واسطے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو آج ہی سے آپ کی تقلید شخصی الی یوم القیمۃ ہوا ہو جاتی ہے۔

رابعاً۔ اس وجہ سے کہ اس سے تقلید شخصی پر استدلال کرنا جہل کی دلیل ہے کیونکہ بخاری وغیرہ میں کثرت سے حدیثیں موجود ہیں جو بتاتی ہیں کہ حضرت معاذ رضؓ کے ہمراہ دیگر صحابہ کو بھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا۔ مثلاً ابوموسے اشعری وغیرہ کو۔ پس معلوم ہوا کہ

ثبوت قربانی گائے۔ وید منتروں سے گائے کی قربانی کا ثبوت۔ قیمت ہر دو حصہ ۶؍ پتہ :- (منیجر اہلحدیث)

جیسے اہل یمن حضرت معاذ رضؓ سے مسئلہ پوچھنے میں رجوع کرتے تھے اسی طرح دیگر صحابہ سے بھی۔ طوالت کا خوف ہے ورنہ میں دکھا دیتا کہ دیگر صحابہ سے بھی لوگ رجوع کرتے تھے۔ پس مولٰنا کا یہ فرمانا کہ اس سے تقلید شخصی کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ غلط ہے اور عدم علم کی دلیل ہے۔

**خامسًا۔** اس وجہ سے کہ اگر اس حدیث سے تقلید پر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت جبرئیل کے مقلد ہوں۔ (العیاذ باللہ) کیونکہ جیسے معاذ رضؓ اہل یمن کے لئے معلم تھے اسی طرح سے حضرت جبرئیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معلم تھے۔ اب مولٰنا سے چند سوال کرنے کے بعد اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

**استفسار }** مجتہد صاحب امام صاحب کو یہ سب حدیثیں ملی تھیں یا نہیں۔ اگر آپ فرمادیں کہ ملی تھیں تو یہ بتلائیے کہ امام صاحب نے ان حدیثوں سے تقلید شخصی الی یوم القیمۃ پر استدلال کیا کہ نہیں۔ پہلی صورت تو باطل ہے کیونکہ کہیں بھی ثابت نہیں ہے کہ امام صاحب نے ان حدیثوں سے تقلید شخصی پر استدلال کیا ہو اگر مولٰنا کو دعوٰے ہو تو ثابت کریں۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ استدلال کرینگے جبکہ تقلید سے منع کیا ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ رہ گئی دوسری صورت کہ انہوں نے استدلال نہیں کیا۔ مگر اس صورت میں یہ خرابی لازم آتی ہے کہ امام صاحب اس مفہوم کے سمجھنے سے قاصر رہے ورنہ کیوں منع کرتے مگر چودھویں صدی کے حضرات مقلدین ہیں جو امام صاحب پر بھی فوقیت لے گئے۔ خصوصًا مولٰنا اشرف علی صاحب کہ اس حدیث سے تقلید شخصی الی یوم القیمۃ ثابت کرتے ہیں۔

اور اگر آپ یہ فرماویں کہ یہ حدیثیں ان کو نہیں ملیں اگر ملی ہوتیں تو ضرور استدلال کرتے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ اس سے استدلال کرتے ہیں جبکہ آپ امام صاحب کے مقلد ہیں۔ مقلد کی نظر صرف اپنے امام کے قول پر ہونی چاہئے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

معزز ناظرین! مقلدین کے چوٹی کے علماؤں کی یہ حالت ہے کہ تقلید کے دھن میں کچھ نہیں دیکھتے کہ کیا بنتا ہے کیا بگڑتا ہے۔ مولٰنا صاحب نے اس رسالہ کے اندر جتنی باتیں بیان کی ہیں سب کی سب اسی قسم کی ہیں۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

(خاکسار عبد السبحان عفی عنہ مئوی اعظمی)

# فلسفہ زکوٰۃ پر اضافہ

(بقلم محمد ابراہیم صاحب از جھاجھا)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ نومبر ۹ ء پر فلسفہ زکوٰت دیکھ کر مجھ کو بھی خیال ہوا کہ کچھ اپنا تجربہ پیش کردوں۔

جیسا کہ حکم ہے زکوٰت دو۔ اور زکوٰت دینے والوں کا مال نقصان نہیں ہوتا۔ ہم کو بارہا تجربہ ہوا ہے کہ واقعی زکوٰت ادا کرنے والوں کا نقصان نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگ جو وہم سے کام لیتے ہیں اور حساب کی رو سے ثابت کرتے ہیں کہ زکوٰت دینے سے آخر روپیہ تو ہر سال ضرور کم ہوتا جائیگا بظاہر تو درست معلوم ہوتا ہے۔ مگر غلط ہے۔ خدا کا وعدہ ہے۔ وترزق من تشاء بغیر حساب۔ تو خدا کا وعدہ سچا ہے یہاں ظاہری حساب غلط ثابت ہوتا ہے۔ ایک تو تجربہ جسکو لکھنا بہت طول ہوگا۔ دوسرا مشاہدہ جو مختصر عرض ہے:

دس بیس سال قبل کا ہم لوگ اندازہ کریں کہ ہر شہر ہر دیہات میں مرغیاں کتنی تھیں اور اب کتنی ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ مرغیوں کی کمی نہیں ہوئی۔ باوجودیکہ حساب سے کمی کیا بلکہ معدوم ہو جانی چاہئیں۔ اس وجہ سے کہ مرغیاں جس وقت سے انڈے دینا شروع کرتی ہیں سب لوگ انڈوں کو کھانا شروع کردیتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں۔ شہروں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں انڈوں کا خرچ روزانہ ہے۔ بہت کم موقعہ ہوتا ہے کہ مرغی کے انڈوں سے بچہ حاصل کیا جائے۔ سینکڑوں میں کسی ایک نے بچہ حاصل کرنا بھی چاہا تو دس انڈا بٹھایا تو سات چھ انڈا کا بچہ ہوتا ہے۔ کچھ خراب ہو جاتا ہے۔ بچہ بڑھتے بڑھتے اس پر بیسیوں مصیبتیں آتی ہیں۔ کبھی دو ایک پاؤں کے نیچے دب کر مر گیا۔ دو ایک چیل اور کوے اٹھا کر لے گئے۔ دو ایک کتے بلی نے شکار کر لیا۔ دو چار بچہ رہ جاتا ہے۔ اس کو بھی پندرہ بیس روز کا بچہ ہوا اسی وقت سے خرچ کرنے لگتے ہیں۔ جگ سوپ پندرہ بیس روز کے بچے کا ہوتا ہے۔ پھر چوزہ کا شوربا۔ اور مرغی کے بچہ کا گوشت۔ اور بڑی مرغی کا گوشت، مسلمان اور سب سے زیادہ انگریز لوگ تو کھاتے ہی تھے اب بنگالیوں نے بھی اس پر ہاتھ پھیلایا۔ اور اس قدر کہ مسلمانوں سے زیادہ کھانے لگے۔ بلکہ اب تو بڑے بڑے ہندو لوگ بھی انڈا، مرغی کھاتے ہیں۔ اندازہ کرنے اور حساب لگانے سے کبھی عقل میں نہ آویگا کہ یہ سب کہاں سے پورا ہو رہا ہے اور کافی تعداد مرغیوں کی موجود ہے۔

اس کے ساتھ ہی دیگر حلال پرندوں پر غور فرمایا جائے۔ کبوتر بہت بڑھتا ہے۔ اس کے بچے پر مصیبت بھی کم آتی ہے۔ اڑنے والا ہو کر نکلتا ہے۔ اور قریب قریب ہر مہینہ مادہ کبوتر انڈا دیتی ہے اور بچہ ہوتا ہے۔ انڈا تو ایک بھی خرچ نہیں ہوتا ہے بچہ بھی بہت کم کھانے میں آتا ہے۔ بڑا کبوتر بھی کم کھانے میں آتا ہے۔ اس کو تو بہت زیادہ بیشمار ہو جانا چاہئے۔ مگر چونکہ خرچ نہیں ہوتا ہے۔ بظاہر بڑھنا چاہئے مگر بڑھتا نہیں ہے۔ اسی طرح بکری اور گائے پر قیاس کریں۔ کس قدر خرچ ہے اور بھر کمی نہیں۔ آخر کہاں سے آتا ہے۔ اسکے بعد بھینس کو دیکھئے زیادہ خرچ نہیں تو زیادہ بڑھتا نہیں گھوڑا ہاتھی، گدھا کوئی کھاتا ہی نہیں یہ بھی نہیں بڑھتا ہے۔ کتا، بندر وغیرہ کوئی نہیں کھاتا اس کا تعداد تو بہت زیادہ ہونا چاہئے مگر غور کیا جائے تو اس کا تعداد

ahmadimuslim.de

# برہان التفاسیر

(۶۷)

## تیرھواں رکوع

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ
اسْمَعُوْا وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ
خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ
بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا
نَصِیْرٍ ○ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی
مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِیْلِ ○ وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ
بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ مِّنْ بَعْدِ
مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوةَ
وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ
کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ قُلْ ھَاتُوْا
بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ
لِلّٰہِ وَ ھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَ لَا خَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

اے مسلمانو! تم رَاعِنَا مت کہا کرو۔ گو تمہاری وہ مراد نہیں جو ان کمبختوں کی ہے پھر بھی کیا ضرورت ہے کہ ایسے کلمات بولو جن سے اُن کی بیہودہ گوئی کا رواج ہو۔ اس لئے مناسب ہے کہ یہ چھوڑ دو اور اُنْظُرْنَا کہا کرو جو اسی کے ہم معنی ہے بہتر تو یہ ہے کہ جب تم رسول کی خدمت میں آؤ تو کچھ بھی نہ کہو بلکہ خاموش رہو اور سنتے رہا کرو اس لئے کہ بولتے بولتے انسان کو زیادہ گوئی کی عادت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی نہ کبھی گستاخی کر بیٹھتا ہے جس کے سبب سے کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور کافروں کو نہایت دردناک عذاب ہوگا۔ بھلا یہ کیونکر نہ جلیں بُھنیں تمہاری تو دن بدن شوکت ہو اور یہ کتاب والے کافر اور مکہ کے مشرک ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کی طرف سے کچھ بھلائی تم کو ملے اور یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہے کہ تم روز افزوں ترقی پر ہو۔ اس لئے اُن کو بجز دشنام دہی کے کچھ نہیں سوجھتا۔ پس گالیاں بکتے ہیں مگر یاد رکھیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑیں گے اس لئے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت خاص کے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے کسی کا اُس پر نہ اجارہ ہے نہ زور کیونکہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ہمیشہ اپنے بندوں پر مناسب حال کرم بخشی کرتا ہے یہ تو اُن کی غلطی ہے کہ اسلام کی اشاعت کو اپنے لئے مضر جانتے ہیں کیونکہ ان کو اپنی قومی عزت (یہودیت) پر بڑا ناز ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام چونکہ ہماری قومیت کے برخلاف ہے اس کو مٹا دیگا اس لئے اسلام کو کم درجہ جان کر اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہاں قاعدہ ہے کہ جب کبھی کوئی نشان قومی یا شخصی شرعی یا عرفی ہم تبدیل کریں یا بحالت موجودہ چند روز کے لئے اُس کو پیچھے چھوڑ رکھیں تو پہلی صورت میں اُس سے اچھا لے آتے ہیں یا بصورت دیگر اُس جیسا پس یہودیت کے آثار مٹنے سے اسلام اُن کے اور سب کے حق میں بہتر ہوگا۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے اور کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمینوں کی تمام حکومت اللہ ہی کو حاصل ہے وہ جو چاہے اپنی رعیت میں احکام جاری کرے اُسے کوئی مانع نہیں۔ اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی والی ہے نہ مددگار۔ جو اُسکی پکڑ سے تم کو بچائے۔ تعجب ہے کہ تم لوگ ایسے زبردست مولا کے تابع فرمان نہیں ہوتے ہو۔ بلکہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے جو اُس مولا نے محض تمہاری ہدایت کیلئے بھیجا ہے لیسے سوال کرکے وقت کھویا کرو۔ (باقی)

(۱) وَلَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا) یہودی حضور اقدس (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بھڑکتے ہوئے غصہ سے جو شوکت اسلام کی وجہ سے اُن کے دلوں میں جوش زن تھا انجناب کو صریح لفظوں میں تو کچھ نہ کہہ سکتے پر کمینوں کی طرح ایک ایسا لفظ بولتے کہ جس سے عام مسلمان صاف معنے سمجھیں اور وہ اپنے دلی بغض کے مطابق کچھ اور ہی مراد لیں چنانچہ انہوں نے رَاعِنَا کو اس مطلب کیلئے تجویز کیا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ آپ ہماری طرف التفات فرمائیے اور اگر اس کو ذرا لمبا کرکے رَاعِیْنَا کہیں تو اسی کے معنی ہو جاتے ہیں "خادم اور کمینہ ہمارے" وہ اسی طرز سے کہتے پس مسلمانوں کو یہ کلمہ کہنے سے منع کیا گیا۔

۳ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۸۷)

گزشتہ پرچے میں ایک حدیث مذکور ہوئی ہے جسے اہل بدعت پیش کیا کرتے ہیں اس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں پر رکھا تو مجھے آسمان زمین کی چیزیں معلوم ہو گئیں۔ اس کا دوسرا جواب درج ذیل ہے :۔ (مدیر)

چنانچہ اس حدیث کے دوسرے طرق سے اس روایت کی کامل توضیح ہوتی ہے۔ مشکوۃ شریف کے صفحہ ۶۲ پر مرقوم ہے :۔

"انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت لا ادری قالہا ثلاثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برد انا ملہ بین ثدی فتجلی لی کل شیٔ وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت فی الکفارات قال وماھن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات و اسباغ الوضوء حین الکریہات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال وماھن قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوۃ والناس نیام"

"یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اٹھا رات کو پس وضو کیا میں نے اور نماز پڑھی میں نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا میں اپنی نماز میں یہاں تک کہ بھاری ہوا میں یعنی نیند غالب ہوئی۔ پس ناگہاں دیکھا میں نے پروردگار اپنے تبارک وتعالیٰ کو بیچ اچھی صورت کے پس کہا اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں اے رب فرمایا کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقربین میں نے کہا میں نہیں جانتا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ تین بار پس دیکھا میں نے اس کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان مونڈھوں میرے کے یہاں تک کہ پائی میں نے سردی اسکی انگلیوں کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی میرے لئے ہر چیز اور پہچان لیا میں نے سب کو پس فرمایا محمد میں نے کہا حاضر ہوں میں اے رب فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرشتے مقربین میں نے کہا کفارات میں۔ فرمایا کیا ہیں وہ۔ میں نے کہا چلنا قدموں کے ساتھ جماعت کیلئے اور بیٹھنا مسجدوں میں نمازوں کے بعد اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے۔ فرمایا پھر کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے کہا درجات میں۔ فرمایا کیا ہیں وہ۔ میں نے کہا کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات میں اور نماز پڑھنی رات میں ایسی حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں "

اس حدیث کو بھی مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صلا میں اپنی چالاکی سے واقعہ خواب چھوڑ کر نقل کیا ہے۔ حالانکہ عالم دنیا میں ان آنکھوں سے بیداری میں حق تعالیٰ کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تکمیل الایمان صفحہ میں فرماتے ہیں :۔

"در جواز رویت وے سبحانہ تعالیٰ در دنیا بہ بصر در بیداری دو قول است و استاد ابو القاسم قشیری صاحب رسالہ فرمودہ است کہ صحیح عدم جواز است این سخن در جواز امکان او ست ولیکن عدم وقوع وتحقیق آں مر غیر آنحضرت را در شب معراج متفق علیہ است"

"یعنی جواز رویت حق تعالیٰ دنیا میں آنکھوں سے بیداری میں دو قول ہیں اور استاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قول صحیح اس میں عدم جواز ہے۔ یہ بات جواز امکان میں ہے۔ لیکن عدم وقوع اور اس کی تحقیق سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شب معراج میں متفق علیہ ہے"

علیٰ ہذا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ صفحہ ۳۴۷ میں مرقوم ہے :۔ "واما فی الدنیا فقال مالک انما لم یر سبحانہ فی الدنیا لانہ باق والباقی لا یری بالفانی۔ فان جازت الرؤیۃ فی الدنیا عقلا فقد امتنعت سمعا"

"یعنی اور لیکن دنیا میں پس فرمایا امام مالک رحمہ اللہ نے نہیں دیکھ سکتا حق تعالیٰ کو دنیا میں کیونکہ وہ ذات باقی ہے اور باقی نہیں دکھائی دے سکتا فانی کو۔ پس اگر جائز ہو دیکھنا دنیا میں عقلاً تو ممنوع ہے دیکھنا شرعاً"

پس ناظرین کرام نے مولوی نعیم الدین کی جعلسازی ملاحظہ فرمائی کہ قرآن وحدیث کے الٹ پلٹ کرنے میں کس قدر فریب کار ہیں۔

پھر یہ کہنا مولوی نعیم الدین کا کہ سارا جہان محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے ذرہ ذرہ آپ کے علم میں حاضر ہے۔ پھر اس پر لمعات کی عبارت قریب دہی سے پیش کرنا جس کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے فرشتوں کے جھگڑنے کا واقعہ آپ پر منکشف فرمایا۔ وہ کل امور جن میں فرشتے گفتگو کرتے تھے منکشف ہو گئے۔ نہ کہ سارا جہان پیش نظر ہونا اور ذرہ ذرہ کا علم تفصیلی دوامی ہمیشہ کے لئے لازم ہونا۔ بلکہ اس وقت جو کچھ آسمان و زمین میں تھا اجمالاً دیکھا۔ چنانچہ شیخ رحمہ اللہ کی عبارت میں لفظ بود اس پر دلالت کرتا ہے کہ اسی وقت کا واقعہ ہے۔ اور خود مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صلا میں اسی حدیث نعلمت کی شرح مرقات سے نقل کر کے یہ ترجمہ کیا جو کچھ کہ اللہ سبحانہ نے تعلیم فرمایا اور چیزوں میں سے جو آسمان و زمین میں ہیں ملائکہ اور اشجار وغیرہما میں سے" پس یہ آسمان و زمین میں

تقویۃ الایمان (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا جواب بھی ساتھ ہے (مجلد ۲۲)

# فتاویٰ

س ۵۸} صوفیان کرام کی اصطلاح میں سنا گیا ہے کہ فنا فی اللہ ہونے کے لئے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول ہونا ضروری ہے۔ بغیر اس کے فنا فی اللہ ہونا ناممکن ہے۔ کیا یہ دونوں درجے صحیح اور شرعاً جائز ہیں۔ اگر نہیں تو عدم جواز کے جو دلائل ہوں ان کو واضح فرما دیجئے۔ اور اگر جائز ہیں تو ان کے دلائل۔ (سید احسن علی وکیل ضلع گورکھپور)

ج ۵۸} صوفیائے کرام کی اصطلاح میں فنا فی الشیخ کے معنے ہیں شیخ کی محبت کامل۔ اور فنا فی الرسول کے معنے ہیں کامل محبت و اتباع رسول۔ یہاں تک کہ اپنی کوئی امنگ خلاف سنت نہ ہو۔ جیسا حدیث شریف میں ہے لا یؤمن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (یعنی کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک اس کی دلی خواہش اور امنگ میری تعلیم کے ماتحت نہ ہو) یہی مضمون مولوی روم مرحوم کی مثنوی کے اس شعر میں ہے ؎

تا ہوئی تاراست ایمان تازہ نیست
کایں ہوئی جز قفل آں دروازہ نیست

یعنی جب تک انسان کی اپنی خواہش زندہ ہے ایمان مُردہ ہے کیونکہ یہ خواہش ایمان کے لئے بمنزلہ قفل کے ہے۔

پس محبت شیخ اور محبت رسول درحقیقت اصل مقصود (تعلق باللہ اور تبتل الی اللہ) کیلئے تمہید ہے تعلق بالالوہیت ہی کا نام ہے فنا فی اللہ۔ یعنی پہلے درجہ میں مرید اپنے شیخ کو صرف استاد جانتا ہے جیسے طفل مکتب اپنے معلم کو، دوسرے درجے میں رسول کو بطور ہادی کے دیکھتا ہے، آخری درجہ میں خدا کو بحیثیت معبود کے دیکھتا ہے۔ اس لئے اس درجہ میں نہ کوئی دوسری چیز اس کے مساوی ہو سکتی ہے نہ اس سے بلند۔ اسی لئے بعض صوفیا کے منہ سے بجوش توحید یہ مکروہ شعر نکل گیا ہے ؎

پنجہ در پنجۂ خدا دارم
من چہ پروائے مصطفیٰ دارم

یعنی الوہیت کے درجے میں میری نظر کسی طرف نہیں جا سکتی، کیونکہ وہاں ذات بحت اور فرد واحد ہے (جل جلالہ)۔ اس تشریح پر تو کوئی اعتراض نہیں دوسری تشریح جو آج کل کے گمراہ صوفی کرتے ہیں وہ سراسر محل اعتراض ہے۔ یعنی شیخ کا تصور سامنے رکھے، اس کی اتنی مشق کرے کہ جدھر نظر کرے شیخ کی شکل سامنے ہو، اس کے بعد رسول سے بھی یہی برتاؤ کرے۔ پھر ترقی کرکے اس درجے پر پہنچے کہ خدا کو ہر طرف دیکھے اور اس کی زبان سے صحیح طور پر یہ مصرع نکلے ؎

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

یہ تشریح سراسر تعلیم اسلام کے خلاف ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

س ۵۹} کیا تمام مردے جن میں اولیاء اللہ (مثل خواجہ معین الدین اجمیریؒ وغیرہ وغیرہ) بھی شامل ہیں سنتے ہیں؟ اگر نہیں سنتے تو اس حدیث کا کیا جواب ہے جس میں ارشاد ہے کہ جب مردے کو دفن کرتے ہیں تو ابھی لوگ چلتے ہوتے ہیں کہ وہ ان کے چلنے پھرنے کی آواز سنتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ نکیرین مردے سے سوال کریں گے اور وہ جواب دیگا: جب سنیگا تب ہی جواب دیگا۔ (سائل مذکور)

ج ۵۹} پہلی تنقیح یہ ہے کہ مردہ کس کو کہا جاتا ہے۔ اس جسم کو جس سے روح الگ ہوگئی ہے۔ اس حیثیت میں سب برابر ہیں۔

اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ رہا مردہ کا بوقت دفن یا بوقت سوال وجواب احساس کرنا یہ وقتیہ حالات ہیں۔ دائمی نہیں۔ دائمی حالت یہی ہے۔

ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم اور وھم عن دعاءھم غافلون (اگر ان کو بلاؤ تو وہ سنتے نہیں۔ وہ بزرگ (مدعوین) ان کی آواز سے بے خبر ہیں)

س ۶۰} کیا کسی ولی اللہ (مثل حضرت شاہ فضل الرحمان رحمہ گنج مراد آبادی وغیرہ) کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ کہنا جائز ہے کہ "یا حضرت آپ درگاہ رب العزت میں دعا فرمائیں کہ وہ میری اس مشکل کو حل کرے یا فلاں شخص کو لڑکا دے یا میرا فلاں کام ہو جائے" اگر نہیں تو کیوں ایسا کرنا جائز نہیں۔ عدم جواز کا ثبوت ارشاد فرمایئے۔ (سائل مذکور)

ج ۶۰} جواب ۵۹ میں آیات نقل ہو چکی ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مردے نہیں سنتے پھر ان کو مخاطب کرنے سے کیا فائدہ؟ ہاں یہ صورت ممکن ہے کہ بعد حمد وصلوٰۃ کے ان بزرگوں کے لئے دعا کی جائے۔ جب ان کو اس دعا کا اثر پہنچے تو (بحکم الا رد اللہ علی روحی) وہ بھی اس داعی کے لئے دعا کر دیں۔ اللہ اعلم (از داخل غریب فنڈ)

س ۶۱} رمضان شریف ہو یا غیر رمضان شریف، نماز فرض ہو یا تراویح، نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھا جانا حدیث شریف مرفوع سے ثابت ہو تو مشکور فرماویں۔ (نمبر خریدار ۱۱۹۹)

ج ۶۱} نوافل کی نماز میں حضرت عائشہؓ کا فعل ملتا ہے (بخاری) حدیث مرفوع مجھے یاد نہیں کسی صاحب کو یاد ہو تو مطلع کریں۔

س ۶۲} حافظ قرآن نماز میں قرآن شریف بغیر دیکھے کے پڑھے، پیچھے سامع بیٹھ کر قرآن شریف دیکھ کر سنتا جاوے اور اپنی نماز بھی پڑھتا جاوے آیا ایسا قرآن شریف کا سننا حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲} اس کا جواب ۶۱ میں آگیا ہے (از داخل غریب فنڈ)

---

## فتاویٰ نذیریہ

{ از مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی }

رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**ضروری اطلاع قابل شنید** گذشتہ دسمبر میں جسقدر اخبار کے وی پی کئے گئے تھے۔ ان میں سے آج مورخہ ۲۵ ۱۲ تک خلاف معمول بہ نسبت سابقہ واپسی بہت زیادہ ہوئی ہے۔ موجودہ کساد بازاری کے باعث ایسے نقصانات برداشت کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ وی پی واپس کرنے کی بجائے قیمت ختم کی اطلاع مل جانے پر آیندہ اخبار کا پرچہ واپس کر دیا کریں۔ جس پر صرف لفظ "انکاری" ہی لکھ دیا کریں۔ اس میں طرفین کا ہی فائدہ ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

**چندہ کانفرنس** میاں کرم الدین صاحب وزیرآباد عنہ۔ منشی عبدالحق صاحب کیمپ داناپور ۶۔ حاجی فتح الدین صاحب بزاز قصور ۵۔

**عید آنہ فنڈ برائے اہل حدیث کانفرنس** انجمن اہلحدیث ہوشیار پور معرفت حاجی غلام رسول کندن ساز ۵۔ جماعت اہلحدیث کوٹلی لوہاراں مغربی، ضلع سیالکوٹ ہے۔ جماعت اہلحدیث آگرہ معرفت مولوی عبدالمجید صاحب للعہ۔ جماعت اہل حدیث پشاور معرفت مفتی محمد ظریف صاحب ہے۔ معرفت میاں فضل کریم صاحب گروہٹہ ضلع گورداسپور عہ۔

**برائے مدرسہ دار القرآن والحدیث مدینہ شریف** حاجی دربادی صاحب برکریم پور ضلع بستی ۱۰ (یکصد) میاں کرم الدین صاحب مذکور ۵۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب چک ۹۹ ضلع ملتان ۲۔ محمد عبدالحق صاحب مذکور ۔ حاجی فتحدین صاحب مذکور ۵

**اشاعت فنڈ** بابو کرم الٰہی صاحب ملکوال ۱۲۔ متفرق از اشتہارات ۳، جملہ عہ مع سابقہ کل میزان ۹-۱۰-۹۸ روپے

**غریب فنڈ** ڈی کے عبید اللہ صاحب بنگلور عہ میاں کرم الدین صاحب عہ۔ میاں عبدالعزیز عبدالحمید ریواڑی ۵۔ بابو عبدالغنی صاحب کھیوڑہ ۵۔ محمد عمر خان صاحب مانڈلہ ۵۔ محمد حسن صاحب آسنسول ۵۔ حاجی فتح دین صاحب مذکور ۔ رحمت اللہ صاحب لوریہ ۸، از فتوے فنڈ ۱۲، سابقہ ۱۲، جملہ ۱۱۔ از سائلین (۱) حبیب اللہ از ڈھولن ۶۔ (۲) خیر الدین کیلا ۶۔ (۳) محی الدین داناپور ۶۔ (۴) عبدالرحمن نظام آباد ۶۔ (۵) غلام باری از اسلام آباد ۶ (۶) مہتمم مدرسہ محمدیہ ٹانڈہ ۱۲۔ (۷) عبدالرحیم کڈپہ ۶ (۸) عبداللہ کمال پور ۶۔ (۹) ثناء اللہ ہبادیو پور ۶ (۱۰) محمد کیقباد برد ۶۔ (۱۱) غلام محمد قطرودال ۶۔ (۱۲) فاضل الدین مالیگاؤں ۶ (۱۳) عبدالدین مسانیاں ۶ (۱۴) صدر الدین گھنئے کے بانگر ۶ (۱۵) عبدالشکور سیگوڑہی ۶۔ (۱۶) مدرسہ احسانیہ محمدپور ۶۔ (۱۷) عبدالجبار کابل پورہ (۱۸) عبدالحمید مراد آباد ۶۔ میزان لعہ ۹۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین ۳۳۔ بذمہ فنڈ عہ۔ ان کے علاوہ اس وقت آٹھ سائلین باقی ہیں۔ اصحاب خیر توجہ فرمائیں تو ان کے نام بھی اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

**مضامین آمدہ** محمد ارشد۔ محمد اسلم۔ محمد داؤد۔ عبدالودود۔ محمد نجم الدین۔ مولوی عبدالحمید۔ عبدالشکور۔

**غیر مقبولہ** حدیث کذب ثلاثہ۔

**حاجیوں کو اطلاع** سنت مطہرہ کے شیدائی بھائیوں سے التماس ہے کہ جو صاحب اس سال حج کرنے کے لئے تشریف لے جائیں تو مہربانی فرما کر مدینہ طیبہ پہنچ کر مدرسہ دار علوم القرآن والحدیث واقع باب مجیدی کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اور نہایت عمیق نظر سے مدرسہ کا حساب وکتاب اور طلبہ کی رہائش طعام وقیام اور پڑھائی وغیرہ تمامی امور کو ملاحظہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور خاکسار کو شکریہ کا موقع دیں۔ فقط۔ عبدالرحمن دہلوی حال گوجرانوالہ

**جلسہ انجمن اہلحدیث اوڑکی** ۱۷-۱۸ رمضان کو منعقد کیا گیا۔ علمائے میوات کی ہنگامہ خیز تقریریں ہوئیں نیز آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی منشا کے مطابق ایک جمعیۃ اہل حدیث قائم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین۔ (حاجی عبدالرزاق ناظم انجمن اہل حدیث اوڑکی ریاست بھرت پور)

**یاد رفتگان** (۱) پیر عبدالوہاب امرتسری عمر ۸۰ سال فوت ہو گئے۔ مرحوم حنفی تھے مگر اہل حدیث خاصکر مولانا رحیم آبادی کے بڑے محب تھے۔ (۲) بابو محمد صادق صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر بعارضہ سکتہ دو تین یوم بیمار رہ کر ۵۔ جنوری کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم نیک سیرت اور عیال پرور تھے۔ (قاضی منظور حسین امرتسر) (۳) میری رفیقہ حیات صالحہ فوت ہو گئی انا للہ۔ (حکیم ضمیر الحق آرہ) (۴) میرے دوست میاں سلیمان صاحب فوت ہو گئے انا للہ۔ (محمد اسماعیل ملک پورہ بہاول پور) (۵) میرے بڑے بھائی غلام محمد صاحب اسی سال کی طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ (عبدالعزیز جلدگر بارہ مولا کشمیر) (۶) میرے خسر جناب مولوی محمد کلو حسین صاحب بتاریخ ۷ نومبر ۳۴ء کو اور میری بھانجی جمیلہ خاتون ۱۶ نومبر ۳۴ء کو اور میری اہلیہ ۲۰ دسمبر ۳۴ء مطابق ۱۲ رمضان ۵۳ھ بروز پنجشنبہ۔ اس دنیائے فانی سے یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ الخ۔ (مولوی عبدالغفار جندہوی مظفرپوری حال سوفولی ضلع سارن۔)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم

**سو روپیہ انعام** دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے بلکہ بند کرنے والے حضرات اگر قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے اسکی ممانعت ثابت کر دیں تو خاکسار مبلغ یکصد روپیہ نقد بطور انعام دینے کو تیار ہے۔ راقم ابو محمد اسماعیل مدرس مدرسہ ترغیب التوحید ۱۰ پورہ ضلع بہاول نگر ریاست بہاول پور

**ریاست بہاولپور** میں مرزائیوں سے فسخ نکاح کا جو مقدمہ شروع ہے اس کا مدعا علیہ جو مرزائی تھا مر گیا۔ مقدمہ مذکور کا ابھی تک فیصلہ عدالت سے نہیں ہوا۔

قرآن مجید کے ... پارے کی ... بڑی ضخامت ... (۲۳۶) ... قیمت ... (منیجر اہلحدیث)

# ملکی مطلع

## ہندو اندھ و دیالہ کی تکمیل

### مسلمانان امرتسر کیلئے تازیانہ عبرت

ہندو قوم کی بابت یہ کہنا کچھ غلط نہیں معلوم ہوتا کہ یہ لوگ دھرم (مذہب) کی پابندی کے لحاظ سے تو بہت کمزور ہوچکے ہیں۔ پرانے ہندوؤں میں تو دھرم کی پابندی کیا ہوتی، نئے ہندو (آریہ) بھی پابندی مذہب سے بہت دور ہیں (آریہ سماج کی تاریخ مصنفہ بہتہ جی)۔ باوجود اس کے قومی کاموں میں سب چست و چالاک نظر آتے ہیں۔ امرتسر کے سرکردہ ہندوؤں نے ہندو اندھوں کو پریشان حال پھرتے دیکھ کر ایک مدرسہ بنانا چاہا جس کا نام رکھا اندھ و دیالہ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر بلدیات پنجاب نے اس مدرسہ کا بنیادی پتھر رکھا۔ اور نہ صرف ہندوؤں بلکہ مسلمانوں خاصکر ارکان انجمن اسلامیہ نے بھی جی کھول کر چندہ دیا۔ تو ہم نے "اہلحدیث" میں ایک نوٹ لکھ کر ارکان انجمن اسلامیہ کو متوجہ کیا کہ انجمن مذکور بھی نابیناؤں کے لئے ایک مدرسہ جاری کرے جس میں حفظ قرآن کے علاوہ نابیناؤں کے حسب حال صنعت کی تعلیم دی جائے۔ اس پر انجمن کی سب کمیٹی دینیات نے مجھے شریک مجلس کرکے اس کام کی سکیم پوچھی اور خرچ کا اندازہ دریافت کیا۔ میں نے کہا ابتداء میں ماہواری خرچ قریباً ۵۰ روپیہ ہوگا، پھر جس قدر ترقی ہوتی جائے گی، سردست اس فنڈ میں کچھ سرمایہ جمع کر لینا چاہئے، جس میں میرا غریبانہ چندہ بیس روپے پہلے داخل کریں، آیندہ بھی ایک روپیہ ماہوار دیتا رہونگا۔ خدا خدا کرکے

سب کمیٹی دینیات نے اس تجویز کو منظور کرکے جنرل کمیٹی میں رپورٹ کر دی۔ جنرل کمیٹی نے بدیں وجہ نامنظور کر دی کہ انگریزی کالج (ایف۔ اے) کا بہت بھاری خرچ ہم پر پڑا ہوا ہے۔ اللہ اکبر! یہ ہے وہ اسلامی ہمدردی جس کی بنا پر مسلمانوں کی انجمنہائے اسلامیہ کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب جبکہ اندھ و دیالہ مذکور کی عالیشان عمارت تیار ہوگئی تو حضور گورنر پنجاب اس کے افتتاح کے لئے لاہور سے تشریف لائے۔ اندھوں نے علاوہ کتابی تعلیم کے جو صنعتیں کرسی ڈال وغیرہ بنائے ہوئے تھے حاضرین کو سب دکھائے گئے۔ ادھر گورنمنٹ نے بھی کافی امداد دی تھی۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ مسلمان عادتاً دوسری قوموں کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ اب ایک دفعہ پھر انجمن اسلامیہ کو توجہ دلائی جائے کہ اپنے ہائی سکول اور کالج کی زکوٰۃ بھی ادا کرنے کو خاص اندھوں کے لئے ایک درس گاہ جاری کرے۔ میرے اس نوٹ کے مخاطب سب سے اول شیخ صادق حسن صاحب صدر انجمن اسلامیہ اور چودھری فضل الدین صاحب صدر سب کمیٹی دینیات ہیں۔ میں یہ لکھنے اور کہنے میں بھی کوئی قباحت نہیں دیکھتا کہ جس انگریزی کالج کے خرچ کی وجہ سے انجمن نے اس کار خیر پر توجہ نہیں کی زمانہ کی رفتار بتا رہی ہے کہ عنقریب (خدا نہ کرے) وہ زمانہ آنے والا ہے کہ کالجوں کے گریجوائیٹ مولانا حالی مرحوم کا یہ شعر پڑھتے سنے جائینگے۔ ؎

نہ پڑھتے تو کھاتے سو طرح کما کر
یہ کھوئے گئے اور تعلیم پاکر

میں یہ بھی اظہار کر دوں کہ انجمن نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ مدرسہ مجوزہ کے خرچ کا بوجھ نہ سکول پر پڑتا نہ کالج پر بلکہ اس کیلئے علیحدہ چندہ فراہم ہوتا، سرمایہ بھی الگ محفوظ رہتا انجمن کی صرف سرپرستی ہوتی اور مفت کی عزت اور شاباش۔ اس لئے میں یہ کہنے میں باک نہیں جانتا کہ انجمن

نے اس تجویز کو مسترد کرنے میں دور اندیشی اور فراست کا ثبوت نہیں دیا۔ اب بھی تلافی کا وقت ہے ؛

## صدائے حق

### جماعت اہل حدیث اور اہل حدیث کانفرنس

ہندوستان میں اہل حدیث افراد کی تعداد اسی لاکھ سے زائد ہے۔ اس جماعت نے نہ صرف مسلمانوں کو بیدار کیا بلکہ اس نے خالص اسلام کی دعوت دی۔ اور ان میں عہد نبوی اور خلفائے راشدین کے طریق دین کو مروج کیا۔ اسلام کے منور چہرہ پر شرک و بدعت اور جہالت کے جو داغ خود مسلمانوں نے لگا دیئے تھے ان کو پاک و صاف کیا۔ مسلمانوں میں عمل کا جذبہ اور مذہبی سرگرمی کا ولولہ پیدا کیا، اسلام کی اصل تعلیم سے روشناس کرایا۔ غرض وہ سب کچھ کیا جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہے۔

جماعت اہل حدیث کے اکابر اور علماء نے آج سے ۲۳ سال پہلے ایک ادارہ کی بنا ڈالی جس کا نام اہلحدیث کانفرنس رکھا۔ اور جو بفضلہ تعالیٰ اب تک قائم ہے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے جماعت اہل حدیث کی علمی اور مذہبی ترقی کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا جس پر آج تک وہ قائم اور عامل ہے۔ اس نے دیہات میں مدارس قائم کئے۔ واعظ و ارشاد کے لئے واعظین مقرر کئے۔ طلباء کو وظائف دیئے۔ مساجد کی تعمیر و مرمت کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ کتب احادیث کی طبع و اشاعت کے لئے سرمایہ لگایا اور وقتی ضرورتوں میں کسی سرگرمی اور مالی قربانی سے چشم پوشی نہیں کی۔ لیکن آج کانفرنس کی مالی حالت کمزور ہوگئی ہے اس لئے جماعت اہل حدیث کا فرض ہے کہ وہ اس کی مالی امداد فرمائیں۔

(۱) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد اس لئے ضروری ہے کہ یہ تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں کا واحد مذہبی ادارہ ہے۔ (۲) کانفرنس اہل حدیثوں کی مذہبی قانونی اور تعلیمی خدمات انجام دیتی رہتی ہے

مدیر مالک: خواجہ الطاف حسین مالک مشہور ... (۳۳۷) ... نمبر ۱۳ ... 

(۳) اس کا سرمایہ ان غریب دیہاتیوں پر صرف ہوتا ہے جو تعلیم دین کے لئے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ اس کا روپیہ جماعت کی ضرورتوں پر صرف ہوتا ہے۔ اس کا زوانہ کتاب اللہ اور کتب حدیث کی نشر و اشاعت کے لئے وقف ہے۔ (۴) کانفرنس کی طرف سے کتابی اور تحریری تبلیغ کا پورا انتظام ہے۔ (۵) کانفرنس جماعت اہل حدیث کو قانونی امداد بہم پہنچاتی ہے اور ان کے مذہبی مقدمات کی پیروی کرتی ہے۔ (۶) اس کے نگران اور عہدیدار نہایت معتمد علیہ ہیں اور دیانتدار ہیں۔ (۷) اس کا ہر کام مشورہ سے انجام دیا جاتا ہے۔

اس لئے اس کانفرنس کی امداد کرنا ہر اہل حدیث کا ہی فرض ہے۔ خواہ زکوٰۃ کی مد سے اس کی امداد کی جائے یا بطور صدقہ وچندہ۔ بہرحال اعانت ضروری ہے۔ ورنہ اس کی کمزوری سے جماعت کا کمزور ہونا لازمی ہے فقط۔ (حافظ) محمد امین نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس۔ دہلی۔

## اطلاع

جملہ اراکین آل انڈیا تنظیم کمیٹی کی خدمت میں التماس ہے کہ جمعیت کا ہزاروں روپیہ جو سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹیڈ امرتسر میں عرصہ آٹھ سال سے بیکار پڑا ہوا ہے اس کو برآمد کرانے اور اس کو کسی جائز مصرف میں لگانے کے واسطے اور جمعیت کی دیگر رقوم کے مصرف اور وصولی کے متعلق غور کرنے کیلئے آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا اجلاس بتاریخ ۲۰۔ جنوری ۳۵ء بروز یکشنبہ بوقت ۲ بجے دوپہر بر مکان شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر و رئیس اعظم امرتسر منعقد ہوگا۔ جس میں حسابات جمعیت کا آخری تصفیہ کیا جائیگا۔ لہٰذا براہ مہربانی وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں چونکہ معاملہ نہایت ہی اہم ہے اس لئے ضروری ہے کہ آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا ہر رکن بذات خود اجلاس ہذا میں شریک ہو اور دوسرے ارکان کو اجلاس میں شامل ہونے کی دعوت دے۔ (دستخط) سیف الدین کچلو سیکرٹری آل انڈیا تنظیم کمیٹی امرتسر۔

## کوبے (جاپان) میں مسجد

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ یقیناً یہ سن کر خوش ہونگے کہ کوبے (جاپان) میں سب سے پہلے خانہ خدا کی بنیاد ۳۰۔ نومبر ۳۴ء کو بروز جمعہ رکھی گئی ہے۔ اس تقریب کے موقعہ پر کثیر التعداد اصحاب مسلم وغیر مسلم موجود تھے۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت والئے دولت خداداد افغانستان کے سفیر جلالتمآب آغا حبیب اللہ خان صاحب تبریزی نے ٹوکیو سے خاص طور پر تشریف لا کر شرکت فرمائی۔ سفیر ترکی، سفیر ایران کی طرف سے تاریں وخطوط مبارک بادی موصول ہوئے۔ کونسل مصر متعینہ کوبے نے بھی شرکت فرمائی۔ ان کے علاوہ گورنمنٹ جاپان کے مقامی اعلےٰ حکام نے بھی شرکت کی۔ تقریب بہت شاندار تھی۔

تعمیر مسجد کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اور امید ہے خدا کے فضل سے اس کی افتتاحی تقریب ماہ مئی ۳۵ء میں ہوگی۔ میں آپ کو کمیٹی کی طرف سے مبارک باد پیش کرتے ہوئے تمام متعلقہ کاغذات ارسال خدمت کر کے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے پرچہ میں اس پہلے خانہ خدا کا تذکرہ ضرور کریں۔ میں یہ بھی آپ سے عرض کرونگا کہ جاپان میں اسلام کی تبلیغ کے بارہ میں ہندوستان کی اخبارات میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو کوئی مسجد ہی جاپان میں تھی اور نہ تبلیغ کا کام ہی کسی نے شروع کیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے امید ہے کہ تبلیغ کا کام سرگرمی سے شروع ہوگا۔ والسلام۔ آپکا صادق خواجہ محمد عمر سیکرٹری اعزازی۔

## عازمین حجاز کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ان ہندوستانی عازمان حجاز کو جو اسلام کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے بری رستہ سے موٹر لاریوں یا موٹر کاروں کے ذریعہ جن کے متعلق بعض کمپنیوں نے حال میں اشتہار دئیے ہیں، جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ از سر نو متنبہ کیا جاتا ہے حکومت ہند کو اطلاع ملی ہے کہ ان حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی جن کی بنا پر عازمان حجاز کو پہلے بھی متنبہ کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں یہ بتا دینا بے جا نہ ہوگا کہ ایک کمپنی موسومہ "مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن" نے جس کے دفتر دہلی، بمبئی، اور لاہور میں ہیں۔ مورخہ ۲۔ دسمبر ۳۴ء کو اخبار "ایسٹرن ٹائمز" لاہور میں ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کیا کہ کمپنی مذکور کی بسیں دہلی سے نجف اور مدینہ کو ۱۹ جنوری ۳۵ء کو روانہ ہونگی۔ چونکہ ۱۹۳۴ء میں کمپنی مذکور نے اسی قسم کا جو انتظام کیا تھا وہ کاملاً ناکام رہا اور مسافر سخت مصائب کا سامنا کرتے ہوئے حجاز اس وقت پہنچے، جب فریضہ حج ادا ہو چکا تھا۔ لہٰذا مناسب تحقیقات کے بعد حکومت اس امر پر مجبور ہو رہی ہے کہ عازمان حجاز کو از سر نو از روئے اطلاعات خشکی کے راستوں کا ہنوز کوئی بندوبست نہیں ہوا۔ اور غالباً اس وجہ سے دوران سفر میں عازمان حجاز کو تکالیف بلکہ خطرہ کا سامنا ہوگا۔ لہٰذا ہندوستان کے عازمان حجاز کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہندوستان سے مقامات مقدسہ کو خشکی کے رستہ سفر اختیار کرنے سے مجتنب رہیں۔ اور اس معاملہ میں جو تلخ تجربات قبل ازیں ہو چکے ہیں ان سے سبق حاصل کریں۔

(لاہور۔ ۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

## نتیجہ امتحان سالانہ میاں صاحب

طلباء کا سالانہ امتحان شعبان کے اوائل میں مولانا عبدالنور صاحب بہاری مظفر پوری نے لیا۔ ماشاءاللہ طلباء میں اکثر کامیاب رہے اور نتیجہ نہایت ہی امید افزا رہا اور ۸ طلباء امسال حدیث وتفسیر و دیگر فنون سے فارغ التحصیل ہوئے۔ لائق ہوشیار طلباء مدرسہ میں داخل کر لئے جائینگے۔ مدرسہ انکے خورد و نوش وکتب

...ئع ہوتا ہے۔

نمبر ۱۳

امرتسر

ابوالوفاء ثناء اللہ

۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ غما
رؤسا و جاگیرداران سے " ۔ ۱۶
عام خریداران سے " ۵
" " ششماہی ۱۴/۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲/

**اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے**

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

# مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں

**رسالہ امراض مخصوصہ مردمان** } اس رسالہ میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجہ تسمیہ علامات وغیرہ مفصل طور پر لکھی گئی ہیں اور گم شدہ طاقت بحال کرنے کے لئے اصول و نسخہ جات وغیرہ میں شدھالیہ کی تیار کردہ ادویات ہیں۔ یہ لکھنا چاہئے کہ شادی شدہ ہیں۔ طالبعلم ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ ...

**لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری** } یہ لیکچر کوی نوودیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ایس۔ پی۔ ایس کے ہال میں جادو کی لالٹین ... عام پبلک کی خواہش کے مطابق اسکو چھاپ کر مفت تقسیم کیا جارہا ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

**رسالہ ملیریا خورد** } اس میں ملیریا سے بچنے کی ہدایات ... ہے۔ ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا ... کوئی گھر اس بیماری سے خالی نہیں رہتا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا ...

**رسالہ امرت** } مشہور و معروف دوائی امرت دھارا جو ایک ہی دوائی کل امراض کا علاج ہے ... تشریح اس کے اندر ہے۔ مفت منگوالیں۔

**فہرست ادویات** ۔ امرت دھارا اوشدھالیہ کی تمام ادویات کی فہرست بھی مفت بھیجی جاتی ...

**قواعد علاج** ۔ جو لوگ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانا چاہیں وہ اس کو پڑھیں مفت بھیجا جاتا ...

**سو سالہ عجیب کیلنڈر مفت!**

خط و کتابت وتار کے لئے پتہ :- **امرت دھارا ۲۳ لاہور**

المشتہر: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ...

## ... اخبار "اہلحدیث"

(از قلم مولوی محمد یعقوب صاحب برق بیاپوری)

... روئے اہلحدیث
مجمع ہے یاں عشاقوں کا کیا شاں ہے کوئے اہلحدیث

... روئے اہلحدیث
زُرنی غِبّاً تَزْدَدْ حُبّاً کا حامی ہے کوئے اہلحدیث

... میری اٹھتی ہے نظر
اُس سمت دکھائی دیتا ہے یہ حسن کوئے اہلحدیث

... ذوقِ محبت میں
ہے آٹھ پہر چوبیس گھڑی اب یاد کوئے اہلحدیث

... کوئی اس کوچہ کو
سامان مذاقِ علوم و فنون رکھتا ہے کوئے اہلحدیث

... کبھی وہ ساعت ہو
کہ جاؤں کبھی میں امرتسر دیکھوں وہیں کوئے اہلحدیث

... ہی، ہے شوق یہی، حسرت ہے یہی ارماں ہے یہی
... ت اٹھاؤں برق نظر اس سمت ہو کوئے اہلحدیث

# گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

## ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی تصدیق

**جناب بشیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ڈسٹرکٹ جج عثمان آباد (دکن)** سے ...

"میں نے جدید انگلش ٹیچر کو از ابتدا تا انتہا نہایت غور سے پڑھا۔ مصنف نے گرامر کے متعلق ... جس طرح آسان کرکے کتاب کو مفید ترین بنا دیا ہے وہ دراصل ایک قومی خدمت ہے۔ اور ... جو گھر بیٹھے انگریزی سیکھنا چاہتے ہوں بہترین استاد مل گیا ہے" قیمت ڈیڑھ روپیہ ...

انگریزی، انگریزی گرامر، گفتگو، ترجمہ، اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا دے ...

ملنے کا پتہ **قمر برادرز (رجسٹرڈ) ۲۱ شملہ**

**کتب خانہ ثنائیہ امرتسر** کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

... محصول ڈاک ۱/ دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۵

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث کے دو اصول فرمان خدا و رسول — اہل حدیث مصطفیٰ بر جان ما

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

### اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

### شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـہ |
| رؤسا وجاگیرداران سے " | ـہ |
| عام خریداران سے " | ـہ |
| " " ششماہی | ۱۲/ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ - - - | ۲/ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۲۷۳)

## امرتسر ۳ ذیقعد ۱۳۵۳ھ مطابق ۸ فروری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

### فہرست مضامین


اے انساں! (نظم) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۳
بہائی دعوے - - - - - ص۳
جدید نبی کا اعلان (قادیانی مشن) - - ص۵
ایک غلطی کا ازالہ - - - - ص۷
تبلیغی جماعتیں غافل کیوں ہیں؟ - - ص۷
مسلمانوں کے افلاس کا سبب اور علاج۔ ص۸
پیارے نبی کی پیاری باتیں - - ص۹
فضائل جمعہ - - - - - ص۱۰
ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل - ص۱۱
اکمل البیان ص۱۲ - فتاوی ص۱۳ - متفرقات ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۶/۲۰


## اے انساں!

(از مولوی محمد اسحاق صاحب ظامی مدرس علیوال)

یاد رکھ موت ہر گھڑی انساں
چھوڑ جانا ہے تو نے یہ بستاں
ناز کرتا ہے جس کلی پہ تو
باغ ہستی میں تا بہ کے خنداں
ناز تھا جن کو ملک گیری پر
چل دیئے چھوڑ قصر عالیشاں
دنیا ہے اک سراب کا دھوکا
لیک سمجھے ہے تو بہارستاں
کون جاتا ہے ساتھ مرقد میں
ہے عمل نیک کی ضرورت واں
کر عمل، نیک قلب میں تیرے
جگمگا اٹھے مشعل ایماں
ہے فنا کا مقام یہ دنیا
زندہ رہنے کے پیدا کر ساماں
متقی بن جا، کر عمل اچھے
نام باقی ہے، گر عمل اچھے

اسلامی پردہ - جس میں شرعی پردہ کی حقیقت واہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن وحدیث اور براہین عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کرکے مخالفین کو

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۳ فروری کو سارا دن ابر محیط رہا بارش بھی ہوتی رہی۔ نیز اسی روز صبح ۴ بجے ۴ بجے اور پھر ۲ ۲ بجے زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے۔

—— بلدیہ امرتسر نے بجلی کے نرخ میں کمی کرنے کا رزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ آیندہ نرخ چھ آنے فی یونٹ ہوگا۔ جس میں سے ۲۵ فیصدی ڈسکاونٹ بھی دیا جائے گا۔

| الہ آباد کا مباحثہ | ابھی چھپ کر نہیں آیا۔ |

ناظرین میں سے جو شائق ہیں وہ مولوی عبدالرب صاحب وکیل الہ آباد سے دریافت کریں۔

—— لاہور راوی روڈ پر شرقپور سے ایک لاری مسافروں کو لئے ہوئے لاہور آرہی تھی اور ایک لاری اسی سڑک پر مخالف سمت کو جا رہی تھی۔ دونوں میں تصادم ہونے لگا مگر پہلی لاری کے ڈرائیور نے تصادم سے بچنے کے لئے اپنا رخ بدلا تو لاری پھسل کر الٹ گئی اور پاش پاش ہوگئی۔ ۱۱ مسافر مجروح ہوئے۔

—— محترمہ خالدہ ادیب خانم ترکی کی مشہور خاتون ہندوستان آئی ہوئی ہیں۔ ۱۳ فروری کو لاہور پہنچینگی اور ۱۴ فروری کو یونیورسٹی ہال میں ان کا ایک لیکچر بزبان انگریزی "ترک اور جنگ عظیم" پر ہوگا۔

—— دفتر ڈائرکٹر محکمہ زراعت راولپنڈی کے ایک کلرک پر اکیس ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ کلرک مذکور تین سال ہوئے فرار ہوگیا تھا۔ مگر اب گرفتار کر لیا گیا ہے۔

—— لاہور کے مشہور اور معزز نواب محمد علی خان قزلباش فوت ہوگئے۔

—— امرتسر کے ہردلعزیز بزرگ لالہ نند لعل صاحب سیکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر ۲ فروری کو مرگئے۔

—— پٹنہ میں برف کی مشین کا بائلر پھٹ جانیسے چند اشخاص زخمی ہوگئے۔

—— قادیان ضلع گورداسپور نے ۳۰ جنوری سے دوماہ کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے نقض امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

## شائقین تفسیر ثنائی کو مژدہ

تفسیر مذکور کو زمانہ حاضرہ میں جس قدر قبولیت حاصل ہوئی ہے اس کا اندازہ اس سے کیا جاتا ہے کہ اسکی اکثی جلدیں کئی کئی بار چھپیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوجاتی رہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اس تفسیر کی پانچویں جلد تیسری بار شائع ہوگئی ہے۔ اس لئے جن اصحاب نے ابھی تک خرید نہیں کی وہ بہت جلد قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب کرلیں قیمت فی جلد ؏ محصول ڈاک ۸ ؍ اس کے علاوہ آج ۲/۴ ۴ کو تفسیر ثنائی اردو کی جلد ششم کی کتابت ختم ہوگئی ہے۔ الحمد للہ۔

امید ہے اس کی طباعت بھی بہت جلد ختم ہوجائیگی شائقین مطلع رہیں۔ باقی جلدیں سب تیار ہیں۔

مینجر الجدیث امرتسر

## ۲۲ فروری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ ۲۲ فروری کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (مینجر الجدیث)

—— عدالت عالیہ لاہور نے محمد صدیق قصوری قاتل پالا رام کی اپیل خارج کر دی ہے۔ آپ کو قصور میں پالا شاہ کے قتل کے الزام میں سزائے موت ہوئی تھی۔

—— کشمیر کے مشہور بزرگ معظم بابا صاحب والد مولانا انور شاہ صاحب وفات پاگئے۔ (رحمہ اللہ)

—— اسمبلی کے ممبر راجہ کانگڑہ نے ہزہائنس مہاراجہ نیپال سے ہندو مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کی بابت گفتگو کی تو مہاراجہ بہادر نے فرمایا کہ ہندوؤں کے مشہور مندر مثلاً پوری، رامیشورم، بنارس اور دوارکا وغیرہ میں انکو داخل نہ ہونے دیا جائے

—— کیلے فورنیا کے ایک سائنسدان نے طویل تجربات کے بعد ایسی دوائیں ایجاد کی ہیں جو زہریلی گیسوں اور دل کی حرکت بند ہوجانے سے مرنے والوں کو زندہ کرسکیں۔

—— وزارت تعلیم ترکی نے ہائی اور نارمل سکولوں کے طلبا کیلئے فوجی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے۔

—— اٹلی اور ابی سینیا (حبش) کے درمیان جنگ کا خدشہ ہے کیونکہ حکومت اٹلی نے ابی سینیا کے چند مقبوضات پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جکو واپس لینے کے لئے حکومت ابی سینیا نے ہر چند کوشش کی مگر وہ اس کو واپس نہ ملے۔ بالآخر مجبور ہوکر اب وہ جنگ کے لئے تیار ہوگئی ہے۔

—— سپین کے دو مشہور باغی لیڈروں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

—— انگلستان کے محکمہ رسل رسائل کی رپورٹ مظہر ہے کہ گذشتہ سال صرف موٹر کاروں سے تصادم ہونے کی وجہ سے چھ سو افراد ہلاک ہوئے۔

—— کولمبو میں گذشتہ دوماہ میں ملیریا سے سات ہزار (۷۰۰۰) اموات واقع ہوئیں۔

—— برلن کے نزدیک ایک ہوائی جہاز گر پڑا۔ ۱۱ آدمی ہلاک ہوگئے۔

—— لندن کی پارلیمنٹ ماہ نومبر میں توڑ دیجائیگی نیا انتخاب آیندہ کرسمس سے پہلے ہو جائے گا۔

—— سرینگر میں ۲۹ جنوری کو بارش ہوئی اور برف بھی پڑی۔ بازاروں میں تین تین فٹ برف جم گئی۔

—— کابل اور ہرات کے مابین لاسلکی ٹیلیفون (بیتار برقی) کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔

—— حکومت پنجاب نے ایک ٹریکٹ "مرزا عورت تھی یا مرد؟" ضبط کر لیا ہے۔

—— صوبہ سرحد میں ۱۹۳۴ء میں قتل کی ۳۶ وارداتیں ہوئیں۔

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا۔ (۴۴م) مصنفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی قیمت ؏ (مجلد)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اہلحدیث

۳ - ذیقعد ۱۳۵۳ھ


## بہائی دعویٰ

(۴)

گذشتہ پرچوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ بہائی لوگوں کا غلو دربارہ شیخ بہاء اللہ بتانے کیلئے یہ جوابی سلسلہ شروع ہوا ہے۔ ہم بہائیوں یا مرزائیوں کو اس سے منع نہیں کرسکتے۔ کہ وہ اپنے اپنے متبوع کے کمالات اور عجائبات لوگوں کو سناکر اپنی طرف ترغیب نہ دیں مگر جب یہ لوگ قرآن مجید کی آیات اور معانی پر ناجائز قبضہ کرتے ہیں تو مجبور ہوکر ہم بھی اس کو ناجائز تصرف جان کر مزاحمت کرتے ہیں۔

گذشتہ پرچوں سے ہم بہائیوں اور مرزائیوں کے غلو کی مثالیں بتاتے آئے ہیں۔ آج ہم سلسلہ ہذا کا چوتھا نمبر ہدیہ ناظرین کرکے لئے بغور پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں:-

"**روح کا ظہور** خداوند نے فرمایا "میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا" اور فرمایا "میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالوں گا" انجیل میں فرمایا "جب وہ روح حق آئیگا تو وہ تمہیں سب باتیں بتائیگا" ان آیات میں اسی موعود محبوب کو "روح" یا "روح حق" کہا گیا ہے۔ جسے "بہاء اللہ" کہا گیا ہے۔ "روح" کے لفظ سے قرآن مجید میں بھی ظہور موعود کی خبر دی گئی ہے۔ سورۃ النباء میں فرمایا۔

یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لایتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا ۔

جب روح کا قیام و ظہور ہوگا اور ملائکہ برپا ہوں گے ملائکہ میں سے کوئی اذن رحمن کے بغیر کلام نہیں کرے گا اور کلام کرے گا تو درست کرے گا،

انجیل میں ہے:-

"میری اور بھی باتیں ہیں مگر تم ابھی ان کی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ روح الحق آئیگا تو تمہیں تمام باتیں بتائیگا وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہیگا۔ بلکہ جو کچھ سنیگا وہ کہیگا اور تمہیں خبر دیگا۔ (یوحنا باب ۱۶)

پس تورات، انجیل، قرآن میں جو روح الحق کے ظہور کی بشارت دی گئی تھی آج حضرت بہاء اللہ کے ظہور سے پوری ہوئی ہے اور اعلان ہوچکا ہے۔ قد جاء روح الحق لیرشدکم الی جمیع الحق (کتاب مبین) "روح الحق" آگیا ہے تاکہ وہ تمام حق کی طرف تمہیں راہ دکھادے۔ اب تمام طالبان حقیقت کا فرض ہے کہ اپنے محبوب موعود کو شناخت کریں اور روح حق سے نئی زندگی حاصل کریں۔"

(بہائی میگزین صفحہ ۲۲/۲۳ نومبر ۱۹۳۳ء)

**اہلحدیث** قرآن مجید کے سیاق سباق کو سامنے رکھ کر اس آیت کے معنے کئے جائیں تو بقول نواب محسن الملک مرحوم یہ کہنا پڑیگا کہ جو تشریح بہائی صاحب نے کی ہے وہ خدا کے علم میں بھی نہیں۔ سیاق سباق سمجھنے کے لئے ہم ساری آیت نقل کرتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ○ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ○ اِنَّآ اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰہُ وَیَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا ○ | جبکہ جبرئیل اور (اور) فرشتے اس کے حضور میں صف بستہ کھڑے ہونگے۔ کسی کے منہ سے بات تو نکلنے ہی کی نہیں مگر جس کو (خدائے) رحمن اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے یہ (وہ) دن (ہے جس کا ہونا) برحق ہے تو جو چاہے اپنے پروردگار کے پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے۔ (لوگو) ہم نے تم کو (قیامت کے) عذاب سے ڈرا دیا ہے جو عنقریب آنیوالا ہے کہ اُس دن آدمی اُن اعمال کو دیکھیگا جو اس نے اپنے ہاتھوں (گویا زاد آخرت بناکر) بھیجے ہیں اور (اُس دن) کافر چلا اٹھیگا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا۔" |

اس سارے اقتباس میں (یَوْمَ) دو دفعہ مذکور ہے۔ کچھ شک نہیں کہ نحوی قاعدے کی رو سے دوسرا یَوْمَ پہلے سے بدل ہے۔ پہلا یَوْمَ اگر (اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا) کے ربط سے متعلق ہے تو دوسرا بھی اسی سے ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ جس روز نیک لوگوں کو اعمال صالحہ کا بدلہ ملے گا اس روز روح اور فرشتے سب کھڑے ہونگے اس روز کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔" یہ مضمون ایسا

بہاء اللہ اور مرزا - ہر دو ... کی تعلیم ... تاب کی ہے - تصنیف مولانا ثناء اللہ صاحب ... (۲۷۵)

ahmadimuslim.de

صاف ہے کہ قرآن شریف کی دوسری کئی ایک آیات اس پر شہادت دیتی ہیں۔

اور اگر یوم اول (لا یتکلمون) کے متعلق ہے تو دوسرا بھی چونکہ بدل ہے وہ مع اپنے مضاف الیہ کے سب اسی کے ساتھ لگ جائیں گے۔ پس معنے یہ ہونگے کہ جس روز روح اور فرشتے کھڑے ہونگے۔ یعنی جس روز ہر آدمی اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کا بدلہ دیکھیگا اور کافر کہیگا ہائے میں مرکر مٹی ہوگیا ہوتا۔ اس روز فرشتے مع روح بغیر اذن خدا کے کلام نہ کرسکیں گے۔

دونوں صورتوں میں مضمون صاف ہے کہ یہاں یوم سے مراد یوم الحشر والنشر ہے جس کا دوسرا نام یوم القیامت ہے۔

پس بعد توضیح کے ہم پوچھتے ہیں کیا آج بلکہ آج سے بیاسی (۸۲) سال قبل بروز "یوم ظہور بہاء اللہ" دنیا کے نیک و بدلوگوں نے اپنے اپنے اعمال نیک و بد کا بدلہ پالیا تھا؟ غالباً کوئی نہ کہے گا پھر آیات قرآنیہ متعلقہ قیامت کو بہاء اللہ کے ظہور سے ملانا بالکل اس تاویل کے مشابہ ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں :-

لہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔ اُس (اللہ) کی حمد ہے اول اور آخر اس میں اشارہ ہے دو احمدوں کی طرف۔ اول ان میں کا احمد مصطفٰے ہے دوسرا احمد آخر الزمان ہے جو مسیح اور مہدی خدا کی طرف سے آیا ہے (یعنی مرزا) یہ نکتہ رب العالمین سے مستنبط ہوتا ہے۔ (اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۴-۱۳۵)

**اہلحدیث** کیا کوئی ہے کہ قرآن میں ایسی نکتہ آفرینی کرسکے جیسی یہ دونوں گروہ کررہے ہیں۔ ایسی نکتہ آفرینی پر ہم ان دونوں گروہوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ کوئی نیا قرآن بنائیں۔ جس میں ایسے باریک نکتے درج ہوں۔ مہربانی کرکے پرانے قرآن پر ہاتھ صاف نہ کریں تو ہم آپ کے مشکور ہونگے اور اگر اس پرانے قرآن کو مان کر اس میں ایسی نکتہ آفرینی کرینگے تو ہم مجبوراً مندرجہ ذیل شعر آپ کی نذر کریں گے ؎

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

فاضل مدیر بہائی میگزین نے انجیل کی جس عبارت کو پیش کیا ہے ہم وہ عبارت آگے پیچھے سے ملاکر ساری پیش کرتے ہیں۔ (بقول یوحنا حضرت مسیح فرماتے ہیں :-

"میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آوے گا۔ پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے۔ عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادیگی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آیندہ کی خبریں دے گی۔ وہ میری بزرگی کریگی"

(یوحنا باب ۱۶)

**اہلحدیث** اس ساری عبارت کی جان ایک ہی لفظ "عدالت" ہے۔ جس کا مضمون صاف ہے کہ وہ موعود روح منصب عدالت پر فائز ہوگی۔ یعنی وہ دنیا میں حکومت کرے گی۔ اس تشریح کے بعد ہمیں دیکھنا ہے کہ دو روحوں (عربی اور ایرانی) میں سے کونسی روح دنیا میں تخت حکومت پر پہنچی ہے۔ ہم اس کا جواب وہی دیں گے جس پر نہ صرف دنیا کے کل مؤرخین اور عقلاء بلکہ عیسائیان بھی متفق ہیں کہ وہی روح تخت حکومت پر پہنچی جس کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا جاتا ہے۔ فداہ ابی و امی۔

اس کے مقابلے میں دوسری روح (بہاء اللہ ایرانی) نہ صرف ماتحت رہی بلکہ مقہور بلکہ ہمیشہ کے لئے محبوس رہی یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہوگئی۔

**نوٹ** عیسائی اس روح سے مراد وہ روح لیتے ہیں جو مسیح کے بعد حواریوں پر اتری۔ جس نے ان کو الہام کیا اور انہوں نے الہامی ہوکر اناجیل لکھیں۔ بے شک وہ ایسا اعتقاد رکھیں ہمیں اس سے کیا؟ مگر جناب مسیح کے الفاظ کو نہ بگاڑیں کہ "وہ روح عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائیگی"

**ناظرین کرام!** شیرخوار بچے کے سامنے بھی تین عورتیں کھڑی کی جائیں۔ ایک اس کی ماں اور دو دوسری۔ وہ بچہ اپنی ماں کو پہچان کر اسی کی طرف جائیگا کس دلیل سے؟ وہ جانتا ہے اور صحیح جانتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہمارے سامنے تین روحیں کھڑی ہوں۔ (۱) روح حواریان (۲) روح محمدی۔ (۳) روح بہاء اللہ ایرانی۔

ہم حضرت مسیح کی تعلیمی روشنی میں صاف سمجھ لیں گے کہ اس سے مراد "روح محمدی" ہے۔ کیونکہ ان تینوں میں سے علاوہ نبوت کے عدالت کرنے والی وہی روح ہے۔ کیا سچ ہے؟ ؎

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(باقی)

**تقابل ثلاثہ** تصنیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس میں تورات، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ کیا ہے۔ انوکھی طرز ہے۔ قیمت ۱۲ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

نوید جاوید۔ مصنف مولانا ناصر الدین محمد ابوالمنصور صاحب (۲۶) مرحوم۔ علمائے بہائیت کی تردید میں بے مثل کتاب۔ قیمت ۶ر (علاوہ)

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن

# جدید نبی کا اعلان

## قادیانی اور لاہوری خبردار!

بڑوں کی باتوں میں چھوٹوں کو دخل دینا مناسب نہیں۔ ایک طرف مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ جن کا قول ارشاد ہے ؎

آدمم نیز احمدِ مختار ⁂ در برم جامۂ ہمہ ابرار

دوسری طرف مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی (پنجاب) ہیں۔ جو مرزا صاحب کے مریدِ خاص ہونے کے علاوہ منصب نبوت پر بھی فائز ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں (فضل خان) اور مرزا صاحب متوفیٰ دونوں یتیم ہیں؎ یہ راز ہم ادنےٰ درجے کے لوگوں کی فہم سے بہت بلند ہے۔ ناظرین حیران نہ ہوں کہ مرزا صاحب پوتوں پڑپوتوں والے تھے اور مولوی فضل خان بھی اسّی سالہ بزرگ ہیں یہ دونوں یتیم کیسے ہوگئے۔ اس حیرانی کا جواب ہم آگے چلکر دیں گے جب مولوی فضل خان صاحب کی اصل عبارت پڑھ لیں گے۔ مولوی فضل خان (جدید نبی) نے کئی ایک انکشاف کئے ہیں جو خاص انہیں کا کام ہے ان کے سوا کسی دوسرے کا نہیں۔ مثلاً "قادیان" میں جو بہشتی مقبرہ بنا ہے اس کے نیچے ہم دونوں یتیموں (مرزا اور فضل خان) کا خزانہ مدفون ہے جس کا ذکر سورہ کہف میں ہے۔ جس کا ترجمہ تیرہ سو سال سے آج تک برابر غلط ہوتا چلا آیا ہے۔ بہرحال یہ چند انکشافات ہیں جو سب سے پہلے سننے کے لائق ہیں۔ پھر آپ کے اعلان کا صحیح مطلب ذہن نشین ہو سکے گا۔

(۱) مرزا صاحب متوفیٰ یتیم تھے۔

(۲) میں (فضل خان) ان کا بھائی انہیں کی طرح یتیم ہوں۔

(۳) بہشتی مقبرہ قادیان کے نیچے ہمارا خزانہ موجود ہے

(۴) خلیفہ محمود غاصب کشتی بادشاہ ہے جو ہمارا خزانہ کھا رہا ہے۔

(۵) سورہ کہف میں جس موسےٰ اور اس کے ساتھی کا کسی بستی میں پہنچنے کا ذکر ہے ان سے مراد مثیل موسےٰ (مرزا صاحب) اور نبی علیہ السلام ہیں

(۶) بستی سے مراد قادیان ہے۔

(۷) ان بستی والوں کا دعوت وغیرہ سے انکار کرنا گویا قادیان والوں کا دعوت اسلام قبول نہ کرنا ہے

(۸) قادیانی علماء کو چیلنج کہ میرے (فضل خان) کے مقابلہ پر آئیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب سنئے مولوی فضلخان جدید نبی کی اصل عبارت ؛

"تفاسیر و تراجم القرآن میں تیرہ سو سال کی اغلاط کی اصلاح

میں خداتعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفاً باللہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں عرصہ ۲۸ سال سے قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر سیکھنے میں خداتعالیٰ کا شاگرد رشید ہوں۔ اس نے مجھے تراجم القرآن کی اصلاح کے لئے نبی کریم کے توسط میں مامور فرمایا ہے۔ مندرجہ ذیل نمبروار باتیں سب خداتعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ وہ فرماتا ہے (۱) حقیقت محمدیہ وکعبہ بول رہی ہے (۲) تیرہ سو سال میں قرآن کے جو تراجم لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں ہے (۳) ۔۔ جاہلوں کے مجموعہ کے خیالات ہیں۔ (۴) غلط فہمیوں کا سمندر موجزن ہے۔ اصلاح کرو۔ (۵) جماعت جو کچھ کرتی ہے وہ سب غلطیوں کے ارتکاب ہیں۔ (۶) یہ چشمہ محمد کے اندر سے جاری ہوا ہے (۷) اس کمال کو جو پہنچا ہے وہ اصلاح کر سکتا ہے۔ اصول ہدایت بھول گئے ہیں۔ اصول ہدایت قائم کرو (۸) محمد پر قرآن کریم کے علوم نازل ہو رہے ہیں۔ (۹) قرآن ہدایت نامہ ہے تاریخ نامہ نہیں (۱۰) کلام مسیح قادیانی ؎

وہ خود دیں ہے جس میں فقط قصہ جات ہیں
ان سے نہیں الگ جو حمید الصفات ہیں

سورہ کہف کی چند آیات کا ترجمہ

اہل قادیان کا مظہر موسےٰ نبی کریم محمد علیہما السلام کی مہمان نوازی سے انکار۔ اور مومن و منافق کے درمیان تمیز کرنے والی دیوار یعنی بہشتی مقبرہ کے شرائط کو اہل قادیان کے توڑنے اور نبی کریم کا آکر اس کو قائم کرنے کی پیشگوئی کا ذکر

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا

پس موسےٰ کا مظہر مسیح قادیانی اور نبی کریم جب قادیان کے گاؤں والوں کے پاس آکر ضیافت یعنی ادائے شہادت حقہ و ادائے دین واجب طلب کرینگے تو وہ ان کی ضیافت سے انکار کر دینگے۔ نوٹ۔ انبیاء کی صداقت کی شہادت کو ادا کرنا ان کی مہمان نوازی کی منزلت پر ہے۔ مدینہ کے جنت الفرقد و جنت البقیع کو نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ قائم کرنے کی پیشگوئی کا ذکر خیر۔ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا پس مدینہ میں نبی کریم دوبارہ اس دیوار کو قائم فرمائیں گے۔ موسےٰ ثانی کہیگا۔ اگر حضور چاہیں تو اس دیوار یعنی مقبرہ بہشتی کے کام پر مثل سابق کارکنوں کو تنخواہ و اجرت پر لگا دینے کا حکم فرما دیں۔ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ نبی کریم فرمائینگے میں آپ کی اس بات سے متفق نہیں ہوں۔ مقبرہ بہشتی میں یتیموں کا خزانہ ہے۔ جب تک یتیم جوان نہ ہولیں ان کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف جائز نہیں ہے۔ اسں

ؔ یعنی خضر علیہ السلام ۱۲ منہ

؎ مرزا صاحب۔

ahmadimuslim.de

اجرت گیری کے کام نے پہلی دیوار کے شرائط کو توڑ دیا ہے۔ جنہوں نے ایسا کام کیا ہے وہ مجرم ہیں۔ لہٰذا ایام مکہ کے جمع شدہ سارے لشکر کو مجھ سے آپ جدا کر دیں۔ ان میں غلطیوں کے طومار ہیں۔ ایسی غلطیوں کی کعبہ میں گنجائش نہیں ہے۔ جو عذاب الٰہی سے بچنا چاہیں وہ محمود احمد و محمد علی سے الگ ہو کر مدینہ میں میرے ساتھ تعارف پیدا کریں۔ (۲) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لوگ مجھ سے تعارف پیدا کریں۔ (۲) محمد سے تعارف اچھا ہے۔ (۳) جو بچنا چاہیں وہ محمد کے اندر آجائیں۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا۔ مسیح کی بیعت کی کشتی مساکین کے لئے بنائی گئی تھی کہ وہ اسلام کے توحید کے دریا میں کام کریں گے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس کشتی کو ڈوب دوں۔ وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا۔ کیونکہ مساکین کی کشتی پر ایک سیاسی بادشاہ طالب جاہ و جلال مرزا محمود احمد صاحب کی نظر طمع ہے۔ وہ ایام مدینہ کی میری اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی کی کل کشتیوں کو ہم سے چھین کر مکی و مدنی ایام کی قرآنی شریعت کو خلط ملط کرنا چاہتا ہے۔

**مدینہ کے دو یتیموں کی دیوار (مقبرہ بہشتی) و خزانہ کی پیشگوئی کا ذکر خیر**

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا۔ ترجمہ۔ اور وہ دیوار (مقبرہ بہشتی) مدینہ کے رہنے والے دو یتیموں کی ہے اور اس کے ماتحت ان دونوں کا خزانہ ہے وہ دیوار قریب الانہدام ہے۔ اور خزانہ غیر محفوظ ہو کر کام بگڑ رہا ہے۔ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ اور ان دونوں کا باپ نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [1] بگڑے ہوئے کاموں کو سنوارنے والا ہے۔ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ۔ لہٰذا پروردگار کی رحمت کا تقاضا ہوا کہ وہ دونوں یتیم جب اپنے روحانی کمال کو پہنچ جائیں تو اپنا خزانہ نکال لیں۔ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ۔ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا۔ (رکوع ۱۰ سورہ کہف) اور یہ کام میں نے اپنے اختیاری امر سے نہیں کیا۔ یہ ان کاموں کا انجام و نتیجہ ہے جن پر آپ صبر نہیں کر سکتے۔

**دیوار اور خزانے والے یتیموں کے خزانہ دو یتیم وارثوں کا پتہ**

پر شاہ مکہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب قابض ہو کر مع ارکان سلطنت اس کو یتیموں اور خدا کی مرضی کے برخلاف صرف کر رہے ہیں۔ اور یتیم چیخ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۱) تمہاری بہن رنجیدہ ہے اٹھ بھا بجا کے کان میں یہ سخن ڈال۔ نوٹ:۔ بہن سے مراد ہمارے بڑے بھائی مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بیوی ہے۔ اور بھا بجا سے مراد حضرت مرزا محمود احمد صاحب شاہ مکہ ہیں۔ اور ان دو یتیموں سے مراد مسیح قادیانی اور خاکسار راقم فضل چنگوی ہے۔ اب ہم ہر دو بھائی روحانی جوانی کے کمال کو پہنچ کر اپنا خزانہ مقبرہ بہشتی کے اموال شاہ محمود سے مدت دراز سے تفسیر القرآن کی اشاعت کیلئے خدا تعالےٰ کے امر سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ ابھی ہم کو اس بات کا کوئی جواب ہاں یا نہ کا نہیں آیا۔ خدا کرے بادشاہ سلامت کا دل نرم ہو جاوے اور ہماری حالت یتیمانہ پر غور فرمائے ؎

یا شاہ محمود کشور کشا۔ اے والئے مکہ شنو سخن ما
جہاں آفریں تا جہاں آفرید۔ بظلم یتیمے نہ کردہ پدید
آگاہ شو زنالہ و درد یتیم۔ کو ہا بترسند چو نالہ یتیم
احوال برادر من تو شنو۔ خدا گفت ثنایش تو از من شنو

**تفصیل احوال دیوار و خزانہ اور یتیموں کا پتہ**

دیوار خزانہ کے مالک ہم ہیں
مدینہ کے رہنے والے ہم ہیں
جنت البقیع ہے دیوار ہماری
اٹھاؤ قبضہ دیوار ہے ہماری
اس دیوار سے باہر منافق
غاصب جو ہوں وہ بھی منافق
کنز ہمارا وصایا ہماری
مقبرہ بہشت دیوار ہماری
مسیح اور فضلا دو یتیم ہیں
جوانی پہ آئے پرانے یتیم ہیں
نبی محمد باپ ہے ہمارا
کہتا ہے دیو خزانہ ہمارا
یاد رکھو کہ ہماری متفقہ اجازت کے بغیر مقبرہ بہشتی کے اموال کو صرف کرنا ہرگز جائز نہیں۔
گر نہ دو گے خزانہ ہمارا
ناراض ہو تم سے باپ ہمارا
محمد جس سے ناراض ہو جائے
دین اور دنیا اس کی جائے

**جملہ علمائے کرام قادیان و ممبران صدر انجمن میری عرضداشت توجہ سے سنیں**

آپ صاحبان اگر میرے مذکورہ بالا ترجمۃ القرآن و الہامات کو افتراء علے اللہ جانتے ہیں تو مفتری علی اللہ انسان از روئے قرآن و حدیث مقبرہ بہشتی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میری وصیت کے اموال مجھے بھیجدیں۔ مسیح موعود کے مطالبات بڑے طویل ہیں۔ عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ آتے ہیں۔ اس ترجمۃ القرآن میں میرے ساتھ کوئی مناظرہ کرنا چاہے تو مطابق شرائط مندرجہ رسالہ نمبر ۵ و نمبر ۱ مجریہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء مجھ سے طلب فرما کر مقابلہ کرے۔

راقم خاکسار۔ المسمیٰ فی الناس
مولوی محمد فضل خاں احمدی محمدی چنگا بنگیال
براستہ گوجرخان (پنجاب)"

[1] ہم بھی آپکی اس امر میں تائید کرتے ہیں۔ (اہلحدیث)

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کے منظوم الہامات کی (۴۲۸) تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر۔ پتہ۔ مینجر اہلحدیث

ع بعد موت!

**الحدیث** ناظرین کرام! آپ میں سے کوئی صاحب ان باتوں پر حیران ہونگے تو سب سے زیادہ مرزا صاحب اور مولوی فضل خان کے تیم ہونے پر ہونگے سو یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ بلکہ عارفانہ اصطلاحات ہیں۔ جن کی بابت مولانا جامی مرحوم فرما گئے ہیں ؎

سرمستان منطق الطیرست جانی لب ببند
جز سلیمانے نہ باشد فہم این گفتار را

ہمارا خیال بلکہ یقین ہے کہ قادیانی احمدی مولوی فضل خان کو مخبوط الحواس کہہ دینگے۔ جیسا کہ گذشتہ ہفتے اخبار فاروق نے جدید نبی سالکن قادیان احمد نور کابلی کو ماؤف الدماغ کہہ کر اس کی بات کو رد کر دیا ہے۔ ہم ایسا کہنے سے ان کو منع نہیں کر سکتے۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ آپ کی پیروی میں مخالفین مرزا صاحب کو بھی ماؤف الدماغ کہنا شروع کر دینگے۔ پھر آپ کو ناگوار تو نہ گزریگا ع

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ہم منتظر ہیں کہ اہل قادیان اور اہل لاہور (میاں محمود اور مولوی محمد علی) جدید نبی کے اس اعلان کا کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ آج قادیان، لاہور، اور راولپنڈی سے جتنے مدعی ظہور پذیر ہو رہے ہیں ان سب کا یہی دعوے ہے کہ ہم فیوض مرزا صاحب سے فیض یاب ہیں۔ اور ہم بھی یہی کہینگے ؎

اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست

## ایک غلطی کا ازالہ

قارئین الحدیث۔ السلام علیکم۔ مدت سے میں مرزائیوں کے اخلاق پسندیدہ دیکھنے کا منتظر تھا اتفاقاً میں رمضان المبارک کے مہینے میں منٹگمری کی طرف سے آرہا تھا۔ جب گاڑی رائے ونڈ اور پتوکی کے درمیان میں آئی تو جس ڈبہ میں میں سوار تھا وہاں سات آٹھ مرزائی حقہ پی رہے تھے۔ جب بات چیت ہوئی میں نے عرض کیا کہ رمضان کا مہینہ ہے کم از کم اس میں تو حقہ نہ پیا کریں۔ جواب ملا کہ (وہاں کی مرائے ایسی تیسی رمضان کا مہینہ)۔ واللہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہتا ہوں ایک شخص نے ان میں سے جو قادیان جا رہے تھے صاف لفظوں میں ایسی بکواس کی کہ جس طرح جاٹ لوگ ایک دوسرے کو ماں کی گالیاں دیا کرتے ہیں۔ میری حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ یا الٰہی یہ تجدید اسلام ہے جس کے لئے مرزا قادیانی پیدا ہوئے

ناظرین کرام یہاں تک ہی نہیں بلکہ یہ الفاظ سن کر میں نے کہا کہ خدا سے ڈرو ایک دن آنے والا ہے جس دن تمام اعضائے انسانی گواہی دینگے جس کی شاہد یہ آیت ہے کہ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔ جواب ملا کہ کونسی قیامت، کوئی دن آنے والا نہیں۔

حضرات! آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسے لوگوں اور مشرکین مکہ میں کیا فرق ہے وہ بھی کہتے تھے کہ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ کہ کونسی قیامت کوئی دن آنیوالا نہیں ہے۔ میں محو حیرت تھا کہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے تو انکے معتقد ایسے ہی ہوتے؟

(محمد داؤد وارشد متعلم مدرسہ مرکزیہ اہل حدیث گجرانوالہ)

**الحدیث** راقم مضمون کی حیرت رفع کرنے کو اتنا کافی ہے کہ خود مرزا صاحب بھی اپنے مریدوں کے اخلاق سے نالاں ہیں۔ فرماتے ہیں۔ بعض ایسے کمینہ ہیں کہ کھانے پینے کی چیزوں پر لڑتے ہیں ان میں سے بعض بڑے متکبر ہیں وغیرہ۔ اشتہار ملحقہ بشہادۃ القرآن۔

# تبلیغی جماعتیں غافل کیوں ہیں؟

ہندی رسالہ "وویشک" دہلی میں آرگن سارودیشک سبھا (جس کا میں خریدار ہوں) بابت جنوری سنہ رواں میں ایک چٹھی چھاپی گئی ہے جس کو پڑھ کر میں تو مبہوت ہوگیا۔ اللہ اللہ وہ جماعت جس کے مٹ جانے بلکہ مرجانے کا رات دن اسلامی پریس سے اعلان کیا جا رہا ہے کس قدر جوش وخروش سے کام کر رہی ہے۔ اور مسلمان جن کی بہت سی مذہبی جمعیتیں اور لطف یہ کہ قریباً سب کی سب آل انڈیا ہیں مگر معاف فرمائیے سب کی سب ناکارہ۔ کیا کوئی ان سے محاسبہ کرنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ خدا کے بندو آخر کیا کر رہے ہو۔ کیا آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ایک دن میں ۱۰-۱۵ دیہات کا دورہ کر لیا اور بس۔ آخر اس سے کیا فائدہ؟ آل انڈیا جمعیۃ العلماء اور آل انڈیا تبلیغ انبالہ بالخصوص متوجہ ہوں اور آریہ سماج سے سبق لیں۔ اقتباس کی پوری چٹھی کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ (خادم ادریس خاں ودیارتھی از بدایوں)

"ٹرینیڈاڈ کے اب تک کے واقعات لکھ چکا ہوں۔ خدا کی مہربانی اور آپ بزرگوں کی دعا سے لگاتار ڈھائی ماہ کے پرچار سے بہت ہی اچھا نتیجہ برآمد ہوا۔ اس جزیرہ میں جہاں مشکل سے ۵-۱۰ آریہ سماجی خیال کے لوگ پائے جاتے تھے آج اسی جزیرہ میں ۲-۳ ہزار کے لگ بھگ اشخاص آریہ سماج میں داخل ہونے کو آمادہ ہوگئے ہیں۔ شدھی اور داخلہ کی رسم کا دور دورہ ہے۔ اب تمام جگہوں سے اس بات کے لئے دعوت دیجا رہی ہے کہ شدھی کی رسم جا کر کرا جاؤں اور سماج قائم کر جاؤں۔

چینگو پاناس نگر میں آریہ سماج قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ ایک بڑے جلسہ میں شاندار مندر بنانے کا اعلان کیا گیا۔ فوراً ۵۰۰ ڈالر (لگ بھگ ۱۲۰۰ روپیہ) جمع ہو گئے۔ امید ہے کہ کئی ہزار ڈالر جلد جمع ہو جائیں گے۔ بہت سے اشخاص نے سامان دینا قبول کیا ہے اور کچھ لوہار، بڑھئی اور معماروں نے

بغیر اجرت کام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ امید کہ اس جزیرہ کو چھوڑنے سے پہلے کم از کم ۱۰۔ ۱۵ جگہ آریہ سماج قائم ہو جائینگے۔ اور کئی ہزار مرد و عورتیں آریہ سماج میں شامل ہو جائیں گی۔ نیگرو لوگوں پر اچھا اثر پڑا ہے۔ کٹنگ سے ظاہر ہوگا کہ مسٹر دھریندر چہا گونا اس سماج کے سکرٹری بنائے گئے ہیں۔ یہ صاحب نیگرو قوم کے ایک عزت دار شخص ہیں۔ اور بڑے جوشیلے آریہ بن گئے ہیں۔ آپ نے اپنے گھر سے گوشت خوری کو بند کر دیا ہے اور ہندی زبان سیکھ رہے ہیں۔

مسٹر...... خان نے ابھی شدھی نہیں کرائی ہے۔ تمام جزیرہ کے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے ہیں۔ مگر یہ اپنے ارادہ پر مستقل ہیں۔ اور عہد کیا ہے کہ ۵۰ مسلمانوں کے ہمراہ شدھ ہونگے۔ ابھی تک صرف ۴۰ مسلمانوں کو راضی کیا ہے ۱۰ کی کمی ہے۔ یہ کمی بھی جلدی پوری ہو جائے گی۔

دوسرا ارادہ یہاں یہ ہو رہا ہے کہ یہاں مستقل پرچار کا انتظام کیا جائے۔ چندہ فراہم کر کے سفر خرچ وغیرہ بھیجا جائے گا۔ مہربانی سے لیکچراروں کو منتخب کر رکھیں۔ ٹرینیڈاڈ کے لئے ایسا لیکچرار ہو جو انگریزی میں لیکچر دینے کی اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ کیونکہ یہاں کی مادری زبان ہی انگریزی ہے اور یہاں کی پبلک برٹش گیانا کی نسبت زیادہ مہذب ہے۔ عیسائی اور مسلم مذہب کی بھی کافی لیاقت ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہاں کے پرچاریں انہیں سے سابقہ پڑتا رہے گا۔ جب سے مولوی امیر علی قادیانی فرقہ کا مناظرہ میں بچھاڑ کیا گیا تب سے پورانکون میں دو جماعتیں بن گئی ہیں۔ ایک جماعت مخالفت پر تلی ہوئی ہے۔ اس مرتبہ سنت جماعت کے ایک مولوی کو ہم سے مناظرہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ امید کہ اس مناظرہ کو دیکھ کر سناتنیوں کو یقین ہو جائے گا کہ آریہ سماج کے اصولوں کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا بزرگوں کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ مضمون مناظرہ "آواگون" ہے۔ اور پورانک مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ (پنڈت اجودھیا پرشاد از ٹرینیڈاڈ)"۔

**اہلحدیث** مرزا صاحب قادیانی عام کفار کی اصلاح کے لئے عموماً، آریوں اور عیسائیوں کی اصلاح کے لئے خصوصاً تشریف لائے تھے۔ آپ آئے بھی اور چلے بھی گئے۔ نتیجہ کچھ نہ ہوا۔

# مسلمانوں کے افلاس کا سبب اور علاج

برادران و بزرگان ملت! زمانہ حال میں اکثر مقامات خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور یہ ایک ایسی جگر پاش اور دلدوز داستان ہے جس کے بیان کرنے سے زبان قلم کیسر قاصر ہے قوم کی حالت تباہ ہے۔ علم کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہے۔ پیٹ کی چاروں طرف دوہائی ہے۔ رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤں میں پڑی ہے۔ ہمدردی اور باہمی اتفاق اس سرزمین سے نیست و نابود ہے۔ جہالت اور اندھی تقلید سب کی گردن پر سوار ہے۔ اور آج مسلم قوم اقوام عالم میں ذلیل ہے اور خود اغیار کی دست نگر بنی پڑی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ کسی نے اس کے تدارک کا علاج نہیں سوچا۔ اور اگر سوچے تو ایسی میٹھی نیند میں سوئے ہوئے ہیں کہ اب اٹھائے نہیں اٹھتے۔ نہ ان کو کبھی خیال آتا ہے کہ ہم کیا تھے اور کیا ہو گئے اور ہم کس منزل پر قدم رکھے ہوئے ہیں۔ اب ہماری قوم باقی اقوام کے سامنے کیسی ذلت اور جہالت میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ نہ اس کو آیندہ نسل کا خیال ہے کہ وہ آیندہ مسلمانوں کی قوم پر کتنے افسوس اور رنج کے آنسو بہائے گی اور کہے گی کہ کیا یہ انسان بھی کبھی دنیا میں آئے تھے اور مثل حیوانوں کے گزر گئے۔ جس کا آج نام و نشان میں نہ اس کو کوئی یاد کرنے والا ہے۔ نہ یہ معلوم کہ اس زمین پر کوئی قوم آباد تھی یا نہیں نہ اس کا کوئی عمل ہے جس سے ہم آج ایسے یادگار ہوں۔ جو قرآن شریف دنیا میں لوگوں کے راہ راست اور نیک عمل کے لئے آیا تھا جس نے حکم دیا تھا کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ آپس میں کبھی اختلاف، لڑائی اور فساد نہ کرنا نہیں تو تمہاری جماعت اور قوم بگڑ جائے گی آج ہم مسلمان ہو کر اس کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ ان سب باتوں کو دیگر سب اقوام نے اچھی طرح سمجھا اور آپس کی تمام دشمنیوں اور لڑائیوں اور نیز مذہبی، سیاسی اختلافات کو فراموش کر دیا جس کی وجہ سے آج وہ دنیا میں عزت اور دولت علم و تجارت، حکومت وغیرہ میں ترقی حاصل کر کے کامیاب ہو رہے ہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے مسلمان خواب غفلت میں سو رہے ہیں۔ مگر افسوس جو کام مسلمانوں کو انجام دینا تھا اس فرض کو دیگر اقوام نے پورا کیا۔ مسلمانوں کی غفلت اور بے توجہی کی وجہ سے آج خود جاہل مسلمان اسلام اور دین سے برگشتہ ہو کر مرتد ہو رہے ہیں۔ جن کو مذہب سے واقف کرنے والا کوئی نہیں۔ نیز اسلام میں پیغمبری ختم ہو چکی اب سوائے تبلیغ و اشاعت کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ اب ہمارے پاس ایسا کوئی عمل ہے جس کو دیکھ کر دوسرے مسلمان ہوں۔ یہ صرف پیغمبروں کی شان تھی کہ لوگ ان کے افعال و اعمال کو دیکھ کر ایمان لے آتے تھے۔ ان کا بیٹھنا اٹھنا چلنا پھرنا اور کھانا، رات دن کا ہر عمل لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرتا تھا۔ اب ہم لوگ نام کے مسلمان ہیں۔ ہم نے اسلام میں ایسی نئی باتیں اور چیزیں شامل کر لی ہیں،

ahmadimuslim.de

جس کی وجہ سے ہر قسم کے جھگڑے لڑائیاں، فسادات اور مذہبی اختلافات پیدا ہو رہے ہیں۔ مثلاً علم غیب یا شفاعت یا رسول اللہ کو حاضر یا ناظر سمجھنا۔ مردہ سنتا ہے یا نہیں۔ ان باتوں پر لڑتے اور جھگڑتے ہیں اور اسی کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ جس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ان تمام باتوں کو چھوڑ کر اسی کی تبلیغ کریں اور لوگوں کو سنائیں جو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ جس کو معلوم کر کے پہلے لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ افسوس ہے کہ ہم نے اپنی خوشی اور خواہش سے دین پاک میں بہت سی باتیں ملا کر اس کو خراب کر دیا۔ اسلام میں ہر نئی چیز کو جس کو خدا اور رسول نے نہ بتایا ہو نہ کیا ہو اس کو دین میں ضروری سمجھنا بدعت اور سخت گناہ ہے۔ کیونکہ پیغمبر خدا نے ہمیں دین کی تمام باتیں بتا دی ہیں اور کوئی بات نہیں چھوڑی۔ اگر ہم صرف ان کے حکم کی پیروی کریں اور ان کے قدم بقدم چلیں تو امید ہے کہ ہماری ترقی اور کامیابی لوٹ آئے گی۔

خادم الشریعت محمدی محمد داؤد احمد

ابن مولوی محمد عبدالواحد صاحب۔ از کیندرپاڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

# پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

ان کاموں کے کرنے سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ثواب ملتا ہے۔

(۱) من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجة وعمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامة تامة تامة۔ جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر بیٹھا ہوا جل جلالہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعت پڑھے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کے مانند ثواب ہوگا۔ (راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پورا پورا (یعنی ثواب) ترمذی۔

(۲) عمرة فی رمضان تعدل حجة۔ رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب میں) حج کے برابر ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، بزاز، طبرانی، بغوی، ابن قانع، مالک، سعید بن منصور)

(۳) الصلوة فی مسجد قباء کعمرة۔ مسجد قباء (جو مدینہ منورہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے) میں نماز پڑھنا ایک عمرہ کی طرح ہے (ترمذی، ابن ماجہ، احمد، حاکم، بیہقی)

(۴) من غدا الی المسجد لا یرید الا ان یتعلم خیرا او یعلمہ کان لہ کاجر حاج تاما حجتہ۔ جو صبح مسجد جائے اور صرف نیک بات (علم) سیکھنا یا سکھانا اس کا مقصود ہو تو اسکو اس حاجی کی مانند ثواب ہوگا جس کو حج کا پورا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی)

(۵) من اعتکف عشرا فی رمضان کان کحجتین وعمرتین۔ جو شخص رمضان کے (اخیر) دس دن میں اعتکاف کریگا اس کو دو حج اور دو عمروں کے مانند ثواب ہوگا۔ (بیہقی)

(۶) من سبح اللہ مائة بالغداة ومائة بالعشی کان مکن حج مائة حجة جو سو بار صبح اور سو بار شام کو سبحان اللہ کہے تو گویا اس نے سو حج کئے۔ (ترمذی)

نیچے کے کام کرنے سے صدقہ (یعنی خیرات کرنے) کا ثواب ملتا ہے:-

(۱) کل معروف صدقة۔ ہر نیکی صدقہ ہے (بخاری، مسلم، ابو داؤد، احمد)

(۲) الکلمة الطیبة صدقة۔ اچھی بات صدقہ (یعنی خیرات میں داخل) ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۳) نفقة الرجل علی اھلہ صدقة۔ آدمی اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرے تو اس کو صدقہ کا ثواب ہوگا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۴) کل قرض صدقة۔ ہر قرض صدقہ ہے (طبرانی، بیہقی)

(۵) ما صدقة افضل من ذکر اللہ تعالیٰ کوئی صدقہ (خیرات) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بہتر نہیں ہے۔ (طبرانی)

(۶) افضل الصدقة سقی الماء۔ بہتر صدقہ پانی پلانا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابو یعلیٰ)

(۷) افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے کا پیٹ بھر دے۔ (بیہقی۔ اصبہانی)

(۸) مداراة الناس صدقة۔ لوگوں کی خاطرداری کرنا صدقہ ہے۔ (ابن حبان۔ طبرانی۔ حاکم)

(۹) ما من صدقة احب الی اللہ من قول الحق۔ اللہ کو کوئی صدقہ سچ بات سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ (بیہقی)

(۱۰) صدقة ذی الرحم علی ذی الرحم صدقة وصلة۔ رشتہ دار کا رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں کا ثواب رکھتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۱) ما انفق المرء علی نفسہ وولدہ واھلہ وذی رحمہ وقرابتہ فھو لہ صدقة۔ آدمی جو اپنے نفس پر، اور اپنی اولاد، اور اپنی بیوی، اور اپنے ناطے والے اور قرابت دار پر خرچ کرے گا تو اسے صدقہ یعنی خیرات کرنے کا ثواب ملیگا۔ (طبرانی)

(۱۲) الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصلوة والصدقة قالوا بلیٰ قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین الحالقة۔ کیا میں تم کو وہ بات نہ بتا دوں جو روزہ نماز اور زکوٰۃ سے درجہ میں بہتر ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں

آپ نے فرمایا آپس میں میل جول کرا دینا۔ آپس کی لڑائی اور پھوٹ مونڈنے والی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد)

(۱۳) یصبح الرجل علی کل سلامی من احدکم صدقة فکل تسبیحة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تہلیلة صدقة وکل تکبیرة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونہی عن المنکر صدقة ویجزی من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی۔ جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہیں دو رکعتیں چاشت کی جن کو وہ پڑھتا ہے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

(۱۴) علی کل مسلم صدقة فقالوا یا نبی اللہ فان لم یجد قال یعمل بیدہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یجد قال یعین ذا الحاجة الملہوف قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بالمعروف ولیمسک عن الشر فانہا لہ صدقة۔ ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے اپنی جان کو آرام دے اور صدقہ دے، لوگوں نے عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا حاجت والے مظلوم کی فریاد رسی کرے لوگوں نے عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا وہ اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے یہی اس کیلئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

(۱۵) من انظر معسرا کان لہ کل یوم صدقة ومن انظرہ بعد حلہ کان لہ مثلہ فی کل یوم صدقة۔ جو کوئی محتاج (قرضدار) کو مہلت دیگا اس کو ہر دن کے پیچھے ایک صدقہ کا ثواب ملیگا اور جو کوئی میعاد گزر جانے پر اسکو مہلت دیگا تو اس کو ہر دن کے پیچھے کل قرضہ کے صدقہ کا ثواب ہوتا رہے گا۔ (ابن ماجہ)

(۱۶) تبسمک فی وجہ اخیک لک صدقة وامرک بالمعروف ونہیک عن المنکر صدقة وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقة وبصرک للرجل الردی البصر لک صدقة واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقة وافراغک من دلوک فی دلو اخیک صدقة۔ اپنے بھائی کے آگے تیرا ہنسنا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اچھی بات کے لئے حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور کسی شخص کو بھولی ہوئی جگہ میں راہ بتا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اس آدمی کے لئے راہ دیکھنا جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے۔ (یعنی اس کی دستگیری کرکے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے) اور راستہ سے پتھر، کانٹا، اور ہڈی کا ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔ (ترمذی)

(۱۷) افضل الصدقة ان یتعلم المرء المسلم علما ثم یعلمہ اخاہ المسلم۔ سب سے بہتر صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے اور اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ (ابن ماجہ) (از حیدرآباد دکن)

---

# فضائل جمعہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

اے ایمان والو جس وقت جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر یعنی نماز جمعہ کے لئے چلو اور خرید و فروخت ترک کر دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو۔ (سورہ جمعہ ع ۲)

حدیث ۱۔ عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعة لساعة لا یوافقہا عبد مسلم یسال اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ۔ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے (اگر اس ساعت میں) مسلمان بندہ اپنے اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو (بھلائی) دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(حدیث ۲) عن ابی بردة بن ابی موسیٰ قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شان ساعة الجمعة ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰة ابو بردہ بن ابو موسےٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنے باپ (ابو موسےٰ) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (جمعہ کے دن) امام کے خطبہ اور نماز کے درمیان ایک ایسی ساعت ہے (جس میں دعا قبول ہوتی ہے) (مسلم)

فائدہ۔ اس نیک ساعت کے پوشیدہ رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگ جمعہ کا سارا دن دعا و عبادت میں مشغول رہیں۔

(حدیث ۳) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک اس گھڑی کو حاصل کرنے کی (کوشش) کرو جس میں قبولیت دعا کی امید ہے۔ (ترمذی) (باقی)

(راقم محمد جانباز خان محمدی از حیدرآباد دکن)

---

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر خریدار صاحب کو کوشش کرنی چاہئے۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

# ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل

## وزنوا بالقسطاس المستقیم

**نوٹ** سلطان التفاسیر کا مضمون اب آنا شروع ہوا ہے۔ آیندہ اشاعت سے اس کا ذکر ہوگا انشاء اللہ (مدیر)

ابوبکر صدیق قریشی تو تھے مگر ہاشمی نہ تھے۔ مانا کہ ان کا سلسلہ نسب بھی "عبد مناف" پر جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ اور حضرت علی ہاشمی تھے۔ رسالت مآب کے عم زاد برادر تھے۔ مگر صاحب عصبہ ہونا یا نہ ہونا دونوں میں سے کوئی بھی وجہ خلافت و وصایت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے مطابق نسب کوئی چیز نہیں رہتی۔

ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر ہونے کا فخر حاصل تھا مگر علی کو بنفسہ رسالتماب کی دامادی پر ناز تھا۔ اور آیت مودۃ کے ہوتے ہوئے وہ خلافت کے حق دار بھی تھے مگر ایک دوسری آیت یعنی قل ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العالمین۔ کے ہوتے ہوئے پہلی آیت کی خصوصیت نہیں رہے گی۔ اس لئے یہ رشتہ بھی سبب نیابت نہیں ہو سکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر اُن مردوں میں سے تھے جو عمر کی پختگی بعد میں آنحضرت پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ علی ابن ابی طالب علی الاطلاق تمام بنی نوع انسان میں سب سے پہلے مومن تھے۔ مگر خلافت سے اس کو کیا سروکار!

ادھر کے حامی صدیق کے ثانی اثنین (اذ ھما فی الغار) ہونے پر شاداں ہیں۔ تو اُدھر والے آسی ہجرت کے مقدمہ کی شب میں شیر خدا کی اس جسارت پر فرحاں کہ وہ رسالتماب کے بستر پر سخت خطرے کی حالت میں جا سوئے۔ مگر ان دونوں واقعات کو بھی استحقاق استخلاف میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

حدیث "انت منی بمنزلۃ ھارون" پیش کی جاتی ہے جناب علی کی وصایت پر۔ مگر ادھر بھی صحیحین کی حدیث نہ صرف ابوبکر بلکہ عمر تک کے مناقب میں اور حرف تشبیہ کے ساتھ آتی ہے۔ (اسیرانِ بدر کے موقعہ پر فرمایا) ...... ومثلک یا ابابکر کمثل ابراھیم اذ قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم ومثل عیسٰی اذ قال ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم۔ ومثلک یا عمر مثل نوح ..... ومثل موسٰی۔ (الحدیث)[1]

پس اگر مشابہت مابہ الامتیاز ہے تو ظاہر ہے کہ مشبہ بہم جناب ابراہیم عیسےٰ نوح اور موسےٰ افضل تھے ہارون (علیہم وعلیٰ نبینا الصلاۃ والسلام) سے اس صورت میں مشبہ (ابوبکر و عمر) بھی افضل ہوں گے حضرت علی سے۔ اور اگر مقصد حضرت علی کو مدینہ میں اپنے خلیفہ کی حیثیت سے چھوڑ جانا ہے تو پھر تو آنحضرت نے ابن ام مکتوم کو بھی جو ضریر البصر تھے مدینہ پر اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ پس یہ وجہ بھی اولیت نہ ہو سکی۔

اس فصل میں یہ مختصر دلائل تھے۔ جن کے بعد چند دلائل ایسے بیان کئے جاتے ہیں جو صرف جناب علی کی وصایت ہی ممیز ہو سکتے ہیں۔

از انجملہ واقعہ مباہلہ ہے۔ جس کے مطابق ادھر والوں نے جناب علی کو نفس رسول تسلیم کر لیا۔ کیونکہ خفیہ "انفسنا" کا مصداق سوا ان کے کون ہو سکتا تھا۔ اور یہی وجہ استخلاف قرار پایا۔

نیز حدیث کسا ہے۔ جس کے مطابق جناب رسالتماب نے انہیں اربعہ کو اپنی کملی میں چھپا کر دعائے طہارت مانگی۔ جس سے یہ حضرات معصوم اور افضل البشر (من بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم) مانے گئے۔ اور اس سے وصایت مسلم ہوئی۔

ہمیں ان دونوں حدیثوں کی صحت سے انکار نہیں۔ مگر التماس یہ ہے کہ مباہلہ کے وقت حضرت فاطمہؓ، علیؓ، اور حسنینؓ کے سوا رسالت مآب کا قرابت دار ہی اور کون تھا۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ لے لیتے۔ حضرت رقیہ، زینب، ام کلثوم تو علی الترتیب ۲ھ ۸ھ ۹ھ میں رحلت فرما چکی تھیں۔ مباہلہ ۱۰ھ میں ہوا (بحوالہ ناسخ التواریخ وحیات القلوب جو دونوں شیعی حضرات کی تصنیف ہیں) رہی ان کی اولاد۔ اور عمرو بن العاص (ختن رسول پاک) تو عرض ہے کہ قرابت کے لحاظ سے ان صاحبزادیوں کی اولاد فاطمہ اور علی کی اولاد کے برابر اقرب نہ تھی۔ نہ عمرو بن العاص علی کے برابر عزیز ہو سکتے تھے۔ وجہ ظاہر ہے کہ علی عم زاد بھی تھے۔ پس مباہلہ کے لئے وہی افراد ہمراہ لئے جا سکتے ہیں۔ جن کی زندگی پر انسان فطرۃً زیادہ حریص ہو سکتا ہے اسی لئے صرف انہی اربعہ فاطمہ، علی اور حسنین کو ہمراہ لیا گیا۔ (باقی)

(۲۸۳)

---

[1] ترجمہ۔ اے ابوبکر تیری مثال ابراہیم کی ہے ..... اور عیسےٰ کی ہے۔ اور اے عمر تیری مثال نوح اور موسےٰ کی ہے۔ (ملخصاً) منہ۔

---

**تفسیر ثنائی** اردو } از مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ پورے قرآن کی تفسیر کل آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ۲/۸ روپے۔ پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۹۰)

مولانا شہید کے عربی خط کا ترجمہ درج ذیل ہے جو انہوں نے سید عبد اللہ بغدادی کی خدمت میں بھیجا تھا۔ (مدیر)

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اس ذات کے لئے ہے جو یکتا ہے ہمیشگی میں پس ہر شے سوا اس کے حادث اور فانی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں پیدا کرنے اور تدبیر میں اور نہیں اختیار کسی کو اس کے ملک میں چھلکے اور تل بھر کا یہاں تک کہ اجازت بغیر انبیاء کسی کی شفاعت نہ کر سکیں گے اور نہیں نجات مل سکتی کسی کو بلے اس کے لطف اور احسان کے۔ اور درود بھیجتے ہیں ہم اوپر افضل الخلائق شفیع الامم پر اگر وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتی دنیا انہوں نے ہم کو توحید اور اسلام کی دلیلیں بتائیں اور شرک و بت پرستی کی اندھیریوں سے نکالا اور ان کے تمام آل و اصحاب اور دین کے مددگاروں اور محبوبوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

اما بعد۔ اب ہم تحیۃ اور سلام کے ساتھ اس شخص کو مخصوص کرتے ہیں جو اسلام کے درجوں میں ترقی کر گئے ہیں جو حضرت محبوب جیلانی کے خلاصہ خاندان ہیں علامہ ربانی سید عبد اللہ بغدادی۔ مخفی نہ رہے کہ میں نے جب ہندوستان کے عام مسلمانوں کی یہ حالت دیکھی کہ اپنے جہل کے سبب شرک و بدعت میں محو ہو گئے ہیں اور واہی تباہی شبہوں کو حجت بنائے بیٹھے ہیں اور قبروں اور اہل قبروں کی پوجا کرنے اور ان سے چھوٹی بڑی حاجتیں مانگنے لگے ہیں تو رد شرک میں ایک رسالہ لکھا اس میں قرآن مجید کی چھبیس ۲۶ آیتیں بطور دلیل پیش کیں اور لوگوں کے فائدہ حاصل کرنے اور ان کی بری حجتوں اور بدنما دلیلوں کے چہرے سے پردہ اٹھانے کیلئے اس کا اردو میں ترجمہ کیا۔ الحمد للہ کہ ہزارہا مردو عورت راہ راست پر آ گئے اور بعض سرکش جاہلوں کے سوا کسی کو تردد باقی نہیں رہا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ جب میرا رسالہ آپ کے سامنے پڑھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ بالکل حق ہے لیکن برابر کرنا بتوں اور آدمیوں اور انبیاؤں کا پیدائش اور اختیار نہ ہونے میں اگرچہ حق ہے عقیدہ میں داخل ہے مگر یہ ایک طرح کی بے ادبی ہے اس کے لئے کوئی دلیل اور سند چاہیئے کیونکہ بت ناپاک ہیں پھر سید الطاہرین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا تذکرہ کیوں ہو۔ میں توفیق الٰہی سے اس کا جواب دیتا ہوں میرے رسالہ میں یہ عبارت اُن عام لوگوں کے سوال کی تردید میں واقع ہوئی ہے جو کہتے ہیں کہ صرف بتوں سے مدد مانگنی اُن کی پوجا اور انہیں سجدہ کرنا ممنوع ہے انبیاء اولیاء کے ساتھ یہ فعل کیا جائے تو ناجائز نہیں معلوم ہوتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ فی الحقیقت مدد اسی سے مانگنی چاہیئے جس کو دنیا کے تمام کاموں کا اختیار حاصل ہے اور قرآن مجید کی ظاہر آیتوں سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو کسی چیز کا اختیار نہیں۔ پس اس خاص امر یعنی استحقاق سجدہ اور مینہ برسانے اور اولاد دینے میں انبیاء و اولیاء کو بتوں اور دیگر لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کا قرب ان کے کمالات اور ایسی فضیلتیں کہ اس مرتبے کو ان کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا پس یہ مسلم ہے اور یہ دوسری بات ہے جس کو ربوبیت اور خدائی میں کچھ دخل نہیں انتہی۔ اور آپ کی حالت پر تعجب آتا ہے کہ اس امر کے حق اور داخل عقیدہ ہونے کا اقرار کر چکے ہو اور پھر اسے بے ادبی بتاتے ہو۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب یہ دلیل سے ثابت اور عقیدہ میں داخل ہے تو اس سے بے ادبی کیونکر خیال میں آ سکتی ہے۔ بس تو آپ کا کلام اجتماع ضدین کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور اس بات کی دلیل مانگی جاتی ہے جو خود دلیل سے ثابت ہے یہ امر قرآن مجید سے مجملاً ثابت ہے۔ میں نے اجمال کی تفصیل کر دی تو کیا گناہ کیا۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں مجھ پر اس بات کی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے یکتا ہے۔ اور یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ متکلم کا خطاب مشرکین کی طرف ہے پس تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں اُن مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا جن کی نجاست قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مشرک ناپاک ہیں اس لئے مسجد حرام کے پاس نہ پھٹکیں اور بت چونکہ پتھر اور جمادات ہیں اس لئے ان میں نجاست نہیں پائی جاتی ورنہ کل پتھروں کا نجس ہونا لازم آئیگا بلکہ بتوں میں ان مشرکین کے فعل سے نجاست آ گئی ہے جنہوں نے ان کو گڑھا اور معبود بنا لیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرک بتوں سے زیادہ ناپاک ہیں۔ ذرا سوچئے اور سمجھئے اگر یہ کہا جائے کہ یہ بات تو بیشک ٹھیک ہے لیکن اس کا ذکر کرنا ہی کیا ضرور تھا تو میں اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے ذکر کر دینے سے عوام کا شبہ رفع کر دینا مقصود ہے جن کا یہ گمان ہے کہ انبیاء اولیاء سارے جہان میں تصرف کرتے ہیں جو چاہتے ہیں کر ڈالتے ہیں اسے یاد رکھنا چاہئے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک پنجابی آپ کے دل میں کچھ وسوسہ ڈالتا ہے پس لے شیخ آپ اس کے حال سے واقف نہیں وہ تو ایک بے عقل مخبوط الحواس غبی اور جاہل آدمی ہے اور اپنے کو بڑا فاضل جانتا ہے حالانکہ اسے دائیں بائیں کی تمیز نہیں وہ فی الواقع دجّال کا نائب ہے کیونکہ کبھی کہتا ہے کہ میں محبوب سبحانی کا بندہ ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ عبد القادر جیلانی روزی دینے والے ہیں۔ ایسے کلمات کفر سے کہ جن کو علماء سے قطع نظر جہلاء بھی گوارا نہیں کر سکتے خدا کی پناہ۔ آپ سے توقع ہے کہ میرے بارہ اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں کیونکہ وہ شخص سامری صفت ہے خدا اس کو سیدھی راہ دکھائے اور ہمیں تمہیں اپنے مضبوط دین پر ثابت رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۷۸} آیہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ سے زیر نظر لفظ اموات ہے۔ اس سے مقتولان بدر کا دائمی کی موت کی نفی ثابت ہے اور حضور علیہ السلام کی بابت ارشاد خداوندی ہے انک میت وانہم میتون حضور کو میت کیوں فرمایا اور اُن کی موت کی نفی کیوں ہے مطلوب بات یہ ہے کہ ان کو رزق وغیرہ کس طرح ملتا ہے؟ (محمد فقیر اللہ ضلع گجرات)

ج ۷۸} شہداء پر موت وارد ہونے کا ثبوت تو لفظ قُتِلُوْا میں صاف ہے۔ اسی لئے ان کی بیویوں کو نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے۔ نیز ان کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے۔ مگر ان کی عزت افزائی اور احترام کے لئے ان کو مردہ کہنے یا سمجھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ؎

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ورنہ ورود موت ان پر۔ انبیاء۔ اور اولیاء پر برابر ہے۔ ارشاد خداوندی ملاحظہ ہو:۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ

س ۷۹} حدیث میں جو السلام علیکم یا اہل القبور قبروں پر کہنے کا حکم ہے اگر وہ سنتے نہیں تو ان کو اس خطاب سے کیا فائدہ کیا کسی بے جان چیز کو جہاں مخاطب کرنا مطلوب نہ ہو تو ایسا آیا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۷۹} اس کی مثال وہ حدیث ہے جس میں آیا ہے کہ پہلی تاریخ کے چاند (ہلال) کو مخاطب کر کے آنحضرت نے فرمایا تھا ان ربنا وربک اللہ یعنی ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔ اس سے مقصود مخاطب کو سنانا نہیں ہوتا بلکہ اپنے نفس کو تفہیم کرنا منظور ہوتا ہے۔

س ۸۰} حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جب یہ مذہب نقل ہے کہ وہ سماع موتیٰ کے قائل ہی نہ تھیں تو یہ قول جو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ آپ حجرہ نبویہ علیہ السلام میں بعد دفن عمر رضی اللہ عنہ پردہ کر کے گئی تھیں یہ کیسے ہے ان کا قول ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس بنا پر؟ (سائل مذکور)

ج ۸۰} حضرت عائشہ کا قبر میں پردہ کرنا اپنے تخیل پر مبنی تھا۔ حقیقت کے لحاظ سے نہ تھا۔ جیسا اس شعر میں ہے ؎

عجبت لمسرتہا وانی تخلصت
لدی وباب السجن دونی مغلق

س ۸۱} بعض لوگ بیعت پیری مریدی کے ثبوت میں بعض آیات قرآن سے پیش کرتے ہیں جن سے بیعت عورتیں وغیرہ پارہ اٹھائیس ۲۸ سے اور ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہ پیش کی جاتی ہیں نیز آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے مراد مرشد پر لیتے ہیں کہ توسل کسی بزرگ کی بیعت سے کرنا چاہئے اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شفاء العلیل وغیرہ میں بھی اس آیت کو اسی کے متعلق فرمایا ہے اور بیعت کو سنت کہا ہے یہ کہاں تک صحیح اور ان آیات سے کونسی قسم کی بیعت ہے۔ عورتوں سے کیوں بیعت ہوتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۸۱} بیعت برائے حصول رشد و ہدایت جائز ہے۔ مگر ان آیتوں کے معنے یہ نہیں۔ پہلی بیعت جس میں ذکر ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ وہ تو جنگ کے متعلق ہے۔ دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ نیک اعمال سے خدا کا قرب تلاش کرو چنانچہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

بطلبید قرب بسوئے او۔

س ۸۲} حرمت بالرضاعت (دودھ) کے لئے ایک عورت کی شہادت کافی ہے یا نہیں؟ (سائل فقیر اللہ از کھیوہ)

ج ۸۲} صحیح بخاری میں ایک حدیث آئی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بستی میں ایک عورت آئی ہے وہ کہتی ہے کہ میں نے تجھ کو اور تیری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے بستی میں اسے کوئی نہیں جانتا میں اپنی منکوحہ کو رکھوں یا چھوڑ دوں۔ آنحضرت نے فرمایا (کیف وقد قیل) تو کیسے رکھیگا حالانکہ یہ بات کہی گئی ہے۔ اہل علم اس حدیث سے حرمت کے قائل نہیں مگر احتیاطاً کا حکم دیتے ہیں۔

نوٹ:۔ حق غربائی سوال ۲ پائی بذمہ سائل باقی۔

س ۸۳} ہمارے ملک میں ایک سال میں دو وقت اناج کی فصل ہوتی ہے۔ فصل کٹنے کے وقت پر رعیت لوگ اپنے حسب ضرورت اناج رکھ کر بقیہ اناج کو فروخت کر دیتے ہیں اس وقت تمام تاجر اس اناج کو خریدتے ہیں شہر والے بھی اور باہر والے۔ اسی وقت میں بھی اناج خرید کرتا ہوں۔ چند دن کے بعد جب کچھ نفع سے بھاؤ آتا ہے تو کچھ نفع یا اپنا اصل مبلغ وصول ہونے تک اس اناج کو ٹھہرا کر فروخت کر دیتا ہوں۔ خاص کر قیمت کو بڑھانے کے خیال سے روکتا نہیں اور اتنے دن ٹھہرا کر فروخت کرتا کر کے کوئی میعاد بھی مقرر نہیں کرتا کبھی نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ یہ تجارت جائز ہے یا نہیں (کیجے خریدار اہلحدیث)

ج ۸۳} صورت مرقومہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں احتکار سے منع آیا ہے۔ احتکار اس صورت کو کہتے ہیں جس میں غلہ روکنے سے آبادی میں قحط پڑ کر تکلیف ہو۔ معمولی موسمی اتار چڑھاؤ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر تجارت کون کرے گا۔

(۲۸ داخل غریب فنڈ)

س ۸۴} زید چار لڑکیاں اور دو لڑکے ایک عورت چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ املاک میں ہزار کی جو نقد وراثتی تھی از روئے شرع شریف تقسیم ہو چکی۔ بعد چند مدت کے ان بچوں کی والدہ انتقال کر گئی۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ماں کا متروکہ اور مہر جو تقریباً دو ہزار کا ہوتا ہے۔ اسکی تقسیم لڑکے اور لڑکیوں کو کس طرح ہونی چاہئے (آر۔ پی۔ مولنا راماپوری آف مدراس)

ج ۸۴} دو لڑکوں کو چار لڑکیوں کے برابر حصہ ملیگا۔ یعنی لڑکیوں کو فی روپیہ دو دو آنے۔ لڑکوں کو فی روپیہ چار چار آنے از مہر اور زیور اور دوسری املاک والدہ مرحومہ سب جمع کر کے تقسیم کی جائیگی۔

(۲ داخل غریب فنڈ)

(۲۸۵)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**بلدیہ امرتسر** کی غفلت پر اہلحدیث میں مضامین ہمیشہ لکھے جاتے رہے۔ اب تو غفلت دور کرنے کے لئے ایک ووٹرز ایسوسی ایشن بھی قائم ہوگئی ہے۔ جس کے ایک بڑے وفد نے ۲ فروری کو ۱-۲ بجے کے درمیان ڈپٹی کمشنر صاحب کو مل کر بلدیہ کی غفلت کا اظہار اچھی طرح کیا۔ جس کو صاحب بہادر موصوف نے بڑے غور سے سنا اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

**مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری مرحوم** تاریخ محمود علامہ مبارکپوری ۱۳۵۳ھ

کنتُ محزوناً کئیباً ۔ جاءَنی نباءٌ کئیب
قلتُ تاریخہ حقاً ۔ وأنا فیہ مُصیب
ناقضٌ ماءُ الزّهدِ هما ۔ فاظموُلانا الادیب
۱۹۳۵ء　　۱۳۵۳ھ

دیگر

چوں شنیدم حال موت ابی العلیٰؒ
مضطرب شد قلب محزوں گفت آہ
بہر تاریخش وفاتش آمدہ
بیبقی وقت حالا رفت آہ
۱۳۵۳ھ

(کتبہ العاجز محمد ابو النعمان الاعظمی)

**معاونین اہلحدیث** کی خدمت میں سابقہ پرچہ میں اس کی توسیع اشاعت کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ امید ہے بہی خواہان اس کام کے لئے سبقت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔

**حساب دوستاں** اہلحدیث ۲۵ جنوری ۳۵ء میں ۱۴ پر درج کردیا گیا تھا۔ امید ہے ناظرین کرام نے اسے ضرور ملاحظہ فرمالیا ہوگا۔

**۲۲ فروری تک** قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں بھیجدیں ورنہ ۲۴ فروری کا اہلحدیث بذریعہ وی پی روانہ بمعہ مہلت...

کیا جائے گا۔

**مہلت یافتگان** بھی علی ہذا القیاس قیمت اخبار ارسال کردیں۔ یاد رہے کہ ان کی میعاد مہلت ختم ہوجانے پر صرف یاد دہانی کرا کر اخبار روک لیا جائیگا۔ وی پی نہیں کیا جائے گا۔

**غریب فنڈ** میں پھر سائلین کی تعداد بڑھ رہی ہے مخیر حضرات ان ناداروں کا خاص خیال رکھا کریں۔

**زیارت بیت اللہ شریف** کے لئے امسال ہمارے خریدار اصحاب میں سے کئی اصحاب حجاز روانہ ہوگئے ہیں اور ابھی کئی ایک جانے والے ہیں۔ ناظرین انکی سلامت روی وبخیریت واپس آنے کی دعا کریں۔

**تلاش عزیز پر انعام** عزیز عبدالرشید ولد مولوی احمد علی صاحب ساکن چکردہی ریاست جموں، اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ عرصہ بیس یوم سے بالکل لاپتہ ہے۔ عزیز کی سترہ اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کو کسی جگہ پائیں تو میرے عزیز کو ساتھ لے کر پتہ ذیل پر پہنچ جاویں۔ یا خبر بھیجدیں۔ علاوہ خرچ مبلغ پانچ روپیہ بطور شکریہ پیش کرونگا۔ ۲۵/۱/۲۹
(حکیم محمد صادق صادق پورہ بیرون شہر سیالکوٹ)

**اہلحدیث کانفرنس شمالی بنگال** سعدیوں کی کوشش کے بعد بفضلہ تعالیٰ بمطابق ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ میں موضع ہراگاس ضلع رنگپور میں منعقد ہوگی جسمیں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی ودیگر علماء کرام بنگال شرکت فرمائینگے۔ جلسہ کی تاریخ تاحال مقرر نہیں ہوئی۔ مقرر ہونے پر شائع کی جائے گی۔ نیاز مند حاجی زیارت اللہ ہراگاس کالیہ ہرگاٹ۔ رنگپور۔ (٥ر داخل غریب فنڈ)

**انجمن اسلامیہ کا قیام** ہمارے ہاں کوئی ایسی انجمن نہ تھی جس کی طرف سے مسلمان بچوں، پیشہ وروں، اور ناواقف مسلمانوں کو دینی تعلیم دی جاسکے چنانچہ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے چند دردمند حضرات نے انجمن اسلامیہ قائم کی ہے جو اسلام کی تبلیغ وتعلیم کا انتظام کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت بخشے اور عمل کی توفیق دے۔ (محمد عبدالغفار اہلحدیث سیکرٹری انجمن اسلامیہ الندور۔ سینٹ تھامس مونٹ (مدراس)

# کتب خانہ ثنائیہ کی نئی مطبوعات

**علم کلام مرزا**۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کو بحیثیت مصنف کے جانچا گیا ہے۔ مرزائی مشن کی تردید میں آج تک جس قدر کتب شائع کی گئی ہیں۔ ان میں یہ رسالہ نہایت اچھوتا اور بالکل انوکھا ہے۔ اسمیں مرزا صاحب کے علم کلام کی جس پر امت مرزائیہ بڑا فخر کرکے ان کو سلطان القلم کا لقب دیا کرتی ہے قلعی کھول دی گئی ہے۔ سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۸۰ صفحات کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸ر

**عجائبات مرزا**۔ یہ رسالہ علم کلام کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب کی کتب سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کی عمر ان کی اپنی تحریرات کے موجب صرف گیارہ سال تھی۔ رسالہ واقعی عجیب وغریب ہے۔ قیمت ۳ر

**ثنائی پاکٹ بک**۔ جسمیں تمام مذاہب مثلاً دہریہ، عیسائی۔ ہندو۔ آریہ۔ رادھا سوامی۔ سکھ۔ منکرین نبوت۔ منکرین نبوت محمدیہ۔ بہائی۔ شیعہ۔ مرزائی۔ اہلقرآن نیچری پر تنقیدی نظر ڈال کر ان کے رد میں دو دو زبردست دلیلیں دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶ر

**تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان**۔ جس میں قرآن مجید کی تفسیر علوم بیان ومعانی کے لحاظ سے عربی زبان میں کی گئی ہے۔ شروع مقدمہ میں ان علوم کی اصطلاحیں بھی نمبروار درج کردی گئی ہیں دوران تفسیر میں ان اصطلاحوں کے نمبر بھی ساتھ ساتھ دیئے گئے۔ اپنی قسم کی انوکھی اور نرالی تفسیر ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ قیمت ۱۲ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر



ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## اسمبلی ہے یا اربعہ عناصر کا مجموعہ؟

قدرت نے انسان بلکہ ہر حیوان میں چار مختلف عناصر رکھے ہیں جو ایک دوسرے کے بالکل متضاد ہیں۔ جس طرح آگ اور پانی میں تضاد ہے اسی طرح دوسرے عناصر میں بھی۔ یہاں تک کہ مشہور اخلاق نویس استاد سعدی مرحوم کو کہنا پڑا کہ ؎

چوں یکے زیں چہار شد غالب
جان شیریں برآید از قالب

مگر ان سب پر ایک بڑی زبردست طاقت ہے جو ان عناصر مختلفہ کو باوجود اختلاف کے یکجا رکھتی ہے بلکہ ان کے مجموعہ سے بنی ہوئی مشین کو چلاتی ہے۔ یہی مثال آج کل ہمارے ملک کی اسمبلی کی ہے کہ اس میں بھی مذکورہ عناصروں کی طرح اختلاف شدید ہے مگر حکومت کا زبردست ہاتھ ان کو یکجا تھامے ہوئے ہے۔

ایک پارٹی حکومت کی ہے ایک پارٹی کانگرس کی ہے ایک پارٹی انڈی پنڈنٹ (مستقل بالذات) ہے۔ چند ممبران سب سے علیحدہ ہیں۔ آج تک اسمبلی میں جو کاروائی ہوئی ہے اس میں تو ان عناصر مختلفہ نے سخت ترین اختلاف کا مظاہرہ کیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ حکومت کی پارٹی (گورنمنٹ بینڈ) کے سوا باقی پارٹیوں میں گو اختلاف ہے لیکن حکومت کے مقابلے میں قریباً سب متفق ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ مندرجہ ذیل دو وجوہ میں سے ایک بالضرور ہوگی۔

(۱) یا تو یہ لوگ حکومت سے زخم خوردہ ہونگے۔

(۲) یا ان کی نظر میں حکومت کی روش رعایا کے حق میں مضر ہوگی۔

خواہ کچھ بھی ہو اسمبلی آج کل اچھا خاصا ایک قدرتی مجمع ہے جو پھول اور کانٹے کی طرح باوجود اختلاف شدید کے باغ کے لئے زیب و زینت اور موجب رونق ہے۔ خدا کرے ہماری اسمبلی بھی ہمارے ملک کے لئے موجب ترقی ہو۔

## گاندھی جی اور ہندو اسلام کی طرف

اس میں شک نہیں کہ ہندؤں میں عورتوں کے حقوق کی چنداں پرواہ نہیں کی گئی۔ یہاں تک کہ ماں باپ کے ترکہ میں سے لڑکی کو حصہ دینے کا حکم نہ سمرتیوں میں ہے نہ ویدوں میں نہ کسی اور جگہ۔ لیکن موجودہ زمانے میں جو مساوات کی ہوا چلی تو حامیان نساء کی توجہ اس ضروری کام پر منعطف ہوئی کہ لڑکیوں کو بھی ماں باپ کے ترکہ میں سے حصہ دلوایا جائے۔ چنانچہ ہندو اخباروں میں یہ خبر چھپی ہے کہ:-

"اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے تقریباً تمام ممبروں نے آج شام مہاتما گاندھی جی۔ سردار پٹیل۔ بابو راجندر پرشاد اور دیگر کانگرسی لیڈروں سے ہریجن بستی میں بات چیت کی۔ جبکہ مسٹر ڈی۔ جی برلا صدر ہریجن سیوک سنگھ نے انہیں بتایا کہ اب تک سنگھ نے کتنا کام کیا ہے اور انہیں تعاون کی دعوت دی۔ اس کے بعد ڈاکٹر دیش مکھ نے مہاتما جی سے عورتوں کے حق وراثت کے بل پر جسے اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے آپ نے نوٹس دیا ہوا ہے تبادلہ خیالات کیا بل کے اصولوں سے ہر طرح سے اتفاق کرتے ہوئے مہاتما جی نے وعدہ کیا کہ میں اس معاملہ کی طرف پوری توجہ دونگا اور مجھے خوشی ہے کہ کانگرس پارٹی اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اس کے متعلق مجھے مکمل واقفیت اور لٹریچر بہم پہنچنا چاہیئے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس قسم کی مجلسی بے انصافیوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔"

(پرتاپ۔ لاہور۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** گاندھی جی اور دیگر کانگرسی ممبران کے اس اقدام کا ہم خیر مقدم کرتے ہوئے ایک دوسرے امر پر بھی توجہ دلاتے ہیں وہ بھی عورتوں کے حقوق بلکہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ کون بے وقوف ہے جو اتنا بھی نہیں جانتا کہ بسا اوقات بیوی خاوند میں سوء مزاجی پیدا ہو کر حد سے متجاوز ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دونوں کا ملاپ ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں ان کے درمیان علیحدگی کرا دینا ہی ان دونوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اسی کا نام ہے **طلاق**۔ ہندو دھرم میں اس کی اجازت نہیں۔ اسی لئے اس کا رواج نہیں۔ اس کے لئے قانون بنوانا چاہئے کہ ایسی صورت پیش آئے تو مرد عورت کو طلاق دے سکے۔ اگر مرد طلاق نہ دے تو عورت حکومت سے مدد لیکر بذریعہ **خلع** کے علیحدگی کرا سکے۔

سردست یہ دو کام تو بالضرور کریں۔ اس کے بعد پھر بھی ہم حسب موقع مشورہ دیتے رہینگے انشاء اللہ۔

---

## اہل حدیث بھائی بھائی کی مدد کریں

عرض یہ ہے کہ مقام چترہ ضلع ہزاری باغ میں حکیم جمیل الرحمٰن صاحب پہلے حنفی تھے۔ جب سے اہل حدیث ہوئے ہیں وہاں کے سب لوگوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ مسجد سے روکا جس کا مقدمہ جو نقل سے ظاہر ہوگا۔ ابھی وہاں کے حاکم نے عیدگاہ میں وقت مقرر کر دیا ہے۔ اور اہل حدیث ان کی صحبت سے اب تک چار پانچ ہوئے ہیں۔ یہ قلیل جماعت علیحدہ کس طرح نماز ادا کریں۔ ان کا ارادہ ہے کہ حاکم اعلےٰ کے پاس اس حکم کے خلاف درخواست کریں۔ خرچ کی ضرورت ہے۔ ہم بھی برابر خدمت کرتے رہے۔ امید ہے کہ اس دفعہ کلکتہ سے کافی

صوبہ بنگال کے حضرات۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد (۲۶م) انگریزی کی تعلیم آ جاتی ہے۔ قیمت عمر (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

چندہ کرکے ان کو بھیج دیا جائے۔ عید البقر کے قبل فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ بہت جلدی کرنی چاہئے (خادم محمد و محمد ابراہیم از جھا جھا ضلع مونگیرا)

# اہلحدیث کانفرنس

اور

# اہلحدیث لیگ

(از قلم جناب شجاع الدین ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل بمبئی)

میں نے دو مضمون آل انڈیا اہل حدیث لیگ اور جماعت اہل حدیث محررہ ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی چندوسی کالج چندوسی اور "بشارت آمیز خواب" محررہ برکت علی صاحب ڈار، مندرجہ اخبار الحدیث ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ غور سے پڑھے۔

موخر الذکر صاحب کی نسبت میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب ماہ رمضان میں مجھ کو بھی خواب میں نظر آئے اور مجھ کو نہایت اطمینان قلب ہوا کہ مولانا صاحب موصوف بہت بلند درجے پر ہیں۔ خواب کا اظہار غیر ضروری ہے کیونکہ میں ایک عاجز گنہگار ہوں اور میرے خواب کے اظہار سے مولانا صاحب کے چار چاند میں اضافہ نہیں ہوسکتا۔ خدا ان کو بڑی عمر عنایت فرماوے اور ان کی حیات میں کوئی صحیح معنوں میں عالم و فاضل جانشین انہیں سے تربیت پالیوے تاکہ اسلام کی کم از کم ہندوستان میں پشت و پناہ ہو۔ آمین۔

قمر صاحب سے مجھ کو ذاتی تعارف ہے اور وہ جو شیلے مسلمان عالم ہیں۔ مسلمانوں کے واسطے ایسی ہستیاں مبارک ہوں۔ اہل حدیث درحقیقت کل دنیائے اسلام کے قائم مقام ہیں جس کا ثبوت مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی اور تصنیفات ہیں۔ کل مسلمانان عالم کو خدا توفیق دے کہ ان کے نقش قدم پر چل کر صداقت، شجاعت، متانت، سنجیدگی اور نیک نیتی سے اسلام کی صحیح خدمت کریں

میرا خیال ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث لیگ کا نام ہندوستان مسلمانوں کے واسطے ہوا بنا ہوا ہے سو یہی کام اہل حدیث کانفرنس بخوبی کر سکتی ہے اور اس کے واسطے ایک علیحدہ لیگ کا نام تجویز کرنا ضروری نہیں۔×

میرے زیر نظر اس وقت یورپ کی چوٹی کی کتاب "آؤٹ لائن آف ماڈرن نالج" (علوم جدید کا خاکہ) ہے جو کہ بارہ سو صفحہ کی کتاب باریک چھاپہ کی یورپ کے چوٹی کے مصنفین نے تصنیف کی ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مجھ کو انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ آخر کار بغیر ہماری ادائیگی فرض اشاعت اسلام کے یورپ کے مشاہیر زمانہ محض سائنس کی تعلیم سے قرآن شریف کی تعلیم کے بہت قریب آگئے ہیں اور وہ لوگ حقیقی معنوں میں مسلمان ہیں کیونکہ ان لوگوں نے مذہب کی ماہیت کو سمجھ لیا ہے۔ صرف رسالت محمدؐ کے وہ قائل نہیں ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ ان کو رسالت محمدؐ کے صحیح حالات سے قطعاً انکار ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال نے چھ لیکچروں میں اس معاملہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اول تو ان کی مذہبی واقفیت کچھ غیر مکمل سی نظر آتی ہے اور دوسرے انہوں نے اپنے لیکچروں کو غیر معمولی طور سے ادق بنا دیا ہے۔ اگر اہل حدیث کانفرنس مولانا شبلی اور مولانا ثناء اللہ صاحبان کی چند تصنیفات کو انگریزی زبان میں سلیس عبارت کے طور پر ترجمہ کروالیوے تو مناسب ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ چند اور مسلمان فرقوں نے انگریزی زبان میں ٹریکٹ یا کتابیں چھپوائی ہیں مگر ان میں کمزور پہلو یہ ہے کہ ان میں اسلام کے مذہب کے پہلو کا زیادہ تر خیال نہیں رکھا گیا ہے بلکہ ایک ایسا مذہب دکھلایا گیا ہے کہ جس کو محتاج کل کے خیالات قبول کر سکیں۔ اس وجہ سے اس قسم کا مذہب گہری نظروں میں نہیں جچ سکتا۔ اہل حدیث عام طور پر اپنی کانفرنس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے سارا کیا کرایا اکارت جاتا ہے۔ کوئی ایسا عمل کرنا چاہئے کہ عام لوگ اہلحدیث کانفرنس کو پوری طرح سے کامیاب بنالیویں اور آپس میں اتحاد کرکے مولانا ثناء اللہ صاحب کی رہنمائی اور قمر صاحب کے مشورے سے کل مسلمانان عالم کو ایک نقطہ نظر پر متحد کرلیں۔ دیکھئے کتنے اہلحدیث بھائی توجہ کرتے ہیں۔

× کانفرنس کے ممبروں کی اکثریت نے یہ تجویز منظور نہیں کی۔ (اہلحدیث)

---

# سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

چونکہ مویشیوں میں تپ دق کا مرض کثرت سے پھیلا ہوا ہے۔ لہٰذا عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پنجاب وٹرنری کالج میں مویشیوں کا بغیر کسی اجرت کے معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ وہ اس مرض میں مبتلا ہیں یا نہیں۔ اس غرض سے یہ ضروری ہے کہ جانور کو ہسپتال میں تین دن تک رہنے دیا جائے اور مالک کا فرض ہے کہ اس مدت میں جانور کی خوراک کے لئے یا تو چارہ مہیا کرے یا اس کے مساوی خرچ کی رقم جمع کرائے۔ (لاہور۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء)


## مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی تصنیف "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جد و جہد کا اصلی فوٹو۔ مشرقی قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ مرتبہ ملک عبد القیوم بیرسٹر ایٹ لاء ضخامت ۴۰۴ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶ قیمت عہ۔

پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

آیورویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما ویدموجد امرت دھارا کی مفید ودلچسپ تصنیف

# کام ورتی شاستر حصہ اوّل

اس میں ۲۴۵ دستی تصاویر اور پچاس فوٹو بلاک کی تصاویر دی گئی ہیں!

دوسری بار چھپکر تقریباً نصف بک چکی ہے جلدی منگوالیں۔ ورنہ آٹھویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا قیمت اردو پانچ روپے۔ ہندی بھی ملتے پانچ روپیہ

طالب علم درخواست نہ کریں!

کوک شاستر کے نام پر لوٹ مچ رہی ہے۔ اس ضروری مضمون کو غلط پیش کیا جاتا ہے۔ پنڈت صاحب نے سینکڑوں کتب کے مطالعہ کے صحیح طور پر اس علم سے پبلک کو واقف کرنے کے واسطے قلم اٹھائی ہے حصہ اول لنگر سات بار چھپ چکا ہے حصہ دوم لکھا جا رہا ہے۔ حصہ میں مرد و عورت کی جوانی اور خصوصیت کا مکمل بیان ہے۔ ان کی اقسام پر مکمل بحث ہے اور انسانی جسم کے سوچ پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ زیادہ تعریف یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں جبکہ

ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط ہے!

کتاب پہنچنے پر اگر ناپسند ہو تو دنوں کے اندر رجسٹری کر کے واپس کر دیں تصاویر وغیرہ دیکھ کر ہم اسکی قیمت آپکو منی آرڈر کر دیں گے اور کیا چاہیے

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۲۳ لاہور　۳۲

مشتھر:۔ مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور


# مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر

مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر جو مدت مدید سے کتاب و سنت وغیرہ علوم عربیہ کی اعلیٰ درجہ کی خدمت کر رہا ہے ہزارہا بندگان خدا تعلیم پا کر خلق خدا کی اصلاح کر رہے ہیں۔ اور سلف صالحین کے طریق و روش پر عقائد شرح کی بھی درستی کر رہے ہیں۔ پنجاب بھر میں یہ واحد مدرسہ جاری کردہ خاندان غزنویہ کا ہے جس خاندان کا تقوےٰ علم و عمل اظہر من الشمس ہے اسی مدرسہ میں کثیر التعداد طلباء اطراف و اکناف و دور دراز کے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ بفضل خدا پانچ مدرس صرف علوم عربیہ کی تدریس کے لئے مقرر ہیں۔ بباعث کسادت روزگار مدرسہ پر بہت قرضہ ہو گیا ہوگا جو روئداد مدرسہ سے معلوم ہو جاوے گا۔ اور امسال کا امتحان ماشاء اللہ بڑے انتظام سے ہوا۔ اکثر طلباء پاس ہوگئے جو روئداد مدرسہ سے معلوم فرمالیں۔ لہذا اہل اسلام عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً اس مدرسہ کی طرف توجہ مبذول فرما کر اپنے مال خداداد سے مدد و اعانت فرماویں۔ نیز اس مدرسہ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب جو کہ اس مدرسہ کے مدرس اول ہیں سفارت پر روانہ کئے جاتے ہیں دہلی، کلکتہ، رنگون وغیرہ کی طرف۔ اور مولوی و حکیم عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنے عزیز اوقات اس مدرسہ خاندانی کے لئے وقف کر دئیے ہیں۔ مدارس وغیرہ مختلف اطراف میں سفر کو جاوینگے ان کی اعانت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ ان کے پاس باقاعدہ رسید مدرسہ کی مطبوعہ موجود ہے چندہ دیکر حاصل کریں۔ فقط۔

(۲۸۵)

الراقم

(مولوی) عبدالغفور غزنوی مدرس اعلیٰ حدیث و

مہتمم مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر


## ایک نظر ادھر بھی!

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معمولی غذا کھا کر صحت قائم رہے!
اگر آپکی یہ خواہش ہے کہ ہمیں بیماریوں سے نجات ملے!
اگر آپکے دل میں اس بات کی تمنا ہے کہ ہم ہمیشہ تندرست رہیں!
اگر آپ اپنے چہرہ پر رونق رعب و جاہت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

### اکسیر ہاضمہ

کا استعمال کریں۔ کیونکہ اس سے معدے کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ اس سے دل و دماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جس میں آدھ پاؤ سفوف ہوگا عہ (ایک روپیہ) محصول ۵ر ایک روپیہ سے کم فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہ کی جائے گی بلکہ ٹکٹ آنے پر پیڈ پارسل روانہ کیا جائیگا۔

(ملنے کا پتہ)

مینیجر اکسیر ہاضمہ الخلیجی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۸ امرتسر



## مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ (ڈیرہ دون) ادھواڑ، منگرہ، تھوک (پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ، یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ عیدین و محرم کیلئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرماویں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی۔ نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرتسر (پنجاب)



## حیات طیبہ

مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانح حیات۔ مع مختصر سوانح امیر المومنین حضرت سید احمد رحمہ (مرشد مولانا شہید) قیمت ۱۲؍ پتہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

۱۸/۱۵

# مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر
ہے۔ دوچار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔۔۔۔
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے
مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید
ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے
ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے
کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ـ۔ آدھ　(۲۹۰
پاؤ ۱۲/ـ۔ پاؤ بھر ۱۲/ـ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں کھمباہت
"کئی بار آپ کے ہاں مومیائی منگوا کر استعمال کرچکا
ہوں۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ پاؤ فوراً
بذریعہ وی پی بھیجدیں نوازش ہوگی" (۱۲ دسمبر ۳۴ء)
جناب ٹیوٹھیک صاحب مانڈلے "جس مریض
کو میں نے آپ کی مومیائی استعمال کرانے کی سفارش کی
تھی اُس کے لئے اکسیر ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک
جس قدر جلد ممکن ہو میرے نام اور بذریعہ وی پی
روانہ فرمائیں۔ میں اپنے سب دوستوں کو اس کے
فوائد سے مطلع کر رہا ہوں" (۱۹ دسمبر ۳۴ء)
(ترجمہ انگریزی چٹھی)

(ملنے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر



۶/ء

# تمام دنیا میں بےمثل

# سفری حمائل شریف

## مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ

چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بیشمار ہیں۔
ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر
تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب
مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد
ضرورت ہے۔ اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔
ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو
ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

---

# تمام دنیا میں بےمثل

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

## اُردو کا ہدیہ

سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اُردو میں ہے،
اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شروح
محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ
ہے کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد
کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر



۵/۲۵

# سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ
کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور
عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں
کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

۹/۱۲

پانچسو روپے کا نقد انعام

# طلائے نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری ونامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے
کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل
کریں۔ طلا کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی
ہے۔ جو اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو ۵۰۰ روپیہ
نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت ایک بکس ۱۲/ـ
پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

# تاریخ الاسلام

(مصنفہ مولانا اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی)

اس تاریخ کی ضخامت نہ اس قدر زیادہ ہے کہ آج
کل کے لوگ اس کو پڑھ سکیں اور نہ اس قدر مختصر ہے
کہ کوئی ضروری بات رہ گئی ہو۔ پیچیدہ واقعات کو اس
خوبی کے ساتھ سلجھایا گیا ہے کہ پڑھنے کے بعد انسان
حیران رہ جاتا ہے۔ اور علم وواقفیت کے حاصل ہونے
پر قلب ودماغ خوشی سے لبریز ہوجاتے ہیں۔ کوئی
قابل تذکرہ واقعہ ایسا نہیں جو چھوٹ گیا ہو۔ اور
کوئی بیان ایسا نہیں جو غیر مستند ہو۔ اس میں ایسی
زبردست کشش ہے کہ بار بار پڑھنے سے بھی دل
سیر نہیں ہوتا۔ قیمت جلد اول ۱۲/ـ۔ جلد دوم ۳/ـ
جلد سوم ۳/ـ۔ (منگانے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)


ahmadimuslim.de

# در تردید آریہ مشن

## تصانیف مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

**حق پرکاش** } اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت ۱۲ر

**الہامی کتاب** } وہ تحریری مباحثہ جو مولانا ابو الوفاء صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کے لئے ہوا۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

**تُرکِ اسلام** } (بجواب ترک اسلام) اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو غازی محمود (دھرمپال) نے مرتد ہو کر اسلام پر کئے تھے اور اس رسالہ کو دیکھ کر دوبارہ مشرف باسلام ہوئے۔ قیمت ۹ر

**بحث تناسخ** } وہ تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ قیمت ۳ر

**حضرت محمد رشی** } حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت۔ توریت۔ انجیل اور وید سے ایسے صریح اور صاف حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

**حدوث وید** } اس رسالہ میں خود وید کے فقروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں۔ بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۱ر

**اصول آریہ** } آریوں کے اصل الاصول مسائل یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال۔ قیمت ۲ر

**الہام** } وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر

**شادی بیوگان اور نیوگ** } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے شرمناک اور حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱ر

**القرآن العظیم** } اس میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۲ر

**جہاد وید۔** جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

**مقدس رسول** } آریوں کے زہریلے رسالے "رنگیلا رسول" کا معقول، مدلل اور متین جواب۔ قیمت ۴ر

**نکاح آریہ** } اس میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ قیمت ۴ر

**نماز اربعہ** } ہر چہار مذہبوں کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ قیمت ۳ر

(۲۹۱)

**ہندوستان کے دو ریفارمر** } سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد قادیانی کی دیگر مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲ر


دنیائے طب کا ماہانہ رسالہ

# اجمل میگزین

مجبوب رقم

نمہید فن حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم اپنی اَن تھک کوششوں سے دیسی طب کے مُردہ جسم میں جو روح پھونک گئے اُس کے احیا و بقا کی ذمہ واری نہ صرف حکیموں ویدوں پر ہی منحصر ہے بلکہ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس قدیمی اور دیسی فن کو زندہ رکھے۔

اجمل میگزین نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ منکرین طب کو حکیموں اور و عظمت حیرت انگیز معالجات کا گرویدہ بنا کر چھوڑے۔ ہے جس سے اُن کی رگ رگ میں چار چاند لگ جاچکے یا قبل از وقت اپنی جوانی برباد کر چکے ہیں۔

اجمل میگزین تمام اطبا اور ویدوں کی خدمت میں دو زریں مشورے اور قیمتی تجربات۔ اجمل میگزین ان ناکام مریضوں کیلئے جو ڈاکٹروں کے انجکشنوں اور پرشنوں سے تنگ آ چکے اور ضعیفائے پیری کا کام دیگا اور وہ گھر بیٹھے اجمل میگزین سے اپنی تمام مایوسیاں دُور کر رہے ہیں۔ اجمل میگزین مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب اور دیگر ماہرین فن سنیاسیوں اور کیمیا گروں کے وہ تمام مخفی اور صدری نسخے شائع کر رہا ہے جو اس فن کی جان ہیں اور جن پر دنیائے طب کو ناز ہے۔ قیمت صرف دو روپے سالانہ۔

دفتر اجمل میگزین کوٹھاری مینشن مقابل جنرل پوسٹ آفس بوری بندر بمبئی نمبر ۱


**سوامی دیانند کا علم و عقل**

ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی صاحب دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت صرف ۱ر

**کتاب الرحمٰن**

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کا مکمل و مدلل جواب۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۹ر

تصنیفات دیگر مصنفین صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ فرماویں۔

ahmadmuslim.de

**ابطال الہام وید** } مصنفہ مولوی ادریس خان صاحب بدایونی۔ اس میں فاضل مصنف نے وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہوسکتے۔ آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۶ر

**عجائبات** } اس رسالے میں لائق مولف نے آریہ سماج کے مسلمات کی عقلی ونقلی دلائل کے ساتھ کماحقہ تردید کی ہے۔ نیز ان کے مسلمہ اصولوں میں نتیجہ کے لحاظ سے اختلاف اور تضاد دکھایا ہے۔ قیمت ۴ر

تصنیفات مولوی ناصرالدین صاحب سابق سوامی ستیہ دیوجی صاحب

**ویدوں کے ظاہر کنندہ** } جس میں محققانہ طور پر اپ نشدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید کن لوگوں کے بنائے تھے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۲ر

**پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ** } اس رسالہ میں بالتفصیل بتایا ہے کہ برہم نے دنیا کو کس طرح بنایا۔ قیمت ۳ر

**قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب** } اس میں نہایت محققانہ طور سے قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب کی چھان بین کی ہے۔ قیمت ۳ر

**از روئے آریہ لٹریچر وید کیا چیز ہے؟**

آریہ سماج کے عقائد متعلقہ وید بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵ر

**پیدائش دنیا از روئے وید** } وید کی تصریحات سے مسئلہ پیدائش دنیا کو حل کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی حدوث وروح مادہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر

**اسلامی اور آرین توحید** } توحید کے متعلق فریقین کی مذہبی کتب کے حوالجات پیش کرکے ثابت کیا ہے۔ کہ صفات الہٰی کو اسلام نے اعلیٰ پیمانہ پر بیان کیا ہے۔ قیمت ۲ر

**قدیم آریوں کی مذہبی کتب** } ویدوں اور اپنشدوں کی اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ وید خدا کی طرف سے ہیں یا رشیوں کی تصنیف؟ قیمت ۸ر

**داعی اسلام** } اس میں مختصر طور پر مگر نہایت جامعیت کے ساتھ آنحضرت صلعم کی سوانحعمری لکھی ہے۔ قیمت ۲ر

تصانیف مولوی عبدالصمد صاحب مونگیری

## تقابل ثلاثہ

اس میں توریت [illegible] انجیل اور قرآن کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے [illegible] حکمات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی دوافی ہیں۔ طرز تحریر بالکل انوکھا ہے قیمت عہ

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب [illegible] ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

**ابطال تناسخ** } مسئلہ تناسخ کی تردید میں مفید رسالہ۔ تناسخ کے چکر کی دلچسپ حقیقت۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۳ر

**حدوث مادہ** } حدوث مادہ پر نہایت زبردست آٹھ دلیلیں دے کر ثابت کیا ہے کہ مادہ حادث ہے۔ قیمت ۲ر

**حدوث روح** } آریہ مذہب کے مسئلہ قدامت روح کا حدوث۔ خود آریوں کی مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

**ابدی نجات** } نجات کے محدود ہونے پر سوامی دیانند نے جو دس دلائل لکھے ہیں۔ ان کا جواب۔ قیمت صرف ۳ر

**وید کا بھید** } (حصہ اول ودوم) آریوں کے اس دعویٰ کی تردید ہے کہ ویدکی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند کے پیش ہے۔ قیمت ۴ر

**آریہ دھرم کا انصاف** } ثابت کیا ہے کہ آریہ دھرم میں انصاف اور مساوات کا خون کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۲ر

**آریوں کا خوفناک ایشور** } آرین پرمیشور کی صحیح تصویر پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ ویدک دھرم کا پرمیشور نہ عادل ہے نہ رحیم ہے۔ قیمت ۲ر

**ویدک ایشور کی حقیقت** } یعنی پنڈت مراری لال شرما کے رسالہ "اسلامی توحید" کا دندان شکن جواب۔ ۳ر

تصانیف غازی محمود (دھرمپال) صاحب

**وید اور سوامی دیانند** } "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" کے مصداق دیانندی الفاظ ہی سے ویدوں کو بدترین کتب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

**جبت شکن** } غازی صاحب کے وہ لیکچر جن کی بنا پر ۵ ہزار کی ضمانت و مچلکہ کر مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبان بندی کا حکم ہوگیا تھا کیونکہ انہوں نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا۔ قیمت ۲ر

**تناسخ چکر اور سوامی دیانند** } اسمیں وید، منوسمرتی، ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہوسکتا۔ کتاب کیا ہے کہ آریوں کے مایہ ناز مسئلہ آواگون کی عریاں تصویر ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ممکن نہیں کہ کوئی سعید روح تناسخ کو مان سکے۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

[illegible] ہندوؤں اور آریوں کے [illegible] رامائن اور مہابھارت وغیرہ سے [illegible] (حصہ ۲ر) [illegible]



ahmadiyyamuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۶

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداران سے ؍ ؍ ۱۲ ؎

عام خریداران سے ؍ ؍ ۵ ؎

؍ ؍ ؍ ششماہی ۲ ؎ ۱۲ ؍

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ ؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۵ فروری سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم - - - - - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص ۲
فرقہ جدیدہ کون ہے؟ - - - - - ص ۳
لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو - - - ص ۴
جماعت احمدیہ کے اصول - - - ص ۵
فضائل جمعہ - - - - - ص ۵
ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل - ص ۶
ویدوں کے مصنف - - - - ص ۸
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص ۱۱
فتاوے - - - - - ص ۱۳
متفرقات - - - - - ص ۱۴
ملکی مطلع ص ۱۵ - اشتہارات - ص ۱۶/۲۰

# نظم

(از مولوی عبدالقیوم صاحب ساکن چک بھادی ضلع گجرات)

ہر ہفتہ رہتا ہے یہاں موسم بہار کا — آیا کدھر پلٹ کے زمانہ بہار کا
آئے نہ ایک ہفتہ جو اخبار ناگہاں — بارِ گراں ہو پھر تو بڑا انتظار کا
پرچہ پڑھا تو قلب کو تسکین ہو گئی — گویا علاج ہے یہ دلِ بے قرار کا
اخبار گر جگر ہے تو دل ہے ابوالوفاء — رہتا ہے مجھ کو فکر جب ہی تارتار کا
رونق فزائے دہر ہے ہر دم جوان ہے — بتیسواں ہے سال گو اس کے شمار کا
اس کے مقابلہ میں اٹھا گر کوئی عدو — دیتا ہے پھر یہ کام وہاں شہسوار کا
یوں لشکرِ اعدا پہ گرجتا ہے مثلِ شیر — دن بیں کا ہو یا کہ ہو جمع ہزار کا
میدان مناظرے میں ہے صاحب نشان تو — ملکہ دیا ہے حق نے تجھے اس شکار کا
جو سنتِ احمدؐ پہ ہے عامل بجان و دل — محبوب ہے وہی میرے پروردگار کا
سامان حشر کر تو اے عاصیٔ خستہ حال — کیا اعتبار زندگیٔ مستعار کا

اسلامی پردہ - جس میں شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کر کے مخالفین کو جوابات دیئے

# انتخاب الاخبار

**فسخ نکاح مرزائیاں** ریاست بہاول پور میں مذہبی حیثیت سے مقدمہ فسخ نکاح مرزائیاں دائر عدالت تھا۔ اسی اثنا میں مرزائی خاوند بھی مرگیا۔ مسل مکمل تھی۔ اس کے مرنے کے بعد فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ فاضل جج نے فیصلہ مسلمانوں کے حق میں دیا ہے اور فیصلہ میں لکھا ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور مرزائیوں کا استنباط قرآن کی کھلی کھلی تحریف ہے۔ اور مرزائی مذہب مسلمانوں کے مذہب کے سراسر مخالف ہے۔ اس لئے اسلامی قانون سے یہ نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

**نوٹ** اس مضمون پر مفصل رسالہ قیمت ۱۰ر دفتر ہذا سے مل سکتا ہے۔

—— اعلیحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے اعلان فرمایا ہے کہ جن اہل حجاز کے خلاف بعض وجوہ کی بنا پر داخلہ وطن کی پابندیاں عائد تھیں اور وہ باہر بھیجے گئے تھے ان پر سے تمام پابندیاں اٹھالی گئی ہیں لہذا جو شخص واپس آنا چاہے وہ بذریعہ خط وکتابت معاملہ طے کرلے۔

—— امرتسر ۴ فروری سے ۹ تک ہر روز دھوپ نکلتی رہی۔ جس کی وجہ سے موسم میں بھی تغیر ہو رہا تھا۔ ۱۰ کو پھر مطلع ابر آلود رہا اور تمام دن سرد ہوا چلنے سے سردی میں کسی قدر اضافہ ہوگیا۔

—— امرتسر چوک کروڑی میں حکیم عبدالحق صاحب قریشی کے مکان کا چند مسلح اشخاص قفل توڑ کر نوسو روپیہ نقد لے گئے اور بازار میں چند دیگر دکانوں کے بھی قفل توڑ کر کچھ نقدی وغیرہ لے گئے مقامی پولیس چوروں کی سراغرسانی میں مصروف تفتیش ہے۔

—— نواب مظفر خان صاحب سر سکندر حیات خان صاحب کی جگہ گورنمنٹ کے ریونیو ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— ملتان میں بارش کی وجہ سے ایک مکان گر گیا۔ ۱۶ اشخاص اس کے نیچے دب گئے۔ جنمیں سے چار کس ہلاک ہوگئے اور باقی زخمی ہوئے۔

—— بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس، مسٹر جناح سے کانگرس اور ان کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے مسٹر موصوف کے پاس دہلی آرہے ہیں۔

—— ہندوستان اور برطانیہ کے معاہدہ تجارت کے متعلق جو فیصلہ اسمبلی میں ہوا ہے۔ اس کے متعلق وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اس قرار داد کو منظور نہیں کرے گی اور اپنی پالیسی میں کسی قسم کا تغیر نہیں کریگی۔

—— اسمبلی میں مسٹر جناح کی ترامیم جو کمیونل ایوارڈ کو قبول کرلینے اور جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق تھی کثرت آراء کے سبب منظور ہوگئیں۔

## آخری اطلاع

جن احباب کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع ۲۱ فروری تک دفتر ہذا میں موصول نہیں ہوگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ناظرین مطلع رہیں۔ اگر وی پی آئے تو اس کو وصول کرلیں۔ واپس کرکے تو اہ مخواہ محصول ڈاک کا دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے دار العوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ گاندھی جی کی تحریک اصلاح دیہات کو باغیانہ تحریک سمجھتی ہے گورنمنٹ جس وقت اس سے خطرناک نتائج پیدا ہوتے دیکھے گی تو فوراً اس تحریک کو بند کردیگی۔ اور اگر ضرورت سمجھی گئی تو گاندھی جی اور اس تحریک کے چلانے والے گرفتار کرلے گی۔

**انعام کا شکریہ** ملک محمد عبدالرحمن صاحب ساکن کنڈریہ نے از راہ عنایت جو ایک روپیہ بطور انعام کے مجھے ارسال فرمایا ہے وہ میں نے وصول کرلیا ہے۔ آپ کی اس ذرہ نوازی کا بیحد ممنون ہوں اور آئندہ بھی خلوص دل سے منزل اہلحدیث کی کتابت کیا کرونگا (کاتب اہلحدیث)

**مرزائیوں سے مناظرہ** قصبہ دیرووال ضلع امرتسر میں مرزائیوں کی تردید کیلئے انجمن اہل حدیث کے طلب کرنے پر خاکسار وہاں گیا چنانچہ ایک جلسہ کرکے مرزائیت کی حقیقت کو الم نشرح کیا گیا دوسرے دن مرزائیوں کی خواہش پر ان کے مکان میں ہی قریبًا دو گھنٹے صدق وکذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جس میں وہ بہت ذلیل ورسوا ہوئے۔ اور تمام لوگوں پر ان کی اصلیت کھل گئی۔ الحمدللہ!
(خادم محمد عبداللہ معمار امرتسری)

**اصلاح** اہلحدیث ۸ فروری ۳۵ء صفحہ ۱ کالم ۲ میں نیچے سے تیسری سطر میں ان کنتم تحملون غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح تعلمون ہے۔

**مضامین آمدہ** پنڈت آتما نندجی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ عبدالرحیم۔ غلام احمد۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث پٹیالہ۔ بابو عبدالکریم۔ عبدالوحید عبدالجبار محمد ابو القاسم۔ محمد امین۔ محمد جانباز خان۔

**غیر مقبولہ** مسلمانوں کی زبوں حالت۔ نبوت مرزا پر مالیخولیا کا اثر قسط چہارم وپنجم۔ حدیثی نزاع۔

**مدرسہ دار القرآن والحدیث مدینہ** منورہ کے لئے از مسٹر محمد اسماعیل بی۔ اے (علیگ) کراچی ۵ر

**اہل حدیث کانفرنس** ڈاکٹر برکت علی ڈار ابادان ۵ر مستری عبدالکریم ومستری محمد سعید صاحبان از ابادان ۵ر۔

**عید آنہ فنڈ** جماعت اہل حدیث چیر کنڈا ۔ان بھوم ۲ر

**غریب فنڈ** میں از فتوی فنڈ ۱۱ر از مولوی عبداللہ صاحب خسرو دبرمان ۱۲ر مسٹر محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے (علیگ) کراچی ۱۲ر۔ جملہ ۱۲ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۱ر بقایا ۱۲ر۔ از سائلین عبدالحلیم صاحب سوہ سرائے ۲ر۔ عبداللہ مبارکپور ۲ر۔ عزیز الرحمن کیا ذلگا ۲ر۔ عبدالاحد گوپال گنج ۲ر۔ محمد بخش داد ۲ر۔ میزان ۱۰ر۔ مذکورہ سائلین کے نام اخبار "اہلحدیث" ایک ایک سال کے لئے جاری کردیا گیا۔ نمبر سائلین (۱۴) بقایا سائلین ۹ البقایا فنڈ ۲ر۔ مخیر حضرات کی توجہ درکار ہے۔

(پورے چار پہر مصنف مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور۔ صفحات ۲۹۳ علماء اہلحدیث کی تردید میں بے نظیر کتاب۔ قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث)

فتنہ خلق قرآن } وہ شاندار مباحثہ جو مسئلہ خلق قرآن پر خلیفہ مامون رشید کے دربار میں امام عبدالعزیز مکی اور حکومت وقت کے ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۰- ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

## فرقہ جدیدہ کون ہے؟

### بجواب اشتہار میسوری

مضمون بعنوان "بہائی دعویٰ" کا جواب ابھی باقی ہے۔ اس مضمون کو ضروری جان کر پہلے جگہ دی گئی ہے۔ آیندہ ہفتے پہلے اسی کو درج کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

میسور سے ایک اشتہار بغرض جواب ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں راقم اشتہار نے فرقہ اہل حدیث کو جدید فرقہ بتایا ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"اے فرقے اہل حدیث والو۔ کس خواب غفلت میں پڑے ہو۔ اٹھو جلد اٹھو۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کو دیکھو اور غور و فکر سے سوچو۔ اللہ جلشانہ مہربان معبود کس مذہب کی ہدایت کر رہا ہے۔ تم نے کس مذہب کو اختیار کیا ہے۔ دیکھو سورۃ البقر آیت ۲۰۴ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سب کے سب اور مت پیروی کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ دشمن ہے تمہارا علانیہ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ انتہی۔

اے اہلحدیث والو! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو اللہ جل وشانہ مہربان معبود کس مذہب کی ہدایت کر رہا ہے۔ تم نے فرقے اہلحدیث کو اختیار کیا ہے۔ کیا تم کو دین اسلام پسند نہ آیا۔ جو فرقے اہل حدیث کو مذہب بنا لیا۔ افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ آپ کو اللہ و رسول کا حکم پسند نہ آیا۔ اس کے خلاف میں آپ نے ایک نیا فرقہ بنا لیا۔" (ملخصاً بلفظہٖ)

**اہلحدیث** اس اعتراض کا جواب بارہا "اہلحدیث" میں دیا گیا ہے۔ غالباً راقم اشتہار کو معلوم نہیں کہ "فرقہ جدیدہ" اور چیز ہے نام جدید ہونا اور چیز۔ فرقہ کی قدامت اور جدت تو اس کے عقائد اور اعمال پر موقوف ہے۔ جس کے کل عقائد یا اکثر یا کوئی ایک ضروری عقیدہ یا عمل جدید ہے تو وہ فرقہ جدید ہے اگر کل عقائد اور کل اعمال قدیم ہیں تو وہ فرقہ قدیم ہے۔ اگر اس کسوٹی پر پرکھو گے تو سوائے فرقہ اہل حدیث کے کوئی فرقہ قدیم نہیں ہو سکتا۔ ان کے عقائد وہی ہیں جو صحابہ کرام کے تھے یعنی (۱) اللہ کی توحید (۲) سنت کا اتباع۔ نہ ان کا کوئی عقیدہ جدید ہے نہ ان کا کوئی عمل جدید۔ اگر کسی کو دعوے ہو تو بتائے۔ ہم اس کا ثبوت زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں دکھائیں گے۔

اہل حدیث کے سوا فرقہ شیعہ میں بہت سے عقائد جدید ہیں۔ مثلاً اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے حق میں اظہار بیزاری جزو ایمان۔ دشنام صحابہ اور تعزیہ داری اگر اعمال ان کا وجود زمانہ رسالت میں نہ تھا۔ اسی طرح ہمارے قریبی برادران اہل سنت ہیں۔ مسئلہ وجوب تقلید شخصی عقیدہ علم غیب، عقیدہ حاضر و ناظر متعلقہ رسول ؐ، رسم مولود، رسم گیارھویں، اور دیگر رسومات جو موجب امتیاز ہیں یہ چیزیں جدیدہ ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ فرقے بھی جدید ہیں۔

ان کے بعد امت مسلمہ (اہل قرآن) اور امت قادیانیہ کا درجہ ہے۔ امت مسلمہ وہ فرقہ جدیدہ ہے جس کا اعتقاد ہے کہ سوائے قرآن کے حدیث رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) شرعی دلیل یا وحی الٰہی سے نہیں۔ حالانکہ زمانہ رسالت میں قرآن اور حدیث دونوں کو برابر حکم الٰہی واجب العمل سمجھا جاتا تھا۔ فرقہ قادیانیہ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ان کی تو جڑ بنیاد ہی جدید ہے۔ یعنی نبوت مرزا جس کی بابت قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ:-

جو کوئی نبوت مرزا کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ (انوار خلافت)

پس ہم اس دعوے کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں کہ فرقہ اہل حدیث میں کوئی عقیدہ یا کوئی عمل ایسا بتایا جائے جس کا ثبوت زمانہ رسالت میں نہ ہو۔ اگر ہم اس کا ثبوت نہ دے سکیں

تو اس عقیدے اور عمل کو چھوڑ دینگے۔

**تعجب** اشتہار مذکور میں آیت ادخلوا فی السلم کافۃ دیکھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ کیونکہ اس آیت پر تو ہمارا بھی ایمان اور عمل ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں اسلام کے سارے احکام مانو۔ نہ کوئی حکم چھوڑو۔ نہ بدعت ایجاد کرو۔

یہ بات تو ملعون کہتا ہے کہ بعض کو مانو بعض کو نہ مانو۔ شاہد

اہل حدیث کا مذہب - مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۲۹۵) قیمت ۶ر ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

راقم اشتہار کی نظر اسلم پر ہے تو کیا راقم اشتہار اور ان کے رفقاء اپنے آپ کو مسلم یا اصحاب اسلم کہتے ہیں۔ نہیں غالباً مسلم یا اہل اسلام کہتے ہونگے۔ بے شک ہم بھی مسلم یا اہل اسلام ہیں۔ پھر اہل حدیث کیوں کہلاتے ہیں۔ پس اس کا جواب ہمارے ذمہ ہے۔ مگر پہلی تقریر کو یاد دلا کر کہ جدید نام سے فرقہ جدیدہ نہیں بنتا۔ بلکہ بعض اوقات اصل نام کے ہوتے ہوئے بھی طرز عمل سے جدید اسم بولا جاسکتا ہے۔ باوجود اسم جدید ہونے کے نہ اس فرقہ کو جدید کہہ سکتے ہیں نہ وہ نام غلط ہوتا ہے۔

**مثلاً** یہ امر قرآن کی تصریحات میں مذکور ہے کہ تمام سابقہ امتیں مسلمین تھیں۔ باوجود اس الہامی لقب کے نصاریٰ کو ان کی امتیازی خصوصیت سے اہل الانجیل سے ملقب کیا گیا۔ آیت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو

ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ

مقام غور ہے کہ باوجود "مسلمین" ہونے اور کہنے کے ان کو اہل الانجیل کہنا کس بنا پر ہے۔ اس کی بنا ان کا طریق عمل ہے۔ یعنی وہ انجیل پر عمل کرنے کی وجہ سے دیگر مسلمین (یہود وغیرہ) سے ممتاز تھے۔ پس ان کو مسلم اہل انجیل کہنا جائز ہوا۔ اسی طرح اہل حدیث باوجود مسلمین ہونے کے اپنے طریق عمل کی وجہ سے دوسرے فرقوں سے ممتاز ہیں۔ کیونکہ یہ بات بالکل صاف ہے کہ حدیث نبوی کو جس طریق پر یہ لوگ مانتے ہیں دوسرا کوئی فرقہ اس طریق سے نہیں مانتا۔ دوسرے فرقے حدیث کے ماننے میں کسی نہ کسی امام پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ اہل حدیث ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے سامنے جب حدیث آجائے تو یہ لوگ اس پر عمل کرنے کے لئے اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے۔ کیونکہ ان کا مقولہ ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اسی وجہ سے یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ دگر ہیچ ؎

ما اہل حدیثیم و دغا نشناسیم
صد شکر کہ در مذہب ما مکر و دغا نیست

---

قادیانی مشن

# لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو

پنجابی زبان میں ایک مثل ہے۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ "اگر کنوئیں میں بیل گر پڑے تو وہیں اس کو خصی کر دیا جائے" کیونکہ باہر آنے کے بعد وہ قابو نہ آئے گا۔ اس مثل کے ماتحت لاہوری جماعت مرزائیہ نے قادیانیوں کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر چیلنج مباحثہ کا ایک پوسٹر شائع کیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

**"قادیان کے سرکردہ لوگوں سے اپیل"**

خاتم النبیین صلعم کے بعد نبوت اور چالیس[1] کروڑ مسلمانوں کی تکفیر کے عقائد نے

آج اسلام میں ایک عظیم الشان فتنہ پیدا کر رکھا ہے۔ غور کر کے دیکھ لیں کہ جو آگ

آج احرار نے حضرت مسیح موعود کے خلاف بھڑکائی ہے اس کا ایندھن قادیان کے غلو نے مہیا کیا ہے۔ ابتداء میں مخالف علماء نے آپ کے خلاف لوگوں کو اکسایا تو دعویٰ نبوت کو ہی آڑ بنایا۔ اب اس ایک ہتھیار کے بجائے آپ نے خود دو ہتھیار ایک نبوت کا دعویٰ اور دوسرا مسلمانوں کی تکفیر اُن کے ہاتھوں میں دے رکھے ہیں۔

**فیصلہ کی سہل صورت** پیش کرتے ہیں۔ دونوں جماعتوں کے لیڈر میدان میں نکلیں اور ان دونوں مسائل پر کہ:۔

(۱) کیا حضرت مسیح موعود نے دعویٰ نبوت کیا؟ (۲) کیا حضرت مسیح نے سوائے اپنی بیعت کرنے والوں کے کل دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہا؟

**تحریری بحث** لاہور کے مرکزی مقام میں کریں اور اس بحث میں علاوہ سامعین کی مقررہ تعداد کے بارہ ثالث حسب ذیل طریق پر منتخب کئے جائیں۔

(۱) چار ثالث ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے جن کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں۔ (۲) چار ثالث مریدین میاں محمود احمد صاحب میں سے جن کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔ (۳) چار ثالث دوسرے مسلمانوں میں سے جن میں سے دو کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں اور دو کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔

اگر یہ بارہ ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ کر دیں تو اس فیصلہ کے ساتھ مناظرہ کی کاروائی کو ہر دو فریق شائع کر دیں اور اگر ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ نہ کر سکیں تو صرف مناظرہ کی کاروائی کو شائع کر دیا جائے۔

الملتمسین۔ ۱۔ صدر الدین (بی اے بی ٹی) ۲۔ (خانصاحب ڈاکٹر) سید محمد حسین ریٹائرڈ اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر ۳۔ (خانصاحب) محمد منظور الٰہی۔ ۴۔ (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ (ایل۔ ایم۔ ایس)۔ ۵۔ یعقوب خان (بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ایڈیٹر لائٹ) ۶۔ سید غلام مصطفےٰ (ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول لاہور) ۷۔ محمد دین جان بی۔ اے۔ ایل ایل بی

---

[1] مسلمانان دنیا کو چالیس کروڑ کہنا خود مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب ہے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا شمار ۹۰ کروڑ بتا گئے ہیں۔ (صفحہ تحفہ گولڑویہ)

ahmadimuslim.de

(۸) ڈاکٹر سید طفیل حسین اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر۔ (۹) عزیز بخش بی اے گورنمنٹ پنشنر۔ (۱۰) ڈاکٹر غلام محمد ایم بی۔ بی ایس ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور۔"

**اہلحدیث** ہم بھی اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ کہ ایک نوع کی دو صنفوں کا فیصلہ ہو جانا چاہئے مگر لاہوری جماعت نے جو صورت فیصلہ پیش کی ہے دنیا میں کوئی مہذب جماعت نہ پیش کرے گی نہ مانے گی۔ لاہور جیسے علمی مرکز سے ایسی آواز اٹھے تو سخت حیرت کا مقام ہے۔ کیونکہ دنیا میں کہیں بھی یہ نہیں سنا گیا کہ مدعیوں کا بیچ جفت ہو۔ کیونکہ در صورت مساوات فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ بغرض تخفیف فریقین میں سے دو دو اشخاص منتخب کئے جائیں ان کے علاوہ ہائی کورٹ کا کوئی جج یا لاہوری سرداروں میں سے کوئی سر لے لیا جائے۔ یہ پانچ اصحاب بالاتفاق یا بالاکثریت جو فیصلہ دیں وہ دونوں جماعتوں کو مسلم ہو۔

**نوٹ ۱** اس میدان مقابلہ میں اہلحدیث شان اور اہل حدیث جماعت فریقین کی خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔

**نوٹ ۲** ہماری طرف سے بھی دعوت ہے کہ اس فیصلے کے بعد مرزا صاحب کے اعلان (مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ) پر ہمارے ساتھ اسی طرح فیصلہ کرایا جائے جس میں دو ممبر ہمارے اور دو فریق ثانی کے۔ ان کے علاوہ ایک کوئی جج یا ثالث مسلمہ فریقین بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ آئے دن کی چھیڑ خانی ختم ہو جائے۔ ؎

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

---

**فیصلہ مرزا** (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۴؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

# جماعت احمدیہ کے اصول

لاہوری اخبار پیغام صلح نے جماعت احمدیہ (لاہوریہ) کے چند اصول لکھے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

"احمدیت کے اصول جن پر دونوں فریق متفق ہیں یہ ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ اس امت میں اپنے اولیا سے ہمکلام ہوتا ہے۔

(۲) ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ضروری ہے۔

(۳) حضرت عیسے علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا گئے۔

(۴) وہ مسیح جس کے اس امت میں آنے کی پیشگوئی ہے۔ وہ اس امت کا ایک مجدد ہے۔

(۵) کوئی ایسا مہدی نہیں آ سکتا جو تلوار سے دین اسلام کو پھیلائے۔ لا اکراہ فی الدین۔

(۶) آنے والا مسیح ہی مہدی معہود ہے۔

(۷) قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں نہ تا قیامت ہو سکتی ہے۔

(۸) قرآن شریف کا حکم جہاد منسوخ نہیں۔ لیکن موجودہ وقت میں اس ملک میں شرائط جہاد نہیں پائے جاتے۔

(۹) اس زمانہ کا جہاد تبلیغ اسلام ہے۔

(۱۰) دجال اور یاجوج ماجوج کی پیشگوئیوں کی مصداق مغربی اقوام ہیں۔

ان اصول کے ماتحت ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔"

(پیغام صلح ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** اے بھئی! ایک اصول ہمارا بھی ان میں داخل کر لیجئے تاکہ ہم بھی تم دونوں میں تیسرے اقنوم کی حیثیت سے مل کر صحیح معنی میں تثلیث بنا دیں۔ دیکھئے وہ ایسا اصول ہے کہ اس سے انکار کرنے والے کی ساری دنیا میں جگ ہنسائی ہوگی۔ بس سنئے وہ سنہرا اصول یہ ہے کہ

(۱۱) مسیح موعود کو راست گو خصوصاً فدائی الہام میں صادق ہونا ضروری ہے۔

آؤ ہم سب اس مذکورہ اصول کے ماتحت مرزا صاحب کو جانچیں۔ ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

---

# فضائل جمعہ

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(حدیث ۴) عن ابن عباس انہ قرا الیوم اکملت لکم دینکم الایہ وعندہ یہودی فقال لو نزلت ھذہ الایۃ علینا لا تخذنا ھا عیدا فقال ابن عباس فانھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم تلاوت فرمائی۔ آپ کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیہ کریمہ ہمارے پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا یہ آیہ کریمہ (ہم پر) دو عیدوں کے دن جس دن عرفہ اور جمعہ تھا نازل ہوئی۔ (ترمذی)

(حدیث ۵) اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا فکان للیہود یوم السبت وکان للنصاریٰ یوم الاحد فجاء اللہ بنا فھدانا اللہ لیوم الجمعۃ فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذالک ھم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم یروی بینھم قبل الخلائق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ہم سے پہلے تھے (یہود و نصاریٰ) جمعے سے بہکا دیا یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن مقرر ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن پھر اللہ عزوجل ہم کو لایا تو ہمارے لئے جمعہ کا دن مقرر فرمایا۔ (اسی طرح

مشکوٰۃ شریف عربی۔ فیصلہ کی شرح کتاب ... (۲۵۷)

خداوند تعالےٰ نے جمعہ اور شنبہ و یکشنبہ بنایا۔ یعنی جمعہ کو شنبہ اور یکشنبہ پر مقدم کیا (ایسا ہی) وہ لوگ قیامت میں ہمارے پس رو ہونگے ہم دنیا میں پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں (ان لوگوں سے) جن کا فیصلہ سب مخلوق سے اول ہوگا اور ایک روایت میں یوں ہے ہم اُن لوگوں میں اول ہیں جن کا فیصلہ سب مخلوق سے پہلے ہوگا۔ (مسلم)

(حدیث ۱۷) عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں کوئی مسلمان مرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

فائدہ۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ قبر کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور شہید لکھا جاتا ہے۔ اس سے بھی جمعہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(حدیث ۱۸) عن ابی لبابۃ بن المنذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام و اعظمہا عند اللہ وھو اعظم عند اللہ من یوم الاضحیٰ و یوم الفطر فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ آدم و اھبط اللہ فیہ آدم الی الارض و فیہ توفی اللہ آدم و فیہ ساعۃ لا یسأل العبد فیہا شیئًا الا اعطاہ مالم یسأل حرامًا و فیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا ھو مشفق من یوم الجمعۃ۔ ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک بہت بزرگی والا دن ہے اور جمعہ کا دن اللہ عزوجل کے نزدیک عید اضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ بزرگی والا ہے اور اس میں پانچ ایسی خوبیاں ہیں (جن کی وجہ سے جمعہ کے دن کو سب دنوں پر بزرگی ہے) اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو اس دن پیدا کیا اور اسی دن ان کو (منصب خلافت سے سرفراز فرمانے کے لئے) زمین پر اتارا اور اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے (کہ اُس ساعت میں) بندہ اپنے مالک سے جو کچھ مانگے وہ ملتا ہے بشرطیکہ حرام چیز نہ مانگے اور اسی دن قیامت ہوگی اللہ تعالےٰ کے مقرب فرشتے اور آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے (کیونکہ اُس دن قیامت ہونے والی ہے) ڈرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

(حدیث ۱۹) عن ابی ھریرۃ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شیء سمی یوم الجمعۃ قال لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم و فیہا الصعقۃ والبعثۃ و فیہا البطشۃ و فی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجیب لہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ جمعہ کا نام جمعہ کس وجہ سے رکھا گیا ہے آپ نے فرمایا اس واسطے کہ (اس دن) تمہارے باپ آدم کی مٹی خمیر کی گئی اور اس دن پہلا صور پھونکا جائے گا (جس سے سب مرجائیں گے) اور دوسرا صور پھونکا جائے گا (جس سے سب جی اٹھیں گے) اور اس وقت سخت دار و گیر ہوگی اور جمعہ کی آخری تین ساعتوں میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو کوئی اس ساعت میں اللہ سے مانگے ملتا ہے (احمد)

(حدیث ۲۰) عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللّٰھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر و یوم الجمعۃ یوم ازھر۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رجب کا چاند دیکھتے تو یہ فرماتے یا اللہ تو رجب اور شعبان کے مہینے کو ہمارے لئے برکتوں والا بنا دے اور ہم کو رمضان تک پہنچا اور فرماتے جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ (بیہقی)

(خاکسار جانباز خان حیدرآباد دکن)

# ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

## حدیث کسا

جب یہ آیت اتری اور رسالتمآب نے ان اربعہ کو کملی میں چھپانے کا قصد فرمایا۔ اس وقت حضرت ام سلمہ نے بھی درخواست اشتمال عرض کی رسول پاک نے آپ سے فرمایا۔ انت علی مکانک و انت علی خیر۔ جس سے ایک طرف اگر یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ کی شمولیت کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ ام سلمہ اس دعائے تطہیر کے بغیر بھی "انت خیر" میں داخل تھیں۔ جس کے حصول کے لئے پیغمبر صاحب ان اربعہ کے واسطے دعا کرنے والے تھے۔ اس توجیہ کے مطابق ماننا پڑیگا کہ "اصحاب عبا" سے دوسرے اہل بیت نبی افضل تھے۔ جب امر اس طرح سے ہے تو پھر ان حضرات کی کوئی خصوصیت رہی۔ نہ کسی طرح کی مخصوصیت۔ اور اگر مخصوصیت کو آپ برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو اس میں ام سلمہ، عائشہ، حفصہ و "ازواج آخری" سب شامل ہوں گی۔ و آتوا کل ذی حق حقہٗ۔

اب حضرت علی کی خلافت کے دلائل میں حدیث غدیر رہ گئی۔ جو اس باب میں صراحت النص سمجھی جاتی ہے۔ جس کے بیان کردہ یوم (۱۸۔ ذی الحجہ) کو اس

جامع الآثار عربی اول۔ کتاب درس ... (۲۹۸) ... اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

شان کی خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ ان کے سامنے عید الفطر اور عید اضحٰی دونوں کی کوئی حقیقت نہیں رہتی - مجالس ہوتی ہیں - جن کا موضوع صرف "شان علیؓ" ہوتا ہے مگر یہ روایت اصول حدیث کے مطابق موضوع ہے - اس لئے اس پر کسی عنوان سے توجہ نہیں کی جا سکتی - یوں کہنے کو اس کا ماخذ صحیح مسلم بتائیے - "جامع الترمذی" کا حوالہ دیجئے - کون منع کر سکتا ہے - "دین اپنا زبان اپنی" والا ماجرا ہے -

البتہ ہماری کتب صحاح میں علی کے لئے لفظ من کنت مولاہ فعلی مولاہ بیشک پایا جاتا ہے - (کسی طرح سہی) مگر مولٰے کو تو لفظ مومن کا مترادف سمجھنا چاہئے - جیسا کہ رسالت ماب نے زید (بن ثابت) کو "انت اخونا و مولانا" فرمایا - تو زید بھی ہمارے خلیفہ ہو سکتے ہیں - مگر ان کو کس نے پوچھا؟ کاش! شیعی حضرات نے انہیں علی کے بعد دوسرے درجہ پر ہی رکھا ہوتا -

ایک اور حدیث ہے یعنی "انت منی وانا منک" (اے علی تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں) - مگر یہ لفظ تو پیغمبر صاحب نے جلیب صحابی کے لئے بھی فرمائے تھے - جو جنگ غزوہ میں شہید ہوئے - رسالتماب نے ان کو اپنی کلائیوں پر اٹھا کر لحد میں رکھا - جیسا کہ حدیث میں آتا ہے - ھذا منی وانا منه ھذا منی وانا منه فوضعه علی ساعدیه لیس له سریر الا ساعدیه صلی اللہ علیه وسلم فحفر له فوضع فی قبره (مسلم)

اب شیعی حضرات کی اپنی احادیث کا ذخیرہ ہے مگر وہ ہمارے لئے سزاوار التفات نہیں ہو سکتا - کیونکہ ایک تو ان میں غالب حصہ ان اقوال کا ہے جو ہماری مصطلحات حدیث کے مطابق لفظاً یا حکماً کسی طرح مرفوع نہیں ہو سکتا - اس لئے کہ وہ فرمودہ ہیں ائمہ اہل بیت کا - (اور شیعی حضرات کے نزدیک ائمہ کا مقولہ بھی حکماً (بلکہ شاید لفظاً) مرفوع ہے - ان اقوال کی دوسری وجہ انکار ائمہ اہل حدیث کا وہ مشہور "تقیہ" اور "کتمان" ہے - جن پر اصول کافی تک میں مستقل باب مقرر کئے گئے ہیں - اور جن پر ان ائمہ کے اتباع کو ناز بے حد ہے - اور کیوں نہ ہو - کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تو یہ تقیہ ہی ہے - اب تقیہ کیا ہے؟ "بچنے کے لئے بات کے پہلو کو بدل دینا" (الفاظ چاہے کچھ ہوں - مگر مفہوم یہی آئے گا) اور کتمان؟ چھپانا - سوال یہ ہے کہ جن کے اصول دین میں بچنے کے لئے بات کے پہلو بدل دینا یا چھپانا ہو - تو ان حضرات سے اس قسم کے فیصلے کرانا جو ہمارے نزدیک نہ سہی مگر امامیہ کے نزدیک تو اصول دین میں سے ہیں کیونکر قرین دانش ہو سکتا ہے - وہ کیوں نہ کہیں گے کہ عالم کون و مکان کی زینت ہم ہی سے ہے - انہیں یہ کہنے میں کیا باک ہے کہ ہماری سفارشوں کے بغیر کوئی جنت میں نہ جا سکیگا وغیر ذالک - اور اگر آپ (شیعی حضرات) یہ فرمائیں کہ نہیں ہمارے ائمہ ایسے تقیہ باز نہ تھے - جو اصول دین تک کو چھپا لیتے - تو پھر ہم (مریدین خلافت صدیقی) یہ کہیں گے کہ امام باقرؒ نے جو صدیق اکبر کو صدیق نعم الصدیق کہا ہے[1] - تو آپ اس کے ہوتے ہوئے ابوبکر کو کافر کیوں کہتے ہو - پھر جب وہ کافر نہ تھے اور صدیق بھی تھے تو ان کے خلیفہ ماننے میں آپ کو کیا عذر ہے - کیا امت محمدیہ میں اور بھی کوئی صدیق گزرا ہے[2]؟ اور صدیق سے بڑا لقب کوئی دوسرا بھی ہے؟

پس شیعی کتب حدیث ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتیں - اب قرآن کریم ہے - جس کا رتبہ شیعی حضرات کے نزدیک ائمہ اہل بیت سے کم ہے - اس وجہ سے کہ قرآن کتاب صامت ہے - اور ائمہ قرآن ناطق - اگرچہ بظاہر النص "ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق" قرآن صامت نہیں بلکہ ناطق ہے - مگر اس پر بسیط کلام ہمارے موضوع سے باہر ہے - بلکہ مقصد یہ ہے کہ قرآن جو حکم ہے فریقین کے نزدیک اور مادح ہے امامیہ کے نزدیک ائمہ اہل بیت کا - اس سے قضیہ خلافت و وصایت کا فیصلہ طلب کرنا چاہئے - آیئے بسم اللہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم کی تلاوت کیجئے - اور جہاں حضرت علی کی وصایت پر مستدل آیت آئے - ہمیں بتائیے - واللہ ہم بلاچون وچرا تسلیم کر لیں گے - حضرت علی کو وصی نبی اور ابن ابی قحافہ کو غاصب تسلیم کرتے ہوئے اپنے ایمان کی اصلاح کر لیں گے - ہماری نجات ہوگی - آپ کو بھی اجر ملیگا - اور خلافت تو نبوت سے افضل ہے (امامیہ کے نزدیک) اسی طرح علی تمام انبیاء ورسل سے افضل - پھر جب قرآن میں رسولوں کے اور نبیوں کے نام موجود ہیں جو علی کے سامنے مفضول ہیں - تو ان خلیفۃ اللہ کا نام تو ضرور ہی ہونا چاہئے - جو تمام انبیاء اور جملہ رسل سے اعلیٰ و اولیٰ ہیں (بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم) مگر افسوس کہ قرآن کریم میں حضرت علی کا بحیثیت افضل البشر ہونے کے بھی کہیں نام نہیں - ان کے رسول کے داماد ہونے کی وجہ سے بھی ان کا کہیں ذکر نہیں - ان کی شخصیت کی فضیلت کی وجہ سے بھی ان کا ذکر نہیں - ان کے علی الاطلاق اول المومنین ہونے کے باعث بھی ان کی طرف اشارہ نہیں - جب یہ نہیں تو آیت مباہلہ کے مطابق ان کو نفس رسول ٹھہرانا سولت لکم انفسکم امراً ہو تو کیا عجب ہے - آیت تطہیر کے مطابق ان کو معصوم سمجھنا اور نتیجہ نکالنا انکی خلافت بلافصل کا یہ بھی اپنا اور ان کا دامن آلودہ کرنا ہے - ان ملوثات سے جن کا ذکر اللہ نے کیا نہ اس کے رسول نے - البتہ اس موقعہ پر ہم قرآن مجید

---

[1] احتجاج طبرسی (منہ)

[2] فرط شوق میں یہ نہ کہہ جائیے کہ ہاں کیوں نہیں! نسائی سے یہ قول علی جو منقول ہے - "انا الصدیق الاکبر انا عبد اللہ واخو رسوله لا یقولها الا الکاذب صلیت قبل الناس بسبع سنین" صاحب! یہ دھکا ہے - نسائی نے سنن نسائی (جو جزو صحاح ستہ ہے) میں اسے نقل نہیں کیا - بلکہ اپنی ایک اور کتاب الخصائص میں لاتے ہیں - یہ الخصائص بھی سیوطی کی الخصائص الکبریٰ کا ثنی ہے - اور یہ قول بھی ضعیف ہے - (منہ)

مظاہر حق - یعنی مشکوۃ شریف کا ترجمہ مع شرح از علامہ نواب قطب الدین خان صاحب دہلوی (۲۹۹) قیمت عہ ۲۰ (دفتر اہلحدیث)

میں سے ابوبکر، عمر اور عثمان کی خلافت کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ اور کسی ایسی صدری آیت سے نہیں جو جناب امیر سے امام غائب تک سینہ بسینہ پہنچی ہو اور ہنوز غائب ہی ہو۔ بلکہ کتاب انزلنہ مبارک فصلت آیاتہ سے اور وہ آیت ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض ولیمکننھم الخ۔ تو اگر قرآن مجید سے فیصلہ لیا جائے تو یہ آیت ہے۔ کیونکہ ثلاثہ کو بہمہ وجوہ تمکین وخلافت فی الارض نصیب ہوئی۔ یہی آیت حضرت علی کے خلاف بھی ہے۔ کیونکہ ان کو زمین پر کہیں تمکین نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ اگر ہم اوروں کی طرح زبان دراز ہوتے تو آیت لاینال عھدی الظالمین مخالفین ثلاثہ پر چسپاں کر سکتے تھے۔ کیونکہ خود شیعی حضرات کے نزدیک حضرت علی کو خلافت الارض نصیب نہیں ہوئی۔ اگرچہ ہمارے نزدیک وہ اس تمکین سے فائز ہوئے۔ ولیکن ہمارے مدعا میں ہنوز گنجلک رہ جائے گی۔ اگر ہم صراحت النص سے ابوبکر کی خلافت پر دلیل قائم نہ کریں گے۔ آئیے رسالت مآب کی آخری حالت کی طرف۔ جبکہ آنحضرت صاحب فراش ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ بار بار حاضر ہوتے ہیں کہ نماز کا وقت آگیا تشریف لے چلئے۔ مگر آپ ہر مرتبہ فرماتے ہیں مروا ابابکر فلیصل الناس جاؤ ابوبکر کو میری طرف سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ عائشہ ابوبکر کی رقت قلب کی وجہ سے درخواست کرتی ہیں کہ انہیں رہنے دیجئے گا۔ آخر رسالت مآب فرماتے ہیں۔

"یابی اللہ والمسلمون الا ابابکر"

اللہ تعالیٰ اور مسلمان سب کے سب ابوبکر ہی کی امامت چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ابوبکر کو امام بنانے پر راضی ہے۔ اور مسلمان بھی ان کے اقتداء میں خوش ہیں۔ کیا شیعی حضرات ہماری کتابوں میں سے کوئی ایسی صریح صحیح دلیل جناب علی کے متعلق بھی دکھا سکتے ہیں؟ پس یہ ہے وہ بدیہی بات جس کا انکار کسی صاحب فکر سلیم سے نہیں ہو سکتا مگر ان کے لئے ڈھونڈنے سے بھی کہیں نہ مل سکے۔ بخلاف ان "ضروریات" کے جو دلیل کی محتاج ہوں۔

(ابو یحییٰ عبدالغنی نوشہروی دعلیگڈھ)

# ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانندجی صاحب)

ویدوں کے مصنف کون تھے؟ اس بارہ میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آغاز کائنات میں پرمیشور نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ نامی چار رشیوں پر ویدوں کا الہام کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ شروع دنیا میں پرمیشور نے چار مونہہ والے برہما کے چاروں مونہوں سے چار وید ظاہر کئے۔ بعض مانتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف وہ ۴۱۲ رشی ہیں جن کے نام سوکتوں اور ادھیاؤں کے شروع میں لکھے ہوئے ہیں۔ بعض مانتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف مہرشی وید ویاس ہی تھے۔ ہماری رائے میں جو لوگ ویدوں کو سوکتوں کے شروع میں لکھے ہوئے رشیوں کی تصانیف مانتے ہیں وہ کچھ کچھ صحیح سمجھتے ہیں اور بقیہ سب غلطی پر ہیں۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ وغیرہ رشیوں پر الہام ماننے والے آریہ سماجی تو سب سے زیادہ پھاڑی ہیں۔ اول تو اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کہیں تبتی رشیوں کا نام نہیں تھا اور نہ کہیں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کو کسی نے انسان لکھا ہے کیونکہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ سے مراد آگ۔ ہوا۔ سورج نامی تین دیوتا ہیں۔ جن کی پرستش جا بجا چاروں ویدوں میں پائی جاتی ہے۔ دوئم۔ اس لئے کہ وید منتروں میں وشوامتر۔ وسشٹھ۔ پراشر۔ اُشنا کوی رشاء ارجن۔ کرشن۔ ارجن کے پوتے اور ویر ابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت۔ بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تاؤ دیواپی اور دادے رشٹی سین وغیرہ وغیرہ کے نام اور ولدیت اور مختصر حالات زندگی پائے جانے سے وید زمانہ مہابھارت کے لگ بھگ بنے ہوئے ثابت ہوتے ہیں نہ کہ آغاز دنیا میں۔ اسی دلیل سے وید برہما کے بنائے ہوئے ماننا بھی غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وید ویاس نے ۴۱۲ یا کم وبیش رشیوں کی نظموں کو اکٹھا کر کے یکجا باندھ دیا ہے۔ اسی لئے ان کا نام "سنگھتا" پڑ گیا ہے۔ کیونکہ "سنگھتا" لفظ کے معنی ہی اکٹھے کئے ہوؤں کے ہیں۔ رہا چوتھا پکش کہ ویدوں کے مصنف وہ ۴۱۲ رشی ہیں جن کے نام سوکتوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ اگرچہ بالکل صحیح تو نہیں ہے لیکن قریبًا قریبًا صحیح ہے۔ جیسا کہ میں اپنے پہلے مضامین میں اپنشدوں اور ویدانت درشن کے حوالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔ جس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یادداشت کے طور پر ناظرین کو اتیرے اُپنشد ۴۔۵ نیز برہدارنیک اُپنشد ۱۔۴۔۱۰ نیز ویدانت درشن ۱۔۱۔۳۰ کو دیکھنے کی سفارش کرتا ہوں۔ جہاں رگ وید ۳۔۴۔۲۶۔۱ اور ۳۔۶۔۱۵۔۱ کو صاف لفظوں میں وام دیو نے یہ کہا لکھ کر وامدیو رشی کا کلام مانا ہے۔ وید کے رشیوں کی تصانیف ہونے کا ایک زبردست ثبوت یہ بھی ہے کہ تقریبًا تمام سوکتوں میں ان کے مصنف رشیوں کا نام بمعہ ولدیت وغیرہ بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۶۳۔ منتر ۱۷ میں اس سوکت کے بنانے والے پلت کے بیٹے گئے نامی رشی اور اس کے والد کا نام درج ہے۔ اس سوکت کے رشی کا نام سوکت کے شروع میں یوں لکھا ہے۔

"सते: पुत्रस्य गयस्यार्ष"

یعنی یہ سوکت پلت کے فرزند گئے کا کلام ہے۔ اور منتر میں بھی گئے کو پلت کا بیٹا لکھا ہے۔ منتر یہ ہے

ahmadimuslim.de

प्वा सतेः सूनरवी वृषद्वो विश्व,प्रदित्त ,प्रदित्तेमनीषी । ईशानस्रो नरो ,प्रमत्येना- स्ता क्जिनो दिव्यो गयेन ॥

اس منتر میں جن الفاظ کے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ "پلتے سُونوہ گے اِین" یعنی پلت کے بیٹے گے نے یہ کہا۔ شری سائن اچاریہ جی مہاراج بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ:۔

सतेरेत ब्रामकस्यर्षे : सुनुः पुत्रो गयो नामि · वैचमुक सेत्या वो वृषत··· गयेनैत ब्रामकेन मया स्ताव ॥

ترجمہ۔ پلت نامی رشی کے بیٹے گے نامی رشی نے یہ منتر کہا۔ اسی طرح سینکڑوں منتروں میں ان کے مصنف رشیوں کے نام اور ان کی ولدیت وغیرہ لکھی ہے اور منتروں میں انہیں رشی بھی لکھا ہے لیکن آج ہم ویدوں کے رشیوں کا کلام ہونے میں چند ناقابل تردید واقعات پیش کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس کی تردید کرکے دکھلاویں۔

(۱) رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۱۰ کے رشی یم۔ یمی نامی بہن بھائی ہیں جو وِدسوت یعنی سورج کے بچے تھے اور دیوتا یعنی مخاطب بھی یہی دونوں ہیں۔ چنانچہ جن منتروں کا رشی یم ہے۔ اُن کی دیوتا۔ مخاطب یمی نامی بہن ہے۔ اور جن منتروں کی متکلم رشی یمی ہے اُن کا دیوتا یم نامی یمی کا بھائی ہے۔ اِن منتروں میں یمی نامی بہن اپنے ہی سگے بھائی کے ساتھ ہم بستر ہونا چاہتی ہے۔ لیکن یم انکار کردیتا ہے۔ اور اس سوکت میں اس کے مصنف یا متکلم رشیوں یم۔ یمی اور اُن دونوں کے والد وِدسوت کا نام بھی پایا جاتا ہے۔ اور دونوں بہن بھائیوں کا مکالمہ و مخاطبہ اور مختصر حالات بھی درج ہیں۔ یعنی اس سُوکت کے رشیوں، متکلموں کا اپنا ہی بیان اس سُوکت میں لکھا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ سُوکت یم۔ یمی نامی وِدسوت، سورج کی اولاد کا ہی کلام ہے۔ کیونکہ اُن رشیوں کا

اپنا ہی سب حال اس میں لکھا ہے۔ آریہ سماجی حضرات ویدک تہذیب کی اس ننگی تصویر پر پردہ پوشی کرنے کے خیال سے یم۔ یمی کو خاوند اور بیوی بناکر تاویل کرتے ہیں۔ اوّل تو یہ آریہ سماجی تاویل اس لئے غلط ہے کہ یم۔ یمی ناموں سے ہی بھائی۔ بہن ہونا بہت حد تک ثابت ہوتا ہے۔ دوئم وید منتروں میں انہیں "سہودر" یعنی ایک ہی پیٹ سے پیدا شدہ لکھا ہے۔ سوئم سُوکت کے شروع میں دونوں کو ودسو کی اولاد لکھا ہونے سے بھی دونوں کا بھائی۔ بہن ہونا ثابت ہے۔ چہارم منتر ۱ میں یم یمی سے کہتا ہے کہ:۔

"आघाता गच्छानुत्तरा युगानि यत्र जामयः कृणवन्नजामि ॥"

جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری نرکت ۳-۲۰ میں یوں لکھتے ہیں کہ:۔
"وہ یگ (زمانے) آگے آئینگے جبکہ بہنیں، نہ بہنوں والا کام کریں گی۔" (بلفظہ)

اس سے بھی ثابت ہے کہ یم رشی یمی کو بہن لکھتا اور کہتا ہے۔ نیز رگوید منڈل ۱۰۔ سُوکت ۱۷ منتر ۱ و ۲ میں بھی یم یمی کو سرنیو نامی ماں اور ودسوان (سورج) نامی باپ سے پیدا شدہ مانا ہے۔ جس کے متعلق ویدانگ نرکت ۱۲-۱۰ میں یوں لکھا ہے کہ:۔

त्वाष्ट्री सरण्यूर्विवस्वत आदित्याद् यमौ मिथुनौ जनयाञ्चकार । सा सवर्णा मन्यां प्रतिनिधायाश्वं रूपं कृत्वा प्रदुद्राव । स विवस्वानादित्य आश्वमेव रूपं कृत्वा तामनुसृत्य सम्बभूव । ततो ऽश्विनौ जज्ञाते सवर्णायां मनुः

ترجمہ آریہ سماجی پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گورو کل کانگڑی "توشٹا کی پُتری (بیٹی) سرنیو نے ودسوان سے یم۔ یمی کے جوڑے کو اُتپن (پیدا) کیا۔ اور پھر وہ دوسری سورنا کو اپنی پرتی ندھی (قائم مقام) بناکر سوئم (خود) آشو روپ (گھوڑی کی شکل) دھارن کرکے بھاگ گئی۔ تب اُس ودسوان آدتیہ (سُورج) نے بھی اشو کا روپ (گھوڑے کی شکل) دھارن کرکے اُس سرنیو کا پیچھا کیا اور اُس سے سمبندھ (وصل) کیا۔ تب دو اشوی پیدا ہوئے اور اُس سورنا سے منو اُتپن (پیدا) ہوا۔" (بلفظہ)

اس سے بھی ثابت ہے کہ یم۔ یمی سگے بھائی بہن تھے نہ کہ خاوند اور بیوی۔ اور بہن کا بھائی کے ساتھ وصل کی خواہش سے التجا کرنا ویدک تہذیب کی ایک نہایت بھدی تصویر ہے۔ اور سورج سے اولاد ماننا اور سرنیو کا گھوڑی بن کر اور سورج کا گھوڑا بن کر وصل کرنا اور اشونی کماروں کا اُن گھوڑی گھوڑے سے پیدا ہونا جس کی وجہ تسمیہ سے اشونی کماروں کو نسبت ہے۔ گورو کلوں اور ڈی۔ اے۔ وی کالجوں کے طلباء سائنس کے لئے ایک عمدہ سبق اور سائنٹیفک معلومات ہے۔ اسی حضرت توشٹا کے ایک بیٹے یعنی سرنیو کے سگے بھائی کا حال بھی ناظرین آگے پڑھیں۔ اور ویدوں کی سائنٹیفک معلومات سے دل خوش کریں۔ سائن آچاریہ بھی رگوید منڈل ۱۰۔ سُوکت ۱۰ کے متعلق جسے یم۔ یمی سُوکت بھی کہتے ہیں لکھتے ہیں کہ:۔

वैवस्वतो यम यम्योः संवादः–
षष्ठ्यपयुगाभ यमी मिथुनार्थं यमं प्रो वाचस तं नवमीयुग्भिरान स्वन प्रत्य चष्टे इति । ततः षष्ठ्यां प्रथमा तृतीया द्य युक्षु चिवस्वतः पुत्री यमी ऋषि यमो देवता । यस्य वाक्यं सऋषि के तेनो च्यते सा देवतेति · चायात । तथा नवम्यां द्वितीया चतुर्थी प्रभृतिषु युक्षु वैवस्वतो यम ऋषिः यमी देवता ॥

ترجمہ۔ وِدسوان کے بچوں یم۔ یمی کا مکالمہ و مخاطبہ۔ یمی نے ہم بستری کرنے کی غرض سے یم کو کہا۔ اُس نے نہ چاہتے ہوئے انکار کردیا۔ اس لئے پہلے تیسرے وغیرہ منتروں کی رشی ودسوان کی بیٹی یمی ہے اور یم دیوتا یعنی مخاطب ہے۔ بقول اور بحکم اس اصول کے کہ جس کا "کلام" کوئی وید منتر ہوتا ہے وہی اُس کا

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک بے نظیر کتاب جلد اول ۲ روپے جلد دوم ۲ روپے

رشی اور جو مخاطب کیا جاتا ہے وہی دیوتا کہلاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے، چوتھے وغیرہ منتروں کا رشی وِوسوان کا بیٹا یم ہے اور یمی دیوتا ہے۔

سائن آچاریہ بھی وید منتروں کے متکلم کو ہی رشی مانتا ہے۔ اور ان وید منتروں کے رشیوں کا ہی اپنا حال وقصہ منتروں میں پائے جانے سے اور وہی رشی ہی دیوتا ہونے سے صاف ثابت ہے کہ وہی ویدوں کے مصنف یا متکلم تھے ورنہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُنہی رشیوں کے حالات ہی وید منتروں میں پائے جاتے۔

(۲) اسی طرح رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۸۵ یا اتھروید کانڈ ۱۴ سُوکت ۲ کی رشی کا نام سُوریا ساوِتری لکھا ہے اور اس سُوکت کا دیوتا مضمون بھی आत्म देवता آتم دیوتا یعنی اُس کا اپنا ہی حال لکھا ہے۔ چنانچہ آریہ سماجی پنڈت دامودر سات ولیکر مترجم اتھروید اپنے رسالہ "دھرم" بابت ماہ نومبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۷ پر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:-

"اس سُوکت میں "آتم دیوتا" کا ارتھ جو رشی ہے وہی دیوتا ہے ارتھات ساوِتری سُوریا نے اپنے ہی وِواہ (بیاہ) کا ورنن (بیان) جیسا وواہ ہوا ویسا کیا ہے۔"

شری سائن آچاریہ بھی اتھروید کانڈ ۱۴ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ:-

विवाह परमेतत काण्डम ... स कारस्मे सूर्या-नाम या सूर्य रूपा सवितृ पुत्री देवी तस्या विवाहस्य कथा कीरर्तता"

ترجمہ۔ یہ کانڈ بیاہ کے متعلق ہے۔ سُوکت کے شروع میں سوریا نام والی سوتری دیوی جو سورج کی بیٹی ہے اُس کے اپنے ہی نکاح کا حال بیان کیا ہوا ہے۔

اب صاف ظاہر ہے کہ یہ سُوکت جن کی رشی سورج کی بیٹی سُوریا ساوتری ہے ان سوکتوں کی متکلمہ ومصنفہ ہے ورنہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُس کی پیدائش سے بہت عرصہ قبل ہی آغاز دنیا میں اُس کے اپنے بیاہ کا ہی حال منتروں میں پایا جاتا اور پھر وہی اپنے بیاہ کے حال کو سمجھنے والی ہوتی اور اُس کی پیدائش تک کسی کو بھی ان سُوکتوں کا ارتھ معلوم نہ ہو پاتا؟

(۳) اسی طرح رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۹۵ کے رشیوں کے نام راجہ پُروروا اور اروشی نامی اپسرا (حُور) لکھے ہیں اور اس سوکت کے دیوتا بھی وہی دونو پُروروا اور اروشی ہیں۔ اور دونوں کا آپس میں مکالمہ ومخاطبہ منتروں میں پایا جاتا ہے۔ اور دونوں کے نام بھی منتروں میں درج ہیں۔ پس دونوں رشیوں کا مکالمہ، نام اور حالات وید منتروں میں پائے جانے سے صاف ثابت ہے کہ یہ سُوکت راجہ پُروروا اور اروشی کی جو اندر کے اکھاڑے کی پری ہے تصنیف یا کلام ہیں۔ ورنہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُن کے نام اور حالات اور سوال وجواب اُن کی پیدائش سے قبل آغاز کائنات میں ہی بیان کئے گئے ہوں اور ان کی پیدائش سے پہلے کسی کو بھی ان منتروں کے معانی سمجھ میں نہ آسکے ہوں۔ آریہ سماجی پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گوروکل کانگڑی بھی اپنے ترجمہ نِرکت ادھیائے ۱۰ اکھنڈ ۵ ۴ صفحہ ۵۵۴ پر اِس سُوکت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:-

"اِس سمپورن (کُل) سُوکت (۱۰-۹۵) میں پُروروا اور اروشی کا سمواد (مکالمہ ومخاطبہ) پایا جاتا ہے۔ اروشی کو دیوپتنی (دیوتاؤں کی بیوی) مان کر یاسک آچاریہ اس سُوکت کا دوسرا ارتھ بھی کرتے ہیں۔ ات ایو (اس لئے) انہوں نے گناہ: जना: کا ارتھ دوتی پکش میں देवपत्न्यो वा دیو پتنیو وا (دیوتاؤں کی بیویاں) کیا ہے۔ اِس سُوکت کا بھاو (مطلب) ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ (اور جب تک آریہ سماجی رہینگے تب تک کبھی بھی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ آتمانند) یدی شیگھر (اگر جلدی) سمجھ میں آگیا تو دیوتا کانڈ کے انت (اخیر) میں اِس سُوکت کا بھی آلیکھ کردیا جاویگا۔" (بلفظہ)

یعنی آریہ سماجی مترجموں کو بھی کوئی تکڑم یا تاویل نہیں سُجھائی پڑتی۔

ہاں میں کہہ رہا تھا کہ یہ خیال بھی کہ سارے وید منتر رشیوں کا کلام ہیں بالکل صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ویدوں کے بعض قصے "الف لیلےٰ" اور "انوار سہیلی" کی طرح فرضی گھڑے ہوئے ہیں اور بعض سُوکت کبوتروں، سرما نامی کُتیا، راکشسوں، مچھلیوں، وغیرہ وغیرہ حیوانوں اور دریائے بیاس وستلج جیسے بے جان رشیوں کا کلام ہیں۔ اور ان حیوانوں اور دریاؤں کو اُن اُن منتروں اور سُوکتوں کے رشی لکھا ہے۔ ہاں اس قدر ضرور صحیح ہے کہ "یسیہ واکیم سہ رشی" یعنی جو جس کا کلام ہے وہی اُس منتر यस्य वाक्यं सर्षिः کا رشی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ وید رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں بشرطیکہ رشیوں کے زمرہ میں یہ سب حیوان اور بے جان دریا بھی شامل کئے جائیں جن کو بعض منتروں اور سوکتوں کے رشی وید میں لکھا ہے۔ تعجب ہے کہ "الف لیلےٰ" میں تو صرف جانور ہی کلام کرتے ہیں لیکن ویدوں میں تو جانور اور بے جان دریا بھی کلام کرتے ہیں۔ اور مزید تعجب یہ کہ مہرشی دیانند سرسوتی اور ان کے اندھے آریہ سماجی معتقد پھر بھی "وید سب ستیہ ودیاؤں (علوم حقہ) کے بھنڈار (خزانے) ہیں" کی بے معنی رٹ لگائے پھرتے ہیں۔

آج میں اپنے معزز ناظرین کا تعارف اتھروید کانڈ ۴ سُوکت ۶ منترا کے معزز مہرشی "گرتمان" جی مہاراج سے کرانا چاہتا ہوں۔ جسے مسلمان نیل کنٹھ اور ہندو صاحبان گرڈ پوپو یا گرڈ بھگوان بھی کہا کرتے ہیں۔ اس نیل کنٹھ مہرشی کا نام بھی اتھروید کے اِسی چھٹے سُوکت کے تیسرے منتر میں پایا جاتا ہے جس کا یہ رشی بلکہ مہرشی ہے۔

(باقی آیندہ)

ahmadimuslim.de

# المکین البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۹۱)

گذشتہ پرچے میں مولانا شہیدؒ کا ایک خط درج ہوا ہے۔ جس میں ممدوح نے اپنا عقیدہ دربارہ انبیاء و اولیاء بتایا ہے۔ آج اس کے بعد پڑھئے۔

برہان التفاسیر کا مضمون آیندہ ہفتے درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔ (مدیر)

"یہ خط سنہ بارہ سو چالیس میں اس وقت لکھا ہوا جبکہ میں کانپور میں تھا۔ اور سید بغدادی کے نام بھیجا گیا تھا جبکہ جاہلوں نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا۔ اسے پڑھ لینے کے بعد وہ عذر کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ تم نے اپنی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے بالکل ٹھیک ہے اور میں نے جو کچھ آپ کی نسبت کہا وہ محض اس وجہ سے تھا کہ میں آپ کا کلام سمجھ نہ سکا کیونکہ آپ کا رسالہ اردو زبان میں تھا اور میں عرب کا رہنے والا ہوں اُردو بالکل نہیں سمجھتا۔ اس پنجابی نے آپ پر بہتان کیا اور مجھے غلط ترجمہ کرکے سنایا آپ مجھ سے خفا نہ ہوں۔ تمت"

پھر جبکہ مخلوق ہونے اور محتاج رزق ہونے میں سب بندے انبیاء اولیاء غنی، فقیر، تندرست، عالم، جاہل، مومن، کافر، صالح، فاسق، یکساں اور برابر ہیں کہ سب کا خالق و رازق مالک و مولا ہی ہے۔ چنانچہ جب مسیح پرست نصاریٰ کا حق تعالیٰ نے رد فرمایا تو ساتھ ہی ساتھ مسیح علیہ السلام کی عبدیت و لوازم و حوائج عبدیت کھانے پینے اور ہلاک کر دینے کا اظہار فرمایا تاکہ نصاریٰ کے زعم باطل ابن اللہ اور الوہیت کی نفی ہو کر عبدیت کا محتاج ہونا واضح ہو جائے۔ اور کچھ مسیح علیہ السلام کی عزت و شان میں جو حق تعالیٰ نے ان کو برگزیدہ فرمایا ہے نقصان کا باعث نہیں ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں دو مقام پر فرمایا۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

یعنی بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا تو کہہ پھر کسی کا کچھ چلتا ہے اللہ سے زور اگر وہ چاہے کہ کھپا دے مسیح مریم کے بیٹے کو اور اس کی ماں کو اور جتنے لوگ ہیں زمین میں سارے۔ اور کچھ نہیں مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکے اس سے پہلے بہت رسول اور اس کی ماں ولی ہے دونوں کھاتے تھے کھانا دیکھ ہم کیسی بتاتے ہیں ان کو نشانیاں پھر دیکھ کہاں الٹے جاتے ہیں۔"

تفسیر موضح القرآن میں شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"ف۔ اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا ان کی امت ان کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ ٹھہرا دیں۔ ف۔ یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اُسے سب حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے۔ اگر مسیح علیہ السلام بقول نصاریٰ اللہ ہوتے تو قدرت رکھتے اور ضعف و حوائج بشری کھانے پینے پیشاب پاخانہ میں مانند حیوانات کے نہ ہوتے اور جو اس طرح ہو وہ کیونکر اللہ ہو سکتا ہے۔"

چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں کہ:۔

"ولو كان المسيح الٰها لقدر عليه كغيرهما من الحيوانات ومن كان كذلك لا يكون الٰها لتركيبه وضعفه وما ينشا منه من البول والغائط"

اور یہی دیگر تفاسیر بیضاوی وغیرہا میں مرقوم ہے۔ یہی وہ امام جلال الدین سیوطی ہیں جنکو مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فرائد النور ص ۳ اور کلمۃ العلیا ص ۸۵ میں نہایت مستند جان کر لکھا ہے کہ

علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ جو اپنے زمانہ کے مجدد ہیں جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱ ص ۲۴۷ میں فرماتے ہیں۔ یعنی ہمارے شیخ المشائخ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے علم تفسیر کو در منثور میں زندہ کیا اور جمیع احادیث متفرقہ کو اپنی مشہور جامع میں جمع فرمایا۔ کوئی فن نہیں چھوڑا جس میں کوئی متن یا شرح نہ لکھی ہو۔ وہ اپنے زمانہ کے مجدد ہونے کے مستحق ہیں جیسا کہ انہوں نے دعوے کیا ہے اور وہ اپنے دعوے میں مقبول و مشکور ہیں۔"

؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اسی دفعہ تو ہم جہلاء کے لئے امام طحطاوی شارح درمختار نذر لغیر اللہ کے باب میں فرماتے ہیں:۔

"اعلم ان بيان احكام الشريعة مما يجب على العلماء وليس في ذلك تنقيص الولی كما يظنه بعض من لا خلاق له بل هذا مما يرضى به الولی لو كان حيا وسئل عنه ذالك اجاب بالحق واغضبه نسبة التاثير له وتامل قوله في حق السيد عيسى عليه السلام ان[1] هو الا عبد انعمنا عليه"

"یعنی جان تو احکام شریعت کا بیان کرنا مقصود ہے جو علماء پر واجب ہے اور اس میں ولی کی تنقیص نہیں ہے جس طرح انجان لوگ گمان کرتے ہیں بلکہ ولی اس امر سے راضی ہیں اگر ان کی حیات میں ان سے اس امر کا سوال ہوتا تو حق کے ساتھ

[1] سورہ زخرف ۱۲

ahmadimuslim.de

جواب دیتے اور تاثیر کی نسبت کرنے سے ناراض ہوتے اور تامل کر حق تعالیٰ کے فرمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یعنی وہ کیا ہے ایک بندہ ہے ہم نے اس پر انعام کیا ہے۔"

پس مولوی نعیم الدین نہ معلوم اپنے جہل وعناد سے خصوصاً علامہ علی قاری اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمہم اللہ کو مولانا شہید مرحوم کی ضد کی بدولت کس درجہ گستاخ وبے ادب منکر فضائل وکمالات انبیاء واولیاء بنا دیں گے۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کی عزت وتعظیم کا حق جس طرح مولانا شہید مرحوم نے خصوصاً خطبہ تقویۃ الایمان اور منصب امامت وصراط مستقیم وغیرہا کتب میں بیان فرمایا ہے یہ موحدین تبعین سنت ہی کا حق ہے۔ بلکہ دعین قبر پرستوں بے دینوں خصوصاً مولوی نعیم الدین کا کیا مونہہ ہے جو تعظیم وتوقیر کر سکے۔ انکے تو اپنے حلوے مانڈوں چڑھاؤں سے کام ہے اس کو اپنی روزی چھوٹ جانے کا شب وروز غم اور جلن ہے۔ پھر جہلاء کے قلوب کس طرح زنگ آلودہ ہو گئے کہ ان امور شرکیہ کی ظاہر برائی دیکھتے ہوئے ناحق کی حمایت کئے جاتے ہیں۔

**قولہ** ص۱۱۸ لغایۃ ۱۲۴ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:-

"فہرست شرکیات وہابیہ مع جواب۔ نمبر شمار وہ امور جو مولوی اسمعیل کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کرلئے ہیں اور غیر کے لئے ان کا ثابت کرنا شرک ہے۔ مختصر جواب الیٰ آخرہ"

**اقول** - یہ بصورت جدول نقشہ بنا کر گذشتہ مباحث محض لایعنی بغرض تطویل لوٹائے گئے ہیں جن کے مکمل جوابات ناظرین کے ملاحظہ سے گزر چکے۔ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

**قولہ** ص۱۲۵ لغایۃ ۱۳۸ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:-

"اتنے شرکیات لکھ کر مولوی اسمعیل صاحب لکھتے ہیں:- "سو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں اس کو اشراک فی العلم کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء واولیاء سے رکھے خواہ پیر وشہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت وپری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی طرف سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱۰)

اب غور فرمائیے کہ علم ذاتی کا اثبات غیر خدا کے لئے بے شک شرک ہے اور اس میں یہ شرط نہیں کہ تمام چیزوں کا علم اس کے لئے ثابت کرے یا غائب کا جبھی شرک ہو بلکہ اگر کوئی شخص کسی کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ثابت کرے تو بھی مشرک پھر خواہ وہ ذرہ سامنے ہی رکھا ہوا ہو۔ الحمد للہ دنیا میں کوئی مسلمان کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی نہیں مانتا۔ لیکن مولوی اسمعیل صاحب حکم شرک کو علم ذاتی کے اعتقاد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ علم عطائی کے اعتقاد پر بھی شرک کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا تو ان کے نزدیک ضرور خدا کا علم بھی عطائی اور غیر سے حاصل کیا ہوا ہوگا اور یہ بے شبہ کفر ہے۔ دوسرا حصہ اشراک فی التصرف کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں:-

"دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کرنا فتح وشکست دینی اقبال وادبار دینا، مرادیں پوری کرنی حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اور اولیاء کی پیر وشہید کی بھوت وپری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر ونیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اسکو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہوجاتا ہے اور اس کو اشراک فی التصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت انکو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱۰، ۱۱)

نذر ونیاز کا مسئلہ تو ہم بیان کر چکے صاحب تقویۃ الایمان نیاز ونذر کا ایسا دشمن ہے کہ بے موقع اس کا ذکر لے آتا ہے۔ بشکل صرف اتنا تھا کہ غیر خدا کیلئے تصرف ثابت کرنا کیسا ہے۔ ایک تصرف بالذات اور بالاستقلال وہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ایک ذرہ کو بے اسکے حکم کے کوئی جنبش نہیں دے سکتا لہذا غیر خدا کو متصرف بالذات سمجھنا یقیناً شرک ہے۔ دوسری قسم تصرف بعطائے الٰہی ہے۔ اس قسم کا تصرف خود ہمیں حاصل ہے رات دن ہم دنیا میں تصرف کرتے رہتے ہیں کسی کو تکلیف دیتے ہیں کسی کو آرام پہنچاتے ہیں کسی کو مارتے ہیں کسی کو باندھتے ہیں کسی پر سوار ہوتے ہیں کسی کو شکار کرتے ہیں کسی کو کھا جاتے ہیں۔ یہ تمام تصرفات ہی تو ہیں۔ تو تمام عالم ہی اسمٰعیل کے نزدیک مشرک ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی قدرت سے متصرف سمجھے جب بھی وہابیہ کے نزدیک مشرک۔ وہابی کو کوئی مارد ے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فلانے نے مارا۔ مگر وہابی ان میں سے کسی بات کو شرک نہیں کہتے رات دن اپنی تعلیاں کیا کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا اور نہیں سمجھتے کہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہو گئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تقویۃ الایمان والے کا روئے سخن ہماری طرف نہیں ہے وہ بدنصیب انبیاء واولیاء محبوبان خدا کا دشمن ہے ان کے تصرف کا انکار کرتا ہے۔ مگر اس بد باطن کے انکار سے کیا ہوسکتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم قرآن عظیم میں اپنے محبوبوں کے تصرفات کا بکثرت ذکر فرمایا ہے۔"

تقویۃ الایمان - جدید اڈیشن - معترضین کے اعتراضات (۴۴) کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲ر (منیجر اہلحدیث)

# فتاوی

**س ع‍۸۵** } ہمارے ملک بنگلہ کے بعض گرد نواح کے عالموں کے درمیان میں یہ اختلاف پڑا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل حدیث مذہب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر آج تک چلا آتا ہے اور بعض کہتے ہیں حضرت احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے والے کو اہل حدیث کہتے ہیں لیکن نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد قریبًا چھ سو برس تک اہل حدیث مذہب چلا آتا تھا بعد گزرجانے چھ سو برس کے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یہ چاروں مذہب قائم ہوئے اور اہل حدیث مذہب دنیا سے مثل معدوم کے ہوگیا تھا پھر زمانہ طویل گزرجانے کے بعد خدا کے فضل وکرم سے مولانا سید محمد نذیر حسین مرحوم ومغفور نے اور مولانا محمد عبدالعزیز رحیم آبادی مرحوم ومغفور نے اہل حدیث مذہب کے چراغ کو جلا دیا اور تقلید شخصی کی اندھیری رات کو روشن کیا۔ اب حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ ان دونوں عالموں کے درمیان کون شخص حق پر ہے۔ (محمد عبدالقادر خان۔ ضلع راجشاہی)

**ج ع‍۸۵** } اہل حدیث یعنی وہ لوگ جو قرآن اور حدیث پر بلا توسط کسی امتی کے عمل کرنے والے زمانہ رسالت سے چلے آئے ہیں۔ سب صحابہ ایسے ہی تھے۔ درمیان میں کبھی یہ شوق کم ہوتا رہا کبھی بڑھتا رہا۔ مولانا اسماعیل شہید اور حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین رحمہم اللہ ان سب کی یہی آواز تھی ؎

بوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول وکردار

(حق غریب فنڈ ندارد)

**س ع‍۸۶** } ہماری نابالغیت میں ہمارے والدین نے نکاح مسمی حبیب میاں سے کردیا۔ بعد عرصہ ہ سال کے جبکہ میں بالغ ہوئی تو میرا شوہر رخصت کرانے آیا۔ شوہر کو دیکھتے ہی اپنے والدین سے عرض کی کہ میں نہ جاؤں گی۔ میرے والدین نے مجھے بہت کچھ سمجھا بوجھا کر رخصت اس شرط پر کیا۔ کہ ایک مرتبہ جاکر دیکھ لو۔ اگر خو ملے تو رہنا ورنہ فسخ نکاح کرادیا جائے گا۔ میں اپنے سسرال میں ۶ ماہ بمشکل تمام رہی اور اس مدت میں اپنی بدقسمتی سے حاملہ ہوگئی۔ میں نے میکہ میں آتے ہی اپنے والدین سے کہا کہ اگرچہ حاملہ ہوگئی ہوں مگر میری طبیعت کسی صورت سے ان کو (خاوند سے) نہیں ملتی ہے۔ چنانچہ اب میں وہاں ہرگز ہرگز نہ جاؤں گی اتفاق سے بعد وضع حمل بچہ بھی کچھ دنوں کے بعد انتقال کرگیا۔ میں بہت خوش ہوئی کہ اب قدرت نے مجھے آزاد کردیا۔ مگر اب میرا شوہر دوبارہ رخصتی کے لئے آیا ہے۔ میں اپنے شوہر سے صاف کہتی ہوں کہ مجھے طلاق دیدیجئے مگر وہ طلاق پر راضی نہیں ہے۔ میں بھی کسی صورت سے اس کے پاس جانے سے راضی نہیں ہوں۔

ایسی صورت میں ہماری شریعت مطہرہ اور قانون گورنمنٹ مجھ بیکس عورت کو اس شکنجہ سے نکلنے کا کس طرح اور کیا راستہ بتلاتے ہیں مجھے آسان سے آسان صورت بتلاکر ہماری گلوخلاصی فرمادیں اور آسان عبارت میں مفصل جواب دیں۔

(رقیہ خاتون۔ ضلع تپھرہ)

**ج ع‍۸۶** } ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت نے ایسا ہی دعوے کیا تھا۔ آپ نے اس کو فرمایا تھا تونے خاوند سے جو وصول کیا ہے اس کو واپس دیدے۔ اس نے واپس دینا منظور کرلیا۔ آپ نے خلع کراکر عورت کو آزاد کردیا۔ بس یہی جواب اس سوال کا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ۔

(داخل غریب فنڈ)

**س ع‍۸۷** } میرے پاس جدی جائداد ایک رہائشی مکان اور تین چاہ زراعتی میں حصہ ہے۔ ایک چاہ جس کی نہر کے ذریعہ سے آبپاشی ہوتی ہے وہ ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے۔ جہاں سے مجھے سالانہ مالیۃ عہ روپے کے حساب سے نصف نومبر اور نصف جون میں ملتا ہے۔ اس کی مالگزاری ٹھیکہ دار کے ذمہ ہے۔ دیگر دو چاہ جن سے ہر ایک سے کھلوار کبھی سوا کھلوار گندم آتی ہے اور کپاس وغیرہ ملاکر عنہ، ۲۵ روپے سالانہ آتے ہیں۔ کبھی کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔ نہ آنے کی صورت میں تین چار روپے اس کے کپی فروخت ہوجانے سے ملتے ہیں۔ جو کہ اوپر کے بیس پچیس میں شامل ہیں ان دو چاہ کی مالگزاری میرے ذمہ ہے۔ جس کی تعداد عـہ روپے سالانہ کی ہے۔ اور میں خود ملازم ہوں۔ میری تنخواہ جائے ملازمت کا خرچہ نکال کر بمشکل سولہ سترہ روپے گھر بھیجنے کے لئے بچتے ہیں۔ گویا ملازمت کی آمدنی اور مذکورہ بالا آمدنی میں بفضل خدا ایک طرح سے گذر اوقات ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں مجھ پر زکوٰۃ تو غالبًا فرض نہیں ہوگی۔ لیکن عشر کا جو مسئلہ ہے وہ مجھ پر فرض ہے یا نہیں۔ اور اگر عشر ہے تو کتنا ہے اور عشر کے لئے جو نصاب مقرر ہے وہ کیا نصاب ہے جواب اخبار میں درج کیا جائے۔

(رسائل۔ ایک مسلمان از مدراس)

**ج ع‍۸۷** } حدیث شریف میں پیداوار غلہ کا نصاب قریب بارہ من پختہ کے ہے۔ مگر قرآن شریف میں نصاب کوئی نہیں۔ أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ۔ اس لئے کچھ نہ کچھ دیدینا چاہئے۔ اسی میں عشر ہے اسی میں زکوٰۃ ہے۔ (داخل غریب فنڈ)


## فتاوی نذیریہ } از مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ

اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے درج ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں ہونا لازمی ہے۔

قیمت بجائے ۵ روپے کے صرف ۳

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible] صداقت۔ اسلام کی صداقت پر زبردست دلائل۔ قیمت ۱۲ ر (منیجر اہلحدیث) (۳۰۵)


ahmadimuslim.de

# متفرقات

**بہی خواہان "اہلحدیث"** توجہ خاص سے اپنے اپنے حلقہ اثر میں ترقی کی راہ نکالیں تاکہ آپ کا خادم "اہلحدیث" زخم چشم سے محفوظ رہے۔

**"العدل"** معزز معاصر "العدل" گوجرانوالہ جو دیوبندی جماعت کا آرگن تھا۔ تین ہفتوں سے نہیں آیا۔ ظن غالب ہے کہ اپنے بہی خواہوں کی بے قدری سے بند ہو گیا۔ ایک دینی معاصر کی بندش پر اسی قدر صدمہ ہوتا ہے جتنا کسی دوست کی وفات پر انا للہ! اسی لئے اس ہفتہ سے "اہلحدیث" کا تبادلہ روک لیا گیا۔ خدا کرے دوبارہ جاری ہو کر رسوم شرکیہ اور بدعیہ کی تردید میں ساعی ہو۔

**تلاش داماد** میرے ایک دوست کو داماد کی تلاش ہے۔ لڑکی ہر صفت کمال پائی جاتی ہے۔ رشتہ کشمیری خاندان میں ہو۔ امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ کو دیگر اضلاع پر ترجیح ہوگی۔
پتہ۔ معرفت منیجر "اہلحدیث" امرتسر

**عرب کا چاند!** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ بہت سے مصنفوں نے لکھی ہے۔ مگر یہ کتاب اس حیثیت سے قابل توجہ ہے کہ یہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمن جی) کی تصنیف ہے۔ کتاب کی کتابت طباعت ہر طرح موزوں ہے۔ قیمت ۶؍ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ ا۔ منیجر دار الکتب سلیمانی روڑی ضلع حصار۔ یا دفتر اہلحدیث امرتسر

**وی پی واپس آتے ہیں!** قیمت اخبار وصول کرنے کے لئے جن حضرات کو وی پی بھیجے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اصحاب تغافل کیشی کے باعث وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے دفتر کو محصول ڈاک کا ناحق زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا کریں۔

**سفیروں اور واعظوں کی ضرورت** انجمن انصار اللہ اہل حدیث فیض آباد کو سفیروں اور واعظوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب اس عہدہ میں ملازمت چاہیں وہ خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ اپنی لیاقت اور تنخواہ صاف صاف تحریر فرماویں۔
(محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد)

**اہلحدیث بھائیوں کو خوشخبری** شہر بجنور (یو۔پی) میں اہل حدیثوں کی کوئی مسجد نہ تھی۔ الحمد للہ کہ حاجی شیخ نور الٰہی صاحب سوداگر سوت صدر بازار دہلی نے خاص اپنی جیب سے زمین کا رقبہ خرید کر اور ایک بہت عالیشان مسجد تعمیر کرا دی ہے۔ اس میں ایک مدرسہ بھی قائم کر دیا ہے جو اہل حدیث بھائی تشریف لاویں وہ مسجد اہل حدیث میں ہی قیام کریں۔ (پتہ مسجد اہلحدیث سڑک میرٹھ متصل کھاری کنواں بجنور"
(محمد فاروق ولد منشی عبد المالک صاحب بجنور)


## سنگساز کی ضرورت

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ایک کہنہ مشق، اردو و عربی نویس سنگساز کی ضرورت ہے۔ جو پتھروں کے علاوہ پلیٹوں کا کام بھی جانتا ہو۔ پتہ ذیل پر جلد درخواست بھیجیں یا ملاقات کریں۔
"منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر کٹرہ شیر سنگھ کہنہ"


**مئو ضلع اعظم گڈھ** سے ایک کتاب ایک دیوبندی مولوی صاحب نے بنام "الاعلام المرفوعة" شائع کی ہے۔ جس پر عدلی ممبران بڑا ناز کر کے کہتے ہیں کہ اہل حدیث طلاق ثلاثہ کو ایک مان کر زنا کی اشاعت کرتے ہیں"۔ اس کا جواب مئو کے ہی صاحب علم نے بنام "الاحکام المتبوعة" مدلل طور پر دیا ہے جو ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہو رہا ہے۔ یہ کتاب ہر اہل حدیث کے پاس ہونی ضروری ہے کیونکہ ہر جگہ ایسا قصہ پیش آتا رہتا ہے۔ قیمت غالباً فی نسخہ ۸؍ ہو گی علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ (۱) دفتر اہلحدیث امرتسر۔ (۲) سکرٹری انجمن اہل حدیث سعید منزل۔ بنارس سٹی (یو۔پی)

**تلاش معاش** میرا ایک بھائی دار الحدیث رحمانیہ دہلی کا فارغ التحصیل ہے۔ قرآن کریم و احادیث نبویہ اور علوم عقلیہ و نقلیہ میں کافی طور پر عبور ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔
حکیم فضل الرحیم صاحب شائق ٹکیریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور (پنجاب) (۴؍ داخل غریب فنڈ)

**احباب کرام کو اطلاع** شرح ترمذی جلد رابع بالکل مکمل ہے۔ اور جید برقی پریس دہلی میں طبع ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد تیار کرا کر ہدیہ ناظرین کی جاوے گی۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا (عبد الرحمن مبارکپوری) مرحوم کی بعض مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف طبع کرانے کا ارادہ ہے۔ واللہ الموفق۔
حکیم عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام مبارکپور (اعظم گڈھ)

**ورم گردہ!** اگر کوئی صاحب ورم گردہ کا علاج کر سکتے ہوں تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ عین نوازش ہو گی۔ (پتہ) عبد المجید چک نمبر ۲۵۶ گ۔ ب۔ سونڈھ۔ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

**ضرورت "البلال"** کسی صاحب کے پاس اخبار البلال ہفتہ وار جو مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کے زیر ادارت ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۴ء نکلتا رہا ہے۔ اس کی چند جلدیں یا کم و بیش موجود ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ میں خریدنا چاہتا ہوں۔ "البلال" کی جلدیں ہوں یا "البلاغ" کی۔ نیز جلد انداز کس قیمت پر فروخت کی جائے گی۔
عبد الرحمن۔ ایس۔ اے۔ مجیدیہ میٹ ایجنٹ ولنگٹن۔ نیلگری۔

**یاد رفتگان** (۱) میرا چھوٹا بھائی جس کی عمر بیس سال تھی فوت ہو گیا۔ انا للہ۔ محمد حسن از بستی نون ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفر گڈھ (۲) میرے والد ماجد مولوی محمد حسن میاں صاحب جو پکے موحد اور توحید و سنت کی اشاعت کرنے والے تھے ۲ فروری کو انتقال کر گئے انا للہ۔ (عبد العزیز نمبر ۹ کوکس روڈ اڈیری پہ مبور بارکس مدراس) (۳ روداخل غریب فنڈ) (۳) میری ہمشیرہ صاحبہ جو گذشتہ سال حج بیت اللہ کو گئی تھیں ۲۸ جنوری کو مکہ معظمہ میں انتقال فرما گئیں انا للہ۔ (مولوی محمد اسماعیل خلف مولوی محمد امیر صاحب مرحوم بہاولپور) ناظرین مرحومین

مقالات شبلی۔ مولانا شبلی مرحوم جلد پنجم (۳۰۶) مختلف مضامین۔ قیمت ۱۲؍ (نظر اعظم گڑھ)

... اللھم اغفر لھم وارحمھم

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## ہندوستان کا سوراج اور اس کی تشریحیں

جب سے ہندوستان کی سیاسی اصطلاحات میں بنگالی لفظ "سوراج" داخل ہوا ہے۔ اس لفظ کی کئی ایک تشریحیں ہو چکی ہیں۔ ایک تشریح یہ ہوئی کہ حکومت اختیاری ماتحت برطانیہ حاصل ہو جیسے ہندوستانی ریاستیں۔ دوسری تشریح یہ ہوئی کہ وہ درجہ حاصل کیا جائے جو انگریزی نوآبادیات کو حاصل ہے۔ جو دیسی ریاستوں سے زیادہ ہے۔ حکومت کے وزراء نے اپنی تقریروں میں مؤخرالذکر قسم کا سوراج دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس کے حصول میں جب دیر ہوئی جو ہونی چاہئے تھی تو کانگرس نے لاہور کے جلسہ میں مکمل آزادی (پورن سوراجیہ) کا اعلان کر دیا۔ یعنی ہندوستان مثل افغانستان کے مکمل طور پر آزاد رہے گا۔ یہ اعلان سنتے ہی ہم نے کہہ دیا تھا کہ مکمل آزادی کا اعلان کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ایسا ہونا صورت موجودہ میں محال ہے۔ باوجود اس کے وہ مکمل سوراجیہ کا اعلان اس مشہور مقولہ کی بنا پر کرتے ہیں۔ جو فارسی میں کہا گیا ہے ؎

بمرگش بگیر تا بتپ راضی شود

حکومت کے دل میں مکمل آزادی کا خیال ڈال کر سوراج قسم دوم پر راضی کرنا چاہتے تھے۔ اب جو سات سال کی شبانہ روز کوشش کے بعد اصلاحی سکیم کی آخری رپورٹ آئی جس کو کمیٹی کی رپورٹ کہتے ہیں۔ تو اس میں آزادی مثل نوآبادیات کا ذکر تک نہیں۔ بس اسمبلی میں بھی یہی معاملہ باعث جنگ ہو رہا ہے۔ ممبران اسمبلی اسی امر کو باعث ناراضگی کہہ رہے ہیں کہ اس رپورٹ میں اس امر کا ذکر تک نہیں کہ ہندوستان کا معراج کمال نوآبادیات کی سی آزادی ہے یعنی آہستہ آہستہ آئینی جدوجہد سے ہندوستان انگریزی نوآبادیات کی طرح ماتحت برطانیہ آزاد ہو جائیگا۔ آزادی کا دینا تو الگ رہا غضب تو یہ ہے کہ اس کا ذکر تک نہیں۔ اس لئے اسمبلی نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا۔

ہم اب بھی اسی خیال پر ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ انگلستان بقاعدہ تجارت برتاؤ کر رہا ہے اگر مشتری کی نظر اتنی تنگ ہوتی ہے تو وہ سنا بتاتا ہے مگر بائع سوا مانگتا ہے۔ دراصل دونوں ایک دوسرے کا مافی الضمیر جانتے ہیں مگر حسب عادت دونوں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اسی طرح کانگرس نے اوپر کا درجہ طلب کیا مگر دل میں درمیانہ درجہ تھا۔ انگلستان نے سب سے نچلا درجہ دیا ہے۔ غالباً دل میں درمیانہ درجہ (سوراج مثل نوآبادیات) مضمر ہے۔ اب جو ہندوستان کی منتخبہ اسمبلی نے درمیانہ درجہ کے ذکر کر دینے پر قناعت کی ہے تو انشاء اللہ سودا ہو جائے گا۔ بائع اور مشتری دونو گویا کہ سمجھدار بنتے ہیں۔ اس لئے معاملے ہونے میں دیر ہو گئی ورنہ اتنی دیر لگنے کی بات نہ تھی۔

دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ رعایا بالاستقلال ایک چیز کو طلب کرتی رہے۔ یہاں تک کہ مال بلکہ جان بھی اس راستے میں قربان کر دے مگر وہ کامیاب نہ ہو۔ ضرور ہوتی ہے خود انگلستان جو اپنی تاریخ پر نازاں ہے وہ اسے غور سے پڑھے کہ باوجود اس کے کہ بادشاہ اور رعیت دونوں قوم ہم مذہب تھے۔ تاہم بادشاہ سے اختیارات لینے میں کتنا عرصہ لگا اور کتنے مصائب بھگتنے پڑے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان اور انگلستان کے لئے انگلستان ہی کی تاریخ کافی معلم ہو سکتی ہے۔ اس کے سارے واقعات کا نچوڑ بس یہ شعر ہے ؎

تا نشل خاسوده نگردی تہ سنگ
ہرگز نکف لعل نگارے نرسی

اسی واسطے ہم سیاسی بہادروں کو کہتے ہیں ؎

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

## نالۂ بے اثر

آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی جانب سے گذشتہ ماہ جون میں ایک عرضداشت ذمہ داران حکومت کو بھیجی گئی تھی۔ جس میں جماعت کی مظلومی کا اظہار کر کے تحفظ نشست یا انتخاب مشترک کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس پر ایک خاص مطمح نظر والے اخبارات نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ جب لیگ کی طرف سے جوابی مضمون میں واقعات عالیہ پیش کئے گئے۔ اور بتلایا گیا کہ اہل حدیثوں کو اچھوتوں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے تو اس پر یاروں نے مضحکہ اڑایا اور اخباروں میں پھبتیاں سنائی گئیں۔ (دیکھو اخبار جدت مراد آباد ۸ جولائی اور زمیندار لاہور ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء) ہمارے بعض اہل حدیث کرمفرماؤں نے بھی لکھا کہ وہ زمانہ لد گیا اب اہل حدیثوں کی ہر جگہ عزت کی جاتی ہے۔ لاکھوں لاکھ ان کو سمجھایا گیا۔ لیکن وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ سوائے افتراق و تشتت کے سبق کے اور کوئی صورت کامیابی کی ان کی زبان سے نہیں سنی گئی۔

آج ہمارے سامنے وہ عدالتی کاغذات پڑے ہوئے ہیں۔ جسے محترم حکیم جمیل الرحمن صاحب نے چاڑہ سے بھیجے ہیں۔ جماعت اہل حدیث چاڑہ ضلع ہزارہ پر احناف نے مظالم کے جو پہاڑ ڈھائے ہیں اگر وہ مفصل بیان کئے جائیں تو کلیجہ منہ کو آ جائے۔

اسی طرح کیندراپاڑہ ضلع کٹک کے اہل حدیثوں کو جو تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اس کی روداد ناظرین نے اخبار اہلحدیث ۴ جنوری میں پڑھ لی ہے۔

ahmadimuslim.de

گیا کے اہلحدیثوں پر جو سختیاں ہو رہی ہیں اُسے بھی ناظرین نے اہلحدیث یکم فروری میں ملاحظہ فرما لیا ہے کہ صاف صاف اعلان کر دیا گیا ہے کہ

اہل حدیث اچھوت اور ڈوم چمار کی طرح ہیں
ان کو مسجد میں ہرگز نہ آنے دو۔

اب کہاں ہیں وہ حضرات جنہوں نے اہل حدیث لیگ کے شائع کردہ واقعات کو مبالغہ پر محمول کیا تھا۔

کہاں گئے گیا کے ڈاکٹر عظیم الدین صاحب اہلحدیث، جنہوں نے ہسپتال کے بند کمرہ میں لیگ کے صدر پر ملامت کا ووٹ پاس کیا تھا۔ (انقلاب ۲۹ جون ۱۹۳۴ء)

کدھر ہیں ہمارے محترم ڈاکٹر فرید صاحب، جنہوں نے لکھا تھا کہ اب اہل حدیثوں کو کوئی بھی نہیں ستاتا ہے۔ لہٰذا اہل حدیث لیگ کو اپنے خیالات سے باز آجانا چاہیئے۔

کس گوشہ میں ہیں خیری صاحب، جنہوں نے اہل حدیث لیگ کی تجویز کو دوغلاپن فرمایا تھا۔ (انقلاب ۱۰ جولائی)

کس شغل میں ہیں اخبار انقلاب کے فاضل اڈیٹر صاحب، جنہوں نے اہل حدیث لیگ کی مخالفت میں ہاتھی کے کان برابر مضامین لکھے تھے۔ ذرا گیا کے احناف سے دریافت کریں، کیند رپاڑہ کے حنفیوں سے بازپرس کریں، چاڑہ کے مفسدین سے سوال کریں کہ ؎

یہ ظلم آرائیاں کب تک یہ حشر انگیزیاں کب تک
یہ لطف اُن کو دکھائیگا غریب خستہ جاں کب تک
یہ جوش انگیزیِ طوفان بیداد و بلا تا کے؟
یہ لطف اندوزیِ ہنگامۂ آہ و فغاں کب تک؟

کیا اسمبلی کے اہل حدیث ممبر جناب مولوی عبداللہ الباقی دیناجپوری، مظالم مذکورہ بالا پر اسمبلی میں کچھ سوالات فرمائینگے؟ یا ہمیشہ کی طرح ہمارا نالہ بے اثر ہی رہے گا؟ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پر نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

عرض گذار احمد سعید سکرٹری اہل حدیث لیگ بنارس

# جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کا
# تیسرا سالانہ عظیم الشان اجلاس

مورخہ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مقام محمد علی پارک میں منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے مایہ ناز علمائے کرام خصوصاً جناب مکرم حضرت مولنٰنا ابوالکلام صاحب آزاد۔ صاحب فضیلۃ جمال پاشا صاحب الغزنوی۔ شیر پنجاب فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری۔ مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ سیف الملت مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ مولانا عبیدالرحمن صاحب عمرپوری۔ حضرت مولانا عبدالخبیر صاحب صادقپوری (پٹنہ) مولانا عبدالوہاب صاحب آروی۔ و دیگر حضرات علمائے کرام اپنی اپنی دینی و علمی تقاریر سے حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمادیں گے۔

امید ہے برادران اسلام و شیدایان توحید شرکت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

نوٹ:۔ داخلہ مفت ہوگا۔

آپ کا خادم:۔ محمد صدیق سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی ۲۲ بولائی دت اسٹریٹ کلکتہ

## پھلوں کی کاشت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں کی کاشت اور انہیں مدت تک محفوظ رکھنے کے متعلق حسب ذیل نصاب جاری کئے جائیں گے۔

(۱) یکم سے ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء تک پھلوں اور سبزیوں کے محفوظ رکھنے کا دس روزہ نصاب۔

(۲) ۱۱ سے ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء تک اُن اشخاص کے لئے جو پھلوں کی کاشت کا کام کرتے ہیں۔ دو ہفتہ نصاب۔

دس دن کا نصاب اس نصاب کے سلسلہ میں جاری کیا جائے گا۔ جو جولائی ۱۹۳۴ء میں دو ہفتہ کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ نصاب مذکور پھلوں اور سبزیوں کی حفاظت (ڈبوں اور بوتلوں میں بند کرنے) سبزیوں کے خشک کرنے۔ ٹماٹر کی چٹنی اور مارملیڈ تیار کرنے۔ لیموں کی رس کو محفوظ رکھنے اور پھلوں پر شیرہ چڑھانے کے متعلق ہوگا۔ اس نصاب میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار امتحان میٹریکولیشن ہوگا۔ اور ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو جولائی ۱۹۳۴ء کے پہلے نصاب میں شامل ہو چکے ہوں تاکہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔

پھلوں کی کاشت کے متعلق دو ہفتہ نصاب اُن عام امور سے تعلق رکھتا ہے جن سے ایک کاشتکار کو جو پھلوں کی کاشت شروع کر رہا ہو۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ذخیرہ سے درختوں کا انتخاب۔ مختلف پھلدار درختوں کے لئے زمین کی موزونیت۔ باغوں کی داغ بیل ڈالنا۔ کھاد۔ آبپاشی۔ کاشت۔ ایک فصل کے ساتھ ساتھ دوسری فصل تیار کرنا۔ قلم تراشی۔ پھلوں کو چننا اور انہیں بکسوں میں بند کرنا۔ کیڑوں اور بیماریوں وغیرہ کا انسداد اس کے علاوہ شگوفے پھوٹنے۔ پیوند لگانے۔ شاخیں چھانٹنے اور زمین وغیرہ تیار کرنے اور ذخیرے میں پودے تیار کرنے کے متعلق عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو فی الحقیقت پھلوں کی کاشت میں مصروف ہیں یا جو باغ لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یہ امر کہ کس زبان میں تعلیم دی جائے اُن اشخاص پر منحصر ہوگا جو جماعت میں داخل ہوں۔ ہر دو نصاب میں طلبہ کی ایک محدود تعداد لی جائیگی۔ پنجابی طلبہ سے ۵ روپے اور باہر کے طلبہ سے ۱۰ روپے فی نصاب فیس لی جائیگی۔ طلبہ کو اپنے طعام و قیام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

داخلہ کیلئے درخواستیں پہلے نصاب کے متعلق ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء تک۔ دوسرے نصاب کے متعلق یکم مارچ ۱۹۳۵ء تک پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے نام



ahmadimuslim.de

# دھوکہ سے بچیں!

کوی ونودو ید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

# "امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں۔ اور کیتوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں۔ جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ "امرت دھارا" کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے۔ اسلئے ہوشیار رہئے اور

## اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عیؔ) نصف ایک روپیہ چار آنے (۱؎ ۴؍) نمونہ صرف آٹھ آنے ۸؍

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا (۲۳) لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

## مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دوسالہ، ڈیرہ دون و صوابی، منگہ، تھوک و پرچون ایک بوری تک صابون و کریانہ، لیچی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ عیدین و محرم کے لئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سوار علی ولی محمد لکڑ منڈی۔ نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرتسر (پنجاب)

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

**مفت** ۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر ہر شخص کو مفت روانہ کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

# مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ......... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ ۔ آدھ پاؤ ۶؍ ۔ پاؤ بھر ۱۲؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۳۰۹)

## شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کھمباہت

"کئی بار آپ کے ہاں مومیائی منگوا کر استعمال کر چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ پاؤ فوراً بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ نوازش ہوگی۔" (۱۲ دسمبر ۱۹۳۴ء)

جناب یو۔ ویٹک صاحب مانڈلے۔ "جس مریض کو میں نے آپ کی مومیائی استعمال کرانے کی سفارش کی تھی اُس کے لئے اکسیر ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک جس قدر جلد ممکن ہو میرے نام اور بذریعہ وی۔پی روانہ فرمائیں۔ میں اپنے سب دوستوں کو اس کے فوائد سے مطلع کر رہا ہوں۔" (۱۹ دسمبر ۱۹۳۴ء)

(ترجمہ انگریزی چٹھی)

(ملنے کا پتہ)

## دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## تمام دنیا میں بےمثل
# سفری حمائل شریف
## مترجم و محشی اردو کا ہدیہ
### چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بیشمار ہیں۔ ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے۔ اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔

ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

---

## تمام دنیا میں بےمثل
# مشکوۃ مترجم و محشی
### اردو کا ہدیہ
### سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اردو میں ہے اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شروح محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے۔ کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

**عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ**
**انوار الاسلام امرتسر**

(۳۱۶)

---

پانچسو روپے کا نقد انعام
## طلائے نوایجاد رجسٹرڈ ۱۲/۔

### ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ طلا کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہے۔ جو اس طلا کو بیکار ثابت کرے اس کو ۵۰۰ روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت ایک بکس ۳/۸

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

لقمان الحکمت فاضل طب حکیم محمد عبد اللہ صاحب کی معرکتہ الآرا ایجاد ۱/۱۲

# فاضل مکمل بکس مردمی

یعنی کمزوری اور ناطاقتی کا واحد علاج۔ بجلوقین کے لئے اکسیر صفت دوا ہے۔ قوت مردانہ کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ اس کی خوردنی ادویات مقوی دل و دماغ جگر ہیں۔ قوت منضم اور خون کو طاقت دیتی ہیں۔ مادہ تولید کے نقص کی اصلاح کرتی ہیں۔ قیمت ۳/۸

نوٹ:۔ بکس مذکور کے خریدار کو رسالہ طب و جراحت سال بھر مفت بھیجا جائے گا۔

نیجر دواخانہ فاضل طب حکیم محمد عبد اللہ چوک لوکڑھا امرتسر

---

# اکسیر ہاضمہ ۸/۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معمولی غذا کھا کر صحت قائم رہے اور بیماریوں سے نجات ملے، ہمیشہ تندرست رہیں، دل خوش رہے، چہرہ پر رونق، رعب و جاہت پیدا ہو تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں کیونکہ اس سے معدے کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ اس سے دل و دماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے قیمت فی ڈبیہ جس میں آدھ پاؤ سفوف ہوگا۔ ایک روپیہ

## اکسیر موتی دانت
دانتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو اکسیر موتی دانت کا استعمال فی الفور شروع کر دیں۔ دانتوں کی میل کچیل، بدنمائی، ہلنا وغیرہ دور ہو کر دانت فولاد کی طرح مضبوط اور موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ اور منہ سے پھولوں کی سی مہک پیدا ہوتی ہے۔ جس سے طبیعت بہت ہی بشاش ہو جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کیلئے کافی ہے۔ صرف ۸/

(منگانے کا پتہ)
**نیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ**
کوچہ جتاں ۳۰۸/۹ امرتسر

---

**کفر توڑ** } مصنفہ غازی محمود (دھرمپال) لدھانوی۔ مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھ کر کوئی متعصب سے متعصب بھی ہو اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ قیمت ۶/

**شدھی توڑ** } مصنفہ موصوف۔ آریوں کے عقائد، خیالات، مذہب اور رسومات نیوگ وغیرہ کی عریاں تصویر دکھلائی گئی ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۴/

**تحفۃ الہند** } مع کتھا سلوئی۔ مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم۔ یہ کتاب پچاسوں مرتبہ چھپکر فروخت ہو چکی ہے۔ انسداد ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کا ایسا قفل ہے جس کی چابی ہندوؤں کے پاس نہیں۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/

**ثبوت قربانی گاؤ** } مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمرپوری۔ اس میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن مہابھارت اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا کے دو حصے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ صرف چھ آنے (۶/)

ملنے کا پتہ:۔ **نیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

# در تردید قادیانی مشن

(تصانیف مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

**الہامات مرزا** } اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹ر

**مرقع قادیانی** } اس میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے متعلق قابلدید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۳ر

**تاریخ مرزا** } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات۔ اس میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ر

**نکاح مرزا** } مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

**عقائد مرزا** } مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبادات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

**فاتح قادیان** } جس میں لودہانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیت اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ (مرزائیہ) لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

**چیستان مرزا** } مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱ر

**شہادات مرزا** } (ملقب بہ "عشرہ مرزائیہ") جس میں دس شہادتوں سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۳ر

**فتح ربانی** } ایک زبردست تحریری مباحثہ۔ دربارہ حیات مسیحؑ۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے مرزائی قادیانی۔ قیمت ۶ر

**شاہ انگلستان اور مرزا قادیان** } ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے تھا۔ ۱ر

**فسخ نکاح مرزائیاں** } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت ۱ر

**نکات مرزا** } مرزائے قادیانی و مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ تاکہ ان دونوں ہستیوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۴ر

**محمد قادیانی** } مرزائے قادیانی کا دعوے تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے کی تردید ہے۔ قیمت صرف ۲ر

**مراق مرزا** } رسالہ ہذا میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے کہ وہ ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود کا اپنے اپنے اقراروں سے مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

**تعلیمات مرزا** } (مع جواب الجواب) قادیانی مشن کی تردید کے لئے یہ مختصر مگر جامع رسالہ ہے۔ جو کہ مع جواب الجواب شائع ہوا ہے۔ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ ۶ر

**فیصلہ مرزا** } (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ (۳۱۱)
عربی بالمقابل اردو ہے۔ قادیانیوں کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴ر

**فیصلہ مرزا** } (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے چھپوائی و کاغذ بہت اعلےٰ۔ قیمت ۵ر

**علم کلام مرزا** } اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعوے ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۸ر

**عجائبات مرزا** } جس میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ثابت کیا ہے کہ ان کی عمر صرف گیارہ سال تھی۔ قیمت ۳ر

**بہاء اللہ اور مرزا** } جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے دعاوی میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کی پیروی کی ہے۔ قابلدید رسالہ ہے۔ قیمت صرف ۶ر

**تصانیف دیگر مصنفین**

**شہادت القرآن** } مصنفہ مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ دربارہ حیات حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ اس کتاب میں

قادیانی توجہات در بارہ وفات مسیح ھباءً منثورًا ثابت کرکے قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔ مکمل ۱۲

**الخبر الصحیح** } اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

**المسیح الموعود** } یعنی مسئلہ حیات مسیح یا یوں کہئے کہ مسیح موعود کے بارے میں جو زبردست اختلاف اہل اسلام میں واقع ہے اس کے انسداد کے لئے مفصل بحث مدلل بدلائل قرآنیہ و حدیثیہ و اجماعیہ دیتا ہے بنظر احقاق حق و ابطال باطل اس کتاب میں موجود ہے۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا عجب پیرائے میں دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ ساتھ ہی اس کے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً و نقلاً غلط ثابت کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

**کاویہ علی الغاویہ** } مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری
اس ضخیم کتاب میں مولوی صاحب موصوف نے مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے ہر مبحث اس میں مذکور ہے۔ معلومات کا ذخیرہ ہے۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک لاجواب کتاب ہے۔ ضخامت حصہ اول ۱۰۶ صفحات۔ ضخامت حصہ دوم ۱۵۰ صفحات قیمت حصہ اول صرف عہ۔ حصہ دوم عہ سائز ۲۲×۲۹ کتابت طباعت اعلیٰ

**حقیقۃ المسیح** } اس رسالہ میں مسیح صادق کی علامات بہت عمدہ پیرایہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ قیمت ۶ر

**سودائے مرزا** } مصنفہ حکیم محمد علی صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں طبی دلائل اور مرزا صاحب کے اپنے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ آپ نہ نبی تھے نہ مجدد بلکہ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ لہٰذا ان کے کل الہامات اور دعاوی اسی مرض کا نتیجہ تھے۔ قیمت ۴ر

**نشان حج اور میرزا** } مصنفہ حکیم محمد عبد الرحمن صاحب خلیق۔ یہ کتاب اپنی طرز کی پہلی اور بالکل نرالی ہے۔ گویا ایک اعتقادیات شکن حربہ ہے۔ جس کی متحمل مرزائیت قطعاً نہیں ہو سکتی۔ اس میں نشانات مسیح موعود کے علاوہ نشان حج پر سیر کن بحث کی گئی ہے اور مرزائیوں کے دس عذرات کے دندان شکن جوابات درج ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ ہے جس میں مرزا صاحب کی شرعی حیثیت سے تحقیق کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

**حالات مرزا** } (یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت) جس میں قرآن و حدیث کی روشنی کے بعد قادیانی لٹریچر سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مجددیت۔ مسیحیت۔ مہدویت۔ نبوت کی احسن پیرایہ میں تردید کرکے ختم نبوت کے مسئلہ۔ حیات و ممات و ولادت مسیح پر بحث کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۵ر مؤلفہ ابو محمد اسحاق امرتسری

**عشرہ کاملہ** } مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ جس میں دس فصلیں ہیں اور ہر فصل دس دلائل پر مشتمل ہے۔ گویا پورے سو دلائل سے نہایت سادہ اور عام فہم پیرایہ میں مذہب قادیانی کی حقیقت کو اسی مذہب کی کتب و تحریرات سے بے نقاب کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

**تحقیق لاثانی** } یعنی محاکمہ بر پیشگوئی نکاح آسمانی مرزا غلام احمد قادیانی۔ مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ جس میں مرزا صاحب کے الہاموں صاف و صریح اقراروں اور خود ان کے تسلیم کردہ معیاروں کی رو سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کی تعلیم اور ان کے عقائد شریعت حقہ کے خلاف ہیں۔ قیمت ۱۲ر

**بارقہ ضیغمیہ** } اس میں قادیانیوں کے شائع کردہ رسالہ یعنی "تفہیمات ربانیہ" بجواب عشرہ کاملہ پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ یہ فرقہ قادیانیہ حق و صداقت سے کس قدر دور ہے۔ ۲ر

**غائت المرام** } اس رسالہ میں قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم نے مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

**تائید الاسلام** } اس کتاب میں بھی قاضی صاحب موصوف نے مسئلہ حیات مسیح پر محققانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۶ر (غائت المرام کا دوسرا حصہ)

## تفسیر ثنائی اُردو

جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور نکات کی خوش اسلوبیوں کے باعث عوام میں جسقدر مقبولیت حاصل کر چکی ہے اسکی تعریف میں یہ آپ ہی شہادت دے سکتی ہے۔ شروع تفسیر سے اخیر تک جب تک تمام کی تمام نہ پڑھ لی جائے کسی پہلو چین نہیں پڑتا۔ کیونکہ اسکی خاص خوبی یہ ہے کہ ایک کالم میں آیات قرآن مجید مع ترجمہ ہیں دوسرے کالم میں تفسیر ہے اور نیچے شان نزول و حواشی درج ہیں۔ اس کی آٹھ جلدیں ہیں۔ فی جلد ۲ـ۔ مکمل سٹ عـ۱۲ روپیہ۔ محصول علیحدہ ہوگا۔
جلد ششم کمرا زیر طبع ہے۔

(ملنے کا پتہ) **دفتر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ـ (عربی) از مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت صرف للعہ۔ پتہ۔ منیجر اہلحدیث



ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۲۶

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول

ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

**شرح قیمت اخبار**

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ... ...
عام خریداران سے ... ...
... ... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ ... ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

**امرتسر ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک**

فہرست مضامین

| | |
|---|---|
| جذبات نادم | ص ۱ |
| انتخاب الاخبار | ص ۲ |
| دہلی میں مسئلہ امامت | ص ۲ |
| مولوی محمد علی کی شہادت میں قادیانیوں کی رعایت | ص ۴ |
| قادیانی خلیفہ باپ کی جگہ | ص ۷ |
| مسیحی رسالہ المائدہ کے سوال کا جواب | ص ۸ |
| حدوث مادہ و ارواح | ص ۹ |
| برہان التفاسیر | ص ۱۱ |
| اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان | ص ۱۲ |
| فتاوے | ص ۱۳ |
| متفرقات ص ۱۴ — ملکی مطلع | ص ۱۵ |
| اشتہارات | ص ۱۶ / ۲۰ |

## جذبات نادم

حبیبِ خدا پر جو قربان ہوگا — اُسی پر خدا بھی مہربان ہوگا
شریعت کا ہر دم جسے دھیان ہوگا — حقیقت میں وہ ہی مسلمان ہوگا
جو دنیا میں دین پر تو قائم رہے گا — تو جنت میں جانا بھی آسان ہوگا
کریگا جو شرک اور بدعت ہمیشہ — تو پھر کس طرح وہ مسلمان ہوگا
خلاف اہل سنت عمل جس کا ہوگا — کبھی بھی نہ وہ اہل ایمان ہوگا
عمل دینِ حق پر کریگا جو ہر دم — خداوند عالم کا مہمان ہوگا
پڑھیگا نہ جو علم دینی برادر — وہ دانا بھی ہوگا تو نادان ہوگا
جو اسراف بیجا کرے شادیوں میں — وہ قرضہ میں پھنس کر پریشان ہوگا
کرے چوریاں اور کھیلے جو جؤا — وہ انسان ہوکر بھی حیوان ہوگا

نہ کرنا کسی کی کبھی تم برائی
کہ نادم ترا اس سے نقصان ہوگا

حیات طیبہ یعنی سوانحعمری مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رح دوبارہ بعد تصحیح عمدہ کتابت و طباعت سے شائع ہوئی ہے قیمت ۱۲ (مینیجر اہلحدیث)

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں چند طاعون کے کیس ہوئے۔ جن میں سے ۳۰ اموات واقع ہوئیں۔ بلدیہ کے محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اس کی روک تھام کی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ ضلع کے چند دیہات سے بھی اس وبا کے پھیلنے کی اطلاع ملی ہے

—— امرتسر دروازہ رامباغ کے نزدیک ایک مسجد کے غسلخانہ میں ایک بم پھٹا۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔ پولیس جائے واردات پر فوراً پہنچ گئی۔ اور بم ساز کی تلاش میں مصروف ہے۔

—— لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا سالانہ اجلاس ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل کو ہوا۔ جس میں نواب شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ۔ علامہ عبداللہ یوسف علی اور نواب صاحب چھتاری نے شرکت فرمائی۔

—— لاہور میں سلور جوبلی کے موقعہ پر ۶-۷ مئی کو منٹو پارک میں عظیم الشان میلہ ہوگا۔ جس میں فوجی نوجوان شہسواری، بوائے سکاوٹ مختلف اقسام کی ورزشیں دکھائینگے۔ نیز اس موقع پر امام بخش اور گونگا پہلوان کی کشتی بھی ہوگی۔ کرکٹ ہاکی، فٹ بال کے میچ بھی ہوں گے۔ ہوائی جہازوں کے کرتب بھی دکھائے جائیں گے۔

—— ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ عراق کو جانے والے مسافر ہندوستان سے روانہ ہونے سے پہلے ہیضہ کا ٹیکہ ضرور لگوا کر جائیں اور ساتھ ہی ٹیکہ لگوانے کا سرٹیفکیٹ بھی لے جائیں۔

—— صوبہ پنجاب میں قرضہ بل کا نفاذ ۱۹ اپریل سے کیا گیا ہے۔

—— پنجاب کے مشہور کانگرسی رائے زادہ ہنسراج کانگرس سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

—— کراچی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبارات و مطابع کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۹ اپریل سے مزید ایک ماہ تک تھورام و عبدالقیوم کے متعلق کسی قسم کی کوئی خبر یا اشتہار شائع نہ کریں۔

—— ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلے میں صرف پنجاب میں سے ۱۸ اپریل تک ۳ لاکھ ۶۲ ہزار ۹۴۳ روپے گیارہ آنے جمع ہو چکے ہیں۔

—— ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ کے درمیان سڑک پر کول تار بچھانے کے لئے گرم کی جا رہی تھی۔ زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے گیس پیدا ہو گئی اور ڈرم پھٹ گیا۔ دو آدمی ہلاک اور ایک مزدور زخمی ہوا۔

—— رنگون کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پی یو میں وہاں کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً ستره ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— مانڈلے میل ٹرین (علاقہ برما) کو تباہ کئے جانے کے سلسلہ میں پولیس نے تین ماہ کی تحقیقات کے بعد پانچ آدمی گرفتار کئے ہیں۔

—— نیلور میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے متعدد آدمی مجروح ہوئے۔

—— اعتماد پور اور فیروز آباد (جو ضلع آگرہ کی تحصیلیں ہیں) میں طاعون زور پکڑ رہی ہے ایک گاؤں میں صرف ایک خاندان کے ۱۳ افراد اس وبا کا شکار ہو گئے۔

—— کلکتہ کے نزدیک برجبن بادیہ اور چاندپور میں بارش کے خوفناک طوفان آنے سے پانچ میل کے رقبہ میں جس قدر فصلیں تھیں۔ بالکل تباہ ہو گئیں۔ پندرہ سو مکانات منہدم ہو گئے۔

—— جزائر مالدیو میں خاص احکام کی رو سے عورتوں کی تعلیم ممنوع قرار دی گئی ہے۔

—— کوہ ہمالیہ کے پچھلے حصہ میں چین کی طرف ہنزا۔ پچیلاس اور نگر مشہور سرسبز و شاداب علاقے ہیں۔ جن کے متعلق مہاراجہ سر ہری سنگھ والئے کشمیر اور برطانیہ میں معاہدہ ہو گیا ہے کہ ان پر ۶ مئی کو برطانیہ کا قبضہ ہو جائیگا۔

—— بلغاریہ میں بغاوت پھیل جانے سے بہت سے لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں جنہیں دو سابقہ وزیر بھی ہیں۔

—— ۲۱ اپریل کو جزیرہ فارموسا میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا۔ جس کی وجہ سے ایک ہزار ۲۴۲ افراد ہلاک اور ۳ ہزار ۶۸۰ مجروح ہوئے پانچ ہزار مکانات تباہ و برباد اور تیس ہزار نفوس جانماں برباد ہو گئے۔

—— لندن کی خبر ہے کہ وہاں کے ۴۹ پولیس کے سپاہی اور چند افسران بیک وقت گرفتار کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے بارش میں ایک خاص قسم کی وردی استعمال نہیں کی تھی۔ جس کی وجہ سے کئی حادثات رونما ہوئے۔

—— اٹلی کے نائب وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے جنگ کی زبردست تیاریاں شروع کر رکھی ہیں۔ اس ماہ میں چھ لاکھ فوجی نوجوان تیار ہو جائیں گے۔ کیونکہ یورپ کی مختلف طاقتوں میں سیاسی کش مکش جاری ہے جس کے باعث جنگ چھڑ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے ہم بھی ہر وقت جنگ کے لئے تیار ہیں۔

—— مسٹر ڈی ولیرا پریذیڈنٹ آئرلینڈ نے ایک تقریر میں بیان کیا ہے کہ ہم اس وقت تک چین کی نیند نہ سوئیں گے جب تک کہ آئرلینڈ کو مکمل طور پر آزاد نہ کرا لیں گے۔


## جدید انگلش ٹیچر

### گھر بیٹھے انگریزی زبان سیکھئے

مصنفہ بابو صدیق الحسن خاں شملوی

اس کے مطالعہ سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ جائیں گے۔ کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ انگریزی خط و کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائینگے۔ قیمت صرف ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر


ahmadmuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

## دہلی میں مسئلہ امامت
## صوت قادیان کی بازگشت

مسلمانوں کے لئے جو چیز مفید بلکہ مفید تر ہوتی ہے۔ وہی ان کی خوش قسمتی سے بحکم (روغن بادام خشکی آرد) مضر ہو جاتی ہے۔ مسئلہ امارت یا امامت فی نفسہٖ ایک مفید ترین چیز ہے مگر جب بے طرح اس کو استعمال کیا جائے تو یہی مضر بن جاتا ہے۔ جس کی مثال دہلی وغیرہ بلاد میں دیکھنی چاہئے جہاں اس کی بھیانک صورت نظر آتی ہے۔

مولوی عبدالوہاب صاحب صدری دہلوی نے (واللہ اعلم بما فی صدور العالمین) امارت شرعیہ کا دعوےٰ کیا۔ اہل دہلی (علماء اور شرفاء) نے اس کی مخالفت کی۔ چند غرباء نے ان کو تسلیم کیا۔ اس لئے انہوں نے اپنا لقب "امام غرباء اہل حدیث" مقرر کیا۔ عرصہ کے بعد دہلی میں ایک اجتماع ہوا۔ جس میں تین اصحاب اہل حدیث جماعت کی طرف سے منصف مقرر ہوئے۔ (۱) مولوی عبیدالرحمٰن صاحب میرٹھی۔ (۲) یہ خاکسار۔ (۳) تیسرے صاحب غالباً مولوی عبدالغفور نامی لکھنوی تھے۔ جو ان دنوں مدرسہ رحمانیہ دہلی میں مدرس اول تھے۔ اللہ اعلم اب کہاں ہیں۔ ہم تینوں نے مدعی امامت کو مدعو کیا۔ جب وہ نہ آئے۔ تو ان کے پاس جاکر روبرو سوال کیا کہ آپ کا دعوےٰ کیا ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا وہ قلم بند کیا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں خاص دہلی کے لئے امام ہوں، میری امامت میں سردست سیاست داخل نہیں، میرا منکر بالتخلف مجرم نہیں۔ وغیرہ۔ اس پر جو اس وقت فیصلہ کیا گیا وہ بدستخطی دیگر علماء کے شائع کیا گیا تھا۔ بات آئی گئی۔ اس کے بعد تنازع ختم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ جریدۂ "اہلحدیث" کو بھی بلحاظ جماعتی تعلق کے اس میں دخل دینے کا خیال ہوا۔ زیادہ تر اس لئے کہ فریقین خصوصاً فریق مدعی کی طرف سے تعیین موضوع نہ ہوا تھا اس لئے گفتگو بے قاعدہ ہو رہی تھی۔

**اہلحدیث** ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ میں جو مضمون دیا گیا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حسب دستور علم کلام پہلے موضوع کی تقسیم کی گئی تھی۔ یعنی "امام" چار قسم پر منقسم ہو سکتا ہے (۱) نبی۔ (۲) ہادی یعنی راہنما۔ (۳) امام نماز۔ (۴) امام حکومت۔ ان چار قسموں کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیکر لکھا تھا کہ:-

"**ان اقسام اربعہ کے احکام** حسب قانون محصلین تعریف کے بعد ہر ایک قسم کا حکم بتانا بھی ضروری ہے۔ گو ضمناً معلوم ہوتا رہا ہے۔ تاہم تصریح کے ساتھ بتانا زیادہ صحیح ہوگا۔

**قسم اول** یعنی امامت انبیاء کا حکم یہ ہے کہ بلاچون وچرا اُن کی پیروی کی جائے۔ انکار کرنے والے پر کفر عائد ہو۔ جیسا کہ مسلمہ فریقین بلکہ مسلمہ کل اہل اسلام ہے۔

**قسم دوم** یعنی ائمہ ہدیٰ کی امامت کا حکم یہ ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے بشرط موافقت تعلیم انبیاء۔ والا۔ لا۔

**قسم سوم** امام صلوٰۃ کا حکم یہ ہے کہ خاص حالت صلوٰۃ میں امام کی پیروی فرض ہے۔ چنانچہ فرمایا اِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وغیرہ۔ مگر سوائے نماز کے باقی اوقات میں امام کی اطاعت فرض واجب نہیں

**چوتھی قسم کا** حکم یہ ہے کہ ہر حال میں اُس کی اطاعت کی جائے۔ ملکی انتظام اُس کے حکم کے ماتحت ہو۔ جہاد اُس کے حکم سے ہو۔ مظلوم اُس سے فریاد کرے۔ وہ ظالم سے مظلوم کا انتقام لے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

بایعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلیٰ اثرۃ علینا۔ الحدیث

"یعنی (ہم) صحابہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ امام وقت کی بات سنا کریں گے اور تابعداری کیا کریں گے۔ تنگی۔ آسانی۔ خوشی اور ناخوشی سب میں"

اسی امام کی بابت ارشاد ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ

فمات میتۃ جاھلیۃ - الحدیث
یعنی جو شخص امام کی اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے جدا ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا؛

ان سب مراتب کی جامع قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

یعنی اللہ کا کہا مانو۔ رسول کا حکم مانو۔ اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو۔

**پس اب** مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کے دعوے کی تنقید بہت آسان ہے۔ موصوف سے استفسار ہو کہ آپ ان چار اقسام کی امامت میں سے کونسی امامت کے قائل ہیں۔ (۱) امامت نبوت؟ (ہمارا گمان بلکہ یقین ہے کہ نہیں)۔ (۲) امامت ہدایت؟ (اس میں کوئی حرج نہیں۔ (۳) امامت صلوٰۃ؟ کوئی حرج نہیں۔ (۴) امامت حکومت؟ (بشرط تحقق) چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر یہ یاد رہے ؎

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

یاد رہے کہ امامت قسم چہارم ہی وہ امامت ہے جس پر اسلام کی ترقی کا دار مدار ہے۔ اسی کے ایک نص کی بابت فرمایا ہے ذروۃ سنامہ الجہاد۔ (اسلام کی بلندی اور برتری جہاد میں ہے) یہ وہی عالی قدر نص ہے جس کی بابت ارشاد ہے اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ (امام مثل ڈھال کے ہے جس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے) یہی وہ امامت ہے جس کی بابت ارشاد ہے۔ الجہاد ماض مع بر و فاجر (جہاد جاری رہیگا چاہے امام نیک ہو یا بد)؛

(اہلحدیث ۱۷ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۲۰۳)

نوٹ:۔ ایک امامت یا امارت سفری بھی ہے جو عارضی اور محدود الوقت ہے۔ اس لئے ہم نے اس کو ان چار میں داخل نہیں کیا۔

**اہلحدیث** ہماری اس مداخلت سے مقصود یہ تھا کہ دہلوی مکالمہ بحکم

وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا

اصل موضوع پر آجائے۔ اس کے بعد ضروری تھا کہ فریق مدعی اپنے دعوے کی تشریح اور تعیین کر کے گفتگو چلاتا۔ لیکن جہاں تک ہمارا علم اور حافظہ کام دیتا ہے۔ ہم نے اپنے اس مضمون کا جواب نہ پایا۔ یہاں تک کہ بحکم خدا مولوی عبدالوہاب موصوف انتقال کر گئے۔ (بات آئی گئی ہو گئی)

ان کے انتقال کے بعد ان کے اتباع نے ان کے صاحبزادہ مولوی عبدالستار صاحب کو امیر منتخب کر لیا۔ جدید امیر صاحب نے دہلی میں بماہ مارچ سنہ رواں ایک جلسہ عام کیا۔ جس میں ایک تحریر بطور "خطبہ امارت" پڑھی جو چھپ کر ہمارے پاس بھی پہنچی۔ اس امارتی خطبہ کے دیکھنے سے ہمیں یقین ہوا کہ مسئلہ امارت کی گاڑی لائن سے اتری ہوئی ہے۔ جس کو لائن پر چلانے کی طاقت ڈرائیور میں نہیں۔ حق یہ تھا کہ ہمارے پیش کردہ اقسام میں سے جس قسم کی امامت یا امارت کے وہ اور ان کے والد ماجد مدعی تھے اس کی تعیین کرتے۔ پھر اس کا ثبوت اور حکم شرعی دلائل سے دیتے۔ مگر انہوں نے کیا تو یہ کیا کہ فریق منکرین پر سخت حملے شروع کئے۔ خصوصاً مجلس تنظیم، اہل حدیث کانفرنس وغیرہ کو سخت مکروہ الفاظ میں یاد کر کے اپنے مخالفوں کی فہرست میں داخل کر لیا۔ انا للہ! امیر جدید کے چند الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"**ناجائز انتخابات** اہل حدیث تو نامور جنگیں میں معروف برسر پیکار جنگ رہے مقلدین احناف صوبہ بہار نے مسئلہ امارت کی حقانیت سے فائدہ اٹھا کر ایک جماعت ۱۳۳۶ھ میں قائم کر لی۔ اہل حدیثوں میں مزید افتراق کا شوق ناجائز ۱۹۳۰ء کو موجزن ہوا تو بمقام لاہور مسجد مبارک میں ایک فرقہ ثنائیہ نے جلسہ کر کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو سردار اہل حدیث بنا کر ثنائیہ فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ کسی معترض نے کہا کہ مولوی عبدالوہاب صاحب امام جماعت غرباء اہل حدیث کی موجودگی میں یہ انتخاب ناجائز ہے۔ تو جواب دیا کہ اُس میں اور اس سرداریہ انتخاب میں فرق ہے کہ یہ پولیٹیکل معاملات کے متعلق ہے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث میں بھی شائع ہوا تھا جیسے مسئلہ امارت کی صحت کی بنیاد مضبوط ہوتی گئی ویسے اس کی عملی صورت کی خلیج بھی بڑھتی گئی۔ بجائے اس کے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان ایک لڑی میں متفق و منسلک ہوتے افتراق ہی بڑھتا گیا۔ بمقام لاہور میں پانچ چھ سال کا عرصہ ہوا۔ انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسہ میں بموجودگی احناف کے مولوی انور شاہ صاحب، سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا انتخاب امیر شریعت ہوا۔ اس سے جماعت اہل حدیث پنجاب کے بھی دو ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تو جب چاروں طرف دیکھا کہ اب کیا صورت ہو مولوی عبدالوہاب صاحب کی سچائی اور حقانیت کا ڈنکا تو دنیا میں بج گیا۔ بہت جرح و قدح کے بعد محض مکر بازی کے پیرایہ میں اپنی تمام قیود کی پولی کڑیوں کو توڑ تاڑ کر بلا اتفاق کل اہل حدیث ہندوستان چند نفوس نے ایک غیر معروف مقام (دکھیر پور) میں مجتمع ہو کر مسئلہ ہذا پر غور کرنا شروع کیا۔ تو جماعت غرباء اہل حدیث کی گرفت سے ایک

---

۱؎ معلوم ہوا کہ انتخاب کرتے وقت کل اعیان کی شرکت ضروری ہے۔ دہلی میں بوقت انتخاب امیر اول (مولوی عبدالوہاب) اس طرح کا اجتماع ہوا ہوگا۔ غالباً اس اجتماع کے صدر مولوی محمد صاحب جوناگڑھی ہونگے۔ کیا مولوی محمد صاحب اس اجتماع پر روشنی ڈالیں گے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

محض ہیولانہ تخیل سے خار و دراستہ اختیار کرکے ایک تنظیمی فرقہ قائم کیا۔"

(رسالہ خطبہ امارت ص۱۶-۱۷)

**اہلحدیث** | نہ لاہور میں کوئی فرقہ ثنائیہ قائم ہوا نہ کیمبل پور میں کوئی تنظیمی فرقہ بنا۔ کیونکہ ان دونوں کی طرف سے تصریحاً شائع ہو چکا ہے کہ جس طرح حالت سفر میں چند مسافر ایک شخص کو اپنا امیر بنا کر سفر کرتے ہیں اسی طرح ہم چند آدمی ایک شخص کو سردار یا امیر بنا کر کام کریں گے۔

یہ دونوں جماعتیں نہ کسی کو خارج از ملت کہتی ہیں نہ کسی کو اپنے اندر آنے کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ نہ ان کا فتوےٰ ہے کہ جو زکوٰۃ یا خیرات ہمارے توسط سے نہ دی جائے گی وہ قبول ہی نہ ہوگی۔ نہ ان کا اعلان ہے کہ وعظ و نصیحت کرنیوالے ہماری اجازت بغیر کریں گے تو جائز ہی نہ ہوگی۔

یہ سب امور مولوی عبدالوہاب دہلوی متوفی کی امامت میں داخل ہو کر فرقہ امامیہ کی علیحدگی کا موجب بنے ہیں۔ چنانچہ امارتی خطبہ کے صفحات ۸-۹ سے ظاہر ہے کہ بغیر اجازت امام کے کوئی کام جائز نہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن و کانفرنس آل انڈیا و دیگر اہل حدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ و درس کہے یا فتوےٰ دے۔ مسئلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے۔ چنانچہ فرمان نبوی ہے۔ لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَأْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔ (ابوداؤد)" (رسالہ مذکور صفحہ ۸)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دیکھئے کہ بغیر ماتحتی امیر جدید صاحبزادہ عبدالستار صاحب کے آخرت میں نجات ہی نہیں مل سکتی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"جلدی سے جلدی امام (عبدالستار ولد مولوی عبدالوہاب) کی ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے عامل ہو جائیے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کف افسوس مل کر ہیہات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا۔" (ص۹)

**باانصاف ناظرین!** | غور فرمائیں۔ کیا یہ وہی آواز نہیں جو قادیان سے پہلے ہی اٹھی تھی اور اب بھی اٹھتی ہے کہ بغیر ہماری اطاعت کے نجات ہی نہیں۔ بالکل دونوں آوازیں ایک جیسی ہیں۔ یہی آواز ہے جس نے قادیانی جماعت کو فرقہ مرزائیہ کے اسم سے موسوم کیا۔ یہی ایک آواز ہے جس سے دہلی کے یہ چند افراد فرقہ امامیہ کے اسم سے موسوم ہونے کے مستحق ہیں۔

**اللہ اکبر!** | کس قدر جرأت ان دونوں گروہوں نے کی ہے۔ قادیان کا صاحبزادہ میاں محمود لکھتا ہے کہ بغیر نبوت مرزا تسلیم کرنے کے نجات نہیں۔ دہلی کا صاحبزادہ کہتا ہے کہ بغیر تسلیم میری امارت کے نجات نہیں۔ تشابہت قلوبہم۔ ان دونوں گروہوں کی راہ نجات یہ ہے کہ بقول قادیان کلمۂ اسلام کے ساتھ مرزا رسول اللہ کہو۔ یعنی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ و مرزا جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

(انوار خلافت)

اسی طرح دہلوی صاحبزادہ بھی کلمۂ اسلام کو نجات کے لئے کافی نہیں جانتا۔ جب تک لوگ یہ اعتقاد نہ رکھیں۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ عبدالستار خلیفۃ اللہ

کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاہِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا۔

**تنقیح** | پس ہمارا اور آپ کا مبحث مقرر ہو گیا۔ کہ آپ کی امارت تسلیم کئے بغیر نجات نہیں۔ اس کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے آپ نے دینا ہوگا۔

**امارت اور کانفرنس** | جدید امیر صاحب نے خطبہ امارتی میں اہل حدیث کانفرنس پر بھی چھینٹا ڈالا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"چونکہ مولانا (عبدالوہاب) مرحوم علیہ الرحمۃ طمع نفسانی سے کوسوں دور تھے اور ان کو دنیادار مالداروں اور شیخ صاحبان کی خوشامد ہرگز ملحوظ نظر نہ تھی کما مرّ اس لئے آپ کو اظہار حق بلا خوف لومۃ لائم یا حق گوئی سے ان کا قول اثر انداز نہ ہو سکتا تھا تو الحق مُرٌّ مشہور مقولہ کے مطابق بعض مالدار آپ سے رنجیدہ خاطر تھے جن کے دست نگر اور پروردہ ایک طائفہ علماء کا تھا وہ طائفہ اپنے پشت پناہ متمولین کو لے کر مخالف ہو گیا اور کہا کہ بلا حکومت و سیاست دنیاوی کے امام نہیں ہو سکتا۔ امام کے لئے قرشیت و حکومت شرط ہے وغیرہ۔ جس نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ تیار کی اور ۱۳۲۴ھ میں ایک کانفرنس آل انڈیا اہل حدیث کے نام سے غلط اور ناجائز بنیاد ڈالی۔ کیونکہ اس کی بنیاد اصول فرنگ یعنی حکومت برطانیہ انگریزی کی عین روش پر تھی اور اصول اسلام کے خلاف۔ کیونکہ اس کی بنیاد بماتحتی امام وقت نہ تھی۔" (ص۱۵)

**اہلحدیث** | اب ہمیں فیصلے کی امید ہو گئی۔ لہٰذا ہم

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان: عربی زبان میں ... صرف پارہ اول کی جدید تفسیر۔ از مولانا ابوالوفا ثناء اللہ۔ قیمت ۱۲ر (منیجر)

واقعات گذشتہ صاحبزادہ صاحب اور پبلک کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے جو کچھ کہا وہ ان کی اپنی تحریر کے علاوہ بحکم مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ سب کچھ خدا کے ہاں لکھا گیا اور وقت پر سامنے رکھ کر کہا جائیگا اِقْرَأْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا۔

**واقعات** صاحبزادہ صاحب کو اگر بوجہ خرد سالی ہمارے پیش کردہ واقعات کا علم نہ ہو تو بڑی عمر کے لوگوں سے پوچھ لیں۔

کچھ شک نہیں کہ جب اہل حدیث کانفرنس جب دہلی پہنچا تو مولوی عبدالوہاب صاحب اور شیخ عبداللہ صاحب نے ان کی موافقت میں کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مولوی صاحب موصوف کی اجازت سے شیخ صاحب نے ایک خاص رقم چندہ میں دی۔ اس کے بعد مولوی عبدالوہاب صاحب کانفرنس کی بنیادی مجلس شوریٰ میں شریک ہوتے رہے اور سالانہ جلسوں میں باتحتی صدر جلسہ تقریریں کرتے رہے۔ امرتسر، پشاور، کلکتہ، مدراس، علیگڈھ وغیرہ مقامات کے جلسوں میں بما بہ زیر حکم صدارت تقریریں کرتے رہے۔ مگر آپ کو صدر جلسہ بنائے جانے یا بننے کا بھی کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ یہ واقعات ایسے صحیح ہیں کہ دہلی اور ان مقامات کے رہنے والے اور شرکاء جلسہ سب شہادت دے سکتے ہیں۔ نیز ان جلسوں کے پروگرام بھی ہماری تائید میں ناطق ہیں۔ ان واقعات سے مندرجہ ذیل نتائج صاف ماخوذ ہو سکتے ہیں۔

(۱) اہل حدیث کانفرنس کسی شیخ کی شیخی سے نہیں بنی تھی۔

(۲) اہل حدیث کانفرنس مولوی عبدالوہاب کی مخالفت میں نہ بنی تھی۔

(۳) اہل حدیث کانفرنس بطریق کافرین نہ بنی تھی۔ بلکہ بطریق مومنین شورے سے بنی تھی۔

(۴) مولوی عبدالوہاب رکن شورے کانفرنس تھے نہ کہ امام یا امیر۔

(۵) مولوی عبدالوہاب مدعی امامت دہلی، صدر جلسہ کانفرنس کی اجازت کے ماتحت تقریر فرمایا کرتے تھے۔ جہاں روکنا ہوتا رک جاتے تھے۔

ان سارے نتائج صحیحہ سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ مولوی عبدالوہاب مرحوم اہل حدیث کانفرنس کو جماعت مسنونہ جانتے تھے۔ نہ صرف اسکے فیصلوں کو تسلیم کرتے تھے بلکہ جلسہ عام میں صدر جلسہ کے ماتحت بیٹھتے تھے۔

**ناظرین کرام!** ان واقعات صحیحہ کو سامنے رکھ کر صاحبزادہ صاحب کا یہ قول (بقول چھوٹا منہ بڑی بات) ملاحظہ ہو۔

کانفرنس اہل حدیث کی بنیاد اصول اسلام
کے خلاف تھی۔ کیونکہ اس کی بنیاد
بماتحتی امام وقت نہ تھی۔ (دجل جلالہ)

کون امام وقت؟ جو خود رکن مجلس اور ماتحت صدر ہوتے تھے۔ ہم اگر صاحبزادہ صاحب پر حسن ظن کریں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاید آپ ان دنوں پیدا بھی نہ ہوئے ہونگے۔ اور اگر پیدا ہو چکے ہونگے تو دودھ پیتے ہونگے۔ ورنہ دن دہاڑے اتنی غلط بیانی نہ کرتے۔ اس لئے آپ پر تو کچھ تعجب نہیں۔ اگر تعجب ہے تو ان لوگوں پر جو ان واقعات کو بچشم خود دیکھ چکے تھے پھر باوجود آپ سے میل جول رکھنے کے بلکہ آپ کی جماعت کے ارکان ہونے کے آپ کے امارتی خطبہ کو غلط بیانی سے پاک نہ کر سکے۔

**حضرات کرام!** ہم تو صاحبزادہ عبدالستار صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے مسئلہ متنازعہ کی تعیین کر دی۔ یعنی صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ بغیر ان کی اطاعت کے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ (وَ اِنْ صَلّٰی وَ صَامَ وَ زَعَمَ اَنَّہٗ مُؤْمِنٌ)

پس اس دعوے کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے پیش کریں۔ ہم سننے کو تیار ہیں۔

**تنبیہ** آج کل ہندوستان کے ہر صوبے میں مسئلہ امارت نمودار ہو رہا ہے۔ شائد کسی آیندہ زمانے کے لئے راستہ صاف ہو رہا ہو۔ ہر جگہ کے چند لوگ ایک آدمی کو اپنا امیر بنا کر حضرت امیر یا امیر شریعت کا اعلان کر دیتے ہیں۔ امرتسر لاہور وغیرہ مقامات سے بھی یہ آواز اٹھی تھی۔ جو عرصہ تک مومنین کے لئے موجب پریشانی رہی۔ آخر کار اس آواز کے حامیوں میں سے خدا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے صاف صاف لکھ دیا کہ یہ امارت مثل امارت سفر کے ہے۔ یعنی جو اس امیر کو مانے اس پر امیر کا حکم نافذ ہوگا نہ ماننے والوں پر نافذ نہیں ہو سکتا اس سے کوئی منع نہیں کرتا نہ کر سکتا ہے۔

اسی کی ذیل میں ہر خاندان اپنے میں کسی کو امیر بنالے تو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ نہیں ہو سکتا کہ

جو اس امام کو امام نہ مانے نہ اسکی عبادات قبول ہونگی نہ صدقات نہ ان کا نماز روزہ قبول ہوگا، نہ حج و زکوٰۃ۔

بلکہ بقول جدید امام (مولوی عبدالستار) دہلوی نہ اس کی نجات ہوگی:

تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔

**نوٹ** ہمارے جواب میں اگر کوئی تحریر نکلی تو ہم اس تحریر پر توجہ کریں گے۔ جس میں ہمارے پیش کردہ واقعات و دلائل پر توجہ ہوگی۔ جو تحریر ایسی نہ ہوگی ہم اس پر توجہ کرنا اس شعر کے ماتحت جانیں گے۔ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

---

عمر کا لحاظ مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیف ۱۸۹۴ء ... (نجم الہدیٰ)

ahmadimuslim.de

تب پرمیشور ہی میں لے ہوگا انیہ میں نہیں۔ سو یہ آدی سرشٹی (کائناتِ اولین) ہے کیونکہ پہلے نہیں تھی اور پھر اُتپن بھئی (پیدا ہوئی) اس سے اس سرشٹی کے آدی (آغاز والی) ہونے سے ساوک (آغاز والی) کہلاتی ہے...... اور ویدانت میں پرکرتی آدکوں (مادہ وغیرہ) کی اتپتی (پیدائش) لکھی ہے اور پرکرتی کا لے بھی پرمیشور میں ہوتا ہے۔"

(۱۱) ایضاً سملاس ۹ صفحہ ۲۹۶ میں لکھا ہے کہ:۔

(پرشن)۔ وہ مکتی پراپت (یافتہ) جیو سدا بنا رہتا ہے وا (یا) کبھی وہ بھی نشٹ (فنا) ہو جاتا ہے؟"

"اُتر (جواب) اس کا یہ وچار ہے کہ پرمیشور نے جب سرشٹی رچی ہے کہ جب سنسار کا اتینت پرلے (قیامت کبریٰ) (فنا) ہوگا۔ تب بھی وہ مکت جیو آنند میں رہیں گے اور جب اتینت پرلے (قیامت کبریٰ) ہوگا تب کوئی نہ رہے گا۔ برہم کا سامرتھیہ روپ (قدرت) اور ایک پرمیشور کے بنا۔ سو اتینت پرلے تب ہوگا کہ جب سب جیو مکت ہو جائینگے بیچ میں نہیں۔"

یعنی قیامت کبریٰ میں سب ارواح بھی فنا ہو جاویں گے صرف ایک پرمیشور ہی اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ باقی رہ جاوے گا۔

(۱۲) ایضاً سملاس ۱۱ صفحہ ۳۹۵ پر لکھا ہے کہ:۔

"یہ بات اُن (برہم سماج والوں) کی وچار سے وردھ (خلاف عقل) ہے کیونکہ جو نت نت (ہمیشہ ہمیشہ) نئی سرشٹی ایشور کرتا تو سورج چندر۔ پرتھوی آدک پدارتھوں کی بھی سرشٹی نئی نئی دیکھنے میں آتی جیسے پرتھوی آدک (زمین وغیرہ) کی سرشٹی نئی نئی دیکھنے میں نہیں آتی ایسے جیو (روح) کی سرشٹی (پیدائش) بھی ایشور نے ایک ہی بار کی ہے۔"

یعنی سب ارواح کی پیدائش ایک ہی بار ہوئی ہے نہ کہ بار بار۔

(۱۳) ایضاً سملاس ۳ صفحہ ۸۲ و ۸۳ پر لکھا ہے کہ:۔

"ان پانچ (یوگ۔ میمانسا۔ سانکھ۔ نیائے۔ ویشیشک) شاستروں کا مہاپرلے (قیامت صغریٰ) تک ویاکھیان ہے جس میں کہ ستھول بھوتوں (عناصر کثیف) کا ناش ہوتا ہے اور سوکشم (لطیف) کا نہیں۔ پھر اسی سوکشم بھوتوں (عناصر لطیف) سے جیسی اتپتی (پیدائش) ستھول کی ہوتی ہے اور جس پرکار سے پرلے ہوتا ہے وہ بات سب لکھی ہے مہاپرلے (قیامت صغریٰ) تک پرمانو اور پرکرتی آدک سوکشم بھوت (عناصر لطیف) بنے رہتے ہیں۔ اُن کا لے (فنا) نہیں ہوتا۔ پھر کاریہ (معلول) اور پرم کارن (علت اولیٰ) کا وچار ویدانت شاستر میں کیا۔ کہ سب پرکرتی آدک بھوتوں (مادہ وغیرہ عناصر) کا ایک ادوتی (وحدہٗ لاشریک) اناوی (ازلی) پرمیشور ہی کارن (علت) ہے اور پرمیشور سے بھن (علاوہ اشیاء) سب کاریہ (معلول) ہیں کیونکہ پرمیشور ہی نے سب پرکرتی آدک سوکشم بھوت (مادہ وغیرہ لطیف عناصر) رچے (پیدا کئے) ہیں۔ سو پرمیشور کے سامنے تو سنسار (دنیا) سب آدی (آغاز والا) ہے اور انیہ جیووں کے سامنے انادی پرمانو۔ پرکرتی آدک بھوت (وغیرہ عناصر) بھی انتیہ (حادث) ہیں کیونکہ پرمانو اور پرکرتی ان کا گیان (علم) انومان (قیاس) سے ہوتا ہے دیا ناش (فنا) بھی انوسان سے ہم لوگ جان سکتے ہیں۔ پرمیشور تو سب جگت کا رچنے والا ہے۔ انیہ (دیگر) برہما آدک دیو اور سب منشیہ (انسان) شلپی (بڑھئی) ہیں کیونکہ نویں پدارتھ رچنے (کسی شے کو از سر نو پیدا کرنے) کا کسی کا سامرتھیہ (قدرت) نہیں ہے بنا پرمیشور کے جگت کا رچنے والا کوئی نہیں ہے۔" (بلفظہ)

سوامی جی نے یہاں پرمانوؤں اور پرکرتی کو بھی انتیہ حادث اور فانی صاف لکھا ہے۔

یہ تھا سوامی جی کا صحیح عقیدہ حدوث مادہ و ارواح کے بارہ میں نہ کہ قدامت جیسا کہ موجودہ جعلی ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے جو سوامی جی کی وفات کے ایک برس بعد شائع ہونے سے صریح طور پر مشکوک اور مشتبہ ہے۔

اب ذرا فلاسفی کے درشنوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو۔

(۱۴) سانکھ درشن ادھیائے ۱ سوتر ۷۶ و ۷۷ میں لکھا ہے کہ:۔

"परिच्छिन्नं न सर्वोपादानम्। तदुत्पत्ति श्रुतेश्च"

ترجمہ (آریہ سماجی سوامی درشنانند جی) "سب جگت کا اُپادان کارن (علت مادی) محدود نہیں ہو سکتا کیونکہ محدود چیزوں کی پیدائش شاستر اور انومان (قیاس) سے ثابت ہوتی ہے۔ جس کی پیدائش ہوگی اُس کا ناش بھی ہوگا۔"

یعنی محدود المقام شے حادث اور فانی ہوتی ہے یہ ایک کلیہ ہے جو سانکھیہ درشن مصنفہ بقول کپل آچاریہ وید کا عقیدہ ہے۔ اور سوامی دیانند جی بھی ہر محدود شے کی جملہ صفات خواص اور اعمال محدود مانتے ہیں۔ پس مادہ و ارواح محدود المقام ہونے کی وجہ سے بحکم سانکھیہ درشن ۱-۷۶ و ۷۷ حادث (پیدا شدہ) اور فانی ہیں نہ کہ قدیم و ابدی۔

(۱۵) ویدانت درشن ۲-۱-۲۴ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"उप संहार दर्शनान्नेति चेन्न क्षीरवद्धि"

ترجمہ (از آریہ سماجی پنڈت آریہ منی جی) "کرتا (ہر ایک بنانے والے) کے پاس سامگری دیکھے جانے سے برہم جگت کا کارن (علت فاعلی) نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے پاس کوئی سامگری نہیں۔ یہ کتھن اس لئے ٹھیک نہیں کہ جیسے دودھ بنا کسی سامگری کے سبھاوشیش سے ہی دہی بن جاتا ہے اسی پرکار برہم بھی سبھاوشیش سے جگت کا کارن (خالق) ہو سکتا ہے۔" (بلفظہ)

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر سوامی دیانند جی لکھتے ہیں کہ:۔

"اور پرمانو (جزء لایتجزیٰ) اُس کو کہتے ہیں کہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

جس کا وبھاگ (ٹکڑا) پھر کبھی نہ ہو سکے۔ پرنتو (لیکن) یہ بات کیوں ایک دیشی (صرف یکطرفہ) ہے۔ اُس کا بھی گیان (علم) سے وبھاگ (ٹکڑا) ہو سکتا ہے۔ جس کی پردھی (محیط) اور دیاس (قطر) بن سکتا ہے اُس کا بھی ٹکڑا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جب پرنیت (تک) وہ ایک رس (نفی) نہ ہو جائے، تب پرنیت (تک) گیان سے برابر کٹتا ہی چلا جائے گا۔" (بلفظہ)

(۱۶) اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء سملاس ۷، صفحہ ۲۳۳ پر سوامی جی پرمانوؤں کو قابل تقسیم مانتے ہیں۔ مثلاً

"جیسے ترسرینو کے آگے سنیوگ وابھوگ (اتصال یا انفصال) بدھی سے ہم لوگ جانتے اور کرتے ہیں ویسے ہی پرمانو کا ویوگ (انفصال یا تقسیم) بھی بدھی سے کر سکتے ہیں اور ایشور کی وبھوتا (غیر محدودیت) بھی گیان سے جان سکتے ہیں کیونکہ پرمیشور وبھو (غیر محدودیت) نہ ہوتا تو پرمانو کا رچن۔ سیوگ ویوگ (پیدائش ملاپ۔ تقسیم) اور دھارن بھی نہ کر سکتے۔"

(۱۷) سانکھیہ درشن ۱۔۶۱ میں پرکرتی کو ستو۔ رج اور تم کا مجموعہ مانا ہے اور مہرشی دیانند سرسوتی جی کی زبانی نقلی ستیارتھ پرکاش سملاس ۸ صفحہ ۲۷۳ پر بھی پرکرتی کی تعریف یوں لکھی ہے:۔

"(ستو) پاکیزگی (رج) میانہ پن (تمس) جڑتا ان تینوں چیزوں کے ملنے سے جو مجموعہ بنا ہے اُس کا نام پرکرتی (مادہ) ہے۔"

ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ جو شے دو یا دو سے زیادہ اجزاء کا مرکب اور مجموعہ ہوتی ہے وہ معلول۔ کاریہ اور حادث ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اُس کے اجزاء کسی خاص وقت ملائے جا کر اُسے بناتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک مرکب اور معلول شے پیدا شدہ اور حادث ہوا کرتی ہے۔ پس پرکرتی بھی ستو۔ رج۔ تم تین چیزوں کا مجموعہ اور مرکب اور معلول ہونے سے کاریہ اور حادث ہے نہ کہ قدیم

(۱۸) سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ سوتر ۸۷، ۸۸ میں بھی پرمانوؤں کو قابل تقسیم اور اسی لئے انتیہ حادث مانا ہے۔

नाणु नित्यता तत्का-
र्यत्व श्रुतेः ॥ ८७
न निर्भागत्वं कार्यत्वात् ॥ ८८

ترجمہ۔ پرمانو نتیہ یعنی قدیم نہیں ہے کیونکہ شرتی (وید) سے پرمانو کا کاریہ۔ معلول ہونا ثابت ہے ۸۷۔ اور کاریہ معلول ہونے سے وہ ناقابل تقسیم بھی نہیں مانا جا سکتا۔ ۸۸۔

(۱۹) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر بھی سوامی دیانند جی پرمانوؤں کو قابل تقسیم لکھتے اور مانتے ہیں۔

"اور پرمانوؤں کو کہتے ہیں کہ جس کا وبھاگ (تقسیم) پھر کبھی نہ ہو سکے۔ پرنتو یہ بات کیوں ایک دیشی (یکطرفہ یعنی غلط) ہے جس کی پردھی (محیط) اور ویاس (قطر) بن سکتا ہے۔ اُس کا بھی گیان سے وبھاگ ہو سکتا ہے۔ اُس کا بھی ٹکڑا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جب پرنیت وہ ایک رس نہ ہو جائے۔ تب پرنیت گیان سے برابر کٹتا ہی چلا جائے گا۔"

(۲۰) نیائے درشن اور ستیارتھ پرکاش میں روح کے اوصاف راحت، رنج، رغبت، نفرت، علم اور حرکت لکھے ہیں جو سب کے سب حادث اور فانی ہیں۔ لہٰذا ان حادث اوصاف کا موصوف بھی حادث ہوا۔ یہ ظاہر ہے کہ راحت اور رنج، رغبت اور نفرت باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں اور نہ ہی ہمیشہ کسی کو راحت رہتی ہے اور نہ ہمیشہ رنج رہتا ہے۔ نہ ہمیشہ رغبت ہوتی ہے نہ نفرت۔ لہٰذا جیو کی یہ سبھی صفات حادث ہونے سے جیو بھی حادث اور فانی ہے نہ کہ قدیم۔ بعض آریہ سماجی یہ عذر لنگ پیش کیا کرتے ہیں کہ اگرچہ پانچ صفات جیو کی حادث ہیں لیکن وہ عارضی اور نئی نتیک ہیں۔ روح کی طبعی صفت علم ہے جو نتیہ اور قدیم ہے؛ اس عذر کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک عارضی صفت کسی دوسری شے کی طبعی صفت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً ہوا کی عارضی صفت خنکی یا گرمی، پانی اور آگ کی طبعی صفات ہیں۔ کیونکہ بقول ویشیشک درشن کوئی صفت بلا موصوف نہیں رہ سکتی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر راحت، رنج، رغبت، نفرت اور حرکت روح کی طبعی صفات نہیں ہیں تو کس کی طبعی صفات ہیں؟ چونکہ آریہ سماج صرف تین ہستیوں کو ازلی مانتا ہے۔ اس لئے ضروری اور لازمی طور پر ان راحت، رنج، رغبت، نفرت، حرکت پانچ صفات کو یا تو ایشور کی طبعی صفات ماننا ہوگا یا پرکرتی کی۔ اور ہر ایک عقلمند بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ خدا رنج، نفرت حرکت وغیرہ صفات کا موصوف نہیں ہو سکتا۔ اور جڑ یعنی غیر مدرک ہونے کی وجہ سے پرکرتی بھی راحت، رنج، رغبت، نفرت وغیرہ اوصاف سے متصف نہیں ہو سکتی۔ اور روح، مادہ اور خدا کے علاوہ کسی چوتھی شے کو آریہ سماج قدیم نہیں مانتی۔ جس کی صفات راحت، رنج وغیرہ مانی جاویں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ راحت، رنج، رغبت، نفرت، علم اور حرکت وغیرہ صفات کا موصوف اور متحمل جیو یعنی روح ہی ہے نہ کہ ایشور یا پرکرتی اور ان سب صفات کے حادث ہونے کی وجہ سے ان کا موصوف جیو۔ روح بھی حادث ہے نہ کہ ازلی اور قدیم۔ جو آریہ سماجی روح کی صفت علم کو نتیہ مانتے ہیں وہ موجودہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ دفعہ ۸۴، صفحہ ۳۲۲ کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں۔

"کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور "پرلے" (قیامت) میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں۔ اسطرح پرمیشور نہیں ہوتا ہے۔ اُس (پرمیشور) کا علم جاودانی ہے۔" (بلفظہ)

جس سے صاف ثابت ہے کہ روح کی صفت علم جاودانی نہیں ہے۔ (باقی)

ا بی ج۔

ahmadimuslim.de

# برہان التفاسیر

(۷۷)

گذشتہ پرچے میں امرتسری نیچری معاصر کی عبارت نقل ہوئی ہے۔ جس میں انکار شفاعت کھلے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ آج اس کا جواب بغور سنئے!

**برہان** | ہمارا بلکہ ہرمومن کا یہ اصل الاصول ہے کہ جو بات نص قرآن میں مذکور ہو اس کی تردید جائز نہیں نہ ایسا کرنا کسی مومن بالقرآن کا کام ہوسکتا ہے۔ ہمارے خیال میں مسئلہ شفاعت جس خوبی سے قرآن شریف میں مذکور ہوا ہے۔ اگر اس میں کوئی پیچ نہ لگایا جائے تو بالکل صاف اور قابل قبول ہے۔ ہم نص قرآنی پیش کرکے پبلک کو اور ملائکہ کو اور خدا کو دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ منکرین حدیث، حدیث نبوی سے تو کھلے لفظوں میں منکر ہیں۔ قرآن شریف کو بھی اپنی مرضی کے تحت مانتے ہیں۔ خدا کرے ہمارے مخاطب ہماری پیش کردہ آیت کو بلا چون وچرا مان کر ہمارا بیان غلط ثابت کردیں۔ سنئے!

ارشاد خداوندی ہے:۔

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝

(طٰہٰ پ ۱۶ ع ۶)

ترجمہ کرنے سے پہلے آیت موصوفہ کی ترکیب مقدم ہے لا تنفع فعل، الشفاعۃ فاعل، الا حرف استثنا، مَنْ موصول، مستثنیٰ من المحذوف۔ تقدیر عبارت یہ ہے لا تنفع الشفاعۃ احداً الا من اذن له الرحمان۔ لهٗ ظرف متعلق اَذِنَ کے ہے۔ پس ترجمہ یہ ہوا۔

دار آخرت میں کسی ایک کو بھی سفارش فائدہ نہ دیگی مگر اس کو ضرور فائدہ دیگی جس کیلئے خدائے رحمٰن اجازت دیگا۔

اس آیت نے صاف بتادیا کہ شفاعت سے نفع ہوگا اور ضرور ہوگا لیکن باذن اللہ۔ یہی معنے ہیں ان آیات کے جن کو ہمارے مخاطب نے بغیر غور وتدبر کے نقل کردیا ہے۔

"بلاشبہ شفاعت کا مالک اللہ ہے"

پس آپ کا یہ کہنا

"جن کا اللہ پر بھروسہ ہے ان کے لئے اللہ کی رحمت ہی شفیع ہے"

بالکل صحیح ہے لیکن اللہ کی رحمت کا ظہور بصورت شفاعت اسی طرح ہوگا جو پیش کردہ آیت میں مذکور ہے۔ آپ کا دوسرا فقرہ

جن کا نبیوں پر بھروسہ ہے وہ انہی کو شفیع سمجھنا چاہتے ہیں تو سمجھیں۔

بظاہر غلط ہے۔ ہاں اس میں تھوڑی سی ترمیم کردی جائے تو صحیح ہوسکتا ہے۔ وہ ترمیم یوں ہے۔

جو نبیوں کو "باذن خدا" شفیع سمجھنا چاہتے ہیں وہ سمجھیں۔

اتنی ترمیم ہونے سے قرآن مجید کے موافق اور ہمارے قابل قبول ہوسکتا ہے۔ اللہ الموفق

**قادیانی آواز** | مرزا صاحب قادیانی نے اس رکوع کی ایک آیت پر قبضہ کرنا چاہا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ۝

اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت سے فرقے ہوجائینگے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائیگا کہ جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ (اربعین ۳ صفحہ ۳۲)

**برہان** | مرزا صاحب کی اس ابراہیم سے مراد ذات خاص ہے۔ چنانچہ ان کا ایک شعر ہے ؎

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس مطلب صاف ہے کہ اس آیت میں (بقول مرزا صاحب) موصوف کی طرف اشارہ ہے چونکہ ابراہیمی عہدہ منصب جلیل ہے اس کے لئے ثبوت بھی ہونا چاہئے۔ لہذا مرزا صاحب نے اس کے ثبوت میں چند الہامات لکھے ہیں جن میں سے بین الدلالت یہ ہے

نحییناک حیوٰۃ طیبۃ ثمانین حولا او قریبا من ذلک۔ (حوالہ مذکور صفحہ مذکور)

یعنی ہم (خدا) تجھے (مرزا کو) ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔ اسی برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ (حوالہ مذکور)

یہ الہام ایک بین ثبوت مرزا صاحب نے اپنی ابراہیمی صفت اور منصب کیلئے دیا ہے۔ لہذا اسے دیکھنا ہمارا حق ہے کہ صادق ہوا یا نہیں۔ اس تحقیق کے لئے ہم کسی بیرونی شہادت کی طرف نہیں جاتے (۴۹۹)
بلکہ باتباع سنت یوسفی خاندان ہی کے ایک گواہ بلکہ خود مدعی کو بھی گواہ پیش کرتے ہیں جو بقول سے مدعی! لاکھ پہ بھاری ہے شہادت تیری سب سے زیادہ معتبر ہے۔ ان دو گواہوں سے مراد ایک خود مرزا صاحب مدعی ہیں۔ دوسرے فنا فی المرزا حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان ہیں۔ ان دونوں کا بیان متفق ہے۔ حکیم نور الدین صاحب نے باعتبار کتاب البریہ مصنفہ مرزا صاحب، موصوف کی عمر ۱۹۰۸ء میں (جو سنہ انتقال مرزا ہے) انہتر ۶۹ سال لکھی ہے۔ ملاحظہ کتاب نور الدین (بجواب ترک اسلام دھرمپال) صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ فروری ۱۹۰۴ء

**ناظرین کرام!** | مرزا صاحب کے الہام سے ابراہیمیت کا ثبوت جیسا کچھ ہوتا ہے آپ اسی ایک الہام سے معلوم کرسکتے ہیں۔ کہاں اسی یا دو چار کم یا زیادہ۔ کہاں ستر سے بھی کم۔ پھر دعوےٰ ابراہیمی منصب کا۔

**لطیفہ** | ہماری تحقیق یہ ہے کہ (حسب تحریرات مرزا صاحب) موصوف کی کل عمر "گیارہ" سال ہوتی ہے۔ اس لطیفہ سے

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰)

گذشتہ پرچہ میں مولوی نعیم الدین کی عبارت متعلق تصرفات انبیاء و اولیاء درج ہوئی تھی۔ آج اس کا بقیہ درج ہے۔ اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی ہے۔ (مدیر)

"دسویں آیت پھر ان کی قسم جو جھڑک کر چلائیں۔ ابر لانے جانا تصرف ہے تقویۃ الایمان والا کس کس تصرف کا انکار کریگا۔ گیارھویں آیت قسم ان فرشتوں کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور ان کی جو نرمی سے باندھ لیں اور ان کی جو آسانی سے پھیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں پھر کام کی تدبیریں کریں۔ کہئے یہ عالم میں تصرف ہوا یا کچھ اور۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ کر کے مولوی اشرف علی بھی تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوئے کہ انہوں نے ملائکہ کو مدبر اور عالم میں متصرف مانا۔ اہل اسلام غور فرمائیں کہ صاحب تقویۃ الایمان کا تصرف بعطائے الٰہی کو مشرک قرار دینا قرآن پاک کی صریح مخالفت ہے اور اس سے بکثرت آیات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار لازم آتا ہے۔"

**اقول** ۔ مولوی نعیم الدین کی عقل ضد کے پردے میں مغلوب ہو رہی ہے کہ حق نہیں سوجھتا۔ ناظرین اہل انصاف غور فرمائیں کہ جو آیات معجزات انبیاء علیہم السلام کو حیات عالم دنیا میں عطا ہوئے یا جن امور کا علم و تصرف ملائکہ کو نظام عالم کے لئے سپرد ہوا اس سے زائد پر ذرہ بھر ان کو اختیار حاصل نہیں۔ اس پر قیاس باطل مردود کر کے مولوی نعیم الدین انبیاء و اولیاء کو غائبانہ حاضر و ناظر متصرف وتا در جان کر ان سے حل مشکلات و مرادات بر لانے کی توقع پر ندائیں فریادیں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی ایک دلیل بھی قرآن و حدیث کی صراحۃً ہوتی تو وہ اس قیاس بیہودہ کو کیونکر اختیار کرتے حالانکہ در بارہ مسائل عقیدہ ایمان و شرک جس میں تمام دنیا کے مسلمانان اہل عالم کے مسلمات سے دلیل قطعی الثبوت قطعی الدلالت لازم ہوتی ہے۔

چنانچہ خود مولوی نعیم الدین کے مسلمہ مقتدا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی منیر العین فی تقبیل الابہامین حسینی پریس بریلی کے صفحہ ۳۱ میں لکھتے ہیں۔ "احاد اگرچہ کیسے ہی قوت سند و نہایت صحت پر ہوں ان کے معاملہ میں کام نہیں دیتیں یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں جن میں قوی دلیل درکار ہے۔" علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں۔

خبر الواحد علی تقدیر اشتمالہ علی جمیع الشرائط المذکورۃ فی اصول الفقہ لا یفید الا الظن ولا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقادات۔ حدیث احاد اگرچہ تمام شرائط صحت کی جامع ہو ظن ہی کا فائدہ دیتی ہے اور معاملہ اعتقاد میں ظنیات کا کچھ اعتبار نہیں۔ مولانا علی قاری منح الروض الازہر میں فرماتے ہیں الاحاد لا تفید الاعتماد فی الاعتقاد۔ احادیث احاد در بارہ اعتقاد ناقابل اعتماد۔

مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد نقی علی خان صاحب جواہر البیان فی اسرار الارکان حسینی پریس محلہ سوداگران بریلی کے صفحہ ۔۔ میں لکھتے ہیں:۔

"پیغمبر و صدیق اس کی بے نیازی سے خائف و ترساں برق غضب اس کی ہزار برس کی طاعت و ریاضت جلا کر خاک بناتی ہے"

ایضاً صفحہ ۳۲ و ۳۳ میں لکھتے ہیں:۔

"مخلوقات و ممکنات سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں ہالک ہیں دستبردار ہو کر مالک کائنات و خالق ارض و سمٰوٰت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو باقی و دائم ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ بندہ وہ ہے کہ مقصود اس ذات مطلق کے سوا دوسری چیز نہ ہو اور اس کی عظمت کے سامنے تمام عالم کو پست سمجھے سب خوبیاں اور کمالات اور تمام عیوب سے پاکی اسکے لئے سمجھے۔"

ایضاً صفحہ ۳۴ میں لکھتے ہیں:۔

"ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں نکلتا کہ تازیانہ خوف کا دل پر مارا جاتا ہے مبادا غیب سے ندا ہو اے کاذب خوش صبح سے شام تک تیرا دل اغیار کی طرف جھکا رہتا ہے اور ہماری عبادت کا دعوے کرتا ہے بندہ وہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ہماری طرف رجوع کرے کسی سے کام نہ رکھے جو فرمائیں بجا لائے اور جس سے روکیں باز آئے اپنی خواہش کو دخل نہ دے ہماری تقدیر پر راضی و شاکر رہے، اسی طرح استعانت ہم سے کرے یہ ہے کہ ہر مصیبت میں ہماری طرف رجوع کرے اور جو مانگے ہم سے مانگے۔"

ایضاً صفحہ ۳۹ میں لکھتے ہیں:۔

"کارخانہ الٰہی میں کوئی چیز خاک سے زیادہ ذلیل و خوار نہیں رفعت و بلندی کا اقتضاء اس میں کہاں۔ مگر مالک اپنی ملک میں مختار ہے جس بندۂ خوار و ذرۂ بے مقدار کو چاہے تشریف کرامت سے مخصوص فرما کر اپنی درگاہ میں بلاوے اور بیٹھنے کی اجازت دے"

(باقی آیندہ)

---

تقویۃ الایمان (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا لمعکت جواب بھی ساتھ درج ہے۔ قیمت صرف ۱۲ ار پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ع۱۲۲ } ایک مسجد کو توڑ کر جب نئی بنائی جاتی ہے تو عملہ پرانا اس کا فروخت کر کے اسی مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟
(حکیم محمد محسن ذکریا سٹریٹ کلکتہ)

ج ع۱۲۲ } ملبہ مسجد کا اگر مسجد جدید کی عمارت میں نہیں لگ سکتا تو بیچ کر اس کی قیمت مسجد پر لگائی جائے۔ ایسے امور کی بابت عام قانون ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ (القرآن) نیز انما الاعمال بالنیات۔ (الحدیث) اللہ اعلم۔ (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۱۲۳ } زید کے سگے ماموں کے لڑکے کا زید کی سگی لڑکی سے نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔ زید کے سوتیلے بھائی سے زید کے سگے ماموں کی لڑکی کا عقد بھی ہو گیا ہے۔
(نمبر خریدار ۱۱۰۹۸)

ج ع۱۲۳ } دونوں رشتے جائز ہیں۔ لقولہ تعالیٰ و احل لکم ما وراء ذلکم۔
(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۲۴ } اگر کسی عورت کو اس کا خاوند طلاق دیدیوے۔ اور اس کو حیض نہ آئے۔ اس کی عدت کتنی ہے۔ (عبدالحق از خان پور)

ج ع۱۲۴ } بحکم قرآن مجید (فعدتهن ثلاثة اشهر) تین ماہ عدت ہے۔ اللہ اعلم۔
(حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۱۲۵ } زید اہل حدیث ہے۔ اور اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ مسجد اہل حدیث نہ ہونے کی وجہ سے وہ حنفیوں کی مسجد میں نماز پڑھتا ہے اور رفع یدین اور آمین بالجہر اور سینے پر ہاتھ نہیں باندھتا۔ اس وجہ سے کہ یہ ناراض نہ ہوں۔ کیا فساد کے ڈر کی وجہ سے ان سنتوں کے ترک کر دینے سے گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟
(محمد یوسف خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۴۳)

ج ع۱۲۵ } مغلوبی کی صورت میں اکابر علماء نے اخفا کرنے کی اجازت دی ہے۔ (رحمۃ اللہ) مگر اس فکر میں رہے کہ کسی نہ کسی وقت اخفاء توڑ کر اظہار ہو۔

س ع۱۲۶ } کیا جو امام ٹوپی سر پر رکھ کر نماز پڑھائے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور امام کو اس صورت میں ثواب اتنا ہی ملتا ہے۔ جتنا کہ دستار کے ساتھ پڑھانے سے یا کم اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟
(سائل مذکور)

ج ع۱۲۶ } ٹوپی پہن کر نماز پڑھانے کا ثبوت حدیثوں میں ملتا ہے۔ ثواب کی کمی بیشی کا مجھے علم نہیں۔

س ع۱۲۷ } زید زمین فروخت کرتا ہے اور وہ بکر کو جو اس کا حقیقی بھائی ہے۔ کہہ لیتا ہے کہ تم زمین لے لو۔ مگر وہ روپے نہ ہونے کی وجہ سے انکار کر دیتا ہے۔ پھر جب دوسرا آدمی زمین لے لیتا ہے۔ تو بکر لوگوں کے اکسانے سے دعوے حق شفع کر دیتا ہے۔ کیا شریعت کی رو سے ایسا حق شفع جائز ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں بکر حق شفع کرنے سے گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۲۷ } اگر انکار کے وقت حق شفعہ چھوڑ دیا ہے پھر دعوے کرنا ناجائز اور ظلم ہے۔

س ع۱۲۸ } کیا جو شخص امام پر تہمت لگائے۔ اور پھر اس کے پیچھے نماز بھی پڑھے۔ کیا اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اور تہمت لگانے والا شخص گنہگار کس درجہ کا ہے۔
(سائل مذکور)

ج ع۱۲۸ } تہمت لگانا سخت گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اس پر سخت وعید ہے۔ مگر تہمت لگانے والے کی نماز امام مذکور کے پیچھے جائز ہے۔ امام بے گناہ ہے تو نماز میں کیا نقص۔

س ع۱۲۹ } کیا قبر پر بیٹھ کر قرآن شریف تلاوت کر کے مردے کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہیں قرآن اور حدیث کی رو سے صحیح طریقہ مردے کو ثواب پہنچانے کا کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۲۹ } بعض روایات میں بوقت دفن قبر پر سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر بطور ثواب رسانی کے قرآن خوانی کا ثبوت محدثین کے نزدیک نہیں۔

س ع۱۳۰ } زید کہتا ہے کہ اہل قبور سنتے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ نہیں سنتے۔ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف میں جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبرستان سے گزرتے وقت السلام علیکم یا اھل القبور کہا کرو۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہماری آواز کو سنتے ہیں۔ اگر نہیں سنتے تو پھر یہ سلام کس کو پہنچایا جاتا ہے۔ جواب قرآن شریف اور حدیث شریف کی رو سے دیویں۔ (سائل مذکور)

ج ع۱۳۰ } مردہ کے سننے یا نہ سننے کا حکم اس پر متفرع ہے کہ پہلے یہ معلوم ہو کہ مردہ کس کو کہتے ہیں۔ مردہ اسی کو کہتے ہیں جس کو غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ پس جس وقت وہ لکڑی کے تختے پر پڑا ہو اس وقت اندازہ کر سکتے ہیں کہ سنتا ہے یا نہیں۔ انک لا تسمع الموتی۔ قبروں پر سلام کہنا اپنی عبرت کے لئے ہے۔ سننے سنانے کے لئے نہیں۔ اللہ اعلم۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)


## فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے درج ہے۔ قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب صرف تین روپے ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر


زیارۃ القبور مع متن عربی۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۹ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**معاونین اہلحدیث** اس کی توسیع اشاعت میں بدستور کوشش جاری رکھیں۔

**عزیز عطاء اللہ کی حالت** سابقہ پرچہ میں اس کی طویل علالت کا ذکر کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اب بخار میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ آج ۲۳ تک بخار چھوٹا نہیں۔ اللھم اشفہ۔

اس کی تیمار داری کے لئے کئی مخلص احباب نے خطوط ارسال کئے ہیں۔ جن کی اس عنایت کا مشکور ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

**شمالی بنگال کانفرنس** جو کالیہ ھر گھاٹ ضلع رنگپور میں ۲۰-۲۱ اپریل کو منعقد ہوئی۔ باوجود اصرار اور الحاح منتظمین کے میں بوجہ علالت عطاء اللہ اس میں آخری وقت پر بھی شریک نہ ہو سکا۔ جس کا صدمہ ہے۔

**ایک ضروری اعلان** جب سے لفافہ کے محصول میں کمی ہوئی ہے۔ بعض اصحاب ناواقفیت کی وجہ سے ہر لفافہ پر صرف ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دیتے ہیں۔ وہ وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے بیرنگ ہو جاتا ہے۔ روزانہ کئی لفافے اسی واسطے بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ دفتر کے قانون کے مطابق بیرنگ ڈاک واپس کی جاتی ہے۔ اس لئے تمام ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک آنہ کے محصول میں صرف چھ ماشہ تک لفافہ جا سکتا ہے۔ اس سے وزن زائد ہو یعنی ۲½ تولہ تک پانچ پیسے کا ٹکٹ لگایا کریں۔

**ایک علمی اجتماع** دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے جلسہ مذاکرہ علمیہ کا دسواں سالانہ اجلاس تاریخ ۴-۵ مئی ۳۵ء کو ہوگا۔ جس میں دار العلوم کے طلبہ کے علاوہ ہندوستان سے مشاہیر علماء بھی تشریف لاکر اپنے پند و نصائح سے عوام کو مستفیض فرمائیں گے۔ اور فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی ہوگی۔ نوٹ:۔ جلسہ کی جانب سے مہمانوں کے طعام و قیام کا بھی انتظام رہیگا۔

المعلن۔ (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے (دربھنگہ) صوبہ بہار

**مضامین آمدہ** مولوی عبد الرشید نواب۔ عزیز اللہ۔ مولوی محمد شفیع۔ محمد ادریس۔

## تصنیفات کتب خانہ ثنائیہ امرتسر میں

## زبردست رعایت

ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری کے حق میں اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک بددعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ستائیس سال ہو گئے ہیں۔ اور حضرت ممدوح بفضلہ تعالےٰ ماہ اپریل ۳۵ء تک سلامت موجود ہیں چنانچہ اس فیصلہ کے نتیجہ کی خوشی میں کتب خانہ ہذا کی طرف سے ہر سال رعایت کی جاتی ہے تاکہ عوام الناس بھی اس خوشی میں شریک ہوں۔ چنانچہ حسب معمول امسال بھی یکم مئی ۳۵ء سے ۳۱ مئی ۳۵ء تک حسب ذیل رعایت کی جائے گی۔

تصانیف حضرت ممدوح سوائے تفاسیر اردو و عربی کے شدہ و چیدہ کتب پر فی روپیہ ۲ ر کمیشن

مینجر اہلحدیث امرتسر

**ضرورت معلم** چند معززین اپنے بچوں کو جو مڈل پاس ہیں پرائیویٹ طور پر امتحان میٹرک کے لئے تیار کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ایک ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ وی ٹرینڈ یا تجربہ کار گریجوایٹ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ درخواستہائے جن میں کم از کم مشاہرہ ظاہر کیا گیا ہو۔ بمعہ نقول اسناد پتہ ذیل پر بھیجی جائیں۔ دیہاتی رہائش پسند کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ (عبد الرزاق بلوچ ادیب فاضل احمد پور شرقیہ۔ ریاست بہاولپور)

**بلاغ المبین کی ضرورت ہے** مجھ کو بلاغ المبین حصہ اول، دوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے مطلع کریں۔ راقم عبد الرحیم توحید منزل موضع بھوونی ڈاکخانہ تاجپور ضلع دربھنگہ۔

**یادگار مرزا** کے متعلق بعض اصحاب نے اطلاع دی ہے کہ ۲۶ مئی کو ہر جگہ پُر امن جلسے کئے جائیں۔ جن میں مرزائی مشن کے واقعات سنائے جائیں۔ خصوصًا مرزا صاحب کی طرف سے جو آخری فیصلہ کا اعلان ہوا تھا وہ عوام کو اچھی طرح ذہن نشین کرایا جائے۔ اور اس موقع ۲۴ مئی کو "اہلحدیث" کا ایک خاص نمبر بھی شائع کیا جائے جس میں صرف مرزائیت کی تردید میں ہی مضامین درج ہوں جسکو اشاعتی انجمنیں خرید کر مفت تقسیم کریں؛

اب باقی ناظرین بھی اپنی آراء سے مطلع فرما دیں تاکہ خاص نمبر کا انتظام کیا جائے۔

**ضرورت مدرس** ایک دینی مدرسہ کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو قرآن شریف با ترجمہ اور دینی امور سے باخبر ہو۔ مذہب اہل حدیث کا پابند ہو۔ درخواستیں پتہ ذیل پر کریں۔

شیخ جبر الدین گوجیدروازہ بنا کوٹ ڈاکخانہ ڈول ساہی براستہ بھدرک۔ ضلع بالیسور۔

**یاد رفتگان** میری والدہ ستر سال کی عمر پاکر فوت ہوگئی اناللہ! (بابو حیدر علی کلرک رجسٹری آفس لہریا سرائے دربھنگہ) ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرھا وارحمھا۔

**نیک مشورہ** ہمارے کرم دوست مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاولی، سلاطین اسلامیہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ امیر معاویہ کی طرح اپنی جان کی حفاظت کیا کریں۔ مفید مشورہ ہے۔

فرقان حسنہ: امام ابن تیمیہؒ کے رسالہ الفرقان کا اردو ترجمہ ... (مجلد)

# ملکی مطلع

## تعزیوں پر فساد

### قابل توجہ حکومت

بہت مدت بعد اس دفعہ محرم کے تعزیوں پر غیر معمولی فسادات ہوئے ہیں۔ بعض جگہ تو کشت و خون تک بھی نوبت پہنچی۔ ہم بارہا عرض کر چکے ہیں کہ حکومت چاہے تو ان فسادات کو فوراً بند کر دے۔ جس کی صورت بہت آسان ہے جو جماعت یا شخص تعزیہ بنانے کی درخواست پیش کرے اس سے اس کا (ضمنی) مذہب دریافت کیا جائے کہ تو شیعہ ہے یا سنی؟ حنفی ہے یا اہلحدیث؟ جو مذہب وہ بتائے اس مذہب کے معتبر علماء کا فتوےٰ اس سے طلب کیا جائے۔ اگر اس مذہب کے معتبر علماء کا فتوےٰ نہ پیش کر سکے تو اس جماعت یا شخص کو تعزیہ نکالنے کی اجازت نہ دی جائے۔ پھر دیکھیں کون نکالتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ حکومت کہے گی کہ ہم کسی کے مذہب میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

جواب یہ ہے کہ ہم نے کب عرض کیا کہ مذہب میں مداخلت کرو۔ ہم تو مذہب کی متابعت کرانا چاہتے ہیں۔ رسم تعزیہ کو مذہبی حکم بنانے والے دھوکہ دیتے ہیں۔ جس سے آئے دن ملک میں فسادات ہوتے ہیں۔ حکومت اور پولیس کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر کیوں نہ ان کا پردہ کھولا جائے۔

یہ تجویز مذہبی مداخلت کے لئے نہیں بلکہ مذہبی پابندی کے لئے ہے۔ امید ہے حکومت ملک کی خیر خواہی میں ہماری اس عرض پر غور کریگی۔

## کانگرس اور ہندو مسلمان

کانگرس ہی ایک عجیب جماعت ہے کہ سرفروشی میں آگے آگے ہے۔ ہندو، مسلمان ہاتھوں میں لٹھ لئے اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہر ایک قوم یہی چاہتی ہے کہ کانگرس ہمارے موافق فیصلہ کرے۔ مسلمان (کسی کے کہنے سے یا اپنی سمجھ سے) سر سید مرحوم کی قیادت میں کانگرس کے مخالف چلے آئے ہیں۔ ہندو جو آجتک بالکل موافق تھے انہوں نے بھی تاجرانہ (بنیایوں کا) مظاہر کر دیا ہے۔ کانگرس نے اپنے ہاں تجویز پاس کر دی کہ آیندہ ریفارم سکیم میں وزیر اعظم کے فیصلے پر کانگرس نہ صاد کرے نہ تردید کرے۔ چنانچہ وہ آج تک اس کی پابند ہے۔ عام ہندوؤں کو یہ فیصلہ اتنا ناگوار ہوا کہ پنجاب اور بنگال سے ایک ہندو ممبر بھی اسمبلی کے لئے کانگرس کو نہ ملا۔ حالانکہ دونوں صوبے کانگرس پر فدا تھے۔

گذشتہ ہفتے دارجیلنگ میں ہندو کانفرنس ہوئی جس کے صدر جناب بھائی پرمانند پنجابی ہندو تھے۔ (جو دراصل مذہبی ہندو نہیں) انہوں نے اپنے صدارتی خطبہ میں کانگرس کے اس فیصلے پر اظہار ناراضگی کیا۔ حالانکہ اس سے پہلے متعدد مرتبہ اظہار خفگی کرتے کرتے سارے تھک گئے تھے ہماری حیرانگی کی حد نہیں رہتی جب ہم ممالک متحدہ کو دیکھتے ہیں اور ادھر اپنے ملک کو سامنے رکھتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ وہاں جماعت منتظمہ کا فیصلہ ناطق سمجھ کر سلموا تسلیما کا جوہر دکھایا جاتا ہے۔ یہاں جس کے خلاف ہو وہ مخالفت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنا تعلق ہی اس منتظمہ جماعت سے توڑ لیتا ہے۔ جیسا پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں نے کانگرس کے ساتھ کیا۔ ؎

کیا پنپنے کی یہی باتیں ہیں

## دنیا پر خدا کا غضب

واقعات دنیا سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل دنیا اپنی ترقی میں اس معراج کمال کو پہنچ گئے ہیں جو مولانا حالی مرحوم نے بتایا ہے ؎

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہیگا کوئی انسان میں عیب
ہو جائینگے چھل چھلا کے سب عیب ہنر

اس لئے غضب الٰہی بھی اپنا اثر دکھا رہا ہے۔ پنجاب میں فصلوں کی کٹائی کے موقع پر ژالہ باری ہوئی۔ کشمیر میں پندرہ روز تک مسلسل بارش رہی جس سے پھلوں کے پھول سب معدوم ہو گئے۔ ملک چین کی خبر (۱۴۔ اپریل تک کی) ہے کہ وہاں اتنا سخت قحط پڑا ہوا ہے کہ صوبہ ہونٹن میں ایک لاکھ گیارہ ہزار آدمی بھوک سے مر چکے ہیں۔ (الاماں) کہیں زلزلہ ہے تو کہیں آتش زدگی ہے۔ کہیں بادوباراں ہے تو کہیں طوفان ہے۔

اس پر اہل دنیا کا وہی حال ہے جو پہلی تباہ شدہ قوموں کا قرآن شریف میں مذکور ہے۔

فَلَوْلَا اِذْ جَاءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؁

## سلطان المعظم کو مبارکباد

انجمن اہل حدیث ٹرسنگھ ضلع لاہور نے اپنے ایک جلسہ میں اعلیحضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ وان کے ولیعہد کے ایام حج میں قاتلانہ حملہ سے محفوظ رہنے پر ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کی۔

حکیم محمد حبیب اللہ سیکرٹری انجمن اہل حدیث
موضع ٹرسنگھ ضلع لاہور

عیدہ بنگلش پریس ۔ ۱۰ ۔ اے سلطان برٹ بازار جلد (۳۰۴) امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار سے شائع ہوا (حقیقی)

ahmadimuslim.de

# سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حال میں ہز ایکسی لنسی حضور گورنر بہادر پنجاب نے ایک ایسی کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ جس کے انعقاد کی یہ غرض تھی کہ ایسے طریق کار پر غور کیا جائے۔ جس پر صوبہ ہذا میں تحریک امداد باہمی زمانہ آئندہ میں عمل پیرا ہو۔ کانفرنس مذکور میں وزراء حکومت اور دیگر متعلقہ افسروں کے علاوہ اکثر غیر سرکاری اصحاب، مجلس وضع آئین و قوانین کے ارکان اور تحریک، امداد باہمی کے چیدہ کارکن شامل ہوئے۔ مزید براں مسٹر ایم۔ ایل ڈارلنگ نے جو آج کل حکومت ہند میں کار خاص پر متعین ہیں۔ کانفرنس میں شرکت فرما کر اپنے گرانقدر مشورہ سے ارکان مجلس کو مستفید فرمایا۔ کانفرنس مذکور کے تین اجلاس ۱۵-۲۰ اور ۲۶ مارچ کو منعقد ہوئے۔

دوران اجلاس میں محکمہ امداد باہمی کے خلاف تنقید کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ اس کے ساتھ ہی تحریک امداد باہمی کے رستہ میں جو مشکلات حائل ہیں۔ اور جو تدابیر ان کو حل کرنے کے لئے اختیار کی جارہی ہیں ان کی وضاحت کی گئی۔ بعض عملی تجاویز پیش کی گئیں۔ جن کے متعلق کاروائی کرنے کی غرض سے صاحب رجسٹرار محکمہ مذکور کی توجہ مبذول کرائی گئی۔

کانفرنس مذکور کے اہم فیصلے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) اشتمال اراضی۔ قرار پایا کہ یہ کام اپنی نوعیت میں نہایت مفید ہے۔ لہذا اسے شدومد سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا جائے۔ اس وقت تک یہ کام مجالس امداد باہمی کی وساطت سے کیا جاتا تھا اب فیصلہ ہوا ہے کہ یہی عمل جاری رکھا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی خاص عملہ مال کی وساطت سے براہ راست اشتمال اراضی کا کام ایک تجربہ کے طور پر کیا جائے اور اس کا طریق عمل وہی ہو جو صوبجات متوسط میں رائج ہے۔ صاحب رجسٹرار اشتمال اراضی کے حلقہ کو وسعت دینے کے لئے ایک سکیم مرتب کر رہے ہیں۔ جو دیہاتی اصلاح کے بارہ میں حکومت ہند کے مالی عطیہ کے متعلق ہے۔ اس تجویز پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی قرار پایا کہ ایک قانونی مسودہ مرتب کیا جائے۔ جس کی رو سے ایک گاؤں میں اشتمال اراضی کے خلاف قلیل جماعت سے جبری اشتمال کرایا جائے۔ اور جس کے ذریعہ وہ عملی دقتیں دُور ہوسکیں جو اس کام میں اٹھانی پڑتی ہیں۔

(۲) مارگیج بنکوں کے متعلق شرح و بسط سے بحث ہوئی۔ موجودہ مارگیج بنکوں کی مشکلات کی وضاحت کی گئی۔ اور ان کو دور کرنے کے متعلق مختلف تدابیر کی مؤثریت پر غور ہوا۔ احاطہ مدراس میں جو طریق رائج ہے۔ اس کی تشریح کی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ اس طریق اور پنجاب کے طریق میں دو پہلوؤں سے نمایاں فرق ہے۔ اول یہ کہ اول الذکر طریق میں سرکاری نگرانی سختی سے کی جاتی ہے اور جو اشخاص قرضہ کو بیباق نہ کر سکیں۔ ان کی زمین رہن کے خاتمہ پر فروخت کی جا سکتی ہے۔ زمین کو فروخت کرنے کا یہ ذریعہ قانون انتقال اراضی کی رو سے پنجاب کے بنکوں کو حاصل نہیں اور قانون مذکور میں ترمیم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس سے حکومت کی امداد کا سوال زیادہ مشکل ہوجاتا ہے۔ آخر کانفرنس مذکور کی ایک سب کمیٹی مرتب کرنے کا فیصلہ ہوا جو اس امر پہ غور کریگی۔ کہ کیا پنجاب میں کوئی ایسا طریق نافذ ہوسکتا ہے۔ جس کے ماتحت طویل میعاد کے قرضے لئے جاسکیں۔ اور اس سے موجودہ طریق کے مقابلہ میں قرض لینے والے کو کافی فائدہ پہنچ سکے۔ اور ساتھ ہی قرض دینے والے خاص کر حکومت کے مفاد بھی کافی طور پر محفوظ رہیں اگر حکومت کو کسی قسم کی ضمانت دینی پڑے۔

# بقیہ متفرقات

**مولوی عبدالماجد صاحب دریا آبادی** جو پہلے اخبار "سچ" کے ایڈیٹر تھے۔ پھر قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کرنے میں مشغول ہوگئے۔ اب انہوں نے اپنا ذاتی پندرہ روزہ اخبار "صدق" لکھنؤ سے جاری کیا ہے۔ جس میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ و دینی مسائل ہوا کریں گے۔ موصوف سے تعلق رکھنے والے احباب اس اخبار کے متعلق پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں:-

منیجر اخبار "صدق" لکھنؤ

**دعائے صحت** خاکسار دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ علاج معالجہ سے آفاقہ نہیں ہوا۔ ناظرین کرام دعائے صحت سے یاد فرمادیں۔

(محمد نجیر الدین بیگون گرامی ضلع بوگرا)

**کفریات مرزا** مؤلفہ جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ سابق مدیر "العزم"۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی، پیشگوئیاں وغیرہ کی تردید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ سائز ۱۸x۲۲/۸ ضخامت ۱۳۲ صفحات۔ قیمت صرف دس آنہ (۱۰) محصول ڈاک ۱؎ر (ملنے کا پتہ)

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

**ضروری اطلاع** مضمون نگار حضرات، مضامین پکی روشنائی سے کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ تاکید ہے۔

**مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل** پروفیسر و مقارب شاورث کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اُردو ترجمہ۔ یعنی عہدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰x۲۶/۴ قیمت صرف عہ۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

قرآن کے آخری ... مسلمانوں کی موجودہ روش اور اس کی اصلاح کی تجویز۔ قیمت صرف ۲ر (ننھی)

ahmadimuslim.de

۲۹/۵۱

# مومیائی

…ت علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
…وہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
…ن صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
…ں دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
…رتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
…غزہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی
…وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
…چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے……
…بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔
…اغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے۔
…ٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف
…ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو
…ساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
…م دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
…ک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
…چھٹانک ۸ عہ۔ آدھ پاؤ ۲۴ ۔ پاؤ بھر ۴۸ ۔
…ع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ شہادت

…ناب محمد رحمت علی صاحب ضلع مالدہ
"میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی
…تی۔ تیر بہدف ہے۔ اس کی تعریف سے زبان قاصر
…ے۔ واللہ میں بار بار تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا
…ں نے اس کو بے مثل پایا۔ قبل اس کے بہت
…ے طبیبوں اور ڈاکٹروں سے قیمتی قیمتی دوائیں
…ستعمال کیں مگر بے سود۔ آج میں ببانگ دہل
…علان کرتا ہوں کہ آپ کی مومیائی جیسی دوسری
…کوئی دوائی میری نظر سے نہیں گذری۔ ایک
…چھٹانک اور بھیجدیں" (۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء)
(مومیائی منگوانے کا پتہ)

## …دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## ضروری نوٹ ۱۳۶ } ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر بادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۸ ؎۔ محصول ۵ ؎

## اکسیر موتی دانت } دانتوں کی جملہ بیماریوں

کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ ؎ محصول ۵ ؎

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳/۹ امرتسر

۴۸/۶۱

## مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ۔ ڈیرہ دون۔ اوجھواڑ، منگرہ، تھوک و پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ۔ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ دوائیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران دوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرماویں۔ (نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ نکڑ منڈی
نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام۔ امرتسر

۲۷/۵۱

## تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بینظیر

# مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

۹/۲۵

## التماس ضروری } اس کارخانہ کی شہرت ہر کس و ناکس جانتا ہے

یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے۔ مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات و تمباکو و قوام وگلی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط اصلی۔ شمامۃ العنبر فی تولہ عہ۔ روح گلاب لـ۔ عہ عطر حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سوزگی فی تولہ عہ۔ للعہ۔ ے۔ ۶۔ ۱۲۔ ۱۲ از۔ عطر چنبیلی۔ کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح پانزی۔ زعفران۔ خس للعہ۔ ے۔ ۶۔ ۱۲۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن بان فی تولہ عہ۔ شے۔ للعہ۔ ے۔ ۶۔ ۱۲۔ عہ۔ ۱۲ از۔ عطر اگر فی تولہ ے۔ عہ۔

المشتہر شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

## ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ روہے۔ ککرے۔ انکھ جینی۔ پڑبال۔ لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چھر، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیج کر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔

مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

## پتہ درکار ہے

براہ کرم کیا کوئی صاحب ایسے ... کا پتہ بتلاویں گے۔ جو دکھتا ہوا دانت عمل نکالتے ہوں۔ بشرطیکہ شرک نہ ہو۔

پتہ بتلانے والے صاحب کو معاوضہ پیش کیا جائے گا۔

پتہ:۔ متلاشی۔ معرفت اخبار اہلحدیث امرتسر

## تصانیف حضرت مولٰنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

**تنقید تقلید** } یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضےٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ علاوہ ازیں جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۵ر۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔

**فتوحات اہل حدیث** } اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۸ر

**اجتہاد و تقلید** } اس میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت

(متعلقہ عام اہل اسلام)

**تعلیم القرآن** } اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ مطلب چند ورقوں میں جمع کیا ہے۔ ار

**قرآن اور دیگر کتب** } قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کرکے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ار

**اسلامی تاریخ** } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

**خصائل النبی** } ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے۔ قیمت ار

**السلام علیکم** } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلےٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## پلنگ کے پھول

} یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو، اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک عہ۔

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

## بہار شباب

} یہ کتاب دہلی کے مشہور حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان کے والد بزرگوار کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب کی خوبی نام ہی سے واضح ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# سلسلہ کتب اسلام

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

**اسلام کی پہلی کتاب** } مع فرہنگ۔ ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کے بیان میں۔ گویا کہ اسلام کے کل اصول۔ قیمت

**اسلام کی دوسری کتاب**۔ مع فرہنگ۔ اس کتاب میں نماز کے متعلق مسایل لکھے گئے ہیں۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۲ر


## ہم اور آپ قانون کی ہوا میں سانس لیتے ہیں

ہمارا روز مرہ تک قانون کی گرفت میں ہے

اور

ہماری زندگی کا کوئی لمحہ۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا فعل ایسا نہیں

جس پر کوئی نہ کوئی قانون مسلط نہ ہو!

پھر اگر ہم قانون کو نہ پڑھیں اور نہ سمجھیں

تو

ہماری کتنی بدنصیبی ہے

میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ قانون کے جانے بغیر

ہمارا جینا موت کے برابر ہے

ایسی تاریک زندگی میں

رسالہ **"قانون"** لاہور

ہمارے لئے ایک مشعل ہدایت ہے

اگر ہم اس سے محروم رہیں تو یہ ہماری بدبختی ہے اور بدقسمتی

ہمیں چاہئے کہ "قانون" کو باقاعدہ پڑھا کریں

بے حد مفید اور کار آمد چیز ہے

قیمت سالانہ ۳ر۔ علاوہ محصول ڈاک۔ فی پرچہ ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ مینجر رسالہ "قانون"۔ انار کلی لاہور (پنجاب)


**اسلام کی تیسری کتاب** } (مع فرہنگ) اس کتاب میں حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق نہایت اعلےٰ مضامین ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

**اسلام کی چوتھی کتاب** } (مع فرہنگ) خرید وفروخت، تجارت، ھبہ، عاریت، شراکت، وقف، نذر، قصاص، دیت، فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

**اسلام کی پانچویں کتاب** } اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ جن کے ضمن میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کے زمانہ تک کی کل فتوحات کا ذکر آجاتا ہے۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی چھٹی کتاب** } اس میں پہلے تو قرآن شریف کی کل دعائیں ایک جا جمع کی گئی ہیں۔ بعدہٗ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۶ر

**اسلام کی ساتویں کتاب** } اس میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم، تعلم، تعظیم، علما کی ترغیب اور بدعت، بے ادبی علماء بزرگان، بے سود جھگڑے، ترکیب جماعت کی ترتیب اور نماز، روزہ، زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی وترہیبی مسائل درج کئے گئے ہیں ۶ر

(۵۰۷)

**اسلام کی آٹھویں کتاب** } اس میں حج، نکاح، جہاد، بیع، شرعی کے مسائل اور طعام، لباس، حدود، حسن ومعاشرت اور والدین کے ساتھ احسان کرنے اور خلقت خدا کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب کے متعلق (۱۸) باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی نویں کتاب** } اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، دوزخ، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، تقوے، توکل، اور صبر کے متعلق ایک سو سے زیادہ باب درج ہیں۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۶ر

**اسلام کی دسویں کتاب** } یعنی تاریخ لب لباب۔ اس میں سب سے پہلے ابتدائے عالم کا ذکر ہے۔ بعدہٗ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ابراہیم علیہ السلام وغیرہ وغیرہ کل پیغمبروں کا مفصل حال لکھتے ہوئے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات تحریر کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد حواری عیسےٰ علیہ السلام اور چند بزرگوں کے حالات۔ پھر مشہور مختلف ممالک کا ذکر۔ خلفائے اربعہ، ابو امیہ، عباسیہ کے حالات بھی ہیں۔ مع علم جغرافیہ کے۔ قیمت صرف عہ

ahmadimuslim.de

## اسلام کی گیارھویں کتاب

اس میں تمام عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم یعنی اللہ عزوجل اور ثبوت توحید اور ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام و ثبوت قیامت، ردّ تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالےٰ درج ہیں۔ ہر ایک عقیدہ کو قرآن شریف کی آیات اور حدیث شریف و اقوال ائمہ اور مخالفین کے الزامی جوابات سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس کتاب میں ۸۰ بحثیں صرف اصول کے متعلق ہیں۔ چنانچہ ثبوت صانع باری تعالےٰ کے متعلق ۱۰۳ دلائل ہیں۔ قیمت صرف عہ۔

## اسلام کی بارھویں کتاب

اس میں بیان اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے کا بیان اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں بول، منی مذی وغیرہ کے احکام، جنبی اور حائضہ کے احکام، جمعہ، میت، استحاضہ کے احکام، چمڑے کی طہارت کا بیان، استنجا، وعظ کے احکام، جنبی کے تیمم کا بیان، بچوں کی نماز، نمازوں کے اوقات، نمازوں کے نوافل کا بیان۔ نماز قضا کی ترتیب، اذان کا بیان، تکبیر، ستر، عورت کے ستر کے احکام، مسائل لباس، تصویر دار کپڑوں کے احکام: یہ مختصر حال ہے۔ حجم ۲۰۴ صفحات۔ قیمت عہ۔

## اسلام کی تیرھویں کتاب

اس میں بھی احکام نماز کے متعلق ہی درج کئے گئے ہیں۔ جیسے جوتی پہننا، کشتی پر یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارہ میں مختلف اقوال قرأۃ فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات، رکوع، سجدہ، قومہ، تشہد و سلام پھیرنے اور ان کے بعد کے احکام واضح بیان کر کے نماز کے توڑنے اور مکروہ کرنے اور سلامت رکھنے والے امور بیان کر کے سترہ اور ہر قسم کے نوافل جو فرض رکعتوں کے پہلے یا بعد ہوا کرتے ہیں۔ نیز فرضیت جمعہ و ترغیب تہجد، وتر، نماز اشراق، تحیۃ المسجد، الضحیٰ، خاصکر قیام، رمضان تراویح کے متعلق جتنے اختلافات یعنی تعداد رکعات اور تعیین و افضلیت وقت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ محققانہ طور سے ظاہر فرما کر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر اور عورتوں کے مساجد میں آنے کے متعلق کل احکام جماعت میں شمولیت کا اجر۔ نیز فرائض و شرائط امام پر مفصل بحث کر کے مسبوق بالجماعت و تارک جماعت اور نابینے لڑکے، غلام، فاسق، مسافر، تیمم کنندہ و نشست وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور ترتیب صفوف اور فرائض نوافل کے لئے جگہ تبدیل کرنے کے بارہ میں ایک سو پچاس نہایت بسیط ابحاث ذکر کی ہیں۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات، قیمت صرف [illegible]

## اسلام [illegible] کتاب

اس کتاب میں پہلے نماز [illegible] جیسے بیمار، مسافر، سوار کی نماز، اور سفر و حضر کی حد و تعیین ایام اور ابر و بارش کے دن نماز کا حکم۔ اور جمعہ کی فرضیت ہر بستی اور شہر میں۔ غسل، خطبہ، چاند کے احکام سوگ، ماتم، کفن، دفن، تکبیرات، قرأت، جنازہ علی الغائب، [illegible] کے حالات، زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب کے متعلق مفصل بحث کرنے کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو شروع کر کے چارپایوں، گھوڑوں، کھیتی، پھلوں، شہد، سونا، چاندی، زیور، دفینہ، معدن کی زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ۔ قیمت صرف عمر

سب کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

**منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر**

## تصنیفات کتب خانہ ثنائیہ امرتسر میں
# زبردست رعایت

ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کے حق میں اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک بددعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ستائیس سال ہو گئے ہیں اور حضرت ممدوح بفضلہ تعالےٰ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء تک سلامت موجود ہیں۔ چنانچہ اس فیصلہ کے نتیجہ کی خوشی میں کتب خانہ ہذا کی طرف سے ہر سال رعایت کی جاتی ہے۔ تاکہ عوام الناس بھی اس خوشی میں شریک ہوں۔ چنانچہ حسب معمول امسال بھی یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک حسب ذیل رعائت کی جاویگی

تصانیف حضرت ممدوح۔ سوائے تفاسیر اردو و عربی ۵ روپیہ کی قیمت کی کتب تک۔ فی روپیہ ۲ ر کمیشن۔

**منیجر اہلحدیث امرتسر**

DELHI

HINDU SABHA COLLEGE 25 APR. 35

رجسٹرڈ ایل نمبر:- ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۷

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عــہ
روساء جاگیرداران سے " ۓ
عام خریداران سے " ۵
" " ششماہی ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

1460

(۵۰۹)

## امرتسر ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

قطعہ تاریخ اہلحدیث سالِ نو - - - صلہ
انتخاب الاخبار - - - - صلہ۲
دیوبندی اور بریلوی مکالمہ - - - صلہ۳
جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت صلہ۴
کیا مرزائی عیسائی ہیں؟ - - - صلہ۵
مرزا جی کا کھیت پھل لا رہا ہے - - - صلہ۸
حدوثِ مادہ و ارواح - - - - صلہ۹
یادگار حسین سے سبق - - - - صلہ۱۰
برہان التفاسیر - - - - صلہ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صلہ۱۲
خطاب باسلام صلہ۱۳ متفرقات - صلہ۱۴
علمی مطلع صلہ۱۵ اشتہارات - صلہ۱۶ تا ۲۰

## قطعہ تاریخ اہلحدیث سالِ نو

از برق سخن مولوی محمد یعقوب صاحب برق جیاپوری

یہ اشعار اُس وقت کے آئے ہوئے ہیں جب اخبار اہلحدیث کی بتیسویں جلد نومبر ۱۹۳۴ء کو شروع ہونے والی تھی۔ مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہوگئے۔ لہٰذا آج درج ہیں۔ (مدیر)

خوش ہو کے یہ کلیاں کہتی ہیں
کوئی دیکھے بہارِ نشاط انگیز

کیوں دیکھ کے اس کو سرور نہ ہو
ہیں کیف خمارِ نشاط انگیز

بس اس کو خدا قائم رکھے
کہ ہے گل زارِ نشاط انگیز

تاریخ بھی اس کی کیا ہے کہئے
ہیں خوب افکارِ نشاط انگیز

اے برق جو کی فکر آئی ندا
نکلا اخبار نشاط انگیز

۱۳۵۳ ہجری

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی حفظ ہو جاتی ہے۔ اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عمر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**خوشخبری** حکومت حجاز نے عازمین بیت اللہ شریف وزائرین مسجد نبوی کی سہولت کے لئے آیندہ سال سے وہ تمام ٹیکس جو حجاز میں مثلاً معلمی، محصول، کرایہ وغیرہ ادا کئے جاتے تھے ان میں پچیس فیصدی تخفیف کردی ہے۔ آیندہ سال حکومت کی طرف سے سالانہ اعلانات میں اس تخفیف کا اعلان بھی کردیا جائے گا۔

—— امرتسر جالندھر روڈ پر دریائے بیاس کے پل پر ایک لاری اور چھکڑے کا تصادم ہونے سے بارہ اشخاص مجروح ہوئے۔

—— مولوی سید عطاءاللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۵۔ اپریل کو سنا دیا گیا۔ آپ کو زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی اور بی کلاس کی سفارش کی گئی۔ چونکہ آپ کی طرف سے سشن کورٹ گورداسپور میں اپیل دائر کی جائے گی۔ اس لئے آپ کو چھ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کردیا گیا ہے۔

**آغا حشر کاشمیری** چندروز علیل رہ کر ۲۸ اپریل کو لاہور میں فوت ہوگئے۔ (خدا بخشے بڑے موحد اور موحدوں کے محب تھے) ہندوستان کے مشہور ادیب اور ڈرامہ نویس تھے۔

—— لاہور میں موچی دروازہ کے اندر ایک مسلمان کو قتل کردیا گیا۔ پولیس نے تین اشخاص کو اس سلسلہ میں زیر حراست کرلیا ہے۔

—— امرتسر سے فرنٹیر میل سے سونا چوری ہوجانے کے سلسلہ میں پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کرلی ہے۔ اب ملزمین کا چالان عدالت میں پیش کردیا جائیگا۔

—— مرزا سر ظفر علی سابق جج ہائیکورٹ پنجاب نے ایک انگریزی اخبار میں گورنر پنجاب کے نام ایک کھلی چٹھی شائع کرائی ہے کہ قادیانیوں کو پنجاب میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اس بدگمانی کو عام مسلمانوں کے دل سے دور کردیا جائے کہ حکومت مرزائیوں کی طرفداری کرتی ہے۔

—— ڈاکٹر سر محمد اقبال نے انجمن حمایت اسلام لاہور کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

—— ملتان شہر میں ایک ہندو ایک مسلمان کے ہاتھوں سے قتل ہوگیا۔

—— حکومت پنجاب نے تمباکو کی فروخت اور اس کی کاشت بغیر لائسنس حاصل کئے ممنوع قرار دیدی ہے اسکے کاشتکار اور تاجر کو ہر سال نیا لائسنس حاصل کرنا پڑیگا۔ یہ حکم ۱۹۔ اپریل سے نافذ کیا گیا ہے۔ مگر ۳۰ جون تک بغیر لائسنس کے فروخت وغیرہ قابل تعزیر نہیں۔ لائسنسدار کی عمر ۱۸ سال سے کم اور خریدار کی عمر ۱۶ سال سے کم نہ ہوگی۔

## انجمن اہل حدیث ملتان

کا سالانہ اجلاس ۱۰۔۱۱۔۱۲ مئی کو منعقد ہوگا جس میں علماء کرام اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو محظوظ فرمائینگے۔ لہٰذا جملہ شائقین توحید وسنت جلسہ ہذا میں شریک ہوکر داخل حسنات ہوں۔

سکرٹری انجمن مذکور (عہ داخل اشاعت فنڈ)

—— آگرہ سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر موضع لہ میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مابین تصادم ہوا۔ تین ڈاکو ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ پولیس کو ان کے قبضہ سے اسلحہ اور بارود کی خاصی مقدار ملی۔

—— راجکوٹ میں ایک آدمی ہے جو ۲۸ سال سے میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک وہ کامیاب نہیں ہوا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ انسانی خون کی اوسط رفتار سات میل فی گھنٹہ ہے۔ گویا دن بھر میں ۱۶۸ میل کی مسافت طے کرتا ہے۔

—— ریاست حیدر آباد دکن میں حضور نظام کیطرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ آیندہ ریاست کے باہر سے کوئی اسلامی مبلغ ریاست کی حدود میں بغیر اجازت حاصل کئے تبلیغ کرنے کے لئے داخل نہیں ہوسکے گا۔

**غریب فنڈ کی بابت** کئی دفعہ احباب خیر کی خدمت میں لکھا گیا ہے کہ اس فنڈ سے جن سائلین کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے ان کی تعداد روز افزوں ترقی پر ہے مگر فنڈ میں عدم گنجائش کے باعث اخبار جاری نہیں کیا جاسکتا۔ اگر احباب کرام اور دیگر شائقین حضرات کم و بیش اس فنڈ کی امداد فرماتے رہیں تو اسے کافی امداد حاصل ہوسکتی ہے۔

آمد از فتویٰ فنڈ ۱۲؍ سابقہ بذمہ فنڈ ۶؍ ۔ بقایا عہ

**مدرسہ علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ (عرب)** کے لئے از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۹۵/۱۰ کیٹل فارم ضلع ملتان عہ

**عید آنہ فنڈ** مرسلہ مولوی عبدالرحمن متولی مسجد اہلحدیث محلہ بسن لس ایلور ۱۴ عہ

**اشاعت فنڈ** از سکرٹری انجمن اہل حدیث پرتابگڈھ عہ و سکرٹری انجمن اہل حدیث ملتان عہ جملہ ۴؍۔ سابقہ ۱۱۶؍ ۹؍۔ کل میزان ۱۲۰ ؍۳ ؍۹

(۹۔ ۳۔ ۱۱۳ روپے)

## قابل توجہ ناظرین اہلحدیث

(۱) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں کیونکہ اس میں حساب دوستاں درج ہے۔ ممکن ہے آپکا نمبر بھی اس میں درج ہو۔

(۲) یکم مئی سے ۳۱ مئی تک تصانیف مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ (تردید عیسائی، آریہ، مرزائی، حنفی اور تائید مذہب اہل حدیث وعام اسلامی سوائے تفاسیر عربی واردو) پر ۲ فی روپیہ رعائت دی گئی ہے۔ آج ہی فرمائش بھیج کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ایران کے صوبہ ماژندران میں ۱۲۔ اپریل سے ۲۲۔ اپریل تک زلزلے کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔

اسلامی تصوف۔ (اردو ترجمہ) مصنفہ علامہ ابن تیمیہ (۵۱۰) قیمت صرف ۸؍۔ ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

فلسفہ عبادت وسرمایہ سعادت۔ جس میں نماز کا فلسفہ اور فوائد بیان ہیں۔ قیمت ۳؍۔ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

## دیوبندی اور بریلوی مکالمہ

"اہلحدیث" یکم مارچ سنہ رواں میں ایک اشتہار دیوبندی جماعت کے ایک فرد کا درج ہوا تھا۔ جس کا نام تھا "صمصام قادری"۔ اس میں بریلوی حنفیوں کو خوب اڑے ہاتھوں لیا تھا۔ پھر "اہلحدیث" ۸ مارچ میں ایک اشتہار درج ہوا تھا جس میں بریلوی حنفی کی طرف سے اشتہار مذکور کا جواب تھا۔ دونوں اشتہار علم و اخلاق کا مرثیہ تھے۔ اب ایک اور اشتہار کلکتہ سے ہمیں پہنچا ہے جو دیوبندی راقم اول کی طرف سے نکلا ہے۔ دیوبندی راقم نے پہلے اشتہار میں اپنے نام کے ساتھ علاوہ اور القاب کے "تقلیدیہ" (بصیغہ مؤنث) بھی لکھا تھا۔ بریلوی راقم نے اس پر خوب مضحکہ اڑایا تھا۔ بار بار دیوبندی راقم کو "واہ ری بی تقلیدیہ" لکھا۔ ہم نے گمان کیا کہ یہ لفظ "تقلیدیہ" سہواً لکھا گیا۔ مگر اس دوسرے اشتہار میں دیوبندی راقم نے اپنے القاب اس طرح لکھے ہیں:۔

عبدالحلیم جہان آبادی حنفی، سنی، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مجددیہ، برکتیہ، ابوالعلائیہ، قلندریہ، صابریہ، نظامیہ، اشرفیہ، مقلدی تقلیدیہ"

بجائے ایک صیغہ مؤنث کے دس دفعہ مؤنث لکھا ہے۔ اب ہم کچھ نہیں کہہ سکتے تاہم ہمارا گمان ہے کہ ایسا لکھنے کی توجیہ کچھ نہ کچھ دیوبندی راقم کے ذہن میں ہوگی۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ پہلے کرتے نہ باوجود تنبیہ کے دوبارہ حوصلہ کرتے بہرحال اشتہار درج ذیل ہے:۔

### "سرمہ ایمانی در چشم رضاخانی"

اول سے آخر تک غور سے پڑھو۔

کئی ماہ قبل صمصام قادری نام سے ایک اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ جس میں مسلمانوں سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی اور ان کے چیلوں کی طرف سے جو الزامات بزرگان دیوبند پر لگائے جاتے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ محض اتہام ہیں نہ تو وہ عقیدے ان کے افعال سے ظاہر ہوتے ہیں نہ اقوال سے نہ اُن کی کسی تحریر سے ثبوت ملتا ہے۔ جو کوئی تحریر ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے یا تو اس کا مطلب وہ نہیں ہوتا جو رضاخانی بیان کرتے ہیں۔ یا اُس میں اس قدر کتر بیونت اور تحریف کرکے اپنی طرف سے من گھڑت معنی لگا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے مضمون کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ جس سے مصنف یا مؤلف رسالہ و کتاب کو دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا جیسا کہ حسام الحرمین، ردالمہند، بہار شریعت، کتاب اصول السنہ فی العقائد السنہ وغیرہ وغیرہ رسالوں سے ظاہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے صحیح راہ عمل یہ ہے کہ فخر دنیائے اسلام حاملان شریعت وطریقت ماحیان شرک و بدعت حنفی سنی علماء دیوبند اور ان کے ماننے والوں سے خواہ مخواہ بدظن نہ ہوں ان کو نا ملائم الفاظ سے (یعنی وہابی کافر) یاد کرکے مسلمانوں میں باعث تفرقہ بن کر گنہگار اور مورد عتاب خدائے قہار نہ ہوں اگر توفیق تحقیق ملے تو ان بزرگوں کے واقعات زندگی پر نظر ڈالیں۔ ان کے اقوال و افعال کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھیں۔ ان کی تحریروں کو اول سے آخر تک گہری نظر سے دیکھ جائیں۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی دیندار جید عالم سے اپنی تشفی کرلیں اس طرح سے حقیقت ظاہر ہو جائے گی اور مسلمان اپنے سچے رہنمائے دین حنیف کو پہچان جائیں گے۔ یہ تو تھا مذکور بالا اشتہار کے مضمون کا خلاصہ۔ بحمداللہ اشتہار کا خاصہ اثر پڑا۔ کلکتہ ٹاؤن اور مضافات کے ہزاروں ہزار مسلمان راہ راست پر آگئے۔ اور کتنے ہیں جو بتدریج سدھر رہے ہیں۔ اسلامی رواداری اور تحقیق و تفتیش کا یہی جوش و خروش اگر کچھ دنوں تک قائم رہا تو یقین ہے کہ دنیائے کلکتہ علی الخصوص رضاخانیوں کی گندی سڑی ہوئی ہوائے ضلالت سے ضرور صاف ہو جائیگی اشتہار سے مقصود سچے مسلمانوں کو بڑے فتنے سے بچانا اور بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانا تھا۔ سو یہ بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو رہا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مگر حقیقت میں دشمنان اسلام کے ایجنٹ و دلال ہیں۔ جو مسلمانوں میں تفرقہ

اثبات [illegible] (۵۱۱)

ahmadimuslim.de

ڈال کر اور آپس میں لڑا کر شیرازۂ اسلام کو بکھیرنے کی ذلیل کوشش کر رہے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مولویوں اور پیروں کے لباس میں دنیا کمانے کے لئے شرک و بدعت کے جال میں پھنسا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے اور علماء حقانی پر قسم قسم کا الزام لگاتے رہتے ہیں۔ اسی قماش کے لوگ اس اشتہار سے بجائے فائدہ حاصل کرنے کے گھبرا گھبرا کر چیخنے لگے ہیں۔ ان کی جماعت میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ بعض کے شکم میں مخالفت نے اس قدر قراقر پیدا کر دیا ہے کہ ہر جگہ جھوٹے فریب چھوڑتے پھرتے ہیں۔ بعض کے خلاف قے دست آ رہے ہیں۔ جن سے بد دینی تعفن پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ گویا میرا اشتہار مسلمانوں کے لئے مقوی ایمان ثابت ہوا۔ اور بدبخت رضا خانیوں کے لئے مسہل مادہ ضلالت۔ سچ ہے ازلی گمراہوں کو ہدایت نامہ سے بجائے ہدایت کے ضلالت ہی ملتی ہے۔ باران رحمت ہر زمین کو یکساں سیراب کرتا ہے مگر بعض زمین سے سنبل و ریحاں اُگتے ہیں اور بعض سے خار و خس ؎

در باغ لالہ روید و در بوم خار و خس

اس وقت میرے پیش نظر تبلیغ جیلانی اشتہار ہے۔ جس کو غالباً کسی رضا خانی جاہل نے اپنے پشت پناہوں کی مدد سے مغلظات کی گندگی سے آلودہ کر کے اچھالا ہے۔ سچ ہے جاہل اپنی ہی مرغوب چیز تحفے میں پیش کیا کرتے ہیں۔ میرا اشتہار عینک کا نقشہ اور مضمون میں عدم بصیرت کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب مضمون بصارت و بصیرت دونوں سے محروم ہے۔ وہ بغدادی روغن زیتون کی سر پر مالش، اور معجون بدعت کا اندرونی استعمال اور عصائے احمد رضا خانی پکڑ کر بصارت و بصیرت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ تشخیص مرض و تجویز نسخہ ہی سرے سے غلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ضلالت کی تاریکی میں ٹامک ٹوئیں مار رہا ہے۔ شرفا مغلظات کا جواب مغلظات سے نہیں دیا کرتے نہ انسان نما درندوں سے الجھنا قرین صواب ہے ؎

دشنام اگر دہد خسیسے چارہ نبود بجز شنیدن
گر پائے کسے سگ گزیند۔ باسگ نتواں عوض گزیدن

(۳) ٹیٹا گڑھ ضلع چوبیس پرگنہ میں بدعتیوں نے اہل حدیث جماعت کو مناظرہ کی دعوت دی تھی جب جماعت اہل حدیث کے مقتدر علماء کرام مقابلہ پر آ گئے تو رضا خانی بیک بینی و دو گوش سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگے اور بھاگتے وقت چھچھوندر جیسی گندگی اس طرح چھوڑتے گئے کہ نقص امن کا بہانہ کر کے وہاں کے مجسٹریٹ سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرا دیا۔ بھلا ایسی صورت میں مناظرہ کس طرح ہو سکتا تھا اور رضا خانیوں نے اشتہار کے ذریعہ یہ خبر مشہور کر دی کہ وہابی مناظرہ کرنے سے بھاگ گئے۔ مگر جبکہ مجسٹریٹ کی نوٹس اردو میں اشتہار کی صورت میں چھپ کر مسلمانوں کے سامنے آ گئی تو معلوم ہوا کہ مناظرہ ہوا ہی نہیں۔ رضا خانیوں نے جھوٹا اشتہار چھپوا کر مشہور کر دیا تھا وہابی میدان مناظرہ سے بھاگ گئے۔ مسلمانان انصاف کریں کہ یہ شرارت کس کی طرف سے شروع کی گئی تھی۔ اور ہمارے حنفی دیوبندی علماء حقانی کا اس واقعہ سے تعلق ہی کیا تھا۔

(۴) مسجد نا خدا اور کل مسجدیں خدا کی ملکیت ہیں۔ مسلمانوں کو حق ہے کہ اس میں عبادت کریں۔ کلمۂ خیر کی تبلیغ کریں۔ متولیان مسجد یا اور کسی کو یہ حق نہیں کہ کلمۂ خیر کی تبلیغ سے کسی کلمہ گو کو روک دے۔ ہمارے علماء کرام نے تم لوگوں کے شر سے خود ہی احتراز کیا تھا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم لوگ اپنے اسلامی حق سے دست بردار ہو گئے۔ آئندہ جب کبھی ہم ضرورت سمجھیں گے اپنے حق سے کام لیں گے۔ یہ تو تھی ہمارے علماء کی حقانیت اور شرافت کہ محض تم جیسے چند نا سمجھوں کو بھی ناخوش کرنا پسند نہ کیا مگر تمہارے علما کیا ایسے ہی شریف اور حق کوش ہیں کہ گذشتہ سال مسجد ٹیپو سلطان واقع دھرم تلہ میں تمہارے مولویوں مخصوصاً حامد رضا خاں و امجد علی خاں نے بندگان دیوبند پر تبرا بازی شروع کر دی تھی۔ آخر متولی مسجد نے بذریعہ پولیس کے ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کا سر کچل کر رکھ دیا۔ کہو میاں رضا خانی اب تم کو اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر آ گیا۔ مناظرہ کا چیلنج تم لوگوں نے ہمارے علماء کرام کی تشریف بری کے بعد عامیانہ طریقہ پر دیا تھا۔ اب اگر تم شریف مرد میدان ہو تو سامنے آ جاؤ۔ حفظ امن عامہ کی تحریری ضمانت بذریعہ پولیس کمشنر کلکتہ کے دو اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ اعلان کرو۔ پولیس کمشنر کے ذریعہ اعلان کراؤ کہ جلسہ گاہ مناظرہ میں ذمہ دار پولیس افیسر پولیس جمعیت کے ساتھ حفظ امن قائم رکھنے کے لئے موجود رہے گا اور کسی قسم کا شور و ہنگامہ نہ ہونے پائے گا۔ اس کے ساتھ حلف اٹھا کر بذریعہ اخبارات و اشتہارات کے اعلان کرو اور اقرار کرو کہ بصورت شکست توبۃ النصوح کر کے سچے مسلمان بن جاؤ گے۔ پھر دیکھو کہ ہمارے علماء حقانی کس طرح سے تمہارے جھوٹے الزامات و اتہامات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیتے ہیں۔ مگر کہاں تم اور کہاں ہمت مردانہ و علمی سرمایہ ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

رضا خانیو! وہ زمانہ لد گیا جب تمہارے فریب کا جادو چل جاتا تھا۔ اب بحمد اللہ مسلمان بیدار ہو چکے ہیں اور تمہارے فریبوں کو خوب سمجھتے ہیں۔

(۵) ولایت حسین بدعتی الہ آباد میں خواہ مخواہ عیسائی مناظر عبد الحق سے الجھ پڑا تھا۔ جب ناطقہ بند ہونے لگا تو جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری کو بھڑا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اب بدبختی بیچیاؤں سے کوئی پوچھے کہ جب تم میں اتنی قابلیت نہ تھی تو غیر مسلم قابل مناظرے کیوں مقابل ہوئے۔ اور جب تم وہابیوں کو کافر کہتے ہو تو اُن کے مقتدر عالم کو اپنی مدد کے لئے کیوں بلایا۔ جس نے آ کر صرف بدعتیوں ہی کی نہیں بلکہ کل اسلامی فرقوں کی لاج رکھ لی۔ او رضا خانی! تجھ پر تو یہ مثل صادق آتی ہے ؎

بے ادب باش ہرچہ خواہی گو۔ بےحیا باش ہرچہ خواہی کن

---

ے بڑا کیا سپاہی کا بے کو ہوتا ہے، لڑنے کو دیو ہو یا نگینہ، الہ آباد ہو یا رام پور خدمت گار کا کام خدمت کرنا ہے۔ (اہلحدیث)۔ * آغا تلوار میان کن! (اہلحدیث)

(۵۱۳) ان اعتراضات کا جواب جو

(۵) حسام الحرمین اور بہار شریعت جیسی پوچ اور لچر مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات اور ان کے بدتہذیب چیلوں کی ہزلیات کا ایک ایک نہیں بیسیوں معقول دندان شکن جوابات دیئے جاچکے ہیں جن کا واقعی جواب خود مولوی احمد رضا خاں اپنی زندگی میں نہ دے سکے۔ اب ان کی ذریات کیا دے سکتی ہے۔ ایسی لایعنی باتیں بکنے کے لئے کوئی اُن کی زبان کیسے بند کر سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

تازہ بتازہ نو بنو رسالوں میں سیف یمانی، خنجر اسلامی، سیف علی، فیصلہ خصومات، علمائے دیوبند کے عقائد ایسے بہترین رسالے ہیں جن سے رضاخانی جمعیت میں بھگدڑ مچ گئی ہے اور بڑے بڑے رضائی جغادری سرنگوں بیٹھے ہوئے بغلیں جھانک رہے ہیں۔ رضاخانیو اگر تم میں ذرہ برابر بھی ایمان و شرافت ہے تو ان نئے نئے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں سے کسی ایک ہی رسالہ کا معقول جواب دو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم رسالہ الفرقان ہی کا جواب اپنے جغادریوں سے لکھواؤ۔ جو ہر مہینہ بریلی سے نکلتا ہے۔ حامد رضا خاں کے سینہ پر کودوں دلتا اور اچھی طرح سے مزاج پرسی کرتا رہتا ہے۔ یہ اور کل رسالے دفتر الفرقان بریلی یوپی سے معمولی قیمت پر ملتے ہیں۔ یہ تو تھا چند جھوٹے الزامات کا استخوان شکن جواب۔ کہو میاں رضاخانی! تم جہاں سے چلے تھے وہیں واپس کر دیئے گئے یا نہیں۔ تم نے چاند پر تھوکا تھا مگر وہ تمہارے منہ پر ہی آن پڑا

؎ چٹکیوں ہی میں اڑایا تیرا جوبن کیسا
مجھ کو او معشوقہ خود بیں تو نے سمجھا کیا تھا

اب آئندہ سے کسی اہل حق کے سو منہ نہ آنا۔ اور اپنے بغدادی تیلی سے کہہ دینا کہ جامہ سے باہر نہ ہوں۔ ورنہ رنگون سے زیادہ پیڑے یا پیلے جائیں گے۔ اخیر میں تم کو اور کل رضاخانیوں کو یہ نیک صلاح دیتا ہوں کہ اس اشتہار سرمۂ ایمانی کو دل کی آنکھوں میں لگائیں اور اگر کچھ بھی غیرت انسانی ہے تو قرآن، احادیث، اجماع، قیاس کو اپنا مسلک بنائیں اور بزرگان دین کے نقش قدم کو شعل راہ یقین سمجھیں۔ یہ تو تھا تمہارے ناشتہ کا سامان اب کچھ غذا کا سامان بھی لیتے جاؤ۔

**قول فیصل** برادران اسلام! امر واقعی یہ ہے کہ نہ علماء دیوبند معصوم ہیں کہ ان سے خطا سرزد ہی نہ ہو سکے نہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی بانی فرقہ رضاخانی معصوم تھے۔ اور علماء کی رائے میں اختلافات کا پیدا ہو جانا بھی تعجب نہیں ہے۔ مگر جو اختلافات مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور علمائے دیوبند کے درمیان پیدا ہوئے اس میں ایک ناگوار اور غیر شریفانہ صورت یہ پیدا ہوگئی ہے کہ حنفی سنی علماء دیوبند جن بیہودہ و فاسد عقائد کو باطل اور کفر سمجھتے ہیں جن باتوں سے وہ نفرت اور بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ جن گندہ و فاسد خیالات کی خفیہ اور علانیہ درس تدریس وعظ اور رسائل کے ذریعہ ہمیشہ تردید و مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں باتوں کو احمد رضا خان بریلوی اور ان کے متبعین علماء دیوبند کی طرف منسوب کر کے علماء دیوبند کا عقیدہ بتاتے ہیں کیا اس سے بھی بڑا کوئی ظلم ہو سکتا ہے۔ کیا اس جھوٹ اور دروغ بیانی کی کوئی حد ہے مگر وہ رضاخانی کے ملا و نقلی پیر علماء دیوبند کے یہ عقائد بتاتے ہیں:-

۱؎ خدا کا جھوٹ بولنا جائز ہے۔ ۲؎ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ علم میں شیطان سے کم ہے۔ ۳؎ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم جانوروں اور مجنوں کے مثل ہے۔ (نعوذ باللہ) اے اللہ اپنے پناہ میں رکھیو۔ آپ غور فرمائیں کہ آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کیا اس وقت تک کیا ایک شخص بھی ایسا ہوا ہے جو خدا کی توحید کا مقر ہو اور اس کے احکام کو واجب التعمیل اور فرض جانتا ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ نعوذ باللہ خدائے قدوس کی طرف کذب یعنی جھوٹ کی نسبت بھی کرتا ہو۔

کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد اس ساڑھے تیرہ سو برس کے اندر کوئی کافر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن بھی ایسا ہوا ہے جس نے ایسا کہنے کی جرات کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم جانوروں مجنوں کے مثل ہے۔ یا حضور کا علم مرتبہ میں نعوذ باللہ شیطان سے کم ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ہرگز نہیں ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ علماء دیوبند جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی تعلیم کی نشر و اشاعت اور اسی کی درس و تدریس میں اپنی عمریں صرف کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کے متعلق ایسا عقیدہ رکھیں۔ ان امور کی نسبت علماء دیوبند کی طرف جتنا بڑا ظلم ہے وہ ظاہر ہے لیکن گروہ رضاخانی کے مکار ملاؤں نقلی پیروں کے اس حرکت کی وجہ سے خود اسلام اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آریہ سماجیوں اور عیسائی پادریوں کا جو خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ یا خود جاہل مسلمانوں کے خیالات پر جو برا اثر پیدا ہو سکتا ہے وہ شدید خطرہ کا موجب ہے۔ گمراہ فرقہ رضاخانی کے × ملا جھوٹے نقلی پیروں کی جماعت کہتی ہے کہ دیوبند کے ہزارہا عالم جو اچھی طرح کتاب و سنت کے ماہر ہیں اور جن کی عمر کا بڑا حصہ احادیث اور تفاسیر کی تعلیم میں صرف ہوا ہے وہ اور ان کے دیکھا مقتدین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں۔ اور شیطان کے مثل یا اس سے کم سمجھتے ہیں۔ جانوروں اور مجنون کی طرح جانتے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا کہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہا ہے۔ یا ہجو کر رہا ہے۔ ایسی حرکت جو یہ ملائے رضاخانی کرتے ہیں ایسا کرنے والا مسلم ہو سکتا ہے یا غیر مسلم۔

خدا بندہ میرا اعتقاد ہے کہ ہرگز دنیا کا کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت ایسا اعتقاد رکھے قطعاً نہیں رکھ سکتا جو یہ لوگ علماء حقانی کی ایک بڑی جماعت کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ مگر تماشا یہ ہے کہ گروہ رضاخانیوں کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا ہے جب تک یہ اعتقاد

× یہاں ایک لفظ ایسا گندہ ہے کہ ہم نے اسے نقل کرنا پسند نہیں کیا۔ (اہلحدیث)

معیار حق: تعلیم [illegible] (۳۰۲) [illegible]

نہ سمجھے کہ دیوبند کے ہزارہا عالم اور کروڑہا مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا برا سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

ضروری تنبیہ۔ میں مسلمانان کلکتہ کو صاف اور واضح لفظوں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جسقدر آج تک اشتہار بازی اور رسالہ بازی کی گئی ہے اور اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ نہایت ہی ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ لکھا گیا ہے تاکہ مسلمانان کلکتہ علماء دیوبندی وہ تمام کتابیں (کہ جس کا حوالہ گمراہ فرقہ رضاخانی دیتا ہے) کلکتہ کے بازاروں میں ملتی ہیں۔ صفحہ وسطر کے حوالہ سے جانچ پڑتال اور تحقیقات کرکے اسی قسم کی بدترین توہین وتذلیل اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو ہوتی ہے (جو یہ گروہ رضاخانی کے ملا اور پیر کرتے ہیں) اس کا ہمیشہ کے لئے دروازہ بند کردیں۔ یعنی گروہ رضاخانی کے مکار ملاؤں اور جھوٹے نقلی پیروں کو نہ تو مجلس میلاد میں وعظ کہنے کو بلائیں نہ ان کی کتابوں کو خرید کر پڑھیں اور نہ ان سے مرید ہوں۔ اگر مسلمانان کلکتہ ایسا نہیں کرتے تو ایک بہت بڑا طبقہ متدین مسلمانوں کا یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ مسلمانان کلکتہ خود ہی محفل میلاد کے بہانہ سے عام مسلمانوں کو دعوت دیکر ایک جگہ جمع کرکے گروہ رضاخانی کے مکار ملاؤں، جھوٹے نقلی پیروں کو بلاکر مجمع عام میں اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدترین توہین وتذلیل کراتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے غصہ وغضب سے بچنے کے لئے بے چارے حنفی دیوبندی علمائے حقانی کی طرف منسوب کرکے رسالہ وکتاب چھاپتے ہیں کہ علماء دیوبند نے فلاں فلاں کتاب میں اللہ اور اس کے مقدس رسول صلعم کی شان میں ایسی ایسی گستاخ عبارتیں لکھی ہیں مگر جبکہ علماء دیوبند کی کتابوں کی صفحہ وسطر کے حوالجات سے جانچ پڑتال کی جاتی ہے تو وہاں اس کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔ بلکہ وہاں تو اُن آیات قرآنی واحادیث نبوی صلعم کا تذکرہ وحوالہ ہوتا ہے جو کہ کفر شرک و گمراہی بدعت سے بچانے والی ہوتی ہیں۔ مسلمانوں اگر اعتبار نہ ہو تو علماء دیوبند کی کتابوں کو کلکتہ کے بازاروں سے خرید کر صفحہ وسطر کے حوالہ سے جانچ پڑتال کر کے سچ اور جھوٹ کا پتہ چلاؤ۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ گروہ رضاخانی کے ملا وپیر خود ہی اللہ اور اس کے مقدس رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں برے برے الفاظ استعمال کرتے ہیں مگر صرف مسلمانوں کے خوف سے اپنے کو بچانے کے لئے علماء دیوبند کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں میں مولوی حشمت علی لکھنوی رضاخانی کی وہ تقریر جو انہوں نے سنبھل میں کی ہے۔ اور جس کو رسالہ الفرقان سے نقل کرکے دیتا ہوں مسلمانان کلکتہ اس کو پڑھیں اور ایمانداری کے ساتھ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین وتذلیل حنفی دیوبندی علماء حقانی کرتے ہیں یا گمراہ فرقہ رضاخانی کے مکار ملا اور جھوٹے پیر کرتے ہیں۔

## "بریلی کا نیا مذہب اور قبروں کی نئی دنیا

### مخالفین اسلام کو ایک ضروری انتباہ!

ذیل کا مضمون جناب منشی محمد نسیم صاحب اسرائیلی سنبھلی کی طرف سے بغرض اشاعت موصول ہوا ہے جو بجنسہ درج ذیل ہے۔ (مدیر)

بریلوی جماعت کے مشہور مبلغ اور مناظر مولوی حشمت علی صاحب کے نام نامی سے کم لوگ ناواقف ہونگے وہ یہاں سنبھل آئے اور عشرہ محرم میں آپ نے اپنی تقریروں سے مجالس شہادت کو رونق بخشی۔ (اللہ بہتر جزا دے) مگر ان تقریروں میں دو باتیں آپ نے بالکل نئی لیکن زور وشور کے ساتھ بیان کیں۔ ایک یہ کہ خدا حاضر وناظر نہیں ہے۔ اس کو حاضر وناظر کہنے اور سمجھنے والے گمراہ اور بیدین ہیں یہ صفت خدا کی نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ دوسرے یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی ازواج مطہرات (یعنی بیویاں) اور اولیاء کرام کی نیک بیویاں مرنے کے بعد انہیں کے ساتھ قبروں میں رہتی ہیں اور دنیا کی طرح وہاں بھی اُن کے درمیان ازدواجی تعلقات (یعنی میاں بیوی کے تعلقات) قائم رہتے ہیں اور توالد وتناسل کا سلسلہ بھی برابر جاری رہتا ہے۔ (گویا ان قبروں میں برابر بچے پیدا ہورہے ہیں) چونکہ یہ باتیں مولوی حشمت علی صاحب نے عام مجموں میں بیان کیں اور بار بار یہ بھی اعلان کیا کہ اس بارے میں اپنے پاس کافی دلائل رکھتا ہوں۔ (جس کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں عینی شاہد سنبھل میں موجود ہیں)۔ اس لئے یہ چیز دوسرے مخالف اسلام تک بھی پہنچ گئی اور اس کو انہوں نے اسلامی تعلیم سمجھ کر براہ راست مذہب مقدس پر حملے کرنے شروع کردئیے۔ چنانچہ عام شاہراہوں اور بازاروں میں بھی اس کے چرچے سنے گئے۔ یہاں تک کہ ایک نوجوان سماجی نے خود مجھ سے اس کے متعلق گفتگو کی اور طعنہ کے طور پر کہا کہ اسلام کو بڑا توحید کا دعوے تھا مگر اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اسلام خدا کو حاضر ناظر بھی نہیں بتلاتا بلکہ وہ پیغمبر اسلام کو حاضر وناظر منواتا ہے جو عیسائیت سے بدتر ہے۔ کیونکہ مسیحی لوگ خدا کی صفات یسوع مسیح کو تو دیتے ہیں مگر خدا کو ان صفات سے خالی نہیں کرتے۔ اور اسی سماجی نے یہ بھی کہا کہ..... قبروں میں بچوں کی گپ تو ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے، انہوں نے نہایت رکیک اور مضحکہ خیز انداز میں اسلام پر حملے کئے اور میں بڑی مشکل سے اس نوجوان کو اطمینان دلا سکا کہ یہ اسلامی تعلیم نہیں بلکہ مولوی حشمت علی کا ذاتی خیال ہے۔ لیکن چونکہ اب اس چیز نے بہت زیادہ شہرت حاصل کرلی ہے اور بظاہر یہ مرض متعدی ہوتا نظر آتا ہے اس لئے بذریعہ اخبارات میں یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوں کہ مولوی حشمت علی صاحب کے یہ عقائد ہرگز اسلامی عقائد نہیں ہیں۔ قرآن وحدیث میں کہیں یہ تعلیم نہیں دی گئی۔ حیرت ہے کہ وہ ایسی لغویات کیوں بکتے ہیں۔

ترخدا کہ عارف و زاہد کسے نگفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

اگر اس غلط پروپگنڈے کی تہ میں دشمنان اسلام کی کوئی خاص سازش نہیں ہے تو میرا ناقص خیال یہ ہے کہ مولوی حشمت علی صاحب شاید ...... کے مریض ہیں ان کو علاج کرانا چاہئے۔ گذشتہ دنوں میں رنگون میں فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں جو ایک فوجداری کا مقدمہ آپ پر چل گیا تھا۔ اس کے فیصلے میں فاضل جج نے لکھا تھا کہ اس شخص کا مذہبی تقشف حد جنون تک پہنچ گیا ہے۔ (دیکھو اخبار روزنامہ "شیر" رنگون)

میں تمام مخالفین اسلام سے اخیر میں پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ مولوی حشمت علی صاحب کی ان باتوں کو ہرگز اسلامی تعلیم نہ سمجھیں اسلامی تعلیم وہ ہے جو قرآن وحدیث میں ہے اسی کے ساتھ میں مسلم انجمنوں اور مسلم اخبارات سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ میرے اس مضمون کو چھاپ کر اسلام کو ایک نئے فتنہ سے بچائیں۔ محمد مبین اسرائیلی از سنبھل۔"

(ماخوذ از رسالہ الفرقان بریلی، یوپی بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری)

آخری گذارش۔ اگر مذکورہ بالا خیرخواہان مضمون کے جواب میں جماعت رضا خانی کی طرف سے کوئی معقول تحریر پیش کی گئی تو خیر ورنہ اگر جہالت اور جھوٹ سے لبریز کوئی تحریر پیش کی جائے گی تو اس کے جواب دینے میں جواب جاہلاں باشد خموشی پر عمل کیا جائیگا۔ مسلمانوں کو چاہئے ایسے مکار مولوی اور میلاد خواں اور نقلی پیروں کے دھوکے سے بچتے رہیں جو کہ رینڈی اور چینا بادام کا تیل ملاکر عربی نام سے مشہور کرکے مسلمانوں کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ قیمت پر بیچتے ہوں۔

المشتہر۔ حامی ملت ماحی شرک و بدعت قاطع سنت ضلالت ومنافقت، خادم اسلام والمسلمین ملک عبدالعلیم جہان آبادی حنفی سنی، قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ سہروردیہ، مجددیہ، برکتیہ، ابوالعلائیہ، قلندریہ،

صابریہ، نظامیہ، اشرفیہ، متقلدی تقلیدیہ"۔

اہلحدیث | سارے اشتہار میں کسی مسئلہ یا عقیدہ کا تو ذکر نہیں ملا۔ البتہ اتنا ملا ہے کہ بریلوی صنف دیوبندی صنف پر غلط الزام لگاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں اس رونے میں جماعت اہل حدیث بھی شریک ہے کہ مخالفوں کی طرف سے ان پر ایسے الزام لگائے جاتے ہیں جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتے۔ سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ (بوجہ نہ کرنے تقلید شخصی کے) ائمہ مجتہدین کی توہین کرتے ہیں، خود ان سے اعلیٰ بنتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی (بوجہ نہ استمداد کرنے کے) ہتک کرتے ہیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (باوجود کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے) فقط اپنے بڑے بھائی جیسا جانتے ہیں، اہل بیت اور صحابہ کرام کو تو کچھ جانتے ہی نہیں"۔

## قادیانی مشن

# جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ ہمیشہ امن و امان سے ہوتا تھا۔ کیونکہ اس میں اسلام کے امور عامہ پر تقریریں ہوتی تھیں۔ مگر اس دفعہ پروگرام میں خلاف معمول مضامین مخصوصہ پر تقریریں بھی درج تھیں۔ مثلاً ختم نبوت وغیرہ۔ ہم جانتے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت بھی اسلام کے امور عامہ میں سے ہے۔ مگر چونکہ پنجاب میں فرقہ قادیانیہ ختم نبوت کا قائل نہیں۔ اس لئے لازم تھا کہ تقریر میں اس فریق کا ذکر یا اشارہ ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات تھی جو آئی گئی ہوگئی خاص قابل ذکر بات جو ہوئی وہ یہ ہوئی ہے کہ امت قادیانیہ کے جلانے سے جلے ہوئے مسلمانوں نے آوازے کسنے شروع کر دئیے کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں چودہری ظفراللہ خان احمدی کے ممبر ہونے کے خلاف جلسہ انجمن میں رزولیوشن پاس کیا جائے۔ لیکن کارکنان انجمن مذکور اپنے اصول کے ماتحت اس سے انکاری رہے۔ حاضرین جلسہ (مسلمانوں) کا جم غفیر اس پر مصر تھا۔ ۲۲۔ اپریل کو بعد دوپہر مغرب تک جلسے میں یہی شور محشر رہا! آخر کار وہی جماعت مولوی ظفر علی خان صاحب آف زمیندار کولے آئی۔ اور سٹیج پر ان سے تقریر کرا کر اپنے حسب منشا ریزولیوشن پاس کرالیا۔ کیا یہ ریزولیوشن انجمن کا ہوگا یا پبلک کا۔ اس کا فیصلہ انجمن کی روئداد کریگی۔ یہ تو ہے ایک واقعہ جس پر ہم کو تین طرح سے افسوس ہے۔

(۱) ایک یہ کہ انجمن حمایت اسلام نے اس دفعہ بیرون پنجاب سے بڑے بڑے معززین کو بلایا تھا۔ ان کے سامنے ایسی بدمزگی موجب دل شکنی اور بے رعبی بلکہ بدنامی کا موجب ہوگی۔

(۲) اس ہڑبونگ میں لازم ہے کہ چندہ میں بھی کمی ہوئی ہو۔

(۳) تیسری بڑی بھاری وجہ (افسوس) کی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی ایک پیشگوئی غلط ہوگئی۔ جس کے الفاظ مع تشریح یہ ہیں۔

لا نبقی لک من المخزیات شیئاً

(الوصیت)

(خدا فرماتا ہے۔ اے مرزا) تیری برائی اور مذمت کرنے والی چیزیں ہم اس طرح محو کر دینگے کہ ان میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔

ہم حیران ہیں کہ چودہری ظفراللہ خان اس اعلےٰ عہدے پر پہنچے ہیں جس کی بابت ان کے حامی کہتے ہیں کہ وہ اپنی لیاقت سے اس عہدہ کے مستحق ہیں۔ مگر مسلمان ان کو اس عہدے پر دیکھنا نہیں چاہتے۔ کیوں؟

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی ... (۵۱۵) مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب ...

ahmadimuslim.de

محض اس لئے کہ وہ مرزا صاحب کے راسخ مرید ہیں۔ بالفاظ دیگر مرزا صاحب کی مخزیات یہاں تک متعدی ہیں کہ ان سے گذر کر چوہدری ظفراللہ خان تک بھی پہنچ رہی ہیں۔ ایک شے کیا یہاں تو بہت سی اشیاء ہیں جن کا اثر موجود ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کو دنیا چھوڑے ہوئے ستائیس سال ہونے کو ہیں مگر یہ پیشگوئی ہنوز معلق ہے۔ جس طرح آسمانی منکوحہ کے نکاح والی پیشگوئی ہنوز انتظاری کمرے میں ہے جس کی یاد میں مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے چلے گئے ؎

وصالِ یار میسر ہو کس طرح ضامن!
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

بہرحال قومی حیثیت سے یہ واقعہ موجب افسوس ہے۔ لیکن ؎

اب پچھتاوے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

---

# کیامرزائی عیسائی ہیں؟

## ایک مخفی راز کا انکشاف

رسالہ المائدہ (مسیحی) نے ایک راز کا انکشاف کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام مرزائیت کو مسیحیت، اس کے اماموں کو "پادری" اور پیروؤں کو "عیسائی" اور تمام احمدیہ جماعت (لاہوری و قادیانی دونوں فریقوں) کو "مسیحی امت" کہتے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی۔ مگر مرزا جی کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مُردہ سا ہو گئے تھے۔ یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔ صرف "سا" کی کسر رہ گئی۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا سہل ہو گیا کہ "حضرت مسیح مصلوب ہو گئے۔" اور اسی پر تمام مسیحی دین کا دار و مدار ہے کیونکہ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ "اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بیفائدہ ہے۔" ہم کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے "پنجابی نبی" خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے عیسائیت کا نام و نشان مٹ جائیگا۔"

(المائدہ۔ لاہور ۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** ۱۹۔ اپریل کے اہلحدیث میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کیلئے بجائے پادری کے پنڈت کا ثبوت دیا۔ تو "المائدہ" کے اڈیٹر صاحب نے ایک خط کے ذریعہ ہم پر اظہار خفگی فرمایا۔ اور لکھا ہے کہ :۔

"ہم ہیں اصلی عیسیٰ مسیح کے ماننے والے اصلی مسیحی۔ اور "فضلی" اور "پیغامی" ہیں نقلی و جعلی "مسیح موعود" کے پیرو یعنی نقلی و فرضی مسیحی۔ ہم اپنے اماموں کو پادری کہتے ہیں۔ اس لئے ہماری مناسبت سے انہیں بھی "پادری" کہنا اور "پادری" کہلانا ضروری ہے۔ خدا جانے آپ کو مسیحیوں سے کیا ضد ہے کہ ان کے اماموں کو پنڈت بنا کر آریہ دھرم پر احسان کرنا چاہتے ہیں۔"

(ایم۔ کے۔ خان مدیر المائدہ لاہور)

**اہلحدیث** جناب من! ہم کون ہیں کہ دو قریبیوں میں جدائی ڈالیں۔ مگر آپ کو معلوم بھی ہے کہ مرزائی مسیحیوں سے کیا رشتہ گانٹھتے ہیں۔ وہ رشتہ بہت قابل لحاظ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "محمدی بیگم جس سے مرزا صاحب کا آسمان پر نکاح ہوا تھا اس سے مراد عیسائی قوم ہے جو مرزا صاحب کے دلائل قاہرہ کے سامنے مغلوب ہو کر محمدی مذہب (اسلام) میں داخل ہو کر محمدی بیگم بن چکی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد احمدی کے مضمون سے ایک فقرہ درج ذیل ہے :۔

ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں۔

(اخبار پیغام صلح ۲۰۔ جولائی ۱۹۳۴ء)

ہم تو اس رشتے سے خوش ہیں اور اسمیں خوشی میں فریقین کو خصوصاً دلہن والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں

**عیسائیو!** مرزا کی دامادی کی نسبت کیا کہتے ہو؟

---

# مرزاجی کا کھیت پھل رہا ہے

دنیا میں ہر شخص جو بیج بوئے برا ہو یا بھلا اس کا ثمرہ اسے ضرور ملتا ہے۔ مرزا جی قادیانی نے دنیا میں آکر سب سے بڑی اسلامی خدمت یہ کی کہ اسلامی گلزار میں دھتورے کا بیج کثرت سے بویا۔ یعنی جھوٹی نبوت کے زینہ کا دروازہ کھول گئے چنانچہ لکھتے ہیں :

یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔

(ضرورت الامام ص۵)

آج اس بیج کے پودے جا بجا ظاہر ہو رہے ہیں بلکہ قادیان میں کابلی صاحب مدعی ہیں تو ابراہیم نامی ضلع بلگام میں دعویٰ دار ہے۔ گنا چور میں مرزا جی کی نبوت کا ظہور ہے تو ایک طرف چنگا بنگیاں ضلع راولپنڈی میں مولوی فضل صاحب نبوت کے مدارج طے کر رہا ہے۔ سردست ہمارے سامنے فضل صاحب کے نوشتہ رسائل پیغام حق ص۵۵ و ۱۱۸ ہیں۔ اس کا دعویٰ ہے کہ خدا نے اس غریب بندہ (فضل) کو مکالمہ کا شرف بخشا ہے۔ (پیغام ص۳ نمبر۴)

اس میں ہمارے قول کی تائید بھی ہے کہ اس خراب بیج کو بونے والے مرزا صاحب آنجہانی تھے۔ چنانچہ فضل صاحب نے مرزا جی کی الہامی عبارت نقل کی ہے۔

تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور ہر ایک

کاوش علی الفاروق ۔ مرزائیت کی تردید میں ایک مشہور (۵۱۶) کتاب ۔ غیرت حصہ اول ... حصہ دوم ... (ریحان)

ahmadimuslim.de

طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ (صہ ۵)

مدعی مذکور مرزا صاحب آنجہانی کی طرح قرآنی آیات میں بھی تصرف کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

ولقد آتینا داؤد منا فضلا۔

ہم نے اپنے ازلی علم میں اپنی طرف سے داؤد ثانی مہدی قادیانی کو اس کی باقی عمروں کے خزانے جمع رکھنے کے لئے ایک بڑھی ہوئی اونچی شاخ مسمی فضل عطا کرنا مقدر کر رکھا تھا۔ (پیغام حق صہ ۵)

**آج سے قبل قرآن کے ترجمے سب غلط ہیں**

مدعی مذکور کا دعوےٰ ہے کہ خدا تعالیٰ میری طرف الہام کرتا ہے

ہم تجھ کو لوگوں کا معلم بنا کر لائے ہیں تیرہ سو سال میں جو ترجمے لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی قابل اعتبار نہیں۔ یہی حال تفسیر بیان القرآن مولفہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی ہے۔ اور ہماری قادیانی جماعت احمدیہ کے ترجمان القرآن انگریزی زیر طبع کے بارہ میں خدا کا حکم یہ ہے۔ خدا نے فرمایا وہ خدا کی کتاب کو بگاڑ کر لوگوں کے آگے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو حکم نہیں تھا کہ تفاسیر لکھیں۔ (صہ ۱۱)

آخر میں مدعی مذکور نے خدا سے الہام پاکر لکھا ہے۔ انجمن احمدیہ کے ممبر ہوشیار ہو جائیں۔ (صہ۔ نمبر مذکور)

ع بھاگ بھاگے آئے ہیں خدا خیر کرے۔

(عبداللہ ثانیؔ امرتسری)

---

الہامات مرزا مصنفہ مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری۔ مرزا صاحب کے مشہور الہاموں کی تردید قیمت ۹؍ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# حدوث مادہ و ارواح

(از قلم پنڈت آتمانندجی)

اس مضمون کی دو قسطیں "اہلحدیث" کے دو پرچوں (۱۹/۲۶ اپریل) میں درج ہو چکی ہیں آج تیسری قسط ملاحظہ ہو۔ (مدیر)

نیز مروجہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۲ دفعہ ۵۰ صفحہ ۵۵۲ پر لکھا ہے:۔

"جب تسمعہ (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ تب اس کو کچھ بھی اوراک (علم) نہیں رہتا۔ جب جیو دکھ پاتا ہے تب اس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے"

نرکت میں بھی جو کہ ویدوں کی معتبر ترین تفسیر ہے لکھا ہے:۔

"पुरुष विद्यानित्यत्वात कर्म सम्पत्ति मन्त्रो वेदे"

ترجمہ۔ جیو کا علم انتیہ۔ حادث ہونے سے وید میں کرموں کا سمپادن بیان کیا گیا ہے۔

ان سب حوالجات سے بھی ثابت ہے کہ روح کی صفت علم بھی حادث ہے۔ لہٰذا حادث صفات کا موصوف جیو یعنی روح بھی حادث ہے۔

مزید خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" مطالعہ فرماویں۔ جس میں حدوث مادہ و ارواح اور رد تناسخ کے ابواب بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے اکثر حوالے ایسے ہیں جو برسوں کی محنت شاقہ اور ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی نہیں مل سکتے تھے۔ میرا دعویٰ ہے کہ ویدوں اور ویدک دھرم کی تردید میں ایسی کتاب ویدوں کی پیدائش کے زمانہ سے لے کر آج تک کبھی شائع نہیں ہوئی جس کی ایک ایک سطر قیمت سے بدرجہا زیادہ قیمتی ہے جس کی تصدیق ناظرین خود کر سکیں گے۔ ناپسند آنے پر قیمت واپس۔

اب جبکہ روح اور مادہ حادث ثابت ہو گئے تو مسئلہ تناسخ بھی رد ہو گیا۔ کیونکہ جو سب سے اولین کائنات پیدا ہوئی جیسا کہ سوامی دیانندجی کی تحریر مندرجہ اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء سملاس ۹ صفحہ ۲۷۲ سے ثابت ہے جس کا حوالہ نمبر (۱) میں دیا جا چکا ہے۔ اور جس سے کائنات کے پرواہ روپ سے قدیم ہونے کی بھی تردید ویدانت درشن اور سوامی دیانندجی کی قلم سے ثابت ہے اس کائنات اولین میں جو اجسام روحوں کو دیئے گئے وہ کن اعمال سابقہ کا ثمرہ تھے؟ کسی کے بھی نہیں۔ بعض آریہ سماجی نیستی سے ہستی میں آنے کی مثال طلب کیا کرتے ہیں۔ مثالیں بھی ہم ایسی ناقابل تردید پیش کرتے ہیں جو درشنوں میں دی گئی ہیں۔ مثلاً ویشیشک درشن ادھیائے ۲-۲-۳۲ میں لکھا ہے کہ

"लिङ्गाच्चानित्यः शब्दः"

ترجمہ (آریہ سماجی پنڈت آریہ منی جی) اور انتی (پیدائش) روپ لنگ (نشان) سے شبد (آواز) انتیہ (حادث) ہے:

اسی طرح نیائے درشن ۲-۲-۱۴ میں بھی آواز کو حادث لکھا ہے اور ویدانت درشن میں بھی آواز اور آواز کے موصوف آکاش دونو کو ہی حادث لکھا ہے اور نیائے درشن ۲-۲-۴۴ میں کرم یعنی فعل کو بھی انتیہ یعنی حادث لکھا ہے۔

"न कर्मानित्यत्वात्"

ترجمہ (سوامی درشنانند) "کرم (فعل) ابھی سپرش رہت (بلالمس) ہے کنتو اُتپتی (پیدائش) دھرم والا ہونے سے انتیہ (حادث) ہے:

اسی طرح سانکھیہ درشن ۵-۱۱۶ نیز نیائے درشن ۱-۱-۱۵ میں روح کے گیان یعنی بدھی یا علم کو بھی صاف طور پر انتیہ یعنی حادث لکھا ہے۔ پس حادث یعنی پیدا شدہ ہونے کی وجہ سے اور غیر مادی ہونے کے باعث ان

# یادگار حسینؓ سے سبق

## (بتقریب عشرہ محرم ۱۳۵۴ھ)

(از قلم ملک عبد الغنی صاحب سوہدروی حال علی گڑھ)

ہندوستان میں شیعی حضرات کو یادگار حسین بصورت تعزیہ قائم کئے ہوئے صدیاں گذر گئیں۔ ان کا دعوے ہے کہ تشبیہ کربلا کی بایں طور یادگار مسلمانوں میں جذبۂ حق پرستی پیدا کرنے کا سبب ہے؛ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ

"ہندوستان میں اسلام کی روح زندہ ہے تو محرم میں تعزیہ کے دم سے۔ ورنہ اس کفرزار سے اب تک اسلام کبھی کا مٹ گیا ہوتا"

اس وقت نفس شہادت (حسین) اور اُس کے کیف وکم سے بحث نہیں۔ نہ اس سے غرض کہ تعزیہ پرستی شرک جلی ہے یا اصلی توحید۔ بلکہ نظر اس پر ہے کہ "یادگار حسین بصورت تعزیہ" قائم رہنے سے اسلام فائدے میں ہے یا سراسر نقصان میں؟

جناب حسینؓ نے اس خیال سے اقدام مبارزت کیا کہ ان کے نزدیک یزید مسند خلافت پر تمکین کا اہل نہ تھا۔ بلکہ اس مسند (خلافت) کو اپنے فسق وفجور سے ملوث کر رہا تھا۔ حضرت کے خیال میں یزید کے لشکری بھی "علی دین ملوکھم" تھے۔ جس سے اندیشہ تھا کہ یہ سب آپ کے نانا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۲۳ برس کی محنت نبوت کو برباد کردیں گے۔ ان مارقین کے قلع وقمع کے لئے جناب حسین نے مدینۃ الرسول کو چھوڑنا قبول کرلیا۔ اور وہ کس مپرسی کے عالم میں کہ امت نبی (علیہ السلام) میں کا ایک فرد بھی آپ کے ہمراہ نہ تھا۔ اس وقت اپنے ہی خدام اور بچے آپ کے لشکری تھے۔ وہ بھی ۷۲ نفوس سے جن کی تعداد نہ بڑھ سکی۔ آپ مدینے سے چل کر مکہ معظمہ پہنچے یہاں غرۂ ذی الحج کا طلوع ہوچکا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو احکام مناسک ادا کئے بغیر حرم بیت اللہ کو چھوڑنا نہ چاہئے تھا۔ مگر وہ یزید اور اس کی افواج کے کفر وفسق سے اس قدر پریشان تھے کہ حج کئے بغیر اور ۸ ویں ذی الحج ہی کو مکہ سے کوچ فرمادیا۔ غرض کوفہ کی طرف جارہے تھے کہ "حُر نامدار" آپ کو گھیر کر کربلا میں لے گئے۔ بعض نیک طینت جیسا کہ عمر بن سعد (یعنی سپہ سالار افواج یزید جو جنگ چھیڑنے سے پہلے امام کی رعایت کرنا چاہتے تھے) مگر حضرت نے ولولہ جہاد اور امتیاز کفر ودین ثابت کرنے کے لئے سب کو ٹھکرا دیا۔ ہنگامہ پیکار گرم ہوا اور ہنگامہ ہی کاہے کا تھا۔ ایک طرف لشکر مواج، دوسری طرف ایک سو کے قریب آدمی عشرہ محرم کی صبح سے لیکر ظہر تک کل لشکری اور تمام فاطمی مرد خورد وکلاں (بجز سجاد اکبر) کام آگئے۔ گویا جناب حسین نے ثابت کردکھایا کہ کفر وفسق کے مقابلہ میں اگر انسان یوں بے سرو سامان اور بے یار ومددگار بھی ہو تب بھی اس کو استقلال اور پامردی دکھانا چاہئے۔ اگرچہ اس کو اپنی جان کے جانے کا قطعی یقین کیوں نہ ہو۔ یہ تو امام عالی مقام جناب حسین رضی اللہ عنہ نے کردکھایا۔ اب ان کی یادگار بصورت تعزیہ قائم رکھنے والوں کا اسوہ دیکھئے۔ ان کا دعوے ہے کہ ہم اس صنعت سے یادگار حسین تازہ کرتے ہیں۔ جس سے ایک طرف مسلمانوں میں جذبۂ حق پرستی پیدا ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف کفار کے دل اس کروفر کو دیکھ کر لرز جاتے ہیں؛ ولیکن افسوس کہ دعویٰ کی یہ دلیل ابھی ایک اور دلیل کی محتاج ہے۔ کیونکہ صدیاں گذر گئیں اور تعزیہ پرستی سے ایک بھی ایسا جانباز پیدا نہ ہوا۔ جس نے جذبۂ حق پرستی کا کوئی ایسا مظاہرہ کیا ہو یا جس سے اسوہ حسین کی یاد حقیقی طور پر تازہ ہوگئی ہو اور ایسا ہونا ممکن بھی کیسے تھا۔ امام نے مخالفین دین کے دل وجگر میں نوک سنان پیوست کرنے کا ارادہ کرلیا۔ یہاں تعزیہ پرست اپنے آپ ہی سینہ کوبی سے نیم جان ہوتے جاتے ہیں۔ امام نے نعرۂ حق بلند کیا۔ یہ مرثیے پڑھ پڑھ کر خود روتے ہیں اور دوسروں کو رلانے کی سعی ناکام کرتے ہیں۔ حضرت نے فساق کو خون میں ڈبونے کا عزم کیا۔ یہ "خونی ماتم" سے اپنے آپ کو لہو میں شرابور کئے لیتے ہیں۔ بھلا ایسے اعمال کو جذبۂ جہاد سے کوئی سروکار ہوسکتا ہے؟

کل کی بات ہے کہ امام ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) نے ارض پاک حجاز کو قبوں کی شنیعت سے پاک کیا تو ہندوستان کے صدیوں سے ولولہ جہاد میں مخمور تعزیہ پرستوں نے اودھ میں "تحریک جنت البقیع" قائم کی۔ جس کے رضاکاروں میں تعلقہ داران اودھ اور بیرسٹرایٹ لا تک شامل ہوئے۔ مقصد یہ تھا کہ حجاز جاکر ابن سعود سے قبہ شکنی کا انتقام لیں۔ اور نئے سرے سے اپنے معابد کے قبے بنوادیں۔ مگر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ صدیوں کا جذبہ تعزیہ پرستی براہ راست حجاز لے جانے کی بجائے انہیں صوبہ کے گورنر (سر میلکم ہیلی) کی دہلیز پر لے پہنچا۔ جن کی حضور میں ایک لمبا چوڑا محضر نامہ پیش کرکے درخواست کی کہ "حکومت حجاز مذکورہ بالا مقامات مقدسہ کی تعمیر کرکے اُن کو سابقہ حالت پر لے آئے۔ اگر کسی وجہ سے وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہو تو ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ مہربانی[1] کرکے ان کی تعمیر ومرمت کی ہمیں اجازت ویدے"[2]

(دیکھو ریہ ایڈریس ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء کو پیش کیا گیا)

ان سے تو کانگرس کی تحریک اچھی رہی کہ گورنمنٹ کی مخالفت پر تل کر سول نافرمانی شروع کردی اور نصف لاکھ ہندی جیل میں چلے گئے۔ حالانکہ کانگرس کی تحریک کو نصف صدی سے زائد نہیں گذری چہ جائیکہ تعزیہ جس کو ایک ہزار سال ہونے کو آئے اور اب آکر ابن سعود نے جنت البقیع میں بضعۃ الرسول جناب سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک کی قبر سے قبہ گروادیا۔ اور شیعان حسین سے بجز الحاح وزاری کے کچھ بن آیا؟ پس معلوم ہوا کہ تعزیہ پرستی سے ولولہ جہاد نہیں بلکہ جبن ونامردی کا

---

[1] لفظ مہربانی داد۔ قابل داد ہے۔ [2] منقول از اہلحدیث امرتسر بابت ۱۰ مارچ ۱۹۳۲ء (منہ)

بقیہ مضمون ہذا نظر سے اوجھل ہوجانے کی وجہ سے بروقت درج نہیں ہوسکا۔ (مدیر)

ahmadimuslim.de

# برہان التفاسیر

(۸)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ
سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اِذْ
قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَاۤ
اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اَمْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ
اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ
بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ
اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ○ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا
تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا
كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○
قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

بتلاؤ تو ایسے بھلے آدمی ابراہیم کی راہ سے سوا احمقوں کے کون رُو گردان ہوگا جبکہ ہم نے اُس کو تمام لوگوں پر دنیا میں پسند کیا ہے اور آخرت میں بھی وہ نیک بندوں کی جماعت میں سے ہوگا ۔ اگر اُس کی بزرگی میں شک ہو تو یاد کرو جب خدا نے اُسے کہا تھا کہ ہمیشہ میری ہی تابعداری میں رہیو وہ فوراً بولا کہ حضور! میں اللہ رب العلمین کا مدت سے تابعدار ہو چکا ہوں مرنا ممکن ہے کہ اب اس دروازہ سے ہوں پھر وہ ایسا ہی رہا اور ابراہیم نے اور اُس کی تاثیر صحبت سے اُس کے پوتے یعقوب نے اپنے بیٹوں سے وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے یہی توحید کا دین پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک اسی پر رہیو بلکہ اِس امر کے تم بھی گواہ ہو۔ یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں سے بطور نصیحت اور آزمائش کہا تھا کہ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے ۔ جس سے اُس کی غرض یہ تھی کہ اُن کے منہ سے نکلوا لوں کہ ہم صرف خدا کی عبادت کریں گے چنانچہ انہوں نے بھی اُس کے منشاء کے مطابق ہی کہا کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کریں گے جو تیرا اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا خدا ہے اور ہم تو اب بھی اُسی کے فرمانبردار ہیں یہ ایک جماعت کیسی بابرکت تھی جو اپنے وقت میں گذر گئی صرف زبانی جمع خرچ کرنے والوں کا اِن سے کیا علاقہ اُن کی کمائی اُن کو نصیب ہوگی تمہاری کمائی تم کو ہے۔ تمہیں اُن کے کئے سے سوال نہ ہوگا ۔ نہ اُن کو تمہارے کئے کی پوچھ ۔ تم اُن سے علیحدہ وہ تم سے جدا۔ تعجب ہے کہ باوجود زبانی جمع خرچ کے یہ لوگ[له] اپنے ہی کو ہدایت پر جانتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری طرح یہودی یا عیسائی ہو جاؤ اس سے ہدایت یاب ہو جاؤ گے گویا اُن کے نزدیک سوائے یہودیت کے کوئی طریق درست نہیں تو کہہ دے کہ تمہارے ڈھکوسلے تو ہم ہرگز نہ سنیں گے اور نہ اُن پر عمل کریں گے بلکہ ہم تو حضرت ابراہیم یک رخہ کے پیچھے چلیں گے اور اُسی کی راہ ہم نے پکڑ رکھی ہے جو تمام نفسانی خواہشوں سے پاک وصاف ہو کر خدا کا بندہ ہو گیا تھا اور وہ مشرک نہ تھا۔ جیسے کہ تم ہو۔ پس ہم تمہارے پیچھے چل کر مشرک بننا نہیں چاہتے ۔ تمہارے ایسا کہنے سے اگر لوگوں میں یہ مشہور کریں کہ مسلمان توریت انجیل کو خدا کا کلام نہیں مانتے تو تم بلند آواز سے کہہ دو کہ یہ الزام ہم پر غلط ہے سب سے پہلے ہم خدا واحد کو مانتے ہیں اور اُس کتاب کو مانتے ہیں جو ہماری طرف اُتری اور اُس کو بھی مانتے ہیں جو حضرت ابراہیم اور اُس کے بڑے بیٹے اسمٰعیل اور چھوٹے بیٹے اسحاق اور اُس کے پوتے یعقوب اسرائیل اور اُس کی اولاد علیہم السلام کی طرف اُتاری گئی ۔ (باقی)

له (وقالوا کونوا ھودا) یہود مدینہ اور نصاریٰ نجران دونوں مسلمانوں سے آکر جھگڑنے لگے ۔ اور ہر ایک اپنے مذہب کی طرف بلاتا تھا ۔ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲ منہ

له (ام کنتم شهداء) یہودیوں نے کہا کہ حضرت یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں کو یہودیت کے قائم رکھنے کی وصیت کی ہوئی ہے آپ ہم کو یہودیت سے کیوں ہٹاتے ہیں؟ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲ منہ

جوابات نصاریٰ ۔ موجودہ عیسائیوں کی چند تصانیف کا (۸۱۹) جواب ۔ از مولانا ثناء اللہ صاحب ۔ قیمت ۹ (منیجر)

# اکمل البیان در تخریب تقویۃ الایمان

(۱۰۱)

گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد نقی علی خان صاحب والد مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی عبارات ان کی تصنیف جواہر البیان سے نقل ہوئی ہیں جن سے توحید خالص کا ثبوت ہوتا ہے۔ آج بھی انہی کا اسی کتاب سے حوالہ نقل ہے۔ (مدیر)

ایضاً صفحہ ۱۴۲ میں لکھتے ہیں:

"آخر اس دربار کے سوا دوسرا ٹھکانا بھی تو نہیں نہ عالم میں کوئی بات سننے والا نہ فریاد کو پہنچنے والا اور سنے بھی تو کیا حاصل اپنی درد کی دوا اور محتاجی کا علاج تو یہاں کے سوا کہیں نہیں ناچار جس بادشاہ کی نافرمانی میں عمر کاٹی آنکھیں بند کئے گردن جھکائے اس کی رحمت و کرم کی امید رکھتے اور غضب و عتاب سے لرزتے کانپتے اسی کی طرف دست تمنا بلند کر کے پکارتے ہیں۔"

ایضاً صفحہ ۱۸۱ میں لکھتے ہیں:۔

"پس باعتقاد اس کے کہ موافق جل و علا کے کوئی قادر مطلق و مالک عالم معطی و مانع و ضار و نافع نہیں اور اگر بفرض محال تمام اولین و آخرین جن و انس ارواح و ملائکہ چھوٹے اور بڑے تمام عالم ایک ذرہ کو اس کی جگہ سے حرکت دینے پر اکٹھے ہو جائیں اور یکبار اس پر زور آزمائی کریں اور اسی کیفیت سے لاکھ برس گذر جائیں اور ان کی قوتیں یوماً فیوماً ترقی پر ہوں یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے مع طبق زمین ایک ہاتھ پر اٹھالے مگر ارادۂ الٰہی اس ذرہ کا ترک نہ چاہے ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ اسے جنبش دے سکیں۔ مخلوق کے علم و قدرت و سمع و بصر کو اس کی صفات کاملہ سے کوئی نسبت۔ اگر سرمۂ توحید لگا کر دیکھئے تو بالکل سنسان لق و دق بیابان ہو کا عالم یعنی جو ہے اور جو ہوگے سوا سب ہی نہیں ہیں۔"

پس مقام توحید اور رد شرک کے مقابلہ میں بتائید تقویۃ الایمان یہ بین دلیل مولوی نعیم الدین کے عاجز ہونے اور عام لوگوں کو فریب میں لا کر گمراہ کرنے کی ہے۔ نماذا بعد الحق الا الضلال۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:

**قولہ** صفحہ ۱۳۶ لغایت ۱۳۸ "اب چند احادیث بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حدیث ۱ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں۔ رواہ البخاری عن عقبہ بن عامر۔ پوچھو تقویۃ الایمان والے سے کچھ ہوئی خبر حضور کس کس چیز کے مالک و مختار ہیں۔

حدیث ۲ ۔ بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا اور رعب سے میری نصرت فرمائی گئی اور میں نے بحالت خواب دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲ یہ ہے حضور کا تصرف و اختیار اور اس سے ظاہر ہے اسمٰعیل کے اس قول ناپاک کا بطلان کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اسی سے تقویۃ الایمان کے اس قول کا بطلان ثابت ہوا جو صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے کہ کوئی اس کا خزانچی نہیں۔ نادان خزانچی کیسا خزانے ان کو عطا فرمادیئے گئے۔ آنکھ ہو تو دیکھ۔

حدیث ۳ ۔ مسلم شریف میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے دونوں خزانے سرخ و سفید عطا فرما دیئے گئے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲۔ یہی نہیں کہ صرف دنیا ہی کے خزانوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مالک بنایا گیا آخرت کے خزانوں کی کنجیاں بھی حضور کو عطا فرمادی گئیں۔

حدیث ۴ ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کرامت اور مفاتیح کنجیاں اس روز میرے دست اقدس میں ہونگی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۴۔ کچھ دیکھا دنیا و آخرت کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں ہیں۔

حدیث ۵ ۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میں چاہتا تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرتے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۱۔ یہ ہے تصرف و اختیار، یہ ہے حکومت و اقتدار جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا۔ جن سے نہ دیکھا جائے وہ اپنی آنکھیں پھوڑیں سروں پر خاک ڈالیں۔

حدیث ۶ ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر آ کر دروازہ کھلواؤں گا، خازن دریافت کریگا آپ کون ہیں میں جواب دوں گا محمد، وہ عرض کریگا آپ ہی کے سبب سے مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۱۔

حدیث ۷ ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں بروز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا فخراً نہیں کہتا میرے ہی دست مبارک میں لواء حمد ہوگا فخراً نہیں کہتا اس دن آدم اور ان کے ماسوا ہر نبی میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۳۔"

**اقول** ۔ پہلی حدیث صحیح بخاری بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی جس کا اول آخر مولوی نعیم الدین نے خیانتاً بطور فریب دہی چھوڑ کر نقل کیا پوری حدیث بغرض اظہار خیانت ناظرین کی خدمت میں حسب ذیل ہے:

عن عقبہ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خرج یوماً فصلی علی اھل احد صلوٰۃ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرطکم وانا شھید علیکم وانی واللہ لانظر الی حوضی الان وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض وانی واللہ ما اخاف بعدی ان تشرکوا ولکن اخاف ان تنافسوا فیھا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۴۴ باب علامات النبوت و مسلم ج ۲ صفحہ ۲۵۰)

(ترجمہ آئندہ اشاعت میں درج ہوگا)

مشکوٰۃ شریف۔ عربی۔ اردو۔ متن حدیث کی مکمل اور مفصل ... (۵۲۰) ... کل سیٹ۔ قیمت سے ... دفتر اہلحدیث

# خطاب با اسلام

(از احمد حسین صاحب تاجر آہن نظام آباد دکن)

پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا

اے میرے پیارے اسلام! سبحان اللہ، تیرا نام ہی سراپا سلامتی کا منبع، ہدایت کا شمع، محاسن کا مخزن، مکارم کا خرمن، نیکیوں کا سرچشمہ، خوبیوں کا گنجینہ، توحید کی کان، اخلاق کی جان ہے۔

(۲) تیری ضیا افگن شعاعوں نے، تاریک دماغوں کو روشن، اور ناموزونوں کو موزوں کیا۔

(۳) تیری بدولت آدم خاکی کامل انسان کہلانے کا مستحق ہوا۔

(۴) اے میرے اسرار خداوندی کے مفسر، اظہار احقائق کے ماہر، خلائق کو رجز و رجس سے پاک کرنے والے طاہر، جب ہم تیرے ایام آفرینش پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ تیری نشوونما اُس خطرناک زمانے اور سنگلاخ زمین پر واقع ہوئی ہے کہ جہاں کے باشندے شراب خوری، زناکاری، جؤا بازی، لوٹ مار، غارتگری میں بینظیر اور جدال و قتال میں یکتائے زمانہ تھے۔ معصوم لڑکیوں کے گلو نازک پر خنجر کا پھیرنا اور معمولی ناشائستہ شرو طا پر قبائل کا خون بہانا اُن کے شب و روز کا مشغلہ تھا، ہبل، صفا، عزیٰ، نائلہ، ان کے معبود تھے۔ چنانچہ جنکے حق میں حالیؔ صاحب نے کیا خوب کہا ہے۔

قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
کسی کا ہبل تھا، کسی کا صفا تھا
یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

(۵) خیر ایسی ناگفتہ بہ حالت ایک قطعۂ عرب کی ہی نہ تھی بلکہ کم و بیش سارا جہاں بت پرستیوں، بدامنیوں و اشرار کا خاصہ دنگل بن چکا تھا۔ صحائف سابقہ نفس پرستوں اور خود غرضوں کے دست تصرف سے عبث بن چکے تھے۔ ہر گروہ نفسانیت کا پیرو، اور خواہشات کا تابع ہو گیا تھا۔ چنانچہ عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو، یہود حضرت عزیر علیہم السلام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔ ہنود اوتاروں کی نسبت پرمیشور (خدا) ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ غرضکہ دنیا کا حال جیسا کچھ پر فتن اور حیا سوز ہو گیا تھا وہ اہل علم حضرات سے مخفی نہیں

(۶) لیکن تیرے پودے کا ایسے نازک موقع اور تیرہ و تار دوران میں جبکہ بنی آدم کی بد اعمالیاں و سرکشیاں حد سے گذر گئیں یوں پروان چڑھنا بھی خالی از صداقت نہیں۔

(۷) تاہم اس کو دنیا جانتی ہے کہ جب تو نے سطح زمین سے سر اٹھایا تو ہزاروں بادسموم کے جھکولے سینکڑوں جڑ سے پیڑوں کو اکھیڑنے والی آندھیاں بپا ہوئیں۔ لیکن نہ تیرا ایک پتہ پژمردہ ہوا۔ نہ تیری ایک شاخ ہی شکست ہونے پائی۔ بلکہ جوں جوں تیرے نیست و نابود کرنے کی تدابیر عمل میں لائی گئیں توں توں تو پودے سے تناور نخلِ باثمر ہوتا گیا۔ جو عدو تیرے قطع برید کا بیڑا اُٹھائے تیشے و تیر سے مسلح ہوئے آتا، وہ تیشے و تیر کو پھینک تیرے ثمر شیریں سے شکم سیر ہو کر تیرے سائے میں پناہ گزیں ہو جاتا۔ اور تیری آبیاری کو باعثِ افتخار اور راہِ نجات کا ذریعہ سمجھتا۔ وہ اس کی اگلی جہالت، شرارت، عداوت نسیاً منسیا ہو جاتی۔

(۸) مضیٰ ما مضیٰ لیکن اب بھی ہزاروں نفوس، سینکڑوں اقوام الحمدللہ تیرے سائے میں بشوق پناہ گزیں ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں تیرا ظلِ ظلیل ظل اللہ ہے۔ بقول اقبالؔ

قافلہ ہو نہ سکیگا کبھی ویراں تیرا
غیر بانگ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

(۹) اب بھی ہم بہ بانگ دہل یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آج دنیا میں اشد سے اشد تر مخالف بھی خواہ وہ یہود ہو یا نصارے، آریہ ہو یا سناتنی، سکھ ہو یا پارسی۔ تیری صداقت و صحت میں رطب اللسان ہے۔ جبراً نہیں تو ہراً سہی۔ لیکن تیرے رب العالمین کی جانب سے ہونے میں کسی کو ذرہ برابر شک نہیں۔ اچیانا۔ اگر کوئی کور باطن طاغی تیرے خلاف میں طعنہ زنی کا سر بلند کرتا ہے، تو وہ سر کے بل ایسا گرتا ہے کہ پھر اس کو دنیا میں منہ دکھانا دشوار ہو جاتا ہے

(۱۰) تیرا خیمہ جمیع کائنات کے مالک کی جانب سے بنی آدم کی فلاح، بہبودی اور امن و امان کے لئے استادہ کیا گیا ہے۔ بیشک تو دینِ صادق ہے تیرا بھیجنے والا برحق، قانون تیرا اٹل، حکم تیرا امنٹ، تجھ کو لانے والا امین، تیرا پیغام سنانے والا رحمۃ للعالمین ہے

(۱۱) خدا کو یکتا و بے مثل ماننا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا، انبیائے سابقین پر اور اُن کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لانا، ملائک اور زیست بعد المرگ، حساب و کتاب، جزا و سزا، جنت و دوزخ کا تیقن تیری تعلیم کا اعلےٰ مقصد ہے۔

(۱۲) کائنات پر غور، صنعت الٰہی پر تفکر، خصوصیات بحر و بر پر نظر، اور تصرفات ارض و سماوی پر تدبر، مصیبت پر صبر، فراغت میں شکر، کرنا تیری کتاب کا ایک سبق ہے۔

(۱۳) اے میرے معلم! گڈریوں کو حکومت، دشمنوں کو اخوت، رہزنوں کو محافظت، بزدلوں کو شجاعت، ظالموں کو محبت، سرکشوں کو اطاعت کے سبق تو نے پڑھائے

(۱۴) تو وہ محسن ہے کہ تیرے بار احسان سے سارے عالم کی گردنیں خمدار ہیں۔ آج جو ممالک تہذیب و تمدن کے مدعی ہیں وہ بھی تیرے ہی خوانِ کرم کے نمک خوار ہیں جو کمفر و مکذب تجھ سے بیزار ہیں وہ بھی تیرے حسن سلوک سے سرشار ہیں۔ گو آج تیرے ماننے والے نادار ہیں لیکن اس میں بھی سینکڑوں اسرار ہیں۔ واقعی جو نشۂ ایمان میں سرشار ہیں، انہیں عارضی جاہ و حشمتیں سب بیکار ہیں۔ چنانچہ اسی نکتہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا عاشق حسین صاحب بزمؔ نے کیا خوب کہا ہے۔

حشر آنے کو ہے بخشش کا سہارا رہ جائے
فکر دنیا کی نہیں دین ہمارا رہ جائے

(باقی آیندہ)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن دربارۂ قرآن شریف کی (۵۲۱) تفسیر از حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

# متفرقات

**عزیز عطاء اللہ** آج ۲۸ اپریل تک صاحب فراش ہے۔ بخار بہت کم ہوگیا ہے۔ مگر ابھی اترا نہیں۔ ضعف اس قدر ہے کہ حرکت مشکل بلکہ منجانب معالج ممنوع ہے۔ مخلصین احباب کی دعائیں خدا قبول کرے اور ان کو جزائے خیر دے۔

**اعلان حق** براگاس ضلع رنگ پور بنگال کے جلسہ اہل حدیث کانفرنس میں کسی صاحب نے اعلان کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجھے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے کسی کو نائب کرکے نہیں بھیجا تھا۔ بلکہ میرے خواب خیال میں بھی یہ بات نہ آئی تھی۔ نہ یہ میرا طریق کار ہے۔ اللہ اعلم۔ سفر خرچ آمدہ میں نے پورا واپس کر دیا تھا۔ (ابوالوفاء)

**حساب دوستان** ماہ مئی ۳۵ء میں جن خریداران اہلحدیث کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ۲۹ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۳۰ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

**نوٹ:** مہلت یافتگان کی قیمت ہی وصول ہونی ضروری ہے۔ ان کو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ غریب فنڈ کے سائلین مہلت طلب کرنے کی بجائے آیندہ کے لئے نیا داخلہ ارسال کریں۔ اخبار میعاد ختم ہونے کے باعث اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۴۰ - ۵۵۶ - ۸۱۳ - ۸۸۷ - ۱۹۵۴ -
۲۴۰۲ - ۲۵۲۹ - ۲۷۰۷ - ۲۷۸۲ - ۲۷۹۸ -
۴۷۰۵ - ۵۰۳۲ - ۵۲۵۹ - ۵۸۹۵ - ۶۰۲۵ -
۶۱۳۷ - ۷۳۱۸ - ۷۴۲۰ - ۷۴۲۵ - ۷۴۷۴ -
۷۴۴۹ - ۷۴۵۳ - ۷۴۶۰ - ۷۴۶۲ -
۷۴۶۴ - ۷۴۶۹ - ۷۴۷۸ - ۷۴۸۶ -
۸۰۶۴ - ۸۲۲۴ - ۸۳۵۷ - ۸۳۶۷ - ۸۳۷۵ -

۸۴۵ - ۸۴۶۹ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۷ - ۸۴۸۰ -
۸۴۷۴ - ۸۸۹۲ - ۸۹۰۹ - ۸۹۳۳ - ۸۹۷۰ -
۹۰۱۹ - ۹۰۳۰ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۴۸ -
۹۴۶۹ - ۹۴۷۳ - ۹۴۸۶ - ۹۸۱۳ - ۹۸۶۱ -
۹۹۰۸ - ۹۹۲۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ -
۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۲۹۷ - ۱۰۳۵۱ -
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۲۹ -
۱۰۶۶۲ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۲۴ - ۱۰۹۳۲ -
۱۰۹۴۲ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۶۰ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۲۳ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۰۱۷۱ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۷۹ -
۱۱۱۸۵ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۲۰ - ۱۱۳۷۶ -
۱۱۳۹۴ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۰۴ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۴۱۹ -
۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۷ - ۱۱۵۴۵ - ۱۱۵۸۷ -
۱۱۵۸۹ - ۱۱۵۹۹ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۲۳ - ۱۱۶۳۱ -
۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۶۴۳ - ۱۱۶۵۳ - ۱۱۶۵۴ -
۱۱۶۵۷ - ۱۱۶۵۸ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۲ -
۱۱۶۶۴ - ۱۱۶۶۶ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ -
۱۱۶۷۲ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۷۵ - ۱۱۶۸۰ -
۱۱۷۲۵ - ۱۱۷۳۲ - ۱۱۷۴۱ - ۱۱۷۴۷ -
۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۷۶۳ -
۱۱۷۹۲ - ۱۱۸۰۲ -

غریب فنڈ:- ۱۰۵۶۴ - ۱۱۶۶۵ -

**وی پی بھیجے گئے** ۲۶ اپریل کا پرچہ حسب ذیل خریداران کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ کسی صاحب کا پرچہ غلطی سے یا عدم موجودگی کے باعث واپس ہو جائے تو وہ حتی الوسع قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ وی پی واپس ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کرکے اخبار روک دیا جائے گا۔

۶۱ - ۱۱۵ - ۴۹۹ - ۱۱۲۸ - ۱۵۹۷ -
۲۲۱۳ - ۳۱۹۱ - ۳۶۰۰ - ۳۶۱۱ - ۳۷۵۳ -
۴۸۲۸ - ۵۸۹۰ - ۶۴۳۹ - ۶۹۲۴ -
۷۳۸۱ - ۷۸۷۷ - ۷۸۸۲ - ۸۴۰۸ - ۸۵۵۷ -
۸۹۵۲ - ۸۹۶۳ - ۹۴۳۸ - ۹۴۵۳ -
۱۰۲۲۴ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۳۲۲ - ۱۰۵۴۵ -

۱۰۵۹۶ - ۱۰۶۲۲ - ۱۰۶۲۸ - ۱۰۶۶۰ - ۱۰۷۳۵ -
۱۰۷۵۲ - ۱۰۸۴۲ - ۱۰۸۶۹ - ۱۱۱۱۵ - ۱۱۱۵۲ - ۱۱۱۵۵
۱۱۱۶۰ - ۱۱۲۶۴ - ۱۱۲۶۵ - ۱۱۳۰۹ - ۱۱۳۴۶ -
۱۱۳۷۱ - ۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۷۹ - ۱۱۳۸۲ - ۱۱۳۸۷ -
۱۱۳۸۹ - ۱۱۳۹۲ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷ - ۱۱۶۴۸ -
۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۵۵ - ۱۱۶۵۹ - ۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۱۰ -
۱۱۷۱۷ -

**انجمن اہل حدیث ضلع پرتابگڈھ** کا جلسہ بمقام صدر پرتاب گڈھ ۱۸-۱۹ مئی ۳۵ء کو ہوگا جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو تشریف لانے کی دعوت دی گئی ہے اس لئے جملہ شائقین حضرات شریک جلسہ ہوکر ثواب حاصل کریں۔ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی۔ مولانا احمد اللہ صاحب صدر مدرس دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔ مولانا محمد یونس صاحب دہلوی۔ مولوی محمد ادریس صاحب بدایونی۔

(خاکسار عطاء اللہ سیکرٹری)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

**مالیر کوٹلہ میں جلوس ذوالجناح کا فیصلہ** مالیر کوٹلہ میں جلوس ذوالجناح کے متعلق اہلسنت والجماعت اور خان محمد احسان علی خان صاحب کے مابین ایک سال سے جو تنازعہ چلا آرہا تھا اس کا تصفیہ ہوگیا ہے۔ ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر نے کامل تدبر و انصاف سے کام لیتے ہوئے اور احکامات سابقہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اہلسنت والجماعت کے حق میں فیصلہ صادر فرما دیا۔ اور جلوس ذوالجناح کی بندش کے احکام نافذ فرما دئیے۔ اس منصفانہ فیصلہ پر عام طور پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ امید ہے دیگر والیان ریاست بھی حق و انصاف کے معاملہ میں حضور ممدوح کی پیروی فرماویں گے۔

نیازمند عصمت اللہ سکرٹری انجمن اہل سنت والجماعت ریاست مالیر کوٹلہ)

**کتبخانہ ثنائیہ** امرتسر کی طرف سے ۱۲ مئی تک صرف تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ سوائے تفاسیر وغیرہ کے دو آنے فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے۔ (منیجر)

تفسیر ثنائی (اردو) سارے قرآن شریف کی تفسیر آٹھ جلدوں (۵۲۲) میں قیمت فی جلد ۱۲؎ مجموعہ (مینجر اہلحدیث)

# ملکی مطلع

## جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی طرف سے شکریہ

مکہ معظمہ ۲۰ اپریل کو جلالۃ الملک سلطان المعظم عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وزیر مالیات کا مندرجہ ذیل تار موصول ہوا:۔

"جلالۃ الملک سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہٗ ہندوستان کے ان تمام مسلمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے عید اضحیٰ کے روز ذات ہمایوں پر قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں اظہار تاسف کیا اور آپ کی سلامتی پر پیغامات تبریک و تہنیت ارسال کئے"۔

**دفتر اہلحدیث** کی طرف سے جو مبارکباد دی گئی تھی اس کا جواب بھی آیا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"رئیس الدیوان العالی یتشرف بابلاغ حضرتکم شکر جلالۃ مولای الملک علی تہنئتکم الرقیقۃ بنجاۃ جلالۃ وسمو ولیعھد من حملۃ الاعتداء الاثیمہ"

دفتر عالی کا رئیس دفتر آپ کی خدمت میں حضرت سلطان المعظم کی طرف سے شکریہ پیش کرتا ہے جو آپ نے حضرت جلالۃ الملک اور ولی عہد کی سلامتی پر مبارکباد بھیجی ہے۔

## مولوی عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کا فیصلہ

آخر وہ دن آگیا کہ ہم یہ لکھنے لگے ہیں کہ اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا جو سرکار کی طرف سے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر اس تقریر کی وجہ سے چلایا گیا تھا جو انہوں نے احرار کانفرنس قادیان کی صدارت کے موقع پر کی تھی۔ حکومت نے اس تقریر پر دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت مقدمہ چلایا تھا جس کا خاتمہ ملزم کی ۶ ماہ سزایابی پر ہوا۔ ناظرین حیران ہونگے کہ تنی دیر اس مقدمہ میں کیوں لگی۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ بہت جلد ختم ہوا۔ کیونکہ ایسے مقدمات اپنے اندر بہت الجھنیں رکھا کرتے ہیں۔ ۱۹۰۳ء میں مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا صاحب قادیانی کے مابین ایک مقدمہ اسی ضلع گورداسپور میں چلا تھا۔ جس میں عربی زبان کے چار لفظوں کے معنے بتانے کے لئے میری شہادت ہوئی تھی۔ صرف اتنے کام کے لئے قریباً ایک سال تک مجھ پر جرح ہوتی رہی تھی۔ جرح کرنے والے دو زبردست وکیل۔ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب حال امیر جماعت احمدیہ لاہور تھے۔

شاہ صاحب پر جس دفعہ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جو شخص بذریعہ الفاظ کے جو بولے گئے یا لکھے گئے ہوں یا بذریعہ اشارات یا نقل محسوسات العین کے یا اور طرح پر خیالات نفاق یا نفرت کے رعایا کی مختلف جماعتوں میں بڑھانے یا بڑھانے کا اقدام کرے اس کو سزا قید کی ہو جس کی میعاد دو سال تک ہو سکتی ہے الخ"

(دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند)

اس دفعہ کو مع دوسری دفعات کے گہری نظر اور اصول عدالت کے ماتحت دیکھا جائے تو اس کے معنی سمجھ میں یہ آتے ہیں کہ جو کوئی اپنی طرف سے کوئی بات افترا کر کے کسی فریق کے ذمہ لگائے جس سے دو گروہوں میں نفرت پھیلے، اس سے یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص کسی مصنف یا اخبار کے اڈیٹر کے شائع کردہ غلط خیالات کو رفاہ عام کے لئے ظاہر کرے جن کے سننے سے لوگ اس سے اور اس کے حامیوں سے نفرت کریں تو وہ بھی اس دفعہ کے نیچے آجائے۔ مثال کے طور پر ہم دو تین واقعات پیش کرتے ہیں۔ آریوں نے کتاب "رنگیلا رسول" لکھی۔ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی۔ عیسائیوں نے کتاب "امہات المومنین" لکھی۔ جس سے مسلمان رنجیدہ ہوئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے ناول نیوگ لکھی۔ جس پر آریوں نے اظہار رنج کیا۔ ان مصنفوں اور ان کے حامیوں سے دوسری قوم کے دل دُکھے، ان میں نفرت پیدا ہوئی اور بڑھی۔ اور اس نفرت کا اظہار تقریروں اور تحریروں میں کیا گیا۔ اب قانونی نقطہ نگاہ سے یہ دیکھنا ہے کہ دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت کون آسکتا ہے۔ اصل مصنف رنج پیدا کرنے والا یا اس رنج پر چیخ و پکار کرنے والا۔

**دوسری طرح سے** ایک شخص کے ہاں چور آجائے کہ مال لیجائے یا اسکو اٹھائے مالک مکان شور مچائے اس پر چور اپنی ہتک عزت کا دعوےٰ کرے تو چل سکتا ہے؟ قانون کی نگاہ اول فعل پر ہوتی ہے۔ چور نے خود کام کیا۔ اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ مالک مکان اپنی حفاظت کے لئے چیخ پکار کرے۔ نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک اعلیٰ و ادنیٰ قانون معدلت سے واقف کار کی رائے یہی ہوگی کہ چور کا دعویٰ ہتک عزت بالکل اس کے مشابہ ہے جو شارع عام میں الف ننگا جا رہا ہے۔ لوگ اس پر ہنستے ہیں اور اسکو پاگل کہتے ہیں۔ وہ دفعہ ۴۹۹ کے ماتحت اسکو لائیبل کیس بناتا ہے۔

اس موقع پر دفعہ (۴۹۹) کے مستثنیٰ نمبر ۶ کا ذکر کرنا بھی ہمارے نزدیک تشریح کرنے میں مفید ہوگا دفعہ ۴۹۹ ہتک عزت کی تعریف میں ہے مگر اس میں چند مستثنیات بھی ہیں۔ جن پر ہتک عزت کا مقدمہ نہیں چل سکتا۔

**مستثنیٰ ع۶** نیک نیتی سے کسی رائے کا اظہار کرنا کسی عمل کے حسن و قبح کی نسبت جس کو کسی عمل کرنے والے نے عامہ خلائق کی رائے پر چھوڑا ہو یا عمل کرنے والے کی عادات و صفات کی نسبت جہاں تک کہ وہ عادات و صفات اس عمل سے ظاہر ہوتی ہوں نہ اس سے زیادہ۔ ازالہ حیثیت عرفی نہیں۔

**اس کی مثال** کوئی مصنف کتاب لکھے اسکی نسبت

سیف الحق۔ حضرت ثناء اللہ کی سوانح عمری (۵۲۳) قیمت صرف ۸/ مع محصول ۱۲/ پتہ: اہلحدیث امرتسر

محض تصنیف کے دائرے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے دھوکہ دیا۔ فریب کیا، جھوٹ بولا وغیرہ۔ یا کوئی پیر یا رہبر اپنی طرف بلائے تو پبلک کے فائدے کے لئے اس کی ہر حرکت و سکون پر جو اس کی پارسائی سے تعلق رکھتی ہوں۔ ہم جرح قدح کر سکتے ہیں۔ واقعات سے اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ آریوں کے گورو سوامی دیانند کی سوانحعمریاں دیو سماجیوں اور جین دھرم والوں نے جو لکھی ہیں ان کو دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ کوئی برائی دنیا کی نہیں جو سوامی جی میں ثابت نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ ان کے حسب نسب کی بھی بری طرح چھان بین کی ہے۔ کیا حکومت نے ان مصنفوں پر مقدمات چلائے؟ نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ ایک ریفارمر بن کر نکلا تھا۔ جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا تھا۔ اس لئے پبلک کا حق تھا کہ اسکی ہر حرکت و سکون کو جانچے۔

**مزید تشریح** مرزا صاحب قادیانی نے اس مستثنیٰ کو اتنا وسیع کیا تھا کہ ایک ایسے بزرگ پر لعن طعن کرتے رہے جو نہ ان کے سامنے تھا نہ اس نے ان کو اپنی طرف بلایا تھا۔ یعنی حضرت مسیحؑ کے حق میں لکھا ہے کہ

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ خود بین۔ خدائی کا دعوے کرنے والا۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۳-۲۴)

ان وجوہات سے دفعہ ۱۵۳۔ الف کی تشریح یہ ہوتی ہے کہ بادشاہ کی رعایا میں سے دو گروہوں میں بے وجہ اور بے ثبوت منافرت پھیلانے والے کے لئے یہ سزا ہے۔

**اس کی مثال** ایک شخص وعظ میں کہے کہ وہابیوں کا خدا جھوٹ بولتا ہے۔ وہابی انبیاء و اولیاء کی توہین کرتے ہیں، پھوپھی سے نکاح جائز جانتے ہیں، وغیرہ۔ جس سے سننے والوں میں وہابیوں کے حق میں نفرت پیدا ہو۔ لیکن جو شخص ایسی بات کہے جو اس فرقے کے علماء نے لکھی ہو تو پھر وہ واعظ اس دفعہ کے ماتحت نہیں آنا چاہیے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کو ہم نے جہاں تک اخباروں میں دیکھا ہے ہمارے خیال میں وہ قسم دوم میں داخل ہے۔ چنانچہ مسل میں اور وکیل کی بحث میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

**حکومت** کی پوزیشن بھی اس مقدمہ میں عجیب قابل رحم ہے۔ ہر فریق حکومت کا شاکی ہے۔ بظاہر یہ سمجھا جاتا تھا کہ مقدمہ میں تکلیف مخالفین مرزائیہ کو ہوئی ہے۔ اس لئے احمدیہ جماعت حکومت کی شکرگذار ہوگی کہ شاہ صاحب کو سزا دیکر ان کا بدلہ لیا گیا۔ مگر "واقعہ" اس کی تردید کرتا ہے۔ کیونکہ اخبار الفضل قادیان نے صاف صاف لکھ دیا کہ

ہم مقدمہ کی ابتداء سے ہی یہ محسوس کررہے ہیں کہ یہ مقدمہ عطاء اللہ شاہ کے خلاف نہیں چلایا گیا بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف چلایا گیا۔

(۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء

ادھر احرار کا آرگن زمیندار لکھتا ہے:۔

عطاء اللہ شاہ صاحب کی سزایابی نے حکومت ہند کی مرزائیت نوازی کا ایک تازہ ثبوت دیا ہے۔ (۲۸)

حکومت دونوں کی سنتی ہے اور واقعات کی رفتار کو بھی بڑے غور سے دیکھ رہی ہے وہ یہ بھی اندازہ کر رہی ہوگی کہ مولوی عطاء اللہ شاہ کی تقریر سے جو نفرت بین الفریقین پیدا ہوئی ہے وہ اس نفرت سے بہت کم ہے جو مقدمہ کے اجراء سے ہوئی ہے۔ جس کی مرتکب حکومت خود ہے۔ اس لئے اس کا علاج بھی وہ سوچ رہی ہوگی۔ جس کے ظہور کا زمانہ شائد جلدی آجائے۔

---

**مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل**

ہندوستان کی آیندہ حالت اور اس میں مسلمانوں کی حیثیت۔ پروفیسر لوتھارپ کی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ قیمت عہ۔ پتہ: منیجر اہلحدیث

# سرکاری اعلان

پنجاب میں نئی جاگیریں قائم کرنے کی اس پالیسی کے مطابق جس کا اعلان قرارداد حکومت پنجاب نمبری ۸۲۹۷ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۱۹ء میں کیا گیا تھا اور ۳۵-۱۹۳۴ء کے لئے خاص جاگیروں کے متعلق اس سرکاری اعلان کے تسلسل میں جو محکمہ مال نے مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو کیا تھا۔ حضور گورنر با جلاس کونسل نے خان بہادر سردار دین محمد خان سی۔ آئی۔ ای۔ خلف الرشید سردار نور احمد خان لغاری بلوچ سکنہ چوٹی تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان کو منتخب فرما کر ۵۰۰ روپیہ سالانہ کی خاص جاگیر عطا فرمائی ہے۔

اس جاگیر کے ساتھ یہ خاص شرط شامل ہے کہ جاگیردار اپنی قابلیت اور مقدور کے مطابق لگاتار خوش چلن رہے۔ اعلیحضرت شہنشاہ معظم کے ساتھ گہری وفاداری کا ثبوت دے اور عوام یا برطانوی ہند میں بروئے قانون قائم شدہ حکومت کی عملاً خدمت حسنہ سر انجام دے۔ جاگیر مذکور اس مزید شرط کے ماتحت دی گئی ہے۔ کہ اگر یہ قرق ہوئی تو اسے ضبط کر لیا جائے گا۔ جاگیر اصلی قابض کے حین حیات تک جاری رہے گی اور عطا کردہ رقم کا نصف آیندہ نسل کی اس واحد اولاد کو دیا جائیگا جسے حضور گورنر بہادر با جلاس کونسل منتخب فرمائینگے۔ مالی سال ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۹ عطا کردہ جاگیروں کی مالیت ۵ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

لاہور۔ ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۵ء

**ایضاً** پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے متعلق ترمیم شدہ قواعد وضوابط (پراسپکٹس) سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور کے زیر اہتمام طبع ہو رہے ہیں اور ۲۵ اپریل کو شائع ہو گئے ہیں۔ عوام کے لئے پراسپکٹس کی قیمت دو آنہ فی کاپی مقرر کی گئی ہے۔ (۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء)

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

اسد اللہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات (۲۴۰ ص) قیمت صرف ۱۲ پتہ۔ منیجر اہلحدیث

## ضروری نوٹ

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے ہکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم وفکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ عہ محصول ۵ ر

**اکسیر موتی دانت** دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ ر محصول ۵ ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں امرتسر

## مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم دباسمتی ایک سالہ ودوسالہ۔ ڈیرہ دون۔ ادھواڑ، منگرہ، بھوک ودیرچون ایک بوری تک) صابون وکریانہ یعنی بادام ومصالحہ وغیرہ وغیرہ دوائیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران دوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔ (نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرت سر

# مومیائی

مصدقہ علماء اہلحدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

### تازہ شہادات

**جناب ماسٹر عبدالرزاق خاں صاحب حب ہریا**

"کچھ لوگوں کو میں نے مومیائی منگوا کر دی تھی۔ ان کو فائدہ ہے۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (۱۷- مارچ ۱۹۳۵ء)

**جناب منشی عبدالحق صاحب سوداگر چرم اونسی بھنگواں۔** "ایک چھٹانک مومیائی نبی احسن اختر ساکن موجوم نے آپکے یہاں سے منگوا کر دی تھی۔ جس کے استعمال سے از حد فائدہ ہوا۔ اس لئے گذارش ہے کہ واپسی ڈاک ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں" (۲۰- فروری ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

## دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## التماس ضروری

اس کارخانہ کی شہرت ہر کس وناکس جانتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات وتمباکو قوام وگولی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط آصفی۔ شمامۃ العنبر۔ فی گولی صہ۔ روح گلاب سہ۔ سہ۔ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سورنگی فی تولہ صہ۔ للعہ۔ ے۔ ۶۔ عہ۔ ۱۲ر عطر چنبیلی کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح بانزی۔ زعفران۔ خس للعہ۔ ے۔ ۶۔ عہ۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ عہ۔ مے۔ للعہ۔ ے۔ ۶۔ عہ۔ ۔ ۱۲ر عطر اگر فی تولہ ے۔ صہ۔

المشتہر: شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

## تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بینظیر

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر


(۵۳۵)

## ہندوستانی میرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۵ ۵/ ۲۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے

سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ رو ہے۔ ککرے۔ انک جلنی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چیچڑ، ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی وجلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔

معہ خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۱۲ عہ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

## سرمہ نورالعین ۱۲/ ۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

## اکسیر عثمانی ۲/۴

} آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ رو ہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایکروپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

(پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

# قابل قدر اسلامی کتابیں

**اسلامی تصوف** } از علامہ ابن قیم رح۔ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت، اور سالک باللہ کا تمامتر انحصار رسول خدا صلعم کی لائی ہوئی شریعت کے اتباع پر ہے۔ اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اعلےٰ درجہ کا صوفی، فقیر یا سالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو طریقت اور حقیقت میں معرفت الہٰی کے حصول کے لئے اسی شاہراہ شریعت کے صراط مستقیم کو اپنا نصب العین بنائے۔ نیز درجات توبہ و مقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ نادر کتاب ہے۔ کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت عہ

**اصحاب صُفّہ** } مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی نے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ کا نہایت سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ کیا ہے۔ جس میں صحیح روایات سے اصحاب صفہ کی تعداد اور ان کی وجہ معاش بتائی گئی ہے۔ اور یہ جو جہلاء میں مشہور ہے کہ وہ تمام صحابہ سے افضل تھے، دف وغیرہ آلات موسیقی یا قوالی کی آواز پر وجد کرتے تھے یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ مومنین کے خلاف جنگ کی، تو ان روایات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز اولیاء اللہ، قطب، ابدال، قلندر، نذر، منت، رقص وسرود وغیرہ اہم مباحث پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۱۰ر

**العروۃ الوثقیٰ** } امام ابن تیمیہ کے رسالہ "الواسطہ بین الخلق والخالق" کا اردو ترجمہ۔ جیسیں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ و وسیلہ کی ضرورت، کتاب وسنت سے واسطہ کی حقیقت کی تشریح، خالق و مخلوق اور بادشاہ و رعایا کے مابین واسطے کا فرق، فضیلت شفاعت، اسلوب دعا، خالص توحید، شرک سوز تصریحات اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال میں غیر اسلامی عناصر کی جو افسوسناک آمیزش ہو گئی ہے۔ اُن کے معلوم کرنے کے لئے یہ رسالہ ضرور پڑھئے۔ قیمت ۶ر

**ائمہ اسلام** } امام ابن تیمیہ نے مجتہدین اور بندگان دین سے شرعی مسائل میں اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اسپر قرآن وحدیث کی رو سے مدلل بحث کی ہے اور بتلایا ہے کہ ان پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ بلکہ شریعت نے اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب بتایا ہے۔ کیونکہ اگر اجتہادی غلطی پر مواخذہ کیا جاتا تو اجتہاد کا دروازہ بند ہو جاتا اور مسائل شرعیہ کی فہم وتفہیم سخت مشکل ہو جاتی۔ آخر کتاب میں فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث کے مسائل اور ان علوم کی اصطلاحات وتشریح بتفصیل درج ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۵۲۴)

**پلنگ کے پھول ۱۲/** } یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

## عملی صابن سازی

اس کتاب میں صابن سازی کی بہت سی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ قیمت ۸ر

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# کربلا کے ریتیلے میدانوں میں خون کا چھڑکاؤ

اہل بیت پر یزیدی مظالم کا بادل اور مذہب کے ابتدائی مراحل کی خونپاش مسافت جسم نبی فاطمہؓ پر تیروں کی بوچھاڑ، تشنہ لب خشک ہونٹوں اور سوکھے ہوئے حلق کی آہ آسمان سوز خون کے فواروں میں سجدہ بروشکر کی ادائیگی، اہل بیت کا زبردست ایثار، اگر آپ تیرہ سو برس پہلے کے دل شکن، غمناک واقعات کی تصویر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں اور ہر سال ماتم امام حسنؓ و حسینؓ کے موقع پر شہادت کے ذکر پڑھ کر جذبات اسلامی زندہ کرنا چاہتے ہیں تو داستان غم کی تجدید، شہدائے پاک کا عظیم الشان ضبط و استقلال، اور آخر وقت تک سچائی کی پاسداری، میدان کربلا کے معرکۃ الآرا کارنامے ملاحظہ فرمائیے۔ جسے تقدس مآب حضرت مولانا مفتی اکرام الدین صاحب نبیرہ حضرت شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی نے اپنی تصنیف

## سعادت الکونین (فی) فضائل الحسنین

میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں۔ کتاب اردو میں ہے اور نہایت سلیس، سادہ اور بامحاورہ عبارت ہے۔ یوں تو سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں کتابیں ذکر شہادت کے متعلق شائع ہو چکی ہیں لیکن ایسی مستند صحیح اور مدلل کتاب آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔ جس میں تمام روائتیں بڑی بڑی وثوق حدیثوں اور مانے ہوئے بزرگوں کی معتبر کتابوں میں سے اخذ کر کے لکھی گئی ہیں۔

## ہر مسلمان جس کے دل میں خدا، رسولؐ اور آل رسولؐ کی محبت ہے

خواہ سنی ہو یا شیعہ اس کتاب کی ایک ایک جلد ضرور منگائیں۔ اس کے دیکھنے سے زبان کی فصاحت، بیان کی بلاغت، حسن تحریر کے واقعات کا تسلسل شہادتوں کا تجمل شروع سے آخر تک سب کچھ نظر آجائے گا۔ اس میں حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی ولادت سے لیکر شہادت تک اور شہادت کے بعد یزید اور اس کے خاندان کا حشر سب کچھ خلاصہ اور تفصیلی واقعات بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کی فہرست مضامین سات صفحوں میں ہے اور کل کتاب کی ضخامت دو سو صفحوں سے زائد ہے۔ سند کے طور پر اس کتاب کے شروع میں

## جناب شاہ عالم بادشاہ غازی کی مہر

ثبت ہے۔ آپ نے خود اس کو مطالعہ کیا تھا اور بنہایت پسند فرمایا۔ فارسی کی ایک عبارت جو تنقید کے طور پر انہوں نے لکھی تھی وہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔ قیمت رعایتی علاوہ محصول ڈاک **ایک روپیہ** (عہ) اور محصول ڈاک ایک جلد پر ۶؍ لگتے ہیں۔

**نوٹ** { صحت نما ۲۷ حرفی معرا قرآن مجید کا رعایتی ہدیہ مجلد پارچہ ۱۴؍ اور مجلد چرمی ۱۲؍ اور محصول ڈاک ۱۰؍ اور پانچ ترجمے اردو کامل احسن التفاسیر والے قرآن شریف جو تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا پسندیدہ ہے، جس کا کاغذ مصری رنگین خوشنما ہے۔ مجلد چرمی قسم اعلےٰ جالدار کا خاص رعائتی اعلان بارہ روپیہ اور محصول ڈاک ۱۲؍ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے قرآن شریف و کتب ہمارے ہاں عمدہ اور بکفائت ملتی ہیں۔

مشتہر

المشتہر

## سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی

ahmadimuslim.de

# تصانیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

**رحلت مصطفیٰ** } اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت وبعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ پیرائے میں قلم بند کیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قیمت صرف ۱۲/

**کتاب الوسیلہ** } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں محض لفظ "وسیلہ" پر ہی بحث نہیں کی بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" کی پرجوش دعوت دی ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب لگائی ہے۔ بدعت کے وجود کے گلے پر چھری رکھ دی ہے اہل حق کو اس کتاب کے مطالعہ سے بے حد تقویت حاصل ہوگی۔ مگر مبتدعین و مشرکین منہ چھپاتے پھرینگے۔ کیونکہ اس کندن کے سامنے ان کا کھوٹا سونا رواج نہ پا سکے گا۔ یہ ہیرہ جس کانچ پر رکھا جائیگا ریزہ ریزہ کر دیگا۔ نیز واضح کیا ہے کہ آجکل کے نام نہاد مسلمان، اسلام سے کس قدر دور اور شرک سے کس قدر نزدیک ہو گئے ہیں؟ اور حقائق قرآن اور معارف حدیث کے رو سے وسیلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ شفاعت حقہ کا صحیح مطلب واضح کر کے بتلایا ہے کہ توحید کی شان کیا ہے؟ پیروں کی تعظیم، مردہ مخلوق سے استمداد، کرامات اور خرق عادت واقعات کی حقیقت کیا ہے؟ روضۂ نبوی کی حیثیت اور اس کی زیارت کے آداب کیا ہیں؟ علاوہ ازیں قرآن وحدیث کے علاوہ صحابہ، تابعین، اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے مشرکانہ اعمال کی بیخ کنی کی ہے۔ قیمت مجلد ۱۲/ بلا جلد ۸/

**تفسیر آیت کریمہ** } حضرت یونسؑ کی مشہور دعا کی تفسیر ہے اور بتلایا ہے کہ اس دعا کی یہ خاصیت ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ ان الفاظ میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مصیبت دور کر دیگا۔ اور اس دعا میں رفع مصیبت کی فلاسفی بیان کر کے بتلایا ہے کہ افضل ترین دعا کونسی ہے؟ توحید الوہیت اور توحید ربوبیت میں کیا فرق ہے، تمام ادیان کا کیا نچوڑ ہے، توحید، ایمان، اسلام اور احسان کی حقیقت کیا ہے؟ بعد میں عصمت انبیاء، توبہ اور مغفرت پر فاضلانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۱۲/

**ولی اللہ** } از امام ابن تیمیہؒ۔ ولی اللہ کے خصائص بیان کر کے واضح کیا ہے کہ ولی اللہ وہی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ صلعم کی پوری پوری پیروی کرے۔ عقل ولایت کا جزو ہے۔ جو شخص عقل سے بے بہرہ ہو وہ انسانیت کے درجے سے بھی گر جاتا ہے۔ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ وہ مجنون اور پاگلوں کی دیوانہ بکواس پر عقیدت کے کان رکھتے ہیں۔ یہی ہماری قوم کا یاس انگیز عقلی انحطاط ہے۔ قیمت ۵/

**سیرۃ ابن تیمیہؒ** } شیخ الاسلام کے ... ایک نہایت بے نظیر مرقع ہے۔ از تصنیف چودھری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر روزنامہ "انقلاب" لاہور۔ قیمت ۱۲/

**اُسوۂ حسنہ** } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیمؒ کی یادگار تالیف "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" ... اختصار ہدی الرسول صلعم کا اردو ترجمہ ... رسالت مآب صلعم کی سوانح عمری ... ایک نہایت جامع اور بے نظیر کتاب ہے ... رسول اللہ صلعم کا وجود مبارک "حیات پاک" کا کامل نمونہ تھا۔ آپ مادی اور روحانی اصلاح و سعادت کے اصول وقواعد ساتھ لائے۔ جو بعینہٖ قرآنی اصول تھے۔ جن کی پیروی و پابندی سے سلف صالح، ترقی وتمدن، عظمت وشوکت کی معراج تک پہنچے۔ اور جن کے ترک وہجران نے مسلمانوں کو آج اس بلندی سے اس پستی میں لا گرایا۔ اور جہانگیری وجہانبانی کے بدلے اغیار کا محکوم وغلام بنا دیا۔ ابن قیمؒ کی یہ کتاب فن سیرت میں ایک معجزہ کا حکم رکھتی ہے۔ مصنف ممدوح نے آپ کی حیات طیبہ کی ہر ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں سے زیادہ، اخلاقی، معاشرتی اور خانگی حالات دکھائے گئے ہیں۔ اور امت کے سامنے اسوۂ نبی اسطرح کھول کر رکھ دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اس سے شمع ہدایت کا کام لے سکے۔ قیمت بلا جلد ۱۲/ مجلد ۱/ (محصول سب کتابوں کا بذمہ ...)

پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**


## کیا آپ کو معلوم ہے؟

### یکم مئی سے ۳۱ مئی ۳۵ء تک

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ (تردید مذاہب عیسائی، آریہ، مرزائی، خفی۔ وتائید مذہب اہل حدیث وعام اسلامی سوانح و تفاسیر عربی واردو) پر دو آنہ فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے

المشتہر:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے


بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عہ |
| رؤسا و جاگیرداران سے " | ۶ے |
| عام خریداران سے " | ۵ے |
| " " ششماہی | ۲ے/۱۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | ۲ر |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

**امرتسر ۶ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک**

## فہرست مضامین


یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے - صہ۱
انتخاب الاخبار - - - - صہ۲
خطبہ صدارت انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ صہ۳
حرامزادے کی رسی دراز۔ (قادیانی منن) صہ۴
مولانا ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے؟ - صہ۵
مسیح پھر زمین میں - - - صہ۶
مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا علاج صرف نماز ہے
مشہ خون کے آنسو - - صہ۹
برہان التفاسیر - - - - صہ۱۱
اکمل البیان فی تائید [illegible] الایمان - صہ۱۲
فتاوے - صہ۱۳ - متفرقات - صہ۱۴
علمی مطلع - صہ۱۵ - اشتہارات صہ۱۶ تا ۲۰


# یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کیلئے

(از مولوی محمد اسحاق صاحب مدرس علی والا)

جان و دل دونوں فدا محبوب داور کیلئے
وقف کردوں زندگی ساقیِ کوثر کے لئے

سوئے عقبیٰ جب چلوں عشق محمدؐ دل میں ہو
بس یہی دولت ہے کافی مجھ مسافر کے لئے

جس نے دنیا کو دکھایا ہے صراط مستقیم
کیوں نہ ہو جائیں فدا دل ایسے رہبر کیلئے

رحمۃ للعالمیں کا لقب تھا ان کو ملا
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

کیا عروجِ سادگی تھا آپ کی تعلیم میں
جیسا رتبہ شاہ کا ویسا گداگر کے لئے

ساری دنیا کو سکھایا وحدت اللہ کا سبق
ہو گئے جناب دل اللہ اکبر کے لئے

رات دن ظامی دعا مانگے ہے تجھ سے اے خدا
عشقِ احمدؐ کر عطا اس قلب مضطر کے لئے

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہو جاتی ہے۔ اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عہ۔ (منیجر اہلحدیث)

# انتخاب الاخبار

**اپیل** مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی اپیل کی تاریخ ۲۹ مئی مقرر ہوئی ہے۔

—— امرتسر کے ایک ہر دلعزیز مسلمان میاں غلام رسول صاحب سوداگر شین سلائی میعادی تپ میں چند روز علیل رہ کر فوت ہوگئے۔ آپ انجمن اسلامیہ کے ممبر بھی تھے۔

—— امرتسر میں ۶-۷-۸ مئی کو سلور جوبلی شاندار طریق پر منائی گئی۔ ۵ مئی کو اس تقریب پر حمیدہ پہلوان اور بلبڑ پہلوان کا دنگل ہوا۔ جس میں اول الذکر نے دوسرے کو بچھاڑا۔ ۶ مئی کو بلدیہ اور دوسرے سکولوں کی طرف سے بھی سکولوں میں طلباء کو مٹھائی اور ملک معظم و ملکہ معظمہ کی تصاویر تقسیم کی گئیں۔ تمام شہر کے بوائے سکاوٹ اپنے اپنے بینڈ باجوں کے ساتھ گول باغ جمع ہوکر اپنے اپنے کرتب دکھاتے رہے۔ شام کو ہال دروازہ، ٹاؤن ہال، کمپنی باغ اور دیگر سرکاری عمارتوں پر بلدیہ کی طرف سے برقی روشنی کی گئی۔ شہر کے دیگر معززین نے بھی اپنے ہاں مات کو روشنی کی۔ ۶ مئی کو انجمن اسلامیہ کی طرف سے غرباء کو کھانا مفت تقسیم کیا گیا۔ ۷-۸ مئی کو شاہی میلہ بھی ہوا۔ جس میں فوج اور پولیس کی قواعد دورزشی کرتب وغیرہ اور دیگر بینڈ باجہ کے علاوہ سینما شو دکھائے گئے۔

—— پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج حسب ذیل تواریخ کو برآمد ہونگے۔ دسویں جماعت (میٹریکولیشن) ۱۱ مئی۔ ایف اے ۱۳ مئی۔ بی اے۔ بی ٹی۔ ایس۔ سی ۱۵ مئی۔

**دعائے کامیابی** میں عنقریب ایک امتحان دینے والا ہوں۔ احباب کرام میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

راقم محمد داؤد از کینڈرہ پارہ۔ کٹک

—— دہلی کے قریب بلور کی ایک کان برآمد ہوئی ہے۔ جس پر حکومت کی طرف سے پہرہ بٹھادیا گیا ہے۔

—— مہاراجہ کشمیر اور سر عمر حیات خان ٹوانہ کو برطانوی افواج میں آنریری میجر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ (پہلے لوگوں کو آنریری مجسٹریٹ بنایا جاتا تھا)

—— استنبول کی اطلاع ہے کہ ضلع قرص میں شدید زلزلہ آنے سے دو سو افراد ہلاک اور پانچسو سخت مجروح ہوئے۔


## تاجروں کیلئے نادر موقعہ

## اہلحدیث کا "مرزا نمبر"

جو ۲۴ مئی کو طبع ہوگا۔ اور مستقل خریداروں کے علاوہ پنجاب، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، انگلینڈ، افریقہ، عراق، عرب، فجی، جاوا، پورٹ لوئیس، فلسطین، مصر وغیرہ بلاد میں بکثرت پہنچیگا اس میں اشتہار دینے کا نادر موقعہ ہے۔ شرح اجرت بہت کم ہے۔ ۲۰ مئی کے بعد اشتہار نہیں لئے جائیں گے۔ اس لئے آج ہی اشتہار مع اجرت بھیجکر جگہ ریزرو کرالیں۔ ورنہ بعد کو ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔ نرخنامہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

منیجر اہلحدیث امرتسر


—— ملتان میں ۹ مئی تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی

**مضامین آمدہ** جان محمد۔ ابو سعید عبد العزیز مرسلہ جماعت اہل حدیث کا سنگھ۔ مولوی محمد سلیم اسلم۔ مولوی محمد یعقوب برق۔ مولوی محمد عابد مکی۔ مولوی محمد پنڈت آتمانند صاحب۔ حاجی رکن الدین۔ مولوی عبد اللہ ثانی۔

**غیر مقبولہ** اخبار اہلحدیث کا سبق۔ پردہ غفلت میں.... (نظم) مسلمان اتفاق اتحاد۔ خدا کی توحید کے دلائل۔ قیامت کے دن شیطان کا اعلان۔ وامتازوا الیوم ایہا المجرمون۔

**یاد رہے** ۳۱ مئی کا پرچہ ان اصحاب کو وی پی بھیجا جائے گا۔ جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہونے کی اطلاع اہلحدیث ۳ مئی میں دی جاچکی ہے۔ اس لئے ۳۰ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔

**۳۱ مئی تک** تصانیف ثنائیہ (سوائے تفاسیر اردو و عربی) پر ۲ آنہ فی روپیہ رعایت دی گئی ہے اس نادر موقعہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی اپنی فرمائش ارسال کردیں۔ کتب خانہ کی فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**غریب فنڈ** کے لئے سابقہ پرچہ میں احباب کرام کو توجہ دلائی گئی تھی۔ چنانچہ بابو محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے (ملیگ) نے کراچی سے مبلغ دو روپے ارسال کئے ہیں۔ امید ہے باقی حضرات بھی اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

آمد۔ از کراچی ۲ؔ۔ از فتوی فنڈ ۱۲ؔ جملہ ۲ؔ سابقہ بذمہ فنڈ عہ۔ بقایا ۲ؔ۔ از عبد الرحمن کپور تھلہ ۲ؔ عبد القادر الہ آباد ۳ؔ۔ میزان ۲ؔ ہر دو سائلین کے نام اخبار اہلحدیث بحساب غریب فنڈ جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین ۲۵۔ بذمہ فنڈ ۱۴ؔ بقایا سائلین ۲۲۔

**مدرسہ مدینہ طیبہ** کے لئے محمد ولی اللہ صاحب یادگیر دکن ۲ؔ۔ ماسٹر محمد اسماعیل کراچی ۲ؔ۔

**چندہ کانفرنس** محمد اسماعیل صاحب مذکور ۲ؔ۔

**تبدیل پتہ** کی اطلاع دیتے وقت تمام پتہ اردو یا انگریزی میں صاف خوشخط تحریر کیا کریں۔ خصوصاً ڈاکخانہ اور ضلع تو اچھی طرح صاف لکھا کریں۔

**ضرورت عالم** مسجد اہلحدیث پرمبور بارکس شولہ مدراس میں ایک مدرسہ کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ جسکے لئے فی الحال ایک مدرس کی ضرورت ہے۔ طعام قیام کا انتظام مدرسہ کے سپرد ہوگا۔ درخواست کنندہ موحد عالم ہونے کے لئے درس تدریس بھی کرسکتا ہو۔ عند الضرورت تبلیغی کام بھی کرسکے۔ حافظ قرآن ہو تو بہت بہتر ہے۔

راقم شیخ اسماعیل مالک فلیگ بیڑی فیکٹری دھولی پیٹ مدراس۔

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل۔ (۵۳۰) قیمت عہ۔ ... منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۶ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ

# خطبہ صدارت

یعنی

## جناب حکیم نور الدین صاحب کا خطبہ صدارت

جو آپ نے انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کے چوتھے سالانہ جلسہ میں بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء ارشاد فرمایا

{ عذر بوجہ بیماری اور تیمارداری لیڈر نہیں لکھا گیا۔ اللھم عافنا۔ (مدیر) }

حضرات! آپ نے مجھے صدارت کے فرائض کے انجام دینے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ میں اسکی اہلیت نہیں رکھ سکتا تھا۔ یہ آپ کی محبت کا تقاضا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کی محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ اہل حدیث تحریک ایک مخلصانہ اور صاف اسلامی تحریک ہے۔ اس کے اصول اور فروع وہی سادہ اور ٹھوس اصول ہیں جنہیں ہمیشہ اسلام پیش کرتا چلا آیا ہے۔ اس بات کا صرف اسی جماعت کو فخر حاصل ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے پیشوا نبی اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک حکم کو بلا کسی رد و کد، بلا کسی حیل و حجت، اور بلا کسی چون چرا کے ایک جان نثار خادم بلکہ غلام کی طرح نہایت وفادارانہ طور پر تسلیم کیا۔ خدا و رسول کے فرمانوں کے سوا کسی مسئلہ کی ایجاد نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تحریک یوماً فیوماً ہر دلعزیز اور مقبول ہو رہی ہے۔

البتہ بعض دوستوں نے کسی دوست نما دشمن کے اشارے سے یا کسی غلط فہمی سے متاثر ہو کر اس تحریک کے خلاف وہ باتیں منسوب کیں جن کو وہ سن بھی نہیں سکتے تھے۔ اس واسطے ضرورت پیش آئی کہ بمقتضائے زمانہ اس بات کا واضح طور اعلان کر دیا جائے کہ اہل حدیث ایک اسلامی اور مخلصانہ تحریک ہے۔ اور کہ وہ الزامات جو اس کے خلاف عائد کئے جاتے ہیں سراسر غلط ہیں۔ اس اعلان کے لئے پہلے پہل آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس کے اجلاس مختلف اضلاع میں سالانہ ہوتے رہے۔ اور بعض مقامات پر مقامی انجمنیں ان اغراض و مقاصد کو پورا کر رہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ ضلع لائل پور (پنجاب) نہایت خلوص کے ساتھ شاندار طریق پر سالانہ جلسے کر رہی ہے۔

حضرات! اہل حدیث تحریک کوئی جدید تحریک نہیں ہے۔ اہل حدیث نے کتاب و سنت کے خلاف کبھی کوئی مسئلہ نہیں گھڑا۔ انہوں نے انسان پرستی کے خلاف اسی طرح آواز بلند کی ہے جس طرح بت پرستی کے خلاف۔ انہوں نے ہمیشہ اخلاق، تمدن اور سیاسیات کو کتاب و سنت کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی ہے اور اسی آئینہ میں اسلام کے منور آفتاب کو دیکھنا چاہا ہے۔ اگر اس جماعت کو مستثنیٰ کر کے روئے زمین پر نظر دوڑائی جاوے تو عالم اسلام عقائد و اعمال کے لحاظ سے محض برائے نام پوست بے مغز رہ جاتا ہے۔

حضرات! جو تحریک اہل حدیث نے چلائی تھی گو اسے دشمنان اسلام نے برے لفظوں میں ظاہر کر کے عوام کو بدظن کرنے کی ناپاک اور بیہودہ کوشش کی مگر آخرکار تمام اسلامی جماعتوں کو انہی اصولوں پر چلنا پڑا جن کی طرف اہل حدیث تحریک رہنمائی کر رہی تھی۔ یعنی قرآن و حدیث صحیح۔ آج دنیا کے مسلمان اصلاح الرسوم کے نام سے انجمنیں بنا رہے ہیں اور کانفرنسیں منعقد کر رہے ہیں تاکہ شادیوں کی تقریبوں اور غمی خوشی کی محفلوں میں بیہودہ اسراف قطعاً بند کرا دیں یہ کیا ہے یہ وہی اہل حدیث کی دیرینہ آواز ہے جسے اہل حدیث ہمیشہ اظہار کر رہے تھے۔ آج دنیا کے مسلمان بیدینی، لامذہبی اور الحاد کے خلاف محاذ جنگ و جدل قائم کر رہے ہیں۔ آج مسلمانان عالم مشرکانہ عقائد اور بدعتانہ رسومات کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ اپنے آپ کو اور آنے والی نسلوں کو آنے والے حملوں کی دستبرد سے بچا سکیں۔ یہ کیا ہے یہ وہی آواز ہے جسے اہل حدیث تحریک کتاب و سنت ہاتھ میں لیکر بلند کر رہی تھی۔ آج صدر ٹرکی مصطفےٰ کمال پاشا بدعتی اداروں کو حکماً بند کر رہے ہیں۔ آج شاہ افغانستان رسومات روک رہے ہیں۔ آج ہندوستان کے عامۃ المسلمین ان لغویات کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو ملک و ملت کو منتشر اور پراگندہ کر رہی ہیں۔

کاش! اگر مسلمانان عالم کتاب و سنت پر عمل کرتے اور اپنے نیک دماغوں اور قیمتی طاقتوں اور پاک خیالوں کو لغویات کی بجائے کتاب و سنت کے

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۵۳۱) امرتسری۔ قیمت ۶ر۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

مطابق قومی ملکی اور معاشرتی ضروریات پر خرچ کرے تو مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی بلکہ کچھ اور ہی شان ہوتی۔ اسی مذہبی لاپروائی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان ہر طرف سے نالاں نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کی حکومتیں ہوں یا ریاستیں۔ امارتیں ہوں یا تجارتیں سب کی سب مشرکانہ حملوں کی جولانگاہیں اور بتدعانہ کمینگاہوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہیں۔

حضرات! ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے۔ اسی کا ہمیشہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا کوئی نیا پیغمبر نہیں۔ ہمارا کوئی مسئلہ کتاب و سنت کے خلاف نہیں۔ کلام مجید اور حدیث کے سوا کسی کے قول و فعل کو بطور حجت تسلیم نہیں کرتے۔ بس یہی ہمارا اصل الاصول ہے۔

میں جماعت اہل حدیث کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ صبر و استقلال کے ساتھ مشرکانہ عقائد اور مبتدعانہ رسومات کے خلاف فاتحانہ جہاد کیا ہے۔ جن اغراض و مقاصد (کتاب و سنت کی اشاعت) کو لے کر اٹھے تھے وہ دن بدن مقبول ہو رہے ہیں۔ قومیں بیدار ہو رہی ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ بلکہ رسومات پرست طبقہ ہی ان مذموم حرکات کے خلاف نفرین کر رہا ہے۔ آپ سرعت کے ساتھ کام کو جاری رکھیں وہ دن قریب ہیں جبکہ سب کے سب آپ کے جھنڈے تلے نہیں نہیں کتاب و سنت کے جھنڈے تلے جمع ہونا پڑے گا۔

حضرات! آپ کے مخاطبین آپ کے پیارے عزیز، دوست، اقربا اور اہل وطن ہیں آپ سب کے خیرخواہ ہیں اور عملاً اعتقاداً خیر اندیش ہیں۔ طرز خطابت اور طریق تبلیغ نہایت خوشگوار اور احسن طور پر ہونا چاہئے۔ برادرانہ اور دوستانہ تعلقات کو ہمیشہ مضبوط رکھنا چاہئے۔ بلکہ تبلیغ کے لئے خود بھی تجربہ کاری اور علمیت اور قابلیت پیدا کرنی چاہئے۔ تاکہ امن اور محبت کے رشتے کو گزند نہ پہنچے۔

میں دوستوں کو ایک معترضہ بات بتلانا ضروری خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ غیر مسلم مسلمانوں کو کھا رہے ہیں۔ میں صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو نہیں کھا رہے بلکہ مسلمان خود ہی تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنے اصولوں کو آپ چھوڑ رہے ہیں۔ اپنی مساجد اور معابد کی خود حفاظت نہیں کرتے ہیں تو کیا وہاں ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو اذانیں نماز اور تلاوت کلام مجید کے لئے جانا چاہئے۔ مسلمانوں نے تو کلام مجید جزدانوں میں بند کر رکھے ہیں۔ اگر پڑھتی ہیں تو بے چاری لڑکیاں اور وہ بھی چند ایام۔ اور کیا ہندو سکھ عیسائی آپ کی بجائے جمعہ کے خطبے پڑھا سنا کریں۔ اور کیا آپ کی ضروریات وہی پوری کریں اور آپ کی شادیوں غمیوں کے اخراجات کو وہی پورا کریں اور قرضے اپنے نام سے لکھوائیں اور جائدادیں آپ کے نام رجسٹری کرائیں اور آپ لوگ مزے کے ساتھ صبح شام حقہ نوشی کریں۔ شراب نوشی، طبلہ، باجا اور دیگر بدعتوں میں مصروف رہا کریں۔ اور آئندہ اپنے بال بچوں کے لئے تباہی کے کھنڈرات چھوڑ جائیں۔ یا زیادہ سے زیادہ اپنی اولاد اور مستورات کو بے غیرتوں کی طرح میلے ٹھیلے دکھاتے پھریں یا بزرگوں کی خانقاہوں پر ان کے مجاوروں کے قدموں کے آگے ناک رگڑواتے رہیں۔ یہ ہے آپ کی دینداری۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر آپ بچنا چاہتے ہیں، اپنے پاک مال کو بچانا چاہتے ہیں، اپنی اولاد کو بچانا چاہتے ہیں تو کتاب و سنت پر عمل کریں۔ محنت مشقت کے پیسے کو بدرسموں پر خرچ نہ کیا کریں۔ نیز ضروری کہتا ہوں کہ اپنی اولاد کو مذہبی اور دنیاوی تعلیم دلادیں۔ انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کی امداد کرتے رہا کریں۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی امداد کرتے رہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اخبار اہلحدیث امرتسر کے لئے سفارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہر ایک چک میں ایک ایک پرچہ اہلحدیث کا ضرور آنا چاہئے۔

نیز انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے باہمی تعاون سے کتاب و سنت کی صحیح آواز یہاں سے بلند ہو رہی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں ہمارے اور آپ سب کے شامل حال ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(کمترین نورالدین لائلپوری)

---

# قادیانی مشن

# حرامزادے کی رسی دراز

دو باتوں کو ہم برابر متوازی دیکھتے ہیں۔ مرزائیوں کا پروپگنڈا اور ہمارے مسلمان بھائیوں کا نسیان۔ یہ بھول جاتے ہیں اور وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ عرصہ ہوا بڑے مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو جب اعلان کیا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہا تھا کہ ہم (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔ جب وہ اس دعا کے مطابق انتقال کر گئے تو مرزائیوں نے بجائے توبہ کرنے کے یہ مشہور کیا کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے چنانچہ اس قول کے مطابق وہ زندہ رہا۔ مرزائیوں کے پھندے میں پھنسکر ایک شیعہ نے بھی اس فقرہ کو شائع کر کے نتیجہ مکذوبہ نکالا۔ حسب مصلحت وقت میں نے اس پر فوجداری استغاثہ دائر کیا۔ سنا کہ وہ قادیان میں گیا مگر اس فقرے کی تلاش میں کامیاب نہ ہوا۔ آخر اس نے معافی مانگی جو حسب مصلحت دی گئی۔ مگر اس پر بھی مرزائیوں کا پروپگنڈا جاری رہا۔ آخر کار ادھر سے بھی اس فقرہ کا سختی سے مطالبہ ہوا۔ تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں ان کو کہنا پڑا کہ "حرامزادے کی رسی دراز والا اشتہار مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا"۔ یہ اعلان قادیان کے سرکاری گزٹ[1] مورخہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۲۱ء میں



عقائد اہل حدیث۔ ع ثنائی۔ قول نامہ ۵ (۵۳۲) ...

صب پر دروغ ہوا۔ چاہئے یہ تھا کہ اب کوئی مرزائی اس کا نام نہ لیتا۔ لیکن مرزائی اور خاموشی ؟

فما انی مفترقان ای تفترق

مرزائی اپنے پروپگنڈا میں لگے رہے۔ ہم اس امر میں اور اس جیسے دوسرے امور میں مرزائیوں کو پختہ کار پاتے ہیں مگر اپنے دوستوں کو کمزور اور اس کا ثبوت بھی ایک حدیث میں ملتا ہے۔

المومن غرّ کریم والمنافق خب لئیم

ہمارے دوست بجائے اس کے کہ ان مرزائیوں کو جو ہماری نسبت یہ کلمہ منسوب کرتے ہیں اس کا ثبوت پوچھیں ہم سے اس کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ نے ایسا (ناجذیب) فقرہ کہا تھا ؟ آج کا یہ نوٹ اپنے دوستوں کے لئے لکھا گیا ہے وہ یقین کریں کہ ایسا بازاری فقرہ میرے قلم سے نہ نکلا نہ نکل سکتا ہے۔ "الفضل" کی تاریخ یاد رکھیں وقت پر دشمن کو قائل کیا کریں ؎

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

## مولانا ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے؟

### مرزائی میدان میں کودے

مرزائی امت کے افراد اپنی مدح سرائی میں سرگرم رہتے ہیں ان کو اسلامی خدمت کے پردہ میں اپنی سرگرمی ملحوظ ہوتی ہے اور بس !

۳۰-۳۱ مارچ۔ یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو بدوملہی میں آریہ اور عیسائیوں کے جلسے ہوئے جس میں دو تین مناظرے بھی ہوئے۔

"پیغام صلح" لاہوری جماعت کا آرگن وہاں کی کیفیت شائع کرتا ہے۔ جس سے ہمارے دعویٰ بالا کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے :-

"دوسرا مباحثہ نجات پر ہوا۔ اصل میں یہ مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ہونا تھا۔ جو یہاں آریوں سے مباحثہ کرنے آئے ہوئے تھے۔ اور پادری سلطان محمد صاحب کا بیان ہے کہ اُن سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ کا وعدہ بھی کیا تھا۔ لیکن آخرکار مباحثہ کے لئے نہ نکل سکے۔ لوگ عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ پادری سلطان محمد صاحب سے مسئلہ نجات پر مباحثہ کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب گھبراتے[1] ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال ہم لوگ میدان میں پہنچ گئے۔" (۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ اول)

اس عبارت میں راقم کا مقصود یہ دکھانا ہے کہ ہم (امت مرزا) میدان میں پہنچے اور مولوی ثناء اللہ صاحب گھبرا کر نہ آئے۔ یہی بات اگر کوئی اور گروہ لکھتا تو ہم کسی اور نوعیت سے جواب دیتے اور واقعات پر بحث کرتے۔ مگر امت مرزائیہ کے نزدیک مولانا کی گھبراہٹ چونکہ مسلمہ ہے اور وہ ایسا گھبرایا کرتے ہیں کہ گھبراہٹ میں قادیان پہنچکر دم لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ قادیان میں خود مجدد زمان مسیح موعود کے وقت ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایسا ہی ہوا (بقول مرزا ابوجہل بصورت ثناء اللہ) قصر عالی کے باہر محاصرہ کئے ہوئے تھا اور آنجناب (مسیح موعود) صاحب اندر سے ہی ثناء اللہ کی گھبراہٹ کا ثبوت دے رہے تھے اور میدان میں نہ آکر بہادری کے کرشمے دکھا رہے تھے۔

ناظرین گھبرائیں نہیں کہ مولانا ثناء اللہ صاحب (بقول مرزائی) گھبرا گئے۔ اس گھبراہٹ سے وہ مراد نہیں جو ہر کمزور دل کیا کرتا ہے جبکہ امت مرزائیہ کے نزدیک قادیان سے مراد دمشق ہو سکتا ہے تو گھبراہٹ سے جرأت مراد ہونا کچھ بعید نہیں۔

اب سنئے! مرزائی بہادر کی بہادری جو امت محمدیہ میں سے کوئی نہ دکھا سکے۔ اس لئے وہ خاصہ مرزائیہ سمجھنا چاہئے۔ وہ یہ کہ ایک حدیث کا (بزعم خود) صحیح مطلب مرزائی مناظر نے بمقابلہ پادری صاحب کے یوں بیان کیا جس کو پڑھ کر ان کی خدمت دین کا سب ناظرین اعتراف کرینگے۔

پادری صاحب نے حدیث یضع الرب قدمہ[2] پر اعتراض کیا۔ جس کا جواب مرزائی مناظر کی طرف سے جو دیا گیا وہ بالفاظہ درج ذیل ہے :

"اس حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ انسانی خواہشات ایک جہنم کی طرح بھڑک رہی ہیں اور ھل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہیں۔ جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو۔ انسان کے دل میں خدا کا قدم داخل نہ ہو تو اُسے اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔"

(پیغام صلح لاہور۔ ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ اول)

سبحان اللہ! اگر کوئی شخص یوں کہے کہ قدم سے مراد نافخ قادیان ہے اور جہنم سے مراد قادیانی تحریک تو مطلب صاف ہے کہ قادیانی تحریک ھل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہے۔ دنیا کو گمراہی کے گڑھے میں لے جا رہی ہے گی۔ جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو اور انسان کے دل میں خدا کا قدم یعنی ثنائی تبلیغ اور ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ انسان کے دل میں داخل نہ ہو تو اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی سچا مسلمان اور منکر مرزا نہیں ہو سکتا جب تک خدائی قدم (ثناء اللہ کی محبت) کو اپنے قلب پر غالب نہ کرے کہئے اس مطلب اور مرزائی مناظر کے تراشیدہ مطلب میں کیا فرق ہے؟ یہ کیوں غلط ہے اور وہ کیوں صحیح ہے؟ کوئی ہے جو فرق بتائے ؟

(عبد اللہ ثانی از امرتسر)

---

فیصلہ مرزا } اسمیں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح ہے۔ جس کی مرزائی آجتک تردید نہ کرسکے قیمت صرف ۵ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] مولوی ثناء اللہ صاحب مسیح قادیانی سے نہ گھبرائے تو مسیحی پادری سے کیا گھبرائیں گے۔ منہ۔

[2] یعنی اللہ اپنا قدم دوزخ میں رکھیگا۔

تاریخ قادیان ... آخری فیصلہ ... (۵۳۲)

# مسیح پھر زمین پر

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم۔ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ونشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔

اما بعد۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسٰے (ابن مریم) علیہ السلام کے زمین پر نازل ہونے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ نقلاً سب اہل اسلام بلکہ نصاریٰ (اہل صلیب) کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ باقی رہا عقلاً تو اس بارے میں بہت سے لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ بلکہ ایک طرح سے تو روایات دربارہ نزول مسیح کو ایسا موڑا توڑا ہے کہ انہیں تحریف کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ یا اسفیٰ۔

یہ فقیر اس مختصر مضمون میں روایات کو نقل کرکے اُن کی شرح ایسی طرز پر کرنا چاہتا ہے جو کہ اُن کے اصلی معانی کو ایسا واضح کردیگی کہ انشاء اللہ العزیز سلیم طبائع کو کسی قسم کا خلجان باقی نہ رہے گا۔ وباللہ التوفیق وبیدہٖ ازمۃ التحقیق۔

سب سے پہلے وہ حدیثیں لیتا ہوں جن میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کے زمین پر نازل ہوکر اہم کام سرانجام دینے کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عادلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ الایۃ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص۴۷۹)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ خوشحالی کا وہ مبارک زمانہ قریب ہے کہ تم میں ابن مریم حکم اور عادل ہوکر نازل ہونگے۔ سولی کو توڑیں گے، خنزیروں کو قتل کریں گے اور جزیہ یعنی ٹیکسوں کو اڑادیں گے اور لوگوں میں مال بانٹیں گے حتیٰ کہ اُسے کوئی نہیں لیگا کیونکہ لوگوں کی ایسی اچھی حالت ہوگی کہ انہیں ایک سجدہ دنیا اور دنیا کے تمام مال و دولت سے زیادہ بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تم قرآن سے سند چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لائے گا ساتھ اُس (عیسٰے علیہ السلام) کے پہلے موت اُس (عیسٰے علیہ السلام) کی کے الایۃ۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔"

حدیث ع۲۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعٰی علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لھما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ (مشکوٰۃ ص۴۷۰-۴۷۱)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ضرور ابن مریم حکم اور عادل ہوکر نازل ہونگے۔ پس وہ سولی کو توڑیں گے، خنزیروں کو قتل کریں گے اور ٹیکس اڑادیں گے، اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اُن پر سوار نہیں ہوا جائیگا۔ دشمنی کینہ اور حسد لوگوں میں سے جاتا رہے گا۔ اور عیسٰے علیہ السلام لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی نہیں لے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمانوں تمہاری اس وقت کیا ہی اچھی حالت ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے اور اُس وقت ایک امام مہدی علیہ السلام بھی تم میں سے ہونگے یعنی دو بزرگ اعلےٰ پائے کے تم میں تمہاری ہدایت کے لئے موجود ہونگے۔"

اب سب سے پہلے "کسر صلیب" کی شرح کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہر ایک بات کی شرح کی جائے گی کسر صلیب کی شرح کو ذرا غور سے مطالعہ کریں کیونکہ سب سے اہم یہی ہے جس کی شرح میں لوگوں نے اکثر ٹھوکریں کھائی ہیں اور صحیح شرح سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے کہیں کے کہیں چلے گئے ہیں۔ اور روایات دربارہ نزول مسیح کو صحیح مانتے ہوئے تحریف کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تحریف سے بچائے آمین۔ ثم آمین۔

## کسر صلیب

حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے کہ فیکسر الصلیب یا فلیکسرن الصلیب اس کے متعلق شارحین حدیث اس طرف گئے ہیں کہ فیبطل النصرانیۃ۔ بعض نے صرف اشارہ سے کام لیا ہے اور بعض نے ذرا تفصیل سے کام لیا ہے۔ غرض کسی نے کم تشریح کی اور کسی نے زیادہ کی۔ بہرحال ان حضرات نے تاویل سے کام لیا ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس جگہ تاویل کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟ پہلے زمانہ اور موجودہ زمانہ (جب سے دنیا کے اکثر حصہ پر نصاریٰ کا تسلط ہوا ہے) کے شارحین میں ایک نمایاں فرق ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس حدیث کے اصل الفاظ کو اصلی معنوں میں بیان کرنے سے پہلے اسے واضح کردیا جائے

انسانی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ جب تک کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے بہت کم اعتبار کرتی ہے اور تاویل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس اصول کے ماتحت پہلے زمانہ کے شارحین کو تاویل کرنے کی اس لئے ضرورت پڑی کیونکہ اُس زمانہ میں تقریباً تمام دنیا پر اسلامی تسلط تھا اور نصاریٰ بے کمزور تھے۔ لیکن آج کل کے شارحین پر تعجب ہے کہ کیوں انہوں نے تاویل کی زحمت اٹھائی جیسا کہ آگے چل کر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

اگر پہلے زمانے والوں نے تاویل کی تو اُس کی وجہ ضرور تھی اور وہ معذور، اور آج کل والوں نے جو تاویل سے کام لیا تو اس کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ ہاں یا تو تقلید اعمیٰ کا کرشمہ ہے یا موجودہ فلسفہ کے رنگ نے مجبور کیا کہ اس کی تاویل کی جائے۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

نیکسر الصلیب کے معنی بالکل صاف ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی توڑ دیں گے۔ بلکہ مسند احمد میں یمحو الصلیب یعنی صلیب کا نام ونشان مٹا دیں گے اور ابو داؤد میں فیدق الصلیب یعنی صلیب کو چکنا چور کر دیں گے۔ یہ سب معانی بالکل صاف ہیں اور حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ کسی تاویل وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں مزید توضیح کے لئے اس کی شرح عرض کئے دیتا ہوں۔ سنئے!

یہ سب کو معلوم ہے کہ عیسائیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی پر چڑھائے گئے اور مارے گئے مگر تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔ چنانچہ اسی بنا پر تمام عیسائی لوگ خاصکر اُن کے مذہبی پیشواؤں نے سولی کو عیسائی ہونے کی علامت قرار دے رکھا ہے۔ جس عیسائی کو خاصکر پادریوں کو دیکھو تو سولی لٹکائے پھرتے ہیں۔

عیسائیوں کے گرجوں پر دیکھو تو سولی کا نشان موجود ہے۔ غرض اس کے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عیسائی لوگ سولی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام نے صلیب پر چڑھ کر جان دی۔ اور وہ ہمارے لئے کفارہ بنے۔ دوسرے سلطان صلاح الدین سے جو صلیبی لڑائیاں ہوئیں اس بات پر شاہد ہیں۔

اب جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

آج کل دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کی حکومت ہے اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی پر چڑھ کر اُن کے لئے کفارہ ہوئے تو عیسےٰ علیہ السلام جن کی نسبت صلیب پر چڑھائے جانے کا غلط خیال عیسائیوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے اور صلیب کو ایک مذہبی نشان بنائے بیٹھے ہیں وہ خود آکر اس سولی کو توڑیں گے۔ کیونکہ اُس وقت تمام اہل کتاب بحسب آیت وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ اور بحسب حدیث [له] یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام تملأ الارض من المسلم مسلمان ہو جائیں گے۔

اب بعض سطحی نگاہ سے دیکھنے والے شاید یہ اعتراض کر بیٹھیں کہ عیسےٰ علیہ السلام کو خود توڑنے کی کیا ضرورت ہوگی؟ کیونکہ وہ عیسائی جو اُس وقت مسلمان ہو جائیں گے خود توڑ دیں گے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے صدہا نسلوں سے اسے ایک مذہبی بلکہ نجات دلانے والی چیز خیال کیا ہوا ہے مشکل ہے کہ اب وہ اپنے ہاتھوں سے توڑے۔ چنانچہ طائف کے بنی ثقیف کے لوگ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے بتوں کو خود توڑ نہیں سکتے کیونکہ ہمیں صدمہ ہوتا ہے کہ اتنی مدت ان کی پوجا کی اور پھر خود اپنے ہاتھوں سے توڑیں۔ سو ایسا ہی اُس وقت عیسائیوں سے تبدیل شدہ مسلمانوں کو دشوار ہوگا۔ پھر دیکھو کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے بتوں کو خود اپنے دست مبارک سے توڑا۔ پس عیسےٰ علیہ السلام کا اپنے ہاتھوں سے صلیب کو توڑنا کوئی عجیب اور نرالا کام نہیں ہے کہ جس سے حیرانی اور پریشانی ہو بلکہ خدا کے پیغمبر ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

اس میں ایک اور نکتہ ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مثل الاسلام مثل المطر لا یدری اولھا خیر ام آخرھا۔ (مشکوٰۃ ص۵۸۳) باب ثواب ہذہ الامۃ۔

"یہ نہیں کہا جا سکتا اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اول میں جس طرح لوگ فوج در فوج داخل اسلام ہوتے جاتے تھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ یدخلون فی دین اللہ افواجا الایۃ۔ ایسے ہی آخر زمانہ میں جب عیسےٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو لوگ پہلے کی طرح داخل اسلام ہونگے۔ اسلام کی ابتداء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں تمام عرب مسلمان ہو گیا تھا۔ اور خلفائے عظام کے عہد میں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیل گیا تھا۔ ویسے ہی دوبارہ عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی اور اسلام کے سوائے کوئی مذہب نہیں رہے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے قرآن شریف اور حدیث شریف سے تصریح کی جا چکی ہے۔ اور دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے "یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو تمام دنیا کے مسلمان ہو جانے سے اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہوگا۔

تاویل کرنے والوں سے اتنی عرض ہے کہ اگر انہیں ضرور اس جگہ تاویل ہی کرنی ہے۔ تو آئیے

---

[له] اللہ تعالیٰ عیسےٰ علیہ السلام کے دور ثانی میں تمام مذاہب کو نابود کر دیگا مگر صرف اسلام ہی کو قائم رکھے گا اور زمین مسلمانوں سے بھر جائے گی۔ منہ

(۵۳۵)

ahmadimuslim.de

سمجھائے دیتا ہوں کہ اس طرح تاویل کرنی چاہئے تھی کہ کم از کم دوسری آیتوں اور حدیثوں پر تو زد نہ پڑتی۔ اور وہ اس طرح ہوسکتی ہے کہ عیسائیوں کا جو یہ عقیدہ ہے کہ عیسٰے علیہ السلام صلیب پر چڑھا کر مار دیئے گئے! عیسٰی علیہ السلام بنفس نفیس خود تشریف لاکر اس عقیدہ باطل کو توڑیں گے جیسا کہ قرآن مجید نے صلیب پر چڑھائے جانے کی نفی کی ہے۔ اگر بہ نظر غور دیکھا جائے تو اصلی معنی لیتے ہوئے اس تاویل کی مطلق ضرورت نہیں رہتی ہے۔ بلکہ یہ اصلی معنوں میں شامل ہے کیونکہ جب عیسٰے علیہ السلام اپنے نزول کے وقت عیسائیوں کے مسلمان ہونے پر صلیب توڑیں گے تو ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی عیسائیوں کو چھوڑنا پڑیگا۔ کیونکہ اگر یہ عقیدہ قائم رہے تو پھر صلیب توڑنا بے معنی ہوجاتا ہے۔ عیسٰے علیہ السلام نے تو انہیں وہی بتانا ہے جو قرآن مجید اور حدیث شریف بتاتی ہے اور قرآن مجید اور حدیث شریف میں صلیب پر چڑھائے جانے کی بالکل نفی ہے۔

عیسٰے علیہ السلام کے کاموں میں سے فیکسر الصلیب اس لئے ہے کیونکہ اُن ہی کے متعلق یہ الزام ہے اس لئے اس الزام کو وہ خود آکر توڑیں گے بلکہ صلیب کو بھی توڑ ڈالینگے تاکہ اس کے بعد پھر کسی کو خلجان نہ رہے۔ جب اس الزام اور صلیب کی نفی عیسٰے علیہ السلام اپنی زبان سے کریں گے تو عیسائی سب کے سب نشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و نشہد انّ محمداً عبدہٗ و رسولہٗ پکار اٹھیں گے اور پکے مسلمان ہوکر داخل اسلام ہوجائینگے اور عیسٰے علیہ السلام عیسائیوں کی مقدس صلیب کو توڑ کر چکنا چور کردیں گے۔ رہی یہ بات کہ عیسٰے علیہ السلام اس کام کے لئے خود کیوں تشریف لائیں گے۔ سو یہ اس لئے ہے کہ جس شخص کے متعلق لوگوں میں اختلاف پڑجائے بہتر یہی ہے کہ وہ خود آکر اس اختلاف کو دور کرے اور آیندہ ہمیشہ کے لئے اختلاف مٹ جائے تاکہ پھر کسی کو غلط بیانی کی جرأت نہ ہو۔

عیسائیوں نے کفارہ کی بنیاد اسی صلیب کے واقعہ پر رکھی ہے کہ عیسٰے علیہ السلام صلیب پر چڑھ کر ہمارے لئے کفارہ ہوگئے اور اسی کفارہ کی وجہ سے وہ نماز اور دیگر احکام الٰہی چھوڑے بیٹھے ہیں۔ شائد کوئی ایک آدھ عیسائی ایسا ہوگا جو انجیل کے احکام کے مطابق نماز، روزہ وغیرہ بجالاتا ہو۔

حضرت عیسٰے علیہ السلام کا صلیب کو توڑنا اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے جو اس کی وجہ سے احکام الٰہی کو پس پشت ڈال رکھا ہے اس کے احکام کی پابندی پر زور دیا جائے اور اس عقیدہ باطل یعنی کفارہ کو باطل کردیا جائے۔ نہ بانس ہو نہ بانسری بجے۔

رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قیامت کے نزدیک یعنی آخر زمانے میں سوائے تھوڑے سے علاقے کے تمام دنیا پر عیسائیوں کی حکومت ہوگی۔ اس وقت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور عیسٰے علیہ السلام کا نزول ہوگا اور وہ دونوں حضرات تمام دنیا کو اسلام سے بھردیں گے۔ تمام دنیا ان کے عہد میں مسلمان ہوجائے گی۔

قرآن مجید کی آیت یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ[۳] وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ الآیۃ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے نزدیک عیسائی اقوام کی بادشاہت قریباً تمام دنیا پر چھائی ہوگی اور عیسٰے علیہ السلام کو جو اُن کے متبعین کے عروج کا وعدہ اور بشارت دی گئی ہے خود آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور جس ضلالت میں عیسائی پڑے ہوئے ہیں اس سے نکال کر انہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے۔

**اہلحدیث** آپ نے نزول مسیح اور کسر صلیب وغیرہ کے متعلق جتنی باتیں لکھی ہیں، سب کی سب مرزا صاحب قادیانی نے لکھی ہوئی ہیں۔ (ملاحظہ ہو کتاب چشمہ معرفت) پھر کس پلے احمدی کا سر پھرا ہوا ہے جو آپ کے خلاف بولے یا لکھے۔ لاریب فیہ۔

# مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا علاج صرف نماز ہے

برادران کرام! دنیا کے چپہ چپہ سے یہ صدا اٹھتی ہے کہ دن بدن مسلمانوں پر فلاکت و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ دنیا کے ہر ہر کونے سے یہی آواز گونجتی ہے کہ مسلمان مرے جارہے ہیں۔ کسی تونگر سے پوچھئے یہی جواب ملتا ہے کہ تجارت میں گھاٹا ہوگیا۔ کسی مزدور سے دریافت کیجئے یہی بول اٹھتا ہے کہ مزدوری ملنا دشوار ہے۔ بہرکیف ہر ایک کی زبان سے یہی چیخ نکلتی ہے۔ ؎

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

بزرگو۔ عزیزو! ہمارا یہ کہنا بیجا نہیں بلکہ بجا ہے۔ ہمارے ہی بے درد ہاتھوں نے ہمیں برباد کردیا ؎

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب بھی وہی رحمت خداوندی و برکت ایزدی ہمارے شامل حال ہے۔ بشرطیکہ ہم اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر قائم رہیں۔

سب سے پہلے ہم کو یہی تعلیم دی گئی تھی جس کو قرآن مجید اور فرقان حمید ساڑھے تیرہ سو برس سے آج تک علی الاعلان کہہ رہا ہے اور تاقیامت کہتا رہیگا۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا۔ اللّٰہ کی رسّی کو سب مل کر مضبوط پکڑے رہو۔ اس یگانگت کے شیرازہ کو منتشر نہ کرو۔ بھلا ہم ہی بتائیں کہ کیا ہم اس پر عمل کررہے ہیں۔ نہیں؟ بلکہ اس کے عوض ہم نفاق کا بیج بو رہے ہیں۔ نتیجہ بھی پیش نظر ہے۔ یہی نفاق ہے جو ہمیں ذلیل و رسوا کررہا ہے۔ اسی کے سبب ہم آج ہر ایک کی نظروں میں حقیر مانے جارہے ہیں۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے مشہور الہامات کی (۵۳۶) نزول ... ۔ مرض ۹ ۔ ... بحوالہ ...

۳ ومطہرک من الذین کفروا

ahmadimuslim.de

یہی وہ ذلت کا راستہ ہے جس نے ہم کو حاکم سے محکوم بنایا۔ یہی وہ لعنت کا طوق ہے جس نے ہم سے حکومت کو چھین کر غیروں کے کفش بردار کر دیا۔ یہی وہ رہبر ہلاکت ہے جس کے سبب آج ہم آپس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے دشمن ہیں۔ کیا اچھا ہوتا بقول علامہ اقبال ؂

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی قرآن بھی اللہ بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اب آیئے اور دیکھیں اس زریں حکم خداوندی پر بھی کہاں تک کاربند ہیں۔ جس کے اندر تمام چیزیں سمٹ کے سما گئیں۔ جس کے اندر تمام مصائب و ہلاکت کا راز مضمر ہے۔ افسوس ہے ہم نے اس زبردست حکم کی بھی پرواہ نہ کی بلکہ اس کے سمجھنے تک سے قاصر رہے۔ یہ وہ دوا ہے جس میں تمام امراض روحانی وجسمانی کی شفا ہے۔ یہی وہ نسخہ کیمیا ہے جس میں تمام مشکلات کا حل موجود ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس میں ترقی کا راز مضمر ہے۔ یہی وہ شے ہے جو ہم جیسے ناشکر انسانوں کو فرشتوں پر سابق کر دیتی ہے۔ یہی وہ ملکہ ہے جس سے تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ ڈھال ہے جو کل میدان حشر میں جبکہ ہر متنفس نفسی نفسی پکارتا ہوگا۔ بڑے بڑے حملات و مصائب میں کام دیگی۔ اس وقت پروردگار عالم اپنے جلال و جبروت کے ساتھ عرش معلےٰ پر جلوہ افروز ہوکر ہم گنہگاروں پر نظر جمائے ہوگا۔ اس وقت اسی کی برکت سے ہمیں اس عرش معلےٰ کے نیچے پناہ ملے گی۔ وہ دن وہ ہوگا کہ اس دن سوائے سایہ عرش الٰہی کے کوئی سایہ نہ ہوگا جیسا کہ فرمان والاشان حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ لاظل الاظلہ۔ یہی وہ زینہ ہے جو ہمیں ہمارے اس تنہائی کے گھر (قبر) میں جہاں ہمارے ساتھی مور و مار ہونگے۔ ہمارے سرہانے بیٹھ کر تسلی و تشفی سے سلاتا ہوگا۔ یہی وہ چراغ منور ہے جو ہمیں اس تاریک گھر (قبر) میں جہاں کیا سورج اور کیا چاند اپنی ادنےٰ سی کرن بھی پہنچا نہیں سکتے وہاں بدرِ منیر کی طرح چمکتے ہوگا۔ اسی کا نام نماز ہے

قرآن کریم ہمیں بار بار متنبہ کر رہا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ۔ اقیموا الصلوٰۃ۔ افسوس یہ آواز ہمیں سنائی ہی نہیں دیتی۔ کبھی ہم نے اس قرآن پاک کو چھو کر بھی نہیں دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ جب تک ہم اس مقدس کتاب کے عمل پیرو رہے۔ دنیا کی دولت ہمارے قدموں پر نثار ہوتی تھی۔ جنت کی بشارتیں بھی دنیا ہی میں ملیں۔ جب تک ہم نے اس کو اپنا راہبر بنائے رکھا تھا مشکل سے مشکل کام آسان ہو جاتے تھے۔ جب تک ہم اس مقدس کتاب کے معنی و مطلب پر غور کرتے رہے ہماری ترقی کا بازار گرم رہا۔ جب ہم نے ان ہر دو چیزوں نماز اور تلاوت قرآن کو چھوڑا اور اس کے سمجھنے سے منہ موڑا تو نتیجہ بھی یہی ہوا کہ ہم بجائے ترقی کے تنزل کی گھاٹ اتر رہے ہیں۔

برادران محترم! دنیا میں اگر ہمیں عزت کی زندگی بسر کرنی ہے۔ اور تقرب باری حاصل کرنا ہے۔ دنیا میں ہمیں اگر تمام اقوام پر فوقیت حاصل کرنے کا جذبہ ہے اور تجارتوں میں فائدہ حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ حتیٰ کہ دنیا کی ہر ایک شے پر قابو جمانا منظور ہے تو اٹھیں اور اس زریں فرمان خداوندی اور تاکیدی وصیت محمدی (نماز) پر قائم رہیں۔ اور پھر دیکھیں کہ وہی شان اسلام زمانہ سلف سے نمایاں تھی آج بھی ان مصائب کے گھرے بادلوں کو جو ہم پر گھرے ہوئے ہیں شق کرتی ہوئی چمکیگی۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

(سید عزیز اللہ از مدراس)

---

صلوٰۃ کریں۔ قیمت ۱۲ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

# خون کے آنسو

از قلم مولوی عبدالسبحان اعظمی عمری جامعہ دارالسلام عمر آباد (مدراس)

مسلمانان خستہ حال کا ماتم کریں کب تک
کہاں تک خون کے آنسو بہائیں دیدۂ تر سے

آج جہاں دیکھئے وعظ میں، لکچر میں، تقریر میں، تحریر میں مسلمانوں کی خستہ و زبوں حالی کا ماتم ہو رہا ہے۔ کہیں مسلم کانفرنس، کہیں مسلم لیگ، کہیں سرخپوش، کہیں نیلی پوش اور کہیں جمعیتہ الانصار کی تشکیل ہو رہی ہے۔ اور سب کا مقصد وحید یہی ہے کہ مسلمانوں کو تباہی کے کثیف دلدل سے نکال کر ترقی کے اعلےٰ منازل تک پہنچایا جائے اور اس کی قدیمی شوکت و حشمت کو پھر واپس کرایا جائے لیکن یہ سب بیکار اور بے سود ثابت ہو رہے ہیں اور اب تک کسی میں کامیابی نہ ہوئی اور نہ ہی مسلمانوں کی خستہ حالی کی صحیح معنوں میں تشخیص ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ جو شے ترقی کا اصل الاصول ہے وہ آج مسلمانوں میں بالکلیہ معدوم ہے۔ اسی لئے وہ روز بروز تنزل و تسفل میں مبتلا ہو رہے ہیں اس، اصل الاصول سے میری مراد باہمی اتفاق و اتحاد ہے۔ تمام اقوام عالم کا اس کلیہ پر اتفاق ہے کہ ترقی کا اصل الاصول محض اتفاق و اتحاد ہے تاریخ بھی اسی کا ثبوت دیتی ہے اور قرآن کریم نے بھی اسی کو ترقی کا سنگ اساسی قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت کریمہ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ میں زیادہ طول طویل مضمون لکھ کر اقوام عالم کے عروج و زوال کا فلسفہ بتانا نہیں چاہتا بلکہ اس مضمون سے میری غرض صرف یہ ہے کہ قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ کے مسلمان خصوصاً برادران اہل حدیث کو آپ لوگوں کے سامنے پیش کرکے ان کی خستہ حالی کا ماتم آپ سے بھی کراؤں۔

ناظرین! قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ ایک علمی قصبہ ہے اور یہاں کے مسلمانوں میں مذہبی جوش و خروش نسبتاً

خون کے آنسو۔ نماز علاج ہے مسلمانوں کے تنزل کا (۵۳۶)

اور جگہوں سے بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے بفضل خدا آج تک قصبہ ہذا رسوم و بدعات۔ قبر پرستی و پیر پرستی کی زد سے محفوظ ہے۔ آیندہ خدا حافظ ہے۔

سب سے نمایاں وصف باشندگان قصبہ ہذا کا باہمی اتفاق و اتحاد ہے اور اسلامی اصول کے مطابق مساوات کی زندگی بسر کرنا ان کا خاص شیوہ ہے۔ اسی لئے جب کبھی غیر اقوام نے ان کے خلاف ناجائز کاروائی کرنے کا قصد کیا ہے تو ان کا مقابلہ مسلمانوں کی طرف سے متحدہ قوت کے ساتھ ہوا ہے اور آخرکار ان کو فتح نصیب ہوئی ہے۔ لیکن افسوس اب اس کی پہلی حالت باقی نہ رہی۔ زمانہ نے پلٹا کھایا اور باشندگان منوہر اوبار و تنزل کی کالی گھٹا چھا گئی اور اتفاق و اتحاد کی بجائے بغض و عناد کا بازار گرم ہو گیا۔ اس تفریق و تشتت کی نوعیت اور اس کی ابتدائی تاریخ پر جتنے بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔ آہ! کس قدر مقام افسوس ہے کہ اس منحوس تفریق کی بنیاد مذہبی رنگ میں ڈالی گئی۔ یہ ہمارے نوجوان مولانا لوگوں کا فیض تھا کہ حنفیت اور وہابیت کی شق نکالی گئی اور باہمی اتفاق و اتحاد کو حرف غلط کی طرح دل سے مٹا دیا گیا۔ یہ اسکیم اس قدر مفید و کارآمد اور باعث ثواب سمجھی گئی کہ پوری قوت سے اس پر تعامل ہوا حتیٰ کہ شادی بیاہ اور روزہ نماز تک اس کا منحوس اثر پہنچ گیا۔ چنانچہ نسبتیں لگی ہوئی منقطع ہو گئیں۔ رمضان شریف کے مبارک ماہ میں عین نماز کی حالت میں حملہ ہوا اور پڑھنے والوں پر لاٹھیاں چلائی گئیں۔ الحفیظ الامان۔

اسلام جس کا اصل منشا انقلاب ذہنیت تھا آج خود اسی کے پیروؤں کی یہ پست ذہنی وجود میں آ رہی ہے، استغفر اللہ۔ صحابہ کرام کے زمانہ میں فرعی مسائل میں اختلاف تھا۔ لیکن آپس میں بغض و عناد تو کجا نہایت ہی خندہ پیشانی سے ملتے جلتے اور بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ غرض قصبہ ہذا کے مسلمانوں میں جب نفاق و عناد کے مہلک جراثیم اس قدر سرایت کر گئے کہ وہ اصول اسلام سے ہی ناواقف ہو گئے تو مخالفوں کو اچھا موقعہ ہاتھ آیا اور آج سے تقریباً سات سال پیشتر ایک بار پھر قسمت آزمائی کر کے مسلمانوں کے باہمی نفاق سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا اور ان کے تجارتی معاملات میں بے جا مداخلت کی۔ خدا کا فضل ہوا کہ مسلمانوں کو اپنی کرتوتوں کا احساس ہوا۔ بیدار ہوئے اور پھر متحدہ طاقت کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے ان کے دانت کھٹے کر دیئے اور مخالفین اپنی عیاری میں کامیاب ہونے کی بجائے خائب و خاسر رہے۔ خیر یہاں تک تو حنفیت اور وہابیت کی تفریق کے کرشمے اور جلوے تھے۔

آئیے میں آپ کو اس سے بھی زیادہ جگر سوز واقعات کو سناتا ہوں جن کا تعلق اہل حدیث حضرات سے ہے۔ آج تین سال کے عرصے سے خود اعیان اہل حدیث میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور ہمیں تو خوف ہے کہ کہیں صورت حال جنگ داحس اور غبرا بسوس کی صورت نہ اختیار کر لے اور معاملہ کہیں اوس و خزرج کا نہ ہو جائے۔ العیاذ باللہ۔ لیجئے میں اعیان اہل حدیث کے مابہ النزاع مسائل کو بھی پیش کئے دیتا ہوں تاکہ آپ بھی دیکھیں کہ قصبہ ہذا کے دور ماضی اور حاضر میں کس قدر بون بعید ہے۔ مسائل مختلف فیہا کوئی نئے مسئلے نہیں ہیں بلکہ پرانے ہی ہیں۔ مگر اتنے زمانہ کے بعد اس کی طرف رغبت دلانا البتہ ایک جدید فعل ہے۔ خیر ملاحظہ ہو۔

مسئلہ اولیٰ | عید کی نماز صحرا میں پڑھنی افضل ہے جو عیدگاہ صحرا میں تھی اس کے ارد گرد مکانات تعمیر ہو جانے کی وجہ سے اس کی صحرائیت باطل ہو گئی اور نماز اس میں جائز نہیں۔

مسئلہ ثانیہ | عورتوں کو عیدگاہ میں ضرور لے جانا چاہیئے

مسئلہ ثالثہ | جمعہ کی اذان ثالث بدعت ہے۔

مسئلہ رابعہ | نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے۔

ان مسائل اربعہ میں سب سے اہم مسئلہ اولیٰ ہے ذرا میں اس کی کچھ تشریح کئے دیتا ہوں تاکہ قارئین کرام اچھی طرح واقف ہو جائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ جس عیدگاہ کے متعلق اختلاف ہے وہ پہلے غیر آباد جگہ میں تھی یعنی اس کے ارد گرد پچاس ساٹھ قدم تک کوئی مکان نہ تھا لیکن چند دنوں سے اس کے متصل چند مکانات تعمیر ہو گئے۔ ایک دو سال تک تو بلا اختلاف اس میں نماز ادا ہوتی رہی۔ مگر پھر اس کے بعد سنت نبوی کا خیال آیا اور اہل حدیث جماعت دو حصوں میں منقسم ہو گئی جس کا نتیجہ بغض و عناد ہوا۔ ایک حیثیت سے ہم کو بہت خوشی ہے کہ مسلمانوں میں جوش ملی اور عمل بالسنت کا جذبہ کمال درجہ موجود ہے لیکن جب اس کے دوسرے پہلو پر نظر کرتے ہیں تو یہ احیائے سنت اپنے حقیقی معنی میں نہیں ہے بلکہ ذاتی بغض و عناد کو مذہبی غلاف میں لپیٹ کر پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ ؎

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد
جامۂ کعبہ را جل خر کرد

تو ہماری بلکہ ہر ایک سچے مسلمان کی آنکھ سے خون کے آنسو گرتے ہیں۔ میں یہاں اصل مسئلہ پر روشنی ڈال کر اپنی لیاقت و قابلیت دکھانا نہیں چاہتا ہوں بلکہ میرا مقصود اس سے صرف یہ ہے کہ اس کے اثرات اور نتائج پر غور کیجئے۔ دیکھئے کہیں خیر القرون کا مسئلہ بھی شارع علیہ السلام نے بتایا ہے۔ صحرا میں عید کی نماز بیشک سنت سے ثابت ہے لیکن حاشا و کلا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سنت نبوی کی آڑ لیکر امت مسلمہ کے شیرازہ کو منتشر و درہم برہم کر دیا جائے۔ حضور نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کرانا چاہا تھا مگر اس خیال سے باز آئے کہ مبادا نئے نئے مسلمانوں کے دل میں کچھ اور ہی خیال پیدا ہو اور ان کی جاہلیت پھر لوٹ آئے اور نفاق و عناد کا دور دورہ ہو۔ چنانچہ آپ حضرت عائشہ سے فرماتے ہیں۔

لولا قومك حديثو عهد

(باقی آیندہ)

ؔ امرتسر میں ایسا ہی ہوا ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# برہان التفاسیر

(۹)

وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ
النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْا
بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ
مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ۝ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ
رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ
وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ
ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا
تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

اور خاص کر اس کلام کو مانتے ہیں جو کچھ حضرت موسےٰ اور عیسےٰ کو خدا کے ہاں سے زندگی میں ملا تھا اور جو کچھ سب نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہم سب کو تسلیم کرتے ہیں اور بدل وجان قبول کرتے ہیں بڑی بات ہم میں یہ ہے کہ اللہ کے نبیوں میں تفریق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں اور بعض سے انکاری ہوں جیسے تم حضرت مسیح اور سید الانبیاء محمد (علیہم السلام) سے منکر ہو اور ہم میں بفضلہ تعالیٰ یہ عیب بھی نہیں کہ ہم تمہاری طرح مطلب کے وقت خدا کے حکموں پر غیروں کو ترجیح دیں بلکہ ہم تو صرف اسی کے تابعدار ہیں پس بعد اس اظہار صریح کے اگر وہ تمہاری مانی ہوئی کتاب یعنی قرآن مجید کو مان لیں تو جان لو کہ ہدایت پر آگئے اور اگر حسب دستور قدیم اعراض کریں تو معلوم کرو کہ محض سخت ضدی ہیں اگر وے تجھ سے (اے رسول) کچھ اذیت کا قصد کریں تو پس خدا تجھ کو ان کی شرارت سے بچائے گا اس لئے کہ وہ تیرے مخالفوں کی سرگوشیاں اور باہمی مشورے سنتا ہے اور ان کے دلی عناد کو بھی جانتا ہے ان کا یہ بھی ایک داؤ ہے کہ اپنے مذہب میں لاتے ہوئے رنگ کے چھینٹے ڈالتے ہیں اور اس کو اپنی رنگ سمجھتے ہیں اور عوام لوگوں کو اس دھوکے سے کہ آؤ اس سچے رنگ سے اپنے کو رنگو دام میں لاتے ہیں سو تم ان کے جواب میں کہدو کہ تمہارا رنگ تو پھیکا بلکہ مرے سے کچھ بھی نہیں اصل رنگ اللہ کا ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے۔ یعنی اس کے خاص بندے بن چکے ہیں۔ بھلا بتلاؤ تو اللہ سے کس کا رنگ اچھا ہے؟ تمہاری طرح ہم زبانی جمع خرچ نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم تو دل وجان سے اللہ کے حکموں کو مانتے ہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اب بھی اگر یہ اہل کتاب باز نہ آئیں اور اے رسول! تیری نبوت کو اس وجہ سے جھٹلادیں کہ تو بنی اسمٰعیل سے ہے اور ان کا خیال ہے کہ نبوت خاصہ بنی اسرائیل کا ہے۔ تو تو ان سے کہہ دے کیا تم ہم سے خدا کے فضل اور بخشش کے بارے میں جھگڑتے ہو۔ کیا نبوت کو اپنا ہی حق جانتے ہو اور ہم کو اس سے علیحدہ ہی رکھنا چاہتے ہو۔ بھلا تم میں کون سی ترجیح ہے حالانکہ بندگی میں ہم تم سب برابر ہیں۔ اور وہ ہمارا اور تمہارا سب کا مالک ہے اور اعمال میں بھی تم کو کسی قسم کی رعایت نہیں کہ اوروں کی کمائی تم کو مل جائے بلکہ ہمارے اعمال ہم کو اور تمہارے اعمال تم کو جو کرے وہ بھرے ہاں اگر غور کیا جائے تو قابل ترجیح بات ہم میں ہے کیونکہ ہم اس کے سب احکام کو مانتے ہیں۔ اور ہم دل سے اسی کے اخلاص مند ہیں نہ کہ تمہاری طرح مطلب کے یار۔ غرض ہو تو خدا کے بن گئے جب مطلب پورا ہوا تو پھر کون۔ یہ بھی قرآن سے پوچھو کیا تم بجائے چھوڑنے ان غلط خیالات کے یہ کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم اور اس کے دونوں بیٹے اسمٰعیل اور اسحاق اور پوتا یعقوب علیہم السلام اور اس کی سب اولاد ہی تمہاری طرح یہودی یا عیسائی تھے۔ تو اے رسول! ان سے کہدے بھلا کیونکر ہم تمہاری باتیں مانیں کہ وہ ایسے تھے حالانکہ ہم کو خدا نے پختہ طور سے بتلایا ہے کہ ان بندگوں کی یہ روش نہ تھی جو تم نے نکال رکھی ہے کیا تم خوب جانتے ہو یا اللہ خوب جانتا ہے۔ جی میں تو یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ حضرات ان جیسے نہ تھے مگر لوگوں کی شرم سے چھپاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ بھی ایک محکم کی شہادت ہے اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو اپنے پاس سے اللہ کی بتائی ہوئی اطلاع کو چھپائے جو اس کے پاس ہو یقین جانو کہ خدا تم کو اس کتمان پر مواخذہ کریگا۔ اس لئے کہ خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ اصل پوچھو تو تم یہود و نصاریٰ کو ان بزرگوں سے کیا مطلب ہے؟ یہ ایک جماعت پسندیدہ تھی جو اپنے اپنے وقت پر گذر گئی ان کی کمائی ان کو ہے اور تمہاری تم کو اور تم ان کے کئے سے نہ پوچھے جاؤ گے اور

× مثل کا لفظ بغرض تحسین کلام زائد آتا ہے۔ جیسے لیس کمثلہ شیٔ میں۔

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۲)

گذشتہ ہفتے مولوی نعیم الدین کی پیشکردہ حدیثیں درج کرکے ان کا جواب شروع ہوا تھا۔ آج اس سے آگے بڑھتے ہیں۔ (مدیر)

"یعنی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور آپ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی بعد اس کے منبر پر تشریف لائے پس فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور واللہ اس وقت اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور میں واللہ نہیں خوف رکھتا تم پر کہ میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے اور لیکن مجھے خوف ہے تم پر کہ تم رغبت کرو گے یعنی دنیا کی کشاکشی میں پڑ جاؤ گے"

چنانچہ اس حدیث کو امام بخاری مختلف ابواب میں پارہ کتاب الجنائز صفحہ ۶۹۳ اور پارہ ۱۶ صفحہ ۳۶ اور پارہ ۲۶ صفحہ ۹۶ میں روایت فرماتے ہیں۔ اولاً ان احادیث میں شہداء احد پر نماز جنازہ غائب پڑھنا ثابت ہے کیونکہ واقعہ احد کے آٹھ سال بعد کا یہ واقعہ ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۱۶ صفحہ ۳۶ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمان سنین۔

یعنی نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے!

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

ان ذالک کان بعد ثمان سنین وکانت احد فی شوال سنۃ ثلاث ومات صلی اللہ علیہ وسلم فی ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ۔

یعنی یہ واقعہ تھا بعد آٹھ سال کے (اس لئے کہ واقعہ احد شوال ۳ھ میں ہوا اور وفات نبی صلے اللہ علیہ وسلم ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی۔

پس اس واقعہ شہداء احد پر نماز جنازہ غائب پڑھنے کو مولوی نعیم الدین نے خیانتہً اس وجہ سے چھپایا کہ ان کے مسند اعلےٰ مولوی احمد رضا خان بریلوی الہادی الحاجب ص ۲۳ میں اپنے غیظ و غضب سے لکھ چکے ہیں کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں!

پس یہ ہے مولوی نعیم الدین کا اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلےٰ جان کر آپ کی حدیث کے ایک جز اول کو اخفا کرنا تف ایسی بدمذہبی اور بے ادبی پر۔ نعوذ باللہ من الرفض الخفی والجلی۔ کھل گیا تقیہ پر کھل گیا۔ حالانکہ الہادی الحاجب ص ۱۰ میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ تبییض الصحیفہ میں فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ مبارک پر چھ بار نماز ہوئی اور کثرت اژدہام خلائق سے عصر تک ان کے دفن پر قدرت نہ پائی۔

اور مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین مدارج النبوت ج ۲ ص ۴۵۲ میں فرماتے ہیں:۔

والآن در حرمین شریفین زادھما اللہ تعظیماً وتشریفاً متعارف است چوں خبرے رسد کہ فلاں مرد صالح در بلدے از بلاد اسلام فوت کردہ است شافعیہ نماز بروے مے کنند۔ وبعض حنفیہ نیز بایشاں شریک مے شوند[۴] و در گذاردن ایں نماز گفت دعا ئے است کہ مے کنند فلا باس بہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ در فتوح الغیب مے فرمایند کہ ہر روز بطریق ورد نماز جنازہ بر اموات آں روز بگذارد و ایشاں حنبلی اند و نزد امام احمد حنبل جائز است۔ ایضاً ص ۴۹۱ و نماز گذارد بر شہداء احد بعد از ہشت سال از شہادت ایشاں!

"یعنی اور اس وقت حرمین شریفین میں معمول ہے کہ جس وقت خبر پہنچتی ہے کہ فلاں مرد صالح نے کسی شہر اسلامی میں وفات پائی ہے شافعیہ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور بعض حنفیہ بھی ان کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ قاضی علی بن جار اللہ جو اس فقیر کے شیخ الحدیث تھے ان سے پوچھا گیا کہ حنفیہ جو اس نماز میں شریک ہوتے ہیں تو فرمایا کہ دعا ہے جو کرتے ہیں پس مضائقہ اس کا نہیں ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ ہر روز بطریق ورد کے نماز جنازہ اس روز کی اموات پر پڑھا کرو اور آپ حنبلی تھے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے! اور نماز پڑھی گئی شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے ان کی شہادت سے"!

اور فوائد الفواد ملفوظات شاہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمہ اللہ ص ۱۴۳ مطبوعہ کشوری میں مرقوم ہے:

"سخن در اں افتاد کہ بعضے بر جنازہ غائب نماز مے گذارند۔ چگونہ باشد خواجہ ذکر اللہ بالخیر فرمود کہ روا باشد و محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بر نجاشی ہمیں نماز کردہ است او در غیبت مردہ بود!"

یعنی گفتگو اس امر میں ہوئی کہ بعضے نماز جنازہ غائب پڑھتے ہیں یہ کیونکر ہے آپ نے ارشاد فرمایا روا ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھی تھی"!

علی ہذا ملا علی قاری مکی حنفی رحمہ اللہ کے جنازہ غائب پر نماز پڑھی گئی۔ چنانچہ "ترب الاماثل بتراجم الافاضل" ص ۲۵ میں مرقوم ہے:۔

"وکانت وفاتہ بمکۃ سنۃ ۱۰۱۴ھ ودفن بالمعلی ولما بلغ خبرہ علماء مصر صلوا علیہ بجامع الازھر صلوۃ الغیبۃ فی مجمع جمع اربعۃ الآف نسمۃ۔

یعنی ہوئی وفات انکی مکہ میں ۱۰۱۴ھ میں اور دفن کئے گئے معلےٰ میں اور جب خبر پہنچی علماء مصر کو تو ان پر جنازہ غائب کی نماز پڑھی گئی جامع ازہر میں چار ہزار مجمع کے

[۴] از قاضی علی بن جار اللہ کہ شیخ حدیث ایں فقیر بود پرسیدہ شد کہ حنفیہ چوں شریک مے شوند۔

ن ن ۔ م

# فتاویٰ

س ۱۳۱ } دخلی رہن رکھ کر فائدہ اٹھانا جائز ہے یا سود؟ (محمد اسحٰق اوجیانی)

ج ۱۳۱ } آج کل کے بعض علماء کے نزدیک اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ لحدیث الظہر یرکب بنفقتہ۔

س ۱۳۲ } زکوٰۃ کن کن لوگوں کو دینا جائز ہے اور کن کن کو نہیں۔ کیا زکوٰۃ دیتے وقت ظاہر کر دینا زکوٰۃ کیلئے ضروری ہے۔ فی شخص کو زکوٰۃ دینے کی کوئی حد مقرر ہے یا حسب ضرورت سائل کو دیا جاوے خواہ مسلمان ہو یا ہندو۔ کل مفصل حال زکوٰۃ کا تجویز ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۲ } زکوٰۃ کے مصارف خود قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ آہ (الآیۃ)۔ زکوٰۃ دینے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ سائل کو پہچان لے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس بات کی تصریح بھی کردے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ کتنا دے کتنا نہ دے اس کی کوئی قید نہیں۔ البتہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اتنا نہ دے کہ سائل پر زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ سائل مسلمان ہو یا غیر مسلم سب کو دینا جائز ہے۔

س ۱۳۳ } زید مبلغ بیس روپیہ عمر کو اس شرط پر دیتا ہے کہ کاتک میں وقت مقررہ پر گیہوں بیس سیر کے بھاؤ لوں گا حالانکہ اس وقت گیہوں کا بھاؤ پندرہ سیر کا ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۳ } جائز ہے۔ اس کا نام بیع سَلَم ہے۔ (۳ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۴ } اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۳۵ء کالم فتاویٰ کے سوال ۱۳۱ کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ چھوت چھات خلاف اخلاق ہے اس لئے اُس کو اٹھایا گیا ہے:

لہٰذا عرض ہے کہ چھوت چھات تو محض طعام الذین اوتو الکتاب حل لکم سے ہی اٹھ گئی وطعامکم حل لھم نازل ہونے سے کیا فائدہ ہے اسی وجہ سے میں نے پوری آیت کا یہ مطلب لکھا تھا کہ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے درانحالیکہ تمہارا کھانا اہل کتاب کو حلال ہو۔ یعنی جو اہل کتاب تمہارا حلال کھانا استعمال کر سکے اس کا حلال کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔ مگر چونکہ اہل ہنود بوجہ چھوت چھات کے تمہارا حلال کھانا بھی استعمال نہیں کرتے اس لئے تم بھی اہل ہنود کا کھانا اپنے لئے حلال مت سمجھو کیونکہ یہ بڑی بے غیرتی ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی اپنے فتاویٰ میں تحریر کیا ہے کہ ہاں اگر کوئی یوں سمجھے کہ اہل ہنود جو کہ اہل باطل ہیں۔ اہل اسلام سے جو کہ اہل حق ہیں ذلیل سمجھ کر پرہیز کرتے ہیں اس لئے ان سے پرہیز کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ پس عرض ہے کہ جواب مدلل دیجئے۔

(اللہ دیا ہیڈ ماسٹر۔ خریدار اہلحدیث)

ج ۱۳۴ } بعض دفعہ اختلافی امر کو جائز بتانے کے لئے غیر اختلافی سے ملا کر بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے ولا علیٰ انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اباءکم او بیوت امھاتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخواتکم او بیوت اعمامکم (الآیۃ سورہ نور)

اپنے بیوت سے کھانا کسی طرح محل نظر نہیں ہو سکتا۔ بغرض اظہار مساوات ان کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح آیت مرقومہ میں طعامکم حل لھم کو پہلے کے ساتھ مسلمانوں کی نظروں میں مساوی دکھانے کو یکساں دکھایا گیا۔ اللہ اعلم۔

رہا مولانا تھانوی کا خیال سو اس پر شرعی دلیل چاہئے جو میرے ناقص علم میں نہیں۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۵ } زید کی شادی ہو کر تقریباً ۸-۹ سال کا عرصہ گزرا۔ اس عرصہ میں زید اور ہندہ میں کئی دفعہ فسادات ہوتے رہے نوبت یہاں تک پہنچی کہ زید ہندہ کو طلاق دینے پر آمادہ ہو گیا اور لوگوں کے روبرو بارہا طلاق کے الفاظ نکالتا رہا اور اپنی ملکیت فروخت کر کے ہندہ کا مہر ادا کرنے کا مصمم ارادہ کرتے ہوئے جماعت کے چند معزز اصحاب کے روبرو یہ بات بھی کہہ چکا ہے کہ ماہوار میری آمدنی کی رقم اتنی ہے اس رقم سے ہندہ کا مہر ادا کر دیا جائے۔ اس درمیان میں ہندہ بیمار ہو گئی۔ پہلے ہی سے ہندہ بیمار تھی ان فسادات کے باعث اور بھی سخت بیمار ہو گئی اس بیماری کی حالت میں والدین ہندہ کو اپنے مکان لے کر چلے گئے چھ ماہ تک سخت بیمار رہ کر ہندہ اپنے والدین کے مکان میں انتقال کر گئی۔ اس بیماری کی حالت میں بھی زید کی طرف سے کوئی نفقہ ہندہ کو نہیں ملا اور نہ ہندہ کی کوئی اولاد ہے۔ اب ہندہ کے والدین زید سے مہر اور جہیز وغیرہ کے طلب گار ہیں۔ زید کہتا ہے شریعت کی رو سے ہندہ کی ملکیت کا نصف حصہ مجھ کو آتا ہے۔ ہندہ کے والدین کہتے ہیں نہیں اس معاملے میں تمہارا کوئی حق ثابت نہیں ہو سکتا پوری ملکیت کے حقدار ہم ہیں۔ کیا اس معاملہ میں زید بھی نصف حصہ کا حقدار ہو سکتا ہے؟

ج ۱۳۵ } منکوحہ زید بذریعہ طلاق زید سے اگر جدا نہیں ہوئی زید کا محض ارادہ ہی ارادہ طلاق رہا ہے تو زید کا دعوےٰ صحیح ہے۔ قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

## سائل جواب دے

ایک غیر معلوم مستفتی نے سوال کیا ہے کہ یہاں بمبئی میں امدنی کمیٹی ہے۔ سائل اس امدنی کی تشریح کرے اور اپنا نام لکھے۔

---

مستفتی صاحبان قواعد استفتا کی پابندی ضرور کریں۔ (مفتی)

فتاویٰ نذیریہ۔ مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین [illegible]

# متفرقات

**اہلحدیث کے بہی خواہ** اس کی ترقی و اشاعت کے لئے کماحقہ کوشش کرتے رہیں کیونکہ اس کام میں امداد کرنے سے ان کا دین و دنیا میں بھی فائدہ ہی فائدہ ہے۔

**۳۰ مئی تک** ان احباب کرام کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں موصول ہو جانی چاہئے جن کے نمبر خریداری اہلحدیث ۳ مئی میں درج کئے گئے ہیں۔ ورنہ ہر دو صورتوں کی عدم تعمیل کے باعث حسب دستور سابق اخبار کا وی پی بھیج دیا جائے گا۔

**مہلت یافتگان** کی قیمت ہی موصول ہونی چاہئے۔ ان کو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ نہ ہی مزید مہلت دی جائے گی۔

**دفع افتراء** مجھے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ میں نے علاقہ مدراس سے کینڈر پارا کے مقدمہ کے لئے از خود چندہ کر کے غبن کر لیا ہے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ یہ مجھ پر سراسر بہتان ہے۔ میں نے کسی جگہ سے چندہ وصول نہیں کیا۔ واللہ ما اقول شہید۔ راقم محمد ابو القاسم خالد بن محمد سعید صدیقی از بانت ضلع بالاسور۔ (مرد اہل غریب نشتم)

**دانت بغیر تکلیف نکالنے کے لئے** میرے پاس ایک عمل ہے جس سے بغیر تکلیف کے دانت نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک دوائی بھی ہے جسے دانت پر لگانے سے دانت باآسانی نکال لیا جاتا ہے۔ ضرورت مند مجھ سے خط و کتابت کریں۔ ڈاکٹر محمد اسحاق ہومیو۔ ایم۔ اے۔ قصبہ اوجہانی۔ ضلع بدایوں۔

**یاد رفتگان** (۱) میرے والد ماجد ۴-۵ روز معمولی بخار میں مبتلا رہ کر ۳۰ اپریل کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمارے سارے خاندان میں اس وقت بزرگ تھے۔ ان کی اس اچانک وفات سے ہم سب کو صدمہ عظیم ہوا ہے۔ (محمد ادریس خاں ودیارتھی از بدایوں)

(۲) مولوی کریم بخش صاحب والد ماجد مولوی محمد مصطفےٰ صاحب وکیل کھریانواں جو پکے موحد اور با اخلاق بزرگ تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون (محمد سلیمان از مدن پور گیا)

(۳) مولانا حافظ عبد اللہ غازی پوری کی ہمشیرہ جو بہت معمر تھیں ۸ اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ مرحومہ آخری وقت تک مذہبی ارکان و اعمال کی پابند رہیں اور متعدد حج بھی کر چکی تھیں۔

(حکیم محمد یوسف محلہ سید واڑہ غازی پور)

## مرزا نمبر شائع ہوگا

حسب اعلان سابقہ مرزا نمبر شائع کرنے کا ارادہ کر لیا گیا ہے جو ۲۴ مئی کو شائع کیا جائے گا۔ تمام حضرات کے لئے اشتہار دینے کا بہترین موقع ہے ... مئی تک اشتہارات مع اجرت دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ایجنٹ صاحبان تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

**اہلحدیث**:- جملہ مرحومین کی وفات کا ہمیں ... دلی صدمہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے متعلقین کو صبر عطا کرے۔ ناظرین کرام بھی ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرھم وارحمھم۔

**دعائے صحت** مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی سخت علیل ہیں۔ حالات تشویش انگیز ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(خاکسار حسین میاں از پھلواری)

(۲) میری نانی صاحبہ چند سال سے موتیا بند میں مبتلا ہیں ان کے لئے دعا صحت فرما دیں۔

(محمد داؤد از کیندرہ پارا)

(۳) میری اہلیہ بعارضہ فالج بائیں جانب عرصہ ایک سال سے صاحب فراش ہے۔ علاج معالجہ سے افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کرام میں سے اگر کسی کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ دیگر حضرات دعائے صحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

(حاجی اکرام احمد از نوابگنج ڈاک خانہ پریا نواں ضلع پرتاب گڑھ)

**اہلحدیث**۔ اللہم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک۔

**ضرورت ہے** مسجد اہل حدیث نیلگری علاقہ مدراس کے لئے ایک عالم باعمل کی جو وعظ و تذکیر درس تدریس دے سکتے ہوں ضرورت ہے۔ عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو سر دست دو سال کے لئے عارضی تقرر ہوگا۔ بعدہ صورت حالات بہتر ہونے پر مستقل کر دیا جائے گا۔ راقم مولوی ابو سعید عبد الرحمن فریہ کوٹی۔ ولنگٹن۔ نیلگری مدراس۔

**ضرورت معلمہ** لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک صالحہ تجربہ کار معلمہ کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک اردو، حساب، جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم دے سکے۔ درخواستیں مع نقول سارٹیفکیٹ پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث جامع مسجد اہل حدیث پتوکے۔ ضلع لاہور۔

**عزیز عطاء اللہ کی حالت** بہ نسبت سابقہ رو بصحت ہے۔ اثناء بخار میں درد نقرس کا حملہ ہوا جس میں اب بہت کمی ہے۔ امید ہے آئندہ ہفتہ ناظرین کو مکمل خوشخبری سنائیں گے۔ حال پرسان اور دعا گوؤں کو خدا جزاء خیر دے۔

**تلاش عزیز** مسمی عبد اللہ ولد مولوی محمد علی شیر فروش دار برٹن ضلع شیخوپورہ عمر تقریباً ۲۲ سال عرصہ دو سال سے عدم پتہ ہے۔ کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔ سکرٹری انجمن اہلحدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور۔

(۴) جناب کے حاجی عبد القادر صاحب سیلو شاہی (شمالی آرکاٹ) انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ و نیک سیرت، خوش خو تھے۔ خداوند تعالیٰ مرحوم کو

# ملکی مطلع

## اہالیٔ امرتسر کی تکلیف

### قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

انگریزی باجوں گراموفون کی کثرت نے عام اہل شہر کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ شوقین لوگ جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر رات کو دس گیارہ بجے گھروں میں آتے ہیں تو اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر گراموفون بجانا شروع کر دیتے ہیں جس سے تمام اہل محلہ کو بے آرامی ہوتی ہے۔ خاصکر مزدور پیشہ لوگ جنہوں نے صبح سویرے اٹھ کر کام پر جانا ہوتا ہے۔ باجوں کی آواز سے آرام کی نیند نہیں سو سکتے۔ جس سے بیچاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات پولیس کے اختیارات میں سے ہے کہ آبادی میں کوئی کام مخل آسائش ہو تو اس کو حکماً بند کر دے۔ اس لئے ہم جناب صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر کی خدمت میں اہل شہر کی یہ سخت تکلیف پیش کر کے درخواست کرتے ہیں کہ گراموفون بجانے والوں کو ہدایت کی جائے کہ امن و آسائش عوام الناس کے لحاظ سے رات کے وقت نچلی منزل میں بجایا کریں اوپر کی منزل میں نہ بجائیں۔ امید ہے صاحب موصوف پبلک کی اس واجبی تکلیف پر غور کر کے مشکور فرماویں گے۔

## تعصب کی حد ہوگئی

واقعہ حائلہ یعنی حملہ بر سلطان ابن سعود کی حقیقت خوب واضح ہوگئی۔ تمام دنیا کے بادشاہوں اور برگزیدہ لوگوں نے جلالۃ الملک اور ولی عہد سلامتی پر ان کو مبارکباد کے تار بھیجے۔ جب مذہبی صورت میں اعتراض ہوا کہ حرم شریف میں قتل و قتال ناجائز ہے پھر کیوں ایسا کیا گیا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ اگر مخالف حرم میں حملہ کرے تو اسی جگہ اس کا جواب دینا بھی جائز ہے۔ جب اُنکی طرف سے کوئی اعتراض باقی نہ رہا تو یاروں نے ایک اور طرح بات بنائی کہ

ہمیں حاجیوں نے بتایا ہے کہ جو یمنی مارے گئے انہوں نے حملہ نہ کیا تھا بلکہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھے تھے سعودی سپاہیوں نے ان کو روکا کہ بادشاہ سلامت آتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہاں بادشاہ غیر بادشاہ سب برابر ہیں۔ اس پر سپاہیوں نے ان کو قتل کر دیا۔

(الفقیہ اور منادی)

**اہلحدیث** اگر یہ حضرات اصول روائت کے پابند نہ ہوں تو انہیں اختیار ہے۔ مگر ہم تو اصول روائت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اصول روائت یہ ہے کہ راوی مجہول الاسم یا مجہول الوصف کی روائت معتبر نہیں ہوتی۔ اس قانون کے موافق معترضین کا فرض ہے کہ ان حاجیوں کے نام اور اوصاف بتائیں۔ اس کے بعد اتصال روائت پر بحث ہوگی۔ جب تک وہ اس فرض سے سبکدوش نہ ہوں ان کا حق نہیں کہ ان مجہول الاسم و نامعلوم الحال حاجیوں کی روائت سرکاری مصدقہ اعلان کے خلاف پیش کریں۔

آئیے ہم ایک حاجی صاحب کا بیان سناتے ہیں۔ مگر کسی مجہول الاسم یا نامعلوم الحال کا نہیں۔ بلکہ معلوم الاسم و معلوم الحال و معروف الاوصاف حاجی کا۔

امرتسر کے مشہور ڈاکٹر اشفاق محمد صاحب حنفی المذہب ہیں، شاہ ابو الخیر دہلوی مرحوم کے راسخ مرید ہیں۔ ایام حج میں پیر جماعت علی شاہ علیپوری کے معالج رہے ہیں۔ آپ ۲۰ مئی کو واپس آئے ہیں۔ ان سے ہم نے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اس واقعہ کو اسی طرح بیان کیا جس طرح حجاز کے سرکاری اعلان میں شائع ہوا ہے۔

**شکریہ** کیا اب بھی خواجہ حسن نظامی صاحب اس کے قبول میں پس و پیش کرینگے۔ (غالباً نہیں)

**سلور جوبلی** یہ ہفتہ ہندوستان میں بڑی شان و شوکت اور تفریحات کا گذرا ہے۔ ہر جگہ چہل پہل رہی۔ اگر کہیں جلسے ہو رہے تھے تو کہیں کھیلیں ہو رہی تھیں۔ مٹھائیاں بٹ رہی تھیں اور بچے کھیل رہے تھے۔ ہر کہ و مہ خوش خرم تھا۔ ہاں کسی کسی شخص کے منہ سے یہ بھی نکلتا تھا کہ شاہان اسلام کے زمانہ میں ایسے مواقع پر بڑی بڑی نوازشات ہوتی تھیں۔ جو زمانہ بدلنے کے ساتھ ہی بدل گئیں ؎

وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا

**ڈاکوں کی کثرت** ناظرین اخباروں میں پڑھتے ہونگے کہ روزانہ ڈاکوں کی خبریں آتی ہیں۔ ڈاکے بھی معمولی نہیں پڑتے بلکہ خوفناک طور پر یعنی ریوالوروں اور بندوقوں کے ساتھ مسلح ہو کر۔ یہ ترقی حکومت سے بھی مخفی نہیں۔ یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ حکومت ان کے انتظام سے بے خبر بھی نہ ہوگی۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ آج تک جو کچھ حکومت نے کیا یا کر رہی ہے۔ یعنی جو علاج ہو رہا ہے اس سے ہماری بیماری رفع نہ ہوگی۔ ہاں اسباب کی تلاش کر کے ان کو دفع کیا جائے تو مفید ہوگا۔ یعنی اس بات کی بے لاگ تحقیق کی جائے کہ ڈاکے کیوں ڈالے جاتے ہیں۔ اس کا جواب ایک اور صرف ایک ہی ہے کہ پیٹ خالی ہو رہے ہیں۔ تعلیم حاصل کر کے زندگی سے بیزار ہو رہے ہیں۔ بس پھر مرتا کیا نہیں کرتا۔ بہرحال ہماری تلاش میں ان ڈاکوں کا سبب پیٹ خالی ہونا ہے۔ جو دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ شہروں خصوصاً سرمایہ دار

مصدرحال۔ ہندوستان کے مطبوعات خواہ (۵۴۳) اطلاع حسن حال کی شہرت ان نظر بیدار رکھیں

ahmadimuslim.de

شہروں میں بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ خدا نہ کرے کہ لوگ حکومت کے انتظام سے نا امید ہو کر اپنے لئے کوئی اور سبیل تجویز کریں۔

---

# سرکاری اعلان

قانون محصول تمباکو فروشی پنجاب ۱۹۳۴ء اور اس کے ماتحت قواعد پنجاب میں ۱۹۔اپریل ۱۹۳۵ء سے نافذ کئے گئے ہیں۔ لہٰذا اب کسی شخص کا بنے ہوئے تمباکو کو بغرض فروخت رکھنا یا فروخت کرنا خلاف قانون ہوگا۔

سوائے اس صورت کے کہ تاجروں کے اس لائسنس جو ایک دوکاندار یا پھیری والے کے لئے ایک ہی قسم کا ہوگا کی شرائط اور قواعد کے مطابق ایسا کیا جائے۔ بنے ہوئے تمباکو سے ایسا تمباکو جو کسی شکل و صورت میں پینے یا کھانے یا کسی اور استعمال مثلاً نسوار لینے کے لئے مقصود ہو یا کسی ایسی تیار کردہ چیز یا تمباکو کی آمیزش سے مراد ہے جو متذکرہ بالا مقصد یا استعمال کے لئے ہو اور اس میں بیڑی سگرٹ یا سگار شامل ہیں۔ قانون یا قواعد مذکورہ کے احکام و شرائط اس شخص پر عائد نہیں ہوتے جو خود یا اپنے خاندان کے افراد یا مزارعان یا اجرت پر رکھے ہوئے مزدوروں کے ذریعہ تمباکو کی کاشت کرتا ہو۔ جہاں تک ایسے کاشت شدہ تمباکو کا تعلق ہے۔ لائسنس کے فارم تیار کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور وہ یکم جولائی ۳۵ء کو یا اس کے بعد دستیاب ہوسکیں گے۔ لہٰذا ۳۰ جون ۱۹۳۵ء سے پہلے کوئی شخص لائسنس نہ رکھنے کے متعلق قابل تعزیر نہیں ہوگا۔ متذکرہ بالا قواعد کی اہم شرائط واقفیت عامہ کے لئے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) لائسنس کی فیس ۲ روپیہ ہوگی اور جملہ لائسنسوں کی میعاد تاریخ اجراء سے ہر سال ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائیں گی۔

(۲) ہر ایک لائسنس کسی خاص شخص کے لئے جاری کیا جائے گا اور وہ قابل انتقال نہیں ہوگا اور وہ کسی شخص کو جو عمر میں اٹھارہ سال سے کم نہ ہو جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۳) بنے ہوئے تمباکو کو فروخت کرنے یا وغیرہ میں رکھنے کی اجازت صرف لائسنس میں تخصیص کردہ عمارت میں ہوگی۔ لیکن ایک پھیری والا اس ضلع کی حدود میں جس کے لئے اس نے لائسنس لیا ہو عام جگہ پر بنا ہوا تمباکو بیچ سکتا ہے۔

(۴) کوئی لائسنس دار کسی ایسے شخص کے پاس بنا ہوا تمباکو فروخت نہیں کریگا۔ جس کی بظاہر عمر ۱۶ سال سے کم ہو۔

(۵) ہر لائسنس دار کو لازم ہے کہ وہ لائسنس میں تخصیص کردہ عمارت کے بیرونی بڑے دروازہ پر ایک سائن بورڈ رکھے جس سے اردو یا انگریزی میں نمایاں حروف میں یہ ظاہر ہو کہ وہ بنے ہوئے تمباکو کا لائسنس یافتہ تاجر ہے۔ نیز اس سائن بورڈ پر اس کا نام اور اس کے لائسنس کا نمبر درج ہو۔

(۶) اول اور دوسرے درجہ کے جملہ افسران آبکاری کو کسی لائسنس دار کا لائسنس، حساب کتاب اور ذخیرہ دیکھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

لاہور۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء

(فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

**ایضاً** حکومت پنجاب اپنے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان شائع کر رہی ہے کہ پنجاب اشٹامپ (ترمیمی) ایکٹ یکم ۳۵ء جس کی رو سے ایسی غیر منقولہ جائداد کے متعلق جو صوبہ ہذا میں کسی میونسپلٹی رقبہ مشتہرہ یا چھاؤنی میں واقع ہو دستاویزات انتقال پر محصول اشٹامپ کی شرح موجودہ شرح سے نصف ہوگئی ہے ۶ مئی ۳۵ء سے نافذ کیا جائے گا اور تاریخ مذکور سے قانون انتقال جائداد چہارم ۱۸۸۲ء کی دفعات ۵۴، ۵۹، ۱۰۷ اور ۱۲۳ کی شرائط و احکام کا اطلاق پنجاب میں مندرجہ ذیل رقبہ جات پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۱) جملہ بلدیات۔ (۲) جملہ رقبہ جات مشتہرہ جن کے متعلق پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کی دفعہ ۲۴۱ کے ماتحت اعلان کیا گیا اور اشتہار دیا گیا ہو۔ لہٰذا یہ لازمی ہوگا کہ کسی ایسی غیر منقولہ جائداد کے متعلق جو پنجاب میں کسی میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کے اندر واقع ہو ہر فروخت اجارہ یا ہبہ ایک باضابطہ اشٹامپ شدہ اور رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ عمل میں آنا چاہئے۔

پنجاب میں کسی میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کے اندر واقع کسی جائداد غیر منقولہ کے متعلق زبانی معاہدے ۶ مئی ۳۵ء کو اور اس کے بعد اسی طرح کالعدم ہونگے جس طرح یہ چھاؤنیوں کی صورت میں زیر دفعہ ۲۸۷ کینٹونمنٹس ایکٹ ۱۹۲۴ء (ایکٹ دوم ۱۹۲۴ء) کالعدم ہوتے ہیں۔

لاہور ۲۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

## گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ

گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر کا داخلہ ۱۵۔ مئی ۱۹۳۵ء تک جاری رہے گا۔ انٹرنس پاس۔ اینگلو ورنیکلر۔ ورنیکلر مڈل پاس اور انڈسٹریل مڈل پاس۔ امیدواران کی ایک محدود تعداد لیجائیگی ہوسٹل موجود ہے اور خرچ خوراک واجبی ہے۔

پنجاب بھر میں چوب تراشی کی یہ واحد سرکاری درسگاہ ہے۔ جس میں اس فن کے متعلق مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس کے متعلق جدید ترین برقی قوت سے چلنے والی کلوں پر کام کرنا سکھایا جاتا ہے۔ قواعد اور فارم داخلہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر سے طلب کریں۔

لاہور۔ یکم مئی ۱۹۳۵ء

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

---

الجمال والکمال۔ سورہ یوسف کی عالمانہ تفسیر (۳۴۴ ص) از قاضی سلیمان پٹیالوی۔ قیمت ۱۲/ (مجلد)

ahmadimuslim.de

# مومیائی

۳۱/۱۵

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے ...... چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔

مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ ۔ آدھ پاؤ ۶؍ ۔ پاؤ بھر ۱۲؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ شہادات

**جناب ماسٹر عبدالرزاق خان صاحب ہریا**

"کچھ لوگوں کو میں نے مومیائی منگوا کر دی تھی۔ ان کو فائدہ ہے دو چھٹانک اور بھیجدیں" (۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء)

**جناب منشی عبدالحق صاحب سوداگر چرم اونسی بھنگواں۔** "ایک چھٹانک مومیائی مجھی احسن اختر ساکن رجودم نے آپ کے یہاں سے منگوا کر دی تھی جس کے استعمال سے از حد فائدہ ہوا۔ اس لئے گذارش ہے کہ واپسی ڈاک ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں۔"

(۲۰ فروری ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

**دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

---

# اطلاع

۴۴/۱

} ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض۔ بدہضمی۔ درد شکم اور نفخ ہو جانا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ۔ وبائی امراض۔ ہیضہ۔ اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ۔ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۔ محصول ۵؍

**اکسیر موتی دانت** } دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍ ۔ محصول ۵؍

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ چشتاں ۳۰/۹ امرتسر

---

# مسلم چاول ہاؤس

۵۲/۱۵

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ دو سالہ۔ ڈیرہ دون۔ ادھواڑ۔ منگرہ۔ تھوک و پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرما دیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ تکڑ منڈی نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام۔ امرتسر

---

# ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵۷ ۔

۴/۲۵

**آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے**

سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری دھند۔ ککرے۔ انکھ جینی۔ پرانی لالی۔ جالا پھلی۔ چیڑھ ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی، چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ارکے ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ ۸؍ ۔ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲؍ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

**منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)**

---

## تمام دنیا میں بے مثل

۲۹/۱۵

# سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بےنظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

**ان دو نو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے**

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر


ahmadmuslim.de

# کتب تفاسیر

از تصنیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** } عربی زبان میں۔ بڑی شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے کاغذ مصری رنگ بہت عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی۔ سائز ۱۸×۲۲/۴ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت صرف للعہ (چار روپے) ۴ تا بدید ہے۔

**تفسیر ثنائی** } اُردو زبان میں ہے۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے

جلد اول سورہ فاتحہ وبقرہ۔ قیمت عہ۔ جلد ثانی۔ سورہ آل عمران، نسا۔ قیمت عہ

جلد ثالث سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ عہ۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل عہ

جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ عہ۔ جلد ششم۔ از شعرا تا صفات۔ عہ۔

جلد ہفتم۔ از صفات تا سورہ نجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔ قیمت عہ

نوٹ:- ہر جلد کی قیمت علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ اگر اکٹھا خریدا جائے تو ۱۲ روپے میں روانہ کیا جاتا۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

**تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان** } حضرت مولانا صاحب ممدوح نے اس تفسیر کو عربی زبان میں تصنیف کیا ہے۔ شروع میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمبر دیدیئے گئے۔ تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ کتابت وطباعت بہت عمدہ۔ کاغذ سفید۔ سرورق رنگین۔ قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصول۔

**تبویب القرآن** } (مصنفہ مولانا وحیدالزمان صاحب حیدرآبادی۔ مع حواشی تفسیر وحیدی) اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن کی آیات ہیں، دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یک جا جمع کر دیا ہے۔ جس سے علماء، طلباء اور واعظین ومناظرین کو بے حد آسانی ہوگئی ہے۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر فصل میں کئی باب ہیں۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت للعہ

منگانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

## سرمہ نور العین ۱۸/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نورالعین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

---

**پلنگ کے پھول** ۲/۱۲ } یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸/

پتہ:- محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

---

**اکسیر عثمانی** ۲/۱۲ } آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ رو ہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

**اسلامی تصوف** } (اردو ترجمہ) مصنفہ علامہ ابن قیمؒ۔ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ قیمت عہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب شیخ عبدالحق صاحب سب جج بہادر درجہ دوئم لائل پور

نمبر مقدمہ ۱۲۳

فرم گوئندہ مل ٹکایا مل آڑھتی غلہ منڈی لائلپور بذریعہ رام پیارا مل ولد گوئندہ مل و گنیش داس ولد رام ٹکایا مل حصہ دار فرم مذکور۔

بنام احموں ولد کبدرا ذات کوبھار سکنہ چاہ پیپلی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

دعوےٰ ۶- ۱۲- ۲۸۲ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی احموں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم　　　　مہر عدالت

---

بعدالت جناب میاں محمد اسلم صاحب سینئر سب جج بہادر جھنگ

نمبر مقدمہ ۹۴

چودہری نانک چند ولد چودہری آسا نند قوم تبرہ سکنہ بستی نانک پورہ داخلی بھنگو تحصیل شور کوٹ وغیرہ قرضخواہان۔

بنام کرم سنگھ ولد جیوسام قوم چوگھہ سکنہ بدھ رجیانہ تحصیل شور کوٹ۔ مقروض

درخواست قرار دیئے جانے دیوالیہ

مقدمہ ہذا میں نانک چند وغیرہ قرضخواہان سائل نے درخواست زیر دفعہ ۹/۱۴ ایکٹ دیوالیہ برخلاف کرم سنگھ مقروض برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ گذرانی ہے اور اُس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۲۶ ۷/۳۵ مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو کچھ عذر رکھتے ہو تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر عدالت ہذا میں پیش کرو۔

آج بتاریخ ۱ ۵/۳۵ ہمارے دستخط و مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　　　مہر عدالت

---

# کتب تفاسیر

**تفسیر فاتحۃ الکتاب** } مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلیوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ اس کو علماء نے پسند فرمایا ہے قیمت ۴ر

**تفسیر سورہ یوسفؑ** } (نظم اُردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے۔ واقعی اس میں عجیب و غریب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں۔ اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

**تفسیر محمدی** } اس تفسیر میں لائق مصنف پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس سے نیچے فارسی میں بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں۔ قیمت جلد اول ۱۴ر۔ دوم ۱۲ر سوم ۱ر۔ چہارم ۱ر۔ پنجم ۱۴ر ششم ۱ر۔ ہفتم ۱۴ر

**تفسیر سورہ والتین** } از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ اس کی تعریف میں مولانا کا نام ہی کافی ہے۔ قیمت صرف ۸ر

**اکرام محمدی** } (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحےٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں۔ علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ و محققانہ قلم اٹھایا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ضخامت ۵۰۲ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

**تفسیر موضح القرآن** } مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ اُردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر تفسیر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ یہ تفسیر اتنی مستند ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

**تخریج ہدایہ عسقلانی** } فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علما اور طلبا کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

**مشکوٰۃ شریف (عربی)** } فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ مگر اب کی مرتبہ خاص اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

**جامع الترمذی** } (عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے۔ بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدید کیساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵ر

**منیجر اہلحدیث امرتسر**

ahmadmuslim.de

# کیا آپ کا کتب خانہ ان کتابوں سے خالی ہے؟

**تجرید البخاری** } علامہ زبیدی نے صحیح بخاری کی تمام مکررات احادیث کو حذف کرکے بقیہ تمام احادیث سہولت کے خیال سے یکجا جمع کی تھیں۔ مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی نے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اول ۸۰ صفحات کا مقدمہ ہے۔ جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور راویوں کی مختصر سوانحعمری و دیگر ضروری امور درج ہیں۔ ۲۸ صفحات کی فہرست مضامین ہے۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ نہایت مفید و بابرکت کتاب ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک اہل حدیث کے گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ قیمت صرف چھ روپے۔ (۶ـ؎)

**شان قرآن** } رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید وجدی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا سلیس اور عام فہم ہے کہ معمولی اردو خواں بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے۔ ۵ـ؎

**اسلامی پردہ** } اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لے گا اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لازمی چیز ہے۔ قیمت ۴ـ؎

**ترکان احرار** } مصنفہ مولوی عبدالمجید صاحب عتیقی۔ جس میں ترک قوم کے مجاہدانہ و غازیانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنے والا اس قوم کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا جو پانچ سو سال سے اسلام کی حمایت میں سرکف پھر رہی ہے۔ خصوصاً غازی کمال پاشا۔ انور پاشا کے علاوہ سترہ دیگر معزز ترک جرنیلوں اور نامور ترک خواتین کے سوانح حیات لکھے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد صرف ۱۲ـ؎

**جدید انگلش ٹیچر** } یعنی گھر بیٹھے انگریزی زبان سیکھئے۔ مصنفہ بابو صدیق الحسن خان شلوی۔ اس کے مطالعہ سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ جائیں گے۔ کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ انگریزی میں خط و کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائیں گے۔ قیمت صرف ۸ـ؎

**پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان** } اگر آپ فرانس اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں اور آپ کی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوا خود بنا کر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کرکے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو مندرجہ بالا کتاب کی ایک جلد آج ہی منگوا لیں۔ انگریزی ادویات کے علاوہ ہندوستان کی مقبول عام ادویہ مثلاً سدھا سندھو۔ سوزاک بندھو۔ آبحیات اور درجنوں دیسی دواؤں کے نسخے بھی بلا بخل درج ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۱ـ؎

**معیار حق** } مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قیمت دو روپے۔

**حیات طیبہ** } حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانحعمری اور آپ کی زندگی کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲ـ؎

## دفتر اہلحدیث امرتسر

## کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

### یکم مئی سے ۳۱ مئی تک

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ (تردید مشن ہائے عیسائی، چکڑالوی، آریہ، مرزائی، حنفی و تائید مذہب اہل حدیث و عام اسلامی سوائے تفاسیر عربی و اُردو) پر دو آنہ فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے۔ ناظرین اس رعایت سے فائدہ اٹھا دیں۔

المشتہر:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” لعہ
عام خریداران سے ” صہ
” ” ششماہی ۲؍ ۱۲؍
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۲۹

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

(۵۴۹)

امرتسر ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

6146 2

## فہرست مضامین

مذہب اہل حدیث - - - - صلہ
انتخاب الاخبار - - - - صلہ
دیدوں کی حقیقت کا اعتراف - - صلہ
سوال جواب متعلق فاتحہ خلف الامام - صلہ
قادیان سے کفر کا فتویٰ نکلا - - صلہ
میرزائیت - - - - - ”
اسلام اور صنف نازک صلہ۔ انعامی مضمون صلہ
حضرت علی کی اسداللہی - - - صلہ
برہان التفاسیر - - - - صلہ
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان صلہ
فتاوے صلہ۔ متفرقات - صلہ
علمی مطلع صلہ۔ اشتہارات - صلہ

# مذہب اہل حدیث

(بقلم عبدالرشید عارف وانمباڑی)

بدعتیوں کا بیخ کن ہے مذہب اہل حدیث
اس پہ ہر آن تیغ زن ہے مذہب اہل حدیث

بدعتی کو راہ حق پر ہر طرح لاتا ہے یہ
راست گو، باطل شکن ہے مذہب اہل حدیث

جز صحیح مسلم، بخاری (وغیرہ) کے نہیں رکھتا دلیل
بحث میں استاد فن ہے مذہب اہل حدیث

یہ نبی کے حکم سے باہر نہیں ہوتا کبھی
تابع شاہ زمن ہے مذہب اہل حدیث

گمرہوں کو من عرف کا تو سبق عارف پڑھا
رہبر راہ سنن ہے مذہب اہل حدیث

ahmadimuslim.de

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہو جاتی ہے اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

## انتخاب الاخبار

—— امرتسر ۱۱ مئی کو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے دسویں جماعت کا نتیجہ شائع کر دیا گیا ہے امسال اس جماعت میں بیس ہزار ۲۱۷ طلباء شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۴ ہزار ۷۰۰ کامیاب ہوئے۔ ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کا نتیجہ ۷۷ فیصدی رہا۔

—— امرتسر نتیجہ مذکورہ بالا برآمد ہونے پر کوچہ جٹاں دروازہ لاہوری کے ایک مسلمان طالبعلم (جو چوہدری علی احمد سب انسپکٹر پولیس کا لڑکا تھا) نے ناکام رہنے کے صدمہ سے پستول مار کر خودکشی کر لی۔ ایک اور نوجوان نے اسی وجہ سے افیون کھالی۔ مگر طبی امداد سے اس کی جان بچ گئی۔ دیگر کئی نوجوانوں کے نہر میں یا کنوئیں میں چھلانگ مار کر خودکشی کرنے کی افواہیں اڑی تھیں۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

—— حکومت ترکی نے مردم شماری کے متعلق جو آیندہ اکتوبر میں ہوگی۔ اعلان کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور کا خاص لحاظ رکھا جائے۔ (۱) مذہب۔ (۲) صنف (مذکر یا مونث) (۳) تعلیم (۴) صحت۔ (۵) پیشہ۔ (۵۵۰)

—— ترکی افواج کے مشہور سپہ سالار جنرل محمود افتخار مصر سے دہلی جا رہے تھے۔ راستہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

—— بغداد میں ریت کا ایک ہولناک طوفان آنے کی خبریں آئی ہیں۔ جس کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا طوفان کبھی رونما نہیں ہوا تھا۔ نقصانات کا اندازہ صحیح طور پر نہیں لگایا جا سکا۔

**تصحیح** } گذشتہ پرچہ میں ایف۔ اے ایف۔ اے کے نتیجہ ۱۳ و ۱۵ مئی نکلنے کی خبر شائع کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ درست نہیں تھی۔

—— امرتسر میں ہندو دھرم سبھا کے صدر مسٹر بھگشو اوٹاما آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آئے۔ (بدھ اور آریہ سے خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو)

—— حکومت ایران نے بیکاری کو دور کرنے کے لئے طہران میں صنعت و حرفت کا ایک مدرسہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو کو موسم گرما گذارنے کے لئے کسی مناسب مقام پر تبدیل کر دیا جائے گا۔

—— کاشغر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چینی ترکستان میں جو ہندوستانی تاجر مقیم تھے ان کو اس بنا پر جلاوطن کر دیا گیا ہے کہ انہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کی امداد کی تھی۔

### اگر آپ کی قیمت اخبار اس ماہ میں ختم ہے

تو ۳۰ مئی تک بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ مذکورہ بالا تاریخ تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۱ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

—— رنگون کی خبر ہے کہ ایک موضع میں ڈاکوؤں نے ایک مکان پر دھاوا کیا۔ مالک مکان نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا۔ ڈاکو مکان کو آگ لگا کر فرار ہو گئے۔ مالک مکان بمع بال بچوں کے جل کر راکھ ہو گیا۔

—— کلکتہ کی اطلاع ہے کہ کشور گنج ڈویژن میں ایک ساہوکار جس کی عمر ۷۰ سال تھی کے مکان پر بیس ڈاکوؤں نے جو تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے ڈاکہ ڈالا۔ ساہوکار کو قتل کر کے تین ہزار کا مال لے کر فرار ہو گئے۔

## تقریظات

(۱) **محمدیہ پاکٹ بک** (مجلد) مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ سائز ۲۶×۲۰/۱۶ ضخامت ۷۰۵ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت بہت اعلےٰ۔ قیمت ۴ عہ۔ ملنے کا پتہ۔ سیکرٹری انجمن اہلحدیث جامع مبارک شہر لاہور۔

مذکورہ بالا پاکٹ بک میں نہ صرف مرزائی مشن کی تردید کی گئی ہے بلکہ احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل و مفصل جواب ہے۔ مؤلف ممدوح کا نام محتاج تعارف نہیں ان کا نام ہی اس کتاب کی کافی شہرت ہے۔ موصوف نے تمام اعتراضات کا جواب معقول طور پر دیا ہے

(۲) **مغالطات مرزا و الہامی بوتل**۔ مؤلف مذکور کی دوسری تصنیف ہے جسمیں مرزا صاحب کے ان الہامات کی حقیقت ام فشرح کی گئی ہے جنکو وہ مختلف مواقع پر چھپا کر کے خلق خدا کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے رہے۔ اس رسالہ میں صرف پانچ الہاموں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مگر سب سے لطف وہ پہلا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں یاآدم اسکن و زوجک الجنۃ الخ ہے۔ قادیانی حضرات اگر تعصب سے خالی ہو کر بہ نیت اخلاص اس کا مطالعہ کریں تو راہ راست پر آنے کی کافی امید ہو سکتی ہے۔ قیمت صرف تین آنہ۔ ۳ؔ۔ ورنہ ایک تین پیسہ۔ پتہ ذیل سے طلب کریں۔ منشی محمد عبداللہ معمار کوچہ عثمان ڈار کٹرہ کرم سنگھ شہر امرتسر

(۳) **فاران** بجنور۔ مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور نے ایک ماہوار رسالہ موسومہ فاران اپریل ۱۹۳۵ء سے شائع کرنا شروع کیا ہے جو انگریزی مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوا کریگا۔ جس کے ایڈیٹر جناب سعید انصاری صاحب ہیں چنانچہ اس کا پہلا نمبر ہمیں موصول ہوا ہے جسمیں علمی، ادبی، معاشرتی، اور سیاسی مضامین کے علاوہ مذہبی مضامین بھی ہیں غرضیکہ اس میں ہر طرح کی دلچسپی کا سامان مہیا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپے۔ سائز ۳۰×۲۰/۸۔ ضخامت ۹۶ صفحات۔ پتہ۔ منیجر رسالہ فاران بجنور یو۔پی

فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت۔ قیمت ۲ر۔ رسالہ تقسیم میراث۔ قیمت ۲ر۔ ۔۔۔ منیجر اہلحدیث سے طلب کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۳ صفر ۱۳۵۴ھ

## ویدوں کی حقیقت کا اعتراف

(از قلم پنڈت آتما نند جی)

پچھلے سال جب میں نے مہاتما ہنسراج جی پردھان پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ و بلوچستان سے اپنے شکوک متعلقہ وید کا تشفی بخش جواب مانگا تو آپ نے مجھے آریہ سماجی پنڈتوں سے مل کر رفع شکوک کرانے کا مشورہ دیا۔ امسال مجھے پنجاب آنے کا موقعہ ملا۔ اور میں نے مہاتما جی کے مشورہ کے مطابق ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کے چیدہ چیدہ ودوانوں سے ملاقات کی۔ ایک نے کہا کہ ویدوں میں دشمنان ویدک دھرم نے ملاوٹ کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے بڑے مشہور آریہ سماجی پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی تھے جن کا نام سوکتوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور ایک تیسرے مشہور آریہ سماجی پنڈت نے (جو پہلے ڈی۔ اے۔ وی کالج کے پروفیسر رہ چکے ہیں اور سنسکرت اور ویدوں کے عالم مانے جاتے ہیں) کہا کہ ویدوں کے بعض مصنف (رشی) ہم اور آپ سے بھی کم علم تھے۔ غرضیکہ سب ودوانوں کا جن کو میں نے علماء وید خیال کر کے ملاقات کی۔ یہی خیال تھا کہ وید الہامی کتب نہیں ہیں بلکہ عام عقل والے رشیوں کی تصانیف ہیں۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور اور در حقیقت پنجاب بھر کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت شری پروفیسر راجارام صاحب شاستری کے (جو وید نرکت۔ اپنشدوں وغیرہ وغیرہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور گورنمنٹ ہند سے اپنی مذہبی تصانیف پر کئی بار گرانقدر انعام بھی حاصل کر چکے ہیں) خیالات جو آپ نے میرے سوالات کے جواب میں بیان فرمائے۔ ناظرین کرام کی واقفیت اور ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ باقی پنڈتوں نے کسی وجہ سے اپنے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔

**میں** ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی کبوتر بعض کے نیل کنٹھ۔ بعض کے سرما وغیرہ کتیا۔ بعض کے بیاس اور ستلج وغیرہ دریا۔ بعض کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں۔ بعض کے آگ۔ بعض کے پہاڑ، بعض کے جوئے کے پانسے، بعض کے بندر، بعض کے اربد اور ایراوت نامی سانپ وغیرہ ہیں۔ جن کا کلام بعض وید منتر ہیں۔ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ۔ دریاؤں اور پہاڑوں نے وید منتر بنائے۔ بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نرکت ۷-۲۶ میں بحوالہ رگوید ۸-۶۷-۵ لکھتے ہیں کہ "جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی وچن۔ کلام) بتلاتے ہیں"۔ اور دوسرے آریہ سماجی مترجم نرکت پنڈت چندرمنی جی بھی لکھتے ہیں کہ:-

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اکتی (کلام) ہے ایسا ہی ویدگیہ (علمائے وید) بتلاتے ہیں"

**پنڈت راجارام جی شاستری** نے جواب میں ایک شلوک کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ

کسی راہی کے سوال کے جواب میں برلب سڑک کھڑے سوکھے ہوئے درخت نے نہایت مایوسی کے ساتھ کہا کہ بعض درخت پھلدار ہیں جن کے نیچے مسافر آرام اور پھل پاتا ہے بعض پھولدار ہیں اور بعض سایہ دار ہیں جن کے نیچے دھوپ سے بیاکل مسافر آرام کرتا ہے۔ لیکن مجھ میں نہ پھل ہے نہ پھول اور نہ ہی پتے ہیں جن سے کسی کو آرام پہنچا سکوں۔ میں صرف راستہ بتانے کے لئے ایستادہ ہوں۔ جس طرح یہ شلوک کسی شاعر کا تخیل ہے صرف اس سے مایوسی کا اظہار ہی مقصود ہے بعینہ اسی طرح وید منتر بھی رشیوں اور شاعروں کے فرضی تخیلات ہیں اور صرف اپدیش (نصیحت) ہی مقصود ہے۔

(۵۵۱)

**میں** تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ وید شاعر رشیوں کا کلام اور تخیل ہے نہ کہ خدا کا کلام یا الہام؟

**پنڈت راجارام جی** ہاں۔ رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں۔

**میں** ویدوں میں راجا پریکشت ابن ویرا بھی منیو۔ بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو۔ ناؤ دیوالی اور واسے رشی سین اور پراشر منی اور اس کے والد وسشٹھ رشی وغیرہ راجاؤں اور رشیوں کا نام اور حال وید منتروں میں پایا جاتا ہے جو کہ زمانہ مہابھارت کے قریب گزرے ہیں۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ سب سے پرانا رگوید بھی زمانہ مہابھارت کے بعد کی تصنیف ہے۔

**پنڈت جی** میں تو ویدوں میں انسانی تواریخ کا قائل ہوں۔

**میں** تو پھر صاف ثابت ہے کہ وید آغاز کائنات میں نازل شدہ نہیں اور اس بارہ میں سوامی دیانند جی غلطی پر تھے۔

ahmadimuslim.de

**پنڈت جی** "بے شک"

**میں** ویدوں میں ناشائستہ اور نا مہذب اور مخرب الاخلاق تعلیم بھی کثرت سے پائی جاتی ہے آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

**پنڈت جی** ہاں ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وید اس ... کچی دھات کی طرح ہیں جس میں سونے کے ساتھ ساتھ کوڑا۔ کرکٹ۔ گند مند بھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے!

**میں** مجھے تو ویدوں کے سونے میں بھی پیتل ہی پیتل دکھلائی پڑتا ہے۔ لیکن اس سے تو آپ کو انکار نہیں کہ ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ کثرت گند مند اور مخرب الاخلاق تعلیم کی ہے۔

**پنڈت جی** میں پہلے کہہ ہی چکا ہوں کہ ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم بھی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ اچھی تعلیم بھی ہے"

**میں** پھر آپ ویدوں کو کیوں مانتے ہیں؟ (۵۵۲)

**پنڈت جی** صرف اس لئے کہ ایشور کے خالق ہونے کا اولین خیال ویدوں میں ہی پایا جاتا ہے دیگر کسی مقدس کتاب میں ایشور کو خالق نہیں کہا گیا"

**میں** مجھے تعجب ہے کہ آپ جیسے پرانے اور تجربہ کار مناظر کا خیال ایسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ بائیبل شریف اور قرآن پاک میں جا بجا خدا کو خالق لکھا ہے۔ مثلاً خلق کل شئ فقدرہٗ تقدیرا۔ یعنی ایشور نے سب اشیاء کو پیدا کر کے اُن کا اندازہ مقرر کر دیا۔ اس کے خلاف رگوید میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) کون صحیح طور پر جان اور کہہ سکتا ہے کہ ہم کہاں سے آگئے اور یہ گوناگوں کائنات کہاں سے پیدا ہو گئی؟

جو اِس (کائنات) کا منتظم پرے آسمان پر ہے وہ بھی جانتا ہو یا نہ بھی جانتا ہو کہ یہ کائنات پیدا بھی ہوئی ہوئی ہے یا غیر پیدا شدہ۔ یہ بھی کون کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ سب دیوتا بھی تو اس کے بننے کے بعد ہی پیدا ہوئے اس لئے اپنے سے قبل کی بات کو کون کہہ سکتا ہے؟"

اس لئے وید تو پیدائش کائنات کے متعلق خود شبہ میں ہیں اور ویدوں کو تو خدا کے خالق ہونے میں بھی اشتباہ ہے۔

**پنڈت جی** قرآن میں خدا کو عرش پر محدود اور مجسم مانا ہے"

**میں** یہ خیال بھی آپ کا غلط ہے کیونکہ قرآن شریف سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) جہاں تم تین ہو وہاں چوتھا اللہ ہے جہاں پانچ ہوں چھٹا اللہ ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ آدمیوں کا کوئی ایسا مشورہ ہوتا ہے جس میں وہ ان کے ساتھ جہاں کہیں وہ ہوں نہ ہو"

اس کے خلاف ویدوں میں جا بجا ایشور کو ساکار یعنی مجسم اور محدود لکھا ہے۔ اور چاروں ویدوں میں کسی منتر میں بھی پرمیشور کو غیر مجسم اور غیر محدود نہیں لکھا۔

**پنڈت جی** میں نے یہ آیت کبھی نہیں سنی (اور ہندی قرآن منگوا کر کہا کہ) لیجئے قرآن میں سے یہ آیات نکال کر دکھلا دیجئے۔ کہاں خدا کو حاضر و ناظر لکھا ہے؟ ویدوں کے متعلق میں تسلیم کرتا ہوں کہ پرمیشور کو ویدوں میں ساکار اور نرآکار (مجسم اور غیر مجسم) دونوں طرح کا لکھا ہے"

**میں** مجھے زبانی حوالہ یاد نہیں ہے کہ کس سورت کی کس آیت میں یہ مضمون درج ہے۔ واپس جا کر لکھ بھیجونگا۔ (چنانچہ ترجمہ آیات بمعہ حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔ آتمانند)۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ کے متعلق نرکت میں لکھا ہے۔

جس کا ترجمہ آپ یوں لکھتے ہیں۔

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے مشتمل (ہارے) ہوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں" (نرکت ۹-۸)

اس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے مصنف رشی شغل قمار بھی کیا کرتے تھے۔

**پنڈت جی** اس میں تو سندیہہ (شک) نہیں کہ یہ سوکت اور یہ وید منتر کسی جوا رئیے کا کلام ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ منتر بنانے کے وقت وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعد ازاں نیک بن گیا ہو"

**میں** یہ تو محض آپ کا خیال ہی ہے کہ پیچھے نیک بن گیا ہو یقیناً تو آپ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ رشی بعد ازاں نیک بن گیا تھا۔ لیکن اس کا تو اعتراف ہے کہ بوقت تصنیف وید منتر اس کا مصنف رشی جوا کھیلا کرتا تھا۔ اس کے مقابل قرآن شریف کی تعلیم پر غور فرماویں جس میں جوئے بازی کو سختی سے حرام قرار دیا گیا ہے"

غرضیکہ آریہ سماجی ہنڈیا کے چکھنے چاول میں نے ٹوٹلے سبھی کچے پائے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آریہ سماج کتنے گہرے پانی میں ہے۔

اگر مہاتما ہنسراج جی یا دیگر کسی آریہ سماجی کو اس بات چیت میں شک ہو تو پنڈت راجا رام صاحب شاستری سے تردید کروا کر دکھلائیں۔ ورنہ مان لیں کہ وید وہی ہیں جو کچھ پنڈت جی نے کہا ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ میری تازہ تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" کی خریداری فرما کر قرب و جوار کے آریہ سماجیوں میں اشاعت کریں۔ اور کفر اور شرک کو دور کرنے میں میری مدد فرماویں۔ (آتمانند)

---

**حق پرکاش**۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب۔ اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول جواب دیا ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ آریوں سے آجتک اس کا جواب الجواب نہیں ہوا۔ قیمت ۱۲ ؁ پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# سوال جواب متعلقہ فاتحہ خلف الامام

(از مولوی نور الٰہی صاحب نور گھر جاکھی خطیب جامعہ شیخوپورہ)

اخبار اہلحدیث ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱۳ پر کسی صاحب نے دریافت فرمایا ہے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام خصوصاً خلفاء الراشدین وائمہ اربعہ وشیخ عبد القادر جیلانی وامام غزالی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فاتحہ خلف الامام کے متعلق کیا مذہب تھا؟

**جواب ۱** قرآن مجید بتا رہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتا تھا

(۲) رسول خدا احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا۔ لا تقرؤا بشیٔ من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن۔ (ابوداؤد)

جب میں جہری نمازوں میں قرأت پکار کر پڑھوں تو تم اس وقت سوائے سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔

(۳) فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب

کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ باب القرءۃ فی الصلوٰۃ)

(۴) آثار صحابہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پیارے رسول کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

(۵) چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کے تحت میں فرماتے ہیں:۔

والعمل علی ھذا الحدیث فی القرءۃ خلف الامام عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یرون القراءۃ خلف الامام۔

اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا۔ اور امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

(ترمذی صفحہ ۴۲)

(۶) حارث اور یزید ابن شریک فرماتے ہیں۔

امرنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ان نقرء خلف الامام۔ کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے پڑھا کریں۔

(جزء القراءۃ للبیہقی صفحہ ۴۹ مستدرک حاکم صفحہ ۲۳۹ کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)

(۷) وعن علی انہ کان یامر ان یقرء خلف الامام

اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔ (جزء القرءۃ صفحہ ۳۲)

(۸) وعن الحسن انہ یقول اقرؤا خلف الامام فی کل صلوٰۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک

اور امام حسن فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القرءۃ للبیہقی)

(۹) امام غزالی بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی)

(۱۰) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سری نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے اور جہری نماز میں بھی اگر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں (عمدۃ الرعایہ صفحہ ۱۶۳)

(۱۱) ملا جیون حنفی مصنف نور الانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں۔

فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراھم یستحسنون قراءۃ الفاتحۃ للموتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ۔ صوفیہ کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرح فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے احتیاطاً جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

(۱۲) امام نووی فرماتے ہیں کہ

فاتحہ خلف الامام واجب ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا۔

(نووی شرح مسلم صفحہ ۱۷۰)

(۱۳) پیر عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے (غنیہ صفحہ ۸۰) اور اگر کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول جاوے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (لہذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہئے) (غنیۃ الطالبین صفحہ ۸۲)

(۱۴) عبد اللہ بن مبارک شاگرد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

انا اقرء خلف الامام والناس یقرؤن الا قوم من الکوفیین۔ کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور تمام لوگ پڑھتے ہیں مگر کوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی۔ (ترمذی)

(۱۵) خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ حکم سن کر تمام جاں نثار فاتحہ خلف الامام کے قائل وفاعل تھے خصوصاً حضرت عمر فاروق وعلی مرتضیٰ وغیرہ تو حکماً پڑھوایا کرتے تھے۔ اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور ائمہ کرام میں سے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام غزالی اور امام حسن اور دیگر ائمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ امید ہے کہ سائل صاحب کی اس سے تسلی ہو جائے

# قادیانی مشن

## قادیان سے کفر کا فتویٰ نکلا

اور

## ارکان انجمن احمدیہ لاہور پر لگا

ناظرین اس سرخی سے متعجب ہونگے کہ یہ کیسا فتویٰ ہے جو خاص احمدیہ لاہور پر لگا ہے۔ ہم اس حیرت میں مزید اضافہ کرتے ہیں کہ یہ فتوے آج کل کے خلیفہ قادیان کا نہیں بلکہ خود بانی فرقہ مجدد، مہدی و مسیح موعود وغیرہ وغیرہ کا ہے۔ اس لئے انجمن احمدیہ لاہور کو کسی طرح سرتابی کی گنجائش نہیں۔ اگر چون چرا کریں گے تو پھر یہ بتانا ان کا فرض ہوگا کہ قائل مرزا اور منکر مرزا میں کیا فرق ہے۔

**تمہید** ناظرین جانتے ہونگے کہ لاہوری احمدیہ جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بزرگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وغیرہ کی تصریحات اس مسئلے میں بکثرت ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ مولود نہ تھے بلکہ ان کا باپ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر وغیرہ میں یہ ذکر مفصل ملتا ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تو اس مضمون پر ایک رسالہ بھی شائع کیا ہے۔ غرض یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا خفا یا فریق ثانی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس تمہید کے بعد بڑے مرزا صاحب کا فتوے سنئے!

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ ہے ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ (مقولہ مرزا در اخبار الحکم قادیان ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

**لاہوری دوستو!** تمہارے حال پر ہمیں کیا ہر سننے والے کو رحم آتا ہے۔ ایسے ہی واقعات سے یہ مثل صادق آتی ہے ۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اب تم قادیان کے بہشتی مقبرے میں جاکر یہ شعر پڑھو ۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

---

# میرزائیت

(از قلم مولوی ابوسعید عبدالعزیز صاحب لدہانوی)

امابعد آج ہر ایک مذہب صداقت کا حامی ہے خاص کر مسلمان تو فرقہ بازی کو راہ نجات تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کا خاتمہ کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک طرف یہودی صداقت کے حامی تھے دوسری طرف نصاریٰ، تیسری طرف کفار مکہ۔ بہرحال ہر ایک اپنے مذہب کی صداقت پر ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ کو پیش کرتا تھا اور نسبت ابراہیمی کو بنظر فخر دیکھتا تھا۔ جب جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی مبعوث ہوئے تو باریتعالیٰ نے اس عقدہ کو حل فرمایا کہ ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین۔ ترجمہ۔ نہ ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے نہ نصاریٰ کیونکہ یہودیت و نصرانیت تو اس وقت سے شروع ہوئی جب تورات و انجیل نازل ہوئی اور ان کا نزول حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیچھے ہوا لیکن وہ ایک طرف تھا ا سب بتوں کے پوجاریوں سے خاص خدا کی پوجا کرنے والا نہ تھا وہ مشرکوں سے۔ معلوم ہوا کہ نہ یہودیوں کا قول درست نہ نصاریٰ کا کہنا صحیح نہ مشرکین مکہ کی نسبت درست بلکہ ابراہیمی تو ایک گروہ ہیں جس کی تشریح یہ آیت کرتی ہے۔

ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی والذین اٰمنوا معہ۔ ترجمہ۔ ابراہیم علیہ السلام کے قریب جو اس کے تابعدار اور یہ نبی صلعم اور اس کے تابعدار وغیرہ ہیں۔ تنبیہ۔ اس آیت میں جہاں فرقہ بازی کی تردید کی اور محمدی گروہ میں شمولیت کا حکم دیا ساتھ ساتھ نئی نبوتوں کا خاتمہ بھی کر دیا۔ اس کی تائید یہ آیت بھی ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ترجمہ۔ میں نے آج دین کو کامل کر دیا اور نبوت کو ختم کر دیا، اور اسلام کو پسند کیا مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعی نبوت پنجاب میں پیدا ہو کر یہ اعلان کرتا ہے

آنچہ داد ہر نبی را جام۔ داد آں جام را مرا بتمام۔

یعنی ہر نبی کو نبوت کی پیالی ملی ان تمام کو جمع کر کے یعنی بڑا جام مجھ کو دیا گیا۔ اور سنئے! ۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے (درثمین ص۱۰۰)

پھر جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کس قدر زبان درازی کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام ص۔ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجاویں تو میرا یہی مذہب ہے جسکو میں دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست و فہم آپ کے یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فہم و فراست کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت خود حضور نے اقرار کیا کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔ (نعوذ باللہ من ذالک) اس سے زیادہ زبان درازی کا ثبوت ملاحظہ ہو۔ کتاب مذکورہ ص۶۲۹۔ ایک بادشاہ کو چار سو نبیوں نے بموجب الہام فتح کی پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اس میدان میں مرگیا اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الہام دراصل شیطان کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہ تھا اور ان چار سو نبیوں نے دھوکہ کھا کر ربانی سمجھ لیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ یہ ہے آج کل نئے نبیوں کے خیالات

ahmadimuslim.de

کیا اب بھی مرزا قادیانی کا اعلان کرنے والو صداقت کا اعلان کروگے۔ اگر تم اب بھی نہ سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے۔ اور سنئے! معجزات کی نسبت کیا فرماتے ہیں مثلاً عیسےٰ علیہ السلام کے معجزہ کی نسبت ملاحظہ ہو کتاب مذکورہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹۔ مجھ کو الہام ہوا ھذا ھو الرب الذی لا یعلمون۔ ترجمہ عیسےٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ یہ جادوگری ہے لوگ بسبب جہالت کے معجزہ تصور کرتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل یعنی مردوں کو زندہ کرنا) ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اسکو مکروہ و قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا کے فضل و کرم سے ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ میں امت مرزائیہ سے ×

# اسلام اور صنف نازک (عورت)

معزز ناظرین! اس وقت دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں ان کے پیرو اپنے اپنے مذہب کے متعلق یہی دعوے کرتے نظر آتے ہیں کہ بس ہمارا ہی مذہب سچا مذہب ہے اور اسی پر عمل پیرا ہوکر انسان کو فلاح و بہبودی اور آخری نجات و رستگاری حاصل ہو سکتی ہے۔ باقی تمام ادیان و مذاہب باطل اور ناقابل عمل ہیں۔ لیکن قطع نظر دوسری خصوصیات کے اگر کوئی مذہب عالم انسانی کے دو بڑے اجزا یعنی مرد اور عورت میں سے ایک یعنی اول الذکر کو بوقت صدور احکام اور تقسیم حقوق مدنظر رکھتا ہے اور دوسرے یعنی موخر الذکر کو نظر انداز کر جاتا ہے تو وہ مذہب اس خصوص میں بھی کوتاہ اندیشی اور ناانصافی کے جرم کا مرتکب ہونے کے باعث عالمگیر اور سچا مذہب کہلانے کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں

اس معیار پر بھی صرف مذہب اسلام ہی پورا اترتا ہے۔ اور یہی ایسا مذہب ہے جس نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے حقوق کا بھی کما حقہ خیال رکھا ہے۔ اور عقل سلیم اور فطرت انسانی نے جہاں تک گنجائش بہم پہنچائی ہے اس کو مساویانہ درجہ عطا فرمایا ہے۔ نباہ نہ ہونے کی صورت میں یا کسی اور مجبوری کی حالت میں جہاں مرد کو طلاق کا حق دیا ہے عورت کو بھی خلع کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ متوفی والدین کے ترکہ کا وارث اگر مرد کو بنایا ہے تو عورت کو بھی محروم الارث نہیں رکھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا

(مردوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مرے ماں باپ اور ناتے والے اور عورتوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مرے ماں باپ اور ناتے والے اس تھوڑے میں سے اور بہت میں حصہ مقرر کیا ہوا)

اسی طرح اگر مرد کو علم کا نورانی لباس زیب تن کرنے کا حکم دیا ہے تو عورت کو بھی زیور علم سے آراستہ ہونے کی بیک وقت تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

غرضیکہ اسلام کی تعلیم مساوات کا ہی نتیجہ ہے کہ اگر ایک طرف نورجہاں اور ممتاز محل وغیرہ خواتین کو اسلامی تاریخ میں سیاسی راہ نمائی کا افتخار حاصل ہے تو دوسری طرف بکثرت صحابیات و امہات المومنین کا مذہبیات میں پورا پورا دخل ہے۔ اسلام میں مذہبی تعلیم کے دروازے جسطرح مردوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں بالکل مساویانہ طریق پر عورتوں کے لئے بھی وا ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جہاں کسی عورت کو محض اس لئے مذہبی تعلیم سے روکا گیا ہو کہ وہ عورت ہے۔

برخلاف اس کے دیگر مذاہب کو لیجئے تو وہاں اور ہی منظر نظر آئے گا۔ مثلاً ہندو دھرم میں عورتوں کی تعلیم کے جواز دکھانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ مگر آج تک کوئی ایسی مثال نہیں دکھا سکتے جس میں کوئی عورت ویدوں اور دیگر علوم کی جاننے والی عالمہ ہو۔

متوفی والدین کے ترکہ میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ اگر ایک شخص کی دس لڑکیاں ہوں اور ایک لڑکا ہو تو وہ تمام ترکہ کا مالک ہو جاتا ہے خواہ ان دس لڑکیوں کا کچھ ہی حشر کیوں نہ ہو۔ علاوہ ازیں شادی شدہ عورت پر خواہ کتنے ہی مظالم توڑے جائیں۔ گھر کی چار دیواری اس کو زنداں سے کم نہ ہو مظلومہ پر عافیت تنگ ہو گئی ہو مگر کیا مجال کہ وہ ان مصائب سے مذہبی طور پر چھٹکارا پا سکے۔ ماسوا اس کے کہ وہ خودکشی کے جرم کا ارتکاب کرکے یا تبدیلی مذہب سے گلو خلاصی کرلے۔ آریہ سماج بھی جو ہندوؤں میں اصلاح کا دم بھرتے ہیں جہاں اور بے شمار غلطیاں کی ہیں یہاں بھی ٹھوکر کھائی ہے اور اس کا کوئی علاج تجویز نہیں کیا۔ مزید برآں اگر خاوند مرجائے تو اس کی بیوہ کو عقد ثانی کی اجازت ہندو دھرم نہیں دیتا۔ اور یہ بھی اس کی عورت کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے کیونکہ مرد کو اس کا حق دیتا ہے۔

اور عورت پر ظلم بالائے ظلم یہ کہ اس کو ترکہ میں بھی حصہ نہیں دلاتا کہ ایام بیوگی میں کچھ دن اسی پر اپنا گذارہ کرے۔ بلکہ ہندو دھرم کے پُتر نام لیواؤں کے دور عروج میں تو اس غریب کے لئے وہ علاج تجویز کیا گیا تھا کہ جس کا جہالت و تاریکی بھی تمسخر اڑاتی ہوگی۔ یعنی "رسم ستی" جس میں متوفی خاوند کی جلتی ہوئی چتا میں صنف نازک کو زندہ جلنے پر مجبور کیا جاتا تھا اور عقل و انسانیت تہذیب و تمدن سر پیٹتے رہ جاتے ہونگے۔

انسان سوزی و ستمرانی کی یہ مثال دنیا کے پردہ پر کہیں نہیں ملے گی جو ہندو دھرم کے نام پر برادران ہنود نے ان پر روا رکھی ہوئی تھی۔ خدا کی رحمت جوش میں آئی تو اس نے مسلمانوں کو اس ملک پر مسلط کرکے اور اس کے بعد انگریزوں کو

مرزائیہ اپنے کارناموں کو پوشیدہ کرتی ہے۔ چند دن ہوئے جب کانفرنس کودھانہ میں منعقد ہوئی تو اسوقت سکرٹری جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان احمدیت کی ترقی اسلام ... میں مرزا صاحب کی تعریفیں ... کئے گئے۔ نامعلوم ان لوگوں کو موصوف کی تعلیم (۵۵ د) کا پتہ نہیں یا جان بوجھ کر اس کے قولوں پر پردہ پوشی کرنے کی عادت ہے۔ فقط

حاکم بنا کر اس قبیح رسم کی بیخکنی کی۔ چنانچہ اسلام نے ہندو مستورات پر بھی بے شمار احسانات کئے ہیں اور یہ اسی کی فیض رسانی کا نتیجہ ہے کہ اس قسم کی بدرسومات آج دنیا میں موجود نہیں نیز یہ کہ ہندو بیوگان کے عقد ثانی کا قانون۔ ہندو عورتوں کے حق وراثت کا قانون (جو ڈاکٹر دیش مکھ عنقریب پاس کروانے والے ہیں) ہندو قوم میں رائج کرائے جا رہے ہیں۔

عیسائی مذہب نے بھی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ وہ بھی عورتوں کو حق وراثت سے محروم رکھتا ہے۔ شوہر ظالم ہو، ناکارہ ہو، نااہل ہو، دائم المریض ہو، سزا یافتہ حبس دوام ہو غرضیکہ حسب الضرورت و مجبوری بیوی خاوند سے مذہباً علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عیسوی قوانین نے اس کی کوئی قرین عقل سبیل نہیں بتائی۔ بلکہ برعکس اس کے انجیل کا صاف حکم ہے کہ

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اسے طلاق نامہ لکھ دے۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔" (متی ۵: ۳۱-۳۲)

"اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔ اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔" (متی ۱۹: ۹-۱۰)

پس مندرجہ بالا احکام کی موجودگی میں ایک ستم رسیدہ اور مظلوم عورت اپنے خاوند سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی تا وقتیکہ مظلومہ ارتکاب زنا پر مجبور نہ ہو اور پھر اس فعل بد کو ثابت اور طشت از بام نہ کرے اور یہی سبب ہے کہ مغربی خواتین حد سے زائد آزادی حاصل کرنے پر مجبور ہوئیں تاکہ اس حبس دوام کے باوجود وہ اپنی زندگی کو آزادانہ و بیباکانہ طور سے گزار سکیں۔ لیکن جب یہ آزادی بھی ان کے لئے کافی علاج ثابت نہ ہوئی تو بالآخر اہل مغرب اسلام کی پیروی کرنے یعنی طلاق کے قانون بنانے اور اس کے لئے علیحدہ عدالتیں بنانے پر مجبور ہوئے۔

عورت کی عزت و احترام کے بارے میں بھی مسیحیت خاموش ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے مسیح (بقول انجیل) اپنی ماں تک کو "اے عورت" (یوحنا ۲: ۴) کہہ کر پائے استحقار سے ٹھکراتے ہیں اور کبھی موصوف نے از روئے انجیل اپنی والدہ کی بات تک نہیں پوچھی۔ اس کی بیوی تو تھی ہی نہیں ورنہ نہ معلوم اس غریب کے ساتھ کیا سلوک ہوتا۔ اور کن الفاظ میں مخاطب فرماتے۔ اسی تعلیم کا یہ نتیجہ ہے کہ مسیحی علماء و مشاہیر عورت کے بارے میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار فرماتے ہیں:۔

(۱) عورتیں پیدا ہی کیوں کی گئیں۔
(سینٹ اگسٹائن)

(۲) عورت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔
(سینٹ جیروم)

(۳) باب الشیطان۔ (ٹرٹولین)

(۴) اژدہا یا دیو خوفناک اور افعی مصری مکار ہیں مگر عورت دونوں کی خاصیتیں رکھتی ہے۔
(تعلیم چرچ)

(۵) عورت اور دوسرے پست لوگوں کو بائیبل پڑھنے کی ممانعت تھی۔

(۶) جرمنی کا مشہور مصلح مسیحیت بھی عورتوں کی تربیت کے خلاف تھا۔

(عبارات کنندہ زیر مجسمہ ہنری ہفتم)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ کیا ایسے مذاہب جو صنف نازک کے ساتھ اس قدر ناانصافی اور صنف کرخت کے ساتھ اتنی رعایت برتیں خدائی مذہب کہلانے کے مستحق ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ صاف ظاہر ہے کہ جس صنف سے رعایت برتی گئی ہے اسی کے علما یعنی پنڈت و پادری صاحبان ہی ان مذاہب کے مصنفین ہیں ورنہ خدا یا اس کا فرستادہ مذہب ناانصافی روا نہیں رکھ سکتا۔ پس جس مذہب نے دونوں صنفوں کو ایک نگاہ سے دیکھا ہو وہی خدائی مذہب ہو سکتا ہے۔ اور وہ صرف اسلام ہے۔ ؎

زباں پہ بارے خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

(احقر العباد کمال الدین قریشی بریلی چھاؤنی)

---

# انعامی مضمون

## اور

## اس کے لئے مبلغ دس روپیہ پیش کرنے کا وعدہ

موجودہ زمانہ میں مسلمان جس قدر اسلام سے دور ہو گئے ہیں اس کا کافی احساس مسلمانوں کو ہے لیکن آزادی مغربیت کا شوخ رنگ، رسومات و عادات خلاف شرع کا عام طور سے جاری ہو جانا، لیڈروں کی خودپسندی، علمائے کرام کی خاموشی و لاپرواہی نے مسلمانوں کو مدہوش کر دیا ہے۔

ایک مسئلہ داڑھی بڑھانا، مونچھوں کو پست کرانا یا داڑھی منڈانا کترانا۔ اس کے متعلق پیغمبر علیہ السلام کا حکم اور مشرکین کی مشابہت سے پرہیز صحیح احادیث رسول اللہ سے معلوم ہو رہا ہے جس کی تاویل معقولیت دلائل سے کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن خدا کی شان نظر آتی ہے کہ داڑھی منڈانے یا خلاف شرع کترانے کے موذی مرض میں عام ناواقف مسلمان تو درکنار بلکہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ پر نہایت شد و مد سے دعوے کرنے والے اپنے مقابلہ میں دیگر مذہب والوں پر ذرا ذرا سی بات پر لڑ بھڑ جانے والے حضرات بھی کثرت سے داڑھی منڈانے اور کترانے کے مرض میں گرفتار ہیں۔ خصوصاً ہمارے اہلحدیث بھائی اور ان کی انجمنیں، کانفرنسیں جو ذرا ذرا سی سنت جاری کرنے کے لئے تبلیغی اداروں میں

ahmadimuslim.de

ہزارہا روپیہ خرچ کرواتے ہیں۔ لیکن داڑھی منڈانے یا ایسی باریک کترانے میں جو کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہ ہو بخوشی اور نہایت دلیری سے شریک و عامل ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر ان سے دلیل پوچھی جاوے تو سوائے واہی تباہی باتوں کے ان کے پاس کوئی معقول دلیل و جواب نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ بعض افراد اہل حدیث میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ ذرا ذرا سے عمل سنت کے لئے دوسروں کو رد کتے ٹوکتے رہتے ہیں۔ لیکن داڑھی کے بارے میں ان کا یہ خیال ہے کہ لمبی داڑھی والے اکثر بے ایمان بد دیانت ہوتے ہیں (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم عطا فرماوے اور ان کو سنت فعل و حکم رسول کے خلاف بدگوئی کرنے سے محفوظ رکھے۔

میرے خیال میں ایسی سنت جس پر عمل کرنے والے کو مسلمان اپنی بدقسمتی و جہالت سے ایسا ذلیل سمجھ چکے ہوں اس کے لئے تبلیغ کرنا اور ایسی مردہ بلکہ بدنام سنت کو زندہ کرنا حقیقت میں اجر عظیم کا درجہ رکھتا ہے۔

لہذا میں ان علمائے کرام سے خصوصاً اور دیگر حضرات جو اس مسئلہ کی بابت کچھ مواد رکھتے ہوں ان سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ داڑھی رکھنے بڑھانے اور مونچھوں کو کٹوانے پست کرانے کے متعلق فضیلت و ثواب اور فوائد اور منڈانے یا کترانے کے متعلق سنت حکم رسول کے خلاف وعید بحوالہ احادیث و کتب قول و فعل رسول اللہ خلفاء راشدین، محدثین، سلف صالحین سے مدلل و مکمل مضمون اس عاجز کو بھیج[1] کر مشکور فرماویں۔ تاکہ برائے آگاہی عام مسلمانان چھپوا کر شائع کیا جاوے اور اس کا اجر و ثواب صاحب مضمون کو خدا کے ہاں سے ملے گا۔

دیگر اس مسئلہ میں جس قدر مضامین وصول ہونگے ان میں جو زیادہ معقول و مدلل و مکمل اور عوام الناس کے لئے مفید ثابت ہوگا اس صاحب کی خدمت میں مبلغ دس روپیہ بطور نذرانہ پیش کئے جاویں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے علماء کرام کو اس مسئلہ میں پوری تحقیق و توجہ کے ساتھ قلم اٹھانے کی توفیق عطا فرماوے۔ تاکہ خدا کے ہاں سے اجر و ثواب دارین پاویں۔

خاکسار عبدالوہاب تاجر عینک و چشمہ۔
نمبر ۱۱ بہو بازار اسٹریٹ کلکتہ

[1] اخبار اہلحدیث میں چھپ کر مفید عام ہوں اس کے بعد آپ یکجا کرکے رسالہ چھاپ دیں۔ (مدیر)

# حضرت علیؓ کی اسد اللہی

(از ملک عبدالغنی صاحب نوشہروی)

جن لوگوں کو فرقان حمید پر ایمان کی نعمت اور احادیث رسول پر ایقان کی برکت حاصل ہے۔ (اور الحمد للہ کہ راقم الحروف بھی اس دوگونہ خلعت مہدی و رحمت ایزدی سے مفتخر ہے) ان کو اس پر پورا یقین ہے کہ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" تھے۔ یعنی جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے تمام ہمراہی کفار پر ایک سرے سے بھاری ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کے لئے سراپا رحم۔ اس آیت کے مصداق حضرت عباس بن عبدالمطلب بھی ہیں حمزہ بھی، ابو عبیدہ جراح، و سعد بن عبادہ بھی، عمار یاسر و مقداد بھی۔ ابوبکر و عمر بھی، علی و عثمان اور سعید و سعد بن ابی وقاص) بھی (وھم جراً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیھم اجمعین) ولیکن جو بات قرآن کریم یا احادیث نبوی میں نہ ہو اس کو ماننا کسی صورت گوارا نہیں ہوسکتا۔ ازاں جملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی "اسد اللہی" ہے۔ جس کے لئے کوئی حدیث کتب معتبرہ میں نہیں پائی جاتی۔ اور ایسی حدیث کا پایا جانا ممکن بھی کیسے تھا۔ جبکہ ممدوح (علیؓ) میں اس قسم کی صفت تھی ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ جناب علی اول المومنین (مگر بحسب سن عمر نہ کہ فی الحقیقت) تھے اور یہ بھی پوشیدہ نہیں کہ رسالتمآب کی مکی زندگی از سرتا پا مغلوبانہ زندگی تھی۔ قریش (مکہ) نے آنحضرت کے لئے کونسی تکلیف اٹھا رکھی تھی تا آنکہ آپ کو اپنے مولد اور اپنے باپ جناب ابراہیم علیہ السلام کے ہجر یعنی اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ فیہ ایات بینات و مقام ابراہیمؑ کو راتوں رات چھوڑنا پڑا۔ اگر حضرت علی ان بیان کردہ اوصاف کے مطابق "اسد اللہ" تھے۔ تو شیروں کی حمیت کب گوارا کرتی ہے کہ ان کا مقتدا جس کا مرتبہ شیر سے بھی بزرگ ہو یوں راتوں کو جان بچا کر نکلنے پر مجبور ہو۔ رسالتمآب کی مکی زندگی کا وہ واقعہ بھی یاد کر لیجیئے گا کہ بیت اللہ میں ادائے نماز کی حالت میں جب ایک شقی نے آنحضرت کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھ (پنجابی اوجھری) رکھ دی۔ جس کے ہٹانے کو فاطمہ رضی اللہ عنہا تو حاضر ہوئیں۔ مگر "اسد اللہ" گھر سے نہ نکلے۔ یہ کام بہادر مرد کا بلکہ اسد اللہ کا تھا۔ حضرت رسالتمآب روحی فداہ طائف تشریف لے گئے۔ جہاں سے خون میں شرابور ہو کر لوٹے۔ اسد اللہ الغالب کو بھی معلوم تو ہوا ہی ہوگا۔ پھر آپ کی اسد اللہی کس مصلحت کی نذر ہوگئی۔ جو طائف والوں کی بستی کو تہ و بالا نہ کر دیا۔ یہاں خیبر کا لطیفہ قابل ذکر ہے کہ حدیث میں صرف لفظ "فتح بیدہ الفتح" ہے مگر یار لوگوں نے اس پہ وہ وہ حاشیے چڑھائے کہ طلسم ہوش ربا اور داستان امیر حمزہ" کی خیالی کہانیاں بھی اُس کے سامنے گرد ہیں۔ یعنی ؎

تو ہی بتلا کہ اکھاڑا در خیبر کس نے

ahmadimuslim.de

بھلا جب والی خیبر (مرحب یہودی) بھی مارا گیا تو پھر قلعہ خیبر کا صدر دروازہ اکھاڑنے کی ضرورت کیا رہ گئی۔

اسی طرح مقام خیبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یحبه الله ورسوله و یحب الله ورسوله فرمایا۔ تو اس کے مطابق کامل الایمان بلکہ "صاحب الایمان" بھی جناب علی ہی کو بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے بغیر موقعہ پر رسول کریم نے اکثروں کے لئے یہ لفظ فرمائے۔ اُن میں سے ایک حضرت عبد اللہ الحمار رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جن کو اپنے دور جاہلیت کی عادت مے نوشی اسلام لانے کے بعد بھی نہ چھٹ سکی۔ بالآخر جب تیسری مرتبہ انہیں اسی حالت میں دربار رسالت میں لایا گیا تو ایک دل جلے مسلمان نے آپ کو ملعون کہہ دیا۔ رسالت مآب اس پر خفا ہوگئے اور فرمایا کہ

"ایسا نہ کہو یہ تو (عبد اللہ الحمار) اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے"!

(بخاری بحوالہ جمع الفوائد جلد ۱ صفحہ ۲۹۲) (554)

مدینہ کے واقعات ہیں۔ یہود مدینہ نے رسالتمآب سے کونسی بات اٹھا رکھی۔ مگر حضرت اسد اللہ کب تیغ بکف ہو کر نصرۃ النبی کے لئے نکلے۔ یہ واقعہ قرطاس ہے۔ جس پر شیعی "اعتبارات" کے مطابق حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) مکروہ لفظ برملا استعمال کیا۔ مگر یہاں بھی آپ کی اسد اللہی بے نقاب نہ ہوئی۔ رسالت کی میانت سے بڑھ کر اور کونسے مواقع تھے۔ جہاں اس شجاعت کا اظہار ہونا تھا۔ بلکہ اس موقع پر تو حضرت علی نے بجائے بسالت کے نمایاں کمزوری کا ثبوت دیا کہ بقولہم:

"یہ غوغا جو قرطاس پر ہوا۔ رفع ہونے کے بعد جب رسول اللہ نے لوگوں کو رخصت کر دیا تو اس کے بعد عباس فضل بن عباس علی ابن ابی طالب اور اہل بیت خاص حضرت رسول کے پاس رہ گئے۔ اس وقت عباس نے کہا۔ یارسول اگر خلافت کا امر بنی ہاشم میں آنا ضروری ہے تو ہمیں بشارت دی جائے تاکہ ہم خوشی کریں اور اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگ ہم پر ستم کریں گے اور خلافت کو ہم سے چھین لیں گے تو پھر آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے۔ حضرت (رسول اللہ) نے اس پر فرمایا کہ "نہیں وہ تم کو میرے بعد کمزور کر دیں گے اور تم پر غالب آجائیں گے"! اس پر تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے"

(حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۸۹۴)

آہ! ؎ کیا لیا عرض مدعا کر کے
بات بھی کھوئی التجا کر کے

اس اسد اللہی کو دیکھئے۔ اور اس الحاح کو ملاحظہ فرمایئے کہ "آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے"۔ "اور اس پر تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے" ان رونے والوں میں شیر خدا بھی ہیں۔ یا للعجب! رسول اللہ کی رحلت کے بعد واقعہ فدک درپیش آیا۔ جس کے لئے حضرت علی نے جناب فاطمہ کو آگے کیا۔ مگر خود نہ بڑھے۔ بجز ایک گواہ کی صورت میں جگر گوشہ رسول کا حق ارث غصب ہو رہا ہے۔ مگر اسد اللہی محو خواب ہے۔ "اصلاح کھجوہ" (جو شیعوں کا رسالہ ہے) میں ایک صاحب نے رسالہ فدک لکھا تھا۔ جس پر جناب فاطمہ کے شعر

صبت علی مصائب لو انها
صبت علی الایام صرن لیالیا

کو غصب فدک کا مرثیہ قرار دیا حالانکہ قرینہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس میں اپنے شوہر کی اُن پسپائیوں پر یہ شعر کہا ہو جو ایسے نازک مواقع پر ہمیشہ نمایاں ہوتی رہیں۔ اذاں جملہ حضرت عمر کا جناب فاطمہ کے گھر کو آگ لگا دینا ہے (بقولہم) اس پر بھی اسد اللہ الغالب کو طیش نہ آیا۔ حتیٰ کہ فاروق کا بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم (ایضاً بقول شیعی) کو زدوکوب کرنا اور اس حد تک کہ خاکم بدہن سیدہ کا حمل بصورت محسن ساقط ہو جانا وغیرہ۔ جب اس دردناک حالت میں بھی جناب اسد اللہ الغالب کے بازوئے خیبر شکن میں حرکت نہیں آتی تو سیدہ خاتون اپنے شوہر تک کو اپنا ہمدرد نہ پا کر یہ شعر پڑھتی ہیں کہ:-

آج مجھ پر جو مصیبتیں وارد ہوئیں۔ وہ اگر دنوں پر پڑتیں تو غم کے مارے دن بھی سیاہ راتوں سے بدل جاتے۔

الغرض حضرت علی ابن ابی طالب حیدر کرار غیر فرار اسد اللہ الغالب (بلکہ) غالب علی کل غالب۔ مشکل کشا، صاحب ذوالفقار (وغیرہ وغیرہ لا یحصیٰ ثناءک الا کما اثنت شیعتک التی خذلتک کما قلت) نے ان متذکرۃ الصدر واقعات کے وقوع پر کبھی اپنی اسد اللہی کا مظاہرہ نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب اُن کے لئے اتنا ہی نہ تھا اگرچہ وہ بہادر ضرور تھے۔ غیور اعلیٰ درجہ کے تھے کہ واقعی اگر ان کے سامنے بنت رسول کا گھر جو ان کا مسکن بھی تھا جلایا جاتا تو وہ طیش میں آکر حضرت عمر سے الجھ پڑتے۔ اگر فاروق اعظم سیدہ خاتون کی طرف ذرا میلی نظر سے دیکھتے تو ضرور وہ اُن سے انتقام لیتے۔ ولیکن یہ کچھ نہ تھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر و عمر سب سے محبت تھی اور اتنی کہ امیر المومنین نے اپنی لخت جگر جناب ام کلثوم کا نکاح فاروق اعظم سے کر دیا اور ہمارے اس دعوے کی تائید علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے اس طرح فرماتے ہیں:- (باقی آئندہ)

---

ملہ اسی لئے تو بیوی نے خاوند (اسد اللہ) کو بقول شیعہ بطور طعنہ کے کہا تو جنین کی طرح رحم مادر میں اور عورتوں کی طرح حجرے میں چھپ رہا ہے۔ (احتجاج صفحہ ۵۹) اہلحدیث

---

رسالہ مجددیہ۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی نے فارسی زبان میں فرقہ شیعہ کی تردید میں تصنیف کیا تھا۔ اب اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# برہان التفاسیر

(۵۰)

گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں رکوع نمبر ۱۶ کی عبارت مع ترجمہ ختم ہو گئی ہے۔

اس رکوع میں پادری صاحب نے ایک چبھتا ہوا اعتراض کیا ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (بصیغہ امر اسلم) اسلام لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ حکم اس وقت ہونا چاہئے جس وقت ابراہیم مسلمان نہ ہوں کیا ایسا وقت بھی ہے جس میں وہ مسلمان نہ ہوں (صفحہ ۵۱۸۔ سلطان التفاسیر)

جواب یہ ہے کہ صیغہ امر دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ (۱) انشاء فعل کے لئے۔ (۲) استمرار کے لئے۔ مثلاً کسی بیٹھے کو کہا جائے کھڑا ہو جا۔ یہ حکم انشاء فعل کے لئے ہے۔ (۲) کسی کھڑے کو کہا جائے کھڑا رہ یہ حکم استمرار کے لئے ہے۔

اردو اور فارسی میں ان دونوں موقعوں کے لئے الگ الگ صیغے ہیں۔ اردو کی مثال تو ابھی گذری ہے۔ فارسی میں صیغہ امر پر لفظ (مے یا بے) بڑھا دیا جاتا ہے۔ قائم باش۔ قائم مے باش۔ مگر عربی زبان میں صیغہ امر دونوں موقعوں کے لئے ایک ہی آتا ہے۔ جو قرینہ سے اپنے معنے بتا دیتا ہے۔ قرآن مجید سے شہادت لینا چاہو تو سنو!

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ ۵۔ ع ۱۱)

(اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو ایمان پر پختہ رہو)۔ اس تشریح کے بعد ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو جس وقت یہ حکم اَسْلِمْ ہوا تھا یقیناً آپ مسلم تھے۔ چنانچہ ان کا جواب بصیغہ ماضی اَسْلَمْتُ ہی بتا رہا ہے۔ پس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے ابراہیم فرمانبرداری پر پختہ رہنا۔

حضرت ممدوح جواب میں عرض کرتے ہیں۔

حضور بندۂ پروردہ درگاہ تو عرصہ سے فرمان بردار ہو چکا ہے آیندہ بھی ایسا ہی رہے گا۔

اس تشریح کے ساتھ پادری صاحب کا اعتراض یا سوال ھباءً منثوراً ہو گیا۔

دوسری بات آپ نے یہ کہی ہے کہ

حنیف درحقیقت مسیحیوں کا ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کا اطلاق وہ راہبوں، زاہدوں اور پادریوں پر کرتے تھے۔ چنانچہ ہذیل (شاعر) کہتا ہے ؎

نصاریٰ یساقون لاقوا حنیفا

یعنی جس طرح عیسائی راہب کی ملاقات کے لئے جاتے (صفحہ ۵۱۹)

پادری صاحب نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ کوئی لفظ اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہو کر کسی خاص اصطلاح میں استعمال ہونے سے اسی سے مخصوص نہیں ہو جاتا۔ اس کے متعلق کم سے کم کافیہ کی عبارت

فلا تضره الغلبة

کی شرح میں شارح کا کلام تو آپ کو یاد ہوگا کہ اسود اور ارقم جن معنے عام کے لئے موضوع ہیں مروجہ معنے ان سے خاص ہیں بعینہ وہی نہیں۔ ٹھیک اسی طرح حنیف کے معنے ہیں مائل الی اللہ یہ معنے اس کے نصاریٰ کی ابتداء سے پہلے کے ہیں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو نصاریٰ سے پہلے تھے بولا گیا۔

**ناظرین کرام!** اسی کی مثال ہے (مسلم) جو آج کل محمدی دین کے ماننے والوں پر بولا جاتا ہے۔ مگر اس کے اصلی معنے میں محمدیت داخل نہیں اسی لئے حضرت ابراہیم بلکہ ان سے پہلے کے صلحاء پر بھی بولا گیا ہے۔ پس آپ نے یہ کہہ کر کہ حنیف نصاریٰ کے راہب کو کہا جاتا تھا کیا فائدہ سوچا؟ یہ غور نہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلکہ ان کے بعد قوم یہود پر کیوں یہ لفظ بولا گیا؟ غور سے پڑھئے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ (البینہ)

یعنی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اخلاص سے حنیف ہو کر کریں۔

اس آیت میں ساری یہودی قوم کو حنفاء بن کر عبادت کرنے کا ذکر ہے۔ ان حوالجات کے ہوتے ہوئے کون اہل علم کہہ سکتا ہے کہ پادری صاحب نے حنیف کی بابت جو لکھا ہے کچھ کارآمد اور مفید ہے پادری صاحب خود ہی غور کریں ؎

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

**اطلاع** | پادری سلطان محمد خان صاحب نے دو مہینوں سے تفسیر کی اشاعت بند کر رکھی ہے۔ کیونکہ رسالہ کی اشاعت کم ہے خرچ پورا نہیں ہوتا۔ آپ نے اعلان کیا تھا کہ مارچ اور اپریل دو ماہ یو۔پی وغیرہ کا سفر کر کے اشاعت بڑھائیں گے۔ اس لئے ہمارا بھی اعلان ہے کہ پادری صاحب نے اگر تفسیر کی اشاعت کی تو ہم بھی خدمت کو حاضر ہو جائیں گے والسلام خیر ختام۔

**چکڑالوی المقران** | کی بابت ناظرین کو علم ہوگا کہ ان کو محمدیت اور اہل حدیث گروہ سے ایک خاص قسم کی (گویا عاشقانہ) نسبت ہے۔ جس طرح مجبور عاشق بات بات میں موقع بے موقع معشوق کا گلہ کرتا رہتا ہے خواہ کوئی اسے سنے یا مجنون سمجھ کر نہ سنے مگر بقول ؎

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

وہ اپنی کہے جاتا ہے۔ اور دانا اسے معذور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا کلام اس جگہ صرف سننے کے قابل ہے۔ خفا ہونے کے نہیں کیونکہ وہ عداوت حدیث میں جنون کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو موحد ان معنے سے لکھا ہے کہ وہ صرف کتاب اللہ المنزل کو مانتے تھے اور ان

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۳)

گذشتہ ہفتے سے نماز جنازہ غائب کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج اس سے آگے ملاحظہ کریں۔ (مدیر)

خود مولوی صاحب بریلوی حیات الموات علاّمہ میں بلا تعرض لکھتے ہیں کہ :۔

ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گذرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے تو لوگوں نے عرض کی ام محجن کی۔ فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

الحمد للہ! کہ اس روایت سے علاوہ ثبوت نماز غائب دیگر جنازہ کے علم غیب کا نہ ہونا بھی پورے طور پر روشن ہوگیا۔ ؎

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اب ناظرین زمین کے خزانوں کی کنجیوں کی حقیقت ملاحظہ فرماویں جن کی نسبت مولوی نعیم الدین کا یہ قول کہ حضور دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک مختار ہیں۔ یہ محض بد مذہبی کا ظہور اور مشرکانہ اعتقاد کا نمونہ اور فہم باطل کا قصور ہے۔ جس طرح مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں اس کی تفصیل فرماینگے۔ جو پہلے درج ہو چکا ہے۔ حالانکہ شارحین احادیث چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

وفی ھذا الحدیث معجزات لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان معناہ الاخبار بان امتہ تملک خزائن الارض وقد وقع ذلک۔

یعنی اور اس حدیث میں کئی معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پس اس میں خبر دی گئی ہے کہ آپ کی امت کو یہ خزانے زمین کے ملیں گے اور یہ واقع ہو چکا۔

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۵۱۰ میں فرماتے ہیں:۔

"اشارت ست بمالک شدن امت خزائن ملوک ماضیہ وجز آں را۔"

یعنی اس میں اشارہ ہے آپ کی امت کے مالک ہو جانے کا گذشتہ بادشاہوں کے خزانوں کی دولت کا۔

پس اسی وجہ سے امت کو ڈرایا گیا کہ کہیں دولت دنیا میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اور مزید تشریح اس حدیث کی حدیث منقول کردہ مولوی نعیم الدین سے (جس کے آخری الفاظ خلاف دیانت چھوڑ دیئے گئے) واضح ہے قال ابو ہریرۃ وقد ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونھا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۲ کتاب الجہاد ص ۱۰۱)

یعنی فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔ "المراد منھا ما یفتح لامتہ من بعدہ من الفتوح وقیل المعادن۔"

یعنی مراد ان خزانوں سے یہ ہے جو امت کے لئے بعد آپ کی فتوحات واقع ہوئیں اور کانیں نکلیں۔

نیز فتح الباری پارہ ۲۹ ص ۲۶۳ میں فرماتے ہیں۔

"قال نووی یعنی ما فتح علی المسلمین من الدنیا وھو یشمل الغنائم والکنوز۔"

یعنی کہا نووی نے جو فتوحات مسلمانوں پر دنیا میں واقع ہوئے وہ شامل ہیں غنیمتوں اور خزانوں کو۔

چونکہ اس حدیث میں واقعہ صادقہ خواب ہے اور ہر خواب کی تعبیر ضروری ہے اس لئے خصوصاً کلام صحابی میں یہ تعبیر واقع ہوئی۔ چنانچہ شاہ عبد الحق صاحب اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۴۶۹ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"پس نہادہ شد آں کلید ہا پیش من مراد فتوحات ست کہ گشادہ باری تعالیٰ برامت وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از بلاد شرق و غرب واستخراج کنوز و دفائن یا مراد کانہائے زمین کہ دروے سیم و زر است انتہی۔" یعنی پس رکھی گئیں وہ کنجیاں آگے میرے مراد فتوحات ہیں کہ باری تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے شرق و غرب کے شہروں کے خزانے اور دفینے یا کانیں جس میں چاندی اور سونا وغیرہ ہیں نکالدیں۔"

نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۳۹ میں فرماتے ہیں:۔

"دادہ شدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح خزائن وسپردہ شد بوے وظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس وروم ہمہ بدست صحابہ افتاد۔"

یعنی دیگئیں اور سپرد کی گئیں خزانوں کی کنجیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ظاہر یہ ہے کہ خزانے ملوک فارس اور روم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں آگئے۔

علی ہذا حدیث صحیح بخاری پارہ ۲۸ ص ۵۰۶ وصحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۳ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اذ اوتیت خزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذھب فکبرا علی واھمانی فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فذھبا فاولتھما الکذابین الذین انا بینھما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ انتہی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۹۵)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین کے خزانے مجھے دیئے گئے اور دو کنگن سونے کے میرے ہاتھوں میں رکھے گئے وہ مجھے گراں معلوم ہوئے اور ان کے ہونے کی وجہ سے مجھے رنج ہوا پھر وحی کی گئی میری طرف کہ میں ان کو پھونک ماروں پس میں نے پھونک ماری (وہ اڑ گئے) پس نے ان کی یہ تعبیر لی کہ یہ دونوں جھوٹے ہیں جن کے

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س ع۱۳۶** } ایک سرکاری ڈاکٹر غریب مریض کو تشخیص کرنے جاتا ہے۔ اور فیس ۱۶ روپیہ ہر دفعہ ڈاکٹر صاحب قانوناً لیتا ہے۔ چونکہ مریض غریب ہے اس واسطے زکوٰۃ کے ارادہ سے معاف کر دیتا ہے۔ اور معاف کرنا مریض پر ظاہر نہیں کرتا۔ فقط نیت زکوٰۃ ہے۔ دل میں ہی خفیہ طور پر فیس معاف ہے اور خفیہ ہی نیت زکوٰۃ ہے۔ آیا یہ طریقہ جائز ہے اور اس طریقہ سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ (مولوی عبدالسلام و حافظ عبدالحی خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۴۴۴)

**ج ع۱۳۶** } سورت مرقومہ میں بحکم انما الاعمال بالنیات ممکن ہے کہ زکوٰۃ ادا ہو جائے لیکن احسن طریق یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کسی خاص طریق سے غریب مذکور تک فیس کی رقم پہنچا دیں۔ مریض اس پر قبضہ کر کے ڈاکٹر صاحب کو فیس میں دیدے۔ (ار داخل غریب فنڈ)

**س ع۱۳۷** } انجمن تبلیغ اسلام کے سالانہ جلسہ پر جس میں علماء دین و سیاسی لیڈر برائے تبلیغ اسلام دور نزدیک سے بلائے جاتے ہیں۔ ان کے اخراجات کرایہ ریل و خوراک یا ان کی خدمات کے واسطے زکوٰۃ کا روپیہ صرف کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جواب نفی ہو تو جلسہ کے اخراجات کس طرح پورے کئے جاویں۔ جبکہ عام مسلمانوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ جواب حتی الوسع اخبار اہلحدیث میں بحکم شرع شریف شائع کر دیویں (خریدار اہلحدیث از سابوہ الضلع سیالکوٹ)

**ج ع۱۳۷** } مصارف زکوٰۃ میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے جس کے معنے ہیں ہر نیک کام جہاں ہو یا تبلیغ۔ اس نیت سے ممکن ہے زکوٰۃ اس مد میں خرچ کرنا جائز ہو۔ اللہ اعلم۔ (ہر داخل غریب فنڈ)

**س ع۱۳۸** } رکوع کے بعد قیام میں ربنا لک الحمد کے بعد کما تحب و ترضیٰ پڑھنا مرفوع حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اگر نہیں تو پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ (محمد اسحاق عفی اللہ عنہ خریدار اخبار اہلحدیث)

**ج ع۱۳۸** } حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسیطرح ایک شخص نے بعد رکوع کے چند کلمات کہے تھے جن پر آنحضرت نے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا

**س ع۱۳۹** } نمازیں ادا کرتے وقت وسواس آتے ہیں اور خیالات کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔ لہذا دل کو بوقت ادائیگی نماز رجوع کرنے کے لئے کوئی ذکر یا وظیفہ وغیرہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہو تو درج فرما کر مشکور فرمائیں ممنون ہونگا۔ (سائل مذکور)

**ج ع۱۳۹** } لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (معنے کا لحاظ رکھ کر) بکثرت پڑھا کریں۔ نیز جو الفاظ نماز میں پڑھے جاتے ہیں ان کا ترجمہ سمجھ کر پڑھا کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔

نوٹ:۔ فتاویٰ صرف اسی قدر تھے۔

## اعلان ضروری

### متعلق استفتاء

**از دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر پنجاب**

بارہا اطلاع پر اطلاع دینے پر بھی سائلین کے خیال نہ کرنے سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ شوال ۸ جون ۱۹۳۲ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ جو صاحب قواعد کی پابندی نہیں کریں گے۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ (یعنی ۱۶ جون ۱۹۳۲ء) سے ان کو جواب نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ان کا استفتا مع اطلاع بنا واپس کیا جائے گا۔

قواعد یہ ہیں (۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے۔ بیرنگ جواب نہ دیا جائے گا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی ہر حال میں ۲ پائی غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن ۸ ر (آٹھ آنے) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

**نوٹ:۔** نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ یعنی واپسی میں لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ واپسی لفافہ پر پتہ مرقوم نہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے اس لئے اپنا پتہ خود لکھ کر لفافہ میں لفافہ رکھ کر بھیجا کریں۔

**غریب فنڈ** کی آمد سے (بصورت اخبار) غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں برابر چھپتا رہتا ہے۔ یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔ ضرور بھیجا کریں۔ کار ثواب ہے۔

## اخبار اہلحدیث

توحید و سنت کا حامی ہے۔ اس میں مذہبی اور ملکی مضامین ہوتے ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب بھی ہوتے ہیں۔ ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۵ روپے

ابو الوفاء ثناء اللہ مفتی و مالک اخبار اہلحدیث

امرتسر۔ کٹڑہ بھائی

---

**فتاویٰ نذیریہ** } مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اس میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے مطابق درج ہے۔ یہ دو جلدوں کی ایک ضخیم کتاب ہے۔ قیمت پہلے پانچ روپے تھی۔ مگر اب صرف ۴ ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں۔

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**اہلحدیث کی اشاعت** میں پھر رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ جو دراصل معاونین کی عدم توجہگی کا نتیجہ ہے مگر اس تغافل شعاری کا اثر اس کے مستقبل پر اچھا نہیں ہوگا۔ لہذا ابھی تو احباب کو توسیع اشاعت کے لئے ہر وقت مصروف رہنا چاہیے۔

**عزیز عطاء اللہ** کی حالت بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے۔ بخار چھوٹنے میں بہت تھوڑی سی کسر باقی ہے۔ ورم نقرس کو بھی بہ نسبت سابقہ بہت افاقہ ہے۔ طبی اجازت کے ماتحت ۱۰ مئی کو غسل بھی کرایا گیا اور نماز جمعہ میں بھی شریک ہوا۔ للہ الحمد! مگر بخار ابھی بالکلیہ نہیں چھوٹا۔ غذا شروع ہو گئی ہے۔ جس سے طاقت پیدا ہو رہی ہے۔ ہمدردوں کی دعاؤں سے سب تکلیف رفع ہو جائیگی۔ انشاء اللہ

**میری اپنی صحت** گذشتہ ایام میں مجھے کھانسی و درد گھٹنہ کا بہت زور ہو گیا۔ چند دن درس قرآن میں بھی ناغہ رہا۔ اور ۹ مئی کا جمعہ بھی خود نہ پڑھا سکا۔ اسی وجہ سے اخباری مضامین بھی خود نہ لکھ سکا۔ اب کچھ افاقہ ہو رہا ہے۔ میرے احباب دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں (ابو الوفاء)

**امرتسر میں ایک لائق طبیب کا انتقال** حکیم محمد عالم صاحب شہر امرتسر میں ایک لائق اور تجربہ کار طبیب تھے۔ پکے موحد اور مخلص احباب میں سے تھے ۹ مئی کو کل نفس ذائقة الموت کی صدا کو لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے دنیا چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا تعلق مولوی غلام رسول صاحب آف قلعہ میہاں سنگھ کے خاندان سے تھا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

**ایضاً** حاجی عبد الرحمن صاحب تاجر جنت یکم مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ آپ پکے موحد متبع سنت اور با اخلاق مسلمان تھے۔

(فضل الرحمن لوہا بازار بھوپال)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب ادا کریں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللهم اغفر لهم وارحمهم۔

**مبارک باد** ناظرین اہلحدیث میں سے کئی احباب امسال حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے تھے۔ ان میں سے بعض احباب کی طرف سے بخیریت واپسی کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ عملہ دفتر اہلحدیث کی طرف سے ان کی خدمت میں اس ادائے فریضہ پر مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## عرس مرزا
اور
## مرزا نمبر

قادیانی اخباروں نے ۲۶ مئی (یوم وفات مرزا) کو خاص اہتمام سے منانے کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے دفتر اہلحدیث سے آئندہ پرچہ (۲۴ مئی کا) "مرزا نمبر" نکلیگا۔ انشاء اللہ جس میں بڑے بڑے مفید مضامین ہونگے۔ ۲۶ مئی کو شہر میں جلسہ کرنے کی بھی تجویز ہے۔ ع

ناشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

**مدرسہ مدینہ شریف** کے لئے ۔/۔ روپیہ از جانب معرفت میاں امام الدین صاحب پنجابی وصول ہوئے۔ باقی رقم حسب ہدایت یہاں تقسیم کی گئی۔

**ضروری اعلان** مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور اٹھارہ سال سے خدمت اسلام سرانجام دے رہا ہے۔ تین ماہ سے مدرس اول کی جگہ خالی تھی چنانچہ اراکین کی کوشش سے مولوی عبد المجید صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ نے ۱۵ محرم ۱۳۵۴ھ سے مدرسہ ہذا میں آکر کام شروع کر دیا ہے۔ ان کے جملہ احباب ان سے خط وکتابت اب باڑی کے پتہ سے کریں۔ اور مدرسہ ہذا میں بیرونی جدید طلباء کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ بہر صورت مصارف تو زیادہ ہو گئے مگر آمدنی وہی متفرق چندے سابقہ ہیں۔ لہذا بغرض امداد مدرسہ ہذا مولوی عبد المعبود صاحب کان پوری کو بعہدہ سفارت بھیجا جاتا ہے۔ اصحاب خیر سے جہاں تک ہو سکے سفیر موصوف کے ذریعہ یا براہ راست مدرسہ کی امداد فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

المکلف خاکسار فتح محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

**ضرورت کتب** مجھے صحاح ستہ مکمل مترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب مرحوم کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہتے ہوں یا جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو مجھ سے خط وکتابت کریں۔ راقم اے۔ ای۔ پٹیل صفائی ٹون عشا جوہنس برگ ٹرانسوال (افریقہ)

(ار داخل غریب فنڈ)

**ثنائی برقی پریس امرتسر** کے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت وغیرہ منیجر صاحب ثنائی برقی پریس ال بازار امرتسر کے نام سے ہونی چاہیے۔

**مضامین آمدہ** مولوی محمد ادریس۔ محمد اسحاق جماعت اہل حدیث کا گنج۔

**غیر مقبولہ** راہ ویدامی مت پرکاش قند پارسی۔ سوالات النزامیہ۔

**ضروری اطلاع** مضمون نگاران اخبار اہلحدیث مضمون سفید کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے ہرگز نہ لکھا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکائت معاف ہوگی۔

**جدید انگلش ٹیچر** یہ کتاب بغیر استاد کے آپکو انگریزی زبان سے واقف کرا دیگی۔ قیمت صرف ۸؍ ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## فیصلہ مقدمہ بخاری صاحب

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ قادیانی اخبار الفضل نے ترجمہ کر کے شائع کر دیا۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مجسٹریٹ نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ یہ فیصلہ لکھا ہے۔ حتی المقدور انصاف کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ لیکن انسانی سہو و نسیان سب کے ساتھ ہے۔ سارا فیصلہ ہمارے سامنے ہے۔ ہم نے اس کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ اور ہم نے اس میں سے دو فقرے منتخب کئے ہیں۔

**ملزم پر الزام** | یہ لگایا گیا ہے کہ

اس نے ملک معظم کی رعایا کے دو طبقات (احمدیوں اور غیر احمدیوں) کے درمیان دشمنی یا حقارت پیدا کی ہے یا کرنے کی کوشش کی ہے؟

بس یہ ہے روح رواں سارے فیصلے کی۔ اسی پر سزا مرتب کی گئی ہے۔ مگر فاضل مجسٹریٹ کے قلم سے یہ فقرہ بھی لکھا ہوا ملتا ہے۔

یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں کے تعلقات کانفرنس سے پہلے کشیدہ تھے۔

بس یہ اعتراف ہے فاضل مجسٹریٹ کا کہ ملزم نے نفرت پیدا نہیں کی بلکہ نفرت ان میں پہلے سے تھی۔ اور اس میں شک بھی کیا ہے کہ جس صورت میں بانی فرقہ احمدیہ نے مسلمانوں کو اتنا اچھوت قرار دیا کہ ان کا جنازہ پڑھنے اور رشتہ ناطہ کرنے سے بھی منع کر دیا اور خلیفہ قادیان نے ان دونوں حکموں پر بڑی مضبوطی سے عمل کیا اور کرایا تو اور نفرت کس کا نام ہے۔ فاضل مجسٹریٹ کی محنت کی ہم داد دیتے ہیں۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ مسل مقدمہ کو اس الزام کے ماتحت دیکھتے تو سزا نہ دیتے۔

دیکھیں عدالت اپیل سے کیا صادر ہوتا ہے ؎

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

## انگریز بھی ہماری نوع کے فرد ہیں

بعض لوگ غلامی کے رعب میں یہاں تک مرعوب ہیں کہ جہاں ہندوستانیوں کو ہر عیب سے معیوب جانتے ہیں انگریزوں کو ہر عیب سے پاک خیال کرتے ہیں۔ بڑا عیب ہندوستانیوں میں یہ ہے کہ ان میں عجب علو اور تکبر ہے۔ یعنی کوئی بڑی عزت والا چھوٹے کے نیچے یا برابر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے (بزعم ان لوگوں کے) انگریزوں میں یہ وصف ہے کہ کوئی کتنا بڑا انگریز ہو وہ چھوٹے کے ساتھ بلکہ اس کے نیچے بھی بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے لوگ واقعہ ذیل غور سے پڑھیں جو اخباروں میں گشت کر چکا ہے۔

"پٹنہ ۸ مئی۔ یونائیٹڈ پریس اس خبر کی صداقت کے لئے ذمہ دار ہے کہ ہائیکورٹ کے بعض ججوں نے ۶ مئی کو سلور جوبلی کے ڈویژنل کمشنر کی زیر صدارت منائے جانے پر سخت اعتراض کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک جج نے کمشنر کی زیر صدارت ہونے والی پریڈ میں شرکت کے لئے معذرت کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ گورنر کی عدم موجودگی میں چیف جسٹس سے صدارت کرنے کی درخواست کی جانی چاہئے تھی۔ چیف جسٹس نے بھی یہی اعتراض کیا ہے اور اس موضوع پر اپنے خیالات کو واضح کر دیا ہے۔ اس کے بعد رانچی میں گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرز سے نامہ و پیام شروع ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چیف جسٹس کی زیر صدارت ایک علیحدہ جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس میں جج صاحبان، وکلا اور دیگر اصحاب متعلقہ ہائی کورٹ کو تمغے دیئے جائیں گے۔"

(پرتاپ۔ لاہور۔ ۸ مئی ۳۵ء)

**اہلحدیث** | معلوم ہوا کہ سب انسان اپنی طبعی خصائص میں برابر ہیں۔ اچھے بھی ہیں برے بھی ہیں۔

## انجمن حمایت اسلام لاہور کی "حمایت اسلام"

اخباربین حضرات بخوبی جانتے ہونگے کہ انجمن مذکورہ کی طرف سے کوشش کی گئی تھی کہ قرآن مجید کی طباعت و اشاعت انجمن خود اپنے ذمہ لے۔ چنانچہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کا انتظام شروع کر دیا گیا۔ قرآن کریم کی صحت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سپرد ہوئی۔ مگر ہمیں معاصر "حقیقت اسلام" کی تازہ اشاعت سے یہ معلوم کر کے بے حد صدمہ ہوا کہ انجمن نے مذکورہ بالا کام ایک غیر مسلم پریس میں چھپوانا شروع کر رکھا ہے۔ اگر معاصر موصوف کا بیان صحیح ہے تو ہمیں ممبران انجمن سے شکوی ہے کہ کیا یہی حمایت اسلام ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ جس مرض کا علاج آپ کرنے لگے تھے خود اسی میں مبتلا ہوگئے۔ (۵۶۳۱)

ہمیں امید ہے کہ ارکان انجمن اس معاملہ میں اپنی پوزیشن صاف کر کے پبلک کو اطمینان دلائیں گے۔

## حجاز میں حدود شرع کی پابندی

مخالفین مملکت سعودیہ عربیہ حتی المقدور موجودہ حکومت کے خلاف بہت کچھ زہر اگلتے رہتے ہیں۔ ذرہ سی بات کو بتنگڑ اور رائی کو پہاڑ بنا دیتے ہیں۔ خصوصاً ان باتوں کو بہت بری طرح پبلک میں مشتہر کرتے ہیں جن کا ذات سلطانی میں کوئی دخل بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ ممدوح ہر وقت حجاز کی بہتری کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

اہلحدیث کے کالم اس امر پہ بارہا روشنی ڈال چکے ہیں کہ آج اگر روئے زمین پر کوئی حکومت حدود شرعیہ پر کاربند نظر آتی ہے تو وہ صرف مملکت سعودیہ عربیہ ہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق بھی ہوئی ہے کہ میاں غلام رسول صاحب

ahmadimuslim.de

کندن ساز ہوشیار پوری جو امسال حج بیت اللہ کو جاز گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے واپس آکر ایک خط میں تحریر کیا ہے کہ ہمارے سامنے مدینہ منورہ میں دو چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے۔

یہ ہے اس حکومت کا سیاسی قانون جس پر وہ آج بھی پورے طور پر عمل پیرا ہو کر زمانہ رسالت و خلافت کی یاد تازہ کر رہی ہے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد۔

## بیکاری کا نتیجہ

ہندوستان کی بدقسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ چند سرکاری اسامیوں کے لئے سینکڑوں درخواستیں پہنچ جاتی ہیں اور وہ بھی ایم۔ اے اور ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پاس لوگوں کی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے ڈی۔ ایس آفس کی طرف سے دو درجن سٹیشن ماسٹر رکھے جانے تھے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواستیں بھیجنے والوں میں کئی ولایت کے ڈگری یافتہ اور کئی ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے بی۔ اے اور ایم۔ اے تھے۔ صرف ۲۴ آدمی چنے گئے اور جن میں سے ۱۶ مسلمان تھے۔ نوجوان اگر صنعتی تعلیم حاصل کرتے تو آج ان کو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ (ملاپ ۸ مئی ۱۹۳۵ء)

## بلقان کی جنگی تیاریاں

معاہدہ بلقان پر جن ممالک کے نمایندوں نے دستخط ثبت کئے تھے۔ ان کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ جس میں آسٹریا کے فوجی استحکام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ یونان اور ترکی بھی انفرادی طور پر سامان اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ اور یہ ممالک نہیں چاہتے کہ آسٹریا پر شاہ ہیبرگ یا اس کے خاندان کا کوئی فرد قابض ہو جائے ہٹلر کے بھی آسٹریا پر دانت ہیں۔ اس لئے یقین غالب ہے کہ جرمنوں کی پیشقدمی کی صورت میں ترکی، رومانیہ اور یونان متحدہ محاذ پیش کریں گے اور جرمنی سے ان کی جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ (ایضاً)

## بجلی کے درخت

وسطی ہند کے بعض علاقوں میں ایسے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ جنہیں اگر بجلی کے درخت کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ ان درختوں کو اگر محض چھو ہی دیا جائے تو شدید جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ دوپہر کے وقت ان درختوں کی بجلی کی طاقت میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جب بارش کا موسم ہو تو ان درختوں میں رطوبت کی وجہ سے بجلی کی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

## برسوں سے چارپائیوں پر ہی دراز ہے

لندن کا ایک شخص لاکھوں کا آدمی ہے وہ ایک دن اتفاقیہ ایک نرسنگ ہوم میں چلا گیا وہ وہاں کی پُرفضا آبادی اور خوشگوار ماحول سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ کئی برسوں سے یہ شخص یونہی چارپائی پر دراز ہے۔ فرٹنز بیل نامی ایک جرمن بھی ۶۰ برس سے چارپائی پر پڑا کھانستا رہتا ہے اسے بھی بظاہر کوئی بیماری نہیں۔ ایک امریکن (جوزف پلومر) بھی محض اس لئے چارپائی پر کئی برسوں سے لیٹا ہوا ہے کہ اس کی شادی اس کی حقیقی منگیتر سے نہیں ہو سکی۔ (ایضاً)

## کوے ماروں کو انعام

یوروپین ترکی میں تیورڈیگ نامی ایک قصبہ ہے اس کے نواح میں کووں نے اودھم مچا رکھا ہے اور جہاں کہیں یہ کالی وردی والے جانور فصل دیکھ پاتے ہیں چمٹ کر جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوے ہلاک کریں۔ زیادہ سے زیادہ کوے ہلاک کرنے والے کے لئے الگ

## غلہ کی حفاظت کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جس گودام میں غلہ بھرنا ہو۔ پہلے اسے بالکل خالی کر دیں اور اس کا فرش دیواریں اور چھت اچھی طرح سے جھاڑ کر صاف کر لیں۔ بعد ازاں تمام روشندانوں اور دیواروں کی درازیں اور سوراخ سوائے بڑے دروازے کے گیلی مٹی سے اس طرح بند کر دیں کہ کمرے کے اندر کی ہوا باہر اور باہر کی اندر نہ آ سکے۔ پھر کمرے کے درمیان چند عارضی اور معمولی چولھے بنا کر ان میں بحساب سات سیر فی ہزار مکعب فٹ کوئلہ جلائیں۔ بالفاظ دیگر اگر کمرے کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی دس دس فٹ ہو تو ان کے لئے سات سیر کوئلہ درکار ہوگا۔ اور جلتے کوئلے پر تھوڑی گندھک ڈالدیں جب کمرے میں تھرما میٹر فارن ہیٹ (مقیاس الحرارت) کا درجہ حرارت ایک سو پچاس سے اوپر چڑھ جائے تو باہر سے بڑا دروازہ اچھی طرح بند کر کے اس کی درزوں اور سوراخوں میں بھی گیلی مٹی بھر دیں۔ اس کے اٹھتالیس (۴۸) گھنٹے بعد کمرہ کھول دیں۔ اور تھوڑی بعد اسے خوب صاف کر دیں۔ اب اس کمرے میں جو غلہ ڈالا جائیگا اس پر ان فوری کیڑوں کا حملہ نہیں ہوگا۔

پیشتر اس کے کہ بوریوں میں غلہ بھرا جائے ان کو الٹا کر کے اٹھتالیس (۴۸) گھنٹے تک گرم کمرے میں جس کا اوپر ذکر آیا ہے۔ یا کھولتے ہوئے پانی میں پندرہ منٹ کے لئے رکھنا چاہئے اور بعد ازاں دھوپ میں اچھی طرح خشک کر لینا چاہئے۔ گودام میں ڈالنے سے پہلے غلہ کو خوب سکھا لیں۔ کیونکہ گندم کے خشک دانوں پر کیڑوں کا حملہ گیلے دانوں کے مقابلہ میں بہت کم ہوتا ہے۔

لاہور۔ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء

ahmadimuslim.de

## اطلاع

عہ⁄۱۵ ہماری مشہور ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے، معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، ہیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

**اکسیر موتی دانت** دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰⁄۹ امرتسر

## مسلم چاول ہاؤس

۱۵⁄۱۵

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ۔ ڈیرہ دون، ادھواڑ۔ منگرہ، ہتوک و (پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم بیوپاران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرماویں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

**چوہدری سردار علی ولی محمد لکڑ منڈی نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام امرتسر**

---

تمام دنیا میں بے مثل ۵⁄۱۵

## سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

**ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے**

**عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ**

**انوار الاسلام امرتسر**

---

## ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ۔ نمبر ۱۷۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ رو ہے۔ ککرے۔ انکھ جینی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چھڑ۔ ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ نئی خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ہمراہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

**منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)**

---

## مومیائی

۳۲⁄۵۱

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ؎۔ پاؤ بھر ؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

### تازہ ترین شہادات

**جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب اٹاوہ۔**

"میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرماکر ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔ واقعی اچھی چیز ہے"

(۲۳-اپریل ۳۵ء)

**جناب حکیم محمد بشیرالدین صاحب پٹنہ**

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں۔ بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرماکر مشکور کریں"

(۲۳-اپریل ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

**حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر**

**دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

ahmadimuslim.de

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

## باجلاس جناب ٹھاکر کانتی چند صاحب بی۔ اے تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

مسماۃ بڈھو دختر بھلا گوجر سکنائے دین پور کلاں تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور۔ مدعیہ

بنام نذر الدین ۔ مسماۃ کرم بی بی بیوہ اسماعیل۔ علم الدین ولد بوٹا اقوام گوجر سکنائے دین پور کلاں

شاہو۔ بیرا۔ روڑا۔ پسران نتھو گوجر سکنائے بھوال حال سکنہ قطروال چک ۱۶۵ گوگیرہ برانچ

تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔ مدعا علیہم۔

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ مشترکہ نسبت اراضی ۸ کنال ۷ مرلہ زیر دفعہ ۱۱۱ ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء

اراضی کھاتہ ۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵/۵۴۷-۵۳۵ نمبری خسرہ ۲۵۲۸ (یک/۱۸) - ۱۲۰۷ (یک/۱۸) - ۱۳۱۴ (ہے/۱۲) - ۱۵۶ (دو/۱۸) - ۶۱۸ (یک/۱۹)

۱۳۰۳ (ہے/۷) - ۱۳۰۲ (ہے/۳) - ۱۵۳۲ (ہے/۸) - ۱۵۳۴ (یک/۱۶) - ۱۵۴۲ (یک/۶) - ۸۴۶ (۶) - ۸۸۱ (دو/۸) - ۹۴۰ (۱۶)

۹۴۴ (۱۹) - ۱۳۵۵ (ہے/۲) - ۱۳۵۱ (یک/۷) - ۵۴۴ (۱۱) - ۲۷۶۳ (یک/۱۱) - ۲۷۶۴ (یک/۱۲) - ۸۳۶ (ہے/۱) - ۱۸۱۷ (۱۶)

۴۲-۴۱۱ (۱۴) - ۴۸۸ (۱۲) - ۸۳۹ (۱۸) - ۸۴۰ (۱۱) - ۸۴۱ (۶) - ۹۹۶ (ہے/۱۷) - ۱۵۵۴ (ہے/۴) - ۱۵۴۷ (یک/۱۴)

۱۹۷۵ (یک/۱۵) - ۲۱۱۴ (صہ/۵) - ۱۹۷۷ (للعہ/۳) - ۲۱۹۷ (یک/۱۸) - ۸۹ (دو/۴) - ۳۵۷ (دو/۱۹) - ۴۲۰ (یک/۱۵) - ۹۶۴ (ہے/۹) - ۷۱۳ (ہے/۳)

۲۱۹۳ (یک/۳) - ۲۴۲۹ (ہے/۱۸) - ۷۴۶ (دو/۵) - ۷۱۷ (دو/۱) - ۲۴۱۴ (ہے/۱۳) - ۵۴۳ (۱۱) - ۹۰ (دو/۴) - ۳۵۶ (دو/۱۹)

۴۳۹ (دو/۱۴) - ۷۱۴ (ہے/۹) - ۱۷۷ (یک/۱۲) - ۲۱۱۵ (صہ/۵) قطعہ اراضی　جمعبندی ۱۹۳۰/۱۹۳۱ء

واقعہ رقبہ دین پور کلاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم ۴ تا ۶ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ جن پر معمولی طور سے تعمیل مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا بتاریخ ۲۵/۵/۳۵ ہو جاویں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۵/۴ ۳ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　　مہر عدالت

---

## اکسیر عثمانی [۱۲/۲]

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ رو ہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ عہ ایک روپیہ۔ مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

## پلنگ کے پھول [۱۲/۲]

یہ ایک عجیب تیل ہے۔ جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸/

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

---

## سرمہ نور العین [۲۵/۱۹]

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

## شرح اصول اکبری

(عربی) مصنف کتاب نے طلبائے عربی زبان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ علم صرف کی مشکلات کو ایسے آسان اور مدلل پیرائے میں بیان کیا ہے کہ ہر ایک غبی طالب علم بھی کما حقہ مستفید ہو کر فن کی مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸/ ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

---

## عربی بول چال

اس کے مطالعہ کر لینے سے عربی زبان میں انسان بخوبی گفتگو کر سکتا ہے۔ حصہ اول ۱۲/۔ دوم ۱۲/

پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

## محمدیہ پاکٹ بک

محمدیہ پاکٹ بک، بجواب مرزائیہ پاکٹ بک شائع ہوگئی ہے۔ کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے اعتراضات نقل کرکے ان کے جوابات قرآن و حدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، اصولی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے۔ مرزائیوں کے ہر اعتراض کا جواب اس کتاب میں موجود ہے۔ جس طرح مرزائی اپنی پاکٹ بک لیکر ہر مسلمان سے بحث کر سکتا ہے۔ اس طرح ہر مسلمان "محمدیہ پاکٹ بک" کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا منہ پھیر سکیگا۔

خوبصورت جلد، جیبی سائز، حجم ۱۰۵۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۱۴؎ ایک روپیہ چار آنہ محصول بذمہ خریدار۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے تاکہ فتنہ مرزائیت کا قلع قمع کردیا جائے۔ تمام اہل حدیث انجمنیں توجہ کریں اور ضرور ایسی بینظیر کتاب کو حاصل کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔ (ملنے کا پتہ)

سکرٹری انجمن اہلحدیث۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور

---

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

## حالات مرزا ۲/۱

یعنی

### مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۲؎ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۲؎ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ۔ محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

---

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کر سکتے ہیں۔ (مہتمم)

---

# طبی کتب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

**کلید حکمت** } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پاؤں تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشامات، انذارات جن پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے بعدہ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ہے اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں۔ اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ

**مجربات جیلانی** } (ہر دو جلد) یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفاء میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کرلیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ قیمت فی جلد عہ۔

**نشاط زندگی** } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں۔ اور متعددی بیماریوں کا علاج جو بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہائت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض و نیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہوسکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرماکر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد عہ۔

از دیگر مصنفین

**مجربات کانفرنس** } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سربرآوردہ تجربہ کار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطبا کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بعد نسل ان کے سینوں میں مقفل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کر کے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب میں اکثر اطبا کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت ۱؎ بلا جلد ۔ مجلد ۱۲؎

**میحائی گوہر طب** } مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سرودں گڈھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جداگانہ، مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ بالانشین کے مصداق ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؎

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# تصنیفات حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑ وی

**کنز المجربات** حصہ اول۔ اس میں وہی نسخے درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں۔ بلکہ صدری سینیا سی ہیں۔ اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۳۵۰ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸ قیمت بے جلد ۲؍ - مجلد ۲؍۸

**کنز المجربات** حصہ دوم۔ جن لوگوں نے حصہ اول کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب واقعی اسم با مسمٰی ہے یعنی مجربات کا خزانہ ہے۔ اس میں عجیب و غریب رازہائے سربستہ کا انکشاف کیا گیا ہے۔ قیمت بے جلد ۲؍ - مجلد ۲؍۱۲

**خواص بادام** بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور غیر دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴؍

**خواص پیاز** پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات۔ قیمت ۸؍

**خواص گھیکوار** گھیکوار المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات۔ قیمت ۹؍

**خواص پھٹکڑی** محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کا علاج کرنا بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پھٹکڑی کے ذریعہ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے روزگار بھی کمال محنت اور فراخدلی سے درج ہیں۔ قیمت ۱؍

**خواص برگد** مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے عجیب و غریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانیوالی کتاب۔ قیمت ۴؍

**خواص پیپل** مشہور درخت پیپل کے عجیب و غریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والا رسالہ۔ قیمت ۴؍

**خواص آک** مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات و مرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت ۱؍

**خواص انار** مشہور پھل اور درخت انار سے بیشمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴؍

**خواص ریٹھا** ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانے والی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ قیمت ۶؍

**خواص سونف** محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸؍

**خواص کیکر** یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج۔ اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴؍

**خواص نیم** بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶؍

**خواص لیموں** مشہور پھل لیموں کے عجیب و غریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶؍

**خواص کشنیز** یعنی دھنیا کے عجیب و غریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳؍

**خواص ہلدی** ہلدی کے ذریعہ بڑی بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

**خواص نمک** اس رسالہ میں نمک کے عجیب و غریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

**خواص ارنڈ** اس رسالہ میں مشہور درخت ارنڈ کے حیرت انگیز خواص بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸؍

**خواص دھتورہ** عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۶؍

**خواص دودھ** مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲؍

**خواص تربوز** تربوز کے عجیب و غریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۲؍

**خواص گاجر** ہندوستان کی مشہور ترکاری گاجر کے لاجواب فوائد بیان کرنے والا رسالہ۔ قیمت ۳؍

**خواص مولی** اس میں مشہور ترکاری مولی کے ذریعے بے شمار مرضوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۵؍

**خواص مرچ** اس میں عام استعمال ہونے والی مشہور مرچ کے ذریعہ بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

**کنز المفردات** اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱؍

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبد الرؤف
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خان
دہلی۔



ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۰

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — مرزا منبر

ابوالوفاء ثناء اللہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ″ ۶

عام خریداران سے ″ ۵

″ ″ ششماہی ۲/۱۳

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۰ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نذر عقیدت - - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲

ابتداء اور انتہاء مرزا - - - - - ص۳

جھوٹا کون اور پیر پرست کون - - - ص۶

حضرت علی کی اسد اللہی - - - - ص۹

خون کے آنسو - - - - - ص۹

ضروری سوال - - - - - ص۱۰

خطاب با سلام صنف برہان التفاسیر ص۱۱

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۲

تعاقب بر فتوے ص۱۳ - - - - ص۱۳

متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - ص۱۵

اشتہارات - - - - - ص۱۶/۲۰

# نذرِ عقیدت

(از مولوی سلیمان صاحب مرچنٹ چکروھرپور)

راقم اپنی رائے کا ذمہ وار ہے (مدیر)

رہنمائے دیں جو اپنے فرض سے آگاہ ہیں
ردِ کفر و شرک میں جو آج پیش راہ ہیں
ظلمتِ شب کیطرح باطل کو ہے جن سے گریز
مذہبی دنیا میں جن کا آج ہے فاتح لقب
جن کی مجلس میں ہے ذکر اذکار قرآن و حدیث
علمیت کا جن کے ہے اغیار کو بھی اعتراف
آپ ہی کی ذات والا ہے مدیر اہل حدیث

دین کی تبلیغ سے غافل نہ بے پرواہ ہیں
ایک انکی صف میں مولنا ثناء اللہ ہیں
آسمانِ علم دیں کے گویا مہر و ماہ ہیں
آپ یعنی تاجدار علم دیں ہیں شاہ ہیں
روز و شب خلق خدا کے جو ہدایت خواہ ہیں
ہر نگاہِ اہل علم و فہم میں ذی جاہ ہیں
سامنے جس کے رتبہ کے مخالف کاہ ہیں

دل میں تیرے بھی سلیماںؔ ان کی عزت کیوں نہ ہو
عالم دیں وارثِ علم رسول اللہ ہیں

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہو جاتی ہے۔ کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

# انتخاب الاخبار

**مولوی عطاء اللہ شاہ** بخاری کی اپیل ۲۹ مئی کو ہے۔ ناظرین دعاء خیر کریں۔

—— امرتسر میں گرمی بہت پڑ رہی ہے۔ دن بھر سخت لو چلتی ہے۔ مگر رات کو سرد ہوا چلتی ہے۔

—— امرتسر مرکیڈو ہال میں مسٹر خالد شیلڈرک (نو مسلم انگریز) نے ۱۹ مئی کو شام کے چھ بجے انگریزی زبان میں ختم نبوت پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ جس میں موصوف نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ لیکچر کا ماحصل مولوی سراج الدین پال وکیل امرتسر نے اردو میں سنا دیا۔

—— ہفتہ مختتمہ ۸ مئی کے دوران میں بمبئی سے ۵ لاکھ ۹۸ ہزار ۸۲۶ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا اور ۵ لاکھ ۴۵ ہزار ۳ ۴۳ روپے کے پونڈ صرف لندن کو بھیجے گئے۔ اس وقت تک ہندوستان سے ۲۰۱ ارب ۲۷ کروڑ ۶۹ لاکھ (۸۰۸)
۳۲ ہزار ۶۰۴۸ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

—— مسٹر خالد لطیف گابا ایم۔ ایل۔ اے پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کی غرض سے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔

—— کمبریاں ضلع ہوشیارپور کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک بھیانے دو بچے اور تین کتے جنے۔

—— ضلع میمن سنگھ کے ایک قصبہ میں ہولناک آندھی کا طوفان آیا جس کے باعث مقامی سکول، تھانہ، ڈاکخانہ اور کئی مال گوداموں کی چھتیں اڑ گئیں۔ متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ تاروں کے کھمبے بھی اکھڑ گئے۔

—— فرنٹیر میل سے سونا چرائے جانے کے مقدمہ میں گواہان استغاثہ کے بیانات ہو گئے ہیں۔

—— بمبئی میں محمد علی روڈ پر ایک سہ منزلہ مکان کو آگ لگ جانے سے ۱۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

—— ضلع احمد آباد کی خبر ہے کہ موضع دیوان کے ایک نوجوان نے قرضہ سے تنگ آکر اپنے بیوی بچوں کو قتل کر دیا اور اس کے بعد خود بھی خودکشی کرتا پکڑا گیا۔

—— مالیر کوٹلہ میں ۱۳ مئی کو مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔

—— ہندوستانی ریلوں کے تیسرے درجہ میں مزید سہولتیں پیدا کرنے کے لئے جی۔ آئی۔ پی ریلوے ورکشاپ میں ایک نئے نمونہ کی گاڑی بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر وہ نمونہ پاس ہو گیا تو پھر تمام ریلوں کے تیسرے درجہ کے ڈبے ویسے ہی بنائے جائیں گے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ امیر کویت نے اپنی حدود میں اسلحہ کی تجارت ممنوع قرار دی ہے۔

## ناظرین اہلحدیث نوٹ کرلیں

کہ جن حضرات کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اور ۳۰ مئی تک وصول نہ ہوگی یا قبلیت و انکار وغیرہ کی اطلاع بھی نہ آئے گی تو ان کی خدمت میں آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (منیجر)

—— ارجن ٹاؤن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چند مسلح ڈاکوؤں نے ایک اینگلو امریکن بنک پر ڈاکہ ڈالا۔ بنک کے اکاؤنٹنٹ و چند کلرکوں کو گولیوں سے ہلاک کر گئے۔ منیجر کو مضبوط رسوں سے باندھ گئے۔ اور دس ہزار پونڈ کی رقم لیکر فرار ہو گئے۔

—— لندن کی ایک خبر ہے کہ کرنل لارنس جو مشہور انگریز جاسوس تھے۔ عربستان میں موٹر سائیکل کے حادثہ سے مجروح ہو کر مر گئے۔

—— وزیر خارجہ جرمنی کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ کوئی یہودی خواہ وہ کتنا ہی خیر خواہ سرکار کیوں ہو جرمنی کا شہری فرد قرار نہیں دیا جا سکتا نہ ہی اسے جرمنی میں ملازمت مل سکتی ہے۔

**یاد رفتگان** میرے جد امجد ۶ مئی کو انتقال کر گئے۔ اناللہ۔ (محمد اختر از آرہ)

(۲) میرے والد ماجد فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ۔ (مولوی محمد اسحاق مدرس دار العلوم سلفیہ ددجھنگ) ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

**دعائے صحت** میرے ایک دوست مسمی عبد اللہ صاحب چند امراض میں مبتلا ہیں۔ ناظرین کرام ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ (ابو طاہر شمس از کھریانوالہ)

مدیر } اللھم اشفہ بشفائک

**غریب فنڈ** میں از مولوی عبد المجید ساکن بدھوانہ (جھنگ) ۸/ سابقہ بذمہ فنڈ ۴/ بقایا بذمہ فنڈ ۶/ ناظرین کرام و اصحاب خیر کو کئی دفعہ اس فنڈ کی اعانت کی طرف توجہ کرائی گئی ہے۔ سائلین آپ حضرات کی امید پر داخلہ بھیجکر اخبار کے اجراء کے منتظر رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس فنڈ کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

**یاد رفتگان** میرے والد مکرم جو پکے اہل حدیث تھے فوت ہو گئے۔ اناللہ (مولوی عبد المجید از بدھوانہ ضلع جھنگ) ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

**فتنہ خلق قرآن** خلیفہ مامون کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن پر معتزلہ اور اہلسنت میں بہت مباحثے ہوئے مگر امام عبد العزیز بن یحیٰی رحمہ اللہ کا مباحثہ اس بارہ میں بہت مشہور ہے جو دربار خلافت میں ہوا تھا اصل کتاب عربی میں تھی مگر ابو یحیٰی عبد الغنی سوہدروی نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اور باب بندی بھی کی۔ غرضیکہ یہ کتاب قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۶/ پتہ :۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

**رسالہ تقسیم میراث** میراث یعنی ورثہ کی تقسیم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے مفصل و مدلل بیان کر کے ان کی مثالیں اور نقشہ جات وغیرہ رسالہ عام فہم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳/ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۰ صفر ۱۳۵۴ھ

## مرزا نمبر

### ابتداء اور انتہاء مرزا

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ قادیانی گروہ نے اس روز کو یادگار مرزا کا تہوار بنالیا ہے لہذا ہم بھی حسب اعلان مرزا نمبر شائع کرتے ہیں کیونکہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے ایک گونہ ہمارا بھی تاریخی تعلق شدید لاینفک ہے۔

مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریر اور حکیم نور الدین صاحب کی تصدیق کے مطابق ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں ساری حسرتیں ساتھ لے کر بعمر ۶۹ سال فوت ہو گئے (رسالہ نور الدین مصنفہ حکیم نور الدین صاحب بجواب ترک اسلام دھرمپال صفحہ ۱۴۰)

ان حسرتوں میں سے دو حسرتیں خاص قابل ذکر ہیں۔ ایک آسمانی منکوحہ کے نکاح کی دوم اپنے اعلان آخری فیصلہ کے مطابق مولوی ثناء اللہ کی موت کی خبر سننے کی۔

مرزا صاحب نے عبد اللہ آتھم عیسائی کے حق میں پندرہ ماہ میں موت اور پنڈت لیکھرام کے حق میں چھ سال میں خرق عادت عذاب کی اور آسمانی منکوحہ کے حق میں نکاح میں آنے کی پیشگوئی کا ذکر کرکے لکھا ہے:-

"یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کے تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اُس کا جو اُس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کو پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔" (شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰)

کس لطف سے اجزاء کلام بنا رہے ہیں اور مزے مزے سے اندر ہی اندر خوش ہو رہے ہیں اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں ؎

کشش ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آہی جاؤ گے
ہمیں پروا نہیں گر ہم سے کچھ تم تن کے بیٹھے ہو

اس کا انجام جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے ؎

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن!
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

دوسری حسرت نے تو درحقیقت مرزا صاحب ہی کو حسرت زدہ نہیں کیا بلکہ ساری جماعت احمدیہ حسرت بھرے لہجہ میں کہہ رہی ہے ؎

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اس اجمال کی تفصیل بتانے کے لئے ایک تمہید کی ضرورت ہے۔

(۵۵۱)

**تمہید** آج عرصہ چالیس سال ہونے کو ہیں کہ میں میدان مناظرہ مرزائیہ میں داخل ہوا۔ میں نے غور کیا کہ یہ گروہ قرآن سے نہیں ڈرتا۔ حدیث سے نہیں دبتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے کے ایک جدید گروہ کے حق میں فرمایا تھا یہ لوگ قرآن کی تاویلات کر جاتے ہیں ان کے سامنے قرآن پیش نہ کیا کرو بلکہ

فارموھم بالسنۃ

احادیث سے ان کا مقابلہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ اپنا مضمون بتانے میں زیادہ واضح ہیں۔ مگر قادیانی گروہ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ نہ قرآن سے خاموش ہوتے ہیں نہ حدیث سے۔ کتنی بڑی واضح بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی موضع قادیان (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ اسی جگہ ان پر وحی آئی۔ مسیح موعود ہوئے۔ آخر اسی زمین میں دفن ہوئے حالانکہ حدیث شریف میں صاف الفاظ میں ہے کہ مسیح موعود "دمشق" میں اترے گا۔ اگر حدیث ان کے لئے مسلک ہوتی تو اس حدیث کے ہوتے ہوئے کوئی مرحلہ باقی نہ رہتا۔ مگر

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب نے اس حدیث کو یوں پھیرا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ کیونکہ جس طرح دمشق میں یزیدیوں کا غلبہ تھا میری بعثت سے پہلے یہاں بھی یزیدیوں یعنی بے دینوں کا غلبہ تھا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود حج کرے گا۔ مرزا صاحب کہتے گئے کہ میں دجالوں (پادریوں) کو مسلمان بنا کر ساتھ لیکر حج کروں گا۔ جب بغیر حج کئے مر گئے تو اب کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنا حج بدل کرا دیا تھا۔ جس کا ثبوت بھی نہیں۔

اس قسم کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ جن میں اس گروہ کے بانی اور اس گروہ نے قرآن کے بعد احادیث پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے۔

میں جب اس میدان میں آیا تو مجھے خیال ہوا کہ اس گروہ سے مقابلہ کس ہتھیار سے کیا جائے۔ اس وقت دو مقدس بزرگ روحانی طور پر میرے سامنے آئے۔ ایک طرف تو شیخ سعدی رحمہ اللہ نے سمجھانا شروع کیا کہ ؎

(۵۸۲

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(قرآن۔ حدیث جس کو اثر نہیں کرتے اس کو جواب نہ دے)

دوسری طرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر بزرگ نصیحت کرنے لگے کہ

جو عالم اہل کفر اور اہل بدعت کا رد نہ کرے وہ عالم نہیں۔ (کتاب العقل)

اس لئے میں نے بعد غور و فکر قادیانی مدعی کے لئے تیسرا راستہ اختیار کیا یعنی قرآن و حدیث پیش کرنے کی بجائے اس کے ذاتی کمالات الہامات وغیرہ کی تنقید کر کے دکھایا کہ اس شکل کا صغریٰ بالکل غلط ہے۔ چنانچہ پہلا رسالہ "الہامات مرزا" میں نے بڑی محنت سے لکھا جو اتنا مقبول ہوا کہ بڑے بڑے مصنفوں نے اس کی عبارات اپنی تصنیفات میں نقل کیں۔ پنجاب کے پیر صاحب گولڑوی نے[1] اور حیدر آباد دکن کے مولانا انوار اللہ مرحوم نے[2] اپنی تصنیفات میں "الہامات مرزا" سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے بعد میں اسی راستے کو وسیع کرنے میں لگ گیا۔ اور پبلک کو اس راستے پر چلنے کی ترغیب دی جس کا نتیجہ بحمد اللہ یہ ہوا کہ آج جہاں کہیں اس گروہ سے اہل حق کا مباحثہ ہوتا ہے **ایک مضمون صداقت مرزا** ضرور زیر بحث ہوتا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ ہر جگہ وفات مسیح کو لے بیٹھتے تھے جس پر مطلب برآری کے لئے آیات اور احادیث پیش کر کے اپنا اثر ڈالتے تھے میرا یہ طریق کلام مرزا صاحب قادیانی کو ایسا ہوا کہ انہوں نے بحکم "تنگ آمد بجنگ آمد" مندرجہ ذیل اشتہار دیا:-

**"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ**

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون۔ ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العٰلمین میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے

[1] سیف چشتیائی میں۔ [2] افادۃ الافہام میں۔ ۱۲ منہ

بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دُور دُور ملکوں میں میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تُو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔

۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

**ناظرین کرام!** اس اشتہار کو بنظر غور دیکھیں تو آپ کو اس میں (پانچ) امور صاف صاف ملیں گے۔

(۱) وجہ اشاعت اشتہار ہذا میری طرف سے سخت تحریرات کا نکلنا

(۲) سارے اشتہار میں مرزا صاحب نے مباہلہ کا لفظ نہیں بولا نہ مثبت نہ منفی بلکہ محض اپنی دعا سے فیصلہ چاہا۔

(۳) تیسری بات خاص قابل ذکر یہ ہے کہ سارے اشتہار میں میرے ذمہ کوئی کام نہیں رکھا بلکہ صرف اپنی دعا کو کافی سمجھا۔

(۴) اس مضمون کو سچا اور ضروری الوقوع بتانے کو شروع میں بالفاظ قرآن مجید (قل ای و ربی انہ لحق) موکد بہ حلف بتایا ہے۔

(۵) سب سے اخیر میں لکھا ہے

مولوی ثناء اللہ جو چاہیں لکھیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یعنی میرے اقرار یا انکار کا کوئی اثر نہیں۔

ان امور خمسہ کے بعد مرزا صاحب کا اس دعا کے متعلق دوسرا اعلان بھی قابل غور ہے جسمیں ذکر ہے کہ میں نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی تو الہام ہوا

اجیب دعوۃ الداع۔

(اخبار بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ تو ہے مرزا صاحب کا اپنا قول جو سب جماعت احمدیہ پر حجت ہے۔ اب مزید تائید بھی سنئے۔ مرزا صاحب کے بعد امت مرزا دو گروہوں میں منقسم ہو گئی۔ پہلا گروہ جو جمہور ہے وہ قادیانی ہے۔ جس کا سرگروہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ہے۔ دوسرا گروہ لاہوری ہے اس کا سرگروہ مولوی محمد علی ایم۔اے امیر جماعت ہے ان دونوں نے اس دعاء مرزا کی بابت جو رائے لکھی ہوئی ہے وہ بہت صاف فیصلہ کن ہے۔

**نوٹ!** یہ دونوں بیان قریب وفات مرزا صاحب کے ہیں جب دونوں فریقوں میں ضد اور تعصب ابھی غالب نہ ہوا تھا۔ خلیفہ صاحب کا قول ہے۔

جب حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی۔ تشحیذ الاذہان (مولفہ میاں محمود احمد) بابت جون۔جولائی ۱۹۰۸ء۔ صفحہ ۷۹)

اس عبارت سے مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ کیونکہ دعاء جملہ انشائیہ ہے اور پیشگوئی جملہ خبریہ۔ جملہ خبریہ صادقہ کا تحقق ضروری ہے۔ مرزا صاحب نے آیت قرآنیہ کے الفاظ میں قسم کھا کر اس مضمون کو جملہ خبریہ کی صورت میں دکھایا ہے۔ اس لئے باپ بیٹا دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہ اشتہار جملہ خبریہ ہے جس کا وقوع ضروری ہے۔ ایک بات بڑی ضروری یہ ثابت ہوئی کہ مرزا صاحب کا الہام مندرجہ اخبار بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء اجیب دعوۃ الداع اسی دعا کے متعلق ہے نہ کسی اور کے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے خدا نے اس دعا کی منظوری کا الہام کیا۔ اس کے بعد یہ دعاء پیشگوئی کے رنگ میں آ گئی۔ پھر کیا ہوا یہ کہ ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

لاہوری گروہ کے سرگروہ چونکہ انگریزی میں ایم۔اے ہیں لہذا انگریزیت ان پر غالب ہے اس لئے وہ اس اشتہار کے دعا ہونے کا اور اس کی قبولیت کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ مگر انگریزی طریق پر جس میں بجائے صفائی کے تکدر غالب ہو۔ مگر دانا اس اصل مضمون کو سمجھ سکتے ہیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں۔ (۵۸۳)

ہم تو اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی بد دعا اس (ثناء اللہ) کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لیگا۔

(مقولہ محمد علی در رسالہ ریویو۔ قادیان بابت جون۔جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۹۵)

**ناظرین!** یہ ہے پیر پرستی کا اثر کہ ایک طرف حق صریح ہے دوسری طرف ایک بناوٹی بت ہے جس کی حفاظت کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اس لئے حق غلبہ کر کے زبان قلم سے نکلنا چاہتا ہے بلکہ بزور نکل گیا۔ مگر بے سمجھوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کو یہ دُم لگا دی گئی ہے کہ "نتیجہ دیکھ لیگا"۔

**احمدی دوستو!** نتیجہ سوائے موت کاذب اور حیات صادق کے اور کیا ہے جس کو بزمانہ مستقبل دیکھنے سے

ahmadimuslim.de

ڈرایا جاتا ہے۔ کیا اللہ سے ڈرنے والے راستگوؤں راستی پسندوں کی باتیں ایسی ہی ہوتی ہیں

ما یکن ایا سعد نور د الا بل

**مولوی محمد علی صاحب!** سہ

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

**نوٹ** یہ مضمون مباحث قادیان کا فیصلہ کن ہے اس لئے میں نے اس کے متعلق مستقل رسالہ "فیصلہ مرزا" اردو، عربی اور انگریزی میں شائع کیا ہوا ہے۔ قیمت اردو عربی ۳؍ انگریزی ۵؍ علاوہ محصول

بنگلہ زبان میں بھی شائع ہوا ہے۔ جو کلکتہ مرغی ہٹہ دکان نمبر ۷، ملا محمد اسحاق سے مل سکتا ہے۔

# جھوٹا کون اور پیر پرست کون

ناظرین مضمون مندرجہ ذیل سے اس سوال کا جواب حاصل کریں۔

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

اخبار "پیغام صلح" لاہور میں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے جس میں مولوی صاحب نے کذب گوئی و پیر پرستی کی بہت مذمت کی ہے۔ جو نہایت عمدہ بات ہے۔ واقعی جھوٹ بولنے والے اشخاص حق کی تبلیغ میں کبھی کوشاں نہیں ہو سکتے۔ ان کی تمام لفاظی لسانی محض دنیا طلبی اور زرپرستی کے لئے ہوتی ہے۔ (۵۸۴)

مگر اس کا کیا جواب کہ خود مولوی صاحب کا طرز عمل آج تک یہی رہا ہے کہ انہوں نے نہ صرف خود اپنی تمام عمر پیر پرستی میں بسر کی ہے بلکہ دیگر لوگوں کو ایک جھوٹے بت کی پرستش کے لئے بشد و مد دعوت دیتے اور دے رہے ہیں۔ مولوی صاحب کو یہ مضمون لکھنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ بقول ان کے اخبار "زمیندار" و "احسان" نے ان کے ایک بیان کو جو بمقدمہ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری عدالت میں دیا گیا غلط چھاپا ہے۔ اور باوجود مولوی صاحب کے انکار کے بھی اس کی تردید نہیں کی۔

حالانکہ اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو بھی ملکی اخبارات اس بات پر "خدائی مامور" نہیں کہ وہ ہر بات کی چھان بین بطریق محدثین کریں۔ اور نہ ہی وہ قادیانی جماعت کے تنخواہ خور ہیں کہ ان کی خاطر اپنے قیمتی اخبارات کے صفحات سیاہ کریں۔ ایک نامہ نگار کی اطلاع پاکر انہوں نے بیان شائع کر دیا۔ آپ کے نزدیک اس میں غلطی تھی آپ نے اس کی تردید کر دی۔ قصہ ختم۔

مولوی صاحب! آپ کو زمیندار اور احسان پر تو بہت غصہ آیا۔ مگر آپ کے پیر، نہیں نہیں "مسیح موعود، حضرت مجدد زمان" نے جو صدہا خلاف واقعہ امور اپنی تصنیفات میں لکھے ہیں ان پر آپ نے آج تک کبھی نوٹس کیوں نہ لیا؟ حالانکہ بارہا آپ کے روبرو ان واقعات کو پیش کرکے جواب طلب کیا گیا بلکہ پانچ پانچ سو روپیہ انعام کا لالچ بھی دیا گیا۔ مگر آپ نے محض پیر کے لحاظ سے آج تک نہ ان کی تصحیح کی اور نہ ہی پیر پرستی سے منہ موڑا۔ اگر آپ کو یاد نہ رہا ہو تو ہم آپ کی یاد تازہ کرانے کو ایک مثال پیش کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو آپ کے حضرت مسیح موعود راقم ہیں:-

"مولوی غلام دستگیر (قصوری) نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ (مرزا) اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا۔ کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا؟"

(رسالہ اربعین ۳ ص ۱۱)

اس مضمون کو مرزا صاحب نے اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۲، ۱۴ و نمبر ۴ صفحہ ۱۳ و ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ و کتاب نزول المسیح صفحہ ۳۱ و اعجاز احمدی وغیرہ کتب میں بھی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ صریح خلاف واقعہ ہے۔ ان ہر دو حضرات نے اپنی تالیفات میں ہرگز یہ بات نہیں لکھی۔

مولوی صاحب! کیا اس قسم کی صریح غلط بیانیاں کرنے والے شخص کو مسیح موعود وغیرہ ماننے والے اشخاص کا بھی یہ منہ ہے کہ وہ لوگوں پر پیر پرستی و کذب بیانی سے اجتناب کا وعظ کریں لم تقولون ما لا تفعلون۔

مولوی صاحب! اگر آپ فی الواقع پیر پرست نہیں ہیں تو آؤ تین ججوں کے سامنے اس معاملہ کو پیش کرکے ان سے فیصلہ کرالیں۔ کیا آپ اس پر آمادہ ہونگے؟ نہیں۔ کیونکہ پیر پرستی ایک خوفناک اور نہ ہٹنے والی بیماری ہے۔ آگے چلئے۔ آپ نے اسی ضمن میں یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی زندگی کی طرف دیکھو آپ ہمیشہ صداقت پر قائم رہے۔ مقدمات کے دوران میں آپ کو ایسے مواقع بھی پیش آئے کہ سچ بولنے میں قید کا خطرہ تھا لیکن آپ نے خطرہ کی مطلق پرواہ نہ کی اور ہمیشہ سچ ہی بولا!"

(پیغام صلح ص ۵، ۱۹ اپریل ۳۵ء)

حالانکہ حقیقت اس کے سراسر خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے مقدمات کے دوران میں اپنے بچاؤ کی خاطر اسی قدر جائز و ناجائز کوشش کی ہے جتنی کہ ایک دنیا دار شخص سے ممکن ہے۔ ثبوت سنئے۔ جن لوگوں نے حکیم محمد حسین قریشی مرزائی کا رسالہ "خطوط امام بنام غلام" اور مرزا صاحب کی کتب جن میں مرزا جی نے بڑے فخر سے لاکھوں روپیہ کی اپنی آمد بتائی ہے دیکھی ہیں ان پر واضح ہے کہ مرزا جی نے مریدوں کے مال سے خوب گلچھرے اڑائے ہیں۔ آمد و خرچ کا حساب و کتاب اسی لئے مرزا جی نے کوئی نہ رکھا تھا کہ جو چاہوں کروں جس طرح چاہوں عیش اڑاؤں۔

اس بات کو مرزا جی کے بعض دنیا طلب معزز مرید بھی بھانپ رہے تھے مگر یارائے دم زدن نہ رکھتے تھے ایک دفعہ بعض منچلے مریدوں نے باہم مشورہ کرکے ایک مرید[لہ] سے کہلوا ہی دیا کہ حضور! غریب و نادار مریدوں

لہ مولوی صاحب! یہ مرید آپ ہی تو نہ تھے۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

کے گاڑھے پسینہ کی کمائی یوں بیدردی سے مت اڑائیے باقاعدہ حساب وکتاب ایک کمیٹی کے سپرد کریں۔ پھر کیا تھا مرزا صاحب بہت لال پیلے ہوئے اور قائل کو خوب خوب سنائیں۔ ساتھ ہی کمال شان مسیحائی سے کہا کہ:۔

"میں تاجر نہیں کہ حساب کتاب رکھوں، میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے"۔ (اخبار الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۳ء)

حاصل یہ کہ مرزا صاحب نے مریدوں کے مال سے خوب من مانی موجیں اڑائی ہیں۔ اس کا مزید ثبوت سننا چاہو تو حضرت "خلیفۃ المسیح اول" یعنی مولوی نور الدین صاحب کی شہادت ملاحظہ فرمائیں۔ جو انہوں نے بمقدمہ انکم ٹیکس متعلقہ مرزا صاحب روبروئے تحصیلدار صاحب دی ہے کہ:۔

"لوگ مرزا صاحب کو ان کے خرچ کے لئے بطور ہدیہ کے پیری مریدی کے طور پر دیا کرتے ہیں"۔ (روئداد مقدمات قادیانی صفحہ)

مگر جناب مرزا صاحب، ہاں قادیانی مسیح موعود، ہاں ہاں حضرت مجدد زماں کی راستگوئی ملاحظہ ہو کہ آپ نے اسی مقدمہ انکم ٹیکس میں جو بیان دیا وہ بالفاظ تحصیلدار صاحب یہ ہے۔

"مریدوں سے سالانہ آمدنی قریباً چار ہزار روپیہ کے ہوتی ہے اور اس (مرزا) کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان دیا کہ اس کی ذاتی آمدنی بلاغ زمین اور تعلقہ داری کی اس کے خرچ کے لئے کافی ہے اس کو کچھ ضرورت نہیں کہ وہ مریدوں کا روپیہ ذاتی خرچ میں لاوے (ضرورت الامام مصنفہ مرزا صفحہ ۴۲)

مولوی محمد علی صاحب! انکم ٹیکس سے ڈر کر حکومت کی حق تلفی کرنے کو اس طرح غلط بیانی کرنا آپ کے نزدیک کذب نہیں؟ انصاف!!

مثال نمبر ۲ مرزا جی نے اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے "آمدنی چندہ کو بظاہر پانچ مدات پر تقسیم کر رکھا تھا۔ (جن کا حساب کتاب کوئی نہ تھا کما مر بیانہ) وہ پانچ مدات مندرجہ ذیل ہیں:۔

"اول مہمان خانہ۔ دوم مطبع۔ سوم مدرسہ۔ چہارم سالانہ اور دیگر جلسہ جات۔ پنجم خط وکتابت"۔ (رپورٹ تحصیلدار صاحب مندرجہ صفحہ $\frac{43}{44}$ رسالہ ضرورت الامام مصنفہ مرزا)

ان سب مدات کے لئے جس قدر آمد خرچ ہوتا وہ سب بدست مرزا صاحب ہوتا تھا کسی غیر شخص کا اس میں دخل نہ تھا۔ مولوی نور الدین صاحب شاہد ہیں کہ "بعض صورتوں میں مرزا صاحب کو لوگوں سے ہدایت ہوتی ہے کہ ان کا روپیہ مہمان نوازی میں خرچ ہو اور بعض میں ایسی ہدایت نہیں ہوتی .... مرزا صاحب کو اختیار ہے کہ پانچ مدوں میں سے جس مد میں چاہیں خرچ کریں.... میں (نور الدین بھی) مرزا صاحب کو اپنی گرہ سے روپیہ دیا کرتا ہوں۔ لیکن تخصیص نہیں ہوتی کہ وہ ان پانچ مدوں میں سے فلاں مد میں خرچ کریں۔ (روئداد مقدمات قادیانی صفحہ)

اسی بیان کی تائید منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار پرگنہ بٹالہ کی رپورٹ مندرجہ صفحہ ۴۲ ضرورت الامام سے بھی ہوتی ہے جس سے صاف عیاں ہے کہ جملہ مات پر جس قدر خرچ وغیرہ ہوتا یا آمد ہوتی بلا دخل غیرے بدست مرزا جی ہوتی۔ مگر مرزا جی نے مقدمہ انکم ٹیکس میں روبروئے تحصیلدار صاحب یہ بیان دیا کہ

"جو آمدنی مدرسہ کی مد پر آتی ہے وہ اس آمدنی کے علاوہ ہے اور اس کا خرچ بھی علاوہ ہے۔ میں نے انتظاماً وہ کام مولوی نور الدین صاحب کے سپرد کر رکھا ہے وہی حساب وکتاب رکھتے ہیں اور بذریعہ اشتہار چندہ دہندگان کو اطلاع دی گئی ہے کہ اس کا روپیہ براہ راست مولوی نور الدین کے نام ارسال کریں"۔

(صفحہ ۴۲ روئداد مقدمہ۔ تائید صفحہ ۴۳ ضرورت امام)

اس بیان میں مرزا صاحب نے یہ صاف غلط بیانی کی ہے کہ مدرسہ کی آمد و خرچ کا حساب وکتاب مولوی نور الدین کے سپرد ہے حالانکہ ہم اوپر خود مولوی صاحب موصوف کے بیان سے ثابت کر آئے ہیں کہ انہیں ان امور میں دخل نہ تھا وہ خود بھی اپنا چندہ مرزا صاحب کو دیا کرتے تھے۔ اس کی مزید تائید مولوی صاحب مذکور کے اس بیان سے ہوتی ہے جو انہوں نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین صاحب جہلمی عدالت رائے گنگا رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور میں دیا تھا کہ

"مدرسہ کا کام مرزا صاحب نے میرے ذمہ نہیں ڈالا ہوا۔ مدرسہ کے چندہ کا کام جب سے مدرسہ ہوا ہے کبھی میرے سپرد نہیں ہوا۔ چندہ میرے نام کبھی نہیں آتا"۔ (بیان مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۳ء روئداد مقدمہ صفحہ ۱۲۰)

مولوی محمد علی صاحب! مرزا جی کی مذکورہ بالا غلط گوئی کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

مثال ۳ ایسا ہی مقدمہ مذکورہ بالا میں مولوی نور الدین کا یہ بھی بیان ہے کہ

"قادیان میں میرے خیال میں شاید تین چار مطبع ہیں۔ حضرت صاحب کا اپنا مطبع کوئی نہیں"۔ (روئداد صفحہ $\frac{122}{123}$)

خود مرزا صاحب نے بھی مقدمہ حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین ۱۹۔ اگست ۱۹۰۳ء کو بطور شاہد لکھایا کہ

"مطبع ضیاء الاسلام میرے خیال میں ۱۸۹۸ء سے جاری ہوا میں نے جاری نہیں کیا حکیم فضل دین اس کا مالک تھا۔ آج تک وہی مالک ہے۔ نفع نقصان کا وہی ذمہ دار ہے"۔ (روئداد مقدمہ صفحہ ۱۳۵)

تحریرات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ مرزا جی کا اپنا مطبع کوئی نہ تھا۔ لہذا مرزا جی کا مقدمہ انکم ٹیکس میں سرکاری ٹیکس سے بچاؤ کی خاطر قریباً پانچسو روپیہ مطبع کا خرچ لکھانا مرزا جی کے صادق ہونے پر دلیل ہے یا غیر صادق پر۔ ملاحظہ ہو بیان مرزا صاحب:۔

(۵۷۵)

ahmadimuslim.de

"خرچ مطبع اس سال تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہوا ہے جس کا حساب کوئی نہیں۔ اس میں مدات ذیل ہیں۔ روپیا ماہوار الگ۔ اسٹنجیا ماہوار ۔ کل کش ہے۔ پریس مین تین تھے۔ سنگساز ۔ کاپی نویس ماہوار ۔ کاغذ ماہوار ۔ سائر خرچ ماہوار ۔ آمدنی مطبع کی حسب ذیل اس سال ہوئی۔

آمدنی فروخت کتب چارسو اٹھاسی روپیہ دس آنہ اس حساب سے خرچ مطبع آمدنی سے تخمیناً پانچسو روپیہ کے قریب زیادہ آتا ہے۔ یہ خرچ دوسری مدات سے دیا جاتا ہے۔" (روئداد مقدمہ ص )

اس بیان کی مجمل تائید ضرورت الامام کی منقولہ سابق تحریرات سے بھی ملتی ہے کہ مرزاجی نے آمدنی چندہ از مریدین کے خرچ کے لئے مدات بیان کیں۔ جن میں مطبع کی بھی مد ہے۔ الحاصل بیانات بالا سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب نے ان واقعات میں صدق مقال کو ملحوظ نہیں رکھا۔

**مثال ۴** مذکورہ بالا غلط بیانی پر انتہائی غلط آمیز کارروائی اور سنئے کہ جب مرزا صاحب نے مقدمہ حکیم فضل دین میں اپنا مطبع ہونے سے انکار کیا (جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے) تو مخالف جو ایک دور اندیش ہے (یعنی مولوی کرم الدین صاحب جہلمی) نے فوراً مقدمہ انکم ٹیکس والا بیان عدالت کے روبرو پیش کر دیا کہ یہ حضرت اس زمانے میں مطبع کو اپنا ذاتی قرار دیکر خرچ روپیا، اسٹنجیا، پریس مین وغیرہ بھی لکھا چکے ہیں۔ پھر کیا تھا مرزاجی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ بقول مرزا صاحب ایک جھوٹ نباہنے کو سو جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ مرزاجی نے اسی پر عمل کرکے یوں جواب دیا۔ (۵۶۶)

"جو بیان میرا روبروئے تحصیلدار صاحب بٹالہ بمقدمہ عذرداری انکم ٹیکس (۱۸۹۸ء) میں نے پڑھا ہے اس میں جو مطبع کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مطبع میں جو کتابیں چھپوائی جاتی ہیں۔" (روئداد مقدمہ ص ۱۴۴) (یعنی مطبع مراد نہیں بلکہ طباعت مراد ہے)

احمدی بھائیو! اپنے مسیح موعود کی اس مقدس "راست گوئی" پر شرمندہ نہ ہو جانا۔ کہہ دو "سچ سچ حضرت مسیح موعود کا یہی مطلب تھا اور اگر کوئی مخالف انکم ٹیکس والے بیان سے خرچ روپیا، اسٹنجیا، سنگساز، پریس مین وغیرہ دکھادے تو کہہ دینا روپیا سے مراد براہین احمدیہ کی سلائی تہہ بندی اور اسٹنجیا سے حقیقۃ الوحی کی کتابی اور سنگساز و پریس مین سے مراد میر عباس علی لدھانوی ہیں جنہوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت میں انتہائی سعی کی تھی۔ مرزا صاحب نے کیا سچ کہا ہے:۔

"جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص )

**مثال نمبر ۵** مرزا صاحب نے بمقدمہ یعقوب علی تراب حسب ضرورت خود مصلحت وقت ایک طرف تو بیان دیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے خود مجھے ایک خط لکھا تھا مگر دوسری طرف عندالحاجت یوں کہا کہ وہ خط مولوی کرم الدین صاحب کے لفافہ میں مجھ کو ملا تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"کارڈ پی نمبر ۵ وہ کارڈ ہے جو مولوی کرم الدین کے خط میں مجھ کو ملا جو ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء کو لکھا ہے۔" (روئداد ص ۱۳۰)

اس بیان پر عدالت نے اپنی طرف سے یہ نوٹ ثبت کیا کہ:۔ "پہلے (مرزاجی نے) یہ کہا تھا کہ کارڈ پی نمبر ۵ پیر مہر علی شاہ کے خط میں پہنچا۔"

احمدیو! تمہارے حضرت مسیح موعود نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام کرم الدین میں مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۰۳ء کو کہا تھا کہ

"عین الیقین اور حق الیقین عدالت کے ذریعہ سے میسر آتے ہیں۔" (روئداد ص ۱۴۶، ۱۴۷)

اس جگہ ملاحظہ کرو کہ خود عدالت نے مرزاجی کی کذب بیانی پر دستخط کئے ہیں ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مولوی محمد علی صاحب! آپ کا دعویٰ تھا کہ مرزاجی نے مقدمات کے دوران میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ خاکسار نے منجملہ کئی ایک امثلہ کے سردست پانچ مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ دیکھئے آپ کیا کہتے ہیں۔ مولوی صاحب! آپ کا یہ فرمان بالکل حق ہے کہ

"آج اسلام اور قرآن پر ایمان لانے والے (نہیں مدعیان اسلام میں) ایسے لوگ بھی ہیں کہ ان کے ہاتھ میں ہر وقت تسبیح اور زبان پر ذکر الٰہی۔ لیکن جب جھوٹ بولنے پر اتر آتے ہیں تو اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا کذاب اور دہریہ بھی شاید نہ بول سکے۔ بڑی بڑی مقدس شکلوں اور حیثیتوں والے لوگ عدالت میں حلف اٹھا کر کذب بیانیاں کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے۔" (پیغام صلح ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

کیا میں امید رکھوں کہ آپ میرے پیش کردہ کذبات کا کوئی صحیح جواب دینگے یا مرزا صاحب کو چھوڑ کر صادق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا حلقہ اپنے لئے کافی سمجھیں گے۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں آپ کو پیر پرست کہنے میں حق گو ہوں گا یا غلط گو اخیر میں آپ کے اس قول کی دل سے تائید کرتا ہوں کہ

"پیر پرستی ایک بری بیماری ہے۔ کوئی بیماری شاید اس سے زیادہ بری نہیں۔ اس بیماری سے غور و فکر کا مادہ تو بالکل فنا ہو جاتا ہے۔"

مکرم مولوی صاحب! ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھیں نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(آپ کا صادق محمد عبداللہ معمار امرتسری)

---

(دنیا اڈیشن)

# فاتح قادیان

جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعاء مرزا صاحب بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنج کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب امیر احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴؍ (ملنے کا پتہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# حضرت علیؓ کی اسد اللہی

(بزبان شیعہ)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(از قلم ملک ابو یحییٰ عبدالغنی صاحب سوہدروی)

اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ اخبار "اہلحدیث" میں درج ہوئی ہے۔ فاضل راقم مضمون واقعات مروجہ شیعہ کی روشنی میں حضرت اسد اللہ الغالب کے کارنامے دکھا کر ثابت کرتے ہیں کہ شیعہ نے محبت علی میں ان کی منقصت کی بے وقعت نہیں دکھائی۔ (مدیر)

علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے۔ اس طرح فرماتے ہیں:۔

"کیمبرج یونیورسٹی میں ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی۔ جو پڑھا لکھا اور عالم شخص تھا۔ میں نے پوچھا تم حضرت عمرؓ سے کیوں عداوت رکھتے ہو" ایرانی عالم نے جواب دیا کہ ہم حضرت علیؓ کی پیروی کرتے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ میں کوئی عداوت نہ تھی۔ اگر ایسی عداوت ہوتی جیسا کہ آپ لوگوں کا خیال ہے تو وہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کبھی نہ کرتے۔ ایرانی نے تعجب سے پوچھا! اس واقعہ کی تصدیق کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے۔ مرحوم نے اپنے کتب خانہ سے فوراً تاریخ یعقوبی؎ مصنفہ ابن واضح کاتب عباسی جو کہ شیعہ مذہب کا عالم ہے لا کر دکھائی۔ یہ کتاب یورپ میں طبع ہوئی ہے۔ اور جس کے دیباچہ میں مصنف کے شیعہ ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔ ایرانی عالم اس کتاب اور واقعہ کو دیکھ کر تائب ہو گیا اور عہد کیا کہ آئندہ کبھی حضرت عمرؓ کو برا نہ کہوں گا۔ اور تعجب کیا کہ ہمارے لوگ ان باتوں کو کیوں چھپاتے ہیں۔" (از سیر المصنفین جلد دوم صفحہ ۲۱۲۔ مؤلفہ مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہا بی۔ اے وکیل غازی آباد)

اسی کتاب کا دوسرا حوالہ صفحہ ۲۲۲ و صفحہ ۲۲۳ پر ہے۔ یعنی

"قیام بلدہ حیدرآباد میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک روز مولوی عبد الحی صاحب، مولوی عبداللہ خان صاحب اور ظہیر الدین فرزند مولوی بشیر الدین احمد صاحب آپ کے یہاں (سید علی بلگرامی مرحوم کے ہاں) بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک بڑے شیعہ مولوی صاحب تشریف لائے۔ آپ نے عبداللہ خان سے کہا کہ ذرا یعقوبی کی تاریخ جلد دوم تو اندر سے لیکر آؤ۔ جب وہ کتاب لے کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ اس میں کیا ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں۔ آپ نے ان کے ہاتھ سے کتاب لیکر ایک مقام پر سے پڑھ کر سنانی شروع کی۔ یہ وہی مقام تھا جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اس کے بعد شیعہ عالم سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ آج کئی روز سے ہم میں اور ہماری بیوی میں بحث ہو رہی ہے۔ وہ میری اس بات کو قبول نہیں کرتیں کہ حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا اور اس قدر مہر مقرر ہوا تھا۔ اور ان سے ایک بیٹا مسمی زید پیدا ہوا تھا۔ اس پر حاضرین جلسہ میں سے ایک صاحب نے کہا کہ علمائے شیعہ اس واقعہ کے منکر نہیں ہیں بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ جبر و اکراہ کا نکاح تھا۔ آپ نے نہایت تعجب سے کہا کہ یہ خیال نہایت جاہلانہ اور ذلیل ہے دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں کہ وہ فاطمہ کی لڑکی کو علی سے چھین سکے یا اس سے زبردستی نکاح کرلے۔" آخر مولوی صاحب خفیف ہو کے رہ گئے اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔" (حوالہ مذکور)

؎ ہم اپنے ناظرین کو ایسی غیر معتبر کتابوں کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرنے کی تکلیف نہیں دیتے۔ جبکہ خود اصول کلینی میں باب تزویج ام کلثوم ملتا ہے۔ (اہلحدیث)

# خون کے آنسو

(اس مضمون کی پہلی قسط ۳ مئی کے اخبار میں شائع ہو چکی ہے) علاوہ ازیں اگر احیاء سنت کا حقیقی معنوں میں جذبہ موجود ہے تو سب سے پہلے پختہ مسجدوں؎ کی خبر لینا چاہئے کیونکہ آنحضورؐ نے کبھی اس کا حکم نہیں دیا ہے مگر افسوس کسی کو احساس نہیں۔ سال بھر میں ۱۸۲۵ فرض نمازیں خلاف سنت محل میں ادا کی جائیں اور اس کا کچھ غم نہ ہو اور سال کی محض ایک نماز کے لئے عمل بالسنت کا جذبہ اس قدر محرک ہو کہ اسلامی اصل الاصول اتفاق و اتحاد پر خط تنسیخ کھینچ دیا جائے اور اس کی مطلق پروانہ ہو۔ افسوس آئے دن خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں مسجد پر غیر اقوام نے ناجائز تصرف کیا ہے یا کوشش کر رہی ہیں اور پھر جو نتیجہ ہوتا ہے وہ سب آپ لوگوں کو معلوم ہی ہے۔ بایں صورت اگر ہم صحرا میں گئے اغیار نے ہمیں روک دیا۔ کیونکہ زمین ان کی ہے ان کو روکنے کا حق ہے تو پھر ہم کہاں کہاں اپنا مصلے منتقل کرتے پھریں گے اور اغیار کے منت کش بنتے رہیں گے۔ آہ ہمارا پہلا فرض تو یہ تھا کہ آیت کریمہ انتم الاعلون ان کنتم مومنین کے پورے مصداق بن جائیں جب حاکم ہم رہیں گے ملک اور زمین ہماری ہوگی تو صحرا میں نماز ادا کرنے سے ہم کو کون روک سکتا ہے حضورؐ نے عید کی نماز بیشک صحرا میں ادا کی لیکن آپکو معلوم بھی ہے کہ وہ سارا خطہ انہیں مسلمانوں کا تھا۔ کیونکہ پہلے ہی اعلان عام ہو گیا تھا کہ کفار و مشرکین سب اس ارض مقدس سے نکل جائیں۔ قصہ بہت طویل ہے مختصر یہ کہ قصبہ مئو کے مسلمانوں سے عموماً اور برادران اہلحدیث سے خصوصاً بمدردانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ذاتی بغض و عناد کو مذہبی شکل میں ظاہر کرکے مذہب کو رسوا اور بدنام نہ کریں۔ ان کا فرض ہے کہ ان تمام باتوں کو نسیاً منسیاً کرکے اتفاق و اتحاد کے اصول پر عمل پیرا ہو جائیں اور اپنی کھوئی ہوئی شوکت و حشمت پھر واپس لینے کی کوشش بجان و دل کریں۔ السعی منا والاتمام من اللہ

مسلمانوں میں پیدا جذبہ صادق اگر ہو کچھ
ہلا دیں پھر زمیں کو نعرہ اللہ اکبر سے۔

؎ پختہ مسجد سے پہلے اتحاد قومی کی نگہداشت ہونی چاہئے۔ المومنون کیدٍ واحدہ الحدیث (اہلحدیث)

# ضروری سوال

اخبار اہلحدیث بابت ۳۔ ذیقعد ۱۳۵۳ھ میں آپ نے بضمن مضمون "بہائی دعویٰ" انجیل یوحنا کی ایک پیشگوئی کا مصداق آنحضرت صلعم کو بتایا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ہم اس کا وہی جواب دینگے جس پر نہ صرف دنیا کے کل مورخین اور عقلا بلکہ صبیان بھی متفق ہیں کہ وہی روح تخت حکومت پر پہنچی جس کے نام کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا جاتا ہے۔ (فداہ ابی وامی)

لیکن آپ کا اُس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت کو قرار دینا انجیلی تصریح کے خلاف ہے کیونکہ وہاں روح سے روح القدس مراد ہے۔ عبارت ملاحظہ کیجئے:۔

"میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا ×××× اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں۔ (یوحنا)

(۵۷۸)

خود باب کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اپنے جانے کے بارے میں یسوع کی تسلی بخش نصیحت اور روح القدس کے آنے کا وعدہ"

پس عرض یہ ہے کہ اس تصریح کے باوجود اس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت کو قرار دینا غالباً صحیح نہیں ہے۔ جواب معقول و تسلی بخش تحریر فرمادیں۔

(محمد عبداللہ اعظمی متعلم مدرسہ فیض عام مئو۔ ضلع اعظم گڈھ)

**جواب** اس عبارت کے مصداق بتانے میں دو قول ہیں۔ ایک۔ عیسائیوں کا قول ہے کہ موعود روح القدس وہ روح ہے جو حواریوں پر نازل ہوئی تھی جس سے وہ ملہم ہوئے۔ اس دعوے پر جو اعتراض ہے وہ واضح ہے کیونکہ روح القدس کے جو کام حضرت مسیح نے بتائے ہیں وہ اس روح القدس نے نہیں کئے۔ یہ بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ موعودہ روح القدس وہ نہ تھی۔ دوسرا قول مسلمانوں کا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت ہیں۔ اس کے سمجھنے کے لئے تھوڑی سی تمہید کی ضرورت ہے۔ روح القدس کے دو معنے ہیں جیسے مرکب اضافی کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ معنے جن کے لحاظ سے مرکب اضافی مرکب ہوتا ہے یعنی ہر جزو جزو معنے مقصود پر دلالت کرے دوسرا وہ معنے جس کے لحاظ سے مرکب اضافی مفرد ہو جاتا ہے یعنی حالت علم میں۔ روح القدس قرآن میں اسم علم کے معنی میں بھی آیا ہے۔ قل نزلہ روح القدس (الآیہ) مگر انجیلی عبارت میں علمی حیثیت سے نہیں بلکہ مرکب اضافی کی حیثیت سے ہے جو در اصل صفت موصوف ہے یعنی مقدس روح۔ ان معنے سے آنحضرت پر یہ پیشگوئی صادق آتی ہے۔

قرینہ اس کا یہ ہے کہ وہ افعال جو اس روح القدس سے صادر ہونے بتائے ہیں وہ اسی مقدس روح سے صادر ہوئے ہیں۔ فداہ ارواحنا۔ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

* بقیہ افعال اس روح کے یہ ہیں۔

وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے (یوحنا ۱۶ ۔ ۹ ۔ ۱۱)

تینوں کام آنحضرت نے کئے۔ منکرین مسیح کو کافر ٹھہرایا ۲ مسیح کا زندہ محفوظ ہو جانا۔ عدالت سے چوروں بدکاروں کو سزا دینا وغیرہ۔ (اہلحدیث)

**تقابل ثلاثہ** } مؤلفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اس میں تورات، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# خطاب باسلام

(۳۔ مئی کے بعد)

اے میرے بھٹکوں کے راہبر و ہمدم محشر، یتیموں کے باپ، رانڈوں کے والی، اپاہجوں کے مرہم، مصیبت زدوں کے غمخوار، بے وسیلوں کے سردار، تیری تعلیم عین فطرت اور قدرت کے موافق ہے اور تیرا ہر حکم اپنی تہہ میں ایک زبردست راز رکھتا ہے۔ آج چشم بینا تیری ایک مذہبی حیثیت پر ہی قربان نہیں بلکہ تیری سیاست اور قانون دانی پر بھی نثار ہے۔ چونکہ آج دنیا میں سینکڑوں کمیٹیاں اور ہزاروں مقنن موجود ہیں اور آئے دن نئے نئے قانون ایجاد ہوتے ہیں۔ لیکن تب بھی امن عامہ میں ایک خاص خامی نظر آتی ہے۔ دراں حالیکہ وہی تیرا قانون جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر نافذ ہو چکا ہے وہ عالم کے امن و امان میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قطع نظر زمانہ ماضیہ کے جس کی زندہ جاوید مثال آج ہمیں حکومت نجد سے بخوبی ملتی ہے کہ جب سے وہاں تیرے احکام و قوانین جاری ہوگئے ہیں تب سے سارے نزاعات کا انتزاع، جھگڑوں کا خاتمہ، مظالم کا انسداد، وحشیانہ جذبات، کینہ و انتقام کا اختتام، امن و سکون کا قیام ظہور پذیر ہوگیا ہے۔ جس کو دیکھ کر زمانہ تحیر کرتا ہے۔

پس اس پر بھی اگر کوئی تجھ کو دین صادق و عالمگیر نہ جانے اور بزور شمشیر ترقی یافتہ سمجھے تو یہ اس کی شومئے قسمت کا باعث اور عدم علمیت کا اعتراف ہے جس سے تیرے پاک دامن پر کوئی دھبہ نہیں آسکتا دعا ہے کہ خدا ہمیں تادم زیست تجھ ہی پر قائم و دائم رکھے اور تیرے مخالفین کو راہ ہدایت نصیب کرے آمین۔ ثم آمین۔ فقط

**خورشید صداقت** } اس کتاب میں مذہب اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب بھی ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# برہان التفاسیر

(۸۱)

گذشتہ پرچے میں پادری صاحب سے فرصت پاکر مولوی عبداللہ چکڑالوی (المتوفی)[1] کا ذکر کیا تھا انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسلام کے متعلق جو نکتہ آفرینی کی ہے وہ بہت ہی لطیف ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض ابراہیم سلام علیہ سوائے کتاب اللہ کے کسی غیر اللہ کی حدیث پر چلتے تو مشرک ہو جاتے اور حال یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ اور کسی کتاب یا قول کو شریک کرنے والے نہ تھے اور یہ بھی تم ان کو کہہ دو کہ ابراہیم کی پیروی ہم اس طرح کرتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر یعنی قرآن مجید پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے۔ اور جو کتب ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئی تھیں اور جو موسٰے عیسٰے سلام علیہما کو دی گئیں اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کے ہاں سے موہوب ہوئیں ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں جانتے اور ان کتابوں میں جو انبیاء کی طرف اللہ کے ہاں سے اتاری گئی ہیں اس لئے کہ ہم خاص اسی ہی کے فرمان بردار ہیں۔ اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کا طریقہ و ملت صرف یہی تھا کہ آپ خاص ما انزل اللہ یعنی محض کتاب اللہ المجید ہی کی پیروی کرتے تھے اور اگر آپ ایسا نہ کرتے تو بلاریب آپ مشرک بن جاتے لیکن آپ ہر قسم کے شرک سے پاک و مبرا تھے اور ہم مسلمانوں کو بھی یہی حکم ہے کہ ان کے طریقہ کی پیروی کریں یعنی ما انزل اللہ ہی پر عمل کریں ورنہ ہم بھی مشرک ہو جاویں گے جبکہ ابراہیم سلام علیہ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ اگر وہ کتاب اللہ کے سوا اور کسی کتاب یا قول پر عمل کرتے تو مشرک ہو جاتے پھر اور کسی کا کیا ذکر ہے کتاب اللہ کے مقابلہ میں انبیاء اور رسولوں کے اقوال و افعال یعنی احادیث قولی و فعلی و تقریری پیش کرنے کا مرض ایک قدیم مرض ہے۔ محمد رسول اللہ سلام علیہ کے مقابل و مخاطب بھی قطعی اور یقینی طور پر اہل حدیث ہی تھے کیونکہ ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب موسٰے عیسٰے سلیمان وغیرہ وغیرہ رسل انبیاء سلام علیہم کی احادیث قرآن مجید کے مقابلہ میں پیش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء سلام علیہم کی ایسی احادیث سے بریت ظاہر کی اور ان احادیث کو کفر اور شرک کہا اور رسول اللہ سلام علیہ کو یہ تعلیم دی کہ تم ان کو جواب دو کہ میں ان مشرکانہ اقوال و افعال کا کیوں اتباع کروں مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ اگر میں شرک کروں تو میرے تمام عمل برباد ہو جائینگے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم الا یہ ائن لئن اشرکت لیحبطن عملك و لتکونن من الخسرین۔

(پ ۲۴ ع ۳-۴) پس مطابق آیت ولا یشرك فی حکمہ احدا کے اس جگہ شرک سے خاص کتاب اللہ ہی کے ساتھ شرک کرنا مراد ہے اور اس جگہ اسی شرک کی ممانعت ہے پس کتاب اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے یہ مراد ہے کہ جس طرح کتاب اللہ کے احکام کو مانا جاتا ہے اسی طرح کسی اور کتاب یا شخص کے قول یا فعل کو دین اسلام میں مانا جائے۔ خواہ فرضاً وہ رسل و انبیاء کا قول یا فعل بھی کیوں نہ ہو جس طرح شرک فی العبادت موجب عذاب ہے اسی طرح مطابق ان الحکم الا اللہ پ ۷ پ ۱۲ ع ۳ و ۱۵ اور الا لہ الحکم والامر اور ولا یشرك فی حکمہ احدا کے شرک فی الحکم ہے جس میں آج کل اکثر لوگ مبتلا ہیں۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ ۹۷ و ۹۸)

**ناظرین کرام!** یہ ہے وہ عشق جو مجنون کو لیلےٰ سے تھا جو جنون کے درجے تک پہنچ جانے کے سبب جنگل کی ہرنیوں کو بھی لیلےٰ سمجھ کر پوچھتا ہے۔ ؎

باللہ یا ظبیات القاع قلن لنا
الیلای منکمن ام لیلی من البشر

(جنگل کی ہرنیو! قسم کھا کر بتاؤ کہ لیلیٰ تم میں سے ہے یا انسانوں میں سے)

مولوی صاحب کو حدیث اور اہل حدیث سے چونکہ کمال درجہ کا بغض تھا اس لئے ہر قسم کی برائی ان کو انہی میں نظر آتی تھی۔ کیوں ؎

نظروں میں میری تو ایسا سمایا
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

**امرتسری معاصر** نے آیہ کریمہ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا کا ترجمہ یوں کیا ہے "سو اگر یہ اس کی مثل کو مانیں جیسے تم نے مانا ہے تو انہوں نے ہدایت پالی۔"

(بیان للناس صفحہ ۴۳)

**برہان** یہ ترجمہ عربی علم ادب اور قرآنی محاورے کے خلاف ہے۔ ایسے موقع پر مثل کا لفظ تحسین کلام کے لئے ہوتا ہے۔ عرب کا مشہور شاعر امرؤ القیس کہتا ہے ؎

الی مثلها یرنو الحلیم صبابۃ[*]
اذا ما اسبکرت بین درع و مجول

قرآن مجید میں بھی یہی محاورہ ہے۔ غور سے سنو!

لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر

خدا کی مثل جیسا یعنی خدا جیسا کوئی نہیں؛ پس معاصر

---

[1] مولوی عبداللہ چکڑالوی زندہ ہوتے تو ہم ان سے اس کا ثبوت پوچھتے کیا کوئی ان کا نام لیوا ہے جو اس دعویٰ کا ثبوت دے کہ زمانہ نزول قرآن کے منکر یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب قرآن کی تکذیب میں احادیث انبیاء پیش کیا کرتے تھے ہمیں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین (اہلحدیث)

[*] اس محبوبہ جیسی کی طرف یعنی اس کی طرف، دانا سمجھدار آدمی بھی محبت سے جھکتا ہے جب اوڑھنی اور دوپٹہ لیکر سیدھی ہوتی ہے۔ اس شعر میں مثل کا لفظ زائد ہے۔

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تنقید تقویۃ الایمان

(۱۰۳)

گذشتہ پرچے میں حدیث نقل ہوئی ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ خواب میں مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے۔ آج اس کی تشریح درج ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

"المراد بخزائن الارض ما فتح علی الامۃ من الغنائم من ذخائر کسرٰی وقیصر وغیرھما ویحتمل معادن الارض التی فیھا الذھب والفضۃ قال غیرہ بل یحمل علی اعم من ذلک انتہی۔

یعنی مراد زمین کے خزانوں سے فتوحات غنیمتیں ذخائر کسرٰی اور قیصر روم وغیرہ امت کے لئے حاصل ہونا ہیں اور زمین کی کانیں جس میں سونا چاندی وغیرہ بلکہ اس کے علاوہ دیگر امور ہیں"۔

اور امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

قال العلماء ھذا محمول علی سلطانھا وملکھا وفتح بلادھا واخذ خزائن اموالھا وقد وقع ذلک کلہ وللہ الحمد وھو من المعجزات انتہی

یعنی فرمایا علماء نے خزانوں کا ملنا اس پر محمول ہے کہ ان کی سلطنتیں اور ملک اور فتوحات شہروں کے اور خزانے مالوں کے سب بحمد اللہ تعالیٰ حاصل ہو گئے اور یہ منجملہ آپ کے معجزات کے ہے"۔

اور شیخ محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۴۲۰ میں فرماتے ہیں:۔

"اشارت کرد بشیوع وبسطت دین وملت وے در عالم"۔ یعنی اس میں اشارہ فرمایا گیا دین ملت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے پھیل جانے کا تمام عالم میں"۔

علی ہذا حدیث ۱۳ صحیح مسلم بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نقل کردہ مولوی نعیم الدین جس کے اول الفاظ بطور خیانت چالاکی سے چھوڑ دیئے گئے۔ چونکہ انکشاف واقع کے لئے لازم تھا۔ ناظرین منصفین ملاحظہ فرما دیں:۔

"عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا وان من امتی سیبلغ ملکھا ما زوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض"۔ (مسلم ج ۲ صفحہ ۳۹۰)

"یعنی روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے سمیٹی میرے لئے زمین (مثل ہتھیلی کے) پس دیکھا میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو اور بے شک میری امت قریب ہے کہ پہنچے ملک اور بادشاہی اس کی جس قدر کہ سمیٹی گئی میرے لئے زمین اور دیئے گئے میرے لئے دو خزانے سرخ اور سفید"۔

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

"وھذا الحدیث فیہ معجزات ظاھرۃ وقد وقعت کلھا بحمد اللہ کما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العلماء المراد بالکنزین الذھب والفضۃ والمراد کنزی کسرٰی وقیصر ملکی العراق والشام فیہ اشارۃ الی ان ملک ھذہ الامۃ۔

یعنی اور اس حدیث میں معجزات ظاہرہ ہیں اور تحقیق بحمد اللہ وہ سب واقع ہو چکے جس طرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی علماء نے فرمایا مراد دو خزانوں سے سونا اور چاندی ہے جس سے کسرٰی اور قیصر شاہ عراق اور شام کے خزانے مراد ہیں اس میں اشارہ ہے کہ یہ ملک اس امت کا ہوگا"۔

اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ صفحہ ۴۶۹ میں اس حدیث کا ترجمہ مع شرح اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"بدرستی خدائے تعالیٰ فراہم آورد وورکشید برائے من زمین را پس دیدم من بلاد مشرق را ومغرب آں را وبدرستے امت من نزدیک ست کہ برسد ملک وے وبادشاہی وے چیزے را کہ فراہم آوردہ شدہ ودر کشیدہ شدہ است برائے من از زمین یعنی در مشرق ومغرب بادشاہ شوند وتصرف کنند وادادہ شد مراد دو گنج سرخ وسفید مراد بگنج سرخ خزینہ ہائے اکاسرہ کہ خسروان فارس اند کہ غالب برایں زر ست وبگنج سفید خزینہائے قیاصرہ کہ بادشاہان روم اند وغالب بر ایشاں نقرہ است وبعضے گفتہ اند کہ مراد باحمر ملک شام ست از جہت سرخی رنگ ایشاں وبابیض ملک فارس از جہت سفیدی رنگ ایشاں ومعنی اول ظاہر تر ست انتہی"۔

اسی طرح حدیث نمبر ۴ بحوالہ ترمذی منقولہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۳ جس کو صاحب مشکوٰۃ نے قال الترمذی ھذا حدیث غریب کہا ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے چوری و بددیانتی سے اخفا کیا ہے۔ تاہم ترمذی شریف میں لفظ والمفاتیح نہیں ہے۔ معہذا مولانا شیخ دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات ج ۴ صفحہ ۴۱۶ میں اس کے معنے میں لکھتے ہیں:۔

"بزرگی وادن وکلید ہائے بہشت وابواب رحمت آں روز بدست من است"۔

یعنی بزرگی دینی اور بہشت کی کنجیاں اور ابواب رحمت کی اس روز میرے ہاتھ میں ہونگی۔

کیونکہ اکرام شفاعت ومقام محمود اور لواء الحمد فتح ابواب جنت وکوثر جملہ اعزازے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نوازا جاویگا اس میں کسی اہل ایمان کو ہرگز جائے مقال نہیں ہو سکتا۔ اور یہی حاصل بقیہ ہر سہ احادیث کا ہے۔ خود جناب مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ میں فرماتے ہیں

"سب انبیاء و اولیا کے سردار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے معجزے دیکھے انہیں سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی"۔ (باقی)

---

**تقویۃ الایمان**۔ (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# تعاقب بر فتویٰ نمبر ۱۳۱

مندرجہ اخبار اہلحدیث ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء

**نوٹ** استفتا صفحہ کی مقدار سے بڑھ گیا لہذا یہ مضمون درج کیا گیا۔

مکرمی و محترمی جناب مولانا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ نے بجواب استفتا بابت انتفاع اراضی مرہونہ تحریر فرمایا ہے کہ :۔

"آج کل کے بعض علماء کے نزدیک اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ بحدیث الظہر یرکب بنفقتہ :

راقم کے خیال میں جواب مذکورہ بالا تفصیل طلب ہے اتنی عبارت سے غلط فہمی کا احتمال ہے جبکہ کسی چیز کے شرعی جواز و عدم جواز کے لئے کتاب و سنت اور تعامل قرون ثلاثہ کے بعد اجماع امت اخذ حجت کے لئے آخری سہارا ہے تو جس چیز کے عدم جواز میں علماء متقدمین کی کثرت رائے بلکہ اتفاق رائے رہا ہو اُس کے جواز کے لئے بعض علماء (وہ بھی آج کل کے) کا قیاس قبول کرنا کہاں تک درست ہے؟ جبکہ بعض علماء نے عدم جواز کے ثبوت میں احادیث بھی نقل فرمائی ہیں (جو آگے درج ہیں) اور حدیث الظہر یرکب الخ پر اس مسئلہ کو قیاس کرنا اکثر علماء نے قیاس مع الفارق قرار دیا ہے۔ کیونکہ حیوان بغیر خدمت کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور زمین میں یہ بات نہیں ہے اور حدیث مذکور ساتھ رکوب و دَر کے مخصوص ہے پھر حدیث کے معنوں میں بھی اختلاف ہے۔ بعض یوں بھی معنے کرتے ہیں کہ نفقہ اور منافع دونوں راہن کے ذمہ ہیں۔ پھر جمہور اس (حدیث الظہر یرکب) کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں یا تو آیت ربو کے ساتھ یا حدیث لا یغلق الرھن الخ کے ساتھ جیسا کہ صاحب اللمعات فرماتے ہیں۔ والجمہور علی خلافہ وقالوا ھذا الحدیث منسوخ بحدیث لا یغلق الرھن الخ۔

نوٹ جمہور کا لفظ بتا رہا ہے کہ بعض دوسری طرف بھی ہیں پس مسئلہ اختلافی ہوا اختلافی کی صورت میں اجماع نہ رہا۔ (اہلحدیث)

نیز مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب میں ہے کہ

وگفتہ اند کہ ایں حدیث منسوخ است بحدیث لا یغلق الرھن الخ وگوئند کہ حدیث خلاف قیاس است بدو وجہ اول رکوب و شرب برائے غیر مالک آں بغیر اذن وے۔ دوم تضمین او بنفقہ نہ بقیمت ....

نیز فرماتے ہیں

ابن عبد البر گفتہ ...... دالست بر نسخ او (حدیث الظہر مرکب الخ) حدیث ابن عمر لا تحلب ماشیۃ امرء بغیر اذنہ اخرجہ البخاری فی ابواب المظالم

__آخر درجہ__ جن علماء نے حدیث مذکور کے ظاہر معنے لئے ہیں انہوں نے بھی ساتھ ہی یہ قید لگائی ہے کہ جس قیمت کا چارہ مویشی کو ڈالا جاوے اسی قدر اس سے حاصل کیا جاوے۔ زیادہ ہرگز نہیں ورنہ کل قرض جر نفعاً فھو ربٰوا کے ماتحت سود ہو جاویگا اور حرمت سود معلوم۔ چنانچہ مسک الختام میں ہے کہ

حدیث ابوہریرہ رض الظہر یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا۔ ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا میں تین مذہب ہیں اول مذہب احمد و اسحٰق و حسن و لیث وغیرہم موافق ظاہر حدیث است۔ وگوئند کہ حصول آں برکوب و در است پس منتفع شود بآں بقدر قیمت نفقہ۔

نیز مولانا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم جواب استفتا میں جامع بخاری، جامع حماد وغیرہ سے نقل فرماتے ہیں :۔

وفی البخاری عن ابراھیم النخعی ترکب الضالۃ بقدر علفھا و تحلب بقدر علفھا والرھن مثلہ۔ قال الحافظ فی الفتح و رواہ حماد بن مسلمۃ فی جامعہ باوضح من ھذا ولفظہ اذا ارتھن شاۃ شرب المرتھن من لبنھا بقدر علفھا فان استفضل من اللبن بعد ثمن العلف فھو ربٰوا

اور یہ (انتفاع از مویشی مرہونہ بقدر قیمت چارہ) بھی غالباً اس صورت میں ہے کہ راہن مویشی مرہونہ کو چارہ خوراک دینے سے انکار کر جاوے جیسا کہ مسک الختام میں ہے۔

کہ چوں راہن از انفاق بر مرہون باز ماند مرتہن را مباح است کہ انفاق کند بر حیوان برائے حفظ حیات وے و در مقابلہ ایں نفقہ انتفاع برکوب و شرب لبن حاصل کند۔ مگر بایں شرط کہ قدر با قیمت وے زیادہ بر قدر علف نباشد۔ و در شرح ہمیں قول را قوی گردانیدہ۔ و صاحب حجۃ اللہ البالغہ نیز ہمیں صورت رفتہ و ایں تقریر را وجہ جمع میاں ہر دو حدیث گفتہ۔

تو عرض ہے کہ جب انتفاع از مویشی مرہونہ بدلائل مندرجہ ہی ثابت نہیں (کیونکہ چارہ کے مقابلہ میں کچھ حاصل کرنا حقیقت میں انتفاع نہیں) تو انتفاع از اراضی مرہونہ کے لئے حدیث ابوہریرہ الظہر یرکب الخ سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔ اخیر میں دو حدیثیں عدم جواز انتفاع اراضی مرہونہ میں جواب استفتا از مولانا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم و مغفور سے نقل کر کے ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں :۔ (۵۸۱)

وقد ظفرت وللہ الحمد فی ھذہ المسئلۃ بحدیثین کل واحد منھما فصل الخطاب والقول الفیصل فی الباب۔ احدھما عن سمرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من رھن ارضاً بدین علیہ فانہ یقضی من ثمرتھا ما فضل بعد نفقتھا یقضی ذالک من دینہ ذلک الذی علیہ بعد ان یحسب لصاحبھا فی عندہ عملہ و نفقتہ بالعدل اخرجہ عبد الرزاق۔ وثانیھما ما اخرجہ من طاؤس قال فی کتاب معاذ بن جبل من ارتھن فھو یحسب ثمرتھما لصاحب الرھن من عام حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ماحصل اس کا یہ ہے کہ :۔

"مجھے خدا کے فضل سے اس کے علاوہ خاص اس مسئلہ میں دو حدیثیں مل گئی ہیں۔ جو اس باب میں نص قاطع ہیں۔ حدیث اول سمرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قرض کے بدلے

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**اپنی صحت** کی بابت سابقہ پرچہ میں تحریر کر چکا ہوں الحمد للہ کہ اب کھانسی وغیرہ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ درد گھٹنہ ہنوز باقی ہے۔ احباب کرام دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔

**عزیز عطاء اللہ** کی حالت رو بصحت ہے گو آج ۱۹ مئی تک بخار پورے طور پر نہیں اترا۔ ہیں درد نقرس بالکل رفع ہوئی ہے۔ اس کے معالج نے صبح کو ہوا خوری کی اجازت دیدی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ آیندہ ہفتہ تک پوری صحت ہو جائے گی۔ انہی ایام میں اس کے گھر میں ایک نفس جدیدہ (دختر) پیدا ہوئی ہے۔ خدا بابرکت کرے۔ (ابوالوفاء)

**رسید مضامین آمدہ** محمد علی صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب ثانی۔ ابو علی محمد نقی صاحب خانصاحب جناب شجاع الدین خان صاحب۔ مولوی عبد الخالق صاحب۔ مولوی ابو سعید محمد شریف صاحب۔ (۵۸۳)

**مضامین غیر مقبولہ** سیپاسنامہ۔ مناجات۔ جزاء سیئۃ سیئۃ۔ اسلامی درد۔

**انجمن اہل حدیث ملتان** کا سالانہ اجلاس ۱۱-۱۲ مئی کو ہونا تھا۔ مگر شہر میں شورش کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔ چنانچہ اب ۲۴-۲۵ مئی کو ہوگا۔

**مبلغات پہنچا دیئے گئے** ۲۳-اپریل ۳۵ء کو مبلغ ۸ روپیہ جناب محمد محی الدین صاحب جنیدی خریدار اخبار اہلحدیث ۹۴۸۶ کی طرف سے بدیں غرض موصول ہوئے تھے کہ مستری دین محمد صاحب ساکن پٹی ضلع لاہور خریدار اخبار اہلحدیث ۸۴۳۹ کو پہنچا دیئے جائیں۔ چنانچہ ۱۷/۵/۳۵ کو مبلغات مذکورہ متوخر الذکر دفتر میں آ کر لے گئے۔ (منیجر اہلحدیث)

**پندرہ روزہ اسلام** انگریزی زبان میں انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور کے زیر اہتمام یکم جون سے شائع ہونا شروع ہوگا جس کی سالانہ قیمت دو روپیہ اور بیرونی ممالک سے چار شلنگ ہوگی۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

پتہ۔ منیجر اخبار اسلام۔ شیرانوالہ دروازہ لاہور

**سید الاستغفار** انجمن موصوف کی طرف سے ایک چوورقہ ٹریکٹ پاکٹ سائز پر خوشنما آرٹ پیپر پر رنگین طبع کرایا گیا ہے۔ تین پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر ناظم انجمن مذکور سے طلب کریں۔

## صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا

تصنیفات حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ (سوائے تفاسیر اردو و عربی) پر یکم مئی ۳۵ء سے دو آنہ فی روپیہ رعائت کی گئی ہے۔ جو ۳۱ مئی تک جاری رہے گی۔ ناظرین کرام اس موقع سے جلد فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ رعائت کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔

المشتہر منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

## شائقین تفسیر ثنائی اردو کو خوشخبری

### جلد ششم بھی طبع ہو گئی

الحمد للہ کہ تفسیر مذکور جو عرصہ سے ختم تھی اور ناظرین کو اس کا عرصہ سے انتظار رہتا تھا اس کی طباعت ختم ہو چکی ہے۔ اب صرف سلائی وغیرہ کا کام باقی رہ گیا ہے۔ ناظرین یہ خوشخبری ملاحظہ فرما رہے ہونگے اس وقت غالباً کئی اصحاب کے پاس یہ تفسیر پہنچ چکی ہوگی۔ قیمت فی جلد دو روپیہ (عہ)

نوٹ) اب تفسیر مذکور مکمل موجود ہے جسکی قیمت مبلغ عہ۱۲ روپیہ ہے۔ پوراسٹ منگانے والے حضرات قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں قرآن کو تفسیر بذریعہ ریلوے پارسل ارسال کر دی جائے گی۔ وزن تقریباً سوا چار سیر ہوگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**دی ریفارم آف مسلم سوسائٹی** شاہزادہ سعید حلیم پاشا کا انگریزی زبان میں زبردست لیکچر ہے جس میں موصوف نے مسلمانوں کو ہدائت کی ہے کہ وہ سوشل اور تمدنی مسائل میں اسلام ہی کے مقرر کردہ اصلوں پر کاربند رہیں۔ انگریزی خوان اصحاب کے لئے انجمن مذکور نے مفت شائع کیا ہے۔ صرف پانچ پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

**رسالہ صوفی ایک سال کیلئے مفت** حاصل کرنے کے لئے باوضو کسی پاک جگہ میں یا مسجد میں پچیس ہزار دفعہ درود شریف اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم پڑھ کر مسلمانوں کی اتحاد، ترقی، اصلاح اور اتفاق اور مسلمان بادشاہوں کی فتح کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے ہمیں اطلاع دیں گے۔ تو رسالہ صوفی ایک سال کے لئے آپ کے نام جاری کر دینگے۔

منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

---

(بقیہ از صفحہ ۱۳) اپنی زمین کو کسی کے پاس رہن رکھے تو زمین کی پیداوار میں سے بعد وضع خرچ اخراجات کے جو باقی بچے وہ قرض میں محسوب کیا جاوے اور مزدوری وخرچ جو ہوا ہو اسکو بھی انصاف کے ساتھ لگا لیے۔ روائت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق[1] نے۔

حدیث دوم طاؤس کہتے ہیں کہ معاذ صحابی (جنکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملک یمن پر قاضی اور حاکم مقرر کیا تھا۔ ان) کی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ جو کوئی کسی کی زمین گروی رکھے تو اسکی پیداوار قرض میں محسوب کرے۔ اور یہ حضرت صلعم نے اسوقت کہا تھا جب آپ نے حج کیا یعنی آخر عمر میں۔ روائت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق نے۔ پس احادیث مذکورہ کے مقابلہ میں کسی کے قول و قیاس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔

(رحیم بخش چوب فروش کلاس والہ ضلع سیالکوٹ)

**اہلحدیث** امت کو امت کے اقوال سے تنگ کرنا صحیح نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس مسئلہ میں سلف امت میں اختلاف ہو تا وقتیکہ نص صحیح صریح فیصلہ نہ کرے۔ اس میں سے کوئی جانب اختیار کر لے۔ مضائقہ نہیں۔

[1] کیا عبد الرزاق کی کتاب ہندوستان میں ہے؟ کسی نے

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## اہل شہر کی تکلیف

### قابل توجہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر

آج کل گراموفون بجانے کی جو کثرت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ رات کے ایک دو بجے تک بلند مکانوں سے آوازیں آتی رہتی ہیں۔ جس سے نیند میں سخت خلل پڑتا ہے۔ مزدور پیشہ اور ملازمت پیشہ جن کو دن بھر کام کرنا پڑتا ہے وہ سخت تکلیف میں ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے بعض ریکارڈ ان کے فحش بھی ہوتے ہیں۔ جو شریف لوگوں کی بہو بیٹیوں پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ ذمہ دار افسروں کا فرض ہے کہ اہل شہر کی تکلیف دور کریں۔ اسی لئے ہم نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ مئی سنہ رواں میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو توجہ دلائی تھی۔ آج صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو توجہ دلاتے ہیں کہ اہل شہر کی تکلیف پر توجہ کر کے گراموفون بجانے والوں کو حکم دیں کہ اپنے مکانوں کی اوپر کی منزل میں نہ بجایا کریں۔ بلکہ نچلی منزل میں بجا کر لطف اندوز ہو جایا کریں۔ اس سے ان کی تفریح میں بھی کمی نہ آئے گی اور اہل شہر کو بھی آرام رہے گا۔

نوٹ۔ ہم اپنے علاقہ کے تھانہ دار (احمد یار خان صاحب) کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے اہل علاقہ کی تکلیف کی شکایت پر توجہ کر کے معقول انتظام کر دیا۔

## سر ظفر علی سابق جسٹس ہائیکورٹ پنجاب

### خلیفہ قادیان کی تائید میں

آج کل اخبارات میں سر موصوف کی تحریروں کا بہت ذکر اذکار ہے۔ کیونکہ انہوں نے آواز اٹھائی ہے کہ حکومت جماعت مرزائیہ کو مسلمانوں سے الگ اقلیت بنا دے۔ اس سے فریقین کو امن رہے گا۔ قادیانی اخبار اور قادیانی خلیفہ اس سے پیچ پا ہو رہے ہیں، غیظ و غضب میں کچھ بے معنے باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ ہم نے اس موضوع پر کئی دنوں تک غور کیا تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قادیانی جماعت اور خلیفہ قادیان کو سر ظفر علی صاحب کا مشکور ہونا چاہئے۔ آج ہم اس معمے کو حل کرتے ہیں۔ جس سے دونوں فریقوں میں مفاہمت ہو کر غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ اس کے بعد دونوں فریق مل کر ہمارے شکر گذار ہونگے۔ انشاء اللہ!

سنہ ۱۹۲۴ء میں خلیفہ قادیان نے سفر انگلستان کا تہیہ کیا۔ تو انجمن احمدیہ قادیان سے دس ہزار روپیہ منظور کرایا۔ پٹیالہ سے درزی بلائے گئے۔ جنہوں نے تمام پارٹی کی وردی ایک ہی شان کی تیار کی۔ بڑی شان کے ساتھ یہ کہہ کر سفر یورپ کو روانہ ہوئے کہ وہاں اسلام کی اشاعت کے ذرائع پر غور کریں گے۔ وہاں پہنچ کر ایسی بیدردی سے روپیہ اڑایا کہ بجائے دس ہزار کے اسی ہزار خرچ ہوا۔ اس سفر میں کام کیا کیا؟ وزیر ہند سے ملے اپنی وفاداری جتا کر درخواست کی کہ

کونسلوں اور اسمبلی میں ہماری نمائندگی الگ کر دی جائے۔

وزیر ہند نے خدمات کا اعتراف کیا مگر نمائندگی علیحدہ کرنے میں اپنی مشکلات پیش کر کے انکار کر دیا۔ ہم نے اس واقعہ کو معتبر ذریعہ سے اطلاع پا کر اسی زمانہ میں اہلحدیث میں شائع کر دیا تھا اور یہ بھی لکھ دیا تھا اور اب بھی لکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اگر انکار کریں تو حلف موکد بعذاب اٹھائیں جو وہ دوسرے منکروں سے طلب کیا کرتے ہیں۔

اس واقعہ سے ثابت ہے کہ علیحدہ نمائندگی اہل قادیان کا عین مدعا ہے۔ یہ تو واضح بات ہے کہ نمائندگی میں امتیاز جماعتی امتیاز پر موقوف ہے۔ پس آج جو سر ظفر علی نے مرزائی جماعت کو علیحدہ کرنے کی تحریک کی ہے یہ دراصل قادیانی تحریک کی تائید ہے۔ اس لئے قادیانی جماعت کو سر موصوف کا شکر گذار ہونا چاہئے۔ اور دونوں کو ہمارا شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہم نے پرانا ریکارڈ پیش کر کے ان دونوں میں مصالحت یا کم سے کم مفاہمت کرا دی۔

قادیانی ممبرو! ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

## مالیر کوٹلہ میں ہندو مسلم جنگ
### اور
## جنگ کے بعد صلح

ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے۔ گذشتہ ہفتے اس میں ہندو مسلم فساد ہوا۔ جس سے فریقین کو تکلیف ہوئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات میں کسی فریق کا فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر بھی فسادات ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑائی کرانے والے بڑے ہوشیار ہیں انہی کو لڑائی میں فائدہ ہوتا ہے۔ چونکہ روزانہ اخباروں میں فریقین کے بیانات چھپ چکے ہیں۔ جن میں صداقت کے ساتھ مبالغہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مقام شکر ہے کہ فریقین نے اپنی غلطی کی تلافی کر دی ہے۔ ؎

عجب مزا اس ملاپ میں ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر

(۵۸۳)

---

## جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

چونکہ مولوی سر رحیم بخش صاحب بالقابہ صدر جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ اس لئے جماعت منتظمہ کا ایک جلسہ بتاریخ ۲ جون سنہ ۳۵ء بوقت ۵ بجے شام بمقام انبالہ شہر بر مکان معتمد عمومی منعقد ہوگا۔ جملہ ارکان جماعت منتظمہ کی

ahmadimuslim.de

خدمت میں درخواست ہے کہ از راہ کرم شریک جلسہ ہوں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے :-

(۱) دعائے مغفرت برائے صدر صاحب مرحوم و قرارداد تعزیت۔

(۲) انتخاب صدر جمعیتہ بجائے صدر صاحب مرحوم

(۳) جمعیتہ کی دیرینہ اور مسلسل مالی کمزوری۔ آمد و خرچ کے لحاظ سے ضرورت تخفیف مصارف اور چارہ کار کے بارے میں فیصلہ۔

(۴) دیگر امور جو بہ اجازت صدر جلسہ پیش ہوں

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام)

# گوشوارہ آمد و خرچ

## آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

### بابت ماہ محرم ۱۳۵۴ھ

| | |
|---|---|
| چندہ ماہوار دہلی شہر معرفت اہلحدیث | عہ |
| سیٹھ محمد داؤد صاحب پاراسورابیہ جاوا | یکصد روپیہ |
| عبدالمالک صاحب طیب پور ضلع گونڈہ | ؎ |
| بتوسط بابو عبدالعظیم صاحب پشاوری سفید قبری | صہ |
| ایس میاں محمد حسین صاحب گلزار باغ پٹنہ | صہ |
| بذریعہ مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی | سہ |
| " مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری | ؎ |
| " مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی | ۸ر |
| " مولوی رشید احمد صاحب واعظ گوڑگانوی | ؎ |
| " مولوی عبدالمجید صاحب واعظ باکھر آبادی مالدہی | صہ ۲ر |
| " مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری | ۸ |
| " مولوی عبدالمجید صاحب واعظ گوڑگانوی | ۸ |
| " بابو غفور علی صاحب لدھیانہ | ۶ر |
| " مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری | ؎ ۶ر |
| میزان کل آمد ماہ حال | ۲۰۰-۱۴-۰ |

### خرچ بہ تفصیل ذیل

مدارس متعلقہ کانفرنس اہلحدیث دہلی

| | |
|---|---|
| بنام مولوی عبدالسمیع صاحب مبارکپوری اعظم گڈھی | عہ ۳ر |
| ۱ بنام مدرسہ اہلحدیث ہالہ سندھ حیدرآباد | عہ |
| ۲ " " اہلحدیث باڑی دھولپور اسٹیٹ | عہ |
| ۳ " مدرسہ " قطب صوبہ دہلی | عہ |
| ۴ " مدرسہ " تکھور کریس تبت خورد علاقہ کشمیر | عہ |
| ۵ " مدرسہ " غواری تبت علاقہ کشمیر | عہ |
| ۶ " مدرسہ " بلغار علاقہ کشمیر | عہ |
| ۷ " مدرسہ " کپورتھلہ اسٹیٹ | عہ |
| ۸ " مدرسہ " شگر گوایار | عہ |
| ۹ " مدرسہ " بیگوڈ علاقہ اودے پور | عہ |
| ۱۰ " مدرسہ " گلالتہ ضلع گوڑگانوہ | عہ |
| ۱۱ " مدرسہ " رہپوہ " " | عہ |
| ۱۲ " مدرسہ " شکراوہ " " | ؎ |
| ۱۳ " مدرسہ " آگرہ لوہامنڈی | معہ |
| ۱۴ " مدرسہ " لالپور کلاں ضلع مرادآباد یوپی | معہ |
| ۱۵ " مدرسہ " لاڈمکا علاقہ بھرتپور اسٹیٹ | معہ |
| ۱۶ " مدرسہ " اُونڈکی علاقہ بھرت پور | معہ |
| ۱۷ " مدرسہ " دیوالکری ریاست الور | معہ |
| ۱۸ " مدرسہ " پڑہ پائیں علاقہ کشمیر کرگل | معہ |
| ۱۹ " مدرسہ " سکسہ علاقہ کشمیر ضلع لداخ | معہ |
| ۲۰ " مدرسہ " منڈولہ پہار گنج دہلی | ؎ |
| ۲۱ " مدرسہ " گھاشیرا ضلع گوڑگانوہ | صہ |
| ۲۲ " مدرسہ " جہانا " | صہ |
| ۲۳ " مدرسہ " سبسولہ کلاں ضلع میرٹھ | صہ |
| ۲۴ " مدرسہ " سید پور " | صہ |
| ۲۵ " مدرسہ " تیوڑی " | صہ |
| ۲۶ " مدرسہ " رتن پور ضلع مرادآباد | صہ |
| ۲۷ " مدرسہ " پریوا نرائن پور پرتاب گڈھ | صہ |
| ۲۸ " مدرسہ " بھٹ پورہ گورکھپور | صہ |
| ۲۹ " مدرسہ " ناگ پور سرکل عک | صہ |
| ۳۰ " مدرسہ " شمس پورہ ضلع ایٹہ | صہ |
| ۳۱ " مدرسہ " بڑہ باڑی | صہ |
| ۳۲ " مدرسہ " روی تنشی | صہ |
| ۳۳ " مدرسہ " کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ | صہ |
| ۳۴ " مدرسہ " ویرپسرا مظفر گڈھ | صہ |
| ۳۵ بنام مدرسہ وڈور ضلع ڈیرہ غازی خان | صہ |
| ۳۶ " مدرسہ کوسی ضلع گیا | ؎ |
| ۳۷ " پیش امام مسجد اہلحدیث کوچہ قابل عطار دہلی | سہ |
| میزان | ۳۰۲-۸-۰ |

| نام واعظین | تعداد تنخواہ | سفر خرچ | میزان کل خرچ |
|---|---|---|---|
| مولوی عبداللہ صاحب | وعہ | ؎ | مہعہ |
| مولوی شمس الدین صاحب | مہ | ؎ | مہعہ |
| مولوی عبدالرزاق " | وعہ | ؎ ۵ر | معہ ۵ر |
| مولوی رشید احمد صاحب | عہ | ۱ر | لعہ ۱ر |
| مولوی عبدالمجید صاحب | عہ | ۳ر | عہ ۳ر |
| مولوی نصیر الدین " | عہ | عہ ۵ر | لعہ ۵ر |
| مولوی عبدالمجید مالدہی | ؎ | ۸ر | عہ ۸ر |
| مولوی بہرام صاحب پشاوری | ۸ | صہ | صہ |

میزان　ماعہ ۶ر　۱۱۷-۶-۶ روپے

### خرچ دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر سہ۔ کرایہ دفتر عہ۔ ٹکٹ برائے روانگی ڈاک عہ۔ خاکروب ۳ر

میزان کل خرچ　اسماعہ ۶ر　۴۶۳-۱-۶

کمی　ماعہ ۳ر　۲۶۲-۳-۶

حمید اللہ فنانشل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

# گورنمنٹ میٹل ورکس انسٹی ٹیوٹ انبالہ شہر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مذکورۃ الصدر ادارہ میں دھات کے کام یعنی مشینوں کی درستی، خراد، فٹنگ، قالب سازی اور لوہے کو ڈھالنے کا کام، نیز برقی یا مکینکل طاقت سے چلنے والی مشینوں کا استعمال جدید طریقوں کے مطابق سکھایا جاتا ہے۔ موٹر کاروں کی درستی و مرمت بھی عنقریب نصاب تعلیم میں شامل کی جائے گی۔ نیز میکنیکل ڈرائنگ اور ٹیکنیکل اصول نصاب کا جزو داخلی ہیں۔ نصاب کی میعاد چار سال ہے اور داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت ورنیکولر فائنل کا امتحان ہے۔ میٹرکولیشن پاس امیدواروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ مذکور میں داخلہ کی درخواستیں ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں پہنچ جانی

## اطلاع

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ۔ وبائی امراض ہیضہ، اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے دل۔ دماغ۔ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

**اکسیر موتی دانت۔** دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر۔ محصول ۵ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۹ امرتسر

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب) کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے

تمام دنیا میں بے مثل

## سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

**عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ**

**انوار الاسلام امرتسر**

**ہتھیلی میں چاند رجسٹرڈ۔** ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے۔ جو مثل عرق کے ہے۔ اس کے دو قطرے بالائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بےحد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ۔ باہ۔ مثانہ۔ جریان۔ رقت منی۔ بدخوابی۔ بدہضمی۔ عورتوں کے جملہ عوارض سوکھنا۔ زردی۔ لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

**مسیحائی گوہر طب۔** اس کتاب میں نہایت زود اثر نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

## مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ر آدھ پاؤ ۱۲؎۔ پاؤ بھر ۱۲؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

### تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبد الشکور صاحب اٹاوہ

"میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔ واقعی اچھی چیز ہے"

(۲۳۔ اپریل ۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں"

(۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

**حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر**

**دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

## ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید۔ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر دلپذیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری، رو ہے، ککرے، انکھ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پڑبال ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱ر کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلےٰ اچھے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت دس روپیہ تولہ۔ (منگوانے کا پتہ)

**منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

---

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

## حالات مرزا

یعنی

## مرزائی مذہب کی اصلیت

۲/۱۲

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

---

## کتاب الروح

علامہ عبدالہادی مصری کا اردو ترجمہ۔ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

---

## اکسیر عثمانی

آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا، رو ہے، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

## تحفۃ الاحوذی

### شرح جامع ترمذی (مع متن)

مصنفہ حضرت العلامۃ مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری

اس شرح میں ترمذی کے متعلق تمام ضروری اور مفید امور مفصل درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً ہر ایک راوی کا ترجمہ۔ ہر حدیث کی تحقیق صحۃً وضعفاً۔ تساہلات امام ترمذی پر تنبیہ اور اس کا بیان۔ ہر اشکال کا حل خواہ اسنادی ہو یا متنی۔ وفی الباب کے تحت میں ہر حدیث مشارٌ الیہ کی تخریج۔ ہر حدیث کی تحقیق اور وضاحت کے ساتھ تشریح۔ بیان علل حدیث۔ ایں ترمذی کے کلام کی توضیح بیان مذاہب میں ہر مذہب کے دلائل کا بیان اور مذہب راجح کی تائید و نصرت، وغیرہ تمام مفید اور ضروری باتیں بسط کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ ہر ایک اہل علم و طالب علم کے پاس اس کا موجود رہنا ضروری ہے۔

اب تک اس کتاب کی تین ضخیم جلدیں طبع ہوکر شائع ہوچکی ہیں۔ اور جلد رابع زیر طبع ہے۔ قیمت جلد اول و ثانی فی نسخہ للعہ۔ جلد ثالث للعہ۔ علاوہ محصول وغیرہ

نوٹ۔ تینوں جلدوں کے خریدار سے صرف بارہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ (ملنے کا پتہ)

حکیم عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارکپور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

---

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت مل سکتی ہے

---

## مغلظات مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے جسمیں انکی اخلاقی تصویر اسطرح عریاں نظر آتی ہے کہ بیحیائی وبے غیرتی بھی شرمندہ ہوجاتی ہے آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھکر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے کتابت وطباعت دیدہ زیب صفحات ۲۷ تقطیع ۲۰×۳۰ قیمت فی نسخہ ۵ر تقسیم و اشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سیکڑہ ایک کتاب کیلئے ۶ر کے ٹکٹ بھیجئے

ملنے کا پتہ (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

## الہامات مرزا

مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہٗ

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۸ر

**مرقع قادیانی** اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے متعلق قابلدید مضامین درج ہیں۔ ۳ر

**تاریخ مرزا** مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۴ر

**نکاح مرزا** جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۳ر

**عقائد مرزا** مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

**چیستان مرزا** مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

**مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانئے ست دھرم۔ بٹالہ**

موصوف کے نام اور زوردار مضامین سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں۔ جن کے مضامین کو پڑھ کر قریبًا تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے منکر ہوچکے ہیں۔ یہاں تک کہ مشہور ہندو فرقہ رادھا سوامی کے موجودہ اوتار اور گدی نشین گورو مہاتما آنند سروپ صاحب جی مہاراج کو اخبار پریم پرچارک میں لکھنا پڑا کہ:

"امرتسر کے اخبار اہلحدیث میں لکھنؤ نواسی پنڈت آتمانند جی بڑے دلچسپ مضامین شائع کررہے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید منشیہ کرت یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں"

اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپے خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کرسکتا ہے۔ اس کی ہر سطر قیمت سے زیادہ قیمتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ ست دھرم پرچارک منڈل۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)



# آریوں اور مرزائیوں کی تردید میں

مصنفہ عبدالحق ودیارتھی

| | |
|---|---|
| روبستان قادیانی | ۳ آنہ |
| معذرت نامہ مرزا | ۵ آنہ |
| عیسیٰ اور یسوع | ۳ آنہ |
| تحقیق آریہ | ۴ آنہ |
| ازالہ مادہ | ۲ آنہ |
| الہامی دعائیں | ۳ آنہ |

نمونہ الہامی دعائیں مفت

**منیجر رسالہ "المائدہ"۔ لاہور**



اہل حدیث بھائیوں کے واسطے بلینظیر تحفہ

# سرمہ مفید عالم

دافع آشوب چشم۔ دھند۔ جالا۔ غبار۔ پڑبال۔ شبکوری۔ پھولا۔ روزکوری۔ نزول الماء۔ پلکوں کا گرجانا۔ ابتدائی موتیا بند۔ تمام امراض کو نہایت مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت دی جاوے گی۔ قیمت فی شیشی عہ۔ محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم سید نیک عالم شاہ زیدی مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ (پنجاب)



# ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیوٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ منیجر



تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

**شہادات مرزا** } ملقب بہ عشرہ مرزائیہ۔ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال والہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوئے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کرسکی۔ قیمت ۴ر

**فتح ربانی** } ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

**شاہ انگلستان اور مرزا قادیان** } جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱ر

**فسخ نکاح مرزائیاں** } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ جس میں بتایا ہے کہ مرزائی اصل اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت صرف ۱ر



# تحفہ میلاد النبی

مفت

مرتبہ ابوالوفا عباسی (احمد علی) ... لاہور

اگر آپ قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی حکمت معلوم کرکے عشق محمدی اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ صادقہ اپنے اندر پیدا کرنا اور ان رسومات قبیحہ سے بچنا چاہتے ہیں جو آج کل کی مجالس میں رائج ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک وپیکنگ پتہ ذیل پر بھیج کر رسالہ میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھیے بلکہ ہوسکے تو زیادہ ٹکٹ بھیج کر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجیے اور تبلیغ کا ثواب حاصل کیجیے۔

المعلن ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

## نکات مرزا

مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعوےٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ کو بھی یہی دعوےٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بہت سے نمونے دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ ۵ر

## محمد قادیانی

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کو اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ رسالہ ہذا بفضلہ لاجواب ہے۔ قیمت ۳ر

## مراق مرزا

رسالہ ہذا میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے۔ پھر مرزا صاحب اور میاں محمود کا اپنے اپنے اقراروں سے مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

## تعلیمات مرزا

مع جواب الجواب۔ قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ تعلیمات مرزا شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۴ر

## ہندوستان کے دو ریفارمر

مرزا صاحب اور سوامی دیانند صاحب کی شیریں کلامی دربارہ دیگر مذاہب کے راہبروں کے۔ قیمت ۲ر

## فیصلہ مرزا

(عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قیمت صرف ۴ر

## فیصلہ مرزا

(انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

## علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا

---

گیا ہے۔ آجتک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ اس سے پہلے کوئی اس جیسا رسالہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت ۸ر

## بہاء اللہ اور مرزا

ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بہاء اللہ ایرانی کی تعلیم سے فائدہ اٹھا کر متعدد دعوے کئے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶ر

## شہادۃ القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم عہ۔ مکمل دو روپے۔ عا

## الخبر الصحیح

اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سرینگر پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

## کاویہ علی الغاویہ

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے۔ ہر مبحث اس میں مذکور ہے۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک بینظیر کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم ۱۲ر کتابت طباعت اعلےٰ۔

## غائت المرام

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس رسالہ میں قاضی صاحب نے حیات مسیح علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

## تائید الاسلام

یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں بھی مسئلہ حیات مسیح پر محققانہ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ: **دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

# صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا

تصنیفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی (سوائے تفاسیر اردو و عربی) پر یکم مئی ۳۵ء سے دو آنہ فی روپیہ رعایت کی گئی ہے۔ جو

## ۳۱ مئی تک جاری رہے گی

ناظرین کرام اس موقع سے جلد فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ رعایت کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔

المشتہر: منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرت سر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا، وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۳۱

قال رسول اللہ صلعم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

# اخبار اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث کا ہے کلام اللہ اعظم دو نشان — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم دو نشان

مدیر و مسئول — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـــہ |
| رؤسا و جاگیرداران سے ” | لـــعہ |
| عام خریداران سے ” | صہ / ۵ |
| ” ” ششماہی | ۲ / ۱۲ / |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ ” ” | ۲ / |

### اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

### جملہ خط و کتابت و ارسال زر

بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ رحمہ اللہ (فاضل) مالک اخبار ”اہلحدیث“ امرت سر ہونی چاہیئے۔

امرت سر - ۲۷ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ سنہ مطابق ۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| جان تک کرتے ہیں سنت پر فدا اہلحدیث (نظم) | صـ ۱ |
| انتخاب الاخبار .. .. .. .. .. | صـ ۲ |
| خاتم النبیینؐ .. .. .. .. | صـ ۳ |
| اخلاق نبویہ .. .. .. .. | صـ ۶ |
| رسول کا شان اور مسلم کا ایمان .. .. | صـ ۸ |
| مسلمان کی تصویر قرآن اور حدیث میں .. | صـ ۹ |
| اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان | صـ ۱۱ |
| فتاوی .. .. .. .. | صـ ۱۳ |
| حضرت شیخ الکل محدث دہلویؒ پر افترا پردازی | صـ ۱۳ |
| متفرقات .. .. .. | صـ ۱۴ |
| علمی مطلع .. .. .. | صـ ۱۵ |
| اشتہارات .. .. .. | صـ ۱۷/۲۰ |


# جان تک کرتے ہیں سنت پر فدا اہل حدیث

ہو کے شرک و کفر و بدعت سے جدا اہل حدیث
گلشن توحید کے ہر شاخ پر ہیں مثل گل
جن سے رہتا آیا ہے آباد باغ اسلام کا
تھے امام و مجتہد ہر ایک سنت پر فدا
کون الگ ہی دین میں افراط سی تفریط سے
سنکے احکام خدا، اقوال و افعال نبیؐ
قول و فعل غیر سے کسطرح رکھیں واسطہ
دست قدرت میں خدا ہی کہ ہے جب ہر ایک شی
کہہ کے الا اللہ منہ سے قول سی پھرتے نہیں
اہل سنت میں نہ ہونا انکا کیونکر مان لیں

جان تک کرتے ہیں سنت پر فدا اہل حدیث
اور گل توحید میں بوئے وفا اہل حدیث
وہ یہی ہیں عندلیب خوش نوا اہل حدیث
ہر ولی اللہ کا مسلک رہا اہل حدیث
ہر زباں پر آئیگا بے ساختہ اہل حدیث
ہوتے ہیں خم بہر تسلیم و رضا اہل حدیث
جب ہیں شیدائے حدیث مصطفیٰ اہل حدیث
غیر کو کیونکر کہیں حاجت روا اہل حدیث
کرتے ہیں پابندی عہد وفا اہل حدیث
لاکھ کہتا ہو کوئی کہ ہیں جدا اہل حدیث

عامل سنت سے کینے کا سلیماں ہی ثبوت
جو یہ کہتے ہیں کہ ہے فرقہ نیا اہل حدیث

(سلیمان)

خواجہ کے سیاسی ... ہندوستان کے کسی جبوۂ پیر گدی نشین کے حالات زندگی۔ جن کو پڑھ کر ایک شریف آدمی انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ [illegible]

# انتخاب الاخبار

## مقامی حالات

امرتسر گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ تمام دن تو گرم لو چلتی رہتی ہے۔ مگر رات کو خنکی ہوجاتی ہے۔

— مجلس اہلحدیث کڑرہ حکیماں امرت سر نے ۲۶-۲۷ مئی کو تبلیغی جلسے کئے۔ جس میں مرزائیت کی تردید کی گئی۔

— چونکہ شہر میں پانی کی سخت قلت واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے بلدیہ اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے مزید ٹیوب ویل (پمپ) لگانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس سکیم پر تقریباً پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

— بلدیہ نے بیس ہزار روپیہ گلی کوچوں کی مرمت کے لئے منظور کیا ہے۔ (خدا معلوم سڑکوں اور گندے نالہ کی صفائی کی طرف توجہ کب ہوگی)

## یاد رفتگان

دہلی کے معزز و مشہور حکیم غلام کبریا خانصاحب عرف بھوّے خاں حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہوگئے۔ رحمہ اللہ

— ڈاکٹر سر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور کی اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ رحمہا اللہ

## آتش زدگی کی وارداتیں

منٹگمری میں آگ لگ جانے سے ۴۰ دکانیں جل کر راکھ ہوگئیں۔ نقصان کا اندازہ تقریباً بتیس ہزار لگایا جاتا ہے۔

— علاقہ سندھ میں میرپور کے نزدیک ایک قصبہ میں کئی مکانات اور ایک مسلم خاندان (جس کے ۸ ممبر تھے) آگ کی نذر ہوگیا۔

— گوڑگاؤں کے نزدیک ایک موضع میں آگ لگ جانے سے ۲ اشخاص اور کئی مویشی ہلاک ہوگئے۔ اور بہت سے آدمی مجروح ہوئے۔

— دہلی میں صرف ۲۵ مئی کو چھ مختلف جگہوں پر آتشزدگی کی وارداتیں ہوئیں۔

— ناگپور میں سیکرٹریٹ کا دفتر مع ریکارڈ کے جل کر راکھ ہوگیا۔ تقریباً پندرہ لاکھ روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

## تصادم کی وارداتیں

لاہور جڑانوالہ روڈ پر دو موٹر لاریوں کا آپس میں تصادم ہوگیا۔ بیس سواریاں مجروح ہوئیں۔ ایک لاری بالکل پاش پاش ہوگئی۔ پولیس نے ایک ڈرائیور کو گرفتار کرلیا۔ دوسرا فرار ہوگیا۔

— لندن کے قریب دو موٹر لاری اور موٹر سائیکل کا تصادم ہوگیا۔ ۵ اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

## مصنوعی بارش

برلن کے سرکاری ماہرین زراعت نے ایک مقام پر تین سو ساٹھ فٹ بلند بادلوں کی جانب توپیں داغ کر مصنوعی طور پر بارش برسائی۔

ناظرین اخبار! سب سے پہلے

**حساب دوستاں**

جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے۔ ضرور ملاحظہ فرمائیں

"منیجر"

## مختصرات

امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ مسٹر ہوور پھر پریذیڈنٹ بننے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔

— حکومت یونان نے غیر ملکی مصنوعات کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔

— آگرہ میں گرمی کی شدت کی وجہ سے سن سٹروک کی کئی وارداتیں ہوگئیں۔

— شہزادہ اعظم جاہ ولیعہد ریاست حیدر آباد دکن چھ ہفتہ ورنگل کے جنگلات میں شکار کھیلتے رہے۔ آپ نے ۳۴ شیر، آٹھ ریچھ، ۴۰ مگرمچھ اور دیگر کئی جانور شکار کئے۔

— بنارس ہندو یونیورسٹی کے ایک کلرک نے پچاس ہزار روپیہ غبن کیا ہے۔

— پیپلز بنک جو پنجاب کا مشہور ترین بنک دیوالیہ قرار دیا گیا ہے۔

— جاپان کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ توان مٹا تنگ اور ڈسٹیکو کے مقامات پر جاپانی افواج کا چینی افواج سے تصادم ہوگیا۔ تین سو سے زائد چینی ہلاک ہوئے۔ اور ۶ جاپانی ہلاک اور تین مجروح ہوئے۔

— معاصر البلاغ (بیروت) حاکی ہے۔ کہ گذشتہ اپریل میں پانچ انگریز ساحل جدہ پر اترے تھے۔ وہ جاسوسی کے شبہ میں قتل کر دیئے گئے۔

— انجمن اہلحدیث ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۴ تا ۲۶ مئی بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ و مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولانا ظفر علی خاں، مولانا محمد صاحب دہلوی۔ مولوی نور الٰہی وغیرہ نے شرکت فرمائی۔ (نامہ نگار)

— امریکہ میں ایساناس نامی ایک ریاست ہے جس میں ۴½ لاکھ آدمی فاقہ کشی پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جنہیں سے اکثر بیمار ہوتے جاتے ہیں۔

— ریاست جے پور کی پولیس نے دو ٹھگ گرفتار کئے ہیں۔ جن کے قبضہ سے ایک بندوق ایک ریوالور اور سات ہزار روپیہ کے مسروقہ نوٹ برآمد ہوئے۔

— گھنڈیانہ (ریاست کشن گڑھ) کا ٹھاکر نصاور سنگھ جو اپنی دھرم سالہ میں محصور تھا۔ ریاستی فوج کی گولیوں سے مع اپنے لڑکے کے مرگیا۔

— ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ پنڈت جواہر لعل نہرو کو رہا ہونے کے بعد نظر بند کر دیا جائیگا۔

— کابل میں ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک کمپنی قائم ہوئی ہے۔ جو تازہ ادویات کو سستے داموں پر مہیا کرے گی۔

— کابل کے فوجی مدرسہ میں ایم ٹکاگا کی ایک جاپانی اُستاد مقرر تھے۔ جو اب مسلمان ہوگئے ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ رکھا گیا ہے۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۷- صفر ۱۳۵۴ھ

## تتمہ مرزا نمبر

گذشتہ اخبار مرزا نمبر تھا - یہ مضمون اسی کے لئے لکھا گیا تھا - مگر گنجائش نہ ہونے سے رہ گیا - چونکہ ضروری اور مفید ہے - اس لئے یکجا درج کیا گیا ہے - امید ہے - ناظرین بھی اسکو تتمہ دیکھیں گے (مدیر)

## خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

(از منشی محمد عبداللہ صاحب معمار)

بیسیوں آیات وصدہا احادیث سے بعبارت النص ثابت ہے - کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص بھی نبی بنا کر نہ بھیجا جائیگا - مگر خدا بھلا نہ کرے غیر صادق - زر پرست مدعیوں کا - کہ انہوں نے اس بھی عقیدہ میں رخنہ ڈالنے کی پوری جدوجہد کی *

منجملہ غیر صادق مدعیان کے - مرزا غلام احمد قادیانی ہیں - جنہوں نے اپنے ہم مشرب مدعیان سابق کی نقالی کرتے ہوئے دعوٰی نبوت کرکے اسلامی وحدت کے شیرازہ کو بکھیرنے اور پراگندہ کرنے کی طرح ڈالی وہ تو بیج بوکر چلے گئے - اور خدا جانے روحانی ہسپتال کے کس درجہ میں پڑے ہوں گے - مگر ان کا ڈالا ہوا بیج پھل لایا - جس سے وہ کانٹے دار جھاڑیاں پیدا ہوئیں کہ دامان اسلام آج ان کی منحوس ونامبارک نوکوں سے چھلنی ہوا جاتا ہے * اللھم ایّد الاسلام والمسلمین *

اس فرقہ ضالہ کی طرف سے حضرت ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کو توڑنے کے لئے جسقدر نامبارک کوشش اور پرازفریب ومغالطہ کارروائی عمل میں آئی ہے - اس کی مفصل تردید ہم پاکٹ بک محمدیہ بجواب پاکٹ بک مرزائیہ کے باب ختم نبوت میں بخوبی کرچکے ہیں *

مگر یہ لوگ آئے دن اپنی تحریفات کو اخبارات میں شائع کرکے اپنے نامۂ اعمال کی گٹھڑی کو بوجھل بنانیکے شائق ہیں - اس لئے ان کی تحریفات کے جواب میں یہ سطور اخبار میں شائع کرنے کی حاجت ہوئی *

الفضل قادیان مورخہ ۹/۲۰ ۲۸- اپریل ۳۵ء میں یہ مضمون شائع ہوا ہے کہ :-

" از روئے احادیث آنحضور کے بعد سلسلۂ نبوت جاری ہے "

مضمون نگار نے سب سے پہلے آیت خاتم النبیین میں تحریف معنوی کی ہے کہ :-

" خاتم کے معنے مہر کے ہیں - مہر کی اصلی غرض تصدیق کرنا ہے - لہذا خاتم النبیین کے معنی مصدق النبیین کے ہوئے "

اس کے جواب میں ہم آیت کا صحیح ترجمہ خود مرزا صاحب کی کتابوں سے نقل کردیتے ہیں - ملاحظہ " ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں - مگر وہ رسول اللہ ہے - اور ختم کرنیوالا نبیوں کا - یہ آیت بھی صاف دلالت کررہی ہے - کہ بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا " (مرزا جی کی الہامی کتاب موسومہ ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ وصفحہ ۲۵۱ طبع اول *

صاف واضح ہے - کہ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو بند کرنیوالا کے ہیں -

**تفسیر نبوی صلعم** :- ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - الا تعلم ان ربّ الرحیم المتفضل سمّی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہٗ نبینا فی قولہ لانبی بعدی (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰)

ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور در کتاب النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۴۰ :-

" محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک شخص کے باپ تو نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں - کیا نہیں جانتے - کہ خدائے کریم ورحیم نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا - اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر آیت مذکور فرمادیا - کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں "

یہ عبارت بھی صاف ہے - کہ خاتم النبیین کے معنی خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے " نبیوں کو ختم کرنیوالا " کئے ہیں -

صاف حدیث ہے " انہٗ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہٗ نبی اللہ وانا خاتم النبیین

(۹۱)

ahmadimuslim.de

لانبی بعدی (مشکوٰۃ کتاب الفتن فصل ثانی) یعنی "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجّال پیدا ہوں گے" (جو نبوت کا دعوٰی کریں گے ۔ معمار)

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹ ط ۱، ۱۸۱ ط ۲)

## لفظ خاتم از روئے کتب لغات

خاتم کسی چیز کو اسطرح بند کرنے کو کہتے ہیں۔ کہ اس سے بند شدہ شے نہ خارج ہو سکے۔ نہ مزید داخل ہو سکے۔ یہانتک کہ مہر توڑی جاوے۔ جیسے لفافہ بند کرنا یا پارسل یا بوتل چونکہ بند عموماً لاکھ کی مہر سے کیا جاتا ہے۔ یا مہر نے کندہ نگینہ کو نقش کرنیسے اس لئے مجازاً اس مہر یا نگینہ کو بھی خاتم کہا گیا ہے۔ ایسا ہی بباعث اس کے کہ نگینہ اکثر اوقات ہاتھ کی انگوٹھی میں جڑا ہوا ہوتا ہے۔ بدیں مناسبت انگوٹھی کو بھی خاتم کہا جاتا ہے۔ یہ سب مجازی معنی ہیں۔ لفظ خاتم بحسب الوضع حقیقی معنوں میں صرف بند کرنیکے معانی رکھتا ہے۔ یہی مفہوم اس کے جملہ مجازی معنوں میں بھی موجود ہے۔

## قرآن پاک سے ایک مثال

کفار کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا پر افترا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

"فان یشاء اللہ یختم علی قلبک ویمح اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ الآیۃ (شوریٰ ع ۳ پ ۲۵)

اگر خدا چاہے۔ تو اس کا اترنا بند کردے۔ پر وہ بند نہیں کرتا۔ کیونکہ ...... وہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل اپنے کلمات سے کرتا ہے"

(براہین احمدیہ مصنفہ مرزا صاحب ص ۵۵۳)

## لفظ مہر و خاتم از کتب مرزا

"وید کی رو سے تو خوابوں اور الہاموں پر مہر لگ گئی ہے"

(حقیقۃ الوحی ص ۳)

اسی مطلب کو دوسری جگہ مرزا جی نے بدیں الفاظ ادا کیا ہے:۔

(۱) "وید کا پرمیشر ابتدائے زمانہ کے بعد ہمیشہ کے لئے اپنا الہام نازل کرنیسے عاجز ہو جاتا ہے" (چشمہ معرفت ص ۱۳۲)

(۲) "میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا، لڑکی پیدا نہیں ہوا۔ میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا" (تریاق ص ۱۵۷ ط ۱، ۳۷۹ ط ۲)

(۳) خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں۔ ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے۔ یعنی ایسا خلیفہ جو سب کے آخر آنیوالا ہے" (چشمہ معرفت ص ۳۱۸)

(۴) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت خاتم الشرائع ہے" (چشمہ معرفت ص ۳۲۴)

## خاتم النبیین از کتب لغت

(۱) ومن اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم الخاتِمُ والخاتَمُ وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہٖ (تاج العروس) یعنی آپ کے اسمائے شریفہ سے خاتِم و خاتَم ہیں۔ جس کے معنی ہیں۔ کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔

(۲) الخاتِمُ والخاتَمُ من اسماء النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ای اٰخرھم (تہذیب الازہری بحوالہ البیان)

اسی کے قریب قریب جملہ کتب لغت میں مرقوم و موجود ہے۔

آیت خاتم النبیین کی مختصر سی تشریح کے بعد ہم مرزائی مضمون نگار کی چند قابل جواب تحریفات کا جواب لکھتے ہیں:۔

**تحریف مرزائی** (۱) ہم درود شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا کی ویسی ہی رحمت طلب کرتے ہیں۔ جیسی ابراہیمؑ اور اس کی آل پر ہوئی یعنی دیگر رحمتوں کے ساتھ ساتھ نبوت بھی (مفہوم)

**الجواب** ۔ اگر درود شریف پڑھنے سے تم لوگوں کا یہی مفہوم ہوتا ہے۔ تو تم سے بڑھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالا۔ اور تمہاری اس دعا سے بڑھ کر نفو، لچر دعا شاید ہی کوئی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ افضل و اتم شریعت عطا ہوئی۔ کہ جملہ انبیاء کی شریعتیں مل کر بھی اس پایہ کی نہ ہوں۔ پھر تمہاری یہ کتنی بڑی گستاخی ہے۔ کہ باوجودیکہ آج سے تیرہ سو برس پیشتر جو اعلیٰ و احسن کامل و مکمل شریعت آنحضرت کو عطا ہوئی۔ تم اس کی عوض آنحضرت کے لئے ایسی شریعت چاہتے ہو۔ جو ابراہیم کو ملی تھی۔ اتستبدلون الذی ھو ادنیٰ بالذی ھو خیر۔ آہ سے

آپ ہی اپنے ذرا جور و جفا کو دیکھو!
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

ماسوا اس کے یہ کیا لغویت ہے۔ کہ خدایا محمد صلعم کو ابراہیم جیسی نبوت دے۔ حالانکہ آپ سید المرسلین ہیں۔ باقی رہا یہ کہ جسطرح آل ابراہیمؑ کو نبوت دیگئی اسیطرح آل محمد کو دیجائیگی یہ خیال بھی از سرتاپا مجنونانہ ہے۔ درود شریف سے یہ مفہوم نکالنا بچند وجہ باطل، لغو، لچر، بے ہودہ ہے:۔

(۱) نامہ نگار نے خود لکھا ہے۔ کہ "انبیاء سابقین کی طفیل سے کوئی شخص نبی نہیں بنا" ایسا ہی مرزا جی نے حقیقۃ الوحی ص ۹۷ پر لکھا ہے۔

"حالانکہ امت محمدیہ میں باعتقاد شما وہی نبوت ہی جو آنحضرت کی پیروی سے ملے۔ (ملاحظہ ہو اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۹۶،۹۵ استفتاء حقیقۃ الوحی)

اندریں صورت درود شریف میں تمہارے جیسے داناؤں کا یہ مانگنا کہ الٰہی ہمیں وہ نبوت عطا کر جو انبیائے سابقہ کو ملی تھی۔ ایک ایسا لغو مطالبہ ہے۔ کہ لانظیر لہ ولا مثال لہٗ۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تو یہ بھی رحمت ہوئی تھی۔ کہ انہیں صاحب کتاب و شریعت نبی ہوئے۔ کیا امت محمدیہ میں بھی تم لوگ قرآن کے بعد کسی دوسری شریعت کی آمد کے طالب ہو؟ پھر تو قادیان سے ڈیرا اٹھا کر ایرانی نبی کے ہاں اڈا جماؤ۔ کہ وہ صاحب کتاب نبی ہونیکا بھی مدعی ہے۔ اگر درود شریف میں شریعت والی نبوت کو تم مستثنےٰ کرتے ہو۔ کیونکہ ایسا دعوٰی مرزا کے نزدیک کفر ہے۔ (ملاحظہ ہو بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) تو فرمایئے۔ یہ استثناء کس بناء پر ہے۔ اگر خاتم النبیین والی آیت اور لانبی بعدی والی حدیث سے ہے۔ جیسا کہ خود تم نے لکھا ہے:۔

جوابات نصرانی ۔ عیسائیوں کی تردید میں ایک لاجواب رسالہ (۵۹۲) صفحہ ۔ قیمت ۹، منیجر اہلحدیث امرتسر

"ہم کہتے ہیں۔ کہ لا نبی بعدی شرعی نبی کے لئے روک ہے۔ غیر شرعی آسکتا ہے "

تو یہی جواب ہمارا ہے کہ اس آیت و حدیث میں ہر قسم کی نبوت جدیدہ کی بندش ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں۔ خود مرزا صاحب کی زبان سے مزید سننا چاہو۔ تو سنو!

(۱) لانبی بعدی میں نفی عام ہے" (ایام الصلح ۱۴۶)

(۲) "الا تعلمون ان الرب الرحیم المتفضل سمّی نبیّنا خاتم الانبیاء بغیر استثناء "

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰)

(۳) "خدا نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت پر ختم کر دیا" (قول مرزا الحکم ۱۹۰۴ء ۱۷ اگست)

آمدم برسر مطلب:- دُرود شریف سے اجرائے نبوت پر استدلال کرنا محض بیہودہ کھینچ تان ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزائی محرف کی نظر الفاظ کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم پر ہے وہ لفظ کما سے "مشابہت تامہ" سمجھ رہا ہے۔ حالانکہ "یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک جگہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق (یا مشابہت مفہوم) نہیں ہوتی۔ بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری پر اطلاق کر دیتے ہیں" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳ حاشیہ ط ۱ ط ۲)

خلاصہ جواب یہ کہ دُرود شریف میں جن رحمتوں کو طلب کیا جاتا ہے۔ وہ نبوت کے علاوہ ہیں۔ وجہ یہ کہ "قرآن شریف:- آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت پر ختم کر چکا ہے"

(تحفہ گولڑوہ صفحہ ۵۲ طبع اوّل)

از انجملہ آیت خاتم النبیین کے مفہوم کو اُلٹنے کے لئے ایک دلیل مرزائی محرف نے یہ پیش کی ہے۔ کہ:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رض کو مخاطب کر کے فرمایا فیکم النبوۃ والمملکۃ الخلافۃ فیکم والنبوۃ (حجج الکرامہ صفحہ ۱۹۷ وکنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۹)

جواب - پہلی روایت حجج الکرامہ و کنز دونوں میں موجود ہے - مگر دوسری صرف کنز العمال میں ہے - لہٰذا مضمون نگار کا اسے حجج الکرام کی طرف نسبت کرنا جھوٹ ہے؛

دوسرا فریب یہ ہے - کہ پہلی روایت کے بعد ساتھ ہی حجج الکرامہ میں لکھا ہے۔ "واخرجہ البزار در سندش محمد عامری ضعیف است" جسے مرزائی محرف نے چھوا تک نہیں۔ حالانکہ اس کا فرض تھا۔ کہ ختم نبوت کی متعلقہ صریح و بیّن آیات کے مقابلہ پر اپنی روایت کو مدّعی تو بڑی بات ہے کم از کم اس کے چہرہ سے اس بدنما داغ کو مٹاتا - مگر افسوس کہ اس نے اپنا فرض ادا نہ کر کے اپنی سیاہ اعتقادی کو اور بھی تاریک کر دیا ہے - ہم علی الاعلان کہتے ہیں - کہ یہ سیاہ داغ جو اس جعلی روایت کے ماتھے پر کلک قدرت نے نقش کیا ہے - اس کے دُور کرنے میں مرزائی صاحبان کبھی کامیاب نہ ہوں گے؛

الغرض یہ روایت ازروئے سند صحیح نہیں پھر اس پر لُطف یہ کہ درایتہً بھی اسکا کذب عیاں ہے وجہ یہ کہ یہ الفاظ حضرت عباس کو مخاطب کر کے کہے گئے ہیں - حالانکہ بنو عباس میں اس کے بعد آج تک کوئی شخص بھی نبی نہیں ہوا - باقی رہے - مرزا قادیانی وہ تو ہیں ہی مغل (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۳ تذکرۃ الشہادتین)

البتہ ایک طرح سے یہ روایت درایتہً صحیح ہو سکتی ہے یعنی بعد صحت سند کے آنحضرت صلعم کا مطلب یہ لیا جائے - کہ چونکہ حضرت حضرت عباس خاندان بنی ہاشم سے آنحضرت صلعم کے چچا ہیں - ہٰذا فیکم النبوۃ سے مراد نبوت محمدی لی جائے - اور یقیناً اگر یہ روایت صحیح ہو - تو آنحضرت کا یہی مطلب ہے - دلیل یہ کہ:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمادیا - کہ

میرے بعد کوئی نبی (ہو کر) نہیں آئیگا"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۴)

ایک دلیل مرزائی محرف نے یہ پیش کی ہے -

"حضور نے فرمایا ہے تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ ما شاء اللہ ..... ثم تکون مُلکا عاضاً فیکون ما شاء اللہ ... ثم تکون ملکاً جبریۃ فیکون ما شاء اللہ ... ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ -

چنانچہ اس کے مطابق خلافت راشدہ قائم ہوئی - پھر اس کے بعد دولت بنو امیہ و عباسیہ کی سخت گیری کا زمانہ آیا . . . اس کے بعد ضروری تھا - کہ کوئی آسمانی شخص پیدا ہو - وہ مرزا صاحب ہیں" (مفہوم)

الجواب - حدیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں کسی نئے نبی کے پیدا ہونیکا ذکر بلکہ اشارہ بھی ہو - صاف الفاظ ہیں - کہ میرے بعد منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی - اس کے بعد شاہی اس کے بعد جبری حکومت اس کے بعد پھر خلافت منہاج نبوت پر - پہلی خلافت منہاج نبوت والی خود تمہیں مسلّم ہے - کہ خلافت راشدہ ہے - دُوسری خلافت یا تو وہی ہے - جس کا خود اس روایت کے راوی کو خیال ہے - یعنی حضرت امام عمر ابن العزیز رض کی خلافت یا ہمارے زمانہ میں سلطان عبد العزیز ابن سعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یا آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی رض کی - تبلایئے اسمیں نبوت کا کہاں ذکر ہے؟ اُس لفظ پر انگلی رکھئے - اے جناب نبوت تو بعد آنحضرت صلعم کے بند ہو ہی چکی - تمہارے مسیح موعود کو تو اس حدیث کی رو سے خلافت بھی نہیں پہنچ سکتی کیونکہ یہاں اس خلافت کا ذکر ہے - جو عدل و انصاف کی رُو سے خلافت راشدہ کے مطابق ہو تمہارے حضرت صاحب تو ساری عمر بقول خود "یاجوج ماجوج" کی چوکھٹ پر جبیں رگڑتے رہے؛ شرم شرم - شرم!

آگے چلو! ایک دلیل یہ دیکھئے ہے - کہ حدیث میں ہے ابوبکر خیر الناس بعدی الّا ان یکون نبی

(کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۱۲۸)

الجواب - کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۲۸ میں اس روایت کو

شانِ قرآن - مصنفہ ایک فاضل نے عجیب طرز سے قرآن کریم و منزل من اللہ ہونا ثابت کیا ہے - رسالہ لاجواب ہے - قیمت ۵ پیسے ملنے کا پتہ / منیجر اہلحدیث امرتسر (۳)

۱؎ قادیانی مدعی نے اس عبارت کو پیش تو کیا - مگر یقین ہے کہ نحوی قواعد سے اسپر غور نہ کیا ہوگا - اسلئے ہم اس کو محض تفہیم کے لئے توجہ دلاتے ہیں (بقیہ صفحہ ۲ کالم اول)

ahmadimuslim.de

تلاش کرنا کیسے۔ اس کی تو جلدیں ہی ۹ نہیں ہیں بہرحال یہ حوالہ غلط ہے۔

البتہ یہ روایت کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۰ پر موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ لکھا ہوا ہے۔

ھٰذا الحدیث اَحَدُ مَا اُنکِرَ یہ حدیث ان میں سے ایک ہے۔ جنپر انکار کیا گیا ہے۔

یعنی روایت ہی موضوع نہیں بلکہ جھوٹی سے بھی ایک درجہ اُتر کر جھوٹی۔ لہٰذا مرزائی محرف کا اس جیسی روایت سے نبوت کاذبہ پر استدلال کرنا ہمارے لئے تو مسرت کا مقام ہے۔ آہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

ذرا ٹھہریئے۔ لو ہم اس روایت کو چند منٹ کے لئے بطور فرض محال صحیح تسلیم کر لیتے ہیں تاہم مرزائی استدلال غلط کا غلط رہتا ہے۔ جو استدلال مرزائی نامہ نگار اس روایت سے کر رہا ہے یعنی امت محمدیہ میں آنحضرت کے بعد نبوت جاری ہے۔ روایت کے الفاظ اس مفہوم کے متحمل ہی نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسطرح مرزائی مستدل ایمان و دیانت سے کورا ہے۔ اسی طرح علوم خادمہ صرف و نحو سے بھی نابلد ہے۔

تحقیق بالا سے صاف عیاں ہے۔ کہ یہ روایت بصورت صحیح ہونے کے بھی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اور نہ ہی اجراء نبوت پر دلیل۔

خلاصہ کلام یہ کہ :-

"ختم اللہ برسولنا النبیین" (تحفہ بغداد صفحہ ۵ مؤلفہ مرزا صاحب) یعنی اللہ تعالیٰ انبیا کے سلسلہ کو ہمارے نبی صلعم پر ختم کر چکا ہے۔

پس آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنیوالا انہی القابات کا مستحق ہے۔ جو خود مرزا صاحب نے تجویز کئے ہیں۔ یعنی :-

(۱) "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔"
(اشتہار مرزا جنوری ۱۸۹۹ء در تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۲)

(۲) "ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب کافر جانتا ہوں۔" (اشتہار مرزا ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء در تبلیغ رسالت صفحہ ۲ ج ۲)

(۳) "نبی صلعم کے بعد نبی ماننا استخفاف شان محمدیہ تکذیب کلام الٰہی، دلیری و گستاخی ہے۔"
(ایام الصلح صفحہ ۴۶)

(۴) "جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اس کو بے دین دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"
(تبلیغ جلد ۲ صفحہ ۴۴)

(۵) (مدعی نبوت) ملعون۔ خسر الدنیا والآخرہ۔"
(صفحہ ۴۵ انجام آتھم)

(۶) مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی، بدبخت مفتری" (صفحہ ۲۸ حاشیہ انجام آتھم)

مرزائیو! تحریرات بالا کے بعد الفاظ ذیل پر مرزا جی راقم ہیں :-

"قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے۔ کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے۔ کہ وہ بعض اوقات جیسا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔"
(حاشیہ استفتاء صفحہ ۴)

اس کے بعد انصاف سے جواب دو۔ کہ مرزا صاحب کے ساتھ قانون قدرت کا معاملہ کن شخص جیسا رہا؟ انبیا کی طرح یا سخت دل ...... مجرموں جیسا؟ ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

خادم اُمت مرحوما
محمد عبداللہ معمار امرت سری

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵)

گو ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ سمجھنے پر توجہ نہ کریگا۔

الاان یکون نبیؐ میں نبی مرفوع ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کان تامہ ہے۔ پس تقدیر عبارت یہ ہوئی کہ ابوبکر خیر الناس بعدی الا وقت کون نبی یعنی ابوبکر میرے بعد سب لوگوں سے اچھا ہے۔ مگر جو وقت کوئی نبی ہو۔ پھر وہ خیر الناس نہ ہوگا۔

حالانکہ وقت تکلم بالحدیث نبی موجود ہے۔ اس وقت بھی ابوبکر خیر الناس ہے۔

مدعی فائدہ یہ کہے کہ ابوبکر کی خیریت نبی سے سلب کی گئی ہے۔ سب سے نہیں۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ ایسے موقع پر ان مصدریہ ظرف ہوتا ہے۔ جس کی عبارت بنانے کو وقت کون سے تعبیر کی جاتی ہے۔

پس ثابت ہوا۔ کہ یہ حدیث اصول روایت ہی سے غلط نہیں۔ قواعد نحویہ کی رُو سے بھی غلط ہے۔ واللہ اعلم۔ (اہلحدیث)

---

# اخلاق نبویہ

ناظرین کرام! آج تقریباً چودہ سو برس کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی سب سے بڑی ہستی رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اسوقت تمام عربی قومیں وحشی مدنیت سے بالکل دُور اور غیر مہذب تھیں۔ اخلاق فاضلہ سے ان کے کان بالکل ناآشنا تھے۔ باہم جنگ و جدال غارتگری اور قزاقی ان کے قابل فخر پیشے تھے۔ غرض تمام اطراف واکناف عرب جہالت کا مسکن اور ملجا و ماوی تھا۔ مختلف الاقسام بداخلاقیاں ان کی طبیعت میں راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں۔ جہالت کی ایسی تاریکی میں دنیا کی یہ بڑی ہستی ظاہر ہوتی ہے۔ اور تمام عربوں کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ وہی عرب جو غیر خدا یعنی اصنام اور بتوں کے سامنے سرنگوں ہوتے۔ اور جبہ سائی کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد ان کی جبین نیاز رب کعبہ کے سامنے جھکنے لگیں۔ وہی عرب جن کے اندر ہمیشہ جنگ و جدال کی گرم بازاری رہتی تھی۔ باہم ایسے شیر و شکر ہو گئے۔ کہ تاریخ عالم اس کی نظیر سے خالی ہے۔ تمام برائیاں ان سے دُور ہو گئیں۔ اور تمام اخلاق فاضلہ ان کی فطرت ثانیہ بن گئے۔ ترقی کی یہ چنگاری صرف عرب تک ہی محدود نہ رہی۔ بلکہ

آہستہ آہستہ تمام عالم پر محیط ہو گئی۔ اسی کا آج یہ نتیجہ ہے۔ کہ دنیا ترقی کی طرف نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتی ہوئی چلی جا رہی ہے۔ رحمۃ اللعالمین کا یہی معنی اور مقصود ہے؛

کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ جس وقت آپ دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو تمام کرۂ زمین کی آبادی ایک طرف اور آپ تن تنہا ایک طرف تھے۔ تمام دنیا والوں سے مقابلہ کے لئے آپ کے پاس کونسا ہتھیار تھا۔ کہ جس کے خوف سے عرب کے باشندے کچھ نزول کے بعد جوق جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ ظاہر ہے کہ آپ کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ ہاں ایک ایسی چیز تھی۔ جو ہتھیار سے زیادہ موثر اور تیز تر تھی۔ وہ آپ کی تعلیم اور آپ کا اخلاق حسنہ تھا۔ آپ نے ان کو تعلیم دی کہ خدا ایک ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ صرف خدا کی عبادت کرو۔ ایک دوسرے کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ تمام عربوں کو ایک خاندان کی طرح باہم ملکر رہنا چاہیئے۔ بداخلاقی چھوڑ دو۔ اور اپنے نفس کو اخلاق حسنہ کے ساتھ مزین کرو۔ پہلے پہل تو وحشی عربوں نے اس فطری تعلیم کی طرف توجہ نہ کی۔ مگر آخر آپ کے اخلاق حسنہ نے اپنا اثر کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ان لوگوں نے آپ کی تعلیم کو بسر و چشم منظور کر لیا۔ اور اپنے بتوں کو توڑ پھوڑ کر آپ پر ایمان لائے۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات سے قبل سارا عربستان آپکا مطیع ہو گیا؛

آپ کی اخلاقی تعلیم اور اخلاقی کشش صرف بت پرست عربوں کے ہی ساتھ مخصوص نہیں تھی۔ بلکہ اخلاقی نور کی جلوہ گری دوسری قوموں مثلاً عیسائیوں اور یہودیوں پر بھی اسی طرح تھی۔ جس طرح بت پرست عربوں پر تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چندروز کے وعدہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ قرض لیا۔ ابھی وعدہ کا وقت کامل بھی نہ ہونے پایا تھا۔ کہ وہ یہودی آموجود ہوا۔ اور آپ سے روپے طلب کرنے لگا۔ آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا بیٹھو اللہ تعالیٰ دلاتا ہے تو دیتا ہوں۔ سبحان اللہ آپ کے کیا اخلاق تھے۔ مقام غور ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ ابھی تو ایفائے وعدہ میں کچھ دن باقی ہیں یہودی نے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور آپ کے خاندان کے ساتھ بیہودہ باتیں منسوب کرنے لگا۔ لیکن حضور انور خاموش سنتے رہے۔ پھر اس نے حضرت کا دامن پکڑ لیا۔ اور کہا میں اس جگہ سے اسوقت تک آپ کو ہلنے نہ دونگا۔ جبتک کہ آپ میرا قرض ادا نہ کر دیں۔ آنحضرت صلعم اسی جگہ بیٹھ گئے۔ چنانچہ چند وقتوں کی نمازیں بھی آپ نے اسی جگہ ادا فرمائیں۔ یہودی برابر سخت کلامی سے کام لیتا رہا۔ اور آپ نرمی سے جواب دیتے رہے صحابہ کرام یہ حالت دیکھکر بہت غصہ ہوئے۔ حضور پر نور کی نظر بچا کر بہت غیظ و غضب کیا اس کو دھمکایا۔ اور اشارہ سے کہا کہ جب باہر نکلیگا۔ تو خبر لی جائیگی۔ آپ نے یہ اشارہ دیکھکر صحابہ کو بلایا۔ اور فرمایا تم لوگ اس کو کیوں ڈراتے ہو۔ اور اسپر کیوں سختی کرنا چاہتے ہو۔ میں سختی کرنیوالا نہیں ہوں۔ بلکہ میں تو تمام عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یاد رکھو۔ میں نرمی، لطف و کرم اور رحم کرنیوالا نبی ہوں۔ یہودی نے یہ کلام سنکر کہا۔ یا رسول اللہ بات اصل یہ ہے کہ میں توریت میں محمد عربی صلعم کا ذکر، ان کی تعریف ان کا عدل و کرم، اخلاق فاضلہ اور صبر وغیرہ نیز ان کا قریش خاندان سے ہونا، یہ تمام باتیں مطالعہ کر چکا ہوں۔ جب آپ کی نبوت کا شہرہ سنا۔ تو مجھے کسی طرح یقین نہ ہوا۔ اور میرا یہ خیال تھا کہ قریش کے لوگ تو بڑے بڑے بہادر ہوتے ہیں۔ پھر ان میں ایسے اوصاف عالیہ کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہذا میں اسی امتحان کے لئے آیا تھا۔ فی الواقع جیسا میں نے پڑھا تھا۔ ویسا ہی آپ کو پایا۔ یہ کہہ کر مسلمان ہو گیا؛

اخلاق کے جانچنے کا معیار یہ ہے۔ کہ کسی شخص کو اس کی قوت، طاقت اور قدرت انتقام کے وقت دیکھا جائے۔ کہ ایسے وقت میں اس شخص سے اخلاق حسنہ کا صدور ہوتا ہے یا نہیں۔ مثلاً اگر کسی کو انتقام کی قدرت حاصل ہو۔ اور اس کا جانی دشمن اس کے قبضہ میں موجود ہو۔ پھر اگر وہ ایسے وقت میں انتقام نہ لے۔ اور معاف کر دے۔ تو بیشک ہم اس کو شجاع اور صاحب اخلاق حسنہ تصور کریں گے۔ اور فی الواقع یہ شخص اپنے زمانے کا صحیح معنی میں ہیرو ہوگا۔ اس بنا پر جب آنحضرت صلعم کی سیرت مبارک پر نظر ڈالی جائے۔ تو اس معیار پر بدرجہ اتم کامل نظر آتی ہے بعض مستشرقین کا خیال ہے۔ کہ آنحضرت صلعم سے اخلاق حسنہ کا صدور جسطرح ایام جنگ اور میدان جنگ میں ہوتا تھا۔ اس طرح دوسرے موقعوں پر بہت کم ہوتا تھا۔ اس کی وجہ سے اسلام کی اشاعت میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ جیسا کہ تاریخ میں حضرات سے مخفی نہیں؛

فتح مکہ کے روز آپ نے اپنے ان تمام دشمنوں کے قصور معاف کر دیئے۔ جو آپ کے زبردست جانی دشمن تھے۔ اور خون کے پیاسے تھے۔ ان لوگوں نے ہر امکانی کوشش آپ کی بربادی اور دشمنی کیلئے وقف کر دی۔ لیکن آپ نے ان لوگوں کی معافی کا عام اعلان کر دیا۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ یہی شخص جوق درجوق مسلمان ہونے لگے۔ غزوہ احد میں ظالموں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بہت اذیتیں پہنچائیں۔ آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بری طرح شہید کیا۔ خود حضور انور کا جسم مبارک زخموں سے چور چور ہو گیا تھا۔ کسی ظالم نے دندان مبارک بھی شہید کر ڈالا۔ صحابہ کرام سے یہ حالت دیکھکر رہا نہ گیا۔ عرض کیا۔ کہ ان کے حق میں دعائے بد کیجئے۔ خدا اس جاہل اور ناسمجھ قوم کو ہلاک و برباد کر دے۔ سرور کائنات حضور پرنور نبی کریم صلعم نے دست مبارک بلند کیا۔ اسوقت صحابہ کرام نے سمجھا۔ کہ غالباً طوفان نوح آجائیگا۔ یا آسمان سے آگ برسے گی۔ لیکن اس کے برعکس آنحضور نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی۔ اللّٰھُمَّ اھد قومی فانھم لایعلمون۔ اے خدا میری قوم کو ہدایت فرما۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے مجھے رسول برحق نہیں تسلیم کرتے۔ اس لئے مجھے ایذا و تکلیف

[illegible] (۵۹۵) [illegible]

ahmadimuslim.de

دیتے ہیں:

اللہ اللہ صبر و علم اس کا نام ہے۔ باوجود ان لوگوں کو ایذا و تکلیف دینے کی قدرت رکھتے ہوئے آپ نے ان کے لئے ہدایت کی دعا فرمائی۔ دنیا کی تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ فی الحقیقت یہی وہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہیگا۔ مقصد اس دعا کا یہی تھا کہ صرف اپنی قوم اور امت پر اچھا اثر پڑے۔ آنحضرت کے نزدیک ہر مسلمان برابر تھا۔ حضور کی نظر مبارک میں ہر مسلمان خواہ وہ بادشاہ ہو۔ خواہ غریب یکساں حالت رکھتا تھا۔ حضور کا برتاؤ جس طرح مسلمانوں کے ساتھ تھا۔ ویسا ہی برتاؤ اور سلوک آپ نے یہودی اور عیسائی مخالفوں کے ساتھ بھی کیا۔ اسلامی تاریخ کے صفحات اس کے شاہد ہیں۔ آپ نہ کسی غریب کے ساتھ کھانا کھانے میں عذر کرتے۔ اور نہ کسی غلام وغیرہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے۔ اگر کوئی غریب سے غریب دعوت کیوں نہ دیتا۔ قبول فرما لیتے۔ اور جو کچھ سامنے رکھتا تناول فرما لیتے۔ اگر کوئی صحابہ وغیرہ بیمار پڑتے تو آپ عیادت کو تشریف لے جاتے۔ اور ہر ممکن خدمت کرتے ایک یہودی کا لڑکا بیمار ہو گیا۔ حضور اس کی عیادت کو بھی تشریف لے گئے۔ آپ بچوں پر زیادہ شفقت فرماتے ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے۔ اور ان کو محبت سے پیار کرتے۔ بوڑھوں پر عنایت فرماتے بلکہ بوڑھوں اور بیواؤں کا سودا بازار سے خود خرید کر لا دیتے۔ جو راستے میں مل جاتا۔ اس کو پہلے خود سلام کرتے۔ ایک شخص حاضر ہوا۔ اور حضور کی ہیبت سے لرز گیا حضور نے فرمایا کچھ خوف نہ کرو۔ میں بادشاہ نہیں۔ بلکہ قریش کی ایک غریب عورت کا فرزند ہوں۔ یہ سب کام آپ نے صرف اپنی امت کو عملی تعلیم دینے کے لئے کیا۔ ورنہ ہزاروں آدمی خدمت کے لئے موجود تھے۔ لہٰذا مسلمانوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی موجودہ اخلاقی حالت سدھاریں۔ اور رسول اللہ صلعم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔ ادبار کی تمام کالی گھٹائیں فقط

ہماری بداخلاقی اور بے عملی کا نتیجہ ہیں۔ آج اگر ہم پھر خیر القرون کی طرف راغب ہوں۔ تو انشاءاللہ بہت جلد ہماری کایا پلٹ جائیگی۔

کیونکہ خدا کا یہی وعدہ ہے۔ وفقنا اللہ ایاکم وایانا فقط۔

عبدالباسط متعلم جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد (مدراس)

# رسول کا شان اور مسلم کا ایمان

اس پرفتن و فساد زمانے میں جتنے مذاہب بھی رائج ہیں۔ ہر ایک کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ کے علاوہ ایک دوسرے کے مذہب کی توہین و تذلیل کرتا کرتا یہاں تک ترقی کر جاتا ہے۔ کہ بانیان مذاہب بھی خوب سب و شتم سے برستا ہے۔ اس بدترین آزادی پر گو حکومت کی طرف سے کوئی سزا مقرر نہیں۔ مگر تاہم قانون قدرت ضرور ایسے دریدہ دہن کو بغیر سزا دیئے نہیں چھوڑتا جس سے ہر ایسے موقع پر مذہب و بانی مذہب کے صدق و کذب کا آشکارا ہونا بھی دنیا پر پوشیدہ نہیں رہتا کیونکہ یہ ایک خدائی فیصلہ ہے۔ جس سے کسی ذی فہم انسان کو انکار نہیں۔ ورنہ ہونا چاہیئے۔ آج کل جو بانیان مذاہب کی توہین کا بازار گرم ہے۔ اس کو بھی قانون قدرت کے فیصلے کے ماتحت ہی جانچنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر مرزاجی کو ہی لیجئے ان کو مفقود رہبر ہر مسلم و غیر مسلم کذاب مفتری وغیرہ و دشنام دہی اور نہایت قبیح الفاظ سے یاد کرتا ہے[1] مگر ایسا کہنے والوں پر منجانب اللہ کبھی کوئی گرفت نہیں ہوئی۔ علیٰ ہذا القیاس یہی حال ہے۔ دیگر مذاہب کے بانیان کا۔ مگر ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین سید المرسلین کی عجیب شان شایان ہے۔ کہ جو بھی بدگوئی سے اٹھتا ہے۔ دنیا کی کوئی چیز بھی اس کو امن نہیں دیتی۔ اسی لئے وہ جلد از جلد سزایاب ہو کر ہمیشہ کے لئے داخل فی النار ہوتا ہے۔ جس سے مذہب اسلام و بانی اسلام علیہ السلام کی حقانیت کا بین ثبوت ملتا ہے۔ ذیل کا ایک ہی واقعہ عبرت کے لئے کافی ہے۔ حضرت ہبار بن اسود رضی اپنے کفر کے وقت کی حکایت نقل فرماتے ہیں۔ کہ ابولہب اور اس کے بیٹے عتبہ نے جب شام کو تجارت کے لئے جانے کی تیاری کی۔ تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ تو عتبہ نے کہا۔ کہ میں محمدؐ کے پاس جا کر ضرور اس کو ایذا دونگا۔ چنانچہ وہ حضور کے پاس آ کر حضور کو بہت سخت سست کہنے لگا۔ حضور نے اس کے حق میں اللّٰھم سلط علیہ کلباً من کلابک فرمایا یعنی اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتے کو تسلط فرما۔ جب واپس آیا۔ تو ابولہب سے ذکر کیا۔ ابولہب بیٹے کو تو پھر اس نے تجھے کیا کہا۔ عتبہ بولا۔ کہ اس نے اللّٰھم سلط علیہ کلباً من کلابک۔ ابولہب نے کہا۔ اے بیٹا۔ واللہ اب میں تجھ سے ہرگز بامن نہیں ہو سکتا۔ حضرت ہبار رضی فرماتے ہیں۔ کہ پھر ہم شام کو چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسی جگہ پہنچے۔ جہاں شیر بہت تھے۔ پس ابولہب نے ہم سے کہا۔ کہ تم میری بڑائی اور اس حق کو جو تم پر ہے۔ خوب جانتے ہو۔ اس لئے میرے بیٹے عتبہ کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے۔ کیونکہ میں محمدؐ کے کہنے سے ہرگز بے خوف نہیں ہو سکتا۔ تم اپنا سارا سامان میرے بیٹے کے گرد اگرد جمع کر کے اس کے چاروں طرف اپنے فراش لگاؤ۔ حضرت ہبار رضی فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے اسیطرح کیا۔ رات کو شیر آیا۔ اس نے سب کے چہرے سونگھے۔ جب اس کو وہ چیز نہ ملی جس کا وہ طلبگار تھا۔ تو

[1] یاد نہ ہو تو عیسائیوں کا یہ شعر سنئے ؎

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپ کی!

سمٹ کر اس نے ایک ایسی جست لگائی۔ جس سے وہ سامان کے اندر چلا گیا۔ پھر عقبہ کا چہرا سونگھ کر ایک ہی جھٹکے سے اس کا سر توڑ ڈالا۔ اور چیر پھاڑ کر چلا گیا۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات سے ثابت ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ کہ ہمارے پیارے نبی سید محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دریدہ دہنی کرنیوالا دنیا میں کبھی نجات نہیں پاتا۔ اور موجودہ دنیا میں اور نہ آخرت میں نجات پائیگا۔ کیونکہ یہ ایک خدائی فیصلہ ہے۔ جو صاڑھے تیرہ سو برس سے برابر چلا آرہا ہے اور چلا جائیگا۔ جس کو بجز تسلیم کرنے کے کوئی چارہ نہیں بس اسی معیار کے ماتحت مذہب اسلام کی صداقت معلوم کر لینی چاہیئے۔ لہذا میں مخالفین اسلام کو بآواز بلند ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے پیارے نبی ہادی پر کبھی بھولے سے بھی لب کشائی نہ کریں۔ خواہ اندرون خانہ خود خلوت میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ وہ منتقم حقیقی جو اس کا مولا ہے۔ وہ ہر جگہ خوب جانتا ہے قصوری ہندو نے ایسی ہجو کا ہی نتیجہ اٹھایا ہے۔ مسلم کو مال خرچ کر دینا۔ اولاد قربان کر دینا۔ اور ماں باپ فدا کر دینا۔ حتی کہ اپنی جان عزیز کو بے جان کر دینا۔ اس سے کہیں زیادہ تر آسان ہے۔ کہ وہ اپنے حبیب پاک رسول مقبول کی شان میں کوئی حقیر لفظ سنے۔ کیونکہ مسلم کو اس کے حبیب کا یہ فرمان ہے:- لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ یعنی تم میں کا کوئی مسلمان نہیں ہوتا۔ تا وقتیکہ میں اس کے نزدیک اسکے باپ بیٹے اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ مسلم کو اس کی ہرگز پرواہ نہیں۔ کہ ایک کے بدلے میں بیسیوں نفوس ضائع ہوں۔ بلکہ ہزاروں کروڑوں بھی نہیں دنیا میں جبتک ایک مسلم کی جان میں جان ہے۔ وہ اپنے حبیب پاک کی عزت و ناموس پر مٹنے کو ہر طرح تیار ہے۔ کیونکہ اس کو الا احدی الحسنیین حاصل کرنے کی بڑی تمنا ہے یعنی مارے تو بھی مقصود حاصل مارا جاوے تو بھی۔ مگر جب دونوں حاصل ہوں۔ تو موقعہ غنیمت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ اس لئے میری مکرر ہدایت ہے۔ کہ سچے مذہب کے سچے بانی پر لب کشائی کرنیوالا اپنی جان کو خواہ مخواہ خطرے میں نہ ڈالے۔ فقط۔ وما علینا الا البلاغ

خاکسار:-

احمد علی قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ

# مسلمان کی تصویر قرآن اور حدیث میں

کہتے ہیں لوگ مسلمان تباہ ہیں
ہم کہتے ہیں مسلمان ہیں کہاں

روزانہ ہر خاص و عام کی زبان سے بعض ایسے جملے اور الفاظ سننے میں آتے ہیں۔ جن کو بولتا تو ہر شخص ہے۔ مگر سمجھتے تھوڑے ہی لوگ ہیں۔ کثرت استعمال نے ان کا ایک اجمالی مفہوم لوگوں کے ذہن نشین کر دیا ہے۔ بولنے والا جب ان الفاظ کو بولتا ہے۔ یا سننے والا جب انھیں سنتا ہے۔ تو وہی مفہوم مراد لیتا ہے۔ جو ذہن میں جما ہوا ہے۔ لیکن وہ عمیق معانی جنکے لئے وہ الفاظ وضع کئے گئے تھے۔ جہلا کے دماغ تو درکنار اچھے خاصے تعلیم یافتہ حضرات کے دماغ بھی ان معانی سے خالی ہوتے ہیں۔ بطور مثال لفظ "اسلام" اور "مسلمان" کو پیش کرتا ہوں کس کثرت کے ساتھ یہ دونو الفاظ مستعمل ہیں اور کتنی ہمہ گیری کے ساتھ انھوں نے ہماری زبانوں پر قبضہ جما لیا ہے۔ مگر کتنے بولنے والے ہیں۔ جو ان کو سوچ سمجھکر بولتے ہیں۔ اور کتنے سامعین ہیں۔ جو ان کو سنکر وہی معانی مراد لیتے ہیں۔ جن کے لئے واضع نے انہیں وضع کیا تھا۔ غیر مسلموں کو تو جانے دیجئے۔ خود مسلمانوں میں ۹۹ فیصدی ایسی مسلمان ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اپنے مذہب کو اسلام کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں مگر نہیں جانتے۔ کہ مسلمان ہونے کے معنی کیا ہیں اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ مسلمان کا لفظ ہر خاص و عام کی زبان سے سنا۔ لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا۔ اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا۔ لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا۔ کہ مسلمان کون قوم ہے۔ سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بنا پر خیال کرتا تھا۔ کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ جس نے پتنگ بازی کبوتر بازی، مرغبازی، بٹیر بازی، قمار بازی، اور ہم چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹرڈ کرا لیا ہو اور مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ جس کا مایہ ناز پیشہ گداگری ہو۔ قلاش ہو۔ دھوکہ باز ہو۔ ہیجڑا ہو۔ چور ہو۔ چغلی خور ہو۔ بس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا۔

صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا۔ مسلمان اس کو سمجھتا تھا۔ جو خوب موٹا تازہ ہو۔ رخسارے پر داڑھی کے بال ہوں۔ جبین نیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ پڑا ہو۔ سر پر عمامہ بندھا بندھا ہوا ہو۔ خوب لمبا چوڑا چغہ زیب بدن ہو۔ پیروں میں پاجامہ حد شرعی سے آگے نہ بڑھا ہوا ہو۔ غرض یہ خیالات مدت سے دماغ کو پریشان کر رہے تھے۔ مگر کچھ بھی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ یہ مسلمان کون حضرات ہیں۔ ایک دن کتب خانے میں کتابوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ کہ ایک نہایت قدیم کتاب دستیاب ہوئی۔ اس کا نام "قرآن مجید" ہے یہ وہ کتاب ہے۔ کہ آجکل مغربی دور سلطنت میں اس کا پڑھنا اور سمجھنا تہذیب کے خلاف تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس مقدس کتاب کی تلاوت و قرأت سے اللہ سبحانہ وتعالی کے فرشتے بغیر اجازت لئے گھروں میں گھس پڑتے ہیں۔ اس لئے لوگ اس کو نہیں پڑھتے۔ ہم نے اس کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں مسلمان کے اجزائے ترکیبی کی تشریح حسب ذیل جگہوں پر موجود تھی:-

الٓمٓ ۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین ۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ۔ اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون (بقرہ ع ۱ پ ۱)

یہ وہ کتاب ہے ۔ جس میں کوئی بھی شک نہیں ہے متقیوں کے لئے رہنما ہے ۔ جو بن دیکھی باتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں ۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے ۔ اس میں سے صرف کرتے ہیں ۔ اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پیشتر اُتریں ۔ ان سب پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں ۔ یہی لوگ ہیں اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر اور یہی لوگ آخر کار کامیاب ہوں گے ۔

دوسری جگہ :۔

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمانا وعلیٰ ربھم یتوکلون ۔ (انفال پ ۹)

"سچے مسلمان تو یہی لوگ ہیں ۔ کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے ۔ تو اُن کے دل مارے خوف ہیبت کے دہل جاتے ہیں ۔ اور جب اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ تو وُہ ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں "

تیسری جگہ :۔

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون ۔ والذین ھم عن اللغو معرضون ۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون ۔ الا علےٰ ازواجھم اوما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین (مومنون پ ۱۸)

"ایمان والے کامیاب ہو گئے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں ۔ اور بے ہودہ ، نکمی باتوں سے منہ پھیرتے ہیں ۔ یہی لوگ ہیں ۔ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں ۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ مگر اپنی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر ان کو کچھ الزام نہیں"

چوتھی جگہ :۔

انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصٰدقون (حجرات)

" کامل ایمان والے تو یہی لوگ ہیں ، جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں ۔ اور پھر کسی طرح کا شک وشبہ نہیں کیا ۔ اور اللہ کے راستے میں جان ومال سے کوشش کی ہے یہی لوگ سچے مسلمان ہیں "

پانچویں جگہ ۔

یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا " اے ایمان والو ایمان لاؤ "

یعنی ایمان کی زندگی بسر کرو ۔ یا بالفاظ دیگر اگر عقیدہ کے اعتبار سے مسلمان ہو گئے ہو ۔ تو اپنے اعمال وافعال کے لحاظ سے بھی مسلمان ہو جاؤ ۔ اور جاہلیت وبدعت کفر وشرک کی ناپاک زندگی کو چھوڑ دو ۔

ان اجزاء کی ترکیب سے جس قسم کا مسلمان بنتا تھا ۔ اب ویسا مسلمان نظر نہیں آتا ۔

اسی کتبخانے میں ایک اور کتاب دستیاب ہوئی ۔ یہ حدیث رسول کی کتاب تھی ۔ اس کے بہت سے اوراق کو کیڑوں نے ضائع وبرباد کر دیا تھا ۔ کچھ اوراق بچ رہے تھے ۔ ان کو دیکھنے لگا ان ورقوں میں مسلمان کی اصلی وحقیقی تصویر مل گئی ۔ اس تصویر میں غضب کی دلفریبی اور بلا کی کشش تھی ۔ اب پتہ چلا ۔ کہ حضرت مسلمان تو عجیب وغریب شے تھی ۔

اس تصویر کو لے کر ایک زمانہ دراز تک دربدر اُدھر گشت لگایا ۔ شاہی محلوں میں تلاش کیا ۔ امیروں میں تلاش کیا ۔ مسجدوں میں کھوجا ۔ خانقاہوں میں ڈھونڈھا ۔ حکومت کے دفاتر میں جستجو کی ۔ کونسلوں میں تلاش کیا ۔ مگر آخر کار پریشانی بسیار کے بعد معلوم ہوا ۔ کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہو گئی ہے ۔ ورا ریش ملے ۔ پیشانی پر سیاہ داغ والے ملے ، لمبے چوڑے عمامہ سر پر باندھنے والے جبہ پوش حضرات سے ملاقات ہوئی ۔ بڑے بڑے دعوے والے صوفی ملے ۔ واعظ ملے ۔ مولوی ملے ۔ ناصح ملے لیڈر ملے ۔ مسلمان صورت ملے ۔ مگر مسلمان نہیں ملا ۔ وہ خوشنما رنگ جو گنبد خضرا کے مکین (صلے اللہ علیہ وسلم) نے انسان کی نامکمل تصویر میں بھر کر اسے "مسلمان" کی دلکش ودلنواز صورت میں تبدیل کر دیا تھا ۔ ان میں وہ باطنی رنگ نہیں ہے ۔ یہ وہ ہیں جو گمراہ ہو چکے ہیں ۔ وحدت پرستی کو ترک کر کے مادہ پرستی کی جانب مائل ہو رہے ہیں ۔ یہ مسلمانوں کی وہ کاغذی تصویریں ہیں ۔ جن میں زندگی مفقود ہے ۔ اسلام کا مادہ لفظ سلم بفتحتین ہے ۔ اس کے معنی کسی چیز کے سونپ دینے ، طاعت وانقیاد اور گردن جھکا دینے کے ہیں ۔ اسلام کے معنی بھی یہی ہیں ۔ کہ انسان اپنے پاس جو رکھتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے ۔ اس کی تمام طاقتیں اس کی تمام خواہشیں اس کے تمام جذبات اس کی تمام محبوبات غرض سر سے لیکر پیر تک جو کچھ اسکے اندر ہے ۔ اور جو کچھ اپنے سے باہر اپنے پاس رکھتا ہے ۔ سب کچھ ایک چاہنے والے (خدا) کے سپرد کر دے ۔ وُہ اپنے تمام قوائے جسمانی ودماغی کے ساتھ خدا کے آگے سرنگوں ہو جائے ۔ اور ایک مرتبہ ہر طرف سے منقطع ہو کر اور اپنے تمام رشتوں کو توڑ کر اس طرح اس کی چوکھٹ پر گردن رکھدے کہ پھر کبھی نہ اُٹھے ۔ نفس کی حکومت سے باغی ہو جائے اور احکام الٰہیہ کا محکوم ومنقاد اسی طریقہ کا نام "اسلام" ہے ۔ اور جو گروہ اس دستور پر چلتا ہے ۔ اس کا نام "مسلم" (مسلمان) ہے ۔ ان تصریحات سے اسلام اور مسلمان کی وجہ تسمیہ معلوم ہو گئی ۔ اب ہم سب لوگوں کو جنھوں نے مردم شماری کے موقع پر اپنے آپ کو مسلمان لکھوایا ہے

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۵)

**اطلاع }** چونکہ پادری سلطان محمد خاں صاحب کیطرف سے تفسیر القرآن کا مضمون تین مہینوں سے نہیں آیا - اس لئے سردست دونوں صفحات اکمل البیان کو دیئے جاتے ہیں - تاکہ یہ جلد ختم ہو - مصنف صاحب سے بھی درخواست ہے - کہ جلد ختم کرنے کی کوشش کریں ؛

گذشتہ پرچے میں مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہ کی عبارت نقل ہوئی ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب انبیاء و اولیاء کے سردار تھے آج اسی کے متعلق ذکر ہے ؛

اور صـ۵ میں فرماتے ہیں :-

اب سننا چاہیئے - کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ہو - اور کسی کا محکوم نہ ہو - خود آپ جو چاہے - سو کرے - جیسے ظاہر میں بادشاہ - سو یہ بات اللہ ہی کی شان ہے - ان معنوں میں کہ اس کے سوائے کوئی سردار نہیں اور دوسرے یہ کہ رعیتی ہی ہو - مگر اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو - کہ اصل حاکم کا حکم اول اُس پر آئے اور اس کی زبانی اوروں کو پہنچے - جیسا ہر قوم کا چودہری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنے سے ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے - اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اور ہر مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنے مریدوں کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ بڑے لوگ اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں - اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے ہیں - سو اسی طرح ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں - کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں - اور لوگ اللہ کی راہ سیکھنے میں اُن کے محتاج ہیں اس معنے سے ان کو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں - بلکہ ضرور یوں ہی جاننا چاہیئے اور اُن پہلے معنوں سے ایک چیونٹی کا بھی سردار ان کو نہ جانیے - کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی میں بھی تصرف نہیں کر سکتے - انتہٰی -

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان کتاب منصب امامت صـ۳ میں فرماتے ہیں :-

پس میگوئم - کہ مقامات انبیاء و کمالات ایشاں ہرچند بسیار از بسیار است و خارج از حد شمار کہ ورا احصائے آں از مثل ما مردم کہ از احاد امتیم متعسر است بل متعذر ؛

یعنی پس کہتا ہوں - میں کہ مقامات انبیاء و کمالات ان کے ہرچند بسیار از بسیار خارج از حد شمار ہیں - اور ہم جیسے آدمیوں سے کہ احاد امت سے ہیں - اس کا احاطہ اور احصاء دشوار ہے ؛

باقی کمالات و محامد انبیاء علیہم السلام خصوصاً جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مولانا شہید مرحوم کے کلام سے آیندہ انشاء اللہ العزیز ہدیۂ ناظرین ہونگے جس سے ثابت ہوگا - کہ یہ حق اعتدال اہل توحید متبع سنت ہی کا خاصہ ہے ؛

پس ناظرین پر مسلمات مولوی نعیم الدین سے خود ان کی فریب کاری در بارۂ عطائے خزائن اور کنجیوں کی حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی - کہ ہرگز کوئی عالم میں حق تعالٰے کے خزانوں کا مالک و مختار اور متصرف نہیں ہو سکتا - الا جسقدر جس کو مالک الملک عزشانہٗ کی طرف سے عطا ہو - چنانچہ حق تعالٰی قرآن پاک سورہ شورٰی میں فرماتے ہیں -

لہٗ مقالید السمٰوٰت والارض یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر انہ بکل شیئ علیم ؛

یعنی اسیکی پاس ہیں - کنجیاں آسمانوں اور زمینوں کی - پھیلا دیتا ہے - روزی جس کے لئے چاہے اور اندازہ کی روزی دیتا ہے - جس کے لئے چاہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ؛

اور صحیح بخاری پارہ ۱۲ صـ۱۴۹ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت (انتہٰی)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں تمہیں دیتا ہوں - اور نہ میں تم سے روکتا ہوں - میں تو قاسم ہوں - جہاں مجھے حکم ہوتا ہے - میں صرف کر دیتا ہوں ؛

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے

والمعنی لا اتصرف فیکم بعطیۃ ولا منع برائی - ای لا اعطی احداً - ولا امنع احداً الا بامر اللّٰہ ؛

یعنی اور معنی تصرف کرنے اور نہ روکنے کے عطیہ حق تعالٰی کو اپنی رائے سے ہیں - یعنی نہ کسی کو عطا کر سکتا ہوں - اور نہ کسی کو منع کر سکتا ہوں - سوائے حکم اللہ تعالٰی کے ؛

اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صـ۲۰۳ میں مرقوم ہے :-

عطا نمیکنم من شمارا و نہ منع میکنم - شمارا یعنی از نزد خود من قسمت کنندہ ام - می نہم آنجا کہ امر کردہ شدہ ام و میدہم کسی را کہ میدہانند مراد دادن و نا دادن مال است یا تبلیغ وحی و علم و احکام است یعنی حق سبحانہ میدہد کسی را کہ میخواہد از علم و فہم و دہندہ اوست سبحانہ و قسمت آں بدست من است - انتہٰی ؛

یعنی میں تمہیں نہ دیتا ہوں - نہ منع کرتا ہوں تمکو اپنی طرف سے میں تقسیم کرنیوالا ہوں - جس کے لئے مجھے حکم دیا جائے - مراد دینے سے مال ہے - یا احکام وحی اور علم پہنچانا ہے - یعنی حق سبحانہٗ و تعالٰی دیتا ہے - جس کو چاہے علم و فہم دینے والا وہی حق سبحانہٗ و تعالٰی ہے - اور تقسیم کرنا اس کا میرے ہاتھ میں ہے ؛

اور صحیح مسلم جلد ۲ صـ۲۰۸ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

فلسفہ عبادت :- اسمیں اسلامی نماز کی فرضیت کی فلاسفی اور نوع انسانی کے لئے اسمیں فوائد کا بیان ہے - قیمت ۸ر (منیجر)

کاویہ علی الغاویہ — مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب آسی۔ اس میں مرزا صاحب کے متعلق تمام مباحث پر فاضلانہ بحث کی گئی ہے ... (مجلد)

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا مالِکَ اِلّا اللہ - یعنی فرمایا نبی کریم صلعم نے کوئی مالک نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے ۔

اور صحیح بخاری پارہ ۱۲ صفحہ ۱۳۴ میں حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

قال قام فینا النبی صلے اللہ علیہ وسلّم فذکر الغلول فعظمہٗ وعظم امرہٗ قال لا الفین احدکم یوم القیامۃ علے رقبتہ شاۃ لھا ثغاء علے رقبتہ فرس لہ حمحمۃ یقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک وعلی رقبتہ بعیر لہ رغاء یقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک وعلے رقبتہ صامت فیقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک وعلے رقبتہ رقاع تخفق فیقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک ۔

" یعنی کھڑے ہوئے ہمارے درمیان میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پھر آپ نے مال غنیمت میں خیانت کرنیکا ذکر فرمایا پس بڑا گناہ اور اس کے معاملہ کا بڑا سخت امر بتایا - فرمایا - میں تم میں سے کسی کو قیامت کے روز اس حالت میں نہ پاؤں - کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو - اور وہ بول رہی ہو - اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو - وہ ہنہنا رہا ہو وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا - تجھکو احکام شریعت کے - اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو - وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے پس میں کہوں - کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا تجھکو احکام شریعت کے اور اس کی گردن پر کپڑے وغیرہ ہلتے ہوئے ہوں - وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے - پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا تجھکو احکام شریعت کے اور اس کی گردن پر کوئی چڑھا ہوا ہو وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے - پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں تحقیق میں پہنچا چکا - تجکو احکام شریعت کے ۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے -

ای من المغفرۃ لان الشفاعۃ امرھا الی اللہ

یعنی تمہاری مغفرت کا مالک نہیں ہوں - کیونکہ شفاعت کا حکم اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے ۔"

اور شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۲۸۹ میں فرماتے ہیں :-

پس میگویم من مالک نیستم من مرترا چیزی را از خلاص دادن ورفع کردن این عذاب بتحقیق رسانیدم من ترا شریعت را - وترسانیدم ومبالغہ کردم ولٰکن نشنیدی ۔"

یعنے پس میں کہونگا - مالک نہیں ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کی خلاصی دلانیکا اور اس عذاب کے رفع کردینے کا تحقیق پہنچا دیا - میں نے تیرے لئے شریعت کو - اور خوب ترا دیا - میں نے اور تو نے نہ مانا یعنی شریعت کے احکام پر عمل نہ کیا ۔"

اور جناب شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مستند مولوی نعیم الدین تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۷۸ میں فرماتے ہیں :-

در تفویض امر دین بہ پیغمبر سخن است بدیگر چہ رسد مذہب صحیح آنست کہ امر تشریع مفوض بہ پیغمبر نمی باشد - زیراکہ منصب پیغمبری منصب رسالت رسانیدن گری ست نیابت خداوند شرکت در کار خانہ خدائے آنچہ کہ خدا تعالیٰ حلال وحرام فرماید - آنرا رسول تبلیغ می کند وبس از طرف خود اختیاری ندارد و اگر تفویض امر دین بہ پیغمبرے شد - او را عتاب چرا مے شد - حالانکہ اورا بمواقع بسیار مثل اخذ فدا از اسارئ بدر وتحریم ماریہ قبطیہ واذن دادن منافقین در تخالف از غزوۂ تبوک وغیرہ ذالک عتاب شدید واقع شدہ ۔

لیکن سپرد اور حوالے کردینے پیغمبر کو دین کی باتوں میں تو کلام ہے - پھر کسی دوسرے کی کیا مجال ہے مذہب صحیح اسمیں یہ ہے - کہ امر تشریعی حوالے پیغمبر کے نہیں ہوتا ہے - کیونکہ منصب پیغمبری منصب رسالت پہنچا دینا ہے - نہ نیابت خدا - اور نہ شرکت کارخانۂ خدائے میں - جو کچھ کہ خدا تعالیٰ حلال وحرام کا حکم فرماتا ہے - اس کو رسول پہنچا دیتا ہے - اور بس رسول اپنی طرف سے کچھ اختیار نہیں رکھتا - اور اگر حوالے کردینا امر دین کا پیغمبر کو ہوتا - تو ان کو عتاب کیونکر ہوتا - حالانکہ ان کو بہت سارے مواقع میں مثل اخذ فدیہ اسیران بدر اور تحریم ماریہ قبطیہ اور اجازت دینے منافقین کو تخالف غزوۂ تبوک وغیرہ ذالک امور میں عتاب شدید واقع ہوا ۔"

مولوی نعیم الدین کے اعلےٰ حضرت بریلوی کے ملفوظ حصہ سوئم یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ صفحہ ۹ میں مرقوم ہے -

" نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے - ثم ان علینا بیانہٗ -

اب ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمایا - کہ اگر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقول مولوی نعیم الدین کے دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک مختار ہوتے تو جس کو جو چاہتے - بلا حکم خدا تعالیٰ کے دیدیتے - کیونکہ مالک مختار کسی کے حکم کا محتاج نہیں ہوتا ہے - حالانکہ نصوص احادیث صحیحہ اور ارشادات شارحین ائمہ دین سے واضح ہو چکا - کہ کسی شے کے مالک امر خداوندی میں نہیں ہیں - اگر مولوی نعیم الدین کو ان احادیث کشف وخواب میں کچھ گنجائش ہوتی - تو ضرور شارحین ائمہ کا کلام اپنی تائید میں پیش کرتے - یونہی کان دبا کر نکل نہ جاتے پس ان نصوص احادیث سے اعراض کرنیوالے خود اپنی آنکھیں پھوڑیں - اور سر میں خاک ڈال کر اپنے اندھے دل پر پتھر ماریں - اور اپنی بدبختیوں بدنصیبیوں کو سر پکڑ کر روئیں + (باقی دارد)

## اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**مطالبہ تشریح** ۲۹ - مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۳ - ذوالحج ۱۳۵۳ھ اہلحدیث

میں سوتیلی ساس کا نکاح دریافت کیا تھا - اس کے جواب میں صاف لکھا تھا کہ منکوحہ عورتوں کی سگی مائیں حرام ہیں - سوتیلی کی حرمت منصوص نہیں - (الّا بالقیاس)

جائز یا ناجائز مدلل کسی حدیث کی کتاب کے حوالہ سے تحریر فرمائیں - کیونکہ ہم نے ایک سوتیلی ساس کے ساتھ نکاح کرنا ہے -

بہشتی زیور حصہ چہارم کے سنگ کی سطر ۱۴ میں مسئلہ درج ہے یہ مسئلہ ایک عورت ہے - اور اس کی سوتیلی لڑکی ہے - یہ دونوں ایک ساتھ اگر کسی مرد سے نکاح کریں تو درست ہے؛

مولوی عبدالسلام و حافظ عبدالحی خریدار اہلحدیث ۱۱۷۰۰

**جواب** پہلا جواب کافی تھا - کہ سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے - بہشتی زیور کی عبارت مرقومہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے - مزید یہ کہ منکوحہ کے ساتھ سوتیلی ماں کو جمع کرنا بھی جائز ثابت ہوا پس آپ بے کھٹکا نکاح کریں؛ (۲ر داخل غریب فنڈ)

**س ع۱۴۰** - ہندہ زید کی لڑکی ہندہ جس کی عمر اس وقت سولہ سال کی ہے - اور دو برس سے بالغہ ہے - اس کا نکاح نابالغی کی حالت میں زید نے عمرو کے لڑکے بکر کے ساتھ کر دیا - بکر بھی نکاح کے وقت نابالغ تھا - اس وقت بھی نابالغ ہے - اور تقریباً چار پانچ برس میں بالغ ہوگا؛

اب چونکہ بکر نابالغ ہے - اور ہندہ دو برس سے بالغہ ہو چکی ہے - اسی بنا پر زید اور عمرو اور بکر ہندہ کے نکاح کو فسخ کرانا چاہتے ہیں اس لئے کونسی صورت ہو سکتی ہے؛ (سائل امان اللہ ازبنی)

**ج ع۱۴۰** - شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ ہے کہ ولی نکاح ولی طلاق ہو سکتا ہے - اس لئے بوقت ضرورت لڑکے نابالغ کے باپ کو چاہیئے - کہ وہ نابالغ کی طرف سے خود طلاق دیدے - لڑکی کے ولی کو چاہیئے - کہ بعد طلاق فوراً کسی مناسب جگہ پر نکاح کر دے - ایسی حالت میں لڑکی کو ناحق روک رکھنا منع ہے - لقولہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارًا (الآیۃ)

**نوٹ** - صورت مرقومہ میں نکاح کرنیوالے بڑے ہی ظالم ہیں - جو فریقین کی عمر کا اندازہ نہیں کرتے؛ (۲ر داخل غریب فنڈ)

**س ع۱۴۱** - دو بہنیں حقیقی موجود ہیں - ایک بہن زید کے نکاح میں ہے - دوسری کو بھی عقد میں لا سکتا ہے یا نہیں؟ از روئے شرع شریف

**ج ع۱۴۱** - دو بہنیں ایک وقت ایک ہی شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں - لقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین (الآیۃ)

**س ع۱۴۲** - نجاست کی حالت میں پان یا حقہ استعمال کر سکتا ہے یا نہیں کلّی کر کے؛

**ج ع۱۴۲** - نجاست سے مراد جنابت ہوگی - جواب یہ ہے - کہ جنابت کی حالت میں کھانا پینا حرام نہیں + (۲ر داخل غریب فنڈ)

**س ع۱۴۳** - زید ایک نوجوان لڑکا ہے - وہ ایسی ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے - جس نے زید کی ماں کا دودھ زید کے سب سے چھوٹے بھائی کے ساتھ پیا ہے - کیا از روئے شرع دین متین میں زید کا نکاح اس لڑکی سے جائز ہے - جواب باحوالہ مستند کتاب سے ہو؛ (راقم نامعلوم)

**ج ع۱۴۳** - نص قرآنی ہے - واخواتکم من الرضاعۃ اس کے ماتحت نکاح مذکور جائز نہیں؛ اللہ اعلم -

**س ع۱۴۴** - اسلامی جماعت یا مدرسہ میں بچوں یا طالبعلموں کو عسکریت کے قوانین قواعد وغیرہ یا یکلخت جمع یا منتشر ہونے کے واسطے بیگل یا سیٹی استعمال کیا جائے - عسکر کیواسطے ایسے آلے استعمال کرنے جائز ہیں یا نہیں - جواب قرآن و حدیث سے ہو؛

**ج ع۱۴۴** - بطور امر مباح کے جائز ہے ایسے امور کی بابت ایک جامع حدیث شریف ملتی ہے - ذرونی ما ترکتکم (الحدیث)

یعنی جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ (حکم) حکم یا منع نہ کروں مجھ سے نہ پوچھا کرو - بلکہ اس امر کو جواز پر محمول جانا کرو - اللہ اعلم -

(حق غریب فنڈ بذریعہ سائل)

(نوٹ) استفتاآت اسی قدر تھے (مفتی)

## حضرت شیخ الکل محدث دہلویؒ پر افتراپردازی

حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ کے متعلق بعض ہمارے متعصب پرست احناف نے چند ایسی افواہیں اڑا رکھی ہیں - جن کو کبھی بھی غیر جانبدار شخص یقین نہیں کر سکتا - اور انہی باتوں کو مدارس عربیہ کی ایہ ناز ہستیاں کسی موقعہ پر طلبہ کے ذہن میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں - کہ یہ ابھی سے اس گروہ سے متنفر ہو جائیں - اور تقلید کی چار دیواری کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچے - مگر یہ معلوم نہیں - کہ ریت کی دیوار کبھی قائم نہیں رہ سکتی - چنانچہ ذیل کی باتیں مدارس حنفیہ میں مشہور ہیں - اور رفتہ رفتہ عوام الناس تک پہنچ رہی ہیں - اس لئے میرا عین فرض ہے کہ میں کریں عوام کو آگاہ کروں -

نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ حضرت شیخ الکل فقیہ اعظم حضرت دہلوی نور اللہ مرقدہٗ ہدایہ شریف پر بیٹھ کر درس دیا کرتے تھے - جب حنفی مذہب کا کوئی شخص مسئلہ دریافت کرنے آتا - تو نیچے سے نکال کر بتا دیتے تھے -

حضرت فقیہ اعظمؒ کی بابت حضرت گنگوہیؒ کو کشف ہوا - کہ وہ اپنے طلبہ سے بیان فرماتے ہیں حضرت شیخ الکل کا انتقال ہو گیا - اور قبر میں ان کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا - اللہ تعالیٰ اس مفتری و کذاب کو دونوں جہان میں رو سیاہ کرے - آمین ✽

ناظرین عظام آپ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر فیصلہ کریں - کہ یہ کہاں تک صداقت پر مبنی ہو سکتا ہے؛ (نسیم الانصاری آسٹی الہ آبادی غفرلہ مراد آباد)

اسلامی پردہ :- اس رسالہ میں شرعی پردہ کی حقیقت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے واضح کرکے مخالفین کو جوابات دیئے گئے ہیں قیمت ۴ مع محصول ۵ (مینجر)

# متفرقات

**حساب دوستاں** ۵۰ جون میں جن حضرات کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں - ان کو ملاحظہ فرما لینے کے بعد حتی المقدور جلد از جلد قیمت اخبار (فیس منی آرڈر قیمت اخبار میں سے ہی مجرا کر کے للعہ/ قیمت سالانہ یا عہ/ قیمت ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں تا آئندہ تکان مہلت درکار ہو - یا خریداری سے انکار ہو۔ تو ۲۷ جون سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں - ورنہ ۲۸ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ؛

**غریب فنڈ** سے جن اصحاب کے نام اخبار جاری ہوتا ہے - ان کو میعاد ختم ہو جانے کے بعد مہلت وغیرہ نہیں دیجاتی - وہ اگر اخبار کا تسلسل جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد داخلہ نئے سرے سے ارسال کردیا کریں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا ؛

**نوٹ** :- جن نمبروں کے اوپر م کا نشان ڈالا گیا ہے - ان کی طرف سے ۱۵ جون تک قیمت اخبار بھی موصول ہونی لازمی ہے - ورنہ بعدہٗ اخبار بند کردیا جائیگا ؛

۲۶۰ - ۵۶۷ - ۷۱۰ - ۸۱۳ - ۸۸۷
۱۵۰۲ - ۱۶۷۵ - ۲۳۷۱ - ۲۴۹۸ - ۲۷۰۷
۲۷۸۲ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ - ۴۳۹۸ - ۵۱۰۹
۵۵۳۷ - ۵۶۳۸ - ۵۷۱۲ - ۵۸۸۶ - ۶۰۶۶
۶۴۹۳ - ۶۹۲۴ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ - ۷۷۰۹
۷۸۷۴ - ۷۹۴۸ - ۷۹۷۳ - ۸۰۶۴ - ۸۲۹۹
۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ - ۸۷۶۷ - ۸۹۶۳
۹۰۳۹ - ۹۲۴۲ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۶۳
۹۴۹۴ - ۹۶۰۹ - ۹۶۸۹ - ۹۸۹۹ - ۹۹۳۰
۹۹۳۸ - ۹۹۴۹ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۱۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰
۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۳۷ - ۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹ - ۱۰۳۱۴
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۳۸ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۲۲ - ۱۰۶۵۰
۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۶۷ - ۱۰۶۶۸ - ۱۰۹۷۹ - ۱۰۷۵۳

۱۰۸۴۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۰۸۹۰ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۵۲ -
۱۰۹۵۳ - ۱۰۹۶۱ - ۱۱۰۶۰ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۱۷۷
۱۱۱۸۶ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۲۰۷ - ۱۱۲۰۲ - ۱۱۳۰۳ - ۱۱۳۱۰
۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۵۷ - ۱۱۳۹۲ - ۱۱۴۰۴ - ۱۱۴۰۶
۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۰۸ - ۱۱۴۱۱ - ۱۱۴۱۷ - ۱۱۴۲۰ - ۱۱۴۳۱
۱۱۴۳۲ - ۱۱۴۸۷ - ۱۱۵۵۱ - ۱۱۶۳۱ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷
۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۶۴ - ۱۱۶۶۶ - ۱۱۶۶۷ - ۱۱۶۶۸ -
۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۷ - ۱۱۶۷۹ -
۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۸۳ - ۱۱۶۸۶ - ۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۱۷
۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۸۷ - ۱۱۷۸۹ -
۱۱۷۹۵ ؛

**غریب فنڈ** :- ۹۱۶۲ - ۹۸۳۹ - ۱۱۶۴۲ -

یاد حبیب کو تازہ کرنے کے لئے

## اہلحدیث کا نبی نمبر

ملاحظہ فرمائیں - جس میں حضور انور صلعم کی سیرت مبارک پر مفصل حالات درج ہیں جنکو مختلف عنوانوں پر متعدد اہل علم حضرات مثلاً قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم مصنف رحمۃ للعالمین، منشی محمد سردار خاں صاحب امرتسری، مولوی حسن میاں صاحب پھلواروی، مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی - قاضی محمد اکمل صاحب قادیانی نے سپرد قلم فرمایا ہے - قیمت ۲/ محصول ڈاک ۱/

مینجر اہلحدیث امرتسر

**میلاد محمدی** مولوی محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے اس رسالہ میں قرآن شریف، احادیث، اجماع، فقہ، اصول وغیرہ - نیز مذاہب اربعہ کے مسلم الثبوت حوالجات سے مروجہ میلاد کا بدعت اور ناجائز ہونا ثابت کیا ہے - قیمت ۲/ دفتر اخبار محمدی دہلی سے طلب کریں +

**یادگار مرزا** میں اشتہار آخری فیصلہ، اخلاق مرزا، عقائد مرزا بیان کئے گئے ہیں - آٹھ صفحہ کا ٹریکٹ ہے - قیمت مرقوم نہیں - پتہ ذیل سے

ملسکتا ہے :-
حکیم عبدالخالق ڈیروی - خطیب جامع مسجد اہلحدیث منڈی پتوکی ضلع لاہور +

**مولوی حکیم محمد اسحق صاحب** ساکن دہاراں ضلع سیالکوٹ جہاں کہیں تشریف رکھتے ہوں - فی الفور مجھے اطلاع دیں ؛ خاکسار غلام رسول مجاہد از کالا افغاناں ضلع گورداسپور -

**تلاش نسخہ** مجھے عرصہ سے پیشاب کے ہمراہ یورک ایسڈ آتا ہے - گاہے گاہے ریت بھی آتی ہے اور درد عرق النساء بھی تمام جوڑوں میں ہوتا رہتا ہے ناظرین میں سے کسی صاحب کو کوئی مجرب نسخہ یاد ہو تو مجھے اطلاع دیں ؛ راقم محمد شفیع اہلحدیث کھیوہ ضلع گجرات +

**عزیز عطاء اللہ** کو نسبتاً بہت آرام ہے کمزوری ابھی باقی ہے - پارہ ٹمپریچر بھی ابھی معتدل نہیں ہوا - مخلصین کی دعا سے بہت جلد مکمل صحت کا یقین ہے ؛

**میری تکلیف** میں درد گھٹنہ کو ابھی بکلی آرام نہیں ہوا - چلتے وقت تکلیف ہوتی ہے - مخلصین سے دعا کی ضرورت ہے + ابوالوفا


## شائقین تفسیر ثنائی اردو
کو
## خوشخبری
## جلد ششم بھی چھپ گئی

جن اصحاب کے پاس اس جلد کی کمی ہے - قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب فرمالیں قیمت عہ/ ۲ روپے فی جلد

مینجر اہلحدیث امرتسر


بیماں گھر طب - ... ۲۰۲ مجرب و آزمودہ نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت ... (رجسٹرڈ ...)

# مُلکی مطلع

## حجاز پر نعمۃ اللہ کی ناشکری

حجاز (مکہ مدینہ کا حصّہ) عرب میں ایک ایسا حصّہ ہے۔ کہ ہر کلمہ گو مسلم کو اس کی بہتری سے خوش اور ابتری سے ناخوش ہونے کا حق حاصل ہے۔ حکومت عرب کے زوال کے بعد ترک ملک عرب خصوصاً حجاز پر حکمران رہے ۔

اس زمانہ میں کیا تھا؟ حدود شرعیہ کا رواج تھا۔ نہ چوری اور ڈاکہ کے انسداد کا انتظام۔ کسی حاجی کا لوٹا مارے بچکر آجانا کسی ولی اللہ کی کرامت کا کرشمہ خیال کیا جاتا تھا۔ حدود شرعیہ کی بابت تو یقین ہو چکا تھا۔ کہ ترک یورپ کے دباؤ سے مجبور ہیں۔ یورپ چونکہ اجرائے حدود شرعیہ کا مخالف ہے اس لئے ترکی حکومت بھی مجبور ہے لیکن حجاز کیمتعلق خدائی غیرت نے جوش مارا۔ تو نجد سے باران رحمت کے بادل اُٹھے۔ اور حجاز پر برسے۔ آج وہی حجاز ہے جہاں حدود شرعیہ اسی طرح جاری ہیں۔ جس طرح زمانہ خلافت راشدہ میں جاری تھیں۔ امن وامان کی بابت تو یہ حال ہے۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اعتراض نہیں کر سکتا ؛

مسلمان اگر فروعی اختلاف سے قطع نظر کریں تو حکومت نجدیہ کو ساری دنیا کی اسلامی حکومتوں سے افضل اور بہتر ماننے میں ان کو تامل نہیں ہو سکتا اہل حدیث کی رواداری دیکھئے۔ ترکی حکومت حنفی تھی اس کے عمال مذہب سے بے پرواہ تھے۔ حجاز میں حدود شرعیہ کا اجراء نہ تھا۔ تاہم اہل حدیث گروہ ترکی حکومت کا اسی طرح خیرخواہ تھا جس طرح حنفی تھے ایام جنگ میں جانی اور مالی امداد کرنا اپنا فرض جانتا تھا۔ جس کا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں۔ مگر

آج خاص خیال کے ہمارے چند حنفی دوست حکومت نجدیہ کی مخالفت میں اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتِ یمن (جو نیم شیعہ ہے) اور حکومتِ حجاز کی جنگ کے زمانہ میں یمنیوں کی فتح کی تمنا کرتے اور خواب دیکھتے تھے۔ آخر ہوا کیا؟ حصحص الحق

ناظرین حیران ہوں گے۔ کہ آج یہ بے وقت راگنی کیوں چھیڑی؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لاہور کے پختہ حنفی اخبار سیاست کے مالک جناب سید حبیب صاحب نے ۲۱ تا ۲۳ مئی کے پرچوں میں جلالۃ الملک ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ پر بہت کچھ اظہار غیظ وغضب کیا۔ جس کا ہر فقرہ اپنے ماقبل سے زیادہ تیز ہے۔ ہمارے خیال میں سید صاحب نے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی کے حق میں مخالفت کے باوجود بھی ایسے سخت الفاظ استعمال نہ کئے ہونگے جو آج ایک اسلام کے سچے خادم تاجدار کے حق میں لکھے ہیں۔ ہم اپنے ناظرین کے پاس خاطر صرف نمونہ کے طور پر ایک فقرہ نقل کرتے ہیں جس کی شیرینی کا گواہ ہر ایک سامع اور صداقت کا گواہ ہر ایک حاجی ہوگا۔ چنانچہ سید صاحب لکھتے ہیں:۔

آہ! آج ابن سعود کی غداری کی وجہ سے نہ صرف جزیرۃ العرب بلکہ خود حجاز پر اسلام کی جگہ صلیب کا جھنڈا لہرا رہا ہے "

(۲۳۔ مئی صـ۳ کالم ۲)

اس فقرے کی صداقت کے لئے ہم آپ ہی کے ہمخیال بلکہ پیرادر پیر بھائی حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری اور ان کے ہمراہی بلکہ خلیفہ خاص ڈاکٹر میر ہدایت اللہ امرتسری سے شہادت طلب کرتے ہیں۔ کیا آپ اسے منظور کریں گے؟

ہائے تعصب تیرا بُرا ہو۔ ہم اس قسم کی تحریر کا جواب نہ دیتے۔ مگر سید صاحب نے لگے ہاتھوں ہم پر اور جماعت اہلحدیث پر بھی سنگین الزام دھر دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں یہ کہنے سے گریز نہیں کر سکتا۔ کہ مساجد کی بربادی اور بے گناہ مسلمان مردوں، عورتوں بوڑھوں اور بچوں کی عزت اور عصمت اور جان ومال کی بربادی ابن سعود کے ایسے گناہ تھے جن سے محض ہم عقیدہ ہونے کی بنا پر اہل حدیث کو چشم پوشی کرنا مناسب نہ تھا"۔ (سیاست ۲۳ مئی صـ۳ کالم ۱)

اہلحدیث نے اگر ایسا کیا۔ تو محض نامناسب نہیں بلکہ سخت ناجائز کام کیا۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اہل حدیث کی نگاہ آپ کی طرح باریک بین نہیں۔ وہ بیچارے سطحی خیال کے سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ ان میں اتنی بینائی کہاں کہ وہ چیز دیکھیں جو آپ اتنی دُور بیٹھے دیکھ اور لکھ رہے ہیں۔ اور دیگری سے حاجیوں کو گواہ پیش کرتے ہیں۔ جس کا اظہار آپ ان الفاظ میں کر رہے ہیں:۔

"آج جو لوگ حج کو جاتے ہیں۔ ان سے پوچھکر دیکھ لو۔ جدہ پر انگریزوں کی نائب قونصل احسان اللہ خانصاحب بہادر کی حکومت ہے۔ اور یوں ابن سعود کے ماتھے پر کلنک کا وہ ٹیکہ لگ چکا ہے۔ جس کی مثال اسلام کی تقریباً چودہ سو سال کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یعنی ارض مقدسہ حجاز کے اکثر حصّوں پر نصاریٰ کی بالواسطہ حکومت قائم ہو چکی ہے۔ مگر افسوس کہ اہلحدیث جماعت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی"۔ (۲۳ مئی صـ۳ کالم ۱)

ہم سید صاحب کی صاف بیانی کی داد دیتے ہیں۔ مگر سب حاجیوں سے کیسے پوچھتے پھریں۔ آپ انہی دو بڑے حاجیوں سے شہادت دلوا دیں۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

"پیر صاحب علی پوری اور ڈاکٹر میر ہدایت اللہ امرتسری"

منشی احسان اللہ کو ہم جانتے ہیں۔ ان کی خدمت کی نوعیت بھی ہمکو معلوم ہے۔ لیکن اس خدمت کو حکومت کہنا خاص سید صاحب کی اصطلاح ہو۔ تو ممکن ہے۔ ورنہ اس کو حکومت کہنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ منشی احسان اللہ صاحب ہندوستانی

تبویب القرآن مع حواشی تفسیر وحیدی۔ اس میں قرآن مجید کے مختلف مضامین کی آیات کو مع ترجمہ یکجا جمع کیا گیا ہے۔ قیمت للعمر (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

حاجیوں کی تکلیفات سننے اور ان کا انتظام کرنے کے لئے حکومت انگریزی کی طرف سے مقرر ہیں۔ چونکہ معرز عہدے پر متعین ہیں۔ اس لئے معزز سمجھے جاتے ہیں۔ مگر حکومتی اختیار کیا۔ ان کو تو حج میں بھی خاص اختیار نہیں۔ ہاں ہندوستانی رعیت کوئی کام خلاف منشا انگریزی حکومت کرے۔ تو اس کی نگرانی کرنے ہوں گے۔ اور بس اس طرح کے اختیارات تو ہر حکومت کی کونسل کو حاصل ہیں۔ فرانس کی ہو یا روس کی افغانستان کی ہو یا ایران کی کسے باشد۔ اس کو حکومت کہنا خاص سید صاحب کی اصطلاح ہو۔ تو تعجب نہیں ؛

## حاجیوں پر خفگی

حاجیوں کا کثرت سے جانا بھی سید صاحب کو ناپسند ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"جب حجاج کم ہوتے تھے۔ تو ابن سعود کی عقل درست ہو گئی تھی۔ مآثر ومقابر کو اس نے درست کرا دیا تھا۔ لیکن خدا بھلا کرے ہندیوں کا جنہوں نے سمجھے۔ عبد القدیر بدایونی جیسے لوگ دیکھ کر کہ کسی کے فتوح سے حج کرنے سے انہیں مالی فائدہ ہوتا ہے۔ حج کو اٹھ دوڑے " (۲۳ مئی)

واقعی بہت برا کیا۔ کہ حج کرنے چلے گئے مگر ہم حیران ہیں۔ کہ سید صاحب جیسے بے لوث سمجھنے والے کی نگاہ اتنی دور بدایوں پر جا پڑی۔ اور پاس ہی علی پور کے مشہور صوفی حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کو یاد نہ کیا۔ جو ہر سال مع خدم وحشم حج کو جاتے ہیں۔ حالانکہ نماز باجماعت حرم میں نہیں پڑھتے۔ کیا اس کا نام سہو ونسیان ہے یا رعایت خاصہ ؟

سید حبیب صاحب کی غیرت ملی کی ہم داد دیتے ہیں۔ لیکن واقعات کو ان کی رائے کے تابع نہیں کر سکتے۔ سلطان ابن سعود کی اسلامی رواداری کا ثبوت پوچھنا ہے۔ تو امام یمن سے پوچھئے۔ جن کو باوجود مکمل طور پر مغلوب ہونے کے آزاد کر دیا گیا۔ ورنہ آج قانون دول اور قانون شریعت کی رو سے نہ حکومت یمن ہوتی نہ امام یمن۔ نہ بانس ہوتا۔ نہ بانسری بجتی۔ سید حبیب صاحب یا کوئی اور ان کا ہم خیال خاص تاریخ اسلام میں نہیں۔ تاریخ دنیا میں اس کی مثال دکھائیں۔ تو ہم جانیں ؛

## سید صاحب !

سلطان ابن سعود اسلامی خدمت میں ایسا منہمک ہے کہ آپ کو اور آپ کے ہم خیالوں کو خطاب کر کے کہتا ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

## ناظرین کرام

قرائن بتا رہے ہیں۔ کہ ملک عرب زیر سایہ جلالۃ الملک بام ترقی پر پہنچیگا۔ انشاء اللہ۔ آپ لوگ دعا کرتے رہیں ؛

اَللّٰھُمَّ انصر من نصر دینک واخذل من خذل دینک ؛ آمین !

---

# سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکام محکمہ صحت عراق کی طرف سے ایک تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے۔ کہ بمبئی اور کراچی سے آنے والے ہندوستانی مسافروں پر جو بندشیں ہیضہ کا ٹیکہ لگوانے کے متعلق عائد تھیں۔ حکومت عراق نے انہیں واپس لے لیا ہے۔ لیکن یہ بندشیں بنوز ڈیک (عرشہ) کے مسافروں پر بدستور عائد رہیں گی۔ اور ان کے لئے ہیضہ کا ٹیکہ لگوانا لازمی ہوگا ؛ (لاہور ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء ع ۹۷۵)

# سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت ہند کو مندرجہ ذیل مکتوب برطانوی تنفینہ بصرہ کی طرف سے موصول ہوا ہے:-

بمبئی سے جو مسافر یہاں آئیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ چیچک کے ٹیکا کا سارٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں ؛

(لاہور ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء نمبر ۹۷۲)

---

# سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈین ٹریڈ یونینز ایکٹ ۱۹۲۶ء کے ماتحت پنجاب میں جو ٹریڈ یونین درج رجسٹر کی گئی ہیں۔ ان کے ارکان وعہدیداران کی واقفیت کے لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ گذشتہ سال کی مانند حکومت پنجاب نے پنجاب میں ان رجسٹرڈ یونینوں کے حساب کی مفت پڑتال کرانے کا انتظام کیا ہے۔ جو اس غرض سے صاحب رجسٹرار ٹریڈ یونینز پنجاب (ڈائرکٹر محکمہ صنعت وحرفت پنجاب) لاہور کی خدمت میں درخواست کریں۔ لہذا جو ٹریڈ یونین اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کی متمنی ہوں۔ اور ۱۹۳۴-۳۵ء کے حسابات کی مفت پڑتال کرانی چاہیں۔ وہ ۱۰ جون ۱۹۳۵ء سے پیشتر رجسٹرار کے پاس تحریری درخواست بھیجدیں ؛

(لاہور ۲۳ مئی ۱۹۳۵ء۔ نمبر ۱۰۰۹)

---

# مسلمانوں کا دور جدید

اور

# ہندوستان کا مستقبل

(مؤلفہ ومترجمہ مولوی عبد القیوم ملک صاحب بی اے علیگ)

یہ پروفیسر لوتھارپ سٹاوڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدّ وجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت ،اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ قیمت عہ

## خون کے آنسو

اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو فوراً روش بدل دینی چاہیئے۔ اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو انکو فلاح وبہبود کی ضامن ہیں اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے قیمت ۸؍

مینیجر اہلحدیث امرتسر۔

ahmadimuslim.de

# مومیائی ۲۴ / ۵۱

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال ہوتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے۔ تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ ۱۳ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر ۶ ۴ مع محصولڈاک، ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اسوقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں۔" (۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خاں صاحب ڈومریا گنج

"جن مریضوں کے لئے ۸ چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ انہیں بفضل خدا بہت فائدہ ہے ایک چھٹانک کی اور ضرورت ہے۔ جسقدر جلد ممکن ہو۔ بھیجدیں۔" (۲۸۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔
حکیم محمد سردار خاں پروپرائیٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# مغلظات مرزا ۲/۴

مرزا غلام احمد قادیانی کی بیشمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے۔ جسمیں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں نظر آتی ہے۔ کہ بیحیائی و بیغیرتی بھی شرمندہ ہوجاتی ہے۔ آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھکر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب صفحات ۲، تقطیع ۲۰/۲۶ قیمت فی نسخہ ۵ر تقسیم و اشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۵ر آنے کے ٹکٹ بھیجئے۔

ملنے کا پتہ: (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

# اکسیر عثمانی ۱۴/۵

آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اڑنا، رو ہے، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے لئے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایک روپیہ عہ مع محصولڈاک

پتہ:۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

# حالات مرزا ۳/۱۲

یعنی

## مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:۔
محمد اسحٰق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

صحابہ کرامؓ کی بیویوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنا ہو تو

# پیروی صحابیات

منظوم پنجابی ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۸ر
منیجر اہلحدیث امرتسر سے

# ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ وسفید، رجسٹرڈ ۱۶۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، رو ہے، گکرے، آنکھ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، جھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر منگوالو۔ اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲ تولہ، سرمہ سفید قسم اعلیٰ بیش قیمت موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت عہ روپیہ تولہ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی سرمہ فروخت ہوتا ہے +

# تمام دنیا میں بے مثل ۳۲/۵۱

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ، چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کتبخانہ انوار الاسلام امرتسر

ذبیحہ جاوید: مصنفہ مولانا ... الدین صاحب مرحوم جسمیں عیسائیت کی طرف سے جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں ان کا مکمل جواب ہے۔ قیمت ۸ر منیجر اہلحدیث امرتسر (۲۰۵)

## سُرمہ نورُ العین ۲۵/۲

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی وجہ یہی ہے ۔ کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے ۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے ۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے ۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

## اِطلاع

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دُور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے ۔ اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے ۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم، اور نفخ ہو جانا ۔ کمی اشتہار یعنی بھوک نہ لگنا ۔ کھٹے ڈکار آنا ۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا ۔ ضعف معدہ وبائی امراض، ہیضہ اسہال ہچکی وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے ۔ بھوک بڑھاتا ہے ۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے ۔ چہرہ پر رونق، رعب وجاہت پیدا کرتا ہے ۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے ۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے ۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے ۔ اور وہم وفکر دُور کرتا ہے ۔ اس سے وقت پہ جادو کا اثر ہوتا ہے ۔ دل ۔ دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے ۔ قیمت فی ڈبہ عہ ۔ محصول ۵ ۔

**اکسیر موتی دانت** ۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دُور کرتا ہے ۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں ۔ قیمت صرف ۸ ۔ محصول ۵ ۔

ملنے کا پتہ

**اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں امرتسر** ۳۰۸/۹ع

---

اہلحدیث بھائیوں کے واسطے بےنظیر تحفہ

## سُرمہ مفید عالم

۱۲/۲

قیمت فی شیشی عہ

دافع آشوب چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ غبار ۔ پڑبال ۔ ککروں روزکوری پھولا ۔ نزول الماء ۔ پلکوں کا گر جانا ۔ ابتدائی موتیا بند تمام امراض کے لئے مفید ہے تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف ملنے کا پتہ حکیم سید نیک عالم شاہ مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ پنجاب

---

## ضرورت ہے

سکول فار انیشر پنشنر لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں ۔ یاد رہے ۔ کہ پنجاب ۔ فرانٹیر و صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیوٹ درسگاہ توکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں ۔ پراسپکٹس مفت ۔

منیجر

---

**فتنہ خلق قرآن** } خلیفہ مامون کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن پر معتزلہ اور اہل سنت میں بہت مباحثے ہوئے ۔ مگر امام عبدالعزیز بن یحیٰی رحمہ اللہ کا مباحثہ اس بارہ میں بہت مشہور ہے ۔ جو دربار خلافت میں ہوا تھا ۔ اصل کتاب عربی میں تھی ۔ مگر ابو یحیٰی عبدالغنی سوہدروی نے اس کا اُردو زبان میں ترجمہ کیا ۔ اور باب بندی بھی کی ۔ غرضیکہ یہ کتاب قابل دید ہے ۔ قیمت صرف ۶ ۔ پتہ :-

**دفتر اہلحدیث امرتسر**

**رسالہ تقسیم میراث** } میراث یعنی ورثہ کی تقسیم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے مفصل ومدلل بیان کر کے ان کی مثالیں اور نقشہ جات دیکر رسالہ عام فہم پیرایہ میں لکھا گیا ہے ۔ قیمت صرف ۳ ۔

ملنے کا پتہ

**دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

## کتب عملیات وتعویذات

**قرآن کے عملیات** } قرآن پاک کی عدیم النظیر اور زیر ہدف عملیات کا یہ اُردو مجموعہ متقدمین کی بہت سی معتبر اور مستند عربی تصانیف کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے ۔ ایک ایک امر کے متعلق کئی کئی مجرب اور آسان عملیات درج کئے گئے ہیں ۔ مثلاً حب ، حلال ، بغض ، تسخیر خلائق وجنات ہلاکت اعداء ، دولتمندی ، فراخ رزق ، آسیب شناخت چور تقاضائے حاجات ، حصول اولاد ، تسخیر حکام ، نظر بد حصول ملازمت ، بدن کی کل بیماریاں ، نورانیت قلب ، زیادتی علم ، قید سے نجات پانا ۔ آئندہ حالات وغیرہ معلوم کرنا ۔ غرض انسانی زندگی کی ہر ضرورت اور ہر مشکل کا روحانی اور رحمانی علاج اس کتاب میں مل سکتا ہے ۔ قیمت عہ

**رسول اللہ کے عملیات** } اس کتاب میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں ۔ ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے عملیات نبویؐ درج ہیں ۔ قابل دید کتاب ہے ۔ قیمت ۵ ۔

**کتاب التعویذات** } مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی ۔ اسمیں وہ تمام اعمال قرآنی وحدیثی جمع کئے گئے ہیں ۔ جن کو بزرگان دین مختلف مشکلات میں اپنا معمول بناتے تھے ۔ قیمت صرف ۶ ۔

**عملیات مشائخ** } اسمیں اہل اسلام کے مشہور اولیاء اللہ کے عملیات اور وظائف دین و دنیا کی حل مشکلات کے لئے درج کئے گئے ہیں ۔ قیمت صرف ۶ ۔

ملنے کا پتہ :-

**منیجر "اہلحدیث" امرتسر**

ahmadimuslim.de

# ماہ ربیع الاوّل میں پڑھنے کیلئے قابل قدر علمی تحائف!

**رحمۃ للعٰلمین** } یہی وہ کتاب ہے۔ جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وُہ قبولیت حاصل ہے۔ جو اور کسی کتاب کو نہیں ہو سکی۔ یہی وہ کتاب ہے۔ جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں۔ اور احناف بھی جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے۔ اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے۔ جس کے مدّاح علماء بھی ہیں۔ اور فضلاء بھی، وکلاء بھی مؤرخین بھی اس کے ثناخوان ہیں۔ اور فلاسفر بھی محدّث بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اور مفسّر بھی۔ کتابت اور طباعت بہت اعلیٰ قیمت جلد اول عہ روپے جلد دوم عہ جلد سوم عہ۔

**تاریخ المشاہیر** } اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں عالموں حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانحعمریاں پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگالیں۔ تاریخ کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے۔ ہر اردو خوان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اسے منگا کر خود پڑھے۔ اور دوسروں کو سنائے تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے۔ مجلّد عہ روپے بے جلد عہ

**سفرنامہ حجاز** } جس میں حرمین پاک کی ہر چیز۔ اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسکِ حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، اقوام عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت عہ۔

**الجمال والکمال** } یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہائت عالمانہ ومحققانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۷۴ صفحات قیمت عہ

**سیرۃ ابن ہشام** } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کر کے "تا وصال حق" مکّی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے۔ سیحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے ضخامت ۵۱۲ صفحات عہ۔

**خاتم الانبیاء** } مسمی بہ وجیز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری سیرت کی نہائت مستند کتاب، زاد المعاد، ابن ہشام حلویہ، سرور المحزون ودرس السیرۃ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱ر

**نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب** } مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالاتِ پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات وجملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہائت عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلمبند کئے ہیں ضخامت ۲۸۰ صفحات۔ قیمت عہ۔

**صدّیق اکبر رضہ** } خلافت اسلامیہ کے علمبردار اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا ذکر۔ از خواجہ عباد اللہ اختر قیمت عہ

**الفارُوق** } خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت وشوکت، دلیری وشجاعت وشہامت۔ ایثار واولوالعزمی۔ صداقت ومساوات، غیر قوموں سے حسنِ سلوک، پاکیزہ اخلاق وعادات اور صاحبِ دولت وحکومت اور مالدار ہونے کے باوجود سپاہیانہ اور سادہ زندگی کے واقعات۔ ہر مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے۔ دنیائے اسلام کا نقشہ بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ قیمت عہ

**ذوالنورین** } حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عہد عثمانی کے واقعات قابلہ

ahmadmuslim.de

ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۴ر

**اسدُ اللہ** } حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح عمری۔ آپ کے مبارک حالات زندگی۔ قیمت ۸ر

**پیروی صحابیات** } مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب فیروزپوری صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات (پنجابی نظم ہیں) قیمت ۸ر

**سَیف اللہ** } حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم افواج اسلامیہ کی سوانح عمری۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

**ازواج النبیؐ** } حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش تا وفات کے حالات عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ قیمت ۸ر

**اشاعت اسلام یعنے دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا** } بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت وصداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر و محیط ہوا۔ مبلغین و واعظین ومقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے مؤلفہ فخرالہند مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ کتابت وطباعت اعلیٰ ضخامت ۵۳۶ صفحات قیمت ۳ر

**تعلیمات اسلام** } اسلامی تعلیم کی حقانیت، خصوصاً اسلام کے مسئلہ استشارہ کو عالمانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے جو حضرت مصنف کا ہی حق ہے۔ از مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندیؒ۔ کتابت، طباعت کاغذ بہت عمدہ۔ قیمت صرف دس آنہ (۱۰)

**انتصار الاسلام** } پنڈت دیانند جی سرستی کے دس اعتراضات کا جواب جو کہ اس نے مقام رڑکی مجمع عام میں کئے تھے۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قیمت ۶ر

**کائنات رُوحانی** } جسمیں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ عالم جسمانی کے لئے جیسا کہ زمین باعث زندگی ونجات ہے۔ اسی طرح کائنات روحانی کے قرآن حکیم کی تعلیم باعث زندگی ونجات ہے

قیمت صرف ۵ر

**جواب ترکی بترکی** } آریہ سماج کے ان اعتراضات کا جواب ہے۔ جو آریوں نے میرٹھ میں کئے تھے۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قیمت ۴ر

**حجۃ الاسلام** } اثبات توحید ورسالت کے بیش بہا مضامین۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی قابل دید رسالہ ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ، ضخامت ۴۰ صفحات۔ قیمت ۸ر

**قبلہ نما** } انتصار الاسلام کا دوسرا حصہ۔ استقبال قبلہ اور بت پرستی کا باہمی فرق۔ اور حقیقت استقبال قبلہ کی بیان فرما کر آریوں کے اعتراضات کو رد کر دیا ہے۔ قیمت ۸ر

**سوانح ابوذر غفاریؓ** } از مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی [illegible] حضرت ابوذر غفاری کی نتیجہ خیز دسبق آموز سوانح حیات [illegible] تحقیق ہر مسلمان [illegible] کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ضخامت ۱۳۸ صفحات قیمت ۱۲ر

**حیاتِ خضر** } از مولانا سید اصغر حسین صاحب۔ خضر علیہ السلام کی سوانح از قرآن واحادیث وتواریخ صحیحہ۔ قیمت ۴ر

**جمال القرآن** } علم تجوید کا نہایت سہل رسالہ قیمت ۲ر

**العقل والنقل** } مولانا شبیر احمد صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی تعارض نہیں ہوسکتا۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰ر

**مُہر نبوت** } بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

**غائیت المرام** } اس میں قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی نے حیات عیسٰی علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے فرمایا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

جملہ کتب کے ملنے کا پتہ:۔

دفتر "اہلحدیث" امرتسر

# پیٹنٹ دوائیات اور ہندوستان

جس میں انگلستان۔ جرمنی۔ فرانس امریکہ اور ہندوستان کی رائج الوقت تین صد دوائیوں کے سربہر نسخوں کو جنکی بدولت کئی کمپنیاں کروڑوں روپے کما چکی ہیں۔ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ :-

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۳ | نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار | امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن | پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلّم داشتن

مسئول مدیر | ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـــہ |
| رؤسا و جاگیرداران سے 〃 | ـــے |
| عام خریداران سے 〃 | ۵ـــہ |
| 〃 〃 ششماہی | ۲/ ۱۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ - - - | ۲/ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

## امرتسر ۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

### فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| لمعات برق - - - - | ص۱ |
| انتخاب الاخبار - - - - - | ص۲ |
| وہابیت پر بہتان - - - - - | ص۳ |
| بیانات مرزا صاحب - - - - - | ص۴ |
| لمعات برق ص۶ - جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے | ص۸ |
| حضرت سید القوم اور اخبار اہلحدیث - | ص۸ |
| اوصلا متم النساء ص۸ - نمازیوں کی ترقی کیونکر ہوسکتی ہے | ص۹ |
| متفرق فیصلہ متعلقہ شادی بیاہ ص۱۰ - اکمل البیان | ص۱۱ |
| بیعت بازی پر تبصرہ - - - - - | ص۱۳ |
| پنجابی اہلحدیثوں کی خدمت میں گذارش - | ص۱۴ |
| متفرقات ص۱۵ - ملکی مطلع - - - | ص۱۵ |
| اشتہارات - - - - - | ص۱۶ / ۲۰ |


## "لمعات برق"

(مولوی برق صاحب بیاپوری کے قلم سے)

ہم قولِ محمدؐ سنتے ہیں، ہم قولِ محمدؐ کہتے ہیں
فرقت میں رسولِ برتر کی، الفت میں حبیبِ داور کی
اسرارِ محبت میں اُن کے، کچھ ایسے ہوئے اب وارفتہ
اللہ کرے وہ ساعت ہو، روضہ ہونگاہوں کے آگے
لازم ہے یہ بزمِ عالم میں، کچھ کہہ دینا کچھ سن لینا
اقوالِ رسول، افعالِ نبی پر جینا مرنا لازم ہے
کچھ غور کریں کچھ فکر کریں، کچھ سوچیں سمجھیں دیکھیں بھی

اس پر نہیں کچھ اسکی پروا، دشمن کیا ہمیں کہتے ہیں
روکے سے نہیں رُکتے آنسو، آنکھوں سے بہتے ہیں
کچھ اسکی ہمیں پرواہی نہیں، کیا کہنے والے کہتے ہیں
اللہ کے بندے بس یہ دعا، اللہ سے کرتے رہتے ہیں
جو سُنا ہے ہم سنتے ہیں، جو کہنا ہے ہم کہتے ہیں
ہم قول پہ جیتے رہتے ہیں، ہم فعل پہ مرتے رہتے ہیں
ہم پڑھ کے محمدؐ کا کلمہ، کیا کرتے ہیں کیا کہتے ہیں

عصیاں کی اندھیری راتوں میں جب کفر کی بدلی ہوتی ہے
اُس وقت ہدایت کی بجلی ہم برقؔ گراتے رہتے ہیں

پیارے نبی کے پیارے حالات } مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی، اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور قرآن مجید

# انتخاب الاخبار

**مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری** کی اپیل کے فیصلے کی اطلاع تادم تحریر ہذا نہیں آئی۔ خدا انجام خیر کرے۔

**مقامی** امرتسر میں گرمی بہت شدت کی پڑتی ہے صبح نو بجے سے ہی گرم لو چلنے لگ جاتی ہے۔ مگر رات کو سردی کافی ہوتی ہے۔ اطبا کا خیال ہے کہ یہ خنکی مضر صحت ہے۔

—— ۲ جون کو ۸ بجے شام ٹیرنس ہال میں ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر "اہلحدیث" نے منشیات کے نقصانات پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ (نامہ نگار)

—— سردار گورمکھ سنگھ مونگیا ڈسٹرکٹ و سشن جج امرتسر سے جہلم تبدیل ہو گئے ہیں۔

**گرمی کی شدت** لاہور، آگرہ، الہ آباد اور دیگر کئی شہروں سے گرمی کی شدت کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ الہ آباد میں تو گرمی سے کئی اموات واقع ہوئی ہیں۔ جن میں ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی تھے۔ مدراس وغیرہ سے بھی سرسام ہو جانے کی شکایات آ رہی ہیں۔

**زلزلہ سے تباہی** ۳۱ مئی کو صبح ۳ ½ بجے کوئٹہ اور اس کے نواح میں قیامت خیز زلزلہ آیا۔ جس کے جھٹکے پنجاب کے دوسرے کئی شہروں میں محسوس ہوئے لاہور، امرتسر کے علاوہ کلکتہ میں بھی اسی وقت زلزلہ کے جھٹکے آئے۔ اخبارات میں کوئٹہ کی بربادی کی ۲ جون تک جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ تقریباً پچاس ہزار نفوس ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ ابھی بیس ہزار انسان زیر ملبہ دبے ہوئے ہیں۔ جن کو نکالنے کے لئے فوج، پولیس اور دیگر امدادیں بھیجی گئی ہیں۔ ریلیف فنڈ بھی کھولے گئے ہیں۔ مجروحین کی چھ سپیشل ٹرینیں لاہور پہنچ چکی ہیں ابھی مزید کی امید ہے۔ (مفصل پھر)

—— جاپان میں بھی یکم جون کو زلزلہ آنے سے سینکڑوں آدمی ہلاک و مجروح ہو گئے۔ متعدد سرکاری و دیگر عمارتیں منہدم ہو گئیں۔

—— لنکومن (نبراسکا) میں بجلی کی کڑک اور متعدد جگہ بکثرت بارشیں ہونے سے تمام ندی نالے زیر آب ہو گئے۔ متعدد مکانات مسمار اور ۲ ½ سو افراد غرق آب ہو گئے۔

**مختصرات** ضلع شیخوپورہ کے ایک موضع تور یہ کی دو سکھ لڑکیاں دریائے راوی کی نذر ہو گئیں۔

—— لاہور ریلوے سٹیشن کے نزدیک ایک نوجوان مسلمان نے ریلوے گاڑی کے نیچے آ کر خودکشی کر لی۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ انڈیا بل ماہ جولائی میں پارلیمنٹ سے پاس ہو جائیگا۔ اور اگست میں ملک معظم اس کی منظوری دیدیں گے۔

> ## کوئٹہ میں ہیبتناک زلزلہ
> کے متعلق
> ## قادیانی پولیس کیا کہتا ہے؟

—— مہاراجہ صاحب جے پور کا شاہی محل جس پر تقریباً نوے لاکھ پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ تمام سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تاج محل آگرہ کا ثانی ہے۔

—— مسٹر پٹیل نے مسٹر سوبھاش چندر بوس کے نام ایک لاکھ روپے کی وصیت کی ہوئی تھی مشہور ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ یہ روپیہ مسٹر بوس کو وصول نہیں ہونے دیگی۔ کیونکہ اس کو خیال ہے یہ روپیہ گورنمنٹ کے خلاف تحریکوں میں خرچ نہ کیا جائے۔

**غیر ملکی** ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں گداگری قانوناً ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جاتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ ۱۴ چودہ ماہ کے عرصہ میں پانچ ہزار دو سو گداگر گرفتار کئے گئے۔

—— برلن کا ایک اخبار راوی ہے کہ جو شخص ہر ہٹلر کی ذات پر ناکام حملہ کرے گا۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔

—— برلن کی خبر ہے کہ فادر ایچانن نامی ایک رابسکو فرانسکنی برادرز سوسائٹی کو ناجائز طور پر امداد پہنچانے کے الزام میں دس سال قید بامشقت اور ۳ ½ لاکھ مارک جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ نیز پانچ سال کے لئے ملکی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا۔

—— مسٹر ڈی ولیرا (صدر آئرلینڈ) نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ مالی سال میں گورنر جنرل کا عہدہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

—— ڈبلن (آئرلینڈ) کی اطلاع ہے کہ آئرش ری پبلکن آرمی کے ممبروں کی گرفتاری کے بعد مسٹر ڈی ولیرا کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی ہے چنانچہ انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے پہرہ مقرر کر رکھا ہے جو چوبیس گھنٹہ رہتا ہے۔

—— ضلع لاہور کی پولیس نے دو ملزم گرفتار کئے ہیں۔ جو سترہ سال سے مفرور تھے۔ ان پر قتل کے الزام میں اب ایک مقدمہ دائر کیا جائے گا۔

—— دھولپور میں ایک لڑکے کو پولیس نے گرفتار کیا۔ جس کی خانہ تلاشی لینے سے ۱۴۰ ہتھیار برآمد ہوئے

—— شملہ کے قریب چند مزدور ایک پہاڑی کاٹ رہے تھے۔ جس کا ایک ٹکڑا گرنے سے تین مزدور ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔

> ## شکر اللہ!
> عزیز عطاء اللہ کو اب صحت ہے۔ نقاحت باقی ہے۔ میرے گھٹنے کی تکلیف میں تخفیف ہے بالکلیہ دور نہیں ہوئی۔ (ابوالوفاء)

**مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل**
کا مطالعہ کیجئے
جسمیں آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب قادیانی

ahmadiyyamuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

# وہابیت پہ بہتان

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

دنیا میں اہل باطل کا ہمیشہ سے دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی حق کے سامنے دلیل پیش کرنے سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو اہل حق پر تہمتیں لگا کر عوام کو ان سے بدگمان کیا کرتے ہیں۔ لیکن جب اہل حق کی کوشش سے اس بہتان کی لغویت نمایاں ہوجاتی ہے۔ تو اہل باطل کی جو حالت ہوتی ہے۔ وہ زلیخا کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے۔ جس نے بے اختیار کہہ دیا تھا۔ اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ۔

جماعت اہلحدیث کا مذہب سب کو معلوم ہے کہ صرف اتنا ہے۔ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

ان کا جو مسئلہ ہے۔ قرآن یا حدیث، یا زمانہ صحابہ سے ثابت ہوتا چلا آیا ہے۔ جو ایسا نہیں وہ قائل کا ذاتی خیال ہے۔ ساری جماعت اہلحدیث کا مذہب نہیں۔ جو لوگ دین و دیانت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ جو چاہیں کہیں۔ تین رسالے ہم نے اس قسم کے دیکھے ہیں جنہیں

دین و دیانت سے علیحدہ ہو کر جماعت اہلحدیث پر بے غیرت و بے تیز اتہامات لگائے گئے ہیں:

(۱) رسالہ ابا طیل وہابیہ (۲) عقائد وہابیہ (۳) وہابی دہرم کے چند پھول۔

پہلے اور دوسرے رسالے کا جواب بہت سال ہوئے کہ دیا جاچکا ہے۔ آج تیسرے کی طرف روئے سخن ہے۔ جو ملتان سے شائع ہوا ہے۔ اس رسالہ کا مصنف تو بالکل اردو کتابوں سے ناقل معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ پہلے لوگوں نے اہل حدیث پر غلط سلط افتراء کئے ہیں۔ اسنے بھی نقل کردیئے۔ مثلاً

(۱) وہابیہ کا پیر محمد بن عبدالوہاب کہتا ہے کہ میری لاٹھی محمد سے بہتر ہے۔ بحوالہ دفع البراہین صفحہ ۱۔ یہ ہے ان کے نزدیک فخر دو عالم صلعم کی عزت و توقیر۔

جواب ۱ - دفع البراہین شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کتاب نہیں۔ وہ کسی تمہارے جیسے کی ہوگی۔ کسی سچے گرو کے چیلے ہو۔ تو شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی تحریر دکھاؤ۔ تم سے پہلے ملاں ملتانی (نظام الدین) نے بھی یہی کہا تھا۔ تم نے بھی اسی سے لیا۔ اس سے بھی ہم نے پوچھا تھا۔ تم سے بھی پوچھتے ہیں۔ کہ اس دنیا میں اس افتراء کا ثبوت پیش کرو ورنہ قیامت کے روز جواب دہی کے لئے تیار رہو۔ ؎

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(۲) رنگنے سے خنزیر کا چمڑہ پاک ہوجاتا ہے کتاب کنز الحقائق صفحہ ۱۳۔ وحید الزمان غیر مقلد حالانکہ ..... [1]

جواب ۲ - حدیث شریف میں کل اہاب دُبغ فقد طہر۔ (جو چمڑہ رنگا جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔ اس حدیث کی شرح میں دو قول ہیں۔ ایک یہ ہے۔ کہ یہ عام ہے کسی جانور کا چمڑہ ہو۔ دباغت سے پاک ہوجاتا ہے۔ دوسرا یہ قول ہے۔ کہ خاص حلال چمڑے کو شامل ہے (سبل السلام شرح بلوغ المرام وغیرہ) جن صاحب نے یہ کہا ہے۔ انہوں نے پہلا قول پسند کیا ہوگا۔ کسی حدیث کی شرح میں شارحین حدیث کے دو قول ہوں۔ جس کو جو پسند اور راجح معلوم ہو۔ وہ اسے قبول کرسکتا ہے۔

(۳) کتا، بلی، سور، حیض و نفاس کا خون اور پیشاب آدمی کا۔ اور لتہ حیض کے اگر پانی تھوڑے سے بہتے ہوئے میں جو کہ بقدر دو مشک یا کم دو مشک سے ہو پڑجائیں۔ تو پانی پلید نہیں ہوگا۔ اس کا رنگ اور بو اور مزہ بگڑے۔ فتح المغیث مترجم صفحہ ۸ مطبع لاہور نقد محمدیہ۔ ترجمہ درر البہیہ صفحہ ۲ (نوٹ) یہی وجہ ہے۔ کہ وہابیوں کے پیچھے حنفی اہلسنت کی نماز نہیں ہوتی۔ کہ اُن کے ہاں پلید پانی سے بھی وضو جائز ہوجاتا ہے۔

جواب ۳ - ایک حدیث میں ہے۔ اذا بلغ الماء قلتین لم ینجس پانی جب دو قلے ہو۔ تو ناپاکی کرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

دو قلے قریباً = ۱۰ من پختہ پانی ہوتا ہے (غیاث اللغات)

یہ تو ہے اہلحدیث کا مذہب۔ مگر تمہارے چچا امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک دو قلوں کی تحدید نہیں۔ تو ایک گلاس پر بھی یہی حکم لگاتے ہیں۔ کہ اس

[1] قرآن و حدیث میں کہیں نہیں آیا۔

(۶۱۱) (جوابات نصاریٰ ... [illegible])

[1] اجتوبات کھل گئی ہے۔ میں نے ہی اسے پھسلایا تھا۔ منہ

میں ناپاکی پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ جبتک اس کا مزہ یا رنگ یا بو نہ بدلجائے (ہدایہ)

کہیے! اپنے چچا جان سے بھی یہی سوال کرد گے؟

**نوٹ ۱** جاری پانی کو تو حنفی مذہب بھی پاک کہتا ہے۔ (ہدایہ) ذرا اپنے گھر کی خبر بھی لو۔ شیش محل بناکر دوسروں پر پتھر نہ پھینکو۔

**نوٹ ۲** اب آیندہ کو یہ نوٹ بھی لکھنا۔ کہ

یہی وجہ ہے۔ کہ امام مالک اور چچا زاد بھائیوں (مالکیوں) کے پیچھے پکے حنفی بریلوی× کی نماز نہیں ہوتی۔

چونکہ تم صفحہ اول پر دیوبندیوں کو حنفی بھائی لکھ چکے ہو۔ اس لئے حاشیہ پر دیوبندی فتویٰ دیکھکر اپنے حنفی بھائیوں (دیوبندیوں) سے پوچھو۔ کہ تم نے ہماری لٹیا کیوں ڈبو دی؟

(باقی باقی)

---

## قادیانی مشن

# بیانات مرزا صاحب

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت تھے۔ نبوت وہ منصب ہے۔ جس کے آگے بڑے بڑے شاہان عالم بھی سر اطاعت خم کردیتے ہیں۔ اور نبی کی اطاعت کو باعث نجات اخروی جانتے ہیں۔ نبوت سے بڑا مرتبہ بنی نوع انسان میں کوئی نہیں ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی لمبا چوڑا دعویٰ کرے۔ اپنا منہ ہے لیکن جب دوسروں کو اپنا دعویٰ تسلیم کرائے۔ یا اپنے اقوال منوائے تو اسمیں کلام ہوتا ہے۔ مرزا صاحب حسب موقعہ ومحل اپنے بیانات خود ہی قلمبند کرتے رہے ہیں۔ اور ان کا اقتباس ناظرین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گو مرزائی لٹریچر پر اہل قلم نے کافی روشنی ڈالی ہے۔ جن کے سامنے ہیچمدان کیا چیز ہے۔ مگر تبقریب ماہ مئی یہ ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں مرزا صاحب نے انتقال فرمایا ہے۔ آج مرزا صاحب کے انتقال کو ۲۷ سال کا عرصہ ہوا۔ اس لئے ۲۷ نمبر مرزا صاحب موصوف کے حوالہ قلم کئے جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اہل دانش سے

تا مرو سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

کے معیار پر جانچیں گے:

(۱) ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۶)۔ میرا یہ حق نہیں ہے۔ کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے خارج ہوجاؤں اور کافروں سے مل جاؤں۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳)

(۲) میرا دعویٰ خدائی کا نہ نبوت کا اور میں ایک مسلمان آدمی ہوں۔ جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں۔ اور قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں۔ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے۔ یا آپکی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہوجائے۔ (جنگ مقدس صفحہ ۶۷)

(۳) میں اس خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۴) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

(۵) صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ منقول از حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۱۱)

(۶) حدیثوں میں بتشریح بیان کیا گیا ہے۔ کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۷)

(۷) یہ بات مستلزم محال ہے۔ کہ خاتم النبیین کے بعد جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہوجائے۔ (ازازالہ اوہام صفحہ ۵۸۳)

(۸) جاء آئیل واختار الخ اس جگہ آئیل خدا نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳)

(۹) ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلائیں۔ (ازازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵)

(۱۰) جعلناک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۴ و صفحہ ۶۷۴)

(۱۱) اے برادران دین علمائے شرع متین آپ صاحبان میری معروضات کو متوجہ ہوکر سنیں۔ اس عاجز نے مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (ازازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰)

۱۲ مثلاً صحیح مسلم کی حدیثوں میں یہ لفظ موجود ہے۔ کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔ تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۸۱)

(۱۳) ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اور آج کون زمین پر ہے۔ جو اس عقدہ کو حل کرسکے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

(۱۴) یہ بھی یاد رہے۔ کہ قرآن شریف میں بلکہ

---

× بریلوی کی قید ہم نے اس لئے لگائی ہے کہ دیوبندی مفتی کا فتویٰ یہ ہے:-

اہل حدیث غیر مقلدین مسلمان ہیں۔ کافر مرتد کہنا ان کو جائز نہیں ہے۔ حرام ہے۔ اور معصیت ہے۔ اور اس بارے میں سخت وعید وارد ہے۔ نماز مقلدین کی غیر مقلدین کے پیچھے اور غیر مقلدین کی مقلدین کے پیچھے صحیح ہے۔ فقط۔ واللہ اعلم
کتبہ عزیز الرحمن عثمانی مفتی دیوبند۔
(در اخبار مہاجر دیوبند ۱۹ جون ۱۹۲۸ء)

قف: ... جس میں قرآن شریف اور توریت و انجیل کے الفاظ کی قسم (۱۲/۲) ...

توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔ اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح صفحہ ۵)

(۱۵) اگر زمانہ حال کے منکر میرے ساتھ با استہزا پیش آئیں۔ تو افسوس کا مقام نہیں۔ کیونکہ ان سے پہلے جو گذرے ہیں۔ انہوں نے اس سے بدتر اپنے وقت کے نبیوں کے ساتھ سلوک کیا۔ مسیح سے بھی بہت مرتبہ ہنسی ٹھٹھا ہوا۔ ایک دفعہ بھائیوں نے جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ چاہا کہ اس کو دیوانہ قرار دیکر قید خانہ میں مقید کرا دیں (فتح اسلام صفحہ ۲۶)

(۱۶) مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ پانچوں ایک ہی ماں کے پیٹ سے ہیں۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

(۱۷) حضرت مسیح نے کبھی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی۔ اور جب تک وہ زندہ رہے۔ خدائے واحد لا شریک کی تعلیم دیتے رہے۔ اور بعد ان کی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو ان کا جانشین تھا ایک بزرگوار انسان تھا۔ توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ (چشمہ مسیحی صفحہ ۳۴)

۱۸۔ حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۸)

(۱۹) چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا۔ اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۷)

(۲۰) میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے۔ جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ انگلستان و ہند کے خدمت میں پیش کرنے کے لائق ہے۔ (صفحہ ۱۸)

(۲۱) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

۲۲ اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا میں ہی ہوں۔ (حقیقت مہدی صفحہ ۳)

(۲۳) متی کی انجیل سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ ہاں آپ کو گالیاں دینا اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ آپ تو گالیاں دیتے تھے۔ اور یہودی ہاتھ سے غصہ نکال لیا کرتے تھے یہ بھی یاد رہے۔ کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

(۲۴) اگرچہ عباس علی صاحب کی لغزش سے رنج بہت ہوا۔ لیکن پھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ جبکہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نمونہ پر آیا ہوں۔ تو یہ بھی ضرور تھا۔ کہ بعض مدعیان اخلاص کے واقعات میں بھی وہ نمونہ ظاہر ہوتے۔ تاہم یہ بات ظاہر ہوئی۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض خاص دوست جان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ تھے۔ جن کی تعریف میں وحی الٰہی بھی نازل ہو گئی تھی۔ آخر حضرت مسیح سے منحرف ہو گئے تھے۔ میاں پطرس کیسے بزرگ حواری تھے۔ جن کی نسبت حضرت مسیح نے فرمایا تھا۔ کہ آسمان کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ جن کو چاہیں۔ بہشت میں داخل کریں۔ اور جن کو چاہیں نہ کریں۔ لیکن آخر میاں صاحب موصوف نے جو کرتوت دکھلائی۔ وہ انجیل پڑھنے والوں پر ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے سامنے کھڑے ہو کر اور ان کی طرف اشارہ کر کے نعوذ باللہ بلند آواز سے کہا۔ کہ میں اس شخص پر لعنت بھیجتا ہوں۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۶)

(۲۵) یہ تو ایک ایسی خبر ہے۔ کہ گویا آج اس نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن چڑھا دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حال میں بلقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پر عبرانی زبان میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے۔ جن کو کتاب کشتی نوح کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد زمین پر فوت ہو گئے تھے مسلمانو! تمہیں مبارک ہو۔ آج تمہارے لئے عید کا دن ہے۔ ان سے پہلے اپنے جھوٹے عقائد کو ترک کرو۔ اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بنا لو۔ کہ آخر شہادت حضرت عیسیٰ کے سب سے بزرگ حواری کی شہادت ہے۔ یہ وہ حواری ہے۔ کہ اپنی تحریر میں جو برآمد ہوئی ہے۔ خود اس شہادت کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ کہ میں ابن مریم کا خادم ہوں۔ اور اب نوّے سال کی عمر میں ایک خط لکھتا ہوں۔ جب شروع مریم کے بیٹے کو مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہیں۔ لیکن تاریخ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بڑے مسیحی علماء اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پطرس اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش قریب قریب وقت میں تھی۔ اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسیٰ کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت پطرس کی عمر تیس چالیس سال کے درمیان تھی۔ (تحفہ ندوہ صفحہ ۵)

(۲۶) اول تو یہ جاننا چاہیئے۔ کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰)

(۲۷) واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیشگوئی ہے۔ وہ ایسی نہیں ہے۔ کہ صرف ائمہ حدیث نے چند روایتوں کی بنا پر لکھا ہو۔ بس۔ بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتدا سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے۔ گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے۔ اسی قدر اس پیشگوئی پر شہادتیں موجود تھیں۔ کیونکہ وہ عقیدہ کے طور پر

[illegible] (ترجمان القرآن)

ahmadimuslim.de

# لمعاتِ برق

## گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

مسلمانو! ابھی تک کیوں پڑے ہو خوابِ غفلت میں
مسلمانو! جو ہو اسلام کے تابع حقیقت میں!
کہاں آیا ہے ملت میں کہاں یہ ہے شریعت میں!
نہ کچھ عزّت شریعت کی نہ کچھ غیرت طبیعت میں
نہیں جب قوم میں فرقِ مراتب کا خیال اصلاً
مزاروں کی زیارت اس لئے تھی تاکہ عبرت ہو
مزاروں سے مدد مانگیں خدا سے بھی مدد چاہیں
عمل میں یہ عمل کچھ ہے۔ یہ طاعت میں ہے کچھ طاعت
شریعت سے قدم باہر جو اپنا حیف رکھتے ہیں!
کریں اسلام کو ہم اپنے تابع کیسی شامت ہو
وہی ہم کام کرتے ہیں۔ اُنہی باتوں کے حامی ہیں
کوئی حد اس کی باقی بھی رہی کچھ دل میں سوچیں ہم
نہیں کچھ اس کی پروا اہلِ دیں کیا ہم کو کہتے ہیں
مسلمانو! خدا کے واسطے انصاف سے کہنا!
سرود و رقص قحبہ اُف بزرگوں کے مزاروں پر
بزرگانِ شریعت زندگی بھر اس سے ناخوش تھے
مزاروں کی زیارت سے سبق عبرت کے ہم لیتے
کہاں اسلام کی باتیں کہاں باتیں شریعت کی
معاذ اللہ بہت بے باکیاں ہوتی ہیں قبروں پر
جو مدفوں ہیں مزاروں میں نہیں راضی کبھی اس سے
رہے بیزار جس سے زندگی بھر جس سے نفرت تھی
مزاروں پر جو سجدہ کرنیوالا ہے وہ مشرک ہے
بجز اللہ کے سجدہ کسی پر نہیں شایاں!
خدا حاجت روا سب کا نہیں حاجت روا کوئی
وہی سجدہ کے لائق ہے۔ وہی لائق عبادت کے
حضر میں کام آتا ہے سفر میں کام آتا ہے!!
خدا کو چھوڑ کر لیکن مدد غیروں سے ہم مانگیں!
خدا زندہ رہیگا تا ابد۔ وہ حیّ قائم ہے!

ذرہ آنکھیں تو کھولو دیکھو کیا تم ہو حقیقت میں
تو لازم ہے تمہیں کرنا وہی جو ہے شریعت میں
مزاروں پر جو کچھ کرتے ہیں وہ اپنی عقیدت میں
ہزاروں فتنے گو ان کو گرائیں قعرِ ذلّت میں
ترقی کیا کرے گی قوم اس تہذیب و ملّت میں
مگر برعکس اس کے ہم پڑے ہیں خوابِ غفلت میں
تو فرق اب کیا رہا مخلوقیت میں خالقیّت میں
یہ کب داخل ہے طاعت الٰہی خالق کی طاعت میں
محبت میں محبت ہے یہ کچھ الفت ہے الفت میں
یہ کیا عادت میں عادت ہے؟ یہ کیا سیرت ہے سیرت میں
نہیں جو شرع میں داخل نہیں داخل جو ملّت میں
کہاں سے ہم کہاں پہنچے بالآخر اس مشیخت میں
پڑے رہتے ہیں۔ ہم دن رات کفر و شرک بدعت میں
وجودِ عرس کا کچھ بھی ٹھکانا ہے شریعت میں
اثر پڑتا ہے کیا کیا اس سے محفل کی طبیعت میں
قضا کے بعد کیوں کر روح خوش ہوگی حقیقت میں
سرود و رقص جس جا ہو۔ تو کیا ہے یہ زیارت میں
معتقد ہم اُسی کے ہیں جو آتی ہے طبیعت میں
فجور و فسق کا مرکز بنا ہے یہ حقیقت میں
اگر زندہ وہ رہتے کیا ہمیں کہتے حقیقت میں
قضا کے بعد کیوں ہم ڈالتے ہیں ان کو ذلّت میں
مگر صد حیف ہم داخل کریں اس کو شریعت میں
مگر تمیز ہم کو کچھ نہیں مخلوقیت میں خالقیت میں
مگر کیوں قبر پر کرتے ہیں سجدہ ایسی صورت میں
وہی اک کام آتا ہے۔ زمانہ کی مصیبت میں
وہی مشکل کشا سارے جہاں کا ہے حقیقت میں
یہ کیا انصاف میں ہے؟ یہ ہے کیا فہم و درایت میں
اُسی سے ہم مدد چاہیں۔ یہی حب ہے شریعت میں

تعلق مرد کا عورت سے بھی ہوتا ہے قبروں پر
وسیلہ بن گیا بدکاریوں کا یہ حقیقت میں
خدا کے گھر کی سی عظمت وہ دیتے ہیں مزاروں کو
طواف آکر کریں وہ مثلِ حج خاص اپنی نیت میں
وہ آئیں باندھ کر احرام ننگے پاؤں قبروں پر!
بزرگوں کو کیا داخل خدا کی خاص عظمت میں
سرود و رقص باجے فاسقوں کا ایک جا ہونا
یہ کیا مذہب ہے مذہب میں یہ کیا ملت ہے ملت میں
جو موقع عرس کا آیا ہزاروں خلقت آ پہنچی
زیارت کے بہانے اور کچھ ہے ان کی نیت میں
مزاروں کے مجاور موندنے والے ہیں ایماں کے
یہ آزادی میں خوش ہیں۔ یہ ہیں خوش اپنی جہالت میں
بکثرت چوریاں ہیں، وارداتیں فتنے اس میں ہیں
انہی سفاکیوں کے یہ بدولت ہیں ضلالت میں
مسلمانوں کے یہ حالات اُن کی ایسی کیفیت
یہ اُن کے فتنے سن سُن کر جہاں ہے ایک حیرت میں
مسلمانو! ہمارے واسطے اسلام حجت ہے
عمل کر کے دکھائیں ہم جو ثابت ہو شریعت میں
جو ظاہر ہو وہ باطن ہو۔ جو باطن ہو وہ ظاہر ہو
جو جلوت ہو وہ خلوت ہو۔ جو خلوت ہو وہ جلوت میں
رقم ہے نظم کی صورت میں جو ہے مدعا اپنا
بجز اصلاح اخواں کچھ نہیں ہے اور نیت میں
جنابِ برق نے لکھی تو سوزِ دل سے نظم اپنی
مگر جانوں اثر بھی ہو مضامین نصیحت میں

نیاز مند:۔ محمد یعقوب برق بیاپوری
عظیم آبادی از بیاپور کمپ داناپور

**اہلحدیث** ناظرین رائے دیں۔ کہ عرسوں پر تقسیم کرنے کے لئے بطور اشتہار یہ نظم چھاپ دی جائے۔ یا اس سے اچھی کوئی اور آپ دے سکتے ہیں۔ جواب جلدی آنا چاہیئے۔

**قوالی**:۔ کتاب ہذا امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ السماع والرقص کا اردو ترجمہ ہے۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق میں کہ کونسا سماع مباح ہے۔ اور کونسا حرام ہے بیک مفصل بحث کی ہے۔ قیمت ۸/

# جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے؟

زندہ قوموں کا شعار ہے۔ کہ وہ ضروریاتِ زمانہ کو ملحوظ رکھتی ہیں۔ جدہر حالات داعی ہوتے ہیں۔ وہ فوراً ادہر متوجہ ہوجاتی ہیں۔ آج دنیا میں ہر طرف انقلاب ہے۔ ہر قوم اپنی بنیادیں مستحکم کرنے کی فکر میں ہے۔ جملہ اہل مذاہب اپنی ترقی میں کوشاں ہیں۔ ہر سوسائٹی اپنے اصول کی اشاعت کر رہی ہے۔ مگر اس تگ و دو میں اگر سُست و تھکے ماندہ انسان تلاش کرنے ہوں۔ تو وہ اس قوم میں ملینگے جو آج دنیا میں قوم مسلم کے نام سے مشہور ہے۔ ازمنہ ماضیہ میں مسلمانوں کی ترقی ان کی علمی تمدنی، معاشرتی، کامیابی ضرب المثل تھی۔ اور آج مسلمانوں کی تنزلی ان کی جہالت و افلاس و بے مائیگی تمام کرۂ ارض پر ضرب المثل بن رہی ہے۔ مسلمانوں میں خصوصاً وہ جماعت غفلت کی سب سے زیادہ شکار ہوئی ہے۔ جو اسلامی فرقوں میں بوجہ حامل کتاب و سنت ہونے کے ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے جو اپنے زعم میں اللہ و رسول سے براہ راست علاقہ محبت جتلاتی ہے۔ جس کو ہندوستان میں جماعت اہلحدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جماعت کی تھوڑی سی مدت میں کامیابی پر جتنا تعجب ہو رہا تھا۔ آج اس سے بھی زیادہ اس کی تنزلی و سستی پر ماتم کیا جا رہا ہے۔ زمین پر ترقی و اشاعت کے ذرائع وسیع ہو رہے ہیں۔ پرانے تمدن پر نیا تمدن چھا رہا ہے۔ قومیں غفلت کا پردہ چاک کر چکی ہیں مگر یہ جماعت ہے۔ جو ابھی تک لمبی تان کر سوئی ہوئی ہے۔ ضروریات زمانہ سے بے پرواہ ہے۔ گویا اس کو اپنی مذہبی شان سے دنیا میں رہنا ہی نہیں ہے؟ جماعت اہلحدیث کی غفلت کی داستان یوں تو بہت دل گداز اور طویل ہے۔ مگر یہاں صرف یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس جماعت نے جس چیز کو اپنا منسوب الیہ قرار دیا ہے۔ اور جس کی نسبت پر اس کو فخر ہے۔ اس کے متعلق کونسی ایسی اہم خدمات انجام دی ہیں۔ جن کو فی الواقع مایۂ ناز کہا جا سکے

یہ سچ ہے۔ کہ ہندوستان میں اشاعت حدیث کا سہرا سب سے اول اُسی جماعت کے سر پر ہے۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کہ اسی جماعت کی کوششوں کے طفیل آج ملک کے ہر گوشے میں قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صدا بلند ہے۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آج علم حدیث فنی حیثیت سے دنیا کے علمی بازار میں گہری نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ ایک طرف مشتاقوں کا جمگھٹ ہے۔ تو دوسری طرف نکتہ چینوں اور معترضوں کی بھی کمی نہیں۔ اگر اکثریت موافقت میں ہے۔ تو اکثر قلوب میں مخالفت کی چنگاریاں بھی سلگ رہی ہیں۔ دہریت و نیچریت و چکڑالوی و مغربیت آج حدیث کے لئے سنگ راہ ثابت ہو رہی ہیں۔ مغربی تہذیب و تمدن کا الحاد وقعت حدیث کو دن بدن گرائے جا رہا ہے۔ آزادی کی مسموم ہوا گلستان حدیث کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ تقلید ائمہ و اسلاف رونق حدیث کو گھٹائے چلی جا رہی ہے۔ اور سب سے زیادہ خطرناک وہ حملے ہیں۔ جو اندرونی و بیرونی دشمنان حدیث کی طرف سے حدیث کے قلعہ پر کئے جا رہے ہیں؛

اگرچہ اس نازک وقت میں ذخیرہ احادیث کی وقعت کو قائم رکھنے کے لئے ان جملہ مسلمانوں کے میدان عمل میں آنے کی ضرورت ہے۔ جو صحیح معنوں میں اہل السنت والجماعت ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ جس جماعت پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے۔ وہ جماعت اہلحدیث ہے۔ جو ہر بات کو ہر چیز کو حدیث کے آئینے میں دیکھنے کی مشتاق ہے۔ مگر بشماتت حسرت و اندوہ کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ اس جماعت نے ابھی تک ہندوستان میں اس علم رسول کی بابت کوئی ایسا ٹھوس کام انجام نہیں دیا۔ جس کو اس کی حفاظت و استحکام و بقا کے لئے کچھ وقعت دی جا سکے۔

اسلامی فرقوں میں ایسے بہت سے ہیں جن کی توجہ حدیث پر ہے۔ جو حدیث کے تراجم شائع کر رہے ہیں۔ حواشی و تشریحات چڑھا رہے ہیں اعتراضات کا دفعیہ کر رہے ہیں۔ دشمنان حدیث کو مناسب جواب دے رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ حدیث کے تعلق وہ جماعت کیا رہی ہے۔ جو اس پاک علم کا اپنے آپ کو سب سے زیادہ حقدار و وارث سمجھتی ہے؟

یہ صحیح ہے۔ کہ آج اہلحدیث کی درسگاہوں کی کمی نہیں۔ ہر صوبے میں اس جماعت نے درس حدیث کا کام شروع کر رکھا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ محض درس و تدریس سے کام نہیں چل سکتا۔ آج تک اکثر کتب احادیث دوسروں کے زیر انتظام شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان ہی کے ان پر شروح و حواشی ہیں۔ جماعت اہلحدیث نے ابھی تک اپنا کوئی منظم ادارہ نہیں قائم کیا۔ جو جملہ احادیث کتب کو احسن طریق پر اپنی شروح و حواشی کے ساتھ شائع کرتا۔ کیا یہ اس جماعت کے لئے شرم کا مقام نہیں ہے۔ جو اپنے آپ کو حدیث کا سب سے بڑا خادم تبلاتی ہو جس کے افراد کی تعداد لکھوکھا سے متجاوز ہے۔ جس میں اکثر افراد صاحب اموال و املاک ہیں۔ جس میں بڑے بڑے لائق اور فائق علم دوست حضرات موجود ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر پھر بھی جماعت اپنے فرائض سے غافل ہے؛

اللہ غریق رحمت کرے حضرت مولانا شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کو جو عون المعبود و تحفۃ الاحوذی جیسی بے بہا کتابیں لکھکر جماعت اہلحدیث کو قیامت تک کے لئے مشکور و ممنون فرما گئے۔ اور آنیوالے علماء و فضلاء اہلحدیث کے لئے نمونہ بن گئے۔ اللہ کا شکر ہے۔ کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جماعت میں قابل فخر

فلسفہ عبادات، آئین اسلام [illegible] قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

ہستیاں موجود ہیں۔ شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب و حضرت مولانا ابراہیم صاحب و حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی و حضرت مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی و حضرت مولانا احمد اللہ صاحب دہلوی و حضرت مولانا محمد صاحب دہلوی ان کے علاوہ اور بہت سی ایسی ہستیاں موجود ہیں جن کے علم و فضل تقویٰ و دیانت پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ علمائے اہل حدیث ذرا سی توجہ ادھر مبذول فرمالیں۔ تو بہت جلد صحاح ستہ پر جماعت اہل حدیث کا حاشیہ چڑھ سکتا ہے۔ کتب احادیث جماعت کی نگرانی میں احسن طریق پر شائع ہو سکتی ہیں۔ بخاری و مسلم وغیرہ کتب حدیث کی بہترین شرحیں لکھی جا سکتی ہیں۔ دشمنان حدیث کو بہترین جوابات دیئے جا سکتے ہیں۔ حدیث کی حفاظت و استحکام کے لئے ٹھوس کام کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب کچھ ممکن ہے۔ مگر توجہ کی ضرورت ہے ؛

برادران اہلحدیث! اٹھو اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ علماء و امراء فوراً اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوں۔ وقت تھوڑا ہے۔ اگر اس کو نذر تغافل کر دیا گیا۔ تو وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ آپ کے مذہب کی بنا کو مسمار کر دیا جائے۔ اور آپ کا نام ہندوستان سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔ اگر میری اس اپیل کو پڑھ کر لکھوکھا ناظرین اہلحدیث میں سے ہزار دو ہزار بھائیوں کے دل میں بھی احساس ہو گیا۔ تو سمجھا جائیگا۔ کہ جماعت ابھی زندہ ہے۔ اور زندہ رہنے کے لئے کوشاں ہے۔ نامہ نگاران جماعت اس اہم ضرورت پر خامہ فرسائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیگا ؛ خاکسار محمد داؤد ناظم شعبۂ اشاعت

مدرسہ دار العلوم عربیہ فتحکراوہ ضلع گوجرانوالہ۔

**اہلحدیث** کام کی آسان صورت یہ ہے۔ کہ اہل حدیث کے بڑے بڑے مدارس ایک ایک کتاب اپنے ہاں کے مدرس کے سپرد کر دیں۔ بعد تکمیل اور کسی کو بھی دکھا دیں ؛

# حضرت سید القوم

## اور

# اخبار اہلحدیث

(راقم اپنی رائے کا ذمہ دار ہے)

(بقلم مولوی محمد حسن صاحب لائلپوری)

میں اہل علم حضرات اور شائقین علم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً موقع اور وقت نکال کر سید القوم کے حضور صحبت سے فیض حاصل کیا کریں۔ حضرت مولانا نوجوان طبقہ میں نوجوان خیالات رکھتے ہیں۔ بڑے بوڑھے تجربہ کار مفکرین، مدبرین اور سیاست دانوں میں اعلیٰ تجربے کے تجربہ کار مفکر اور سیاست دان مدبر ہیں۔ اہل قلم۔ اہل علم طبقہ میں بہترین اہل قلم اور امام تہذیب ہیں۔ علماء فضلاء میں مخلص بے ریا اور بے نفس عالم ہیں۔ صوفیا میں بزرگترین زاہد پارسا اور صوفی ہیں۔ اطباء اور حکماء میں اعلیٰ ترین ماہر فنون ہیں۔ واعظوں میں واعظ ہیں۔ اور لیکچراروں میں لیکچرار۔ عمل کے میدان میں عامل۔ ناتوان میں غریب اور منکسر المزاج ہیں۔ متکبرین کے مقابلہ میں متکبر اور نڈر بیباک اور لاپرواہ ہیں۔ تو ملحدین کے دلائل ملحدانہ کے پاش پاش کرنے میں تیغ براں ہیں۔ کلام مجید کا ترجمہ اور درس دے رہے ہوں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے زمانے کے بزرگ ترین شیخ طریقت ہیں۔ جو اپنے حلقہ ارشاد و تلقین میں لعل جواہر کے خزانے لٹا رہے ہیں۔ اور رحمت الٰہی کے فوارے چل رہے ہیں۔ احباب اور دوستوں میں بیٹھے ہیں۔ تو مخلصانہ مشورے دے رہے ہیں۔ یا دلربایانہ انداز میں ظرافت فرما کر دلجوئی فرما رہے ہیں۔ میدان مناظرہ میں فاتح اعظم اور سپہ سالار ہیں۔ تو درویشوں اور طالبعلموں میں نیک طبع مہربان برادر ہیں۔ خدمت دین اور میدان عمل میں پاک تعصب "نہ کہ تشدد" کے اخلاق سے آراستہ پیراستہ ہیں۔ محلہ، شہر اور وطن کے ہر طبقہ میں عزیز ترین تعلقات اور خوشگوار سلوک رکھتے ہیں۔ ہر ملت و مشرب کے دوست ان کے دیکھنے ملنے اور ملاقات کرنے سے راضی اور خوش ہوتے ہیں ؛

سیاست، مذہب اور اخلاق کے پیچیدہ اور مشکل مسئلوں کو نہایت سہل اور عام الفاظ میں قریب الفہم بنا دیتے ہیں۔ الظاہر عنوان الباطن کے اصول کے مطابق صورت میں حسین ہیں۔ تو سیرت اور اخلاق میں بھی اعلیٰ درجہ کے خوبصورت ہیں۔ بلکہ یہ مکین خوبصورت ہیں۔ تو اس کے مکان بھی خوبصورت اور عالی شان ہیں۔ خداوندا اسے سدا خوش رکھ۔ اور اسکے فیض سے بہرہ مند فرما آمین

جن اصحاب کو خداوند تعالیٰ فرصت بخشیں۔ وہ حضرت مولانا کا درس کلام مجید سنا کریں۔ اگر ملاقات کا موقعہ میسر نہ ہو سکے۔ تو اخبار اہلحدیث منگوا کر پڑھا کریں۔ اور دوسرے دوستوں کو پڑھ کر سنایا کریں۔ کہ المکتوب نصف الملاقات، خصوصاً علمی مطلع اور افتتاحیہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ یہ اخبار تہذیب' اخلاق' مذہب اور سیاسیات کا ایک خزانہ ہے مولانا کی خدمت میں یہ عرض کرونگا۔ کہ ؎

مشو غرہ بر حسن گفتار خویش ✤ بتحسین نادان پندار خویش

اگر میرے جیسا مخلص اپنی تحقیق کی بنا پر آنحضور میں یہ اخلاق ملاحظہ کرتا ہے۔ اور اس کے جذبات اس کے اظہار کرنے کے لئے اُسے مجبور کرتے ہیں تو اس کے لئے آنجناب بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ع این سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ؛

# اَوْلَامَسْتُمُ النِّسَاءَ

کی تفسیر میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں ۔ مگر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مس المرأۃ ناقض وضو نہیں ہے ۔ اور یہی مذہب امام المفسرین حضرت ابن عباس علی، عطاء، طاؤس اور ابوحنیفہ رح وغیرہم کا ہے ۔ محدث میں ہے ۔ عن عائشۃ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ یعنی حضور بعض عورتوں کا بوسہ لیکر نماز پڑھتے ۔ اور وضو نہیں کرتے تھے ۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے ۔ مگر کثرت روایات کی وجہ سے حسن لغیرہ ضرور ہے ۔ اور حسن لغیرہ مقبول کی قسم ہے ۔ الحاصل یہ حدیث مقبول ہے ۔ دوسری حدیث شریف عن عائشۃ قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتھما قالت والبیوت یومئذ لیس فیھا مصابیح (متفق علیہ) اس حدیث میں ذکر ہے ۔ حضور نماز پڑھتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمداً ہاتھ لگاتے تھے ۔ اور حدیث عن عائشۃ انہ صلعم کان لیصلی وانی معترضۃ الخ میں بھی یہی ذکر ہے ۔ نیل الاوطار میں لکھا ہے ۔ قال الحافظ فی التلخیص اسنادہ صحیح ۔

صحیح مسلم میں ہے ۔ عن عائشۃ فقدت رسول اللہ لیلۃ من الفراش فالتمستہ فوضعت یدی علی باطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ۔ یعنی عائشہ رض نے ایک رات حضور کو اپنے بستر پر گم پاکر تلاش کرنے لگیں ۔ اس اثناء میں عائشہ کا ہاتھ حضور کے تلووں پر پڑا ۔ آپ سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے ۔ اللھم انی الخ ۔

نیل الاوطار میں لکھا ہے ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رح نے ان حدیثوں میں یہ تاویل کی ہے ۔ کہ چھونے کے وقت کپڑا وغیرہ حائل ہوگا ۔ یا یہ امر حضور کے خصوصیات میں داخل ہے ۔ مگر یہ ان کا قول تکلف بلا دلیل ہے ۔

اور جو لوگ نقض وضو کا دعوی کرتے ہیں ۔ وہ ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہما کی موقوف حدیثیں جن کو صاحب مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے ۔ بیان کرتے ہیں ۔ جو قابل احتجاج نہیں ہیں ۔ نیز معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث اتے النبی رجل فقال یا رسول اللہ ما تقول فی رجل لقی امرأۃ یعرفھا فلیس یاتی الرجل من امرأتہ شیئاً الا قد اتاہ منھا غیر انہ لم یجامعھا قال فانزل اللہ ھذہ الایۃ اقم الصلوٰۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل الخ فقال لہ النبی صلعم توضأ ثم صل ۔

یعنی ایک شخص نے حضور صلعم سے سوال کیا ۔ کہ اگر کسی نے عورت سے جماع کے سوا دوسرے حرکات کیا ۔ تو کیا حکم ہے ۔ اس وقت آیت مذکورہ نازل ہوئی ۔ اور حضور نے وضو کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا ۔

افسوس یہ حدیث منقطع ہے ۔ علاوہ ازیں مثبت دعوی بھی نہیں ۔ کیونکہ اس میں نقض وضو کا مطلق ذکر نہیں ۔ نیز ان کی بڑی دلیل آیت قرآنی اولامستم النساء ہے ۔ یعنی عورت کو چھولیں تو وضو کرلیا کریں ۔ امام المفسرین حضرت ابن عباس رض اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ۔ قرآن مجید میں ملامسہ، لمس اور مس مجازاً جماع کے معنی میں مستعمل ہے ۔ چنانچہ فرمایا گیا ۔ طلقتموھن من قبل ان تمسوھن ۔ قال من قبل ان یتماسا ۔ ہذا آیت مبارکہ میں بھی مس الید مراد نہیں ۔ بلکہ جماع مراد ہے ۔ اسی معنے کو مفسرین نے اختیار کیا ہے ۔ اور یہی معنی صحیح ہیں ۔ کیونکہ احادیث صحیحہ مذکورہ اسی معنی کی تائید کرتی ہیں ۔ فقط والسلام

حافظ عبدالعزیز رحمانی از مقام کرنول ۔

# نمازیوں کی ترقی کیونکر ہوسکتی ہے

جناب منیجر صاحب اخبار اہلحدیث ۔ السلام علیکم خاکسار کے دل میں خیال پیدا ہوا ۔ کہ کچھ اسلام کی خدمت کی جائے ۔ تو اچھا ہے چنانچہ بندہ نے خود شہر میں پھر کر تمام مساجد کے اماموں سے فہرستیں نمازیوں غیر نمازیوں کی مرتب کرائیں ۔ اور اسکا خلاصہ عیدگاہ میں بروز عید الاضحی سنایا گیا ۔ پھر تمام مسجدوں میں نمازیوں غیر نمازیوں کی فردیں مرتب کرکے آویزاں کرادیں ۔ پھر دوبارہ عاشورہ کے روز جانچ پڑتال کیگئی ۔ تو ایک ماہ میں ۲۵۵ نمازیوں کا اضافہ ہوا اب یہ حالت ہے ۔ کہ جو ساٹھ ساٹھ ستر ستر سالہ بزرگ ہیں ۔ اور تمام عمر میں نماز نہ پڑھی تھی ۔ اب پانچ وقتہ اللہ تعالے کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں ۔ اور نمازیں ادا کررہے ہیں ۔ اور ہر ہفتہ کی شام کو منبر وار مسجدوں میں وعظ ہوتا ہے ۔ انشاء اللہ ارادہ ہے ۔ کہ سہ ماہ گذرنے پر تمام شہر کے معززین اور نمازیوں کو جمع کرکے یہ مشورہ ہے بے نماز کی نماز جنازہ بند کردی جائیگی ۔ اگر اسی طرح ہر شہر، قصبہ، دیہہ میں عمل درآمد ہوجائے ۔ تو انشاء اللہ تعالی ہندوستان میں لاکھوں نمازیوں کی تعداد چند دنوں میں بڑھ سکتی ہے ۔ عورتوں کے متعلق بھی غور کیا جارہا ہے ۔ انشاء اللہ تعالے جلد ان کی بھی سدھار کی جائیگی ۔ یہ فرد محض مردوں کی ہے عورتیں شامل نہیں ۔ پس عرض ہے ۔ کہ اس مضمون کو معہ فہرست اخبار میں شائع کردیں ۔ تو اللہ تعالے آپ کو بھی ثواب عطا فرمائیگا ۔

فہرست ذیل میں جو تعداد اوپر تحریر ہے وہ عید الاضحی کے دن کی ہے ۔ اور جو نیچے درج ہے ۔ وہ عاشورہ کے دن کی ہے جس سے عیاں ہے ۔ کہ ایک ماہ میں ۲۵۵ کا اضافہ ہوا ۔ وہ اب بھی برابر بڑھ رہے ہیں ۔

| جملہ مسجد یہاں | نمازی | غیر نمازی |
|---|---|---|
| تمام آبادی ہندوؤں کی ہے | ۶/۶ | ۲/۲ |
| مسجد بڑے میاں | ۲۸/۴۰ | ۲۹/۴۷ |

نجوم الفرقان — اس میں الفاظ قرآنی جو متعدد جگہ آئے ہیں ۔ بمع حوالہ آیات یکجا دکھائے گئے ہیں ۔ قیمت عمر (منیجر اہلحدیث)

شرکاء ان احرار - جس میں کانگرس کے مجاہدانہ و دلیرانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں - قیمت ۱۲/ (منیجر)

| | | |
|---|---|---|
| مسجد افغاناں | ۲۶/۴۷ | ۵۱/۳۱ |
| مسجد خوشابیاں | ۵۰/۹۶ | ۱۰۷/۹۱ |
| مسجد سڑک والی | ۲۵/۴۵ | ۶۳/۴۳ |
| مسجد پیرزادگان | ۱۰/۱۰ | ۲/۲ |
| مسجد خیاطاں | ۱۱/۱۳ | ۳۲/۳۰ |
| مسجد راؤتاں | ۶/۳۸ | ۵۰/۱۸ |
| مسجد تنبوآں | ۲۷/۴۸ | ۱۰۷/۸۶ |
| مسجد قاضیاں | ۲۸/۳۵ | ۲۷/۲۰ |
| مسجد بادچاں | ۲۸/۲۸ | ۱۳۶/۱۲۰ |
| مسجد کانسیاں | ۸۵/۱۴۰ | ۱۰۵/۵۰ |
| میزان | | میزان |
| نمازی | ۳۵۰/۶۰۵ | نمازی ۷۵۳/۴۹۸ |

خاکسار:-
جان محمد از سنور ریاست پٹیالہ۔

اہل السنت والجماعت میلوشارم (نارتھ آرکاٹ) (مدراس) کا

# متفقہ فیصلہ

## متعلق شادی و بیاہ

اصحاب ملت و خیرخواہان اسلام۔ السلام علیکم

آج ہماری نظر سے ٹمل زبان کا ایک اشتہار گذرا۔ جس کی سرخی عنوان بالا ہی تھی۔ اس اشتہار کو ہم نے شروع سے آخر تک بغور پڑھا۔ ہمیں بے حد مسرت حاصل ہوئی۔ کیونکہ خدائے ذوالجلال کے فضل سے مسلمانوں نے اسراف کے نقصانات اور فضول خرچی کے تباہ کاری کو سمجھا۔ ہماری دلی دُعا ہے۔ خدایا تیرے ایماندار بندوں کو یوں ہی بتدریج سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق خیر ملے۔ آمین؟

### تفصیل یہ ہے

یکشنبہ ۷ اپریل ۱۹۳۵ء کے دن میلوشارم (نارتھ ارکاٹ) کے اصحاب جماعت نے شہر کے ہر حصے میں منادی کر کے صبح گیارہ بجے محلے کے وسط کی مسجد میں جمع ہو کر عام طور سے شادی اور برات کے متعلق ذیل کے قوانین گفتگو کر کے سب یکزبان ہو کر طے شدہ ہوئے؟

(۱) منسوبہ کے مکان میں نوشہ کے رشتہ دار شہر کے پانچ ارکان کو لے کر فوں بیڑا ادا کر لینا چاہیئے۔ اس کے ماسوا قدیم رواج مثلاً مصری وغیرہ تقسیم کرنا یا کھانا وغیرہ کھلانا یا ناشتہ وغیرہ کا بندوبست کرنا یہ سب کام متروک قرار دیئے گئے۔ اس لئے جماعت کی طرف سے حکم جاری کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کام بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو۔ نہ کرے؟

(۲) چولی یعنی (انگیا) اور چوٹسی وغیرہ کی رسم ممنوع قرار دی گئی۔ لہٰذا نہ کریں؟

(۳) مہر اپنی اپنی حیثیت کی مطابق رکھیں۔ مہر میں زیادتی ممنوع ہے؟

(۴) زیورات نوشہ کے جانب ۲۵ روپیہ سے لیکر پانچسو روپیہ تک ایک ہی زیور ہو۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔ دیگر بغیر زیورات کے بھی طرفین کی رضامندی سے نکاح کر سکتے ہیں۔ عروس والے جو زیورات عروس کو ڈالتے ہیں۔ اس کو خوشی سے قبول کریں۔ اور زیادہ طلب کر کے تنازعات کا دروازہ نہ کھولیں +

(۵) لباس عروس کے لئے پانچ جوڑے ملبوسات پچیس روپیہ سے لے کر ایک سو پچاس تک نوشہ کی طرف سے خریدیں۔ اس سے زیادہ نہ لیں؟

(۶) نکاح کے پیشتر جو عروس کے مکان میں سہاگن کے نام طعام پکایا جاتا ہے۔ وہ متروک ہے اور نوشہ گھر سے قبولی کے نام سے چاول اور دال ملا کے پکا کے دولھن کے یہاں بھیجا جاتا ہے اس کو موقوف کریں۔ ایسا ہی دلہن والے بھی دولھا کے گھر کسی قسم کا طعام وغیرہ روانہ نہ کریں۔ طرفین میں کسی کو دعوت بھی نہ کریں۔ اور نکاح کی پہلی رات جو ہلدی کا رسم رواج چلا آتا ہے۔ وہ بالکل سخت ممنوع ہے۔ نہ کریں؟

(۷) مجلس نکاح میں تہنیت نامہ نہ پڑھیں اور تہنیت نامہ تقسیم بھی نہ کریں۔ اور بطور تحفہ کوئی صاحب شال دوشالا نہ اڑھائیں اگر کسی کو تحفہ دینا منظور ہو۔ نکاح کی مجلس میں خرما بادام مصری وغیرہ حسب دستور تقسیم کریں۔ اور نکاح کے دن عروس کے گھر والے اپنے رشتہ دار اور اپنے دولھا کے لوگ پردیس والے مہمان ان کے سوا کسی کو دعوت نہ دیں۔ ولیمہ کیلئے اپنی حسب خواہش دعوت دے سکتے ہیں۔ نیز نکاح کا کھانا آدھ من ڈیڑھ من سے زیادہ نہ ہو۔ ولیمہ کا کھانا نصف من سے کے کر دو من سے زیادہ نہ ہو۔ (من کے بیس سیر ہوتے ہیں)

(۸) نکاح کی پہلی شب جو سلامتی اور تحفہ دیا جاتا ہے۔ اس میں لنگ، رومال، جوتہ، انگشتری کے عوض ایک روپیہ سے ۱۰ روپیہ تک دے سکتے ہیں اس بڑھ چڑھ کر نہ دیں۔ اور جہیز کے متعلق کسی قسم کا روپیہ نہ دیں؟

(۹) نکاح کے دوسرے دن بھی سہاگن کے نام کا کھانا پکوا کے دولھا کے ہاں بھیجا جاتا ہے وہ بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ اور سیویاں پوریاں وغیرہ تیار کر کے نوشہ کے گھر نہ بھیجیں۔ نیز چاند سلامی اور چاند کی پہلی تاریخ کا کھانا بھی

بقیہ دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۴

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۶)

گذشتہ ہفتے تصرفات نبوی کی بحث ہوئی ہے ۔ آج اس سے آگے مولوی نعیم الدین مرادآبادی کی عبارت درج کیجاتی ہے (مدیر)

**قولہ ص۱۲۹ لغایت ص۱۴۳ :-**

حدیث نمبر۸ جنگ حنین میں جب کافروں نے ہجوم کرکے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا۔ آپ نے زمین سے ایک مشت خاک لے کر ان کے منہ پر ماری۔ تو ہر ایک کی دونوں آنکھوں میں مٹی بھر گئی۔ اور وہ پیٹھ دے کر بھاگے۔ رواہ مسلم مشکوٰۃ ص۵۳۲ ۔ اسی کو تقویۃ الایمان نے شرک بنایا ہے ۔ وہابیو! خدا رسول سے شرم کرو جن کا نام محمد مصطفےٰ ہے ۔ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اختیار کا یہ عالم ہے ۔ تھوکدو اس بیحیا کے منہ پر۔ حدیث نمبر۹ ۔ حضرت عبداللہ بن عتیک ابورافع یہودی کو قتل کرکے اس کے کوٹھے سے گر پڑے ۔ اور پنڈلی ٹوٹ گئی فرماتے ہیں۔ میں اس کو عمامہ سے باندھکر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ حضور نے دست مبارک پھیرا تو یہ حال ہوا ۔ کہ گویا دکھا بھی نہ تھا۔ رواہ البخاری مشکوٰۃ ص۵۳۲ ۔ تصرف اس کو کہتے ہیں۔ تندرست کرنا۔ مرادیں پوری کرنا۔ حاجت برلانا۔ مشکل میں دستگیری کرنا۔ جس کو تقویۃ الایمان والے نے شرک بنایا تھا۔ حدیث نمبر۱۰ ۔ ایک واقعہ حضرت سلمہ بن اکوع کو پیش آیا۔ کہ جنگ خیبر میں ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ فرماتے ہیں ۔ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا حضور نے تین مرتبہ دم فرمایا۔ اس وقت و نہ شکایت ہوئی نہیں۔ مشکوٰۃ ص۵۳۲ حدیث نمبر۱۱ ترمذی شریف میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا ۔ حضور مجھ پر گذرے ۔ شدت مرض میں اس وقت میں یہ دعا کر رہا تھا ۔ کہ یا رب اگر وقت آگیا ہے ۔ تو مجھے موت کے ساتھ اس مرض کی تکلیف سے راحت دے ۔ اور اگر ابھی زندگانی باقی ہے ۔ تو تندرستی کے ساتھ زندگانی میں وسعت عطا فرما ۔ اور اگر یہ مرض بلا ہے ۔ تو صبر عنایت کر حضور نے فرمایا تم کیا کر رہے تھے ۔ میں نے وہ کلمے دہرا دیئے ۔ اسپر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھوکر ماری ۔ فرمایا یا رب اس کو عافیت عطا فرما۔ شفا عطا فرما ۔ حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں ۔ کہ پھر اس کے بعد اس مرض کی مجھے کبھی شکایت ہی نہیں ہوئی ۔ مشکوٰۃ ص۵۶۵ ۔ وہابی کو ٹیڑھی آنکھ سے شرک ہی نظر آتا ہے ۔ یہ حدیثیں انہیں نظر نہ آئیں ۔ حدیث نمبر۱۲ ۔ بخاری مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حدیبیہ میں پانی نہ رہا ۔ لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا ۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا ۔ تو انگشت ہائے مبارک کے درمیان چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا ۔ اور وہ کثرت پانی کی ہوئی ۔ کہ ہم سب نے پیا ۔ اور وضو کیا ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ۔ کہ ہم لاکھ ہوتے ۔ تو پانی سب کو کفایت کرتا ۔ تھے ہم پندرہ سو ۔ مشکوٰۃ ص۵۳۲ یہ ہے تمسک میں دستگیری اور حاجت براری ۔ یہ معجزات ہیں ۔ دلیل نبوت ہیں ۔ مگر وہابی احادیث میں یہ سب دیکھ کر تصرف کا منکر ہی رہتا ہے ۔ حدیث نمبر۱۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے ۔ ایک اعرابی حاضر ہوا ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہ تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے ۔ اس نے عرض کی اور کون یہ گواہی دیتا ہے ۔ حضور نے فرمایا ۔ یہ درخت ۔ اور اس کو بلایا وہ درخت زمین چیرتا ہوا حاضر ہوا ۔ اور سامنے کھڑا ہوگیا ۔ حضور نے اس درخت سے تین مرتبہ شہادت دلوائی اس نے تین مرتبہ گواہی دی ۔ کہ حضور کا ارشاد بالکل صحیح ہے ۔ پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس گیا ۔ مشکوٰۃ ص۵۴۱ ۔ ملخصاً بلفظہٖ ۔

**اقول** ۔ یہ چند احادیث بھی نقل کردہ مولوی نعیم الدین معجزات ہیں ۔ اسیطرح سینکڑوں سے زاید معجزات کا ظہور وصدور جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے ۔ اسپر افترا پردازی سے یہ کہنا ۔ کہ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے ۔ لعنۃ اللہ علے الکاذبین المفترین جبکا کہیں تقویۃ الایمان میں نام ونشان تک نہیں ہے ۔ پھر اپنی بے لگامی سے یہ کہنا کہ (تھوک دو اس بے حیا کے منہ پر) جواب جاہلاں باشد خموشی کے سوا اس کا جواب یوم الجزا پر چھوڑا جاتا ہے ۔ پس جبکہ امور مندرجہ احادیث معجزات ہیں چنانچہ اچھا ہوا ۔ خود مولوی نعیم الدین سے بھی گو اپنی بدحواسی میں ہی ہو ۔ امر حق کا اقرار تو ہوگیا ۔ کہ یہ معجزات ہیں ۔ ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

مگر معجزہ کا اظہار تو رسول کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ وہ حق تعالےٰ کے اختیار وفعل سے بذریعہ نبی کے ظاہر ہوتا ہے ۔ چنانچہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ جن کو خود مولوی نعیم الدین ص۳۲ وص۴۴ میں محی السنہ حضرت امام حجۃ الاسلام رضی اللہ عنہ لکھ چکے ہیں ۔ اور ان کی احیاء العلوم کو مستند جان چکے ۔ آپ احیاء العلوم کتاب المحبۃ والشوق میں فرماتے ہیں ۔ ولیس ذالک باختیار العبد یعنی اور نہیں ہے یہ (معجزہ) بندہ کے اختیار میں ۔ اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مسلمہ مولوی نعیم الدین تکمیل الایمان ص۲۸ میں فرماتے ہیں ۔

"معجزہ فعل الٰہی است نہ فعل رسول ۔ زیراکہ خرق عادت پروردگار تعالیٰ از بندہ ممکن نباشد ۔

یعنی معجزہ اللہ تعالےٰ کا فعل ہے ۔ رسول کا فعل نہیں ہے ۔ اس لئے کہ خلاف عادت پروردگار تعالےٰ (یعنی معجزہ) بندہ سے ہرنہیں

تبویب القرآن ۔ مع حواشی تفسیر وحیدی ۔ اس میں قرآن مجید کے مختلف مضامین کی آیات کو مع ترجمہ یکجا جمع کیا گیا ہے ۔ قیمت للعہ

ahmadimuslim.de

سکتا۔ نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۲ صفحہ ۱۲۶ میں فرماتے ہیں:۔

"معجزہ فعل نبی نیست۔ بلکہ فضل خداست۔ کہ بردست وے اظہار نمودہ بخلاف افعال دیگر۔ کہ کسب ایں از بندہ است و خلق از خدا و در معجزہ کسب نیز از بندہ نیست۔ پس معنی ایں آیۃ اینست۔ کہ وما رمیت اذ رمیت صورۃً ولکن اللہ رمٰی حقیقۃً"

یعنی معجزہ فعل نبی کا نہیں ہے۔ بلکہ فضل خدا کا ہے۔ کہ (نبی کے) ہاتھ پر اظہار کیا گیا۔ بخلاف دوسرے فعلوں کے کہ کسب ان کا بندہ کی طرف سے ہے۔ اور پیدا کرنا ان کا خدا کی طرف سے۔ اور معجزہ میں کسب بھی بندہ کی طرف سے نہیں ہے پس معنی اس آیت کے یہ ہیں۔ کہ نہیں مارا تو نے جس وقت مارا صورۃً اور لیکن اللہ نے مارا حقیقۃً۔ اور جناب مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ ۲۲۹ و صفحہ ۲۹۳ میں فرماتے ہیں:۔

"افعال خارقہ عادت خواہ شبیہ معجزات پیغمبراں باشند۔ خواہ از جنس دیگر ہمہ مقدور قدرت الٰہی اند و بارادہ ایجاد او صادر میشوند۔ در علامات و معجزات پیغمبراں ایں شرط نیست کہ موافق فرمائش منکراں بیاید یا بحد اضطرار رساند۔ بلکہ ایں معنی در صحت ایمان خلل مے کند۔ بتحقیق ما فرستادیم ترا بمعجزات حقہ و بروجہ صواب وآنچہ مقتضائے حکمت است دراں آنست۔ کہ ترا قدرت جبر کردن ایشاں بر ایمان ندہیم"

یعنی افعال خلاف عادت خواہ مشابہت معجزات پیغمبروں کے ہوں۔ خواہ اور جنس سے۔ سب اختیار قدرت الٰہی میں ہیں۔ اور اُسی کے ارادہ و ایجاد سے صادر ہوتے ہیں۔ علامات اور معجزات پیغمبروں میں یہ شرط نہیں ہے۔ کہ موافق فرمائش منکروں کے آوے۔ یا لاچاری کی حد کو پہنچاوے۔ یا لاچاری کی حد کو پہنچاوے۔ یعنی مجبوری کے سبب قبول کرنا پڑے۔ بلکہ یہ امر صحت ایمان میں خلل پیدا کرتا ہے بتحقیق ہم نے بھیجا ہے۔ تجھکو ساتھ معجزات حقہ کے بروجہ صواب کے۔ اور جو کچھ مقتضائے حکمت کا ہے۔ یہ ہے کہ تجھکو قدرت جبر کرنے کی ان پر ایمان کے لئے ہم نے نہیں دی ہے اور خود جناب شاہ صاحب کے خلف الصدق جناب مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صفحہ ۲۳ میں فرماتے ہیں:۔

"پس بیانش آنکہ حق جلّ و علا بقدرت کاملہ خود عالم تکوین تصرفے عجیب و غریب بہ تصدیق مقبولے از مقبولاں خود می نماید۔ نہ آنکہ قدرت صدور خرق عادت در وے ایجاد می فرماید۔ و او را باظہار آں مامور می نماید۔ حاشا وکلا قدرت تصرف در عالم تکوین از خواص قدرت ربانی ست نہ آثار قوت انسانی۔ انتہی۔"

یعنی پس بیان اسکا یہ ہے۔ کہ حق جل و علیٰ اپنی اپنی قدرت کاملہ سے عالم موجودات میں اپنے مقبولین بارگاہ کی تصدیق کے بارہ میں عجیب و غریب تصرّف فرماتا ہے۔ نہ یہ کہ خرق عادت کے صدور کی قدرت اسمیں پیدا فرماتا ہے۔ اور اس کو اس کے اظہار کے لئے مامور فرماتا ہے۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ عالم ایجاد میں تصرف کی قدرت قدرت ربانی کا خاصہ ہے۔ قوت انسانی کے آثار سے نہیں ہے۔

نیز مولانا شہید مرحوم صفحہ ۲۶ میں فرماتے ہیں:۔

"سنت اللہ بریں طریق جاری گردید۔ کہ ہرگاہ آفتاب طلوع میکند۔ تمام عالم پر از انوار میشود۔ و روئے زمین از غبار ظلمت پاک میگردد۔ ہمچنیں از بس اکابر ایشاں ملکی اند و بشر فلکی وجود با وجود ایشاں آفتابے است۔ کہ بر اوج چرخ ملکوت تابندہ و قمرے است از جبروت کہ در شب تار ناسوت درخشیدہ لابد۔ ہمراہ نزول ایشاں یک نورے از غیب الغیب بروز مے نماید۔ کہ سبب اصلاح عالم و انتظام بنی آدم و باعث تقلب ادوار و تغیر اطوار مے گردد۔ پس آنچہ از تغیرات و تقلبات مذکورہ چہ در اقطار عالم و اطوار بنی آدم حادث مے گردد۔ ہمہ از قدرت کاملہ ایشاں نیست نہ از نتائج طاقت امکانی نہ اینکہ حق جل و علیٰ ایشاں را قدرت آثار تصرف عالم عطا فرمودہ۔ و کاروبار بنی آدم بایشاں تفویض نمودہ۔ پس بامر الٰہی قدرت خود صرف مے نمایند۔ و ایں تصرفات گوناگوں و تغیرات بوقلموں در عالم کون بر مے آرند۔ کہ ایں اعتقاد شرک محض است و کفر بحت ہر کہ بجناب ایشاں ایں عقیدہ قبیحہ داشتہ باشد۔ بے شک مشرک مردود است۔ و کافر مطرود۔ بالجملہ نزول تقدیر الٰہی بنا بر وجاہت کسے یا دعا کسے از مقبولین امرے دیگر و صدور تصرفات کونی از ہماں مقبول اگرچہ بامر اللہ باشد۔ امرے دیگر کہ اوّل عین اسلام است۔ و ثانی محض کفر انتہی۔"

یعنی عادت اللہ اس طریق پر جاری ہوئی۔ کہ جس وقت آفتاب طلوع کرتا ہے۔ تمام عالم پر انوار ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی مقربان بارگاہ ملکی ہیں اور بشر فلکی ان کا وجود با وجود ایک آفتاب ہے۔ کہ اوج چرخ ملکوت پر درخشاں ہے۔ اور ایک قمر ہے۔ عالم جبروت سے کہ شب تار ناسوت میں تاباں ہے۔ لابد ان کے نزول کے ساتھ ایک نور غیب الغیب سے ظہور فرماتا ہے۔ کہ سبب اصلاح عالم و نظام بنی آدم اور باعث گردش ادوار و تغیر اطوار بن جاتا ہے پس جو کچھ تغیرات اور تقلبات مذکورہ اطراف عالم اور اطوار بنی آدم میں حادث ہوتے ہیں۔ یہ تمام ان کی قدرت کاملہ سے نہیں اور طاقت امکانی کے نتائج سے بھی نہیں۔ اور یہ بات بھی نہیں۔ کہ حق جل و علیٰ نے ان کو تصرف عالم کے آثار کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کاروبار ان کو تفویض کئے۔ کہ یہ امر الٰہی سے ان امور میں خود قدرت کو صرف کرتے ہیں۔ اور یہ تصرفات گوناگون اور تغیرات بوقلموں عالم ظہور میں لاتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ اعتقاد شرک محض ہے اور کفر بحت جو کوئی ان کی جناب میں ایسا عقیدہ قبیحہ رکھتا ہو۔ بیشک مشرک مردود ہے۔ اور کافر مطرود۔ بالجملہ نزول تقدیر الٰہی کسی مقبول بارگاہ کی وجاہت یا دعا کی بنا پر امرِ دیگر ہے۔ اور صدور تصرفات کونی اس مقبول سے اگرچہ بامر الٰہی ہو۔ امر دیگر ہے کہ اول عین اسلام ہے۔ اور دوسرا محض کفر۔ انتہی۔ (باقی دارد)

ہو، دعا و ... مصنف مولانا امر الدین صاحب مرحوم جس میں عیسائیت کی طرف سے جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا مکمل جواب ہے۔ قیمت ۸ عہ

# بیعت بازی پر تبصرہ*

از مولوی محمد حسن صاحب (لائلپوری)

تہذیب و تمدن کے زمانوں میں جہالت کے آثار کلیتہً فنا نہیں ہوا کرتے۔ نبوت و رسالت کے دوران میں بھی مشرکانہ رسومات اور مبتدعانہ توہمات بالکل ہی ملیامیٹ نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ اس کے کچھ نہ کچھ اثرات پرانے کھنڈروں (بوڑھوں) بوڑھیوں کے دماغوں، اور آبادی سے دور دراز سنگلاخ میدانوں اور ریتلے ٹیلوں پر کچھ نہ کچھ ضرور رہ جاتے ہیں۔ جو کہ کچھ زمانے کے بعد تدریجاً نشو و نما کر کے نئے نئے شگوفے نکالا کرتے ہیں:

زمانہ نوح کے پنجتن پاک گو غرقاب ہو گئے تھے۔ مگر تدریجاً ان کے ظل اور بروز (لات، منات، ہبل، عزیٰ، نائلہ) کے رنگ میں ظہور پذیر ہو گئے۔ تنگران عرب نے گو ہمیشہ کے ہمیشہ کے لئے تمام صنموں کو گو پاش پاش کر دیا تھا۔ مگر تخیلات اور جذبات کے صنم کدوں میں نئے نئے رنگ میں ان کے ظل اور بروز متمثل ہونے لگے۔ دول اسلام کے خلاف انہی کے انڈے بچے چوں چوں کرتے رہے۔ اور تلمنون۔ دجالون کذابون بھی اسی سلسلہ عالیہ کے گوہر شاہوار ہیں۔

ماضی کو جانے دیجئے۔ دور حاضر کو لیتے ہیں۔ ہیں۔ جب سے مرزا غلام احمد نے نبوت مسیحیت اور مہدویت کے نقارہ پر چوٹ لگائی ہے۔ تب سے وہ مشرکانہ جراثیم جو کہ چشم دماغوں میں مختفی تھے۔ ہلنے جلنے لگے۔ اور واجب الاطاعت امامت واجب الاطاعت امارت اور واجب الاطاعت تقدس مآبی کی ڈگڈگیاں بجانے لگ گئے۔

مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ قانون بلدیات ضابطہ تعزیرات اور حدود ملکی کے علاوہ ڈسٹرکٹ دستاویزات حکومت نے جبدانسانی کے رگ و ریشہ اور خون کے ذرات میں وہ کونسی ذہنی باقی چھوڑی جہاں، نبوت، امامت، امارت کے خوشنما پودے کاشت کئے جا سکتے ہیں۔ حقانی کہا کرتے ہیں (عقل بچھوں موجاں) عقل نہ ہو تو بڑی موج ہے۔ نہ عابدیں عقل۔ نہ مسبور میں ہوش و خرد، مزے سے ایک دوسرے کو اندھا ناچ نچوا رہے ہیں۔ یہ ناشائستہ حرکات اسلام نہیں بلکہ کفر اور شرک کے کھنڈرات کی یادگاریں ہیں:

# پنجابی اہل حدیثوں کی خدمت میں ایک گذارش

میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اپنے بال بچوں اور دوستوں عزیزوں کو جہاں کلام مجید کی تعلیم دلا رہے ہیں۔ وہاں حافظ محمد صاحب رح لکھوکے کی تصنیفات زینت الاسلام، احوال الآخرت سیف السنۃ اور تقویۃ الایمان مصنفہ امام الشہدا شہید سید اسمٰعیل رح کی ضرور تعلیم دلایا کریں۔ حافظ صاحب نے پنجاب کے لوگوں کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔ پنجاب کا بچہ بچہ نہایت سہولیت کے ساتھ اپنی پنجابی زبان میں ان کتابوں کو پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ صرف کلام مجید کے بعد چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی بہت آسانی سے حافظ صاحب کی تصنیفات کو پڑھ اور سمجھ سکتی ہیں۔

یہ ہماری ناشکری اور ناقدردانی ہے۔ کہ ایسے سہل اور آسان طریق تعلیم سے فائدہ نہیں اٹھاتے باوجودیکہ اہل حدیث لڑکے اردو پڑھ سکتے ہیں۔ اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ مذکورہ بالا کتابوں کو پڑھ سمجھ سکتے ہیں۔ مگر اتنی توجہ نہیں کی جاتی جتنی کہ چاہیئے۔ ان کتابوں میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ نے مفاد عامہ اور پبلک کی ضروریات کو مدنظر رکھکر دین کی بہت خدمت کی ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ کہ حافظ صاحب کے اعزا اور اقربا اور ان کے خاندان میں اور ان کے دوستوں میں ان کتابوں کا کس حد تک چرچا ہے۔ میں ذاتی طور حافظ صاحب کے خاندان کے کسی فرد کو نہیں جانتا ہوں۔ اور نہ میں انسان پرستی کے لئے گذارش کر رہا ہوں۔ اور نہ اس لئے کہ لوگ حافظ صاحب کے خاندان کے ساتھ حلقہ ارادت قائم کریں۔ بلکہ ان تصنیفات کو خود سے پڑھائیں۔ تاکہ پنجابی زبان کا یہ بیش قیمت ذخیرہ ناقدردانی کی وجہ سے ملیامیٹ نہ ہو جائے۔ اور جس غرض کے لئے یہ لٹریچر تیار کیا گیا تھا۔ وہ پوری ہو سکے۔ میں ایک مرتبہ نہیں بارہا اپنے دوستوں تک یہ آواز پہنچا چکا ہوں۔ اور آج اخبار ہذا کے ذریعے توجہ دلا رہا ہوں ◆

(محمد حسن از راس پور)

# انجمن اہل حدیث مرزاپور کا گیارھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۱-۱۲ مئی ۳۵ء زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد منیر خاں صاحب بنارسی بخیر و خوبی ختم ہوا۔ مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی نے اسلامی نجات، توحید اور الہامی کتاب پر تقاریر فرماتے ہوئے مسئلہ کفارہ اور تناسخ وغیرہ پر روشنی ڈال کر اسلامی نجات و توحید وغیرہ کی حقیقت کو باحسن وجوہ ثابت کر دکھایا۔ مولانا عبدالرؤف خاں صاحب رحمانی بستوی نے اسلامی تعلیم وغیرہ پر تقاریر فرمائیں ◆ (نامہ نگار)

بقیہ مضمون صفحہ ۱۰ کالم ۳

تیار کر کے نہ روانہ کریں۔ یہ سب امور ممنوع ہیں۔ لہٰذا التماس کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی صاحب پیشقدمی نہ کریں۔

(۱۰) اس اسکیم پر ہم اہل محلہ اور اہل جماعت نے متفقہ فیصلہ کے ساتھ دستخط کئے ہیں۔

(۱۱) اس قانون کے خلاف اگر کوئی ورزش کرے تو ہم اہل جماعت اور متولی و قاضی آپ کے کسی نیک و بد امور میں شامل نہ ہوں گے۔ (۱۲) یہ اسکیم ۵ اپریل ۱۹۳۵ء بمطابق یکم محرم الحرام ۱۳۵۴ھ بروز جمعۃ المبارک سے جاری ہوئی۔ اللھم بارک لنا فیہ ◆ دستخط نیازمندان:۔ ارباب متولی و امام جماعت میلوتھارم (نارتھ ارکاٹ) مدراس

* نقادی ناکافی ہونے کی وجہ سے صفحہ ہذا پر مضمون درج کیا گیا (مینیجر)

# متفرقات

**بہی خواہان اہلحدیث** | کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اخبار اہلحدیث کی رفتار ترقی کی بجائے روبہ تنزل ہے۔ کوشش کرکے نئے خریدار بنا کر تبلیغ و اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

**وی پی بھیجے گئے** | ۳۱ مئی کا پرچہ حسب ذیل خریداروں کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی یا عدم موجودگی سے واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔

۱۹۵۴ - ۲۴۰۲ - ۲۵۳۶ - ۲۷۹۰ - ۶۰۲۵
۶۲۳۶ - ۷۲۲۵ - ۷۲۳۹ - ۷۲۵۳ - ۷۲۶۴
۷۴۶۶ - ۸۲۲۴ - ۸۲۶۵ - ۸۲۸۰ - ۸۸۹۲
۸۹۰۹ - ۸۹۳۴ - ۸۹۷۰ - ۹۳۴۸ - ۹۴۶۹
۹۴۸۶ - ۹۸۶۱ - ۹۹۲۸ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۹۷
۱۰۶۲۹ - ۱۰۶۶۲ - ۱۰۹۲۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۶۷
۱۱۱۶۹ - ۱۱۱۸۵ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۵۳۷
۱۱۶۵۸ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۷۲ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۸۰ -
۱۱۷۴۷ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۸۰۲ -

**مکرر یاددہانی** | جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ جون ۱۹۳۵ء میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری سابقہ پرچہ میں شائع کئے گئے ہیں۔ مہربانی فرماکر حق المقدور قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مہلت یا انکار کی صورت میں جلد از جلد دفتر میں اطلاع بھیجیں۔ ورنہ ۲۸ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

**مضامین آمدہ** | مولوی ابوسعید عبدالعزیز ۲ عدد۔ مولوی غلام محمد۔ احمد حسن۔ مجیب الرحمٰن رباعیات برق۔ مولوی عبدالجلیل۔

**غیر مقبولہ** | علما اور صوفیا کے فرائض۔ آریہ سماج کو شکست۔ خاتمہ اختلاف۔ خدا کا بیٹا۔ تراجم علمائے اہل حدیث۔ امت مسلمہ کے زوال کا علاج۔

**غریب فنڈ** | آمدہ از جادا عللہ از فتوی فنڈ ہے۔ از مولوی عبداللہ صاحب منزو عہ جملہ عگ سابقہ بذمہ فنڈ ۶ر بقایا۔ عللہ

ازسائلین (۱) غلام محمد عیدو والی سے ر (۲) خدا بخش بمبئی سے ر (۳) اسماعیل بھگیٹرن سے ر (۴) ولی محمد کلیانوالہ عگ (۵) محمد شریف گوجرانوالہ عگ (۶) حسن بھائی ٹڈباڈ عگ (۷) عبداللہ لال پور عگ (۸) خلیل احمد مرزاپور عگ (۹) محمد صدیق جودھپور عگ (۱۰) نور محمد جہلم عگ (۱۱) محمد علی سیہریا عگ (۱۲) غلام نبی چھن اوڑیاں عگ (۱۳) بشیرالدین بنارس عگ (۱۴) الٰہی بخش جلیسر عگ (۱۵) مسلم لائبریری پوسالہ عگ (۱۶) سجاد حسین شیخ گدھ عگ

**شائقین تفسیر ثنائی اردو کو**

**خوشخبری**

**جلد ششم (۶) ابھی چھپ گئی**

جن اصحاب کے پاس اس جلد کی کمی ہے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب فرمائیں۔ قیمت عگ روپے فی جلد

"مینجر اہلحدیث امرتسر"

(۱۷) عبدالقدوس اسلام آباد عگ (۱۸) محمد اسحٰق جیتا عگ۔ میزان ... جملہ سائلین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک سال جاری کیا گیا۔ نمبر سائلین (۵۷) بقایا فنڈ ۲ر ان کے علاوہ تیرہ سائلین اور درج رجسٹر ہیں۔ اصحاب خیر توجہ فرماکر ان کے نام بھی اخبار جاری کرادیں۔

**مدرسہ مدینہ طیبہ** | بابو عزیزالدین از کوئٹہ عہ منشی عبدالرحمٰن اندراتے وال للعدر۔ مولوی محمد عبداللہ منزو۔ عہ

**تصحیح** | اہلحدیث ۷ مئی ۱۹۳۵ء میں مدرسہ مذکور کے لئے بتالیس روپے درج کئے گئے ہیں اصل میں ترتالیس روپے تھے۔

**اشاعت فنڈ** | مولوی محمد عبداللہ منزو عہ

**چندہ اہل حدیث کانفرنس** | از بابو عزیزالدین مذکور عہ

**ضرورت اخبار اہلحدیث** | خاکسار غریب اور مفلس طالب علم ہے۔ مگر اخبار اہلحدیث کا بہت شائق ہے۔ قیمتاً خرید نہیں سکتا۔ کوئی صاحب خیر ایک سال کے لئے میرے نام اخبار مذکور جاری کرادیں۔ (خاکسار عبدالعزیز متعلم میر محمد مسجد کھجور والی ڈاکخانہ راجہ جنگ تحصیل قصور ضلع لاہور)

**دو نابیناؤں کی دردناک مصیبت** | ناظرین کیفیت میں عرض ہے۔ میں عرصہ سے نابینا ہوں حافظ قرآن اور قاری بھی ہوں۔ میری بیوی محنت مشقت کرکے گزارہ کرتی تھی مگر افسوس کہ وہ بھی نابینا ہوگئی۔ اب ہم ہر دو قابل امداد ہیں۔ اصحاب خیر سے التماس ہے۔ کہ فی سبیل اللہ ہماری مدد فرماکر ثواب حاصل کریں۔

(راقم حافظ عبدالحی نابینا قاضی محلہ بجنور یو۔پی)

**جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد** | کے ۱۶ طلبار انگریزی، عربی، فارسی کے مختلف امتحانات میں شریک ہوئے تھے۔ جنمیں سے ۱۴ کامیاب ہوگئے الحمد للہ۔ (مولوی محمد فضل اللہ ناظم جامعہ مذکور)

**مولانا شاہ** | سلیمان صاحب پھلواروی مشہور صوفی خوش بیان مثنوی خوان اس ہفتہ دارالفنا سے دارالبقا کو انتقال کرگئے۔ مرحوم فن حدیث میں حضرت میاں صاحب (مولانا سید نذیر حسین صاحب) دہلوی کے شاگرد تھے۔ کتاب معیار الحق مصنفہ میاں صاحب پر آپ کی تقریظ بھی ہے۔ اس کے بعد آپ نے صوفیانہ رنگ اختیار کرکے حال قال پسند کیا۔ مگر افراد اہلحدیث سے آپ کو انس بہت تھا۔ بہرحال آپ قابل قدر بزرگ تھے۔ جماعت اہلحدیث کے ادیب (شاہ عین الحق مرحوم) کے آپ بہنوئی تھے۔ آپکی عمر غالباً ۷۵ ۷۶ سال ہوگی۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔

اسلامی پردہ - اس رسالہ میں شرعی پردہ کی حقیقت اور اس کی حکمت کو قرآن حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے واضح کرکے مخالفین کو جوابات دیئے گئے ہیں قیمت ۲ر محصول ۵ر

# ملکی مطلع

## سرزمین حجاز میں یزیدیت

یہ ایک عنوان ہے۔ جو شیعہ اخبار مجتہد یکم جون نے قائم کر کے حضرت امیر الموحدین جلالۃ الملک ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کی ذات گرامی اور حکومت اسلامیہ سعودیہ پر دے دی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے اسلام کو تیجانوں، قبتوں وغیرہ سے پاک کیا۔ حدود شرعیہ جاری کیں۔ بڑا جرم یہ کیا۔ کہ مینی غدار حملہ آوروں کے آگے اپنی گردنیں کیوں نہ رکھدیں۔ اور پچھلے سے مع اولاد کبار کے سر کٹا کر جام شہادت کیوں نوش نہ کیا۔ اخبار شیعہ کے اس بارے میں یہ الفاظ ہیں:۔

"سرزمین حجاز مقدس پر جب سے ابن سعود نجدی نے اپنے نجس قدم رکھے ہیں۔ اس وقت سے اس ارض مقدس کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ اور اس کی ہٹ دھرمی اور یزیدی احکام کے باعث تمام ملک میں ناداری اور افلاس کے سیاہ بادل چھا گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس بدترین حالت میں بھی اس کے ایجنٹ اور نمک خوار اس کے دورِ حکومت کو باعث برکت اور رحمت خداوندی جانتے ہوئے عوام کی آنکھوں میں خاک ڈال کر اس کی ناموری کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ اور تمام اسلامی جرائد مال دنیا کی خاطر اس کے طرفدار اور تابع فرمان نظر آتے ہیں۔ اور اس کے خلاف ایک لفظ تک نہیں لکھ سکتے۔ حالانکہ حق نمک خواری کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اسے صحیح راستہ پر لگاتے اور حاجیوں کی تکالیف و مصائب و آلام کو منظر عام پر شائع کر کے عمال کی بڑھتی ہوئی بدعنوانیوں اور انتظامی خرابیوں پر روشنی ڈالتے۔

امسال جو لوگ فریضۂ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ان کی شکایات بہت کثیر ہیں۔ جو کہ حکومت کے نظم و نسق سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن امسال سب سے اہم واقعہ حرم کعبہ میں خونریزی کا ہے کہ ابن سعود کے سپاہیوں نے تین بے گناہ مسلمانوں کو حرم کعبہ میں قتل کر کے احکام خداوندی کی علانیہ توہین کی۔ جس کی تمام تر ذمہ داری ابن سعود پر عائد ہوتی ہے۔ اور اس نے آج تک قاتلوں سے بازپرس نہیں کی[2]

سعودی اخبارات اپنا حق نمک اس طرح ادا کر رہے ہیں۔ کہ سعودی سپاہیوں نے قصاص کے طور ان مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن وہ عقل کے اندھے اتنا نہیں سوچتے۔ کہ حرم پاک میں کونسا قتل ہوا تھا۔ کہ جس کا قصاص لینا ضروری سمجھا گیا۔ بالفرض جعلی تاویلیں اور گھڑی ہوئی خبریں سچ بھی مان لی جائیں۔ تو پھر بھی کسی طرح ابن سعود اور ان کے سپاہی الزام قتل سے بری نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حکومت کا کوئی فرد قتل نہیں ہوا۔ اگر کوئی انصاف پسند اور حقیقی معنوں میں اسلامی حکومت ہوتی۔ تو لازمی طور پر قاتلوں سے بازپرس کرتی۔ اور انہیں قتل کے جرم میں قتل کی سزا دیتی۔ لیکن ابن سعود کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ نہ دنیاوی قانون کا پابند ہے اور نہ ہی اسلامی احکام کی پروا کرتا ہے۔ اس قسم کی بدعنوانیوں سے اب مسلمانوں پر یہ اچھی طرح واضح ہو گیا ہے۔ کہ حجاز مقدس کا موجودہ دورِ یزیدیت مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں۔ اور نہ وہاں کوئی قانون ہے۔ جو کہ مظلوم کی حمایت کر سکے۔ لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ حجاز کا موجودہ دور حکومت یزیدی دور ہے۔ جو کہ احکام خداوندی کی توہین نہایت دیدہ دلیری سے کر رہا ہے"

**اہلحدیث** یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے۔ جس میں ہر بات اور ہر واقعہ روشنی میں آ سکتا ہے۔ کس قدر تعصب اور کس قدر حق سے عداوت ہے کہ باوجود واضح ہو جانے حقیقت حال کے، اور باوجود اپنے بیگانوں کی شہادت کے اہل بدعت ابھی تک اپنا نامۂ اعمال غلط بیانی اور غلط گوئی سے پُر کئے جا رہے ہیں۔ ہم تو مضمون کی سرخی دیکھ کر ہی خوفزدہ ہو گئے تھے۔ کہ خدا خیر کرے۔ حجاز میں یزید کہاں سے آ گیا۔ معلوم ہُوا کہ شیعوں کو یزید کا ہر وقت تصور رہتا ہے۔ اس لئے جدھر ان کی نگاہ اٹھتی ہے بحکم ؏

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

ان کو ہر جگہ یزید ہی یزید نظر آتے ہیں۔ ورنہ اگر اصلی یزید کو دیکھ لیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ اور ہم بھی بتا دیں۔ کہ ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم انکو بتا دیں گے

---

[1] ان کا حلفیہ بیان تو شائع کرایئے (اہلحدیث)

[2] بازپرس تو اس صورت میں کرتے۔ کہ حملہ ان کی طرف سے ہوتا۔ دفاع کی صورت میں بازپرس کیا ہو۔ الانصاف خیر الاوصاف۔

## کوئٹہ (بلوچستان) میں قیامت کا نمونہ

حدیث شریف میں آیا ہے۔ قرب قیامت کے زمانہ میں زلزلے بہت آئیں گے۔ اس حدیث کا ظہور چند سالوں سے پے در پے ہو رہا ہے۔ پہلے زلزلے معمولی ہوتے تھے۔ اب تو جو آتا ہے قیامت کا نمونہ ہوتا ہے۔ ابھی صوبہ بہار کا زلزلہ بھولا نہ تھا۔ کہ ۳۱ مئی کو کوئٹہ بلوچستان میں غضب کا قیامت خیز زلزلہ آیا۔ ※

**اہلحدیث** حادثات مذکورہ سنکر بدن پر لرزہ سا پڑ رہا ہے۔ چونکہ رسل و رسائل کے ذرائع آج ۲ جون تک درست نہیں ہوئے۔ اس لئے فرداً فرداً اہلحدیث کے خریداروں کی خیریت دریافت

غرق ہو گئی ہے۔ ۷ میل کے رقبہ میں تمام دیہات تباہ ہو گئے ہیں۔ (۵) ٹیلفون اور تار کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا ہے۔ (۶) پنجاب کے اضلاع میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے......

ہونی مشکل ہے۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اور دیگر متعلقین کی خیریت سے اطلاع دیں خصوصاً منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات بابو عزیز الدین صاحب کلرک دفتر ایس ڈی۔ او ریلوے، مظفر آباد کوئٹہ۔ اپنی خیریت سے اطلاع دیں؎

## سرکاری اطلاع

ایڈن کالج دہلی کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں ایک سال کی پڑھائی کے بعد کسی اور یونیورسٹی کا امتحان پاس کئے بغیر یونیورسٹی وسکاٹن (ریاستہائے متحدہ امریکہ) سے بی۔ اے کی ڈگری دلا سکتا ہے۔ وسکاٹن یونیورسٹی سے اس بارہ میں استصواب کیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایڈن کالج یہ دعویٰ کرنے کا مجاز نہیں۔ یونیورسٹی مذکور اس غلط بیانی کے لئے ایڈن کالج کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن مذکور کا ناظم اور مالک ایم ارشاد علی فرار ہوگیا ہے۔ اور اس وقت تک لاپتہ ہے۔ عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایڈن کالج اور اس کے مالک کی پُر از فریب سرگرمیوں سے آگاہ رہیں +

لاہور۔ ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء۔

## کاسگنج (ایٹہ) میں اہلحدیث پر مظالم

۲۹۔ مارچ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے۔ کہ مستی صلاح الدین، اہلحدیث عصر کی نماز پڑھنے مسجد میں آرہا تھا۔ لائبریری کے سامنے سڑک پر بشیر ولد عظیم الدین گھڑی ساز و رمضانی ولد الٰہی بخش و شکور ولد عبدالرحمٰن وغیرہم نے مستی صلاح الدین کو دیکھکر لفظ اہل خبیث کا استعمال کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ یہ اہل خبیث آیا۔ ایک دو مرتبہ کے کہنے کو تو مستی مذکور نے ٹال دیا۔ مگر جب وہ بالکل قریب آگیا۔ تو وہی لفظ اہل خبیث کہا۔ تب تو اس نے بھی مجبوراً کہا کہ خبیثوں کے ہی منہ سے الفاظ خبیثہ نکلتے ہیں مندرجہ بالا مستیاں اوپر ٹوٹ پڑے۔ اور بارش کی طرح جوتے و گھونسے و تھپڑ رسید کرنے لگے۔ ان کے دیگر شیر کار بھی مار پیٹ میں شریک ہوگئے اب اکثر محلہ کے رسمی احناف نے یہ مشورہ کیا ہے کہ جو اہلحدیث باصطلاح رسمی حنفی اہل خبیث کوئی نماز کو آوے۔ تو اسی کو مار پیٹ لو۔ اور رستا (یعنی) متولی وقف مسجد اگر آوے۔ یا مکان سے باہر نکلے تو اس کو خوب بنالو۔ اب مسجد اہلحدیث کے رستہ میں چند شہدے لفنگے بر سر بیکار ہر وقت گشت میں رہتے ہیں۔ اور ان کے خوف سے اہلحدیث جو چند ہیں۔ مسجد تک نہیں جانے پاتے ہیں مسجد کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ ان کے اس مفسدانہ خیالات کی وجہ سے ہم نے تھانہ میں رپورٹ کرا دی ہے۔ اور تحصیل کاسگنج میں دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ اور جن مفسدوں کی وجہ سے ہماری نماز اذان بند اور نقص امن کا اندیشہ اور خطرہ ہے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں :- (۱) عظیم الدین گھڑی ساز ولد عبد اللہ (۲) بشیر ولد عظیم الدین گھڑی ساز (۳) شکور ولد عبدالرحمٰن (۴) صدیق ولد عنایت اللہ (۵) کریم بخش ولد عنایت اللہ (۶) رمضانی ولد الٰہی بخش (۷) عبدالرحمٰن ولد مرزا (۸) بشیرا ولد عبداللہ (۹) یاد اللہ ولد گیاسے (۱۰) مُنّا ولد ولی خاں (۱۱) کالیا ولد رحیم اللہ (۱۲) عبدالحسن (۱۳) کریم اللہ ولد تبضو یہ اقوام جولاہان (۱۴) گھسیا ولد وزیر نداف (۱۵) عزیز اللہ پھول والا۔ برادر معلم لنواں اسکول اسلامیہ کاسگنج۔ جملہ علمائے کرام ہند سے عرض ہے۔ کہ ایسے الفاظ مفسدانہ استعمال کرنے سے خاص و عام کو روکا جائے۔ تاکہ ہم لوگ امن چین سے اپنی عبادت میں مشغول ہوں۔ فقط۔

(جماعت اہلحدیث کاسگنج محلہ نواب ضلع ایٹہ)

## صحیح بخاری شریف کا سب سے پہلا انگریزی ترجمہ

پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صدا کو عربی سے نا آشنا مسلمانوں اور اسلامی تعلیمات کے حسن اور صداقت سے بے خبر اہل مغرب کے کانوں تک پہنچانے کے لئے میں نے انگریزی میں صحیح بخاری کے ترجمہ کا ارادہ کیا ہے۔ جسے تمام علمائے اسلام اصح الکتاب بعد کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ یہ ترجمہ یورپ میں اسلام کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ نیز ان مسلمانوں پر اپنا بہت اچھا اثر ڈالیگا۔ جو انگریزی تعلیمیافتہ ہوکر خلاف اسلام اسپرٹ سے متاثر ہوکر اسلام سے منحرف ہو رہے ہیں۔ در اصل اسلام کی حقیقی رُوح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں جلوہ گر نظر آتی ہے۔ ہم صرف احادیث کے توسط سے ان غلط فہمیوں اور بے جا تاویلوں سے بچ سکتے ہیں جو آیات قرآنی کی تفسیر میں کی جاتی ہیں۔ اور جو یقیناً مسلمانوں کی روحانی اور معاشری فلاح و بہبود کے حق میں بے حد مضرت رساں ہیں؎

مجھے اسلام قبول کئے نو سال ہوئے۔ اور مجھے برابر یہ دُھن لگی رہی۔ کہ کسی طرح صحیح بخاری کا ترجمہ انگریزی زبان میں ہو جائے۔ چنانچہ میں نے تقریباً پانچ سال مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بسر کرکے عربی زبان سیکھی۔ اور اس ماحول سے بھی واقفیت حاصل کی۔ جس میں نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا پیغام سنایا تھا۔ سالہا سال کے مطالعہ اور تیاری کے بعد بحمد اللہ اب مجھے اپنی اس آرزو کو پورا کرنیکا موقعہ ملا ہے؎۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ جون ۱۹۳۵ء کے مہینہ میں اس ترجمہ کی اشاعت شروع کردی جائے۔ جو تیس پاروں میں شائع کیا جائیگا۔ جو ماہ بماہ شائع ہوں گے۔ میں نے کسی مقام پر ایجاز و اختصار سے کام نہیں لیا۔ اور یہ سعی کی ہے۔ کہ ترجمہ حتی المقدور بالکل صحیح اور اصل سے پوری پوری طرح مطابقت رکھتا ہو۔ میں نے ترجمہ کے ساتھ مکمل عربی عبارت بھی دے دی ہے۔ تاکہ قارئین اصل سے ترجمہ کا مقابلہ کرسکیں۔ ساتھ ساتھ تشریحی حواشی بھی ہیں۔ جو لوگ آنحضرت صلعم ... پوری طرح واقف نہیں۔ ان کے لئے یہ حواشی مفید ثابت ہوں گے۔ اب میں برادران اسلام سے استدعائے اعانت کرنا چاہتا ہوں

## مومیائی ۳۵/۵۱

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق دمہ وکھانسی ریزش، کمزوری سینہ کو
رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔
... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ
لگ جائے۔ تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف
ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے۔ اور جوان کو
یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام
دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
عہ/۱۲ - آدھ پاؤ ہے - پاؤ بھر ہے/۴ مع محصولڈاک
ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

### تازہ ترین شہادات

**جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب ٹانڈہ**

"میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی۔
تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک
اور بھیجدیں۔ واقعی اچھی چیز ہے۔
(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

**جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ**

میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں
بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت
ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔
(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-
**حکیم محمد سردار خاں پروپرائیٹر**
**دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

---

تمام دنیا میں بے مثل ۳۳/۵۲

## سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

**ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے**

**عبدالغفور غزنوی**
**مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر**

---

## مغلظاتِ مرزا ۳/۱۲

مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کا ایک
ایسا آئینہ ہے جسمیں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح
عریاں نظر آتی ہے۔ کہ بے حیائی و بے غیرتی شرمندہ ہو
جاتی ہے۔ آخر میں اُن گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف
وار لکھکر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت
وطباعت دیدہ زیب، صفحات ۷۲ تقطیع ۲۶×۲۰
قیمت فی نسخہ ۵/ تقسیم واشاعت کیلئے اٹھارہ
روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۵/ کے ٹکٹ بھیجے۔
ملنے کا پتہ:- مولوی، نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

## کتاب الروح

علامہ عبدالہادی مصری کا
اردو ترجمہ جس میں روح انسانی
کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے
قیمت صرف ۸/ ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

---

## سرمہ نور العین ۲۴/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔
اور عینک سے بے پروا کر دیتا ہے۔ نگاہ کی
کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
منیجر دوا خانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

## ہتھیلی میں چاند ۹/۱۲ رجسٹرڈ

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے
اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے
سے بیحد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور
قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون
کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے ضعف
دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بدخوابی، بدہضمی
عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھا، زردی، لاولدی وغیرہ
کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔
آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ/ تین شیشی
کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸/
پتہ:- محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

---

## اکسیر عثمانی ۲/۱۲

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ
کی کمزوری پلکوں کا اکھڑنا،
دھند، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ
سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ
اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کر کے ٹھنڈک
پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے نمونہ
قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک
پتہ:- ایس، ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

---

## اہلحدیث

میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

## اطلاع

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی درد شکم اور نفخ ہو جانا کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بھزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے عملی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ نا و خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ محصول ۵ر

**اکسیر موتی دانت** ۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۹ر

ملنے کا پتہ:۔

**اکسیر ہاضمہ ایجنسی لارنس گیٹ کوچہ چیاں ۳۹۸ امرتسر**

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

## حالات مرزا ۳/۱۲

یعنی

### مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے بیرنجات سے منگوانیوالے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں

ملنے کا پتہ:۔ **محمد اسحاق دفتر کتبخانہ حقانی امرتسر**

## ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید۔ رجسٹرڈ ۱۷۵۶ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں، اچھے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری، روہے، گکرے۔ انکھ جینی پرانی لالی جالا۔ پھلی۔ جھڑنا خونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں نگہبان ہے۔ نمونہ ار کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لو۔ اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلے بیچے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت عللہ روپے تولہ (منگوانے کا پتہ)

**مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

(نوٹ) مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

## تفاسیر مولانا ثناء اللہ صاحب

### تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے۔ بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری، کتابت طباعت نہایت اعلے۔ قیمت للعہ

### تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے۔ کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حاشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حاشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جلد اول:۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی:۔ سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث:۔ سورہ مائدہ، انعام اعراف۔ جلد رابع:۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس:۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء۔ جلد ششم از شعراء تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ نجم جلد ہشتم۔ از سورہ نجم تا والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ عہ روپے اور مکمل سٹ کی قیمت ۱۲ روپے

### تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

عربی زبان میں اعلے کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے جسمیں علم بیانی علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے۔ ان کے نمبر دیدیئے گئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سر دست سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر


**اہلحدیث بھائیوں کیواسطے بے نظیر تحفہ**

## سرمہ مفید عالم

۳/۱۲

قیمت فی شیشی ۲ر

دافع آشوب چشم دھند جالا غبار پڑبال شبکوری روزکوری پھولا۔ نزول الماء پلکوں کا گرجانا۔ ابتدائی موتیا بند تمام امراض کیلئے مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف

ملنے کا پتہ: حکیم سید نیک عالم شاہ مقام گھوڑیالہ ڈاکخانہ بھوجوال پنجاب


تبلیغ صداقت۔ مصنفہ مولانا میر ابراہیم صاحب مرحوم سیالکوٹی جس میں عیسائیوں کی طرف سے (۲۵) اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا مکمل جواب ہے۔ قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# ماہ مبارک ربیع الاول میں قابل مطالعہ کتابیں

**رحمۃ للعلمین** - یہی وہ کتاب ہے - جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے - جو اور کسی کتاب کو نہیں ہو سکی - یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی - جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی - یہی وہ کتاب ہے - جسے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کرلیا ہے - اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی - جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے - اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی - یہی وہ کتاب ہے - جس کے مداح علماء بھی ہیں اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مورخین بھی، اس کے ثناخواں ہیں - اور فلاسفر بھی محدث بھی - اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں - اور مفسر بھی - کتابت وطباعت بہت اعلیٰ قیمت جلد اول عہ۲ روپے - جلد دوم ۲ روپے - جلد سوم ۳ روپے ۔

**سیرت ابن ہشام** - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے - علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی - اب اس کا اردو ترجمہ ہے - حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق مکی ومدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے ضخامت ۱۵۲ صفحات قیمت عہ دو روپے ۲۸

## تحفہ میلاد النبی

مرتبہ ابو البرکات اقدس

اگر آپ قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی حکمت معلوم کرکے عشق محمدی اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ پیدا کرنا اور ... چاہتے ہیں ... تو ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک وپیکنگ بھیج کر رسالہ میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھیئے ... زیادہ ... تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجئے اور ... کا ثواب حاصل کیجئے۔

ملنے کا پتہ: ... انجمن ... امرتسر

(۶۱۵)

# گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں، پیاس بہت لگتی ہے، پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست دبدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری خرابی کا نشانہ بنتے ہیں جو کہ نہروں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اسواسطے آجکل کے دنوں میں

## امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائینگے
یہ وقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے
جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے
چاہے کوئی بیماری ہو استعمال کرو ضرور فائدہ ہوگا بہت عجیب چیز ہے۔ ہزارہا استعمال کرنیوالوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو پاس رکھنی چاہیے نہ جانے کس وقت ضرورت پڑ جائے
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ ۲/۸ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ ۱/۴ نمونہ کی شیشی ۸/

**احتیاط** نقلوں سے بچو کیونکہ کثرت سے امراض میں دھوکا دے کر دکھ و تشویش کو بڑھاویں گی صحت کے معاملے میں ہی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط وکتابت و تار کے لئے پتہ - امرت دھارا ۲۳ لاہور
المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

**خاتم الاولیاء** - مسمی بہ وجیز السیر لخیر البشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری - سیرت کی نہایت مستند کتاب، زاد المعاد ابن ہشام حلبیہ، سرور المحزون، درس السیرۃ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے - ان مشہور اوہام کا جواب دیا گیا ہے - جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں - قیمت ۱۰/

**نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب** - مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی - آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات وجملہ سیر ومعجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلمبند کئے ہیں - ضخامت ۲۸۰ صفحات قیمت ایک روپیہ ۸ ر(مجلد ۱۲)

**تاریخ المشاہیر** - اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، عالموں حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانح عمریاں پڑھنا چاہتے ہیں - تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگا لیں تاریخ کی بہترین کتاب ہے - جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ہیں - اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں -

تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانح عمریاں درج ہیں - اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے - ہر اردو خواں کا فرض ہے کہ وہ اسے منگا کر خود پڑھے - اور دوسروں کو سنائے - تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے قیمت مجلد ۱۲ روپے، بے جلد عہ (۱۲۸)

**الجمال والکمال** - یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے - اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز میں لکھی گئی ہے - قابل دید ہے - ضخامت ۲۷۴ صفحات قیمت عہ

**صدیق اکبر رضی اللہ عنہ** - خلافت اسلامیہ کے علمبردار اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات اور عہد صدیقی کے شاندار واقعات کا ذکر، از خواجہ عباد اللہ اختر قیمت عہ

**الفاروق** - خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت وشوکت، دلیری وشجاعت وشہامت، ایثار واولوالعزمی، صداقت ومساوات، غیرت مومنانہ حسن سلوک، پاکیزہ اخلاق وعادات اور صاحب دولت وحکومت اور مالدار ہونے کے باوجود سپاہیانہ اور سادہ زندگی کے واقعات - ہر مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے - دنیا نے اسلام کا نقشہ بھی سامنے رکھ دیا گیا ہے - قیمت عہ

**ذوالنورین** - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عہد عثمانی کے واقعات قابلدید ہیں کتابت طباعت عمدہ (عہ)

**اسد اللہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح عمری - آپ کے مبارک حالات زندگی قیمت عہ

**سیف اللہ** - حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم افواج اسلامیہ کی سوانح عمری - قابل دید ہے - قیمت عہ

**ازواج النبی** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش تا وفات کے حالات عمدہ پیرایہ میں درج ہیں - قیمت ۸

**اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا** - بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح ومستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے - کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت وصداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر ومحیط ہوا - مبلغین وواعظین اور مقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے - مؤلفہ فخر الہند مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی، کتابت وطباعت اعلیٰ ضخامت ۴۵۰ صفحات قیمت ۲ روپے

**تعلیمات اسلام** - اسلامی تعلیم کی حقانیت، خصوصاً اسلام کے مسئلہ استشارہ کو عالمانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے - وہ حضرت مصنف کا ہی حق ہے - از مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ - قیمت صرف دس آنہ (۱۰/)

ملنے کا پتہ:-

**دفتر اہلحدیث امرتسر**

## پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان؟

جس میں انگلستان، جرمنی، فرانس، امریکہ اور ہندوستان کی رائج الوقت تین صد دوائیوں کے سربمہر نسخوں کو جن کی بدولت کئی کمپنیاں کروڑوں روپے کما چکی ہیں - بے نقاب کر دیا گیا ہے - قیمت عہ روپیہ (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۳

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

دین حق رسم و رواج ہے کلام ائمہ معظم و دانشمند — پس حدیث مصطفےٰ ہے جان اسلام و دانشمند

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

| | | |
|---|---|---|
| والیان ریاست سے | سالانہ | ۱۰ |
| رؤسا و جاگیرداران سے | " | ۶ |
| عام خریداران سے | " | ۵ |
| " | ششماہی | ۲/۱۲ |
| ممالک غیر سے | سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | | ۲ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۲ - ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| جذبات ماہ | صہ ۱ |
| انتخاب الاخبار | صہ ۲ |
| اہل حدیث حدیث کے مخالف؟ | صہ ۳ |
| قادیانی مشن۔ (فاروق کی تجویز منظور) | صہ ۴ |
| مسیح علیہ السلام پھر زمین پر | صہ ۵ |
| پیدائش روح اور مادہ | صہ ۹ |
| اصلاح عمل | صہ ۸ |
| مسمریزم کا کمال | صہ ۱۰ |
| اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان | صہ ۱۱ |
| فتاوے صہ ۱۳ - متفرقات | صہ ۱۴ |
| ملکی مطلع | صہ ۱۵ |
| اشتہارات | صہ ۱۶/۲ |


# جذبات ماہ

ذیل کی نظم عزیزی احمد امان اللہ خان صاحب ماہ کے جذبات کا مجموعہ ہے۔ عزیز موصوف پندرہ سالہ نوجوان ہیں اور مولوی ابو رضا ضیاء اللہ خان صاحب رامپوری کے صاحبزادہ ہیں۔

جو شخص صدق دل سے کرے اعتراف حق
ثابت قدم جو مذہب اسلام پر رہے
جو حضرت نبی کی سدا پیروی کرے
ایسا جہاز جس کا خدا خود ہو ناخدا
جس گلّے کا خدائے تعالیٰ ہو پاسباں
جو قوم تبع ہو رسالت مآب کی
پیدا ہو مسلموں میں اگر اتحاد اب
تائب ہو قوم آج مسلمانوں کی اگر

وہ دائرۂ کفر میں لایا نہ جائے گا
اس راستے سے اس کو ہٹایا نہ جائیگا
اُس سے صراطِ غیر پہ جایا نہ جائیگا
امواج دشمناں سے ڈبایا نہ جائیگا
وہ بھیڑیوں کے شر سے ستایا نہ جائیگا
دنیا سے اس کا نام مٹایا نہ جائیگا
اس پر ستم کا تیر چلایا نہ جائیگا
یزداں کا ماہ اُس پہ سے سایا نہ جائیگا

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

# انتخاب الاخبار

**مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری** کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ آپ کو تا قیام عدالت عدالت میں حاضر رہنے کی سزا دی گئی۔

—— کوئٹہ کے زلزلہ کا اثر سندھ، پنجاب کے علاوہ تمام ہندوستان پر پڑا ہے۔ بنگال، بہار، اور مدراس وغیرہ علاقوں کے کئی اصحاب وہاں تھے جن میں سے کئی ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔ پنجاب کے تقریباً تمام شہروں اور قصبوں میں اس زلزلہ سے ماتم بپا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ساٹھ ہزار کے قریب افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مالی نقصان کا تو ابھی تک کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ مجروحین کی کئی سپیشل گاڑیاں لاہور سٹیشن پر پہنچ چکی ہیں۔ ہزارہا امراء نان جویں تک محتاج ہو گئے ہیں۔ تمام ملک کے اطراف و اکناف سے امدادی فنڈ جمع کئے جا رہے ہیں۔ گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل (۶۳۰) مصیبت زدگان کوئٹہ کے لئے دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ زلزلہ کے ریلیف کام کے لئے ایک سپیشل کمشنر مقرر کیا جائے۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ و دیگر شاہی خاندان کے افراد نے بھی ایک ہزار ۵۰ پونڈ عطا کئے ہیں۔ حضور نظام حیدر آباد دکن نے پندرہ ہزار روپیہ دیا ہے۔ کوئٹہ سے مجروحین کی جو گاڑیاں آتی تھیں ان کو ریاست بہاولپور کے ریلوے سٹیشن ڈیرہ نواب پر ٹھہرایا جاتا تھا اور حضور نواب صاحب بہاولپور بنفس نفیس خود تشریف لا کر مجروحین کی مزاج پرسی فرماتے رہے۔ نیز ریاست مذکور کی طرف سے بھی خوراک اور طبی امداد دی جاتی رہی۔

—— سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ریاست قلات میں ۲ ہزار ۹ سو افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے ہیں۔

ناسک میں زبردست آندھی آئی۔ نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

—— زلزلہ کوئٹہ کے تقریباً سات سو یورپینوں کو جن کے رشتہ دار اس زلزلہ میں ہلاک ہوئے ہیں یورپ پہنچانے کے لئے ایک جہاز لیا گیا ہے۔

—— نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اس زلزلہ سے پچیس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

—— ۹ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ زلزلہ سے جھٹکے ۳۱ مئی کے بعد بھی محسوس ہوتے رہے ہیں۔ ۸ جون کو پھر صبح چار بجے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے شکستہ عمارتوں کے اینٹ پتھر وغیرہ گرنے لگے۔

—— افواہ ہے کہ ملک معظم کی سلور جوبلی فنڈ کے بقایا ہم ہے کو زلزلہ کے مصیبت زدگان میں صرف کیا جائے گا۔

اگر آپ اسوہ حسنہ پر اپنی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں

تو

**کتاب "حیات مسنونہ"**

کا مطالعہ فرمائیں۔ جو حال ہی میں حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب نے تصنیف فرمائی ہے جس میں سرور کائنات کے روزانہ پروگرام اور ادعیہ مسنونہ وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ حضور صلعم سے محبت رکھنے والے کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ رکھنا چاہیئے۔

قیمت صرف ۲ر۔ محصول ڈاک علاوہ۔

پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

—— افغانستان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ علاقہ غوربند کے قریب ایک پہاڑ سے ایک عجیب آواز پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ کا ایک حصہ گر پڑا مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ قبل ازیں اسی پہاڑ سے دو مرتبہ اس قسم کی آوازیں پیدا ہو چکی ہیں۔

—— لندن ۷ جون۔ انگلستان کے نئے کابینہ میں مسٹر بالڈون وزیر اعظم، صدر کونسل کابینہ، ریمزے میکڈانلڈ اور مارکوئیس آف زٹ لینڈ وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔

—— استنبول کی ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ شاہ امان اللہ خان جو ترکی میں مقیم ہیں آپ کو ترکی حکومت کی طرف سے ایک ہزار فوجی سپاہیوں کا سپہ سالار مقرر کیا گیا ہے۔

—— گوجر خان ضلع جہلم (پنجاب) میں ایک کارخانہ کو آگ لگ جانے سے ۴۵ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— کسولی کے جنگلات میں آگ لگ جانے سے ایک یورپین افسر ہلاک اور تین اشخاص مجروح ہوئے۔

—— سر تیج بہادر سپرو پریوی کونسل کے رکن مقرر کئے گئے ہیں۔

—— چوہدری ظفر اللہ خان احمدی کو سر کا خطاب ملا۔

—— لاہور میو ہسپتال میں ایک ایم۔ اے پاس سکھ سائیکل چوری کرتا ہوا گرفتار کیا گیا (عبرت)

—— ام القریٰ راوی ہے کہ امسال عرب کے مختلف اطراف میں بارش اچھی ہوئی ہے۔

**عزیز عطاء اللہ** کو اب بفضلہ کلی صحت ہے۔ چنانچہ پروردگار کی اس عنایت کے شکریہ میں آج ۹ جون کو اس نے اپنے احباب کرام کو دعوت طعام دی۔ مولانا سیالکوٹی بھی شریک دعوت ہوئے۔ لہ الحمد!

---

**محمدیہ پاکٹ بک مجلد** جو مرزائی مشن کی تردید میں حال ہی میں طبع ہوئی ہے اور اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ بہت جلد منگا کر مطالعہ کریں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ

**مغالطات مرزا** عرف الہامی بوتل جس میں مرزا صاحب کے ان الہامات کی تشریح کی گئی ہے جنکو وہ مختلف موقعوں پر چسپاں کر کے اپنا اُلو سیدھا کرتے رہے۔ قیمت ۳ر

**مرزا کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی** مصنفہ بابو حبیب اللہ صاحب امرتسری۔ جو حال ہی میں طبع ہوئی ہے۔ قیمت ایک آنہ۔

ہر سہ کتابیں منگانے کا پتہ :-

منیجر اہلحدیث امرتسر

**انجمن تبلیغ الاسلام** اہلحدیث ورک ضلع گورداسپور کا بارہواں سالانہ جلسہ بتواریخ ۲۱-۲۲-۲۳ جون منعقد ہوگا۔ (حافظ گوہر دین سکرٹری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

## اہل حدیث حدیث کے مخالف؟

**نوٹ** گذشتہ پرچے میں ملتانی رسالہ کا جواب شروع ہوا تھا چاہئے تھا کہ آج بھی اسی کا ذکر ہوتا مگر سوء اتفاق سے وہ رسالہ نظر سے اوجھل ہوگیا۔ اس لئے تا بہ جب تک دوسرا نہ ملے اس کی مثل اور سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔

مذہبی تعصب انسان کو دور تک لے جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ مذہبی تعصب سے مغلوب ہوکر فریق مخالف پر بیجا الزام لگاتے ہیں درحقیقت وہ مذہب کے ماتحت نہیں ہوتے بلکہ اپنے غیظ و غضب کے تابع ہوتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال آج ہم پیش کرتے ہیں۔

**اخبار "الفقیہ"** میں ایک بریلوی حنفی کا مضمون نکلا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اعیان اہل حدیث کئی ایک حدیثوں کو نہیں مانتے۔ یہ اسی طرح کا الزام ہے جس طرح کسی زمانہ لاہور سے ایک کتاب ظفر المبین شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ حنفیوں نے اتنی حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی حدیث کی شرح میں دو قول ہوتے ہیں۔ ایک قول کو پسند کرنے والا دوسرے قول والے کو منکر حدیث کہہ دیتا ہے۔ دراصل یہ افراط و تفریط ہے۔

یہی مثال ہے ہمارے مخاطب کی۔ ہم ان کو قدر عاقبت بتانے کے لئے چند حدیثیں پیش کرکے پوچھتے ہیں کہ بتائیے حنفیہ نے ان حدیثوں کو کیوں پس پشت ڈال دیا ہے؟

**غور سے سنئے!**

(۱) لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔
نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی۔

(۲) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ الخ
رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت حضور رفع یدین کرتے تھے

(۳) مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ۔ (آمین بالجہر کہتے تھے)

(۴) بلکہ قرآن کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔
قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ
ولا اعلم الغیب (القرآن)

اسی طرح بے انت و بے تعداد الزامات لگائے جاسکتے ہیں۔ پس معترض سن رکھیں کہ جس پیمانے سے تولیں گے اسی سے ان کو ملیگا۔

معترض نے بزعم خود جماعت اہل حدیث کو جن احادیث کا مخالف بتایا ہے وہ نمبروار درج ذیل ہیں:-

"**حدیث اول** عن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تشرق الشمس وبعد المغرب[1] حتی تغرب الشمس (بخاری ص۸۲)

(ترجمہ) یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد حضور نے نماز پڑھنی منع فرمائی ہے طلوع شمس تک۔ اسی طرح بعد عصر کے غروب ہونے شمس تک۔ (بخاری ص[illegible])

وہابی اس حدیث کو نہیں مانتے صبح فرضوں کے بعد سنتیں پڑھ لیتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ سنتیں بھی فجر کی نماز ہے تو میں کہوں گا۔ یہ تمہارا مطلب حدیث میں نہیں۔ یہ تمہاری اپنی رائے ہے جو دوزخ میں لے جائے گی۔

**حدیث دوم** عن ابی سعید الخدری رضی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس۔ (بخاری ص۸۳)

(ترجمہ) یعنی ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں صبح کے بعد کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کے بعد بھی کوئی نماز نہیں۔ (بخاری ص[illegible])

اب بتائیے جب صاف صریح فرمان نبوی موجود ہے تو پھر انکار[×] کیوں کیا جاتا ہے۔ کیوں جماعت فجر کے بعد سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ دعویٰ اہلحدیث حقیقت میں مخالف حدیث۔"

(الفقیہ امرتسر ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء ص۱)

**اہلحدیث** بے شک اپنی رائے سے کہنے والا یا حدیث کو چھوڑنے والا قابل ملامت مستحق سزا ہے۔ مگر حدیث کی تشریح کسی دوسری حدیث سے کرنے والا تو مستحق سزا نہیں۔ آئیے! بطور تمہید آپ کو ایک واقعہ حدیثیہ پہلے سنائیں تاکہ آپ اپنا شوق (اعتراض علی المحدثین) پورا کرنے کو کوئی اور میدان تلاش کریں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] صحیح بعد العصر ہے۔ (اہلحدیث)

[×] انکار کرنے والا کافر ہے۔ (اہلحدیث)

جوابات نصاریٰ۔ عیسائیوں کی زندگی میں ایک لاجواب کتاب۔ قیمت ۸ (ثنائی امرتسر) (۱/۳)

ahmadimuslim.de

چند اصحاب کو ضروری کام کے لئے مدینہ سے باہر بنی قریظہ میں بھیجا اور حکم فرمایا ؛۔

لا تصلن العصر الا فی بنی قریظہ

نماز عصر نہ پڑھیو مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر۔

جب یہ جماعت قریب بنی قریظہ کے پہنچ گئی تو چند افراد نے نماز عصر راستے ہی میں پڑھنے کی طیاری کی وجہ یہ بتائی کہ نماز کا وقت مقرر ہے اس لئے ہم پڑھینگے دوسرے افراد نے اس فرمان کے الفاظ سنائے تو انہوں نے جواب دیا۔

لم یرد منا ذلک

اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم نماز عصر میں تاخیر کردیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جلدی پہنچیں۔

حالانکہ صیغہ نہی کا ہے۔ دربار رسالت میں وہ لوگ بے قصور قرار دیئے گئے۔

معترضین حضرات حدیث پر عمل کرنے کے لئے بڑی بڑی شرطیں پیش کیا کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ حدیث نبوی کی تشریح فرمان نبوی سے کرنے والا خنکر کیسے ہوا بلکہ وہ تو ایک چھوڑ دو حدیثوں پر عمل کر رہا ہے (انصاف!) پس سنئے اور انصاف خیرالاوصاف کو مدنظر رکھ کر سنئے :۔

ترمذی میں ایک حدیث آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مہلا یا قیس اصلاتان معا قلت یا رسول اللّٰہ انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن ۔ (ترمذی)

(ترجمہ) آنحضرت حجرہ شریفہ سے نکلے تکبیر کہی گئی میں نے آپ کے ساتھ نماز صبح کی پڑھی پھر آپ نے نمازیوں کی طرف توجہ فرمائی تو مجھے نماز پڑھتے پایا۔ فرمایا کیا دو نمازیں ہیں (ایک پڑھ کر دوسری پڑھتے ہو؟) میں نے عرض کیا کہ میں نے صبح کی دو رکعتیں نہ پڑھی تھیں فرمایا پھر تو کوئی منع نہیں۔

اس حدیث کے مطابق اہل حدیث اتنا کہتے ہیں کہ جماعت کے ہوتے ہوئے چونکہ بحکم حدیث شریف

اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ (الحدیث)

سنتیں جائز نہیں اس لئے جب جماعت کھڑی ہوجائے تو جس نے سنتیں نہیں پڑھیں اس حدیث کے ماتحت جماعت سے مل جائے اور صبح کی سنتیں بعد اختتام جماعت دوسری حدیث کے ماتحت قضا کرلے۔

فالتطبیق اولی من الترک۔

**سوال** ہمارا جواب باصواب تو آپ نے سن لیا اب آپ بتائیے کہ آپ (حنفیہ) نے رفعیدین کرنے والی حدیث کو کیوں ترک کیا۔ جواب دینے سے پہلے سمجھ لینا کہ سامنے کون ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(باقی)

---

## قادیانی مشن
## "فاروق" کی تجویز منظور

قادیانی معاصر فاروق میں ہمارے ایک مضمون کا جواب چھپا ہے جو قابل دید وشنید ہے۔

**"چیلنج منظور"** مولوی (ثناءاللہ) صاحب آخر میں رقمطراز ہیں :۔

بہائی دین اور قادیانی مذہب اس صورت میں سچے ہو سکتے ہیں۔ جب ان کے بانی اپنے دعوے میں سچے ہوں۔ ودونہ خرط القتاد"

(اہلحدیث ۱۵۔ مارچ ۱۹۳۵ء صہ)

مولوی صاحب آپ کا اصول بالکل درست ہے۔ اور آپ نے ان سطور میں بڑی فراخ حوصلگی سے کام لیا ہے۔ اس لئے اب آپ پر لازم ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت پرکھیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ آپ کی راہنمائی کریں۔ پس آیئے۔ آپ کے گوش گذار ایک سہل طریق کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کوئی نئے مامور و مرسل نہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے ہزارہا اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل گذر چکے ہیں۔ اور آپ سب مامورین پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یقیناً آپ کے پاس وہ معیار ہوں گے۔ جن کی وجہ سے آپ ان انبیاء پر ایمان لائے ہیں۔ پس سہل طریق فیصلہ یہ ہے کہ آپ وہ معیار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اخذ کرکے جو تمام انبیاء پر صادق آتے ہوں۔ اور تمام انبیاء کی صداقت بلا استثنائے احدے ان سے ثابت ہوتی ہو۔ آپ آئندہ اشاعت سے انہیں درج کرنا شروع کردیں۔ میں بفضل تعالیٰ انہی معیاروں کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود کا منجانب اللہ ہونا ثابت کردوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(چودہری محمد شریف مولوی فاضل)

(فاروق قادیان ۷ مئی ۱۹۳۵ء صہ ۹-۱۰)

**اہلحدیث** ہم اس منظوری کے مشکور ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ معیار نبوت پر قادیانی نبوت جانچی جائے۔ اس لئے ہم آج وہ معیار پیش کرتے ہیں جو قرآن مجید نے پیش کیا اور مرزا صاحب قادیانی نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ اس معیار کو ترک کرنا کسی مومن بالقرآن بلکہ کسی ذی ہوش انسان کا کام نہیں چنانچہ ارشاد ہے :۔

کِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۔

اس کتاب عزیز کی کوئی بات پچھلی یا آئندہ کی بتائی ہوئی غلط نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ نبی کے منہ سے نکلی ہوئی بات نہ گذشتہ زمانہ کے متعلق غلط ہوگی نہ آئندہ کے متعلق۔

یہ معیار نبوت جو قرآن مجید کا بتایا ہوا اور مرزا صاحب کا تسلیم کیا ہوا فاروق کو بھی اگر مسلم ہے تو

# مسیح علیہ السلام پھر زمین پر

(اہلحدیث ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کے بعد)

**قتلِ خنزیر** یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام خنزیروں کو قتل کرینگے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ واقعی عیسٰے علیہ السلام خنزیروں کو قتل کرادیں گے۔ کیونکہ یہ ایسا جانور ہے جس کا گوشت کھانا تمام شریعتوں میں قطعی حرام ہے اور نوح علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام اس کا گوشت کھانے سے منع کرتے آئے ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے باوجود صریح حرمت کے اسے کھلے بندوں حلال سمجھ کر کھایا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آکر اپنے ہاتھوں سے قتل خنزیر کریں اور ظاہر کردیں کہ یہ چیز حلال نہیں ہے بلکہ اس درجہ تک بری ہے کہ اس کا تخم تک دنیا سے مٹا دینا چاہئے جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ کیونکہ جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کا فرشتہ داخل نہیں ہوتا۔ ایسے ہی جو شخص خنزیر کا گوشت کھاتا ہے تو اس میں خنزیر جیسی بے حیائی آجاتی ہے اور الحیاء شعبة من الایمان یعنی حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اس لئے ایمان کو مکمل کرنے کے لئے حیا کی بھی ضرورت ہے۔ اور دوسرے حرام چیز کھانے سے خدا کی ناراضی ہوتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض یہودی اقوام کو سبت کے معاملہ میں ناراض ہوکر انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ایسی چیز جسے حرام اور برا سمجھا جائے اور تمام شریعتیں بیانگِ دہل اُسے حرام کردیں اُس کا تخم دنیا سے اٹھا دیا جائے۔ تاکہ پھر کوئی جو شریعت کا تابع ہے اُسے حرام کھانے کی جرأت نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ حرام کھا کھا کر کہیں موردِ لعنت ہوکر مسخ نہ ہوجائے۔ کسرِ صلیب کی طرح اس کام کے لئے بھی عیسٰی علیہ السلام کا انتخاب اس لئے کیا گیا تاکہ وہ اپنی امت کو جو کہ ضالین سے ہیں انہیں اس گمراہی سے بھی آگاہ کریں اور سیدھے راستے پر چلائیں۔ یعنی حلت وحرمت میں تمیز کروا دیں۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے حضرت عیسٰے علیہ السلام کا آنا کیوں ضروری ہے؟

وہ اس لئے ہے کیونکہ عیسائی لوگ خنزیر کو حلال جان کر کھاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس کی حرمت واضح کرنے کے لئے اُسی امت کا نبی آئے اور اپنی امت کو آکر سمجھائے اور اُس کے کھانے سے منع کرے بلکہ ایسی حرام چیز کا دنیا سے تخم تک مٹا دے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جس ہستی کو لوگ واجب الاطاعت سمجھتے ہوں اُسی کی بات بلا چون وچرا مان لی جاتی ہے بخلاف اس کے کہ دوسرے لوگوں کی بات خواہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اُسے سننا تک گوارا نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ عیسٰے علیہ السلام بنفسِ نفیس تشریف لاکر اپنی امت کی تمام خرابیاں دور کردیں۔

**حکومت وعدالت** یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام حکماً عادلاً ہوکر آئینگے۔ سو یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ سیاست کے ساتھ آئیں گے۔ جیسا کہ فتح الباری کی عبارت یکون عیسٰی حاکماً من حکام ھذہ الامة سے ظاہر ہوتا ہے۔[1] دوسرے حکم کے معنی منصف (انصاف کرنیوالا) بھی ہیں۔ بعض فیصلہ کرنے والے عادل ہوتے ہیں اور بعض ظالم۔ سو عیسٰے علیہ السلام کے متعلق اس بات کو صاف کردیا کہ وہ عادل ہونگے۔ چنانچہ جب وہ آئیں گے تو مسلمانوں میں جو اُن کا آپس میں اختلاف ہے اُسے فیصلہ کرکے دور کردیں گے۔ کیونکہ فیصلہ میں عدل سے کام لیں گے اس لئے دونوں فریق راضی ہوجائیں گے اور جو وجہ اختلاف ہے اُس کو چھوڑ کر خالص مسلمان ہوجائیں گے اور آپس میں پھر دورِ اول یعنی نزولِ قرآن کے زمانہ کی طرح آپس میں بھائی بھائی بن جائیں گے۔

کما قال اللہ تعالیٰ کنتم اعداء فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (الآیة)

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے مسلمانوں تم پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی۔ پھر تم اللہ کی نعمت یعنی اسلام کی دولت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

شاید کسی کو یہاں یہ سوال پیدا ہو کہ عیسٰے علیہ السلام کے باسیاست ہونے سے کیا فائدہ؟

سو عرض ہے کہ دنیا میں جہاں تک مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے وہ یہی ہے کہ جب تک لاٹھی ہاتھ میں نہ ہو تو کوئی فیصلہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ دنیا میں ایسے صدہا واقعات روزانہ ہوتے رہتے ہیں کہ دو فریقوں میں جھگڑا ہوگیا۔ کسی مذہبی پیشوا یا کسی بڑے آدمی نے صلح کی کوشش کی بلکہ بعض دفعہ دونوں فریقوں نے تو اُن کے سامنے تو صلح کرلی مگر بعد میں سرکاری عدالت میں جاکر مقدمہ دائر کردیا۔ وہاں سے جو فیصلہ ہوا پھر اُسے لاٹھی کے ڈر سے مان لیا۔ جہاں لاٹھی کا ڈر نہیں تھا وہاں انکار کردیا خواہ زبانی خواہ عملی طور پر۔ اس لئے جھگڑوں کو چکانے کے لئے عیسٰے علیہ السلام کا سیاست کے ساتھ آنا ضروری ہے۔

دوسرے یہ بھی بات ہے کہ مسلمانوں کا عیسائیوں وغیرہ سے بھی اختلاف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسا شخص سیاست کے ساتھ آئے تاکہ جو فیصلہ کرے سب لوگ اُسے مانیں اور لاٹھی سے ڈریں۔

عادل اس لئے بھی کہا کہ وہ کسی کی بے جا رعایت نہیں کریں گے۔ بلکہ قرآن مجید احدیث شریف

[1] ترجمہ۔ عیسٰی علیہ السلام اس امت کے حاکم یعنی بادشاہ ہوکر آئیں گے۔ منہ

شہادت القرآن، [illegible] (۳۴۳) [illegible]

توریت اور انجیل جن کو وہ اللہ تعالیٰ سے اچھی طرح سیکھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ ویعلمه الکتٰب والحکمة والتوراة والانجیل (آل عمران)[1]

ان کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ اس لئے کسی کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہ ہوگی۔

**ٹیکس کی موقوفی اور لڑائی کی بندش** یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

"عیسٰے علیہ السلام جزیہ کو موقوف کریں گے"[2]

اور ایک روایت میں ہے کہ

"لڑائی موقوف کریں گے"

سو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نزول کے وقت لوگ طرح طرح کے ٹیکسوں اور طرح طرح کی لڑائیوں سے تنگ آگئے ہونگے اور رعیت ٹیکسوں کی بھرمار سے تنگ ہوگی۔ عین اُس وقت اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مسیح ابن مریم علیہ السلام کو زمین میں دوبارہ بھیج دیں گے تاکہ وہ آکر ہر قسم کا ٹیکس بند کر دیں اور بادشاہوں کو اپنا حلقہ بگوش بلکہ اسلام کا حلقہ بگوش بناکر وحدتِ اسلامی قائم کر دیں اور لڑائی کا خاتمہ کر دیں اور نئے سرے سے کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا کا منظر دکھا کر سب کو آپس میں بھائی بھائی بنادیں۔

دنیا کی سیاسیات کے ماہرین سے یہ مخفی نہیں ہے کہ آج کل دنیا کسی ایسی ہستی کے لئے سراپا انتظار اور بے قرار ہے کہ وہ جلد آئے جو لڑائیاں[3] موقوف کرے اور ٹیکسوں کی بھرمار سے نجات دلائے سو جب وہ ہستی نمودار ہوگی تو ان تمام تکالیف کا علاج کر دے گی اور دنیا کی بے چینی دور ہوکر امن و امان کا دور دورہ ہو جائے گا اور دنیا دیکھ لیگی کہ واقعی یہی وہ ہستی ہے جس کا اللہ کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ دیا تھا اور وہ پورا ہو کر رہا۔ کیونکہ جب سورج نکلتا ہے تو تمام دنیا میں اجالا ہو جاتا ہے اور سب بے اختیار پکار اٹھتے ہیں کہ سورج نکل آیا۔ سو ایسا ہی مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نزول کی برکات جب ظاہر ہونگی تو ہر ایک بے اختیار پکار اٹھے گا کہ آنے والا آگیا۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے کیوں عیسٰے علیہ السلام کا انتخاب کیا گیا؟

سو وہ اس لئے کیونکہ اُس وقت تمام دنیا پر عیسائی اقوام کی بادشاہت ہوگی اور وہ قومیں اس ہستی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر سکتی ہیں جو کہ اُن کے نزدیک واجب الاطاعت ہو۔ پس اس کام کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی آنا ضروری ٹھہرا۔

**تقسیم مال اور حبِ سجدہ** یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام نازل ہوکر مال تقسیم کریں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا بلکہ اُس وقت مسلمانوں کو ایک سجدہ (یعنی خدا کی عبادت) دنیا اور دنیا کے تمام مال و دولت سے زیادہ بہتر اور پیارا ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں میں اسلام کی محبت پھر ویسی ہی پیدا ہو جائے گی جیسی کہ قرونِ اول یعنی صدرِ اول کے صحابہ کرام میں موجود تھی یعنی یہ کہ اسلام اور خدا کی عبادت کے مقابلہ میں دنیا اور دنیا کے مال و دولت کو حقیر خیال کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا ہے کہ "یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو یہ اُس وقت پورا ہوکر رہیگا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہنا یوں ہی نہیں جا سکتا۔

بعض لوگ شاید یہ کہیں کہ نعوذ باللہ اس پیشین گوئی میں شک پایا جاتا ہے سو ان سے یہ عرض ہے کہ ادنےٰ تامل سے یہ شبہ دور ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کشف میں اسلام کے اول اور اسلام کے آخر کی ترقیاں دکھائی گئی تھیں۔ پہلے اول کی ترقی دکھائی گئی بعد آخر کی ترقی دکھائی گئی۔ کیونکہ دونوں وقت کی ترقیاں ایک نمایاں حیثیت میں دکھائی گئیں۔ اس لئے آپ نے وفورِ خوشی سے یہ فرمایا "یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر"۔ (باقی)

(محمد شفیع قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

---

# پیدائش روح اور مادہ

(بقلم مولوی ادریس خان صاحب بدایونی)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹/۲۶ اپریل اور ۳۔ مئی کے مسلسل ۳ پرچوں میں میرے مکرم دوست پنڈت آتما نند صاحب کا مضمون زیر ہیڈنگ "حدوث ارواح اور مادہ" قسط وار شائع کیا گیا ہے۔ جس کے شروع ہی میں لفظ "آریہ" کے معنی پر دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے مکرم دوست کی رائے سے متفق نہیں ہوں۔ کیونکہ گو پنڈت جی "آریہ" کے معنی سے فائدہ اٹھا کر ان کو "مشرک نکھیں یا آریہ سماج کو "مشرکوں کی جماعت" سے منسوب کریں مگر کون نہیں جانتا کہ یہود ہوں یا عیسائی، سوامی دیانند سرسوتی ہوں خواہ شری یاسک منی جی جو کوئی بھی "ایشور پترہ" (ईश्वरस्य पुत्रः) کا معنی "خدا کا بیٹا" کرتا ہے۔ کیا اس سے واقفیت اور اصلیت مراد ہوتی ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں

---

[1] ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کو (عیسٰے علیہ السلام) کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) توراۃ اور انجیل سکھائے گا۔

[2] جزیہ کا معنی انگریزی میں ٹیکس ہے اور یہ سب لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارا کوئی کام اور پیشہ آمدنی اور زمین وغیرہ ٹیکس سے بچی ہوئی نہیں ہے۔ سو نتیجہ ظاہر ہے کہ ٹیکس سے ہمارا دم ناک میں ہے۔ منہ

[3] لیگ آف نیشنز یعنی جمعیت الاقوام جس کے اجلاس جنیوا میں ہوتے ہیں اس بات پر شاہد ہے۔ منہ

یقیناً یقیناً نہیں۔ ہاں بلکہ صرف یہ کہ "ایشور پترہ" سے مفہوم ومقصود افضلیت وبزرگی کا اظہار کرنا ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے تو آریہ کا معنی عام طور سے افضل اور بزرگ کیا اور بتایا جاتا ہے۔

مگر ویدوں کا سوادھیائے کرنے والے جانتے ہیں کہ ویدنے "آریہ" کے معنے کا کیا فیصلہ کیا ہوا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

एवं तान इन्द्र उभयान अमि-
त्रान दासा वृत्राणि आर्या
च शूर। वधीः वनेव सु-
धितेभिः अत्कैः आ पृत्सु दर्षि
नृणां नृतम ॥

(رگوید منڈل ۶ سوکت ۳۳ منتر ۳)

یعنی "اے اندر۔ اے مہا پراکرمی۔ تو اُن دونوں دشمنوں کو جو باپ آتما داسیو اور آریہ ہیں مار۔ اور اے نیتاؤں میں شریشٹھ نیتا جنگل جیسے کلہاڑوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ ویسے تو ان کو تیز کئے ہوئے ہتھیاروں سے لڑائی میں اچھی طرح کاٹ۔"

دوسرا منتر اور ہے۔

यो नो दासः आर्यो वा पुरुष्टुत
अदेवः इन्द्र युधये चिकेतति।
अस्माभिः ते सुषहाः सन्तु
शत्रवः त्वया वयं तान वनु-
याम सङ्गमे ॥

(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۸ منتر ۳)

یعنی "اے بہتوں سے تعریف کئے گئے اندر۔ جو تجھ دیو کا ماننے والا داسیو اور آریہ جو ہمیں جنگ کے لئے للکارتا ہے۔ وہ سب دشمن ہم سے اچھی طرح مغلوب ہوں تجھ دیو کی امداد سے ہم انہیں لڑائی میں ماریں۔"

امید کہ "ہندو" کا معنی "چور، کالا، کافر" کرکے منافرت کی خلیج حائل کرنے والے مندرجہ بالا منتروں کو شانت چت سے ملاحظہ فرماکر ان پر ایکانت میں وچار کریں گے۔

اب رہا "حدوث ارواح ومادہ" کا مسئلہ۔ اس کے ثابت کرنے میں کہیں درشنوں واپنشدوں، کہیں گو اصلی مگر آریہ سماج میں غیر مستند ستیارتھ پرکاش اور کہیں منطق وفلسفہ سے استدلال پیش کرنا میری ناچیز رائے میں محض تضیع اوقات ہے۔ کیونکہ رشی دیانند (بانی آریہ سماج) نے وید منتر کا بھاشیہ کرتے ہوئے بغیر ایرپھیر اور گنجائش تاویل کا موقعہ دیئے ہوئے اس قدر صاف بیان فرمادیا ہوا ہے کہ شائد دوسرے مذاہب میں بمشکل نظر آسکے گا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

## روح

न तं विदाथ य इमा जजाना-
न्यद् युष्माकमन्तरं बभूव।
नीहारेण प्रावृता जल्प्या
चासुतृप उक्थशासश्चरन्ति ॥

(یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۳۱)

یعنی "اے جیوو جو پرماتما ان سب بھونوں کا بنانے والا دشوکرما ہے۔ اس کو تم لوگ نہیں جانتے ہو۔ اسی سبب سے تم بڑی جہالت میں پھنس کر جھوٹی دہریہ پن کی بکواد کرتے ہو۔ اس سے وہ ہی تم کو ملیگا سکھ نہیں۔ تم لوگ کیوں خود غرضی اور اپنی جان پالنے ہی میں مشغول ہو رہے ہو۔ کیوں وشے بھوگ کے لئے ہی اودیک کرم کرنے میں مشغول ہو رہے ہو۔ اور جس نے یہ سب بھون رچے ہیں اس قادر مطلق، منصف ایشور سے اُلٹے چلتے ہو۔ لہٰذا اس کو تم نہیں جانتے۔ وہ برہم اور ہم جیو آتما لوگ یہ دونوں ایک ہیں یا نہیں؟ (جواب) برہم اور جیو کی ایکتا وید اور دلائل سے کبھی ثابت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جیو اور برہم کا ہمیشہ سے ہی اختلاف ہے۔ جیو ایشور کی قدرت سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ برہم کبھی پیدا نہیں ہوتا اس سے یہ یقینی ہے کہ جیو اور برہم ایک نہ تھے۔ نہ ہونگے اور نہ ہیں۔" الخ

(از سوامی دیانند سرسوتی)

واضح ہو کہ یہی ترجمہ اردو میں جناب بہار گووند دیال جی شرما چودھری پریذیڈنٹ آریہ سماج ریواڑی نے حسب اجازت آریہ سماج کیا ہوا ہے۔

دوسرا منتر ملاحظہ ہو۔

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान
परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशश्च।
उपस्थाय प्रथमजामृतस्या-
त्मनात्मानमभिसंविवेश ॥

(یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۱)

یعنی "سب جیووں میں وہ پرمیشور ویاپت ہوکے پریپورن بھر رہا ہے۔ تتھا سب لوک پوروو وغیرہ دِشا اور ایشان وغیرہ آپ دِشا اوپر نیچے ادھہات ایک ذرہ بھی اس کے بنا خالی نہیں۔ سب سے پہلے پیدہ شدہ جیو سب سنسار سے آدی کارتیہ کو ہی سمجھنا۔" الخ

(سوامی دیانند بھاشیہ)

## مادہ

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे
भूतस्य जातः पतिरेक आसीत।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां
कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥

(یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴)

سوامی جی بھاشیہ ملاحظہ ہو۔

"جب سرشٹی نہیں ہوئی تھی تب ایک ادویتیہ ہرنے گربھہ سوہی پہلے تھا۔ وہ سب جگت کا استھان پراؤ بھوت پرسدھ تھی ہے۔ وہی پرماتما پرتھوی سے لے کے پرکرتی (مادہ) تک جگت کو رچ کے دھارن کرتا ہے۔" الخ

حق پرکاش } مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ سوامی دیانند کے اُن ۱۵۹ اعتراضات کا جواب جو انہوں نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ملفوظات، اسلامی [illegible] (۱۹۳۵ء) کے [illegible]

ahmadimuslim.de

# اصلاح عمل

(از قلم مولوی ابو سعید محمد شریف تاہیانوالوی)

روحِ نشاط پھر اُسی نغمہ نے چھیڑ دی
مدت سے سازِ بزمِ تمنا خموش تھا

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔ پورے سات سال غیر حاضر رہ کر عرض گذار ہوں کہ تا حال آپ نے قال کو حال کے تابع نہیں بنایا۔

ازمنہ گذشتہ میں مشاہیر اسلاف کی یادگار منانے کے لئے طرح طرح کے عنوان و مراسم تجویز ہوئے انواع و اقسام کے تفریحی مشاغل ایجاد کر کے سلف صالحین کی ارواح کو خوش کرنے کا ڈھونگ رچایا گیا۔ گوناگوں دلچسپیوں اور بوقلموں دلفریبیوں کو مرکز مان کر دنیا کو ہمصفیر بنانے کی طرح ڈالی گئی۔ بہترین دماغوں نے چندروزہ زندگی کو حیات جاوید کا لباس پہنانے کے واسطے ہر وہ عمل کیا جسے حصول مقصد میں ممد پایا۔ حتیٰ کہ تاریخ کی تاریکی میں مستور اقوام نے اپنے اپنے ریفارمروں کے مجسمے اور تصاویر بنا کر حقِ یگانگت ادا کیا۔ دوسرے دور والوں نے اپنے مشاہیر کی عبادتگاہوں کی حفاظت محض کو مقصود قرار دے لیا۔ طبقہ مابعد نے آنے والی نسلوں کے لئے اپنے سربرآوردگان کے طریقِ عبادت کی نقل اتارنا ہی اوجِ کمال سمجھا۔ رفتہ رفتہ یہ کام تصاویر و تماثیل سے گذر کر بت پرستی کا بدل ہو گیا۔ بعض افراد نے شخص پرستی کو ہی معراجِ انسانی کا سدرۃ المنتہیٰ قرار دے لیا اور اس کے محامد و محاسن بیان کر دینے ہی کو کمال معراج تصور کر لیا۔ اور ایسے فعل کی دعوت دینے کے واسطے اپنی تمام سعی صرف کرنا شروع کر دی اور اسی امر کو فلسفۂ تخلیق سے تعبیر کرنے لگ گئے قرآن کریم نے اس قوم کا نظریہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۤءِ شُفَعَاۤؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ الخ

اور مشرکین خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو اُن کو نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ ان کو فائدہ ہی پہنچا سکتی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے ہاں ہماری سفارش کرنے والی ہیں۔

قرآن حکیم کی اس گواہی سے اتنی بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ مشرک جب بھی کسی شرک کو اختیار کرتے ہیں تو مزعومہ معبود کو حقیقی اور اصلی خدا کبھی تصور نہیں کرتے بلکہ مخترعات کو ذریعہ قرب الٰہی جان کر ایسا کرتے ہیں۔ اور اس قسم کی تعظیم و تکریم آداب و عبادات سے ان کا مقصود ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ متصورہ بزرگوں کے ارواح ہم پر راضی ہو کر عند اللہ شفیع بنیں گے۔ مصائب و آلام اور مشکلات سے ہماری نجات ہو جائے گی۔ اللہ رب العالمین نے اس قوم کو مشرک قرار دیتے ہوئے ان کے افعال کو شرک اور لَا يُقْبَلُ لَهٗ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

شدہ شدہ یہی سنت الاولین امم متاخرہ میں آدھمکی۔ انہوں نے اپنے اپنے مسلّمہ سلف صالحین کو خدا کے قرب کا ذریعہ اور وسیلہ جان کر اُن کو جامۂ مخلوق و انسانیت سے ہی نکال ڈالا۔ کسی قوم کا مقولہ عزیر ابن اللہ ہو گیا تو کسی نے مسیح ابن اللہ کہہ کر اپنی خوش اعتقادی کا ثبوت دیا۔ ایک نے وُدّ کا مجسمہ تیار کیا تو دوسرے نے یغوث کو ایشور سروپ جان کر اوتار کا تخیل گھڑ لیا۔ علیٰ ہذہ القیاس ہدایت الٰہی کو طرح طرح کی رنگ آمیزیوں میں مستتر کر کے ہی دم لیا۔ استھانوں نشانوں اور مورتیوں کے سامنے سجدہ کرنا انسانی شرافت کا لازمہ ہو گیا۔ کسبِ کمال کو نااہلوں کے سامنے پیش کر کے تکبر و نخوت کی بنیاد ڈالی۔ خاطرِ فطرت نے آہنگری کو عطیۂ پروردگار ثابت کرنے کے واسطے حضرت داؤد کو آیۃ اللہ بنایا۔ مسمرانزروں نے اپنے اپنے عمل سے اہل جہاں پر برتری چاہی۔ اور دنیا کو حیران کر دیا تو عصاءِ موسےٰ نے ان کا غرور توڑ کے رکھ دیا۔ خود ساختہ بتوں کو حاجت روا اور مشکل کشا پا کر دنیا کو دنیا نے گمراہ کرنا شروع کیا تو آذر کے گھر میں ابراہیم کو پیدا کر دیا۔ جس نے ظلمت میں ڈوبی ہوئی قوم کو صراط مستقیم بتا دیا۔ فصاحت و بلاغت میں لاثانی ہونے کے مدعیان میں امی نبی مبعوث کر کے ایسا کلام نازل فرمایا کہ جسے سُن کر مخالف اور معاند باطل پرستوں نے بھی صاف صاف کہہ دیا۔

صَدَقْتَ مَا هٰذَا كَلَامُ الْبَشَرِ

داعی حق نے اس پر بس نہ فرمائی بلکہ ہر متلاشی حق پر واضح کر دیا کہ اگر امن و آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَاۤءَ اسوہ حسنہ کی پیروی کرو۔ مزعومہ بزرگوں، مشتبہ روایات و اختراعات انسانی کے عاملو! تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا۔

کمالاتِ انسان کے دلدادو! کلام اللہ پڑھ کر منصب کلیم اللہ پر متمکن ہو جاؤ۔ قربِ خداوندی کے خواستگارو! محمد رسول اللہ کی حلقہ بگوشی، فرامینِ نبوت کی اطاعت گذاری میں لگ جاؤ۔ اللہ تمہاری لغزشوں سے درگذر فرما کر تمہیں اپنا قرب بخش دیگا۔ مشاہیر پرستی نہیں بلکہ مشاہیر ملک و قوم بننے کے واسطے ایثار و قربانی کے کامل نمونہ فعل ابراہیم کی روشنی میں کمر ہمت باندھنے والے امیر المومنین کو منتخب فرمایا۔ جسے دنیا عثمان ابن عفان کہتی ہے۔ وہ عثمان جس کی عملی زندگی تَرَكْنَاهُ فِي الْآخِرِيْنَ کے زمرہ میں آگئی ہے۔ ہاں وہ عثمان جس نے ہجرت مدینہ کے وقت ارشادِ رسول پر ہزارہا روپیہ مسلمان

نمبر خلق قرآن۔ امام عبدالعزیز کی کا مشہور مباحثہ (۶ ۲۳۶) قیمت ۳ / (مجلد بحروف)

ahmadimuslim.de

مہاجروں کے واسطے میٹھا پانی بہم پہنچانے کے سلسلہ میں خروج کیا۔ وہ عثمان ذی النورین جس نے جنگ تبوک میں ہزارہا درہم فرمان رسول پر صرف کر کے عینِ حیات میں جنت خرید لیا۔ وہ عثمان جس نے وطنِ عزیز، اموال و املاک، خویش و اقارب سے محض لوجہ اللہ تعالیٰ مفارقت اختیار فرمائی۔ بالآخر جان بھی جان آفرین کے راہ میں قربان کر دی۔ رضی اللہ تعالیٰ و رضوا عنہ کی عملی تفسیر نے بتا دیا ہے۔ بتادیا کہ کامیابی اور کامرانی کے لئے مِن دُونِ اللہ کی قربانی کر کے ایثار کا اسوہ چھوڑنا اہل حق کی سنت ہے۔ بیگناہ شہید نے صرف دشمن مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے بچانے کی پاداش میں اپنے وجود ذی جود کو خنجر اور تلواروں کی تیز دھاروں کی نوک سے پیوست کرا دیا۔ باوجود صاحب خدم و حشم ہونے کے ابتلا میں صبر و تحمل کو کام میں لا کر احکام الٰہی کے سامنے ہوائے نفس کی پرواہ نہ کی۔ تا آنے والی قومیں قیام اسلام کے لئے اسی مشعل سے مستفید و مستنیر ہوں اور شجر اسلام (جسے آمنہ کے لال نے فرزندانِ توحید کے خون کی ندیاں بہا کر بچایا تھا) بڑھتا پھولتا اور پھیلتا رہے۔

الحمد للہ! اس پیکر صداقت نے نہایت ہی ثابت قدمی، استقلال اور اولوالعزمی سے اس معرکۂ امتحان کو سر کیا۔ جس کی نظیر تلاش کرنے سے نہیں مل سکتی یہ عثمانی کمال ایسا ہے جسے اغیار تو کیا اپنے تا حال احرار بھی نہیں لے سکے۔ امیر المومنین کی پاکیزہ روح جسد اطہر سے پرواز کر کے علیین میں جا پہنچی۔ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ملکت کے اندرونی مفاسد اور فتن کے انسداد و استیصال کے بحیثیت شاہان ذی احتشام کے لئے جو بہترین نمونہ چھوڑا۔ اصلاح و تجدید کا جو اعلیٰ ترین گر بتایا اسلاف کے مجسمے بنا کر نصب کرنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ، وقیع اور موثر ثابت ہوا۔ سلف صالحین کی سیرت کے تذکار کی محافل منعقد کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ ان کے نقشِ قدم پر چلکر جماعۃ ان کی کو درس دیا جائے۔ صحابہ کرام و بزرگان عظام کی قبور پر قبے اور گنبد تعمیر کر کے یادگار قائم کرنے کے بدلے بتا دیا کہ اگر درحقیقت خلف کو سلف سے محبت اور پیار ہے اور وہ اُن کی یاد تازہ رکھنا چاہتے ہیں تو بزرگوں کے اقوال اور اعمال کی روشنی میں رکھیں۔ ہر وہ عمل کریں جس پر ان کے حقیقی اسلاف (انبیاء علیہم السلام) نے عمل کر کے دنیا میں نکوئی کی تخم ریزی کی۔ اسلاف پرستی یہ نہیں کہ ان کی قبروں پر حج کیا جائے اور اپنی اولاد کے لئے اُس حج اور مقبرے کو ذریعہ معاش چھوڑا جائے۔ اسلاف پرستی یہ بھی نہیں کہ اُن تکیوں اور استھانوں پر فلک بوس گنبد تیار کر کے جہلاء سے ٹکے بٹورنے کے اڈے قائم کئے جائیں۔ اسلاف صالحین میں سے کسی کی قبر کے ساتھ رسول اللہ نے یا صحابہ کبار نے یہ سلوک روا نہیں رکھا جسے جائز کہہ کر آج کل ذریعہ معاش بنایا جاتا ہے۔ کسی صحابی نے حضور کی ذات والا صفات پر نعوت کہہ کر شکم پری نہیں فرمائی۔

اے میرے مخاطب حضرات! بندگ شناسی اور سلف سے عقیدت مندی کے اظہار کا سب سے اعلیٰ ترین طریقہ یہی ہے کہ جس امر کی دعوت دے کر لوگوں کو عروج پر لے جانے میں وہ سعی کرتے رہے ان کے نقش قدم پر گامزن ہو کر اثر چھوڑا جائے۔ یہی وہ معیار ہے جس پر کسی خلف کی وہ عقیدت مندی پرکھی جا سکتی ہے جو اسے سلف صالحین کے ساتھ ہے۔ یہ ہے وہ طریق حق جس سے مشاہیر سلف کی عظمت دوبالا ہوا کرتی ہے۔ یہ ہے وہ میدان امتحان جس میں سلف کے قدردانوں کا جائزہ لیکر بتایا جا سکتا ہے کہ ؎

سلف جن کے وہ تھے خلف اُنکے یہ ہیں

برادران قوم! داعی اسلام کے مقاصد و عزائم سے آپ کوسوں دُور نکل گئے ہیں۔ نیکی اور صداقت کو آپ نے کھو دیا ہے۔ اعمال صالحہ کی اتباع کے فقدان و رسوم پرستی کے اقتدار نے بُت پرستی کے دروازے پر لا کے کھڑا کر دیا ہے۔ جسے عبور کرنے کے بعد قبر پرستی اور تعزیہ پرستی کے مہیب جنگل میں پھنس کر رہ گئے ہیں جس طرح دشمنان دین مبین نے بعثت سرور کائنات سے قبل بنی اسرائیل کی شوکت و عظمت اور فضیلت کو غلامی اور مسکنت سے بدلنے میں سعی کر کے کامیابی حاصل کرلی۔ اسیطرح معاندین حق نے ترقی اسلام پر دانت پیسنا شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن انہیں اتنا بھی یاد نہیں ؎

آذر سے گھر خدا کا اجاڑا نہ جا سکا
لاکھوں خلیل کعبہ کے معمار بن گئے

کیا آپ کو یاد نہیں ماضی قریب میں حضرت مولانا اسماعیل شہید دہلوی نے سلف کے کارناموں کو جلائے عمل دیگر منور نہیں کیا؟ کیا دنیا کو یقین نہیں دلا دیا کہ فرزندان توحید میں یہ جرأت اور ہمت آج بھی موجود ہے جس کے سامنے باطل نہیں ٹھیر سکتا جس طرح طاغوت موسیٰ اور ابراہیم کے مقابل نہ ٹھیر سکا۔ اسی طرح شیر اسلام کے مقابل آنے والا بھی منہ کی کھاتا ہے۔ تمہارے اسلاف نے بغض و حسد عناد و فساد باہمی سے کنارہ کشی کر لی۔ بیگانوں کے یگانے بن گئے۔ اتحاد باہمی نے انہیں ربع مسکوں پر مسلط کر دیا۔ فتح و نصرت ان کے قدم چومتی تھی۔ جدھر جاتے تھے مظفر و منصور ہو کر لوٹتے تھے۔ اطراف و اکناف عالم میں بسنے والے خدا ترس اور موحد مسلمانوں کے اسلاف کا شاہکار اعتصام بالکتاب والسنت تھا۔ فرقہ بندی کو مہلک اور سم قاتل جانتے تھے۔ وہ نیک تھے اور ایک تھے۔ اَقِیمُوا الدِّینَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا ہر لحہ اُن کے پیش نظر تھا۔ آپکے اسلاف خدا و رسول کا نام سُن کر لرز جاتے تھے اور بلا چون و چرا احکام منجانب اللہ کی تعمیل میں سر بسجود ہو جاتے تھے۔ افسوس آپ اور آپ کی ذریت پر جو احکام اسلام پر پھبتیاں اڑانے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ آپ کے وہ اسلاف جو قوموں کی تقدیر کی تعمیر کیا کرتے تھے آج اُن کی نسل کی تقدیر کردن نویس

نجوم الفرقان۔ الفاظ قرآنی جو متعدد جگہ آئے ہیں بمع (۶/۴) حوالہ آیات یکجا دکھائے گئے ہیں۔ قیمت عہ (منیجر)

ahmadimuslim.de

آسمان پیش کے چکر میں ہے۔ آہ آج وہ قوم سبق تلاش کرتی ہے جو اقصائے عالم کو درس بصیرت دیا کرتی تھی۔ آج ہمیں اس قوم کو اتفاق واتحاد کی دعوت دینے کی ضرورت درپیش ہے جو افتراق وانشقاق عناد اور فساد کی بیخ کنی کیا کرتی تھی۔ آج اس جماعت کو مشاہیر پرستی کا فلسفہ سمجھا کر جگانا پڑگیا ہے۔ جس سے سیکھ کر گمنام نام آور ہوئے۔ بے نام و بےنشان مشاہیر ملک کی صف میں آگئے۔

میرے ہمصفیرو! اس زبوں حالی کا ذمہ دار امراء اور فضلاء کا وہ طبقہ ہے جس نے ہوائے نفس کے ماتحت حلقہ بگوشان اسلام کو کتاب وسنت کی تعلیمات سے بے بہرہ رکھا۔ جنہوں نے رنگ رلیوں میں اوقات عزیز بسر کئے اور اپنے فرض اور ذمہ داری کو محسوس نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کا پسندیدہ دین اسلام بزبان حال سُنارہا ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

مسلمانو!! ہوش کرو۔ سنجیدہ اور متین لوگوں کو اپنے غیر ذمہ دارانہ افعال پر ہنسنے کا موقعہ نہ دو وہ فعل نہ کرو جس کی اصل محض تمہارے افعال وجذبات کی مرہون منت ہو بلکہ وہ فعل بجا لاؤ، جس کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر استوار کی گئی ہو۔ تمہاری ترقی کا ہرایک زینہ کتاب اللہ میں مذکور اور ہر مرحلہ طے کرنے کا طریق سنت رسول اللہ میں موجود ہے۔ پھر خدا جانے کس بنا پر دوسروں کے سہارے زندگی بسر کر رہے ہو اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ آتوا الزکوٰۃ کو کیوں واجب التعمیل نہیں جانتے۔ اور اگر جانتے ہو تو قومی بیت المال اور انما الامام جنۃ سے چشم پوشی کرنے کا خمیازہ کون بھگتے گا؟

وان ارید الا الاصلاح!

---

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے ہر بہی خواہ اہلحدیث کو کوشش کرنی چاہئے۔ (منیجر)

# مسمریزم کا کمال

(از قلم خان شجاع الدین خان صاحب)

بعد سلام مسنون کے گذارش ہے کہ مسمریزم کے متعلق بعض انتہائی کتب میں بثبت شہادات معتبر گواہان از قسم دانایاں، ڈاکٹران، ساحران فرنگ وغیرہ کے اس قسم کے واقعات پے درپے درج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ معجزات وکرامات وکشفیات وغیرہ مندرجہ کتب الہامیہ وغیر الہامیہ متعلقہ ہر مذہب ایک اصول پر مبنی ہیں اور ہرایک انسان اپنی طاقت خداداد کے مطابق ان کو جزواً یا کلاً دکھلا سکتا ہے۔ البتہ چونکہ پیغمبران صادق کی طاقت اشارہ خداوندی سے وابستہ ہوتی ہے اس لئے کوئی بڑے سے بڑا ساحر بھی ان کے مقابلہ پر بلکہ ان کی صرف موجودگی میں کوئی ایسا فعل نہیں کرسکتا۔ میرے ناقص علم میں ایک واقعہ تاہم ایسا رہ گیا تھا جس کی نظیر مجھ کو کتب مسمریزم میں نہ ملی تھی وہ بھی آج مل گئی ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار اہلحدیث کی تفنن طبع کے واسطے مختصر طور پر اخبارات انگریزی مورخہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۵ء سے اقتباس درج کرتا ہوں:۔

ملک انگلینڈ میں ایک عورت کے افعال نے جو کہ اس سے بحالت معمول ہو جانے کے سرزد ہوتے ہیں۔ کل ساحروں، ڈاکٹروں، مسمریزم کے ماہروں کو انتہائی حیرانگی میں ڈال دیا ہے۔ یہ عورت خود بخود معمول کی حالت میں آجاتی ہے اور حاضرین کی درخواست پر ان کے روبرو اس کا کل جسم بدلنا شروع ہو جاتا ہے اور ایک دو منٹ کے اندر وہ ہرایک ممکن شکل انسانی مکمل طور پر اختیار کرلیتی ہے۔ مثلاً وہ ایک بڑے جرنیل کی شکل اختیار کرلیتی ہے جو کہ زخمی ہو کر لڑائی میں مارا گیا تھا زخم کا ہو تازہ اس کے چہرہ سے نکلتا معلوم ہوتا ہے اور جہاں جہاں وہ جرنیل لڑائی میں زخمی ہوا تھا اسی جگہ یہ عورت بصورت جرنیل زخمی نظر آتی ہے۔ کبھی وہ انگریز عورت سیاہ فام حبشی لڑکی بن جاتی ہے۔ کبھی روس کے برفانی ملک میں رہنے والے لوگوں کی شکل بن جاتی ہے۔ غرضیکہ جو شکل کہ حاضرین اس سے طلب کریں ان کے روبرو ہی وہی شکل وہ عورت اختیار کر لیتی ہے۔

ممکن ہے کہ عوام الناس کے اعتقاد کے مطابق صلیب دیئے جانے کے وقت حضرت مسیح نے بھی یہودا اسکریوتی کی شکل اختیار کرلی ہو یا یہودا اسکریوتو مسیح کی شکل میں آگیا ہو۔ ہمارے قادیانی مدعیان نبوت شاید اس مسئلہ پر غور کر کے آئندہ وفات مسیح کا فتویٰ صادر فرمادیں گے۔

---

## تفسیر ثنائی اُردو

(مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل یہ ہے جلد اول سورہ فاتحہ وبقرہ۔ جلد ثانی از آل عمران تا نساء۔ جلد ثالث از مائدہ تا اعراف۔ جلد رابع از انفال تا بنی اسرائیل۔ جلد خامس از بنی اسرائیل تا شعرا۔ جلد ششم از شعرا تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا نجم۔ جلد ہشتم از قمر تا والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ یعنی اکٹھی آٹھ جلدوں کی قیمت ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۴۳۸)

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۷)

گذشتہ ہفتے تصرف اور دعا کے درمیان فرق بتایا گیا ہے آج اس کے آگے پڑھئے :-

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب مجن السبوح انوار محمدی لکھنؤ کے صلہ۳ میں لکھتے ہیں انسان کو فقط کسب پر گونہ اختیار ملا ہے اس کے سارے افعال مولیٰ عزوجل ہی کی ہی قدرت سے واقع ہوتے ہیں آدمی کی کیا طاقت کہ بے اس کے ارادۂ وتکوین کے پلک مار سکے انسان کا صدق کذب کفر ایمان طاعت عصیان جو کچھ ہے سب اسی قدیر مقتدر جل وعلا نے پیدا کیا ہے اور اسی کی عمیم قدرت عظیم ارادہ سے واقع ہوتا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین ۔ تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو پروردگار سارے جہان کا اس کا چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا :

اور فتاویٰ رضویہ ج اسطبوعہ اہلسنت بریلی کے صلہ۹ میں لکھتے ہیں :-

مسئلہ - ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے جو کچھ ہوتا ہے اسی کے ارادہ سے ہوتا ہے اس کے ارادہ کے سوا عالم میں کوئی شے موثر حقیقی نہیں نہ آگ جلاتی ہے نہ پانی بجھاتا ہے بلکہ اسی کے ارادہ سے جلنا بجھنا پیدا ہوتا ہے اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق اسباب بنائے ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ بھی اسی کے ارادہ کا ہر وقت محتاج ہے وہ چاہے تو چیز پانی سے جل جائے آگ سے بجھ جائے - آنکھیں سنیں کان دیکھیں وغیرہ ذلک - چاہے تو اسباب کو معطل کر دے لاکھ سبب موجود ہوں اور مسبب نہ ہو سکے چاہے تو اسباب کو معزول فرما دے کوئی سبب نہ ہو اور مسبب موجود ہو جائے اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر :

نیز مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ سوم ابوالعلائی پریس آگرہ کے صلہ۲۵ میں لکھتے ہیں :-

"اللہ اکبر حاکم حقیقی عزوجل جلالہ پاک ہے اس سے کہ کسی سے توسل کرے وہی اکیلا حاکم اکیلا خالق اکیلا مدبر ہے سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ۔"

پس مولوی نعیم الدین نے ان اکابر ائمہ علماء کرام کے مخالف اپنے عقل گمندے فہم سے معجزات کو باختیار وتصرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بتا کر مرادیں حاجات بر لانے مشکل میں دستگیری کرنے کا ثبوت نکالنا چاہا اور اپنی کلمۃ العلیا صلہ کے الفاظ ذیل میں یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ افعال خارقہ کی ایسی صفت عطا فرمائی جیسے ہمیں حرکات ارادیہ کی کہ ہم جب چاہیں حرکات کریں ایسے ہی وہ جب چاہیں افعال خارقہ ظاہر فرمائیں - جو سراسر محض باطل ہے جیت ہے جو فعل حق تعالیٰ کا بندہ سے ہونا محال اس کو بندہ کا فعل اختیاری بتا کر لوگوں کو گمراہ کرنا ہے - مشرکین اہل کتاب کا بھی یہی عقیدہ اپنے بزرگوں اور انبیاء علیہم السلام کے حق میں تھا - جس کو مسلمانوں میں پھیلایا جا کر اپنے مسلمہ ائمہ وعلمائے اکابر دین کو منکر احادیث قرار دیا جاتا ہے - نعوذ باللہ من ذلک -

## قولہ صلہ۱۴۳ لغایتہ ۱۴۸ :-

"حدیث ۱ امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں - فرمایا اس دلیل کہ میں اس درخت خرما کے اس گوشہ کو بلاتا ہوں وہ میری رسالت کی گواہی دیگا - حضور نے اس کو بلایا حضور کی طرف گرا اور رسالت کی گواہی دی پھر حضور نے اس کو واپس ہونے کا حکم دیا وہ اپنی جگہ واپس چلا گیا - یہ دیکھ کر اعرابی اسلام لایا ۔" یہ ہیں تصرفات - مگر وہابی پر کچھ اثر نہیں - وہ احادیث دیکھتا ہے اور منکر کا منکر رہتا ہے - حدیث ۱۵ - حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے - فرماتے ہیں میں حضور کے ساتھ تھا مکہ مکرمہ میں حضور کسی طرف روانہ ہوئے جو پہاڑ اور جو درخت سامنے آیا اس نے اس طرح سلام کیا السلام علیک یا رسول اللہ - رواہ الترمذی مشکوٰۃ صلہ۵۴

حدیث ۱۱ - سرزمین روم میں حضرت سفینہ لشکر کی راہ بھول گئے جنگل میں لشکر کو تلاش کرتے پھرتے تھے کہ ایک شیر سامنے آگیا تو آپ نے اس سے فرمایا اے شیر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور اس طرح راہ گم کردہ ہوں یہ سنتے ہی شیر خوشامد کرتا سامنے آیا اور آپ کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا جب کوئی کھٹکا ہوتا اس طرف متوجہ ہو جاتا پھر آپ کے پہلو میں آجاتا - اسی طرح شیر آپ کے ساتھ چلتا رہا - یہاں تک کہ لشکر میں پہنچنے پر شیر واپس گیا (مشکوٰۃ صلہ۵۴۵)

تقویۃ الایمان والے دشمن دین نے کیسے کہا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں -

حدیث ۱ - مدینہ طیبہ میں قحط شدید ہوا خلق پریشان ہو گئی - لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی آپ نے فرمایا حضور کی قبر مبارک سے منفذ آسمان کی طرف بنا دو کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے انہوں نے ایسا ہی کیا تو بکثرت بارش ہوئی سبزہ جما اور پیداوار ہوئی کہ اونٹ اس قدر موٹے ہو گئے کہ چربی کی کثرت سے کھالیں پھٹ گئیں اسی وجہ سے اس سال کا نام عام الفتق رکھا گیا -

حضرت صدیقہ نے یہ نہ فرمایا کہ بندے سے کیا شکایت کرتے ہو بندہ کا کیا اختیار ایسا اعتقاد شرک ہے بلکہ وہابیہ کی ناک کاٹ دی

(۹ جلد)

ahmadimuslim.de

تقویۃ الایمان ۔ جدید و قدیم معترضین کے اعتراضات کا جواب (۴۳۰) سابقہ ۔ ۱۲ (بقیہ)

اور قبر مطہر سے حاجت براری کی تلقین فرمائی اور تقویۃ الایمانی شرک کے پرخچے اڑا دیئے۔

حدیث ۱۸۔ ترمذی و بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے ژولیدہ و غبار آلودہ پرانے کپڑوں میں گزر کرنے والے ایسے ہیں جن کی طرف دنیا التفات بھی نہیں کرتی اور لوگ حقارت سے انہیں خیال میں بھی نہیں لاتے مگر بارگاہ الٰہی میں ان کا مرتبہ یہ ہے کہ اگر وہ خدا کے فضل پر اعتماد کرکے قسم کھائیں کہ خدا ایسا کریگا اور ایسا ہوگا تو خدا تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما کر انہیں صادق کر دیتا ہے انہیں میں سے حضرت براء بن مالک ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مشکوٰۃ صـ۵۸۹)

تقویۃ الایمان والوں سے کہہ دو اس دربار کے غلاموں کے اس قدر اختیارات ہیں وہ بدنصیب سرکار کے اختیار کا انکار کرتا ہے۔

حدیث ۱۹۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ابدال شام میں رہتے ہیں یہ چالیس مرد ہیں جب ان میں سے کسی کا وصال ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ دوسرے کو اس کا بدل اور قائم مقام فرما دیتا ہے ان ابدال کی برکت سے ابر کو سیرابی دی جاتی ہے۔ اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۵۸۲)

اب تقویۃ الایمانی مشرک کا مزاج پوچھئے۔ روزی کی کشائش فتح و شکست دینا بلا دفع کرنا سب حدیث شریف میں ابدال کے لئے ثابت فرمایا گیا اب وہابی اپنے عقیدے سے توبہ کر کے تقویۃ الایمان کو آگ میں جھونکیں گے یا معاذ اللہ قرآن و حدیث پر بھی شرک کا حکم جاری کرینگے

شیخ کبیر ابو عبد اللہ قرشی فرماتے ہیں جب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک کے قریب پہنچا تو آپ نے مجھ سے ملاقات فرمائی میں نے عرض کیا اہل مصر کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے وہ گرانی دفع فرمادی۔

شیخ ابن عربی نے تصریح فرمائی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی زیارت آپ کی روح و جسد شریف کے ساتھ ناممکن نہیں ہے کیونکہ آپ اور تمام انبیاء علیہ السلام زندہ ہیں انکی روحیں بعد قبض واپس فرمادی گئیں الخ

تقویۃ الایمان کے اس افترا کا بطلان بھی واضح ہوگیا جو اس نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تقویۃ الایمان صـ۶۹

الحمد للہ کہ مسئلہ تصرف کی کماینبغی تحقیق ہوگئی اور ثابت ہوگیا کہ تقویۃ الایمان کا حکم شرک قرآن پاک اور حدیث شریف اور تمام ائمہ کے مخالف اور باطل ہے۔ (انتہیٰ بلفظہ)

**اقول**۔ علیٰ ہذا یہ چھ احادیث و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی منجملہ معجزات و کرامات ہیں جن کے حق ہونے کا اہل توحید و متبعین سنت ہی کا خاصہ ہے کہ معجزات و کرامات حق تعالیٰ کے اختیار و فعل سے بندۂ انبیاء اور اولیاء بوجہ احقاق حق اور ان کی عزت افزائی کے لئے صادر فرمائے جاتے ہیں ورنہ خود بندہ کا اس میں اختیار و تصرف نہیں ہوسکتا۔ جس طرح اس کی تفصیل گذر چکی۔ پس واقعہ قحط باراں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبر مبارک کی چھت میں روشن دان کھلوادینا تاکہ باران رحمت کا نزول ہو کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ قبر کا کھلا رہنا باعث رحمت باری تعالیٰ کا ہے۔ چنانچہ جامع رموز شرح مختصر وقایہ فقہ حنفیہ میں منقول ہے۔

وفی المضمرات عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال صفق الریاح وقطر الامطار علی القبر المومن کفارۃ لذنوبہ۔ (تفہیم صـ۱۳۱)

یعنی اور مضمرات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہواؤں کا چلنا اور بارش کی بوندوں کا مومن کی قبر پر گرنا باعث کفارہ ذنوب ہے؛

اور فتاوی برہنہ فقہ حنفیہ صـ۳۶۴ میں مرقوم ہے فی الحدیث صفق الریاح وقطر الامطار الی القبر المومن کفارۃ لذنوبہ۔

یعنی حدیث میں وارد ہے کہ ہواؤں کا چلنا اور بارش کی بوندوں کا قبر مومن پر گرنا باعث کفارہ ذنوب ہے۔

اسی لئے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد میں یہ کرامت واقع ہوئی چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ صـ۵۹۵ و صـ۵۹۶ میں فرماتے ہیں۔

پس شکائت کردند بسوئے عائشہ رض تا دعا کند۔ وظہور اثر آں کرامت است مرعائشہ را ودرحقیقت معجزہ است مرآنحضرت را وخود کرامات اولیاء ہمہ معجزہ است درپیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم؛

یعنی پس شکائت کی لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تاکہ دعا کریں۔ اور ظاہر ہونا اس کے اثر کا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کرامت ہے جو درحقیقت معجزہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور خود کرامات اولیاء کی تمام پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہی ہیں؛

اور ملا علی قاری مکی رحمہ اللہ شرح فقہ اکبر صـ۹۳ میں فرماتے ہیں۔

کان کرامۃ التابع کرامۃ المتبوع۔

یعنی کرامت تابع معجزات نبوت کے ہوگی؛

پس مولوی نعیم الدین کا فریبانہ یہ کہنا کہ حضرت صدیقہ نے یہ نہ فرمایا کہ بندے سے کیا شکایت کرتے ہو بندہ کا کیا اختیار ایسا اعتقاد شرک ہے بلکہ وہابیہ کی ناک کاٹ دی۔ پس اس فریب کی شاہ عبد الحق صاحب نے قلعی کھول دی کہ شکایت دربارہ دعا کرانے حق تعالیٰ سے وہ لوگ آئے تھے نہ کہ خود ان سے منہ طلب کرنے کو جو شرک محض ہے جس طرح مولوی نعیم الدین نے لکھا کہ قبر مطہر سے حاجت براری کی تلقین فرمائی۔ (باقی)

ahmadimuslim.de

# فتاوی

س ۱۴۵ } زید کی شادی ہو چکی تھی۔ ابھی برسرِ روزگار نہ تھا۔ اسکول میں تعلیم پاتا تھا کہ زید کے والد کا انتقال ہو گیا۔ اور انہوں نے مع زید پانچ لڑکے تین لڑکیاں، ایک بیوی چھوڑی۔ تھوڑے عرصہ بعد زید کا بھی انتقال ہو گیا۔ زید نے اپنے بھائیوں بہنوں والدہ اور بیوی کے سوا کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ بعد انتقال زید اس کی بیوی اپنے والد کے ہمراہ برضا و رغبت برادران زید وغیرہ اپنے میکے چلی آئی بوقت رخصت زید کے بھائیوں وغیرہ نے جو زیورات کہ زید کی بیوی کو اس کے سسرال میں ملے تھے زید کی بیوی کے حوالے کر دیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ

جو زیورات زید کی بیوی کو اس کے سسرال میں ملے تھے زید کی بیوی اس کی واحد مالک ہے یا زید کے بھائی بہن والدہ بھی اس میں حقدار ہیں؟

سائل حاجی جمعیت علی خریدار اہلحدیث ۵۹۳۰ (از چیک دہرپور)

ج ۱۴۵ } بوقت نکاح جو کچھ منکوحہ کو دیا جاتا ہے شرع شریف میں وہ منکوحہ کی ملک ہے وہ اس کی واحد مالک ہے۔ لیکن اگر ناکح کی برادری میں دستور ہے کہ زیور وغیرہ محض استعمال کرنے کے لئے دیا جائے جیسے امرتسر کی شیخ برادری میں دستور ہے۔ تو منکوحہ کی ملک نہیں ہوگا۔ اس صورت میں منکوحہ مالک نہ ہوگی۔ بہرحال برادری کے عرف عام کا اس میں لحاظ ہے۔ کیونکہ وہ بھی بمنزلہ تنصیص کے ہے۔

س ۱۴۶ } دوسرا سوال یہ ہے کہ زید متوفی کی بیوی اگر عقد ثانی کرے تو وہ اپنے خسر کی جائداد متروکہ سے (جس میں کہ ایک حقدار اس کا شوہر زید بھی تھا) اپنے دین مہر و نیز ترکہ پانے کی مستحق ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو کس قدر؟

ج ۱۴۶ } زید متوفی کی بیوی نکاح ثانی کرے یا نہ کرے اپنے خاوند کے حصہ پدری سے دین مہر اور ربع ترکہ لینے کی حقدار ہے۔

(۳ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۷ } زید اور ہندہ کا نکاح اُن کے والدین نے نابالغی کی حالت میں کر دیا۔ ایجاب و قبول دونوں کے والدین نے کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد زید کا والد فوت ہو گیا۔ لیکن اب ہندہ بالکل جوان ہو چکی ہے اور اب اُس کے بگڑنے کا احتمال ہے۔ زید کو ابھی جوان ہونے کے لئے پانچ یا چھ سال کی مدت درکار ہے۔ زید کے ماموں یا نانا کے سوا اُس کا اور کوئی ولی نہیں ہے۔ کیا اُس کا ماموں یا نانا ہندہ کو طلاق دے سکتا ہے؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۹)

ج ۱۴۷ } ہندہ بعد بلوغ نکاح مذکور فسخ کرا سکتی ہے۔ یہ حدیث بخاری میں آئی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے کہ نابالغ کا ولی بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اللہ اعلم

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۸ } ایک شخص مفلوج ہونے کے باعث ہر وقت صاحب فراش رہتا ہے۔ خود بخود حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات ہوش و حواس بھی درست نہیں رہتے۔ ایسے بیمار کے لئے نماز کی ادائیگی کا کیا حکم ہے؟

(سائل خریدار اہلحدیث نمبر ۸۳۷۷)

ج ۱۴۸ } ایسے شخص کی چارپائی ایسے طریق سے بچھائی جائے کہ پاؤں مغرب کی جانب ہوں۔ نماز کے وقت اگر ہوش میں ہو اور وضو نہ کر سکے تو تیمم کر کے سر کے اشارے سے فرض ادا کر لیا کرے۔ ایک وقت میں دو نمازیں پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو بحکم

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

معاف ہے۔ اللہ اعلم۔

(غریب فنڈ بذمہ سائل)

سوال ۱۴۹ } اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں سینما دیکھنے کے جواز کا فتوے اور ۲۹ جون ۱۹۳۳ء میں گراموفون سننے کے جواز کا جو فتوے شائع ہوا ہے اس کے متعلق جناب قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

(السائل محمد ادریس چرکنندہ مان بھوم)

جواب ۱۴۹ مرقومہ علماء کرام } مرسلہ محمد ادریس سوداگر چرکنندہ } سینما میں تصاویر ہوتی ہیں اور تصاویر کا مٹا دینا شرعاً واجب ہے نہ کہ اس کا دیکھنا وہ بھی پیسہ دے کر۔ چونکہ انفاق فی الباطل اور اسراف اور لغو ہے۔ نیز ذکر اللہ اور عبادات سے روکنے والا ہے اور یہ سب چیزیں بنص قرآن حرام ہیں۔ اسی طرح گراموفون یقیناً باجہ ہے اور باجہ کا خریدنا اور سننا دونوں حرام ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ہر قسم کے باجوں کو مٹا دوں (مشکوٰۃ) نیز آپ نے طرح طرح کے باجوں کا نکلنا قیامت کی علامتوں سے فرمایا ہے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ)

گراموفون کی تردید میں اخبار محمدی دہلی میں بہت سے مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اُن کو ملاحظہ فرمائیے۔

کتبہ مولوی ابوالقاسم محمد خان سیف محمدی سنی سلفی اثری سعیدی بنارسی عفی عنہ

(مولانا) محمد ابراہیم سیالکوٹی۔

(مولانا) ابو اسحاق نیک محمد امرتسری۔

(مولانا) عبدالغفور غزنوی امرتسری


## فتاوی نذیریہ

(مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی)

اس ضخیم کتاب میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن شریف و حدیث شریف کے دیا ہے۔ تاکہ سائل کو دقت نہ اٹھانی پڑے۔ اس کی قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب صرف تین ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر


اشاعت اسلام، نئی دنیا میں اسلام کی ترقی (۴) سفر مولانا عبدالرحمن ...

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**معاونین اہلحدیث** کو اس کی توسیع اشاعت کیلئے مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے امید ہے وہ اس کام میں ہمہ تن مشغول ہو کر توحید و سنت کی اشاعت کرنے میں ہماری مدد فرمائیں گے۔

**شکریہ** اہلحدیث کے لئے اصحاب ذیل نے نئے خریدار بنائے ہیں جن کے ہم تہ دل سے شکرگذار ہیں۔ علی ہذالقیاس دیگر حضرات سے بھی ایسی ہی امید رکھتے ہیں۔

مولوی عبداللہ صاحب ثانی ۲ خریدار
ایم اسماعیل صاحب ۱ "
حاجی محمد شفیع صاحب ۱ "
محمد اسلام صاحب ۱ "
فیض محمد صاحب ۱ "
محمد اسماعیل خان صاحب ۱ "

**تلاش پرچہ اہلحدیث** اخبار اہلحدیث ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء کی تلاش ہے۔ کسی صاحب کے پاس ہو تو بھیج کر مشکور فرمائیں۔ اس کے عوض کوئی رسالہ طلب کریں یا قیمت منگالیں۔ (منیجر اہلحدیث)

## ریویوز

**مسئلہ تقلید کی توضیح** میں تقلید کی حقیقت کو بالکل الم نشرح (واضح) کیا گیا ہے کہ فی الحقیقت تقلید شخصی اسلام اور ایمان کے منافی ہے۔

**آپ بیتی** میں مذہب اہلحدیث کا شروع اسلام سے ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

**التحقیق اللطیف** فی بیان احتفال المیلاد الشریف میں مروجہ میلاد اور ان کی مجلسوں کا زمانہ رسالت و ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ اجمعین کے اقوال سے بدعت ہونا ثابت کیا ہے۔

ہر سہ رسائل پتہ ذیل سے مفت مل سکتے ہیں۔
دی۔ کے۔ عبیداللہ۔ میونسپل کمشنر معکر بنگلور۔

(اسلامی پردہ۔ اس رسالہ میں پردہ کی ضرورت پر [illegible] (۲۴۲) [illegible])

**مغلطات مرزا** مصنفہ مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور۔

رسالہ مذکورہ میں مرزا صاحب قادیانی کی تمام گالیاں جو وہ اکثر اوقات علماء اسلام وغیرہ کو دیتے ہیں سب یکجا جمع کردی ہیں۔ قیمت ۵ر مصنف سے طلب فرمائیں

## خدا تعالیٰ کی عنائت

اور

## ہدیہ تفسیر سورت فاتحہ میں رعائت

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم عطاء اللہ صاحبزادہ سردار اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کو طویل علالت سے صحت عنائت کی۔ اس عنائت کے شکریہ میں سورت فاتحہ کی تفسیر مصنفہ خاکسار جو عزیز مذکور کے اہتمام سے چھپ رہی ہے اور اس کے ۳۹۲ صفحات چھپ چکے ہیں۔ اور غالباً صرف چار پانچ کاپیاں چھپنی باقی رہ گئی ہیں۔ اس کی قیمت میں صرف ایک ماہ یعنی ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء تک حسب ذیل رعائت کی گئی ہے۔ شائقین فرمائشیں بھیجکر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

ہدیہ رعائتی غیر مجلد کا بجائے عہ کے ۶ علاوہ محصولڈاک وغیرہ
ہدیہ رعائتی مجلد کا بجائے سے کے عہ " "

**معذرت**۔ کتابت اور طباعت ۳۹۲ صفحات تک پہنچکر کئی ماہ سے کام بند ہے۔ اس کی تین وجوہ ہیں۔ اول۔ خود میری علالت طویل۔ دوم علی التواتر متعدد طویل سفر۔ سوم عزیز عطاء اللہ کی علالت اور مطبع کی نقل مکانی۔ شائقین توقف و انتظار کی تکلیف معاف فرماویں اور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد ان کے شوق کو پورا کرے۔

آپ کا صادق۔ خادم سنت محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

**کتاب التوحید** شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ کی کتاب التوحید کا حامل المتن اردو ترجمہ خوبصورت چھپا ہے۔ قیمت عہ۔ پتہ۔ جامعہ ملیہ دہلی قرول باغ

**میاں صاحبزادہ سے ہوشیار رہئے!** میرا لڑکا محمد یحییٰ عمر ۱۸ سال۔ رنگ گندم گوں۔ کلائی پر (چشم بد دور) شیر کا گندنا۔ جامعہ میں پڑھنے کے باوجود آوارہ ہو کر میرے احباب و اقارب سے میرے نام سے قرض مانگتا پھرتا ہے۔ جس سے میں بری الذمہ ہوں۔ بلکہ اُسے پاس بھی نہ ٹھہرایا جائے۔ والسلام۔ (ابو یحییٰ عبدالغنی عرف امام خاں نوشہروی کرشنا آشرم از علیگڈھ)

**دعائے صحت** میرے برادر کلاں محمد اسحاق صاحب عرصہ چھ ماہ سے تپ کہنہ میں مبتلا ہیں۔ علاج معالجہ سے افاقہ نہیں ہوا۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ راقم محمد صدیق خلاصی محلہ تبا پور مونگیر ہریر۔ اللہم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک۔

**یاد رفتگان** بابو عبدالمجید صاحب پوسٹل کلرک ریواڑی جو اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے اور پکے اہل حدیث تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم عبدالسلام از ریواڑی)

**ایضاً** منشی مشیت اللہ صاحب جو یہاں صرف تنہا اہل حدیث تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ۔

مجھ سے مرحوم کو خاص انس تھا۔ اکثر اوقات میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ باوجود سو سال کے قریب عمر پانے کے مذہبی جوش بہت رکھتے تھے۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

**قیمت میں تخفیف** پیارے نبی کے پیارے حالات مصنفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مرحوم جس میں حضور صلعم کی زندگی کے حالات طیبہ مکمل و مفصل لکھے گئے ہیں۔ جو بارہا طبع ہوئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی رہی۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تھی۔ مگر اب اس میں تخفیف کرکے صرف بارہ آنہ فی جلد کر دی گئی ہے۔ شائقین کے لئے نادر موقعہ ہے۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو عجیب سزا

شاہ صاحب موصوف جو قادیانی تقریر کی وجہ سے ماخوذ ہو کر ماتحت عدالت سے چھ ماہ قید کے سزایاب ہوئے تھے اس کی اپیل پر سیشن جج نے ۶ جون کو فریقین کی بحث سن کر ملزم کو صرف پندرہ منٹ تک کھڑا رہنے کی سزا دی۔ جسے کمرۂ عدالت میں گذار کر شاہ صاحب وہاں سے بسلامت نکل آئے۔

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۳ مئی اور ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء میں مقدمہ ہذا کے فیصلے پر ریویو کیا تھا۔ نتیجہ کے لحاظ سے ہمارا ریویو بالکل صحیح ثابت ہوا۔ لہ الحمد!

پبلک حیران ہے کہ یہ سزا کیا ہوئی بلکہ مذاق ہوا۔ ایسا کہنے والوں کو فلسفۂ قانون کا علم نہیں۔ قانون کی سزا محض ایذا یا تکلیف دہی کے لئے نہیں ہوتی بلکہ فعل زیر بحث کو جرم اور اس کے کرنے والے کو مجرم بتانا مقصود ہوتا ہے۔ یہ بھی انگریزی قانون میں تصریح ہے کہ مجسٹریٹ اشخاص ملزمین کی حیثیات مختلفہ کی بنا پر سزائیں بھی مختلف دے سکتا ہے۔ مثلاً جن الفاظ کی بنا پر مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کو ایک معزز چینوائے قوم سمجھ کر پندرہ منٹ کی سزا دی ہے اور کسی کو اسی فعل پر پندرہ ماہ کی سزا بھی دے سکتا ہے۔ اس لئے نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک واقفِ قانون کی یہی رائے ہے کہ ان پندرہ منٹوں کو کالعدم نہ سمجھا جائے۔ بلکہ اپیل ثانی کر کے اس کو بھی مطلقاً نفی تک پہنچانا چاہئے۔ خدا کرے کہ ہائی کورٹ میں ایسا ہی ہو آمین!

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

# زلزلہ کوئٹہ

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ؀

قرآن مجید میں جو حالات گذشتہ اقوام یا آیندہ فنا کے متعلق بتائے گئے ہیں ان کی نسبت منکرین اور مشککین کو شبہ ہوتا تھا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک ملک یا بستی جو آباد ہے ایک ہی دم میں ایسی ہو جائے کہ اس کے حق میں کہا جائے کہ كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ؀

گویا وہ کبھی بسی ہی نہیں تھی۔

نیز فرمایا کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کے شروع میں فنا کے وقت یہ اتنے بڑے بڑے پہاڑ کہاں جائیں گے؟ جواب ملا

قُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ؀

(خدا پہاڑوں کو روئی کی دھنی ہوئی روئی کی طرح دھن دے گا)

ان آیات کے معانی سمجھانے کو خدا نے اپنے دست قدرت سے کوئٹہ کا زلزلہ بطور تفسیر قرآن کے پیدا کیا۔ جن لوگوں نے کوئٹہ کو آبادی کی حالت میں دیکھا ہے وہ اس حالت میں دیکھ کر صاف وہی کہیں گے جو قرآن مجید نے زمانہ ماضی کی ہلاک شدہ بستیوں کے متعلق کہا ہے:۔

كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ

آہ! کوئٹہ بلوچستان میں افغانستان اور ایران کے سر پر بہت بڑا جنگی مرکز اور ہزارہا آدمیوں کی معاش کا ذریعہ تھا۔ آج وہ کوئٹہ مع قلات وغیرہ کے صرف اجڑا ہوا نہیں بلکہ برباد شدہ کھنڈر نظر آتا ہے۔ جس کو قدرت کے ہاتھ نے چند سیکنڈوں میں آباد سے برباد کر دیا۔ زلزلہ صوبہ بہار بھی ایک تاریخی واقعہ تھا جس سے بہت بڑا نقصان ہوا تھا۔ کوئٹہ کا زلزلہ اس زلزلہ سے بہت بڑھ گیا۔ اس نے تو اس آیت قرآنیہ کی پوری تفسیر کر دی۔

مَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ

اَقْتَرَبَتْ ؀

قیامت کا وقوع آنکھ کی ایک جھپک ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اخباروں میں مردگان کی تعداد ساٹھ ہزار تک بتائی گئی ہے۔ چونکہ کوئٹہ کی آبادی میں صوبہ سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے باشندے بکثرت تھے۔ اس لئے حادثہ کوئٹہ سے ان تینوں صوبوں سے آہ و فغاں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ جو مر گئے وہ تو مر گئے جو بچے ہیں وہ کچھ تو زخموں کی وجہ سے کچھ اپنی بیکسی کی وجہ سے یہی چاہتے ہیں کہ ہم بھی مر گئے ہوتے۔ ہزاروں اور لاکھوں کے تاجر جن کے گھر اور دکانیں اموال تجارت سے اٹی پڑی تھیں وہ آج برہنہ تن اور دوسروں کے دست نگر ہیں۔ ساتھ ہی زخموں سے کراہ رہے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الالباب

حیرت ہے کہ دست قدرت کے اس زبردست فعل پر بھی ہم نے نہ سنا نہ دیکھا کہ کسی متنفس نے غلط کاری، شراب خواری یا زناکاری چھوڑ دی ہو یا کسی تارک نماز نے نماز شروع کی ہو۔ اس مخصوص امر میں بھی ہماری وہی حالت ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ؀

(ہمارا عذاب دیکھ کر کیوں نہ جھکے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے برے اعمال ان کی نظر میں اچھے دکھائے)

یہ ہے نیچرل کتاب کی سچی تعلیم جو قدرت کے ہاتھوں سے کبھی کبھی ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

**امداد** ناظرین اہل حدیث زخمیوں اور عاجزوں کی امداد پر توجہ کریں جو جماعت ان کے قریب ہو یا جس جماعت پر ان کو اعتماد ہو اسی کو اپنا چندہ دیدیں۔ خدا قبول کرے گا۔

ahmadimuslim.de

**دریافت** | کوئٹہ کے علاقہ میں اہلحدیث کے خریداروں کا حال معلوم نہیں ہوا۔ گذشتہ ہفتہ ان کے نام لکھے گئے تھے۔ جس صاحب کو معلوم ہو وہ اطلاع دیں۔

## گیا میں احناف کے مظالم

جماعت اہلحدیث گیا پر مظالم کی داستان اہلحدیث ۳ مئی ۳۵ء میں عرض کی جا چکی ہے۔ خیال تھا کہ ہماری اس آواز سے متاثر ہو کر برادران اسلام ان حضرات کو سمجھائیں گے۔ اور وہ بھی اصل حالات سے واقف ہو کر اس ناجائز ظلم کو روا رکھنے سے باز آجائیں گے۔ مگر افسوس کہ باوجود مقامی معززین اور قانون پیشہ حضرات کے سمجھانے کو بھی ہمارے برادران احناف اپنی ضد سے باز نہیں آئے۔ معاملہ برعکس ہی ہوتا رہا۔ اس لئے ہر قسم کی اتمام حجت کر لینے کے بعد بمشورہ وکلاء و معززین گیا بجو آ پچھ ماہ کے بعد ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو مقدمہ منجانب جماعت اہل حدیث بغرض استقرار حق عبادت بعدالت منصفی بتوکل علی اللہ دائر کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انجام نیک کرے۔ ہم کو کامیاب کر کے اپنی سچی توحید و سنت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا کرے۔

مقدمہ مذکور میں خرچ کی ضرورت ہے اور یہاں کے مقامی اہل حدیثوں میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ مقدمہ کا خرچ برداشت کر سکیں۔ مقدمہ دائر کرنے والے اہل حدیث محض غریب ہیں۔ اس لئے برادران با اخلاص سے امید ہے کہ تھوڑا بہت جس سے جو کچھ ہو سکے اعانت کریں۔ کیونکہ مقدمہ مذکور ان غرباء کی نمائندگی میں جماعت اہل حدیث کی طرف سے دائر ہوا ہے یہ تو مذہبی و قومی مقدمہ ہے۔ لہٰذا ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ برادران اہل حدیث گیا کی بیکس و بے بضاعت جماعت کی کافی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے جناب محمد صاحب جہاجہاں کی مدد سے مقدمہ مذکور دائر ہو سکا ہے آیندہ بھی ان کی ذات سے بہت کچھ امید ہے لیکن یہ ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ سب حضرات اس میں حسب المقدور شریک ہونا چاہئے۔ جملہ خط و کتابت محمد فرخ حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث محلہ گھسیارا ٹولہ گیا کے نام ہو۔

(مرقومہ ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء)

## رپورٹ ماہواری واعظین

### آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بابت ماہ محرم ۱۳۵۴ھ

(۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے مقام گنج ڈنڈوارہ ضلع ایٹہ۔ کنو ضلع بدایوں علیگڈھ۔ خورجہ۔ ہاپڑ۔ میرٹھ۔ سولہ۔ سیدپور۔ بڈسینی۔ دہلی۔ پٹیالہ اسٹیٹ کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ مظفرگڈھی نے مقام قاسم بیلا۔ ملتان۔ بستی دائرہ۔ چاہ نائی والہ۔ چاہ عبداللہ والہ۔ بستی کدنہ۔ چاہ مراد والا۔ بستی آدم۔ بستی باڑیں بیٹ۔ عادل پیر۔ خود کوٹ ضلع مظفرگڑھ کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے مقام مودجن۔ چشمہ شاہی۔ ڈول۔ پچھ دورہ۔ چوگام۔ بہرہالن۔ علیال پورہ۔ شوپیاں و مضافات شوپیاں کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ مالدہی نے مقام مرحمہ ڈانگ۔ بابوپور۔ زانی نگر۔ آم طلا۔ گوپال پور۔ موند کوسہ۔ بنید پور۔ بھدی پور۔ قدم تلا۔ کیٹری گاؤں ابھام بیڑا۔ سائٹ بگھی۔ میاں بارس۔ مسری بہوجا ضلع مالدہ بنگال کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری نے مقام بیوان۔ دہولیٹ۔ بہوجاکا۔ گادھانیر۔ سیامدی کا۔ کیٹرا نیر مشیش۔ بہینڈ پارہ۔ نندیرہ علاقہ بھرت پور۔ تہن گاؤں۔ گھتیہ۔ راول کی۔ ناہرپور۔ شکراوہ۔ گلالتہ ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی رشید احمد صاحب واعظ گورگانوی نے موضع بوان۔ بہوجاکا۔ رشیشن علاقہ بھرتپور۔ نئی۔ جہاٹہ۔ شکراوہ۔ گلالتہ۔ گودھولہ۔ باولی۔ لہنگا۔ ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ گورگانوی نے ۸ محرم ۱۳۵۴ھ سے مقام ہتھینی۔ گھاسیڑا۔ گوہانہ۔ جلال پور۔ ساکرس۔ ڈاڈولی۔ جہانذا۔ کوٹانی۔ بہےسنگہ پور۔ سلطانپور۔ شکراوہ ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(راقم محمد امین نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس)

## پریشانی خاطر!

آج ہم اپنی پریشانی خاطر ان سے
کہنے تو جاتے ہیں پر دیکھئے کیا کہتے ہیں

بخدمت جناب اگزیکٹو انجینیر صاحب بلدیہ امرتسر

جناب عالی! آنجناب سے مخفی نہ ہوگا کہ بازار ڈوکریاں شہر امرتسر سے تالاب ٹنڈہ کو جو سڑک نکلتی ہے وہ عرصہ سے مرمت طلب ہے۔ اس میں جابجا اس قدر گڑھے پڑے ہوئے ہیں کہ سواری تو درکنار صاف طور پر پیدل چلنا بھی دشوار ہے۔ موسم برسات میں تو اور بھی مصیبت پیش آجاتی ہے یعنی سڑک کے تمام گڑھے کیچڑ اور پانی سے لبریز ہو جاتے ہیں تو باربرداری کے گدھوں، تانگوں اور سائیکل سواروں کے گذرنے سے تمام کیچڑ اچھل کر دوکانداروں اور راہگیروں کے کپڑوں پر پڑتا ہے۔

اس لئے مجبوراً اس تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے امیدوار ہوں کہ آپ اس کے انسداد کی طرف فوری توجہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

نیازمند۔ قاضی منظور حسین
اندر بازار ڈوکریاں۔ شہر امرتسر

ahmadimuslim.de

۳۸/۱

# آنکھیں بڑی نعمت ہیں

طب آیورویدیں کھوئی ہوئی بصارت کو واپس لانے کیلئے اور آج حالات میں عینک چھڑانے کیلئے کئی نسخے موجود ہیں۔ کوئی نئی و مفید بھوشن شدت اٹھا کر دن تیار ہو اک کا رسا۔ امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

## نور انجن

ہزارہا اشخاص نے استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس سے نہ صرف بینائی بڑھتی ہے بلکہ روہوں اور ککروں کو بھی صحت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے (عدد) نمونہ ایک پیسہ چار آنے (۴)

ملنے کا پتہ:- مینیجر امرت دھارا ۲۳ لاہور

۳۶/۵۱

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ/۱۲ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں۔"

(۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خاں صاحب ڈومریا گنج

"جن مریضوں کے لئے ۸ چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ انہیں بفضل خدا بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک کی اور ضرورت ہے جس قدر جلد ممکن ہو بھیجدیں۔ (۲۸۔ اپریل ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

۱۱/۲۵

# ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

## سیاہ و سفید، رجسٹرڈ ۱۵۶۰

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، آنکھ بیٹھی پرانی لالی، جالا، پھلی، چھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ۱ر کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لو۔ اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ/۱۲ تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلیٰ بچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عنلہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

# مغلظات مرزا ۴ر

مرزا غلام احمد قادیانی کی بیشمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے۔ جس میں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح عیاں نظر آتی ہے کہ بے حیائی و بے غزتی بھی شرمندہ ہو جاتی ہے۔ آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھ کر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ صفحات ۷۲۔ تقطیع ۲۰/۲۶۔ قیمت فی نسخہ ۴ر تقسیم و اشاعت کے لئے اٹھارہ روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۴ر کے ٹکٹ بھیجئے۔ ملنے کا پتہ (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

# اکسیر عثمانی ۱۲/

آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اٹھنا، سخت روہے، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ جملک امراض چشم کے لئے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایک روپیہ عہ مع محصول ڈاک۔

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات زندگی۔ پنجابی زبان میں منظوم۔ قیمت ۸ر (مینیجر اہلحدیث)

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ahmadimuslim.de

# اطلاع

ہماری مشہور عام لذیذ خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے۔ اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم وفکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ محصول ۵ر

**اکسیر موتی دانت**۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ

**اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ**

**کوچہ جٹاں نمبر ۳۰/۹ امرت سر**

سوانح احمدی۔ امیرالمومنین سید احمد صاحب بریلوی کی سوانح عمری۔ قیمت ۶ (مجلد)

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

# حالات مرزا

یعنی

## مرزائی مذہب کی اصلیت

۵/۱۲

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:- محمد اسحٰق امرتسری کتب خانہ حقانی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

۳۲/۵۱

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

**ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے**

**عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر**

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس سید سجاد حسین صاحب جعفری ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ڈسٹرکٹ جج سرکار ریاست مالیر کوٹلہ۔ نمبر مقدمہ ۱۰۶ سہ

ہر دواری لال پسر لالہ گوکل چند اگروال سکنہ لود ضلع لدھیانہ۔ مدعی

**بنام** ہرنام سنگھ، گورنام سنگھ بالغان۔ دریام سنگھ نابالغ بولایت ہرنام سنگھ برادر حقیقی خود۔ پسران سندر سنگھ قوم جٹ سکنہ متوفی اصل وارثان و قائمقام قانونی رام سنگھ مقروض متوفی۔ مدعا علیہم

دعویٰ دلاپانے مبلغ للعہ کلدار اصل و سود

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم کے نام چند دفعہ سمن جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ مدعی نے درخواست مع بیان حلفی پیش کی ہے کہ مدعا علیہم دانستہ روپوش ہیں اور تعمیل سے گریز کرتے ہیں معمولی طریق سے تعمیل ہونی مشکل ہے بذریعہ اشتہار تعمیل کرائی جاوے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۳۵ء کو اصالتاً یا وکالتاً عدالت ہذا میں حاضر ہوکر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرو۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۳۵ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم مہر عدالت

اہلحدیث بھائیوں کیواسطے بے نظیر تحفہ

# سرمہ مفید عالم

۱۲/۱۲

قیمت فی شیشی ۲ر

دافع آشوب چشم۔ دھند، جالا، غبار، پڑبال، ککرے، سرخی، پھولا، نزول الماء، پلکوں کا گرجانا، ابتدائی موتیا بند، تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف۔ ملنے کا پتہ حکیم سید نیک عالم شاہ مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ پنجاب

# ضرورت ہے

۱۲/۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا اسکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔

منیجر

# سرمہ نور العین

۲۳/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب) کے اس قدر مقبول ہونے کی وجہ یہی ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ahmadmuslim.de

# نقشہ آمد و خرچ انجمن اہلحدیث مرادآباد واقع مسجد اہلحدیث سبزی بازار

من ابتداء محرم الحرام ۱۳۵۳ھ لغائت ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ

## آمد

از مسجد بابت کتب خانہ و اشاعت سنت انجمن عہ
ملا عبد اللہ خادم مسجد دو مرتبہ ۴ر
منشی محمد عثمان صاحب محلہ پیر غیب متعدد مرتبہ ۱۴ر
منشی حسین الدین خان صاحب بدایونی ار
عبد الحمید صاحب پارچہ فروش بدایونی متعدد مرتبہ ۱۴ر
علی احمد صاحب پارچہ فروش بدایونی دو مرتبہ ۵ر
حافظ محمد یونس صاحب ۔ دو مرتبہ ۔ ۔ ۔ ۳ر
منشی منظر الدین صاحب ۔ ۔ ۔ ۲ر
جمیل احمد ۔ تین مرتبہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱ر
قیام الدین صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر
سعید احمد ۔ دو مرتبہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر
محمد اکبر صاحب محلہ اصالت پورہ ۔ ار
منشی محمد ابراہیم صاحب ۔ تین مرتبہ ۔ ۔ ۱۳ر
منشی انعام رسول صاحب ۔ دو مرتبہ ۔ ۱۱ر
حاجی نور الٰہی صاحب سوت والے صدر بازار دہلی صر
حاجی عبد الصمد صاحب پیتل والے صدر دہلی للعہ
شیخ محمد یعقوب صاحب محمد عثمان صاحب کارخانہ ظروف پہاڑ گنج دہلی ؎ر
حاجی بشیر الدین صاحب صدر بازار دہلی ؎ر
مولوی محمد عثمان خان صاحب کیٹری ۔ عہ
مستری محمد ابراہیم محمد اسماعیل صاحبان محلہ مفتی ٹولہ ۔ دو مرتبہ ۴ر
حاجی حامد حسین صاحب صدر الدین نگر ۔ ۲ر
ابو بکر خان صاحب کیٹری ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر
منشی محمد حسین صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر
والدہ جمیل احمد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ار
ہمشیرگان حافظ محمد یونس ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر
بابو عبد الرحمٰن صاحب لاہوری ۔ دو مرتبہ ۔ ۱ر
میزان ۔ ۳ ۔ ۱۳ ۔ ۵۴ روپے
الراقم بندہ محمد عفی عنہ خادم انجمن اہلحدیث بقلم خود ۔

حساب جانچ کیا گیا ۔ صحیح ہے ۔
انعام رسول بقلم خود ۔

## خرچ

قیمت اخبار اہلحدیث امرتسر ۔ ۔ ۔ ۔ ار
خطوط ڈاک و کاغذ وغیرہ ہمہ بجائے تحریر رسالجات ۸ر
خرید بستان التفاسیر مجلد ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر
طبع رسالہ احسن البدایات فی تنقید الروایات
الفقہیات ایک ہزار از دہلی ۔ ۔ ۹ر
زاد راہ مع خوراک ملا عبد اللہ صدر الدین نگر ۵ر
جلد بندی مجموعہ اخبار اہلحدیث ۔ ۔ ۔ ۶ر
بابت امداد مسجد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر
بابت ارسالگی نقشہ حساب معہ اشاعت فنڈ
اہلحدیث امرتسر و محصول ڈاک منی آرڈر ۸ر
میزان ۔ ۹ ۔ ۷ ۔ ۴۴ روپے
فاضل از خرچ جمع ۔ ۹ ۔ ۵ ۔ ۹ روپے
محمد عثمان بقلم خود
حساب جانچ کیا گیا صحیح ہے ۔ انعام رسول بقلم خود

# نقشہ آمد و خرچ مسجد اہلحدیث

من ابتداء یکم محرم الحرام ۱۳۵۳ھ لغایت ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ
ایک سال بابت کرایہ دوکانات مسجد موصوف

## سبزی منڈی چوک مرادآباد

### آمد

وصولی کرایہ دوکان کلاں دو ماہ محرم و صفر ۔ عہ
ایضاً دوکان ثانی کلاں ایک ماہ محرم الحرام عہ
ایضاً دوکان خورد ڈیڑھ ماہ محرم و صفر ۔ ؎
ایضاً ۔ متفرق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱ر
ایضاً دوکان خورد ۴ ماہ دس یوم شعبان
لغائت ذی الحجہ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
ایضاً کوٹھری خورد دو ماہ رمضان و شوال ۶
ایضاً دوکان خورد ایک ماہ ذی الحجہ ۔ ۔ ۔ ۶
ایضاً از انجمن اہلحدیث بابت امداد مسجد ۔ ۔ ۶ر
میزان آمد ۔ ۹ ۔ ۱۴ ۔ ۵۱ روپے

### اقسام خرچ مسجد

بابت ادائگی قرضہ ۱۳۵۳ھ مندرجہ اخبار اہلحدیث
۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ صفحہ ۱۹
بابت امداد کتب خانہ مسجد معہ اشاعت سنت عہ

### خرچ

بابت نقول فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد و ڈگری
نقشہ ۱۹۰۳ء وغیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱ر
ایضاً بمقدمہ دعویٰ حاجی رحمن ۱۵ شوال ۱۳۵۳ھ ؎
روغن گل دیا سلائی بتی ۔ ۔ ۔ للعہ
بابت تپائی و مرمت وغیرہ تارکول مسجد و دوکانات
و خرید تالے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر
کھورہ وغیرہ برائے سوختنی درسقایہ ۔ ۴ر
صفائی بیت الخلاء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر
چٹائی مسجد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر
بابت ارسالگی نقشہ حساب معہ اشاعت فنڈ
اہلحدیث امرتسر ۱۳۵۲ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر
میزان خرچ ۔ ۹ ۔ ۱۴ ۔ ۵۱ روپے
جملہ آمد و خرچ معہ رسیدات و دستخط
وصول کنندگان حسب کرایہ نامہ جات ۔
الراقم بندہ عزیز الدین متولی مسجد بقلم خود ۔ محمد عثمان
حساب جانچ کیا گیا ۔ صحیح ہے
انعام رسول بقلم خود


## کتاب الروح

علامہ عبد الہادی مصری کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے ۔ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے ۔ قابل دید کتاب ہے ۔ قیمت صرف ۸ر ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا ۔
ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

۱/۲

## داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء تک یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ۔ چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کر لئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کر دیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں۔ یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہو جانے پر واپس لی جا سکتی ہیں۔

۱۔ ضمانت بالائی کلاس (A) کے لئے — دس روپے

۲۔ ضمانت آرٹیزن کلاس (B) کے لئے — پانچ روپے

۳۔ ضمانت برائے کتب لائبریری — پانچ روپے

۴۔ ضمانت برائے ہوسٹل — دو روپے

۵۔ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶۔ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس۔ و ۸/ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کر دی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش ونگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہو کر چھ ماہ تک رہے گی۔ اس کے داخلے کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں۔ جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط

ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

---

## مسلمانوں کا دورِ جدید

اور

## ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ سائز ۲۶×۲۰/۱۶ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ مرتبہ ومؤلفہ مولانا عبدالقیوم صاحب ملک بی۔ اے علیگ بیرسٹر ایٹ لاء۔ قیمت صرف عہ (ایک روپیہ)

## خون کے پیاسے

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف۔ جن کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید ہے۔ بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

## ہتھیلی پر سرسوں جمانا (رجسٹرڈ)

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل ورق کے ہے اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بد خوابی، بدہضمی، عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھنا، زردی، لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تر ... شہرہ ہے۔ قیمت ایک شیشی ... ایک شیشی مفت۔ محصول ڈ... پتہ:۔ محمد شفیق ا...

خریدار نمبر ۱۰۲۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالر...
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامرپور ...
دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۴

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ ۔ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | [illegible] |
| رؤسا و جاگیرداران سے " | [illegible] |
| عام خریداران سے " | [illegible] |
| " " ششماہی | [illegible] |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ - - - - | ۲ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

# امرتسر ۱۹ ۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

| | |
|---|---|
| یوم کراچی - - - - - - | ص۱ |
| انتخاب الاخبار - - - - - | ص۲ |
| اہل حدیث حدیث کے مخالف؟ - - - | ص۳ |
| ویدوں کے مصنف - - - - - | ص۴ |
| النفاق الکبیں - - - - - | ص۵ |
| کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا - - - | ص۷ |
| جزیرہ ٹرینی ڈاڈ اور پنڈت اجودھیا پرشاد۔ | ص۹ |
| ملا مشتاق عثمانی کا لوہیاں میں ورود - | ص۱۰ |
| اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - | ص۱۱ |
| فتاوے - - - - - | ص۱۳ |
| متفرقات ص۱۴ ۔ علمی مطلع - | ص۱۵ |
| اشتہارات - - - - | ص۱۶–۲۰ |

## یوم کراچی ۲۱ جون کو

کراچی میں فوجی گولیوں کے ساتھ جو مسلمان قتل ہوئے ہیں ان کی ہمدردی میں ۲۱ جون کو "یوم کراچی" منانے کے لئے اعیان اسلام مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری، ڈاکٹر اقبال، مولوی ابو القاسم صدر اہل حدیث لیگ وغیرہ نے اشتہار دیا ہے۔

**مجلس جمعیۃ مرکزیہ انتظامیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ**

جمعیۃ مذکور کا اجلاس ۳۰ جون کو ہوگا۔ ارکان انتظامیہ دفتر جمعیۃ میں ۵ بجے شام تک پہنچ جائیں۔

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ)

**نوٹ** یہ دونوں اعلان ایسے وقت پہنچے جب اخبار تیار ہوچکا تھا۔ اس لئے نظم کی جگہ درج کئے گئے۔

67525

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں گرمی خاصی پڑ رہی ہے۔ ۱۲-۱۳ کی درمیانی شب کو زبردست آندھی آئی۔ کوئٹہ کے زلزلہ سے ڈرکر عوام اس آندھی کو بھی عذاب الٰہی سمجھنے لگے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد سکون ہو گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی

—— امرتسر مقامی مسلم نوجوانوں نے مولوی عبدالسلام ہمدانی کی زیر نگرانی ۱۴ جون کو یوم پیدائش نبی صلعم منایا اور شہر میں جلوس بھی نکالا گیا۔

—— میڈیکل سکول امرتسر کا ایک سکھ طالب علم جو فورتھ ایر میں تعلیم پاتا تھا۔ اپنے سکول کے دیگر طلباء سے تیری کا مقابلہ کرتے ہوئے نہر اپر باری دواب میں ڈوب گیا۔

—— کوئٹہ سے مجروحین کی آخری سپیشل گاڑی ۱۵ جون کو لاہور پہنچ چکی ہے۔ وہاں سے تقریباً تمام مجروحین کو ان کے گھروں یا قرب و جوار کے ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ کوئٹہ میں زبردست فوجی پہرہ ہے۔ شہر کی حفاظت کے لئے کانٹے دار تار لگا دی گئی ہے۔ ابھی عوام کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ ابھی تک ملبہ کی کھدائی شروع نہیں ہوئی۔ ۱۵ جون کی صبح کو پھر زلزلہ آیا۔

—— پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی میعاد اکتوبر ۱۹۳۵ء تک ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ اس میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی جائے گی۔

**چوریاں** امپیریل بنک جالندھر سے ایک سکھ نے گیارہ سو روپیہ برآمد کرایا۔ جس میں سے ایک ہزار کے نوٹ بٹوے میں رکھ کر ایک سو روپے کا کریانہ لینے گیا۔ اتفاقاً بٹوا گر گیا جسے کسی نے اٹھا لیا

—— ضلع شیخوپورہ کے ایک موضع سریا والہ میں چند ڈاکو ایک سکھ نمبردار کے گھر ڈاکہ ڈال کر بارہ ہزار روپے کے زیورات اٹھا لے گئے۔

—— پشاور میں قاضی یوسف صدر جماعت مرزائیہ پشاور پر کسی نے سر بازار پستول سے فائر کر دیا مگر آپ بچ گئے۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔ (خبر تحقیق طلب ہے)

—— شیخ عبدالمجید سندھی اور مسٹر محمد ہاشم گزدر جنہوں نے کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ کی تحقیقات نہ کئے جانے پر پروٹسٹ کر کے بمبئی کونسل سے استعفے دیئے تھے مکرر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

—— پنجاب گورنمنٹ نے موجودہ فصل ربیع کے مالیہ میں اضلاع شیخوپورہ، گجرات، شاہ پور، جھنگ میانوالی، لائلپور، ملتان، مظفر گڑھ، اور نیلی بار کی نو آبادی میں گیارہ لاکھ روپے کی معافی دی ہے۔ سب سے زیادہ ضلع لائلپور میں دی گئی ہے جو ۶ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ ہے۔

**مسلمان وہی ہے جو**
**اسوہ حسنہ پر عمل کرے**
اس لئے ہر مسلمان بہن بھائی کو اس کام کیلئے
**حیات مسنونہ**
کا مطالعہ کرنا چاہئے جو حال ہی میں اس غرض کیلئے مولانا مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے۔ قیمت صرف ۲؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

—— شیخ خالد لطیف گابا انگلستان جاتے ہوئے مصر میں قاہرہ اترے۔ جہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

—— ملتان میں ویر بھان کے قتل کے سلسلہ میں چار مسلمانوں پر مقدمہ دائر تھا۔ جن کو سشن جج نے بری کر دیا۔ نیز انہی ایام میں تین ہندوؤں کے قتل پر جو مقدمات دائر تھے ان میں دو ملزمین کو سات سات سال قید اور دو کو سزائے موت کا حکم دیا۔

—— حضور نواب صاحب بہاولپور نے چڑیا گھر لاہور کے لئے تین ببر شیر دیئے ہیں۔

**پتہ درکار ہے** مندرجہ ذیل احباب اہلحدیث کے خریدار ہیں۔ زلزلہ کوئٹہ کے بعد ان کی کوئی خبر معلوم نہیں ہوئی ناظرین میں سے کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔

(۱) منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات۔
(۲) ڈاکٹر محمد ایوب صاحب انچارج سول ہسپتال مستونگ
(۳) ڈاکٹر محمد حسن صاحب انچارج ہسپتال چمن۔
(۴) بابو عزیز الدین صاحب کلرک ریلوے ڈی۔ ٹی۔ او۔ آفس محلہ مظفر آباد کوئٹہ۔
(۵) شیخ عبدالرزاق اینڈ سنز سوداگران کتب کوئٹہ۔
(۶) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب فزیشن خان آف قلات

**ناظرین مطلع رہیں**
آئندہ پرچہ وی پی پہنچیگا۔ اس لئے اطلاعاً عرض ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

**عربی طلباء کی ضرورت ہے** مدرسہ اسلامیہ آگرہ عرصہ سے اسلامی فرائض کو بہترین طریقہ سے انجام دے رہا ہے۔ جس کے ماتحت تین اور چھوٹے چھوٹے مدارس ہیں۔ نصاب باقاعدہ ہے۔ جو مولانا محمد عثمان خان صاحب مولوی فاضل مقرر کرتے ہیں۔ اسمیں فی الحال کچھ عربی خوان طلبہ کی ضرورت ہے۔ جن کی خورد و نوش کا مدرسہ کفیل ہوگا۔

محمد یونس سکرٹری مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی۔ چوراہا میر حسین آگرہ۔ (مد داخل اشاعت فنڈ)

**مولوی سید ممتاز علی** لاہوری جن کو گذشتہ سال شمس العلماء کا خطاب ملا تھا ۱۵ جون کو بمقام لاہور داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہمدرد اسلام تھے۔ "تہذیب نسواں" اور "پھول" کے نگران تھے۔ عمر ۷۰ سال سے متجاوز ہوگی۔

رحمہ اللہ و غفر لہ۔

—— اخباری خبر ہے کہ قادیان میں مرزائیوں نے اہل اسلام کو تنگ کر رکھا ہے۔ طرفین کے چند آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— جرمنی کے ای اشنڈ ورف کے اسلحہ خانہ میں آگ لگ جانے سے پچاس اشخاص ہلاک اور تین سو تہتر مجروح ہوئے۔

مسیحائی گوہر طب۔ مؤلفہ حکیم محمد حسین ٹھیالوی۔ ہر قسم کی دیرینہ و کہنہ امراض کے صدہا نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۹ - ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

## اہل حدیث حدیث کے مخالف؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

حنفی مضمون نگار نے چند حدیثیں بزعم خود ایسی پیش کی ہیں جن کی بابت وہ سمجھتا ہے کہ اہل حدیث ان حدیثوں پر اعتقاد نہیں رکھتے یا عمل نہیں کرتے دو کا ذکر نمبر اول میں ہوا - آج تیسری کا جواب پیش ہے - جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی احد صلوٰۃ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شہید علیکم وانا واللہ لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا (رواہ البخاری صفحہ ۱۷۹)

(ترجمہ) یعنی آنحضرت نے شہداء پر نماز پڑھ کے فرمایا کہ میں تمہارے لئے میر منزل ہوں اور تم پر گواہ ہوں - خدا کی قسم اس وقت میں حوض کو دیکھتا ہوں اور مجھے تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں - اور خدا کی قسم مجھے اس بات کی فکر یا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں حسد بغض کروگے ایک دوسرے پر فخر کروگے - اپنے سے دوسرے کو حقیر جانوگے -

اس حدیث کا انکار صاف ہے نہ حضور کو یہ لوگ اپنی امت کے اعمال پر گواہ مانتے ہیں (گواہ بھی وہی ہوتا ہے جو آنکھوں سے دیکھے) اسی واسطے آپ نے فرمایا کہ تمہارے افعال و اعمال کیا ہیں آیندہ قیامت کو جو حوض کوثر ہوگا وہ بھی اس وقت میں دیکھ رہا ہوں - یہ بھی یاد رہے کہ اعمال وغیرہ بھی وہی دیکھتا ہے جو زندہ ہو! (الفقیہ امرتسر ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء)

**جواب ۳** | چونکہ آپ کے دل میں حدیث کی عظمت نہیں اس لئے حدیث سمجھنے کا آپ کو شوق بھی نہیں اور نہ سمجھنے کا آپ کے حق میں گلہ بھی نہیں - نہ آپ کو دشمنان حدیث (اہل قرآن) کے حملے کا خوف ہے کہ وہ کسی حدیث کو قرآن کے خلاف پاکر کیا کہیں گے اور حدیثوں کو آپس میں متخالف پاکر کیا اعتراض کرینگے - جانے آپ کی بلا نہ خود آپ نہ آپ کے بریلی تک کے بزرگ اس میدان میں کبھی آئے - آپ کو تو غریب اہل حدیث اور دیوبندیوں کو کوسنا آتا ہے - پس سنئے ہم ہر حدیث کی تشریح میں دو باتوں کا ضروری لحاظ رکھتے ہیں:

(۱) حدیث شریف قرآن مجید کے خلاف نہ ہوجائے

(۲) ایک حدیث کسی دوسری حدیث کے ساتھ متعارض نہ ہوجائے پس ان دو اصولوں کو یاد رکھ کر جواب سنو!

انا شہید جملہ اسمیہ ہے جس کا اصل تعلق زمانہ حال سے ہوتا ہے استقبال سے نہیں - تاوقتیکہ کوئی قرینہ استقبال تک نہ لے جائے - ضروری نہیں کہ مستقبل کو بھی حاوی ہو خاصکر جب مستقبل میں نفی ہو تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ جملہ اسمیہ کو مستقبل تک لے جاکر دو حدیثوں میں تعارض پیدا کیا جائے -

پس سنو! اور وہ حدیث سامنے رکھو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں کو امت محمدیہ سمجھیں گے تو ملائکہ جواب دیں گے -

لا تدری ما احدثوا بعدک

آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے پیچھے کیا کیا بدعتیں، مولود، گیارھویں وغیرہ نکالے تھے -

یہ حدیث حضور کی بے خبری پر دلالت کرتی ہے قرآن مجید بھی اس حدیث کی تائید کرتا ہے - جہاں صاف ارشاد ہے:-

اِن یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِہِمْ

(منافق جب بولتے ہیں تو آپ ان کو غور سے سنتے ہیں (حالانکہ وہ دشمن ہیں)

پس آپ کی پیش کردہ حدیث کے معنے منطق اصطلاح میں قضیہ وقتیہ جو دوام کو مستلزم نہیں ہوتا فاسئل بہ خبیرًا -

انا شہید کے معنی بھی قرآن مجید نے دوسری جگہ بتادیئے ہیں - غور سے سنو!

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا ۔

(پ ۵ ع ۳)

یعنی ہر امت میں سے ہم گواہ لائیں گے اور تجھے اے رسول ان لوگوں پر جو تیرے سامنے ہیں گواہ بناکر لائیں گے -

"ہٰٓؤُلَآءِ" موجودہ لوگوں کی طرف اشارہ ہے

ahmadimuslim.de

**فیصلہ صاف** اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے حضور کے علم کا ثبوت ہے تو جملہ صحابہ کرام کو علم غیب حاصل ہوگا کیونکہ ان سب مومنین کے حق میں فرمایا ہے۔

كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (پ ۲ ع ۱)

(ہم نے تم کو امت معتدلہ بنایا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ بنے)

دیکھئے شہادت میں سب شریک ہوئے یا نہ پھر علم غیب میں کیوں شریک نہ ہوں۔

**نتیجہ** بقول حنفی نامہ نگار اہل حدیث اگر اس حدیث کے منکر ہیں تو ایسے علم غیب کے قائل حنفی قرآن اور حدیث دونوں کے منکر ٹھہرتے ہیں آہ سہ

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شائد
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دینگے

**خزانوں کا ملنا** ہمیں بھی مسلم ہے مگر اس کی تشریح دوسری حدیث یوں کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

تفتحها عصابة من المسلمين

(صحیح مسلم) میری امت ان کو فتح کریگی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ نہیں کہ خزانے میرے ہاتھ میں دیئے گئے ہیں کیونکہ یہ خیال بھی قرآن مجید کے خلاف ہے۔ ارشاد ہے :-

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (پ ۷ ع ")

یعنی اے رسول آپ کہہ دیجئے کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں۔

آنحضرت صلعم کو خزانوں کا مالک اور غیب کا عالم جاننے والے اس آیت کے منکر ہیں۔

**رسمی حنفی دوستو!** سہ

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

# ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

بدوملہی (ضلع سیالکوٹ) میں شریمان پنڈت بھگوت دت جی کی خامشی نے مجھے یقین دلا دیا تھا کہ آریہ سماج ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے اور میں آریہ سماج کی ہڈیاں ہردوار پہنچانے کی فکر میں اپنے سناتن دھرمی بھائیوں کے ساتھ صلاح مشورہ کر رہا تھا کہ اچانک ۷- اپریل ۱۹۳۵ء کے آریہ مسافر سے پتہ چلا کہ یہ سخت جان آریہ سماج ابھی آخری دم توڑ رہی ہے۔ چنانچہ کسی مہاشہ وشوناتھ جی نے میرے مضمون "ویدوں کے مصنف" پر قلم اٹھائی ہے بیچارے مہاشہ جی سے جواب تو کچھ بن نہیں سکا لیکن دو چار بار لکھ کر کہ ویدوں کا پرکاشک ایشور ہے۔ اس مہینے کی تنخواہ کے حقدار ضرور بن گئے ہیں۔ مہاشہ جی بیچارے کیا کریں۔ جواب لائیں تو کس کے گھر سے؟ زبان اور قلم سے آپ ہی دو چار دفعہ ویدوں کو ایشوری گیان کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں اور چندہ دینے والے سادہ لوح آریہ سماجیوں کی طفل تسلی ضرور کر دیتے ہیں یا کم از کم کرنے کی ضرور کوشش کرتے ہیں۔ میں پرزور سفارش کرتا ہوں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو آئندہ سال سے مہاشہ جی کی تنخواہ میں ضرور ترقی کر دینی چاہئے۔ اور مہاشہ جی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ اب مہاشہ جی کا جواب سنئے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"لیکن آج دنیا بھر کے سکالر یہ مانتے ہیں کہ شروع سے لے کر آج تک ویدوں میں ایک ماترا (Syllable) کی بھی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہوئی ہے ××× ویدوں میں ایک حرف تک کی بھی کمی یا زیادتی نہ ہونا بتلاتا ہے کہ وید (ایک) ہی وقت میں بنائے گئے ××× شروع دنیا سے لیکر آج تک ان میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہو سکی" (بلفظہٖ ملخصاً)

دنیا بھر کی بے ثبوت باتیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر سے سن لو۔ معلوم نہیں کہ مہاشہ جی ہمالیہ کی چوٹیوں پر رہتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ایسی بے مثال ریسرچ کے عوض پرتی ندھی سبھا نے کیوں ابھی تک مہاشہ جی کو ریسرچ سکالر کا خطاب نہیں دیا؟ مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ "شروع دنیا سے لے کر آج تک اِن (ویدوں) میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہو سکی"۔ نہ معلوم وہ "دنیا بھر کے سکالر" گورودت بھون کے کس کونے میں بیٹھے ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ شروع سے لیکر آجتک ویدوں میں ایک ماترا کی بھی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہوئی ہے۔ کوئی پکوڑی مل حلوائی یا گنڈا رام نائی ایسا سکالر ہو تو ہمیں معلوم نہیں ورنہ یورپین اور دیسی، غیر آریہ سماجی و آریہ سماجی سبھی سکالر ویدوں میں خوفناک اور کایا پلٹ تحریف اور تبدیلی کے قائل ہیں بخوف طوالت صرف چند ثبوت درج کر دینا عاقلاں را اشارہ تے کافی است سمجھتا ہوں۔ مزید خواہشمند میری لاجواب تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ملاحظہ فرماویں۔

(۱) جو رگوید شری پنڈت میکس مولر صاحب نے شائع کیا ہے۔ اس کے تتمہ (Appendix) میں پروفیسر میکسمولر صاحب چند ملاوٹی منتر نقل کر کے یوں لکھتے ہیں کہ :-

"पद्मे शाच्युत गोविंद माधवानंत केशव। कृष्ण विष्णो हृषीकेश वासदेव नमो ऽस्तु ते। २१
कृष्णाय गोपीनाथाय चक्रिणो मुरवैरिणो।

ऋस्मृतेशाय गोपाय गोविं-
दाय नमो नमः ॥ २ ॥
एतान्यनंत नामानि मंडला-
न्ते (सदा पठेत) ॥ ३ ॥

8. "The Sri Sûkta is given at the end of the fifth Mandala in the Samhitā MS ri 3 (in S 3 the leaf containing it, is bound after the sixth Athyaya).

(2)

"भो सर्प भद्र भद्रं ते दूरं गच्छ
महायशाः । जनमेजयस्य यज्ञा-
न्ते आस्तीकवचनं स्मर ॥ ५
आस्तीकवचनं श्रुत्वा यः सर्पो
ननिवर्तते । शतधा भिद्यते
मूर्ध्नि शिंश वृक्ष फलं यथा ॥ ६

2. "Khila found at the end of the fifth Mandala in S 1, S. 3, S 4. It is not given in S 2."

10. "Verses 5 & 6 occur in mahabharta 1. 2190.

22.

अवैधवा भव वर्षाणि शतं
साग्रं तु सुव्रता ।
तेजस्विनी च यशस्विनी धर्म
पत्नी पति व्रता ॥ १ ॥
इन्द्रस्य तु यथैन्द्राणी श्री-
धरस्य यथा श्रिया ।
शंकरस्य यथा गौरी तद्भ-
र्तरि भर्तरि ॥ ४ ॥
अत्रे र्यथानुसूया स्याद्व-
सिष्ठस्याप्यरुंधती ।
कौशिकस्य यथा सतीतथा
त्वमपि भर्तरि ॥ ५ ॥

22. "This Khila occurs at the end of R.V. X 85. after the third Athyaya of the eighth Ashtoka"

Max Mullar.

کیوں مہاشہ جی! آپ کے پکوڑی مل جی وید کے سکالر ہیں یا پروفیسر میکس مولر صاحب؟ جو ویدوں میں تحریف مانتے ہیں اور ان منتروں کو ملاوٹی بتلاتے ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

یگیش اچیت گوبند مادھو اننت کیشو۔ کرشن وشنو۔ رشی کیش واسو دیو! تجھے نمسکار ہو۔ ۱
گوپیوں کے مالک۔ امرت ایش۔ گوپ گوبند کے لئے بار بار نمسکار (سجدہ) ہو۔ ۲۔
یہ اننت نام منڈل کے آخیر ہمیشہ پڑھو۔ ۳۔

(۲)

اے زہریلے سانپ جا دُور چلا جا۔ تیرا بھلا اسی میں ہے۔ راجہ جنمیجے کے (جو ارجن کا پڑپوتا۔ ویرابھی منیو کا پوتا اور مہاراجہ پریکشت کا بیٹا تھا) یگیہ کے اختتام پر کہے ہوئے آستیک رشی کے بچنوں کو یاد کر۔ ۵۔ آستیک رشی کے کہے بچنوں کو سُن کر جو سانپ واپس نہیں لوٹ جاتا اُس کے پھن کے آملے کے پھل کی طرح سو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ۶۔

پروفیسر میکسمولر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ملاوٹی منتر رگوید کے پانچویں منڈل کے آخیر میں بعض نسخوں میں لکھے ملتے ہیں۔

پانچواں اور چھٹا وید منتر مہا بھارت ۱۔ ۲۱۹۰ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۲۲)

اے عورت تو سو برس تک بیوہ نہ ہونے پائے۔ اور جلال اور عظمت والی دھرم پتنی اور پتی ورتا ہووے جس طرح اندر کی اندرانی۔ شری دھر کی جیسے شرما۔ شو شنکر کی جس طرح گوری ویسے ہی تو بھی اپنے خاوند کے لئے بن اتری رشی کی بیوی انوسویا اور وسشٹھ کی بیوی ارندھتی کوشک کی بیوی ستی کی مانند تو بھی اپنے خاوند کے لئے بن۔

ان کے متعلق پروفیسر میکسمولر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ملاوٹی وید منتر رگوید ۱۰۔ ۸۵ سوکت کے آخیر میں تیسرے ادھیائے کے بعد آٹھویں اشٹک میں واقع ہوئے ہیں۔

گورو کل مہاودیالیہ جوالا پور کے پرنسپل آریہ سماجی پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ رگوید آلوچن صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵ میں وید منتروں کی مختلف گنتی سے ویدوں میں تحریف تسلیم کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:-

"اس سے سپشٹ (ثابت) ہے کہ اس پرکار (طرح) شیشری شاکھا میں آشولائنی سے ۱۳۸ رچائیں (وید منتر) ادھک (زیادہ) پڑھی گئی ہیں ×× ۔ شری ساین آچاریہ جی بھی بال کھلیہ رچاؤں (منتروں) کو نہیں مانتے اُن کو کسی انیہ شاکھاؤں (دیگر شاخوں) کی سمجھتے ہیں۔" (بلفظہ)

آریہ سماجی پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر ویدک کوش بھومکا صفحہ ۹ پر نیز اے ہسٹری آف ویدک براہمناز جلد ۲ صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:-

"اتھروید کے جس سوکت میں پریکشت شبد (نام) آیا ہے۔ وہ کنتاپ سُوکتوں میں سے پہلا ہے کنتاپ سوکت اتھرو سنگھتا انترگت (شامل) نہیں ہیں۔ ان سوکتوں کا پدپاٹھ بھی نہیں ہے۔ انوکرمنکا میں انہیں کھل (ملاوٹی) کہا ہے۔ ان سوکتوں میں پریکشت شبد (نام) کے آجانے سے ساری سنگھتا مہا بھارت اُتر کالین (مابعد زمانہ کی بنی ہوئی) نہیں کہی جا سکتی۔" (بلفظہ)

جس کا صاف مطلب یہ کہ کنتاپ سُوکت

[illegible]

جن میں ۱۹۷۵ منتر ہیں زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف و ملاوٹ ہیں۔

اور تو اور خود سوامی دیانندجی اپنے پونا والے تیسرے دیا کھیان میں کہتے ہیں کہ برہمنوں نے ویدوں کو بالکل لٹش کر دیا ہے۔ اتھروید میں اپنشد بنا کر گھسیڑ دی ہے۔ نئے نئے منتر بنا کر ڈال رکھے ہیں اور گیارھویں لیکچر میں کہتے ہیں کہ اسی طرح پر بعض لوگوں نے ویدوں کے اندر بھاگوت وغیرہ پرانوں کے شلوک گھسیڑ دیئے ہیں اور بارھویں دیا کھیان میں کہا ہے کہ پہلی تصانیف یعنی ویدوں میں مصنوعی شلوک ڈال اور نئی رچنائیں کر کے ملاوٹ کر رکھی ہے۔ (ملخصاً)

سوامی دیانند کے شائع کردہ یجروید ادھیائے ۲۵ کا اڑتالیسواں منتر دیگر یجر ویدوں میں ابھی تک ندارد ہے۔ اور الفاظ کی تحریف تو جابجا پائی جاتی ہے۔ سوامی دیانندجی کے علاوہ دیگر سب رگویدوں کے منڈل ۳ سوکت ۳۳ کے رشی ستلج اور بیاس نامی دو دریا لکھے ہیں۔ سوامی جی نے تحریف کر کے انہیں رشی نہیں لکھا اور کئی جگہ کئی سوکتوں اور منتروں کے رشی اور دیوتا بدل دیئے ہیں۔

اگر طوالت مانع نہ ہوتی تو میں دکھلاتا کہ کس طرح سوامی دیانندجی نے تحریف کی ہے۔ اور مختلف رشیوں کی منتروں کی مختلف گنتی سے دکھلاتا کہ کب کس کس رشی کے وقت کتنے کتنے منتر ویدوں میں پائے جاتے تھے۔ (باقی)

---


## الہامی کتاب

وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر


تفسیر سورہ فلق والناس۔ مع متن عربی۔ قیمت ۹ (پتہ دفتر اہلحدیث)

# الزاق الکعبین

## نماز میں پیر ملانے کا حکم

(مرقومہ مولوی محمد احمد صاحب مسافر)

نماز کی صفوں میں دوسروں کے ساتھ پیروں کو ملا کر کھڑا ہونا حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ نہیں۔ اور یہ سنت مستمرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے برابر چلی آتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

**الجواب** من جانب نعیم الدین اصلاحی۔ یہ سوال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے جواب کے لئے چند مقدمات کی ضرورت ہے۔ اور میں متبع سنت ہوں۔ اور میری کوشش ہے کہ سنت کی پیروی سے باہر قدم نہ رکھوں گا مگر یہ مسئلہ اسی وقت سمجھ میں آئے گا۔ جبکہ ان مقدمات کو ذہن نشین کر لیا جائے۔ وہ یہ ہے کہ ہر فن میں اسی شخص کا قول قابل اعتبار ہوتا ہے جو اس میں امام مانا گیا ہے۔ مثلاً بوعلی سینا اور جالینوس کی رائے فقہ میں تسلیم نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ فن طب کے امام ہیں۔ اسی طرح سیبویہ کا قول علم نحو میں مانا جائے گا۔ علم فقہ میں نہیں۔ پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ علم فقہ میں امام ابوحنیفہ یا امام ابویوسف یا امام شافعی یا امام سیوطی وغیرہم جو رائے دیں وہ قابل تسلیم و قابل عمل ہے۔

**اقول** ضرور آپ کی بات تسلیم ہے مگر کس میں۔ علوم مدونہ میں۔ لیکن احکام شرعیہ میں چونکہ اس کا منتہیٰ حدیث رسول اللہ صلعم اور آنحضرت کا عمل اور کتاب اللہ ہے وہاں تک آپ پہنچائیں گے تو تسلیم ہے ورنہ مردود ہے۔ آپ تو اتباع سنت کے مقر ہیں اس سے آپ کا قدم باہر نکل گیا۔ جواب استفتا میں اس کو ملحوظ رکھنا چاہئے تھا۔

**قولہ** فقہا لکھتے ہیں کہ امام ترمذی وغیرہ یہ لوگ ناقل حدیث ہیں یعنی حدیثوں کو صحیح ویسا ہی جیسا کہ دوسروں سے سنا ہے فقہاء کرام تک پہنچا دیتے ہیں۔ حتی الوسع کوئی غلط بات ضرور کائنات کی طرف نسبت نہ ہونے پائے اسی طرح ائمہ فقہ کی بھی سعی ہوتی ہے کہ احکام صحیح صحیح صاحب شریعت کے واضح کر کے امت تک پہنچائیں خواہ وہ احکام منصوصہ ہوں یا مستنبط ہوں یعنی ائمہ حدیث ایک خدام شریعت کی حیثیت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے الفاظ پہنچانے کی ساعی ہیں اسی طرح ائمہ فقہ بھی احکام شرعیہ کو خوب واضح طور پر ہم کو سمجھاتے ہیں۔

**اقول** اگر فقہاء کرام کا یہ قول تسلیم کر لیا جائے تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ تمام محدثین اور ائمہ حدیث نعوذ باللہ منہ بغیر مطلب سمجھے ہوئے حدیثوں کو اپنے شیوخ سے روایت کرتے اور پڑھتے تھے کیونکہ معنی قبادر یہی ہوتے ہیں کہ وہ لوگ صرف الفاظ کو اپنے شیخ سے سن کر دوسروں کو بتا دیا کرتے تھے۔ باقی اس کا مضمون کیا ہے اور مفہوم اس کا کیا ہوا۔ اس سے کچھ بحث نہیں تو اس صورت میں یہ محض قاصد اور امین ہوئے پھر قاصد کو کیا معلوم کہ اس ملفوفہ میں کیا لکھا ہوا ہے۔ اور دوسرے یہ لازم آیا کہ وہ متبع نہیں ہوتے تھے کیونکہ عمل سے علم مقدم ہوا کرتا ہے۔ جب علم ہی نہیں تو عمل کیونکر ممکن ہے۔ آپ نے تمام محدثین کو جہلاء میں شمار کر دیا اور فقہاء کو علماء میں آپ غالباً فقہاء میں ہونگے اس وجہ سے حدیثوں کے مطالب سے خوب واقف ہونگے۔ مجھے آپ کی فہم پر نہایت افسوس ہوتا ہے۔ اگر اپنے معلومات میں غور و فکر کرتے تو یہ جہالت دور ہو جاتی اور اس کے قائلین کے قول کو علم کی کسوٹی پر رکھ کر کھرا کھوٹا

پہچان لیتے مگر افسوس صد افسوس کہ اپنی عقل سے کچھ کام نہیں لیا۔ کیا عند اللہ ماخوذ نہ ہوں گے۔

اچھا اب سنئے۔ بتاتا ہوں۔ حدیثوں کے اندر تعارض بھی ہوا کرتا ہے۔ اس کو محدثین ہی دفع کرتے ہیں فقہاء نہیں۔ اگر وہ لوگ محض ناقل ہی ہوتے تو یہ تعارض کیونکر دفع کرتے۔ پس معلوم ہوا کہ محدثین حدیثوں کے مطالب سے خوب واقف ہوا کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ نقادین میں شمار کئے جاتے تھے۔ عزیزم وہ ماہر فن تھے ایک ایک حدیثوں کو متعدد شیوخ سے پڑھ کر سمجھتے تھے بعض لوگوں کی طرح نہیں کہ چند اوراق کسی حدیث کے پڑھ لئے اور باقی مطالعہ کرکے درس حدیث دینے لگے۔ ایسے لوگوں کا زعم ہے کہ علم حدیث پڑھنے کا فن نہیں ہے وہ تو صرف کتب بینی اور مطالعہ سے آسکتا ہے۔ یہ خیال محض باطل ہے۔ اس سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے اور پھر دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ اگرچہ حدیثیں اردو میں ہوں تو اس کو بھی کسی شیخ سے پڑھنا لازم ہے اسی صحاح ستہ کو لوگ تین تین چار چار مرتبہ پڑھتے تھے اور اب بھی پڑھتے ہیں اس کے بعد ان کو حدیث کی سمجھ آئی ہے اور برسوں شیوخ کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں تاکہ ان کا عمل علم کے مطابق ہو۔ تبع سنت ہونے کا دعویٰ اسی وقت صحیح ہوگا جب سنت نبوی کی پیروی کی جائے گی۔ اگر کوئی حدیثوں کو کسی شیخ سے نہ پڑھے صرف مطالعہ سے کام لے تو اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہوگی کہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کو پڑھ لیا ؎

دوست آں دانم کہ گیرد دوست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

یعنی میں دوست اس کو سمجھتا ہوں کہ عاجزی کی حالت میں اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ لے۔

پس اس نے اس کے ظاہری معنی سمجھ لیا تھا۔ اتفاق سے اس کے دوست کو کوئی مار رہا تھا اس نے فوراً اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ لیا اس کے دشمن نے خوب پیٹا۔ بعد کو دوست نے اپنے دوست سے کہا کہ تم نے میرا ہاتھ کیوں پکڑ لیا۔ دوست نے جواب دیا کہ میں نے سعدی علیہ الرحمۃ کے شعر کا یہی مطلب سمجھا ہے۔

تو یہی مثال ہوگی جو بغیر شیخ سے پڑھے ہوئے حدیثوں کی درس و تدریس کرتا ہے۔ اب مسائل فقہیہ کو اس طرح سمجھئے کہ فقہاء اپنے استنباط میں مختلف ہیں اس میں کوئی صحت پر ہے کوئی غلطی پر۔ لہٰذا اب ضرورت ہوئی کہ اس اختلاف میں فیصلہ کرنے کے لئے کوئی قانون ہو۔ جس سے صحیح اور غلط میں کامل امتیاز ہو جائے۔ پس وہ قانون قرآن پاک اور حدیث مصطفٰے ہے۔ جیسا کہ علم کلام کے مسئلہ میں اختلاف ہو تو جس کی تقریر قانون منطق کے مطابق صحیح ہو وہ صحیح ہے ورنہ غلط۔ اسی طرح جو مسئلہ فقہ، قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلعم کے مطابق ہو وہ صحیح ورنہ غلط۔

(باقی آئندہ)

## قادیانی مشن

# کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا

### خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا کا کوئی اہم واقعہ ہو اس میں قادیانی نبی کی تکذیب کا سامان کافی ہوگا۔ مگر امت مرزائیہ (بہردو صنف) اس بنئے سے بھی زیادہ ہوشیار ہے۔ جس کا قصہ امرتسر میں یوں مشہور ہے امرتسر میں بزمانہ حکومت سکھاں شہر کا کوئی سکھ رئیس محلے کے کسی بنئے پر خفا ہوتا تو اس کو حویلی میں بلوا کر "دس بیس" ....... رسید کرا دیتا۔ ہوشیار بنیا پہلے ہی سوچ سمجھ کر ململ کا کم سے کم نصف تھان دھوتی کے اندر رکھ لیتا۔ جب واپس آتا تو شماتت اعداء سے ڈرتے ہوئے ڈیوڑھی میں سر جھاڑ کر ململ سر پر رکھ کر باہر نکلتا۔ جب کوئی پوچھتا کہو مہاراج سردار صاحب نے کیوں بلایا تھا مہاراج ململ کے تھان کی طرف اشارہ کرکے فرماتے۔

"یہ بخشیس دینے کو"

یہی کیفیت امت مرزا کی ہے۔ کوئٹہ میں قیامت خیز زلزلہ آیا جو حقیقت میں مرزا صاحب کی تکذیب کرتا ہے۔ مگر دونوں پارٹیوں نے اس کو مرزا صاحب کی صداقت پہ پیش کیا۔

**لطیفہ** لاہوری پارٹی کو جب کوئی کہے مرزا صاحب کی فلاں پیشگوئی غلط ہوئی تو کہا کرتے ہیں کہ پیشگوئی پر بحث معمولی بات ہے کسی اصول پہ ہونی چاہئے۔ لیکن کوئٹہ کے زلزلہ پر خلیفہ قادیان نے خطبہ دیا تو ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری نے بھی اُس سے مسرور ہو کر ایک مضمون لکھ مارا۔ کیوں؟ اس لئے کہ

ان تصبکم سیئة یفرحوا بہا

**تفصیل سنئے!** کوئٹہ میں قیامت کا نمونہ زلزلہ آیا (اعاذنا اللہ منہا) اس پر تمام ہندوستان نے اظہار غم کیا۔ خصوصاً سندھ اور پنجاب میں ماتم بپا ہوا۔ مگر قادیان کے خلیفہ نے ۷۔ جون کو اس پر ایک خطبہ دیا۔ جس میں جی کھول کر خوشی اور غلط بیانی کی بلکہ دھوکہ دہی سے کام لیا اور خلافت پدری کا حق خوب ادا کیا۔ حیرت ہے کہ ان لوگوں کو یہ خبر ہے کہ "اہلحدیث" زندہ ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ اہلحدیث مرزا صاحب کا صحیح معنے میں مبلغ ہے۔ کسی ایرے غیرے کی تحریف لفظی یا معنوی چلنے نہیں دیتا۔ پھر بھی اخفاء حق میں جرأت کرتے ہیں تو ان کی بابت یہ کہنا بے جا نہیں کہ بکف چراغ وارند چل رہے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے علی وجہ الیقین کہتے ہیں کہ زلزلہ کوئٹہ کے متعلق

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات ... (۵۵)

خلیفہ قادیان نے اور ڈاکٹر بشارت احمد نے سراسر اخفاء حق کیا اور محض اظہار باطل سے کام لیا۔

**نوٹ** کوئی انذاری واقعہ کسی مدعی کے حق میں نشان صداقت دو طرح سے ہو سکتا ہے۔

(۱) وہ عذاب خاص اس کے منکروں پر آئے جیسے ارشاد ہے۔

وعذب الذین کفروا وذلک جزاء الکافرین[1]

یعنی عذاب خاص کافروں پر آئے تو نشان صداقت ہوتا ہے۔ بالکل صحیح ہے۔

کوئٹہ کا زلزلہ اس قسم کا نہیں۔ خود مرزائی بھی اپنے شمار کے اعتبار سے کافی مرے اور مخالف بھی کافی بچے۔

(۲) یا وہ مدعی اس واقعہ کی خبر دے تو اس کے خبر دینے کی حیثیت سے اس کے حق میں نشان صداقت ہو سکتا ہے۔ یہ اصول بھی صحیح ہے جیسے

غُلِبَتِ الرُّومُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ[2] (پ ۲۱ ع ۴)

**سوال یہ ہے** کہ زلزلہ کوئٹہ نشان صداقت مرزا کس حیثیت سے ہے؟ خلیفہ قادیان کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں حیثیتوں سے اس کو نشان مرزا جانتے ہیں۔ ان کا اختیار ہے۔ ہم ان کے مضمون کی روح رواں چند فقرات جانتے ہیں۔ جن کے الفاظ یہ ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ زلزلہ کا نشان خدا تعالیٰ پانچ دفعہ دکھائے گا۔ اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کر لیا جائے۔ تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں۔ ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان اور دہشتناک ہوتا ہے۔"

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۷)

**اہلحدیث** پس قادیانی دعویٰ قائم ہو گیا۔ اب ہمارا جواب دعویٰ سنئے اور خوب یاد رکھئے سے

وہ قصے اور ہونگے جن کو سُن کر نیند آتی ہے
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سُن کر داستاں میری

ہمارا بیان ہمارے لفظوں میں نہیں بلکہ بڑے مرزا صاحب کے الفاظ میں ہوگا۔ ہمارا بیان سن کر ناظرین حیران ہونگے کہ خلیفہ قادیان کو اتنی غلطبیانی کرنے پر جرأت کیسے ہوئی جبکہ بڑے مرزا صاحب کی تصنیفات ملک میں پھیل چکی ہیں۔ خاصکر دفتر اہلحدیث میں پہنچ چکی ہیں۔ بہرحال اس سوال کا جواب دینا خلیفہ قادیان کا کام ہے۔ ہمارا کام تو بڑے میاں کے الفاظ کو پیش کر دینا ہے۔

نمونۂ قیامت زلزلہ تو خود بڑے میاں کے زمانے ہی میں ٹل ٹلا کر معدوم ہو گیا تھا۔ اب اس سے ڈرانا یا زلزلہ کوئٹہ کو اس کا مصداق بنانا "مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلۂ خود باید زد" کا مصداق ہے۔

پس مرزا صاحب متوفی کا کلام سنئے جو بڑے زلزلے کو منظور محمد لودہانوی کے گھر میں لڑکا پیدا ہونے سے وابستہ کرتے ہیں۔ جب وہ پیدا نہیں ہوتا تو نہایت لطیف حیلے سے زلزلہ کو بھی دور کر دیتے ہیں۔ سارے الفاظ آپ کے حسب ذیل ہیں:۔

"پہلے یہ وحی الہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدہانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دے گا اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے۔ مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونۂ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ربّ اخّر وقت هذا۔ اخّره الله الی وقت مسمّی۔ یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونۂ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی لہذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحی الہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونۂ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخّره الله الی وقت مسمّی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہو گئی۔ منہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ کا حاشیہ)

**اہلحدیث** کیسی صاف بیانی ہے کہ زلزلہ مثل قیامت کا آنا اس شرط سے مشروط ہے کہ پیر منظور محمد کے

---

[1] خدا نے کافروں کو عذاب کیا یہی بدلہ کافروں کا ہے
[2] رومی مغلوب ہو کر غالب ہونگے۔

(غلطی مرزا - مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ کی پیشگوئی ۱۳۵۴ھ کا غلط ہونا ثابت ہے۔ نمبر ۳ [illegible])

ahmadimuslim.de

ہاں لڑکا پیدا ہو۔ چونکہ اس کے ہاں آج تک بھی لڑکا پیدا نہ ہوا بلکہ دونوں میاں بیوی اس دار فانی سے وصہ ہوا رخصت بھی ہو گئے۔ پس وہ زلزلہ نمونہ قیامت بھی رخصت ہوا۔ ؎

اچھا ہوا میری مالا ٹوٹی
میں رام جپن سے چھوٹی

**احمدی دوستو!** کتاب حقیقۃ الوحی میں عبارت مرقومہ دیکھ کر حوصلہ کر کے خلیفہ سے پوچھو کہ جناب زلزلہ نمونہ قیامت تو منظور محمد لودہانوی کے گھر لڑکا پیدا نہ ہونے کی وجہ سے رفع دفع ہو گیا۔ پھر کبھی زلزلہ بہار کو اور کبھی زلزلہ کوئٹہ کو آپ موعودہ زلزلہ قرار دے کر آپ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ہمیں بھی شرمندہ کراتے ہیں۔ گو ہمارا ایمان تو یہی ہے کہ بقول ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

ہم خلیفہ قادیان کی ارادت مندی سے کبھی ہٹنے کے نہیں۔ مگر جناب (خلیفہ صاحب!) آپ ہمارے زخموں پر نمک پاشی کر کے ہماری تکلیفات میں اضافہ کیوں کرتے ہیں ؎

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

**اطلاع** حسب ضرورت اس مضمون کو بصورت اشتہار بھی شائع کیا جائے گا۔ ناظرین مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ محصول ڈاک اور چندہ اشاعت فنڈ کی بابت آئندہ ہفتے اطلاع دی جائے گی۔

---


## محمدیہ پاکٹ بک

جو مرزائی مشن کی تردید میں حال ہی میں طبع ہوئی ہے اور اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ بہت جلد منگا کر مطالعہ کریں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت مجلد عہ (پتہ) دفتر اہلحدیث امرتسر


# جزیرہ ٹرینی* ڈاڈ اور پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ اور پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب آریہ سماجی کا احوال جناب مولوی ادریس خان صاحب بدایونی کی مہربانی سے بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر معلوم ہوا۔ پہلے مولوی ادریس خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی سے ان خادموں کو یہ احوال معلوم ہوا۔ جناب پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب نے ٹرینی ڈاڈ میں قدم رنجہ فرما کر سب مذاہب کی مذمت کرنی شروع کی۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ٹونہ پونہ میں دوران لکچر میں تناسخ کے بارے میں یہ قرآنی آیات پیش کیں:۔

وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون۔

اور دوسری آیت یہ پیش کی۔

الست بربکم قالوا بلی

جس سے تناسخ ثابت کرنے پر زور لگایا۔ جب پنڈت صاحب تقریر ختم کر چکے تو مولوی امیر علی صاحب نے فرمایا کہ پنڈت صاحب قرآنی آیات کو غلط پڑھتے ہیں۔ بعد دریافت کرنے کے مولوی امیر علی صاحب نے فرمایا کہ ہم لکچر دینگے۔ بعد مولوی امیر علی صاحب کے بندہ نے مباحثہ کے واسطے پنڈت اجودھیا پرشاد کو عرض کیا۔ چنانچہ چند یوم کے بعد مولوی امیر علی صاحب نے لکچر دیا۔ بعد ختم ہونے لکچر مولوی امیر علی صاحب کے پنڈت صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ مولوی امیر علی نے غلط پڑھا ہے نیز اردو تک پڑھنا نہیں جانتا اور یہ قرآن مجید مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ کا ہے۔ یہ کہہ کر اپنے گھر سدھارے۔

اب اخبار اہلحدیث ۸۔ فروری ۱۹۳۵ء میں یہ سرخی "تبلیغی جماعتیں غافل ہیں" دیکھ کر جناب مولوی ادریس خان صاحب ودیارتھی بدایوں نے ہندی رسالہ ودیشک دہلی میں آرگن سارودیشک سبھا بابت جنوری ۱۹۳۵ء میں ایک چٹھی جو پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب مبلغ آریہ سماج کی طرف سے چھپی ہے۔ (اس کا ترجمہ کیا ہے) دیکھ کر تعجب ہوا کہ پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

مولوی امیر علی صاحب کو مناظرہ میں پچھاڑا ہے۔ اور مسٹر خان (جس کا اسم مبارک سہراب خان ہے) نے ابھی شدھی نہیں کرائی۔ تمام جزیرہ کے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے ہیں مگر یہ اپنے ارادہ پر مستقل ہیں اور عہد کیا ہے کہ ۵۰۰ مسلمانوں کو لیکر شدھ ہونگے ابھی ۴۰۰ مسلمانوں کو راضی کیا ہے۔ ۱۰۰ کی کمی ہے یہ کمی بھی جلد پوری ہو جائے گی۔

پنڈت صاحب نے زور لگایا ہے کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ مسٹر خان کوئی بڑا بھاری مسلمانوں کا لیڈر ہے جو ۵۰۰ مسلمانوں کو لیکر آریہ ہوگا۔ اب پنڈت اجودھیا پرشاد کو تحریر کرنا فرض تھا کہ مسٹر خان جب شدھ ہوئے تو کتنے ہزار مسلمانوں کو لیکر آریہ ہوئے۔

مسٹر خان وہ صاحب ہیں کہ الف سے ب تک نہیں جانتے اور جب پنڈت اجودھیا پرشاد ٹرینی ڈاڈ میں آیا تھا تب وہ عیسائی مذہب اختیار کرنے کو راضی ہوا تھا۔ چنانچہ چگوانس نگر کی جماعت اسلامی نے بندہ کے پاس یہ خبر بھیجی کہ مسٹر سہراب عیسائی مذہب میں جانا چاہتا ہے۔

پنڈت صاحب کو جناب غازی محمود دھرمپال صاحب بی۔ اے کا واقعہ ابھی یاد ہوگا جو اصل اور سود ساتھ ہی لایا تھا۔ مسٹر خان جو آریہ ہوا ہے چند یوم کے بعد ظاہر ہو جائیگا کہ اصل اور سود لیکر آئے گا۔ اور جو پنڈت اجودھیا پرشاد نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"جب سے امیر علی قادیانی کو مباحثہ میں پچھاڑا پورانکون کی دو جماعتیں ہو گئی ہیں۔ ایک جماعت مخالفت پر تلی ہوئی ہے اب پورانکون

---

* یہ جزیرہ امریکہ کے قریب ہے اور ماتحت برطانیہ کے ہے۔ (اہلحدیث)

نے سنت جماعت کے مولوی کو مباحثہ کے واسطے تیار کیا ہے امید ہے کہ اس مناظرہ کو دیکھ کر سناتنیوں کو یقین ہو جائیگا۔ کہ آریہ سماج کے اصولوں کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ اور بزرگوں کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ مضمون مناظرہ آواگون ہے اور پورا ایک مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔"

پنڈت صاحب لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا چاہتے ہیں۔ جبکہ سناتن دھرم اور آریہ سماج ہر دو کا عقیدہ آواگون پر ہے۔ تو پھر کون سناتن دھرمی عقل کا پورا اس مضمون پر مسلمانوں کا ساتھ دیکر سنت والجماعت مولوی کا آواگون پر مناظرہ کرائیگا۔ یہ الفاظ آپ کے تحریر کرنے سے تمام مخلوق پر ظاہر ہوگیا کہ خداوند کریم کے فضل سے ٹرینی ڈاڈ میں سناتن دھرمی، عیسائی، مسلمان سب مل کر رہتے ہیں اور تمہارے ورغلانے سے انشاء اللہ یہ تینوں مذہب والے کبھی ایک دوسرے سے الگ ہوکر دشمنی کا برتاؤ نہیں کریں گے۔ جیسے کہ آپ پر ظاہر ہوگیا۔ سناتن دھرم کے لیڈر نے آپ کو مناظرہ کے نوٹس دیئے۔ مسلمانوں نے مناظرہ کے واسطے اشتہار انگریزی اخبار میں نکالے۔ کئی خطوط آپ کے نام روانہ کئے تاکہ مباحثہ پر تیار ہوں لیکن آپ کا مناظرہ کے لئے آمادہ نہ ہونا سناتن دھرمیوں تک ہی کیا بلکہ ٹرینی ڈاڈ کے ہر خورد و کلاں کی زبان پر جاری ہے کہ

حاجی رکن الدین نے مباحثہ پر پنڈت اجودھیا پرشاد آریہ کو جو اشتہار دیا اور انگریزی اخبار میں جب شائع کیا تو پنڈت اجودھیا پرشاد کی زبان ہی بند ہوگئی۔

جس کی سند بندہ کے ہر دو اشتہار انگریزی ہیں۔ اور یہ جو پنڈت اجودھیا پرشاد نے تحریر کیا ہے کہ آریہ سماج کے اصولوں پر کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ٹرینی ڈاڈ کے رہنے والوں پر ظاہر ہوگیا جو انجمن سنت والجماعت کی طرف سے لیکچر ہوئے کہ ان آریوں کے اصول دو ہیں۔ جھوٹ بول کر لوگوں کو ورغلانا اور ہندوستان میں جھوٹ تحریر کرکے پیٹ پالنا۔ اور جو پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب کا یہ فرمان ہے کہ:-

"دو تین ہزار آریہ ہونے کو تیار ہیں۔"

بندہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں میں ابھی مسٹر سہراب خان بیشک آریہ ہوئے ہیں اور ہمارے ہندو بھائی خوب جانتے ہیں کہ ہندو بھائیوں میں سے کتنے آریہ ٹرینی ڈاڈ میں ہوئے۔ لیکن بندہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ آریہ سماج اور قادیانی مذہب کا یہ بڑا اصول ہے کہ اگر ایک آدمی اپنے مذہب میں داخل کریں گے تو ایک ہزار بتاویں گے۔

لیکن پنڈت صاحب کو اپنے لیڈر سوامی دیانند صاحب کا حکم ماننا فرض ہے جو ستیارتھ پرکاش صفحہ ... میں تحریر ہے۔

"ہمیشہ جھوٹ بولنے سے بچے۔ سچ کا نام دھرم ہے۔"

لیکن پنڈت صاحب (اجودھیا پرشاد) کے خیال میں جھوٹ بولنا ہی دہرم ہے۔ جس کی شاہد یہ چھٹی ہے جو ہندی رسالہ وید ٹنک دلی میں آرگن سارودیشک سبھا بابت ماہ جنوری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا ترجمہ جناب ادریس خان صاحب (دیانتی) از بدایوں نے اخبار اہلحدیث امرتسر ۔ فروری ۱۹۳۵ء میں شائع کرایا ہے۔

اور جناب مولوی ادریس خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی سے ان خادموں کو یہ موقع ملا حقیقت حال ظاہر کرنے کا۔ اور مولوی صاحب کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب کسی اخبار یا رسالہ میں ٹرینی ڈاڈ کا جو حال تحریر فرماویں تو اپنے خادم کو خبردار کریں تاکہ مناسب جواب دیا جاوے۔ فقط۔ زیادہ حد آداب۔

عریضہ نیاز خادم قوم بندہ رکن الدین
از بمقام ٹونہ پونہ جزیرہ ٹرینی ڈاڈ

## ملاں ملتانی ثانی کا لوہیاں میں ورود

اما بعد حضرات! آج ہر مذہب اپنی صداقت کو پیش کرتا ہے اور اس کے اصول معقول کو دنیا کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے موجودہ بعض لوہیا لوں کا اسلام خدا جانے کیا ہے اور کس اصول کے تابع ہے۔ عیسائی وغیرہ کی طرح اور جماعت مرزائیہ کے علم برداروں کی مانند آج کل عوام الناس زید، عمر، بکر خدا بنانا اسلام کا اصول جانتے ہیں۔ چند دن ہوئے موضع لوہیاں متصل سلطان پور لودی ایک شخص مسمی ابراہیم سکونت پذیر ہے۔ آتے ہی اہل حدیث جماعت کو تبرے بازی شروع کی۔ خصوصاً مولوی جلال الدین کو جو اس جگہ درس تدریس وامام جامع اہل حدیث ہیں اس قدر سب وشتم ولعن طعن کیا کہ لوگ مولوی مذکور سے متنفر ہوگئے۔ لطف یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی اتنی تعریف کرتا ہے جو میری طاقت سے باہر ہے۔ پھر اس کا بھی مدعی ہے کہ کہ مولانا صاحب میرے چچا ہیں میں نے ان کی گود میں پرورش پائی ہے وہ میرے کرم و مشفق مہربان ہیں۔ اس گاؤں میں ایک خانقاہ موسومہ میاں مٹھین مسلمانوں سکھوں ہندوؤں میں مشہور ہے ہر جمعرات کو کھیر وغیرہ اچھی کافی چڑھتی ہے۔ وہاں عورتوں کو دم کرتا ہے۔ گیارھویں کو فرض قرار دیتا ہے۔ ہر جمعرات کو قوالی کراتا ہے۔ قبروں پر سجدہ کراتا ہے۔ جوتے قریباً بیس قدم پر اتروا دیتا ہے۔ قرآن مجید کے دس پارے فقروں کے سینے بسینے کا قائل ہے۔ یہ تمام امور مذکورہ کو عین حنفی المذہب قرار دیتا ہے۔ جو یہ تمام نہیں کرتا وہ ہرگز حنفی المذہب نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حنفی المذہب تھے تب ہی ان کاموں کو حضور نے کیا اور ہم کو حکم دیا۔ ایسی ایسی باتیں سنا کر لوگوں کو اپنے فریب دہی کے جال میں پھنسا لیا ہے کہ سکھوں، ہندوؤں، مسلمانوں مرد و عورتوں سے عہد کر لئے۔ (باقی برصفحہ ۱۳ کالم ۲)

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۸)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا:۔

"من اخبرک ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ رواہ الترمذی (مشکوۃ ص۵۰۱)

"یعنی جو کوئی یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا یا کسی حکم پروردگار کو چھپایا یا ان پانچ چیزوں کا علم آپ کو تھا جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور برسنا مینہ کا اور علم پیٹ کے بچے کا اور نہیں جانتا کوئی کیا کریگا کل کو اور نہیں جانتا کوئی کس زمین میں مریگا بیشک اللہ بڑا جاننے والا خبردار ہے سو بیشک وہ شخص بڑا جھوٹا بہتان باندھنے والا ہے"

پس اسی جلن میں تو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا ص۱۰۳ میں لکھا :۔

یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں یہ صرف رائے تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی :

افسوس اس دورنگی پر۔ اس حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تو بتدعین گورپرستوں کے سوائے حق تعالیٰ کے دوسروں کو علم غیب بتانے والوں کے ناک کان دونوں کاٹ دیئے۔ اسی طرح صلحاء امت کی دعائیں اور اعمال صالحہ کی برکات حق تعالیٰ خلق میں ظاہر فرماتا ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے:

"عن مصعب بن سعد قال رای سعد ان لہ فضلا علی من دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری - (مشکوۃ ص۴۴۷)

"یعنی روایت ہے مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا خیال کیا سعد نے کہ وہ افضل ہیں دوسروں یعنی غرباء فقراء وغیرہم سے جو ان سے کمتر ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں مدد کئے جاتے تم اور نہیں رزق دیئے جاتے تم مگر اپنے ضعیفوں کی برکت سے"

اور خود مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان کی منصب امامت ص۱۳۰ میں مرقوم ہے:۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث وینصر بھم علی الاعداء ویصرف من اھل الشام بھم العذاب۔

یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابدال ہونگے ملک شام میں اور وہ چالیس مرد ہیں جب کوئی ان میں انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے اس کی جگہ اور انہیں کی برکت سے مینہ برساتا ہے اور دشمنوں پر فتح ہوتی ہے اور شام والوں پر عذاب نہیں آتا ہے"

نیز مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان ص۲۲ میں فرماتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے سو ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں اور اللہ ان کے بتانے میں تاثیر دیتا ہے بہت لوگ اس سے سیدھی راہ پر ہوجاتے ہیں:

نیز مولانا شہید مرحوم مکتوب بنام سید عبداللہ بغدادی میں فرماتے ہیں:۔

"اما قرب الانبیاء عند اللہ تعالیٰ وکمالاتہم و فضائلھم التی لا یصل دون مراد قاتھا غیرھم فمسلم وھو امر آخر لا دخل لہ فی الربوبیۃ والالوھیۃ رد شبہات العوام۔ حیث یزعمون ان الانبیاء والاولیاء یتصرفون فی العالم یفعلون ما یشاؤن۔ وصلی اللہ سیدنا ومطاعنا وشفیعنا محمد ن المصطفیٰ وعلی آلہ شموس الھدیٰ واصحابہ بدور الدجیٰ فقط۔

یعنی لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کا قرب اور ان کے کمالات اور ان کی فضیلتیں کہ اس مرتبہ کو ان کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا یہ تمام امور مسلم ہیں اور یہ دوسری بات ہے جسکو ربوبیت اور خدائی میں کچھ دخل نہیں۔ عوام کا شبہ رد کرنا مقصود ہے۔ جن کا یہ گمان ہے کہ انبیاء اور اولیاء سارے جہان میں تصرف کرتے ہیں جو چاہتے ہیں کرڈالتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور ہمارے مخدوم اور ہمارے شفیع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر جو آفتاب ہدایت ہیں اور آپ کے اصحاب پر جو اندھیری رات کے چاند ہیں اپنی رحمت نازل فرمادے" فقط۔

پس بعد توضیح کلام مولانا شہید مرحوم دربارہ عظمت و اکرام حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کے ناظرین اہل انصاف پر واضح ہوگیا کہ مولوی نعیم الدین نے اپنی جہالت و سفاہت سے معجزات و کرامات کو باختیار و تصرف انبیاء اور اولیاء حاضر و ناظر جان کر مرادیں طلب کرنے کا عقیدہ تراش کر مولانا شہید مرحوم کیا بلکہ درپردہ تمام اکابر ائمہ دین کو منکر احادیث دشمن دین بدنصیب قرار دیا جو بدتر از رفض اور محض یہودیت ہے!

علیٰ ہذا حکایت شیخ کبیر ابوعبداللہ قرشی بروقت زیارت مزار حضرت خلیل علیہ السلام کا ملاقات فرمانا اور حق تعالیٰ سے دعا کرنا اور اس کا اثر ہونا اور شیخ ابن عربی کے قول میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مع الروح والجسد کا ناممکن نہ ہونا کہ ایک وقت میں بہت سے آپ دیکھیں۔ پس یہ اولیاء کرام کا بوجہ تزکیہ نفس و تصفیہ باطن کے بحالت استغراق و کشف بطور خرق عادت کرامات کے مشاہدہ مع الروح ہے نہ مع الجسد حقیقی۔ چنانچہ واقعہ معراج بیت المقدس میں

(۶۵۹)

ارواح انبیاء کا جمع ہونا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۵ صفحہ ۴۵۳ میں روایت ہے :-

"وفی حدیث ابی هریرة عند البزار والحاکم انه صلی بیت المقدس مع الملائکة و انه اتی نهاك بارواح الانبیاء۔

یعنی اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں فرشتوں کے ہمراہ مع ارواح انبیاء کے نماز پڑھی:

اور خود مولوی نعیم الدین کے بڑے دعویٰ کی مستند و مسلم کتاب انوار ساطعہ جس کی توصیف ہر رسالہ سواد اعظم میں لکھا کرتے ہیں صفحہ ۲ میں فتاویٰ سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ :-

"امامة النبی علیه السلام لیلة المعراج لارواح الانبیاء علیهم السلام :

ثابت ہوا کہ سب پیغمبروں کی روحیں اپنے اپنے مقامات سے سمٹ کر بیت المقدس میں حاضر ہوگئیں۔ اب یہ ارواح انبیاء آسمانوں پر ملیں انتہی

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۶۰ میں فرماتے ہیں :-

"و مراد آنحضرت ازاں کہ فرمود مرا دید نہ آنست کہ جسم مرا دید و بدن مرا دید بلکہ مثال دید۔ و امام حجۃ الاسلام محمد غزالی در کتاب المنقذ من الضلال گفتہ کہ ارباب قلوب مشاہدہ میکنند در یقظہ ملائکہ را و ارواح انبیاء را و مے شوند از ایشاں اصوات و کلمات ::

یعنی اور مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کہ فرمایا مجھ کو دیکھا (یعنی جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو مجھ کو ہی دیکھا) یہ نہیں ہے کہ میرے جسم کو دیکھا اور میرے بدن کو دیکھا بلکہ مثالی طور پر دیکھنا ہے۔

اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی نے فرمایا ہے کہ ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہیں جاگتے میں ملائکہ اور ارواح انبیاء کا اور سنتے ہیں ان سے آواز اور کلمات کو"

مگر یہ احوال اولیاء کرام نہ ہر کسی کے حق میں دلیل و برہان ہو سکتے ہیں اور نہ یہ حجت شرعیہ ہو سکتے ہیں کہ اس پر مدار احکام دین کا ہو سکے کہ ارواح کو حاضر و ناظر قدرت و تصرف کا عقیدہ کر کے ان سے مرادات طلب کی جاویں کہ یہ بحکم نصوص آیات و احادیث کے شرک ثابت ہو چکا ہے پس جبکہ معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء کرام خود ان کے قبضہ قدرت و تصرف میں نہیں ہیں تو پھر یہ کشف و مشاہدات کیونکر ان کے قبضہ میں ہو سکتے ہیں۔ مولوی نعیم الدین کا دلائل شرعیہ سے عاجز ہو کر بزرگوں کے مکاشفات و مشاہدات پر تار عنکبوت پکڑنے کا وقت آگیا جو محض باطل ہے

ع کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند از نوشتن شیر و شیر

چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جلد ا صفحہ ۱۸۵ تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں :-

"فرقہائے بسیار در چیزہائے دیگر از راہ غفلت برائے او تعالیٰ شریکا مقرر کردہ اند چوں نیک تامل کنند شرکت در آں چیزہا باعتقاد شرکت دریں صفت چہارگانہ میگردد پس درحقیقت اعتقاد شرک مناقض و منافی اعتقاد توحید دریں چہار صفت است کہ آں را عند التفتیش و تحقیق ہر کسے مسلم مے دارد پس مشرکین خود بزبان خود ملزم مے شوند و تفصیل انواع شرک کہ در عالم واقع است ایں است

چہارم پیر پرستان گویند چوں مرد بزرگی کہ بسبب کمال ریاضت و مجاہدہ مستجاب الدعوات و مقبول الشفاعت عند اللہ شدہ بود ازیں جہاں میگذرد روح اورا قوتے عظیم و وسعتے بس بہم مے رسد ہر کہ صورت اورا برزخ سازد یا در مکان نشست و برخواست او یا بر گور او سجود و تذلل تمام نماید روح او را بسبب وسعت و اطلاق برآں مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت نماید"

"یعنی بکثرت فرقوں نے اور چیزوں میں از راہ غفلت اللہ تعالیٰ کے لئے شریک مقرر کئے ہیں تامل کرنے سے ان چیزوں میں شرکت سے ان چار صفتوں میں بھی اعتقاد شرکت کا آجاتا ہے پس درحقیقت اعتقاد شرکت مناقض اور منافی اعتقاد توحید ان چار صفتوں میں ہے کہ اس کو تفتیش و تحقیق کے ہر شخص مسلم رکھتا ہے پس مشرکین خود اپنی زبان سے آپ ملزم ہونگے اور تفصیل انواع شرک کی جو عالم میں واقع ہے یہ ہے۔ چہارم فرقہ پیر پرستوں کا کہتے ہیں کہ جو کوئی بزرگ بسبب کمال ریاضت اور مجاہدہ کے مستجاب الدعوات اور مقبول الشفاعت عند اللہ ہوا تھا اس جہان سے گزرتا ہے اس کی روح کو قوت عظیم اور وسعت نہایت درجہ کی پہنچتی ہے جو کوئی اس کی صورت کو برزخ کرے یا اس کی نشست و برخاست کی جگہ یا اس کی قبر پر سجدہ اور تذلل کرے اس کی روح بسبب وسعت اور اطلاق کے اس کے اوپر مطلع ہو اور دنیا اور آخرت میں اس کے حق میں شفاعت کرے۔

اور جناب واصل الی اللہ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ مجملہ ارشد خلفاء حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ جنکو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الممات میں مستند جانتے ہیں آپ ارشاد الطالبین صفحہ ۲۱ و ۲۲ میں فرماتے ہیں :-

"اگر فیض بعد موت ہماں قسم باشد کہ در حیات باشد پس تمام اہل مدینہ از عصر پیغمبر خدا تا ایں وقت برابر اصحاب باشند و نیز ہیچ کس محتاج صحبت اولیا نباشد چگونہ فیض مردہ مثل زندہ باشد کہ در مفیض و مستفیض مناسبت شرط است و آں بعد وفات مفقود۔ ولہذا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از قبر شریف فیض نیتواند رسید لعدم المناسبة الصوریة پس واسطہ دیگری باید نائب پیغمبر و وارث او و قال علیه السلام

العلماء ورثة الانبیاء [illegible]

[illegible]

# فتاویٰ

**س ۱۵۰}** ایک عورت کو اس کے خاوند نے طلاق ثلاثہ ایک دفعہ روبروئے عوام الناس دیدی ۔ عورت اس جگہ موجود نہ تھی ۔ جب عورت کو خبر ہوئی تو رونے بیٹھی کہ میں اس گھر سے نہیں جاؤں گی ۔ حتیٰ کہ برادری کو خبر ہوئی اور مرد کو زجر توبیخ برادری نے کی ۔ یہاں تک کہ مرد اپنے الفاظ کہنے سے سخت شرمسار ہوا اور واپس الفاظ گفتہ کو لینا پڑا ہے ۔ اب ہر دو مرد و عورت آپس میں اپنے گھر آباد ہونے پر راضی ہیں ۔ اور برادری بھی راضی ہے ۔ بدیں وجہ ملتمس ہوں کہ اب ہر دو مرد و عورت مذکورہ بالا کا نکاح ثانی ہو سکتا ہے یا کہ نہیں ۔ اور ایک دفعہ طلاق ثلاثہ کہنے سے کونسی طلاق نامزد ہوتی ہے؟

(سراج الدین امام مسجد ۔ مسجد شرقی موضع بندرانوالہ براہ سمبڑیال ضلع فرید کوٹ)

**ج ۱۵۰}** ایک دفعہ کی تین طلاقیں محدثین کے نزدیک ایک ہوتی ہیں ۔ کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ کی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں ۔ لہذا بلا نکاح ثانی محض صلح ہی کافی ہے ۔ اللہ اعلم ۔

(داخل غریب فنڈ)

**س ۱۵۱}** مسماۃ مستقیمہ کی شادی اس کے والدین نے نابالغی میں زید سے کردی ۔ اس وقت زید بھی بالغ ہونے کے قریب تھا ۔ اور چال چلن معلوم نہ تھے ۔ لیکن زید بالغ ہونے کے بعد شریر و بدچلن ہوگیا اور اوباشوں ، ڈاکوؤں کی صحبت اختیار کرکے چوری و ڈکیتی کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے اور اب تک مستقیمہ کی رخصتی نہیں ہوئی ہے اور مستقیمہ ایسے بدچلن خاوند کو پسند نہیں کرتی ۔ اس صورت میں خلاصی کی کوئی آسان صورت از روئے قرآن و حدیث تحریر کریں ۔

(محمد رفیق از چک دھرم پور)

**ج ۱۵۱}** بحکم حدیث شریف مستقیمہ کو بعد بلوغت نکاح مذکور رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے نہ رکھنا چاہے تو برادری کے چند لوگوں کے سامنے نکاح ناپسند کرنے کا اعلان کردے ۔ مزید تسلی کے لئے اپنے شہر کے جج صاحب کے پاس درخواست دے کر حکم فسخ حاصل کرلے ۔ اللہ اعلم ۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

**نوٹ** سوالات قابل طباعت جواب طلب اسی قدر ہیں ۔

## بقیہ مضمون از صفحہ ۱

طریقہ بیعت عورتوں کو ایک کمرہ میں لے جاکر برہنہ تن کے ساتھ معانقہ کرتا ہے اور پانچ روپیہ نذر لیتا ہے ۔ مردوں کی بیعت ایسی ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ دیا اور پانچ روپیہ جیب میں ڈالے ۔

کیا مسلمان اس کی نظیر پیش کرسکتے ہیں کیا یہی اسلام ہے پھر لوگوں کو پنجابی نبیوں پر غصہ کیسے اور کس طرح ہوسکتا ہے جبکہ گھر میں اپنے آپ کو حنفی کہلانے والے ان باتوں کے مدعی ہیں ۔ کیا میں العدل کے کارکنان سے امید رکھوں کہ اس کے متعلق کوئی مناسب کارروائی کریں گے ۔ یا کم از کم ان کے متعلق گوہر افشانی فرماویں گے ۔ کیا کوئی حنفی اس پر ایمان رکھتا ہے ۔ ان کے متعلق صحیح رائے نہیں پیش کرتا کہ یہ اسلامی کام ہیں ۔ اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو کوئی مجھ سے بیعت کریگا میں اس کا روز محشر ضامن ہونگا اور میرے جھنڈے شفاعت کو حاصل کرے گا ۔ میری بیعت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے ۔ میری بیعت جنت الفردوس کا ٹھکانہ ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ملتان کی جماعت اہل حدیث نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ سب میرے مرید ہیں جو کام کرتے ہیں مجھ سے پوچھ کر کرتے ہیں ۔ کیا جماعت اہل حدیث ملتان اس کو جانتی ہے کہ یہ کون شخص ہے ؟ خادم الاسلام ابو سعید عبد العزیز ۔ مدرس مدرسہ دار الحدیث محلہ اعوانان لودہانہ (پنجاب)

## مدرسہ دار التکمیل مظفر پور کا سالانہ جلسہ

مدرسہ دار التکمیل مظفر پور وجمعیۃ علماء اہل حدیث صوبہ بہار کا سالانہ جلسہ ۶ ۔ ۷ مئی کو بمقام بیرا گنیا (ترائی نیپال) کے لوگوں کی دعوت پر منعقد ہوا ۔ مولانا ابو القاسم صاحب و مولانا عبد التواب صاحب و مولانا یوسف صاحب امرتسری نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں ۔ طلباء مدرسہ دار التکمیل نے بھی اپنی تقریروں سے سامعین کو محظوظ کیا ۔ قوم کے سوال پر مولانا ابو القاسم صاحب نے اس کی خوب تشریح کردی کہ ہندوستان میں تنظیمی سرداری ہوسکتی ہے اور اس میں تعدد بھی ہوسکتا ہے ۔ جیسا کہ حدیث میں آیا کہ تم تین آدمی بھی ہو تو ایک کو سردار بنالو لیکن وہ امارت جس کے بارے میں یہ ہے کہ جو بغیر خلیفہ کی بیعت کے مریگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منهما یعنی جب دو خلیفوں کے لئے بیعت ہو تو پچھلے کو قتل کرڈالو وغیرہ وغیرہ ۔ ہندوستان میں ممکن نہیں ۔ اور اس مسئلہ پر بھی خوب روشنی ڈالی کہ زکوۃ وعشر وغیرہ یہاں خود رکھ سکتے ہیں اور اس کے بہترین مصارف مدارس ہیں ۔ مولانا کے اس مدلل بیان سے قوم پر حق بات واضح ہوگئی ۔

جلسہ میں سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے دشمنوں کے قاتلانہ حملوں سے محفوظ رہنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا اور اعلیٰ حضرت سلطان موصوف کے لئے سلامتی کی دعا کی گئی ۔ (الراسل فدا الہدیٰ)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

**فتاویٰ نذیریہ** } مصنفہ حضرت مولٰنا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ ۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن و حدیث کے درج ہے ۔ قیمت بجائے ۸ کے ۶ ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا ۔ (۲/۴) مصنفہ مولانا حبیب الرحمن دیوبندی ۔ قیمت ۶ر ۔ (منیجر اہلحدیث)

# متفرقات

**گھٹنے کی درد** ہنوز باقی ہے گو سابقہ کی نسبت آفاقہ ہے۔ اب ہومیوپیتھک علاج شروع کیا ہے۔ احباب کرام دعا میں نہ بھولیں۔ (ابوالوفاء)

**اہلحدیث کے بہی خواہ** اس کی توسیع اشاعت پر توجہ فرمائیں۔ کیونکہ عرصہ سے اخبار بجائے ترقی کے روبہ تنزل ہے۔ اگر آپ حضرات نے اسکی روک تھام نہ کی تو آیندہ کو نقصان عظیم کا خطرہ ہے۔

**مکرر یاد دہانی** ۳۱ مئی کے اہلحدیث میں بابت ماہ جون میں قیمت و میعاد مہلت ختم ہونے والے احباب کے نمبر خریداری درج تھے۔ ممکن ہے بعض اصحاب نے ان کو ملاحظہ نہ فرمایا ہو۔ اس لئے آج مکرر شائع کئے جاتے ہیں۔

**نوٹ** ان کی طرف سے ۲۷ جون تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر موصول نہ ہوئی یا مہلت و انکار وغیرہ کی اطلاع نہ ملی تو ۲۸ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

۵۶۶ - ۷۱۰ - ۸۱۳ - ۸۸۶ - ۱۶۷۵-
۲۷۰۷ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ - ۵۵۳۷ - ۵۵۳۸-
۵۶۳۸ - ۵۷۱۲ - ۵۸۸۶ - ۶۴۹۳ - ۶۹۲۳-
۷۰۳۸ - ۷۹۳۸ - ۷۹۶۳ - ۸۰۶۲ - ۸۳۵۷-
۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ - ۸۶۶۷ ۸۹۶۳ - ۹۰۳۹-
۹۲۲۲ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۶۳ - ۹۴۹۴
۹۶۰۹ - ۹۸۹۹ - ۹۹۳۰ - ۹۹۳۸ - ۹۹۴۹-
۹۹۹۱ - ۱۰۰۰۵ - ۱۰۲۳۷ - ۱۰۳۰۷-
۱۰۳۰۹ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸-
۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۶۷-
۱۰۶۶۸ - ۱۰۷۵۲ - ۱۰۸۴۴ - ۱۰۸۹۶-
۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۵۲ - ۱۰۹۵۳-
۱۰۹۶۱ - ۱۱۰۶۶ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۳۰۲-
۱۱۳۰۳ - ۱۱۳۰۰ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۵۴-
۱۱۳۹۲ - ۱۱۴۰۴ - ۱۱۴۰۶ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۱۱ - ۱۱۴۱۱-

۱۱۴۱۷ - ۱۱۴۲۰ - ۱۱۴۳۱ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۵۵۱-
۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷ - ۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۵۵-
۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۳ - ۱۱۶۷۷-
۱۱۶۷۹ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۸۳ - ۱۱۶۸۹ - ۱۱۶۹۱-
۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۸۷-
۱۱۷۸۹ - ۱۱۷۹۵-

**غریب فنڈ:-** ۹۱۶۲ - ۹۸۳۹ - ۱۱۶۴۴-

**وی پی واپس آتے ہیں** ۳۱ مئی کا اہلحدیث جن خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا ان کے نمبر خریداری ۷ جون میں درج کئے گئے تھے اُن میں بعض احباب کے وی پی واپس آئے ہیں۔ اگر یہ واپسی بے خبری کے باعث ہوئی ہے تو وہ از راہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ورنہ اخبار بند کردیا جائے گا۔

**مضامین آمدہ** محمد سلیمان - ابورضا عبداللہ - محمد حسن۔

**ضرورت دستی پریس** انجمن اصلاح المسلمین محلہ قاسم پورہ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ کو تبلیغی اشتہارات شائع کرنے کے لئے ایک فلسکیپ سائز کے دستی پریس کی ضرورت ہے کوئی صاحب خیر عطا فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(خادم محمد مصطفےٰ سیکرٹری)

**صدق لکھنؤ** جو حال ہی میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی سابق ایڈیٹر "سچ" کی زیرادارت پندرہ روزہ شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اب دس روز کے بعد شائع ہوتا ہے۔ (منیجر صدق)

**رسالہ مصحف کا اجراء** جولائی ۱۹۳۵ء سے عمرآباد ضلع شمالی ارکاٹ سے "مصحف" جاری ہوگا جسمیں مذہبی، علمی، ادبی، اخلاقی وغیرہ مضامین درج ہوا کریں گے۔ قیمت سالانہ تین روپے ہوگی۔ (منیجر)

**یاد رفتگان** ہمارے والد حاجی عبداللہ صاحب ٹھیکیدار جو جماعت اہل حدیث کے رکن رکین تھے ۴- ربیع الاول کو فوت ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کتاب و سنت پر ہمیشہ عامل رہے

راقمان اسماعیل و ابراہیم از سوجتی گیٹ جودھپور۔

(۲) میری والدہ حرکت قلب بند ہونے سے ۴ جون کو فوت ہوگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(راقم عبدالرحمٰن ہیڈ ماسٹر مراد پور پٹنہ)

(۳) میرا داماد مسمی عبدالرحمٰن فوت ہوگیا۔ انا للہ

(عبدالحق چک ۲۲ ڈاک خانہ پتوکے ضلع لاہور)

(۴) والدہ مسٹر ایم۔ اے۔ ملک امرتسری حال پرنسپل انڈین سکول نیکرو۔ افریقہ ۲۶ یوم تپ میعادی میں مبتلا رہ کر انتقال کرگئیں۔ انا للہ۔

(قاضی منظور حسین امرتسر)

(۵) شیخ عبدالرحمٰن صاحب (نومسلم) سوداگر گلی قلعہ بھنگیاں امرتسر بعارضہ تپ میعادی فوت ہوگئے انا للہ۔ مرحوم پکے موحد اور مخلص مسلمان تھے (ا۔ ہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

**مولوی شاہ سلیمان مرحوم** پھلواری میرے مہربان تھے۔ طریقہ اہل حدیث کو پسند کرتے تھے۔ ان کی وفات کی خبر سن کر نماز جنازہ ادا کی۔

مولوی حاجی محمد یونس خاں۔ ملک پور ضلع بلند شہر

**مجلس اہل حدیث کٹڑہ حکیماں** شہر امرتسر کی طرف سے زلزلہ فنڈ کے لئے شعبہ خدام خلق مجلس احرار اسلام امرتسر کو آٹھ عدد مختلف پارچات اور مبلغ چالیس روپیہ نقد دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ایک مریض کو سول ہسپتال امرتسر میں دس روپیہ اور ایک مقامی نادار کو پانچ روپیہ بطور امداد دیئے گئے۔ (راقم محمد اسلم بٹ سیکرٹری)

**بجواب انعامی مضمون** مرقومہ شیخ عبدالوہاب صاحب کلکتہ

(از حکیم غلام محمد از مقام چک ۱۸۹ ڈاکخانہ کنڑوالا ضلع لائل پور (پنجاب)

شیخ صاحب موصوف نے "داڑھی" رکھنے وغیرہ کے متعلق جو انعامی مضمون اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۷ مئی میں طلب کیا ہے۔ بندہ نے حسب فرمائش المکرم رسالہ لکھ لیا ہے موصوف اطلاع دیں کہ انکو کیسے بھیجوں۔

اسلام کی پردہ ۵۰ · اسلام کی پردوں کی ضرورت اور فوائد ۱۰ (۳۶۳) فاضل مولوی ... (پنجاب)

# ملکی مطلع

## آنے والا زلزلہ شدید ہوگا

### قادیانی آواز کا اثر وہمی طبائع پر

قادیانی گروہ پروپگنڈا کرنے میں یورپ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ اپنی بات کو ایسے عمدہ طریق اور محنت سے پھیلاتے ہیں کہ بڑے بھاری دور اندیش کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ اصلیت کیا ہے۔

جونہی قادیان سے یہ آواز نکلی کہ زلزلہ کوئٹہ کے بعد ایک اور شدید زلزلہ نمونہ قیامت آنے والا ہے۔ بس یہ آواز دھیمے دھیمے ملک میں ایسی پھیلی کہ دہلی جیسے ہوشیار شہر میں بھی اس کا اثر جا پہنچا۔ ۱۱ جون کی رات کو اہل دہلی جاگتے اور دوڑتے رہے۔ امرتسر کے وہم پسند لوگ بھی گھروں سے باہر نکلے رہے۔ باقی مقامات کی کیفیت اخبار "سیاست" لاہور نے لکھی ہے جو درج ذیل ہے:-

### زلزلہ کے خوف سے اہلیان لاہور گھروں سے نکل کر میدانوں میں جا سوئے

لاہور ۱۳- جون- بروز پیر دس جون کو لوگ کوئٹہ کے زلزلہ سے بھی زبردست زلزلے کے خوف سے میدانوں میں جا کر سوئے۔ اسی قسم کی اطلاعات شیخوپورہ، گجرات، ڈنگہ اور دیگر مقامات سے موصول ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کئی لوگ شب بھر عبادت گذاری میں مصروف رہے۔ اس شبہ کی وجہ حسب ذیل بیان کی جاتی ہے۔ جب کوئٹہ میں زلزلہ کی اولین اطلاعات اشاعت پذیر ہوئی ہیں تو اسی وقت ان لوگوں نے جو عادتاً مجبور تھے۔ قصے کہانیاں مشہور کرنا شروع کر دیئے ایک یہ کہانی بھی بیان کی جاتی ہے جو ایک اخبار نویس کو ایک دس سالہ لڑکے نے جو کوئٹہ سے گاڑی میں آ رہا تھا سنائی۔ اُس نے بیان کیا کہ زلزلہ سے کچھ عرصہ پیشتر دن کو ایک فقیر بازاروں میں آیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ تمہارے مکانات گرد میں مل جانے والے ہیں۔ اگر تمہیں اپنی زندگیاں بچانے کا خیال ہے تو کوئٹہ سے فوراً نکل بھاگو۔

یہ بات سن کر لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ لیکن فقیر ان کو انتباہ دیکر چلا جا چکا تھا بعد میں لوگوں کو خیال آیا کہ فقیر سے کچھ اور دریافت کریں چنانچہ انہوں نے فقیر کو تلاش کرنا شروع کیا۔ مگر اُسے نہ ملنا تھا نہ ملا۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا قصہ ایک فسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جب اس کہانی کا اثر عوام پر سے جاتا رہا تو افواہ گھڑنے والوں اور ان کے دوستوں نے یہ افواہ اڑائی کہ لاہور میں ایک زلزلہ آنے والا ہے۔ مگر بعد میں یہ بھی کہہ دیا گیا کہ نہ صرف لاہور میں بلکہ بہت سی جگہوں پر زلزلہ آئے گا بعض اخبارات میں یہ اطلاع بھی شائع ہوئی کہ لاہور ایک آتش فشاں پہاڑ پر واقع ہے جو زلزلے کے ساتھ ہی پھٹ جائے گا۔ اس افواہ نے آگ کی تیزی کے ساتھ شہرت حاصل کی اور پنجاب بھر میں مشہور ہو گیا کہ دس تاریخ کی شب کو زلزلہ آنے والا ہے۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے ۸- اور ۹ کی درمیانی شب کو زلزلہ محسوس کیا ہے۔ دس تاریخ کی شب کو آدھی رات کے قریب یکدم ایسا جھکڑ چلنا شروع ہو گیا کہ اب تک رات کو اس قسم کا طوفان نہیں آیا تھا۔ اس جھکڑ سے دروازے اور کھڑکیوں کے پٹ زور زور سے کھلنے اور بند ہونے لگے جس سے کرخت آوازیں پیدا ہونا شروع ہو گئیں۔ کتوں نے جو مستقبل کو جانتے ہیں۔ (جہلاء کا خیال ہے) زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا۔ ان حالات میں توہم پرست لوگ بہت ہی خوف زدہ ہو گئے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ لوگ جو میدانوں میں سوئے اس وقت جلد جلد اپنے بستر اور چارپائیاں چھوڑ کر بھاگ اُٹھے۔ اور عبادت میں مشغول ہو گئے انجامات کا شبینہ عملہ اپنے کاروبار میں مشغول رہا بلکہ انہیں جھکڑ وغیرہ کی اطلاع بھی نہ ہوئی۔ کئی لوگ صبح تک سوئے ہی نہیں۔ یہ بے چینی صرف غیر تعلیم یافتہ لوگوں تک محدود نہ تھی بلکہ تعلیم یافتہ اور باخبر حلقہ بھی اس میں مبتلا تھا۔ خصوصاً عورتیں تو اسی غم میں گھلی جا رہی تھیں۔ ٹھنڈی سڑک پر چند آدمی تار گھر کے قریب رات کے ایک بجے چارپائیوں کے گرد جمع ہو گئے تھے اور سوتے نہیں تھے کہ کہیں سوتے ہی میں زلزلہ نہ آ جائے۔ کہ اتنے میں ایک دم جھکڑ چلنا شروع ہو گیا۔ جس سے دو چار چارپائیوں کی مچھردانیاں مع ڈنڈوں کے اڑ گئیں۔ اس واقعہ نے اس جماعت میں سخت کھلبلی ڈال دی کہ وہ سمجھے کہ زلزلہ آن پہنچا۔ اور دیگر مقامات کے افراد کو بھی اس قسم کے واقعات سے واسطہ پڑا ہوگا تو ان بیچاروں کے لئے وہ شب کاٹنی سخت مشکل ہو گیا۔ (و۔ پ)"

(سیاست لاہور ۱۴ جون ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** زلزلہ واقعی ڈرنے کے لائق ہے مگر جس زلزلہ کی خبر صحیح ہو وہ ڈرنے کے لائق ہے نہ کہ وہ جس کا منبع علم ہی معلوم نہ ہو۔ زلزلے کے متعلق صحیح خبر سنئے جسے ہم ایسے حوالے سے بتاتے ہیں جس کی تردید یا تکذیب ناممکن ہے غور سے سنئے!

إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُم بِسُكَارَى وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ

بے شک زلزلہ قیامت بڑا ہولناک واقعہ ہے جس دن تم اس کو دیکھو گے اس روز ہر ماں اپنی اولاد کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو متوالا دیکھو گے

مشکوٰۃ شریف (عربی اول) فن حدیث کی مقبول (۳) (۶۶۳) منتخب کتاب ہے۔ قیمت ۵ عہ (پ)

ahmadimuslim.de

حالانکہ لوگ متوالے نہ ہونگے بلکہ اللہ کا
عذاب سخت ہوگا۔

**برادران اسلام!** قادیانی افواہوں پر توجہ نہ کرو۔ خدائی الازم پر ایمان رکھ کر اعمال صالحہ پر توجہ کرو اور یقین رکھو کہ ؎

یاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے
آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے
جو کرنے ہیں کام ان کو جلدی کر لو
طلبی کا پیام وہ چلا آتا ہے

# آیندہ انتخابات کونسلوں میں

## ووٹروں کی قابلیت

چونکہ کونسلوں کے ووٹروں کی فہرستیں بن رہی ہیں اس لئے ہر وہ شخص جو ووٹر ہو سکتا ہے اپنی حیثیت سے آگاہ ہوکر نام درج کرائے۔ ورنہ وقت پر افسوس کرنے سے فائدہ نہ ہوگا۔

(۱) ایسی اراضی کا مالک ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔ (۶۶۳)

(۲) یا ایسی اراضی کا موروثی مزارع ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۳) یا ایسی جاگیر یا معافی رکھتا ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۱۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۴) یا کم از کم ۶ ایکڑ آبپاش اور ۱۲ ایکڑ بارانی اراضی کا کاشتکار مزارع ہو۔

(۵) یا گذشتہ ۱۲ ماہ سے کسی ایسی جائیداد غیر منقولہ (ماسوائے اراضی زیر کاشت) یا مکان کا مالک ہو جس کی قیمت دو ہزار روپیہ یا جس کا سالانہ کرایہ ۶۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۶) گذشتہ مالی سال میں ۵۰ روپیہ یا زاید میونسپل یا کنٹونمنٹ ٹیکس لگا ہو۔

(۷) یا گذشتہ مالی سال میں انکم ٹیکس لگا ہو۔

(۸) سال گذشتہ میں ۲ روپیہ یا زاید حیثیت یا پیشہ ٹیکس ڈسٹرکٹ بورڈ کا لگا ہو۔

(۹) ذیلدار، انعامدار، سفید پوش یا نمبردار ہو۔ اس میں نائب یا سربراہ شامل نہیں۔

(۱۰) ملک معظم کی افواج سے ریٹائرڈ، پنشن یافتہ یا موقوف شدہ فوجی افسر یا سپاہی ہو۔

(۱۱) پرائمری یا اس کے برابر یا اس سے اعلیٰ تعلیمی درجہ پاس کیا ہو۔ مسجد یا پاٹھ شالہ کی تعلیم متصور نہ ہوگی۔

**مستورات کی قابلیتیں** مندرجہ بالا قابلیتیں رکھنے والی تمام مستورات رائے دہندہ ہو سکتی ہیں اگر کسی عورت کو مندرجہ بالا قابلیتوں کے لحاظ سے حق رائے دہندگی حاصل نہ ہو سکے تو مندرجہ ذیل قابلیت رکھنے والی عورت بھی رائے دہندہ ہو سکتی ہے۔

(الف) وہ لکھ پڑھ سکتی ہو۔

(ب) ایسے شخص کی زوجہ ہو جو مندرجہ بالا قواعد کے مطابق رائے دینے کا حق رکھتا ہو۔ اس میں ذیلدار، انعامدار، سفید پوش یا نمبردار شامل نہیں۔

(ج) ملک معظم کی افواج سے ریٹائرڈ، پنشن یافتہ یا موقوف شدہ افسر یا سپاہی کی پنشن یافتہ والدہ یا بیوی یا بیوہ ہو۔ اس میں جنگی انعامات حاصل کرنے والے شامل نہیں۔

# امریکہ کی اخلاقی حالت

امریکن اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۳۳ء تک یعنی ۳۶ سال کے اندر امریکہ میں ۳۹۳۰ نیگرو عوام کے ہاتھوں قتل ہوئے یعنی اوسطاً فی سال ۱۱۰ اور فی ہفتہ دو۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ یہ فی ہفتہ دو قتل کا اوسط کل واقعات قتل کا نہیں بلکہ صرف اُن واقعات قتل کا ہے جو امریکہ کی گوری اور مہذب آبادی کے ہاتھوں وہاں کی دیسی یعنی کالی مخلوق کے ہوتے رہے ہیں اسی سلسلے میں مسٹر کونزی دایلے کو پر مصنف صحیفہ جرائم کا بیان بھی قابل ملاحظہ ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ امریکہ میں ہر ۳۰ آدمیوں میں سے ایک شخص یقیناً ایسا ہے جو کسی نہ کسی جرم کا مرتکب ہو چکا ہے اور ایک دفعہ حوالات میں بھی رہ چکا ہے۔ پولیس کے دفاتر میں ۸۴ لاکھ مجرم عورتوں اور مردوں کے انگوٹھوں کے نشانات موجود ہیں۔ پولیس افسروں کو ان میں سے دس لاکھ جرائم پیشہ اشخاص کی گرفتاریوں کے لئے اکثر مشین گنوں، بندوقوں، رائفلوں اور اشک آور گیسوں کا استعمال کرنا پڑا ہے۔ بسا اوقات ان لوگوں سے کھلم کھلا جنگ بھی کرنی پڑی ہے۔ جسمیں متذکرہ بالا اسلحہ جات کا استعمال آزادانہ کیا گیا۔ ان دس لاکھ جرائم پیشہ لوگوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو دو سے لیکر بارہ جرائم تک کا ارتکاب نہ کر چکا ہو۔ امریکہ میں قتل، اغوا، رہزنی اور بنکوں پر ڈاکہ ڈالنے کی وارداتیں عام ہیں۔ اکثر مہذب ٹھگ شریفوں کو جُل دے کر لوٹ لیتے ہیں۔ (مدینہ۔ بجنور)

# پھلوں اور ترکاریوں کی حفاظت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں اور ترکاریوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق ایک مختصر سے تعلیمی نصاب کا انتظام کیا گیا ہے جو یکم جولائی سے ۱۶ جولائی ۳۵ء تک رہے گا۔ اس نصاب میں چیری، آڑو، ناشپاتی، آم اور انگور کو ڈبوں میں محفوظ رکھنے اور آم کی چٹنی، مربہ، جیلی، رس، شربت اور سرکہ وغیرہ تیار کرنے کے طریقے سکھائے جائیں گے۔

داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹریکولیشن مقرر کیا گیا ہے تاکہ طلبا انگریزی میں لیکچر سمجھ سکیں قریباً ۱۵ طلبا کو داخل کیا جائیگا۔ ان کی اقامت کا انتظام کالج ہوسٹل میں کیا جائیگا۔ اس نصاب کے لئے پنجاب کے طلباء سے ۵ روپیہ اور بیرون پنجاب سے آنیوالے طلباء سے پندرہ روپیہ فیس وصول کی جائے گی۔

داخلہ کی درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کی خدمت میں ۲۵ جون ۳۵ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۱۳ جون ۳۵ء)

ahmadimuslim.de

۱۶۹

# گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں - پیاس بہت لگتی ہے - پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے - دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے - اس واسطے آج کل کے دنوں میں

## امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائیں گے یہ وقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے -

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے - چاہے کوئی بیماری ہو - استعمال کرو ضرور فائدہ ہوگا - بہت عجیب چیز ہے - ہزارہا استعمال کرنے والوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو پاس رکھنی چاہئے نہ جانے کسی وقت ضرورت پڑ جاوے -

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) نمونہ کی شیشی ۸ر

**احتیاط** نقلوں سے بچو - کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو -

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا عہ ۲۳ لاہور } المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

(۶۶۵)

## آج کل ۱۵

} یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے - کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی درد شکم اور نفخ ہو جانا بھی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا - کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، ہچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے - بھوک بڑھاتا ہے - سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے - چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے - کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے - اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے - فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے - پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے - دل دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے -

قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ - محصول ۵ر

**اکسیر موتی دانت** - دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے - اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں - قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ :- اکسیر ہاضمہ ایجنسی - لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں عہ ۳۳۴ امرت سر

## سرمہ نور العین ۲۴/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے - آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے - نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے - قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

## اکسیر عثمانی ۱۲/۲۵

آنکھوں سے پانی بہنا - نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اڑنا - روہے پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت ہلک امراض چشم کے دافع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے - گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے - نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک -

پتہ :- ایس - ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

## حالات مرزا ۶/۱۲

یعنی

### مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے - قیمت صرف ۵ر ہے - بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸ر کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں -

(ملنے کا پتہ)

محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

ahmadimuslim.de

# مومیائی

۳۵/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ۔ ۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (۶۶۲)
۱۲/ عہ۔ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۱۲ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع ہوگلی۔ "میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک اونگھائی خان کے نام دی پی بھیجدیں" (۷-مئی ۱۹۳۵ء)

جناب عنائت اللہ صاحب بہاری "ایک مرتبہ ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔ اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور دی پی بھیج دیں" (۱۳-مئی ۱۹۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ "آپکی مومیائی پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کر چکا ہے مفید پائی۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ دی پی ارسال فرمائیں" (۲۳-مئی ۱۹۳۵ء)

پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر



۳۵/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

## عبد الغفور غزنوی

مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر



## ہتھیلی میں چاند رجسٹرڈ

۱۱/۱۲

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون کے پیدا کرکے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے ضعف دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بدخوابی، بدہضمی، عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھنا، زردی، لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸/

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ



## اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر اہلحدیث)



# ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

۱۲/۲۵

سیاہ وسفید رجسٹرڈ نمبر ۱۴۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر وبینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں۔ اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، رو ہے، ککرے، انکہ جبنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، جھپڑ، ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلےٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہائت سریع الاثر۔ قیمت عللے روپیہ تولہ۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی



اہل حدیث بھائیوں کے واسطے بے نظیر تحفہ

# سرمہ مفید عالم

۵/۱۲

قیمت فی شیشی عہ

دافع آشوب چشم۔ دھند۔ جالا۔ غبار۔ پڑبال۔ شبکوری۔ روزکوری۔ پھولا۔ نزول الماء۔ پلکوں کا گر جانا۔ ابتدائی موتیا بند تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف ملنے کا پتہ۔ حکیم سید نیک عالم شاہ مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ پنجاب



## تعلیمات اسلام

اسلامی تعلیم کی حقانیت از مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی۔ قیمت ۱۰/ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

## گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

مسٹر محمد اکبر ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مرزا (رہتک) فرماتے ہیں:- "جدید انگلش ٹیچر سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ایک لائق استاد کا کام دیتا ہے۔"

سردار سوہن سنگھ صاحب چھاؤنی انبالہ۔ "جدید انگلش ٹیچر نے میری خواہش کو پورا کر دیا انگریزی سیکھنے کے لئے نہایت اعلےٰ کتاب ہے۔"

قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔ اگر گرامر، گفتگو، ترجمہ اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا دے تو کل قیمت واپس منگوائیں۔

(منگوانے کا پتہ)

**قمر بہادرز (۲۱) شملہ**

## ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)

## حیات طیبہ

یعنی

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رح

جس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ؏

پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

# قابل دید اسلامی کتابیں

**رحمۃ للعٰلمین** } یہی وہ کتاب ہے جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے جو اور کسی کتاب کو نہیں ہو سکی۔ یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی۔ جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی۔ جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے مداح علماء بھی ہیں اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مورخین بھی، مورخین بھی اس کے ثنا خوان ہیں اور فلاسفر بھی محدث بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور مفسر بھی۔ کتابت و طباعت بہت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ؏ روپے۔ جلد دوم ؏۔ جلد سوم ؏۔

**سیرت ابن ہشام** } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی اب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے شجرۂ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق مکی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ؏

**خاتم الانبیاء** } مسمیٰ بہ جز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام حلویہ، سرور المحزون، درس السیرۃ، وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ١٠/ (۶۶۷)

**نشر الطیّب فی ذکر النبی الحبیب** } مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات و جملہ سیر و معجزات، خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلم بند کئے ہیں۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ ۸/ (عہ)

**اشاعت اسلام** } یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا؟ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت و صداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر و محیط ہوا۔ مبلغین و واعظین اور مقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے۔ مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی۔ کتابت و طباعت و کاغذ اعلےٰ۔ ضخامت ۴۵۶ صفحات۔ قیمت ؏

**تاریخ المشاہیر** } اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانحعمریاں پڑھنا چاہتے ہیں تو آج ہی یہ کتاب منگائیں۔ تاریخ کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ ہر اردو خوان کا فرض ہے کہ وہ اسے خود پڑھے اور دوسروں کو سنائے۔ قیمت مجلد ؏۔ بے جلد ؏۔

ملنے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

# تصانیف حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی

**کنز المجربات** } مؤلف نے اس میں وہی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جاچکے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صددی سنیاسی ہیں۔ اس کتاب میں ایسے زود اثر نسخے ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ کتابت، طباعت عمدہ، قیمت ۱۲؎ حصہ دوم ۱۲؎

**کنز المفردات** } اس میں مفرد ادویات کے ذریعے بڑی بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۸؎

**خواص بادام** } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور غیر دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴؍

**خواص پیاز** } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہوجانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات۔ قیمت ۵؍

**خواص گھیکوار** } المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۹؍

**خواص پھٹکڑی** } جس میں محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے تمام امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات صدہا روپیہ کمانے کے نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت ۸؎

**خواص برگد** } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے فوائد اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴؍

**خواص پیپل** } مشہور درخت پیپل کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج۔ قیمت ۴؍

**خواص آک** } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات ومرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت ۸؎

**خواص انار** } مشہور پھل اور درخت انار سے بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴؍

**خواص ریٹھا** } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانیوالی خطرناک بیماریوں کا مجرب علاج۔ قیمت ۶؍

**خواص سونف** } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸؍

**خواص کیکر** } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴؍

**خواص نیم** } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳؍

**خواص لیموں** } مشہور پھل لیموں کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴؍

**خواص کشنیز** } یعنی دھنیا کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳؍

**خواص ہلدی** } ہلدی کے ذریعہ بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

**خواص نمک** } اس میں نمک کے عجیب وغریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲؍

**خواص ارنڈ** } اس میں مشہور درخت ارنڈ کے حیرت انگیز خواص بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۷؍

**خواص دھتورہ** } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

**خواص دودھ** } اس میں مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے [illegible] قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲؍

**خواص تربوز** } تربوز کے [illegible] فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات [illegible] قیمت ۳؍

**خواص گاجر** } ہندوستان کی [illegible] ترکاری گاجر کے لاجواب فوائد بیان کرنے والا رسالہ۔ قیمت ۳؍

**خواص مولی** } اس میں مشہور ترکاری مولی کے ذریعے بے شمار مرضوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۵؍

**خواص مرچ** } عام استعمال ہونے والی مشہور مرچ کے ذریعے بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

**خواص لسن** } عام ہونے والی چیز لسن کے ذریعہ بڑی مشکل سے جانے والی امراض کا علاج۔ قیمت ۴؍

**خواص اندرائن** } ہندوستان کی مشہور بوٹی اندرائن کے ذریعہ اکثر امراض کا علاج۔ قیمت ۴؍

**خواص گھی** } گھی کے بے شمار فوائد۔ اور اس سے بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴؍

**خواص ستیاناسی** } ہندوستان کی مشہور بوٹی ستیاناسی کے فوائد اور اس سے بیشمار امراض کا علاج۔ قیمت صرف ۶؍

منگوانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث**

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالرؤف
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامر پھاٹک حبش خاں
دہلی

مجربات روزگار۔ مختلف قسم کے نسخہ جات درج کئے گئے (۴۴۸) ... (مجربات طبیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵۲ :-
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۵

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر: ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ۱۲ |
| رؤسا و جاگیرداران سے " | ۸ |
| عام خریداران سے " | ۵ |
| " ششماہی | ۲/۱۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | ۲ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

اٹھکیلیاں کب تک - - - - صلہ
انتخاب الاخبار - - - - - صلہ
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ - - صلہ
جدید نبی کا اعلان - - - - صلہ
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی ص۵
جمعیۃ تنظیم پنجاب صلہ - پنجابی مثلث ص۶
ویدوں کے مصنف - - - - صلہ
مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں - صلہ
الصبر والجہاد - - - - - ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صلہ
سوال جواب متعلق آمین بالجہر - - ص۱۳
متفرقات ص۱۳ ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات ص۱۵-۲۰

## اٹھکیلیاں کب تک

(از مولوی عبد الشکور خان صاحب مفتی اکبرآبادی)

اٹھو اہل حدیثو! خواب کی مدہوشیاں کب تک
سہو گے دن بدن ظلم و ستم کی سختیاں کب تک

مثال کا سگنج کثرت پہ نازاں اہل دنیا سے
فضا میں قوم و مذہب کی اڑینگی دھجیاں کب تک

لگی ہونے سربازار اب تو آبرو ریزی
سنبھل لے قوم غافل! اسقدر رسوائیاں کب تک

خبر لو اپنی۔ عداوت سے سگ دنیا
چھپائینگے مرے لیکر تمہاری ہڈیاں کب تک

ذرا لو کام ہمت سے اگر کچھ بھی حمیت ہے
زمانہ کی حقارت سے اٹھینگی انگلیاں کب تک

جو مرنا ہی گوارا ہے، تڑپ ایک بار دکھلا دو
پڑے لیتے رہو گے نیم بسمل سسکیاں کب تک

جو رہنا ہے زمانہ میں کرو کچھ دبدبہ پیدا
سنیگا اس طرح کوئی غلط مجبوریاں کب تک

ہوئی جاتی ہیں جن جن سب نصیب غیر اولادیں
گرینگی خرمن امید پر یوں بجلیاں کب تک

مٹا دو باہمی جھگڑے، خدارا ایک ہو جاؤ
شب فرقت کی یاد وصل میں طولانیاں کب تک

کہاں ہیں حامیان دین و ملت مولوی مفتی
دکھائینگے عمل سے اپنے لاپروائیاں کب تک

67526

پیارے نبی کے پیارے حالات - مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی - اس میں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۲۰ جون تک گرمی بہت زور کی پڑتی رہی۔ ۱۸۔۱۹ جون کو گرمی سے تین چار اموات بھی واقع ہوگئیں۔ مگر ۲۳ جون کو زبردست آندھی آنے سے اور بعد میں معمولی سے چھینٹے پڑنے سے ہوا میں قدرے خنکی ہوگئی ہے۔ بارش ہونے کی بھی امید ہے۔

—— امرتسر تھانہ صدر کے ملک بشیر حیات سب انسپکٹر پولیس رشوت ستانی کے الزام میں ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے۔

—— معلوم ہوا ہے زلزلہ کوئٹہ سے صرف کوئٹہ میں سرکاری عمارات منہدم ہونے سے ۱۰ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) و لیڈی ولنگڈن یکم جولائی کو کوئٹہ جائیں گے۔ واپسی پر کراچی، بہاول پور، ملتان اور لاہور میں زلزلہ کے پناہ گزینوں کے کیمپ اور شفا خانوں کا ملاحظہ کریں گے۔ (۶۷)

—— کولمبو میں مسلم تاجروں نے زلزلہ کوئٹہ کے لئے تین ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

—— ماسکو (روس) سے مجلس انتظامیہ انجمن صلیب و ہلال احمر نے زلزلہ مذکور کے لئے ایک ہزار پونڈ دیا ہے۔

—— ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو زلزلہ زدگان بے روزگاروں کے لئے روزگار تلاش کرے گی۔

—— بنارس کے ایک مندر سے ایک مارواڑی نووارد کی طلائی زنجیر قیمتی تیرہ سو روپیہ چوری ہوگئی ہے۔

—— جنگل پٹ (مدراس) میں آگ لگ جانے سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

—— کالی کٹ (مدراس) میں ایک زمیندار کے کھیت میں بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے جس سے تمام قصبہ میں خوف و ہراس چھا گیا ہے۔

—— موضع گنگا پور ضلع لائلپور کے قریب نہر کا بند ٹوٹنے سے ۱۲ میل تک پانی پھیل گیا۔ ۹ گاؤں بالکل تباہ ہوگئے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں مویشی و مکانات نذر آب ہوگئے۔

—— پشاور میں ۱۲ جون کو آتش زدگی کی زبردست واردات ہوئی جو ۱۴ گھنٹے تک متواتر رہی۔ گو نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ مگر مالی نقصان کا اندازہ لگانا ابھی مشکل ہے۔

(احباب پشاور اپنی خیریت سے اطلاع دیں)

—— الٰہ آباد میں ایک یورپین لڑکی کی قبر کھودنے کے جرم میں پولیس نے بارہ اشخاص گرفتار کئے۔ وہ قبر سے سونا تلاش کر رہے تھے۔

## سب سے پہلے
## حساب دوستاں

جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر درج ہے ملاحظہ فرمائیں گے۔ (منیجر)

—— ترسا پور (مدراس) میں ایک ہندو خاندان کے چھ افراد رات کو تندرست سوئے مگر صبح کو تمام مردہ پائے گئے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

**بہی خواہان** الہحدیث کوشش کرکے اس کی اشاعت بڑھائیں۔

**کنز المجربات حصہ اول** کی قیمت اہلحدیث مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۵ء کالم اول میں غلطی سے دو روپیہ لکھی گئی ہے۔ اصل میں دو روپیہ پانچ آنہ ہے (۵/۲) ناظرین یاد رکھیں۔

**مضامین آمدہ** احمد امان اللہ صاحب مولوی محمد شفیع صاحب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب۔ علی محمد صاحب۔ پنڈت آتما نند صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔

**غریب فنڈ** میں از فتوی فنڈ ۶/ ۔ کل میزان ۶/۲

**یاد رفتگان** میرزا کا مستری محمد اسماعیل جو زلزلہ کوئٹہ سے صحیح سلامت مع عیال و اطفال گھر آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ صرف تین یوم بعارضہ لقوہ و تشنج میں مبتلا رہ کر فوت ہوگیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ (راقم مستری چراغ الدین از کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ۔

**حیات مسنونہ چھپ گئی ہے** صرف ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جاتا۔

**کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا** نامی مضمون جو سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا تھا۔ بغرض تقسیم اشتہار کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ ناظرین تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (منیجر)

**ستیارتھ پرکاش** یہ کتاب رادھا سوامی سنگت کے کمدی نشین نے لکھی اور شائع کی ہے۔ کتاب کا مضمون ہے سوامی دیانند اور آریوں کی تحریرات متعلقہ غیر مذاہب کا جواب جو مصنف کتاب نے اپنے طریق پر دیا ہے۔ اس کتاب سے آریوں میں بڑی بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ آریہ اخباروں نے اس پر بڑے ناراضگی کے مضامین لکھے ہیں۔ کتاب قابل دید ہے۔ زبان تو اردو ہے مگر ہندی کے الفاظ کا بے ضرورت داخلہ غیر موزوں ہوگیا ہے۔ کاغذ، طباعت وغیرہ بہت اچھی ہے۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار پریم پرچارک دیال باغ آگرہ

**تلاش عزیز** میرا بھائی عبدالکریم جو پہلے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں پڑھتا تھا عرصہ سے لاپتہ ہے اس کا باپ (نور احمد صاحب) سخت بیمار ہے اسکو ہر وقت یاد کرتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹ کو دیکھے تو خود اطلاع دے۔ یا اس کا کوئی دوست اطلاع دے تو خدا سے اجر پائے۔ میرا پتہ:۔ عبدالحمید معرفت ایم۔ اے۔ واحد

—— انگلستان کے مشہور نومسلم لیڈر لارڈ ہیڈلے انتقال کر گئے۔ اناللہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۶- ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

## اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۳)

**معذرت** "وہابیت پربہتان" کا نمبر اول اہلحدیث ۷ جون میں درج ہو کر بوجہ گم ہو جانے رسالہ مردودہ کے سلسلہ ترک کیا گیا تھا۔ اب رسالہ مذکورہ مل گیا ہے۔ چونکہ دوسرا سلسلہ اسی قسم کا شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے ختم ہونے پر ۷ جون والا سلسلہ پورا کیا جائیگا۔ انشاءاللہ۔

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلے کے دو نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ہوتا ہے۔ معترض نے حدیث سوم مرقومہ "اہلحدیث" مورخہ ۱۴ جون سے ایک نتیجہ نکالا ہے جو اس کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"وہابی حنفیوں کو پیرپرست مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ حضور تو یہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔ شرک تو تم نہ کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں فخر اور بڑائی کروگے۔ وہابیوں نے اس حدیث کا خلاف کیا اور اس کو نہ مانا کہہ دیا کہ حنفی شرک کرتے ہیں۔ حضور تو فرمائیں کہ شرک نہیں ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا ہے یا ہوگا۔ کرنا حدیث کا خلاف، نام رکھنا اپنا اہل حدیث۔ وہی مثال ہوئی جیسے کسی نے کتے کا نام موتی رکھ لیا۔"

(الفقیہ امرتسر ص۳ ۲۱ مئی ۳۵ء)

**اہلحدیث** حدیث کو نہ سمجھ کر جو بھی اعتراض کریں اس مثال کے ماتحت ہے جو عرب کہا کرتے ہیں۔

مَنْ جَہِلَ شَیْئًا عَادَاہُ

بے سمجھی ملاحظہ ہو۔ حضور خاص صحابہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں میں تم سے اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ تم شرک کروگے۔ اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم قبور پرست مشرک نہیں۔ حالانکہ ایسے قبور پرستوں کی بابت صاف الفاظ میں ارشاد آچکا ہے وہ بھی سن لو۔

چند (جدید الاسلام) لوگوں نے عرض کیا۔ حضور ہمارے لئے درخت ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ مشرکوں کا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰہاً کما لھم آلھۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم۔ (ترمذی)

یعنی فرمایا ذات انواط (درخت) کی بابت تمہارا سوال ایسا ہی ہے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دے جیسا ان (مشرکوں) کے معبود ہیں۔ پھر حضور نے قسم کھا کر فرمایا تم پچھلے مسلمان (نہاں اہل سنت کہلانے والے مسلمان) پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلوگے یعنی شرک میں مبتلا ہو جاؤگے۔ چنانچہ جو تمہے ثبوت لینا ہو تو پیر جماعت علی وغیرہ کے مریدوں کو پیر کے آگے سجدہ کرتے دیکھو۔ یا لاہور میں حضرت علی ہجویری کے مزار پر یا ملتان میں بہاءالحق کے مزار پر بچشم خود ملاحظہ کرو۔ پھر ان سے پوچھو کہ تم حنفی ہو یا وہابی؟

**ناظرین کرام!** ہم اہل حدیث کل حدیثوں کو مانتے ہیں اور معترضین بعض کو چھوڑتے ہیں۔ اس لئے انکے حق میں یہ آیت صادق ہے:۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ

**حدیث چہارم** عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رائتنی* اتیت بمفاتح خزائن الارض فوضعت فی یدی (بخاری ص۱۰۸۰)

(ترجمہ) یعنی ابوہریرہ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ دیا گیا میں جوامع الکلم اور مدد دیا گیا میں ساتھ رعب کے اور میں سویا ہوا تھا اور میرے ہاتھ میں تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ یہ حدیث بخاری ص۱۰۸۰ میں بھی ہے۔" (الفقیہ حوالہ مذکور)

**اہلحدیث** اس حدیث کی تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ علم الٰہی میں جتنے ممالک مفتوح ہو کر امت محمدیہ کے زیرنگیں آئے تھے۔ عالم کشف میں ان ممالک کی بابت خدا کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ یہ ممالک آپ کی امت کو ملیں گے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

لتفتحنھا عصابۃ من المسلمین (مسلم)

"ایک گروہ اہل اسلام کا ان ممالک کو فتح کریگا"

دنیا میں تاریخ اسلام اگر مٹ نہیں گئی یا ہمارے مخاطب کو تاریخ اسلام کا فی الجملہ علم ہے تو وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ مصر، فلسطین، طرابلس، ایران،

* ایسا ہی مرقوم ہے ۱۲

ahmadimuslim.de

افغانستان، ہندوستان وغیرہ ممالک کب فتح ہوئے یہ بھی بتاسکتے ہیں کہ دنیا کے بہت سے ممالک ہیں جو ابھی نظم اسلامی کے ماتحت نہیں ہوئے تو کیا یہ فرمان ان ممالک کو بھی شامل ہے؟ اگر ہے تو غلط ہوا۔ شیریں رکھو تو جواب. بتائیں کہ

یہ ارشاد تنفیہ جملہ کی صورت میں ہے وہی

فی قوۃ الجزئیۃ۔

پس اہل حدیث تو حدیث کو ایسی طرح مانتے ہیں کہ قرآن کریم اور دوسری صحیح حدیثوں سے متعارض نہیں ہوتی مگر آپ جیسے رسمی حنفی ایسی طرح مانتے ہیں کہ حدیث کے منکرین کو حدیث کی تکذیب کا کافی مواد مل سکے۔ کیا یہ سچ ہے سے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

**حدیث پنجم** ابوہریرہ سے بعد بیان کرنے حدیث کے یہ الفاظ مروی ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاعلموا ان الارض للہ ورسولہ (بخاری باب اخراج یہود من جزیرۃ العرب) یعنی زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ نبی کسی چیز کا مالک نہیں حتیٰ کہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں۔ حضور تو کہیں کہ میں زمین کل کا مالک ہوں۔ یہ کہیں کسی چیز کے مالک نہیں۔ بتاؤ یہ لوگ اہل حدیث ہیں یا منکر حدیث؟" (حوالہ مذکور)

**ج ۵** بے چارے وہابی تو وہی کہتے ہیں جو "وہاب" کہتا ہے۔ ہم بتا چکے ہیں کہ ہم ہر حدیث کی تشریح کرنے میں دو اصولوں کو ملحوظ رکھا کرتے ہیں۔ (۱) قرآن مجید کے خلاف نہ ہوجائے۔ (۲) کسی دوسری صحیح حدیث کے خلاف نہ ہوجائے۔ پس سنئے۔ اس حدیث کے ساتھ ہم بکثرت آیات قرآنیہ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ منجملہ ایک یہ ہے :۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ۔

اے نبی تو کہہ کہ اے اللہ ملک کے مالک جسے تو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے الخ۔

بتائیے اصل مالک کون ہوا۔ قُل کا مخاطب یا اللہ۔

**ناظرین کرام!** ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ احادیث کو بے سمجھے کیوں پیش کردیتے ہیں۔ کیوں نہیں مدرسہ دیوبند وغیرہ میں جاکر دورہ حدیث شریف میں شریک ہوجاتے، تاکہ دیوبند میں شریک ہونے سے کم سے کم حنفی مذہب کے مطابق تو حدیث کو سمجھ لیں۔ دور دورسے سوامی دیانند کی طرح حدیثوں پر پتھر نہ پھینکو۔ جس سے منکرین حدیث کو انکار حدیث کا بہانہ مل جائے۔ اور وہ تمہیں مخاطب کرکے کہیں سے

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

پس اس حدیث میں للہ ورسولہ کے یہ معنی ہیں کہ اصل مالک زمین کا اللہ ہے اس کے دینے سے رسول ہے۔ جیسے اصل مالک سب چیزوں کا اللہ ہے اس کے دینے سے ہم ہیں۔ قرآنی شہادت سنو!

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (باقی)

## قادیانی مشن

# جدید نبی کا اعلان

ہمارے ناظرین مولوی فضل احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی پنجاب کو جانتے ہونگے جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی ارادت مندی میں (بزعم خود) درجہ نبوت پایا ہے۔ آپ بھی باتباع مرزا صاحب متوفی دنیا کی تباہی کے الہامات بکثرت کیا کرتے ہیں۔ حال میں جو کوئٹہ بلوچستان میں زلزلہ آیا ہے موصوف کا دعوے ہے کہ ہم نے اس کی بابت پہلے ہی اعلان کردیا تھا۔ اسی اعلان میں مزید اعلان فرماتے ہیں جو صرف ہندوستانیوں کی دلچسپی کا نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اس میں دلچسپی ہے۔ وہ یہ ہے کہ :۔

مورخہ ۳۔ جون ۱۹۳۱ء کو خدا تعالے نے غربی ممالک کے متعلق ایک قافیہ دار فقرہ میں یہ خبر فرمائی یہ آیندہ کے لئے خبر ہے۔

"غربی دنیا مٹ جائے گی دیکھ لینا دوستو"۔

مورخہ ۶ جون کو میں نے خدا تعالے کے حضور میں یہ عرض کی کہ آیا یہ قومیں اسلام کی طرف آئیں گی یا نہیں؟ اور پھر عرض کی گئی کہ ان کو اسلام میں لانے کی کتنی مہلت عطا فرمائی گئی۔ اس کا جواب خدا تعالے نے عربی زبان کے لہجہ میں بالفاظ ذیل مرحمت فرمایا۔

عشرین سنۃ یعنی بیس سال کے عرصہ کے اندر اسلام میں آگئے۔ تو یہ ممالک بچ جائینگے۔ ورنہ فنا کئے جائیں گے۔ پہاڑ اڑیں گے اور سمندر اوچھل پڑیگا" (ص۳)

**اہلحدیث** دنیا سے مراد سارا یورپ ہے جو ہندوستان بلکہ ایشیا سے مغرب کی جانب ہے۔ اس لئے یہ الہام ایسا ہے کہ دنیا ساری کو اس سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ یورپ کی صنعت وحرفت سے ایشیا ایسا دبا ہوا ہے کہ مجال دم زدن نہیں رکھتا۔ اس لئے اس کے منہ سے ہر وقت نکلتا ہے سے

اک زمانہ ہے ستم دیدہ فلک کے ہاتھ سے

یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر و زبر ہوجائے گا

اس الہام کو ہوئے چار سال تو ہوگئے باقی رہے ۱۶ سال۔ سو اللہ کو علم ہے کہ یورپ جدید نبی کو مان کر بچ رہتا ہے یا انکار کرکے تباہ ہوجاتا ہے۔ خدا ہمارے ملک کو محفوظ رکھے۔

ahmadimuslim.de

# اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

(از قلم مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری)

شیخ سعدی شیرازی مرحوم کا قول ہے ؎

گل است سعدی ولے در چشم دشمناں خار است

سعدی تو پھول ہے لیکن دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا ہے۔ یہی حالت شیعہ حضرات کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں ہے۔ نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ مسلمان مرد و زن گلزار اسلام کے پھول ہیں لیکن تبرائی فرقہ کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ ان کا ہر ایک قول و فعل خواہ وہ کتنی ہی بہتری و مصلحت پر مبنی ہو یہ ضرور بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعثت محمدیہ سے قبل بھی کچھ لوگ کہا کرتے تھے

ما نرٰک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرأی ہمیں تیرے تابعدار رذیل اور بے سمجھ لوگ دکھائی دیتے ہیں۔

اسی کا نمونہ آج کل بھی موجود ہے۔ چنانچہ شیعہ رسالہ اصلاح" میں علمائے اہل سنت سے سوال کے عنوان کے ماتحت ایک حدیث لکھی ہے۔ اور اس پر صدیقہ (حرم رسول) کا تعامل ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار کو بہت دور کی سوجھی ہے اور اس کو بہت مشکل پڑی ہے جس کے حل کے لئے اسے علماء اہل سنت کے آستانہ پر جبہ سائی کرنی پڑی ہے چنانچہ لکھتا ہے :۔

"حضرات علماء اہلسنت براہ کرم حسب ذیل حدیث کے مطلب سے مطلع فرمائیں۔ عن عمر بن مخراق قال مر علے عائشۃ رجل ذو ھیئۃ و ھی تاکل فدعتہ فقعد معھا ومر آخر فاعطتہ کسرۃ فقیل لھا فقالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلھم۔ عمر بن مخراق کہتے تھے کہ حضرت عائشہ کے سامنے سے ایک شان دار خوش وضع مرد گزرا۔ اس وقت آپ کھانا کھاتی تھیں۔ اس کو دیکھتے ہی آپ نے اپنے پاس بلا لیا وہ چلا آیا اور آپ کے پاس ہی بیٹھا۔ اور دوسرا مرد گزرا اس کو آپ نے ایک ٹکڑا دے دیا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی کہ اس خوش وضع آدمی کو اپنے پاس کیوں بٹھایا اور اس دوسرے مرد کو (جو غالباً خوش وضع نہیں تھا) روٹی کا ٹکڑا کیوں دیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے درجہ کے مطابق برتاؤ کیا کریں۔ (منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۵۹) سوال یہ ہے کہ اس خوش وضع مرد کو جناب عائشہ نے اپنے پاس کیوں بلایا کس غرض سے اپنے ساتھ اس کو بٹھایا اور کس مطلب سے اپنے ہمراہ کھانا کھلایا ؟ وہ یقیناً نامحرم تھا جس کو دیکھنا جس سے بات کرنا۔ جس کے پاس بیٹھنا۔ جس کے ساتھ کھانا کھانا آپ کو کسی طرح جائز نہیں تھا۔ (محمد باقر)

(رسالہ اصلاح صفحہ ۲۲ نمبر ۱ جلد ۳۹)

معترض کو اعتراض کرنے کے لئے بہت دور جانا پڑا اور بقول اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی آپ کو کنز العمال کا مطالعہ کرنا پڑا۔ جس میں سے آپ کو خطیب بغدادی کی کتاب المتفق کا حوالہ ملا۔ غالباً اس ملک میں موجود نہیں ہے۔ حدیث مرقومہ کا اصل مخرج ابو داؤد ہے۔ خود صاحب کنز العمال نے ابو داؤد کا حوالہ دے رکھا ہے۔ اس لئے واقعہ کی تحقیق کرنے کے لئے ابو داؤد کا دیکھنا ضروری ہے۔ ابو داؤد کی روائت یوں آئی ہے۔

ان عائشۃ مر بھا سائل فاعطتہ کسرۃ ومر بھا رجل علیہ ثیاب و ھیئۃ فاقعدتہ فاکل فقیل لھا فی ذالک فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم (ابو داؤد)

یعنی حضرت عائشہ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے اس کو روٹی کا ٹکڑا دیدیا۔ ایک اور شریف لباس میں ملبوس اور بزرگانہ شکل کا آدمی گذرا تو آپ نے اس کو حکم دے کر بٹھا لیا تو اس نے بھی کھانا کھایا۔ آپ سے اس فرق کی وجہ دریافت ہوئی تو کہا کہ ہادی محترم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدائت ہے کہ ہر ایک سے اس کے مرتبہ کے مطابق سلوک کیا کرو۔ (عون المعبود صفحہ ۱۱ جلد ۴)

باقی رہا آپ کا کہنا کہ دوسرا شخص (جو غالباً خوش وضع نہ تھا) سو ایسے قول کا قائل غالباً انہیں میں سے ایک ہے جو اپنی ماؤں کے حق میں بدگو اور بدظن ہوتے ہیں۔ ہمیں تو حکم ہے۔

اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

پس مطلب روائت کا صاف ہے کہ معمولی سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیکر رخصت کیا۔ صاحب وجاہت کو ڈیوڑھی میں بٹھا کر پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔

ایسے واقعات ہمیں بھی پیش آتے ہیں۔ ہم بھی بتوفیقہ تعالیٰ اس پر عمل کرتے ہیں۔

خدا بدظنوں کو نیک ظن دے۔

---

**خلافت محمدیہ** } مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴/

**خلافت رسالہ۔** اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہائت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱/

ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ [illegible] (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# جمعیۃ تنظیم پنجاب

پنجاب میں چند افراد اہل حدیث نے تنظیم کی بنیاد رکھی۔ جس کی صورت ان کی سمجھ میں یہ آئی کہ ایک شخص کو امیر بنائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بزرگ کو امیر بنایا جو میرے نزدیک خود بنانے والوں کے دلوں میں بھی اس منصب جلیل کے متحمل نہیں۔ پھر ان بنانے والوں نے اپنے فعل کو یہاں تک مستحسن قرار دیا کہ اعلان کرنے لگے کہ جو کوئی اس امیر کو نہ مانے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ جب اس پر اعتراض ہوا تو انہوں نے اپنے امیر کو محض امیر سفر کی طرح قرار دیا۔ میں نے ابتدا میں اظہار رائے کر دیا تھا پھر میں خاموش رہا اس نیت سے کہ چند آدمی اگر اسی طرح مل سکتے ہیں تو ملیں۔ حال میں ایک اشتہار سرخ کاغذ کا میرے پاس کلکتہ سے آیا۔ بھیجنے والے نے مجھ سے سوال بھی کیا ہے۔ لکھا ہے کہ مولوی یوسف امرتسری نائب امیر کے مدعی ہو کر لوگوں کو امارت میں لاتے ہیں اور بڑے بڑے علماء کی منظوری کے دستخط (خصوصاً آپ کے دستخط) دکھاتے ہیں۔ بلکہ سلطان ابن سعود کا خط دکھا کر کہتے ہیں کہ:۔

"سلطان امیر مان کر بیعت ہو گئے ہیں"

ہم لوگ کیا کریں۔ ہم کو اصل حال سے اطلاع دیجئے۔ اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیجئے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۲۳)

**اصل بات** یہ ہے کہ جس مجلس میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی میں بھی اس میں تھا۔ میں نے قریباً دو گھنٹے اس کی مخالفت کی۔ مگر جن لوگوں نے پیشتر ہی سمجھوتہ کر رکھا تھا انہوں نے میری بات نہ سنی۔ میں نے پھر بھی انکار ہی رکھا۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ جس صاحب کو امیر بنایا ہے وہ اس منصب کے بوجھ کے متحمل نہیں کہ جماعت کی راہ نمائی دین میں یا دنیا میں کر سکیں۔ وہ بالکل کم گو عبادت گذار شخص ہیں۔ اس لئے جب کبھی اس جماعت کا شوریٰ ہوتا ہے امیر سے کوئی حکم نہیں لیا جاتا۔ ممبران آپس میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ بس اصل وجہ میرے انکار کی یہ ہے کہ میں اس بزرگ کو اس بوجھ کا متحمل نہیں دیکھتا۔

**حلفی بیان** میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے۔ (کیا عجیب امارت ہے) اس لئے یہ امیری نہیں ہے محض ایک ڈھونگ اور نقل ہے۔ رہا سلطانی خط۔ اس کی بابت بھی سید محمد شریف صاحب نے اثناء گفتگو میں مجھ سے بیان کیا کہ یہ لوگ سلطانی خط کا عکس دکھاتے پھرتے ہیں میرا خط بھی ساتھ دکھا دیتے تو لوگوں کو غلطی نہ لگتی۔ فرمایا۔ میں نے بوساطت مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی سلطان المعظم کو خط لکھا تھا کہ "میں نے آپ سے بیعت کی ہے"

انہوں نے لکھا:۔

"ہم تمہاری بیعت قبول کرتے ہیں"

ان دونوں خطوں کو ملا کر پڑھا جائے تو کوئی نادان سے نادان بھی یہ نہ کہیگا کہ سلطان المعظم نے شاہ صاحب سے بیعت کی ہے۔

**نوٹ** جس صورت کی بیعت شاہ صاحب نے سلطان المعظم سے کی ہے اس قسم کی بیعت تو سینکڑوں بنگالی کر آئے ہوئے ہیں۔ اس بیعت کا مطلب ان کی نیت کے ماتحت یہ ہوتا ہے کہ ہم تابعدار ہیں۔ نہ یہ کہ ہم آپ کے نائب ہیں۔ تابع اور نائب میں بہت فرق ہے۔

مختصر یہ کہ میری رائے اس سلسلہ کی بابت یہ ہے کہ یہ جماعت اپنے امیر کو عملی طور پر امیر نہیں جانتی۔ نہ وہ امیر بننا جانتے ہیں۔ کوئی کام بھی نہیں کرتے نہ کرنا جانتے ہیں۔

**مثال** کے طور پر اظہار کرتا ہوں۔ گلہ یا شکایت مقصود نہیں۔

مارچ ۱۹۳۴ء کو امرتسر میں ان کا عام جلسہ ہوا۔ جس میں کئی ایک تقریریں ہوئیں۔ اس امارت کے لئے آیات اور احادیث پڑھی گئیں۔ رزولیوشن پاس ہوئے۔ اس کے بعد ایسے گم ہوئے کہ نداے برنخواست یہاں تک کہ اس جلسہ کی رپورٹ بھی شائع نہ ہوئی، نہ حساب کتاب ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے غبن کا الزام بھی لگایا۔ تاہم نہ کوئی مجلس محاسبہ بیٹھی، نہ کوئی محاسب مقرر ہوا، نہ کسی اصلی یا فرضی محاسب کی رپورٹ شائع ہوئی۔ ہمدرد اصحاب متحیر تھے کہ جلسہ کرنے سے انجمنوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیسا جلسہ ہے کہ پہلی حرکت بھی سکون سے بدل گئی۔

**مطالبہ** چونکہ جماعتی کام ہے۔ اس لئے ہمارے سائلین امیر یا نائب امیر سے دریافت کریں کہ پانچ سال کے طویل عرصہ میں انہوں نے عملی کام کیا کیا پھر ہم بتائیں گے کہ ان کا بتایا ہوا کام، کام نہیں۔ محض ڈھونگ ہے۔

**معذرت** میں کسی مصلحت سے اس سلسلہ کو اس کی حالت پر چھوڑ چکا تھا مگر مولوی یوسف کی کاروائی سے مجھے کہنا پڑا سے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

# پنجابی مثلث

آج کل پنجاب میں قادیان ہی کا تذکرہ ہر ایک انسان کے زبان زد ہے۔ مسلمان قوم اس وقت قادیان کے بارے میں تین قسموں میں یا مثلث کے تین ضلعوں میں منقسم ہے۔ ایک مرزائی جو کھلم کھلا مرزا کو مسیح موعود اور مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ دوسرے مخالفین مرزا احرار وغیرہ جو مرزا صاحب قادیانی کو

ahmadimuslim.de

مع اتباع مرزا کے کافر قرار دیتے ہیں۔
تیسرا گروہ یا اشخاص وہ ہیں جو کفر میں تو اختلاف نہیں کرتے مگر احرار کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور سخت توہین کرتے ہیں۔ اس گروہ کے سرگروہ سید حبیب شاہ صاحب مالک اخبار روزنامہ "سیاست" لاہور ہیں جو احرار کے حق میں مرزائیوں سے زیادہ بدگو ہیں۔ دیکھیں مسلمانوں کا یہ مثلث کب تک قائم رہتا ہے۔

اللھم اھدنا لما تحب و ترضیٰ

---

# ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(۲)

پنڈت آتمانند جی اس مسئلے کی تحقیق کرتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف کون ہیں۔ گذشتہ نمبر میں کچھ حصہ درج ہوچکا ہے۔ آج دوسرا حصہ درج ہے۔ (مدیر)

اور سنئے کہ شت پتھ براہمن ۱۱-۵-۱-۱۰ میں لکھا ہے کہ راجہ پرورا اور اروشی کے سمواد والا سوکت ۱۵ منتروں کا ہے لیکن رگوید ۱۰-۹۵ میں آج کل ۱۸ منتر پائے جاتے ہیں۔

سام وید میں ایک حصہ صریحاً براہمن گرنتھوں کا ہے۔ آریہ سماجی ریسرچ سکالر پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے بھی اپنی تصنیف اے ہسٹری آف ویدک برہمناز صفحہ ۴، ۱۰ و ۵۰۱ پر تسلیم کرتے ہیں کہ

"موجودہ ویدوں میں بعض حصے ایسے ہیں جنکے بارہ میں فیصلے سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ منشیہ کرت (انسانی تصانیف) ہیں۔"

نیز صفحہ ۳۴ و ۴۸ پر تسلیم کرتے ہیں کہ:-

"موجودہ اتھروید بالکل مہابھارت کے وقت ظہور میں آیا۔"

نیز صفحہ ۶۹-۸۰ ۲۲۹-۲۳۰ ۲۵ وغیرہ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بقول پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر "وہ سب رشی جن پر وید نازل ہوئے مہابھارت کے وقت میں ہوئے ہیں۔"

گویا ویدوں کو بنے عرصہ تقریباً پانچ ہزار سال کا گزرا ہے۔ صفحہ ۱۱ پر پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے سام وید کے متعلق لکھتے ہیں کہ:-

"اس میں کچھ منترانیہ (دیگر) براہمنوں سے ہی لے گئے ہیں۔" وغیرہ۔

بدوملی میں میرے اعتراض کو آریہ سماجی پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر نے تسلیم کیا کہ اتھروید میں ۷۴ منتر زمانہ مہابھارت کے بعد بنا کر ملائے گئے ہیں۔ مہاشہ وشوناتھ جی ایم۔ اے مجھے مزید صلاح دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"میرے بھراتا وید سمبندھی گیان کے لئے نرکت کا پڑھنا نہایت لازمی ہے۔"

لیجئے مہاشہ جی اب نرکت سے تحریف کا ثبوت سن لیجئے نرکت ۳-۴ میں اتھروید ۱-۱۷-۱ کو یوں لکھا ہے کہ:- "اموریا ینتی جامیہ سروا لوہت واس سہ ابھراترا او یوشاس تشٹھنتی ہت ورتمنہ۔"

اور پیپلیہ شاخ میں بھی ذرا سی تحریف اور تفریق "یوش تس" ہت ورچہ" کے ساتھ اسی طرح لکھا ہے لیکن موجودہ اتھروید میں یوں پایا جاتا ہے:-

"اموریا ینتی یوشتو ہرا لوہت واس سہ ابھراتا او جائیس تشٹھنتو ہت ورچسہ۔"

دیکھئے نرکت کار کے وقت سے لیکر آج تک کتنی تبدیلی و تحریف واقع ہوچکی ہے۔

نیز نرکت ۳-۴ میں یہ منتر لکھا ہے جو موجودہ چاروں ویدوں میں کہیں نہیں ملتا۔ جو یہ ہے:-

"انگدانگد ادسم بھوسی ہردیا دھی جائسے۔ آتما وئی پتر ناماسی سہ جیو شردہ شتم۔"

بخوف طوالت اتنا ہی کافی سمجھ کر مہاشہ جی سے پوچھتا ہوں کہ کیوں جی! یہ تحریف اور کمی بیشی نہیں تو کیا ہے میرے جھنڈے جی آپ کو یہ دلیری کہاں سے ملی اور کس نے دی کہ

"شروع دن سے لیکر آج تک ان (ویدوں) میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہوئی۔"

کیا آپ بھول گئے تھے کہ "المسیح" ابھی زندہ موجود ہے وہ ایسی گت بنائے گا جو آخر دم تک یاد رہے۔

ورنہ سوامی دیانند کے شائع کردہ یجروید کے ادھیائے ۲۵ کا اڑتالیسواں منتر تو کسی دیگر یجروید سے دکھلا دیجئے؟ آپ کو خود ہی پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح تحریف کی گئی ہے۔ مہاشہ جی اپنی ناواقفیت کا مزید ثبوت یوں دیتے ہیں کہ

"اس بات سے دنیا کا کوئی سکالر انکار نہیں کر سکتا کہ اپنشدیں مہابھارت سے پہلے کی بنی ہوئی ہیں ..... براہمن گرنتھ اپنشدوں سے بھی پرانے ہیں۔"

یک نہ شد دو شد۔ اچھا جناب! اگر میں یہ ثابت کردوں کہ براہمن گرنتھ بھی جنہیں آپ کے سکالر اپنشدوں سے بھی پرانے مانتے ہیں مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں تو اپنشدیں تو اور بھی بہت بعد کی تصانیف ماننی پڑیں گی اور چاروں وید بھی مہابھارت کے زمانہ کے قریب بنے ہوئے ماننے پڑیں گے۔ پھر تو آپ کی علمیت کا حدود اربعہ غلط ثابت ہو جائیگا نہ؟ اور آپ کی دلیل بھی غلط۔ دیکھئے اور آریہ سماجی تعصب کی عینک لگا کر بھی پڑھئے کہ

شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳ پرپاٹھک ۳ انوواک ۴ کنڈکا ۱-۳-۴-۱۱-۲۲ وغیرہ میں علی الترتیب ارجن کے پوتے اور ویر ابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت اور ارجن کے پڑپوتے، ویر ابھی منیو کے پوتے اور مہاراجہ پریکشت کے بیٹے مہاراجہ جنمیجے کا نام اور اس کے مشہور یگیہ کا ذکر۔ بھیم سین کا نام

(۶۶۵) [illegible] اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

راجہ کوسلیہ کا نام، دُشینت کے بیٹے بھرت کا نام، اور دھرت راشٹر کا نام پایا جاتا ہے جو سب مہابھارت میں اور بعد ہوئے۔ مثلاً

"जनमेजयं पारिक्षितं याजयां चकार" ॥ १ ॥

ترجمہ۔ پرکشت کے بیٹے جنمیجے نے یگیہ کیا۔

بھیم سین نے بھی ایسا ہی کیا۔

"भीमसेनमेते एवं" 3

"कौसल्यो राजा तदेतद्गाथयाभि गीतम् ॥ ४ ॥

ترجمہ۔ راجہ کوسلیا نے اس کہانی کو سنا

"भरतो दौः ष्यन्ति यमुना मनु गंगायां"

ترجمہ۔ دشنیئت کا بیٹا بھرت جمنا اور گنگا پر گیا۔

"शतानीको धृतराष्ट्रस्य मेध्यमादाय"

ترجمہ (نکل کا بیٹا) شتانیک دھرت راشٹر کے یگیا میں گیا: نیز شت پتھ براہمن ۱۴-۵-۴-۱ اور ۲ میں لکھا ہے کہ

"मैत्रेयीति होवाच याज्ञवल्क्यः ।१।

सा होवाच मैत्रेयी" ॥२॥

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا اے میترئی!.....

وہ میترئی بولی: سب سکار مانتے ہیں کہ میتری کا خاوند یاگیہ ولکیہ رشی جس کا ذکر برہدارنیک اُپنشد ۴-۵-۱ میں بھی یوں لکھا ہے کہ

"अथ ह याज्ञ वल्क्यस्य द्वे भार्ये बभूव तु मैत्रेयी च कात्यायनीच"

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں تھیں۔ میترئی اور کاتیائنی۔

مہرشی ویدویاس کا شاگرد تھا جیسا کہ یجروید بھاشیہ کے شروع صفحہ پر ہی مہیدھر آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ

"तत्र व्यास शिष्यो वैशम्पायनो याज्ञवल्क्यादिभ्यः स्वशिष्येभ्यो यजर्वेदमध्यापयत्"

ترجمہ۔ تب ویاس نے اپنے شاگردوں وشیمپائن یاگیہ ولکیہ وغیرہم کو یجروید پڑھایا۔

چھاندوگیہ اُپنشد ۳-۱۷-۶ میں بھی دیوکی پُتر کرشن کا ذکر پایا جاتا ہے۔

"कृष्णाय देवकी पुत्राय"

براہمن گرنتھ اور اپنشدوں اور بے چارے اتھروید کا تو ذکر ہی کیا؟ خود رگوید بھی جو سب سے پرانا مانا جاتا ہے زمانۂ مہابھارت کی تصنیف ہے کیونکہ رگوید منڈل ۱۰ شوکت ۹۸ میں مہابھارت کے ہیرو اعظم بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تایا دیواپی اور دادا رشٹی سین راجہ کا حال لکھا ہے۔ چنانچہ نرکت ۲-۱۰ میں اس رگ وید شوکت کے متعلق مہامنی یاسک آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ:

"اس میں اتہاس کہتے ہیں رشٹی شین کا پُتر دیواپی اور شنتنو دونو کوروبنسی بھائی ہوئے ہیں۔ شنتنو جو دونو میں چھوٹا تھا اُسی نے (اپنا) ابھی شیک کیا (راجہ بنا) دوسرا دیواپی تپ (ریاضت) میں لگ گیا۔ اُس سے شنتنو کے راجیہ میں بارہ برس میگھ (مینہ) نہ برسا۔ اُسے براہمنوں نے کہا۔ تو نے ادھرم کیا ہے کہ بڑے بھائی کو اُلانگھ کر ابھی شیک (راج تلک) لیا ہے۔ اس سے تیرے (راجیہ میں) دیو نہیں برستا ہے۔ تب شنتنو نے دیواپی کو راجیہ دینا چاہا۔ دیواپی نے اُسے کہا تیرا پروہت ہونگا۔ اور تجھے یگیہ کراؤں گا (میں اب راجا نہیں ہوں گا۔ راجا آپ ہی رہیں) اُس (دیواپی) کا یہ ورش کام شوکت دور شا کی کامنا والے کا شوکت) ہے اُس (شوکت) کی یہ (رچا۔ منتر) ہے"

بلفظہٖ ترجمہ پنڈت راجارام صاحب شاستری)

کیا اب بھی شک ہے کہ رگوید خود بھی مہابھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اور انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ اس شوکت کا مصنف رشی بھی دہی دیواپی ابن رشٹی شین لکھا ہے اور اُس کا اُس کے باپ اور چھوٹے بھائی شنتنو کا نام بھی منترہ و ۷ میں پایا جاتا ہے اور ویدانگ نرکت انہیں کوروبنسی بھی لکھتا ہے ؎

ہرچناں کہ بشوئی پلید تر گردد (باقی)

---

# مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں

بقلم مولوی محمد عابد صاحب مدرس، مدرسہ اسلامیہ یونگنڈہ ضلع پرم (برما)

زمانہ بدل رہا ہے قومی تمدن، قومی تہذیب، قومی اخلاق سب کچھ مسلمانوں سے نکل چکا ہے اور جو کچھ باقی ہے اس کے بھی زندہ رہنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ بہت جلد وہ کم بخت زمانہ آنے والا ہے کہ جو کچھ اب باقی ہے اُس کو باقی رکھنے والے بھی دنیا سے مٹ چکیں گے اُس وقت صرف نام کے وہ مسلمان رہ جائیں گے جو اسلام اور دین سے بالکل ناواقف ہونگے اور جب اُن سے کہا جائیگا کہ اسلام کی کچھ خدمت کرو تو کہیں گے کہ یہ ہمارا فرض نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے اُس وقت وہ مسلمان رہ جائیں گے۔ جو اس لئے مسلمان ہونگے کہ ان کے باپ دادا مسلمان تھے اور خوش قسمتی سے وہ کسی طرح مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے ہونگے ورنہ کافروں اور ان مسلمانوں میں کوئی فرق نہ ہوگا ایسی حالت اور تباہی اور ادبار میں جو حالت مسلمانوں کی ہوگی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اے مسلم کہلانے والو اُس دن کے آنے سے قبل اسلام کو ذلت میں گرفتار ہونے سے قبل اس کا انتظام کرو تاکہ تمہاری آئندہ قوم اور آنے والی نسل تم کو دعائے خیر سے یاد کرے اور تمہارا نام پھر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی (۲۶۴)

ahmadimuslim.de

عورت سے لیا جاوے ورنہ یقین جانو اُس وقت تم پر کوئی ایک آنسو رونے والا اور تمہاری قبر پر فاتحہ پڑھنے والا نہیں ہوگا نہ یہ معلوم ہوگا کہ اس زمین پر کبھی کوئی قوم مسلمانوں کی آباد تھی۔

مسلمان جو اپنی قوم سے غافل ہو رہے ہیں اور کسی کا کوئی خیال نہیں کرتے اور جو اپنی قوم سے بہت دور ہو کر اس کو مٹنے سے نہیں بچاتے جس کا گناہ تمام قوم کے بڑے اور تعلیم یافتہ اور مالداروں پر ہے جو قوم کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔

آج جس طرح بچارے مرد تعلیم دین سے بہت دور بیٹھے ہیں اُس سے کہیں زیادہ بچاری عورتوں کو ہماری قوم نے جاہل رکھ چھوڑا ہے۔ افسوس سے کہا جاتا ہے کہ جس قوم کے مرد جاہل ہیں عورتوں کا کیا سوال ہو سکتا ہے۔ ہمارے رسول پاک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کی تاکید مرد، عورت دونوں کو فرمائی ہے۔

آج ہم نے جہاں بہت سے قول خدا و رسول ترک کر دیئے ہیں آج اس ارشاد کو بھی چھوڑ رکھا ہے۔ عورت کو اتنا تو علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ خط لکھنا پڑھنا اور مسائل قرآن حدیث اور دینی کتابوں کو پڑھ کر خود سمجھ سکے۔ علم کا شوق ہو اور وہ علم حاصل کرے آج بہت سے لوگ جو جاہل ہیں ان کے ماں باپ کا قصور ہے۔ بچہ اپنے ماں باپ کی دیکھا دیکھی بہت کچھ اچھی یا بری خصلت سیکھ سکتا ہے۔ بچہ بڑا ہو کر جاہل یا بے دین ہو جائے تو اُس کا سب گناہ ماں باپ پر ہوتا ہے اگرچہ جوان ہونے کے بعد بچے پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ عقل سے سوچ سمجھ کر نیک بد میں تمیز کرے یہ کہہ کر کسی طرح کوئی بچ نہیں سکتا کہ ماں باپ نے نہیں سکھایا۔ اس لئے جوان ہو کر اُس پر فرض ہو جاتا ہے کہ علم حاصل کرے اور تمام باتیں سیکھے۔ قیامت میں خدا سب سے یہی سوال کرے گا کہ میں نے قرآن اور رسول بھیجا۔ پیغمبر بھیجے تم نے عمل کیوں نہیں کیا۔ اچھی بری باتوں کو کیوں نہیں سمجھا۔ اس لئے ہر انسان اپنے عمل کا جواب دہ ہوگا۔ کوئی کسی کو نہ بچائے گا۔ کسی کا ماں باپ یا استاد یا بزرگ کوئی نہیں بچائے گا سوائے عمل کے۔ اگر ہم چاہیں کہ دنیا میں ہم آرام سے رہیں تو ہم کو چاہئے کہ نیک عمل کریں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جو حکم ہم کو خدا و رسول نے دیا ہے فرض اور سنت پر عمل کریں۔ اگر تمام مسلمان خوف خدا دل میں اور سنت پر عمل کریں اور قوم کی ترقی کی کوشش کر کے ان کو تمام آنے والی مصیبتوں اور تنگدستیوں، جہالت اور عذاب سے بچائیں تو امید ہے کہ مسلمانوں کو پھر وہی دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ جو پیغمبر علیہ السلام کے وقت اسلام کی شان تھی اور جس طرح سب مسلمانوں کے نام سے ڈرتے تھے اور اسلام دنیا میں پھیل گیا اور سب دشمنوں پر فتح پائی۔ آمین۔

# الصبر والجهاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد دکن)

حضرات! بے شمار احکامات اسلامی میں سے صرف یہ دو احکام یعنی صبر و جہاد صوری لحاظ سے متضاد و متخالف معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ صبر، سکوت اور جہاد کوشش کا نام ہے۔ بہت ممکن ہے کہ بعض سطحی عقول اور ظاہر بین نظریں ان پُر اسرار متفق المعنی احکام کی اصلیت و ماہیت سے ناواقف رہ کر اس لفظی تضاد کو نقص پر محمول کرنے لگ جائیں۔ یا شبہ کے شکار ہو جائیں۔

لیکن ہم ایسے مشتبہ القلوب حضرات کو مخاطب کر کے بہانگ دہل و ڈنکہ کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان مرقومہ احکام صبر و جہاد میں تضاد نہیں بلکہ عین تسلسل اور تطابق ہے اور ان احکام کی خلیج اتنی وسیع ہے کہ جن کی تفصیلی تشریح و وضاحت کے لئے یہ چند صفحات تو درکنار ایک ضخیم دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکے گا۔ اور انہی احکام کے دوش زیست قومی و بقائے ملکی کا مدار رکھا گیا ہے جس کے بڑے بڑے سٹیٹس مین مصدق ہی نہیں بلکہ معترف ہیں۔

لیکن اس تریاق زندگی اور اکسیر اخلاق سے وہی لوگ بخوبی مستفید و متفع ہو سکتے ہیں جو امتیاز حسن و قبح کی کسوٹی (عقل) پہ ان احکام کو پرکھ کر لائحہ عمل بنانے میں ساعی نظر آتے ہیں۔

جب ہم ان احکام کی حقیقت و ماہیت پہ سرسری نظر اور معمولی تدبر کو کام میں لاتے ہیں تو صدائے ہاتف ہمارے کانوں میں گونجتی، قدرت للکارتی، فطرت مجبور کرتی اور کہتی ہے کہ اے ابن آدم! تجھ کو بام ترقی پہ پہنچانے والے، دنیا میں ایک نمایاں معزز ہستی بنانے والے، عدل و احسان کے سبق سکھانے والے، ذلت کی موت سے بچانیوالے یہی دو احکام صبر و جہاد ہیں۔ جن کا ظاہر علیحدہ مگر باطن ایک ہے۔

(۱) صبر کے لغوی معنی روک کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں صبر اُس روک اور جد و جہد کا نام ہے جو نفس امارہ کو ناجائز خواہشات، بے جا تصرفات سے باز رکھنے اور اپنے آپ کو تحمل بر مصائب و نوائب کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ اس سعید صفت کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں تقریباً ۹۰ مقامات پر جداگانہ اسلوب میں کیا گیا ہے۔ بنظر تعمق دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اخلاق عالیہ کو اس صفت فاضلہ سے ایک خاص مناسبت ہے اور اس صفت کا اعلےٰ مقصد تہذیب نفس، تزکیہ روح صفائی قلب ہے

قبل از قبل اس صفت علویہ کا تسلط پیکری قلمرو کے سلطان (قلب) پہ ہوتا ہے جو تمام جذبات بشریہ مثلاً غصہ، دلیری، حیا، بیم و رجا، انقباض و انبساط رغبتوں و خواہشوں کا محرک و مبدء ہے

معجم القرآن

رحم و کرم کا دریا، غیظ و غضب کا طوفان اسی سے بپا ہوتا ہے۔

لیکن جب صبر کی صفت اس میں جاگزیں ہوجاتی ہے تو رذالت، شرافت سے خیانت، امانت سے، انتقام، عفو سے مبدل ہوجاتا ہے جس کے باعث جذبات بہیمی پر قوتِ ملکوتی غالب آکر مندرجہ ذیل صفات سے مشرف و ممتاز بنا دیتی ہے شجاعت، قناعت، عفت، عفو۔

(الف) **شجاعت**۔ بہادری، جوانمردی کو کہتے ہیں۔ لیکن اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) جان و مال سے دوسرے کی اعانت کرنا (۲) قوم کا درد ملک کا پاس رکھنا، (۳) مظلوموں کی مدد ظالموں کا انسداد کرنا۔ (۴) اعلیٰ اخلاق کا جویا رہنا۔ (۵) غصہ و غضب میں نفس پر قابو پانا۔

غرضیکہ اس ایک صفت سے بے شمار فوائد گوناگوں نتائج اخذ ہو سکتے ہیں اور ایسی اعلیٰ و ارفع صفت بھی صبر ہی کی بدولت نصیب ہوتی ہے چونکہ صبر ہی سے ہوائے نفس کا خاتمہ بہیمی ولولوں کا دیر نیست ہوتا ہے اور تاوقتیکہ نفسانی خواہشوں خود غرض چالوں کی اصلاح نہ ہو۔ انسان اپنے ذاتی مفاد کو خدمات قومی و ملکی کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا۔ برخلاف اس کے جسمانی قوت و زعم کے اعتبار پر کسی کو ستانا، کسی کا مال غصب کرلینا معمولی باتوں پر مشتعل ہونا شجاعت نہیں بلکہ جہانت اور پرلے درجہ کی رذالت ہے اور ایسا شخص بہادر نہیں بلکہ ڈرپوک کہلوانے کا مستحق ہے چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے۔ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لیتا ہے۔ تو جاننا چاہئے کہ غصہ جیسی بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کرکے شجاعت کے جوہر دکھانے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔

(ب) **قناعت** کے معنی تھوڑی چیز پہ بخوشی راضی رہنا۔ اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) فراخدلی، (۲) شکرگذاری۔ (۳) اعلیٰ حوصلگی۔ (۴) سکوت وغیرہ۔

فی الحقیقت قناعت وہ پُر اخلاق اور لازوال دولت ہے کہ انسان کو ہوس، لالچ، خوشامد، چاپلوسی، مکاری، عیاری جیسے جیسیوں حیاسوز ذمائم اور سینکڑوں اخلاق شکن جرائم سے محفوظ رکھتی ہے۔ ایسی نیک سیرت یا سعادت صفت بھی آدمی کو صبر ہی کی سرزمین سے نصیب ہوتی ہے چونکہ قلیل چیز پر نہایت فراخدلی و خندہ پیشانی سے اکتفا کرتے ہیں نفسانی خواہشوں و پُرہوس ولولوں کا استیصال کرنا پڑتا ہے اور ایسا کرنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ قناعت صبر کی ایک شاخ ہے۔

(ج) **عفت** کے معنی پرہیزگاری، پارسائی، حرام چیزوں سے محترز رہنا بالخصوص شہوت حرام سے۔ لیکن یاد رہے کہ منصبِ عفت کو کامل بلندی جب تک نصیب نہیں ہوتی تب تک کہ جذبات شہوانی کو ابھارنے والی دلکش صورت کافی اسباب عیش و نشاط کے ساتھ موجود ہوکر مواصلت کے لئے مجبور کرنے پر انسانی نفس کی باگ عقل کے سپرد کرکے اپنے آپ کو نہیں بچاتا۔

ایسے نازک وقت امتحان کے موقع پر جہاں احباب کا کھٹکا ہو نہ اغیار کا ڈر، شرم کا مقام ہو نہ حیا کی جائے۔ جوانی کا عالم، مستی کا طوفان دونوں طرف سے بپا ہو رہا ہو، دامن عصمت کو داغداری سے محفوظ رکھنے میں کس قدر صبر و تحمل کی ضرورت پڑتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

عفت کی بدولت قولاً فعلاً پاکیزگی اور حیا پیدا ہوتی ہے۔ ظلم، تنگ دلی، بدکاری، خیانت جیسی سینکڑوں قباحتیں کافور بن جاتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ عفت کا راس المال صبر ہے۔

(د) **عفو**۔ کے معنی خطا کا معاف کردینا بحالت قدرت میں کسی سے انتقام نہ لینا۔ برخلاف اسکے عدم قدرت انتقام کی خاموشی و درگذری عفو نہیں بلکہ کمزوری ہے۔

نتائج عفو میں حسب ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) فیاضی، (۲) اولوالعزمی، (۳) دریا دلی۔ (۴) جوانمردی وغیرہ۔ لیکن یاد رہے کہ اس صفت سے متصف ہونے میں سب سے بڑی اہم چیز باوجود قدرت انتقام کے درگذر کرنا ہے اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ چونکہ اس میں غیظ و غضب کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اور انتقام پسند جذبوں کو نیست و نابود کرنا پڑتا ہے۔ اور ایسا کرنے میں کس قدر عزم و استقلال، صبر و تحمل کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ وہ عیاں راچہ بیاں کے مصداق ہے۔

چنانچہ شب و روز کا مشاہدہ شاہد، تجربہ گواہ، واقعات عیاں ہیں کہ ایک زبردست کی جانب سے زیاں پہنچنے پر باوصف زیاں رسیدہ کمزور ہونے کے اُس کی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ بعوض ممکنہ رسیدہ زیان سے دوچند بدلہ لیا جائے۔ لیکن یہ صبر ہی کا صدقہ ہے کہ ایک عاجل منتقم کو معاف کنندہ کے ممتاز لقب سے ملقب کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

---


**تقسیم میراث** } میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کرکے ان کی مثالیں اور متفرق نقشہ جات دے کر ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے جس میں تمام ورثاء کی تفصیل اور ان کے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

**خورشید صداقت** } اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیاں مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور رسالت محمدیہ کو عقل و حکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر



ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۹)

گذشتہ ہفتے قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ کی فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد پڑھئے :-

"یعنی اگر فیض بعد موت کے اسی قسم کا ہووے کہ جو حیات میں ہوتا ہے پس تمام اہل مدینہ زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک برابر سب صحابی ہونگے اور پھر کوئی شخص محتاج صحبت اولیاء کا نہ ہوگا کیونکہ فیض مردہ کا مثل زندہ کے ہوگا کہ مفیض اور مستفیض میں مناسبت شرط ہے اور وہ بعد وفات کے مفقود۔ لہذا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف سے فیض نہیں پہنچتا بوجہ عدم مناسبت صورت کے پس دوسرا واسطہ نائب پیغمبر اور آپ کے وارثوں کا چاہئے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے علماء ظاہر اور باطن وارثان پیغمبروں کے ہیں انتہی"

پس اگر کسی نبی اور ولی سے بعد انتقال کے دعاء و توسل کی شرعاً اجازت ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم القدر خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا توسل چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توسل جم غفیر حضرات اکابر صحابہ کے روبرو طلب باراں میں حق تعالیٰ سے ذکر کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اصح الکتب سے صراحۃً متفق علیہ بقطعی الدلالت گذر چکا ہے۔ جس کے سامنے ہرگز کسی امتی کا قول و فعل قابل عمل و وثوق قبول نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ ان کو حاضر و ناظر متصرف جان کر ندائیں مرادیں طلب کرنا اور حیات دنیا کے تصرفات و اختیارات و معجزات و کرامات، کشف و مشاہدات اولیاء کو اپنی شرکیات کے جائز ہونے کی دلیل قرار دینا کسی متدین اہل توحید و متبع سنت کا ہرگز پیشہ نہیں ہوسکتا۔ بجز اس کے کہ محض طالب دنیا مردار کے پیچھے چلنے والا، گور پرستی کا لقمہ کھانے والا ہو جس طرح مولوی نعیم الدین نے اپنی سرگرمی سے اس پر جان اڑا کر خلق اللہ کو گمراہ کیا ہے۔ باقی رہا مسئلہ تقویۃ الایمان مرکر مٹی میں ملنے کا۔ مولوی نعیم الدین نے صفحہ ۲۵ پر مکرر اس کو لکھا ہے وہیں انشاء اللہ العزیز مفصل جواب دندان شکن دیا جاکر ناظرین اہل انصاف کے لئے تسلی بخش ہوگا۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ مسئلہ تصرف اختیار و قدرت کی مفصل حقیقت بتصریح آیات و احادیث اور اکابر ائمہ تفاسیر و محدثین اور فقہاء و ائمہ صوفیہ رحمہم اللہ سے واضح ہوکر تمام اباطیل مولوی نعیم الدین نسیًا منسیًا ہوچکے جس سے تقویۃ الایمان کے توحیدی احکام بے غبار منور و درخشاں ہوگئے۔ والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں :-

**قولہ صفحہ ۱۴۹ لغایت ۱۵۲۔**

"صاحب تقویۃ الایمان نے اپنے شرکیات کا تیسرا حصہ اشراک فی العبادت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں :-

تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بناکر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور راستہ میں اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جاکر طواف کرنا اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اس کی طرف جانور لے جانے اور وہاں منتیں ماننی اس پر غلاف ڈالنا اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہوکر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اس کے گرد روشنی کرنی اور اس کا مجاور بن کر اسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو و غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا اور اسکے کنوئیں کا پانی تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا اور اس کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا مویشی نہ چگانا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلہ کو یا کسی کے مکان کو کسی کی تبرک چیز کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کے بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر

تبویب القرآن - مع حواشی تفسیر وحیدی۔ اس میں (۶۶۷۹) قرآن کی مختلف آیات مع ترجمہ یکجا جمع ہیں۔ قیمت للعہ (منیجر)

ahmadimuslim.de

شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صنا و ۱۲)

اس تمام یاوہ گوئی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ تعظیم اللہ تعالے کے ساتھ خاص ہے غیر کی تعظیم شرک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولان بارگاہ کی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور بکثرت آیات و احادیث اس پر ناطق ہیں۔ عبادات بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں غیر کی عبادت پرستش یقیناً شرک ہے لا نعبد الا ایاہ یہی ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان کا یہ مطلب نہیں اس کی عبارت میں بڑا فریب ہے۔ اللہ تعالے کے لئے ہجرت کرنا عبادت ہے اگر حصول مال یا تزوج کی نیت سے تو عبادت نہیں۔ مسجد میں اپنے آپکو روکنا اعتکاف کے لئے عبادت ہے۔ اگر اپنی کسی غرض دنیوی کے لئے مسجد میں پابندی سے رہا تو عبادت نہ ہوگا۔ مگر شرک بھی لازم نہ آئے گا۔ نماز کے افعال سجدہ رکوع ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تو صاحب تقویۃ الایمان نے ذکر کیا مگر ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا جیسا قومہ میں یا بیٹھنا جیسا بین السجدتین اور تشہد میں یہی افعال نماز ہیں۔ جس طرح سجدہ و رکوع و قیام نماز میں فرض ہیں اسی طرح قعدہ آخری فرض ہے یہ افعال عبادۃً غیر خدا کے لئے کرنا شرک اور اگر بہیئت عبادت پر نہ ہوں تو لزوم شرک کا حکم باطل ورنہ ہر شخص مشرک ہوجائے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوجانا تو شرک ہوجائے اور ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا اور بیٹھنا شرک نہ ہو جیسے وہ عبادت ایسے ہی یہ عبادت۔ حضرت جبریل حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زانوؤں پر ہاتھ رکھ کر بہیئت نماز بیٹھے کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ شرک ہوا۔ اگر صاحب تقویۃ الایمان مثلہ صحیح لکھتا کہ یہ افعال بوجہ عبادت شرک ہیں اگر دوسری جہت سے کئے جائیں تو شرک نہیں تو اس کا مدعا حاصل نہ ہوتا۔ مقبولان بارگاہ حق کی تعظیم جس کا وہ دشمن ہے اس کو کس طرح روکسکتا وہ جانتا تھا کہ دنیا کے پردہ پر کوئی مسلمان کسی بزرگ کے روبرو بہ قصد عبادت ہاتھ باندھ کر کھڑا نہیں ہوتا پھر بوجہ عبادت کی قید لگاتا تو مسلمانوں کو مشرک کس طرح ٹھہراتا دست بستہ بہیئت نماز کھڑا ہونا فاتحہ میں فاتحہ کے لئے نماز کی طرح بیٹھنا خود صاحب تقویۃ الایمان نے صراط مستقیم میں لکھا ہے جو ہم صلا میں نقل کر چکے ہیں۔ اس سے وہ اپنے اس حکم سے خود مشرک ہوگیا۔ سجدہ و طواف کا حکم صلا و صلا میں اور سجدہ کی قسمیں صلا میں بیان کر آئے ہیں ملخصاً بلفظہ۔

**اقول**۔ بیشک جو امور عبادۃً و تعظیماً حق تعالیٰ کے لئے شرعاً کئے جاتے ہیں جبطرح بعض امور کا ذکر تقویۃ الایمان کے انواع شرک میں واقع ہوا مثلاً سجدہ رکوع دست بستہ قیام روزہ طواف خانہ کعبہ نذر و منت مرادیں وغیرہم جن کا بیان بطور حصر کے نہیں ہے بلکہ ہر وہ شے جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے لئے عمل میں لائی جاوے گی شرک ہوگی۔ جس طرح قبر پرستوں، تعزیہ پرستوں وغیرہم کا نفع وضرر کی توقع پر عملدرآمد ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لا تعبدوا الا ایاہ۔ یعنی عبادت نہ کرو اللہ کے سوا کسی کی۔ اور سورہ حم سجدہ میں فرمایا۔

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ۔

یعنی نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو بنایا۔ اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

اور مثلاً سورہ حج میں فرمایا۔ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۔ یعنی اور پوری کریں منتیں اپنی اور طواف کریں اس قدیم گھر کا۔

اور حدیث میں وارد ہے۔ الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ (مشکوٰۃ صلا) یعنی طواف خانہ کعبہ مثل نماز کے ہے۔ اور خود مولوی نعیم الدین کے قلم سے بھی نکل گیا کہ غیر کی عبادت یقیناً شرک ہے۔ مگر دل میں شرک کا چور گھسا ہوا ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ فیضان رحمت صلا میں اللهم اجعل صلوتک و رحمتک علی آل سعد کا ترجمہ بجائے یا اللہ کے یا رسول اللہ آل سعد پر مغفرت اور رحمت فرما۔ کیا گیا تاکہ جہلا شرک میں مبتلا ہوں پس بعض امور عبادت میں معین و مخصوص ہیئت باشان ہیں بعض نیت پر موقوف ہیں۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلی فقہ حنفیہ ص۲۶۲ میں مرقوم ہے۔

لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام

یعنی اگر غیر اللہ کو سجدہ کرے تو کافر ہوجاویگا بخلاف قیام کے۔

اور رد المحتار مصری ج ۵ ص۲۶۵ میں مرقوم ہے۔

"وفی الظہیریۃ یکفر بالسجدۃ مطلقاً"

یعنی اور ظہیریہ میں ہے کہ تکفیر کیا جاوے گا سجدہ کے ساتھ مطلقاً"

اور درباره قعدہ آخیرہ نماز کبیری شرح منیۃ المصلی ص۲۸۵ میں مرقوم ہے۔

"واما القعدۃ فلانص فیها"

اور ص۲۸۶ میں مرقوم ہے۔

"وقد تقدم انہ غیر منصوص عنہ"۔

یعنی اور لیکن قعدہ پس نہیں ہے اس کے لئے نص یعنی دلیل صریح"

اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ا ص۴۶۷ میں فرماتے ہیں۔

(جو آیندہ اشاعت میں درج ہوگا)

---

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر بہی خواہ کو کوشش کرنی چاہئے

تنویر الایمان۔ جدید اڈیشن معترضین کے اعتراضات کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲ (مجلد) (۸۰ صفحات)

# سوال متعلقہ آمین بالجہر اور جواب

نوٹ:- فتاوی ناکافی ہونے کے سبب اس مضمون کو جگہ دینی پڑی۔ (مدیر)

ایک سائل نے اہلحدیث مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء میں دریافت فرمایا ہے کہ:-

"رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن وحسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم، حضرت شیخ عبدالقادر، حضرت ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز جماعت بعد قرأت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں"

**جواب** (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر بعد قرأت فاتحہ کہا کرتے تھے۔ وائل بن حجر کہتے ہیں:-

"صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین ومد بھا صوتہ"

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپ نے ولا الضالین کے بعد آمین دراز آواز سے کہی" (ترمذی صہ۳۴، ابوداؤد صہ۱۳۶ ابن ماجہ صہ۶۲ تلخیص الحبیر صہ۸۹ منتقیٰ صہ۵۹ دارمی صہ۱۶۱ دارقطنی صہ۱۲۷ مشکوٰۃ صہ۸۰)

(۲) ایک روایت میں ہے:-

اذا قرأ ولا الضالین قال آمین رفع بھا صوتہ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ ختم کی تو آپ نے بلند آواز سے آمین کہی" (ابوداؤد صہ۱۳۶ و عون المعبود صہ۳۵۱)

(۳) ایک روایت میں ہے:-

انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجھر بآمین۔ کہ وائل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین بالجہر کہی۔ (ابوداؤد صہ۱۳۶)

(۴) علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔

وسندہٗ صحیح اور سند اس کی صحیح ہے۔

وصححہ الدارقطنی۔ اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے۔ (تلخیص الحبیر صہ۸۹)

(۵) امام ترمذی فرماتے ہیں:-

حدیث وائل ابن حجر حدیث حسن۔

کہ حدیث وائل ابن حجر جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین پکار کر کہنے کا ذکر ہے حسن ہے (ترمذی صہ۳۴)

(۶) اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں

وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق۔

اور بہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین و تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جائے اور آہستہ نہ کہی جائے اور اسی طرح امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ آمین بالجہر کہنی چاہیئے۔ (ترمذی صہ۳۴)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ ولا الضالین رفع صوتہ بآمین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین بلند آواز سے پکار کر کہتے۔ (اعلام الموقعین جلد ۲ صہ۵ کنز العمال جلد ۳ صہ۱۸۶)

(۸) اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبدالرحمن فرماتے ہیں:-

ولم یثبت من احد من الصحابۃ الاسرار بالتامین باسناد صحیح۔

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی جلد ۱ صہ۲۰۹)

(۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں:-

ادرکت مائتین من الصحابۃ اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین

کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں دو سو صحابہ کو دیکھا جب امام سورہ فاتحہ ختم کرتا تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے اور مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی۔ (بیہقی جلد ۲ صہ۵۹ اعلام جلد ۲ صہ۵ قسطلانی جلد ۲ صہ۸۵)

(۱۰) پیر عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

والجھر بالقرأۃ والتامین۔

کہ جہری نمازوں میں جب قرأت بلند آواز سے پڑھی جائے اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ (غنیۃ الطالبین صہ۱)

(۱۱) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

(۱۲) خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازوں میں سورہ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام کا بھی دستور تھا۔

ائمہ اسلام تبع سنت اسی طرف گئے ہیں امام حسن وحسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی اور نظام الدین اولیاء کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

آمین بالجہر کے متعلق زیادہ تفصیل منظور ہو تو میرا رسالہ اثبات آمین بالجہر جس میں تین سو حوالے دیئے گئے ہیں مطالعہ فرمائیں۔ والسلام

(نور محمد چاکی از شیخوپورہ)

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا۔ مصنف مولانا حبیب الرحمن دیوبندی قیمت

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستان** ماہ جولائی میں جن اصحاب کی قیمت اخبار و میعاد مہلت درج ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار (للعہ ۲ یا عہ/ شش ماہی) بذریعہ منی آرڈر بھیجیں مہلت یا انکار کی اطلاع بھی حتی المقدور جلد آنی چاہئے۔ ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

**ضروری اطلاع** جو اصحاب مہلت لیا کرتے ہیں ان کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ میعاد مہلت ختم ہوتے ہی قیمت ارسال کر دیا کریں بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ ہے۔ نیز مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

**وی پی واپس آتے ہیں** ماہ جون میں جن اصحاب کو وی پی بھیجے گئے تھے ان میں اس دفعہ واپسی بہت ہوئی ہے۔ جس کو دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ آئندہ وی پی سسٹم ہی اڑا دیا جائے۔ سچ پوچھئے تو اتنا خریداری سے انکار کا رنج نہیں ہوتا جتنا کہ وی پی واپس آنے کا ہوتا ہے۔ فیس رجسٹریشن جو اپنی گرہ سے لگائی جاتی ہے فضول اور رائیگاں جاتی ہے۔

**اس لئے** ہر دفعہ یہی عرض کیا جاتا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیا کریں۔

**نوٹ** جن نمبروں کے ساتھ ص کا نشان ڈالا گیا ہے ان کی قیمت اخبار ۱۵ جولائی تک ضرور موصول ہو جانی چاہئے۔ بصورت دیگر اخبار بند کر دیا جائے گا۔

**غریب فنڈ** سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں میعاد ختم ہونے کے بعد ان کو کوئی مہلت نہیں دی جا سکتی۔ یاد رکھیں۔

۸۱۳ص غلام نبی
۸۴۷۸ص میاں دوست محمد محمد صادق۔
۲۱۶۸ مدرسہ تبلیغ الاسلام خان پور

۲۵۳۹ص مفتی محمد ظریف
۲۸۵۹ سکرٹری محفل نور اسلام
۳۱۵۸ مولوی محمد الدین
۳۲۵۷ شیخ سخاوت حسین
۳۲۹۰ مولوی عبدالحلیم
۳۶۰۹ عبدالحفیظ
۳۶۳۷ امیر الدین
۴۳۳۴ حاجی محمد جو شداوجو
۴۵۳۵ عبدالمجید
۴۷۰۵ص میر ثناء اللہ
۵۲۰۹ ماسٹر محمد حسین
۵۲۳۹ عبداللہ جواحسن جو
۵۵۹۱ منشی محمد حسین صابری
۶۳۴۳ص مستری عبدالغنی
۶۵۴۳ مولوی عبدالغنی
۶۵۴۹ حشمت خان
۶۹۲۴ص شیخ عبدالعزیز
۷۴۳۷ سید محمود علی
۷۴۵۳ص منشی محمد یوسف
۷۴۶۰ میاں الہ بخش جلال الدین
۷۶۲۴ص منشی اشرف علی
۷۸۷۴ص عبدالقدوس
۸۰۰۳ بابو خدا بخش
۸۰۶۲ص حکیم محمد اسحاق
۸۳۴۲ص سید محمد شاہ
۸۴۶۹ص عبدالغفور
۸۴۸۰ص حاجی عبدالوہاب
۸۵۱۸ امام الدین اینڈ سنز
۸۵۲۹ سعید برادرز
۸۵۳۶ عبدالعزیز
۸۵۴۷ سید نصرت صاحب
۸۵۶۸ شیخ عبدالجبار عبدالستار
۹۰۱۱ مولانا عبدالصمد

۹۰۱۹ص محمد عبداللہ
۹۰۶۸ میاں قمر الدین
۹۲۴۲ص اسماعیل
۹۴۳۱ محمد حسن
۹۴۴۸ص عبدالرحمن
۹۴۶۹ص ایم۔ کے رحمن
۹۴۹۴ص مولوی محمد یعقوب برق
۹۵۱۳ مولوی فتحدین
۹۵۴۶ مولوی عبدالجلیل
۹۶۰۹ ایم صالح بن یعقوب
۹۸۶۱ عینی ولی ٹیپل
۹۸۹۰ مولوی محمد بایزید
۹۹۰۸ص ماسٹر محمد اسحاق
۹۹۶۷ بی حسن اسکوائر
۹۹۹۱ص مولوی عبدالحمید
۱۰۱۴۸ منشی عبدالغفور
۱۰۲۲۹ص شیخ عبدالرزاق
۱۰۳۳۷ص ابوعطا عبدالحق
۱۰۳۴۵ حاجی کریم بھائی حسن بھائی
۱۰۴۱۴ص مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ص مولوی عبدالوہاب
۱۰۵۴۸ص خواجہ غلام محی الدین
۱۰۶۲۹ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۶۵۹ص مولوی اللہ بخش
۱۰۶۷۹ص حافظ عبدالرحمن
۱۰۶۸۰ص منشی عبدالرحمن
۱۰۶۸۲ مولانا عبدالوہاب
۱۰۷۵۲ص بابو عبدالسبحان سرادی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۰۵ اے۔ ایس عبدالغفار خان

۱۰۹۲۴ص ایم غلام رسول
۱۰۹۴۲ص حاجی عبدالغنی
۱۰۹۷۱ شیخ غلام محمد
۱۰۹۷۳ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۰۹۳ص سید پیر نادر شاہ
۱۱۱۶۲ص غلام اللہ
۱۱۱۸۵ ڈاکٹر سلیمان خان
۱۱۱۸۶ مولوی امام الدین
۱۱۱۹۹ عبدالسلام
۱۱۲۰۱ میاں نور محمد
۱۱۲۰۵ آیچ رامجانی
۱۱۲۶۰ مولوی عبدالعزیز
۱۱۲۷۵ص ایس ایم ضیاء الرحمن
۱۱۳۱۲ص مولوی علی صاحب
۱۱۴۰۵ مولوی عبدالوہاب
۱۱۴۲۷ اے۔ آر سعید
۱۱۴۳۴ میاں بوٹا
۱۱۴۳۹ دی نیشنل پبلک لائبریری
۱۱۵۳۷ص محمد شفیق محمد صدیق
۱۱۵۷۵ مولوی الٰہی بخش
۱۱۵۹۰ خواجہ غلام مصطفےٰ
۱۱۶۰۲ص عبدالغنی
۱۱۶۰۳ ابو عبدالجبار محمد محی الدین
۱۱۶۳۲ص مولوی سعید الرحمن مہاجر
۱۱۶۵۵ص راؤ محمد معصوم علیخان
۱۱۶۶۰ص صاحبزادہ محمد جعفر علی خان
۱۱۶۶۱ص شیخ غالب رسول

۱۱۶۶۷ص محمد عاشق
۱۱۶۶۸ص سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۳ص مستری محمد سعید
۱۱۶۷۴ص میر امجد علی
۱۱۶۸۰ص عبدالستار
۱۱۶۸۹ مسٹر ممتاز علی خیر محمد
۱۱۶۹۰ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۹۱ چوہدری جھنڈا
۱۱۶۹۶ رمضان علی
۱۱۶۹۸ عبدالعزیز
۱۱۶۹۹ میاں رحمت اللہ
۱۱۷۰۶ میاں کریم بخش
۱۱۷۴۴ سید پیر صاحب
۱۱۷۵۰ مولوی غلام نبی
۱۱۷۵۶ص مولوی اللہ دتہ
۱۱۷۵۸ص شیخ نجم الدین
۱۱۷۵۹ص منشی عطا محمد
۱۱۸۰۱ پیرزادہ محمد منیر
۱۱۸۰۳ میاں دین محمد
۱۱۸۸۲ ایم خدا بخش

## غریب فنڈ

۱۱۳۷ عبدالسبحان
۱۱۲۱۱ سیکرٹری جمعیۃ الطلبا
۱۱۴۲۱ مستری بشیر احمد
۱۱۶۸۸ خدا بخش
۱۱۶۹۲ ابو سلیمان عبدالرحمن
۱۱۶۹۳ محمد حسین
۱۱۷۰۰ محمد امین
۱۱۷۳۲ حبیب اللہ

اہلحدیث کی اشاعت بڑھانے کیلئے ہر اہل حدیث کو کوشش کرنی چاہئے۔

اسلامی پردہ ۵۵، اسلامی پردہ کی ضرورت اور فوائد اور مخالفین کو جواب ... (۴۸۳)

# ملکی مطلع

## جلالۃ الملک ابن سعود پر غلط الزام

### معاصر "سیاست" کو جواب

معاصر "سیاست" کو حکومت نجدیہ سے بہت عرصہ سے رنج ہے۔ رنج کی اصلی وجہ قبوں کا گرانا اور سید جیب شاہ صاحب کو حجاز سے باہر چلے جانے کا حکم دینا ہے۔ ان دونوں باتوں کے متعلق سابق زمانے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس لئے اب اس کی بابت کچھ لکھنا بے کار ہے۔ البتہ تیسرا الزام معاصر سیاست نے یہ لگایا ہے کہ ابن سعود نے ترکی خلافت سے غداری کی تھی۔ یہ الزام سب سے زیادہ سخت ہے۔ چاہئے تو بحیثیت مسلمان یہ تھا کہ معاصر موصوف اپنے دعوے کا ثبوت خود پیش کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے۔ لیکن انہوں نے اپنا فرض ادا نہ کیا۔ تو ہم ہی اس غلط الزام کی تردید میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ناظرین اس وقت حکومت نجدیہ کی حیثیت کو ملحوظ رکھ کر ہمارا ثبوت سنیں۔ جمال پاشا کلاں جو ترکی جنگ میں محاذ مصر کے سپہ سالار تھے اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:-

"انگریزوں کی قربت کی وجہ سے امیر ابن السعود ہمیں براہ راست کوئی امداد نہ دے سکا۔ کیونکہ اس کو انگریزوں کی جانب سے سخت نقصان و اذیت کا احتمال تھا۔ تاہم باربرداری کے لئے اونٹ روانہ کر کے اور اپنے ملک سے شام کی طرف جانے کے لئے سامان تجارت کے گذرنے کی اجازت دیکر اس نے ہماری زبردست مدد کی"

(ڈائری جمال پاشا صفحہ ۱۹۱ حصہ سوئم)

جمال پاشا کوئی معمولی آدمی نہ تھا محاذ مصر کا سپہ سالار تھا۔ اس کی رائے کے مقابل معاصر سیاست کی رائے کیا وقعت رکھتی ہے۔ اس کا فیصلہ صاحب سیاست ہی کر سکتے ہیں۔

ہاں اس کے مقابلے میں ذرہ اپنے حنفی بھائی شریف میاں کی بابت بھی بتائیے گا کہ کہاں تک انہوں نے ترکی خلافت کی مدد کی۔ حق تو یہ ہے کہ شریف حسین (حنفی) نہ بگڑتا تو ترکوں کو شکست ہی نہ ہوتی۔

لے دے کے بڑا الزام یہ لگایا ہے کہ انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا؟ جناب من اس لئے دیا کہ مسلمانوں نے جدہ مکہ ریلوے بنانے کا ٹھیکہ لیا تو کیا کیا؟ وہ ٹھیکہ انہوں نے پورا کیا ہوتا تو انگریزوں کو کیوں دیا جاتا۔ علاوہ اس کے انگریزی کمپنی کو پہاڑوں کی کھدوائی کا ٹھیکہ دیا ہے وہ بھی مکہ اور مدینہ سے باہر کا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ٹھیکہ سے بہت سی کارآمد چیزیں نمودار ہونگی جس سے سلطنت کو ترقی ہوگی۔ اور سلطنت کی ترقی سے توحید و سنت کی اشاعت خوب ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوٹ: چونکہ حکومت نجدیہ کے آثار رحمت سب دنیا دیکھ رہی ہے اور وہ اپنے کارناموں کے لحاظ سے کسی بحث یا دلیل کی محتاج نہیں۔ اس لئے اہلحدیث اس بحث کو اتنے پر ختم کرتا ہے۔

## حجاز میں مدرسہ حربیہ کا قیام

مکہ معظمہ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سعودی حکومت نے ایک مدرسہ حربیہ قائم کیا ہے اور تمام مملکت حجاز میں اعلان کر دیا ہے کہ ۱۵ سال کی عمر کے ہر جوان کے لئے فوجی تعلیم حاصل کرنی لازمی ہے۔ جو نوجوان اس حکم کی خلاف ورزی کریں گے یا غفلت برتیں گے انہیں کڑی سزا دی جائیگی۔ سعودی حکومت نے ایک سابق ترک جرنیل خالد بے کو اس مدرسہ کا پرنسپل مقرر کیا ہے جرنیل خالد بے عرصہ ۱۸ سال سے حجاز میں مقیم ہیں اور عربوں کے خصائل و عادات سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ آپ کے دو نائب مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کے نام کرنل حسن وفقی اور کرنل مراد بے ہیں۔ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے جائیں گے"

(احسان۔ لاہور ۲۳ جون ۱۹۳۵ء)

## مظلومین اہل حدیث

### کیندرا پاڑہ ضلع کٹک کی گذارش

اخبار گوہربار اہلحدیث کے ناظرین کرام سے مخفی نہیں کہ جماعت اہل حدیث کیندرا پاڑہ ضلع کٹک مساجد سے زدوکوب کر کے نکالے گئے۔ جس کی مختصر روئداد اخبار اہلحدیث، اخبار محمدی، اخبار اہلحدیث گزٹ میں شائع ہو چکی ہے۔ مخالفوں نے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کیا مگر وہاں سے ان کو بے نیل مرام واپس آنا پڑا۔ البتہ جرمانہ میں کسی قدر تخفیف ہوگئی۔ اب مخالفوں نے ضلع جج کی عدالت میں موشن کیا ہے۔ جانبین کے وکلاء کی تقریریں ہو چکی ہیں ناظرین کرام ہر جگہ ہماری فتحیابی کے لئے دعاء خیر فرمائیں۔ واضح رہے کہ ماتحت عدالت میں ہم لوگ ۲ نمبر مقدمہ میں کثیر رقم خرچ کر کے زیر بار ہو گئے تھے اور ہماری حالت بالکل شکستہ ہوگئی۔ عین وقت پر جماعت اہلحدیث کلکتہ سے ہم کو مدد پہنچی۔ جس کے لئے تہ دل سے ہم ان کے مشکور ہیں۔ جگر ناتھ پور اور جھونپڑہ سے چندہ کی جس قدر رقم آئی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی سعی قابل ذکر ہے۔ حاجی محمد سعید صاحب۔ حاجی امیر الدین صاحب۔ حاجی عبدالحق صاحب و حاجی محمد یاسین صاحب۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ جماعت اہل حدیث بھدرک۔ گوجر دارہ اور بونت ماتحت عدالت کے مقدمہ کے وقت ہماری

ahmadimuslim.de

مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک جزا دے۔ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب ساکن گوجر دارہ کی خدمت بھی قابل ذکر ہے۔ انہوں نے ماتحت عدالت کے مقدمہ کی پیروی کے لئے مبلغ غلہ اپنی جیب خاص سے مرحمت فرمائے۔ جزاہ اللہ۔ جماعت اہلحدیث بھدرک اور گوجر دارہ نے منشی محبوب علی خان صاحب کو مقدمہ کی کارروائی اور چندہ فراہم کرنے کے لئے کلکتہ، کٹک، چھپوا، کیندرپاڑہ وغیرہ روانہ کیا۔ چھپوا اور جینت سے ابھی تک امداد کی درخواست نہیں کی گئی۔ جو صاحب ہماری مدد کرنی چاہیں وہ چندہ کی رقم حاجی محمد سعید صاحب ساکن چھپوا کے نام روانہ کریں۔ اپیل کے خرچ کے لئے برادران اہل حدیث کلکتہ سے ایک صد روپیہ، جھونپڑہ ۱۵ اور جگرناتھ پور سے ۱۲ روپیہ ۸ آنہ ملے۔ رقم مذکور سے اب تک ۱۰۷ روپیہ ۸ آنہ خرچ ہوا ہے

منشی محبوب علی خان صاحب باوجود ایک مسن بزرگ ہونے کے توحید وسنت کی اشاعت کے لئے ان کی جانفشانی، ان کی سرتوڑ کوششیں یہ خدمتیں ایسی ہیں جن کا ذکر نہ کرنا پرلے درجہ کی بے انصافی ہوگی۔ خداوند کریم آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی صحت میں ترقی دے۔ آمین۔

جیسا مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب پیش امام مسجد جدید اہل حدیث کلکتہ بھدرک کے مقدمہ کے وقت توحید وسنت کی اشاعت کے لئے کوشاں ہوئے مجھے امید ہے بلکہ درخواست ہے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب و مولانا عبد الحنان صاحب اس وقت ہماری جماعت کے لئے بھی سعی بلیغ فرمائیں گے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب اور مولانا عبد الحنان سے گذارش ہے کہ آپ لوگ ازراہ کرم مضمون ہذا کو اپنے اخبار میں شائع کرکے ہماری مدد فرمائیں گے (میر محمد شریف امین و خازن انجمن اہلحدیث کیندرپاڑہ ضلع کٹک اڑیسہ)

اہلحدیث | اخبار کے ناظرین مختلف مزاج کے ہوتے ہیں۔ اس لئے مضمون مختصر ہونا چاہئے۔

# مسلمان بیدار ہوجائیں

## جداگانہ انتخاب سخت معرض خطر میں ہے

منٹو مارلے کی اصلاحات نظام حکومت ہند کے وقت سے مسلمانوں کا سب سے اہم مطالبہ انتخاب جداگانہ کا رہا ہے۔ جس کو لارڈ منٹو کے زمانہ سے اب تک ہر وائسرائے نے اور مسٹر مارلے سے لے کر اس وقت تک ہر ایک سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے نہ صرف تسلیم بلکہ اس کے برقرار رکھنے کی ضمانت کی ہے۔ اور تجربہ نے بخوبی ثابت کردیا ہے کہ حالات موجودہ میں مسلمانوں کی واقعی نمائندگی کی بغیر انتخاب جداگانہ کے جو بذریعہ جداگانہ رائے دہندوں کے عمل میں آئی اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی۔

مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے میں حکومت برطانیہ نے ہمارے ساتھ کوئی رعائت یا احسان نہیں کیا۔ جس طرح حکومت وقت کی اطاعت اور وفاداری رعایا پر فرض ہے اسی طرح رعایا کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا اور ان کے حقوق کا تحفظ حکومت پر لازمی ہے مسلمانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کسی صلہ اور معاوضہ کی امید پر نہیں کیا اور گورنمنٹ نے اگر بقدر اشک بلبل کبھی مسلمانوں کے حقوق پر التفات کیا تو اس کو مسلمانوں کی وفاداری کی قیمت قرار دینا ان کی سراسر توہین ہے۔

فرقہ وارانہ فیصلہ کے صادر ہوتے ہی مسلمانوں کے مخالفین نے اس کو منسوخ کرانے کے واسطے چوٹی سے لے کر ایڑی تک زور صرف کردیا۔ اب صرف اتنا موقع باقی ہے کہ اگر ہم یک جہتی کے ساتھ پرزور طریقہ پر اپنی صدائے احتجاج بلند کریں تو خفیف امکان اس بات کا ہے کہ ہاؤس آف لارڈس میں سابق دفعہ ۲۸۵ پر بجائے دفعہ ۲۹۹ مرتجمہ کے قائم ہوجائے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں عام طور پر سخت ہیجان پیدا ہو رہا ہے اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۵ جولائی کو جمعہ کے روز ہر شہر اور قصبہ میں مسلمانوں کے جلسے کرکے مرتجمہ دفعہ ۲۹۹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے اور گورنمنٹ پر زور دیا جائے کہ ہاؤس آف لارڈس میں دفعہ ۲۸۵ بحالت اصلی قائم کردی جائے مجھے امید کامل ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان اس اہم تجویز پر عملدرآمد کریں گے اور ۵ جولائی کو ہر شہر ہر قصبے اور ہر قریہ میں جلسے کرکے وائسرائے ہند اور سکرٹری آف اسٹیٹ کو اطلاع دینگے۔

(خاکسار محمد یعقوب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی از مراد آباد)

# ریویو

## رسالہ صلیب شکن بجواب شیر افگن

پادری سلطان محمد پال نے جو اپنے عیسائی ہونے کے وجوہات میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام تھا "میں مسیحی کیوں ہوا"۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے اس کا جواب لکھا گیا جس کا جواب الجواب پادری صاحب نے اخبار نور افشاں لاہور میں لکھا بعد ازاں رسالہ کی شکل میں شائع کیا جس کا نام "شیر افگن" رکھا اس کا جواب بھی مولانا موصوف نے محققانہ و عالمانہ اسی وقت لکھا اور اسمیں حسب عادت کریمانہ اس حصہ کو نظر انداز کیا جسمیں خلاف تہذیب آپکی شان کے خلاف تحریر تھی شاید اسی وجہ سے پادری خان صاحب ہمیشہ عدم جوابدہی کا گیت گاتے رہے اور ہر اشتہار میں یہ لکھتے رہے کہ میرے رسالہ کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ آپکے تفاخر کو توڑنے کیلئے قدرت نے علاقہ مدراس کے ایک حکیم صاحب کو کھڑا کردیا۔ جنہوں نے یہ رسالہ شیر افگن کے جواب میں لکھا۔ رسالہ ہذا میں یہ خوبی ہے کہ ہر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے وہی بات جو بزعم معترض قابل اعتراض ہے بائبل سے ثابت کی ہے۔ الزامی جواب کیلئے رسالہ قابل تعریف ہے۔ اچھا ہوتا اگر کتابت وطباعت بھی اچھی ہوتی۔ جس کی خرابی کے باعث بعض جگہ حوالجات بھی مشکوک ہوگئے ہیں۔ قیمت مرقوم نہیں۔

ahmadimuslim.de

# سنگ گردہ و مثانہ۔ پتھری۔ کنکر کے لئے ابھی اپریشن نہ کراویں

جناب کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدموجد امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

# سنگ توڑ

ان امراض کے واسطے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ بلا تکلیف براستہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ اپریشن سے پہلے ایک بار ضرور تجربہ کر لیں۔ اور ہندوستانی دماغ کی داد دیں۔ سینکڑوں اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۶ ماشہ دو روپے

## ایک تازہ رائے

میرے لئے جناب نے سنگ توڑ تجویز کیا تھا۔ کچھ دن ہوئے میں نے یہ منگوایا اور شربت بزوری بارد سے استعمال کر رہا ہوں۔ گذشتہ سال سے امسال میری صحت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثانہ کا درد بالکل بند ہے۔ میرے پاس ابھی وہ شیشی سنگ توڑ موجود ہے۔ آپ نے درحقیقت میری جان بچائی۔ پرماتما ایسے کار ثواب کا صلہ عطا فرمائے

(امر سنگھ نارسٹ فیجر اندورا ۲۰ ۹/۳۴)

نوٹ :۔ کارخانہ کی دیگر ادویات کی فہرست یا طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست ارکا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا دیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ :۔ امرت دھارا ۲۳ لاہور (۶۸۹)

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

---

آج کل ۱۹ } یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور، ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے خاص تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ محصول ۵ر **اکسیر موتی دانت** - دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ :۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۸/۹ امرتسر

---

مرکز العلوم الاسلامیہ دیوبند کے علمی مذہبی رسالہ

# "قاسم العلوم"

کا

# خاص حبیب نمبر مفت

جس میں بلند پایہ علمی مذہبی مقالات اور سیرۃ نبویہ علیہ الف الف تحیۃ کے مختلف پہلوؤں پر محققانہ نظم و نثر مضامین ہونگے علاوہ ازیں دار العلوم دیوبند و مقامات مقدسہ کے قابل دید فوٹو بھی ہوں گے۔ سالانہ قیمت ارسال فرما کر مفت حاصل کیجئے یا ہر کے ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیے۔

خط و کتابت کا پتہ | عتیق احمد صدیقی مدیر رسالہ قاسم العلوم دیوبند

ahmadimuslim.de

# مومیائی ۳۸/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۱۲؎ پاؤ بھر ۱۲؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ (۶۸۶)

## تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع مونگیر:۔ "میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک او نعمانی خان کے نام دی پی بھیجدیں" (۷۔ مئی ۳۵ء)

جناب عنایت اللہ صاحب جیاری:۔ "ایک مرتبہ ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔ اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور دی پی بھیج دیں" (۱۳ مئی ۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ "آپکی مومیائی پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کرچکا ہے مفید پائی۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ دی پی ارسال فرمائیں" (۲۳ مئی ۳۵ء)

پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

---

تمام دنیا میں بے مثل ۳۶/۵۱

# سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ہم روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

## عبدالغفور غزنوی

مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

# حالات مرزا ۶/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں (پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

---

# سرمہ نور العین ۲۵/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کردیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
ینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

# ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ۴۳/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۹۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوہے، ککرے، انکھ جلنی پرانی لالی، اجالا، پھلی، جھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ ع مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۸؎ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عنہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

---

# زنانہ ریشمی دوپٹہ پھولدار ۱/۹

دوپٹہ کے چاروں طرف نہایت خوبصورت پھولدار بیل بوٹے اور پھول کا کام نکلا ہوا تین گز لمبا، ڈیڑھ گز چوڑا فی ریشمی دوپٹہ ایک روپیہ بارہ آنے۔ اگر ناپسند ہو فوراً ہمارے خرچ پر واپس کردیویں۔

(ملنے کا پتہ)

منیجر سودیشی کھدر پرچارک کمپنی نمبر ۸ لودیانہ شہر

---

# ضرورت ہے ۵/۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔

(مینیجر)

ahmadimuslim.de

# محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

۲/۲

## داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ، چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہیں قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کردیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہوجانے پر واپس لی جاسکتی ہیں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | ضمانت | بالائی کلاس (A) کے لئے | دس روپے |
| ۲ | ضمانت | آرٹیزن کلاس (B) کے لئے | پانچ روپے |
| ۳ | ضمانت | برائے کتب لائبریری | پانچ روپے |
| ۴ | ضمانت | برائے ہوسٹل | دو روپے |

۵ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس وعہ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کردی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹیکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی، فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش ونگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوکر چھ ماہ تک رہے گی۔ اس کے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

---

## ہرخاص وعام کو اطلاع

### پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری ونامردی جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو شخص عجیب کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ہے۔

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

(۶۸۷)

## بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور ومعروف ارسطوئے زماں حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست وخوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازی عمر کی وجہ، اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر ونایاب نسخہ جات درج ہیں جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تک بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرت سر

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن کی تردید میں بینظیر کتابیں

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

**الہامات مرزا** } اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کا غلط ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ر

**تاریخ مرزا** } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات۔ قیمت ۶ر

**فاتح قادیان** } اس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعائے مرزا بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۶ر

**نکاح مرزا** } مع جواب الجواب۔ جسمیں مرزا صاحب کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی کی زبردست تردید کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن قیمت صرف ۳ر (۶۸۸)

**مرقع قادیانی** } یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو مرزائی مشن کی تردید میں شائع ہوتا رہا ہے۔ دو سال کا مکمل فائل ہے یعنی ۲۴ پرچے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

**شہادات مرزا** } جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ، اقوال و افعال مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

**فتح ربانی** } ایک زبردست تحریری مباحثے کی روئداد ہے جو دربارہ حیات مسیح علیہ السلام مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول آف راجیکے ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

**فسخ نکاح مرزائیاں** } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ بتایا گیا ہے کہ مرزائی خارج از اسلام ہیں۔ قیمت ۲ر

**نکات مرزا** } مرزا صاحب قادیانی کو معارف قرآن دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے قرآنی معارف میں سے چند نمونے لیکر مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

**تعلیمات مرزا** } مع جواب الجواب۔ اس میں چند ابواب ہیں جن کو یاد کرکے ایک اردو خوان بھی کامیاب مناظرہ کرسکتا ہے۔ قیمت ۶ر

**فیصلہ مرزا** } (عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا کے آخری فیصلہ والے اشتہار کے متعلق تمام اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت ۵ر۔ انگریزی اڈیشن ۶ر

**علم کلام مرزا** } اس میں مرزا صاحب کو بحیثیت ایک مصنف کے جانچا گیا، قادیانی مشن پر بالکل ایک نئی چیز ہے۔ قیمت ۸ر

**عجائبات مرزا** } حصہ دوم علم کلام۔ اس میں مرزا صاحب کی عمر ان کے اپنے اقوال سے صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے نہایت دلچسپ رسالہ ہے۔ قیمت ۳ر

**بہاء اللہ و مرزا** } اس رسالہ میں ہر دو مدعیان کے دعاوی اور دلائل میں مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی شیخ ایرانی سے فیض یاب تھے۔ قیمت ۶ر

**مراق مرزا** } رسالہ ہذا میں حکیموں اور ڈاکٹروں کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ مراق ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کا اپنے اقرار سے مراقی ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

**ہندوستان کے دو ریفارمر** } مرزا صاحب اور سوامی دیانند کی شیریں کلامی دربارہ رہبران دیگر مذاہب نہایت واضح مثالوں سے ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

**محمد قادیانی** } مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ کا بھی میں ثنا ہوں جو ان کی زندگی کا مقصد تھا وہی میرا ہے۔ اس خصوص میں ان کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

**شہادۃ القرآن** } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی روشنی میں حضرت عیسے علیہ السلام کی زندگی ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ہر دو حصہ عا روپے۔

**الخبر الصحیح** } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس رسالہ میں حضرت عیسے کی قبر پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر



Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۶

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ؏عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ” ؏

عام خریداران سے ” ؏

” ” ششماہی ؏

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

# امرتسر ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

در مدح اخبار و اہل اخبار - - صہ ۱
انتخاب الاخبار - - - - صہ ۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ - صہ ۳
مسلمانان بارہ مولا کشمیر میں مصالحت - صہ ۴
شیطان مر چکا تھا۔ (قادیانی مشن) صہ ۶
کیا مسیح موعود و حضرت مہدی آچکے؟ صہ ۶
الصبر والجہاد - - - - صہ ۷
ویدوں کے مصنف - - - - صہ ۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صہ ۱۱
فتاوے - - - - - صہ ۱۳
متفرقات صہ ۱۴ - ملکی مطلع - صہ ۱۵
اشتہارات - - - - صہ ۱۶-۲۰

## در مدح اخبار و اہل اخبار

(از قلم مولوی وی۔ کے عبداللطیف صاحب لطیف بنگلور)

ناظم بخیال خود ذمہ دار

عاملان دین خالص ہی عباد اللہ ہیں
اہل تقویٰ کے ائمہ ہیں چراغ راہ ہیں

اسوۂ نبویؐ کی دعوت رات دن انکا عمل
سیدی حبی از انجملہ ثناء اللہ ہیں

شیر میدان نظارہ و سید اہل حدیث
دافن دجال پنجابی حلیم اواہ ہیں

اہل شرک و بدعت و تقلید جن کے سامنے
عمی و صم و بکم گویا بیجاں اشباہ ہیں

قادیاں کے فاتح اور پنجاب کے شیر جری
زندہ عیسیٰ دم ملک سیرت خدا آگاہ ہیں

رادِ اہل صلیب و آریہ اہل بہاء
ہر فنی علامہ خوشخو خضر صورت شاہ ہیں

جاری فرماتے ہیں ہر آدینہ آپ اہل حدیث
یعنی اخبار گہربار اپنا شمع راہ ہیں

ہیں غنی دل کے سراحد ہیں اولی الالباب کے
مفتقر اللہ کے او ماز خلق بے پرواہ ہیں

بے بہا اخبار ہے اہل حدیث الحق لطیف
مشتری اسکے بجاں ہوں جو فقیر اور شاہ ہیں

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

# انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں گرمی بہت شدت کی پڑتی رہی ہے۔ اور لو بھی بہت گرم چلتی رہی۔ بارش کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

——— امرتسر شہر میں پانی کی قلت کو محسوس کرتے ہوئے بلدیہ نے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا تاکہ چار نئے ٹیوب ویل لگائے جائیں۔

——— ہال بازار امرتسر میں چند مکانات کی بالائی منزلوں میں زلزلہ جیسے جھٹکے کئی دنوں سے محسوس ہو رہے ہیں۔ بلدیہ کے انجینئر نے گورنمنٹ پنجاب کو درخواست بھیجی ہے کہ کسی ماہر کو اس کی تحقیقات کے لئے مقرر کرے۔

——— ضلع امرتسر میں پولیس کے لئے آٹھ سپاہیوں کی ضرورت تھی جس کے لئے ایک ہزار امیدوار سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر کے روبرو پیش ہوئے۔

——— گیانی ارجن سنگھ امرتسری ۱۹ یوم کے بعد کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالے گئے۔

——— کوئٹہ میں کھدائی کا کام شروع ہے۔ نیز گورنمنٹ کی طرف سے مالکان جائداد کو اجازت لیکر وہاں جانے کی اجازت ہے۔

——— مولوی ریحان حسین برادر مولوی مسعود حسین مرحوم سابق خطیب شاہی مسجد لاہور چند روز بیمار رہ کر رامپور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

——— محمد یوسف مرزائی پشاوری پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مسمی عبدالعزیز کو سات سال قید اور ایکٹ اسلحہ کے خلاف ۲ سال قید با مشقت کی سزا ہوئی ہے۔

——— پشاور میونسپل کمیٹی نے آتشزدگی سے تباہ شدہ لوگوں کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ بطور قرض دینا منظور کیا ہے۔

——— لاہور لنڈا بازار میں شہید گنج کے قریب ایک مسجد ہے۔ جس پر سکھوں کا قبضہ ہے۔ مگر سکھ لوگ اسے شہید کر دینا چاہتے ہیں۔ مقامی مسلم حضرات اس فعل کو ناقابل برداشت سمجھتے ہیں اس سلسلہ میں سکھ و مسلم فساد کا بھی اندیشہ تھا مگر حکام مجاز کی بروقت مداخلت سے وہ خدشہ تو دور ہو گیا ہے البتہ مسجد کے متعلق تا فیصلہ ثانی سکھوں کو مسجد کو شہید کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

——— معلوم ہوا ہے مہاراجہ الور اپنی گدی پر قبضہ کرنے کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ خرچ کر چکے ہیں

——— لکھنؤ میونسپل کمیٹی نے شہر کی صفائی کے لئے بارہ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

——— جبلپور میں بجلی گرنے سے تین مزدور مر گئے۔

## ایک نظر ادھر بھی!

(۱) ۲۸- جون ۱۹۳۵ء پر حساب دوستاں ضرور ملاحظہ فرمائیں اور تحریر شدہ ہدایات پر جلد از جلد عملدرآمد کریں

(۲) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۲ بھی ضرور ملاحظہ کریں ان میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جن کو ۲۸- جون کا پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔

(۳) جن کی مہلت اس ماہ میں ختم ہے وہ قیمت اخبار ۱۵- جولائی تک ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(نیازمند منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— ۲۹- جون کی اطلاع ہے کہ ہفتہ مختتمہ کو بمبئی سے ۸۰ لاکھ ۸۹ ہزار ۷۶۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے اور جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ۲۰ ارب ۳۰ کروڑ ۷۴ لاکھ ۶۵ ہزار ۲۷ روپے کا سونا ہندوستان سے غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

——— ہانگ کانگ میں بم پھٹنے سے دس مزدور ہلاک ہو گئے ایک مزدور پچاس منٹ تک ہوا میں اڑتا رہا اور آخرکار سمندر میں جا گرا اور بچ گیا۔

——— حکومت امریکہ ایک قانون پاس کرنے والی ہے جس سے سٹہ وغیرہ ممنوع قرار دیا جائیگا۔

**کیفیت مقدمہ مسجد گیا** مقدمہ مذکور میں نوٹس اطلاعی بنام مدعا علیہم جاری ہو چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلم وکلاء اس مقدمہ میں ہماری کوئی راہنمائی نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایک ہندو وکیل کی خدمات حاصل کی ہیں مگر اس کی ستاون ۵۷ روپیہ یومیہ فیس ہے اور ایک جونیر کا بھی رہنا ان کے ساتھ ضروری ہے علاوہ اسکے خرچ متفرقات ہے۔ الغرض تخمیناً سو روپیہ یومیہ کا مقدمہ کھلنے پر خرچ ہے۔ اور نہ معلوم کتنے روز تک چلیگا۔ لہٰذا اصحاب کرم سے ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ بہت جلد توجہ کریں اور کافی رقم سے امداد کریں کیونکہ یہ ایک جماعتی کام ہے۔

(محمد فرخ حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث گیا۔ محلہ گھسیار ٹولہ۔ ۱۹- جون ۱۹۳۵ء)

**مضامین آمدہ** مفتی محمد جمیل صاحب۔ محمد سلیمان صاحب۔ محمد ابراہیم صاحب۔

**اصحاب کرم سے** گذارش ہے کہ وہ صدقات جاریہ کرتے وقت غریب فنڈ کو ضرور یاد رکھا کریں کیونکہ اس فنڈ سے بیسیوں نادار مگر توحید و سنت کے شائقین اہلحدیث کا مطالعہ کر کے اپنے اپنے حلقہ اثر میں توحید و سنت کی ضرور تبلیغ کرتے ہیں عرصہ سے اس فنڈ کی مالی حالت بہت خراب ہے اور سائلین کی تعداد روز افزوں ترقی پذیر ہوتی ہے اس لئے اس کی امداد بہت ضروری ہے۔

**غریب فنڈ** میں از فتوے فنڈ ۶ر سابقہ ۴ر کل ۱۰ر روپے

**دفتر اہلحدیث کا نیا تحفہ** "حیات مسنونہ" ہے جس میں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ معمول کا مختصر خاکہ اور اوراد و اذکار مع ترجمہ درج ہیں جو بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، عورتوں، مردوں کو ضرور مطالعہ کرنے چاہئیں۔ قیمت صرف ۲ر

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

——— جزیرہ فارموسا میں جون کے شروع میں زبردست بھونچال آنے سے دو گاؤں بالکل تباہ ہو گئے۔ متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

... القرآن۔ جامع ... (۹۰) ...

ahmadiyyamuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

## اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۴)

گذشتہ نمبروں میں اس سلسلہ کی ابتدا اور وجہ بتائی گئی ہے کہ اخبار "الفقیہ" میں چند حدیثوں کا ذکر کر کے اعتراض کیا گیا ہے کہ اہل حدیث ان حدیثوں کے مخالف ہیں۔ ہم بہت خوش ہوتے ہیں جب ہمیں کوئی کہے کہ تمہاری فلاں بات خلاف حدیث ہے۔ کیونکہ اس الزام سے بھی حدیث کی قدر ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں ہم سوچا کرتے ہیں کہ ہمارا خیال یا عقیدہ کیا ہے اور حدیث کا مضمون کیا ہے۔ چونکہ ہمارا مذہب دراصل قرآن وحدیث ہے۔ اس لئے حدیث کے خلاف اپنا ذاتی خیال ترک کر دینا ہمیں کسی طرح ناگوار نہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے حنفی بھائیوں کا مذہب ہے "اقوال امام"۔ اس لئے کوئی حدیث ان کے خلاف پیش ہو تو وہ کوشش کرتے ہیں کہ حدیث کی تاویل کر کے امام کی بات کو بحال رکھا جائے۔ اس کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں۔

حنفی مذہب ہے کہ قاضی کا حکم ظاہر و باطن میں جاری ہوتا ہے چاہے وہ غلط ہی ہو۔ اس لئے اگر کوئی شخص کسی غیر منکوحہ عورت پر نکاح کا جھوٹا دعوےٰ کر دے اور جھوٹے گواہ پیش کر کے نکاح کی ڈگری لے جائے تو وہ عورت اس کی ہو گئی۔ جھوٹ بولنے یا بلوانے کا گناہ اس کو ہو گا۔ لیکن اس عورت سے ملاپ کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

تم میں سے بعض اپنے بیان و دعویٰ میں بڑے مشّاق ہوتے ہیں اگر میں (رسول اللہ) کسی کے غلط بیان اور غلط شہادت پر فیصلہ اس کے حق میں دیدوں تو یہ نہ سمجھے کہ مجھے رسول اللہ نے یہ چیز دلوائی ہے۔ انما اقطعه قطعةً من النار

(میں اس کو آگ کا ٹکڑا دیتا ہوں)

اس حدیث کو امام بخاری نے حنفی مسئلہ کی تردید میں نقل کیا ہے (کتاب الحیل)

اس کے جواب میں حنفیہ کرام نے جو طریق اختیار کیا ہے وہ اہل فقہ اور العدل وغیرہ جرائد حنفیہ بتا سکتے ہیں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

اس کا مضمون صاف لفظوں میں تسلیم حدیث نہیں ہے بلکہ تاویل یا تحریف حدیث ہے مگر ہم اہل حدیث کا محط نظر کسی امام کا قول نہیں ہے بلکہ اصل امام اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ہماری نظر ہے۔ اس لئے ہم کسی حدیث کو کیوں چھوڑیں۔ اگر چھوڑ دیں تو اور کیا لیں۔ ہاں ہم حدیث پیش کردہ کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں دیکھ کر بحکم كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ہم سب کو تسلیم کرینگے۔ مثلاً معترض نے لکھا ہے:۔

**حدیث ششم** عن ابی هريرة قال قال رسول الله لو لا ان اشق على امتی لامرتهم بالسواك ۔ (بخاری ص۱۰۰۵)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ امت کو مشکل ہو گی تو ہر نماز کے وقت میں مسواک کا حکم کرتا یا مسواک واجب کرتا۔

**حدیث ہفتم** لولا ان اشق على امتی او على الناس وقال سنين ايضا على امتی لامرتهم بالصلوٰة هذه الساعة ۔

(بخاری ص۱۰۴۵)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو عشاء کو موخر پڑھنے کا حکم دیتا وہابی ان حدیثوں کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ یہاں اختیار شریعت میں ظاہر ہے۔ آپ حکم کرتے تو ہر نماز میں مسواک واجب ہوتی۔ نصف رات میں عشاء واجب ہوتی۔ مگر نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ کو شریعت میں اختیار تھا۔ جس کو وہابی نہیں مانتے"

(الفقیہ ۲۱۔ مئی ۱۹۳۵ء ص۳)

**اہلحدیث** آپ نے بالکل سچ کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت وصف رسالت شارع جانتے ہیں نہ بحیثیت ذات۔ منطقی اصطلاح میں یوں سمجھو کہ ہم مشروطہ عامہ کے قائل ہیں۔ دلیل ہماری قرآن اور حدیث ہے۔ آپ نے قرآن مجید میں پڑھا ہو گا۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ط۔

(کیا اللہ کے سوا ان کے کوئی اور شریک ہیں جنہوں نے دین میں وہ امور جاری کر دئیے ہیں اللہ نے جن کا اذن نہیں دیا۔)

یہ آیت شارع حقیقی خدا کو بتاتی ہے۔ کبھی آپ نے قرآن مجید کے دوسرے پارے کا شروع بھی پڑھا ہو گا۔ جس میں ارشاد ہے۔

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ

رحمۃ للعالمین ۳ حضرت صاحب مولانا منصور پوری (۱۹۱) جلد اول ۵۔۵۵ ع ۲ر ۲ (بحوالہ اہلحدیث)

نقل مطابق اصل ۱۲

تیرا آسمان کی طرف (بانتظار حکم) منہ پھیرنا ہم دیکھ رہے ہیں۔

یہ آیت بتارہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھوں مگر حکم نہیں آیا تھا۔ آخر آیہ شریف

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

میں حکم نازل ہوا تو آپ نے اسی طرف منہ کر لیا۔ اس لئے اہل حدیث شارع حقیقی صرف خدا کی ذات کو جانتے ہیں۔ ہاں خدا کی تعلیم اور اطلاع کے دو راستے ہیں ایک قرآن، دوسرا حدیث۔ اس لئے مجازی طور پر رسول اللہ کو بھی شارع کہنا جائز ہے۔ پس آپ کا اعتراض بے جا ہے اور ہمارا مذہب صحیح ہے۔

ہاں حدیث اول کے معنی ہیں کہ میرا حکم اور میرا فعل چونکہ بحکم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

واجب الاتباع ہے اس لئے میں اگر مسواک کی بابت کہتا یا نماز دیر کر کے پڑھتا۔ آیت مرقومہ کے ماتحت یہ کام واجب العمل ہوتے۔ اس پر کیا اعتراض ہے؟ آگے چلو!

**حدیث ہشتم** آپ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آیا اور کہا من مات من امتك لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق (بخاری صفحہ ۹۵۳)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل آیا اور کہا۔ جو میری امت سے مر گیا۔ اس نے اگر شرک نہیں کیا تو جنتی ہے۔ میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ آپ نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے جنت میں جائے گا۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں ایمان صالح جز ایمان ہے۔ اس واسطے بے نماز کا جنازہ منع کرتے ہیں۔ اس حدیث میں اعمال کا نشان نہیں۔ صرف شرک سے بچنا ہی سبب دخول جنت ہے۔ (الفقیہ حوالہ مذکور)

**اہلحدیث** معلوم نہیں ہمارے معترضوں کو جلدی کیا پڑی ہوتی ہے کہ اہل حدیث کا مذہب سمجھنے کے لئے پانچ منٹ بھی صرف نہیں کرتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہل حدیث کا مذہب ذرہ بھی مشکل نہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ صرف اتنا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

اس لئے اہل حدیث اپنا ہر عقیدہ قرآن و حدیث پر مبنی رکھتے ہیں۔ مثلاً یہی مسئلہ ایمان جس کو آپ نے سمجھا نہیں اس کی دو حیثیتیں ہیں ایک نفس ایمان۔ دوم مکمل ایمان۔ اہل حدیث اعمال کو مکمل ایمان میں داخل کرتے ہیں۔ صحیح بخاری سمجھ کر پڑھنے والا جان سکتا ہے کہ امام بخاری ایمان کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ باب افشاء السلام من الایمان باب اماطة الاذی من الایمان وغیرہ جس کی مفصل تشریح فتح الباری میں دیکھئے۔

ہاں یاد آیا کہ بے نماز کا جنازہ نہ پڑھنے کا حکم تمہارے دو چچاؤں (امام شافعیؒ اور امام احمدؒ) کا ہے۔ اور بھی سنو! یہی فتویٰ گیارھویں والے بڑے پیر محی الدینؒ جیلانی کا ہے۔ جو غنیہ میں لکھتے ہیں:۔

لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يُدفن في مقابر المسلمين (غنیہ)

بے نماز پر نہ جنازہ پڑھا جائے نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

اہل حدیث میں سے تو بعض لوگ جنازہ بے نماز پڑھ بھی لیتے ہیں۔ پیر صاحب اور ان کے راسخ مرید ہرگز نہیں پڑھتے۔

**خطرہ ہے** کہ مضمون نگار کی مخالفت سے بڑے پیر صاحب خفا ہو گئے تو گیارھویں شریف واپس کر دینگے بس پھر کیا ہوگا نہ دنیا میں کام کے رہینگے نہ آخرت میں۔ ؎

دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوی نہ مانڈے (باقی)

# مسلمانان بارہ مولا (کشمیر) میں مصالحت یا فساد کا بیج

## (فیصلہ شیئاً للہ)

شیئاً للہ عربی کلام ہے جس کے مرقومہ الفاظ پورا جملہ بھی نہیں۔ نہ قرآنی آیت ہے نہ حدیثی فقرہ۔ نہ فقہی اصطلاح ہے۔ تاہم کشمیر کے مسلمانوں میں اس کو بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ پورا کلام یوں ہے شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی۔

کبھی وجد میں آتے ہیں تو یوں بھی پڑھتے ہیں:۔

خُذْ يَدِيْ يَا شَاهِ جِيلَان خُذْ يَدِيْ
شَيْئًا لِلّٰهِ أَنْتَ نُوْرُ أَحْمَدِ

**اس کا ترجمہ** اے پیر جیلان (شیخ عبدالقادر) اللہ کے لئے مجھے کچھ دیجئے۔ میرا ہاتھ پکڑیئے۔

اس کے ترجمہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ قائل پیر صاحب سے قضاء حاجت چاہتا ہے اور ان کو اس غرض کے لئے پکارتا ہے۔ یہ فقرہ قائلین میں اتنا مقبول ہے کہ علامت سنیت اور ذریعہ قضائے حاجات سمجھا جاتا ہے جس طرح آیت کریمہ (لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ) اکثر بطور وظیفہ برائے حل مشکلات پڑھا جاتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں کشمیر میں ایک بزرگ صاحب علم مولوی یحییٰ صاحب

ـــــــ غلط چھپا ہے صحیح اعمال ہے۔

ahmadimuslim.de

رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ جن کو کشمیر کے شاہ ولی اللہ قدس سرہ کہنا چاہئے۔ انہوں نے اس وظیفہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ ان کے بعد ان کے جانشین صاحبزادہ مولوی غلام رسول (عرف رسل بابا صاحب) ہوئے وہ بھی باپ کی روش پر چلے۔ ان کے بعد ان کے بھائی اور بیٹے غرض خاندان کے تمام ممبروں نے باوجود حنفی ہونے کے اس وظیفہ اور اس جیسے دیگر وظائف کے خلاف جہاد کیا۔ ادھر جماعت اہل حدیث کشمیر نے بھی مقدور بھر اس کی مخالفت کی جو ان کا فرض اولین تھا۔ چنانچہ ایک حد تک الحمدللہ یہ شرک کم ضرور ہوا۔ لیکن پورے طور پر متروک نہ ہوا۔

قصبہ بارہ مولا جو کشمیر کے دارالحکومت سرینگر سے قریباً ۳۲ میل پنجاب کی طرف ہے وہاں اس وظیفہ کی بابت مسلمانوں میں سخت اختلاف ہوا۔ چونکہ جناب مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی مرحوم کشمیری تھے۔ آپ کشمیر گئے تو بارہ مولا کا فساد آپ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے جو فیصلہ دیا وہ بصورت اشتہار مطبوع ہو کر ہمارے پاس بغرض اظہار رائے پہنچا ہے۔ فیصلہ مذکورہ دیکھ کر ہمیں بہت صدمہ ہوا یہاں تک کہ ہمارا ضمیر اس فیصلہ کو شاہ صاحب مرحوم کی طرف منسوب کرنے سے انکار کرتا ہے کیونکہ یہ فیصلہ نہ قرآن سے مدلل ہے نہ حدیث سے نہ علم فقہ سے نہ اقوال صوفیاء سے پھر وہ محض خیال ہی خیال ہے۔ دگر ہیچ۔ بہرحال اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"(۱) وظیفہ شیئاً للہ مسجدوں میں پڑھنا ممنوع ہے اور گھروں کے اندر ختمات میں پڑھنا جائز ہے۔ (۲) اولیائے کرام کو ہر وقت حاضر و ناظر سمجھنا نادرست ہے۔ البتہ استحضار خیالی سے ندا آسکتی ہے۔ (۳) درود شریف بحضور اقدس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بذریعہ ملائکہ سیاحین اسی وقت اسی صورت اسی لہجہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور خود بخود بھی پہنچنا ممکن ہے۔ کیونکہ عرض اعمال امت ثابت ہے۔ (۴) اولیائے کرام سے وساطت اس طرح جائز ہے کہ یا اللہ بحرمت فلاں صاحب میری حاجت برآری کر یہ متفق علیہ صورت ہے۔ اور دوسری صورت انہی کو خطاب کرنا مختلف فیہ ہے۔ شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مشکوٰۃ میں اجازت دیتے ہیں۔ لیکن صورت اول احوط ہے۔ (۵) خداوند کریم کے بغیر کسی کو علم کلی نہیں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم اولین و آخرین ہیں۔ لیکن علم محیط حق تعالیٰ کا خاصہ ہے۔

دستخط محمد انور عفی اللہ عنہ"

**اہلحدیث** پہلے تو یہ دیکھنا فرض ہے کہ یہ فقرہ شیئاً للہ قرآنی لفظ ہے یا حدیثی ہے یا فقہی؟ آخر ہے کیا؟ کس نے حکم دیا۔ کس نے جاری کیا۔ کس نبی یا امام نے اس کو باعث ثواب بتایا؟ جواب سب کا ایک ہی ہے کہ کسی نے نہیں۔ جب اس کی حقیقت ہی کچھ نہیں تو پھر اس پر تردیدی یا تائیدی بحث کرنا تضیع اوقات نہیں تو اور کیا ہے۔ اس فیصلے کو دیکھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ جس کی دو وجہ ہیں۔

ایک یہ کہ جناب مولوی محمد انور شاہ صاحب کا فیصلہ فی نفسہ دو رنگ ہے۔ مسجد میں ناجائز اور گھر میں جائز۔ مسجد میں ناجائز ہونیکی وجہ غالباً بلکہ یقیناً جناب شاہ صاحب نے وہی سوچی ہوگی۔ جو ارشاد خداوندی ہے۔

اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

"مسجدیں اللہ کے لئے ہیں ان میں خدا کے ساتھ کسی اور کو مت پکارنا"۔

اس آیت میں مساجد میں اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا ممنوع فرمایا گیا ہے۔ غالباً مولانا محمد انور شاہ صاحب نے یہ سمجھا کہ اس آیت کو مساجد سے خصوصیت ہے لیکن یہ خیال نہ فرمایا کہ یہ خصوصیت اصل منع سے نہیں بلکہ شدت منع سے ہے۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ پڑوسی کی بیوی سے زنا مت کر۔ جیسا اس منع میں خصوصیت نہیں پائی جاتی آیت کریمہ میں بھی خصوصیت مسجد کی نہیں بلکہ عام ہے۔ کیونکہ جس طرح ہر ایک غیر منکوحہ خود عورت سے زنا حرام ہے اسی طرح ہمسایہ کی عورت سے بھی حرام ہے مگر شدت کے ساتھ اسی طرح شرک کسی جگہ بھی جائز نہیں۔

دوسری وجہ حیرت کی یہ ہے کہ مولوی انور شاہ صاحب کا یہ فیصلہ قرآن و حدیث کے علاوہ اساطین حنفیہ کے بھی خلاف ہے۔ سرگروہ جماعت دیوبندیہ (جن میں مولانا انور شاہ بھی ہیں) مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں:۔

(اقول) اس کلام (شیئاً للہ) کا پڑھنا کسی وجہ سے جائز نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۳۲)

مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے بھی عدم جواز شیئاً للہ کا فتوےٰ مفصل اور مدلل لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ لکھنویہ جلد اول صفحہ ۲۵۲ طبع اول)

ان جوابات کے بعد جناب مولانا انور شاہ صاحب سے یہ تقسیم حیرت افزا ہے کہ مسجد میں منع ہے اور گھر میں جائز ہے۔ واستغفر۔

عـ۵ میں بھی ہمیں اختلاف ہے مگر ہم سردست اس کو ملتوی رکھتے ہیں۔ کیونکہ شرک سے پرہیز کرنا مقدم ہے۔ اللہ اعلم۔

**نوٹ** جن صاحبوں نے فیصلہ انوری بھیج کر ہم سے جواب طلب کیا ہے ان کو اختیار ہے کہ ہمارا جواب بھی بصورت اشتہار شائع کردیں۔

---

## اثبات التوحید

یہ کتاب قاضی فضل احمد لدھانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کا جواب ہے۔ قاضی صاحب نے جماعت اہل حدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کرکے کفر کا فتوےٰ لگایا تھا۔ "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عـ۔ پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ مجددیہ۔ فرقہ شیعہ کی تردید میں از حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ (۶۹۳) قیمت ۲؍ (مینجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

## قادیانی مشن

# شیطان مرچکا تھا

## مگر ابھی تک رحمانی فوجوں کے ساتھ لڑ رہا ہے

آج کل قادیان میں احمدیہ جماعت پر وہ مصیبت نازل ہے کہ دشمن کو بھی رحم آتا ہے۔ کہاں قادیان دار الامان تھا جس کی بابت کہا جاتا تھا۔ ؎

چہ گوئی با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

خدا جانے مولوی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کو کشف ہوا یا الہام سے انہیں قادیان کا آیندہ حال معلوم ہوا تھا کہ وہ اس کے جواب میں کہہ گئے ؎

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

جو لوگ خلیفہ قادیان کے خطبے اور اڈیٹر الفضل کے لیڈر مضامین پڑھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آج قادیان میں اور اس کے بعد ساری احمدیہ زمین میں جو کچھ (بقول خلیفہ قادیان) ہو رہا ہے۔ وہ مولوی سعد اللہ مرحوم کے شعر کی عملی تفصیل ہے کہ آج (بقول قادیانی پریس) احمدیہ جماعت کی حالت زار اس شعر کی مصداق ہے۔ ؎

سودا نہ نکل گھر سے کہ ہیں ڈھونڈھتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

اس لئے خلیفہ قادیان نہایت قابلیت سے اپنی جماعت کو تسلی دیتا ہوا اپنے باپ کی طرح زمین آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ ۲۴ جون ۱۹۳۵ء کے الفضل میں جو خطبہ خلیفہ کا درج ہوا ہے۔ اس میں احمدیوں اور احراریوں کے مقابلے کو رحمانی اور شیطانی جنگ کہہ کر آخر رحمانی (اپنی) فتح کا یقین دلایا ہے۔ خلیفہ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"یاد رکھو یہ آخری جنگ ہے جو شیطان اور رحمان کی فوجوں میں ہو رہی ہے اس وقت شیطان مارا جائے گا یا خدا کے فرشتے (احمدی ؟) مارے جائیں گے۔ سچائی غالب آئے گی یا جھوٹ غالب آئے گا۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر تم سچائی کے دلدادہ ہو اور اسے دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہو تو تم اپنے دلوں میں حلف اٹھاؤ کہ چاہے تم پھانسی پر لٹکا دئیے جاؤ تم سچائی (دامن مرزا ؟) کو نہیں چھوڑو گے"

(الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۸)

ہم خلیفہ قادیان کی تقریر کی تحسین کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ محصور فوج کو لڑانا قابل جرنیل ہی کا کام ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی اس مصیبت کے زمانہ میں ڈھارس بندھانا خلیفہ صاحب ہی کا کام ہے۔ مگر ہم تو بڑے میاں کے قدر دانوں میں سے ہیں۔ ان چھیٹ بھیوں کی باتیں ان کے مقابلے میں ہمیں نہیں جچتیں۔ خاصکر جہاں چھوٹے میاں اور بڑے میاں کے بیان میں اختلاف ہو ہم چھوٹے میاں کی طرف دیکھیں ناممکن ہے۔

**اختلاف یہ ہے** کہ وہ بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کہہ گئے ہیں کہ میرے آنے سے شیطان مارا گیا مجھ سے پہلے وہ بھاگا پھرتا رہا لیکن میرے وقت میں وہ قتل ہوگیا۔ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالیٰ سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الی وقت المعلوم بسبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھ سے قتل ہو"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

**ناظرین!** اگر بڑے مرزا صاحب کے زمانہ میں قتل ہو چکا تو اب وہ کہاں سے زندہ ہو کر فوج تیار کر کے رحمانی فوج کے سامنے دندناتا ہوا آگیا ہے۔ کیا کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ ہو کر دنیا میں آسکتا ہے؟ نہیں بڑے میاں کہہ گئے ہیں۔

"انہم لا یرجعون"

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب کا احراریوں کو شیطانی فوج اور شیطان کو ان کا قائد (سپہ سالار) کہنا محض ادعا ہے۔ جیسا مرزا صاحب کے انتقال کے بعد ریل کے جاری رہنے پر کسی شاعر نے کہا تھا ؎

مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

---

# کیا مسیح موعودؑ و حضرت مہدیؑ آچکے؟

اما بعد حضرات! یہ مسئلہ ایک معرکۃ الآراء زمانہ موجودہ میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ گروہ مرزا تو موصوف کو مسیح خیال بلکہ یقین کرتے ہیں دوسری جماعت حقہ محمدیہ موصوف کو مسیح نہیں سمجھتے کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید و احادیث نبویہ بھی آنے والے مسیح کو بار بار بالتصریح پیش کر رہے ہیں۔ جو اوصاف مسیح علیہ السلام کے مذکور ہیں وہ ممدوح کے اندر قطعاً نہیں۔ اور سب اوصاف سے قطع نظر کر کے ایک وصف کو ملاحظہ کیجئے۔ مسلم شریف حدیث

"لیدعون الی المال فلا یقبلہ احد"

حضرت مسیح علیہ السلام لوگوں کو مال دینگے کوئی اس کو قبول نہ کریگا اس قدر برکتیں رزق میں ہو جاوینگی کہ ہر ایک غنی بن جاویگا۔ صاحب نصاب

ahmadmuslim.de

زکوٰۃ لیکر منادی کریں گے کوئی زکوٰۃ نہیں لیگا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ خود زمیں و جاگیردار ہوگا نہیں سب کا حال ایک جیسا ہوگا۔ کیا آج یہ وصف ہے۔ بقول مرزائیہ مسیح موعود ہوئے اور شیر پنجاب کی ذلگو میں کوچ کر گئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے اس کا برعکس ثابت ہے وہ یہ کہ لوگ بھوکے پیاسے خاک مسلمانوں کی تو حالت جب سے مرزا قادیانی ہو۔ ابتر سے ابتر ہوتی گئی۔ مزدوری ملتی نہیں کئی لوگ فاقہ میں موصوف کو گالیاں دیتے ہیں بہت لوگ عیسائی ہوجاتے ہیں۔ کوئی آریہ کوئی سناتنی ہوجاتا ہے کیا ایسے مسیح کی پیشگوئی حدیث میں آئی ہے۔ میں یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی بھی قادیانی ہو یا لاہوری ان باتوں سے انکار نہیں کرسکتا بلکہ کوئی بھی ادنےٰ سے ادنےٰ عقل رکھنے والے کو گنجائش نہیں ہوسکتی کہ موصوف کو مسیح کہے۔ کیونکہ خود مرزا صاحب مسیحیت سے انکار کرتے ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں۔

میں مسیح نہیں مثیل مسیح ہوں۔ لفظ مثیل مضاف ہے لفظ مسیح کی طرف جیسا کہ غلام زید میں غلام مضاف ہے زید کی طرف جس کا معنے ہے زید کا غلام لہذا نتیجہ بین ہے کہ مضاف و مضاف الیہ دونوں ایک نہیں ہوسکتے زید اور غلام مثال مذکورہ میں ایک نہیں اسی طرح مثیل اور مسیح ایک نہیں۔ اگر اس سے زیادہ وثوق چاہتے ہو تو پڑھئے کتاب مذکورہ صفحہ ۲ پر موصوف بڑے کھلے الفاظ میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے بلکہ بالکل ممکن ہے کہ وہ مسیح جو شان و شوکت وجاہ و جلال کے ساتھ مطابق حدیث نبویہ کے آجاوے کیونکہ یہ عاجز غربت و ناتوانی و فقیری بباس میں آیا ہے تو پھر علماء کو اشکال ہی کیا ہے ہوسکتا ہے کہ ان کی مراد پوری ہوجاوے اب تو امید ہے کہ دونوں فریقین کی تسلی و تشفی ہوگئی ہوگی۔ اب تو سمجھ گئے ہو کہ مرزا صاحب کہتے ہیں میرے منکر کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ کافر تو اس کو کہہ سکتے ہیں جو حضرت مسیح کا منکر ہو

اور میں مسیح نہیں اگر کچھ کسر باقی ہے تو میں خدا کے فضل و کرم سے پوری کرکے چھوڑوں گا۔ ملاحظہ ہو براہین احمدیہ ج ۴۔ موصوف فرماتے ہیں کہ "حضرت عیسٰے علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں نازل ہونگے تو اسلام کو چاروں کونوں تک پہنچا دیں گے۔ بلکہ واللہ متم نورہٖ کا اشارہ ہی حضرت عیسٰے علیہ السلام کی طرف ہے"۔ آپ کو معلوم ہے یہ کس کتاب کے اندر لکھا ہے یہی وہ کتاب ہے جس پر مہر ثبت شدہ ہے۔ جس کے اندر کوئی غلطی نہیں۔ جو کچھ اس کے اندر مذکور ہے خدا کے فرمان سے ہے۔ اب میں بطور خیر خواہی نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا کے مال کی پرواہ نہ کرو اللہ والے بن جاؤ۔ لنا علم و للجهال مال کے مطابق اللہ کو راضی کرلو ۔

کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دوگے جواب
کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی

اب رہا مہدی ہونا موصوف کا اس پر بھی ایک حدیث مختصر الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ مہدی علیہ السلام کی وصف ابوداؤد ج ۲ کی حدیث موجود ہے۔ حدیث ملئت الارض عدلا کما ملئت جورا۔ ترجمہ۔ امام علیہ السلام کے وقت تمام روئے زمین عدل سے بھر جاویگی جیسا کہ پہلے ظلم و استبداد سے بھری ہوگی۔ اب غور فرمائیے کہ اس کے مطابق مہدی آچکے ہیں جبکہ ظلم ترقی پر ہے۔ ہر طرف مظلوم رو رہے ہیں۔ خاصکر احرار اسلام کی جماعت و جماعت مرزائیہ دونوں آواز بلند کر رہے ہیں ہر ایک کہتا ہے کہ ہم پر دوسرا گروہ ظلم کر رہا ہے۔ امید ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو ظلم بین طور کھلم کھلا ہوتا ہے اس سے مرزائی فریقین انکار نہیں کریں گے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جس کی پیشگوئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ ابھی نہیں آیا کیونکہ اس کے والد کا نام عبداللہ والدہ کا نام آمنہ بی بی۔ پیدائش بستی قرعہ ملک یمن میں ہوگی۔ مرزا قادیانی کے اندر کوئی بھی وصف موجود نہیں۔ البتہ وہ وصف جو انجیل متی کے باب ۷ کی آیت ۱۵ میں پیشگوئی

کی ہے کہ جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آئیں گے مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے۔ یہ پیشگوئی بالکل صاف الفاظ میں ظاہر کر رہی ہے کہ یسوع کے لباس میں ملبوس ہونے والے اپنے آپ کو مسیح کہلا کر دنیا جمع کرنے والے بے شک موجود ہیں۔ خدا کے لئے زندگی کو غنیمت سمجھو۔ آج ہی مرزائیت سے تائب ہوکر سچے رہبر ہادی کامل کی شفاعت کے چاہنے والوں میں اپنا نام کرلو ورنہ قیامت کو کوئی حامی نہیں ہوگا۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خادم الاسلام ابوسعید عبدالعزیز جالندہری
مدرس مدرسہ دارالحدیث لودھیانہ۔

# الصبر والجہاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد دکن)

(گذشتہ سے پیوستہ)

**جہاد** کے معنی کسی کام کو طاقت تامہ و محنت شاقہ سے انجام دینے کے ہیں اور شرعاً بھی جہاد ان مساعی جیلہ اور توجہات کاملہ کا نام ہے جو اعدائے ملت کو ناروا ظلموں جگرسوز ستموں سے باز رکھنے میں کی جاتی ہیں تاکہ مخلوق خدا کو امن بسیط، آسائش تام، رفاہت کامل نصیب ہو اور دنیا کی سٹیج پر تحفظ حقوق کے اعلام بلند ہوجائیں۔ بجز اس کے اسلامی جہاد سے تنعم و ترقہ، عزت و شان، آسودگی و آرمیدگی ہرگز ہرگز مقصود نہیں اور نہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ محض حصول حکومت تحصیل زر کی خاطر فتنہ فساد مچا کر تیغ نکالو بلکہ پرزور الفاظ میں الٹی میٹم دیتا ہے کہ

واللہ لا یحب الفساد۔ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین کا مول

خاتم الانبیاء۔ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری (۴۹۵) قیمت ۱۰ر۔ مجلد ۱ر۔ دفتر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

میں زبردست ہیں۔ غرضیکہ جابرانہ دینی اشاعت اور فتنہ فساد کی مدافعت میں بے شمار احکام موجود ہیں۔ لیکن جب کسی قوم کا ظلم حد سے تجاوز کر جائے اور لوگوں کے حقوق تلف ہوتے ہوں تو اُس وقت اسلام حکم دیتا ہے کہ اے مسلمانو!

تم بھی ایسے ظالموں کے انسداد اور سرکشوں کی سرکوبی میں جان و مال سے جہاد کرو تاکہ دنیا میں امن و سکون کا قیام ہو جائے۔ پس اس کے سوا جہاد اسلامی کا کوئی اور منشا نہیں۔ اس ایک جہاد اسلامی کی بدولت انسان مندرجہ ذیل صفات سے متصف ہوتا ہے۔

ہمدردی، سخاوت، شجاعت، اطاعت، صبر،

(الف) ہمدردی کے معنے ایک دوسرے کے رنج و الم میں بلا غرض شریک ہونے اور اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے کے ہیں۔ برخلاف اس کے غرض شرکت کو ہمدردی نہیں بلکہ مجبوری کہیں گے۔ نتائج ہمدردی میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔

اخلاص۔ صدق۔ محبت۔ فیاضی،

واضح ہو کہ ایسی اعلیٰ صفت ہمدردی عامہ کا جس پر بقائے قومی و ملکی کا انحصار ہو۔ خوگر بنانے والا جہاد ہے۔ چونکہ جہاد انہی کوششوں ہمدردیوں، غمخواریوں، جانفشانیوں، عزیزیوں کا نام ہے جو مظلوموں کی مدد، آفت زدوں کی اعانت میں، مفسد متکبر، جابر، ظالموں کے مقابلہ میں بلا کسی ذاتی مفاد کے خالصۃً للہ کی جاتی ہیں۔ بایں وجہ ہمدردی کا مورث اعلیٰ جہاد ہے۔

(ب) سخاوت کے معنی سخی ہونا، بخشش کرنا۔ اصطلاح میں سخی اس کو کہتے ہیں جو اپنی جان و مال کو رضا جوئی اللہ و اعانت خلق اللہ میں برضا و رغبت قربان کرتا ہے۔ جس کے باعث بخل و تنگدلی جیسی قبائح و رذائل معدوم ہو جاتی ہیں فیاضی، دریا دلی، ہمدردی جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ سخاوت کو جہاد سے ایک زبردست تعلق ہے چونکہ تیاری جہاد میں جانی قربانی سے قبل فراہمی اسباب جنگ و آلات حرب میں مالی قربانی کے جوہر دکھانے پڑتے ہیں۔ پھر بعد ازاں عیش و نشاط، چین و آرام، کو طاق نسیاں کے حوالے کر دیکر جان جیسی عزیز چیز دشمن کے مقابلہ میں قربان کرنی پڑتی ہے۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر اور کوئی سخاوت ہو سکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ ان ہر دو فطرت کے مرغوب دنیا کے محبوب چیزوں کا بخوشی قربان کرنا ہی رخ سخاوت پر چار چاند لگاتا ہے۔ جس کے اہل مجاہد ہی ہوتے ہیں۔

(ج) **شجاعت کی تعریف و توصیف اختصاراً** ہم صبر کے تحت بیان کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں صرف یہ بتلانا منظور ہے کہ جہاد کو شجاعت سے کیا تعلق ہے سو واضح ہو کہ جہاد کا سنگِ بنیاد ہی شجاعت ہے چونکہ میدان جنگ میں تیروں کی بوچھاڑ گولیوں کی بھرمار کے مقابلہ میں سینہ سپر کئے ہوئے اپنے تشنہ لبوں کو خون اعداء سے سیراب کرتے ہوئے کٹنے اور کاٹنے کو معمولی چیز سمجھنے والے شجاع ہی ہوتے ہیں۔ برخلاف ان کے ایک بزدل و ڈرپوک کبھی جہاد جیسی سنگین سل سے سر ٹکرانے کو تیار نہیں ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ جہاد کی پونجی شجاعت اور شجاعت کا سرمایہ جہاد ہے۔

(د) اطاعت کے معنی حکم ماننا فرمانبرداری وغیرہ کے ہیں۔ انسان کی ذاتی عزت و قومی ترقی کا راز اسی کی تہہ میں مضمر ہے اور یہ صفتِ اطاعت بھی جہاد ہی کے ذخیروں سے نصیب ہوتی ہے۔ چونکہ جہاد میں ہر مجاہد کو اپنے افسرِ اعلیٰ کی اطاعت کرنی فرض ہے۔ ایام امن کی اطاعت سے میدان جنگ کی اطاعت سخت دشوار ہے کیونکہ ہر مجاہد کو باوجود سینکڑوں مصائب کا شکار ہونے کے بعد بھی باگِ اطاعت کو پکڑے رہنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ وہ اطاعت کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر تازیست کبھی نافرمانی کا شکار نہیں بن سکتا بایں وجوہ اطاعت کا استاد جہاد ہے۔

(ہ) صبر۔ جہاد کا ایک جزو اعظم ہے۔ چونکہ ایک مجاہد کو میدان حرب میں سینکڑوں صبر کے جوہر استقامت کے کرشمے دکھانے پڑتے ہیں۔ مثلاً عزیزوں اور ساتھیوں کی شہیدی پر صبر، رسد کی کمی، فاقوں کی آفت پر صبر، تیروں کی بوچھاڑ نیزوں کے وار پر صبر، مقابل کی زخم کاریوں اور ایذا رسانیوں پر صبر، غرضیکہ جہاد کے موقع پر جن سنگین مصائب شدید صعوبتوں اور بے شمار آفتوں کا جھیلنا پڑتا ہے۔ وہ مزید تعارف کا محتاج نہیں۔ پس اندریں صورت نہایت عزم و استقلال، ضبط و تحمل سے میدان کارزار میں کام آنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ منصب صبر کو شرف بلندی سے ممتاز کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ جہاد ہی ہے

ناظرین! مرقومہ توضیحات و تشریحات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ صبر اس جہاد اور اُن کوششوں کا نام ہے جو نفس کو تدابیر فاسدہ، مکائید کاسدہ سے متنفر اور پرہیز محارم، ترک معصیت کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ تاکہ انسان ظاہراً و باطناً نیکی و پاکیزگی کا سرچشمہ، آداب و اخلاق کا مجسمہ نمونہ بن کر حقیقی معنوں میں انسان کہلوائے اور صوفیائے کرام بھی اسکو جہاد اکبر فرماتے ہیں۔

جہاد ان کوششوں اور جانفشانیوں کا نام ہے جو مفسدوں اور سرکشوں کو ظلم و تعدی سے باز رکھنے میں کی جاتی ہیں تاکہ خدا کے بندوں کو امن و امان نصیب ہو۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ ذاتی استوار کی جد و جہد کا نام صبر ہے۔ اور قومی اصلاحی کوششوں کا نام جہاد ہے۔ بہرکیف ہر دو احکام کا منشاء واحد ہے

---

**حیات طیبہ**۔ مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ کی سوانح حیات۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی لڑائیوں کا حال، اور آپ کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ مصنفہ جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۱۲ (مجلد ۱۲) (۴۹۶)

# ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانندجی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مہاشہ جی! آپ کس خواب غفلت میں سوئے پڑے ہیں۔ آپ نے کیا مرزا غلام احمد صاحب سمجھ رکھا ہے کہ جو چاہا منوا لیا۔ حتیٰ کہ مرنے سے دو چار روز قبل پیغام صلح صفحہ ۱۱و۱۲ پر لکھ گئے کہ :۔

"اسی بنا پر ہم (مرزا غلام احمد صاحب و مرزائی لوگ) وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں ××× تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا **پختہ اعتقاد** (راسخ ایمان) ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے ×××× اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں (مترجموں) کی غلطیاں سمجھتے ہیں"۔ (بلفظہ مختصراً)

حضرت یہاں واقف حال سے پالا پڑا ہے۔ میں بھی خدا سے ڈر کر غور سے نہیں لیکن شرک کو مٹانے کی خاطر کہتا ہوں کہ مہاشہ جی تو کیا ہیں بشرط امکان مہرشی سوامی دیانندجی مہاراج بھی دوبارہ جنم لے کر آجائیں تو میرے سامنے ہرگز ہرگز ویدوں کو ایشوری گیان کبھی ثابت نہیں کر سکتے۔ بھلا لالہ صاحبان کس گنتی میں ہیں۔ ہمت ہے تو میری لاجواب تصنیف "ویدارتھ پرکاش" کا جواب تو دیکر پبلک ندھی سبھائیں دکھلائیں۔ جس میں ویدوں اور ویدک دھرم کی حقیقت دکھائی گئی ہے۔

مہاشہ وشوناتھ جی مزید پوچھتے ہیں کہ :۔

"کیا ویدوں کے ساکشات کرنے والے اگنی۔ وایو وغیرہ جڑ پدارتھ (غیر ذی روح عناصر) ہیں؟ کیا اگنی وغیرہ کو کسی شاستر کار نے جڑ پدارتھ مانا ہے؟"

پنڈت جی! یہاں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ عناصر کے نام ہیں نہ کہ سوامی دیانندجی مہاراج کے مفروضہ تپتی رشی۔ چنانچہ گوپتھ براہمن ۱-۷ میں بھی لکھا ہے کہ :۔

"ॐ त्रीन देवान् निरामिमताग्निं वायु मादित्यमिति ।

स खलु पृथिव्या एवाग्निं निरमिमतान्तरिक्षाद् वायु-न्दिव आदित्यम्"

ترجمہ۔ اُس نے تین دیوتاؤں کو بنایا اگنی (آگ) ہوا اور آدتیہ (سورج) کو۔ اُس نے تحقیق زمین سے آگ کو۔ طبقہ وسطی سے ہوا کو اور طبقہ علوی سے سورج کو بنایا۔

گوپتھ براہمن ۱-۲۹ میں بھی لکھا ہے کہ :۔

"किं देवतमित्यृचामग्नि दैवतन्त-दैव ज्योति गायत्रं छन्दः पृथिवी स्थानम्...... यजुषां वायु दैवतं ...... अन्तरिक्षं स्थानम् ...... साम्नामादित्यो देवतं ...... द्यौ स्थानम्"

ترجمہ۔ دیوتا کیا ہے؟ رگوید کی آگ دیوتا ہے وہی جلال ہے گا تیری چھند ہے زمین ٹھیرنے کی جگہ ہے۔ یجروید کی ہوا دیوتا ہے۔ طبقہ وسطیٰ جائے قیام ہے۔ سام کا سورج دیوتا ہے۔ طبقہ علوی جائے قیام ہے۔

اتھروید میں بھی لکھا ہے کہ :۔

"यस्मिन् भूमिरन्तरिक्षं द्यौ र्यस्मिन्नध्याहिता । यत्राग्नि-श्चन्द्रमाः सूर्यो वातस्तिष्ठन्त्या र्पिता स्कम्भं तं"

جس زمین۔ طبقہ وسطی۔ طبقہ علوی میں آگ۔ چاند۔ سورج اور ہوا ٹھیری ہوئی ہیں۔

یہی بات شت پتھ براہمن ۱۱-۵-۸-۱ تا ۳ نیز ایترے براہمن پنچکا ۵ کھنڈ ۳۲ ادھیائے ۵ میں بھی لکھی ہے کہ اگنی۔ وایو آدتیہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ اشیاء کا نام ہے۔

چھاندوگیہ اُپنشد ۴-۱۷-۱ میں بھی یہی لکھا ہے کہ :۔

"अग्निं पृथिव्याः वायुमन्तरि-क्षात आदित्यंदिवः"

یعنی آگ کو زمین سے ہوا کو انترکش سے اور سورج کو طبقہ علوی سے پیدا کیا۔

رگوید میں بھی لکھا ہے کہ

"सूर्यो नो दिवस्पातु वातो अन्त-रिक्षात् । अग्नि नः पार्थिवेभ्यः"

ترجمہ۔ سورج طبقہ علوی سے، ہوا طبقہ وسطی سے اور آگ زمین میں سے ہماری حفاظت کریں۔

شت پتھ براہمن ۱۱-۲-۳-۱ میں بھی لکھا ہے کہ :۔

"अस्मिन्नेव लोके ऽग्निं वायुम-न्तरिक्षे दिव्येव सूर्यं"

اس زمین میں آگ کو۔ ہوا کو طبقہ وسطی میں اور دیولوک (طبقہ علوی) میں سورج کو (قائم کیا)

نرکت ۷-۲ میں بھی لکھا ہے کہ :۔

"अग्निः पृथिवी स्थानो वायुर्वे-न्द्रो वा ऽन्तरिक्ष स्थानः सूर्यो द्युस्थानः"

اگنی (آگ) زمین میں رہتی ہے۔ وایو (ہوا) اور اندر انترکش (طبقہ وسطی) میں اور سورج طبقہ علوی میں رہتا ہے۔

یجروید ادھیائے ۱۴ منتر ۲۰ میں بھی لکھا ہے کہ :۔

"अग्नि देवता वातो देवता सूर्यो देवता"

ترجمہ۔ آگ دیوتا ہے۔ ہوا دیوتا ہے۔ سورج دیوتا ہے۔ وایو سے مراد ہوا ہے اسی لئے کہیں وایو اور کہیں وات لکھا ہے۔ اسی طرح آدتیہ سے مراد اور معنی سورج ہے اسی لئے کہیں آدتیہ کہیں سورج کہیں روی لکھا ہے جن سب لفظوں کے معنی سورج

کے ہیں بخوف طوالت مزید ثبوت نہیں دینا چاہتا۔ اب ذرا مہاشہ جی بھی بتلائیں کہ کہاں لکھا ہے کہ سورج یا آدتیہ اگنی۔ وایو انسان تھے ؟ کسی کتاب کا حوالہ تو لکھیں۔ آخیر پر پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے لکھتے ہیں کہ:۔

"ویدوں میں ہر ایک منتر کا جو رشی ہے اُس کا مطلب تو یہ ہے کہ اُس رشی نے سب سے پہلے اس وید منتر کا پرچار کیا۔۔۔۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رشی اُس منتر کا پرچار کرتے کرتے ایسا مگدھ (بے خود) ہو جاتا ہے (کہ) اُس منتر میں کہے گئے کسی شبد کو اپنا نام چُن لیتا ہے۔"

پنڈت وشوناتھ جی مہاراج! رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸ کی رشی سرما نامی کُتیا۔ کُتی ہوئی ہے۔ چنانچہ گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور کے پرنسپل آریہ سماجی پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ اپنی تصنیف رگوید آلوچن صلا پر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اِس سوکت میں۔۔۔۔ دوسری۔ چوتھی۔ چھٹی آدی رچائیں (منتر) سرما کے واکیہ (کلام) ہیں۔۔۔۔ سرما دیوشنی دیوتاؤں کی کتیا کوئی دویہ گنوں (اعلیٰ صفات) والی سُشکشت (ڈی۔ اے۔ وی کالج کی ایم۔ اے پاس اور گوروکل کی ودیا النکار پاس) کتیا تھی۔" (بلفظہ)

گویا پنڈت نردیو شاستری کی رائے میں رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸ کے منتر ۲۔ ۴۔ ۶ وغیرہ کتیا کے کلام ہیں نہ کہ ایشور کے۔ رگوید ۱۰۔۱۴ کے دیوتے بھی سرما کتیا کے دو کتورے لکھے ہیں۔

اسی طرح رگوید ۸۔ ۶۷۔ ۵ کی رشی جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں لکھی ہیں۔ چنانچہ وید انگ نرکت ۶۔۴۔۲ میں لکھا ہے:۔

"इति मत्स्या जालमापन्ना-मेतदार्षं वेदयन्ते। मत्स्या मध्वौ उदके स्यन्दन्ते मादयन्तेऽन्यो ऽन्यं भक्षयन्तीति वा"

ترجمہ۔ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور۔

"جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی وچن۔ کلام) بتلاتے ہیں۔ متسیہ (مچھلیاں) جل میں چلتے ہیں اتھوا ایک دوسرے کو بھکشن (کھا جانے) کے لئے پرسن ہوتے ہیں۔" (بلفظہ)

آریہ سماجی پروفیسر چندرمنی مترجم نرکت بھی صفحہ ۲۶۹ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اکتی (کلام) ہے ایسا وید گیہ بتلاتے ہیں۔" (بلفظہ)

نرکت پر آج دن تک صرف دو ہی آریہ سماجیوں نے ترجمہ کیا ہے۔ یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ شوکت ماچھی کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کا کلام ہے نہ کہ خدا کا۔ اگر مہاشہ جی کی بات مان لی جاوے تو کیا اس شوکت کے رشی جال میں پھنسے ہوئے تھے یا کیا وہ پانی میں رہا کرتے تھے یا کیا وہ ایک دوسرے کو کھا جایا کرتے تھے؟

نہیں مہاشہ جی یہ شوکت خدا کا کلام یا تصنیف نہیں ہے بلکہ بھگوان مچھ اوتار کا کلام ہے جو جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور اگر بفرض محال پانی میں رہنے والے اور مچھیارے کے جال میں پھنسے ہوئے رشیوں کا ہی کلام سمجھا جاوے تو بھی بقول وید انگ نرکت وید رشیوں کا کلام اور تصنیف ثابت ہوئے نہ کہ خدا کا کلام۔ اسی طرح رگوید ۳۔۳۳ شوکت کے مہرشی ستلج اور بیاس نامی پنجاب کے دو دریا لکھے ہیں جو منتر ۶ میں یوں کہتے ہیں کہ:۔

"جس کی بھجا (بھجا کے ایک دیش ہاتھ) میں بجر ہے اُس اندر نے ہمیں کھودا ہے اُس نے جلوں کے گھیرنے والے ورتر کو مار گرایا۔ وہی سُندر ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی اور (طرف) لے جا رہا ہے اُس کی پریرنا سے ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں۔" (ترجمہ راجارام صاحب شاستری بلفظہ)

کیا رشیوں کو اندر نے کھودا تھا اور رشی بہتے ہوئے سمندر کی طرف جا رہے تھے؟ بفرض محال اگر یہ رشیوں کا کلام ہے تو بھی وید انسانوں کی تصنیف ثابت ہوئے نہ کہ خدا کا کلام اور اگر ستلج اور بیاس دریاؤں کا کلام ہے جیسا کہ وید انگ نرکت ۲۔۵۔۲۵ میں لکھا ہے کہ "नद्यः प्रत्यूचुः"

یعنی دریاؤں نے (وشوامتر) کو جواب دیا اور رشیوں نے اپنے نام اس سوکت کے الفاظ ستلج بیاس سے رکھ لئے تو بتلائیے کہ بے جان دریاؤں نے کس طرح وید منتر بنا لئے اور رشی وشوامتر کو کس طرح نمستے کہہ کر جواب دیا اور اُس کی درخواست کو سُن لیا؟ میں یہاں اپنے بزرگ دوست پنڈت راجارام صاحب شاستری کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ نے ۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے روز لاچند لائبریری ڈی۔ اے وی۔ کالج لاہور میں صاف تسلیم کر لیا کہ وید شاعروں کے تخیلات ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا گیان اور یہ بھی کہ ویدوں میں اتہاس یعنی تواریخ انسانی پائی جاتی ہے اور تھوڑی سی عمدہ تعلیم کے ساتھ سا تھ منوں گند مند بھرا پڑا ہے۔

ایتریے اُپنشد ۴۔۵ میں رگوید ۴۔۲۶۔۱ کو صاف لفظوں میں "वामदेव एवमुवाच" وامدیو رشی کا کلام لکھا اور مانا ہے۔

اسی طرح برہدارنیک اپنشد ۱۔۴۔۱۰ نیز ویدانت درشن ۱۔۱۔۳۰ میں رگوید ۴۔۲۶۔ ۱ اور ۳ کو صریحاً "ऋषि र्वामदेवः प्रतिपेदे" وامدیو رشی کا قول لکھا ہے۔ اتنے زبردست ثبوتوں سے بھی اگر ملازمت کے خوف سے مہاشہ وشوناتھ جی نہیں سمجھتے تو سمجھ پھر ان سے خدا سمجھے۔

ویدوں کے انسانی تصانیف اور ویدک تہذیب کو جاننے والے اصحاب میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت حصہ اول صرف ڈیڑھ روپیہ مع محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔ آتمانند ست دہرم منڈل۔ کڑہ آتما سنگھ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب) (باقی آئندہ)

(۴۹۸)

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۰)

گذشتہ ہفتوں سے غیر اللہ کے واسطے نذر و نیاز اور سجدہ و قیام وغیرہ کی بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں۔

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صلا۴۷ میں فرماتے ہیں:-

"بارواح انبیاء و اولیا و عباد و زاہدین و اجبار و علماء را بے ملاحظ علاقہ بندگی خدا محبوبیت او بالاستقلال در محبت برابر خدا مے سازند و نذر و قرابین بنام آنہا مے دہند و احکام ایشاں را بے تامل در ماخذ آنہا برابر وحی ناطق الہی مے شمارند بلکہ بعضے از ایشاں با صور و ہیاکل و قبور و معابد و مسکن و مجالس آنہا افعالے کہ در مسجد و کعبہ برائے خدا باید کرد بعمل مے آرند مانند سر بر زمین نہادن و گرداگرد گشتن و دست بستہ بصورت استقبال قبلہ در نماز استادن حالانکہ ایں محبت ایشاں مقتضائے ایمان بخدا و برائے خدا نیست تا نزد خدا مفید افتد و رضامندی او بکار آید زیرا کہ ایں محبت از حد محبت مخلوق در گذاشتہ است و در ایمان لازم است کہ در محبت مخلوق و خالق فرق کردہ شود انتہی"

یعنی ساتھ ارواح انبیا اور اولیا اور عابدین اور زاہدین اور علماء کو بلا ملاحظ علاقہ بندگی خدا کے ان کی محبوبیت بالاستقلال خدا کی محبت کے برابر کرتے ہیں اور نذریں و قربانیاں ان کے نام کی کرتے ہیں اور ان کے احکام کو بے تامل وحی الہی کے برابر شمار کرتے ہیں بلکہ بعض ان میں سے صورتوں اور شکلوں کے ساتھ اور قبروں اور معابد و مساکن کے ساتھ وہ افعال کرتے ہیں جو خدا کے لئے مسجد اور خانہ کعبہ میں کرنے چاہئیں جس طرح زمین پر سر رکھنا اور گرداگرد پھرنا اور دست بستہ بصورت استقبال قبلہ نماز میں کھڑا ہونا حالانکہ یہ محبت ان کی مقتضائے ایمان بخدا خدا کے واسطے نہیں ہے تاکہ خدا کے نزدیک مفید ہو اور اس کی رضامندی میں کام آوے اس واسطے کہ یہ محبت حد محبت مخلوق سے گذر گئی اور ایمان میں لازم ہے کہ محبت مخلوق اور خالق میں فرق کیا جاوے۔ انتہی"

اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ مکتوب ج ۳ ص۴۶ میں فرماتے ہیں:-

"ہرچند در ہیچ عبادت شرکت او تعالیٰ جائز نیست اما تخصیص صوم برائے اہتمام ایں عبادت و تاکید نفی شریک و آں عبادت کردہ است"

یعنی ہرچند کہ کسی عبادت میں شرکت حق تعالیٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے لیکن تخصیص روزہ کی واسطے اہتمام اس عبادت کی غرض سے ہے اور تاکید نفی شریک کی اس عبادت کے لئے کرنا ہے"

پس صاحب تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم کا کلام صریح آیات و احادیث مع تائیدات ائمہ علماء کرام کے واضح ہوا کہ بلاریب جہلاء مسلمانان قبر پرستوں کے اعمال شرک میں داخل ہیں جن کی حمایت بطبع دنیوی مولوی نعیم الدین کو دامنگیر ہے۔ مزید تشریحات و تحقیقات قیام دست بستہ اور سجدہ و قعدہ اور طواف کی مولوی نعیم الدین کے ص۱۵ کی بحث میں مفصل گزر چکی ہے۔ ناظرین اہل انصاف ملاحظ فرمالیں۔

**قولہ صفحہ ۱۵۳ لغایت ۱۵۴۔**

"صاحب تقویۃ الایمان سجدہ کو مطلقاً شرک کہتا ہے اور ستم اس نے یہ کیا ہے کہ شرک مان کر پچھلی شریعتوں میں اس کے ثبوت کا قائل ہوا گویا اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا اور انبیاء نے شرک کیا معاذ اللہ۔ اس کا یہ ملعون کفر تقویۃ الایمان کے ص۱۲ میں ملاحظ کیجئے۔ جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینوں میں کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کریں تو کچھ مضائقہ نہیں سو یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے چاہئے یہ لوگ ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کرلیں"

طرز گفتگو تو دیکھئے کتنا شریفانہ ہے خیر یہ تو ان کی تہذیب ہے۔ میں کہتا ہوں ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے۔ یقیناً ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہی سمجھ کر سجدہ کیا تھا کہ ہماری اس طرح کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تو اسمعیل کے حکم سے یہ ان کا شرک ہوا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا۔ لعنت ہے اس عقیدہ ناپاک پر یہ ہے اسمٰعیلی شرک کی حقیقت جسکی وبا یہ نے پکار مچا رکھی ہے۔ اسمٰعیل صاحب نے اسی سلسلہ شرکیات میں کسی کے نام پر مال خرچ کرنا اور کسی کے نام کا روزہ رکھنا بھی شمار کیا ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی مسلمان نہیں جو انفاق یا روزے سے غیر خدا کی عبادت کا قصد کرتا ہو البتہ اموات کے ایصال ثواب کے لئے مال بھی خرچ کرتے ہیں روزہ بھی رکھتے ہیں اور اس میں ان اموات کے نام بھی لیتے ہیں جیسے گیارھویں اور شاہ عبد الحق صاحب کا توشہ۔ ان بزرگوں کے نام لینے سے یہ مقصود ہے کہ اس عمل خیر کا ثواب ان کی ارواح کو پہنچایا جائے۔ حدیث سے ثابت ہے انہیں اسمٰعیل صاحب کی صراط مستقیم کے حوالہ سے ص۹ میں نقل ہو چکیں۔ پھر اسی کو شرک بتانا خود اپنے اوپر شرک کا حکم کرنا ہے۔ اس کے بعد تقویۃ الایمان میں کسی کے گھر کی طرف دور دور

تبویب القرآن [illegible] (۴۹۹) [illegible]

سے قصد کرکے سفر کرنا شرک بتایا ہے شرک کے یہ تمام احکام امام الوہابیہ کے طبع زاد ہیں۔ شریعت نے ان میں کسی کو شرک نہ فرمایا۔ اب مرید پیر کے گھر جائے تو مشرک، طالب علم استاد کے مکان پر جائے تو مشرک۔ محدثین نے تو ایک ایک حدیث کے لئے اپنے اساتذہ کے مکانوں کی طرف بڑے بڑے سفر کئے ہیں خود صحابہ نے ایسے سفر فرمائے ہیں۔ اس بیدین کے شرک سے کوئی نہ بچیگا۔ دنیوی ضرورتوں کے لئے احباب سے ملنے اعزہ و اقارب کی زیارت کرنے شادیوں میں شریک ہونے تعزیت کرنے کے لئے لوگ رات دن دور دور کے سفر کرتے ہیں شریعت نے یہ سب سفر جائز فرمائے مگر تقویۃ الایمان کے حکم سے ساری دنیا مشرک تمام سفر شرک۔ نجدی کا بیٹا تو لندن ہوآیا نصاریٰ کے گھر کے قصد سے اس نے سفر کیا یہ کتنا ڈبل شرک ہوا ملخصاً بلفظہ۔

**اقول**۔ سجدہ آدم علیہ السلام کی بحث و تحقیق کماحقہ مولوی نعیم الدین کے صہ۱۰۹ کی بحث میں مفصل مدلل گذر چکی۔ درحقیقت سجدہ آدم کو نہ تھا بلکہ آدم کو قبلہ قرار دیکر حق تعالیٰ کو سجدہ تھا چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر فتح العزیز ا صہ۲۱۲ میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی سجدہ کنید بسوئے آدم عم بایں طریق کہ اورا قبلہ سجود گردانید تا دلیل باشد بر اطاعت شما احکام مارا"

"یعنی سجدہ کرو آدم علیہ السلام کی طرف اس طریق سے کہ ان کو قبلۂ سجود گردانو تا دلیل تمہاری اطاعت پر ہمارے احکام کی ہووے"

نیز مولوی نعیم الدین کے مستند اعلیٰ مولوی صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ چہارم حسینی پریس بریلی ۱۳۳۸ھ کے صہ۳۴ میں مرقوم ہے:۔

"آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبلہ تھے جیسے کعبہ قبلہ ہے اور سجدہ اللہ کو"

اور خود مولوی نعیم الدین نے صہ۱۰۱ میں بحوالہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ

"یہود و نصاریٰ اپنے عالموں بزرگوں کو جو سجدہ کرتے تھے اور اس کو انبیاء علیہم السلام کی تحیۃ جانتے تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اپنے انبیاء پر جھوٹ بولا"

نیز مولوی نعیم الدین نے صہ۱۰۳ کے حاشیہ پر تفسیر فتح العزیز سے سنداً لکھا کہ

"تکریم و تحیۃ کے طور پر مانند سلام اور جھکنے کے تھا"

اور مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فیضان رحمت صہ۵۹ میں لکھا کہ

"اگر کسی فعل کو کوئی مسلمان کرے اور وہ فعل شارع نے کفار کے ساتھ مختص اور اس کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہو جیسے زنار یعنی جنیو پہننا اور بت کو سجدہ کرنا تو مسلمان بالاختیار ایسے فعل کرنے سے اسلام سے خارج ہوتا ہے اگرچہ احکام شرع مانے اور ان پر عمل بھی کرے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں موجود ہے انتہی"

پس جبکہ خود مولوی نعیم الدین بحکم دروغ گو را حافظہ نباشد سجدہ بغیر اللہ کو مسلمانوں کے حق میں باوجود احکام شرع ماننے اور اس پر عمل کرنے کے اسلام سے خارج کر چکے تو پھر کیا آنا کافی ہے سے مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

کیا مولوی نعیم الدین کے نزدیک سجدہ صنم یعنی مورت اور سجدہ وثن یعنی بے مورت قبر وغیرہ میں کوئی فرق ہے جو سجدہ آدم پر قیاس باطل کرکے قبروں پر سجدہ کا حکم نکالا جاتا ہے جس کی نسبت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز صہ۲۱۶ میں فرماتے ہیں:۔

"پس ایں استدلال صحیح نیست۔ واز ہمیں جا معلوم شد کہ سجود بغیر اللہ را علامت کفر ساختہ اند" یعنی پس یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اور اسی مقام سے معلوم ہوا کہ سجدہ لغیر اللہ کو علامت کفر قرار دیگئی ہے"

اسی وجہ سے مولانا شہید مرحوم نے نعیم الدین جیسے حجتی الامتی کے قیاس باطل پر کہ جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کرلیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جواب دیا کہ یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کرلیتے تھے ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کرلیں۔ درحقیقت نہایت موزوں الزامی جواب ہے کیا بہنوں کے ساتھ شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نکاح کو حلال جاننا کفر نہ ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کا حکم خوشنودی باریتعالےٰ تھا اس شریعت میں باعث غضب اور شرک و کفر ہے مولوی نعیم الدین کی طرز گفتگو تو دیکھئے کتنی جاہلانہ ہے کہ ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے۔ معلوم ہوا مولوی نعیم الدین کی کئی شریعتیں ہیں جبھی تو گور پرستوں کے لئے نئی شریعت گھڑ کر شریعت طاہرہ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا جاتا ہے جس سے آیات و احادیث اور ائمہ کرام کی تکذیب کی جاتی ہے۔ لعنت ہے اس عقیدہ باطلہ پر۔

علیٰ ہذا کسی کے نام پر مال خرچ کرنا روزہ رکھنا جس طرح گیارھویں توشہ نذر و منت مراد نفع و ضرر کی توقع پر جہلا کرتے ہیں۔ اسی کو صہ۹۵ میں مولوی نعیم الدین چڑھاوا کہتے ہیں۔ جسکو آیات و احادیث اور کلام ائمہ دین فقہاء، محدثین خصوصاً مولوی نعیم الدین کے مسلمہ بریلویان کفر و شرک واہیات و خرافات جاہلانہ حماقات و بطالات باعث زوال ایمان بتاتے ہیں۔ دیکھو تفصیل مولوی نعیم الدین کے صہ۹۶ کے جواب میں جسکو فریب دہی سے ایصال ثواب بتاکر کفر و شرک میں لوگوں کو مبتلا کیا جاتا ہے۔

علیٰ ہذا تقرب غیر اللہ کے قصد سے نذر و منت چڑھانے کو یا قبروں کی زیارت کرنے کو مشقتیں اٹھاکر دور دراز کا سفر کرکے جسطرح بیت اللہ کا سفر عبادتاً و تقرباً حصول برکت کیلئے کیا جاتا ہے تو ممنوع اور داخل شرک

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۱۵۲} ایک جدید قاعدہ صلوٰۃ کا بعد ہر اذان شروع ہوا ہے جو ایک شخص دیر تک چیختا رہتا ہے۔ سنتیں پڑھنے والوں کی نماز میں خلل آتا ہے کیا جدید صلوٰۃ ازروئے شرع جائز ہے یا ناجائز حوالہ قرآن و حدیث ضرور ہو۔ کیا ایسی مسجد میں نماز پڑھے یا نہیں؟ امران اللہ طالب علم ۹ کلاس اوجھیانی ضلع بدایوں)

ج ۱۵۲} ناجائز ہے اور اس کے عدم جواز کی دلیل اتنی ہی کافی ہے کہ زمانہ رسالت یا خلافت میں اس کا رواج نہ تھا۔

س ۱۵۳} جھوٹ بولنا اور پالیسی کرنا اور اپنا کام نکال لینا بہ نسبت اس کے کہ سچ بولے اور کام نہ بنے اور اپنے لئے خطرہ ہو اور تعیب پیدا ہوں اس صورت میں سچ بول کر اپنے لئے خطرہ میں ڈالنا ٹھیک ہے یا جھوٹ بول کر کام نکال لینا اچھا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۳} جھوٹ کسی حال میں اچھا نہیں حدیث شریف میں ہے۔ لا یصلح الکذب جداً ولا ھزلا۔

س ۱۵۴} جس کے ساتھ بھلائی کرو وہ برائی کرتا ہے۔ کیا برائی کا بدلہ برائی سے دینا چاہئے ازروئے قرآن وحدیث تحریر فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۴} برائی کا بدلہ برائی سے دینا جائز ہے مگر نیکی سے دینا افضل اور اعلیٰ ہے۔ ویدرءون بالحسنة السيئة۔ کامل مسلمانوں کا طریق یہ ہے کہ وہ برائی کو نیکی سے دور کرتے ہیں۔ (م۔ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۵} مشکوٰۃ میں جو حدیث حضرت عمرؓ سے روایت آئی ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتدا کروگے ہدایت والے ہوجاؤگے۔ یہ حدیث صحیح ہے یا غیر صحیح ہے۔ راے۔ای۔ جمیل صفائی ٹون ازرقہ

ج ۱۵۵} یہ روائت صحیح نہیں۔ حافظ ابن قیم کئی طرق نقل کرکے لکھتے ہیں۔ لا یثبت شئی منھا (کوئی روائت ثابت نہیں) آگے لکھا ہے۔ فھذا الکلام لا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اعلام الموقعین ص۲۳۶ ج۱)

س ۱۵۶} تعمیر مساجد مد زکوٰۃ سے اور پنچائتی جرمانوں سے اور بیت المال کی رقم سے (جس میں ہر قسم کا یعنی زکوٰۃ، فطرہ، جرمانہ وغیرہ کا روپیہ ہوتا ہے) اور اعانت مشرکین سے جائز ہے یا نہیں؟ (عقیل مئوی)

ج ۱۵۶} جائز ہے آئت مصارف زکوٰۃ میں جو فی سبیل اللہ ایک مصرف ہے وہ ہر کار خیر کو شامل ہے۔

س ۱۵۷} بجوزین سود پوسٹ آفس وغیرہ کی قطعی دلیل کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۷} بنک کے نفع نقصان میں شرکت ہوتی ہے۔ بجوزین کی یہی دلیل ہے۔

س ۱۵۸} معانقہ مسنونہ حدیث سے کس طرح ثابت ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۸} معانقہ عنق سے ہے۔ عنق گردن کو کہتے ہیں۔ یعنی ایسی طرح سے ملنا کہ گردنیں دونوں کی مل جائیں۔ اللہ اعلم۔ (۱۰ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۹} آیت انما الصدقات للفقراء الخ میں فی سبیل اللہ میں زکوٰۃ کا مصرف مسجد ہوسکتی ہے یا نہیں۔ یعنی مسجد میں زکوٰۃ کا مال لگایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ مفسرین فی سبیل اللہ کے تحت میں جو جہاد نقل کرتے ہیں اس کی اصل کیا ہے۔ فقہاء حنفیہ مال زکوٰۃ مسجد میں لگانا ناجائز قرار دیتے ہیں۔ آیا اس کے خلاف کوئی حدیث وارد ہے یا نہیں۔ ثبوت دلیل کے ساتھ ہو۔ (حاجی عبداللہ محمد خیر از ٹانڈہ ضلع فیض آباد)

ج ۱۵۹} حنفیہ کرام اور محدثین عظام میں اس آئت کے متعلق بناء اختلاف یہ ہے کہ للفقراء وغیرہ میں لام تملیک ہے یا لام انتفاع۔ حنفیہ لام تملیک کے قائل ہیں محدثین لام انتفاع کے۔ لام تملیک کے مطابق یہ معنے ہیں کہ مال زکوٰۃ فقراء اور مساکین کی ملک ہے اس لئے حنفیہ کہتے ہیں جب تک ملک نہ ہو زکوٰۃ جائز نہیں۔ محدثین کے اصول کے مطابق معنے آئت کے یہ ہیں کہ زکوٰۃ فقراء کے فائدے کے لئے ہے ملک کرہو یا وقف ہے۔ لام انتفاع کی مثال خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (قرآن) یعنی خدا نے تمہارے فائدے کیلئے سب کچھ پیدا کیا۔ فی سبیل اللہ کے مصرف سے بعض محدثین نے ہر نیک کام مراد لیا جیسا کہ قرآن وحدیث کا محاورہ ہے۔ جن بزرگوں نے اس سے جہادی ضروریات مراد لی ہیں وہ بھی اس لئے لی ہیں کہ جہاد بھی ایک کار خیر بلکہ اعلےٰ کار خیر ہے۔ مسجد کی تعمیر یا مرمت بھی کار خیر ہے۔ اس لئے اس میں بھی مال زکوٰۃ لگانا جائز ہے۔ اسی اختلاف پر یہ نتیجہ متفرع ہے کہ مدارس دینیہ میں جو زکوٰۃ آئے اس کو خاص مساکین طلباء کی حاجات میں صرف کرکے ان کو مالک کیا جائے یا مدرسین کی تنخواہ میں بھی دی جائے۔ حنفیہ کرام اپنے اصول کے ماتحت ناجواز کا فتوے دیتے ہیں کیونکہ مساکین طلباء کی ملک میں نہیں دی گئی محدثین اپنے اصول کے ماتحت جائز کہتے ہیں کیونکہ مساکین طلباء کے فائدہ میں خرچ کی گئی ہے۔ خاکسار محدثین سے متفق ہے۔ اللہ اعلم

---

فتاویٰ نذیریہ } مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ۔ اس کتاب میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے درج ہے۔ اس کی قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب ہے ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں
منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اسلامی پردہ۔ اسلامی پردہ کی ضرورت اور فوائد (۱) اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۴ر (منیجر)

# متفرقات

**الاثمار المتبوعہ** ترد اعلام المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ مئوی۔ سائز ۲۶×۲۰ - ضخامت ۱۵۴ صفحات- قیمت ۸ر ملنے کا پتہ:-

(۱) سیکرٹری انجمن اہل حدیث دارانگر بنارس شہر۔
(۲) دفتر اہلحدیث امرتسر۔

اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہی ہوتی ہے۔ مخالفین نے اس کی تردید میں ایک رسالہ اعلام المرفوعہ شائع کیا۔ جس میں تین طلاقیں ہی ثابت کیں۔ خدا جزاء خیر دے مولانا عبداللہ صاحب موصوف کو کہ انہوں نے رسالہ زیر تبصرہ میں مخالفین کی تمام دلائل کا قلع قمع کرکے ثابت کیا کہ وہ طلاق واحد ہی ہوگی یہ کتاب حال ہی میں ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہوئی ہے اور اپنے موضوع پر لاجواب ہے۔

**تکمیل تقریظ** اہلحدیث' مورخہ ۲۸ جون ۳۵ء پر رادھا سوامی مت کے پیشوا صاحب جی مہاراج کی کتاب یتھارتھ پرکاش پر تنقید کرکے اس کی قیمت ۲ (دو روپے) لکھی گئی تھی۔ شائقین مطلع رہیں کہ یہ قیمت صرف حصہ سوم کی ہے۔ کتاب ہذا کا حصہ اول و دوم اس سے پہلے اکٹھا شائع ہو چکا ہے اس کی قیمت بھی دو روپے ہے۔ پس مکمل کتاب (ہر سہ حصہ) کی قیمت للعہ (چار روپے) علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ (منیجر)

**وی پی بھیجے گئے** اہلحدیث ۲۸ جون ۳۵ء مندرجہ ذیل خریداروں کو بذریعہ وی پی ارسال کیا گیا ہے کیونکہ ان کی قیمت ماہ جون میں ختم تھی جس کی اطلاع اہلحدیث ۳۱ مئی و ۲۱ جون میں کی گئی تھی۔ قیمت اخبار مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع موصول نہ ہونے پر اخبار وی پی بھیجا گیا اگر کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں کررو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔

۵۶۷ - ۱۷۷۵ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ - ۵۵۳۷ -
۵۴۳۸ - ۵۷۱۲ - ۵۸۸۶ - ۶۴۹۳ - ۹۰۳۹ -
۹۸۹۹ - ۹۹۳۰ - ۹۹۴۹ - ۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹
۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۶۸ - ۱۰۹۵۲ - ۱۰۹۵۳ - ۱۰۹۶۱ -
۱۱۱۸۷ - ۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۰ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۵۴ -
۱۱۴۰۸ - ۱۱۴۱۷ - ۱۱۴۲۰ - ۱۱۴۳۳ - ۱۱۵۵۱ -
۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۸ - ۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۷۱ - ۱۱۶۷۷ -
۱۱۶۷۹ - ۱۱۶۸۶ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۸۹ -
۱۱۷۹۵ -

**حساب دوستاں** ماہ جولائی میں جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری مع اسماء گرامی اہلحدیث ۲۸- جون ۳۵ء پر درج کردیئے گئے تھے- امید ہے سب حضرات نے ملاحظہ فرمائے ہونگے۔ بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت اخبار للعہ سالانہ یا ۲ ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں اور دفتر کو وی۔ پی بھیجنے کی تکلیف نہ دیں۔ (کیونکہ واپسی سے فیس رجسٹریشن کا بہت نقصان ہوتا ہے) اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی جلد از جلد دفتر میں اطلاع بھیجدیں ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ مجبوراً وی پی کیا جائے گا۔

**مولوی عبدالغفور صاحب غزنوی** امرتسر کے خاندان غزنویہ کے آخری چراغ مولوی عبدالغفور غزنوی ۲۸- جون کو فوت ہوگئے- اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں- غفر اللہ لہ-

**خانگی کیفیت** عزیز عطاء اللہ کی بیماری میں ایک نفس جدیدہ (دختر) اس کے گھر میں پیدا ہوئی تھی۔ جو لڑکیوں میں چوتھی اور تمام اولاد میں آٹھویں تھی۔ دو مہینے زندہ رہکر ۲۸ جون جمعہ کے روز انتقال کرگئی- اناللہ۔ (ابوالوفاء)

**پانچ روپیہ انعام** مسمی عبدالحکیم عمر تقریباً ۱۶ سال رنگ سیاہی مائل، سامنے کا بالائی دانت ٹوٹا ہوا، دائیں آنکھ کے قریب زخم کا داغ، ساکن مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا ایک سائیکل نونیکس جس کے ایک ڈنڈے پر انگریزی حروف میں مالک کا نام abdul karim لکھا ہوا ہے چوری کرکے لے گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ گرفتار کرکے فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے۔ مبلغ ۵ انعام دیا جائے گا- (ایم- اے حکیم ہیڈماسٹر مشن سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

**انجمن محمدیہ اشاعت اسلام** الہ آباد کا ساتواں سالانہ جلسہ ۸- ۹ جون ۳۵ء کو زیر صدارت جناب عبدالرب صاحب وکیل ہوا- مولانا محمد یوسف صاحب مدیر "اہل الذکر" فیض آبادی نے اسلام اور دیگر مذاہب پر تقریر فرمائی- جس میں عیسائیوں اور آریوں کو رفع شکوک کا موقع دیا گیا- عیسائیوں کی طرف سے ایم بشیر خان صدر انجمن بشارۃ المسیحیت نے مولانا سے سوالات کئے جن کے نہایت معقول جوابات دیئے گئے بعدہٗ مولانا عبدالتواب صاحب علیگڑھی نے تقریر فرمائی۔ توحید و سنت کی خوب اشاعت ہوئی۔ (سیکرٹری)

**ایک مبارک تحریک** الحمد للہ! انجمن اہلحدیث لاہور نے بہت جلد ایک ماہانہ تبلیغی رسالہ بزبان انگریزی جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے- جس میں کتاب و سنت کی اشاعت، مذاہب باطلہ کی تردید احسن طریق میں کی جائے گی۔ اہل حدیث انجمنیں خصوصاً اور اہل اسلام عموماً ابتدائی مصارف سے بے نیاز کرنے کے علاوہ ہمیں اس قابل بنادیں کہ زیادہ سے زیادہ لائبریریوں اور غیر مسلم حضرات کے ہاتھوں میں مفت پہنچا سکیں- نیز اہل حدیث اہل قلم حضرات بھی قلمی معاونت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں (سکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور)

**اہلحدیث** تحریک بہت مبارک ہے احباب کرام ضرور توجہ کریں-

(۴۲) اشاعت اسلام۔ یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا۔ مصنفہ مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی۔ قیمت ۱۲ع (منیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

# ملکی مطلع

## حجاز، نجد اور یورپ
### معاصر "سیاست" کی دوراندیشی
### یا
### بدگمانی اور سوءظنی

وقائع نگار کو وقائع نگار اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ واقعات اور واقعات سے نتائج اخذ کر کے پبلک کے سامنے لاتا ہے۔ اگر واقعات نہیں لکھتا بلکہ محض اپنے جذبات اور خواہشات کو جامۂ واقعات پہنا کر پبلک کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ وقائع نگار نہیں بلکہ شاعرانہ رنگ میں مضمون نگار ہے۔

ہمارا معزز معاصر سیاست لاہور جلالت الملک اور آپ کی حکومت کا سخت ترین مخالف ہے مگر بنائے مخالفت ایسی بتاتا ہے کہ اگر وہ واقعات کی قسم سے ہو تو ہم خود اور ہمارے جملہ ناظرین سیاست کے ہم رائے ہو جائیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں اور ناظرین کو دکھاتے ہیں کہ سیاست کی وجہ مخالفت واقعات پر مبنی نہیں بلکہ شاعرانہ تخیل کی قسم سے ہے۔ گذشتہ نمبروں کے علاوہ ناظرین ذیل کا اقتباس پڑھیں۔ معاصر "سیاست" لکھتا ہے:۔

"جن لوگوں نے حجاز مقدس کا سفر کیا ہے جانتے ہیں کہ ملک الحجاز کی ہستی اور طاقت کیا ہے۔ کسی حکومت کی سب سے بڑی طاقت خود اس کی رعایا ہے۔ حجاز پر اقتدار سلطان نجد کا جو حال ہے وہ کھلی آنکھ سے نظر آ رہا ہے کہ نجد کے قبائل جنگجو وحشی اور غدغد ایک بغاوت میں خود حکومت نجد کے ہاتھوں فنا ہو چکے ہیں۔ یہاں سے مدینہ منورہ تک تمام راہ میں قبائل حجاز کے لڑکوں اور بوڑھوں کے سوا کوئی جوان نظر نہیں آتا۔ (الا ماشاءاللہ) حکومت کے انتظام امن راہ نے سب جوانوں کا خاتمہ کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کچھ مبالغہ ہو مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حجاز میں حکومت ملک الحجاز صرف جسموں پر ہے نہ کہ قلوب پر۔ اہل حجاز کعبہ کا پردہ پکڑ پکڑ کر دعائیں کرتے ہیں کہ الٰہی اس فاقہ کشی سے تو بہتر یہ ہے کہ مرگ ناگہاں بھیج دے۔ عیاذاً باللہ۔

سلطان ابن سعود کو اس کا تو احساس ہے کہ صحرائے نجد کی غربت نے حجاز میں آ کر ان کے لئے ثروت و غنا سے اپنے آپ کو بدل لیا ہے مگر اس کا احساس نہیں کہ اس سلطانی ثروت غنا نے اہل حجاز کے کس فقر فاقہ کے بعد اپنی ہستی کو پیدا کیا ہے۔

پس جس حکومت کی بنیاد ایسی کمزور ہو اگر وہ ہاتھیوں سے گنے کھانے کا ارادہ کرے اور مغربی ڈپلومیسی سے معاملات کرنے کا اقدام کرے تو یہ خوف بے جا نہ ہوگا کہ اس پردہ میں کہیں احترام و صیانت حجاز کا نیلام نہ ہو رہا ہو۔ خاکم بدہن کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے اقتدار کے لئے احترام حجاز مقدس کے خلاف کوئی سودا کر لیا جائے۔"

(سیاست ۲۹ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

**ناظرین!** بغور ملاحظہ فرمائیں کہ اس اقتباس میں کوئی ایک واقعہ بھی ہے۔ حکومت نجدیہ جب حجاز میں آئی تو حجاز فقر و فاقہ سے اتنا تنگ تھا کہ جتنا کہ آج کل اہل کوئٹہ ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ سلطان ابن سعود نجد سے اونٹوں پر کھجوریں اور دیگر اشیائے خوردنی لائے تو اہل حجاز تباہی سے بچے۔ اہل حجاز کے فقر و فاقہ کا ثبوت خود اس سے ہوتا ہے کہ جناب سید حبیب صاحب اڈیٹر "سیاست" ہندوستان سے بہت سا غلہ لیکر بغرض تقسیم حجاز میں پہنچے تھے۔ یہ فقرہ بھی نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک واقف حال کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ

حکومت (نجدیہ) کے انتظام امن راہ نے سب جوانوں کا خاتمہ کر دیا۔

یہ فقرہ بھی واقعہ نہیں بلکہ محض شاعرانہ خیال ہے۔ شاعرانہ خیال اور واقعہ میں تمیز کرانے کے لئے ہم ایک شعر نقل کرتے ہیں۔ ایک شاعر اپنے معشوق کی جفاکاری اور ستم شعاری بتاتا ہوا لکھتا ہے

ہزاروں دل مسل کر پاؤں کے تلووں سے یوں بولے
لو پہچانو تمہارا ان دلوں میں کونسا دل ہے

واقعات کے لحاظ سے نہ یہ واقعہ ہوا نہ ہزاروں دلوں کو مسلا نہ یہ بات کہی گئی۔ مگر شاعرانہ نکتہ نگاہ سے یہ سب کچھ ہوا۔ ہمارے معزز معاصر سیاست کی نثر بھی ایسی ہی نظم کے مشابہ ہے۔ بایں ہمہ وہ اپنے شاعرانہ تخیلات کی سرخی کیسی دلچسپ رکھتے ہیں یعنی

حضرت مولانا ثناء اللہ کے لئے سرمۂ چشم عبرت

ہم اپنے معاصر سے ایک ہی سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس کا شافی جواب دینگے۔

**سوال** (بقول آپ کے) حکومت نجدیہ کمزور ہے۔ (۲) حکومت کا اثر دلوں پر نہیں۔ (۳) حکومت سے سب بیزار ہیں وغیرہ۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے حکومت نے جس اصلاح کو جاری کرنا چاہا کوئی امر اسے مانع ہوا؟ مثلاً

قبوں کو توڑنا۔ حدود شرعیہ کا جاری کرنا

ہم سردست اپنی نظر کو انہی دو امور پر محدود رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ حکومت نجدیہ ان اہم اور مشکل اصلاحات کے اجراء میں کامیاب ہوئی یا نہیں ساتھ ہی اس کے اس امر پر بھی غور کیجئے کہ اس کمزور حکومت نے اپنی کمزور جنگی طاقت سے اندرونی فسادات کو کیسے مٹایا اور اثنائے جنگ میں حکومت یمن کو کسطرح نیچا دکھایا حالانکہ ہر مخالف کام میں حکومت نجدیہ کو نیچا دکھانے کے لئے تمام دشمنوں کی طرف سے دعاؤں کی بھرمار ہو رہی تھی۔ پھر کیا ہوا؟ اور آپ لوگوں نے ان واقعات سے کیا سبق حاصل

مصدر حوالہ: تراجم الطاف حسین حالی کا مجموعہ (۴۰۳) تصنیف۔ مجموعہ ۱۲ زخیرہ اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کیا۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے آپ لوگوں نے یہ سبق حاصل کیا ہوگا کہ آیندہ کو بجائے حکومت نجدیہ کے لئے ترقی اور فلاح کی دعا کیا کریں۔ کوئی شخص اس تبدیلی کی وجہ پوچھے تو استاد مومن خان کا شعر سنا دیا کریں ؎

مانگا کرینگے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

## پنجاب کے دو تاریخی مقدمات

عرصہ بیس سال سے زیادہ ہوا ہوگا کہ آریوں کے اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر میں لالہ منشی رام (سوامی شردھانند) کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں اخبار عام لاہور کے اڈیٹر (پنڈت گوپی ناتھ) کو گنگا جمنی پنڈت لکھا تھا۔ پنڈت صاحب موصوف نے تعزیرات ہند کی دفعہ پانسو ۵۰۰ کے ماتحت توہین عزت کا استغاثہ کیا آریوں کی طرف سے پنڈت جی کے برخلاف ایسے ثبوت پیش ہوئے کہ مجسٹریٹ نے مستغیث کے حق میں ان الفاظ سے زیادہ وزن دار الفاظ لکھے جو ملزم کے قلم سے نکلے تھے۔ کیونکہ آریوں نے یہاں تک ثبوت دیا تھا کہ پنڈت جی نے گائے کا گوشت بھی نوش فرمایا ہے۔ آریوں نے اس فیصلے کو اپنی تاریخی فتح جان کر بصورت ٹریکٹ ہزارہا کی تعداد میں شائع کیا تھا۔

دوسرا مقدمہ قادیانی کیس ہے جو سرکار نے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب پر دائر کیا تھا۔ جس کا فیصلہ اخباروں میں بڑی دھوم دھام سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اس مقدمہ میں بھی بہت سے مخفی راز آشکارا ہوئے ہیں اگر پنڈت جی کے گائے کھانے کا راز منکشف ہوا تھا تو مرزا صاحب قادیانی کے شراب منگانے کا ثبوت ہوا۔ اسیطرح دوسرے امور مخفیہ منصۂ ظہور پر آگئے ہیں، قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ یہ مقدمہ حکومت نے ہمارے مفید مطلب جان کر نہیں چلایا بلکہ ہمارے مفاد کے خلاف چلایا۔ یہ تو حکومت جانے اس نے کس نیت سے چلایا۔ مگر قادیانی خلیفہ صاحب کے مریدوں میں سے ایسے گواہ بھی گذرے تھے جنہوں نے بڑے جوش سے کہا تھا کہ میں اگر جلسے میں ہوتا تو عطاء اللہ شاہ کی تقریر سُن کر مرجاتا یا مار دیتا۔ اس قسم کی شہادتوں سے مقدمہ کو قوت دینا مقصود تھا۔ پھر یہ کیونکر مانا جائے کہ قادیانیوں نے مقدمہ کی پیروی نہیں کی۔

پس یہ مقدمہ بھی امت مرزا کے حق میں اسی طرح مفید مطلب ثابت ہوا جس طرح لالہ منشی رام والا مقدمہ پنڈت گوپی ناتھ کے لئے مفید ہوا تھا۔

خدا شرے برانگیزد کہ درآں خیر ما باشد

اس لئے پنجاب کے یہ دونوں تاریخی مقدمے یاد رکھنے کے قابل ہیں ÷

---

## تازہ ہوا اور روشنی
### تپدق کا بہترین علاج ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تپدق ایک نہایت ہی خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہزاروں گھروں میں اس کا انسداد کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ امر نہایت حوصلہ افزا ہے کہ اس ملک میں بھی لوگ اس موذی مرض کے خدشات سے واقف ہو رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہوا اور روشنی کے ناقص انتظامات اور مضر صحت حالات کے باعث ہزاروں اشخاص اس مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ البتہ پنجاب میں تحریک اصلاح دیہات کی بدولت حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں روشندان لگائے جارہے ہیں۔ صرف ایک ضلع یعنی فیروزپور کو لیجئے یہاں گذشتہ سال میں ان مکانوں کے اندر جو دیہاتی رقبوں میں واقع ہیں دو لاکھ سے زیادہ روشندان لگائے گئے۔ کھاد کے گڑھے بھی دیہاتی زندگی کا ایک باقاعدہ جزو بن رہے ہیں۔ ان گڑھوں میں تمام کوڑا کرکٹ وغیرہ ڈالا جاتا ہے۔ اور جب وہ پک جاتا ہے تو نہایت ہی عمدہ کھاد کا کام دیتا ہے۔ دیہات سدھار تحریک کے پیشوا مسٹر برین کے قول کے مطابق صوبہ کے متعدد اضلاع میں اس نئی تہذیب کی روشنی پہنچ گئی ہے۔ اور اگر لوگ اس میں اسی طرح پر دلچسپی لیتے رہے تو ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ تپدق جیسے امراض جو مضر صحت حالات اور تازہ ہوا اور روشنی کی عدم موجودگی کے باعث پیدا ہوتے ہیں پنجاب میں نیست و نابود ہو جائیں گے یہ امر نہایت خوش قسمتی کا باعث ہے کہ اس صوبہ کے باشندے اب اس تحریک میں بیش از بیش دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور انہیں تپ دق اور سرسام کے انسداد اور اپنی صحت کو بہتر بنانے کے لئے اپنے مکانوں میں ہوا اور روشنی کی ضرورت کا بخوبی احساس ہوگیا ہے۔

لاہور ۲۸- جون ۱۹۳۵ء

## مسلمانوں کا دور جدید
### اور
### ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اُردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ مرتبہ مؤلفہ ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء سائز $\frac{20\times 26}{16}$ ۔ ضخامت ۲۰۴ صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ (عہ) علاوہ محصولڈاک منگانے کا پتہ :-

**مینجر اہلحدیث امرتسر**

(۱۹۳۵ء) ... الف ... دنیا کے ... ماس ... ماوراء ... (... حالات ... )

## آج کل

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ (عہ) محصول ۵ر

**اکسیر موتی دانت۔** دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ:- **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۹ امرت سر**

## ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درس گاہ وکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

---

# اکسیر بدن

## ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

تپ دق کے مریضوں کو اور اُن بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں۔ اُن کو فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ یہ

## پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- **مینیجر امرت دھارا ۲۳ لاہور**

---

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

## حالات مرزا

یعنی

### مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی وقادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

---

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

## ہر خاص و عام کو اطلاع

### پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج دکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے۔ اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۵ر (۵ھ)

پتہ:- **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

---

## شہادۃ القرآن

مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان آیات کا جواب ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول عہ۔ دوم عہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# مومیائی

۳۹/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ ۔ آدھ پاؤ ۲؎ ۔ پاؤ بھر ۴؎ ۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۷۰۶)

## تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع ہوگلی۔ "میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک اور تمکھائی خان کے نام وی۔ پی بھیجدیں" (۷۔ مئی ۱۹۳۵ء)

جناب عنایت اللہ صاحب جیاری۔ "یکمرتبہ ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔ اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور وی پی بھیجدیں" (۱۳۔ مئی ۱۹۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ "آپکی مومیائی پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کرچکا ہے۔ مفید پائی اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" (۲۳۔ مئی ۱۹۳۵ء)

پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

۱۴/۲۵

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ۱۹۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر وبےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، انک جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھڑ، ناخونہ ایسے سخت امراض میں چندون لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۴؎ تولہ سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عنہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

---

۳۴/۵۱

## تمام دنیا میں بےمثل

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

## تمام دنیا میں بےنظیر

# مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

## ان دو نو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

## عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوارالاسلام امرتسر

# تجرید البخاری

علامہ زبیدی نے صحیح بخاری کی تمام مکررات احادیث کو حذف کرکے بقیہ تمام احادیث بہت کے خیال سے یکجا جمع کی تھیں۔ مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی نے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اول ۶۷ صفحات کا مقدمہ ہے جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور راویوں کی مختصر سوانحعمری ودیگر ضروری امور درج ہیں۔ ۲۸ صفحات کی فہرست مضامین ہے۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ نہایت مفید وبابرکت کتاب ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک اہل حدیث گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ قیمت چھ روپے

# شان قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید دوبندی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت صرف ۵ر

# اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت ۸ر

# ترکان احرار

اس کتاب میں ترک قوم کے مجاہدانہ وغازیانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ غازی کمال پاشا انور پاشا کے علاوہ سترہ دیگر معزز ترک جرنیلوں اور نامور ترک خواتین کے سوانح حیات لکھے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# تصانیف حافظ عبد الرحمن امرتسری

**سفرنامہ بلاد اسلامیہ** جس میں ملک مصر روم اور شام کے باشندوں کے حالات و اطوار، طریق معاشرت، طرز تعلیم، مقامات قابل سیر خصوصاً ملکی اور فوجی حالت اور سلطان المعظم کے ترقیات تفصیلاً درج ہیں۔ قیمت ۱۲؎

**کتاب الصرف** علم صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک اردو میں بیان کردیئے گئے ہیں طلباء کو بہت سہولت ہو گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

**کتاب النحو** اس میں نحو کے تمام ضروری مسائل نحو میر سے لے کر تا ملا جامی صاحب نہایت وضاحت سے درج کردیئے گئے ہیں ۸؍

**عربی بول چال** عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط وکتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍

**کشف المحجوب** اردو ترجمہ۔ یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان یادگار ہے۔ اس کی تعریف میں جناب کا اسم ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت فی جلد ۴؍

**غنیۃ الطالبین** شیخ عبد القادر جیلانی کی مشہور کتاب غنیہ کا اردو ترجمہ۔ قیمت درجہ اول ۳؍ درجہ دوم ۲؍

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

# شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کے اردو تراجم

**الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان** ترجمہ اردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب وسنت کے حوالجات پیش کرکے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء مشائخ میں شناخت کردی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں، اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ مکاروں کے بیشمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنید، حضرت بایزید بسطامی، حضرت ابو سلیمان دارانی وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے اور اس ضمن میں امام ابن تیمیہ نے قرآن وحدیث کے اہم مطالب کی تفسیر بھی کردی ہے۔ مثلاً معجزات وکرامات، معیار نبوت، عبد ورسول اور ملک ونبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پہلے سے کیونکر افضل ہے۔ قیمت ۸؍

**کتاب الوسیلہ** اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر چابک ضرب ہے۔ بدعت وتقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات وحکایات زیارۃ القبور، ادعیہ وشرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک ومذاہب اور انکے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا گیا ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحات۔ قیمت بلا جلد ۱۲؍ مجلد ۱؍

**تفسیر سورہ اخلاص** جامع ومکمل تفسیر ہے۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کو ایک تیغ برہنہ کا کام دے گی۔ اس کتاب کو ختم کرنے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ حجم ۱۳۲ صفحات۔ قیمت ۱۲؍

**رحلت مصطفےٰ** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت وبعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قیمت ۱۲؍

**الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید** مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنے شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ اور توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کرکے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کردیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

**اسوہ حسنہ** زاد المعاد (ہدی الرسول) کا اردو ترجمہ جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، معاملات، عبادات اور غزوات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت بے جلد ۲؍ مجلد ۳؍

**تفسیر آیہ کریمہ** یعنی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کی تفسیر ہے۔ جسے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی تفسیر میں تمام مفسرین سے بے نیاز کردیا ہے۔ سب سے اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اسکے بعد بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ افضل ترین دعا کونسی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

فتوح الغیب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی تصنیف ہے (۸۷)

ahmadimuslim.de

**تفسیر سورہ فلق والناس** (مع متن عربی) اس تفسیر میں امام صاحب موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب، ملک، اللہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی گئی ہے۔ آیہ من الجنۃ والناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت ۹ر

**بندگی** ترجمہ۔ رسالہ العبودیت۔ شیخ الاسلام نے اس کتاب میں یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ کی نہائت جامع اور بسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۶ر

**ائمہ اسلام** اس میں امام ابن تیمیہ رح نے اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہائت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

**اصحاب صفہ** امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اُردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ مکہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰ر

**العروۃ الوثقیٰ** ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق" اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور کتاب وسنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

**العقیدۃ الواسطیہ** (ترجمہ اُردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی اللہ تعالےٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری۔ نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶ر

**زیارۃ القبور** (اُردو مع متن عربی) اس میں قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جاکر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرنے اور پیری منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ گویا اہل بدعت کی تردید ہے۔ قیمت ۹ر

**مجذوب** "الصوابیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ اس کتاب میں مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کرکے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا ہمارا در اصل نہایت یاس انگیز عملی انحطاط ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو قوم پاگلوں کو ولی اللہ سمجھے اس پر فلاح وخیر کے دروازے کھلنا کس قدر محال ہے۔ قیمت ۴ر

**تفسیر سورۃ الکوثر** اردو ترجمہ۔ از مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۴ر

**مناظرہ ابن تیمیہ** بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر حق کا دعویٰ ہے تو ہم ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ خود شیخ موصوف نے لکھا ہے۔ قیمت ۵ر

**درجات الیقین** صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں اس میں ان کی تفسیر ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۲ر

**سیرۃ امام ابن تیمیہ** رح مصنفہ چودھری غلام رسول مہر چیف ایڈیٹر "انقلاب"۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم وتربیت۔ تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلاء ومصیبتیں۔ جہاد بالسیف، مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور، قیام دمشق قید اور وفات۔ عام اخلاق اور تصانیف، حضرت امام اور بعد کا دور، قابلدید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۹ر

منگانے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

**الارشاد الیٰ سبیل الرشاد** مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے۔ اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی ومسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت عمر

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

---

رسالہ مجددیہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کی نادر (مع) تصنیف کا اردو ترجمہ ... قیمت ۳ر (مع)



DELHI G.P.O. DELY. 4 JLY 35 10.30 A.M.

Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

مسئول ملیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی ودنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... عـہ

رؤسا وجاگیرداران سے ... ـہ

عام خریداران سے ... ـہ

ششماہی ... ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ... ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ... ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۹- ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


نظم درحمد خدا - - - - صـ۱

انتخاب الاخبار - - - - صـ۲

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ صـ۳

شلش مساوی الاضلاع (قادیانی مشن) صـ۵

ویدوں کے مصنف - - - - صـ۶

الزاق الکعبین - - - - صـ۷

بائیبل اور مرض جریان - - - - صـ۸

نکاح شغار کی تحقیق - - - - صـ۹

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان صـ۱۱

عرس (نظم) صـ۱۳

متفرقات - - - - صـ۱۴

ملکی مطلع صـ۱۵ - اشتہارات - - صـ ۱۷/۲۰


## نظم درحمد خدا

(از قلم جناب وکیے عبید اللہ صاحب نیبل گنڑ بنگلور)

ہے ثنا وحمد لائق رب اکبر کے لئے
جس کے ہیں حامد زمین وآسمان لوح وقلم
جس نے قرآں کو اتارا نور ہر گھر کے لئے
جس نے پیغمبر ہزاروں بھیجے اپنے فضل سے
ہر پیمبر آیا ہادی بر صراطِ مستقیم
نیک بختوں کو ملا اللہ سے فوز وفلاح
سب سے افضل سب سے ارحم آئے احمد مجتبیٰ

خالق کل باری ہر نفع وہر ضرر کے لئے
عرش وکرسی اور جو کچھ ہے خیر یا شر کے لئے
دفعِ شرک وکفر وبدعت رفع ہر شر کے لئے
دیں کتابیں اور صحیفے ہر پیمبر کے لئے
معجزہ بھی لایا ہر منکر ستمگر کے لئے
پہنچا نقصاں بدعتی مشرک جفاگر کے لئے
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

تبع احمد کا ناجی، مبتدع ناری شقی،
ہے عبید اک ادنیٰ مادح اس پیمبر کے لئے

67535

پیارے نبی کے پیارے حالات - مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی - اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

# انتخاب الاخبار

**ضروری تصحیح** اہلحدیث ۵ جولائی ۳۵ء فٹ نوٹ میں نجدی جبیدہ کا نام "غلط وط" شائع ہوا ہے صحیح "غمط وط" ہے

**مقامی حالات** یکم جولائی کو امرتسر میں لیڈی و لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) اور گورنر پنجاب تشریف لائے۔ سکھوں کے دربار صاحب کا بھی معائنہ فرمایا اور دربار صاحب و اکال تخت کے لئے وائسرائے ہند نے ایک سو پچاس روپیہ دیئے۔

—— گرمی بہت شدت کی پڑتی رہی۔ ۵۔ ۶۔ ۷ جولائی کے دن بہت مشکل سے گزرے دن کو گرم لو چلتی رہی۔ شام کو اس قدر حبس ہو جاتا کہ دم گھٹنے لگتا۔ رات کو پچھلے پہر جاکر ہوا چلتی تھی۔ برف کا بھاؤ ۴ سے ۲ سیر تک ہو گیا تھا خدا کا شکر ہے کہ ۸۔ جولائی کو علی الصبح قدرے بارش ہو جانے سے ہوا میں خنکی ہو گئی

—— لاہور مسجد شہید گنج لنڈا بازار کا جھگڑا جو کئی دنوں سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان تھا۔ مسجد گرا دی گئی ہے۔ اور شہر میں مارشل لاء کا نفاذ ہو گیا ہے۔ نیز شہر میں چپے چپے پر پولیس اور فوج کے پہرے متعین کر دئیے گئے ہیں۔ سرکاری اعلان ہے کہ ایک دوسرے پر قاتلانہ حملہ کرنے والے کو گولی کا نشانہ بنا دیا جائیگا

—— لاہور ۷۔ جولائی کو ایک سکھ زیادہ شراب پینے سے اور ایک پٹھان زیادہ گرمی کی شدت سے مر گیا۔

—— دہلی میں ۵ جولائی کو ہیبت ناک آندھی آنے سے ایک نو تعمیر شدہ مکان گر گیا۔ ایک مسلم خاندان کے ۷ افراد نذر اجل ہو گئے۔ انا للہ۔

—— کیمبل پور (کیمپ تھل) میں دو ہندو گرفتار کئے گئے ہیں جو دن کو سادھوؤں کے بھیس میں رہتے تھے اور رات کو چوریاں کرتے تھے۔

—— کوئٹہ ۷۔ جولائی کی اطلاع ہے کہ زلزلے کے جھٹکے گاہے گاہے آتے رہتے ہیں مگر نقصان جان و مال کوئی نہیں ہوا۔

—— ایبٹ آباد میں ۵ جولائی کو خوفناک آگ لگ جانے سے شہر کا بیشتر حصہ خاکستر ہو گیا مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ نقصان مال کا اندازہ ابھی تک صحیح طور پر نہیں لگایا جا سکا۔

—— کان پور سٹی کوتوال کے مکان سے خوفناک قسم کا بم برآمد ہوا ہے جو بہت جلد پھٹ جانے والا تھا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— جبلپور کے نزدیک ایک مال گاڑی کا انجن مع ایک چھکڑے کے پٹڑی سے اتر گیا۔ انجن کا اکثر حصہ بالکل ناکارہ ہو گیا۔

## یاد رکھئے!

کہ

ماہ جولائی میں قیمت اخبار یا میعاد مہلت ختم ہونے والے خریداروں کے نمبر خریداری و اسماء گرامی اہلحدیث ۲۸ جون میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے ۲۳ جولائی تک قیمت یا مہلت یا انکار کی اطلاع موصول ہو جانی چاہئے ورنہ حسب دستور سابق ۲۶ جولائی کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائے گا۔ (مینیجر)

—— صوبہ متحدہ کی گذشتہ سال کی رپورٹ مظہر ہے کہ صوبہ مذکور میں ایک لاکھ سیر بھنگ اور ۲۱ ہزار سیر چرس استعمال ہوئی (ترقی تہذیب؟)

—— بنگال میں دریائے دھرالہ میں خوفناک سیلاب آنے سے بہت سا رقبہ زیر آب ہو گیا ہے نیز بارشوں کی کثرت سے جیوٹ (سن) کی تمام فصلیں تباہ ہو گئیں۔ (یہاں بارش کو ترستے ہیں)

—— پنجاب میں ابھی (۸ جولائی) تک سلسلہ برسات جاری نہیں ہوا۔ اللھم اغثنا۔

**اسلامی ممالک کے حالات** عراق کے شہور شورش پسند شیخ خادان کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے۔

—— عراق کے اخبارات راوی ہیں کہ وہاں ایک عظیم الشان عراقی نمائش منعقد کی جائے گی جس میں شام، فلسطین، شرق اردن کی حکومتیں بھی تعاون کریں گی۔

—— اسکندریہ کے یہودیوں کی خاصی تعداد فلسطین میں رہائش اختیار کرنا چاہتی تھی مگر مصری پولیس نے ان کے جہازوں کو واپس اسکندریہ بھیج دیا

—— مصر و یونان کے درمیان ایک جدید تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے یونان نے مصری سامان سے پابندیاں ہٹالی ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے نمائندے روئی خریدنے کے لئے قاہرہ میں گشت کر رہے ہیں۔

—— ترکی میں چند پادریوں نے قانون لباس کے خلاف مظاہرے کئے۔ پولیس کے منع کرنے کے باوجود مظاہرین نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ آخر پولیس نے مجبور ہو کر ان پر گولی چلائی۔

—— ایران میں زلزلہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوا ہے کہ علاقہ ماژندراں میں زلزلے سے ۳۳ گاؤں تباہ ہو گئے۔

**غیر ممالک** شنگھائی ۷۔ جولائی کو ۲ ہزار چینی باغیوں نے پوپنگ پر حملہ کر دیا۔ جنکو سرکاری افواج نے شکست دیدی۔

—— اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی ہوائی جہاز میں سیر کر رہے تھے کہ جہاز پر آسمان سے بجلی گری۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— لنڈن کی اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ میں ترمیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جس کے لئے مسلمان کوشش کر رہے تھے

—— ٹوکیو کی اطلاع ہے کہ دو جاپانی جہازوں کا تصادم ہو جانے سے ۵۰ مسافر اور ۶ ملاح غرق ہو گئے۔

**فتویٰ فنڈ** عہ۔ تفصیل آئندہ۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۹۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

## اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۵)

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلہ کے چار نمبر آچکے ہیں آج پانچواں نمبر ہدیہ ناظرین ہے۔

**واقعہ دیرینہ** مولانا محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی کی لڑکی کے نکاح کی تقریب میں حافظ محمد صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور مؤلف تفسیر محمدی پنجابی آئے تھے۔ میں بھی اپنے استاد مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ شریک مجلس تھا۔ حافظ صاحب سے کسی نے کہا کہ حنفی کہتے ہیں کہ گردن کا مسح حدیث میں آیا ہے اہل حدیث کیوں نہیں کرتے۔ بوڑھے بزرگ (حافظ صاحب) نے نرم لفظوں میں فرمایا غنیمت ہے حنفی لوگ حدیث کا نام تو لیتے ہیں گو ضعیف ہی ہو۔ یہی کیفیت ہماری ہے ہم خوش ہوتے ہیں اگر کوئی حنفی خاصکر رسمی حنفی ہم پر حدیث کی مخالفت کا الزام لگاتا ہے کیونکہ اسی بہانہ سے آپس میں حدیث کا چرچہ ہوتا رہتا ہے انہی معنے میں میرا ایک پرانا شعر ہے

ثنا خوانوں کو تیرے سخ پہ گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا ذکر بھی ہوتا تیرا چرچہ جہاں ہوتا

ہم اس سلسلے میں نویں حدیث بسرت پیش کرتے ہیں جو "الفقیہ" کے نامہ نگار نے ہمارے برخلاف پیش کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

**حدیث نہم** حسید فرماتے ہیں کہ میں سائب کو جو بڑھ اندھا تھا تندرست پایا۔ سائب نے فرمایا کہ مجھے کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔ مگر حضور کی دعا نے نفع دیا۔ مجھے میری خالہ حضور کے پاس لے گئی اور عرض کیا کہ حضرت یہ میری ہمشیرہ کا بیٹا ہے۔ اور یہ بیمار ہے اس کے واسطے دعا کرو۔ آپ نے دعا فرمائی۔

وہابی اس حدیث کے بھی منکر ہیں۔ کہتے ہیں کہ انبیاء اولیاء ناکارہ ہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے۔ بتاؤ اس بیمار کو حضور سے نفع پہنچا یا نہیں۔ اگر پہنچا ہے تو وہابی اس حدیث کے منکر ہوئے یا نہیں۔ ضرور ہوئے۔ اسی واسطے ہم اولیاء اللہ کے پاس جاتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ ہمارے واسطے دعا کرو۔ تاکہ ہماری بدنی اور روحانی بیماریاں خدا تعالےٰ دور کردے۔ سید جو حضور کی جزء ہیں۔ مثلاً جناب سیدنا و مولانا اعلیٰ حضرت محدث علیپوری کے پاس ہم جاتے ہیں۔ اس لئے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں شفا کلی عطا فرمائے آمین۔ تو یہ ہمیں مشرک وکافر کہتے ہیں۔ حالانکہ سنت طریق ہے۔"

(الفقیہ امرتسر ۲۱ جون ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** معترضین پر بڑا افسوس یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کا مذہب سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہاں اعتراض کرنے میں بڑی جلدی کرتے ہیں ورنہ کسی اہل حدیث کا یہ مذہب نہیں کہ کسی بزرگ سے دعا کی درخواست کرنا شرک ہے۔ ہاں معترضین اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کو یہ بات بناتے ہیں۔ ہم دونوں مضمونوں کے الفاظ درج کردیتے ہیں۔ ناظرین خود ہی فیصلہ کریں اور مضمون نگار از روئے انصاف غور کریں کہ دونوں میں کیا فرق ہے۔

| دعا بذریعہ ولی | دعا از ولی |
|---|---|
| (زندہ پیر کو مخاطب کرکے) | (زندہ پیر کو مخاطب کرکے) |
| یا حضرت! آپ میرے لئے دعا کریں خدا میری تکلیف دور کرے۔ | یا حضرت! آپ بڑے پہنچے ہوئے ہیں آپ کے ایک اشارے سے بیڑا پار ہوجاتا ہے آپ ازراہ مہربانی میری تکلیف دور کریں |
| (یہ جائز ہے) | (یہ شرک ہے) |

اگر فوت شدہ پیر کو مخاطب کرکے یوں کہے:

امداد کن امداد کن ۔ از بندہ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن ۔ یا شیخ عبد القادرا

تو دو وجہ سے شرک ہوگا اول ندائے اموات کی وجہ سے دوم غیر اللہ سے دعا ہونے کی وجہ سے۔

**معترض صاحبان!** یہ ہے اہل حدیث کا مذہب اور یہ ہے اس کا حکم جو آپ کو بھی مسلم ہے یا ہونا چاہئے۔ اب بتائیے آپ لوگ جو اپنے پیر علی پوری کو مخاطب کرکے کہا کرتے ہیں کہ

تو وہ مسیح زماں ہے کہ قُم اگر کہہ دے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جائی

یہ دعا پیر کے واسطے سے ہے یا براہ راست اسی سے ہے۔ یقیناً دوسری صورت ہے لہذا مختصر یہ ہے کہ کسی زندہ صالح بزرگ کی خدمت میں عرض کرنا کہ آپ میرے لئے خدا سے دعا کریں جائز ہے اور خود اس بزرگ صالح سے دعا کرنا شرک ہے جیسے

المدد! یا شاہ جیلاں المدد!

مولوی خرم علی اصلی حنفی نے کیا سچ کہا ہے

(۱۱) جلد اول

؎ خدا سے اور بزرگوں سے یہی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

یہی معنی ہیں شیخ عطار حنفی صوفی کے کلام کے ؎

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر
کیست در دنیا ازو گمراہ تر

ان سب کا مدار خدا کا کلام ہے:۔

لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ۔ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِنَ الظَّالِمِیْنَ (پ ۱۱۔ ع ۱۷)

یعنی اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکاریو جو نہ تجھے نفع دے نہ نقصان اگر تو نے ایسا کیا تو تو فوراً ظالموں (مشرکوں) سے ہو جائیگا۔

پس جو امر حدیث سے ثابت ہے وہی اہل حدیث کا عقیدہ ہے اور جو قرآن شریف سے ثابت ہے اہل شرک اس کے مخالف چلتے ہیں۔

**حدیث دہم** حضور فرماتے ہیں کہ کوئی شے ایسی نہیں جس کو میں اس مقام پر نہیں دیکھتا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ رہا ہوں بتاؤ کونسی شے باقی رہی جس کا آپ کو علم نہیں وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ حضور کے لئے علم غیب نہیں مانتے۔" (حوالہ مذکور)

**اہلحدیث** اس حدیث کی تشریح بھی قرآن مجید اور دوسری حدیثوں کے ساتھ ہم کرتے ہیں کیونکہ ہمارا ایمان قرآن مجید اور ساری حدیثوں پر ہے بعض پر نہیں۔ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے ملا کر یہ مطلب صحیح معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کو ایمان میں داخل کیا گیا ہے ان چیزوں کو میں (آنحضرت) نے یہاں دیکھ لیا مثلاً ملائکہ لوح محفوظ جنت دوزخ وغیرہ۔

بھلا آپ ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے سر کے بالوں کی تعداد بھی معلوم تھی؟ (مفصل آگے آتا ہے)

**حدیث ۱۲** آپ نے فرمایا کہ صفیں قائم کرو میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ وہابی اس حدیث کے بھی منکر ہیں۔ بشر سمجھتے ہیں حالانکہ بشر کا یہ خاصہ نہیں کہ پیچھے سے دیکھ سکے۔ آپ دیکھتے تھے۔"

"رسول خدا فرماتے ہیں کہ کیا تم میری طرف دیکھتے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ جو شے پس پشت ہے غائب ہے۔ جسکو حضور قسم اٹھا کر بیان کرتے ہیں کہ میں غائب کو بھی جانتا ہوں۔ یہ نام کے اہلحدیث کہتے ہیں کہ اگرچہ پیغمبر قسم اٹھا کر کہے کہ میں دیکھتا ہوں مجھ سے پوشیدہ نہیں مگر ہم کبھی نہ مانینگے بتاؤ یہ اہلحدیث ہیں یا منکر حدیث۔"

(الفقیہ حوالہ مذکور)

**اہلحدیث** بشر کہنے والے وہابی ہی نہیں بلکہ خود وہاب بھی ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کا اتفاق ہوا ہو تو سنو۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔

اے رسول کہدے سوائے اس کے نہیں میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے۔

**نتیجہ** جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا جائز نہیں جانتے درحقیقت وہ رسول اللہ کی رسالت کے منکر ہیں کیونکہ رسول کے معنی میں بشر داخل ہے۔ علم عقائد میں رسول کی تعریف یوں کی گئی ہے:۔

ھو بشر بعثہ اللہ لتبلیغ احکامہ

(شرح عقائد وغیرہ)

جو بشر نہیں وہ رسول بھی نہیں۔ ذرہ کسی منطقی سے پوچھئے جو حیوان نہیں وہ انسان بھی نہیں۔

بس تم لوگ مع اپنے مرشد پیر جماعت علی شاہ کے سوچ لیں کہ رسول اللہ کی بشریت کا انکار تم کو کہاں پہنچائے گا اور سنئے!

بے شک آنحضرت بشر تھے بے شک حالت نماز میں آپ کو یہ وصف حاصل تھا۔ مگر بشریت کی وجہ سے یہ حالت ہر وقت نہ رہتی تھی اسی لئے تو ایک صحابی کے یہ کہنے پر کہ پانی نزدیک ہی ہے آپ نے فرمایا مایدرینی لعلی لا ابلغہ (مشکوٰۃ باب استجاب المال) مجھے کیا معلوم کہ میں وہاں تک پہنچونگا۔ مسئلہ علم غیب کا ذکر مکرر درج ذیل ہے کیونکہ اہل سنت اور اہل بدعت میں یہ حدفاصل ہے جس کا فیصلہ کلام الٰہی نے صاف کر دیا ہوا ہے۔

قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰہِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ (پارہ ۷۔ رکوع ۱۱)

(اے رسول) کہہ دے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں نہ میں غیب جانتا ہوں۔

**عام اطلاع** جتنی حدیثیں غیب دانی کی آپ لائیں گے سب کی تشریح یہ آیت کریگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے تھے اور جو کچھ ان احادیث میں مذکور ہوگا اول تو اس سے مراد وہ غیب نہیں جس کے اہل حق منکر ہیں دوم وہ واقعات قضیہ وقتیہ تھے دائمہ مطلقہ نہ تھے۔

**تفہیم** ایک دفعہ پھر ہم آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس سنئے! غیب متنازعہ وہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔

یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ جو کچھ خشکی اور سمندروں اور دریاؤں کی تہ میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے۔

**مثلاً** آپ ایک چیونٹی کو لیجئے اس کی بابت سوچئے کہ کتنی اس کی ٹانگیں ہیں کتنی اس کی قوت بینائی ہے کتنی سمع ہے کتنی قوت رفتار ہے کتنا مغز ہے کتنا دل ہے کتنا پھیپھڑا ہے وغیرہ۔ اس سے فارغ ہو کر اس کی ماں کی طرف خیال کیجئے کہ اس کے ماں اور باپ کون تھے؟ پھر ایک چیونٹی کو مع اس کے حالات کی تشریح کے ابتدائے دنیا سے جاننا پھر یہ جاننا کہ اس کی نسل سے کتنی چیونٹیاں ہونگی اور کس کس وقت ہونگی انکی زندگی کتنی ہوگی اخیر دنیا تک ایک سے فارغ ہو کر زمین کی ساری چیونٹیاں کتنی ہیں کتنی مرچکی ہیں کتنی

ahmadimuslim.de

پیدا ہونگی وغیرہ۔ پھر اسی طرح ہر ایک کیڑے مکوڑے پھر ہر چرند پرند کے حالات بالتفصیل جاننا زمین ساری کے حیوانات حشرات الارض کے بعد انسانوں کو اسی تشریح سے جاننا، پھر زیر سمندر سب موجودات کو جاننا پھر آسمان کے سب ستارے سیارے ملائکہ وغیرہ کا مفصل حال کو جاننا۔ پھر زمین کی پیداوار مثلاً ایک مربع گز زمین کو لیجئے اس میں آج کیا پیدا ہوا ہے اس کے اجزا کیا کیا ہیں، اس کو پانی کتنا پہنچا ہے، ہوا کتنی پہنچی ہے، آج سے پہلے گذشتہ موسم میں یہاں کتنا غلہ پیدا ہوا تھا اس سے پہلے کتنا تھا اس سے پہلے کتنا تھا اسی طرح ابتدائے آفرینش سے حساب کیجئے پھر آئندہ اس ٹکڑے میں کتنا غلہ پیدا ہوگا پھر کتنا ہوگا۔ علی ہذا القیاس تا انتہائے دنیا۔ اس ایک مربع گز کی طرح ساری زمین کا حال جاننا بھی علم غیب میں داخل ہے۔

علم غیب کے مدعی خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ضمیر کی شہادت سے بتا سکتے ہیں کہ اس تشریح بلکہ اس سے زیادہ تشریح کے ساتھ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانتے ہیں؟ اور اسی تشریح کے ساتھ کسی حدیث سے ثبوت دے سکتے ہیں؟

اچھا اگر دے سکتے ہیں تو مہربانی کرکے کسی حدیث سے اتنا ہی بتا دیں کہ رسول اللہ کو معلوم تھا کہ میری ڈاڑھی کے بال اتنے ہیں اور آپ کی ڈاڑھی کے اتنے۔ کیونکہ اللہ کے علم غیب میں تو اس کا علم بھی داخل ہے۔

**ناظرین کرام!** یہ ہے علم غیب کی حد سے تشریح جس کے اہل حق منکر ہیں۔ اس کے جواب میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ آنحضرت نے فلاں موقع پر سب کچھ بتا دیا۔ پس علم غیب ثابت ہو گیا۔ اے بندۂ خدا سب کچھ تو بڑی چیز ہے اس تشریح کے ساتھ تو ایک چیونٹی کا حال بھی بیان کرتے تو اس کے لئے وہ وقت بھی جس میں ارشاد فرمایا تھا کافی نہ ہوتا بجائیکہ ما فی البر والبحر کا سارا حال بیان فرما دیتے اللہ اکبر! شیخ عطار مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار
ہر کہ گوید من بدانم تو از و باور مدار
مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

تعجب تو یہ ہے کہ ان حضرات (قائلین علم غیب) کو علم غیب کا اظہار کرتے ہوئے حنفی مذہب کی تصریحات کا بھی خیال نہیں رہتا۔ جنہیں اصرح عبارت یہ ہے۔

ذکر الحنیفۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ۔

قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

یعنی علماء حنفیہ کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا ہے کہ جو کوئی آنحضرت کے لئے علم غیب کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے (شرح فقہ اکبر) اللّٰہم احفظنا۔

# قادیانی مشن

## مرزا صاحب قادیانی، مولانا کفایت اللہ دہلوی اور جماعت احمدیہ لاہوری

# مثلث متساوی الاضلاع

لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" میں ایک چیلنج بنام مولانا کفایت اللہ دہلوی دیکھا گیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی نسبت علماء اسلام عموماً دعوے کرتے ہیں کہ انہوں نے نبوت کا دعوے کیا اور منکرین مسلمانوں کو کافر کہا۔ ہم آپ (مولانا کفایت اللہ) کو صدر جمعیۃ العلماء کی حیثیت سے مخاطب کرکے چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے امیر مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ اس خصوص میں مباحثہ کریں۔

اس کے جواب میں جماعت المسلمین لاہور کی طرف سے جواب نکلا کہ ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں لاہوریوں نے لکھا کہ تم ہمارے مخاطب نہیں ہو۔ ہم تو آٹھ کروڑ مسلمانوں کی قائم مقامی کی مدعی جماعت کے صدر کو مخاطب کرتے ہیں تاکہ اس مناظرہ سے سب مسلمانوں کے ساتھ فیصلہ ہو سکے۔

اس کے بعد اخبار "پیغام صلح" میں ایک مضمون نکلا جس میں ذکر ہے کہ بابو عبد الحق صاحب احمدی مولانا کفایت اللہ کے پاس گئے اور ان سے کچھ سوالات کئے، جن کے جوابات مولانا نے جو دیئے وہ (بقول ان کے) سب کے سب عدم واقفیت از کتب مرزا پر مبنی ہیں۔ مولانا نے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی اور بحث کے متعلق اپنی عدم واقفیت وغیرہ کا عذر کیا۔

ہم تو مرزائیوں کی بلکہ خود ان کے بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کی روایات کی بابت بہت پرانی رائے رکھتے ہیں کہ یہ جماعت مع اپنے پیشوا کے سب کے سب جابر جعفی کی پارٹی ہیں اس کا ثبوت ہم نے رسالہ "علم کلام مرزا" میں مفصل دیا ہوا ہے جس کا جواب کوئی مرزائی نہیں دے سکا نہ آئندہ دے سکتا ہے۔ اس لئے اس پیغامی تحریر کو ہم صرف اتنا خیال کر سکتے ہیں کہ شاید مولانا کفایت اللہ نے کتب مرزا پر تفصیلی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے گفتگو کرنے پر پوری توجہ نہ کی ہوگی اور بس۔

**سوال** ہم ان مدعیان تحقیق و تدقیق سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ آپ کا انصاف اور طریقۂ تحقیق ہے کہ کسی عالم کو یہ جان کر کہ وہ آپ کے لٹریچر سے پورا واقف نہیں مخاطب کرکے چیلنج دینا اور واقفوں کی طرف رخ نہ کرنا پھر اس کا نام تحقیق حق اور تبلیغ دین رکھنا ابلہ فریبی نہیں تو کیا ہے؟ بحالیکہ آپ جانتے ہیں کہ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں آپ کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے بفضلہ تعالیٰ

رسالہ مجددیہ۔ رد شیعہ کی تردید میں از حضرت (۱۳) مجدد الف ثانی سرہندی۔ قیمت ۳ (دفتر اہلحدیث)

کئی موجود ہیں جن میں سے ایک کا دعویٰ ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

بس اگر آپ کو ان دونوں مسئلوں کی تحقیق کا شوق ہے جس کے لئے مولانا کفایت اللہ صاحب کو آپ نے چیلنج دیا ہے تو آپ ادھر رخ کیجئے ہم آپ کا چیلنج قبول کرکے دونوں مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔

**دفع دخل** اگر یہ خیال ہو کہ مولانا کفایت اللہ کو چونکہ جمعیۃ العلماء کی صدارت کی وجہ سے چیلنج دیا تھا آپ اس کے صدر نہیں ہیں لہٰذا ہم آپ سے بحث نہیں کریں گے تو جواب سنو! میں جمعیۃ العلما کا صدر نہیں مگر میں تمہارے بانیٔ سلسلہ کا مدمقابل ہوں جس کو وہ ہمیشہ مخاطب کرتے رہے یہاں تک کہ آخرکار آپ نے آخری فیصلے کا جو اعلان کیا وہ خاص میری ذات خاص سے متعلق تھا کیونکہ آپ نے میری موت کو تمام مباحث میں فیصلہ کن قرار دیا تھا۔ غور کریں میری یہ حیثیت ضائع نہیں ہوئی۔ اب بھی بحال ہے بلکہ بڑی قوت سے بحال ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس بحث کے بعد

**دوسری بحث** آخری فیصلے پر بھی ہوگی۔ یعنی دو مسئلے آپ کی طرف سے زیر بحث ہونگے اور ایک میری طرف سے۔ رہا منصفوں کا تقرر سو یہ امر بالکل آسان ہے۔ مجھے وہی صورت منظور ہوگی جو آپ کے بانیٔ سلسلہ احمدیہ (حضرت مرزا صاحب قادیانی) نے آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ امید ہے آپ کو اس سے اعتراض نہ ہوگا۔ آپ کے پوچھنے پر وہ حوالہ بتایا جائے گا۔ سردست اتنا اصولی طور پر نوٹ کیجئے کہ منصفوں کی صورت وہی ہوگی جو بڑے مرزا صاحب نے کل آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ جسکو بحیثیت اتباع مرزا تسلیم کرنا آپ کا فرض ہے کیونکہ آپ کا سارا تانا بانا مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کے لئے ہے۔ اگر اب بھی آپ نے میرے ساتھ مباحثہ کرنا منظور نہ کیا بلکہ اور کسی صاحب کو مخاطب کیا تو میں ایک سرد آہ بھر کر کہوں گا ؎

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتۂ ستم تیری غیرت کہاں گئی

---

# ویدوں کے مصنف

(از پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ گورداسپور)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

پنڈت جی مزید پوچھتے ہیں کہ:۔

"کیا یم یمی سچ مچ کوئی دو بولتے ہوئے شریر دھاری (مجسم) جیو ہیں بالکل نہیں!"

ہاں مہاشہ جی! یم۔ یمی دو سگے بھائی بہن تھے۔ نہ کہ بے جان۔ سوامی دیانند جی نے بھی انہیں انسان ہی مانا ہے نہ کہ حیوان یا بے جان۔ سنئے رگوید ۱۰۔۱۷۔۱ و ۲ میں اسی یم یمی کو سرنیو اور وِوسوان کی اولاد لکھا ہے جس کے متعلق ویدانگ نرکت ۱۲۔۱۰ میں بھی لکھا ہے کہ

"तत्रेतिहासमाचक्षते – त्वाष्ट्री सरण्यू विवस्वत आदित्याद् यमौ मिथुनौ जनयाञ्चकार"

ترجمہ (آریہ سماجی پروفیسر چندرمنی جی) "توشٹا کی پُتری (بیٹی) سرنیو نے وِوسوان (سورج) سے یم یمی کے جوڑے کو اُتپن (پیدا) کیا" (بلفظہٖ)

مہاشہ جی یہ بھی بتلاویں کہ سورج سے سرنیو نے اولاد کیونکر حاصل کی؟ دیکھئے وید میں کتنی بڑی عقلمندی کی بات لکھی ہے۔

یہی یم۔یمی بہن بھائی رگوید کے کئی سوکتوں کے رشی بھی ہوئے ہیں۔ مہاشہ دشوناتھ جی ایم اے مزید لکھتے ہیں کہ:۔

"آگے چلکر رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ جس کا رشی سوریہ ساوتری ہے ورنن ہے اور وہاں لڑکی کا نام نہیں جس کے بیاہ کا ذکر اس سوکت میں آیا ہے وید میں اتہاس نہیں ہے۔"

مہاشہ جی کے زعم میں اس سوکت کا رشی سوریا ساوتری کوئی مرد ہے۔ اسی لئے جس کا رشی صیغہ مذکر کا استعمال کیا ہے۔ مہاشہ جی کی جوتی سے خواہ سوریا ساوتری مرد ہو یا عورت۔ مہاشہ جی کو اپنی تنخواہ سے مطلب۔ بقولیکہ ساری رات زلیخا پڑھی لیکن پتہ نہ چلا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد؟ یہی حال ہمارے پنڈت جی کا ہے۔ مہاشہ جی سنئے۔ سائن آچاریہ اتھروید کانڈ ۱۴ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ

"सूक्तारम्भे सूर्या नाम या सूर्य रूपा सवितृ पुत्री देवी तस्या विवाहस्य कथा वर्णिता"

ترجمہ۔ سوکت کے شروع میں سوریا ساوتری سورج کی بیٹی دیوی کا نام آتا ہے۔ اُسی (سوریا ساوتری دیوی) کے بیاہ کا حال اس سوکت میں پایا جاتا ہے

رسالہ دھرم بابت نومبر ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۲ پر پنڈت دامودر ساتولیکر جی بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سوکت میں آتم دیوتا کا ارتھ جو رشی ہے وہی دیوتا ہے۔ ارتھات (یعنی) ساوتری سوریا نے اپنے ہی دواہ کا ورنن (بیاہ کا ذکر) جیسا دواہ ہوا ہے ویسا کیا ہے" (بلفظہٖ)

پس رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ یا اتھروید کانڈ ۱۴ سوکت ۲ میں اس سوکت کی رشی سوریا ساوتری کے اپنے ہی نکاح کا حال درج ہونے سے بلاشک و شبہ ثابت ہے کہ یہ سوکت سوریا ساوتری نامی لڑکی کی تصنیف ہے اور اسی طرح سارے وید انسانوں کی تصانیف ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا گیان۔

مزید خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" ملاحظہ فرماویں ویدوں کے متعلق اس سے بہتر تصنیف عرصہ پانچہزار برس سے دنیا میں نہیں لکھی گئی۔ قیمت معہ محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ملنے کا پتہ:۔ آتمانند ست دہرم منڈل، کمرہ آتما سنگھ بٹالہ (ضلع گورداسپور)

---

ahmadimuslim.de

# الزاق الکعبین

## نماز میں پیر ملانے کا حکم

(مرقومہ مولوی محمد احمد صاحب سرائیمر)

اس مضمون کی پہلی قسط ۲۱ جون کے اہلحدیث میں شائع ہو چکی ہے اب دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں۔

باب الزاق المنکب بالمنکب و القدم بالقدم فی الصف - فی فتح الباری قولہ باب الزاق ای المراد بذالک المبالغۃ فی تعدیل الصف وسد خللہ والامر بسد خلل الصف والترغیب فیہ احادیث کثیرۃ اجمعھا حدیث ابن عمر عند ابی داؤد وصححہ ابن خزیمہ والحاکم ولفظہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ و من قطع صفا قطعہ اللہ۔ (ترجمہ) کندھوں کو کندھے کے ساتھ اور قدم کو قدم کے ساتھ ملانا اور چسپاں کرنا یہ باب بخاری میں ہے اور فتح الباری میں ہے۔ تعدیل صف اور فرجہ کے بند کرنے میں اس حدیث سے مبالغہ مراد ہے اس لئے صف کے فرجہ بند کرنے میں اور نیز اس کی ترغیب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے جامع حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ یہ ابوداؤد میں ہے اور اس کو ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے لفظ اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو خوب سیدھی رکھو اور مونڈھوں کو مونڈھے کے مقابل کرو اور فرجوں کو بند کرو اور شیطان کے لئے فرجوں کو نہ چھوڑو۔

(۱۰) عن جابر بن سمرۃ السوائی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما صف الملائکۃ عند ربھا قال قلنا کیف تصف الملائکۃ عند ربھا قال یتمون الصف الاول ویتراصون فی الصف۔

(ترجمہ) جابر بن سمرہ سوائی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیوں نہیں تم لوگ صف میں کھڑے ہوتے جیسا کہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک صف میں کھڑے ہوتے ہیں جابر نے کہا کہ ہم لوگوں نے کہا کہ اور کس طرح فرشتے اپنے رب کے نزدیک صف میں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ پہلی صفوں کو پوری بھر لیتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے۔

(۱۱) حدثنا سماک بن حرب انہ سمع النعمان بن بشیر یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی الصف حتی یجعلہ مثل الرمح او القدح قال فرای صدر رجل ناتیا فقال رسول اللہ صلعم سووا صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم۔

(ترجمہ) حدیث کی ہم سے سماک بن حرب نے انہوں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم صف کو سیدھی کرتے یہاں تک کہ اس کو نیزہ یا تیر کی طرح سیدھی کرتے نعمان نے کہا کہ ایک مرد کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صفوں کو خوب برابر کرو ورنہ اللہ تم لوگوں کے درمیان اختلاف ڈال دیگا۔ حدیث ابن ماجہ میں ہے۔

اس وقت مسلمانوں میں اسی وجہ سے اختلاف ہے کہ صفوں کو خوب درست اور سیدھی نہیں کرتے جو شخص جہاں چاہتا ہے کھڑا ہو جاتا ہے۔

(۱۲) عن عائشہ رض قالت قال رسول اللہ صلعم ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی الذین یصلون الصف ومن سد فرجۃ رفعہ اللہ بھا درجۃ۔ (ترجمہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے جو لوگ صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں، ان پر رحمت بھیجتے ہیں اور جو کشادگی بند کرتا ہے اللہ اس کے ذریعہ سے درجہ بلند کرتا ہے۔

اب ذرا غور سے سنیں ان تمام حدیثوں سے صف میں ملکر کھڑے ہونے کا ثبوت بین معلوم ہوتا ہے اور صحابہ کرام کا تعامل برابر ہوتا چلا آرہا ہے۔ کسی صحابی یا تابعی سے اس کی نفی نہیں ثابت ہوتی اور کس قدر وعید اس کے لئے معلوم ہوتی ہے جو صف میں مل کر نہ کھڑا ہو۔ بلکہ شریعت (نبی صلعم) سے مبالغہ کا ثبوت ہوتا ہے جبکہ شریعت نے اس میں مبالغہ کیا ہے تو ہم کو بھی وہی لازم ہے خیال کرو کہ جب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صفوں کو برابر کرو میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اس وقت صحابہ کرام نے اپنے کندھوں کو دوسروں کے کندھوں سے اور قدم کو قدم سے ملانا شروع کر دیا۔ بلکہ ایک روایت میں ہے اپنے ٹخنوں کو ٹخنے سے ہم لوگ ملاتے تھے۔ اور صف میں رسول اللہ صلعم کے سامنے۔ حالانکہ یہ نہیں فرمایا کہ قدموں کو قدموں سے اور ٹخنے کو اپنے ٹخنے سے ملاؤ۔ لیکن صحابہ کرام نے یہی سمجھا کہ رسول اللہ صلعم کا مقصد یہی ہے اور فرجہ اسیوقت بند ہو سکتا ہے جبکہ قدم قدم سے ملے ورنہ کشادگی باقی رہے گی۔ بخلاف اس کے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ غسل کرتے وقت پلکوں کے اندر پانی ڈالتے تھے یہ ان کا ایک فعل ہے جو ہم پر عمل لازم نہیں ہے۔ یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو کرتے وقت علاوہ کہنیوں کے اوپر بھی دھوتے تھے یہ بھی انہیں کا عمل تھا۔ رسول اللہ صلعم کا حکم نہیں تھا۔ وضو کی بابت تو صرف اسباغ الوضو فرمایا ہے اور بس۔ پھر اگر آپ حنفی ہیں تو عدم الزاق

خاتم الانبیاء۔ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری (۵۱۵) قیمت ۱ روپیہ (دفتر اہلحدیث)

وعدہ امر جس کے بارہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے تو ایک حد تک مناسب تھا۔ اور میں تو بمقابل ان حدیثوں کے اس کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ یہ میرے عقیدہ کے خلاف ہوگا۔

امام طحطاوی رحمۃ اللہ کا قول آپ نے دکھلایا ہے وہ بالکل مبہم وغیر واضح ہے۔ پھر اگر امام موصوف کی نظر ان حدیثوں پر ہوئی ہوگی تو ہم اس کو تنہا مصلی کے اوپر محمول کرتے ہیں اور وہ محل عمل قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ بات ہرگز عقل باور نہیں کرتی کہ ان حدیثوں کو دیکھتے ہوئے اس کے برخلاف عقل اور رائے سے مسئلہ لکھا یا کہا ہو کیونکہ یہ عمل آج تک کسی مجتہد یا امام کا دیکھنے میں نہیں آیا۔ بلکہ تمام ائمہ کا قول یہ ہے کہ جو مسئلہ ہمارا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف دیکھو اس کو دیوار پر پھینک دو اس پر ہرگز عمل نہ کرو۔

مولانا اشرف علی صاحب جن کو حکیم الامت کا لقب دیا گیا ہے وہ بھی اپنے خطبہ ماثورہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ صف میں خوب مل کر کھڑے ہو، فرجہ کو بند کرو اسی فرجہ سے شیطان آتا ہے اور نماز کو خراب کرتا ہے۔ اور انہیں حدیثوں میں سے بعض کو حاشیہ پر استدلال میں مع صفو کے پیش کیا ہے۔

قولہ احدنا۔ آہ۔ اقول احادیث مذکورہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا شیخ عبدالحق رحمہ اللہ کا ترجمہ لیا جائے تو محض لفظی ترجمہ سمجھا جاتا ہے ورنہ اس کا کوئی مفہوم نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک شخص تو پاؤں ملا دے اور دوسرا نہیں اگر ایک اپنے پہلو کے نمازی کے ساتھ ملا دیگا تو دوسرا بھی ملا دیگا ورنہ الزاق کا عمل ثابت نہ ہوگا۔ بہرحال کم از کم دو ہوں گے تو اس وقت اتصال ہوگا۔ اگر وہ صورت جو آپ نے فرمائی ہے قائم ہوتی تو ضرور جو نہیں ملاتا

اس کو منع فرماتے کیونکہ تسویہ میں مبالغہ منظور ہے چونکہ تمام مصلیاں پاؤں ملاتے تھے اس لئے اختلاف تسویہ میں نہیں ہوا پس ایسی صورت میں روک ٹوک کی ضرورت نہیں ہوئی اور عام محاورہ اس لفظ کا عموم ہے بلکہ جہاں شریعت کو عموم منظور ہوتا ہے وہاں یہی لفظ احد سے کام لیا جاتا ہے اور ضمائر کی جانب مضاف کیا جاتا ہے۔ وہ ضمیریں خواہ غائب ہو، خواہ متکلم، خواہ حاضر۔ اور یہ اضافت معنوی ہوتی ہے۔ اور اس کا استعمال لفظ من کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ مثالوں سے ظاہر ہوگا۔

(۱) قد تانی البخاری وقال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامۃ والقلنسوۃ ویداہ فی کمہ۔ ترجمہ۔ اور کہا حسن نے قوم اپنے عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتی تھی۔ اور اس کے دونوں ہاتھ آستینوں میں رہتے۔ فی فتح الباری قولہ یداہ ای ید کل واحد منہم۔ ترجمہ۔ فتح الباری میں ہے قولہ یداہ یعنی ان میں ہر ایک کا ہاتھ آستینوں میں رہتا۔ شبہ ہوتا ہے کہ ایک آدمی کے دو ہاتھ ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ایک ہی آدمی ایسا کرتا تھا۔ اس کو دفع کر دیا کہ نہیں ہر ایک کا ہاتھ مراد ہے۔

(۲) عن انس بن مالک قال کنا نصلے مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع احدنا طرف الثوب من شدۃ الحر فی مکان السجود۔

(ترجمہ) انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ایک ہم میں کا گرمی کی شدت سے سجدہ کی جگہ پر اپنے کپڑے کا کنارہ رکھ لیتا تھا۔ (تاکہ قدرے آرام ملے) یعنی ہم لوگ شدت کی گرمی سے کپڑے کو بجائے سجدہ رکھ لیتے تاکہ آرام ملے۔

(۳) عن ابی قتادۃ السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیرکع رکعتین۔

(ترجمہ) ابو قتادہ سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے کیا اس کے یہ معنی صحیح ہوں گے کہ ایک آدمی تم میں سے مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے اور ایک سے زائد آویں تو نہ پڑھیں اس کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ بلکہ حکم عام ہے۔ (باقی آیندہ)

# بائیبل اور مرض جریان

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

شریعت حقہ میں صداقت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس میں ایسے احکام دیئے جاویں جو انسانی طاقت سے باہر نہ ہوں بلکہ ہر ایک انسان اپنی طاقت کے موافق شریعت پر عمل کر سکے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے باہر حکم کا مکلف قرار نہیں دیتا

مگر بائیبل میں اس اصول کے خلاف احکام بتائے گئے ہیں حالانکہ مسیحیوں کے نزدیک نجات بصورت کفارہ ہونی چاہیئے۔ جس کے لئے نہ اعمال کی ضرورت ہے اور نہ ایسی قیود شاقہ میں مقید ہونے کی حاجت مگر باوجود اس کے بائیبل میں ایسے احکام موجود ہیں جو طاقت سے زیادہ ہیں۔ اور اس امر کی شہادت ہیں کہ یہ خالق کل کے احکام نہیں۔

اس وقت کتاب احبار ہمارے پیش نظر ہے جس میں مرض جریان کے مریض کے لئے چند احکام دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ مرض کسی کے بس کی بات نہیں۔ مریض حدوث مرض کے بعد بے بس ہے لیکن شریعت مسیحی کے احکام قابل غور ہیں جو کتاب احبار و گنتی و سموئیل وغیرہ میں مختلف امراض کے متعلق آئے ہیں سردست ہم صرف مرض جریان کے متعلق احکام نقل کئے دیتے ہیں۔ ارباب فہم خود ہی کوئی رائے قائم کریں کیا ایسے احکام تکلیف لایطاق ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کیا وہ کتاب خدائی کتاب ہو سکتی ہے یا کم از کم وہ حصہ جس میں یہ احکام اور اس جیسے اور مسطور ہیں

خطبۃ الطبیب ... (۱۰۶) اشرف علی تھانوی ... (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کلام الٰہی کہا جاسکتا ہے۔ بہرصورت کتاب احبار کی عبارت درج ذیل ہے۔ ناظرین بغور پڑھ کر نتیجہ اخذ کریں۔

"پھر خداوند نے موسےٰ اور ہارون کو مخاطب کرکے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کرو اور ان کو کہو اگر کسی شخص کے بدن میں جریان کا مرض ہو تو وہ جریان کے سبب سے ناپاک ہے اور جریان کے وقت اس کی ناپاکی یوں ہوگی کہ کیا اس کے بدن سے جریان جاری ہو۔ کیا اس کا بدن جریان سے بند ہو وہ ناپاک ہے۔ جو شخص جسے جریان ہے جس بستر پر سوئیگا وہ بستر ناپاک ہے اور ہر ایک چیز جس پر وہ بیٹھ جائے ناپاک ہوگی۔ اور جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس چیز پر جس جگہ جریان والا بیٹھا ہو بیٹھے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی میں نہائے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس کے بدن کو جسے جریان ہے چھوئے تو وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اگر وہ جسے جریان ہے کسی شخص پر جو پاک ہے تھوک دے تو وہ شخص اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور وہ سب چیز جس پر وہ جریان والا سوار ہو ناپاک ہوگی اور جو کوئی کسی چیز کو جو اس جریان والے کے نیچے ہے چھوئے شام تک ناپاک رہے اور جو کوئی ان چیزوں کو اٹھائے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جس کو یہ شخص جسے جریان ہے بن ہاتھ دھوئے چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور مٹی کا وہ باسن جسکو جریان والا چھوئے توڑا جائے اور ہر ایک باسن جو چوبی ہو پانی سے دھویا جائے۔ اور جب وہ جسے جریان کا مرض ہے چنگا ہو جائے تو وہ سات دن اپنے پاک ہونے کے لئے گنے تب وہ اپنے کپڑے دھوئے اور اپنا بدن بہتے ہوئے پانی سے دھوئے تب وہ پاک ہوگا۔ آٹھویں دن دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے لیکے خداوند کے حضور جماعت کے خیمے کے دروازے پر کاہن کے پاس لائے اور انہیں کاہن کے حوالے کرے اور کاہن گذرانے ایک خطا کی قربانی کے لئے اور دوسرا سوختنی قربانی کے لئے اور کاہن اس جریان والے کی بابت اس کے لئے خداوند کے آگے کفارہ ہے" (باب ۱۵ آیت ۱ تا ۱۶)

**ناظرین!** غور کریں کہ شریف الطبع غیور آدمی احکام خداوندی پر چلنے کے خواہشمند جو کسی نہ کسی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہیں یا ہو جائیں وہ ان کی پابندی کر سکتے ہیں اگر نہیں تو مسیحی مذہب کے مفتی صاحبان ان کے حق میں کیا فتویٰ دیں گے۔ مگر فتوے احکام خداوندی سے جو آزادی کو کوئی وقعت نہ ہوگی۔

# نکاح شغار کی تحقیق

## یعنی نکاح مبادلہ

عرب کے دور جاہلیت میں عام طور پر تو نکاحوں میں علاوہ نکاح بصورت مہر مقرر ہوتا تھا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی لڑکی یا قریبہ کسی دوسرے کے لڑکے یا قریبی کا نکاح کر دیتا اس شرط پر کہ تو اپنی لڑکی یا قریبہ میرے ساتھ یا میرے لڑکے کے ساتھ نکاح کر دے۔ مہر اس میں کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس کا نام "شغار" تھا۔ پس شغار کے معنے اردو میں "نکاح مبادلہ" ہیں اور پنجابی زبان میں "وٹے داساک"۔ حدیث شریف میں اس قسم کے نکاح کی بابت منع آیا ہے۔ اب علماء کے دو گروہ ہیں ایک گروہ کہتا ہے شغار میں اگر فریقین کی طرف سے مہر کی نفی ہو تو نکاح جائز نہ ہوگا اگر مہر مقرر ہو تو چاہے بصورت تبادلہ ہو نکاح جائز ہے۔ راقم مضمون مولوی عبدالجلیل صاحب کی تحقیق فریق ثانی سے متفق ہے اس لئے فریق اول کے جواب میں آپ نے مضمون بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

پرچہ تنظیم میں اپریل ۳۵ء سے بطور ضمیمہ مسئلہ شغار کی ایک بسیط تحریر طبع ہو رہی ہے مگر اہلحدیث وہ تحقیق تحقیق نہیں ہے محدثین کے مسلک سے کوسوں دور ہے۔ حضرت شیخ الہند شمس العلماء مولانا سید محمد نذیر حسین قدس اللہ سرہ العزیز کا فرکردہ و دیگر اہل حق کا فتوے درباره جواز مع المہر وخروج اس از شغار منہی عنہ مطبوع ضمیمہ فتاوی نذیریہ موجود ہے پھر مع المہر شغار منہی عنہ میں داخل کرنا متفقہ مسئلہ علماء اہل حدیث کے خلاف کرکے جماعت اہل حدیث میں ایک جداگانہ شق پیدا کرنا ہے۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس امر کے متعلق ایک مضمون مختصر حوالہ قلم ہو جس سے حقیقت مسئلہ کی منکشف ہو۔ پس واضح ہو کہ حدیث لا شغار فی الاسلام شغار کو اسلام سے نفی کر رہی ہے یعنی اسلام میں شغار نہیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ اسلام کے سوا کسی اور میں شغار تھا جسکو شارع علیہ السلام اپنے مذہب میں مغایر فرماتے ہیں کتب کے ملاحظہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جاہلیت یعنی زمانہ رسالت مآب کے قبل کے لوگوں کا ایک معمول بہ نکاح تھا۔ صراح ومنتہی الارب میں ہے۔ شغار بالکسر نکاح جاھلیت۔ مختار الصحاح رازی صحاح جوہری میں ہے۔ الشغار بالکسر نکاح کان فی الجاھلیۃ۔ مصباح المنیر میں ہے۔ وکان

(۱۶۷)

وکان شائعًا تاج المصادر بیہقی میں ہے۔ المشاغرۃ من الشغار وھو نکاح کان فی الجاھلیۃ۔ ابن العربی احکام القرآن میں لکھتے ہیں۔ فان الناس کانوا یتنا کحون فی الجاھلیۃ بالشغار۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ کان الشغار من نکاح الجاھلیۃ ابن الاثیر نہایہ میں اور علامہ محمد طاہر فتنی مجمع بحار الانوار میں تحریر فرماتے ہیں۔ ھو نکاح معروف فی الجاھلیۃ۔ ان ائمہ لغت کی تصریحات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ یہ جاہلیت کے زمانہ والوں کا ایک قسم کا نکاح ہے۔ زمانہ جاہلیت والوں کا یہ نکاح کس طور کا تھا اس میں رائے زنی کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں جب یہ ایک قوم کا مرسوم معاملہ ہے تو بس اس میں ان کا طریق مرسوم معلوم ہو جانا بس کافی ہے جیسے کوئی امر توقیفی ہوا کرتا ہے ان کے مرسومی معاملہ میں فقہاء کو ان کی اصطلاح میں علماء کو رائے زنی کا کیا حق ہے نہایہ ابن الاثیر و مجمع بحار الانوار میں ہے:۔

ھو نکاح معروف فی الجاھلیۃ کان یقول الرجل للرجل شاغرنی ای زوجنی اختک او بنتک او من تلی امرھا حتی ازوجک اختی او بنتی او من امرھا ولا یکون بینھما مھر وتکون بضع کل واحدۃ منھما بضع الاخری۔

مقدمہ ابن رشد مالکی مختصر مدونہ صفحہ ۶۲ ج ۲ میں ہے کان الرجل فی الجاھلیۃ یقول للرجل شاغرنی ای زوجنی ابنتک علی ان ازوجک ابنتی بلا مھر علامہ بیہقی تاج المصادر اور جوہری صحاح میں رازی مختصر صحاح یعنی مختار میں اور فاضل جمال صراح میں رقمطراز ہیں۔ واللفظ للتاج المشاغرۃ من الشغار نکاح کان فی الجاھلیۃ وھو ان یقول الرجل للاخر زوجنی بنتک او اختک علی ان ازوجک اختی او بنتی علی ان صداق کل واحدۃ منھما بضع الاخری کانھما رفعا المھر واخلیا البضع منہ ومنہ الحدیث لا شغار فی الاسلام۔

قاموس میں ہے۔ الشغار بالکسر ان تزوج الرجل امراۃ علی ان یزوجک اخری بغیر مھر صداق کل واحدۃ بضع الاخری۔ اہل جاہلیت کا دستور العمل یہ تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے کہ تو مجھ سے اپنی دختر ہمشیرہ یا جو بھی تیرے زیر ولایت ہو نکاح کر دے۔ میں تجھ سے اپنی دختر یا ہمشیرہ یا جو بھی میرے زیر ولایت ہے نکاح کر دیتا ہوں مہر بہر کچھ نہیں فرج لو اور فرج دو۔ آدمی لو اور آدمی دو۔ یہ تھا وتیرہ اہل جاہلیت کا جیسے بیک زبان ائمہ لغت نے بیان کیا ہے۔ تاج العروس صفحہ ۳۰۲ ج ۳ میں ہے

قال الشافعی وابو عبیدۃ وغیرھما من العلماء الشغار المنھی عنہ ان یزوجہ الرجل حریمتہ علی ان یزوجہ المزوج حریمۃ لہ اخری ویکون صداق کل واحدۃ بضع الاخری کانھما رفعا المھر واخلیا البضع عنہ۔

ابو عبید ائمہ لغت سے ہے اور امام شافعی کون ہیں سب واقف ہیں صاحب تاج العروس ان دونوں بزرگوں کے علاوہ بھی کل علماء سے بالاتفاق بیان کرتے ہیں شغار ممنوع وہی ہے جس میں آدمی اپنی محرمہ دیکر دوسرے کی محرمہ لے بلا مہر فرج منکوحہ دیکر فرج منکوحہ لے مہر بھی یہی سب کچھ یہی۔

بدایۃ المجتہد صفحہ ۳۵ ج میں ہے:۔ فاما نکاح الشغار فانھم اتفقوا علی ان صفتہ ھو ان ینکح الرجل ولیتہ رجلا آخر علی ان ینکحہ الاخر ولیتہ ولا صداق بینھما الا بضع ھذہ ببضع الاخر واتفقوا علی انہ نکاح غیر جائز لثبوت النھی۔ شغار کی تعریف و توصیف میں سب کے سب علماء متفق ہیں وہ یوں ہے کہ آدمی اپنی ولیہ کا کسی دوسرے سے اس بنا پر نکاح کر دے کہ وہ اپنی ولیہ کا اس سے نکاح کر دے مہر ان میں کچھ نہیں یہی کہ منکوحہ دی منکوحہ لی۔ نیز سب کا اتفاق ہے کہ یہ نکاح بایں صفت جائز نہیں ممانعت ثابت ہونے کی وجہ سے کتاب الام صفحہ ۶۹ ج ۵ میں امام شافعی فرماتے ہیں۔ اذا انکح الرجل ابنتہ او المراۃ یلی امرھا من کانت علی ان ینکحہ ابنتہ او المراۃ یلی امرھا من کانت علی ان صداق کل واحدۃ منھما بضع الاخری ولم یسم لواحدۃ منھما صداق فھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یحل النکاح جب آدمی اپنی دختر یا اپنی مولیہ جو بھی ہو ان کا نکاح کر دے اس بنا پر کہ دوسرا اپنی دختر یا اپنی مولیہ جو بھی ہو نکاح کر دے مہر میں یہی ایک کی فرج کا لینا دوسری کا دینا کسی ایک کے مہر کا بھی ذکر نہ ہو بس یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ان عبارتوں سے شغار کی اصلیت و اسکی کیفیت روز روشن کی طرح معلوم ہو گئی اور اہل جاہلیت میں جس طریق سے معمول تھا وہ بھی معلوم ہو گیا۔ بالاتفاق ائمہ لغۃ و ائمہ اعلام زمانہ جاہلیت والوں کی غرض اس نکاح میں فرج کا فرج کے عوض اپنے لئے حلال کرنے کرانے ہی کی ہوا کرتی تھی۔ لاغیر یہ مقصد نہیں کہ جو نکاح بلا ذکر مہر کے ہوا ہو وہ بھی شغار ہی ہے۔ چونکہ ان کی غرض اصلا مہر کے عدم تقرر کی نہیں ہوتی بلکہ کسی وجہ سے تقرر مہر نہ آیا مگر انہیں مہر دینا پڑیگا نکاح کے منعقد ہونے میں شبہ نہیں بخلاف شغار کے کہ اس میں مہر کا تقرر ہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ فرج ہی فرج کے مقابلہ میں دیدی اور لے لی۔ یہی ان کی غرض یہی ان کی غائت۔ یہی ان کا عندیہ ہے اور بس چھٹی مل گئی۔ لہذا اس نکاح میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ نیز اگر کوئی اپنی مولیہ دے اور کسی کی مولیہ لے مگر باقاعدہ مہر وغیرہ کے ساتھ فرج کا فرج سے تبادلہ ہی مقصود نہ ہو اس نکاح کو شغار نہیں کہتے۔ لڑکی لینا لڑکی دینا مہر کے تقرر کے ساتھ شرعاً شغار میں داخل نہیں اہل جاہلیت و اہل اسلام ہر دو کی نیتوں میں ہی زمین آسمان کا فرق ہے۔ اہل جاہلیت کی غرض لڑکی وغیرہ لینا اور دینا بطور تبادلہ کے مہر سے کوئی سروکار نہیں بلکہ فرج حلال کر دینا کرا لینا فرج دے دلا کر یعنی اپنی مولیہ دیکر اس کے عوض میں کسی کی مولیہ لینا ہے اس میں

(تفسیر القرآن۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (ص ۱۷) عربی زبان میں ...)

# اکمل البیان فی تنقید تقویۃ الایمان

(۱۱)

(گذشتہ سے پیوستہ)

جنانچہ صحیح بخاری پارہ پانچ صفحہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پارہ ۷ صفحہ ۲۲ اور پارہ ۸ صفحہ ۱۳ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

"لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام ومسجد الرسول ومسجد الاقصی انتہی"

یعنی نہ باندھے جاویں کجاوے اونٹ پر یعنی سفر کے لئے سوائے تین مساجد کے مسجد خانہ کعبہ اور مسجد نبوی مدینہ طیبہ اور مسجد اقصی بیت المقدس کے لئے انتہی۔

اور موطا امام مالک رحمہ اللہ صفحہ ۹ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

"قال لقیت بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری فقال من این اقبلت فقلت من الطور فقال لو ادرکتک قبل ان تخرج الیہ ما خرجت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تعمل المطی الا الی ثلثۃ مساجد الی المسجد الحرام والی مسجدی ھذا والی مسجد ایلیا او بیت المقدس یشك انتہی۔

یعنی کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی میں نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے تو کہا انہوں نے مجھ سے کہاں سے آئے تم تو کہا میں نے کوہ طور سے تو کہا انہوں نے اگر ملتا میں تم سے پہلے اس سے کہ تم کوہ طور کو جاؤ تو نہ جانے تم طرف کوہ طور کے یعنی میں تم کو نہ چھوڑتا کہ تم وہاں جاتے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہ کام میں لائی جاوے سواری یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ کی طرف اور میری اس مسجد کی طرف اور مسجد ایلیا یا کہا بیت المقدس کی طرف اور دونوں ایک ہی ہیں انتہی۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری مسلمہ مولوی نعیم الدین میں مرقوم ہے:۔

"فقال الشیخ ابو محمد الجوینی یحرم شد الرحال الی غیرھا عملا بظاھر ھذا الحدیث واشار القاضی حسین الی اختیارہ وبہ قال عیاض وطائفۃ ویدل علیہ مارواہ اصحاب السنن من انکار بصرۃ الغفاری علی ابی ھریرۃ خروجہ الی الطور. واستدل بھذا الحدیث فدل علی انہ یری حمل الحدیث علی عمومہ ووافقہ ابوھریرۃ۔

"یعنی پس کہا شیخ ابو محمد جوینی نے حرام ہے جانا سوائے ان تین جگہوں کے بوجہ عمل کرنے ظاہر اس حدیث کے اور اشارہ کیا قاضی حسین نے اختیار کرنے میں اس کی طرف اور یہی کہا قاضی عیاض نے اور ایک جماعت نے اور دلالت کرتی ہے اس پر وہ جو روایت کی ہے اس کی اصحاب سنن نے انکار کرنے بصرہ غفاری رض سے ابوہریرہ رض پر کوہ طور کے جانے میں۔ اور استدلال کیا ہے اس حدیث سے پس دلالت کرتا ہے اس پر کہ شامل کیا حدیث کو اس کے عموم پر اور موافقت کی ان کی ابوہریرہ رض نے۔"

اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی احمد رضا خان بریلوی اور مسلمہ مولوی نعیم الدین کے مصفے شرح موطا صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں

"مترجم گوید رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق درینجا آنست کہ در جاہلیت سفر میکردند بمواضع متبرکہ بزعم خویش پس آنحضرت صلعم سد باب تحریف فرمود وسفر را برائے مواضع متبرکہ غیر مساجد بقصد خصوصیت تبرک بآں مواضع منع فرمود تا امر جاہلیت رواج نگیرد ایاں نے بینی کہ بصرہ غفاری نہی را شامل طور داشت و ابوہریرہ را از طور منع کرد واللہ اعلم"

یعنی مترجم کہتا ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ جاہلیت میں لوگ سفر کرتے تھے مقامات متبرکہ کا اپنے گمانوں پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریف کا دروازہ بند فرمایا اور سفر مقامات متبرکہ کا سوائے (تین) مساجد کے بقصد خصوصیت تبرک ان مواقع کے منع فرمایا تا امر جاہلیت کا رواج نہ پکڑے کیا تو دیکھتا نہیں کہ بصرہ غفاری رض نے منع کو کوہ طور میں شامل رکھا اور ابوہریرہ رض کو کوہ طور پر جانے سے منع کیا واللہ اعلم۔

نیز شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:۔ "اقول کان اھل الجاھلیۃ یقصدون مواضع معظمۃ بزعمھم یزورونھا ویتبرکون بھا وفیہ من التحریف والفساد ما لا یخفی فسد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفساد لئلا یلتحق غیر الشعائر بالشعائر ولئلا یصیر ذریعۃ لعبادۃ غیر اللہ والحق عندی ان القبر ومحل عبادۃ ولی من اولیاء اللہ والطور کل ذلک سواء فی النھی:

یعنی میں کہتا ہوں تھے اہل جاہلیت کہ قصد کرتے تھے مقامات بزرگ کا اپنے گمان میں زیارت کرتے تھے ان کی اور برکت ڈھونڈتے تھے ان کے ساتھ اور اس میں تحریف اور فساد ہے کہ پوشیدہ نہیں ہے پس بند فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد کو کہ نہ مل جاوے غیر شعائر ساتھ شعائر کے تاکہ نہ ہو جاوے ذریعہ عبادت غیر اللہ کا اور حق میرے نزدیک یہ ہے کہ قبر اور جگہ عبادت کسی ولی کی اولیاء اللہ سے اور کوہ طور سب برابر ہیں منع ہونے میں"

نیز شاہ موصوف تفہیمات الٰہیہ میں فرماتے ہیں:۔

"من ذھب الی بلدۃ اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی او ما ضاھاھا لاجل حاجۃ یطلبھا فانہ آثم اثم کبیر من القتل والزنا

تحریف القرآن۔ (۵۱۹)

ahmadimuslim.de

پس مثلہ الا من کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعوا اللات والعزی انتہی (صواق ص۳۴۷)

یعنی جو جاوے اجمیر یا سالار مسعود غازی کی قبر کی طرف یا جہاں چاہے اپنی حاجت کے لئے مانگے ان سے تو یہ گناہ ہے کبیرہ گناہ بڑھ کر قتل اور زنا سے نہیں ہے مثل اس کے مگر عبادت معنوعات یا اس کے مثل کی جس طرح پکارتے ہیں لات اور عزی بتوں کو انتہی"

اور شاہ صاحب موصوف کے خلف الصدق شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین کے بشرح حدیث لاتشد الرحال تعلیقا علی البخاری فرماتے ہیں:۔

"ویؤیدہ ما روی ابو ھریرۃ من بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری حین راجع من الطور وتمامہ فی الموطا وھذا الوجہ قوی من جہۃ مدلول حدیث بصرۃ واللہ اعلم بالصواب انتہی۔

یعنی اور تائید اس کی وہ ہے جو روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے جبکہ واپس ہوئے تھے کوہ طور سے اور تمام واقعہ اس کا موطا میں ہے اور یہی وجہ قوی ہے بسبب مدلول حدیث بصرہ کے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ تفہیم ص۵۳۔

علی ہذا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جیسے زاہد و عاشق زار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحالت قیام مقام مدینہ زیارت مسجد نبوی ہی کے لئے حاضر ہوئے چنانچہ شاہ صاحب کے تحفہ اثنا عشریہ ص۲۲۸ میں مرقوم ہے:۔

بعد چندے بہانے زیارت مسجد نبوی و ملاقات عثمان بنامے آمد۔

نیز شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ا ص۵۲۵ بہ بیان اضافت مکہ معظمہ بطرف حق تعالیٰ کے فرماتے ہیں:۔

"واگر کسے از قاصدان معابد کفار تفتیش نماید کہ شما برائے چہ و برائے کرمے روید البتہ واضح خواہد شد کہ ایشاں در رفتن ایں مکانات قصد تقرب بمخلوق از مخلوقات خواہ روحانیہ باشند خواہ جسمانیہ مے نمایند واز توجہ بذات خالق غافل محض اند ایں قسم مکانے کہ محض برائے توجہ الی اللہ مقرر و معین باشد در اقطار زمین غیر از خانہ کعبہ وصخرۂ بیت المقدس یافتہ نے شود و لہذا ہمیں دو مکان را لیاقت قبلہ بودن حاصل شد پس آرے معابد کفار اگر مشابہتے دارند با قبور اولیاء وصلحاء یا چلہ ہائے ایشاں دارند نہ با کعبہ و صخرۂ شتان بینہما"

اور اگر کوئی شخص کفاروں سے جو اپنے معابد میں پرستش کرتے ہیں تفتیش کرے کہ تم لوگ کس لئے اور کیونکر ان معابد میں جاتے ہو البتہ واضح ہو جاویگا کہ یہ لوگ ان مکانات کے جانے میں ارادہ تقرب کسی مخلوق کا مخلوقات سے خواہ روحانیہ ہوں خواہ جسمانیہ کرتے ہیں اور توجہ ذات خالق حق تعالیٰ کی طرف سے محض غافل ہیں اس قسم کے مکان کہ محض توجہ الی اللہ کے لئے مقرر اور معین ہو کہیں زمین سوائے خانہ کعبہ اور صخرہ بیت المقدس کے پایا نہیں جاتا ہے و لہذا انہیں دونوں مکانوں کو لیاقت قبلہ ہونے کی حاصل ہوئی پس البتہ معابد کفار اگر مشابہت قبور اولیاء و صلحاء یا ان کے چلہ ہائے رکھیں ورنہ کعبہ اور صخرہ بیت المقدس کے ساتھ بڑا فرق ہے"

اور مکرر شاہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"واز ہمیں جا واضح شد سر تاکیدات بلیغہ کہ در حدیث شریف در نہی از زیارت قبور وارد شد رحال بسوئے موضعے غیر از مساجد ثلثہ واز آنکہ قبور انبیاء را مساجد سازند وارد شدہ مدعا ہمیں است کہ در عمل اکثر جہال را اعتقادے کہ مشرکین را در بزرگان خود بہم رسیدہ است بہم مے رسد و توجہ الی اللہ صرف باقی نے ماند مگر در پردہ و حجاب آں ارواح و ایں قدر توجہ در آخرت کہ وقت ظہور صلاح و فساد نفس انسانیہ است بکار نے آید انتہی"

یعنی اور اسی مقام سے واضح ہوا سر تاکیدات بلیغہ کا کہ حدیث شریف میں ممانعت زیارت قبور سے وارد ہوا ہے باندھنے کی کسی مقام کیلئے سوائے تین مسجدوں کے اور اس بات سے کہ قبور انبیاء کو سجدہ گاہ بنا لیں وارد ہوئی ہے مدعا یہی ہے کہ عمل اکثر جہال کا اس اعتقاد پر کہ مشرکین کو اپنے بزرگوں کی نسبت پہنچا ہے حاصل ہوتا ہے اور صرف توجہ الی اللہ باقی نہیں رہتی مگر در پردہ ان ارواح کے اور اس قدر توجہ آخرت میں کہ وقت ظاہر ہونے صلاحیت اور فساد نفس انسانیہ کا ہے کام نہیں آتی انتہی"

اور امام ابن القیم رحمہ اللہ جن سے مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے بھی حیات الموات ص۱۲۷ میں استناد کیا ہے۔ اغاثۃ اللہفان مطبوعہ صدیقی بریلی کے ص۲۲۲ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں:۔

کرہ ان یقصد الرجل القبر اذا لم یکن یرید المسجد ورای ان ذلک من اتخاذہ عیداً

یعنی بُرا جانا اس امر کو کہ کوئی شخص قبر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا قصد کرے ایسی صورت میں کہ مسجد کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور اسکو یہ تصور فرمایا کہ قبر مبارک کو عید ٹھہرانا ہے"

جب حدیث صحیح ہے کہ لا تتخذوا قبری عیداً یعنی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ میری قبر کو عید۔ یعنی مثل عیدگاہ کے۔ اور فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۸۳ میں سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

انہ رای الناس فی سفر یتبادرون الی مکان فسال عن ذلک فقالوا قد صلی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من عرضت لہ الصلاۃ فلیصل والا فلیمض فانما ہلک اہل الکتاب لانہم تتبعوا آثار انبیائہم فاتخذوا کنائس وبیعاً

ahmadimuslim.de

## عرس

بنظم محمد سلیمان صاحب سوداگر تحاپہ وصیا سوی

یہ نظم بتردید عرس آئی ہے شعراء کرام اسی مضمون کی کوئی اور نظم خدمت دین جان کر جلدی بھیجیں تو اجر کے مستحق ہوں۔ (مدیر)

یہ کیسے حامی ہیں دین متین اسلام کے مسلم ۔ نہ خوبو انہیں مسلم کی نہ کوئی کام کے مسلم
ہی اب رہ گئے ہیں کیا جہاں میں نام کے مسلم ۔ نظر آتے نہیں کیوں وہ سلف ایام کے مسلم
حقیقت میں جو شمع دین روشن کے تھے پروانے

مسلماں تو ہوئے تھے منہ سے اپنے کر کے یہ اقرار ۔ کہ جز اللہ نہیں کون و مکاں میں صاحب مختار
تھا اقرار رسالت بھی زباں سے ساتھ ہی ہر بار ۔ غرض تعمیل احکام شریعت کا لیا تھا بار
مگر اقرار و وعدے ہوگئے وہ سارے افسانے

صفت اللہ کی مخلوق میں کرنے لگے تسلیم ۔ نہیں اب جاگزیں دل میں رہی قرآن کی تعلیم
نہ ارشاد رسول اللہ کی کچھ عزت و تکریم ۔ خدا کی ہوگئی جیسے خدائی بندوں پر تقسیم
مزاروں پر مرادیں لیکے عرسوں میں لگے جانے

کوئی پیش مزار بندۂ خالق ہے سجدہ ریز ۔ سناتا ہے بیاں استادہ ہوکر کوئی غم انگیز
کوئی آیا ہے لیکر عرض مطلب طول و حیرت خیز ۔ جب اسکو کہئے خالص شرک ہے یا فعل شرک آمیز
نہیں میں چاہتا اس سے سوا کہنا خدا جانے

رسول اللہ کا فرمان کیا تھا اور کیا تاکید ۔ کہ میری قبر کو ہرگز بنانا بت نہ جائے عید
کیا امت نے کی ارشاد رسول اللہ کی تائید ۔ یا امت آنکی قبروں پہ جا کر عید کی تردید
یہی حب نبی ہے یا یہ اب ہیں حب سے بیگانے

زیارت کی اجازت کا لغو حیلہ بنانا ہے ۔ زیارت کا اثر بے ساختہ آنسو کا آنا ہے
کہ ہم کو بھی سرائے دہر سے ہونا روانہ ہے ۔ عمل کا توشہ لیکر روبرو خالق کے جانا ہے
مگر برعکس فعل شرک ہے یا ناچ اور گانے

شریعت میں اشارہ بھی اگر اس عرس کا ہوتا ۔ تو سب سے پیشتر اسپر عمل ہوتا صحابہؓ کا
یا انہیں یا خدا بھتا ہی نہیں کوئی معاذ اللہ ۔ کہ جن کا عرس یونہی اس زمانے میں ہوا کرتا
الٰہی کیا مسلماں عقل سے بھی اب ہیں بیگانے

امام و مجتہد سے بھی ثبوت اس کا اگر ملتا ۔ کہ لگتا تھا کسی کی قبر پر اسوقت بھی میلہ
امام وقت بھی اک رکن تھا سو کے میلوں کا ۔ مگر صد حیف اسکا کوئی بھی حامی نہیں نکلا
تعجب ہے لگی رسم جہالت ان میں پھر آنے

کہا جاتا ہے جو اللہ کے لاڈلے مشہور ۔ سفارش ان کی ہوتی ہے ضرور اللہ کو منظور
علاوہ اسکے سنتے ہیں کوئی نزدیک ہو یا دور ۔ ہوں زندہ یا ہوں زیر خاک ظاہر ہوں یا ہوں مستور
محض اس واسطے ہم ہو رہے ہیں ان کے دیوانے

تو گویا انکے کہنے کا خلاصہ یہ ہوا مطلب ۔ کہ اللہ نے خدائی کر دی انہی کے حوالے اب
یہی حاجات بندوں کی کرینگے انکے پوری سب ۔ نہیں حاجت خدا کی دیکھئے انکو خدائی جب
ستم ہے کس دلیری سے لگے یہ دین کو ڈھانے

اگر زندہ بھی ہوں قبروں میں سارے اولیاء اللہ ۔ تو مطلب یہ کہاں اسکا ہوا کہ کچھ نہیں اللہ
ولی اللہ سے افضل یقیناً ہیں نبی اللہ ۔ تھی انکی کیا یہی تعلیم استمدوا غیر اللہ
عقیدے اس قسم کے منگھڑت ہیں اور من مانے

کیا یہ فرض سنتے بھی ہیں وہ انسان کی آواز ۔ تو یہ بالکل غلط ہے کہ وہ ہیں اللہ کے ہمراز
ہمارے واسطے اس کو فزوں تو یہ ہے وجہ ناز ۔ کہ ہے ظاہر خدا پر بن کہے بھی اپنا سارا راز
خدا کو چھوڑ کر مخلوق پر کیوں دل لگا آنے

کسی کا یہ بھی کہنا ہے "ہیں تقصیر سراپا ہم" ۔ خدا کے لاڈلوں کا لاتے ہیں یوں اک وسیلہ ہم
وکیلوں سے کہا کرتے ہیں جیسے حال سارا ہم ۔ خدا کے سامنے انکو بناتے ہیں سہارا ہم
لگے پیش خدا بھی اب وکیل اپنا یہ ٹھہرانے

خدا ہی کی صفت معطی ہے ہر سائل کو دیتا ہے ۔ نہ در سے اسکے کوئی بھی پھرا خالی نہ پھرتا ہے
وہی نزدیک ہو یا دور سے ہر اک کی سنتا ہے ۔ صفت میں ذات میں ہر بات میں احد ہے تنہا ہے
مگر جن دل میں ہو سے شرک ہو توحید کیا جانے

بھلا یہ لاڈلے قبروں میں سنکر کرتے ہیں امداد ۔ مگر ان سے تو اک محدود طبقہ ہوگا شاد و شاد
جو ان کے پاس جاتے ہی نہیں لیکر کوئی فریاد ۔ انہیں فکر و غم و آلام سے کرتا ہے کون آزاد
تمہارے دل میں لازم ہے یہ غور و فکر بھی آنے

نہ ہوگی اولیاء کو بھی بروز حشر جب جرأت ۔ کہ جا کر کچھ کہیں اللہ سے انسان کی نسبت
ہے ظاہر کہ اگر وہ انبیاء کی کمیں ہے عزت ۔ تو ہوگی اولیاء اللہ کو کس طرح یہ ہمت
نہیں معلوم ہو کو اب لگا ہے کون بہکانے

اگر جائیگا کوئی روبروئے خالق اکبر ۔ تو جائیں گے محمد مصطفیٰؐ ہی بر سر محشر
شفاعت کیلئے امت کی ہونگے آپ ہی مضطر ۔ مگر اول خدا کے روبرو سجدے میں ہوگا سر
باذن اللہ شفاعت پھر لگیں گے آپ فرمانے

مرادیں لیکے جنکے عرس پر تم آج جاتے ہو ۔ جو اس بارہ میں بھی منگھڑت باتیں بناتے ہو
تو کوئی قول بھی انکا تم اس بارہ میں چلتے ہو ۔ یا یونہی جی میں جو آتا ہے کہتے ہو سناتے ہو
بہت افسوس ہے خود ہو ستم اب خود لگے ڈھانے

کوئی کہتا ہے یہ بھی کہ تصوف شے جدا اک ہے ۔ وہ ظاہر راہ سے اسلام کے بالکل سوا اک ہے
تصوف میں مزامیر و غنا روح کی غذا اک ہے ۔ ہر اہل دل کے درد دل کی گویا یہ دوا اک ہے
کچھ اس کا لطف دیکھو جب شروع ہوں حال و وجد آنے

حقیقت میں کوئی ایسی بھی شے اسلام میں کیا ہو ۔ نہ تھے جس راہ سے آگاہ اصحاب رسول اللہ
تعجب ہے نہوں پوری طرح وہ دین سے آگاہ ۔ ستاروں سے جنہیں تشبیہ دیں حضرت رسول اللہ
طریقت یا حقیقت معرفت سے ہوں وہ بیگانے

رسول اللہ قد ارشاد فرمائیں یہ امت کو ۔ کہ تم میں چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ سنت کو
نہ بہکو گے اگر رکھو گے یاد انکی ہدایت کو ۔ ندامت جگہ دے دلمیں ان دونوں کی غفلت کو
یہ عاشق ہوتے کیا ان پر لگے نفرت سے ٹھکرانے

کوئی اک مسئلہ بھی ہو تصوف کا اگر ایسا ۔ نہ ملتا ہو کتاب اللہ و سنت میں نشاں جس کا
تو امت پر کہیگا کون لازم ماننا اس کا ۔ اگر مانے تو کیا حب نبی میں ہے بھی وہ سچا
نہیں میں جانتا عاشق اسے چاہے کوئی جانے (باقی)

(۵۲۱)

صفحہ ۱۶ کالم ۲ میں ضمیمہ نمبر ۲ کے متعلق ایک ضروری اعلان ملاحظہ فرمائیں۔

# متفرقات

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۳)

**اہلحدیث** پنجاب میں بھی عرسوں کی کمی نہیں اس لئے شعراء پنجاب بھی اپنے جوہر دکھائیں پنجابی نظموں میں لاہوری زبان کے علاوہ ملتان، ڈیرہ جات، پشاور کی زبانوں میں بھی نظمیں آنی چاہئیں۔ اہل کشمیر بھی توجہ کریں تاکہ سب کو رسالہ کی صورت میں چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں ہر سال ہر جگہ تقسیم کریں اور شاعروں اور ساعیوں کے اعمال نامہ میں باعث برکت ہوں۔ واضح رہے کہ تحریک اہل حدیث کی اصل غرض توحید و سنت ہے۔ اسی لئے مولانا شہید قدس سرہٗ نے سب سے پہلے اسی طرف توجہ فرمائی تھی۔ بس اب بھی اہل توحید (اہل حدیث) کو یہ غرض نہ بھولنی چاہئے۔ اخبار اہلحدیث میں عرصہ ہوا یہ تحریک کی گئی تھی شکر ہے اب یہ آواز قبول ہوئی پس اہل پنجاب، اہل کشمیر، سرحدی بلکہ ملک گجرات، بنگال، مدراس کے اہل توحید سب ادھر متوجہ ہو جائیں۔

**معذرت** "اہلحدیث" اخبار میں بلکہ سارے ملک پنجاب میں بنگلہ زبان، مدراسی یا گجراتی کے چھپنے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان ملکوں کے اصحاب بطور خود وہاں ہی اس کا انتظام کر کے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

**ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں اپیل** قبل ازیں اخبار اہلحدیث کے تنزل کی بابت ناظرین کو آگاہ کیا جا چکا ہے کہ اگر وہ اہلحدیث کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی توسیع اشاعت میں مقدور بھر کوشش کریں۔ ایک ایک نیا خریدار پیدا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر بہت کم معاونین نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اگر یہی خبر ہیں، خطرہ ہے

کہ ان کی یہ تغافل کیشی مستقبل میں مضر ثابت نہ ہو

**ضرورت معاش** اگر کسی جگہ امام مسجد یا مدرس کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(مولوی حکیم عبد القادر رضا کپور تھلہ پنجاب)

**مدرسہ محمدیہ تاجگنج آگرہ** میں طلباء کی انجمن اصلاح الکلام کا انعقاد کیا گیا ہے جس کا اہم مقصد یہ ہے کہ طلباء کو تقریر کی پوری مہارت کرائی جائے چنانچہ انجمن کا ہر ہفتہ باقاعدہ اجلاس ہوتا ہے جس میں مختلف مضامین پر طلباء تقریریں کرتے ہیں فقط۔ (نائب سیکرٹری)

**مضامین آمدہ** عبد اللہ صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب خالد جھنگوی وغیرہ۔ مولوی عبد اللہ۔ مولوی نور الہی۔

## وی پی کے متعلق ضروری اعلان

دفتر ہذا سے جن احباب کرام کو وی پی ارسال کیا جاتا ہے وہ اگر گھر پر موجود نہ ہوں یا سفر میں ہوں اور ان کے گھر والے وی پی وصول نہ کر سکیں۔ تو مہربانی فرما کر وی پی کا اطلاعی کاغذ ضرور لے لیا کریں وی پی ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ واپس کرنے سے یہ طریقہ بدرجہا بہتر ہے۔

مینجر اہلحدیث امرتسر

**مضامین غیر مقبولہ** سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور۔ رباعیات متعلقہ مرزا صاحب۔

**تصحیح** ۱۴ جون ۱۹۳۵ء کے پرچہ اہلحدیث امرتسر کے یاد رفتگان میں منشی مشیت اللہ صاحب مرحوم کا مقام اور جس سے ان کو خاص انسیت تھی اس کا نام رہ گیا ہے۔ مرحوم چندوسی کے تھے اور ضلع مراد آباد میں دوا کے نام سے مشہور تھے۔ (قمر بنارسی از چندوسی)

**یاد رفتگان** (۱) حبیب احمد ولد حافظ محمد شریف ۱۶ جون کو فوت ہو گیا اناللہ۔ (مولوی عبد الواحد از کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ) (۲) میرے چھوٹے بھائی منشی عبد الصمد سارٹر انتقال کر گئے، اناللہ۔

(عبد الغفار محلہ بھرتی پور جبلپور) (۳) میرے والد صاحب سید محمود علی صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس قصبہ بادل ریاست نابھہ یکم جون کو انتقال کر گئے، اناللہ۔ (سید بشیر احمد ڈپٹی سٹیشن ماسٹر گھوڑی)

(۴) حاجی کرم الہی صاحب جو دہلی کے معمر اہل حدیث بزرگ تھے ۵ جون کو فوت ہو گئے (شیخ محبوب الہی دلال پھاٹک حبش خان دہلی) (۵) میرے والد مولوی محمد سلیمان صاحب کیلوی فوت ہو گئے۔ اناللہ (محمد صدیق از موہلے والا ضلع فیروزپور) (۶) میرے بڑے بھائی محمد اسحاق بعارضہ تپ دق انتقال کر گئے۔ (محمد عبد الکریم از جمال پور مونگیر) ۴

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

**بعدالت جناب شیخ محمد اکبر صاحب سب جج بہادر درجہ سوئم جالندھر**

بیرو وغیرہ پسران تابا جٹ سکنائے سرائے خاص بنام بلتو ولد سندر و امرو ولد فقیریا ذات جٹ سرائے خاص تھانہ کرتارپور۔ مدعا علیہم

دعوئے دخلیابی بذریعہ بیدخلی مدعا علیہم ۲۰ نمبر ۱ بابت اراضی۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۱۰-۷-۳۵ کو مقام جالندھر حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۵-۶-۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم (مہر عدالت)

**ضرورت دعا** بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔ (ایک مزدور)

۴۔ میرے والد بخشو صاحب انتقال کر گئے۔ (محمد اسماعیل از کاگنارہ دمر داخل غریب فنڈ)

خون کے پیاسے۔ کسی گدی نشین پیر کے سربستہ (۴۲۲) رازوں کا انکشاف۔ بطرز ناول۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ر (دہلی)

# ملکی مطلع

## ملک میں نزول عذاب

### ویل للھند من شر قد اقترب

ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھ کر فرمایا۔ عرب کے لئے شر قریب ہے۔

ویل للعرب من شر قد اقترب

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ عرب میں بلائیں، مصیبتیں اور تفرقے پیدا ہوئے۔ ان سب کا نتیجہ عرب کی تباہی کی صورت میں نمودار ہوا۔

نظر غائر سے دیکھیں تو یہی حال ہمارے ملک ہند کا نظر آتا ہے۔ ایک مقام پر بلا نازل ہوتی ہے اس کا ذکر اور مرثیہ ابھی ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسری جگہ پر آفت شدید نازل ہو جاتی ہے۔ صوبہ بہار میں شدید زلزلہ آیا ابھی اس کی تلافی نہ ہوئی تھی کہ کوئٹہ (بلوچستان) میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ اس نے پہلے زلزلے کو بھلا دیا۔ ابھی اس کی تکلیف کا ذکر ہی ہو رہا تھا کہ پشاور میں آگ لگ گئی۔ جس سے بقول اہل پشاور سارا نقصان عمارتوں اور سامان کا ملا کر دو کروڑ روپیہ کے قریب بتایا جاتا ہے۔ ہمدردان بنی نوع ابھی پشاور کے مرثیہ سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ ۷۔جولائی کو ایبٹ آباد×کی تباہی کی خبر آگئی کہ شہر ایبٹ آباد تین چوتھائی جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ انا للہ! ابھی اس کی خبر لکھنے کی سیاہی خشک نہ ہوئی تھی کہ شمالی بہار میں شدید سیلاب آنے کی اطلاع آگئی۔ غرض آئے دن اہل ہند نئی نئی آفات میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ان سب تکلیفات کے علاوہ سخت تکلیف یہ ہے کہ دشمنان بنی آدم بمصداق بعد الوقوع پیدا کرنے کے مشاق (مرزائی صاحبان) ہر تکلیف پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔ ان کا قول یہ ہے کہ ان سب آفات کی اطلاع ہمارے رسول (مرزا صاحب) نے دی ہوئی ہے:

حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ جو دی ہوئی ہے وہ جھوٹ نکلتی ہے۔ جو اطلاع نہیں دی وہ بتائی جاتی ہے۔ ہاں اس مصیبت سے بڑھکر مصیبت یہ ہے کہ اہل ہند اپنے مصائب میں خدا کی طرف رجوع نہیں کرتے نہ اپنے اعمال بد سے توبہ کرتے ہیں بلکہ دن بدن اپنی غلطیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ جیسا کہ پہلی تباہ شدہ اقوام کا ذکر خدا نے فرمایا ہے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (پ ۷ ع ۱۱)

پہلے لوگوں پر جب ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ ہمارے سامنے جھکے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے کام ان کی نظروں میں خوبصورت کر دکھائے۔

خدا نہ کرے یہی حالت اہل ہند کی ہو جائے ان تباہ شدہ مقاموں میں پھر کر دیکھئے اور کان لگا کر سنئے کہیں سے یہ آواز نہ آئے گی کہ میں نے یا ہم لوگوں نے بالاتفاق فلاں فلاں گناہ چھوڑ دیا۔ بلکہ دن رات وہی ادھیڑ بن میں لگے ہوئے ہیں جس میں پہلے تھے۔ خدا ہمارے حال پر رحم کرے اور اپنی رضامندی کے کام کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔

× ایبٹ آباد صوبہ سرحد میں بڑا آباد شہر ہے جس میں اکثریت مسلمان پٹھانوں کی ہے۔ منہ

## اسلام اور سیاست

(بقلم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب ناظم مدرسہ شگرادہ)

نوٹ: لاہور کی مسجد کے متعلق جو سکھوں اور مسلمانوں کا جھگڑا ہے۔ اس کے متعلق بایماء گورنر صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم پہنچا ہے کہ لاہور کے متعلق جو مضمون لکھو پہلے انگریزی میں ترجمہ کر کے مجھے دکھا دو۔ چونکہ اتنا وقت نہ تھا اس لئے یہاں سے لاہور کے متعلق مضمون کاٹ کر یہ درج کیا گیا ہے (مدیر)

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اسلام دین و دنیا کی مکمل کامیابی کے حصول کے پروگرام کا نام ہے۔ یہ وہ راہ مستقیم ہے جس پر چل کر ایک ادنیٰ ترین انسان بلندی کے انتہائی معراج پر پہنچ سکتا ہے اور ترقی کے جملہ منازل طے کر کے اپنی زندگی کو ایک بہترین زندگی بنا سکتا ہے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دین کے ساتھ دنیا کو بھی آباد کرنے کے احکامات صادر کئے بلکہ دینی کامیابی کو دنیوی کامیابی پر منحصر کر دیا۔ دنیوی جاہ و جلال مال و دولت زراعت و تجارت حکومت و سلطنت الغرض حیات انسانی کے جملہ اسباب و لوازمات پر مفصل تبصرہ کیا اور نوع انسان کو افراط و تفریط سے نکال کر ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا جہاں وہ اپنی دینی و دنیوی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے میں آزاد ہے۔ اسلام میں جس طرح تحصیل رضائے الٰہی کے لئے جدوجہد کرنا ضروری قرار دیا گیا اسی طرح جائز طریقے پر تحصیل دولت و حکومت کے لئے ہر ابن آدم کو آزاد چھوڑ دیا گیا مگر تعصب کا برا ہو جس کی وجہ سے آج اس پر فتن زمانے میں جہاں اسلام میں ہزاروں نقائص بتلائے جا رہے ہیں وہاں یہ آواز بھی بلند کی جا رہی ہے کہ اسلام ترقیات دنیاوی کے حصول میں حائل ہے اور مذہب انسان کو بلندی سے پستی کی طرف لاتا ہے۔ سچ ہے ؎

حقیقت شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

دراصل دشمنان اسلام کی یہ ایک گہری چال ہے جو اسلام کے امنڈتے ہوئے سیلاب کو دیکھ کر نوع انسان کو اس سے روکنے کے لئے اختیار کی گئی ہے اور بہت سے سادہ لوح فریب خوردہ احباب اس غلط پروپگنڈا سے متاثر ہو گئے ہیں بالخصوص جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں اس کے زہریلے اثرات زیادہ سرایت کر گئے ہیں کہ مذہب

ahmadimuslim.de

ترقی کا مانع ہے اور نہ ہی آدمی دنیا میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے کا حقدار نہیں۔

**نظام زندگی اور اسلام** دنیا میں عزت کی زندگی یا دوسرے لفظوں میں آزاد زندگی بسر کرنے اور آزادی کو قائم رکھنے کے لئے اتحاد باہمی پہلی چیز ہے جس قوم میں باہمی اتفاق ہوتا ہے وہ قوم دنیا میں عزت کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔تاریخ کے اوراق پر ازمنہ ماضیہ کی اکثر قومیں اسی چیز کے ہونے اور نہ ہونے سے زیر و زبر ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں اسلام نے اپنے اصول منضبط کرتے وقت اول نمبر پر باہمی اتفاق ہی کو رکھا ہے۔ قرآن پاک کی بہت سی آیات اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کی بہت سی مرویات اس پر شاہد ہیں بلکہ مذہب اسلام نے کھلے لفظوں میں یہ جتلا دیا ہے کہ ترقیوں کا راز قوت متحدہ میں مضمر ہے باہمی اتفاق کامیابی کی کلید ہے ایک آیت شریفہ میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ولا تنازعو فتفشلوا وتذھب ریحکم

قوت متحدہ کو توڑ کر اپنی ہوا مت اکھاڑو! دیکھو! اس رسی کے ٹوٹنے کے بعد تمہارا وقار جاتا رہیگا غور کرنے کا مقام ہے کہ باہمی اتحاد پر جو مذہب اتنا زور دیتا ہو ترقی کے اول زینہ کو جو اس صفائی کے ساتھ بتلاتا ہو قوت متحدہ کو رفعت و بلندی کے حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قرار دیتا ہو اس کے متعلق یہ خیال ذہن میں لانا کہ وہ ترقیات میں حائل ہے کسی ڈبل غلطی کا ارتکاب ہے۔ (باقی)

---


## مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورٹ کی مشہور و معروف انگریزی کتاب "دی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں مسلمانوں کی موجودہ جد و جہد اور ہندوستان کی موجودہ حالت سے اندازہ لگا کر آنیوالے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر


# سرکاری اعلان

کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ ہائے نیابت پنجاب کے لئے ایک نئی فہرست انتخاب قواعد انتخاب کونسل آف سٹیٹ کے قاعدہ ۹ (۴) کے مطابق اس وقت زیر ترتیب ہے۔

۲۔کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ انتخاب کیلئے وہ شخص انتخاب کنندہ کی حیثیت کے اہل ہے جو حلقہ مذکور میں اقامت رکھتا ہو۔ ۲۱ سال کی عمر کا ہو اور اس میں مندرجہ ذیل قابلیتیں ہوں۔

(الف) وہ ایسی زمین کا مالک یا سرکاری مزارعہ ہو جسپر کم از کم ۷۵۰ روپیہ سالانہ مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو یا (ب) وہ مالیہ زمین کا جس کی مالیت ۷۵۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو جاگیردار ہو۔

(ج) فہرست انتخاب کا تاریخ اشاعت سے ماقبل مالی سال میں اس پر ایسی آمدنی پر جو ۱۵ ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا

(د) وہ مجالس وضع آئین و قوانین ہند کے کسی ایوان کا غیر سرکاری ممبر ہو یا رہا ہو یا قانون حکومت ہند ۱۹۱۵ء یا کسی ایسے قانون کے ماتحت جو اول الذکر قانون کی رو سے منسوخ ہو چکا ہو۔ کے ماتحت ترتیب دادہ انڈین لیجسلیٹو کونسل کا غیر سرکاری ممبر رہا ہو یا مجلس وضع آئین و قوانین پنجاب کا غیر سرکاری ممبر ہو۔ یا کسی زمانہ میں ممبر رہا ہو۔ یا

(ہ) پنجاب کا پراونشل درباری ہو۔ یا

(و) کسی ایسی میونسپل کمیٹی کا غیر سرکاری صدر یا نائب صدر ہو یا رہا ہو۔ جو پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کے ماتحت قائم کی گئی ہو جسکی آبادی ۲۰ ہزار یا اس سے اوپر ہو۔ یا جو کسی ضلع کے صدر مقام میں واقع ہو یا کسی ایسے ڈسٹرکٹ بورڈ کا غیر سرکاری چیئرمین یا وائس چیئرمین ہو یا رہا ہو جو پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ ۱۸۸۳ء کے ماتحت قائم کیا گیا ہو۔ یا

(ز) برطانوی ہند میں از روئے قانون قائم شدہ کسی یونیورسٹی کی سینٹ کورٹ کا فیلو یا آنریری فیلو یا ممبر ہو یا رہا ہو۔ یا قانون مجالس امداد باہمی ۱۹۱۲ء کی دفعہ ۲ کے مفہوم میں رجسٹرڈ سوسائٹی ہو یا (ط) حکومت کی طرف سے شمس العلماء یا مہا مہو ادپدھیایا کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہو۔

(۳) جو اصحاب زیر فقرہ ہائے (الف) و (ب) یعنی مالیہ زمین سے متعلقہ قابلیت کی بنا پر انتخاب کنندگان کی حیثیت میں درج رجسٹر ہونے کے اہل ہوں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو مطلع کریں۔ دیگر صاحبان براہ مہربانی صاحب جائنٹ سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ جات منتقلہ لاہور کو ۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء سے پہلے مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

(الف) نام۔ (ب) ولدیت (ج) ذات (د) عمر (ہ) پیشہ۔ (و) جائے اقامت اور نام تحصیل و ضلع معہ ڈاک کے پتہ کے (ز) ان قابلیتوں کی مکمل تفاصیل جن کی بنا پر وہ اپنے نام درج کرانے کے دعویدار ہیں۔

آر۔ جے۔ ایس۔ ڈاڈ ریفارمز کمشنر پنجاب و جائنٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب محکمہ جات منتقلہ۔

لاہور۔ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء)

**تلاش عزیز** مظہر الحق ولد ملک فضیلت کریم ساکن موضع پڈھوکا ڈاک خانہ ملچھی ضلع پٹنہ عمر تقریباً چودہ سال۔ ۱۷ جون ۳۵ء سے فرار ہو گیا ہے۔ اسکے والدین بہت پریشان ہیں۔ ناظرین اخبار کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر پتہ چلے تو احقر کو بذریعہ کارڈ مطلع کریں۔ (حکیم محمد عبد اللہ ہاشمی شفا خانہ اسحاق پور پڈھوکا ڈاکخانہ ملچھی ضلع پٹنہ)

**دعا** احقر انواع و اقسام کے تفکرات میں مبتلا ہے اور اعداء کا حملہ بھی ہے۔ مدافعت کی طاقت نہیں ہے۔ ناظرین اخبار خصوصاً حضرت مولانا سیالکوٹی دعاء فرما دیں تاکہ مظالم اعداء سے نجات ہو اور دین و دنیا میں خیر و برکت حاصل ہو۔ (سائل مذکور)

اہلحدیث } اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور شر سے محفوظ رکھے۔

(منیجر اہلحدیث) ... قیمت ... حالات ... دنیا کی ... مشہور ... الف لیلہ [illegible]

# امرت دہارا

(رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

## بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ صرف ۸؎

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگواویں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ۔ امرت دہارا (۲۳) لاہور

---

# سرمہ نور العین

۲؎

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۲؎

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

# حالات مرزا

۹/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵؎ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵؎ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

---

# ہر خاص و عام کو اطلاع

## پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۳؎

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ستے ۳؎

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

# مومیائی

۲؎/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۲؎ پاؤ بھر ۴؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

(۴۲۵)

## تازہ ترین شہادات

جناب عبد الرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ومیکل "آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب دانا پور۔ "میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۳ جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ "میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲ جون ۳۵ء)

پتہ: حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

---

# ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے آزمائش کیجئے۔

ahmadimuslim.de

## آج کل

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہروقت ہرگھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف کرسکتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ دل۔ دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۸ محصول ۵ ر

**اکسیر موتی دانت۔** دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ ر۔ محصول ۵ ر

منگانے کا پتہ:-

**اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰/۸ امرتسر**

## ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

# محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

## داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ، چال چلن کی سند اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دئیے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کردیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں۔

یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہوجانے پر واپس لی جاسکتی ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ ضمانت | بالائی کلاس (A) کے لئے | دس روپے |
| ۲۔ ضمانت | آرٹیزن کلاس (B) کے لئے | پانچ روپے |
| ۳۔ ضمانت | برائے کتب لائبریری | پانچ روپے |
| ۴۔ ضمانت | برائے ہوسٹل | دو روپے |

۵۔ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶۔ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس و ۸ر برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کردی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش ونگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوکر چھ ماہ تک رہیگی۔ اسکے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں۔ جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن کی تردید کیلئے لاجواب رسائل

**محمدیہ پاکٹ بک مجلد۔** مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ جو احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل ومفصل اور مدلل جواب ہے۔ مرزائیوں کے پیش کردہ استدلات کا ایسا دندان شکن اور مسکت جواب دیا گیا ہے کہ جس کو بجز تسلیم کر لینے کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ قیمت ع۴

**کاویہ علی الغاویہ مکمل۔** مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں مرزائی مشن پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی مرزائیت کی تردید میں بے نظیر ہے۔ جلد اول ضخامت ۴١٦ صفحات۔ قیمت عہ۔ جلد دوم ضخامت ۴٥٠ صفحات۔ قیمت عہ۔ **شہادۃ القرآن مکمل۔** مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام کو بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت کیا گیا ہے لفظ "توفی" کی پوری پوری تشریح کر دی گئی ہے۔ نیز ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے اپنے دعوے پر پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ع۴۔ دوم عہ۔ مکمل ع۱ روپے۔

**الخبر الصحیح۔** یہ بھی مولانا موصوف کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث و تشریح کر کے بتایا گیا ہے کہ مرزائی لوگ جو قبر مسیح پیش کرتے ہیں بالکل لغو اور بے جا ہے۔ قیمت ۲ر۔ **المسیح الموعود۔** میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت دوبارہ نزول فرمانا عمدہ طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

**سودائے مرزا۔** میں مرزا صاحب کے اقوال سے ہی ثابت کر دیا گیا ہے کہ آپ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ ان کا نبی، مجدد وغیرہ بننا اسی مرض کا نتیجہ ہے۔ قیمت صرف ۴ر

**نشان حج اور مرزا۔** میں مسیح موعود کے نشانات کے علاوہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ حج ضرور کرینگے مرزا صاحب چونکہ بغیر حج کئے فوت ہوئے اس لئے وہ مسیح موعود ہرگز نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۳ر

**حالات مرزا۔** میں مرزائی مذہب کی حقیقت کو الم نشرح کیا گیا ہے یعنی ان کے پیرو مرشد اور دیگر علماء کی تحریرات سے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ٥ر **عشرہ کاملہ۔** مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ اس میں پورے سو دلائل سے قادیانی نبوت و خلافت کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں۔ قیمت ١٢ر۔ **تحقیق لاثانی۔** یہ کتاب بھی مصنف مذکور کی دوسری تصنیف ہے۔ جس میں آسمانی نکاح پر نہایت عمدہ اور سادہ پیرایہ میں روشنی ڈال کر یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کے عقائد شریعت حقہ کے بالکل خلاف ہیں۔ قیمت ١٢ر۔ **غائت المرام۔** یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی تصنیف ہے۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر **تائید الاسلام۔** غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۶ر

## رسائل مصنفہ بابو حبیب اللہ امرتسری

**حج مرزا۔** میں ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح موعود ضرور حج کریگا۔ لیکن مرزا صاحب اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۲ر **سنت اللہ کے معنے۔** جمہور اہل اسلام کے بعض مسلمہ مسائل سے مرزائی صاحبان محض اس لئے منکر ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت اللہ (قانون قدرت) کے خلاف ہیں اس میں قانون قدرت کی تحقیق کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر **معجزہ اور مسمریزم۔** دونوں چیزوں میں فرق ثابت کرتے ہوئے معجزات حضرت عیسےٰ پر بحث کی گئی ہے اور مرزائی توہمات کی تردید کی ہے ۲ر


## ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ١٥/٢٥

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ١٤٥٧ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، انکھ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھڑا، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ع۴ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلےٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عـــہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں۔

(پتہ) منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

---

## تمام دنیا میں بے مثل ٣٦/٥١

# سفری خمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

**مرزا مثیل مسیح نہیں۔** اس میں ۴۴ دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ فرقہ مرزائیہ کا بانی ہرگز مسیح علیہ السلام کا مثیل نہیں۔ قیمت ۲ر

**رفع مسیح ابن مریم۔** اس میں حضرت عیسےٰ کے رفع آسمانی اور آمد ثانی کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کی کتاب سے استدلال کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

**نزول مسیح۔** آیہ مبارکہ وانہ لعلم للساعۃ کی مفصل تفسیر میں احادیث نبویہ و اقوال صحابہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

**مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی۔** مرزا صاحب کی تصانیف میں سے قرآن شریف کی اکثر آیات بار بار غلط لکھی ہوئی ثابت کی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر مرزا قادیانی نبی نہ مع رسالہ تحفہ لئے مرزا۔ قیمت ۲ر

**عمر مرزا۔** مرزا صاحب قادیانی کی عمر کے متعلق تمام حالات واضح کئے گئے ہیں اور مرزا صاحب کا الہام کے مطابق عمر نہ پانا ثابت کیا گیا ہے ۲ر

**حلیہ مسیح۔** اسمیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے حضرت مسیح ابن مریم کے حلیہ مبارک پر مفصل بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

**مرزا کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی۔** قیمت صرف ار

**مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل۔** مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ قیمت ۳ر

**کفریات مرزا۔** از ایم اسرار احمد صاحب۔ قیمت ۱۰ر

## کتب سیر و تواریخ

**رحمۃ للعالمین۔** نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین مورخین صلحاء علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے نصاب میں داخل ہے۔ تمام اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ حصہ اول ۷۔ دوم ۱۲۔ سوم ۷۔

**سیرت ابن ہشام۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ یہ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے معجزہ ... ہے

---

**الارشاد الی سبیل الرشاد** مصنفہ مولانا حکیم ابو یحیٰی محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

---

شروع کر کے تا وصال حق تمام مکی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ۱۲ر

**خاتم الانبیاء مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام، حلویہ، سرور المحزون، دوس السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

**نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔** مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج مولانا موصوف نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلم بند کئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

**صدیق اکبر۔ کلاں۔** از خواجہ عباد اللہ اختر۔ خلافت اسلامیہ کے علمبردار اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات اور شاندار واقعات۔ قیمت ۱۲ر

**صدیق اکبر خورد۔** قیمت ۴ر

**الفاروق۔** خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت و شوکت، دلیری و شجاعت و شہامت، ایثار و اولو العزمی، صداقت و مساوات غیر قوموں سے حسن سلوک، پاکیزہ اخلاق و عادات اور صاحب دولت و حکومت اور مالدار ہونے کے باوجود سپاہیانہ اور سادہ زندگی کے واقعات۔ ہر ایک مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے۔ قیمت ۱۲ر

**ذو النورین۔** حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عثمانی عہد کے واقعات۔ قیمت صرف ۴ر

**اسد اللہ۔** حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم کی مبارک زندگی کے حالات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ:- سب کتابوں کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۸

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہل الحدیث ہم اصحاب النبی ... 

پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم است

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـــہ |
| رؤسا و جاگیرداران سے | ۱۲؍ |
| عام خریداران سے | ۵؍ |
| ششماہی | ۳؍ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | ۲؍ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

## امرتسر ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

### فہرست مضامین

لیکن یہ لقمہ ان سے چبایا نہ جائے گا . . صـ۱

انتخاب الاخبار . . . . . صـ۲

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ . صـ۳

مسیح پھر زمین پر . . . . صـ۳

مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر . صـ۶

نکاح شغار کی تحقیق . . . صـ۷

الزاق الکعبین صـ۸ . عرس . صـ۱۰

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان . صـ۱۱

فتاوے . . . . . صـ۱۳

متفرقات . . . . . صـ۱۴

ملکی مطلع . . . . . صـ۱۵

اشتہارات . . . . . صـ۱۶ تا ۲۰

## لیکن یہ لقمہ ان سے چبایا نہ جائیگا

بقلم مولوی ضیاء اللہ خان عابد ازرامپور (یوپی)

عابد ظفر[1] کے شعر پہ اشعار کچھ لکھو
انداز گرچہ ویسا تو لایا نہ جائے گا

ایمان کے نقش سے جو منقش ہو لوح دل
حرف غلط وہاں پہ بٹھایا نہ جائے گا

تعمیر ہو جو قصر مشیت کے ہاتھ سے
باطل کی آندھیوں سے وہ ڈھایا نہ جائیگا

قربان ہو جو خدمت قوم و وطن میں خود
نام و نشان اس کا مٹایا نہ جائے گا

جس سر پہ تاج رکھا ہو قدرت کے ہاتھ نے
کوشش سے دشمنوں کی گرایا نہ جائیگا

جس کا ہو پاسبان خداوند ذوالجلال
وہ ظالموں کے شر سے ستایا نہ جائیگا

جس کی حیات کا ہو محافظ وہ بے نیاز
اُس کا چراغ زیست بجھایا نہ جائیگا

کوشش کریگا اُس کے بجھانے کی جو شقی
وہ خود مٹے گا ایسا کہ پایا نہ جائے گا

حلوا تر سمجھتے ہیں ابن سعود کو
لیکن یہ لقمہ اُن سے چبایا نہ جائے گا

[1] مولوی ظفر علی خان صاحب کے شعر مندرجہ "زمیندار" "فرزند لبے کفر کی حرکت پہ خندہ زن الخ" سے مراد ہے۔

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

**ضروری اعلان** سب سے پہلے صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ کریں۔

—— امرتسر میں ۱۲ جولائی کو صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک موسلا دھار بارش ہوئی۔ ۱۳ جولائی کی صبح کو بھی دوپہر تک بارش ہوتی رہی ۱۴۔ ۱۵ کو مطلع عموماً ابر آلود رہا۔ ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے آتے رہے۔ بارش کی وجہ سے موسم میں تغیر واقع ہوگیا ہے۔ رات کو سردی ہوجاتی ہے۔

**لاہور میں** مسجد شہید ہوجانے کی وجہ سے امرتسر میں سکھ مسلم فسادکا اندیشہ محسوس کرتے ہوئے حکام مجاز نے پولیس کی چوکیاں مختلف چوکوں میں بٹھلا دیں اور شہر میں پولیس مین بھی گشت کرتے رہتے ہیں۔ الحمدللہ آج (۱۵ جولائی) تک امرتسر میں کسی قسم کا ناخوشگوار واقع نہیں ہوا۔

—— لاہور میں ۸ جولائی سے کرفیو آرڈر جاری ہے اس کا وقت ۸½ بجے شام سے ۵½ بجے صبح تک تھا مگر ۱۳ جولائی سے اس میں تبدیلی کرکے ۱۰ بجے سے ۴ بجے صبح تک کردیا گیا ہے۔ شہر میں امن امان بڑھتا جاتا ہے۔

**چند اشخاص** کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے بعض کو سزا ہوئی اور بعض کو صرف متنبہ کرکے رہا کردیا گیا۔

**۱۴ جولائی کو** موچی دروازہ کے باہر باغ میں اسلامی پرچم لہرایا گیا۔

**۱۵ جولائی سے** ۱۵۔ اگست تک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا گیا ہے۔ جس کی رو سے تمام جلسے جلوس بند کردیئے گئے ہیں۔

**لاہور** گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کردیا ہے کہ مسجد چراغ شاہ جو حکومت نے ۱۸۶۰ء میں کسی سے خرید کی تھی یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو مسلمانوں کو واپس کردی جائے گی۔ یہ مسجد آج کل بطور عدالت سشن کورٹ کے استعمال ہورہی ہے۔

**لاہور کے** واقعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے پشاور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی گئی ہے۔

—— پروفیسر پریتم سنگھ (بہائی) نے سکھ قوم کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سکھ مسلم اتحاد کو ملحوظ رکھنے کے لئے ایک فنڈ جمع کرکے لاہور میں کسی اور جگہ ایک نئی مسجد بنوا دیں۔

—— نینی تال کے قریب ایک جھیل ہے جس کے پاس ایک گڑھا ہے۔ چند دنوں سے اس میں دھواں نکل رہا ہے جو لوگ وہاں سے ٹھیکریاں و پتھر اٹھا کر لائے وہ سب مرگئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں گندھک وغیرہ کا مادہ ہے۔

## پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ کی!

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر جو نمبر درج ہیں ان کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جبلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹکارڈ ۲۵ جولائی تک موصول ہوجانی چاہیئے۔ ورنہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

—— سرحد سادیہ (آسام) کے پولیٹیکل افسر نے مختلف افسروں کو مطلع کیا ہے کہ ایک بہت بڑا برف کا تودہ جس کا طول ۵۲ میل عرض ۴ میل اور بلندی ۳ میل ہے کوہ ہمالیہ (دریائے برہم پتر کے منبع کے قریب) سے نشیب کی طرف پگھلتا ہوا آرہا ہے۔

—— ٹوکیو (جاپان) کی اطلاع ہے کہ ضلع شیزوکا میں شدید زلزلے آنے سے بہت سی عمارات مسمار ہوگئیں۔ کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ ابھی تک نہیں لگایا گیا۔

—— ترکی سے ایک سو پادری مذہبی لباس نہ پہننے کے حکم سے مجبور ہوکر دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔

—— مصر کے ولیعہد (جو انگلستان میں فوجی تعلیم حاصل کررہے ہیں) کے مصارف کے لئے ۱۶ ہزار پونڈ سالانہ مقرر ہوئے ہیں۔

—— لندن کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ لندن میں ایک تالاب ہے جہاں لندن یونیورسٹی کے طلبا تیراکی کرتے ہیں مگر چند دن ہوئے دو ہندوستانی طالبعلموں کو جو لندن یونیورسٹی میں ہی تعلیم حاصل کررہے ہیں اس تالاب پر جانے نہیں دیا کیونکہ وہ یورپین نہیں تھے۔

—— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ دو ہزار مسلمان روسی ترکستان سے ہجرت کرچکے ہیں۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ بلفاسٹ میں شورش پیدا ہوجانے کی وجہ سے پولیس کو مجبور ہوکر گولی چلانی پڑی اور لاٹھی چارج بھی کیا جن سے ۲ شورش پسند ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

—— بنوں کے قریب ایک گاؤں میں آٹھ مسلح ڈاکوؤں نے پولیس کا بھیس بدل کر ڈاکہ ڈالا۔ اور بہت سامان لیکر فرار ہوگئے۔

—— شنگھائی ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے کہ سیلاب سے زیادہ نقصان صوبہ ہونان میں پہنچا ہے کئی گاؤں لاپتہ ہیں۔ میلوں تک پانی ہی پانی نظر آرہا ہے۔ فصلیں بالکل تباہ ہوگئی ہیں۔ چار ہزار سے زیادہ چینی سیلاب کی نذر ہوگئے ہیں۔

—— مرادآباد میں بارش ہونیکی وجہ سے غلہ کاٹ گھر زمین میں دھنسنا شروع ہوگیا ہے بہت مکانات گرچکے ہیں

—— بمبئی میں آتشبازی کے گودام میں دھماکا ہونے سے آگ لگ گئی تقریباً پچہتر ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— امرتسر ہال بازار کوچہ جیلخانہ میں چند مکانوں میں از خود حرکت پیدا ہوتی ہے۔ نقصان کوئی نہیں ہوا۔

## اگر آپ بلا استاد انگریزی پڑھنا چاہتے ہیں
تو
## جدید انگلش ٹیچر

کا مطالعہ کریں جس کو پڑھ کر ہزاروں آدمی انگریزی خوان ہوگئے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اہلحدیث

۱۶-ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ


## اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۶)

گذشتہ نمبروں میں اس سلسلہ کی ابتداء اور وجہ بتائی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معترض حضرات چونکہ علم حدیث کسی حدیث دان سے نہیں پڑھتے دل میں چند خیالات موجزن ہوتے ہیں احادیث نبویہ کو ان پر منطبق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی لئے تو ان کی ساری کوشش تفسیر بالرائے کی قسم سے ہوتی ہے ورنہ اصل الاصول احادیث نبویہ کو سمجھنے کے لئے یہ ہے کہ بعد صحت سند کے حدیث کی تشریح کرنے میں قرآنی نصوص اور قرآنی اصول کو ضرور ملحوظ رکھا جائے۔ قرآن کے علاوہ دوسری احادیث کو بھی مدنظر رکھا جائے تاکہ احادیث نبویہ میں مخالفت پیدا نہ ہو۔ یہ اصل الاصول ایسا ہے کہ علمائے امت مسلمہ تمام اس پر متفق ہیں خصوصاً حنفیہ کرام تو اس اصول کو بہت ہی ملحوظ رکھتے ہیں مگر ہمارے زمانہ کے رسمی حنفی اس اصول کی پرواہ نہیں کرتے۔ جس کا ثبوت یہی سلسلہ ہے جو عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ ہر ذی علم و غیر ذی علم جانتا ہے کہ امت مسلمہ اول سے آخر تک متفق چلی آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔ بڑے بڑے واقعات یہ ہیں:

(۱) حضرت عائشہ کو تہمت لگائی گئی۔ جب تک قرآن میں ان کی برائت نازل نہ ہوئی آپ کو خبر نہ ہوئی۔

(۲) خواب دیکھ کر عمرہ کرنے کے شوق میں مع کثیر جماعت صحابہ کے حضور چل پڑے وہاں جا کر روکے گئے تو فرمایا۔ لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی (الحدیث)

یعنی اگر یہ واقعہ (مشرکین کا روکنا) مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا۔

اللہ اکبر! کیسا صاف اعتراف ہے اپنی بیخبری کا۔ عربی میں اسی مضمون کا ایک اخلاقی شعر ہے ؎

لَوْ اَنَّ صُدُوْرَ الْفِعْلِ يَبْدُوْ لِفَتًى
كَاَعْقَابِهٖ لَمْ تُلْفِهٖ يَتَنَدَّم

اگر جوان آدمی کو اپنے فعل کا انجام پہلے ہی معلوم ہو جائے تو وہ شرمندہ نہ ہو۔

(۳) غلط خبر سن کر شہد کو ترک کر دیا جس کا ذکر کلام اللہ میں بزجر نازل ہوا۔ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو غلط خبر کو معلوم کر لیتے۔

(۴) دعوت میں مسموم غذا کھانے سے گلے میں ہمیشہ تکلیف نہ رہتی تھی؟

(۵) مرض الموت کی حالت میں دریافت فرماتے این انا میں کہاں ہوں جو عدم علم پر متفرع ہے۔ اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں مگر نہ ماننے والوں کے حق میں صحیح ہے۔ مَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ

باوجود ان واقعات صحیحہ کے مندرجہ احادیث سے ہم علم غیب کا ثبوت دیکر اہل حدیث کو ان احادیث سے منکر بتایا جاتا ہے۔ مثلاً

"فرمایا رسول اللہ نے جو تمہارا دل چاہے پوچھو خدا کی قسم سب کچھ بتاؤں گا جب تک یہاں کھڑا رہوں۔ انس فرماتے ہیں کہ لوگ سن کر روئے آپ نے بکثرت کہنا شروع کیا کہ پوچھو انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا کہ میری جگہ قیامت میں کہاں ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ دوزخ۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اس نے کہا کہ حضرت میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے پھر آپ نے بار بار فرمایا کہ پوچھو پوچھو میں سب کچھ بتاؤں گا انس نے کہا کہ پھر حضرت عمر نے حضور کے زانو مبارک پکڑ کر عرض کیا کہ ہم اللہ پر راضی ہیں از روئے رب ہونے کے۔ اور ہم اسلام پر خوش ہیں از روئے دین ہونے کے اور آپ پر خوش ہیں از روئے رسول ہونے کے۔ جب عمر نے یہ کہا تو آپ خاموش ہوئے پھر فرمایا۔ خدا کی قسم ابھی وقت مجھ پر اس دیوار کی طرح جنت اور دوزخ پیش کی گئی میں نے سب خیر اور شر دیکھا جو پہلے نہ دیکھا تھا۔

پس اس حدیث سے حضور کا علم غیب مشاہدہ سے ثابت ہے۔ جس کے وہابی منکر ہیں۔ کیا جس کو غیب کا علم نہ ہو وہ بار بار کہہ سکتا ہے کہ جو دل چاہے پوچھو میں بتاؤں گا۔ اور یہ بھی نہیں کہ مسائل کی بابت آپ نے فرمایا ہو کہ مسائل پوچھو نہیں آپ نے عام فرمایا کہ جو دل چاہے پوچھو۔ حاضرین نے بھی عام ہی سمجھا مسئلہ نہیں پوچھا پوچھا بھی وہ جو بناوٹ غائب تھا۔ پہلے نے پوچھا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کفر پر۔ آپ نے فرمایا کہ کفر پر ہوگا تمہارا ٹھکانا آگ ہے اگر ایمان پر خاتمہ ہونا ہوتا تو آپ جنتی فرماتے کیا صریح آپ کے علم غیب کا پتہ چلتا ہے۔ دوسرے نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے۔ اسکو بھی یاد

(۳۱) معجزۃ النبی المبین، از حضرت مولانا ... جلد اول ... (مزید ...)

کہ یہ بھی بھاری عیب ہے۔ رحم کا پتہ نہیں کہ کس شخص کا نطفہ قرار پایا ہے۔ آپ نے وہ بھی بتلا دیا کہ فلاں آدمی کے نطفے سے تو مخلوق ہے وہی تیرا باپ ہے اس کا نام بھی بتا دیا کہ حذافہ ہے۔ یہ ہے علم غیب جس کا حضور کو علم تھا ؎

(الفقیہ امرتسر ص ۳ - ۷ جون ۱۹۳۳ء)

**اہلحدیث** اگر آپ علم حدیث سے بے خبر تھے تو خیر علم منطق بھی جانتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وقتیہ مطلقہ سلب الکلی کی نقیض نہیں ہو سکتا اس قضیہ کا وقتیہ مطلقہ ہونا خود ان لفظوں سے ظاہر ہے کہ "جب تک یہاں کھڑا ہوں"۔ علاوہ اس کے کیا تمہارا دل گواہی دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صوبہ بہار اور کوئٹہ کے زلزلے کا بھی علم تھا یہ بھی علم تھا کہ اتنے اشخاص وہاں مرینگے اتنے اموال ضائع ہونگے۔ اتنا سونا، اتنی چاندی اتنے نوٹ اتنے کپڑے کوڑے وغیرہ۔ خدارا اپنے ضمیر سے شہادت لو اگر تعصب میں دب نہیں رہا تو صاف جواب دیگا کہ ان چیزوں کو کیا دخل وہاں تو واقعات مراد ہیں جو حاضرین سے تعلق رکھتے تھے یا وہ پوچھ سکتے تھے یہ ہے تطبیق جو قرآن و حدیث میں ہوتی ہے۔

**خاتمہ** شکر ہے معترض کا علم غیب والا مضمون ختم ہوا۔ جیسے ہم بھی اس حکم پر ختم کرتے ہیں جو فقہاء کرام کا متفقہ ہے۔

من تزوج بشهادة الله ورسوله يكفر لانه ظن ان الرسول يعلم الغيب ۔

قاضی خان ۔ مالا بد وغیرہ ۔

جو شخص رسول کو آج کل کے واقعات کا عالم الغیب جانے وہ کافر ہے۔

**نوٹ** یاد رہے اہل حدیث بلکہ کل مذاہب اہلسنت کا عقیدہ سلب الکلی ہے۔ سلب الکلی دونوں میں فرق نہ سمجھنے والے کے حق میں یہ شعر ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

---

# مسیح پھر زمین پر

(اہلحدیث ۱۰ مئی کے ساتھ)

(بقلم مولوی محمد شفیع صاحب ساکن قادر میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

**دشمنی، کینے اور حسد کا نہ رہنا** یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد یعنی دشمنی، کینہ اور حسد لوگوں سے جاتا رہیگا۔ اس کا یہ مطلب ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کے دل میں اسلام کی محبت بھر دیئے ہی بھر جائے گی جیسا کہ صدر اول کے مسلمانوں کے دل میں تھی اور حتیٰ تکون السجدة الواحدة خيرا من الدنيا وما فيها سے واضح کیا جا چکا ہے۔

اسلام ایک ایسی نعمت ہے کہ اگر کوئی اسے اختیار کرے تو خدا کے فضل سے صدیوں کے کینے، دشمنیاں اور حسد دور ہو جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں جیسا کہ صدر اول میں نزول قرآن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں صحابہ کرام میں ہوا کہ انہوں نے صدیوں کے کینے، دشمنیاں اور حسد چھوڑ دیئے اور آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا (الآیہ) صرف زبانی جمع خرچ کرنے والے نہ بنے بلکہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں کے مصداق ہوئے سو اللہ کے فضل سے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت جو مسلمان ہونگے وہ خالص مسلمان بنیں گے۔ وہ آپس کی دشمنیاں، کینے اور حسد چھوڑ دیں گے کینے، دشمنی اور حسد کا نام تک نہیں رہے گا۔

اس میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ جب ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو وہ اس وقت بھی زیادہ تر اور بہت جلد عیسائی ہی مسلمان ہوئے اور اب دوبارہ بھی یہی لوگ بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں اور بہت ہی تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہو جائیں گے ان لوگوں کی طبیعتیں اللہ تعالیٰ نے بہ نسبت دوسری اقوام کے نرم بنائی ہوئی ہیں اور قبول حق کی استعداد زیادہ عطا کی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً (قرآن) ترجمہ۔ اور ہم نے عیسائیوں کے دلوں میں نرمی اور مہربانی بھر رکھی ہے؎

اور فرمایا واذا سمعوا ما انزل الى الرسول ترى اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق يقولون ربنا آمنا فاكتبنا مع الشاهدين وما لنا لا نؤمن بالله وما جاءنا من الحق ونطمع ان يدخلنا ربنا مع القوم الصالحين (قرآن)

یعنی عیسائی لوگ کلام الٰہی کو جو اللہ کے رسول کی طرف اتارا جاتا ہے جب سنتے ہیں تو اے پیغمبر تو دیکھتا ہے کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لے آئے پس ہمیں اسلام کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور کیا وجہ ہے ؟ کہ ہم اللہ کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ جو ہمیں پہنچا ایمان نہ لائیں۔ اور ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمیں ہمارا رب نیکوکار لوگوں کی معیت نصیب کرے؎

پس جب عیسیٰ علیہ السلام اپنی زبان مبارک سے اپنی امت یعنی عیسائیوں کو اسلام کی دعوت دینگے اور قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں گے تو اللہ کے

---

؎ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کو ایک سجدہ دینا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ پیارا ہوگا۔

؎ تم آپس میں پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی اور تم اللہ کی نعمت (اسلام) سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ ۱۲ منہ

فضل سے وہی صدر اول کی طرح یہ لوگ حق یعنی اسلام کو قبول کریں گے اور خالص مسلمان بن جائیں گے اور فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا نظارہ پھر نئے سرے سے دنیا میں نظر آنے لگیگا اور ہر طرف اسلام اور اخوت کا سمندر لہریں مار رہا ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ یہ دولت ہمیں بھی نصیب کرے آمین ثم آمین) کینہ، دشمنی اور حسد دنیا میں نام کو نہ رہے گا۔ صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ الکریم ونحن علیٰ ذالک من الشاھدین۔

**اونٹ کی سواری کا ترک** یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا یعنی اونٹنیاں چھوڑ دی جائینگی۔ ان پر سوار نہیں ہوا جائے گا۔

اس کے سمجھنے کے لئے ہمیں عرب کے پرانے دستور کو دیکھنا پڑیگا کہ اُن لوگوں کا رسل ورسائل اور آمد ورفت کے متعلق کیا طریقہ تھا۔ سو یہ سب کو معلوم ہے کہ آج سے کوئی سات آٹھ سال پہلے تک عرب میں یہ دستور رہا ہے کہ عرب لوگ اونٹوں کے ذریعے ہی سفر کرتے تھے اور ایک دوسرے کو اُن ہی کے ذریعے پیغام پہنچاتے تھے بلکہ اکثر حصوں میں ابھی تک یہی دستور رائج ہے۔ اب موجودہ وقت میں بعض علاقوں میں موٹر کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے اور شائد کسی وقت ریل اور ہوائی جہاز بھی جاری ہو جائیں۔ جیسا کہ بعض خبروں سے ایسا پایا جاتا ہے۔ ایسا ہی دوسرے ممالک کی حالت ہے کہ بعض علاقوں میں ریل اور موٹر کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے اور بعض علاقوں میں ابھی تک اونٹوں اور دوسری سواریوں سے کام لیا جاتا ہے۔ عنقریب ہی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں پیغام پہنچانے کے لئے بجلی سے کام لیا جائیگا اور لاؤڈ سپیکر یعنی آلہ صوت ہر جگہ لگا دیئے جائیں گے کہ ہر ایک شخص آلہ صوت کے ذریعے گھر بیٹھے دوسرے کی بات سن سکیگا۔ اور سفر کے لئے یہ ہوگا کہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں بجلی سے چلنے والی ریل، ٹریموے، موٹر، ہوائی جہاز، بحری جہاز، اور سائیکل وغیرہ تیز رفتار سواریوں سے کام لیا جائیگا جب یہ سارا انتظام مکمل ہو جائے گا تو ایک شخص ایک مقام پر تقریر کرے گا، اُس کی تقریر دنیا کے ہر گاؤں، اور ہر شہر میں بیک وقت سنی جائے گی اور اگر کسی نے دوسرے مقام پر جانا ہوگا تو فوراً کسی تیز رفتار سواری ہوائی جہاز، بحری جہاز، ریل، ٹریموے موٹر اور سائیکل وغیرہ کے ذریعے پہنچ سکے گا۔

یہی وہ دنیاوی ترقی ہے جس سے فائدہ اٹھا کر عیسےٰ علیہ السلام پیغام اسلام کو دنیا کے ہر گوشے میں ایک ہی ساعت میں پہنچا سکیں گے اور دنیا دیکھ لے گی کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا یعنی لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونگے۔ کس طرح اپنے لفظوں میں پورا ہو رہا ہے۔

اب یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یدری اولھا خیر ام آخرھا۔ یعنی اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر۔ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہونا فرمایا ہے تو وہ کن معنوں میں زیادہ شاندار ہے؟

وہ یہی ہے کہ رسل رسائل اور آمدورفت میں اس قدر سہولت ہوگی کہ ایک شخص بیک ساعت تمام دنیا کو اپنا وعظ یعنی پیغام اسلام سنا سکتا ہے۔ اور وہ کام جو کہ پہلے زمانے میں برسوں میں ہوتا تھا اب وہ منٹوں کے اندر ہو سکیگا۔

عیسےٰ علیہ السلام ایک مقام پر کھڑے ہو کر اپنا وعظ براڈ کاسٹ (Broad cast) آلہ نشر صوت کے ذریعے تمام دنیا میں ایک ہی ساعت میں سنا دیں گے اور لوگ لاؤڈ سپیکر (Loud speaker) آلہ جہر الصوت کے ذریعے سن کر نشھد ان لا الٰہ الا اللہ و نشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ[1] ایک ہی ساعت میں پکار اٹھیں گے اور داخل اسلام ہو جائیں گے دنیا مسلمانوں سے بھر جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (قرآن) اور یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام تملأ الارض من المسلم (حدیث) یعنی نہیں کوئی اہل کتاب مگر عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا۔ (قرآن) اللہ تعالیٰ عیسےٰ علیہ السلام کے دوسرے دور میں تمام مذہبوں کو نابود کر دے گا اور صرف اسلام کو باقی رکھے گا۔ ساری زمین مسلمانوں سے بھر جائیگی۔ (حدیث)

**معذرت** شروع مضمون میں جو احادیث میں نے نقل کیں الحمد للہ کہ اللہ کے فضل سے ان کی شرح جیسی اس فقیر سے ہو سکی عرض کر دی ہے۔ امید ہے کہ مباحث جو دوسری احادیث میں درج ہیں اُن احادیث کو اپنے اصل الفاظ میں درج کر کے اسی طرز تفصیل سے عرض کئے جائیں گے۔

ابھی قتل دجال، نزول بر منارۂ شرقی، آپ کی شادی، اولاد اور تدفین کے مبحث تشریح طلب ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تشریح کے لئے مہلت اور توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

**اہلحدیث** خدا آپ کی محنت قبول کرے مگر اس کا کیا جواب کہ آپ کے مخاطب وہ لوگ ہیں جن کے اصول کلام ہی اور ہیں۔ لاہور سے مراد پشاور، امرتسر کے معنی دہلی، دمشق سے مراد قادیان۔ خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں ؎

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر، آدم دیگر

---


## المسیح الموعود

اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت دوبارہ نزول فرمانا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ مذکورہ [illegible] منیجر اہلحدیث


[1] ترجمہ۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد صاحب اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

## قادیانی مشن

# مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر

جماعت مرزائیہ کلکتہ سے ایک دو ورقہ اشتہار دیا ہے جس میں علماء اہل حدیث سے (بزعم خود) ایک بڑا بھاری وزنی سوال کر کے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ مومن آل فرعون نے فرعونیوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ حضرت یوسف تمہارے پاس آئے جب وہ فوت ہوگئے تو تم نے کہا بس اب خدا کوئی رسول نہ بھیجیگا۔ تاہم ان کے بعد رسول آتے رہے تم اہل حدیث بھی کہتے ہو کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

ایسا عقیدہ رکھنے والے مسرف اور شکی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گمراہ ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی نبی کے بعد یہ عقیدہ گھڑ لینا کہ آئندہ کوئی نبی نہ ہوگا گمراہی ہے (ملخصاً)

**اہلحدیث** سارے اشتہار کی جان بس اتنا ہی مضمون ہے۔ احمدی ممبرو! پہلے ہمارا عقیدہ سن لو جو قرآن و حدیث کی روشنی میں یوں ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بغیر استثنا کے خاتم الانبیاء کا لقب دیا ہے۔ اس کی تفسیر آنحضرت نے اپنے اس ارشاد کے ساتھ فرمائی ہے کہ لا نبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بتاؤ! ایسا کہنے والا گمراہ ہے یا مہتدی۔ اگر گمراہ ہے تو اپنے گھر کی خبر لو۔ کیونکہ یہ قول تمہارے پیشوا کا ہے جس کی نبوت پر تم بحث کرتے ہو۔ اعتبار نہ ہو تو اس کی کتاب حمامۃ البشریٰ (عربی) صفحہ ۲۰ دیکھو۔ اور اگر ایسا کہنے والا ان لوگوں کی طرح گمراہ نہیں ہے جنہوں نے حضرت یوسف کے بعد کہا تھا کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا پھر اہل حدیث ایسا کہنے سے کیوں ان لوگوں جیسے ہوگئے۔ ایک ہی بات کے قائل کو مومن کہنا اور اسی کے قائل کو گمراہ کہنا یہ کہو جی کون دھرم ہے۔

**سنو!** اصل بات یہ ہے کہ حضرت یوسف کے بعد ایسا کہنے والوں کا قول فرمان خداوندی کی سند کے بغیر تھا اور ہمارا عقیدہ خدا کے ارشاد کے ماتحت ہے علاوہ اس کے ان لوگوں کا قول لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا بری نیت سے تھا ہمارا عقیدہ بھی نیت سے ہے۔ وہ حضرت یوسف کی نبوت کے منکر تھے اس لئے انہوں نے ان کے انتقال کے بعد آئندہ کے لئے رسول آنے کا انکار کیا تو اس نیت سے کیا تھا کہ

یوسف کے مرنے سے بلا ٹلی اب یہ بلا پھر پیدا نہ ہوگی۔

مگر ہم اور مرزا صاحب مذکورہ قول میں اس نیت سے انکاری نہیں بلکہ ہمارا انکار تعلیم خدا و رسول پر مبنی ہے پس دونوں میں فرق ہے۔

**لطیفہ** ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جن دنوں مرزا صاحب اور آتھم کا مباحثہ تھا ایک شخص محمد سعید طرابلسی مرزا صاحب کو ملنے آیا مرزائیوں نے اس پر بڑا فخر کیا کہ دور دراز سے علماء عرب ہمارے حضرت صاحب کی ملاقات کو آتے ہیں۔ کسی طرح اس کو میری بھی خبر مل گئی تو وہ مجھے بھی ملنے آیا۔ باتوں باتوں میں کہنے لگا مرزا صاحب کے حق میں میں نے ایک عربی قصیدہ لکھا ہے اس پر انہوں نے مجھے دو سو روپیہ انعام دیا۔ میں نے کہا ذرا سناؤ تو سہی۔ اس نے سنایا تو اس میں ایک شعر یہ بھی تھا جو مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہا گیا تھا ؎

انت الذی وعد الرسول وجیئنا
وعدٌ بہ قد صحت الانباءٗ

یعنی تو (مرزا) وہ شخص ہے جس کی بابت آنحضرت ؐ نے خبر دی تھی کیا اچھا وعدہ تھا جو سچا ثابت ہوا۔

یہ سن کر میں نے اسے کہا (اتومن بانہ المسیح الموعود) میں نے کہا کیا تم اس کو مسیح موعود مانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر تم نے یہ کیوں لکھا کہ تو وہی ہے جس کا رسول نے وعدہ کیا تھا۔ اس نے جواب دیا کیا حضورؐ نے دجال کے متعلق وعدہ نہ کیا تھا؟ میں نے کہا کیا تھا۔ مگر تم اس کی تعریف کرتے ہو جو قرینہ ہے اس بات پر کہ تم اس کو دجال نہیں کہتے اس پر وہ بولے میں نے وعدے کی تعریف کی ہے موعود بہ کی نہیں کہ موعود بہ (دجال) برا ہے مگر وعدۂ رسول اچھا ہے جو پورا ہوا۔ تب میں نے کہا

انت مثل المتنبی یمدح مرۃ یھجو اخریٰ

یہ قصہ بیان کر کے میں مشترین کلکتہ سے پوچھتا ہوں کہ تم مرزائی یہ شعر سنتے ہوگے اور اس شعر سے جو سمجھتے ہوگے وہ تمہارے نزدیک ایمان ہوگا اور اس سے قائل کی جو مراد ہے وہ تمہارے نزدیک کفر ہے حالانکہ کلام ایک ہی ہے۔

ٹھیک اسی طرح حضرت یوسف کے حق میں یہ بات کہنے والے بدنیت ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہنے والے نیک نیت ہیں کیونکہ خدا کے حکم سے کہتے ہیں۔ جو کوئی ان دو میں فرق نہ کرے وہ ہمارے اس سوال کا جواب کیا دے سکتا ہے۔ "عقل بڑی یا بھینس"؟

---

**محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک**
مصنفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری
اس کے مطالعہ سے معمولی اردو دان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# نکاح شغار کی تحقیق

## یعنی نکاح مبادلہ

(۲)

گزشتہ پرچہ میں نکاح شغار کی تحقیق ہو چکی ہے کہ فریقین کا نکاح بلا امر محض مبادلہ میں کر دیتے تھے۔ قبل اسلام یہ رواج تھا۔ اس کے آگے پڑھئے۔ ۔ ۔ دیر:

جس شغار جاہلیت کی ائمہ نے بالاتفاق تعریف کی ہے وہی احادیث مرفوعہ و آثار موقوفہ سے بھی ثابت ہے احادیث مرفوعہ اگرچہ ضعف سے خالی نہیں چونکہ تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہے لہذا قابل احتجاج ہونے میں شبہ نہیں۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں متفقہ محدثین تعریف شغار کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

بعد تعدیل حدیث الشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ الاخر ابنتہ او اختہ ولا صداق بینھما۔

میں کہتا ہوں کہ اس تعریف کی مخالفت صریح کسی ایک آدھ محدث سے بھی ثابت نہیں گویا یہ تعریف تمام محدثین وعلماء مجتہدین و ائمہ لغت کی متفقہ ہے مرفوع روایتوں میں سے ایک حدیث جابر ہے۔

مرفوعاً نھی عن الشغار والشغار ان ینکح ھذہ بھذہ بغیر صداق بضع ھذہ صداق ھذہ وبضع ھذہ صداق ھذہ رواہ بیہقی۔

دوسرے ابوریحانہ کی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المشاغرۃ والمشاغرۃ ان یقول زوج ھذا من ھذہ وھذہ من ھذا بلامھر رواہ ابوالشیخ فی کتاب النکاح یہ دونوں فتح الباری صفحہ ۱۳۲ ج ۹ میں ہے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس منا من ینتھب ۔ قال لا شغار فی الاسلام والشغار ان تنکح المراتان احداھما الاخری بغیر صداق۔ رواہ الطبرانی مجمع الزوائد صفحہ ۲۶۵ ج ۴۔

(۴) عن ابن ابی کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا شغار فی الاسلام قالوا وما الشغار قال نکاح المراۃ بالمراۃ لا صداق بینھما رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط مجمع الزوائد صفحہ ۲۶۶ ج ۴۔

حافظ ابن حجر عسقلانی تلخیص صفحہ ۲۹۰ میں فرماتے ہیں۔ واسنادہ وان کان ضعیفا لکنا نستانس بہ فی ھذا المقام۔ فتح الباری صفحہ ۱۳۲ ج ۹ میں ہے۔

قال القرطبی تفسیر الشغار موافق بما ذکرہ اھل اللغۃ فان کان مرفوعا فھو المقصود وان کان من قول الصحابی فمقبول ایضا لانہ اعلم بالمقابل واقعۃ بالحال۔

ہم نے مانا کہ ضعیف حدیث قابل احتجاج نہیں ہوتی مگر میرے محترم وہ کہ احادیث صحیحہ کے جب مقابلہ میں واقع ہو حدیث لا شغار فی الاسلام و ان احادیث ضعیفہ میں کسی قسم کا بھی تعارض نہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ملاحظ فرمائیں صحیح صریح نہیں ہوتی تو غیر صحیح سے استدلال یا اس کی طرف اشارہ یا لفظ متابعۃ وضاحت کی بنا پر بیان کر دیا کرتے ہیں۔ افصاح نکت ابن الصلاح میں ابن حجر لکھتے ہیں:۔

ومن جملۃ صفات القبول التی لم یتعرض لھا شیخنا الحافظ یعنی زین الدین العراقی ان یتفق العلماء یعمل لوفق حدیث فانہ یقبل حتی یجب العمل بہ وقد صرح بذلک جماعۃ من ائمۃ الاصول الخ کذا فی التحفۃ المرضیۃ الملحقۃ مع الطبرانی للقاضی حسین بن محسن الانصاری

حافظ صاحب روپڑی نے علامہ شیر خلبی سے نقل کیا ہے ومحل کونہ لا یعمل بالضعیف فی الاحکام مالم یکن تلقۃ الناس بالقبول فان کان کذلک تعین وصار حجۃ یعمل بہ فی الاحکام وغیرھا کما قال الشافعی۔ اس جگہ ان احادیث ضعیفہ کے مدلول پر تلقی الناس بالقبول بالاتفاق موجود ہے یہ احادیث لائق احتجاج ہوئیں مع ہذا روایات صحیحین تک ان کی مؤید دیکھو صحیح بخاری کتاب الحیل و صحیح مسلم کتاب النکاح بعد حدیث ابن عمر مرفوعاً قلت لنافع ما الشغار قال ینکح بنت الرجل وینکحہ ابنتہ بغیر صداق وینکح اخت الرجل وینکحہ اختہ بغیر صداق۔

بخاری باب الشغار کے الفاظ یوں ہیں۔

والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ الاخر ابنتہ لیس بینھما صداق۔ صحیح مسلم میں بطریق ابوالزناد سے ابوہریرہ کی روایت میں زاد ابن نمیر الشغار ان یقول الرجل للرجل زوجنی ابنتک وازوجک ابنتی وزوجنی اختک وازوجک اختی۔ اس روایت مسلم میں مہر وغیرہ کا ذکر نہیں۔ جس سے ہمارے محترم احباب بے جا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جو ان کی کوتاہ نظری ہے ابوالزناد سے مؤطا امام مالک صفحہ ۲۹۰ ج ۲ میں ہے

ابن وھب عن ابن ابی الزناد عن ابیہ قال کان یکتب فی عہود السعاۃ ان ینھو اھل عملھم عن الشغار والشغار ان ینکح الرجل المراۃ وینکحہ الاخر امراۃ بضع احداھما ببضع الاخری بغیر صداق وما یشبہ ذلک معلوم ہوا کہ یہ کسی راوی کا اس میں تصرف ہے کہ جس نے لفظ صداق کا حذف کر دیا وہ بھی شاید نہ پہنچنے کی بنا پر نہ یہ کہ عمداً یہ کام کیا ہو بلا ذکر مہر کے جو تفسیر ہے وہ عبید اللہ کی ہے دیکھو نسائی باب تفسیر الشغار جو نہ تابعی اور نہ ہی تبع تابعی ان سے نیچے علاوہ ازیں حدیث ابوہریرہ میں خود یہ

خاتم الانبیاء ـ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری ـ قابل دید ـ قیمت (۲۵) ـ دفتر اہلحدیث امرتسر

لفظ موجود ہیں۔ دیکھو خلافیات امام بیہقی ورق ۲۸ فی مسئلۃ الشغار اخبرنا ابوعبد اللہ الحافظ انا ابوبکر محمد بن احمد بن حاتم ثنا ابوالموجہ انا صدقۃ ثنا عبدۃ عن ابی کریب عن عبید اللہ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ الرجل ویزوج ابنۃ ولا صداق بینھما۔

اس روایت کی سند کی طرف امام مسلم نے بھی اشارہ کیا ہے۔ بحمد اللہ حدیث ابوہریرہ میں بھی طاہر کی تفسیر ثابت ہوگئی اب تمامی روایات مرفوعہ موقوفہ تفاسیر طریقہ وعمل اہل جاہلیت وتفاصیل ائمہ لغت وائمہ محدثین وفقہا ایک ہوگئیں۔ فلربنا الحمد ولہ المنۃ۔

علامہ خطابی کا معالم السنن میں کلام بھی اسی کو مقتضی ہے۔ صـ۱۹۳ ج ۳ میں بعد روائت نافع فرماتے ہیں۔ قال الشیخ تفسیر الشغار ما نبئہ نافع وقد روی ابوداود بہذا فی ھذا الباب باسنادہ من الاعرج وذکر قصۃ معاویۃ بلفظ وکانا جعلاہ صداقا ثم قال قال الشیخ فاذا وقع النکاح علیٰ ھذہ الصفۃ کان باطلا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ

اگر خطابی کے کلام میں جعلاہ صداقا نہ تسلیم کیا جاوے تو ان کے کلام میں مرابط مفقود ہوجاویگا معاویہ کی روایت کو اسی پر محمول کرنا لازمی امر ہے تا اعرج کی اصل روایت کے بھی مخالف نہ ہو اعرج ہی ابوہریرہ کی روایت کا راوی ہے اگر اس پر محمول نہ کیا جاوے تو امیر معاویہ کا یہ لکھنا کہ

ھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل غلط ہوگا چونکہ یہ تعریف کسی طریق سے بھی صحیح نہیں نہ نبی سے ہے نہ ہی صحابہ یا تابعین سے اور نہ ہی ائمہ لغت وفقہاء محدثین وغیرہم سے اور نہ ہی معمول اہل جاہلیت اس کے مساعد ہے (ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل سامرودی کان اللہ لہٗ)

اہلحدیث: یہ تحقیق انیق قابل قبول ہے۔ پہلے میرا فتوےٰ یہی تھا مگر واقعات سے ثابت ہوا کہ چند پیسے مہر رکھ کر بھی نکاح شغار میں بڑا فساد یہ ہوتا ہے کہ ایک فریق کا بہو سے کچھ بگاڑ ہوا تو اپنی لڑکی روک لی دوسرے فریق کو تکلیف دینے کیلئے یا ایک فریق نے بوجہ ناچاقی بہو کو معلق رکھا تو دوسرا اسی طرح کرتا ہے اس لئے بسا اوقات بے گناہوں پر بھی ظلم ہوتے ہیں۔ اس لئے آج کل میرا فتویٰ یہ ہے کہ نکاح شغار باوجود مہر کے بھی جائز نہیں۔

---

# الزاق الکعبین

(۳)

(از قلم مولوی محمد احمد صاحب سرائمر)

قولہ۔ فقہاء محدثین میں سے بڑے پائے کے امام طحاوی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ دو قدموں کے درمیان صرف چار انگل فاصلہ رکھنا چاہئے۔

اقول۔ میں نے پہلے کہدیا ہے کہ ہمارے نزدیک صرف قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلعم ہی حجت ہے اور ہاں عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بشرطیکہ کسی حدیث صحیح کے خلاف واقع نہ ہو ورنہ وہ بھی حجت نہ ہوگا۔ میں نہائت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ اپنے کو متبع سنت قرار دیتے ہیں اور عمل کرنے کے لئے امام طحاوی کا قول پیش کرتے ہیں یہ آپ کو کب جائز ہے اور میرے نزدیک حجت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ میں حدیث ہی کو حجت مانتا ہوں اور چونکہ آپ بھی متبع سنت ہیں اس لئے وہ قول آپ کے نزدیک بھی حجت نہیں ہوسکتا۔ دوسرے یہ نہیں معلوم کہ وہ فاصلہ تنہا مصلی کا ہے یا مقتدی کا فاصلہ ہے اور پھر مقتدی کے اپنے دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ یا اس کے اور بھائی دوسرے مقتدی کے قدم کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے بہرحال یہ ان کی ایک رائے ہے۔ پس اگر تنہا مصلی کا فاصلہ مانا جائے تو کیا یہ ضرور ہے کہ چار ہی انگل کا فاصلہ رکھا جائے میں کہتا ہوں کہ ایک بالشت کا فاصلہ رکھئے یا جتنے میں آپ کو آرام ملے۔ یہ تو محض ان کی رائے ہے اگر قیاس ہوتا اور نص صریح کے خلاف ہوتا۔ تو کوئی متبع سنت اس کو تسلیم نہ کرتا۔

قولہ۔ جو لوگ صف میں قدموں کو ملانے کو کہتے ہیں اور جن حدیثوں سے ثابت کرتے ہیں ان حدیثوں کو نقل کرتا ہوں اور ان کا مطلب لکھتا ہوں۔ لوگوں پر خوب ظاہر ہوجائے گا کہ یہ لوگ حدیث کا مطلب غلط سمجھتے ہیں اور تمام لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کیونکہ ظاہری الفاظ کی پیروی کرتے ہیں اور اصل مطلب تک نہیں پہنچتے ہیں

(۱) اخرج البخاری عن حمید انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا صفوفکم فانی اراکم وراء ظہری فقال انس فکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ۔ ترجمہ۔ بخاری نے حمید سے روایت کی ہے وہ انس سے روائت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کرو کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ تو انس نے کہا کہ تو تھا ہم لوگوں میں سے ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے اور اپنے قدم کو اپنے ساتھی کے قدم سے ملاتا۔ (۲) وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ متفق علیہ وفی بعض الروایۃ حاذوا بالمناکب والاعناق۔ ترجمہ۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صف برابر کرنا نماز کی تمامی سے ہے۔ بخاری ومسلم۔ اور ایک روایت میں ہے کندھوں کو مقابل کندھوں کے رکھو اور گردنوں کو بھی۔ مولنا عبد الحق صاحب محدث بخاری کے ترجمہ فارسی میں احدنا کا ترجمہ فرماتے ہیں "یکے از ما" یعنی ایک ہم میں سے اپنے ساتھی کے مونڈھے اور پاؤں سے ملاتا تھا۔ اس کو معلوم ہوا کہ کوئی ملاتا تھا اور کوئی نہیں ملاتا تھا اور وہ صحابہ کرام کی جماعت تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ قدموں کو ملانا کوئی ضروری عمل نہیں ہے اور نہ کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ جو صحابہ نہیں ملاتے تھے وہ گنا ہوں کے

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۱۲ دفتر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

مرتکب ہونگے۔ نعوذ باللہ منہ۔ بلکہ مراد اس سے مبالغہ ہے۔ یعنی قریب قریب کھڑا ہونا چاہئے۔ چنانچہ فتح الباری میں لفظ مبالغہ موجود ہے۔ دیکھو عبد اللہ بن عمر غسل کرتے تو سارے بدن پر پانی پہنچانے کے علاوہ آنکھوں کی پلکوں کو الٹ کر پانی پہنچاتے تھے تو کیا اس کے اندر پانی پہنچانا ضرور ہوجائے گا۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ چار انگل کا فاصلہ بتایا ہے وہ بہت صحیح ہے۔ اہلحدیث الفاظ ظاہری کے معنی سمجھ کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور حدیث کے اصل مطلب تک نہیں پہنچتے۔ دیکھو شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی انصاف میں فرماتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث میں اکثر ان میں جہلا ہیں وہ حدیثوں کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں وہ بالکل نادان ہیں۔ (نوٹ یہ عربی عبارت بغیر ترجمہ یاد پر کیا ہے) دیکھو عبد اللہ بن عمر غسل کرتے تو سارے بدن پر پہنچانے کے علاوہ پلکوں کو الٹ کر پانی پہنچاتے تو کیا غسل میں ان کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے"

**اقول۔** تسویہ صفوف کے بارہ میں جو حدیثیں ہیں اس کو نقل کرکے جواب دیتا ہوں۔ دو حدیثیں وہی ہیں جن کو مجیب نے نقل کیا ہے۔

(۳) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ا عند ابی داؤد صححہ ابن ابی خزیمۃ والحاکم عنہما ولفظہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ۔ ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور مونڈھے کو مونڈھے کے مقابل کرو اور قدموں کے درمیان کشادگی بند کرو اور فرجوں کو شیطان کے آنے کے لئے مت چھوڑو اور جو صف کو ملائے اللہ اس کو ملائے اور جو صف کو قطع کرے اللہ اس کو قطع کرے یہ حدیث ابوداؤد میں ہے اور ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

(۴) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ رواہ البخاری ومسلم وابن ماجۃ وغیرہم وفی روایۃ للبخاری فان تسویۃ الصف من اقامۃ الصلاۃ۔ ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنی صفوں کو خوب برابر کرو کیونکہ صف کی برابری سے نماز کامل ہوتی ہے۔ یعنی اگر صف سیدھی نہ ہوگی تو نماز ناقص ہوگی یہ حدیث بخاری ومسلم اور ابن ماجہ میں ہے۔ اور علاوہ ان کے اور کتابوں میں ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ صفوں کو خوب برابر کرو کیونکہ تسویہ صف نماز کو قائم کرتا ہے۔ یعنی اگر صف سیدھی نہیں ہوئی تو نماز قائم نہیں ہوئی۔

(۵) رواہ ابوداؤد ولفظہ ان رسول اللہ صلعم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانہا الحذف ورواہ النسائی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما نحو روایۃ ابی داؤد۔ ترجمہ۔ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ اور اس کا لفظ یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو اور مل جاؤ اور قریب ہوجاؤ اور گردنیں مقابل میں رہیں پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں مری جان ہے ضرور میں شیطان کو صف کے درمیان داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے ایک بط ہے۔ اور اس کو نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیحین میں روایت کی ہے۔

(۶) بخاری میں ہے۔ عن انس بن مالک قال اقیمت الصلاۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلعم بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری۔ ترجمہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز کی اقامت کی گئی تو ہماری طرف رسول اللہ صلعم نے اپنا رخ کرکے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور خوب مل جاؤ کہ فرجہ باقی نہ رہے کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ فتح الباری میں ہے۔ تراصوا ای تلاصقوا بغیر خلل۔ یعنی بغیر فرجہ کے مل جاؤ۔

(۷) عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلعم من سد فرجۃ من خلل الصف بنا اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ ترجمہ۔ عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو صف کے درمیان کی کشادگی کو بند کرے تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ یہ حدیث جمع الفوائد میں ہے۔

(۸) فی البخاری وقال النعمان بن بشیر قال فی فتح الباری ھذا طرف من حدیث اخرجہ ابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ من روایۃ ابن القاسم الجدلی واسمہ حسین بن حریث قال سمعت النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلعم علی الناس بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم ثلثاً واللہ لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فلقد رایت الرجل منا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعبہ واستدل بحدیث النعمان ھذا علی ان المراد بالکعب فی ایۃ الوضوء العظم الناتی فی جانبی الرجل وھو عند ملتقی الساق والقدم وھو الذی یمکن ان یلزق بالذی بجنبہ خلافا لمن ذھب ان المراد بالکعب مؤخر القدم وھو قول شاذ ینسب الی بعض الحنفیۃ ولم یثبتہ محققوھم۔ ترجمہ بخاری میں ہے اور کہا نعمان بن بشیر نے فتح الباری میں کہا کہ یہ حدیث اس حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابوداؤد نے نکالا ہے اور اس کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے ابن قاسم جدلی کی روایت سے اور ان کا نام حسین بن حریث ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو خوب سیدھی اور درست کرو اسکو تین بار فرمایا خدا کی قسم اپنی صفوں کو خوب سیدھی کرو اگر ایسا نہ کروگے تو اللہ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دیگا تو نعمان نے کہا کہ میں نے خود اپنے مردوں سے دیکھا وہ اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ چپکا کرتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بات سمجھی گئی ہے کہ آیتہ وضوء میں

معجم القرآن ۔ الفاظ قرآن ...

جو لفظ کعب ہے۔ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو پاؤں کے اوپر دونوں جانب ابری رہتی ہے۔ اور وہ ساق و قدم کے ملتقے کے پاس ہے۔ اور وہی ہڈی ایسی ہے جس کو اپنے بازو کے متصل کے ہڈی کے ساتھ ملاسکتا ہے۔ برخلاف اس کے بعض نے کعب سے موخر القدم کا حصہ مراد لیا ہے یہ قول شاذ ہے اور اس کو بعض حنفیہ کی طرف نسبت کیا ہے حالانکہ اسکے محققین نے اس کو ثابت نہیں کیا۔

(باقی آئندہ)

---

# عرس

(بقلم مولوی محمد سلیمان صاحب سوداگر چکر دھر پور)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مزاروں پر بھلا جاتے ہو تم تو مدعا لیکر  مگر یہ نذریاں جاتی ہیں کیا جرم و خطا لیکر
یا جاتی ہیں برائے نذر قلب پارسا لیکر  یا خوش کرنے کو روح خواجہ سامان غنا لیکر
حضور خواجہ آخر کیسے کیا جاتی ہیں نذرانے

مزاروں پر تو خود پردہ نشینوں کو بھی لے جاؤ  پھریں بے پردہ ہو کر شوق سے لیکن نہ شرماؤ
کوئی گر معترض ہو تو زیارت کی سند لاؤ  ہو منشا اس سے شارع کا کوئی تم ضد پر اڑ جاؤ
مگر ہرگز نہ پائیں عیدگاہ عیدین میں جانے

تعجب ہے کہ اک پردہ نشیں مشہور باعصمت  نہ دیکھی ہو کبھی غیروں نے جسکی آجتک صورت
مزاروں پر ہجوم مرد میں پھرتی ہو با زینت  جمال و حسن کی اسکے تماشائی بنے خلقت
وہ جائے گویا عاشق طبع دل پر تیر برسانے

ہے آخر کیا سبب اسکا سمجھ میں کچھ نہیں آتا  کہ ہوں اپنے گھر و نہیں یہ تو ہو با قاعدہ پردہ
جمال اسکی نہ ہو مارے پرندہ پر وہاں اپنا  مزاروں پر مگر احساس دلمیں کچھ نہ ہو اس کا
کہ پاس آئیں مجاور ہاتھ ان پر رکھ کے جھکوانے

عقیدتمند ہی جائیں بزرگوں کے مزاروں پر  نہیں خود ہی نہ ہو حد ادب یاں کوئی باہر
وقوعے پھر بھی ہوں بدکاریوں کے گر وہاں اکثر  تو الزام اسکا تھوپا جائیگا کسطرح غیروں پر
مگر در اصل یہ تو ہر عقیدتمند ہی جانے

سمجھ میں یہ نہ آیا کسکو کہتے ہیں ادب کرنا  یہ گستاخی یا بے ادبی بزرگوں سے نہیں ہے کیا
کہ خواجہ نہ ملا اتنا تو کلسیں توڑ ڈالوں گا  نہ پاؤں گا مراد اپنی تو ہرگز میں نہ جاؤنگا
مزاروں پر یہ کیا جاتے ہیں یوں خواجہ کو دھمکانے

اسی کو دین سمجھا ہے یہی اسلام ہے گویا  کہ جسکے جی میں جو آئے ہو تابع شوق سے اس کا
خدا ہی سے تعلق نہ رسول اللہ سے ان کا  محض دھوکا ہے دم بھرنا ولی اللہ سے الفت کا
ہیں جب اعمال تعلیم شریعت سے جدا گانے

ہر اک آوارہ ناکارہ کو اسمیں اب سہولت ہے  کہ بن جائے ولی تو دور پھر افلاس و غربت ہے
بسنر کی کچھ ہے حاجت نہ مشقت کی ضرورت ہے  نہ دنیا میں کوئی اس سے فزوں آسان تجارت ہے

ولی بن جائے کوئی تو ہے کون ایسا جو نہ مانے

کوئی کہتا ہے ہوں آزاد احکام شریعت سے  صلوٰۃ و صوم کو کوئی لغو کہتا ہے نفرت سے
کسی کو بغض ہی ہے عالم قرآن و سنت سے  کوئی ہر گفتگو میں طعن دیتا ہے حقارت سے
کہ اسرار تصوف کیا بھلا جانیں یہ مُلّانے

بھلا اس سادہ لوحی کا کہیں کوئی ٹھکانا ہے  ہے نظروں میں ولی وہ چال جسکی وحشیانہ ہے
ہے شاہد جس کی ہر حرکت کہ حرکت ملحدانہ ہے  زباں پر جسکے ہر اک لفظ لفظ مشرکانہ ہے
غضب ہے اب ولی ہونے لگے ایسے بھی دیوانے

تمیز اولیا بھی کیا رہا ان میں نہ اب باقی  کہ ہر فعال دیوانہ ہے نظروں میں ولی ان کی
کہ ادنیٰ شے ہے کوئی ذہن میں انکے ولایت بھی  یا ان دیوانوں ہی کیطرح ہستی اولیا کی تھی
ولی مانے کسی کو تو عمل سے بھی تو پہچانے

ولی کا فعل کوئی کب شریعت سے جدا ہوگا  وہ سو جاں سے کتاب اللہ و سنت پر فدا ہوگا
وہ ہر اک گفتگو میں عاشق نام خدا ہوگا  زباں پر یا علی ہوگا نہ کلمہ غوث کا ہوگا
زباں پر ہوگا تو نبی ہوگا چاہا گریوں اللہ نے"

خدا کی شان بھی اپنی طرح کیا عاجزانہ ہے  یا اللہ تک رسائی اولیا کی حاکمانہ ہے
یا دخل انکا مشیت میں خدا کی جابرانہ ہے  یا حیثیت ہے ایک انکی تعلق ہمسرانہ ہے
کہ چارہ ہی نہ ہوگا ان کی بات اللہ کو بن مانے

خدا کہتا ہے تم مجھ سے کہو میں سب کی سنتا ہوں  کوئی مانگے تو میں ہر مانگنے والے کو دیتا ہوں
جو مجھکو حب رکھتے ہیں انہیں محبوب رکھتا ہوں  جو مجھ سے پھیرتے ہیں رخ تو رخ میں پھیر لیتا ہوں
مگر یہ ہیں کہ ادھر ہی سے بگڑی جائیں بنوانے

خدا پیار کرے ہم کو عبادت کیلئے اپنی  مگر اک تو عبادت ہی کہ ہم غفلت کریں اس کی
نہ رکھیں بعد اسکے دلمیں اسکی کوئی پروا بھی  دلیری سے کریں بلکہ ہم اسکے ساتھ گستاخی
کہ کافی اولیا ہیں گر نہ بخشا ہم کو اللہ نے

سلیماں ختم کر کافی ہے تیری اتنی ہی تقریر  دعا کر نظم میں تیری خدا پیدا کرے تاثیر
کشش ایسی ہو اسمیں وہ ایسی اسمیں ہو تسخیر  کہ احساس شریعت قوم مسلم کا ہو دامنگیر
تجھے چاہے بھلا جانے کوئی چاہے برا جانے


## رحمۃ للعالمین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین مورخین صلحاء علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ حصہ اول ۶؍۔ دوم ۲؍۔ سوم ۲؍۔ علاوہ محصول ڈاک۔ منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر


تفسیر القرآن مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب جلد (۳۴۸) زبان عربی بعد تصنیف ہے۔ قیمت ۱۲؍ (مجلد)

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۲)

گذشتہ پرچہ میں صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ نقل ہوئے ہیں جن میں ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو دیکھا کہ ایک خاص مکان کی تلاش میں جا رہے ہیں تو منع فرمایا۔ اب اس کے آگے ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

پس ان احادیث اور ارشادات حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم و ائمہ کرام علماء عظام سے مولوی نعیم الدین کا خود طبع زاد مخالف شریعت ہونا اور تقویۃ الایمان کا صدق مطابق احادیث و ائمہ امت سے واضح ہوگیا کیونکہ عبادت اور قرب حق تعالیٰ برکت حاصل کرنے کے لئے یہی تین مساجد عالم میں مخصوص ہیں جن کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ خانہ کعبہ معظمہ میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ایک ہزار یا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب جس میں زیارت مرقد مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم و مزارات حضرات صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کے فضائل و برکات بھی شامل نقد وقت ہیں۔ اور اتباع احادیث و شریعت اور مساجد اللہ الحرام کا حفظ مراتب الامر فوق الادب کا مقتضی ہے۔ اور مسجد بیت المقدس میں پانچسو نمازوں کا ثواب ہے علیٰ ہذا دیگر بکثرت فضائل و برکات ہیں کہ یہ حصہ متبعین سنت کا ہی حصہ ہے نہ مبتدعین ضالین کا۔

اب مریدوں اور طالب علموں کا پیر و استاد کے یہاں اور حضرات صحابہ اور محدثین کا احادیث کی تلاش میں بڑے بڑے سفر فرمانا اسی طرح احباب و اقارب کی ملاقات کو سفر کرنا تجارت و کاروبار وغیرہم کے لئے جانا نصوص آیات و احادیث سے صراحۃً ثابت اور تقرب الی اللہ کا باعث ہے۔ چنانچہ قرآن پاک پارہ گیارہ سورہ توبہ میں ارشاد ہے۔ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون۔ یعنی اور اس طرح نہیں کہ مسلمان سارے کوچ میں نکلیں تو کیوں نہ جاوے ہر فرقہ میں سے ان کا ایک گروہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں اور تا خبر پہنچاویں ڈراویں اپنی قوم کو جس وقت واپس آویں ان کی طرف شاید کہ وہ لوگ بچتے رہیں۔“ اور پارہ ۲۲ سورہ فاطر میں ارشاد ہوا۔ وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون۔ یعنی اور نکالتے ہو (دریاؤں میں سے) گہنا زیور موتی جسکو پہنتے ہو اور تو دیکھے جہاز ان میں چلتے ہیں پھاڑتے ہوئے تا تلاش کرو اسکے فضل سے اور شاید تم شکر گذار ہو۔

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم الحدیث (معنف شرح موطا ص) یعنی قریب ہے کہ ماریں گے لوگ اونٹوں کے جگر یعنی سفر کرینگے اونٹوں پر اور تیز روی سے چلاوینگے ان کو علم کی طلب میں۔

پس اس کو اس پر قیاس کرکے مولوی نعیم الدین کا محض فریب سے لوگوں کو گور پرستی میں مبتلا کرنا ہے۔ اگر ان سفروں کی مانند قبروں کے لئے سفر کرنا باعث اجر اور ثواب ہوتا تو کسی حدیث کسی صحابی سے بسند صحیح صریح مولوی نعیم الدین کو ثابت کرنا لازم تھا جو احادیث صحیحہ مرفوعہ صحیحین پر راجح ہوتا اگر ممکن ہوتا تو کر دکھاتے نحن ادلیٰ تعلیہ البیان۔

**قولہ ص۱۶۵۔** مگر مقصود اس بیدین کا اس سفر کو شرک بتانا ہے جو سرمایۂ سعادات و ذخیرہ برکات ہے یعنی بقصد زیارت مدینہ طیبہ کا سفر۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ کسی کی قبر یا چلہ یا کسی کے تھان پر جانا اور دور سے قصد کرنا اور سفر کے رنج و تکلیف اٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہاں پہنچنا اور وہاں جاکر جانور چڑھانے اور منتیں پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا اور اسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا اور اسی قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدے کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۳۵)

اب وہابی جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار کرتے درخت کاٹتے، گھاس اکھاڑتے پھرا کریں ورنہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوجائیں گے۔ تقویۃ الایمان ص۱۱ میں نامعقول باتوں سے بچنے کو بھی شرک بتایا ہے تو فرض ہوا کہ وہابی جب سفر کرے تو ضرور نامعقول باتیں کیا کرے ورنہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوجائے گا۔ کم بختوں کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں جو ایسی بیہودہ کتاب کو اپنا دین بنائے ہوئے ہیں۔“

**اقول۔** ناظرین اہل انصاف نے ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز عبارت تقویۃ الایمان میں سفر مدینہ طیبہ کے شرک ہونے کا ذکر تک نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کی تکبندی اور فریب کاری ہے۔ بلکہ جو لوگ دور دور سے قصد کرکے مثل تعظیم و تکریم خانہ کعبہ کی خصوصیات کے بتقریب غیر اللہ کسی کی قبر پر چلہ یا تھان پر جاکر جانور چڑھاتے منتیں پوری کرتے طواف کرتے اس کے جنگل کا ادب کرکے شکار نہیں کرتے درخت نہیں کاٹتے ہیں ان پر شرک عائد ہوجاتا ہے۔ چنانچہ معراج الدرایہ معتبر فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔ ولو طاف حول مسجد سوی الکعبۃ الشریفۃ یخشی علیہ الکفر انتہی (صواعق ص۲۳) یعنی اگر طواف کرے کسی مسجد کے گرد سوائے کعبہ شریف کے تو اس پر کفر کا ڈر ہے۔

پس جبکہ مسجد کے طواف میں خوف کفر ہے تو کسی دوسری جگہ کے لئے خصوصیات کعبہ معظمہ کو تقرباً عمل میں لانا کس درجہ کھلا ہوا شرک و کفر ہوگا۔ مگر یہ سب کچھ مولوی نعیم الدین کی منگھڑت شریعت میں ایمان سمجھا گیا ہے۔ علیٰ ہذا نامعقول باتیں تو ہر وقت ہر جگہ کرنا منع ہیں مگر خانہ کعبہ کی حرمت و عظمت کے لئے وہاں بہت زائد بری ہیں کیونکہ وہاں کا اجر و ثواب جس طرح زائد ہے گناہ و نامعقول کام بھی زیادہ برے ہیں۔ حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ بقر میں فرماتے ہیں۔ فمن فرض فیہن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ یعنی پھر جس نے

(۹۳۵) قرآن کی مختلف آیات

لازم کر لیا ان میں سے حج کرنا تو بے پردہ ہونا عورت سے نہیں ہے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا۔

معلوم ہوا خانہ کعبہ کی عظمت کے لئے بعض حلال امور بھی حرام فرما دیئے گئے۔ چنانچہ فرمایا ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ۔ یعنی اور حجامت نہ کرو سر کی جب تک پہنچ نہ چکے قربانی اپنے ٹھکانے پر۔

اب مولوی نعیم الدین کا اپنی بے عقلی سے یہ کہنا کہ جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار درخت گھاس کاٹنے اور اکھاڑنے پھرا کریں ضرور نا معقول باتیں کیا کرے۔ محض بیہودہ گوئی ہے کلام رب العزت تعالیٰ شانہ کی جناب میں مضحکہ پن ہے۔

قولہ صفحہ ۱۵۵ و ۱۵۶ "اب احادیث ملاحظہ کیجئے تو اس بے دینی کا بطلان ظاہر اور معلوم ہو کہ معاند بدبخت زیارت روضہ طاہرہ سے روکنے کے لئے یہ تمام بکواس کر رہا ہے۔ حدیث ۱ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ حدیث ۲ من زار قبری حلت لہ شفاعتی۔ حدیث ۳ من جاء نی زائرا لا تعملہ حاجتہ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا یوم القیامۃ حدیث ۴۔ من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ حدیث ۵ من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی۔ خلاصۃ الوفا صفحہ ۴۸ و صفحہ ۴۹۔ حدیث ۶ من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۰)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ زیارت روضہ طاہرہ کے لئے قصد کر کے حاضر ہونا اور اس سے دینی نفع کی توقع رکھنا رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے۔ معاذ اللہ آستانہ کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنے اور التجا کرنے کو بھی شرک کہتا ہے باوجودیکہ یہ آداب زیارت میں سے ہے۔ مفصل بیان صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۴۴ تک گذر چکا ہے۔ اب یہ بھی دیکھئے کہ مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کو محترم کس نے فرمایا حرم کس نے بنایا وہاں شکار کرنے درخت کاٹنے گھاس اکھاڑنے سے کس نے منع کیا۔ یہ جاہل بدلگام خاکش بدہن مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ حدیث ۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ کے دونوں سنگستانوں کے مابین حرام کرتا ہوں اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا اور اس کے شکار کو مارنا۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک لکھا ہے۔ بے دینوں سے پوچھو کہ ان کے عقیدہ فاسدہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی شرک ہے تو پھر توحید کیا وہ شیطان سے سیکھیں گے۔"

**اقول** ہرگز ہرگز تقویۃ الایمان میں زیارت مدینہ طیبہ اور اس کے حرم محترم ہونے کو جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے معاذ اللہ شرک و ممنوع نہیں لکھا اس میں اس کے متعلق ایک حرف تک نہیں ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین المفترین۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کا اتہام اور بغض و عناد ہے۔ علاوہ ہذا روایات ۱ لغایۃ ۶ منقولہ مولوی نعیم الدین بلا سند و صحت کے عند المحدثین قابل حجت نہیں ہو سکتیں جبکہ ائمہ محدثین رحمہم اللہ نے ان پر حکم ضعف اور موضوعیت کا دیا ہے۔ چنانچہ فوائد المجموعۃ فی احادیث الموضوعۃ صفحہ ۴۲ میں مرقوم ہے۔

حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔

قال فی المقاصد ان ابن خزیمۃ اشار الی تضعیفہ ورواہ البیہقی بلفظ کمن زارنی فی حیوتی وضعفہ وروی من زار قبری کنت لہ شفیعا قال النووی انہ موضوع لا اصل لہ قالہ السیوطی فی الذیلی وکذا ما روی بلفظ لم یزرنی فقد جفانی فانہ قال الصنعانی ایضا ھو موضوع وکذا قال الزرکشی و ابن الجوزی۔

نیز روایت ۶ میں مسلمہ بن سالم الجہنی اور عبد اللہ بن عمر العمری واقع ہیں۔ فاما مسلمۃ بن سالم الجہنی البصری فقال ابوداؤد السجستانی انہ لیس بثقۃ نص علیہ الحافظ ابن حجر فی اللسان واما عبد اللہ بن عمر العمری فقال الترمذی فی جامعہ انہ لیس بالقوی عند اہل الحدیث وقال احمد کان یزید فی الاسانید ویخالف وکان یحیی بن سعید یضعفہ وقال عبد اللہ بن علی بن المدینی عن ابیہ ضعیف وقال یعقوب بن شیبۃ فی حدیث اضطراب وقال النسائی ضعیف الحدیث کذا فی تہذیب الکمال وغیرہ من کتب اسماء الرجال۔

اور حدیث ۵ میں حسن بن الطیب اور حفص بن سلیمان واقع ہیں۔ فاما حسن بن الطیب فقال البرقانی انہ ذاہب الحدیث وقال الدارقطنی لا یساوی شیئا حدث بما لا یسمع وعن مطین انہ کذاب واما حفص بن سلیمان فکان واہیا فی الحدیث وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ انہ متروک الحدیث وقال ابن معین لیس بثقۃ وقال البخاری ترکوہ وقال ابو حثیم متروک لا یحتج بہ وقال ابن خراش کذاب یضع الحدیث کذا فی میزان الاعتدال للامام الذہبی انتہی صواعق صفحہ ۳۵ وقال الحافظ ابن الحجر عسقلانی اکثر متون ہذا الاحادیث موضوعۃ۔ کذا فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل صفحہ ۳۰۵ مع التفصیل فمن شاء فلیراجع۔"

پھر جبکہ باوجود صحاح خصوصاً صحیح بخاری و صحیح مسلم اور موطا امام مالک کتب طبقہ اول کی احادیث صحیحہ لا تشد الرحال کے جن میں سفر مدینہ طیبہ مسجد نبوی کی زیارت کا فرمان ہے ان کو چھوڑ کر روایات ضعیفہ موضوعہ جن کو ائمہ محدثین حاملان دین نقادان فن حدیث نے ضعیف و موضوع قرار دیا ہے استدلال میں لانا محض مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تعصب اہل حق ائمہ سے عناد کا باعث ہے۔ (باقی)

تقویۃ الایمان ۔ جمیع دشمن معترضین کے اعتراضات (۳۴) کا جواب بحکم سابقہ ۔ نمبر ۱۲ (باقی)

# فتاویٰ

**تعاقب** اخبار اہلحدیث ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ میں آپ کا فتویٰ زکوٰۃ در تعمیر مساجد درج ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ مصرف زکوٰۃ حضرت کے زمانہ میں یا خلفا الراشدین کے زمانہ میں مساجد پر صرف کر دینا ثابت مدلل فرماویں کہ کسی اصحاب کرام نے مسجد پر زکوٰۃ خرچ کی تھی یا نہیں اگر ان دونو زمانوں کے سوا مصرف زکوٰۃ مساجد پر نہیں خرچ ہوئی تو آپ کا فتوے زکوٰۃ مسجد پر صرف کرنا خلاف حدیث ہے۔ (الراقم حافظ عبدالحی اہلحدیث از ٹوہانہ ضلع حصار۔ خریدار اہلحدیث)

**جواب تعاقب** میں نے عربیت کے قواعد سے آیت کے معنے کئے ہیں اور حوالہ بھی مذہب محدثین کا دیا ہے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں سائل کو شائد یہ خبر نہیں کہ اس کے اس فقرے (خلاف حدیث ہے) کے کیا معنے ہیں۔ خلاف حدیث وہ بات ہوتی ہے جو حکم حدیث کی نقیض ہو یعنی حدیث ایک حکم بتائے اور یہ اس کو توڑے۔ ایسا ہے تو آپ وہ حدیث پیش کریں جس میں مذکور ہو کہ زکوٰۃ مسجد پر نہ لگائی جائے۔ پھر کہا جائے گا کہ میرا فتویٰ حدیث کے خلاف ہے۔ اس صورت میں میں رجوع کروں گا۔ لیکن جو صورت یہاں ہے وہ حدیث کے خلاف نہیں۔ اللہ اعلم۔

**س ۱۶۰** } زید اور بکر دو چچا زاد بھائی ہیں دونوں کی شادیاں ہو چکی ہیں اور ہر دو کے ہاں ایک دو اولادیں بھی ہیں۔ زید چھوٹا ہے اور بکر بڑا۔ بکر کے ایک دو اور بھی بھائی ہیں لیکن زید اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اوائل عمر میں لوگوں نے بکر کی ....... بابت زید پر تہمت لگائی جس کے باعث زید اور بکر کے درمیان ناراضگی پیدا ہو کر بول چال بند ہوگئی چونکہ بکر کا والد زندہ ہے اور وہ اپنے لڑکوں کو ساتھ لیکر بول چال اور لینا دینا بند کر بیٹھا۔ بعد چند سال کے زید اور بکر اور بکر کی اولاد آپس میں راضی ہو گئے صرف بکر کا باپ اور اس کا ایک لڑکا ناراضگی پر قائم رہے جس کو عرصہ قریباً پندرہ سال گزر چکا ہے اب زید چاہتا ہے کہ ناراضگی کو ختم کر دیا جاوے اور از روئے شریعت زید کو معافی دیکر آپس میں راضی ہو جاویں۔ لیکن بکر کا باپ اور اس کا بھائی نہیں مانتے۔ حالانکہ گاؤں کے بہت آدمی کوشش کر چکے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زید شریعت کے ماتحت خدا تعالیٰ کی سزا کا مستوجب ہے کہ نہیں؟

(عبدالعزیز اہلحدیث از کوٹلی لوہاراں مغربی)

**ج ۱۶۰** } حدیث شریف میں آیا ہے روٹھنے والوں میں سے جو سلام کر دے وہ بری ہے۔ جو سلام کو نہ مانے وہ قصور وار ہے۔

(از واقف غریب فنڈ)

**س ۱۶۱** } ایک دیہات کے مسلمانوں نے بماتحت سردار قوم پابندی نماز کی آپس میں بندش کی۔ منجانب پنچائت تارک نماز اور بلا عذر مسجد میں آکر نماز نہ پڑھنے والوں پر فی وقت ۱؎ جرمانہ مقرر کیا گیا تاکہ حتی الوسع لوگ ترک صلوٰۃ کے مرتکب نہ ہوں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ زید بالقصد مسجد میں بعض وقت کی نماز نہیں پڑھتا اور نماز جمعہ بھی دوسری بستی میں جاکر پڑھتا ہے اور امام پر خود تراشیدہ الزام لگاتا ہے۔ اتفاق سے ایک روز مجمع عام میں بموجودگی صاحب سردار زید سے اس کی گفتگو نکل آئی تو زید نے حد درجہ جسارت و بیباکی سے نہایت پر زور لہجے میں کہا کہ میرے نزدیک گھر میں نماز پڑھنا مسجد کے نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ مگر زید سے جب اس کی دلیل پوچھی گئی تو صاف لفظوں میں جواب دیا کہ "چونکہ میں نے گھر میں بعض وقتوں کی نماز پڑھنے کی منت مانی ہے اس لئے گھر میں ادا کرتا ہوں"۔ زید کی اس قسم کی الٹ پھیر اور لایعنی باتیں سن کر اور شریعت غرّا کی تحقیر و تضحیک دیکھ کر سردار صاحب برداشت نہ کر سکے مارے غصے کے مجمع سے اٹھ کر چلے گئے۔ مگر بجائے اس کے کہ زید پر سردار صاحب کے اس معنوی ناراضگی کا کچھ مفید اثر ہوتا حد درجہ مضر ہوا اور دن دونی رات چوگنی سرکشی و جسارت اور بیباکی بڑھ کر خود جماعت میں ایک خلفشار پیدا ہو گیا۔ آخرش جماعت کے کارکن افراد نے محسوس کیا کہ اگر زید کی باتوں اور ناشائستہ حرکتوں کا جلد از جلد کوئی قطعی فیصلہ نہ کیا گیا تو مرض متعدی اور جراثیم متجاوز ہو جائینگے۔ چنانچہ ہفتہ کے اندر ہی باقاعدہ کمیٹی بیٹھی اور زید سے باز پرس ہوئی تو آج زید نے ایک دوسرا پہلو اختیار کرتے ہوئے یہ جواب دیا "چونکہ امام صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں یہ بیان کیا ہے کہ تارک جماعت کافر ہے اور خود ترک جماعت کر کے گھر ہی میں نماز پڑھتے ہیں اس لئے میں بھی پڑھتا ہوں نیز ان حرکتوں سے مری غرض یہ بھی ہے کہ امام صاحب کے قول و فعل کی بھی باز پرس کی جائے"۔ ہاں یہ بھی واضح رہے کہ زید کے ان ہر دو اتہام ماسبق کی نہ جماعت کے کسی فرد نے تصدیق کی اور نہ خود امام صاحب اسکے قائل ہوئے کہ تارک نماز جماعت کافر ہے اور نہ ہی خطبہ جمعہ میں انہوں نے یہ بیان کیا اور نہ امام صاحب کا گھر میں نماز پڑھنا ثابت ہو سکا۔ لہٰذا پنچائت کی طرف سے زید کو پانچ روپے جرمانہ اور پانچ جوتے سزا کا حکم صادر کیا گیا۔ جوتے تو فوراً ہی لگا دیئے گئے لیکن جب روپیہ طلب کیا گیا تو زید نے انتہائی سرکشی میں جواب دیا کہ "ہم جرمانہ ہرگز نہیں دینگے پنچائت جو کچھ کر سکتے کر لے وغیرہ"۔ حتیٰ کہ زید کے ایک عزیز نے معاملہ رفع دفع کرنے کے خیال سے یہاں تک ایثار کرتے ہوئے کہا کہ اگر زید کہے تو ہم اس کی عوض اپنے پاس سے ۵؎ جرمانہ ادا کر دیں۔ مگر اس پر بھی باوجود انتہائی افہام و تفہیم اور ہر طرح کے نشیب و فراز دکھلانے کے جب کسی طرح راضی نہ ہوا تو جماعت نے زید سے ترک موالات کا اعلان کر دیا۔ اور یہاں کی جماعت کا ہمیشہ سے یہی دستور ہے کہ جب مجرم کسی طرح قابو میں نہیں آتا تو اسے اسیطرح قابو میں لایا جاتا ہے۔ لہٰذا فی الحال اصلی و صحیح واقعات کا لب لباب اور خلاصہ پیش خدمت کر کے سوال ہے کہ پنچائت کا فعل مذکورہ و کارروائی قابل ملامت و ظلم ہے یا زید کی حرکتیں مذموم و قابل سزا ہیں؟

**ج ۱۶۱** } زید نے ابتدا میں سرداری تسلیم کی

# متفرقات

**"قادیانی مذہب"** حیدرآباد دکن میں جو قادیانی تحریک کی مخالفت جاری ہے اس کا ثبوت اس کتاب کی اشاعت سے ملتا ہے کہ یہ تیسری بار طبع ہوئی ہے۔ ہر طبع میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ تیسری مرتبہ صفحات ۴۰۰ تک پہنچ گئے ہیں ہر قسم کے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ زبان شستہ۔ لکھائی چھپائی، کاغذ اچھا۔ قیمت ۶؍۔ ملنے کا پتہ۔ کمال احمد فاروقی بیت السلام حیدرآباد دکن۔

**احکام زوجیت** نکاح وغیرہ کے مسائل۔ بیوی، خاوند کے حقوق کا ذکر آسان اور شستہ الفاظ میں۔ قیمت ۱؍۔ پتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب مستری امرتسر شریف گنج۔

**زلازل ہندوستان اور متنبی قادیان** زلزلہ کا سبب ترک جہاد ہے جو قادیانی نے فسوخ کیا حوالجات مرزا پر بحث۔ قیمت ۶ پائی۔ پتہ مذکور۔

**مکرر یاددہانی** ذیل میں جن خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں ان میں جن کی قیمت ۲۵ جولائی تک وصول نہ ہوگی یا مہلت وانکار وغیرہ کی اطلاع موصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۶ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا

**ضروری نوٹ** اگر کوئی صاحب گھر پر موجود نہ ہوں یا وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں تو وہ مہربانی کر کے وی پی کا اطلاعی کاغذ ضرور وصول کر لیں۔ اس طرح وی پی ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ بصورت وی پی واپس کر دینے سے بدرجہا بہتر ہے

**وی پی واپس نہ کریں** کیونکہ فی وی پی ۳؍ نیس رجسٹری دفتر کی گرہ سے خرچ ہوتا ہے جو بصورت واپسی دفتر کو نقصان عظیم کا باعث ہوتا ہے۔

۸۱۳ - ۸۸۷ - ۲۵۳۹ - ۲۸۵۹ - ۳۱۵۷
۳۲۹۰ - ۳۶۰۹ - ۳۶۳۷ - ۴۳۲۲ - ۴۵۲۵
۵۲۲۰ - ۵۵۹۱ - ۱۳۳۹ - ۶۵۴۰

۶۵۴۵ - ۶۹۲۴ - ۷۴۳۷ - ۷۴۵۳ -
۷۴۶۰ - ۷۸۷۴ - ۸۰۰۳ - ۸۳۵۷ - ۸۳۶۲ -
۸۴۸۰ - ۸۵۱۸ - ۸۵۳۶ - ۸۵۴۷ - ۸۵۷۸ -
۸۹۷۰ - ۹۰۱۱ - ۹۰۱۹ - ۹۰۶۸ - ۹۲۴۲ -
۹۴۴۸ - ۹۴۶۹ - ۹۸۶۱ - ۹۸۹۰ - ۹۹۰۸ -
۹۹۶۷ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۳۷ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۶۲۹ -
۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۷۹ - ۱۰۶۸۰ - ۱۰۶۸۲ - ۱۰۷۵۲ -
۱۰۸۸۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۰۵ - ۱۰۹۴۳ -
۱۰۹۷۱ - ۱۰۹۷۳ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۶۲ -
۱۱۱۸۵ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۲۰۱ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۲۶۰ -
۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۴۲۷ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۴۳۹ -
۱۱۵۳۷ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۳۲ -
۱۱۶۵۵ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۷ - ۱۱۶۶۸ -
۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۸۰ - ۱۱۶۸۹ - ۱۱۶۹۰ -
۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۶ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱۶۹۹ - ۱۱۷۰۶ -
۱۱۷۳۴ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۸۰۱ -
۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۸۲ -

**جنازہ غائب** بتاریخ ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ بروز جمعہ موتی مسجد علیگڈھ میں لارڈ ہیڈلے فاروق اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کی نماز جنازہ غائبانہ جملہ حاضرین نے ادا کی۔ (مولانا حاجی) یونس خان دتاولی۔ از علیگڈھ۔

**انتقال پر ملال** یہ خبر نہایت ہی رنج وافسوس سے سنی جائے گی کہ مولانا مولوی محمد امیرالدین صاحب جو گلے متوطن بھسلہ ریاست جنجیرہ ضلع قلابہ نے ۵ جولائی ۱۹۳۵ء بروز جمعہ بوقت پانچ بجے صبح داعی اجل کو لبیک فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت کرے اور ان کے متعلقین وپسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (جماعت المسلمین بھسلہ)

**نظام مساجد** مسجدوں کو آباد کرنا ایمان کی علامت ہے اس لئے مسجد پر جو پیسہ خرچ ہو وہ سب خرچوں سے افضل ہے۔ رام پور (یو۔پی) سے ایک صاحب (صولت علی) کو خدا نے توفیق بخشی ہے کہ بذریعہ تحریرات مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ ہر مسلمان مسجد محلہ میں کچھ نہ کچھ چندہ دیا کرے۔ چندہ نہ دے سکے تو کوئی نہ کوئی خدمت کرے۔ اس امر خاص کے لئے خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو۔

صولت علی صاحب گھیر قلندر خان رامپور (یو۔پی)

**تلاش کتب** صحاح ستہ مترجمہ مولوی وحیدالزمان صاحب مرحوم کی مجھے ضرورت ہے لہذا ناظرین میں سے کوئی صاحب پتہ ذیل پر مطلع فرما دیں کہ یہ کتابیں کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں ممنون ہونگا۔

حاجی محمد عمر محمد ظہور سلک مرچنٹ صدر بازار مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ۔

**ضروری اعلان** ہمارے ایک دوست جو نوجوان ہونہار عالم ہیں۔ درسیات میں نہایت بہتر استعداد وصلاحیت رکھتے ہیں۔ تفسیر، حدیث، ادب، منطق وغیرہ کا اچھی طرح درس دے سکتے ہیں۔ عربی واردو تقریر میں بھی اچھی مہارت ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی انگریزی حساب، تاریخ وغیرہ کی تعلیم بھی دے سکتے ہیں۔

جن صاحبان کو ایسے نوجوان ہونہار عالم کی خدمات درکار ہوں وہ جلد سے جلد پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں (نوٹ) جہاں سے پہلے طلبی آئے گی اس جگہ کو ترجیح دی جائے گی۔

پتہ: معرفت ایڈیٹر رسالہ "سلفیہ" لہریا سرائے دربھنگہ

**انجمن تعلیم الاسلام گلہ مہاراں** ضلع سیالکوٹ کا نانواں جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء منعقد ہوگا جس میں علمائے کرام تشریف لا کر عوام الناس کو مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمائیں گے اور اسلام کی خوبیاں اور اتباع سنت کی ترغیب اور اتفاق واتحاد کی تعلیم اور ناجائز رسوم کی خرابیاں اور مرزا صاحب قادیانی کے حالات بیان کئے جائیں گے۔ لہذا درخواست ہے کہ جلسہ میں شریک ہو کر مذہبی اور اخلاقی فیض حاصل کریں۔ الداعی الی الخیر حکیم اسحٰق سیکرٹری انجمن تعلیم الاسلام گلہ مہاراں ریلوے سٹیشن بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ (رعہ داخل اشاعت فنڈ)

محمدیہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی تردید میں ایک نہایت اعلیٰ کتاب۔ قیمت ... (زیر طبع)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## ہندوستان کا آیندہ سیاسی مطلع

آج ہندوستان میں آیندہ سیاسیات کا نقشہ بڑے غور سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے ہندوستانی لیڈر آپس میں سخت مختلف ہیں۔ ایک گروہ آیندہ اصلاحات کو جو ۱۹۳۶ء میں جاری ہونے والی ہیں بہمہ وجوہ قبول کرنے کو تیار ہے یہ گروہ جمہور امت مسلمہ کا ہے۔ دوسرا گروہ کانگرس کا ہے جو بعض حصے میں راضی ہے اور بعض میں ناراض۔ مثلاً اختیارات جو ملیں گے ان کو تو کانگرس قبول کرتی ہے لیکن فرقہ داری حصہ رسدی کو نہیں مانتی تاہم خاموش ہے۔ تیسرا گروہ سکھوں کا ہے جنہوں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ ہم کبھی اس فرقہ داری تقسیم کو نہ مانیں گے بلکہ ایک لاکھ خالصہ اس پر قربان کر دیں گے۔

باوجود اس کے ہر گروہ اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کرنے کو تیار ہے۔ اندر ہی اندر کوششیں ہو رہی ہیں۔ کسی کی کوشش ممبر بننے کی ہے۔ کسی کی وزارت سنبھالنے کی، کسی کو کوئی عہدہ لینے کا شوق ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ نئی سکیم کی مخالفت خواہ کتنی ہی کی جائے تاہم یہ چل جائے گی۔ آخر کار حکومت کا منشا پورا ہو جائیگا

**مقام حیرت ہے** کہ ہندوستانیوں کو فرقہ واری مفاد کا جتنا خیال رہتا ہے اتنا ملک کا خیال نہیں ہوتا حالانکہ ملکی فائدے میں سب کا فائدہ ہے۔ ہندوستانی رہنماؤں اور پبلک پر شیخ سعدی مرحوم کی نصیحت کب اثر کرے گی جو فرما گئے ہیں ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد

بے دولتی از نفاق خیزد

## سرکاری اعلان

گذشتہ چند یوم سے حکومت مسلمانوں اور سکھوں سے گفت وشنید کرتی رہی ہے تاکہ شہید گنج کی مسجد کے متعلق کوئی ایسا تصفیہ ہو سکے جو طرفین کے لئے باعزت ہو۔ مسلمانوں اور سکھوں کے ارکان وفد سے اس مسئلہ کے قانونی پہلو کے متعلق کامل طور پر بحث و تمحیص ہوئی۔ واقعات یہ ہیں کہ متذکرہ بالا عمارت قریباً ۱۰۰ سال سے سکھوں کے قبضہ میں چلی آتی ہے اور مقدمہ بازی کے بعد جس کی ابتدا ۱۸۵۰ء میں ہوئی اس مسجد کے متعلق سکھوں کے دیوانی حقوق کی گوردوارہ ٹربیونل نے ۱۹۳۰ء میں آخری تصدیق کر دی۔ ٹربیونل کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں نے کوئی اپیل دائر نہ کی۔ اس قانونی پہلو کے پیش نظر حکومت کی طرف سے سکھوں سے یہ اقرار لینے کی کوششیں کی گئیں کہ وہ اپنے حقوق کو ایسے طریق پر استعمال نہیں کرینگے جس سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچے اس مسئلہ کے مختلف امکانی حل طرفین کے سامنے بسجدہ و سنجیدہ معرض بحث میں لائے گئے اور سکھ لیڈروں کی طرف سے حکومت کو یہ جتایا گیا کہ ابدام کے حق میں یا خلاف کم ازکم اس وقت تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اجلاس نہ ہو لے جو ۸ جولائی کو قرار پایا تھا۔ اگرچہ حکومت کو ابھی ان حالات کا علم نہیں جن میں مسجد کو منہدم کرنے کا یکایک فیصلہ کیا گیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سکھ لیڈروں کا اپنے زیادہ انتہا پسند پیرووں پر قابو بتدریج زائل ہو رہا تھا کہ ۷ جولائی کی شام کو شاہ عالمی دروازہ کے قریب ایک سکھ کی لاش پائے جانے کی اطلاع ملی۔ اگرچہ فی الواقعہ پوسٹ مارٹم معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ اس شخص کی موت تشدد سے واقع ہوئی۔ لیکن عام سکھوں نے اسے ایک واردات قتل سمجھ لیا اور جوش بہت بڑھ گیا۔ فوری اسباب خواہ کچھ ہی ہوں۔ مسجد کا انہدام ۸ جولائی کو علی الصبح شروع ہو گیا۔ حکومت کو سخت افسوس ہے کہ سکھوں نے ایسے اچانک طور پر کارروائی کرنا مناسب سمجھا جس سے تصفیہ کے تمام مواقع جاتے رہے۔ اور ایک بہت نازک صورت حالات پیدا ہو گئی۔ فرقہ دارانہ فساد کے خطرہ کو کم کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر احتیاطی تدابیر کا انتظام کیا گیا ہے اور حکومت تمام فریقوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ فضا میں سکون قائم رکھنے میں مدد دیں۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

لاہور ۸- جولائی ۱۹۳۵ء

## اسلام اور سیاست

(بقلم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب از مدرسہ شکرادہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

**عبادات اسلامی میں سیاسی اشارات** یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام نے ہر جائز ترقی کو مذہبی رنگ دیا ہے اور ہر مذہبی انسان کو ترقیات کا پیکر بنا کر اس میں عمل وسعی کی روح پھونک دی ہے پس جو شخص جتنا زیادہ مذہبی ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ دینی و دنیوی ترقیات کے حصول میں کوشاں رہے گا۔ دولت کمانے کو زراعت کریگا، تجارت کے لئے ملک ملک کی سیر کریگا تاکہ حلال روزی حاصل کر کے اپنا اور اپنے اہل وعیال و متعلقین کا پیٹ بھرے اور حرام سے بچ کر مذہب کی خوشنودی حاصل کرے۔ وہ دولت خرچ کرے گا تاکہ اس کو اللہ کے راستے میں زکوٰۃ خرچ کرنے اسلام کو پھیلانے کے لئے دولت کو صرف کرنے کا بہترین موقع مل سکے اور اس طرح وہ اپنے خدا کو راضی کر سکے وہ تاج وتخت کے لئے جدوجہد کرے گا تاکہ عدل و انصاف کی روشنی سے روئے زمین پر اجالا کردے اور ظلم واستبداد کو نیست ونابود کر دے وہ مردانہ وار میدان مقابلہ میں شیروں کے سے ہاتھ دکھلائیگا تاکہ کمزوروں کی اعانت وحمایت میں اس کی قیمتی طاقت صرف ہو اور باری تعالیٰ اس سے خوش ہو سکیں

الغرض اسلام اور ترقی دونوں چیزیں لازم ملزوم ہیں مگر اکثر کوتاہ بین نظریں اب تک اسلام کے حقیقی فلسفہ کو سمجھنے سے قاصر رہی ہیں اور بدقسمتی سے خود ملت اسلامیہ کی اکثریت نے بھی اسلام کو ایک مراسم کا مجموعہ سمجھ لیا ہے اسی وجہ سے اسلام کی بابت ایسے خام خیالات، دماغوں میں پیدا کر لئے گئے ہیں۔

عمارت اسلامی کے عظیم الشان قلعہ میں داخلہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پڑھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اس کلمہ شریف میں انسان کو یہ دعوت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کو، اہل دنیا کو، اسباب دنیا کو، جبارین و طواغیت کو، ظلم و استبداد کو، غرض جملہ معبودان باطلہ کو ٹھکرا کر محض ایک شہنشاہ حقیقی کی حکومت و سلطنت کا تصور اپنے دل و دماغ میں قائم کرلے اور کسی ظالم و جابر انسان کا تغلب کسی فرعون صفت بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ پیدا کرسکے اس کلمہ شریف کا پڑھنے والا کسی نمرود صفت، بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت سے مرعوب نہیں ہوسکتا نہ وہ جور و استبداد کے سامنے گردن جھکا سکتا ہے نہ کسی ظالم کی حمایت پر آمادہ ہوسکتا ہے۔ اس کو ہر چہار اطراف عالم میں خدائی حکومت الٰہی تسلط نظر آنا چاہئے۔ اور مادی طاقتیں طاغوتانہ تدبیریں استبداد پسند تجویزیں عدل و انصاف کے خلاف حرکتیں حکومت الٰہی کے خلاف سازشیں اس کی آنکھوں میں نقش بر آب کے مانند ہونی چاہئیں۔ جب تک آسمان کے نیچے یہ کلمہ شریف پڑھا جائے گا کوئی طاقتور سے طاقتور جبار و قہار حکومت آرام کی نیند نہیں ہوسکتی۔ یہ دشمنانِ شاہنشاہِ حقیقی کے لئے ایک کاری ضرب ہے جس کی چوٹ ہمیشہ انکے سرکش دلوں پر کھٹکتی رہی اور کھٹک رہی ہے اور کھٹکتی رہے گی انشاء اللہ۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمان جنہوں نے صحیح طور پر درس توحید لیا اپنی ترقیات کی زندہ جاوید داستانیں تاریخ کے اوراق کی زینت بنا گئے جن کی کامیابیوں پر دنیا رشک کر رہی ہے اور مادہ پرست غافل انسان ان کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے وہ مسلمان نہایت بے بسی و بےکسی کی حالت میں بے سروسامان بغیر تیر و تفنگ و اتواپ و عساکر عرب کے خشک و قحط زدہ ریگستان سے ایک دولتِ ایمان و سرمایہ وحدت لیکر اٹھے اور عنایات ایزدی سے دشت و بیابان، کوہ و سمندروں سے پار ہوتے چلے گئے اسی عاجزانہ حالت میں انہوں نے کسریٰ و قیصر کے تخت الٹ دیئے بڑی بڑی مستحکم حکومتوں کے نام و نشان مٹا دیئے اور ظالمین و جبارین کے بیڑے غرق کر دیئے۔ ساری روئے زمین پر ایک انقلاب عظیم بپا کر کے مشرق و مغرب شمال و جنوب ہر چہار اطراف عالم کو انوار الٰہی کی تجلیات سے منور کر گئے دنیا کی کوئی طاقت ان کے راستے میں حائل نہ ہوسکی۔ یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا یہ کلمہ طیبہ کے پہلے جز کی ایک مختصر سی تشریح ہے۔ دوسرا جز محمد رسول اللہ رصلعم ہے چونکہ طبع انسانی اس کی متلاشی ہے کہ دنیا میں اس کا کوئی صحیح مرکز ہو جس کی طرف وہ رجوع کر کے نمائش گاہ عالم کی تگ و دو میں اپنی جولانی دکھلائے اس لئے اس دوسرے حصے میں اس حقیقت کبریٰ پر سے پردہ اٹھا دیا گیا کہ دنیا میں انتہائے عالم تک نوع انسان کی اگر صحیح طور پر کوئی شخص رہنمائی کرسکتا ہے تو وہ صرف محمد عربی کی ذات پاک ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) جو خدا کا فرستادہ اور دنیا و عقبیٰ کی جملہ ترقیات کا حامل ہے۔ جو کائنات کا زینہ، عدل و انصاف کا مجسمہ، الٰہی حکومت کا صدرِ اعظم ہے۔ جو انسان کے لئے صحیح مرکز بننے کی پوری پوری قابلیت رکھتا ہے۔ جو ہر قوم ہر ملک ہر ملت کے لئے ایک مکمل نمونہ بن کر آیا ہے۔

جو درویشوں کو درویشی کے صحیح اصول سکھلاتا ہے جو بادشاہوں کو آئین سلطنت کی تعلیم دیتا ہے۔ جو مساوات کا علمبردار اخوت و محبت و اشتراکیت کا منادی ہے۔ جو سرمایہ داروں کا ناصح اور مزدوروں کا تنہا حامی ہے۔ جو ایک عابد زاہد صوفی صافی باخدا درویش کے درویشانہ لباس میں شاہان عالم کو حکومت الٰہی کے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اور عملی طور پر یہ ثابت کر دکھاتا ہے کہ انسان اگر خدائی حکومت کے زیر سایہ غلامانہ زندگی بسر کرے تو وہ اشرف المخلوقات ہے اگر اس سچی حکومت سے بغاوت کرے تو وہ ذلیل ترین مخلوق ہے۔ الغرض اس راہ نمائے اعظم پیغمبر معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو ایک ایسے راستے کی طرف بلایا جو یقیناً کامیابی کا واحد راستہ ہے اس وجہ سے کلمہ طیبہ کا یہ حصہ بھی اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

**نماز پنجگانہ اور سیاسی اشارات** حکومت الٰہی اور اس کے برگزیدہ ڈکٹیٹر کی صدارت تسلیم کرنے کے بعد اب عملی پریکٹس شروع ہو جاتی ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو پہلی دفعہ ہی جانچ لیا تھا کہ انسان کی ترقی کا راستہ اس کی اجتماعی قوت ہی کا نام ہے۔ ہر کامیابی اسی وقت نصیب ہوسکتی ہے جب سارے انسان اتحاد و عمل کے پیکر بن جائیں اسی بنا پر نماز پنجگانہ باجماعت کا سلسلہ مقرر کیا گیا۔

دیکھئے! نماز فرض کے واسطے مسجد میں حاضری دینے اور مسلمانوں کو اس خاص جلسہ میں پانچوں وقت شمولیت کرنے اور ایک مقررہ وقت میں ایک ہی لکیر کے فقیر بن کر کھڑے ہونے اور پھر ایک ہی امام کی اقتدا میں ساری نماز کو ختم کرنے کے متعلق کس شدو مد سے احکامات صادر کئے گئے اور خلاف کرنے والوں کے لئے مختلف آرڈی ننسوں کا اجراء کیا گیا اور اس پر اس سختی سے عمل کرایا گیا کہ باوجود ایک مدت مدید گزر جانے اور اس مادی دنیا کے ترقی پذیر ہونے کے ابھی تک اسلامی نماز و جماعت میں وہی شان نظر آتی ہے۔ یہ وہ منظم اجلاس ہے جو ہر مسجد میں جہاں دو چار مسلمان بھی آباد ہیں خواہ انکی سکونت زمین کے کسی کونے پر ہو پانچوں وقت لازماً منعقد ہوتا ہے۔

(باقی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل
قیمت ۸ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۴۴۴)

ahmadimuslim.de

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے......... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ ؏۔ آدھپاؤ ۲ ؎۔ پاؤ بھر ۴ ؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ومگل: "آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب دانا پور: "میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۲-جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ "میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۸-جون ۳۵ء)

منگانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

---

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

# موتی پاک (رجسٹرڈ) (معجون وایلہ)

جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے ان کو جب حمل کا پتہ لگے اسی وقت اس دوائی کو شروع کر کے اول تو کل زمانۂ حمل تک ورنہ اس ماہ کے اخیر تک جسمیں حمل گرتا ہے اس دوائی کو کھانا چاہئے کیونکہ یہ دوائی ہے۔ نہ صرف حفاظت حمل کرتی ہے۔ بلکہ بعدہٗ زچہ و بچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے بینظیر چیز ہے۔ ہزاروں اس سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ قیمت ایکپاؤ دس روپئے آدھ پاؤ پانچ روپے

ملنے کا پتہ:- مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۲۳ لاہور

---

## سرمہ نور العین ۳ ؎

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۳ ؎

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

(۴۲۵)

ناظرین کرام ۲۳۶ آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بد پرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی درد شکم۔ نفخ ہو جانا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ معدے سے بدمزہ پانی آنا ہیضہ، اسہال، بیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھے گی۔ قیمت صرف ۸ ؏ فی ڈبہ۔ محصول ڈاک ۶ ؏۔ زیادہ اشتہار چھپے پرچوں میں ملاحظہ فرمادیں۔ جگہ تنگ ہونیسے شہادات درج نہیں کیجاتیں

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

---

## ضرورت ہے ۱۴

سکول فار الیکٹریفیر لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

---

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

## حالات مرزا ۱۰/۱۲

یعنی

### مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی دقادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵؍ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

---

## غنیۃ الطالبین

یہ کتاب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور عالم کتاب غنیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ حضرت پیر صاحب کا عقیدہ بھی درج ہے۔ قیمت درجہ اول ۳ ؎ ۔ درجہ دوم ۲ ؎

منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

## تمام دنیا میں بےمثل

۳۹/۵۱

# سفری حمائل شریف

مترجم محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

**عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ**

**انوار الاسلام امرتسر**

(۴۴۷)

---

## ہر خاص و عام کو اطلاع

### پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۲/۱۱

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری - جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائے گا - یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں - اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں - اس کے استعمال میں کبھی موسم کی خصوصیت نہیں - طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں - یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا - قیمت ایک بکس للعہ ۵ محصول ڈاک

پتہ :- ایس - ایم - عثمان اینڈ کو آگرہ

---

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

**بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سب جج درجہ اول قصور**

فرم ایشر داس اننت رام بذریعہ ہنسراج پشوری مل پسران ایشر داس سکنائے پونیاں حصہ دار

بنام اسماعیل و شریف پسران نظام الدین بن کالو و مسماۃ عمری بیوہ گھلا پسر کالو اقوام جٹ سکنائے گھڑیالہ تحصیل قصور -

دعوےٰ -/۱۳۰

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی اسماعیل و شریف و مسماۃ عمری مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام اسماعیل، شریف، عمری مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر اسماعیل، شریف، عمری مذکور بتاریخ ۱۲ - اگست ۱۹۳۵ء مقام قصور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی آج بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا -

دستخط حاکم

مہر عدالت

---

## ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

۱۶/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۶۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے - سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے - اس سرمہ سے فائدہ ہوا - آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، انکھ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، جھیڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں - دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے - تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو - قیمت فی تولہ ۱۲ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲ تولہ -

سرمہ سفید قسم اعلیٰ بیچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر - قیمت عہ روپیہ تولہ -

**نمونہ مفت منگوائیں**

پتہ **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

---

# قابل مطالعہ کتب

**صحابیات** - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حالات زندگی تو بہت طریق سے لوگ لکھ چکے ہیں اور بہت کچھ لوگوں کو معلوم ہیں مگر خواتین صحابیات کی طرف آج تک کسی کو توجہ نہیں ہوئی تھی - اس کتاب میں یہ کمی پوری کی گئی ہے - کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ - قیمت ۱۲

**پیروی صحابیات** - پنجابی نظم میں صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات - قیمت ۸/

**ازواج النبیؐ** - حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش - وفات کے حالات بہت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں - ۸/

**سیف اللہ** - حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار اعظم کی سوانحعمری - قیمت ۱۲

**الہارون** - خلیفہ ہارون الرشید کی سلطنت کا مرقع - علمی چرچے - خاندان برمک کا عروج و زوال - ابو نواس درباری شاعر کے کمالات اور قابل دید واقعات کا ذکر - قیمت ۱۲

**المامون** :- اس کتاب کے دو حصے ہیں - لیکن ساتھ ساتھ پہلے حصہ میں تمہید، ترتیب خلافت، مامون الرشید کی ولادت - تعلیم و تربیت، ولیعہدی تخت نشینی، خانہ جنگیاں اور وفات کے حالات ہیں - دوسرے حصہ میں اُن مراتب کی تفصیل ہے جن سے اس عہد کے ملکی حالات اور مامون رشید کے تمام اخلاق و عادات کا اندازہ ہو سکتا ہے نیز اُن تمام کارناموں کی تفصیل ہے جن کی وجہ سے مامون رشید کا عہد علمی حیثیت سے ممتاز ہے کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ - قیمت عہ

**سیرۃ النعمان** - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تجارتی اور فقیہانہ زندگی، آپ کا اجتہاد، ذہن، حافظہ وغیرہ کے حالات - قیمت ۱۲

(کتابیں منگوانے کا پتہ)

**منیجر اہلحدیث امرتسر**

---

پہلے دو تین اشاعتوں میں قیمت غلط شائع ہوتی رہی ہے - اصل قیمت ہے

ahmadimuslim.de

# مترجم ومعریٰ قرآن شریف وحمائلیں

**معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم** بدو ترجمہ مع کامل تفسیر اُردو ۵۳ خوبیوں والا۔ زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلویؒ اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط وخلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ ونصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث وتفاسیر کے حوالہ سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا خط شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ ۸؎ روپے

**قرآن شریف مترجم**۔ از شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ۔ مجلد پارچہ ۲؎ مجلد چرمی ۲؎۔ **قرآن شریف مترجم**۔ از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تقطیع کلاں۔ خوشخط۔ خط شدہ۔ جلی ٹائٹل نہایت خوبصورت اور رنگین جلد چرمی سنہری۔ ہدیہ ۷؎۔ **قرآن شریف معریٰ**۔ پندرہ سطرہ والا۔ مجلد پارچہ۔ خوشخط وصحیح۔ محض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی ہدیہ ۱؎۔

**حمائل شریف مترجم**۔ ترجمہ با محاورہ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اس کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ خط شدہ مجلد چرمی ہدیہ ۵؎۔ **حمائل شریف مترجم**۔ ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبدالقادر صاحب۔ جلد عمدہ پختہ۔ چرمی۔ ہدیہ ۳؎ روپے۔ **معجز نما حمائل شریف**۔ مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر معتمد ومستند عربی تفاسیر کے خلاصے ومطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری وفضائل قرآن واعمال قرآن وفہرست مضامین قرآن وغیرہ۔ ٹائٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی۔ پختہ ہدیہ ۵؎ روپے **حمائل شریف معریٰ**۔ یہ حمائل شریف نہایت خوشخط صحیح ہے۔ اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ شہر امرتسر میں بڑی احتیاط کے ساتھ طبع کی گئی ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۰؎ **حمائل شریف مترجم**۔ از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہلحدیث کے بالکل مطابق ہے۔ بدیں وجہ اہلحدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ صفحات ۱۰۰۰۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

**اکیس خوبیوں والی حمائل شریف**۔ اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزون ہے جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو نہایت معتبر اور مستند ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز وصحاح ستہ مثل بخاری ومسلم وترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی۔ منقش نہایت پختہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ دیدہ زیب ہے۔ ہدیہ للعہ روپے۔

**قرآن مجید تقطیع کلاں مترجم**۔ بترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہایت خوشخط۔ حروف جلی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ عہ روپے۔

**نجوم الفرقان**۔ الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے ہیں۔ قابلدید ہے۔ ہدیہ ۴؎

## کتب تفاسیر

(۴۸۴) **تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (عربی زبان میں) مؤلفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی۔ بڑی شان وشوکت اور حسن خط سے مقبول خاص وعام ہوچکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ کاغذ مصری۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت للعہ

**تفسیر ثنائی** (اُردو) مصنفہ مولانا صاحب ممدوح۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وبقرہ۔ جلد ثانی۔ سورہ آل عمران ونساء۔

جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل

جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔

جلد ششم۔ از شعرا تا صافات۔ جلد ہفتم۔ از صافات تا سورہ نجم۔

جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا سورہ والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ ایک وقت خریدنے والے سے عـہ روپے لئے جائیں گے۔

لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلےٰ ہے۔ سائز ۱۸×۲۲/۴ ہے۔

almadinmuslim.de

**تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان** - مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب - عربی زبان میں اعلےٰ کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے - شروع میں مقدمہ مندرج ہے - جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے - ان کے نمبر دیدیئے گئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے - سردست سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے - قیمت صرف ۱۲؍

**تبویب القرآن** - مع حواشی تفسیر وحیدی - مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی) اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں - ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے - اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں - لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یک جا جمع کر دیا ہے - جس سے علماء طلباء واعظین اور مناظرین کو بے حد آسانی ہو گئی ہے - تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن - (۳) قصص القرآن - (۴) المتفرقات ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں - ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے - ضخامت ۹۰۰ صفحات - کتابت طباعت عمدہ - قیمت للعہ

**تفسیر فاتحۃ الکتاب** - مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلپوری - یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے - جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے - علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مراتب کی گئی ہے - اس کو علماء نے بہت پسند فرمایا ہے - کتابت طباعت عمدہ - قیمت ۱۲؍

**تفسیر سورہ یوسف** - (نظم اردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے - واقعی اس میں عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں - پوری تفسیر سلیس زبان میں ہے - قیمت ۱۰؍

**تفسیر محمدی** - اس تفسیر میں لائق مصنف نے پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کیا ہے - پھر اس سے نیچے فارسی ہیں - بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں - قیمت جلد اول ۱۱؍ - دوم ۸؍ - سوم ۵ - چہارم ۵ - پنجم ۱۴؍ - ششم ۱۴ - ہفتم ۱۳؍

**تفسیر سورہ والتین** - از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد - قیمت ۸؍

**اکرام محمدی** - (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی - اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں - علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ و محققانہ قلم اٹھایا ہے - قیمت ۱۲؍ روپے

**تفسیر موضح القرآن** - مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر تفسیر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی - یہ تفسیر اتنی مستند ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے صحیح تسلیم کیا ہے - کتابت، طباعت دیدہ زیب - قیمت ۵ روپے

**تخریج ہدایہ عسقلانی** - فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند مندرج ہیں - اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بنایا گیا ہے - مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی - علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے - قیمت ۲؍ دو روپے

**مشکوٰۃ شریف عربی** - فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے مگر اب کی مرتبہ خاص اہتمام سے چھاپی گئی ہے لکھائی چھپائی عمدہ - قیمت ہے

**جامع الترمذی عربی** - یہ کتاب حضرت صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے - فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے - قیمت ۵؍

**مظاہر حق** - یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جس کو اعلیحضرت محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے ترجمہ کرکے اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کرکے حضرت استاذ الکل شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرانا ہے - کتاب ہذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں - یہ کتاب اگرچہ بارہا چھپی ہے مگر اب کی مرتبہ جس شان سے طبع ہوئی اس کی خوبی ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہے - قیمت ۳۰

(ملنے کا پتہ)

**دفتر اہلحدیث امرتسر**

## "پیارے نبی کے پیارے حالات" ہر سہ حصہ

کی قیمت میں

## زبردست رعائت

پہلے اس کتاب کی قیمت ۱۲؍ فی حصہ تھی مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۱۲؍ فی حصہ کر دی گئی ہے - قیمت مکمل سٹ ۲؍ ہے - بہت تھوڑے نسخے بقایا ہیں فرمایش جلد بھیجیں ورنہ یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا -

**مینجر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط منفعت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۹

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء


## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـہ |
| رؤسا وجاگیرداران سے " | لعـہ |
| عام خریداران سے " | ۵ |
| " " ششماہی | ۲/۱۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ ۱۲ |
| فی پرچہ | ۲ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| سعودی حکومت - - - - - | ص۱ |
| انتخاب الاخبار - - - - - | ص۲ |
| کیا اہل حدیث حدیث کے خلاف ہیں؟ - | ص۳ |
| پنجابی تنظیم ص۴ - مذاکرہ علمیہ - | ص۴ |
| مسیح موعود جہاد بالسیف کریں گے - | ص۵ |
| آریہ سماج کی اندرونی کمزوری - - - | ص۶ |
| ضرورت تبلیغ - - - - | ص۷ |
| نظم دربارہ تردید عرس منکے پردہ - | ص۹ |
| اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - | ص۱۱ |
| فتاوے - - - - - - | ص۱۳ |
| متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - - | ص۱۵ |
| اشتہارات - - - - | ص۱۷/۲۰ |


## سعودی حکومت

(از برق سخن مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی)

سعودی سلطنت ہے قوم پرور دیکھتے جاؤ — سراپا ہے جہاں میں عدل گستر دیکھتے جاؤ
سیاست کس کو کہتے ہیں سیاست اسکو کہتے ہیں — عنادی کانپتے ہیں اس کے تھر تھر دیکھتے جاؤ
خس وخاشاک فتنہ سے زمیں کو صاف کر ڈالا — نظر آتا ہے پاک اللہ کا گھر دیکھتے جاؤ
عرب کی سلطنت ہے ان دنوں کیا کیا ترقی پر — نہ باور ہو تو بیت اللہ جاکر دیکھتے جاؤ
ہوا ملک عرب کا اور سے کچھ اور ہی عالم — نہیں کچھ نام کو باقی رہا شر دیکھتے جاؤ
سعودی سلطنت کی اس ضیاباری کا کیا کہنا — جھلک اٹھا ہے ہر قلب مکدر دیکھتے جاؤ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ گو مثل سچ ہے — مگر تم اپنی آنکھوں سے بھی جاکر دیکھتے جاؤ
طواف کعبہ پر پہلے کرے جو وار خنجر کا — جسارت اسکی کیسی ہے یہ شر پر دیکھتے جاؤ
بچایا بال بال اللہ نے انکو وار قاتل سے — فسادی ہیں خجل خود منہ کی کھاکر دیکھتے جاؤ
ملک ابن سعود اے برق تو اللہ کی رحمت ہیں — مگر ہے کیوں عدو کا دل مکدر دیکھتے جاؤ

67537

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

# انتخاب الاخبار

**مقامی حالات** | امرتسر ۱۶-۱۷ جولائی کو خوب موسلا دھار بارش ہوئی۔ باقی ایام میں ہوا مرطوب چلتی رہی۔ کسی کسی وقت حبس ہو جاتا رہا ہے۔ موسمی حالات خوشگوار ہیں۔ آج ۲۲ تاریخ کو بارش کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ ابر آرہے ہیں۔

—— ریلوے روڈ اور کچہری روڈ و سول لائن پر چند ہوٹلوں میں گوشت خانے کھلے ہوئے ہیں جن کو بند کرانے کے لئے بلدیہ میں چند معززین نے درخواستیں دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اب بلدیہ کی طرف سے ہوٹل والوں کے خلاف ۱۵۳ میونسپل ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا جاوے گا۔

—— ۲۱ و ۲۳۔ جولائی کو لاہور میں مسلمانوں پر گولی چلائے جانے کے ماتم میں امرتسر میں مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ ۵ بجے شام کو جامع مسجد خیرالدین میں ایک بہت بھاری جلسہ ہوا۔

**لاہور کے حالات** | حکومت پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کو زیر دفعہ ۳ پنجاب کریمنل لا ایمنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء مختلف مقامات پر نظر بند کر دیا گیا ہے۔ مولانا ظفر علی خان آف "زمیندار" کرم آباد۔ (۲) سید حبیب شاہ آف "سیاست" و میاں فیروزالدین احمد منٹگمری۔ (۴) ملک لال خان نوشہرہ درکاں۔ (۵) مولوی محمد شاہ سیالکوٹ۔ (۶) حاجی امین الدین صحرائی لاہور۔

—— شاہی مسجد میں مسلمانوں کے جلسے ہوتے رہے جو بعد ازاں جلوس کی شکل میں شہر کو آتے تھے۔ پولیس نے ۲۰-۲۱ جولائی کو گولی چلائی۔ ان گولیوں سے کئی اشخاص مرے اور کئی زخمی ہوئے۔ کرفیو آرڈر کا وقت ۱۹ جنوری سے پھر ۸½ بجے شام سے ۵½ بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

**زلزلہ کی وارداتیں** | کابل ۸ا جولائی کی اطلاع ہے کہ خوست کے قریب ایک گاؤں میں زلزلہ آنے سے ایک مسجد شہید ہو گئی اور ۲۶ نمازی نیچے دب کر شہید ہو گئے۔

—— جے پور میں ۱۷ جولائی کو صبح تین بجے زلزلہ آیا۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا

—— ۱۶ جولائی کو جزیرہ فارموسیٰ (جاپان) میں زلزلہ آنے سے ۳۵ افراد ہلاک اور ۱۰۰ مجروح ہوئے گذشتہ تین ماہ سے اس جزیرہ میں یہ پانچواں زلزلہ ہے

**دھرمسالہ پر قبضہ** | سوپور (کشمیر) میں کھتریوں کی دھرمسالہ پر سکھوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے چار سکھ لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔ ہندو سکھ فساد کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے حکومت کشمیر انتظام میں مصروف ہے۔

## پہلے اسے پڑھئے!

اخبار ہذا کے صفحہ ۸ پر ان خریداروں کے نمبر خریداری و اسماء گرامی درج ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہوگی۔ اسے ایک بار ضرور پڑھیں اور بعد ملاحظہ قیمت اخبار جلد از جلد بھیجکر مشکور فرمائیں۔ مہلت یا انکار کی صورت میں بھی اطلاع آنی چاہئے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— یو۔پی گورنمنٹ نے اپنے اعلان کے مطابق ۱۶ جولائی کو تقریباً دو سو قیدی رہا کر دیئے ہیں۔

**ہیضہ کی وارداتیں** | کشمیر، سکھر، لاڑکانہ، جن اپدال اور صوبہ دہلی سے ہیضہ پھوٹ نکلنے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

**سیلاب سے تباہی** | گذشتہ ایام میں صوبہ سرحد کے دو مشہور شہروں (پشاور و ایبٹ آباد) کا اکثر حصہ آگ کی نذر ہو چکا ہے۔ حال کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہوتی کے قریب دریائے کلیانی کا بند ٹوٹ جانے سے ایک گاؤں ۶ گھنٹے زیر آب رہا۔ چار سو کچے مکان اور ایک سو دکانوں اور اسلامیہ سکول کو نقصان پہنچا جس کا اندازہ تقریباً ۲½ لاکھ ہے۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک موضع کے ایک سو مکان تباہ ہو گئے۔

—— ہانگکاڈ (چین) میں دریائے ینگسی کیانگ میں طغیانی آنے سے تمام صوبہ میں تقریباً ایک دلکھ سے زیادہ اشخاص لقمہ اجل ہو گئے۔

**جنگ کے بادل** | اٹلی و ایبے سینیا میں جنگ کا خطرہ عرصہ سے لاحق تھا۔ آج ۲۲ کو جنگ شروع ہو جانے کی خبر آئی ہے۔ حکومت اٹلی نے تین سو ہوائی جہاز ایبے سینیا کی طرف روانہ کئے ہیں تاکہ اپنی جنگی طاقت کا اظہار کرے۔ اٹلی کی فوج جو سرحد ایبے سینیا پر خیمے ڈالے ہوئے ہے اسکے سپاہی گرمی کی شدت سے روزانہ مر رہے ہیں۔ جنکی تعداد تقریباً دس ہوتی ہے

—— مالیر کوٹلہ میں بھی صورت بد سے بدتر ہو رہی ہے نئی گرفتاریاں شروع ہیں۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ (ہمارے احباب اپنی خیریت سے روزانہ اطلاع دیتے رہا کریں)

—— معلوم ہوا ہے کہ چینی ترکستان کے مشہور شہر کاشغر پر سفید روسیوں نے اپنا قبضہ کر لیا ہے۔

**انتقال پر ملال** | میاں محمد شریف صاحب سوداگر چرم امرتسر ۱۹۔ جولائی بوقت دس بجے قبل دوپہر تین چار ماہ کی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے لاہوری دروازہ کے باہر عظیم الشان عیدگاہ تعمیر کرائی ہوئی ہے علاوہ ازیں خوش سیرت با اخلاق تھے۔ رحمہ اللہ ۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

**مضامین آمدہ** | پنڈت آتمانند نمبر ۲ عدد۔ میاں عبداللہ مولوی عبداللہ الحلمی۔ مولوی نورالہی۔ عبدالعزیز۔ سیکرٹری انجمن اہلحدیث کھیوہ عبدالباسط مقصود حسن۔ عبداللہ نورانی۔ محمد قمرالدین۔ مولوی محمد عبداللہ عقیل عبیدالرحمن۔ خانصاحب مولوی شجاع الدین خان۔

**غریب فنڈ** | میں از فتویٰ فنڈ ۶/۔ از خانصاحب مولوی شجاع الدین صاحب جالندھر ملنے ۸/۔ از حکیم چراغ الدین صاحب شکر گڑھ ۱۲/۔ سابقہ ۱۰/۔ میزان ۳۱ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

## کیا اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۱۷)

اس سلسلہ کی دو حدیثیں باقی ہیں جن کا ذکر مع جواب آج کیا جاتا ہے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ خدا بھلا کرے معترضین کا جن کی وجہ سے ہمارے بے خبر ناظرین کو ان احادیث کے معانی صحیح معلوم ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اس حرکت پر افسوس کرنے کے لئے الفاظ نہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ یعنی کسی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تشریح آپ کرتے ہیں پھر اس تشریح کو اصل الفاظ کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ اصول دراصل مرزا صاحب قادیانی کا ہے جن کا قول ہے۔ میں جس حدیث کو صحیح یا غلط کہدوں تو میرا قول ہی صحیح ہوگا اگرچہ سارے محدثین کے خلاف ہی ہو (اعجاز احمدی) مگر اہل علم کے نزدیک یہ اصول کبھی پسندیدہ نہیں ہوا۔ محض ہمدردی کے طور پر ہم ان معترضین کو بتاتے ہیں کہ زیادہ تکلیف نہ کرسکیں تو اپنے مذہب کے ایک ہی مسلم عالم (طحاوی) کی کتاب شرح معانی الآثار ہی مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کسی فریق کی تشریح کے انکار سے اصل نص (قرآن وحدیث) کا انکار نہیں ہوتا خیر یہ تو ایک علمی اصول ہے جس کو وہی سمجھے جو علم جانتا اور دیانت رکھتا ہو۔ بہرحال ان دو حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے:۔

"حضور فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کو علم جھنڈا دوں گا اس کے سبب اس کے ہاتھ میں فتح ہوگی۔ لوگ سب خوشی خوشی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک کے دل میں یہ خیال کہ ہمیں علم ملے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت علی ان میں نہیں۔ پوچھا کہ علی کہاں ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت وہ آنکھوں سے بیمار ہیں۔ ان کی آنکھوں میں درد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بلاؤ ان کو جب وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور دعا کی۔ پس اچھا ہوگیا علی۔ گویا کہ وہ بیمار ہی نہ تھا۔ الخ"

دیکھئے کیا ہی یہ وجود باجود ہے کہ ان کے تھوکنے سے بیماری بھاگ گئی۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ حضور نے حضرت علی کو نفع نہیں دیا۔ پھر بھی کوئی بخاری کی یہ حدیث دیکھ کر یہی کہے کہ وہ نفع نہیں دے سکتے۔ تو کیا اسے حدیث کا منکر نہیں کہا جائیگا۔"

(الفقیہ امرتسر ۱۳ جون ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** کون بے دین ہے جو کہے کہ آنحضرت نے کسی کو نفع نہیں پہنچایا معاذ اللہ ایسا بے دین کہیں ملے تو ہمارے پاس اس کو بھیجنا۔ ہم اس سے پوچھیں گے کہ ظالم! شربت بنفشہ اور عرق بادیان تو نفع دیں مگر پیغمبر علیہ السلام نفع نہ دیں۔ توبہ! توبہ!!

اسی طرح ذرہ تکلیف کرکے آپ ہی ہم کو بتائیے گا کہ قرآنی آیت (قُلْ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا) کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ اس میں بحکم خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا گیا ہے کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

**ہماری شکایت** قدیم ہے کہ ہمارے بھائی ہمارا مذہب سمجھنے کی کوشش تو درکنار توجہ بھی نہیں کرتے سنئے! نفع نقصان دو طرح پر ہے۔ ایک وہ جو انسانی بلکہ مخلوقی طاقت کے اندر ہے۔ اس کے لئے ارشاد ہے۔

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

ایک دوسرے کی مدد کیا کرو نیک کام اور پرہیزگاری پر۔ اس درجے میں ہر انسان دوسرے کے لئے نافع وضار ہے بلکہ بے جان چیزیں بھی نافع، ضار ہیں۔ دوسرا درجہ وہ ہے جو قدرت نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ ان دونوں کی مثال ہم ایک ہی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

مریض کے علاج میں کتنے اشخاص نافع اور مفید ہوتے ہیں۔ حکیم کو بلانے والا، خود حکیم، دوا لانیوالا اور پلانے والا وغیرہ۔ مگر مریض میں شفا پیدا کرنے والا اصل نافع وہی ہے جس کی شان میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا قول ہے۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ط میں جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

اس مثال سے بالکل واضح ہوسکتا ہے کہ انسانی درجہ میں سب انسان کم وبیش نافع وضار ہیں اس سے بالا درجہ میں نہیں۔ آنحضرتؐ کا حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لب مبارک ملنا ایک فعل مقدور انسانی ہے مگر اس میں یہ تاثیر پیدا کرنا کہ آنکھ اچھی ہو جائے قدرت کا فعل ہے۔ اس فعل کو آنحضرت کا فعل سمجھنا بے سمجھی اور قرآن سے نافہمی ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے عام اصول فرمایا ہے۔

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (کسی رسول کے حق میں یہ ممکن نہیں کہ معجزہ دکھا سکے بجز حکم خدا)

پس اگر یہ فعل (شفا چشم علی) فوق طاقت بشریہ ہے تو خدائی فعل ہے نہ انسانی۔ اس سے کسی کو خاصکر ہم کو انکار نہیں۔ ہمیں اس کا منکر کہنا ہم پر افترا کرنا ہے۔

**پندرھویں حدیث** "سراقہ نے جب پیچھا کیا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ سراقہ آگیا تو حضور نے

ahmadimuslim.de

زمایا کہ آگیا ہے تو فکر نہیں ہمارے ساتھ خدا ہے۔ حضور نے دعا کی زمین نے سراقہ کو مع گھوڑے کے پیٹ تک پکڑ لیا۔ یعنی سراقہ مع گھوڑے زمین میں دھنس گیا اور جب اس نے اقرار کیا کہ حضرت ہیں آپ کا کسی کو پتہ نہیں دیتا مجھے چھوڑ دو۔ تو آپ نے دعا کی پھر زمین نے چھوڑ دیا۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ حضور نافع اور ضار نہیں۔ یہاں سراقہ کو پوچھئے اُن کے لئے نافع اور ضار ہیں یا نہیں۔ حنفی بھی یہی کہتے ہیں کہ نبی ولی کی خدا سنتا ہے جو چاہیں خدا سے لے لیتے ہیں۔ جیسے یہاں حضور نے کر دکھایا۔

(الفقیہ امرتسر ۷ جون ۱۹۳۵ء صـ ۳)

**اہلحدیث** | وہابی کو اس حدیث سے انکار نہیں مگر آپ جیسے حنفی کے فہم سے انکار ہے۔ کس قدر تعصب ہے کہ معترض خود ہی اس روائت میں وہ الفاظ بھی نقل کرتا ہے جن پر ہم نے خط دیدیا ہے یعنی آنحضرت نے دعا کی۔ کس سے کی؟ خدا سے۔ کیا مانگا؟ یہ کہ اے خدا سراقہ کو ہم سے روک دے۔ یہ دعا قبول ہوئی۔ مریض کی مثال کی طرح یہاں بھی دو فعل ہیں۔ دعا کرنا۔ قبول کرنا۔ پہلا فعل رسالت کا ہے۔ دوسرا فعل الوہیت کا۔ بس ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

مختصر یہ کہ اہل حدیث قرآن و حدیث سب کچھ مانتے ہیں اور ان کی تفسیر اور تشریح کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں مخالفت پیدا نہیں کرتے۔ بس ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

---

## اہل حدیث کا مذہب

مصنفہ حضرت مولٰنا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔

اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۶؍ علاوہ محصول۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

---

# پنجابی تنظیم

اہلحدیث ۲۸ جون میں ایک نوٹ اس تنظیم اور اس کے امیر کے متعلق لکھا گیا۔ مسئلہ امارت میں جو اس جماعت نے اپنے مفتی کے فتوے سے ترمیم کی ہے اس کے لحاظ سے ہمیں ان سے کوئی مناقشہ نہیں کیونکہ اب یہ اتنا کہتے ہیں کہ ہم نے انجمنوں کی طرح ایک شخص کو اپنا امیر بنایا ہے جس کی اطاعت ہم پر واجب ہے بیرونی جماعت پر نہیں نہ وہ علیحدہ رہنے میں گنہگار ہیں۔ گو ابھی ان میں سے بعض سر پھرے سابقہ خیال پر ہیں۔ اب ہمارا اعتراض ہے تو صرف اتنا ہے کہ تمہارا امیر بمعنی آمر نہیں بلکہ مبنی للمفعول بمعنی مامور ہے اس کے ثبوت میں ہم نے اپنا ایک حلفیہ بیان شائع کیا تھا جس کی تردید انہوں نے اپنے امیر (سید محمد شریف صاحب) کے نام سے کرائی ہے۔ میں اپنے بیان کے الفاظ اور امیر جماعت تنظیمیہ کے الفاظ دونوں بالمقابل رکھ کر دکھاتا ہوں کہ ان میں سچ کتنا ہے اور جھوٹ کتنا ہے۔

| نقل تردید از جناب محمد شریف صاحب | نقل اہلحدیث |
| --- | --- |
| اخبار اہلحدیث ۲۸ جون کے صفحہ ۹ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنا حلفیہ بیان شائع کیا ہے کہ "محمد شریف گھڑیالوی نے مجھ کو کہا کہ میں تو امارت کے لائق نہیں میں چھوڑنے کو تیار ہوں مگر عالم تنظیمی مجھ کو چھوڑنے نہیں دیتے کہتے ہیں اگر چھوڑ دو گے تو کافر ہو جاؤ گے"۔ اس بیان کے مولوی ثناء اللہ صاحب خود ذمہ وار ہیں۔ خاکسار کو معلوم نہیں کہ کب اور کیوں میں نے انکے پاس یہ بیان کیا۔ (تنظیم ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء صـ ۵) | میں اللہ تعالٰے کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے۔ (۲۸ جون ۱۹۳۵ء صـ ۹) |

**ناظرین کرام!** | تنظیمی عبارت میں جو فقرہ زیر خط درج ہے میری عبارت میں نہیں۔ حالانکہ یہ فقرہ بھی میرا حلفیہ بنایا گیا ہے۔ بتائیے اس نقل کو نقل صحیح کہا جائے یا غلط اور اس کے ناقل کو ثقہ راوی کہا جائے یا کیا۔ براہ مہربانی اصول محدثین کے ماتحت جواب دیں کہ جس راوی کا ایک دفعہ بھی جھوٹ ثابت ہو وہ ثقہ ہوتا ہے یا غیر ثقہ۔

**نوٹ** | ہمارا گمان ہے کہ چونکہ سید محمد شریف صاحب بوجہ نزول الماء کے آنکھوں سے معذور ہیں (شفاہ اللہ) اس لئے انہوں نے میرے الفاظ نہ پڑھے ہوں گے نہ جواب خود لکھا ہوگا یہ سب کارروائی یار لوگوں کی ہے۔ بہرحال واقعہ کچھ بھی ہو شرعاً و قانوناً لکھنے والا اور شائع کرنے والا دونوں اس غلط بیانی کے ذمہ دار ہیں۔

**علاوہ اس کے** | شاہ صاحب نے میری تردید میں عدم علم پیش کیا ہے جو میرے علم اور حلفی بیان کی تردید کو بقاعدہ محدثین کافی نہیں۔ کیونکہ علم کی تردید میں عدم علم کام نہیں آتا بلکہ علم العدم چاہئے۔

ہاں میں شاہ صاحب کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ مسجد سرکی بندان امرتسر میں جمعہ پڑھ کر میرے پاس آئے تھے جبکہ میں بوجہ سردی کے دفتر اہلحدیث کی چھت پر دھوپ میں بیٹھا تھا۔ اس موقع پر آپ نے اثنائے گفتگو میں یہ بیان دیا تھا۔ واللہ علی ما اقول شہید باقی امور کا جواب بھی حسب ضرورت دیا جائیگا انشاء اللہ۔

---

# مذاکرہ علمیہ

## بابت حدیث والیمین علی من انکر

حدیث شریف میں آیا ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ یعنی درصورت دیوانی دعوی کے شہادت دینا مدعی کا فرض ہے درصورت نہ ہونے شہادت مدعی کے مدعا علیہ پر حلف ہوگی۔

اس حدیث پر مندرجہ ذیل سوال قابل غور ہیں۔

سیرت ابن ہشام ۔ آنحضرت صلعم کی سب سے (۵۲) پہلی سوانحعمری ۔ قیمت ۶؍ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

مدعی کی شہادت نہ ہونے کی صورت میں مدعا علیہ کی کئی صورتیں ہیں (۱) دینے سے صاف انکاری ہے (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اسے معلوم نہیں۔ کیونکہ تاجروں میں ایسی صورت بھی ہو سکتی ہے کہ ایک شریک دکان کے نام پر مال لے آئے اور بہی کھاتہ میں درج کرنے سے پہلے ہی مرجائے۔ اب دعویٰ کا جوابدہ جو شریک ہے اسے علم نہیں وہ حلف کن لفظوں میں اٹھائے اگر یہ کہے کہ خدا کی قسم مجھ پر اس کا لینا نہیں تو یہ کہہ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کو عدم علم ہے علم العدم نہیں۔ اسکی دوسری قسم یہ ہے کہ کسی کے باپ نے کسی سے قرض لیا اور مرگیا۔ ترکہ بیٹے نے لیا۔ مدعی نے دعوے کیا۔ اور بیٹا بحیثیت مدعا علیہ پیش ہوا۔ اس کو بھی عدم علم ہے علم العدم نہیں۔ حلف کیا اٹھائے۔ اسی طرح کسی نے قرض لیا۔ یہ یاد ہے کہ لیا۔ یہ بھی خیال ہے کہ دیدیا مگر پختہ یاد نہیں۔ یہ حلف بھی کس طرح کی ہے؟ مختصر یہ ہے کہ حدیث مرقوم میں مدعا علیہ پر جو حلف لازم ہے یہ کس صورت میں ہے علم العدم یا عدم العلم میں دونوں صورتوں میں حلف کے الفاظ کیا ہونگے۔

**نوٹ** حسب قاعدہ دو ماہ تک مذاکرہ ہذا جاری رہے گا۔

---

# قادیانی مشن

# مسیح موعود جہاد بالسیف کریگا

اخبار الفضل قادیان (۴۔ جولائی ۳۵ء) میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں راقم مضمون (اڈیٹر) نے کمال یہ کیا ہے کہ حدیث کی رو سے لکھا ہے کہ

"مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کریگی"

اس دعوے پر ایک روایت کو دلیل پیش کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"ایک اور حدیث میں آتا ہے عصابتان من امتی احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزوا الھند وعصابۃ تکون مع عیسیٰ بن مریم یعنی میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ آگ سے بچائے گا۔ ایک گروہ وہ ہوگا جو ہندوستان میں جہاد کریگا۔ اور ایک گروہ وہ ہوگا جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگا۔ اس حدیث کے ماتحت امت محمدیہ کا پہلا گروہ تو وہ ہے جس نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ آپ اپنی صدی کے مجدد اور نہایت راستباز انسان تھے۔ آپ کی جماعت میں بھی بڑے بڑے متقی لوگ تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ پنجاب کے مسلمانوں پر سکھ بہت ظلم کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ احکام دینی کی بجا آوری کے سوا اور کوئی نہ تھی تو اس وقت آپ نے مظلوم مسلمانوں کو سکھوں کے مظالم سے نجات دلانے کے لئے اپنا وطن چھوڑدیا۔ اور ایک چھوٹے سے گروہ کے ساتھ سکھوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔ یہ وہی جہاد جاں نثاروں کا گروہ ہے۔ جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث کے پہلے حصہ میں اشارہ فرمایا مگر اس کے ساتھ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ایک دوسرے گروہ کو بھی اللہ تعالیٰ نار جہنم سے بچائیگا اور وہ مسیح موعود کے ساتھی ہیں۔ یہ مقابلہ صاف طور پر بتلاتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کریگی۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے جو ان دو گروہوں میں مابہ الامتیاز ہے۔ یعنی ایک تو جہاد بالسیف کرنے والے ہیں۔ اور ایک مسیح کے ساتھی۔ اگر دونوں گروہ غازی ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرق بیان نہ فرماتے کہ ایک گروہ ہند میں جہاد کریگا اور دوسرا گروہ مسیح کے ساتھ ہوگا۔ یہ فرق بتلاتا ہے کہ مسیح موعود نے سپاہیانہ رنگ میں ہرگز نہیں آنا تھا۔ بلکہ ایسے رنگ میں آنا تھا کہ وہ نشانات آسمانی کے ساتھ اشاعت اسلام کا کام کرے"! (الفضل ۴ جولائی ۳۵ء ص ۳ و ص ۴)

**اہلحدیث** حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی مجاہدانہ زندگی کا اعتراف ہمارے لئے باعث مسرت ہے، اَلْفَضْلُ مَا شَہِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ۔ مگر مسیح موعود کے ساتھیوں یا بالفاظ دیگر مرزا صاحب قادیانی اور ان کی جماعت کو جہاد بالسیف کی اعلیٰ خدمت سے سبکدوش کرنے کی کوشش کرنا آیت قرآنیہ کی تصدیق ہے۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا

(جب جہاد کا وقت آیا تو منہ پھیر گئے) ؎

تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی

وہ قوم آج ڈوبیگی گر کل نہ ڈوبی

**سنئے!** اول تو اس حدیث کا پتہ نشان نہیں بتایا کہ کس کتاب کی ہے اور کیسی ہے؟ لیکن ہم اس تکلیف میں آپ کو ڈالنا نہیں چاہتے بلکہ سیدھی راہ پر آپ کو لے جاتے ہیں۔ پس سنئے! اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود دجال کے لئے آئیں گے۔ اس زمانے کے مسلمانوں کا جو کام صحیح حدیث (ابوداؤد) میں آیا ہے یہ ہے:۔

الجہاد فی سبیل اللہ ماض منذ بعثنی اللہ الیٰ ان یقاتل آخر امتی الدجال۔

(مندرجہ منتقی باب الجہاد فرض کفایۃ)

یعنی فرمایا جہاد اللہ کے راستے میں جاری ہے جب سے خدا نے مجھے نبی کر کے بھیجا ہے یہاں تک کہ میری امت کا آخری حصہ دجال کے ساتھ لڑائی کریگا۔

اگر تم پوچھنا چاہتے ہو کہ یہ کون لوگ ہوں گے تو سنو۔

ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ۔ (مسلم)

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا تم رومیوں سے غزا (جہاد) کروگے خدا اسکو فتح کریگا، پھر تم دجال سے جہاد کروگے۔

یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے جو صحیح ہے۔ اس میں جو

سوانح احمدی ـ حضرت سید احمد صاحب بریلوی

گروہ دجال کے ساتھ جہاد کرنے والا فرمایا ہے یہی وہ گروہ ہے جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ بس اگر تغزون کے مخاطب امت میں سے تم اپنے آپ کو جانتے ہو اور دجال کو سامنے دیکھتے ہو تو جہاد (مقابلہ) کیوں نہیں کرتے؟ حدیث میں آیا ہے دجال مسیح موعود کو دیکھ کر گھلتا پگھلتا جائیگا۔ مشکل یہ ہے کہ مسیح (قادیانی) کے حواری دجال کے سامنے خود گھلتے جاتے ہیں اس لئے معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح اور مسیح کے ساتھی کون ہیں اور دجال کون؟

**ناظرین کرام!** کس قدر ظلم ہے کہ ایک اعلیٰ رکن اسلام پر اگر خود عمل نہیں کر سکتے تو اس کو منسوخ کہنے کے کیا معنے؟

**احمدی ممبرو!** ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

---

# آریہ سماج کی اندرونی کمزوری

(از قلم پنڈت آتمانندجی ست دھرم منڈل بٹالہ (گورداسپور)

۴ نومبر ۱۹۳۴ء کو پوجیہ آچاریہ رام دیو جی بی۔ اے نے پنڈت مکتی رام آچاریہ گورو کل چوہا بھگتان۔ سوامی ایشور آنند۔ پنڈت شوآنند۔ پنڈت مکند رام وید شاستری۔ اوشد ہالیہ گوروکل سیکشن آریہ سماج راولپنڈی نیز دو دیگر آریہ سماجیوں کے روبرو کہا کہ "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار و دیگر پنڈتوں کو حکم بھیج دیا ہوا ہے کہ آتمانند کے ساتھ ہرگز مناظرہ یا تبادلۂ خیالات نہ کریں اور سرنہ بھڑادیں۔"

(کیوں؟ وجہ نامعلوم) آچاریہ رام دیو جی بی۔ اے نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اپنے چند اعتراضات لکھ کر آچاریہ رامدیو جی کو دیدوں اور آپ عرصہ پندرہ روز کے اندر اندر میرے اعتراضات متعلقہ وید بھگوان کا جواب آریہ پرتی ندھی سبھا کے پنڈتوں یا دیگر ودوانوں سے لے کر مجھے بھیجدینگے ورنہ بصورت کوئی جواب نہ دینے کے آپ مان لیں گے کہ میرے اعتراضات صحیح ہیں اور کہ وید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔ اور میری درخواست پر آپ نے وعدہ کیا کہ اگر آریہ سماجی پنڈتوں نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا تو میں (آچاریہ رامدیو جی بی۔ اے) ست دھرمی بن جاؤں گا۔ جب عرصہ دراز تک آچاریہ صاحب کا کوئی جواب نہ آیا اور میں راولپنڈی سے بٹالہ چلا آیا تو بدیں خیال کہ آچاریہ جی بجائے راولپنڈی کے بٹالہ میں جواب بھیجیں میں نے شروع فروری ۱۹۳۵ء میں قریباً تین ماہ بعد آچاریہ جی کو آپکا وعدہ یاد دلایا اور بٹالہ کا پتہ لکھ بھیجا۔ جس کے جواب میں آپ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی طرف سے دو کارڈ نمبری ۲۸/۳۵ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء و ۵۱/۳۵ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء بھیجے جن کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"میں مذہب کو قرعہ اندازی یا شرطیں لگانے کا مضمون نہیں سمجھتا۔ وید منتروں پر وچار اور ان کے ارتھوں کی ویاکھیا (تشریح) کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ نہ اس کے متعلق تاریخیں یا میعاد ڈالی جاسکتی ہے ××× میں نے ایسا بیہودہ اور لایعنی وعدہ کبھی نہیں کیا کہ گہرے مسائل پر اگر میں خاص میعاد میں وچار (غور) نہ کرسکا تو میں کسی بے ہودہ مذہب کا پیرو بن جاؤنگا اور آپ کو اپنا گورو مان لونگا۔ گورو۔ پیر اور مسیح ہونے کے دعویداروں کو میں گمراہ یا پاکھنڈی سمجھتا ہوں۔ ایشور نہ کرے کہ میں ان کی طرف کبھی کھچوں سوائے اس غرض کے کہ ان کے دماغ کا علاج کرنے کے قابل ہو سکوں ×××"

(بلفظہٖ کارڈ نمبری ۲۸/۳۵)

(۲) آپ کا ۲۲ فروری ۳۵ء کا طویل خط ملا۔ جواب میں اطلاعاً تحریر ہے کہ آپ کا سارے کا سارا خط بے معنی ڈینگوں اور حماقت آمیز تحریر سے پُر ہے اور پوتر وید بھگوان کے متعلق جو ہرزہ سرائی کی گئی ہے وہ ایک خدائی پیغمبری کا دعوے کرنے والے کے لئے تو کیا ایک مہذب انسان کے لئے بھی قابل مذمت ہے۔ ایسی دراز کلامی کی تلافی یا معافی نہیں ہوسکتی ××× آپ کو پورے طور پر پتہ ہونے کے باوجود کہ میں نے ۱۵ دن کے اندر اندر جواب دینے اور نہ دینے کی صورت میں کسی بے ہودہ مت کا پیرو ہو جانے کا وعدہ ہرگز نہیں کیا یوں ہی بھکڑ بازی سے کام لے رہے ہیں ××××"

(بلفظہٖ ملخصاً کارڈ نمبری ۵۱/۳۵ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

جو عبارت بخوف طوالت میں نے ×××× نشان دیکر چھوڑ دی ہے اس میں آچاریہ صاحب نے اپنے "ہر شی" کی عادت ادا کی ہے یعنی مغلظ گالیاں دی ہیں۔ یہ ہے میرے شکوک کا جواب آریہ سماج کے پاس۔ ع

برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کے آنے میں تھوڑی دیری ہے کیونکہ ایمانداری اور صداقت ابھی تک دنیا سے کلی طور پر مفقود نہیں ہوچکی حالانکہ آچاریہ رامدیو جی بی۔ اے کا اکابر آریہ سماج میں شاید دوسرا یا تیسرا درجہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایسے ایسے مہا پرش بھی وعدہ خلافی کریں تو یقیناً مولانا صاحب کا خیال صحیح نہیں ہے۔ آچاریہ جی کے دونوں کارڈوں کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ مشکوک و معترضہ وید منتروں کا صحیح مطلب تا حال آچاریہ جی مہاراج نیز کسی دیگر آریہ سماجی ودوان کی سمجھ میں نہیں آیا اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی تاریخ یا میعاد مقرر کی جاسکتی ہے کہ کب تک ایشور ان منتروں کے معانی کا الہام آچاریہ جی کے دل میں کرے میں نے آچاریہ جی کو جواب میں لکھا تھا کہ جب تک ان منتروں کے معانی آپ پر بذریعہ الہام نہیں اترتے

تب تک تو آپ ایمانداری سے اپنے وعدہ کے موافق ست دھرم کی شرن میں آجائیے اور جب اس ** بھاشا کی کوئی ترجمہ آپ لگا سکیں گے۔ آپ کو پوری چھٹی دی جائے گی کہ آپ آریہ سماج میں واپس چلے جائیں۔ کوئی کسی قسم کی ممانعت نہیں ہوگی۔ نیز یہ کہ اگر آپ کو "آچاریہ" کے جلیل القدر منصب سے گر کر "چیلا" بننے کا خوف ہے تو آپ کے ست دھرمی بننے پر میں آپ کو آچاریہ اور اپنا گورو تسلیم کر کے آپ کا چیلا بن جاؤں گا تاکہ آپ کا یہ ڈر بھی دور ہو جائے۔

ست دھرم میں سب کا درجہ برابر اور مساوی ہے کوئی اونچ نیچ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرا نبوت یا پیغمبری کا دعوےٰ ہے بلکہ عاجزی انکساری اور خاکساری کا۔

ناظرین کرام! غور فرما سکتے ہیں کہ جب آچاریہ جی کو تسلیم اور اقرار ہے کہ متر ضہ وید منتروں کا کوئی معقول جواب آج دن تک آچاریہ جی و نیز دیگر آریہ سماجی ودوانوں کو نہیں سوجھا اور نہ سوجھنے کی آئندہ کوئی امید یا میعاد ہو سکتی ہے تو کیا اس کا صاف یہ مطلب نہیں کہ سب آریہ سماجی "بابا وا کیم پرمانم" کی اندھی تقلید کے طور پر ہی ویدوں کو خدا کا کلام اور الہام مان رہے ہیں نہ کہ سمجھ بوجھ کر؟ اور ایسی ناسمجھی کی حالت میں پروفیسر رامدیو جی کو اپنے نام کے ساتھ "آچاریہ" لگانے اور ویدک دھرمی کہلانے کا کون حق ہے؟

"ویدارتھ پرکاش" چھپوانے سے پہلے میں نے پوجیہ مہاتما ہنسراج جی مہاراج پردھان پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ و بلوچستان کی خدمت میں رفع شکوک کے لئے خط لکھا تھا جس کے جواب میں آپ نے مجھے "ویدارتھ پرکاش" نامی کتاب کو شائع کروانے اور آریہ سماجی ودوانوں سے تبادلہ خیالات کرنے کی صلاح دی تھی۔ جب میں نے آریہ سماج کے چوٹی کے چند علماء سے تبادلہ خیالات کیا تو سب کو اپنا ہم خیال پایا۔ بعض نے صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ ویدوں میں ملاوٹ ہو چکی ہے چنانچہ پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر و پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور ویدک کوش کی بھومکا صفحہ ۹ اور ۱۰ ہسٹری آف ویدک براہمناز جلد ۲ صفحہ ۰۰ پر تسلیم کرتے ہیں کہ اتھروید میں ۱۴۰ وید منتر زمانہ مہابھارت کے بعد کی بناوٹ اور ملاوٹ ہیں۔ اس حوالے والفاظ میری تصنیف ویدارتھ پرکاش میں ملاحظہ کیجئے۔ بعض نے کہا کہ ویدوں کا ایک کثیر حصہ صریحاً انسانی تصنیف ہے۔ ایک پنڈت نے فرمایا کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی گذرے ہیں جن کا نام سوکتوں کے اوپر لکھا ہوا ہے۔ اور ان میں سے بعض رشی ہم اور آپ سے بہتر تھے اور بعض بدتر۔

میرے سوالات کے جواب میں پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے اقرار کیا کہ جن سوکتوں اور وید منتروں کے رشی مچھلیاں، کتیا، سانپ، نیل کنٹھ، بندر، آگ، پہاڑ اور دریا، نیز وہ حیوان اور بے جان لکھے ہیں وہ سب سوکت اور منتر شاعرانہ تخیلات ہیں نیز یہ کہ ویدوں میں بہت کچھ مغلظات اور مخرب الاخلاق وید منتر پائے جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ ویدوں میں تواریخ انسانی پائی جانے سے وید ازلی۔ ابدی والہامی اور شروع دنیا میں بنے ہوئے بھی نہیں مانے جا سکتے۔ لیکن ہم آریہ سماجی ہونے کی وجہ سے یہ کمزور پوزیشن اسلام کے مقابلہ میں بیان وظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں"

میں نے عرض کی کہ چونکہ آپ کے دل میں کمزوری اور چور گھسا ہوا ہے اس لئے اسلام جلدی یا بدیر زور فتحمند ہوگا اور ہندو دھرم کو ہضم کر جائیگا کیونکہ جوتی کا ترجمہ جیوتی (نور) اور ہاتھ کا ترجمہ ہاتھی کر کے ویدک برائیوں کی پردہ پوشی نہیں کی جا سکتی اور جس جرنیل کے دل میں چور اور خوف چھپا ہوا ہو وہ ہرگز فتح نہیں پا سکتا۔ ویدوں اور ویدک دھرم کی کمزوریاں اور بد اخلاقیاں جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" قیمتی عمر ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ کاغذ اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس میں درج کردہ معلومات میں سے ہر ایک پانچ پانچ ہزار روپیہ خرچ کرنے سے بھی حاصل کرنا ناممکن تھا۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:-

پنڈت آتمانند ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور۔

یا دفتر اہلحدیث امرتسر

---

# ضرورت تبلیغ

(از ابو علی محمد تقی مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ)

حضرات! آج آپ کے سامنے تبلیغ کی غرض وغایت اور اس کے فوائد بیان کئے جاتے ہیں آج دنیا کے اندر شائد کوئی ایسی قوم ہو جو اپنے مذہب کی تبلیغ میں جدوجہد نہ کرتی ہو۔ جس طرف جس کی طرف آپ نظر کر کے دیکھیں تو وہ اس کو کسی نہ کسی کام میں مصروف پائے گی۔ یاد رکھئے تبلیغ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے سبب سے دنیا میں ایک مسلمان سے دس اور دس سے سو اور سو سے یہاں تک کہ آج ساٹھ کروڑ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اگر جناب نبی علیہ السلام کو یہ حکم نہ ہوتا کہ یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل ما بلغت رسالتک الخ اگر نبی علیہ السلام دنیا کے اندر جب آپ کو نبوت ملی اور لوگوں نے اذیت اور تکلیف پہنچائیں تو آپ اگر اپنے اس فرض کو ترک کر دیتے تو نہ ہم اس وقت مسلمان ہوتے اور نہ نبی علیہ السلام کا بول بالا ہوتا بلکہ آپ ہی صرف مسلمان ہوتے۔ لیکن خداوند کریم کا یہی منشا تھا کہ آپ تبلیغ کریں جس کا نتیجہ ہوا کہ اسلام کے پاس مسلمانوں کی اچھی خاصی جمعیت ہو گئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے سخت مزاج بھی اسی تبلیغ کے سبب سے مشرف با سلام ہوئے۔ پھر آپ اور آپ کے اصحاب نے جو تبلیغ کی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ مکرمہ بھی فتح ہو گیا اور تمام عرب نبی کریم کا تابعدار ہو گیا۔ اور پھر دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کو بھی فکر پڑ گئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان یہاں آکر بھی اپنے اسلام کا اعلان کر بیٹھیں۔ چنانچہ جو فتوحات حضرت

ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں ہوئیں وہ محتاج بیان نہیں کیونکہ ان کی تفصیل کی مختلف تواریخ شائع ہو چکی آخر یہ سب فتوحات اور مال جو صحابہ کرام کو اور سرکش مشرکین کا استیصال اور یہود کو ہزیمت اور اسلام کا عروج کس چیز سے ہوا جس کا جواب یہی ہوگا کہ سب محض تبلیغ کی بدولت تھا کیا آج بھی اُس تبلیغ کی ضرورت نہیں کہ جب خود مسلمان ذلیل و خوار ہوں اور دوسری قوموں کے سامنے حقیر شمار کئے جاتے ہوں ایسے نازک وقت میں بھی ان کو غفلت کی نیند سے جگایا نہ جاوے یا جگانے والے کے جگانے سے بیدار نہ ہوا جائے تو اس پر بھی تف ہے کیونکہ سب قومیں عروج ترقی پر پہنچ گئی ہیں۔ اور ذلیل اقوام جو کہ کسی زمانہ میں حقیر شمار کی جاتی تھیں آج بلند مرتبہ پر پہنچ گئی ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان ویسے کے ویسے ہی غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں۔ بجائے عروج ترقی کے پستی کے گڑھے میں جا رہا ہے نہ تیرے پاس دنیا ہی ہے اور نہ دین۔ حقیقت میں ان سب عوارضات کا سبب صرف دین ہی ہے جب تم نے دین سے روگردانی کی تو ذلیل و خوار ہونے لگے جب تم کو کسی نے اچھی بات بتائی اس کو نہ مانا بلکہ ناصح کو کوئی القاب دیکر ٹال دیا تو آخر رسوا ہوئے آج ہم اسلام کے اور مختلف فرقوں کو درگذر کرتے ہوئے صرف اپنے افراد اہل حدیثوں کو ہی دیکھیں کہ کیا کچھ کر رہے ہیں۔ آپ دین کے جس رکن کی جانب نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ ایک صرف نماز ہی کی طرف خیال کیجئے کہ اہل حدیث نام پر فخر کرنیوالے فی صدی کتنے نماز پنجگانہ وقت پر ادا کرتے ہیں ایک صرف یہی نہیں بلکہ جس کام پر بھی نظر ڈالیں تو آپ کو بخوبی واضح ہو جاوے گا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ دوسرے فرقے خالی ڈھول لے کر بجاتے پھرتے ہیں اور ان کے مبلغ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون از ہندوستان مثل جاپان، انگلینڈ وغیرہ میں خالی ڈھول پیٹ ہو رہے ہیں۔ جس کے آج اخبارات شاہد ہیں۔ کیا اہل حدیثوں میں کوئی ایسا مبلغ نہیں کہ جو دین کی خدمت میں کمربستہ ہو کر خالصاً لوجہ اللہ تبلیغ کرے افسوس تو یہ ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ کھڑا بھی ہو تو دوسرے اس کی مخالفت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ آجکل اہلحدیثوں کو آپس کی مخالفت نے تباہ کر دیا ہے جو کہ دہلی کی آپس کی اشتہار بازی اور جماعت اہل حدیث مراد آباد کی آپس کی ناچاقی وغیرہ شاہد ہیں۔ پس اہل حدیث گروہ کو ہمہ تن توحید و سنت کی تبلیغ پر متوجہ ہو جانا چاہئے واللہ الموفق۔

---

# نظم دربارہ تردید عرس

## مع انتخاب از کسوٹی

اولیں حمد خدائے کردگار
پھر بیان عرس ہے زیب رقم
ہوتا ہے قبروں پہ میلا دھوم سے
کوئی کہتا ہے کہیں کنت شریف
کوئی مخدوم جہان جان گشت
کوئی خواجہ پیر کا ہے جاں نثار
اہل حق جو ہو چکے ہیں اولیاء
مقبروں پر ان کے ہر ہر سال آ
منزلوں سے بوڑھے بچے مرد و زن
عرس میں ہوتا ہے اتنا دھوم دھام
چادر و گاگر لئے مہندی چھڑی
ساتھ میں باجے بھی ہیں قوال بھی
عورتوں مردوں کا اک جھرمٹ بھی ہے
عورتیں پردہ نشیں بھی قوم کی
مدعا لکھ لکھ کے اپنی چٹھیاں
حال ہے چاروں طرف یہ قبر کے
بیٹھے ہیں دو زانو تو کچھ سجدے میں ہیں
آہ! ہے اسلام کی صورت یہی؟
لا الٰہ کی توڑ کر سیدھی سڑک
دھجیاں توحید کی اڑنے لگیں
جتنی باتیں ہیں شریعت کے خلاف

بعدہٗ نعت رسول کامگار
شرک و بدعت کا جو ہے پہلا قدم
مرد و عورت کا جھمیلا دھوم سے
کوئی بیٹھا تا ہے پھلواری ردیف
کوئی بہڑائچ کو کہتا پایہ تخت
سال بھر سے عرس کا ہے انتظار
مان بیٹھے بدعتی ان کو خدا
عرس کرتے ہیں بہت ہی دھوم کا
آتے ہیں سب چھوڑ کر اپنا وطن
حج اکبر ہے گویا بالاختتام
گشت کرتے دھوم سے ہیں بدعتی
مُلّا جی، صوفی بھی اہل حال بھی
ناچ بھی گانا بھی اور کھٹ کھٹ بھی ہے
بے محابا عرس میں ہیں گھومتی
اہل حاجت ڈالتے ہیں عرضیاں
دست بستہ ہیں ادب سے کچھ کھڑے
کچھ تصور کے لگے جھگڑے میں ہیں
عرس والے سوچ کر بتلا تو ہی
قبر پر کرتا ہے سجدہ بے دھڑک
عرس میں اللہ میاں ملتے نہیں
عرس والو کب ہوئیں تم کو معاف

ہے **حسنؔ** نے یہ کسوٹی پر کسا
عرس کے بارہ میں کیا اچھا لکھا

---

**حیات طیبہ۔** سوانح عمری حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی۔ اس میں آپ کے زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ اور سکھوں کے ساتھ مذہبی لڑائیوں کی کیفیت بھی درج ہے۔ قیمت ۱۲؎ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (۵۶۹ صفحہ) قیمت … (منیجر اہلحدیث امرتسر)

# پردہ

(راقمہ شریمتی لیلاوتی جی اہلیہ آتمانند ست دھرمی از بٹالہ)

۱۱۔۱۰ اپریل کے اخبار "ملاپ" میں "نئی بدعت" کے عنوان سے مہاشہ خوشحال چند جی خورسند کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ مغربی تہذیب کی کورانہ اور مادر پدر آزادانہ تقلید نے نوجوان ہندوستانی لڑکیوں کو بلا شادی زندگی بسر کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ مہاشہ جی اس بدعت کا باعث اعلیٰ تعلیم سمجھتے ہیں لیکن میرا دعویٰ ہے کہ اس بدعت و اغوا اور دیگر ہمجنس خرابیوں کی واحد ذمہ دار بے پردگی ہے۔ اور یہ وہ سچائی ہے کہ جسے آج نہیں تو کل بے جا آزادی کی لہر میں بہنے والے ہندوستانیوں خصوصاً ہندوؤں کو تسلیم کرنی ہی پڑے گی۔ میں نے اسہاڑھ ۱۹۹۱ کے "اہلحدیث" میں پردہ کی ضرورت و اہمیت کو واضح کر کے دکھلا دیا تھا کہ مستورات کی عفت و عصمت کا سب سے بڑا محافظ ستر یعنی پردہ ہی ہے۔ خود الفاظ استری اور مستورات کا مخزن بھی ستر یعنی پردہ ہے کیونکہ جب تک جوان مرد و عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھیں تب تک جذبات کو جنبش نہیں ہوتی۔ اور پردہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور ملنے میں سخت رکاوٹ ہونے سے عصمت و عفت کا زبردست معاون ہے نتیجہ صاف ہے کہ جس ملک و قوم کی عورتوں میں پردہ ہوگا وہاں کی عورتیں بے پردہ عورتوں کی نسبت زیادہ تر پاک و صاف ہونگی۔ باوجود اعلیٰ تعلیم کے یورپ و امریکہ میں باکرہ بیویوں کا نہ صرف قحط ہی ہے بلکہ مجھے اپنی بعض معزز یورپین سہیلیوں سے معلوم ہوا ہے کہ بے پردگی کی لعنت کی واحد وجہ سے یورپ میں بڑے سے بڑے آدمیوں کو بھی باکرہ بیوی ملنا ناممکنات سے ہے۔ یہ سب بے پردگی کا ہی کڑوا پھل ہے۔ اگر اب بھی پردہ کا مناسب انتظام نہ کیا گیا تو وہ روز بد دیکھنا دور نہیں جبکہ ہندوستان میں بھی بکارت کا دیوالہ نکل جائے گا۔ اور جو آریہ سماجی اخبارات جو نادان دوست کی مثل پردہ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں ہندوستان کی نسوانی تباہی کا موجب گردانے جائیں گے۔ آریہ سماج پردہ کی مخالفت اس لئے نہیں کرتی کہ پردہ میں کوئی برائی برائی انہیں دکھلائی پڑتی ہے ورنہ وہ پردہ کی خرابیوں اور خوبیوں کا مقابلہ کرتی۔ بلکہ اس لئے کرتی ہے کہ پردہ جیسی مفید رسم اسلامی ہے۔

سب سے زبردست اعتراض پردہ کے خلاف یہ کیا جاتا ہے کہ برقعہ یا چادر اوڑھنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ جب تمام جسم کپڑوں سے ڈھکے رہنے پر صحت خراب نہیں ہوتی تو برقعہ سے چہرہ اور سر چھپانے سے صحت کیونکر خراب ہو سکتی ہے خصوصاً جبکہ برقعہ میں آنکھوں اور منہ کے سامنے روشنی اور ہوا کے لئے جالی کا خاطر خواہ انتظام رکھا جاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ آج کل مغربی آزادی نسواں سے بیہودگی کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ اور عشرت پسند نوجوان مرد و زن آپس میں آزادی کے ساتھ ملنے جلنے کی خواہش سے پردہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور آریہ سماجی اخبار نادان دوست اُن کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ محض اس حسد اور ضد سے کہ خواہ مخواہ اسلامی خوبیوں کو بھی خرابیاں ظاہر کیا جاوے۔ میرا دعویٰ ہے کہ سوائے عیاش ؎ نوجوان عورتوں اور مردوں کے کوئی غیرت مند شریف ہندو بھی بے پردگی کو پسند نہیں کرے گا۔ پردہ کی مخالفت محض اس لئے کی جاتی ہے کہ نوجوان مرد ناپاک جذبات کے ماتحت تمام عورتوں کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ مرحوم اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بے پردہ دیکھیں میں نے جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے بیبیو! پردہ گیا کہاں؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بقول مرحوم اکبر ٹھیک آریہ سماجیوں کی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے۔ جو محض عداوت اسلامی کی بنا پر پردہ جیسی مفید رسم کی مخالفت کر رہے ہیں۔ بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ میری تمام عیسائی بہنیں تو سر پر کپڑا رکھنا بھی گوارا نہیں کرتیں بلکہ نصف بازو، نصف ٹانگیں، اور نصف جسم (چھاتی) کو برہنہ رکھنے میں تہذیب جانتی ہیں۔ اور پردہ دار ہندو و مسلمان لیڈیوں کو نیم وحشی اور غیر مہذب سمجھتی ہیں۔ بلکہ پردہ دار شریف ہندوستانی عورتوں کو "لیڈی" کہنے میں بھی عار محسوس کرتی ہیں۔ اور "لیڈی" کا مصداق صرف اُن نوجوان عورتوں کو سمجھا جاتا ہے جو مادر پدر آزاد ہیں۔ عیسائی بہنیں عموماً بناؤ سنگار کر کے بالوں میں کلپ۔ کانٹے، ہیئر پن۔ پھول اور ریشمی فیتے اور ٹائیاں باندھ کر برہنہ چھاتی پھرنا ہی عیسائیت کا امتیاز سمجھتی ہیں۔

میری ہندوستانی و عیسائی ماتاؤ و بہنو! ہوش میں آؤ۔ اور آپ خود پردہ کرو اور اپنی بہو بیٹیوں کو پردہ میں رہنا سکھلاؤ۔ ورنہ یورپ اور امریکہ کی مثل ہندوستان میں بھی باکرہ بیویوں کا قحط پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ اور اے مجھ منچلے نوجوانو! اپنی بہنوں اور بیویوں اور بیٹیوں کو نامحرموں کی ناپاک نظروں سے دیکھنے سے شرماؤ۔ اور اے آریہ سماجی نادانو! اس نادان دوستی سے باز آؤ اور ضرب المثل ہندوستانی غیرت کو تباہ مت کرو۔ ہندو بیوی کی ضرب المثل پتی بھگتی اور ستنو (ستی پن) بھی پردہ کے ساتھ ساتھ لازم و ملزوم ہے اگر میری کوئی بہن پردہ کے حسن و قبح پر تحریری بات چیت کرنی چاہے تو میں ہر وقت تیار ہوں۔

لیلاوتی اہلیہ آتمانند بانئے ست دھرم بٹالہ
ضلع گورداسپور

ے ہمارا اپنا خیال ہے کہ مخالفین پردہ کو مرض چشم ہے اسی لئے مکشوفات کی طرف دیکھنے سے منع کرنے پر یہ شعر پڑھا کرتے ہیں ؎

بل بے خودی زاہد کہ تیرے دیکھنے کو
منع کرتا ہے لو اور تماشہ دیکھو (اہلحدیث)

اسلامی پردہ شرعی پردہ کی اہمیت و ضرورت پر بحث۔ اور مخالفین پردہ کے جملہ اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قیمت صرف ۲ر مع محصول ۲ر۔ پتہ: نیجر اہلحدیث امرتسر

(۷۵۸)

# الزاق الکعبین

(۴)

گذشتہ نمبروں میں صفوں کو سیدھا کرنے اور پاؤں ملانے کی بحث ہوئی ہے۔ آج کی قسط میں مجیب "احدنا" کی تحقیق کر کے معترض کو جواب دیتے ہیں کہ اس سے صرف ایک شخص مراد نہیں ہوتا بلکہ کثرت کے لئے بھی یہ محاورہ عربی زبان میں مستعمل ہے (مدیر)

فی البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملھا یکتب لہ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملھا یکتب لہ بمثلھا۔ فی فتح الباری کذا لمسلم وغیرھما ولاسحاق راھویہ فی مسندہ من عبد الرزاق اذا احسن اسلام احدکم کان رواہ بالمعنی لانہ من لازمہ ورواہ الاسمعیلی من طریق ابن المبارک عن معمر کالاول والخطاب باحدکم بحسب اللفظ للحاضرین لکن الحکم عام لھم وغیرھم باتفاق۔ ترجمہ اور خطاب لفظ احدکم سے باعتبار لفظ کے حاضرین کے لئے ہے لیکن حکم عام ہے ان کے واسطے اور ان کے غیر کے لئے بالاتفاق۔

(۳) عن طلحۃ بن عبید اللہ قال کنا نصلی والدواب تمر بین ایدینا فذکرنا ذلک لرسول اللہ صلعم فقال مثل مؤخرۃ الرحل تکون بین یدی احدکم ثم لا یضرہ ما مر بین یدیہ۔ ترجمہ۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نماز ادا ہم لوگوں کے سامنے جانور آتے جاتے تھے تو اسکو رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ کجاوہ کی موخر لکڑی تم لوگوں کے سامنے رہے تو جو اس کے سامنے سے گزرے پھر اس کو کوئی نقصان نہیں۔ یہاں یہ معنے مراد نہیں ہے کہ صرف ایک کے سامنے ہو بلکہ جو کوئی مصلی ہو۔

(۵) عن ابی برزۃ کان النبی صلعم یصلی الصبح و احدنا یعرف جلیسہ ویقرء فیھا ما بین الستین والی المائۃ۔ ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم صبح کی نماز پڑھتے تھے اور ہر ایک ہم میں سے اپنے ہم نشین کو پہچان لیتا تھا اور ساٹھ اور سو کے درمیان آیتیں ہوتی تھیں۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ ایک ہی آدمی اپنے ساتھی کو پہچانتا تھا اور دوسرا نہیں نہیں بلکہ عام نمازی کا حال تھا۔

(۶) قال سمعت رافع بن خدیج یقول کنا نصلی المغرب مع النبی صلعم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ۔ ترجمہ۔ کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ مغرب کی نماز نبی صلعم کے ہمراہ پڑھتے تھے تو بعد فراغت کے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتے تھے۔ بخاری میں ہے۔ کیا ایک ہی شخص تیر گرنے کی جگہ دیکھتا دوسرا نہیں۔ نہیں بلکہ جو چاہتا دیکھ لیتا۔ بلکہ عموم معنے مفہوم ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں اس کی تفسیر واقع ہے۔ وعن ناس من الانصار قالوا کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب ثم نرجع نترامی حتی نأتی دیارنا فما یخفی علینا مواقع سھامنا۔ رواہ احمد۔ ترجمہ۔ چند انصاری لوگوں سے روایت ہے کہ ہم لوگ مغرب کی نماز رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر اپنے گھروں کو تیر کی مشاقی کرتے ہوئے واپس ہوتے اور ہم لوگوں پر تیر کے مواقع پوشیدہ نہیں رہتے یعنی تیروں کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔ یہی عموم حدیث مذکور میں بھی مراد ہے۔

(۷) فی حدیث جبرئیل حتی برک بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما یجلس احدنا فی الصلوۃ الحدیث۔ ترجمہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ یہاں تک کہ نبی صلعم کے سامنے بیٹھ گئے جیسا کہ ایک ہم میں کا نماز میں بیٹھتا ہے۔* نہیں بلکہ معنی عام ہے کہ جتنے مصلی نماز میں بیٹھتے ہیں۔ یہ حدیث بخاری میں ہے۔

(۸) فی الترمذی اذا تثاءب احدکم فلیضع یدہ علی فیہ۔ ترجمہ۔ جب تم لوگوں کو جمائی آئے تم اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا کرو۔ یہ ترمذی میں ہے۔ کیا یہ معنی صحیح ہونگے کہ صرف ایک آدمی اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور دوسرا ایسا نہ کرے۔ نہیں بلکہ تمام مسلمان ایسا کریں۔ اس قسم کی بہت سی حدیثیں ہیں۔ کہاں تک شمار کیا جائے۔

اب ایک دو مثالیں قرآن پاک سے بھی دیتا ہوں سورہ احزاب یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب۔ اے نبی کی عورتو تم نہیں ہو جیسی اور عورتیں ہیں۔ دیکھو لفظ احد موجود ہے۔ اس کے معنی ایک کے نہیں ہیں، بلکہ معنی عموم کے ہیں۔

۵ پارہ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا۔ ترجمہ۔ یا کوئی تم میں سے پڑے استنجا سے آئے یا عورتوں سے مصاحبت کرے تو پانی نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کرلے آہ کیا اس کے یہ معنی صحیح ہونگے کہ صرف ایک آدمی پاخانہ سے آئے اور صرف ایک آدمی جنبی ہو۔ اور پانی نہ پائے تو تیمم کرے اور ایک سے زائد ہوں تو ان کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ نہیں بلکہ جتنے آدمی اس صفت کے ساتھ موصوف ہوں وہ کرسکتے ہیں۔ حکم عام ہے خاص نہیں۔

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔ ترجمہ۔ اب کونسی حدیث ہوگی جس کے بعد ایمان لائیں گے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ تسویۃ صفوف کے بارہ میں حدیث اری الشیطان یدخل فی خلل الصف کو نقل فرمایا ہے اور اس کا سر بھی بتایا ہے۔ اس مسئلہ میں اہل حدیث سے اتفاق ہے اور بقول نقل آپ نے انصاف یہ فرمایا ہے کہ اکثر اہل حدیث جاہل ہوتے ہیں تو شاہ صاحب کے وقت میں ہندوستان میں اہل حدیث عملی کا وجود بھی نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عرب حجاز وغیرہ کے لوگوں کی نسبت فرمایا۔

* پوری حدیث اور ہے یہ بخاری میں ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ ایک ہی آدمی جیسا کہ نماز میں بیٹھتا ہے۔

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان ۔ عربی زبان میں (۵۸) سورہ فاتحہ و بقرہ کی جدید طرز پر تفسیر ۔ قیمت ۱۲ر (دیکھو)

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۳)

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الموات صفحہ ۱۵۱ میں لکھتے ہیں:۔

صحاح جلیلہ مشہورہ بخاری و مسلم کے مقابل ایسی شواذ غریبہ و نوادر مجہولہ اجزائے خاملہ ذکر کرتے شرم نہ آئی اور ایک کتاب میں رطب ویابس مقبول و مردود جوملے محض جمع کر دینا مقصود ہو دوسری جگہ استدلال و تخریج و تحقیق و تنقیح موجود ہو ان میں فرق کی تمیز نہ پائی۔

اور صفحہ ۲۰ میں لکھتے ہیں صحت و ضعف حدیث میں تحقیقات فن حدیث کی طرف طبی مسئلہ نحو سے نہ لیں گے نہ نحوی طب سے۔" مگر مولوی نعیم الدین کو اپنے اعلیٰ حضرت

پس سفر بہ نیت مسجد نبوی جس میں عظمت مساجد اللہ کا احترام و نشان ہے اور اسی مقام پر زیارت روضۂ مبارکہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حسب طریقہ سنت صلوٰۃ و سلام کا شرف حاصل ہے یہ تقدم و تاخر مراتب توحید و سنت میں بفرمان حق تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل توحید اور متبعین حدیث و سنت کو ہی امتیاز حاصل ہے نہ بتدعین گور پرستوں بدنصیب بدبختوں کو۔ چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت ج ۱ صفحہ ۳۴۳ میں فرماتے ہیں:۔

"واصحاب علم حدیث رانسبتے خاص وآشنائے مخصوص بآں جناب است کہ دیگراں رانیست کہ ہمیشہ احوال وصفات شریف و ذکر زبان و وردجان ایشان است و معرفت صفات و شناخت احوال تعین و تشخیص مر ذات بابرکات او را نزد ایشان حاصل و ہمیشہ تمثال جمال شریف ملحوظ نظر و نصب العین ایشان باشد و پیوند باطن بصورت خیالیہ وے قوی و متصل شود و چوں نام شریف مذکور گردد لذت آں در دل بیابند و عظمت مسمی در دل مشاہدہ کنند و متحضر یابند و ہمیشہ حاضر در بارگاہ باشند و ایشاں را دریں باب مشارکت و مشابہت است بحضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہ مطلع اند بر احوال و افعال و اقوال آنحضرت و مخصوص اند بمصاحبت و مجالست و مکالمت شریف غیر آنکہ ایشاں را صحبت معنوی است و از صحبت صوری مہجور اند۔"

ایضاً صفحہ ۱۷۵ "و ابدال اہل علم اند و امام احمد گفتہ ابدال اگر اصحاب حدیث نباشند پس چہ کسان باشند۔"

"یعنی اصحاب علم حدیث کو وہ نسبت خاص اور پہچان مخصوص آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل ہے کہ دوسروں کو نہیں ہے کہ ہمیشہ احوال وصفات شریف کا ذکر ان کی زبان اور وردجان میں ہے اور معرفت صفات و شناخت احوال تعین و تشخیص خاص آپ کی ذات بابرکات کے ساتھ ان کو حاصل ہے اور ہمیشہ شکل جمال شریف کی ان کے ملحوظ نظر اور نصب العین رہتی ہے اور رشتہ باطن ان کی صورت خیالیہ میں قوی اور متصل ہوتا ہے اور جب آپ کے نام شریف کا ذکر آتا ہے لذت اس کی اپنے دل میں پاتے ہیں اور عظمت اس نام کی دل میں مشاہدہ کرتے اور متحضر پاتے اور ہمیشہ حاضر بارگاہ میں رہتے ہیں اور ان کو اس باب میں مشارکت اور مشابہت حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ حاصل ہے کہ مطلع ہیں احوال و افعال اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اور مخصوص ہیں آپکی مصاحبت اور آپ کی مجالست اور آپکے کلام شریف کے ساتھ بجز اس کے کہ ان کو صحبت معنوی حاصل ہے اور صحبت ظاہری سے حجاب میں ہیں۔"

"اور ابدال اہل علم ہوتے ہیں اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ابدال اگر اصحاب حدیث نہ ہونگے تو پھر اور کون ہونگے۔"

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ عجالہ نافعہ میں فرماتے ہیں:۔

"و مزاولت ایں علم (حدیث) شخص را معنی صحابیت مے بخشد زیرا کہ در حقیقت معنی صحابیت اطلاع بر جزئیات احوال رسول است و مشاہدہ اوضاع آنجناب در عبادات و در عادات و ایں معنی در صورت بعد زمان در مدرکہ و خیال شخص بنوعی متمکن و راسخ مے شود کہ حکم مشاہدہ دارد و اشارہ بہمیں معنی کردہ است آنکہ گفتہ شعر ؎

اهل الحديث هُم اهل النبي وان
لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

"یعنی اور اس علم حدیث کی مزاولت صحابیت کے معنی بخشتی ہے اس لئے کہ درحقیقت صحابیت کے معنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احوال جزئیات سے اطلاع ہونا اور عبادات و عادات آنجناب کی وضع مشاہدہ کرنا ہے اور یہ بات بعد زمان کی صورت میں انسان کے مدرکہ اور خیال میں ایسی جم جاتی اور راسخ ہو جاتی ہے کہ حکم مشاہدہ کا رکھتی ہے اور اسی معنی کی طرف اشارہ کیا ہے جس نے کہا ہے شعر: اہل حدیث بھی اہل نبی ہیں اگرچہ نہیں آپ کی صحبت نہیں آپ کے انفاس و کلام کی صحبت پائے ہوئے ہیں۔"

برخلاف بتدعین گور پرستوں کے جس طرح مولوی نعیم الدین نے ان کی حیات میں معاذ اللہ آستانہ کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنے اور التجا کرنے کو عبادات میں شمار کیا، حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول قبروں پر سلام کے بعد قبلہ رو ہو کر ان کے لئے حق تعالیٰ سے دعا مانگنا تھا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی معمول آپ کی زیارت مزار مبارک پر بعد عرض و صلوٰۃ سلام کے قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا حق تعالیٰ ہی سے رہا۔ اور کتب فقہ ائمہ دین سے بھی یہی عملدرآمد مرقوم ہے۔ کسی صحابی سے اس کے خلاف روایت نہیں۔ چنانچہ مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۳۵ کے جواب میں مفصل کتب احادیث و فقہ سے گذر چکا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت ج ۲ صفحہ ۵۰۰ میں فرماتے ہیں:۔

"مراد از اتخاذ قبور مساجد سجدہ کردن بجانب قبور

ahmadimuslim.de

است و ایں ہر دو طریق متصور است یکے آنکہ سجدہ بر قبور برند و مقصود عبادت آں دارند چنانکہ بت پرستان مے پرستند دوم آنکہ مقصود و منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ دارند ولیکن اعتقاد کنند کہ توجہ قبور ایشاں در نماز و عبادت حق موجب قرب در رضائے وے تعالیٰ است و موقع عظیم است نزد حق تعالیٰ از جہت اشتمال وے عبادت و مبالغہ در تعظیم انبیاء وے وایں ہر دو طریق نامرضی و نامشروع است اول خود شرک جلی و کفر صریح ست وثانی نیز حرام و ممنوع از جہت اشتمال بر شرک خفی و بر ہر تقدیر لعن متوجہ است ونماز کردن بجانب قبر نبی یا مردے صالح بقصد تبرک و تعظیم حرام است وہیچ کس را از علماء دراں اختلاف نیست۔

یعنی مراد قبروں کو مساجد ٹھہرانے سے قبروں کی طرف سجدہ کرنا ہے اور یہ دو طریق پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبروں کو کریں اور مقصود ان کی عبادت رکھیں جس طرح بت پرست بتوں کو پوجتے ہیں دوسرے یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ شانہ کی رکھیں لیکن اعتقاد کریں کہ توجہ ان کی قبروں کی طرف نماز اور عبادت حق میں موجب قرب اور رضائے حق تعالیٰ کا باعث ہے اور بڑا موقع ہے نزدیک حق تعالیٰ کے شامل کرنے میں ان کو عبادت میں اور مبالغہ کرنا اس کے انبیاء کی تعظیم میں اور یہ دونوں طریق نامرضی اور نامشروع ہیں اول خود شرک جلی کھلا ہوا اور کفر صریح ہے اور دوسرا بھی حرام اور ممنوع بوجہ شمول شرک خفی کے اور دونوں طور پر لعنت متوجہ ہے اور نماز پڑھنا نبی یا کسی صالح شخص کی قبر کی طرف بقصد تبرک اور تعظیم کے حرام ہے اور کسی شخص کو علماء دین میں سے اس میں اختلاف نہیں ہے۔

اور مفصل و مدلل جواب مولوی نعیم الدین کے خرافات بیہودہ صـ۳۳ سے صـ۱۵۳ کا دندان شکن گذر چکا ہے۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ "مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کو محترم کس نے فرمایا یہ جاہل بدلگام خاکش بدہن مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک لکھا ہے الخ معاذ اللہ"۔

پس سنو کہ مدینہ طیبہ کے گرد کا حرام ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احادیث صحیحہ میں وارد ہوا چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ صـ۴۴۰ میں فرماتے ہیں:۔

"وھذہ الاحادیث حجۃ ظاہرۃ للشافعی و مالک وموافقیھما فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا واباح ابو حنیفۃ ذلک۔ صریح فی الدلالۃ لمذھب الجمھور فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا وسبق خلاف ابی حنیفۃ۔

ایضاً صـ۴۴۲ ھذا الحدیث صریح فی الدلالۃ لمذھب مالک والشافعی واحمد والجماھیر فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا کما سبق وخالف فیہ ابوحنیفۃ کما قدمناہ عنہ فلا یلتفت الیٰ من خالف ھذہ الاحادیث الصحیحۃ المستفیضۃ"

"یعنی اور یہ احادیث حجت ظاہرہ ہیں امام شافعی رح اور امام مالک رح اور ان کے موافقین کی حرام جاننے میں شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کے اور جائز رکھا ہے اسکو امام ابوحنیفہ رح نے:

"صریح دلالت ہے مذہب جمہور ائمہ پر حرام ہونا شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کا اور خلاف رکھنا امام ابوحنیفہ رح کا اوپر بیان ہو چکا"

"یہ احادیث صریح دلالت کرتی ہیں مذہب امام مالک رح اور امام شافعی رح اور امام احمد رح اور جمہور ائمہ کے لئے حرام ہونے شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کے حرام ہونے پر جس طرح اوپر بیان ہوا اور خلاف کیا ہے اس میں امام ابوحنیفہ رح نے جس طرح مذکور ہوا ان سے پس التفات نہ کیا جاویگا اس پر جس نے ان احادیث صحیح مستفیضہ کے خلاف کیا ہے"

علیٰ ہذا حامی سنت والحدیث خود جناب شہید فی سبیل اللہ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ صاحب تقویۃ الایمان ایضاح الحق صـ۲۳ میں منجملہ معمول دین بطریق لزوم و مشروع کے فرماتے ہیں:۔

"ومواضع مخصوصہ از حرمین برائے دعا۔ ومساجد ثلثہ برائے سفر نمودنے آں بجہت تحصیل منفعت اخرویہ"

اور صـ۲۵ میں فرماتے ہیں:۔

"وزیارت مسجد نبوی ومسجد قبا در باب حج"

یعنی اور مقامات مخصوصہ حرمین شریفین مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کو دعا کے لئے۔ اور تینوں مساجد خانہ کعبہ۔ مسجد نبوی۔ بیت المقدس کا سفر بوجہ حاصل کرنے نفع آخرت کے لئے۔ اور زیارت مسجد نبوی اور مسجد قبا حج کے باب میں ہیں:

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صـ۱۰۴ میں فرماتے ہیں:۔

"در کتب سابقہ الٰہیہ در نعت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل شدہ مہاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام پس آنچہ از انقیاد کامل واطاعت بالغ بہ نسبت نبی باید کرد۔ (کذا فی فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ صـ۳۳۶ فی روایۃ کعب)

یعنی کتب سابقہ الٰہیہ میں جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت میں نازل ہوا ہے کہ قیام ہجرت ان کا طیبہ ہے اور ملک ان کا شام ہے پس جو کچھ کہ اتباع کامل اور اطاعت بالغ نبی علیہ السلام کی نسبت کرنی چاہئے"

اور دوسرے باب تقویۃ الایمان فصل اول صـ۲۷ میں حدیث صحیح بخاری نقل فرماتے ہیں:۔

"ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم یعنی زیادہ غضب اللہ تعالیٰ کا سب آدمیوں سے تین پر ہے پہلا جو حرم میں گناہ کرے۔

الحق کہ خود مولانا شہید مرحوم نے مثل روز روشن ماہتاب کے کس درجہ بوضاحت تمام مدینہ طیبہ کے حرم محترم ہونے کی تشریح فرمادی۔ اور یہی مذہب حسب احادیث صراحتاً محدثین حاملان سنت اور ائمہ ثلثہ رحمہم اللہ کا ہے۔ مگر مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کے مخالف ہے۔ (باقی)

تقویۃ الایمان ... کا جواب ... (مجلد)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**س ۱۶۲** } حالت طہر میں بعد جماع خون کی سرخی معلوم ہو یا حیض متعادہ گذرنے پر بعد غسل بوقت جماع خون آجاوے تو کفارہ ہے یا نہیں؟

(دیکے از خریدار اہلحدیث)

**ج ۱۶۲** } بعد غسل معمولی خون کا نشان نظر آتا ہو تو موجب کفارہ نہیں۔ اللہ اعلم۔

(ار داخل غریب فنڈ)

**س ۱۶۳** } کسی مجلس نکاح میں قاضی صاحب فاتحہ مروجہ پڑھتے ہیں یعنی ایک بار الفاتحہ کہتے ہیں تو حاضرین مسجد کل ایک دفعہ سورہ الفاتحہ اور ایک دفعہ اذا جاء یا سورہ اخلاص پھر درود پڑھ چکنے کے بعد قاضی صاحب ایک طول دعا پڑھتے ہیں۔ اور اہل مجلس آمین آمین کہتے ہیں۔ کیا ایسی مجلس نکاح اور مجلس ولیمہ میں جماعت اہل حدیث کے لوگ ہر دو مجلسوں میں شریک ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(عبد اللطیف از جماعت اہل حدیث یسور)

**ج ۱۶۳** } نکاح میں اصل غرض ایجاب و قبول ہے۔ اس لئے ایجاب و قبول کے وقت شریک رہنا جائز ہے باقی رسوم کے متعلق نرم الفاظ میں اتنا کافی ہے کہ یہ بے ثبوت کام ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ مَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۔ ناجائز کام کرنے والوں کا حصہ نہ کرنے والوں پر نہیں ہاں ان پر یہ ضروری ہے کہ نصیحت کریں اس طریق سے کہ ان کے قبول کرنے کی امید ہو۔

**س ۱۶۴** } جس مدرسہ میں علم صرف، نحو، کلام اللہ، فقہ محمدیہ، علم عقائد، بلوغ المرام، دینیات کی پہلی دوسری تیسری چوتھی پانچویں (جسے انجمن حمایت اسلام لاہور نے مشکوٰۃ المصابیح سے احادیث نبوی کو انتخاب کرکے تالیف کیا ہے) اور علم انگریزی بنگلہ، سنسکرت ان سب علموں کا درس جاری ہے۔ بیت المال سے اس مدرسہ کی تائید و مدد کرنی جائز ہے یا ناجائز؟ (احقر محمد جمال الدین خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۷ ضلع بگڑا)

**ج ۱۶۴** } بیت المال میں مال دینے والوں کی نیت معلوم ہونی چاہئے۔ ان کی نیت پر جواب موقوف ہے۔ کوئی معطی اس نیت سے دیتا ہے کہ میرا پیسہ صرف دینی تعلیم پر لگے تو وہ پیسہ صرف اسی جگہ خرچ کرنا چاہئے۔ اگر بیت المال والوں کی طرف سے عام اعلان ہے کہ ہمارے ہاں انگریزی بنگلہ وغیرہ تعلیم ہوتی ہے۔ اس اعلان پر کوئی معطی بلا شرط دے تو اس کا مال سب کاموں میں خرچ ہوسکتا ہے۔

**س ۱۶۵** } اگر کوئی اہل حدیث حنفی المذہب بن کر جماعت اہل حدیث کو بنظر کراہت دیکھے۔ آمین بالجہر، رفع الیدین جیسے سنت نبی سے متنفر ہو اور کذب افترا میں مشغول ہو۔ انتظام دین کے لئے اس شخص سے ترک موالات واجب ہے یا نہیں؟

(رسائل مذکور)

**ج ۱۶۵** } ایسے شخص کو بڑی توجہ سے سمجھانا چاہئے۔ بحکم فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۔ تاکہ وہ اپنی غلطی سے رجوع کرلے۔

(۳ر داخل غریب فنڈ)

**س ۱۶۶** } زانی اور زانیہ کی زناکاری جب ظاہر ہو زانیہ کو چار پانچ ماہ کا حمل بھی ہے کیا ایسی صورت میں از روئے شرع شریف حالت حمل میں زانی کے ساتھ نکاح پڑھا دینا جائز ہے یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۶۵ علاقہ بمبئی)

**ج ۱۶۶** } نکاح بعد وضع حمل جائز ہوگا۔ حنفیہ کے نزدیک حمل کی حالت میں بھی جائز ہے۔

**س ۱۶۷** } مفصلہ ذیل باتوں کا بھی حساب خدا قیامت میں لیگا۔ یعنی پڑھے لکھے آدمی جس قدر کتابیں مثلاً مسائل بتاتے اور قصہ کہانی و ناول وغیرہا وغیرہ پڑھتے ہیں اور دینی و دنیوی مناظرہ وغیرہ کرتے ہیں و وعظ وغیرہ کہتے ہیں ان کا حساب خدا لیگا یا چھوڑ دیگا۔ اور کراماً کاتبین یہ سب باتیں لکھتے ہیں یا چھوڑ چھاڑ دیتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے اس کا جواب عنایت ہو۔ (علی حسن خاں ضلع مظفر پور)

**ج ۱۶۷** } قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۔ جو بھی لفظ منہ سے نکلتا ہے وہ لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو قابل معافی ہوتے ہیں وہ خدا معاف کردیتا ہے اور جو قابل گرفت ہیں ان پر گرفت کرتا ہے۔

**س ۱۶۸** } بعد حساب کتاب کے دوزخ بہشت اسی زمین کے اوپر رہے گا یا آسمان کے اوپر رہے گا اور انسانی اعمال کا جزا و سزا کہاں پائیگا۔ پل صراط اسی زمین پر ہوگا یا آسمان پر ہوگا اور حساب ان کا اسی زمین پر ہوگا یا آسمان پر۔ (رسائل مذکور)

**ج ۱۶۸** } حساب کتاب اور قیام قیامت زمین پر ہی ہوگا۔

**س ۱۶۹** } بعد مرنے کے روح کہاں رہیگا کسی نے کہا ہے کہ علیین و سجین میں روح رہتا ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ اسرافیل کے صور میں سوراخ ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ قبر میں مردوں کے جسم کے ساتھ جزا و سزا پاتا ہے۔ اس بارہ میں میری عقل حیران ہے۔ قرآن و حدیث سے جواب دیں۔ (رسائل مذکور)

**ج ۱۶۹** } روح کے لئے عالم ارواح الگ ہے

**س ۱۷۰** } ساتوں آسمان کے اوپر اور ساتوں زمین کے نیچے کون عالم ہے اور ہر طبقہ پر پیغمبر و ہادی بھیجے گئے ہیں یا اسی زمین پر؟ (رسائل مذکور)

**ج ۱۷۰** } ہر زمین میں خدا نے نبی بھیجے ہیں۔ موسیٰ کموسا کم اللہ اعلم۔ (ار داخل غریب فنڈ)

---

## فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی

اس میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ ناظرین کو دقت نہ اٹھانی پڑے پہلے اس کتاب کی قیمت پانچ روپے تھی مگر اب صرف تین روپے ہے۔

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی (اردو ترجمہ) مصنفہ حجت الاسلام امام غزالی۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستاں** مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے۔ امید ہے کہ وہ ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں گے۔ بصورت مہلت یا انکار بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دی جائے ورنہ ۳۰ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

**ضروری اطلاع** مہلت یافتگان مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ نیز بیرون ہند والے اصحاب بھی قیمت بھیجکر مشکور فرمائیں۔

۷۱۰ عبدالوہاب
۸۱۳ غلام نبی
۱۳۲۵ محمد اسماعیل
۱۵۱۴ محمد حسین
۲۰۰۳ خانصاحب مولوی فیروز الدین خان صاحب
۲۴۰۹ عبدالغنی
۲۴۱۴ محمد حسن
۲۴۵۴ حاجی محمد وارث
۳۲۹۰ مولوی عبدالحلیم
۳۳۰۴ سید مظہر علی
۳۶۳۷ بابو امیر الدین
۴۶۴۳ فیض محمد
۵۱۱۱ عبدالحفیظ
۵۵۹۱ محمد حسین صابری
۵۵۹۵ حاجی عثمان غنی
۵۷۱۳ محمد ہاشم
۶۵۵۱ محمد قاسم
۶۹۲۴ شیخ حاجی عبدالعزیز
۶۹۳۱ حمید الرحمن غوری
۷۰۷۰ ابو محمد کریم بخش

۸۰۱۹ مولوی عبدالرحمن
۸۰۲۱ بابو بشیر احمد خان
۸۰۴۴ سید محمد فرید
۸۰۶۵ سیٹھ حاجی ولی محمد
۸۰۶۷ محمد سلیم
۸۰۷۰ سیٹھ سکندر عبدالقادر
۸۱۸۲ حاجی محمد محی الدین
۸۲۵۹ برکات احمد
۸۳۶۳ منشی محمد داؤد خان
۸۵۲۱ محمد یوسف
۸۵۵۴ سید نعمت اللہ
۸۵۶۰ نظام الدین
۸۵۶۲ محمد ابراہیم
۸۵۹۲ جمعیت علی
۸۶۰۸ مولوی محمد اکبر
۸۹۷۰ میاں احمد حسین
۹۰۱۹ محمد عبداللہ
۹۰۸۷ حفیظ الدین
۹۰۹۱ عبدالسلام
۹۱۲۰ غلام حسن دائیں
۹۱۴۵ رحیم بخش

۹۱۵۲ نور محمد خان
۹۲۰۳ ابراہیم
۹۲۴۲ محمد اسماعیل
۹۳۳۹ عبدالحکیم
۹۴۹۴ محمد یعقوب
۹۵۵۷ غلام ہادی
۹۶۱۶ ایس عبدالرحمن اینڈ سنز
۹۶۲۷ محمد ایوب
۹۹۳۰ عبدالمنان
۹۹۹۱ حکیم عبدالحمید
۱۰۰۲۷ حاجی محمد علی
۱۰۱۴۴ شرف الدین
۱۰۱۴۸ عبدالغفور
۱۰۳۵۵ حاجی عبدالحی لق
۱۰۴۱۴ مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ مولوی عبدالوہاب
۱۰۶۶۶ قاسم الدین
۱۰۷۰۲ محمد حسین
۱۰۷۱۲ حاجی عبدالعزیز
۱۰۷۱۳ سلیمان داؤد بھائی
۱۰۷۳۲ رمضان علی
۱۰۷۴۶ ڈاکٹر عبدالحکیم بسمل
۱۰۷۶۳ عبدالغنی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۸۳ روشن علی
۱۰۹۸۸ حاجی شیخ عبدالعزیز بیگ
۱۰۹۹۱ محمد صدیق حسن
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۱۱۲ عبدالشکور
۱۱۱۲۰ محمد عبدالواحد
۱۱۱۹۲ غلام اللہ
۱۱۲۰۵ ایچ اے رمضانی
۱۱۲۲۹ مولوی ظل الرحمن

۱۱۲۳۳ عبدالغنی
۱۱۲۷۵ الیس ایم ضیاء الرحمن
۱۱۳۱۲ مولوی علی صاحب
۱۱۴۲۰ محمد بشیر
۱۱۴۳۷ مولوی شمس الدین
۱۱۴۴۳ مولوی عبداللہ
۱۱۴۴۴ خدا بخش
۱۱۴۴۶ عنایت اللہ
۱۱۴۴۷ سکندر خان
۱۱۴۵۲ حکیم محمد احمد
۱۱۴۶۰ مرزا عبدالرؤف
۱۱۴۶۲ مستری محمد رمضان
۱۱۴۶۰ منشی عبدالعزیز
۱۱۴۶۶ میر احمد حسین
۱۱۴۶۸ عبدالمنان
۱۱۵۳۵ حکیم احمد کریم
۱۱۵۵۱ مولوی عبدالرحمن
۱۱۶۰۲ عبدالغنی
۱۱۶۰۶ ظفر نظام الدین
۱۱۶۱۶ شیخ محمد حسن
۱۱۶۳۳ سعید الرحمن
۱۱۶۴۱ عبدالجلیل
۱۱۶۴۸ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۶۰ صاحبزادہ محمد جعفر علیخان
۱۱۶۶۳ ماسٹر احمد اللہ
۱۱۶۶۸ سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۰ محمد اشرف
۱۱۶۷۳ محمد سعید
۱۱۶۷۷ حفیظ الدین
۱۱۶۸۶ محمد خان
۱۱۷۰۲ شیخ امام الدین محمود احمد
۱۱۷۰۴ بابو عطاء اللہ

۱۱۷۰۵ ماسٹر محمد اسلم بٹ
۱۱۷۰۸ صوبیدار عبداللہ خان
۱۱۷۰۹ مولوی ابوالنعمان عبدالرحمن
۱۱۷۱۰ حکیم عبدالرحمن
۱۱۷۱۳ حاجی غلام محمد
۱۱۷۱۵ سید عبدالرحیم
۱۱۷۱۶ مولوی عبدالرحمن خان وکیل
۱۱۷۱۸ اشرف النساء بیگم

۱۱۷۲۰ حبیب احمد
۱۱۷۲۱ محمد یوسف
۱۱۷۲۲ عبدالحق
- - - - -
۱۱۷۷۶ ملک دلاور خان
۱۱۷۷۸ مبارک شاہ
۱۱۷۹۵ ایم محمد صاحب
۱۱۸۳۲ پروفیسر محمد عزیز
۱۱۸۸۷ مولوی ثناء اللہ

**اخبار "سوراجیہ" دہلی کا ایک نیا بہتان** دہلی کے "سوراجیہ" اخبار نے اخبار اہلحدیث پر ایک تازہ افترا کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مسلمانوں کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ایک فتویٰ طلب کیا گیا کہ ایک مولوی صاحب اپنی بیوی صاحبہ کی والدہ محترمہ کو اپنے نکاح میں لایا چاہتے ہیں۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔ اس پر فتویٰ دیا گیا کہ نکاح حلال ہے" (سوراجیہ دہلی ۱۴ جولائی ۳۵ء)

**اہلحدیث** اڈیٹر صاحب سوراجیہ اس دعوے کا ثبوت دیں کہ اہلحدیث کے کس پرچہ میں ایسا لکھا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ سراسر بہتان ہے۔ کیونکہ منکوحہ کی والدہ قرآن مجید میں صریح حرام ہے۔ در صورت ثبوت نہ دینے کے بتا دیں کہ جھوٹ بولنے والا بہتان لگانے والا کس جون میں جائیگا؟

**عرس کی پنجابی نظمیں** اخبار اہلحدیث کی زبان اردو ہے۔ بہ نسبت پنجاب کے دور دور علاقوں میں زیادہ جاتا ہے جہاں پنجابی زبان کوئی نہیں سمجھ سکتا اسلئے پنجابی نظمیں اخبار میں درج نہ ہونگی البتہ سب محفوظ رہینگی جو انتخاب کرکے بصورت رسالہ شائع کی جائینگی انشاءاللہ۔ پنجابی شاعر خوب طبع آزمائی کریں اردو والوں سے پیچھے نہ رہیں۔

**نوید ولادت** خدا نے بڑھاپے میں مجھے لڑکا بخشا۔ الحمدللہ! (عبدالرحمن الہ دانیوال)

**ایضاً** (حکیم چراغ الدین از گورداسپور)

(خدا ہمارے باقی بے اولاد دوستوں کو بھی اولاد بخشے)

مجموعہ پاکٹ بک ... مرزائیت کی تردید میں ایک (۷۴۲) فاضلانہ کی تصنیف۔ قیمت ۱۲ محصول (خط اہلحدیث)

# ملکی مطلع

## ہماری مشکلات خدا آسان کرے

لاہور میں مسجد شہید گنج کے متعلق جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے ناظرین ان واقعات کے پڑھنے کے مشتاق ہونگے مگر ہم ایسی مشکل میں مبتلا ہیں کہ دنیا میں اس مشکل کی نظیر نہ ہوگی۔

لاہور میں جہاں یہ ہنگامہ محشر بپا ہے وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحب کا حکم ہے کہ جو لکھو وہ سنسر کو دکھا لو۔ وہاں سنسر اردو اخباروں کے لئے اردو ہی ہے مگر امرتسر کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا یہ حکم ہے کہ اردو اخبارات بھی جو کچھ لکھیں وہ اصل مسودہ مع انگریزی ترجمہ کے اشاعت سے چار گھنٹے پہلے میرے دفتر میں آکر مجھے دکھایا جائے۔ یہ کتنا بڑا فرق ہے کہ لاہوریوں کو صرف اردو مسودہ پیش کرنا کافی ہے لیکن امرتسریوں کو انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ہی پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کی مشکلات پر غور کیجئے کہ اردو اخبارات کے دفتروں کو جن میں انگریزی کی اعلیٰ لیاقت کا کلرک نہ ہو جو انگریزی میں ترجمہ کر سکے۔ (جیسا کہ اہلحدیث میں بھی نہیں) انگریزی ترجمہ کرانا کتنا مشکل ہے۔ مترجم کو تلاش کرنا پھر اس کی اجرت کا برداشت کرنا پھر اس ترجمہ کو لیکر سرکاری دفتر تک جانے کا حرجہ خرچہ کتنا ہوگا۔ پھر بھی مضمون کی اشاعت کی اجازت مل جانا مشکوک۔ چنانچہ لاہوری اخبارات میں کالم کے کالم بلکہ صفحات تک نذر سنسر کے سلسلے میں سفید طبع ہوتے ہیں۔ اس صورت میں اہلحدیث جیسا غریب اخبار لکھے تو کیا لکھے اور کیونکر لکھے؟ جبکہ حکم ایسا سخت ہو کہ اس پر یہ کہنا بجا ہو کہ ؎

گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

# ابی سینیا اور اٹلی میں جنگ

## ہونے والی ہے

ابی سینیا خالص حبشیوں کی سلطنت ہے جو ایسے سیاہ فام ہیں کہ شیخ سعدی مرحوم کا یہ شعر ان پر صادق آتا ہے۔ ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
بروختم است وبر یوسف نکوئی

مگر مذہب کے لحاظ سے مسیحی ہیں۔ اہل اطالیہ (اٹلی والے) سفید رنگ یورپی قوم، اعلیٰ تعلیم یافتہ، ہر قسم کے سامان جنگ سے مسلح، رومن کیتھولک کے مسیحی ہیں۔ ان دونوں سلطنتوں کی طاقتوں کا اندازہ کرنا (یہ بتانا کہ ان میں کیا نسبت ہے۔ ابی سینیا اٹلی کی نسبت سے نصف ہے یا ربع ؟) یہ کام مشکل ہے۔ بنظاہر بلی اور شیر کا مقابلہ ہے۔ آئندہ دیکھا جائیگا کہ کون غالب آتا ہے اور کون مغلوب ہوتا ہے۔ شاہ حبش (ابی سینیا) نے بھی اپنی جگہ اعلان کر دیا ہے کہ جئیں گے تو آزاد مرینگے تو آزاد۔ کسی قوم کے ماتحت زندہ رہنا موت سے بدتر ہے۔ ادھر اٹلی کے فرعون مزاج ڈکٹیٹر (مسولینی) نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ ہم ابی سینیا کو اپنے ماتحت ریاست کی طرح کر کے سانس لیں گے۔

ان دونوں سلطنتوں میں ابی سینیا کے ساتھ ہمارا دیرینہ تعلق ہے۔ پہلے بھی ایک دفعہ یہ سلطنت نرغہ میں آگئی تھی تو ہم نے دعا سے بلکہ جان و مال سے بھی اس کی مدد کی تھی۔ حدیثوں میں جس ہجرت اولیٰ کا ذکر آتا ہے وہ یہی ملک حبشہ ہے جہاں صحابہ کرام نے پہلی دفعہ ہجرت کی تھی جہاں کا نجاشی بادشاہ مسلمان ہو کر مرا تھا۔ جس کا جنازہ غائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا اور پڑھایا تھا۔ جن دنوں صحابہ کرام اس ملک میں اقامت پذیر تھے اس پر دشمن نے حملہ کیا تھا تو صحابہ کرام نے اس بادشاہ کی فتح کے لئے دعائیں کی تھیں اور جنگ میں مدد دی تھی۔ ہم چونکہ انہی اسلاف کے اخلاف ہیں اس لئے آج ہم بھی اسی سنت صحابہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ابی سینیا کے فتحیاب ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ خدا اس کو اٹلی کے مقابلہ میں فتح دے آمین!

# اسلام اور سیاست

(رقمہ مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب از مدرسہ شکرادہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ کی درستگی و صحیح ادائگی میں یہ حکمت عملی رکھی گئی کہ ان سے ملت اسلامیہ میں روحانیت و جسمانیات کی ترقیاں ہوتی رہیں۔ زبان سے کلمات حمد و تسبیح و دعا و استغفار جاری رہیں اور اعضاء الٰہی حکومت کی حفاظت و بقا کے لئے چستی و چالاکی کا پانچوں وقت منظر پیش کرتے رہیں۔ دل بادشاہ حقیقی کی طرف متوجہ ہو جوارح اسکی عقیدت و عظمت کا اظہار کریں۔ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی ندائے مبارک سے کانوں کو انس حاصل ہو اخروی و دنیوی کامیابی کے لئے ہر مسلمان ہر وقت طیار رہے یہ مبارک آواز کانوں میں پڑتے ہی ہر مسلمان والہانہ انداز میں تحصیل فلاح و ادائے صلوٰۃ کے لئے عدالت الٰہی کے دفتر عالی (مسجد) کی طرف دوڑا چلا آئے یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والے دنیاوی تعلقات کی پروا نہیں کرتے فلاح حاصل کرنے کے لئے جملہ کاروبار دنیاوی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ لہو و لعب بیع و شراء کو جواب دے دیتے ہیں رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله۔

جس ملت میں تحصیل مرام کے لئے اس مضبوطی کے ساتھ بندوبست کیا گیا ہو وہ ملت خائب و خاسر ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ لا تهنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين۔

روزانہ پنجوقتہ اسلامی جلسوں کے بعد ضروری تھا کہ ہفتہ میں ایک دن گردو نواح کے جملہ مسلمانوں کو ایک مشترکہ اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی جائے اور اس جلسے میں ملت کی ترقی و تنزلی پر غور و خوض کیا جائے اسی مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے یوم جمعہ اس اہم اجتماع

حیات طیبہ۔ سوانح عمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی (۴۹۳)

ahmadimuslim.de

کے لئے مقرر کیا گیا اور سوائے چند معذورین کے جملہ مسلمانوں پر اس جلسے میں شریک ہونا لازمی قرار دیدیا گیا تاکہ مسلمان ہفتہ وار اپنے پروگرام زندگی پر نظر ثانی کرتے رہیں۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے دکھ درد سے آگاہ ہو۔ صدر جلسہ یعنی امام جمعہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ حاضرین کو ضروریات و حالات حاضرہ سے مطلع کرے۔ قوم کے نفع و نقصان سے قوم کو آگاہ کرے روحانی و جسمانی ترقیوں کی طرف قوم کو دعوت دے۔ قوانین الٰہی و آئین حکومت خدائی کا پروپاگنڈا کرے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے طریقے بتلائے الغرض وہ اس مقدس دن میں ایک مناسب وقت اپنے اس لیکچر میں صرف کرے۔ حاضرین کو حکم دیا گیا کہ وہ نہایت غور و توجہ سے امام کے اس لیکچر کو سنیں اور اس کی ہر نصیحت کو ذہن نشین کریں اور ہفتہ واری پروگرام کو اچھی طرح سے دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی قیمتی زندگی کے ان سات دنوں میں خدا کے لئے خدا کی سچی حکومت کے تحفظ و بقا کے لئے اور ملت کے لئے کیا کچھ کیا ہے اور اسکو کیا کرنا ہے

مساجد اللہ کے یہ اجلاس اسلام میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں سے آفتاب اسلام ضوفگن ہوا۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں سے عدل و انصاف کے چشمے جاری ہوئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں خدائی حکومت کے آئین مرتب کئے گئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن کو خیر بقاع الارض کہا گیا۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں بیٹھ کر شاہان عالم کو خدائی حکومت کے قبول کرنے کے لئے پیغامات بدائت بھیجے گئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں خدائی فوج کے دلاور سپاہیوں کی تربیت کی گئی۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں قوانین الٰہی و آئین حکومت خدائی کا اجراء عمل میں لایا گیا۔

الغرض مساجد اللہ اور مساجد اللہ کے یہ اجلاس اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کاش مسلمان ان حقائق سے آشنا ہو جائیں پھر ترقی و کامیابی ان کے قدموں کے چومنے کیلئے ہر وقت تیار ہے

اجلاس جمعہ کے بعد ضرورت تھی کہ اس قسم کے اسلامی اجتماعات کو مزید وسعت دی جائے۔ بدیں مصلحت صلوٰۃ عیدین کے وسیع اجلاس مقرر کئے گئے اور ملت اسلامی کو حکم دیا گیا کہ ان جلسوں میں وہ نہایت اہتمام کے ساتھ حسب توفیق عمدہ لباس میں اچھی وضع قطع میں نہایت خوشدلی سے اسلامی جوش کو ظاہر کرتے ہوئے حکومت الٰہی کی کامیابی کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے آپ کو خدائی فوج کے ادنیٰ ترین سپاہی سمجھتے ہوئے ان قومی و ملی جلسوں میں رونق افروز ہوں اور اس عظیم الشان اسلامی کانفرنس میں خدائی فوج کا منظر اس شان و خوبی کے ساتھ نمائش گاہ عالم میں دکھلایا جائے کہ دنیا پرست انسانوں کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ احادیث میں مروی ہے کہ عیدین کے لیکچروں میں خدائی حکومت کے صدر اعظم و وزیر معظم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ملت کی ترقیات پر مبسوط تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ اگر کہیں باغیان حکومت الٰہی کی سرکوبی کے لئے طاقت کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو اس کا آپ اسی جلسے میں بندوبست فرمایا کرتے۔ لشکروں کو مرتب فرماتے، آفیسران کا تقرر فرماتے، اخراجات کا بندوبست کرتے۔ الغرض اس قسم کے تعمیری پروگرام اکثر انہی مبارک جلسوں میں مرتب کئے جایا کرتے تھے پھر ساتھ ہی خدائی بشارتوں، آخرت کے عیش و آرام دنیا و اسباب دنیا سے بے پرواہی اور روحانی ترقیات پر آپ ایسے جہاد بھرے الفاظ میں وعظ فرماتے کہ سامعین ان مبارک جلسوں میں عمل وسعی و جہاد فی سبیل اللہ کے پیکر مجسم بن جایا کرتے تھے اور ان کی زندگی ایک نئی زندگی ان کی روح ایک نئی روح سے تبدیل ہو جایا کرتی تھی۔

اسلامی اجتماعات و سیاسیات کا یہ مختصر سا خاکہ آپ کو دکھلایا گیا ہے جن کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا اور نہ اس قسم کے نمونے کسی قوم و ملت میں مل سکتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ، ہنود و مجوس، بدھ و جین جملہ اقوام عالم اسلام کے

اس عظیم الشان پروگرام حیات کو دیکھ کر حیرت و استعجاب سے انگشت بدنداں ہیں۔ یہ وہ پروگرام ہے کہ جس کو اگر صحیح طور پر آج پھر ملت اسلامیہ تھام لے تو ایک اشارے میں ہوا کا رخ بدل سکتا ہے اور ایک لمحہ میں دنیا کا موجودہ ظالمانہ پروگرام تبدیل ہو سکتا ہے۔ ایک منٹ میں انقلاب عظیم بپا ہو سکتا ہے۔ مادی طاقتیں اور استبداد پسند تدبیریں خاک میں مل سکتی ہیں مگر مسلمان قوم کے موجودہ حالات پر نظر ڈالتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ہماری بدنصیبی کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی اور ہماری اس مجرمانہ زندگی کے دن ابھی باقی رہے ہوئے ہیں۔ ہاں امید رکھنی چاہئے کہ ناامیدی اسلام میں کفر ہے۔ وہ دن دور نہیں جبکہ مسلمانوں کی آنکھوں سے پردہ اٹھ جائے اور وہ اپنے اصلی پروگرام زندگی پر کاربند ہو کر پھر ایک دفعہ الٰہی حکومت کا نظارہ اس آسمان کے نیچے پیش کر سکیں۔ ؎

عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہو کر پھر ابھل آئے
کہ ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھے ہیں

---

## پیام عمل

مسلم زمیندارہ ہیلپنگ سوسائٹی لمیٹڈ امرتسر برانچ کی تجویز جسکو رسالہ "پیام عمل" میں سوسائٹی کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ خدمت و اشاعت قرآن کریم کے لئے معقول و مفید معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں ثواب اخروی کے ساتھ ساتھ دنیوی منافع کی بھی توقع ہے۔ امید ہے کہ مسلمان دوست اس میں شریک ہو کر دینی و دنیوی فائدہ حاصل کرینگے۔ مزید حالات رسالہ مذکورہ سے ملاحظ فرمادیں جو پتہ ذیل سے مفت مل سکتا ہے۔ (منشی محمد عبدالدین ایڈیٹر رسالہ اسلام کوچہ ٹھٹھگراں امرتسر) راقم عبداللہ ثنائی امرتسری

## کینیڈا پارہ

کی اہل حدیث جماعت پر احناف برادران کی طرف سے حملوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ابتدائی عدالت میں اہل حدیث کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب احناف کی طرف سے ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہونے والی ہے۔ ناظرین دعاء خیر کریں اللہ تعالیٰ مظلوموں کی مدد کرے۔ آمین!

تاریخ المشاہیر۔ دنیا کے پچاس مشہور انسانوں کے حالات۔ قیمت (۶۶۳) (منیجر اہلحدیث)

# ہیضہ کے واسطے امرت دہارا سے بڑھکر دوا نہیں

## آج کل ہمیشہ پاس رکھو!

کہ وقت بیوقت بہت سے خرچ تکلیف اور دکھ سے بچاوے۔ نقلوں سے بچو تاکہ بھروسہ کر کے سخت حالتوں میں پیچھے پچھتانا نہ پڑے!

ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہو پیٹ کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کا شک ہو جاتا ہے آجکل ویسے ہی دن ہیں ذرا سے کھانے پینے کی بدپرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دور کر دیتی ہے۔ اگر ہیضہ (ایشور نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کردو۔ تمام تکالیف فوراً دور ہونگی۔ اگر کسی سخت حالت میں دست وقے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہوگئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً پران داتا کی گولی دیدو۔ ایک ہی گولی سے دست وقے اکثر بند ہو جاتے ہیں۔ دونو ادویات پاس رکھو اور پھر ایشور کی کرپا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے!

قیمت امرت دھارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایکروپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ قیمت پران داتا صرف ۵ گولی ایک روپیہ عہ

### سینکڑوں راؤں میں سے ایک ایک کا خلاصہ

(امرت دھارا) جناب لالہ بول چند صاحب بجاور لالہ گیان چند صاحب سب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں۔ "ہماری پن چکیوں کے لالہ صاحب کے لڑکے کو ہیضہ ہو گیا۔ سب گھبرا گئے میں نے وہاں جا کر ۵ مصری ڈھونڈھی صرف پانی میں ہی ۳ بوند دے دیں۔ پلاتے ہی فوراً آرام ہو گیا۔"

(۷۶۵) (پران داتا) جناب محمد دین حافظ علی صاحبان ضلع بلہاری دکن سے لکھتے ہیں:- "آپ نے ہیضہ کے لئے جو پران داتا بھیجی تھی اس کا استعمال کیا گیا۔ سچ ہے ایشور نے آپ کی دوائی میں عجیب اثر رکھا ہے۔ خدا اس کا بول بالا کرے۔"

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ امرت دھارا ۲۳ لاہور **المشاہر منیجر امرت دہارا اوشدہالیہ امرت دہارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور**

---

۲۳

**ناظرین کرام** آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، قے ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہیئے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی قیمت صرف عہ فی ڈبیہ محصول ۵ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ بوجہ تنگی مضمون شہادات درج نہیں کی جاتیں۔
پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

---

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

## حالات مرزا ۱؎

یعنی

### مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی وقادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔
(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

---

## سرمہ نور العین عہ

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ عہ
منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

---

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

ahmadimuslim.de

## ہندوستانی ہمیرے کا سرمہ

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ۱۷۵۷ ع

یہ آنکھوں کی اکسیرو بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری، رو ہے، اکگرے، انکھ جنبی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھیڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ اسکے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عمہ خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ہمہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

## ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر دکھاتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس للعہ (تین روپے آٹھ آنے)

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

## تمام دنیا میں بےمثل

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

## تمام دنیا میں بینظیر

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

## قابل مطالعہ کتب

**سیرۃ النعمان**۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تجارتی اور فقیہانہ زندگی۔ آپ کا اجتہاد وذہن، حافظہ، وغیرہ کے حالات قیمت عہ

**سوانح مولانا روم**۔ آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۸ر **مولوی معنوی**۔ یعنی حضرت مولانا روم کی سوانحعمری، آپ کے حالات اردو میں نہایت صاف اور سلیس طرز اور عمدہ ترکیب سے لکھی گئی ہے۔ آپ کا نسب ولادت، آپ کے دار کا حال، اور آپ کے خلیفوں کے حالات نہایت اعلیٰ پیرایہ میں ہیں۔ ۵ر

**تاریخ الخلفاء**۔ مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ کا اردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدین ودیگر خلفاء بنوامیہ وبنو عباس وغیرہ کے حالات ۱۱ھ سے ۹۰۳ھ تک درج ہیں۔ اخیر میں ان ائمہ، فضلاء، علماء، اور مشاہیر وقت کی فہرست دی ہے جو انکے عہد میں ہوئے۔ ۱۲ر

**مخدرات**۔ اس کتاب میں اسلام سے پیشتر اور اسلام کے بعد کی چند نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مفصل ومشرح حالات زندگی درج ہیں۔ قیمت عمر

**الغزالی**۔ امام غزالی رحمہ کی سوانح حیات۔ قیمت عہ

**حیات حافظ**۔ حضرت خواجہ شمس الدین المتخلص بہ حافظ شیرازی کی زندگی کے حالات۔ قیمت ۶ر

**حیات سعدی**۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ کے حالات زندگی۔ قیمت صرف ۶ر

**حیات خسرو**۔ حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی رحمہ کی سوانح عمری۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

**اسلامی سوانحعمریاں**۔ سولہ مشہور ومعروف علماء کملاء وفضلاء یعنی فقہاء، محدثین، اہل فلسفہ، اہل تصوف جامع معقول ومنقول واہل باطن حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم وعمل پیدا ہوجاتا ہے اور یہ کہ ان بزرگوں نے اپنے اوپر صعوبتیں برداشت کرکے کس طرح علم دین ودنیا کی تکمیل کی اور اپنے زمانہ میں یکتائے روزگار بن گئے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

**حیات طیبہ**۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمہ کی مکمل سوانحعمری۔ جس میں آپکا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ پہلے یہ کتاب بہت غلط اور بدنما کاغذ پر چھپی ہوئی تھی مگر اب دفتر اہلحدیث نے اسے بکمال نہایت صحت کے ساتھ عمدہ کتابت وطباعت کے چھپایا ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ر

**سوانح احمدی**۔ تیرھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی سوانحعمری ایک قابل مطالعہ کتاب ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے ہر ایک مسلمان کے لئے باعث فخر ہیں۔ سکھوں کے راج میں مسلمانان پنجاب پر زمین تنگ تھی۔ مذہبی آزادی مفقود اور عزت خطرے میں تھی۔ اسوقت جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دستگیری کے لئے مقرر فرمایا وہ مولانا شہید کے مرشد حضرت سید احمد ہی تھے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# مومیائی

۲۲/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۷ ۔ پاؤ بھر ۱۲ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

## تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ورنگل۔ آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور۔ میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا بعد آپکی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۲۔ جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۸ جون ۳۵ء)

(منگانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی کمنڈیشن ایجنسی امرتسر

# تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

**اسلام کی پہلی کتاب۔** (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ا/ ۔ **اسلام کی دوسری کتاب** مع فرہنگ۔ اس میں نماز کے متعلق مسائل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲/ **اسلام کی تیسری کتاب۔** (مع فرہنگ) اس کتاب میں حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق مضامین لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۲/

**اسلام کی چوتھی کتاب** (مع فرہنگ) خرید و فروخت، تجارت و زراعت، شراکت، وقف، نذر، قصاص، دیت، فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۳/

**اسلام کی پانچویں کتاب۔** اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶/

**اسلام کی چھٹی کتاب۔** اس میں قرآن شریف کی کل دعائیں ایک جا جمع کی گئی ہیں۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶/

**اسلام کی ساتویں کتاب۔** اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم، تعلم، تعظیم علماء کی ترغیب، اور بدعت، بے ادبی علماء، بزرگان، بے سود جھگڑے، ترکیب جماعت کی ترغیب اور نماز، روزہ، زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی و ترہیبی مسائل درج کئے گئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۶/

**اسلام کی آٹھویں کتاب۔** اس میں حج، نکاح، جہاد، بیع، شری کے مسائل اور طعام، لباس، حدود، حسن معاشرت اور والدین کے ساتھ احسان کرنے اور خلقت خدا کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶/ **اسلام کی نویں کتاب۔** اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، دوزخ، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، تقوے، توکل اور صبر کا بیان ہے۔ قیمت ۶/ **اسلام کی دسویں کتاب۔** حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حال ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات بیان ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ **اسلام کی گیارھویں کتاب۔** عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم یعنی اللہ عز وجل کے متعلق ۱۰۳ دلائل دیگر توحید اور ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام و ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عہ **اسلام کی بارھویں کتاب** اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام، چمڑے کی طہارت کا، استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، جمعہ، میت کے غسل، استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ نیز بچوں کی نماز، نمازوں کے اوقات کا، نماز قضا کی ترکیب، اذان، تکبیر، مسائل لباس، تصویر دار کپڑوں کے احکام کا بیان ہے۔ قیمت عہ

**اسلام کی تیرھویں کتاب۔** احکام نماز۔ کشتی پر یہود و نصاریٰ کے عبادتخانوں وغیرہ میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارہ میں مختلف اقوال، قرأۃ فاتحہ خلف الامام، بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوات کے اختلافات، رکوع، سجدہ، قومہ، تشہد و سلام پھیرنے اور ان کے بعد کے احکام واضح بیان کرکے نماز

ahmadimuslim.de

کے توڑنے اور مکروہ کرنے اور سلامت رکھنے والے امور بیان کر کے سترہ اور ہر قسم کے نوافل جو فرض رکعتوں کے پہلے یا بعد ہوا کرتے ہیں۔ نیز فرضیت جمعہ و ترغیب تہجد، وتر، نماز اشراق، تحیۃ المسجد، ضحیٰ، خاصکر قیام رمضان تراویح کے متعلق جتنے اختلافات یعنی تعداد رکعات اور تعیین و افضلیت وقت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ محققانہ طور سے ظاہر فرما کر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر، اور عورتوں کے مساجد میں آنے کے متعلق کل احکام جماعت میں شمولیت کا اجر، نیز فرائض و شرائط امام پر مفصل بحث کر کے مسبوق بالجماعت و تارک جماعت اور نابینے لڑکے، غلام، فاسق، مسافر و تیمم کنندہ و نشستہ وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور فرائض نوافل کے لئے جگہ تبدیل کرنے کے بارہ میں مفصل و مدلل مذکور ہے۔ قیمت صرف عہ روپیہ

## اسلام کی چودھویں کتاب

اس کتاب میں پہلے نماز کے بقیہ مسائل جیسے بیمار، مسافر، سوار کی نماز اور سفر و حضر کی حد و تعیین ایام اور ابر و بارش کے دن میں نماز کا حکم، اور جمعہ کی فرضیت، ہر بستی و ہر شہر میں، غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ، چاند کے احکام، سوگ و ماتم، کفن دفن تکبیرات، قرأت، جنازہ علی الغائب قبر کے حالات۔ زیارت قبور اور میت کے ایصال ثواب کے متعلق مفصل بحث کرنے کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو شروع کر کے چار پایوں گھوڑوں، کھیتی، پھلوں، شہد، سونا، چاندی، زیور، دفینہ معدن کی زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ۔ قیمت صرف عہ

## کتاب الروح

(بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم جوزیؒ۔ اس بے مثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روح کی حقیقت و ملاقات ارواح و اموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ہے۔ قیمت عہ

## ستینی

(یعنی ساٹھ علوم والی) ترجمہ اردو۔ اور ہر علم کے حالات کو پہلے تین فصول میں ابتدائی مسائل کا ذکر فرما کر پھر بطور سوال جواب ہر علم کے تین تین ادق مسائل کو حل کیا ہے اور جو علوم کسی سبب سے اس قسم کے تحت میں نہ آ سکتے تھے انکو مسلسل نو فصلوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب امام رازی کی تصنیف اور بولتی ہوئی کرامت ہے۔ عہ

## بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ۔ اس بےنظیر کتاب میں وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے انعام فرما دیئے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتوان پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلے سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے اور بادشاہ سے لیکر رعایا اور فوجیوں، جرنیلوں، عالموں، صناعوں زراعوں اور ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری (علم کیمیا) و موسیقی [illegible] و لطیف پیرایہ میں آگاہ فرما کر [illegible] کے بعض نادر نسخہ جات اور بعض ادویہ و اشیاء کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلاسم و عزائم کی حقیقت، روح کی ماہیت اور دیگر روحانی کیفیات کی تشریح فرما کر عالم بالا کی سیر کراتے ہوئے آداب مجلس، تہذیب نفوس نفس ناطقہ روح موت حشر احوال باطنی کی درستی اور مدارج نبوت و سعادت کو لکھ کر مجاہدات و زہد و تقویٰ و مکاشفات و حب و عشق ربانی و دیگر اسرار الٰہی پر روشنی ڈال کر رسالت و کہانت سحر و کرامت معجزات و نازنجیات میں فرق کرنے کے طریقے واضح کر دیئے ہیں اور ان ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ قیمت صرف عہ

## اُردو لغات فیروزی

مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ جس میں اردو زبان میں مستعمل الفاظ ہندی، سنسکرت، ترکی، رومی وغیرہ کے معانی و ضرب الامثال مشہور مندرج ہیں۔ ضخامت ۱۰۴۸ صفحات۔ اُردو کی مقبول عام لغات ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ہے

## قرآن مجید مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی۔ جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز کلاں $\frac{22 \times 29}{4}$۔ ضخامت ۸۴۰ صفحات۔ قلم جلی۔ ترجمہ بین السطور۔ قیمت عہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

## رحمۃ للعلمین

مصنفہ قاضی سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر سب سے مستند یہ کتاب ہے یہی وہ کتاب ہے جو تمام اسلامی فرقوں میں ممتاز ہے۔ عالم، فاضل، مصنف، مؤرخ، محدث، فلاسفر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ قیمت جلد اول عہ۔ دوم ہے۔ سوم ہے۔

**دفتر اہلحدیث امرتسر**

## الترغیب والترہیب

(مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبد العظیم منذریؒ۔ یہ کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس کے ثواب و عقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں۔ قیمت ہے

## ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلبا کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۰
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۴۰

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہل دین را کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ ۶
عام خریداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ ۵
۔۔۔ ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔ ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

(۵۴۹)

## امرتسر یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۔ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

کاشانۂ اہل حدیث ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
قادیان کے تین زلزلے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۳
ویدک تہذیب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۵
تائید ترمیمی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۷
تقلیدی جسارت ص۸ علم و عمل ۔ ۔ ۔ ص۹
ہدایۃ الوریٰ الی اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ ۔ ۔ ۔ ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ۔ ۔ ص۱۱
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۳
متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۴
ملکی مطلع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۵
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۶–۲۰

67538

## کاشانۂ اہل حدیث

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب گیانپوری)

ہے منور نور سے کاشانۂ اہل حدیث — شانِ رحمت کی ہے منزل خانۂ اہل حدیث
کشتِ سنت میں اُگا کیا دانۂ اہل حدیث — حق طلب ہونے لگے دیوانۂ اہل حدیث
زندہ باد اے ساقیِ میخانۂ اہل حدیث — دور میں دائم رہے پیمانۂ اہل حدیث
گندگیِ شرک و بدعت سے ہو کرتا پاک و صاف — جس طرف چلتا ہے دستِ شانۂ اہل حدیث
شمعِ نورِ سنتِ مرسل پہ استقلال سے — ہوتا رہتا ہے فدا پروانۂ اہل حدیث
کھا کے تیغِ ظلم بھی ہٹتا نہیں سنت سے دُور — ہوش میں رہتا ہے ہر دیوانۂ اہل حدیث

میخانۂ سنت سے لادے ساقیا اک جام پاک
اپنے عاشق کو بنا مستانۂ اہل حدیث

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

**مقامی حالات** امرتسر میں ۲۴ جولائی کو صبح آٹھ بجے بارش ہوئی۔ اس کے بعد آج ۲۹ تک بارش نہیں ہوئی۔ گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔

— بلدیہ امرتسر نے ملازمین کی وردیاں بنوانے کے لئے سودیشی کپڑا منظور کیا ہے۔

— امرتسر سب جیل میں ایک قیدی ۱۴ روز سے کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا ہے کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ مجھے بھوک کیوں نہیں لگتی اس کے وزن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ (قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟)

— امرتسر کے حالات بالکل اچھے ہیں کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا۔ البتہ شہر کے مختلف چوکوں میں پولیس کی چوکیاں لگی ہوئی ہیں۔ باہر سے زائد پولیس بھی آئی ہوئی ہے جو پیدل و سائیکلوں پر گشت کرتی رہتی ہے۔

**لاہور کے حالات** لاہور میں اب امن و امان ہے کسی قسم کا کوئی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ ۲۷ جولائی سے کرفیو آرڈر کا وقت تبدیل کر کے ۱۰ بجے شب سے چار بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

— ۲۸ جولائی کو مسلم رہنماؤں کا متفقہ اجلاس ہوا جس میں تمام مسلم پارٹیوں کا اتحاد ہو گیا ہے۔ (زمیندار)

— حکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری و غیر سرکاری معززین کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ۲۰-۲۱ جولائی کو گولیوں سے فوت و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کرے گی۔

**ناجائز کوکین کی برآمد** دہلی ریلوے سٹیشن پر پولیس نے ایک مسافر کی تلاشی لی۔ جس کے بستر سے بارہ ہزار روپے کی ناجائز کوکین برآمد ہوئی۔ مسافر کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔

**دہلی میں ہیضہ** ہیضہ ختم۔ ۲۰ جولائی کو صرف شہر دہلی میں ایک ہفتہ میں ۱۷۱ کیس ہوئے جن میں سے ۵۸ وفات پا گئے۔

**دھماکا سے ہلاکت** ایسٹ انڈیا ریلوے کی کوئلے کی ایک کان جو بنگال میں آسن سول کے قریب واقع ہے ایک زبردست دھماکا ہونے سے ۲۶ آدمی ہلاک اور ۳۳ مجروح ہوئے۔

**دودھ دینے والا بکرا** موتی ہاری میں بابو رام بہادر پرشاد ایک بکرا خرید لائے ہیں جو روزانہ ۱ سیر دودھ دیتا ہے۔ (موتیہاری کے احباب اس کی بابت مفصل لکھیں)

**بیگار بند** ضلع میرپور (سندھ) میں اچھوت اقوام سے زبردستی بیگار لی جاتی تھی جو اب ممنوع قرار دی گئی ہے۔

## کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

**اہلحدیث ۲۶ جولائی صفحہ ۱۲ پر**

**کتاب دوستاں درج ہے**

اگر اسے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو اب ضرور ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۲۹۔ **اگست سے پہلے پہلے** دفتر ہذا میں ارسال کر دیں ورنہ ۳۰۔ اگست کا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔

**اور سنئے!** اخبار ہذا کا صفحہ ۱۲ ضرور ملاحظہ ہو۔ کیونکہ اس میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جن کو اہلحدیث ۲۶ جولائی وی پی بھیجا گیا ہے۔ (منیجر)

**مالیر کوٹلہ میں امن** ریاست مذکور میں گرفتار شدہ مسلمانوں میں سے بہت سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور نواب صاحب مع اپنے خاندان کے شملہ چلے گئے ہیں ریاست میں بالکل امن ہے۔

**گرمی سے اموات** شمالی اٹلی میں شدت کی گرمی پڑنے سے تیس اشخاص نذر اجل ہو گئے۔

**بیس سال قید** حکومت یونان نے اپنے ایک وزیر کو بغاوت کے الزام میں بیس سال قید کی سزا دی ہے۔

**جاسوسوں کی گرفتاری** حکومت ترکیہ نے ۳۵ غیر ملکی جاسوس گرفتار کئے ہیں۔

**یہود کے اخراج کا حکم** حکومت ترکیہ نے یہودیوں کو ان کی شرارتوں کی باعث حدود ترکیہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

— اٹلی کے ایک بحری جہاز کو سمندر میں ایک ہولناک حادثہ پیش آیا۔ ۲۱ جہازی ملازمین اور بہت سا سامان غرق

— کابل میں جشن آزادی منانے کے لئے جو ۱۵ اگست سے ۲۱ اگست تک ہوگا زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں اس موقع پر ایک عظیم الشان تجارتی نمائش بھی ہوگی۔

**قادیان میں تین زلزلے** زلزلہ بہار و کوئٹہ کو قادیانی امت اپنے نبی کی صداقت کے لئے پیش کرتی ہے مضمون بالا ان کا دندان شکن جواب ہے جو بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں بھی طبع کرایا گیا ہے۔ شائقین ۲ کے ٹکٹ (۱ھ برائے محصول ڈاک ۱ھ اشاعت فنڈ) میں یکصد طلب کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**ثنائی پاکٹ مجلد ضرور ملاحظہ کریں** اس میں تمام مذاہب پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین ثبوت دیئے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے۔ قیمت صرف ۶ر علاوہ محصول ڈاک۔

**عرس کے متعلق** پنجابی زبان میں ایک نظم مولوی غلام رسول صاحب نے ہوشیار پور سے روانہ کی ہے۔ دیگر شعراء حضرات بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

**غریب فنڈ** میں سابقہ ۱۲ھ۔ از سائلین فضل الرحمٰن ۲ھ عبداللہ ۲ھ۔ عبدالسلام ۲ھ۔ شیر محمد ۲ھ عبدالرحمٰن ۲ھ محمد امین ۲ھ۔ فیض الرحمٰن ۱۲ھ۔ چندوڑہ ۶ھ۔ کریم عبداللہ ۶ھ۔ محمد انور ۶ھ۔ عبدالحی ۶ھ۔ عبدالعزیز ۶ھ۔ عبداللہ ۶ھ۔ محی الدین ۶ھ۔ میزان ۱۱ھ۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین (۹۰) بند مفنڈ ۶ھ ناظرین سے امید ہے کہ اس فنڈ میں دل کھول کر امداد دیکر عند اللہ ماجور ہونگے۔ کار ثواب ہے۔

**ضرورت دعا** بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے خدائے کریم سے دعا کریں۔ (منیجر)

حیات مسنونہ۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک نئی تصنیف۔ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

# قادیان کے تین زلزلے

مرزا صاحب بڑے ہوشیار اور زمانہ شناس تھے آپ کی امت بھی اسی قدر ہوشیار ہے۔ کوئی موقع نہیں چوکتے۔ جونہی دنیا میں کوئی حادثہ ہوا انہوں نے سر اٹھایا اور فوراً اعلان کر دیا کہ ہمارا دعویٰ ثابت۔ چاول سفید ہوں یا سرخ نہیں بہرحال گول۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہندوستان میں تین سخت زلزلے آئے۔ ان تینوں زلزلوں کو مرزا اور امت مرزا نے اپنے صدق پر دلیل بتایا۔ پہلے زلزلہ (اپریل ۱۹۰۵ء) کے وقت مرزا صاحب خود زندہ تھے انہوں نے اسی روز (۴ اپریل) ہی کو ایک طویل اشتہار دیا جس میں بجوائے "تو جان نہ جان میں تیرا مہمان" کھینچ تان کر اپنے الہاموں سے زلزلہ کی پیشگوئی ثابت کی۔ جس کا جواب اسی زمانہ اہلحدیث مورخہ ۱۴ اپریل میں دیا گیا تھا جو ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء کے اہلحدیث میں مکرر نقل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں زلزلہ آیا تو قادیان سے صداقت مرزا کی آواز اٹھی کہ ہمارے بڑے حضرت کے کہنے کے مطابق یہ زلزلہ آیا ہے۔ اس کا جواب اہلحدیث مورخہ ۹ فروری ۱۹۳۴ء اور ۲ مارچ ۱۹۳۴ء میں دیا گیا اور بذریعہ اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ جس زلزلہ کی پیشگوئی کو زلزلہ بہار پر لگایا جاتا ہے اس کی بابت مرزا صاحب نے صاف لکھا ہوا ہے کہ میری زندگی میں پوری ہو گی۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ جلد ۵ براہین احمدیہ صفحہ ۹۷۔ اب جبکہ کوئٹہ میں زلزلہ شدیدہ آیا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلے۔ قادیانی پریس اور قادیانی خلیفہ نے بھی کھول کر اس سے اپنی سچائی کا ثبوت دیا۔ اس لئے ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۵ء میں سوال کیا تھا کہ

> اس قسم کے حادثات کو مدعی کے ساتھ دو وجہ سے تعلق ہو سکتا ہے (۱) ایک یہ کہ اس کے انکار کی وجہ سے ہوتے ہوں۔ (۲) دوم اس وجہ سے کہ اس کی پیشگوئی کے مطابق ہوتے ہوں۔ یہ زلزلے کس قسم سے ہیں قسم اول سے ہیں یا قسم دوم سے؟

ہمارے اس سوال کا جواب صاف لفظوں میں تو قادیان سے آیا نہیں۔ اس لئے ہم خود ہی بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس قسم کے حادثات کو کس وجہ سے اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتے تھے۔ موصوف کی نظم متعلق زلزلہ میں سے ابتدائی اشعار یہ ہیں ؎

> پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
> زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
> تم تو ہو آرام میں ہم اپنا قصہ کیا کہیں
> پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
> کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
> ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
>
> (حقیقۃ الوحی صفحہ اخیر)

اشعار مرقومہ کے چھٹے مصرعہ میں صاف مذکور ہے کہ زلزلے اور دیگر عذابات مرزا صاحب کی تکذیب کرنے کی وجہ سے لوگوں پر آتے ہیں اور آتے رہیں گے۔ چنانچہ قادیان کے نامی شاعر (گویا استاد داغ) مولوی غلام رسول آف راجیکی اپنی ایک تازہ نظم (مشابہ نثر) میں اس دعویٰ کا ذکر کرتے ہیں

> یہ دیکھ کر بھی نشان نصرت یہ دیکھ کر بھی نشان عظمت
> نہ سوچیں پھر بھی یہ عقل والے تو صدق کیا بے نشاں رہیگا
> جو پہلے نبیوں کے وقت آتے ہوئے ہیں ظاہر عذاب سارے
> رہینگے جاری یہ سلسلے جب تک یہ پنج جہاں بدستور رہیگا
> یہ قادیان ہے نبی کی بستی یہ تخت گاہ رسول حق ہے
> خدائے قادر کا ہے یہ وعدہ یہ بلدہ دار الاماں[1] رہیگا
> خدائی قہری تجلیوں کے ظہور کا ہے یہ وقت عبرت
> کہیں زلازل کہیں حوادث کا دور دورہ عیاں رہیگا
>
> (الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

ان اشعار میں بھی وہی اظہار ہے جو مرزا صاحب کی مذکورہ عبارت سے عیاں ہے کہ زلزلے اور عذاب مرزا صاحب کی تکذیب اور انکار کی سزا ہے۔ پس اب یہ عذابات اور زلزلے وغیرہ اس آیت کے ماتحت ہوئے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ (پ ۱۰ ع ۱۰) یعنی خدا نے آسمانی فوج بھیجی جس کو تم لوگوں نے نہ دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا یہی سزا کافروں کی ہے۔

**نتیجہ** اگر یہ ارشاد مرزا حق ہے اور اس کے متعلق تاویل نظم بھی صحیح ہے تو یہ نتیجہ بھی لاریب صحیح ہے کہ اڈیٹر اہلحدیث (فاتح قادیان) مع اپنے سٹاف اور مع ممبران و کارکنان احرار خدا کے نزدیک مستوجب سزا نہیں ورنہ زلزلہ سے نہ بچتے (اعاذنا اللہ)

## احمدی ممبرو! کیا کہتے ہو؟

چونکہ یہ نتیجہ بالکل صحیح اور قابل قبول ہے اس لئے اخبار الفضل کے ہوشیار اڈیٹر نے مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف پہلو بدل کر یوں لکھا کہ

ہم یہ نہیں کہتے کہ بعض حوادث کا آنا مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہے بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا

[1] احرار کے ہوتے ہوئے بھی دار الامان؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب کی پیشگوئی کے ماتحت ان کا غیر معمولی طور پر آنا اور مسلسل آنا آپ کی صداقت اور خدا تعالیٰ کے زور دار حملوں کا ثبوت ہے۔ (الفضل ۷ جولائی ۱۹۳۵ء)

پس اب یہ مضمون ہماری پیشکردہ دو صورتوں میں سے دوسری صورت میں داخل ہوا۔ یعنی زلزلہ بہار اور زلزلہ کوئٹہ کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے پیشگوئی کی تھی اس کے مطابق وقوع ہوا۔ پس اب مطلع صاف ہے۔

ہم وہ پیشگوئی دیکھنا چاہتے ہیں جو تینوں زلزلوں (کانگڑہ بہار اور کوئٹہ) کی بابت مرزا صاحب نے کی تھی۔ کانگڑہ (پنجاب) میں ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ عظیمہ آیا۔ اس سے پہلے مرزا صاحب نے ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار دیا۔ جس کی روح رواں یہ عبارت ہے۔

عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑیگی۔ (اشتہار الوصیت)

جب کانگڑہ میں زلزلہ آیا تو مرزا صاحب نے حسب عادت جھٹ پینترا بدل کر اس اشتہار کو زلزلہ کانگڑہ پر لگا دیا۔ آج بھی اخبار الحکم ۷ جولائی ۱۹۳۵ء میں اس سے کام لیا گیا ہے۔ حالانکہ زلزلہ کانگڑہ اس اشتہار کی تاریخ سے صرف ایک مہینہ بعد آیا تھا۔ اگر عالم الغیب کی طرف سے مخلوق خدا کو تنبیہہ کرنی ہوتی تو بہت آسان تھا کہ بجائے طاعون کے زلزلہ کہہ دیتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا کیونکہ یہ لفظ الہام میں نہیں ہاں بعد حدوث زلزلہ نکتہ بعد الوقوع کے ماتحت بات بنائی گئی ہے مفصل اخبار اہلحدیث مورخہ ۔ ۱۶ میں ملاحظہ ہو۔

**زلزلہ بہار** | ملک میں طاعون کی روانی دیکھ کر پہلے تو مرزا صاحب کا رخ طاعون کی طرف رہتا تھا۔ زلزلہ کانگڑہ کے بعد آپ کا رخ زلزلوں کی طرف ہو گیا۔ آپ نے ایک قیامت خیز زلزلہ کی خبر دی جس کو بعد انتقال مرزا صاحب ان کے مریدین زلزلہ بہار پر لگاتے ہیں۔ مگر قربان جائیں خدائے قدوس کے جس نے فرما دیا ہے کہ انکار کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں گواہ گزرینگے۔ ٹھیک اسی طرح ہم مرزا صاحب کے وہ شہائے مبارک کو پیش کرکے ان کے دعاوی کو غلط ثابت کرتے ہیں۔

پس با انصاف ناظرین مرزا صاحب کی ہدایت کے مطابق غور سے سنیں آپ فرماتے ہیں:

آپ ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۷)

کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا اور زلزلہ بہار جنوری ۱۹۳۴ء میں آیا۔ ناظرین غور کریں چھبیس ۲۶ سال کا فاصلہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اتنے فاصلے کو قطع کرکے زلزلہ بہار کو مرزا صاحب کی زندگی میں لے جانا مشکل بلکہ محال تو بیشک ہے۔ مگر ان لوگوں پر سب کچھ آسان ہے جو دمشق سے مراد قادیان ملن جاتے ہیں۔ جس کی بابت یہ شعر موزوں ہے ؎

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یار
ہائے حلی سے گدھو لکھتا ہے سوزے حمار

**زلزلہ کوئٹہ** | ۳۱۔ مئی ۱۹۳۵ء کو یہ زلزلہ آیا۔ امت مرزا نے اس کو بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بتایا ہے چنانچہ اخبار الفضل میں مرزا صاحب متوفی کے الفاظ نقل کئے گئے ہیں:۔

"زلزلہ کا نشان خدا تعالیٰ پانچ دفعہ دکھلائے گا۔ لیکن چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کر لیا جائے تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان دہ اور دہشتناک ہوتا ہے"۔

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۷)

**اہلحدیث** | اس حوالے میں جن پانچ زلزلوں کا ذکر ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہونگے اور دنیا ان کو معمولی دیکھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کر دے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کرینگے کہ وہ اس دن سے پہلے مر جاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں۔ یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء مگر غالباً خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہونگے جیسا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا واللہ اعلم"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ کا حاشیہ)

**اہلحدیث** | اس عبارت کی تشریح خود مرزا صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ پر یوں کی ہے:۔

"پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کیلئے ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دیگا اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کرینگے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئینگی ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہونگے مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جو اب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے رب اخر وقت ھذا۔ اخرہ اللہ الیٰ وقت مسمّٰی یعنی خدا نے دعا قبول کرکے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور

ahmadimuslim.de

چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہوگئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے۔ جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہوچکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رُکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کرکے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ الی اللہ الیٰ وقت مسمّٰی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہوجاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہوگئی۔ منہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰ وصفحہ ۱۰۱ کا حاشیہ)

**اہلحدیث** پس اب تو خود مرزا صاحب ہی کے کلام سے ثابت ہوگیا کہ زلزلہ نمونہ قیامت ایسی شرط سے مشروط ہے جس کا تحقق اب ناممکن الوقوع ہے۔ کیونکہ پیر منظور محمد اور اس کی بیوی دونوں اس جہان سے مرزا صاحب کی طرح چل دیئے ہیں۔ پس بحکم اذا فات الشرط فات المشروط سب کارخانہ ہی درہم برہم ہوگیا ؎

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

نہ منظور محمد کے گھر میں عالم کباب لڑکا پیدا ہوا نہ زلزلہ نمونہ قیامت نشان صداقت مرزا واقع ہوا۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے

**احمدی دوستو!** شرط کے بغیر مشروط کو ثابت کرکر کیوں بے وضو نماز پڑھتے ہو؟ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

**نوٹ** یہ مضمون اشتہار کی صورت میں بھی ناظم شعبہ اشاعت کی طرف سے شائع ہوگا شائقین تعداد مطلوبہ سے جلد اطلاع دیں۔ امداد اشاعت فنڈ فی سینکڑہ تین آنے محصول چار آنے کل سات آنے پیشگی ارسال کریں۔

۳ اور نیز دعا کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

# ویدک تہذیب

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ (گورداسپور)

رسالہ "اسلام" کانپور میں شری پنڈت دیوی دت جی بھٹ ایڈوکیٹ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا جواب "آریہ مسافر" لاہور کے مرزائی نمبر مجریہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۴ء کسی پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے نے دیا ہے۔ میں نے تو پنڈت وشوناتھ جی اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر سے درخواست کی تھی کہ لاہور میں میرے ساتھ زبانی مباحثہ کرکے فیصلہ کرلیا جاوے لیکن دونوں اصحاب نے زبانی مناظرہ کرنے سے انکار کردیا۔ ایسا ہی کلچ پارٹی کے پنڈت واچسپتی جی ایم۔ اے نے بھی تقریری مناظرہ سے گریز کیا۔ خیر آریہ مسافر کے مضمون کا مکمل جواب تو پنڈت دیوی دت جی خود دینگے اگر نہیں آریہ مسافر والا جواب ہاتھ لگ گیا۔ اور کسی ہندو یا آریہ اخبار نے اُن کا جواب الجواب شائع کردیا۔ کیونکہ پنڈت دیوی دت جی بھٹ اُردو نہیں جانتے اور اُن کے ہندی کے مضامین ہندی اخبار شائع نہیں کرتے نیز چونکہ ایڈوکیٹ صاحب نے یہ سب اعتراضات مجھ سے ہی سُن کر آریہ سماج اور ویدوں کو خیرباد کہی تھی۔ اس لئے آریہ سماجی مجیب کے مضمون پر سرسری نوٹ فی الحال میں ہی لکھ دیتا ہوں۔ مرزائی نمبر میں باقی تمام مضامین حضرت مرزا کے متعلق ہیں اور ہونے بھی چاہئیں۔ جیسا کہ مرزائی نمبر کے نام سے ظاہر ہے۔ لیکن "وید کے متعلق چند اعتراضات اور اُن کا جواب" شاید اس تعلق سے مرزائی نمبر میں دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب بھی ویدوں کو خدا کا کلام اور منزہ عن الخطا الہامی کتب مقدسہ تسلیم کرتے تھے۔ ورنہ اور کسی وجہ سے اس مضمون کا تعلق مرزائی نمبر سے نہیں ہوسکتا۔ خواہ مرزا صاحب اور سوامی دیانند جی دوبارہ بھی جنم لیکر کیوں نہ آجاویں۔ لیکن ویدوں کو الہامی ثابت کرنا ناممکن ہے۔ بے چارے مرزائیوں اور آریہ سماجیوں کی کیا ہستی ہے جو ویدوں کو الہامی ثابت کرسکیں۔ دریا میں بہتے ہوئے کالے ریچھ کو کمل سمجھ کر پکڑنے والے کی طرح میں تو ویدوں کی حیا سوز اور مخرب الاخلاق تعلیم کو شائع کرنے سے بدیں خوف اجتناب اختیار کرتا ہوں کہ ویدوں کی تعلیم سے عوام کے اخلاق پر بُرا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ چنانچہ پوسٹ آفس بٹالہ کے پوسٹل کلرک پنڈت ...... نے وید پر عمل کرکے اپنی سگی دختر نیک اختر کو حاملہ کر ڈالا تھا اور کچہری میں یہی بیان دیا تھا کہ ہمارے مذہب میں ایسا کرنا جائز ہے۔ اسی خوف سے کہ عام ہندوؤں میں ویدوں کی یہ تعلیم سرایت نہ کرجائے میں تو اجتناب کرنا چاہتا ہوں لیکن اب ہمارے آریہ سماجی احباب کملی کی شل میرا پیچھا نہیں چھوڑتے اور اسی مضمون کو بار بار دُہراتے رہتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ؎

ہر چند بشوئی پلید تر گردد

والامان ہوگا۔ پنڈت وشوناتھ جی لکھتے ہیں کہ:۔

"کیول (صرف) تھوڑی سی لوکک (زمینی) سنسکرت پڑھ لینے سے ہی ویدوں کا ارتھ کرنے لگ جانا ٹھیک نہیں معلوم دیتا"

غرض یہ ہے کہ خود پنڈت وشوناتھ جی اور سوامی دیانند جی بھی تو زمینی سنسکرت پڑھے ہوئے تھے نہ کہ آسمانی۔ پھر اس بارہ میں سائل اور مجیب دونوں برابر ہیں۔ کیا مجیب آسمان سے خدائی سنسکرت پڑھ کر اُترے ہوئے ہیں جو ایڈوکیٹ صاحب کو یوں طعنہ دیتے ہیں؟ ایڈوکیٹ صاحب پنڈت وشوناتھ جی سے کہیں زیادہ سنسکرت دان ہیں۔ پنڈت وشوناتھ جی رگوید ۳۔ ۳۱۔ ۱ کا جس میں باپ کو اپنی سگی بیٹی میں آب پاشی کرنے کی اجازت دی گئی ہے یہ جواب لکھتے ہیں کہ:۔

"اس منتر کی نرکت میں دیا کھیا (تشریح) کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر پتا کا پتر نہ ہو اور صرف پُتری (بیٹی) ہی ہو تو پتا (باپ) جب پُتری کا دان یعنی وواہ (بیاہ) کرتا ہے تو اُس (بیٹی) کا پہلا لڑکا خود لے لیتا ہے"

میں پنڈت جی کے جواب کا تبصرہ صرف یہی لکھتا ہوں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت"۔ اگر نرکت کی کسی عبارت سے پنڈت وشوناتھ

پاسبان کے سارے حالات۔ قیمت حصہ اول ۱۲ (۴۴۳) دوم ۱۲ ... مکمل ... (منیجر اہلحدیث)

صاحب یہ ثابت کر دکھلائیں کہ

"پتا (باپ) جب پُتری (بیٹی) کا دان یعنی
بواہ کرتا ہے تو اُس کا پہلا لڑکا خود لے
لیتا ہے۔"

تو میں ایڈوکیٹ صاحب سے نہ صرف اعتراض واپس لینے کی درخواست ہی کروں گا بلکہ وید پرچار فنڈ میں کچھ چندہ بھی دلوا دوں گا اور پنڈت جی کو پیٹ بھر کھیر بھی میں کھلاؤں گا۔ ورنہ ناظرین کرام سمجھ لیں کہ آریہ سماجی لوگ کس طرح جھوٹ بول کر پردہ پوشی کیا کرتے ہیں اور عذر گناہ بدتر از گناہ کی زندہ مثال ہیں۔ دوسرا سفید جھوٹ پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے یہ بولتے ہیں کہ:۔

"شری سائین آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر
مانتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس منتر میں سورج
اور اُشا (شفق) کا ورنن مانا ہے۔"

میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ جھوٹے پر لعنت۔ اگر پنڈت جی سائین کے ترجمہ میں سے سورج اور شفق کا فرضی استعارہ دکھلا دیں تو پیٹ بھر مٹھائی انعام ورنہ اپنی ڈگریوں کے واسطے دروغگوئی سے باز آئیں اور ایم۔ اے کی ڈگری کو بدنام نہ کریں۔ نرکت کا جو ترجمہ ڈاکٹر لکشمن سروپ صاحب کا مجیب نے پیش کیا ہے وہ نہ صرف غلط ہی ہے بلکہ کذب ہے۔ لفظ दुहिता کا لغوی ترجمہ "دُاہ پراپنے" مصدر سے لے جانے والا ہے لیکن اس وید منتر میں "دہنی" لفظ سے باپ ہی مراد ہے۔ چنانچہ شری سائین آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر مانتے ہیں لکھتے ہیں کہ:۔

ترجمہ۔ بلا بیٹے والا جو باپ بیٹی کو دیگر کل میں
لے جاتا ہے وہ "دہنی" کہلاتا ہے۔ وہ باپ
شاسن کرتا ہے وغیرہ۔

(۳) ایڈوکیٹ صاحب نے یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۱ جس میں یجمان کی بیوی کو گھوڑے کے ساتھ ...... کرنے کی تلقین کی گئی ہے پیش کر کے بقول سوامی دیانند جی خدائی ترجمہ شت پتھ براہمن کی زبردست شہادت بھی گنوائی تھی نیز اتھروید ۳۔ ۲۳۔ ۴ جس میں عورتوں کو بیل سے ..... کرانے کی تلقین اور تعلیم دی گئی ہے۔ نیز اتھروید کانڈ ۶ سوکت ۲ ، منتر ۱ و ۲ و ۳ جن میں آدمیوں کے اعضائے مخصوصہ کو ہاتھی۔ گدھے۔ گینڈے۔ آسٹریلین ویلر گھوڑوں اور جنگلی بھینسوں کے اعضائے مخصوصہ کے برابر بڑھ جانے کی آشیرباد دی گئی ہے پیش کئے تھے۔ اس کے جواب میں آریہ سماجی مجیب شری پنڈت وشوناتھ جی نے یہ لکھا ہے کہ:۔

"وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک (کتاب) ہے
اس (وید) میں سب ودیاؤں (علوم) کا بیان
ہے۔ اگر کسی ستھان پر کام (کوک) شاستر کا
ذکر آ گیا تو اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں ہے
"سائنس آف سیکس" کو دنیا کا کوئی بھی مہذب
ملک بُرا نہیں کہتا۔" (بلفظہٖ)

یعنی عورتوں کا گھوڑوں اور سانڈوں۔ سے ذلیل البہائم کروانا اور خدائے آریان کا انسانوں کے لنگ ہاتھی گھوڑے گدھے گینڈے وغیرہ حیوانوں کے اعضائے تناسل جتنے بڑھ جانے کی آشیرباد دینا پنڈت وشوناتھ جی کے خیال میں ویدک زمانہ کی نہایت اعلیٰ تہذیب تھی جس کی طرف آریہ سماج دنیا کو واپس لوٹانا چاہتی ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

خدا ایسی ویدک تہذیب سے بچائے۔ ویدک تہذیب کو اچھی طرح جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" ضرور ملاحظہ فرماویں قیمت ۲ہ۔

## بقیہ مضمون از صفحہ

دکاندار نہیں ان پر جمعہ فرض نہ ہو۔ اے خدا کے بندو عقل سے کام لو۔ اس آیت کا مطلب وہ نہیں جو آپ نے سمجھا۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانو اگر بیع ہی کر رہے ہو تو اذان نماز جمعہ سن کر بیع ترک کر دو۔ اور بیع کا نام اس واسطے خاص کیا کہ وہ اروج الاسباب ہے یعنی اس کو بھی چھوڑ دو اور اللہ کی یاد کی طرف چلو۔ ہاں ایک اثر مرتضوی جو لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ہے۔ مگر اس سے شہر کی شرطیت ثابت نہیں۔ کیونکہ ایک تو موقوف (قول) ہے جو صحیح بھی نہیں۔ صحیح بھی ہوتا تو بمقابلہ مرفوع حجت نہیں۔ چہ جائیکہ ائمہ نے اس اثر کو ضعیف بھی کہا ہے۔ چنانچہ امام نووی نے کہا ہے متفق علیٰ ضعفہ یعنی اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

اور صاحب فتح القدیر نے اس اثر مرتضوی کی نقل کے بعد لکھا ہے۔ کفیٰ بقول علیؓ قدوۃ واماما لیکن وہ حدیث مرفوع جو آنحضرتؐ سے علیؓ نے درباره رفعیدین حاکم میں روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب نازل ہوئی سورہ کوثر تو آنحضرتؐ نے جبرئیل سے فرمایا کہ نحر کیا ہے جو حکم کرتا ہے مجھ کو اس کے ساتھ رب میرا کہا جبرئیل نے کہا جب تو تحریمہ باندھے نماز کا اٹھا دونوں ہاتھوں کو اور ایسا ہی جب تو رکوع جاوے اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔ یہ نماز ہماری ہے اور نماز تمام فرشتوں کی جو سات آسمانوں میں ہیں۔

فتح القدیر والوں نے اس میں نہیں فرمایا۔ کفیٰ بحدیث علی فی رفع الیدین قدوۃ واماما۔ اس لئے کہ رفعیدین آپ کے امام کے نزدیک جائز نہیں تقلید شخصی کا پابند کبھی حدیث نبوی اور حکم قرآنی پر عمل نہیں کرتا۔ اسی لئے تقلید بمقابلہ نص شرک ہے

اس کے بعد ایک اور عرض سن لیجئے کہ اصول فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ حکم قرآنی کے مقابلہ میں خبر واحد ظنی پر عمل جائز نہیں اور عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے ناجائز ہے اور یہ نص پر از خود زیادتی کرنے کی مانند ہے اور یہ زیادتی قرآن کو منسوخ کرتا ہے اور زیادتی ساتھ خبر مشہور یا متواتر کے جائز ہے اور کتاب اللہ کے مقابلہ میں خبر واحد رد کی جاتی ہے کیونکہ قرآن قطعی ہونے کی وجہ سے مقدم ہے اور مسلم الثبوت میں یہی لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے جائز نہیں جب تک کہ کسی قطعی سے اس کی تخصیص نہ ہو چکی ہو۔ دیکھو اب آیت قطعی الدلالت کی تخصیص اثر موقوف سے ہو رہی ہے جو قول علی رضی اللہ عنہ کا ہے چہ جائیکہ خبر واحد مرفوع سے بھی جائز نہیں اور متواتر اور مشہور



ahmadimuslim.de

# تائید ترمیمی

الجحدیث ۷ جون میں ایک مضمون نگار مولوی داؤد (شکراوہ) نے علماء اہل حدیث کو توجہ دلائی تھی کہ کتب حدیث کی خدمت کریں۔ شروح لکھیں، حواشی لکھیں وغیرہ۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی اعظم گڑھی نے اس پر کچھ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (مدیر)

۷ جون ۱۹۳۵ء کے پرچہ اہلحدیث میں مکرمی مولوی محمد داؤد صاحب دام مجدہٗ کا مضمون "جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے" نظر سے گزر کر دل میں اتر گیا۔ مضمون کے اخیر میں آپ نے نامہ نگاران جماعت کو بھی تائید مزید کے لئے متوجہ فرمایا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے بات کام کی کہی اور تحریک کارآمد و مفید تر پیش فرمائی ہے جس کی تعمیل جماعت کے لئے ازحد ضروری اور باعث ذاتز المرامی ہے۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان۔

لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کام (صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث پر حاشیہ و شرح لکھنا یا بطرز جدید تدوین وغیرہ کرنا) جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے یا بطور شخصی اگر شخصی طور پر منظور ہے تو ہمارے سرتاج و فخر اہل حدیث حضرت مولانا شیر پنجاب مدظلہٗ نے جو نوٹ دیا ہے اس پر میرا بھی صاد ہے "نہ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ آوے چوکھا" لیکن اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا کوئی مدرس اپنے زمانہ تدریس میں اس اہم کام کو بطریق احسن نباہ بھی سکتا ہے تو میں یقیناً لاجواب ہو جاؤں گا۔ ممکن ہے حضرت فاتح قادیان مدظلہٗ اپنی حاضر جوابی سے کوئی جواب دے سکیں۔ اور اگر جماعت کی طرف سے ہونے اور کرانے کا منشا ہے تو اس سے قبل بطور مبادیات بعض اور کام کرنے ضروری ہیں جن کا مفصل اظہار میں نے اپنے ایک اہم مضمون "نالۂ دلگداز" میں بطریق احسن کیا ہے۔ جو دہلی کے اخبارات کو بھیج چکا ہوں جسے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب کیوں ناشر المرامی نہیں ہوئی (خدا خیر کرے)

نامہ نگاروں کی اکثریت سے پوچھئے کہ کیا گذرتی ہے۔ ممکن ہے مدیران اخبار و اڈیٹران رسائل کو اس سے بھی زائد مصائب کا سامنا ہو مثلاً بعض مضامین کا سلسلہ دو دو اور تین تین برس تک کسی خاص مصلحت کے ماتحت جاری رکھ کر اوراق اخبار کو پُر کرنا پڑتا ہو وغیرہ ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔ بہرکیف اس جملہ معترضہ کے بعد گذارش ہے کہ جب تک قابل اعتماد تنظیم جماعت نہ ہوگی کوئی اجتماعی و جمہوری معتد بہ کام ہونا معلوم۔ اور ہمارا جہاں تک تجربہ ہے تنظیم جماعت کے نام ہی سے بعض حضرات گھبرا اٹھتے ہیں۔ (گو بلاوجہ نہ سہی) لیکن ہم نے اپنے خیال سے اس کی ایک جدید و آسان ترین صورت اپنے مضمون "نالہ دلگداز" میں پیش کی ہے۔ خدا کرے وہ شائع ہو کر منظر عام پر آوے اور مفید جماعت و کار آمد اہل حدیث ہووے ؎

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہاں ہمارے محترم مولوی محمد داؤد صاحب نے اپنی ضرورت مشکر دہ کا حل جن اسمائے گرامی سے وابستہ فرمایا ہے میں تہ دل سے اس کی تائید کرتا ہوں کہ بلا ریب ان میں بعض حضرات اس سے کہیں زیادہ خدمت دین کے نہ صرف لائق و اہل ہیں بلکہ ذمہ دار و جواب دہ بھی ہیں۔ خداوند کریم انہیں توفیق بخشے کہ وہ اپنے فرائض منصبیہ کا احساس فرما کر نہ صرف جماعت و مذہب بلکہ خود اپنی ضرورت اخروی پوری کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ فی الحال ضرورت داعی ہے اگر انہوں نے اس کا استقبال فرمایا اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ جاوید کا کوئی نسخہ اپنے لئے صحاح ستہ وغیرہ میں تجویز کر لیا تو گوئے سبقت لے گئے۔ خدا کرے مرے منظر انتخاب سے قبولیت کی آواز آوے۔ فی الحال اتنے ہی پر اکتفا اور اس شعر پر اختتام ہے کہ ؎

ایسا جی کہ بعد مرنے کے یاد تو کوئی گاہ گاہ کرے

مگر ساتھ ہی جماعت اہل حدیث کی خدمت میں دست بستہ گذارش کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرات متبحین یا علمائے اہل حدیث بھی تو انسان اور بابا آدم ہی کے گندم خور اولاد ہیں۔ ضروریات زندگی انہیں بھی دامنگیر ہے۔ ان کے بھی بی بی بچے اور خانگی تعلقات ہیں۔ انہیں بھی روپیوں پیسوں یا کم از کم قوت لایموت و اسباب مایحتاج کی احتیاج و ضرورت ہے۔ آخر جب جماعت کی فہمائش و ایماء پر ایک اہم و معتد بہ کام کریں گے تو کیا جماعت کا اولین فرض نہیں ہے کہ ان کی ضروریات زندگی میں ان کا ہاتھ بٹائے تاکہ وہ کسی قدر اطمینان و دلجمعی کے ساتھ اس خدمت کو بطریق احسن انجام دینے کے قابل ہو سکیں۔ درانحالیکہ جب ایک معمولی مضمون ریش کے متعلق دس روپے بطور انعام پیش کئے جاتے ہیں تو کیا اس مفید ترین و مہتم بالشان کام کے لئے صفری صفر۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ میرا تو خیال ہے کہ خدمت حدیث فنڈ یا تصنیف فنڈ کے نام سے خاص ایک فنڈ کھولا جائے۔ جس سے محشی و شارح اور مصنف حضرات کی امداد مایحتاج بھی کی جاوے اور بعد تکمیل اشاعت بھی۔ لہٰذا میں خود اس فنڈ کے افتتاح کی پُرزور تحریک کرتا ہوا بطور خود عشہ روپے دینے کا وعدہ بھی کرتا ہوں بشرطیکہ کام ہو اور کماحقہ ہو۔ اور اس وقت انشاء اللہ مزید امداد بھی کی جا سکتی ہے۔ فقط۔

ہم بھی دیگر مضمون نویسوں سے دست بستہ استدعا کرتے ہیں کہ جماعت کی اصل چیز جو درحقیقت اس کی جان اور روح رواں ہے وہ صرف تنظیم و تشبیک ہے پھر اس کے بعد جماعت جو کام بھی چاہے گی کر لیگی اور وہ انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔ لہٰذا نامہ نگاروں اور مضمون نویسوں کو اس کی طرف خاص اور مشفقہ توجہ کی ضرورت ہے۔ السعی منا و الاتمام من اللہ

عقیل مئوی کان اللہ لہ

**الجحدیث** تنظیم کا لفظ ایمان کی طرح اسلامی اصطلاح میں بہت محبوب ہے اس لئے ہر جماعت اسے پسند کرتی ہے بلکہ بعض تو اپنے نام کا جزو بنا لیتی ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہوتا ہے چند افراد باحیثیت یا

(۸۸۵)

بے حیثیت جمع ہو کر ایک طریق پسند کر کے سب لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ اس کی پیروی کریں۔ اس موقع پر میں اہل علم کے سامنے ایک منطقی قاعدہ پیش کردوں تو غالباً مفید ہوگا افراد متفقۃ الحقیقت کے جواب میں تمام مشترک نوع ہوتا ہے مگر مختلفۃ الحقیقت کے لئے جنس قریب کبھی جنس بعید کبھی جنس ابعد جو مفہوم بھی ان افراد مختلفہ کو جامع ہو پیش ہونا ضروری ہے وہاں نوع کو پیش کرنا علم و عقل کے خلاف کرتا ہے۔ تنظیم کرنے والے اس منطقی اصول کو بھول جاتے ہیں اس لئے دھکے کھاتے ہیں۔

خدا سب کو ہدایت کرے اور توفیق دے۔

## تقلیدی جسارت

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب ابن شیر خدا دیوبندی کا دعوے ہے کہ پہلا غیر مقلد شیطان ہے کیونکہ اس نے بلا دلیل آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اس لئے وہ مردود و ملعون ہوا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عالم میں پہلا ظلم اول جرم پہلی نافرمانی ابتدائی کفر ارتداد بے ایمانی فسق گناہ کبیرہ ترک تقلید ہوا بدترین کفار و مرتدین و مجرمین کا سردار سارے فساق اور حرام کاروں کا افسر اعلیٰ وہ جو سب سے پہلے غیر مقلد ہوا یعنی شیطان ابلیس ملعون نے خدائے قدوس کے اس حکم کو کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے بے دلیل تسلیم نہ کیا۔ تسلیم القول بلا دلیل ہی تقلید ہے یعنی کسی قول کو بلا دلیل تسلیم کرنا مان لینا یہ تقلید ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے اس قول مذکور کو بلا دلیل تسلیم و قبول نہ کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ یعنی شیطان کو اول غیر مقلدین اور عدم تقلید کو سرچشمہ ضلالت اور کفر کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

(العدل گوجرانوالہ)

اس کے جواب میں فرعون کا قصہ قابل ذکر ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا قد جئتکم ببینۃ من ربکم فارسل معی بنی اسرآئیل یعنی بلا شبہ میں تم لوگوں کے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزہ لیکر آیا ہوں تو (اے فرعون) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کردے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ قال ان کنت جئت بآیۃ فأت بھا ان کنت من الصدقین۔ یعنی واقع میں اگر کوئی معجزہ لیکر آیا ہے (اور اپنے دعوے میں) تو وہ (معجزہ) لاکر دکھا۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے قول کو بلا دلیل تسلیم نہیں کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ھی بیضاء للنظرین۔ یعنی اس پر موسیٰ علیہ السلام نے زمین پر لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح ایک اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ (باہر) نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں چمک رہا ہے"

غور کیجئے اگر فرعون کا مطالبہ کرنا بے جا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام معجزہ دکھاتے کیوں؟

ناظرین! مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے جوش تعصب میں شیطان کو اول غیر المقلدین بتایا حالانکہ شیطان کا فعل ترک تقلید نہ تھا بلکہ ترک حکم تھا جس کی وجہ سے وہ ملعون فاخرج منہا فانک رجیم کہکر راندۂ درگاہ کیا گیا۔ یہاں جواباً یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ دلیل سے سوال کرنا بلکہ عدم تقلید کو سرچشمہ کفر و ضلالت کہنا فرعون جیسے شقی ازلی سے بھی بڑھی ہوئی جسارت ہے۔

العدل والو! کیا تمہاری ایمانی غیرت کا یہی تقاضا ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؎

بہ شر بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(راقم ابو رضا عبد اللہ اعظمی مدرسہ فیض عام مئو ضلع اعظم گڈھ)

**اہلحدیث** مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کی بہت پرانی تحریر پر آپ نے مواخذہ کیا ہے۔ شائد ابھی نظر سے گذری ہے۔ پرانے جواب کے علاوہ ایک جدید جواب ہمیں سوجھا ہے۔ دلیل طلب کرنے والا تو بقول موصوف غیر مقلد شیطانی گروہ میں داخل ہوا۔ مگر بے دلیل کلام کرنیوالا (ومن یدع مع اللہ الٰھا اٰخر لا برھان لہ بہ) مقلد مشرک ہوا۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب تکلیف کر کے مولانا ممدوح سے جواب لیکر بھیجدیں درج اخبار کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ؐ فخش من امر ربہ دیکھو۔ (پ ۱۵ – ۱۲)

## علم و عمل

(از حافظ عبد اللہ بیادم مہتمم جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد مدراس)

علم صاحب علم کے لئے زینت اور شرافت ہے۔ فنون علم و ادب کو تلاش کر خدا تجھے کامیاب کرے۔ اے علم کے تلاش کرنے والے کتنا بہترین علم تو جمع کرتا ہے جسکے مقابلے میں موتی اور سونے کی کچھ حقیقت نہیں۔

برادران محترم! آج ہماری نظروں کے سامنے ایسی اقوام موجود ہیں جن کی ایک زمانہ میں کچھ حقیقت ہی نہ تھی۔ ان کے مسکن جنگل کی جھاڑیاں اور پہاڑوں کے غار تھے۔ ان کی غذائیں جنگل کے پھل اور پتیاں تھیں ان کے لباس وحشی جانوروں کے چمڑے تھے اور ان کی اخلاقی حالت اس شعر سے بھی بدتر تھی ؎

نو چیدن و پھاڑیدن و جامہ دریدن
کس تا ز تو بی ز تو خندیدن تو آموخت

بہر کیف وہ لوگ ہر قسم کی جہالت و بربریت سے متصف تھے۔ چند دن بھی گذرنے نہ پائے کہ ان میں تہذیب و تمدن کی لہریں اوٹھتی ہوئی نظر آنے لگیں ان کے زمین دوز مسکن بلند محلوں میں بدل گئے۔ ان کی جنگلی غذائیں بھی عمدہ لذیذ و شیریں نعمتوں سے مبدل ہوگئیں ان کے برہنے اور غیر موزوں لباس بجائے چمڑے کے دیباج و حریر ہوگئے۔ آج دنیا ان کے اس انقلاب پر ششدر و حیران اور اس کی حقیقت میں متفکر و پریشان ہے۔ آئیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ان لوگوں نے کس طرح ترقی حاصل کی۔

اس قوم میں ایک بڑا محقق پیدا ہوا اس نے سوچا کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان ہر قسم کی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ

(تفسیر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ بحوالہ (نبی کریم) ۔۔۔)

ahmadimuslim.de

اللہ تعالیٰ نے اسے غور وفکر کا مادہ عطا کیا ہے آخر کار ایک دن اس نے اپنی قوم کے روبرو پرجوش تقریر کی. دوران تقریر میں کہا کہ "کسی ہیرے کی پوری آب وتاب اور چمک دمک کا حال اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو چاروں طرف سے اس کو تراشا نہ جائے اور کسی پتھر پر گھس کر اس کو جلا نہ دی جائے - اسی تراش وخراش کے بعد اس کی اصلی قدر وقیمت اور حقیقت ظاہر ہوتی ہے" جن لوگوں نے اس دنیا میں اپنی بدتر حالت کو درست، مفلسی، غلامی سے نجات اور اپنی زندگی کو بہترین بنایا انہوں نے اپنی خاص تدبیر پر عمل کیا اور اپنے نصب العین پر پہنچنے کے لئے کمال درجہ کی جدوجہد کی۔ مقرر موصوف نے اپنا آخری جملہ اس طرح کہا۔ جس زندگی کا خاکہ ہمارے دماغ میں آچکا ہے اس کو حاصل کرنے کی غیر متناہی کوشش کرنی چاہئے ورنہ ہمیں ترقی وعروج نصیب نہ ہوگا:

حضرات! آئیے میں اس وقت آپ کی توجہ تاریخ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ تاریخ کی ورق گردانی کریں تو تاریخ بار بار اسی خیال کو دہراتی ہوئی ملے گی کہ دنیا میں ہر قوم اسی وقت گامزن ہو سکتی ہے جب وہ اپنے لیڈر کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔ اور علم کے ساتھ عمل بھی کرے۔ علم کوئی بھی ہو بغیر عمل کے اپنے عالم کو کامیاب نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص صرف سائنس کے قطرے معلوم کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو یقیناً وہ شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اسلام نے انسان کا پہلا کام علم اور عمل بتایا ہے اور علم ہی کو مابہ الامتیاز کا آلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا یہ مضمون بھی اسی کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کے فضل وکمال کا انکار تھا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم عطا فرمایا جو فرشتوں کو نہ تھا تو فوراً مان گئے اور ندائے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ الخ سنتے ہی سر تسلیم خم کر کے سربسجود ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابتداءً علم ہی نے انسان کو فضل اور کمال کے درجہ تک پہنچایا اور علم ہی نے حضرت آدم کو ایک ممتاز ہستی ثابت کر دیا۔

اگر کوئی طالب حق بے لاگ اور خالی الذہن ہو کر تاریخ علم کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ جس وقت سردار کونین رہبر عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم کا ظہور دنیا میں ہوا تو اس وقت دنیا میں قتل اور غارت گری کا بازار گرم تھا اور تہذیب وتمدن کا کوئی ضابطہ اور قانون نہ تھا۔ زبردست زیردستوں پر ہر قسم کا ظلم روا رکھتے تھے۔ لیکن حضور اکرم نے مبعوث ہوتے ہی ان کو ہر ایک قسم کی معاشرتی، تمدنی اور سیاسی تعلیم بدرجہ اتم دی اور خود عملی حیثیت سے بھی بہترین نمونہ بن کر دنیا کو دکھا دیا۔ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس تعلیم کی عملی تصویر کھینچ کر اپنی ہر طرح کی کامیابی تمام عالم کے سامنے پیش کر دی اور آج ان کا نام تاریخ کے صفحات پر آفتاب کی طرح درخشاں نظر آرہا ہے۔ اسلام کے تفوق کی وجہ اس کی اپنی تعلیم ہے جو انسان کو مادی اور روحانی دونوں ضرورتوں کو حاوی ہے۔ دراصل قرون اولیٰ کی شاندار کامیابیاں صرف اسی وجہ سے تھیں کہ انہوں نے اللہ اور رسول صلعم کی تمام تعلیمات و احکام پر پابندی سے عمل کیا اور انہی کو اپنا نصب العین اور دستور العمل بنایا۔ بالآخر اپنی پرزور طاقت ایمانی سے دنیا کو حیران کر دیا۔ آج تقریباً چودہ سو سال گذر گئے، علم کا جو پودا حضور اکرم صلعم نے لگایا تھا وہ کچھ نہ کچھ موجود رہا۔

اس میں کچھ شک وشبہ نہیں کہ اسلام نہ صرف دنیاداری کی تعلیم دیتا ہے اور نہ صرف دینداری کی۔ نیز اسلام کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ تم دنیا اور دین کے تمام تعلقات نظر انداز کر کے صرف اللہ اللہ کرو اور اوراد و وظائف میں اپنی عمریں صرف کرو۔ اور یہ بھی غرض نہیں کہ خدا اور رسول صلعم سے رشتہ توڑ کر شارع کے تمام احکام بھول کر فقط روپیہ کمانے میں لگ جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا اور رسول نے جتنے احکام صادر کئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی بسر کرو۔

برادران محترم! غور کیجئے زمانہ گذشتہ کے نیک لوگ جن کا نام اس دنیا میں آفتاب کی طرح چمک رہا ہے ان کی ترقی اور شہرت کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کی ایک اور صرف ایک وجہ ہے وہ یہ کہ انہوں نے جو کچھ علم سیکھا اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔ صرف بڑی کتابوں کی ورق گردانی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس قسم کے لوگوں کو اسلام نے نہایت ہی نفرت کی نظر سے دیکھا ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا الخ دور جدید میں بھی انسان کو کمال درجہ تک پہنچانے کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ انسان جو کچھ سیکھے اس پر عمل بھی کرے۔ رسول اکرم صلعم اور آپ کے صحابہ کرام باوجود ہر طرح کی ظاہری بے سروسامانی کے اس زمانے کی بہترین متمدن سلطنتوں کے مقابلہ میں صف آرا ہو گئے اور اپنی زبردست قوت ارادی اور عملی قوت سے آرام طلب اور عیش پرست اقوام کو شکست فاش دیکر ہمیشہ کے لئے ان کو سلادیا۔

رسول خدا محمد صلعم کے پاس نہ بندوق تھی نہ توپ نہ ہوائی جہاز تھے نہ ڈائنامیٹ۔ صرف ایک ہی ایک اوزار تھا جس کے استعمال سے مخالفین کی تمام ہمتیں شکست اور حوصلہ پست ہو گئے، اس اوزار کا نام عمل ہے جس کا استعمال ترک کر دینے اور اسکو بھول جانے کی وجہ سے آج مسلمان تنزل میں پڑے ہیں نہ آج مسلمان کا وہ رعب باقی رہا اور نہ ہی وہ اقتدار جس کے ساتھ ہمارے اسلاف بدرجہ اتم متصف تھے۔ عمل ہی سے غلبہ، طاقت، قدرت، کامیابی، دولت، ہمت، اور عظمت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کامیاب زندگی کے معنی کے لئے لازمی ہے کہ احکام رب کی اطاعت کرے اور اپنی قوت عمل کو منشائے ربی کے مطابق حرکت دے۔ اس طرح نفس کی برائیوں سے بچکر دنیا کی ہر بھلائی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اگر انسان عمل کے بغیر کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کی یہ تمنا کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی یہ آرزو قانون رب کے خلاف ہے۔ برادران ملت!

کفریات مرزا

ahmadimuslim.de

علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کیجئے۔ تحصیل علم کی خاطر چین تک بھی چلے جائیے۔ تجارت کی غرض سے افریقہ و امریکہ تک پہنچ جائیے۔ غرض جہاں بھی جائیے اپنے خالق حقیقی اور دین کو فراموش نہ کیجئے۔ اپنے ہر ہر قدم پر اسوہ رسول صلعم کو مدنظر رکھیئے۔ طالب علم کے لئے رسول اکرم نے فرمایا:۔

من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من طرق الجنۃ وان الملٰئکۃ لتضع اجنحتھا رضیً بطالب العلم وان العالم یستغفر لہ من فی السموٰت ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء۔ ترجمہ جو شخص طلب علم کے لئے قدم اٹھاتا ہے خداتعالیٰ اس کو جنت کے رستوں پر لے چلتا ہے۔ فرشتے اس کی رضامندی کے لئے اپنے پر زمین پر بچھا دیتے ہیں۔ ایک عالم کے لئے آسمان و زمین کی ساری چیزیں حتیٰ کہ مچھلی بھی پانی کے اندر دعائے مغفرت کرتی ہے۔

موجودہ وقت میں مصیبت عام ہونے کی صرف یہی وجہ ہے کہ اس زمانے کے بہت سے عالم بے عمل ہیں۔ کیا عالم باعمل کے لئے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلعم کی یہ خوشخبری کافی نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم۔ پھر آپ نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور ایک جگہ فرمایا نوم العالم افضل من عبادۃ الجاھل۔ مطلب یہ ہے کہ جاہل عبادت کرتا ہے لیکن اس کی اور عالم کی عبادت میں فرق ہے وہ یہ کہ عالم خدا کو اچھی طرح پہچانتا ہے اور اسکے اٹل قانون توحید کو کماحقہٗ سمجھ جاتا ہے جس کی بدولت کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ جیسا کہ فضل العالم الخ والی حدیث بخوبی ثابت کر رہی ہے بہرحال علم ایک بے بہا اور غیرفانی دولت ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

علم کی دولت ہے ایسی لازوال
جس کے آگے گنج قاروں کیا ہے مال

عالم باعمل کی فضیلت قرآن کریم سے بھی ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی عالم ہی خداتعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اگر کوئی عالم بظاہر حقیر و ذلیل نسب سے ہی کیوں نہ ہو وہ معزز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جاہل آدمی کتنے ہی بڑے خاندان سے تعلق رکھتا ہو پھر بھی لوگوں کے نزدیک حقیر و ذلیل شمار کیا جاتا ہے۔

مسلمانو! خوب کوشش کرکے علم حاصل کرو اور اپنے بچوں کو بھی علم سکھاؤ تم کو جتنا علم ہے اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی علم کی طرف متوجہ کرو۔ بغیر عمل کے علم بے پروبال ہے۔

# ہدایۃ الوریٰ الیٰ اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ

(از مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

اس زمانہ میں بعض علماء اہل الرائے نے فتوےٰ دے رکھا ہے کہ نماز جمعہ دیہات والوں پر فرض نہیں اور اگر کوئی گاؤں میں ادا کرے تو وہ بعد نماز جمعہ کے احتیاطاً چار رکعت ظہر پڑھے۔ میں کہتا ہوں کہ ادلہ صریحہ صحیحہ باعلیٰ صورت منادی ہیں کہ نماز جمعہ اوپر ہر مکلف کے بدون مستورات کے ہر حالت میں بدون سفر و مرض و غلامی ہر جگہ میں شہر ہو یا گاؤں یا کوئی اور آبادی خواہ جنگل میں ہو یا پانی کے کناروں پر اور حاکم مسلمان ہو یا کافر جماعت کے ساتھ فرض ہے اور جماعت کے لئے دو آدمی کافی ہیں۔ ایک امام اور ایک مقتدی۔ جیسا کہ نمازوں میں ایک مقتدی کے ساتھ جماعت منعقد ہو جاتی ہے۔ اور جمعہ کے تارک کے حق میں وعید شدید وارد ہوئی ہے جیسا کہ کتب حدیث میں بسط موجود ہے۔ بھلا اس امر قرآنی سے جو متناول ہر فرد مومن ہے۔ یاایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع زیادہ دلیل اور حجت واضح تر اور کیا ہوگی۔ اسمیں کوئی تخصیص شہر کی نہیں بلکہ عموم امکنہ کی مفید ہے۔ اور نیز اس آیت میں تمام مومنین مخاطب ہیں خواہ شہر میں ہوں یا گاؤں میں یا جنگل میں یا پانی کے کناروں پر غرض جہاں آبادی ہو وہاں ہی نماز جمعہ فرض ہے اور جماعت دو آدمی سے منعقد ہو جاتی ہے کوئی چالیس اور تین کی حد نہیں۔ اور اس آیت میں ان شرائط کا جن کی فقہا نے کتب فروع میں تفصیل کی ہے اور صحت جمعہ کے لئے ان کو شرط ٹھہرایا ہے کہاں ذکر ہے اور اگر ان شرائط کا کسی حدیث صحیح میں جو صالح احتجاج ہو اور عموماً کتاب اللہ کی تخصیص بھی کر سکے ذکر ہے تو وہ حدیث کہاں ہے۔ ایسی حدیث متواتر یا مشہور چاہئے۔ تب صالح تخصیص عموم کتاب اللہ ہوگی۔ جیسا کہ کتب اصول میں مصرح ہے اگر ایسی حدیث نہ ملے تو صحیح متفق علیہ ہی سہی اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو حدیث مرفوع ہی سہی جس کی ایک دو ائمہ مشہورین میں سے کسی نے تصحیح کی ہو بھلا ایسی دلیل کا وجود کہاں۔ الغرض اس آیت میں خطاب عام ہے تمام مومنوں کو خواہ شہری ہوں یا دیہاتی یا جنگل میں رہنے والے یا پانی کے کناروں پر بسنے والے۔ ہاں اگر دیہاتی اہل ایمان سے نہیں تو نہ پڑھا کریں۔ ہمارے بھائی حنفیہ کرام تو بہت کوشش کر رہے ہیں کہ یاایھا الذین آمنوا سے دیہاتیوں کو خارج کرکے جمعہ کی فرضیت ان سے دور کی جاوے اور اگر بیع کے لفظ سے ہمارے بھائیوں نے شہر سمجھ رکھا ہے تو یہ باطل ہے اس لئے کہ یہاں بیع کا چھوڑنا اس لئے فرمایا کہ جمعہ کے وقت اگر بیع بھی مسلمان کر رہے ہوں تو چھوڑ کر آ جائیں خواہ وہ اپنے شہر میں ہو یا دیہات میں یا جنگل میں۔ اور اگر اس سے یہ مراد لی جاوے کہ بیع کرنے والوں پر ہی جمعہ فرض ہے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ جو اصحاب حرفت و پیشہ شہر میں ہیں ان پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ مثلاً سنار، بڑھئی، جولاہ، دھنیے، زراعت پیشہ یا درزی یا مولوی لوگ جو دکاندار نہیں یا اور کسب کرنے والے مثلاً کاتب یا لوہار یا ٹھیکہ دار یا تمام ملازم سرکار جو شہر میں

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان۔ اردو زبان میں (۴۸) صفحہ ... کی جلد نمبر ... قیمت ۱۲ (... )

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۴)

گزشتہ ہفتے سے مدینہ طیبہ کے حرم ہونے کی بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین بقیہ بحث پڑھیں۔ جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

چنانچہ درمختار فقہ حنفیہ مسلمہ مستندہ مولوی نعیم الدین کے ص۱۴۹ میں مرقوم ہے۔ لاحرم للمدینۃ عندنا۔ یعنی مدینہ حرم نہیں ہے ہمارے نزدیک ۔ اسی طرح دیگر کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔ پس کس گھڑے میں ہیں مولوی نعیم الدین جن کا بڑے زور سے فیضان رحمت ص۲۵ میں یہ دعویٰ ہے کہ میں اہلسنت وجماعت مقلد حنفی المذہب ہوں اور مجھ کو سوائے تقلید کے اور چارہ نہیں۔ اور فرائد النور ص۲۹۰ و ۲۹۱ میں دوسروں کو نمائش کرتے ہیں کہ فقہ حنفی چھوڑتے شرم آنا چاہئے اپنی فقہ حنفی کی پیروی کیجئے۔

حیف اس تقلید وکذابی پر جو احادیث حرم مدینہ طیبہ کی آڑ میں تقلید حنفی المذہب کی بھی ناک کاٹ دی اور مولانا شہید مرحوم کو مورد الزام بیہودہ کا اتہام لگا کر سب وشتم روافض سے بھی زائد کیا گیا۔ جو فی الواقع درپردہ امامنا المعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر شرک عائد کیا گیا۔ معاذ اللہ تعالیٰ من ھذا الجہل والخبث

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

حالانکہ حقیقت میں جن مقامات کا حرم محترم ہونا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے جس طرح قبروں چلوں تھانوں کے مقامات پرستش کے صحرا و حوالی مزارات کو مثل حرم پاک خانہ کعبہ کے کر لینے کو تقویۃ الایمان میں ارشاد فرمایا گیا ہے وہ بیشک داخل شرک ہیں۔ بخلاف مدینہ طیبہ کے کہ حرم محترم ہونا احادیث صحیحہ سے منصوص ہے۔

**قولہ ص۱۵۶**۔ یہ تو ان بدنصیبوں کو کیا معلوم ہوگا روضہ طاہرہ کعبہ مکرمہ بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ علامہ عابدین شامی ردالمحتار ج ۲ ص۲۹۶ میں فرماتے ہیں۔ فان الکعبۃ افضل من المدینۃ ماعدا الضریح الاقدس وکذا الضریح افضل من المسجد الحرام وقد نقل القاضی عیاض وغیرہ الاجماع علی التفضیل حتی علی الکعبۃ وان الخلاف فیما عداہ ونقل من ابی عقیل الحنبلی ان تلک البقعۃ افضل من العرش وقد وافقہ السادات البکریون علی ذلک۔ جس روضہ پاک کا یہ مرتبہ ہے اسکی زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا شرک بتایا جائے خدا کی پناہ۔

**اقول**۔ پھر اسی غرض شرکیہ کے لئے تو مولوی نعیم الدین نے روضہ مطہرہ کو کعبہ مکرمہ ومعظمہ اور عرش معلیٰ سے افضل بتا کر اس کے سامنے دعا کرنا مرادیں مانگنا بتایا اور اس کے خلاف کہنے والوں کو بدنصیب کہا حالانکہ یہ وہ شرک ہے جس کے متعلق جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر فرمایا۔ اللھم لاتجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ رواہ مالک فی الموطا ص۹۳۔ یعنی اللہ نہ بنا دیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہوا اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر جنہوں نے کر لیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ۔ اور خود مولوی نعیم الدین نے بھی اپنے رسالہ اسواط العذاب ص۵۰ میں لکھا۔

چھٹی حدیث میں اس سے بھی زیادہ صراحت ہے کہ ارشاد فرمایا میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے اللہ کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس نے انبیاء کی قبور کو مساجد بنایا۔ اس حدیث نے بتادیا کہ قبروں کو مسجد بنانے کے یہ معنے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے یا کم از کم انہیں قبلہ بنا کر ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔ اور اسی وجہ سے حضور نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی اور اس سے اپنی امت کو باز رہنے پر تنبیہ فرمایا یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر مومن قبر کی عبادت کو شرک جانتا ہے۔ معاذ اللہ کون مومن ہوگا کہ قبر کو معبود بنائے انتہی

حالانکہ برخلاف اس کے یہ امر بدیہی مثل آفتاب روشن ہے کہ مسلمان بتہ عین قبروں کو سجدے طواف نذر ومنت چڑھاتے مرادیں مانگتے ندائیں کرتے ہیں جس طرح مولوی نعیم الدین نے بھی قبر کے سامنے تقویۃ الایمان کی ضد میں مرادیں مانگنے کو شرک نہ ٹھہرایا معاذ اللہ منہ۔

پھر جبکہ ائمہ کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ کیونکہ حرم مجانب اللہ تو دونوں ہی ہیں اور افضلیت بھی من وجہ دونوں میں ہے۔ بلکہ طائف کے جنگل وج کو بھی حدیث میں حرام فرمایا ہے۔ مگر جمہور ائمہ اس جانب ہیں کہ مکہ مکرمہ افضل ہے اور بعض اس طرف ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص۴۴۶ میں فرماتے ہیں:۔

"فی مکۃ والمدینۃ ایتھما افضل ومذھب الشافعی وجماھیر العلماء ان مکۃ افضل من المدینۃ وان المسجد مکۃ افضل من مسجد المدینۃ۔ قال اھل مکۃ والکوفۃ والشافعی وابن وھب وابن حبیب المالکیان مکۃ افضل۔

اور امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ جن کو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا ص۱۱ میں شیخ المشائخ قاضی القضات امام الحفاظ والرواۃ لکھا ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۹۳ میں فرماتے ہیں۔

قولہ الا المسجد الحرام۔ واستدل بھذا الحدیث علی تفضیل مکۃ علی المدینۃ لان الامکنۃ تشرف بفضل العبادۃ فیھا علی غیرھا مما تکون العبادۃ مرجوحۃ وھو قول الجمہور۔

اور پارہ ۷ ص۳۳ و ص۲۳۶ میں فرماتے ہیں:۔

ان بعض البقاع افضل من بعض ولم یختلف العلماء فی ان المدینۃ فضلا علی غیرھا وانما اختلفوا فی الافضلیۃ بینھما وبین مکۃ۔ لاکن لایلزم من حصول افضلیۃ المفضول فی شیٔ من الاشیاء ثبوت الافضلیۃ لہ علی الاطلاق۔

پھر خود ردالمحتار فقہ حنفی مسلمہ مولوی نعیم الدین کی

ج ۲ ص۱۹ام مصری میں مرقوم ہے :-

وفی آخر اللباب وشرحہ اجمعوا علی ان افضل البلاد مکۃ والمدینۃ زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً واختلفوا ایھما افضل فقیل مکۃ وھو مذھب ائمۃ الثلاثۃ والمروی عن بعض الصحابۃ وقیل المدینۃ وھو قول بعض المالکیۃ والشافعیۃ وھو مروی عن بعض الصحابۃ۔

اور مولوی احمد رضا خان صاحب ملفوظات حصہ دوم ص۵ میں مرقوم ہے :-

غرض حضور مدینہ طیبہ میں ایک نماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکہ معظمہ میں ایک لاکھ کا اس سے مکہ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے۔ ارشاد جمہور حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مدینہ طیبہ افضل ہے :

پس بخلاف جمہور ائمہ کے بعض مالکیہ میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کے قول کی بنا پر جو اسی اختلاف افضلیت کی فرع ہے ضریح الاقدس کو بلاخلاف بتانا کیونکر صحیح ہوگا۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۶۳ میں مرقوم ہے :-

استثنی عیاض البقعۃ التی دفن فیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحکی الاتفاق علیٰ انہ افضل البقاع وتعقب بان ھذا لایتعلق بالبحث المذکور لانہ محلہ مایترتب علیہ الفضل للعابد۔ وسبب تفضیل البقعۃ التی ضمت اعضاءہ الشریفۃ انہ روی ان المرء یدفن فی البقعۃ التی اخذ منھا ترابہ عندما یخلق رواہ ابن عبد البر فی اواخر تمھیدہ ومن طریق عطاء الخراسانی موقوفاً وعلی ھذا فقد روی الزبیر بن بکار ان جبرئیل اخذ التراب الذی خلق منہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تراب الکعبۃ فعلی ھذا فالبقعۃ التی ضمت اعضاءہ من تراب الکعبۃ فیرجع الفضل المذکور الی مکۃ ان صح ذلک واللہ اعلم۔

اور رد المحتار ج ۲ ص۳۴ میں مرقوم ہے :-

وقد صرح التاج الفاکہی بتفضیل الارض علی السموات لحلولہ صلی اللہ علیہ وسلم بھا۔ وقال النووی الجمھور علیٰ تفضیل السماء علی الارض۔

پس مطابق روایت امام ابن عبد البر وزبیر بن بکار رحمہما اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر زمین مکہ مکرمہ سے مخلوق ہوا اور مدفن مبارک مدینہ طیبہ میں بہرحال دونوں مقامات متبرکات کی افضلیت من وجہ متحقق ہے اور حسب تصریح علامہ شامی کے بقول جمہور ائمہ تفضیل سماء علی الارض ثابت ہوکر فضیلت عرش اعظم بھی واضح ہوگئی۔

مگر حیف ہے مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تبراگوئی پر کہ اس بناء اختلاف بقول بعض کے اپنی مرادیں مانگنے کے نشہ شرکیات میں جمہور اکابر ائمہ کرام رحمہم اللہ جن میں بقول امام نووی اہل کو فہ اور بقول شیخ الطائفہ مولوی صاحب بریلوی جمہور حنفیہ بھی ہیں۔ سب کو بدنصیب قرار دیکر خود اپنی بدنصیبی سے مولوی نعیم الدین نے اپنی دنیا اور آخرت تباہ کی۔

**قولہ** ص۱۵ رد المحتار ج ۲ ص۲۶۳ میں ہے۔

وان یاتی القبر الکریم فیسلم ویدعو ویسال اللہ الخ۔ خلاصہ یہ کہ رخصت کے وقت حاضر ہوکر سلام عرض کرے اور دعا کرے۔ یہ تو فقہ کی عبارت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءُوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ تقویۃ الایمان والے کا شرک تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تعلیم فرما دیا وہ آستانہ پاک کے سامنے دعا کرنے کو شرک بتارہا ہے۔ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمٰعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں کہ یہ تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں ملخصاً بلفظہ:

**اقول**۔ رد المحتار کی عبارت سے جس میں مزار مبارک پر عرض سلام کے بعد دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے صراحتاً مرقوم ہے مگر مولوی نعیم الدین نے بلاترجمہ مجملاً فریبانہ یا طلاقہ خلاصہ نکالا کہ اور دعا کرے جس طرح خود اوپر تصریح کی کہ زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا۔

پس اگر یہ شرکیہ روگ نہ ہوتا تو صاف مطابق اصل کے ترجمہ کیا جاتا کہ دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے کرے پس یہ ہے شرکیات نعیمیہ کی خفیہ فریب کاری۔ علیٰ ھذا آیت وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا الخ پارہ ۵ سورہ نساء کا حکم جو بزمانہ حیات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھا نہ بعد وفات شریف۔ خود مولوی نعیم الدین کی مسلمہ مستندہ بوارق بدایونی ص۲۲۶ میں اس کا ترجمہ مرقوم ہے۔ اور ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا اگر آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور بخشواتا ان کو رسول تو اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان :

یعنی اگر وہ اپنے نفاق پر نادم ہوکر رسول کے پاس آتے اور خود بھی اللہ سے اپنی مغفرت چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی دعا مانگتا تو اللہ ان کی دعا قبول فرما لیتا۔ کیونکہ منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچایا تھا اس لئے حاضر ہونے کو شرط فرمایا گیا۔ یہی اس آیت کا سیاق وسباق ہے چنانچہ تفسیر مظہری ص۱۳۸ میں مرقوم ہے :-

ای المنافقون بالنفاق والتحاکم الی الطاغوت تائبین بالاخلاص۔ بالتوبۃ عن النفاق واعتذروا الی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاخلاص۔

پس مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں :

کس قدر ظلم اور بے انصافی ہے کیونکہ مولانا شہید مرحوم کا یہ فرمانا کہ کسی قبر کی چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مرادیں مانگے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے : بلاشبہ حق ہے۔ جسطرح علامہ شامی جو مولوی نعیم الدین کے بڑے مستند ہیں رد المحتار جلد ۲ ص۱۱۳ ایضاً مصری ص۱۳۹ میں فرماتے ہیں کہ جو اکثر عوام مزارات پر

# فتاوی

**س عـ۱۷۱}** کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے جوتا پہن کر نماز پڑھی اگر پڑھی تو کا ہے گا ہے پڑھی یا ہمیشہ پڑھی؟ (علی از سری نگر کشمیر)

**ج عـ۱۷۱}** جوتا مثل کپڑے کے ہے۔ پاک ہے تو بے اختلاف نماز جائز ہے ناپاک ہے تو بالاتفاق ناجائز۔ اس لئے آنحضرت نے گاہے پاک جوتے میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت انسؓ سے سوال ہوا تھا کیا آنحضرت نعلین پہنے نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس نے کہا ہاں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری) مسئلہ تو یہی ہے لیکن جہاں اس پر عمل کرنے میں تفرقہ پیدا ہوتا ہو وہاں اس فعل کو بحکم حدیث کبھی ترک کر دینا بھی سنت ہے۔ کیونکہ فساد اور تفرقہ حرام ہے بلکہ نیکیوں کو برباد کرنے والا ہے (ہی الحالقۃ)

**س عـ۱۷۲}** زید بعد نماز جمعہ چار رکعت پڑھتا ہے اس مقصد سے کہ اگر نماز جمعہ میں کسی قسم کا بھول ہو تو وہ نماز جمعہ کے بدلے یہ چار رکعت ظہر کی ہو جائے گی یہ چار رکعت احتیاطاً پڑھتا ہے۔ آیا یہ پڑھنا زید کا از روئے قرآن وحدیث صحیح ہے یا غلط؟ (سائل ثناء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۸۷ ضلع مالدہ)

**ج عـ۱۷۲}** غلط۔ خلاف سنت اور وہم پرستی ہے۔

**س عـ۱۷۳}** گائے کی قربانی قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

**ج عـ۱۷۳}** قرآن مجید میں قربانی کا نام نسک ہے اور نسک کی بابت فرمایا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (پ ۱۷ ع ۲)

یعنی ہر ایک امت کے لئے ہم (خدا) نے قربانی کا حکم دیا ہے تاکہ اللہ کا نام ذکر کریں انعام کی قسم کے چارپاؤں پر۔ لغت کی رو سے گائے انعام میں داخل ہے علی الابل والبقر والغنم۔ گائے کا نام خاص کر نہیں ذکر کیا۔ کیونکہ انعام بولنے سے گائے اس میں آجاتی ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ مسلمانوں میں بے اختلاف مروج ہے۔

**س عـ۱۷۴}** پیروں کا ماننا از روئے قرآن وحدیث ثابت ہے یا نہیں۔ ایک حنفی مولوی مالدہ کا کہتا ہے کہ پیروں کا ماننا قرآن سے ثابت ہے دوسری وجہ پیر کا ماننا یہ ہے کہ آج اگر کسی کا کوئی مقدمہ پیش ہو تو بغیر وکیل کے مقدمہ ہو نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ پیر ہمارے گناہ اللہ تعالی سے وکالت کر کے بخشوائینگے۔ آیا قرآن کریم اور حدیث صحیح سے ماننا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

**ج عـ۱۷۴}** قرآن شریف میں رسول علیہ السلام کو ہادی، مرشد اور مطاع بنانے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (پ ۳ ع ۱۲) میری (رسول اللہ کی) پیروی کرو خدا تم سے محبت کریگا

**س عـ۱۷۵}** (عـ۱تا۳) کیا حدیث من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ (مسلم) صحیح ہے؟ (عـ۲) فی زمانہ قابل عمل ہے یا نہیں؟ (عـ۳) اگر نہیں تو کیوں کوئی نص صریح یا احادیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانع ہیں؟ (عـ۴) اگر حدیث مذکور قابل عمل ہے تو امام وسردار کی ستماً ضرورت ملت بیضا محمدیہ میں ہے یا نہیں؟ (ابو الحسان محمد سلیمان بادل ریاست نابھہ)

**ج عـ۱۷۵}** (عـ۱تا۴) (۱) صحیح ہے۔ (۲) غیر منسوخ ہے تفصیل یہ ہے کہ امام شرعی اصطلاح میں نبی کو اور نبی کے بعد دوسرے درجہ میں اسلامی بادشاہ کو کہا جاتا ہے جیسے ارشاد ہے الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (امام کے حکم کے ماتحت جنگ کی جائے) اس حدیث کا مطلب بہت سیدھا اور سیاسی پیچیدگیوں سے بالکل صاف ہے یعنی امام بصفت مذکورہ کسی ملک میں برسر حکومت ہو جس کا حکم نافذ ہو۔ اس ملک میں رہنے والا کوئی شخص اس کی بیعت اطاعت سے الگ رہے اور اسی علیحدگی میں مر جائے تو وہ شخص گمراہی میں مریگا کیونکہ اس نے بڑی نعمت کی ناشکری کی۔ لیکن جس ملک میں کوئی شخص ایسا امام نہ ہو وہاں دوسری حدیث کا عمل دخل ہوگا۔ اذا لم تکن جماعۃ ولا امام (بخاری) وہاں انفرادی زندگی گزارنے کا حکم ہے۔ کیونکہ عدم امام کے وقت تفرق اتصال ہو کر مسلمان بلکہ سارے انسان مختلف گروہوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ارشاد ہے فاعتزل تلک الفرق کلھا۔ ان سب پارٹیوں سے الگ ہو رہنا۔

**نتیجہ** ہماری اس تشریح کا نتیجہ یہ ہے کہ اہل عرب پر اس حدیث کا حکم نافذ ہے کیونکہ وہاں امیر اور امام منفذ احکام موجود ہے (زادہ اللہ بنصرہ) ہم اہل ہند کے لئے دوسری حدیث واجب العمل ہے۔ ہاں نصب خلیفہ کرنے کے مکلف ہم بھی ہیں۔ کتب عقائد میں یہ مسئلہ بالتصریح لکھا ہے شرح عقائد وغیرہ ملاحظہ ہو۔ رہے آج کل کے امام اور امیر سو یہ لوگ بطور امیر سفر کے ہیں۔ ایسے امیر جیسے بھی ہوں حرج نہیں۔ ان کی اطاعت خاص افراد پر خاص کاموں میں ہے اس سے بڑھ کر نہیں۔ جو ان میں سے خود یا اس کا کوئی حواری اس سے زیادہ کا دعوی کرتا ہے وہ اپنی حد سے تجاوز کرتا ہے جس کا وہ عند اللہ جواب دہ ہوگا۔

**س عـ۱۷۶}** (عـ۱و۲) (۱) امام وسردار کیلئے محض شرط قریشیت ہی ہے یا ما اقاموا الدین بھی؟ (عـ۲) اگر قریش ما اقاموا الدین نہ پایا جائے تو دوسری قوم میں بلحاظ ما اقاموا الدین امام وسردار ہو سکتا ہے یا نہیں؟

**ج عـ۱۷۶}** (عـ۱و۲) قسم اول کے لئے اگر لائق قریشی مل سکے تو قریشیت بہتر ہے نہ ملے تو جو شخص بھی لائق ہو۔ الائمۃ من القریش خبر ہے انشا نہیں فافہم۔ دوسری قسم کے واسطے قومیت کوئی شرط نہیں صرف لیاقت شرط ہے۔

**نوٹ**۔ جو لوگ ضرورت زمانہ بتا کر نا قابلوں کو قابل کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جوان لڑکی کی شادی کسی ناقابل شخص سے کر دے۔ ایسی شادی پر ولیمہ کی دعوت چاہے کتنی ہی شان وشوکت سے ہو مگر اغراض شادی کے لحاظ سے بالکل بے سود اور لغو کے درجے میں ہے۔

**س عـ۱۷۷}** اگر کوئی قریش یا عوام الناس حدیث ہذا کے بوجہ تغافل وتجاہل عامل نہ ہوں تو حدیث مذکورہ بالا کو زندہ کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جاوے اگر نہیں تو کیوں؟

**ج عـ۱۷۷}** زبان سے ترغیب اور تبلیغ کرنا۔

**س عـ۱۷۸}** جماعت بلا امام وسردار کے بھی جماعت کا حکم رکھتی ہے یا نہیں؟ (ابو الحسان محمد سلیمان ریاست نابھہ)

**ج عـ۱۷۸}** امام بخاری تو ایسی صورت میں جماعت کی

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق اطلاع

ثنائی برقی پریس امرتسر میں کام کرانے یا کسی امر کے دریافت کرنے کے متعلق جو صاحب خط وکتابت کریں وہ براہ راست "مینجر ثنائی برقی پریس امرتسر ہال بازار" کے نام سے کیا کریں۔ دفتر اہلحدیث اور پریس مذکور کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے احباب کے اس قسم کے خطوط کئی دفعہ پڑے رہتے ہیں جس سے ان کا حرج ہوتا ہے۔ لہذا نوٹ کریں کہ آیندہ اخبار اہلحدیث کے متعلق دفتر اہلحدیث میں لکھیں۔ اور پریس کے متعلق مراسلت یا ارسال زر وغیرہ پریس کے پتہ پر کیا کریں۔

**نامہ نگار اصحاب** ایک ہی کاغذ پر کئی ایک باتیں لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً مضمون کے ساتھ کسی کتاب کی فرمائش یا کسی پرچہ کے نہ پہنچنے کی شکایت، یا کسی مرد کی وفات کی اطلاع۔ ایسا کرنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آیندہ کو ہر بات الگ کاغذ پر لکھا کریں۔ چاہے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر لکھیں۔ لیکن ہر ایک مضمون الگ ہو۔ مثلاً شکایتی کاغذ الگ، اطلاعی الگ، فرمائشی الگ وغیرہ

**تلاش عزیز** ابوحفص اللہ بخش واجلی کہاں ہیں جس کسی صاحب کو علم ہو وہ براہ مہربانی راقم کو اطلاع دیں۔ (عبدالعزیز خالد۔ از سیالکوٹ میانہ پورہ مسجد شیخاں)

**یاد رفتگان** آہ! مولوی سلطان احمد لاہوری جماعت اہلحدیث کے پرانے رکن، اشاعت سنت میں سرد وگرم آزمودہ، ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ اناللہ! مرحوم بڑے عیالدار تھے متعدد صلبی بیٹے بیٹیاں اور نبیرے نواسے چھوڑ گئے۔

**ایضاً** ایک نوجوان صالح عبدالجلیل اولاد اور دو بیویاں چھوڑ کر فوت ہوگیا۔ (خطیب محمد ایوب از سکندر آباد دکن)

**ایضاً** میری بہن خیرالنساء عمر ۶۰ سال فوت ہوگئی۔ اناللہ! (محمد ثناء اللہ خریدار اہلحدیث ضلع مالدہ)

**اہلحدیث** ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

**معاونین اہلحدیث** کو "اہلحدیث" کی بقا کے لئے اسکے دائرہ اشاعت کو حتی الامکان وسعت دینی چاہئے تاکہ توحید وسنت کی صدا بلند ہو۔ اس میں طرفین کا فائدہ ہے۔ اس لئے ہر ایک خریدار ایک ایک نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمسایہ اقوام اپنی اشاعت کے لئے بہت کچھ کر رہی ہیں مگر افسوس ہے کہ جس جماعت کا کام ہی صرف توحید وسنت کی اشاعت تھا وہ آج کل بالکل خاموش ہے۔

**مدرسہ علوم القرآن مدینہ منورہ** کی جو رقوم دفتر ہذا میں بمد امانت جمع ہیں ان میں سے مورخہ ۲۷ جولائی ۳۵ء کو مبلغ ساٹھ روپیہ بدست مولوی عبدالرحمن صاحب آزاد سفیر مدرسہ مذکور ساکن گوجرانوالہ کو دیئے گئے۔

**مقدمات میں کامیابی** احناف کی طرف سے جماعت اہل حدیث کیندڑہ پاڑہ ضلع کٹک پر جو مقدمات دائر تھے ان میں جماعت اہل حدیث کو تین عدالتوں سے فتح نصیب ہوئی الحمدللہ۔ مگر اب مخالفین نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ اس لئے اس کی پیروی بھی لازمی ہے سابقہ روپیہ فراہم شدہ خرچ ہو چکا ہے اب آخری منزل باقی ہے۔ اصحاب خیر اس دفعہ بھی امداد فرمائیں۔

راقم میر محمد شریف امین وخازن انجمن اہل حدیث کیندڑہ پاڑہ ضلع کٹک۔

**ایضاً** احناف نے ہم پر دو فوجداری مقدمات دائر کر رکھے تھے۔ جن میں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے اب ہمارا ایک مقدمہ ان پر دائر ہے۔ ناظرین اس میں کامیاب ہونے کی دعا کریں۔ عبدالغنی اینڈ برادرز رنگلام۔

**قانون مسجد** جو اردو وانگریزی میں بصورت کتاب چھپا ہوا ہے۔ اس کی مقدمہ مذکور میں اشد ضرورت ہے جس کسی صاحب کے پاس ہو ضرور بھیج دیں۔ کار ثواب ہے۔ (عبدالغنی مذکور)

**تلاش معاش** احقر مدرسہ دیوبند کا فارغ التحصیل اور الہ آباد یونیورسٹی کا عالم بھی ہے۔ درس تدریس سے بخوبی ماہر ہے۔ ضرورت مند اصحاب مجھ سے خط وکتابت کریں (ابو عرفان محمد سلیمان بہاری موضع چھندوارہ ڈاک خانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ)

**وی پی بھیجے گئے** مندرجہ ذیل خریداران کو حسب اطلاع مورخہ ۱۹ جولائی اخبار اہلحدیث کے وی پی بھیجے گئے۔ اب مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بہت جلد ارسال کر دیں۔ ورنہ وی پی کے واپس موصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کر کے اخبار بھیجنا بند کر دیا جائیگا۔

۴۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۳۴ - ۴۵۳۵ - ۵۳۲۹ -

۴۵۴۵ - ۸۵۱۸ - ۸۵۳۶ - ۸۵۴۷ - ۸۵۶۸ -

۹۸۹۰ - ۹۹۶۷ - ۱۰۳۴۵ - ۱۰۶۶۲ - ۱۰۹۷۱ -

۱۰۹۷۳ - ۱۱۲۰۱ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۷۸۹ -

۱۱۹۹۱ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱۴۹۹ - ۱۱۷۰۹ - ۱۱۸۰۳ -

**قیمت جلد بھیجیں** مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت ختم ہوئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔ کئی دفعہ یاددہانی کرانے کے باوجود تاحال وصول نہیں ہوئی اس لئے آخری اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۵ اگست تک قیمت ضرور بھیجدیں ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۸۱۳ - ۹۳۳۱ - ۹۶۴۴ - ۷۴۵۳ - ۸۹۷۰ -

۹۰۱۹ - ۹۲۴۴ - ۹۶۹۱ - ۱۰۱۳۴ - ۱۰۴۴۵ -

۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۱۱۶۴ - ۱۱۳۱۳ - ۱۱۵۰۲ -

۱۱۴۰۲ - ۱۱۴۳۲ - ۱۱۴۵۹ - ۱۱۴۶۰ - ۱۱۴۶۷ -

۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۳ -

**مضامین آمدہ** عبدالعزیز۔ صوفی محمد عالم۔ محمد سلیمان عبدالعزیز ناگی۔ محمد عابد۔ مقصود حسن۔

**غیر مقبولہ** تعلیم شریعت۔

**جلسہ دستاربندی** مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کا جلسہ ۱۰ ربیع الثانی ۵۵ھ کو منعقد ہوا۔ جس میں دو فارغ التحصیل طلباء مولوی محمد انور ومولوی عبدالرحیم کو مدرسہ کی طرف سے دستاربندی کرائی گئی۔ (سیکرٹری مدرسہ)

**جنازہ غائب** مسجد اہل حدیث حیدرآباد دکن میں لارڈ ہیڈ لے فاروق اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کا جنازہ غائب پڑھا اور دعائے مغفرت کی۔ (یونس خان دنیس دتاولی ضلع علیگڈھ)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## ملک حجاز پر مسلم مہربانوں کی نظر

یورپ میں مذہبی اور اخلاقی ہر قسم کے عیب ہیں. بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ دنیا کے سارے مذاہب بالاتفاق جن کاموں کو برا جانتے ہیں وہ آج یورپ میں پائے جاتے ہیں. مگر پھر بھی یورپین قومیں ترقی پر ہیں. اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے ملکی کام پر ہر طرح متفق ہیں. ان میں بھی پارٹیاں ہیں مگر جو پارٹی برسر اقتدار آتی ہے دوسری جو ابھی کل تک برسر حکومت تھی وہ آج کی برسر حکومت جماعت کی مدد نہ کریگی تو مخالفت بھی نہ کریگی. اس لئے تنازع کی صورت پیدا نہیں ہوتی. ہم ایشیائیوں خاصکر مسلمانوں میں یہ وصف نہیں. ان میں عام طور پر یہ پایا جاتا ہے کہ مخالف پارٹی برسرکار پارٹی کے کام میں خلل اندازی کرتی ہے. اور کچھ نہ ہو تو اپنے حریف کو بدنام کرنے سے تو باز نہیں رہتی.

اس میں شک نہیں کہ ملک حجاز (حرمین شریفین) مسلمانوں کا مشترک ملک ہے گو وہاں حکومت کسی قوم کی ہو مگر روحانی تعلق سب کو برابر ہے. اس لئے جن دنوں ترکوں کی حکومت تھی سب مسلمان عملی ہمدردی کرتے تھے. مگر جب سے نجدی قوم کو خدا نے خدمت مقامات مقدسہ سپرد کی ہے ہندوستان کے قبہ پسند حضرات لگاتار مخالفت کرتے چلے آئے ہیں. اس لئے کہ انتظام اچھا نہیں؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ نجدیوں نے توحید کے نشے میں تمام قبے گرا دیئے جو توحید میں خلل انداز تھے. جہاں مسلمان غیراللہ کے آگے سربسجود ہوتے تھے. پس اس فعل پر ساری خفگی ہے. ہمارا معاصر اخبار "سیاست" لاہور اس مخالفت میں پیش پیش ہے. چنانچہ اسی اخبار کی تحریک سے کانپور میں چند بریلوی خیال کے قبہ پسند علماء کرام نے جمعیۃ العلماء کے نام سے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں.

### مرکز اسلام کو خطرۂ عظیم

مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ملک حجاز و نجد ابن سعود اور انگریزی کمپنی کے معاہدہ تعدین پر کامل غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ معاہدہ مرکز اسلام حرمین شریفین کے لئے ایک شدید سیاسی خطرہ ہے اور اس جلسہ کی رائے میں حجاز کی مذہبی و سیاسی آزادی میں صریح مداخلت ہے اور اس لئے اس سے مذہب و سیاست کے خلاف جو خطرناک نتائج برآمد ہونگے ان کی ذمہ واری معاہدہ کرنے والے فریقین پر عائد ہوگی. بس یہ جلسہ اس معاہدہ کے برخلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور اس کے خلاف ایک موثر و وسیع لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے یہ قرار دیتا ہے کہ اس معاہدہ کی اردو و انگریزی کاپیاں ممبران اسمبلی و اراکین کونسل اور ہر خیال و مشرب کے علماء و زعماء کے نام بھیج کر استصواب رائے کیا جائے اور اس کے بعد ایک اہم کانفرنس میں جس میں ہر خیال کے مسلمان شریک ہوں اس معاہدہ کے خلاف عملی کارروائی کرنے کے لئے موثر قدم اٹھایا جائے".

(سیاست لاہور. ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء ملک)

**اہلحدیث** کاش ہمارے معزز علماء اس معاہدہ کو خود دیکھتے اور اس کے الفاظ نقل کرتے. حقیقت یہ ہے کہ اس معاہدہ میں حرمین شریفین داخل ہی نہیں. پہاڑوں میں پٹرول اور تیل مٹی وغیرہ کی تلاش کا ٹھیکہ ایک امریکن کمپنی کو دیا گیا ہے وہ بھی ماورائے حجاز. اس پر ان لوگوں کو رنج کیوں ہے؟ رنج اس لئے ہے کہ عرب کے پہاڑوں سے اگر یہ چیزیں مل گئیں تو حکومت نجدیہ کو بڑی قوت حاصل ہوگی جو ان برادران اسلام کو ناگوار ہے کیونکہ ان کا اصول وہی ہے جو کسی عربی شاعر نے اپنی قوم کا حال بیان کرتے ہوئے بتایا ہے ؎

صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَيْرًا ذُكِرْتُ بِهٖ
وَاِنْ ذُكِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَهُمْ اُذُنٌ

میری قوم جب میری کوئی اچھی بات سنتی ہے تو کان سے بہری ہو جاتی ہے اور جب کوئی برائی سنتی ہے تو ہمہ تن گوش ہو جاتی ہے.

اس جماعت کی نیک نیتی کا ثبوت اتنا ہی کافی ہے کہ جب حکومت حجاز کی یمنی حکومت (جو زیدی فرقہ کی نیم شیعہ ہے) سے جنگ چھڑ گئی تو اہل سنت والجماعت کے یہ ارکان دل سے متمنی تھے کہ نجدیوں کو شکست ہو. کیوں؟ اسلئے کہ

ہم نہ پہنچیں اپنے مطلب کو نہ پہنچیں پر خدا
یہ نہ سنوائے کہ مطلب غیر کا پورا ہوا

آخر جو ہوا دنیا نے دیکھ لیا. اب جو تجویز یہ حضرات کرینگے اس کا انجام بھی دیکھ لینگے. انشاءاللہ.

## ریاست مالیرکوٹلہ

پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے. موجودہ والی ریاست کے والد نواب ابراہیم علی خان صاحب بڑے نیک دل حاکم تھے. دو عالم مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (امرتسری) اور مولوی نظام الدین صاحب مرحوم ان کے مصاحب رہتے تھے. ریاست میں بالکل معمولی عملہ تھا. ایک تحصیلدار، ایک عدالتی (حاکم) اور خود مرحوم. محکمہ اپیل اور بس. محاصل کل اڑھائی لاکھ سالانہ تھے. نہ کوئی شراب کی دکان تھی نہ نشہ نہ قماربازی. رعایا سب خوش و خرم تھی. موجودہ نواب صاحب نے ریاست کو ترقی دی شراب کے ٹھیکے دیئے اور دکانیں جاری ہوئیں. سٹہ سے بڑی آمدنی ہوئی. قماربازی کی اجازت ملی بے انتظامی اور فضولخرچی کے باعث ریاست مقروض ہوگئی. نواب صاحب کا وظیفہ مقرر ہوگیا. محاصل کی جانچ پڑتال کے لئے انگریزی حکومت نے ایک افسر مقرر کر دیا. آج کل ریاست میں بڑا فساد ہے ہندوؤں نے (شاید کسی دشمن کے بہکانے سے) آرتی کرنا (گانا بجانا) نماز مغرب کے ساتھ ہی شروع کر دیا. مسلمانوں نے فریاد کی. نواب صاحب نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے مسلمانوں کو نماز مغرب کے لئے مساجد میں جانے سے روک دیا. مسلمانوں نے اس حکم کو اپنے دین کی ہتک جان کر حکم عدولی کی. نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان پٹے اور سینکڑوں داخل جیل ہوئے ابھی ان مظلوموں کی رستگاری کا فیصلہ نہ ہوا تھا کہ اخبار میں خبر آگئی کہ نواب صاحب مع اہل و عیال ریاست

لے بعد میں خبر آگئی کہ سب مسلمان رہا کر دیئے گئے اور آرتی کا وقت بعد

مالیر کوٹلہ چھوڑ گئے۔ ایسی حالت زار میں برضی خود گئے ہیں تو شان حکومت کے خلاف ہے اور اگر باشارہ حکومت اعلیٰ گئے ہیں تو اس شعر کا مصداق ہے ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

# اٹلی اور ابی سینیا

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں ہم بتا چکے ہیں کہ بوجہ ہجرت اولی ہم کو ابی سینیا (حبشہ) سے خاص تعلق ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہمیں دلچسپی ہے آج ایک مضمون کا اقتباس اس غرض سے درج کیا جاتا ہے۔ (اہلحدیث)

"یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اگر ابی سینیا کے مختلف نسلی اور مذہبی طبقے متحد ہو کر اٹلی کا زبردست مقابلہ کریں تو اسے نہ صرف ایک طویل عرصہ کے لئے جدوجہد کرنی پڑے بلکہ اسے یہ جدوجہد نہایت ہی مہنگی پڑے۔ اس وقت ابی سینیا میں غیر ممالک اور خاصکر اٹلی کے خلاف بے اعتمادی اور بدگمانی کا زبردست جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور لوگوں میں اپنے وقار اور اپنی شان کو برقرار رکھنے کا حد سے بڑھ کر خیال ہے۔ تمام ملک متحد ہو رہا ہے۔ یہ اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ طویل جنگ میں یہ اتحاد قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ اٹلی کو اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کئی مشکلات پیش آئیں گی۔ جب تک ابی سینیا میں پھوٹ نہ ہو میگدالہ کی طرف ہماری پیشقدمی اور ایری ٹیرین میدان پر اٹلی کا قبضہ ناممکن ہے۔ مینلیک (شاہ حبش) نے اپنی زبردست شخصیت اور بے شمار سامان جنگ اور اپنی فوجی قابلیت کے باعث ابی سینیا کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر اپنا تسلط قائم رکھا۔ اس نے تمام مسلم اور غیر مسلم صوبجات کو متحد بنا کر ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر لی۔ اور خانہ بدوش قبائل کو اپنے ماتحت کر لیا۔ مگر اس کی موت کے بعد کئی موقعوں پر نفاق انگیز طاقتیں رونما ہوئیں۔ لیکن اگر اب بھی تمام ابی سینیا متحد ہو جائے تو اٹلی کو کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ابی سینیا کو فوجی سپاہیوں کی جو بہادری اور ہوشیاری میں اطالوی سپاہیوں سے کم نہ ہوں گے۔ کمی نہ ہوگی۔ البتہ اتنی تکلیف ضرور ہوگی کہ ابی سینیا میں ذرائع آمد و رفت اچھے نہیں۔ اس لئے ایک مقام پر ایک لاکھ سے زیادہ فوجی سپاہیوں کا اکٹھا ہونا مشکل ہو جائے گا اور وہ بھی زیادہ عرصہ تک وہاں نہیں رہ سکیں گے کیونکہ مقامی خوراک کا ذخیرہ اس کے لئے ناکافی ثابت ہوگا۔

**سامان جنگ** اس کے علاوہ فوج کو صرف رائفلوں سے ہی مسلح کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی پرانے نمونوں کی اور خراب حالت میں ہیں۔ موجودہ زمانہ کی رائفلوں اور مشین گنوں و دیگر سامان حرب کی ملک میں بہت کمی ہے۔ بارود وغیرہ کی بہم رسانی بہت محدود ہے۔ نیز ابی سینیا کے لوگ اتنے اچھے نشانہ باز بھی نہیں۔ ان کی طبیعت جنگجویانہ واقع ہوئی ہے۔ مگر انہیں موجودہ زمانہ کے جنگی ہتھیاروں سے کام لینا نہیں آتا۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنی پرانی روایات پر ہی قائم رہے تو ان کے کامیابی حاصل کرنے کے امکانات بہت کم ہوں گے اور جب تک دشمن ملک غلطیاں نہ کرلے۔ ان کے لئے مشین گنوں اور رائفلوں کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اطالوی افریقہ اور یورپ میں کئی لڑائیاں لڑ چکے ہیں اور وہ فن سپاہ گری کے ماہر ہیں۔ اور ابی سینیا کے محض چند ہزار سپاہی ایسے ہونگے جنہوں نے یورپین طرز کی فوجی تعلیم و تربیت حاصل کی ہوئی ہوگی ان کے لئے طویل عرصہ تک اپنی حفاظت کرنا مشکل ہوگا کیونکہ سامان جنگ اور رسد کی باقاعدہ بہم رسانی ناممکن ہوگی۔ لیکن اگر ابی سینیا کی فوج نے اکے دکے اور بے قاعدہ حملے کرنے شروع کر دیئے تو اطالوی فوج کا ایک جگہ پر ڈٹ کر لڑنا مشکل ہو جائیگا۔

**اطالوی نقطہ نگاہ** اگر اس تمام معاملہ کو اطالوی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو کسی ایسی مہم کی جس کا جلدی سے فیصلہ ہو سکے کوئی توقع نہیں۔ چونکہ سڑکیں اور آمد و رفت کے دیگر ذرائع خراب ہیں۔ اس لئے برسات کے موسم میں مہم کو جاری رکھنا اور بھی مشکل ہو جائیگا اگر اٹلی کو جبوتی ریلوے کے استعمال کا موقعہ مل جائے تو اس کا کام نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ لیکن اس حالت میں اسے اپنی بستیوں میں اپنے طاس قائم کرنے پڑیں گے۔" (پرتاپ لاہور ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء ص ۱۱)

## لاہوری مسلمان

قضیہ مسجد شہید گنج لاہور میں مسلمانان لاہور ناکام ہو کر آپس میں لڑنے لگ گئے۔ جماعت احرار کے خلاف عموماً ہر جگہ مخالفت اور بدگوئی کی جا رہی ہے۔ اخبار سیاست بلکہ احرار کا حامی اخبار "زمیندار" بھی احرار کے مخالف ہو گئے ہیں۔ انا للہ! ایسی صورت میں جتنی بھی ناکامی ہو قرآن مجید کی صداقت ہے جس کا ارشاد ہے۔ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ بعد کی خبر ہے کہ سب پارٹیاں متفق ہو گئی ہیں۔ (خدا کرے)

## سرکاری اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ اور ۲۱ جولائی کو گولی چلنے اور پولیس اور فوج کی جمعیت کے ساتھ لوگوں کی مڈبھیڑ سے جو اشخاص مقتول و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔ (۱) کرنل ریچ کے راونسٹری ایم۔ سی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (چیئرمین) (۲) میاں عبدالعزیز بیرسٹرایٹ لا (۳) خلیفہ شجاع الدین بیرسٹرایٹ لا۔ (۴) خانصاحب میاں امیرالدین۔ (۵) مسٹر کے۔ وی۔ ایف۔ مورٹن۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ (سیکرٹری)

کمیٹی سول سرجن کے دفتر واقع کچہری روڈ لاہور میں روزانہ اپنا اجلاس کرے گی اور جن اشخاص کو مقتولین و مجروحین کی تعداد کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تعطیلات کے علاوہ کسی روز ۱۰ اور ۱۱ بجے قبل دوپہر کے درمیان کمیٹی کے روبرو حاضر ہوں۔ پنجاب گورنمنٹ پہلے ہی اعلان کر چکی ہے کہ کوئی شخص جو خود زخمی ہو یا نہ ہو کمیٹی کے روبرو آئیگا اس پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ مقتولین و مجروحین کی جو فہرست سر دست حکام کے پاس موجود ہے اس کا ملاحظہ صاحب سول سرجن کے دفتر میں معمولی اوقات دفتر کے اندر کیا جاسکتا ہے۔

لاہور — فضل الٰہی
۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء — ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

خارش کا الف بیر (دنیا کے چوٹی کے مشہور ان ذوں کے حالات) قیمت ۲/۴ (بخرچ ڈاک)

ahmadmuslim.de

# ہیضہ کے واسطے امرت دھارا سے بڑھکر دوا نہیں

## آج کل ہمیشہ پاس رکھو!

کہ وقت بیوقت بہت سے خرچ تکلیف اور دکھ سے بچاوے۔ نقلوں سے بچو! تاکہ بھروسہ کر کے سخت حالتوں میں بھی پچھتانا نہ پڑے ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہو پیٹ کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کا شک ہو جاتا ہے آج کل ویسے ہی دن ہیں ذرا سے کھانے پینے کی بدپرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دور کر دیتی ہے۔ اگر ہیضہ (ایشور نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کر دو۔ تمام تکالیف فوراً دور ہونگی۔ اگر کسی سخت حالت میں دست وقے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہو گئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً **پران داتا** کی گولی دیدو۔ ایک ہی گولی سے دست وقے اکثر بند ہو جاتے ہیں۔ دونو ادویات پاس رکھو اور پھر ایشور کی کرپا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے۔

قیمت امرت دھارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ۔ قیمت پران داتا صرف ۵ گولی ایک روپیہ

## سینکڑوں رایوں میں سے ایک ایک کا خلاصہ

(امرت دھارا) جناب لالہ مول چند صاحب بادہ لالہ گیان چند صاحب سب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں:۔ ہماری پن چکیوں کے ... صاحب کے لڑکے کو ہیضہ ہو گیا سب گھبرائے۔ میں نے وہاں جا کر بنہ معری ڈھونڈی صرف پانی میں ہی ۳ بوند دیدیں۔ پلاتے ہی فوراً آرام ہو گیا۔

(پران داتا) جناب محمد دین حافظ علی صاحب جہان ضلع بہاولپور سے لکھتے ہیں:۔ آپ نے ہیضہ کے لئے جو پران داتا بھیجی تھی اس کا استعمال کیا گیا۔ سچ ہے ایشور نے آپ کی دوائی میں عجب اثر رکھا ہے۔ خدا اس کا بدلہ دیوے۔

(۸۵)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **المشتہر منیجر** امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور
امرت دھارا ۲۳ لاہور

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

## حالات مرزا

۱۲/۱۲

یعنی

## مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب

**ناظرین کرام** آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم نفخ ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدبو، پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ ہماری مشہور ہردلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں۔ جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت فی ڈبہ عہ محصول ۵ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

## سرمہ نورالعین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

**سیف اللہ**۔ حضرت خالد بن ولید رضی کی سوانحعمری۔
قیمت عہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# مومیائی ۳؍ ۱ہ

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جنہیں یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۴؍۔ آدھ پاؤ ۸؍۔ پاؤ بھر ۱۶؍ مع محصول
ڈاک۔ مما لک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

**جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ومنگل**
"آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے۔" (یکم جون ۱۹۳۵ء)
**جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور۔** "میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں۔" (۲۲ جون ۱۹۳۵ء)
**جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔** "میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں۔" (۲۸ جون ۱۹۳۵ء)
منگانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر**
**دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

---

تمام دنیا میں بےمثل ۱ہ/۱۴

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

## تمام دنیا میں بےنظیر
# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

**عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ**
**انوار الاسلام امرتسر**

---

# ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۵؍۱۶

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ع ۱۷۵۵
یہ آنکھوں کی اکسیر وبےنظیر دوا ہے۔ جبکہ سینکڑوں روپے کی دوائیاں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوہے، اکھرے، آنکھ جھپنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھپڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ ۸؍ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۱۲؍ تولہ۔
سرمہ سفید قسم اعلیٰ اچھے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب بنایت سریع الاثر۔ قیمت ۵؍ روپیہ تولہ۔

**نمونہ مفت منگوائیں**

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

---

## ہر خاص وعام کو اطلاع
### پانچسو روپیہ کا نقد انعام
طلا نو ایجاد رجسٹرڈ ۱۱ ؍

ڈاکٹر زرانس کا ایجاد علاج کمزوری جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر زرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔
قیمت ایک بکس ۳؍
پتہ:۔ **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

---

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
**بعدالت جناب جج صاحب بہادر مطالبہ خفیفہ بٹالہ**
نمبر مقدمہ ۳۰۲ بابت ۱۹۳۵ء
لالہ گنیا لال ولد موہن لال کھتری سیٹھ سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ
بنام سلطان ولد خدا بخش ذات راجپوت سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ
دعویٰ -/۳۵
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سلطان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سلطان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سلطان مذکور تاریخ ۲ ۷؍ ۳۵ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی
آج بتاریخ ۲۳ ۶؍ ۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔
دستخط حاکم　　　مہر عدالت

ahmadimuslim.de

## ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیوٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (مینجر)

## دانت

نو ایجاد کرشمہ ایم اے رجسٹرڈ

پین لیس توتھ ایکسٹریکٹر پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بغیر ہلتا ہوا داڑھ دانت بلا تکلیف اور نہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بے ضرر ہے، اور ہر شخص خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی تولہ شیشی ۱ علاوہ محصول ڈاک

پتہ۔ ایم۔ اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کھیلا گیٹ ادجہانی (بدایوں) یو۔پی

## شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا۔ کل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔

عطر گلاب۔ کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس۔ چنبیلی۔ موتیا۔ وغیرہ فی تولہ ۱۲ر۔ عہ۔ ۱ر۔ ۶ سے عہ تک۔ روح خس فی تولہ ۶۔ ے۔ صہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ۔ گل روغن وغیرہ فی سیر ۱ر۔ ۶۔ ے۔ للعہ۔ صہ۔ ے۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔

پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن

کارخانہ عطر قنوج۔ یو۔پی


اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

**باجلاس سید سجاد حسین صاحب جعفری**

ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

**ڈسٹرکٹ جج بہادر سرکار ریاست مالیرکوٹلہ**

بابو سنگھ پسر دین سنگھ جٹ سکنہ موضع بالیوال تحصیل احمد گڑھ۔ عذردار۔

بنام جیوا پسر سندر جٹ سکنہ موضع بھوگیوال ڈگریدار۔ تلسی پسر سریا رام قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون۔ معذرداران۔

**درخواست عذردار برائے واگذاری جگہ مقروقہ**

مقدمہ مندرجہ صدر میں تلسی مدیون کے نام چند دفعہ نوٹس جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ عذردار نے درخواست مع بیان حلفی پیش کی ہے کہ تلسی مدیون دانستہ روپوش ہے اور لاپتہ ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار بنا تلسی پسر سریا قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون۔ معذرور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتقرر ۱۱۔ اگست ۱۹۳۵ء کو حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرو کہ کیوں جگہ مقروقہ قرقی سے واگذار نہ کی جاوے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت


## حیات طیبہ

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور لڑائیوں کا مفصل ذکر ہے۔ ہر مسلمان کے قابل مطالعہ کتاب ہے۔

قیمت ۱۲ر۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

## کتب تفاسیر

### مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (عربی) بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت نہایت اعلیٰ۔ قیمت ۱۶ر

(۴۸۶)

**تفسیر ثنائی** (اردو) یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی:۔ سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث:۔ سورہ مائدہ، انعام، اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل۔ جلد خامس:۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء۔ جلد ششم از شعراء تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ نجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور کل سٹ کی قیمت ۱۲ روپے۔

**تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان**

عربی زبان میں اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے جس میں علم معانی و بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمبر دیئے گئے ہیں، تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔　ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

# کتب متعلقہ اہل حدیث

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

**اہل حدیث کا مذہب** - اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر - کتابت، طباعت عمدہ - قیمت ۶/

**تقلید شخصی و سلفی** - جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا قیمت صرف ۵/

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** - اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دے کر فرقہ اہل قرآن کا منہ بند کیا گیا ہے - دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے - آخر میں تقلید شخصی کے اثبات کی تردید کی گئی ہے - قیمت ۳/

**آمین رفع یدین** - ہر دو مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ دونوں مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں - قیمت ۱/

**علم الفقہ** - اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ میں قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں - کتابت طباعت اعلیٰ - قیمت ۱/

**فقہ اور فقیہ** - اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے کتابت طباعت عمدہ - قیمت ۳/

**تنقید تقلید** - یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں - جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں - یہ رسالہ مسئلہ تقلید میں بے نظیر ہے - کتابت طباعت عمدہ قیمت ۵/

**فتوحات اہل حدیث** - ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے - ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے - قیمت چار آنے

**اجتہاد و تقلید** - اس رسالہ میں بھی مسئلہ تقلید شخصی پر نئے انداز سے عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا - قیمت چھ آنے (۶/)

**(تصنیفات دیگر مصنفین) سجدہ تعظیم** - اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر دیا گیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں اور مجوزین کے تمام دلائل کا خاطر خواہ جواب دیا ہے - قابل دید ہے - قیمت ۲/

**صراط مستقیم** - یہ کتاب حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی - جس کا اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے - مصنف موصوف نے مباحث تصوف و سلوک پر ایسا فاضلانہ قلم اٹھایا ہے کہ طریقت کے ادق مسائل روشنی میں آگئے ہیں اور ساتھ ساتھ ان امور شرکیہ اور بدعیہ کی تردید کرتے ہوئے جو گمراہ پیر اور فقیر تصوف کے رنگ میں جہلا کے سامنے پیش کرتے ہیں ثابت کر دکھایا ہے کہ شریعت و طریقت دو متضاد چیزیں نہیں ہیں - بلکہ ایک ہی شجر توحید کے پھل اور پھول ہیں - لکھائی چھپائی عمدہ - کاغذ نفیس - قیمت صرف ۱۲/ -

**فتاویٰ نذیریہ** - حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ - تمام سوالات کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے ہے - دو ضخیم جلدیں ہیں - قیمت بجائے ۸ کے ۷ روپے

**ھدایۃ المعتدی فی القرأۃ للمقتدی** (اردو) مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی - اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو کمال درجہ بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ دیکھنے والے کو بجز سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہیں - مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے ہیں جس کا جواب مخالفین سے آجتک نہ بن پڑا -

**عقائد اہلحدیث مع فتاویٰ** - اس کتاب میں [illegible] ہے - اہل حدیث کے عقائد کا مجملاً و مفصلاً بیان کیا ہے [illegible] کا مذہب چلا آرہا ہے - فرقہ ناجیہ اہلحدیث ہی ہے - مذہب [illegible] الزاموں کی تردید - کتب حدیث اور [illegible] متعلق سرکردہ علماء احناف دیوبندی مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ [illegible] اقوال - ان [illegible] میلاد، تیجہ، چہلم - مولود اور عرس کو بدعت ثابت کیا ہے - قیمت ۳/ - کتاب ہذا جو سات جلدوں تک طبع ہو چکی ہے - مذہب اہلحدیث کے صحیح مسائل [illegible] حاوی ہے - قیمت فی جلد ۱/

**القول المبین** - مصنفہ مولوی غلام نبی صاحب امرتسری - اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۲/

**خیر الکلام فی فرضیۃ الفاتحۃ خلف الامام** بجواب رسالہ اتباع سید الانام فی عدم وجوب القرأۃ خلف الامام مع رسائل اربعہ - اس میں فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کرتے ہوئے چاروں مسائل سینہ پر ہاتھ باندھنا - تراویح - آمین بالجہر رفع یدین پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے - قیمت ۴/

**معیار حق** - مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآراء تصنیف ہے - جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرایہ میں حل فرمایا ہے بفضلہ تعالیٰ کتاب ہذا آجتک لاجواب ہے اور مقلدین سے جواب نہیں بن پڑا - قیمت ۱۲/

**ہدایت المسلمین فی جواب المقلدین** - اس رسالہ میں فاتحہ خلف الامام، رفع یدین، آمین بالجہر، سینہ پر ہاتھ باندھنے - گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت وغیرہ بہت مسائل مفصل و مدلل بیان کئے گئے ہیں - قیمت ۲/

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا -

(ملنے کا پتہ)

**منیجر اہلحدیث امرتسر**



ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۱

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـه
روساء و جاگیرداران سے " ۱۲
عام خریداروں سے " ۵
" " ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲/

### اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۹۔ اگست سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
صوت قادیاں دہلی میں - - - - - ص۳
نئے نبی کا نیا الہام - - - - - ص۵
ختم نبوت و قادیانی امت - - - - ص۵
امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال ص۶
ایک سوال کا جواب - - - - - ص۶
سردار دو عالم کا خلق عظیم - - - - ص۸
مختصر حالات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۶ / ۲۰

## دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ

67539

(از منشی محمد شریف صاحب منشی فاضل ضلع ...)

صبا لے چل مجھے سوئے محمدؐ — ہے دل میں خواہش کوئے محمدؐ
معطر ہوگیا سب باغ عالم — ہے پھیلی چار سو بوئے محمدؐ
مشرف ہوگا دیدار خدا سے — کہ دیکھا جس نے یاں روئے محمدؐ
منور کردیا سارے جہاں کو — بہت پرنور تھا روئے محمدؐ
سعادت مند ہیں اس میں نہاتے — رواں ہے دہر میں جوئے محمدؐ
ہوئے اغیار بھی جس سے مسخر — وہ پر تاثیر تھی خوئے محمدؐ
ہوا نابود دیو کفر و الحاد — چلا جب تیر ابروئے محمدؐ
ہوئی دنیا سے پنہاں ظلمت کفر — عیاں جب ہوگیا روئے محمدؐ
ہے بیشک اس کا جنت میں ٹھکانا — ہوا جو عاشق خوئے محمدؐ
دعا مانگ اے شریف ہر دم خدا سے — دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ

قرآن مجید مترجم۔ از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ سائز ۲۲/۲۹x۲۰ ضخامت ۸۰۱

# انتخاب الاخبار

**مقامی حالات** کئی دنوں سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی بہت بڑھ گئی تھی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ۲-۳ اگست کو قریب صبح کے اچھی بارش ہوئی۔ خصوصاً ۴ اگست کو تو موسلا دھار بارش ہوئی۔ ہوا بھی مرطوب ہے۔ موسم بھی قدرِ خوشگوار ہے۔

**لاہور و پنجاب و ہندوستان** لاہور میں اب بالکل امن وامان ہے۔ ۲۔ اگست سے کرفیو آرڈر (حکم مانع ۸ بجے شام سے ۴ بجے صبح تک) منسوخ کردیا گیا ہے۔ شہر میں کاروبار بدستور جاری ہے۔

—— مسمی محمد رفیق کو جس کے خلاف گذشتہ ایام میں ایک سکھ کے قتل کے الزام میں مقدمہ دائر تھا سشن جج لاہور نے دس سال قید بامشقت کی سزا دی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ دریائے جہلم میں طغیانی آنے سے ضلع جہلم کی بہت سی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں (۹۰)
دو نعشیں بھی پانی میں تیرتی ہوئی برآمد ہوئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہت مویشی بھی نذر آب ہوگئے ہیں۔

—— سپرنٹنڈنٹ پولیس شیخوپورہ سانگلہ ہل کے قریب ریلوے لائن عبور کر رہے تھے کہ کار ریلوے ٹرین سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی مگر موصوف بمع دیگر ساتھیوں کے بال بال بچ گئے۔

—— پشاور میں قماربازوں کی دو جماعتوں میں فساد ہو جانے سے دو آدمی ہلاک اور تین شدید مجروح ہوگئے ہیں۔

—— ہفتہ مختتمہ ۳ اگست کو ہندوستان سے ۷ لاکھ ۶۷ ہزار ۶۳۷ روپے کا سونا بمبئی سے ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ہندوستان سے ۲۰۰ ارب ۳۷ کروڑ ۹۶ لاکھ ۶۳ ہزار ۱۲۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جاچکا ہے نتیجہ۔ بہت سے کاروبار کی بندش ہوگئی ہے)

—— سشن جج کلکتہ کی جان لینے کی سازش کے سلسلہ میں پولیس نے سات بنگالیوں کو گرفتار کیا ہے۔

—— کلکتہ کے ایک آریہ سماجی لیڈر جہاشہ پنا لال سوتے ہوئے چھری سے قتل کئے گئے۔ (کیوں ؟ نامعلوم

—— کلکتہ میں ایک سکھ پولیس کانسٹیبل کو ایک بیگناہ کو مارنے کے الزام میں ۸۰ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

—— کوئٹہ میں سڑکوں کی صفائی کا کام جاری ہوگیا ہے ایک سو سے زائد نعشیں برآمد ہوچکی ہیں۔ ملبہ کو اٹھانے کیلئے ایک لائیٹ ریلوے بنائی جائے گی۔

## آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا
کہ

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ جولائی میں اطلاع دیجاچکی ہے ہر خریدار کے نمبر خریداری پر سرخ نشان کرکے پرچہ بھیجدیا گیا تھا اگر وہ نمبر کسی صاحب کو نہ ملا ہو تو جلد طلب کرلیں اور جو حضرات اس پرچہ کو ملاحظہ فرماچکے ہوں وہ

**۲۹۔ اگست سے پہلے پہلے**

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی تاریخ مذکورہ تک دفتر میں اطلاع بھیجدیں تاکہ

**وی پی نہ بھیجا جائے۔** (منیجر)

—— شکارپور کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں کا ایک حلوائی کوئٹہ میں مٹھائی بنایا کرتا تھا۔ زلزلہ آنے سے اس کی دکان گرگئی مگر وہ اندر محفوظ رہا اور مٹھائی وغیرہ کھاکر جیتا رہا۔ اپنی کوشش سے ہی ۴ دن کے بعد باہر زندہ نکلا۔

—— آگرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ رادھا سوامی مت دیال باغ آگرہ کے گورو صاحب جی مہاراج کی زیر صدارت رادھا سوامیوں کا جلسہ ہوا جس میں قرار پایا کہ تمام رادھا سوامی یکم ستمبر سے یورپین لباس اختیار کریں۔

**ممالک غیر** ناروک سٹریٹ لندن میں پچکیل رہے تھے کہ یک لخت تیس سانپ نکل آئے جن کو زندہ پکڑ لیا گیا۔ نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— جرمن کے سائنسدانوں نے عمارتی لکڑی سے کھانڈ تیار کرنا معلوم کرلیا ہے۔ ان کا تجربہ ہے کہ سوٹن لکڑی سے اسی ٹن کھانڈ تیار ہوسکتی ہے۔

—— لندن ۷۔ اگست۔ انڈیا بل پر ہز مجسٹی ملک معظم نے مہر ثبت کردی ہے۔

—— خراسان کے قریب علاقہ چغتائے میں زبردست سیلاب آیا جس سے لاکھوں کروڑوں روپوں کا نقصان ہوا۔ تیس جانیں ضائع ہوئیں اور بیس ہزار مویشی سیلاب میں بہ گئے۔

—— ایران کے شمالی حصہ میں ژالہ باری سے فصلوں اور عمارتوں کو بہت نقصان پہنچا۔ (اعاذنا اللہ)

—— چین کے علاقہ منچوکاؤ میں یکم اگست کو قیامت خیز سیلاب آنے سے شہر آنتنگ اور سنکیاشو ڈوب گئے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک ہزار اشخاص ڈوب گئے ہیں اور دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ جزیرہ ٹنکاٹ شمان کے دریائے یلو میں بھی سیلاب آنے سے بارہ سو افراد ڈوب گئے اور اٹھ سو مکانات بہ گئے۔

—— حکومت بلغاریہ نے نیا قانون مرتب کیا ہے جس کی رو سے جملہ سیاسی جماعتیں توڑ دی گئی ہیں پولیٹکل کنٹرول پمفلٹ ضبط کرلئے گئے ہیں سیاسی جماعتوں کے حامیوں کو ملک بدر کردیا جائے گا جو لوگ ایسی ایجی ٹیشنوں میں حصہ لیں گے انہیں جرم ثابت ہو جانے پر گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

**پیروی صحابیات** (منظوم پنجابی) جو حال ہی مولوی عبدالکریم صاحب فیروزپوری نے پنجابی زبان میں تالیف فرمائی ہے۔ مسلمات کے لئے بے بہا تحفہ ہے۔ اس میں رسول مقبول صلعم کی بیشمار صحابیوں کے حالات، عبادات، احکام خدا و رسول کی فرمانبرداری مفصل مذکور ہے۔ مسلمانوں کو اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو یہ کتاب ضرور پڑھانی چاہئے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ ہے۔ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

—— ذعبادت وسرمایہ سعادت - جس میں عبادت کا فلسفہ عجیب پیرایہ میں لکھا گیا ہے - قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اہلحدیث

۸۔ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ


## صوت قادیاں دہلی میں

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مولوی عبدالوہاب ساکن دہلی صدر بازار کا دعویٰ تھا کہ میں امام جماعت ہوں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادہ حافظ عبدالستار نے ان کی جانشینی میں بھی دعویٰ کیا بلکہ مزید ترقی کی کہ بغیر میرے مانے کسی مسلمان کی نجات نہ ہوگی بلکہ واصل جہنم ہوگا کیونکہ میں امام ہوں۔ پس ناظرین بطور اصطلاح کے یاد رکھیں کہ امام اول سے مراد مولوی عبدالوہاب صدری مرحوم اور امام ثانی سے مراد حافظ عبدالستار ابن المرحوم ہیں۔ (مدیر)

اہلحدیث ۲۱ محرم (۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء) میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں دہلی کے امام اول اور امام ثانی کی امامت پر بحث تھی۔ اس کا جواب دہلی کے رسالہ صحیفہ میں نکلا ہے مگر جواب ایسا ہے کہ اس کو جواب کہنا معتقدین کو خوش کرنا ہے۔ حقیقت میں ہمارے جواب کی تسلیم ہے۔ اصل یہ ہے کہ ہم حسب مقولہ ثبت العرش ثم انقش اصل کے بعد فرع کو لیا کرتے ہیں۔ اصل کو چھوڑ کر فرع پر چلے جانا بے اصولا پن ہے۔ ہم نے تفصیل سے بتایا تھا کہ امام شرعی اصطلاح میں چار ہیں۔ (۱) انبیاء کرام (۲) ہادیان اسلام۔ (۳) خلفاء اسلام۔ (۴) نماز میں پیش امام۔ پھر پوچھا تھا کہ دہلی میں ایک صاحب جو آج کل بھی امام جماعت غرباء اہل حدیث اپنے آپ کو کہتے ہیں یا ان کے والد ماجد کہتے تھے۔ ان چار اقسام میں سے کس قسم کے امام ہیں؟ یہ معمولی سوال نہ تھا بلکہ تعیین دعویٰ سے سوال تھا جس کا جواب دینا علم کلام میں ضروری ہے۔ مگر دہلوی امامت کے وکیل (مجیب) نے ہمارے مضمون کو مضحکہ خیز، طفلانہ نکتہ چینی، بے جوڑ، متضاد، لایعنی مضمون وغیرہ کہہ کر اپنے حلقہ اثر کو خوش کر لیا ہوگا۔ لیکن ہمارے سوال کا جواب دیکر اہل علم کی نظر میں سرخرو نہ ہوئے۔ کیونکہ یہ بتانا ضروری تھا کہ چار قسم کے اماموں میں سے آپ کا امام کونسی قسم سے ہے۔ اس لئے حق تو یہ ہے کہ گفتگو ختم کر دی جائے تاوقتیکہ تعیین مدعا نہ کریں جواب کی ضرورت نہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی گلہ ہے کہ مجیب صاحب دہلوی نے ہم پر ناحق بہتان لگایا ہے جو لکھا ہے کہ

> مولانا ثناء اللہ امرتسری تنظیمی فرقہ کی وکالت کرتے ہیں۔ (صحیفہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ صفحہ)

حالانکہ ناظرین اہلحدیث خوب جانتے ہیں کہ ہم کو تنظیمی جماعت (جو سید محمد شریف صاحب کی برائے نام امارت میں منظم ہیں) سے بھی سخت اختلاف تھا کیونکہ ان کی بھی بعض تحریریں غلو تک پہنچی ہوئی تھیں کہ

> "ہمارے امیر کی جو اطاعت نہ کریگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا"

مگر اب جبکہ انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ:-

> یہ حدیث ہمارے امیر کے لئے نہیں ہمارا امیر مثل امیر سفر کے ہے جو چاہے ہماری جماعت میں داخل ہو کر کام کرے جو داخل نہ ہو وہ گناہگار نہیں۔ (رسالہ امارت طبع دوم صفحہ ۱۲)

اس روز سے ہم نے ان کو اس وجہ سے مورد عتاب نہیں رکھا۔ ہاں یہ کہنے کا حق ہم کو حاصل ہے کہ اس صورت واقعیہ میں تمہارا اپنے امیر کو امیر صوبہ پنجاب لکھنا غلط بیانی ہے جو ایک مذہبی جماعت سے بعید ہے نیز تمہارا امیر امارت کے بوجھ کا متحمل نہیں چنانچہ تم خود عملاً اور وہ قولاً ہماری مائے سے متفق ہے۔ اس لئے دہلوی مجیب کا یہ کہنا کہ ہم تنظیمی جماعت کے وکیل ہیں سراپا افترا اور بہتک ہے۔ دوسرے یہ بھی افترا ہے کہ کسی دہلوی سوداگر نے ہم سے مضمون لکھوایا ہے (خیر)

ہم نے لکھا تھا کہ امام زادہ دہلوی کا بیان صحیح نہیں کہ بحکم حدیث ہماری جماعت کے امام (ذات خاص) کے حکم کے ماتحت سب کام ہوا کریں یہاں تک کہ وعظ یا مناظرہ بھی ہمارے حکم کے بغیر جائز نہیں (خطبہ امارت صفحہ) ہم نے واقعات صحیحہ سے بتایا تھا کہ آپ کے اول امام مولوی عبدالوہاب مرحوم اہل حدیث کانفرنس کے صدر جلسہ کے ماتحت وعظ فرمایا کرتے تھے۔ حکم سے شروع کرتے حکم سے بند ہو جاتے۔ ان کے اس فعل سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے کو خود اس حدیث کا مصداق نہ جانتے تھے۔ اس کا جواب مجیب نے نہیں دیا اور دے بھی نہیں سکتے۔ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا۔ ہم نے دہلوی آواز کو قادیانی آواز کی مثل کہا تھا کیونکہ ہمضمون قادیانی آواز کا ہے وہی دہلوی کا ہے۔

> یعنی بغیر تسلیم نبوت قادیان یا بغیر تسلیم امامت دہلویہ صدریہ (ہرگز نجات کی صورت نہیں)

اس کے جواب میں مجیب صاحب نے ہم پر سخت الزام لگایا ہے کہ ہم نے عبارت نقل کرنے میں خیانت کی کیونکہ صفحہ ۹ کی عبارت کو صفحہ ۸ سے تعلق تھا جو اہلحدیث چھوڑ گیا چنانچہ قابل مجیب کے الفاظ یہ ہیں:-

> مولانا صاحب امرتسری نے (خطبہ امارت کے صفحہ کی عبارت چھوڑ کر صرف صفحہ ۹ کی عبارت بمصداق لا تقربوا الصلوۃ اپنے ناظرین اہلحدیث

(رجسٹرڈ ایل ۱۹۱) [illegible] جلد اول ۶ [illegible] ۲۰۰ [illegible] رحمۃ اللعالمین [illegible]

اہلحدیث کی خدمت میں پیش کی ہے جو بالکل دیانت کے خلاف ہے۔ (صحیفہ ربیع الاول ص۳)

**اہلحدیث** | یہ ایک ایسا الزام ہے جو ہم نے اپنی چالیس سالہ تصنیفی عمر میں اپنے حق میں نہیں سنا۔ اس لئے ہمیں سخت رنج ہوا کہ ہم سے ایسی خیانت کیوں ہوئی جو نہ صرف دیانت کے خلاف ہے بلکہ ہماری اپنی روش کے بھی خلاف ہے۔ ہمیں گمان ہوا کہ ص۸ پر ص۹ کے لئے کوئی ایسی عبارت ہوگی جسکو باصطلاح علماء اصول بیان مغیر کہا جاتا ہے۔ مگر جب اس الزام کے بعد ص۸ کو بغور دیکھا تو ہمارا رنج مبدل بخوشی ہوگیا۔ ہم نے جان لیا کہ ہمارا مواخذہ پنجۂ شیر کی طرح مضبوط ہے جسکو مجیب کی نازک کلائی نہیں کھول سکتی کیوں نہ اسلئے کہ سہ

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت

ہاں مجیب نے ہماری گرفت کو اپنے ناظرین کے سامنے کمزور دکھانے کو صفحہ ۸ کا بہانہ بنایا ہے۔ چاہئے تھا کہ قابل مجیب خطبۂ امارت کے ص۸ و ۹ کی عبارت کو خود یکجا نقل کرکے سامنے رکھتے تاکہ ان کے ناظرین روشنی میں رائے قائم کرسکتے۔ مگر انہوں نے کسی وجہ سے ایسا نہ کیا تو ہم کیوں اپنے اور ان کے ناظرین کو بے خبری میں رکھیں اس لئے ہم دونوں صفحات کی عبارت متنازعہ نقل کرکے ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ دہلوی امام دوم (حافظ عبدالستار ابن مولوی عبدالوہاب مرحوم) لکھتے ہیں:۔

**ہر شخص کی تبلیغ معتبر نہیں** | یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن و کانفرنس آل انڈیا و لیگ اہل حدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ و درس کہے یا فتویٰ دے۔ مثلاً بنائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے چنانچہ فرمان نبوی ہے لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔ (ابوداؤد)

**جہاں امام جماعت نہ ہو** | میرے بھائیو! کسی فرد بشر سوداگر یا مسافر کو یہ شرعی اجازت نہیں ہے کہ وہ ایسے شہر یا بستی میں قیام نہ کرے جہاں امام نہ ہو۔

چنانچہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ بَلَدًا لَیْسَ فِیْہِ سُلْطَانٌ فَلَا یُقِیْمَنَّ بِہٖ (کنز) ہاں اگر آپ (بزعم خود) یہ کہیں کہ ہندوستان کے طول و عرض میں تو امام کا وجود ہی مفقود ہے تو آپ کے اس اعتراض کا جواب بھی آج سے تیرہ سو برس پہلے ہی رسول اللہ صلعم نے فرما کر حکم دیدیا ہے کہ جس شہر یا بستی میں امام نہ ہو تو وہاں کی عیش و عشرت اور اپنی کوٹھیاں و بنگلے چھوڑ کر بجائے فواکہ پھل و لال روٹی و قورمے۔ قیمے بریانیاں وغیرہ کھانے کے بیابان جنگل میں اپنی بقیہ زندگی کے لمحات اس مصیبت سے بسر کیجئے درختوں کے پتے و جڑیں کھائیے۔ حتیٰ کہ اس دار فانی سے کوچ کریں ملاحظہ ہو بخاری۔ مسلم و بروایت صحیح۔ جلدی سے جلدی امام کی[×] ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قادیان پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے عامل ہوجائیے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کف افسوس مل کر ہیہات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا۔" (خطبہ امارت ص۸ و ۹)

**ناظرین کرام!** | للہ غور فرمائیں کہ ہم نے جو صفحہ ۹ کے حوالے سے لکھا تھا کہ دہلوی امام نجات اخروی اپنی اطاعت پر موقوف رکھتے ہیں جیسے قادیانی نبی اور ان کے اتباع اتباع مرزا پر۔ ہمارا یہ بیان صفحہ ۹ کی بنا پر تھا۔ کیا ص۸ پر اس کے لئے کوئی بیان مغیر یا شرط وغیرہ ہے؟ مہربانی کرکے ایک دفعہ پھر دیکھ جائیے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ص۸ کی عبارت بیان مغیر کیا وہ تو ص۹ کی مؤید ہے۔ پھر ہم نے دیانت کے خلاف کیا یا مجیب نے فہم کو جواب دیا۔

× صفحہ ۸ ختم آگے صفحہ ۹ شروع۔ (اہلحدیث)

**تقاضا** | آپ کے امام دوم نے جو روایت کنز کے نام سے نقل کی ہے اس کے متعلق آپ سے اور آپکے پیش رو حافظ عبداللہ[×] صاحب روپڑی سے بھی ہمارا تقاضا ہے کہ بقاعدہ محدثین پہلے اسکی تصحیح کریں پھر اس کو پیش کریں ورنہ خرط القتاد۔

**ہماری رواداری** | ملاحظہ کیجئے کہ ہم اس کو روایتاً بے ثبوت کہہ کر بھی معناً صحیح جانتے ہیں۔

سنئے! اس میں "سلطان" کا لفظ ہے اور سلطان باسیاست بادشاہ کو کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ السلطان ظل اللہ۔ پس روایت مذکورہ کے معنی یہ ہیں کہ جہاں کوئی باقاعدہ حکومت نہ ہوگی وہاں امن و امان بھی نہ ہوگا اس لئے سفر کرتے ہوئے کسی ایسی بستی میں قیام نہ کیا کرو جہاں کوئی حاکم نہ ہو اگر تمہیں کوئی لوٹ لے تو تم کس سے کہو گے۔ بالکل عاقلانہ پند سودمند ہے۔

**نتیجہ** | دہلوی مدعی امامت نے اور روپڑی مؤید امارت نے اس روایت کو نقل کرکے خوب فیصلہ کیا ہے کہ یہ دونوں صاحب اپنے لئے یا اپنے امیر کے لئے جس امامت کے مثبت ہیں وہ باسیاست سلطان ہے جس کے ہم بھی منکر نہیں اس لئے کھلے لفظوں میں اس کے اظہار کی ضرورت ہے تاکہ منکرین بھی قائل ہو کر مل جائیں۔ دونوں صاحب حوصلہ کریں تو کیا بات ہے سہ

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی<br>
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

**لطیفہ** | قریباً عرصہ ۱۵-۱۶ سال کا ہوا ہوگا کہ میں شہر بداؤں گیا وہاں سے بھونتی پہنچا وہاں سنا کہ ایک صاحب زمیندار معمر بزرگ مولوی عبدالقادر (غفر اللہ لہ) (ان امامت) کہتے ہیں میں امیرالمومنین ہوں۔ میں نے ان سے ملنا چاہا اتنے میں ان کو اپنے گاؤں میں میری خبر پہنچ گئی تو وہ خود ہی تشریف لے آئے۔ آدمی ذی علم حنفی مذہب کے فقیہ تھے۔ میں نے پوچھا کیا آپ امیرالمومنین ہیں۔ فرمایا۔ ہاں مجھے چند لوگوں نے اپنا امیر بنایا ہے اب دو صورتیں مسلمانوں کے سامنے ہیں یا تو مجھے مانیں

× امام ثانی سے پہلے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنی دلیل میں یہ روایت لکھی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو رسالہ امارت ص۳

* نبیء ایسا ہی مرقوم ہے۔

سیرت ابن ہشام ۱ آنحضرت صلعم کی بیعت (۴۹۲) بخاری، مسلم، (مجرد ایمہ حدیث)

ahmadimuslim.de

یا مجھ میں کوئی عیب بتا کر کسی اور کو بنالیں۔ میں اس بزرگ کی صورت بزرگانہ اور سیرت مخلصانہ دیکھ کر چپ رہا کہ ان کو امارت کا شوق ہے مگر جانتے نہیں کہ

ے شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است

حیرت ہے کہ افراد اہل حدیث اماماں دین کی تقلید تو چھوڑ بیٹھے تھے مگر مصنوعی اماموں کی اطاعت میں ایسے کیوں منجر ہو گئے کہ غیر بیعت والوں کی نجات کے بھی قائل نہ رہے۔ یا للعجب وضیعۃ الادب۔

قابل مجیب ہمارے جواب میں کچھ کھسیانے سے ہو کر ہماری غلطیوں کے الاپنے دینے میں مشغول ہو گئے۔ ہمارا تجربہ شاہد ہے کہ کمزور پہلو والے ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ مجیب نے ہماری چند اغلاط (بخیال خود) کا اظہار اس لئے کیا ہے کہ ہمارا پرانا قضیہ امرتسری جو مکہ معظمہ میں اعلیٰ امیری مجلس میں طے ہو چکا ہے ناواقفوں کی نگاہ میں پھر تازہ ہو جائے۔ ہم اس قسم کی گفتگو کو دفع الوقتی کیلئے طرح متحمل جان کر رخ نہیں کیا کرتے اگر آئندہ لکھینگے تو بحکم آغرض ہم اتنا ذکر بھی نہ کریں گے۔

ہمارا مواخذہ سن لو پھر اس کے دفعیہ کے لئے ضرور کوشش کرو۔ تمہارے دفع اشتباہ کے لئے ایک تنبیہ بتا دی ضروری ہے۔ نجات دو قسم پر ہے۔ (۱) ایک نجات دنیاوی تکلیف سے جیسا قرآن کے علاوہ حدیثوں میں دعائیں بکثرت آئی ہیں۔ اللھم نج ولدنا فلانا۔ مسلمان گرفتار بدست اعدا تھے ان کو چھڑانے کے لئے دعا مانگی گئی تھی۔

**نوٹ** اخبار اہلحدیث سے جتنے ثبوت تنظیم میں نجات حاصل ہونے کے آپ نے نقل کئے ہیں ان سب میں یہی دنیاوی نجات مراد ہے۔ یعنی تفرقوں اور فسادوں سے نجات تنظیم میں ہے۔

(۲) دوسری نجات اخروی جہنم سے ہے اس کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ آج کل کے کسی مصنوعی امام کی بیعت یا اطاعت داخل یا مدار نہیں آپ نے جو خطبہ امارت کے صفحہ ۹ پر اپنی اطاعت نہ ماننے پر جہنم کی دھمکی دیتے ہوئے لکھا ہے۔

ایسا نہ ہو کہ من ملا مولویوں کی ہمراہی میں آپ کو بھی داخل جہنم کر دیا جائے۔

اس دعوے کا ثبوت دیجئے ورنہ ہمارے دعویٰ کی تصدیق کیجئے کہ یہ آواز قادیانی صوت کی باز گشت ہے۔

**ایمان اہل حدیث** آپ لوگوں نے حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی امامت وامارت ضرور سنی ہوگی اس جیسی کوئی ہو تو قابل قبول جانیں جو اس جیسی نہ ہو اور دعویٰ اس جیسا کرے تو اس کو قادیانی دعویٰ کی طرح سمجھیں اور صاف کہہ دیں ے

این ہمہ از بچۂ آن انست کہ زر سے خواہد

---

# قادیانی مشن

# نئے نبی کا نیا الہام

قادیانی امت میں آج کل کئی ایک نبی ہیں ایک دو تو قادیان ہی میں ہیں۔ بعض ادھر ادھر بھی نور پھیلا رہے ہیں۔ ان سب سے سرکردہ نبی مولوی فضل خان ساکن دنگا بنگیاں (پنجاب) ہیں۔ جو اپنے الہامات شائع کر کے پبلک کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جدید الہام ان کا جو قلمی آیا ہے اس میں حسب ذیل مرزائی اشخاص کی موت (چھ سال کے اندر) کی خبر دی ہے۔

(۱) مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان۔

(۲) مرزا مبارک احمد ولد خلیفہ قادیان موصوف۔

(۳) چودھری فتح محمد سیال۔ قادیان۔

(۴) عبداللہ خان ولد میاں محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ۔

(۵) مولوی صدر الدین آف لاہور۔

(۶) ڈاکٹر مرزا یعقوب لاہور۔

(۷) چودھری منظور الٰہی۔ لاہور۔

(۸) مستری غلام محمد (ملہم) لاہور۔

(۹) ڈاکٹر سر اقبال۔ لاہور۔

ان کے علاوہ بھی چند لوگ ناقابل ذکر ہیں۔ یہ خط یکم جولائی ۱۹۳۵ء کا ہے۔ اسمیں یہ بھی لکھا ہے کہ "تاریخ معین بتانا منع ہے"۔ (تاکہ غلطی نہ ہو جائے؟ اہلحدیث)

# ختم نبوت اور قادیانی امت

ایک ٹریکٹ مرتبہ محمد علی اجمیروی (پنجابی) ہماری نظر سے گزرا جس کی سرخی ہے "عقیدہ ختم نبوت احمدیہ جماعت کا جزو ایمان ہے"۔ اس ٹریکٹ میں اس طرح دھوکہ دیا ہے جس طرح عیسائی لوگ بائیبل سے توحید کی آیات نقل کر کے کہا کرتے ہیں کہ ہم بھی موحد ہیں۔ یہاں تک کہ پادری فنڈر لکھتا ہے کہ مشرک حیوان ہے۔ مگر توحید کی تشریح ان کے نزدیک اور ہے اور مسلمانوں کے نزدیک اور۔ اسی طرح خاتم النبیین کی تشریح مسلمانوں کے نزدیک یہ ہے کہ لا نبی بعدی "آنحضرت کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ مگر قادیانی اصطلاح اس کے خلاف ہے۔ وہ ختم نبوت کے معنے یہ کرتے ہیں کہ:۔

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ہے یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں بخشی اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش[×] ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷) (ٹریکٹ مذکور صفحہ ۱)

**اہلحدیث** یہ عبارت ملک کی عام زبان اردو میں ہے اس کا مضمون صاف ہے کہ امت مرزا بلکہ خود مرزا صاحب بھی آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین ان معنے میں نہیں مانتے جن معنے میں سب مسلمان مانتے ہیں۔ بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت نبی گر خاتم ہیں۔ چنانچہ ان کے عقیدے کا ایک شعر ان کا مافی الضمیر جاننے کو کافی ہے ے

جو آئے ابتدا میں رونق غار حرا ہو کر
گئے واپس نبی گر اور ختم الانبیاء ہو کر
(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

پس خاتم النبیین ان دو معنے کے لحاظ سے بالکل مسئلہ توحید کی مانند ہے جس کے قائل عیسائی اور مسلمان دونوں ہیں مگر تشریح دونوں کی اس قدر الگ ہے کہ ایک دوسرے کو توحید کا منکر قرار دیتا ہے۔ قرآن شریف خود

× مثل سنگ تراش؟ (اہلحدیث)

عیسائیوں کے دعویٰ توحید کو بے اعتبار جان کر ان کے عقیدہ کے لحاظ سے فرماتا ہے :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (پ ۶ - ع ۱۴)

اسی طرح مسلمان بھی قادیانی تشریح کو بے اعتبار جان کر کہتے ہیں اور ٹھیک کہتے ہیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان محمدا خاتم النبیین معنی جامل النبیین - تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۔

## امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال

### ایک احمدی کے قلم سے

حضرت مرزا صاحب (قادیانی) نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء اور محمدی سلسلہ کا چودھواں خلیفہ پیش کیا ہے اور بقول حضرت مرزا صاحب حضرت عیسٰی موسوی سلسلہ کے چودھویں خلیفہ اور خاتم الخلفا سلسلہ موسویہ ہیں جیسا کہ حضور نبی کریم صلعم بھی اس کی تائید میں فرماتے ہیں کہ میرے اور عیسٰی کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس عرض ہے کہ جن مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو مانا ہے امام آخر زماں سمجھ کر مانا ہے جس کا اسلام میں آخری مجدد سمجھا ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ جیسے حضرت مرزا صاحب حدیث کے ماتحت صدی کے سر پر ہو کر اپنی صداقت فرماتے ہیں اب جو صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہوگی تو کوئی امام آئے گا یا نہیں۔ اگر کوئی آگیا تو حضرت مرزا صاحب آخری نہ رہے اور مسلمان آخری کو ہی ماننے کے قائل ہیں۔ اگر کوئی نہیں آئیگا تو حدیث ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی غلط ہو کر الزام قائم ہوگا اگر کہو کہ مرزا صاحب کے تابع ہو کر صدی کے سر پر آئیگا تو نبی کریم بند کرتے ہیں اور مرزا صاحب اس کی تائید کرتے ہیں جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ اسلام سے یا حضرت مرزا صاحب سے کچھ بھی تعلق رکھتے ہیں تو میں انہی کا واسطہ دیکر آپ سے ملتمس ہوں کہ مجھے ضرور جواب سے مشکور فرما دیں۔ اور اگر خود جواب نہ دیں تو آپکی سند سے کوئی آپ کا نمائندہ ہی جواب دیدے

(خاکسار علی محمد تخن والا احمدی و محمدی مسلمان ممبر انجمن اہل اسلام متصل مسلم ہائی سکول لاہور)

# ایک سوال کا جواب

## الہامات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہوری

از قلم مفتی صاحب ریاست مانگرول (کاٹھیاواڑ)

یوں تو مرزا صاحب آنجہانی کی کوئی کتاب خالی نہیں جس میں بڑے شد و مد کے ساتھ رسالت و نبوت بلکہ تشریعی نبوت کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن حسب ذیل الہامات قابل غور ہیں کوئی شخص مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہے :

(۱) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۔ اے مرزا کہہ دے کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں ؛ (البشریٰ جلد دوم ص۵۶ و اشتہار معیار الاخیار)

(۲) يٰسٓ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ اے سردار (مرزا) تو مرسل ہے (رسولوں میں سے ہے) سیدھی راہ پر۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷ مصنفہ مرزا صاحب)

(۳) اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ ہم نے (خدا نے) تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱)

(۴) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ ہم نے (خدا نے) تجھے (مرزا کو) رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۲)

(۵) سُبْحٰنَ الَّذِىْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا ۔ پاک ہے خدا جس نے اپنے بندے (مرزا) کو رات کی سیر (معراج) کرائی (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۷۸)

(۶) هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۔ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۔ وغیرہ ۔

یہ سب قرآن شریف کی آیات ہیں جو سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئیں مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ یہ آیات میری شان میں مجھ پر وحی کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جو آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور جو دوسرے انبیاء کرام کی شان میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مرزا صاحب کی شان میں نازل کی ہیں صراحۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ ہے۔ خدا نے جن خطابات جلیلہ مخصوصہ سے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا انہی خطابات سے مرزا صاحب کو مخاطب فرمایا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا صاحب برابر ہیں۔ آخر صاف ہی کہہ دیا ہے

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (دُرِّ ثمین)

پھر اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ۔ اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا (حقیقۃ الوحی ص۹۹) مرزا صاحب کے کلمات پر غور فرمائیے۔ مطلب صاف ہے اگر مرزا صاحب نہ ہوتے تو آسمان بھی نہ ہوتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ ہوتے۔ معاذ اللہ۔ رسول اللہ صلعم کی اتنی توہین اور اپنی اتنی بڑائی۔ انجام کار صاف ہی کہہ دیا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوں۔ لہ۔

لَهٗ خَسَفَ الْقَمَرُ الْمُنِيْرُ وَاِنَّ لِىْ غسا القمران المشرقان اتنکروا (اعجاز احمدی ص۷۱)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

ahmadimuslim.de

چاند گرہن ہوا تو کیا ہوا میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا گرہن ہوا ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ،

اپنی بڑائی ، معجزہ شق القمر کا انکار (حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار ہیں اور میرے بڑے بڑے نشانات تین لاکھ* ہیں ۔ استغفراللہ

(۷) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا ۔ (دافع البلا مصنفہ مرزا صاحب ص۱۱)

(۸) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں ۔ (اخبار ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۹) خدا تعالیٰ نے میری تعلیم میری بیعت اور میری وحی کو مدار نجات ٹھہرایا ہے ۔ (اربعین ع۴ ص۶ مصنفہ مرزا صاحب)

(۱۰) جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا ۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

(۱۱) ایک ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے ۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

(۱۲) جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نہیں مانتا وہ کافر ہے ۔ (ملخصاً حقیقۃ الوحی ص۱۷۹)

(۱۳) تحفہ گولڑویہ کے ص۱۸ پر اپنی امت کو حکم ہوتا ہے کہ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو ۔ نیز فتاویٰ احمدیہ ص۸۳)

ایضاً یہی نہیں کہ مرزا صاحب خود ہی رسول تھے بلکہ آپکے والد صاحب بھی رسول اللہ تھے ۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں خدائے تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے ۔

اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللہِ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے ۔ (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء) معاذاللہ سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والد تو رسول نہ تھے مگر مرزا صاحب کے والد بھی رسول تھے ۔

درثمین و حقیقۃ الوحی میں آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم تک تمام انبیاء کے نام اور صفات اپنے لئے مخصوص کئے ہیں ۔ اور مرزا صاحب کو اپنی وحی پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ تمام پیغمبروں کی وحی کا ۔ نیز مرزا صاحب کی وحی خطا سے ایسی ہی پاک ہے جیسا کہ قرآن ۔

* بلکہ دس لاکھ (تذکرۃ الشہادتین مصنفہ مرزا ص۴۱)

درثمین میں فرماتے ہیں :- ؎

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
انبیاء اگرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مرزا صاحب تمام شان میں بڑھ کر ہیں حقیقۃ الوحی ص۱۴۸ ۔ خدا نے اپنے اختیارات مرزا صاحب کے حوالے کر دیئے ہیں ۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں خدا فرماتا ہے ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اے مرزا تیری شان یہ ہے کہ جب کسی چیز کو تو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے حقیقۃ الوحی ص۱۰۵ ۔ نیز نصرۃ الحق میں اس کی تصریح ہے ۔ مرزا صاحب سے خدا نے بیعت بھی کی خدا کے پیر بھی بنے (دافع البلاء ص۶۵) خدا نے مرزا صاحب کو توحیدی ۔ تفریدی کے القاب سے بھی ملقب کیا ہے ۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب الوالعزم رسولوں اصحابوں ، ماموں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے بھی افضل تھے ۔ فرماتے ہیں ؎

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم
اینک منم کہ حسب بشارت آمدم
عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم

ماشاءاللہ آپ باوجود ان دعاوی کے شیریں زبان بھی بہت تھے ۔ شیخ سعد اللہ صاحب لدھیانوی کی نسبت لکھتے ہیں ۔ ذلیل ۔ فاسق ۔ شیطان ۔ ملعون ۔ سفیہوں کا نطفہ ۔ بدگو ۔ خبیث ۔ مفسد ۔ منحوس ۔ اے ابن بغا وغیرہ ۔

مشتے نمونہ از خروارے ۔ یہ گوہر فشانی مرزا صاحب اور ان کے پیروؤں کو مبارک ہو ۔ قرآن شریف کا کثیر حصہ جس میں جہاد کا ذکر ہے ۔ وہ مرزا صاحب کی وحی سے منسوخ ہو گیا دیکھو اربعین وغیرہ ۔ اول تو دعاوی بالا ہی جھوٹ ہیں ۔ اس کے علاوہ بھی مرزا صاحب نے بہت جھوٹ بولا ہے ۔ کہیں لکھ دیا کہ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں ۔ کہیں کہ قرآن میں اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ لکھا ہوا ہے ۔ ازالہ ص۷۷ میں مکہ ، مدینہ ، قادیان تین شہروں کا نام قرآن میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے براہین احمدیہ ص۵۵۸ ۔

میرے وقت میں خدا نے حج کو جانا بند کر دیا (حقیقۃ الوحی ص۱۹۸) ایسے شخص اور اس کے پیروؤں کے مرتد اور گمراہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے جو مسئلہ ختم نبوت کو باطل ٹھہرا کر اپنی نبوت کا مدعی ہو اور دوسروں کے واسطے نبوت و رسالت کا دروازہ کھولتا ہو ۔ اپنے نہ ماننے والے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر کہتا ہو ۔ باوجود اس کے مولوی محمد علی صاحب مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود مانتے ہوئے کس معصومانہ انداز میں لکھتے ہیں کہ

ہم مرزا صاحب کو مجدد اور ظلی بروزی نبی مانتے ہیں مستقل نبی نہیں مانتے ؛ آپ کے ماننے یا نہ ماننے کا سوال نہیں مدعی کے دعاوی اور مدعی کو مع دعاوی کے ماننے کا سوال ہے ۔ اس کا آپ اعلان کر چکے ہیں ۔ (اخبار پیغام صلح جلد ۱ ص۲۵

نیز پیغام صلح جلد اول ع۴۳ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں پیغامیوں کا اعلان ہے ۔ خدا کو شاہد کر کے لکھا ہے کہ "ہمارا ایمان ہے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اللہ تعالے کے سچے رسول تھے ۔"

پھر کیسے کہا جاتا ہے کہ ہم کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے ۔ اگر واقعی نہیں کہتے تو پھر کلمہ گو کو کافر کہنے والے کو کافر اور اقوال بالا کے قائل کو مفتری اور کذاب کیوں نہیں کہتے ۔ یا کم از کم یہی اعلان کر دیا جائے کہ ہم مرزا صاحب کی کتابوں کے ان صفحوں کو نہیں مانتے ۔ جن میں اقوال بالا اور سب و شتم درج ہے اور ان کی اشاعت بند کر دیں ۔ مگر وہ یہ نہیں کر سکتے جبکہ مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں تو ان کے ایک ایک حرف کو سچا جانتے اور مانتے ہیں ۔ مذہب سے ناواقف مسلمانوں اور مغرب زدہ مسلمانوں کو تقیہ (منافقت کر کے) دھوکہ دیتے اور ان ہی کے روپیہ سے مرزا صاحب کی تصانیف کی اشاعت کرتے ہیں جن میں مندرجہ بالا اقوال درج ہیں ۔ حتیٰ کہ مترجم قرآن شریف کی شرح اور حاشیہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد کی اشاعت ہو رہی ہے ۔ مجددیت کی بجائے احمدیت (مرزائیت) پھیلائی جا رہی ہے ۔ لہٰذا مسلمان خصوصاً علماء و زعماء محمدیان ہوشیار ہو جائیں کہ مرزائی تمام فرقے قادیانی ہوں یا لاہوری

(۷۹۵)

ahmadimuslim.de

کمالی ہوں یا ظلی یا بروزی سب اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو مٹا کر احمدیت اور غلام احمد کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ فرقے اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد کو سرور کائنات رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی طرح کم[1] نہیں سمجھتے۔ مرزا صاحب پر جب کوئی اعتراض کیا جاتا ہے تو یہ لوگ فوراً وہی اعتراض رسول اللہ صلعم پر کر دیتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ احمدی (مرزائی) مذہب سے خود بچے اور مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرے۔

واللہ اعلم و علمہ اتم۔

# سردارِ دو عالم کا خلق عظیم

(از عبد الغفار خان صاحب نزیل بھاٹا پارہ ضلع رائے پور (سی پی)

ناظرین ابتداء اسلام کا زمانہ ہے آنحضور طائف میں اشاعت حق کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور آپ توحید باری کا پیام لوگوں کو سناتے ہیں لیکن سننے اور قبول کرنے کی بجائے وہاں اس کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے اور خلق کا جواب ترش روئی سے دیا جاتا ہے۔ اور بعض وحشی درندے آپ کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ طائف سے لے کر مکہ تک تمام راستہ آپ پر ظلم و ستم اور سنگباری کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جسم مبارک لہو لہان ہو جاتا (۷۹۶)
اور نعلین مبارک خون سے تر ہو جاتی ہیں اور حالت یہ ہے کہ اب اگر سرکار مدینہ بھی حضرت نوحؑ کی طرح یہ بددعا کرتے رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔

اے رب ہمارے روئے زمین پر منکرین سے اور بدبخت کا بسنے والا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ۔ تو اس امر کا آپ کو حق حاصل تھا اور خلاف بھی نہ ہوتا۔ اسی سبب سے اللہ کا فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ اس قوم کے لئے بددعا کریں تاکہ اس قوم کی بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ دوسری قوم آباد کرے اور دنیا از سر نو آباد ہو مگر آپ بددعا کی بجائے یہ ارشاد فرماتے ہیں:۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے رب ہمارے مری قوم کو عقل اور ہدایت دے کہ وہ مجھے جانتی نہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اگر خدائے واحد پر ایمان نہیں لاتے تو کیا عجب ہے ان کے بیٹے اور پوتے ایمان لے آئیں گے۔

طائف کا یہ واقعہ مصیبت کا کوئی تنہا واقعہ نہیں ہے بلکہ آپ کی مبارک تبلیغی زندگی میں جو مصائب سالہا سال تک برابر پیش آتے رہے یہ تو اس سلسلہ کی صرف ایک کڑی ہے لیکن کسی موقع پر بھی آپ کی شفقت و مہربانی میں کمی نہیں ہوئی اور محبت کی وہ آگ جو اپنی قوم کے لئے آپ کے جسم اطہر کے اندر موجود تھی کسی میں بھی اس کے شعلے کمزور نہیں ہوئے۔ اسی سلسلہ میں ہم کو یہ احادیث صحیحہ یاد رکھنی چاہئیں۔ بخاری شریف میں ہے:۔

فان لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا لعاناً و سباباً کان یقول عند المعتبۃ ما لہ ترب جبینہ۔ نہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ کسی کو اور نہ چیز کو لعان کرنے والے اور نہ کسی پر سب و شتم کرنے والے اگر بہت ہی غصہ فرماتے تو یہ فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو دوسری حدیث اور ملاحظہ فرمائیے جبکہ آپ کو کفار کے حق میں بددعا کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ قربان جائیے اپنے رسول امی پر۔ صحیح مسلم شریف میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ۔ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعاناً و انما بعثت رحمۃ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ مشرکین پر بددعا کیجئے تاکہ وہ ہلاک ہو جائیں آپ فرماتے ہیں کہ میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ رحمت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ہمارے اخلاق میں آج اپنوں کیلئے اتنی گنجائش ہے کہ وہ ہمیں تکلیف دیں اور ہم کو انتقام کا موقعہ دیں اور ہم ان کے حق میں بددعا تک گوارا نہ کریں۔

**صلح حدیبیہ** ان سب سے بڑھکر اسلام کی حقیقی قوت کا واقعہ صلح حدیبیہ کا مشہور واقعہ ہے۔ ناظرین اب وہ زمانہ ہے صدائے حق پھیل چکی ہے اور وہ ذات کہ جس نے سابقین کو بشارت دی تھی کہ میں ہی رب الارباب اور خداوند خدا ہوں اور فاران کی وادیوں میں اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے جلال و جبروت کو ظاہر کرنے والا ہوں: اور وہ مبارک ہستی کہ جنہیں مکہ کی گلیوں میں برسہا برس تک ستایا گیا تھا اب وہی ایک لشکر جرار کے ساتھ کہ جسکے سیلاب کے روکنے سے سمندر اور پہاڑ عاجز ہو گئے: اب وہ فوج خدا کے گھر کے دروازہ تک پہنچ چکی ہے اور چاہتی ہے کہ امن و امان کے ساتھ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم کے تعمیر کردہ خانۂ خدا میں اپنے فریضہ کو ادا کرے اور واپس چلی جائے راستے میں روکے جاتے ہیں باوجودیکہ الٰہی تلوار کی ایک ہی ضرب میں مخالفین کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر سکتی تھی لیکن اس پر تیار ہو جاتے ہیں کہ مخالفین کے ساتھ امن اور رواداری کی بنیاد پر معاملہ طے کر لیا جائے۔ گفتگو ہوتی ہے اور مخالفین کی ہر شرط قبول کر لی جاتی ہے اور یہ ایسی شرطیں ہیں کہ حضرات صحابہ کرام میں ہلچل مچ جاتی ہے کہ ایسی دب کر صلح کی گئی ہے کہ کوئی فاتح بھی اتنا دب کر صلح نہیں کر سکتا۔ مگر یہی دب جانا اور مخالفین کو خوش کر دینا اور مجاہدین کے گرم خون پر رواداری کا ایسا ٹھنڈا پانی ڈال دینا تھا کہ آج بھی دنیا کی کوئی ریاست اور فوجی ضابطہ سے قبول نہیں کر سکتا۔ مگر درحقیقت فاتح و مفتوح کی صلح نہ تھی بلکہ رواداری کا لاثانی مظاہرہ اور روح اور اخلاق کی فتح عظیم تھی اسی دب جانے نے سنگ دل مخالفین کے قلوب کو شق کر ڈالا اور ان میں اسلام کی اصلی محبت کی شعاعیں داخل ہونے کی کھڑکیاں کھول دیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی سی تھوڑی مدت

[1] مولانا معاف فرمائیے کم کیا اونچا سمجھنے کے مکلف ہیں۔ اس الہام کے کیا معنے ہیں تیرا (مرزا کا) تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹) یہ سب کا لفظ سور کلیہ کا ہے یا نہیں؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

میں تمام جزیرہ عرب فاتح اعظم کے قدموں پر تھا۔ اور مخالفین کی بھی جماعتیں رب الافواج کے لشکروں سے بدل گئیں۔ ٹھیک اسی طرح کا وہ واقعہ ہے جبکہ کائنات قلوب کا سب سے بڑا فاتح ایک جرار فاتح لشکر کے ساتھ جہاں خدا کا وہ گھر ہے جس میں اس کے ہر گھر سے بڑھ کر اس کی تقدس کا لحاظ کیا گیا ہے۔ جس گھر میں سب سے زیادہ اسی کی محبت کے پاک آنسو بہائے گئے ہیں اب یہ وہ قوت ہے کہ مخالفت کی ہر طاقت پاش پاش ہو چکی ہے اور مخالفین کا ہر فرد صرف فاتحین کے رحم پر ہے۔ ان فاتحین کے رحم پر جنہیں انہیں کے ہاتھوں دکھ پہنچایا گیا تھا۔ جنہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا تھا جن سے خدا کے اس گھر کو چھڑایا گیا تھا جو ان کو دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر عزیز تھا۔ لیکن اس وقت قتل عام کی بجائے بخشش عام کی منادی کی جاتی ہے کہ اے وہ لوگو!

جنہوں نے مجھے ستایا اور دکھ دیا ہے میں تمہیں معافی کا پیام عام دیتا ہوں۔ آج کے دن میرے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا باقی نہیں ہے۔ وہ خدا جس نے مجھے تمہارے لئے ہر طرح کا اختیار دیا ہے۔ اسی کے نام پر میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ بھی تمہیں معاف کردے!

اخلاق نبوی میں بیشمار واقعات ہیں جو رحمۃ للعالمین کی شان رحم و کرم کو مختلف صورتوں سے ظاہر کرنیوالے ہیں منجملہ ان کے ایک مہمان کا واقعہ ہے۔ کچھ غیر مسلم لوگ تھے جو مدینہ طیبہ میں ہم وطنی کے سلسلے میں آئے تھے اور آپ کے مہمان ہوئے تھے۔ آپ نے ایک ایک مہمان ایک ایک صحابی کے سپرد کر دیا کہ وہ میزبانی کا حق ادا کریں۔ ان میں ایک شخص تھا۔ کسی نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ نہایت درشت خو اور بد شعار تھا۔ لیکن اس سب سے برے کو آپ کے سوا کون قبول کر سکتا تھا۔ جو فرماتے ہیں۔ الصالحون للہ والطالحون لی اچھے لوگ اللہ کے لئے ہیں اور برے میرے لئے ہیں۔ چنانچہ اس برے مہمان کو آپ نے اپنا مہمان رکھا۔ اور حجرہ نبوی میں اسے جگہ دی گئی۔ رات کو کھانا اسے دربار نبوی سے بھیجا گیا۔ اور اس نے اتنا زیادہ کھالیا کہ معدہ ہضم نہ کر سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسے اسہال شروع ہوا۔ اور حجرۂ نبوی اور بستر جو اسے آرام کے لئے عطا فرمایا گیا تھا۔ آلودہ نجاست ہو گیا۔ علی الصبح یہ اس خوف سے کہ لوگ اسے اس شرارت کی سزا نہ دیں بہت پہلے اٹھ کر بھاگ نکلا۔ لیکن اپنی تلوار بھول گیا۔ آپ تشریف لائے تو مہمان کو حجرہ میں نہ پایا۔ اور افسوس کیا کہ مہمان بغیر رخصت چلے گئے۔ ادھر مہمان کو اپنی تلوار یاد آگئی۔ ڈرتے ڈرتے حجرہ نبوی تک پھر آ پہنچا تو آ کر یہ ماجرا دیکھا کہ فخر الانبیاء سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنے دست مبارک سے آلودہ نجاست کپڑوں کو صاف کر رہے ہیں اور مہمان کو دیکھ کر عتاب کی بجائے آپ نے فرمایا کہ تم ہم سے ملے بھی نہیں اور چلے گئے۔ اس نے کہا میری تلوار رہ گئی ہے۔ آپ نے فوراً تلوار اس کے حوالے کردی اور بغیر اس کے کہ چشم مبارک اور ابرو پر ذرہ برابر بھی کسی ناگواری کا اثر ہو۔ اس کی نجاست سے کپڑوں کی پاکی اور صفائی میں مشغول ہو گئے۔ یہ دیکھ کر کون ایسا ہوگا خواہ وہ بھی دشمن مہمان ہی کیوں نہ ہو کہ اس کا پتھر سا دل پانی پانی نہ ہو جائے۔ چنانچہ یہ شخص اسی وقت قدم مبارک پر گرا اور پکارا تھا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ۔

یہ ہے عفو کی بے نظیر مثال کہ درندوں جیسے ظالم دشمنوں پر قابو پا کر پھر انہیں معاف کر دیا۔ جس اخلاقی تلوار نے ان کے دلوں کو ایسا گھائل کر دیا کہ ہمیشہ کے لئے ان کی گردنیں اسلام کے آگے جھک گئیں۔ اسلام راستی کی تلوار کے ساتھ پھیلا نہ کہ لوہے کی تلوار کے ساتھ۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر خاکہ جو اوپر کی چند سطور میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح وہ ننھا سا بیج جو حضور علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا تھا ایک عظیم الشان درخت بن گیا۔ اور رفتہ رفتہ اس کی شاخیں ہر اطراف اکناف عالم میں پہنچ گئیں اور دنیا اس کے نیچے بسیرا کرنے لگی۔ اخلاق فاضلہ کے ساتھ اسلام کی تعلیم کو لیکر جان نثاران اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے اور ایک عالم کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا۔ یہ مت خیال کرو کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ کیونکہ اسلام نے کبھی تلوار سے ابتدا نہیں کی۔ بھلا جو پاک کتاب بہانگ دہل یہ اعلان کرتی ہے کہ

لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین میں جبر جائز نہیں۔ وہ کب اس بات کی اجازت دے سکتی ہے کہ مذہب کی اشاعت تلوار کے ذریعہ سے کی جائے۔ پھر خود حضور علیہ السلام کا وصف حسنہ اظہر من الشمس ہے کہ تیرہ سال تک مکہ میں سخت سے سخت دردناک آلام و مصائب برداشت کئے ہیں۔ لیکن تلوار نہیں اٹھائی۔ یہاں تک کہ اتمام حجت کی غرض سے اپنا عزیز وطن چھوڑ دیا اور ہجرت کر کے مدینہ شریف چلے گئے۔ لیکن جب ظالموں نے وہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور حق کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہا تو آپ نے تلوار اٹھائی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان جنگوں میں ہی آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق دکھلانے کا موقع ملا جو بغیر جنگوں کے مخفی رہتے۔ آپکو خدا تعالیٰ نے ظالم دشمنوں پر فتح دی اور آپ نے ان کو معاف کر دیا۔ اس بات کو بھی ثابت کر دیا کہ سچا رحم (۵۹۷) کرنے والا اور عفو کرنے والا وہی ہے کہ جسے طاقت ملے اور رحم کرے۔ سچا سخی وہی ہے کہ جسے دولت ملے اور وہ تقسیم کردے۔ ہزار در ہزار درود و سلام اس عالی مرتبہ نبی پر جس نے حق کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے انتہائی تکلیفیں اٹھائیں اور مصیبتیں جھیلیں اور بنی نوع انسان کی ہمدردی و خیر خواہی میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی۔

---


## رحمۃ للعالمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے مستند سوانح مبارک جو کہ تمام اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ مصنفہ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ کتابت طباعت کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم ۱۲؎ سوم ۱؎۔ (ملنے کا پتہ)

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# مختصر حالات رئیس المحدثین

# امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ازقلم ایم عبدالعزیز خالد جھنگوی وزیر پورہ سیالکوٹ

آپ جمعہ کے دن ۱۳ شوال ۱۹۴ھ ہجری المقدس میں حضرت علامہ محدث اسماعیل بن ابراہیم کے گھر پیدا ہوئے اور لیلۃ الفطر ۲۵۶ھ ہجری میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ اوائل عمری میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ پرورش کا بوجھ والدہ ماجدہ کے ذمہ رہا۔ آپ شروع ہی سے لہو ولعب اور کھیل کود سے سخت متنفر تھے۔ یہ شعر آپ پر صادق آتا تھا ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی ؛ مے تافت ستارہ بلندی

آپ ابھی دس برس ہی کے تھے کہ تحصیل علم کا شوق غالب ہوا۔ اس زمانے میں طلباء حدیث کا دستور العمل تھا کہ جو کچھ اپنے اساتذہ کی زبانی سنتے جھٹ اپنے صحیفوں میں نوٹ کر لیتے تھے۔ لیکن امام بخاری صاحب ہمیشہ احادیث کی نقل سے استغنا برتتے تھے۔ حافظہ کا (۴۹۸)
ذرہ بلند تھا کہ باوجود نہ لکھنے کے مدتوں بعد اپنے ہم جماعتوں کو لفظ بلفظ سنا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات لکھنے والے طلبا اپنے صحیفوں کی درستی امام بخاری صاحب سے کراتے تھے جب ایک استاد سے دوسرے استاد کی خدمت میں بغرض حصول علم حدیث تشریف لے جاتے تھے تب پچھلی احادیث اپنے صحیفہ میں نقل فرماتے تھے اور ہر ایک حدیث کے لئے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحاح میں نوٹ کرتے تھے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں۔ ما وضعت فیہ حدیثا الا صلیت رکعتین یعنی میں نے اپنی صحاح میں کوئی حدیث نقل نہیں کی جب تک کہ دو رکعتیں نہیں پڑھ لیں۔ حافظہ کی نسبت خود ہی رقمطراز ہیں :- احفظ مائۃ الف حدیث صحیح و مائتی الف حدیث غیر صحیح۔ یعنی مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں ؛ حدیث کے لینے میں یہاں تک احتیاط کرتے تھے کہ ایک دفعہ کسی عالم متبحر ماہر کی خدمت میں علم حدیث حاصل کرنے گئے۔ اتفاق سے ان کی گھوڑی بھاگ گئی تھی۔ گھوڑی پکڑنے کے لئے انہوں نے خالی برتن دکھا کر گھوڑی کو پکڑ لیا۔ امام صاحب نے وہاں سے حدیث نہ لی کہ مبادا گھوڑی کی طرح میرے ساتھ بھی دھوکا کریں۔ نیز ایک دفعہ آپ جہاز پر سوار تھے پانچسو پونڈ کی تھیلی پاس موجود تھی ساتھ ہی شاگرد تھے کہ ایک آدمی کی جہاز میں چوری ہو گئی اور اس نے اپنا شک امام صاحب پر ظاہر کیا۔ امام صاحب نے اپنی تھیلی سمندر میں پھینک دی۔ شاگردوں نے عرض کی کہ یا حضرت تھیلی تو آپ کی تھی آپ نے سمندر میں کیوں پھینک دی۔ فرمانے لگے مجھے خطرہ تھا کہ اگر تلاشی میں تھیلی میرے ہاں دستیاب ہوتی تو مجھ سے کسی نے حدیث نہیں لینی تھی اور حدیث کا ادب ملحوظ رکھ کر میں نے اپنی تھیلی سمندر میں پھینک دی ہے۔ جس کے ہاں سے امام صاحب حدیث نقل فرماتے تھے ان شرائط کو ملحوظ رکھتے تھے۔

(۱) حدیث ثقہ راویوں سے منقول ہو۔ اور اس کا سلسلہ کسی مشہور صحابی تک پہنچے۔ (۲) جو راوی حدیث کی تائید کریں ان میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ (۳) سند حدیث بالکل متصل ہو منقطع نہ ہو۔ (۴) حدیث کے راویوں کا سلسلہ سچا عادل کامل ہونا لازمی ہے (۵) راوی مدلس اور مختلط نہ ہوں۔ ان کا حافظہ بھی قوی ہو۔ اور وہ سلیم الاعتقاد ہوں وہمی نہ ہوں۔

"اکمال اسماء الرجال" میں لکھا ہے کہ امام صاحب ایک دفعہ بغداد تشریف لے گئے وہاں کے علماء آپ کو آزمانے کے لئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور دس دس آدمیوں کی دس ٹولیاں ہو گئیں۔ انہوں نے امام صاحب کے سامنے ایسی احادیث پیش کیں جن کے متنوں اور اسنادوں میں کچھ گڑ بڑ تھی۔ جب تمام پڑھ چکے تو امام صاحب نے فرمایا۔ اما حدیثک الاول فکذا والثانی کذا علی النسق الی آخر العشرۃ یعنی تیری پہلی حدیث اس طرح ہے دوسری اس طرح ہے۔ دس تک علی ہذا القیاس تمام آدمیوں کی حدیثیں بھی سنا دیں اور انہیں ان کی غلطیوں سے بھی آگاہ کر دیا۔ جس سے ان علماء کرام کے دلوں پر امام صاحب کے حافظہ کی دھاک بندھ گئی۔

امام صاحب دنیادار نہ تھے۔ آپ کی زندگی علمی اور سادہ تھی اور آپ انتہا درجہ کے صفائی پسند تھے۔ اثنائے درس میں ایک شخص نے داڑھی سے تنکا نکال کر فرش پر ڈال دیا۔ امام صاحب نے اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ امام صاحب کے متعلق علمائے باکمال نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

(۱) محمد بن اسماعیل افقہ عندنا وابصر من احمد بن حنبل (ابو مصعب) محمد بن اسماعیل ہمارے نزدیک بہت زیادہ فقیہ ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل سے زیادہ صاحب بصارت ہیں۔

(۲) وعنہ۔ لو ادرکت مالکا ونظرت الی وجہہ و وجہ محمد بن اسماعیل لقلت کلاھما واحد فی الفقہ والحدیث۔ اگر مجھے مالکؒ ملیں اور میں مالکؒ اور محمدؒ بن اسماعیلؒ کے چہرہ کی طرف دیکھوں تو کہوں دونوں فقہ اور حدیث میں ایک ہیں۔

(۳) فضل محمد بن اسماعیل علی العلماء کفضل الرجال علی النساء (رجاء بن مرجی) فضیلت محمد بن اسماعیل کی مثل فضیلت مردوں کے عورتوں پر ہے۔

(۴) ما رأیت تحت ادیم ھذہ السماء اعلم بالحدیث بن محمد بن اسماعیل البخاری (محمد بن اسحٰق) میں نے اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ حدیث جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(۵) قال محمد بن احمد المروزی کنت نائما بین الرکن والمقام فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا ابا زید الی متی تدرس کتاب الشافعی ولا تدرس کتابی فقلت یا رسول اللہ ما کتابک قال جامع محمد بن اسماعیل البخاری۔ محمد بن احمد مروزی فرماتے ہیں۔ میں ایک دن رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے تھے تو امام شافعی کی کتاب پڑھتا ہے۔ اور میری نہیں پڑھتا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی کتاب کیا ہے۔ فرمایا جامع محمد بن اسماعیل بخاری۔ (باقی بر صفحہ ۱۲ کالم ۳)

---

امام بخاریؒ کی مختصر سوانح قیمت ار دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۵)

گذشتہ ہفتہ نذر لغیر اللہ اور استعانت کی بحث ہوئی ہے۔ آج اس سے آگے پڑھیں۔

مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

**قولہ ص۱۵۸** ۔ "ردالمحتار جلد ا ص۳۹ میں ہے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعتیں پڑھ کر حضرت امام کی قبر کے پاس دعا کرتا ہوں تو مراد جلد حاصل ہوجاتی ہے۔ قال انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجئی الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وسألت اللہ تعالی عند قبرہ فتقضی سریعاً۔

تقویۃ الایمان کے اسی سلسلہ شرکیات میں زائر کا راہ میں اوس بزرگ کے نام کا ورد کرنا ہی لکھا ہے یہ بھی خاص حضور علیہ الصلوٰۃ کی زیارت پر حملہ ہے کہ درود شریف کا ورد آداب زیارت میں سے اور موجب سعادت ہے۔ مگر وہابی دین میں یہ شرک لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ملخصاً بلفظہ

**اقول**۔ ردالمحتار میں جو قول امام شافعی رحمہ اللہ کا مناقب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ میں منقول ہے محض بلاسند وصحت ہے جو حجت نہیں ہوسکتا کیونکہ عند القبر نماز پڑھنا خوف فتنہ قبر پرستی سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۶ میں خلیفۃ راشد سے:۔

"ورای عمر بن الخطاب انس بن مالک یصلی عند قبر فقال القبر القبر۔

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر ہے قبر ہے"۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۴۹۲ میں مرقوم ہے فیلزم اتخاذ المسجد عند القبر وقد یکون القبر فی جہۃ القبلۃ فتزداد الکراھۃ۔ وقد یقول بالمنع مطلقاً من یری سد الذریعۃ وھو ھنا متجہ قوی انتہی۔ یعنی پس لازم آویگا ٹھہرالینا مسجد کا قبر کے پاس اور اگر جہت قبلہ میں ہوگی تو زیادہ کراہت لازم آدیگی اور تحقیق فرمایا گیا ہے مطلقاً منع ہونا بوجہ بند کرنے ذریعہ فساد کے اور اس کی وجہ قوی ہے انتہی"۔

اور مجمع البحار میں مرقوم ہے:۔

"فان منھم من قصد لزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورھم ویدعو عندھا او یسالھم الحوائج فھذا لایجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق للہ وحدہ" انتہی صواعق ص۱۳۴۔

یعنی اگر وہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو قصد کرتے ہیں قبور انبیاء اور صلحاء کی زیارت کا کہ قبروں کے پاس نماز پڑھیں اور قبروں کے پاس دعا اور حاجات کا سوال کریں پس یہ جائز نہیں ہے کسی علماء مسلمین کے نزدیک کیونکہ عبادت اور طلب حاجات اور مدد مانگنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے پس یہ کیونکر متیقن ہوسکتا ہے کہ امام شافعی جیسے مقتداء جامع اصول و فروع مسدودہ ذریعہ فساد کو مفتوح فرمادیں پھر اس میں صاف تصریح ہے کہ نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں جسکو مولوی نعیم الدین نے اپنے مدعائے شرکیہ کے نفع حاصل کرنے کے لئے صرف یہ کہا کہ امام کی قبر کے پاس دعا کرتا ہوں۔ تاکہ قبر پرست جان لیویں کہ صاحب قبر سے دعا مانگتے تھے۔ کیونکہ خود مولوی نعیم الدین نے تصریح کردی ہے کہ زیارت کیلئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا۔ ورنہ لفظ عربی سألت اللہ کا ترجمہ صاف کرتا کہ اللہ سے سوال کرتا ہوں۔ پس یہ صریح دھوکہ دہی اور اغلاء شرک سے عام لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنا ہے۔ نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد۔

علی ہذا تقویۃ الایمان کے اسی سلسلہ شرکیات میں زائر کا راہ میں اس بزرگ کے نام کا ورد کرنا جسکو مولوی نعیم الدین نے نقل کیا ہے اگرچہ اس میں ہرگز نہیں ہے مگر مضمون دراصل معنی میں صحیح ہے کیونکہ دوسرے مقام پر اس کے قریب الفاظ مرقوم ہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان ص۸ میں لکھا ہے کہ

"سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ میں اسکی دہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لیکر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے تو وہیں اس کو خبر ہوجاتی ہے اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں سب کی ہر وقت اسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں انتہی ملخصاً"۔

لہٰذا اس میں کیا کلام ہوسکتا ہے جس کی تفصیل تائیدات از کلام ربانی اور احادیث رسول یزدانی معہ ائمہ کرام اور علمائے ذوالاحترام سے واضح ہوچکی۔ بھلا اس میں خاص فداہ امی و ابی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
(۹۹) زیارت مرقد مبارک پر کیا حملہ ہے جس کا تقویۃ الایمان میں ہرگز ذکر تک نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کا بہتان وعناد ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین۔

باقی درود شریف پڑھنا خصوصاً مدینہ طیبہ کے سفر میں باعث خیر و برکات اور افضل عبادات ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی جناب میں التجا و دعا ہے البتہ آپ کو متصل حاضر و ناظر جان کر سنانے کا عقیدہ شرک ہے۔ چنانچہ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ ص۴۵ میں فرماتے ہیں:۔

"المقصود بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التقرب الی اللہ بامتثال امرہ۔

یعنی مقصود درود شریف پہنچانے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حق تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے اور اس کے حکم کی بنا پر"۔

اور خود مولانا شہید مرحوم دوسرے باب تقویۃ الایمان کی پانچویں فصل ص۱۸۱ میں حدیث نقل فرماتے ہیں:۔

وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم۔ رواہ

ahmadimuslim.de

انسائی - یعنی اور درود بھیجو مجھ پر اس لئے کہ درود تمہارا پہنچایا جاتا ہے مجھ کو تم کہیں ہو"

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ البلاغ المبین صفحہ ۴۳ میں دربارہ افعال شرکیہ فرماتے ہیں :-

"و بعضے وظائف بطریق اذکار مشتمل بر ندائے اسمائے بزرگان در صبح و شام التزام کردہ اند"

یعنی اور بعضے وظائف بطور اذکار مشتمل ندائے بزرگان کے نام کے صبح اور شام لازم کرتے ہیں"

اور جناب قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ مستند مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ارشاد الطالبین صفحہ میں فرماتے ہیں :-

"و ذکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم بروجہی کہ در شرع وارد نشدہ است چنانچہ بطور وظیفہ یا محمد یا محمد یا محمد گفتہ باشد روا نباشد۔

یعنی اور ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس طریقہ پر جو شرع میں وارد نہیں ہوا جیسے کوئی شخص بطور وظیفہ کے یا محمد یا محمد یا محمد کہتا ہو روا نہ ہوگا۔

پس مولوی نعیم الدین نے تحریف و بہتانات کا باب مفتوح (۸۰۰) کر کے کس بری طرح عام لوگوں کو بدظن کر کے گمراہ کیا ہے۔ معاذاللہ من سوء العقیدۃ والعمل۔

**قولہ صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰** "تقویۃ الایمان میں شرک کی باتوں میں یہ بھی لکھا ہے۔ اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی۔ تقویۃ الایمان صفحہ - اگرچہ دیوار سے منہ اور چھاتی ملنا اور غلاف پکڑنا آداب زیارت میں سے نہیں ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ زائر روضہ شریف سے کسی قدر فاصلہ پر رہے کہ اس میں ادب زیادہ ہے۔ غرض دیوار سے چمٹنا یا پردوں سے لپٹنا آداب زیارت نہیں۔ چہ جائیکہ اس کو شرک بتا کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا جائے نابینا کو یہ نظر نہ آیا کہ اس کا طبع زاد شرک کہاں تک پہنچیگا۔ دیوار کیا خاص قبر شریف پر رخسار رکھ دینا تو صحابہ کرام سے ثابت ہے ایسا ہی خلاصۃ الوفا صفحہ ۶۲ میں ہے۔ قبور صالحین کو بوسہ دینے کا جواز منقول ہے۔ اگرچہ عوام کی گمراہی کے اندیشہ سے اس میں احتیاط کا مناسب ہے لیکن جو افعال کہ ثابت ہیں ان کو محض اپنی رائے فاسد سے بیدھڑک شرک بتا دینا صحابہ پر الزام شرک لگانا اور کھلی گمراہی ہے۔ ملخصاً بلفظہ"

**اقول** - ہرگز یہ عبارت تقویۃ الایمان فہرست شرکیات کے ذیل میں نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کی بہتان بندی و بددیانتی کا ثمرہ ہے۔ بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خصوصیات میں واقع ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں "پس خانہ کعبہ کی دیوار مقام ملتزم سے چھاتی کا ملنا ثابت اور عبادت و برکت کا موجب ہے۔ چنانچہ موطا امام مالک رحمہ اللہ صفحہ ۳۳ میں روایت ہے :- مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن عباس کان یقول ما بین الرکن والمقام الملتزم۔ جس کا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :-

"عبداللہ بن عباس مے گفت درمیان رکن اسود و مقام ابراہیم ملتزم است یعنی جائیکہ معانقہ با دیوار کعبہ باید کرد۔ وعلیہ اہل العلم انہ یجتہد فی الدعا فی المواضع المتبرکۃ ویلتزم بین الرکن والباب "۔ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے ملتزم ہے یعنی اس مقام میں معانقہ دیوار کعبہ سے کرنا چاہئے اور اسی طریقہ پر اہل علم کا عمل ہے کہ بہت کوشش کرے دعا مانگنے میں مواضع متبرکہ میں اور ملتزم درمیان رکن اور دروازہ کے واقع ہے"

پس جس طرح حصول برکت کے لئے ملتزم میں چمٹ کر دعا کی جاتی ہے اسی طرح قبور کے ساتھ یہ افعال بجا لانے مفضی الی الشرک ہونگے جیسا کہ خود مولوی نعیم الدین نے بھی ان امور کو آداب زیارت سے باوجود نقل کرنے آثار مردود بلا سند کے خود رخسار و بوسہ وغیرہ قبر کو گمراہی کا باعث قرار دیا ہے۔ لہذا یہی دلیل اس کے مشرک و کفر ہونے کی قبر پرستوں کے حق میں بس ہے ورنہ اگر شرک کہنے سے کھلی گمراہی ہے تو گمراہ بتانے سے بھی کھلی گمراہی واضح ہوگئی کیونکہ گمراہی کا مآل کار شرک تک پہنچتا ہے۔

چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ بلاغ المبین صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں :-

"و نیز مشابہت بعضے عبادات کہ در خانہ کعبہ از برائے خدائے تعالیٰ کردہ میشود نسبت بقبور پیران خود باہتمام تمام بجامے آرند چنانچہ پوشش غلاف پردہ ہائے رنگا رنگ و استلام و تقبیل و طواف۔

یعنی اور مشابہت بعضی عبادات میں کہ جو خانہ کعبہ خدائے تعالےٰ کے لئے کی جاتی ہیں اپنے پیروں کی قبروں کی نسبت بڑے اہتمام سے بجا لاتے ہیں جیسے غلاف پردہ ہائے رنگین اور قبروں کا چھونا بوسہ دینا طواف کرنا"

اور کبیری شرح منیۃ المصلی فقہ حنفیہ مستند مولوی نعیم الدین صفحہ ۵۹۳ میں مرقوم ہے :- وقال شرف الائمۃ (وضع الید علی القبر) بدعۃ وعن جار اللہ العلامۃ مشائخ مکۃ ینکرون ذلک و یقولون انہ عادۃ اھل الکتاب وفی احیاء العلوم الدین انہ من عادۃ النصاری انتھی ولا شک انہ بدعۃ لا سنۃ فیہ ولا اثر عن صحابی ولا من امام لمن یعتمد علیہ فیکرہ ولھم یعھد الاستلام فی السنۃ الا للحجر الاسود و رکن الیمانی خاصۃ انتھی

یعنی اور فرمایا شرف الائمہ نے ہاتھ رکھنا قبر پر بدعت ہے اور مروی ہے مشائخ مکہ کرمہ علامہ جار اللہ سے کہ اس کا انکار فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ عادت اہل کتاب کی ہے اور احیاء العلوم میں ہے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ بدعت ہے اس میں سنت سے کچھ ثابت نہیں اور نہ کسی ایک صحابی کے اثر سے ثابت اور نہ کسی امام معتمد سے ثابت پس یہ مکروہ ہے اور سنت نہیں ہے چھونا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے خاصتہً" (باقی)

---

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن - معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی ساتھ درج ہے۔ قیمت ۱۲ علاوہ محصول ڈاک - پتہ :- (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

مستفتی صاحبان شرائط دفتر کی پابندی کیا کریں قلمی جواب کے لئے واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ قلمی یا مطبوعہ کے لئے فی جواب ۲ پائی حق غریب فنڈ آنا ضروری ہے۔ تحریر صاف خوشخط ہوا کرے۔ (مفتی)

س ع۱۷۹ } زید کی دکان کریانے کی ہے اس میں ہر قسم کی چیز فروخت ہوتی ہے۔ اس میں ہندوؤں کی پوجا کا سامان بھی فروخت کیا جاتا ہے۔ از قسم کافور، گلال، عود ناریل وغیرہ۔ یہ چیزیں از روئے شرع زید (مسلم) کو فروخت کرنی چاہئیں یا نہیں۔ یہ چیزیں اہل ہنود خرید کر توں کی نذر کرتے ہیں۔ اس کا جواب قرآن حدیث سے عنایت فرماویں مشکور ہونگا۔

ج ع۱۷۹ } جو چیز فی نفسہ حرام ہے اس کا بیچنا کسی طرح جائز نہیں جیسے خمر اور خنزیر۔ جو چیز فی نفسہ حرام نہیں بلکہ وہ استعمال کرنے والے کے فعل سے حرام بن جاتی ہے اس کا بیچنا حرام نہیں جیسے انگور یا گیہوں وغیرہ۔ شراب ساز جن چیزوں کی شراب بناتے ہیں انکی بیع جائز ہے فعل ناجائز ہے۔ یہ مسئلہ آیت مرقومہ ذیل سے استنباط ہو سکتا ہے۔

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (پ ۱۴ - ع ۱۵)

(حق غریب فنڈ ملفوف سے برآمد نہیں ہوا)

س ع۱۸۰ } خصی بکرے کی قربانی جائز ہے یا نہیں چونکہ اس جانور کا ایک عضو بے کار کر دیا جاتا ہے۔

ج ع۱۸۰ } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ ابو رافع کہتے ہیں ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین موجوئین (احمد) ابن ماجہ میں بھی اس معنی کی روائت موجود ہے اللہ اعلم۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س ع۱۸۱ } ایک شخص نے کچھ جائداد خرید کر کے اپنے مرشد کے نام پر وقف کر دی اور خود اس جائداد کا متولی و منتظم رہا۔ پیر صاحب کے اکثر مرد و زن مرید ہیں پیر صاحب لاولد فوت ہو گئے۔ واقف متولی بھی ایک عرصہ کے بعد لاولد فوت ہو گیا اور اپنے رشتہ داروں میں سے ایک مرد لائق، دیندار اور قابل کو اپنی تولیت کی وصیت کر گیا اور خود بھی اپنی زندگی میں چند مرتبہ اس شخص کو کہا اور لکھا۔ پیر صاحب کے دیگر خاص مریدوں میں سے اور جو متولی مرحوم کے پیر بھائی بھی تھے اور پیر صاحب کی خدمت میں اور متولی مرحوم کی اکثر مدد کیا کرتے تھے انہوں نے بھی متولی مرحوم کی وصیت کو مانا اور قبول کر لیا۔

(نوٹ) :- وقف جائداد کے مقام پر اذان، صلوٰۃ، خطبہ عیدین وجمعہ وغیرہ تلاوت قرآن وفاتحہ اور ہدایات امور شرعی وغیرہ اکثر ہوا کرتی ہے۔

اب ایک عورت جو خود کو ان کی مرید قرار دیکر اس وقف جائداد کی تولیت کا دعویٰ کرتی ہے اور مدام پیر صاحب کے ساتھ رہنے کا۔ اب ان دونوں میں کون زیادہ تر مستحق ہے۔ بینوا وتوجروا۔ (غ۔ ی۔ خ)

ج ع۱۸۱ } جس کا ثبوت ہے وہ متولی ہوگا۔ عورت مذکورہ کا ثبوت نہیں۔

س ع۱۸۲ } ایک مرد صاحب جائداد نے اپنی بی بی کے نام بعوض مہر مؤجل آٹھ ہزار روپیہ کے اپنی جائداد فروخت کر کے رجسٹرڈ بھی کر دیا اور اسی تاریخ کو اپنا ایک مکان بھی مساۃ کے نام ہبہ کر دیا ہے لیکن قبضہ مرد کا ہی شروع سے آخر تک رہا۔ حتیٰ کہ نزول میں اور کمیٹی وغیرہ میں جائداد مرد کے نام پر ہی قائم رہی یہ صورت قریباً پچیس برس تک رہی) اب مساۃ نے اپنی جائداد اپنے ایک پروردہ کے نام جو نابالغ ہے بچند شروط ہبہ کر دی اور اپنے خاوند کو اور لڑکے کے باپ کو وصی کر دیا تاوقتیکہ لڑکا بالغ نہ ہو یہ حالت بھی بدستور سابق چھ برس تک رہی۔ اب مساۃ کا بھی انتقال ہو چکا ہے اور مرد بدستور چار برس تک قابض رہا اب مرد کا بھی انتقال ہو چکا ہے جو اپنا ایک ہمشیرہ زادہ چھوڑ گیا ہے اور مساۃ کا وہ پروردہ بھی اب ۱۸ سالہ ہو کر دعویٰ پیش کرتا ہے۔ اب ان دونوں میں کون مستحق ہے۔ بینوا وتوجروا (غ۔ ی۔ خ)

× قریب دو ہزار روپیہ کے سالانہ آمدنی کی جائداد۔

ج ع۱۸۲ } حنفی مذہب میں ہبہ کے مکمل کرنے کیلئے قبضہ شرط ہے۔ محدثین کے نزدیک قبضہ شرط نہیں اس لئے اہل حدیث کے نزدیک ہبہ مذکور مکمل ہے حنفی مذہب میں نہیں۔ ہبہ کرنے کا ثبوت اگر ہے تو نزول وغیرہ کا ثبوت مضر نہیں۔ جس مذہب میں قبضہ شرط ہے اس کے مطابق مرد کا ہمشیرہ زادہ وارث ہوگا۔ اللہ اعلم۔

س ع۱۸۳ } ایک شخص نے اپنی کچھ جائداد ایک شخص کے نام بچند شروط ہبہ کر دی کہ فروخت وغیرہ نہ کرنا کہ میرا نام زندہ رہے وغیرہ۔ اس کی آمدنی سے صرف منتفع ہوتا رہے۔ (اور دوسری جائداد اپنے ہی نام پر چھوڑ کر مر گیا) اب وہ شخص مر گیا۔ بعد کو موہوب لہ نے اس ہبہ شدہ جائداد کو فروخت وغیرہ کرنا شروع کر دیا ہے کیا ایسا کرنے سے وہ منع کیا جا سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۸۳ } سوال ہذا میں جو فروخت نہ کرنے کی شرط ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہبہ نہیں بلکہ وقف ہے اس لئے بیع کرنا جائز نہیں۔ بیع سے روک دینا چاہئے اللہ اعلم۔

س ع۱۸۴ } وہی متوفی نے جو کہ اپنی کچھ جائداد اپنے نام پر چھوڑ کر لاولد مر گیا تھا وہ اپنا ایک ذی رحم وارث چھوڑ گیا۔ متوفی کے ذی رحم نے اسکے ترکہ پر دعویٰ پیش کیا ہے اور اسی موہوب لہ نے جس نے ہبہ شدہ جائداد کو فروخت وغیرہ کرنا شروع کر دیا ہے اپنے باپ چچا وغیرہ کی شہادت میں پیش کر کے اپنا عصبہ ہونا میت کی طرف یوں ثابت کر رہا ہے کہ متوفی کے دادا اور میرے پردادا آپس میں سگے بھائی تھے۔ حالانکہ اسکے باپ چچاؤں نے بھی ان لوگوں کو دیکھا بھالا نہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی شہادت جنہوں نے خود ان کو دیکھا بھالا نہیں مستند ہو سکتی ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۸۴ } اس سوال کا جواب فریقین کے بیانات اور شہادتوں کے سماع پر موقوف ہے جس کا ثبوت ہوگا

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**اہلحدیث کی توسیع اشاعت** کے لئے گذشتہ پرچہ میں ناظرین سے اپیل کی گئی ہے۔ امید واثق ہے کہ ہر ایک خریدار اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریگا دراصل یہ آپ حضرات ہی کا کام ہے۔ ادارہ اہلحدیث کے ذمہ جس قدر فرائض ہیں ان کی ادائگی میں حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے۔

**حساب دوستاں** اہلحدیث ۲۶ جولائی و ۲ اگست میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اسے ملاحظہ فرمانا اور اس پر عملدرآمد کرنا بھی ناظرین کا فرض اولیں ہے۔

**فائدہ کی صورت** تو یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ اگر بنلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجا کریں۔ تاکہ "وی پی بھیجنے کی ضرورت نہ رہے" کیونکہ اس سے واپسی کا خطرہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں محصول رجسٹری کا خرچ بھی دفتر کی گرہ سے ہوتا ہے۔ (۸۰۲)

**رسید مضامین آمدہ** مولوی ابوسعید عبدالعزیز۔ محمد یعقوب برق ڈاکٹر کے۔ اے۔ خان۔ شیخ احمد دہلوی۔

**مضامین غیر مقبولہ** مدوجزر اسلام۔

**انقلاب زمانہ** پنجابی نظم میں بے پردگی کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں۔ قیمت ایک پیسہ۔ ملنے کا پتہ:۔ میاں غلام رسول ناظم انجمن اہلحدیث ہوشیارپور۔

**مدرسہ اہل حدیث باڑی** ریاست دھولپور۔ قریبًا ۱۰ سال سے خدمت قرآن و حدیث میں مصروف ہے۔ یہ مدرسہ راجپوتانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ طلباء کی تعلیم، رہائش اور خوردونوش کا انتظام مدرسہ کی طرف سے خاطر خواہ ہے۔ یہ درسگاہ پُرفضا مقام پر شہر اور اسٹیشن کے درمیان عمدہ عمارت میں واقع ہے۔ طلباء شائقین قرآن حدیث بہت جلد بذریعہ درخواست داخلہ اجازت حاصل کر کے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(الملتمس سیکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور)

(۸، داخل غریب فنڈ)

**مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ سے طلبا کا اخراج** ۲۸۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ کو مدرسہ مذکور نے مندرجہ ذیل دو طالب علموں کو ان کی بداخلاقی کی وجہ سے خارج کر دیا ہے۔ (۱) محمد ادریس ولد یعقوب منڈل مرحوم ساکن موضع بابواں ٹاپو۔ بھیم نگر ضلع بھاگلپور۔ (۲) سجاد علی ولد عبدالمجید بسواس رنگی پور جھنگل ضلع مالدہ۔

(مہتمم مدرسہ مذکور)

**غریب فنڈ** میں از مدرسہ محمدیہ باڑی ۸ ر سابقہ بقایا بذمہ فنڈ ۶/۵ر۔ بقایا بذمہ فنڈ ۱۳ر۔ اس ہفتہ تین سائلین کے داخلے وصول ہوئے ہیں۔ احباب خیر و دیگر شائقین اشاعت توحید و سنت اس فنڈ کی حتی الامکان امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

## ایک ضروری تصحیح

اخبار اہلحدیث سن رواں کی جلد بتیس ۳۲ ہے مگر کاتب کی غلطی سے اہلحدیث ۱۰ مئی ۳۵ء ۲۹ع سے تینتیس ۳۳ شائع ہو رہی ہے۔ صحیح ۳۲ ہی ہے۔ ناظرین تکلیف فرما کر اپنی اپنی فائلوں میں اسکی قلمی تصحیح کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

## "قادیاں میں تین زلزلے"

عنوان بالا کا مفصل مضمون اہلحدیث ۲۔ اگست میں شائع کیا گیا ہے۔ بغرض تقسیم اشاعت فنڈ سے اشتہاری صورت میں کثیر تعداد میں طبع کرایا گیا ہے۔ اشاعتی انجمنوں کا فرض ہے کہ اسے تقسیم کریں تاکہ عوام کو حق و باطل کی تمیز ہو جائے۔

صرف سات آنہ (۳ر امداد اشاعت فنڈ اور ۴ر بغرض محصول ڈاک) بھیجکر یکصد اشتہار طلب کریں۔

نوٹ:۔ وی پی کوئی صاحب طلب نہ کریں۔ قیمت بہرحال پہلے آنی چاہئے۔

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

## بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

(۶) قال النجم الفضل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام و محمد بن اسماعیل خلفہ فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطا خطوۃ یخطو محمد و یضع قدمہ علی خطوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یتبع اثرہ۔ کہا نجم بن فضل نے کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے پیچھے محمد بن اسماعیل بخاری تھے۔ جس وقت آپ پاؤں اٹھاتے تھے محمد بن اسماعیل بھی پاؤں اٹھاتا تھا اور اپنا قدم آنحضرتؐ کے نقش قدم پر رکھتا تھا۔

(۷) امام بخاری ہمعصروں میں سب سے افضل تھے۔ (مورخ ابن کثیر)

(۸) امام بخاری اپنے زمانے کے فاروق اعظم تھے۔ اگر گروہ صحابہ میں ہوتے تو آفتاب بن کر چمکتے (امام قتیبہ)

(۹) امام بخاری کی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ (امام مسلم)

(۱۰) اگر میں اپنی عمر سے دیگر دوسرے کی عمر بڑھا سکتا تو امام بخاری کی عمر بڑھاتا۔ میری موت معمولی بات ہے اور بخاری کی موت علم کی خانہ بربادی ہے (یحییٰ بن جعفر) تلک عشرۃ کاملۃ۔

یہ مختصر تحریر امام صاحب کی زندگی کا سواں بلکہ ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ امام صاحب سے اپنے زمانہ میں ایسے کمالات ظاہر ہوئے جن کا تحریر میں لانا آسان کام نہیں۔ اور میری تو کیا ہستی ہے کہ میں امام صاحب کے کمالات صفحہ کاغذ پر لاؤں ہاں محبت کے جوش میں چند الفاظ نوک قلم ہیں۔

احب الصالحین ولست منہم
لعل اللہ یرزقنی فلاحا

ناظرین! امید ہے کہ ان کے پڑھنے سے باقی حالات کو اسی پر قیاس کر لیں گے اور ان سے یہ بھی امید ہے کہ بخاری شریف جو امام صاحب کی محنتوں کا نتیجہ ہے اور بقول محمد بن احمد مروزی حضرت خاتم المرسلین کی کتاب ہے پر عمل پیرا ہو کر متبعین رسولؐ کے زمرہ مطہرہ سے ہو جائیں گے۔ ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ۔

تجرید بخاری ہر دو حصہ مجلد۔ ترجمہ مع متن۔ صحیح بخاری کی تمام حدیثوں کا مجموعہ مع حذف اسانید۔ قیمت ۶ر۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## احراری اور قادیانی

پنجاب میں ایک جماعت اسلامیہ ہے جس کا نام احرار اسلام ہے۔ یہ جماعت عموماً ملکی اور مذہبی کاموں میں دخل دیا کرتی ہے اور بڑے حوصلے سے دخیل ہوتی ہے۔ تحریک کشمیر میں انہوں نے بڑا کام کیا تھا چند دنوں سے ان کا رخ قادیانی قلعہ کی طرف ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ قادیانی قلعہ کا افسر (میاں محمود) اور قادیانی اخبارات احراری کا نام ورد زباں رکھتے ہیں۔ ہائے احرار نے ستایا! ہائے احرار نے مارا! یہی احرار مسجد شہید گنج لاہور کی وجہ سے آج کل خواص و عام کے مورد عتاب ہیں۔ پبلک ان پر آوازے کستی ہے انکی تقریروں میں رخنہ انداز ہوتی ہے، منہ سے نا ملائم الفاظ کہتی ہے بلکہ ہاتھوں سے بھی ناشائستہ افعال کرتی ہے۔ جو بحکم تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ہمارے خیال میں بالکل معمولی بات ہے۔ اور جس وجہ سے پبلک احرار پر خفا ہے وہ وجہ ہمارے نزدیک بھی معقول ہے۔ مگر قادیانی اخبارات اور مبلغین اس کو زیادہ اہمیت دیکر اپنی کرامت کا اظہار کر رہے ہیں یہ بات ذرہ قابل غور ہے۔ ان کو تاریخ احمدیہ پر نظر کرنی چاہیئے۔ سب سے پہلے ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی تاریخ یاد کریں کہ ڈپٹی آتھم عیسائی کی میعاد موت گزرنے پر جب وہ زندہ رہا تو پبلک نے مرزا کے حق میں کیا کیا کہا۔ یاد نہ ہو تو اس زمانہ کے چند اشعار جو عام طور پر اشتہارات میں شائع ہوئے تھے سن لیں ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

؎ غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ذلیل و خوار ندامت چھپا رہے تھے کہتا
تیرے مریدوں پہ محشر چھٹی ستمبر کی

ہم اس مخالفت اور بدگوئی کا نقشہ نہیں دکھا سکتے جس کا مظاہرہ چھٹی ستمبر ۱۸۹۴ء کو کیا گیا۔ یہ ہنگامہ ایک مقام پر نہ تھا، سارے ملک میں تھا۔ اغیار تو بازاروں میں اچھلتے کودتے پھرتے تھے اور مخلص احمدی حضرات (فدائیان مرزا) سر چھپائے گوشہ نشین تھے۔ ایسے دم بخود کہ کاٹو تو لہو نہیں بلاؤ تو جواب نہیں دیتے ؎

نہ چھیڑ اے نکہتِ باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ احرار کے خلاف اس وقت جو مظاہرہ ہے اس مظاہرہ کا عشر عشیر (دسواں حصہ) بھی نہیں جو مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف ستمبر ۱۸۹۴ء میں یا اپریل ۱۸۹۳ء میں ہو چکا ہے۔ جب لودھانہ کے مباحثہ میں فریق مرزائی کو شکست ہوئی اور انہوں نے سو صد روپیہ بطور تاوان دیا۔ حالانکہ ان دونوں شکست خوردوں میں بڑا فرق ہے۔ احرار کوئی رسول نہیں، ملہم نہیں، مسیح نہیں، مہدی نہیں کہ ان کا دعوی مؤید من اللہ ہونے کا ہو۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کا دعوی تھا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تیری فتح ہوگی۔ فریق مخالف جو انسان کو خدا بنا رہا ہے پندرہ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا اس روز حق کی فتح ہوگی لنگڑے چلیں گے اندھے دیکھیں گے وغیرہ۔ اہل حق سے مراد مرزا صاحب کی ذات خاص تھی۔ اور اہل باطل سے مراد ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) اور اسکی پارٹی تھی جو اس پیشگوئی کے خاتمہ پر بڑے مزے سے اچھلتی پھرتی تھی اور اشعار گاتی تھی جن میں سے ایک دو یہ ہیں ؎

پنجۂ آتھم سے ہے مشکل رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح پہلا پہلوان اپنی شکست سے دل برداشتہ نہ ہوا تھا اسی طرح احرار بہادران بھی دل گردہ مضبوط کر کے یہ شعر ؎

گرتے ہیں شاہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے

پڑھتے ہوئے میدان قادیان میں جا براجیں گے۔

زمانہ کا انقلاب ہوتا رہتا ہے۔

---

## گوشوارہ حساب آمد و خرچ
## آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
### بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

آمد ماہ حال

| | |
|---|---|
| چندہ معرفت دفتر اہلحدیث دہلی | عسہ |
| سیٹھ داؤد بہارا صاحب سورابیہ جاوا | عسہ |
| بابو غفور علی صاحب لدھیانہ | ۶ |
| بذریعہ مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی | عیہ |
| ״ مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی | ۸عیہ |
| ״ مولوی عبدالمجید صاحب واعظ اکبر آبادی مالدہی | للعہ |
| ״ مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخنگری | لعہ |
| ״ مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری | معہ |
| ״ مولوی رشید احمد صاحب واعظ گورگانوی | ے |
| ״ مولوی عبدالمجید صاحب واعظ گورگانوی | سہ |
| ״ مولوی بہرام صاحب آزیری واعظ پشاوری | ۶ |
| ״ مولوی نصیرالدین صاحب واعظ بھرتپوری | عہ |
| میزان آمد ماہ حال | ۱۵۵ |

(۸۰۳)

(خرچ بہ تفصیل ذیل)

۳۳ مدارس متعلقہ اہل حدیث کانفرنس

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | بنام مدرسہ اہل حدیث ہالہ سندھ حیدر آباد | عیہ |
| (۲) | ״ مدرسہ ״ قطب صوبہ دہلی | عہ |
| (۳) | ״ مدرسہ ״ باڑی علاقہ دھول پور | عہ |
| (۴) | ״ مدرسہ ״ بگوڈ علاقہ اودے پور | عہ |
| (۵) | ״ مدرسہ ״ کھورت ریس تبت کشمیر | عہ |
| (۶) | ״ مدرسہ ״ خواری تبت کشمیر | معہ |
| (۷) | ״ مدرسہ ״ بلغار ״ | معہ |

ahmadimuslim.de

(۸) بنام مدرسہ اہلحدیث کپورتھلہ اسٹیٹ　معہ
(۹) " مدرسہ " رجپوہ ضلع گوڑگانوہ　معہ
(۱۰) " مدرسہ " ٹنکر گوالیار　معہ
(۱۱) " مدرسہ " گھالتہ ضلع گورگانوہ　معہ
(۱۲) " مدرسہ " شکراوہ ضلع گورگانوہ　ہے
(۱۳) " مدرسہ " منڈولہ پہاڑ گنج دہلی　سے
(۱۴) " مدرسہ " سسولہ کلاں ضلع میرٹھ　ہ
(۱۵) " مدرسہ " سیدپور "　صہ
(۱۶) " مدرسہ " تبوڑی "　صہ
(۱۷) " مدرسہ " رتن پور ضلع مراد آباد　صہ
(۱۸) " مدرسہ " جیٹ پورہ ضلع گورکھپور　صہ
(۱۹) " مدرسہ " پرپوا نرائن پور پرتاب گڑھ　صہ
(۲۰) " مدرسہ " ناگ پور سرکل عسہ　صہ
(۲۱) " مدرسہ " لالپور ریاست رامپور　صہ
(۲۲) " مدرسہ " گہنا ٹیڑا ضلع گورگانوہ　صہ
(۲۳) " مدرسہ " جہٹانا "　صہ
(۲۴) " مدرسہ " اوڑکی علاقہ بھرتپور　صہ
(۲۵) " مدرسہ " لاڈمکا "　صہ (۲۰۴)
(۲۶) " مدرسہ " دیواکری ریاست الور (امداد بنام)
(۲۷) " مدرسہ " وڈور ضلع ڈیرہ غازیخان　صہ
(۲۸) " مدرسہ " دیرسرا ضلع مظفر گڑھ　صہ
(۲۹) " مدرسہ " کوٹلی لہاراں ضلع سیالکوٹ　صہ
(۳۰) " مدرسہ " بڑہ باڑی سلہٹ بنگال　(امداد بنام)
(۳۱) " مدرسہ " ردی فتنی ضلع سلہٹ　(امداد بنام)
(۳۲) " مدرسہ " کوسی ضلع گیا　ہے
(۳۳) " پیش امام مسجد کوچہ قابل عطار دہلی　ہے
مولانا عبدالرحمن صاحب مرحوم مبارکپوری　عہ ۴
مولوی خیر محمد صاحب نظامانی حیدرآباد سندھ　عسہ

میزان　۲۳۵ / ۸

| نام واعظین | تعداد تنخواہ | سفر خرچ | میزان کل خرچ |
| --- | --- | --- | --- |
| مولوی عبداللہ صاحب | ملتہ | ۶ | معہ ۹ |
| مولوی عبدالرزاق " | ۱عہ | ۴ ہے | لعہ ۴ |
| مولوی شمس الدین " | ۱عہ | ہے | مہعہ |
| مولوی عبدالمجید " | عہ | ۳ | عہ ۳ |
| مولوی عبدالرحمن " | معہ | ۱۳ ہے | رعہ ۱۳ |
| مولوی عبدالمجید " | ہے | للعہ ۱۴ | عہ ۱۴ |
| مولوی نصیرالدین | عہ | ۱۰ | لعہ ۱۰ |
| مولوی رشید احمد | عسہ | ۹ | عہ ۹ |
| مولوی بہرام صاحب | - | - | - |

میزان　۱۳۵ / ۱۵

## خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی

| | |
| --- | --- |
| بنام محرر دفتر | سہ |
| کرایہ دفتر | عہ |
| ٹکٹ | ۴ / ۲ |
| خاکروب | ۳ |
| میزان للعہ | ۰ - ۷ - ۴۳ روپے |

میزان کل خرچ ۱۰۷۱ للعہ ۱۴ کی ۱۲۵۹

(عبداللہ فنانشل سیکرٹری اہل حدیث کانفرنس دہلی)

## ہندوستان وبرہما میں فوجی اور بحری سرمایۂ امداد

ہندوستان وبرہما کا فوجی وبحری سرمایۂ اعانت ۱۹۲۳ء میں اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ ہندوستانی فوج کے ان مصافی اور غیر مصافی جوانوں کو جو معذور الخدمت ہوگئے ہوں یا ایسے جوانوں کے لواحقین کو امداد دی جائے جو جنگ عظیم میں یا ہندوستان سے باہر یا سرحدی فوجی خدمت یا ہندوستان میں دیگر کارزاری مہموں کے دوران میں جاں بحق ہوگئے ہوں۔ سرمایہ مذکور میں سے بقدر آمدنی سال میں دو مرتبہ زر اعانت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اس کا معتد بہ حصہ پنجاب کو ملتا ہے۔ گذشتہ تقسیم بابت نصف سال مختتمہ ۳۰۔ جون ۱۹۳۵ء پر پنجاب میں ۵۱۴۰ روپیہ بانٹا گیا۔ یہ امداد رہن شدہ زمین کو چھڑانے، قرضہ بیباق کرنے، مکانات کی مکرر تعمیر و مرمت، لڑکیوں کی شادی، دوکانیں کھولنے اور ہمہ قسم اغراض کے لئے دی گئی۔ لاہور ۳۰۔ جولائی ۱۹۳۵ء

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

## جاپان میں ہندوستانی طلبا
### ٹیکنیکل تعلیم کے لئے وہاں جانے سے پیشتر مالی انتظام کرنا ضروری ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہز میجسٹی ملک معظم کے قنصل جنرل متعینہ کوبے جاپان نے حکومت ہند کو اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ایک دو سال سے چند ہندوستانی طلبا یا شاگرد تعلیم یا تربیت حاصل کرنے کی غرض سے جاپان گئے اور ان میں بہت کم اس امر سے واقف تھے کہ جاپان میں رہنے کے لئے کتنے روپیہ کی ضرورت ہے اور ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ روپیہ کی قلت کے باعث طلبا کے طرز زندگی کا ان کی تعلیم پر برا اثر پڑا ہے۔ بنا بریں قنصل جنرل موصوف نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر ہندوستان میں مقامی حکام ٹکنیکل تعلیم کے واسطے عازمان جاپان کو یہ مشورہ دیں کہ وہ وہاں جانے سے پیشتر روپیہ کا بخوبی بندوبست کرلیں تو اس سے طرفین کو فائدہ پہنچیگا۔ (لاہور یکم اگست ۱۹۳۵ء)

## مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جد و جہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ مرتبہ ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے (علیگ) بیرسٹرایٹ لاء کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

**مسدس حالی**۔ (مع حیات حالی) ہندوستان کے مشہور ومعروف قومی شاعر خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور شہرہ آفاق تصنیف۔ قیمت ۱۲/

ہر دو کتب ملنے کا پتہ:-

**دفتر اہلحدیث امرتسر**

# ہیضہ!

## اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وباء ہے تاہم

تمہارے گھر کا حکیم

# امرت دھارا

رجسٹرڈ

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے

امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوا ہے

## ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی سوا روپیہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے
-/8/2　　-/4/1　　-/8/-

**احتیاط** نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تکلیف کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ　امرت دھارا ۲۳ لاہور　المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

---

علا

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

منیجر دواخانہ نورالعین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

---

**اُردو لغات فیروزی۔** اردو زبان کے تمام مستعمل الفاظ وغیرہ اور ان کے معنی۔ قیمت ۲/ (منیجر اہلحدیث)

---

عـ۲۳

**ناظرین کرام** آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، نفخ ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال و پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپکو چاہیئے کہ ہماری مشہور مجرب لعوبیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت صرف ۱۲/ فی ڈبہ محصول ۵/۔ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

---

عـ۴۴/۱۵

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک ۱۲/۔ آدھ پاؤ ۳/۔ پاؤ بھر ۴/۸ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ　(۸۰۵)

## تازہ ترین شہادات

**جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل** "مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں فائدہ بہت کچھ پایا ایک چھٹانک بذریعہ وی پی در بھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں" (۲۔ جولائی ۳۵ء)

**جناب سید محمد سردار صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ۔** "اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی آپ کے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور بااثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۳۵ء)

**جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا۔** "آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳۔ جولائی ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

**حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر**
**دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

ahmadimuslim.de

## ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۹/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۲۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، آنکھ جھپنی، پرانی لالی جالا، پھلی، چھڑا، ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔ نمونہ مفت۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں۔

پتہ۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی



## ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۷/۱۱

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس ۲ ؎۔

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ


اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

## باجلاس جناب سب جج صاحب بہادر مقام نواں شہر

نالش نمبر ۹۳/۷ بابت ۱۹۳۵ء

لابھ سنگھ ولد میا ذات جٹ سکنہ سجادل پور پرگنہ نواں شہر مدعی۔ بنام فضل شاہ ولد چھجو ذات فقیر ساکن سناوہ پرگنہ نواں شہر۔ مدعا علیہ۔

دعویٰ -/۹/۵۸

مقدمہ مندرجہ عنوان میں درخواست مدعی سے پایا جاتا ہے مسمی فضل شاہ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور روپوش ہوجاتا ہے۔ معمولی طریقہ سے تعمیل ہونی مشکل ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۲ ۸/۳۵ بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہوکر اصالتاً پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کی نہ کریگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۳ ۷/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)


## تمام دنیا میں بےمثل ۴۲/۵۱

# سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر



## ضرورت ہے ۱/۱۲

سول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درس گاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)



## دانت ۲/۴

نو ایجاد کرشمہ ایم۔ اے رجسٹرڈ

پین لیس ٹوتھ ایکسٹریکٹر پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بغیر ہلتا ہوا ہر قسم کا دانت بلا تکلیف اور نہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بے ضرر ہے۔ امتحان سے خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی تولہ شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

پتہ:- ایم۔ اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کھچلا گیٹ اوجھیانی (بدایوں) یو۔ پی



## شائقین عطریات و اہل حدیث حضرات ۲/۴

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمتمیں جائیگا۔ کل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا عطر گلاب۔ کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس۔ چنبیلی۔ موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲/ عہ۔ عہ۔ ۶/۔ ۲/۔ عہ تک۔ روح خس فی تولہ ۶/۔ ۲/۔ عہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ۔ گل روغن وغیرہ فی سیر عہ ۶/۔ ۲/۔ للعہ۔ عہ۔ عہ۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)



## تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان (عربی)

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان میں سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی جدید تفسیر۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

# کتب متعلقہ اہل حدیث

**البرہان العجائب**۔ (مصنفہ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی) اس رسالہ میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر ایسے زبردست دلائل دیے گئے ہیں کہ مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۴؍۔ **تحفہ اہل حدیث**۔ المعروف بہ انکشاف جدید در تحقیق تقلید۔ مصنفہ مولوی ابو تراب محمد حسین صاحب ہزاروی۔ جس میں مسئلہ تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ امت محمدیہ میں شخص ابو حنیفہ نامی گزرے ہیں۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰؍

**ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین**۔ کتاب ہذا میں پچاس مغالطے شرح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے حضرات غیر المقلدین یعنی اہلحدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ مصنف کتاب ہذا نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، رزاعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍ **اثبات التوحید**۔ یہ کتاب قاضی فضل احمد لدھانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قاضی مذکور نے جماعت اہل حدیث، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح، مولانا محمد اسماعیل شہید رح، مولانا رشید احمد گنگوہی رح نیز متعدد علماء دیوبند اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی پر کفر کا فتوٰی صادر فرمایا ہے۔ "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے تمام اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

**حسن البیان** بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا عبد العزیز رحیم آبادی۔ اس کتاب میں "سیرت النعمان" کے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے ہیں جس کو خود علامہ شبلی نے تسلیم کیا۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ

**جمع الرسالتین**۔ اس میں کھانا سامنے رکھ کر اور قبروں پر فاتحہ پڑھنے کی تردید عالمانہ طریق سے کی گئی ہے۔ نیز احادیث نبوی کا زمانہ نبوی میں کتابی صورت میں جمع ہو جانے کا بینظیر ثبوت دیا گیا ہے اور مسائل بھی زیر بحث ہیں۔ ۸؍

**الارشاد الیٰ سبیل الرشاد**۔ مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہ جہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بینظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جلالت حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت عہ

**الآثار المتبوعہ**۔ رد اعلام المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ مئوی۔ سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۱۵۴ صفحات۔ قیمت ۸؍۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہی ہوتی ہے۔ مخالفین نے اس کی تردید میں ایک رسالہ اعلام المرفوعہ شائع کیا۔ جس میں تین طلاقیں ہی ثابت کیں۔ خدا بھلا کرے مولانا عبداللہ صاحب کا کہ انہوں نے رسالہ زیر تبصرہ میں مخالفین کی تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کیا کہ وہ طلاق واحد ہی ہوگی۔ قابل دید ہے۔

**مجموعہ خطب دوازدہ ماہی** مترجم اردو۔ جس میں بارہوں مہینے کے خطبے از تالیفات مولانا اسماعیل شہید رح، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح درج ہیں۔ جو سراسر برکت ہی برکت ہیں۔ قیمت عہ **خطبہ دوازدہ ماہی** (عربی) جو کہ خاص عربی زبان میں ہے اور تمام عرب شریف میں پڑھا جاتا ہے۔ قیمت ۸؍۔

**خطبات التوحید**۔ مؤلفہ مولانا حمید اللہ صاحب محدث دہلوی۔ قیمت ۱۰؍

**مجموعہ خطب مواعظ حسنہ**۔ یہ کتاب خطبوں کا مجموعہ حضرت مولٰنا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تصنیف ہے۔ کتاب کے دو کالم ہیں ایک میں اصل عربی لفظ ہیں۔ دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہے۔ جمعوں عیدوں کے علاوہ استغفار وغیرہ کے خطبے بھی درج ہیں۔ اس موضوع پر یہ کتاب خاص مفید ہے قیمت عا روپے۔ **خطبات التوحید جدید**۔ مصنفہ مولانا ابو الحسن صاحب۔ ترمیم شدہ مولانا نور الحسن صاحب مع خطبات شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح و شاہ اسماعیل صاحب شہید رح۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ ۱۲؍

**کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کیمیا**۔ مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب امرتسری جس میں نماز کے تمام مسائل مفصل درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً وضو، غسل، تیمم، اذان، تسویہ الصفوف، رفع الیدین، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، جلسہ استراحت، رفع سبابہ، جمعہ، صلوٰۃ اللیل، وتر، نماز تراویح، نماز اشراق ضحیٰ، صلوٰۃ التسبیح، نماز حاجت، استخارہ، نماز کسوف خسوف، نماز استسقا، نماز استغفار، نماز خوف وغیرہ مفصل تحریر کئے گئے ہیں۔ عربی عبارتوں کے صحیح تراجم بھی دیئے ہیں۔ تاکہ معمولی لیاقت والے بھی فائدہ حاصل کر سکیں۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنہ (۸؍) **وعظ بینظیر**۔ بے بہا تالیف ہے اس میں حسب ذیل دس وعظ ہیں۔ فضائل بسم اللہ۔ فضائل درود شریف، معراج شریف۔ لقاء الٰہی۔ اعمال صالح، صدقہ فضائل، تقویٰ، رحمت الٰہی، اطاعت والدین، توکل، صورت و قلب و زینت۔ قیمت ۱۲؍ **احسن المواعظ**۔ حصہ اول، مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت ۱۲؍

ahmadimuslim.de

## تصانیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

**ولی اللہ**۔ ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے اور نہ وہ بے شرع پیر فقیر جو اپنے تئیں خدا رسیدہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں اس مرتبہ علیا پر فائز ہو سکتے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ شریعت کا تازیانہ ہر ایک کے لئے یکساں ہے۔ قیمت ۵ر

**قوالی**۔ اس کتاب میں یہ مسئلہ ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الہی کا ذریعہ ہے ایک مفصل بحث کی ہے۔ کتاب وسنت کے دلائل کی روشنی میں مسئلہ ہذا کو تشنہ توضیح نہیں رکھا۔ غرض یہ رسالہ صوفیائے باطل پرست کے لئے تازیانہ شریعت ہے جس کی زد سے ان کی رکیک حجتیں پارہ پارہ ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ۸ر

**تفسیر آیہ کریمہ** ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کی تفسیر ہے۔ جس میں سب سے اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد دعا یونس علیہ السلام (آیہ کریمہ) کے الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے؟ قیمت ۱۲ر

**ائمہ اسلام**۔ اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہایت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت ۱۲ر

**الوصیۃ الکبریٰ**۔ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے سادہ، مختصر اور آسان صورت میں عام عقائد کا مجموعہ مرتب نہیں ہوا۔ قیمت ۸ر

(۴۰۸)

**الوصیۃ الصغریٰ**۔ الوصیۃ الکبریٰ کی طرح یہ بھی نہایت جامع وصیت ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل رضی صحابی کو کی تھی۔ جس کا لب لباب تقویٰ، توبہ، استغفار، مکارم اخلاق، مداومت ذکر، سعی فی الدین اور دعا وغیرہ کی تعلیم ہے۔ قیمت ۴ر

**تفسیر سورہ فلق والناس** (مع متن عربی) اس تفسیر میں امام موصوف نے پہلے تمام علما متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں جو لفظ غاسق، وقب، وسواس، رب، ملک، اللہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ علاوہ اور مباحث کے جو سلسلہ تفسیر میں ضمناً آگئے ہیں آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت ۹ر

**تفسیر سورہ اخلاص**۔ جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ اس کتاب کے رٹ کر جانے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ قیمت ۶ر

**تفسیر سورۃ الکوثر**۔ مترجمہ از مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قیمت ۴ر

**زیارت القبور** (اردو مع متن عربی)۔ قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے۔ قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی نذر ... ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۶ر

**العقیدۃ الواسطیہ** (اردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری، نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین پر دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

**بندگی**۔ ترجمہ رسالہ "العبودیت" اس کتاب میں آیت يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ کی نہایت جامع اور بسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۶ر

**مجذوب**۔ اس رسالہ میں شیخ الاسلام نے مجذوب۔ مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا نہیں چاہئے۔ قیمت ۴ر

**درجات الیقین**۔ صوفیائے کرام کے مطالعہ کے لئے یہ کتاب ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ معرفت الٰہی کا گنجینہ اور قرآنی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۴ر

**العروۃ الوثقیٰ**۔ اس رسالہ میں خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ ... اور کتاب وسنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے۔ جس میں شفاعت وعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

**کتاب الوسیلہ**۔ اس میں محض لفظ "وسیلہ" کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اصل میں توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت وتقلید کے گلے پر چھری ہے نیز قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات وحکایات، زیارت القبور، بدعیہ وشرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک ومذاہب اور ان کے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

**رحلت مصطفےٰ**۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مرض الموت وبعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرایہ میں قلمبند کیا گیا ہے ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ ۱۲ر

**اصحاب صفہ**۔ محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے کہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ میں اور ان کی بسر اوقات کیونکر ہوتی تھی۔ قیمت ۱۰ر

**صداقت رسول**۔ ثابت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ایسی سیرت رکھنے والا نبی ہی ہو سکتا ہے۔ قیمت ۴ر (ملنے کا پتہ)

**دفتر اہلحدیث امرتسر**



ahmadmuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

# اخبار اہلحدیث امرتسر

مسئول مدیر ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عنہ

رؤسا و جاگیرداران سے " " ۸ ؎

عام خریداران سے " " ۵ ؎

ششماہی ۲/۴

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۹) امرتسر ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

بے قراری مسلم - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲

تفسیر قرآن ایک پادری کے قلم سے - - ص۳

مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ - ص۵

اہلحدیثوں سے میری درخواست - - ص۷

سوال متعلق رفع الیدین - - - ص۸

تحریک اہلحدیث موضع محبت پور کھیوہ ص۹

حاجی عبد الرحمن صاحب کا انتقال - ص۱۰

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱

کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا؟ - - ص۱۳

متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع ص۱۵

اشتہارات - - - - ص۱۶ تا ۲۰

67590

## بیقراریٔ مسلم

(از ماسٹر محمد شریف صاحب چک ۳۲۸ ضلع لائلپور)

جمالِ حسن تو یکبار دیدن آرزو دارم
کلیم آسا بدرگاہت طپیدن آرزو دارم

نوائے نغمۂ وحدت کہ از میرِ حجاز آمد
دریں ہندوستاں اکنوں شنیدن آرزو دارم

ازاں بادہ کہ آید جوش ز مردانِ غازی را
کنارِ آبِ گنگ اکنوں چشیدن آرزو دارم

ز مستیِ مئے توحید آں جوشِ جنوں خواہم
قبا و جامۂ خود را دریدن آرزو دارم

نوائے عندلیبِ زار در گوشم ہمے آید
بیا ساقی کہ در گلشن چمیدن آرزو دارم

ہوائے ہند ناساز دلِ من بیقرار ایں جا
برخشِ خود سوئے یثرب چلیدن آرزو دارم

سرت گردم مرا از پیشِ خود اکنوں مراں ساقی
مئے وحدت بجان و دل خریدن آرزو دارم

شریفؔ از حالتِ مسلم دلِ من ایں چنیں نالد
کہ کوہِ لالہ گوں از دل کشیدن آرزو دارم

قرآن مجید مترجم۔ از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ سائز ۲۲×۲۹/۴ ضخامت ۸۰۶ صفحات۔

# انتخاب الاخبار

**مقامی حالات** | امرتسر میں ۸۔ اگست کے بعد بارش نہ ہونے سے گرمی روز بروز بڑھ گئی تھی۔ ۱۱۔ اگست کو تھوڑی سی بارش ہو جانے سے موسم میں کچھ تغیر واقع ہو گیا۔

— ۹۔ اگست کو مسجد شیخ خیرالدین مرحوم میں مجلس احرار کی طرف سے جو شہدا لاہور منانے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی مظہر علی اظہر نے تقریر کر کے احرار کے خلاف جو نفرت پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا۔ دوران تقریر میں دو تین حضرات نے جلسہ میں ہلچل مچانے کی کوشش کی جنکو سامعین نے ہی مارا۔

— امرتسر شہر اور اس کے دیگر مضافات میں بالکل امن ہے۔ کسی قسم کی مذہبی منافرت وغیرہ نہیں کاروبار بدستور جاری ہے۔

**لاہور و پنجاب** | لاہور میں بھی بالکل امن و امان ہے۔ لاہوری اخبارات پر سے سنسر ہٹا لیا گیا ہے شہر میں صرف گوردوارہ شہید گنج پر گورہ فوج کا پہرہ ہے۔ باقی تمام جگہوں سے پہرے ہٹا لئے گئے ہیں۔ گورنر پنجاب و فنانس ممبر شملہ چلے گئے ہیں باقی ممبران کونسل وغیرہ بھی شملہ جانے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کا دو لاکھ روپیہ خرچ ہو گیا ہے۔

— لاہور کے لالہ فقیر چند ایم۔ ایل۔ اے صدر پنجاب کانگرس نیشنلسٹ فوت ہو گئے۔

— موضع بوڑیوالہ ضلع شیخوپورہ میں سکھ مسلم فساد ہونے سے ۱۷ اشخاص زخمی ہوئے۔ وجہ فساد کھیتوں میں بکریاں چرانا تھا۔

— موکھل ضلع گوجرانوالہ سے ۲۵ ہزار کی چوری ہوئی تھی۔ پولیس نے بڑی محنت سے اس سلسلہ میں پانچ ڈاکو گرفتار اور کچھ مال برآمد کیا ہے۔

— شملہ میں کثرت بارش کی وجہ سے کئی عمارتیں اور سڑکیں خراب ہو گئی ہیں۔ ریاست جنگا میں ایک مکان گرنے سے ایک کنبہ خاندان نیچے دب کر مر گیا۔

— حکومت پنجاب نے لیبر ریسرچ سوسائٹی اور اس کی سب کمیٹیوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔

**ہندوستان کے حالات** | ہفتہ مختتمہ ۱۰۔ اگست کو ہندوستان سے ۷۵ لاکھ ۹۱ ہزار ۵۹۷ روپے کا سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔

— صوبہ آسام میں گذشتہ فروری سے جون تک ۱۹۸۶ اموات صرف ہیضہ سے واقع ہوئیں۔

— خان عبدالغفار خان (سرحدی گاندھی) کو بریلی جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ انکے وزن میں ۲۵ پونڈ کی کمی ہو گئی ہے۔

## یاد رکھنے کی بات

یہ ہے

کہ اگر آپ کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے تو فی الفور بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو جلد از جلد اطلاع دیں ورنہ

**اہلحدیث ۳۰۔ اگست وی پی بھیجا جائے گا**

**اگر آپ** | قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع بھی نہ بھیج سکیں تو دفتر سے جب آپ کے نام وی پی بھیجا جائے اسے ضرور وصول کر لیں۔ اگر اسی وقت وصول نہ کر سکیں تو وی پی کا اطلاعی کاغذ لیکر ایک ہفتہ تک ڈاکخانہ میں امانت رکھا دیں۔ مگر اسے واپس کسی صورت نہ کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

— مدراس کونسل میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی گئی ہے۔

— جہلم میں ۱۲ مسلح ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کے ہاں ڈاکہ ڈالا اور ہزاروں روپیہ کا مال لیکر فرار ہو گئے۔

— جھانسی سے پچاس میل کے فاصلہ پر زمین میں ایک میل لمبا اور دو فٹ چوڑا شگاف پیدا ہو گیا ہے۔

— ایبٹ آباد سے دو فوجی سکھ رجمنٹ سپاہی رائفلوں سمیت فرار ہو گئے ہیں جنکی گرفتاری کیلئے پانچسو روپیہ انعام مقرر ہوا ہے

**ضرورت کتب حدیث مترجم** | کتب خانہ مدرسہ سعیدیہ کے لئے ایک ایک نسخہ صحیح مسلم مترجم اردو و سنن ابی داؤد مترجم اردو، وسنن نسائی مترجم اردو وسنن ابن ماجہ مترجم اردو کی ضرورت ہے۔ جن حضرات کے پاس یہ چاروں کتابیں بغرض فروخت موجود ہوں خواہ وہ کتب فروش ہوں، یا اپنا خاص نسخہ علیحدہ کرنا چاہیں وہ ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

محمد ابو القاسم۔ سعید منزل دارانگر بنارس سٹی

**یاد رفتگان** | شیخ عبد القیوم صاحب رئیس ہٹونڈہ (الہ آباد) جو خیر اہل حدیث تھے نوجوانی میں اولاد وغیرہ چھوڑ کر یکایک قضا کر گئے۔ ناظرین ان کا جنازہ غائب ادا کریں (محمد ابو القاسم مذکور) اللھم اغفرہ وارحمہ

**قادیان میں تین زلزلے** | عنوان ہذا کا اصل مضمون اہلحدیث ۲۰۔ اگست میں مفصل شائع ہو چکا ہے جسے بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں اشاعت فنڈ سے طبع کرایا گیا ہے۔ تبلیغی انجمنیں و دیگر شائقین حضرات بکثرت منگوا کر تقسیم کریں۔ صرف سات آنہ کے ٹکٹ (مع محصولڈاک ۳) امداد اشاعت فنڈ وصول ہونے پر ایک سو اشتہار بھیجے جا سکتے ہیں۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

**ثنائی پاکٹ بک مجلد** | جس میں تمام مذاہب پر تنقید کر کے ان کی تردید میں دو دو مثالیں دیکر دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ آج ہی منگالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۶؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**غیر ممالک** | معلوم ہوا ہے کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا روس کی سیاحت کو جانے والے ہیں۔

— خوست (وزیرستان) میں ۸۔ اگست کو ہولناک طوفان آنیسے عمارات و مکانات کو بہت نقصان پہنچا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طوفان ۱۰۔۱۵ میل کے رقبہ میں آیا درختوں کے گرنے سے اکثر راستے ناقابل گذر ہیں۔ جا بجا پرندوں اور حیوانات کی لاشوں کے انبار لگے پڑے ہیں۔

— فلپائن سے ۸۔ اگست کی اطلاع ہے کہ طوفان سے اٹھارہ سو اشخاص ہلاک اور ہزاروں لوگ خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ ایک چٹان کے گرنے سے پچاس آدمی نیچے دب کر مر گئے۔

اثبات التوحید۔ فرقہ بریلویہ کی ایک کتاب بنام "انوار آفتاب صداقت" کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۱۰؍ (منیجر اہلحدیث)

مباحثہ گوشت خوری۔ جو ۱۳۳۰ھ میں مولانا حکیم بشیر احمد صاحب و مہاتما تھیانند جی سماجی کے مابین بمقام اٹاوہ ہوا تھا اور اسمیں اسلام کو فتح کامل نصیب ہوئی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# اہلحدیث

۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ


# تفسیر قرآن
## ایک عیسائی پادری کے قلم سے

عیسائیوں کی طرف سے قرآن شریف کے متعلق جتنی تصانیف ہندوستان میں پادری فنڈر کے زمانہ سے کچھ عرصہ پہلے تک شائع ہوئیں سب صورتاً و معنیً مخالف تھیں۔ چند روز سے عیسائی پادریوں (جو اسلام چھوڑ کر اُدھر گئے ہیں) کی طرف سے جو تصنیف نکلتی ہے وہ صورتاً موافق اور معناً مخالف ہوتی ہے۔ پہلی روش کی مثال میں بطور آخری حملہ کے ہم وہ کتاب پیش کرتے ہیں جس کا نام ہے "عدم ضرورت قرآن" اس کے مصنف پادری ٹھاکر داس تھے۔ اس کا جواب ہم نے کتاب "تقابل ثلاثہ" (توراۃ، انجیل اور قرآن کا مقابلہ) کی صورت میں دیا۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی کھلی مخالفت اور واضح تردید تھی۔

اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جو صورتاً مخالف نہیں مگر معناً سخت مضر ہے۔ اس کی مثال پادری سلطان محمد خان کی تصانیف "ہمارا قرآن" وغیرہ ہیں۔ جن میں (اپنا بنکر) دکھایا گیا ہے کہ قرآن شریف کے سارے مضامین کتب سابقہ سے ماخوذ ہیں اس لئے اس کی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب بھی اخبار اہلحدیث میں مرۃ بعد مرۃ دیا گیا۔

آج جس کتاب کا نام زیب عنوان ہے یہ بھی قسم دوم سے ہے جو پادری جے۔ علی بخش صاحب نے لکھی ہے۔ اس میں قرآن شریف کی سورتوں کی تقسیم کی اور مدنی میں کر کے ساری کی سورتوں کو ایک جلد میں جمع کر کے یکجا کیا گیا ہے۔

دوسرے حصہ میں شاید مدنی ہونگی۔ ان میں سے ایک ایک سورت کو لے کر کتب سابقہ کے حوالوں سے موافق بتایا ہے۔ اس سے بھی یہی غرض ہے کہ قرآن شریف ان کتب سے ماخوذ ہے۔ مگر جو مسئلہ قرآن اور انجیل (بلکہ بقول مسیحیان ساری بائبل) میں اختلافی ہے۔ جہاں تک کا ذکر آیا ہے وہاں سے پادری صاحب بڑی عقلمندی سے خاموش نکل گئے ہیں۔ ہم پادری صاحب کی اس عقلمندی کی داد دیتے ہیں۔ مثلاً

سورہ مریم میں حضرت مسیح کی پیدائش اور تعلیم کا مختصر مگر دوسری جگہ کی نسبت مفصل ذکر آیا ہے جسکے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

(ترجمہ) اور (اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب رُخ ایک جگہ جا بیٹھیں اور لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (یعنی جبرئیل) کو اُن کی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر اُن کے روبرو کھڑے ہوئے وہ (اُن کو دیکھ کر) لگیں کہنے کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں (کہ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) (جبرئیل) بولے کہ میں تو بس تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اور) اس لئے (آیا ہوں) کہ تم کو (ایک) پاک طینت لڑکا دوں وہ بولیں میرے ہاں کیسے لڑکا ہو سکتا ہے حالانکہ (نہ تو نکاح کے طور پر) مجھ کو کسی مرد نے چھوا اور نہ کبھی میں بدکار رہی۔ (جبرئیل نے) کہا (جیسا میں کہتا ہوں) ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگار

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری۔ جلد اول قیمت دوم ۔ سوم ۔ (۱۱م) ملنے کا پتہ (دفتر اہلحدیث)
۵ قیمت عہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ
فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ
النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا
مَّنْسِيًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ
تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ
عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ
نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝ فَاَتَتْ
بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يٰٓاُخْتَ
هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝
قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰىنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا
اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝
وَّبَرًّا ۢ بِوَالِدَتِىْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ
وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ
الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۚ
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ
يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاَنْذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

فرماتا ہے کہ تمہارے ہاں بے باپ لڑکا پیدا کرنا ہم پر آسان ہے اور ا ۲۱ ہے کہ پیدا کرنے سے) غرض یہ ہے کہ لوگوں کے لئے ہم اُس کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی قرار دیں اور دنیا میں ہم اُس کو) اپنی رحمت (کا ذریعہ بنائیں) اور یہ بات (ہمارے ہاں سے) فیصل ہو چکی ہے۔ (اس پر مریم کو (آپ سے آپ بیٹے کا) حمل رہ گیا اور وہ حمل لیکر کہیں الگ دُور کے مکان میں ہو بیٹھیں پھر درد زہ اُن کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے پہنچا (اور وضع حمل کیوقت انکو تکلیف ہوئی تو وہ ربول اٹھیں) اے کاش میں اس سے پہلے مرچکی ہوتی اور دنیا کے پردے پر ناپید ہوکر کبھی کی) بھولی بسری ہو گئی ہوتی پھر جبرئیل نے (اُس چشمے سے جو) مریم کے تلے (خدا کی قدرت) سے بہ نکلا تھا) اُن کو آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو (دیکھو) تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ۔ تم پر پکی تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ پھر (مزے سے کھجوریں) کھاؤ اور (چشمے کا پانی) پیو اور (بیٹے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو (اور اپنے بچے کو لیکر چلو) پھر (رستے میں) تم کو کوئی آدمی نظر پڑے (اور وہ تم سے پوچھے) تو (تم اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے (خدائے) رحمٰن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے تو میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کرسکتی۔ پھر مریم لڑکے کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس لائیں وہ (دیکھ کر) لگے کہنے کہ مریم! یہ تو نے بہت ہی نالائق کام کیا۔ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (از خلاف خاندان تو یہ کیا حرکت کر بیٹھی) تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو) وہ لگے کہنے کہ ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں (اس پر بچہ) بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھ کو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا۔ اور کہیں بھی رہوں مجھ کو بابرکت کیا اور مجھ کو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں اور (نیز) مجھ کو اپنی ماں کا خدمتگزار بنایا اور مجھ کو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا اور مجھ پر خدا کی امان جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مرونگا اور جس دن (دوبارہ) زندہ اُٹھا کھڑا کیا جاؤں گا۔ (اے پیغمبر) یہ ہے عیسٰی بن مریم (کی حقیقت) سچی سچی بات جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں۔ خدا کو شایان نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے وہ پاک (ذات) ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس کو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہوجاتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے تو (لوگو!) اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین عیسٰی لیکر آئے تھے) پھر (نصاریٰ کے) فرقے لگے آپس میں اختلاف کرنے سو اُن لوگوں کے حال پر افسوس ہے جو کفر کرتے ہیں کہ (اُن کو قیامت کے) بڑے (سخت) دن (خدا کے حضور میں) حاضر ہونا پڑے گا۔ جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیسے کچھ سنتے دیکھتے ہوں گے مگر اُس وقت تو یہ ظالم (اندھے اور بہرے بنے ہوئے) کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو (اس رنج و) افسوس کے دن (یعنی قیامت کی مصیبت سے) ڈراؤ کہ جبکہ (آخر) فیصلہ کر دیا جائے گا اور (اس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ (پارہ ۱۶۔ رکوع ۶)

[illegible] (۸۱۳) [illegible] (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

**اہلحدیث** | جو شخص ان آیات کے الفاظ کو سرسری نظر سے بھی دیکھیگا وہ یقین کریگا کہ ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرنا محض اس غرض سے ہے کہ مسیح کی الوہیت کا ابطال ہو اور مسیحیوں کے عقیدہ متضمن الوہیت مسیح کی اصلاح۔ پادری علی بخش صاحب اپنی تفسیر میں ان آیات کے پاس سے بعزت و احترام گزر گئے نہ مسیحی عقیدے کی تائید کی نہ قرآنی فرمان کی تصدیق سے رموز عاشقاں عاشق بداند

**ہماری رائے** | اسی طرح اور بھی کئی جگہ ایسا ہی کیا ہے۔ پادری صاحب کی نیت تو عیاں ہے کہ قرآن شریف کو کتب سابقہ سے ماخوذ ثابت کرکے ان کا رہین منت بتایا جائے۔ تاہم ہم اس کو بھی قرآنی خدمت جانتے ہیں۔ اور پادری صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کی دوسری جلد بھی جلدی شائع کریں قیمت عہ (ایک روپیہ) ہے۔ ملنے کا پتہ:- پادری جے علی بخش لاہور گوال منڈی۔

# قادیانی مشن

# مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ اور قرآن شریف سے تعلق

(از نامہ نگار)

مرزا صاحب نے جناب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مدظلہ کے اس سوال کے جواب میں کہ "کیوں تمہاری وحی از قبیل اضغاث احلام اور حدیث النفس نہیں ہے" نزول المسیح میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس سے اختصاراً اقتباس ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ واضح ہو جاوے کہ مرزا صاحب کو قرآن کریم کے ساتھ کس قدر محبت، عقیدت اور استفادہ کا تعلق تھا۔ اور کیا مرزا صاحب نے جو درجہ پایا اور خدا کو پہچانا اور ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہے یہ قرآنی رہبری اور اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تھا یا اُس کلام کی برکت کا نتیجہ تھا جو مرزا صاحب پر نازل ہوا؟ سنئے! مرزا صاحب "نزول المسیح" ص۵۸ پر یوں رقمطراز ہیں:-

"سو اسی طرح میرا حال ہے خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے (نہ قرآن مجید) جس سے میں پیدا ہوا اُس نے مجھے ایک وجود بخشا جو پہلے نہ تھا اور ایک روح عطا کی جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچے کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی اور اسی نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا۔ اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا (نہ قرآن مجید نے) وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ انتہی"

تھوڑی سی کلام کے بعد لکھتے ہیں:- (ص۵۸)

"میں کیونکر اس سے انکار کروں اُس نے (میرے الہام نے) تو مجھے خدا دکھلایا اور چشمہ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا۔ انتہی"

پھر ص۹۹ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:-

"دل من برد و الفت خود داد
خود مرا شد بوحی خود استاد"

(میرا دل لے لیا اور اپنی محبت مجھے دی۔ اور اپنی وحی سے خود میرا استاد ہوگیا)

اس شعر میں صاف بتا دیا کہ بلا واسطہ غیرے خدا میرا استاد ہو گیا (غالباً ظلی نبوت کا دعویٰ ابتدا میں تھا)

اور:- "وحی او را عجب اثر دیدم
روئے آں مہر زاں قمر دیدم"

(یعنی میں نے اس کی وحی کا عجب اثر دیکھا۔ اس سورج کو (خدا کو) میں نے اسی چاند (الہام) سے دیکھا)

ان عبارتوں سے بکمال وضاحت عیاں ہے کہ خدا کی معرفت مرزا صاحب کو اپنے الہام سے ہوئی نہ قرآن مجید سے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا ہر بدی سے محفوظ رہنا اور مدارج علیا حاصل کرنے کا باعث صرف اُن کا اپنا الہام ہے نہ قرآن مجید۔ قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ان کی طفیل حصولِ نبوت کا ادعا صرف مسلمانوں کی تالیف کی وجہ سے تھا جو بعد از رفع ضرورت اصلیت آشکارا کر دی۔

(۳) کیا مرزا صاحب کے مامور ہونے کے وقت قرآن شریف اپنے برہان اور فرقان ہونے کے درجہ سے گر چکا تھا یا اپنی اُسی سابقہ حالتِ نزول پر بحالہ ھدًی للناس درجہ پر قائم تھا۔ اور مرزا صاحب کی بعثت کے وقت نئے و تازہ کلام الٰہی کی ضرورت تھی یا اُس یقین کے حصول کے لئے جو انسانی ترقی اور گناہ سے بچنے اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے قرآن حکیم ہی کافی تھا۔ سنئے! اس کی تفصیل مرزا صاحب نزول المسیح کے ص۹۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:-

"یقین کا ذریعہ خدا کا کلام ہے جو یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ کا مصداق ہے سو چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گزر گئے ہیں اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا جبکہ قرآن صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے انوار کے ساتھ اتر رہا تھا۔ اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب، اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں۔ اور تمہارے پاس بغیر لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی قوت سے تمہیں خبر نہیں اور کوئی ثبوت نہیں اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں۔ تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند معیار تک پہنچا سکتے ہو اور کس طریق سے دشمن کو بتلا سکتے ہو کہ تمہارے پاس خدا پر یقین لانے

کفریات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی ... (۸۱۲) ... اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کہ بچنے اور گناہ سے بچنے کے لئے ایک ایسی چیز ہے جو دشمن کے پاس نہیں تا وہ انصاف کر کے تمہارے مذہب کا طالب ہو جاوے۔ اسی حرکت سے ایک عقلمند کو کیا فائدہ کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کو کھاوے۔ سچائی کو ہر ایک سعید دل لینے کو تیار ہے بشرطیکہ سچائی اپنے نور کو دکھلاوے۔ جس اسلام کو آج یہ مخالف مولوی اور ان کا گروہ غیر مذہب کے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ صرف پوست ہے نہ مغز۔ اور محض افسانہ ہے نہ حقیقت انتہی۔ ص۹۲

عبارات بالا میں مرزا صاحب نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ گناہ سے بچنے اور خدا پر یقین کرنے اور مینار بلندی تک پہنچنے کا ذریعہ خدا کا کلام ہوتا ہے اور جب تک صدہا نشان اور چمکتے ہوئے انوار مشہودات کے درجہ پر قرآن حکیم کے ساتھ رہے اس وقت تک قرآن مجید کی رہبری کمل رہی مگر جب سے وہ نشانات اور انوار درجہ شہود سے اوجھل ہوتے ہوئے منقولی رنگ اختیار کر گئے تو قرآن مجید کی رہبری کمزور ہوتی گئی۔ اب ایسا وقت ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کے نزدیک بجز چند لکھے ہوئے ورقوں کے اور کسی درجہ کا نہیں رہا۔ اس کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہو گئی اور معجزات قصوں کے رنگ میں آ گئے تو اب مسلمان بتلائیں کہ کتاب اللہ پر ایسی حالت وارد ہو جانے کے بعد ان کے پاس کونسی چیز ایسی ہے جو دشمن کے پاس نہ ہو۔ تاکہ دشمن اسلام کا طالب ہو سکے اور عقلمند انسان ایسا نہیں کر سکتا کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کو کھائے یعنی الہامی کتابیں مخالفین کے پاس بھی ہیں۔ وہ کیونکر اپنی کتابیں چھوڑ کر قرآن شریف کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب نے وجوہ بالا بیان کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں رہا۔ صرف قرآن شریف تھا مگر حالات وارده نے اس کو اپنے اصلی درجہ پر نہیں رہنے دیا۔ اور اب وہ صرف چند لکھے ہوئے ورقے ہیں اور بس۔ اس سے ایسا یقین پیدا نہیں کیا جا سکتا جس سے خدا کی طرف وصول ممکن ہو یا جس سے گناہ چھوڑے جا سکیں۔ نیز غور کیجئے کہ مرزا صاحب کے دماغ میں دیگر مذاہب کی کتب اور قرآن شریف کی تشبیہ کے لئے گوبر[1] کے سوا اور کوئی چیز نہیں آ سکی؟ قرآن مجید کے اصلی درجہ سے گر جانے کا ذکر مرزا صاحب دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے بلکہ سب سے بڑا مگر وہ تم سے بہت دور ہے تمہاری آنکھیں اسکو دیکھ نہیں سکتیں۔ اور اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہے جیسا کہ توریت یہودیوں کے ہاتھ میں۔ اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو تو گواہی دے سکتے ہو کہ بباعث اس کے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے انتہی۔" (ص۹۳)

صاف کہہ دیا کہ قرآن مجید کا اب وہی درجہ ہے جو قرآن کے نزول کے وقت تورات کا تھا۔ تورات ان حالات کی بنا پر جو اس پر وارد ہوئے ہدایت کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔ مرزا صاحب کے عندیہ میں قرآن بھی اپنے انوار کے پوشیدہ ہو جانے سے اس قابل نہیں رہا کہ اس سے باطنی تقدس حاصل کیا جا سکے۔

(۳) اب خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اور تمام بیماریوں کا علاج مرزا صاحب اس کلام کو بتاتے ہیں جو تازہ بتازہ مرزا صاحب پر نازل ہوا۔ سنئے:۔

"اس لئے قبل اس کے جو تم مرد خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کر کے یقین اپنے نوروں کے سمیت آیا کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا۔ مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے تو تم اس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا انتہی۔" (ص۹ نزول المسیح)

دوسری جگہ ص۹۵ پر فرماتے ہیں:۔

"غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔ انتہی۔"

ایضاً لکھتے ہیں:۔

"اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان سے اترتا ہے۔ تو نئے سرے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے۔" انتہی ص۹۵

کیا خوب ہی وضاحت فرمادی کہ تم نہیں جانتے کہ میرا الہام جو اپنے نوروں کے سمیت آیا خدا تک پہنچا سکتا ہے اور برکات و یقین کا قفل میری الہام و کلام کی کنجی کے بغیر نہیں کھل سکتا اور میں یہی کہوں گا کہ یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کے گواہوں اور نشانوں کی فہرست نزول المسیح کے آخر میں نمبر شمار کے ساتھ آپ نے دی ہے۔ قرآن مجید کے معجزات صرف قصے ہو گئے جو بقول مرزا صاحب ایسے قصے ہندوؤں کے پاس زیادہ ہیں اور قرآن حکیم کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہو گئی۔ اب قرآن مجید حسب تصریحات مرزا صاحب نعوذ باللہ مردہ کتاب ہے۔ ہدایت کے قابل وہ زندہ کلام الٰہی ہے جس کے نشانات بھی زندہ ہیں اور مشہود ہیں اور مرزا صاحب پر نازل ہوتا ہے۔

(۴) مرزا صاحب کا الہام تورات، انجیل سے کم نہیں اور نہ قرآن مجید سے اس کا درجہ کم ہے۔ جو شخص اس کلام کو جو مرزا صاحب پر نازل ہوا اگر تورات، انجیل اور قرآن حکیم سے درجہ میں کم سمجھے تو وہ جھوٹا اور لعنتی ہے۔ چنانچہ نزول المسیح میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور اپنی کرنیں

[1] میاں محمود خلیفہ قادیان نے لاہوری مرزائیوں کو روٹی کے اس ٹکڑے سے تشبیہ دی تھی جو گندی روڑی پر گرا ہو اس تشبیہ کو لاہوری جماعت نے بہت برا سمجھا تھا۔ کیا وہ اس (گوبر والی) تشبیہ کو بھی برا جانینگے۔ (شاید) (اہلحدیث)

الکاویہ علی الغاویہ۔ مرزائیت کی تردید میں ایک (۱۴۳) نہایت اعلیٰ کتاب۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم ۱۲؍ (منیجر)

زمین پر چھوڑتا ہے تو اس کی روشنی ایسی صاف دنیا پر پڑتی ہے کہ کسی دیکھنے والے کو اس کے نکلنے میں شک باقی نہیں رہتا اور نہ وہ کہہ سکتا ہے کہ کل کا سورج تو یقینی تھا مگر آج کا شکی ہے" صفحہ ۱۰۱

اس سے واضح ہے کہ جس طرح دنوں کی روشنی میں تفاضل نہیں ہوتا۔ اور ہر دن روشنی دینے والا ایک ہی سورج ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی ایک ہے۔ اُس کے الہام اور کلام بھی ایک درجہ پر ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ہر ایک دن میں اُسی دن کی روشنی کام آتی ہے نہ اُس سے پہلے دن کی روشنی۔ اسی طرح وہی الہام اور کلام مفید ہوتا ہے جو اُسی وقت کا ہو اور اُس کے نشانات بھی زندہ ہوں اور وہ صرف مرزا صاحب کا کلام ہے نہ قرآن مجید۔

ے آنچہ من بشنوم ز حکم خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچوں قرآں منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم
(نزول المسیح صفحہ ۹۹)

(جو خدا کی وحی میں سنتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اسکو خطا سے پاک سمجھتا ہوں اور قرآن کی طرح اُسکو منزہ جانتا ہوں اور یہی میرا ایمان ہے)

اپنے الہام کو قرآن کی طرح منزہ عن الخطا سمجھنا مرزا صاحب کے ایمان میں داخل ہے لہذا کوئی آدمی صرف مرزا صاحب پر ایمان لاکر مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک مرزا صاحب کے جمیع الہام پر ایمان نہ لائے اور اس کو باقی کتب آسمانی کے برابر نہ سمجھے۔ اور یہ وہی مرزا صاحب ہیں جو مصلحتاً کسی وقت یہ کہتے تھے

ے من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب
(ازالہ اوہام) اور

ے قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
(براہین احمدیہ)

ے من خدا را بدو شناختہ ام
دل بدیں آتشش گداختہ ام
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید

(میں نے اُسی الہام سے خدا کو پہچانا اور اُسی الہام سے میرا دل جلا۔ خدا کی قسم یہ (میرا الہام) کلام مجید ہے جو خدائے پاک واحد کے منہ سے نکلا ہوا ہے)

" آں یقینے کہ بود عیسےٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
آں یقینے کلیم بر تورات
آں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین "

(وہ یقین جو (حضرت) عیسیٰ کو اُس کلام پر تھا جو اُس پر نازل ہوا۔ اور وہ یقین جو (حضرت) موسیٰ کو تورات پر تھا اور وہ یقین جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو (اپنی کتاب قرآن پر) میں اپنے الہام پر یقین کرنے میں اُن سب سے کم نہیں ہوں اور جو کم کہے وہ جھوٹا اور ملعون ہے۔)

جب مرزا صاحب کا الہام تمام انبیاء کے الہام اور خصوصاً قرآن کریم سے کم نہیں اور اپنے اندر اور ساتھ زندہ نشانات اور انوار اور برکات رکھتا ہے اور دوسری سابقہ کتابوں کے نشانات جب مردہ ہو گئے اور ان کے معجزات قصوں کے رنگ میں آ کر محض فسانہ کی صورت اختیار کر گئے اور اُن کا درجہ صرف چند لکھے ہوئے ورقوں سے زیادہ نہ رہا ہو اُن کی اعجازی قوت دنیا سے مستور ہو گئی ہو تو پھر انصاف سے بتائیے کہ ہدایت پانے کے لئے کیا صرف وہی الہام اور کلام معین نہیں ہوگا جس میں فضائل مذکورہ تازہ موجود ہوں۔ اور وہ حسب تصریح مرزا صاحب وہی زندہ کلام ہے جو اُن پر ہی نازل ہوا۔ جب وہ نازل ہوتا ہے تو نئے سرے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے۔

دراصل مرزا صاحب الہامات کی مستقل کتاب رکھتے ہیں اور مستقل نبوت کے دعویدار ہیں۔ باقی ظل، بروز اور امتی نبی ہونے کی پیچیدگیاں وقتی اور دورانی کیفیتیں ہیں جو حصول مقصد کے لئے عوام الناس کے سامنے رکھ کر اُن کی وحشت اور اضطرار کو رفع کرنے کے واسطے پیش کی گئیں۔

چنانچہ نزول المسیح صفحہ ۹۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

ے آنچہ داداست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(ہر نبی کو جو جام دیا گیا مجھے وہ سب جام پوری طرح دیئے گئے۔ ہر نبی میرے ہی آنے سے زندہ ہوا ہر رسول میرے پیراہن میں چھپا ہوا ہے)

کیا یہ وہی درجہ نہیں جو تمام مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں ے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

---

# اہلحدیثوں سے میری درخواست

## امید ہے کہ آپ ضرور منظور فرمائینگے

ایک وقت تھا کہ جماعت اہلحدیث کے افراد میں اس قدر اتحاد تھا کہ ہر شخص دوسرے کا دلی خیرخواہ تھا۔ افراد کم تھے لیکن آپس میں دلی محبت رکھتے تھے۔ دور دور سے سفر کر کے ایک دوسرے کو ملتے تھے۔ غرض حدیث المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا کے پورے مصداق تھے۔ لیکن اب حالات نے اتنا پلٹا کھایا ہے کہ نہ وہ محبت ہے نہ ہمدردی نہ وہ کشش ہے۔ یہی سبب ہے کہ ترقی رفتار کی اب پہلے کی طرح نہیں۔ اس لئے میری گذارش اور درخواست ہے کہ احباب آپس میں صحیح اسلامی الفت پیدا کریں۔ نصیحت سے کام لیں، نفاق اور تنازع سے احتراز کریں۔ نیک دلی اور صاف گوئی سے ایک دوسرے کی اصلاح المومن مرآۃ المومن کا یہی مطلب ہے۔ اور اُسی چیز کو نظر انداز کرنے سے یہ ساری مصیبتیں رونما ہو رہی ہیں جن کی اصلاح آپ چاہتے ہیں۔

خاکسار عبداللہ اہلحدیث
از گوجرانوالہ (پنجاب)

---

حیات طیبہ۔ سوانحعمری مولانا اسماعیل شہید دہلوی رح
قیمت ۱۲ر ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

البرامکہ۔ خلیفہ ہارون رشید کی زندگی کے حالات (۱۵۱م) از مشیر و افغانستان۔ قیمت ۶ر (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# سوال متعلق رفع الیدین

(از مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی ضلع شیخوپورہ)

کسی سائل نے اخبار اہلحدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء میں دریافت فرمایا ہے کہ

"آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، امام حسن، امام حسین امام زین العابدین، شیخ عبد القادر، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء، امام غزالی رضوان اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟"

**جواب** (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں اَنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع و اذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما وفی روایۃ البیہقی فمازالت تلک صلوٰتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی نماز شروع کرتے وقت اپنے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی رفعیدین کرتے۔ اور بیہقی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہونے تک رفعیدین سے نماز پڑھتے رہے۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ موطا امام محمد۔ تلخیص الجیر۔ جزء رفع الیدین علامہ سبکی صـ۲)

(۲) عن ابی بکر الصدیق انہ کان یصلی ھکذا یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع۔ وقال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یفعل مثل ذلک۔ رواہ البیہقی وقال رواتہ ثقات۔

یعنی خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز شروع کرنے اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے تمام عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ بھی میری طرح رفعیدین عند الرکوع کیا کرتے تھے۔ (تلخیص الجیر۔ مسند احمد۔ بیہقی جلد ۲ صـ۷۳۔ جزء رفع الیدین علامہ سبکی صـ۶)

(۳) خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطاب بھی نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے۔ انہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر و اذا رفع راسہ من الرکوع۔ اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمیشہ رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کیا کرتے تھے۔ (دارقطنی۔ بیہقی جلد ۲ صـ۷۳۔ جزء رفع الیدین بخاری۔ جزء رفع الیدین علامہ سبکی صـ۶)

(۴) خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی رفعیدین کیا کرتے تھے۔ (دیکھو جزء رفع الیدین علامہ سبکی صـ۹)

(۵) خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا ان اللہ یامرک اذا تحرمت للصلوٰۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت و اذا رفعت راسک من الرکوع فانھا صلوٰتنا وصلوٰۃ الملٰئکۃ الذین فی السموات السبع۔ کہ اے محمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو اور رکوع کرو اور رکوع سے سر اٹھاؤ تو رفعیدین کیا کرو۔ بیشک میں بھی اور ساتوں آسمان کے فرشتے بھی رفعیدین کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ (تفسیر کبیر۔ بیہقی جلد ۲۔ وتنویر صـ۹)

(۶) امام حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ حضرت علی کے خلاف نہیں کر سکتے۔ لہٰذا وہ بھی رفعیدین کیا کرتے تھے۔

(۷) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ۔ کہ نماز کے شروع اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کرنی چاہئے اور خود بھی کرتے تھے۔ (غنیہ صـ۹)

(۸) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا رفعیدین کرنا ثابت نہیں۔

(۹) امام شافعی اور احمد بن حنبل اور امام مالک رفعیدین کے عامل تھے۔ (دیکھو ترمذی صـ۳۵ و جزء رفع الیدین علامہ سبکی صـ۱۱ و میزان شعرانی جلد ۱ صـ۱۲۹)

(۱۰) خواجہ معین الدین چشتی و نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہما کا حال مجھے معلوم نہیں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

(۱۱) حضرت امام غزالی کا رفع الیدین کرنا تو اظہر من الشمس ہے۔ (احیاء العلوم)

غرضکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب رفعیدین فی الصلوٰۃ کے عامل تھے۔ لم یستثن منھم واحد۔ ایک بھی ایسا صحابی نہیں جو رفعیدین نہ کرتا ہو۔ ولم یصح من احد منھم ترکہ۔ ایک بھی ایسا صحابی نہیں جو رفعیدین نہ کرتا ہو۔ ولم یصح عن احد منھم ترکہ۔ اور کسی صحابی سے ترک رفعیدین صحیح ثابت نہیں ہوا۔ اسیطرح تابعین میں سے بڑے بڑے اکابر، سعید بن جبیر، عطا ابن رباح، مجاہد، قاسم بن محمد، سالم بن عبد العزیز، نعمان بن ابی عباس، حسن بصری، ابن سیرین، طاؤس، مکحول، عبد اللہ بن دینار، نافع، ابن مبارک وغیرہ سب کے سب نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے (جزء رفع الیدین علامہ سبکی صـ۱۱)

(۱۲) وذھب الاوزاعی والحمیدی وجماعۃ غیرھما الی انہ واجب وانہ یفسد الصلوٰۃ بترکہ۔ (جزء رفع الیدین علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ صـ۱۱)

بلکہ امام اوزاعی اور حمیدی اور ایک ائمہ کی جماعت تو اس بات کے قائل ہیں کہ رفع الیدین واجب ہے اور اس کے ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ جب تمام عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفعیدین

ahmadimuslim.de

کرتے رہے اور آپ نے حکم بھی دیا (صلوا کما رأیتمونی اصلی) کہ جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی اسی طرح پڑھو۔ پھر جو شخص آپ کی طرح نماز نہ پڑھے اور آپ کے امر کی اطاعت نہ کرے اس کی نماز کس طرح ہو سکتی ہے

(۱۳) سائل صاحب کا یہ لکھنا کہ فلاں فلاں بزرگ رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟ ٹھیک نہیں بلکہ سائل کو صرف یہ سوال کرنا چاہئے تھا کہ آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفعیدین کے عامل تھے یا نہیں؟ یا زیادہ سے زیادہ اتنا پوچھ سکتے تھے کہ صحابہ کرام نے کس طرح کیا؟ باقی بزرگان دین میں سے کوئی کرے یا نہ کرے ہمیں کیا ہم تو صرف اس بات کے قائل ہیں سے

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول وکردار

اور قیامت کو بھی یہی سوال ہوگا کہ تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز ادا کی یا نہیں؟ یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ فلاں بزرگ کی طرح پڑھی یا نہ پڑھی اللہ تعالیٰ ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

# تحریک اہل حدیث موضع محبت پور کھیوہ

اور

## قابل توجہ جماعت اہل حدیث

موضع محبت پور کھیوہ ضلع گجرات پنجاب میں ایک چھوٹا سا قصبہ دریائے جہلم کے عین جنوبی کنارے پر جلالپور جٹاں کے بالمقابل واقع ہے۔ جس کی آبادی دو اڑھائی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اگر اس روشنی کے علمی زمانہ میں کوئی جاہل سے جاہل طبقہ رسومات بد کا پابند بجز ائمہ پرست مسلمانوں کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے تو وہ اس قصبہ کی تین چوتھائی مسلمانوں کی آبادی ہے جو قدیم سے لیکر عہد حاضر تک بڑی سختی سے غیر شرعی امور کی پابند اور تعلیم سے حد درجہ متنفر ہے۔ شعائر اسلامی کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں مگر پیروی چودھویں صدی کے پیروں فقیروں کے دین کی کرتے ہیں۔ رسول اکرم کے دین کی بنا جن پانچ اصول پر قائم ہے۔ برخلاف اسکے یہ چوری، زنا، اغوا، جھوٹ، کشت وخون پانچ اصول کے معتقد ہیں۔ متبعین اسلام صرف مسجدوں میں جاکر عبادت کرتے ہیں مگر ان کی سجدہ گاہیں کئی ایک اور بھی ہیں۔ نبیؐ کے پیروکار سال بھر میں صرف ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج اور مدینہ منورہ کی زیارت کرتے ہیں اور یہ سال میں کئی حج مختلف مقامات پر کر آتے ہیں۔

مقلدین میں چار امام مانے جاتے ہیں مگر ان کے نزدیک ہر وہ شخص قابل تقلید ہے جو خاندان سادات سے تعلق رکھتا ہو، اُمی ہونے کے باوجود علم التعویذ سے واقف ہو تسخیر کا ماہر ہو، جلب زر کے تمام اصول بخوبی جانتا ہو، فنا فی النساء ہو، قرآن بالتفسیر پڑھنے سے منع کرتا ہو، اور ہر ایک مسئلہ کی تردید صرف اس ایک کلمہ سے کہ "ایسا کہنے اور کرنے والے وہابی ہیں" کر سکتا ہو، پکی روٹی، نجات المومنین، احوال الآخرۃ اور قصص الانبیاء کا حافظ ہو، قرآن وحدیث کا مخالف لیکن ملفوظات اور فقہ کا پابند ہو، "کلوا واشربوا" کے فلسفہ کو مدنظر رکھتے ہوئے پابند صوم وصلوٰۃ نہ ہو، خصوصاً رزق، اولاد، شادی وغیرہ دنیاوی مشکلات کا مشکلکشا ہو، اور اس کا مشن صرف نذر ونیاز لینا، حاضری عرس کی تاکید کرنے، سجدہ تعظیم کرانے، اہل قبور کی پرستش کرنے تک محدود ہو، اور اس طرح نبیوں ولیوں، بزرگوں کی تعلیم کی کمل طور مخالفت کر کے ان کی پوری پوری روح آزادی کر سکتا ہو۔ حتیٰ کہ بوقت ضرورت نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کے مسائل میں مناسب ترمیم وتنسیخ کر سکتا ہو۔

آپ حیران ہونگے کہ ایسے کفرستان میں دین حق کا کیونکر ظہور ہوا۔ میں قارئین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے کچھ مختصر بیان کرتا ہوں وہو ہذا۔

بزرگوں سے سنا ہے کہ بہت پہلے ایک متبع سنت خاندان نے یہاں آکر نزول اجلال فرمایا۔ اس خاندان کے مشہور عالم حضرت قاضی محبوب عالم صاحب گزرے ہیں۔ مولانا نعمان صاحب مرحوم بھی اسی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ جو یہاں سے ہجرت کر کے جہلم میں جا سکونت پذیر ہوئے تھے۔ مولانا غلام رسول صاحب موضع خرد والے اور مولوی برہان الدین صاحب بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم نے اس گاؤں کے مسلمانوں کو اپنے پندونصائح سے صراط مستقیم پر لانا چاہا اور مدتوں سر توڑ کوششیں کرتے رہے لیکن یہ تیرہ دل انسان ہرگز اصلاح پذیر نہ ہوئے اور انہوں نے ثابت کر دیا کہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم الخ کے مخاطب ہم ہی ہیں۔ آخر ناچار موصوف ان کو ان کے اپنے حال پر چھوڑ کر موضع دیونہ ضلع گجرات چلے گئے اور وہاں جاکر "دین الہٰی" کی تبلیغ شروع کر دی اور گاؤں کے گاؤں کو متبع سنت بنا لیا۔ اور کامیابی کے بعد عین عروج کے زمانہ میں جبکہ گلشن سنت بہاروں پر تھا داعی اجل کو لبیک کہا۔ خداوند کریم انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

محبت پور کے افراد اہل حدیث ان کے بعد ان کے ایک شاگرد رشید فدائے سنت ابو الفضل میاں اللہ دین چھبر "حق گو" کے بھی مرہون منت ہیں جنہوں نے مرتے دم تک اشاعت توحید اور اعلائے حق کو نہ چھوڑا۔ اور جماعت کے لئے ایک شاہراہ عمل چھوڑ گئے اور اپنے استاد قاضی صاحب مرحوم کے اثر کو حین حیات تک دائرہ احباب وخویش میں محفوظ رکھا۔ رحمہ اللہ علیہ

اب قاضی صاحب کے خاندان سے مولوی محمد نظیر اللہ صاحب کھیوہ میں اور محمد نذیر حسین صاحب جہلم میں باقی ہیں اور بذات خود متبع سنت ہیں لیکن ان کے عہد میں حلقہ اشاعت وسیع نہیں ہوا۔ اور شرک وبدعت

لے خاتمہ مرزائیت پر ہوا۔ (اہلحدیث)

زور پکڑ گیا۔ فسق و فجور کے دروازے ایک دفعہ پھر کھل گئے۔ اور سب مرد و عورت، جوان بوڑھے ننگے ہو کر ایک ہی حمام میں نہانے لگے۔ عالم نما جاہل پیروں اور داڑھی منڈھے فقیروں نے جب میدان خالی پایا تو ڈیرے ڈال کر ان بچاروں کو پھانس لیا اور متاع دین و دنیا لوٹ کر چلتے بنے۔ اس بیکسی اور ابتری کی حالت میں غیرت حق جوش میں آئی اور چند شیدایان رسول کے دلوں میں اتباع سنت کی تڑپ پیدا کر دی۔ ان میں مولوی عزیز احمد صاحب پہلے مبلغ ہیں جنہوں نے توحید کی اشاعت کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ موصوف مسلمانوں کو پابند قرآن و حدیث بنانے کے نہایت ہی مشتاق ہیں۔ تقریر پر تاثیر اور طریقہ تبلیغ نہایت عمدہ پایا جاتا ہے۔ بہت آدمی ان کے پند و موعظت سے متاثر ہو کر راہ راست پر آچکے ہیں۔ اس دعوت حق کو سب سے پہلے لبیک کہنے کا شرف موضع کھرلانوالہ اور کرڑوں میں چوہدری سردار خان کو حاصل ہے چونکہ مولوی صاحب تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس لئے میدان تبلیغ خالی ہے اور خطرہ ہے کہ ضعیف الاعتقاد پھر لوٹ نہ جائیں اور جماعت آیندہ ترقی نہ کر سکے اس وقت میاں سلطان احمد (جو کہ ایک بزرگ ولی اللہ میاں محمد موسم علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہیں) چوہدری مراد بخش، چوہدری بگنے خان گاؤں میں موجود ہیں۔ اور حتی الوسع جماعت کی ہر ممکن امداد کر رہے ہیں مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن بھاگووال اور حافظ خوشی محمد صاحب سکنہ کالیوالی اسی جماعت کے سرگرم کارکن ہیں۔ مگر اپنے اپنے گاؤں میں دین حق کی اشاعت کرتے ہیں اور اس طرح یہاں کے آدمیوں کو بدستور رشد و ہدایت کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ "سردار اہل حدیث" کا فرض ہے کہ وہ گاہ بگاہ اپنے مبلغ اس طرف روانہ فرمائیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا انسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ رمضان میں اہل حدیثوں کو صرف مسجد میں آٹھ تراویح پڑھنے سے ہی نہیں روکا گیا بلکہ مکان پر پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ مگر شیدایان رسول نے بالکل ہمت نہیں ہاری اور ثابت قدم رہ کر مخالفین کی مدافعت کی ہے۔

اس مقام پر ماسٹر محمد شفیع صاحب مدرس کھیوہ کا میں نام لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ماسٹر صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے گاؤں میں آٹھ تراویح علی الاعلان پڑھنے کی ابتدا کی۔ اور امامت کا سہرا میاں صاحب عبد الکریم کے سر ہے جنہوں نے مخالفین کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کی ملازمت و امامت کو ترک کر دیا۔ میاں صاحب قابل ہونہار نوجوان ہیں۔ اور جماعت کے لئے بہت کچھ مفید ثابت ہوں گے۔

اب اس جماعت کے سرپرست اعلیٰ، فلک توحید کے روشن ستارے میاں روشن الدین صاحب ڈرائیور کی تحریک سے منشی فضل الدین احمد چیمہ آمادہ ہوئے ہیں کہ آیندہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے جماعت اہل حدیث کے لئے ایک مسجد اور درسگاہ کی بنیاد رکھیں اور توحید کی نشر و اشاعت کے بہترین ذریعے فوراً عمل میں لائیں۔ منشی صاحب کا مدت سے خیال تھا لیکن جماعت کی اقلیت و انتشار ہمیشہ مانع تکمیل رہی۔ خداوند کریم ان کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ جماعت کی بہت سی امیدیں ان سے وابستہ ہیں۔ اور جماعت کی زندگی کا انحصار ان ہی دو مکرم ہستیوں پر ہے۔

آخر میں "سردار اہل حدیث" اور برادران اہل حدیث کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس وقت اپنی اس نادار اور بیکس جماعت کی ہر طرح امداد فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اور تعمیر مسجد اور درس گاہ کے لئے حسب توفیق زراعانت سے مدد کریں اور پنجاب کے ایک چوتھائی مسلمانوں کو اس ذریعہ سے قعر مذلت و ضلالت سے بچالیں۔ یہ بہت سا علاقہ علماء اور مخیر اصحاب کی توجہ و اعانت کا مستحق ہے۔

سیکرٹری انجمن اہل حدیث محبت پور کھیوہ
ضلع گجرات (پنجاب)

---

# حاجی عبد الرحمن صاحب کا انتقال

افسوس صد افسوس کہ بنارس مدن پورہ کے مشہور تاجر پارچہ جات زری بنارسی فرم حاجی تاج محمد حاجی عبد الرحمن کے مالک اور جماعت اہل حدیث کے سردار جناب حاجی حافظ عبد الرحمن صاحب کا طویل علالت کے بعد تاریخ ۶ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ بروز سہ شنبہ ۹ بجے صبح انتقال ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت پکے دیندار صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار، نہایت خوش اخلاق، کریم النفس، بڑے مہمان نواز، سراپا انکسار تھے۔ مرحوم مہمانان بے نوا کی خدمتگزاری خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے۔ مرحوم مذہب اور قوم کے سچے خادم اور غمگسار تھے۔ آپ کے انتقال سے نہ صرف جماعت اہلحدیث بلکہ عام مسلمانان بنارس کا ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ مرحوم مذہبی اور قومی معاملہ میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ بنارس کے ہندو مسلم فساد کے موقع پر آپ ہی کی ذات سے مدنپورہ میں امن قائم رہا اور جب ہندو دکانداروں نے کھانے کی رسد بند کر دی تو آپ ہی نے غلہ وغیرہ کا انتظام اپنے کو خطروں میں ڈال کر نہایت حسن و خوبی سے کر دیا۔ زلزلہ بہار کے موقع پر ایک معقول رقم فراہم کر کے متزلزلہ مقاموں پر ایک امدادی وفد بھیجا۔ آپ علم دوست اور علماء کے بڑے قدردان تھے۔ آپ نے زر کثیر صرف کر کے مدرسہ کی ایک نہایت شاندار عمارت تیار کرائی۔ ابھی ایام علالت میں مدرسین و طلباء کی اقامت کے لئے ایک وسیع عمارت قریباً ۱۵ ہزار روپیہ خرچ کر کے خرید کی۔ آپ ہی کی وجہ سے بنارس کے اہل حدیثوں کے لئے عیدگاہ کی ایک نہایت وسیع زمین خریدی جا چکی نیز آپکا ارادہ تھا کہ اپنی مسجد کی توسیع اور مدرسہ کو چندہ سے ہمیشہ کے لئے مستغنی کر دیں افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی ورنہ اس کی تکمیل بھی آپ ضرور فرماتے۔ کچھ جائداد مدرسہ کے متعلق کر دی ہے۔ دینی علوم کے ساتھ آپ مروجہ تعلیم کے بھی حامی تھے۔ چنانچہ مسلم ہائی اسکول کو جو نزع کی حالت میں تھا۔ انتقال سے چند روز پہلے ایک کافی رقم دے کر اسکے استحکام کی صورت قائم کر دی۔

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان در تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۶)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

اور خود امام سید سمہودی مدنی رحمہ اللہ وفاء الوفا تاریخ مدینہ طیبہ میں فرماتے ہیں:۔

ومنھا اجتناب الانحناء للقبر عند التسلیم قال ابن جماعۃ قال بعض العلماء انہ من البدع ویظن من لا علم لہ انہ شعائر التعظیم واقبح منہ تقبیل الارض للقبر اذ لم یفعلہ السلف الصالح والخیر کلہ فی اتباعھم ومن خطر ببالہ ان تقبیل ابلغ فی البرکۃ فھو من جہالتہ وغفلتہ لان البرکۃ انما ھی فیما وافق الشرع واقوال السلف وعملھم قال ولیس عجبی ممن جھل ذلک فارتکبہ بل عجبی ممن افتی بتحسینہ مع علمہ بقبحہ ومخالفتہ لعمل السلف۔ استشھد لذلک بالشعر انتہی قلت وقد شاھدت بعض جہال القضاۃ فعل ذلک بحضرۃ الملا وزاد علیہ وضع الجبھۃ کھیئۃ الساجد فتبعہ العوام ولا حول ولا قوۃ الا باللہ انتہی صواعق ص۱۲۳

یعنی اور منجملہ ممنوعات کے قبر کے واسطے سلام کے وقت جھکنا ہے فرمایا ابن جماعۃ نے کہ بعض علماء نے اس کو بدعت کہا ہے۔ اور جو شخص بے علم ہے وہ اس کو تعظیم کے طریقوں میں سے خیال کرتا ہے اور اس سے زیادہ برا قبر کے پاس کی زمین کو چومنا ہے۔ کیونکہ اس کو سلف صالحین نے نہیں کیا ہے اور تمام بھلائیاں سلف صالحین کے اتباع میں ہیں اور جس کے دل میں یہ وسوسہ گذرا کہ زمین کو بوسہ دینا زیادہ برکت کا سبب ہے تو یہ اس کی جہالت اور غفلت کی وجہ سے ہے کیونکہ برکت انہیں چیزوں میں ہے جو شرع اور سلف کے اقوال اور ان کے اعمال کے مطابق ہوں فرمایا کہ مجھے تعجب اس سے نہیں ہے جو بوجہ اپنی جہالت کے اس نے کیا بلکہ تعجب اس سے ہے جو باوجود اس عمل کے قبیح ہونے اور سلف کی مخالفت کے اس کی تحسین پر فتویٰ دیتا ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے بعض جاہل قاضیوں کو حضرت ملا صاحب کے سامنے اس فعل کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور پیشانی رکھنے کو مثل سجدہ کرنے والے کے اس نے زیادہ کیا پھر دیکھا دیکھی عوام نے اس کا اتباع کیا ولاحول ولا قوۃ الا باللہ انتہی!

نیز علامہ سید سمہودی مدنی رحمہ اللہ وفاء الوفا جلد اول ص۳۴۹ میں فرماتے ہیں:۔

"بنی عمر بن عبد العزیز علی ذلک البیت ھذا البناء الظاھر وعمر بن عبد العزیز زاد ولان یتخذہ الناس قبلۃ تخص فیہ الصلاۃ من بین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد وقال اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد الحدیث وقال العلامۃ زعفرانی رحمہ اللہ وضع الید علی القبر ومسہ وتقبیلہ من البدع التی تنکر شرعا وروی عن انس بن مالک رای رجلا وضع یدہ علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ وقال ماکنا نعرف ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد انکرہ مالک والشافعی واحمد اشد الانکار (صواعق ص۱۲۳)

یعنی ہاتھ رکھنا قبر پر اور بوسہ دینا بدعت ہے جس پر شرع میں انکار کیا گیا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا تو اس کو منع کیا اور فرمایا کہ ہم اس فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جانتے بھی نہ تھے۔ اور تحقیق اس فعل کا امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ نے بڑی سختی کے ساتھ انکار کیا ہے۔ انتہی۔

پس الحمد للہ کلام اکابر ائمہ امت خصوصاً امام سید سمہودی مسلمہ مولوی نعیم الدین سے حسب تصریح احادیث وائمہ دین کے سخت انکار ثابت ہوا کہ پیشانی رکھنا اور چومنا قبر کو مانند ہیئت سجدہ کے ہے اور بمشابہت خصوصیات خانہ کعبہ بیت اللہ الحرام و حجر اسود کے تقرباً و تعظیماً قبروں پر غلاف پردے ڈالنا بوسہ دینا ہاتھ سے چھونا منجملہ عادات یہود و نصاریٰ کے جن پر قبور انبیاء علیہم السلام کو سجدہ گاہ بنا لینے پر لعنت فرمائی گئی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر دعا فرمائی کہ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنا دینا کہ پوجی جاوے ورنہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تنبیہ کسی غیر مسلم کے لئے تھی نہیں بلکہ مبتدعین گورپرستوں مدعیان توحید و محب نبوی کے لئے یہ تنبیہات ارشاد ہوئیں۔ ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ یعنی اور جو اس میں اندھا رہا وہ آخرت میں اندھا اور راستہ سے بھٹکا رہا:

پس یہ سب امور باعث گمراہی اور مآل شرک کے ہیں کسی اثر صحابی اور معتمد امام سے ثابت نہیں لہذا کما حقہ تقویۃ الایمان کی تائید و تصدیق واضح ہو گئی اور مولوی نعیم الدین کے انکار و بہتانات کی قلعی کھل گئی۔ اور مزید تفصیل اس کی مولوی نعیم الدین کے جواب میں گذر چکی جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

**قولہ ص۱۹۱ و ص۱۹۱** ۔ تقویۃ الایمان میں انہیں شرکیات کے سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے:۔ "اس کے کنوئیں (کے پانی) کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا (یعنی یہ سب باتیں شرک ہیں) تقویۃ الایمان ص۱۱" ظالم نے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر استعمال کرنا کہاں سے شرک بنا دیا جو بات ہے بے دلیل من گھڑت ہے اور چھانٹ چھانٹ کر ان چیزوں کو شرک بتایا ہے جن کا ثبوت شریعت میں موجود ہے اور جن کی تعلیم دی گئی ہے ان کنوؤں کی زیارت کے لئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے جن سے حضور نے پانی پیا، طہارت فرمائی، مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے جن میں

(۸۱۹)

ahmadimuslim.de

پانی ہوتا تو آپ ہر برتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے۔ اب تقویۃ الایمان والا کس کو شرک کہیگا۔

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ جسکو حضور پہنتے تھے اس کو بیماروں کے لئے دھویا کرتے تھے اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھوون سے بیماروں کو شفا حاصل ہو۔ تقویۃ الایمان والا تو بزرگوں کے کنوئیں کے پانی کا بطور تبرک استعمال کرنا بھی شرک کہتا تھا یہاں ملبوس شریف کا غسالہ تبرک ہے۔ خلاصۃ الوفا صفحہ ۶۳ مشکوۃ شریف صفحہ ۵۱۹ و صفحہ ۳۷۴ ملخصاً بلفظہ۔

اقول - و باللہ التوفیق بصدق الیقین یہ محض مولوی نعیم الدین کا کذب و افتراء عامیانہ جہل و عناد ہے جس میں ہرگز سچائی کا شمہ تک نہیں کہ تقویۃ الایمان میں اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک جان کر پینا وغیرہم شرک ہے معاذ اللہ منہ۔ جھوٹے مفتری پر حق تعالیٰ کی ہزاروں بلکہ لاکھوں لعنت۔ جس پر کھلی دلیل یہ ہے کہ خود ہی اس کو بریکٹ میں لکھا (یعنی یہ سب باتیں شرک ہیں) اور نسبت مولانا شہید مرحوم کی طرف کیا گیا اگر یہ فی الواقع تقویۃ الایمان میں ہوتا تو بریکٹ میں لکھنے کی کیا ضرورت تھی یہ محض مغالطہ و فریب دہی عوام کے لئے کیا گیا۔ اس پر مولانا شہید مرحوم کو ظالم بتا کر ان کا کیا بگاڑا خود اپنا ہی ٹھکانا جہنم میں بنایا۔

اب ناظرین با انصاف چشم حق بین سے ملاحظہ فرماویں کہ تقویۃ الایمان صفحہ ۹ میں تو خصوصیات کعبہ معظمہ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے اس کے کنوئیں (زمزم) کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا، بدن پر ڈالنا، آپس میں بانٹنا غائبوں کے لئے لے جانا وغیرہم۔ چنانچہ احادیث میں زمزم شریف کی خصوصیت کے بہت فضائل وارد ہیں۔ صحیح بخاری پارہ ۱۳ صفحہ ۴۲ میں روایت ہے۔

"فقال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم برکتہ (زمزم) بدعوۃ ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی آب زمزم برکت دعا ابراہیم علیہ السلام ہے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۶ صفحہ ۱۲۳ میں مرقوم ہے۔ قال ابن بطال وغیرہ اراد البخاری ان الشرب من ماء زمزم من سنن الحج وفی مصنف عن طاؤس قال شرب نبیذ السقایہ من تمام الحج۔ یعنی فرمایا ابن بطال وغیرہ نے ارادہ کیا امام بخاری نے کہ پینا آب زمزم کا منجملہ سنن حج کے ہے۔ اور مصنف میں حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا پینا شربت سقایہ زمزم کا منجملہ پورا ہونے حج کے ہے۔

نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۶ صفحہ ۱۲۳ میں مرقوم ہے۔ وفی المستدرک حدیث ابن عباس مرفوعاً ماء زمزم لما شرب لہ رجالہ موثوقون۔

اور سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۶۶ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ماء زمزم لما شرب لہ۔ یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی زمزم کا ہر اس کام و مقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جاوے۔ یعنی جس مطلب کے لئے پیا جاوے وہی مدعا حاصل ہو۔ شفا کے لئے پیو تو شفا ہو پناہ کیلئے پیو تو پناہ ملے۔ پیاس کے لئے پیو تو پیاس بجھے۔

حاشیہ ابن ماجہ میں امام سراج الملک بلقینی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ زمزم شریف حوض کوثر سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۵ صفحہ ۲۵۵ میں مرقوم ہے۔

فغسل قلبی فی روایۃ مسلم فاستخرج قلبی فغسل بماء زمزم وفیہ فضیلۃ ماء زمزم علی جمیع المیاہ قال ابن ابی جمرۃ وانما لم یغسل بماء الجنۃ لما اجتمع فی ماء زمزم من کون اصل مائہا من الجنۃ ثم استقر فی الارض فارید بذلک بقاء برکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الارض۔ یعنی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج واقعہ شق صدر میں فرمانا) پس غسل دیا گیا میرے قلب کو روایت صحیح مسلم میں ہے پس نکالا گیا میرا قلب پھر دھویا گیا آب زمزم

سے۔ اور اس میں فضیلت ہے آب زمزم کی تمام پانیوں پر کہا ابن ابی جمرہ نے اور سوائے اس کے جو نہیں غسل دیا گیا جنت کے پانی سے اس لئے کہ اجتماع آب زمزم کی اصل جنت کے پانی سے ہے پھر ٹھہرایا گیا زمین میں پس مادہ کیا گیا اس کے ساتھ باقی رہنے برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین میں۔

سنن ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۳ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ۔ یعنی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا زمزم کو غائبین کے لئے مدینہ طیبہ لے جایا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لے جایا کرتے تھے۔

علی ہذا حدیث میں وارد ہے کہ تپ جہنم کی بھاپ ہے تم اس کو آب زمزم سے بجھاؤ۔ رواہ احمد وابن ابی شیبۃ وابن حبان فی صحیحہ۔ روئے زمین پر کوئی کنواں زمزم سے بہتر نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی وابن حبان بسند حسن علی ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ فرمایا مومن اور منافق میں یہ فرق ہے کہ مومن خوب تن کر کھینچکر پیتے ہیں جس سے کوکیں بھر جاتی ہیں اور منافق تن کر نہیں پیتے۔ حدیث مرفوع ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے بہتر پانی روئے زمین پر زمزم کا پانی ہے اس میں طعام طعم شفاء سقم ہے۔ یعنی کھانے کا کام دیتا ہے بیماری کو دفع کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواتہ ثقات وابن حبان فی صحیحہ۔ اطباء کا مقولہ ہے کہ کوئی پانی قائم مقام غذا نہیں ہوتا۔ مگر یہ حدیث شریف مولوی نعیم الدین جیسے طبیب یونانی احمقانی کے مقولہ کو رد کرتی ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جب ابتدا اسلام میں مکہ مکرمہ آئے ان کے پاس کچھ کھانا نہ تھا ایک مہینہ تک زمزم شریف پیتے رہے ایسے توانا فربہ ہو گئے کہ پیٹ میں شکنیں پڑ گئیں رواہ مسلم وغیرہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب زمزم پیتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تجھ سے علم نفع

ahmadimuslim.de

# کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا

(فتاویٰ کے ناکافی ہونے سے اس مضمون کو جگہ دی گئی (مدیر)

کون نہیں جانتا کہ کوئٹہ میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے اس نے اس علاقے کو تہ و بالا کر دیا ہے۔ تمام اخبارات میں اس کے متعلق مضامین لکھے جا چکے ہیں مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کسی اخبار میں اس زلزلہ کو آسمانی بلا خدائی قہر اور گناہوں کی سزا سے تعبیر نہیں کیا ہے۔ کیوں نہ ہو موجودہ تعلیم، سائنس اور الحاد نے موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کے خیالات پر اس قدر گہرا اثر کیا ہے کہ وہ اصل حقیقت سے بالکل ناآشنا ہو چکے ہیں دیندار طبقے اور علماء کرام سے اگر کوئی درست کلمہ اس کے متعلق نکل جاتا ہے تو عوام ان پر آوازے کستے ہیں۔ میں اپنے تمام دیندار اہل حدیث بھائیوں کی خدمت میں پر زور الفاظ میں ملتجی ہوں کہ وہ ان الفاظ پر غور کریں اور اپنے دیگر اہل حدیث بھائیوں تک یہ آواز پہنچا دیں کہ کوئٹہ کے زلزلہ کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں

ہر برے کام میں اہل کوئٹہ تمام حدود سے تجاوز کر گئے تھے۔ شرم و حیا، عفت و عصمت، امانت و دیانت، رحم و شفقت، عدل و انصاف سے ان لوگوں کے ذہن خالی ہو چکے تھے۔ مگر ان کی بجائے سینما اور ناٹک گھر آباد ہو رہے تھے، مسجدیں ویران اور بے آباد ہو رہی تھیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر زنا، لواطت، شراب نوشی، قمار بازی، دھوکہ، مکر، فریب، جور و ظلم، شرک و الحاد ان لوگوں کی زندگیوں کے پروگرام میں جزو لاینفک کا درجہ حاصل کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے عذاب نے اس سرزمین کو عبرت کے لئے منتخب کیا۔ اور اس کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ تاکہ اسکے دیکھنے اور سننے والے خدا کی نافرمانیوں سے باز رہ کر مطیعانہ زندگیاں بسر کریں۔

اب کئی الحاد پرست یہ اعتراض کریں گے کہ یورپ کے بعض شہروں میں کوئٹہ سے زیادہ عیاش اور بدکار لوگ آباد ہیں اور خاصکر لندن میں جملہ عیوب کوئٹہ سے کئی گنا زیادہ ہیں تو پیرس یا لندن سے زیادہ اس کا مستوجب کوئی اور علاقہ نہ تھا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب دنیا میں نافرمانوں کو سزا دینی چاہتا ہے تو ان بستیوں میں سے جس کو چاہتا ہے ہلاک کر دیتا ہے تاکہ دوسروں کو وہاں سے عبرت حاصل ہو۔

دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ کوئٹہ میں کئی ایک نیک انسان بھی تھے، سینکڑوں کی تعداد میں نمازی بھی تھے۔ کئی ایک حامل قرآن بھی ہونگے۔ بہت سے پیر اور صوفی منش بھی تھے تو کیا وجہ ہے کہ کوئٹہ پر عذاب نازل ہوا اور لندن یا پیرس جو منبع ام الخبائث ہے اب تک ویسے کا ویسا ہی ہے؛ تو اس کا جواب صرف اس قدر ہے کہ کوئٹہ کے جملہ عیوب کو اہل کوئٹہ دیکھ کر دل میں برا نہیں مانتے تھے۔ ان سب نیک لوگوں کی نیکیاں اپنی ذات کے لئے تھیں اپنی نیکیوں کا اثر ان لوگوں نے دوسروں تک نہیں پہنچایا نہ ہی بروں کو ان کی بدی سے منع کیا اور نہ ہی ان کے برے افعال کو دل میں برا جانا۔ اس لئے ان کا نیک ہونا ادنیٰ درجہ کے مومن سے بھی کم تھا۔ وہ اپنے خیال میں سب کچھ تھے مگر خدا کی نظر میں کچھ بھی نہ تھے۔

کہا جاتا ہے کہ کوئٹہ میں رات کے تین بجے زلزلہ آیا تھا اور جو لوگ صبح اٹھنے اور عیش و عشرت میں مشغول ہو جانے کی خوشی میں نیند کے مزے لے رہے تھے ہمیشہ کے لئے تہ خاک سلائے گئے۔ یہ منظر بے حد ہولناک اور بھیانک معلوم ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی سنت ایسے ہولناک عذابوں کے لئے شروع سے ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن پاک کی آیت سے معلوم ہوتا ہے:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ

ترجمہ:۔ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے جو احکام نازل ہوئے ہیں ان پر چلو اور اسے چھوڑ کر اور کارسازوں کے پیچھے نہ دوڑے پھرو۔ افسوس تو یہ ہے کہ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب وہ دوپہر کو سوئے پڑے تھے۔

بہرحال کوئٹہ کا زلزلہ ایک عذاب آسمانی تھا جو دنیا والوں کو خدائے قدوس کی نافرمانی سے ڈرانے آیا تھا۔ اگر ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی خوف و ہراس ہے تو ہمارا فرض ہے کہ سب سے پہلے ہم ذاتی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے بعد اپنے اپنے متعلقین کی امداد کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ رہیں

صوفی محمد عالم خادم مسجد جامع اہل حدیث
میانہ پورہ سیالکوٹ

## (بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

فجزاہ اللہ خیرا الجزاء۔

خدا کے فضل سے آپ کے ورثا سے خلف الصدق اولاد ذکور مولوی عبدالاحد و مولوی عبدالمتین و عبدالحق ہیں۔ یہ تینوں صاحبان فی الحقیقت سر لابیہم کے صحیح مصداق ہیں۔ ان لوگوں سے پوری امید ہے کہ اپنے والد مرحوم کی روش کو اختیار کر کے انکی روح پرفتوح کو شادکام فرماوینگے۔ خداوند عالم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا سچا جانشین بنائے آمین۔

دعا ہے کہ رب العزت مرحوم کے خاندان کو دین و دنیا میں ہمیشہ بامراد و باعزت رکھے ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

قاری احمد سعید مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ مدن پورہ بنارس۔ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ)

**اہلحدیث** اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ جسکی دعوت ہم [illegible] بنارس میں دی گئی تھی مرحوم کی علالت کی وجہ سے نہ ہو سکا۔ مرحوم کی تعریف میں ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ اہل حدیثان بنارس حافظ عبدالرحیم مرحوم کے انتقال سے یتیم ہو کر حاجی عبدالرحمن [illegible] (۱۳۵۴ھ) [illegible] اللھم اغفر لہ وارحمہ

# متفرقات

**ہمدرد توجہ فرمائیں** اخبار اہلحدیث اپنی خدمت میں بتائیدہٖ تعالیٰ برابر قدم زن ہے۔ تیس سال کے عرصہ میں کوئی قدم اس کا توحید وسنت کی ترویج میں پیچھے نہیں رہا۔ مگر اس کے ہمدردوں کی رفتار مختلف رہی ہے اگر ہمدرد بھی اس کی اشاعتی امداد میں ایسے ہی چست رہیں تو مقصد پورا ہوجائے۔ امید ہے ہمدردان "اہلحدیث" جدید خریدار بنانے پر توجہ قلبی فرمائیں گے۔

**العدل** حنفی اخبار "العدل" گوجرانوالہ ماہ جولائی کے شروع سے نہیں آیا۔ عرصہ سے مزمن مرض میں مبتلا تھا خدا جانے ختم ہوگیا یا عارضی التوا ہے۔ منیجر العدل اگر بغرض اشاعت اطلاع بھیجیں تو درج کی جاوے گی۔ بلحاظ اسلامی شرکت کے ہماری دعا ہے خدا اسے زندہ رکھے۔

**اچھی تجویز ہے** ہمارے مکرم مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتا ڈلی پنجاب میں مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کی تکلیف محسوس کرکے تحریر فرماتے ہیں کہ پنجاب کے کل مسلمان مجتمع ہوکر حفاظت حقوق کی انجمن قائم کرکے سب اہل اسلام سے چندہ لیں۔

**تجویز معقول ہے** مگر اس ہفتہ کے لاہوری روزانہ اخبار دیکھ کر ممدوح کی نظر بھی اس آیت کی طرف منعطف ہوگئی ہوگی۔ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى (ہداہم اللہ)

**خریداران کوئٹہ** زلزلہ کوئٹہ میں ہر آدمی اپنے تعلق داروں کے فکر میں مغموم تھا۔ دفتر اہلحدیث کے تعلق دار اس کے خریدار تھے۔ جن کی بابت بذریعہ اخبار بار بار دریافت کیا گیا۔ الحمدللہ سب خیریت سے ہیں صرف منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات کی اطلاع نہیں آئی۔ گو اہلحدیث برابر جاتا ہے اور واپس نہیں آتا۔ امید ہے موصوف اپنی خیریت سے سرفراز فرمائیں گے۔

**نوٹ** مرزائی جماعت کے کئی آدمی مر گئے اور اہلحدیث کے خریدار سارے سلامت رہے۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

**شہادۃ القرآن والخبر علیٰ بشریۃ خیر البشر** قرآن مجید میں توحید کے بعد حضرات انبیاء کرام خصوصاً سرور انبیاء علیہم السلام کی بشریت جیسی صاف اور صریح الفاظ میں منصوص اور مصرح ہے اس سے زیادہ کوئی مسئلہ مصرح نہیں مگر مسلمانوں کی بدقسمتی کہیں یا جلاء ذہنی نام رکھیں بشریت رسول سے انکار کرنے لگے ہیں۔ یہ رسالہ ایسے منکروں کے جواب میں ہے خدا مصنف کو جزائے خیر دے۔ قیمت ۳ر۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی محمد اکبر۔ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان (پنجاب)

## حیات مسنونہ

مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطابق سنت نبویہ ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی نے "حیات مسنونہ" تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ مخیر اصحاب اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر۔ فی صدی بغرض تقسیم دس روپیہ عہ

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

**نوبت مرزا** مرزا صاحب قادیانی کے متعلق مضامین متفرقہ از قسم پیشگوئیاں وکذبات وغیرہ پر بحث کی گئی ہے قیمت قسم اول ۱۲ر قسم دوم ۱۲ر۔ پتہ یہ ہے۔ ایس۔ ایم۔ خالد۔ وزیر آباد (پنجاب)

**مسلم گزٹ کلکتہ** کلکتہ کے اہل توحید مسلمانوں نے ملی ضروریات کے ماتحت روزانہ اخبار جاری کیا ہے جو بڑی آب وتاب سے چلتا ہے۔ قیمت سالانہ للعہ۔ پتہ۔ منیجر مسلم گزٹ کلکتہ

**حضرت محمد رسول اللہ** گذشتہ ربیع الاول میں شہر قصور میں سیرت النبی کے جلسہ کے موقعہ پر مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔اے (امرتسری) سب جج قصور نے سرور کائنات کی سیرت پر ایک پر اثر اور مفید لیکچر دیا تھا جسے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کرایا گیا ہے۔ ار محصول ڈاک بھیجنے پر پتہ ذیل سے مفت حاصل ہوسکتا ہے۔ ملک خدابخش ایڈووکیٹ قصور

**مجسمہ رحمت** اس میں آیہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی تفسیر مختلف پہلوؤں سے نظم میں بطور مسدس کے لکھی گئی ہے۔ ۲۰×۲۶ کے ۱۵۲ صفحات کتابت طباعت معمولی۔ قیمت ۸ر پتہ حافظ شیر محمد محوی مصنف مجسمہ رحمت متصل پولیس اسٹیشن انبالہ شہر

**المرقات فی احکام الصلوٰۃ** مؤلفہ مولوی ابو عبدالجبار محمد جمال صاحب امرتسری۔ سائز ۲۰×۲۲۔ ضخامت ۸۸ صفحات۔ کتابت طباعت درجہ اوسط قیمت ۶ر محصول ڈاک ۱ر پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اس کتاب میں نماز کے متعلق ہر قسم کے مسائل عام فہم پیرایہ میں درج ہیں۔ تمام دعاؤں کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہے۔

**ضرورت دعا** خاکسار کا خالہ زاد بھائی عبدالرشید ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں عرصہ تین سال سے ملازم ہے بفضلہ کنفرم ہوچکا ہے اب مستقلی کے لئے اس کے کاغذات وغیرہ افسران بالا کے پاس گئے ہوئے ہیں تمام ناظرین سے خصوصاً ملتمس ہوں کہ اس کے حق میں مستقل ہوجانے کی دعا فرمائیں۔ (قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر)

**دعائے صحت** مولوی نور محمد صاحب ساکن امرتسر عرصہ سے مختلف امراض میں مبتلا رہے ہیں آج کل ان کے گھٹنوں میں درد ہے۔ چلنے پھرنے کی بجائے صاحب فراش رہتے ہیں۔ ان کی جانب سے تمام ناظرین کی خدمت میں عموماً اور مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی، مولانا محمد منیر خان بنارسی و مولانا عبدالقادر صاحب مظفر پوری کی خدمتمیں خصوصاً التماس ہے کہ ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ اللھم اشفہ شفاءً لا یغادر سقمًا

**ایضاً** خاکسار کچھ عرصہ سے بمرض جریان سخت تکلیف میں ہے۔ ناظرین میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۸۷۰۳، ۱۱)

**ایضاً** راقم بھی عرصہ سے مختلف امراض کا شکار ہو رہا ہے

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## لاہوری مطلع پہلے سے مکدر تر

**ایک مثال** کسی بادشاہ نے اپنے دشمن کے مقابلے میں ایک جرار فوج بھیجی کہ قلعہ فتح کر کے آئے گی۔ سوء اتفاق سے اسے کامیابی نہ ہوئی بادشاہ اور ارکان دولت اس فکر میں تھے کہ رپورٹ سن کر اس شکست کی تلافی کرینگے۔ وہ فوج ایسی ناشائستہ تھی کہ واپسی کے وقت راستے ہی میں آپس میں لڑ کر کٹ مری۔ ناظرین غور کریں کہ وہ بادشاہ اور اس کا ملک کیسا بدنصیب ہوگا۔

اس سے زیادہ بدنصیب پنجاب کے مسلمان ہیں (خدا ان کے حال پر رحم کرے) عرصہ تین سو سال سے ایک مسجد المعروف مسجد شہید گنج لاہور میں سکھوں کے قبضے میں تھی جو اپنی شکل و صورت میں ہوبہو کھڑی تھی۔ سکھوں نے اسے گرا کر اپنے عقیدہ مطلب مکان بنانا چاہا۔ مسلمانوں کو جوش آیا۔ حکومت نے سکھوں کا قبضہ صحیح تسلیم کر کے ان کی حفاظت کے لئے مسجد کے اردگرد فوجی پہرا لگا دیا۔ ادھر مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر شاہی جامع مسجد سے غول کے غول نعرہ ہائے تکبیر لگاتے ہوئے مسجد مذکور کی طرف چلے۔ راستے میں روکے گئے فوج نے گولی چلائی۔ مسلمان بے کسی کی حالت میں گولیوں سے شہید ہوئے کئی زخمی ہوئے (غفر اللہ لہم) پھر عوام کیا کرتے کچھ لیڈروں کو حکومت نے جلاوطن کر دیا۔ باقی رہنماؤں میں اختلاف اغراض کے ساتھ اختلاف رائے ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم پبلک کا غول واپس آگیا اور جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ جس کو اخباری اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ امن امان ہو گیا۔ سکھوں نے مسجد گرادی اور مکان بنانا شروع کر دیا۔ انا للہ!

**تعصب کا برا ہو** لاہور کے آریہ اخبار۔ ہاں وہ آریہ جن کا اصول ہے کہ ہمیشہ سچ بولو اور سچ ماننے کو تیار رہو۔ انہوں نے آج تک جتنے مضامین لکھے ان میں جو کچھ حق گوئی کی اور حق پسندی کا نمونہ دکھایا اس کے متعلق اتنا ہی بتانا کافی ہے کہ مسجد کو مسجد لکھنا بھی انہیں گوارا نہیں ہوا کبھی "مسجد نما" کبھی "بشکل مسجد"۔ اور اگر مسجد لکھا بھی تو نشان مقولہ ڈال کر یوں لکھا "مسجد"۔ جس سے ان کے دل کا حال معلوم ہوتا تھا کہ وہ سکھوں کی حمایت میں یہاں تک تلے ہوئے ہیں کہ مسجد کے وجود سے بھی منکر ہیں۔ حالانکہ سکھ اس سے منکر نہیں تھے۔ سکھ اس لئے اس مسجد کو اپنی ملک جانتے تھے کہ قبضہ دراز کی وجہ سے عدالت مجاز نے ہم کو دی ہوئی ہے۔

**خدا کی شان** انہی دنوں میں ہندو قوم کو یہ بدلہ ملا کہ سکھوں نے سوپور (کشمیر) میں ایک مندر پر حملہ کر دیا کہ یہ ہمارا گوردوارہ ہے۔ یہ ہے ناحق پسندی کا معاوضہ۔

خیر اس سکون کے بعد مسلمانوں میں اختلاف شدید ہوا۔ ایک پارٹی دوسرے کو ایک لیڈر دوسرے کو ملامت کرنے لگا۔ زبانی نہیں بذریعہ اخبارات اور اشتہارات یہ ہنگامہ بے تمیزی دیکھ کر مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اخبار "زمیندار" لاہور مورخہ ۳۔ اگست میں ایک بسیط مضمون ناصحانہ صورت میں شائع کرایا۔ جسکو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا صاحب موصوف نے آنسوؤں کے پانی سے اس کو لکھا ہے۔ افسوس اس کا بھی اثر وہی ہوا جو بخار کی تیزی میں کونین کا ہوتا ہے۔ لاہوری اخبار تو اس قدر کھل کھیلے ایک دوسرے پر بیدھڑک کیچڑ پھینکنے لگے۔ احرار پارٹی نے بھی اپنے نقطہ نظر کے لحاظ سے ایک اخبار "مجاہد" جاری کیا جو فریق ثانی کے جوابات نظم و نثر میں دینے کو میدان صحافت میں نمودار ہو گیا۔ اب زمیندار، سیاست اور مجاہد کی مثلث متساوی الاضلاع مسلمانوں کے قلوب پر آرے چلا رہی ہے۔ ایک دوسرے کی مذمت اور راز ہائے مخفیہ صادقہ یا کاذبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ زمیندار میں ایک نظم لکھی گئی جس کی سرخی مع چند اشعار یوں ہے:-

احرار کا جنازہ مولانا حبیب الرحمٰن لودھیانوی اور چودھری افضل حق کی اسلام فروشی کے کندھوں پر:

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
اسلامیوں کے خون سے چلے کھیلنے ہولی
احرار کو پھر آج لکھیں نہ کیوں اشرار
پنجاب کے احرار ہیں اسلام سے بیزار
الیٰ آخرہ (زمیندار ۱۰۔ اگست ۱۹۳۵ء)

اس کے جواب میں ایک نظم "مجاہد" میں نکلی ہے جس کی سرخی مع نمونہ اشعار حسب ذیل ہے:-

قوم کا جنازہ مولانا ظفر علی خان کی اولاد پرستی اور اختر علی خان کی عیش پرستیوں کے کندھوں پر:

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
مرزا سے موالات ہے احرار سے بیزار
اور اس پہ یہ دعویٰ ہے کہ اسلام کا اخبار
اخبار کہاں یہ تو ہے اسلام کا غدار
کھاتا ہے مسلمان ادھر سینے پہ گولی
موٹر میں ادھر نکلی زمیندار کی ٹولی
اسلامیوں کے خون سے چلی کھیلنے ہولی
کیوں ڈوب کے مرتا نہیں لے اختر بدکار
اخبار زمیندار ہے اسلام کا غدار
الیٰ آخرہ (مجاہد ۱۱۔ اگست ۱۹۳۵ء)

**برادران!** یہ ان اعیان کا نمونہ ہے جو کل ہی قادیان کے جلسے میں دوش بدوش بیٹھے تھے۔ آج یہ کیفیت ہے جس کا مظاہرہ اوپر مذکور ہوا (انا للہ!)

دوسری طرف قادیانی پارٹی جو انگریزی مثل ڈیوائڈ اینڈ رول اور فارسی مصرعہ ع

مجموعہ ۲ ٹریکٹ کا کلیڈ ۔ مرزائیت کی تردید میں ایک لاثانی کتاب ... (۸۲۳) ... (دفتر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر

کے معنی خوب جانتی ہے۔ وہ بھلا ایسے موقع پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیسے خاموش بیٹھی رہتی۔ اس نے ظاہری اور باطنی طور پر وہ ہاتھ مارے کہ بلحاظ وقت شناسی کے ان کو شاباش کہنے کو جی چاہتا ہے۔

**نتیجہ** | اس مکروہ جنگ کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ اہل اسلام مجموعی حیثیت سے ذلیل اور شرمندہ ہیں اور خود غرض اپنی اغراض پوری کرنے میں کوشاں ہیں

فلیبک علی الاسلام من کان باکیا

**معذرت** | اس مکروہ جنگ کی وجوہات ہمیں معلوم ہیں مگر ہم ان کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ تاکہ ہم بھی کسی پارٹی میں نہ سمجھے جائیں سے

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

اللھم الف بین قلوبنا وانصرنا علی عدوک وعدونا۔

# رپورٹ ماہواری

## واعظین آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

### بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

(۱) مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی نے بمقام بھوانی پور، کپورتھلہ، جالندھر، ہوشیار پور۔ ڈھلواں امرتسر، پٹی، مومن آباد ضلع لاہور کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی نے مقام خان پور سیداں۔ چک ۱۳۵ بخشہ پالیال، بھینی اللہ داد۔ چاہ احمد والہ۔ ڈائرہ، چاہ ٹاٹیوالا مظفر آباد، چاہ ملانزا فوالہ۔ بستی قصاباں، شیر شاہ، بستی بوہر، چاہ عبد العزیز والہ شاہکوٹ، کریوالہ ضلع مظفر گڈھ و ملتان کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے سری نگر اور اس کے مضافات کشمیر میں دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبد الرحمٰن صاحب واعظ فرخنگری نے مقام سٹھیہ، سیانہ ضلع بلند شہر، چاند پور، صدر الدین نگر، نجیب آباد ضلع بجنور، مراد آباد، بادلی ٹانڈا، لالپور رام پور اسٹیٹ، رتن پور ضلع مراد آباد گڈھ، باؤ گڈھ، بکسر، دیا نگر، مظفر نگر کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی رشید احمد صاحب واعظ نیمکا دی گورگانوی نے مقام راجولی، دیواکری ریاست الور، جہانڈا، سیکری جنجار، شنکرادہ، نیمکا، لغوری، اندانہ، لیوڑا، اکانہ، راونکا، علاقہ بھرتپور وگورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی عبد المجید صاحب واعظ گورگانوی نے مقام ساکرس، ریناله، کھینچاتاں، اونزا، خان محمد پور، ہوکا، رٹھیٹھ، الال پور، دیولا، بی بی پور، کنجیر، گھڑا والی، ٹونکا، کم ریڑہا ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری نے مقام نگلہ کنجواں، متھرا، ترادڑہ، ڈوڈولی، نیگڑہ، جٹہرہ، بونواڑی، گنیگاکا، جیوت، لوہینگا، اودلکا، سماری باس، نتہ برہ، علاقہ بھرت پور و گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبد المجید صاحب واعظ باکر آبادی مالدہی نے مقام باڑوانگا، ونت پور، شاہ زاد پور، سعید پور، دیل پور، بھینس ملتانی، بودہیہ، اٹل پڑا، پانڑواجار، نیما سرائے، شاہ پور، موچیہ، سری بہوجا ضلع مالدہ بنگال کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات میں دورہ کیا۔

(محمد امین نائب ناظم (سکرٹری) اہل حدیث کانفرنس - دہلی)

# سمال ٹاؤن کمیٹیوں کا نظم ونسق

۱۹۳۳ء کے آغاز میں صوبہ پنجاب کے اندر ۱۱۴ سمال ٹاؤن کمیٹیاں کام کر رہی تھیں۔ ان میں سے دو یعنی کھنہ (لدھیانہ) اور ترن تارن (امرتسر) کو میونسپلٹیوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور نیاز بیگ (لاہور) کی سمال ٹاؤن کمیٹی کو توڑ دیا گیا۔ اس طرح پنجاب میں ان کمیٹیوں کی تعداد ۱۱۴ سے گر کر ۱۱۱ ہو گئی۔ ان کمیٹیوں کی کل آبادی پانچ لاکھ کے قریب تھی۔

۷۰۹ ممبروں میں سے ۵۶۳ منتخب شدہ تھے۔ ۸۰ غیر سرکاری اور ۳۱ سرکاری پریزیڈنٹ تھے جو سب اب منتخب شدہ تھے۔ سال کے دوران میں ۴۰ سمال ٹاؤن کمیٹیوں میں عام انتخابات وقوع پذیر ہوئے۔ ۲۵۲ میں سے ۱۶۰ نشستوں کے متعلق مقابلہ عمل میں آیا۔ اگرچہ ان جملہ انتخابات میں مقابلہ شدید تھا۔ لیکن نہ کوئی ابتری پھیلی۔ اور نہ کسی انتخابی جرم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

**آمدنی اور خرچ** | سمال ٹاؤن کمیٹیوں کی کل آمدنی جس میں پچھلے سال کا بقایا بھی شامل ہے۔ سال ما سبق کی نسبت بقدر ۴ ہزار روپے کے زیادہ یعنی ۴۴۴۲۱۲۰ روپیہ تھی۔ آمدنی کی سب سے بڑی مدات کرایہ، ٹرمینل ٹیکس۔ شخصی قصباتی محصول اور جائداد کا قصباتی محصول تھیں۔

ظاہری نتیجہ یہ ہے کہ کمیٹیاں واجب الوصول رقوم کی ادائیگی میں پابندی پر زور نہیں دیتیں۔ سمال ٹاؤن کمیٹیوں کے لئے یہ ایک خوشخبری ہوگی کہ آیندہ سمال ٹاؤن اور دیگر ایکٹوں کے ماتحت جرمانوں سے جو آمدنی ہوگی اس کو صوبجاتی محاصل میں شامل کرنے کی بجائے مقامی فنڈوں میں داخل کیا جائیگا جس سے ان کی آمدنی میں کافی اضافہ ہو جائیگا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

# مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اُردو ایڈیشن، یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ ضخامت ۴۴۰ صفحات۔ مؤلفہ ومرتبہ ملک عبد القیوم بی۔ اے (علیگ) بیرسٹر ایٹ لاء۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) (ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

خون کے آنسو۔ مسلمانوں کی موجودہ تباہ کن روش (۸۲۴) اور اس کا علاج۔ قیمت ۸/ (بحوالہ اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

## ہر خاص وعام کو اطلاع

### پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۵/۱۲

طلا ئو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳؎)

(ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ



## ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

۳۰/۲۵

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ۱۵۷؁ ۱

یہ آنکھوں کی اکسیر وبینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوے، ککرے، انکھ جینی، پرانی لالی جالا، پھلی، پھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیج کر منگوالو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔ نمونہ مفت۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی



## مومیائی

۴۵/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور بدن کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۱۲؎۔ پاؤ بھر ۲۴؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

### تازہ ترین شہادات

**جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل**

"مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ دی پی درجنگ کے پتہ سے بھیجیں" (۲۰۔ جولائی ۳۵ء)

**جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ**

"اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور با اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۳۵ء)

**جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا**

"آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳۔ جولائی ۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر


(۸۲۵)


## شائقین عطریات واہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا مکمل مال نقد یا دی پی روانہ ہوگا۔ عطر گلاب، کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس چنبیلی۔ موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲ار۔ عہ۔ عہ۔ ۶؎۔ سے۔ عہ تک۔ روح خس فی تولہ ۶؎۔ ے۔ عہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ۔ گل روغن وغیرہ فی سیر عہ۔ ۶؎۔ سے۔ للعہ۔ عہ۔ سے۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی پتہ یہ ہے:۔

نورالحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج (یوپی)



## ناظرین کرام

۲۹

آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بے پرہیزی ہوجائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہوجائے تو معدہ بہت ہی خراب ہوجاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، نفخ ہوجانا کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپکو چاہئے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت صرف عہ فی ڈبہ محصول ۵ وزیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر



## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

ہر قسم کی سادہ ورنگین چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ (منیجر پریس)


ahmadimuslim.de

# قابل دید کتابیں

**الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان** امام ابن تیمیہ رح کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب۔ اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کردی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے مکاروں کے بیشمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنید رح، حضرت بایزید بسطامی، حضرت ابوسفیان دارانی رح وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے۔ مثلاً معجزات، کرامات، معیار نبوت عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عیسیٰ سے کیونکر افضل ہے۔ قیمت عہ

**حسین و یزید** حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ کا معاملہ تیرہ سو برس سے مسلمانوں کے سامنے ہے مگر آج تک صاف نہیں ہوا اگر آپ کو تاریخ اسلام کے اس سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلہ کی پوری تحقیق منظور ہے تو یہ رسالہ پڑھئے ناممکن ہے کہ آپ مطمئن نہ ہو جائیں۔ قیمت ۵

**مناظرہ ابن تیمیہ رح** بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر حق کا دعویٰ ہے تو اُن کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ خود شیخ کے قلم حقیقت رقم نے یہ رسالہ مرتب فرمایا ہے۔ جسکا یہ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵

**سیرت امام ابن تیمیہ رح** مصنفہ چوہدری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر انقلاب لاہور۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم و تربیت تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلاء و مصیبتیں۔ جہاد بالسیف۔ مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور۔ قیام دمشق قید اور وفات۔ عام اخلاق اور تصانیف۔ حضرت امام اور بعد کا دور۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۹

**الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید** (مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ) اردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بمبئی۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر دکھا دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی اولہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کردیا ہے۔ حجم ۱۴۸ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲ر

**ادب العرب** مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان کی صرف نحو کو نہایت عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے کہ مبتدی کو بالکل سہولت ہو گئی ہے۔ قیمت ۴ر

**عربی بول چال** مصنفہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری۔ عربی زبان سیکھنے۔ عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر

**شرح اصول اکبری** (عربی) مصنف کتاب نے طلبائے عربی زبان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ علم صرف کی مشکلات کو ایسے آسان اور مدلل پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ ایک غبی طالب علم بھی کماحقہ مستفید ہو کر فن کی مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

---

# سرمہ نور العین ۱۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

# ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ رجسٹرڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت (منیجر)

---

## تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر


ahmadimuslim.de

# قابل دید طبی کتاب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

**کلید حکمت** } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پا تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشارات، انذارات جن پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہٗ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ہے۔ اس طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعدہٗ ساڑھے آٹھ سو سے نادر نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام بہانت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم عہ (ہر دو جلد)

**مجربات جیلانی** } یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں۔ کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت فی جلد عہ (ایک روپیہ) مکمل ۲؎

**نشاط زندگی** } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں اور متعدی بیماریوں کا علاج جو بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے بہانت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ نہانی امراض و نیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہو سکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرما کر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد عہ

**مجربات کانفرنس** } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سربرآوردہ تجربکار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطباء کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بہ نسل ان کے سینوں میں منتقل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کر کے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا میں اکثر اطباء کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت بے جلد ۲؎۔ مجلد ۲؎/۸

**میحائی گوہر طب** } مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سردول گڑھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ اور بالا نشین کے مصداق ہیں۔ کتاب ہذا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ قیمت صرف ۸؎

**بہار شباب** } یہ کتاب مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب کے والد بزرگوار حکیم محمود احمد خان مرحوم کی کتاب ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تک بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ حکیم صاحب نے اپنے خاندان کے اور اپنے تجربہ شدہ نسخہ جات جو صدیوں سے سینہ بسینہ چلے آتے تھے رفاہ عام کے لئے بلا بخل درج کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً میاں بیوی کے رشتہ کا اصلی اور صحیح مطلب کیا ہے۔ کن باتوں سے وہ خاوند کی فرمان بردار اور کن باتوں سے نافرمان اور دشمن ہو جاتی ہے۔ مواصلت کے صحیح طریقے۔ تندرست و خوبصورت اولاد پیدا کرنے، درازی عمر کے وجوہ وغیرہ سب درج ہیں۔ نیز ایسے ایسے عجیب نسخہ جات درج ہیں کہ جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی نہ مل سکے۔ قیمت ۸؎

(تصانیف حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی)

**کنز المجربات** } اسمیں وہی نسخہ جات درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور جن کی خصوصیت یہ کہ کتابی نہیں بلکہ صدری سنیاسی ہیں اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحات قیمت بے جلد ۲؎/۸۔ مجلد ۲؎/۱۲۔ حصہ دوم بے جلد ۸؎۔ مجلد ۲؎/۸

**کنز المفردات** } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۸؎

خواص بادام۔ قیمت ۴؎، خواص پیاز قیمت ۵؎، خواص گھیکوار قیمت ۹؎، خواص پھٹکڑی قیمت عہ خواص برگد قیمت ۴؎، خواص پیپل قیمت ۴؎، خواص آک قیمت عہ خواص انار قیمت ۴؎، خواص ریٹھا قیمت ۶؎ خواص سونف ۸؎، خواص کیکر ۴؎، خواص نیم ۴؎، خواص لیموں ۶؎، خواص کشنیز خواص ہلدی ۴؎، خواص نمک ۲؎، خواص ارنڈ ۲؎، خواص دھتورہ ۶؎ خواص دودھ ۱۲؎، خواص تربوز ۲؎، خواص گاجر ۳؎، خواص مولی ۵؎، خواص مرچ خواص گھی ۴؎، خواص لہسن ۴؎، خواص ستیاناسی ۲؎، خواص اندرائن ۳؎

(۸۲۸)

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی استاد التفسیر جامعہ ملیہ دہلی

**بیان** } یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار و رہبان کے عقائد باطلہ اور اعمال فاسدہ کی اس زمانہ کے ان نام نہاد ارباب تصوف و احسان کے یقینات واہیہ اور اعمال شنیعہ کے ساتھ تطبیق دی گئی ہے۔ جو صحیح راہ سلوک و احسان سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ حجم ۳۱۸ صفحات۔ کاغذ ولائتی۔ قیمت عہ

**صراط المستقیم** } اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ ضروریات و احتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے۔ اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا ہے جن سے مسلمان دور جا پڑے ہیں۔ یعنی تفسیر ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے اور انہیں ذلت و نامرادی کی جانگزا زنجیروں سے آزاد کرنے کی ایک زبردست اپیل ہے۔ قیمت عا

**عبرت** } احسن القصص یعنی سورہ یوسف کی تفسیر۔ نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ کاغذ دبیز چکنا ضخامت ۱۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ ۔ قیمت عہ۔

**برہان** } سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

**ذکریٰ** } یعنی پارہ عم کی عالمانہ تفسیر۔ جس میں جزاء و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اس پارے میں چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں جن کو مسلمان پنجگانہ نمازوں میں تلاوت کرتے ہیں۔ اس لئے اس پارے کی تفسیر کا جاننا ہر مسلمان کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب۔ کاغذ دبیز سفید چکنا ضخامت ۲۷۲ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ ۔ قیمت ۱۲/

**ہمارے رسول** } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آسان اور مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔ کاغذ دبیز سفید چکنا۔ قیمت ۵ر (پانچ آنے)

## الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ امام خان صاحب شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کئے ہیں۔ قیمت عہ ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

**سبیل الرشاد** } اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے۔ جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور عہد جمہوریہ اسلامیہ کے شرائط و لوازمات پر بحث کی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا تھا۔ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد کے ماتحت ہوتا تھا اور کس طریق سے یہ تمام امور طے ہوتے تھے ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد سے ملے گی۔ کاغذ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

**خلفائے اربعہ** } آنحضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفوں کے حالات اور عہد حکومت کے ملکی واقعات بالکل آسان اور مختصر پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ چھوٹے بچوں کے لئے تحفہ ہے۔ کیونکہ اسلامی تاریخ کے اس علم زریں سے ان کو واقفیت حاصل کرانا ضروری امر ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ بہت عمدہ ہے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ ۔ ضخامت ۱۸۲ صفحات۔ قیمت ۱۰ر

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

**بصائر** } اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور ایسی تصویر کھینچی ہے کہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ لیاتین علیٰ امتی ما اتی علیٰ بنی اسرائیل والی پیشگوئی کے پورا ہونے کی پوری تصدیق ہے۔ کاغذ، کتابت، اور طباعت عمدہ ہے۔ قیمت ۶ر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۱۔ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۳

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم و...

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـ۱۲ |
| روسا و جاگیرداران سے " | ۸ |
| عام خریداران سے " | ۵ |
| " " ششماہی | ۳ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ - - - - | ۲ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

# امرتسر ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| خطاب بہ اہل حدیث | ص۱ |
| انتخاب الاخبار | ص۲ |
| وہابیت پر بہتان | ص۳ |
| مولانا ثناء اللہ کا کھیت پھل لا رہا ہے۔ | ص۵ |
| (نظم) | ص۶ |
| مذاکرہ علمیہ (فوٹوگرافی) | ص۹ |
| مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج | ص۱۰ |
| اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان | ص۱۱ |
| فتاویٰ | ص۱۳ |
| متفرقات | ص۱۴ |
| ملکی مطلع | ص۱۵ |
| اشتہارات | ص۱۶–۲۰ |


67591

## خطاب بہ اہل حدیث

(از قلم مولوی عبدالحکیم صاحب آزاد مظفرپوری)

خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو اہل حدیث
دین کی تبلیغ کرتے تھے امامانِ ہُدیٰ
غرق دریائے ضلالت قوم مسلم آج ہے
یہ زبوں حالی ہے کہ پہلی سی کچھ خو بو نہیں
طاعت اللہ اور اجرائے سنت کے عوض

دین کی تبلیغ کر ہشیار ہو اہل حدیث
تجھ کو بھی اس فعل پر اصرار ہو اہل حدیث
اٹھ مدد کر تاکہ بیڑا پار ہو اہل حدیث
جو معالج تھا وہی بیمار ہو اہل حدیث
ہے یقیں جنت ترا گھر بار ہو اہل حدیث

التجا آزاد کی تجھ سے ہے اے رب قدیر
بادۂ توحید سے سرشار ہو اہل حدیث


تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ خارق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف دفتری مولانا

# انتخاب الاخبار

**مقامی حالات** امرتسر میں ۱۹۔ اگست کو کئی یوم کے بعد بارش ہوئی۔ موسم عموماً خوشگوار رہا۔ رات کو خنکی ہو جاتی ہے۔

—— ۱۸۔ اگست کو رات کے ۹ بجے مجلس احرار کی طرف سے چوک لونگڈھ میں جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد داؤد غزنوی اور مولوی مظہر علی اظہر احراری نے اپنی اپنی تقریر میں عوام میں احرار کی بابت جو نفرت پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

**لاہور کے حالات** مسجد شہید پر سکھ عمارت بنا رہے ہیں۔ مسجد مذکور کے نزدیک ایک بزرگ کا کوشاہ صاحب کی برجی تھی۔ سکھوں نے اسے بھی صاف کر کے اس جگہ پر قبضہ کر لیا۔ قبر کے متولی نے دعویٰ دائر کیا ہے۔ پولیس کے تفتیش کرنے پر پانچ سکھ گرفتار کئے گئے جن کو عدالت نے ایک ایک ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

—— مسمی فیروز الدین کے قبضہ سے بیس تولہ ناجائز افیون برآمد ہونے سے عدالت نے اسے ایک سال قید بامشقت کی سزا دی۔

—— مسجد شہید لاہور کے سلسلہ میں حاجی امین الدین صحرائی کو حکم امتناعی کی خلاف ورزی کرنے کے سلسلہ میں ایک سال قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی نیز اسی سلسلہ میں ملک محمد عمر کو تین ماہ قید کی سزا ہوئی اور غلام حسین کو ایک سال کے لئے ایک ہزار روپیہ ضمانت ادا کرنے پر رہا کر دیا گیا۔

—— دریائے راوی میں طغیانی آ جانے سے شاہدرہ کے نزدیک پانی پھیل گیا۔ ایک کشتی الٹ جانے سے ۱۷۔ اشخاص غرق ہو گئے۔

**پنجاب و ہندوستان** ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے حکم دیا ہے کہ دکاندار دکانوں میں گراموفون باجوں کے آگے لاؤڈ سپیکر نہ لگایا کریں۔ کیونکہ ہجوم ہو جانے سے راستہ رک جاتا ہے۔

—— ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جالندھر نے تین ہندو نوجوانوں کو پندرہ ہزار روپیہ چلتی گاڑی سے اڑانے کے سلسلہ میں تین تین سال قید کی سزا دی۔

—— بنگال کونسل نے سرکاری دواخانوں کے لئے ۳½ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

—— دہلی میں رحیم الدین نامی کے مکان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ ڈھائی سو کے قریب ڈھلے ہوئے روپے اور پانچ چھ سیر چاندی برآمد ہوئی اسکو گرفتار کر لیا گیا۔

—— پٹنہ میں پولیس کانسٹبلوں کی بھرتی کیلئے تین ہزار نوجوان انٹرویو کیلئے آئے جنمیں سے صرف سات لئے گئے۔

## ناظرین کرام مطلع رہیں

کہ آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ نیز اخبار ہذا کا چندہ ضرور بالا خط کریں۔ تاکید اً عرض ہے۔ (منیجر)

## اہلحدیث کانفرنس

کی زندگی چاہتے ہیں تو اس کی مدد کریں ورنہ شکایت بے جا ہوگی۔ (ناظم)

## جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب

قائم ہو گئی ہے

عنقریب مفصل اعلان شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

خاکسار محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

—— ریاست دھار میں ایک پرانی مسجد پر دربار ریاست نے قبضہ کر لیا ہے جسکے خلاف مقامی مسلمان ایجیٹیشن کر رہے ہیں۔

**غیر ممالک** معلوم ہوا ہے کہ حجاز میں ریلوے تعمیر کرنے کیلئے حکومت سعودیہ اور ایک انگریزی کمپنی کے مابین جو گفت و شنید جاری تھی وہ اب ختم ہونے والی ہے آیندہ موسم سرما میں جدہ میں ایک موتمر منعقد ہوگی جس میں حجاز ریلوے کے معاہدہ پر دستخط ہونگے۔

**مولوی ابو العرفان محمد سلیمان** اکبر آبادی ۔ وسمبر سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو علم ہو یا مولوی صاحب خود یہ نوٹ پڑھیں تو راقم کو اطلاع دیں۔

(محمد شمار اللہ منصور پور ڈاک خانہ گاجل ضلع مالدہ)

**تلاش معلم** بچوں کی دینی دنیاوی تعلیم کے لئے استاد کی ضرورت ہے جو اہل توحید متبع سنت۔ باخلاق ہو۔ مزید معلومات کے لئے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

حاجی عبد الرحیم عبد القیوم تاجران چاہ بازار چاند پور بنگال

**ایک خوش الحان عالم وواعظ کی ضرورت**

مدراس کے مدرسہ اسلامیہ مسجد چار مینار میں ایک عالم کی ضرورت ہے جو باعمل اور خوش الحان ہو۔ بچوں کو صحیح قراءت کے ساتھ قرآن با ترجمہ پڑھا سکے۔ اچھا واعظ اور کامیاب مبلغ ہو۔ سردست تنخواہ تیس (۳۰) روپیہ ماہوار ہوگی اور دو وقت کا کھانا۔ وعظ سن کر رکھا جائیگا ورنہ کرایہ دیکر رخصت کر دیا جائیگا۔ لاہور اور دہلی والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں بھیجنے کا پتہ درج ذیل ہے:

شیخ اسمٰعیل اینڈ سنز بادشاہ بیڑی دھوبی پیٹ مدراس۔

**ضرورت معلم** اگر کوئی معلم جو کہ کافیہ، فصول اکبری، مشکوٰۃ شریف معری، گلستان، بوستان پڑھا سکے تو دس روپیہ ماہوار اور دو وقت کی خوراک اسکو دیجائیگی۔ حکیم اسحٰق سکنہ کلہ پہاس ڈاکخانہ بدوملی ضلع سیالکوٹ

**دعائے صحت** عاجز کا فرزند کچھ عرصہ سے بیمار ہے ناظرین دعائے صحت کریں (حکیم اسحٰق مذکور)

**ختم نبوت** انجمن حمایت اسلام لاہور کے پچاسویں سالانہ جلسہ پر مولانا غلام مرشد صاحب لاہوری نے جو ختم نبوت پر تقریر فرمائی تھی انجمن مذکور نے ٹریکٹ کی شکل میں شائع کر دی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً مفت ہوگی دفتر انجمن حمایت اسلام لاہور سے طلب کریں۔

**رسول جہاں** پاکٹ سائز کا ٹریکٹ جس میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات و اخلاق عادات مبارکہ کا ذکر ہے۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ ۱/ کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ پتہ یہ ہے:

انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ (پنجاب)

**مضامین آمدہ** نسیم الانصاری۔ عبد العزیز۔ عبد الصمد۔ عبد الغفار۔ محمد راغب۔ مولوی عبد الجلیل۔ مولوی محمد داؤد ۲ عدد۔

اشاعت التوحید۔ زیر طبع ہے ایک کتاب بنام (۳۰) ”انوار آفتاب صداقت“ کا جواب نمبر ۶ (مصنف)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

## وہابیت پر بہتان

(۲)

یہ سلسلہ اہلحدیث ۷ جون ۱۹۳۵ء میں شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد جس وجہ سے رک گیا اس کا ذکر ۱۴۔ جون کے پرچے میں کیا گیا کہ اخبار الفقیہ کے ایک مضمون کا جواب دینا مقدم تھا جو ختم ہوگیا۔ آج اس سلسلہ کا نمبر دوم ذکر کیا جاتا ہے مگر ایک مشکل آن پڑی ہے کہ بے انصاف معترض اہل حدیث کے کسی اصول پر اعتراض نہیں کرتا افراد اہل حدیث کی تصنیفات پر اعتراض کرتا ہے پھر لطف یہ ہے کہ اس میں بھی دروغ اور آمیزش سے کام لیتا ہے۔ چونکہ ان تصنیفات میں بعض بہت مدت کی ہیں جو آج کل بمشکل کہیں کہیں مل سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ان کو دیکھ نہ لیں جواب مکمل نہیں ہوسکتا اور وہ اپنی نایابی یا کمیابی کی وجہ سے ملتی نہیں لہذا جواب میں دیر ہوجاتی ہے۔ اس لئے ہم بقیہ جواب آج شروع کرتے ہیں۔ جس نمبر کی کتاب ہمارے پاس نہ ہوگی اس نمبر کو سردست کتاب کے ملنے تک ملتوی کردیں گے اور کتاب کی تلاش رکھیں گے۔

(نوٹ) ۲۳ تک کا جواب اہلحدیث ۷ جون ۱۹۳۵ء میں دیا گیا ہے۔

۲۴۔ متعہ کرنا نزدیک بعض صحابہ کے جائز ہے لیکن بوقت ضرورت ۱۲ کتاب نزل الابرار ج ۲ صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۳۵۔ نوٹ۔ بلفظ وہابیوں ﷺ

**جواب ۲۴۔** ایمانداری تو یہ تھی کہ مصنف نزل الابرار نے جو دعوی کیا ہے اس کا ثبوت پوچھتے اگر ثبوت مل جاتا تو اس کو اس حکایت میں صادق جانتے نہ ملتا تو کاذب کہتے۔ لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک شخص ایک قول یا فعل کی حکایت کرے تو اس کو اس کا قائل یا معتقد بتایا جائے۔ مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ بعض علماء حنفیہ کے نزدیک سوائے انگوری خمر کے باقی شرابیں بغرض قوت پینی جائز ہیں تو انصاف اس کا مقتضی ہے کہ ایسے شخص سے اس دعوے کا ثبوت پوچھا جائے پھر اگر وہ کسی معتبر کتاب (مثلاً ہدایہ کتاب الاشربہ) سے ثبوت دیدے تو اس کے دعوی کو صحیح جان کر خاموش ہوجائیں۔ ثبوت نہ دے سکے تو کاذب کہا جائے لیکن یہ کسی صورت میں بھی نہ کہا جائے گا کہ یہ شخص شراب خوری کو جائز کہتا ہے۔ ایسا کہنے والا دراصل اپنے مذہب کی کمزوری کو چھپا کر دوسرے کے سر تھوپتا ہے۔ پس سنئے! مصنف نزل الابرار نے جو کہا ہے وہ کتب تفسیر میں مصرح ملتا ہے۔ ہم بطور نمونہ صرف ایک تفسیر کی عبارت نقل کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| قال ابن عباس انما تحل المتعة للمضطر كما تحل الميتة له. تفسیر خازن زیر آیت فما استمتعتم | ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سوائے اس کے نہیں متعہ سخت مضطر (مجبور) کے لئے حلال ہے جیسے مردار کا کھانا مجبور کے لئے۔ |

ایمان اور دیانت سے حصہ رکھتے ہو تو ہمارا حوالہ دیکھ کر اپنے پیشوا (لکھنے یا لکھانے والے) سے پوچھو کہ نزل کی عبارت اور تفسیر خازن کی عبارت میں کیا فرق ہے۔ پھر ان کو کہو ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی تم سے سیکھ جائے

۲۵۔ وطی فی الدبر کی حرمت ظنی ہے یقینی نہیں۔ کتاب نزل الابرار جلد ۲۔ اور یہ مشہور بات ہے کہ وہابی ظن و تقلید کو نہیں مانتے تو اب وہابی مجتہد کا یہ مطلب ہوا۔ کہ عورتوں لڑکوں کی دبر زنی کی جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ یہ ہیں تقلید چھوڑنے کی برکتیں کہ اب لواطت بھی جائز ہو رہی ہے حالانکہ اسلام میں لوطی کا حکم قتل کا ہے۔"

**جواب ۲۵۔** چونکہ تم نے صفحہ کا حوالہ نہیں دیا اس لئے جہاں جہاں گمان ہوسکتا تھا ہم نے اس مسئلہ کو دیکھا مگر نہیں پایا۔ سچے ہو تو عبارت بحوالہ صفحہ کتاب بذریعہ پوسٹ کارڈ ہم کو بھیجدو۔ ہم اسے دیکھ کر غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہہ دیں گے۔ ہاں ہمارا مذہب یہ ہے کہ وطی فی الدبر حرام ہے۔

۲۶۔ قرآن کو گندگی میں ڈالنا بوقت ضرورت جائز ہے۔ ایسا ہی اس کو پاؤں کے نیچے رکھ کر بلند مکان سے طعام اتارنا درست ہے۔ دیکھو کتاب تحریق الاوراق ۱۳۲۷ھ مصنفہ غلام علی وہابی ۱۲۔ یہ ہیں تقلید چھوڑنے کی لعنتیں کہ قرآن کو بھی بے عزت کیا جا رہا ہے۔ اور جو ہم پر نعوذ باللہ پیشاب سے تحریر مصحف کا الزام لگایا جاتا ہے قطعاً جھوٹ ہے۔ بلکہ نقل قبل سے وہابیوں اور ان کے دوسرے بھائیوں کا مذہب بیان کیا گیا ہے۔ ۱۲ء

**جواب ۲۶۔** ۲۲ سال ہوئے جب یہ فتوی شائع ہوا تھا

بقیہ اور رافضیوں میں کوئی فرق رہا کہ وہ بھی متعہ جائز رکھتے ہیں اور وہابی بھی جائز رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض صحابہ کرام پر بھی متعی زنا کی تہمت جڑ دی اور خدا سے حیا نہ کیا!

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۸۳۱)
قیمت ۸ر

چند صفحات کا ٹریکٹ ہے اس لئے اس کی تلاش میں ہم کو بڑی دقت ہوئی۔ غالباً معترض کا بھی یہی مقصود تھا۔ سنئے! ہم اس کے صفحات ۴ و ۵ کی اصل عبارت نقل کئے دیتے ہیں۔ مفتی مرحوم حدیث انما الاعمال بالنیات کا ذکر کرکے اس پر تفریعات ذکر کر رہے ہیں مثلاً فرماتے ہیں:۔

اسی طرح قذف قرآن قاذورات میں باطلاق علامت کفر کی نہیں اگر بالجبر یا کسی اور عذر سے ہو تو رخصت ہے یہ سب مسئلے موافق اصول حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے ہیں معتبرات حنفیہ مثل اشباہ دیکھنی چاہئے" (تحریق اوراق صفحہ ۴)

عبارت مرقومہ سمجھ کر بغور پڑھ کر بتاؤ۔ مفتی صاحب مرحوم کیا کہہ رہے ہیں یہ مسئلہ اہل حدیث کا بتا رہے ہیں یا حنفیہ کرام کا؟ اسی لئے تو اس فتویٰ پر علمائے حنفیہ امرتسر کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

دوسرا مسئلہ بھی سنو اور کانوں سے روئی اور تیل نکال کر سنو! آنکھوں کی پٹی کھول کر پڑھو مولوی غلام علی مرحوم لکھتے ہیں:۔

ردّ المختار میں لکھا ہے کہ بعض علماء شافعی مذہب سے سوال کیا گیا کہ اگر کھانا ایک شخص کا بلندی پر رکھا ہوا ہے اور اس کو بھوک لگی ہوئی ہے اور اس کھانے کو بلندی سے اتارنے کے واسطے بدون اس کے کہ قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اوتارے اور کوئی تدبیر نہیں آیا کیا حکم ہے ایسی ضرورت کی حالت میں قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اتارے یا نہ۔ اوس نے جواب دیا کہ ظاہر جواز ہے۔ اور اسی طرح اگر کشتی میں ہوتے قرآن شریف کو نیچے ڈالنے کی حاجت پڑے تو ڈالنا جائز ہے۔" (تحریق اوراق صفحہ ۵)

**او افترا کرنے والو!** بتاؤ کتاب ردالمختار کس مذہب کی کتاب ہے۔ بتاؤ فرقہ شافعیہ سنی ناجی کی ہے یا وہابی فرقہ کی؟ سچ بکتے ہوئے شرماؤ نہیں ورنہ دنیا کیا کہیگی۔ **او نادانو!** شیشے کا گھر بنا کر دوسروں پر پتھر نہ برساؤ ورنہ چکنا چور ہو جاؤ گے۔

نوٹ:۔ ع۹ ملتوی

ع۱۰ منی مرد و عورت کی پاک ہے۔ اور ایک قول میں اس کا کھانا بھی درست ہے۔ دیکھو کتاب فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۱۴"

**جواب ع۱۰** فقہ محمدیہ میں منی کی بابت یہ لکھا ہے کہ:۔ اگر کپڑے پر منی لگ جائے اور دھونے سے اس کا نشان نہ جائے تو مضائقہ نہیں اور جب کھرچنے سے کپڑے پر سے اتر جائے تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ (حصہ اول صفحہ ۲۵ نجاستوں کا بیان)

اس دعوے کا ثبوت حدیث شریف میں ملتا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔ کنت افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ (مسلم)

منی کے کھانے کا ذکر اس کتاب میں نہیں۔ ہاں اگر تمہارا دل کھانے کو چاہتا ہے تو ہم تم کو فقہ کی بڑی مستند کتاب کے حوالے سے تمہارے چچازاد بھائیوں کے ہاں دعوت کرا دیتے ہیں۔ اسے دیکھئے اور شوق پورا کیجئے۔ فقہ حنفیہ کی مستند کتاب مبسوط سرخسی میں لکھا ہے:۔

وقال الشافعی رحمہ اللہ طاھر لحدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال المنی کالمخاط فامطہ عنک ولو باذخرۃ ولانہ اصل لخلقۃ الآدمی فکان طاھراً کالتراب لاستحالۃ ان یقال الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم خلقوا من شئ نجس وھذا لان المستحیل من غذاء الحیوان انما یکون نجسًا اذا کان یستحیل الی نتن وفساد والمنی غیر مستحیل الی فساد ونتن فھو کاللبن والبیضۃ۔ (مبسوط جلد اول صفحہ ۸۱)

امام شافعی منی کو پاک کہتے ہیں حدیث ابن عباس کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انبیاء کرام بھی اسی سے پیدا ہوئے کھانے کی جس چیز میں بدبو پیدا نہ ہو وہ پاک ہے پس وہ منی مثل دودھ اور انڈے کے ہے۔

**او وہابی پھولوں کو سونگھنے والو!** کبھی اس دودھ انڈے (منی) کا مزہ چکھنا چاہو تو اپنے چچیرے بھائیوں (شافعیوں) کی دعوت قبول کر لینا۔

(نوٹ) ع۹۔ ع۱۰۔ ع۱۱ ملتوی۔

ع۱۲۔ عورت کی شرمگاہ کا پانی پاک ہے۔ فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۱۶ سطر ۲۲ و کنز الحقائق وحید الزمان صفحہ ۱۶ عبارت بعینہٖ رطوبت الفرج والخمر وبول الحیوانات لا نجس عندنا"

**جواب ع۱۲** فقہ محمدیہ میں نہیں ملا مگر کنز الحقائق میں ہے تمہارے پاس اگر کوئی دلیل ان چیزوں کی نجاست پر ہے تو پیش کرو ہم مصنف کے ہمراؤں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ بول الحیوانات کی بابت وہی حدیث سند ہے جس کو ہدایہ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

لاباس ببول مایوکل لحمہ

جس جانور کا گوشت کھایا جائے اس کے بول سے خوف نہیں:

ع۱۳۔ دس عورتوں کو ایک نکاح میں رکھنا ایک مرد کو درست ہے۔ نہی کی کوئی تخصیص نہیں۔ عرف الجادی صفحہ ۱۱۵"

**جواب ع۱۳** ۔ دس تک کیا اٹھارہ تک کہو اور ثبوت دیکھنا ہو تو تفسیر کبیر میں زیر آیت مثنیٰ وثلاث دیکھو اور اپنے قصور علم کا اعتراف کرو۔

ع۱۴۔ مرزا کافر نہیں فقط فریبی ہے اور اس کا دعویٰ غلط ہے۔ پرچہ اخبار اہلحدیث۔ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۸ء"

**جواب ع۱۴**۔ جھوٹ ہے، افترا ہے، بہتان ہے۔ سنو! اہلحدیث (۱۷۔ اگست نہیں) ۱۶۔ اگست میں سوال و جواب یوں لکھا ہے:۔

س۔ مرزا غلام احمد کے حق میں کیا اعتقاد رکھنا چاہئے؟

ج۔ مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذب ایک دجال ہے ۱۶۔ اگست ۱۹۰۸ء۔

حدیث شریف میں مدعیان نبوت کو دجال کہا گیا ہے پڑھو حدیث ثلاثون دجالون کلھم یزعم انہ نبی اللہ جو لفظ حدیث میں ہے وہی ہم نے کہہ دیا۔ تم کو اور تمہارے پیش رو کو پسند نہ آئے تو اپنے ایمان کی خیر مناؤ۔

**ناظرین!** ان عقل کے مالکوں سے پوچھو کہ کیا "دجال" "کافر" سے کم ہے کیا "دجال" "کافر" سے بدتر نہیں؟ پھر یہ کیا ستم ہے جو ان بہتان گروں نے روا رکھا ہے۔

قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ط

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں بے نظیر کتاب مصنفہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ قیمت ۸؍ (ملنے کا پتہ اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

رنوٹ) ع۱۵ ملتوی.

ع۱۶: سوتیلی دادی کا نکاح پوتے سے جائز ہے۔

پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ مورخہ ۱۱ رمضان ۱۳۲۹ھ"

**جواب ع۱۶**۔ جھوٹ بکتے ہو۔ تمہارے پیشرو نے دانستہ جھوٹ کہا اور تم کو جھوٹ میں پھنسایا یہاں تک کہ تاریخ اور سنہ بھی تم نے غلط لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ رمضان ۱۳۲۹ھ میں غلط چھپ گیا تھا۔ جس کی اصلاح ۳۔ شوال ۱۳۲۸ھ مطابق ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء کے اہلحدیث میں فوراً کر دی گئی جس کو تمہارے پیشرو خوب دیکھ چکے ہیں مگر ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پیر ہی چلا جاتا ہے۔

ع۱۷: مشرک کی اقتداء نماز میں درست ہے۔

اخبار اہلحدیث ۲۹ ۱۹۱۵ء۔ گویا ہندو کے پیچھے ان کی نماز جائز ہے۔"

**جواب ع۱۷**۔ جھوٹ بکتے ہو اور بہتان لگاتے ہو جھوٹ کی پردہ پوشی کے لئے تم نے اخبار کی تاریخ نہیں لکھی۔ ہاں سنو! جہاں ایسا لکھا ہے وہاں قائل اسلام مشرک (تمہارے جیسا) مراد ہے۔ ہندو مشرک منکر اسلام مراد نہیں۔ اپنا الزامی دعویٰ اخبار اہلحدیث میں دکھا دو تو ایک روپیہ انعام لو۔

ع۱۸: ثناء اللہ کا عذاب قبر سے انکار۔

تفسیر ثنائی ص۹۰۔ ۱۔ جو صراحۃً کفر ہے۔

**جواب ع۱۸**۔ جھوٹ محض بہتان اسی لئے تم نے تفسیر ثنائی کا مکمل حوالہ (جلد مع صفحہ) نہیں دیا۔ ہم تم کو اس کی تردید کا حوالہ دیتے ہیں۔ زیر آیت النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا۔ تفسیر ثنائی دیکھو۔

ع۱۹۔ "لوح محفوظ و تقدیر الٰہی کا انکار۔ تفسیر ثنائی عربی ص۱۲۶ وص۱۲۶ وص۲۵ وص۳۶۹"

**جواب ع۱۹**۔ محض جھوٹ اور افترا ہے جس سے تم نے سنا یا سیکھا ہے اس نے بھی افترا کیا۔ سچے ہو تو عبارت پیش کرو اور جواب لو۔

ع۲۰: "ثناء اللہ کو جن علماء نے بوجہ تصنیف تفسیر ثنائی کے کافر و بیدین قرار دیا جن میں عبدالحق عبدالتواب سلطان محمود بھی ہیں اگر ملاحظہ کرنا ہو تو رسالہ اربعین غزنوی ص۱ تا ص۳ ملاحظہ فرماویں۔"

**جواب ع۲۰**۔ محض جھوٹ بکتے ہو تفسیر ثنائی پر کسی نے کفر کا فتوےٰ نہیں دیا۔ ہاں ذرہ اپنی اور اپنے پیشرو کی علمیت تو دیکھو کہ تمہاری عبارت کی ترکیب کیا ہے (جن علماء نے) اس جن کی خبر کیا ہے جسے اتنی بھی خبر نہیں وہ بھلا ہمارے اس باریک سوال کا جواب کیا دے سکتا ہے۔

عقل بڑی یا بھینس؟　(باقی)

# قادیانی مشن

# مولٰنا ثناء اللہ صاحب کا کھیت پھل لا رہا ہے

(از قلم عبدالخالق ڈیروی سابق واعظ اہل حدیث کانفرنس دہلی)

ناظرین آج آپ کے سامنے ایک خاص نمبر ہے۔ مختلف مضامین زیر نظر ہونگے۔ لیکن اصل یہ ہے کہ یہ تمام کارروائی بحیثیت مضمون و مناظرہ خواہ وہ کتاب قادیانی مذہب مصنفہ ایلیس برقی کی صورت میں ہو یا تصنیفات معماری کے رنگ میں یا چھوٹی انجمن ہو یا جمعیت احرار کی صورت میں یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ بنیاد دراصل جو آخری فیصلہ کی صورت میں بجناب اللہ قائم ہو کر ظاہر ہوئی وہ مولانا فاتح قادیان کا وجود اقدس ہے باقی سب اسی کی فروع اور شاخیں ہیں جس طرح کہ پنجاب کے طول و عرض میں کوئی بھی مدعی نبوت ہو وہ مرزا صاحب کے کھیت کا پھل ہے کیونکہ آپ ہی سے باب نبوت مفتوح ہوا ہے!

**مرزا صاحب کا ارشاد** فرماتے ہیں یہ انتشار نبوت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے بھی نبوت کرینگے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔" (ضرورت الامام ص۵)

پس ہماری نگاہ میں نہیں بلکہ تمام با انصاف اور بصیرت افروز نگاہوں میں جس طرح احمد نور کابلی، بوٹا جہلمی، عبداللہ تیماپوری وغیرہم مدعیان نبوت مرزا صاحب کے کھیت کا پھل ہیں بعینہٖ اسی طرح جماعتی رنگ میں ہو خواہ انفرادی حالت چھوٹی ہو یا بڑی جمعیت پنجاب میں ہو یا دکن میں جو بھی قادیانی نبی کے متعلق کام ہے یا آیندہ ہوگا وہ حضرت فاتح قادیان کا ثمر ہے۔

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

**اظہار مقصد** اس مختصر مگر ضروری تمہید کے بعد میری خادمانہ التجا صرف یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب آنجہانی پر منصفانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو آپ کا مقصد تشریف آوری صرف خدمت اسلام پر مبنی نہیں بلکہ آپ نے اس کی تکمیل کو اپنا معیار صداقت ٹھہرایا ہے مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "میرے آنے کے دو مقصد ہیں اولاً مسلمان اصل اسلام پر قائم ہو جائیں۔ ثانیاً عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے خدا واحد کی عبادت ہو۔ (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء)

مرزا صاحب نے مختلف مقامات پر خود اس کی تشریح کر دی ہے تاکہ زبان جناب شرمندہ احسان اغیار نہ ہو بلحاظ اختصار دو حوالے درج ذیل ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "مسیح موعود جس کے نام سے میں آیا ہوں اس کے زمانہ میں تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جاوینگی اور ایک ہی مذہب اسلام ہو جائیگا۔" (چشمہ معرفت ص۸۳) خبر دیتے ہے کہ اختلاف اور فرقہ بندی کی موجودہ عداوت مسلمانوں سے نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کا اختلاف مٹ کر فقط اسلام کی اصل تصویر دنیا کے سامنے قائم ہو یعنی فقط ایک ہی مذہب اسلام ہو۔

(۲) "میرا کام جس کے لئے میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسٰے پرستی کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر قائم کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں

ـه اس اعلان کے بعد مرزا صاحب دو سال کے اندر فوت ہو گئے اگر موت نہ آتی تو ضرور تکمیل تک کام پہنچتا۔ تعجیل موت نے سب کام خراب کیا مرزا صاحب کا کیا قصور۔

[illegible] (۸۲۶) [illegible] (اخبار اہلحدیث)

نوٹ۔ یہ مضمون اہلحدیث کے مرزا نمبر میں شائع نہ ہو سکنے کے باعث آج درج کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ غلام احمد بدر قادیان ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء)

ناظرین! آپ کے اعلان سے صاف ظاہر ہے کہ اس دن ۱۹۰۶ء تک یہ دونوں حقیقی مقصد ظہور میں نہیں آئے اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضور واصل آنجہانی ہوئے یعنی کیا مسلمانوں کی اصلاح ہوئی عام مسلمان تو درکنار خود مریدوں کی بھی اصلاح نہ کر سکے۔ سنئے! مرزا صاحب کی شہادت ہم پیش کرتے ہیں:۔ "ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاکدلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی میں انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے[۱] پیدا کر لیتے ہیں" وغیرہ (اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن صہ)

آئیے! اصول اسلام کے ماتحت آپ کو بتلاؤں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ آنجناب صلعم نے کیا بتلایا ہے "ولتذ هبن الشحناء والتباغض والتحاسد وليدعون الى المال فلا يقبله احدٌ" مشکوۃ باب نزول المسیح) مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے بغض و حسد دور ہو جائیں گے اور مال کی طرف بلائے جائیں گے کوئی قبول نہ کریگا[۲]۔

اب آپ ذرا علیبی پرستی کے ستون کو دیکھئے کہ کہاں تک کمزور ہوا۔ اس کے لئے مردم شماری ۱۱-۲-۱۹۳۱ء کی بالترتیب شاہد ہے کہ عیسائی آبادی بڑھ رہی ہے۔ کیوں نہ ہو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے پچاس الماریاں کتب حکومت کی تائید میں لکھیں اور اسلامی ملک میں بکثرت شائع کیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی آرگن بیانگ دہل کہہ رہا ہے کہ قادیانی نبی عیسائیت کا مبلغ ہے۔

"قادیانی اور لاہوری دوستو! غور سے سنو۔ آجتک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی مگر مرزا جی کہتے ہیں کہ انہوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے۔ مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مردہ سا ہو گئے تھے یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے صرف سا کی کسر رہ گئی ہے اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا آسان ہو گیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہو گئے اور اسی پر تمام مسیحی[۳] دین کا مدار ہے کیونکہ پولوس رسول کہتے ہیں اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔ ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے قادیانی نبی خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے نام و نشان[۴] مٹ جائے گا۔"

(المائدہ لاہور ۱۹۳۵ء)

قادیانی دوستو! کیا اب بھی میدان مناظرہ میں آکر بولوگے کہ مسلمان عیسائیوں کا خدا زندہ بتلا کر عیسائیت کی امداد کر رہے ہیں۔ یہ وہ بات ہے کہ حضرت فاتح قادیان ایدہ اللہ نے مدتوں پہلے فرمائی تھی کہ عیسائیت کی بنیاد کفارہ پر ہے چونکہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اس لئے کفارہ باطل ہے نہ بانس ہو نہ بانسری بجے۔ کیا اب شہد شاهد من اهلها کے باوجود بھی انکار پر مصر رہو گے۔ انصاف سے کہنا عیسائیت کے مروج اور مبلغ آپ ہیں یا مناظر اسلام۔

اب نتیجہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں کہ مرزا صاحب آنجہانی نے اسلام کی کتنی خدمت کی اور اپنے اصول مقرر کردہ کے مطابق کہاں تک کامیاب ہو کر تشریف لے گئے۔ جلدی میں یہ نہ کہہ دینا سے

بنے کام کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

اب دوسری چیز اسلامی تو قیر و تعظیم ہے وہ دیکھنے میں مغائرت کثیرہ کے ساتھ نہیں بلکہ سرزمین قادیان میں بالکل کالعدم ہے یا دوسرے لفظوں میں اسلام اور ہادی اسلام سے کھلی عداوت ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانی پریس کا ضروری اور بہترین شغل صرف مخالفت اسلام ہے سے ایک دو حوالے درج ذیل ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود کا ذہنی ارتقا آنحضرت صلعم سے زیادہ تھا اس زمانہ تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن[۵] کے نقص کے نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی" (قادیانی ریویو مئی ۱۹۲۹ء)

(۲) "یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے" (ڈائری خلیفہ قادیان ۱۹۲۳ء)

(۳) "میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے" "لیکن کیا شاگرد استاد کا مرتبہ ایک ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر ہو جائے کہ جو کچھ رسول کریم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا وہی مسیح موعود نے کر دکھایا اس لحاظ سے برابر بھی ہو سکتا ہے" (ذکر الٰہی صہ)

ناظرین! یہ ہے نخل مند خار دار زقوم قادیانی نبی کا درخت جس کے ترشح سے دنیائے اسلام ہر وقت بیزار اور متنفر ہے خدا جانے یہ لوگ کس منہ سے عوام کو کہتے ہیں کہ ہم خدمت اسلام کر رہے ہیں صاف کیوں نہیں کہتے کہ شاہ دین کی طرح جلسہ قادیان کو ظلی حج قرار دیکر لوگوں کو مکہ اور مدینہ منورہ سے ہٹا کر قادیان کو کعبہ بنانا مقصود اصلی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا نمبر کے لئے فقط یہی کافی ہے کہ حضرت فاتح قادیان زندہ ہیں اور آپکا آخری فیصلہ شان ایزدی کے ساتھ خوب پھل لا رہا ہے۔ اصلها ثابتٌ و فرعها فى السماء۔ زندہ باد۔ واللہ یھدی الیہ من یشاء

---

[۱] لاہور اور قادیان کے دو مرکز صرف مرزا صاحب کے لئے مصدق بنے ہوئے ہیں تاکہ کسی منکر کو انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔ ۱۲

[۲] کیا قادیان میں کوئی روپیہ قبول نہیں کرتا؟ الا خلیفہ اور اس کے اتباع۔ منہ

[۳] یعنی وفات مسیح پر جس پر تمام قادیان کا بیت المال خرچ ہوتا ہے اور مسلمانوں کو مسیحی پادریوں کے لئے مستعد کیا جاتا ہے۔ منہ

[۴] اس واسطے پچاس الماریاں چھپ کیں منہ

[۵] ان الفاظ کو نہایت غور سے پڑھو۔ ۱۲

[۶] "اہلحدیث" بتلائے کہ تمدن سے کیا مراد ہے جو حضور صلعم اور عہد فاروقی میں نہیں تھا اور آج محکومیت کے باوجود قادیانی احباب پر محیط ہے۔ ۱۲

# عرس

## بسلسلہ ۱۹ جولائی ۳۵ء

عرس کے متعلق بڑے وسیع پیمانے میں اشاعت کرنے کا ارادہ ہے۔ شعراء سے درخواست کی گئی تھی کہ اردو اور پنجابی زبان میں عرس کی خرابیاں نظم کرکے بھیجیں۔ مولوی سلیمان صاحب چکر دھر پوری کی نظم ۱۲-۱۹ جولائی کے اہلحدیث میں درج ہوئی ہے اس کا بقیہ آج درج ہے۔ شعراء کشمیر اور پنجاب خاموش ہیں اپنی زبان کے جوہر کیوں نہیں دکھاتے۔ یہ بات کئی دفعہ لکھی گئی ہے کہ لاہوری زبان ملتان سے ورے ورے خوب سمجھی جاتی ہے۔ ملتان اور ملتان سے پرے پنجاب کے لئے الگ نظم چاہئے جو ڈیرہ غازی خان کے سرحدی سرور وغیرہ کے عرسوں میں تقسیم ہو کر مفید ہو۔ خدا کے بندو! خدائی آواز پہنچاؤ، آگے بڑھو۔

**نوٹ** ہمارا مقصد سارے ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں توحید پھیلانا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے ہاں سوائے اُردو، پنجابی اور بمشکل کشمیری کے کسی اور زبان کی طباعت کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اہالی بنگال، گجرات اور مدراس وغیرہ سے ہم سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی اس کام کو اپنے ہاں انتظام سے کریں۔ ہم سے جو امداد چاہیں گے حتی الوسع دی جائیگی۔ (مدیر)

کوئی کہتا ہے اس کا تو کوئی منکر نہیں ہوگا … کہ بے زینے کوئی چھت پر مکاں کے چڑھ نہیں سکتا
یہی مطلب ہے اللہ کے پیاروں سے وسیلہ کا … کہ یہ زینے ہیں اللہ تک رسائی کے لئے گویا
لگے یہ دین کے اندر بھی عقلی گھوڑے دوڑانے

کوئی کہتا ہے یہ دستور ہے دنیا میں ہر اک جا … کہ خود کہہ کر کسی سے کام جب اپنا نہیں بنتا
تو طالب انساں ہوتا ہے محتاج انساں کی سفارش کا … پھر اس دستور سے کیسے بچے دربار خدا بالا
سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کیا کہتے ہیں مُلا نے

ہو دنیاوی ضرورت تو کہیں ہر اک سے جاکر … یہ پیش انساں لیکر جائیں فریاد وں کا اک دفتر
مگر اللہ کے پیاروں سے کہیں ہم تو یہ شرک گر … کہا کرتے ہیں دنیا میں گناہ اس سے نہیں بڑھکر
سمجھ تو خود نہیں انکو ہمیں آئے ہیں سمجھانے

ہیں رسم و قاعدے دنیا کے دنیا کیلئے ہی کیا … نہیں بلکہ غلط ہے قول ایسا کہنے والوں کا
نمونے ہیں یہ دربار خدا کی رسم کے گویا … ہے دستور ایک دونوں کا ہو دنیا یا کہ ہو عقبیٰ
یہ سمجھانے لگے کیا ہم کو ہمیں آئے ہیں بہکانے

غرض باتیں بناتے ہیں یہ یونہی جی کرکے گھڑ گھڑ کر … رہا قرآن و سنت کا نہ اب کچھ بھی اثر دل پر
کوئی پوچھے کہ کچھ بھی ہے اگر دل میں خدا کا ڈر … تو ہم کو یہ دکھا دو تم کہیں قرآن کے اندر
کہ جو کچھ کہہ رہے ہو تم وہ فرمایا ہے اللہ نے

خدا کے پاس لیکر کب گئے تم مدعا اپنا … کہ تم کو کہہ دیا اس نے تمہاری میں نہیں سنتا
تمہیں لازم نہ تھا آنا مرے دربار میں تنہا … وسیلہ لیکر آنا تھا یہاں میرے پیاروں کا
بغیر اس کے نہیں سنتا میں بندہ خواہ کچھ جانے

وسیلہ تو ہے یہ در اصل اللہ تک رسائی کا … کہ انساں خاص اللہ کو ہی سمجھے کارساز اپنا
سمجھتا ہے اگر انساں ٹھیک اللہ کو ایسا … تو یہ اس تک رسائی کا وسیلہ بھی ہے اور زینہ
وسیلہ یہ نہیں ہے کہ بزرگوں کو خدا جانے

کسی ایسی ضرورت کا کسی انسان سے کہنا … کہ جو انسانی طاقت میں رہے بھی اس ضرورت کا
تو انساں کا اک انساں سے طلبگار مدد ہونا … تمہارے مدعا کو ہیچ کب کرتا ہے ثابت کیا
ہیں معنی اسکے اہل قبر کو حاجت روا جانے؟

دعا کرنیکو کہنے کا خدا سے کس کو ہے انکار … مگر زندہ ہوں جن سے اسکا کرنا ہو تمہیں اظہار
ہے ظاہر یہ کہ موتیٰ سے بجز کہنا ہی محض بیکار … سنا سکتے نہیں ان کو ہم اپنا مدعا زنہار
کہ کی لا تسمع الموتیٰ ہمیں تعلیم اللہ نے

کوئی کہتا ہے نجومی کرے گر غیب کا اظہار … تو کرلے ہر کوئی بے عذر ایسے علم کا اقرار
مگر اللہ کے پیاروں پہ عیاں ہوں غیب کے اسرار … تو منکر صاف کردیں انہیں ایسی بات کا انکار
پھر ان کی ایسی نادانی کو کوئی کس طرح مانے

یہ مانا جیسا کہتے ہو ہے علم نجم ایسا ہی … مگر اک علم ہے یہ تو مسلم ہے جو تم کو بھی
جسے لاریب کرسکتا ہے حاصل جسکا چاہے جی … بہ آسانی ہر اک انساں بن سکتا ہے نجومی
مگر کس نے کہا نجومیوں کا قول سچ جانے

کوئی کہتا ہے جانا گر عبث ہوتا مزاروں پر … نہ ہوتا فائدہ اہل مزاروں سے اگر کہہ کر
تو کیسے بامراد آتا بھلا انساں واپس گھر … تھا ناممکن کہ ہوتا دامن مقصود پُر گوہر
جب ایسی بات ہے تو کیوں نہ ان کی منتیں مانے

بہت بہتر اگر سمجھا دو از راہ کرم یہ بھی … کہ کرتا ہے مرادیں کون پوری بت پرستوں کی
شجر کے پوجنے والے بھی پاتے ہیں مراد اپنی … تو کیا سچ ہے کہ پاتے ہیں شجر کے پوجنے سے ہی
بتادو کیا انہیں بھی کوئی اب حاجت روا مانے؟

عیاں ہے یہ کہ مشرک بھی اسی دنیا میں ہیں آباد … شجر ہی اور حجر کو مان کر معبود ہیں وہ شاد
ہر اک رنج و مصیبت میں انہی سے کرتے ہیں فریاد … بظاہر ہو بھی جاتے ہیں غم و آلام سے آزاد
تو کیا مخلوق معبودوں کو ہی ان کے خدا جانے

نہیں بلکہ طلب کرکے جو غیر اللہ سے بھی ہیں شاد … کیا کرتا ہے ان کی بھی وہی اللہ ہی امداد
ہے دنیا میں ہر اک انسان اپنی رائے میں آزاد … کہ اللہ سے ہی یا مخلوق سے جاکر کرے فریاد
مگر رکھا ہے دن اک فیصلہ کا اس کے اللہ نے

ہے فعل شرک سے مشرک کے اس درجہ خدا بیزار … کہ فرماتا ہے مشرک کی نہ ہوگی مغفرت زنہار
تعجب ہے کہ مشرک اس سے پہلے تھے تو تھے اغیار … مگر ہے گرم مسلم سے بھی اب تو شرک کا بازار
لگے اپنی خوشی سے گویا قعر شرک میں جانے

راقم خاکسار محمد سلیمان سوداگر چکر دھر پور

---

اثبات التوحید۔ اہلحدیث کی ایک کتاب … (۴۳۵) … قیمت …

# مذاکرۂ علمیہ

## فوٹوگرافی

**اطلاع** مذاکرہ علمیہ کی مدت دو ماہ ہوتی ہے اس کے بعد بند۔ ۲۶ جولائی کے اہلحدیث میں مذاکرہ علمیہ بابت بہن منکر شائع ہوچکا ہے۔ اس پر بھی توجہ فرمادیں۔ (مدیر)

اخبار اہلحدیث میں چند مرتبہ تصویر کے متعلق مختلف حضرات کے مضامین شائع ہوئے لیکن موجودہ فوٹوگرافی کے متعلق کسی نے بھی نہیں لکھا۔ موجودہ دور میں دستی مصوری تقریباً معدوم ہے اور ہر جگہ فوٹوگراف سے کام لیا جاتا ہے۔ اس وقت تمام رسائل، اکثر اخبارات اور تقریباً کل علمی کتابیں فوٹوگرافی کی تصویروں سے مزین ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا فوٹوگراف کی تصویروں کو دیکھنا جائز ہے۔ علمی مضامین کی امداد کے لئے کتابوں میں ان کی تصویریں دے سکتے ہیں اور وہ تمام رسائل جو تصویروں سے مزین ہوتے اور ادبی خدمات کررہے ہیں کیا ہم ان کو مطالعہ کرسکتے ہیں؟ غرض اس قسم کے بہت سے سوالات ہیں جو اکثر انسانی دماغوں میں چکر لگارہے ہیں اور جن کا حل فوٹوگرافی کے حل پر موقوف ہے۔ میں نے حتی الوسع اسکے حل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن صاحب قلم علماء سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی تحقیق سے عوام کو مستفیض فرمائیں کیونکہ اس وقت یہ چیز ہماری زندگی کا جزو لاینفک ہوگئی ہے اور نظر انداز کردینے کے قابل نہیں ہے۔

تصویر کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جس کا ذکر حدیث شریف میں وارد ہے اور دوسری وہ جو حدیث میں مذکور نہیں ہے۔ پھر قسم اول یعنی جس کا ذکر حدیث میں ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ تصویر جو سایہ دار ہے مثلاً مجسمہ اور دوسری وہ جو سایہ دار نہیں ہے جیسے نقش و نگار وغیرہ۔ پہلی قسم بالکل حرام اور دوسری قسم مندرجہ ذیل حدیثوں کی رو سے مباح ہے۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ نے یہ حدیث بیان کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جہیں تصویریں ہوں۔ بسر فرماتے ہیں ایک بار زید بن خالد مریض ہوگئے تو ہم چند اشخاص ان کی عیادت کو گئے۔ ہم لوگ ایک ایسے گھر میں ٹھہرے جس کے پردے پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے عبداللہ خولانی سے کہا کہ زید بن خالد تو تصویر کے متعلق حدیث بیان کرتے ہیں تو عبداللہ نے کہا* انہوں نے یہ جملہ کہا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نقش و نگار وغیرہ مباح ہیں ورنہ ایک حدیث کے راوی کے مکان میں مصور پردہ کیسے رہ سکتا ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک پردہ تھا جسے وہ اپنے مکان کے کسی گوشہ میں لٹکائے ہوئے تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو یہاں سے ہٹادو کیونکہ اس کی تصویریں میری نماز میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ دوسری روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ جبرئیل نے گاؤ تکیہ بنالینے کا حکم دیا اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی تصویریں مباح ہیں۔ اگر حرام ہوتیں تو پھر جبرئیل علیہ السلام تکیے بنالینے کا حکم نہ دیتے کیونکہ حرمت کی صورت میں یا تو اس کو پھاڑ دیا جاتا یا جلادیا جاتا۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے نقش و نگار وغیرہ کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔

تصویر کی دوسری قسم وہ ہے جو حدیث شریف اور فقہاء کے کلام میں مذکور نہیں ہے جس کو ہم فوٹوگراف یا تصویر شمسی کہتے ہیں۔ فوٹوگراف کی تصویروں میں انسانی ہاتھ کو کچھ دخل نہیں ہوتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آفتاب کی روشنی سے بناتا ہے اور انسان ایک حیلہ کے ذریعے ان کو اپنے قبضہ میں کرلیتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص اپنی تصویر آئینہ میں دیکھتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آئینہ میں تو تصویر دیکھنی مباح ہو اور اگر اسی تصویر کو کسی حکمت کے ذریعے باقی رکھ لیا جائے تو حرام ہو۔ آئینہ میں جو تصویر منقش ہوتی ہے اس میں اور تصویر شمسی میں کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ فوٹوگرافی تصویر بھی درحقیقت ظلال شمسی ہے جیسا کہ آئینہ والی تصویر ہے۔ اگر میرا یہ کہنا مبالغہ نہ ہو تو میں کہوں گا کہ جو شخص کسی دیوار یا اونٹ اور بکری کے سائے کو جو آفتاب کی روشنی کی وجہ سے پڑتا ہے۔ حرام کہئے تو یقیناً عقل سے خالی اور شریعت سے جاہل ہے۔ ایک انسان محض اسی سایہ کو ایک خاص قسم کے شیشہ پر منطبع کرلیتا، پھر اس کو اپنے قبضہ میں کرلیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فوٹوگرافی تصویریں ہمارے ہاتھوں سے نہیں بنائی جاتی ہیں اور ان تصویروں کا دیکھنا اسی طرح ہے جس طرح ہم کسی چیز کے سایہ کو دیکھتے ہیں اور ان کا اپنے قبضہ میں رکھنا اسی طرح ہے جیسا کہ ہم گائے، بیل وغیرہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس بنا پر من صور صورۃ والی حدیث میں جو وعید ہے اس کا مستحق فوٹوگرافر نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی صنعت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے۔ اس کے جواز کا استنباط قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الم ترالی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا دیکھو تو خدا کیسا قادر ہے کہ اس نے ہر چیز کے سائے پھیلا دیئے اور اگر چاہے تو ان سایوں کو ٹھہرا سکتا ہے۔ بس آج خدا نے چاہا اس لئے انسانی دماغ میں وہ حکمت پیدا کردی جس سے ایک شخص ان سایوں کو روک لے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ سایہ کو روک لینا جسے ہم فوٹوگرافی کہتے ہیں کوئی حرام چیز نہیں بلکہ بعض صورتوں میں تو واجب ہے کیونکہ ان سایوں یا تصویروں پر اکثر علوم کی تعلیم موقوف ہے اور تعلیم واجب۔ لہٰذا یہ بھی واجب ہوجائیں گی کیونکہ مقدمۃ الواجب واجب مسلم اصول ہے جیسا کہ وجوب صلوٰۃ پر وجوب وضوء متفرع ہے یا جیسا کہ امام شافعی کے نزدیک غسل ذراع کے ساتھ غسل مرفق بھی واجب ہے کیونکہ اس کے بغیر غسل ذراع ہو نہیں سکتا یا یوں سمجھئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والسماء ذات البروج وقدرہ منازل۔ تو جب تک برج اور منازل کی تصویریں ہمارے سامنے نہ ہوں گی کس طرح ہم ان کو سمجھ سکتے ہیں اور پھر ہمارے سامنے خدا کی حکمت اور قدرت کا ظہور کس طرح ہوسکتا ہے۔ ہاں جب ہم ان تصویروں کو ملاحظہ کریں گے تو خدا کی قدرت ہماری سمجھ میں آجائے گی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ہماری توحید بالکل ٹھوس اور مضبوط

* کہ باطل ٹھیک لیکن ساتھ ہی الا رقما فی ثوب بھی تو کہا تھا کیا تم نے نہیں سنا میں نے کہا نہیں، عبداللہ نے کہا

خطوط الجمن فی رد مقالات القادیان مغلوبین کے اعتراضات کے جوابات - قیمت ۶ (۴۳۰ ص) (مجلد)

ہو جائے گی اور ہم صحیح معنے میں خدا کے شکرگزار ہونگے۔

مذکورہ بالا تحریر سے منتج ہوا ہوگا کہ فوٹوگرافی دو بہت بڑے اہم اسباب کی وجہ سے نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ اولاً توحید و شکر۔ دوم تعلیم۔ یہی دونوں چیزیں ایک انسان کے لئے اہم بالذات اور مقصود بالذات ہیں۔ پھر تصویر شمسی کس طرح حرام ہوسکتی ہے۔ بالفرض اگر یہ بھی تسلیم کرلیا جائے کہ جواز تصویر کی حدیث اور ابو طلحہ کی حدیث میں الا رقما فی ثوب نہیں وارد ہوا تو کیا پھر بھی فوٹوگرافی مطلقاً ممنوع ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اس دلیل کو غور سے ملاحظہ فرمایئے۔ ایک حدیث ہے لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب او صورۃ۔ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلعم نے نفس حرمت کے اعتبار سے کتا اور تصویر دونوں کو مساوی قرار دیا لیکن دوسری حدیث میں شکاری کتے یا بھیڑ بکریوں کی حفاظت کے لئے جو کتے رکھ لئے جائیں ان کی اجازت فرمائی۔ اس کی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ یہ دونوں قسم کے کتے ہمارے لئے مفید ہیں۔ کیونکہ ہم ان سے اپنی بکریوں کو خطرناک جانوروں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ جب ان کتوں کے ایک محض معمولی فائدے کی وجہ سے رکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہے تو فوٹوگراف کی تصویریں جو ہمارے لئے کتوں سے ہزاروں درجہ مفید تر ہیں کیا عموم حرمت تصویر سے مستثنیٰ نہیں کی جاسکتیں جس طرح مفید کتے عموم حرمت کلب سے مستثنیٰ کئے گئے۔ اکثر حالتوں میں انسان کی زندگی انہیں تصویروں پر موقوف ہے۔ آج یورپ، امریکہ، جاپان والوں نے ایسے علوم حاصل کرلئے ہیں جن سے اکثر قومیں جاہل ہیں۔ ان لوگوں نے ثابت کیا ہے کہ حیوانات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جن کو ہم دیکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو ہماری نظروں سے مخفی ہیں۔ مخفی حیوانوں کے اعتبار سے ظاہر حیوان بالکل کم ہیں۔ یقین کیجئے کہ زمین کے تمام ظاہر حیوان، ان دقیق حیوانوں کی تعداد کے مساوی نہیں ہوسکتے جو اس انسان کے جسم میں موجود ہوتے ہیں جو طاعون یا چیچک یا ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہو۔ یہ تمام بیماریاں انہیں چھوٹے اور دقیق حیوانوں سے پیدا ہوتی ہیں جن کو ہم جراثیم کہتے ہیں ان خطرناک جانوروں سے بچنے کے لئے علماء یورپ نے ان جراثیم کا فوٹو لیا اور ان کو اصلی حجم سے لاکھوں بار بڑا کرکے انسانی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس طرح کرنے سے ان حضرات نے خدا کے ہزاروں۔ لاکھوں بندوں کو خوفناک مصیبت سے بچالیا اور اس طرح حفظان صحت کی تدابیر اختیار کیں کہ ہر ایک ملک کی مردم شماری میں قابلقدر اضافہ ہوگیا۔ اگر یہ لوگ ان جراثیم کی تصویر نہ لیتے تو کون یقین کرتا جس کا یہ انجام ہوتا کہ یہ جراثیم اپنا کام نہایت آسانی کے ساتھ کرسکتے۔ غور کیجئے کہ فوٹوگرافی کے ایک عمل سے کس قدر خدا کی حکمت کا ظہور ہوا اور اس کی تدبیر کس طرح ہمارے سامنے جلوہ گر ہوگئی۔ تو پھر کیا ان تصویروں کے فائدے کتوں سے بھی کم ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اب مسئلہ بالکل صاف ہے جب کتوں کے ایک معمولی فائدہ کی بنا پر ان کی عموم کراہت باقی نہیں رہتی تو پھر فوٹوگراف کی تصویریں باوجود اپنے بیش بہا ہزاروں فائدوں کے کیوں مطلقاً ناجائز اور غیر مباح ہوسکتی ہیں اور کیوں ان کی کراہت نہیں دور ہوسکتی؟ آپ کو معلوم ہے کہ آج دق اور سل کے مریضوں کے پھیپھڑوں کا فوٹو لیا جاتا ہے پھر اسکے مطابق علاج کرکے ان کو مصائب کے خوفناک پنجوں سے نجات دلائی جاتی ہے۔ اب کتے اور تصویروں میں فرق یا مساوات آپ کی عقل پر موقوف ہے۔ ایک تو یہ کہ بکریوں کی حفاظت کی وجہ سے بالفعل بعض کتے کی کراہت ساقط ہوجاتی ہے دوم یہ کہ مریضوں کے پھیپھڑوں کی تصویروں کی وجہ سے ازالہ مرض کیا جاتا ہے تو کیا اس صورت میں بعض تصویروں کی حرمت جس کو ہم فوٹو کہتے ہیں عموم حرمت تصویر سے ساقط نہیں ہوسکتی۔ بکریوں کی حفاظت اہم ہے یا انسان کی حفاظت۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔

جب علماء جامع ازہر سے فوٹوگرافی کے متعلق سوال کیا گیا تو وہاں کے بڑے بڑے مختلف المذاہب علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہوا کہ "جو تصویر حرام ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے ایک ایسی صورت بنائے جو حیوان کے مشابہ ہو۔ لیکن کسی حیوان کی صورت کو شیشے کے ذریعے حبس کرلینا یہ تصویر ہی نہیں ہے اس بنا پر حرام بھی نہیں ہے جیسا کہ ایک شخص آئینے کے ذریعے اپنی صورت حبس کرلیتا ہے اور یہ حبس حرام نہیں ہے۔" اس فتوے سے تو یہ معلوم ہوا کہ فوٹوگرافی تصویر ہی نہیں ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ تصویر اور فوٹوگرافی دونوں کے مفہوم میں تضاد ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے ایک دوسری آیت پیش کرتے ہیں۔ پہلے یہ آیت گزرچکی الم تر الی ربک کیف مد الظل۔ فوٹوگرافی میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ بڑی چیز کو چھوٹی اور چھوٹی کو بڑی کردینا بعینہ جنگ بدر میں یہی صورت وقوع پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ واذ یریکموھم اذا التقیتم فی اعینکم قلیلا۔ پھر آگے فرمایا۔ اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا ولو اراکھم کثیرا لفشلتم۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قلیل فوج کو کثیر اور کثیر فوج کو قلیل بغیر کسی کمی کے آنکھوں میں دکھایا بعینہ اسی طرح فوٹوگرافی میں بھی بغیر کسی کمی کے قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل کردیا جاتا ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے کام انجام پاتے ہیں۔ مثلاً وہ شخص جو خلقنا السموات کی تفسیر لکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ کرۂ آسمان کی تصویر بھی تفسیر میں دے تاکہ مطالعہ کرنے والا کماحقہ خدا کی قدرت سمجھ سکے اور یہ تصویر یقیناً جراثیم سے لاکھوں بار بڑی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار کی آنکھوں میں کثیر کرکے دکھایا اور کفار کو مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے قلیل کردیا اور خواب میں بھی رسول اللہ کی چشم مبارک میں ان لوگوں کو قلیل کردیا۔ یہ تمام صرف اس وجہ سے کیا تاکہ مسلمان جنگ میں بزدلی نہ دکھائیں بلکہ ہمت سے کام لیں اور آگے بڑھیں۔ پھر اسلام کی اشاعت ہو۔ اسی طرح فوٹوگرافی میں بھی نباتات، حیوانات اور فلک و کواکب وغیرہم کی تصویریں چھوٹی کرکے دکھائی جاتی ہیں تاکہ انسان خدا کی قدرت و حکمت سے واقف ہو اور علوم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ غرض مسلمانوں کی آنکھوں میں جیش کفار کی تصغیر نشر علم کے لئے ہوئی کیونکہ اسلام کی اشاعت میں اشاعت علم ہے۔ اسیطرح فوٹوگرافی

حسن البیان۔ مصنفہ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ (۳۴۸) جواب سیرۃ النعمان قیمت ۸ر (مکتبہ اہلحدیث)

میں بھی چیزوں کی تصغیر نشر علم کے لئے ہوتی ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے پھر تصویر کشی کس طرح حرام ہوسکتی ہے؟ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں جنگ بدر والی آیتوں سے باشارۃ النص خدا کا یہی مقصود ہے کہ مسلمان بھی حسب موقعہ اسی طرح سے کام لیں بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کر کے دکھائیں تاکہ درست میں کمال حاصل ہو اور یہ بغیر فوٹو ہو نہیں سکتا۔ لہذا مذکورہ بالا آیت سے باشارۃ النص فوٹوگرافی کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر اس کو کس طرح مطلقاً حرام کہا جاسکتا ہے؟

تصویر سے متعلق جو قدیم شبہات کئے جاتے تھے وہ سب آج باد ہوا ہیں اور اس وقت ایک متفحص کے نزدیک ان کا وزن کچھ بھی نہیں ہے۔ فافہم وما یعقلہا الا العالمون۔ (عبید الرحمٰن رحمانی دربھنگوی پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد)

**اہلحدیث** شرعی نکتہ نگاہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کے منع کی وجہ دستی صنعت نہیں بلکہ نفس تصویر ہی ممنوع ہے تاکہ معبود نہ ہو جائے۔ مضمون نگار صاحبان اس نکتہ کو ملحوظ رکھ کر جو چاہیں لکھیں دو ماہ تک مدت ہے۔

# مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج

از قلم محمد حسین شاکر متعلم مدرسہ دار السلام عمر آباد، مدراس

برادران ملت! اگر دنیا کے چاروں جانب نظر غائر سے دیکھا جائے تو مسلمان، اقتصادی، معاشرتی، اخلاقی اور تمدنی غرضیکہ ہر حیثیت سے تباہی اور قعر ذلت میں پڑے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل قوم آج اگر کوئی قوم ہے تو صرف قوم مسلم ہے۔

ناظرین! کیا وجہ ہے کہ مسلمان قعر ذلت میں پڑے ہیں کیا اسلام ان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے یا وہ خود اسلام کے قوانین پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں؟ ناظرین! میں کہوں گا کہ اسلام کبھی بھی ان کو تباہی اور بزدلی کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہاں مسلمان خود اسلام کے قوانین مقدسہ پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اگر اسلام تباہی اور بزدلی کی تعلیم دیتا تو ہمارے اسلاف کو اتنی ترقی کیونکر ہوسکتی تھی۔ عرب کی وہ وحشی قوم جن کی حالت بیان کرنا گویا پانی کو ٹھنڈا اور آگ کو گرم کہنا ہے دیکھئے! اگر وہی جب اسلام کے قوانین اور اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہوتی ہے تو کس قدر ترقی کرتی ہے۔

اسلام اور اللہ کا تو یہ حکم تھا کہ ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ آپس میں ایک دل ہو کر رہو جماعت میں تفرقہ نہ کرو۔ ایک امیر کا حکم مانو۔ اپنی جماعت وملت کی حفاظت اور بقا قومی کے لئے جان کی قربانی کرو، ایثار کرو، اپنے مقاصد میں تعلیمات اسلامیہ کی تبلیغ میں اگر کوئی رکاوٹ ہو تو وطن کو ترک کرو۔ اولاد کی پرواہ نہ کرو مال و متاع کو حقیر سمجھو، دشمن سے پیٹھ نہ پھیرو، دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دو، شہوتوں کو مطیع کرو، کائنات عالم اور قوانین فطرت کا مطالعہ کرو۔ کان آنکھ اور ذہن کا صحیح استعمال کرو، نماز کی پابندی کرو، ایک مرکز پر جمع ہو جاؤ نفس کو قابو میں رکھو، غیبت نہ کرو، وعدوں کو پورا کرو، دنیا میں غالب بن کر رہو وغیرہ وغیرہ۔ یہی وہ مقدس احکام ربانی تھے جن پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ عرب جو شرک وبت پرستی میں رہنے کے باعث ایک مدت سے اپنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو کھو چکے تھے۔ مساوات واخوت کے بجائے شقاق ونخوت میں سرشار تھے اور کل حزب بما لدیہم فرحون کی ایک زندہ تصویر تھے۔ ان قیود و بند سے آزاد ہو کر ان کے سینے نور ربانی سے منور ہو گئے۔ صاحب علم اور بابرکات ہو گئے۔ سب کے سب ایک ہی لڑی میں پرو دیئے گئے ایک خدا، ایک رسول، ایک جماعت، ایک مقصد غرض ہر طرف وحدت ہی وحدت کا سماں نظر آنے لگا۔ کسی کی کسی سے کچھ کدورت نہ رہی۔ بے جان مجسمے جو کسی وقت میں ان کی قسمت کے مالک تھے حقارت وذلت کے ساتھ ٹھکرا دیئے گئے۔ سب طرف خدا کی حکومت دلوں پر قائم ہو گئی۔ صفائی قلوب اور اتحاد کا زبردست مظاہرہ کیا گیا ایک مقصد لیکر اٹھے اور اس کی تکمیل میں وہ ثبات قدمی، جانبازی اور سرگرمی عمل دکھائی کہ آخر کار باطل پرستوں سے صداقت حق کی قوت کا لوہا منوا لیا۔

اب یہ بدوی عرب ایک منظم جماعت اور دین و دنیا کے مالک ہو گئے۔ ناظرین کرام! آپ نے دیکھا کہ ان احکام ربانی میں کیسی زبردست قوت وطاقت موجود تھی کہ تخریب کو تنظیم، افساد کو اصلاح، ضعف کو قوت، نفرت کو الفت، عداوت کو محبت، ذلت کو عزت۔ برائی کو نیکی، نااہلی کو لیاقت، بے حیائی کو حیاداری اور مردہ دلی کو زندہ دلی سے بدل کر راہ گم گشتہ کو سیدھی راہ پر لگا دیا۔

برادران ملت! اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ شرف صرف عربوں ہی کے لئے مخصوص تھا بلکہ قانون قدرت ہی یہ ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم جب تک عبادت کا یہ مفہوم لیا گیا مسلمان محنت ومشقت کے عادی صبر واستقلال کے پہاڑ اور سرگرم عمل رہے ہر جگہ کامیابی نے ان کا اقدام کیا

اب تک جو کچھ میں نے بیان کیا وہ تمام ترقی اور اسباب ترقی کی کہانیاں تھیں۔ آئیے! ذرا آپ کو اس کا دوسرا پہلو بھی بیان کر دوں تاکہ آپ ہماری ترقی اور تنزل دونوں سے واقف ہو جائیں اور پھر مرض کی تشخیص اور اس کا علاج کریں۔ تاریخ عالم اٹھا کر دیکھئے تو قوموں کے زوال کا سب سے بڑا سبب آپ کو عیش پرستی ملیگا یعنی جب کوئی قوم تہذیب وتمدن کے زیور سے آراستہ ہو کر عیش وعشرت میں اپنی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتی ہے تو اس کے فوجی محاسن یکسر فنا ہو جاتے ہیں اور اس کو ہمسایہ قوم کے حملہ کا مطلق خطرہ نہیں رہتا اور یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ جو قوم فوجی محاسن سے محروم ہوگی وہ ہمیشہ ذلیل وپست رہیگی اسی اصول کو قرآن کریم نے بار بار بیان کیا ہے اسی اصول کے سمجھ لینے کے بعد مسلمانوں کی تباہی کے اسباب کا تصور آپ کے ذہن میں آگیا ہوگا۔ (باقی)

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۶)

گذشتہ ہفتے سے آب زمزم کے متعلق بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین اس سے آگے پڑھیں (مدیر)

پس یہ مختصراً کعبہ معظمہ کی منجملہ خصوصیات کے فضائل زمزم شریف کے ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمائے۔ جس سے تقویۃ الایمان کی تائید اظہر من الشمس واضح ہے۔ اس کے سوا مدینہ طیبہ کے کنووں یا تبرکات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا منع ہونا تقویۃ الایمان میں ہرگز نہیں ہے۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کا افتراء و بہتان ہے۔ معہذا جس خصوصیت سے تبرک جان کر زمزم کا استعمال ثابت اور موکد ہے کسی دوسرے کنوئیں کے پانی کا اس کی مثل جاننا بھی ثابت نہیں۔ البتہ انبیاء و صالحین کے تبرکات صحیحہ کو متبرک جان کر اس سے مشرف ہونا مستحب اور باعث اقتضائے محبت ہے جس طرح خود مولوی نعیم الدین نے بھی مستحب ہی لکھا ہے اس میں کیا جائے مقال ہے چنانچہ چند مواقعہ حسب احادیث صحیحہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

صحیح بخاری پارہ اول صفحہ ۱۳۵ میں حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے (یہ دونوں تابعین ہیں) میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو پہنچے ہیں مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تو فرمایا عبیدہ نے میرے پاس ایک بال بھی ہو جاوے تو دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر مبارک کے بال مبارک تقسیم فرمائے امام احمد کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے فرمایا ان کو خوشبو میں رکھو اور اس میں تبرک ہونا بالوں مبارک کا ثابت ہوا۔ فتح الباری۔ ایضاً پارہ اول صفحہ ۱۳۴ و پارہ ۱۷ صفحہ ۵۳ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ میں پانی منگاکر اس میں دونوں ہاتھ اور مونہہ مبارک دھویا اور اسی میں کلی کی پھر ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا اس میں سے تم دونوں پیو اور اپنے مونہہ اور سینوں پر چھڑک لو اور خوش رہو دونوں نے پیالہ لیکر تعمیل کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے بولیں میرے لئے بھی چھوڑ دو انہوں نے باقی ام سلمہ کو دیدیا:

نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو صحابہ غسالہ وضو کو لیکر اپنے بدن پر پھیر لیتے۔

نیز پارہ اول صفحہ ۱۳۴ میں روایت ہے کہ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کے مونہہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی فرمائی تھی اور صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضوء لینے پر آپس میں لڑتے تھے اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے سر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا اور وہ ساٹھ برس کے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضو کا پانی پیا۔ ایضاً صحیح بخاری پارہ ۵ صفحہ ۶۶ اور پارہ ۲۵ صفحہ ۵۲ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر حاشیہ دار بن کر لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں نے آپ کے لئے بنی ہے کہ میں آپ کو پہناؤں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمالیا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی آپ نے اس کا تہبند بنالیا پھر ایک شخص نے آپ کو پہنے ہوئے دیکھ کر عرض کیا کہ کیا اچھی ہے یہ مجھے دیدیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پس مکان میں تشریف لے گئے اور چادر اتار کر بھیجدی تو صحابہ نے اس کو ملامت کی کہ تو نے اچھا نہ کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو قبول فرمایا اور آپ ضرورت مند تھے اور تو نے آپ سے سوال کیا اور تو جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کو رد نہیں فرماتے ہیں تو اس نے جواب دیا قسم اللہ کی میں نے پہننے کے لئے نہیں سوال کیا بلکہ میں اس میں برکت کی امید رکھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا ہے اس چادر میں میرا کفن کیا جائے پس اس کو اسی چادر میں کفنایا گیا۔

ایضاً صحیح بخاری پارہ ۲۳ صفحہ ۳۷ مع فتح الباری روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک تھا جس میں تبرکاً پانی پیا جاتا تھا اور عاصم الاحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک اور امام بخاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا اس پیالہ مبارک کو بصرہ میں اور پیا اس سے اور وہ خریدا گیا تھا میراث نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے آٹھ ہزار کو!

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۴ صفحہ ۱۴۲ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی لئے ہوئے تھے اور لوگ لپک لپک کر آپ کے غسالہ وضوء کو لیکر مونہہ پر ملتے تھے اور جسے نہ ملتا وہ دوسرے کے تر ہاتھ سے اپنا ہاتھ تر کر کے مونہہ پر ملتا۔

ایضاً پارہ ۲۴ صفحہ ۹۶ میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے جب ان کے پاس کوئی بیماری یا کسی حاجت والا آتا تو ان کو پانی میں ہلاکر پانی دیدتیں۔

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ ۵ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوکر اٹھے تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ کا پسینہ اور بال مبارک جو گرے ہوئے تھے ایک شیشی میں خوشبو کے ساتھ جمع کر لئے تھے اور قریب وفات کے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو میرے کفن میں لگانا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا:

علیٰ ہذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تھے وفات کے قریب وصیت کی کہ ان کو میری ناک میں رکھ دینا انتہی ازالۃ الخفا مقصد اول فصل پنجم صفحہ ۳۱۵۔

علاوہ بریں ہزاروں واقعات تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں جن کا شمار دشوار در دشوار ہے جو محب سنت ہی کے لئے باعث محبت ہیں۔ چنانچہ مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صفحہ ۳۰ میں فرماتے ہیں:۔

"پس بگوئیم کہ مقامات انبیاء و کمالات ایشاں ہرچند بسیار از بسیار است و خارج از حد شمار کہ در احصاء آں از مثل ما مردم کہ از احاد امتیم متعسرت

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر۔ مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی۔ قیمت ۶؍ (۸۳۹) (دفتر اہلحدیث)

بل متعذر۔ محب ایشاں محب حضرت رب الارباب است ومبغض ایشاں مبغوض آنجناب محبت ایشاں باعث رفع درجات ست الخ:

یعنی پس میں کہتا ہوں کہ مقامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام ہر چند زیادہ سے زیادہ اور حد شمار سے باہر ہیں اور ہم جیسے آدمیوں سے کہ احاد امت سے ہیں اس کا احاطہ اور احصار دشوار ہے۔ ان کا محب حق تعالیٰ کا محبوب ہے اور ان سے بغض رکھنے والا حق تعالیٰ کا دشمن ہے ان کی محبت باعث ترقی درجات ہے۔"

پس جبکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ میں وضوء وکلی مبارک فرمانا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس ماء مستعمل غسالہ مبارک کو تقرباً و تبرکاً پینا اور جسم پر ملنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا جو مولوی نعیم الدین کے طریقہ میں ناپاک بنجاست غلیظ تک ہے۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلی مستند فقہ حنفیہ ص۱۴۸ میں مرقوم ہے:۔

اما الماء المستعمل فنجس بنجاسۃ غلیظۃ عند ابی حنیفۃ۔ اور دیکھو اپنی فتاویٰ رضویہ جلد اول ص۲۶۹ میں مرقوم ہے ماء مستعمل طاہر ہے مطہر نہیں اس سے وضوء نہ ہوگا اور یہ پینا مکروہ۔ صحیح یہی ہے کہ اس سے پانی مستعمل ہو جائیگا اور اس سے وضو صحیح نہ ہوگا نہ یہ کہ صرف کراہت"

پس مولوی نعیم الدین کی تبرا گوئی یقیناً شائبہ رفض ہے۔ کیونکہ اگر تبرک کی حد اعتدال سے بڑھ جاویگی تو البتہ ممنوع اور شرک تک کی بھی نوبت پہنچ جاویگی چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی شعب الایمان میں عبد الرحمن بن قراد صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم توضأ یوماً فجعل اصحابہ یتمسحون بوضوءہ فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما یحملکم علی ھذا قالوا حب اللہ ورسولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من سرّہ ان یحب اللہ ورسولہ او یحبہ اللہ ورسولہ فلیصدق حدیثہ اذا حدّث ولیؤد امانتہ اذا ائتمن ولیحسن جوار من جاورہ۔

مشکوٰۃ ص۴۲۴۔ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک روز وضو فرمایا تو صحابہ نے آب وضو لیکر اپنے بدن پر ملا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اس کو کس لئے کرتے ہو تو عرض کیا گیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے باعث تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تم میں سے جس کو خوش آوے کہ دوست رکھے اللہ اور اسکے رسول کو یا دوست رکھے اس کو اللہ اور اس کا رسول پس چاہئے کہ سچ بولے جس وقت بولے اور چاہئے کہ امانت کو ادا کرے جو امانت رکھی جاوے اور چاہئے کہ نیکی کرے اپنے پڑوسی سے جو اسکے پڑوس میں ہو۔"

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین کے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد رابع ص۱۳۵ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی دعوائے محبت خدا و رسول خدا یا امثال این امور کہ مسح باب وضو ست مثلاً چنداں مؤنت ندارد و بر نفس شاق نیست و ثابت نگردد عمدہ دراں امتثال اوامر و نواہی ست خصوصاً این امور کہ صدق حدیث و ادای امانت و حسن جوار ست

یعنی دعویٰ محبت خدا اور رسول خدا کا محض ایسی ہی باتوں پر موقوف نہیں ہے کہ مثلاً پانی وضو مل لیا جاوے کہ چنداں نفس پر شاق نہیں ثابت نہیں ہوتا بہتر اس کے لئے بجا لانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے ہے خصوصاً یہ امور کہ صدق حدیث اور ادائے امانت اور احسان ہمسایوں کے ساتھ کرنا ہے"

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو خود مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا ص۲۲ میں رحمہ اللہ تعالیٰ لکھ کر مستند مانا ہے۔ البلاغ المبین ص۱۰ میں فرماتے ہیں:۔

"مخفی نماند کہ تعظیم اشیاء منسوبہ بزرگان دفعۃً موجب کفر و اشراک نیست اما رفتہ رفتہ این داء عضال از حد خود گذشتہ بیماری نفاق پیدا مے آرد و این نفاق آنست کہ چوں علماء باللہ چنیں تعظیم کنندگان را مانع آیند ایشاں حیلہ و اعتذار غلبہ محبت بہ نسبت بزرگان دین میکنند و میگویند حرکات ما از بہ سبب غلبہ حال صادر میشود پس گاہے کہ این بیماری از حد خود میگذرد در دام شرک جلی گرفتار مے شوند ایضاً ص۱۱ نیز مشابہت بعضے عبادات کہ در خانہ کعبہ از برائے خدا تعالیٰ کردہ مے شود نسبت بقبور پیران خود با اہتمام بجا مے آرند چنانچہ تبرک نمودن غسالہ قبر بجائے آب زمزم:"

یعنی یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تعظیم کرنا اشیاء منسوب کردہ بزرگان کا کلیۃً موجب کفر و شرک نہیں ہے لیکن رفتہ رفتہ یہ داء عضال اپنی حد سے گذر کر مرض نفاق لے آتا ہے اور سبب اس نفاق کا یہ ہے کہ جو علماء ربانی ایسی تعظیم کرنے والوں کو مانع ہوتے ہیں یہ لوگ حیلہ اور عذر غلبہ محبت نسبت بزرگان دین کے کرتے ہیں اور کہتے ہیں حرکات ہمارے بسبب غلبہ حال کے صادر ہوتے ہیں پس اور کبھی کہ یہ بیماری اپنی حد سے گذر جاتی ہے شرک جلی میں صاف صاف گرفتار ہو جاتے ہیں۔ نیز مشابہت بعض عبادات میں کہ خانہ کعبہ میں حق تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے نسبت اپنے پیروں کی قبروں کے ساتھ اہتمام سے بجالاتے ہیں جس طرح تبرک جاننا غسالہ قبر کا بجائے آب زمزم کے انتہی:"

علی ہذا خود مولوی نعیم الدین کے سرغنہ مولوی صاحب بریلوی السنیۃ الانیقۃ فی فتاوی افریقہ رضوی پریس بریلی کے ص۷۴ میں لکھتے ہیں:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار دں طرح جس کا ارشاد فرمایا ہے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت ان کے کمالات عالیہ دیکھ کر حد سے گذری اور انکو خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر کافر ہوئے ہمارے حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات اعلیٰ کی برابر کس کے کمال ہو سکتے ہیں جتنے کمال ہیں سب حضور ہی کے کمال کے پرتو اجلال ہیں" ایضاً "لہذا حضور اقدس بالمؤمنین رؤف رحیم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی رحمت نے اپنی امت کے حفظ ایمان کیلئے ہر آن ہر ادا سے اپنی عبدیت اور اپنے رب کی الوہیت ظاہر فرمائی کلمۂ شہادت میں رسول سے پہلے عبدہ

# فتاویٰ

س ۱۸۵ } سمع موتیٰ یعنی ہر ایک مردہ آدمی اور انتقال شدہ ولی وغیرہ دنیوی باتیں سن سکتے ہیں یا نہیں

(محمد امیر الدین از زنجبار)

ج ۱۸۵ } قرآن مجید کے زمانہ نزول میں مشرکین عرب اور عیسائی وغیرہ جن جن بزرگوں کو پکارتے تھے ان میں نبی اور ولی بھی تھے ان سب کو ایک جا کر کے فرمایا وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱) یعنی جو لوگ اللہ کے سوا لوگوں سے دعائیں کرتے ہیں ان سے بڑا گمراہ کون ہے؟ حالانکہ وہ (جن کو پکارا جاتا ہے) ان پکارنے والوں کی پکار سے بے خبر ہیں اور جب قیامت میں لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت (دعا) سے انکار کر دیں گے؛

یہ آیت صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ اولیاء اور انبیاء کو اس دعا جیسے واقعات کا علم نہیں یہ انتہائی بات ہے کہ وہ اپنے پکارنے والوں کی پکار سے بھی بے خبر ہیں اور قیامت کے روز جب ان کو خبر ہوگی تو وہ ان پکارنے والوں کے دشمن اور منکر ہو جائیں گے۔

س ۱۸۶ } بعد مرگ ولی یا نبی کی کرامات کا سلسلہ جاری رہتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۶ } معجزات اور کرامات دو قسم کی ہیں ایک عملی، دوم علمی۔ عملی یہ ہے کہ ان کے ہاتھ (ذریعہ) سے خلاف عادت کوئی کام ہو جائے جیسے شق القمر وغیرہ یہ تو بعد انتقال ختم ہو جاتا ہے۔ علمی یہ کہ آئندہ زمانے کے متعلق کوئی خبر دی ہو وہ بعد انتقال پوری ہو جائے اس قسم کی کرامت بعد انتقال بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس دجال ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یا فرمایا تھا میرے بعد اسلام کا نام ہی نام رہ جائیگا۔ چنانچہ یہی ہو رہا ہے۔ اس قسم کے معجزات یا کرامات بعد انتقال بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

س ۱۸۷ } کیا دوسرے کے خطوط بغیر اجازت بالقصد پڑھا کرنا شرعی نقطہ نگاہ سے جائز ہے یا ناجائز

(خریدار اہلحدیث نمبر ۶۵۴۵)

ج ۱۸۷ } کھلا کارڈ پڑھنا منع نہیں۔ بند ملفوف پڑھنا منع ہے کیونکہ وہ محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ اعلم۔

س ۱۸۸ } ایک شخص مروت پور میں ہیں جن کا نام بودھن خان ہے ان کا دو قطعہ مکان ہے۔ ایک قطعہ مکان میں خود بال بچوں کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک قطعہ مکان میں ان کی پوتوہ رہتی ہیں بودھن خان نے اپنے پوتوہ کے ناراضگی کی وجہ سے خانہ خرچہ دس بارہ روز تک نہیں دیا تھا۔ لڑکا اپنے باپ کے یہاں کھاتا ہے۔ ان کی پوتوہ نے پنچ لوگ کے یہاں دادخواہ ہوئیں کہ ہمارا شوہر اور خسر ان دونوں آدمیوں میں سے کوئی آدمی کھانا خرچہ نہیں دیتا ہے آپ لوگ بودھن خان سے کہہ کر کھانا خرچہ دلوا دیجئے۔ پنچ لوگ بودھن خان کے دروازہ پر گئے۔ پنچ لوگوں نے ابھی کچھ بھی سوال نہ کیا تھا کہ یک بیک بودھن خان نے پنچ لوگوں کو گالی دیا۔ پنچ لوگ بودھن خان کے دروازہ پر سے واپس چلے آئے اس وقت سلطان پور، مروت پور ان دونوں موضع کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رائے پاس کر کے بودھن خان کو ذات سے کھانا پینا مرنا جینا ہر ایک باتوں سے ترک کر دیا اور پنچ لوگوں نے کہا کہ جو شخص اس کا ساتھ دیگا اس کا بھی بائیکاٹ کر دینگے۔ حالانکہ بودھن خان اپنے پوتوہ کو کھانا خرچہ برابر دیتے تھے اور دیتے آئے پوتوہ نے جھوٹ تہمت لگا کر پنچوں سے کہی تھی۔

مروت پور میں ایک شخص کے ہاں میت ہوئی اس میت کو مٹی دینے کے لئے میت کے مورث کے دروازہ پر بودھن خان بھی گئے۔ صاحبان مروت پور و سلطان پور نے میت کے مورث سے کہا کہ بودھن خان میت کے ہمراہ نہ جائے ورنہ ہم لوگ واپس چلے جائیں گے۔ بودھن خان کو یہ خبر معلوم ہوئی تو میت کے مورث کے دروازہ پر سے واپس اپنے دروازہ پر چلے آئے۔ بودھن خان بہ حیثیت مسلمان ہونے کے پیچھے سے قبرستان گئے پھر ان لوگوں نے میت کے مورث سے کہا کہ بودھن خان اگر ہم لوگوں کے ساتھ میت کا جنازہ پڑھیں گے اور مٹی دیویں گے تو ہم لوگ نہ نماز جنازہ پڑھیں گے نہ مٹی دیویں گے۔ اس مجلس میں میت کے مورث کے دروازہ سے قبرستان تک دو مولوی بھی موجود تھے جن کا نام مولوی محمد سعید خان صاحب و مولوی محمد مہدی خان صاحب ہیں ان لوگوں نے کچھ نہیں کہا۔ میت آٹھ بجے شب کو ہوئی تھی۔ دس بجے دن تک طیاری ہوتی رہی۔ بودھن خان ان لوگوں کا ہاتھ پکڑ اور معافی کا خواستگار ہوا کہ مجھ کو جنازہ کی نماز اور مٹی سے مت روکیں۔ پنچ لوگوں نے نہیں مانا اور بہت رنج ہو کر میت کے مورث پر دباؤ ڈالا۔ دباؤ دینے سے میت کے مورث کو مجبور ہو کر کہنا پڑا کہ بودھن خاں آپ چلے جائیے۔ آخر کار بودھن خان کو پنچ لوگوں نے قبرستان سے نکال دیا نہ جنازہ کی نماز پڑھنے دی نہ مٹی دینے دی۔ ایسی حالت میں اُن مولویوں پر اور ان پنچوں پر صحیح حدیث و قرآن شریف سے مطلع کریں کہ کیا فتویٰ عاید ہوگا۔

(رمضان احمد خان موضع مروت پور)

ج ۱۸۸ } پنچ قوم نے اتفاق سے بنائے ہونگے اس لئے بودھن خان نے ان کو گالیاں دیکر بہت برا کیا۔ پنچوں نے بودھن خان کو جنازہ سے روک کر برا کیا۔ دونوں خدا سے معافی مانگیں۔ بودھن خان توبہ کے علاوہ پنچوں کی اطاعت کا وعدہ کرے۔ اللہ اعلم۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۸۹ } حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعات تراویح کی کوئی حدیث صحیح آئی ہے یا نہیں۔

(خریدار نمبر ۱۱۳۷۳)

ج ۱۸۹ } کسی صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعت ثابت نہیں۔ گیارہ رکعتیں صحیح روایات سے ثابت ہیں (بخاری)

فتاویٰ نذیریہ مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب (۳ جلد) کاغذ ولایتی قیمت ۱۲ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**مکرر یاد دہانی** مندرجہ ذیل خریداروں کو مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ آپ کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے جس کی اطلاع بھی آپ کو اہلحدیث ۲۶- جولائی میں کر دی گئی تھی آج (۱۸- اگست) تک آپ کی طرف سے قیمت اخبار نہ ہی مہلت یا انکار کی اطلاع وصول ہوئی ہے۔ اگر ۲۵- اگست تک وصول نہ ہوگی تو نمبر ۳۰- اگست کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائیگا۔

**وی پی واپس نہ کریں** اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی وصول نہ کر سکیں تو از راہ عنایت اسے واپس نہ کریں۔ کیونکہ اس سے طرفین کا نقصان ہوتا ہے۔ ہاں آپ وی پی مذکور کو ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں بطور امانت رکھوالیں اور پھر وصول کر لیں مگر واپس ہرگز ہرگز نہ کریں۔

۱۵۱۲ - ۲۰۰۳ - ۲۴۰۹ - ۲۴۱۲ - ۲۴۵۴ -
۳۶۴۳ - ۵۱۱۱ - ۵۵۹۱ - ۵۵۹۵ - ۶۵۲۱ -
۷۰۷۰ - ۸۰۱۹ - ۸۰۲۱ - ۸۰۴۴ - ۸۰۶۵ - ۸۰۶۷ -
۸۰۷۰ - ۸۲۵۹ - ۸۴۶۲ - ۸۵۳۱ - ۸۵۵۴ -
۸۵۹۲ - ۸۶۰۸ - ۹۱۵۲ - ۹۲۰۳ - ۹۵۵۷ -
۹۶۱۶ - ۹۶۲۷ - ۱۰۰۳۷ - ۱۰۱۴۴ - ۱۰۱۴۸ -
۱۰۳۵۵ - ۱۰۷۰۲ - ۱۰۷۱۲ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۷۳۲ -
۱۰۹۸۳ - ۱۰۹۸۸ - ۱۰۹۹۱ - ۱۱۱۱۲ - ۱۱۲۳۳ -
۱۱۳۳۷ - ۱۱۳۴۳ - ۱۱۴۴۴ - ۱۱۴۴۶ - ۱۱۴۵۲ - ۱۱
۱۱۴۶۲ - ۱۱۴۶۵ - ۱۱۴۶۶ - ۱۱۴۶۸ - ۱۱۵۳۵ -
۱۱۶۰۶ - ۱۱۶۶۲ - ۱۱۷۰۸ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۱۳ -
۱۱۷۱۵ - ۱۱۷۱۶ - ۱۱۷۱۸ - ۱۱۷۲۰ - ۱۱۸۳۳ -

**قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے** خریداران ذیل کی میعاد مہلت ختم ہو چکی ہے ان کی صرف قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے۔ پرچہ وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ بصورت دیگر اخبار روک لیا جائیگا۔

۳۲۹۰ - ۵۷۱۲ - ۶۳۳۶ - ۷۴۵۳ - ۸۳۵۷ -
۹۰۱۹ - ۹۲۴۲ - ۹۹۳۰ - ۹۹۹۱ - ۱۰۳۱۴ -
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۷۹ -
۱۰۷۶۳ - ۱۰۹۰۵ - ۱۰۹۴۲ - ۱۰۹۵۳ - ۱۰۹۹۲ -
۱۱۱۶۴ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۳۰ - ۱۱۵۵۱ -
۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۷ -
۱۱۶۸۶ - ۱۱۷۲۱ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۹۵ -
۱۱۹۱۱ -

**ماہ ستمبر کا حساب دوستاں** آئندہ پرچہ میں شائع کیا جائیگا

**مبلغات تقسیم کر دیئے گئے** ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۲۱۷ نے مبلغ پانچروپیہ مندرجہ ذیل مدات کے لئے بذریعہ رجسٹری ارسال کئے تھے جو تقسیم کر دیئے گئے۔ غریب فنڈ عہ۔ اشاعت فنڈ عہ۔ اہلحدیث کانفرنس عہ

**بیرون ہند** مثلاً چین، جاپان، جزائر فجی، مارشیس، امریکہ، افریقہ، بغداد، ایران، افغانستان وغیرہ وغیرہ ممالک میں کوئی پیکٹ وی پی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ لنکا میں وی پی جا سکتا ہے مگر اس پر محصول ڈاک ہندوستان سے زیادہ لگتا ہے اس لئے مذکورہ ممالک کے اصحاب حتی المقدور ترسیل زر مندرجہ ذیل طریق سے کیا کریں۔

(۱) جہاں سے منی آرڈر آ سکتا ہے وہ بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجیں۔ مثلاً لنکا، مارشیس، برما وغیرہ۔

(۲) بذریعہ پوسٹل آرڈر جس پر وصول کرنے کا مقام ہندو سبھا کالج لکھا ہوا ہو۔

(۳) بذریعہ چیک جو امپیریل بنک امرتسر کے نام ہو۔

**مار گزیدہ کا علاج** اگر کسی صاحب کو سانپ، بچھو یا اس قسم کے زہریلے جانوروں کے کاٹے کا فوری علاج معلوم ہو یا کوئی مجرب عمل (بشرطیکہ شرکیہ نہ ہو) وغیرہ یاد ہو تو از راہ ہمدردی مجھے مطلع فرمائیں اس سے نفع زر مقصود نہیں بلکہ خدمت خلق پیش نظر ہے ماسٹر محمد ابوالحسن صاحب بسمل بی۔ اے۔ جمال آردی مقام خاص جینپور ضلع شاہ آباد۔

**نوٹ** بہتر ہو کہ بذریعہ اخبار بھی اعلان کیا جاوے تاکہ عوام فائدہ حاصل کر سکیں۔ (محرر دفتر)

**مقدس رسول** بجواب رنگیلا رسول و چتر جیون کی دوسری ایڈیشن ختم ہو چکی ہے اب تیسری ایڈیشن کی کتابت و طباعت شروع ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی یہ کتاب مکمل ہو جائے گی۔ ناظرین مطلع رہیں۔

**ایسا کیوں ہوتا ہے** اکثر اصحاب تبدیل پتہ کی اطلاع دیر بعد دیتے ہیں اور پھر اخبار نہ ملنے کی شکایت بھی کرتے ہیں لطف یہ ہے (بعض احباب اسقدر سہل نگاری سے کام لیتے ہیں) کہ شکایت تو بڑے زور دار الفاظ اور طعن آمیز طریق پر کرتے ہیں اور آنجناب اپنا نام مبارک اور نمبر خریداری تک تحریر نہیں فرماتے جس پر تعمیل نہ ہو سکنے کی وجہ سے اور زیادہ شاکی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نمبر خریداری ضرور درج ہونا چاہئے۔ (محرر دفتر)

**یہ منی آرڈر کس نے بھیجا** ۵- اگست کو دفتر ہذا میں ایک منی آرڈر موصول ہوا ہے۔ جس پر پتہ گجراتی زبان میں تحریر ہے صرف ڈاک خانہ کی مہر اندور طرز بمشکل تمام پڑھی گئی ہے۔ سو وہ صاحب اطلاع دیں کہ یہ رقم کس غرض کے لئے ارسال کی گئی ہے۔ جواب بھیجتے وقت ڈاکخانہ کی وہ رسید جس پر دفتر اہلحدیث کی مہر لگی ہوئی ہے واپس آنی چاہئے۔ (" ")

**نوٹ** بارہا عرض کیا گیا ہے کہ تمام خط و کتابت وغیرہ اول تو اردو زبان میں کیا کریں نام و پتہ و دیگر مضمون صاف خوشخط تحریر ہونا چاہئے ورنہ انگریزی میں ہو مگر اس میں بھی خوشخطی کی شرط ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

**قادیان میں تین زلزلے** بہار و کوئٹہ میں زلزلے پشاور، ایبٹ آباد میں آتشزدگی کی وارداتیں تمام ہندوستان میں ماتم بپا کر رہی ہیں مگر مرزائیوں کے گھر گھی کے چراغ جل رہے ہیں بحجٹ سے ٹریکٹ شائع کر دیئے کہ یہ تمام واقعات ہمارے مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کے مطابق ہو رہے ہیں جن کو دیکھ کر بعض کم علم مسلمان ان کے دام تزویر میں پھنس رہے ہیں اکثر متذبذب ہو رہے ہیں مگر ان کو راہ راست پر لانا ہر مسلمان کا فرض اولیں ہے چنانچہ حال ہی میں صرف اشتہار مذکور بغرض تبلیغ شائع کیا گیا ہے جس میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ہی ثابت کر دیا گیا ہے کہ یہ موجودہ زلازل ان کی پیشگوئیوں کے مطابق ہرگز ہرگز نہیں آئے یہ محض امت مرزائیہ کا ڈھونگ ہے

ملازمان کا دورہ ہندوستان اور ہندوستان کا مستقبل (۸۴۲) قیمت ۴ ... دفتر اہلحدیث امرتسر

# ملکی مطلع

## قابل توجہ اگزکٹو افسر صاحب امرتسر

جناب من! آج ایک ضروری بات آپ کی توجہ میں لاتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ نوٹ پڑھتے ہی آپ اس پر کامل توجہ فرمائیں گے۔ بلدیہ امرتسر نے دروازہ لاہوری اور لوہگڑھ کے درمیان پارک بنوایا ہے۔ پبلک کمیٹی کی شکرگذار ہے۔ اس کے متعلق تین امور قابل توجہ ہیں۔

اول تو یہ کہ جدید دروازہ کے سامنے باغ میں داخل ہونے کے لئے راستہ نہیں بنایا گیا۔ دوسرے پارک کو ملاحظہ کرنے سے اس امر کی تصدیق ہوسکتی ہے کہ بوجہ میدان قلعہ خالی ہونے کے شام تک برابر دھوپ رہتی ہے جو سخت تکلیف دہ ہے جس کی وجہ سے خرد و کلاں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پارک کے مغربی جانب نیم وغیرہ کے درخت لگا دیئے جائیں تو بہت مفید ہوں۔ تیسرے پارک کے ساتھ ہی جنوب شمال خصوصاً جانب شمال دو نالے ایسے گندے ہیں کہ ناممکن ہے کہ ان کے قریب سے بغیر ناک بند کئے کوئی گذر سکے۔ ایک دفعہ ملاحظہ کرنے سے اہل شہر کی یہ تکلیفیں دور ہوسکتی ہیں۔ (رجائے امید خالی نیست)

## قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

آج سے پہلے دو دفعہ ہم نے ایک پبلک تکلیف پر افسران ضلع کو توجہ دلائی ہے جس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس ہفتہ حیدرآباد سندھ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس تکلیف پر توجہ کی ہے وہ تکلیف یہ ہے کہ رات کو ہر محلے میں اونچے اونچے مکانوں پر عیاش لوگ گراموفون بجاتے ہیں۔ جس سے غریب طبقہ (مزدور لوگوں کی نیند) خراب ہوتی ہے۔ یہ عیش پسند لوگ تو دن کو آٹھ نو بجے اٹھتے ہیں مزدور لوگوں کو صبح سویرے ہی اٹھنا ہوتا ہے۔ اس لئے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حکم جاری فرمائیں کہ گراموفون سننے والے اپنے مکانوں کے نچلے درجوں میں بجایا کریں جس سے ان کے عیش میں بھی کمی نہ آئے گی اور غرباء کو بھی تکلیف نہ ہوگی امید ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس ضروری کام پر توجہ فرماویں گے۔

## ہندوستانیوں کی پارٹیاں

اخبار "پرتاپ" (لاہور) نے ہندوستانیوں کی پارٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کا ذکر جن لفظوں میں کیا ہے حق تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں غیرت قومی ہو تو ایک تازیانہ عبرت ہے۔ پرتاپ کے الفاظ یہ ہیں:-

> جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ان میں اس وقت تک ایک ہی پارٹی ہے جسے بجا طور پرپیٹ پارٹی کا نام دیا جاسکتا ہے اپنے وطن سے انہیں کوئی واسطہ نہیں اپنی جماعت کا نام ضرور ان کے لبوں پر ہے لیکن درحقیقت وہ اپنے ذاتی اغراض کی سیری چاہتے ہیں (15۔ اگست 1935ء)

ہم ان واقعات کی تردید نہیں کرتے بلکہ ان کو مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت کہتے ہیں۔ لیکن پرتاپ نے اسکے ساتھ ہندوؤں کی پارٹیوں کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے وہ بھی قابل شنید و قابل داد ہے۔ لکھا ہے:-

> ہندوؤں میں البتہ کئی پارٹیاں ہیں ان دونوں کے بین بین ہندوؤں کی ایک تعداد ایسی ہے جو بعض امور میں کانگرس کے ساتھ ہے اور بعض میں ہندو سبھا کے کانگرس مسلمان کے منہ آنا نہیں چاہتی اور ہندو سبھا انگریز سے لڑنا نہیں چاہتی (پرتاپ لاہور 15۔ اگست 1935ء)

**اہلحدیث** پرتاپ نے کانگرس کو خاص ہندوؤں کی پارٹی قرار دے کر ان مسلمانوں کو مزید نفرت دلائی جو کسی غرض سے کہا کرتے ہیں کہ کانگرس ہندوؤں کی ہے خیر یہ تو ایک معمولی فقرہ ہے۔ ہم پرتاپ اور اس کے دیگر ہم نواؤں کو ان کی روش پر توجہ دلاتے ہیں کہ آج تم کانگرس کو سب سے بڑی باقاعدہ پارٹی کہتے ہو (اور حقیقت یہ ہے کہ کانگرس ہندوستان میں ہندوستانیوں کی قائم مقام جماعت ہے) یہ وہی کانگرس ہے جس کو صوبہ پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں نے اسمبلی کے لئے ایک ممبر بھی نہ دیا تھا۔ ہاں اس حالت میں بھی مسلمانان بنگال نے مولوی عبداللہ الباقی کو اپنا نمایندہ کانگرس کو دیا۔ یہ ہندوؤں کی خود غرضی نہ تھی؟ پنڈت مالویہ جی اور ان کی پارٹی کی بغاوت نہ تھی؟ اس سے پہلے بھی جب کانگرس نے دہلی کے لئے مسٹر آصف علی کو نامزد کیا تھا تو ہندوؤں کے بڑے لیڈر لالہ لاجپت رائے جی نے آصف علی کے مقابلے میں ایک اور شخص کو کھڑا کرکے مسٹر آصف علی کو گرایا نہ تھا؟ کیا یہ فعل خود غرضی یا بغاوت نہ تھا؟

سچ تو یہ ہے کہ کانگرس جو بقول پرتاپ ہندوؤں کی بڑی منظم پارٹی ہے اس کو ہندوؤں ہی سے زیادہ نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے مگر ہندو پریس پھر بھی مسلمانوں کو مورد عتاب بناتا ہے۔ گذشتہ انتخاب کے موقع پر ہندوان پنجاب اور بنگال نے کانگرس سے جس قدر بے وفائی کی ہے وہ تاریخ ہند میں نمایاں جگہ پائے گی۔ صرف اس بات پر کہ کانگرس کا ایک فیصلہ ہندوؤں کے خلاف منشا تھا۔ کیا سیاسی یا اخلاقی قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی منظم جماعت کا فیصلہ کسی فرد یا افراد کے خلاف ہو تو اسکے مقابلے پر کھڑے ہوجائیں۔ پھر تو کانگرس سے یہ وعدہ لینا چاہیے کہ کسی پارٹی کے خلاف کوئی تجویز پاس نہ کرے ورنہ وہ پارٹی خفا ہوکر بغاوت کردیگی کیا ایسا ہو بھی سکتا ہے اور ہونا جائز بھی ہے؟

**ہندو پریس کے ممبرو!** منظم قومی جماعت سے اختلاف رائے کی صورت میں بغاوت کرنا سے کہو جی کون دھرم ہے

---

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

(۸۴۳)

ahmadimuslim.de

# مسلمانانِ عالم کے نام اپیل

یہ حقیقت ہے کہ برلن میں ۱۹۲۲ء سے ایک مسلمانانِ عالم مقیم در برلن کی واحد منظم شدہ جماعت بنام جماعت اسلامیہ برلن موجود ہے۔ اور اس جماعت میں تمام مسلمانوں کی اقوام موجود ہیں اور ہر مسلمان اس جماعت کا ممبر نہایت آسانی سے ہوسکتا ہے جماعت اسلامیہ کی امداد کہیں سے نہیں ہوتی بلکہ صرف ممبران چندہ دیکر اس کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے جماعت اسلامیہ برلن نے اس وقت اس بات کی کوشش نہیں کی کہ ایک مسجد تعمیر کی جائے اور خواہ مخواہ غریب ہندوستان کا پیسہ برباد نہ ہو۔ ۱۹۲۳ء میں فرقہ احمدیہ برلن میں وارد ہوا اور مسجد تعمیر کی۔ کیونکہ بہت زیادہ رقم ہندوستان سے تمام مسلمانوں سے جمع کرکے برلن لائے۔ جماعت اسلامیہ نے کوشش کی کہ مل کر کام کیا جائے تو بہت اچھا ہوگا لیکن احمدیہ فرقہ نے ساتھ مل کر کام کرنے سے انکار کردیا اور احمدیہ فرقہ نے مسلمانانِ عالم مقیم در برلن سے علیحدہ ہوکر مسجد تعمیر کی۔ لیکن خوبی یہ کی کہ مسجد کا نام رجسٹر میں بطور ذاتی ملکیت چھپوا دیا۔ وہ دستاویز جو جماعت اسلامیہ نے جرمن کچہری سے منگوائی ہے اس میں لکھا ہے کہ مولوی صدر الدین مقیم لاہور (یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے مسجد کی تعمیر کا کام کیا اور پہلے متولی برلن میں مقرر ہوئے) ہیں۔ اس دستاویز کا پورا پتہ لکھا جاتا ہے:۔

Schriftlich Abteilung
Abt. 5 Wilmersdorf. 3700/32

اس سے صاف پتہ چل گیا کہ مسجد جمہور کی ملکیت نہیں بلکہ ذاتی ملکیت ہے اور ہر متولی مختار کل ہے۔ چنانچہ ایک احمدی متولی مولانا مولوی فضل صاحب درانی نے مسلمانوں کی مسجد کو سولہ ہزار مارک پر رہن کر دیا جس کی وجہ سے اسلام کی بہت زیادہ بے عزتی ہوئی اور اسلام اور مسلمانوں پر بہت زیادہ دھبہ آیا۔ اور اب جو کچھ مسجد میں ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار مسلمانانِ عالم مقیم در برلن ہیں۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانانِ عالم مسلمانانِ ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد تک جہاں تک ہوسکے فیصلہ کریں اور ہم مسلمانوں پر رحم کریں یہ مذہب اسلام کا کونسا مسئلہ ہے کہ مسجد ذاتی ملکیت بنی رہے۔ کیا تو مسجد مصری ادارۂ تعلیم برلن کے تحت میں کردی جائے کیا کوئی عالم ہندوستان سے روانہ کیا جائے کہ وہ صرف امامت کا فریضہ ادا کرے اور ملکیت صرف جمہور کی رہے۔ ہم مسلمانان برلن اس وجہ سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ معاملہ بہت زیادہ نازک ہے اور خدشہ ہے کہ کہیں اور زیادہ یہ معاملہ طول نہ پکڑ جائے۔ والسلام

راقمان مسلمانانِ عالم مقیم در برلن۔

حبیب الرحمان قریشی۔ حسن محمد البشاری۔ احمد بدوی (مصری) عبداللہ خضاب (ترکی) محمد ابن احمد (مراکو) عبدالعزیز الحاپاش (عرب) فاطمہ الحاپاش (جرمن نومسلم) ابو زاہد سدحی۔ عزیز محمد ناصر۔ محمد لطیف۔ عمر زانی (مراکو)۔ محمد الطاح (مراکو) ریاض احمد محمد صدر جماعت اسلامیہ برلن۔ ڈاکٹر فرید زابط (مصری) عبداللطیف عبدالوہاب (مراکو) حیدر کریم جعفری (ہندی) منظور الدین احمد (ہندی) محمد کاسا کت (روسی) ذکریا۔ م۔ حسن الرحمان احمد بداور۔ (مولانا مولوی) الشیخ النکار (جامعہ ازہر) حسن حسن احمد۔ محمد ذکریا ہاشمی (پروفیسر برلن علوم شرقیہ) محمد غنی اخو۔ محمد حسن ہوفمن (جرمن نومسلم) وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ:۔ اصلی دستاویز معہ دستخط کے جماعت اسلامیہ برلن کے دفتر میں موجود ہے۔ جو چاہیں دیکھ لیں علاوہ ازیں ہم اخبارات کے بہت بڑے مشکور ہونگے اگر وہ جب مضمون چھپے ایک نسخہ روانہ کر دیں۔ تمام اسلامی جرائد کا فرض ہے کہ وہ مسلمانان ہند تک اس اپیل کو پہنچائیں۔ پتہ جماعت اسلامیہ۔

Islamische Gemeinde
E.V. Berlin-Greenwald.

# گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ میں نوجوانوں اور کاریگروں کو کپڑا رنگنے سلف کرنے کپڑے کو "آب" دینے اور اس پر چھاپ لگانے کا کام جدید سائنٹفک طریقوں کے مطابق سکھایا جاتا ہے۔ ادارہ مذکورہ کا آئندہ سشن ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔ اس میں تین مختلف جماعتیں ہیں۔

(۱) فورمین ڈائر کلاس (۲) آرٹیزن ڈائینگ کلاس اور کیلیکو پرنٹنگ کلاس۔ ان میں داخلہ کے لئے جملہ درخواستیں ۳۱ اگست ۱۹۳۵ء سے پیشتر ڈائینگ ایکسپرٹ شاہدرہ کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ ڈائینگ ایکسپرٹ سے انسٹی ٹیوٹ مذکور کے پراسپکٹس منگائے جاسکتے ہیں تھوڑے سے طلباء کے لئے ہوسٹل میں قیام وطعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ مستحق طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں اور ان کی فیس میں رعایت کی جاتی ہے۔

جن طلباء کو انسٹی ٹیوٹ مذکور کی فورمین ڈائر کلاس کو پاس کئے کم از کم دو سال گذر چکے ہوں یا جو پنجاب یونیورسٹی کے ایسے گریجویٹ ہوں جنہوں نے اپلائڈ کیمسٹری میں رنگریزی کو بطور خاص مضمون کے لیا ہو وہ تیس تیس روپے ماہوار کے وظیفہ کے حقدار ہونگے یہ وظائف ساڑھے نو ماہ تک ملتے رہینگے جو امیدوار یہ وظائف حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی درخواستیں ڈائینگ ایکسپرٹ کے نام ستمبر ۱۹۳۵ء کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر ارسال کریں۔

لاہور۔ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

مسلمانوں کا دورِ جدید اور ہندوستان کا مستقبل۔ پروفیسر لوتھارب سٹاڈرٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن۔ یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو اور آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔
منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

لغویات مرزا۔ مرزائیت کی تردید میں ایک ... (۳۰ صفحہ) ... از مطبوعات رسالہ ... قیمت ۱/ (دفتر اہلحدیث)

**اکسیر ہاضمہ** اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت سی بار پڑھ چکے ہیں کہ اس کے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہانا۔ کھانا ہضم نہ ہونا۔ طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبیہ عہ۔ محصول ۵ر

**اکسیر موتی دانت**۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کر کے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸ر محصول ۵ر

**اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

---

۳۱/۲۵

## فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچانے، دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتا ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، ردوے اگرو نو لس ڈھلکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش، وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ثانی اور نہائت مفید ثابت ہوا ہے بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، رؤسا و عہدہ داران کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلاصرفہ منگوا کر آزمائیے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یعنی آنکھوں کا بیمہ ہے آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ (منگوانے کا پتہ)

**منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی** (اودھ)

---

## شائقین عطریات و اہل حدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں اگر آپکو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپکے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمتمیں جائیگا۔ مکمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔ عطر گلاب، کیوڑہ، حنا، مشک حنا، خس، چنبیلی، موتیا، وغیرہ فی تولہ ۱۲ر عہ۔ عہ۔ ۶ سے ۔ صہ تک۔ روح خس فی تولہ ۶ سے ۔ صہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ، گل روغن وغیرہ فی سیر عہ۔ عہ۔ سے۔ للعہ۔ صہ۔ سے۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے:۔

**نورالحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)**

---

## ہر خاص و عام کو اطلاع

### پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۱۷/۱۲

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری۔ جو شخص اس طلاکو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (عہ)

(ملنے کا پتہ)

**ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

---

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام نہائت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ **منیجر پریس**

---

## مومیائی

۶۴/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۸۴۵)

### تازہ شہادات

**جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل:** "مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں، فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں" (۲ جولائی ۱۹۳۵ء)

**جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میرمنشی نوشہرہ:** "اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور با اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (دہا جولائی ۱۹۳۵ء)

**جناب حکیم محمد یسین صاحب بھروٹیا:** "آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

**حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نوبے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۸۴۶)

# سرمہ نور العین ۲۵ ؁

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب) کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲؍

منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

# حیات طیبہ

سوانحعمری حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحؒ

آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کے وجوہ اور تمام لڑائیوں کا حال۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے

قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

## بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر قصور

غلام فاطمہ زوجہ علم الدین خواجہ ساکن قصور

بنام علم الدین ولد جمال الدین خواجہ ساکن قصور کوٹ بدر الدین خان

درخواست زیر آرڈر ۳۳ رول ۲ ضابطہ دیوانی برائے اجازت کرنے دعوے بصیغہ مفلسی دعوے تنسیخ نکاح

بنام علم الدین ولد جمال الدین خواجہ ساکن قصور کوٹ بدر الدین خان۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعیہ نے درخواست آرڈر ۳۳ رول ۲ بمراد حصول اجازت بصیغہ مفلسی عدالت ہذا میں گزاری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تم مورخہ ۲۹ $\frac{۸}{۳۵}$ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر جو عذر نسبت درخواست کے رکھتے ہو پیش کرو اگر تم حاضر عدالت تاریخ مقررہ پر نہیں آؤگے تو یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۹ $\frac{۸}{۳۵}$

دستخط حاکم　　مہر عدالت؛

# شیعہ مشن کی تردید میں

# کتب ذیل قابل مطالعہ ہیں

**خلافت محمدیہ**۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۳؍

**خلافت رسالت**۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ا؍

**رسالہ مجددیہ**۔ رسالہ ہذا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہندی نے شیعہ مذہب کی تردید میں فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا۔ جسمیں موصوف نے شیعہ مذہب کے تمام اعتراضات کے جوابات احسن طور سے دیئے گئے ہیں۔ اس رسالہ کا اردو ترجمہ کرایا گیا ہے۔ رسالہ ہذا اپنے موضوع پر ایک عمدہ کتاب ہے جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت ۸؍

**تبصیر بجواب اشتہار تنویر**۔ مؤلفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جس میں شیعوں کی پیشکردہ روایات متعلقہ خم غدیر کی اصل حقیقت واضح کی گئی ہے۔ مفت۔ محصول ڈاک ۱؍

## کتب عملیات و تعویذات

**قرآن کے عملیات**۔ قرآن پاک کی عدیم النظیر اور تیر بہدف عملیات کا یہ اردو مجموعہ متقدمین کی بہت سی معتبر اور مستند عربی تصانیف کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ایک ایک امر کے متعلق کئی کئی مجرب اور آسان عملیات درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً حب، حلال، بغض، تسخیر خلائق وجنات، ہلاکت اعداء، دولتمندی، فراخ رزق، آسیب شناخت چور، قضائے حاجات، حصول اولاد، تسخیر حکام، نظر بد، حصول ملازمت، بدن کی کل بیماریاں نورانیت قلب، زیادتی علم، قید سے نجات پانا، آئندہ حالات وغیرہ معلوم کرنا، غرض انسانی زندگی کی ہر ضرورت اور ہر مشکل کا روحانی اور رحمانی علاج اس کتاب میں مل سکتا ہے۔ قیمت ۸؍

**رسول اللہ کے عملیات**۔ اس کتاب میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے پر ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۵؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# آریہ مشن کی تردید میں بےنظیر کتابیں

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ

**حق پرکاش** - اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ (۱۵۹) سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے۔ جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت ۱۲/ **الہامی کتاب** - وہ تحریری مباحثہ جو مابین مولانا صاحب ممدوح اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کے لئے ہوا۔ کتابت طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲/ **ترک اسلام** (بجواب ترک اسلام) اُن اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہے جو غازی محمود (دھرمپال) نے مرتد ہو کر اسلام پر کئے تھے اور اس رسالہ کو دیکھ کر وہ دوبارہ مشرف باسلام ہوئے۔ قیمت صرف ۸/

**بحث تناسخ** - وہ تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ قیمت ۲/

**حضرت محمد رشی** - حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت وید، بعض انجیل، اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲/ **حدوث وید** - اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۱/

**اصول آریہ** - آریوں کے اصل الاصول مسائل یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال۔ قیمت ۲/ **الہام** یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱/ **شادی بیوگان اور نیوگ** - اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے شرمناک اور حیاسوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگاں کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱/

**القرآن العظیم** - اس میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲/ - **جہاد وید** - جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کیا گیا ہے اور آریوں کا منہ بند کیا گیا ہے۔ قیمت ۲/ - **مقدس رسول** - آریوں کے ایک زہریلے رسالے یعنی "رنگیلا رسول" کا معقول مدلل اور متین جواب۔ قیمت ۸/ یہ رسالہ مکرر زیر طبع ہے۔ **نکاح آریہ** - اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ قیمت ۴/ **نماز اربعہ** - اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں کی نمازوں کا مقابلہ کر کے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ قیمت ۲/ **ہندوستان کے دو ریفارمرز** - سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲/ **ثمرات تناسخ** - رسالہ ہذا میں مسئلہ تناسخ کو ایسے دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے کیونکہ تناسخ کو صحیح مان کر نظام عالم کا قائم رہنا قریباً محال معلوم ہوتا ہے۔ قیمت ۴/ **سوامی دیانند کا علم و عقل** - ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی صاحب دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ ۱/

**کتاب الرحمٰن** - آریوں کی ایک مشہور کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کا مکمل و مدلل جواب۔ قیمت ۹/

(تصنیفات دیگر مصنفین)

**ابطال الہام وید** - مصنف مولوی ادریس خان صاحب بدایونی۔ فاضل مصنف نے وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ آجتک (۸۴۷) آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قیمت ۶/ **عجائبات آرین فلاسفی** اس رسالہ میں آریہ سماج کے مسلمات کی عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کماحقہ تردید کی ہے۔ نیز ان کے مسلمہ اصولوں میں نتیجہ کے لحاظ سے اختلاف اور تضاد دکھایا ہے ۴/ **ویدوں کے ظاہر کنندہ** - مصنف مولوی ناصرالدین صاحب سابق سوامی ستیہ دیوجی صاحب جس میں محققانہ طور پر اپنشدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید کن لوگوں نے بنائے تھے۔ قیمت ۲/ **پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ** - اس رسالہ میں بالتفصیل بتایا گیا ہے کہ برہم نے دنیا کو کس طرح بنایا قیمت ۳/ **قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب** - اس رسالہ میں نہایت محققانہ طور سے قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب کی چھان بین کی ہے۔ قیمت ۳/

**از روئے آریہ لٹریچر وید کیا چیز ہے؟** اس رسالہ میں آریہ سماج کے عقائد متعلقہ وید بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵/ **پیدائش دنیا از روئے وید** اس میں وید کی تصریحات سے مسئلہ پیدائش دنیا کو حل کیا گیا ہے اور ساتھ ہی حدوث روح و مادہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹/ **اسلامی اور آرین توحید** - توحید کے متعلق فریقین کی مذہبی کتاب کے حوالجات پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ صفات الٰہی کو اسلام نے اعلیٰ پیمانہ پر بیان کیا ہے۔ قیمت ۲/ **قدیم آریوں کی مذہبی کتب** - اس میں وید اور اپنشدوں کی اندرونی

ahmadimuslim.de

شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ وید خدا کی طرف سے ہیں یا رشیوں کی تصنیف۔ ۸ر

**داعی اسلام**۔ اس میں مختصر طور پر مگر نہایت جامعیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری لکھی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

**ابطال تناسخ**۔ مصنفہ مولوی عبدالصمد صاحب مونگیری۔ مسئلہ تناسخ کی تردید میں مفید رسالہ۔ تناسخ کے چکر کی دلچسپ حقیقت۔ قابلدید کتاب۔ قیمت ۳ر

**حدوث مادہ**۔ اس رسالہ میں حدوث مادہ پر نہایت زبردست آٹھ دلیلیں دیکر ثابت کیا ہے کہ مادہ حادث ہے۔ قیمت ۲ر۔ **حدوث روح**۔ آریہ روح کے مسئلہ قدامت روح کا حدوث خود آریوں کی مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

**وید کا بھید** حصہ اول و دوم۔ اس میں آریوں کے اس دعویٰ کی تردید ہے کہ وید کی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند نے پیش کی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ہر

**آریہ دھرم کا انصاف**۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ دھرم میں انصاف اور مساوات کا خون کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر **آریوں کا خوفناک ایشور**۔ آریوں کے پرمیشور کی صحیح تصویر پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ ویدک دھرم کا پرمیشور نہ عادل ہے نہ رحیم ہے۔ قیمت ۲ر۔ **ویدک ایشور کی حقیقت**۔ یعنی پنڈت مراری لال شرما کے رسالہ اسلامی توحید کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۳ر

**وید اور سوامی دیانند**۔ مصنفہ غازی محمود صاحب دھرمپال بی۔ اے۔ جو وہ جو سر چڑھ بولے کے مصداق دیانندی الفاظ ہی سے ویدوں کو بدترین کتب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر۔ **بت شکن**۔ غازی صاحب کے وہ لیکچر جن کی بنا پر ۵ ہزار کی ضمانت و مچلکہ لے کر مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبان بندی کا حکم ہو گیا تھا کیونکہ انہوں نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا۔ قیمت ۶ر

**تناسخ چکر اور سوامی دیانند**۔ اس کتاب میں وید، منوسمرتی، ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر اس کو گناہ پرست کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ کتاب کیا ہے آریوں کے مایہ ناز مسئلہ آواگون کی عریاں تصویر ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ممکن نہیں کہ کوئی سعید روح تناسخ کو مان سکے۔ قیمت ۶ر

**کفر توڑ**۔ اس کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہو رہا ہے یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھ کر کوئی متعصب سے متعصب بھی ہو اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ قیمت ۶ر

**شدھی توڑ**۔ آریوں کے عقائد، خیالات، مذہب اور رسومات نیوگ وغیرہ کی عریاں تصویر دکھلائی گئی ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت عہ جز ۴ عار۔ کفر توڑ کے جواب میں آریوں نے جو ٹیلکش توڑ لکھا تھا۔ اس کا مختصر جواب اس قابل ہے کہ ملک میں بکثرت تقسیم کیا جائے۔ قیمت ۱ر

**تحفۃ الہند**۔ مع کتھا سلونی۔ مصنفہ مولوی عبیداللہ صاحب مرحوم۔ یہ کتاب بارہا مرتبہ چھپ کر فروخت ہو چکی ہے۔ انسداد ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کو ایسا قفل ہے جس کی چابی ہندوؤں کے پاس نہیں ہے۔ قیمت ۱۰

**ثبوت قربانی گاؤ**۔ مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمر پوری۔ اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن، مہابھارت اور توریت، انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ کرنے کے آریوں کا دعوے گئورکشا محض لغو معلوم ہوتا ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو با حیا خلیق اور نیک بناتی ہے۔ رسالہ ہذا دو حصوں میں چھپا ہے۔ قیمت فی حصہ ہر۔ مکمل ہر دو حصہ ۶ر۔ ہر مسلمان کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

**حدوث مادہ**۔ مصنفہ غلام الثقلین مرحوم وکیل۔ جس میں موجودہ سائنس کے اصولوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے ساتھ ساتھ آریوں اور دہریوں کے عقائد فاسدہ کی بھی خوب دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر

**آریہ سماج اور سناتن دھرم**۔ اس رسالہ میں زبردست دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ دوستی کے پردے میں کس طرح دشمنوں کی طرح آریہ سماج سناتن دھرم کے مضبوط قلعے میں نقب لگا کر اسے برباد کر رہا ہے۔ ہندوؤں کو آریوں کی عیاریوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ قیمت ۲ر **تثلیث وید**۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج جو اپنے کو مسئلہ توحید میں جملہ مذاہب دنیا سے افضل سمجھتا ہے دراصل وہ اس مسئلہ میں سب سے نیچے گرا ہوا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج غیر خدا کو خدائی ذات و صفات و عبادت میں شریک کرتا ہے۔ قیمت ۲ر

**آریہ دھرم کا فوٹو**۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ دیانندی مذہب اپنے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ایشوری دھرم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ الہامی دھرم کی شان کے منافی ہے کہ اس کے احکام باہم متضاد ہوں اور اس کی تعلیم میں ایسا اختلاف ہو کہ دونوں باتوں کو صحیح ماننا غیر ممکن ہو۔ قیمت ۲ر

## ایک روپیہ میں چھ رسالے

(۱) **قال اللہ**۔ جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا ہے۔ مصنفہ مولانا نواب خیر صدر الدین خان بڑودہ۔ قیمت ہر

(۲) **قال الرسول**۔ یہ کتاب بھی موصوف کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی اور وضاحت سے ہے۔ قیمت ہر

(۳) **خطبہ عید اضحیٰ**۔ از مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔ عید قربان کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔ قیمت ہر

(۴) **دعوت عمل**۔ غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دیگئی ہے۔ قیمت ہر (۵) **الحریت فی الاسلام**۔ اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

(۶) **توصیہ شہادت**۔ شہادت امامین سے ایک بصیرت افروز د[illegible] دیا گیا

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۴

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

تارک فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ... |
| روساو جاگیرداران سے | ... |
| عام خریداران سے | ۵ |
| ششماہی | ۲/۱۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | ۲/ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

**امرتسر ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک**

## فہرست مضامین

نوید مسلم - - - - - صفحہ ۱
انتخاب الاخبار - - - - - صفحہ ۲
وہابیت پر بہتان - - - - - صفحہ ۳
آمدیوں میں بیجا نزاع - - - - صفحہ ۴
مسیح موعود کے آنے کا وقت ہے؟ - صفحہ ۴
انسان سے بندر صفحہ ۵ . وید درشن - - صفحہ ۶
اسلام میں توحید صفحہ ۶ - عزت رسول علیہ السلام صفحہ ۸
رد تناسخ صفحہ ۹ مسلمانوں کی تباہی کا علاج صفحہ ۱۰
قوم مومنون کا ظلم قوم مومن پر - - صفحہ ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صفحہ ۱۲
فتاویٰ صفحہ ۱۳ . متفرقات - - صفحہ ۱۴
ملکی مطلع صفحہ ۱۵ اشتہارات - صفحہ ۱۶/۲۰

61542

## نوید مسلم

(از مولوی محمد ایوب صاحب ہاشمی فاضل کولار)

بیت الحرم میں فیض کے چشمے اُبل رہے ہیں
سُن سُن کے مومنوں کے ارمان نکل رہے ہیں

دین متین کے دستور زماں ہوئے ہیں جاری
سن سن کے تیر و خنجر ہر سمت چل رہے ہیں

توحید کی ہوائیں ہر طرف چل رہی ہیں
بدعت کے شور و شر پر آرے سے چل رہے ہیں

اہل حدیث بھائی سنت کے سب فدائی
سن سن کے کارنامے خوش ہو اچھل رہے ہیں

فتح و ظفر کے ڈنکے کیا خوب بج رہے ہیں
سینے پہ دشمنوں کے بھالے سے چل رہے ہیں

بدعت کی باغباڑی مرجھا رہی ہے ساری
دینی چمن کے غنچے کیا پھول پھل رہے ہیں

توحید کی یہ چکی جب سے لگی ہے چلنے
سینے پہ مشرکوں کے بس دال دل رہے ہیں

دینی علم کا پرچم لہراتا رہے یہ ہر دم
وحدت کے حامیوں کے ارمان نکل رہے ہیں

دنیا میں اہل ایماں جنت کے حور و غلماں
تعریف دیں سے کلمے سب کے نکل رہے ہیں

تقویۃ الایمان مکمل مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ مارق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف ...

# انتخاب الاخبار

— امرتسر میں موسم خوشگوار ہے۔ ہوا عموماً مرطوب رہتی ہے۔ رات کو خاصی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

— امرتسر بازار چھین سر کے قریب ہیضہ کے چند کیس ہوگئے۔ موت صرف ایک ہی ہوئی۔ بلدیہ کی طرف سے انسدادی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں باقی شہر میں خیریت ہے۔

— امرتسر ریلوے سٹیشن پر ایک ریلوے ملازم انجن سے نیچے گر پڑا جسکے ہاتھ پاؤں کٹ گئے۔

— ضلع امرتسر کا مشہور سکھ پہلوان گنڈا سنگھ امریکہ کو گیا ہے تاکہ وہاں اپنی شہ زوری کے کرتب دکھائے۔

— امرتسر ۲۰۔ اگست کو سکھوں کی مکمل ہڑتال رہی شام کو جلوس بھی نکلا اور جلسہ بھی ہوا۔ وجہ ہڑتال یہ تھی کہ دربار صاحب امرتسر کے ہیڈ گرنتھی اور ایک جتھے دار کی گرفتاری ایک سے زیادہ کرپانیں رکھنے کے الزام میں ہوئی تھی۔ جلوس میں تمام اکالی سکھوں نے دو دو کرپانیں رکھی ہوئی تھیں۔

لاہور میں امن وامان ہے۔ البتہ ۲۴۔ اگست کو چند سکھوں نے شاہی مسجد کے پاس سر عام جھٹکا کیا جس کی وجہ سے مسلمان بہت مشتعل ہوگئے تھے مگر پولیس کی بروقت مداخلت سے امن ہی رہا۔

— مسمی محمد اسحاق کو جسے گذشتہ فساد لاہور کے ایام میں ایک سکھ ہیڈ کنسٹیبل کو چھرا مار کر ہلاک کر دینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سشن جج لاہور نے سزائے موت کا حکم دیا۔ اس کی اپیل ہائیکورٹ میں کی جائے گی۔

— ملتان میں ایک ہندو نے ایک مسجد میں غلاظت پھینکی۔ جسے عدالت نے پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

— ڈیرہ اسمعیل خان میں بارش کی کثرت سے بہت سے پکے مکانات گر گئے۔

— کراچی میں ایک شخص کے قبضہ سے ستر تولہ

سونا اور سو تولہ چاندی برآمد ہوئی۔ جسے پولیس نے گرفتار کر لیا۔

— شیخوپورہ کے قریب موضع بوڑے والہ میں سکھ مسلم فساد (جو زمین کی وجہ سے تھا) ہونے سے ایک مسلمان مر گیا۔ پولیس نے تفتیش کے بعد پچاس سکھوں کو زیر حراست کر لیا ہے۔

— دہلی میں ۲۴۔ اگست کو علی الصبح خفیف سا زلزلہ آیا۔

## حساب دوستاں

ناظرین اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں ضروری تاکید ہے۔ (مینیجر اہلحدیث)

## اہل حدیث کانفرنس پر توجہ

کرکے توحید وسنت کی اشاعت میں مدد کیجئے ورنہ موقع نازک آرہا ہے۔ (ابو الوفاء)

## جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

کے انعقاد کی اطلاع دی گئی ہے۔ ہوا خواہان توحید وسنت اپنی شرکت کے وعدوں سے اطلاع دیں تاکہ جلسہ عام کرنے پر غور کیا جائے۔

اطلاع کا پتہ:- دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

خادم (محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

— معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے اعلان شائع کیا ہے کہ وہ تمام غیر ملکی جہاز جو ایران کے ساتھ تجارت کرتے ہیں جب ایرانی سمندر میں داخل ہوں تو اپنا قومی جھنڈا نہ لہرائیں۔

— اطلاع ہے کہ شاہ ابی سینیا نے اپنی افواج کو حکم دیا ہے کہ وہ بالکل تیار رہے۔ پندرہ سال سے لیکر اسی سال کی عمر تک کے تمام مرد تیار رہیں۔

(بقیہ متفرقات)

**کوئٹہ کے دوست زندہ ہیں** ۱۰۔ اگست کے اہلحدیث میں خریداران اہلحدیث ساکنان کوئٹہ میں منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار کی تلاش کا نوٹ نکلا تھا۔ ممدوح کا عنائت نامہ خیریت آگیا لکھا ہے کہ جس مکان میں اور خاندان کے ۹ نفوس رہتے تھے بفضل خدا اس کی ایک اینٹ بھی نہیں نکلی (الحمد)

"قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟"

**عزیز ذکاء اللہ** جو ۲۰۔ اگست سے گم ہو گیا تھا اور اس کی تلاش کے لئے انقلاب، زمیندار، احسان، سیاست وغیرہ میں اشتہار شائع کیا گیا تھا الحمد للہ کہ بخیر عافیت آج (۲۶۔ اگست کو) خود بخود واپس آگیا ہے۔ (ابو الوفاء)

**ضروری اطلاع** مضمون نگاران حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ مضمون سفید کاغذ پر کاغذ کے ایک طرف عمدہ روشنائی سے خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے ہرگز نہ لکھیں۔ ضروری تاکید ہے۔ (مینیجر)

— بمبئی کی اطلاع ہے کہ ۲۳۔ اگست کو جیانگر پر ڈبلیو۔ ایف چارٹر کی کمان میں پنجابی رجمنٹ ۵/۱۴ کو ادیس ابابا روانہ کر دیا گیا ہے تاکہ وہ برطانوی چوکی کی حفاظت کرے۔ نیز اسی جہاز میں عام سوداگروں نے غلہ وغیرہ بھی حبشہ روانہ کیا ہے۔

— یورک شائر (برطانیہ) میں ایک کان میں زبردست دھماکا ہونے سے سات اشخاص ہلاک اور ۱۵ مجروح ہوئے۔

— حکومت امریکہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر غیر ممالک کی جنگ چھڑ گئی تو امریکہ بالکل علیحدہ رہیگا

— اٹلی نے ۱۴ جنگی ہوائی جہاز، بم پھینکنے والے جہاز، ۵۰۰ مشین گنیں اور تباہی خیز سامان ابی سینیا روانہ کر دیا ہے۔

— آزاد مسلمانوں کی جو کانفرنس ایران میں ہونیوالی ہے اسمیں اگر امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان کو مدعو کیا گیا تو حکومت افغانستان اس کے خلاف پروٹسٹ کرے گی۔

— حکومت عراق نے ہوا بازی کی تعلیم کے لئے عراق میں ایک کالج کھولنے کا انتظام کیا ہے۔

بوٹ، زنانی، گاؤ، کُرتے، جیکٹ، ڈیرہ خاص، زنانی ہر قسم ... بیا بھارت، ڈریٹ، انگلی ... بوٹ زنانی گاؤ دیا ... بوٹ مردود حصہ ۱۲ ...

انتقال انتقال پُر ملال آہ! مولوی عبدالعلیم صاحب ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

## وہابیت پر بہتان

(۳)

ناظرین آگاہ ہیں کہ ملتان سے ایک رسالہ "وہابی دھرم کے پھول" (اسرار یا دہول) نکلا ہے۔ جس میں اسلاف اہل حدیث کے افتراآت سے اقتباس لیکر چند افتراآت لکھے ہیں۔ گذشتہ پرچے میں (بالتواء چند نمبر) اس کے بیس نمبروں تک جواب درج ہوچکا ہے آج اکیسویں اعتراض سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراض ۲۱۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ کے لئے سفر کرنا شرک اکبر ہے (کتاب التوحید) ان السفر الی قبر محمد و غیرہ شرک اکبر رسالہ سیف الجبار صفحہ ۱۰۔ حالانکہ رسول اللہ صلعم کا صاف مقابلہ ہے۔ اس لئے کہ حضور فرماتے ہیں من زارنی متعمداً کان فی جواری جو شخص عمداً میری زیارت کو آیا وہ میری حفاظت میں آگیا۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۰

جواب ۲۱۔ تمہارے پیشوا ملا ملتانی نے یہ جھوٹ گھڑا ہوا ہے جس کا جواب ہم نے رسالہ "تکذیب المکفرین" میں دیدیا تھا مگر تم ایسے خلف الرشید ہو کہ اپنے سلف کا جھوٹ بھی شائع کر کے ان کے اعمال نامہ میں سیاہی کا اضافہ کرتے ہو۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کتاب التوحید مصنفہ شیخ محمد نجدی رحمۃ اللہ علیہ میں ایسا نہیں ہے دکھاؤ تو ایک روپیہ انعام کے علاوہ جھوٹ کی سیاہی سے بھی پاک ہو جاؤ۔ ورنہ جھوٹ سے توبہ کرو۔ ہاں ذرا اپنی پیشکردہ حدیث کا نتیجہ تو سن لو۔ حدیث میں جو الفاظ ہیں (جو میری زیارت کو آیا) ان کو تم نے روضہ نبویہ کی زیارت پر لگایا ہے بہت اچھا کیا۔ مطلب یہ ہوا اگر کوئی میری قبر کی زیارت کو آئے۔ اب ادھر میدان علم میں آؤ علماء اصول کی تصریح دیکھو فرماتے ہیں کہ جس نے ایمان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی وہ صحابی ہے۔ بتاؤ جو لوگ (مثلاً تم یا تمہارے والد یا جد) جن کو ایام حج میں زیارت مدینہ شریف نصیب ہوئی ہے وہ بقول تمہارے اس حدیث کے مطابق صحابی ہو گئے؟ نیم وہ دھرم سے بتانا کہ تم (وہابی نامہ لکھنے والے) صحابی ہو یا تابعی؟ تف ہے اس حدیث دانی پر اور افسوس ہے اس بے علمی ہیں اندھی تقلید پر۔

اعتراض ۲۲۔ اصحاب رسول فاسق بھی تھے۔ نزل الابرار جلد ۳ صفحہ ۹۴ ان من الصحابۃ ھو فاسق کیا حیاسوز سب ہے"۔

جواب ۲۲۔ ہم کمال دیانت سے کہتے ہیں کہ یہ حوالہ صحیح ہے مولوی وحید الزمان خان نے ایسا لکھا ہے۔ لیکن ہم یہ بھی کمال راستی سے کہتے ہیں کہ ہم مرحوم کے اس قول کو صحیح نہیں جانتے۔ بلکہ اسی طرح غلط جانتے ہیں جس طرح علماء حنفیہ کا یہ قول کہ حضرت انس خادم رسول اللہ اور حضرت ابوہریرہ حافظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ نہ تھے۔ (نور الانوار وغیرہ) بس دونوں قول ہمارے نزدیک یکساں ہیں اب کہو تمہاری کیا رائے ہے؟

اعتراض ۲۳۔ قول الصحابی حجت نہیں۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۱۶ء حالانکہ یہ بھی صراحۃً رسولؐ کا مقابلہ اور آپ کی حدیث کی تکذیب ہے۔ جو یہود کا کام ہے نہ اہل اسلام کا۔ چنانچہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۴ مطبع اصح المطابع دہلی میں حضور کا بایں طور ارشاد عالی موجود ہے فرماتے ہیں۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم رواہ رزین ۱۲ مگر مذہب حقہ احناف میں اقوال صحابہ کی عدم حجیت مطلقاً قطعاً ثابت نہیں ۱۲"۔

جواب ۲۳۔ محدثین کا یہی مذہب ہے الموقوف لیس بحجۃ (مقدمہ ترمذی وغیرہ) محدثین کی نہیں سنتے تو اپنے عم مکرم (چچا) امام شافعیؒ کی تو سنو گے۔ جن کا مذہب خود تمہارے مذہب کے مستند مصنف صاحب نور الانوار نے یوں ذکر کیا ہے:۔

قال الشافعی لا یقلد احد من الصحابۃ لان الصحابۃ کان یخالف بعضھم بعضا ولیس احد منھم اولی من الاخر فتعین البطلان۔ (نور الانوار صفحہ ۲۱۲ طبع لکھنؤ)

یعنی صحابہ کرام آپس میں مختلف تھے اس لئے کسی کا قول حجت نہیں نہ کسی کی تقلید واجب ہے۔

وہابی پھولوں کے چھلیرو! اپنے چچا جان (امام شافعیؒ) کو بھی رسول کا مقابلہ کرنے والا کہو گے۔ یاد رکھو "کہو گے تو زبان جل جائیگی"

حدیث اصحابی کالنجوم جو تم نے نقل کی ہے گو سنداً صحیح نہیں مگر معناً صحیح ہے۔ معنے اس کے یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ میں مثل سورج کے ہوں میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ ستارے سورج ہی سے روشنی لیتے ہیں پس میرا جو صحابی تم کو میرا نور (حدیث مرفوع) پہنچائے اسے قبول کرنے والا ہدایت یاب ہوگا۔ (لاریب فیہ)

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ (۸۵۱) قیمت ۶ر (؟) (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ورنہ تم بتاؤ جو صحابہ کرام فاتحہ خلف الامام پڑھتے پڑھاتے تھے، رفعیدین کرتے تھے، آمین بالجہر کا فتوے دیتے تھے تم انکی بات نہ مان کر یہود کی سنت پر کیوں عمل کرتے ہو۔

**نوٹ** ان صحابہ کرام کے نام دیکھنے ہوں تو اپنے مستند مصنف امام طحاوی کی شرح معانی الآثار دیکھو۔

اعتراض ۲۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پرند زندہ کرنے کا صاف انکار تفسیر ثنائی ص۱۔ حالانکہ یہ بھی قرآن خدا کا صاف انکار ہے جو کفر ہے۔ اہلسنت بھائیو یہی سردار اہل حدیث مسمی ثناء اللہ جو صاف طور پر قرآن کا مقابلہ کر کے بعد خود دوسروں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں۔ یہی بزرگ ہیں جو اپنی کم بضاعتی کی وجہ سے ہمیشہ تقلید حسن توحید کی تردید کیا کرتے ہیں مگر اپنے ذکائی اجتہاد کی یہ حالت ہے کہ قرآن کے کسی جملہ کی تفسیر نہیں کرتے۔ مگر اہلسنت کی بجائے سینکڑوں غیر مقلدوں سے بھی کفر و ضلال کے خطاب پاتے ہیں۔"

جواب ۲۴۔ آیت مرقومہ کا تفسیر ثنائی میں وہی ترجمہ کیا ہے جو حضرت شاہ عبد القادر مرحوم دہلوی نے کیا ہے اور تفسیر وہی کی ہے جو تفسیر جلالین اور تفسیر معالم التنزیل میں کی گئی ہے یعنی اَمِلْهُنَّ وَوَجِّهْهُنَّ۔ سچائی کا دم بھرتے ہو تو یہ تفسیر کسی آیت یا حدیث کے مخالف بتاؤ ورنہ موہنہ کی باتیں نہ بناؤ۔

مفصل دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ تغلیب الاسلام دیکھو۔

(باقی آئندہ)

---

## اثبات التوحید

اہل بدعت کی ایک کتاب "انوار آفتاب صداقت" کا جواب۔ فرقہ بریلویہ نے اہلحدیث و دیوبندیہ کے عقائد کی تردید کر کے انپر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ اس کا دندان شکن جواب ہے قیمت ۸ھ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

## آریوں میں بے جا نزاع

حیدر آباد دکن میں ہندوؤں اور آریوں کے باہمی مناظرہ میں ہندو پنڈت کے سوال کے جواب میں آریہ مناظر نے کمال دیانتداری اور راست گوئی اور حق پسندی سے یہ کہہ دیا کہ میں سوامی دیانند کی مورتی پر جوتا ماروں؟ بس اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ آریہ کیمپ میں کھلبلی پڑ گئی کہ یہ کیا کیا! سوامی جی کی مورتی کے حق میں ایسا کہہ دیا۔ ہم (آریہ) مورتی پوجا تو نہیں کرتے مگر مورتی کی ایسی ہتک بھی نہیں کرتے، چاروں طرف سے آریہ مناظر پر لے دے شروع ہو گئی۔ اس لئے ہم کو بھی دخل دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ سوامی دیانند جی کی سوانحعمری کلاں میں لکھا ہے کہ

> سوامی کا اپدیش بابت تردید مورتی پوجا سن کر سوامی جی کے چھ چیلوں نے سالگرام اور ماکھن چور (کرشن جی؟) کی مورتیاں پھینک دیں۔ (ص۹۶ وغیرہ)

**آریہ سجنو!** پھینک دیں عزت کا لفظ ہے یا توہین کا جن لوگوں نے ان مہاتماؤں کی مورتیاں باہر گڑھوں میں پھینک دیں وہ اگر سوامی جی کی مورتی کو واسطے تنبیہ مشرکین کے جوتے مار دیں تو حیرانی کی کیا بات ہے اور آوازے کسنے کی کیا ضرورت؟

---

## قادیانی مشن
# مسیح موعود کے آنے کا وقت ہے؟

ہیضہ، طاعون وغیرہ امراض کا ہونا بے شک حکیموں اور ڈاکٹروں کو چاہتا ہے۔ مگر یہ امر ہر ایک دانا جانتا ہے کہ ڈاکٹروں کے آنے کا مقتضی اور نتیجہ دو چیزیں ہوتی ہیں ایک نہیں ہوتیں۔ مقتضی "وبا" ہے اس کا نتیجہ صحت ہے مگر قادیانی دماغ میں یہ بات نہیں سما سکتی وہ مقتضی اور نتیجہ کو ایک ہی جانتے ہیں ان کے نزدیک طاعون کے زمانہ میں ڈاکٹر کے آنے کی ضرورت ہے مگر وہ ڈاکٹر کے آنے اور ڈیوٹی پوری کر کے پنشن پا جانے کے بعد بھی طاعون کو بدستور دیکھ کر ڈاکٹر کے آنے کا زمانہ کہتے ہیں۔ ساتھ ہی ویسے، یہ غضب بھی کرتے ہیں کہ پہلے ڈاکٹر کو ماہر فن اور کامیاب بھی مانتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ڈاکٹر کے آنے کے بعد اگر وبا دفع نہیں ہوئی تو ڈاکٹر کو ناکام بلکہ اناڑی کہتے لیکن ان کی الٹی سمجھ میں یہ سیدھی بات نہیں آتی کہ نتیجہ اور مقتضی دو چیزیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ فَمَا لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا (پ ۵ ع ۸) سچ ہے

> الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
> دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

اس تمہید کے بعد قادیانی اخبار کا مضمون پڑھئے جسمیں (بزعم خود) "اہلحدیث" کا جواب دیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:۔

"**مسلمان کی تعریف** اہلحدیث ۳۱۔ مئی میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو ناظرین کی خاطر درج کیا جاتا ہے۔

"مسلمانوں میں ۹۹ فیصدی ایسے مسلمان ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ مسلمان کا لفظ ہر خاص و عام کی زبان سے سنا لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا۔ اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا کہ مسلمان کون

معیار الحق۔ تقلید کی تردید میں بے نظیر کتاب مصنفہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (۸۵۲) قیمت ۸ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

قوم ہے۔ سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بنا پر خیال کرتا تھا کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں جس نے پتنگ بازی، کبوتر بازی، مرغ بازی، بٹیر بازی، قمار بازی اور ہم چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹرڈ کرالیا ہو۔ ہاں اور مسلمان اس کو کہتے ہیں جس کا مایہ ناز پیشہ گدائی ہو، قلاش ہو، دھوکہ باز ہو، بھڑا ہو، چور ہو، چغلی خور ہو۔ بس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا۔ صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا۔ مسلمان اس کو سمجھتا تھا جو خوب موٹا تازہ ہو۔ رخسارے پر ڈاڑھی کے بال ہوں، جبین نیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ ہو، سر پر عمامہ بندھا ہوا ہو، خوب لمبا چوڑا جبہ زیب بدن ہو، پیروں میں پائجامہ حد شرعی سے آگے بڑھا ہوا نہ ہو...... لیکن قرآن و حدیث والا مسلمان امیروں میں تلاش کیا، مسجدوں میں کھوجا، خانقاہوں میں ڈھونڈھا، حکومت کے دفاتر میں جستجو کی۔ کونسل کے ممبروں میں تلاش کیا۔ مگر آخرکار پریشانی بسیار کے بعد معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہو گئی ہے۔" (صفحہ ۱۰۹)

ناظرین کیا یہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شر من تحت ادیم السماء کی حرف بحرف تصدیق نہیں۔ کیا اب بھی مسیح موعود کے آنے کا وقت نہیں کیا کوئی اور کسر امت مرحومہ کے خراب ہونے میں باقی ہے۔ کیا ابھی خدا بندوں کے علاج سے بےخبر ہے۔ کیا ابھی تک اس کے کانوں میں آہ و بکا کی آواز نہیں پہنچی۔ یقیناً پہنچی۔ اور اس نے اپنے مامور و مرسل ہادی و رہنما حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھیج دیا۔ اس سے زیادہ اور کیا دلیل آپ کی صداقت کے لئے ہو سکتی ہے۔ کہ آپ ضرورت کے وقت تشریف لائے۔ پس مبارک ہے وہ جو آسمانی آواز کو سنتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جو ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ابھی ضرورت نہیں۔"

(فاروق قادیان ۷۔ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۹)

**اہلحدیث** ہم مانتے ہیں کہ لوگوں کی گمراہی مقتضی اس امر کی ہے کہ مسیح موعود آئے خدا کرے کہ آئے۔

قادیانی ممبرو! تم لوگ بھی ہماری اس تمنا کی تائید کرتے ہو اگر کرتے ہو تو راست پسندی سے مرزا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہو ؎

کوئی بھی کام مسیحا (مرزا) تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

---

# انسان سے بندر

بقلم جناب شجاع الدین خان صاحب پنشنر ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل بمبئی

ولایت کے چوٹی کے ڈاکٹروں کے زیر علاج آجکل اپنی ایک ہی نوعیت کا دوسرا مریض ہے جو کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ چنگا بھلا انسان تھا مگر اب بتدریج بندر بن رہا ہے۔ کیا بلحاظ قد و قامت، شکل و جسامت اور کیا بلحاظ خصائص طبعی۔ ڈاکٹر ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں مگر یہ مرض ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اس سے قبل ایک اور شخص بتدریج انسان سے حال میں ہی بندر بن چکا ہے مگر چونکہ وہ ڈاکٹروں کے زیر علاج نہیں رہا تھا لہٰذا اس کے بندر بننے کی شہرت نہ ہو سکی۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے:-

"ہم نے ان سے کہا بندر بن جاؤ کہ جہاں جاؤ دھتکارے جاؤ۔ پس ہم نے اس واقع کو ان لوگوں کے لئے جو اس واقع کے وقت موجود تھے اور ان لوگوں کے لئے جو اس واقع کے بعد آنے والے تھے موجب عبرت بنایا۔"

ایسا ہی فرعون کی لاش کی نسبت جو کچھ اوپر دس سال گزرے دریائے نیل میں سے جوں کی توں ملی۔ قرآن شریف میں واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا جس کا ثبوت صدیوں کے بعد اب انکشاف ہوا۔ مسلمان قرآن شریف پر لفظاً اور معناً اعتقاد کلی رکھتے ہیں مگر ایک نیا مذہب مرزائی چونکہ چند غیر اسلامی مذاہب سے مخلوط ہے قرآن شریف کے معانی قطعی الٹ کرتا ہے۔ جس کی وجہ مرزا غلام احمد اور اس کے حواریوں وغیرہ کی علم سائنس سے قطعی ناواقفیت ہے۔ انہوں نے تقلید عامہ کے گہوارہ میں پرورش پائی اور سائنس اور دیگر علوم غیر اسلامی کو مسلمانوں کے علوم سمجھ کر بالائے طاق رکھ دیا۔ کاش کہ مرزا غلام احمد اور اس کے حواریوں کو علم مسمریزم سے جس کو ہمارے صوفیاء علم البیات کے نام سے پکارتے ہیں تھوڑی بہت واقفیت ہوتی۔ واضح رہے کہ مسلمان مسمریزم کو سحر سمجھتے ہیں اور اس کے عمل سے پرہیز کرتے ہیں اس لئے کہ اس علم کا عمل شعبدہ بازی ہے مگر یہ علم ہم کو بتاتا ہے کہ اگر عامل مکمل ہستی واحد ہو تو اس صورت میں نتیجہ قطعی درست ہوتا ہے کیونکہ حافظہ و یادداشت مکمل، منطق و دلائل مکمل، بصیرت مکمل، غرضیکہ ہر ایک حس ظاہری و باطنی بدرجہ اکمل بشرطیکہ عامل اتم اکمل ہو۔ اس صورت میں پیغمبر خدائے کریم کے کلام سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ یہ درجہ ہمارے پیغمبر کو نصیب ہوا۔ جن پر دین کی تکمیل ہو چکی اور وحی کا دروازہ بند ہوا۔ کیونکہ کلام خدا کا نزول مکمل ہو گیا۔ جس میں کوئی کمی بیشی کا احتمال نہ رہا۔ دوئم ایک عرصہ سے غالباً مرزا غلام صاحب کی پیدائش سے کل عالم میں ایک وبا پھیل گئی ہے کہ لوگ صرف سطحی تحریر و تقریر کے بطور ناول پڑھنے کے خوگر ہو چکے ہیں۔ یہی خیال نو مسلم مسٹر خالد شلڈریک نے خوبی کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔ اس وجہ سے مذہب کو ناول کی صورت میں پڑھا پڑھایا جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ نعت ہائے مولودی ہیں کہ ان کو پڑھ کر تدبر تفکر و ذہن پر کوئی گرانی نہیں ہوتی۔ پرستش انسانی کا ایک طریقہ نعت و قصائد وغیرہ کا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ عامہ مسلمین عمل کو خیرباد کہہ کر نعت و قصائد کے پڑھنے پڑھانے میں وقت ضائع کرتے ہیں اور ان معنوں میں محفل میلاد صرف ایک خوش کن نظارہ ہے جس کا فائدہ مسلمانوں کو نہیں ہوتا۔ سب سے زیادہ

کفریات مرزا - مرزا صاحب کی تحریروں (۴۵۳) کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے ...

نقصان عمل کا مفقود ہونا ہے۔ قدرتی مسئلہ ہے کہ جہاں رسمی نمائش اور تعلقات وغیرہ جس کو انگریزی میں فارم کہتے ہیں ظہور پذیر ہوں۔ عمل لازمی طور پر مفقود ہوجاتا ہے اور اصل کتاب اللہ یعنی قرآن شریف پس انداز ہوجاتی ہے سائنس کی رو سے صرف کلام اللہ ہی روح کی غذا ہے اور زندہ اور مردہ روحوں کو صحیح اشارہ یعنی ایمان کامل بخشتا ہے۔ محفل میلاد اُس ایمان کامل، اُس نور ایمان کو جو کہ خدائے پاک کے کلام سے پیدا ہوتا ہے چھوڑ کر عام غیر مکمل انسانوں کے کلام کو پڑھ کر ناقص اشارہ ایک ناقص عامل سے لیکر سائنس کی اصطلاح میں مبہوت معمول پیدا کرتی ہیں۔ خدا مسلمانوں کو سائنس کا علم دیوے کہ ان ہزلیات سے باز آویں۔ اور قوت عمل کو کام میں لادیں۔

(خاکسار شجاع الدین خان پنشنر ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل)

# وید درشن

## حصہ دوم

مرتبہ مقصود حسن صاحب متوطن رُوڑکی۔ وارد حال الہ آباد (یو۔پی)

موقر اخبار اہلحدیث کے جون۔ جولائی۔ اگست اور اکتوبر ۱۹۳۳ء کے پرچوں میں اس رسالہ وید درشن کا حصہ اول شائع ہوا تھا۔ اب باسمہ تعالیٰ وسبحانہٗ اس کا دوسرا حصہ شروع کیا جاتا ہے۔ پہلے حصہ کی طرح اس حصہ میں بھی دس فصلیں ہوں گی اور ہر فصل کا ایک عنوان قائم کرکے اس کے متعلق وید منتر درج کئے جائیں گے۔ اگر خدا نے توفیق دی تو یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ تھوڑے عرصہ میں چاروں ویدوں کے اہم اور ضروری حصص کا اردو ترجمہ ناظرین کی نظر سے گزر جائیگا۔ اس دوسرے حصہ کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے کہ ویدوں کے اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ غرض کہ ہر صنف کے کلام کا نمونہ ناظرین تک پہنچ جائے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ سے نہ صرف زبان اردو کی ایک بڑی کمی پوری ہوجائے گی۔ بلکہ ویدوں کا دروازہ عام اہل اسلام پر کھل جانے سے ان کو اپنے تبلیغی فرائض کو سرانجام دینے میں بہت امداد ملیگی وما توفیقی الا باللہ

اصل مقصد کے شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں اور اس کے مختلف تراجم کا اجمالی تذکرہ ناظرین کی واقفیت کے لئے لکھ دیا جاوے۔ سو واضح ہو کہ ہندوؤں کے وید چار ہیں۔ یعنی رگ۔ سام۔ یجر۔ اور اتھرو۔ ان میں خاص وید رگ ہے جو بلحاظ ضخامت سب ویدوں سے بڑا اور بلحاظ قدامت سب سے پرانا ہے سام وید کوئی نیا وید نہیں ہے بلکہ رگ وید ہی کا انتخاب ہے۔ قدیم آریوں میں ایک قسم کا نشئی عرق جسکو سوم رس کہتے تھے بہت استعمال کیا جاتا تھا اور اس کام کے لئے مجالس اور جشن انتخاب کئے جاتے تھے۔ ان مجالس میں رگ وید کے جو منتر جس ترتیب سے پڑھے جاتے تھے انہیں کے مجموعہ کا نام سام وید ہے۔ سام وید میں کل اٹھتر منتر ایسے ہیں جو رگ وید میں نہیں پائے جاتے۔

اسی طرح یجروید کا آدھے سے زیادہ حصہ بھی رگ وید سے ماخوذ ہے۔ پرانے زمانہ کے آریہ بجز گوار قربانیوں کے بھی بڑے شائق تھے۔ یہ قربانیاں بھی بڑے بڑے جشنوں میں ادا کی جاتی تھیں اور ایک ایک جشن میں سینکڑوں جانور ذبح کئے جاتے تھے۔ ذبیحوں میں گھوڑا بہت افضل سمجھا جاتا تھا۔ یجروید انہیں منتروں کا مجموعہ ہے جو قربانیوں کے جشنوں میں پڑھے جاتے تھے۔ غرض سام کل کا کل اور یجر آدھے سے زیادہ رگ سے ماخوذ ہے۔

بہت سی قدیم کتابوں میں انہی تین ویدوں کا ذکر ہے یعنی رگ، سام اور یجر کا۔ اتھرو کا اس میں ذکر نہیں ہے جس کے مختلف وجوہ بیان کئے جاتے ہیں جن میں غالباً صحیح یہ ہے کہ یہ وید بلحاظ قدامت اور ویدوں سے موخر ہے۔ اتھرو وید ضخامت میں رگ وید سے کم اور سام اور یجر سے بڑا ہے۔ مضامین کی جدت اور تنوع کے لحاظ سے بھی رگ کے بعد اتھرو ہی کا نمبر ہے۔ اتھرو میں بھی اگرچہ بہت سے منتر رگ وید کے شامل ہیں لیکن اس وید کا بڑا حصہ جدید اور گوناگوں مضامین سے پُر ہے۔ رگ وید قریب قریب سب کا سب مختلف دیوتاؤں کی تعریف اور ان سے طلب حاجات پر مشتمل ہے۔ اس بڑے وید میں تقریباً تیس چالیس ہی گیت ایسے ہونگے جن کا موضوع دیوتاؤں کی مدح وثنا کے سوا اور کچھ ہو۔ اتھرو وید ہندوؤں میں عام طور پر دواؤں کا وید مشہور ہے لیکن اس میں دعا، دوا، تعویذ، گنڈہ، جھاڑ پھونک مختلف رسمیات اور کچھ الٰہیات کا بیان ہے۔ الٰہیات کا بیان اس میں ہونے کی وجہ سے اتھرو وید کا ایک نام برہم وید بھی ہے۔ الغرض مضامین کے اعتبار سے وید دو ہی ہیں۔ رگ اور اتھرو۔ رگ وید میں ہم آریوں کو اپنے دیوتاؤں کی تعریف کرتا ہوا پاتے ہیں مظاہر قدرت میں سے ہر روشن چیز ان کا ایک دیوتا تھی۔ وہ اپنے دیوتاؤں سے محبت کرتے اور جلب منفعت کے لئے ان سے دعائیں مانگتے تھے۔ رگوید تمام تر تمناؤں اور آرزوؤں پر مشتمل ہے اس کے مضامین سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کے مصنفین کسی طرح کا خوف وہراس اپنے دل میں رکھتے ہوں گے۔ برعکس اس کے اتھرووید میں ہم دیکھتے ہیں کہ حصول منفعت کا اتنا خیال نہیں ہے جتنی دفع مضرت کی فکر ہے یہاں دنیا کی ہر خوفناک اور مضرت رساں چیز ایک دیوتا ہے جس سے پناہ میں رہنے کے لئے کوشش اور دعا کی جاتی ہے۔ اخلاقی اور قانونی احکام رگ اور اتھرو دونوں ویدوں میں تقریباً مفقود ہیں۔

کسی زمانہ میں ویدوں کے مختلف نسخوں میں سخت اختلاف رہا ہے۔ چنانچہ اختلاف نسخ کے باعث ہر ایک وید کی بہت سی شاخیں (ہندی شاکھا) ہوگئی ہیں جن کی مجموعی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے۔ سب سے زیادہ اختلاف یجروید کے نسخوں میں ہے جس کا باعث غالباً یہ ہے کہ یہ وید ہر زمانہ میں مقبول عام اور ہر دلعزیز رہا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے نسخوں میں اختلاف بھی بکثرت ہے۔ ویدوں کی اکثر شاکھائیں اس زمانہ میں مفقود ہوچکی ہیں صرف چند باقی ہیں۔ یجروید کی دو بڑی اور خاص

شاخیں سفید اور سیاہ کہلاتی ہیں اور دونوں مطبوعہ ہیں۔ شمالی ہند میں سفید یجروید مروج ہے اور دکھن میں سیاہ۔ محققین کے نزدیک سیاہ نسخہ سفید سے قدیم تر ہے۔ سفید نسخہ سیاہ نسخہ کا ایک مختصر سا انتخاب معلوم ہوتا ہے۔ (باقی آیندہ)

---

# اسلام میں توحید

ناظرین کرام! ہمارے مقدس و برتر مذہب کا نام اسلام ہے۔ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین۔ یعنی خدا کے نزدیک سوائے اسلام کے کوئی دین مقبول نہیں جو کوئی سوائے اسلام کے کوئی دوسرا دین اختیار کریگا وہ آخرت میں خسارہ میں رہے گا۔ لفظ اسلام سَلَمٌ یا سِلمٌ سے نکلا ہے جس کے اصل معنے سلامتی میں آنے یا اپنا کام کسی کو سپرد کرنے یا سرکشی چھوڑ کر اطاعت و فرمان برداری کرنے کے ہیں لیکن اصطلاحی معنے مسلمان ہونے کے ہیں مذہب اسلام تمام دنیا کے واسطے رحمت ہے اور تمام مذاہب عالم پر فضیلت رکھتا ہے یہ کوئی جدید اور نیا مذہب نہیں بلکہ دنیا کی ابتدا سے خدا کے تمام مقبول بندوں کا یہی مذہب چلا آتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ اپنے کلام پاک کے پچیسویں پارہ سورہ شوریٰ کے دوسرے رکوع میں فرماتا ہے۔ شرع لکم من الدین ما وصّٰی بہ نوحًا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ۔ یعنی اے لوگو تمہارے واسطے کوئی نئی بات نازل نہیں ہوئی ہے بلکہ وہی قدیم دین کہ جس پر نوح اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام مامور تھے اور اے محمد صلعم آپ کو بھی اسی پر عمل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ اصل دین پر قائم رہیں اور اس میں جھگڑے تفصیے پیش نہ کریں۔ اس آیہ کریمہ سے مذہب اسلام کی قدامت ظاہر ہے لیکن اللہ پاک نے اس کا تکملہ ہمارے آقائے نامدار جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت پر موقوف رکھا تھا جو حضور کے زمانہ نبوت اور ۱۰ھ ہجری میں ظہور پذیر ہوا اور عرفہ کے دن اس آیہ کریمہ (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی آج میں نے تم پر اپنا دین کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور تمہارے لئے مذہب اسلام پسند کیا) کے نزول کے بعد شریعت محمدیہ تکمیل کے درجہ پہنچی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ ایک دن اس آیہ کریمہ کو تلاوت فرما رہے تھے اس وقت ایک یہودی بھی آپ کے پاس بیٹھا ہوا سن رہا تھا اس نے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو ہم اس دن عید بنا لیتے۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ آیت دو عیدوں کے درمیان میں اتری ہے یعنی اس دن عرفہ اور جمعہ تھا۔ دنیا میں مذہب اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب اہل دنیا کی جملہ ضروریات معاش و معاد کو پورا کرنے یا دنیا میں سچی توحید کی منادی کا دعویٰ نہیں کر سکتا یوں تو دنیا میں بہت سے مذہب ہیں مگر مذہب اسلام کے علاوہ عیسائی، یہودی، بودھ، جینی، ہندو اور مجوسی مشہور مذاہب ہیں ان میں بودھ اور جینی تو مادہ کے قائل ہیں اور خدا کے وجود ہی کے منکر ہیں۔ مجوسی آگ کو پوجتے ہیں اور خیر و شر کے دو علیحدہ علیحدہ خداؤں کے قائل ہیں باقی رہے ہندو، یہودی اور عیسائی۔ تو یہ لوگ توحید کے دعویدار ہیں۔ اب ذرا ان کی توحید کا بھی حال سن لیجئے ہندوؤں کے وید مقدس میں اگرچہ توحید کا سلسلہ نہایت مقدم ہے لیکن وہ اس کے اصول سے اتنے غافل اور دور جا پڑے ہیں کہ ان بے شمار دیوتاؤں یا ان کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں جن کی مبالغہ آمیز تعداد ۳۳ کروڑ مشہور ہے۔ ان میں برہما بشن شب سرسوتی لچھمی کام دیو گنیش وغیرہ سترہ (دیوتا) نہایت نامور اور ہندو کی بت پرستی اور عناصر پرستی کی قدیم یادگار ہیں۔ ہندوؤں کے نوزائیدہ فرقہ آریہ نے جو توحید کا دعویدار ہے اگرچہ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کو کم کر کے ۳۳ پر انحصار رکھا ہے مگر ان کا ایشور مادہ اور روح کا خالق یعنی پیدا کرنے والا نہیں نہ ایشور نے ان کو پیدا کیا نہ فنا کر سکتا ہے دنیا میں انسان کو رنج و راحت جو کچھ پیش آتا ہے وہ اس کے اگلے جنم کے کرموں یعنی اعمال کا نتیجہ ہے اس میں انکے ایشر یعنی خدا کو کچھ اختیار نہیں۔ کیا اچھا خدا ہے کہ نہ کسی کو کچھ دے سکتا ہے اور نہ اسے پچھلے گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ ایسے معزول خدا سے تو بعض جمہوری سلطنتوں کا پریسیڈنٹ یعنی میر مجلس بھی زیادہ اختیار رکھتا ہے۔ یہودیوں کا توحیدی مذہب تھا لیکن اس پر بھی پے در پے حوادثات اور اصل توریت شریف کے گم ہو جانے کی وجہ سے اس مذہب میں بھی صرف توحید کا نام ہی نام رہ گیا۔ اس توحید کا نمونہ قرآن شریف کی آیہ کریمہ قالت الیھود عزیر ابن اللہ (یعنی یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ مذہب عیسوی کے اصلی احکام نہایت سادہ اور حقیقی توحید پر مبنی تھے لیکن بعد میں لوگوں نے اس کو فلسفہ کے ساتھ مخلوط کر کے ایک چیستان اور بھول بھلیاں بنا دیا۔ نیز مسئلہ تثلیث اور کفارہ کو مذہب کا مدار علیہ قرار دینے کی وجہ سے ان کی حقیقت کا سمجھنا خارج از عقل انسانی ہو گیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو کھلم کھلا خدا کا بیٹا قرار دیکر خدائی کا جامہ پہنا دیا۔ اکثر فرقوں میں بت پرستی کے خیالات نے اس قدر ترقی کی کہ ان کے گرجے بت خانے بن گئے جن میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے سامنے سر بسجود ہونے سے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور تمام اخلاقی خوبیوں کا بھی خون کر دیا۔ اب ان تمام کے مقابلہ میں اپنے مقدس مذہب کی قابل فخر توحید کو ملاحظہ کیجئے۔ جس میں نہ توحید فی التثلیث کی بھول بھلیاں ہیں نہ تثلیث فی التوحید کا راز اور نہ تو الوہیت ناقابل فہم ہے، نہ خداوند قدیر عضو معطل ہے اور نہ اس کی خدائی میں خیر یا شر کا کوئی شریک ہے یہ لا الہ الا اللہ کا چھوٹا سا عام فہم اور سادہ کلمہ ہے جس کا ترجمہ یا مفہوم یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ جیسا اپنی ذات میں وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح اپنی صفات میں واحد و یکتا ہے سوائے اس کے کوئی عبادت کے

اثبات الوہیت مسیح۔ اہلحدیث کی ایک کتاب کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۴ر (دفتر اہلحدیث) (۵۵م)

لائق نہیں مالی جانی بدنی ہر قسم کی عبادت کا وہی مستحق ہے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا پیدا کرنے والا، بنانے والا اور تمام مخلوقات کو روزی دینے والا اور تمام خیر و شر کا خالق وہی ہے۔ اس کلمہ کا دوسرا جملہ محمد رسول اللہ ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ تعلیم ہم کو اس کے رسول یا قاصد یا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملی ہے جو رسول برحق اور خاتم النبیین ہے۔ اسی کلمہ طیبہ کو زبان سے کہنے اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے جو اسلام کا اصل اصول اور شجرِ اسلام کی جڑ ہے کیا دنیا میں کوئی بتا سکتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی کنہہ یا باریکی ہے جو معمولی دل و دماغ والے آدمی کی سمجھ میں بھی نہ آ سکے اور خلافِ عقل زبردستی ماں لینے کی ضرورت پڑے جس طرح اسلام کو خالص توحید کا فخر حاصل ہے اسی طرح وہ اپنے طریق عبادت اور اخلاقی اور تمدنی حالت کے اکمل و افضل ہونے کا بھی دعویدار ہے۔ قبل از اسلام عرب اور اہل عرب کی جو خراب حالت تھی اس کا مفصل حال تو آپ صد ہا مرتبہ سُن چکے ہونگے۔ مختصر مولانا حالی کی زبانی سُن لیجئے ؎

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

اس کے بعد اسلام نے ان کی تمام وحشتوں اور جہالت کو نیست و نابود کر دیا۔ اور وہی قوم جو شتربانی کرتی تھی کچھ دنوں بعد جہانبانی کے تخت پر جلوہ افروز نظر آئی۔ لیکن افسوس یہ خوشگوار زمانہ زیادہ دن تک نہیں ٹھہرا باد حوادث کے متواتر جھونکوں نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دیا اور پھر مسلمانوں میں جاہلیت کے وہی تمام اوصاف و اخلاق پیدا ہو گئے جن کو اسلام نے چند دنوں میں جڑ سے اکھیڑ دیا تھا آج مسلمانوں میں یہ اوصاف بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جھوٹ کہنا، شراب پینا چغلخوری، غیبت کرنی، عیب جوئی کرنا، اگر کوئی شخص تونگر ہے تو اس پر حسد کرنا اور تمام دوسرے اخلاق رذیلہ یہ سب اسلام سے ناواقف رہنے کا نتیجہ ہیں۔

ہمارے اسلاف میں یہ تمام اوصاف بالکل معدوم تھے وہ خدا کے نیک بندے تھے اللہ کے دین پر جان قربان کر دیتے تھے۔ افسوس آج وہ زمانہ اور وہ اسلامی جوش نہ رہا۔ ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان تمام باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے خدا کے دین کو مضبوط پکڑیں اور اسلامی توحید تمام دنیا میں پھیلا دیں اور مسلمانوں کو انہیں اوصاف حسنہ سے پھر روشناس کرائیں جو ہمارے اسلاف کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں اگر ہم نے یہ کام شروع کر دیا تو پھر عالم کی ساری چیزیں ہماری ہیں اور دنیا کی جابر سے جابر قومیں بھی ہماری غلامی کی طرف رخ نہیں کر سکتیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

عبد الباسط متعلم جامعہ دار السلام عمر آباد (مدراس)

# عزت رسول علیہ السلام

از مستری عبد العزیز صاحب اہل حدیث کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ

اے میرے معزز برادران اسلام! کیا یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہم پر نہیں کہ اس نے ہمیں حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرما کر سچے فرمانبردار اور تابعدار بنا کر دین کامل کی راہ دکھائی۔ ہزارہا انسان اس نعمت عظمیٰ سے محروم چلے گئے۔ ان کی آنکھیں اس نور و روشنی رشد و ہدایت کو دیکھ نہیں سکیں ان کے قلوب نے رحمۃ للعالمین کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں۔ باوجود دل و دماغ رکھنے کے جہنم کا ایندھن بن گئے اور بن رہے ہیں بس یہ خدائی عنایت اور شفقت جانیں کہ ہمیں اس نے خاص مہربانی سے صراط مستقیم کی راہ نمائی فرمائی سب ہمیں لازم ہے کہ ہم اس احسان کا شکریہ ادا کریں۔ لقد من اللہ علی المومنین کی قدر کریں۔ قول فعل عمل سے حضور علیہ السلام کی عزت اور فضیلت عیاں کریں آہ آج یہی مرض جو کل تک ہم دوسروں میں دیکھتے تھے کہ یہود نے عزت رسول میں مبالغہ کیا قالت الیھود عزیر ابن اللہ۔ نصاریٰ نے غلو سے کام لیکر وقالت نصاریٰ المسیح ابن اللہ (پ ۱۰ توبہ) الوہیت مسیح کے قائل بن گئے۔ مسلمانوں میں یہ چیز سرایت کر گئی انہوں نے بھی عزت رسول علیہ السلام میں مبالغہ کیا یہاں تک کہا کہ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

ایک میم کا پردا ہے خدا اور رسول میں کوئی فرق نہیں خدا تعالےٰ نے بطور تنبیہ امت محمدیہ پر ان قصص کا قرآن مجید میں ذکر فرمایا کہ اے امت محمدیہ کہیں بے سمجھی کی بحثیں نہ لگ جائے خبردار رہنا سابقہ امم میں باعث ہلاکت یہ چیز پیدا ہو چکی تھی کہ انہوں نے اپنے رسولوں نبیوں کو خدائی مرتبہ تک پہنچا دیا۔ تم عزت رسول میں فرق نہ آنے دینا۔ عزت رسول میں نہ افراط ہو نہ تفریط۔ بلکہ ہمارے سردار دو جہاں صاحب شان علیہ السلام کا درجہ اور مرتبہ جو ہے اسی قدر سمجھا جاوے بس یہی چیز اصل ہے۔ لیکن میں علی الاعلان کہتا ہوں عزت رسول علیہ السلام کا مفہوم اور حضور علیہ السلام کی کماحقہ قدر معلوم کرنی ہو پتہ لینا ہو تو بس جماعت اہل حدیث ہے جن کے دلوں میں عزت رسول صحیح معنوں میں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ تمام مذاہب نے اپنے اپنے پیشوا الگ بنا لئے کوئی اصحابی کی صرف اطاعت میں مشغول ہے۔ کوئی امتی کی اتباع نجات کا واحد ذریعہ سمجھ بیٹھا ہے۔ اور کوئی سب سے بڑھ کر اپنا نبی الگ بنا کر اس میں شاداں و فرحاں ہے۔ لیکن یہ جماعت بس دامن رسول اللہ پکڑے بیٹھی ہے۔ پیشوا ہیں تو رسول عربی، امام اعظم ہیں تو سرکار مدینہ علیہ السلام، موجب نجات و فلاح اخروی اگر کوئی ہے تو میرے سردار نبی علیہ السلام ہیں۔

خدا کے لئے قرآن و حدیث کو بغور پڑھیں، جماعت اہلحدیث کے عقائد صحیحہ کا ثبوت بس قرآن اور حدیث ہے۔ خدا تعالیٰ نے سابقہ انبیاء کرام کے تمام ناموں میں یہ خصوصیت نہیں رکھی جو خاص حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے نام نامی اسم گرامی محمد و احمد میں خصوصیت موجود ہے۔ یعنی یوں سمجھیں کہ کسی نبی کو ایسا نام ہی نہیں دیا گیا کہ جس سے صرف نام سننے پر ہی شخص کی تعریف اور فضیلت عیاں ہو جائے۔ بس یہ بھی خاصہ میرے پیشوا ہادی برحق علیہ السلام کا ہی ہے۔ (باقی بر صفحہ ۱۳ کالم ۳)

رسالہ تجدید دین - اردو ترجمہ مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ (۵۰۴) قیمت ۶ (مجلد ۱/ اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# ردِ تناسخ

از قلم پنڈت آتما نند جی ست دھرم منڈل
بٹالہ ضلع گورداسپور

اہلحدیث مجریہ ۱۹- اپریل -۲۶ - اپریل و ۳ مئی ۱۹۳۵ء

میں میں ویدوں، اپنشدوں، شاستروں بلکہ خود بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تحریروں سے ثابت کر چکا ہوں کہ مادہ و ارواح وغیرہ سب اشیاء حادث اور فانی ہیں صرف ایک ذاتِ خداوندی ہی ازلی و ابدی ہے باقی سب اشیاء حادث اور فانی ہیں۔ جس کا جواب آج تک آریہ سماج سے نہ بن سکا اور نہ قیامت تک بن پڑیگا سوائے اس کے کہ ہم نے آتما نند کو منہ لگانا چھوڑ دیا ہے: اس لئے کہ انگور کھٹے ہیں۔ چھیکے ہتھ نہ اپڑے تھو کوڑی۔

میں پھر ببانگ دہل آریہ سماج کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کوئی ایسا وید منتر پیش کرے جس میں پرکرتی اور جیو کو نتیہ یعنی قدیم لکھا ہو۔ میرا پُر زور دعوےٰ ہے کہ خواہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج دوبارہ (بشرط امکان و بفرض محال) بھی جنم لیکر کیوں نہ آجاویں کوئی بھی وید منتر ایسا پیش نہیں کرسکتے جس میں مادہ و ارواح کو ازلی یا ابدی لکھا ہو۔ پس جب ارواح ازلی نہیں ہیں بلکہ مخلوق اور حادث ہیں تو قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ ارواح کی اولین پیدائش میں جو اجسام روحوں کو دیئے گئے تھے وہ کن اعمال کا نتیجہ یا ثمرہ تھے؟ جس طرح ویدوں میں روح و مادہ کی قدامت کا ذکر مفقود ہے اُسی طرح تناسخ کا بیان بھی نابود ہے۔ شت پتھ براہمن نامی وید کے ۱۴-۱۲-۱۴-۲-۱۳ میں صاف لکھا ہے کہ:-

(ترجمہ) یہ رُوح انہی عناصر سے پیدا ہوتی اور انہی میں فنا ہو جاتی ہے۔ اس کا پُنر جنم (تناسخ) نہیں ہوتا"

آریہ سماجی مسئلہ تناسخ کو اعمال کا ثمرہ مانتے ہیں۔ یعنی قید جسمانی کو اعمال کا نتیجہ یا پھل مانتے ہیں۔ اس کے خلاف ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ مختلف اقسام کے اجسام اعمال کا ثمرہ نہیں۔ اگر ہم یہی بات کہ قید جسمانی اعمال کا نتیجہ نہیں آریہ سماج اور ہندوؤں کے مستند پانچوں سے دکھلادیں تو ایمانداری کا تقاضا ہے کہ یا تو مسئلہ تناسخ کو دمنہ شاستروں کو اُپانگ ماننا چھوڑ دیں۔ ویدانت درشن میں مادہ و ارواح کو مخلوق، حادث اور پیدا شدہ مانا ہے۔ چنانچہ اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ صفحہ ۲۴۳ پر سوامی دیانند جی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:-

" ویدانت میں پرتھم سرشٹی (تخلیق اولین) کا دیا کھیان ہے کہ اس سے پہلے جگت تھا ہی نہیں × × × سو یہ آدی سرشٹی ہے کیونکہ پہلے نہیں تھی اور پھر اُتپن (پیدا) بھئی اس سے اُس سرشٹی (خلقت) کے آدی (آغاز والی) ہونے سے ساوک (حادث) کہلاتی ہے × × × اور ویدانت میں پرکرتی آدکو (مادہ وغیرہ) کی اُتپتی (پیدائش) لکھی ہے اور پرکرتی کا پرلے (فنا) بھی پرمیشور میں ہوتا ہے"

نیز سملاس ۹ صفحہ ۲۴۲ و ۲۴۳ پر بھی سوامی جی لکھتے ہیں کہ:-

" پھر کاریہ (مخلوق) اور پرم کارن (خالق) کا وچار ویدانت شاستر میں کیا کہ سب پرکرتی آدک بھوتوں (مادہ وغیرہ عناصر) کا ایک ادوتی (وحدہٗ لاشریک) انادی (ازلی) پرمیشور ہی کارن (خالق) ہے اور پرمیشور سے بھن (علاوہ) سب کاریہ (مخلوق) ہیں × × × پرمانو پرکرتی آدک بھوت (اجزائے لایتجزیٰ۔ مادہ وغیرہ عناصر) بھی انتیہ (حادث) ہیں "

پس جب بروئے ویدانت درشن مادہ و ارواح حادث۔ مخلوق اور پیدا شدہ ثابت ہوئے تو سوال اٹھتا ہے کہ سب سے پہلی کائنات میں جو اجسام روحوں کو ملے وہ کن اعمال کا ثمرہ تھے؟

سانکھ درشن ادھیائے اول شوتر ۱۶ میں تو صاف لکھا ہے جس کا ترجمہ و تشریح بھی کٹر آریہ سماجی سوامی درشنانند جی مرحوم یوں کرتے ہیں کہ:-

" وید کے انوکول (موافق) یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن (قید جسمانی) روپی دکھ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ عمل کرنا بھی جسم اور خیال سے ملی ہوئی روح کا دھرم ہے۔ دوسرے عمل جسم سے ہوگا اور جسم اعمال کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دور تسلسل آجائے گا × × اس واسطے اعمال سے قید جسمانی نہیں پیدا ہوتا"

گویا بتصدیق سوامی درشنانند جی سانکھ درشن ۱-۱۶ سے صاف ثابت ہے کہ جسموں کا اختلاف بلکہ خود کوئی ایک جسم بھی اعمال کی بنا پر نہیں دیا جاتا بلکہ اس کا انحصار مشیت ایزدی ہے۔ ورنہ اگر ہر جنم یا جسم کو سابقہ اعمال پر اور اعمال سابقہ کو جسم پر منحصر مان کر اس سلسلہ کو غیر متناہی یا ازلی قرار دیا جاوے جیسا کہ آریہ سماج مانتی ہے تو بقول سانکھ درشن انوستھا یعنی تسلسل لازم آئیگا جو محال ہے نیز سانکھ درشن ۱-۵۲ میں اور بھی صاف لکھا ہے۔

(ترجمہ سوامی درشنانند جی) " اعمال سے بھی بندھن (قید جسمانی) نہیں ہوتا کیونکہ وہ عمل بھی جیو اور روح اور جسم کے ملنے سے ہوتا ہے۔ اکیلا روح کرم (اعمال) نہیں کرسکتا × × × اس واسطے اعمال سے پہلے جسم کا ہونا لازمی ہے اور جسم ایک قسم کی قید ہے پس جو قید جسمانی اعمال سے پہلے موجود ہے وہ اعمال سے پیدا نہیں ہوسکتا"

نیز سانکھ درشن ۱-۸۲ کے ترجمہ میں بھی سوامی درشنانند جی مہاراج لکھتے ہیں کہ:-

" بُرے اعمال بندھن (قید جسمانی) کا سبب نہیں"

نیز سانکھ درشن ۶-۴۱ کے ترجمہ میں بھی سوامی درشنانند جی مرحوم لکھتے ہیں کہ:-

" قید جسمانی اور مکتی اعمال کا پھل نہیں"

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بروئے سانکھ درشن پیدائش یا جنم اعمال کا ثمرہ نہیں ہے اور جب جنموں کا باعث سابقہ اعمال نہ ہوئے تو مسئلہ تناسخ خود بخود رد ہوگیا۔ اب آریہ سماجیوں کی ایمانداری کا امتحان یہ ہے کہ یا تو سانکھ درشن کو ویدوں کا اُپ انگ ماننا چھوڑ دیں ورنہ مسئلہ تناسخ سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ مَیں تو کہتا ہوں کہ اگر بغرض ناممکن روح و مادہ کو بھی قدیم تسلیم کر لیا جاوے تو بھی مسئلہ تناسخ ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ جب تک روح اور مادہ کا ملاپ نہ ہوگا تب تک اعمال کئے ہی نہیں جاسکتے اس لئے اعمال واقع ہونے سے پیشتر

ahmadimuslim.de

نیز الہامی ۔ آریہ دھرم کی تردید میں [illegible] (۴۵۷) [illegible]

جسم کا ماننا لازمی آئے گا جو بلا اعمال کے ماننا پڑیگا اور اگر اعمال اور اجسام کے سلسلہ کو ازلی اور غیر متناہی مانا جاوے تو بقول سانکھ درشن ۱-۱۶ تسلسل یعنی انوستھا دوش لازم آتا ہے جو محال عقلی ہونے سے غلط ہے لہٰذا روح و مادہ کو حادث یا بفرض محال قدیم ماننے سے بھی مسئلہ تناسخ صحیح ثابت نہیں[1] کیا جا سکتا۔

ویدوں اور آریہ سماج کی تردید کے لئے میری لاجواب تصنیف "ویدک شیخ تہذیب" ملاحظہ فرماویں۔ ملنے کا پتہ:- پنڈت آتمانند ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور (۲) دفتر اہلحدیث امرت سر (پنجاب)

[1] رسالہ بحث تناسخ میں اسکو مفصل بتایا گیا ہے۔ قیمت ۳؍ (اہلحدیث)

# مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج

(از قلم محمد حسین شاکر متعلم مدرسہ دار السلام عمر آباد مدراس)

اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ پرچے میں شائع ہو چکی ہے۔ (مدیر)

لیکن پھر بھی اس کو مختصر بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ابتداءً تو مسلمان مذہب پر پابندی کے ساتھ قائم رہے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھتے رہے۔ مگر کچھ زمانہ بعد آنے والی نسلوں نے اسلام کے مفہوم کو سمجھنے میں غلطی کی۔ ان کی سب سے بڑی غلطی تو یہ تھی کہ اسلام نے دین و دنیا کے اتحاد پر جو زور دیا تھا اس کو ان لوگوں نے فراموش کر دیا اور صرف دین کی طرف مائل ہو گئے ظاہر بات ہے کہ یہ طرز عمل اسلام کے سخت خلاف تھا کیونکہ وہ تو دین و دنیا کی اصلاح اور ترقی کا قائل ہے ایک خرابی تو ادھر ہوئی۔ دوسری خرابی یہ ہوئی کہ مسلمان جب سلطنت اور دولت و ثروت کے نشہ میں چور اور عیش و عشرت میں مخمور ہو گئے تو اصول فطرت کے مطابق وحشی اقوام نے ان کو نکال کر اپنا تسلط جما لیا۔ الغرض مسلمانوں کی تباہی کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان اسلام کی تعلیم اور اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہ ہوئے۔ کتاب اللہ و سنت رسول صلعم کو پس پشت ڈال دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے جسم بے روح ہوتے گئے اور ہم میں اتنی طاقت تک نہ رہی کہ ہم کسی امر میں ایک بزدل قوم سے بھی مقابلہ کر سکیں۔ آج وہ قومیں ہمارا مضحکہ اڑاتی ہیں جنہیں ہم منہ لگانے کے قابل بھی نہ سمجھتے تھے۔ کسی یوروپین نے مسلمان کو صحیح طعنہ دیا تھا کہ تمہیں ایسا عالمگیر مذہب ملا تھا مگر تم اسے صحیح طریقہ سے پیش نہ کر سکے، تمہیں اتنی بڑی سلطنت ملی تھی مگر تم اسے محفوظ نہ رکھ سکے۔

غور کرو مسلمانو! ہمارے انحطاط و زوال کا سبب اعلیٰ یہ ہے کہ ہماری روح ضعیف سے ضعیف تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ روح ایمان دم توڑ رہی ہے۔ ہمارے اندر روح ایمان کی وہ تابش نہیں رہی جو آفتاب رسالت کا پرتو تھی۔

ایسے وقت میں ہمیں یہ ضروری ہے کہ روح ایمان کو زندہ کرنے کی تدبیر کی جائے کیونکہ اسکے بغیر تمام مجالس ملیہ بیکار اور مجالس قومی بے سود اور عبث ہیں۔ احیائے روح ایمان کا طریقہ صرف یہ ہے کہ قرآن مقدس سے نور حقیقت اور مشکوٰۃ نبوت سے نور معرفت حاصل کریں۔

مسلمانو! جب تک ہم قرآن و حدیث کا مطالعہ نہ کرینگے اور اس پر عمل پیرا نہ ہونگے۔ جب تک یہ دنیا قائم رہیگی، ہم ہرگز ہرگز ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک سراجاً منیراً کی شعاعیں ہمارے تاریک دلوں پر نہ پڑیں گی ہمارا خانہ دل ہرگز منور نہیں ہو سکتا۔ بھائیو! آفتاب رسالت سے اکتساب نور کرو۔ جس قدر روح ایمان کی تابش زیادہ ہوتی جائیگی۔ اسی طریقہ سے ہماری دنیا روز بروز سنورتی جائیگی۔ اگر روح ایمان نے ترقی نہ کی اور ہم نے آفتاب رسالت سے اکتساب نور نہ کیا تو پھر یہ حکم لگا دینا چاہئے کہ دنیا کی کوئی تدبیر کوئی قوت و طاقت ہم کو ہرگز ہرگز ترقی پر نہیں لا سکتی اور پھر بہ حسرت کہنا پڑے گا ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

# قوم مومن[×] کا ظلم قوم مومن پر

قصبہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد میں ایک کثیر تعداد سے قوم مومن آباد ہے۔ جماعت اہل حدیث کا بھی ایک محلہ ہے ہمیشہ آپس میں نہایت اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر ہوتی تھی۔ انجمن تنظیم الانصار بھی مشترکہ قائم ہو گئی جس کے متعدد جلسے ہوئے۔ جناب مولانا عاصم صاحب بہاری جیسے نامی گرامی لیڈران قوم تشریف لائے اور دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ مگر اب تقریباً دو ماہ سے قصبہ کی برادری کی عجیب و غریب حالت ہو گئی ہے۔ دو ایک مفسد مولوی یہاں عرصہ سے آئے ہوئے ہیں وہ اندر ہی اندر ہمیشہ نفاق کا بیج بوتے رہے اور متنفرانہ تقریر کرتے رہے۔ چنانچہ اب اس وقت برادری کے دونوں فرقوں میں کچھ پنچایتی جھگڑے کچھ مذہبی مناظرت کے باعث حد سے زائد کشیدگی پیدا ہو گئی ہے قوم مومن احناف نے غریب جماعت اہل حدیث قوم مومن کا حقہ پانی کھانا پینا لین دین روزی روزگار، شادی بیاہ سب بند کر دیا ہے اور طرح طرح کے ان پر ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ ایک مقدمہ فوجداری کا بھی دائر کر دیا ہے۔ چاہتے ہیں کہ اپنی قوم کے ان غریب افراد کو ذلیل و خوار برباد و تباہ کریں۔ قصبہ کی دیگر اقوام سے بھی ہماری ظالم برادری نے اس بائیکاٹ میں شریک ہونے کی کوشش کی مگر ناکامیاب رہی اور بحمد اللہ دیگر اقوام کے احناف سے اہل حدیث کے تعلقات بدستور سابق بطریق احسن قائم ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ اصل معاملات کو بخوبی سمجھ رہے ہیں۔ اس نزاع میں انجمن تنظیم الانصار کے خاص خاص ممبران و سرپرستان کافی طور سے حصہ لے رہے ہیں۔ یہ ہے ہماری قوم مومن کی مختصر حالت۔ جس کو انصاریت کا دعوےٰ ہے اور شرف الاقوام بننے کا فخر ہے۔ ؎

یہ ہے مومنوں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے بھائیوں کا ہمارے سلیقہ

(راقم خاکسار محمد قمر الدین از مئو ائمہ)

[×] پنجاب میں جن کو جولاہا یا بافندہ کہتے ہیں۔ پورب میں ان کو مومن کہتے ہیں۔ (اہلحدیث)

نفس ... مصنفہ قاضی محمد [illegible] ... (۸۵۸) ... [illegible] (اہلحدیث)
۵؎ قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۷)

(گزشتہ سے پیوستہ)

الحمد للہ لا شریک لہ کہ تمام تقویۃ الایمان کا بیان عنوان صرف توحید معہ اس کے اجزاء و فروع اور اس کے مقابل شرک الوہیت معہ اس کے جزئیات و فروعات رسوم و عادات جاہلیت کی کما حقہ تفصیل کے ساتھ واقع ہے۔ جس طرح کلام مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی میں حفظ ایمان کے لئے توحید الوہیت کلمۂ شہادت میں رسولہ سے پہلے عبدہ مقدم رکھا گیا۔

باقی انبیاء اور اولیاء کے مراتب و فضائل سے توحید میں کیا بحث اور بگاڑ ہے اس کا باب جداگانہ اس کے بعد موجود ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

چنانچہ اس بیان کی تائیدات میں تمام اکابر ملت متفق اللسان ہیں۔ مگر برخلاف اس کے بتدعین گور پرستوں کی تائید جس کا کھائے اس کا گائے مولوی نعیم الدین نے مخالفت توحید میں اللہ تعالیٰ کا کہلانا فراموش کر کے احیاء رسومات و شرکیات کی بھی کما حقہ داد دیکر اپنی آخرت تباہ و برباد کی اور جہنم میں ٹھکانا بنایا۔

نعوذ باللہ من ذلک۔

**قولہ صفحہ ۱۶۲۔** اسمٰعیل صاحب نے اس سلسلہ شرکیات میں بعض ایسی چیزوں کو شرک کہا ہے جن کو شرک کہنا مضحکہ خیز ہے مثلاً جھاڑو دینی روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا آداب سے کھڑا ہونا۔ ان میں سے اگر کوئی کام بھی غیر خدا کے لئے کیا تو تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۱ میں لکھ دیا ہے کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں انہیں کی شمار میں آپ نے جھاڑو وغیرہ کو شمار کر دیا ہے۔ یہ تو اسمٰعیل پرست تلاش کریں کہ کس آیت یا حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے اور یہ خاص کام وہابی کہاں ادا کرتے ہیں انہوں نے کس کو خدا فرض کیا ہے جس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا اس کی تعظیم کے لئے خاص ہو۔ وہابیوں کا کیسا عجیب دین ہے خدا نخواستہ ان کی سلطنت ہو تو دنیا کو کوڑے کرکٹ سے اٹا دیں کیونکہ جھاڑو دینا تو شرک ٹھہرا ہر مکان تاریک اور اندھیرا پٹ رہے اس لئے کہ روشنی کرنا شرک ہے۔ پانی پلانا بھی شرک بتایا ہے یزیدوں سے بھی بڑھ گئے۔ انہوں نے صرف اہل بیت پر پانی بند کیا تھا مگر پانی پلانے پر شرک کا فتوے دینے کی انہیں بھی نہیں سوجھی تھی۔ کسی نمازی کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا کیوں شرک ہے اسی لطیفہ کہ تعاونوا علی البر والتقوی میں داخل ہے اس سے نفاذ پر اعانت ہوتی ہے جس کام سے خدا کی عبادت پر اعانت ہو وہابی دین میں وہ بھی شرک۔ لطیفہ۔ شرک کی تعریف میں تقویۃ الایمان صفحہ ۹ میں یہ لکھا ہے کہ وہ چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی ٹھہرائی ہوں تو لازم آیا کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا نشان بندگی ہے۔ اب تو ہر وہابی پر فرض ہے کہ جھاڑو لئے پھرے ورنہ نشان بندگی جاتا رہے گا۔ مورچھل ہاتھ میں رکھے کہ وہابی دین میں یہ نشان بندگی ہے حیرت ہے ان کوتہ عقلوں پر جو ایسی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور ان مزخرفات کو مانتے ہیں۔ انتہی

**اقول۔** وباللہ التوفیق۔ مولوی نعیم الدین کی مجنونانہ الواہی بے عقل پر حیف ہے۔ جب انسان توحید جناب باری تعالیٰ کو چھوڑ کر شرک جیسے گندے ناپاک لباس میں ملبوس ہو جاتا ہے تو پھر شیطان اخبث لعین اپنے حبیب بنا کر عقل سے کلیتہً بے بہرہ کر دیتا ہے سیدھی راہ بھی ٹیڑھی نظر آتی ہے۔ قرآن پاک احادیث سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار بھی ظلمت و تاریک دکھائی دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ حق تعالیٰ ارحم الراحمین کی مہر بھی اس سے اٹھ جاتی ہے اور اس آیت کا مصداق ہو جاتا ہے

و اما الذین کفروا فیقولون ماذا اراد اللہ بھذا مثلا یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقین۔ (پارہ ۱ رکوع ۳)

یعنی جو منکر ہیں سو کہتے ہیں کیا غرض تھی اللہ کو اس مثال سے گمراہ کرتا ہے اس سے بہتیرے اور راہ پر لاتا ہے اس سے بہتیرے اور گمراہ کرتا انہیں کو جو بے حکم ہیں۔

ہر چند کہ ان امور کا تفصیلاً جواب مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۱۵۱ میں گذر چکا ہے۔ پس ناظرین اہل انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی نعیم الدین نے تقویۃ الایمان کے مبحث توحید و عبادات حق تعالیٰ کو مبحث شرک تقرب غیر اللہ کے ساتھ خلط کر کے فریب دہی خلق اللہ پر کمر باندھی ہے جو ہرگز اس میں اس طرح نہیں ہے۔ بلکہ تقویۃ الایمان کے اس مقام پر اولاً اقسام عبادات اللہ عزوجل علیحدہ اور ثانیاً اقسام تقرب لغیر اللہ علیحدہ علیحدہ مذکور ہیں۔ جن کو پہلے کا دوسرے پر اور دوسرے کا پہلے پر مخلوط کر کے مولانا شہید مرحوم پر بہتان باندھا ہے۔ منجملہ مبحث اول خدمات خانہ کعبہ معظمہ۔ جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔

اور منجملہ مبحث دوم۔ یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھائے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے الٹے پاؤں چلے۔ ان کی قبر کو بوسہ دوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے۔ اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ انتہی (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱)

اب کیا بجز مولوی نعیم الدین جیسے کور باطن کے کوئی متدین اہل توحید متبع سنت کہہ سکتا ہے کہ جھاڑو دینی، روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا سامان درست کرنا عبادت و موجب ثواب و اجر نہیں ہیں۔ مگر برخلاف اس کے گور پرست قبروں پر روشنی غلاف چادر چڑھانے

بہشتی زیور مکمل۔ مصنفہ مولانا اشرف علی (۸۵۹) صاحب تھانوی۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

چھڑی کھڑی کرتے بوقت رخصت مانند خانہ کعبہ کے اُلٹے پاؤں چلتے قبر کو بوسہ دیتے مورچھل جھلتے شامیانہ وغیرہم لگاتے ہیں؛

پس ناظرین اس فریب دہی کو بغور مقابلہ کر کے حق و باطل میں امتیاز فرمالیویں۔ اور پھر کچھ انہیں امور پر منحصر نہیں بلکہ ہر وہ کام جو حق تعالیٰ کے لئے عبادتاً ہوگا وہ غیر اللہ کے حصول تقرب عبادت کے لئے شرک ہوگا پھر یہ کیا لازم ہے کہ جو عبادات گور پرست قبروں کیلئے تقرباً کرتے ہوں وہ بعینہٖ حق تعالیٰ کے لئے بھی جائز یا ضروری ہوں بلکہ فعل معصیت و مشابہت افعال شرک پر بھی حکم کفر و شرک ہوتا ہے۔ چنانچہ جس طرح ایمان کی ستر سے زائد شاخیں چھوٹی بڑی حدیث میں وارد ہیں کہ اعلیٰ ان میں کلمہ لا الہ الا اللہ اور ادنیٰ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے۔ اسی طرح کفر و شرک کے انواع بھی چھوٹے بڑے وارد ہیں۔ جیسے قسم بغیر اللہ کو تسمیہ غیر اللہ کو شگون بد کو ریاء وغیرہم کو احادیث میں شرک فرمایا ہے۔ چنانچہ رد المحتار فقہ حنفیہ ج ۱ صـ۳۹ میں جو بڑی مستند مولوی نعیم الدین کی ہے مرقوم ہے۔

"ان الحلف بغیر اسمہ تعالیٰ وصفاتہ عزوجل مکروہ کما صرح بہ النووی فی شرح صحیح مسلم بل الظاھر من کلام مشائخنا انہ کفر۔

یعنی سوائے نام اور صفات حق تعالیٰ عزوجل کے قسم کھانا مکروہ ہے جس طرح امام نودی نے شرح صحیح مسلم میں تصریح فرمائی ہے بلکہ ظاہر ہمارے مشائخ کے کلام سے یہ ہے (کہ ایسا کرنا) کفر ہے۔"

نیز رد المحتار صـ۲۵ میں مرقوم ہے:۔

"اصل عبادۃ الاصنام اتخاذ قبور الصالحین مساجد۔ یعنی بتوں کے پوجے جانے کی وجہ صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا ہے۔"

علیٰ ہذا مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت راس الطائفہ بریلوی عطایا القدیر فی حکم التصویر حسینی پریس بریلی کے صـ۳ میں لکھتے ہیں:

"اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر رکھیں اور اس سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہوگئیں۔"

حتیٰ کہ مکروہات و منکرات امور پر بھی بمآل کار مفسدہ و مشابہت اہل کفر کے حکم کفر و شرک کا شرع میں وارد کیا گیا ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مستند مولوی نعیم الدین پارہ ۲۴ صـ۳۳ میں مرقوم ہے:۔

"والمراد باطلاق الکفر ان فاعلہ فعل فعلاً شبیھاً بفعل اھل الکفر۔ وفیہ جواز اطلاق الکفر علی المعاصی لقصد الزجر کما قررناہ۔

یعنی اور مراد اطلاق کرنے کفر سے اس کے فاعل پر وہ فعل ہے جو مشابہت رکھتا ہو اہل کفر سے اور اس میں جواز ہے اطلاق کرنے کفر کا گناہ کرنے پر بوجہ زجر و تنبیہ کے جس طرح مقرر ہو چکا ہے۔"

پھر مولوی نعیم الدین کا اپنی بے عقلی والی خولیا سے مضطرباً متضاد امور الٹ پلٹ ایک ہی صفحہ میں کر کے یہ کہنا کہ کس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے!

پھر اس کے برعکس جو پلٹی کھائی تو یہ کہا کہ جھاڑو دینا تو شرک ٹھہرا روشنی کرنا شرک ہے پانی پلانا بھی شرک بتایا ہے۔ پھر جو تیسری پلٹی کھائی تو کہا کہ کسی نمازی کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا کیوں شرک ہے اس لئے کہ اس سے نماز پر اعانت ہوتی ہے۔ پھر اس کے برخلاف چوتھے الٹ پھیر میں یہ گپ اڑائی کہ اب تو ہر وہابی پر فرض ہے کہ جھاڑو لئے پھرے ورنہ نشان بندگی جاتا رہے گا مورچھل ہاتھ میں رکھے کہ یہ نشان بندگی ہے: پناہ بخدائے لایزال۔ حالانکہ تقویۃ الایمان میں یہ متضاد امور ہرگز جمع نہیں ہیں۔ اس میں تو طرف جھاڑو روشنی فرش پانی پلانے وضو غسل کے سامان کو خانہ کعبہ معظمہ مساجد اللہ کے لئے عبادت میں داخل کئے ہیں۔ نہ کہ شرک میں کیونکہ جھاڑو دینا خانہ کعبہ و مسجد میں بیشک نشان بندگی عبادت اور علامت ایمان ہے۔ اور مورچھل قبروں پر تقرباً بجائے جھاڑو مسجد کے بلاشبہ شرک میں داخل ہے۔ گور پرستوں بدبختوں کا یہ عجیب الٹا دین ہے چنانچہ بیشتر مساجد جو قبور بزرگان کے قریب ہوتی ہیں ان میں جھاڑو و صفائی تو کیا گرد و غبار سے آلودہ ہوتی ہیں بجائے ان کے قبروں پر شامیانہ مورچھل اطلس کمخواب کے پردہ غلاف زریں کے زرق و برق سامان کے ٹھاٹھ کئے جاتے ہیں بھلا قبر پرست قبروں کو پوجیں ان پر تقرباً غلاف ڈالیں فرش بچھاویں جھاڑو دیویں قبر کے غسالہ آب کو تبرک بنا کر پیویں جسم کو ملیں غائبین کے لئے لے جاویں۔ کعبہ معظمہ کو جائیں یا نماز پڑھیں مسجدوں میں جھاڑو فرش پانی وضو غسل کا سامان مہیا کریں۔

کیونکہ قبروں پر جھاڑ پھونک روشنی شامیانہ کھڑا کرنا تو گور پرستوں بدبختوں ہی کو نصیب ہیں۔ موحدین خانہ کعبہ یا مساجد میں یہ کام عبادۃً و تقرباً الی اللہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ مستند مولوی نعیم الدین کے تفسیر فتح العزیز پارہ اول صـ۲۶۳ آیت وسعیٰ فی خرابھا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"وبجہت تعصب یہودیان مسجد بیت المقدس را کہ بلاشبہ بنائے حضرت داؤد و حضرت سلیمان عم بود از آں وقت ہمیشہ عبادت گاہ انبیائے بنی اسرائیل ماندہ و مملو بذکر خدا بودہ خراب ساختند و نجاسات و خس و خاشاک انباشتند و آں را کناسہ و مزبلہ گردانیدند و ہرجا توریت را یافتند بسوختند و بدل آں مکان متبرک در مکان شرقی آں کہ مولد حضرت عیسیٰ عم بود عبادت گاہ مقرر کردند و آں مسجد متبرک تا وقت شیوع اسلام خراب ماند تا آنکہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رض آں شہر را فتح نمودند و خود بنفس نفیس خود و دیگر صحابہ کرام رض آں مکان را از نجاست پاک کردند بآب شستہ مطیب و متلطف گردانیدہ محل عبادت و نماز قرار دادند۔ و اگر مدعی توحید و اتباع ملت اند پس کار ایشان مخالف گفتار ایشان شد کہ تعظیم معبود مستلزم تعظیم عبادت اوست و تعظیم عبادت او مستلزم تعظیم عبادت گاہ او پس خراب کردن عبادت گاہ دلیل انکار عبادت

# فتاویٰ

**س ع۱۹۰** } حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب و تمیم داری کو رمضان میں بیس رکعات پڑھانے کا حکم کیا تھا آیا صرف گیارہ رکعات کا حکم کیا تھا۔ نیز یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروق رضؓ کا زمانہ پایا تھا یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۳۷۳ ۱۱)

**ج ع۱۹۰** } موطا امام مالک اور قیام اللیل مروزی میں آٹھ رکعت تراویح مع وتر گیارہ رکعتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ بیس کا حکم کہیں نہیں۔ یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروق رضؓ کو نہیں پایا۔ اللہ اعلم۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

**س ع۱۹۱** } زید نے نکاح مسماۃ بسم اللہ سے کیا جس کو عرصہ ۳ برس سے کچھ زائد ہوا۔ منکوحہ سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ سب حیات ہیں مہر کی بابت نہ معلوم موجل تھا یا معجل اور تعداد میں کتنا تھا۔ بروقت نکاح زید پر کچھ قرضہ تھا۔ اس دوران میں قرضہ کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ زید نے بدنیتی سے جائداد بچانے کی غرض سے ایک مہرنامہ فرضی بحق بسم اللہ مذکورہ رجسٹری شدہ کر دیا۔ تاریخ نکاح سے ۵۲ برس بعد اور جائداد اس میں کفول کر دی جو قیاساً زر مہر سے بہت زیادہ ہوگئی۔ اب زید کو عاقبت کا اندیشہ ہے کہ روبرو رب العالمین کس طرح سے منہ دکھلا سکتا ہے۔ جب تک کہ قرضہ سے نجات نہ ہو۔ پس ہر دو قرضہ جات میں کونسا دینا مقدم ہے یا کہ دونوں اور ہر شخص کے حصص قائم کر دیجئے گا۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۱۱۶۷)

**ج ع۱۹۱** } صورت مرقومہ میں سارے قرضخواہ مع منکوحہ کے حقدار ہیں چاہیئے تھا کہ روپیہ جتنا ملتا اتنا دیگر باقی کے لئے معافی طلب کر لیتا مگر ایسا نہ کیا۔ رجسٹری ٹوٹ بھی نہیں سکتی۔ اب تو بجز ندامت کے اور کوئی صورت نہیں۔ یا کما کر قرض ادا کرے یا ان سے معاف کرائے ورنہ مواخذہ ضرور ہوگا۔ ہر شخص کے حصص مقرر کرنے کے لئے ساری رقم قرضہ اور ساری رقم موجودہ کا علم ہونا چاہیئے جو خط میں مرقوم نہیں

(ار داخل غریب فنڈ)

**س ع۱۹۲** } اگر کوئی مسلم صبح کی دو رکعت سنت فجر گھر میں پڑھ کر شمول جماعت کے واسطے مسجد میں آکر اقامت سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی ادا کرے تو کیا یہ جائز ہے بحوالہ حدیث (اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ) مگر امام مسجد کہتا ہے کہ سنت فجر کے بعد سوا نماز فرض کے کوئی غیر نماز یا نفل وغیرہ جائز نہیں خواہ جماعت ابھی قائم نہیں ہوئی۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۳۳۷۹)

**ج ع۱۹۲** } امام صاحب کا قول صحیح ہے۔ حدیث شریف ہے لاصلوٰۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتی الفجر لاصلوٰۃ بعد الفجر الا سجدتین (ترمذی وغیرہ) یعنی طلوع فجر کے بعد نوافل میں سے صرف دو سنت رکعتین فجر کی جائز ہیں اور کوئی نفل یا سنت جائز نہیں

(۶ پائی داخل غریب فنڈ)

**س ع۱۹۳** } آیا اسلامی بادشاہ خواہ کوئی بھی ہو حقیقی امام کہلا سکتا ہے یا کہ نہیں؟

سید ناظر حسین پٹواری مال ضلع گجرانوالہ)

**ج ع۱۹۳** } بعد انبیاء کرام کے حقیقی امام وہ بادشاہ ہے جس کا نقطہ نگاہ تنفیذ احکام شرعیہ ہو۔ جیسے سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ۔ ان معنے سے کوئی بادشاہ ہو حقیقی امام ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (الحدیث) ار داخل غریب فنڈ۔

**مسئلہ ع۱۹۴** } مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا جائز نہیں۔ پڑھنے والا سنی ہو یا شیعہ بدعتی ہو یا مرزائی۔

**مسئلہ ع۱۹۵** } جس کے ہاتھ پاک صاف ہوں اس کے ساتھ مل کر کھانا کھا لینا جائز ہے خواہ کوئی ہو سنی ہو یا شیعہ بدعتی ہو یا مرزائی۔ طبعی نفرت ہو تو اختیاراً ہے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا (مل کر کھاؤ یا اکیلے اکیلے ہر طرح تمہیں اختیار ہے)

## (بقیہ مضمون از صـ۱۳)

تمام نبی صرف اپنی قوم اور جماعت اور حلقہ محدود کی طرف آتے رہے۔ مگر سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا قیامت تک جن وانس اولین آخرین کے لئے نبی، ہادی، پیشوا، مقتدا، رہبر بن کر آئے۔ آیت یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا پ ۹۔ وارسلنک للناس رسولا۔ وارسلنک کافۃ للناس۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔ لیکون للعلمین نذیرا۔ حدیث۔ سرور کائنات جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں۔ مجھ سے پیشتر کسی نبی کو پہلے نہیں دی گئیں۔ اوّل فتح و نصرت دیا گیا ہوں دشمنوں کے دل میں از روئے دہشت کسی ایک مہینہ کی مسافت یعنی ایک مہینہ کے سفر تک میرا رعب اور دبدبہ ہے۔ دوم میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔ جس شخص کو نماز کا وقت جہاں آجاوے وہیں پڑھ لیوے۔ سوم مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا۔ چہارم دیا گیا ہوں میں شفاعت عظمیٰ۔ پنجم ہر ایک نبی اپنی خاص قوم یا جماعت یا قبیلہ کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا میں بفضل خدا تمام مخلوقات جن وانس کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ سبحان اللہ کس قدر خصوصیات ہیں۔ ایک حدیث میں چھ خصلتوں کا ذکر ہے۔ چھٹی یہ ہے کہ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الکلم مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں۔ یعنی کلام مختصر معانی بے بہا کثیر التعداد (بخاری ومسلم)

---


## فتاویٰ نذیریہ

از حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

اس کتاب میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے موافق درج ہے۔ تاکہ دقت نہ اٹھانی پڑے۔ ہر اہل حدیث گھر میں اس کا ہونا لازمی ہے۔ قیمت بجائے للعہ کے للعہ

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر


تفسیر بیان القرآن علی علم البیان۔ عربی زبان۔ جس میں سورتوں کا تعلق کی بحث۔ نفیس۔ قیمت ۱۲ روپے (دفتر اہلحدیث) (۱۳۴)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستاں** مندرجہ ذیل خریداران کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہے لہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ آیندہ اخبار کی خریداری جاری رکھنا چاہتے ہیں تو جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں اگر خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بھی حتی الوسع اطلاع دیکر مشکور فرمائیں ورنہ ۲۷ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

**نوٹ** جن احباب کی میعاد مہلت ختم ہے وہ مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں بلکہ ۱۵ ستمبر تک قیمت اخبار ہی ارسال کریں ورنہ اس کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

**غریب فنڈ** سے جاری شدہ اخبارات میعاد ختم ہو جانے پر بند کر دیئے جاتے ہیں اگر وہ بھی آیندہ سلسلہ جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ ارسال کر دیا کریں۔

- ۴۳۵ ایم عبداللہ لعل
- ۷۱۰ مولوی عبدالوہاب
- ۹۲۹ ڈاکٹر نبی محمد خان
- ۲۰۵۳ شیخ عبدالتواب
- ۲۴۸۰ مولوی ابوالوقار قمرالدین
- ۳۶۳۷ بابو امیرالدین
- ۳۷۰۹ مولوی محمد یوسف
- ۳۹۰۴ قاضی محمد رمضان
- ۴۷۷۳ حکیم عبدالواحد
- ۵۵۹۱ منشی محمد حسین صابری
- ۵۶۱۱ حاجی یار محمد
- ۵۶۲۳ مولوی حبیب الرحمن
- ۶۱۲۷ شیخ غلام قادر عبدالرشید
- ۶۵۵۱ محمد قاسم
- ۶۸۴۷ سیٹھ احمد حاجی عبدالکریم
- ۷۱۱۴ بابو عبدالصمد
- ۷۱۲۰ مولوی غلام محی الدین
- ۷۱۴۸ حاجی محمد عمر
- ۷۱۵۲ بابو محمد اسحاق
- ۷۱۹۱ بابو عبدالسبحان
- ۸۰۷۳ حکیم سید محمد حفظ الرحمن
- ۸۰۷۵ ایم خان محمد اسکواٹر
- ۸۲۵۹ ایم برکات احمد
- ۸۵۳۰ حاجی محمد اینڈ برادرز
- ۸۵۳۱ شیخ محمد یوسف محمد حسین
- ۸۶۷۵ سیٹھ یوسف صاحب حبیب
- ۹۲۴۳ چوہدری محمد اسمٰعیل
- ۹۲۵۴ مولوی ابومسعود خان
- ۹۳۲۳ ایم جان محمد
- ۹۴۵۷ ایم محمد اسحاق
- ۹۶۱۱ قاضی عبدالغفور
- ۹۶۱۲ خواجہ عبدالصمد عبدالعزیز
- ۹۶۱۵ محبوب حسن انصاری
- ۹۶۳۱ کے۔ ایس محمد اسحٰق
- ۹۹۹۱ حکیم عبدالحمید
- ۱۰۰۱۸ حاجی احمد حسین
- ۱۰۰۳۲ بابو عنایت اللہ
- ۱۰۰۴۴ شرف الدین
- ۱۰۱۴۸ عبدالغفور
- ۱۰۱۹۹ ایچ۔ ایم پٹواری
- ۱۰۳۷۵ عبدالحمید
- ۱۰۳۸۷ شیخ محمد ثناء اللہ
- ۱۰۶۵۹ مولوی اللہ بخش
- ۱۰۶۸۲ مولانا عبدالوہاب
- ۱۰۷۲۶ مولوی امانت اللہ
- ۱۰۷۳۲ سید رمضان علی
- ۱۰۷۳۹ بابو عزیز الدین
- ۱۰۹۹۷ محمد عبداللہ
- ۱۱۰۱۷ شیخ عبدالرحمن
- ۱۱۰۶۲ غلام اللہ
- ۱۱۱۷۷ شیخ نذیر احمد
- ۱۱۱۸۲ سید الطاف حسین
- ۱۱۲۲۹ مولوی ظل الرحمن
- ۱۱۲۳۴ محمد صادق
- ۱۱۲۴۰ عبدالحلیم خان
- ۱۱۲۴۱ ایم داؤد دادا
- ۱۱۲۴۸ ملا محمد اسحاق
- ۱۱۲۵۲ عبداللہ بن بلال
- ۱۱۲۷۵ ایس۔ ایم ضیاء الرحمن
- ۱۱۲۹۱ سید اصغر علی
- ۱۱۳۶۳ منشی عبدالمجید خان
- ۱۱۳۶۸ چوہدری عبدالرحمن
- ۱۱۴۳۷ مولوی شمس الدین
- ۱۱۴۶۰ مرزا عبدالرؤف بیگ
- ۱۱۴۶۳ حکیم قائم الدین
- ۱۱۴۶۷ سید عبدالباری
- ۱۱۴۶۹ ماسٹر قطب الدین
- ۱۱۴۷۴ سیٹھ حاجی ابوبکر
- ۱۱۴۸۲ مولوی عبدالمجید
- ۱۱۶۰۳ مولوی ابوعبدالجبار محمد محی الدین
- ۱۱۶۱۰ ڈاکٹر غلام محی الدین
- ۱۱۶۱۶ شیخ محمد محسن
- ۱۱۶۵۷ مولوی نذر حسین
- ۱۱۶۶۳ ماسٹر احمد اللہ
- ۱۱۶۸۹ مسٹر ممتاز علی خیر محمد
- ۱۱۶۹۰ مولوی محمد حبیب اللہ
- ۱۱۶۹۱ چوہدری جھنڈا فیروز
- ۱۱۶۹۶ رمضان علی
- ۱۱۶۹۸ عبدالعزیز
- ۱۱۷۲۹ بابو عبدالرحمن
- ۱۱۷۳۳ میاں احمد دین جمال الہٰی
- ۱۱۷۳۴ سید پیر صاحب
- ۱۱۷۳۵ مولوی سید عبدالرزاق شاہ
- ۱۱۷۵۶ مولوی اللہ دتہ
- ۱۱۸۴۱ سراج الحق
- ۱۱۸۴۹ مولوی غلام رسول مجاہد
- ۱۱۹۱۱ ایم ثناء اللہ

**غریب فنڈ**

- ۹۶۸۹ ابوعبدالہی محمد فاضل
- ۱۱۸۰۴ مولوی محی الدین
- ۱۱۳۹۳ ندوۃ الطلبا گوجرانوالہ

**مضامین آمدہ** جناب شاکر صدیقی صاحب سیکرٹری انجمن اہل حدیث بنگلور۔ مولوی عبدالعزیز عبدالجبار۔

**ضرورت ہے** مجھے تفسیر ترجمان القرآن جلد ۲-۳ دوم کی ضرورت ہے کوئی صاحب بھیج دیں تو مطالعہ کر کے واپس کر دوں گا۔ اگر قیمتاً مل جائے تو خریدنے کو تیار ہوں۔ (ڈاکٹر محمد حسن سول ہسپتال کوئٹہ)

**ایضاً** مجھے تفسیر ثنائی اردو مکمل کی ضرورت ہے کوئی صاحب خیر صدقہ جاریہ فرما کر مجھے خرید دیں۔ راقم علی حسن خان آزاد واعظ الاسلام موضع برہنڈہ ڈاک خانہ بلنا پور ضلع مظفر پور)

**ضرورت اخبار** مجھے اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کی بہت خواہش ہے مگر خود قیمتاً نہیں خرید سکتا۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں (سائل مذکور)

**دعائے صحت** میرا بیٹا عبدالقیوم اور میرا چچا محمد عبداللہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ناظرین کرام ان کیلئے دعائے صحت کریں۔ (راقم محمد عبداللہ از کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

**شکریہ بر تعزیت** میرے والد محترم حاجی حافظ عبدالرحمن صاحب مرحوم کی رحلت پر میرے بہت سے بزرگوں اور دوستوں کے پیغام تعزیت و ہمدردی تاروں و نیز خطوط کے ذریعہ میرے پاس آئے جو ہمارے اندوہ گین دلوں کے لئے بے حد باعث تسلی و تقویت ہوئے چونکہ ان تمام خطوط اور تاروں کے انفرادی طور پر جواب دینا میرے لئے دشوار ہے اس لئے جریدہ اہلحدیث کے ذریعہ میں تمام بزرگوں اور دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں والد محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق و ہمت بخشے۔ (محمد عبدالمتین خلف حاجی حافظ عبدالرحمن صاحب مرحوم محلہ مدن پورہ بنارس)

تفسیر ثنائی اردو مکمل کی قیمت بارہ ۱۲ روپیہ ہے۔ وزن تقریباً پانچ سیر جس کا محصول ڈاک پونے تین روپیہ ہوتا ہے

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## حکومت نجدیہ اور ایرانیہ وغیرہ

آج کل مسلمان باوجود سیاست دان بلکہ اڈیٹر اخبار سیاست ہونے کے کسی اسلامی حکومت کو محض مذہبی نقطۂ نگاہ سے پرکھتے ہیں اس لئے جونہی ان کو کسی اسلامی حکومت سے ذرا سا اختلاف رائے ہوتا ہے فوراً اس کی مخالفت پر تل جاتے ہیں. حالانکہ معیار شناخت یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس طریق سے کوئی اسلامی سلطنت ساری اسلامی دنیا میں مقبول نہیں ہو سکتی ہاں یہ کسوٹی ہو سکتی ہے کہ حکومت اپنا پرنسپل (اصول سلطنت) ان انتظامی احکام کو بنائے جو خدا و رسول کے مقرر کردہ ہیں. یہی ایک معیار ہے اور یہی ایک محک ہے جس پر کوئی اسلامی سلطنت اچھی یا بری پرکھی جا سکتی ہے. آیئے اس معیار سے ہم حکومت نجدیہ اور ایرانیہ کی پڑتال کریں. حکومت نجدیہ کی نسبت گو مخالفین کتنا ہی پروپگنڈا کریں دو باتوں سے تو انکار نہیں کر سکتے. (۱) حسن انتظام اور امن و امان. (۲) حدود شرعیہ کا اجرا اور اسلامی عربی وضع کی پابندی اس کے مقابلہ میں ایران کا حال بھی سن لیجئے. یہ کسی سُنی یا اہل حدیث کے منہ سے بلکہ خاص شیعہ کے قلم سے. ایرانی حکومت نے بھی سابقہ افغانی حکومت کی طرح رعایا کو یورپی لباس پہننے پر مجبور کیا ہے. اسکے نتیجہ کا مرثیہ لکھنؤ کا (شیعہ) اخبار الواعظ لکھتا ہے اور واجبی رنج و غم سے لکھتا ہے. ناظرین بغور پڑھیں بلکہ ہم سفارش کرتے ہیں کہ شیعہ گروہ کے اس رنج و غم میں شریک ہوں. الواعظ کے الفاظ یہ ہیں:-

"**ایران میں مغربیت کا سیلاب** | وہ سرزمین جو اسلام کا گہوارہ اور اہل علم کا ہمیشہ مرکز رہی وہ ملک جس کے فرزندوں نے عالم میں اسلام کا ڈنکا بجایا وہ علم پرور خطہ جس کی آب و ہوا ہمیشہ علوم و کمال کے لئے خوشگوار رہی وہ ایران جس کے محدث اور مفسر مرجع خلق رہے وہ ایران جو سُنی شیعہ علماء کا سرچشمہ تھا وہ ایران جس پر تہذیب اسلامی کو فخر تھا مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ اوس اسلام پناہ سلطنت کے لئے اس طرف ایسی خبریں آ رہی جو حد درجہ مایوس کن ہیں. یہ معمولی حادثہ نہیں ہے کہ روضہ مبارک رضوی میں بازار قتل گرم ہو اور نمازی گولیوں کا نشانہ بن جائیں.

ہم کو مدبرین ایران کی جلد بازی پر تعجب ہے کہ ان کو تہذیب مغربی کے جذب کرلینے میں اتنی جلدی کیوں ہے. اگر کوئی خاص تحریک نہ کی جائے جب بھی مغربی مذاق کا ایران میں رواج پا جانا یقینی ہے جیسا کہ عام رجحان خود اس کا گواہ ہے پھر باوجود اس کے ایک دم لباس اور وضع میں انقلاب کی کوشش کیوں ہے. ایران جس سرعت سے اپنے قومی اور ملی لباس کو چھوڑ رہا تھا اس رفتار کو دیکھتے ہوئے دس بیس برس سے زیادہ انتظار کرنا نہ پڑتا مگر تجدد پسند طبائع نے اتنا انتظار کرنا بھی گوارہ نہیں کیا اور سنا جاتا ہے کہ تبدیل لباس کے خلاف خصوصیت سے علماء کی طرف سے جدوجہد جاری ہے."

(الواعظ لکھنؤ ۵ ۸. اگست ۱۹۳۵ء)

پھر اسی مرثیہ کو اگلے پرچے میں دہرایا ہے:-

"**ایران کی غیرتِ ملی کا خاتمہ** | ایران جو شیعوں کی آبادی کی کثرت اور علماء کا مرکز ہونے کی وجہ سے تمام ممالک اسلامی میں شیعوں کے لئے خصوصیت سے مایہ ناز تھا محض روحانی ربط کی وجہ سے ہر شیعہ جو دنیا کے کسی گوشہ میں بھی ہو وہ ایران سے کم از کم اتنی محبت کرتا تھا جتنی ایک محب وطن کو اپنے وطن سے ہو سکتی ہے. ایران کی ہر ترقی کو شیعہ اپنی ترقی سمجھتے تھے ایران کا رفاہ گویا شیعوں کا رفاہ تھا.

آج تمام دنیا کی شیعی آبادی میں رنج و افسوس کی ایک لہر دوڑ گئی ہے جس سے ہر فرد ملت بے چین نظر آ رہا ہے. ایران تجدد کے جس جنون میں مبتلا ہے اسے کوئی مسلمان بھی اطمینان کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا چہ جائیکہ شیعہ جو دین پرستی میں اپنی آپ نظیر ہیں. مشہد مقدس سے آنیوالے زائرین حکومت کے تازہ اقدامات کی دلگداز اور طویل شکائتیں لیکے پلٹ رہے ہیں. ایرانی اخبارات سے جو اطلاعات حاصل ہو رہی ہیں وہ بھی زائرین کی کسی نہ کسی طرح تائید کر رہی ہیں.

**مدرسہ کے تازہ وارد واعظ کا خط** | مولانا عدیل اختر صاحب جو مدرسۃ الواعظین کے نامور اور قدیم واعظ ہیں حال ہی میں عراق اور مشہد مقدس کی زیارت سے مشرف ہو کے واپس آئے ہیں مولانائے موصوف اُس دن مشہد مقدس ہی میں موجود تھے جس دن وہاں گولیاں برسا کے دادِ شجاعت دی گئی ہے."

(الواعظ لکھنؤ ۱۶-۱۷ اگست ۱۹۳۵ء)

**واقفان سیاست اسلامیہ اور "سیاست" کے شاف کے ارکان سے خطاب** | برادران اسلام ہم شرفی تیاب غور کریں رسابق افغانستان اور ایران کی یہ روش موجب تباہی، باعث بربادی اور ملک دشمنی ہے یا حکومت نجدیہ کی روش. جواب میں مثلاً قیاب کو دخل نہ دیجئے گا محض سیاست اور فلاح ملکی پر نظر رکھ کر جواب دیں.

**ہمارا یقین ہے** | کہ تاریخ اپنے واقعات دہراتی ہے جس طرح ساڑھے تیرہ سو سال پہلے عرب سے اصلاح شروع ہوئی تھی وہ چونکہ بڑی قوت قدسیہ سے ہوئی تھی اس کا اثر تمام عرب پر پہنچ کر کم و بیش تمام دنیا میں ظاہر ہوا. حکومت نجدیہ بھی چونکہ اسی کی متاسی اور تبع ہے اس لئے عنقریب ہی سارے ملک عرب میں اس نجدی سیاست کا اثر پہنچ جائے گا. انشاء اللہ.

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے شاہا
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

(مسدس حالی - خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور تصنیف - قیمت ۱۲ر نیز ... اہلحدیث) (۳ ہم)

ahmadimuslim.de

# روزنامہ سیاست لاہور

## مورخہ ۲۹ جولائی ۳۵ء

(ایک واقف کار مراسل خصوصی کے قلم سے)

مذکورہ بالا پرچہ میں ایک خبر بعنوان "مکہ معظمہ کی عظمت کو تباہ کیا جا رہا ہے" شائع ہوئی کہ اب مکہ معظمہ کی زندگی میں ایک اور انقلاب ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اب یہاں ہوٹل اور ریسٹورینٹ اور سینما ہال کھلنے والے ہیں:

حقیقت میں یہ خبر بے بنیاد، مخالفانہ پروپیگنڈا ہے جو کہ مخالفوں کا شیوہ ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حجاز مقدس میں ہوسٹل عرصہ تین سال سے قائم ہیں اور ہر سال ایام حج میں متعدد اصحاب ان میں رہائش پذیر ہوتے ہیں اور یہ جگہیں معزز حجاج کے لئے بہترین باراحت اور کم خرچ ہیں۔ خصوصاً اُن اصحاب کے لئے جن کا کھانے کا انتظام باقاعدہ اور تسلی بخش نہ ہو۔ اور دوسرے مقامات سے بدرجہا اعلیٰ جائے قیام ہیں۔ گذشتہ تین سال میں ہر ایک قوم کے اعلیٰ طبقہ کے حضرات ان ہوسٹلوں میں رہ چکے ہیں۔ مثلاً مصری، ہندی، شامی ومغربی وغیرہ۔ اخراجات زیادہ نہیں۔ ہر ایک اوسط درجہ کا حاجی بخوشی برداشت کر سکتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ رہائش کا بھی انتظام ہے۔ اور پردہ دار مستورات اور عائلہ کے لئے جدا محلات ہیں۔ جو اصحاب اب تک مقیم ہو چکے ہیں اُن کے مشاہدات سے واضح ہے کہ یہ ہوسٹل واقعی مفید ہیں۔ جن کے قیام کی تجویز بھی بیرونی حضرات نے کی تھی۔ جو ہندوستانی شرفا ان ہوسٹل میں رہ چکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

نواب زادہ ممتاز علی خان آف مالیر کوٹلہ۔
ڈاکٹر رجب علی پٹیل بمبئی۔
مسٹر محمد یونس بیرسٹر ایٹ لاء پٹنہ
حاجی عبداللہ جان آرمی کنٹریکٹر راولپنڈی۔
لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر عبدالرحمٰن لودھی انبالہ۔
خان بہادر میاں عبدالعزیز سپرنٹنڈنٹ انجینئر یو۔پی

ان متذکرہ بالا اصحاب سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ آیا ایسے ہوسٹل معزز حجاج کے لئے مفید ہیں یا نہیں کیا ان کا قیام ضروری تھا یا نہیں۔ یا کہ یہ اُن معنوں میں ہوسٹل ہیں جیسے معزز سیاست سمجھ رہا ہے۔

ان کے علاوہ دوسرے ہوسٹل گذشتہ سال سے بنک مصر نے قائم کئے ہیں اور یہ بنک مصر کے ڈائرکٹر طلعت پاشا حرب کی مساعی کا نتیجہ ہے یہ بنک حجاج کے نقل و حرکت کے تمام انتظام اپنے ذمہ لیتا ہے جیسے کہ یورپ میں ٹامس کک۔ اُن کے اپنے جہاز ہیں جسے حکومت مصر نے حجاج کی آمد و رفت کا ٹھیکہ دے رکھا ہے۔ کیونکہ اعلیٰ طبقہ کے حجاج کی رہائش و خوراک کا انتظام بھی بنک کے ذمہ ہے۔ لہٰذا یہ ہوسٹل بھی بنک کے سرمایہ سے کھولے گئے ہیں۔ بنک مصر کے حسن انتظام کے باعث حجاج مصر کی تعداد میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ اور گذشتہ تین سال میں اُن کی تعداد چار گنا سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اسی ہوسٹل میں امسال علامہ عبداللہ یوسف علی (مقیم لاہور) بھی فروکش تھے۔ جن سے دریافت کرنے پر مدیر سیاست کی غلط فہمی شاید دور ہو جائے۔

باقی رہا سینما ہال کے کھلنے کا۔ سو یہ سراسر غلط ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ممالک عربیہ میں گرامو فون کا رکھنا بھی جرم ہے اور سخت ممنوع ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا محکمہ امر بالمعروف کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ چہ جائیکہ سینما ہال کے قیام کی امید ہو کسی یورپین کمپنی نے حج کی فلم لینے کی استدعا کی تھی لیکن جلالۃ الملک نے سختی سے انکار کر دیا تھا ابن سعود کے مخالف جائیں اور سینما ہال کے کھولنے کی کوشش کریں۔ پھر معلوم ہو کہ کیا گزرتی ہے۔

# پنجاب ایگریکلچرل کالج

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے طلباء کی تعداد میں ۱۶ کا اضافہ ہوا۔ ۲۹ طلباء نے زراعت میں بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی۔ کالج کی سرگرمیوں کا ایک نمایاں پہلو وہ مختصر نصاب تھے جن میں پھلوں کی کاشت اور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں رکھنے کے طریقوں کی تعلیم دی گئی جو بہت مقبول ہوئی تحقیقاتی شعبہ میں لگاتار توسیع ہوتی رہی۔ اس کالج میں زراعت کے جملہ شعبوں اور پھلوں کی کاشت کے متعلق نہایت ہی مفید تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز کالج کے فارموں پر عملی تجربات بھی کرائے جاتے ہیں۔

اس ادارہ کے فارغ التحصیل طلباء کو سائنٹیفک زراعت میں اپنی ابتدائی سرگرمیوں کے باعث بجا طور پر شہرت حاصل ہوئی۔ صوبہ نے زراعت کے سائنٹیفک طریقوں اصلاح یافتہ بیجوں اور جدید آلات زراعت اور فصلوں کو تباہ کرنیوالے کیڑوں کے استیصال کے متعلق جو وسیع پیمانہ پر ترقی کی ہے اس کا سہرہ اس کے طلباء کے سر پر ہے۔ جو کالج سے نکلنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے بھائیوں کو ایک پیغام پہنچانا ہے۔ اور ایک مشن کی تکمیل کرنا ہے۔ کالج کی شہرت اور مقبولیت کا معیار بدستور قائم ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ کالج میں نئے طلباء کی تعداد میں روبہ ترقی ہے۔ گذشتہ سال ۱۷۶ امیدواروں نے داخلہ کے لئے درخواستیں دیں۔ سال زیر تبصرہ میں ان کی تعداد ۲۰۹ تک پہنچ گئی۔ گذشتہ سال ۵۹ طلباء داخل کئے گئے اور سال مذکور میں ۷۸۔ ان میں ۴۶ طلباء قانونی حیثیت سے زراعت پیشہ تھے۔ کاشتکاروں کے لئے سہ ماہی کی ۵۰ فیس یکمشت ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حکومت نے یکم جنوری ۳۴ء سے ایک سال کے لئے بطور تجربہ ماہوار فیس ادا کرنے کی رعایت منظور فرمائی ہے۔ ابھی تک تو یہ زراعتی طلباء کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے اور توقع ہے کہ اس سے کاشتکاروں کے لڑکوں کو کالج ہذا میں داخل ہونے کی مزید ترغیب ملے گی۔ کالج میں سرکاری وظائف کے مکرر اجراء کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ کیونکہ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ زمینداروں کو بیش از پیش امداد کی ضرورت ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور

خون کے آنسو - مظلوموں کی حکایت من گردی (۸۶۴) [illegible]

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵/۵

## سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

## ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۱۲/

طلاء ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر دکھاتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاری یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

(ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

## مومیائی ۱۵/۲۷

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳/ پاؤ بھر ۵/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۸۶۵)

### تازہ شہادات

**جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل۔**

"مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں۔ فائدہ بہت پہنچا پھر ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں" (۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء)

**جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ**

"اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور بااثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

**جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا:** "آپکے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں مفید معلوم ہوتی ہے ۹ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## اکسیر ہاضمہ ۲۸

اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت سی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی۔ نفخ کا ہو جانا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی جانا۔ کھانا ہضم نہ ہونا۔ طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ ۱۲/ محصول ۵/

**اکسیر موتی دانت۔** دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کردینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

## سرمہ نور العین ۹/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ ۱۲/

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

## رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے پر ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۵/ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

## فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۲۲/۲۵ ع ۱۷۵۷

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچائیے، دونوں جہاں میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں کی طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں تو سے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، رو ہے (گوہانجنی) ڈھلکے، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جکو ۲ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، روسا اور عہدہ داران کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا خرچ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ فی الفور منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ ہونا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانیوالا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا (۶۶۶) قیمت فی پیکٹ صرف ۸ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ پتہ:۔ **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

---

# عیسائی مشن کی تردید میں

**تقابل ثلاثہ** } مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ امرتسری۔ اس کتاب میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

**توحید و تثلیث** } تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر۔ مصنفہ مولانا صاحب موصوف

**جوابات نصاریٰ** } مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ یعنی رسالہ "حقائق قرآن" کا جواب "معارف قرآن" اور "اثبات التثلیث" مصنفہ پادری عبد الحق کا جواب "اثبات التوحید"۔ اور "میں مسیحی کیوں ہوا" مصنفہ پادری سلطان محمد پال ایڈیٹر نور افشاں" کا جواب "تم عیسائی کیوں ہوئے"۔ سب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے نا قابل تردید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت صرف ۹ر

**عصمۃ النبی** } اس رسالہ میں عیسائیوں اور مخالفین اسلام کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ معاذ اللہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایکدفعہ سہواً بتوں کی تعریف کی تھی۔ قیمت ۳ر

**نوید جاوید** } جس کو امام المناظرین مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور رحمہ نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کر کے اعلان فرمایا تھا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات عیسائیت وغیرہ کی طرف سے اسلام پر نقلاً یا عقلاً ہوئے ہیں یا ہونگے۔ ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ طبع ثانی میں ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہائت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲ر۔

### کتب متعلقہ عام اہل اسلام

**تعلیم القرآن**۔ مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ مطلب چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

**قرآن اور دیگر کتب** } قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱ر

**اسلامی تاریخ** } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں بیان چھوٹے بچوں کے لئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

**خصائل النبی** } ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پرنور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ چھوٹے بچوں کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۱ر

**السلام علیکم** } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱ر

منگانے کا پتہ:۔ **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

# کتاب التعویذات

مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی رحمہ۔ اس میں وہ تمام اعمال قرآنی وحدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ جن کو بزرگان دین مختلف مشکلات میں اپنا معمول بناتے تھے قیمت صرف ۶ر قابل دید ہے۔

# عملیات مشائخ

اس میں اہل اسلام کے مشہور اولیاء اللہ کے عملیات اور وظائف دین و دنیا کی حل مشکلات کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔

ملنے کا پتہ:۔
**منیجر "اہلحدیث" امرتسر**

ahmadimuslim.de

# اُف! کیسا بُرا موسم ہے!

## بدہضمی — جی متلانا — دست — قے — بخار — کھانسی

ایک یا دوسری تکلیف آدباتی ہے۔ قدرت نے اس موسم میں پھل تو بہت پیدا کئے ہیں لیکن انہیں سے فائدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے جو آج کل اپنے ہاضمہ کو درست رکھتے ہیں ورنہ آپ دیکھتے ہی ہیں جو اس موسم میں ہو رہا ہے۔ جو کچھ صحت ہے وہ بھی ان دنوں گر جاتی ہے۔ شک نہ کرو ہزارہا استعمال کنندگان کی نصیحت پر عمل کرو اور

# امرت دھارا رجسٹرڈ

کو گھر میں ہر وقت موجود رکھو اور کوئی بھی تکلیف ہو جائے اس پر پورا اعتبار کرو۔ فوری اثر ہوگا۔ دنوں کی امراض گھنٹوں میں اور گھنٹوں کی منٹوں میں دُور ہونگی۔ ورنہ بیماری رُک ضرور جاویگی۔ روزانہ استعمال سے ہاضمہ ٹھیک رہیگا تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائینگے اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں۔ صحت روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ) نمونہ صرف آٹھ آنہ (۸)

(۸۶۷)

**احتیاط۔** نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دُکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- **امرت دھارا ۲۳ لاہور**

۲ المشتہر:- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

---

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

**ہدایات الزوجین** } اس رسالہ میں نکاح طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے ہیں قیمت ۱ر

**کلمہ طیبہ** } کلمہ شریف لا الٰہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

**شریعت اور طریقت** } اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

**رسوم اسلامیہ** } رسوم مروجہ بدعیہ کو شریعت کے خلاف ثابت کرکے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان قیمت ۱ر

**الفوز العظیم** } قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان کی حکمتوں کا بیان۔ قیمت ۴ر

**اتباع الرسول** } امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتوےٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

**دلیل الفرقان** } بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قیمت ۳ر

**اسلام اور برٹش لاء** } اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴ر

کتابیں منگوانے کا پتہ:-
**مینجر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

# مترجم و معری [illegible]آن شریف و حمائلیں

**معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ** مع کامل تفسیر اردو [illegible] دل والا زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی اور ترجمہ د[illegible] اشرف علی صاحب صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط و غلطی لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین معوایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالہ سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا حنا شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ ہے

**قرآن شریف مترجم** از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ مجلد پارچہ ۲٤ مجلد چرمی [illegible] کاغذ کتابت طباعت عمدہ [illegible]

**قرآن شریف مترجم** از ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تقطیع کلاں خوشخط، حنا شدہ، جلی ٹائٹل نہایت خوبصورت اور رنگین جلد چرمی سنہری ہدیہ صرف سکے روپے

**قرآن شریف معری** پندرہ سطری مجلد پارچہ۔ خوشخط و صحیح۔ صرف تلاوت کے لئے ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی ؏

**حمائل شریف مترجم** ترجمہ با محاورہ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اس کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حنا شدہ مجلد چرمی۔ ہدیہ ؏

**حمائل شریف مترجم** ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب جلد عمدہ پختہ۔ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے۔

**معجز نما حمائل شریف** مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی [illegible] پر متعدد و مستند عربی تفاسیر کے خلاصے [illegible] عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و[illegible] سوانحعمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ [illegible] نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی۔ پختہ۔ ہدیہ للعہ روپے۔

**حمائل شریف معری** یہ حمائل شریف نہایت خوشخط اور [illegible] ہے

اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ شہر امرتسر میں چھپی ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۰ر

**حمائل شریف مترجم** از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

**اکیس خوبیوں والی حمائل شریف** اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزوں ہے جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ خط نہایت پاکیزہ، واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت معتبر اور مستند ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع مخزن المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی، منقش نہایت پختہ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ ہدیہ للعہ

## ایک روپیہ میں چھ رسالے

(۱) **قال اللّٰہ**۔ جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا [illegible] مصنفہ مولانا نواب [illegible] خان رئیس بھوپال۔ قیمت ۴ر

(۲) **قال الرسول**۔ یہ کتاب [illegible] کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ و[illegible] کا لب لباب بڑی خوبی [illegible] ہے۔ قیمت ۴ر

(۳) **خطبہ عید اضحیٰ**۔ از مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے۔ وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔

(۴) **دعوت عمل**۔ از مولانا ابو الکلام آزاد۔ غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ قیمت ۴ر

(۵) **الحریت فی الاسلام**۔ اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

(۶) **توصیہ شہادت**۔ شہادت امامین سے ایک درس [illegible]

نوٹ۔ یکمشت ایک روپیہ میں دی جائیں گی۔ المشتہر۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

**قرآن مجید مترجم تقطیع کلاں** از ترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہایت خوشخط۔ حروف جلی کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت ۰۰۰ صفحات۔ ہدیہ عہ روپے

**نجوم الفرقان** الفاظ قرآنی کی فہرست جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے گئے ہیں۔ قابل دید چیز ہے۔ ہدیہ صرف ؏

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف [illegible] نیز کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی مکمل فہرست کتب مفت طلب [illegible] منگوانے کا پتہ یہ ہے:

## دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔


بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۵

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث مصطفےٰ برجان مسلم دا شتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے " ۶ ؎

عام خریداران سے " " ۵ ؎

" " ششماہی ۲ ؎

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۲ ؎

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

## امرتسر ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

### فہرست مضامین


اخبار اہل حدیث ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ص۲

وہابیت پر بہتان ۔ ۔ ۔ ۔ ص۳

قادیانی مشن ۔ ۔ ۔ ص۴

پنڈت راجہ رام صاحب شاستری کو چیلنج ۔ ص۵

عرس نامہ شاکر ۔ ۔ ص۷

وید درشن ۔ ۔ ۔ ۔ ص۸

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ خیز ص۹

مذاکرہ علمیہ بابت فوٹو گرافی ص۱۰

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ص۱۱

متفرقات ص۱۴ ۔ ملکی مطلع ص۱۵

اشتہارات ۔ ۔ ۔ ص۱۶


67552

## اخبار اہل حدیث

(از مولوی عبدالحکیم صاحب آزاد مظفر پور مولا نگری مدرس فیض عام مئو)

مذہب اہل حدیث اے مظہر شان حدیث
تو نے روشن کردیا دین نبی کی شان کو

جان و دل سے پیروی کرتا ہے احمد کی ہی
سامنے رکھتا ہے انکے فعل اور فرمان کو

آتا ہے میدان حق میں جب کبھی یہ جنگ کو
توڑ دیتا ہے یہ اپنے خصم کے برہان کو

خصم اسکا عہد پر اپنے نہ رہتا ہے کبھی
مستقل رکھتا ہے اپنے عہد کو پیمان کو

ہیں مناظر شیر پنجاب اور فاتح قادیان
آپ نے پورا کیا ہر خصم کے ارمان کو

حکم احمد سے کبھی باہر نہ ہو آزاد تو
کیونکہ کہتا ہے بُرا ہر شخص نافرمان کو

تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ صادق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف و فتوی

مولانا ثناء اللہ کے زیر اہتمام ... مطبوعہ ... شائع ہوا۔ ... منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر (۸۲۹)

# انتخاب الاخبار

**مقامی حالات** | بلدیہ امرتسر کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے۔ ۲۱ اگست سے ۳۰ اگست تک ۴۳۶ بچے پیدا ہوئے اور ۲۵۸ مر گئے۔ جن میں سے صرف ایک موت ہیضہ سے واقع ہوئی۔

— بلدیہ کے ایک اجلاس میں سپرنٹنڈنٹ میونسپل مدارس کا معاملہ پیش ہوا۔ چونکہ مذکورہ محکمہ کی بابت اکثر ممبران کو شکایت تھی اس لئے اکثر کثرت آرا سے صاحب موصوف کو معطل کرنے کی پرزور درخواست کی گئی۔

— امرتسر، سیالکوٹ اور گورداسپور کے اضلاع میں سکھ زئی قوم کو زراعت پیشہ قرار دیدیا گیا ہے۔

— امرتسر میں چند دنوں سے گرمی پھر زوروں پر ہو گئی ہے۔ لوگ بارش کے لئے بیتاب ہیں۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔

**پنجاب و ہندوستان** | حضور نظام حیدرآباد دکن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے چانسلر مقرر ہو گئے ہیں۔

— تمیا گلی کی اطلاع مظہر ہے کہ وادی گندب میں آزاد سرحدی قبائل افغانان اور سرکاری افواج میں تصادم ہو جانے سے قبائل کے چالیس افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے اور سرکاری افواج کے پانچ سپاہی ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

— بنگال کونسل نے مزید تین سال کے لئے مقامی گورنمنٹ کو خاص اختیارات دیدئیے ہیں۔

— راولپنڈی میں شہید گنج کانفرنس ختم ہو گئی ہے اس کی صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری نے کی تھی قرار پایا کہ تمام امکانی طریقوں سے جن میں سول نافرمانی بھی شامل ہو مسجد شہید گنج واپس لی جائے اس ضمن میں صدر موصوف کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے اور ان کو اختیار دیا گیا کہ جب چاہیں سول نافرمانی شروع کر دیں۔

— بمبئی سے ۳۱ اگست کو ۱ کروڑ ۴۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۹۵۹ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے

**بیرونی ممالک** | جاپان میں ایک نئی وبا نمودار ہوئی ہے جس سے مریض کو پہلے غنودگی ہوتی ہے پھر کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے اور حلق خشک ہو جاتا ہے صرف ٹوکیو میں اس وبا کے ۱۱۱ کیس ہوئے ہیں جن میں سے ۵۶ اموات واقع ہو گئیں۔

— ضلع ٹوکیو میں کثرت باراں کے باعث زبردست سیلاب آیا۔ آٹھ ہزار مکانات زیر آب اور تین ہزار افراد خانماں برباد ہو گئے مالی نقصان بہت ہوا ہے۔

— ملکہ بلجیم بادشاہ کے ہمراہ موٹر میں سیر کر رہی تھیں۔ موٹر بے بس ہو کر درخت سے ٹکرا گئی جس سے ملکہ کی موت واقع ہو گئی۔ اور بادشاہ مجروح ہوئے۔

— ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کے تیسرے بیٹے ڈیوک آف گلاسٹر کی نسبت الائس مونٹیگ ڈگلس سکاٹ سے ہو گئی ہے۔

— مسولینی ڈکٹیٹر اٹلی نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر جنیوا میں اٹلی کے خلاف نہر سویز بند کر دینے کا فیصلہ ہو گیا تو اٹلی جمعیت اقوام سے علیحدہ ہو جائیگا۔ اور جو حکومت بندش کا معاملہ چھیڑیگی اس سے جنگ کریگا جس میں ایک کروڑ جانیں ضائع ہونگی نیز اس نے دو لاکھ نوجوانوں کی بھرتی کا اعلان کر دیا ہے۔

— حال ہی فرانس اور اٹلی میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر نازیوں نے آسٹریا میں کوئی شورش کی تو فرانس اٹلی کی امداد کریگا اور ابی سینیا میں جنگ کی صورت میں فرانس اٹلی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گا۔

— لندن دفتر خارجیہ حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ تمام برطانوی رعایا کو اٹلی یا ابی سینیا کی فوج میں بھرتی ہونیکی ممانعت کی گئی ہے خلاف ورزی کرنیوالے کو دو سال قید اور پانچسو پونڈ جرمانہ کیا جائیگا۔

**مضامین آمدہ** | منشی محمد عبد اللہ معمار ۳ عدد۔ وشدۃ مسلمانان چنلو۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل۔ فرخ حسین۔ شیخ قاسم علی۔ سید امیر شاہ جیلانی۔

**غیر مقبولہ** | نقض عہد۔ معیار نبوت۔ سورہ بقر کی تفسیر اور گائے کی اہمیت۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴)

کیا اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس سکول کو خود لے لیتے اور اس سکول کا نام عبد الرحمٰن اہل حدیث ہائی سکول رکھ دیتے تو مرحوم کا نام بھی ہمیشہ روشن رہتا اور جماعت اہل حدیث کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی اور یہ جماعت بھی زندہ جماعتوں میں شمار ہوتی۔ ورنہ چندہ لیتے وقت برادران یوسف سبز باغ دکھا کر چندہ لے لیتے ہیں اور جب کام نکل جاتا ہے تو پھر کسی اہل حدیث کو نہیں پوچھتے پس اس توقع سے دونوں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

دوسری گذارش یہ ہے کہ مرحوم نے حضرت مولنا ابو الوفاء صاحب مدظلہ کی معرفت اہلحدیث کانفرنس کو دعوت دی تھی کہ اپنا آیندہ اجلاس بنارس میں کرے کانفرنس نے بہت ہی شکریہ سے اس دعوت کو قبول کر لیا تھا۔ مرحوم کی طویل علالت نے کانفرنس کا اجلاس نہ ہونے دیا اور کانفرنس نے کسی اور مقام پر بھی اپنا اجلاس نہیں کیا۔ افسوس کہ اب مرحوم ہم میں نہیں ہیں کہ اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ ساتھ ہی اسکے خوشی بھی ہے کہ مرحوم کے بچے جانشین موجود ہیں۔ بس کیا ہی اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس دعوت کو تکمیل تک پہنچاتے مجھے یقین ہے کہ مرحوم کے ورثا کانفرنس اہل حدیث کے اجلاس کے بنارس میں منعقد کرانے کے سلسلہ میں جو کچھ کرینگے ان سب کا ثواب مرحوم کو پہنچیگا اور مرحوم کی روح شادکام ہوگی۔ مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے توحید و سنت کی اشاعت سے بڑھ کر اور کیا کام ہو سکتا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ میری ان دونوں گذارشوں پر مرحوم کے ورثا ضرور غور فرمائینگے۔ جماعت اہل حدیث نتیجہ کی منتظر ہے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

(ایک خادم جماعت اہل حدیث از ضلع مراد آباد)

**آہ! عبد الحلیم ناظم مرحوم** | مولوی عبد الحلیم ناظم صدیقی مدیر محدث جو کل دنیا میں سرگرم عمل تھے ۲۴ اگست ۱۹۳۵ء کو خدا کی رحمت کی آغوش میں چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم خوش خلق، زندہ دل اور ادیب و فطرتی شاعر تھے۔ عمر صرف ۲۴ سال کی تھی۔ اس کم سنی کے باوجود رحمانیہ کے مدرس، محدث کے مدیر اقامہ کے نائب مدیر تھے۔ باوجود



ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

## وہابیت پر بہتان

(۴)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا نمبر ۲۴ ختم ہوا ہے۔ آج نمبر ۲۵ سے شروع ہوتا ہے۔

**اعتراض ۲۵** } ثناء اللہ وہابی زکلای مجتہد صاحب فرماتے ہیں۔ فرشتوں کا وجود نہیں فرشتے چونکہ مجردات ہیں۔ اس لئے اُن کے پروں سے ان کے قویٰ مراد ہیں۔ رسالہ ترک اسلام صفحہ ۱۳۹ سطر ۲ نمبر ۸۶ مطبوعہ اہلحدیث۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شخص سراج امت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسے پاکباز اور ماہرین قرآن و حدیث و اصحاب کشف جیسے بزرگوں کی تقلید اور اُن پر قرآنی و حدیثی تحقیق میں اعتبار و حسن ظن کی تردید کیا کرتا ہے اور ان سے بدظن کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ تاکہ پھر قرآن و حدیث میں اپنے طبع زاد ڈھکوسلے منوا سکے۔ جیسے کہ مرزا علیہ ما علیہ نے کیا۔ اور اگر سلف پر اعتماد اور ان کی تقلید دنیا میں رہ گئی تو پھر ان کی ملحدانہ تفسیریں ٹھکرا دی جائینگی ۔"

**جواب ۲۵** } ائمہ کرام خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے تو ہم کو دلی محبت ہے۔ مگر تمہارے جیسے دروغ بافوں نے ان ائمہ کرام کو بھی بدنام کر دیا ہے۔ شرک و بدعت کی رسومات میں تو تم کو پلاؤ زردہ اور مٹھائی کھانے کو ملتی ہوگی جھوٹ بولنے اور افترا کرنے میں تم کو کیا ملتا ہے۔ محبوبہ سعاد (عربیہ) کا عاشق اس کے مواعید کا ذبہ سے تنگ آکر کہہ اٹھا تھا ؎

ما مواعیدھا الا الا باطیلُ

(اس کے وعدے سارے جھوٹ ہوتے ہیں)

یہی حال اس الدالخصام پارٹی کا ہے ان کو مطلق خدا کا خوف نہیں، مخلوق سے شرم نہیں کہ ہم جھوٹ بول کر کسی فریق یا شخص کو بدنام کرتے ہیں۔ حقیقت کھل جانے پر رسوائی کس کی ہوگی۔ دیکھو تم نے ترک اسلام کے جس نمبر کا حوالہ دیا ہے اس میں فرشتوں کے انکار کی بجائے یوں لکھا ہوا ملتا ہے:-

بے شک قرآن شریف میں فرشتوں کا ذکر ہے روحانیت کا سلسلہ جو خدا نے پیدا کیا ہے اس میں ایک نوع فرشتوں کی بھی ہے۔ (جواب ۸۶)

**ناظرین!** للہ اس عبارت کو دیکھ کر بتائیے کہ یہ فرشتوں کا انکار ہے یا اقرار۔ کیا اس کے بعد بھی اجازت ہوگی کہ اس ٹریکٹ نویس کو مخاطب کر کے کہیں ؎

انت کریہ الوجہ مستقبح الکذب

**اعتراض ۲۶** } گدھا یا سؤر اگر کان نمک میں گر کر نمک ہو جائیں تو وہ نمک پاک ہے۔ اور اس کا کھانا بھی حلال ہے۔ کتاب نزل ابرار صفحہ ۵۰ نقل از اخبار الفقیہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۱۹ء۔ مگر ہم پر جو اس قسم کا وہابیہ الزام لگاتے ہیں وہ ان کی جہالت ہے۔ بلکہ وہاں اگر ہے تو وہابیہ کا مذہب بیان کیا ہوا ہے۔ جیسے کہ ان کتابوں سے ثابت ہو رہا ہے۔ لہٰذا وہابیہ بتائیں کہ تمہارے بڑوں نے اس مسئلہ میں کس آیت و حدیث سے سند لی۔ اور اگر غلطی کی تو تقلید چھوڑنے میں کونسا نفع ہوا"

**جواب ۲۶** } کہتے ہیں کسی ملک میں نکٹے (ناک کٹے) لوگ بستے تھے۔ سالم ناک والوں کی ایک جماعت ان کے ہاں چلی گئی۔ نکٹوں نے قبل اس کے کہ ان کو طعن دیا جاتا سالم ناک والوں کو ناکو، ناکو کہہ کر چھیڑنا شروع کیا یہی حال ہمارے معزز مخاطب کا ہے۔ اخبار الفقیہ (جو خود اسی کا بھائی بلکہ اسی کی زبان ہے) سے اقتباس لیکر پیش بندی کرتا ہوا کہتا ہے کہ ہمارے ہاں جو ایسے مسائل ہیں وہ وہابیہ کا مذہب ہے۔ اللہ! اللہ! کیسی ہوشیاری سے بکف چراغ داشتہ چل رہے ہیں اس لئے ہم ایک ایسی کتاب کا حوالہ دیتے ہیں وہ اگر ہماری ہے تو ہم خوشی سے اسے قبول کرنے کو تیار ہیں مگر یاد رکھنا اگر وہ کتاب ہماری ہوگئی تو تم ہمیشہ ہمارے دست نگر رہوگے۔ سنئے! وہ کتاب درمختار ہے جو فقہ حنفیہ کا مستند فتاویٰ ہے۔ اس میں یہ مسائل لکھے ہیں الفاظ سننا چاہو تو سنو!

| | |
|---|---|
| ولا ملح کان حمارًا اور خنزیرًا (باب الانجاس) | گدھا یا خنزیر وغیرہ کان نمک میں گر کر نمک ہو جائے وہ نجس نہیں۔ |

تم جانتے ہو اگر نہیں جانتے تو کسی جاننے والے سے پوچھ لو کہ درمختار نزل الابرار سے صدیاں پہلے کی تصنیف ہے اور وہ حنفی مذہب کی مستند کتاب ہے۔

**اعتراض ۲۷** } مقلدین کو نماز میں امام نہ بنایا جائے۔ چونکہ تقلید شرک ہے پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ ۱۲"

اہلحدیث کا مذہب مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (امرتسری) قیمت ۶/ پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر

**جواب ۲۷** ناظرین! اس ظالم کی چالاکی اور دورنگی دیکھئے کہ پہلے نمبر ۱ میں لکھ آیا ہے کہ اخبار اہلحدیث کا اڈیٹر مشرک ہندو کے پیچھے بھی نماز جائز کہتا ہے۔ یہاں بحوالہ اخبار اہلحدیث لکھتا ہے مقلدین کو امام نہ بنانا چاہئے کیونکہ وہ مشرک ہیں مگر اخبار اہلحدیث کی صحیح تاریخ نہ وہاں بتاتا ہے نہ یہاں۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں دعووں میں مفتری اور بہتان ساز ہے۔ (باقی آئندہ)

# قادیانی مشن

## قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب آیا یا مغلوب ہوا؟

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ط

اخبار الفضل مورخہ ۲۲۔ اگست میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اتنا بڑا کام کیا ہے کہ حضرت عیسٰی کی الوہیت توڑ دی جو عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔ کس طرح توڑی؟ اس طرح توڑی کہ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی تغلیط کر کے ان کی موت ثابت کر دی۔ حالانکہ واقعہ اسکے برخلاف ہے۔ جس کی تفصیل مع ثبوت آج ہم پیش کرتے ہیں اور قادیانی پریس کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے پیش کردہ ثبوت کا جواب دے۔

جون ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مرزا صاحب کا عیسائیوں کے وکیل ڈپٹی آتھم سے مباحثہ ہوا۔ مضمون مباحثہ "الوہیت مسیح" تھا۔ جس میں مرزا صاحب مبطل تھے اور عیسائی مثبت۔ اس مباحثہ کی روئداد مطبوعہ ملتی ہے۔ اس مباحثہ کے خاتمہ پر مرزا صاحب نے جو اظہار رائے کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسا ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی"

(جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)

**اہلحدیث** ناظرین با انصاف ان الفاظ پر غور کریں تو دو نتیجوں پر پہنچیں گے۔ (۱) یہ کہ مرزا صاحب کا یہ تاریخی مناظرہ کچھ زیادہ قابل فخر نہ تھا بلکہ ایسا ہی تھا جیسے عام طور پر مناظرین کیا کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا طرۂ امتیاز وہ پیشگوئی ہے جو آتھم کے متعلق کی گئی ہے یعنی وہ بسزائے موت پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا یہاں پر پہنچ کر مطلع صاف ہے۔ کیا یہ طرۂ امتیاز مرزا صاحب کو حاصل ہوا؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حسب پیشگوئی مرزا صاحب ڈپٹی آتھم کی عمر کا آخری دن ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھا مگر موت ان کی ۲۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو واقع ہوئی (کتاب انجام آتھم صفحہ ۱) یعنی میعاد پیشگوئی (پندرہ ماہ) سے قریباً دو سال بعد۔

مرزا صاحب ایسے خام نہ تھے کہ اسکو بے عذر اور لاجواب چھوڑ جاتے آپ نے اس پر خوب عذر تراشے اور (بقول مریدین) بڑے بڑے دنداں شکن جواب دیئے مگر سب سے اچھا جواب وہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

ڈپٹی آتھم بہرحال فوت ہو چکا ہے میعاد کے اندر مرا یا میعاد کے باہر مرا آخر مر تو گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۹/۱۳۰)

یعنی میعاد پندرہ ماہ کی کوئی پابندی نہیں۔ اگر یہ بدظنی کسی کو پیدا ہو کہ اصل میعاد پندرہ ماہ تھی اور کل میعاد ۳۰ ماہ سے بھی اوپر ہوئی۔ کیونکہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء تک پورے ۲۲ ماہ ۲۲ یوم ہوتے ہیں۔ یہ اچھی میعاد ہے کہ کل مدت وقت موعود کے ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہو گئی۔ تو اس کا جواب بالکل آسان ہے جو ہم مرزا صاحب کی طرف سے دیتے ہیں کہ دنیاوی عدالتوں میں بسا اوقات اصل رقم سے سود کی رقم المضاعف (دگنی، چوگنی) پر ڈگری ہوتی ہے۔ اگر آتھم کو اصل میعاد سے ڈیوڑھی مدت مل گئی تو اعتراض کیا؟ ایسے معترض کو کہہ دینا چاہئے ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

**ناظرین!** للہ غور کیجئے۔ کہ ابطال الوہیت مسیح کا مباحثہ تو معمولی بات تھی اصل مدار مباحثہ (پندرہ ماہی پیشگوئی) کا یہ حال ہوا کہ پادری آتھم سوا سال سے تجاوز کر کے قریباً دو سال بعد فوت ہوا جس پر مسیحی لوگ اس قدر خوش تھے گویا انہوں نے فلسطین فتح کر لیا بازاروں میں اتنا شور مچاتے پھرتے تھے کہ الامان والحفیظ ان کے رجزیہ اشعار میں سے ایک دو شعر یہ ہیں ؎

پنجۂ آتھم سے ہے مشکل رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
کچھ کرو شرم وحیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بیحیائی آپ کی

**ناظرین کرام!** ان واقعات کو مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے کہ قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب ہوا یا وہ ان پر غالب ہوئے؟ ؎

# پنڈت راجہ رام شاستری کو کھلا چیلنج

(از طرف پنڈت آتما نند صاحب ست دھرم منڈل بٹالہ)

پریم پوجیہ شری پنڈت راجہ رام جی! ست نام۔

۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء کو میری اور آپ کی ملاقات شری لال چند لائبریری ڈی۔ اے۔ وی کالج میں ہوئی تھی اور میں نے آپ سے مندرجہ ذیل چند سوالات کئے تھے:۔

(۱) ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی (مصنف) کبوتر بعض کے نیل کنٹھ۔ بعض کی سرما نامی کتیا۔ بعض کے بندر بعض کی جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں۔ بعض کے اربد اور ایراوت نامی سانپ، بعض کے جؤا کھیلنے والے پانسے بعض کے آگ، پہاڑ اور ستلج۔ بیاس وغیرہ دریا ویدوں میں لکھے ہیں اور جن کا کلام اکثر وید منتر ہیں۔ آپ بتلادیں کہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ، دریاؤں، پہاڑوں وغیرہ نے وید منتر بنائے، بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نرکت ۲۔ ۵۔ ۲۵ و ۲۶ میں رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۳ منتر ۵ و ۶ کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"ہے جل (پانی) والیو! دیوتاؤں کے لئے سوم کے تیار کرنے والے میرے وچن (کلام) کو آدر کے لئے مہورت بھر اپنی پربل گتیوں (زوردار بہاؤ) سے ٹھہر جاؤ تاکہ میں پار ہو جاؤں۔ میں جو کشک کا پتر (بیٹا) ہوں رکشا (حفاظت) چاہتا ہوا اونچی مستی سے سندھو کو لکشیہ (دریا کو مخاطب) کرکے بلاتا ہوں (رگوید ۳۔ ۳۳۔ ۵) کشک کا پتر (بیٹا) کشک راجا ہوا ہے × × ×

وشوامتر کے اس وچن (کلام) کا ندیوں (دریاؤں) نے اُتر (جواب) دیا"۔ ۵۔ جس کی بھجا (بھجا کے ایک دیش ہاتھ) میں بجر (تلوار) ہے اُس اِندر نے ہمیں کھودا ہے۔ اُس نے جلوں (پانیوں) کے گھیرنے والے ورتر کو مار گرایا۔ وہی سندر ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی اور (طرف) لے جا رہا ہے۔ اُس کی پریرنا (تحریک) میں ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں (رگوید ۳۔ ۳۳۔ ۶)۔

وشوامتر کو اس پرکار نشیہ مہ کرکے انت نہ (آخرکار) اُس کی بات کو سنتی بھیش" (بلفظہ)

اسی طرح رگوید ۸۔ ۶۷۔ ۵ کا ترجمہ آپ نے نرکت ۶۔ ۲۶ میں یوں کیا ہے کہ:۔

"ہے (اے) آدتیو! مارا جانے سے پہلے ہم جیتے ہوؤں کی طرف دوڑ دے (آئے) پکار کے سننے والو کہاں ہو؟ (رگوید ۸۔ ۶۷۔ ۵) جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی) بچن (کلام) بتلاتے ہیں۔ متسیہ (مچھلیاں) جل میں چلتی ہیں اٹھوا دیا ایک دوسرے کو بھکشن (کھانے) کے لئے پرستن (خوش) ہوتی ہیں" (بلفظہ)

پنڈت چندمنی پروفیسر وید گورو کل کانگڑی بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں:۔

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے" (بلفظہ)

جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ وید منتر دریاؤں ستلج اور بیاس اور مچھلیوں کا کلام ہیں۔ اور ان میں وشوامتر ابن کشک راجہ کا مذکور پائے جانے سے ثابت ہے کہ رگوید منتر مہرشی وشوامتر ابن راجہ کشک والئ قنوج کی تصنیف ہیں۔

(۲) ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے حالات پائے جانے سے تواریخ نیز یہ ثابت ہے کہ وید اُن راجوں اور رشیوں کے مابعد کی تصانیف ہیں جن کا حال وید منتروں میں درج ہے۔ مثلاً رگوید ۱۰۔ ۹۸ منتر ۵ و ۷ کا ترجمہ آپ نرکت ۲۔ ۱۱ و ۱۲ میں یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"رشٹی شین کا پتر (بیٹا) دیوا پی رشی دیوتاؤں کی کلیانی متی۔ یگیہ میں پکارے ہوئے اوشیہ (ضرور) ورشٹی (بارش) لائیں گے اس متی کو جانتا ہوا ہوتا کے کرم میں بیٹھا وہ اوپر کے سمندر (انترکش) سے ورشا کے دویہ جل (بارش کے نورانی پانی) نچلے پرتھوی (زمین) کے سمندر کی اور (طرف) چھیڑا لایا" (رگوید ۱۰۔ ۹۸۔ ۵)

"جب دیوا پی شنتنو کا پروہت ہوکر ہوتا کے کرم کے لئے ورا گیا"...... (رگوید ۱۰۔ ۹۸۔ ۷)

اسی طرح آپ اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ منتر ۹ و ۱۰ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

"سنگھاسن (تخت) پر بیٹھتے ہی سرووتم (اعلیٰ ترین) راجہ پریکشت نے پرجاؤں (رعایا) میں کشل کشیم (امن و امان) کر دیا ہے۔ یہ گھر بناتا ہوا کورویہ پتی اپنی پتنی (بیوی) سے کہتا ہے۹۔ کیا دستو (شئے) تیرے لئے لاؤں۔ دہی، متھا (دیا) رس؟ یہ راجہ پریکشت کے راجیہ میں پتنی (بیوی) پتی (خاوند) سے پوچھتی ہے" ۹۔

سب جانتے ہیں کہ شنتنو راجہ بھیشم پتامہ کا باپ تھا اور دیوا پی تاؤ اور رشٹی شین بھیشم پتامہ کا دادا تھا اور چونکہ دیوا پی ہی اس سوکت کا رشی بھی ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ رگوید کا یہ سوکت بھیشم پتامہ کے تاؤ دیوا پی کی تصنیف اور کلام ہے نہ کہ خدا کا الہام اور نیز یہ کہ یہ سوکت زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اسی طرح اتھروید کا نڈ ۲۰ کا ۱۲۷ واں سوکت بھی مہاراجہ پریکشت کے جو ویرابھی منیو کا فرزند اور راجہ ارجن کا پوتا تھا مابعد کی تصنیف ہے جو مہابھارت سے بھی بعد گزرا ہے۔

(۳) ویدوں میں جوا بازی، شراب خوری، گوشت خوری، رنڈی بازی، زنا بالجبر، باپ بیٹی کے.... تعلقات وغیرہ وغیرہ کی اخلاقی تعلیم بھری پڑی ہے۔ مثلاً آپ رگوید ۱۔ ۱۷۹۔ ۴ کا ترجمہ نرکت ۵۔ ۲ میں حسب ذیل کرتے ہیں

"ندرشی ہوا ہے..... ستتی کرنے والے اندریوں کو روکنے والے کا کام (وصل) مجھے پراپت (حاصل) ہوا ہے (رگوید ۱۔ ۱۷۹۔ ۴)..... روکے ہوئے پر جن (آلہ تناسل) والے برہمچاری کا اس پرکار (طرح) رشی پتری (بیٹی) لوپا مدرا کا یہ ولاپ (آہ و بکا۔ نالہ و فغاں)

مصارف تبلیغ کی [illegible] اہلحدیث امرتسر

بتلاتے ہیں"۔

گویا خود آپ کے ترجمہ اور نرکت کی تفسیر کے مطابق جو وید انگ ہے ثابت ہوا کہ اس منتر میں ندنامی برہمچاری کا رشی کی بیٹی لوپا مدرا کے ساتھ زنا بالجبر کا واقعہ خود لوپا مدرا کی زبانی درج ہے جس کا نام بھی وید منتر میں درج ہے اور لطف یہ کہ اس وید منتر کی مصنفہ رشی بھی لوپا مدرا ہی لکھی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ رگ وید کا یہ سُوکت لوپا مدرا کے ساتھ ندنامی برہمچاری کے ارتکاب زنا بالجبر کے بعد کی تصنیف ہے۔ آپ نرکت ۹-۸ میں رگوید ۱۰-۳۴ کے متعلق یوں ترجمہ لکھتے ہیں کہ:-

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے شکست کھائے ہوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں"۔

جس سے صاف ثابت ہے کہ بتصدیق وید انگ نرکت یہ سُوکت کسی ہارے ہوئے جوارئیے کا کلام اور تصنیف ہے نہ کہ الہام۔

میرے ان سوالات کے آپ نے اثبات میں یوں جوابات دیئے کہ:-

(۱) کنسی سُوکھے ہوئے درخت اور مسافر کی مثال سے آپ نے فرمایا کہ جو منتر دریاؤں اور مچھلیوں وغیرہ کا کلام ہیں وہ شاعرانہ تخیلات ہیں نہ کہ الہام یا خدا کا کلام۔ (۲) میں (پنڈت راجہ رام صاحب) تو ویدوں میں اتہاس یعنی راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات مانتا ہوں۔ (۳) تیسرے سوال کے جواب میں آپ نے تسلیم کیا کہ بے شک ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ ناشائستہ اور مخرب الاخلاق تعلیم کی کثرت اسی طرح پائی جاتی ہے جس طرح کان میں سونے کے ساتھ ساتھ کوڑا۔ کرکٹ، گند، مٹی سبھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اور یہ کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ سوکت (۱۰-۳۴) کسی ہارے ہوئے جوارئیے کا کلام اور تصنیف ہے لیکن ممکن ہے کہ منتر بنانے کے زمانے میں وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعد ازاں جوا کھیلنا بند کر دیا ہو" (ملخصاً)

شرمان جی! میں آپ کو ایک بزرگ اور آریہ سماج کا سب سے بڑا پنڈت مان کر آپ کی بہت عزت اور وقار میرے دل میں ہے۔ آپ کی میرے ساتھ بہت عرصہ ہوا پیشتر بھی ایک دفعہ گفتگو ہوئی تھی لیکن آپ کی جو چٹھی آریہ مسافر اخبار میں شائع ہوئی ہے وہ آپ کی اعلیٰ ترین بزرگی، قابلیت، اور سب سے بڑھ کر آپ کی بلند شان کے منافی ہے۔ حالانکہ آپ نے میری ساری باتوں کو تسلیم فرمایا لیکن بالفاظ آریہ مسافر" آپ لکھتے ہیں کہ:-

"نِس سندیہہ (بے شک) آتمانند نے مجھ سے پرشن کئے۔ اُن کے اُتر (جوابات) چاہے اور ایک وِنیت شِشیہ (شاگرد) کی طرح سویکار کئے"۔

مجھے مطلقاً اس بات کا ملال نہیں ہے کہ آپ نے مجھے شاگرد کیوں لکھا ہے۔ بلکہ میں تو آپ جیسے بزرگ اور قابل دیوتا سروپ پنڈت کا شاگرد تو کیا خدمت گار کہلانا بھی باعث فخر سمجھتا ہوں۔ افسوس صرف یہ ہے کہ میرے اعتراضات کو تسلیم تو آپ نے خود فرمایا لیکن الٹا یہ لکھ دیا کہ آتمانند نے تسلیم کیا اور شاید نوکری یا دیرینہ تعلقات کی وجہ سے سفید نہیں نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ (معاف فرماویں) لکھ دیا کہ

میں (آپ) نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ پرانوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ روڑا، پتھر اور دُھول بھی ہے۔ بے شک آپ بڑے قابل اور پرانے تجربہ کار جرنیل ہیں۔ مگر چونکہ آپ کے دل میں چور چھپا ہوا ہے اور آپ نے سیاہ جھوٹ کی پناہ لی ہے اس واسطے میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ سَو مرتبہ بھی میرے سامنے آویں تو میں آپکو سَو مرتبہ ہی شکست دے سکتا ہوں اور پرتگیا کرتا ہوں کہ اگر آپ سَو میں سے ننانوے بار ہار کر صرف ایک مرتبہ بھی جیت جاویں تو میں "مسیح" یا نِہ کلنک (کلکی) نہیں بلکہ مرزا صاحب کا ساتھی ہونگا۔ کیونکہ بیشک آپ قابل اور تجربہ کار ہیں۔ لیکن آپ سچے نہیں۔ صداقت میرے ساتھ ہے آپ کے ساتھ نہیں۔ بقول وید "فتح ہمیشہ صداقت کی ہوتی ہے جھوٹ کی نہیں"

آپ کو اچھی طرح یاد ہے کہ آج سے سترہ برس پہلے بھی میرے ساتھ زور آزمائی کر چکے ہیں اور میرے اعتراضات کے جوابات کے لئے آپ آٹھ روز کی مہلت مانگنے کے لئے مجبور ہو گئے تھے اور آج سترہ برس تک وہ جوابات آپ سے بن نہ پائے۔ شاید ابھی تک آپ کے آٹھ دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ اس لئے مجھے یقین کامل ہے کہ میں آپ کو سَو میں سَو ہی مرتبہ منوا اور قائل کر سکتا ہوں کہ وید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔ بلکہ الف لیلےٰ کی مانند فرضی قصے کہانیوں وغیرہ کا ذخیرہ ہیں۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ ویدوں میں بہت تھوڑی اچھی تعلیم بھی ہے جو آٹے میں نمک یا ماش کی سفیدی کے برابر ہوگی۔

شرط مناظرہ یہ ہے کہ کسی اخبار کے ذریعہ ہو تاکہ آپ کے جوابات تحریری ہوں اور آپ اپنے جوابات سے انکار نہ کر سکیں۔ میں تو بصد شوق منتظر چشم براہ ہوں کہ آپ جو آریہ سماج کے سب سے بڑے پنڈت ہیں اور بقول آریہ مسافر "چوٹی کے آریہ سماجی ودوان ہیں" میدان میں نکلیں تاکہ ست دہرم اور ویدک دہرم میں احقاق حق و ابطال باطل کا فیصلہ ہو جائے۔

پنڈت جی! آپ پرانوں کے جوابدہ ہیں جو میں آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھتا؟ آپ نے ویدوں کی بات کو پرانوں کے گلے مڑھ دیا۔ اور اس بہانہ سے اپنی جان چھڑائی ہے اور ویدوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تنکے کا سہارا دیا ہے۔ اس لئے اگر اس جھوٹ کو چھپانے کی ہمت ہے تو میدان میں نکلئے ورنہ ویدک دہرم کو نمستے کہہ کر ست دہرم میں تشریف لائیے بڑی عزت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا جائیگا۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا مہاتما ہنسراج جی مہاراج یا پروفیسر رام دیو جی بی۔ اے یا آریہ مسافر کے قابل ایڈیٹر میں ہمت ہے تو شری پنڈت راجہ رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کو میرے مقابل میدان میں لائیں اور دیکھیں کہ ست دہرم کے سامنے ویدک دہرم کس طرح نو دو گیارہ ہوتا ہے۔ گھر میں بیٹھ کر اور جھوٹ لکھ کر اور گونہ کا ترجمہ

الارشاد الی سبیل الرشاد، در تردید تقلید شخصی (۴۰ صفحہ) ایک مفید ترین کتاب۔ قیمت ۲/ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

گھبوں لکھ کر آریہ سماج کی خیالی فتح کے گیت گا لینا کچھ اور بات ہے اور مرد میدان بن کر سامنے نکلنا ایک دوسری بات ہے۔ آریہ سماج کو خوب اچھی طرح اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ وہ "کلکی" جس کے آنے کی پیشگوئی تھی آچکا ہے اور آریہ سماج کے فرضی اور ہوائی ویدک دھرم کا تختہ اب تھوڑی دیر میں الٹنے ہی والا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب آریہ مسافر اخبار کا ایڈیٹر کمبھ کرن کی نیند سو جائیگا۔ اور صرف یہ جواب دیگا کہ آریہ سماج آتمانند کے ساتھ سر ٹکرانا نہیں چاہتی۔ اس لئے کہ پھوٹ جانے کا خوف لاحق ہے۔

اب بھی اگر آریہ پرتی ندھی سبھا والے پنڈت راجہ رام صاحب شاستری کو میدان میں نہ نکالا تو ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ویدک دھرم میں کس قدر سچائی اور صداقت ہے۔

ویدک تہذیب اور تعلیم کو جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "ویدک تہذیب" جو اسم بامسمیٰ ہے ضرور پڑھیں۔ جس کے متعلق مولانا فتح محمد صاحب شرما کراچی سے لکھتے ہیں کہ:-

"جی چاہتا ہے کہ جن ہاتھوں نے اس کتاب کو لکھا ہے اُن کو چوم لوں .... اگر یہ کتاب سونے سے تول کر لینی پڑے تو بھی سستی ہے"

ملنے کا پتہ:- ست دھرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

نوٹ۔ میں پنڈت جی سے سخت الفاظ کی معافی چاہتا ہوں۔ (خاکسار آتمانند از بٹالہ)

---


## الہامی کتاب

وہ قابلہ یہ تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ قیمت صرف ۱۲؍ (ملنے کا پتہ) دفتر اہلحدیث امرتسر


# عرس نامہ شاکر

پہلے نمبروں میں اظہار کیا گیا ہے کہ عرسوں پر جو خرابیاں ہوتی ہیں وہ سب کی سب قابل اصلاح ہیں۔ دفتر اہلحدیث کے صیغہ اشاعت سے بڑی کثرت سے اشتہارات چھاپنے کا ارادہ ہے۔ اس لئے شعراء اہلسنت اس خصوص میں جوہر دکھائیں۔ (مدیر)

کس دھوم سے ہے عرس کی محفل کا اہتمام — کس شان سے ہے آمد ہر خاص اور عام
کس خوبصورتی سے ہوا ہے یہ انتظام — کس درجہ نیکیوں کا یہ سمجھا گیا ہے کام
اصحاب عرس کا ہے زمانہ نہار پر
آئی ہے مسلموں کی جماعت مزار پر

بے باعث ثواب زیارت قبور کی — اور کیوں نہ ہو کہ یہ بھی ہے سنت حضور کی
لیکن مسافت اس کے لئے دور دور کی — جائز نہیں نہ بات یہ ہے کچھ شعور کی
کیجے وہی جو حکم رسالت مآب ہو
جس میں رضاء شافع روز حساب ہو

باقی ہے آنحضور کی تعلیم کون سی؟ — اسلام کی ہے وہ گئی تفہیم کون سی؟
مذہب میں ہے ضرورت ترمیم کون سی؟ — ملتی نہیں حدیث میں تقسیم کون سی؟
اسلام نے بنایا نہیں کام کون سا؟
آغاز کون سا ہے وہ انجام کون سا؟

ہر مسئلہ حضور نے ہم کو بتا دیا — تعلیم امر موسم صیف و شتا دیا
جس کا کسی کو علم نہ تھا وہ بتا دیا — ہر نیک کام آپ نے کر کے جتا دیا
تعلیم دی حضور نے دن اور رات کی
چھوڑی نہ کوئی بات حیات و ممات کی

سالانہ عرس پر ہی ذرا غور کیجئے — ممکن جو ہو تو سیدھے ذرا طور کیجئے
تحقیق یوم عرس کی فی الفور کیجئے — حکم رسول پائیے تو اور کیجئے
منہ موڑیئے نہ حکم خدا و رسول سے
جو کام ہو وہ کیجئے شرعی اصول سے

جائز جو ہو تو کیجئے ہر صالح کا عرس — آدم کا اور بعد خدا ناخدا[1] کا عرس
یعقوب کا اور مصر کے فرمانروا[2] کا عرس — موسےٰ کا اور حضرت دست شفا[3] کا عرس
کیجئے جو آپ کو ہو دلائل سے آگہی
عرس حضور "صلوا علیہ و آلہٖ"

بوبکر جیسے صاحب ایماں کا عرس بھی — حضرت عمر اور حضرت عثماں کا عرس بھی
کیجئے علیؓ فاتح دوراں کا عرس بھی — سو شوق سے صحابۂ ذیشاں کا عرس بھی
جو عرس اور بزم بھی ہو سوز و ساز کی
لیکن دلیل چاہئے سب کے جواز کی

[1] مراد از نوح علیہ السلام۔ [2] مراد از یوسف علیہ السلام [3] مراد از حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

۵ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اثبات التوحید- اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۸۵) دندان شکن جواب - قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

جائز ہے کب کہ عرس کی محفل رچائیے؟ جائز ہے کب مزار پہ رنڈی نچائیے؟
جائز ہے کب قبور پہ غوغا مچائیے جائز ہے کب کہ مردوں کے کھانے پچائیے
کب دوستو! مزار پہ ہے گھومنا روا
قوالیوں پر کب ہے تمہیں جھومنا روا

کیا جانئے کہ اس میں ہیں کیا کیا خرابیاں اک سمت اہل وجد پہ ہے رقص کا سماں
سرگرم "ہاؤ ہو" ہے کوئی شخص بیگماں سر دھن رہا ہے کوئی کسی لب پہ ہے فغاں
طبلوں کی تھاپ سے ہے تناتن تنن تنن
اک سمت زیوروں سے چھنا چھن چھنن چھنن

یوں آنا عورتوں کا بناؤ سنگار سے بے پردہ گھر سے آئیں اور گھر تک مزار سے
نظریں لڑانا اُن کا کسی رہگذار سے موقع ملے تو ضم ہوں کسی نابکار سے
ہے ہے شریف زادیوں سے ایسی حرکتیں؟
یہ عرس پاک؟ اور یہ اُس کی ہیں برکتیں؟

کرتے ہیں عرس بعض مقامات پر عجیب حضرت کے بال جانئے کیونکر ہوئے نصیب
وقتِ زیارت اُن سے وہ ہوں حرکتیں غریب یہ خوف ہو کہ ہوں نہ کہیں کفر کے قریب
کرتے ہیں ایسے کام کہ جن کا پتہ نہیں
سمجھائیے تو اُلٹے وہ ہوتے ہیں خشمگیں

ہوتا ہے بعض عرس تو ایسے مزار پر مدفون اس میں کون ہے اس کی نہیں خبر
سوچا کسی نے عیش سے ہو جائے گی بسر نقلی مزار و قبر بنا کر وہ جلد تر
بن بیٹھے تکیہ دار اڑانے کو ہر مزے
غافل جو دین سے ہیں مسلماں وہ جا پھنسے

بیباک بعض ایسے ہیں کرتے ہیں جو مرید صورت میں تو حسین پہ سیرت کے ہیں یزید
کرتے ہیں وقتِ عرس عجب حرکتیں پلید ہوتے کسی کے تیرِ نظر سے ہیں وہ شہید
کرتے ہیں چار آنکھیں بہو بیٹیوں سے آہ
ہو کر گناہگار بھی رہتے ہیں بے گناہ

افسوس بعض ہوتے ہیں اس طرح بے ادب ہو کر شریکِ عرس وہ ڈھاتے ہیں سو غضب
آتے ہیں عورتوں کو بھگانے کے اُن کو ڈھب یہ ہے گناہگاریوں کا عرس ہے سبب
گستاخ بعض یوں ہیں کہ نعرے لگاتے ہیں
"اے خواجہ بھیج ورنہ کنگورہ گراتے ہیں"

اے دانے کیا مزار پہ کرتے ہو تم ستم طبلے، ستار اور باجے ہارمونیم
قبروں کو سجدہ کرتے ہو؟ اے منکرِ صنم ہم بھی کریں ثبوت ملے تو خدا قسم
انکار و انحراف کسی نیک کام سے
ممکن نہیں کبھی ہو خدا کے غلام سے

کیوں ایسے کام کرتے ہو اے سنی بھائیو جن کی دلیل مانگنے پر تم نہ دے سکو
جس کام کا ثبوت نہ ہو اس کو چھوڑ دو قرآن اور حدیث پہ دل سے عمل کرو

یونہی اگر مناتے رہے اہل عرس "عرس"
پھر بالیقیں خدا کے یہاں ہوگی باز پرس
بدعت سے پُر جو ہو وہ ہے اسلام خانہ ساز
کرنا غلط ہے اس پہ تمہیں دل میں کچھ بھی ناز
حکم رسول پاک پہ خم ہو سرِ نیاز
محدودِ شرع رکھو حقیقت ہو یا مجاز
سمجھے ہو جن کو سود مبادا زیاں نہ ہوں
شاکر کے چند پند تمہیں کچھ گراں نہ ہوں
(شاکر صدیقی ہرسی گیاوی)

---

# وید درشن حصہ دوئم

(۲)

(از منصور حسن صاحب متوطن روڈ کی حال الہ آباد ریوپی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رگ وید کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔ایک تقسیم میں کل کتاب آٹھ حصوں میں منقسم ہے۔جن میں سے ہر حصہ کو اسٹک کہتے ہیں۔ ہر اسٹک کے پھر آٹھ آٹھ حصے ہیں جو ادھیائے کہلاتے ہیں۔ ہر ادھیا میں کئی ورگ ہوتے ہیں اور ایک ایک ورگ چند جملوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کو منتر یا رچا کہتے ہیں۔اس تقسیم کے مطابق رگوید میں ۶۴ چونسٹھ ادھیائے۔ دو ہزار اور چند ورگ اور دس ہزار پانچ سو کے قریب منتر ہیں۔ دوسری تقسیم میں پورا رگوید دس حلقوں یا منڈلوں میں بانٹا جاتا ہے ہر منڈل میں چند انواک اور ہر انواک میں چند گیت ہیں جن کو اصطلاح میں سوکت کہتے ہیں اور ہر سوکت میں چند منتر ہیں۔اس تقسیم کے مطابق رگوید میں ستاسی (۸۷) انوواک اور ایک ہزار سے کچھ اوپر سوکت ہیں منڈلوں کی تقسیم اسٹکوں کی تقسیم سے زیادہ مروج اور سہل ہے۔ دونوں تقسیموں میں امر مشترک یہ ہے کہ سوکت کے اختتام پر ورگ بھی ختم ہو جاتا ہے۔جس کے معنی دوسرے الفاظ میں یہ ہوئے کہ اگر سوکت چھوٹا ہے تو ایک سوکت برابر ہوتا ہے ایک ورگ کے اور اگر سوکت بڑا ہے تو اس میں دو یا زیادہ ورگ ہوتے ہیں۔ایک ورگ اکثر

(رسالہ تجدید مروجہ بدعات ... حضرت مجدد الف ثانی سرہندی (۲۶۸) ... (بحوالہ ...)

اور بیشتر پانچ منتروں کا ہوتا ہے لیکن سوکت کی مناسبت کے باعث اس تعداد میں کمی و بیشی بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی سوکت سات منتروں کا ہے تو اس ورگ میں بھی سات منتر ہونگے۔ یا اگر کوئی سوکت سولہ منتروں کا ہے تو اس میں تین ورگ ہونگے پہلے دو ورگ پانچ پانچ منتروں کے اور تیسرا ورگ چھ منتروں کا۔ سوکتوں پر جو نمبر لگائے جاتے ہیں وہ منڈلوں کے اعتبار سے ہوتے ہیں ہر نئے انوواک کے شروع ہونے پر سوکتوں کے نمبر از سر نو شروع نہیں کئے جاتے۔ پس حوالہ دیتے وقت انوواک کا ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ کسی منتر کے حوالہ کے لئے منڈل کا نمبر، سوکت کا نمبر اور منتر کا نمبر کافی ہے۔

سام وید کے دو حصے ہیں۔ پوروب آرچک یا پورب آرچک یعنی نصف اول اور اتر آرچک یا آرچک یعنی نصف آخر جس طرح رگوید کی دو تقسیمیں ہیں اسی طرح سام وید بھی دو طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نصف اول کی پہلی تقسیم یہ ہے کہ اس کو چھ کانڈوں یا ادھیاؤں میں بانٹتے ہیں۔ پہلے چار ادھیاؤں میں سے ہر ایک میں بارہ بارہ گیت یا سام یا سوکت یا کھنڈ ہیں۔ چونکہ ان گیتوں میں سے اکثر دس دس منتروں کے ہیں اس لئے یہ گیت دستی بھی کہلاتے ہیں۔ پانچویں ادھیا میں گیارہ سام یا دستیاں اور چھٹے میں پانچ دستیاں ہیں۔ اس طرح حصہ اول میں کل ۶۴ دستیاں ہیں جن میں ۶۴۰ منتر ہیں۔ دوسری تقسیم نصف اول کی یہ ہے کہ اس کو چھ پرپاٹھکوں میں بانٹا جاتا ہے پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک کے دو دو حصے ہیں جن کو اردھ پرپاٹھک یعنی نصف پرپاٹھک کہتے ہیں۔ ہر نصف پرپاٹھک میں پانچ پانچ گیت ہیں اس طرح پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں پچاس گیت ہوئے حصہ اول کے ۶۴ گیتوں میں سے باقی ۱۴ گیت چھٹے پرپاٹھک میں ہیں جس کے تین نصف پرپاٹھک کئے جاتے ہیں۔ پہلے نصف میں پانچ دوسرے نصف میں چار اور تیسرے نصف میں پانچ گیت۔ بعض نسخوں میں (مثلاً گرفتھ صاحب کے نسخہ میں) چھٹے پرپاٹھک میں دو ہی نصف ہیں۔ دوسرے نصف پرپاٹھک میں۔ اور تیسرا نصف پرپاٹھک پانچ گیتوں کا ان میں نہیں پایا جاتا (باقی)

**نوٹ** راز مضمون اپنا پورا پتہ ڈاک لکھیں تاکہ اخبار ان کو پہنچ سکے۔

---

# ”دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز“

یہ گلستان سعدی کی ایک عبارت ہے جسے بلبل شیراز مسیح الملت ادیب روزگار مصلح الدین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے حکایتاً نقل فرمایا ہے اور بمقتضائے ”نقل کفر کفر نباشد“ شیخ کا اس میں چنداں قصور بھی نہیں۔ ورنہ اس قسم کی بہت سی باتیں خود قرآن کریم میں بھی حکایتاً بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً ”اجعل الالہۃ الٰہا واحدا ان ھذا لشیء عجاب“[1] تو کیا کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ چونکہ یہ قرآن کریم میں ہے اس لئے خود خداوند کریم کا ارشاد و مقولہ ہے۔ ہاں مقلدین سعدی کو چاہئے کہ ذرا خود گلستان کی ورق گردانی کریں تو انہیں باب ہشتم میں خود سعدی کا تجربہ و نصیحت تمثیل و حکمت اور خاص ان کا اپنا مقولہ مزید برآں تائید قرآنی برعکس مقولہ بالا ان عبارتوں میں نظروں کے سامنے آجائے گا۔

دروغ گفتن بضربت لازم ماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند۔ چنی کہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند براست گفتن ایشاں اعتماد نماند قال بل سولت لکم انفسکم امرا الخ۔ (فافہموا و تدبروا ولا تعجلوا بالقول)

س الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور اگر بطریق تنزل ہم مان بھی لیں کہ ”دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز“۔ سعدیؒ کا مقولہ ہے تو کیا کسی مسلمان بالخصوص مدعی اہل حدیث کے لئے قابل اقتدا و تعمیل ہو سکتا ہے۔ جبکہ خود فرمان نبوی فداہ ابی وامی علیہ التحیۃ والتسلیم حدیث صحیح سے یوں ثابت ہے

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر والبر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق و یتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا و ایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال العبد یکذب و یتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا (متفق علیہ)

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صداقت کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی ہی بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بھلائی جنت میں داخل کرتی ہے اور جب کوئی شخص راست گوئی اختیار کرتا ہے یا کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے تو بارگاہ خداوندی میں اس کو صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ سے حد درجہ پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ بدکرداری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکرداری جہنم میں داخل کرتی ہے اور جب تک کوئی بندہ دروغگوئی میں منہمک رہتا اور اس سے اجتناب نہیں کرتا بلکہ صداقت کا نعم البدل ”دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز“ کو سمجھتا ہے تو وہ شخص عدالت خداوندی میں جھوٹا اور کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔ نیز از روئے حدیث صحیح دروغگو چوتھائی بلکہ تہائی منافق بھی ہے۔

حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھ میں زنا کاری، شرابخوری، چوری و دروغگوئی وغیرہ گناہ کبیرہ کی مذموم عادتیں جڑ پکڑ گئی ہیں۔ میں اگرچہ سب کو چھوڑنا چاہتا ہوں

[1] کیا محمد نے سینکڑوں معبودوں کی بجائے صرف ایک معبود پر قناعت کی یہ تو حد درجہ عجیب تر معاملہ ہے۔

تحفۃ النجف۔ آریہ دھرم کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ۱۰ / دفتر اہلحدیث امرتسر (۸۷۷)

لیکن دفعتہً ایک مرتبہ چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں۔ لہٰذا آپ کوئی ایسی تدبیر کیجئے کہ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے کلیتہً سب چھوٹ جائیں۔

مختصر یہ کہ آپ نے اُس سے صرف ترکِ کذب کا عہد لیا۔ اور خدا کے فضل سے اسی ترک کذب کے استقلال و پابندی اور برکت سے خود بخود نہایت آسانی سے اُس کی تمام بُری عادتیں ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئیں۔ اس لئے فرمان حضور ہے۔

فان الصدق یھدی الی البر۔ مگر بدنام کنندہ نیکونام اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے بزرگوں اور سلف کو ڈھال بنا نے اور ان کی شہرت و عزت پر چاندماری کرکے خود تو خود ان کو بھی مورد الزام و ملامت بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہی مار آستین اور گندم نما جو فروش ہیں۔ جن کے متعلق خود مسیح ملت۔ فخر شیراز و مایہ ناز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

ہر کہ از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ابو الوحید محمد عبد اللہ عقیل مئوی اعظمگڈھی کان اللہ لہ از چیبوا ضلع بالاسور)

---

## ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

کتاب ہذا میں پچیس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے اہل حدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ مصنف کتاب نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ نکاح، طلاق، زراعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت المنشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؎ ملنے کا پتہ:۔

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

---

# مذاکرہ علمیہ بابت فوٹو گرافی

(از قلم مولوی عبد الجبار صاحب جہلمی از ڈیرہ غازیخان)

ناظرین! اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ میں ایک مضمون مولانا عبید الرحمٰن صاحب پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد کا بابت فوٹو گرافی شائع ہوا۔ مولانا صاحب نے واقعی اپنی سعی بلیغ کے ساتھ مضمون کو خوب بسط سے تحریر فرمایا اور دلائل عقلیہ سے فوٹو گرافی کا جواز ثابت کیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزا ہماری ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ہماری دین و دنیا کی بہبودی کے لئے ایک کتاب (قرآن کریم) ان پر نازل فرمائی اور اس کی تشریح اسوہ حسنہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال سے فرمائی بہرحال ہمارے لئے راہ راست پر لانے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک قرآن کریم اور دوسری سنت نبوی علیہ السلام۔ جس کے متعلق خود حضور نے فرمایا ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنت رسولہ۔ موطا ترجمہ۔ میں تم میں دو امر چھوڑ چلا ہوں جب تک تم انہیں اچھی طور پر اپنا دستور العمل بناؤ گے گمراہ نہ ہوگے وہ دو امر کتاب اللہ اور سنت رسول صلعم ہیں۔

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم راہ راست پر تب ہی رہ سکتے ہیں جبکہ ہم قرآن اور حدیث پر اپنا عملدرآمد کر رکھیں۔ جو شخص ان دونوں امروں سے انحراف کرے وہ ہرگز راہ راست پر نہیں چاہے وہ شخص عالم ہو یا فاضل پیر ہو یا مرید فقیر ہو یا امیر۔ بہرحال ہمارے لئے اسوہ حسنہ حجت ہے نہ اقوال غیر اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ ۲۸)

یعنی جو چیز تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے اسکو لے لو اور جس سے منع فرماوے اسکو چھوڑ دو اور اس سے باز آجاؤ۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔

سو پیروی اس امر کا نام ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ فرمائے اور اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قولاً و فعلاً ہم کو ارشاد کرے اس کو بلا چون و چرا تسلیم کرلیں۔ اگر ہم اپنی رائے اور قیاس کو اس میں شامل کرکے تسلیم کریں تو اس کو پیروی نہیں کہتے بلکہ یہ اپنی رائے کی پیروی ہے جو کہ خدائی احکام کو اپنے قیاس کے ماتحت کرکے مانا گیا ہے۔ حالانکہ حضور انور صلعم کا ارشاد ہے۔ لا یومن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ مشکوٰۃ۔ حضور فرماتے ہیں کہ کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو اس چیز کے تابع نہ کردے جو میں لایا ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ ہر ایک کو یہ امر واجب ہے کہ وہ اپنی خواہش کو قرآن و حدیث کے تابع بنائے نہ کہ قرآن کو تابع اپنے ہوا کے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (سورہ انعام) اے رسول اکرم اگر تو بہت لوگوں کی جو زمین میں ہیں پیروی کریگا تو تجھے سیدھے رستے سے گمراہ کردیں گے۔ یہ وہ اس لئے کہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ۔ یہ لوگ اپنی خواہشات کے تابع ہیں اور اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔ سو وہ لوگ جو قرآن حدیث کو محض اپنے نفس کے پیچھے لگاتے ہیں وہ دراصل پیروی نہیں کرتے وہ محض ملمع سازی کی باتیں کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ناظرین ہمارے لئے وہی بات قابل عمل ہوسکتی ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہو خدا کے فضل سے کوئی ایسا مسئلہ دینی نہیں ہے کہ جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہ ملے۔

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۸)

گذشتہ ہفتے تفسیر فتح العزیز سے فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اُس کا بقیہ درج کر کے ترجمہ کیا جائے گا۔ ناظرین بغور پڑھ کر مسئلہ توحید کو ذہن نشین کرلیں (مدیر)

تفسیر فتح العزیز صفحہ ۴۸۲ میں ہے :۔

"چوں خراب کنندہ مساجد را ایں وعید شدید فرمودند بطریق مقابلہ فہمیدہ شد کہ معمور سازندۂ مساجد را در بدل آں حکم بعدل و ایمان خواہند فرمود چنانچہ در آیت انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ مے آید انشاء اللہ تعالیٰ و لہٰذا در حدیث شریف وارد است کہ اذا رایتم الرجل یتعاھد المسجد فاستشہدوا لہ بالایمان یعنی چوں بہ بیند شخصے را کہ خبرگیری مسجد کند و بار بار دراں خانہ متبرک آمد رفت مے نماید پس برائے او گواہی ایمان دہید۔ دوم آنکہ مسجد را از خس و خاشاک و آب بینی و آب دہن و دیگر کروہات طبعی و نجاسات شرعی پاک دارد و بافروختن مجامر و دود و خوشبو معطر سازد و فرش لطیف پاک بے تکلف دراں گسترانند در حدیث شریف است کہ خس و خاشاک از مسجد دور کردن و جاروب کشی نمودن آں متبرک مہر حوران بہشت است" ایضاً صفحہ ۴۸۲ و ہمچنیں درمہیا داشتن اسباب طہارت از بنائے غسلخانہ و ترمیم چاہ مسجد و اجرائے آب ریزد مہیا داشتن فرش و بوریا وغیرہ و روشن کردن چراغ در آنجا تا آں مدت کہ مردم دراں باشند عبادت است در حدیث صحیح بروایت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ وارد شدہ کہ امر رسول اللہ صلعم ببناء المساجد فی الدور و آں تطیب و تنظف یعنی آنحضرت صلعم فرمودند بنا کردن مسجد ہا در محلہا و آں مساجد را پاک و صاف باید داشت و خوشبو و معطر باید نمود" ایضاً صفحہ ۵۱۹۔ تفسیر آیت وطھر بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود یعنی آنکہ پاک دارید خانہ مرا از ناپاکی ہا و از اں چہ طبع سلیم بدیدن آں نفرت مے کند مثل آب دہن و آب بینی و خس و خاشاک الخ ایضاً صفحہ ۵۲۷

دوم آنکہ آں مکان را بوجہی از وجوہ علاقہ با ہیچ مخلوق نباشد و الا در وقت توجہ بآں مکان شائبہ شرک لازم خواہد آمد و توحید صرف آں عبادت نخواہد ماند و لہٰذا از قبلہ گرفتن قبور انبیا دستارہ و آتش و آب و درخت منع شدید آمدہ"۔

یعنی (نصاریٰ نے) بوجہ تعصب دشمنی یہود کے مسجد بیت المقدس کو کہ بلاشبہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کی بنائی ہوئی تھی اور اس زمانہ سے برابر عبادت گاہ انبیاء بنی اسرائیل کی رہی اور ہمیشہ ذکر حق تعالیٰ اس میں ہوتا تھا خراب کر ڈالا اور نجاستوں اور گرد و غبار سے بھر دیا اور کوڑا کیچڑ اس میں ڈالا کرتے اور جس جگہ توریت کو پاتے جلا دیتے اور بیت المقدس کے بدلے شرق کی طرف مقام مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عبادت گاہ مقرر کرلیا اور وہ مسجد متبرک زمانہ اسلام کے شیوع تک خراب ہی پڑی رہی یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شہر کو فتح فرمایا اور خود بنفس نفیس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس مسجد کو نجاستوں سے پاک کیا اور پانی سے دھو کر خوشبوؤں سے معطر کیا اور جگہ عبادت اور نماز کی قرار دی:

اور اگرچہ مدعی توحید اور اتباع ملت کے ہیں ان کا کام مخالف ان کی گفتار کے ہوا کیونکہ تعظیم معبود کی مستلزم تعظیم اس کی عبادت کے ہے اور تعظیم اس کی عبادت کی مستلزم تعظیم اس کی عبادتگاہ کے ہے پس خراب کرنا عبادت گاہ کا دلیل انکار اس کی عبادت کا ہے اور انکار کرنا عبادت کا علامت انکار معبود کا اور جب فعل ان کا مخالف ان کے قول کے ہوا تو داغ نفاق کا ان پر ثابت ہوگیا اور زمرہ اہل دین سے خارج ہوئے۔

جب مسجدوں کے خراب کرنے والوں کے حق میں یہ وعید شدید فرمائی گئی بطریق مقابلہ کے سمجھا گیا کہ آباد کرنے والے مسجدوں کے لئے اس کے بدلے میں حکم صفت عدل اور ایمان کی ثابت ہوگی چنانچہ آیت وہی آباد کرے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر۔ انشاء اللہ ذکر اس کا آویگا۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہے یعنی جس وقت تم دیکھو کسی شخص کو کہ خبرگیری مسجد کی کرتا ہے اور بار بار اس گھر متبرک میں آمد و رفت رکھتا ہے پس اس کے لئے گواہی ایمان کی تم دو۔ دوسرے یہ کہ مسجد کو گرد و غبار اور کوڑے و تھوک وغیرہ مکروہات طبعی اور نجاسات شرعی سے پاک رکھے اور روشن کرنے عود وغیرہ خوشبو سے معطر کرے اور فرش لطیف ستھرا بلا تکلف کے اس میں بچھا دے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوڑا گرد و غبار مسجد سے دور کرنا اور جھاڑو دینا اس مقام متبرک میں بہشت کی حوروں کا مہر ہے۔ اور اسی طرح درست کرنا سامان طہارت کا مثل غسلخانہ اور تعمیر کنوئیں مسجد اور بدرو پرنالہ کا اور فرش بوریا وغیرہ کا اور روشن کرنا چراغ کا جب تک آدمی اس میں رہیں عبادت ہے کہ حدیث صحیح میں بروائت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وارد ہوا ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدوں کے محلات میں اور ان کو پاک و صاف اور خوشبو سے معطر کرنے میں"۔ آیت ان طھرا بیتی یعنی رکھو تم میرے گھر کو ناپاکیوں سے پاک اور اس چیز سے جس کو طبع سلیم دیکھنے سے نفرت کرتی ہے مثل آب دہن آب بینی تھوک وغیرہ گرد و غبار سے۔ دوسری وجہ یہ کہ اس مکان متبرک کو کسی وجہ سے کسی مخلوق کے ساتھ کچھ بھی علاقہ نہ ہو ورنہ توجہ کے وقت شائبہ شرک کا لازم آویگا اور خالص توحید اس عبادت میں نہ رہیگی اور

[illegible] (۵۸۹)

ahmadimuslim.de

اسی واسطے قبلہ ٹھہرا لینے قبور انبیاء اور ستارہ اور آتش اور پانی اور درخت سے سخت ممانعت کی گئی ہے۔ انتہی۔"

علی ہذا صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۴۵۔ باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان یعنی اس باب میں مسجد میں جھاڑو دینا وہاں کے چیتھڑے کوڑا اور لکڑیاں تنکے چننے کا بیان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان رجلا اسود او امرأۃ سوداء کان یقم المسجد فمات فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فقالوا مات فقال افلا کنتم آذنتمونی بہ دلونی علی قبرہ او قال قبرھا فاتی قبرہ فصلی علیھا۔ یعنی ایک کالا مرد یا کالی عورت مسجد میں جھاڑو دیتا یا دیتی تھی وہ مرگیا یا مرگئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا وہ مرگیا یا مرگئی تو آپ نے فرمایا تم نے مجھے خبر نہ کی مجھے اس کی قبر بتاؤ پس آپ اس کی قبر پر تشریف لائے تو نماز پڑھی اس پر۔"

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی تیات الموات مطبوعہ گلزار حسنی بمبئی ص۳۶م میں روایت نقل کرتے ہیں۔ یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام محجن کی۔ فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کرکے فرمایا تو نے کونسا عمل افضل پایا۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دیتی۔ انتہی۔"

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ دوبارہ قبر پر پڑھی اور یہ مولوی نعیم الدین کے مذہب جدید میں ناجائز اور گناہ ہے

دیکھو مولوی صاحب بریلوی الہادی الحاجب مطبوعہ اہلسنت وجماعت بریلی ص۲۳ میں لکھتے ہیں:۔

"نماز غائب وتکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔"

پس یہ عجیب مولوی نعیم الدین کا دین ومذہب جدید ہے جس کے خبث باطن سے بغض وعناد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر وعیاں ہے۔ پھر دیکھئے ابوداؤد جلد ۱ ص۶۷ باب فی السراج المساجد۔ مسجد میں چراغ جلانے کے باب میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:۔

انہا قالت یارسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ تصلوا وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ۔ یعنی کہا انہوں نے یارسول اللہ آپ ہمیں بیت المقدس کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں جاؤ تو نماز پڑھو اور اس زمانہ میں ان شہروں میں لڑائی پھیلی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اگر وہاں نہ جاسکو اور اس میں نماز نہ پڑھ سکو تو تیل بھیجدو کہ اس کی قندیلوں میں جلایا جاوے۔"

اور سنن ابن ماجہ ص۱۳۱ میں روایت ہے:۔

ومن ابی سعید الخدری قال اول من سرج فی المساجد تمیم الداری۔ یعنی اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سب سے اول جس نے مسجدوں میں چراغ روشن کئے وہ حضرت تمیم داری رضؓ ہیں۔"

نیز سنن ابن ماجہ ص۱۱۱ میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واتخذوا علی ابوابھا المطاھرۃ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور مسجدوں کے دروازوں پر طہارت کے سامان مہیا کرو۔"

مگر برخلاف مساجد اللہ وخانہ کعبہ معظمہ کے گورپرست قبروں پر یہ سامان روشنی فرش فروش جھاڑ وفانوس مورچھل شامیانہ مہیا کرکے مرتکب ممنوعات رسومات شرکیہ کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ ص۶۱ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی انتہی یعنی کہا لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو زیارت کریں قبروں کی اور ان لوگوں پر جو ٹھہرادیں قبروں کو مسجدیں اور روشن کریں قبروں پر چراغ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے انتہی

اور مجالس الابرار مستند فقہ حنفیہ مصنفہ ملا اسعد رومی رحمہ اللہ جس کی تعریف وتوصیف مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فتاویٰ عزیزی جلد دوم میں فرماچکے ہیں۔ ص۲۲۵ میں مرقوم ہے:۔

وقد آل الامر بھؤلاء الضالین المضلین الی ان شرعوا للقبور حجا ووضعوا لہ مناسک حتی صنف بعض غلاتھم فی ذلک کتابا وسماہ مناسک حج المشاھد تشبیھا منہ للقبور بالبیت الحرام ولا یخفی ان ھذا مفارقۃ لدین الاسلام ودخول فی دین عباد الاصنام فانظر الی ما بین ما شرعہ النبی علیہ السلام فی القبور من النھی عما تقدم ذکرہ وبین ما شرعہ ھؤلاء وما قصدوہ من التباین العظیم ولا ریب ان فی ذلک من الفساد ما یعجز الانسان حصرہ منھا تعظیمھا الموقع فی الافتتان بھا وفیھا تفضیلھا علی المساجد التی ھی خیر البقاع واحبھا الی اللہ فانھم اذا قصدوا القبور بقصد ونھایۃ التعظیم والاحترام والخضوع والخشوع ورقۃ القلب وغیر ذلک مما لا یفعلونہ فی المساجد ولا یحصل لھم فیھا نظیرہ ولا مثلہ (باقی آیندہ)

ahmadimuslim.de

## بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ قرآن حدیث میں کہاں ہے دراصل یہ ان کی کوتاہ بینی کا قصور ہے نہ قرآن حدیث کا۔ اگر انسان ذرا بھر بھی غور سے کام لے تو تمام مسائل ضروریہ ہم کو قرآن حدیث سے ملتے ہیں۔ غور کی مثال۔ حدیث شریف میں موجود ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا ان عورتوں کو جو دانت باریک کرتی ہیں اور بال اکھاڑتی اور داغ لگاتی اور بال اپنے بالوں کے ساتھ ملاتی ہیں لعنت کرنا اور آپ کا فرمانا کہ میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر خود خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں لعنت کرتا ہے تو ایک عورت نے کہا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا ہے مگر میں نے ان پر کہیں لعنت قرآن میں نہیں پائی تو عبداللہ نے فرمایا اگر تو غور کرکے پڑھتی تو ضرور لعنت پاتی۔ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ اس آیت کو وہ عورت سن کر سکوت کرتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا اس آیت کے عموم سے استدلال کرنا ہمارے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھنے کے لئے دلیل ہے اور اس بات کی حجت ہے کہ جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں اور جس سے منع فرماویں وہ دراصل حکم الٰہی ہے۔ جیسے ارشاد ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینی امور میں سوائے میری وحی کے نہیں بولتا پھر اللہ تعالیٰ کے رسول کی پیروی کرنا محض اللہ تعالیٰ کی پیروی کرنا ہے۔ وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ۔ جس نے رسول اللہ صلعم کی پیروی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی پیروی کی اور حضور نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی (مشکوٰۃ) جس شخص نے میری ہدایت یعنی طریقہ کی پیروی کی وہ ہرگز گمراہ نہ ہوگا

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے فعلیکم بسنتی میری سنت کو لازم پکڑو۔ سنت تو وہی ہے جو حضور کا ارشاد اور فعل ہو۔ اور ارشاد ہے۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا الخ جو شخص حضور کی مخالفت کرے جبکہ اس کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی ہو اور صحابہ کرام کے طریقہ سے اور راہ نکالے اس کو ہم اس طرف پھیرتے ہیں جس طرف وہ پھرتا ہے ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے وہ بری جگہ ہے۔

اس طرح پر اور ارشاد ہے۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔ کسی مومن مرد اور عورت کو لائق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلعم کسی کام کا حکم کرے تو وہ اس امر کی مخالفت کریں اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کو دوست رکھنا چاہتے ہو تو حضور کی پیروی کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا۔

علیٰ ہذا القیاس اس مضمون کے ساتھ قرآن بھرا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام امور کے فیصلہ کے لئے ایک قانون مقرر فرمایا ہے وہ یہ إِذَا تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ۔ یعنی جب تم کسی امر میں اختلاف کرو تو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلعم کی طرف اس امر کو لوٹاؤ پھر جیسے ان کا حکم ہو اس کی اتباع کرو۔

سو امر متنازع یہ ہے کہ تصویر ذی روح چیز کی بنانا جائز ہے یا نہیں۔ ہم اس قانون کے ماتحت پہلے قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اس میں ارشاد ہے۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ یعنی جو تم کو رسول صلعم دے وہ پکڑ لو اور جس سے منع فرماوے اس کو چھوڑ دو اور اس سے کنارہ کرو۔ اب حدیث شریف کو دیکھتے ہیں تو ارشاد ہے۔ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر (مشکوٰۃ۔ بخاری) حضور فرماتے ہیں جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں فرشتے رحمت کے داخل نہیں ہوتے۔ اور دوسری حدیث میں آتا ہے

اشد الناس عذابا یوم القیامۃ یضاھون بخلق اللہ۔ سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی پیدائش جیسے صورتیں بناتے ہیں اور ایک حدیث قدسی میں آتا ہے۔ ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ۔ کون شخص اس سے زیادہ ظالم ہے جو میری پیدائش جیسی تصویر بناتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طور پر بہت سی احادیث صحیحہ کتب صحاح میں اندراج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور نے تصویر ذی روح چیز کی بنوانے سے منع فرمایا ہے تمام احادیث میں عام ارشاد ہے کہ جس طرح سے بھی بنائی جاوے اسی زد میں آئیگا۔ حضور صلعم نے تصویریں بنانا منع فرمایا۔ چاہے وہ تصویر جس طور پر بنوائی جائے چاہے ہاتھ سے یا فوٹو گرافی سے یا اور کسی طریق سے بہر حال تصویر بنانا منع ہے باقی رہا یہ امر کہ کتا ماشی یا شکاری پھر کیوں گھر رکھلیا گیا ہے اس کی تصریح اور اجازت خود حضور انور صلعم نے فرما دی جو ہمارے لئے حجت ہے اور قابل تسلیم امر ہے یہ عام کتوں سے مستثنیٰ امر ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ فرما کر محرمات ابدیہ کو مستثنیٰ کر دیا۔ اس طور پر حضور کا مستثنیٰ فرمانا ہمارے لئے حجت شرعیہ ہے جسے ہم بلا چون وچرا ماننے پر مجبور ہیں۔ یا دوسری جگہ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الخ فرمایا پھر اس سے انبیاء علیہم السلام کو علیحدہ کیا گیا۔ کتا شکاری یا ماشی بھی اسی طرح علیحدہ ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ فلاں مولوی یا فلاسفر نے یہ کام کیا اور اسکے جواز کا فتویٰ دیا۔ سو ان کا قول یا فعل ہمارے لئے حجت نہیں یہ ان کا فرمانا غلط ہے۔ باقی جو قرآن کریم کی ایک دو آیات مولانا صاحب نے جواز کیلئے نقل کی ہیں وہ انکی تفسیر بالرائے ہے جو قابل دلیل نہیں حضور نے تفسیر بالرائے کرنیسے سخت منع فرمایا

من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (الحدیث) باقی دارد (۸۸۱)

؎ جس طرح عبداللہ بن مسعود نے اس آیت سے استدلال کرکے مسئلہ قرآن سے ثابت کیا تھا اسی طرح ہم بھی استدلال کرکے تصویر بنانا قرآن سے منع ثابت کرتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**معاونین اہلحدیث** کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے کہ اخبار کی ترقی مسدود بلکہ معکوس ہو رہی ہے آپ حضرات اگر اس کی بقا چاہتے ہیں تو خریداری کو وسعت دیں۔ کم از کم ایک ایک نیا خریدار پیدا کر دینا ہر خریدار کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اگر آپ ہی اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہ فرمائیں گے تو اور کون کریگا؟

**وی پی بھیجے گئے ہیں** مندرجہ خریداروں کو اہلحدیث ۳۰ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو وہ مہربانی کر کے قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا

۱۵۱۲ - ۲۴۱۲ - ۳۴۵۴ - ۳۶۴۳ - ۷۰۷۰ -
۸۰۱۹ - ۸۰۶۵ - ۸۰۶۷ - ۸۰۷۰ - ۸۵۵۴ -
۸۵۹۳ - ۹۱۵۲ - ۹۲۰۳ - ۹۵۵۷ - ۹۶۲۷ -
۱۰۲۷ - ۱۰۳۵۵ - ۱۰۷۱۲ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۹۸۳ -
۱۰۹۹۱ - ۱۱۴۴۶ - ۱۱۴۵۴ - ۱۱۴۶۳ - ۱۱۴۶۵ -
۱۱۴۱۶ - ۱۱۴۶۸ - ۱۱۶۰۶ - ۱۱۷۰۸ - ۱۱۷۱۵ -
۱۱۷۱۶ -

**مسجد شہید گنج کے تاریخی حالات** اس کتاب میں مسجد شہید گنج، مزار حضرت شاہ کاکو اور ساتھ ہی مسجد اور مقبرہ حضرت شاہ چراغ کے مکمل اور مفصل تاریخی حالات درج ہیں اور مسجد شہید کے متعلق اُن تمام پہلوؤں پر جو ہندو اور سکھ اخبارات اس مسجد کے متعلق بیان کر رہے ہیں پوری وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ مسجد شہید اور مسجد شاہ چراغ کی چار ہاف ٹون تصاویر بھی ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم ۱۸x۲۲/۴ کے ۵۲ صفحات۔ قیمت صرف ۴ر فی جلد ۱۰ جلد دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ محمد عبدالجلیل قریشی۔ متصل دفتر رسالہ "قانون" انارکلی پیسہ اخبار بازار لاہور

**قرآن مجید برائے فروخت** مولوی عبداللہ صاحب میرٹھی کا مترجم قرآن مجید معہ احادیث التفاسیر نہایت عمدہ حالت میں موجود ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو طلب فرما دیں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا۔ (عبدالسلام مدرس مدرسہ حاجی علی جان مرحوم کوچہ خانچند متصل گھنٹہ گھر دہلی)

**ضرورت تراجم صحاح ستہ** خاکسار کو مولانا مولوی وحید الزمان مرحوم کے (تراجم صحاح ستہ) کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہوں اور وہ فروخت کرنا چاہیں تو میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ احمد یار خان سیکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب)

**رفیق حج کی تلاش** میرا ارادہ امسال انشاءاللہ حج کو جانے کا ہے۔ اور رمضان شریف تمام مکہ شریف میں گذارنا چاہتا ہوں۔ جو پہلا جہاز ماہ شعبان میں جاوے گا۔ اس میں جانے کا ارادہ ہے۔ براہ مہربانی اور صاحب بھی اگر اس سفر کو تیار ہوں تو مجھے مطلع کریں تاکہ سفر میں آرام رہے۔ (خان صاحب غلام جیلانی پنشنر تحصیلدار پشاور علاقہ آسیا محلہ غوائی خان)

**دعوت مباہلہ** مولوی محمد شریف و مولوی محمد بشیر صاحبان ساکنان کوٹلی لوہاراں مغربی چونکہ جماعت حقہ اہل حدیث کے خلاف ہمیشہ عوام میں نفرت و عناد پھیلاتے رہتے ہیں۔ اس لئے خاکسار نے ہر دو کو دعوت مباہلہ دی ہے۔ مضمون مباہلہ بذریعہ رجسٹری ان کو بھیج چکا ہوں جو وہ وصول بھی کر چکے ہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد کرے۔ (خاکسار عبدالعزیز ناگی کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ)

**دفع اشتباہ** مدن پور۔ مولوی منشی محمد رحیم بخش صاحب اور عبدالشکور صاحب میں مکان و زمین کی بابت جو معاملہ و مقدمہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق میں نے کسی کے پاس مراسلہ وغیرہ نہیں ارسال کیا۔ کوئی صاحب مجھ پر کسی قسم کا شبہ نہ رکھیں۔ واللہ ما اقول شہید۔ (عاصی محمد سلیمان طاہر منزل مدن پور گیا) ۱۳۔ اگست ۳۵ء

**جداگانہ انتخابات** کانگرس کوشش کر رہی ہے کہ کونسلوں اور اسمبلی وغیرہ میں انتخاب مشترک ہوا کرے یعنی فرقہ وار اختلاف کو ملکی معاملات میں دخل نہ ہو۔ جمہور مسلمان اس کے خلاف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ انتخاب فرقہ واری حیثیت پر مبنی ہو۔ اس رسالہ میں جداگانہ انتخاب پر بحث کی ہے۔ کتابت طباعت اعلیٰ (مفت) پتہ:۔ خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب ۲ فرید کوٹ روڈ لاہور (پنجاب)

**مسجد شہید گنج لاہور** مسجد مذکور کا واقعہ ایک تاریخی واقعہ ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں لاہوری مسلمانوں کی کارگذاری وغیرہ درج ہے۔ (مفت ہے)۔ پتہ۔ مخدوم مرید حسین سجادہ نشین بہاء الحق ملتان شہر

**مولانا سیالکوٹی امرتسر میں** عزیز ذکاء اللہ کے فرار کی خبر سن کر مولانا موصوف اس ہفتہ امرتسر تشریف لائے۔ بعد اسکے طباعت تفسیر فاتحہ میں کئی روز مشغول رہے۔ ان ایام میں تذکیر اور تدریس ترجمہ قرآن کا شغل رہا۔ جزاہم اللہ۔

**حاجی عبدالرحمٰن صاحب بنارسی اور کانفرنس اہل حدیث** جناب حاجی و حافظ عبدالرحمٰن صاحب بنارسی کے انتقال پُر ملال سے بہت افسوس و رنج ہوا۔ آپ کے انتقال سے نہ محض جماعت اہل حدیث بنارس کو نقصان پہنچا بلکہ تمام ہندوستان کی جماعت اہلحدیث کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم اور مرحوم کے خاندان کی سخاوت کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ مرحوم حاتم زمانہ تھے اور آپ کا خاندان حاتم زمانہ کا خاندان تھا۔ الولد سر لابیہ کے مطابق ضرور ہے کہ مرحوم کے ورثا جناب مولوی عبدالاحد صاحب، مولوی عبدالمتین صاحب و عبدالحق صاحب مرحوم کے سچے جانشین ہونگے۔ اس لئے میں بذریعہ اخبار ہذا مرحوم کے ورثا سے دو گذارشیں کرنی چاہتا ہوں۔ انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ مرحوم نے انتقال سے قبل پچاس ہزار روپے بنارس کے مسلم ہائی سکول کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ کام بہت ضروری اور اچھا ہوا ہے۔ فجزاہ اللہ۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ سرکاری قاعدے کے مطابق مسلم سکول بنارس کو اس پچاس ہزار کی رقم کے مل جانے کے بعد اتنی ہی رقم یو۔پی گورنمنٹ دیگی تو کل رقم ایک لاکھ ہو گئی۔ (باقی بر صفحہ ۳ کالم ۳)

علماء ... ہندوستان کا مختصر [illegible] (۸۸۲)

# ملکی مطلع

## لاہوری مسجد کے متعلق گورنمنٹ کا کیا قصور؟

مسجد شہید گنج کا واقعہ ہندوستان سے نکل کر تمام اسلامی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اسلامی دنیا بالاتفاق لاہور کے مسلمان لیڈروں کو اور حکومت پنجاب کو مورد عتاب بناتی ہے۔ حامیان حکومت حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہیں کہ حکومت اس میں کیا کرتی جبکہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے مسجد سکھوں کو مل چکی ہے۔ معترضین جواب الجواب میں کہتے ہیں کہ مسجد اگر سکھوں کی تھی تو سکھوں کی حمایت حکومت نے کیوں کی؟ مسلمانوں اور سکھوں کو باہمی فیصلہ کرنے دیتی۔ کیوں گوروں کی فوج کو درمیان میں حائل کر کے سکھوں کو مسجد گرانے میں آسانی پیدا کر دی۔ حامیان حکومت جواب دیتے ہیں کہ مسلمانوں اور سکھوں کو اگر چھوڑ دیا جاتا تو کشت و خون ہوتا جس سے حکومت اپنے فرض (قیام امن) ادا کرنے میں قاصر رہتی۔ ہمارے نزدیک یہ جواب صحیح ہے۔ باوجود اس کے ہم حکومت کو ذمہ دار اور قصوروار جانتے ہیں جس کی دلیل اور تفصیل قابل غور ہے:

عرصہ کئی سال کا ہوا کیکڑی ضلع اجمیر میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق احناف اور اہل حدیث میں تکرار ہو کر مقدمات تک نوبت پہنچی۔ احناف اہل حدیث کو حق نماز نہ دیتے تھے۔ عدالت عالیہ تک اہل حدیث جیت گئے۔ تاہم وہاں کی پولیس اور حکام نے اہل حدیث کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ دی۔ آخر اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے ایک وفد شملہ گیا جس کے تین ممبر تھے۔ حاجی عبدالغفار صاحب آف حاجی علی جان، حاجی بشیر الدین صاحب سوداگر، خاکسار ابوالوفاء۔ شملہ میں سر شفیع مرحوم کی وساطت سے راجپوتانہ کے اعلیٰ افسر سے ملے۔ ہز ہائینس نواب صاحب لوہارو نے بھی وفد کی تائید فرمائی۔ وفد نے اچھی طرح اپنا سارا حال سنایا۔ افسر مذکور نے بڑی توجہ سے سب کچھ سن کر ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ وہاں کے چیف کمشنر سے دریافت حال کروں گا کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کیوں اہل حدیث کو اجازت نہیں دی جاتی۔ صاحب موصوف کے دریافت کرنے پر وہاں کے اعلیٰ حاکم نے جواب دیا کہ فیصلہ عدالتی بے شک ایسا ہی ہے لیکن چونکہ فساد کا خطرہ ہے۔ اس لئے تاقیام امن اہل حدیث کو روک دیا گیا ہے۔

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کے حکومت عالیہ کو اندیشہ فساد کی صورت میں طاقت (یا ور) حاصل ہے کہ فیصلہ عدالت عالیہ کو ملتوی کر دے اور یہ اختیار اس فیصلہ کو غلط نہیں قرار دیتا۔ بلکہ عارضی التوا ہوتا ہے جب تک حکومت کو قیام امن کا یقین نہ ہو۔

سوال یہ ہے کیا یہ اختیار حکومت راجپوتانہ ہی کو حاصل تھا۔ حکومت پنجاب کو نہیں۔ بیشک ہر صوبہ کے اعلیٰ افسر کو ہوتا ہے۔ پھر کیوں نہ حکومت پنجاب نے اس طاقت سے کام لیا۔ سکھوں کو حکم دیتی کہ باوجود فیصلہ عدالت کے مسجد کو بحال رکھو۔ کیونکہ فساد کا اندیشہ ہے؛ ہم ممبران کونسل اور اصحاب قانون کی تقریریں پڑھتے رہے۔ کسی صاحب نے حکومت کو اس طاقت سے استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ یا ہم نے نہیں پڑھا۔ بہرحال مشورہ دیا گیا یا نہ دیا گیا حکومت پنجاب نے اس خوفناک موقع کا اچھی طرح اندازہ نہیں کیا۔ یا کسی دوسری ناقابل ذکر حکمت عملی پر عمل کر کے اندیشہ فساد کو دل میں جگہ نہ دی۔ بہرحال جو کچھ بھی کیا تدبر اور تدبیر کے خلاف کیا ؎

رموز مملکتِ خویش خسروان دانند

## ابی سینیا حبش کی حکومت

چونکہ اٹلی کی خفگی اور جنگی طیاری کی وجہ سے ابی سینیا کا بہت ذکر ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین تک ابی سینیا کا حال (ایک مسیحی رسالہ سے) نقل کر کے پہنچاتے ہیں۔

**کاروبار** لوگ جیسے کہ ذکر ہو چکا ہے عموماً کم علم ہیں اور جو صاحب علم سمجھے جاتے ہیں وہ لال پری کے شیدا ہیں۔ عام قیاس سے ہر صاحب عقل اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس حد تک اس مد میں آ سکتے ہیں۔ جو خواندہ ہیں وہ سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں اور باقی قریباً محکمہ بنج کے ملازم۔ کیونکہ وہاں یورپین کافی سے زیادہ تعداد میں ہیں اور ہر ایک کے گھر میں کم از کم ایک دو خادموں کا ہونا لازمی امر ہے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی بھی کافی ہیں۔ اگرچہ پنجابی صرف دس پندرہ کی تعداد میں ہونگے مگر گجراتی کافی ہیں۔ ان میں "محمد علی اینڈ کو" نمایاں طور پر شہرت رکھتے ہیں۔ یہی ایک فرم ہے جو ابی سینیا کے چپہ چپہ میں اپنی جائداد منقولہ رکھتی ہے۔ ان کے سینکڑوں ملازم ہیں۔ لاکھوں روپیہ کا بیوپار کرتے ہیں۔ شہنشاہ تفری خاص خاص موقعوں پر ان کے ہاں جلوہ افروز ہو کر عزت بخشتے ہیں۔ ملک کی تجارت ہندوستانیوں اور یورپینوں کے ہاتھ میں ہے اور حبشی محض ان کے گھریلو نوکر ہیں یا کوئی اکا دکا شامت کا مارا ان کے کارندے کی حیثیت میں کام کرتا ہے۔

اب یہ لوگ کچھ نہ کچھ ہنر سیکھ رہے ہیں۔ کھڈی کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور عموماً اپنے دوپٹے بنتے ہیں۔ درزی کے کام میں عام لوگ دلچسپی لے رہے ہیں اور عدیس بابا میں جا بجا سنگر سوئنگ مشین پاؤں سے چلانے والی نظر آنے لگی ہے۔ یہ مشین اقساط پر خرید کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ یا کوئی مالدار چند ایک مشین خرید کر کچھ درزی ملازم رکھ لیتا ہے۔ عدیس بابا میں ایک خاص جگہ ہے جہاں یہ لوگ مشین چلاتے اور کپڑا سیتے ہیں۔ یہ جگہ بھی اچھی دلچسپ ہے کیونکہ مشینوں کی آواز ایک اچھی فیکٹری کی مشینوں کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔

ترکھان اور لوہار بھی مل جاتے ہیں۔ کام کی کچھ نہ پوچھئے کہ آیا ہماری تسلی کے مطابق کر سکتے ہیں یا نہیں البتہ وہ حبشی عقل کو ضرور استعمال میں لا رہے ہیں۔ اسی طرح سنار بھی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ یوں تو وہاں ہر ایک

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور تصنیف۔ قیمت ۱۲ ر۔ غزنوی۔ کتب خانہ اہلحدیث امرتسر (۸۸۳)

قسم کا آدمی مل جاتا ہے۔ کمی کسی چیز کی بھی نہیں۔ لوہار اپنی بھٹی گرم کرکے کیل ویل ٹھونک لیتا ہے اور سب کی حسب منشا کام چلا کر کیمیکل انجینئر بن بیٹھتا ہے ترکھان بھی کسی حبشی دروازہ کے کواڑ کو چھیل کر موچھوں پر تاؤ دے لیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک اعلیٰ استاد ہے۔ یہی دوسرے پیشہ وروں کا حال ہے۔ البتہ کسی حبشی آدمی کو موچی کا کام کرتے نہیں دیکھا بلکہ غیر ملکی ارمنی اور یونانی ان کی یہ کمی پوری کر رہے ہیں اور خوب منافع لیتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ ان کی زندگی کا دارومدار کس چیز پر ہے جبکہ تجارت اغیار کے ہاتھوں میں ہے اور نیز تجارت بھی تبھی قائم ہو سکتی ہے جب مختلف ملکوں کی اشیا کا باہم تبادلہ ہو۔ ضروری ہے کہ یہ ملک بھی کچھ نہ کچھ برآمد کرتا ہو۔ چونکہ ملک میں بارش کافی سے زیادہ ہوتی ہے زمین نہایت ہی زرخیز ہے۔ اس لئے لوگ اپنے اپنے گھروں میں مکی اور دیگر اشیاء مثلاً سرخ مرچ یا کوئی سبز ترکاری بو دیتے ہیں۔ صرف ان کو اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ زمین کے اوپر کی مٹی کو نیچے اور نیچے والی کو اوپر کرنا پڑتا ہے۔ پھر بیج بکھیر دیتے ہیں۔ پھر نہ پانی کی ضرورت اور نہ کسی دیگر امر کا خیال۔ وقت مقررہ پر امید سے زیادہ پھل مل جاتا ہے۔ اور یہ لوگ کچھ گذارہ کے لئے حاصل کر لیتے ہیں۔

اندرون ملک میں ایک ایک آدمی کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں صرف گائے بیل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھیڑ بکریاں بھی ہوتی ہیں۔ مال مویشی کے لئے قدرت خود ہی کافی سے زیادہ خوراک کا بندوبست کر دیتی ہے۔ جانور خوب موٹے تازے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ لوگ گھی بنا کر بڑے بڑے مقامات کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ جس طرح ہمارے ہاں دیہات میں کمائے ہوئے چمڑہ کی مشکوں میں پانی بھرا جاتا ہے۔ اسی طرح کی مشکوں میں یہ لوگ گھی کو بھر رکھتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ یہ چمڑا اچھی طرح کمایا ہوا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ گھی میں ایک خاص قسم کی بُو آتی ہے۔ یورپین لوگ تو عموماً چربی اور تیل وغیرہ کھانے میں استعمال کرتے ہیں مگر ہندوستانی اس گھی کو خوب گرم اور تقطیر کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔ خاصکر آڈل قوم کا گھی ابی سینیا میں مشہور ہے۔ اس قوم کا ذکر آئندہ کسی صفحہ پر آئیگا

چونکہ گائے بیل کا گوشت بہت ہی زیادہ کھایا جاتا ہے اور یہ جانور جن کو حلال کیا جاتا ہے اس قدر موٹے تازے ہوتے ہیں کہ ان کے چمڑے کی مانگ دیگر ممالک میں بہت ہوتی ہے۔ یورپین یہاں کا چمڑہ یورپ کی منڈیوں میں بھیجتے ہیں۔

غیر ممالک کے لوگ چونکہ کافی سے زیادہ سکونت پذیر ہیں۔ ان کی روزانہ ضروریات کی اشیاء بھی ملک میں درآمد ہوتی رہتی ہیں جس پر گورنمنٹ قیمت کے مساوی بلکہ زیادہ محصول لگاتی ہے۔ مثلاً جس چیز کی قیمت جبوتی میں ایک روپیہ ہو وہ عدیس ابابا میں دو بلکہ سوا دو روپیہ میں بکے گی۔

جو چیز سب سے زیادہ برآمد ہوتی ہے وہ یہاں کی کافی ہے۔ اب یہ چیز ملک کے ہر حصہ میں کاشت کی جاتی ہے۔ اول اول ابی سینیا کے صوبہ کافا کی پیداوار رہتی اور اس نے اپنا نام بھی اپنی جائے پیدائش سے حاصل کیا۔ جتنی ملک ابی سینیا میں کاشت کی جاتی ہے۔ شائد ہی کسی اور ملک میں ہوتی ہو۔ یہ تمام دنیا میں مشہور ہو چکی اور تمام یورپ کو یہاں سے بھیجی جاتی ہے۔ ابی سینیا سے صرف چمڑا، کافی، اور قدرے گھی ہی برآمد ہوتے ہیں۔ باقی تمام اشیاء کی نمک سے لیکر سوئی تاگے تک اس ملک میں درآمد ہوتی ہے۔

**پیداوار** چونکہ زمین نہایت ہی زرخیز ہے اس لئے ہر قسم کی پیداوار خواہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ ان اشیاء سے ملک کی آب و ہوا کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ زمین کی زرخیزی کے علاوہ آب و ہوا کا اثر نباتات پر بہت ہوتا ہے زمین کی زرخیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بارش ہونے سے زمین جب گیلی یا نمدار ہو جاتی ہے تو چلنا بالکل محال معلوم ہو جاتا ہے یعنی زمین اس قدر لیسدار ہے کہ پاؤں اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اٹھانے سے پاؤں ایک ایک سیر بوجھل ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس لوگ اس قدر کاہل ہیں کہ قدرت کی سب نعمتوں سے خود کو محروم کئے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ محنتی اور جفاکش ہوں تو دیگر ممالک سے زیادہ مالدار ہو سکتے ہیں۔ معدنیات بھی ہر قسم کی پائی جاتی ہیں مگر ان سے ابھی ملک حبش کے باشندے فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کا دائرہ علم جیسا کہ مذکور ہو چکا بہت تنگ ہے پھر دوسرے یہ کسی غیر قوم کے آدمی پر اعتبار نہیں کرتے کہ وہ ان کے لئے ایسے کام کرے۔

نباتات میں سے یہ اشیاء میرے اپنے دیکھنے میں آئی ہیں۔ گندم۔ جَو۔ نخود۔ مکی۔ مونگ۔ ماش۔ مٹر۔ توریا۔ تل۔ سبز ترکاری۔ قریباً ہر قسم نیشکر۔ روئی اور پھل بھی مختلف اقسام کے جو یہاں ہوتے ہیں۔ جن میں کیلا اور ایک قسم کا مالٹا بافراط ملتے ہیں۔ زمین روئی کے اس قدر قابل ہے کہ احاطہ بمبئی اور برار کی زمینوں کو مات کر رہی ہے بالکل کالی سیاہ۔ مگر ایک یورپین نے گورنمنٹ سے واحد اجارہ لے رکھا ہے۔ نہ ہی وہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی زیر شرائط کوئی اور کاشت کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اگر کوئی پوشیدہ طور پر کرے تو مجرم گردانا جاتا ہے۔" (المائدہ۔ لاہور)

---

## انجمن تبلیغ الاسلام خانپور

سنہ ۱۹۰۱ء سے تاحال تبلیغ و تدریس کا کام نہایت جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس انجمن نے مرزائیت کے خلاف بڑے بڑے نو دس جلسے متفرق بہت اور قصبات میں کئے اور آمدہ مبلغین قادیانیوں کے مختلف دلائل اور دعاوی پر مکمل بحث کر کے عوام کو اس فتنہ سے خبردار کیا۔ تمام دیہات اور قصبات ملحقہ میں اس انجمن کا بہت فیض پہنچ رہا ہے اور لوگ بدرسموں اور بدعقائد سے بھی تائب ہو رہے ہیں اس لئے ایسے علاقہ میں اس انجمن کا قیام بہت ضروری ہے۔ چونکہ آج کل انجمن کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ سب احباب خیر صدقات اور مال زکوٰۃ سے ضرور اسکی مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

# ہیضہ اچانک آتا ہے

## اور بعض اوقات طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا لہذا

رجسٹرڈ

# "امرت دھارا"

کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے۔ جو کہ مصیبت کے وقت آپ کی یا آپ کے لواحقین کی بہترین اور فوری امداد ثابت ہوگی!

امرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظ ما تقدم اور صحت بخش دوا ہے

اس موسم میں معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

**احتیاط** } نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیگی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

**خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۲۳ لاہور**

المشتہر

**منیجر امرت دھارا او شدھالیا امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ**

## اکسیر ہاضمہ

۲۹ اکسیر ہاضمہ۔ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں کو نجات ملتی ہے مثلاً بد ہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ ر

**اکسیر موتی دانت**۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کیطرح چمکیلے کردینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۸ ر محصول ۵ ر

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

## سرمہ نور العین

۱/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ بینگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

**منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)**

**میحائی گوہر طب**۔ کم خرچ بالانشین نسخہ جات۔ قیمت عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# مومیائی

۴۹/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے، ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی۔ ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ (۸۸۵)
آدھ پاؤ ۸ ر۔ پاؤ بھر ٹیر مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

جناب ایم عبد الحق صاحب پیغور پیشتر آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر اپنے ایک دوست کو استعمال کرنے کے لئے دی تھی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ اب چھٹانک ارسال کریں۔ (۳۱ جولائی ۳۵ء)

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ۔ آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں۔ (رقم ۲ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبد الرزاق صاحب تولا پور۔ "مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں"۔ (۱۴ اگست ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

**حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**


ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بے مثل ۲۶/۵

# سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

## ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ ۱۲/۶

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد "حب مقوی باہ" بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (دیجئے)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

## فائدہ مندبیمہ رجسٹرڈ ۱۷۵۷ ۲۳/۲۵

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے۔ دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت دوہے دکھرو نوس، ڈھلکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں حکیموں ویدوں، روٴسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف ۸/ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

## ثنائی پاکٹ بک مجلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی امرتسری

اس میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی، بہائی، مرزائی، شیعہ، نیچری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ، بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین دلائل دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے پاکٹ سائز ہے۔ قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصول

(منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

(تصانیف مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

## تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی زبان) (بڑی)

شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہو چکی ہے تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے۔ بہت پسند فرمائی ہے مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ قیمت للعہ

## تفسیر ثنائی (اُردو)

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیری ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وسورہ بقرہ۔

جلد ثانی۔ سورہ آل عمران ونساء

جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔

جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل

جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء

جلد ششم۔ از شعرا تا صفات۔

جلد ہفتم۔ از صفات تا سورہ نجم۔

جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا سورہ والناس۔

نوٹ:۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور پورا سٹ ایک وقت خریدنے والے سے عہ۱۲ روپے لئے جائینگے

## تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان (عربی زبان)

میں ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے انکے نمبر دیدیئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

# سفر حج کو جانے سے پہلے

## کتب ذیل کا مطالعہ ضروری ہے

**مسائل حج** } اس کتاب کے شروع میں مسائل حج مفصل طور پر دئیے گئے ہیں۔ اس کے بعد فضائل حج کا باب ہے۔ جس میں سفر حج کی ہدایات وغیرہ ہیں۔ روانگی، داخلہ مکہ، داخلہ حرم، طواف وغیرہ اور ان مراسم میں دعائیں وغیرہ سب کا استقصاء ہے۔ پانچ نقشے بھی ہیں جو بہت ہی مفید ہیں ہر حاجی کو جو حج کا قصد کرتا ہے اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا از بس ضروری ہے۔ ان کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے اس کے سفر طویل کی بہت سی تکالیف و مصائب کم ہو جائیں گی اور وہ اس دور دراز سفر پر اس طرح جائیگا گویا تمام راستوں اور حالات کو جانتا ہے۔ مصنفہ مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری۔ قیمت ۵ ر

**عربی بول چال** } مصنفہ حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری۔ جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ ر حصہ دوم ۱۲ ر

**تاریخ الحرمین الشریفین** } اس کتاب کی اصل خوبیاں اگرچہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں لیکن جس ترتیب و جامعیت کے ساتھ تمام تاریخی، تمدنی، سیاسی، اور مذہبی حالات و مقامات کا استقصار کیا گیا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات جس خوبی سے اس میں لکھے گئے ہیں وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گے کتاب ہذا میں تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے مشہور مناظر کے فوٹو اور عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

**نجد و حجاز** } مولفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری ایڈیٹر "المنار"۔ مترجمہ مولانا عبد الرحیم صاحب پشاوری۔ نجد کی تاریخ، نجدی قوم کے عادات و خصائل ان کی مذہبی حیثیت و حالت، سلطان عبد العزیز بن عبد الرحمن کے سوانح، شریف حسین کی غداری، اس کی اور اس کے بیٹوں کی کفر دوستی آویزش نجد و حجاز کے حقیقی اسباب اور دوسرے متعلقہ مسائل کو نہایت خوبی و جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ ر

**سفرنامہ حجاز** } مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، مقام عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۸ر

# یاد حبیب کو تازہ رکھنے والی کتب

**شمائل ترمذی** مترجم اردو } یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا بہترین مجموعہ ہے حدیث کی عربی عبارات جلی با اعراب لکھی گئی ہیں۔ ترجمہ بین السطور ہے۔ ترجمہ سلیس اردو میں ہے۔ یہ کتاب آپ کی صورت، سیرت، مہر نبوت، بالوں کی سفیدی، سیاہی، خضاب، کنگھی، سرمہ، موزے، نعلین، انگشتری، تلوار، زرہ، خود، عمامہ، کلاہ، تہبند، طرز معاش، رفتار، گفتار، نشست برخاست، عصا وغیرہ پر سہارا لینا، کھانا، پینا، خوشبو لگانا، پہننا، خوش طبعی، حسن سلوک، قصص و حکایات، سونا اور جاگنا، نماز، تہجد، سنت و نوافل، روزہ، تلاوت قرآن، تواضع، حیا، علاج، روٹی، سالن، پانی، برتن، میوہ، سونے اور کھانے کے بعد دعائیں پڑھنا، ہاتھ منہ دھونا، وفات، ترکہ وغیرہ وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے۔ قیمت ۱۴ ر

**پیارے نبی کے پیارے اخلاق** } اس کتاب میں حضرت رسول اکرمؐ کے بے نظیر اخلاق و محاسن کا بیان تفصیل وار لکھا گیا ہے۔ حضور کے حسن خلق، خلق خدا سے ہمدردی، عدل و انصاف، صداقت و امانت، ایفائے عہد، صبر و استقلال، عفو و درگزر، دشمنوں سے حسن سلوک اور لطف و کرم، جنگ کے قیدیوں سے نیک برتاؤ، آپ کے بلند پایہ اخلاق سے متاثر ہو کر مخالفین کا آخر کار خود بخود اسلام میں داخل ہو جانا۔ غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک، شفقت و نرمی، تواضع و انکسار، زہد و قناعت اور سخاوت و بہادری کے چیدہ چیدہ واقعات لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۶ ر

**رحمۃ للعالمین** } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین، مورخین، علماء، وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن [illegible] کتاب میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت اعلےٰ ہے۔ [illegible] جلد اول ۶۔ جلد دوم ۱۲ ر۔ سوم ۳ ر۔

**سیرت ابن ہشام** } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمری میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اردو خوان اصحاب کی ضیافت طبع کے لئے بامحاورہ سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضور صلعم کے

(۸۸۷)

شجرہ نسب سے شروع کرکے تادصال حق تمام کی دمدنی غزوات ... کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ...

## خاتم الانبیاء

مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ... جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتب زاد المعاد، ابن ہشام، حلبیہ، سرور المحزون، دروس السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰؍

## نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات دجملہ سیرو معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت ہی عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلمبند کیا ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ ضخامت ۲۸۰ صفحات۔ قیمت ۱۲؍

## پیارے نبی کے پیارے حالات

مولفہ مولانا فیروزالدین صاحب ڈسکوی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو ایک طرح پر قرآن مجید کی تفسیر اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ گزشتہ آسمانی کتابوں میں جس قدر پیشگوئیاں اسلام اور رسول خدا کی نسبت موجود ہیں ان میں سے بکثرت اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ جس سے مومن کا ایمان خدا اور رسول پر ایسا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر عمر بھر کسی کے بہکانے سے متزلزل نہیں ہو سکتا کتاب ہذا کی پہلی جلد میں آنحضرت سے پہلے انبیاء کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور تیسری جلد میں علاوہ حالات نبوی کے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کی فلاسفی بہت عمدہ پیرائے میں بیان کی گئی ہے۔ سائز $\frac{20}{26}$ ضخامت جلد اول ۳۲۵ صفحات۔ قیمت ۱۲؍ جلد دوم ۳۲۰ صفحات قیمت ۱۲؍ جلد سوم ۱۲؍ ضخامت ۳۰۴ صفحات۔ قیمت ہر سہ حصہ دو روپے چار آنے (؏۴) نوٹ۔ پہلے اس کتاب کی قیمت فی حصہ ۱۴؍ تھی۔ مگر اب فی حصہ ۱۲؍ ہے۔

## ہمارے رسول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسان اور مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے ... مفید ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب۔ قیمت ۵؍

## مہر نبوت

بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۳؍

## حیات مسنونہ

مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطابق سنت نبویہ ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ عزیز احباب اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۳؍ فی صدی بغرض تقسیم دس روپیہ عہ

## خصائل النبی

ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱؍

## پیروی صحابیات

مسلمان مردوں اور عورتوں، سب کے لئے دین کے کاموں میں صحابہ کرام سب سے اچھا نمونہ ہیں۔ مردوں کو صحابہ کا نمونہ اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے البتہ عورتوں کو اس کی کمی تھی۔ مولوی عبدالکریم فیروزپوری نے اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم کئے ہیں۔ پنجابی جاننے والی عورتوں کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ قیمت ۸؍

## المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی عبدالجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب جس میں نماز کے اقسام، شرائط، فرائض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ سائز $\frac{20}{26}$ قیمت ۶؍

## نماز کامل

مرتبہ ابوسعید عبدالعزیز مدرس مدرسہ دارالحدیث لودیانہ۔ جسمیں ... کے متعلقہ اذکار وادعیہ ماثورہ وغیرہ درج ہیں۔ کتابت، طباعت ... قیمت ۱؍ محصول ڈاک بذمہ ... ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

... اہلحدیث امرتسر

## فتنہ خلق قرآن

وہ قابل قدر اور شاندار مباحثہ جو مسئلہ خلق قرآن پر خلیفہ مامون رشید کے دربار میں امام عبدالعزیز مکی اور حکومت وقت کے علماء کے مابین ہوا تھا۔ جس میں امام ممدوح کو عظیم الشان کامیابی ہوئی تھی۔ قیمت چھ آنے

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔

**دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۶

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

تال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث کا ہے مذہب مصطفےٰ ہے جان تن — پس حدیث مصطفےٰ ہے جان ایمان — دشمن

مسئول مدیر — تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء — ابوالوفا ثناء اللہ

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـــه |
| رؤسا وجاگیرداران سے " | ے |
| عام خریداران سے " | ۵ |
| " " ششماہی | ۳ |
| ممالک غیر سے سالانہ | اشلنگ |
| فی پرچہ | ۲ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


لمعات برق (خوبی اسلام) - - - صا
انتخاب الاخبار - - - - صا
وہابیت پر بہتان - - - صا
پیر جماعت علی شاہ صاحب - - صا
جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب - - صہ
عبدالحق پختہ احمدی ہے (قادیانی مشن) صا
کذب قادیانی اڈیٹر فاروق کی زبانی - صے
مذاکرہ علمیہ صث - وید درشن - صث
قرآن اور سیاست - - - صث
گورپرستی کی حقیقت صلا شرکیہ دم جھاڑ صلا
اکمل البیان صلا - صلا
متفرقات صلا ملکی مطلع صہ ۱۵ اشتہارات صہ ۱۶


## خوبی اسلام

(از برق سخن مولوی محمد یعقوب صاحب برق عظیم آبادی)

ذرہ اس انجمن کی سمت آکر دیکھتے جاؤ
نگاہ غور سے دلچسپ منظر دیکھتے جاؤ
عجب نقشہ ہے اس محفل کا آکر دیکھتے جاؤ
توجہ چاہیئے پہلے پہل اسلام کی جانب
ضیا باری محفل کہہ رہی ہے اہل محفل سے
اسے میں رات دن دیکھا کروں بس یہ تمنا ہے
نئے سرے چمک اٹھے گا دل میں نور ایمانی
غرض موضوع مطلب اسکا واضح اور روشن ہے

یہاں آئے ہیں کیا کیا اہل جوہر دیکھتے جاؤ
گل تر، رنگ شمشاد وصنوبر دیکھتے جاؤ
نظر آتا ہے یہ بہتر سے بہتر دیکھتے جاؤ
پھر اس کی شان اعلیٰ شان برتر دیکھتے جاؤ
زمانہ ہوگیا حیران وششدر دیکھتے جاؤ
یہ مجھ سے کہہ رہا ہے پیارا منظر دیکھتے جاؤ
جھلک اٹھیگا بس قلب مکدر دیکھتے جاؤ
کمل اب نہ ہو انسان کیونکر دیکھتے جاؤ

جہاں جا بچو جہاں پر کھو وہاں اسلام کا جلوہ
نہ ہو اس کا یقین تاریخ اٹھا کر دیکھتے جاؤ

تقویۃ الایمان مکمل۔ معہ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں تذکیر الاخوان و رسالہ حارق الاشرار و رسالہ رد سنت وخط مولانا صاحب موصوف وغیرہ

# انتخاب الاخبار

**مقامی حالات** امرتسر میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی پھر تیز ہوگئی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔ رات کو پچھلے پہر کسی قدر خنکی ہوجاتی ہے۔ نوآبادیات مثلاً دائم گنج، شریف پورہ اور خاص شہر میں کئی ایک محلوں میں ہیضہ کے کیس ہوگئے۔ بلدیہ کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ ۴ تا ۱۰ ستمبر مظہر ہے کہ ان ایام میں ۱۸۲ بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۹ اموات واقع ہوئیں جس میں ۱۱ اموات صرف ہیضہ سے ہوئیں۔ محکمہ حفظان صحت کی طرف سے ہیضہ کے انسداد کی طرف بہت توجہ دی جارہی ہے دائم گنج میں میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے ہیں۔

—— لاہور کے چھ مسلم اصحاب اور ایک خاتون کی طرف سے گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کے نام دو معزز قانون دانوں کی طرف سے ایک ماہ کا میعادی نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ مسجد شہید گنج لاہور سے جلد از جلد دست بردار ہوجائیں ورنہ بعد میعاد قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

—— روزنامہ "احسان" لاہور کی ایک ہزار کی ضمانت حکومت پنجاب نے ضبط کرلی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روزنامہ مذکور سے تین ہزار کی ضمانت مزید طلب کی گئی ہے۔

—— بیس ستمبر کو تمام ہندوستان میں "یوم مسجد شہید گنج" منایا جائے گا۔

—— ایبٹ آباد میں بم پھٹ جانے سے دو انگریز اور دو ہندوستانی افسر ہلاک اور ۶ انگریز اور ۲۴ ہندوستانی مجروح ہوئے۔ آگ لگ جانے سے دو ہوائی جہاز بالکل راکھ ہوگئے۔

—— امرتسر سے فرنٹیر میل ٹرین سے اکتیس ہزار روپے کا سونا چرانے کے الزام میں سات پٹھانوں پر مقدمہ دائر تھا ان پر فرد جرم عائد کردی گئی ہے۔

—— پنجاب کونسل میں مولوی مظہر علی اظہر و خواجہ محمد یوسف صاحبان رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں کہ پنجاب کے جن اضلاع میں ایکٹ اسلحہ کے ماتحت تلوار رکھنے کی ممانعت ہے وہاں سے وہ پابندی ہٹادی جائے۔

—— کوئٹہ میں ۳ ستمبر کو پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

—— پنڈت جواہر لال نہرو کی اہلیہ بیڈن ویلر سینی ٹوریم (جرمنی) میں زیر علاج ہے۔ چونکہ ان کی حالت روز بروز کمزور ہورہی ہے۔ اس لئے موصوف کے معالج نے گورنمنٹ کو تار دیا۔ چنانچہ آپ کو رہا کردیا گیا اور بذریعہ ہوائی جہاز جرمنی روانہ ہوگئے۔

## قابل توجہ ناظرین

حساب دوستاں اہلحدیث ۳۰ اگست ۳۵ء میں شائع کردیا گیا ہے۔ اس کو ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر قیمت میں سے ہی مجرا کرکے) ارسال کردیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں ورنہ

**۲۷ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔**

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— کومیلا (بنگال) کے قریب ایک گاؤں میں ایک دن بادل گرجے اور بجلی بھی کڑکی بعدہ تارے ٹوٹے نیز ۲۵ پونڈ کے وزن کے پتھر بھی برسے۔

—— محترمہ خالدہ ادیب خانم جو ایک مشہور ترکی خاتون ہیں۔ کئی سال کی سیاحت کے بعد واپس استنبول پہنچ گئی ہیں۔

—— امیر سعود یورپ کی سیاحت کے بعد فلسطین اور شرق اردن سے ہوتے ہوئے مصر بھی وارد ہونگے۔

—— اٹلی کی افواج کو ابی سینیا پر مارچ کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ مسولینی کی آمد پر جنگ شروع ہوجائیگی اور فوج کی کمان مسولینی خود سنبھالیگا۔

(بقیہ متفرقات)

**اہلحدیث** کی عمر ۳۲ سال ختم ہونے کو ہے۔ اخباری حیثیت سے مسن اخبار ہے مگر ترقی کی حیثیت سے ہنوز روز اول ہے کیوں؟ صرف اس لئے کہ اسکے بہی خواہان اس کی اشاعت پر پوری توجہ نہیں کرتے ورنہ آج یہ اشاعت میں ملک کے روزانہ پرچوں سے کم نہ ہوتا امید ہے اس کے وہ بہی خواہ جو اس کو بام ترقی پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کی اشاعت بڑھانے پر توجہ کرکے اجر پائیں گے۔

**مسلمان اور سکھ** ہمارے مکرم مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاولی لکھتے ہیں۔ پنجاب میں سکھ باوجود کم ہونے کے غالب اور مسلمان باوجود زیادہ ہونے کے مغلوب کیوں ہیں؟ پھر اسکا جواب خود ہی فرماتے ہیں کہ سکھ اتفاق سے اور مسلمان بے اتفاقی سے۔ یہ بھی ایک جواب ہے اس کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ ایک تیسری طاقت بھی ان کی حمایت پر اتر آئی ہے۔

—— عدیس ابابا ۸ ستمبر کی اطلاع ہے کہ اطالوی فوجی سپاہی جو ابی سینیا کی سرحد پر اترے ہوئے ہیں ملیریا اور دیگر امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ تقریباً اٹھ ہزار کے قریب مرچکے ہیں۔

—— حکومت اٹلی نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کے دس لاکھ سپاہی جنگ کے لئے تیار ہیں۔

—— ایک اطلاع ہے کہ اٹلی اگر جنگ سے باز نہ آیا تو نہر سویز کا راستہ اسکے لئے بند کردیا جائیگا۔

—— برسیلز میں ایک موٹر خندق میں گر جانے سے ۴۵ سیاح مجروح ہوگئے۔

—— کیلو (روس) کی عدالت عالیہ نے غبن کے مقدمہ میں تیس سرکاری افسروں کو گرفتار کیا تھا جن میں سے ۴ کو سزائے موت دی گئی ہے۔

—— بندرگاہ جافہ کے علاقہ میں اونٹ کے داخلہ کی ممانعت کردی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

## وہابیت پر بہتان

(۵)

اس سلسلہ کا ذکر گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں عدد ۲۷ تک ہو چکا ہے آج عدد ۲۸ سے شروع ہوتا ہے۔

**اعتراض عدد ۲۸** ۔ شادیوں میں باجے بجانے اور گانا گوانا دمزامیر درست ہیں کتاب نزل الابرار صفحہ ۲۱ پرچہ اخبار اہلحدیث ثناء اللہ ۱۳ رمضان ۱۳۳۹ھ۔

یہ وہ غیر مقلد ہیں کہ ایسے مسئلوں کو خود تو جائز کہتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو کافر و مشرک تک کہنے سے دریغ نہیں کرتے۔ نہ تقلید کرنے کا یہی فائدہ ہے کہ پھر مطلب کی بات بنانا سہل ہو جاتا ہے۔

**جواب عدد ۲۸** } نزل الابرار کی ۳ جلدیں ہیں۔ جاہل معترض نے جلد کا نمبر نہیں بتایا۔ تاہم ہم نے تینوں جلدوں کا صفحہ ۲۷ دیکھا یہ مضمون نہیں ملا۔ اخبار اہلحدیث کی تاریخ اشاعت ۱۳ رمضان ۱۳۳۹ھ واقع نہیں ہو سکتی کیونکہ ۱۳ کو پیر کا دن آتا ہے جو یوم اشاعت نہیں۔ اگر تم حوالہ صحیح دکھا دو گے *

**اعتراض عدد ۲۹** } کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنا درست ہے۔ مفسد نماز نہیں ۱۲ کتاب نزل الابرار صفحہ ۳۰ جلد ۱۔ یہ وہ اعتراض ہے جو وہابیہ اہلسنت پر کیا کرتے تھے۔ حالانکہ در اصل ان کی اپنی کتابوں کا مسئلہ ہے۔ اگر نہیں یقین آتا ہے"

**جواب عدد ۲۹** } بڑا احمق ہے وہ شخص جو اپنا گھر شیشوں کا بنا کر دوسرے پر پتھر پھینکے۔ زبان کے بچے ہو اور پیر کے مرید ہو اور باپ کے بیٹے ہو تو آؤ ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کرتے بلکہ ایک بڑا آئینہ تمہارے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اپنے مذہب کا صحیح قصا دے (کتاب درمختار) سامنے رکھ کر بار بار یہ عینک لگا کر پڑھو۔ الکلب لیس بنجس العین عند الامام ... فتح جلد ۱ معلیٰ ودلوا ولو اخرج حیا ولم یصب فمہ الماء لا یفسد ماء البیر ولا صلوۃ حاملہ ولو کبیرا" (درمختار ذکر الانجاس)

ترجمہ تم جانتے ہو گے کیونکہ بڑے عالم فاضل بنکر معترض ہوتے ہو۔ اس لئے تمہیں تو شائد ترجمہ کی ضرورت نہ ہو لیکن ناظرین اہلحدیث کے لئے ہم ترجمہ کئے دیتے ہیں اور تمہیں اختیار دیتے ہیں کہ ترجمہ غلط ہو تو اطلاع دینا پس سنو!

کتا امام ابوحنیفہ کے نزدیک نجس العین (کلی پلید) نہیں اس کی کھال کا مصلیٰ اور ڈول (بوکا) بنانا جائز ہے۔ (سنتے ہو یا سو رہے ہو؟) اسکو اٹھا کر نماز پڑھے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

ملتان میں ڈولی بھول سونگنے والو! درمختار کے یہ چٹکلے در دمرتی بھی دیکھو اور اپنے زیورات میں لگو او جمع کی نماز کے لئے کتے کی کھال کا مصلےٰ بنوا رکھو۔ پھر نہ کہنا ہمیں بتایا نہیں۔ ہم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا

**نوٹ**: تمہارے تینوں اعتراضوں (۲۹۔۳۰۔۳۱) کے جواب اسی عبارت میں آگئے۔ (باقی آئندہ)

## پیر جماعت علی شاہ

آپ پیر صاحب ہیں، عمر میں غالبا اسی سال کو پہنچ چکے ہیں یا پہنچنے والے ہیں۔ دین آپ کا اسلام اور مذہب حنفی (بریلوی) ہے۔ عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بشر کہنا کفر ہے اور بشر کہنے والا کافر۔ آپ کے مرید آپ کو سجدہ بھی کرتے ہیں اور آپ منع نہیں کرتے۔ آپ کی ایک تحریر اخبار الفقیہ میں نکلی ہے جس میں دین اسلام کی صداقت کا ثبوت دیا ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ پیر صاحب بزم صوفیا سے برآمد ہو کر مجلس کلام میں آگئے ہیں۔ آپ نے اسلام کی صداقت میں جو زبردست دلائل پیش کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

"جب قرآن مجید نازل ہوا تو مصر میں سریانی زبان بولی جاتی تھی اور شام میں عبرانی۔ تورات شریف سریانی زبان میں تھی اور انجیل شریف عبرانی میں۔ قرآن شریف کے نازل ہونے پر خدا تعالیٰ نے جن زبانوں میں پہلی کتابیں نازل کی تھیں وہ زبانیں اٹھا لیں۔ آج ساری دنیا تلاش کرنے سے توریت شریف کی ایک آیت شریف جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھی نہیں ملے گی۔ مگر ہاں ان کے ترجمے ہزاروں زبانوں میں ملیں گے۔ خدا تعالیٰ نے ان دو مقدس کتابوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا یا اٹھا لیا۔ حتیٰ کہ ظرف کتابوں کو اٹھا لیا بلکہ ان زبانوں کو بھی اٹھا لیا جن میں وہ کتابیں تھیں۔ آج شام میں جا کر تلاش کرو ایک گھر میں بھی عبرانی نہیں بولی جاتی۔ اسی طرح سارا مصر کا ملک تلاش کرو۔ ایک گھر میں بھی سریانی زبان نہیں بولی جاتی۔ بلکہ ان دونوں ملکوں میں بجائے ان زبانوں کے عربی کا دور دورہ ہے یعنی عربی بولی جاتی

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۶ر پتہ: مینجر اہلحدیث۔ (۲۹۱)

* تو ہم اس کی دلیل تم کو حدیث رُخِّصَ لَنَا فِی اللّہْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ مشکوۃ باب اعلان النکاح میں دکھا دیں گے۔

ہے۔ اور یہ دلیل صداقت اسلام کی دلیل ہی نہیں بلکہ معجزہ ہے۔ قرآن مجید کا ایک نقطہ تو کیا زیر و زبر بھی آج تک کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہوگی۔ بلکہ قرآن مجید میں جو برکت و رحمت روز ازل میں تھی وہی اب بھی ہے اور قیامت تک رہے گی جو شخص کہے کہ قرآن مجید میں اب وہ رحمت و برکت نہیں یہ اس کی حماقت ہے۔ چونکہ ہماری زبانیں حرام کھا کھا کر پلید ہوگئی ہیں اس واسطے ہمیں وہ رحمت و برکت نظر نہیں آتی۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جب بارش ہوتی ہے تو بارش کا پانی اگر پتھروں اور پہاڑوں پر پڑے تو بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے وہی بارش کا پانی اگر گندگی پر پڑے تو پلید ہو جاتا ہے۔ پانی تو پاک تھا اسے پلید کس نے کیا۔ اس گندگی والی زمین نے۔ اسی طرح خدا کا کلام پاک ہے۔ اس میں ہمیں رحمت و برکت نظر نہیں آتی۔ کیوں یہ ہماری گندی زبانوں کی تاثیر ہے۔ ورنہ اس میں وہی رحمت و برکت اب بھی ہے جو روز ازل میں تھی اور وہی رحمت قیامت تک رہے گی۔ زبان کے پاک کرنے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو اصول تعلیم فرمائے۔ اکل حلال و صدق مقال۔ آج یہ دونوں باتیں مسلمانوں میں مفقود ہوگئی ہیں۔ اس لئے وہ رحمت و برکت ہمیں نظر نہیں آتی" (الفقیہ امرتسر ۷۔ اگست سنہ ۳۵ء صفحہ۔ کالم ۲)

**اہلحدیث** ہمیں خطرہ ہے کوئی عیسائی یا یہودی آپ کی یہ تحریر دیکھ کر ہنس پڑیگا کہ پیر صاحب مذہبی کتب سے ایسے بے خبر ہیں۔ تورات تو عبرانی زبان میں اتری تھی انجیل یونانی میں لکھی گئی۔ یہ دونوں زبانیں آج بھی اسی طرح مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں جس طرح عربی۔ اتری کہاں اور گئی کہاں؟ سریانی زبان میں کونسی کتاب اتری تھی؟ یہ سب باتیں حلقۂ ارادت میں کرنے کی ہیں۔ میدان مناظرہ میں ایسی بات کرنے والا شرمندہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد جی خوش کرنے کو فرمایا:۔

"جرمنی نے قرآن مجید کی تعلیم اپنے مدرسوں میں لازمی کر دی ہے۔ اسی طرح جاپان نے اپنی تعلیم گاہوں میں قرآن مجید اور اسلامی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن مجید پڑھنا چھوڑ دیا ہے" (حوالہ مذکور)

**اہلحدیث** مسلمانوں نے قرآن چھوڑ دیا بہت افسوس ہے۔ مگر یہ تو فرمایئے چھوڑا یا کس نے؟ آپ کے علماء کرام اور نام نہاد صوفیائے عظام نے۔ کیا پیر صاحب ہمیں ایک مقام کا بھی نام بتا سکتے ہیں جہاں ان کی جماعت (بریلوی پارٹی) میں خود بخود یا آپ کی تحریک سے ترجمۂ قرآن کا درس ہوتا ہو۔ ہاں اہل حدیث عالم جہاں کہیں ہیں درس قرآن دیتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بالکل موزون ہے ؎

کابل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے

باقی جرمنی اور جاپان کا قرآن پڑھانا خواب کی بات ہو تو ہو واقعہ تو اس کی تائید نہیں کرتا۔ اس کے بعد آپ نے ایک مزیدار بات بتائی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"مہاراجہ پرتاپ سنگھ والی جموں و کشمیر کے پاس ایک مقدمہ کی اپیل پیش ہوئی۔ ایک شخص مرگیا تھا اور پیچھے ایک لڑکی اور بھائی چھوڑ گیا تھا۔ لڑکی نے دعوے کیا کہ میں اپنے باپ کی جائز وارث ہوں مجھے اپنے باپ کی میراث سے جائز حصہ ملنا چاہئے۔ تمام ماتحت عدالتوں نے اسے محروم کیا اور بھائی کو وارث قرار دیا۔ آخر لڑکی نے مہاراجہ کے پاس اپیل کی۔ متوفی کا بھائی لالہ دولت رام بیرسٹر راولپنڈی کو ایک ہزار روپیہ فی پیشی مقرر کر کے جموں لے گیا۔ مہاراج نے لڑکی کے چچا سے پوچھا۔ "تم کون"

چچا۔ مسلمان۔

مہاراج۔ جب تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا کرتے ہو؟

چچا۔ مولوی صاحب آتے ہیں۔ اس کے دائیں کان میں اذان بائیں میں اقامت پڑھتے ہیں۔ آٹھویں دن عقیقہ کرتے ہیں۔ دو بکرے ذبح کرتے ہیں ان کا گوشت مسکینوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ماں باپ اس کا گوشت نہیں کھاتے پھر اس کا سر مونڈواتے ہیں۔ بالوں کو چاندی کے ساتھ وزن کر کے حجام کو دیدیتے ہیں۔ بکرے کی ایک ران دایہ کو دیدیتے ہیں۔

مہاراج۔ شادی کے وقت کیا کرتے ہو۔

چچا۔ مولوی صاحب آتے ہیں۔ شرع شریف کے مطابق نکاح پڑھتے ہیں۔

مہاراج۔ مرنے کے بعد کیا کرتے ہو۔

چچا۔ مولوی صاحب آکر میت کو غسل دیتے ہیں۔ کفن پہناتے ہیں۔ خوشبو لگاتے ہیں۔ پھر اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اور قبر کو کھود کر اسے دفن کر دیتے ہیں۔ پھر صدقہ و خیرات مسکینوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

یہ ساری تقریر سن کر مہاراج نے دولت رام بیرسٹر سے کہا بولو اس کا جواب دو۔ پیدا ہونے سے لیکر مرنے تک تمام رسم و رواج اسلامی قانون کے مطابق کرتے رہے اور جب لڑکی کو حصہ دینے کا وقت آیا تو ہندو لا یعنی ہندو قانون اختیار کرتے ہو۔

اب دولت رام صاحب کیا بولتے سر نیچے ڈال دیا۔ مہاراج نے فیصلہ لکھا کہ یہ شخص مسلمان ہے اور مسلمانوں کا خدائی قانون یہ ہے کہ لڑکی کو باپ کی جائداد سے حصہ دیا جائے۔ یہ ان کی بہشت دہری اور ہے دینی ہے۔ جب سارے رسم و رواج و اصول پیدا ہونے سے مرنے تک اسلامی قانون کے مطابق کرتے رہے۔ لڑکیوں کو حصہ دیتے وقت ہندوؤں کا قانون انہوں نے کیسے لے لیا۔ میں لڑکی کو وارث قرار دیتا ہوں اور اس کے چچا کو محروم کرتا ہوں اور آئندہ قیامت تک ان کی قوم (راجپوت) میں لڑکیوں کو برابر حصہ ملنا چاہئے۔ فقط"

(الفقیہ امرتسر ۷۔ اگست سنہ ۳۵ء صفحہ)

**اہلحدیث** اس قصے کو پیش کر کے پیر صاحب نے نہ صرف واقفان حال کو ہنسایا بلکہ اسلام سے اپنی ناواقفی کا بھی ثبوت دیا۔ قرآن مجید میں ایک لڑکی کے لئے نصف ہے۔ چچا چونکہ عصبہ ہے باقی نصف اس کا ہے۔ مگر پیر صاحب

تیر برکاش۔ بجواب ستیارتھ پرکاش مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب قیمت ۱۲ (دفتر اہلحدیث) (۸۹۲)

ahmadimuslim.de

نے اپنے بحر علم میں مہاراجہ جموں کا غلط فیصلہ صحیح سمجھ کر لے فخر سے شائع کیا ہے۔ اور بصد اذیت سے لکھتے ہیں

اس کے چچا کو محروم کرتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یہ قصہ من گھڑت ہے یا پیر صاحب کو اس کی غلطی کا علم نہیں۔ بہرحال ہم کچھ نہیں کہتے۔ پیر صاحب کے مرید جو علوم شرعیہ میں حصے رکھتے ہیں یا تو سرے سے قصہ کو غلط قرار دیں یا پیر صاحب کے حق میں کوئی فتویٰ صادر کریں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں وکار آساں کن

# جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

اس میں شک نہیں کہ اعیان اہل حدیث نے ہندستان کے مسلمانوں کو مذہبی صورت میں اور ہندوستانیوں کو ملکی حیثیت میں جگا دیا۔ مذہبی صورت میں تو ظاہر ہے ملکی حیثیت کا دعوےٰ غالباً آج ناظرین نے نیا سنا ہوگا۔ مگر وہ یاد رکھیں ہم کسی وقت مفصل بتائیں گے کہ ملکی بیداری کے بانی بھی اعیان اہل حدیث ہی ہیں۔ جس وقت ہم گذشتہ واقعات سامنے رکھیں گے تو ہمارے اخوان اہل حدیث کے منہ سے بے ساختہ نکل جائیگا ؎

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

مگر چند روز کی محنت سے ایسے تھک گئے کہ جاگتے کا نام تک نہیں لیتے۔ اس سے انکار نہیں کہ جماعت اہل حدیث کی اصل غرض اور مقصد زندگی توحید و سنت کی اشاعت کرنا ہے۔ اس مقصد کی تحصیل میں انفرادی کوشش تو اب بھی جاری ہے۔ مگر جماعتی حیثیت سے قریب صفر کے پہنچ گئی۔ جماعتی زندگی کے لئے اہل حدیث کانفرنس قائم ہوئی تھی جس نے عرصہ تک خوب نمایاں کام کیا مگر جب اس سے بھی ہمدردان نے نظر عنایت ہٹالی تو وہ بھی چراغ سحری کی طرح ٹمٹمانے لگی (ابقاہا اللہ) ہم راستی سے اعتراف کرتے ہیں کہ اجتماعی کام کرنے میں اہل حدیثان پنجاب نے جو سستی دکھائی ہے ان کی "زندہ دلی" کے بہت خلاف ہے۔ ذرہ ذرہ سی بات پر تنک مزاجی نمایاں ہوتی سے اختلاف پر نفاق و شقاق پیدا۔ فانا للہ۔

باوجود اس کے ہمدردان جماعت اسی فکر میں رہتے تھے مگر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے تجربے[1] جیسا تجربہ قدم اٹھانے سے مانع تھا۔ خدا بھلا کرے مسلم اہل حدیث گزٹ دہلی کا جس نے اپنے نامہ نگار (مولوی ابوالوحید محمد عبد اللہ عقیل شوی ضلع اعظم گڈھ) کا ایک مضمون درج کرکے جماعت اہل حدیث کو عموماً اور ہم دونوں خدمت گذاروں (ثناء اللہ اور ابراہیم) کو خصوصاً یاد کر کے باادب و احترام اس طرح تنبیہ کی جس طرح شیخ سعدی مرحوم کی خاموشی پر ان کے ایک دوست نے کی تھی (ذوالفقار درنیام وزبان سعدی در کام؟) یہ تنبیہ ایسی کچھ مخلصانہ رنگ میں لکھی گئی کہ دل کے اندر اتر گئی یہاں تک کہ مولانا سیالکوٹی جیسے کوہ وقار کو بھی متحرک کر دیا۔ چنانچہ ان کے جواب میں مولانا سیالکوٹی کا مضمون درج ذیل ہے۔ (مدیر)

**برادران اہل حدیث!** السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ایک زمانہ تھا کہ جماعت اہل حدیث نے تحریک پیدا کی تھی کہ مسلمانوں کا سب سے مقدم کام توحید و سنت کی اشاعت کرنا ہے۔ دوسرے کام درجہ ثانوی پر اس کے بعد ہیں۔ چنانچہ ہمارے بزرگوں نے اس ملک ہندوستان کے ہر گوشہ میں توحید و سنت کا علم بلند کیا تو تھوڑے ہی عرصہ میں ہر چہار اطراف ملک میں توحید و سنت کا چرچا ہوگیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم ان کے نام لیوا اس کام کو مزید ترقی دیتے۔ لیکن ہماری غفلت یا بے ہمتی کی یہ حد ہے کہ ہم چلتے کام کو بھی نہ سنبھال سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ توحید و سنت کی ترقی جو صحابہ کے آئین اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے منشٔ کے مطابق ہو رکی گئی اور جب جماعت اہل حدیث کے لئے کوئی میدان عمل نہ رہا تو یا تو وہ مختلف جماعتوں میں منقسم ہوگئی یا بعض ان میں سے زمانہ کی رو سے متاثر ہو کر عملاً نہ عقیدۃً کسی دوسری کارکن جماعت میں مدغم ہوگئے۔ اور ان کے دلوں سے جماعت اہل حدیث کی خصوصی بہی خواہی کا ولولہ جاتا رہا۔ حالانکہ اگر وہ عام اغراض میں دوسری کارکن جماعتوں کے ساتھ شامل ہو کر توحید و سنت کی علمبرداری بھی کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔ کیونکہ زمانہ رواں میں میدان قریباً صاف ہے۔ بہت سی مزاحمتیں جو ہمارے بزرگوں کو سعی میں حائل ہوئی تھیں اب وُور ہو چکی ہیں۔ اور ان کی بجائے کئی قسم کی آسانیاں بہم ہوگئی ہیں۔ ان حالات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے بعض دردمند احباب نے میرے سفروں میں زبانی اور بعض نے بذریعہ خطوط اور بعض نے بذریعہ مضامین اخباری مجھ عاجز کا نام لیکر مجھے توجہ دلائی کہ توحید و سنت کی اشاعت کو باقاعدہ جماعتی رنگ میں جاری کیا جائے۔ آگے جو کچھ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ یا یہ عاجز کر رہے ہیں وہ انفرادی شخصی حیثیت سے کر رہے ہیں۔ جماعتی رنگ میں جاری کرنے سے ایک سرا دوسرے سے ملا رہیگا۔ ایک طرف ضرورت ہوگی تو دوسری طرف سے مدد پہنچ سکے گی۔ اس امر یعنی توحید و سنت میں کمزور افراد کو جو رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں اُن کو دور کرنے کی کوشش کیجا سکیگی چنانچہ فی الحال پنجاب کے لئے "جمعیتہ تبلیغ الحدیث پنجاب" قائم کردی گئی ہے۔ جس کی اطلاع بذریعہ اخبار الحدیث مورخہ ۲۳ اگست ۳۵ء ناظرین تک پہنچ چکی ہے سردست امرتسر اور لاہور اور سیالکوٹ کے بعض اعیان سے بالمشافہ مشورہ کرکے یہ اطلاع شائع کی گئی تھی جنہوں نے ضرورت کو محسوس کرکے مجھ سے

[1] حدیث معراج ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

بکلی اتفاق کیا تھا۔ لہٰذا اب ان برادران اہل حدیث سے جو اس عاجز سے عقیدت رکھتے ہیں اور کسی دینی خدمت کے خواہشمند ہیں التماس ہے کہ:-

(۱) اس اقدام (اشاعتِ توحید و سنت کی جماعتی و عملی علمبرداری) کی نسبت اپنی اپنی رائے سے خاکسار کو یا دفتر اہلحدیث کو اطلاع دیں۔

(۲) اہلحدیث کے وہ علماء و مناظر اور ذی وسعت احباب جو وقتاً فوقتاً مجھے اس کام کے لئے ابھارتے رہتے تھے اطلاع دیں کہ وہ کس کس خدمت میں میرا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہیں۔

**بالخصوص مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل**

سے خصوصی التماس ہے کہ آپ نے ماہ اگست کے مسلم اہل حدیث گزٹ[1] دہلی میں جو مضمون بعنوان "نالۂ دلگداز" شائع کرایا ہے اور اس میں مجھ ناکارہ کا ذکر بہت کیا ہے۔ اس نے میرے پتھر سے سخت دل کو واقعی پگھلا دیا ہے۔ میں نے اس اپنی اخیر عمر میں زمانہ کے ہر طرح کے سرد گرم چکھنے اور اہل حدیث کے عوام اور علماء کا تلخ تجربہ کرنے، اور ان کی آپس کی سوء مزاجی کو دیکھ کر زاویہ خاموشی میں بیٹھنا چاہا تھا۔ لیکن آپ کے مضمون نے میرے بجھے ہوئے دل میں پھر حرارت پیدا کر دی ہے۔ لیکن حکیم عبدالحنان صاحب ایڈیٹر اہلحدیث گزٹ دہلی آپ سے مختلف الرائے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہم بڈھے میدان عمل میں نکلیں اور حکیم صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ "نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ قومی کاموں کا بار اپنے کندھوں پر رکھیں اور بوڑھے کامیابی کی دعا کریں"۔ ہم تو دونوں صاحبوں کی رائے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چاہے کام کرا لو چاہے دعا۔ لیکن آپ اور نوجوان آپس میں اتفاق کر لیں کہ آپ ہم سے کیا کام لینا چاہتے ہیں۔ اور میں (عاجز سیالکوٹی) تجربی پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ نوجوان (خدا نہ کرے) ساتھ چھوڑ کر ہم بڈھوں کو اکیلا چھوڑ جائیں گے۔ خدا کرے کہ ہمارے نوجوان قومی ضرورتوں کو سمجھ کر ان کا بوجھ اپنے قوی بازوؤں پر اٹھا لیں۔ خادم سنت محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

**اہلحدیث** کام سب ملک کا ہے مگر اہلکار سردست صرف پنجابی ہیں۔ اس لئے ہندوستانی اصحاب عموماً اور پنجابی احباب خصوصاً جلد بجلد شرکت کی منظوری سے اطلاع دیں۔ قواعد ضوابط جلد شائع کئے جائیں گے۔

(نوٹ) مولوی ملک عبدالغنی (معروف ملک امام خان) منظوری شرکت کی اطلاع دیتے ہیں۔

[1] تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار
(اہلحدیث)

## قادیانی مشن

# عبدالحق لاہوری پختہ احمدی ہے

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

ہر مذہب میں اس مذہب کا پختہ وہ ہوتا ہے جو اس مذہب کے بانی اور ہادی کی سنت پر پورا چلنے والا ہو۔ مرزا صاحب قادیانی جیسے تھے پبلک کو معلوم ہے کہ نہ ان کی زبان کذب سے محفوظ تھی نہ ان کی قلم۔ خاصکر اپنے مخالف کے حق میں تو ہر طرح کے افترا آت کرنے کا ان کو حق حاصل تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان کے حق میں بدترین افترا کرتے ہیں کہ آپ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے (اعجاز احمدی) عبدالحق لاہوری جماعت کا مبلغ ان معنی میں مرزا صاحب کا پورا متبع ہے۔ آپ نے آج سے پہلے جب کبھی مولانا کے حق میں کوئی مضمون لکھا تو بابتاع مرزا افترا سے کام لیا۔ گذشتہ واقعات سے تو ہم چشم پوشی کرتے ہیں۔ حال کا واقعہ ناظرین کے پیش خدمت کر کے چیلنج دیتے ہیں کہ عبدالحق اگر واقع میں عبدالباطل نہیں تو اپنے دعوے کا ثبوت دے۔ آپکے الفاظ یہ ہیں

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے، ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے یہ ہرگز نہیں کہا جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنے سے متقی ہوتے ہیں۔ (مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷ اگست ۳۵ء)

**چیلنج** اس عبارت کا مضمون دو فقروں میں ہے۔ (۱) ایک یہ کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے تھے۔ (۲) دوم یہ کہ اعتراض ہونے پر بتایا کہ فاسق ایک معنے سے متقی ہے۔

میرا چیلنج ہے کہ دونوں فقرے جھوٹ، بہتان اور افترا ہیں۔ میں اس افترا کو ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار ہوں۔ بے شک کسی اہل علم یہاں تک کہ لاہوری لیڈر ڈاکٹر بشارت احمد احمدی اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بھی منصف ماننے کو طیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ آپ کا ثبوت اور میرا جواب سن کر فریقین کا تحریری بیان نقل کر کے بغیر مشورہ کسی دوسرے شخص کے تحریری فیصلہ اسی مجلس میں دیدیں۔ اب عبدالحق کو اختیار ہے کہ عبدالحق بنے یا عبدالباطل اب اگر تم فیصلہ کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم تمہارے بڑے بھائی الفضل کا مقولہ پیش کرینگے

"یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ الزام لگانے کے وقت تو ذرا شرم و حیا محسوس نہ کی جائے لیکن جب فیصلہ کے لئے بلایا جائے تو سامنے آنے کی جرأت نہ کی جائے"۔ (الفضل ۳ ستمبر ۳۵ء ص ۱)

**او لاہوری پارٹی کے مرزائیو!** ہم نے مانا کہ آپ لوگ ارادہ کر چکے ہیں کہ حق گوئی کو ایک مکروہ فعل سمجھ کر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ لیکن میں آپ کو

(۸۹۴) الارشاد الی سبیل الرشاد ... ایک بہترین کتاب قیمت ۳ر (ملنے کا پتہ ...)

مشورہ دیتا ہوں کہ یہ اصول کسی اور صورت میں استعمال کریں۔ اعیان اہل حدیث تمہارے اس اصول کو ہر طرح توڑ دیں گے کیونکہ ان کو نبوت قادیانی توڑنے میں پرانی مشق ہے۔ اعتبار نہ ہو تو مرزا صاحب کا آخری فیصلہ (مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء) پڑھو جسکے متعلق میرا ایک مضمون درج ذیل ہے :۔

# کذب قادیانی

## اڈیٹر فاروق کی زبانی

مرزائے قادیان نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہاتھوں تنگ آکر اپنی آخری عمر میں جو دعائیہ اعلان شائع کیا تھا۔ اس کا مضمون زبان زد خاص و عام ہے خلاصہ اس کا یہ تھا کہ ؎

گفت مرزا مرثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خداست

اس اعلان کا جو نتیجہ ظاہر ہوا وہ بھی ظاہر ہے یعنی ؎

خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود ...... لیکن گفت راست

آخری فیصلہ کے منکروں میں منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر فاروق پیش پیش ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمیں ان کے حال پر بہت ہی رحم آتا ہے کہ ان بیچاروں نے خدا جانے کس محنت سے تین سو روپیہ اکٹھا کیا تھا وہ بھی مولانا ثناء اللہ نے لدہانہ کے مباحثہ میں بیک جنبش جیب میں ڈال لیا۔ اخبار زمیندار میں کیا سچ لکھا تھا ؎

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

منشی صاحب موصوف سے ہم کو کتنا ہی اختلاف ہو تاہم بحیثیت انسان ان سے بھی ہمدردی ہے۔ اس لئے محض ان کی اور دیگر قادیانیوں کی خیرخواہی کے لئے ایک فیصلہ کن حوالہ دکھاتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ والی دعا کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ میری دعاء قبول ہو گئی ہے۔ منشی قاسم علی صاحب نے لدہانہ کے مباحثہ میں صاف انکار کر دیا تھا کہ مرزا صاحب کا الہام (اُجِیْبُ) آخری فیصلہ کے متعلق نہ تھا۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ

"اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ڈائری مندرجہ اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء (جس میں مذکورہ الہام درج ہے) مرزا صاحب کے اشتہار ۱۵۔ اپریل والے کے متعلق ہے تو بے شک اس میں مولوی صاحب سچے ہونگے اور میں جھوٹا ہونگا۔ کیونکہ جب خدا نے ہی اشتہار اپنے حکم سے دلوایا اور پھر اس کے متعلق منظوری کا الہام بھی کر دیا تو ایسی صورت میں مرزا صاحب کا بھی معاذ اللہ جھوٹا ہونا لازم آتا ہے" (رسالہ فاتح قادیان مباحثہ لدہانہ ص۴۶)

منشی قاسم علی صاحب کا یہ عذر چونکہ سراسر باطل اور "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی تصویر تھا۔ منشی صاحب نے اگرچہ ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے اپنے مسلم ثالث کے فیصلہ سے انکار کیا تاہم مجھے یقین ہے کہ منشی صاحب موصوف اپنے مسلم واجب الاطاعت امام کی بات کو رد نہ کریں گے۔ پس منشی صاحب موصوف پہلے اپنا مقولہ ذہن نشین کر لیں جو یہ ہے کہ

"اگر الہام اجیب دعوۃ الداع آخری فیصلہ کے متعلق ثابت ہو جائے پھر مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔"

اس کے بعد خلیفہ قادیان کا مقولہ پڑھیں جو یہ ہے :۔

"حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے ان کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی۔" (تشحیذ الاذہان۔ بابت جون۔ جولائی ۱۹۰۷ء ص۲۹)

منشی قاسم علی صاحب ملاحظہ کریں کہ آپ کا مقتدا و امام و مطاع کیا صاف تصریح کرتا ہے کہ قبولیت دعا کی اطلاع آخری فیصلہ کے متعلق ہی تھی۔ کیا آپ حسب اقرار خود اب مرزا جی کے حق میں وہی اعتقاد رکھیں گے جو آپ

نے ظاہر کیا تھا ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(خاکسار محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

# مذاکرہ علمیہ

## بابت فوٹو گرافی

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کریم کی تفسیر میں رسول اللہ صلعم کی احادیث معتبر ہیں۔ اگر رسول اللہ صلعم کا اسوہ حسنہ مدنظر نہ ہو تو قرآن کریم کو ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کے لئے حجت بنا لیگا جیسے مرزائیوں نے اجراء نبوت کا مسئلہ قرآن کریم سے ہی نکالا ہوا ہے۔ قرآن مجید کا صحیح مطلب رسول اللہ کی حدیث شریف ملانے سے نکلتا ہے نہ تفسیر بالرائے سے۔ کیا رسول اللہ صلعم کو یہ آیات یاد نہ تھیں۔ باقی شیشہ کی مثال ڈاکٹروں کا فوٹو لینا یہ بھی ہمارے لئے حجت نہیں ہے کیونکہ ڈاکٹر کوئی انبیاء الٰہی میں سے نہیں ہیں۔ ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ قابل عمل ہے نہ اقوال غیر۔ باقی توحید کے لئے نشان زمین اور آسمان میں لکھو کھا موجود ہیں جیسے سورج چاند ستارے حیوانات جمادات دریا سمندر پہاڑ وغیرہ یہی توحید الٰہی پر دال ہیں ان تصویروں میں کیا نشان الٰہی بھرا ہے جس سے حضور نے صاف طور پر منع فرما دیا ہے بلکہ یہ علاوہ نشان کے سبب عذاب ہونے کا خطرہ ہے۔ باقی تمام دلائل عقلیہ ہیں۔ قرآن حدیث کے مقابلہ میں ایسے عقلی دلائل قابل حجت نہیں ہو سکتے جواز تصویر ذی روح کے لئے کوئی قرآنی دلیل یا حدیث صحیح چاہئے جیسے کہ منع کے دلائل صریح طور پر موجود ہیں بہرحال خدا تعالےٰ کے قانون مقرر کردہ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کے ماتحت تصویر بنوانا ناجائز ہے۔ چاہے فوٹو گرافی سے ہو یا شمسی عکسی سے یا قلمی یا ہاتھ سے یا اور کسی طریقہ سے

ahmadimuslim.de

بات صرف یہ ہے کہ تصویر بنانا ہی منع ہے۔ بجز جس طریقہ سے تصویر بنے وہ بھی منع ہے۔ بس یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان۔ باقی ہیں تمام عقلیات۔ میرے نزدیک قرآن حدیث کے مقابلہ میں عقلیات ھباءً منثورا ہیں جبکہ نص صریح ممانعت تصویر میں موجود ہے تو پھر اس نص کو موڑ توڑ کر کے اپنے عقل کے ماتحت لانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

ھذا ما لدی واللہ اعلم بالصواب۔

(حررہ عبد الجبار جہلمی حال ڈیرہ غازی خان)

# وید درشن

(۳)

سام وید کے نصف ثانی کی تقسیم یہ ہے کہ اس میں بائیس ادھیا یا سام ہیں۔ ان (۲۲) ادھیاؤں میں ۱۲۲ کھنڈ ہیں جملہ کھنڈوں میں ۳۳۴ سوکت ہیں جن میں ۱۲۲۷ منتر ہیں۔ اس نصف ثانی کی دوسری تقسیم پہلی تقسیم سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ دوسری تقسیم میں اس حصہ کو نو پرپاٹھکوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک میں دو دو اردھ پرپاٹھک ہیں۔ اور آخری چار پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک میں تین تین اردھ پرپاٹھک ہیں اس طرح سام کے نصف آخر میں دس اور بارہ کل بائیس اردھ پرپاٹھک ہوئے جو بعینہٖ پہلی تقسیم کے بائیس ادھیائے ہیں۔

سام وید کے نصف اول اور نصف ثانی کے درمیان میں اکثر نسخوں میں ایک گیت دس منتروں کا اور زائد پایا جاتا ہے۔ بعض نسخوں میں یہ گیت ہے ہی نہیں۔ بعض نسخوں میں اسے نصف اول میں شامل کیا ہے جس سے اس حصہ میں بجائے ۶۴ کے ۶۵ دستیاں ہوگئی ہیں۔ اور بعض نسخوں میں اسے نصف آخر میں شامل کیا ہے جس کی وجہ سے اس حصہ میں ۲۲ کے بجائے ۲۳ سام شمار کئے ہیں۔ واضح رہے کہ بعض نسخوں میں نصف آخر میں بجائے ۲۲ کے ۲۱ ہی ادھیائے ہیں جس کا باعث یہ ہے کہ ان میں بیسویں اور اکیسویں ادھیائے کو ایک ہی شمار کیا ہے۔

سفید یجر وید کی تقسیم بہت سادہ ہے یہ چالیس ادھیاؤں میں منقسم ہے اور ہر ادھیا میں چالیس پچاس منتر ہیں۔ منتر اگر لمبا ہو تو اسے کنڈکا بھی کہتے ہیں۔

اس وید میں منتروں اور کنڈکاؤں کی تعداد ۱۹۷۵ ہے سیاہ یجروید سات اشٹکوں یا کانڈوں میں منقسم ہے ساتوں کانڈوں میں ۴۴ پرشن یا پرپاٹھک ہیں۔ کل پرشنوں میں (۶۵۱) انوواک ہیں اور پورے سیاہ وید میں ۲۱۹۸ کنڈکائیں ہیں۔

اتھرووید میں بیس کانڈ ہیں۔ پہلے ۱۸ کانڈوں میں سے ہر ایک میں ایک یا دو یا تین پرپاٹھک ہیں پرپاٹھکوں کی تعداد ۳۴ ہے۔ انیسویں اور بیسویں کانڈ میں پرپاٹھک نہیں ہیں اور بہت سے عالم ان دو کانڈوں کو الحاقی بتلاتے ہیں۔ پرپاٹھک انوواکوں میں منقسم ہے۔ بیسوں کانڈوں میں (۱۱۱) انوواک ہیں ہر انوواک میں کئی کئی سوکت ہیں۔ سوکت کو اس وید میں ورگ بھی کہتے ہیں۔ اتھرووید میں ساڑھے سات سو کے قریب سوکت اور چھ ہزار کے قریب منتر ہیں۔ رگ وید کی طرح اتھرووید میں بھی صرف کانڈ اور سوکت کا حوالہ کافی ہے۔

اجمیر کے ویدک ینترالیہ کے چھپے ہوئے چاروں وید اکثر دیکھے جاتے ہیں۔ یہ معمولی کتابی تقطیع "۱۰×$6\frac{1}{2}$" پر چھپے ہیں۔ ٹائپ اوسط درجہ کا ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۹ سطریں ہیں اور صفحات کی تعداد حسب ذیل ہے۔ رگ وید ۶۵۹ سفید یجر وید ۱۵۹۔ سام وید ۱۲۰۔ اتھرووید ۲۹۸۔ میزان کل ۱۲۳۶ صفحات۔ (باقی)

---

**حدوث وید** } وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

# قرآن اور سیاست ×

## امتِ مسلمہ کے لئے درسِ حیات

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب دار العلوم عربیہ شکر ادہ)

**اسلامی حکومت کا قیام عین منشائے الٰہی ہے** | ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ (بنی اسرائیل) دنیا میں کمزور کئے جاتے تھے ان کو دنیا کے بادشاہ اور زمین کے مالک بنا دیں"۔ اقوام عالم کو زیر و زبر کرتے رہنا سنت اللہ ہے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس قانون الٰہی ہے؛ پس اگر پرستاران توحید اپنی کوتاہیوں کی بنا پر کبھی کمزور بھی ہو جائیں تو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ منشائے ایزدی میں فرق آگیا۔ بلکہ ہر تنگی کے بعد آسانی ہے اور ہر ظلمت کے بعد نور ہے۔ پھول کے ساتھ کانٹوں کا ہونا لازمی ہے ؎

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

**اسلامی حکومت کیلئے الٰہی وعدہ** | ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ ہم نے زبور میں وعظ و تذکیر کے سلسلے میں یہ قطعی فیصلہ لکھ دیا ہے کہ میرے نیک بندے (پرستاران توحید) کسی نہ کسی دن زمین کے مالک ضرور ہونگے۔ خدائی وعدے غلط نہیں ہوا کرتے۔ ماضی قریب میں دنیا دیکھ چکی ہے کہ یہ وعدہ کیسی صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ اور پرستاران توحید نے مشرق سے مغرب میں اور شمال سے جنوب میں ساری زمین پر توحید کے جھنڈے بلند کر دیئے پانچوں براعظموں کے پہاڑوں و ندی نالوں وخاک کے تودوں و جنگلوں اور ان کے رات و دنوں سے دریافت کر لو یقیناً زبان حال سے یہ جملہ کائنات اس بات کی شہادت دیں گی کہ توحید کے متوالے یہاں پیغام توحید لے کر آئے اور فاتحانہ شان سے داخل ہوئے۔ زمانہ حال میں اگر ہمارا حال بگڑا ہوا ہے تو اس سے ہماری

(رسالہ مجلد ... (۸۹۶) ...)

×قرآن شریف میں جملہ احکام سیاست شاہ اسلام کے حکم کے ماتحت ہیں افراد امت کے اختیار میں نہیں یہ اصل الاصول قابل یاد ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ماضی کی داستانیں محو نہیں ہو سکتیں۔ مستقبل آ رہا ہے۔ آثار امید افزا ہیں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں الٰہی وعدہ پھر اپنا جلوہ دکھلائیگا۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔

**اسلامی حکومت کلیۃً فنا نہ ہوگی**

لا تومنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ط

اے امت اسلامیہ! اگر تمہارے پاس متاع ایمان محفوظ ہے تو کچھ رنج وفکر نہ کرو باطل کی کوئی طاقت تمہارے مقابلہ پر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مشعل ایمان کی روشنی باطل کے سارے چراغوں کو مدہم کر دیگی ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

**مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی حکومت میں مقابلہ کے لئے ہر وقت اپنی طاقت کی پرورش کرتے رہیں اور فوجیں اور چھاؤنیاں اور رسالے قائم کریں**

واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ وعدوکم۔ دشمنان حکومت الٰہی کے دفعیہ کے لئے اپنی طاقت کی پرورش کرو اور رسالے قائم کرو تا کہ تمہارے اور تمہارے معبود حقیقی کے دشمن تم سے مرعوب ہو کر سرکشی وطغیان نہ کر سکیں منظم حکومتیں آج جو کچھ بھی کر رہی ہیں اور فوجوں اور چھاؤنیوں کے انعقاد کے لئے جیسے کچھ انتظامات کئے جا رہے ہیں حقیقت میں یہ سب کچھ اسلامی تعلیم کے چربے ہیں ورنہ کیا اسلام سے پہلے حکومتیں نہ تھیں؟ ضرور تھیں مگر یہ انتظامات یہ بندوبست یہ فوجی مظاہرے یہ فنون حرب کے کالج وغیرہ وغیرہ کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ الا ماشاء اللہ صحیح ہے اسلام نے دنیا کو سکھا دیا۔ ساری بد انتظامیوں کا بندوبست کر دیا۔ آئین حکومت وفرمانروائی مرتب کر کے بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا۔

**باغیان حکومت الٰہی کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ و پیر کاٹ ڈالے جائیں یا ان کو جلا وطن کر دیا جاوے**

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا او یصلبوا الآیۃ۔ جو لوگ اللہ ورسول کا مقابلہ کرتے ہیں اور امن عامہ میں خلل ڈالکر زمین پر فساد پھیلانا چاہتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا پھانسی کے تختے پر لٹکا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ و پیر کاٹ ڈالے جائیں یا ان کو جلا وطن کر دیا جائے یہ سب کچھ امن عامہ کے تحفظ کے لئے ہے کیونکہ عام خلق کی بھلائی اسی میں ہے۔ اس آیۂ شریفہ میں باغیوں کے لئے جو دفعات مقرر کی گئی ہیں آج جملہ منظم حکومتوں نے باغیوں کے لئے ان ہی دفعات کو اپنا دستور العمل قرار دے رکھا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ کسی منظم وعادل حکومت کی بغاوت کرنا اخلاقیات و مذہبیات کی رو سے گناہ عظیم ہے پھر اس کی روک تھام کے لئے جو بڑی سے بڑی سزا مقرر کی جاوے عین درست اور بجا ہے۔ اسی لئے قرآن پاک نے بغاوت وسرکشی وفساد کے انسداد کے لئے یہ آخری سزائیں تجویز کی ہیں۔ جو عین عدل وانصاف پر مبنی ہیں۔

**مسلمان غیر اللہ کی غلامی کبھی اختیار نہیں کر سکتے**

یا عبادی الذین آمنوا ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون۔ اے میرے ایماندار بندو! دیکھو کفر کی غلامی کبھی اختیار نہ کرنا۔ اگر تم کو کوئی شخص یا حاکم کفر پر مجبور بھی کرے تو اس زمین کو چھوڑ کر کسی اور آزاد سرزمین پر چلے جانا میری زمین بہت کشادہ ہے پس تم کو خالص میری غلامی اختیار کرنے میں کچھ پس و پیش نہ ہونا چاہئے۔ مثل مشہور ہے ؎

پائے فقیر لنگ نیست
ملک خدا تنگ نیست

مسلمان کے نزدیک زمین جائداد مکانات وطن کنبہ کوئی چیز نہیں اس کے لئے تو سب سے پیاری چیز ایمان ہے۔ پس جہاں ایمان اور عبادت الٰہی واطاعت فرامین رسالت پناہی بخوبی بجا لا سکے وہی زمین مسلمان کا وطن ہے اور جہاں ظلم واستبداد کی حمایت پر مسلمان کو مجبور کیا جائے وہاں سے اس کے لئے کوچ کرنا اور اس ظالم حکومت سے ترک موالات کرنا فرض ہے اگر کوئی مسلمان اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ دیدہ ودانستہ اعانت کفر کا بوجھ اپنے سر پر رکھ رہا ہے۔

**سرزمین کفر سے مسلمانوں کیلئے ہجرت کرنا ضروری ہے**

الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیرا وسعۃ۔ اے وہ مسلمانو! جو اپنی ذاتی اغراض کے لئے کفر کی حمایت پر کمربستہ ہو رہے ہو اور اپنی مجبوریوں کو ان ناشائستہ حرکات کے لئے آڑ بنا رہے ہو! کیا اللہ کی زمین فراخ نہیں ہے؟ پھر تم کسی آزاد سرزمین پر کیوں نہیں چلے جاتے۔ یاد رکھو! جو اللہ کو خوش کرنے کے لئے سرزمین کفر کو چھوڑ کر سرزمین اسلام کی طرف جائیگا ترقی اور کامیابی اور فراخی اسکے قدموں کے چومنے کے لئے ہر وقت طیار ہے۔

**بحکم بادشاہ ہتھیاروں سے مسلح رہنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے**

واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوٰۃ فلتقم طائفۃ منہم معک ولیاخذوا اسلحتہم الآیۃ۔ میدان جنگ میں اگر کبھی نماز کا وقت آ جائے تو تم کو اپنے ہتھیار وآلات وسامان حرب جسم سے اتار کر نہ رکھنے چاہئیں۔

**حربی کفار کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ مسلمان قوم ہتھیاروں سے نا آشنا ہو جائے**

ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم وامتعتکم

کفار کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ تم ہتھیاروں اور آلات جنگ وسامان حرب سے غافل ہو جاؤ۔ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ آج کفر ہر طرف اپنی اس خواہش کو پورا ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے اور ہمارے جسم پر ایک جوں بھی نہیں رینگتی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

**سوا بارش یا مرض کے مسلمان کو بغیر ہتھیار رہنا ہرگز جائز نہیں ہے**

ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضیٰ ان تضعوا اسلحتکم وخذوا حذرکم۔ اگر بارش ہو یا تم مریض ہو تو خیر ورنہ کسی حال میں تم کو بغیر ہتھیاروں کے رہنا جائز نہیں ہے۔ تم کو چاہئے کہ اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت کیل کانٹے سے درست رہو۔

ب۔ ٹکس۔ [illegible] (۹۷)

مسلمانوں کی غفلت و بے حسی پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ آج ہتھیار رکھنا بھی ہمارے لئے موجب تکلیف ہے۔ یہ اعتراض کہ حکومت برٹش اس میں مانع ہے بالکل غلط ہے۔ جب حکومت برٹش میں ایک سکھ اپنے ساتھ ہر وقت آزادانہ کرپان رکھ سکتا ہے تو مسلمان کیوں نہیں رکھ سکتا؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تعلیم کو یکسر نذر تغافل کردیا ہے اسی کا شکوہ ہے اور بس۔

**اسلامی حکومت کا اہم مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے**

لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا و کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ۔

اسلامی حکومت کی غرض و غایت یہ ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند کیا جائے اور دشمنان الٰہی کی بات نیچی کی جائے۔

**ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ باغیان الٰہی سے جنگ کیلئے ہر وقت طیار رہے**

یا ایھا الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار الآیۃ۔ اے ایمان والو! اپنے قریبی کافروں کے مقابلہ کے لئے ہر وقت طیار رہو ان سے مقابلہ کرنے کے لئے تم کو ہر وقت سختی سے کام لینا چاہیئے (بحکم شاہ اسلام)

**کفار سے ڈر کر صلح کا پیغام بھیجنا مسلمان کی شان نہیں ہے**

فلا تھنوا و تدعوا الی السلم و انتم الاعلون و اللہ معکم ولن یترکم اعمالکم۔ مسلمانو! است کیوں ہوتے ہو! اور دشمنوں سے ڈر کر صلح کا پیغام کیوں بھیجتے ہو۔ یاد رکھو تم ہی غالب رہو گے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری کوششوں کو ضائع نہ کرے گا۔

یہ چند آیات اس کتاب کی ہیں جس کو امت مسلمہ من جانب اللہ مانتی ہے اور جس کے ایک ایک حرف کو سچ جاننا ایمان کی شرط اولین ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ امت نے اس پاک کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے اگر آج ہم پھر اس کتاب کو پڑھیں اور غور سے پڑھیں تو ساری تکالیف رفع ہوجائیں ؎

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

**مدیر** لارڈ کرزن کے زمانہ میں کسی نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام ہے "اسلام اور برٹش لاء۔ سیاسیات محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ۔" اس کتاب میں حکومت کے ہر شعبے کا مقابلہ اسلامی تعلیم سے واضح طور پر دکھایا ہے کہ اسلامی قوانین سب قوانین سے بہتر ہیں۔ آج کل اسکی قیمت ۱۲ر ہے۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

# گور پرستی کی حقیقت

(از مولوی عبدالستار صاحب بنگادری)

بناتی پستی فطرت ہے محسوسات کا شیدا
جو ہیں کم اعتقاد ان پر ہے غالب نفس اور شیطاں
عباد البطن کا قبلہ نہ ہو کیوں عرس قبروں کا
جو مشرک ہیں ولی کو جانتے ہیں رزق کا ضامن
ولی ان کلمہ گو اہل ہوا کو دیتے گر روزی
مگر مشرک یہاں جو رام لچھمن کے پجاری ہیں
ذرا عبرت کی کھولو آنکھ سوچو ہوش میں آؤ
وساوس میں نہ تم شیطاں کے ہرگز پھنسو یارو
یہ قبروں کی زیارت کے بہانے ہی بہانے ہیں
سوانح اولیا کے گر پڑھو گے غور سے یارو
محمدؐ کی شریعت کا کرو گے علم گر حاصل
بچو گے آپ کوشاں تھے سے سردار عالم کے
دعا پر ختم کرستار اے رحمٰن اے مولا
غریق بحر عصیاں ہوں نہیں ملجا سوا تیرے

ہر اک لغو و حماقت کا پسند آتا ہے نظارا
مغنی عورتوں کی دید کو عرسوں میں لے جاتا
جہاں پکتی ہے کھچڑی اور پلاؤ قورمہ قلیا
نہیں رکھتے خدائے پاک پر وہ اعتقاد اصلا
تو بتلاؤ کہ ہندو مشرکوں کو کون ہے دیتا
ہے دیکھا پاس انکے میں نے اک انبار دولت کا
سمجھنے کی کرو کوشش کہ سب کو کون ہے دیتا
خدا سے مانگو دیگا کیونکہ وہ رازق ہے سب کا
جو آسودہ ہیں ذلت میں ہیں انکے پیٹ کا دھندا
سبق سیکھو گے تم اخلاق کا توحید و سنت کا
بچو گے شرک و بدعت سے ملیگی جنت الماوا
شفاعت بھی ملے گی اور لواء الحمد کا سایا
خطائیں عفو فرما میری تو ہے ارحم الرحما
امتنی مومنا ربی و کرمنی مع الصلحاء

# حالت اکراہ میں سانپ بچھو کتے وغیرہ کے کاٹے ہوئے پر شرکیہ دم جھاڑا کرنا جائز ہے

آج بتاریخ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ یوم شنبہ کو چودھری مہرالدین صاحب سوداگر چرم دہلی کے گودام پر مابین مولانا عبدالستار صاحب اور مولانا محمد صاحب مناظرہ ہوا۔ اس فتویٰ پر جو مولوی عبدالستار صاحب نے اپنے صحیفہ میں چھاپا تھا۔ آخر فریقین کا اس تحریر پر اتفاق ہوا کہ ایک شخص کو سانپ بچھو کتے وغیرہ نے کاٹ کھایا کسی نے مسلم موحد کو دم جھاڑا شرکیہ منتر سے کرنا آتا ہے وہاں کسی کو بھی کوئی دوا یا دعا وغیرہ معلوم نہیں صرف اُسے شرکیہ منتر یاد ہے اُسے مجبور کیا جاتا ہے کہ اس مارگزیدہ پر شرکیہ دم جھاڑ کر ورنہ تجھے قتل کردیا جاویگا اخیر اُسے اس اکراہ کی وجہ سے اپنی جان بچانے کیلئے دل مطمئن بایمان رکھ کر شرکیہ منتر سے اُسے غیر مانع سمجھ کر دم کردینا جائز ہے۔ کسی مسلمان کی خیر خواہی کے لئے بوقت ضرورت اور مجبوری شرکیہ منتر سے دم جھاڑا جائز نہیں تا وقتیکہ کسی کی طرف سے مار ڈالنے کا اکراہ اور جبر نہ ہو۔ فقط۔

عبدالستار بقلم خود۔　　　محمد بقلم خود ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی

المشتہرہ۔ ایس مولا بخش چودھری مہرالدین آڑھتیان چرم صدر بازار دہلی
بموجودگی شیخ حافظ حمید اللہ صاحب سوت والے منتظم مجلس فریق ثانی

(صحیفہ اہل حدیث دہلی)

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۹)

گذشتہ ہفتے ملا اسعد رومی رحمہ اللہ کی کتاب مجالس الابرار سے عربی عبارت درج ہوئی ہے آج اس کا بقیہ درج ذیل ہے:۔

ومنہا اتخاذ المساجد والسرج ایبہاء منہا العکوف عندھا علی المجاورۃ عند المسجد الحرام ویرون سدانتہا افضل من خدمۃ المساجد و منہا النذر لہا ولسدنتہا زیارتہا لاجل الصلوۃ عندھا والطواف بہا وتقبیلہا واستلامہا وتعفیر الخدود علیہا واخذ ترابہا ودعاء اصحابہا والاستغاثۃ بہم وسوالہم النصر والرزق والعافیۃ والولد وقضاء الدیون وتفریج الکربات وغیر ذلک من الحاجات التی کان عباد الاوثان یسئلونہا من اوثانہم ولیس مشروعا باتفاق ائمۃ المسلمین اذا لم یفعل شیئا رسول رب العالمین ولا احد من الصحابۃ والتابعین وسائر ائمۃ الدین۔ انتہی:

"یعنی اور تحقیق اب یہ کیفیت ہوگئی ہے اس طائفہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے کی کہ قبروں کا حج کرنا شروع کردیا ہے اور اس کے آداب وطریقہ مقرر کئے ہیں حتیٰ کہ بعض غلو کرنے والوں نے اس باب میں کتاب تصنیف کرکے اس کا نام مناسک حج المشاھد رکھا ہے اس نے قبور کو بیت الحرام کے مشابہ ٹھہرایا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد گویا دین اسلام سے الگ ہو کر بت پرستوں کے دین میں داخل ہونا ہے اب دیکھو تو کہ درمیان طریقہ نبی علیہ السلام کے دربارہ قبور جو منع فرمایا ہے جو مذکور ہوا اور درمیان طریقہ اس گروہ کے جو یہ ارادہ کرتے ہیں کس قدر بڑا فرق ہے اور بلاشبہ اس میں اتنے فساد ہیں کہ انسان گنتے گنتے عاجز ہو جاتا ہے۔ ایک یہ کہ قبروں کی اس قدر تعظیم کرنی جس سے لوگ فتنہ میں پڑ جاویں۔ ایک یہ کہ قبروں کی فضیلت مسجدوں پر دینی جو تمام مقاموں سے بہتر اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہیں کیونکہ یہ لوگ جب قبروں پر جاتے ہیں تو نہایت درجہ تعظیم اور حرمت وانکسار اور خوف ونرمی دل کی کرتے ہیں اس قدر کہ مسجدوں میں نہیں کرتے اور نہیں حاصل ہوتا ان کو مساجد میں اس کا نظیر اور نہ مثل۔ اور ایک یہ کہ قبروں کو مسجد ٹھہراتے ہیں اور روشنی کرتے ہیں۔ اور ایک یہ کہ قبروں پر چلہ کشی کرتے ہیں اور قبروں پر غلاف چڑھاتے ہیں اور مجاور بٹھاتے ہیں حتیٰ کہ گور پرست قبروں کے مجاورت کو مسجد الحرام کی مجاورت سے بہتر سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ قبروں پر بیٹھے رہنا مسجدوں کی خدمت کرنے سے بہتر ہے۔ اور ایک یہ کہ قبروں کی اور مجاوروں کی منتیں مانتے ہیں اور ایک یہ کہ قبروں پر جانا نماز کے لئے اور طواف کرنا اور بوسہ دینا اور چومنا اور قبروں کی مٹی اٹھا کر منہ پر ملنی اور قبر والوں کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنی اور ان سے نصرت اور روزی اور صحت اور اولاد اور قرضہ کی ادائیگی کا سوال کرنا اور مصیبتوں کی کشادگی وغیرہ حاجتیں طلب کرنی جو بت پرست اپنے بتوں سے مانگتے تھے اور ان میں سے کوئی بات مشروع کسی امام اہل اسلام کے نزدیک نہیں ہے کیونکہ ان میں سے کسی بات کو رسول رب العالمین نے نہیں کیا اور نہ کسی صحابہ اور تابعین میں سے اور نہ کسی امام دین نے۔ انتہی:"

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ بلاغ المبین صـ۱۴۲ میں فرماتے ہیں:۔

"وازانجملہ است سجدہ گاہ ساختن قبور را و چراغاں نمودن بر آنہا واعتکاف نزد آنہا و آویختن پردہ ومقرر نمودن خدمت کہ جاروب کشی وعود سوزی در آنجا نمایند ومردم را برائے گور پرستی دعوت میکنند تا آنکہ عابدان قبور ترجیح میدہند مجاورت قبور را بر مجاورت مسجد الحرام ویقین میکنند کہ خدمت ایں آستانہا افضل از خدمت مساجد است۔ مترجم گوید واقعی راست گفتہ است بچشم خود دیدہ باشد ومقالہ ایں گروہ بگوش خود شنیدہ انتہی:

یعنی منجملہ افعال گور پرستوں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا اور ان پر چراغ روشن کرنا اور انکے نزدیک اعتکاف کرنا اور پردے لٹکانا اور خدمت جھاڑو کشی مقرر کرنا اور خوشبو، اگر، لوبان سلگانا اور آدمیوں کو گور پرستی کی دعوت دینا یہاں تک کہ قبروں کی پوجا کرنے والے ترجیح دیتے ہیں مجاورت قبور کو مجاورت مسجد الحرام بیت اللہ العظام پر اور یقین کرتے ہیں کہ خدمت اس آستانہ قبر کی افضل ہے خدمت کرنے مساجد سے۔ مترجم کہتا ہے واقعی سچ فرمایا ہے میں نے بچشم خود دیکھا ہے اور ان باتوں کو اس گروہ کی اپنے کانوں سے سنا ہے انتہی"

نیز صـ۳ بلاغ المبین میں فرماتے ہیں:۔

"بدانکہ بت پرستان بر بتان خود لباس ابریشمی و کمخواب مے پوشانند وپیر پرستان نیز مرگور ہائے بزرگان خود را ہمچنیں مے پوشانند۔

یعنی جان کہ بت پرست لوگ اپنے بتوں کو لباس ریشمی اور کمخواب کے پہناتے ہیں اور پیر پرست لوگ بھی خاص اپنے بزرگوں کی قبروں کو اسی طرح پہناتے ہیں"

نیز صـ۱۳ "ونیز عادت بت پرستان ست کہ علمہا بنام بتان خودمے افرازند پس آنہا برداشتہ بکمال آداب بجائے بتان خود ہا مے برند پیر پرستان نیز علمہا رنگا رنگ بنام شاہ مدار وخواجہ معین الدین چشتی وسالار مسعود غازی وسرور سلطان در روزہائے معینہ استادہ میکنند باز آنہا را برداشتہ بر قبور مذکورین مے رسانند وایں فعل را عبادت دانستہ حاجت روائے خود ہائے ازیں کار مے جویند۔

یعنی اور یہ بھی عادت بت پرستوں کی ہے کہ علم بتوں کے نام کے ٹھہراتے ہیں پھر ان کو اٹھا کر مکمل آداب بتوں کی جگہوں میں لے جاتے ہیں پیر پرست لوگ بھی رنگا رنگ کے علم نشان جھنڈے

(۸۹۹)

چھڑی شاہ مدار اور خواجہ معین الدین چشتی و سالار مسعود غازی اور سرور سلطان کے نام پر معین دنوں میں گھڑے کرتے ہیں پھر ان کو اٹھا کر قبور مذکورین پر پہنچاتے ہیں اور اس فعل کو عبادت جان کر حاجت روائی اپنی ایسے کاموں سے ڈھونڈتے ہیں"

نیز صفحہ ۳۳ "و نیز عادت مشرکان است کہ بنام گذشتگان آب مے نوشانند و آں سبیل را بنام غیر خدا مشہور مے دارند پیر پرستان نیز آب برائے امام حسین مے نوشند و آں را نذر امام میگویند۔

یعنی اور یہ بھی عادت مشرکوں کی ہے کہ گزرے ہوؤں کے نام کا پانی پلاتے ہیں اور اس کو سبیل بنام غیر خدا مشہور کرتے ہیں۔ پیر پرست لوگ بھی پانی امام حسین کے لئے پلاتے ہیں اور اس کو نذر امام کی کہتے ہیں"

علیٰ ہذا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۴۳ میں فرماتے ہیں:۔

"واما مشابہت بہ ہنود پس در ایام عاشورا چیزے کہ ہنود با بتان خود کنند ایں ہا با صورت قبور ائمہ نمایند و غسل دہند"

یعنی اور لیکن مشابہت ہنود سے پس ایام عاشورا میں جو چیزیں کہ ہندو اپنے بتوں کے لئے کرتے ہیں یہ لوگ بھی ائمہ پیشوا کی قبروں کے لئے کرتے ہیں اور غسل دیتے ہیں"

اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ اسواط العذاب صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور ان پر مسجدیں بنانے اور چراغ رکھنے والوں پر لعنت فرمائی ہے انتہیٰ"

مگر یہاں مولوی نعیم الدین نے محض تقویۃ الایمان کی ضد اور عناد میں یا اپنے محض جہل سے یہ اعتراض لغو و باطل کیا کہ کس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے" جس کا جواب باصواب دندان شکن آیات واحادیث تفاسیر و شروح احادیث اور کلام اکابر ائمہ دین فقہاء اہل یقین سے صراحتاً بتائید تقویۃ الایمان بوضاحت تمام ثبوت کو پہنچا یا اور مزید تفصیل کے ساتھ مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۱۵۲ کے جواب میں گزرچکا۔ کہ ہر وہ شے جو حق تعالےٰ کی عبادت کے مقابلہ میں بہ تقرب غیر اللہ عمل میں لائی جاویگی شرک ہوگی۔ اسی لئے اسباب و ذرائع عبادات کے بھی عبادات ہی ہوتے ہیں اور معصیت کے معصیت۔ بعض امور عبادات کے لئے معین بعض معین و مخصوص ہیتم بالشان بعض نیت پر موقوف۔ لہذا گور پرستوں کے افعال قبروں کے ساتھ کعبہ معظمہ مساجد اللہ کے مانند و مشابہ داخل شرک و ضلال ہیں۔ والحمد للہ اولاً و آخراً و تمہ النعمۃ الحق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

قولہ صفحہ ۱۶۳ لغایت صفحہ ۱۶۵۔ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں کہ :۔

"اسمٰعیلی شرکیات کا چوتھا حصہ مولوی اسمٰعیل نے اپنے شرکیات کا چوتھا حصہ اشراک فی العادت کے نام سے موسوم کیا ہے اس میں اکثر وہی باتیں ذکر کی ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا بعض باتیں نئی بھی کہی ہیں وہ یہ ہیں۔ حضرت بی بی کی صحنک مردنہ کھائیں شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ والا نہ کھائے۔ برائی بھلائی کسی کی طرف نسبت کرنا کہ فلانا ان کی پھٹکار میں آکر دیوانہ ہوگیا فلانے کو نوازا تو فتح و اقبال مل گیا۔ اللہ و رسول چاہیگا تو میں آؤنگا کسی کو مالک الملک شہنشاہ کہنا ان سب باتوں کو شرک بتایا ہے اور لکھا ہے سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰۱)

اب ان کی حقیقت پر نظر ڈالئے۔ حضرت بی بی کی صحنک اس کا شرک ہونا صاحب تقویۃ الایمان نے بزعم خود آیت سے ثابت کیا ہے اور آیت کریمہ ان یدعون من دونہ الا اناثا لکھ کر لکھا ہے یعنی اللہ کے سوا جو اور لوگوں کو پکارتے ہیں سو اپنے خیال میں عورتوں کا تصور باندھتے ہیں پھر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھہرا لیتا ہے کوئی بی بی آسیا کوئی بی بی آنا دلی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا کوئی مسانی کالی کو (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵۳) اس گستاخی و بے ادبی سے تو ہر مسلمان کا دل کانپ جائیگا کہ حضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بی بی آسیہ کا ذکر پریوں اور مسانی اور کالی کے ساتھ ملا کر کیا ہے اللہ ہی اس کا بدلہ دے۔ یہ کیا ستم اور کیسی بے باکی ہے کہ قرآن پاک کے معنے بدل ڈالے یدعون جو عبادت کرنے کے معنی میں ہے اس کا ترجمہ پکارنا کیا اور اناثا جو منات عزیٰ وغیرہ بتوں کے حق میں وارد ہے اس کو اہل بیت رسالت اور پاک بی بیوں پر ڈھالا اور صحنک کو شرک قرار دینے کے شوق میں قرآن پاک پر افترا کر دیا معنی میں تحریف کر ڈالی۔ تفسیر مدارک مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۴۴ میں یدعون عبادت کرنے کے معنے میں ہے اور اناثا سے لات عزیٰ بت مراد ہیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے آیت کا ترجمہ لکھا ہے۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔ (ترجمہ القرآن مجبوب المطابع دہلی صفحہ ۱۰۹) یہ ہے اس کے شرک کی حقیقت اور اس طرح اس بیدین نے قرآن پاک کی آیات لکھ کر عوام کو گمراہ کیا ہے جاہل سمجھتے ہیں کہ شاید آیت ہی میں یہ مضمون ہوگا معاذ اللہ اہل بیت رسالت سے کیا عداوت ہے کہ ان کے ایصال ثواب کو شرک کہہ دیا۔ صدقہ عبادت ہے اور ہر عبادت کا ایصال ثواب نصوص معتبرہ سے ثابت اور خود اسمعیل نے صراط مستقیم میں اس کو تسلیم کیا۔ ہم صفحہ ۹۰ و ۹۱ میں اسکی عبارتیں نقل کر چکے ہیں اب یہ شرک کیسے ہوگیا۔ اگر صدقہ پر غیر خدا کا نام آنا شرک ہو تو ایسا شرک قرآن و حدیث میں بہت ہوگا۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین الایۃ۔ حدیث شریف میں ہے لام سعد۔ وہابی دین میں یہ بھی شرک ہوا بی بی صاحبہ کی صحنک صرف عورتوں کو کھلائی جاتی ہے اور شاہ عبد الحق صاحب کا توشہ حقہ پینے والوں کو؛

(باقی آیندہ)

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۹۰۰) دندان شکن جواب۔ قیمت ۸ (مینجر اہلحدیث)

# فتاویٰ

**س ع۱۹۶** } زانی و مزنیہ ہر دو اپنے قصور کے قائل ہیں۔ مزنیہ کی دختر زانی کے بھائی یا لڑکے کو شرعاً نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں؟ (غلام حسن ہیڈ ماسٹر خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۸۳)

**ج ع۱۹۶** } امام شافعی کے نزدیک اولاد زنا شرعی اولاد نہیں۔ اس لئے بنت زنا سے زانی والد یا اس کے بھائی یا بیٹے کا نکاح درست ہے۔ حنفیہ کرام کے نزدیک درست نہیں۔ اصلح یہ ہے کہ نہ کیا جائے تاکہ اشتباہ سے دور رہے۔

**س ع۱۹۷** } احتیاطی ظہر اور شرائط جمعہ کس تاریخ سے شروع ہوئیں؟ (سائل مذکور)

**ج ع۱۹۷** } سنت شاہان اسلام کے خوش آمدی علماء کی تجویز سے ہوئیں تاریخ معلوم نہیں۔ کتاب درمختار میں اس کو منع لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احتیاطی ظہر تصنیف درمختار سے پہلے کی ہے۔

**س ع۱۹۸** } حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم نے اپنے لڑکے پر حد زنا کی۔ بعد فوتیدگی کے بدن پر یا قبر پر جاری رکھی یا نہیں؟ (سائل مذکور)

**ج ع۱۹۸** } حد شراب کے درّے مصر میں والئے مصر کے حکم سے لگوائے تھے وہ اسی حالت میں مر گیا تھا۔ رحمہ اللہ۔

**س ع۱۹۹** } حضرت عبد القادر جیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ امت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ جنت میں لے جاوینگے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

**ج ع۱۹۹** } ثبوت نہیں ملتا۔ ثبوت بذمہ مدعی

**س ع۲۰۰** } کیا بی بی فاطمہ خون حسنین رضی اللہ عنہم نہ بخشے گی۔ جب تک امت رسول کریم جنت میں داخل نہ ہوگی۔ (سائل مذکور)

**ج ع۲۰۰** } یہ سب شیعوں کی یا ان جیسے اہل بدعت کی ایجاد ہے۔ آیات یا احادیث میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

**س ع۲۰۱** } اذان کب شروع ہوئی؟ (سائل مذکور)

**ج ع۲۰۱** } مدینہ شریف میں جب حضرت عمر وغیرہ نے اس امر میں خواب دیکھا تھا۔

**س ع۲۰۲** } رسول کریم کی پیڑھی حضرت آدم تک اسلام پر تھی یا کفر پر؟ (سائل مذکور)

**ج ع۲۰۲** } حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں ان کے والد آذر قرآنی نص سے مشرک ثابت ہیں۔ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؕ

**س ع۲۰۳** } بیمہ زندگی کرانا درست ہے یا نہ ڈاک خانہ میں روپیہ جمع کرانا درست ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

**ج ع۲۰۳** } ہر دو کام درست ہیں۔

**س ع۲۰۴** } دسہرہ پر جانے سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے یا نہیں۔ حدیث و قرآن سے فرماویں۔ (سائل مذکور)

**ج ع۲۰۴** } دسہرہ پر جانا کفر کی رسم ہے مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے فسخ نکاح کفر کی فرع ہے۔

**س ع۲۰۵** } بعد نماز جنازہ جنازہ کے اردگرد ہو کر فاتحہ خوانی کرنا اسی طرح بعد دفن اور چالیس قدم پر اور گھر پر میت کے آکر فاتحہ کہنا یہ امور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں یا نہیں۔ دوسرا۔ تیسرے دن فاتحہ خوانی یعنی زیارت کرنے کے متعلق ایک روایت ملا علی قاری فتاوے آذر جندی سے لائے ہیں کہ سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کے تیسرے دن ابوذر رضہ آپ کے پاس اونٹنی کا دودھ اور جو کی روٹی لیکر حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا تو آپ نے ایک بار الحمد پڑھی اور تین بار قل ہو اللہ اور درود شریف پڑھی پھر ہاتھوں کو اٹھایا اور منہ پر پھیرا۔ پھر ابوذر رضہ کو اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا اس کا ثواب میرے بیٹے ابراہیم کو پہنچے۔ یہ روایت کیسی ہے۔ کن محدثین نے اس حدیث کو روایت کیا۔ بحوالہ کتب و صفحہ و صحت درج فرما کر عنداللہ ماجور و مشکور فرماویں۔ ان کاموں کا کرنا جائز ہے؟ آیا یہ بدعت تو نہیں۔ قائل و فاعل کیسا ہے۔ اور منکر کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

(الراقم احقر العباد سید قاسم۔ تیرہ ہلی)

**ج ع۲۰۵** } مردے پر چالیس قدم واپس آکر دعا کرنا۔ بعد نماز جنازہ میت کے اردگرد کھڑے ہو کر پھر دعا کرنا۔ پھر میت کے گھر فاتحہ خوانی کے لئے جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں مردے پر ختم پڑھنا یہ بھی رسم ہے۔ آنحضرت صلعم کا ابراہیم پر فاتحہ خوانی کرنا ثابت نہیں اور ملا علی قاری کی نقل کردہ روایت باطل ہے۔ مولانا عبد الحی مرحوم لکھتے ہیں:۔

نہ کتاب اذرجندی از تصانیف ملا علی قاری است ونہ روایت مذکور معتبر و صحیح است بلکہ موضوع است براں اعتماد نشاید در کتب حدیث نشانے از ہمچو روایت یافتہ نے شود؛

مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔ الجواب صحیح۔ اور اس کا واضع ملعون ہے کہ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت کرتا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۲۵ ج ۱) (ہ پائی داخل غریب فنڈ)

**استفتاء اسی قدر تھے**


## فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن شریف و احادیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ مستفتی صاحبان کو دقت نہ اٹھانی پڑے۔ ہر اہل حدیث کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے۔ قیمت بجائے للعہ کے للعہ ہے۔ محصول علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

صداقت رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم (۹۰۱) [illegible] (دفتر اہلحدیث)

# متفرقات

**ایک بیجا شکائت** ناظرین کی خدمت میں بارہا عرض کیا گیا ہے کہ قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی حتی الامکان قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا کریں فیس منی آرڈر بے شک قیمت میں سے ہی وضع کر لیا کریں اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں ورنہ بصورت دیگر وی پی ارسال کرنے کے اسے وصول کر لیا کریں مگر افسوس ہے کہ ہر دفعہ ایسے ہی مواقع درپیش آتے رہتے ہیں۔ وی پی بھی واپس آتے ہیں اور قیمتیں بھی وصول نہیں ہوتیں۔

**کیا ہی اچھا ہو** کہ اگر خریداری منظور نہ ہو تو ازراہ نوازش اس کی بندش کی اطلاع ہی بھیجدیا کریں اس طرح دفتر کو وی پی کرنے کا نقصان تو نہ ہوا کرے۔

**مقدس رسول** سرکر زیر طبع ہے۔ اس ہفتہ انشاءاللہ بالکل تیار ہو جاویگا۔ ناظرین مطلع رہیں۔

**بیس روپیہ انعام** خاکسار کا لڑکا مسمی محمد شفیع عمر ۲۴ سال نارمل پاس ہے۔ ملازمت سے استعفیٰ دیکر کہیں چلا گیا ہے۔ جو صاحب اس کا پتہ بتادیں اس کو بیس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اگر وہ خود یہ تحریر پڑھے تو وہ گھر آجاوے۔ اگر وہ آنا پسند نہ کرے تو اپنا پتہ بتادے۔ ہم اس کو کسی کام کے لئے مجبور نہ کریں گے۔ (مولوی محمد حسین لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب)

**انعام گم شدہ** مبلغ دس روپے نقد بطور انعام اس صاحب کو دئیے جاویں گے جو ہمارے عرصہ تین سال سے گم شدہ بہنوئی مسمی فقیریا ولد برکت قوم اونت عمر ۴۹ سال رنگ گورا، لوئر مڈل پاس، دانتوں میں سونے کی میخیں، سکنہ پدھوڑ، ریاست پٹیالہ کا پورا و مکمل پتہ بتادے۔ ہمارے پاس لانے والے کو پانچ روپے مزید دینگے۔

المشتہران۔ نواب خان و نظام الدین قوم اونت سکنہ احمد پور ڈاک خانہ بڈھلاڈہ تحصیل و ضلع حصار۔

**مار گزیدہ کا علاج** خاکسار کے پاس ہے جس سے اکثر اصحاب صحت یاب ہوئے ہیں مگر وہ صرف ستائیسویں رمضان کی رات کو سکھلایا جاتا ہے ضرورت مند اصحاب پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

(محمد نذیر الدین متعلم مدرسہ شمس الہدیٰ موضع دلالپور ڈاک خانہ کوتل پوکھر ضلع سنتھال پرگنہ)

**دعائے صحت** خاکسار کچھ عرصہ سے علیل رہتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (سائل مذکور)

**جنازہ غائب** میں نے سفر حیدر آباد دکن میں سنا کہ شیخ سنوسی شاہ طرابلس الغرب کا انتقال ہوگیا انا للہ۔ چنانچہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا کیا گیا۔

(حاجی یونس خان رئیس از دتاؤلی)

**یاد رفتگان** مولوی عبد الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ نجم الہدیٰ شیخ علی پور لال گولہ ضلع مرشد آباد چھ ماہ کی طویل علالت کے بعد ۷۵ سال کی عمر پاکر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دیندار، متواضع اور منکسر المزاج تھے اور پکے موحد و متبع سنت ہونے کے علاوہ حضرت سید احمد رائے بریلوی کے معتقدوں میں سے تھے۔ (راقم ابو تراب محمد عبد الوہاب)

**ایضاً** میرا اکلوتا فرزند عبد الرؤف سات سال کی عمر پاکر مجھے ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ۔ (مستری بشیر احمد از امرتسر کڑہ کرم سنگھ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

**عزیزی جواد کی مفارقت** میرا چودہ سالہ لڑکا سید جواد حسین صرف ایک یوم گردن توڑ بخار میں مبتلا رہ کر ۹۔ اگست ۳۵ء کو مجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا انا للہ۔ مرحوم خرد سالی سے ہی پابند صوم و صلوٰۃ اور ذہین و متین ہونے کے علاوہ شرم کا پتلا تھا۔ شعراء حضرات سے ملتمس ہوں کہ طرح ذیل پر تاریخ وفات وغیرہ لکھ کر بھیجیں مشکور ہونگا ؎

ہتی ہے اپنے سامنے صورت جواد کی

غم زدہ سید سجاد حسین سجاد قصبہ شیش گڈھ ضلع بریلی

**مولوی عبد الشکور صاحب** شاکر گیاوی

سفیر انجمن اہل حدیث گیا جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ راقم محمد ابراہیم سیکرٹری انجمن اہل حدیث گیان پور بنارس سٹیٹ)

**نیو ورلڈ آف اسلام** کہاں سے ملتی ہے کوئی صاحب مستعار دے سکتے ہوں یا قیمتاً فروخت کر سکتے یا جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں (محمد ابراہیم مذکور)

**مولوی ابو البشیر صاحب** ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کا مفصل پتہ درکار ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ راقم محمد بشیر ٹھیکیدار وردی۔ ٹوا ڑ وغیرہ جنرل گنج کانپور۔

**غریب فنڈ** میں از فتوے فنڈ ۲ر۔ ایک صاحب خیر ۸ر۔ بابو اللہ بخش صاحب از لدہانہ عہ۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ہانگ کانگ ہہ۔ قاضی محمد عبد اللہ صاحب مانسہرہ للعہ۔ عثمان غنی صاحب از ڈہاکہ ۱ر جملہ ۶ر ۔ سابقہ بقایا بذمہ فنڈ ۵ر بقایا ۶ر از سائلین عبد السبحان حاجی نگر سے ۱ر (۲) امام الدین رام کیمپ ۲ر (۳) سید محمد امین گمٹن ۶ر۔ (۴) محمد امین پیر رائی ۶ر (۵) عبد الجبار کابل پور ۶ر۔ (۶) عبد اللہ باتی پور ۲ر (۷) عمر الدین فتح آباد ۶ر (۸) مدرسہ شمسیہ ڈیرو وال سے ۱ر (۹) فیض محمد ۲ر (۱۰) مدرسہ اسلامیہ ٹانڈہ ۸ر (۱۱) عبد الحکیم گورداسپور ۸ر۔ (۱۲) عبد الرشید کانگڑہ ۸ر (۱۳) عبد اللہ سیالکوٹ ۴ر میزان ۵۵ ۔ ۱۲ سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اور ایک سائل کے نام چھ ماہ کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۲ر نمبر سائلین ۱۰۳

**مدرسہ علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ (عرب)** عبد الوحید مدرس اردو مکتب سمپلور ۸ر

رمضان علی درزی بانسڈیہ ضلع بلیا ۴ر

**چندہ کانفرنس** قاضی محمد عبد اللہ پلیڈر مانسہرہ للعہ مولوی عبد الغنی راجورا ضلع دربھنگہ ۶ر۔

**مضامین آمدہ** مولوی ابو القاسم صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس دہلی سید محمد حبیب اللہ حکیم سید علی۔ محمد جانباز خان صاحب۔

تفسیر القرآن۔ مع حواشی تفسیر وحیدی • (۹۰۲) (رعایتی اعلان)

# ملکی مطلع

## جدید امیر شریعت یا ملت[1]

جب سے دیوبندی حنفی جماعت نے لاہور میں مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کو امیر بنایا ہے دوسرے گروہ (بریلوی عقیدہ کے) احناف میں سرگوشیاں ہورہی تھیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے کیونکہ مولوی عطاء اللہ شاہ کی امارت ان کے حق میں ایسی ہی ناگوار ہے جیسی مولوی عبدالوہاب دہلوی کی۔ اس لئے لاہور کی مسجد شہید کے متعلق احرار اور غیر احرار میں جو مناقشہ بلکہ مشاتمہ پیدا ہوا تو "بلی کے بھاگوں چھیکا ٹوٹا" بریلوی احناف نے وقت شناسی سے کام لیتے ہوئے راولپنڈی میں جلسہ کرکے پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کو امیر شریعت بنا لیا۔ ہم پیر صاحب اور ان کے اتباع کو اس انتخاب پر مبارک باد اس وقت کہیں گے جب پیر صاحب جنگ عظیم کی مثل کام کرکے دکھائینگے جس کی تفصیل یہ ہے۔ جنگ عظیم میں پیر صاحب موصوف نے انگریزی فوج میں بھرتی دی تھی۔ مریدوں کے بازوؤں پر تعویذ باندھے تھے فرمایا تھا کہ تمہاری گولیاں ترکوں کو لگیں گی ترکوں کی گولیاں تم کو نہیں لگیں گی۔ بس وہی تعویذ اب کام آئے گا۔ اپنے اتباع کے بازوؤں پر باندھ کر لاہور کی طرف بھیجدیں۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو مسجد فتح ہو جائے گی دوسرے جنگ عظیم کی وجہ سے پیر صاحب کی نسبت عام مسلمانوں میں جو بدظنی ہے سب دور ہو جائے گی۔ اگر یہ نہیں تو پھر آئے دن امیر بنانے سے کیا فائدہ۔ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

**ہمارا خطرہ** ہم الہامی نہیں، فوجی جرنیل نہیں، سیاسی مدبر نہیں۔ لیکن ناظرین اہلحدیث جانتے ہیں کہ ہماری سیاسی پیشگوئی خدا کے حکم سے سچی ہوتی ہے۔ ہمارا وجدان کہتا ہے کہ اس جدید انتخاب امیر شریعت کا اثر مسجد لاہور پر توشاید نہ ہوگا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ دونوں پارٹیاں نادر شاہ کی فوج کی طرح (خدا نہ کرے) باہمی دست و گریباں ہوجائیں گی جس سے مسلمانوں کا رہا سہا وقار بھی ختم ہوجائے گا۔ کیونکہ شیخ سعدی مرحوم کہہ گئے ہیں ؎

دہ درویش در گلیمے بخسپند
دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند

[1] بعض اخباروں میں امیر شریعت لکھا ہے بعض میں امیر ملت (مدیر)

## قادیان سے اہل حدیث کو سیاسی اتحاد کی دعوت

قادیانی اخبار الفضل نے اپنی معمولی حکمت عملی سے شیعہ اور جماعت اہل حدیث کو سیاسی اتحاد عمل کی دعوت دی ہے۔ ایسا کیوں کیا ہے؟ چونکہ جمہور احناف کسی طرح سے بھی قادیانیوں سے تعاون نہیں کرسکتے۔ اس لئے بقول ؎

جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

اہل حدیث اور شیعہ ان کو یاد آئے۔ قادیانی حضرات تو احناف سے ڈر کر ادھر آئے ہیں مگر اہل حدیث عوام سے قادیانیوں سے سہمے بیٹھے ہیں کیونکہ خلیفہ قادیان کا کھلا اعلان ہے کہ

ہم درندوں سے صلح کرسکتے ہیں مگر ہمارے
عقائد پر طعن کرنے والوں سے صلح نہیں کرسکتے
(میاں محمود) (الفضل ۲۹/۸ ۵ء)

اہل حدیث تو مرزا صاحب اور ان کے عقائد کے حق میں جیسے کچھ ہیں وہ حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب سے معلوم ہوسکتا ہے۔ اس لئے قادیانی اتحاد سے ہمیں خطرہ ہے جس کا اظہار کسی شاعر نے یوں کیا ہے ؎

حسینوں سے دل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے رکنے کے ستمگر ناگ کالے ہیں

## دنیا کا آئندہ حال

وَ اَنَّا لَا نَدۡرِیۡۤ اَشَرٌّ اُرِیۡدَ بِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِہِمۡ رَبُّہُمۡ رَشَدًا ؕ

اٹلی اور ابی سینیا (حبش) کی جنگ محض دو طاقتوں کی جنگ نہیں بلکہ دنیا کے دو حصوں کی جنگ ہوگی۔ جس طرح کسی زمانہ میں دو خاندانوں (کورو پانڈوں) کی جنگ سے ہندوستان فنا ہوکر پھر نئے سرے سے آباد ہوا تھا۔ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں بھی تقریباً کل دنیا فنا ہوکر پھر آباد ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ اس جنگ کی لپیٹ میں حکومت برطانیہ بھی آجائے پھر اس کی وجہ سے ہندوستان بھی پھنس جائے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے خزانے پر بوجھ پڑے گا اور اس کی فرع یہ ہوگی کہ ہندوستانیوں پر ٹیکسوں کا بوجھ بھاری ہوجائے گا۔ جس کا ادنے سے ادنے نمونہ یہ ہوگا کہ پوسٹ کارڈ چار پیسے میں آئیگا جو پہلے کبھی ایک پیسہ کا تھا۔ اسی طرح اور اخراجات کا بوجھ بھی بوجہ اقتصادی کمزوری کے ہندوستان پر پڑے گا۔ جسے برداشت کرنے کی طاقت ہندوستان میں پہلے ہی سے نہیں۔

اس بڑی تباہی سے پہلے سرحدی چھیڑ چھاڑ بھی ہندوستان کے لئے موجب پریشانی ہورہی ہے جو کئی ہفتوں سے آزاد قبائل سرحد کے ساتھ جنگ کی صورت اختیار کرگئی ہے۔ عرصہ سے کبھی کبھی آواز آتی تھی کہ حاجی ترنگ زئی اور فقیر علی سرحد پر نقل و حرکت کررہے ہیں۔ خیال ہوتا تھا کہ اخبارات کی خام خیالیاں ہیں۔ لیکن خواب نے بیداری کی صورت پکڑ لی۔ اب تو گولیاں چلنے بلکہ کم و بیش نقصانات کی خبریں بھی آتی رہتی ہیں۔ ہم سیاست دان نہیں لیکن یورپی اقوام کی سیاست پر نظر کرکے بہت ممکن معلوم ہوتا ہے کہ سرحدی چھیڑ چھاڑ کو جنگ اٹلی سے تعلق ہو۔

اندرون ملک یہ حالت ہے کہ بہت سے مقامات ہے جن میں امرتسر بھی داخل ہے ہیضہ کی خبریں آرہی ہیں اور دن بدن ترقی پر ہیں۔ کہیں زلزلے ہیں تو کہیں سیلاب سے تباہی ہے اور کہیں خشکی سے بربادی۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

سیف الملک حضرت نادر ولیہ ... ساہ ... (۹۰۳) انقلابی ... نیست ... (نجوم ...)

ahmadimuslim.de

# امرتسر میں ہیضہ

## قابل توجہ اگزکٹو افسر صاحب بہادر

شہر امرتسر میں قدرے اور دائم گنج میں بڑی شدت سے ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ بظاہر یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ دائم گنج میں صفائی کا انتظام نہیں نہ سڑکیں صاف ہیں نہ نالیاں پختہ۔ بلدیہ امرتسر کا صیغہ حفظان صحت متوجہ ہے۔ مگر اصل کام یہ ہے کہ وہاں صفائی کا بخوبی انتظام کیا جائے۔ آبادی کے قریب جو جوہڑ ہے وہ بھی سخت بدبودار ہونے کی وجہ سے سخت مضر ہے کمیٹی اگر بجٹ میں عدم گنجائش کا عذر کرے تو مالکان مکانات سے فی گھر حسب حیثیت مکان ٹیکس وصول کر سکتی ہے بہرحال صفائی ضروری اور مقدم ہے۔

# ملک کی ایک بڑی تکلیف

## قابل توجہ گورنمنٹ

جب سے گراموفون کا رواج ہوا ہے شوقین مزاج اپنا شوق پورا کرنے میں عام پبلک کے آرام یا تکلیف کا خیال نہیں کرتے اور جب تک جی چاہتا ہے بجاتے رہتے ہیں۔ خصوصاً گرمی کے موسم میں بلند مکانوں پر چڑھ کر رات کو بلند آواز سے بہت دیر تک بجاتے رہتے ہیں جس سے پبلک خصوصاً مزدوری پیشہ لوگوں کو (نیند میں خلل ہونے سے) سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے کئی بار اہلحدیث میں حکام کو توجہ دلائی گئی مگر کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ آج براہ راست گورنمنٹ کو توجہ دلائی جاتی ہے امید ہے کہ حکومت غریب رعایا کی راحت کو عیش پسندوں کے عیش پر قربان کرنا گوارا نہ کریگی۔

---

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم کی شہرہ آفاق قومی نظم۔ مع حیات حالی۔
قیمت ۱۲ر ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# مرغیوں کی پرورش

مسٹر ایف۔ بی۔ ہیرپ بی۔ اے۔ ایس پولٹری ایکسپرٹ گورنمنٹ گورداسپور

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ مرغیوں کے پالنے کا مقصد کیا ہے۔ بعض اشخاص یہ کام مرغ لڑانے کے واسطے کرتے ہیں اور بعض مرغیوں کو خوبصورتی کی وجہ سے پالتے ہیں۔ لیکن عام لوگ مرغیوں کو گوشت اور انڈوں کی خاطر پالتے ہیں اور اپنی ضرورت سے زائد کو منافع پر بیچ ڈالتے ہیں۔

**زمین** ہر ایک بنجر زمین مرغیاں پالنے کے کام آسکتی ہے۔ صرف معاش کی صورت میں چاہی زمین استعمال میں لانی چاہئے۔ اور خیال رکھنا چاہئے کہ مالک گھر کے نزدیک ہو۔ پانی اور سایہ عمدہ اور کافی ہو۔ اگر درخت ہوں تو اچھی بات ہے ورنہ شیشم وغیرہ کے درخت بو دینے چاہئیں۔ اگر زمین چاہی ہو تو میوہ دار درخت لگانے سے زائد منافع ہو سکتا ہے۔

**مرغیوں کا پنجرا** برسات میں مرغیاں کثرت سے مرجاتی ہیں کہ ان کی بھوک جاتی رہتی ہے، آنکھیں بند کئے رہتی ہیں جو ہیضہ کے یا ٹک فیور (چیچڑیوں کا بخار) کے آثار ہوتے ہیں لیکن عموماً یہ ٹک فیور ہی ہوتا ہے اس کا سبب صرف مرغیوں کو ڈربہ میں بند رکھنا ہے جو ہر ایک گاؤں میں پایا جاتا ہے۔

یہ ہولناک چیچڑیاں کچی دیواروں اور چھتوں میں رہتی ہیں اور مرغیوں کا خون چوستی ہیں جس کا علاج بھی آسان نہیں۔ مرغیوں کا اُس درخت کی شاخوں پر جس کے اردگرد جالی لگی ہوئی ہو۔ آرام کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اس جالی میں آنے جانے کے لئے دروازہ بھی ہونا چاہئے۔ جالی چھ فٹ بلند ہو اور اس کا نچلا حصہ تقریباً تین انچ زمین میں دبا ہوا ہو تاکہ بلیاں یا نیولے وغیرہ نیچے سے سوراخ بنا کر اندر داخل نہ ہو سکیں۔ درخت کی شاخوں اور جالی کے درمیان کافی فاصلہ رہے تاکہ مرغیاں اڑ کر باہر نہ جا سکیں

اسی طرح سے موسم برسات میں مینہ کی وجہ سے کچھ مرغیاں مرجانے کا خدشہ ہے تاہم یہ نقصان ڈربے کے نقصانات سے بدرجہا کم ہوگا۔ مرغیاں مٹی کے ڈربوں میں پورے طور پر نشوونما نہیں پا سکتیں۔

**مرغیاں** اگر کسی کے پاس پہلے ہی دیسی مرغیاں ہوں تو ان میں سے دس اچھی مرغیاں چن کر انہیں ایک پنجرے میں رکھنا چاہیئے جس کے اردگرد ضرورت کے مطابق جنگلہ بنا لینا چاہئے۔ ایک انگریزی نسل کا بڑھیا مرغ خرید کر اُن مرغیوں میں چھوڑ دینا چاہئے اس کام کے لئے ٹھیک وقت موسم سرما یا بہار ہے۔ مرغیوں کا کام شروع کرنے کے لئے سب سے اعلےٰ موقع موسم خزاں ہے۔ جب تک فصل خریف تیار ہوتی ہے مرغیوں کا گھر اور پنجرا بنایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے بعد کڑک مرغی اور چوزوں کے لئے ایک چھوٹا سا صندوق اور جالی کا جنگلہ بنا لینا چاہئے۔

(لاہور ۔ ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء)

# خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینا چاہیئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے۔ گھر والوں محلہ والوں اور عزیزوں، رشتہ داروں کو سنائیے پھر ان باتوں پر عمل کیجئے جو اس کتاب میں بتلائی گئی ہیں۔ قیمت ۴ر

**الحریت فی الاسلام** (از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔)

اس میں اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

منگوانے کا پتہ:۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

اسد اللہ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح عمری۔ قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

خطرہ! خطرہ!! خطرہ!!!

# ہیضہ کے دنوں میں

اپنی خوراک! اشیائے خوردنی اور صفائی کے متعلق احتیاطیں ضروری ہیں مگر یہ

## احتیاطیں

بھی کبھی مرتبہ ناکام ثابت ہوجاتی ہیں اور ایک معمولی سی بات ہیضہ کے اچانک حملہ کا موجب بن سکتی ہے۔ اور بہترین طبی امداد کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔ لہذا ہمیشہ

## امرت دھارا

رجسٹرڈ

پاس رکھیں۔ اور بوقت ضرورت اس کو بطور حفظ ما تقدم اور صحت بخش دوا کے استعمال کریں!

معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے۔

احتیاط! نقلوں سے بچو! کیونکہ تحفت دو ریہ امراض ہیں۔ دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے:۔ امرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

---

۴۲/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل

## سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے۔

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

(۹۰۵)

---

## ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۹/۱۲

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فزانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فزانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد "حب مقوی باہ" بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۸/۳)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

## ثنائی پاکٹ بک مجلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ

اس میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی، بہائی، دہریہ، منکرین نبوت، بت پرست، سکھ، مرزائی، شیعہ، نیچری) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین دلائل دئیے گئے ہیں غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے۔ پاکٹ سائز ہے۔ قیمت صرف ۶/ علاوہ محصول۔ (منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

---

۱۱/۲۵

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

ahmadimuslim.de

# مومیائی

۴۹/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

**جناب ایم عبدالحق صاحب نیور:** پیشتر آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر اپنے ایک دوست کو استعمال کرنے کے لئے دی تھی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ اب چھ چھٹانک ارسال کریں۔" (۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء)

**جناب ایم ضمیرالدین احمد صاحب دربھنگہ** "آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں۔" (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

**جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تیولاپور** "مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے ایک چھٹانک اور ارسال کریں۔" (۱۴۔ اگست ۱۹۳۵ء)

**حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر**
**دہلی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

---

# فائدہ مندیمہ رجسٹرڈ ۱۲۵۷ء

۲۴/۲۵

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے، دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، دھند (گرونولس) ڈھاک، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر و لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

---

**اکسیر ہاضمہ** رجسٹرڈ۔ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ عہ محصول ۵ر

**اکسیر موتی دانت۔** دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید اصیل کیل سے صاف موتیوں کیطرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۸ر محصول ۵ر

پتہ:- **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

---

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

## بعدالت جناب جج صاحب بہادر مطالبہ خفیفہ بٹالہ

نمبر مقدمہ ۴۵۴ بابت ۱۹۳۵ء

لالہ نہال چند ولد میا داس برہمن سکنہ دھیان پور بنام بوڑا ولد قطب الدین قوم شیخ سکنہ شاہ شمس تحصیل بٹالہ۔

دعوے -/۱۳/ ۸۴ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بوڑا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام بوڑا مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر بوڑا مذکور تاریخ ۲ ۱۱/۳۵ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲ ۹/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم۔ (مہر عدالت)

---

# المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی عبدالجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب۔ جس میں نماز کے اقسام، شرائط نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ عمدہ۔ ضخامت ۲۰۴ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۶ر

# نماز کامل

مرتبہ ابو سعید عبدالعزیز مدرس مدرسہ دارالحدیث لودیانہ۔ جس میں تمام نمازوں کے متعلقہ اذکار و ادعیہ ماثورہ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۱ر

# اسلام کی دوسری کتاب مع فرہنگ

اس کتاب میں نماز، روزہ کے متعلق مسائل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

(ملنے کا پتہ)
**منیجر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

# کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی بنظ...

**شان قرآن** } رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید دیوبندی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پُرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت ۵

**اسلامی پردہ** } اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت ۴ر

**خون کے پیاسے**

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف جن کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید ہے۔ بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ عہ

## پیٹنٹ ادویات اور ہند...

جس میں انگلستان، جرمنی، فرانس، امریکہ اور ہندوستان ...
کے سربمہر نسخوں کو جن کی بدولت کئی کمپنیاں کروڑوں ...
کر دیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ...

**میحائی گوہر طب** } مصنفہ حکیم محمد حسین ... کے جلد اثر مجرب نسخے ... کم خرچ بالانشین کے مصداق ہیں۔ قیمت صرف عہ

**الہامی بوتل** اس رسالہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عجیب وغریب مغالطات، پُر از دجل فریب الہامات، متناقض ومتخالف بیانات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ بالکل نیا انوکھا اور جدید مضمون ہے۔ جس پر آج تک کسی اہل علم نے قلم نہیں اٹھایا۔ اس رسالہ کو ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد کوئی انسان مرزا صاحب کو صاحب صدق و دیانت شخص نہیں مان سکتا۔ قیمت صرف ۳ر

**حالات مرزا** } یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت۔ اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے قیمت ۵ر

**نشان حج اور مرزا** } مسیح موعود کے نشانات کے علاوہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ حج ضرور کریں گے۔ مرزا صاحب چونکہ بغیر حج کے فوت ہوئے اس لئے یہ مسیح موعود ہرگز نہیں۔ قیمت ۳ر

**کفریات مرزا** } مرزا صاحب قادیانی کا اپنی تحریروں سے جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

المسیح المو...
انسداد کے لئے ...
بنظر احقاق حق ...
کے زندہ بجسد ...
میں دلائل قویہ ...
کو عقلاً و نقلاً ...

حج مرزا ...

معجزہ ...
مرزائی تو...
مرزا ثمی...
رفع مسی...
کیا گیا ہے ...
نزول ...
قیامت ...
علیہ ...

متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں کے لئے نماز کیوں ضروری قرار دی۔ نماز میں نوع انسان کے لئے کیا کیا فوائد مضمر ہیں۔ اخلاق و سیرت پر کیا کیا اثرات پیدا کرتی ہے؟ معاملات کی پاکیزگی میں نماز سے کیسے مدد ملتی ہے۔ انسان نماز گذار ہو کر کیوں سلامت روی اور شائستگی کا مجسمہ بن جاتا ہے اور اخیر میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سلف صالحین کیونکر نماز کی بدولت بوریا نشینی سے جہانبانی تک پہنچے اور اُن کی سجدہ ریزی نے کس طرح عالم کی گردنیں اُسی ذات واحد کے آگے جھکا دیں۔ قیمت ۴ر

## ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب بہائی ست دہرم

موصوف کے نام اور زوردار مضامین سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں جن کے مضامین کو پڑھ پڑھ کر قریبا تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے حیران ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ مشہور ہندو فرقہ راوہا سوامی کے موجودہ گدی نشین گورو آنند سروپ جی مہاراج کو اپنے اخبار پریم پرچارک میں لکھنا پڑا کہ:

"امرتسر کے اخبار اہلحدیث میں لکھنو واسی پنڈت آتما نند جی بڑے دلچسپ مضامین شائع کر رہے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید خشک رت یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں"

اگر ویدوں اور [illegible] کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں [illegible] دعوے ہے کہ [illegible] کی [illegible] ایسی تصنیف کبھی شائع [illegible] ایک حوالہ ہزاروں روپیہ خرچ پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ، قیمت صرف ۱۲ر

## تقسیم میراث

اس رسالہ میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کر کے ان کی مثالیں اور متفرق نقشہ جات دیکر ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے جس میں تمام ورثا کی تفصیل اور ان کے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

**نوٹ:** ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب کیلئے وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ اور محصولڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کتابیں منگوانے کا پتہ:

## دفتر اہلحدیث امرتسر


## [illegible]ئے انگریزی زبان سیکھئے

[illegible] مصنفہ بابو صدیق الحسن خان شملوی۔

[illegible] سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ [illegible] کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ [illegible]ابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائیں گے۔

(پتہ) مینجر اہلحدیث امرتسر


[illegible] صاحب کی
[illegible]انیف میں سے
[illegible]ہیں۔ قیمت ۲ر
[illegible] صاحب نبی
[illegible]زا صاحب کی
[illegible] قابل دید ہے
قیمت ار
[illegible]ئد خلق قرآن
[illegible] امام عبدالعزیز
[illegible]تمام مصنوع کو
[illegible] بہت ہی
[illegible]ہے۔ کہ سجدہ
[illegible] مجوزین کے
[illegible] ۶ر
[illegible]ئد علیہ
[illegible] فارسی زبان
[illegible]مام اعتراضات
[illegible]جوبات ہیں
[illegible]نوع پر ایک
[illegible]ی نماز کے

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ و سنتی

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم

مسئول مدیر

ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

〃 〃 ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ...

فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خوبی اسلام - - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

وہابیت پر بہتان ص۳ - غلو شیعہ - ص۴

قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار ص۴

معراجی نبی کا ظہور - - - - ص۵

حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی کا خواب - ص۷

نماز میں پیروں کا ملانا - ص۸ شیعہ کا تعصب ص۸

دید و شنید ص۱۰ حافظ ابن قیم - ص۱۱ ص۱۲

فتاوے ص۱۳ متفرقات - ص۱۴

ملکی مطلع - - - - ص ۱۵/۱۶

اشتہارات - - - - ص ۱۷/۲۰

## خوبی اسلام

(از مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ جیاپوری)

(۲)

محمد مصطفےٰ کی صورت و سیرت کا کیا کہنا
تمہیں تعلیم جن باتوں کی دی دین محمد نے
خدا نے رتبہ برتر سے برتر اُن کو بخشا ہے
فقط تریسٹھ برس کی عمر میں اسلام پھیلایا
نظر آجائینگی تم کو تمہارے نفع کی باتیں
سجائی آج یہ محفل ہوائے باغ جنت نے
مسلمانو! پڑے ہو رات دن تم خواب غفلت میں

احادیث اور قرآن دل سے پڑھ کر دیکھتے جاؤ
کسوٹی پر تم ان باتوں کو کس کر دیکھتے جاؤ
کہا جو رب نے وہ قرآن اٹھا کر دیکھتے جاؤ
ہوا عالم سے کیا عالم کا منظر دیکھتے جاؤ
ذرہ تم اپنی خواہش کو کچل کر دیکھتے جاؤ
نہ دیکھا ہو جو عالم اس کے اندر دیکھتے جاؤ
جہاں کا رنگ اب بستر سے اٹھ کر دیکھتے جاؤ

وہ ہیں کم بخت جو منہ موڑتے ہیں حکم داور سے
جسارت ہے یہ کیا اللہ اکبر دیکھتے جاؤ

العقل والنقل } جس میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہوسکتا اور یہ کہ کبھی عقل کی سلامتی

# انتخاب الاخبار

مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ سے دو طالب علم نکالے گئے تھے۔ ایک محمد ادریس بھاگلپوری کو اس کی معافی مانگنے پر دوبارہ داخل مدرسہ کر لیا گیا ہے۔ (منیجر ادارۃ الاطلاع مدرسہ مذکور)

—— امرتسر۔ بارش آج (۱۶ ستمبر) تک نہیں ہوئی۔ ایک دو یوم ابر بھی منڈلاتے رہے۔ رات کو سردی بھی پڑتی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں شہر میں ہیضہ کا زور کم ہو گیا ہے (الحمد للہ) بلدیہ کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱ تا ۷ ستمبر ۱۹۸ بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۶ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں صرف ہیضہ سے ۳۰ اموات ہوئیں۔

—— ۱۵ ستمبر کو لاہور و امرتسر کے درمیان دو لاریوں کا تصادم ہو جانے سے دو آدمی مر گئے۔

—— اخبار "سیاست" لاہور سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ وجہ اشاعت مضمون متعلق راولپنڈی کانفرنس ہے۔ (دیکھو اداریہ ص ۔)

—— اخبار "زمیندار" لاہور کی ضمانت چار ہزار روپیہ (۳ ہزار اخبار کی اور ایک ہزار کریمی پریس کی) کی ضبط کر لی گئی ہے۔

—— اصحاب ذیل حکومت پنجاب کے حکم سے نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔ اختر علیخان آف "زمیندار" کیتھل ضلع حصار۔ لال الدین قیصر لاہوری رہتک، مولوی شیر نواب خان قصور بھوانی۔ سید زین العابدین ملتانی سرسہ۔ سرور شاہ گیلانی موگہ۔ محمد الدین میر سوہدرہ۔ مولانا محمد اسحاق مانسہروی کسولی۔ مصطفےٰ شاہ گیلانی۔ مسٹر عزیز ہندی دھرمسالہ۔ ابو سعید انور امرتسری کرنال۔ مولوی غلام نبی انصاری ایڈیٹر نیر اسلام لاہور نرائن گڑھ۔

—— لاہور ۱۳ ستمبر کی اطلاع ہے کہ محمد شریف جو شہید گنج فائرنگ میں مجروح ہو گیا تھا فوت ہو گیا

—— الہ آباد میں کرنیل گنج تھانہ کے نزدیک

—— ایک بم پھٹ جانے سے ایک سپاہی مجروح ہو گیا۔

—— حکومت پنجاب نے ہر شخص کو تلوار رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ اب کسی جگہ پابندی نہیں رہی۔

## "سیاست" سے ضمانت طلب کی گئی

### "احسان" اور "زمیندار" کی ضمانتیں ضبط کی گئیں

### یا اللہ!

### مسلمانو! لڑائی چھوڑ کر خدا کے حضور آجاؤ

اگر ایک طرف شیر ہے تو دوسری طرف چیتا جو ہمہ تن بکریوں کی نیتوں کو ہضم کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اس حال میں بکریاں ایک دوسری کو سینگ مارتی ہیں تو بتاؤ ان کی زندگی کب تک محفوظ رہیگی؟ پنجاب کے مسلمانو! لاہور کے ذمہ دارو! اپنی زندگی چاہتے ہو تو ایک دن مقرر کر کے خدا کے سامنے روؤ اپنے کئے پر نادم ہو اور بدزبانیوں بدسگالیوں پر استغفار کرو۔ بغیر اس کے کہ آپس کے جرم یا مظالم شمار کرو سب بھول جاؤ اور دل سے متوجہ ہو کر خدا سے الفت اور محبت چاہو ورنہ ہے

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

(ابو الوفاء)

## ناظرین مطلع رہیں!

کہ جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم ہے (ان) ۲۶ ستمبر تک وصول نہ ہوگی یا مہلت، انکار وغیرہ کی اطلاع نہ پہنچیگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا وی پی واپس نہ ہو اگر کوئی صاحب گھر پر موجود نہ ہوں تو گھر والے وی پی کو ڈاکخانہ میں ایک ہفتہ تک امانت رکھوا لیں مگر واپس ہرگز نہ کریں (مینیجر)

—— ۱۱۔۱۲ ستمبر کی درمیانی شب کو اور اس کے بعد دو راتوں کو قبائلی لشکر نے کٹ سائی کے مقام پر سرکاری افواج پر گولیاں چلائیں مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— الہ آباد ریلوے سٹیشن پر ایک خالی ٹرین کا ایک آنے والی ٹرین سے تصادم ہو گیا۔ کئی ڈبے ٹوٹ گئے۔ تین مسافر مجروح ہوئے۔ دس ہزار روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے نظام دکن کی سیاحت یورپ پر بیس لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ اس دفعہ آپ نے دس لاکھ روپیہ کا فرنیچر دکھانے وغیرہ کا سامان خرید کیا ہے۔

—— چونیاں ضلع لاہور میں ایک کھنڈر کے گر جانے سے چار لڑکیاں نیچے دب گئیں دو مر گئیں اور ۲ خطرناک طور پر مجروح ہیں۔

—— لاہور میں بھی ہیضہ شروع ہو گیا ہے۔ محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اس کے انسداد کے لئے تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

—— سپین میں بغاوت کرنے کے جرم میں ۱۲۵ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے ۳۶ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا اور پچاس کو مختلف المیعاد سزائیں دی گئیں۔

—— برلن (جرمنی) کی اطلاع ہے کہ ایک مشہور جرمن جنگی جہاز شدید حادثہ کا شکار ہو کر بحیرہ شمالی میں غرق ہو گیا۔ ۱۰ جہازی ہلاک ہو گئے ہیں۔

—— کینورو (جاپان) میں سیلاب اور طوفان آنے سے دو سو آدمی لقمہ اجل ہو گئے۔ کئی پل بہ گئے۔ کئی عمارتیں گر گئیں۔ اور برنسلے میں بھی کان پھٹ جانے سے ۱۷ اشخاص ہلاک اور ۸ مجروح ہوئے

—— روم کی اطلاع ہے کہ بحر اوقیانوس میں جو برطانوی بیڑا ہے اس میں مزید ۹ جنگی جہازوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جزیرہ ڈوڈاکین میں اٹلی اپنی افواج و اسلحہ بھیج رہا ہے۔ برطانیہ بھی اپنی حفاظت میں سرگرم ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ اوجانی (ترکی) میں سونے کی بہت سی کانیں معلوم ہوئی ہیں۔

—— رنگون میں ایک آدمی کے قبضہ سے تین ہزار روپیہ کی

نوٹ:۔ ۱۶ و ۱۷ ستمبر کی درمیانی شب کو پیر جماعت علی شاہ نے امرتسر میں تقریر کی جس میں اپنے مخالف رائے اصحاب کا بھی رد کیا (مفصل آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

## وہابیت پر بہتان

(۶)

سلسلہ ہذا کے نمبر ۳۱ تک جواب دیا گیا ہے آج بتیس نمبر ۳۲ جواب درج ذیل ہے:-

**اعتراض ۳۲** } ابن تیمیہ امام الوہابیہ فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ فتاویٰ حدیثیہ صـ۸۶۔ گویا آیت فعال لما یرید کا انکار کرتے ہیں جو کفر ہے"

**جواب ۳۲** } شیخ ابن تیمیہ کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ فتاویٰ حدیثیہ کا مصنف شیخ موصوف کے حق میں سخت ترین بدگو ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

ابن تیمیہ عبد خذلہ اللہ واضلہ واعماہ واصمہ واذلہ (صـ۸۶)

ہم ان الفاظ مکروہہ کا ترجمہ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ توہینی الفاظ ایک بحر العلوم اور شیخ الاسلام کے حق میں ہیں اس لئے ایسے الد الخصام کا قول اس قابل نہیں کہ اس پر یقین کر کے شیخ الاسلام کے حق میں وہی کہا جائے جو یہ کہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ تم نے اپنے دعوے کا ثبوت نہیں دیا ہم از خود اس کا ابطال کرنے کو شیخ ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ کی عبارت سامنے رکھتے ہیں۔ شیخ ممدوح فرماتے ہیں:-

ان الرب تعالیٰ یفعل بمشیتہ وقدرتہ وانہ ماشاء کان ولم یشاء لم یکن وانہ لم یزل قادرًا علی الافعال موصوفًا بصفات الکمال متکلما اذا شاء وانہ موصوف بما وصف بہ نفسہ وبما وصفہ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غیر تحریف ولا تعطیل الخ (منہاج السنہ مطبوعہ مصر جلد ۲ صـ۲۴۳)

یعنی صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت اور قدرت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ اس نے چاہا ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا اور وہ ہمیشہ سے افعال پر قادر ہے صفات کمال سے موصوف۔ جب چاہے متکلم ہے اور وہ اس وصف سے موصوف ہے جو اس نے خود بتائی اور اس کے رسول علیہ السلام نے بیان کی بغیر تحریف اور بغیر تعطیل کے"

**ناظرین کرام!** اس سے زیادہ خدا کی نسبت صحیح عقیدہ کیا ہوگا۔ تاہم معترض الد الخصام خاموش نہ ہوگا کیونکہ

گل ست سعدی و در چشم دشمناں خار ست

**معترض کا خبط** ادھر تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ فرقہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ سے پیدا ہوا اس لئے ان کو وہابی کہتے ہیں شیخ موصوف نے ۱۲۰۶ھ یعنی تیرھویں صدی ہجری کے شروع میں انتقال کیا۔ جس کو آج تک ایک سو اڑتالیس سال ہوتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۲۸ھ میں انتقال کیا۔ جب شیخ الاسلام امام الوہابیہ ہوئے تو آٹھویں صدی ہجری میں بھی وہابیوں کا فرقہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ پھر محمد بن عبد الوہاب سے پہلے ہو کر اس کے پیرو کیونکر ہوئے اور وہاں کا پیشوا کیسے ہوا۔

**تعجب نہیں** مگر ان عقل کمال کے مالکوں سے یہ بھی تعجب نہیں کہ پہلے کو پچھلے کی طرف منسوب کر دیں یہ لوگ وہی تو ہیں جنہوں نے کہا ہوا ہے کہ تمام انبیاء یہاں تک کہ حضور علیہ السلام سب حنفی تھے (اخبار العدل حنفی گوجرانوالہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۹ء صـ۹)

یہ پنجابی مقولہ انہی کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

اسی آدم نہیں اگے ہوئے دادا گورو کھڈایا

**اعتراض ۳۳** } "غیر مقلدین کے نزدیک راجہ چندر وچھمن اور کرشن جی نبی ہیں۔ ہدیۃ المہدی صـ۸۵۔ واللہ اعلم کس حدیث سے سند لی یا جھوٹ مارا"

**جواب ۳۳** } غلط کہتے ہو مصنف ہدیۃ المہدی کا مطلب یہ ہے کہ جن اشخاص کو خدا نے قرآن مجید میں انبیاء میں شمار نہیں کیا مگر ان کی قومیں ان کو نبی مانتی ہیں جیسے رام چندر وغیرہ ہم انکار نہیں کریں گے بلکہ ہم پر واجب ہے کہ یوں کہیں آمنا بجمیع انبیائہ ورسلہ لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون صـ۸۵

یعنی ہم اللہ کے سب نبیوں کو مانتے ہیں اور ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے۔ اور ہم اسی خدا کے تابعدار ہیں

**ناظرین!** بتایئے اس میں کیا عیب بھر گیا جو مصنف ہدیۃ المہدی نے بما تحت آیت*

اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ

ہندوستان چین ایران وغیرہ میں بھی آمد انبیاء کا امکان تسلیم کر لیا تو ظلم کیا ہوا۔ لیکن جن لوگوں کو اتنا بھی علم نہ ہو کہ نسبت امکانی اور نسبت فعلی میں بڑا فرق ہے وہ جو چاہیں کہیں۔ مزید تسلی کے لئے حضرت مجدد سرہندی قدس سرہ کے مکتوبات دیکھو۔

**اعتراض ۳۴** } مولوی عبد الوہاب اور مولوی

---

* معترض نے حدیث طلب کی ہے ہم نے بجائے حدیث کے آیت پیش کی ہے مطالبہ سے بڑھ کر ہے تو اس آیت پر ایمان لائے

(اہلحدیث ۶ دسمبر ... (۹۱۱))

ابوالقاسم بنارسی وہابی کے نزدیک مرغ کی قربانی جائز ہے۔ جیسا کہ اخبار اہلحدیث ۱۳۴۳ھ سے ظاہر ہے۔"

**جواب ۳۴۴** } کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ اخبار اہلحدیث ۱۳۴۳ھ یہ کوئی حوالہ ہے۔ سال کے ۵۱ پرچے ہوتے ہیں جن کے کئی سو ورقے ہیں۔ تمہارے پاس اگر ثبوت ہے تو صاف صاف پیش کرو۔ پرچہ کی صحیح تاریخ مع صفحہ کے بتاؤ۔ اچھا تمہارا فریب خوردہ یہ حوالہ پیش کرے اور ہمارا کوئی دوست ۱۳۴۳ھ کی جلد آگے رکھ کر کہے کہ سچے ہو تو اس میں سے یہ مسئلہ نکال دو۔ تو بتاؤ تمہارے اس چیلے پر کتنی مصیبت آئیگی اور وہ دل میں تم کو کتنا کوسیگا۔ پس سنو!

ان دونوں صاحبوں کے اقوال کا ثبوت پیش کروگے تو ہم اس کا جواب بتا دیں گے۔ سردست ہم خود کہتے ہیں کہ قربانی کے معنے صدقہ خیرات بھی ہیں۔ ان معنے سے مرغی کیا تم کسی غریب کو انڈا ہی کھلا دو تو تمہاری انڈے کی قربانی ہوگی۔ یقین نہ ہو تو حدیث جمعہ پڑھو جس میں ذکر ہے۔ ثم دجاجۃ۔ ثم بیضۃ (بخاری مسلم) یعنی جمعہ کے روز سب سے اول آنے والا ایسا ہے جس نے اونٹ قربانی کیا، سب سے اخیر وہ ہے جس نے مرغا قربانی کیا پھر وہ ہے جس نے انڈا قربانی کیا یعنی صدقہ دیا ان دونوں صاحبوں کا مطلب اگر یہ ہو تو اعتراض کیا؟ مگر سہ خوئے بد را بہانہ بسیار　(باقی)

## غلو شیعہ

قرآن مجید میں غلو فی الدین سے سخت منع فرمایا ہے ارشاد ہے: یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ۔ (اے کتاب والو! دین میں غلو (حد سے نکل جانا) اختیار نہ کرو)

مگر شیعہ مومنین باوجود مومنین کہلانے کے اسی قدر غلو کرتے ہیں جس قدر اہل کتاب کرتے تھے۔ گذشتہ واقعات چھوڑیئے اس روشنی کے زمانے میں جس میں بت پرست بھی بت پرستی یا تو چھوڑ رہے ہیں یا اس کی تاویلیں کر رہے ہیں۔ شیعہ اصحاب ابھی پرانے غلط خیالات کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اخبار شیعہ لاہور میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدح میں دو شعر لکھے ہیں جو یہ ہیں:

کفی فی فضل مولانا علی　وقوع الشک فیہ انہ اللہ
فمات الشافعی لیس یدری　علیٌ ربہ ام ربہ اللہ

ان اشعار کا اردو ترجمہ بھی خود ہی کیا ہے:

فضائل میں علی کے یہ بلندی سب سے بڑھ کر ہے
زمانہ مبتلائے شک ہو اور اپنا خدا جانے
نہ افشا ہوا یہ شافعی پر بھی دم آخر
علی کو اپنا رب سمجھے کہ حق کو کبریا جانے

یعنی حضرت علی کی تفضیل کا یہ ثبوت کافی ہے کہ لوگوں کو گمان ہوا ہے کہ علی خدا تھے یہاں تک کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو وفات کے وقت بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا رب علی ہے یا اللہ۔

معاذ اللہ! یہ ایک غلو ہے جس سے قرآن شریف نے منع فرمایا ہے۔ امام شافعی کا قصہ ایسا افترا ہے کہ یمجہ السماع و ینفر عنہ الطباع۔

**ہمارا مشورہ ہے** کہ شیعہ اصحاب حضرت علیؓ کی الوہیت مشکوک نہ رکھیں بلکہ صاف صاف ان کو الٰہ کہیں کیونکہ آج سے پہلے بعض شیعہ اس مسئلہ کو صاف کر گئے ہیں۔ جنہوں نے علی کو مخاطب کرکے اظہار ایمان یوں کیا ہے:

فرمان گزار حکم تو باشد قمر بچرخ
بر عرش و کرسی و قلم و لوح و آمری

(ترجمہ کشف الغمہ فارسی مطبوعہ ایران صـ۱۱۲)

یعنی اے جناب علی آسمان پر چاند آپ کا فرمانبردار ہے عرش، کرسی، قلم اور لوح محفوظ پر آپ ہی حاکم ہیں۔

اگر اس وجہ سے حضرت علی کی الوہیت میں کسی کو شک ہے کہ آپ بے خبری میں ایک ظالم کے ہاتھ سے شہید ہو گئے تھے اگر آپ الٰہ ہوتے تو ایسا نہ ہوتا تو اس شک کو اس جواب سے دور کر دے کہ ان سے پہلے مسیح بھی تو یہودیوں کے ہاتھ سے (بقول نصاریٰ) مصلوب ہو چکے ہیں تو کیا پھر ان کی خدائی میں کمی رہ گئی مسیحی لوگ (جو بڑے بڑے فلاسفر ہیں) آجتک ان کو معبود مانتے ہیں اگر ہم نے باوجود مقتول ہو جانے کے حضرت علی کو خدا مان لیا تو کیا برا کیا؟ آہ مولانا حالی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے:

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدا تو کافر
کواکب میں مانے کرشما تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
علی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

---

## قادیانی مشن

# قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار

(بقلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

ہم بارہا تحریراً و تقریراً اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ قادیانی مسیح کی کوئی ادا، کوئی قول، کوئی اصول ایسا نہیں جس میں (نبوت و رسالت تو بڑا بلند مقام ہے) معمولی خردمند انسانوں کی سی جھلک بھی موجود ہو۔

قادیانی علم کلام کا سنگین نما سرابی قصر محض نفسانیت و خود غرضی کی ریتلی اساس پر کھڑا ہے۔ ماہتاب علم کی ایک معمولی سی جھلک، نیر عقل کی ایک مدھم سی کرن بھی اس بودے محل کے تہس و نہس کرنے میں بم کے گولے کا کام دے سکتی ہے۔ مگر سمجھنے کو دل، سوچنے کو دماغ پڑھنے کو ایمان کی مصفا عینک درکار ہے۔ قادیانی

رسالہ مجددیہ۔ مصنفہ حضرت مجدد سرہندی رضی اللہ عنہ (۹۱۳) ...

"سلطان القلم" نے جس جدید علم کلام کی بنیا ڈالی ہے جس پر مرزائیوں کی جملہ اصناف پھررہی ہیں۔ اس کے تباہ کن مجموعہ سے ایک ہلکا سا اخلاق سوز، ایمان پاش اصول درج ذیل ہے۔ (تفصیل کے لئے رسالہ علم کلام مرزا مصنفہ مولانا فاتح قادیان ملاحظہ ہو) چونکہ مرزا جی قادیانی اپنے خود ساختہ مشن کے پھیلانے کے لئے دن رات کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں اس طرح صرف کرتے تھے کہ نماز کے اوقات مفروضہ کی بھی پرواہ نہ کرکے عموماً جمع کرکے نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے اعتراضات سے بچنے کے لئے یہ اصول وضع کیا کہ

"کوئی یہ نہ دل میں گمان کرے کہ یہ روز گھر میں جمع کرکے نماز پڑھا دیتے ہیں نبی کریم نے پیشگوئی کی تھی کہ آنے والا شخص نماز جمع کیا کریگا سو چھ مہینہ تک باہر جمع کرواتا رہا ہوں اب میں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پورا کردینا چاہئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت کے قول کو پورا کرے کیونکہ وہ پورا نہ ہوا تو آنحضرت نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں ایک دفعہ نبی کریم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کڑے پہنائے جائینگے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا تو حضرت عمر نے اس کو سونے کے کڑے جو لوٹ میں آئے تھے پہنائے حالانکہ سونے کی چیز (پہننی) مردوں کے لئے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں (مثل خمر و خنزیر، سرقہ، زنا وغیرہ۔ معمار) لیکن چونکہ نبی کریم کے منہ سے یہ بات نکلی تھی اس لئے پوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دوسرے مسلمان کو بھی آنحضرت کے قول کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱ نمبر ۲ ۱۹۰۶ء)

اول تو اس تقریر پر تزویر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ صریح افترا ہے کہ آپ کے کسی فرمان کا یہ منشا ہے کہ قادیان کا مشک و عنبر و کستوری کھانے والا نیز (حسب فیصلہ سشن جج ضلع گورداسپور) "شراب" استعمال کرنے والا ملکہ (بقول میاں محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء) "افیون" کھانے والا اور بقول خود فرشتگان کی گود میں پرورش پانیوالا (اشتہار الانصار اکتوبر ۱۸۹۹ء) اور فرشتوں کے ہاتھوں سے دواؤں کا "بڑا" منہ میں ڈلوا "طاقت ور" تندرست انسان ہوجانے والا (تریاق القلوب ص ۳۶ ط ۲) "مسیح موعود" جس نے بڑھاپے میں "بستر عیش" کے الہام گھڑ کر (البشریٰ جلد ۲ ص ۸۸) پہلی بیوی کو طلاق دی اور دوسری سے نصف درجن اولاد پیدا کی اور تیسری کمسن کے ساتھ آسمان پر نکاح پڑھے جانے کا اعلان کردیا اور ساری عمر اس کے ملنے کی امید میں گنوائی۔ ہاں ہاں وہ مسیح موعود جس کی معمولی سی تکلیف پر "صحت بخشنے والی اودیہ خود بخود حاضر خدمت ہو کر خاکسار پیپرمنٹ" (البشریٰ جلد ۲ ص ۹۴) کی مضحکہ خیز صدائیں بلند کرتی ہوں وہ "مسیح موعود" بیماری کے عذر سے آرام و راحت کے دولت کدہ میں نمازیں جمع کیا کریگا۔

خدا کی قسم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا دروغ بے فروغ، سیاہ نہیں سفید جھوٹ ہے۔ دوم مرزا جی کے اس اصول کی بنا پر دنیا جہان کی بدکاریاں، بدکرداریاں فرض و واجب قرار دی جاسکتی ہیں۔ دیکھئے بروایت مرزا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک یہ بھی پیشگوئی ہے کہ:-

"آخری زمانہ (جو بقول مرزا یہی زمانہ ہے۔ معمار) کے اکثر مولوی یہودیوں کے مولویوں سے مشابہت پیدا کرلیں گے ×× اس قدر مشابہت پیدا کرینگے کہ اگر کسی یہودی نے ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کرلیں گے۔" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۱)

ایمان سے بتلاؤ کہ اگر تمہاری جماعت کے "اکابر" آنحضرت کی اس پیشگوئی کو خود پورا کرنے پر اترآئیں کیونکہ مرزا صاحب کا حکم ہے کہ پیشگوئی خواہ حرام امور پر مشتمل ہو پوری کرنی ہر ایک کا فرض ہے۔ تو تم اپنے علماء کو اس فعل سے منع کروگے؟

یہی ہے تمہارے مجدد زماں، مسیح دوراں، سلطان المتکلمین کا علم کلام۔ جس پر تم لوگ نازاں ہو۔

# معراجی نبی کا ظہور

ناظرین سے کوئی مخفی نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں نبوت کا دعوے کرکے دروازہ نبوت کھول گئے۔ چنانچہ میں بھی ایک نبی کا حال سناتا ہوں۔

**معراجی نبی کا اظہار** ایک دن کا ذکر ہے کہ میں مدرسہ محمدیہ نعمت پور میں لڑکوں کو پڑھا رہا تھا۔ اتفاقاً ایک شخص نام زکریا ساکن نانگی والا جوکہ ہمارے گاؤں سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے آگیا۔ قبل ازیں میرا اس سے کسی قسم کا تعارف نہ تھا۔ بعد سلام کے مجھ سے کہنے لگا کہ مجھ کو ایک مسئلہ دریافت طلب ہے قبل ازیں میں اس مسئلہ کو دو ایک جگہ دریافت کرچکا ہوں۔ لیکن تسکین نہیں ہوئی وہ مسئلہ یہ ہے کہ زید و بکر دونوں حقیقی بھائی ہیں دونوں کے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زید کی لڑکی کے آگے پھر لڑکا پیدا ہوا جوکہ زید کا نواسہ کہلاتا ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ آیا زید کے نواسے کا بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟

**میں:** میں نے کہا میرے خیال کے نزدیک اس نکاح کے ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ جن رشتوں کو قرآن شریف پارہ لن تنالو رکوع آخر میں حرمت علیکم امہتکم الخ میں حرام قرار دیا ہے یہ ان سے مستثنا ہے

**معراجی نبی:** کہنے لگا جب قرآن شریف کے بھیجنے والا اس رشتہ کو ناجائز قرار دیتا ہے تو دیگر کون ہوسکتا ہے کہ خداوندی مہر کو توڑ کر اپنا سکہ رائج کرے

**میں:** یہ بالکل ٹھیک ہے کہ خداوندی مہر کو کوئی نہیں توڑ سکتا بلکہ جن ناپاک لوگوں نے ایسا قصد کیا۔ وہ

(۳ مارچ ۱۹۰۹ء ... فرقان ... مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب [illegible])

ahmadimuslim.de

ذلت ابدی میں مبتلا ہیں۔ لیکن یہ تو خداوندی مہر کو توڑنا نہیں بلکہ خداوند قدوس کے مرسلہ آیت کریمہ پر عمل کر کے خداوندی مہر کو مستحکم بنانا ہے۔ ہاں اگر کہیں دیگر جگہ آیت مذکورہ کی ناسخ موجود ہے تو پیش کرنے پر ہم کو سوائے سرخم کرنے کے کوئی عذر نہ ہوگا۔

معراجی نبی } آخر اس نے اپنی بھید کی قلعی کو کھولتے ہوئے اور مرزا صاحب کی نبوت کو منہدم کرتے اپنا راز ظاہر کر ہی دیا کہ میں آسمان میں اللہ تعالےٰ کے پاس گیا اللہ تعالےٰ نے مجھ کو ان چند مسئلوں سے آگاہ کیا جو قرآن شریف میں مشکوک ہیں (معاذ اللہ) جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو رد بدلہ کر کے اس رشتہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔

میں } توبہ کرو ایسے کفریہ کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ معراج کے مستحق صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے نہ کہ دیگر نبی۔ تو پھر تو پلید اس درجہ کو کہاں حاصل کر سکتا ہے۔ اسی اثنا میں ولی محمد پٹواری وعبدالرحمٰن و دیگر احباب نعمت پور کے آ گئے۔ جو کہ میری اس مرقوم شدہ تحریر کو بروقت مشکوک ہونے کے تائید کرنے کو طیار رہیں۔ کیونکہ ان صاحبان نے یہ کلمات خود اس کی زبان سے سنے بلکہ ان صاحبان نے چند سوال بھی کئے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

ولی محمد پٹواری وعبدالرحمٰن } بھلا یہ تو بتلا اگر تو خدا کے نزدیک پہنچا تو تجھے بہشت و دوزخ بھی دکھلائی گئی ہے یا نہیں؟ یہی بالصواب بیان کرنا تیری صداقت کی دلیل ہو سکتی ہے۔

معراجی نبی } ہاں بہشت و دوزخ کی سیر کرائی گئی۔ بہشت و دوزخ کو خوب گہری نظر سے دیکھا۔ بہشت کی درازی و چوڑائی مانند پٹیالہ شہر کے نظر آتی تھی اور دوزخ کو آگ سے دہکتی ہوئی پایا۔ اور دوزخ کے اوپر ایک پل دیکھا۔ جو کہ تلوار سے زیادہ تیز تھا اور بال سے زیادہ باریک اس کے نزدیک شیطان کو بیٹھا دیکھا کہ اس کے پاس ایک حقہ بھرا ہوا ہے۔ تمباکو کی بجائے لونگ و الائچی ڈالی ہوئی ہیں جو کہ نہایت خوشبو دے رہی ہیں اور حقہ والا پکار رہا ہے کہ آؤ حقہ تیار ہے جو کوئی اس کے ساتھ حقہ پی لیتا ہے تو وہ جہنم میں دو ٹکڑے ہو کر گر جاتا ہے اور جو کوئی انکار کر دیتا ہے وہ صحیح سلامت پل سے پار گزر جاتا ہے۔

ولی محمد پٹواری وعبدالرحمٰن } اگر تو آسمان پر گیا تو وہاں کی نشانی دکھلا کیا لایا ہے؟ کیا کوئی کتاب وغیرہ آسمانی لایا ہے یا نہیں؟

معراجی نبی } آسمانی کتاب لانی بھول آیا۔ اگر کتاب لے آتا تو تم کو بلا چون و چرا ایمان لانا پڑتا یہ ٹھٹھا مذاق تک نوبت نہ پہنچتی۔

میں } اس وسوسہ شیطانی سے توبہ کر دے۔ ایسے کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

معراجی نبی } وسوسہ شیطانی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں صوم صلوٰۃ کا پابند ہوں۔ علاوہ ازیں نماز تہجد بھی پڑھتا ہوں اور کم سوتا ہوں۔ پھر شیطان سے کیا واسطہ؟

میں } عابد جاہل کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ معراج سوا نبی کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ خواہ عبادت میں کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو جاوے بلکہ ایسے بہت سے قصہ جات مشہور ہیں کہ جن کو معراجی وسوسہ میں آ کر ذلت و خواری اٹھانی پڑے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

قصہ } ایک جنگل کے عابد کے پاس چند شریر لڑکے بوقت شب مصلحت کر کے آ گئے کہ چل تجھ کو اللہ تعالےٰ نے ملنے کے لئے بلایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے دوست کو چشم بند کر کے براق پر سوار کر کے لانا۔ سو آپ چلیں عابد نے خوشی میں آ کر جھٹ بے سوچے سمجھے آنکھیں بند کرالیں اور گدھے پر سوار کر لیا گیا اور پہاڑ کی طرف چل دیئے۔ جب پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوئی تو عابد نے پوچھا یہ کیا ہے۔ لڑکوں نے کہا یہ پہلا آسمان ہے یہاں تک کہ ساتویں پہاڑ پر پہنچ کر اور اس کو ساتواں آسمان قرار دیکر منزل کو ختم کیا اور ایک لڑکے کو درخت پر چڑھا کر اس کو اللہ کے نام سے پکارنا شروع کیا اور کہا کہ اللہ تیرا بندہ ہم لے آئے ہیں اس کو اوپر کھینچ لے۔ اوپر والے نے ایک رسہ لٹکا دیا کہ میرے بندے کو رسے سے باندھ دیں میں اوپر کھینچ لونگا عابد بے چارے کے گلے میں رسہ ڈال کر اوپر کھینچ کر نیچے چھوڑ دیا۔ بے چارہ عابد زور سے گرنے کے سبب بیہوش ہو گیا۔ اس عابد کی بے وقوفی پر شریر لڑکوں نے خوب قہقہہ لگایا اور گدھے والے کو آ کر اطلاع دی کہ تیرے گدھے کو ایک چور فلاں پہاڑ کی طرف لے جا رہا تھا گھمار سن کر پہاڑ کی طرف گیا اور دیکھا کہ گدھے کے قریب پڑا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ شائد گدھے کو قریب باندھ کر سو گیا ہے۔ اس خیال سے عابد کی جوتوں سے خوب مرمت کی۔ اس خاطر داری سے عابد ہوش میں آیا اور اپنی نافہمی اور بے وقوفی پر نادم ہوتے ہوئے معراج غیر نبی کا عقیدہ اپنے دل سے نکال دیا۔ سو ایسے گندے عقائد کی یہی سزا ہے۔

میں } آپ کو مثل عابد کے وسوسہ شیطانی ہے اس سے توبہ کر دے ورنہ ابھی بے عزتی کے ساتھ مار پیٹ کر مدرسہ سے نکال دیا جاتا ہے۔

معراجی نبی } اچھا تمہارے کہنے پر توبہ کرتا ہوں ورنہ میری گفتگو میں تو کوئی شک نہیں۔

میں } اس دن کے بعد نہ تو یہ ہمارے گاؤں میں آیا اور نہ ہی دیگر کسی قسم کی شیطانی گفتگو کی صدا ہمارے کانوں میں آئی۔

جدید نبی کے عقیدہ رکھنے والی جماعت کے لئے یہ نہایت بہترین خوشخبری ہے اور ان کا فرض ہے کہ پرانے نبی کو چھوڑ کر تازے نبی معراجی کی اقتدا کریں۔ کیونکہ حدیث (لا نبی بعدی) کی یہ جماعت بھی منکر ہے اور انکا فرض اس کو صرف تسلیم کرنے تک ہی محدود نہیں بلکہ انکا فرض یہ بھی ہے کہ اس معراجی نبی کی ہر امر میں پیروی کرتے ہوئے اور اس کی نبوت کی تائید کرتے ہوئے اس کے حوصلہ کو دوبالا کریں۔ فقط

الراقم عبد اللہ نعمت پوری مدرس مدرسہ محمدیہ اہل حدیث نعمت پور (ریاست پٹیالہ)

**اہلحدیث** کتب طب میں لکھا ہے کہ جنون کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ مجنون اپنے کو نبی جاننے لگ جاتا ہے ایسے لوگوں کی بات سن کر دعائے صحت کر دینی چاہئے شہرت دینے کی ضرورت نہیں۔

# حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا

## مذاہب اربعہ وطرق اربعہ کی نسبت خواب میں سوال کرنا۔ اور

## حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شاہ صاحب موصوف کو جواب دینا

مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری نے کتاب "سوانح احمدی" درحالات سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا مکمل خواب بیان کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اس عرصہ میں حضرت سید صاحب نے ایک خط بحضور پرنور جناب مرشد شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے نام مکہ معظمہ سے روانہ کیا۔ جن ایام میں یہ خط شاہ صاحب کو پہنچا تو ۲۷ رجب المرجب کو شاہ صاحب موصوف نے ایک عجیب غریب اور عبرت انگیز اور ہدایت آمیز خواب اس طرح پر دیکھا۔

**خواب** ایک بڑا فراخ اور وسیع میدان ہے اس میں سفید فرش مثل براق نہایت عمدگی و تاب آب سے بچھا ہوا ہے۔ اس فرش پر بہت سے آدمی نورانی چہرہ اور عمدہ شکلوں والے لباس فاخرہ پہنے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ اسی فرش پر میں (شاہ عبدالعزیز) بیٹھ گیا۔ ناگاہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ جانب قبلہ سے نمایاں ہوکر رونق افروز اس مجلس میں ہوئے اور میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) آپ کے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھا اور اس موقع کو غنیمت جان کر چند حسب ذیل سوال عرض کئے۔

اول سوال کیا کہ یہ چاروں فقہاء[1] کے مذہب میں سے کونسا مذہب آپ کو پسند و مختار ہے؟

**جواب**} حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان چاروں مذہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کوئی مذہب بھی مجھ کو پسند نہیں ہے اور ان میں سے کوئی مذہب میرے طور وطریقے پر نہیں ہے ان سب میں افراط و تفریط ہو گئی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے:۔

پھر میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) نے یہ عرض کیا کہ ان مشہور طرق[2] اولیاء اللہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) میں سے کونسا طریقہ حضور کے طور پر ہے؟

**جواب**} حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان میں سے بھی کوئی طریقہ میرے طور پر نہیں ہے۔ ہر طریقے میں کچھ نہ کچھ چیزیں نامرضی وخلاف طور میرے لوگوں نے ایجاد کرلی ہیں۔ اسی وجہ سے سب کے سب (یعنی چاروں مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی و چاروں طریقے) ہمارے طور وطریقے سے دور جا پڑے ہیں۔ کیونکہ ہمارے عہد میں صرف تین طور کے شغل حصول تقرب الہٰی کے لئے یعنی ذکر اللہ و تلاوت قرآن مجید و نماز تھے۔ اب ان لوگوں نے ذکر کو شغل مقرر کر لیا ہے اور تلاوت قرآن اور نماز کا جو اصل اشغال حصول تقرب الہٰی کے تھے ترک کر دیا ہے"۔

**شاہ صاحب موصوف نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس جواب کو شائع کر دیا۔** مولانا جعفر صاحب لکھتے ہیں کہ پھر حضرت شاہ صاحب موصوف نے (تبلیغ حق کی بنا پر اسی دن یا دوسرے دن) اس خواب کو تحریر کرا کر اس کی نقلیں جا بجا ارسال کر دیں تاکہ امور مستفسرہ میں خلائق خدا غور کر کے راہ اعتدال کی اختیار کرے اور افراط و تفریط سے باز آئے۔ (سوانح احمدی صفحہ ۹۳ تا آخر صفحہ۔ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب)

**اب سوال یہ ہے** اگر کسی صاحب کو شاہ صاحب موصوف کی اس تحریر مذکورہ نقل کا علم ہو یا خود انکے اپنے پاس ہو یا کسی دوسرے صاحب کے پاس تو مہربانی فرما کر بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

**علماء احناف اور خصوصًا دیوبندی علماء سے التماس**

یہ ایک ظاہر امر ہے کہ جب شاہ صاحب موصوف نے اس خواب کو تحریر کرا کر جا بجا شائع کرا دیا تھا۔ جس سے آپ کا مقصد ترک مذاہب اربعہ و ترک طرق اربعہ تھا تو لازمی طور پر شاہ صاحب موصوف نے خود بھی اس پر عمل کیا ہوگا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شاہ صاحب موصوف ان مذاہب اربعہ وطرق اربعہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے اور حنفی، شافعی، مالکی اور قادری چشتی وغیرہ کو حق پر نہیں جانتے تھے۔ جیسا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواب میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ یہ حق پر نہیں ہیں۔ تو اب وہ لوگ جن کو شاہ صاحب موصوف سے عقیدت ہے اس پر غور کریں اور اس مذہبیت و طریقیت کو ترک کر کے شاہ صاحب موصوف کی طرح غیر مقلد یا بلفظ دیگر اہل حدیث ہو جائیں ورنہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی موصوف کی طرف ان لوگوں کا اپنے کو نسبت کرنا غلط ثابت ہوگا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

الداعی الی الحق الصریح القوی الشیخ احمد الدہلوی خادم السنت المطہرۃ فی المسجد النبوی مدینہ شریف (حجاز عرب شریف)


## معیار حق

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکہ آلارا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے بفضلہ تعالیٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قیمت عہ (منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر


[1] یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ ۱۲

[2] طریقہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ۔ ۱۲

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۹۱۵) قیمت للعہ (زبر)

# نماز میں پیروں کا ملانا

پرچہ اہلحدیث ۳۴ مجریہ ۲۱ جون ۱۹۳۵ء سے الزاق القدمین کا مضمون مولوی محمد احمد سرائمری کی جانب سے تخمیناً تین پرچوں میں شائع ہوا۔ تبع سنت کے لئے تو اس پر کسی کے اقوال کی ضرورت نہیں مگر ہمارے محترم فریق مقابل بقول امام رازی و ابن تیمیہ و ابن القیم اگر آیات قرآنیہ واحادیث اصح الکتب بھی پیش کی جادیں التفات نہ کریں گے حتی کہ ان کے معتقد و متبع سے نہ پہنچے اور یہ امر بدیہی ہے آدمیوں کا صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ میرے علم میں کسی ایک آدھ حنفی متقدم سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں سب کے سب اس امر میں متفق ہیں۔

یہ کتب متداولہ فقہ و شروحات فقہ شب و روز مزاولت کی جاتی ہیں کسی ایک میں اس کے برعکس دکھانے کی کس کو جرأت ہے یہ مرض ایسا مرگ عام کی طرح پھیلا ہوا ہے کہ جس میں جاہل تو ایک طرف رہے علماء بھی مبتلا ہیں۔ جیسے انسان اچھوتوں سے اپنے جسم کو محفوظ رکھتا ہے اور علیحدہ سرک جاتا ہے جہاں کسی انسان نے پیر لگایا جھٹ اچھل ہاتھ بھر دور جا پہنچے۔ حضرت انس بن مالک خادم نبوی فرماتے ہیں ہم صحابہ آپس میں ایک دوسرے کے شانہ اور قدم سے اپنے شانہ اور قدم ملا ملا کر کھڑے ہوتے تھے آپ کے زمانہ میں جیسا کہ بخاری باب الزاق المنکب میں ہے مستخرج اسمٰعیل میں اس حدیث میں اتنے الفاظ اور وارد ہیں تتمہ کی طور سے چنانچہ فتح الباری صفحہ ۱۸۰ ج ۲ میں ہے:-

لو فعلت ذلک باحدھم الیوم لنفر لانہ بغل شموس۔ اگر میں آج یہ فعل ان کے ہمراہ کرتا ہوں تو اس طرح بھاگتے ہیں جیسے سرکش خچر۔ شہ اپنے گریبان میں ہر کس مونہہ ڈال کر غور کر کے بتا سکتا ہے کہ یہ فعل کس درجہ کا مذموم ہوگا۔ حالانکہ امام محمد کتاب الآثار صفحہ ۲۱ باب اقامۃ الصفوف میں لکھتے ہیں:-

عن ابراھیم انہ کان یقول سووا صفوفکم وسووا مناکبکم تراصوا ولیتخللنکم الشیطان لا ولاد الحذف قال محمد وبہ ناخذ لا ینبغی ان تیرک الصف وفیہ الخلل حتی یسووا وھو قول ابی حنیفۃ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں صفیں اور شانہ برابر کرو اور گچ کر دو ایسا نہ ہو کہ شیطان بکری کے بچہ کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جائے امام محمد کہتے ہیں ہم بھی اسکو لیتے ہیں صف میں خلل چھوڑ دینا لائق نہیں حتی کہ ان کو درست نہ کر لیا جاوے اور یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے۔

فتاوے غرائب باب ۳ فی فضل الصفوف عن الفتاوی سمرقندی ینبغی ان یتراصوا فی الصفوف لقولہ علیہ السلام تراصوا فی الصفوف لئلا یتخلل الشیطان۔ شمس کراس نے شرح نقایہ میں نیز بحر الرائق ورق ۲۶۲ عالمگیریہ مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۱۲۳ درمختار مع الشامی صفحہ ۵۹۳ ہے۔ ینبغی للماموین ان یتراصوا وان یسدوا الخلل فی الصفوف و ان یسووا مناکبھم وینبغی للامام ان یامرھم بذلک وان یقف وسطھم وفی الفتاوی التاتار خانیہ واذا قاموا فی الصفوف تراصوا وسووا بین مناکبھم۔ یعنی مقتدیوں کو چاہئے کہ چونہ گچ کریں اور درزوں کو صفوں میں بند کر دیں اور شانوں کو ہموار رکھیں بلکہ امام کو لائق ہے کہ انہیں اس امر کا حکم کرے پھر بیچ میں کھڑا ہو فتاوی تاتارخانیہ میں ہے کہ جب صفوں میں کھڑے ہوں تو گچ کریں اور کندھے ہموار کر لیں شامی صفحہ ۵۹۵ ج ۱ میں ہے کہ اگر آدمی دوسری صف میں ہے اور پہلی میں ایک آدمی کی جگہ ہے تو چل کر پہلی صف میں اس خالی جگہ کو پر کر دے تو نماز میں کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ لانہ مامور بالمراصۃ قال علیہ السلام تراصوا الصفوف ذکرہ عن المنخیرۃ شامی خلل کا ترجمہ فرماتے ہیں ھو انفراج بین الشیئین یعنی دو چیزوں میں جو فاصلہ اور شگاف ہو اسے کہتے ہیں منتہی الادب صفحہ ۳۰۸ ج ۱ میں ہے خلل محرکۃ (؟) دگی میان دو چیز اور صفحہ ۶۷۲ ج ۱ میں ہے۔ رص الشئ بالشئ برھم چسپانیدن یکے را با دیگرے واستوار گردن اور تراصص میں لکھتے ہیں۔ برکید یگر چسپیدن مردم در صف یقال تراصوا فی الصف اذا تلاصقوا وانضموا فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۰۵ ج ۱ میں ہے والنسق نبذۃ من سنن الصف تکمیلا من سنۃ التراص فیہ والمقاربۃ بین الصف والاستواء فیہ۔ (باقی)

# شیعہ کا تعصب

## بجواب

## "حضرت عمر کی فضیلت"

اس عنوان سے شیعہ اخبار الواعظ (لکھنؤ) بابت ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون ہے تو بہت تلخ اور تعصب سے لبریز۔ مگر ہم مضمون کا لب لباب نقل کر کے شیعہ راقم مضمون کا تعصب نفسانی کی حقیقت وا شگاف کرتے ہیں (وبحولہ وقوتہ) راقم مضمون نے بخاری شریف سے ایک حدیث نقل کر کے حسب ذیل ترجمہ کیا ہے محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے جناب رسول خدا سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اس وقت حضرت کے پاس چند قریشی عورتیں تھیں جو حضرت سے چیخ چیخ کر دیر سے باتیں کر رہی تھیں جب حضرت عمر ابن خطاب نے آنے کی اجازت چاہی تو وہ جلدی سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں جناب رسول خدا نے حضرت عمر کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت عمر جب اندر آئے تو جناب رسول خدا ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر بولے خدا آپ کو ہنسائے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس تھیں۔ جب تمہاری

تفسیر ثنائی (اردو) پورے قرآن کی تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت عہ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں ہو رہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے وہ ڈریں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اُن عورتوں سے کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے تو ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہیں ڈرتی۔ اس پر اُن عورتوں نے (نہایت بے پرواہی سے کہا) ہاں تم رسول خدا سے زیادہ تند خو اور سخت ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا اے ابن خطاب اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس راستہ پر شیطان تم کو چلتا ہوا مل جاتا ہے وہ اس راستہ کو چھوڑ کے دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے۔"

ناظرین کرام! یہ حدیث حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب (رہاں داماد علی مرتضیٰ) رضی اللہ عنہما کی فضیلت و منقبت پر دال ہے مگر بقول ؎

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

شیعہ راقم مضمون کی نظر میں اس سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے زعم باطل میں پیغمبر خدا کی توہین ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ توہین رسول کا ثبوت اُس نے الفاظ ذیل میں دیا ہے:-

"یہ بات اس میں دیکھنے کے قابل ہے کہ یہ فضیلت ہے بھی یا نہیں؟ اگر حضرت عمرؓ کے اس واقعہ میں کوئی فضیلت نکال بھی جائے تو پیغمبر خدا کی اس میں سخت توہین ہوتی ہے اس لئے کہ حضرت سے قریش کی عورتیں ذرا بھی نہ ڈریں اور حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے۔"

چونکہ شیعہ راقم مضمون نے پیغمبر خدا کی توہین ثابت کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے اس لئے اس کمبخت چراغ داشتہ رسول پاک پر یہ الزام لگایا کہ "حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے" (معاذ اللہ من ہذہ الجرأت الشنیعہ) حالانکہ حدیث مذکور میں نہ ایسے الفاظ موجود ہیں نہ اُس سے یہ مفہوم ثابت ہوتا ہے۔ پھر شیعہ راقم مضمون نے لکھا ہے:

"حضرت عمرؓ جب واقعہ معلوم کر کے ان عورتوں پر خفا ہوئے تو اُن عورتوں نے کہا کہ ہم تم کو رسول خدا سے زیادہ بدخو اور سخت دل سمجھتے ہیں یعنی معاذ اللہ رسول کو صحابیاتؓ بدخو اور سنگدل سمجھتی تھیں اور حضرت عمرؓ کو ان سے زیادہ سنگدل اور بدخو سمجھتی تھیں۔ قرآن مجید تو اعلان کر رہا ہے کہ لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک پ ۴ ع ۸) اے رسول اگر آپ بدخو اور سنگدل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس نہ پھٹکتے اور صحیح بخاری قرآن مجید کے خلاف حدیث پیش کر رہی ہے کہ رسول اللہ معاذ اللہ بدخو اور سنگدل تھے۔"

سچ ہے ؎ بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

ناظرین! غازی محمود دھرمپال نے آریہ ہونے کے زمانہ میں آیت واللہ اشد باساً واشد تنکیلاً پر اسی قسم کا اعتراض کیا تھا چنانچہ رسالہ "ترک اسلام" میں لکھا ہے:

"قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ خدا بڑا لڑاکا ہے بھلا جب خدا ہی لڑاکا ہو گیا تو پھر زمین پر صلح و امن کیونکر قائم کر سکتا ہے۔"

شیعہ راقم مضمون نے بقول ؎

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

بابو دھرمپال کے تتبع میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب بغور ملاحظہ کیجئے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:-

والجواب ان الذی فی الایۃ یقتضی نفی وجود ذلک لہ صفۃ لازمۃ فلا یستلزم ما فی الحدیث ذلک بل مجرد وجود الصفۃ لہ فی بعض الاحوال وھو عند الانکار والمنکر واللہ اعلم (الی قولہ) وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یواجہ احدا بما یکرہ الا فی حق من حقوق اللہ وکان عمر یبالغ فی الزجر عن المکروھات مطلقا وطلب المندوبات فلھذا قال النسوۃ لہ ذلک انتہی۔

اب ذرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سخت خوئی کی ایک مثال شیعہ مذہب کی کتاب سے بھی ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر مجمع البیان جلد ۲ زیر آیت (یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا احزاب ۲۱) یہ روایت مرقوم ہے:-

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ جالساً مع حفصۃ فتشاجرا بینھما فقال ھل لک ان اجعل بینی وبینک رجلا قالت نعم فارسل الی عمر فلما ان دخل علیھما قال لھا تکلمی فقالت یا رسول اللہ تکلم ولا تقل الا حقا فرفع عمر یدہ فوجاء وجھھا ثم رفع یدہ فوجاء وجھھا فقال لہ النبی کف یا عدو اللہ النبی لا یقول الا حقا والذی بعثہ بالحق لولا مجلسہ ما رفعت یدی حتی تموتی۔

یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حفصہ کے پاس بیٹھے تھے یکایک آپ میں (اور بیوی) حفصہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا تو آپ نے حفصہ سے فرمایا کیا میں اپنے اور تمہارے درمیان ایک منصف مقرر کروں؟ حفصہ نے کہا ہاں مقرر کیجئے۔ پس آپ نے حضرت عمرؓ کے پاس پیغام بھیجا جب حضرت عمرؓ آئے تو آپ نے حفصہ سے کہا بیان کرو۔ حفصہ نے جواب دیا کہ آپ ہی کہئے مگر سچ سچ کہئے گا اس پر حضرت عمرؓ نے (اپنی بیٹی) حفصہ کو دو تماچے رسید کئے۔ پس آپ نے حضرت عمرؓ سے کہا بس بس۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے حفصہ دشمن خدا نبی حق بات ہی کہا کرتے ہیں خدا نے ان کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اگر رسول کی مجلس نہ ہوتی تو تجھے میں اتنا مارتا کہ تو مر جاتی۔"

دشمنان صحابہؓ دل سے بغض نکال کر اس روایت پر غور کریں اور تبرا بازی سے بعض آئیں ؎

صحابہؓ سے جسے کچھ بغض و عار ہوگا
وہ عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہوگا

(راقم محمد عبد اللہ الاعظمی کان اللہ لہ از مئو)

---

لہ وہ ازواج رسول تھیں۔ دیکھو فتح الباری وغیرہ ۱۲ منہ

رسالہ مجددیہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رح کا فارسی زبان سے اردو میں ترجمہ عقائد شیعہ کی تردید میں ہے۔ قیمت صرف ۲ر علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

بیانات الاحمدیہ۔ [illegible] (۹۷) [illegible]

ahmadmuslim.de

# ویددرشن

(۴)

ویدوں کے مصنفین یا ملہمین کے نام جن کو رشی کہتے ہیں اب تک محفوظ ہیں چنانچہ ہر سوکت یا منتر کے شروع میں یہ نام اکثر خفی قلم سے لکھا رہتا ہے بعض دفعہ خود منتروں میں رشی اپنا نام ظاہر کرتا ہے جسطرح غزل میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ رشی کے ساتھ خفی قلم سے اس دیوتا کا نام بھی لکھا رہتا ہے جس کی تعریف میں وہ منتر یا سوکت ہے۔ نیز جس بحر میں کوئی منتر ہوتا ہے اس کا نام بھی شروع میں لکھ دیتے ہیں بسنسکرت میں عروض یا بحر کو چھند کہتے ہیں۔

ویدوں کی سب سے قدیم تفسیریں وہ کتابیں ہیں جو برہمن کہلاتی ہیں۔ لفظ برہمن کے معنے اس مقام پر تفسیر ہی کے سمجھنے چاہئیں۔ یہ تفسیریں اتنی قدیم ہیں کہ عام ہندو ان کو بھی الہامی اور ویدوں ہی کا ایک جزو مانتے ہیں۔ وید کے متن اور ان تفسیروں میں فرق کرنے کے لئے متن کو سنگھتا یعنی منتروں یا دعاؤں کا مجموعہ کہتے ہیں۔ رگ وید سنگھتا کے متعلق ایتریہ برہمن ہے۔ سام وید سنگھتا کے متعلق تاندیہ پنچ وس برہمن ہے۔ شکل (سفید) یجروید سنگھتا جس کو واجسنی سنگھتا بھی کہتے ہیں اس کے متعلق شت پتھ برہمن ہے جو تمام برہمنوں میں مشہور ترین برہمن ہے کرشن (سیاہ) یجروید سنگھتا کے متعلق (جسکو تیتریا سنگھتا بھی کہتے ہیں) جو برہمن ہے وہ تیتریا برہمن کہلاتا ہے۔ اتھروید سنگھتا کے متعلق گوپتھ برہمن ہے۔ خاص برہمن بھی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی برہمن سنگھتاؤں کے متعلق ہیں۔

ایک عرصہ دراز تک یہ تفسیریں درس و تدریس میں رہیں یہاں تک کہ گوتم بدھ نے ویدک دھرم اور خاصکر اس کی قربانیوں پر ایسی ضرب کاری لگائی کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا یکقلم موقوف ہو گیا۔ زاں بعد جب شنکر آچاریہ وغیرہ کی کوششوں سے ویدک دھرم از سر نو زندہ ہوا تو اب سے کوئی پانچسو برس پہلے ساین آچاریہ نے وہ مشہور و معروف تفسیر لکھی جس سے ویدوں کا کوئی طالب علم مستغنی نہیں ہوسکتا اور حق تو یہ ہے کہ آج جو بھی ویدوں کے عالم اور ماہر دنیا میں موجود ہیں ان سب کا استاذ الاساتذہ ساین آچاریہ ہی ہے۔ ساین نے تمام ویدک لٹریچر کی بسوط شرحیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ اینٹ اور بھی دھر وغیرہ آچاریوں نے قریب قریب اسی زمانہ میں یجروید کی تفسیریں لکھیں۔

یہ سب تفاسیر سنسکرت زبان میں ہیں کسی غیر زبان میں اب تک ویدوں کی کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی بجز غالباً اتھروید یا اس کے کسی حصہ کے فارسی ترجمہ کے جس کو ملا عبدالقادر بدایونی نے کیا تھا۔ البتہ جب سے انگریزوں کے قدم ہندوستان میں آئے اس وقت سے یورپین فاضل خاصکر جرمنی اور فرانسیسی عالم برابر ویدوں کے مطالعہ میں مشغول ہیں اور ان کی کوششوں اور محنتوں کی بدولت ہر شخص جو کسی بھی مشہور یورپین زبان کو جانتا ہے باسانی ویدوں تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ چونکہ انگریزی زبان اس ملک میں بہت مروج ہو چکی ہے اس لئے ذیل میں ان تراجم کا ذکر کرتا ہوں جو اس زبان میں چاروں ویدوں یا کسی ایک پورے وید کے موجود ہیں تاکہ جو صاحب اس فن میں زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان کی طرف رجوع کرسکیں۔

انگریزی کا سب سے زیادہ سہل الحصول ترجمہ مسٹر آر۔ ٹی۔ ایچ گرفتھ کا ہے۔ یہ صاحب گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس کے پرنسپل تھے اور گو ہندو نہ تھے مگر سنسکرت لٹریچر اور ہندو مذہب کے عاشق صادق تھے۔ انہوں نے چاروں ویدوں کا ترجمہ کیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

| نام وید | تعداد جلد | تعداد صفحات | قیمت |
|---|---|---|---|
| رگ وید | دو جلد | ۱۲۶۴ | چودہ روپیہ |
| سام وید | ایک جلد | ۳۳۸ | چار روپیہ |
| یجروید (سفید) | ایک جلد | ۳۷۲ | چار روپیہ |
| اتھرووید | ۲ جلد | ۹۳۲ | بارہ روپیہ |

کیفیت } تقطیع ۵½ × ۸½۔ ٹائپ واضح۔

ملنے کا پتہ۔ ای۔ جے۔ لازرس کمپنی۔ میڈیکل ہال پریس بنارس۔

پروفیسر ولسن صاحب بھی سنسکرت کے بڑے زبردست عالموں میں سے تھے۔ یہ مسٹر گرفتھ اور پروفیسر میکس مولر کے استاد تھے۔ انہوں نے رگ وید کا نہایت عمدہ ترجمہ کیا ہے جو چھ جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ چار جلدیں خود ولسن صاحب کی ترجمہ کی ہوئی ہیں۔ باقی دو جلدوں کو ان کے بعد مسٹر کوول اور مسٹر وبسٹر نے لکھ کر پورا کیا۔ بڑی خوبی اس ترجمہ کی یہ ہے کہ مترجمین نے وید کا وہی مفہوم لکھا ہے جو ساین آچاریہ کی تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی قیاس آرائی کو مترجمین نے بالکل دخل نہیں دیا۔

اتھروید کا انیس کانڈوں تک ترجمہ پروفیسر وھٹنی اور ان کے جانشین پروفیسر لین مین نے کیا ہے اور امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی نے بہت بڑی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں شائع کیا ہے۔

سام وید کا ایک انگریزی ترجمہ بہت عرصہ ہوا پادری اسٹیفنس صاحب نے کیا تھا۔

سیاہ یجروید کا ترجمہ حال میں پروفیسر اے۔ بی کیتھ نے کیا ہے اس کو بھی ہارورڈ یونیورسٹی نے شائع کر دیا ہے۔ اسٹیفنس اور ولسن صاحبان کے ترجمے اب کمیاب ہوگئے ہیں۔ وھٹنی اور کیتھ صاحبان کے ترجمے کافی قیمتی ہیں لیکن اگر کوئی صاحب ان سب کتابوں کو دیکھنا چاہیں تو کلکتہ کی امپیریل لائبریری سے صرف آمد و رفت کا محصول ادا کرنے پر بلا کسی فیس وغیرہ کے یہ کتابیں دیکھنے کو مل سکتی ہیں۔ (باقی)

ابطال الہام وید } مصنفہ مولانا ادریس خان صاحب بدایونی۔ اس رسالہ میں وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہوسکتے۔ آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہوسکا۔

قیمت ۶/ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

# حافظ ابن حزم رحؒ

اکمل البیان کا مسودہ جو دفتر ہذا میں موجود تھا وہ سب ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے مصنف کی علالت کی وجہ سے نیا مسودہ ابھی تک نہیں آیا۔ مگر ان کی چٹھی سے جو دفتر میں آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب ارسال کر دیں گے۔ (مدیر)

اسلام نے جس قدر حصول علم کی تاکید کی اور اس کی خوبیوں کو بہترین انداز میں پیش کیا اس کا دسواں حصہ بھی کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

اسلام صحیح معنی میں حامی علم اور علماء ہے۔ قرآن مجید کی بے شمار آیات اور احادیث نبویہ کی ان گنت روایات اس امر پر صاف شاہد ہیں کہ اسلام صرف اسلام ہی کو علم اور علماء کے حامی اور مربی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ تاریخ کے اوراق صاف طور پر گواہ ہیں کہ جن جن ممالک پر اسلام کا پرچم لہرایا وہاں علم کے چشمے اپنی پوری روانی کے ساتھ جاری ہو گئے۔

عرب کے بدو وحشی جو علوم و فنون سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کی آغوش میں آکر تمام دنیا کے استاد تسلیم کر لئے گئے۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ جیسے صاحب فضل و کمال پیدا ہونے لگے۔ بخارا کی سرزمین نے امام بخاری جیسا مایہ ناز محدث پیدا کیا۔ اسی اسلام ہی کی بدولت ٹیونس میں ابن خلدون جیسا مورخ، ماشا میں ابو ازحر جیسا نامی عالم اور موصل میں برہان الدین جیسا تاریخ دان ظاہر ہوا

سرزمین اندلس پر جب نیر اسلام کی مبارک شعائیں ضیا پاش ہوئیں تو تاریکی روشنی سے بدل گئی جہالت کا قلع قمع ہو گیا اور آسمان علم و فضل پر ہزاروں علماء آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آج اندلس کے ایک مایہ ناز مشہور عالم کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں

**نام و نسب** | نام علی کنیت ابو محمد والد کا نام احمد بن سعید ہے۔ نسل کے لحاظ سے فارسی ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد میں سے سب سے پہلے یزید مشرف با اسلام ہوئے

**ولادت** | حافظ موصوف کی پیدائش اندلس کے مشہور شہر قرطبہ میں رمضان المبارک ۳۸۴ھ میں ہوئی۔

**تحصیل علوم** | شروع عمر سے حصول علم کے لئے دل میں بہت کچھ شوق تھا۔ علماء کی کثیر جماعت سے علم حاصل کیا۔ اور دور دراز مقامات اسی شوق کی پیاس کو بجھانے کے لئے طے کئے۔

**علمی کارنامے** | حافظ موصوف ہی کی وہ ہستی ہے جس نے فن حدیث اور علم کلام کو ایک درسگاہ میں جمع کر دیا ورنہ آپ سے پہلے محدثین و فقہاء علم کلام سخت متنفر تھے۔ سلطان منصور محمد ابن ابی عامر نے جب آپ کی علمی شہرت سنی تو آپ کو وزارت کے عہدہ پر فائز کیا اور اس کے بعد سلطان عبدالرحمن بن ہشام نے بھی اسی عہدہ پر آپ کا تقرر کیا۔ لیکن چند دنوں کے بعد حافظ موصوف نے اس عہدہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور علوم اسلامی کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہو گئے[1]

علامہ الیسع ابن حزم الخافقی نے علامہ موصوف کی شان علمی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

"حافظ ابن حزم کی معلومات کیا ہیں۔ بس ایک تلاطم خیز سمندر ہے بہتا ہوا امڈتا ہوا پانی ہے جو کہیں نہیں رکتا۔ ان کا سمندر دانائی اور حکمت کے موتی اچھالتا رہتا ہے"

علامہ ابن الفتوح الحمیدی لکھتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس میں ذہانت فطانت شرافت اور دینداری کے اوصاف پوری طرح جلوہ گر ہوں یہ خصوصیت صرف علامہ ابن حزم ہی کو حاصل تھی"

علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ[2] میں ان کو امام فن تسلیم کیا ہے۔ علوم اسلامی میں خاص مہارت حاصل تھی خصوصاً فن حدیث، کلام، بلاغت، تاریخ، منطق، فلسفہ اور عروض میں یکتائے روزگار تھے۔ فن ادب سے بہت دلچسپی تھی۔ برجستہ اشعار کہنے میں خوب کمال تھا۔ وفیات الاعیان میں بہت سے اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ جنکو بخوف طوالت نظر انداز کرتا ہوں۔

**تصانیف** | حافظ موصوف جس طرح تقریر و خطابت میں زبردست مہارت رکھتے تھے اس سے کہیں زیادہ تحریر و تصنیف پر قادر تھے۔

حافظ موصوف کے فرزند ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس والد محترم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چارسو کتابیں موجود ہیں جن کے اوراق کی تعداد اسی ہزار تک پہنچتی ہے۔ چند مفید ترین تصانیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ایک کتاب "الایصال الی فہم الخصال" تصنیف کی جو چوبیس جلدوں میں ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ تمام مسائل دینیہ کو اس طرز پر بیان کیا ہے کہ ہر مسئلہ کے ساتھ قرآن و حدیث کے علاوہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ عظام کے اقوال بھی نقل کر دئیے ہیں۔ پھر ہر ایک مخالف و موافق دلیل کو پوری تحقیق سے پیش کرنے کے بعد محاکمہ کیا ہے۔ اسی انداز پر "محلی" لکھی جس کی شرح مجلی آٹھ جلدوں میں ہے۔ علامہ عزالدین لکھتے ہیں کہ علمی تحقیق کے اعتبار سے میں نے کوئی کتاب "محلی" کے پاس کی نہیں دیکھی۔

علم کلام میں ان کی دو تصانیف ہیں "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" اس کتاب میں دہریہ، مجوس، یہود اور نصاریٰ کے عقائد بیان کرنے کے بعد محققانہ انداز میں ان کی تردید کی گئی ہے۔ نیز عام اسلامی فرقوں کے مسائل کو مع دلائل بیان کر کے ان پر مجتہدانہ انداز میں سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ دوسری کتاب میں توریت و انجیل کی تحریف تبدیل کو ثابت کیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ موجودہ بائبل ایسے تناقضات سے پر ہے جس میں تاویل و توجیہہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔

فن منطق میں ایک کتاب "تقریب" تصنیف کی جس کی

---

[1] تذکرۃ الحفاظ جلد ۳۔ وفیات الاعیان لابن خلکان ج ۱ و تذکرۃ الحفاظ ج ۳۔

[2] تذکرۃ الحفاظ ج ۳ صفحہ ۳۲۶

بت شکن۔ غازی محمود دھرمپال کا آریہ دھرم کی تردید میں ایک مفید لیکچر۔ قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام منطقی مسائل کو فقہی مثالوں سے سمجھایا گیا ہے۔

حافظ موصوف کو طب میں بھی کافی مہارت حاصل تھی۔ اس فن میں بھی انہوں نے کئی رسالے تصنیف کئے ہیں۔ فن ادب تو گویا ان کے خمیر میں تھا۔ اس فن میں ان کا رسالہ "نقط العروس" ہے جو نوادر و حکم سے پُر ہے۔ سیرت نبوی اور اسماء باری تعالیٰ کی تشریح و توضیح میں ان کے دو پُر از معلومات رسالے ہیں۔

حافظ صاحب موصوف کسی کے مقلد نہ تھے فقہاء اور ائمہ مجتہدین پر نہایت دلیری و جرأت سے نکتہ چینی کیا کرتے تھے۔

علامہ ابن العزیز لکھتے ہیں کہ "ابن حزم کی زبان اور حجاج کی تلوار دونوں حقیقی بہنیں تھیں" جس طرح حجاج کی تلوار بے نیام تھی اسی طرح ابن حزم کی زبان بے لگام تھی۔ لیکن حجاج کی تلوار جور و استبداد کی حمایت میں اٹھتی تھی اور ابن حزم کی زبان حق کی اشاعت کے لئے حرکت میں آتی تھی یہی وجہ تھی جس کی بنا پر تمام فقہاء دشمن ہو گئے۔ حکام وقت کو ان کے خلاف برانگیختہ کیا۔ اسی نکتہ چینی اور اشاعت حق کی پاداش میں مقام "ابلہ" کی طرف جلاوطن کر دئیے گئے۔

دنیائے علم و فضل کا یہ چمکتا ہوا آفتاب نہایت غربت کی حالت میں سرزمین "ابلہ" میں غروب ہو گیا۔ یہ علوم و فنون کا مخزن اگرچہ عرصہ ہوا ہزاروں من مٹی کے نیچے دفن ہو چکا ہے لیکن اس کے قلم کی جنبش نے کاغذ کے صفحات پر جو گلکاریاں کی ہیں اس کی بہار انشاء اللہ سدا قائم رہے گی۔ کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

یلوح الخط فی القرطاس دھرا ۔ و کاتبہ رمیم فی التراب

انسان کا نقش قلم کاغذ پر قیامت تک چمکتا رہیگا حالانکہ اسکی ہڈیاں مٹی میں بوسیدہ ہو چکی ہیں۔

(راقم عبد الغفار حسن نبیرہ مولانا مولوی عبد الجبار صاحب محدث عمرپوری)

مدیر ؎ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

# تخلیق انسانی کا اصل مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ارشاد خداوندی ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر تاکہ میری عبادت کریں۔

برادران اسلام! مگر آج ہم نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَاْكُلُوْنَ یعنی ہم کو خداوند دو عالم نے دنیا میں صرف کھانے پینے اور عیش و آرام کرنے ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور بس۔ نہیں نہیں میرے بزرگو! ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن برائے خوردن است

یہ انسان ضعیف البنیان پُر از معاصی و النسیان جس کو خالق اکبر نے نہایت عمدہ ترکیب کے ساتھ مرکب فرما کر خلعت انسانیت بخشا جیسا کہ ارشاد ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔ یعنی ہم نے اس انسان کو نہایت عمدہ ترکیب میں پیدا کیا ہے اور پھر وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ کے معزز خطاب سے سرفراز فرما کر اس کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا اور پھر اپنی مہربانی سے ان گنت نعمتوں سے اس کو نوازا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ یعنی اے انسانو اگر تم اس محسن حقیقی کی نعمتوں کو گننے لگو تو گن نہ سکو گے۔ آج وہی ناشکر انسان اپنے معبود حقیقی کی یاد سے ایسا غافل اور روگردان ہے کہ گویا اس کے دنیا میں آنے کا کوئی مقصد نہیں بلکہ وہ عبث اور بیکار پیدا کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔ اے لوگو! کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار اور عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

پیارے بھائیو! ہر شے اور ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علت اور غائت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً مکان رہنے کے لئے، کپڑا پہننے کے لئے، برتن کھانے پینے کے لئے، چارپائی سونے کے لئے، بستر بچھانے کے لئے۔

علیٰ ہذا القیاس دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے بنانے یا پیدا کئے جانے کا کوئی مقصد نہ ہو۔ جب یہ بدیہیات سے ہے تو پھر یہ بات قابل غور ہے کہ انسان جیسی اشرف اور بزرگ ہستی جس کی آسائش اور آرام کے لئے تمام دنیا کی اشیاء پیدا کی گئی ہوں وہ بیکار اور عبث پیدا کی جائے۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ مالک دو جہان نے اس کو محض اپنی عبادت اور پرستش ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ آیہ مذکورہ بالا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سے ظاہر ہے۔ دنیا کی کوئی شے خواہ وہ حیوانات یا جمادات یا نباتات کسی جنس سے ہو ہر ایک اُس خدائے قدوس کو پاک پاک کہتی ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ۔ یعنی کوئی بھی شے نہیں مگر اس کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتی ہے لیکن اے انسانو تم اُن کا تسبیح اور تقدیس بیان کرنا نہیں سمجھ سکتے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں: ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

پیارے بزرگو! ہم کو چاہئے کہ ہم عیش و عشرت اور لہو و لعب کے چاہ عمیق سے نکل کر اپنے دنیا میں پیدا کئے جانے کا اصل مقصد سمجھیں اور پھر اسکی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ یعنی اُس مسجود و معبود حقیقی کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور جتنے اعمال کہ عبادت الٰہیہ میں شامل ہیں اُن کو اپنے اوپر فرض اور ضروری سمجھتے ہوئے حتی المقدور اُن کی

حیات طیبہ۔ سوانحعمری مولانا اسماعیل شہید (۹۲۰) دہلوی۔ قیمت ۱۲ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ادائگی میں کوتاہی اور سستی سے کام نہ لیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ کل قیامت کے روز ان بے انتہا انعامات کا جو رب العزت نے ہم پر کئے ہیں ایک ایک کا حساب دینا ہوگا۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۔ یعنی البتہ ضرور ضرور پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے۔

پیارے محترمو! یہی وہ یادِ مولا ہے جس کی منازل کو طے کرکے ہم ہی انسانوں میں سے بڑے بڑے اولیا غوث اور قطب اور مقرب درگاہ ایزدی بن گئے

پیارے بھائیو! ہمارے سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ اور آیت اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ کے پورے پورے مصداق تھے وہ ایک لمحہ اور ایک سیکنڈ بھی اس مولا کی یاد کو دل سے محو نہیں کرتے تھے وہ اسی عبادت الٰہی کو اپنا ذریعہ نجات اور نصب العین سمجھتے تھے۔ خاصکر دونوں جہان کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے اسوہ حسنہ کو دیکھئے کہ آپ کی خدا کی عبادت میں اس قدر مصروف رہتے تھے کہ آپ کے پائے مبارک میں ورم آجایا کرتا تھا۔ عرض کیا گیا اے رسول اللہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب خداوندکریم نے معاف فرما دیئے پھر آپ اس قدر کیوں مشقت برداشت فرماتے ہیں۔ قربان جائیے اُس خدا کے برگزیدہ رسول کے۔ کیا اچھا جواب دیتے ہیں۔ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ یعنی جب اس مولا کے مجھ پر اس قدر انعامات ہیں تو پھر اس کا شکر گذار بندہ نہ بن جاؤں سچ فرمایا باری تعالےٰ نے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کو اپنی عبادت کا شوق ذوق اور اس میں اخلاص اور لذت نصیب فرمائے اور اپنے نبی پاک کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ابوالخیر محمد ابو الصمد جودھپوری از مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

# خریدارانِ تفسیر کو اطلاع

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کوئی شک نہیں کہ آپ تفسیر (مؤلفہ فقیر) کے انتظار میں بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں مگر مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ اول میری وہ معذوریاں جو توقف کا باعث ہو رہی ہیں۔ دوم آپ کے انتظار کا احساس، جو پہلی تکلیف سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ اب تفسیر کس حالت میں ہے تو شاید آپ بجائے خفا ہونے کے خوش ہو جائیں گے۔ تفسیر کی نسبت میرا آپ سے وعدہ تھا کہ تفسیر کا حجم قریبًا ۴۰۰ صفحہ ہوگا اور اسی حساب سے ہدیہ فی تفسیر غیر مجلد ۲؍ اور مجلد ۲؍ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ مقرر کیا گیا تھا۔ ۴۰۰ صفحات تک مسئلہ آمین ختم ہوا ہے۔ اب نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کا مسئلہ اس مقدار سے اوپر جا رہا ہے۔ چنانچہ آج ۹؍۳۵ تک ۴۳۲ صفحات ہو چکے ہیں۔ اور مسئلہ قرأت فاتحہ ابھی قریبًا نصف تک پہنچا ہے۔ میرے خیال میں اس کا اختتام پونے پانچ سو صفحات کے قریب جا کر ہوگا۔ غلطنامہ اور فہرست مضامین کی کاپیاں ان کے علاوہ ہوں گی۔ میں نہیں چاہتا کہ سورت فاتحہ کی قرأت جیسا معرکۃ الآراء مسئلہ تحریر میں تشنۂ تحقیق و ناقص رہ جائے۔ خدا کے فضل سے یہ عاجز اس کو اپنے خاص انداز میں نہایت وضاحت سے بیان کر رہا ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم اور باعث فرحت وبصیرت ثابت ہوگا۔

ظاہر ہے کہ جس قدر حجم (۴۰۰) صفحات سے زائد ہو رہا ہے اس کا خرچ تخمینًا مجوزہ سے اوپر ہو رہا ہے۔ اگر یہ خرچ کوئی معمولی رقم ہوتی تو میں اس کی پرواہ نہ کرتا۔ لیکن مجموعی طور پر یہ خرچ ایک خطیر رقم تک جا پہنچتا ہے کیونکہ کاغذ عمدہ لگایا جا رہا ہے جو سابق کی نسبت قدرے گراں ہو گیا ہے۔ لہذا اس اعلان کی ضرورت پڑی کہ سابق خریدار عام اس سے کہ وہ قیمتیں پیشگی بھیج چکے ہیں یا پیشگی قیمت تو نہیں بھیج سکے لیکن اپنے نام درج رجسٹر کرا چکے ہیں ان کی خدمت میں تو تفسیر انشاء اللہ اسی وعدہ سابقہ کے مطابق پہنچیگی۔ ہاں محصول ڈاک بہرحال اس پر مزید ہوگا لیکن جو اصحاب اس اعلان کے بعد فرمائشیں بھیجیں گے اُن سے غیر مجلد کے ۳؍ (تین روپے) اور مجلد کے ۳؍ روپے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ اخراجات کے وصول کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ مہینے کے اندر اندر سب کام ختم ہو جائے گا۔ والسلام

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۹؍۳۵ء)

# موت العالم موت العالم

آہ! سید رشید رضاء رحمہ اللہ | مولانا سید رشید رضاء اکابر علماء مصر سے تھے۔ آپ شیخ محمد عبدہ کے شاگرد رشید تھے اور وہ شیخ جمال الدین افغانی کے ارشد تلامذہ سے تھے رحمۃ اللہ علیہم۔ سید رشید رضاء مع اپنے اساتذہ کرام کے پورے سلفی تھے مفسر تھے محدث تھے۔ عمر بھی غالبًا ۷۰۔ ۸۰ سال کے مابین ہوگی سفر حج میں آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ بہت محبت اور انس سے یگانوں کی طرح ملتے تھے۔ میری عربی تفسیر کے دس نسخے منگائے تھے اور اپنے ماہوار رسالے "المنار" میں اس پر تقریظ لکھی اور اشتہار دیا تھا۔ خدا بخشے جامع صفات عالم تھے۔ آخر مسلمان قوم کو عمومًا اور مصری قوم کو خصوصًا ہمیشہ کے لئے فراق میں چھوڑ گئے۔ خدا اپنے جوار رحمت میں ان کو جگہ دے۔ امرتسر جامعہ ثنائیہ میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔ دوسری جگہ کے احباب بھی پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔

---

**اکمل البیان** کا مضمون سابقہ ختم ہو گیا تھا۔ حافظ عزیز الدین صاحب کی علالت کے باعث بقیہ مضمون وقت پر نہ پہنچ سکا۔ اس لئے صـ۱۱ـ۱۲ میں دیگر مضامین لکھے گئے آج ۵ ستمبر کو بقیہ مضمون وصول ہوا جو آیندہ ہفتہ سے درج ہونا شروع ہوگا۔ انشاء اللہ

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**بہی خواہان اہلحدیث** کے نام سابقہ پرچہ میں جو اپیل کی گئی ہے امید کی جاتی ہے کہ تمام خریدار اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئے خریدار بنا کر اس کی توسیع اشاعت میں مدد دیں گے۔

**وی پی بھیجے جائینگے** جن خریداروں کو ۳۰ اگست کے اہلحدیث میں قیمت ختم ہوجانے کی اطلاع دیگئی تھی ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ موصول نہیں ہوئی۔ ان میں سے بھی ۲۶ ستمبر تک جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ وصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۷ ستمبر کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائے گا۔

۴۴۵ - ۲۰۵۳ - ۲۴۸۰ - ۳۷۰۹ - ۳۹۰۴
۴۷۷۳ - ۵۶۲۳ - ۶۱۲۷ - ۶۸۴۷ - (۹۲۲)
۷۱۱۴ - ۷۱۲۰ - ۷۱۴۸ - ۷۱۵۲ - ۷۱۶۱ -
۸۰۷۳ - ۸۰۷۵ - ۸۵۳۰ - ۸۶۷۵ - ۹۳۴۲ -
۹۴۵۷ - ۹۶۱۱ - ۹۶۱۲ - ۹۶۱۵ - ۹۶۳۱ -
۱۰۰۱۸ - ۱۰۰۲۳ - ۱۰۱۴۴ - ۱۰۱۹۹ - ۱۰۳۷۹ -
۱۰۳۸۷ - ۱۰۷۲۶ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۳۹ -
۱۰۹۹۷ - ۱۱۰۱۷ - ۱۱۱۸۲ - ۱۱۲۲۹ - ۱۱۲۳۴ -
۱۱۲۴۰ - ۱۱۲۴۱ - ۱۱۲۴۸ - ۱۱۲۵۲ - ۱۱۲۹۱ -
۱۱۳۶۳ - ۱۱۳۶۸ - ۱۱۳۸۶ - ۱۱۴۶۰ - ۱۱۴۶۳ -
۱۱۴۶۷ - ۱۱۴۶۹ - ۱۱۴۷۴ - ۱۱۴۸۲ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۶۱۰ - ۱۱۶۲۹ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۶۳۴ - ۱۱۶۳۵ -
۱۱۶۵۶ - ۱۱۸۴۱ - ۱۱۸۴۹ -

**قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے** مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ختم ہوچکی ہے۔ انکو پھر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار ۲۰ ستمبر کو وصول نہ ہوگی تو اخبار بند کردیا جائیگا۔ ۸۵۳۱ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۶۵۹ -

۱۰۰۸۲ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۸۹ - ۱۱۶۹۰ -
۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۸ -

**عاشق کا جنازہ** جو مرزا صاحب کی تردید میں مختصر مگر جامع لکھا گیا ہے ار برائے محصول ڈاک بھیج کر مفت منگالیں۔ (مولوی عبد الخالق خطیب جامع مسجد اہل حدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور)

**یاد رفتگان** بابو عبد الصمد صاحب جبل پوری بمرض سرطان وفات پاگئے۔ انا للہ۔ (نبی احمد از جبلپور) ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

**تلاش دوست** سلیمان معروف بسعید باشندہ وزیر آباد محلہ خراد یاں ضلع گوجرانوالہ میرے مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہیں ناظرین اہلحدیث میں سے اگر کسی کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مجھے اطلاع کردیں۔ میں عرصہ ایک سال سے بیمار ہوں۔ مجھے ان سے ملنے کی نہایت ہی اشد ضرورت ہے۔ میرا پتہ یہ ہے:۔ عبد الحفیظ بوساطت مولوی عبد القدوس صاحب دار الحدیث سعیدیہ پل بنگش دہلی

**قبول اسلام** ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو چک ۳۲ ضلع لاہور مسمات زینب بنت غلام محمد جو مرتد ہوگئی تھی دوبارہ مشرف باسلام ہوگئی (قاضی محمد رمضان ہیڈ قاضی اکاڑہ ضلع منٹگمری)

**ضرورت کتاب** مجھے ایک ایسی تاریخ کی کتاب کی ضرورت ہے جس میں سفیدوں (پنجاب) کے سادات کے حالات درج ہوں بالخصوص اُس زمانہ کے جبکہ سکھوں کا قبضہ پنجاب پر ہوا اور ان کے مظالم سے تنگ آکر بہت سے سادات ترک وطن پر مجبور ہوئے پتہ ذیل پر مطلع کیا جائے یا اخبار اہلحدیث میں اس کتاب کا پتہ شائع کرادیا جائے ممنون ہونگا۔

احقر اللہ دیا ہیڈ ماسٹر ورنیکلر لوئر مڈل سکول منگلور ڈاک خانہ خاص ضلع سہارن پور (یو۔پی)

**مولوی محمد الدین** معلم القرآن شہر گجرات پنجاب کے لئے مندرجہ ذیل رقوم دفتر ہذا میں وصول ہوئی تھیں جو موصوف کو بذریعہ منی آرڈر بعد وضع کرنے فیس منی آرڈر ارسال کردی گئی ہیں (۱) سلمانان فجی تابوا جزیرہ فجی معرفت مولوی نور علی صاحب لعہ ۲۹ (۲) میاں محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات بلوچستان ۱۲ عیسے روپے۔

**ایک دل آزار کتاب کی مکرر طباعت**

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی کتاب "امہات الامۃ" جو دہلی میں ایک دفعہ جلائی گئی تھی اب اس کو ان کے پوتے نے خلاف منشاء سب مسلمانوں کے مکرر چھاپ کر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں خود ذات رسالت اور اہلبیت کرام کی "رنگیلا رسول" سے بڑھ کر بازاری لہجے میں سخت توہین پائی جاتی ہے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ اس کتاب کو جلد از جلد ضبط کر کے مسلمانوں کو شکریہ کا موقع دے دوسری انجمنہائے اسلام سے خصوصاً صوبہ پنجاب کی بڑی انجمن اسلامیہ لاہور اور انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن اسلامیہ امرتسر سے استدعا کرتی ہے کہ وہ بھی بلند آواز سے احتجاج کریں اور دیگر انجمنہائے اہل حدیث وہ بھی اندریں بارہ توجہ کریں۔

(عبد الرحمن سیکرٹری انجمن اہل حدیث امرت سر)

**ضرورت ہے** رسالہ تحقیق تراویح مترجمہ اُردو جو دفتر اہلحدیث میں فروخت ہوتا رہا ہے۔ ختم ہونے کے سبب مکرر طبع کرنا ہے۔ اس لئے کوئی صاحب ایک نسخہ بھیج کر مشکور فرمائیں۔ طبع ہوجانے پر ان کو جدید طبع شدہ نسخہ بھیجدیا جائیگا (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**رسالہ قیامت نامہ** اردو میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے ار کا ٹکٹ بغرض محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کریں۔ (مولوی عبد المجید خطیب و امام عید گاہ دھونزہ ٹانڈہ ضلع بریلی۔ یو۔پی)

**مضامین آمدہ** حافظ عزیز الدین صاحب۔ ۴۴

**مضامین غیر مقبولہ** مسلمانان عالم پر ایک نظر۔ فاتحہ خلف الامام۔

**غریب فنڈ** از فتویٰ فنڈ ۴ر۔ از مولوی عبد اللہ صاحب بہادروز یگانہ پٹم عہ۔ جملہ ۱۲ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ر۔ بقایا فنڈ عہ

۴۴ محمد عبد اللہ بی۔اے۔ عبد اللہ معمار۔ مولوی ابو القاسم۔

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## گورنمنٹ کی توجہ کے قابل

آج کل پنجاب میں نظربندوں کی فہرست ترقی کر رہی ہے۔ خصوصاً جب (۳۰۔ اگست) سے راولپنڈی میں زیر صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری مسجد شہید گنج لاہور کے متعلق مسلم کانفرنس ہوئی ہے فہرست نظربندوں کی بڑی سرعت سے ترقی کر گئی ہے۔ حکومت جن لوگوں کو اپنے قبضے میں کرتی ہے وہ تین قسمیں ہیں (۱) خونی یا چور وغیرہ بصورت ملزم ناقابل ضمانت۔ (۲) دوسری قسم مجرم جن پر عدالت مجاز سزا کا حکم لگا دے۔ (۳) تیسرے وہ جن کو حکومت نظربند کر دے یعنی بغیر اس کے کہ کھلی عدالت میں ان پر باضابطہ مقدمہ چلا کر ان کو صفائی کا موقع دیا جائے۔ محض ان کی کسی تحریر یا تقریر کو اہم جرم سمجھ کر حکومت باختیار خود اس کے متعلقین سے اس کے کاروبار سے جدا کر کے کسی دوسری جگہ محصور کر دیتی ہے۔ جیسے لاہور کیس میں کئی ایک مسلمانوں کو کیا گیا۔ آج کے اس نوٹ میں ہم کسی خاص شخص کی طرف سے دفعیہ نہیں کرتے کہ اس سے ایسا کیوں کیا گیا یا فلاں سے ایسا کرنا نہ چاہئے تھا۔ بلکہ ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ پہلی دو قسم کے لوگوں (ملزمین اور مجرمین) سے جو سلوک کیا جاتا ہے کیا یہ لوگ ان سے بھی برے ہیں کیا ایک شریف آدمی جس نے محض مذہبی یا قومی جوش میں تقریر کی روانی میں کوئی فقرہ خلاف منشا حکومت کہہ دیا ہے اس چور اور ڈاکو سے بھی بدتر ہے جو حکومت کی رعایا کو بے چین کرتا ہے، لوٹتا اور تکلیف دیتا ہے۔ جواب یہی ہوگا کہ نہیں ہرگز نہیں پھر کیا یہ نظربندان سیاسی قیدیوں سے بھی برے ہیں جن پر مقدمہ چلا کر باضابطہ ان کو سزا ملتی ہے۔ کسی کو اے کلاس، کسی کو بی، کسی کو سی۔ یعنی اول، دوم، سوم درجے میں رکھے جاتے ہیں۔ مگر ان نظربندوں کی رہائش اور کھانے پینے، پوشش وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ آج (۱۵ ستمبر) تک نظربندوں کی بابت سننے میں نہیں آیا۔ حالانکہ نظربندوں کا سلسلہ بہت عرصے سے ہے۔ حالات پیش آمدہ پر نظر کر کے کیا حکومت پر یہ امر ضروری نہیں ہے کہ نظربندوں کے ساتھ بھی ان کی حیثیت کے موافق ان کی رہائش، ان کے طعام، ان کے لباس وغیرہ کے لئے بھی کوئی قانون مقرر کرے۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ایک معزز شخص کو جو گھر میں حسب حیثیت آرام سے گزارتا ہو ایک دم پکڑ کر بغیر زاد راہ یا سامان آرام سابقہ لئے دوسری اجنبی جگہ پہنچایا جائے اور اس کے گزارہ کا کوئی انتظام نہ کیا جائے۔ ہمارے خیال میں حکومت کے قابل توجہ یہ ہے کہ نظربندوں کے مناسب حال قانون بنا دے بلکہ بمشورہ شیخ سعدی مرحوم ان کے پسماندگان کے گزارے کا بھی انتظام کرے۔ کیونکہ سعدی فرماتے ہیں ؎

گناہ بود مرد ستمگارہ را

چہ نادان زن و طفل بیچارہ را

## پنجاب کی دو جماعتوں میں اصلاح کی کوشش

پنجاب کی جن دو جماعتوں میں تصادم ہونے کا خطرہ ہم نے گزشتہ ہفتے ظاہر کیا تھا مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ان کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ خطبہ پڑھا جو درج ذیل ہے:-

۶ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے پنجاب میں مسلمانوں کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ انداز میں نہایت مؤثر تقریر کی اور صورت حالات پر نظر رکھتے ہوئے حاضرین کے جم غفیر کے سامنے یہ سوال پیش کیا۔ کہ راولپنڈی میں جو کانفرنس بزرگان قوم نے مسجد شہید گنج کی واپسی کے متعلق کی ہے جب اس میں جماعت احرار لاہور شامل نہیں ہوئی۔ یا انہیں شامل نہیں کیا گیا تو اس کے عواقب و نتائج پر نظر کرنے سے مجھے سخت اندیشہ ہے کہ شاید مسلمان دو پارٹیوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کی مزاحمت پر تُل جائیں اور مسجد کی واپسی کے متعلق جو عملی تجویز سوچی گئی ہے۔ وہ محض ذہنوں میں ہی دھری رہے۔ اور یہ امت مرحومہ آپس میں کٹ مرے۔ اس لئے اگر میں ہر دو جماعتوں کے امراء یعنی سید عطاء اللہ شاہ صاحب امیر جماعت احرار اور سید جماعت علی شاہ صاحب امیر تحریک حال کی خدمت میں باادب التماس کروں کہ خدا کے لئے آپ ہر دو صاحبان اپنے نانا پاک صلعم کی امت پر ترس کرتے ہوئے جو کچھ بھی عملی اقدام کرنا چاہیں وہ بالاتفاق کریں۔ تاکہ عوام جو کہ آپ کی پیروی کا دم بھرنے والے ہیں۔ آپس کے تصادم سے بچے رہیں۔ اگر میں ہر دو حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں تو کیا آپ صاحبان (حاضرین خطبہ جمعہ) میری اس تجویز میں میری تائید کریں گے۔ تمام حاضرین نے بیک وقت جواب دیا ضرور ضرور۔ (۲) اس کے بعد مولانا صاحب ممدوح نے فرمایا کہ اس گذارش کے بعد میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ مجلس مصالحت کے لئے سب سے بہتر مقام تو لاہور ہے۔ لیکن میں وہاں کا انتظام اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا[۱]۔ اگر کوئی مقامی صاحب اس کا بوجھ اٹھا سکتے ہوں تو وہ مجھے جلد اطلاع دیں۔ اور اگر لاہور میں نہ ہو سکے تو امرتسر یا سیالکوٹ میں انتظام کا ذمہ یہ عاجز اپنے ناتوان کندھوں پر اٹھانے کے لئے حاضر ہے۔ اس کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے ۲۰ ستمبر سے اتنا قبل مجھے اطلاع کر دی جائے کہ میں آسانی سے انتظام کر سکوں۔ حاضرین نے اس تجویز پر بھی منظوری ظاہر کی۔ (۳) اس کے بعد مولانا صاحب نے فرمایا کہ ان تجاویز کو مسلم اخبارات

[۱] آپ کے خدام لاہور میں بھی موجود ہیں۔ (اہلحدیث)

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم کی مشہور تصنیف۔ قیمت ۱۲؍ مجلد ... (۹۲۳)

ahmadimuslim.de

پر اشاعت کے لئے بھیجدیا جائے اور ہر دو امراء جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب اور جناب سید جماعت علی شاہ صاحب جلد از جلد اس عاجز کو اپنی اپنی رضامندی سے سرفراز کریں: حاضرین نے اس پر بھی منظوری ظاہر کی۔ (مسلم گزٹ کلکتہ ۲ ستمبر ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** جس وقت موصوف نے یہ خطبہ پڑھا تھا اس وقت فضا کچھ اور تھی۔ اس کے بعد کارکنان کانفرنس راولپنڈی کی گرفتاریوں کی وجہ سے فضا تبدیل ہوگئی ہے۔ آئندہ دیدہ باید کیا ہو ؎

ستبدی لک الایام ما کنت جاھلا

ویاتیک بالاخبار من لم تزود

---

# سلطان ابن سعود کی ہم مخالفت کیوں نہیں کرتے؟

(ماخوذ از "ہند" کلکتہ)

ایک محترم دوست اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ جیسا صاف اور کھری بات کہنے والا ابن سعود کی اس حرکت کا بھی مداح ہے کہ اس نے اجنبی قوم کو حجاز کا ٹھیکہ دیدیا۔ کیا اس خطرہ کو آپ نہیں جانتے؟"

یہ سوال اگرچہ نجی خط میں کیا گیا ہے مگر چونکہ اہم ہے اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخبار میں اس پر تبصرہ کیا جائے۔

شاہ ابن سعود نے کانیں کھودنے کا ٹھیکہ ایک انگریز کمپنی کو دیا ہے مگر صرف حجاز ہی کی کانوں کا نہیں بلکہ اپنی پوری سلطنت کا۔ یعنی نجد کا بھی اگر شاہ نے صرف حجاز ہی کا ٹھیکہ دیا ہوتا تو شاید شبہ کیا جا سکتا کہ انہیں حجاز کی آزادی کی پروا نہیں۔ لیکن چونکہ اس ٹھیکہ میں نجد بھی شامل ہے اس لئے شاہ کو الزام نہیں دیا جا سکتا کہ انہوں نے حجاز کے معاملہ میں بے پروائی کی ہے۔

رہ گیا یہ اصلی سوال کہ انہوں نے انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا۔ حالانکہ انگریزوں کی تاریخ بتا رہی ہے کہ تجارت ہی کے بہانے سے انہوں نے کئی ملک فتح کر لئے۔ ہندوستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں وہ سوداگر بن کر آئے تھے مگر بادشاہ بن بیٹھے۔

ہم اس معاملہ کی سنجیدگی اور اہمیت تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ نجد و حجاز کے بارے میں اس قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔ یہ خیال کسی حسن ظن کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ صورت حال کے گہرے مطالعہ پر مبنی ہے۔

صرف انگریز ہی نہیں بلکہ ہر فاتح قوم کمزور قوموں کو غلام بنانے کے لئے مستعد ہے۔ ایران میں تیل نکالنے کا ٹھیکہ بھی ایک انگریز کمپنی کے ہاتھ میں ہے ایران جب تک کمزور رہا انگریز اسے دباتے رہے۔ لیکن جونہی ایران میں قوت آئی اس نے اپنے آپ کو انگریزوں کے دباؤ سے آزاد کر لیا۔ اسی قدر نہیں بلکہ ٹھیکہ بھی منسوخ کر دیا۔ مجبوراً انگریزوں کو نئی شرطوں پر دوسرا ٹھیکہ قبول کرنا پڑا۔

اسی طرح اگر شاہ ابن سعود کمزور پڑ جائیں گے تو بے شک اس ٹھیکہ کے بہانے سے انگریز ان پر زیادتیاں کر سکیں گے اور حجاز و نجد ان کے دباؤ میں آجائیں گے۔ لیکن جب تک شاہ میں مدافعت کی قوت باقی ہے انگریز ان کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ چاہے کتنے ٹھیکے انگریزی کمپنیاں حاصل کر لیں اگر ہندوستان میں قوت ہوتی تو انگریز ہرگز سوداگری چھوڑ کر اس کی حکومت کے طالب نہ ہوتے۔

قوت کے مقابلے میں نہ بہانے کام آسکتے ہیں نہ دھاندلی چل سکتی ہے کمزور ملک پر تجارت ہی نہیں بلکہ دوسرے بہانوں سے بھی قبضہ کر لیا جا سکتا ہے۔ اس وقت حبش میں اٹلی کا کوئی ٹھیکہ بھی نہیں ہے۔ مگر اٹلی حبش سے دست بگریباں ہونے پر آمادہ ہے جب ٹرکی کمزور تھا تو تجارت نہیں بلکہ مسیحی باشندوں کی حمایت کے بہانے دول یورپ مداخلت کیا کرتی تھیں مگر آج کسی کی مجال نہیں کہ ٹرکی کی طرف آنکھ بھی اٹھا سکے۔ ہمیں معلوم ہے کہ شاہ ابن سعود میں مدافعت کی پوری قوت موجود ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اب تک برطانیہ انہیں اس طرح چھوڑے نہ رکھتا اپنی خود مختاری بچانے کا ابن سعود کو اس قدر اہتمام ہے کہ آج تک انہوں نے انگریزوں کو اجازت نہیں دی کہ ان کی قلمرو سے اپنے ہوائی جہازوں کا راستہ بنائیں۔ انگریز مدت سے کوشاں ہیں کہ ابن سعود ان سے قرض لیں مگر ابن سعود نے آج تک ان کی یہ خواہش منظور نہیں کی۔ کیونکہ قرض کی شرط انگریزوں نے یہ رکھی ہے کہ اپنی وزارت مال میں شاہ ایک انگریز مشیر کو مقرر کریں۔

ہمیں امید ہے یہ مختصر اشارے ہمارے محترم دوست کے شبہ کو دور کر دیں گے۔ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ عرب میں خوشحالی اور ترقی کا دور دورہ ہو۔ عرب کی زمین کانوں سے بھری پڑی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ شاہ نے انہیں نکالنے کا بندوبست کیا ہے۔ آمدنی کے یہ نئے ذرائع ان کی قوت کو اور بڑھا دیں گے اور وہ انشاء اللہ اپنی خود مختاری برقرار رکھ سکیں گے!!

# کماد کے پودے بطور چارہ استعمال نہ کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

موسم سرما میں سبز چارہ کی کمی کی وجہ سے زمیندار کماد کے مکمل پودے یا کم از کم آگ بطور چارہ استعمال کرتے ہیں۔ کماد کے آگ کو تو بطور چارہ استعمال کرنا ہی چاہئے کیونکہ وہ اسی کام کے لئے مفید ہے مگر تمام کماد کو چارہ کے واسطے استعمال کرنا سود مند نہیں ہے کماد سے گڑ، کھانڈ اور شکر بنانا ہی مفید ہے علاوہ ازیں امسال رقبہ زیر کاشت کماد بمقابلہ دوسرے سالوں کے کم ہے کیونکہ اعلیٰ بیج کماد کا نایاب و گراں تھا اس لئے زمیندار ابھی سے موسم سرما میں چارے کی کمی کے خطرہ کو محسوس کر رہے ہیں اب رہا یہ سوال کہ سبز چارہ کی کمی کا کیا بندوبست کیا جائے اس کے واسطے زمینداروں کو چاہئے کہ وہ ماہ اسوج یعنی نصف ماہ ستمبر میں برسیم کی کاشت کریں۔ اس کی فصل ماہ جیٹھ تک رہتی ہے۔ طریق کاشت سینجی کی طرح ہے۔ مگر اس کو صرف

ماہ اسوج میں کاشت کر کے آخیر ماہ بساکھ سے لیکر نصف جیٹھ تک سات عدد کٹائیاں لی جا سکتی ہیں۔ ہر ایک کٹائی کا وزن فی ایکڑ اوسط وزنی سینجی فی ایکڑ کے تقریباً

# دھوکے سے بچیں!

کوی نود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ

# "امرت دھارا"

(زمانے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اس کی نقلیں بنانا شروع کر دیں اور کئیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دھارا کا نسخہ بجز منتظمین کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے اس لئے ہوشیار رہئے اور

## اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

خط و کتابت کرتے وقت پتہ:- امرت دھارا (۲۳) لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور



# مومیائی

۵/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ بیزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت، بچے، بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۱/۸ پاؤ بھر ۳/ مع محصول ڈاک یا لک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

(۸۳۵)

## تازہ ترین شہادات

**جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ**

"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (۵ اگست ۱۹۳۵ء)

**جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب قصور لاہور**

مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں" (۱۳-۵ اگست ۱۹۳۵ء)

**جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج**

"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست مومن بھوری ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۰-۵ اگست ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرت سر



# سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱/

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)



**کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کریں۔**

(مہتمم کتب خانہ)



**اکسیر ہاضمہ** اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اس کے کیا کیا فوائد ہیں اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

**اکسیر موتی دانت**۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کر کے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اس کا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

۲۴/۵۱

## تمام دنیا میں بے مثل

## سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

## تمام دنیا میں بےنظیر

## مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

---

## ہر خاص وعام کو اطلاع

## پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۱۰/۱۲

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (سے)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

## فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ عـ ۱۶۵۷

۲۵/۲۵

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل واولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے ہر دو جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتے ہیں۔ نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، روہے (گردولس) ڈھاکہ، نزلہ ناخونہ، رتوندی سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور بنہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں حکیموں، ویدوں، روسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

---

## خورشید صداقت

اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ اور رسالت محمدیہ کو عقل وحکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ عبارت عام فہم اور سلیس۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

---

## شان قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید دیوبندی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت ۵ر

## اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت صرف چار آنے (۴ر)

## ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانی ست دہرم۔ موصوف کے نام اور نودوار مضامین سے ناظرین بخوبی واقف ہیں جن کے مضامین کو پڑھ پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے حیران ہوچکے ہیں۔ اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعوے ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپیہ خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کرسکتا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ درجہ۔ قیمت صرف عہ (ایک روپیہ چار آنہ)

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرت سر

ahnafmuslim.de

# شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح کے عربی رسائل کے اُردو تراجم

## الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیا الشیطان

ترجمہ اُردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ مکاروں کے بے شمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے بااخلاص اولیاء اللہ حضرت جنید رح، حضرت بایزید بسطامی رح، حضرت ابوسفیان دارانی رح وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے اور اس ضمن میں امام ابن تیمیہ رح نے قرآن وحدیث کے اہم مطالب کی تفسیر بھی کر دی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیار نبوت عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت عیسےٰؑ سے کیونکر افضل ہے قیمت صرف عہ

## کتاب الوسیلہ

اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات، زیارت القبور، بدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور ان کے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا ہے۔ حجم ۲۸۴ صفحات۔ قیمت بلا جلد ۱۲؍ مجلد ۲ روپے

## تفسیر سورہ اخلاص

جامع و مکمل تفسیر ہے۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے احباب کو ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ اس کتاب کو رٹ کرنے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ حجم ۲۱۲ صفحات۔ قیمت ۸؍

## رحلت مصطفےٰ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍

## الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید

مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر دکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنےٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلہ توحید پر سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۳؍

## اسوۂ حسنہ

زاد المعاد فی ھدی الرسول) کا اردو ترجمہ جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات عبادات اور غزوات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت بے جلد ۶؍ مجلد ۱۲؍

## الآثار المتبوعہ بجواب الاعلام المرفوعہ

اس کتاب میں احادیث صحیحہ سے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک ہونے کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے دلائل رکیکہ اور ادعائی و احتمالی اجماع کی دانشگاف تردید کی گئی ہے۔

قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## تفسیر آیۂ کریمہ

یعنی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کی تفسیر ہے۔ جسے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی تفسیر میں تمام مفسرین سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سب سے اول لفظ دعاء پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں دفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ افضل ترین دعا کونسی ہے۔ قیمت صرف ۲؍

## تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں امام صاحب موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب۔ ملک۔ الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلال سے راجح ترین قول کی تحقیق کی گئی ہے۔ آیہ من الجنۃ والناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۹؍

## ائمہ اسلام

اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہایت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

(۶۳۴)

ahmadimuslim.de

**بندگی** } ترجمہ رسالہ العبودیت۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں یا ایہا الناس اعبدوا ربکم کی نہایت جامع اور مبسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۱۲ روپے

**اصحاب صفہ** } امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ مکہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰/

**العروۃ الوثقیٰ** } ترجمہ "الواسطۃ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور کتاب و سنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲/

**العقیدۃ الواسطیۃ** } (ترجمہ اردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی، اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے اس کی پوری پوری تشریح ہے ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری، نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶/

**زیارۃ القبور** } اردو مع متن عربی۔ اس میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں گویا اہل بدعت کی تردید میں ہے۔ قیمت ۹/

**مجذوب** } "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ اس کتاب میں مجذوب، مجنون، اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا ہمارا دراصل نہایت یاس انگیز عملی اغلاط ہے اور فرمایا ہے کہ جو قوم پاگلوں کو ولی اللہ سمجھے اس پر فلاح و بہبود کے دروازے کھلنا کس قدر محال ہے قیمت ۲/

**تفسیر سورۃ الکوثر** } اردو ترجمہ از مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ واقعی نا بلدید کتاب ہے۔ قیمت ۲/

**مناظرہ ابن تیمیہ** } بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی خود شیخ موصوف کی قلم حقیقت رقم نے لکھا ہے۔ قیمت ۵/

**درجات الیقین** } صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں۔ اس میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲/

**سیرت امام ابن تیمیہ** } مصنفہ چودھری غلام رسول صاحب مہر چیف ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب"۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم تربیت، تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلا و مصیبتیں، جہاد بالسیف، مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور، قیام دمشق قید اور وفات، عام اخلاق اور تصانیف۔ حضرت امام اور بعد کا دور، قابل کتاب ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۹/

**اسلامی تصوف**

از علامہ ابن قیمؒ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے، صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت، اور سالک باللہ کا تمامتر انحصار، رسول اللہ صلعم کی لائی ہوئی شریعت کے اتباع پر ہے اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا صوفی، فقیر یا سالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو طریقت اور حقیقت میں معرفت الٰہی کے حصول کے لئے اسی شاہراہ شریعت کے صراط مستقیم کو اپنا نصب العین بنائے۔ نیز درجات قرب و مقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ نادر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

**نوٹ:-** ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب کے لئے وی پی نہیں بھیجا جائیگا اور محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔ کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں:-

## الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید و اجتہاد پر ایک بے مثل اور بینظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت مشرح و بسیط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲/ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

**دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۸، ۴۹

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ۱۲ |
| رؤسا وجاگیرداران سے " | ۸ |
| عام خریداران سے " | ۵ |
| " " ششماہی | ۲/۱۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ - - - - - | ۲ |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

## امرتسر ۵ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## احتجاجی تعطیل

67556

پنجاب میں اسلامی روزانہ اخبارات پر حکومت کے تشدد کرنے پر اظہار ناراضگی کرنے کو پنجابی مسلم اخباری برادری نے فیصلہ کیا کہ روزانہ اخبار دو روز ۲۷-۲۸ ستمبر کو بند رہیں اور ہفتہ وار ایک روز ۲۷ یا ۲۸ کو بند رہیں۔ یہ فیصلہ اس وقت (۱۹ ستمبر کو) ہمیں پہنچا۔ جس وقت اہلحدیث مورخہ ۲۰ ستمبر ڈاک خانہ میں جانے کو تھا۔ اس لئے اس میں اعلان نہ ہوسکا کہ ۲۷ تاریخ کا پرچہ احتجاجاً بند رہیگا لہٰذا ۲۷ کو اہلحدیث جاری نہ ہوا۔ تاہم آج کے پرچے میں قدرے اضافہ کرکے اسی کو دو نمبروں کے قائم مقام کیا گیا۔ خدا ہماری مشکلات آسان کرے۔ (مینجر)

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| احتجاجی تعطیل - - - - - | ص۱ |
| انتخاب الاخبار - - - - | ص۲ |
| وہابیت پر بہتان - - - - | ص۳ |
| خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم - - - | ص۵ |
| بارقہ سیف - - - - - - | ص۱۰ |
| براہین احمدیہ کیوں نامکمل رہی۔ - - | ص۱۱ |
| وید درشن ص۱۳ - اعتراف کفر - - - | ص۱۴ |
| انجمن اہلحدیث مدراس ص۱۶ - اکمل البیان۔ | ص۱۷ |
| جواب طلب از الفقیہ ص۱۹ جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث | ص۲۰ |
| نماز میں پیروں کا ملانا ص۲۲ - فتاوے۔ | ص۲۳ |
| متفرقات ص۲۳ - ملکی مطلع - - - | ص۲۵ |
| اشتہارات - - - - - | ص۲۷ - ۳۲ |


العقل والنقل - جس میں مستند حوالوں اور عقلیانہ مباحث کے بعد ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف ...

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**احباب صوبہ بہار اطلاع دیں** اس ہفتہ خبر آئی ہے کہ شمالی صوبہ بہار میں پانی کے سیلاب سے سخت تباہی ہوئی ہے۔ اس طرف کے احباب کرام خصوصاً مولانا عبد النور، مولوی علی، ڈاکٹر فرید وغیرہ صاحبان جلدی اطلاع دیں۔ اور دریافت خیریت کے خط بھی لکھے ہیں۔ (ابو الوفاء)

—— امرتسر بلدیہ کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۵ تا ۲۸ ستمبر ۱۵۴ بچے پیدا ہوئے اور ۲۰ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں ۲ ہیضہ کی تھیں۔

—— ۲۰ ستمبر کو امرتسر میں یوم شہید گنج منایا گیا۔

—— پیر جماعت علیشاہ صاحب نے ہندوؤں سے بائیکاٹ کرنے کی تحریک شروع کرائی تھی جس کا اثر لاہور، امرتسر وغیرہ جگہوں میں ہوتا گیا۔ جس سے ہندو مسلم اتحاد کو سخت ضعف پہنچنے کے علاوہ طرفین کو تمدنی اور تجارتی نقصان بہت پہنچا۔ لاہور کے ہندوؤں نے اپنے سرمایہ سے ایک ہندو سبزی منڈی کھولدی ہے۔

—— پنجاب میں تلوار رکھنے کی اجازت ہر جگہ دی گئی ہے مگر تلوار بنانے یا فروخت کرنے کے لئے باقاعدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائسنس حاصل کرنا پڑیگا۔

—— اسمبلی میں مسٹر آصف علی نے بیان کیا ہے کہ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۳ء کے درمیان ہندوستان میں ۴۳ ہزار قتل ہوئے۔ جن میں سے ۵۴ ہزار مقتولوں کے قاتلوں کا پتہ نہیں لگ سکا۔

—— درنگاچم میں ایک ڈاکٹر کے گھر خود بخود پتھر برستے ہیں۔ اشیاء ایک دوسری جگہوں سے منتقل ہو جاتی ہیں۔ کسی کسی وقت آگ کے شعلے بھی نمودار ہو جاتے ہیں۔

—— الور میں گورنمنٹ ہند کے حکم سے ایجنٹ گورنر جنرل نے ایک دربار منعقد کیا جس میں اعلان کیا کہ قرضہ اتارنے کے لئے جو از کم پندرہ سال تک گورنمنٹ کا کنٹرول رہے گا اور اس عرصہ تک مہاراجہ صاحب کی واپسی کا کوئی امکان نہیں۔

—— اورنگ آباد دکن میں ایک مسلم خاتون ۱۳۵ برس کی عمر پاکر فوت ہوئی ہے۔ جس کی صحت تا دم مرگ بہت اچھی رہی۔

—— پورنیہ میں بارش کی کثرت سے بہت سے مکانات غرق ہو رہے ہیں۔

—— جاپان میں سیلاب سے اسی ہزار مکانات گر گئے۔

—— کونسل آف سٹیٹ نے کریمنل لا امنڈمنٹ بل (کالا بل) پاس کر دیا ہے۔

## ناظرین نوٹ کرلیں

اخبار ہذا کے صفحہ ۲۳ پر حساب دوستاں درج کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ سب صاحبان کا فرض اولین یہ ہے کہ اسے ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ مہلت یا انکار کی اطلاع ۲۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بھیجدیں ورنہ یکم نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

**نوٹ** جن حضرات کی میعاد مہلت ماہ اکتوبر میں ختم ہے وہ مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں کیونکہ اکتوبر میں اخباری سال ختم ہو جائیگا۔ اس لئے سب بقایاجات بھی صاف ہو جانے چاہئیں۔

**بیرون ہند** والے احباب بھی اپنا اپنا بقایا روانہ کر دیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— امرتسر میں ۲۹ ستمبر کو مرزائیوں نے یوم تبلیغ منایا اور جلسہ بھی کیا جس کے انسداد کے لئے انجمن اہلحدیث امرتسر کی طرف سے آسمانی نکاح کے متعلق اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے گئے اور مجلس اہل حدیث کی طرف سے کٹرہ حکیماں میں جلسہ بھی کیا گیا۔

—— ایک برطانوی سائنسدان نے ایک ایسی خوفناک گیس تیار کی ہے جسے اگر میدان جنگ میں چھوڑ دیا جائے تو ہوائی جہازوں کے انجن وغیرہ سب بے کار ہو جاتے ہیں اور گیس کے بجائیں بجانے سے تمام فضا ایسی مکدر ہو جاتی ہے کہ اس سے سانس لینے والے مر جاتے ہیں۔

—— اٹلی اور ابی سینیا کا معاملہ ابھی لیگ کے در پیش ہے۔ ۱۴۔ اکتوبر تک اگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو ۱۵۔ اکتوبر کو اٹلی ابی سینیا پر حملہ کر دے گا۔

—— ڈرہم میں مکھیوں کے علاج کے لئے ایک ہسپتال قائم ہوا ہے۔

—— دی آنا میں ایک کتاب ہے جس کی لمبائی ۴ فٹ اور عرض ۳ فٹ ہے۔

—— مانچسٹر کے ایک ہسپتال میں مصنوعی پھیپھڑے تیار کئے گئے ہیں تاکہ جس مریض کے پھیپھڑے سانس نہ لے سکیں ان میں لگا دئیے جائیں۔

—— انگلستان کے ایک ماہر نے حساب لگایا ہے کہ وہاں کے ممالک میں صرف گندم کی فی کس سالانہ مندرجہ ذیل شرح سے خرچ ہوتی ہے۔ فرانس ۵۰۴ پونڈ۔ اٹلی ۳۳۰ پونڈ۔ انگلستان ۳۱۰ جرمنی ۱۵۰۔ اور ڈنمارک میں صرف ۹۰ پونڈ۔

**روغن برق** درد اعضاء کے لئے موجد نے ایجاد کیا ہے انشاء اللہ مفید چیز ہے۔ قیمت ۸/۔ پتہ قمر الدین بدر الدین چوک الہ آباد (یو۔پی)

**حافظ نور الدین لودھانوی** مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن پٹنہ ضلع کشتنا (مدراس) حافظ صاحب موصوف سے اپنا مسودہ کتاب طلب کرتے ہیں۔ مہربانی کرکے بذریعہ رجسٹری بھیجکر مشکور فرمائیں ورنہ شکایت پیدا ہوگی۔ (راقم عبد الرحیم پیش امام مسجد اہل حدیث پٹنہ)

**غریب فنڈ** از فتوی فنڈ ۸ مطابق بذمہ منظور عدالت یا

**اگر آپ**

غیر مسلم کی قلم سے اپنے ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی ہوئی پڑھنا چاہتے ہیں تو **عرب کا چاند** مطالعہ کریں جو حال ہی میں سوامی لکشمن جی نے تصنیف کی ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۵ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

## وہابیت پر بہتان

(۷)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا جواب ع۳۴ تک درج ہوا ہے۔ آج پنیتیسویں ع۳۵ سے شروع ہوتا ہے:۔

**اعتراض ع۳۵** } مولوی عنایت اللہ غیر مقلد کا عقیدہ تھا کہ مولوی عبدالوہاب وہابی ظلی نبی تھے۔ رسالہ عقائد فاسدہ ص۳ امام اعظم رحمۃ اللہ جیسے بزرگ لوگوں کی تقلید سے نکلنے کا یہ فائدہ تو ہوا کہ اب مرزا کی طرح نبوت کے دعوے ہونے لگے اور آگے بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کر دیں تو کچھ بعید نہیں"

**جواب ع۳۵** } یہ کتاب ہم نے دیکھی سنی نہ تھی اس لئے ہم نے مولوی عنایت اللہ صاحب سے کتاب مذکور طلب کی تو ان کی طرف سے حسب ذیل جواب آیا:۔

عقائد فاسدہ کے نام سے آج تک میں نے کوئی رسالہ تصنیف نہیں کیا۔ہاں مولوی عبدالوہاب صاحب کے ایک مخالف نے شائع کیا تھا جس میں اس نے میری وساطت سے موصوف (مرحوم) کی طرف ظلی نبوت کا دعویٰ منسوب کر دیا۔ حالانکہ نہ میں نے اور نہ موصوف (مرحوم) نے کبھی ایسا بیان کیا اور نہ کبھی ایسا لکھا۔ (عنایت اللہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء

از گجرات (پنجاب)

**اہلحدیث** | یہ جواب تو تمہارے فرضی منصف نے تم کو دیا ہے۔ پیر کے مرید اور استاد کے شاگرد ہو تو رسالہ تلاش کر کے ملتان کے حکیم لطف اللہ صاحب کی تصدیق سے اس کی عبارت ہمیں بھیجو تو ہم اپنا جواب دینگے سر دست تم سے اتنا پوچھتے ہیں کہ جھوٹ کی سزا قرآن مجید میں کیا ہے؟

**اعتراض ع۳۶** } اگر رسول اللہ صلعم یا حضرت علی یا کسی ولی کو یہ خیال کر کے ندا کرے کہ ان کی شنوائی عامۃ الناس سے بڑھ کر ہے تو شرک نہیں۔ ہدیۃ المہدی ص۲۵ جزو اول۔ لیکن آج کل کے غیر مقلد مثلاً ثناء اللہ وغیرہ شرک کہتے ہیں تو اب ثناء اللہ کو مشرک کہیں یا اُن کے پہلوں کو فیصلہ وہابیہ کے ہاتھ میں ہے۔"

**جواب ع۳۶** } بے شک یہ حوالہ ملتا ہے مگر تمہیں تو خوش ہونا چاہئے تھا کوئی تو اس خیال میں تمہارے ساتھ ملا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ شکر کرتے ہوئے کہتے

کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں

ہاں ہم اس کے قائل نہیں۔ پس ہم سے جواب سنو! کچھ شک نہیں کہ غیر مرئی غیر مسموع اور امر غائب کی بابت مذہبی صورت میں اعتقاد رکھنا نص صریح پر مبنی ہوتا ہے۔ علماء اصول نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ خبر واحد پر بھی اعتقاد دینی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ محض خیالات پر بنا کر کے ایک ہوائی قلعہ تعمیر کیا جائے۔ اللہ سے ڈر کر انصاف سے کہو کہ یہ خیال کر لینا کہ فوت شدہ بزرگوں کو زندہ افراد سے زیادہ قوت سماع ہے۔ ہم اس خیال کو بمقابلہ نص صریح محض خیالِ خام سمجھتے ہیں۔ نص صریح پر ہمارا ایمان ہے پس تم بھی وہ نص صریح سنو جس میں کل مدعوین فوت شدہ کی عدم سماعت کا ذکر ہے بلکہ داعین پر سخت عتاب آیا ہے چنانچہ ارشاد ہے

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ

(پ۲۶۔ ع۱) کون زیادہ گمراہ ہے ان لوگوں سے جو اللہ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو ان کی فریاد قیامت تک بھی قبول نہ کریں۔ بلکہ ان کی دعا سے بھی غافل ہیں۔

بتائیے قرآن مجید کی نص صریح بتا رہی ہے کہ جن جن ※

**فیصلہ** | تم اگر فقہ کی کسی مستند کتاب میں یا علی یا نبی وغیرہ کا وظیفہ پڑھنا دکھا دو تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم کو اس مسئلے میں حنفی جانیں گے۔ بس مشرک بدعتی کے لقب سے اگر ڈرتے ہو تو اپنے استاد پیر سے پوچھ کر کتب فقہ میں سے جلدی دکھاؤ ورنہ ہمیں اختیار ہوگا کہ ہم تم کو حنفی کہنے کی بجائے بدعتی کہیں۔

**اعتراض ع۳۷** } نواب صدیق حسن خان وہابی ابن قیم و علامہ شوکانی کو پکار کر یہ شعر فرماتے ہیں کہ جس دین میں غیر اللہ سے مدد بھی موجود ہے ؎

قبلۂ دیں مدد ے کعبۂ ایماں مدد ے

ابن قیم مدد ے قاضیٔ شوکاں مدد ے

رسالہ ہدیۃ المہدی ص۲۳ ج ۱۔ اور رسالہ نفح الطیب ص۴۹ و ص۴۵ لیکن ثناء اللہ جیسے نکامی مجتہد اسے شرک کہتے ہیں۔ اب وہابی فیصلہ دیں کہ اُن میں سے کونسا مشرک ہے۔ اور کون حدیث کا عامل ہے"

**جواب ع۳۷** } نواب صاحب مرحوم کا قول محض شاعرانہ تخیل پر ہے۔ فن شاعری میں محبوب کو متصور کر کے حکم لگا دیا جاتا ہے اور یہ فن شعر میں خوبی ہے۔ عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کے تصور (محض خیال) کو سامنے رکھ کر ایسی خیالی باتیں کہتا ہے جو زندوں کے حق میں کہنی چاہئیں۔ (باقی)

※ بزرگوں سے لوگ دعائیں مانگتے ہیں خواہ وہ حضرت مسیح ہوں یا پیر عبدالقادر سب ان پکارنے والوں کی دعا سے بے خبر ہیں اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ۔ خدارا بتاؤ کہ ہم ایسی نص صریح پر اعتقاد کر کے تمہارے خیال کو مشرکانہ خیال کیوں نہ کہیں۔

(۹۳۱)

عجبت لمسراہا وانیٰ تخلصت
لدی وباب السجن دونی مغلق

(میں حیران ہوں کہ میری محبوبہ میرے پاس کیسے آجاتی ہے حالانکہ جیل کا دروازہ بند ہوتا ہے) محض خیال ہے واقعہ نہیں۔ اس قسم کے تخیلات ہر زبان میں ملتے ہیں فن شاعری میں یہ مستحسن سمجھے جاتے ہیں۔ نواب صاحب کا یہ مقولہ بھی شاعری حیثیت سے ہے۔ مذہبی حیثیت کا فتوےٰ نہیں ہے۔

**اعتراض ع۳۸** } مولوی وحیدالزمان غیرمقلد نے کہا۔ کہ آنحضرت نے لوگوں کو اہلبیت کی تقلید کا حکم فرمایا۔ ہدیۃ المہدی صفہ۹ اب جو وہابی تقلید کو حدیث سے ثابت شدہ نہیں مانتے تو وہ قطعاً جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اُن کے بڑے اس کو تسلیم کرچکے ہیں“

**جواب ع۳۸** } جھوٹ سب کاموں میں برا ہے۔ خصوصًا مذہبی کام میں تو بدترین عادت ہے کیونکہ جس مذہب کی حمایت میں جھوٹ بولا جاتا ہے وہ مذہب خود بھی جھوٹ کو برا کہہ کر موجب لعنت قرار دیتا ہے اس لئے میں ایسے لوگوں کو جو مذہبی مناظرات میں جھوٹ بولتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ سے ڈر کر اس بدعادت کو چھوڑ دیں۔ ہدیۃ المہدی مصنفہ مولوی وحیدالزمان مرحوم کا حوالہ بالکل غلط ہے۔ سچے ہو تو صفحہ مذکور سے عبارت لکھ کر ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ملتانی کی تصدیق سے ہمیں بھیج دو۔ ہم جواب کے ذمہ وار ہیں۔

**اور سنو!** بھلا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کی تقلید کا حکم فرمایا ہے تو پھر تم حنفیوں نے کیوں غیر اہل بیت کی تقلید شروع کی۔ پھر ایسا کرنے سے تم فرمان نبوی کے منکر ہوئے یا نہ؟ کیا تمہارے ائمہ اربعہ میں سے کوئی ایک بھی اہل بیت میں سے (سید) ہوئے ہیں؟ اپنے استاد اور پیرومرشد سے اس کا جواب پوچھو۔

**اعتراض ع۳۹** } مرد اگر انتہائے مغرب میں ہو تو بھی نسب ثابت ہوگی۔ مسک الختام مؤلفہ صدیق صفہ۵۴ جلد۲۔ اب بھی وہابیہ اگر فقہ پر اعتراض کریں تو اس کا جواب لینے آئیں ورنہ منہ کی کھانی پڑیگی“

**جواب ع۳۹** } تمہارے حوالے کو ہم نے ”مسک الختام“ مقام محولہ کے علاوہ ادھر ادھر بھی دیکھا مگر نہیں ملا۔ آخر ہم نے سمجھا کہ تمہیں اور تمہارے سکھانے والے (اصل لکھنے والے پیرومرشد) کو سہو ہوگیا۔ کتاب کا نام ”دُرمختار“ ہے جو حنفی مذہب کی معتبر اور مستند کتاب ہے اس میں لکھا ہے:۔

کتزوج المغربی بمشرقیۃ بینہما سنۃ فولدت لستۃ اشہر مذ تزوّجہا لتصورہ کرامۃ (درمختار فصل ثبوت النسب)

(ترجمہ) مغربی (یورپی) کسی مشرقیہ (ہندوستانی عورت) سے نکاح کرے جن میں ایک سال کی مسافت حائل ہو نکاح سے چھ ماہ بعد وہ ہندوستانیہ بچہ جنے تو اس مغربی کا ہوگا۔ ممکن ہے کرامت سے حمل ہوگیا ہو۔“ (جل جلالہٗ)

**ملتانی حنفیو!** تمہارا مصنف بھی کیسا بھولا بھالا ہے جو اپنے کرامتی حمل کو وہابیوں کی طرف نسبت کرتا ہے۔

**اعتراض ع۴۰** } ”وہابیوں کے نزدیک انڈے سے بکارت توڑنا تو بجائے خود دانتوں سے ذکر کو جڑ سے توڑ لینا بھی جائز ہے۔ کتاب حل مشکلات۔ بخاری صفہ۹ مؤلفہ بنارسی۔ نہ تقلید کرنے کے بعد کیسی مشکلات حل ہو رہی ہیں۔ واللہ اعلم یہ کس حدیث پر عمل ہے۔ شرم سے ڈوب ہی نہیں مرتے۔“

**جواب ع۴۰** } یہاں بھی ہمیں وہی کذب بیانی کی شکایت ہے۔ حوالہ مذکور جب ہمیں نہ ملا تو ہم نے مصنف کتاب (مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی سلمہ) کو بغرض تحقیق خط لکھا۔ جو جواب آیا وہ یہ ہے:۔

”میں نے اپنی کسی تصنیف میں یہ نہیں لکھا ہے کہ دانتوں سے ذکر جڑ سے توڑ ڈالنا جائز ہے یہ ملتانی خبیث کا جھوٹ اور افترا بہتان ہے“ (ابوالقاسم)

**اعتراض ع۴۱** } ”مُنڈے بازی میں حد نہیں۔ مسک الختام صفہ۴۳۳ ج ۲۔ یہ ہے قرآن فہمی کا عالم اور خود بخود بلا تقلیدِ امام حدیث پڑھنے کا نتیجہ کہ مُنڈے بازی میں کسی قسم کی حد اور سزا بھی نہیں۔ بیشک کرتے رہیں۔ ھذا ھو المرام واللہ اعلم بحقیقت الکلام“

**جواب ع۴۱** } ہر چند ہم نے مسک الختام میں یہ مسئلہ تلاش کیا ہمیں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے سمجھا یہ بھی معترض کے مجموعہ کذبات سے ایک کذب ہے۔

**سنو!** ہم بتاتے ہیں اس میں بھی مصنف (معترض) کو سہو و نسیان ہوا ہے۔ ہم مصنف کو اصل عبارت مع کتاب کے بتاتے ہیں۔ مگر پہلے ہم پوچھتے ہیں کہ ”ہدایہ“ کس مذہب کی کتاب ہے۔ اگر نہیں جانتے تو اپنے علماء سے پوچھو پھر مندرجہ ذیل عبارت پڑھو نہ پڑھ سکتے ہو تو کسی پڑھے ہوئے سے سمجھ لو۔ سنو!

من اتی امرءۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفۃ ویعزر (ھدایہ کتاب الحدود) یعنی جو کوئی عورت سے مکروہ جگہ میں ملاپ کرے یا لڑکے سے لواطت کرے تو اس پر حد نہیں بلکہ اس کو تعزیر دی جائے“

ایماندار اور راست گو ہو تو اس عبارت کے آگے اپنا سنہری مقولہ لکھ لو جو بالفاظ ناشائستہ یہ ہے ”منڈے بازی میں کسی قسم کی حد اور سزا نہیں بے شک کرتے رہیں۔“

سہ کہو جی یہ کون دھرم ہے؟

سردست تو یہی جواب ہے اگر آپ ان دو نمبروں کی اصل عبارت بتصدیق سید صدرالدین صاحب مخدوم ملتانی ہمیں بھیج دیںگے تو ہم جواب کے ذمہ دار ہوں گے۔

**نوٹ** واقعی بات یہ ہے کہ شرم سے ڈوب مرنا جینے سے اچھا ہے۔ مگر کس کو؟ جس کا جھوٹ مثل شمس و قمر کے نمایاں ہو۔ سہ

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(نوٹ) رسالہ زیر تبصرہ کا جواب ختم ہوگیا (مدیر)

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

## بجواب قادیانی ٹریکٹ

(بقلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرت سری)

منکر ختم نبوت ہو کے اہل قادیان
اپنے وقتوں کے ثمود و عاد ہو جانے لگے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین. یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔" (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا قادیانی طبع اول صفحہ ۶۱۴ طبع دوم)

اس آیت میں خدا تعالیٰ بغیر شک و شبہ الفاظ کے ساتھ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا کر نہیں بھیجا جائے گا۔" (ازالہ صفحہ ۵۸۶ ط ۱ / ۲۴۳ ط ۲)

پس جس صورت میں کہ
"خدائے رحیم و کریم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر مذکورہ فرما دیا کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں آنے گا۔" (قول مرزا مندرجہ حمامۃ البشریٰ)

پھر اس پر مزید تشریح یہ کہ
"حدیث لا نبی بعدی میں (لا) نفی عام ہے۔" (ایام الصلح اردو مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۱۴۶)

اور نبی العربی فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرما دیا کہ
"دنیا کے اخیر تک قریب تیس ۳۰ کے دجال پیدا ہونگے" (ازالہ صفحہ ۱۹۹ ط ۱ / ۸۱ ط ۲)

جو نبوت کا دعوے کریں گے۔ تو اب کس کا دل گردہ ہے کہ کلمہ گو ہوتے ہوئے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی کے پیدا ہونے کا یقین و ایمان تو بڑا درجہ ہے وہم و گمان بھی کرے

پس کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعیان اسلام بلکہ اسلام کے بلا شرکت غیرے واحد ٹھیکہ داروں کا ایک گروہ طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اس منصوص و مبرہن متفقہ اجماعی مسئلہ میں رخنہ اندازی پر کمربستہ ہے۔ آہ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس وقت ہمارے سامنے مرزائیوں کا ایک چو ورقہ اشتہار ہے جو مولوی محمد علی اجمیری پنجابی نے لکھا اور ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے شائع کیا۔ یہ ٹریکٹ ہمیں بعض احباب کی طرف سے برائے جواب ارسال کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہم مسئلہ ختم نبوت کو اپنی تصنیف "محمدیہ پاکٹ بک" میں بشرح و بسط ختم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی اور مضمون لکھنے کی ہمارے نزدیک قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی مگر بپاس خاطر احباب مرسلہ اشتہار کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

مرزائی اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی دو قسم کے ہیں ایک شریعت والے۔ دوم بلا شریعت۔ آنحضرت صلعم پہلی قسم کے خاتم ہیں دوسری کے نہیں۔

اس دعویٰ پر مشتہر نے چند بزرگان دین کے اقوال سے استشہاد کیا ہے۔

**مجمل جواب** مرزائی مولوی صاحب راقم ہیں:-

"آنحضرت نے ایک طرف یہ فرمایا کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا۔ دوسری طرف مسیح موعود کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے اسے چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے ان دونوں قسم کی احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے علماء سلف اس نتیجہ پر پہنچے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کے بند ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضور کے بعد تشریعی نبوت بند ہے اور مسیح موعود چونکہ آپ کی شریعت کا خادم ہوگا اس لئے اس کی نبوت نہ آیت خاتم النبیین کے منافی ہے اور نہ حدیث لا نبی بعدی کے مخالف۔"

(مرزائی تبلیغی ٹریکٹ نمبر ۳ صفحہ ۲)

اس تحریر سے بر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ جن علماء نے آنحضرت کو صرف صاحب شریعت انبیاء کا خاتم قرار دیا ہے محض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو ملحوظ رکھ کر قرار دیا ہے نہ کسی مراقی و ہسٹریا دورہ گردہ و ذیابیطس کے مارے ہوئے دیہاتی مولود کے دعوئے نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منافی ختم نبوت نہیں سمجھا۔ ہمارا علی الاعلان چیلنج ہے کہ

(۱) ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں حضور کے بعد سوائے حضرت مسیح کے کسی اور نبی کی آمد کو صحیح قرار دیا گیا ہو۔

(۲) ایک بھی صحابی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

(۳) ایک بھی تابعی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو۔

(۴) ایک بھی امام " " " " " " "

(۵) ایک بھی مجدد " " " " " " "

(۶) ایک بھی عالم " " " " " " "

(۷) ایک بھی صوفی " " " " " " "

(۸) ایک بھی مسلم " " " " " " "

پس مرزائیوں کا مسیح ابن مریم کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی کو احادیث نبویہ کا مصداق ٹھہرانا غلط بلکہ افتراء ہے۔ حاصل یہ کہ مذکورہ بالا بیان کی بنا پر ہر مرزائی پر لازم ہے کہ وہ یا تو احادیث و اقوال بزرگان سے سوائے مسیح ابن مریم کے کسی اور نبی کا بعد از خاتم النبیین آنا صحیح ثابت کریں یا مسئلہ ختم نبوت کی بجائے مرزا کے مسیح موعود ہونے پر بحث کریں۔

**مفصل جواب** مرزائی مولوی صاحب نے سب سے پہلے اپنے دعوے پر قرآن مجید سے استدلال کیا ہے کہ

"قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں اول تشریعی دوم غیر تشریعی۔ نبوت غیر تشریعی کا حامل نبی پہلی شریعت کا تابع ہوتا ہے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی و

تقابل ثلاثہ، توریت، انجیل اور قرآن کا تقابل (۹۳۳) ... اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نُورٌ یحکم بِھا النبیون الذین اسلموا یعنی ہم نے موسٰے پر توراۃ اتاری اس میں ہدایت اور نور تھا اسی کے مطابق وہ انبیاء فیصلہ کرتے تھے جو فرمانبردار ہوئے"۔

**الجواب۔** مرزا صاحب قادیانی راقم ہیں :-

"حضرت عیسٰی بلکہ تمام انبیاء ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی ان کو خدا تعالے نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدایت تھی کہ ان کتابوں پر عمل کریں اور کرادیں جیسا کہ قرآن شریف اسی پر گواہ ہے"۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق ص $\frac{193}{189}$ ط ۱)

مولوی علی محمد صاحب! آپ پچھلے انبیاء میں سے بعض کو صاحب شریعت اور بعض کو بغیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں بخلاف اس کے آپ کے نبی جن کی صداقت ثابت کرنے کو آپ نے خدا پر افترا کیا ہے خود آپ کے خلاف بیان دیتے ہیں۔ بتلائیے! آپ دونوں میں کون کاذب ہے؟ ؎ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہمارے نزدیک آپ دونوں یکساں ہیں۔ وہ یوں کہ قرآن پاک کی جو آیت تم نے پیش کی ہے اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل میں بعض صاحب کتاب نبی تھے بعض بلا کتاب۔ پس مرزا صاحب کا سب کو صاحب کتاب لکھنا جھوٹ اور تمہارا بغیر کتاب والے انبیاء کو غیر تشریعی قرار دینا کذب۔ کیونکہ جو نبی بھی ہوا ہے خواہ بغیر کتاب کے ہو وہ صاحب شریعت ہوا ہے۔ بغیر تشریعی نبی ایک بھی نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں خبر ہی نہیں ہے کہ شریعت کس چیز کا نام ہے۔ سنئے صاحب! جہاں احکام منزل من اللہ شریعت کہلاتے ہیں۔ وہاں خود انبیاء کرام علیہم السلام کے اقوال و افعال بھی شریعت ہوتے ہیں۔ پڑھیے آیت وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (سورہ حشر) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الایۃ (اٰل عمران) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الایۃ (الاحزاب) یعنی ہمارا نبی جو کچھ تمہیں دے اسے لیلو۔ جس بات سے منع کرے ہٹ جاؤ۔ اے رسول کہہ دو! اگر تم لوگ خدا سے رشتہ الفت جوڑنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اے لوگو! ہمارا نبی تمہارے لئے بہترین و پسندیدہ نمونہ ہے۔

مرزائی مولوی صاحب! اگر تمہیں قرآن پاک پر ایمان نہ ہو تو سنو! خود تمہارا مقتدا و امام بھی یہی کہتا ہے:- "وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی یعنی نبی کی ہر ایک بات خدا تعالٰی کے حکم سے ہوتی ہے نبی کا زمانہ نزول شریعت کا زمانہ ہوتا ہے اور شریعت وہی ٹھہر جاتی ہے جو نبی عمل کرتا ہے"۔ (نور القرآن ع۲ ص۱)

بیان مذکورہ سے ثابت ہوگیا کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں اور جو بلا شریعت ہو وہ نبی کی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ پس تمہارا سابقہ انبیاء میں سے بعض کو غیر تشریعی نبی لکھنا غلط ہے۔ آگے چلو۔

اس کے بعد مرزائی مشتہر نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی کا بند ہونا مسلمہ فریقین ہے مگر نبوت غیر تشریعی ہمارے نزدیک آنحضرت صلعم کے بعد جاری ہے"۔

**الجواب۔** ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی نہیں ہوا۔ لہٰذا ہمارے علماء کرام کا یہ کہنا کہ آنحضرت پر نبوت تشریعی بند ہوگئی انہی معنوں میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پیدا ہوگا جس پر مثل انبیاء ایمان لانا فرض و واجب اور اس کے اقوال و افعال حجت شرعیہ ہوں کھلے لفظوں میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ

"بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی (دنیا) نبی نہیں آسکتا اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث (اولیاء علماء) رکھے گئے ہیں"۔

(شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا ص۲۸)

احمدی مولوی صاحب نے قرآن کے بعد حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ

"ابن ماجہ میں ہے کہ حضور نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا کہ اگر زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا اس حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے بعد ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ (حدیث) آیت خاتم النبیین کے مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے معنے ہیں۔ ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو"۔

**الجواب** اول تو یہ حدیث ہی جھوٹی ہے جہاں سے مرزائیوں نے اسے نقل کیا ہے یعنی ابن ماجہ سے وہیں اس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی متروک الحدیث ہے۔ ایسا ہی تہذیب التہذیب میں بہت سے ائمہ محدثین کے اقوال اس کے متعلق منقول ہیں کہ یہ ضعیف ہے ثقہ نہیں۔ منکر الحدیث ہے۔ ضعیف الحدیث۔ سکتوا عنہ وترکوا حدیثہ۔ ساقط۔ لا یکتب حدیثہ۔ روی مناکیر۔ لیس بالقوی۔ کذب بہ شعبۃ وغیرہ۔ اس کی تائید کی ہے۔ پس اس روایت کا ناقابل استناد ہونا اس طرح بھی ثابت ہے کہ صحیح الفاظ جو آنحضرت سے بوقت وفات ابراہیم منقول ہیں۔ یہ ہیں لو قضیٰ ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ یعنی اگر قضائے الٰہی میں آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو ابراہیم زندہ رہتا۔ لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ روایت صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی۔

باقی رہا ملا علی قاری کا اس روایت کی بنا پر آیت خاتم النبیین کے یہ معنے کرنا آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے باہر ہو۔ سو ظاہر ہے کہ امتی نبی حسب اصطلاح علماء و صوفیاء سلف مجازی نبی ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم اس مضمون میں بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام اس پر مفصل عرض کریں گے۔ وجہ یہ کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی ہوتا ہی نہیں

"رسول اور امتی کا مفہوم تباین ہے"۔

(ازالہ اوہام ص۲۳۳ ط ۲)

پس اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بقول ملا علی قاری اس میں صرف مجازی نبوت کا ذکر ہے۔ وہ بھی مخصوص بہ ابراہیم و عمر رحمۃ اللہ علیہما۔ ملا علی قاری رد کا مرکز

(۹۳۴)

یہ مذہب نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی حقیقی نبی بن سکیگا۔ وہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵۲ پر صاف فرماتے ہیں :۔

دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع " آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے "

آگے چل کر مرزائی مولوی صاحب نے حضرت شیخ ابن العربی و امام عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہما کی تحریرات پیش کی ہیں کہ وہ بھی صرف شریعت والی نبوت کے بند ہونے کے قائل ہیں۔ جواباً معروض ہے کہ اول تو مرزائیوں کو خاص طور پر شرم کرنی چاہئے کہ جس شخص (شیخ ابن العربی) کو خود مرزا قادیانی نے وحدت الوجود کا حامی کہہ کر ملحد زندیق ٹھہرایا ہے۔ (رسالہ تقریر اور خط) آج اسی شخص کی تحریروں سے مرزا کی نبوت ثابت کی جاتی ہے وہ بھی نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے مقابلہ پر۔ آہ پھر اس پر مزید لطف یہ کہ ان کی تحریرات میں بھی خیانت معنوی کی جاتی ہے۔ ہم سابقاً لکھ آئے ہیں کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں ہے۔ یہی مذہب ابن العربیؒ وغیرہ صوفیاء کرام کا ہے۔ ہاں ان کے یہاں ایک جدید اصطلاح ہے کہ جملہ انبیاء کو تو وہ رسول کہتے ہیں اور اولیاء امت کا نام نبی رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں :۔

الفرق بینھما ھو ان النبی اذا القی الیہ الروح شیئاً اقتصر بہ ذالک النبی علی نفسہ خاصۃ و یحرم علیہ ان یبلغ غیرہ ثم ان قیل لہ بلغ ما انزل الیک اما لطائفۃ مخصوصۃ کسائر الانبیاء او عامۃ لم یکن ذالک الا لمحمد سمی بھذا الوجہ رسولاً وان لم یخص فی نفسہ بحکم لا یکون لمن الیھم فھو رسول لا نبی واعنی بھا نبوۃ التشریع التی لا یکون للاولیاء۔ (الیواقیت والجواہر صفحہ ۲۵)

" یعنی نبی اور رسول کے درمیان فرق یہ ہے کہ نبی وہ ہے جس پر وحی خاص اس کی ذات کے لئے نازل ہو اور وہ اس کی تبلیغ پر مامور نہ ہو۔ پھر اگر کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ تو اپنی وحی کی تبلیغ کر خواہ کسی مخصوص قوم تک اس کی تبلیغ محدود ہے جیسا کہ تمام انبیاء کرام کا حال ہے یا اس کی تبلیغ عام ہے جیسا کہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کوئی نہیں ہوا۔ تو وہ شخص رسول ہے نبی نہیں ہے اور یہی معنے ہیں نبوت تشریعی کے یہ نبوت اولیاء کے لئے نہیں ہے "

نوٹ۔ مزید وضاحت کے لئے الیواقیت جلد ۲ صفحہ ۳۷ ملاحظہ ہو۔

حضرات! خدارا اس تحریر پر مکرر سہ کرر غور فرمائیے کہ صوفیاء کرام تو پچھلے تمام انبیاء کرام کو صاحب شریعت قرار دے کر صاف فرماتے ہیں کہ اس قسم کی نبوت اولیاء اللہ کے لئے نہیں ہے۔ مگر مرزائی مولوی کس قدر دھوکہ دیتے ہیں کہ گویا صوفیاء کرام ان سے متفق ہیں کہ نبی دو قسم ہیں۔ ایک تشریعی ایک غیر تشریعی۔ اف! کتنا فریب۔

اس کے بعد سید عبدالکریم جیلانی کے اقوال پیش کئے ہیں ان میں بھی اسی طرح دھوکہ بازی کی گئی کہ ان کے اصل مفہوم کو بگاڑ کر الٹا نتیجہ نکالا ہے۔ ہم ان کی تحریر کو بتمام و کمال نقل کئے دیتے ہیں ؎

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

امام موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت موسےٰ کو نو عدد الواح خدا کی طرف سے ملی تھیں جن میں سے وہ صرف سات کی تبلیغ پر مامور تھے اور بقایا ۲ کے ترک پر۔

" بخلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ما ترک شیئاً الا ابلغہ الینا۔ قال اللہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شئ وقال اللہ تعالیٰ وکل شئ فصلناہ تفصیلا و لھذا کانت ملتہ خیر الملل نسخ بدینہ جمیع الادیان لانہ اتی بجمیع ما اتوا بہ و زاد علیہ ما لم یاتوا بہ فنسخت ادیانھم لنقصہا و شھر دینہ بکمالہ قال اللہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و لم تنزل ھذہ الایۃ علی نبی غیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولو نزلت علی احد لکان ھو خاتم النبیین و ما صح ذالک الا لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت علیہ فکان خاتم النبیین لانہ لم یدع حکمۃ ولا ھدی ولا علما ولا سرا الا قد نبہ علیہ و اشار الیہ علی قدر یلیق بالتنبیہ لذالک السر اما تصریحا و اما تلویحا و اما اشارۃ و اما کنایۃ و اما استعارۃ و اما محکما و اما مفسرا و اما مئولا و اما متشابھا الی غیر ذالک من انواع البیان فلم یبق لغیرہ مدخلا فاستقل بالامر وختم النبوۃ لانہ ما ترک شیئاً یحتاج الیہ الا وقد جاء بہ فلا یجد الذی یاتی بعدہ من الکامل شیئاً مما ینبغی ان ینبہ علیہ الا وقد فعل صلی اللہ علیہ وسلم ذالک فیتبعہ ھذا الکامل کما نبہ علیہ و یصیر تابعا فانقطع حکم النبوۃ التشریع بعدہ وکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لانہ جاء بالکمال ولم یجی احد بذالک۔ فلو امر موسیٰ علیہ السلام بابلاغ اللوحین المختصین بہ لما کان یبعث عیسیٰ من بعدہ " (الانسان الکامل باب ۳۶ جلد اول صفحہ ۹۶-۹۹)

" یعنی حضرت موسیٰ تو دین الٰہی کی تکمیل نہ کر سکا مگر رسول کریم صلعم نے کوئی حصہ دین الٰہی کا نہیں چھوڑا جسے ہم تک پہنچا نہ دیا۔ چنانچہ قرآن اس پر شاہد ہے یہی باعث ہے کہ امت محمدیہ خیر الملل ٹھہری خدا نے اس امت کے دین کے ساتھ جمیع ادیان کو منسوخ کر دیا وجہ یہ کہ اس دین میں نہ صرف وہ تمام ہدایت موجود ہے جو پہلے دینوں میں تھی بلکہ علم و حکمت کے وہ بے بہا گوہر بھی چمک رہے جن کی روح پرور جھلک بھی پہلے لوگوں پر نہ پڑی تھی پس منسوخ ہوئے پہلے دین اس نقص کے سبب اور شہرۂ آفاق ہوا ہمارا دین اپنے کمال کے باعث۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آج کے دن کامل کر دیا میں نے دین تمہارا اور اتمام تک پہنچا دیں تم پر اپنی تمام نعمتیں نہیں اتاری گئی یہ آیت کسی اور نبی پر۔ اگر اتاری جاتی تو بس وہیں سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا۔ چونکہ اور کوئی نبی اس کا

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں ایک بینظیر کتاب از مولانا السید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث) (۹۳۵)

ahmadimuslim.de

اہل نہیں تھا ولہذا اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی الاعظم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔ پس آنحضرت پر سلسلہ انبیاء کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔ پس آنحضرت پر سلسلہ انبیاء کو اس واسطے ختم کیا گیا ہے کہ آپ نے نبوت کی کوئی حکمت کوئی ہدایت کوئی علم کوئی بھید شرمندہ حجاب نہ رکھا ہر بات تصریحاً وتلویحاً اشارۃً وکنایۃً واستعارۃً، محکماً ومفسراً مؤولاً ومتشابہاً اور اس کے علاوہ جملہ انواع کمال بیان کو کما حقہ بیان فرمایا۔ ایسا کہ اب کسی اور شخص کے لئے اس گلستان نبوت میں قدم رکھنے کو ایک انچ جگہ باقی نہیں۔ پھر سنو! کہ آنحضرت پر نبوت اس باعث ختم کی گئی کہ آپ نے کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی کہ ہمیں اس کی حاجت ہو اور کوئی دوسرا اسے آکر پورا کرے۔ اب ہر ایک انسان پر فرض ہے کہ وہ اس کامل واکمل رسول کے بتائے ہوئے طریق کی اتباع کرے۔ شریعت ختم ہو گئی رسول کریم پر اور آپ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اگر حضرت موسےٰ اپنی امت پر دین پورا کر جاتے اور وہ خاص ہر دو وحی پہنچا جاتے تو انہی پر نبوت ختم ہو جاتی اور حضرت عیسیٰ کو مبعوث نہ کیا جاتا۔"

حضرات! ملاحظہ فرمائیے کہ امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے کس عمدہ، احسن، مدلل اور معقول پیرائے میں ختم نبوت کا اظہار کیا اور اس کی حکمت بیان کی ہے کہ انبیاء آتے ہی ہادی بن کر ہیں۔ اب ہدایت مکمل ہو گئی۔ لہذا نبوت ختم۔ اگر حضرت موسےٰ دین پورا کر جاتے تو مسیح کی بعثت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پس حضرت ختم المرسلین مکمل ومختتم حکمت وہدایت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب نے سچ لکھا ہے کہ

"فلا حاجۃ لنا الی نبی بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم" (حمامۃ البشریٰ ص۴۹)

ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں

مرزائی مولوی صاحب کو ٹھوکر لگنے کا صرف یہ سبب ہے کہ وہ انبیاء کی دو قسمیں سمجھ بیٹھا ہے۔ ایک تشریعی اور دوسرے غیر تشریعی۔ پس جہاں اسے کسی کی عبارت میں نظر پڑی کہ آنحضرت پر شریعت ختم ہو گئی وہیں اس نے منہ کی کھائی اور جھٹ شور مچانا شروع کر دیا کہ دیکھو پچھلے علماء بھی ہمارے ہم خیال تھے۔

حالانکہ نبی بلا شریعت ہوتا ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد مرزائی راقم اشتہار نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب تفہیمات الہیہ سے ایک عبارت نقل کی ہے کہ اس میں بھی صاحب شریعت انبیاء کا ختم ہونا مرقوم ہے۔

اس کا بھی وہی جواب ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے نزدیک تمہاری طرح نبی دو قسم کے نہیں ہیں۔ پس اگر تمہیں شاہ صاحبؒ کے قول سے فائدہ لینا ہے تو پہلے ان کی کسی تحریر سے یہ ثابت کرو کہ وہ ایک گروہ انبیاء کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اقوال و اعمال اور ان کے افعال حجت شرعیہ نہیں ہیں ورنہ خاموش رہو۔

### ایں شور وفغاں چیزے نیست

سنو! حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ صاف فرماتے ہیں۔

"بعد از وے ہیچ پیغمبر نباشد"

(ترجمہ قرآن فارسی زیر آیت خاتم النبیین)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔ آگے چلکر مولانا عبد الحی لکھنوی کا قول لکھا ہے کہ

"آنحضرت کے زمانہ میں یا آپ کے بعد بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔"

**الجواب**۔ مولانا مرحوم کا عقیدہ یہ تھا کہ موجودہ ربع مسکوں کے علاوہ زمین کے اور طبقات بھی ہیں ان میں بھی ہماری زمین کی طرح انبیاء کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر ایک طبقہ میں ایک آدمؑ، شیثؑ، نوحؑ، موسےٰؑ، عیسےٰؑ، محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوا ہے جس طرح اس زمین پر حضرت محمد صلعم خاتم الانبیاء ہیں اسی طرح دوسرے طبقات میں بھی محمد خاتم الانبیاء صلعم ہوا۔ ان پر بھی یہی قرآن نازل ہوا۔

مولانا موصوف نے اس عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے وہ الفاظ لکھے ہیں جن سے مرزائی مولوی صاحب نے استدلال کیا ہے۔ میری نظر سے مولانا مرحوم کا اردو رسالہ "دافع الوساوس" جس کا حوالہ مرزائی مولوی نے دیا ہے نہیں گزرا۔ البتہ عربی رسالہ "زجر الناس" میں نے دیکھا۔ اس میں بھی یہی بحث ہے اور اس کے پہلے صفحہ پر ہی مولانا رحہ نے لکھا ہے کہ ہم نے اس مضمون پر اردو رسالہ بھی لکھا ہے۔ جس کا نام "دافع الوساوس" ہے۔

حاصل یہ کہ مولانا مرحوم کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ ہمارے اس طبقہ زمین پر کوئی رسول آنحضرت صلعم کے بعد آئے گا یا آسکتا ہے۔ بفرض محال مولانا کا یہی مطلب بھی ہو تو بھی ان کا یہ فرمانا کہ

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

صاف دلیل ہے کہ نبوت حقیقی جس میں انبیاء کے اقوال و افعال شریعت میں داخل ہیں ختم ہو گئی۔ باقی کیا رہی؟ صرف مجازی نبوت یعنی ولایت۔

مرزا جی خود راقم ہیں:-

"کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت وامامت وخلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔ (تشحیذ الاذہان جلد ۱ نمبر ۱ مکتوب مرزا)

آگے چلکر:- مرزائی مشتہر لکھتا ہے کہ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین بمعنی آخری نبی نہیں تھے وہ لکھتے ہیں کہ

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس ص۲۸)

**الجواب**۔ یہ عبارت ہی دال ہے کہ مولانا مرحوم آنحضرت صلعم پر سلسلہ انبیاء کو ختم جانتے اور مانتے تھے۔ اسی لئے تو آپ "بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو جائے" کے الفاظ لکھ رہے ہیں پس مولانا رح

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک مشہور کتاب کا دندان شکن جواب۔ قیمت عہ (مجلد ۸/) (۹۳۶)

صاحب کو اجراء نبوت کا قائل گردانا ایک شرمناک غلط بیانی ہے۔

حضرات! کسی امر کو فرضی طور پر تسلیم کر لینے سے اس کا امکان ثابت نہیں ہو جاتا۔ دیکھئے قرآن پاک میں ہے کہ قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین (زخرف پارہ ۲۵) تو کیا اس سے کوئی احمق خدا کے ہاں بیٹا ہونے کے امکان کو ثابت کرے تو وہ اس لائق نہوگا کہ اسے دماغی اصلاح کے لئے کسی شفاخانہ میں داخل کرایا جاوے۔

کہا جاتا ہے کہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحذیر الناس صفحہ پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں مانتے اور دیگر علماء سے اس بارے میں مختلف ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ یہ ان پر افترا ہے وہ آنحضرت صلعم کو اسی طرح خاتم النبیین سمجھتے تھے جس طرح دیگر علماء چنانچہ ان کی عبارت مذکورہ بالا اس پر شاہد ہے البتہ مولانا مرحوم آیت خاتم النبیین کے مشہور معانی کو برقرار رکھتے ہوئے بالطبع لفظ خاتم النبیین سے ایک اور مفہوم استنباط فرماتے ہیں اور ایسا کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔ دیکھئے خود مرزا صاحب لکھتے ہیں

"خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت پر بولا گیا ہے بالطبع اس لفظ میں یہ مفہوم رکھا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہے۔"

(ملفوظات احمدیہ صفحہ)

مرزا صاحب کے اس بیان سے یہ بھی عیاں ہے کہ قرآن خاتم الکتب اس صورت میں مانا جا سکتا ہے جبکہ آنحضرت صلعم کو خاتم الانبیاء سمجھا جاوے۔ کیونکہ آنحضرت خاتم النبیین بعبارۃ النص ہیں اور قرآن بالطبع خاتم الکتب۔ جب اصل ہی سے انکار کیا جائیگا تو ظل کہاں رہا۔ الحاصل مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاتم النبیین کے مشہور معانی سے منکر نہیں بلکہ ان کو بحال رکھتے ہوئے ان سے ایک مزید مفہوم استنباط فرماتے ہوئے اسکو باعث فضیلت علی الانبیاء قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اس امر کو انہوں نے تحذیر الناس کے علاوہ رسالہ "مناظرہ عجیبہ" میں بالتفصیل رقم فرمایا۔ ومن شاء فلیرجع الیہ۔

اس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی نے حضرت مسیح ابن مریم کی آمد کو ملحوظ رکھ کر فرمایا ہے

"قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدی۔ یعنی آنحضرت کو خاتم الانبیاء تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

**الجواب۔** اگر مرزائی صاحبان اس روایت کی صحیح سند دکھائیں تو مبلغ پچاس روپیہ نقد انعام ان کو دیا جائیگا۔ یہ روایت محض بے سند اور بے ثبوت افترا ہے پھر یہ ہمارے مخالف بھی نہیں ہے۔ جن معنی میں یہ کہا گیا ہے ان معنے سے ہم "لا نبی بعدی" بلکہ خاتم النبیین بھی نہیں کہتے۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہی نہیں ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے انبیاء کی نبوت ملیا میٹ کر دی بلکہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی نیا نبی نہ بنایا جائیگا۔ اور حضرت مسیح تو گذشتہ نبی ہیں جن کی آمد قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اقوال مرزا بھی اس پر گواہ ہیں۔ اپنے نبی (مرزا) کے اقوال سنو!

(۱) "حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے" (براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۱)

(۲) حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے

(براہین صفحہ ۴۹۹)

(۳) "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ $\frac{۵۵۷}{۲۳۱}$ ط ۱ ط ۲)

مزید وضاحت کے لئے امام زمخشری جن کے متعلق خود مرزا صاحب معترف ہیں کہ وہ "علامہ لسان عرب ہے" (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۲ ط ۲) کی تحقیق ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خاتم بفتح تا بمعنی الطابع وبکسرھا بمعنی الطابع فاعل الختم وتقویۃ قرءۃ عبد اللہ بن مسعود۔ ولکن نبیا ختم النبیین فان قلت کیف کان آخر الانبیاء وعیسیٰ ینزل فی آخر الزمان (قلت) معنی کونہ آخر الانبیاء لا ینبأ احد بعدہ وعیسیٰ ممن نبیٔ قبلہ (کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ و ایضاً رازی جلد ۶ صفحہ ۶۱۷ و روح المعانی ج ۷ صفحہ)

یعنی خاتَم وخاتِم ہر دو کے معنی ختم کرنے والا ہیں انہی معنوں کو حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قرأت "لیکن محمد نبی ہے جو نبیوں کو ختم کرنے والا ہے" تقویت دیتی ہے اگر تو سوال کرے کہ جس صورت میں عیسیٰ آنے والے ہیں۔ آنحضرت کس طرح خاتم النبیین ہو سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت کے آخری نبی ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ تو سابقہ نبی ہیں"۔ امام زمخشری کی تحریر سے آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم صاف عیاں ہو گیا۔ خود مرزا جی بھی لفظ خاتم کے یہی معنے لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کا بیان ذیل گواہ ہے۔

"میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا میں ان کے لئے خاتم اولاد تھا۔" (تریاق القلوب صفحہ $\frac{۱۵۶}{۳۷۹}$ ط ۱ ط ۲)

جس طرح مرزا کا خاتم الاولاد ہونا اپنے دیگر بھائیوں کو فنا کرنے کے معنوں میں نہیں ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا پچھلے انبیاء کی نبوت کو چھین لینے پر مبنی نہیں ہے۔ مرزائیو! ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

اس کے بعد حضرت مرزا مظہر جان جاناں مرحوم کا قول پیش کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ

نبوت بالاصالت ختم ہو گئی مگر دیگر کمالات جاری ہیں"

**الجواب۔** ہمارا بھی یہی مذہب ہے مگر مرزائیوں کی کھوپری میں جو کیڑا سرک رہا ہے وہ اور ہے۔ وہ نبوت حقیقی دو قسم کی سمجھتے ہیں ایک بالاصالت دوم بلااصالت حالانکہ

"جس قدر نبی گزرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳)

نظر البین فی رد مغالطات المنکرین۔ مطبوعہ (۱۹۳۷) اعجاز احمد ... (مجلہ اہلحدیث)

---

؎ یا رسول اللہ! فرما دیجئے کہ اگر کوئی خدا کا بیٹا ہو تو میں اس کا پجاری بننے کو سب سے پہلے تیار ہوں۔

حضرت مرزا مظہر جان جانان صاحب نے جن کمالات کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ نبوت کے علاوہ ہیں۔ (۱) "ختم نبوت کے بعد اسلام میں اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔" (راز حقیقت ص۱۶)

(۲) بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث ہیں۔"

(شہادۃ القرآن ص۲۸)

سب سے آخر مرزائی مولوی نے مثنوی کے دو حوالے لکھے ہیں کہ آنحضرت کے بعد اس امت میں نبی آسکتا ہے۔ اس کا جواب وہی ہے جو ہم سابقاً بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام دے آئے ہیں کہ ان کے ہاں ولائت کا نام نبوت ہے۔ خود مثنوی کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کا یہ قول ہے کہ

"خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ مثنوی میں لکھا ہے ؎

آں نبی وقت باشد اے مرید

محی الدین ابن عربیؒ، حضرت مجدد سرہندی رحمہ اللہ نے بھی یہی عقیدہ لکھا ہے۔ (قول مرزا مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبار بدر و حقیقۃ النبوت ص۲۷۳)

صاف واضح ہے کہ مثنوی و دیگر صوفیاء کی تحریرات میں جس نبوت کا تذکرہ ہے وہ ولائت ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ تمام بزرگان دین نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے آئے ہیں۔ لہذا ان کے متعلق یہ کہنے والا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کے قائل تھے۔ مفتری اور کذاب ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(خادم امت مرزا۔ محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

---

**محمدیہ پاکٹ بک** ۔ مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ مرزائیت کی تردید میں ایک جدید کتاب۔ حجم ۵۰۰ سے زائد صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ دیدہ زیب۔ قیمت عہ علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

# بارقۃ السیف

(۱)

سیف صاحب بنارسی مختلف اشغال (درس و تدریس وغیرہ) اور متعدد حوادث و مصائب (ایک بھائی کا انتقال اور دوسرے بھائی کے دماغ کا اختلال وغیرہ) کے باعث مدتوں خاموش رہے۔ ان کا کوئی مضمون اخبار اہلحدیث میں شائع نہیں ہوا۔ اب خدا خدا کر کے ان کو یکسوئی نصیب ہوئی ہے تو ایرادات فرقہ احمدیہ کی مدافعت میں ایک علمی مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے جو "بارقۃ السیف" کے عنوان سے اخبار ہذا میں مسلسل نکلیگا انشاء اللہ۔ اس مضمون کی اکثر بحثیں ہنوز منظر عام پر نہیں آئی ہیں۔ جو لوگ اس سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے یہ مضامین بہت مفید ہیں۔ آج کی اشاعت میں قسط اول درج کی جاتی ہے وہو ہذا۔ (مدیر)

**العاقب** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے متعدد ناموں میں سے ایک نام میرا "عاقب" ہے پھر اس کے معنے بھی ساتھ ہی حدیث مذکور میں یوں مرقوم ہیں۔ الذی لیس بعدہ نبی (صحیح مسلم وغیرہ) یعنی عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ اس پر قادیانی مناظر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ معنے مذکور زہری راوی نے کئے ہیں جیسا کہ خود صحیح مسلم میں ہے۔ قال معمر قلت للزھری وما العاقب؟ قال الذی لیس بعدہ نبی (ص۲۶۱ ج ۲) اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معنے بتائے ہوتے تو عبارت یوں ہوتی الذی لیس بعدی نبی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاقب کے معنے انہیں الفاظ میں ارشاد فرما دیئے ہیں جن الفاظ میں احمدیوں کا مطالبہ ہے چنانچہ چوتھی صدی کے مشہور محدث حافظ ابن عبد البر نے روایت مذکور یوں نقل فرمائی ہے۔ قال...... وانا الخاتم ختم اللہ بی النبوۃ وانا العاقب فلیس بعدی نبی (کتاب الاستیعاب برحاشیہ اصابہ مطبوعہ مصر ص۳۷ ج ۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خاتم ہوں اللہ نے نبوت میرے ساتھ ختم فرما دی ہے اور میں عاقب ہوں پس میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسیطرح چھٹی صدی کے مشہور محدث قاضی عیاض نے بھی نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ وفی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعدی نبی (کتاب الشفا مطبوعہ استنبول ص۱۹۱ ج ۱) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ایسا ہی تفسیر خازن (سورہ صف) میں ہے وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (ص۵۸ ج ۷ طبع مصر ۱۳۲۸ھ) ان تینوں کتابوں میں لفظ بعدی موجود ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ تفسیر نبوی ہے۔

اس پر مرزائی فوراً بول اٹھتے ہیں کہ صحاح ستہ جو حدیث کی معتبر کتابیں ہیں ان میں تو یوں نہیں آیا ہے لہذا حجت نہیں۔ اسکے جواب میں واضح ہو کہ صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں بھی یوں ہی موجود ہے۔ چنانچہ ترمذی ابواب الاستیذان والادب، باب ماجاء فی اسماء النبی میں حدیث صحیح مرقوم ہے۔ وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (دیکھو ترمذی مطبوعہ مصر ص۱۳۷ ج ۲ طبع ۱۲۹۲ھ و مطبع مجتبائی دہلی ص۱۰۷ ج ۲ طبع ۱۳۲۸ھ ۱۳۴۲ھ و مطبوع مجیدی پریس کانپور ص۱۱۳ ج ۲) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

**اعلام** ترمذی مطبوعہ ہند کے بعض نسخوں (مطبوع احمدی وغیرہ) میں اس مقام پر "بعدہ" غلط طبع ہو گیا ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ ترمذی کے اس مقام کو درست کر لیں اور بجائے بعدہ کے بعدی بنا لیں۔ اسلئے کہ ترمذی کا قدیم نسخہ جو مصر میں ۱۲۹۲ھ میں طبع ہوا تھا۔ اسمیں "بعدی" ہے۔ اسی طرح مجتبائی اور مجیدی پریسوں کے چھاپوں میں بھی "بعدی" ہے۔ اور محدثین شارحین حدیث نے بھی ترمذی کے حوالہ سے بعدی ہی نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ فتح الباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ لکن وقع فی روایۃ سفیان بن عیینۃ عند الترمذی وغیرہ بلفظ الذی لیس بعدی نبی (مطبوعہ انصاری ج۱۴ پ ص۳۱۳) اسیطرح زرقانی نے شرح مؤطا میں بھی بحوالہ ترمذی بعدی نقل کیا ہے (ص۴۲۳ ج ۴ مطبوعہ مصر)

حسن البیان (جواب سیرۃ النعمان مصنفہ مولانا شبلیؒ) (۹۳۸) مولفہ مولانا محمد ... قیمت عہ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

## قادیانی مشن

# براہین احمدیہ کیوں ناقص رہی

ناظرین جانتے ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مایہ ناز تصنیف "براہین احمدیہ" ہے۔ جس کی بابت مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا کہ تین سو زبردست دلائل اس کتاب میں ایسی لکھی جائیں گی جن سے صداقت قرآن اور صداقت نبوت محمدیہ علیہ السلام واضح طور پر ثابت ہوگی۔ اس کے سوا بھی (دیگر فروشوں کی طرح) بہت کچھ اس کتاب کی تعریف میں لفاظی کی تھی۔ مگر خدا کی شان تین سو دلائل میں سے صرف پہلی دلیل کے متعلق چند آیات لکھ کر چوتھی جلد ختم کر دی۔ تو پھر اپنی مسیحیت میں ایسے مشغول ہوئے جیسے بقول اہل ہنود کرشن جی گوپیوں میں مشغول رہتے تھے۔ اس پر ان مخالفوں نے عموماً اور جن لوگوں نے براہین کی مطلوبہ قیمت پیشگی دی ہوئی تھی خصوصاً اعتراضات کی بھرمار کی کہ براہین احمدیہ کیوں پوری نہیں کی جاتی؟ اس پر بھی مرزا صاحب کو اس طرف توجہ نہ ہوئی یا باعتقاد ہمارے بحکم قرآن مجید دیگر (کرہ اللّٰہ انبعاثہم فثبطہم) مرزا صاحب کو توفیق تکمیل نہ ملی اس مضمون کو ہم نے بالتفصیل رسالہ "علم کلام مرزا" میں لکھا ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں ایک مضمون جدید "الفضل" قادیان میں نکلا ہے جو بہت ہی لطیف اور خوش کن ہے حق تو یہ ہے کہ ہمیں اس کے پڑھنے سے بہت لطف حاصل ہوا۔ کیونکہ ہمیں یقین ہوا کہ ہمارا قلم واقعی لوہے کا قلم ہے اور ہمارا پنجہ واقعی پنجہ شیر ہے جس سے شکار کا نکل جانا محال ہے۔ ہم اس لطف میں اپنے ناظرین کو شریک کرنا چاہتے ہیں اس لئے الفضل کا مضمون سارا نقل کرتے ہیں۔ پس حضرات ناظرین تھوڑی سی توجہ سے پڑھیں اور لطف پائیں وہ یہ ہے:۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا شروع میں یہی ارادہ تھا کہ حقانیت اسلام کے متعلق ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں تین سو دلائل فضیلت اسلام کے بیان ہوں اور اسی غرض کے لئے آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمائی۔ مگر دوران تحریر میں جب خدا تعالے نے آپ کو اصلاح خلق کے لئے مقرر کیا اور آپ کی توجہ کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا تو اس ارادہ کی تکمیل ظاہری صورت میں نہ ہوسکی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے لکھا کہ

"اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہنچے۔ بلکہ جس طور سے خدا تعالے مناسب سمجھیگا کم یا زیادہ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دیگا۔" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۲)

ہمارا دعوے ہے کہ فضیلت اسلام ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جن پاکیزہ ارادوں کے ماتحت براہین احمدیہ لکھنی شروع فرمائی تھی۔ انہیں خدا تعالے نے پورا کر دیا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کے قلم سے اسی کے قریب ایسی بے نظیر کتب لکھوائیں جن میں وہ تمام دلائل بالتفصیل مرقوم ہیں۔ جن سے اسلام دیگر ادیان پر غالب ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس مقصد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتب کا مطالعہ کرے تو اسے اسلام کی سچائی کا ثبوت ان تین سو نہ سے بھی زیادہ درخشاں نظر آئے گا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) براہین احمدیہ کے بعد جس شان میں دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئے یعنی نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدویت کا خلعت پہن کر۔ وہ بذات خود حقانیت اسلام کا ایک اتنا بڑا ثبوت ہے کہ اگر تین سو سے زیادہ دلائل بھی حقانیت اسلام کے براہین احمدیہ میں رقم کئے جاتے تو ان سے اسلام کو اتنا فائدہ ہرگز نہ پہنچ سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ خواہ کس قدر اسلام کی حقانیت کے علمی دلائل پیش فرماتے قرآن مجید سے بڑھ کر نہ ہو سکتے مگر مسلمان جب قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب ثابت نہ کر سکتے تھے تو ان تین سو دلائل سے کیونکر فائدہ اٹھاتے۔ اگر اسلام غالب ثابت ہوتا بھی تو محض علمی رنگ میں۔ مگر خدا تعالے نے آپ کو ماموریت کی شان عطا فرما کر اسلام کی حقانیت کا ایک زندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ پس قطع نظر ان عظیم الشان تحریرات کے جو بعد میں خدا تعالے نے آپ کے ہاتھ سے شائع کرائیں اور قطع نظران سینکڑوں اشتہارات اور تقریروں کے جو آپ نے صداقت اسلام پر کیں۔ براہین احمدیہ کی تکمیل سے جس قدر حقانیت اسلام ظاہر ہوسکتی تھی اس سے بہت زیادہ آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی۔ اور یہی خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ دنیا پر اپنے زندہ اور تازہ آسمانی نشانات سے حقانیت اسلام ظاہر کرے۔

غرض حقانیت اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا جو منشا تھا وہ پورا ہوا۔ اور اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھوں لیظہرہ علی الدین کلہ کا نشان ظاہر ہوگیا۔ یہ حقانیت اسلام کو اسقدر نمایاں کر دینے والا نشان ہے کہ اس کے ماتحت ہر وہ معجزہ جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ذریعہ ظاہر ہوا اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور اگر اس رنگ میں غور کیا جائے تو صداقت اسلام کے ہزاروں دلائل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔

براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کے متعلق یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گو مخالفین سلسلہ کی طرف سے

* خدا کو ان لوگوں کی تیاری ناپسند ہے اسلئے انکو جھکا دیا۔

ahmadimuslim.de

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ براہین نامکمل رہ گئی اور آپ نے اپنے وعدوں کا پاس نہ کیا۔ لیکن دراصل اس میں بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت کا عظیم الشان نشان مخفی ہے اور وہ اس طرح کہ ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک رؤیا دیکھا جس کا براہین احمدیہ میں آپ نے بایں الفاظ ذکر کیا ہے "اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانہ کے قریب جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس کی تعبیر اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبویؐ کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا۔ مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجنابؐ کا ہاتھ مرفق مبارک تک بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازے سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرتؐ کے معجزے سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرتؐ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسئ مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی والحمد للہ علی ذالک۔"

یہ خواب درج کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا) تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ خواب ہے کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہی دنوں میں سنائی گئی تھی جن میں سے پچاس یا کم و بیش ہندو بھی ہیں کہ جو اکثر ان میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں۔ اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانہ براہین احمدیہ کی تالیف کا ابھی نام و نشان نہ تھا اور نہ یہ مرکوز خاطر تھا کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اس کے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ باتیں جن پر خواب دلالت کرتی ہے کسی قدر پوری ہو گئیں اور جس قطبیت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا۔ اسی قطبیت کو اب مخالفوں کے مقابلے میں بوعدہ انعام کثیر پیش کر کے حجت اسلام ان پر پوری کی گئی ہے اور جس قدر اجزاء اس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے۔ ان کے ظہور کا منتظر رہنا چاہئے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۴۸ تا ص۲۵۰ حاشیہ)

اس خواب سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حقانیت اسلام پر زبردست دلائل کا مجموعہ وہ میوہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے طفیل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو ملا۔ اس میوہ سے شہد تو بہت نکلا مگر مسلمان کہلانے والوں کے حصہ میں صرف ایک قاش آئی۔ کیونکہ وہ شخص جو مردہ تھا اور پھر زندہ ہوا۔ اسلام کا تمثل تھا۔ اسی لئے آخر میں حضور نے فرمایا۔ "یہ دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔" اس رؤیا کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو حقائق و معارف کا بہت سا شہد خدا تعالے نے دیا۔ مگر مسلمانوں کو صرف ایک قاش براہین احمدیہ کی شکل میں ملی۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں ایک ہی دلیل صفحہ ۱۲۰ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد حکمت الٰہی سے یہ کتاب بند ہو گئی اور سلسلۂ صداقت اسلام ایک دوسرے نہج پر منتقل ہو گیا۔ اور یہ جو کچھ ہوا خدا تعالےٰ کی اس بتائی ہوئی خبر کے مطابق ہوا کہ اسلام والوں کو صرف ایک قاش ملے گی باقی تمام قاشیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے پاس رہیں گی۔ اور آپ جس طرح چاہیں گے اسے تقسیم کریں گے۔ یعنی حقانیت اسلام کے باقی دلائل اور رنگوں میں ظاہر ہونگے۔ پس براہین کی عدم تکمیل بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی ایک رؤیا صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ نہ آپ پر بزعم مخالفین اعتراض عائد کرنیوالا۔" (الفضل ۷، ستمبر ۱۹۳۵ء ص۵)

**اہلحدیث** اس ساری طول طویل تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ براہین کی چار جلدوں کے بعد جو خدمات مرزا صاحب نے اپنی مسیحیت کی معرفت صداقت اسلام کے متعلق کیں وہی براہین احمدیہ ہیں اس لئے براہین احمدیہ ناقص نہیں رہی بلکہ مکمل ہو گئی۔ (جل جلالہٗ)

ناظرین کو یاد ہوگا ہم بہت دفعہ کہہ چکے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کے اس بارے میں مشکور ہیں کہ انہوں نے ہم کو اپنی امت کی کج روی کے جواب دینے سے سبکدوش کیا ہوا ہے۔ یعنی جونہی یہ لوگ غلط بات کہیں ہم فوراً مرزا صاحب کے قول سے اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی اسی اصول سے کام لیتے ہیں۔

"براہین احمدیہ" کی چوتھی جلد کے اخیر میں ان تین سو دلائل حقہ میں سے ایک دلیل کو بیان کرنا شروع کیا ہے۔ جس کے متعلق چند آیات لکھی ہیں۔ پھر ۲۳ برس کی بندش کے بعد آپ نے پانچویں جلد شروع کی تو اس کے دیباچہ میں حسب ذیل نوٹ لکھا۔

"اما بعد واضح ہو کہ یہ براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ

ahmadimuslim.de

حصے ہے کہ جو اس دیباچہ کے بعد لکھا جائے گا خدا تعالےٰ کی حکمت اور مصلحت سے ایسا اتفاق ہوا کہ چار حصے اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً تیئیس ۲۳ برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا۔ اور عجیب تر یہ کہ اسّی کے قریب اس مدت میں میں نے کتابیں تالیف کیں جن میں سے بعض بڑے بڑے حجم کی تھیں۔ لیکن اس کتاب کی تکمیل کے لئے توجہ پیدا نہ ہوئی اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد پیدا بھی ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ دراز گذر گیا مگر باوجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبہ کے لئے سخت الحاح ہوا اور اس مدت مدید اور اس قدر زمانہ التوا میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی اور بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلودہ تھے۔ اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے مگر پھر بھی قضاء و قدر کے مصالح نے مجھے یہ توفیق نہ دی کہ میں اس کتاب کو پورا کر سکتا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صلہ)

**اہلحدیث** اس کلام بانظام سے صاف واضح ہوتا ہے کہ تیئیس ۲۳ سالہ مدت کی اسّی کتابوں کو مرزا صاحب "براہین" کی تکمیل نہیں جانتے تھے تبھی تو اس کی تکمیل کے لئے کتاب کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا۔ اس (قول مرزا) سے الفضل کی صاف تردید ہوتی ہے جو اسّی کتابوں کی تصنیف کے ذریعہ خدمات مرزا کو تکمیل براہین کہتا ہے۔

**احمدی دوستو!** ہم نے تمہیں بارہا مشورہ دیا ہے اور اب بھی حق ہمسائگی ادا کرتے ہیں کہ اس قسم کے دقیق مضامین کی بابت ہم سے مشورہ لے لیا کرو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے مضامین کی اصلاح کر دیا کریں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ کریں گے۔ کیونکہ تم لوگ مرزا صاحب کے رازہائے دروں سے اتنے واقف نہیں جتنے ہم ہیں کیوں کہ ؎

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند و پارسا ایک ایک

ہاں ایک شکایت باقی ہے۔ غالباً امت مرزا بھی اس شکایت میں دل سے ہمارے ساتھ ہم آواز ہوگی کہ پانچویں جلد شروع تو کر دی لیکن یہ خیال بھی نہ کیا کہ اس میں مجھے کیا لکھنا چاہئے اور شروع کیسے کرنا چاہئے۔ حق تو یہ تھا کہ براہین احمدیہ کی چوتھی جلد میں جو ذکر شروع ہو کر ادھورا رہا اسے مکمل کرتے مگر افسوس ایسا نہیں کیا بلکہ پانچویں جلد میں ایک جدید مضمون شروع کر دیا۔ گویا کہ اس پانچویں کو چوتھی جلد سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

**لطیفہ** ہاں ایک باریک لطیفہ جس کو قادیانی معارف میں سے ایک نکتہ یا نقطہ کہنا چاہئے یہ بتایا کہ

براہین احمدیہ کے پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ جلد ۵ صلہ)

کیا اچھا نکتۂ معرفت ہے جو آج تک کسی سابق مصنف کو نہ سوجھا ہو۔ سٹاف اہلحدیث تو اس کی دل سے قدر کرے گا البتہ احرار پارٹی سے خطرہ ہے کہ وہ اپنے حلقۂ اثر میں یہ تعلیم نہ پھیلا دیں کہ مرزائیوں سے پچاس روپے قرض لیکر پانچ دے دیا کرو۔ باقی ۴۵ کھا جایا کرو اور ایسا کرنے کے جواز میں یہ قول مرزا بطور دلیل پیش کر دیا کرو۔ اور اگر ہم سے اس فتوے پر دستخط کرانا چاہیں گے تو ہم نہیں کرینگے اور اسکی وجہ یہ بتائیں گے کہ ؎

ہر مستاں منطق الطیر ست جای لب بہ بند
جز سلیمانے نباشد فہم ایں گفتار را

**نوٹ** اس مضمون پر بلکہ مرزا صاحب کی کل تصانیف پر بحیثیت علم کلام لطیف بحث دیکھنی ہو تو ہمارا رسالہ "علم کلام مرزا" ملاحظہ ہو۔ قیمت آٹھ آنے منگوانے کا پتہ یہ ہے:-

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# وید درشن

(۵)

ہندی زبان میں ویدوں کے ترجمے حسب ذیل موجود ہیں۔ سوامی دیانند سرسوتی کا ترجمہ یجر وید کا دو جلدوں میں اور رگ وید کا نو جلدوں میں ملتا ہے۔ رگ وید کا ترجمہ پورا نہیں ہے۔ پہلی تین جلدوں میں پہلے منڈل کا ترجمہ ہے باقی چھ جلدوں میں ایک ایک منڈل کا ترجمہ ہے۔ اس طرح کل سات منڈلوں کا ترجمہ سوامی جی نے کیا ہے اس ترجمہ کا مقدمہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے نام سے الگ ملتا ہے۔ یہ بھومکا اردو میں بھی لاہور میں چھپ گئی ہے سوامی جی کے ترجمہ یجر وید کا اردو ترجمہ بابو نوونند پرشاد گپتا نے کیا تھا جو میرٹھ اور دہلی میں چھپ چکا ہے۔ سوامی دیانند نے ہندوؤں کو عیسائیت اور اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ایک جدید فرقہ ہندوؤں میں جاری کیا تھا اور جو اعتراضات پادریوں اور مولویوں کی طرف سے ہندو دھرم پر کئے جاتے تھے ان سے ویدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عجیب و غریب تاویلات سے کام لیکر انہوں نے اپنا ترجمہ کیا ہے۔ اس لئے ان کا ترجمہ درحقیقت وید کا ترجمہ نہیں بلکہ ایک جدید مستقل کتاب ہے یجر وید کے کئی ہندی ترجمے سناتن دھرم والے بھی شائع کر چکے ہیں۔ سب سے پہلے راجہ گری پرشاد نے بسواں سے ایک ترجمہ شائع کیا تھا جو اب نایاب ہو چکا ہے۔ میں نے اس کا ایک نسخہ الہ آباد کی بھارتی بھون لائبریری میں دیکھا ہے۔ ایک ترجمہ پنڈت جوالا پرشاد جی مصر مراد آبادی کا کیا ہوا بمبئی کے وین کٹیشور پریس سے شائع ہوا ہے اور عام طور پر ملتا ہے۔ ایک اور ترجمہ اس وید کا پنڈت جوالا پرشاد بھارگو نے کیا ہے۔ جو آگرہ سے شائع ہوا ہے۔ ایک ترجمہ پنڈت رام سروپ شرما کا کیا ہوا ہے جو سناتن دھرم پریس مراد آباد سے ملتا ہے۔

سام وید کا ہندی ترجمہ پنڈت تلسی رام نے کیا ہے جو میرٹھ سے شائع ہو چکا ہے۔ اتھرو وید کا پنڈت

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۹۳۵) قیمت ۳ر (مجلد بہ دفتر اہلحدیث)

کیم کرن داس جی ترویدی نے ہندی میں آریہ اصول کے مطابق ترجمہ کیا ہے اور چالیس روپیہ میں پنڈت جی سے جو آج کل جے پور میں مقیم ہیں مل سکتا ہے۔ پنڈت جی ایک نہایت معمر بزرگ ہیں آپ کی خدمت میں راقم الحروف کو نیاز حاصل ہے۔ ایک مرتبہ راقم نے آپ کے ترجمہ کے متعلق چند سوالات آپ سے کئے بیچارے جواب نہ دے سکے۔ فرمانے لگے بھائی میں نے بچپن میں تو عربی فارسی پڑھی تھی۔ سنسکرت کا شوق بڑی عمر میں پیدا ہوا اور اب اس کو بھلا بھی چکا ہوں۔ البتہ کتابیں موجود ہیں جو کتاب چاہو کتب خانے سے نکال لو اور دیکھ کر اپنا شبہ رفع کر لو۔ بہرحال پنڈت جی کا ترجمہ سوامی دیانند کے اصول کے مطابق نہایت عمدہ اور بہت خوب ہے۔

اتھرو وید کیساین آچاریہ کی تفسیر مع اس کے ہندی حاصل مطلب کے سناتن دھرم پریس مراد آباد نے شائع کرنی شروع کی تھی۔ اب تک ختم ہو چکی ہوگی یا قریب اختتام کے ہوگی۔ اتھرو وید کا ایک ترجمہ پنڈت ساتولیکر اوندھ ضلع ستارہ سے شائع کر رہے تھے۔ یہ بھی غالباً ابھی مکمل نہیں ہوا۔

رگ وید کا ہنوز کوئی مکمل ہندی ترجمہ نہیں ہوا سوامی دیانند جی کے ترجمہ کی تکمیل پنڈت آریہ منی جی کر رہے تھے مگر وہ اسے پورا نہ کر سکے۔ اس وید کے دسویں منڈل کے متعلق ایک جگہ میری نظر سے گزرا کہ پنڈت مہادیو جی نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو لکھیم پور سے شائع ہوا ہے لیکن اس کے دیکھنے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا۔ رگ وید کا ایک ہندی ترجمہ ساین آچاریہ کے ترجمہ کے مطابق بھاگلپور سے شائع ہو رہا ہے۔ ہنوز صرف ابتدائی حصص شائع ہوئے ہیں۔

اس وید کی نہایت بسیط شرح بڑے اہتمام کے ساتھ کلکتہ کی ایک ریسرچ سوسائٹی انگریزی، بنگلہ، اور ہندی میں شائع کر رہی ہے۔ انگریزی ترجمہ ساین کی تفسیر کے مطابق ہے۔ لیکن جس اہتمام سے یہ چیز شائع ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر یہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے برسہا برس درکار ہیں۔

ہمارے ایک جوان ہمت اور جوان سال دوست پنڈت جے دیو جی شرما کئی برس سے ویدوں کا ہندی ترجمہ اجمیر سے شائع کر رہے ہیں۔ سام وید کا ایک جلد میں، یجر کا دو جلدوں میں اور اتھرو کا چار خوبصورت چھوٹی جلدوں میں مکمل ترجمہ شائع کر چکے ہیں۔ رگ وید کا ترجمہ سات منڈل تک شائع ہو چکا ہے۔ باقی تین منڈل بھی سال دو سال میں چھپ چکیں گے۔ پنڈت جی اگرچہ آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں لیکن آپ کا ترجمہ سوامی دیانند صاحب کے ترجمہ سے بہت کچھ مختلف اور بہت سے مقامات میں ساین سے قریب تر ہے اور یہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ جوں جوں ویدوں کی درس و تدریس بڑھتی جاتی ہے خود سماجی حلقہ میں سوامی جی کے ترجمہ کی وقعت کم ہوتی جاتی ہے۔

اُردو میں ویدوں کے متعلق جو کچھ ہوا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ ولسن صاحب کے ترجمہ رگ وید کے پہلے اشٹک کا اردو ترجمہ عرصہ ہوا پنڈت رام چند نے کیا تھا۔ جو اب نایاب ہے۔ سام وید کا اُردو ترجمہ بابو پیارے لال رئیس بروتھا ضلع علیگڑھ نے کیا تھا وہ بھی اب نایاب ہے۔ میں نے اس کو جے پور کی اسٹیٹ لائبریری میں دیکھا تھا۔ سوامی دیانند کے یجروید کے دو اردو ترجموں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ایک ترجمہ کا نصف حصہ انجمن احمدیہ لاہور شائع کر چکی ہے۔ امید ہے کہ بقیہ نصف بھی جلد شائع ہو جائے گا۔

الغرض صرف آدھے وید کا صحیح اردو ترجمہ اس وقت ناظرین کو بازار میں مل سکتا ہے اور ضرورت ہے کہ دیگر ویدوں کے کم از کم خاص خاص اور اہم مقامات کا ترجمہ اردو دان پبلک کو پیش کر دیا جائے۔ اس کام کو اس عاجز نے اللہ کا نام لے کر شروع کر دیا ہے۔ السعی منی والاتمام من اللہ۔

---

**وید کا بھید** حصہ اول و دوم

اس میں آریوں کے اس دعوے کی تردید ہے کہ وید کی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند نے پیش کی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۴/ (ملنے کا پتہ)

مینیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

# اعترافِ کفر

(از قلم پنڈت آتما نند جی ست دہرم منڈل بٹالہ (گورداسپور)

لوگ کہتے ہیں کہ ابھی وہ زمانہ نہیں آیا جس کے متعلق متعدد پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ زمانہ یہی ہے۔ مثلاً میں نے ۱۷ مئی ۳۵ء کے "اہلحدیث" میں "ویدوں کی حقیقت کا اعتراف" کے عنوان سے پنجاب کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے خیالات متعلقہ وید اقدس ظاہر کئے تھے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ

(۱) ویدوں کے بعض منتر رشیوں کی تصانیف اور تخیلات ہیں۔ نہ کہ خدا کا کلام یا الہام۔

(۲) ویدوں میں مہاراجہ پریکشت اور مہاراجہ جنمیجو اور پراشر منی کے نام اور حال پائے جانے سے ثابت ہے کہ وید زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں۔

(۳) ویدوں میں تھوڑی سی عمدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بہت کچھ خلاف اخلاق تعلیم بھی موجود ہے جسے پنڈت راجارام جی روڑا، پتھر، ڈھول، کوڑا کرکٹ، گند مند کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

غرضیکہ وید مقدس ہر طرح سے انسانی تصانیف ثابت ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا الہام۔ آریہ مسافر اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت راجارام جی جیسے چوٹی کے ودوان" کے اعترافِ حق سے آریہ سماج میں ایک کھلبلی سی پڑ گئی۔ جس کا پڑنا لازمی بھی تھا کہ جب سب سے بڑا آریہ سماجی پنڈت ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتا تو کسی لالہ وغیرہ کے ویدوں کو الہامی ماننے کی کیا قدر کی جا سکتی ہے؟ چنانچہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ:-

"چنانچہ بغیر کسی تاخیر کے شری پنڈت راجارام جی کی توجہ اس مضمون کی طرف دلائی گئی جس کے جواب میں شری پنڈت جی نے مندرجہ ذیل چٹھی برائے اشاعت بھیجی ہے

اس چٹھی میں جو آریہ مسافر میں شائع ہوئی ہے پنڈت راجارام صاحب نے اتنا تو تسلیم کر لیا ہے کہ:-

ahmadimuslim.de

نسند ہہ (بیشک) آتمانند نے مجھ سے پرشن (سوالات) کئے اُن کے اُتّر (جوابات) چاہیئے"۔ لیکن میں نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ پرانوں کی کان میں ہیرے ہیں جن کے ساتھ روڑا، پتھر، ڈھول بھی ہے"۔

موصوف کے اس بیان اور آریہ مسافر کی تحریر سے عیاں ہے کہ میرا مضمون مندرجہ "اہلحدیث" ضرور پنڈت راجا رام صاحب نے پڑھا اور سوائے جواب ۵ کے باقی کی صحت کا اقرار کیا۔ جس سے بھی کافی بلکہ وافی طور پر ثابت ہے کہ پنڈت جی ویدوں میں مچھلیوں، کُتیا، تیتر، بندر، کبوتر، نیل کنٹھ، سانپ، دریائے ستلج اور بیاس وغیرہ کے کلام وید منتروں کو رشیوں کے تخیلات قرار دیتے ہیں نہ کہ خدا یا جوانوں کا کلام۔ دوئم ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات نام ونسب وغیرہ پائے جانے سے بھی ثابت ہے کہ وید مقدس زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں نہ ازلی کلام الٰہی۔

میں دوبارہ مہاتما ہنسراج جی یا کسی دیگر آریہ سماجی یا آریہ مسافر کے ایڈیٹر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ پنڈت راجہ رام جی سے میرے بقیہ مضمون کی بھی تردید کرا کے دکھلا دیں ورنہ مان لیں کہ وید شعرانہ تخیلات کا مجموعہ ہیں نہ کہ کلام الٰہی۔ نیز یہ کہ بقول موصوف ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے نام ونسب و تواریخی حالات پائے جانے سے جیسا کہ خود موصوف کے تراجم سے عیاں ہے وید زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف کئے گئے۔ اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر میں ہمت ہے تو پنڈت راجا رام صاحب کو میدان مقابلہ میں لاویں اور دیکھ لیں کہ خود موصوف کے ترجمہ وتفسیر سے ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم اور تواریخی حالات پائے جاتے ہیں یا نہیں؟

بقول شخصے جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے آریہ مسافر یہ کہہ کر خاموش ہو رہے گا کہ "انگور کھٹے ہیں"۔ اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر کے سر میں دماغ اور دماغ میں سچ جھوٹ کی تمیز کرنے کا تھوڑا بھی مادہ باقی ہوتا تو سمجھ لیتا کہ بھلا آتمانند کو پرانوں کے متعلق دردِ سر خریدنے کی کیا ضرورت پڑی تھی اور خواہ مخواہ کرکے پنڈت راجہ رام صاحب سے پرانوں کے متعلق پوچھنے کی کیا ضرورت پڑی تھی جبکہ وہ تو بہی پرانوں کو پہلے ہی سے رو بیٹھے ہیں اور پھر پنڈت جی کہاں کے پرانوں کے ٹھیکیدار تھے جو آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھا جاتا اور جبکہ آتمانند نے آج تک کبھی بھی پرانوں کا تصفیہ نہیں چھیڑا بلکہ ہمیشہ آریہ سماج کی ہی جڑوں کو ہی تیل سے سینچتا رہا تو اُسے کیا ضرورت تھی کہ وہ پرانوں کے متعلق اور پھر وہ بھی ایک آریہ سماجی پنڈت سے پوچھتا اور یقین کرتا کہ ضرور ویدوں کے متعلق ہی پنڈت جی نے یہ رائے دی ہوگی۔ مگر اب کسی وجہ سے سچ کو چھپا رہے ہیں۔ اور ویدوں کا الزام پرانوں کے نام مڑھ کر حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ ایک پنڈت راجہ رام صاحب ہی نہیں تقریباً سارے کے سارے آریہ سماجی علماء وید اس وقت ویدوں سے منکر بن رہے ہیں۔ آریہ سماج کس کس سے تردید شائع کروائیں گے۔ مثلاً پنڈت بھگوت دت جی بی۔اے ریسرچ سکالر ویدوں میں تحریف اور اکثر وید منتروں کے انسانی تصانیف ہونے کے قائل ہیں اور ویدوں کا زمانہ تصنیف مہابھارت کے نزدیک تسلیم کرتے ہیں مفصل دیکھئے اے ہسٹری آف ویدک لٹریچر۔ پنڈت نردیو شاستری جی بھی ویدوں میں تحریف مانتے ہیں دیکھئے رگوید آلوچن صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵۔ پنڈت وشوبندھو صاحب ایم۔اے شاستری سابق پرنسپل دیانند براہم ودیالیہ و پردھان آریہ سماج انارکلی لاہور ویدوں میں تواریخ وغلطیاں اور ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ رائے بہادر مول راج صاحب ایم۔اے سابق پردھان آریہ سماج لاہور جن کو خود سوامی دیانند جی نے اپنے ہاتھ سے آریہ سماج لاہور کا پردھان منتخب کیا تھا ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ رائے بہادر درگا داس صاحب ایم۔اے ایڈووکیٹ سابق پردھان آریہ سماج لاہور بھی ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ اور مسٹر وید دیاس ایم۔اے۔ پروفیسر سنت رام صاحب سیال ایم۔اے۔ لالہ سوہن بھان ایم۔اے ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول لاہور۔ پروفیسر حکم چند صاحب مہاجن۔ پروفیسر گوردھن لعل صاحب ایم۔اے۔ پنڈت راما نند صاحب شاستری۔ پنڈت دیودت صاحب پروفیسر دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کے اکثر آریہ سماجی وکلاء بھی پنڈت وشوبندھو صاحب ایم۔اے۔ ایم۔او۔ایل اور رائے بہادر مول راج صاحب ایم اے کے ہم خیال و مددگار ہیں۔ (بحوالہ آریہ گزٹ مجریہ ۴ مارچ ۱۹۳۴ء ص۳)

پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم۔اے پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج و پردھان آریہ سماج الہ آباد ویدوں کے بعض منتروں کو مخرب الاخلاق مانتے ہیں۔ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر کالج پارٹی کا حال ہے۔ اب ذرا گوروکل پارٹی کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

سوامی ستنترانند جی ویدوں کے بعض منتروں کو مہذب نہیں مانتے بلکہ انہوں نے اکثر وید منتروں کا بوجھ سوامی دیانند کی تصنیف سنسکار ودھی پر سے ہلکا کر دیا ہے۔ پنڈت دھریندر ناتھ جی ایم۔اے سوامی دیانند جی کے ترجمہ کو غلط اور ویدوں میں تواریخ مانتے ہیں۔ آریہ سماجی رسالہ کرانتی لاہور بابت جولائی ۱۹۳۴ء ص۲۲ پر پنڈت بنواری لال جی کھتری آریہ پرتی ندھی اُپ سبھا کی طرف سے شائع شدہ چٹھی سے ظاہر ہے کہ جب شری دیوشرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی ایک مرتبہ گوروکل کوروکشتر میں تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ گوروکلوں کے اکثر سناتک ناستک نکلتے ہیں۔ تو آچاریہ جی نے جواب دیا کہ

"جب وید ہی ایسے ہوں تو کسی کا کیا دوش ہے"؟

یعنی آچاریہ جی کے خیال میں بھی وید خدا کا کلام نہیں۔ اور گوروکلوں کے پروفیسروں کے معتقدات کے متعلق آچاریہ دیوشرما جی نے بیان دیا کہ:۔

"چونکہ گوروکلوں میں آج کل اکثر ادھیاپک ناستک اور اویدک (مخالف وید) خیالات کے کام کرتے ہیں۔ اس لئے سناتکوں کا بھی ناستک اور اویدک خیالات ہونا لازمی ہے"۔

گوروکل کانگڑی کے سب سے پہلے پہل سناتک ہریش چندر ولد سوامی شردھانند صاحب ویدوں کو الہامی کتابیں نہیں مانتے تھے۔ مرحوم لالہ لاجپت رائے

بھی ویدوں کے الہام سے منکر ہو چکے تھے*۔

قصہ مختصر یہ کہ اس وقت سوائے ایک دو غیر معروف تنخواہ دار لیکچراروں کے کوئی مشہور و معروف آریہ سماجی عالم ویدوں کے الہام کا قائل نہیں رہا یہاں تک کہ پروفیسر رام دیو جی بی۔ اے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی ڈھلمل یقین ہو رہے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ آپ کی خط و کتابت سے ظاہر ہے میرا دعوے ہے کہ کوئی منصف مزاج شخص میری لاجواب تصنیف ''ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب'' کو بنظر انصاف پڑھ لینے کے بعد آریہ سماجی نہیں رہ سکتا اور ویدوں کو الہامی نہیں مان سکتا۔ ملنے کا پتہ:-

(۱) دفتر اہلحدیث امرتسر

(۲) ست دہرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا ویدوں کی ایسی تعلیم کو لیکر جس کا صحیح خاکہ میری تصنیف ویدک تہذیب میں کھینچا گیا ہے آریہ سماج اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کر سکتی ہے ؟

این خیال است و محال است و جنوں

خاکسار آتمانند ست دہرم منڈل بٹالہ

* بلکہ خدا کے بھی۔ (اہلحدیث)

# انجمن اہل حدیث مدراس

## قابل توجہ برادران اہل حدیث

برادران اسلام! آج کل دنیائے عالم خصوصاً عالم اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہو چکے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پرست سمجھتا ہے اور اپنی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ ہر فرقہ جن کے نام سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے اور جن کی تقلید کو اپنے لئے باعث عز و وقار سمجھتا ہے ان کے پیشوا خود ایک ایسی ہستی کے محکوم ہیں جن کی سرداری اور پیشوائی کا انتخاب خداوند رب العزت منتخب فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ یعنی آقائے نامدار حبیب کردگار، رسول خدا محمد مصطفےٰ صلعم (روحی فداہ ابی امی) کے اقوال اور افعال ہماری زندگی کے لئے بہترین راہ عمل اور افضل و اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اور حضور سرور کائنات رسول خدا صلعم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور دائیں بائیں چار لکیریں کھینچ کر صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا یہی لکیر جو ہے وہی صراط مستقیم ہے جو کوئی اس پر چلے گا وہ فلاح پائے گا۔ اور جو اس سے بھٹک کر ٹیڑھی راہ اختیار کرے گا اس کو شیطان اوچک لیگا۔ اب غور طلب یہی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ کا حق پرست ہونا کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا فیصلہ اور جواب ہر ایک مدعی کو چاہئے اپنے دل سے پوچھ لے۔ ہر ایک مدعی اپنے دعوے کو باطل پائے گا کیونکہ وہ صرف زبانی دعوے کرتا ہے آقائے نامدار صلعم کی محبت کا۔ کیونکہ رہبری اور پیشوائی کے لئے وہ کسی اور کا محتاج ہے۔ وہ اپنی سرداری کے لئے آقائے نامدار جیسی اولو العزم ہستی کو منتخب نہیں کرتے۔ اس کا اصلی سبب یہی ہے کہ ہم مسلمان اصلی تعلیم قرآن اور حدیث کو چھوڑ بیٹھے اور رسول اکرم صلعم کی بتائی ہوئی راہ اختیار نہ کی۔ شکر ہے ایک جماعت حقہ جو اپنے آپ کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ وہ اپنی سرداری و رہبری کے لئے آقائے نامدار کو منتخب کرتی ہے اور آپ کے طریق عمل کو اپنے لئے بہترین عمل سمجھتی ہے وہ اپنے دعوے میں کامل اور اکمل ہے۔ کیونکہ اس جماعت کا جیسا دعوے ہے ویسا ہی اپنے طریق عمل کے لئے آقائے نامدار کے قول و فعل کی متلاشی ہے۔

مگر افسوس صد افسوس اس بات کا ہے کہ ایسی زبردست جماعت حقہ کی شہر مدراس میں کوئی انجمن موجود نہیں ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اپنے آباؤ اجداد کے رسومات کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں اس وقت صدائے حق کو بلند کرنے والی انجمن کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ مگر اس انجمن کو وجود میں لانے والا کوئی نہیں۔ حالانکہ اہل حدیث بھائیوں کی بفضل خدا بہت بڑی تعداد ہے۔ مگر وہ بھی آج کل حوادث زمانہ کی لاڈ لپیٹ میں آکر اصل چیز ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں۔ بفضل خدا بہت سے اچھی حالت میں بھی ہیں۔ مگر انہیں راہ خدا قرآن و حدیث کی اشاعت کرنے کے لئے کچھ دینا بہت مشکل ہے۔

میرے عزیز بھائیو! خدا کے لئے اٹھو۔ خوب سو چکے۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ قرآن و حدیث کی تبلیغ کی اشاعت کرو۔ ایک انجمن کی بنا ڈالو۔ اب وہ وقت نہیں ہے جو قدم قدم پر تکالیف کا سامنا، مصیبت کا ڈر، آفت ناگہانی کا خوف تھا۔ خدا کیلئے اٹھو۔ دشمنان دین جو جماعت حقہ کو بدنام کر رہے ہیں ان کو روکو۔ حق و باطل کا فرق بتاؤ۔

میری آخری گذارش ایک اور مرتبہ بھی ہے کہ عزیز خدا کے لئے کمر ہمت باندھو اور ایک انجمن کی بنیاد رکھو۔ امید قوی ہے میری اس آواز کو صدا بصحرا نہ بنائیں گے بلکہ عملی اقدام شروع کریں گے۔ خدا ہم کو نیک توفیق دے۔ ہمیں خدمت قرآن و حدیث کرنے کی استطاعت دے۔ آمین ثم آمین۔ فقط

(احمد)


## حیات طیبہ

سوانحعمری مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ

اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور تمام لڑائیوں کا مفصل حال درج ہے۔ مجلد کتاب ہے۔ دوبارہ بعد صحت اعلیٰ کتابت طباعت کے عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف عہ۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۳۰)

یہ سلسلہ ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں درج ہو کر بوجہ مسودہ نہ ہونے کے ۲۰ ستمبر کے پرچے میں درج نہ ہوا۔ اب مسودہ آیا ہے تو درج کیا جاتا ہے

۱۳ ستمبر کے پرچے میں مولوی نعیم الدین صاحب کی عبارت کا آخری فقرہ یوں تھا۔

شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو الخ اس کے آگے ملائیے۔

اس کی یہ وجہ تو ہے نہیں کہ مردوں کے لئے حقہ اور حقہ والوں کے لئے توشہ کوئی حرام سمجھا ہو بلکہ ان بزرگوں کو جن سے اُنس اور مرید ارتباط ہے ان کو دیا جائے یہ حدیث سے ثابت ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۳) یعنی بارہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری ذبح فرما کر اس کے اعضا جدا جدا کرتے پھر اس کو ان عورتوں کے پاس بھیجتے جو بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوستدار تھیں اس کو شرک بتانا سخت گمراہی ہے۔ ایصال ثواب کے لئے جانور ذبح کرنا اس کو بھی اسمٰعیل نے شرک قرار دیا ہے۔ شاہ عبدالحق صاحب علیہ الرحمۃ کو حقہ سے نفرت تھی اس لئے ان کے ایصال ثواب کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو کھلایا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی بزرگ کے ایصال ثواب کا کھانا اسکے مریدین یا خدام یا آستانہ پر تلاوت کرنے والوں کو پہنچانا بھی اسی حدیث سے ثابت ہوا جس کا تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ میں بایں الفاظ انکار کیا ہے کوئی کسی کی قبر پر لے جاتا ہے۔ غرض اس شخص کی جو بات ہے قرآن و حدیث کے مخالف ہے انتہیٰ"

(قول نعیمی)

**اقول** وباللہ التوفیق۔ مولوی نعیم الدین کا طرز کلام قابل ملاحظہ ہے۔ اولاً اس مقام پر بطور مغالطہ فریب دہی تقویۃ الایمان کا چوتھا حصہ اشراک فی العادت کے نام سے لکھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے بلکہ یہ فصل پانچویں اشراک فی العادت کے بیان میں ہے۔

ثانیاً جن امور اور جن الفاظ کا اس کے شروع تین سطروں میں ذکر کیا گیا ہے وہ تقویۃ الایمان کے پہلے باب توحید و شرک میں مذکور ہیں یہ محض اولٹ پلٹ کر کے عوام میں اپنے جہل سے علمیت شیطنیت جتلاتا ہے۔

البتہ اس فصل پنجم میں قرآن پاک کی آیت سورہ نساء اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا۔ یعنی نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتوں کو۔ ترجمہ اصلی حقیقی پکارنا عورتوں کو جو بمعنی عبادت ہے کیا گیا ہے اس کو معنی بدلنا قرآن پر افترا و تحریف غلط ترجمہ بتانا اور اناثا سے محض لات و عزیٰ تجویز کرنا محض جہل و عناد ہے۔

حالانکہ مولانا شہید مرحوم کے جد امجد مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ترجمہ فارسی میں یہی ترجمہ فرماتے ہیں۔ نمے خوانند از جز خدائے مگر مادہ۔ یعنی نہیں پکارتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے مگر عورتوں کو۔ نیز مولانا شہید مرحوم کے چچا یعنی استاد محترم جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی مشہور تفسیر موضح القرآن قلمی صفحہ ۹۵ میں جو تمام ہندوستان میں مقبول ہے اور خود مولوی نعیم الدین اپنے رسالہ فیضان رحمت صفحہ ۳۵ میں مستند جانتے ہیں۔ یہی ترجمہ فرماتے ہیں کہ اسکے سوائے پکارتے ہیں سو عورتوں کو۔

اور تفسیر مدارک و ترجمہ قرآن مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سلمہ اللہ سے مولوی نعیم الدین نے جو بمعنی عبادت نقل کیا ہے یہ تفسیری ترجمہ ہے اور خود اس میں اناثا بمعنی عورات و زنانی چیزوں کی عبادت کرنا مذکور ہے ؎

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

پھر اسی طرح تفسیر جلالین و جامع البیان اور تفسیر مظہری میں بھی مرقوم ہے۔

الا اناثا۔ اصناما مؤنثۃ کاللات والعزیٰ ومناۃ۔ (جلالین صفحہ ۸۹)

پس امثال میں ہرگز نہ کوئی مغائرت ہے نہ کوئی تحریف کیونکہ دعاء نداء پکارنا سب عبادت ہی ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پا ۲۶ صفحہ ۱۹ اور پارہ ۳۰ صفحہ ۲۲ میں مرقوم ہے:۔

وقال الراغب الدعاء والنداء واحد۔ الدعاء فی القرآن علیٰ وجوہ منہا العبادۃ ولا تدع من دون اللہ مالا ینفعک ولا یضرک۔ والمراد الدعاء اما بمعنی النداء واما بمعنی عبادۃ واما بمعنی الاعتقاد انتہی۔

یعنی فرمایا امام راغب نے دعاء اور نداء کے ایک معنی ہیں۔ دعاء قرآن میں منجملہ کئی معنی کے عبادت کے معنی میں وارد ہے اور مت پکار سوائے اللہ کے جو نہ نفع پہنچائے تم کو اور نہ نقصان پہنچائے۔ اور مراد دعاء سے نداء اور عبادت اور اعتقاد ہے انتہی

لہذا جب کوئی کسی کو نداء غائبانہ۔ توقع نفع وضرر حاضر و ناظر جان کر پکاریگا تو یہ یقیناً اس کی عبادت اور اس کا موجب ہوگا۔ بکثرت آیات ربانی صراحۃً اس مضمون پر واضح ہیں۔ چند بطور نمونہ معہ ترجمہ موضح القرآن حسب ذیل ہیں:۔

اغیر اللہ تدعون ان کنتم صادقین پ انعام) یعنی کیا اللہ کے سوائے کسی اور کو پکاروگے بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

قُلۡ اِنِّیۡ نُہِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ۔ (پ ۷ انعام و پ ۲۴ مومن) یعنی تو کہہ مجھ کو منع ہوا ہے کہ پوجوں جن کو کہ تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے۔

قُلۡ اَنَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنۡفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا۔ (پ ۷۔ انعام) یعنی تو کہہ کیا ہم پکاریں اللہ کے سوائے جو نہ بھلا کرے ہمارا نہ برا۔

اینما کنتم تدعون من دون اللہ (پ ۸۔ اعراف) یعنی کیا ہوئے جن کو تم پکارتے تھے سوائے اللہ کے۔

ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین۔ (پ ۹۔ اعراف) یعنی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے بندہ ہیں تم سے بھلا پکار دو ان کو تو چاہئے

بت شکن۔ غازی محمود دھرم پال کا آریہ مشن کی (۹۳۹) تردید میں ایک مفید لیکچر۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

قبول کریں تمہارا پکارنا اگر تم سچے ہو۔

والذین تدعون من دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا انفسہم ینصرون (پ ۹۔ اعراف) یعنی اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے نہیں کر سکتے تمہاری مدد اور نہ اپنی جان بچا سکیں۔

ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین (پ ۱۱۔ یونس) یعنی اور مت پکار اللہ کے سوائے ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا نہ برا پھر اگر تو نے یہ کیا تو تو بھی اس وقت ہے گنہگاروں میں۔

لہ دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لہم بشیٔ الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ وما دعاء الکفرین الا فی ضلال۔ (پ ۱۳۔ رعد) یعنی اسی کا پکارنا سچ ہے اور جن کو پکارتے ہیں اس کے سوائے نہیں پہنچتے ان کے کام پر کچھ مگر جیسے کوئی پھیلا رہا دو ہاتھ طرف پانی کے کہ آ پہنچے اس کے منہ تک اور وہ کبھی نہ پہنچیگا اور جتنی پکار ہے منکروں کی سب گمراہی ہے۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وہم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ (پ ۱۴۔ نحل)

یعنی اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ پیدا ہوئے ہیں مردے ہیں جن میں جان نہیں اور خبر نہیں رکھتے کب اٹھائے جائیں گے۔ ف شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں۔

واذا رای الذین اشرکوا شرکاءہم قالوا ربنا ھؤلاء شرکاؤنا الذین کنا ندعوا من دونک فالقوا الیہم القول انکم لکذبون۔ (پ ۱۴۔ نحل) یعنی اور جب دیکھیں شریک پکڑنے والے اپنے شریکوں کو بولیں اے رب یہ ہمارے شریک ہیں جن کو ہم پکارتے تھے تیرے سوائے تب وہ ان پر ڈالیں بات کہ تم جھوٹے ہو۔ ف۔ جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو کہ وہ بزرگ بیگناہ ہیں ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر آپ کو پوجاتا ہے اسی لئے ان کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

واعتزلکم وما تدعون من دون اللہ وادعوا ربی (پ ۱۶۔ مریم) یعنی اور کنارہ پکڑتا ہوں تم سے اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے اور میں پکاروں گا اپنے رب کو۔

ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ۔ (پ ۱۷۔ حج) یعنی جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہرگز نہ بنا سکیں گے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہوں۔

والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر (پ ۱۹۔ فرقان) یعنی وہ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ اور حاکم کو۔

فلا تدع مع اللہ الہا آخر (پ ۱۹۔ شعراء) یعنی سو مت پکار اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم۔

وقیل ادعوا شرکاءکم فدعوہم فلم یستجیبوا لہم (پ ۲۰۔ قصص) یعنی اور کہیں گے پکارو اپنے شریکوں کو پھر پکاریں گے تو وہ جواب نہ دیں گے۔

والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر ان تدعوہم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم ولا ینبئک مثل خبیر۔ (پ ۲۲۔ فاطر) یعنی اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے مالک نہیں ایک چھلکے کے اگر تم ان کو پکارو سنیں نہیں تمہاری پکار اور اگر سنیں تو پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتا دیگا تجھ کو جیسا بتا دے خبر رکھنے والا۔

ناظرین! اب تو مولوی نعیم الدین کی بہتان بندی نسبت ترجمہ تقویۃ الایمان اظہر من الشمس واضح ہوگئی کہ پکارنا بمعنی عبادت ترجمہ تقویۃ الایمان کا بلا غبار صحیح ہے کیونکہ جس طرح سوائے حق تعالےٰ کے سجدہ و طواف وغیرہم کرنا شرک ہے اسی طرح غائبانہ حاضر و ناظر عالم الغیب جان کر بتوقع نفع و ضرر پکارنا بھی شرک ہے جس کی مزید تشریح مدلل مولوی نعیم الدین کے ص۱۷ لغایۃ ص۲۹ و ۳۰، و ص۴۸ کے جواب میں گذر چکی ہے۔ پس اپنے تصور و خیال میں خواہ کوئی کسی پاک بیبی کو پکارے یا ان کی نذر و منت مانے خواہ کسی پری بھوت سیتلا مسانی کو پکارے ان کی نذر و نیاز پوری کرے یہ سب شیطان مردود ان کے نام سے دھوکہ دے کر کرشمہ دکھلا کر شرک میں مبتلا کرتا ہے پاک بی بیاں اس تلبیس ابلیس لعین سے مبرا ہیں۔ چنانچہ سورہ نحل کی آیت پاک سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بزرگوں کو پوجتے یعنی ان کو پکارتے ہیں ان کی نذر و منت مانتے ہیں وہ بزرگ تو بے گناہ ہیں محض شیطان اپنا وہی نام رکھ کر اپنے آپ کو پوجاتا ہے۔ اسی واسطے حق تعالےٰ نے آیت سورہ نساء منقولہ تقویۃ الایمان میں صراحتہً ارشاد فرمایا:۔

ان یدعون من دونہ الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا۔ لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنہم ولامنینہم ولامرنہم فلیبتکن آذان الانعام ولامرنہم فلیغیرن خلق اللہ ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا یعدہم ویمنیہم وما یعدہم الشیطان الا غرورا اولئک ماواہم جہنم ولا یجدون عنہا محیصا۔

یعنی نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان سرکش کو کہ لعنت کی اس کو اللہ نے اور اس نے کہا کہ بیشک میں الگ نکال لوں گا تیرے بندوں میں سے ایک حصہ اور بے شک بے راہ کروں گا ان کو اور خیالات میں ڈالوں گا ان کو سو کاٹینگے چارپایوں کے کان اور بے شک سکھاؤں گا میں ان کو سو بدل ڈالیں گے صورت بنائی ہوئی اللہ کی اور جس نے ٹھہرایا شیطان کو حمائتی اللہ کو چھوڑ کر سو بے شک صریح ٹوٹے میں پڑا جو وعدہ دیتا ہے ان کو شیطان سو محض دغا ہے ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور نہ پاوینگے اس سے چھٹکارا۔

(باقی آئندہ)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن۔ قیمت ۱۲ ؍ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# جواب طلب از الفقیہ امرتسر

(از جناب مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گجرانوالہ)

اما بعد جمیع اہل اسلام کی خدمت میں ناچیز خادم اہل علم و تمیز عبدالعزیز عرض پرداز ہے کہ پرچہ اخبار المنیر مجریہ ۸۔ اگست ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۹ دوسرے اور تیسرے کالم پر یہ تحریر نظر آئی کہ میت کے تیسرے دن تیجا سنت نبوی ہے۔ یعنی جب میت کو تیسرا دن دنیا سے رخصت ہونے شروع ہو تو اس دن کچھ کھانا اور شیرینی سامنے رکھ کر اس پر سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور پھر دعا مانگ کر چہرہ پر دونوں ہاتھوں کو پھیرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور آنحضرت نے اپنے بیٹے کے تیجا پر کچھ کھجوریں اور دودھ جس میں جو کی روٹی تھی سامنے رکھ کر سورہ فاتحہ و اخلاص تین بار پڑھی اور فرمایا کہ میں نے اس کا ثواب اپنے بیٹے ابراہیم کو بخشا اور اس حدیث کا مخرج فتاوی آذر جندی مصنفہ ملا علی قاری و ہدیۃ الحرمین مولفہ شاہ ولی اللہ ہے۔ اور ایڈیٹر المنیر یہ مسئلہ ختم کر کے نیچے لکھتا ہے (الفقیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ المنیر اخبار الفقیہ سے ناقل ہے اگر یہ نقل صحیح ہے تو الفقیہ اخبار اس حدیث کے صحت کا ذمہ دار ہے اور مجھے امید واثق ہے کہ منشی غلام حسین صاحب کیلانی مدیر المنیر نے نقل صحیح فرمائی ہوگی

اس لئے میں ایڈیٹر الفقیہ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ آپ ذرا مہربانی کر کے اس حدیث کو بتانے والا محدث بتائیں کہ اس حدیث کو کس نے بیان کیا۔ آیا بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی، ترمذی یا امام مالک یا امام احمد یا طبری طبرانی، دارقطنی یا کسی اور محدث نے متقدمین سے صرف شاہ ولی اللہ صاحب یا ملا علی قاری صاحب کی طرف نسبت کرنا کافی نہیں کیونکہ یہ بزرگ مخرجین میں سے نہیں ہیں۔

میں بڑا حیران ہوں کہ فرقہ مقلدین اثبات بدعتوں کے لئے کیا کیا حدیثیں وضع کر لیتے ہیں۔ جن کا نام و نشان کتب احادیث میں نہیں ہوتا۔ چنانچہ بوقت سننے اشہد ان محمداً رسول اللہ کے اذان میں آنکھوں پر انگوٹھے چوم کر رکھنا ان لوگوں نے احادیث وضعیہ سے ثابت کیا ہے۔ اس بارے میں دس حدیثیں ان بزرگوں نے نقل کی ہیں جس کو امام سخاوی کہتا ہے کلہا موضوعۃ۔ اور احتیاطی جیسی بدعت ثابت کرنے کے لئے صریح حدیث تو نہیں گھڑی مگر وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ دو صحابی سفر میں نکلے بسبب پانی نہ ملنے کے دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ بعد ازاں پانی مل گیا۔ تو ایک نے ان دونوں میں سے وضو کر کے اعادہ نماز کا کیا۔ جب آنحضرت کے روبرو یہ قصہ ہوا تو آپ نے اعادہ کرنے والے کو فرمایا لک الاجر مرتین۔ سو اس حدیث سے ان صاحبوں نے یہ استنباط کیا کہ جسطرح اس صحابی کو دوبارہ نماز وضو کر کے پڑھنے سے دو بار ثواب ملا۔ ایسا ہی جو جمعہ کے بعد چار رکعت احتیاطاً ظہر پڑھے اس کو دو بار ثواب ملیگا۔ اور یہ استنباط پہلے مولوی محمد شاہ دہلوی نے کیا جو میاں صاحب شیخ الکل دہلوی کا شاگرد تھا اور ان کی زندگی میں ہی ان کا مخالف ہو گیا تھا اور اس شعر کا مصداق ہو گیا

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ کرد

اور بعد اس کے دوسرے حضرات مقلدین بھی اسی روش پر چلے۔ چنانچہ بھٹی چک والے مولوی صاحب مرحوم اپنے رسالہ عربیہ میں بھی یہی لکھ گئے ہیں۔ یہ کسی نے نہ سوچا کہ مقیس مقیس علیہ برابر نہیں اور یہ قیاس مع الفارق ہے۔ مگر ان بزرگوں نے تو اثبات بدعات کا ٹھیکہ لے رکھا ہے خواہ دلیل صحیح ملے یا نہ ملے

پھر لطف یہ ہے کہ اگر کوئی ان کو بدعتی کہے تو اس پر خفا ہوتے ہیں۔ حالانکہ بدعات کثیرہ کے یہ فاعل ہیں۔ مثلاً احتیاطی نماز بعد جمعہ پڑھنا اور انگوٹھے چوم کر بوقت سننے اشہد ان محمداً رسول اللہ آنکھوں پر رکھنا اور مولود اور عرس وغیرہ بدعات کو بڑے شوق ذوق سے کرنا اور مانعین پر فتویٰ تکفیر جڑنا اور ان کے نام برے سے برے تجویز کرنا ان کا شیوہ ہے

آج تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ ہمارے بھائی مقلدین ہم اہل حدیث کا کونسا عقیدہ خلاف شرع دیکھتے ہیں جس پر ہم کو کافر، فاسق یا بدعتی کہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وجوہات کفر بیان کریں۔ لیکن تکفیر سے پہلے ہمارا عقیدہ مدنظر رکھیں کہ ہم قرآن و حدیث کو واجب العمل جانتے ہیں۔ اس لئے ہم کسی کی بات کو واجب التسلیم نہیں جانتے۔ بس یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکائت مہر و وفا مپرس

× × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × میرا عقیدہ دشاندمیں اس میں اکیلا ہی ہوں یا اور بھی کوئی میرے ساتھ ہے) یہ ہے کہ انکار معجزہ انکار قدرت باری تعالےٰ ہے اور انکار قدرت کفر ہے پس جب منشا کفر انکار قدرت خداوندی ہے تو کرامت میں بھی انکار قدرت پایا جاتا ہے وہ کیوں کفر نہیں اور سورۂ نمل میں جو قصۂ کرامت آصف میں برخیال آیا ہے اس سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ کرامت بھی مثل معجزہ کے ہے جیسے انکار معجزہ سے کافر ہے ایسا ہی کرامت کے انکار سے بھی کافر ہے۔ اس لئے کہ منشا کفر واحد ہے اور وہ انکار قدرت باری ہے۔ الغرض ہم ایمان رکھتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو لائے ہماری طرف آنحضرت وحی متلو ہو یا غیر متلو۔

اور ہم ائمہ اربعہ کو مثل اور ائمہ دین کے جانتے ہیں ان کی تقلید کرنا ہمارے عقیدہ میں ناجائز ہے خصوصاً نص کے مقابلہ میں شرک ہے جو نص کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرے وہ مشرک شرک فی الحکم کا مرتکب ہے اعاذنا اللہ من ذالک اور ہم ان کی تقلید کے وجوب پر کوئی دلیل کتاب اور سنت میں نہیں پاتے اور جو اولی الامر سے نکالتے ہیں محض ان کا تحکم ہے۔ اور آیہ فاسئلوا اھل الذکر سے بھی ان کی تقلید مستنبط نہیں ہوتی۔

# جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ ستمبر میں اس سرخی کے تحت میں محترمی جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا مضمون پڑھ کر ہمارے دل میں امید کی لہر دوڑ گئی۔ امید ہے انشاء اللہ جماعت اہل حدیث کی ترقی ضرور ہوگی۔ ہمارے محترم مولانا نے جناب مولانا محمد عقیل صاحب مئوی سے بالخصوص دریافت فرمایا ہے۔ کہ کس کس کام میں ہاتھ بٹا دیں گے۔ ہمارے خیال میں جواب یہ ہوگا اور ہونا چاہئے دامے: درمے، قدمے، سخنے۔ اور یہ جواب تمام اہل حدیث جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے۔ چنانچہ خاکسار ایک دیہات کا مقیم ہے۔ یہاں جماعت بھی بہت کم ہے۔ مگر جو خدمت اس کے لائق ہوگی کرنے کو طیار ہے۔ اور ہر جگہ کی جماعت سے امید ہے کہ اس پر لبیک کہیں گی۔

کام کیا کیا ہوگا۔ ہم اس پر رائے زنی کرنا افلاطون کو حکمت سکھلانے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ البتہ دو اہم کاموں کی طرف توجہ دلاتے ہیں ہم کو افسوس ہے جماعت ان دونوں کام سے بالکل غافل ہے۔ اگر توجہ کرے تو بہت جلد کامیابی کی امید ہے۔ انشاء اللہ اور یہ دونوں کام مشکل نہیں ہیں۔ وہ یہ ہے کہ:۔

اول۔ جماعت اہل حدیث کے بہت سے افراد نے مصلحت وقتی کی بنا پر آمین بالجہر، رفع یدین کو ترک کردیا ہے۔ دل سے تو اہل حدیث رہے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض تو اپنی زندگی ہی میں اسے بھول گئے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ اہل حدیث ہیں۔ اور اکثر اپنی زندگی بھر تو خفیہ اہل حدیث رہے جس کا نتیجہ لازمی تھا کہ ان کی اولاد رسمی عبادات میں مبتلا ہوگئی اور اکثر قبر پرستوں میں مل گئے۔ سب سے پہلے ان بھولے ہوئے بھائیوں کا پتہ لگا کر ایک فہرست مرتب کی جائے اس کے بعد وہاں مبلغین اور آنریری مبلغین ایک ایک مقام پر مہینہ پندرہ روز رہ کر تبلیغ کریں۔ امید ہے یہ لوگ بہت جلد راہ راست پر آجائیں گے۔ توحید کی چنگاری ہنوز ان میں موجود ہے۔ اگر حکم ہوگا تو ہم اپنے علاقہ کے ایسے لوگوں اور ایسی جگہوں کو دریافت کرکے لکھیں گے (اکثر جگہ تو ہم جانتے ہیں) اخبار میں ایک خاص نشان کے ساتھ کچھ روز تک اعلان کیا جائے کہ ایسے لوگوں کی فہرست ہر جگہ سے دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔ امید ہے بہت کچھ واقفیت حاصل ہو جائیگی۔

دوسرا کام یہ ہے کہ بفضلہ اہل حدیث لیگ قائم ہوگئی ہے۔ سب سے ضروری اور پہلا کام اس کا یہ ہونا چاہئے کہ اہل حدیثوں پر جس جگہ ظلم یا بے انصافی ہو لیگ ہر طرح اس کی مدد کرے مقامی لوگوں کو خرچ کے بار سے آزاد کردیا جائے۔ مقدمات کی پیروی اور خرچ لیگ کی طرف سے ہو تو امید قوی بلکہ یقین ہے کہ جو حالت اس وقت ہو رہی ہے خراب نہ ہو۔ بلکہ انشاء اللہ دن دونی رات چوگنی ترقی حاصل ہو۔ بہت جگہ جو کم اہل حدیث ہیں خوف سے خفیہ رہ کر کچھ روز بعد رسمی لوگوں میں مدغم ہوگئے۔ یہ کام کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگرچہ اہل حدیث غریب ہیں۔ زیادہ نہیں تو سال بھر میں ایک روز کی آمدنی اس کار خیر کے واسطے نکال دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ سردست کام شروع کرنے کے وقت جلد سے جلد دو چار ہزار روپیہ جمع ہونا چاہئے جو کوئی مشکل نہیں ہے۔ رنگون، کلکتہ، بنارس، دہلی، امرتسر، بمبئی وغیرہ میں بفضلہ ایسے اہل حدیث ہیں کہ صرف ایک ہی صاحب دو چار ہزار دے سکتے ہیں۔ سو سو، دو سو روپیہ دینے کے لائق بھی بہت ہیں۔ دس پانچ دینے والوں کی کمی نہیں ہے۔ چندہ کی تحریک اخبار اہلحدیث، محمدی، اہل حدیث گزٹ میں برابر جاری رہے خصوصیت سے یہ تحریک مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے جاری رہے۔ بلکہ خاص اس چندہ کے لئے دو سفیر مقرر کئے جائیں۔ ایک پچھم دوسرے پورب جاکر چندہ کریں۔ اس وقت بھی کئی جگہ اہل حدیثوں پر ظلم ہو رہے ہیں جو مخفی نہیں۔ مقدمات بھی کئی جگہ ہو رہے ہیں مگر اہل حدیث ہر حالت میں کمزور اور بیکس نظر آرہے ہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں جماعت کو آنکھ کھول کر دیکھنا چاہئے۔ خدانخواستہ ابھی غفلت رہی تو فنا ہو جانے کا خوف ہے۔ صرف ہمت والے لوگ تو موحد رہ سکتے ہیں۔ کمزور دل لوگ تو خوف سے خفیہ اہل حدیث ہو ہی جائیں گے۔ جس کا نتیجہ معلوم۔

نہایت افسوس کے ساتھ ہم کو عرض کرنا پڑا کہ ہم ایک کم علم آدمی ایک روز کی محنت پر ایک مراسلت (درخواست) لکھی جو جمعیت تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کے موقع پر پیش کی۔ اگرچہ ہماری آمدنی بہت کم ہوگئی ہے مگر اہم کام سمجھ کر ایک سو روپیہ بھی داخل کیا کہ افتتاح ہو جائے تو کلکتہ جیسے شہر اور ایسے موقع پر چار پانچ ہزار روپیہ چندہ ہو جانا مشکل نہیں تھا ہم نے درخواست درد دل اور خون جگر سے لکھی تھی۔ مگر نہ معلوم کس مصلحت سے پیش بھی نہ ہوئی اور ہمارا ایک سو روپیہ ایسا منحوس ثابت ہوا کہ ایک سو رہ کر ایک سو ایک روپیہ بھی نہ بن سکا۔ اگرچہ میرا دل اس واقعہ سے ٹوٹ گیا تھا مگر اپنے دو نو بزرگ ہر دل عزیز علماء کی مستعدی پر پھر امید ہوگئی اور یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ اب ہماری جماعت کے برے دن رخصت ہونے کو ہیں۔

اگرچہ ہماری آمدنی ان دنوں قلیل ہے۔ پھر علاوہ اس ایک سو روپیہ کے مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ اس وقت داخل کرنے کو حاضر ہوں۔ رمضان شریف میں اور بھی کچھ داخل کرنے کو تیار ہوں۔ کام شروع ہونے پر منی آرڈر سے روپیہ بھیجدیا جائے گا۔

نوٹ:۔ گیا میں جو مقدمہ ہے۔ وہاں اہل حدیث بالکل غریب اور صرف دس بارہ شخص ہیں۔ سب سے پہلے اس کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

(خاکسار محمود محمد ابراہیم۔ جھاجھا)

**اہلحدیث** ہم آپ کی محبت اور اخلاص کی قدر کرتے ہیں۔ اہل کلکتہ کو بھی آپ کی قدر کرنی چاہئے تھی۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہر صوبہ میں صوبہ وار مجالس اہل حدیث

(۹۴۸) نوید جاوید۔ عیسائیت کی تردید میں ایک بےنظیر کتاب۔ قیمت ۶؍۔ پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

ادن۔ اہل حدیث کانفرنس تو سارے ہندوستان کی ہے اس کے سوا ہر صوبہ میں، صوبہ کے بعد ہر ضلع میں انجمہائے اہل حدیث منعقد ہوں۔

**زندہ دلان پنجاب** خاص توجہ کر کے ہر مقام میں انجمن اہل حدیث بنا کر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب سے وابستہ ہوں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل انجمن نے اس فعل حسن کی ابتدا کر دی ہے۔

**الحاق** بوجب آپ کے اخبار گوہربار اہلحدیث مورخہ ۱۳- ستمبر ۳۵ء عرض ہے کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی قائمی کی تحریک بہت مبارک ہے۔ اور امید ہے کہ اس کے اجراء سے پنجاب کی تمام انجمنیں ایک لڑی میں منسلک ہوجائیں گی۔ جماعت اہلحدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں اس جمعیۃ کا خیر مقدم کرتی ہوئی عرض پرداز ہے کہ کوٹلی میں انجمن اہلحدیث قائم ہے اور اس کے سیکرٹری مولوی سیف علی صاحب ہیں۔ اس انجمن نے باتفاق آراء منظور کیا ہے کہ وہ ہر طرح سے اس جمعیت میں شامل تصور فرمائے جاویں اور امداد کے لئے عرض ہے کہ یہ انجمن اپنی حسب توفیق جمعیۃ کی مالی امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ وصولی امداد کے لئے جو لائحہ عمل تیار ہو اس سے اور نیز دیگر احکامات سے مطلع فرمایا جایا کرے۔ فقط

برکت اللہ جنجوعہ زرگر کوٹلی۔ خریدار اہلحدیث ۱۳۰۲ع

بحکم سیکرٹری انجمن اہل حدیث کوٹلی۔

(قواعد وضوابط زیر غور ہیں۔ میر سیالکوٹی)

(۲) مزید اسمائے برائے شرکت جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث میں پیش کرتا ہوں۔

سوہدرہ سے مندرجہ ذیل

(۱) ملک رحمت اللہ صاحب خلف حاجی امام الدین صاحب

(۲) مولوی حکیم عبداللہ خان صاحب نصر لیکچرار مسلم یونیورسٹی

(۳) مولوی ابو المحمود ہدایت اللہ صاحب

(۴) ملک عبدالحق صاحب سالک

(راقم خاکسار ابوالبشیر عفی عنہ)

# نماز میں پیروں کا ملانا

(۲۰ ستمبر کے بعد)

اس جگہ ہم قدرے رشحات صف کے آداب میں احادیث نبویہ سے تحریر میں لاتے ہیں جس سے منزلت وبجگے اور صفوں کے نزدیک اور برابر کرنے کی بھی تکمیل ہوجاوے۔ فاضل شارح نے تین امر میں قلم فرسائی کا ارادہ کرتے ہوئے ہرسہ دعاوٰں کو مدلل باحادیث نبویہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

فی صحیح ابن خزیمة عن البراء کان علیه الصلوٰة والسلام یاتی ناحیة الصف فسوی بین صدور القوم ومناکبهم ویقول لاتختلفوا فتختلف قلوبکم ان الله وملٰئکته یصلون علی الصف الاول۔ براء بن عازب سے صحیح ابن خزیمہ میں ہے آپ صف کے کناروں سے آتے اور لوگوں کے سینہ اور کندھوں کو ہموار کرتے اور فرماتے کہ آگے پیچھے نہ ہو ایسا نہ ہو کہ اللہ میاں تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیوے۔ پس شق ثالث کی دلیل بیان کی۔

وروی الطبرانی من حدیث علی علیه الصلوٰة والسلام قال الاتصفون کما تصف الملائکة عند ربها قال اتموا الصفوف الاول وترصون فی الصف وفی روایة للبخاری فکان احدنا یلزق منکبه بمنکب صاحبه وقدمه بقدمه طبرانی میں علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ مرفوعاً آپ نے فرمایا تم ملائکہ جیسی صف کیوں نہیں بناتے جس طرح وہ اپنے پروردگار کے حضور میں بناتے ہیں صحابہؓ نے دریافت کیا وہ کس طرح تو فرمایا وہ اول صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں بجگے کرتے ہیں۔ اس بجگے کی توضیح کے لئے فاضل شارح بخاری کی روایت بیان کرتے ہیں کہ بخاری میں ہے کہ ایک ہمارا کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور پیر کو اس کے پیر کے ساتھ ملاتا تھا۔ یہ نمبر اول وثانی کی دلیل ہے۔

اور فرمایا۔ وروی ابوداؤد والامام احمد عن ابن عمر انه علیه الصلوٰة والسلام قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لاتذروا فرجات الشیطان من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله وروی البزاز باسناد حسن عنه علیه الصلوٰة والسلام من سد فرجة فی الصف غفرله وفی ابی داؤد عنه علیه الصلوٰة والسلام قال خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰة۔

ابوداؤد وامام احمد میں ابن عمر سے مرفوعاً ہے آپ نے فرمایا صفیں قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور سوراخ دو کے درمیان ہو اسے بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو اور شیطان (۹۲۹)
کے لئے سوراخ جگہ نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملایا خدا اس کو بھی ملادیگا اور جو صف کو قطع کریگا خدا اس کو بھی قطع کریگا۔ بزار میں حسن سند سے ہے کہ جس نے صف کے دراڑ کو بند کیا خدا اس کو بخشے۔ ابوداؤد میں ہے تم میں بہتر وہی ہے کہ نماز میں کندھوں کو ملائے آپس میں رکھے۔ منتہی الارب صفحہ ۱۱۷ ج ۳ میں ہے:-

فرجہ بالضم رخنہ وشگاف منہ فرجة الحائط یہ تینوں کی تائید میں بیان کی۔ للہ در مولانا اشرف علی تھانوی بہشتی گوہر تتمہ حصہ دوم کے صفحہ ۱۶ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہئے۔"

مولانا شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ شرح مشکوٰۃ فارسی باب تسویۃ الصف میں فرماتے ہیں:-

"مراد بتسویۂ صف آنست کہ متصل بایستند ودرمیان فرجہ نگذارند وپس وپیش نہ ایستند وہموار بایستند۔"

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ع۲۰۶ } ایک شخص کسی دوسرے آدمی کے متعلق جھوٹ لکھ کر فتوے طلب کرتا ہے۔ جس کی اس کو کچھ خبر بھی نہیں۔ ایسے آدمی کے حق میں شریعت کے مطابق کیا گناہ ہے جو اپنے گناہ پر پردہ ڈالے اور دوسروں کے گناہوں کو اخباروں میں درج کرائے۔ (محمد محمود پلٹن ع۳/۱۵ پنجاب رجمنٹ ع۱۱۸۴۳)

ج ع۲۰۶ } جھوٹ بول کر فتویٰ لینا افترا ہے جس کی بابت قرآن مجید میں سخت ناراضگی ہے۔ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ (از داخل غریب فنڈ)

س ع۲۰۷ } اس جگہ ایک شخص سرکاری ملازم ہے اسکو باہر دورہ پر بھی جانا پڑتا ہے۔ فتوے طلب سوال یہ ہے کہ آیا ایسا شخص جس کو باہر دورہ کرنا پڑتا ہو اور دورہ بھی ایسا جو بیس پچیس دن کا متواتر ہو۔ ایسا شخص نماز میں قصر کرسکتا ہے؟ (برکت اللہ جنجوعہ زرگر کوٹلی۔ نمبر خریداری ۱۱۳۰۲)

ج ع۲۰۷ } کرسکتا ہے مگر قرآن و حدیث کی رو سے قصر کرنا ضروری نہیں۔ جائز ہے۔

س ع۲۰۸ } ایسے شخص کے لئے جمعہ کی نماز کا کیا حکم ہے۔ دورہ میں بعض وقت خاص جمعہ کے روز ہی سفر کرنا پڑتا ہے اور اکثر دیہاتوں میں مسجدیں بھی نہیں ہوتیں۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۸ } جب مسافر کے حکم میں ہے تو جمعہ بھی فرض نہیں۔ (اہلحدیث)

س ع۲۰۹ } کیا ایک موحد آدمی کی نماز حنفی (بریلوی) کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ لوگ پیر پرست قبر پرست اور بدعتی ہوتے ہیں اور نماز بھی اتنی جلدی ادا کرتے ہیں کہ مقتدی ارکان نماز درست طور پر ادا نہیں کرسکتا۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۹ } نماز ہو جاتی ہے ان کے عقائد اور دیگر غلط افعال کی ذمہ داری ان پر ہے۔ (صحیح بخاری باب امامۃ المفتون)

س ع۲۱۰ } دورہ کے سفر میں روزہ کی بابت کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۱۰ } دورہ کنندہ جب مسافر ہے تو کل احکام اس کے مسافر کے ہونگے یعنی روزے کی قضا کرے۔ اللہ اعلم۔ (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۲۱۱ } ایک شخص جوا کھیلتا اور تاڑی بہت پیتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے عہد کیا کہ جب تک میں بمبئی میں ہوں جوا نہ کھیلوں گا نہ تاڑی پیوں گا مگر ہفتہ میں ایک دفعہ۔ اگر اس کے خلاف کروں تو میری بیوی پر طلاق۔ یہ اقرار تین مرتبہ مختلف مجالس میں کیا اور بطور یادداشت تحریر کرلیا۔ اب جوا بھی کھیل چکا اور ایک ماہ سے تاڑی بھی پیتا ہے۔ اس امر کا بیوی کو بھی پتہ نہیں اور نہ ہی کوئی گواہ ہے اور نہ ہی بیوی طلاق پر راضی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس صورت طلاق ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو رجوع کرسکتا ہے یا نہیں؟ (سائل از بمبئی)

ج ع۲۱۱ } کسی شخص کا یہ کہنا کہ میری بیوی کو طلاق ہے اگر فلاں کام کروں تو وہ کام کرلینے کے بعد ایک طلاق رجعی ہوگی۔ یہ الفاظ فعل سے قبل ایک دفعہ کہے ہوں یا متعدد مرتبہ۔ اس طلاق سے رجوع کرسکتا ہے۔ اللہ اعلم۔

س ع۲۱۲ } زید و عمرو دو حقیقی بھائی تھے۔ عمر کا انتقال ہوچکا۔ زید و عمر کے والد کا ایک مکان جو اس نے اپنے عالم حیات میں خریدا تھا موجود ہے نیز زید و عمر کی شراکت سے پیدا کردہ ایک مکان اور ایک دکان ہے۔ مرحوم عمر کی دو لڑکیاں اور زوجہ موجود ہے۔ تقسیم شرعی کس طرح ہو۔ بینوا و توجروا۔ (سائل عبدالسلام)

ج ع۲۱۲ } عمرو کو والد کی جائداد سے نصف ملے گا۔ اسی طرح مشترک خرید کردہ میں سے بھی نصف اس کا ہے۔ اس ساری متروکہ جائداد کی تقسیم یوں ہوگی:۔

صورت مسئلہ

مسئلہ ۲۴ — عمر مرحوم

| زوجہ | بنت | بنت | اخ زید |
|---|---|---|---|
| ۳ | ۸ | ۸ | ۵ |

یعنی کل جائداد سے آٹھواں حصہ بیوی کو اور ثلثان ⅔ لڑکیوں کو ملیگا اور باقی کا مالک عمرو کا بھائی زید ہوگا۔

نوٹ | یہ تقسیم ادائے قرض (قرضہ عمرو) مہر وغیرہ اور اجرائے وصیت کے بعد ہوگی۔ اللہ اعلم۔

س ع۲۱۳ } ایک شخص کا نکاح ہوکر قریب ۲ سال کا عرصہ ہوا اس مدت میں عورت کئی وقت خاوند کے ہاں بھی رہی اور ماں باپ کے ہاں بھی رہی۔ آخر تولد کے لئے جب ماں باپ بلا کرلے گئے اس تاریخ سے لڑکا تولد ہوکر بھی چھ ماہ کا عرصہ ہوا اب روانہ کرنے میں تکرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہر کے مبلغ میں سے ایک سو روپیہ اب نقد ادا کرو اور بقیہ مبلغ ماہانہ دس روپیہ ادا کرتے رہو اور ہم تمہارے مکان کو روانہ نہیں کرتے۔ (محمد صالح ضلع کولار خریدار ع۱۰۹۵۲)

ج ع۲۱۳ } عورت مہر وغیرہ دین متعلق نکاح کا دعوے ہر وقت کرسکتی ہے۔ خاوند کو تنگ کرنے کے لئے تقاضا کرنا اچھا نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا تنسوا الفضل بینکم۔ باہمی احسان اور مروت کرنا بھولو نہیں۔

س ع۲۱۴ } ایک خام مسجد کی جگہ پختہ دو منزلہ مسجد بنائی گئی۔ نیچے کا حصہ چونکہ مدرسہ کے مناسب بنایا تھا اسلئے اسکو مدرسہ کیلئے مخصوص کردیا اور اوپر نماز پڑھی جاتی ہے زید کہتا ہے کہ قدیم نماز کی جگہ چھوڑ کر اوپر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کونسا قول صحیح ہے؟ (خریدار نمبر ۴۲۶۶)

ج ع۲۱۴ } بیشک جس زمین پر وقف للمسجد کی صورت میں ایک دفعہ نماز پڑھی جائے وہ مسجد ہے اسکو بالکلیہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔ مدرسہ میں بھی نماز ادا کرنی چاہئے۔ چاہے تھوڑے وقت کے لئے ہو۔ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔

س ع۲۱۵ } کیا رسول اللہ سال بھر کا غلہ ازواج مطہرات کے پاس

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## حساب دوستان

ذیل میں ان خریداروں کے نمبر مع اسماء گرامی و مقام رہائش درج ہیں۔ امید ہے کہ تمام حضرات ان کو ملاحظہ فرمانے کے بعد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت سے ہی مجرا کر کے) ارسال کر دیں گے۔ مہلت یا انکار کی صورت میں بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں گے۔ ورنہ جلد ۳۳ کا پہلا نمبر یعنی یکم نومبر کا اہلحدیث بصیغہ وی پی بھیجا جائیگا

**غریب فنڈ** سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں وہ میعاد ختم ہونے کے بعد بند کر دئے جاتے ہیں۔ ایسے حضرات مہلت وغیرہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بلکہ حسب قانون غریب فنڈ میں داخلہ ارسال کر دیا کریں۔

۴۴ منشی محمد یامین ڈیرہ دون
۸۸ جرنیل حقداد خاں ۔ کلانور
۱۹۰ چوہدری بدرالدین ۔ تیجہ کلاں ۔
۴۴۴ قاضی رحمت اللہ ۔ رحمت آباد
۵۴۴ عبداللہ لال ۔ دائی برگ
۷۱۰ ۔ مولوی عبدالوہاب مدرسہ علی پور
۱۳۲۵ ۔ مولوی محمد اسماعیل پریو نرائن پور ۔
۱۵۴۶ شیخ قاسم علی ۔ بہاولپور
۱۵۵۲ ۔ حافظ عبدالقادر قلعہ میہاں سنگھ ۔
۱۷۷۵ ۔ عبدالرحیم ۔ دہونرہ ٹانڈہ
۱۷۸۰ ۔ عبدالصمد ۔ مودتار
۲۰۸۲ ۔ مولوی اکرم علیخان دیوادی ۔
۲۱۱۴ ۔ امیرالدین دہاسلہ
۲۱۳۳ عبدالحمید خان سہاور
۲۳۴۵ ۔ بابو محمد عبدالکریم لکھنو
۲۹۸۷ ۔ احمد علی چکروہی ۔
۲۹۸۸ ۔ وجاہت حسین چک مسکن سور جگرہ
۳۰۰۴ ۔ عبدالستار ۔ بیگو ہر
۳۲۹۰ ۔ عبدالعلیم جھانسی
۳۲۹۸ ۔ محمد عثمان محبوب نگر
۳۳۴۵ محمد سلیمان دوڑی
۳۳۴۷ ۔
۳۳۷۸ ۔ حافظ عبدالحمید پھپھوند
۳۳۷۹ ۔ غلام حیدر سرگودہا
۳۶۳۷ ۔ امیرالدین پٹنہ
۳۷۷۲ ۔ محمد گرہت مئو ۔
۳۹۰۴ ۔ محمد رمضان اکاڑہ
۴۱۲۰ ۔ شیرالدین ۔ کسترامٹ
۴۱۳۸ ۔ عبدالرحمن پٹنہ
۴۲۹۹ ۔ فضل کریم گروٹہ
۴۴۷۴ غلام محمد سروالی
۴۷۷۳ ۔ عبدالواحد مشوانٹہ
۴۸۴۴ ۔ محمد محمد ابراہیم جھا جھا ۔
۴۹۳۳ ۔ محمد حسین ۔ پورٹ لوئیس
۵۰۳۱ ۔ عبدالحمید ۔ بدھوانہ
۵۲۵۵ ۔ عبدالرحمن کلکتہ
۵۳۰۷ ۔ نورالدین ۔ چھپردا
۵۶۱۱ ۔ یار محمد ۔ بمبئی
۵۶۵۸ ۔ ڈوڈی اینڈ سنز بمبئی
۵۶۷۲ ۔ حافظ عبدالحکیم شملہ
۵۶۸۸ ۔ محی الدین ترچناپلی
۵۹۷۹ ۔ عبدالحنان راجیانہ
۶۱۲۷ ۔ عبدالرشید غلام قادر ملتان ۔
۶۵۵۱ ۔ محمد قاسم منڈہ
۶۶۳۰ ۔ بشیر احمد مدراس
۶۶۴۸ ۔ محمد الدین اجنالہ
۶۶۸۷ ۔ محمد عبدالقوی حیدرآباد دکن ۔
۶۷۱۴ ۔ نور محمد علیوال
۶۹۰۳ ۔ ظہورالحق ۔ سرہند
۷۰۵۸ ۔ محمد اسماعیل
۷۰۷۰ ۔ ابو محمد کریم بخش چائے بارہ ۔
۷۱۳۰ ۔ غلام محی الدین نظام آباد ۔
۷۱۴۴ ۔ علی محمد عبدالرحمن سروں ۔
۷۶۳۱ ۔ غلام قادر بہاولپور
۷۶۴۶ ۔ محمد اسماعیل اجمیر
۷۷۰۰ محمد عبداللہ ۔ لدہانہ
۸۰۴۴ ۔ ڈاکٹر محمد فرید لہریا سرائے
۸۱۱۵ ۔ محمد علی ۔ دینا نگر
۸۱۲۸ خانصاحب محمد برکت علی خان ۔ خرد
۸۱۶۶ ۔ حاجی محمد اکرام ۔ بنارس
۸۳۵۷ ۔ عبداللطیف ۔ باڈیوال
۸۳۷۲ ۔ سید محمد شاہ ۔ مدراس
۸۵۶۳ ۔ ابراہیم ڈانڈہ ۔
۸۵۹۲ ۔ حمید علی ۔ چکردھرپور
۸۶۴۴ ۔ عبدالرحیم ۔ ایٹ آباد
۸۶۵۶ ۔ کبیر احمد ۔ سراوہ
۸۶۶۳ ۔ عبدالصمد ۔ سورت
۸۶۷۳ ۔ محمد حبیب اللہ جمشید پور
۸۷۳۵ ۔ عبدالکریم ۔ سالم
۸۸۶۲ ۔ ولی محمد خان ۔ سوداگنج ۔
۸۹۳۹ ۔ دین محمد ۔ پٹی
۹۱۴۵ ۔ رحیم بخش چک ۱۴۲
۹۲۰۷ ۔ عبدالرحمن لالوگوپالگنج
۹۲۲۴ ۔ عبدالعلی ۔ مئو
۹۲۲۹ ۔ محمد رفیع جنیال
۹۲۳۲ ۔ تاج الدین سلیمانکی
۹۲۳۵ ۔ عبدالمجید ریواڑی
۹۲۳۶ ۔ الہ جوایا اجب
۹۲۴۹ مہدی حسن رنگون
۹۴۲۶ ۔ ولی اللہ یادگیر
۹۴۵۷ ۔ محمد اسحاق نسیمی
۹۶۰۵ ۔ عبدالعزیز بسرنگر
۹۶۲۷ ۔ حاجی محمد ایوب بنارس
۹۶۴۰ عبدالشکور سنگاریڈی
۹۶۴۵ ۔ شریف حسین اٹی رام پور
۹۶۵۰ ۔ غلام اللہ اینڈ سنز نین پور
۹۷۸۸ ۔ محمد صدیق کیمپ دانا پور
۹۸۵۴ علی شیر سردار کمارٹی
۱۰۰۴۳ ڈاکٹر ذکاء اللہ امرتسر
۱۰۰۴۴ ۔ خوشی جنڈیالہ گورو
۱۰۰۴۶ ۔ کے غلام حسین کرنول
۱۰۰۶۳ ۔ عبدالقادر ۔ رنگون
۱۰۰۷۲ عبدالحی ۔ تریلی کین
۱۰۰۸۰ ۔ عبدالعزیز ملتان
۱۰۰۸۲ ۔ عبدالوہاب جوناگڑھ
۱۰۰۹۵ عبدالرحیم نظام آباد
۱۰۱۴۴ شرف الدین کلکتہ
۱۰۱۹۹ ایچ ۔ ایم ۔ جواری پورٹ لوئیس
۱۰۲۱۷ ڈاکٹر اسمٰعیل ہانگ کانگ
۱۰۲۴۳ ۔ علیسی حاجی الٰہی بخش پورٹ لوئیس ۔
۱۰۳۵۵ حاجی عبدالخالق دہلی
۱۰۳۷۹ عبدالحمید لاہور
۱۰۳۸۵ بدرالدین میسور
۱۰۴۰۸ محمد الدین جموں
۱۰۴۰۹ ۔ محمد شفیع بٹالہ
۱۰۴۱۴ اللہ دتہ ۔ جیجا
۱۰۴۲۵ محمد عثمان نصیر آباد
۱۰۴۲۷ فتح محمد ۔ پٹیالہ
۱۰۴۴۲ فیض الحسن بہرائچ
۱۰۴۴۵ سیکرٹری بزم تہذیب دگھی
۱۰۴۵۳ ۔ محمد بن ولی ۔ رنگون
۱۰۵۳۵ عبدالوہاب مکہ
۱۰۶۵۹ اللہ بخش کبیر پور
۱۰۷۰۳ محمد حسین ۔ روپڑ
۱۰۷۱۱ ظہور محمد ۔ جبلپور
۱۰۷۴۹ محمد اسماعیل چک ۹۹
۱۰۷۶۵ ۔ احمد حسین آرمور
۱۰۷۷۲ عبدالمجید ولنگٹن
۱۰۷۷۶ عبداللہ کھریانوال
۱۰۷۷۸ ۔ ایس ۔ ایم ۔ عبداللہ کلکتہ
۱۰۷۸۳ نظام الدین ستیانہ
۱۰۷۸۴ ۔ ابوالحسن اسکوائر چین پور
۱۰۷۹۸ ۔ ایم ۔ اے ۔ صادق عدن ۔
۱۰۸۰۴ ۔ محمد صادق دھرمسالہ
۱۰۸۹۶ ۔ محمد سلیمان چکلہ
۱۰۹۰۵ ۔ ایم ۔ اے ۔ ایس عبدالغفار کولمبو ۔
۱۰۹۴۷ ۔ شیخ احمد ۔ مدینہ
۱۰۹۹۷ محمد عبداللہ میانوالی
۱۱۰۲۵ ۔ ابراہیم لدہانہ
۱۱۰۳۶ ۔ محمد اسحاق ہانگ کانگ
۱۱۱۰۲ عبدالوہاب بمبئی
۱۱۱۱۴ عبدالشکور ۔ سمرا
۱۱۱۳۰ محمد عبدالواحد کیندراپارہ
۱۱۱۶۳ غلام اللہ نیروبی
۱۱۱۷۷ نذیر احمد بہاولپور
۱۱۱۸۲ الطاف حسین مسانیاں
۱۱۲۲۹ ۔ ظل الرحمن جگناتھ پور
۱۱۲۴۱ ۔ داؤد دادا ۔ پنالا
۱۱۲۵۶ ۔ محمد یوسف ۔ محمد پور
۱۱۲۵۷ محمد صادق ۔ بمبئی
۱۱۲۵۹ ۔ محمد یعقوب سیوان
۱۱۲۶۷ احمد علی ۔ بازید پور
۱۱۳۳۴ ۔ میاں بوٹا ۔ موگا
۱۱۳۴۹ ۔ محمد نواز خان حیدرآباد دکن

رحمۃ للعالمین ۔ آنحضرت صلعم کی مستند سوانح عمری ۔ قیمت جلد اول ۔ جلد دوم ۔ (مجلد) (۹۵۱)

۱۱۴۶۳ الحکیم قائم الدین پاک پٹن۔
۱۱۴۶۶۔ احمد حسین شملہ
۱۱۴۶۸۔ عبدالمنان میرٹھ
۱۱۴۸۵۔ ہیڈ ماسٹر صاحب فتحگڑھ چوڑیاں
۱۱۴۹۱۔ حبیب اللہ رامپور
۱۱۴۹۷ عبدالاحد۔ حویلی
۱۱۵۰۵۔ عبداللہ شاہ منترو برما۔
۱۱۵۰۶۔ عبدالرحمٰن۔ چھچھیروالی۔
۱۱۵۰۷۔ برکت اللہ۔ اودہم پور۔
۱۱۵۰۸۔ محمد ابراہیم۔ حیدرآباد سندھ۔
۱۱۵۲۱۔ نور علی ٹوڈا فجی
۱۱۵۲۹۔ محمد اشرف دہلی
۱۱۵۳۵۔ احمد کریم۔ تیر
۱۱۵۴۱۔ عبدالمنان۔ دلال پور۔
۱۱۶۳۸۔ فیض محمد لیہ
۱۱۶۴۳ محمد ظہیر گیا
۱۱۶۶۲۔ احمد اللہ امرتسر
۱۱۶۹۶۔ رمضان علی۔ توبوا۔ فجی۔
۱۱۷۰۹۔ عبدالرحمٰن جہان آباد
۱۱۷۱۱۔ محمد عثمان کوہاڑیانوالہ۔
۱۱۷۳۱۔ اللہ بخش دہلی
۱۱۷۳۴۔ سید پیر صاحب پرلاکمیڈی
۱۱۷۳۸۔ حبیب احمد نور محل
۱۱۷۳۹۔ امیر الدین۔ سورت

۱۱۷۴۶ مولوی نذیر حسین بمبئی۔
۱۱۷۴۸۔ فضل کریم۔ جہلم
۱۱۷۵۱۔ شکور محمد توبوا (فجی)
۱۱۷۵۲۔ فضلدین۔ اکیاب
۱۱۷۵۳۔ محمد صالح۔ کلکتہ
۱۱۷۵۴۔ محمد علی ابادان
۱۱۷۵۶۔ اللہ دتہ۔ چک ۵۰۹ ع
۱۱۷۷۹۔ فضل الٰہی۔ ڈہاکہ
۱۱۷۹۲۔ عبدالرحمٰن۔ جام پور
۱۱۸۵۸۔ عبدالغفور چک نمبر ۱۱۰
۱۱۸۶۳۔ محمد داؤد۔ کوٹلی لوہاراں۔
۱۱۸۸۱۔ غلام حسن چنداں
۱۰۵۴۸۔ غلام محی الدین بارہ مولا

## غریب فنڈ

۲۷۰۲۔ حاجی قطب الدین دھارڑ۔
۷۳۶۰۔ صدر الدین گھنٹے کے
۸۶۷۳۔ حبیب اللہ۔ جمشید پور
۹۹۲۲۔ ابراہیم۔ باقی پور
۱۰۷۵۶۔ عبدالرؤف دہلی
۱۰۸۳۶۔ شبیر احمد سہارنپور
۱۱۲۵۳۔ عبدالغفار۔ مبرہوا
۱۱۶۸۷۔ عبداللہ۔ نصرت پور
۱۱۷۳۶۔ عبدالواحد۔ لائل پور۔
۱۱۷۴۵۔ محمد ہاشم بجو پورہ
۱۱۷۵۷۔ عبدالقدوس اسلام آباد۔

**اہلحدیث کی سالگرہ** خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اہلحدیث اپنی زندگی کے ۳۲ سال گزار کر تینتیسویں سال میں قدم زن ہونے کو ہے۔ انشاء اللہ۔ اس کے اس عرصہ حیات میں تائید ایزدی کے بعد معاونین و بہی خواہوں کی اعانت کا بھی زیادہ حصہ ہے۔ مگر زمانہ کی ناسازگاری کی وجہ سے اس کے دور حیات میں کچھ تلاطم برپا ہو رہے ہیں جس سے اس کی ترقی خاطر خواہ نہ ہوئی۔ اس لئے بار بار یہی اپیل کی جاتی رہی کہ اس کی بقا کے لئے خریداروں کی اشد ضرورت ہے۔ ورنہ توحید و سنت کی وہ صدا جو ۳۲ سال تک بلا خوف لامۃ لائم دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہوتی رہی ہے اس میں ضعف نہ آجائے۔ اور اس طرح سے ان تمام کوششوں اور محنتوں کے پیدا شدہ نتائج یک قلم مفقود ہو جائیں گے۔ پس بہی خواہان اہلحدیث ترقی اشاعت کے متعلق اپنا فرض محسوس کریں۔

**حج بدل** کے لئے کوئی صاحب مجھے روانہ کر دیں تو از حد مشکور ہونگا کیونکہ عرصہ سے زیارت بیت اللہ کے لئے بیتاب ہو رہا ہوں مگر بوجہ غربت و عسرت اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہوں۔ سید عبدالغفار رضوی معرفت مولوی احمد حسین صاحب رضوی مترجم چیفکورٹ لکھنؤ

**نماز تراویح میں محراب** سنانے کے لئے کسی جگہ حافظ کی ضرورت ہو تو بھی خاکسار کو یاد رکھیں۔ (سید عبدالغفار مذکور)

**یاد رفتگان** (۱) ہماری مسجد کے نمازی حاجی شاہ محمد صاحب اہل حدیث انتقال کر گئے۔ انا للہ۔
(۲) نیز ہمارے مدرسہ کے سابق مدرس مولوی عبدالکبیر مرحوم کی دختر خرد چار خردسال بچے چھوڑ کر رحلت کر گئی۔ انا للہ (ابوالقاسم بنارسی) (۳) میری نانی صاحبہ ۳ سال ۶ ماہ ۱۴ یوم فالج میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئیں انا للہ (قاضی منظور حسین امرتسر) (۴) امرتسر کے مشہور و معروف وکیل شیخ کریم بخش صاحب سرینگر میں فوت ہو گئے ان کی نعش بذریعہ کار امرتسر لائی گئی (۵) شیخ علی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے انا للہ (۶) بابو محمد طیب رئیس رمضان پور فوت ہو گئے انا للہ۔ (سیکرٹری انجمن اتحاد المسلمین کونند رمضانپور ضلع ...) (۷) حاجی عبدالجبار صاحب اہل حدیث فوت ہو گئے انا للہ (راقم نصیر الدین کہت پوری) (۸) میری بیوہ پھوپھی انتقال کر گئیں۔ انا للہ (مولوی علی از چھپرہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

**مقدمہ میں کامیابی** برادران احناف نے ہم پر فوجداری مقدمہ دائر کر رکھا تھا الحمد للہ کہ اسمیں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے۔ (خاکسار ابوضیاء محمد قمر الدین از مئو ائمہ الہ آباد)

**تلاش لاپتہ** مولوی محمد حسین ساکن بھٹیاں علاقہ کاہنووان ضلع گورداسپور دو سال سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں (مختار احمد موضع کھوکھر ڈاک خانہ فتحگڑھ ضلع گورداسپور)

**رہبر حجاج** جس میں اخراجات حج و ضروری امور مفصل درج کئے گئے ہیں۔ حج کو جانے سے پہلے اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ صرف جوابی کارڈ (بغرض محصول ڈاک) بھیج کر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت حاصل کریں۔

**النجم لکھنؤ کا خاتون نمبر** معاصر النجم لکھنؤ نے ۱۸۔ اکتوبر کی اشاعت کو خاتون نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسمیں اسلام میں عورت کے حقوق، ضروری کوائف پر مفصل بحث کی جائیگی مستقل خریداروں کو مفت ملیگا دیگر شائقین ۳ کے ٹکٹ بھیجکر حاصل کرلیں۔ پتہ۔ منیجر النجم لکھنؤ

**مضامین آمدہ** مولوی احمد مدراسی۔ مولوی محمد شرف الدین۔ مولوی محمد عبداللہ عقیل ۲ عدد۔ عبدالصمد۔ مولوی عبدالرحمٰن۔ محمد محمد ابراہیم۔ مولوی محمد احمد۔ مولوی ابوالبشیر۔ میاں غلام رسول۔ محمد صمصام الحق۔

**غیر مقبولہ** معیار نبوت۔ تائید مزیدی۔ قادیانی انعامات کی حقیقت۔

**پتہ نشان** بعض صاحب دریافت کرتے ہیں کہ میاں جی محمد الدین آف گجرات محلہ کرم علیشاہ (پنجاب) کہاں رہتے ہیں کیا مستحق امداد ہیں؟ ان کو اطلاع رہے پتہ ان کا مرقوم ہے اور وہ مستحق امداد ہیں۔

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## کیا مسلمان سیدھی راہ پر چل رہے ہیں

؎ ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است

لاہور کی مسجد کیا گری مسلمانوں کے دلوں پر بجلی گر گئی۔ قریباً ڈیڑھ سو سال سے مسجد مذکور سکھوں کے قبضے میں تھی۔ جس کا وجود ہم کو مناظروں میں بہت فائدہ دیتا تھا۔ جونہی کسی آریہ نے اسلام یا شاہان اسلام پر الزام لگایا کہ انہوں نے ہندوؤں کے مندروں پر قبضہ کر لیا ادھر سے فوراً جواب دیا گیا کہ مسلمانوں کے قبضے کا ثبوت تو تم دے نہیں سکتے البتہ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کی مساجد پر جو قبضہ کیا تھا اس کے ثبوت میں سری نگر کشمیر کی پتھر مسجد اور لاہور میں لنڈا بازار کی مسجد ہم پیش کر سکتے ہیں۔

مسجد واقعہ سری نگر تو مسلمانوں کو مل گئی۔ مسجد شہید گنج لاہور سطح زمین سے مل چکی ہے۔ اور بزبان حال کہہ رہی ہے ؎

بگولے اسطلے منڈلا رہے تھے میرے مدفن پر
کہ یہ دھبہ بھی کیوں باقی رہے صحرا کے دامن پر

انقلاب زمانہ ہے کہ دونوں مسجدیں میدان مناظرہ میں کام دینے کے قابل نہ رہیں۔ پہلی تو اس لئے کہ حکومت کشمیر نے مسلمانوں کے حوالے کر دی۔ دوسری اس لئے کہ اس کو دستبرد زمانہ نے ہماری آنکھوں سے اوجھل کر دیا اور ہم اس کے فراق میں روتے رہے اور رو رہے ہیں اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے امرؤالقیس کا شعر پڑھتے ہیں ؎

قفا نبک من ذکری حبیب و منزل
بسقط اللوی بین الدخول فحومل

دستور فطرت ہے کہ غم وغصہ کی حالت میں آدمی کچھ بھی باتیں بھی کر جاتا ہے۔ اس اصول کے ماتحت مسلمانان لاہور نے یا ان کے قائد پیر جماعت علی شاہ صاحب نے غم وغصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ مسلمان ہندوؤں اور سکھوں سے بائیکاٹ کریں۔ مسلمان بھی رنج وغم میں بھرپور تھے وہ بلا سوچے سمجھے فوراً سے پہلے اس حکم کی تعمیل کرنے کو تیار ہو گئے۔ یہ بائیکاٹ معمولی حد تک نہ رہا بلکہ پکٹنگ بھی شروع کر دی گئی۔ کہ جو مسلمان کسی ہندو یا سکھ سے سودا خریدے اسے پھینک دیا جائے۔ ایک روز ایسا ہونے سے ہندو قوم جو پہلے ہی سے حساس واقع ہوئی ہے بیدار ہو گئی انہوں نے اپنا فوراً انتظام کر لیا۔ سب سے پہلے سبزی کا انتظام کیا۔ امرتسر، شیخوپورہ وغیرہ قریبی مقامات سے لاریوں کے ذریعہ سے سبزی منگوا کر سبز منڈی کھول دی۔ اسی طرح دوسرے کام کاج بھی شروع کر دیئے۔ افسوس قائدان تحریک علم منطق پڑھے ہوتے تو ان کو غلطی نہ لگتی وہ ترقی تجارت لابشرط شئے کرتے نہ کہ بشرط لا شئے۔ اب جو ہمارے کانوں میں آوازیں آتی ہیں ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر لاہور اور اس کا قرب وجوار ایک اچھا خاصہ میدان جنگ بن گیا ہے ادھر گورنمنٹ نے سونے پر سہاگہ پھیر دیا کہ لاہور، امرتسر وغیرہ اضلاع ممنوعہ کو بلا روک ٹوک تلوار رکھنے کی اجازت دیدی۔ خدا خیر کرے۔ کہیں یہ عشق جنوں تک نہ پہنچ جائے۔

**نوٹ** اس مسئلہ پر ہم پھر کبھی مفصل لکھیں گے۔

---

## پیر جماعت علیشاہ علیپوری
## اور
## انکے مرید بابو کرم الٰہی وکیل
## مطلع رہیں!

آپ ہر دو صاحبوں نے میرے لئے جو ہزار روپیہ کا انعامی اعلان کیا ہے۔ میں اس سے بے خبر نہیں ہوں۔ ملک پنجاب میں فضا صاف ہو جائے تو میں آپ کی دعوت قبول کرونگا۔ آپ تسلی رکھیں۔

دیر آید درست آید (ابوالوفاء)

---

## قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

ہم نے بارہا عرض کیا ہے کہ گراموفون کی کثرت سے شہروں، قصبوں اور بستیوں میں عام پبلک کی نیند میں سخت خلل آتا ہے۔ عیش پسند لوگ اونچے مکانوں پر چڑھ کر راتوں کو جب تک چاہتے ہیں۔ بلند آواز کے گراموفون بجاتے رہتے ہیں۔ جس سے پبلک کی نیند میں خلل واقع ہو کر سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے کمشنر پولیس مدراس نے گورنمنٹ سے خواہش کی ہے کہ گراموفون بجانے والوں کو رات کے گیارہ بجے سے پانچ بجے صبح تک بندش کا حکم دیا جائے۔ ہم اس کے علاوہ اتنی عرض کرتے ہیں کہ گراموفون کو پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۴ میں داخل کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل لوگ جس قدر بے مروت اور سخت دل ہو رہے ہیں پہلے ایسے نہ تھے۔ ممکن ہے کسی گھر میں کسی کا عزیز بیمار ہو اور اس کے پڑوس والے قانونی آڑ میں ۱۱ بجے تک گراموفون بجا کر بیمار کے سارے خاندان کے حق میں مزید تکلیف [illegible] کریں اگر دفعہ [illegible] تو قانون [illegible] ی حاوی ہو جائے گا۔ امید ہے کہ گورنمنٹ پبلک کے آرام کی خاطر بہت جلد توجہ کریگی۔

---

## معاصر "سیاست" لاہور کو ۱۹۱۶ء سے ۱۹۳۵ء تک

جو مصائب حکومت کی طرف سے آئیں واقعی اس قابل ہیں کہ منتظمان "سیاست" بزبان حال یہ شعر پڑھیں ؎

صبت علی مصائب لو انہا
صبت علی الایام صرن لیالیا

آخری مصیبت جسکے باعث سیاست آجکل بند ہے دو ہزار کی ضمانت طلبی ہے۔ ہوا خواہان سیاست کا فرض اخلاقی ہے کہ امداد کر کے سیاست کو زندہ رکھیں اور دعا گوؤں کا فرض ہے کہ اس کی آیندہ سلامتی کے لئے دعا کریں۔

تفسیر سورہ اخلاص۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی جڑ اکھیڑی گئی ہے۔ قیمت ۶؍ (مینیجر اہلحدیث) (۵۷۳)

**اعلان** مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

بفضلہ تعالےٰ عرصہ اٹھارہ سال سے جاری ہے۔ اور بفضل ایزدی و معاونین کی امداد سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ کانفرنس اہل حدیث دہلی نے مدرسہ ہذا کی اعانت میں بہت حصہ لیا مگر اس وقت کانفرنس نے بوجہ کمی سرمایہ اپنی تمام امدادی مدارس کی امداد کو بمجبوری کسی آیندہ وقت تک ملتوی کر دیا ہے چونکہ مصارف مدرسہ تنخواہ مدرسین و خوراک طلباء وغیرہ مقامی غریب جماعت اہل حدیث پورا کرنے سے قاصر ہے۔ اس لیے مسلمانان ہند سے پرزور اپیل ہے کہ جہاں تک ہو سکے مدرسہ ہذا کی اعانت میں دریغ نہ فرما دیں۔ لہٰذا بغرض وصول امداد مولوی عبدالعبود صاحب کانپوری سفیر مدرسہ ہذا کو علاقہ یوپی، بہار، کلکتہ، بنگال، رنگون، بمبئی، مدراس وغیرہ کے لئے اور مولوی عبدالحق صاحب سفیر مدرسہ ہذا کو علاقہ پنجاب کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ہمدردان اسلام اور علم دوست احباب براہ راست یا بالواسطہ سفیران مدرسہ ہذا کی مالی مشکلات میں امداد فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ بیرونی طلباء کے طعام و قیام کا انتظام نہایت اچھا ہے۔ آنے سے پیشتر طلباء اجازت حاصل کریں۔ تمام خطوط و منی آرڈر پتہ ذیل سے ہونے چاہئیں

المکلف عبدالمجید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ (مرر داخل غریب فنڈ)

**خون کے آنسو** اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینا چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے اور اپنے عزیز دل رشتہ داروں کو سنائیے۔ پھر ان باتوں پر عمل کیجئے۔ جو اس کتاب میں بتائی گئی ہیں قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

# اہل حدیث کانفرنس کی فریاد

## کان لگا کر سُن لو

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ اخبار اہلحدیث میں اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد رکھنے کیلئے مشوروں کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ اس کے بانیوں نے دورہ کر کے دور دراز مقامات کا سفر کر کے اس کی بابت جماعت سے آراء دریافت کیں اور امداد حاصل کی۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ کلکتہ سے پشاور تک متعدد مقامات میں اس کے جلسے بڑی شان و شوکت سے ہونے لگے پھر وہ دن بھی آیا کہ اسکے مکاتب کا جال دور دور تک پھیل گیا۔ اسکے مبلغ ملک میں پھرتے رہے۔ مذہبی مقدمات میں مظلوموں کی اس نے کافی امداد کی۔ پھر اسکو اتنی قبولیت حاصل ہوئی کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے موتمر مکہ معظمہ میں اسکی نیابت بھی طلب فرمائی۔ غرض اس کانفرنس نے جماعت کو اپنی خدمت کا پورا قائل کر لیا۔ باوجود اس وسعت کار کے اس جماعت پر آمدنی کے غبن یا ناجائز خرچ کا اعتراض نہ ہوا کیونکہ اس کا روپیہ پیسہ ایسے ہاتھوں میں رہا جو ملک میں مسلم امین ہیں۔ آہ! آج یہ دن بھی آگیا ہے کہ میں ہی جو کبھی اس کا محرک تھا بدقسمتی سے جماعت کو یہ اطلاع دینے پر مجبور ہوں کہ اگر جماعت نے بیک وقت اس پر فوری توجہ نہ کی تو مثل دیگر انجمنوں اور خلافت کمیٹیوں وغیرہ کے اس کا بھی ذکر رہ جائیگا وجود نہ ہوگا وہ دن اعیان اہل حدیث کیلئے کچھ مسرت کا دن نہ ہوگا بلکہ رونے کا ہوگا۔ بس ابھی وقت ہے کہ اصحاب کرم اس پر توجہ کریں اور جو کچھ بھی اس مریض خادم کے علاج کیلئے دے سکیں فوراً پتہ ذیل پر بھیجدیں ورنہ ایک ایک منٹ قیمتی ہے جو ضائع ہو کر موجب حسرت ہوگا۔

**نوٹ** اہل حدیث کانفرنس کو کن وجوہ سے نقصان پہنچا قابل ذکر نہیں خدا کے ہاں سب مرقوم ہے۔ اللہ ہمارے قصوروں کو معاف فرمائے۔ (خادم ابوالوفاء)

ارسال زر کا پتہ:۔ حاجی علیجان سوداگر (امین اہل حدیث کانفرنس) نئی سڑک دہلی۔

# ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ اور بجلی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہائیڈرو الیکٹرک سکیم سے دیہاتی اور شہری رقبوں میں بجلی تقسیم کرنے کی غرض سے کانگڑہ، پٹھان کوٹ، دھاریوال، ویرکا، لاہور اور جالندھر میں سب سٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ ان سٹیشنوں سے جو "مین" اور "برانچ" لائنوں پر واقع ہیں ۱۱ ہزار وولٹ کی طاقت کے "فیڈر" قریب کے قصبوں میں بجلی پہنچانے کے لئے موجود ہیں اور بھرفالتو "سوئچ بورڈ" بھی مہیا کئے گئے ہیں کہ اگر قصبات یا رقبوں کے متصل دیہاتی رقبوں سے بجلی کی مانگ آئے تو ان سب سٹیشنوں کے ذریعہ وہاں بجلی تقسیم کر دی جائے۔ قصبوں میں جو مقامی نظام تقسیم موجود ہیں ان میں ۱۱ ہزار وولٹ کی طاقت کے "مین" اور چھوٹے سٹیشن ہیں جو ان گیارہ ہزار وولٹوں کو گھریلو اغراض کے لئے ۲۳۰ اور صنعتی مقاصد کے لئے ۴۰۰ وولٹ میں منتقل کر دیتے ہیں۔ مزید براں تقسیم کے مقامی سٹیشنوں سے کم طاقت کی کرنٹ کشادہ بازاروں میں سطح زمین پر اونچی لائنوں اور دیگر مقامات پر "تحت الارضی کیبل" کے ذریعہ استعمال کرنے والوں کے گھروں تک پہنچائی جاتی ہے۔ ہر استعمال کنندہ کے مکان کے بالمقابل "ہوائی" اور "زمینی" لائنوں کے بروئے کار لایا جاتا ہے اور وہاں سروس لائن بجلی کو استعمال کنندہ کے مکان تک دیتی ہیں جہاں ایک یا ایک سے زیادہ میٹروں کے ذریعہ بجلی کے خرچ کا حساب لگایا جاتا ہے۔

# مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ شاڈرٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جماعت طلبہ [illegible] مولانا اسماعیل غزنوی دہلوی (۹۷۲) [illegible] امرتسر

ahmadimuslim.de

# قابل بھروسہ ادویات

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی زیر نگرانی امرت دھارا کے علاوہ قریب چار سو اور ادویات قابل قدر و قابل بھروسہ تیار ہوتی ہیں۔ جو صاحب بھی ادویات منگواتے ہیں اکثر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ فہرست مانگنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ پنڈت صاحب نے چار درجن اردو ہندی کی نہایت مفید صحت کے اصول بتلانے والی کتب بھی لکھی ہیں۔ ان کی فہرست بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ ایک خریدار کا خط جس نے چند ادویات منگوائیں۔ مشتے نمونہ از خروارے نیچے درج کیا جاتا ہے:۔

پوجیہ شریمان جی! نمستے

جو ادویات آپ سے منگوائی تھیں۔ انکو استعمال کیا گیا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

**سپاری پاک**: آرام ہے۔ اچھی چیز ہے } عورتوں کی کل امراض کو دور کر کے ان کو مضبوط اور تندرست بناتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چھ آنے

**دل سندری**: لاجواب چیز ہے چہرے کو صاف کرنے کے لئے ولائتی ادویات سے بہتر ہے } یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے۔ داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اگر غسل سے پہلے جت موہنی اور غسل کے بعد دل سندری استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت دل سندری عہ جت موہنی عہ

**امرت دھارا بام**: درد کو دور کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ خوب ایجاد ہے } اس کی مالش اعصابی خاص کر عضلاتی اور نسوں وغیرہ کی دردوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

**بچھو کاٹے کی دوائی**: ایک مریض پر آزمائی آرام ہوا } اس کو مقام ڈنگ پر لگانے سے فوراً آرام آتا ہے۔ قیمت ۸؍ نصف ۴؍

**سکاؤٹ بکس**: کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ چیز سفر والوں کے لئے ہے } یہ سکاؤٹوں، بالچروں، خدمتگاروں، والنٹیروں و محصلات میں رہنے والے افسروں اور ہر گھر سے باہر رکھنے کے لئے دنیا بھر میں لاثانی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ ۲؍۸

(بابو) بال کرشن مقام بارکھان (بلوچستان)

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

## سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے لیکن تازہ عمدہ، ارزاں اور خالص مال۔ بنڈلوں میں بغیر کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کے جیسا ولائت سے آتا ہے۔ صرف دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکلسن روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ تھوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں۔

## ایک روپیہ میں چھ رسالے

نوٹ۔ اگر مندرجہ ذیل چھ عدد رسالے اکٹھے منگائے جائینگے تو ایک روپیہ میں بھیجے جائینگے۔ اگر اکٹھے نہیں تو علیحدہ علیحدہ کی مندرجہ قیمت ہوگی۔

(۱) **قال اللہ** } جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب، نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا ہے۔ مصنفہ سلطان القلم نواب میر صدر الدین خان صاحب رئیس بڑودہ۔ قیمت ۴؍

(۲) **قال الرسول** } یہ کتاب بھی موصوف کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی اور وضاحت سے دیا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

(تصانیف مولانا ابو الکلام صاحب آزاد)

(۳) **خطبہ عید اضحیٰ**۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پر ہے۔ قیمت ۴؍

(۴) **دعوت عمل** اس میں غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ قیمت ۴؍

(۵) **الحریت فی الاسلام** اس میں اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

(۶) **توصیہ شہادت** شہادت امامین سے ایک بصیرت افروز درس توحید دیا ہے۔ ۴؍

منگوانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۹۵۵)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت حاصل کریں۔ المشتہر مہتمم کتب خانہ



ahmadimuslim.de

## الترغیب والترہیب

{ (مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبد العظیم منذری رح۔ یہ کتاب
نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس کے ثواب وعقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳؍

## کتاب الروح

{ (بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم رح جوزی۔ اس بے مثل کتاب میں امام موصوف
نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی ونقلی ثابت کیا ہے کہ بالکل مجال انکار نہیں رہتی۔ بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روح کی حقیقت، ملاقات ارواح واموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ہے۔ قیمت ۸؍

## ستینی

{ (یعنی ساٹھ علوم والی) ترجمہ اردو۔
اور ہر علم کے حالات کو پہلے تین فصلوں میں ابتدائی مسائل کا ذکر فرما کر پھر بطور سوال وجواب ہر علم کے تین تین ادق (۹۵)
مسائل کو حل کیا ہے۔ اور جو علوم کسی سبب سے اس قسم کے تحت میں نہ آسکتے تھے۔ ان کو مسلسل نو فصلوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب امام رازی کی زندہ اور بولتی ہوئی کرامت ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹؍

## بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

{ مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالی رح اس بینظیر کتاب میں وہ کل وسائل
و ذرائع نہایت بسط سے ارقام فرمائے ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک ناتوان و پراگندہ دل شخص ظاہری وباطنی ترقی کے اعلےٰ سے اعلےٰ منازل ومدارج تک پہنچ جائے اور بادشاہ سے لے کر رعایا اور فوجیوں، جرنیلوں، عالموں، صناعوں، زراعوں اور ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض وتعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری (علم کیمیا) وموسیقی پر حکیمانہ ولطیف پیرایہ میں آگاہ فرما کر طب کے بعض نادر نسخہ جات اور بعض ادویہ واشیاء کے عجیب و غریب خواص، سحر وطلاسم وعزائم کی حقیقت، روح کی ملایت اور دیگر
روحانی کیفیات کی تشریح فرما کر عالم بالا کی سیر کراتے ہوئے آداب مجلس، تہذیب نفوس، نفس ناطقہ۔ روح موت حشر احوال باطنی کی درستی حقائق نبوت وسعادت کو لکھ کر مجاہدات وزہد وتقویٰ ومکاشفات وحب وعشق ربانی ودیگر اسرار الٰہی پر روشنی ڈال کر رسالت وکہانت سحر وکرامت معجزات ونارنجیات میں فرق کرنے کے طریقے واضح کر دیئے ہیں اور ان ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ قیمت صرف ۸؍

## المرقات فی احکام الصلوٰۃ

{ مصنفہ مولوی عبد الجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب۔ جس میں
نماز کے اقسام، شرائط نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ بہت عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ سائز $\frac{20}{26 \times 30}$۔ قیمت ۶؍

## تفسیر ثنائی اردو

### مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔ جلد اول۔ سورہ فاتحہ وبقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران۔ نساء۔ جلد ثالث۔ سورہ مائدہ تا اعراف، جلد رابع از انفال تا سورہ بنی اسرائیل۔ جلد خامس از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ جلد ششم۔ از شعراء تا صٰفٰت۔ جلد ہفتم۔ از صٰفٰت تا نجم۔ جلد ہشتم۔ از قمر تا والناس:

نوٹ۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے اور پورے سٹ کی قیمت ۱۲؍ روپے علاوہ محصول

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر دفتر اہلحدیث امرت سر (پنجاب)**

## خون کے پیاسے

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف۔ جن کو سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید ہے بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ۔

## کاویہ علی الغاویہ

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے ہر مبحث اس میں مذکور ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت حصہ اول ۸؍۔ حصہ دوم ۸؍

## محمدیہ پاکٹ بک

{ کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے
اعتراضات نقل کر کے ان کے جوابات قرآن وحدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، اصولی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے جس طرح ہر مرزائی اپنی پاکٹ بک لے کر ہر مسلمان سے بحث کر سکتا ہے اس طرح ہر مسلمان محمدیہ پاکٹ بک کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظرہ کا منہ پھیر سکیگا۔ خوبصورت جلد جیبی سائز۔ حجم ۵۶۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸؍

کتابیں منگوانے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرت سر**

ahmadimuslim.de

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اس کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار
دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت،
بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر
کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ؁۔ پاؤ بھر ؁
مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

**جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ**
"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی۔
بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیجدیں"
(یکم اگست ۱۹۳۵ء)

**جناب حافظ سید عبد الرزاق صاحب تولا پور۔**
مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک
اور ارسال کریں" (۴ اگست ۱۹۳۵ء)

**جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج**
"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت
فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست موہن بری
ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۷ اگست ۱۹۳۵ء)
(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

---

تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے
ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے
عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

---

## ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام
طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔
قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۸/۳ ؁)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

## فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتے ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، روہے (گرونوس) ڈھاکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر و لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

---

**اکسیر ہاضمہ** اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا فوائد ہیں۔ اسلئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں۔ اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی، ریاح کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا طبیعت کا خوش نہ رہنا۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ یعنی فی ڈبہ ایک روپیہ۔ محصول ۵/

**اکسیر موتی دانت**۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کردینا اس کا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ محصول ۵/

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

(۹۳۵)

ahmadmuslim.de

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا، ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

## اکیس خوبیوں والی حمائل شریف

اس حمائل شریف کی تقطیع نہائت موزوں ہے جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ یعنی نہ بہت بڑی اور نہ ہی بہت چھوٹی۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت معتبر اور مستند ہے حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی، منقش نہائت پختہ، کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ ہدیہ للعہ روپے

پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

## تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اسقدر جامع اور مختصر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ تمام عالموں میں مستند مانی گئی ہے۔

قیمت صہ روپے۔ محصول علیحدہ۔

پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

## مترجم و معریٰ قرآن شریف و حمائلیں

**معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ** } مع کامل تفسیر اردو۔ ۵۴ خوبیوں والا زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالے سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا، حنا شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ سے روپے

**قرآن شریف مترجم** } از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مجلد پارچہ ۲ روپے۔ مجلد چرمی ۲ عہ۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔

**قرآن شریف مترجم** } از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ تقطیع کلاں۔ خوشخط، حنا شدہ، جلی ٹائیٹل خوبصورت اور رنگین جلد چرمی نقرئی۔ ہدیہ ۲ عہ

**قرآن شریف معریٰ** } پندرہ سطر والا۔ مجلد پارچہ۔ خوشخط و صحیح محض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی ہدیہ عہ

**حمائل شریف مترجم** } ترجمہ بامحاورہ بتحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اسکی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حنا شدہ مجلد چرمی۔ ہدیہ صہ روپے

**حمائل شریف مترجم** } ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب۔ جلد عمدہ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے

**معجز نما حمائل شریف** } مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر متعدد مستند عربی تفاسیر کے خلاصے و مطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ۔ ٹائیٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی پختہ۔ ہدیہ صہ روپے۔

**حمائل شریف معریٰ** } یہ حمائل شریف نہائت خوشخط صحیح ہے۔ اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱ر

**حمائل شریف مترجم** } از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ صفحات ۱۰۰۰۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

**قرآن مجید مترجم تقطیع کلاں** } بترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہائت خوشخط۔ حروف جلی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ عہ روپے۔

**نجوم الفرقان** } الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ ہدیہ عہ

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# تصنیفات حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی

**کنز المجربات** } اس میں وہی نسخے درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جاچکے ہیں اور لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری خیاسی ہیں۔ اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۳۵۰ صفحات۔ سائز ۱۸×۲۲/۸۔ قیمت بے جلد ۲ً۔ مجلد ۳ً۔ جلد دوم۔ بے جلد ۲ً۔ مجلد ۳ً

**کنز المفردات** } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت عہ

**خواص بادام** } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور غیرہ کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴ر

**خواص پیاز** } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴ر

**خواص گھیکوار** } گھیکوار المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات۔ قیمت ۹ر

**خواص پھٹکڑی** } محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کا علاج کرنا بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پھٹکڑی کے ذریعہ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے روزگار بھی کمال محنت اور فراخدلی سے درج ہیں۔ قیمت عہ

**خواص برگد** } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے عجیب و غریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والی کتاب۔ قیمت ۴ر

**خواص پیپل** } مشہور درخت پیپل کے عجیب و غریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والا رسالہ۔ قیمت ۴ر

**خواص آک** } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات و مرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت عہ

**خواص انار** } مشہور پھل اور درخت انار سے بیشمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴ر

**خواص ریٹھا** } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانے والی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ قیمت ۶ر

**خواص سونف** } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۴ر

**خواص کیکر** } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴ر

**خواص نیم** } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴ر

**خواص لیموں** } مشہور پھل لیموں کے عجیب و غریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶ر

**خواص کشنیز** } یعنی دھنیا کے عجیب و غریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳ر

**خواص ہلدی** } ہلدی کے ذریعہ بڑی بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

**خواص نمک** } اس رسالہ میں نمک کے عجیب و غریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

**خواص ارنڈ** } اس رسالہ میں مشہور درخت ارنڈ کے خواص درج ہیں۔ قیمت

**خواص دھتورہ** } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

**خواص دودھ** } مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

**خواص تربوز**۔ تربوز کے عجیب و غریب فوائد۔ قیمت ۲ر

**خواص گاجر**۔ مشہور ترکاری گاجر کے عجیب و غریب فوائد۔ قیمت ۳ر

**خواص مولی**۔ مشہور ترکاری مولی کے فوائد۔ قیمت ۵ر

**خواص مرچ**۔ عام استعمال ہونیوالی مرچ کے فوائد۔ قیمت ۴ر

**خواص کھمی**۔ کھمی کے عجیب و غریب فوائد۔ قیمت

**خواص لہسن**۔ لہسن کے عجیب و غریب فوائد۔ قیمت

**خواص ستیاناسی**۔ مشہور بوٹی ستیاناسی کے فوائد۔ قیمت

## پیارے نبی کے پیارے حالات

### قیمت میں زبردست رعائت

ہر سہ حصہ کی قیمت پہلے اس کتاب کی قیمت ۱۲ر فی حصہ تھی۔ مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۱۲ر فی حصہ کردی گئی ہے۔ قیمت مکمل سیٹ ۱ہ ہے۔ بہت تھوڑے نسخے بقایا ہیں۔ فرمائش جلد بھیجیں۔ ورنہ یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

(۹۵۹)

# قابل قدر جواہر پارے

## تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

**کلید حکمت** } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول میں [illegible] تک ہر ایک مرض کے اشارات، انذارات جو [illegible] بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز سربستہ ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہٗ علمی بحث کو لیے اختصار [illegible] طب کا نچوڑ لے کر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا [illegible] طرح علمی بحث، مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں [illegible] اٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ [illegible] آسانی سے مہیا ہو سکیں اور نسخوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے [illegible] اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ، حصہ دوم عہ

**مجربات جیلانی** } یہ دونوں زہر دو جلد کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی [illegible] کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ قیمت فی جلد عہ

## تصنیفات دیگر مصنفین

**پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان** } اگر آپ خواص اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوائیوں کو خود بنا کر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کر کے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو مندرجہ بالا کتاب کی ایک جلد آج ہی اپنی پہلی فرصت میں طلب فرمائیں۔ انگریزی ادویات کے علاوہ ہندوستان کی مقبول عام ادویہ مثلاً سدھا سندھو، سوزاک بندھو، آب حیات اور درجنوں دیسی دواؤں کے نسخے بھی بلا بخل درج ہیں
قیمت فی نسخہ عہ روپیہ

## اشاعت اسلام

یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا، بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت و صداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر و محیط ہوا۔ مبلغین و واعظین اور مقررین کے واسطے یہ کتاب بہت ضروری ہے۔ قیمت عہ
ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

**مسیحائی گوہر طب**
مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب مردول گکھڑی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ اور بالانشین کے مصداق ہیں۔ کتاب کے نسخے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں۔ قیمت صرف عہ

**بہار شباب** } یہ کتاب دہلی کے مشہور و معروف حکیم ارسطوئے زماں حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست و خوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازی عمر کی وجہ اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر و نایاب نسخہ جات درج ہیں جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ قیمت عہ
ملنے کا پتہ :-
**مینجر اہلحدیث امرتسر**

## اگر آپ کو بہترین عطریات کا شوق ہے

منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جس کی مختصر فہرست درج ذیل ہے :-
عطر گلاب، کیوڑہ، موتیا، حنا، مشک حنا، شاہناز، چنبیلی حسن، مولسری، چمپا، گل ہزارہ، جنگ پری فی تولہ عہ، عہ، ۵، عہ، عہ، عہ تک، روح حسن، روح بانسری فی تولہ ۶، عہ، عہ، عہ تک۔ عطریات ذیل ہر قسم فی سیر عہ، عہ فی تولہ ۵، عطر اگنا اس باغچہ بیوٹی پری، روغنات ہر قسم عہ، عہ، عہ فی سیر عطردان ہر قسم منگوانے پر حاجی قیمت لی جائے گی۔ (نوٹ) غیر ممالک کے آرڈر کے ہمراہ کل روپیہ پیشگی آنا [illegible]
ملنے کا پتہ :- سید اظہر علی اینڈ سنز پرفیومرس قنوج (یو۔پی)

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالرؤف صاحب [illegible]
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خاں
دہلی۔
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:- یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔


## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۵۰

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب ...

... کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفٰے بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا وجاگیرداران سے " لـــہ

عام خریداران سے " ہـــہ

" " " ششماہی ۱۲/۔

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲/۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔


(۹۶۱)

## امرتسر ۱۲- رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۱- اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


خوبیٔ اسلام - - - - - - صـ۱

انتخاب الاخبار - - - - - - صـ۲

یارِ غار (بجواب اخبار شیعہ) - - - صـ۳

عبد الحق ہے یا عبد الباطل ؟ - - - صـ۵

قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے۔ صـ۶

انعامی رقم جمع کرد - - - - صـ۷

بارقۃ السیف صـ۸ - الزاق الکبین - صـ۸

مذاکرہ علمیہ فوٹوگرافی صـ۹ - دیددرشن صـ۱۰

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - - صـ۱۱

فتاوے - - - - - - صـ۱۳

متفرقات صـ۱۴ - ملکی مطلع - - صـ۱۵

اشتہارات - - - - - - - صـ۱۶ - ۲۰


61558

## خوبیٔ اسلام

(۲۱- ستمبر کے بعد سے)

خس وخاشاک عصیاں سے مصفیٰ ہے مطہر ہے
اگر ہو قدرداں اسلام کے تو ہو فدا اس پہ
تمنا ہے تمہیں جس گل کی رنگِ غنچہ و گل کی
ہوا کچھ اور سے کچھ اور عالم بخت مسلم کا
سعادت اسکو کہتے ہیں عبادت اسکو کہتے ہیں
تمنا ہے تمہیں جس لطف وراحت کی زمانے میں
ذرہ سوچو، ذرہ سمجھو، کرو کچھ غور بھی اس پر
ملی اسلام سے کیا کیا مدد اسکی نہ موقع پر

نظر آتا ہے پاک اللہ کا گھر دیکھتے جاؤ
ملیگا اسکے بدلے حوضِ کوثر دیکھتے جاؤ
اسے اسلام کے گلشن میں آکر دیکھتے جاؤ
یہ کیا سے ہوگیا کیا بن سنور کر دیکھتے جاؤ
خدا کے گھر کو تم نظریں اٹھا کر دیکھتے جاؤ
وہ اس عالم سے اُس عالم میں چلکر دیکھتے جاؤ
تمہارا ہوگیا کیا حالِ ابتر دیکھتے جاؤ
کریں مسلم نہ کیونکر دل نچھاور دیکھتے جاؤ

محمد مصطفٰے کا رات دن وہ نام لیوا ہے
نہ کیونکر برق کا چمکے مقدر دیکھتے جاؤ

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر کے حیفہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۹ ستمبر سے ۳- اکتوبر تک ۱۷۱ بچے (جنمیں مسلمان ۷۰) پیدا ہوئے اور ۹۶ (جنمیں ۵۳ مسلمان تھے) اموات واقع ہوئیں۔ ہیضہ کا اب بالکل آرام ہے۔

—— ۳- اکتوبر کو شوکت علی، سید مرتضیٰ بہادر اور شیخ خالد لطیف صاحبان امرتسر میں مسجد شہید گنج کے بارہ میں سکھوں سے تبادلۂ خیالات کرنے آئے سکھ معززین نے اپنے مہمانوں کا بہت اچھی طرح خیر مقدم کیا، مگر اصل گفتگو میں کوئی مفید مطلب بات طے نہیں کی

—— امرتسر میں دسہرہ کے ایام بخیریت گذر گئے

—— کوئٹہ میں کھدائی کا کام جاری ہے۔ تقریباً تیرہ لاکھ روپیہ کی بالیتی جائدادوں کی کھدائی ہو چکی ہے

—— ۵- اکتوبر تک ختم ہونیوالے ہفتہ کے دوران میں ہندوستان سے ۳۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۹۱۷ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بمبئی کے راستہ سے بھیجا گیا ہے۔

—— پیر جماعت علیشاہ کا داخلہ ریاست بہاولپور میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے دہلی میں موصوف گئے اور وہاں ایک دو جگہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہا پبلک نے کسی جگہ تقریر نہ کرنے دی۔

—— یکم اکتوبر کو دہلی میں زلزلہ کے خفیف سے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

—— پشاور کی اطلاع ہے کہ ضلع ہزارہ میں کئی مقامات پر زلزلہ آیا۔ ایک گاؤں میں ایک عورت اور ایک لڑکا اور متعدد مویشی ہلاک ہو گئے اور کئی ایک مجروح ہوئے۔

—— سر ظفر علی، نواب شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ اور میاں اللہ دتہ سوداگر چرم کی جانب سے ایک بیان شائع ہوا ہے کہ مسجد شہید گنج کی واپسی کے لئے ایک مسجد لیگل ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی ہے جس کی انتظامیہ کمیٹی کے پانچ ممبر دو تین یہ اور دو کوئی اور ہونگے۔ مسجد کی واپسی کے لئے دعویٰ دائر کیا جاویگا جس کی پیروی ڈاکٹر محمد عالم کریں گے۔

—— شملہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ۲۹ ستمبر کو مہمندوں سے سرکاری افواج کے ۴۲ سپاہی ہلاک اور ۴۵ زخمی ہوئے۔

—— کوئٹہ میں ۳- اکتوبر کو خفیف سا زلزلہ آنے سے توپ خانہ کی دیوار گر گئی۔ ۶ آدمی نیچے دب گئے۔ ۴ مر گئے اور ۲ مجروح ہوئے۔

## حاجیوں کے جہاز

کراچی اور بمبئی سے مندرجہ تاریخوں کو روانہ ہونیوالے ہیں

| نام جہاز | بمبئی | کراچی |
| --- | --- | --- |
| اسلامی | ۳۱- اکتوبر | ۴- نومبر |
| علوی | ۱۴- نومبر | ۱۸- نومبر |
| جہانگیر | ۳- دسمبر | ۷- دسمبر |

**عازم حجاز ہونے سے پہلے**

**رہبر حجاج**

کا مطالعہ از حد ضروری ہے جو دفتر ہذا سے جوابی کارڈ بغرض محصول ڈاک آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے (منیجر)

## ناظرین نوٹ کر لیں

**کہ یکم نومبر کا اہلحدیث**

ان اصحاب کے نام وی پی کیا جائیگا جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع ۳۱- اکتوبر تک دفتر ہذا میں وصول نہ ہوگی۔ خاکسار منیجر

—— معلوم ہوا ہے کہ بنگالی لڑکیوں کو جن کی عمر پچیس سال سے کم ہوگی نومبر کے وسط میں ڈم ڈم کی ہوابازی کلب میں داخل کر لیا جائے گا۔

—— شیخوپورہ میں روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی افواج کو برطانیہ کے کسی حصہ میں جانیکے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

**ضرورت مسجد** موضع رام دیوالی مسلمانان ضلع امرتسر میں اہل حدیث جماعت کے واسطے مسجد کی اشد ضرورت ہے جماعت غریب ہے اور مسجد کا کام شروع ہے امداد کی سخت ضرورت ہے اصحاب خیر پتہ ذیل پر امداد ارسال فرما دیں۔ ابو داؤد عطاء اللہ رام دیوالی مسلمانان ڈاک خانہ خاص ضلع امرتسر

## تجاویز منجانب شعبہ اشاعت انجمن اہلحدیث آگرہ

(ا) شعبہ مذکور کا یہ اجلاس مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں سکھوں کے غیر مصالحانہ رویہ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انکے اس فعل پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ (ب) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اب جبکہ تمام اسلامی جماعتوں نے غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ آئینی حدود کے اندر رہ کر مسجد کے حصول کی کوشش کی جائے گی، اس لئے تمام نظر بندان و اسیر بلا کو غیر مشروط طور پر فی الفور رہا کر دیا جائے اور شہداء کے پسماندگان کو معقول معاوضہ دیا جائے۔

(ج) مجلس کا یہ اجلاس مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو کاران کو خارج از اسلام سمجھتا ہے اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ مرزائیوں سے اشتراک عمل نہ کریں۔

—— یونان میں ایک خوفناک سیلاب سات سو دیہات کو بہا کر لے گیا جس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو لاکھ اسی ہزار سے زائد انسان خانماں برباد ہو چکے ہیں۔

—— الفضل قادیان سے معلوم ہوا کہ خلیفہ قادیان نے اپنے ماموں میر محمد اسماعیل کی دختر سے نکاح کیا ہے معاصر مجاہد رقمطراز ہے کہ خلیفہ صاحب کی یہ چھٹی بیوی ہے اور پہلی پانچ بیویوں سے جو اولاد ہوئی ہے وہ چھبیس کے قریب ہے۔

—— لندن کا محکمہ عالیہ خزانہ جنگی تیاریوں کے لئے بیس کروڑ پاؤنڈ قرض لے رہا ہے۔

—— اٹلی نے ابی سینیا پر حملہ کر دیا ہے اور جنگ شروع ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے ابی سینیا کی فوج کے ۲ ہزار سپاہی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۱۲- رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

# یارِ غار

## اخبار "شیعہ" کو جواب

"سلسلہ وہابیت پر بہتان" کا اکثر حصہ درج اخبار ہو چکا ہے اس کے چند نمبر باقی ہیں جن میں مصنف نے رسالہ الجرح علی ابی حنیفہ اور "اعتصام بالسنۃ" کے حوالے دیئے ہیں جو نایاب ہیں۔ مصنف حوالے دینے میں ثقہ نہیں اس لئے رسالوں کی تلاش ہے کسی صاحب کے پاس ہوں تو تملیکاً یا اعارۃً بھیجدیں ان کے حسب منشا عمل کیا جائیگا۔ اگر واپس طلب کرینگے تو مع صرف کردہ محصول کے واپس کئے جائینگے۔ ملک کر دینگے تو دفتر میں رکھ لئے جائیں گے۔ (مدیر)

یہ محاورہ ایسے معنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے جو اپنی شان میں بے نظیر ہیں یعنی یارِ غار اس شخص کو کہتے ہیں جو دوستی کے مضمون میں اچھی طرح پاس ہؤا ہو، ہمدرد ہو، غمخوار ہو، مونس حقیقی ہو اور دل نواز ہو، دوستی میں معتبر اور معتمد ہو۔ اس لفظ کی ابتدا کہاں سے ہوئی ہے؟ اس کا جواب قرآن مجید سے ملتا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ (کافروں نے پیغمبر اسلام کو وطن سے نکالا اس حال میں کہ اس کے ساتھ دوسرا بھی تھا اور وہ دونوں غار میں چھپے تھے)

اس آیت میں چونکہ (غار) کا لفظ آیا ہے اس لئے اسکی یاد قائم رکھنے کے لئے اسلامی اصطلاح بلکہ اسکے علاوہ سب کی اصطلاح یہی ہے کہ مخلص ترین دوست کو یار غار کہا جاتا ہے۔

اخبار شیعہ لاہور (۱۶- اگست) میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے "قصۂ غار اور قرآنی مکالمہ" اس میں راقم مضمون نے اپنے دل کا عکس لیکر قرآن مجید کی آیات کی تفسیر بالرائے کی ہے۔ ان کے مضمون کے چار حصے ہیں (۱) پہلا حصہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ نکلے تھے۔ (۲) دوسرا حصہ یہ ہے کہ "اللّٰہ معنا" سے (حضرت) ابو بکر کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ (۳) تیسری بات یہ ہے کہ ابو بکر اپنے عیال کے غم میں رو رہے تھے ان کو رسول اللہ کا خیال نہ تھا۔ (۴) صاحبہ کے لفظ سے بھی ابو بکر کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہو سکتی وغیرہ۔

ہم سچ کہتے ہیں شیعہ جب کسی اختلافی مسئلے پر قرآن سے استدلال کرتے ہیں تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن کی روشنی میں اندھیرا نہیں رہ سکتا، شیعہ ہو یا سنی، مرزائی ہو یا چکڑالوی جب کبھی کوئی ایمانداری سے قرآن مجید کو اس یقین کے ساتھ دیکھے کہ یہ خدائی کتاب ہے جو بندوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں اس کے تابع ہو جاؤں۔ اس کو اپنی رائے کے تابع نہ کروں تو حسب ارشاد خداوندی

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

ضرور ہدایت یاب ہوگا۔ خیر اس حقیقت کو یہاں چھوڑ کر ہم اصل مقصود پر آتے ہیں۔ راقم مضمون نے جو کچھ لکھا ہے ہم انہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

(۱) "اگر آیت مذکورہ کے ماله[1] وما علیہ پر نظر غائر ڈالی جائے تو یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو کر رہے گا کہ ان اللّٰہ معنا سے کسی طرح بھی ابو بکر صاحب کی نہ کوئی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور نہ کچھ شان اگرچہ کہ خوف طوالت ہے لیکن بمناسبت موقع ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کا مفصل و مکمل جواب واضح طریقہ سے پیش کر دیں کہ پھر کسی کے لئے جائے دم زدن ہی باقی نہ ہو۔" (شیعہ لاہور ۱۶- اگست ۳۵ء ص۔ کالم ۳)

**اہلحدیث**: دم زدن کیا ہم تو اس کی تردید پر آمادہ ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ آپ نے مضمون مکمل نہیں لکھا اس لئے آپ کا مقصود حاصل نہیں ہوا۔ آگے چلئے۔ آپ لکھتے ہیں:-

(۲) ملاحظہ فرمائیے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا۔ یعنی اگر نہ مدد دوگے تم اس کو کہ یقیناً مدد دی ہے اس کو اللہ نے جب کہ نکال دیا تھا تم لوگوں نے اس کو کہ کافر ہوئے وہ میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے کہتا تھا اپنے ساتھی سے کہ مت غم کھا خدا ہمارے ساتھ ہے پس نازل کی

[1] آیت کے حق میں یہ محاورہ لکھنے سے معلوم ہوا کہ راقم مذا نے اس محاورہ کا محل نہیں سمجھا۔ (اہلحدیث)

(۹۶۳) رسالہ ... نمبر ۸ (اہلحدیث)

ہم نے اس پر تسکین اور قوت دی اسکو لشکروں سے جس کو تم نے نہیں دیکھا الخ اس نص قرآنی میں تنصروہ - نصرہ - اخرجہ - سکینتہ علیہ - ایدہ - پانچ صیغہ واحد مذکر کے ارشاد ہوتے ہیں جن کی ضمیریں پیغمبر اکرم ہی کی طرف راجع ہیں - پس بالفرض اگر ان میں ابوبکر صاحب بھی شامل ہوتے تو پھر یہ لازمی اور ضروری تھا کہ بجائے واحد مذکر کے صیغہ ہائے تثنیہ مذکر یعنی بجائے تنصروہ کے تنصروھما بجائے نصرہ کے نصرھما بجائے اخرجہ کے اخرجھما بجائے علیہ کے علیھما بجائے ایدہ کے ایدھما ارشاد ہوتے لیکن چونکہ واقعہ ایسا نہیں ہے اس لئے بین اور ظاہر ہی ہے کہ مذکورہ صیغہ ہائے واحد مذکر محض پیغمبر رحمت ہی سے متعلق ہیں اور اخرجہ کے صیغہ واحد مذکر سے تو یہ بھی ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا کے لئے اپنے وطن سے نکالے گئے جیسا کہ آیت شریفہ وھموا باخراج الرسول پا ۱۰ - رکوع ۸ بھی اس کی تشریح و توضیح کرتی ہے - پس اگر ابوبکر صاحب بھی پیغمبر کے ہمراہ نکالے گئے ہوتے تو نص قرآنی میں اس مقام پر لازماً اخرجہ صیغہ واحد مذکر کے بجائے اخرجھما صیغہ تثنیہ مذکر استعمال ہوتا - لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ ابوبکر صاحب بوقت اخراج پیغمبر کے ساتھ حاضر نہ تھے۔"

(شیعہ لاہور ۱۶ اگست ۳۵ء صہ)

**اہلحدیث** | آپ نے ضمائر کی بحث میں پڑھ کر ناحق وقت ضائع کیا اور لمبی مسافت میں جا پڑے - ہم آپ کو طویل مسافت کی بجائے قصیر مسافت میں لاتے ہیں - سنئے! آیت زیر بحث کے الفاظ یہ ہیں :-

اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ

علم نحو کے قاعدے سے ثانیؔ (منصوب) حال ہے اخرجہ کی ضمیر مفعول بہ سے جس سے یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ مراد ہے - یہ تو ہر طالب علم بھی جانتا ہے کہ حال ذوالحال اور فعل کا زمانہ ایک ہوتا ہے - کیونکہ حال اپنے ذوالحال کی اس ہیئت کو بتاتا ہے جو بوقت ایقاع یا بوقت وقوع فعل اس کی ہوتی ہے - کافیہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں

الحال ما تبین هیئة الفاعل او المفعول به

پس اس قاعدے سے ثانی مضاف الی الاثنین کا اور اخراج الرسول کا زمانہ ایک ہی ہے اور ثانی اثنین کا وصف اخرجہ کے مفعول کو حاصل نہیں ہو سکتا جب تک بوقت اخراج دو نہ ہوں - پس وہ دو کون ہیں اس میں ہمارا آپ کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ایسے وقت میں نکالے گئے تھے کہ ابوبکر ساتھ تھے - رضی اللہ عنہ - گو اس آیت موصوفہ کی نحوی ترکیب کے بعد کسی دوسرے ثبوت کی ضرورت نہیں تاہم بطور تائید مولوی مقبول احمد شیعہ کے مستند ترجمہ کو پیش کرتے ہیں جنہوں نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے :-

جبکہ ان لوگوں نے جو کافر ہو گئے تھے اسے (رسول کو) ایسی حالت میں نکالا تھا کہ وہ دو میں کا دوسرا تھا - (قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیعہ)

یہ ترجمہ شیعہ جماعت میں بڑا معتبر ہے کیونکہ دراصل یہ ترجمہ مجتہدین شیعہ (علماء لکھنؤ) کا ہے جیسا کہ نواب صاحب مرحوم رامپور نے ہمارے (ابوالوفاء - ابراہیم کے) سامنے اشارۃً کہا تھا - ناظرین بغور دیکھیں ترجمہ ہذا میں نحوی ترکیب کو کیسا ملحوظ رکھا ہے کہ ثانی حال ہے ضمیر منصوب سے۔

قرآن مجید کی نص صریح سے مدعا ثابت کر کے جی چاہتا ہے کہ شیعہ کی ایک معتبر کتاب سے تائیدی حوالہ پیش کریں شیعہ فرقہ میں تفسیر عسکری" بڑی معتبر تفسیر ہے جو ایران میں چھپی ہے - اس میں زیر آیت

كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ط

لکھا ہے کہ جبرئیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا -

امرك ان تستصحب ابابکر ... قال رسول اللہ صلے اللہ وآلہ وسلم لابی بکر ارضیت ان تکون معی یا ابا بکر تطلب کما اطلب وتعرف کما اعرف بانك انت الذی تحملنی علی ما ادعیه و تحمل عنی انواع العذاب قال ابوبکر یا رسول اللہ اما انا لو عشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعها اشد عذاب لاینزل علی موت مریح ولا فرح منیح وکان ذالك فی محبتك لکان ذالك احب الی من انتنعم فیها - الخ

یعنی جبرئیل نے آنحضرت کو کہا خدا نے آپ کو حکم دیا ہے کہ سفر ہجرت میں ابوبکر کو ساتھ لیجئے آنحضرت نے ابوبکر کو فرمایا اے ابوبکر تم اس بات پر راضی ہو کہ میری طرح طلب کئے جاؤ اور میری طرح پہچانے جاؤ کیونکہ تو ہے وہ شخص جس نے میرے دعوے پر مجھے پختہ رکھا پس تو مختلف قسم کے عذاب اٹھائیگا - ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اگر دنیا کی اخیر عمر تک زندہ رہوں اور آپ کی محبت میں مجھے کسی قسم کا آرام نصیب نہ ہو تو یہ حالت مجھ کو اس حالت سے بہت زیادہ پیاری ہے کہ میں نعمتوں میں گزاروں "

حضرت ابوبکر کے قول کا مفہوم یہ شعر ہے ؎

ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم
وگر مقابلہ بینم کہ تیر مے آید

**ناظرین کرام!** | قرآن مجید کی نص صریح اور اس روایت کی تائید سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ ابوبکر پورے **صدیق** تھے - اسی لئے شیعہ سنی کے مسلم امام اہل بیت ابوجعفر کا ارشاد ہے :

(ابوبکر) نعم الصدیق - نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق اللہ له قولا فی الدنیا والاخرہ (کشف الغمہ مطبوعہ ایران صہ ۲۲۰)

یعنی ابوبکر بہت اچھا صدیق بہت اچھا صدیق بہت اچھا صدیق ہے جو اس کو صدیق نہ کہے خدا اس کی کوئی بات دین اور آخرت میں سچی نہ کریگا۔"

اللھم اشھد انا نقول انه الصدیق نعم الصدیق فصدقنا واکتبنا مع الشاھدین۔

**تعصب کا برا ہو** | مولوی مقبول احمد کا ترجمہ ناظرین دیکھ چکے جو الفاظ قرآنیہ کا صحیح ترجمہ ہے اب ان کا دلی راز ملاحظہ کیجئے باوجود تسلیم کرنے یار غار

خلافت رسالت . خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کیا گیا ہے (۹۶۳) ... (اہلحدیث امرتسر)

ahlulmuslim.de

کی مصاحبت کے ترجمہ کی قوس میں چٹکی لیتے ہوئے اپنے تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ (وہ دوسرا بھی یار شاطر نہ تھا بلکہ بار خاطر تھا) کیا سچ ہے ؎

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار ست۔ (باقی)

# صدیق اکبر

## رضی اللہ عنہ وارضاہ

مرقومہ مضمون کی تصویری سطح "النجم" میں آئی ہے جو بمسرت واِرادہ قلبی درج ذیل ہے۔ جزی اللہ الناظم والناشر والناقل اللھم آمین۔

آفتاب فلک صدق و صفا ہیں صدیق　　مظہر نور اتم شمع ھدیٰ ہیں صدیق
عقل انساں کی کیا سمجھے کہ کیا ہیں صدیق　　یہی کیا کم ہے کہ ممدوح خدا ہیں صدیق

جس نے پایا شرف لاتقنطوا ہیں یہی
کہ اولوا الفضل سے مقصودِ الٰہی ہیں یہی

سارے عالم میں ہے مشہور صداقت انکی　　اہل ایماں پہ ہوئی فرض اطاعت ان کی
نور اخلاص سے مملو تھی عبادت ان کی　　وجہ تسکین پیمبر تھی رفاقت ان کی

ہے یہ ملت کی بقا کام سے انکے اب تک
زندہ ہے نام وفا نام سے انکے اب تک

ملنی ممکن نہیں دنیا میں مثال صدیق　　نقص ایمان ہے انکار کمال صدیق
کیوں نہ ہو مومن دیندار بلال صدیق　　پرتو روئے محمدؐ ہے جمال صدیق

ایسے پاکیزہ خصائل کی ثنا کیا لکھئے
بحر مواج فضائل کی ثنا کیا لکھئے

اپنا سب مال رہِ حق میں لٹایا جس نے　　قصر فردوس میں گھر اپنا بنایا جس نے
ساتھ احمدؐ کا دیا صورت سایہ جس نے　　اپنے محبوب کو کندھے پہ چڑھایا جس نے

شہسوار رہ تسلیم و رضا ایسا ہو
لائق مسند محبوب خدا ایسا ہو

نعت ایسا کوئی اتقی ہوا کب زیر فلک　　جنکی باتوں میں ہو تنویر الٰہی کی جھلک
کسی مسلم کو نہیں انکی بزرگی میں شک　　انکے پرتو سے بڑھی ملت بیضا کی چمک

جلوۂ مہر جہانتاب سے رخشندہ ہے
دل اسلام اسی نور سے تابندہ ہے

# عبدالحق ہے یا عبدالباطل؟

(از منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ خاکسار راقم الحروف نے "اہلحدیث" ۱۳۔ ستمبر میں ایک نوٹ لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے "پیغام صلح" ۲۷۔ اگست میں حضرت مولانا فاتح قادیان کے متعلق یہ صریح افترا باندھا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق فاجر بتائے ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کردیا۔ جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنے سے متقی ہوتے ہیں"

اس مرزائی غلط بیانی کو نقل کرکے میں نے لکھا تھا کہ یہ دونوں فقرے جھوٹ ہیں۔ میں اسکو افترا کو ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار ہوں بلکہ اس امر کے تصفیہ کے لئے ڈاکٹر بشارت احمد اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو منصف ماننے کو بھی آمادہ ہوں۔ اس کے جواب میں آج تک ادھر سے ہاں یا نہ نہیں ہوئی۔ اس لئے میں بطور یاد دہانی مولوی عبدالحق مرزائی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ باطل کو چھوڑ کر عبدالباطل سے عبدالحق بن جائیں۔ ورنہ یہ تو ہم مدت سے جان چکے ہیں کہ مرزائی مذہب سراپا دروغ ہے۔ ؎

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

**نوٹ** | یہ مضمون کتابت ہوچکا تھا کہ "پیغام صلح" مؤرخہ ۳۔ اکتوبر دیکھنے میں آیا جسے دیکھ کر یقین ہوگیا عبدالباطل اپنے نبی کی طرح باطل چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اگر وہ واقعی عبدالحق ہے تو میرے مطالبے کے موافق اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرکے مسلم منصف سے فیصلہ کرائے ورنہ وہ یاد رکھے میں معمار ہوں۔ ٹیڑھی اینٹ کو تراش تراش کر سیدھا کرنا میرا ذاتی ہنر ہے۔ پیغام ۳۔ اکتوبر کا جواب پھر دونگا۔

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہام کی ترتیب (۶۶۵) - ۲۰، ۱۹ - (ذکر الحکیم)

ahmadimuslim.de

## قادیانی مشن

# قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے

علم اصول کا مسئلہ ہے کہ اگر حقیقت ممکن ہو سکے تو مجاز مراد نہیں ہو سکتا۔ مجاز کا موقع ہے استحالۂ حقیقت اور قرینہ۔ یہ ایک اصولی مسئلہ ہے جس کی تائید حکیم نور الدین خلیفۂ اول قادیان بھی کر چکے ہیں جہاں لکھتے ہیں :-

ظاہر معانی کے علاوہ معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے۔ (خط ملحقہ بازالۂ اوہام)

اس بنا پر کسی معترض نے اعتراض کیا کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بعض علامات مجھ میں نہیں پائی جاتیں پھر وہ مسیح موعود کیونکر ہوئے؟ اس کا جواب الفضل قادیان میں دیا گیا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔

**نوٹ** ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ ہمارے قادیانی دوست ہر مضمون متعلقہ مشن قادیان لکھتے وقت یہ یقین ضرور کر لیا کریں کہ اہلحدیث کی نظر سے بھی گذریگا۔ مبادا اس پر مواخذہ ہو جائے۔ مگر قادیانی اہل قلم ہمارے اس اعلان کو مخالفانہ رائے جان کر ٹال دیتے ہیں جس کا خمیازہ ان کو بھگتنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آج بھی بھگتیں گے۔

**تشریح** "مسیح موعود کے معنے ہیں وہ مسیح جسکے آنے کی خبر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے مثیل مسیح موعود کے معنے ہیں عادات و اخلاق میں مسیح موعود جیسا۔ ان دو مفہوموں میں بڑا فرق ہے حدیث شریف میں آیا ہے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) جیسا ہے عمر (رضی اللہ عنہ) تو حضرت نوح (علیہ السلام) جیسا ہے۔ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انبیاء کرام کے مثیل ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مثیل ابراہیم خود ابراہیم (علیہ السلام) نہیں مثیل نوح خود نوح (علیہ السلام) نہیں۔ علی ہذا القیاس مثیل مسیح موعود خود مسیح موعود نہیں۔ یہ تمہید بالکل صاف ہے اسے یاد رکھئے اور آگے چلئے۔ الفضل لکھتا ہے :-

"کوئٹہ سے ایک غیر احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتاب ازالۂ اوہام کی بعض عبارات پیش کر کے لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذکر ہودہ بعض علامات کا آپ اپنے اوپر پورا نہ ہونے کا اقبال کرتے۔ اور ان علامات کے مصداق موعود کا کسی آئندہ زمانہ میں آنا تسلیم کرتے ہیں تو کوئی شخص آپکی صداقت کا کس طرح قائل ہو سکتا ہے۔ مثلاً آپ تحریر فرماتے ہیں :-

۱۔ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہ ہوگا۔ ممکن ہے کسی آئندہ زمانہ میں خاصکر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔

۲۔ بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔"

ان حوالجات سے جو استنباط کیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ان سے اگر کوئی بات ثابت ہو سکتی ہے تو یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے نزدیک آپ کے بعد بھی مثیل مسیح آسکتے ہیں۔ مگر اس سے یہ کس طرح لازم آگیا کہ آپ خود مسیح موعود نہیں۔ یا نعوذ باللہ آپ کو اپنے دعوے میں شبہ ہے۔"

(الفضل ۲۔ اکتوبر ۳۵ء صہ)

**اہلحدیث** ہم تو قادیانی پریس پر اعتماد نہیں رکھتے ہمارا یقین تو بڑے حضرت (مرزا صاحب متوفی) پر ہے وہ اس بارے میں جو کچھ فرما گئے دیکھنے سننے کے قابل ہے موصوف صاف فرما گئے ہیں کہ میں مسیح موعود نہیں ہاں مثیل مسیح ہوں۔ بلکہ جو شخص ان کو مسیح موعود جانے اور کہے وہ ان کے نزدیک کم عقل ہے پس ارشاد مرزا صاحب سنئے :-

"اس عاجز (مرزا) نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوے کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں" (ازالہ طبع اول صہ ۱۹۰)

**احمدی دوستو!** ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے بمقدمہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مرزا صاحب اور تمہارے خلیفہ کے حق میں جو برے الفاظ لکھے ہیں وہ چونکہ جماعتی صورت میں ہتک ہیں اس لئے تمہارے خلیفہ نے ہائی کورٹ پنجاب میں درخواست دی ہے کہ ان الفاظ کو فیصلہ سے نکال دیا جائے۔ ہم بھی اس غیرت کو معقول جانتے ہیں مگر اس کا کیا علاج کہ بزبان مرزا صاحب ان کو مسیح موعود ماننے والے کم عقل (بے وقوف) ہیں۔ اس فیصلے سے تم کیوں نہیں گھبراتے اور مرزا صاحب کو مسیح موعود کہتے جاتے ہو۔ دیکھو اسی مضمون میں اڈیٹر الفضل نے کتنی دفعہ مسیح موعود لکھا ہے۔ پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ بحیثیت احمدی ہونے کے مرزا غلام صاحب قادیانی کی تعلیم کی پابندی میں ان کو "مسیح موعود" نہ کہو اور نہ لکھو ورنہ ہمیں اجازت دو کہ ہم "مسیح موعود" کہنے والوں کو کم عقل کہا کریں۔ خواہ اس کا قائل تمہارا خلیفہ ہو یا امیر۔

الفضل آگے لکھتا ہے :-

"پھر (مرزا صاحب) ازالۂ اوہام میں ہی اس قسم کے مثیلوں کا دنیا میں آنا خدا تعالیٰ کا ایک عام قانون بتاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آئے۔ کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص

ahmadimuslim.de

پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔" (ص ۱۵۵ طبع اول)

پس پیش کردہ حوالجات میں خداتعالیٰ کے اسی عام قانون کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے کہ مثیل مسیح ہزاروں ہوں موعود مسیح صرف ایک ہی ہے یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی۔"

(الفضل ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۳)

**اہلحدیث** ہمارا حوصلہ دیکھئے کہ جو مضمون آپ نے نقل کیا ہے ہم اس پر آج بحث نہیں کرتے بلکہ بے بحث ہی اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہاں اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے نہ ان کا دعوےٰ تھا بلکہ ان کو مسیح موعود کہنا غلطی اور فتنہ پردازی ہے وہ تو فرماتے ہیں میں ایسا مثیل مسیح ہوں کہ میرے جیسے دس ہزار بھی آیندہ آسکتے ہیں آج ہم اس امر پر بھی بحث نہیں کرتے کہ مرزا صاحب مثیل موعود تھے یا نہ بلکہ ہم اس شاعر کی طرح خاموش رہتے ہیں جو کسی حضرت واعظ کے حق میں خاموش تھا اور اس خاموشی کا اس نے اس طرح اظہار کیا تھا ؎

واعظ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول ما نیز ہمیں است کہ او مردم نیست

پس سنو! مرزا صاحب کو جو کم فہم لوگ مسیح موعود کہتے ہیں ہم تو ہر طرح اس عقیدہ کو غیر صحیح جانتے ہیں (باقی)

# انعامی رقم جمع کراؤ

مرزا صاحب قادیانی اور اس کی امت کچھ اس طرح کی غلط رو واقع ہوئی ہے کہ پناہ بخدا۔ اس جماعت کی کوئی تحریر، کوئی تقریر، کوئی حرکت و سکون بھی راستی پر مبنی نہیں۔

ان لوگوں کی عادت ہے کہ جس قدر ان کا کوئی مضمون دلائل سے خالی، عقل و انصاف سے دور ہو اسی قدر زور و شور، لفاظی و لسانی کے ساتھ انعامی تحدیوں سے پر زور بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ایسے انداز میں کہ موعود انعام کسی حالت میں بھی ادا نہ کرنا پڑے۔ مثلاً ان کے پیشوا مرزا صاحب نے مسٹر عبداللہ آتھم مسیحی کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہے گا تو پندرہ ماہ کے اندر موت کے ذریعہ ہاویہ میں ڈالا جائیگا۔ (جنگ مقدس وغیرہ)

جب مسٹر آتھم موعود میعاد میں فوت نہ ہوا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے اس لئے بچ رہا۔ اگر یہ بات غلط ہو تو ہم ایک، دو، تین، چار ہزار تک انعام دینے کو تیار ہیں۔ اس انعامی وعدہ کے ساتھ ہی یہ پرازفریب شرط لگا دی کہ انعام تب ملیگا جبکہ آتھم ہمارے دعوے کے خلاف قسم اٹھائے گا۔

مطلب مرزاجی کا اس شرط سے یہ تھا کہ انجیل میں قسم کھانے سے منع ہے لہٰذا نہ آتھم قسم کھائیگا نہ انعام دینا پڑے گا۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔

یہ تو ہوئی بڑے حضرت کے انعاموں کی حقیقت اب سنو چھوٹے میاں کی داستانیں۔ ہم نے اپنی تصنیف "محمدیہ پاکٹ بک" کے حاشیہ ص ۵۰ پر مرزاجی کی ایک غلط پیشگوئی کا ذکر کیا تھا جو بالکل حق اور واقعات صحیحہ پر مبنی تھا۔ مرزائیوں نے گرفت کو مضبوط، جواب کا یارا نہ پاکر یہ غلط آمیز چال اختیار کی کہ ہمیں یہ چیلنج دیا کہ

"آپ (عبداللہ) نے پاکٹ بک کے ص ۵۰ (حاشیہ) پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ (ڈاکٹر) عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہوگا۔ اگر آپ مذکورہ الفاظ حضرت (مرزا صاحب) کی کسی تحریر سے دکھادیں تو مبلغ روپیہ انعام۔"

(اخبار فاروق ۷۔ جولائی ۱۹۳۵ء)

**الجواب** ہم نے اپنی پاکٹ بک میں ان الفاظ کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اگر آپ ہمارا یہ دعویٰ دکھادیں تو پچیس ۲۵ روپیہ انعام۔ ہم نے مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلقہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کے غلط ہونے کا اظہار کیا ہے۔ پس آپ ان دھوکہ بازیوں کو چھوڑ کر شریف و متدین آدمیوں کی طرح ہم سے ثبوت طلب کریں۔ سنو! ہم نہ ایک بار بلکہ ہزار بار علی الاعلان کہتے ہیں کہ مرزاجی نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے متعلق مذکورہ پیشگوئی کی تھی جو سراسر غلط نکلی اگر تم میں صداقت کی خواہش ہے تو کسی ثالث کے پاس انعامی رقم جمع کراؤ اور اس کے روبرو ہم سے اس کا ثبوت لے لو۔

ناظرین کرام: غور فرمائیے کہ مرزا صاحب اپنے صدق و کذب کا معیار اپنی پیشگوئیاں ٹھہراتے ہیں۔ (ص ۲۸۸ آئینہ کمالات) مگر جب ہم مرزاجی کی پیشگوئیوں کے غلط ہونے کا اظہار کرتے ہیں تو مرزائی اصحاب حق پسند اور مومن انسانوں کی مانند ثبوت طلب کرنے کی بجائے رکیک عذرات کے ساتھ بحث کا رخ پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔

مرزائیو! اگر تمہارے نزدیک کوئی مضمون صرف متکلم کے اصل الفاظ میں ہی لائق قبول ہے بصورت روایت بالمعنی افترا ہوتا ہے تو اپنے نبی جی کی تحریر ذیل کو پڑھ کر بتلاؤ کہ وہ کس درجہ کے مفتری تھے سنو! مرزا صاحب حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو برانگیختہ کیا ہے کہ

"گورنمنٹ× کے سامنے جاکر سیاپا کریں۔"

(نشان آسمانی ص ۳۳)

احمدی دوستو! مذکورہ بالا "الفاظ" جو مرزاجی نے مولانا بٹالوی کی طرف منسوب کئے ہیں وہ بعینہا مولانا موصوف کی کسی تحریر یا تقریر سے دکھا دو تو مبلغ پچاس روپیہ انعام وصول کرو ورنہ خاموش کہ

ایں شور و فغاں چیزے نیست

**دوسرا انعامی چیلنج** اخبار فاروق ۲۸/۲۱ جون ۱۹۳۵ء میں ہمیں یہ دیا گیا ہے کہ آپ نے محمدیہ پاکٹ بک (ص ۴۲۹) میں لکھا ہے کہ

"بیسیوں آیات و احادیث میں بالتصریح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیکر ان کا رفع سماوی و حیات و نزول من السماء مذکور و موجود ہے۔ اگر آپ قرآن مجید سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

× یہ لفظ پنجابی نبی نے جلی قلم سے لکھا ہے - ۱۲ منہ

اشاعت السلام ... [illegible] (اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

متعلق الی السماء اور دوبارہ آمد کے متعلق من السماء دکھا دیں تو دس روپیہ انعام۔"

**الجواب** اس سوال کا جواب تو خود محمدیہ پاکٹ بک ص۳۷۲ سے ص۴۶۰ تک باب حیات مسیح ؑ میں بدلائل قرآن و حدیث مرقوم و موجود ہے مگر اس کا کیا علاج کہ بقول مرزا صاحب ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب (درثمین)

(خادم امت مرزا محمد عبداللہ معمار امرتسری)

# بارقۃ السیف ؏۲

## موت جاہلیت

قادیانی حضرات (ومن نحا نحوھم) اپنے متنبی امام کی طرف دعوت دیتے ہوئے ایک غیر معروف حدیث پیش کر دیا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ یعنی جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا تو اس کی موت مثل موت اہل جاہلیت ہوگی۔

قطع نظر ازیں کہ حضرت مرزا صاحب امام زمان تھے بھی یا نہیں۔ چند امور قابل غور ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث مذکور الفاظ مذکورہ سے حدیث کی کسی معتبر و مشہور کتاب میں موجود نہیں ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ منہاج السنۃ میں لکھتے ہیں۔ ھذا الحدیث بھذا اللفظ لایعرف (ص۲۸ ج ۱) یعنی یہ حدیث ان لفظوں سے نہیں پہچانی جاتی ہے۔ دوم۔ یہ دیکھنا ہے کہ اصطلاح شارع میں ایسی روائتوں میں "امام" سے مراد کونسی ہستی ہوتی ہے؟ پس واضح ہو کہ حدیث متفق علیہ میں وارد ہے۔ لیس احد من الناس یخرج من السلطان شبراً فمات علیہ الا مات میتۃ جاھلیۃ (صحیح بخاری شروع پارہ ۲۹ و صحیح مسلم ص۱۲۸ ج ۲) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سلطان اسلام کی طاعت سے بالشت بھر الگ ہو کر مرجائے گا اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ معلوم ہوا کہ امام سے مراد بادشاہ اور سلطان ہے۔ سوم۔ یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس امام اور سلطان کی صفتیں اور اس کی شرطیں کیا ہیں؟ تو سنئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الائمۃ من قریش (مسند ابی داؤد طیالسی ص۲۸۴ و منتخب کنز العمال ص۱۳۲ ج ۲ و کنوز الحقائق ص۱۰ ج ۲ و فتح الباری انصاری ص۳۹۶ پ ۲۸ و ص۵۸۹ پ ۲۹) یعنی امام قریش سے ہو۔ اور مرزا صاحب مغل تھے

اور فرمایا انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ (مسلم ص۱۲۶ ج ۲ و نسائی ص۶۲ ج ۲) وفی ابن ابی شیبۃ الامام جنۃ یقاتل بہ (کنوز الحقائق فی احادیث خیر الخلائق للمناوی ص۵ ج ۲) یعنی امام وہ ہے جو رعیت کیلئے سپر بنے اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے قتال کیا جائے اور سلطان اپنی مصیبتوں میں اُس کی آڑ پکڑیں۔ مرزا صاحب نے تو حرب و قتال کو اڑا ہی دیا۔

اور فرمایا السلطان ظل اللہ فی الارض یاوی الیہ کل مظلوم من عبادہ رواہ البزار والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ یاوی الیہ الضعیف وبہ ینتصر المظلوم (جامع صغیر ص۳۱ ج ۲ و منتخب کنز العمال ص$\frac{131}{132}$ ج ۲) یعنی سلطان زمین پر خدا کا ظل و نائب ہے۔ مظلوم اور کمزور اس کی طرف پناہ لیتے ہیں اور وہ ہر مظلوم کا بدلہ ظالم سے لیتا ہے۔

کیا مرزا صاحب یا اور کوئی ہندی امام صاحب اسکے مصداق ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔ اور جب یہ قدرت ایسے اماموں کو حاصل نہیں ہے تو ان کی بابت دوسری حدیث ملاحظہ ہو۔ عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الامام الضعیف ملعون رواہ الطبرانی (جامع صغیر ص۱۲۳ ج ۱ و کنوز الحقائق ص۸ ج ۲) یعنی ملعون ہے وہ امام جو کمزور ہو یعنی احکام حدود و حرب نافذ نہ کر سکے جیسا کہ امام شعرانی کشف الغمہ میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھتے ہیں

وھو الذی یضعف عن تنفیذ الامور الشرعیۃ و اخا منھا (ص۳۰ ج ۲) یعنی جو شرعی امور کو نافذ کرنے اور قائم رکھنے سے عاجز ہو۔ شیخ عزیزی سراج المنیر میں اور شیخ حفنی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ الامام الضعیف عن اقامۃ الاحکام الشرعیۃ ملعون ای مطرود فعلیہ عزل نفسہ ان اراد الخلاص فی الدنیا والآخرۃ (ص۳۱۳ ج ۲) یعنی وہ امام جو احکام شرعیہ قائم کرنے سے عاجز ہے راندۂ بارگاہ ہے۔ ایسے کو اس منصب سے خود علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ اگر وہ اپنی جان کی خلصی دنیا اور آخرت میں چاہتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (سیف بنارسی)

**اہلحدیث** آج کل امام اور امیروں کی خوب کثرت ہے۔ صرف صوبہ پنجاب میں اس وقت غالباً دس تک پہنچ چکی ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک کے ماتحت دوسرے کو خارج یا عاصی جانتے ہیں۔ اسلام ان کے حالات دیکھ کر اور اقوال سن کر کہہ رہا ہے ؎

شد پریشاں خواب من از کثرتِ تعبیر ہا

**نوٹ** ہم اس موضوع پر آیندہ کچھ لکھیں گے جس میں کلکتہ کی نزاع پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔

# الزاق للعبین

(۳)

نماز میں پاؤں ملانے کے متعلق روایات درج کر کے راقم مضمون بطور نتیجہ لکھتے ہیں:۔

میرے علم میں تو کسی ایک آدھ حنفی المذہب کے متقدمین سے اس کے خلاف ثابت نہیں بڑے بڑے محقق فقیہ وارباب الترجیح نے اس امر کو بالکل واضح کر دیا نہ معلوم کہ عمل میں کیوں قاصر اہل مذہب پائے جاتے ہیں کیا مولانا اشرف علی کا فرمان واضح نہیں کہ مل کر کھڑا ہونا چاہئے درمیان میں جگہ نہ رہنا چاہئے۔ اس سے بھی کوئی واضح لفظوں کی ضرورت ہو سکتی ہے اگر ہمارے علماء احناف ان نصوص فقہیہ پر بذات خود عمل کر کے ان عوام کو دکھا دیں تو امید ہے کہ یہ نفرت ان کے دلوں سے بالکلیہ طور سے زائل ہو جاوے اس

حیات احمدی۔ امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی سوانح حیات (۹۶۳) ...

وقت تو کیا عطا کیا جہلاء مسجدوں میں نماز کے وقت جا کر دیکھئے صف کی مٹی پلید کی جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

مسلمانی درگور یا در کتاب

کیا کوئی فرد یہ کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں ان بے چارے فقہاء کا کچھ قصور ہے حاشا و کلا بلکہ یہ خلف نااہل کے کرشمہ کا منظر ہے جو نمازوں کو برباد کراتے ہیں اور بے دینی بھی کرتے ہیں۔ اقامۃ الصفوف کو تمام صلوۃ فرمایا ہے رصّوا بصیغہ امر ارشاد ہے اس کی بڑی شد و مد سے وعید شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہے ہر فرد مدعی علم تبع امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے ملتمس ہوں، کہ آپ حضرات بیک زبان یہ فرمائیں کہ یہ ہماری کتابوں میں غلط لکھ دیا گیا ہے اور صحیح وہی ہے کہ جس پر ہمارا عملدرآمد ہے اور اس کی صحت پر فلاں فلاں کتاب کی فلاں فلاں عبارت فلاں فلاں فقیہ و امام کی نص موجود ہے۔ ورنہ ترصیص میں وہ الا خود بھی عامل ہوں اور لوگوں کو بھی عمل کی تعلیم دیں بے چارے جاہل تو اچھوت سے زیادہ علیحدہ کھڑے ہونے کو پسند کرتے ہیں اور مل کر کھڑے ہونے سے نفرت بلکہ لڑنے مرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔

خاص بمبئی میں ایک مولوی صاحب کو صرف اسی جرم پر کہ انہوں نے مل کر کھڑے ہونے کو فرمایا تھا ضرب شدید سے بعد نماز مرمت کی کہ انہیں چار ناچار ارادہ حج فسخ کر کے وطن سدھارنا پڑا اور وہیں اس صدمہ سے دار بقا کا سفر کرنا پڑا۔

مولانا بھی حنفی ہی مذہب کے آدمی تھے دوست تک دشمن ہو گئے یہ فرمائیے خون کا ذمہ دار کون ہیں حضرات علماء۔ واللہ علیٰ ما نقول وکیل ھو حسبی و نعم الوکیل۔ و انا الراجی رحمۃ ربہ۔

ابو محمد الکبیر محمد عبد الجلیل السامرودی

خریدار اہلحدیث نمبر ۹۵۴۶

**اہل حدیث کا مذہب**۔ مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

# مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی

اخبار اہلحدیث ۲۳۔ اگست ۱۹۳۵ء میں اس مذاکرہ کا اجرا ہوا مضمون میں بچند وجوہ فوٹو کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ بعض آیات قرآنی کو قیاسی تغیر سے پیش کیا گیا۔ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد علمی شان اور بحث سے قطع نظر کچھ عرض کرنے کی اجازت کا طالب ہوں۔ تصویر کے متعلق بموجب حالات و اسباب ممانعت شرعی ہر دو پہلو جائز اور ناجائز ہو سکتے ہیں۔ آئینہ دیکھنا تصویر کھینچنا نہیں ضرورت زمانہ ہے غیر مضر۔ اسکی مثال ایکس رے جیسی ہے۔ منہ پر زخم ہے خود مرہم لگانی ہے تو ضرورت آئینہ کی ہے بلا گناہ۔ مضمون مذاکرہ میں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ تصویر فوٹوگرافی خود خدا کھینچتا ہے کیا فوٹوگرافر کچھ نہیں کرتا۔ اگر یہ مطلب ہو کہ خدا کی عطا کردہ روشنی سے فوٹوگرافر کام لیکر تصویر بناتا ہے تو خمار بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اس کے متعلق واجب کا فتوے بھی سمجھ سے بالاتر ہے واجب بمنزلہ فرض کے دوئم درجہ ہے۔

لا تدخل الملائکۃ بیتاً فیہ کلب او تصاویر (الحدیث) نہیں داخل ہوتا فرشتہ رحمت کا اس گھر میں کہ ہو جس گھر میں کتا اور تصویر۔ مراد اس سے یہ ہے کہ اس گھر پر خدا کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔ کیونکہ کتے میں ایک عیب ایسا ہے کہ وہ اس کی متعدد خوبیوں کو برباد کر دیتا ہے۔ وہ بد خصلت یہ ہے کہ یہ اپنی قوم کا دشمن ہے ماسوا کسی شریف دوست کے گھر میں داخل ہونے سے اس کی طرف بھونک کر بے عزتی کرتا ہے۔ کتے میں بعض خوبیاں بھی ہیں مثلاً مالک کا وفادار اور رکھوالا ہوتا ہے۔ اس کا گھر کوئی نہیں جہاں چاہا لیٹ رہا۔ تھوڑی سی روزی پر قانع ہو جاتا ہے وغیرہ۔ باوجود کئی خوبیوں کے ایک عیب نے اس کی قدر و منزلت کم کر دی۔ ایسا بدخصلت کتا بڑا ہوتا ہے۔ کم نسل لیکن خوبصورت دیگر اگر اچھی نسل کا ٹرینڈ (پالتو کتا) واسطے حفاظت خانہ رکھا جاوے تو جائز ہے۔ برخلاف بھیڑ بکری کے ریوڑ کی رکھوالی کے لئے بڑا کھنگنا کتا مفید ہوتا ہے۔ ذات ایک ہے حالات کے بدلنے سے رکھنا جائز اور ناجائز بھی ہے ایسا ہی حال فوٹوگرافی کا ہے۔

تصویروں کی اقسام مختلف ہیں۔ بعض مذہبًا اور عقلاً ممنوع اور سخت مضر ہیں۔ مثلاً انسانی تصویر مرد و ان کی شوقیہ کھنچوا کر چوکھٹ وغیرہ میں مزین کر کے گھر میں آویزاں کرنا۔ یہ تو سخت ممنوع زہر قاتل ہے گھر میں اس کا ہونا باعث فساد ہے، مخرب ایمان ہے باعث ہیجان شہوت و نفاق ہے۔ تصویر بمنزلہ اصلی مجسمہ کے ہوتی ہے۔ غیر مرد و زن کا ایک دوسرے کو دیکھنا بد اثر پیدا کرتا ہے۔ غالباً سب کا مجرب ہوگا جس کو شک ہو تجربہ کر دیکھے۔ اسی خرابی کو رد کرنے کے لئے پردہ کا حکم نازل ہوا۔ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا"۔ غنا بھی اس نقص سے منع ہے کہ ہیجان شہوت ہے بد خیالات کی طرف رغبت دلاتا ہے لیکن جس غنا میں یہ عیب نہ ہو مزامیر سے مبرا ہو مضمون لغو اور مکروہ نہ ہو، یاد خدا کی طرف راغب کرتا ہو وہ ضرر رساں نہیں اکثر اولیاء اللہ نے سنا ہے۔ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی خوش الحان صحابی سے قرآن بہ طیب خاطر سنا دیکھئے چیز ایک ہے۔ حالات اور اسباب بدلنے سے جائز اور ناجائز ٹھہرائی ممنوع قرار دینے کے لئے اول شرعی ممانعت کی علت کو تلاش کرنا ضروری ہے اگر موجود ہو تو خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل بہتر ہے یہی حال جانوروں کے حلال و حرام کے نقرہ میں ہے اور اس مسئلہ پر مسلمان سختی سے عامل بھی ہیں۔ اسیطرح سابقہ زمانہ میں علماء کا یہ فتویٰ تھا کہ چمچہ سے کھانا ناجائز ہے بعض علماء مابعد نے اس میں غور کیا تو کوئی مضر علت ممانعت نہ ملنے سے جواز کا فتوے دیدیا۔ علیٰ ھذا انگریزی علم پڑھنا۔

ایک اور قسم تصویر ہے یعنی تصویر بیجان اشیاء

ahmadimuslim.de

جاندار حیوانات، مشین انجن وغیرہ تعیر از قسم عجائبات زمانہ، تصویر اشجار پھول پھلواڑی وغیرہ۔ یہ غیرجاندار تصاویر ہیں، اخبار، رسائل، کتب وغیرہ میں ان کا اندراج ملتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات انسانی تصاویر بھی دیکھی جاتی ہیں۔ انگریزی اخباروں کی توجان ہے ان کا شرعی ممنوعات سے کچھ واسطہ معلوم نہیں ہوتا انما الاعمال بالنیات کے ماتحت ہیں بلکہ ایسی چیزیں یا ان کی تصاویر دیکھ کر بے اختیار زبان سے نکلتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ایسا ہی تصاویر متعلق علم طب و علاج غیر مضر وغیر ممنوع ہیں۔ ضرورت زمانہ اس کی متقاضی ہے "اگر زمانہ باتو نہ سازد تو با زمانہ بساز" پر عمل بہتر ہے اللہ اعلم۔ مگر احتیاط لازم ہے کہ ایسا تصاویر مذکورہ گھر میں موجود اگر ہوں تو بوقت نماز نظر سے اوجھل ہونی چاہئیں۔ مخرب خشوع ہونگی جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اثر ڈالا تو عوام الناس کس شمار میں ہیں۔ (پردہ آویزاں حجرہ عائشہ کی طرف اشارہ ہے)

اوپر ذکر کیا کہ فوائد و نقصان تصویر بعض وقت واقعات پر بھی منحصر ہوتے ہیں۔ لیکن یہی بات اگر ایک حالت میں مضر ہے تو دوسری میں مفید۔ میرے ایک دوست نے اخبار میں نکاح کا اشتہار دیکھ کر درخواست بھیجی بعد طے شرائط منظوری آگئی مقام بعید فاصلہ پر تھا۔ سسرال نے برائے شناخت فوٹو طلب کیا بھیجا گیا۔ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر بیوی بیاہ لایا۔ یہ فوٹو گو کہ انسانی تھا مگر ممنوع نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ شرعی علت ممانعت اس میں پائی نہیں جاتی یہ بمنزلہ جواب خط تھا۔ اس کی مثال کسی قدر حدیث تابیر نخل کے مشابہ ہے۔ اللہ اعلم بالصواب۔

(شیخ قاسم علی اوورسیر نشنر از ریاست بہاولپور)

---

**قرآن اور دیگر کتب**۔ قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا مقابلہ بالاختصار کر کے قرآن مجید کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱ر (مینجر اہلحدیث امرتسر)

# ویددرشن حصہ دوم

(مرتبہ مقصود حسن صاحب۔ متوطن روڑکی)

## پہلی فصل۔ یجروید کے اپنشد

برادران ہنود اپنے یہاں کے علم الہیات کی کتابوں کو اپنشدوں (اُپ۔نی۔شد) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان کتابوں پر ان کو بڑا فخر ہے اور اگر مسئلہ ہمہ اوست کو ایک حقیقت سمجھا جاوے تو یہ فخر کچھ بے جا بھی نہیں ہے۔ اپنشدوں کی تعداد یوں تو سینکڑوں تک پہنچتی ہے لیکن خاص خاص اپنشد صرف دس ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں :-

برہد آرنیک۔ مانڈوکیہ۔ چھاندوگیہ۔ ایتریہ۔ تیتریہ۔ ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔

ان میں سے پہلے دو اپنشد ضخیم کتابیں ہیں۔ باقی آٹھ چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔ بعض نہایت ہی مختصر ہیں۔ آخری چھ اپنشدوں کا شرح اردو ترجمہ سوامی درشنانند جی دہلوی نے کیا ہے جو لاہور سے شائع ہوا ہے۔ اول الذکر چار اپنشدوں کا صحیح ہندی ترجمہ بابو ظالم سنگھ صاحب نے کیا ہے اور مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے مل سکتے ہیں۔ اپنشدوں کے انگریزی ترجمے بکثرت ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے پروفیسر ہیوم نے "دی تھرٹین پرنسپل اپنشدس" کے نام سے تیرہ اپنشدوں کا ترجمہ ایک جلد میں شائع کیا ہے جس میں دس مذکورہ بالا اپنشدوں کے علاوہ (۱) میتری (۲) کوشیتکی اور (۳) سفید اشوتر تین اپنشد اور ہیں۔

دس مشہور اپنشدوں میں سے صرف ایک یعنی ایش اپنشد وید کے متن میں شامل ہے باقی اپنشد مختلف برہمنوں سے لئے گئے ہیں۔ ایش اپنشد یجروید کے آخری یعنی چالیسویں ادھیائے کا نام ہے۔ اسکے متعلق بلا اختلاف کہا جا سکتا ہے کہ یہ ویدوں کا بہترین صفحہ ہے۔ چونکہ ایش یجروید کا انت یعنی اخیر حصہ ہے اس لئے ہندو علم الٰہی کو ویدانت کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یجروید میں ایش کے علاوہ دو اپنشد اور ہیں جن کا شمار دس مشہور اپنشدوں میں نہیں ہے۔ اس فصل میں میں یجروید کی تینوں اپنشدوں کا ترجمہ درج کرتا ہوں۔ یجر کے علاوہ اور کسی وید کے حصص اپنشد نہیں کہلاتے اگرچہ اتھرووید کے بعض حصص اپنشدوں سے بہت کچھ مشابہت رکھتے ہیں۔

یجروید کا پہلا اپنشد اس کا بتیسواں ادھیا ہے جو تدیو اپنشد کہلاتا ہے۔ کیونکہ انہی الفاظ سے وہ شروع ہوتا ہے۔ تدایو کے معنے ہیں "وہ فقط" یا "وہی"۔ اور اسمیں سولہ منتروں میں ہمہ اوست کی تعلیم ہے۔ ترجمہ یہ ہے۔

منتر ۱۔ وہ ہی اگنی (آگ کا دیوتا) ہے۔ وہ آدتیہ (سورج) ہے۔ وہ وایو (ہوا) ہے اور وہ چندرماں (چاند) ہے × وہ ہی روشن ہے وہ برہم ہے۔ وہ پانی ہے۔ وہ پرجاپتی (رب العالمین) ہے۔

منتر ۲۔ سب آنکھ کا جھپکنا فرد پرش (انسان کامل یا خدا) سے پیدا ہوا ہے × نہ اوپر (کے طبقہ) میں نہ ترچھے (نچلے طبقہ) میں نہ درمیانی (طبقہ) میں (کوئی) اس کا ہر طرف سے احاطہ کر سکتا ہے۔

منتر ۳۔ اوس کی (کوئی) تمثیل نہیں ہے جس کا نام بڑی شان والا ہے × بجز ن نور وغیرہ وہ ہے۔ ہم کو نہ ستائے وغیرہ وہ ہے۔ جس سے کوئی نہیں پیدا ہوا وغیرہ وہ ہے۔

نوٹ۔ وید کے اکثر منتروں (اشعار) میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔ بعض بعض منتروں میں تین چار مصرعے بھی ہیں ہم نے اپنے ترجمہ میں منتر کے آخری مصرعوں کے سوا ہر مصرعے کے اختتام پر ایسا نشان × بنا دیا ہے۔ اوپر کے تیسرے منتر کے پہلے مصرعہ میں تمثیل جس لفظ کا ترجمہ ہے وہ پرتما ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مصرع بت پرستی کی تردید میں ناطق ہے۔ سنسکرت میں بت پرستی کو پرتما پوجا کہتے ہیں اور اس منتر میں صاف کہدیا گیا ہے کہ خدا کی کوئی تمثیل یا اس کا کوئی بت نہیں ہے۔ اس منتر کے دوسرے مصرع میں وید کے تین منتروں کی طرف اشارہ ہے جن کے شروع کے الفاظ دہرا کر وغیرہ کہہ دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا وہ ہے جسکی شان میں وید کے یہ تین منتر بھی ہیں جن کی

ahmadimuslim.de

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۲۱)

گذشتہ پرچہ میں آیت فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ کا ترجمہ پڑھ کر مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں۔ (مدیر)

پس اس صریح ارشاد حق تعالیٰ کی تحریف کر کے مولوی نعیم الدین کا جہلاء کو فریب میں ڈال کر امور مندرجہ تقویۃ الایمان بی بی کی صحنک توشہ وغیرہ بزرگوں کے نام کی چوٹی بدھی بیڑی فقیر بنانا ذبح جانور بھیران کا کسی کی قبر پہ لے جانا جملہ امور شرکیات کو بکلیہ ایصال ثواب وصدقہ بتایا جانا اور یہ کہنا کہ یہ گستاخی و بے ادبی ہے پاک بی بیوں کا ذکر پریوں مسانی وغیرہ کے ساتھ ملا کر کیا ہے۔ اہل بیت سے کیا عداوت ہے کہ ان کے ایصال ثواب کو شرک کہہ دیا الخ۔ تو یہ محض باطل وتسویل شیطان لعین ہے۔ کیونکہ جس کے ساتھ شرک کیا جاوے گا خواہ پاک بی بیاں ہوں یا پریاں سب کو ائمہ کرام وعلمائے عظام ساتھ ہی ذکر کر کے داخل شرک فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ مکتوبات جلد ثالث مطبوعہ نولکشور صـ۹۶ میں فرماتے ہیں:۔

"واین عالمت صیام نسا کہ بہ نیت پیران و بیبیان نگاہ دارند واکثر نامہائے ایشان را از نزد خود تراشیدہ روزہائے خود را بنام آنہا نیت کنندہ در وقت افطار از برائے ہر روزہ طعام خاص بوضع مخصوص تعین مینمایند وتعیین ایام نیز از برائے صیام میکنند ومطالب و مقاصد خود را بایں روزہا مربوط مے سازند بتوسل ایں روزہا از آنہا حوائج خود مے خواہند و روائے حاجات خود را از آنہا مے دانند ایں شرک در عبادت ست وبتوسل عبادت غیرے حاجات خود را ازاں غیر خواستن است شناعت ایں فعل را نیک باید دریافت۔ وحیلہ است آنچہ بعض از زناں در وقت اظہار شناعت ایں فعل گویند کہ ما ایں روزہا را برائے خدا نگاہ مے داریم وثواب آں را بہ پیران مے بخشیم اگر دریں امر صادق مے باشند تعین ایام از برائے صیام چہ در کار ست وتخصیص طعام و تعین اوضاع شنیعہ مختلفہ در افطار از برائے چیست۔ ایں خود عین ضلالت وتسویل شیطان لعین ست واللہ سبحانہ العاصم انتہی مختصرا۔"

یعنی اور اسی طرح حال عورتوں کے روزہ رکھنے کا ہے کہ بہ نیت پیروں اور بی بیوں کے رکھتی ہیں اور اکثر ان کے نام اپنی طرف سے گھڑتی ہیں اور اپنے روزوں کو ان کے نام سے نسبت کرتی ہیں اور افطار کے وقت ہر روزہ کے لئے خاص کھانا اور خاص وضع متعین کرتی ہیں اور دنوں کا تعین بھی ہر روزہ کے لئے کرتی ہیں اور اپنے مطالب و مقاصد کو ان روزوں سے متعلق کرتی ہیں اور ان روزوں کے وسیلہ سے اپنی حاجت ان سے چاہتی ہیں اور اپنی حاجت روائی ان سے جانتی ہیں یہ عبادت میں شرک ہے۔ اور بوسیلہ عبادت غیر کے اپنی حاجت کو ان غیر سے چاہنا ہے برائی اس فعل کی خوب طرح سے جاننا چاہئے۔ اور حیلہ کرنا ہے جو کچھ کہ بعض عورتیں اس فعل کی برائی ظاہر ہونے پر کہتی ہیں کہ ہم ان روزوں کو خدا کے لئے رکھتی ہیں اور ثواب ان کا پیروں کو ہم بخش دیتی ہیں اگر اس امر میں سچی ہوتیں تو تعین زمانہ اور دنوں کا روزوں کے واسطے کیا درکار ہے اور تخصیص کھانے اور تعین طریقہ شنیعہ مختلفہ روزوں کے افطار میں کس واسطے ہے۔ یہ خود عین گمراہی اور تسویل شیطان لعین ہے۔ واللہ سبحانہ العاصم انتہی۔"

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان کے تایا و استاد مکرم تفسیر فتح العزیز پ ۱ صـ۱۳ میں فرماتے ہیں "کسے بتاں را قبلہ خود ساختہ وکسے ستارہ و آفتاب را وکسے عنصر آتش را وکسے دریائے گنگ را وکسے درخت تلسی وپیپل را وکسے کوہ سوالک را وکسے قبور اولیاء را وکسے تھانہائے شہیداں وجنیان را۔"

یعنی کسی نے بتوں کو اپنا قبلہ ٹھہرایا ہے اور کسی نے ستارہ اور آفتاب کو اور کسی نے عنصر آتش کو اور کسی نے دریائے گنگا کو اور کسی نے درخت تلسی اور پیپل کو اور کسی نے پہاڑ کو اور کسی نے اولیاء کی قبروں کو اور کسی نے شہیدوں اور جنات کے تھانوں طاقوں کو۔"

ایضاً صـ۶۷ میں فرماتے ہیں:۔

"قدرت وقوت محض برائے خداست در جمیع امور ہیچ چیز از مال وفرزند ویار ودوست وبادشاہ وامیر وپیغمبر علیہ السلام وپیر وفرشتہ وپری بدون حکم او مدد نمے تواند کرد۔"

یعنی قدرت اور قوت محض خدائے تعالیٰ کے لئے ہے تمام امور میں کوئی چیز مال اور فرزند اور یار اور دوست اور بادشاہ اور امیر اور پیغمبر علیہ السلام اور پیر اور فرشتہ اور پری بدون حکم اس کے مدد نہیں کر سکتے۔"

ایضاً جلد دوم صـ۱۳۵ میں فرماتے ہیں:۔

"وارواح شیاطینیہ خبیثہ بجائے آنہا ایشاں را بخود مائل ساختہ مے فریبند تا آنکہ نام نام اولیا بود وحقیقت حقیقت شیطان۔"

یعنی اور ارواح شیاطین خبیثہ ان کے بجائے انکے سامنے ہو کر اپنی طرف مائل کر کے اپنا فریفتہ کر لیتے ہیں یہاں تک کہ نام اولیاء کا ہوتا ہے اور حقیقت میں وہ سب شیطانی روحیں ہوتی ہیں۔"

ایضاً صـ۱۷۶ میں فرماتے ہیں:۔

"چنانکہ بعض جہلاء اسلام شبیہ حضرت امیر المومنین را بصورت شیر میکنند۔"

یعنی چنانچہ بعض جاہل اسلام کے مدعی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصویر کو شیر کی صورت پر بناتے ہیں۔"

ایضاً صـ۱۶۳ میں فرماتے ہیں:۔ "بلکہ جہال مسلمین

معیار الحق۔ تقلید کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ (۹۷۱) مصنفہ سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ قیمت ۱۲ علاوہ محصول (اہلحدیث)

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۹۶۲) جواب دندان شکن۔

نیز درہمیں ورطہ گرفتار اند بعضے را از اشخاص آں عالم پیران مے نامند و استعانت و استعلام مغیبات از آنہا مے کنند و برخے را پریان و پارہ را پیر و علیٰ ہذا القیاس۔

یعنی بلکہ جاہل مسلمان بھی اس بلا میں گرفتار ہیں اس عالم کے بعض شخصوں کا پیر نام رکھا ہے اور غیب کی باتیں ان سے دریافت کرتے ہیں ان سے مدد لیتے ہیں اور بعضوں کا نام پریاں رکھا اور بعضوں کو پیر ٹھہرایا اور اسی پر دوسروں کو قیاس کر لینا چاہیئے۔"

ایضاً صلا میں فرماتے ہیں :-

"و خود را بحیلہا و مکرہا در زمرۂ ارواح طیبہ بزرگان معدود مے سازند و نام بزرگان برائے خود مے گیرند تا مردم زود گرویدہ شوند و انکار نکنند و رفتہ رفتہ خباثت و بدطینتی خود ظاہر مے نمایند و شرک صریح مے کنانند و ایں مرض صعب جمیع طوائف بنی آدم را لاحق است حتیٰ کہ دریں امت نیز شیوع تمام پیدا کردہ و کثیر الرواج گشتہ والعیاذ باللہ من ذلک

یعنی اور (شیاطین جنات) اپنے آپ کو بحیلہ مکر و فریب زمرۂ ارواح طیبہ بزرگوں میں ظاہر کرتے ہیں اور نام ان بزرگوں کا اپنا نام رکھتے ہیں تاکہ آدمی وہ نام سن کے جلد گرویدہ اور فریفتہ ہو جاویں اور کسی طرح سے انکار نہ کریں اور رفتہ رفتہ خباثت اور بدطینتی اپنی ظاہر کرتے ہیں اور شرک صریح کرانے لگتے ہیں اور اس مرض مہلک نے جمیع بنی آدم کو گھیر لیا ہے یہاں تک کہ اس امت میں بھی اس کا رواج تمام پیدا ہو گیا ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی اس سے۔"

ایضاً صفحہ ۱۷۵ میں فرماتے ہیں :-

"و مے گویند کہ خود را بہوانی داس و شیو داس و گر بخش و اندر بخش نامیدہ باشند و سوائے ما بدیگراں التجا نبرند بلکہ پیروی رسولان خداوند خود کہ بدون وساطت ما بشما پیغامے از آں طرف برسانند نیز نکنند و الا ما از وکالت شما دست بردار خواہیم شد و حاجات شما نا روا خواہیم ماند و جماعہ دیگر کہ سخت طماع اند در بر آوردن ہر مطلب و رسانیدن ہر خبر رشوتے از ہر جنس بز و گوسفند و خروس و ماکیان و جامہ و نقد و پکوان و گل و تنبول و نغمہ و رقص و مدح خوانی خود و غیر ذلک شرط مے کنانند و اگر آدمیاں در ادائے آں شرط قصور میکنند بسبب قوت وہم و خیال خود کہ در کمال تاثیر دارند بہ آدمیاں ضرر بدنی یا مالی مے رسانند و معہذا مرغوبات یک کس از آنہا با مرغوبات دیگر مطابق نمے افتد و فرمائش یکے موافق فرمائش دیگرے نمے آید و حاجات و مطالب نیز با خود قسمت کردہ گرفتہ اند برائے دفع مرض چیچک یکے خود را منصوب ساختہ و اصلاح مزاج را از فساد خون یکے متکفل مے شود و آوردن اخبار را نیز تقسیم کردہ اند بلکہ طوائف و اقالیم و بلدان را نیز بخش بخش کردہ اند۔

یعنی اور یوں کہتے ہیں کہ اپنا نام بھوانی داس وشنو داس و گر بخش و اندر بخش رکھو اور سوائے ہمارے دوسروں سے التجا نہ کیا کرو بلکہ پیروی خدا کے رسولوں کی جو بدون ہمارے واسطے کے تم کو پہنچاتے ہیں اس کو نہ مانو ورنہ ہم تمہاری وکالت سے دست بردار ہو جاوینگے اور حاجات تمہاری پوری نہ ہوسکیں گی اور بعض انمیں بہت ہی طماع لالچی ہیں ہر مطلب اور خبر کے رشوت پہنچانے میں رشوت ہر جنس کی جسطرح بھیڑ بکری مرغ مرغی کپڑا نقد پکوان پھول پان ناچ گانا اپنی تعریف اور سوائے اس کے بہت چیزیں ہیں جو شرط کر لیتے ہیں اور اگر آدمی اس شرط کے پوری کرنے میں کچھ قصور کرتے ہیں بسبب قوت وہم و خیال اپنے کے جو بہت زور پر ہوتی ہے ان آدمیوں کو نقصان جانی یا مالی پہنچاتے ہیں اسی لئے ہر ایک کے مرغوبات دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں اور ایک کی فرمائش دوسرے کی فرمائش کے موافق نہیں ہوتی اور حاجات و مطالب بھی ہر ایک کے آپس میں تقسیم کر کے اختیار کر لئے ہیں چیچک کے دفع کے لئے ایک کو مقرر کر دیا ہے اور فساد خون کی اصلاح کے لئے ایک دوسرا مقرر ہوا ہے اور خبریں بہم پہنچانے کے لئے بھی ہر ایک اقلیم اور شہر بستیوں کو آپس میں تقسیم کر کے ہر ایک وہاں کے لئے حاکم بن بیٹھا ہے۔"

ایضاً صلے۱ میں فرماتے ہیں :-

"پس اہل ہر مذہب در خواب و بیداری بر آدمیان اخبار موافق مذہب خود القا مے نمایند و آدمیان مے دانند کہ تصدیق ایں مذہب از عالم غیب شد و زیادہ تر گمراہ مے شوند و علیٰ ہذا القیاس جنیان ہر مذہب در حاجات و مہمات و دفع بلیات امداد و اعانت اہل مذہب خود مے کنند تا اہل آں مذہب از آدمیان بدانند کہ ایں مذہب نیز در عالم غیب واقعی دارد کہ حاجات ما روا میکنند و بلیات مارا دفع مے نمایند۔

یعنی پس ہر مذہب والے جن اپنے مذہب والے آدمیوں کو موافق اپنے مذہب کے خواب و بیداری میں خبریں پہنچاتے ہیں اور آدمی یہ جانتے ہیں کہ غیب سے تصدیق اس مذہب کی ہوئی اس لئے اور زیادہ گمراہ ہوتے ہیں اسی طور سے ہر مذہب کے جنات حاجات مہمات و دفع بلیات میں امداد و اعانت اپنے اہل مذہب کی کرتے ہیں تاکہ اس مذہب کے آدمی جان لیں کہ یہ مذہب بھی عالم غیب میں واقفیت رکھتا ہے کہ ہماری مشکل کشائی اور دفع بلیات کرتا ہے۔"

(باقی آئندہ)

---

**تقویۃ الایمان** جدید اڈیشن۔ اس میں مخالف معترضین کے جوابات بھی درج ہیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۲۱۶} ایک شخص پانچ چھ سال ہوئے دیوانہ ہوگیا ہے۔ اب پاگل خانہ میں زیر علاج ہے۔ اب تک صحت نہیں ہوئی۔ اس کی عورت جوان ہے اور اس کا کوئی کفیل بھی۔ کیا وہ عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

ج ۲۱۶} مجنون کی عورت کو اختیار ہے کہ بعد ناامیدی صحت چاہے تو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرائے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے ولا تمسکوھن ضرارا اور حدیث میں آیا ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجل سنة کالعنة ثم تخیر المرأة بعد الحول اذا لم یبرأ

س ۲۱۷} ایک مسلمان تاجر کو ہندو تاجر ہمیشہ پریشان کرتا رہتا ہے اور ہر طرح نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتا اور وہ ہندو ولائتی شراب کا ٹھیکہ بھی لیتا ہے۔ مسلمان تاجر کو موقع ہے کہ ٹھیکہ اپنے نام فروخت کروائے۔ کیا وہ شخص مسلمان بغرض انتقام اس ہندو کی بجائے اپنے نام ٹھیکہ لیکر کسی اور ہندو کو دیدے تو جائز ہے یا نہیں۔ خود کسی قسم کا نفع نہ اٹھائے۔ اس صورت سے دشمن کمزور ہو جائے گا کیا وہ شرعاً ایسے دشمن کے ساتھ سلوک کرسکتا ہے اور شراب کا ٹھیکہ خود لے سکتا ہے (ایک سائل)

ج ۲۱۷} شراب کی فروخت وغیرہ میں کسی قسم کی مدد کرنا خواہ کسی غرض سے ہو گناہ ہے۔ لقولہ تعالیٰ لا تعاونوا علی الاثم والعدوان ط

س ۲۱۸} جو شخص تمام علماء دین کو یہ کہے کہ سب علماؤں پر لعنت ہے تو ایسے شخص پر خدا و رسول صلعم کا کیا حکم ہے؟ (خریدار نمبر ۱۱۲۳)

ج ۲۱۸} حدیث شریف میں ہے جو کسی پر ناحق لعنت کرتا ہے وہ لعنت لوٹ کر اسی پر پڑتی ہے۔ (۵۰۸ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۱۹} زید کاشتکار کئی پشت سے بے عمرو بکر بلکہ ان کے مورث کے وقت سے بہ ادائے لگان سالانہ مقررہ برضائے عمرو بکر کے کاشت مذکور قابض چلا آتا ہے اب زید نے تنہا عمر سے کچھ روپیہ قرض لیا اور اپنا کل کھیت موروثی مذکور بہ قبضہ عمر اس شرط سے دیدیا کہ جب تک اصل قرضہ ادا نہ ہوجائے عمر کاشتکاری کے منافع سے فائدہ حاصل کرے جب اصل قرضہ زید عمر کو دیدیگا کھیت واپس لے لیگا۔ رہن رکھنے کی بکر نے عمر کو رضامندی نہیں دی۔ کیا عمر جو منافع حاصل کرے گا وہ سود نہ ہوگا اور عمر کا نفع شرعاً حلال ہے یا حرام؟

(سائل حسام الدین از الٰہ آباد)

ج ۲۱۹} گروی زمین کا نفع بعض علماء جائز کہتے ہیں اور بعض عدم جواز کے قائل۔ حدیث الظھر یرکب بنفقتہ سے استدلال کرتے ہیں۔ بوقت ضرورت پہلے مسلک پر عمل کرلے تو غالباً معاف ہوگا مولانا محمد حسین بٹالوی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

صورت مسئولہ میں بکر آمد کا نصف حصہ اپنے دوسرے بھائی کو دیا کرے کیونکہ وہ بھی برابر کا شریک ہے۔

س ۲۲۰} ایک شخص نے خانگی تنازع سے تنگ آکر غصہ میں بوقت عصر طلاق دیدیا بعدہ اسی روز بوقت مغرب رجوع کرلیا۔ چھ ماہ کے بعد پھر ایسا ہی جھگڑا ہوا اور زدوکوب کرکے بیوی کو نکال دیا۔ یہ یاد نہیں کہ غصہ میں طلاق کا لفظ کہا یا نہیں۔ مگر موقع کا ایک گواہ کہتا ہے کہ طلاق کہہ دی تھی وہ انکاری ہیں۔ پھر میاں بیوی کے درمیان اتفاق ہوگیا۔ ایک سال کے بعد پھر جھگڑا ہوا۔ اور مارپیٹ سے ڈر کر ہندہ (بیوی) بھاگ گئی۔ زید (خاوند) نے پھر طلاق کہہ دی اب دونوں پھر پشیمان ہیں اور آباد ہونا چاہتے ہیں۔ کیا شرعاً رجوع ہوسکتا ہے یا نہیں؟ (سائل از طیب پور ضلع گونڈہ)

ج ۲۲۰} دو دفعہ طلاق ہوئی تیسری مرتبہ کا ثبوت کافی نہیں کیونکہ ثبوت کے لئے دو گواہ یا خود طلاق دہندہ کا اقرار ہونا چاہئے۔ اس لئے صورت مسئولہ میں اب کی دفعہ خاوند رجوع کرسکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (الآیہ) فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔

س ۲۲۱} زید وہندہ کا نکاح والدین نے نابالغی کی حالت میں کردیا۔ ہندہ بالغہ ہوکر انکار کرتی ہے۔ بلکہ ایک درخواست ڈپٹی کمشنر کے پاس بھی کردی ہے کہ میرا نکاح عدم بلوغ میں میرے والد نے کیا تھا جسے میں پسند نہیں کرتی۔ میں نماز روزہ کی پابند اور قرآن پڑھتی ہوں اور شرک وبدعت سے پرہیز کرتی ہوں اور زید بے دین ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہندہ شرعاً نکاح ثانی کرسکتی ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۱} جس عورت کا نکاح اسکے والدین نابالغی میں کردیں بلوغت کے بعد منکوحہ کو اختیار ہے کہ اس نکاح کو فسخ کرادے حدیث میں ہے۔ ان جاریة بکراً اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھة فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ واللہ اعلم۔

س ۲۲۲} عرصہ دس سال سے ایک عورت بلا نکاح ایک شخص کے گھر رہتی ہے اور خاوند اول اب تک زندہ ہے۔ باوجود کہنے کے طلاق نہیں دیتا اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں کبھی آباد کرنے کے لئے بھی تیار نہیں کیا اس صورت میں عورت اپنا نکاح دوسرے شخص سے کرسکتی ہے اور اس کے لئے کچھ عدت بھی ہے یا نہیں (سائل غریب ولد نواب شاہ ضلع گورداسپور)

ج ۲۲۲} جب تک خاوند اول سے علیحدگی بذریعہ طلاق یا وفات وغیرہ نہ ہوجائے نکاح ثانی نہیں ہوسکتا۔ لقولہ والمحصنات من النساء الآیہ۔ اگر خاوند نہ طلاق دے نہ آباد کرے تو بذریعہ عدالت فسخ کراکر بعد عدت ایک حیض یا ایک ماہ نکاح ثانی کرسکتی ہے۔

---

(نوٹ) مستفتی صاحبان کو قواعد استفتاء کی پابندی کرنی لازمی اور ضروری ہے۔ (مفتی اہلحدیث)

فتاویٰ نذیریہ۔ مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (۹۷۳) قیمت [illegible] پتہ:- (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**استعانت فی الخیر** ناظرین اہلحدیث پر خصوصاً روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے تقویۃ الایمان کی تردید میں ایک کتاب بنام "اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان" شائع کر کے عوام کو دھوکا دیا ہے۔ یہ کتاب نہایت زہریلی ثابت ہوئی ہے۔ اس کا جواب دینا ضروری تھا۔ چنانچہ حافظ عزیز الدین صاحب نے ہمت کی۔ ایک مدت سے اخبار اہلحدیث میں "اکمل البیان" کے نام سے جواب شائع ہو رہا ہے عنقریب اس کا جواب پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا ہے۔

حافظ صاحب کا خیال ہے کہ اسے الگ کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ اب تک اس کی طباعت کا کام شروع ہو جاتا مگر عدم سرمایہ اس کار خیر میں مانع ہے۔ اسکے خرچ کا تخمینہ کل چار سو روپیہ کیا گیا ہے۔ اور پانچ پانچ روپیہ کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

لہٰذا صاحب ثروت حامیان توحید سے التماس ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے حصہ خرید کر امداد فرماویں بعد شائع ہونے کے ان کا روپیہ اور ایک نسخہ کتاب نصف قیمت پر دی جاوے گی۔ دیکھئے میری اس آواز پر سب سے پہلے کون لبیک کہتا ہے۔

نوٹ:۔ کتاب کی طباعت و کتابت سب کچھ مطبع ثنائی برقی پریس امرتسر میں ہوگی لہٰذا تمام رقوم مولانا ثناء اللہ صاحب کے نام ارسال ہونی چاہئیں۔

(نسیم الانصاری آنئی ساز علوم حاضرہ)

**معاونین اہلحدیث** سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اہلحدیث کی اشاعت میں کما حقہ کوشش کرنے میں دریغ نہ فرمائینگے۔ کیونکہ یہ توحید و سنت کی اشاعت ہے۔

**۲۷ ستمبر کا اہلحدیث** شائع نہیں ہوا تھا جس کیوجہ التواء۔ اکتوبر کے اہلحدیث میں درج کر دی گئی ہے نیز ہمیں ازحد افسوس ہے کہ اس اچانک اور ضروری تعطیل سے بیشمار خریداروں کو تشویش لاحق ہونے کے علاوہ مشکلات بھیجنے کے لئے ناحق اخراجات برداشت کرنے پڑے غالباً اس طرح اخبار بند رہنے کا پہلا موقع ہے۔ امید ہے خریدار حضرات اس امر میں ہمیں معذور جانیں گے۔

**آیندہ کیلئے** خاص طور پر خیال رکھیں کہ اگر خدانخواستہ ایسا موقع پیش آجائے تو اس کے آیندہ پرچہ پہنچنے کا انتظار کر لیا کریں۔ تاکہ خط و کتابت کی زیر باری نہ ہو۔

**تصحیح کرلیں** (۱) اہلحدیث ۱۳ ستمبر صفحہ ۹ کالم اول سطر ۵ پر لاتومنوا ولا تحزنوا غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح "لا تھنوا ولا تحزنوا" ہے۔ (۲) اہلحدیث ۴ اکتوبر صفحہ ۱۹ کالم ۲ میں فارسی شعر یوں پڑھا جائے ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

## شعرائے اہلحدیث سے گذارش

ہے کہ پیارے "اہلحدیث" کا نیا سال شروع ہونیوالا ہے لہٰذا اسکی تہنیت کیلئے طرح ذیل پر طبع آزمائی کی جائے۔

؎ باغ میں پھر بہار آئی ہے

آئی۔ لائی قافیہ اور ہے ردیف ہو۔ راقم برق

نوٹ:۔ ۲۰ اکتوبر تک تمام نظمیں دفتر اہلحدیث میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ ان کی تقدیم تاخیر کا اندازہ لگا لیا جائے۔ (محرر دفتر)

**حج بیت اللہ کی خواہش** راقم غریب اور مفلس مسلمان ہے مگر زیارت بیت اللہ کا ازحد اشتیاق رکھتا ہے اس لئے تمام ناظرین سے التماس ہے کہ کوئی صاحب حج بدل کے طور پر یا اپنے خادم کی حیثیت میں مجھے ساتھ لے جائینگے تو عند اللہ ماجور ہونگے۔ (راقم قاضی محمد رونق علی قصبہ خاص صموں ضلع فرخ آباد)

**بالکل مفت** احسن الہدایات فی تنقید الروایات جس میں عدم تقلید کے ثبوت پر تنقیداً روایات فقہ سے بحث کر کے اصل مسئلہ کی مدلل طور پر وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب موصوف حاجی عزیز الدین صاحب (مؤلف اکمل البیان) نے تالیف فرمائی ہے صرف ٭ ریرائے محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں۔ پتہ۔ نسیم الانصاری آنئی دفتر انجمن اہل حدیث مسجد سبزی منڈی چوک مراد آباد (یو۔پی)

**نسخہ کی ضرورت** خاکسار کو ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے ذیابیطس شکری کا قلع قمع ہو جائے۔ راقم ایم۔ معرفت قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر

**یاد رفتگان** آہ! میرے والد ماجد حاجی مولوی حکیم ابو الخیر محمد ضمیر الحق صاحب آروی ۲۹ ستمبر کو سات بجے شب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد اور سچے متبع سنت ہونے کے علاوہ ہمہ صفت موصوف تھے۔ خدا بخشے بہت بہت سی خوبیاں تھیں کہنے والے ہیں۔ راقم ڈاکٹر محمد ولی الحق پسر موصوف از آرہ۔

**درخواست** مرحوم ہماری جماعت کے بڑے رکن تھے۔ ان کے ورثا کی خواہش ہے کہ حرمین شریفین میں ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مظہر حرم بیت اللہ میں اور مولوی احمد صاحب مسجد نبوی میں جنازہ غائب پڑھا دیں اور خدا سے اجر پائیں۔

**ایضاً** میرے والد محمد ہاشم صاحب انجن ڈرائیور ۲ اکتوبر کو انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم اہل حدیث تھے اور اخبار اہلحدیث کے بہت پرانے خریدار تھے۔ (راقم بدر الحق ولد محمد ہاشم مرحوم از سملی ضلع پٹنہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمہم۔

**مولانا یونس خاں صاحب** رئیس دتاؤلی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ سید رشید رضا صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر سن کر ان کا جنازہ غائبانہ پڑھا گیا۔

**ایک بیکس کی فریاد** ناظرین اخبار سے میری مؤدبانہ التماس ہے کہ راقم تیس سال سے بیمار ہے۔ کسی کام کاج کے لائق نہیں۔ عیالدار ہونے کے باعث ضروریات زندگی کا بھی ضرورت مند ہے۔ اصحاب خیر صدقہ جاریہ کرتے وقت خاکسار کو بھی اپنی یاد میں رکھیں۔ نیاز مند مولوی محمد الدین سابق معلم القرآن محلہ کرم علیشاہ گجرات (پنجاب)

**نوٹ** امداد کرنیوالے حضرات براہ راست بھیجا کریں دفتر کی وساطت سے ارسال کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے

# ملکی مطلع

## مسلم سکھ کانفرنس امرتسر میں

## کامیاب کون ہوا؟

ممالک یورپ میں جنگ تو سالہا سال بعد ہوتی ہے مگر ایک دوسرے کے خلاف چالیں ہر روز چلی جاتی ہیں۔ ان چالوں کا سمجھنا دراصل سیاست دانی ہے۔ دگر ہیچ۔ ہندوستانی اقوام بھی ان باتوں میں یورپ کی شاگرد ہیں۔ اس لئے یہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ چالیں چلتی ہیں۔ جو کوئی مخالف کی چال سمجھ جاتا ہے وہ بچ جاتا ہے جو اس کے ظاہری الفاظ پر بھروسہ کرتا ہے وہ دھوکہ کھا جاتا ہے۔

شوکت علی صاحب مع سید مرتضےٰ اور مسٹر گابا ممبران اسمبلی کسی کے بھیجے یا از خود پنجاب میں آئے۔ غرض یہ بتائی کہ مسجد شہید گنج لاہور کی بابت سکھوں سے گفتگو کر کے کسی سمجھوتے پر پہنچیں آخر ادھر ادھر پھرتے پھراتے امرتسر میں سکھ لیڈروں کے ساتھ خان بہادر خواجہ غلام صادق صاحب اگزکٹو افسر کی کوٹھی پر ان کی مجلس مشاورت ہوئی۔ بہت سی قیل وقال کے بعد اخبارات کے نام مندرجہ ذیل پیغام مرتب ہوا:۔

"مسئلہ نہایت ہی پیچیدہ اور مشکل ہے۔ لیکن ہمیں یہ محسوس کر کے خوشی ہوئی کہ اکالی رہنما بھی ہماری ہی طرح ہر دو پارٹیوں کے باعزت حل کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو کا ہم پر یہ اثر پڑا ہے کہ اگر حالات پُرسکون پیدا کئے جائیں تو متنازع جگہ کا قبضہ چھوڑنے کے بغیر اطمینان بخش حل کے نکل آنے کا امکان ہے۔ سکھ رہنماؤں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ گفتگو اسی صورت میں جاری رہ سکتی ہے۔ جب حالات پُرسکون ہو جائیں۔ اس پر ہم نے واضح کیا کہ مسلمان اس کے لئے اسی صورت میں تیار ہو سکتے ہیں۔ جب انکے جذبات کو برانگیختہ کرنے والی کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ گفت وشنید کا دروازہ بند نہیں ہوا اور متفقہ فیصلہ ہوا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے گفتگو پرسکون حالات میں پھر شروع کی جائے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ باہمی خلوص کی فضا میں کوئی باعزت حل نکل سکتا ہے۔ چنانچہ ہم تمام متعلقہ اصحاب کو معہ مسلمان بھائیوں کے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پُرسکون حالات پیدا کرنے میں ہماری مدد کریں"

(پرتاپ۔ لاہور ۶۔ اکتوبر ۳۵ء)

**اہلحدیث** ہم کسی کی نسبت بدگمانی کیوں کریں جبکہ معاملہ بالکل واضح ہو گیا۔ اس بیان کو بنظر غور دیکھیں تو ہم دیانت سے صاف کہتے ہیں کہ مسلم ممبر سکھ ممبروں کی سیاسی چال کو نہیں سمجھے۔ ہرگز نہیں سمجھے۔ پھر لطف یہ ہے کہ ابھی گفتگو کی امید رکھتے ہیں۔ اگر ہم شریک مجلس ہوتے تو یہ بیان اخباروں کے لئے مرتب ہونے میں سخت مانع ہوتے بلکہ یہ کہتے کہ کوئی بیان مرتب نہ کرو۔ ہر اخبار جو چاہے اپنے فہم سے نتیجہ اخذ کرلے۔

اس بیان میں جو فضا پرسکون بنانے کا ذکر ہے ہم سکون کی قدر کرتے ہیں مگر مسجد کا ملنا اس فضا میں اگر سو میل دور ہے تو سکون کی حالت میں ایک ہزار میل دور ہو جائے گا کیونکہ فضا پرسکون ہونے کے بعد پھر گفتگو کو چھیڑنا سوئے ہوئے فتنے کو جگانا ہے جس کے لئے نہ کوئی تیار ہو سکتا ہے نہ کوئی تیار ہو سکتا ہے نہ کوئی اس کی مدد کر سکتا ہے بلکہ چاروں طرف سے یہی آواز آئے گی۔ جسکے عربی الفاظ یہ ہونگے:۔

الفتنة نائمة لعن الله من ايقظها

(اب فتنہ سو گیا ہے اسکے جگانیوالے پر پھٹکار ہو)

## جنگ اٹلی اور ابی سینیا

جس جنگ کا خطرہ عرصے سے تھا آخر وہ ۳۔ اکتوبر کو چھڑ گئی۔ حملہ اٹلی کی طرف سے ہوا۔ پہلا گولا اٹلی کا ریڈ کراس پر پڑا۔ ریڈ کراس یورپ میں ایک جماعت ہے جو بغیر کسی جانبداری کے بغرض انسانی ہمدردی میدان جنگ میں مجروح مریضوں کی خدمت کرتی ہے۔ اس پر گولا پڑنا قانون دول کے بالکل خلاف ہے۔ گولہ انداز کا اس میں کچھ فائدہ بھی نہیں اس لئے گمان ہوتا ہے کہ اٹلی والوں سے سہواً یہ فعل ہوا ہے۔ اسکے بعد روزانہ جنگ کی خبریں آنی شروع ہو گئیں۔ اس جنگ کا نتیجہ جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا ہندوستان کی شرکت کی آثار بھی نمایاں ہونے لگے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوستانی فوج کو روانگی کے لئے تیار رہنے کا حکم ہو گیا ہے۔ سامان خوراک خریدنے کے آرڈر جاری ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ کا خاتمہ ہمارے حق میں بہتر کرے۔

## آلہ قیامت کی ایجاد

"لندن کے اخبار ٹیلی" کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے مشہور سائنسدانوں نے ایک ایسی شعاع تیار کی ہے جو آئندہ تمام جنگ وجدل کو روک دیگی۔ اس نے اس شعاع کے متعلق تمام راز برطانوی کیبنٹ کو بتا دیا ہے اس کا بیان ہے کہ آئندہ دنیا سے جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ یہ شعاع جس کا نام میں نے "زیڈ رے" رکھا ہے نہایت خوفناک ہے۔ اس کی تباہ کرنے کی طاقت اس قدر زبردست ہے کہ اس کے پورے استعمال سے یک لخت تمام بنی نوع انسان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس شعاع سے تمام کرہ ہوائی میں ہائیڈروسیانک ایسڈ گیس جیسی مہلک گیس پھیل جائے گی اور کوئی جاندار چیز زندہ نہ رہ سکے گی۔ جس شہر پر اس شعاع کا اثر ڈالا جائے گا وہاں کے تمام لوگ دم گھٹ کر مر جائیں گے۔ تمام ہوائی جہاز فوراً نیچے گر پڑیں گے اور موٹروں کے انجن کام کرنے سے رہ جائیں گے۔ وسیع رقبہ جات پر مہلک امراض کے خطرناک جراثیم پھیل جائیں گے۔ ملک بھر کی تمام فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ فوج کی خوراک کے تمام سٹور وغیرہ زہر آلود ہو جائیں گے"

(پرتاپ۔ لاہور ۶ر اکتوبر ۳۵ء ص ۱)

حقیقت میں اس گیس کا نام اسلامی اصطلاح میں

الفاروق۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ جلد ۵۔ (۵۲۵)

آلۂ قیامت اور ہندوؤ اصطلاح میں "آلہ پرلے" رکھنا چاہئے۔ بات بھی یہی ہے کہ جب تک اس قسم کے گیس ایجاد نہ ہونگے۔ یورپ کے یاجوج ماجوج ختم یا کم ہونے میں نہ آئیں گے

## آلہ گم شدنی

ایک دوسری قسم کا آلہ ایجاد ہوا ہے جس کے پاس ہوگا وہ دیکھتے دیکھتے گم ہو جائے گا۔ اس خبر کے الفاظ ہی حیرت افزا ہیں جو یہ ہیں:-

"بوڈاپوسٹ کے ایک آدمی نے ایک حیرت انگیز شعاع ایجاد کی ہے۔ جس کی مدد سے انسان سامنے کھڑا ہونے کے باوجود نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ ماہرین سائنس موجد کے اس دعوے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ موجد ایم۔ وول گیبی اپنے دو اسسٹنٹوں کے ساتھ ایک ہوٹل میں ٹھہرے ان کے پاس نئی ایجاد کا حیرت انگیز آلہ تھا۔ انہوں نے دی آنا کے اخبارات میں اشتہار دیا کہ ہوٹل میں دو سے ۶ بجے تک نئی ایجاد کا مظاہرہ کر کے دکھایا جائے گا۔ جو لوگ دیکھنا چاہتے ہوں ہوٹل میں آسکتے ہیں۔

چنانچہ ہوٹل کے باہر لوگوں کی بھاری تعداد جمع ہو گئی۔ ان میں سے چند کو کمرے کے اندر داخل کیا گیا۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ آلہ سے کمرے میں شعاعیں ڈالنے پر تمام چیزیں یہاں تک کہ انسان بھی نظروں سے غائب ہو گئے۔ آلہ کو بند کرنے پر تمام چیزیں نظر آنی شروع ہو گئیں۔

بوڈاپسٹ پولیس نے انجینئر مذکور کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دئیے ہیں۔ پولیس کا بیان ہے کہ دراصل اس آلہ کا موجد ایک اور ہنگرین انجینئر ہے اور اس شخص نے اُس کے آلہ کی نقل کر لی ہے۔" (پرتاپ ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

## فریضۂ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں۔ مخالفین اسلام انتہائی کوشش کر رہے ہیں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں ان کے مقابلے کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں۔ میں آپ کا تمام زر زکوٰۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا۔ آپ زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ جو تبلیغ کو دیں گے وہ انشاء اللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا۔ رشید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے ایڈوکیٹ ہائیکورٹ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ

## مسلم نوجوانوں کو اطلاع

ڈاک خانہ اور تار کے محکمہ میں انجینئرنگ سپروائزرز اور وائرلیس اپریٹروں کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے ۱۴ جنوری ۱۹۳۷ء کو تمام ہندوستان کے منتخب شدہ مقام پر مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ یہ آسامیاں آل انڈیا سروس ہونے کے علاوہ معقول تنخواہ مندرجہ داخلہ کے پراسپکٹس و درخواستوں کے فارم و گذشتہ انتخابات کے پرچے حلقہ جات کے پوسٹماسٹر جنرل سے ۴ ر کو مل سکتے ہوں۔ قابلیت کا معیار یہ ہو:-

(۱) عمر سترہ ۱۷ اور چوبیس ۲۴ سال کے درمیان ہو (۲) کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ ایف۔ ایس۔ سی۔ ایف۔ اے مع فزکس (۳) ڈپلوما آف الیکٹریکل انجینئرنگ آف وکٹوریہ جبلی، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، بمبئی ٹیکنیکل کالج دیالباغ آگرہ انجینئرنگ کالج پونا۔ این۔ ای۔ ڈی سول انجینئرنگ کالج کراچی ایل۔ ای۔ ای ڈپلوما آف گورنمنٹ سکول آف ٹیکنولوجی آف مدراس اینڈ اوورسیر ڈپلوما آف احسن اللہ سکول آف انجینئرنگ ڈھاکہ۔

(نوٹ) درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء ہے

(محمد منظور الٰہی خان صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور)

## سرکاری اعلان

نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے کونسل آف سٹیٹ کے لئے پنجاب کے حصہ میں ۱۶ نشستیں آئی ہیں جن میں سے ایک نشست اس عورت کو دی جائیگی جسے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی منتخب کرے باقی پندرہ نشستیں بہ اعتبار رقبہ جات مقرر ہوئی ہیں اور قانون مذکور کی رو سے ان کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔

۸ مسلم۔ ۴ سکھ۔ ۳ عام۔

حکومت پنجاب نے ان نشستوں کے لئے مندرجہ ذیل حلقہ جات بہ لحاظ رقبہ عارضی طور پر مقرر کرنے کی تجویز کی ہے۔ ذیل میں ہر حلقہ کے بالمقابل رائے دہندوں کی تعداد کا تخمینہ درج کیا جاتا ہے۔

**مسلم** (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر۔ ۷۸۳
۲۔ قسمت لاہور جس میں ضلع لاہور شامل نہیں۔ ۸۵۳
۳۔ اضلاع لاہور و منٹگمری۔ ۷۳۱
۴۔ ضلع لائلپور۔ ۸۸۵۔ (۵) ضلع شاہ پور ۶۸۷
(۶) ضلع ملتان۔ ۶۶۳ (۷) اضلاع جہلم راولپنڈی۔ اٹک و گجرات ۷۶۵۔ (۸) اضلاع جھنگ، میانوالی مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازی خان۔ ۷۱۵

**سکھ** (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر جس میں ضلع فیروزپور شامل نہیں ۷۵۵ (۲) قسمت لاہور (جس میں اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ شامل نہیں) و ضلع فیروزپور ۹۳۳۔ (۳) ضلع لائلپور ۸۰۴ (۴) اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ قسمت راولپنڈی و قسمت ملتان جس میں ضلع لائلپور شامل نہیں۔ ۷۳۷۔

**عام** (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر جس میں ضلع فیروزپور شامل نہیں ۲۰۲۱ (۲) قسمت لاہور (جسمیں اضلاع سیالکوٹ، گوجرانوالہ و شیخوپورہ شامل نہیں) و ضلع فیروزپور ۲۱۵۸۔ (۳) قسمت ہائے راولپنڈی و ملتان و اضلاع، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ ۲۲۵۵۔ (۴) اگر کوئی مجلس یا شخص مجوزہ حد بندی کے متعلق حکومت پنجاب کی خدمت میں عرضداشت پیش کرنا چاہئے تو اسے لازم ہے کہ وہ اپنی درخواست

# آجکل کی تمام ... وبائیاں

بدہضمی ــــ متلی ــــ قے ــــ ہیضہ ــــ ... دست ــــ انفلوانزا ــــ کھانسی

یا دیگر موسمی بخار تمام ہاضمہ کی خرابیوں کے نتائج ہیں ... لیئے آجکل ڈاکٹر حکیم و وید ایک

# "امرت ... دھارا"

نہ صرف ہاضمہ کی تمام خرابیوں کے لئے ... ہے۔ بلکہ کمال کی ... ہی ہے ہیضہ بخار و دیگر ... سے ہمیشہ محفوظ رکھتی ہے!

گھر میں رکھئے ... جیب میں رکھئے ... نہیں وقت پر ... سو روپیہ اور وقت تشویش سب کو بچا دیگی!

قیمت فی شیشی ... آٹھ آنہ ... شیشی ایک ... نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

احتیاط! نقلوں سے بچو! ... ں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- "امرت دھارا" ۲۳ لاہور

المشتہر:- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت ... بون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

## سیکنڈ ہینڈ کوٹوں و کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے لیکن تازہ عمدہ، ارزاں ... مال، بنڈلوں میں بغیر کسی قسم کی گڑ بڑ یا ملاوٹ کے جیسا ولائت سے آتا ہے۔ صرف دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی بکل روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ تھوک مال کے خریدار ... طلب کریں۔

## اگر آپ کو بہترین عطر ... ہے

منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جسکی فہرست ... ذیل ہے۔

عطر گلاب، کیوڑہ، موتیا، ... شاہنشاہ چنبیلی حسن، مولسری، چمپا، گل، ... فی تولہ ۱۲/ عہ ۔ ۸/ ۔ ۶/ ۔ ۴/ ۔ للعہ ... ، روح چہار دہی فی تولہ ۶/ ... للعہ ... ذیل ہر قسم فی سیر عسہ ۔ صعہ ۔ فی تولہ ... ر خالص پانچ روپیہ فی پڑی۔ روغنات ہر قسم ... صہ فی سیر۔ عطردان ہر قسم منگوا ... ں جاویگی۔

(نوٹ) غیر ممالک کے آرڈر ... پیشگی آنا چاہئے۔

(پتہ) سید اظہر علی ... ر قنوج (یو۔پی)

## اکسیر ہاضمہ

اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا فوائد ہیں۔ اسلئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں۔ اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماری سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ یعنی فی ڈبہ ایک روپیہ۔ محصول ۵/

## اکسیر موتی دانت

دانتوں کی بیماریوں کو دور کر کے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے قیمت فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

الحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے معہ محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

## تازہ ترین شہادات

**جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ**

"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی۔ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں۔" (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

**جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تولاپور**

"مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں۔" (۴ اگست ۱۹۳۵ء)

**جناب دولت خان صاحب ڈومریاگنج**

"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست مومن بری ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں۔" (۱۰ اگست ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

**حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر**
**دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

---

## تمام دنیا میں بے مثل

# سفری حمائل شریف

**مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ**

## تمام دنیا میں بےنظیر

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

**اُردو کا ہدیہ سات روپے**

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

**عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ**
**انوار الاسلام امرتسر**

---

## ہر خاص وعام کو اطلاع

**پانچسو روپیہ کا نقد انعام**

**طلاء ایجاد رجسٹرڈ ۱۲/۱۲**

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (عہ)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

---

# فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۵۷

آپکا کل سرمایہ۔ کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچائیے دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت روہے دگرو نوس) ڈھالکہ، نزلہ، ناخونہ، دتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کیواسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں ویدوں رؤسا اور عہدہ [illegible] کی سندوں کے علاوہ بہترین سندیہ ہے کہ نمونہ مفت بلا [illegible] کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً [illegible] سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو [illegible] اس سنوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی [illegible] نے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہو [illegible] فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے [illegible] ہیں۔

پتہ:۔ مینیجر ادارہ فارمیسی ہردوئی

---

# پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

اگر آپ فرانس اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں اگر آپ کی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوائیوں کو خود بناکر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کر کے سینکڑوں روپیہ ماہوار مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو اس کتاب کو منگوا کر پڑھیں۔ ہندوستان کی مقبول عام ادویات کے نسخے بھی ہیں۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ۔

پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

**بعدالت ٹھاکر کانتی چند صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم واسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیلدار شکر گڑھ**

نظام الدین ولد نبھی قوم گوجر ساکن موضع باگڑیاں تحصیل شکر گڑھ

بنام مہر الدین ولد بھی قوم گوجر ساکن باگڑیاں علی احمد ولد حسین بخش راجپوت سکنہ شکر گڑھ۔ علم دین ولد پیرہ قوم گوجر ساکن باگڑیاں۔ بوٹا سنگھ ولد خزانہ راجپوت ساکن اللہ چک تحصیل شکر گڑھ۔ مدعاعلیہم

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ شرکت اراضی خطہ ۳۲ - ۶ مربعے کنال کھیوٹ [illegible] کھتونی ۳۱ تا ۳۳ نمبر خسرہ ذیل [illegible] واقعہ رقبہ باگڑیاں تحصیل شکر گڑھ۔ جمعبندی ۳۳-۱۹۳۲

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعاعلیہم پر تعمیل سمن معمولی طور پر کرائی جانی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہم مذکور بتاریخ ۲۲ ۱۱/۳۵ حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً ہوں۔ ورنہ بعدم حاضری ان کے کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ … (مہر عدالت)

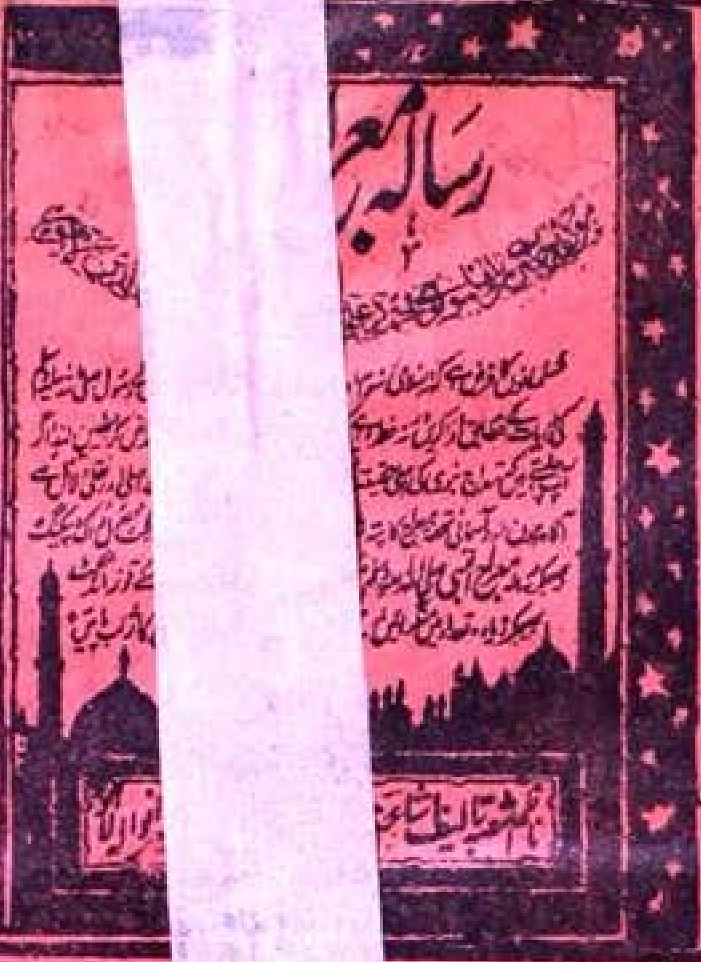

## التماس ضروری

اس کارخانہ کی شہرت بڑھ کر … ناکس جاتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے۔ مختصر فہرست ارسالی ہے۔ ہر قسم کے عرقیات دنیا کو دوام دوگلی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط۔ شمامۃ العنبر فی تولہ … روح گلاب … عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سوہنگی فی تولہ … عطر چنبیلی۔ کیوڑہ۔ نفتہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح پانڑی۔ زعفران۔ خس … عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا … فی تولہ … عطر اگر فی تولہ … قوام برقی … زردہ فی سیر …

المشتہر شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

اخبار النجم لکھنؤ

## خاتون نمبر

کے نام سے ۱۸ - اکتوبر ۱۹۳۵ء … ۱۳۵۴ھ یوم جمعہ ہدیہ ناظرین کیا جانے والا ہے … حقوق … اسلامی نقطہ نگاہ سے نہایت سیر حاصل … گی۔ مستقل خریداروں سے … خاتون نمبر کی اشاعت سے پہلے پہلے دفتر … صفحات … خوبصورت اور محنتی آفرین … ہوگا۔

جنرل منیجر … لکھنؤ

## نہائت مجرب اور نایاب تحفے

**اکسیر جریان** - اس سے پرانے سے پرانا جریان، کثرت احتلام، سرعت وغیرہ کل امراض کا چند دنوں میں قلع قمع ہوجاتا ہے۔ جملہ تکالیف دور ہوکر حالت اعتدال پر آجاتی ہے۔ قیمت خوراک ۱۲ روز صرف عہ

**اکسیر ۲** - علاوہ ان فوائد کے جو ۱ میں موجود ہیں یہ سوزاک کے لئے بھی اکسیر ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک عہ

**طلا مایوسین** - عجیب وغریب چیز ہے۔ سب شکایات دور کردیتا ہے۔ قیمت ۶

مرض کا مفصل حال لکھنا ضروری ہے۔ اس کے مطابق علاج ہوگا۔

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

## ۳۰ رمضان تک مفت … منگوانے کیواسطے

بہترین عطریات کا شوق ہو تو آپ ہم سے منگوائیے۔ فی روپیہ ایک آنہ … مراد ہوتی ہے۔ بغرض … میں وی پی نہیں جاتا۔ دو روپیہ پیشگی آنا چاہئے۔ یہ کارخانہ اہلحدیث کا ہے۔ پتہ نوٹ … ملاحظہ ہو۔ عطر گلاب، کیوڑہ، حنا، موتیا، مشک حنا، شمامۃ العنبر، چنبیلی، شہنا فی تولہ … عطر اگر خالص فی تولہ … روح خس، روح پانڑی فی تولہ … فی سیر … شاہی عطر کا بکس جس میں چھ شیشی میں چھ قسم کا عطر بھرا ہوا قیمت فی بکس مع عطر کے مبلغ تین روپیہ دے، فرمائش کے ہمراہ دو شیشی … مفت روانہ ہوگا۔ فہرست مفت منگوائیے۔

المشتہر:- نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج … (انڈیا)

ahmadimuslim.de

# تصنیفات قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

**رحمۃ للعالمین** } یہی وہ کتاب ہے جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے جو اور کسی کتاب کو نہیں ہو سکی یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی ہے جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی۔ جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے مداح علماء بھی ہیں اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مؤرخین بھی اس کے ثناخوان ہیں اور فلاسفر بھی، محدث بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور مفسر بھی۔ کتابت اور طباعت نہایت اعلےٰ۔ قیمت جلد اول ۶/ - جلد دوم ۳/ - سوم ۳/

**الجمال والکمال** } یہ کتاب بھی قاضی صاحب ممدوح کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔ قیمت عہ/

**استقامت** } ایک متذبذب مسلمان کے خط کا جواب۔ عیسائیت پر اسلام کی فضیلت۔ جس کے مطالعہ کے بعد کئی عیسائی مسلمان ہوئے۔ قابل دید چیز ہے۔ قیمت ۳/

**معراج المؤمنین** } امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خط کا اردو ترجمہ جس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ کتابت و طباعت اعلےٰ۔ قیمت چار آنے (۴/)

**مہر نبوت** } بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ قابل دید چیز ہے۔ قیمت ۴/

**غایت المرام** } اس کتاب میں حیات عیسے علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۶/

**تائید الاسلام** } اس میں قاضی صاحب نے حیات مسیح پر محققانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۶/

## مقدس رسول

جدید ایڈیشن

آریوں نے ایک زہر یلے رسالہ میں آنحضرت صلعم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے تھے جس کا نام "رنگیلا رسول" رکھا گیا تھا اس نامعقول رسالہ کا معقول، عالمانہ اور محققانہ جواب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اسی زمانہ میں شائع کر دیا تھا۔ اب بار سوم رسالہ ہذا بعد تصحیح تام اور عمدہ کتابت و طباعت کے اعلےٰ کاغذ پر چھپا ہے۔ قیمت بجائے ۱۰/ کے آٹھ آنے ہے۔ — منیجر اہلحدیث امرتسر

**تاریخ المشاہیر** } اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں ... کے دلچسپ حالات اور سوانحعمریاں پڑھنا چاہتے ہیں تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگائیں۔ ... تاریخ کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ ... سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ... اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانحعمریاں درج ہیں اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے ہر اردو خوان کا فرض ہے کہ وہ اسے منگا کر خود پڑھیں اور دوسروں کو سنائے تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے۔ مجلد ۲/ - بے جلد عہ/

**شرح اسماء الحسنیٰ** } اسماء الٰہی کی تفصیل و تشریح عام فہم انداز نہایت مفید اور قابل دید چیز ہے۔ جو تھوڑے عرصہ سے طبع ہوئی ہے۔ کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت عہ/

**سفرنامہ حجاز** } جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، اقوام عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ/

**کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟** } قاضی محمد سلیمان صاحب کا ایک عالمانہ لیکچر جو انہوں نے ۱۹۲۹ء میں انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں دیا تھا۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۴/

## (تصانیف دیگر مصنفین)

**سیرت ابن ہشام** } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق کی دینی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات۔ قیمت ۲/

**خاتم الانبیاء** } مسمّٰی بہ وجہ السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام، حلبیہ، سرور المحزون، دروس السیر وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰/

کتب منگانے کا پتہ:-

## منیجر اہلحدیث امرتسر



ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۵۱

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم ...

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤساء و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ

فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۹۔ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

آج کل کے فیشن ایبل - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

بیکس مظلومات پر ہمدردان ملت کی توجہ - ص۳

امرتسری بے حدیثہ پارٹی کا مکروہ بچہ - ص۴

عبد الباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا - - ص۵

چیلنج بنام خلیفہ قادیانی ص۶ - مباہلہ مابین جماعت حنفیہ اور مرزائیہ ص۷ - حج بیت اللہ اور ضروری گذارش ص۷

جماعت آرہ کی تنظیم ص۸ - تیر بہدف .. ص۸

مدرس عربی - ص۹ - چند گذارشات - ص۱۰

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱

فتاوے ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴

ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - - ص۱۶–۲۰

67559

## آج کل کے فیشن ایبل

(از قلم مولوی احمد امان اللہ خاں ماہ رامپوری)

چڑھا ہے بھوت فیشن کا ہر اک نوعمر کے سر پر
جوانوں کو جدھر دیکھو بنے پھرتے ہیں جنٹلمین
نہ ان کی داڑھیاں باقی نہ مونچھوں کا پتہ کچھ ہے
قبائیں، اچکنیں اور پائجامے ہیں سبھی بھونڈے
بڑوں کو قبلہ و کعبہ ہے لکھنا سخت گستاخی
نہیں بھاتی ہیں انکو دعوتیں ہندوستانی اب
نہیں معلوم بالکل انکو خطبہ کس کو کہتے ہیں
مگر ان کو مہارت ہے بڑی تقریر کرنے میں

وبا فیشن کی پھیلی ہے ہر اک بستی میں ہر گھر پر
اڑے پھرتے ہیں وہ بیٹھے صبا رفتار موٹر پر
مگر بالوں نے سر کے لی ہے سبقت برقی واٹر پر
مگر ہے ختم پوشش کوٹ، پتلون اور نکر پر
ہوا تحریر کا ہے خاتمہ مائی ڈیر سر پر
پہنچ جائیں وہ مدعو ہیں اگر انگریزی ڈنر پر
نہ رکھا بھول کر پاؤں کبھی مسجد کے منبر پر
فدا ہیں آپ ہی وہ جان و دل سے اپنے لکچر پر

یہیں پر ختم کر دے بس تو اپنی نظم کو اے ماہ
نہیں باقی ہے لکھنے کو جگہ اب سارے پیپر پر

ضروری اطلاع - ۲۵۔ اکتوبر کا اہلحدیث بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین نوٹ کرلیں۔ (منیجر اہلحدیث)

# انتخاب الاخبار

— امرتسر میں سردی کافی پڑتی ہے۔ موسم خوشگوار ہے۔

— امرتسر ایک مسلم نوجوان قصاب قتل کردیا گیا

— امرتسر اٹلی و ابی سینیا کے جنگ کی وجہ سے اجناس کے نرخ گراں ہو رہے ہیں۔

— لاہور کے روزانہ اخبارات راوی ہیں کہ وہاں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ اس ہفتہ ایک دن میں ۷۰ اموات ہیضہ سے واقع ہوئیں۔

— ڈاکٹر ستیہ پال ایک سال کی قید کے بعد رہا ہو گئے ہیں۔

— شاہ کاکو کی قبر کے انہدام کے سلسلہ میں جن سکھوں کا چالان ۱۱۔ اکتوبر کو عدالت میں پیش ہوا۔ چونکہ ایک ملزم تاحال گرفتار نہیں ہوا۔ اس لئے چالان نامکمل ہونے کی صورت میں ۲۸۔ اکتوبر کو ان کی پیشی ہوگی۔

— دہلی میں ۱۰۔ اکتوبر کو سال رواں میں چوتھی بار ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی از حد تیز تھی نجومیوں کا خیال ہے کہ دہلی پر کوئی نحوست چھائیگی

— پیر جماعت علی صاحب دہلی سے ناکام جانے کے باعث دوبارہ پھر جانا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم تاجروں کی طرف سے حکام کے پاس ڈیپوٹیشن بھیجے جا رہے ہیں کہ ان کو یہاں داخل ہی نہ ہونے دیا جائے۔

— ریاست جے پور میں چھ ماہ سے ہندو مسلم کشیدگی جاری تھی جس کا اثر یہ ہوا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ تقریباً سولہ سو مسلمان تنگ آ کر ریاست سے ہجرت کر گئے ہیں۔

— رہتک ۹۔ اکتوبر کو ہندوؤں کا ایک جلوس نکلا ہوا تھا مغرب کی نماز کے وقت مسجد کے سامنے باجہ بجانے سے انکار کر دیا۔ حالات خطرناک ہوجانے کے باعث گولی چلانی پڑی۔

**مالیر کوٹلہ کا فیصلہ** بہت ہی نقصانات اور تکلیفات اٹھانے کے بعد بھی موجب تکلیف ہی رہا۔ (۱) مسجد بافندگان میں نماز مغرب مع اذان بیس منٹ میں ہوگی اس کے بعد ہندو آرتی کریں گے (بہت خوب) (۲) مسجد لوہاراں کے قریب جو نماز مغرب کے وقت ہندو کتھا کرتے تھے جس سے فساد اٹھا تھا جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوئی تھی اس کتھا پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ جب چاہیں کریں۔ یہی جگہ فساد کا مرکز ہے ہم بھی مسلمانوں کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

## نوٹ کرلیں

کہ آئندہ پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ اسکے بعد یکم نومبر کو شائع ہوگا (منیجر)

## آپکو معلوم ہوگیا ہوگا

کہ ۴۔ اکتوبر کے پرچہ میں حساب دوستاں شائع کردیا گیا ہے۔ اگر آپ کا نمبر بھی اسمیں درج ہے تو ۳۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں ارسال کردیں۔ ورنہ یکم نومبر کا اہلحدیث وی پی کیا جائے گا۔ (منیجر اہلحدیث)

— کلکتہ کی خبر ہے کہ ایک ہزار بندر پنجروں میں بند کرکے امریکہ روانہ کئے گئے ہیں۔ ان سے ہسپتالوں میں کوئی کام لیا جائے گا۔

— اوڈیل کی اطلاع ہے کہ وہاں چوہے بلی کے قد کے ہوگئے ہیں۔ لوگ ان سے تنگ آ کر شہر چھوڑ رہے ہیں۔

— جھنگ مگھیانہ کی اطلاع ہے کہ ایک ہندو زرگر نے ایک مورتی کے سامنے ۲۳ روز بھوکے رہ کر جان دے دی۔

— عراق میں ۹۰ ہزار افراد کو جبراً فوج میں بھرتی کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جنوری ۱۹۳۶ء تک یہ تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ جائیگی۔ آج کل عراق میں ۴½ لاکھ فوجی سپاہ موجود ہے۔

— اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کے بارے میں اخبارات میں مختلف خبریں آ رہی ہیں۔ ۱۲۔ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ابی سینیا کے دو سردار و شاہ ابی سینیا کا داماد اٹلی سے جا ملے ہیں۔ عدیس ابابا کو ویران کرنے کے لئے ریلوے کو تباہ کر دیا جائیگا۔ ایک اطلاع ہے کہ ابی سینیا کی فوجوں نے دالول اور وارڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔

— ایک اطلاع مظہر ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے ابی سینیا کے ۲½ ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں اور چھ سو کو قید کیا جا چکا ہے۔ اٹلی کے دو بڑے افسر ہلاک اور ایک صد سپاہی وغیرہ ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

— خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت یمن ابی سینیا کی امداد کے لئے دس ہزار یمنی سپاہی بھیجنے والی ہے۔

— بغداد کی اطلاع ہے کہ جلالۃ الملک شاہ غازی کی سالگرہ کی خوشی میں عراقی پارلیمنٹ نے دو سو سے زائد سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔

**معاصر "سیاست" لاہور** کو ۱۹۱۹ء سے ۱۹۳۵ء تک جو مصائب حکومت کی طرف سے آئیں واقعی اس قابل ہیں کہ خواہان "سیاست" بزبان حال یہ شعر پڑھیں ؎

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

آخری مصیبت جس کے باعث سیاست آجکل بند ہے دو ہزار کی ضمانت طلبی ہے۔ ہواخواہان سیاست کا فرض اخلاقی ہے کہ امداد کرکے سیاست کو زندہ رکھیں اور دعا گوؤں کا فرض ہے کہ اس کی آئندہ سلامتی کے لئے دعا کریں۔

**اطلاع** حاجی چراغ الدین موٹر سروس ڈلہوزی روڈ راولپنڈی نے ایک سو روپیہ مدرسہ دارالعلوم القرآن مدینہ منورہ اور ایک سو روپیہ مدرسہ دارالحدیث مکہ معظمہ کیلئے بھیجا۔ (محرر دفتر)

**مضامین آمدہ** مستری محمد عبد اللہ۔ سید ابو الحسن۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۹، رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

## بیکس مظلومات کی فریاد پر ہمدردانِ ملت کی توجہ

### الحمد للہ!

مسلمان عورتوں میں سلسلہ ارتداد جاری ہے۔ بلکہ دن بدن زوروں پر ہے خاوندوں کی بداطواری، بدسلوکی، اور نالائقی سے تنگ آکر صحیح یا غلط راہ اختیار کر کے نکاح اول فسخ کرا لیتی ہیں اور دوسرا نکاح کر لیتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہمارے فقہاء کرام اس حال میں بھی ان پر تقید نہیں چھوڑتے بلکہ بعد ارتداد مسلمان ہو کر بھی دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس پر بھی تقیدات ڈالتے ہیں۔

ایک امرتسری سائل کو دفتر اہلحدیث سے فتویٰ دیا گیا کہ مرتدہ اگر توبہ کر کے مسلمان ہو جائے تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے جس سے چاہے کرلے۔ یہ فتویٰ شہر کے علمائے حنفیہ کے پاس گیا تو انہوں نے اس کے خلاف لکھا کہ مرتدہ اگر تائبہ ہو جائے تو اس کو مجبور کیا جائے پہلے خاوند سے نکاح کرے اگر خاوند انکار کرے تو عورت دوسری جگہ کر سکتی ہے۔ ایسا کیوں لکھا گیا؟ کہ شامی (رد المحتار) میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن مفتی صاحبان زمانہ حاضرہ کی روشنی میں اگر واقعات کو غائر نظر سے دیکھتے تو ایسا نہ لکھتے۔ جس وقت کسی فقیہ نے یہ فتوے دیا تھا ممکن ہے اس وقت عورت پر جبر کرنے کی طاقت ہو مگر اب تو کسی کو کسی پر جبر کرنے کی قدرت نہیں۔ علاوہ اس کے جو عورت دین جیسی پیاری چیز چھوڑ کر مرتدہ ہو جاتی ہے وہ خاوند سے کتنی کچھ بیزار ہوگی پھر بعد ارتداد داخل اسلام ہو کر بھی اگر اسی کے ساتھ رہنے پر مجبور کی جائے تو نتیجہ کیا ہوگا؟ یہ امر قابل غور ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ عورتوں کی آہ و بکا آسمان پر پہنچی۔ ادھر ریاست حیدرآباد دکن میں ہمدردوں کو توجہ ہوئی ادھر ہندوستان کی اسمبلی کے مسلم ارکان میر غلام بھیک صاحب اور سید محمد احمد صاحب کاظمی وغیرہ کو توجہ ہوئی ان دونوں مقاموں میں مسودات تیار ہو گئے ہیں خدا ان ہمدردوں کی ہمدردی قبول کرے۔ مگر ہم بھی ہمدردی کی حیثیت میں (بے پوچھے) مشورہ دینے سے نہیں رک سکتے۔

ہمارے خیال میں دونوں جگہ محرکین ایک اصولی غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ججوں کے فیصلوں کو تمام صوبہ میں نافذ کرنا چاہتے ہیں انکو چاہئے تھا کہ ہائیکورٹوں کے فیصلوں کو صوبہ بھر میں نافذ کرتے ہم نے مثال کی ایک صورت بنائی ہے۔ علمائے اسلام اور فقہائے عظام ائمہ اربعہ ہوں یا ائمہ محدثین۔ یہ سب کے سب ہائیکورٹ محمدیہ کے ماتحت ہیں کیونکہ ان کا ہر قول و فعل محتاج ہے دلیل کا۔ مگر قرآن و حدیث کسی اور دلیل کے محتاج نہیں بلکہ خود مستقل دلیل ہیں۔ ہم نے وہ دو مسودات دیکھے۔ ہمدردوں کی ہمدردی کا اعتراف کرنے کے بعد ہمیں افسوس ہوا کہ ہمدردوں میں ہم نے یہ جرأت نہیں پائی کہ تقیدات متاخرہ سے آزاد ہو کر اصل مرکز سے ہدایات حاصل کریں۔ بھلا یہ بھی کوئی جرأت ہے کہ حنفی مذہب میں ضرورت ہو تو مالکی مذہب کے فتویٰ پر عمل کرلے۔ جگہ جگہ یہی لفظ حنفی، مالکی وغیرہ موجود ہیں۔ یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ ان مصلحین کی غرض خاص حنفیہ مسلمات سے ہے دوسروں سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیا اس کا نتیجہ یہ نہ ہوگا کہ اس قسم کے قانون سے شیعہ کو، خوارج کو، اہل قرآن کو اور معتزلہ کو یہاں تک کہ اہل حدیث گروہ کو بھی نفع حاصل کرنے سے روکا گیا ہے۔ حالانکہ ہمدردوں کا فرض ہونا چاہئے تھا کہ کل مسلمات سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے محض مسلم کا لفظ بولتے۔ لطف یہ ہے کہ مشورہ بھی ان حضرات (علماء کرام) سے لیا جاتا ہے جو بحیثیت تقید حنفی تقید سے نکلنا گویا اسلام سے نکلنے کے مترادف جانتے ہیں۔ بس ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ ان ہمدردوں نے (شکر اللہ سعیھم) ایک اصولی غلطی کی ہے کہ اسلامی اصطلاح ایک خاص گروہ سے دریافت کی ہے جن کے مذہب میں یہ تقیدات مصرح موجود ہیں مثلاً

کوئی شخص گم ہو جائے تو اس کی عورت خاوند کی ایک سو بیس سال عمر تک انتظار کرے۔ یا باپ دادا اگر نابالغہ کا نکاح کر دیں تو وہ بعد بلوغ قابل فسخ نہ ہوگا۔ چچا یا ماموں کر دیں تو قابل فسخ ہوگا۔

حیدرآبادی مسودہ نویسوں نے اتنی ہمت کی ہے کہ چچا یا ماموں کا کیا ہوا نکاح تو نابالغہ کی بلوغت پر قابل فسخ قرار دیا مگر باپ دادا کے کئے ہوئے کو عدالت کی رائے پر چھوڑ دیا۔ کیوں؟ محض تقیدات حنفیہ کے اثر سے ورنہ اس فرق کی دلیل ہائیکورٹ محمدیہ میں کچھ نہیں۔

ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہمدردوں کو توجہ دلائیں کہ تقیدات حنفیہ سے نظر اٹھا کر نوع کے درجے میں پہنچنے کی کوشش کریں۔ جہاں کے چند اصول ہمیشہ قابل لحاظ ہیں

(۱) وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا

(۲) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(۳) وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وغیرہ۔

**نوٹ** عرصہ ہوا پورب کے ایک گاؤں میں چند عورتیں اپنی تکلیفات کا ذکر کر کے کہہ رہی تھیں:۔

ادی ہمرا کون۔ اللہ مرد، نبی مرد، جبریل مرد،

ایسا نہ ہو کہ وہ ان تین مردوں میں یہ بھی اضافہ کر دیں:۔

عمران اسمبلی اور عمران حیدر آباد بھی مرد ہیں

ہمرا کون اللہ بس باقی ہوس۔

**یاد رہے** ان ہمدردوں نے اگر تقیدات حنفیہ سے نکل کر وسیع گام نہ لیا بلکہ مولوی امیر علی مرحوم کی طرح انہی تقیدات میں مقید رہے تو مشکل حل نہ ہوگی نہ مدت دراز تک کسی کو حل کرنے کا حوصلہ ہوگا۔ واللہ الموفق۔

---

# امرتسری بے حدیثہ پارٹی کا گستاخانہ اور مکروہ لہجہ

جس طرح کسی کے سوال پر رنج کرنا علم کی شان کے خلاف ہے اسی طرح کسی سائل کا دل آزار لہجے میں سوال کرنا گستاخی اور سیاہ باطنی کا نتیجہ ہے۔ ہم آریوں کی دل آزاری کو سوامی دیانند کی تعلیم اور روش کا نتیجہ کہا کرتے ہیں۔ لیکن اندرونی معترضین کے مکروہ طرز کلام کو کس کا اثر بتادیں۔ ہمارے علم میں ابھی اس کا پتہ نہیں لگا۔ دیوبند کے رسالہ قاسم العلوم میں ایک مضمون خدا جانے کس کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ اس پر امرتسری بے حدیثہ پارٹی (منکرین حدیث) کے رسالہ "بلاغ" میں جو کچھ لکھا گیا وہ قابل دید و شنید ہے اس کی سرخی اور عبارت اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"اسلامی جرائد کے مدیران محترم توجہ فرمائیں

وہ راجپالوں کی سرزمین اور لیکھراموں کا منبع جسے عرف عام میں علوم اسلامیہ کا مرکز دار العلوم دیوبند کہا جاتا ہے۔ جس کا انتساب ہر دراز ریش ملا کے لئے طرۂ امتیاز و سرمایۂ افتخار ہے۔ جس کی ہر لغویت وحماقت سند ہے افراد امت کے لئے اور جس کے ادنے سے ادنے طالب ... اختلاف رکھنا ... ہے عذاب مخلد کا۔ ... اسے علمائے کرام، اسلام کی تباہی اور ... کرجیھا فی الدنیا والآخرۃ تو حضرت محمد رحی و ما سواہ فداہ کی توہین کے لئے وہ مسلسل کوششیں صرف فرما رہے ہیں جو ہزار صد ولیم میور اور کروڑ دھرم بھکشو قیامت تک نہیں کرسکتے۔

اس کا تازہ ثبوت دار العلوم کے علمی رسالہ "قاسم العلوم" جلد ۲ نمبر ۹ میں دیکھئے۔ آنحضرتؐ کی کثرت ازدواج و شان زہد و نفس کشی کے بیان میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہم ناظرین کو پھر ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ صحیح حدیث میں موجود ہے کہ حضرت انسؓ نے جب یہ بیان کیا کہ ایک شب میں آپ نے تمام موجودہ ازواج کے ساتھ ہم بستری فرمائی تو لوگوں نے تعجب سے پوچھا کہ اتنی طاقت جناب رسولؐ میں موجود تھی۔ اس پر حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ آپس میں اس زمانہ میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ آنحضرتؐ کو چالیس مردوں کی قوت باہ عطا کی گئی ہے۔ یہ قوا ... کا ... معلوم ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس آخری عمر میں اس قدر موانع کے موجود ہوتے ہوئے آپ کو روزانہ ایک زوجہ سے ہمبستری کی طاقت نہیں ہوسکتی تھی چہ جائیکہ نو عورتوں سے ایک شب میں ہمبستر ہوں۔

اب اس سے اندازہ کرنا چاہئے کہ جبکہ امت کے ہر ایک مرد کو چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سو ساٹھ عورتوں کے سنبھالنے کی قوت ہونی چاہئے۔

ہم ناظرین کو اس کے بعد ایک اور ضروری بات یاد دلانا چاہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ خصائص کبریٰ میں حضرت انس رضؓ کا مقولہ مذکورۃ الصدر نقل فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن چالیس مردوں کی قوت آپ کو دیگئی تھی وہ اس دنیا کے مرد نہیں بلکہ جنت کے چالیس مردوں کی قوت آپ کو دی گئی تھی اور چونکہ احادیث صحیحین سے یہ بات دکھائی گئی ہے کہ جنت میں ہر مرد کو دنیا کے سو مردوں کی قوت دی جائے گی اس لئے آنحضرت علیہ السلام میں دنیا کے چار ہزار مردوں کی قوت ہونی چاہئے۔ اس لئے بقاعدہ چار ازواج چاہئے کہ آپ کو ۱۶ ہزار ازواج کی اجازت دی جائے اور آپ میں اتنی ہی ازواج کی قوت موجود ہونی چاہئے۔"

(قاسم العلوم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ)

کیا مسلمانوں میں کوئی عقلمند بارسوخ، کوئی اہل قلم و اہل جرأت نہیں جو اس "مقدس" زلزلہ و سیلاب سے ایوان عصمت نبوی کو بچانے کی سعی فرمائے۔

کیا محترم مدیر "ترجمان القرآن"، مدیر "صدق"، مدیر "معارف" اور مدیر "اہلحدیث" وغیرہم ارشاد فرمائیں گے کہ اس دعویٰ ... ہے ... ہیں جن پر ایمان نہ لانے والا منکر حدیث، منکر رسول بلکہ منکر اسلام اور دہری کے خطابات سے سرفراز فرمایا جاتا۔ لیکن اس نقارخانہ عجائب و غرائب کی تعریف تاویل سے پہلے "غریب قرآن" کی نرم و نازک آواز کو بھی سن لیجئے۔ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا الخ اے ازواج نبی اگر تم دنیوی

خواہشوں اور زینتوں کی طلب لگا رہو تو رخصت الخ۔
کیا ایسے بے نفس انسان کا صحیح کیریکٹر یہی ہے جو آپ پیش کر رہے ہیں؟"
(بلاغ امرتسر ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء صلا)

**اہلحدیث** شروع مضمون ہی ملاحظہ ہو۔ اتنے بڑے مرکز علوم مدرسہ کو آریہ مصنفین (راجپالوں اور لیکھراموں) کا منبع کہنے کا مطلب یہ نہ ہوا کہ وہاں کے پڑھے ہوئے علماء اسلام کے ایسے دشمن ہوتے ہیں جیسے آریہ مبلغین راجپال اور لیکھرام مقتولین انا للہ! پھر ایسے لوگوں کا کیا حق ہے کہ اپنے حق میں منکر حدیث وغیرہ القاب سن کر ناراضگی کا اظہار کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ سے

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اہلحدیث میں ان لوگوں کو منکر حدیث بے شک لکھا جاتا ہے جو واقعہ کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ لوگ حسب تعلیم پیر نیچر حدیث نبوی کو حجت شرعیہ نہیں مانتے جس کا ثبوت خود ان کی تحریریں ہیں اور احادیث نبوی پر انکا مذاق اور استہزاء کرنا ہے۔ تاہم اگر ان کو یہ لقب ناپسند ہے تو ہم ان کو ان کے اپنے پسندیدہ لقب (برہمو) سے یاد کر لیا کریں گے۔ اور ہندو برہموؤں سے تمیز کرنے کو "مسلم برہمو" لکھا کریں گے۔ اس نام پر تو وہ ناراض نہ ہونگے کیونکہ یہ لقب ان کا اپنا پسندیدہ ہے۔ (بلاغ مارچ ۱۹۲۹ء)

**اصل جواب** معترض سوال کی حد سے تجاوز کر گیا کیونکہ اس کا دلی جذبہ وحی خفی (حدیث نبوی) کی توہین کرنا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اتنی بات تو وہ سمجھ سکتا تھا کہ اس سارے بیان میں وحی خفی (قول نبی) کے لئے کوئی ہی لفظ نہیں پھر میں اقوال الرجال کی بجائے قول نبی کو محل طعن کیوں بنانا ہو۔

**سنئے!** یہ جتنے اقوال ہیں سب فہم راوی ہیں جس کا ثبوت خود اسی عبارت میں ملتا ہے۔ مثلاً (۱) ہم لوگ آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ (۲) علامہ سیوطی فرماتے ہیں وغیرہ۔ کیا ان میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے کہ رسالتمآب علیہ السلام نے ایسا فرمایا۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ سب ان لوگوں کے اپنے خیالات اور مقالات ہیں۔ پس "بلاغ" کے راقم مضمون کا یہ کہنا کہ

"مدیر اہلحدیث وغیرہم ارشاد فرمائیں کہ اس وحی خفی کا کیا مفہوم ہے"

اہلحدیث کا ارشاد یہ ہے سے

تو آشنائے حقیقت نہ خطا اینجا است

جو لوگ فن حدیث کی مشکلات سے واقف نہ ہوں جنہوں نے اس فن کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو وہ اگر اس پر اعتراض کریں تو ناظرین برا نہ منائیں۔ انکے اعتراضات اور "ستیارتھ پرکاش" کے قرآن مجید پر اعتراضات میں کوئی فرق نہیں۔ اگر فرق ہے تو اتنا ہے کہ اس کا مصنف غائب ہے اور یہ لوگ حاضر ہیں۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے سے

ترا دیدہ و پنڈت را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

---

## قادیانی مشن

# عبدالباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا

(بقلم منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

میں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳۔ستمبر ۱۹۳۵ء میں ایک نوٹ دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے جو مولانا ثناء اللہ صاحب مظلہ کے حق میں بہتان[1] لگایا ہے اس کا ثبوت اگر وہ دے سکے تو فیصلہ کرانے کے لئے میں لاہور پہنچ جاؤں گا۔ اس کی یاد دہانی اہلحدیث ۱۱۔ اکتوبر میں کرائی گئی۔ مگر آج تک وہ اس فیصلے کی طرف نہیں آیا۔ ہاں ۳۔ اکتوبر کے پیغام صلح لاہور میں ایک لمبا چوڑا مضمون اس نے لکھا ہے جس میں اس نے اپنے پیرو مرشد قادیانی مسیح کی سنت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس کا خلاصہ وہی ہے جو کہا گیا ہے

جواب جاہلاں باشد خموشی

سوال صاف ہے کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اس کا ثبوت دو اور مسلم منصف سے فیصلہ کراؤ اس نے جواب دیا کہ مولانا نے فلاں آیت کی تفسیر غلط کی ہے فلاں مسئلہ غلط لکھا ہے، یہ کیا وہ کیا۔ آخر خدا خدا کر کے اصل مضمون پر آیا۔ مگر نہ آنے سے بدتر۔ چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں :-

"باقی رہا ان کا مطالبہ کہ انہوں نے کسی عدالت میں کاذب کو متقی نہیں ٹھہرایا۔ یا حسب تاویل ایک معنے میں متقی نہیں ٹھہرایا۔ تو اس کے متعلق وہ اپنے اخبار میں پہلے ایک حلفیہ بیان شائع کریں کہ نہ کوئی ایسا مقدمہ ہوا نہ متقی کے معنوں کے متعلق ان کا کوئی بیان تھا اور نہ انہوں نے کاذب کو متقی ٹھہرایا۔ تو ہم اہلحدیث کے فائلوں کی ورق گردانی انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے"

(پیغام صلح لاہور۔ ۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء صلا)

**معمار** ناظرین ان حواریان مسیح کی دیانت اور علم ملاحظہ ہو کہ ایک بات کا دعوےٰ کرتے ہیں جس میں کسی ذات پر افترا ہو۔ جب اس کا ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو مظلوم سے حلف طلب کرتے ہیں یہ ہے ان کا مبلغ علم یہ ہے ان کی دیانت اور یہ ہے ان کا علم کلام۔ او عبدالباطل! کس دلیل سے تو حلف طلب کرتا ہے شرعی حکم سے یا انگریزی قانون سے۔ جس وجہ سے بھی

---

[1] اس بہتان کی عبارت یہ ہے :-
"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے۔ ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ہرگز نہیں کہا جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کیگئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنی سے متقی ہوتے ہیں۔" (پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اگست ۱۹۳۵ء)

ahmadimuslim.de

کہ اس کا ثبوت پیش کر۔ کس قدر شرم کی بات ہے ان حواریان قادیانی مسیح کے لئے کہ دعوے کرتے ہیں بہتان لگاتے ہیں۔ افترا کرتے ہیں۔ ثبوت پوچھنے پر مظلوم سے حلف مانگتے ہیں۔ او مفتری سن! ہم تمہارے سارے اعتراضات کے جواب دے سکتے ہیں اور بوقت ضرورت دیں گے۔ مگر پہلے تم اس لائق ہو جاؤ کہ کسی شریف آدمی کے مخاطب ہو سکو۔ جس کی صورت یہی ہے کہ تم نے جو کچھ مولانا کے حق میں لکھا ہے اس کا ثبوت دو۔ ورنہ سردست تم اس آیت کے ماتحت ہو جس میں ارشاد خداوندی ہے:۔

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ه

نوٹ} یاد رکھو جب تک تم اصل افترا کا جواب نہ دیکر فیصلہ نہ کراؤ گے تمہاری ہر بات کو گریز اور قادیانی مکر سمجھ کر یہی کہوں گا ؎

اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

## چیلنج بنام خلیفہ صاحب قادیانی

بخدمت جناب میاں بشیر الدین صاحب خلیفہ قادیانی تسلیم! آپ کا اخبار مورخہ ۲۔ اکتوبر ۳۵ء الفضل میری نظر سے گزرا۔ جس کے صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۱۳ تا ۱۸ میں آپ کے مرید مفتی محمد صادق نے یوں ارقام فرمایا ہے

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی۔ انکی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی مگر دوسرا مسیح شادی کریگا۔ اس کے اولاد ہوگی اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا؛

میں اس عبارت کو مدنظر رکھتا ہوا آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ میری تسلی فرمائیں گے کہ وہ کونسی مقدس عبرانی کتابیں ہیں؟ اُن کا کیا نام ہے اور کس سن میں وہ مقدس کتابیں تصنیف ہوئیں اور کون انکے مصنف تھے؟ کہاں اور کونسے صحیفہ پر ہے؟ اگر آپ اور آپ کا مرید حوالہ نہ دکھا سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے والد مرحوم مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مسیح موعود میں کاذب تھے اور حضور مسیح ناصری کی آمد دوبارہ ضروری ہے۔ (باقی پھر)

راقم مسیح ناصری کا ادنےٰ خادم:۔
ایم طفیل مسیح۔ مسیحی امرتسری

## مباہلہ مابین جماعت حنفیہ و مرزائیہ

جماعت حنفیہ اور مرزائیہ کا مباہلہ ۲۰-۸-۳۴ کو موضع کوٹلی افغاناں متصل مونگ میں ہوا جس کی شرائط کی تفصیل انہی دنوں اخبار "زمیندار" میں شائع ہو چکی ہے۔ میعاد عذاب ایک سال مقرر ہوئی تھی۔ اناں پیشتر مونگ میں چند مناظرے ہوئے۔ جن میں وہ قابل ذکر اور شاندار مناظرہ بھی شامل ہے جس میں مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان اور مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے مرزائیوں کے مناظروں کو شکست فاش دی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت مسلمین کو بین کامیابی عطا فرمائی۔ دلائل و براہین سے تنگ آ کر بالآخر جماعت مرزائیہ مباہلہ پر اتر آئی جسے ہماری طرف سے فراخدلی سے قبول کر لیا گیا۔ اگرچہ جماعت مرزائیہ کو اپنے نبی کے مباہلہ جات کے نتائج ہی عبرت کے لئے کافی تھے۔ مگر شومئے قسمت سے وہ آزمودہ را آزمودن کی غلطی کے یہاں بھی مرتکب ہوئی۔ قادرِ مطلق نے مباہلہ کے نتائج میں جو واقعات یہاں رونما کئے اُن کے ہوتے ہوئے توقع تھی کہ یہ جماعت اگر بدبختی کی بدولت تائب نہ بھی ہوئی تو کم از کم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہاں کے باشندگان کے سامنے کبھی مرزائیت کا نام بھی ظاہر نہیں کریں گے۔ مگر مرزائی اور خاموش۔ حیرت ہوئی جبکہ یہ سننے میں آیا کہ الفضل اخبار میں جماعت مرزائیہ نے مباہلہ کی کامیابی کا تذکرہ کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر عامۃ المسلمین کی آگاہی کے لئے واقعات ذیل شائع کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی تاکہ اللہ تعالےٰ گمراہوں کو ہدایت دے اور مسلمین کو دین حق پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

دعائے مباہلہ کے بعد دوران سال میں فریق مرزائیہ یہ کہتا رہا کہ چونکہ قادیان کے دربار خلافت سے اس مباہلہ کی منظوری نہیں ہوئی لہٰذا یہ مباہلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ گویا یہ بھی ایک فریب کارانہ چال تھی کہ اگر کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہوا تو کہہ دیں گے۔ چونکہ خلیفہ صاحب نے منظوری نہ دی اس لئے اس کا اثر نہ ہوا۔ سال بھر دعاؤں پر زور رہا اور قصر خلافت میں بھی دعاؤں کی دھڑا دھڑ درخواستیں کی گئیں۔ خود جماعت مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدر الدین صاحب مرزائے قادیان کے مقبرہ پر زار و قطار رو رو کر التجائیں کرتا رہا۔ مگر اس کا نتیجہ جو حق نے ظاہر کیا حسب ذیل ہے:۔

دعائے مباہلہ میں ہر فریق کے لیڈر کے ہمراہ بیس بیس آدمی شامل ہوئے دعا میں نتیجہ خیز عبارت یہ تھی کہ جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنۃ اللہ علی الکٰذبین کے ماتحت ہم پر اور ہماری اولاد پر عبرتناک عذاب نازل ہو تاکہ دنیا میں حق اور باطل میں امتیاز ہو جائے۔ فریق اہلسنت کے لیڈر مولوی اللہ دتہ صاحب خطیب جامع مسجد مونگ تھے۔ اُنکے بیس ہمراہیوں میں سے صرف شرف دین آرائیں ساکن کوٹلی افغاناں فوت ہوا ہے۔ سبحان اللہ مرحوم کا ایسا نیک خاتمہ تھا کہ کلمہ پڑھتے ہوئے [illegible] ہوا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ خدائی ایسی موت ہر مسلمان کو نصیب کرے اس کے علاوہ باقی افراد سال موعودہ میں بالکل سلامت رہے۔ اگر کسی اور کا نام مرزائیوں نے لکھا ہو تو محض افترا ہے۔ ہر شخص موقع پر آ کر ہر وقت درست حالات دریافت کر سکتا ہے۔ بالمقابل فریق مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدر الدین کی لڑکی جس عبرتناک عذاب سے فوت ہوئی واللہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے الہامات کی تردید۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا صاحب۔ قیمت ۹ (مجلد) (۹۸۶)

ahmadimuslim.de

ابھی چند سال کی ہی لڑکی تھی مگر تین دن تک اس پر موت کا ایسا دردناک عذاب رہا کہ ساری ساری زبان باہر نکالتی رہی۔ حکیم اور دیگر حال پرسندگان نے یہ دردناک حالت دیکھ دیکھ کر صاف کہہ دیا بلکہ مولوی صاحب کی بیوی صاحبہ نے تسلیم کیا کہ اب ہم پر عذاب نازل ہوگیا ہے۔ لڑکی کے مرنے پر ہی موقوف نہیں بلکہ بیوی صاحبہ بھی عبرتناک عذاب میں مبتلا رہیں اور وہ آواز جو حالت عذاب میں نکالتی رہیں لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ بس خدا ہر مسلمان کو بچائے دیگر مشمول اشخاص میں سے امام الدین کشمیری مونگ کی لڑکی فوت ہوئی۔ خوشی محمد کی والدہ فضل الٰہی درزی ساکن کوٹھیڑہ کی لڑکی، علم دین کشمیری ساکن کوٹلی کا دوہتا، اور جمعہ کشمیری ساکن مونگ کا لڑکا بھی فوت ہوئے۔ سالم ماچھی ساکن کوٹھیڑہ جو عام دعا میں شامل تھا فوت ہوا۔ مگر اسی پر بس نہیں ہوئی سب سے اہم واقعہ جس نے جملہ مسلمین کو اُن پر عذاب نازل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ ہوا کہ دو یتیم بہن بھائی فضلاں اور خوشی محمد موچی مونگ کے مرزائی جماعت کے احمدین و روشن قوم موچی کی پرورش میں اس طرح آئے کہ احمد دین نے خوشی محمد کی پرورش بھی کی اور اسے اپنا داماد بھی بنا لیا۔ احمد دین کے بھتیجے روشن نے لڑکی کی پرورش کی۔ دوران سال مباہلہ کے آخری ایام کا وقوع ہے کہ اب چونکہ لڑکی نوجوان ہو چکی ہے اس لئے چچے اور بھتیجے دونوں کی نظریں بھٹنے لگیں اور چچا نے لڑکی کے بھائی کو جو اس کا داماد بھی تھا نیز بیٹے کی جگہ ... دیتا تھا۔ کیونکہ اُس کے ہاں اور کوئی ... نہ تھا۔ اُسے اس بات پر آمادہ کر لیا کہ اس کی ہمشیرہ اسے نکاح کر دی جائے۔ ادھر بھتیجے نے جس کی پرورش میں لڑکی تھی اس پر ڈورے ڈالنے شروع کئے کیونکہ اس کے ہاں پہلی بیوی سے اولاد نرینہ نہ تھی۔ بالآخر ایک رات روشن جماعت مرزائیہ ساتھ لئے اپنے چچا احمدالدین کے پاس اپنے نکاح کی غرض سے پہنچا۔ مگر جب وہاں گفتگو سے راز کھلا تو سب نے

لڑکی کے بھائی خوشی محمد کی رضامندی کے مطابق بجائے روشن کے لڑکی کا نکاح احمد دین سے سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر شاہ نے پڑھا۔ اس میں لڑکی اس کا بھائی اور روشن بھی رضامند ہو گئے تھے جب مبارکباد کی نوبت آئی تو سیکرٹری صاحب کی نکاح خوانی کی شرینی کا احمدالدین کی طرف سے وعدہ بھی ہوا۔ ادھر اس نے ایک یہ بھی غلطی کی کہ اپنے داماد کے احسان کا شکریہ تو ادا کیا مگر اپنے بھتیجے روشن کا شکریہ ادا نہ کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ چونکہ لڑکی اُس کے قبضہ میں تھی جھٹ اسے بہکایا گیا اور احمدالدین کے متعلق بوڑھا کہہ کر لڑکی کو بدظن کر کے اپنی طرف راغب کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جھگڑا ہو گیا۔ سیکرٹری جماعت نے لڑکی کو اپنے ہاں ٹھہرا لیا کہ تا فیصلہ ازنادیان لڑکی اس کے ہاں امانت رہے گی۔ مگر سیکرٹری نے لڑکی اس کے بھائی خوشی محمد کو تو نہ دی اور روشن کو جو اس سے نکاح کا متمنی تھا اُسے دیدی۔ وہ اسے خفیہ گجرات لے گیا وہاں اس کے بیان دلا لایا۔ بلاحصول طلاق از احمد دین لڑکی کا نکاح الدین حیدر شاہ کی اجازت سے سیکرٹری ... مرزائی نے روشن کے ساتھ ... سب مسلمان بلکہ ... کی اس ایمانی قوت ... انگشت بدندان رہ گئے۔ مذاہب کے ... مرزائی یہاں کی جماعت کا قدیمی سرگرم احمد ... ہے تبلیغی جلسے وغیرہ اُسی کی کوشش کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح روشن بھی مرزائیت میں پیش پیش تھا۔ اور ساتھ ہی سیکرٹری جماعت اور سیکرٹری تبلیغ کی احسن کارکردگی ملاحظہ فرمائیے کہ ادھر ایک کا نکاح سیکرٹری جماعت تقریباً ساری جماعت کے سامنے پڑھتا ہے۔ پھر انہی کی رضامندی اور فتوے سے دوسرا سیکرٹری تبلیغ امام الدین جماعت کے افراد کی موجودگی میں بلاحصول طلاق نکاح پڑھ دیتا ہے۔ اسیر جماعت میں افتراق پڑ گیا۔ اس کے متعلق جماعت مرزائیہ اس بدنما دھبہ سے کسی طرح بچ نہیں سکتی۔ خود احمد دین مرزائی اس کی

تصدیق ہر وقت کرنے کو تیار ہے۔ علاوہ بریں جس قدر وہ اس کے متعلق وضاحت کریں گے ان کے زیادہ پول کھول کر واضح کئے جائیں گے۔

اب ناظرین پر واضح ہو گیا ہوگا کہ اس سے زیادہ اور کیا عبرتناک عذاب مرزائیوں پر نازل ہو جس سے یہ بھی راہ راست پر آجائیں۔ خدا جملہ مسلمانوں کو ان کے دجل وفریب سے بچائے۔ آمین۔

خاکسار علم الدین نائب مدرس مونگ ضلع گجرات پنجاب

---

## حج بیت اللہ کا عزم رکھنے والوں کی خدمت میں

# ضروری گذارش

(از ... کے قلم سے)

حاجی غلام اللہ صاحب ... رکن اسلام ہے جو ہر ... کو ایک دفعہ بجا لانا از بس ... مسلم ... منکر حج سے خداوند کریم نے بیزاری کا ... فرمایا ہے اور رسول اللہ صلعم نے بھی اس کے یہودی یا نصرانی مرنے کی اطلاع دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اگر آپ کو مال اور طاقت دی ہے تو اس کا بہترین مصرف یہی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے اللہ اور اس کے رسول کا گھر دیکھ لیں اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ حج مبرور ادا کرتے ہی آپ کے تمام چھوٹے بڑے گناہ دُھل جائیں اور آپ نوزائیدہ معصوم بچے کی مانند گناہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو مسجد الحرام اور مسجد رسول اللہ کی زیارت سے مشرف فرمایا ہے اُن کے دل کی حالت انہیں سے پوچھو۔ اسکی لذت کی کیفیت سے وہی آگاہ ہیں بقول شخصے ؎

لطف ایں بادہ نہ دانی بخدا تا نہ چشی

دل ہے کہ کعبۃ اللہ سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتا آنکھیں اسکے دیکھنے سے سیر نہیں ہوتیں جسم اس کے طواف سے نہیں تھکتا، دل میں سرور آنکھوں میں ایسا نور پیدا ہوتا ہے کہ تادم مرگ نہیں بھولتا۔ سچ ہے ع

نوٹ :- ۲۵ - اکتوبر کا پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

شنیدہ کے بود مانند دیدہ"۔ عزیز بھائیو! یہ وہ مقام ہے جہاں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور آپ کے پاس جبرئیل امین وحی لے کر آیا کرتے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر اور ایک خیرات کا ثواب لاکھ خیرات کے مساوی ہے۔ یہ وہ مقدس زمین ہے جہاں ہر دعا قبول ہوجاتی ہے۔ ہاں ہاں یہ وہ پاک خطہ ہے جہاں قرآن پاک کا نزول ہوا ؎

جو مانگنا ہے مانگ لے اس کے در کریم سے
خالی نہ کوئی جائے گا ایسے رب رحیم سے

میرے بزرگو! دنیا میں وہ کونسا مسلمان ہے جس کو تمنائے زیارت دیار حبیب نہیں۔ وہ کونسا دل ہے جس میں اشتیاق دیدار مسجد الحرام نہیں وہ کونسی آنکھ ہے جو حرمین الشریفین کو دیکھنے کی آرزومند نہیں بلکہ ہر مسلم کا وردِ زبان ہے ؎

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں دن رات یا مولا تری رحمت برستی ہے

**خوشخبری!** امسال حضرت سلطان المعظم ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے مصارف حج میں پچیس روپے فیصدی کی رعائت کردی ہے اس واسطے متوسط طبقہ کے لوگوں کے واسطے اس سال سنہری موقعہ ہے ابھی سے تیاری کی نیت کرلیں اور ضروری سامان کا انتظام مہیا کریں۔

**ضروری مشورہ** پچھلے سال ۱۹۳۵ء میں ہوشیارپور شہر سے پندرہ اصحاب کا قافلہ حج کے لئے خاکسار کی قیادت میں گیا تھا۔ اول سے آخر تک تمام سفر حج نہایت امن و امان اور خوش اسلوبی سے طے پایا۔ قافلے کی صورت میں سفر کرنا ازحد مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ پہلا فائدہ یہ ہوا کہ انتظام خوراک و اسباب کی نقل وحرکت میں مشترکہ خرچ ہونے سے کافی کفائت رہی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ معلموں کی چالاکیوں اور ان کے جال میں پھنسکر کوئی ناجائز نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ تیسرا فائدہ مشترکہ مکان کرایہ پر لینے میں کافی بچت رہی۔ چوتھا فائدہ یہ ہوا کہ ہر کوئی ایک دوسرے کے رنج و راحت اور دکھ سکھ میں شریک رہا جسکے باعث تمام سفر پُرلطف رہا۔ لہذا ہر جگہ کے اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ بجائے منفرد جانے کے قافلے کی صورت میں تشریف لے جائیں۔ ہوشیارپور سے بھی بدستور سابق شوال کے پہلے ہفتہ میں حجاج کا قافلہ انشاء اللہ روانہ ہوگا۔ جس کی تاریخ روانگی سے پیشتر شائع کی جاویگی۔ جو صاحب اس قافلہ کی معیت میں اس مبارک سفر کا ارادہ رکھتے ہوں وہ خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

**ضروری اطلاع** مجھے جہاں تک تجربہ ہے معلم لوگ حجاج کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ ہر شخص معلموں کی طرف سے نالاں اور شاکی پایا گیا۔ لہذا میں اپنے تین مرتبہ کے تجربے کی بنا پر آپ لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ راستہ میں کسی ایجنٹ معلم کی نرم کلامی اور ان کے پر فریب وعدوں میں نہ آئیں بلکہ براہ راست جدہ اترتے ہی شیخ المطوفین عبدالرحمن صاحب مظہر کا نام بتادیں آپ کو ہر طرح سے امن و سلامتی نصیب ہوگی۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

نوٹ۔ ۱۹۳۵ء کے "سفر حجاز کے حالات" پنجابی نظم میں اگر ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے ۱ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ خاکسار غلام رسول ناظم انجمن اہل حدیث نیا بازار ہوشیارپور۔

**اہلحدیث** جو صاحب حج کو جانا چاہیں وہ دفتر اہلحدیث سے "رہنماء حجاج" مفت منگالیں۔ محصول کے لئے جوابی کارڈ بھیج دیں۔

# جماعت آرہ کی تنظیم

براے کرم مضمون ذیل اپنے موقر اخبار میں شائع فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔ آرہ شہر، ویگنج، میرا چک، چوک مسجد، بھلوہی پور، نوادہ اسٹیشن اور مواضعات چاندی، بردل گنج، دولت پور، لچھمن پور، گونڈی، سرباں، سنہا، لچھن پور، جمال پور، مارڈھ، کاری ساتھ، دیوریاں وغیرہ کی جماعت موحدین کے اکابر اور دیندار بھائیوں نے اپنا سردار جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی مدظلہ کو منتخب کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نیک ارادوں میں کامیابی اور دین متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(حاجی) محمد اسحٰق (مہتمم دار العلوم انوار احمدیہ آرہ)
(حاجی) قادر بخش (رئیس میرا چک آرہ)
(حاجی) عبدالرؤف مالک آر۔ جی کمپنی آرہ۔
(مولانا) عبدالمجید رئیس دولت پورہ آرہ۔
(بابو) جلال الدین احمد۔ رسول ایجنٹ کراسن آئل آرہ

# تیرِ بہدف شکراً للہ

بتان سنگدل کا دل بھی پانی ہو ہی جاتا ہے
ہم اپنے آہ سوزاں سے کبھی جب کام لیتے ہیں
اثر رکھتے ہیں اتنا اے بتو ہم نالۂ شب میں
ملائک بھی جسے سُن کر کلیجے تھام لیتے ہیں

جریدہ اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء میں مضمون "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" بنظر تعمق و تدبر مطالعہ کرکے خداوند کریم کا تہ دل سے شکر ادا کیا کہ اُس رب العزت جل شانہ نے اپنے اس حقیر و گنہگار بندے کے "تیر آہ" کو سینۂ نخچیر پر ایسا تاک کے بٹھایا لاکھ یارائے فرار و گریز نہ رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

ساتھ ہی صاحبین حضرت سیالکوٹی و امرتسری ظلہما کے لبیک گوئی و اقدام عمل کا حضور قلب سے مشکور اور صمیم قلب سے دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم ان مخدومان قوم اور ہم خادمان ملت کو نیک نیتی اور توفیق اخلاص عمل بخشے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

بعدہٗ حضرت علامہ[1] سیالکوٹی مدظلہ کی خدمت خاص میں دست بستہ التماس ہے کہ بندہ کو اور حکیم عبدالحنان صاحب کو (خاص معاملہ معہودہ میں) متفق ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم دونوں کے قضیئے کے مابین مانعۃ الجمع نہیں ہیں بلکہ دراصل عدم اتفاق ہی

[1] علامہ بلکہ علامے لاہور میں ہیں اور مفتے دہلی میں۔ (اہلحدیث)

حیات احمدی۔ امیر المومنین حضرت سید احمد (۱۲۰) ... (اہلحدیث)

کی ضرورت ہے تاکہ ہماری اور حکیم صاحب کی خواہش یوں پوری ہوتی رہے کہ بطور تعنیہ مافعۃ الخلو آپ کے دست تدبیر میں داروے خالص بھی ہو اور زبان موثر بیان پر دعائے خیر بھی اور انشاء اللہ العزیز ہوگا بھی یہی کہ ہم بیمار و حکیم متفق ہو کر آپ لوگوں کو دونوں کام کی سرپرستی سپرد کر دیں گے اور خود بھی کفش برداری کو حاضر رہیں گے۔ میں خود اپنے متعلق نہائت سچے دل سے یہ اطمینان دلاتا ہوں کہ میں بفضلہ تعالےٰ اپنی حتی المقدور اس کار خیر کے لئے فی الحال بھی ہمہ تن تیار ہوں اور انشاء اللہ آیندہ بھی۔ وانی لا املک الا نفسی ؎

تنگدستی اگر نہ ہو غالب
تندرستی ہزار نعمت ہے

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

خداوند کریم آپ کی اخیری دعا ہم (نو) جوانوں کے حق میں قبول فرما کر اپنے ہونہار کارکن نوجوانوں کو توفیق عمل دے تاکہ ان کی طرف کی بدظنی سے آپ کا دل پاک و صاف ہو جاوے "خدایا ہمچنیں باد"

دیگر آنکہ میرے خیال سے جمعیتہ کے نام میں اتنی لفظی و نیز معنوی و منوی ترمیم بہتر بلکہ افضل ترین ہوگی کہ بجائے "پنجاب" کے "ہند" کر دیا جائے۔ "دانشمنداں را اشارہ کافی ست"

؎ اندکے باتو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیارست

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

احقر العباد ابو الوحید محمد عبد اللہ عقیل منوی اعظم گڈھی از چھپوا ضلع بالاسور (اڑیسہ)

**اہلحدیث** سارے ہند کے لئے اہل حدیث کا نفرنس ہے۔ جمعیتہ سردست پنجاب میں کام شروع کریگی۔ پھر ما شاء اللہ فکان۔

---

ہر بہی خواہ اہلحدیث کا فرض ہے کہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے۔ (مینیجر)

# مسدس عرس

(از جناب سید امیر جیلانی شاہ امیر قادری)

یہ اسلام مذہب جہاں سے نرالا ہوا دو نو عالم میں جس سے اُجالا
نبیوں نے توحید کی جس کو پالا اسے فرقہ بندی نے اب پھونک ڈالا
ہے ایک اور فرقہ بھی موجود اس میں
ہیں اصنام ساں پیر معبود جس میں

کہیں پیر کے آنے جانے پہ جھگڑا کہیں اس کا بستر بچھانے پہ جھگڑا
کہیں اُس کو کھانا کھلانے پہ جھگڑا کہیں نذر دینے دلانے پہ جھگڑا
ہیں مشرک پہ دیندار ہے نام ان کا
پرستش ہی پیروں کی ہے کام ان کا

وہ قرآن کو کہتے ہیں خط ہے خدا کا ہے کیا ہرج پڑھ کر اگر پھینک ڈالا
ہے سینوں سے ایماں کا نکلا دیوالا ہے احکامِ دیں کو پسِ پشت ڈالا
برستی ہے چہروں پہ لعنت خدا کی
کفر کی گھٹائیں ہیں چھائی بلا کی

صدا رنگ و مشرب میں یہ دندنائیں پری رُو حسینوں کی لے لیں بلائیں
ہیں سارنگی طبلہ کی آتی صدائیں کہیں شور تُھوتُھ سے اپنی بچائیں
نہ ان میں نہ عورت میں شرم و حیا ہے
نہ پیروں کی تعلیم کا کچھ ملا ہے

عجیب سی رکھیں ایک ٹوپی یہ سر پہ کہیں ہے یہ تاجِ سکندر سے بڑھ کر
مسائل جو دو چار ہیں اِن کو از بر ہے دو وقت بس اِکی گندران اُن پہ
اُنہیں سے ہیں جُہلاء کو مرعوب کرتے
نہ مرعوب بلکہ ہیں مرغوب کرتے

ہے مانگے کوئی پیر سے بیٹا بیٹی ملے حُور سی ہے تمنا کسی کی
ہے تعویذ گنڈے کی بازارگرمی نہ اسلام ان میں نہ ایمان باقی
ہے بھنگڑ سے پیروں کو راہبر بنایا
یقیں اپنا اللہ سے سب نے مٹایا

کئی پیر ایسے بھی ہیں فی زمانا نہیں جن کے تقوی کا ہے کچھ ٹھکانا
مگر در پہ رہتا ہے گانا بجانا وہ رقصِ طوائف پہ مستی میں آنا
نہ پاسِ شریعت نہ ملت کا غم ہے
یہ حال آج کل آل شاہِ امم ہے

کسی کے کسی دن اگر ہو ضیافت تو آجاتی ہے اُس بچارے پہ آفت
بپا گھر میں ہوتا ہے شورِ قیامت بہت خوب ہوتی ہے اُس کی حجامت

تقابل ثلاثہ۔ توراۃ، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت ... (۹۸۹)

نوٹ:۔ ۲۵۔ اکتوبر کا اخبار بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر)

لنگوٹی میں یوں پھاگ وہ کھیلتا ہے
ہر اک اُس کے حلوے پہ ڈنڈ پیلتا ہے

ہے دستور ان کا جہاں سے نرالا　　کہیں بھنگ کو معرفت کا پیالا
شراب اِن کے ایمان کا ہے جزوِ اعلیٰ　　مسلماں کو جس سے نہیں پڑتا پالا
بظاہر تو پکے مسلماں ہیں یہہ
بباطن لعین اور شیطان ہیں یہہ

ہوا ایک گنڈے پہ ختم ان کا دیں ہے　　یہ گیروا رنگ اِنکے دیں کا امیں ہے
مساجد سے نامحرم اِن کی جبیں ہے　　تعلق رسول اور خدا سے نہیں ہے
مجاور کہیں خانقاہوں میں ہیں یہہ
بباطن لعین اور شیطان ہیں یہہ

گلے میں کبھی وہ حمائل سجائیں　　کبھی چوٹیاں اپنے سر پر رکھائیں
کبھی نَے میں آ کر یہ چمٹے بجائیں　　کبھی صُور میں منہ سے پھونکیں لگائیں
کبھی بوٹیاں گھوٹ کر ہیں یہ پیتے
ہیں سلفہ کے دم سے جہاں میں یہ جیتے

حدیثیں گلابے کی گھر سے بنائیں　　ہے فرمان علیؓ کا" ہمیں یہ بتائیں
نقیری کا اک جزو اس کو بنائیں　　اسی کے ذریعہ سے روزی کمائیں
مقید گلابے میں سمجھیں فقیری
نصیب ان کو کب ہوگی روشن ضمیری

کسی نے گدائی کا کاسہ اٹھایا　　کسی نے ہے حیدرؓ کا نعرہ لگایا
کسی نے گرز سینہ پر ہے جمایا　　دکاندار کو دھمکیوں سے ڈرایا
ہیں خلقت کو نعروں سے یوں تھرتھراتے
فقیر اپنی روزی یونہی ہیں کماتے

شہیدوں کے ناموں کا مانگیں یہ کپڑا　　کسی کی ہے ضد کھاؤنگا میں تو حلوا
کہے کوئی پیسہ میں لے کے ٹلوں گا　　کوئی راہگیروں کو پنکھا ہے جھلتا
بھلے اور بُرے کی ہیں ضد پر یہ اڑتے
غضب ہے نہیں یہ کسی سے بھی ڈرتے

خزانے کے بھیدوں کا کوئی پتہ دے　　کوئی لوہے تانبے کو سونا بناوے
ہے جا کر کوئی جوت بن میں جگاوے　　کرشمے کوئی انجن میں دکھاوے
مچاتے یہ اُودھم کرامات سے ہیں
کماتے یہ روزی خرافات سے ہیں

کوئی ہاتھ دیکھے سے قسمت بتاوے　　زمیں آسماں کے قلابے ملاوے
یونہی دام میں جاہلوں کو پھنساوے　　کسی کو اتارے کسی کو چڑھاوے
بھلا خاک جانے وہ علم رَمل کو
نہ پہچانتا ہو جو اپنے بھی دل کو

فقیری کو یہ لوگ آسان سمجھے
خمار اس کو گندم کا نادان سمجھے
یہ بندوں کی پوجا کو ایمان سمجھے
سرود و طرب کو ہی عرفان سمجھے
بھلا راہزن جس کا راہبر بنا ہو
تو بیڑا نہ کیوں غرق اس دین کا ہو

---

# چند گذارشات

بحضرت محترم العلامۃ الفاضل جناب مولانا صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔

(۱) جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے انعقاد کی خبر پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی چونکہ اس جمعیۃ کا سنگ بنیاد ان محترم ہستیوں کے ہاتھوں رکھا جا رہا ہے جو آسمان توحید و سنت پر مہر و ماہ کی مثال درخشاں و تاباں ہیں اس لئے اس جمعیۃ کی کامیابی یقینی ہے بالخصوص حضرت فاضل سیالکوٹی کا اس کار خیر کی طرف اقدام باعث فلاح ہے امید ہے کہ آئندہ نسلیں اس کو بزرگوں کی یادگار تصور کرتی ہوئی اس کی قدر کریں گی۔ میں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی حقیر ذات کو اس مقدس مجلس کی ممکن خدمات کے لئے پیش کر دوں اگرچہ اس لائق نہیں ہوں مگر ان تشبہ بالکرام فلاح۔

(۲) شعبان آئندہ میں مدرسہ دار العلوم شکراوہ اور انجمن اہلحدیث میوات کا سالانہ جلسہ ہے میوات کے ہزار ہا مسلمان ایسے ہیں جو اس تقریب پر حضور کے دیدار پر انوار کے منتظر ہیں اور ہزاروں ایسے ہیں جو حضور کے کلمات طیبات کو سننے کے لئے بیتاب ہیں کیا میں امید کروں کہ ان ہزاروں مسلمانوں کی یہ دلی آرزو میں اللہ تعالیٰ پوری فرمائیگا۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

اے مولا! ہمارے سردار کے دل میں القا فرما دے کہ وہ پھر دوبارہ میوات کے پندرہ ہزار مسلمانوں کو تیرا پیغام سنا دیں۔ آمین۔ اے مولا ہمارے سردار کی عمر میں برکت کر اور آپ کو تندرستی عطا فرما اور آپکی ازواج و اولاد کو دارین کی خوبیاں عطا فرما۔ آمین۔ خاکسار ابو محمد عبد الجبار

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب مصنفہ (۹۹۰) پنڈت آتما نندجی۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت [illegible] (دیجر)

# اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۳۲)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ ۱۹۱ میں فرماتے ہیں:-

"دوم منافقان جن کہ خود را در زمرۂ اہل اسلام داخل کردہ حیل وتلبیس شروع کردند وخود را نزد آدمیان بنام یکے از بزرگان پاک مسمی کردہ پیران مے گویانند مثل شیخ سدو وزین خان وسردو وبالی وغیرہ در پردہ ادعائے ولایت وغیب دانی ومشکل کشائی دعوے الوہیت وخدائی مے کنند واز لوازم شرک وبت پرستی چیزے را فرو نے گزارند کہ از معتقدان خود نے خواہند سوم فرقہ فاسقان جن کہ مانند قطاع الطریق آدمیان را انواع اذیت میرسانند واز ایشان نذور دہا یا وشیرینی وآب وشراب وامثال ذلک برائے خود مے گیرند"

یعنی دوسرا فرقہ منافق جنوں کا جو ظاہر میں اپنے آپ کو ایمان داروں میں داخل کرتے ہیں اور پوشیدہ مکر وفریب شروع کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے آدمیوں میں پیر کہلوانے لگتے ہیں مثل شیخ سدو اور زین خان وسردو اور بالی میاں وغیرہ درپردہ دعوے ولایت اور غیب دانی و مشکل کشائی الوہیت اور خدائی کا دعوے کرتے ہیں لوازم شرک اور بت پرستی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے جو اپنے معتقدوں سے نہ کروالیں۔ تیسرا فرقہ فاسق جنوں کا مانند ڈکیت آدمیوں کو طرح طرح کی ایذا وتکالیف پہنچاتے ہیں اور ان سے نذریں اور ہدیہ اور مٹھائی اور پانی اور شربت وغیرہ چیزیں اپنے لئے لیتے ہیں "

ایضاً صفحہ ۱۹۵ میں خود جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا:-

" کادوا یکونون علیہ لبدا - پ ۲۹ - جن یعنی قریب است کہ آدمیان وجنیان بر آں بندہ ہجوم آوردہ مانند نمد تو بر تو شوند یکے از آں بندہ طلب فرزند مے کند و دیگر طلب روزی و دیگرے طلب خدمات دنیا و دیگرے کشف کونی وعلیٰ ہذا القیاس بسبب ایں ہجوم آوردن ہمہ اوقات او را منغص ومشوش میکنند وہم خود در ورطہ شرک وکفر گرفتار مے شوند ومے فہمند کہ چوں نور الٰہی بخانہ درونے ایں بندہ بسبب کمال ذکر وعبادت نزول فرمود گویا ایں بندہ شریک کارخانہ خدائی شد و او را وجاہتے و قدرتے نیز حق تعالیٰ پیدا شد کہ ہر چہ ایں بگوید حق تعالےٰ بعمل آرد چنانچہ در دنیا مہمان را خاطرداری میزبان ہمیں مرتبہ مے باشد لہذا اہل دنیا متجسس مے باشند کہ امیر وحاکم وفوجدار درخانہ ہر کہ مے آیند از وے حل مشکلات وحاجات روائے مے جویند ہمیں خیال فاسد کہ در حق بندگان خدا باخدا ہم مے رسانند در ورطہ پیر پرستی وگور پرستی مے افتند ودریں حادثہ جنیان وآدمیان ہر دو شریک اند وترا منصب رسالت تلقین است اگر ازیں امر در حق خود خوف کنی پس بایں ہر دو فرقہ واشگاف. قل انما ادعوا ربی یعنی بگو سوائے ایں نیست کہ من مے خوانم پروردگار خود را تا ظلمت کدہ دل مرا بنور تجلی خود مشرف سازد. ولا اشرک بہ احدا - یعنی وہرگز شریک نے کنم با او ہیچکس را وچوں من با او ہیچ کس را شریک نکردم و بخواندن پروردگار خود مشغول شدم پس از دیگران کے روا خواہم داشت کہ مرا بخوانند یا مرا باؤ شریک مقرر کنند واگر ایں ہر دو فرقہ از تو توقع نفعے ویا ضررے داشتہ ترا بخوانند وشریک مقرر کنند پس صاف قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا - یعنی بگو بتحقیق من ہرگز مالک نیستم برائے شما ضررے ونہ تدبیر مطلب را چنانچہ بعض از من وکلا وسفرائے جنیان وارواح ضالہ بنی آدم اہل دنیا را بطمع منفعتے وخوف مضرتہائے مے فریبند وخود را نزد آنہا مالک نفع وضرر نمودہ مے کنند کہ حالا ایں دفتر کار خورد واگر حادثہ ومصیبتے بتو بنا آرند وبخواہند کہ از غضب خدا در دامن تو پناہ گیرند پوست بر کندہ - قل انی لن یجیرنی من اللہ احدا - یعنی بگو وبتحقیق من خود دریں حالت ام کہ ہرگز پناہ نے توانند داد مرا از غضب خدا ہیچ کس - ولن اجد من دونہ ملتحدا - یعنی وہرگز نخواہم یافت در وجدان خود در ہیچ وقت سوائے خدا ہیچ جائے رجوع ومیلان تا بسوئے آں رجوع والتجا کنم "

یعنی قریب ہے کہ آدمی اور جن اس بندہ پر ہجوم کر کے نمدے کی طرح تہ بہ تہ جم جاویں کوئی اس بندہ سے لڑکا مانگتا ہے اور کوئی روزی مانگتا ہے اور کوئی دوسری دنیا کی طلب مانگتا ہے اور کوئی کشف کونی طلب کرتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس - بسبب اس ہجوم کے تمام اوقات میں اس بندہ کے خلل ڈالتے اور اس کی خاطر پریشان کرتے ہیں اور آپ خود بھی شرک وکفر میں گرفتار ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نور الٰہی نے اس بندہ کے اندرون قلب میں بسبب کمال ذکر وعبادت کے نزول فرمایا ہے گویا یہ بندہ شریک کارخانہ خدائے تعالےٰ کا ہو گیا اور اس بندہ کی وجاہت وقدرت ومنزلت درگاہ حق تعالےٰ میں پیدا ہے کہ جو یہ کہے حق تعالےٰ عمل میں لاوے جس طرح دنیا میں مہمان کو خاطرداری میزبان اسی مرتبہ کی ہوتی ہے اس لئے اہل دنیا تلاش میں رہتے ہیں کہ بادشاہ امیر وحاکم وفوجدار جس کے گھر میں آتے ہیں اس سے حل مشکلات اور

معیار حق. تنقید کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب. مصنف سید نذیر حسین صاحب دہلوی ؒ قیمت ۱۲ / (دفتر اہلحدیث)
(۹۹۱)

حاجت روائی چاہتے ہیں اور یہی خیال فاسد حق میں بندگان خدا کے حق تعالےٰ کی جناب میں کر کے پیر پرستی اور گور پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس امر میں جنات اور آدمی دونوں شریک ہیں اور تم کو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم منصب رسالت تلقین ہے اگر اس امر کا اپنے حق میں خوف کرتے ہو پس ان دونوں فرقوں کو صاف صاف جتا دو یعنی کہہ دو کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں تو پکارتا ہوں اپنے پروردگار کو تاکہ مجھ کو دل کی تاریکیوں سے اپنے نور تجلی سے مشرف فرماوے یعنی اور ہرگز شریک نہیں کرتا میں اس کے ساتھ کسی کو اور جو میں نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور اپنے پروردگار کے پکارنے میں مشغول ہوا میں تو دوسروں سے کس طرح میں روا رکھوں گا کہ مجھ کو پکاریں یا مجھ کو اس کے ساتھ شریک مقرر کریں اور یہ دونوں فرقہ مجھ کو شریک ٹھہرا کے کچھ اپنے نفع یا نقصان کی مجھ سے امید رکھ کر مجھے پکاریں تو صاف- یعنی کہہ دو اور تحقیق میں ہرگز مالک نہیں ہوں تمہارے نقصان کا اور نہ مطلب رسی کی تدبیر کا جس طرح وکیل اور سفیر جنات اور گمراہ لوگوں کی روحیں اہل دنیا کو نفع کے لالچ اور نقصان کے خوف سے اپنا گرویدہ کرتے تھے اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے نزدیک مالک نفع وضرر ظاہر کرتے تھے کہ اب یہ دفتر گاؤ خورد ہو اور اگر کسی حادثہ اور کسی مصیبت سے تیری طرف پناہ لاویں اور چاہیں کہ خدا تعالےٰ کے غضب سے تیرے دامن میں پناہ پکڑیں تو بے لاگ کھلی بات- یعنی کہہ دو اور تحقیق میں خود ہی اس حال میں ہوں کہ ہرگز پناہ نہ دے سکیگا مجھ کو کوئی شخص خدائے تعالےٰ کے غضب سے- یعنی اور ہرگز نہ پاؤں گا میں اپنے لئے کسی وقت خدائے تعالےٰ کے سوائے کوئی جگہ رجوع لانے اور مائل ہو جانے کی تاکہ اس کی طرف رجوع اور التجا کروں میں "

ایضاً ص۱۹۶ میں فرماتے ہیں:-

"ہزاران پیر و پری را کارساز خود ساختہ بودند یعنی ہزاروں پیر اور پریوں کو اپنا کارساز ٹھہرا رکھا تھا "

اس لئے جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ دربارہ فرق نذر غیر اللہ اور ایصال ثواب کے صراحۃً فتاوے عزیزی ج ا ص۹۶ میں فرماتے ہیں:-

سوال اگر کسے جاندار را منت بکسے سازد آں جانور حرام گردد یا نہ طعام منت بزرگان وطعامیکہ برائے اولیائے مردگان پختہ مے فرستند خوردن آں جائز است یا نہ؟

جواب- جانور دریں صورت حرام مے شود و دیگر اشیاء بے جان کہ بطور منت باشد خوردن آں قریب بحرام است بشرطیکہ نیت نذر غیر اللہ باشد مانند گلگلہائے شیخ سدو و سرمنی بوعلی قلندر وغیرہ و نان حلوائے مردگان بطور خیرات برسانیدن ثواب بایشاں میکنند وآں را مانند دیگر طعام تبرک نمے دانند اگر محتاجاں را دہند و احسان بر ایشاں ننہند و درمیان برادری آں را بطور بھاجی بخرہ تقسیم نکنند امید ثواب دارد فقط و طعام فرستادن بخانہ اہل میت تا سہ روز مباح است- انتہی"

یعنی اگر کوئی شخص کوئی جانور کسی کی منت مانے تو وہ جانور حرام ہو جاتا ہے یا نہیں اور بزرگوں کی منت کا کھانا اور جو کھانا اولیائے متوفی کی نیت سے پکا کر بھیجتے ہیں وہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب- جانور اس صورت میں حرام ہو جاتا ہے اور دوسری بے جان چیزیں جو بطور منت کے ہوں وہ بھی کھانا قریب حرام کے ہیں بشرطیکہ نذر غیر اللہ کی نیت ہو جیسے کہ گلگلے شیخ سدو کے اور سرمنی بوعلی قلندر وغیرہ کی اور نان حلوا بطور خیرات کے مردوں کی طرف سے ثواب رسانی کو پکاتے ہیں اور دوسرے کھانوں کی مانند اس کو تبرک نہیں جانتے اگر محتاجوں کو دیکر ان پر احسان نہ رکھیں اور برادری میں بطور بھاجی بخرہ کے تقسیم نہ کریں تو اس میں امید ثواب ہے اور اہل میت کو تین روز تک کھانا بھیجنا مباح ہے انتہی "

علیٰ ہذا مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب کے والد مولوی محمد نقی علیخان صاحب سرور القلوب مطبوعہ نولکشور ۱۲۸۸ھ ص۱۱۶ میں فرماتے ہیں "لاکھ علماء قرآن وحدیث سے سمجھا دیں کہ خدا ورسول کا حکم کسی کی خوشی کے لئے ٹالنا نہ چاہئے مگر جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میاں کو کرنا ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے۔"

اور خود مولوی احمد رضا خان صاحب بھی احکام شریعت حصہ اول ابو العلی پریس آگرہ کے ص۱۵ میں لکھتے ہیں:-

مسئلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں اور فلانے طاق میں شہید مرد رہتے ہیں اور اس درخت اور طاق کے پاس جاکر ہر جمعرات کو فاتحہ شیرینی اور چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں ہار لٹکاتے ہیں لوبان سلگاتے ہیں مرادیں مانگتے ہیں اور ایسا دستور شہر میں بہت جگہ واقع ہے کیا شہید مردان درختوں اور طاقوں میں رہتے ہیں اور یہ اشخاص حق پر ہیں یا باطل پر جواب عام فہم مع دستخط کے تحریر فرمائیے- بینوا بالکتاب توجروا بالثواب- الجواب- یہ سب واہیات وخرافات اور جاہلانہ حماقات وبطالات ہیں ان کا ازالہ لازم ما انزل اللہ بہا من سلطٰن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم- کتبہ عبد المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ع۲۲۳} ایک شخص گذشتہ رمضان شریف میں سخت بیمار تھا۔ علالت کا سلسلہ پورے رمضان بھر باقی رہا۔ عمر تقریباً ۶۰ سال کی ہے۔ بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا۔ اب اس کی حالت اچھی ہے۔ لیکن حکیموں اور ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر شخص مذکور فوت شدہ روزہ رکھیگا تو اس کی صحت پھر خراب ہو جاوے گی۔ اور بہت ممکن ہے کہ بیماری پھر عود کر آوے۔ ایسی حالت میں اسے کیا کرنا چاہئیے؟

(ملک محمد عثمان ضلع گونڈہ)

ج ع۲۲۳} ایک روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔ فدیۃ طعام مسکین

س ع۲۲۴} چونکہ شخص مذکور اتنا سخت بیمار اور کمزور تھا کہ دوران بیماری میں نماز فرض ادا نہ کرسکا۔ کیا اب جبکہ وہ شخص اچھا ہے فوت شدہ نماز ادا کرے؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۲۴} ہر نماز کے ساتھ فائتہ نماز پڑھ لیا کرے۔ (اہلحدیث الحندق)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۲۲۵} ایک شخص تلاوت قرآن کر رہا تھا۔ دو لڑکے آئے اور اس کے چند پیسے اٹھا لئے اور چھیڑنا شروع کیا۔ شخص مذکور نے اپنے ٹنڈے ہاتھوں سے قرآن شریف دونوں لڑکوں پر پھینک دیا۔ لڑکوں نے قرآن شریف نیچے نہیں گرنے دیا۔ رات کو شخص مذکور نے توبہ کی۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس کی توبہ قبول نہیں۔ اس کو مسجد کی خدمت سے ہٹا دینا چاہئے۔ شخص مذکور بہت پرانا مسجد کا خادم ہے نو سال کی عمر میں آیا تھا۔ اب اس کی عمر پینسٹھ سال کی ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(غلام حسین از سیالکوٹ)

ج ع۲۲۵} قرآن مجید کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا سخت گناہ ہے۔ مگر ایک تو اشتعال طبع میں ایسا کیا۔ دوم اس نے توبہ بھی کی ہے لہذا قابل معافی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ الا من تاب۔ حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔ (اہلحدیث)

س ع۲۲۶} زید مذہباً اہل حدیث ہے اور صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے اس کی بیوی ہندہ بے دین اور شرعی احکام سے ناآشنا ہے۔ اس اختلاف کے باعث ان میں جھگڑا رہنے لگا۔ آخر ہندہ نے زید پر ایک غیر مسلم عورت کے ساتھ زنا کی تہمت لگادی۔ جس پر ناراض ہو کر زید نے ہندہ کو مارا اور طلاق بھی دیدی۔ لیکن لوگوں کے سمجھانے سے اسی دن شام کے وقت رجوع کر لیا کچھ عرصے کے بعد پھر تنازع ہو گیا اور زید نے ہندہ کو مارا لیکن طلاق کے متعلق زید اور ہندہ کو یاد نہیں بلکہ ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم بھی انکار کرتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان شہادت دیتا ہے۔ تیسری دفعہ پھر دس ماہ بعد جھگڑا ہوا اور مار پیٹ اور طلاق تک نوبت پہنچ گئی۔ اب بحالات موجودہ فریقین رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب اہلحدیث میں دیا جائے۔ (شہادت علی۔ ضلع بستی۔ خریدار اہلحدیث نمبر ۹۸۸۳)

ج ع۲۲۶} شخص مذکور کی عادت کا خیال کیا جائے تو یاد کرنا پڑتا ہے کہ دوسری دفعہ بھی طلاق دی ہوگی۔ لیکن شہادت کافی نہیں نہ وہ خود قائل ہے۔ اس لئے اس دفعہ عدت گزار کر برضی فریقین نکاح جدید کرلیں تاکہ آیندہ کے لئے جدید حق حاصل ہو جائے۔ (۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س ع۲۲۷} آیت انما الصدقات للفقراء میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے جس کو مفسرین (جہاد) کہتے ہیں۔ کتب فقہ حنفیہ میں ہے کہ زکوٰۃ کا مال مسجد میں نہیں خرچ کرنا چاہئے تو کیا مسجد فی سبیل اللہ میں داخل نہیں ہے۔ اگر داخل نہیں تو کوئی دلیل قطعی یا نص صریح اس کے بارے میں ہے یا ... صحیح ہیں یا ... جو ...

حاجی خیر اللہ ...

ج ع۲۲۷} اس ... اختلاف یہ ہے کہ للفقراء الآیہ ... مراد لیتے ہیں اس لئے ہر مصرف جس میں زکوٰۃ جائز نہیں جانتے۔ مسجد کسی کی ملکیت ... عدم جواز اسی اصل پر متفرع ہے۔ جو اصحاب ہر کار خیر کو داخل جانتے ہیں وہ لام تملیک مراد نہیں لیتے بلکہ لام انتفاع کہتے ہیں۔ جیسے سخر لکم الشمس والقمر دائبین اور خلق لکم ما فی الارض جمیعا وغیرہ۔ خاکسار کے نزدیک رائے ثانی راجح ہے۔ (۳ر داخل غریب فنڈ)

## استفتاء اسی قدر تھے

بقیہ متفرقات

**تلاش معاش** خاکسار ایف۔ اے پاس ہے مگر گردش زمانہ کی وجہ سے بیکار ہے۔ عیالدار ہونے کے باعث سخت متردد و متفکر ہے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ اگر کسی فرم یا کسی دکان یا کسی مدرسہ وغیرہ یا کسی ملازمت کے لئے منشی کی ضرورت ہو تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ راقم م۔ معرفت قاضی منظور حسین بازار نو گریاں امرتسر

**ضرورت اخبار اہلحدیث** خاکسار کو مولوی محمد داؤد صاحب اہل حدیث نے اخبار اہلحدیث کے پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ لیکن مسکین ہوں خریداری کی طاقت نہیں ہے۔ لہذا کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام پر اخبار جاری کرا دیں تو عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

احقر علی انور عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ میرو خان ضلع لاڑکانہ سندھ

**ضرورت دعا** ناظرین بعد نماز دعا کیا کریں کہ خدا مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرے۔ (ایک مسلمان)

(۹۹۳)

ahmadimuslim.de

حاجت روائی چاہتے ہیں [illegible] حق میں بندگان خدا کے حق تعا[illegible] میں کرکے پیر پرستی او[illegible] ہو جاتے ہیں اور اس [illegible] دونوں شریک [illegible]

[illegible] اہلحدیث کی جلد رواں اس نمبر پر [illegible] صلے اللہ علیہ [illegible] الحمد اب انشاءاللہ یکم نومبر سے [illegible] اگلا [illegible] شروع ہوگی۔

**[illegible] اہلحدیث** سے توقع کی جاتی ہے کہ اس [illegible] توسیع اشاعت میں حتی المقدور کوشش فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

**معاونین کے اسماء** جلد رواں میں جن جن حضرات نے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے اسماء گرامی مع تعداد خریداران آئندہ پرچہ میں شائع کئے جائیں گے۔

**مکرر یاد دہانی** اکتوبر میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۳۰ اکتوبر تک نہ پہنچیگی تو ان کے نام اہلحدیث یکم نومبر وی پی بھیجا جائے گا۔

(خاکسار منیجر)

**ایک عاجز کی درخواست** تفسیر واضح البیان مصنفہ علامہ سیالکوٹی صاحب جو عنقریب چھپ کر شائع ہونے والی ہے۔ کوئی صاحب خیر اس کا ایک نسخہ پتہ ذیل پر بھیجکر اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے:۔

مقام خانانوالی۔ ڈاک خانہ بھلورہ۔ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔ فیض الرحمٰن کے جاوے۔

**تبدیلی نام** کتب خانہ مشرقیہ جو عرصہ سے قائم ہے۔ اس کا نام کتب خانہ سعیدیہ رکھا گیا ہے۔

خاکسار ناظم کتب خانہ سعیدیہ مدن پورہ بنارس۔

**تلاش عزیز** میرا لڑکا مسمی عبدالواحد عمر ۱۴ سال رنگ گندمی۔ چہرہ نہ گول نہ زیادہ لمبا۔ قدمیانہ۔ حافظ قرآن مجید خواندگی شرح مائۃ عامل باترکیب۔ جس صاحب کو ملے مجھ کو بذریعہ کارڈ مطلع فرمادیں۔ راقم عبدالعزیز والد عبدالواحد مذکور

(از مسجد اہل حدیث محلہ خندق شہر میرٹھ)

**انجمن اہل حدیث پٹیالہ کا سالانہ جلسہ** ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر کو گماس منڈی متصل جوڑہ ڈوبہ شہر پٹیالہ میں منعقد ہوگا جس میں مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب امرتسری، مولوی محمد صاحب دہلوی، مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی کے علاوہ دیگر علماء کرام بھی اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفیض فرمائینگے۔ اس لئے طالبان حق شامل جلسہ ہوکر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ) طعام وقیام بذمہ انجمن ہوگا۔ بستر حسب ضرورت ہمراہ ضرور لانا چاہئے۔

(خاکسار محمد شفیع سیکرٹری انجمن مذکور)

# اعلان تعطیل!

## آئندہ پرچہ

## بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا

## ناظرین مطلع رہیں

(منیجر اہلحدیث)

**پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس** تعطیلات دیوالی ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ و اتوار امرتسر میں زیر صدارت جناب آنریبل سر ملک فیروز خان صاحب نون ایم۔اے وزیر تعلیم پنجاب منعقد ہوگی جس میں قوم کے مایہ ناز و مقتدر جوانان و بزرگان کرام اپنے گرانمایہ خیالات سے قوم کو مستفید فرمائینگے کانفرنس میں ہندو راجپوت بھائیوں کو بھی دعوت شرکت دی گئی ہے وہ بھی اپنے قیمتی خیالات سے مستفید فرمائینگے۔ (نوٹ) امرتسر میں آپکی رہائش اور کھانے کا انتظام مجلس استقبالیہ کی طرف سے ہوگا (۲) موسم کے موافق بستر ہمراہ لائیں۔ (۳) فوجی اصحاب اپنی وردی ہمراہ لائیں۔ خادمان قوم

ناصر علی خان آف بھروال صدر مجلس استقبالیہ۔ محمد افضل خان ایڈیٹر مسلم راجپوت امرتسر پروپیگنڈہ سکرٹری۔ نصراللہ خان وکیل سکرٹری مجلس استقبالیہ پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس امرتسر۔

**یاد رفتگان** (۱) افسوس اور صد افسوس کہ کیتھداد کے مشہور و معروف و ہر دلعزیز بزرگ منشی عبدالرحمٰن صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ہیضہ میں مبتلا رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم ہمہ صفت بزرگ تھے۔ (محمد ثناءاللہ خریدار نمبر ۱۱۹۱)

(۲) میرے والد ماجد عبدالعزیز صاحب سوداگر چکن آٹھ روز بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم پکے موحد متبع سنت تھے اور کشمیر میں تمام عمر توحید و سنت کی اشاعت کرتے رہے۔

(غمزدہ ڈاکٹر غلام علی محلہ نعلبند پورہ سرینگر کشمیر)

(۳) میرے محترم دوست اور اہلحدیث کے پرانے خریدار منشی عنائت علی صاحب پنشنر ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف ملٹری اکونٹس راولپنڈی وفات پاگئے انا للہ۔ (راقم ناچیز دام ریٹائرڈ اکونٹنٹ راولپنڈی)

(۴) مولوی کریم بخش صاحب پیش امام اہل حدیث چند یوم بخار میں مبتلا رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ۔ راقم عبدالرحمٰن ولد حاجی اللہ میل از کیکڑی اجمیر

(۵) میرے ماموں قاضی ولی محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین محکمہ انہار پنجاب لاہور کی خوشدامن صاحبہ ایک عرصہ کی علالت کے بعد دھورکوٹ ضلع انبالہ میں انتقال کر گئیں۔ (راقم قاضی منظور حسین امرتسر)

(۶) عزیزہ زاہدہ صدیقہ بنت ابراہیم بن مولوی محمد امین صاحب امرتسری ۴½ ماہ کی عمر میں فوت ہوگئی۔ انا للہ!

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

**اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں** تمام خریداروں کی نئی چٹیں طبع ہونیوالی ہیں اسلئے نام مقام ڈاکخانہ وغیرہ میں اگر کوئی تبدیلی کرانی ہو تو صاف خوشخط

ahmadimuslim.de

مجبوب خدا کا مجبوب مدرسہ

# علوم القرآن والحدیث

## واقعہ مدینہ طیبہ حجاز عرب

### کی کیفیت سال پنجم گوشوارہ تفصیل - اسکے خرچ و آمد کی توضیح - عبرتناک واقعات کا بیان - دردمندانہ اپیل

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

برادران حضرات! معزز ناظرین!! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مکمل تفصیلی رودادؔ کا چونکہ ہر شخص مطالعہ کرنے سے گھبراتا ہے اس لئے مدرسہ مدنی کے اجمالی بقدر تفصیلی حالات پر مطلع کرنے کیلئے چند تحریرات درج کی جاتی ہیں تاکہ مخلص بلیہ بزرگان قوم کے مشاہدہ سے معطیان چندہ و امداد کنندگان بنام مدرسہ ہذا کو اپنی رقم کے مصرف خیر یعنی طلبا جیران رسول مقبول پر صرف ہونے کا مزید اطمینان ہو اور دیگر حضرات صاحب دل، عالی ہمم کو اس بہترین صدقہ جاریہ، دربار حبیبؐ خدا کی شرکت میں فی الجملہ رغبت ہو جائے تاکہ مدرسہ کی مالی و علمی اعانت میں گوناگوں ترقی ہو اور ان حضرات کے لئے حرم شریف نبوی رجہاں خود بنفس نفیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں) کی بدولت نیکیوں میں اضافہ ہو اور جیران رسول اکرم میں ان کا ذکر خیر جاری رہے جو زندہ دل حضرات کے لئے حقیقتاً ایک بڑی سعادت ہے۔

عا تحریر عالیجناب حاجی اے محمد حسین صاحب سوداگر (داماد) جناب عالی

مولوی محمد صاحب ڈار ناظم اعلیٰ انجمن تنظیم گوجرانوالہ

مدینہ طیبہ آئے ہوئے آج پورے پندرہ دن ہوگئے ہیں لیکن اتنے عرصہ میں ہی اس مقدس شہر کے باشندوں میں سے باوجود تلاش کرنے کے کوئی اہلحدیث معلوم نہیں ہوا۔ اتفاقیہ ایک جودھپوری دوست کی وساطت سے مولانا احمد دہلوی سے ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی۔ آپ درد دل رکھنے والے مخلص، صاحب علم ہیں۔ آپکے جاری کردہ مدرسہ (مذکورہ) کا معائنہ کرکے دل کو نہایت فرحت ہوئی۔ آپ سے معلوم ہوا کہ پہلے درس تدریس کا مستقل سلسلہ حرم شریف میں قائم تھا لیکن اب مولانا موصوف کی تین چار سال کی متواتر کوشش سے اسکو ایک مستقل مدرسہ کی شکل میں کر لیا گیا ہے جو بحمد للہ بہمہ وجوہ احسن طریقہ پر موجود ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ جس سرزمین سے رشد و ہدایت کا چشمہ پھوٹا اور تمام اطراف و اکناف دنیا کو سیراب کرتا ہوا پھیلا آج تک اس میں کوئی مدرسہ ایسا نہ تھا کہ جس میں ٹھیٹھ اسلام کی صحیح تعلیم ہوتی ہو اور عامل بالحدیث جماعت کے متعلق ہو۔ الحمد للہ! مولانا احمد صاحب دہلوی نے اس مدرسہ کو قائم کرکے محض جماعت اہلحدیث پر احسان ہی نہیں کیا بلکہ اس جماعت کے نورانی چہرے سے اس سیاہ داغ (کہ اہلحدیث کو مدینہ سے تعلق نہیں ہے یہ لوگ مدینہ والے کے دشمن اور بے ادب ہیں وغیرہ وغیرہ) کو مٹا کر مدینۃ الرسول کے انصار مدینہ میں جماعت کو شامل کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔ میں اس مدرسہ میں حاضر ہوا معائنہ کیا اور تمام وہ امور جن کے متعلق میں ذیل میں عرض کروں گا بچشم خود دیکھ کر واپس آیا ہوں۔

(۱) مدرسہ حرم شریف نبوی کے نزدیک ایک کرایہ کے بڑے مکان میں ہے۔ مدرسہ میں پانچ درجہ ہیں جن میں بالترتیب تعلیم دی جاتی ہے اور مدرسہ کا ضبط و نظم بالکل ہند کے کالجوں کے طریقہ پر ہے بلکہ یہاں تک کہ ہر ایک طالب علم کی علیحدہ علیحدہ حاضری اور روزانہ کی تعلیم کی تفصیل رجسٹر میں درج ہوتی ہے۔ مدرسہ حکومت کا منظور شدہ ہے اس لئے اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو جو سند دی جاتی ہے اس پر حجاز عرب کے حضرت شیخ الاسلام صاحب کے دستخط و مہر ہوتی ہے۔

(۲) میں نے آمد و خرچ کے حسابات کا بغور مطالعہ کیا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ ہر جماعت کے طلبہ کو علاوہ درسی کتب وغیرہ کے فی کس کو بلحاظ درجہ کے ایک ریال (ہر) سے تین ریال (درہم) تک دیا جاتا ہے اور طلباء کے لباس قیام وغیرہ ضروریات بشریہ کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہے۔ جس کی نظیر ہند کے سرمایہ دار سکولوں و کالجوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ سب مولانا موصوف فرد واحد کی ہمت و کوشش سعی و خلوص کا نتیجہ اور موصوف کی نیک نیتی اور آپکے پُر جوش تبلیغ سنت نبوی پر ایک واضح بین دلیل ہے۔

(۳) لیکن افسوس آمد کی مدیں ہوا۔ دریوزہ گری کے کوئی مستقل ذریعہ آمد نظر نہیں آیا بلکہ مدرسہ قرضہ کا زیر بار ہے۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ سنی یا ہندی نہاجر جو بریلوی خیالات کے سخت متعصب ہیں اس مدرسہ چشمہ ہدایت کی اشد مخالفت کرتے ہیں اور اسکے جانی دشمن ہیں یہ چیز مجھ راقم الحروف کے اپنے تجربہ میں درقیام مدینہ طیبہ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آچکی ہے اور بیگانے تو تھے جیسے تھے مگر رونا تو اس کا ہے کہ اپنے بھی کسی ذاتی اغراض یا ذاتی عداوت و حسد بغض کی بنا پر ان کی مخالفت کرتے ہیں لیکن آفرین ہے اس شخص بانی مدرسہ شیخ احمد دہلوی کی ہمت پر جو ان چیزوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور وہ بھی اپنی ایک تبلیغی دھن میں لگے ہوئے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ مولانا موصوف کے ہاتھ میں روپیہ نہیں ہے۔ کاش کہ قوم اور جماعت ایسے مخلص زندہ دل کی قدر کرے۔

(۴) آمدنی کا سلسلہ چونکہ محض بھیک مانگنے پر محدود ہے اور وہ بھی قلیل آمد ہندسے جو رقوم آتی ہیں وہ بھی بہت تھوڑی رقم ہے۔ حاجیوں سے جو کچھ ملتا ہے وہ تو قابل ذکر ہی نہیں۔ کیونکہ اول تو اہل حدیث بہت کم آتے ہیں جو آتے ہیں

ahmadimuslim.de

ان کو معلوم بھی نہیں ہونے دیا جاتا کہ یہاں کوئی مدرسہ اہل حدیثوں کا بھی ہے جن اصحاب نے مدرسہ کی امداد کی وہ بھی قلیل اقل ہے۔ یہ ہے حمیت اور دردِ دل اور تبلیغ کا شوق جو ہمارے اہل حدیث بھائیوں کو اس مدرسہ سے ہے جو کہ تمام حجاز عرب میں یکتا اکیلا مدرسہ ہے۔ غیرت کا مقام ہے کہ ہماری بغل کے ہمارے بھائی (بعض افراد ہم میں سے رکسی ذاتی کاوش کی وجہ سے) اس بہترین مدرسہ کے وجود مسعود کا ہی سرے سے انکار کرتے ہیں یا نیم آوازے اپنے حلقہ اثر میں اس کی امداد سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ انا للہ!

(۵) مدرسہ کا کتب خانہ دیکھا جس میں درسی کتب موجود ہیں ہر ایک چیز کا حساب من وعن موجود ہے۔ ہر ایک کارگذاری کی تفصیل ہر ایک کے سامنے پیش کرنے کو مدرسہ تیار رہتا ہے۔

(۶) ارکان مدرسہ بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ خزانہ کا صندوق مدرسہ میں رہتا ہے اس کی چابی خزانچی کے پاس رہتی ہے۔ جو صاحب چاہیں تو ہر وقت آمد و خرچ کے رجسٹر کی مطابقت خزانہ سے کر سکتے ہیں۔

(۷) چونکہ اس مدرسہ کی کارگزاری میں نے بچشم خود دیکھی ہے لہذا اپنے اہل حدیث بھائیوں اور انجمن ہائے اہل حدیث سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس دینی تبلیغی ادارہ کی حوصلہ افزائی کریں اور ہر ممکن طریق سے اس مدرسہ کے جاری رکھنے میں کوشاں رہیں اور ہر ایک تدبیر سے اس کی استعانت فرما کر اپنے انسانی، دینی اور تبلیغی واشاعتی فرض سے سبکدوش ہوں اور ساتھ کے ساتھ عند اللہ تعالیٰ ماجور اور عند الرسول الکریم سرخرو ہوں۔ والسلام علیکم۔

احقر العباد ابی محمد حسین خلف میاں غلام محمد صاحب ٹرنگ مرچنٹ ریلوے بازار۔ گوجرانوالہ پنجاب۔

## تحریر عالیجناب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مفتی سرحد پشاور

"میں نے مدرسہ علوم القرآن والحدیث کو دیکھا۔ اسم بامسمیٰ پایا۔ فی الحقیقت مدرسہ میں علوم دینیہ کے متعلق جو نصاب زیر تعلیم ہے وہ بغایت انفع ہے اساتذہ مدرسہ محنتی و شفیق ہونے کے ساتھ اپنے درجہ تعلیم کی بہترین قابلیت رکھتے رہیں۔ طلبہ شہر مقدس کے اور بیرونجات مدینہ کے جو عرب ہیں بڑی محنت و شوق کے ساتھ آکر تحصیل علم کر رہے ہیں۔

(۲) میں نے کئی دفعہ ہر طبقہ کے طلباء سے امتحاناً بھی بعض مسائل پر گفتگو کی ماشاء اللہ ذہین اور قابل پایا۔ بعض اساتذہ مدرسہ کے ساتھ تو کئی دن تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ درحقیقت قابلیت و حسن تخاطب و آداب بیان کی جو وصف اور خوبی ان میں دیکھی ہے وہ دوسروں میں کم دیکھی گئی ہے۔

(۳) مہتمم مدرسہ جناب مولانا شیخ احمد صاحب دہلوی نہایت خوش خلق و متدین و دردِ دل رکھنے والے انسان ہیں۔ مدرسہ کا تمام انتظام انکی حسن تدبیر کا بین ثبوت ہے۔

(۴) مدرسہ اور مہتمم صاحب کا نصب العین محض تعلیم ہی نہیں بلکہ بلا تفریق کے صرف ٹھیٹھ اسلام کی صحیح نشر و اشاعت اور تبلیغ ہے اور اس اسلامی مفاد کے مطابق غیر مسلم قوموں کے سامنے ان کی زبانوں میں بوجہ احسن فرائض اسلام کی تبلیغ کو سرانجام دینا اور مسلم قوم کی تساہل فی العمل و غافل جماعت کو جگانا تمام حجاز مقدس میں صرف اسی مدرسہ کا حقیقی نصب العین ہے۔

(۵) اسلامی تبلیغ کے خواہان اور اصحاب خیر و ثروت و جاہ کو چاہئے کہ شہر مقدس دیار حبیب کے اس مدرسہ کی اعانت میں ہر طرح سے مالی نقدی امداد فرما دیں کیونکہ اس اہم مقصد و عظیم الشان تبلیغ کے لئے دربار مصطفوی کی شان و شوکت کے مطابق تمام اہل اسلام کی امداد و ہمدردی کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مقدس سرزمین میں اہل اسلام کی اس قلیل معروض وجدوجہد کو بیش از بیش بارآور فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۶) میں خود بھی انشاء اللہ تعالیٰ حتی الوسع اس مدرسہ کی امداد و اعانت سے دریغ نہ کروں گا۔ فقط والسلام علیکم۔

کتبہ عبدالرحیم پوپلزئی (مفتی سرحد) پشاور۔ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

### تفصیلی گوشوارہ

### اور مدرسہ کے خرچ و آمد کی توضیح

اس گوشوارہ کو ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کر کے امید کی جاتی ہے کہ مخلص، دردمند، بہی خواہ قوم و ملت اس کو بنظر اخلاص و ترقی مدرسہ ملاحظہ فرمائیں گے اور جو جو باتیں قابل اصلاح معلوم ہوں یا اگر کوئی بات قابل استفسار ہو تو براہ کرم بذریعہ تحریر خدام مدرسہ کو مطلع فرما دیں تاکہ اس کے مطابق اصلاح کی جاوے یا تشفی بخش جواب عرض کیا جاوے۔

واللہ المعین و بہ نستعین۔

**خط و کتابت کا پتہ یہ ہے:-**

**شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ**

**(حجاز عرب)**

ahmadimuslim.de

## تمام سال کی کل آمدنی ماہوار اور کل خرچ ماہواری کا تفصیلی بیان از شوال ۱۳۵۳ھ تا رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ

| نمبر شمار | نام ماہ و سنہ | کل آمدنی جو کل ماہ میں ہوئی | کل خرچ جو اس ماہ میں ہوا | باقی بعد اخراجات | خرچ زائد از آمدنی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شوال ۱۳۵۳ھ | ۱۱۸ | ۴۰۶ | - | ۲۸۸ | اس رقم خرچ میں سے ما عہ سالانہ امتحان و انعامات طلبہ کا خرچ ہے اور وعہ تنخواہ سفیر مدرسہ ۲ ماہ و سفر خرچ باقی رقم تنخواہ مدرسین اور وظائف طلبہ ہیں۔ |
| ۲ | ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | ۱۲۱۲ | ۲۱۸ | ۹۹۴ | - | یہ رقم مدرسین کی تنخواہ و طلبہ کے وظائف ہیں۔ |
| ۳ | ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ | ۶۵۹ | ۳۵۰ | ۳۰۹ | - | اس رقم میں سے ما عہ خصوصی مصارف مع تنخواہ سفیر مدرسہ و سفر خرچ وغیرہ |
| ۴ | محرم الحرام ۱۳۵۴ھ | ۲۴۳ | ۴۶۶ | - | ۲۲۳ | اس رقم میں سے ما للعہ مدرسہ کے مکان کا سالانہ کرایہ ہے۔ |
| ۵ | صفر ۱۳۵۴ھ | | ۳۷۳ | - | ۳۷۳ | اس رقم میں سے ۱۳۹ درسی کتب کی قیمت ہے اور ما لعہ ناظم مدرسہ کا سفر خرچ جو ان کا ماہ صفر میں جلالۃ الملک نصرہ اللہ کی خدمت میں مدرسہ کے خاص کام کیلئے جانا ضروری تھا۔ جس کی تفصیل دفتر میں موجود ہے۔ |
| ۶ | ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | ۱۱۶ | ۲۳۸ | - | ۱۲۲ | تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ |
| ۷ | ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | ۴۲ | ۲۷۶ | - | ۲۳۴ | اسمیں سے للعہ تپائیاں وغیرہ اور باقی تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ |
| ۸ | جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | - | ۲۲۳ | - | ۲۲۳ | تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ |
| ۹ | جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | - | ۲۲۲ | - | ۲۲۲ | تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ |
| ۱۰ | رجب ۱۳۵۴ھ | - | ۲۲۵ | - | ۲۲۵ | تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ |
| ۱۱ | شعبان المعظم ۱۳۵۴ھ | - | ۲۲۵ | - | ۲۲۵ | تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ |
| ۱۲ | رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ | - | ۲۸۹ | - | ۲۸۹ | رمضان شریف کی وجہ سے طلباء کو کچھ زیادہ دیا گیا۔ |

نوٹ: اس نقشہ کو بغور ملاحظہ فرمایئے کہ آمدنی کے خانہ میں پورے چھ ماہ آمدنی نہیں ہوئی اور خرچ برابر سال کیلئے ہونا چاہئے۔

## گوشوارہ تفصیلی تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء وغیرہ ماہواری نمبر ۳

| نمبر شمار | خرچ بنام | ماہوار | تمام سال میں باآخر وقت ملازمت تک کسقدر رقم دیگئی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ محمد سلطان البخاری | ۲۰ | ۲۴۰ | چونکہ ہندی روپیہ بجائے ۳۲ قرش کے اس سال ۱۶ قرش ہوگیا جس سے مدرسہ کو مالی نقصان پہنچا لہٰذا علیہ اس سال تنخواہ و وظائف میں بلحاظ مدرسہ کی مالی حالت کے تخفیف کرنی پڑی تو بعض مدرسین نے اس تخفیف کو قبول نہ کیا اور مدرسہ سے الگ ہوگئے اس لئے نمبر ۲ و ۴ کے مدرس صاحبان کو مقرر کیا گیا یہ حضرات مہاجرین میں سے ہیں اور علمی حیثیت سے نہایت اچھے ہیں۔ |
| ۲ | شیخ زاہد الشامی | ۲۰ | ۲۴۰ | |
| ۳ | شیخ محمد حرکان المدنی | ۱۶ | ۱۶۳ | |
| ۴ | شیخ عبدالمجید المدنی | ۲۰ | ۲۴۰ | |
| ۵ | شیخ حسن المدنی | ۱۵ | ۱۸۰ | |
| ۶ | تین طلباء جماعت پنجم فی کس للعہ | ۲۴ | ۲۸۸ | |
| ۷ | سات طلبہ جماعت چہارم فی کس عہ | ۳۵ | ۴۲۰ | |
| ۸ | چار طلبہ جماعت سوم فی کس عہ | ۸ | ۹۶ | |
| ۹ | بیس طلباء جماعت اول و دوم فی کس عہ | ۲۰ | ۲۴۰ | |
| ۱۰ | دس طلبا جماعت اول فی کس ۸ر | ۵ | ۶۰ | |
| ۱۱ | کاتب مدرسہ | ۳۵ | ۴۲۰ | |
| ۱۲ | بواب مدرسہ | ۵ | ۶۰ | |
| ۱۳ | پانی مٹی کا تیل مدرسہ کے لئے | ۵ | ۶۰ | |
| ۱۴ | خرچہ ڈاک | ۵ | ۶۰ | مدینہ طیبہ سے ہند کے لئے فی خط ۸ قرش کے ٹکٹ لگتے ہیں اور عہ ۱۶ قرش کا ہے۔ |
| ۱۵ | خادم مدرسہ | ۳ | ۳۵ | |
| | میزان کل خرچہ | ۲۳۶ خرچ ماہواری | ۲۵۳۱ خرچ سالانہ | |

## توضیح بیان

یہ ہے سال رواں یعنی پانچویں سال کی مجموعی آمدنی اور مجموعی اخراجات کا گوشوارہ امکانی وضاحت اور لازمی تفصیل کے ساتھ جو کہ ماہ شوال سنہ ۵۳ سے جمادی الاول ۱۳۵۴ھ تک کی کل آمدنی ۲۳۹۰ روپیہ ہے اور تمام خرچ ماہ شوال سنہ ۵۳ سے جمادی الاول ۱۳۵۴ھ تک ۲۵۵۱ روپیہ ہے۔ اب اگر باقی چار ماہ جمادی الثانی و رجب و شعبان و رمضان المبارک میں کچھ آمدنی آئی تو بہتر۔ فللہ الحمد والشکر۔ ورنہ اس مذکورہ آمدنی ۲۳۹۰ ...

کو رمضان المبارک تک پورے سال بھر کی آمد تصور کرنا چاہئے اور اسکے مقابل میں خرچ بھی آخر سال ماہ رمضان شریف تک ۳۵۲۱ ،،، یعنی روپیہ ہے تو موجودہ آمد ۲۳۹ ،،، حالف روپیہ اور موجودہ خرچ ۵۲۱ روپیہ کے حساب سے ۳۰ ،،، روپیہ کی کمی ہوئی۔ یعنی یہ رقم آمد سے زائد خرچ ہوئی۔

اس واضح گوشوارہ جو تنخواہ مدرسین وظائف طلباء ماہواری پر مشتمل ہے اسکے ہر خانہ خرچ کو بغور بنظر انصاف و اخلاص ملاحظہ کیا جاوے تو اس سے مخلص ناظرین پوری طرح ضروریات مدرسہ کے ہر ہر پہلو پر نظر عمیق و تدبر اور دور اندیشی ڈال کر اس کے تمام مالہ و ماعلیہ کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حجاز عرب جیسے جزیرہ منقطعہ اور بعید از وسائل تمدن و معیشت اور ایسی ناگفتہ بہ افلاس و تہیدستی کی حالت میں تعلیمی و عملی ترقی و نجاح کے لئے کس قدر مالی استعداد اور اعلیٰ سے اعلیٰ قابل با اخلاق، مخلص، بردبار، جفاکش اساتذہ و معلمین کی اشد ضرورت ہے اور جب تک مدرسہ وسعت و فراخدلی سے اساتذہ اور مدرسین کی احتیاجات بشریہ کے پورا کرنے کا ذمہ دار نہ بنے گا اس وقت تک ان کا حسب دلخواہ بکمال قابلیت و لیاقت میسر ہونا مشکل ہے۔ بھلا خیال تو فرمایئے! کہ حجاز جیسے ملک میں ان جاں نثار فدائیان تبلیغ کی ضروریات بشریہ کے لئے دس، پندرہ، بیس روپیہ پورے تیس دن تک مع اہل وعیال کے کس طرح کافی ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اسی طرح طلباء کے وظائف بھی قابل غور ہیں جبکہ ان کو چاروں طرف سے بنظر حقارت دیکھا جاتا ہے اور ان کو وہابی، لامذہب، غیر مقلد مشہور کر کے اُن کی ہر قسم کی آمد صدقہ خیرات سے ان کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں ایسے جان نثار طلبہ کی ضروریات بشریہ کا پورا کرنا بھی مدرسہ کے ذمہ واجب ہے۔

پس ہمدردان قوم و ملت، جاں نثاران اسلام و فدائیان دربار مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم اگر غور فرمائیں گے تو ان کا روشن ضمیر اور منور دل یہی کہیگا کہ اپنے مقاصد، ایسے زمانہ، ایسے ملک و شہر میں یہ معمولی ڈھائی سو رقم جو پکین اشخاص خدامانِ دین اسلام پر تقسیم کی جاوے تو کم ہی نہیں بلکہ بہت کم ہے

## اہل حدیثوں کیلئے عبرت ناک سبق

ایک صاحب نامی ابراہیم حاجی ولی موتی والہ مدیر میمن چیمبر آف کومرس بمبئی نمبر ۳ حج کر کے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لئے آئے تو اس مدرسہ میں بھی تشریف لائے اور مدرسہ کا معائنہ فرما کر انکو بہت خوشی ہوئی۔ مدرسہ کی تعریف میں ایک تقریظ بھی رجسٹر مدرسہ پر اپنے ہاتھ سے لکھی اور ۵۰ روپیہ مدرسہ کو دیئے۔ آیندہ امداد کرنے کا پختہ وعدہ بھی فرمایا اور چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد پھر مدرسہ میں تشریف لائے اور کہنے لگے مجھ کو معلوم نہ تھا کہ یہ مدرسہ اہل حدیث کا ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو میں ایک پیسہ تک بھی نہ دیتا۔ لہٰذا وہ میرے ۵۰ روپے واپس کر دیں اور یہ اپنی رسید چندہ لیجئے اور رجسٹر کی میری تقریظ کو طبع نہ کرایا جاوے بلکہ میرے سامنے اس پر قلم پھیر دی جاوے۔

**شہادت۔** اس واقعہ کے وقت حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی اور حاجی تاج الدین صاحب ٹھیکیدار میوہ منڈی امرتسر اور جناب حاجی محمد یعقوب صاحب سیکرٹری انجمن ترغیب الصلوۃ چوک لوہگڑھ امرتسر موجود تھے۔

(۲) یہاں کے مدرسوں کا دستور ہے کہ جب معلم حجاج کو لاکر مدرسہ میں چندہ دلوائے تو فی روپیہ ۴ر ان کو دیتے ہیں۔ بعض مخلصین نے اس مدرسہ کے لئے بھی کوشش کی حتےٰ کہ فی روپیہ ۸ر دینے پر بھی مگر کسی نے اس پر عمل نہ کیا اور صاف کہا کہ اہل حدیث کے مدرسہ میں ایک پیسہ تک کی امداد کرانا روا نہیں سمجھتے۔

(۳) بہاول پور کے نواب صاحب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور دس ہزار روپیہ صرف مدینہ شریف میں تقسیم کیا۔ لیکن آپ نے اس مدرسہ میں ایک پیسہ تک کی امداد نہیں کی۔ حالانکہ ان کے منیجر سیّد نذیر علی شاہ صاحب اور ان کے شاعر حفیظ جالندہری صاحب مدرسہ میں تشریف لائے اور معائنہ کیا اور نواب صاحب سے اس مدرسہ کا ذکر خیر کرنے کا وعدہ بھی فرمایا اور ایک تقریظ بھی اپنے ہاتھوں سے رجسٹر مدرسہ پر تحریر کی۔ جس کے ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"میں نے اور میرے محترم دوست منیجر سید نذیر علیشاہ صاحب نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا۔ یہ مدرسہ مولانا احمد صاحب دہلوی کی تنہا کوشش کا ایک ممتاز نشان ہے۔ پانچ سال میں ایک لائق فرد جو کچھ کر سکتا ہے وہ اس مدرسہ کے ساز و سامان و انتظام و تعلیم سے ظاہر ہے ہمارے سامنے دو لڑکوں نے جو قرآن کے حافظ ہیں نہایت تجوید اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کی۔ ایک لڑکے نے عربی اشعار پڑھے۔ ایک نے عربی میں تقریر کی۔ ماشاء اللہ اہل عرب کی زبان و لسان کا کیا کہنا یہ ان کا حصہ ہے اور اس پر مولانا موصوف کی کوشش سونے پر سہاگہ ہے۔ الخ ۱۷ ذیقعد ۵۳ھ

ابو الاثر حفیظ جالندہری"

لیکن ان حضرت نے پھر پلٹ کر کچھ خبر ہی نہ لی۔ اور کیوں لیتے؟ جبکہ وہاں یہ شرط بھی ہو؟ ؎

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو ✽ ہر اک اصل میں فرع میں ہم زباں ہو
حریفوں سے انکے بہت بدگماں ہو ✽ مریدوں کا انکے بڑا مدح خواں ہو

گر ایسا نہیں ہے تو محروم زر ہے
نوابوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

(۴) نواب صاحب کے ہادی و رہبر مولوی غلام محمد گھر نوی پروفیسر جامعہ بہاولپور بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے ایک دن مجھ کو حرم شریف میں بعد عصر بیٹھے ہوئے دیکھ کر نہایت خوشی سے سلام کیا۔ میں نے بھی نہایت احترام کے ساتھ جواب دیا۔ دو قدم چل کر جب آپ کو میرا اہل حدیث ہونا معلوم ہوا تو مولانا موصوف نے واپس ہو کر مجھ کو مخاطب کیا کہ میں اپنا سلام واپس لیتا ہوں۔ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ آپ اہل حدیث ہیں۔ اللہ اکبر ؎

یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

(۵) نواب صاحب حیدر آباد دکن کی والدہ محترمہ اور بیوی صاحبہ کا مدینہ طیبہ میں ہمارے مدرسہ کے قریب ہی ڈیرہ تھا۔ لیکن ان کے فیض سے بھی یہ مدرسہ محروم رہا۔

(۶) اسی طرح جو بڑے بڑے تجار و رؤسا، امیر کبیر مدینہ طیبہ تشریف لاتے ہیں وہ بھی اس مدرسہ میں کسی قسم کی امداد نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کو اہل حدیث سے بدظن کیا جاتا ہے۔

**ان واقعات سے مقصد** کسی کا شکوہ و گلہ کرنا نہیں بلکہ اپنی جماعت اہل حدیث کو جگانا اور متنبہ کرنا ہے کہ آپ کے اس مدرسہ میں سواء آپ کے اور کوئی امداد نہیں کرتا اور مدینہ طیبہ میں جبکہ اپنی جماعت دھنیال لوگ نہ ہوں بلکہ مخالفین ہی کی بھرمار ہو اور مخالفت بے تمیز کا شور و شر ہو اور جہاں چاروں برادران مذاہب کا عروج اور پانچویں برادران یوسف بھی موجود ہوں اور ساتھ اس کے آمدنی کے کوئی مستقل، قابل اطمینان وسائل بھی نہ ہوں اور اس پر لطف یہ کہ جماعت کی توجہ بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں و ایسی جگہ میں دار العلوم قائم کرنا اور تبلیغی کام کو عملی جامہ پہنا کر میدان میں لا کھڑا کرنا اور پانچ مدرسین اور پچاس طلباء کا خرچہ حجاز جیسے ملک میں جہاں کے اخراجات و اشیاء کی گرانی اظہر من الشمس ہے اٹھانا کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ یہ بڑے جگر و تحمل و استقلال و صبر کا مقام ہے۔ اللهم انصرنا وارزقنا من عندك بفضله وكرمه۔

پس ان تمام امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو ہر سمجھدار یہی فیصلہ کریگا کہ ایسی جگہ اور ایسی حالت میں مدرسہ ہذا کو اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کیسی کیسی دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کرنا پڑ رہا ہے اور اس مدرسہ کو کس اقتصادی پہلو پر اور کن تدابیر سے چلانا پڑتا ہے۔

اس لئے خدام و اراکین مدرسہ اپنے تمام مخلص و ہمدرد بھائیوں باہمت اور صاحب دولت و ثروت ہستیوں، خدا تعالےٰ و رسول کریم کی راہ میں مال و جان، عزت، آبرو سے دریغ نہ کرنے والے حضرات اپیل کرنے، توجہ دلانے، اعانت امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور اس دینی ملی علمی خدمت جو مدینۃ الرسول دربار مصطفوی میں انجام پا رہی ہے کیوں نہ خصوصیت سے اس کو دوسری تمام خدمتوں پر ترجیح دینے کی تاکید اکید کریں۔ جبکہ یہ دینی، علمی، قومی مدرسہ ایک ایسے عظیم الشان مقدس مرکز میں ہے جہاں دنیا بھر کی اسلامی جماعتیں جمع ہوتی ہیں۔ جو مختلف مزاج مختلف طرق و مذاہب کے رنگ میں رنگی ہوئی ہوں تو ان کو سنت نبوی کے رنگ میں رنگنے کے لئے ایک ویسے ہی عظیم الشان دائرہ کی ضرورت ہے اور یہ اتنا بڑا دائرہ بلا ساتھ دیئے قوم کے انجام نہیں پا سکتا یَالَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ۔

**یہ ایک حقیقت** اور عین مقام و حال کے مناسب ہے کہ اس وقت ایسے موقع پر ایسی مقدس جگہ، ایسے کام و تبلیغ میں مدرسہ ہذا کا ہاتھ بٹانا اس کے کار خیر میں شمولیت حاصل کرنا گویا کہ جنگ بدر کے ثواب عظیم کی طرح نیکیوں سے مال و مال ہونا ہے اور ابتداء اسلام میں انصار مدینہ کی طرح ایک ایک کے بدلے لاکھوں در لاکھوں کے ثواب کبیرہ سے مشرف ہونا ہے واللہ الموفق۔

پس اسی مدینۃ الرسول میں جنگ بدر کے ثواب اور انصار مدینہ کی قربانیوں کی یادگار کو پھر زندہ کرنے والو۔ اٹھو! آئیے اس مدرسہ میں دل کھول کر امداد کیجئے اور اپنے عزیز، اقارب، رشتہ دار، دوست احباب کو بھی موقع مناسب پر بہت زور سے توجہ دلائیے اور الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ کی بشارت دُمَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ کا تمغہ سعادت اور حرم شریف نبوی کی باقیات صالحات کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ بلکہ جنت الفردوس اور رفاقت نبی کریم کا سودا ہے۔ وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔

**قابل توجہ اہل علم و فضل** مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کو کتب درسیہ احادیث و تفاسیر وغیرہ کی کثیر تعداد میں سخت ضرورت ہے اور کثرت طلباء کی وجہ سے ان کی احتیاج روز افزوں رہے گی۔ ابھی تو ایک کتاب میں دو دو طالب علم شریک ہیں۔ آگے چلکر ہر کتاب میں تین تین یا چار چار طلبا کو شریک ہونا پڑیگا۔ اس لئے صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات کے متلاشیوں کو اس طرف بہت کافی اور لازمی توجہ فرمانے کی خاص طور پر اشد ضرورت ہے خاصکر وہ حضرات جو اپنے یا کسی دوست احباب کے کتب خانہ کو وقف کرنے کے لئے بہترین جگہ تلاش کرتے ہیں ان کو مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ سے اور کوئی بہتر جگہ نہیں ملے گی جو شفیع المذنبین علیہ السلام کے

---

۱؎ اس وقت میرے پاس جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پروپرائٹر ایم۔ اے۔ مجید اینڈ کو مبارک پورہ سیالکوٹ و جناب حاجی شیخ احمد الدین صاحب نٹ بال میکر سیالکوٹ و جناب مولوی علی اکبر صاحب ضلع گوجرانوالہ موجود تھے۔

ahmadimuslim.de

حرم محترم اور آپ کے پڑوس میں بیٹھ کر اس کتب خانہ کو ایک جماعت علماء و طلباء پڑھیں پڑھائیں اور مستفید ہوں اس پر ایک لحہ کے لئے غور کیا جاوے تو اچھی طرح واضح ہوگا کہ یہ نعمت غیر مترقبہ جس طرح سے بھی ممکن ہو ہاتھوں ہاتھ لے لی جاوے۔

کتب اسماء الرجال، اصابہ، استیعاب، تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب وغیرہ کی سخت اور اشد ضرورت ہے جو مدرسہ ہذا کے پاس نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ کتب احادیث و تفسیر جو غیر درسی ہیں۔ مثل مستدرک، حاکم، سنن بیہقی، دارقطنی، تفسیر نواب صدیق حسن مرحوم عربی وغیرہ کی احادیث کے طرق دیکھنے کے لئے ضرورت رہتی ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ ہر اہل علم و فضل اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی زیادہ اپنی یا اپنے دوست احباب کو ترغیب دے کر مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کے نام وقف کر کے ایک ایک کے بدلے حرم شریف کی بدولت ہزاروں، لاکھوں کتاب دینے کے اجر عظیم سے ہمیشہ کے لئے باقیات صالحات سے مالا مال ہونگے۔ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ۔

## مدرسہ ہذا کو ذاتی مکان کی اشد ضرورت ہے

قال اللہ تعالیٰ۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔

مدرسہ کا ذاتی مکان ہونا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ہونے پر مدرسہ کی ترقی کا دارومدار ہے اور مدرسہ کے بقاء و عروج کے لئے ایک مستحکم قلعہ ہے اور اسی کے وجود مسعود میں مدرسہ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ اس لئے تمام ان حضرات سے جو صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات کے دلدادہ و فریفتہ ہیں اور ہر وقت موقع مناسب منتظر رہتے ہیں اور خداوند کریم و رسول مقبول کی راہ میں جان و مال سے دریغ نہ کرنے والے حضرات مخلصین، عالی ہمم سے اپیل ہے کہ آپ اپنے (یا عزیز اقاربوں کے) خالص مال سے بقعہ طاہرہ دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ ھذا کے نام ایک وسیع مکان خرید کر وقف کر دیں یا کم از کم اس کے لئے زمین کا ایک کافی قطعہ مہیا کر دیں تو پھر اس موجودہ قطعہ زمین پر تعمیری مسئلہ کو حل کرنے کے لئے باہمت حجاج مخلصین کی نظر میں کافی ہیں جو مدینۃ الرسول میں پہنچ کر ان کے دلوں کو انصار مدینہ کی یادگار تازہ کر دیتی ہے۔

یقین جانئے! کہ برادران مذاہب کی کرمفرمائی کی بدولت ہمیں کافی رقم کا ہر سال زیر بار ہونا پڑھتا ہے کیونکہ یہ لوگ آپس میں مل ملا کر صاحب مکان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کرایہ پر مکان نہ دے اگر دے تو چوگنے کرایہ پر دے اور خواہ مخواہ کسی شخص کو کرایہ زیادہ دینے پر کھڑا کر دیتے ہیں اور ہر سال آئے دن ہی کشمکش اور تبدیلی مکان کی مصیبت رہتی ہے جو ترقی مدرسہ کیلئے سد راہ ہو رہی ہے۔ اگر آپ حضرات اس مصیبت کے مَا لَہٗ وَمَا عَلَیْہِ کو بغور ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کا روشن ضمیر اس کا حامی ہوگا کہ واقعی مدرسہ کے لئے ذاتی مکان کا ہونا اس کے اہم مقاصد اور اشد ضروری دینی خدمات میں سے ہے۔

اور جب کہ یہ ایک قومی، دینی مقدس مرکز اسلام کا کام ہے تو اے ہمدردان قوم و ملت و فدائیان دربار رسول علیہ السلام ہم آپ سے اپیل کرنے، توجہ دلانے امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور کیوں نہ خصوصیت سے اس اہم ضروری دینی خدمت کو دیگر خدمات پر ترجیح دینے کی تاکید کریں جبکہ آپ کی امداد یا وقف شدہ کی تحویل اس بقعہ طاہرہ و سرزمین مقدس کے مدرسہ میں صرف ہوگی جہاں خود بنفس نفیس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں جو آپ کے روپیہ سے بنا ہوا مکان دربار شفیع المذنبین کے زیر سایہ واقع ہو جس میں غریب مسکین یتیم ننھے ننھے بچے جیران رسول مقبول کی تربیت و تعلیم ہو تو کس قدر برکت و افزونی دینی و دنیاوی ظہور پذیر ہوگی؟ اور کیا کچھ موجب اجر و ثواب اور حصول خیر و برکت اور باعث قرب الٰہی ہوگا اور کس قدر خوشنودگی شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوگی سبحان اللہ مبارک ہوان باہمت ہستیوں کو اور بشارت ہو ان مخلصین حضرات کو جو اس ذخیرہ آخرہ کو ہاتھوں ہاتھ خرید کریں مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ۔

## شکریہ ہمدردان قوم و ملت

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرِ اللّٰہَ

یہ مدرسہ اور اس کے اراکین و خدام خصوصیت سے ان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس دینی علمی درسگاہ کی امداد و اعانت و چندہ اپنی طاقت و حیثیت کے مطابق فرماتے رہتے ہیں اور وہ حضرات جو وقتاً فوقتاً بکمال اخلاص و محبت اس مدرسہ سے دلچسپی لیتے اور اس کی خشک کھیتی کو مالی امداد سے سیراب کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ جَزَاہُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا وَّبَارَکَ فِیْہِمْ۔ ایسے تمام حضرات کے لئے ہم اراکین و خدام مدرسہ پر واجب اور ضروری ہے کہ علاوہ شکریہ کے ان کے لئے فلاح دارین، حصول مقاصد دینی و دنیاوی صحت و سلامتی و ترقی درجات و رزق و اولاد صالحہ کی دعا کریں اور حرم شریف میں روضۃ من ریاض الجنۃ کے اندر دعا کی جاوے اے مُجِیْبَ الدَّعْوَات قبول فرما۔ آمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ۔

## عظیم الشان یادگار

وہ حضرات جو اپنے نام اور اپنی یادگار کو ہمیشہ کے لئے جیران رسول کریم، دربار شفیع المذنبین میں زندہ رکھنے کی نعمت عظمیٰ سے مشرف ہونا چاہتے ہیں تو وہ بہت جلد عنوانات (یعنی قابل توجہ اہل علم و فضل اور مدرسہ ہذا کو ذاتی مکان کی ضرورت) کو بغور ملاحظہ فرما کر ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ جب وہ اس اہم دینی خدمت کو انجام دیں گے تو مدرسہ ہذا ان حضرات کے نامی

اسم گرامی کو مع القاب کے ایک پتھر پر لکھوا کر مدرسہ کی عبارت میں نصب کرادے گا تاکہ جملہ مسلمانان عالم اور آنے والی نسلیں ان حضرات کی اس مالی قربانی و یادگار کو دیکھ کر ان کو دعا خیر سے یاد فرمایا کریں۔
وَاللہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ وَلِیُّ الْاُمُوْرِ وَھُوَا لمُوَفِّقُ وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ۔

## سالانہ امتحان اور مزید اطمینان

### کے لئے

### حکومت حجاز کے دو ذمہ دار اعلیٰ افسران کی شہادت و تصدیق

| عربی | خلاصہ اُردو میں |
|---|---|
| بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقد زرت مدرسۃ علوم القرآن والحدیث بالمدینۃ المنورۃ لموسسہا العالم السلفی الشیخ احمد اللہ دھلوی فراقنی ما رأیتہ فیہا من نشر العلم الصحیح وبث الثقافۃ الدینیۃ اللائقۃ بھذہ البلدۃ المقدسۃ کما راقنی ما رأیتہ من نشاط الطلبۃ وجد المدرسین ولقد رائیت من حسن نظامہا وترتیب علوم التفسیر والحدیث والمصطلح والتوحید ما ثلج صدری وجعلنی مطمئنا علی ان ھذہ المدرسۃ وحیدۃ فی بابھا وانشاء اللہ تعالیٰ سیکون لھا اثر حسن ومستقبل عظیم بعون اللہ تعالیٰ وان ھذہ المدرسۃ ستکون انشاء اللہ تعالیٰ حسنۃ من حسنات جلالۃ الملک المعظم نصرہ اللہ تعالیٰ وان یوفق جمیعا لما یحب ویرضا آمین۔ ۲۰ شعبان ۱۳۵۳ھ<br>رئیس قضاۃ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ<br>(مہر) عبد اللہ بن حسن<br>آل شیخ رح | مدرسہ علوم القرآن والحدیث کے طلبا کی تعلیمی اجتہاد و کوشش نے مجھ کو بہت مسرور کیا جو حقیقتاً یہ مدرسہ بلاد مقدسہ کی شان کے لائق ٹھیٹھ اسلام کی خدمت و تبلیغ کر رہا ہے اور مدرسہ کے نصاب و حسن نظام نے مجھ کو ہر طرح مطمئن کر دیا ہے کہ انشاء اللہ اس مدرسہ کے نتائج حسنہ اور اسکا مستقبل عظیم اسکو منزل مقصود تک پہنچا ئیگا بعون اللہ تعالیٰ |

| عربی | خلاصہ اردو میں |
|---|---|
| زرت مدرسۃ علوم القرآن والحدیث التی ھی تحت ادارۃ العلامۃ الشیخ احمد اللہ دھلوی المحترم وامتحنت التلامذۃ واحدا بعد واحد فوجدتہم قد اجادوا فھم علوم القرآن والتفسیر واتقنوا فھم الاحادیث والتوحید وباقی الدروس | مدرسہ علوم القرآن والحدیث کے طلباء کا یکے بعد دیگرا امتحان لیا ان کو تعلیم میں بہت بہتر پایا۔ خدا تعالیٰ ان کو زیادہ شوق اور |

المقررۃ فی ھذہ المدرسۃ فجزاھم اللہ خیرا ورزقھم العمل بما علموا ولا شک ان مدیرھا لا یزال یراقبھم مراقبۃ تامۃ وانہ مجد ومجتھد فی خدمۃ ھذہ المدرسۃ لتکون کلمۃ اللہ العلیا وانی اتمنی لھا مستقبلا سعیدا یمونا وارتفاعا وشانا حتی تتم مقاصد ھذہ المدرسۃ التی ھی وحیدۃ فی بابھا بالحجاز واللہ ولی التوفیق۔ ۱۲/۵/۱۳۵۴ھ
القاضی المستعجلۃ بالمدینۃ المنورۃ
مہر
سلیمان عبد الرحمن العمری

عمل کی توفیق بخشے۔ میں امید بلکہ یقین کرتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ ناظم مہتمم صاحب کی جد و جہد سے ایک نہ ایک دن یہ مدرسہ اپنے مقاصد میں عروج کا میابی حاصل کریگا جو تمام حجاز میں اپنی خود نظیر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## سفیر مدرسہ مدنی

مدرسہ ہذا کی طرف سے جناب مولانا حافظ عبد الرحمن صاحب آزاد دہلوی جہاں جہاں پہنچیں وہاں کے حضرات اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مدینۃ شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ کے لئے کافی امداد دیں۔ اور دوامی امداد کریں۔ اور جیران رسول کریم کی دعائیں لیں اور جن حضرات کے ہاں مولانا موصوف نہ جا سکیں تو وہ خود ہی مہربانی فرما کر چندہ جمع کرکے پتہ ذیل پر روانہ کر کے مشکور فرمائیں۔

### نوٹ

جملہ حضرات سے التجا کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے ہاں کے آنے والے حجاج بھائیوں کو خاص کر مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ علوم القرآن والحدیث کی طرف پوری توجہ دلائیں گے۔ بلکہ اپنی جیب خاص اور عزیز احباب دوست سے چندہ جمع کرکے ان حجاج کو دیدیں اور ان کو اس رقم کی مدرسہ مذکور میں خود جا کر دینے کی تاکید اکید کرینگے۔

### روئداد مدرسہ

مکمل کامل پوری تفصیلات کے ساتھ طبع ہوگئی ہے۔ جن کو یہ روئداد نہ پہنچے وہ صاحب مولانا عبد الرحمن صاحب آزاد۔ مسلم پورہ شہر گوجرانوالہ پنجاب سے طلب کریں۔

( اگلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں )

ahmadimuslim.de

# مدینہ طیبہ میں روپیہ روانہ کرنے کا بس یہی طریقہ ہے

کہ روپیہ بصورت نوٹ بذریعہ جوابی رجسٹری بنام

شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ (حجاز عرب)

یا

ذیل کے حضرات کرام کو روپیہ بھیجکر مطلع کردیں کہ یہ روپیہ مدرسہ مذکور کا ہے۔

۱۔ بذریعہ منی آرڈر بنام مدرسہ مذکور بمعرفت شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر سوت قینچی بنڈل صدر بازار دہلی

۲۔ " " " شیخ مستری فضل الدین صاحب ریکھی سوداگر فٹ بال میکر شہر سیالکوٹ پنجاب

۳۔ " " " حاجی عبد الوہاب صاحب تاجر عینک وچشمہ نمبر ۱۱ بہو بازار اسٹریٹ کلکتہ

۴۔ " " " دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

۵۔ " " " مولانا عبد الرحمن صاحب آزاد۔ مسلم پورہ شہر گوجرانوالہ پنجاب

نوٹ :۔ جملہ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ اور تار کا پتہ یہ کافی ہے ( "احمد دہلوی مدینہ عرب" )

پتہ :۔ شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ (حجاز عرب)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱

# اخبار اہلحدیث امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

ایڈیٹر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ — مطبع اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ، ۱۰ ؎
عام خریداران سے ، ۵ ؎
، ، ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ ؎

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

**امرتسر ۱۰۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک**

# ناظرین اہلحدیث

کو

# اخبار اہلحدیث کا چھتیسواں ۳۶ سال

# مبارک ہو

بارک اللہ فی عمرہ وفی سعیہ
وبارک لمشتریہ وساعیہ بفضلہ

## فہرست مضامین

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
اہلحدیث کا سال نو - - - - ص۳
عیسائیت کے متعلق دنیا کا کیا خیال ہے؟ ص۳
مرزا صاحب کی عظیم الشان پیشگوئی - - ص۴
اصحاب رسول بننے کا نسخہ - - - - ص۵
جماعت اہل حدیث کی اشد ضروریات - - ص۵
بریلویوں کی مسجد میں عشق مجازی کی کہانی - ص۶
انابت الی اللہ اور اسکی فلاسفی ص۸ - وفات مصطفیٰ ص۹
مسیح کے ایک انجیلی واقعہ پر اجمالی نظر - ص۱۱
قطعہ تاریخ تنظیم سال سی و ششم اہلحدیث ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ - متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶ تا ۲۰

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ ۲۶۔ اکتوبر بروز بدھ رکھا گیا۔ بمبئی کے سوا کسی اور جگہ میں منگلوار کا روزہ ہونے کی کوئی اطلاع آج تک نہیں آئی۔

—— امرتسر میں حسب معمول رسمی حنفیوں کی طرف سے عرس امام اعظم کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر کو ہوا۔ ان کے علماء نے حسب معمول اہل توحید کے خلاف تقاریر کیں۔

—— ۳۰۔ اکتوبر کو جمعیۃ تنظیم اہل حدیث کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد حنیف صاحب ندوی۔ مولوی عبد المجید صاحب سوہدروی وغیرہ نے تقریریں کیں۔

—— امرتسر شہر میں ۱۶ تا ۲۸۔ اکتوبر ۴۸۰ بچے پیدا ہوئے اور ۲۲۰۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر خان بہادر سید بڈھے شاہ صاحب کے نوجوان صاجزادے اکبر علی کو سرِ بازار کسی نے پیٹ میں چاقو مار کر قتل کر دیا۔

—— انڈین نیشنل ایرویز نے فیصلہ کیا ہے کہ کراچی اور لاہور کے درمیان ۱۷۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار کے طیارے چلائے جایا کرینگے جو کراچی سے لاہور ۵ گھنٹوں میں پہنچا کرینگے۔ ان میں ڈاک کے علاوہ تین مسافر بھی سفر کر سکیں گے۔

—— ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اپریل ۱۹۳۹ء میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی آسامیوں کیلئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو ۳۰ نومبر تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار اضلاع لاہور، امرت سر، گورداسپور، شیخوپورہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لائل پور اور منٹگمری کے ہوں۔ عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان اور ایف۔ اے پاس ہوں۔

—— نئی دہلی حاجیوں کو جدہ لے جانیوالی جہاز ران کمپنیوں میں معاہدہ ہوا ہے کہ کراچی سے جدہ تک کا کرایہ ۱۱۵ روپے سے کم نہ ہو۔

—— ڈیرہ اسماعیل خان میں نائب وزیر ہند اور گاندھی جی میں ۱۵ منٹ تک ملاقات ہوئی۔

—— برطانیہ چین اور جاپان کے مابین صلح کرانا چاہتا ہے۔ جاپان کی طرف سے چین کو جو صلح کی شرائط پیش کی گئی ہیں ان میں ایک شرط یہ ہے کہ جاپانی فوج بہت عرصہ تک چین میں رہیگی تاکہ جاپان کے مخالف اور کمیونسٹ اثرات کا خاتمہ کر دیا جائے۔

—— لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف مسجد شہید گنج کی اپیل پریوی کونسل میں دائر ہو گئی ہے۔

—— انگورہ ۲۹۔ اکتوبر کو جمہوریہ ترکیہ کی پندرھویں سالگرہ منائی گئی۔

## ناظرین اہلحدیث

سب سے پہلے
اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

## حساب دوستاں

ملاحظہ فرمائیں

—— مارسائی ۲۹۔ اکتوبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ لاکیبری میں ڈیپارٹمنٹ سٹور کو آگ لگنے سے وزیر اعظم فرانس کے ہوٹل میں بھی آگ لگ گئی۔ ۸۰ آدمی ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے۔

**مضامین آمدہ** | محمد خان ۲ عدد۔ مولوی محمد زکریا۔ ماسٹر محمد حسین۔ محمد ابراہیم۔ عبد الرحیم۔ بشیر احمد۔ محمد عبد الغفار۔ منشی محمد اسحاق۔ مولانا محمد شرف الدین۔ غلام محمد۔ محمد عبد المنان صاحب۔ محمد ابو الخیر صاحب۔ ملا محمد عبد اللہ۔ مولوی ابو الطیب عبد الصمد صاحب۔ محمد یحییٰ۔ ضیاء اللہ خان صاحب۔ عبد الرزاق بن عمر صاحب۔

## انجمن اہل حدیث بریلی

کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو بخیر و خوبی امن کے ساتھ ختم ہوا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، مولانا عبد التواب صاحب علیگڑھی، مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی، مولانا عبید الرحمن صاحب دہلوی وغیرہم نے اپنے اپنے مواعظ حسنہ انوار توحید و سنت اور رد شرک و بدعت، رسومات ممنوعہ سے ہزارہا سامعین کو اپنے اخلاق حمیدہ سے بطریق احسن محظوظ اور سرفراز فرمایا۔ اور مختلف مقامات کے بکثرت حضرات نے شرکت کی۔ (نوٹ) ۱۴۔ اکتوبر کو آریوں سے مولانا ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ ہونا طے پایا تھا۔ مناظر آریہ پنڈت رامچندر صاحب دہلوی اور ذمہ دار آریہ مقابلہ پر نہ آئے لہذا مناظرہ نہ ہوا۔

(مرسلہ محمد حسین سوداگر ہڈی از اراکین انجمن اہل حدیث بریلی۔ یوپی) (۸ ربیع ۲۱ ۲۸ [illegible] اشاعت [illegible])

**دار العلوم انوار احمدیہ آرہ** | رمضان المبارک کی تعطیل کے سلسلہ میں ۱۵۔ شعبان کو بند ہو گیا اور انشاء اللہ حسب دستور ۱۰۔ شوال کو کھلیگا۔ علوم دینیہ اور فنون عربیہ کے شائق طلباء داخلہ کی درخواستیں سکرٹری صاحب دار العلوم انوار احمدیہ آرہ کے پتہ پر روانہ کریں۔

(مرسلہ ناظم اشاعت دار العلوم مذکور)

**یاد رفتگاں** | حاجی احمد شہداد ٹھیکیدار سرینگر کشمیر سے بذریعہ تار ۲۷ کو اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

**ایضاً** | عزیز محمد یوسف ولد حاجی عبد الرشید سوداگر چرم ڈیرہ غازی خان کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ!

(راقم حاجی خدا بخش۔ ڈیرہ غازی خان)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھما وارحمھما

**معذرت** | بقیہ متفرقات بسبب عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکے۔ (منیجر اہلحدیث)

**پانچ آنہ کی بجائے چار آنہ** | نماز ثنائیہ جو حال ہی میں طبع ہوئی ہے اسکی قیمت پانچ آنہ فی نسخہ ہے۔ مگر رمضان المبارک کے لئے مہر فی نسخہ کر دی گئی ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

16328
8702

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

## اہلحدیث کا سالِ نو

الحمدللہ! اخبار "اہلحدیث" شمسی حساب سے پینتیس[۳۵] اور قمری حساب سے چھتیس[۳۶] سال کی عمر پا چکا ہے۔ سارے ہندوستان کا تو ذکر نہیں پنجاب کے اُردو اخباروں میں "اہلحدیث" عمر کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے اس طویل عرصے میں اس پر جو مصائب اور مشکلات آئیں ان سب میں بڑی مشکلات قابل ذکر دو ہیں۔ ایک واقعہ اس کی ضمانت کا۔ دوسرا واقعہ خاکسار مدیر پر حملہ قاتلانہ کا ہے۔ جو واقعہ ضمانت سے بھی زیادہ سخت تھا۔ کیونکہ ضمانت کے حکم سے اخبار کا بند ہو جانا اتنا یقینی نہ تھا جتنا کہ حملہ قاتلانہ کے مؤثر ہونے کی حالت میں۔ محافظ حقیقی نے ان دونوں جانکاہ صدموں سے اخبار کو محفوظ رکھا۔ یہ بات خصوصاً موجب مسرت ہے کہ اخبار اہلحدیث کسی والی ملک یا کسی جاگیردار رئیس یا کسی بڑے سوداگر کا مرہون منت نہیں ہے۔ ہاں خدا کے فضل اور اپنے خریداروں کی قدردانی سے اتنی لمبی عمر کو پہنچ گیا ہے کہ قوم پنجاب کے بزرگ بھی اسکو اکبر شاہ سمجھتے ہیں۔

اس عرصے میں اس نے دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی کیا کیا خدمات کیں اور کیسے کیسے زہریلے مضامین کے جوابات دیئے۔ ناظرین کے سامنے ان کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی قدردانی اور شوق طلبی ہی سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہلحدیث کو اپنا ایک مفید اخبار سمجھتے ہیں۔ ہاں اس بات کا ذکر اس خاص موقع سے مناسبت رکھتا ہے کہ اخبار "اہلحدیث" اپنے وقت پر شائع ہونے اور خریداروں تک پہنچنے میں بے نظیر ثابت ہوا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سال میں کئی قسم کے موانع پیش آتے ہیں۔ کبھی کارکنوں کی وجہ سے کبھی پریس کی وجہ سے، کبھی غمی اور خوشی کی وجہ سے۔ بسا اوقات سرکاری تعطیلات کی وجہ سے ڈاک خانے بند رہتے ہیں۔ مگر اہلحدیث خدا کے فضل سے ان سب موانع کو دور کرتا ہوا اپنے اصل مالکوں (ناظرین) کی خدمت میں بروقت سلام کو حاضر ہوتا رہا ہے۔ کیا اتنا بڑا انتظام بغیر معقول تدبیر اور بغیر معقول خرچ کے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب وہی اصحاب دے سکتے ہیں جنہوں نے کبھی دو چار ورق کا رسالہ بھی چھپوایا ہو یا پریس کے کام سے واقف ہوں۔ اس ساری داستان کا خلاصہ یہ ہے ؎

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو ہوگا وہ تیرے ہی کرم سے ہوگا

**آخری التماس** میں درد بھرے دل سے یہ بات ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھے وہ وقت بہت قریب معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے دوستوں سے جدا ہو جاؤں۔ مجھے یقین نہیں کہ سال ۱۳۵۷ کے خاتمے تک میں یہ خدمت

سر انجام دے سکوں [illegible] کہ جدائی کی خبر سنتے ہی امرتسر پہنچ کر اخبار کو سنبھال لیں اور اس کو زندہ اور فرخندہ رکھنے کے لئے اپنی کوشش کو جاری رکھیں اور اپنے اپنے حلقے میں اس کی اشاعت بڑھائیں تاکہ یہ اخبار اپنی خدمت پر کمربستہ رہے۔ ؎

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد
وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

## عیسائیت کے متعلق

### دنیا کا کیا خیال ہے؟

عیسائی رسالہ "المائدہ" بابت اگست میں ایک مضمون نکلا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یورپ کے لوگ عیسائی مذہب سے متنفر ہو کر اسکو چھوڑ رہے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب جھوٹا ہے۔ ان معترضین کو جواب دیتے ہوئے "المائدہ" کہتا ہے کہ حقیقت یہ نہیں بلکہ اس سے عیسائی مذہب کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ اس دعوے کی دلیل میں وہ بائیبل کے چند حوالہ جات پیش کرتا ہے۔ جن کا مختصر مضمون ہے کہ آخری زمانے میں لوگ دین سے بے پرواہ ہو جائیں گے کہتا ہے چونکہ یہ پیشگوئیاں آج کل صادق آ رہی ہیں اس لئے دین مسیحی سچا ہے۔

میں (اہلحدیث) کہتا ہوں کہ مضمون کے عنوان دراصل دو ہیں۔ ایک عنوان مذہب کی تعلیم ہے دوسرا اس مذہب کے بانیوں کی پیشگوئیاں ہیں۔ ایسی پیشگوئیاں تو ہر ایک مذہب کے بانیوں سے منسوب ہیں کہ آخری زمانے میں لوگ دنیا پرست ہونے کی وجہ سے بے دین ہو جائیں گے۔ اسلام میں بھی ایسی پیشگوئیاں بکثرت پائی جاتی ہیں جو بالکل صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ کیا ان پیشگوئیوں کے سچا ثابت ہونے سے ہمارے [illegible] (مسیحی دوست) اسلام کو سچا مذہب مان لیں گے [illegible] اس کی تعلیم پر بھی نظر کیجئے [illegible]

[illegible] مسیحی مذہب کی تعلیم پر نظر کریں۔

اب ہم معترضین کی طرف سے دکالتہً چند باتیں پیش کرتے ہیں:-

ان کا کہنا ہے کہ مسیحیت کی تعلیم آج زمانے سے موافقت نہیں کرسکتی کیونکہ وہ ارشاد فرماتی ہے کہ ظالم کا مقابلہ مت کرو بلکہ اگر وہ تمہارا ایک کپڑا چھین لے تو دوسرا کپڑا بھی تم اُسے دیدو۔ وغیرہ وغیرہ

مثلاً کوئی ظالم بادشاہ کسی مسیحی بادشاہ کا ایک علاقہ دبا لے تو اسے چاہئے کہ اس تعلیم کے ماتحت دوسرا بھی دیدے۔ یہ تو ہوئی بادشاہوں کی بات وہ جانیں اور ان کا کام۔ ان کے ہم ذمہ دار نہیں لیکن اپنی ذاتیات کے ذمہ دار تو ضرور ہیں۔ اس کی ایک مثال سنئے!

کسی گھر میں چور آکر مال کا کچھ حصہ اٹھالے تو اس تعلیم کے ماتحت مالک مکان اس کا مقابلہ نہ کرے بلکہ کچھ اور بھی اپنے پاس سے اس کو دیدے۔ کیا ایسا کرنے سے دنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے؟

**دوسرا مسئلہ** انجیل کا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی اجنبی عورت پر نظر ڈالے تو اس کی سزا میں اپنی آنکھ نکال کر پھینک دے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ اس کا بے آنکھ زندہ رہنا اس سے بہتر ہے کہ اس کا سارا بدن جہنم میں جائے۔ اس کو ملحوظ رکھ کر عورتوں کا کھلے منہ پھرنا اور مردوں کے برابر یا آمنے سامنے بیٹھنا بالکل اس شعر کا مصداق ہے ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ اند
بازمی گوئید کہ دامن ترمکن ہشیار باش

**تیسرا مسئلہ** مسیح کا کفارہ ہے جو نظام دنیا کے بالکل خلاف ہے۔

نظام سلطنت اور تدبیر منزل یہی ہے کہ اصل مجرم کو سزا دی جائے مگر مسیحیت کا بنیادی پتھر (کفارہ) اس کے خلاف رہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ بقول پولوس تعلیم دیتا ہے کہ مسیح دنیائے جہان کے لئے کفارہ ہوئے یعنی گناہ لوگوں نے کئے اور سزا حضرت

مسیح نے پائی۔

اسی طرح کئی ایک مسائل ہیں جو لوگوں کو مسیحی مذہب سے متنفر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ معترضین کا یہی مطلب ہے کہ یورپ کے لوگ ان مسائل کی وجہ سے مسیحی مذہب چھوڑتے جارہے ہیں۔ رہا یہ کہ اس

چھوڑنے میں مسیحی مذہب کی [illegible] ثابت [illegible] اس سے [illegible]

پر بھی روشنی ڈالتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ ہم اسے توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اصل مقصود کی طرف رُخ کرے +

# قادیانی مشن

# مرزا صاحب کی عظیم الشان پیشگوئی

## جھوٹی نکلنے پر میرا منہ کالا کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے۔ مجھے پھانسی پر لٹکایا جائے (مرزا)

اہلحدیث مورخہ ۱۴۔ اکتوبر سنہ رواں میں بعنوان "نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق" ایک مضمون لکھا گیا تھا۔ جس میں مرزا صاحب کی آتھم والی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔ ہم نے سمجھا تھا کہ عاقل را اشارہ بس است کے ماتحت جماعت مرزائیہ کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا مگر ہمارا خیال غلط نکلا۔ اور قرآنی اصول مَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ صحیح ثابت ہوا۔ الفضل مورخہ ۲۵۔ اکتوبر میں اس کے جواب پر توجہ کی گئی ہے۔ خلاصہ اس جواب کا یہ ہے کہ ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) کے متعلق پیشگوئی شرطیہ تھی۔ اس نے اپنی کسی کتاب میں آنحضرت صلعم کو دجالؔ لکھا تھا۔ چونکہ اس نے ایسا کہنے سے توبہ کرلی۔[1] اس لئے یہ پیشگوئی ٹل گئی۔ پس "اہلحدیث" کا اس پر اعتراض کرنا بےجا ہے۔ ہمارے واسطے جواب کوئی نیا نہیں۔ ہم نے اہلحدیث کے پرچہ مذکورہ میں بھی مرزا صاحب کی اصل عبارت نقل کی تھی آج اُسے دوبارہ نقل کرتے ہیں تاکہ خوب معلوم ہوجائے کہ شرط کیا تھی اور متحقق کیا چیز ہوئی۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے:-

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کرسکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا اور اس کو سخت ذلت پہنچیگی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئیگی تو بعض اندھے سوجاکھے کئے جاوینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈالدیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور

[1] توبہ کا ثبوت دربطن قائل۔ (اہلحدیث)

[2] جنگ مقدس قادیانی اُردو۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی [illegible]

## عیسائی

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| مسیحیت دین فطرت ہے | ۳۱ - دسمبر ۱۹۳۷ء |
| موسیٰ کی مانند نبی | ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء |
| تثلیث نصاریٰ | ۱۱ - فروری 〃 |
| عیسائیوں کا فاتح عظیم | ۶ - مئی 〃 |
| تثلیث مقدسہ | ۲۰ - مئی 〃 |
| عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھا دیا | ۲۷ مئی 〃 |
| کفارۃ المسیح | 〃 〃 |
| انجیل کا ناقابل حل تضاد | ۲ ستمبر 〃 |
| کیا مسیح کفارہ ہے | ۹ - ستمبر 〃 |
| خدا حضرت مسیح کے روپ میں | ۷ - اکتوبر 〃 |
| کیا انبیاء کرام منصب نبوت سے معزول ہو سکتے ہیں | ۱۴ - اکتوبر 〃 |
| حضرت موسیٰ کی مانند نبی | ۲۱ - اکتوبر 〃 |

## بہائی

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| بہائی مذہب اور دین اسلام | ۴ - مارچ ۱۹۳۸ء |
| کیا شیخ بہاء اللہ پیغمبر تھے | ۸ - اپریل 〃 |
| شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی الوہیت تھے یا رسالت | ۲۰ - مئی 〃 |
| تحریک بہائی اور اسلام | ۵ - اگست 〃 |
| شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بابت سوال اور اس کا جواب | ۱۹ - اگست 〃 |
| مسیح یوم موعود | ۲۶ - اگست 〃 |
| حقیقت واحدہ | ۹ - ستمبر 〃 |
| مسیح وحدت | ۳۰ - ستمبر - ۷ - اکتوبر 〃 |

## آریہ

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| علمائے اسلام کا جواب آریہ سماج کو | ۳ دسمبر - ۱۷ دسمبر - ۲۴ - دسمبر ۱۹۳۷ء |
| حدوث وید کا ثبوت ایک کتھا سے | ۱۷ - دسمبر 〃 |
| مسئلہ توبہ میں ہم سے آریہ سماج کا اتفاق | ۳۱ - دسمبر ۱۹۳۷ء |
| ابطال تناسخ | ۷ - جنوری ۱۹۳۸ء |
| آریہ اور روح | ۱۴ فروری 〃 |
| شرک اور آریہ مسافر | ۱۸ مارچ - ۲۵ مارچ |
| ویدک گھپا سنگ | ۲۵ - مارچ ۱۹۳۸ء |
| ویدک کہانیاں | ۸ - اپریل 〃 |
| یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج | ۸ 〃 〃 |
| سوامی دیانند سرسوتی اور مرزا صاحب قادیانی | ۱۵ - اپریل 〃 |
| ویدوں کی زبان بھی الہامی نہیں | ۱۵ 〃 〃 |
| مسئلہ پردہ | ۶ - مئی 〃 |
| ویدک کہانیاں | ۱۳ مئی - ۱۲ - اگست |
| آریہ سماج دہریت کی طرف جارہی ہے | یکم جولائی ۱۹۳۸ء |
| اسلام آریہ سماج اور مسئلہ تقدیر | ۸ جولائی 〃 |
| لحم البقرہ | ۱۵ - جولائی 〃 |
| سنسکار ودھی کی تصحیح و ترمیم | ۱۵ 〃 〃 |
| آریہ کے سوالات علمائے اسلام سے | ۲۲ جولائی<br>۲۹ جولائی |
| وید اور اس کے تراجم | ۱۶ ستمبر - ۲۳ ستمبر - ۳۰ ستمبر - ۷ - اکتوبر - ۱۴ - اکتوبر ۱۹۳۸ء |
| کیا ویدک دھرم پنچائتی ہے آریہ سماج کو چیلنج | ۲۳ - ستمبر ۱۹۳۸ء |

## ملکی مطلع

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| انجمنہائے اہل حدیث اور ترغیب | ۵ - نومبر ۱۹۳۷ء |
| وائسرائے ہند کا دورہ پنجاب | ۵ 〃 〃 |
| زکوٰۃ کا صحیح مصرف (ندوہ) | ۵ 〃 〃 |
| روئداد تعلیم مدرسہ دار الحدیث میرٹھ | ۵ 〃 〃 |
| چین کی لڑائی | ۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء |
| مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ | ۱۲ 〃 〃 |

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| مدرسہ اصلاح الاسلام کلکتہ | ۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء |
| روئداد دار العلوم عربیہ فتحپور | ۱۲ 〃 〃 |
| حکام ریلوے اور قربانی | ۱۹ - نومبر 〃 |
| پنجاب میں خوفناک زلزلہ | ۱۹ 〃 〃 |
| سابق وزیر اعظم انگلستان کی موت | ۱۹ 〃 〃 |
| بحر حجاز اور یمن - اٹلی اور برطانیہ | ۲۶ نومبر - 〃 |
| منادی خلیل | ۲۶ 〃 〃 |
| روئداد مدرسہ محمدیہ دیوریا | ۲۶ 〃 〃 |
| مولانا عبید اللہ سندھی | ۳ - دسمبر 〃 |
| گاندھی جی، وزرائے کانگرس اور حضرت عمر | ۳ 〃 〃 |
| دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ | ۳ 〃 〃 |
| پنجاب میں اسلامی تثلیث | ۱۷ - دسمبر 〃 |
| قاتلانہ حملے پر ایک معزز معاصر حنفی المذہب (پیشوا دہلی) کی رائے | ۱۷ 〃 〃 |
| چین جاپان اور ہندوستان | ۱۷ 〃 〃 |
| مسجد شہید گنج کا واقعہ پھر تازہ ہوا | ۲۴ دسمبر 〃 |
| روئی خطرہ میں | ۲۴ 〃 〃 |
| تثلیث سے تربیع | ۳۱ - دسمبر 〃 |
| فلسطین میں آہ و بکا | ۳۱ 〃 〃 |
| چین و جاپان | ۳۱ 〃 〃 |
| قابل توجہ جماعت اہل حدیث ہند | ۳۱ 〃 〃 |
| مسجد شہید گنج لاہور | ۷ - جنوری ۱۹۳۸ء |
| مولانا ثناء اللہ پر حملہ اور ملک میں ہیجان | ۷ 〃 〃 |
| مولانا ثناء اللہ پر حملہ اور حکومت کا فرض | ۷ 〃 〃 |
| دول عرب کا اتحاد | ۱۴ جنوری 〃 |
| قادیانی قتل کا فیصلہ ہائیکورٹ میں | ۱۴ 〃 〃 |
| فلسطین ہائے فلسطین | ۱۴ 〃 〃 |
| قاتلانہ حملہ اور جماعت اہل حدیث | ۱۴ 〃 〃 |
| مدرسہ محمدیہ رانیڈرگ کا چوتھا اجلاس | ۱۴ 〃 〃 |
| قادیان کے ایک مصنف کو سزائے قید و جرمانہ | ۲۱ جنوری 〃 |

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| نبی قادیانی اور نبی قادیان | ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء |
| خلیفہ قادیان اور خلیفہ مصر | ۲۱ 〃 〃 |
| جلدیہ امرتسر کے انتخاب میں کانگرس کی کامیابی | ۲۸ جنوری 〃 |
| مسلمانان ہند تباہی کی طرف جا رہے ہیں یا فلاح کی طرف | ۲۸ 〃 〃 |
| خاکساروں کی تین گذارشیں | ۲۸ 〃 〃 |
| مسجد شہید گنج کا فیصلہ ہائیکورٹ میں | ۴ فروری 〃 |
| جلسہ مذاکرہ علمیہ دار العلوم احمدیہ | ۴ 〃 〃 |
| انڈین نیشنل کانگرس اور اس کے تقاضا | ۱۱ 〃 〃 |
| یونینسٹ پارٹی پنجاب پر حملہ | ۱۱ 〃 〃 |
| مسلم لیگ دہلی | ۱۱ 〃 〃 |
| افغانستان میں عظیم الشان فوجی مظاہرہ | ۱۱ 〃 〃 |
| ہندوستان کے نئے مدرسین وعصبیہ | ۲۵ فروری 〃 |
| اہل حدیث انجمنوں کو اطلاع | ۲۵ 〃 〃 |
| کانگرس، وائسرائے اور گاندھی جی | ۴ مارچ 〃 |
| مسجد شہید گنج کے متعلق ایک مفید تجویز | ۴ 〃 〃 |
| تجویزات حج | ۴ 〃 〃 |
| کاروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء | ۴ 〃 〃 |
| المائدہ سے ضمانت | ۴ 〃 〃 |
| ہماری اسمبلی ہمیں کیا رہنمائی کر رہی ہے | ۱۱ مارچ 〃 |
| مسجد شہید گنج اور شہادت حضرت عثمان | ۱۱ 〃 〃 |
| لواری، قادیان اور حج بیت اللہ | ۱۱ 〃 〃 |
| مسجد شہید گنج لاہور | ۱۸ مارچ 〃 |
| خواجہ حسن نظامی دہلوی اور مالک اخبار مدینہ بجنور میں چپقلش | ۱۸ 〃 〃 |
| بیکار اشخاص اپنا نام درج کرائیں | ۱۸ 〃 〃 |
| اطبائے کرام کا اجتماع عظیم | ۱۸ 〃 〃 |
| مسجد شہید گنج اور پنجاب اسمبلی | ۲۵ مارچ 〃 |
| امرتسر شہر میں شراب نوشی کے اڈے | ۲۵ 〃 〃 |
| کابل توجہ سردار محمد حسین خان (ایم ایل اے) | ۲۵ 〃 〃 |
| [illegible] | یکم اپریل 〃 |

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| امرتسر کے ایک [illegible] جبر | یکم اپریل ۱۹۳۸ء |
| لاہور میں بچوں کا اغوا | 〃 〃 〃 |
| مایوس العلاج مریضوں کو اطلاع | 〃 〃 〃 |
| گاندھی جی اسلامی طریق پر | 〃 〃 〃 |
| بدیشی گورنمنٹ اور سودیشی حکومت | ۸ اپریل 〃 |
| قضیہ مسجد شہید گنج | ۸ 〃 〃 |
| انجینئرنگ کی تعلیم اور مسلمان | ۸ 〃 〃 |
| لکھنؤ میں مدح صحابہ کا فیصلہ | ۱۵ اپریل 〃 |
| دنیا کو آئندہ جنگ کا خطرہ | ۱۵ 〃 〃 |
| امرتسر کی صفائی (تانگوں اور میلے کی شکایت) | 〃 |
| جلسہ مذاکرہ علمیہ دربھنگہ | ۲۲ اپریل 〃 |
| لال مرچ کی کاشت | ۲۲ 〃 〃 |
| ڈاکوؤں نے گاڑی لوٹ لی | ۲۲ 〃 〃 |
| ڈاکٹر اقبال کا انتقال | ۲۲ 〃 〃 |
| مسلم لیگ اور مسجد شہید گنج | ۲۹ اپریل 〃 |
| یورپ کی آئندہ جنگ قریب سے بعید ہو گئی | ۲۹ 〃 〃 |
| لکھنؤ کا فساد | ۲۹ 〃 〃 |
| ڈاکٹر اقبال مرحوم کا مقبرہ | ۶ مئی 〃 |
| مسجد شہید گنج اور مجلس احرار | ۶ 〃 〃 |
| قضیہ فلسطین | ۶ 〃 〃 |
| جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ | ۶ 〃 〃 |
| تصدیق شدہ گھی کی فروخت | ۶ 〃 〃 |
| خلافت اسلامیہ سے دل لگی | ۱۳ مئی 〃 |
| امرتسر میں ضمنی انتخاب | ۱۳ 〃 〃 |
| ایران میں لغوی کانفرنس | ۱۳ 〃 〃 |
| وزیر اعظم پنجاب پر اقلیتوں کا اعتماد | ۱۳ 〃 〃 |
| مسلم حلقہ امرتسر کا ضمنی انتخاب | ۲۰ مئی 〃 |
| عام ملکی حالات | ۲۰ 〃 〃 |
| جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی | ۲۰ 〃 〃 |
| ہندو مسلم اتحاد۔ خدا کرے | ۲۷ مئی 〃 |
| احمدیہ مصنف ہر دو فریق توجہ کریں | ۲۷ 〃 〃 |

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| [illegible] الرحمٰن [illegible] | ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء |
| ممانعت چندہ برائے حجاز | ۲۷ 〃 〃 |
| ہندوستانی قومیت اور نیشنل کانگرس | ۳ جون 〃 |
| چین جاپان کی جنگ | ۳ 〃 〃 |
| محشرستان فلسطین | ۳ 〃 〃 |
| چین اور جاپان | ۳ 〃 〃 |
| اطلاع برائے جماعت اہل حدیث | ۳ 〃 〃 |
| ہمارے ملک سے زیادہ بدامنی کہیں ہوگی | ۱۰ جون 〃 |
| وزیرستان میں جنگ جاری ہو گئی | ۱۰ 〃 〃 |
| چین کی لڑائی نے جاپان کو تباہ کر دیا | ۱۰ 〃 〃 |
| گراموفون بجانے کا وقت | ۱۷ جون 〃 |
| جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ | ۱۷ 〃 〃 |
| سوامی دیانند کی تلاش | ۱۷ 〃 〃 |
| لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد | ۱۷ 〃 〃 |
| جمعیۃ العلماء کی خدمات اور استمداد | ۱۷ 〃 〃 |
| جماعت اہل حدیث کی پراگندگی اور اس کا اثر | ۲۴ جون 〃 |
| شیخ عطاء الرحمٰن دہلوی اور جماعت امامیہ | ۲۴ 〃 〃 |
| شادی بیاہ کی تباہ کن رسمیں | ۲۴ 〃 〃 |
| پریس پر ایک اور آفت آنیوالی ہے | یکم جولائی 〃 |
| چوری اور ڈاکہ | 〃 〃 〃 |
| اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام | ۸ جولائی 〃 |
| سکوں کی چلنت میں تکلیف | ۸ 〃 〃 |
| جنگ چین و جاپان | ۸ 〃 〃 |
| شیخ عطاء الرحمٰن مرحوم دہلوی | ۸ 〃 〃 |
| حجاج کی تکالیف | ۸ 〃 〃 |
| سنیما اور گورنمنٹ | ۱۵ جولائی 〃 |
| مسئلہ احیائے خلافت | ۱۵ 〃 〃 |
| حج کمیٹی پر اعتراض | ۲۲ جولائی 〃 |
| چینی وفد ہندوستان میں | ۲۲ 〃 〃 |
| اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام (مکتوب بنارس) | ۲۲ 〃 〃 |
| پنجاب کی اراضیات میں انقلاب | ۲۹ جولائی 〃 |

| نام مضمون | تاریخ اخبار |
| --- | --- |
| امرتسر میں کسانوں کا مدحچہ | ۲۹ جولائی ۳۸ء |
| نیا مدرسہ محمدیہ | ۲۹ 〃 〃 |
| ماہ مئی میں عالمگیر جنگ چھڑنے والی ہے | ۲۹ 〃 〃 |
| زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ | ۵ اگست 〃 |
| ایشیا اور یورپ میں جنگ | ۵ 〃 〃 |
| ہنگامۂ وزیرستان | ۵ 〃 〃 |
| ہندوستانی ناظرین کو انتباہ | ۵ 〃 〃 |
| مدارس عربیہ کی اصلاح | ۱۲ اگست 〃 |
| خادم کعبہ اور حج کمیٹی | ۱۲ 〃 〃 |
| وزیرستان کی شورش | ۱۹ اگست 〃 |
| ریڈیو اور گورنمنٹ | ۱۹ 〃 〃 |
| فلسطین میں خون مسلم کی ارزانی | ۱۹ 〃 〃 |
| کانگریس اور مسلم لیگ | ۲۶ اگست 〃 |
| ہندوستانیوں اور برمیوں میں خونریز لڑائی | ۲۶ 〃 〃 |
| ریڈیو اور سینما | ۲۶ 〃 〃 |
| آئندہ عالمگیر جنگ | ۲ ستمبر 〃 |
| فوجی بھرتی کا قانون | ۲ 〃 〃 |
| مدرسہ اسلامیہ ماستی ضلع بستی | ۲ 〃 〃 |
| خدا اس خواب کو سچا کرے | ۹ ستمبر 〃 |
| بتوں کے بعد کالا باغ پر سرحدیوں کے حملہ کا خطرہ | ۹ 〃 〃 |
| واردھا تعلیمی سکیم | ۱۶ ستمبر 〃 |
| خلع و طلاق کا بل | ۱۶ 〃 〃 |
| خادم کعبہ پھر بولا | ۱۶ 〃 〃 |
| یورپ پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں | ۲۳ ستمبر 〃 |
| سرحدی لڑائی | ۲۳ 〃 〃 |
| ندوۃ العلماء پر سیلاب کا اثر | ۲۳ 〃 〃 |
| یورپ کی سیاسی فضا | ۳۰ ستمبر 〃 |
| میونسپل کمیٹی امرتسر کی غفلت کی دھجیاں | ۳۰ 〃 〃 |
| مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار | ۳۰ 〃 〃 |
| کیا دنیا میں امن قائم رہیگا؟ | ۷ اکتوبر ۳۸ء |
| انجمن خادم مسجد | ۷ 〃 〃 |
| یورپ سے جنگ کے بادل ابھی منڈلا رہے ہیں | ۱۴ اکتوبر 〃 |
| انجمن اسلامیہ امرتسر | ۱۴ اکتوبر ۳۸ء |
| انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام دہلی | ۱۴ 〃 〃 |
| مدرسہ سعیدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ | ۱۴ 〃 〃 |
| بشارت واقعہ میں آگئی | ۱۴ 〃 〃 |
| ہنگامۂ فلسطین | ۲۱ اکتوبر 〃 |
| دربھنگہ میں صوبائی اہل حدیث کانفرنس کا قیام | ۲۱ 〃 〃 |



## پیارے نبی کے پیارے حالات

مرتبہ مصنفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مرحوم جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری از پیدائش تا وصال الی اللہ نہائت عمدہ پیرایہ میں درج ہے عبارت اُردو اس قدر آسان ہے کہ پرائمری پاس بھی پڑھ سکتا ہے۔ اصل قیمت چار روپے۔ رعائتی دو روپے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر


# فہرست کتب موجودہ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

**مثنائی پاکٹ بک مجلد** اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ۔ منکرین نبوت، سکھ اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت ۶ر

**اہل حدیث کا مذہب** اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر قیمت ۲ر

**فتوحات اہل حدیث** اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقدمات میں رونما ہوئے ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

**معقولات حنفیہ** جس میں بعض مسائل فقہ (جو خلاف عقل ہیں) مذکور ہیں۔ جن کے ضمن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ الحیلۃ الناجزۃ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴ر

**الہامات مرزا** (اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹ر

**فیصلہ مرزا** (عربی و اُردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ" والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کرسکے اور آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴ر

**فیصلہ مرزا** (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۵ر

**تقابل ثلاثہ** اس میں توراۃ، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کیلئے کافی و وافی ہیں۔ قیمت ۲ر

**توحید و تثلیث** تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

**جوابات نصاریٰ** عیسائیوں کی تین

کتب حینی (۱) رسالہ حقائق قرآن اور دعوا اثبات التثلیث (اردو) جس میں مسیحیوں کی تثلیث کا جواب تحقیقی و دلائل دیا گیا ہے۔ جس کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر

مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی

**حیات طیبہ** رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی مکمل سوانحعمری مع مختصر سوانح امیر المجاہدین سید احمد رائے بریلوی و مولانا شہید کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ قیمت عہ/

**ودیارتھ پرکاش تردید ویدک تہذیب**

حصہ اول۔ مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب۔ جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے لاجواب کتاب ہے۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۰ر

مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل

**تقویۃ الایمان** شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ حارق الاشرار و رسالہ رد اہل سنت و خط مولانا شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح۔ قیمت عہ

یہ کتاب مولانا اسماعیل

**صراط مستقیم** شہید نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عمر

حضرت میاں صاحب مولانا

**فتاویٰ نذیریہ** سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت بجائے دس روپے کے صرف [illegible] سات روپے

**سجدہ تعظیم** اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۱ر

مصنفہ مولانا

**الارشاد الی سبیل الرشاد** ابو یحییٰ محمد خان شاہجہانپوری مرحوم۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت عہ

مؤلفہ

**الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ** مولانا محمد عبد اللہ صاحب مئوی۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قیمت ۸ر

کتاب ہذا جو سات جلدوں تک

**فقہ محمدیہ کلاں** طبع ہو چکی ہے مذہب اہل حدیث کے فقہی مسائل کی جزئیات پر حاوی ہے قیمت فی جلد ۸ر مکمل تین روپے

**ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات**

مصنفہ ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی۔ جس میں مصنف ممدوح نے یہ ثابت کیا ہے کہ بزرگان اہل حدیث کب سے ہندوستان تشریف لائے اور کہاں کہاں وہ رونق افروز ہوئے۔ اس کفر و شرک کے ظلمت کدہ میں کس طرح توحید و سنت کو فروغ دیا اور آج تک اس جماعت نے کس قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ تمام اہل حدیث علماء و فضلاء کے نام مع مختصر سوانح و کارنامے نمایاں درج ہیں۔ آجتک ہندوستان میں اس جماعت کی طرف سے جس قدر کتب تفاسیر ادبی، علمی، طبی غرضیکہ جو بھی خدمت سرانجام ہوئی۔ ان سب کو یک جا جمع کر دیا گیا ہے جس قدر مکاتب، مدارس جاری رہے یا جاری ہیں ان سب کی مفصل رپورٹ ہے۔ قیمت عہ

**شرح اسماء الحسنیٰ** قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی نے اسماء الٰہی کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الٰہی کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے۔ قیمت عہ

مصنفہ نواب [illegible]

**تقلید و عمل بالحدیث** مرحوم۔ جس میں عمل بالفقہ اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کر کے عمل بالحدیث کو واجب قرار دیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

**ائمہ تلبیس** جس کو پڑھ کر خفا ہوا ابلیس ہے کتاب ائمہ تلبیس جس میں سو سے زیادہ جعلی خداؤں۔ خانہ ساز نبیوں بہروپئے مسیحیوں اور خود ساختہ مہدیوں کے تاریخی حالات درج ہیں۔ جو ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک مختلف مقامات پر پیدا ہو کر خلق خدا کو دھوکا دیتے رہے۔ اپنے موضوع پر سب سے پہلی کتاب ہے۔ قیمت عہ/

**سفرنامہ حجاز** از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی۔ جس میں حجاز پاک کے مفصل حالات۔ حرمین الشریفین کے متعلق مذہبی صحیح معلومات کا ذخیرہ۔ مناسک حج بروئے کتاب و سنت۔ عرب اور اقوام عرب کے تاریخی و جغرافیائی حالات مستند تاریخوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں بہت سے مقامات کے نقشہ جات بھی ساتھ ہیں۔ یہ کتاب ہر زائر حجاز کے پاس رہے تو خضر راہ ہے ضرور منگوا لیں۔ قیمت صرف عہ

**طبیب کامل المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول**

مؤلفہ حکیم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔ جس میں عام امراض و پوشیدہ امراض کے یونانی و ڈاکٹری بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطباء ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ:۔ محصولڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

**مینیجر اہلحدیث امرتسر**

میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔"
(جنگ مقدس ص ۱۸۸-۱۸۹)

**احمدی دوستو!** بتاؤ اس عبارت میں کیا ذکر ہے اور کیا شرط ہے۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ جس امر میں فریقین کا مباحثہ یا مناظرہ ہوتا ہے۔ اس میں ہر فریق اپنی جانب کو حق اور دوسری جانب کو غلط کہتا ہے اور ایسا کہنے میں وہ حق بجانب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کا پندرہ روزہ مناظرہ الوہیت مسیح پر تھا۔ پس مرزا صاحب کے کلام میں حق سے مراد توحید خالص ہے لاریب۔ پس مرزائی صاحبان خدا سے ڈر کر انصاف سے بتائیں کہ مرزا صاحب کے حق (توحید) کی طرف آتھم نے رجوع کیا تھا؟ مرتے دم تک نہیں کیا۔ پھر شرط کا تحقق کیسے ہوا؟ مباحثے کے بعد اس نے اس کا خلاصہ شائع کیا تو اس نے اسلامی توحید کو دیوانے کی بڑ بتایا۔ کیا اسی کا نام رجوع الی الحق ہے؟ مباحثہ ہوا توحید و تثلیث پر۔ مرزا صاحب توحید خالص کے مدعی ہوں اور آتھم الوہیت مسیح کے مدعی۔ رجوع بتایا جائے دجال کہنے سے۔ جس کا ذکر پندرہ روزہ مباحثے کے کسی ایک جلسے میں بھی نہیں ملتا۔ مرزائیوں کی ایسی باتیں سن کر ہمیں ایک پرانا قصہ یاد آتا ہے جو مرزائیوں کے حال پر بالکل چسپاں ہے۔

ایک مولوی صاحب نے کسی بے نماز سے کہا کہ تو نماز کیوں نہیں پڑھتا۔ اس نے جواب میں کہا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر کھانے میں نمک زیادہ کیوں ڈالا تھا؟ مولوی صاحب نے کہا کہ اس بات کو میرے سوال سے کیا تعلق؟ ہوشیار بے نماز بولا کہ یونہی بات سے بات نکل آتی ہے۔

یہی حال اس احمدی گروہ کا ہے جو علم کلام میں اول درجے پر ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ حال یہ ہے کہ ان کو نہ تطبیق کا علم ہے نہ تقریب کا۔ اگر علم ہے تو تعصب کے ماتحت ہو کر مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھنے کی خوشی رکھتے ہیں کہ آتھم والی پیشگوئی ایسی پوری ثابت ہوئی جیسے دو اور دو نے پانچ۔

(نوٹ) مفصل ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" میں ملاحظہ فرمائیں۔ منہ

لیکن ماننے والوں کو شاباش ہے کہ وہ اسے سچی کہتے ہی چلے جاتے ہیں۔

**مقابلہ** میں علیٰ وجہ البصیرت بلاخوف تردید کہتا ہوں کہ مسیحیوں کی تثلیث اور مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلقہ آتھم اپنی اپنی صداقت میں دونوں مساوی الاقدام ہیں۔ کوئی احمدی مناظر ہمارے اس دعوے کو غلط سمجھے تو ہم بالمشافہ مناظرہ کرنے کو بھی طیار رہیں بشرطیکہ وہ خلیفہ صاحب سے نیابت لے کر آئے۔ ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

---

# اصحاب رسولؐ بننے کا نسخہ

یہ ایک مطبوعہ اشتہار امرتسر میں بموقع جلسہ عرس امام ابوحنیفہؒ شائع ہوا تھا۔ اس کی بنا اور مضمون خود اشتہار کی عبارت سے واضح ہوتی ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کون لوگ کرتے ہیں۔ (مدیر)

مسلمانوں میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اتنا بڑا ہے کہ بعد ان کے کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ البتہ مرزا جی قادیانی نے لکھا تھا کہ جو لوگ میرے بیعت کرتے ہیں وہ اصحاب رسول اللہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس نسخہ سے تو ہم اہل سنت مستفید نہ ہو سکتے تھے نہ ہوئے۔

ہم اپنے مکرم مولانا محمد یار صاحب بہاولپوری (ہیڈ لیکچرار جلسہ عرس) کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہم کو اصحاب رسولؐ بننے کا نسخہ بہت آسان بتایا۔ وہ یہ کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں تشریف لے آئے ہیں۔ پس ان کو دیکھ کر ہم اصحاب بن جائیں۔ مولانا کا کلام یہ ہے۔ ؎

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتاں
بشکل صدر دیں خود رحمۃ للعالمیں آمد
(اسرار غوثیہ ص۲۴)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں پیر صدر دین صاحب کی شکل میں آگئے ہیں۔

پس حضرات علمائے کرام شرکاء جلسہ عرس امام اعظمؒ! اگر آپ لوگ بھی اس رائے میں مولوی صاحب بہاولپوری سے متفق ہیں کہ

ملتان میں سید المرسلین رحمۃ للعالمین
بشکل پیر صدر دین تشریف لے آئے

تو جلسہ عام میں ایک تجویز پاس کرکے سب حاضرین کو ملتان پہنچا کر صحابیت کی نعمت سے بہرہ ور فرمائیں۔ خاکسار بھی قافلہ کے ہمرکاب ہوگا۔ انشاء اللہ یہ کام رمضان شریف سے پہلے ہو جانا چاہئے۔ تاکہ رمضان شریف اس حال میں آئے کہ ہم اصحاب رسول اللہ بن چکے ہوں۔

(راقم عبدالکریم از لاہور۔ ۷ یکم شعبان ۱۳۵۴ھ)

---

# جماعت اہلحدیث کی اشد ضروریات

(بقلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندرپوری)

مولوی قمر صاحب بنارسی کا ایک مضمون جماعت اہل حدیث اور ترقی اہل حدیث۔ ۱۰ جون ۱۹۳۵ء میں درج ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے مافی الضمیر کا اظہار اچھے لفظوں میں کیا ہے اس کی تائید میں مندرجہ ذیل مراسلہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ناظرین مجھے معاف فرمائیں اگر میں یہ کہوں کہ جس قدر ہمارے ناظرین کو منفرداً جماعت کے حالات سے واقفی ہے اس کا مجموعہ بلکہ اس سے زیادہ مجھے ہے۔ اس واقفیت کی بنا پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث کے تفرق اور تشتت کا ذکر کرکے اس پر دو آنسو بہانا ایسا ہی ہے جیسا محرم کے دنوں میں شیعوں کا مرثیہ خوانی کرکے آہ و بکا کرنا۔ نہ اُس کا فائدہ ہے نہ اس کا۔ حقیقت یہ ہے کہ مشہور مصرع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آج مسلم قوم پر عموماً اور جماعت اہل حدیث پر خصوصاً پورا صادق ہے۔ بہت جگہ تو مذہبی اختلاف کی وجہ سے افتراق ہے جو نہیں ہونا چاہئے لیکن بعض ایسے مقام بھی میری نظر میں ہیں جہاں مذہبی اختلاف ایک مسئلے میں بھی نہیں ہے وہاں کا افتراق دوسری جگہوں سے بہت شدید ہے۔ آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ارشاد خداوندی (لا یزالون مختلفین) آج مسلمانوں پر عموماً اور اہل حدیث پر خصوصاً وارد ہے۔

ہاں اس بات پر بھی میرا یقین ہے کہ اسی آیت کے ساتھ جو استثناء بالفاظ الا ما رحم ربک وارد ہے اس کے مصداق بھی بعض اصحاب ہیں مگر وہ اتنے قلیل یا تھک چکے ہیں کہ ان کی کوئی سنتا نہیں۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ دنیاوی اغراض کی انجمنیں اور کانفرنسیں متضاد خیالات کے لوگوں کو یکجا جمع کرلیں مگر مذہبی طبقے کے لوگ معمولی اختلافات کو طول دیکر اس نتیجہ پر پہنچ جائیں کہ ان کے منہ سے یہ شعر نکلے ؎

ہم اور غیر دونو یک جا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

باوجود اسکے چونکہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

اس تمہید کے بعد میں ناظرین سے سفارش کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل مراسلہ پڑھیں۔ (مدیر)

"اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۰۔ جون ۱۹۳۳ء میں ایک مضمون زیر عنوان "جماعت اہل حدیث اور ترقی" شائع ہوا تھا اس مضمون میں جن واقعات کو حضرت مولانا قمر بنارسی مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا ہے ایک ادنیٰ شخص بھی جس کو ذرہ بھی قومی درد ہوگا دیکھ کر بے چین اور پریشان ہو جائیگا اور جماعت کی بدقسمتی پر چار آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر افسوس باوجود ایسے دل خراش واقعات دیکھنے اور سننے کے بھی ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

اے جماعت کے اعیان بزرگو! اگر آپ کی عدم توجہی کی یہی حالت رہی تو اس سے بھی بُرے دیکھنے پڑینگے اور اس وقت سوائے کف افسوس ملنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ خدارا اپنی ذمہ داری کا خیال فرماتے ہوئے جماعت کے ڈوبتے ہوئے بیڑے کو گرداب ہلاکت سے بچائیں اور للہ جماعت کو راہ تنزل سے ہٹا کر جادۂ ترقی پر لگائیں ابھی وقت ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ حضرات کی عدم توجہی معین اعداء اور ان کا دست و بازو بن جائے اور وہ دل کھول کر اس غریب جماعت پر حملہ آور ہو جائیں۔ اور بزرگان اسلاف کی ساری کوششیں چشم زدن میں نذر اعداء ہو جائیں۔ لہٰذا ایسی نازک حالت میں تمام جگہ کی جماعت اہل حدیث پر مجموعی حیثیت سے اعیان اہل حدیث کو توجہ مبذول فرمانے کی اشد ضرورت ہے۔ ہاں یہ مہم باقی رہ جاتی ہے کہ ضرورت تو سبھی کو محسوس ہو رہی ہے لیکن طریقہ عمل کیا ہے۔ اس کے جواب میں صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ہمارے محترم دوست مولوی قمر بنارسی نے جو صورت تجویز فرمائی ہے اور وہ ۱۰۔ جون ۱۹۳۳ء کے پرچہ اہلحدیث میں شائع بھی ہو چکی ہے۔ بہترین صورت ہے۔ غالباً قوم کی ترقی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی تدبیر و تفکر نہیں ہو سکتا۔ اگر کارکنان، مبلغ و دیگر اعیان بزرگ اس معقول تجویز پر عمل پیرا ہو جائیں تو غالباً جماعت اہل حدیث ترقی کے اعلیٰ معراج پر پہنچ جائیگی۔ وفد کے دورہ کرنے کے متعلق میری ایک ذاتی رائے یہ ہے کہ ہر صوبہ کے لئے علیحدہ علیحدہ وفود کا تقرر ہو اور ہر وفد کے ہمراہ مولانا ابوالوفاء صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" یا مولانا سیف بنارسی یا مولانا عبدالجبیر مدظلہم العالی کا رہنا ضروری قرار دیا جائے۔ گو ان تینوں بزرگوں کو بے حد تکلیف کا سامنا ہوگا۔ مگر میری ناقص سمجھ میں موصوفین کی شخصیت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ صورت، وفود کی کامیابی کی صورت معلوم ہو رہی ہے۔ آئندہ بزرگان و خادمان قوم کی جیسی اسکیم ہو۔"

# بریلویوں کی مسجد میں عشق مجازی کی کہانی

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی۔ سیالکوٹ)

احباب اہل حدیث خوب جانتے ہیں کہ یہ بریلوی حنفی قرآن و حدیث سے کس قدر شغف اور محبت رکھتے ہیں۔ ان کے وعظوں اور جلسوں میں باکثر طور پر گانا، قوالی، راگ سرود اور بے سند حکایات، موضوع روایات، منگھڑت افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔ یاران طریقت بھی صرف مرحبا، جزاک اللہ اور بے محل سبحان اللہ ہی کہنا جانتے ہیں اور کچھ نہیں۔ گویا کہ پیر اور مرید، امام اور مقتدی ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔

ناظرین! ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء کی شب کو مسجد ارائیں والی کوٹلی لوہاراں مغربی میں بریلوی احباب کی مجلس وعظ منعقد ہوئی جس میں مولوی نور الحسن سیالکوٹی اور مولوی نور محمد صاحب ایمن آبادی تشریف فرما ہوئے مولوی نور الحسن نے اس مجلس میں کئی ایک بناوٹی کہانیاں اور مثالیں بیان کیں۔ ایک مثال عشق مجازی پر خوب دی اور مثالیں بیان کرنے سے پہلے فرماد یا کہ واہ آج کل کے نوشے بھی کوئی عشق لئے پھرتے ہیں آؤ میں تم کو سچے عشق کی کہانی سناؤں۔ ایک بزرگ حضرت نظام الدین ولی اللہ گزرے ہیں۔ مسجد میں انہیں وجد آگیا۔ وجد کی حالت میں بڑبڑانے لگے۔ او نظام الدین کم بخت! تو دھوبی کے لڑکے پر عاشق ہوا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو یاران با ارادت نے دریافت کیا کہ یا حضرت دھوبی کے لڑکے کا کیا قصہ

حیات طیبہ۔ مجموعہ ذوالنورین۔ ... مولانا ... دہلوی ... تحفہ ... نمبر ...

ہے؟ فرمانے لگے۔ سنو! ایک شہزادی کے کپڑے دھوبی کا لڑکا دھویا کرتا تھا۔ اس لڑکے کو شہزادی کا بغیر دیکھنے کے ایسا عشق ہوا کہ جب کپڑے دھوتا تو ہر وقت اس کا نام لیتا رہتا۔ عشق میں دیوانہ ہو گیا۔ آخر لڑکے کے والدین بہت لاچار ہوئے۔ لڑکے کی والدہ نے ترکیب سوچی کہ اس کو کسی نہ کسی طریقہ سے باز رکھا جائے ورنہ شاہی دربار میں علم ہو جانے پر ہم اڑا دیئے جائیں گے۔ جب بچہ روٹی کھانے لگا تو ماں نے اس کے پاس بیٹھے ہوئے سرد آہ بھری۔ بیٹے نے پوچھا اماں جان کیوں؟ مکرر سہ کرر پوچھا تو اماں بولی بچہ کیا بتاؤں جس کے تم کپڑے دھویا کرتے تھے تین دن ہوئے وہ شہزادی فوت ہو چکی ہے آج اس کا قُل ہو رہا ہے۔ بس بیٹے نے سنتے ہی سرد آہ لی اور جاں بحق ہو گیا۔ اب بعد میں اس کے والد نے بقیہ کپڑے خود دھو کر اپنی عورت کو دیئے کہ جاؤ شہزادی کو دے آؤ۔ جب کپڑے لے کر گئی تو شہزادی کپڑے اٹھا اٹھا کر دیکھتی ہے۔ حیران اور پریشان ہے۔ دھوبی کی عورت نے پوچھا آپ کیوں متفکر ہیں۔ فرمایا آج کپڑے اُس پہلے شخص کے دھوئے ہوئے معلوم نہیں ہوتے ان میں تو الفت کی خوشبو آتی ہی نہیں۔ دھوبی کی عورت بولی جی وہ میرا لڑکا تھا وہ آپ کی محبت میں اس طرح مر گیا ہے۔ اس شہزادی نے کہا چلو مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ رات کو اس کی قبر پر گئی۔ بہت دیر تک آنکھوں کی ٹکٹکی لگائے کھڑی رہی۔ آخر ایک دم اچانک قبر پھٹ گئی اور شہزادی لپک کر قبر میں گھس گئی اور پیچھے عاشق نے اپنی معشوقہ کو اپنے پاس کھینچ لیا۔ دونوں باہم گلے مل گئے اور قبر بند ہو گئی۔"

بہت خوب! بھلا عشق بازی کا ندر کیوں نہ شب و روز پڑھتا چلائے جبکہ مسجد میں کھڑے ہو کر مستورات کے بھرے مجمع میں تقویٰ کی آڑ لے کر نوجوانوں میں ایسے عشقیہ قصے بیان کئے جائیں تاکہ عشق کرنے کا صحیح طریقہ سیکھ لیں۔ افسوس صرف اسی بات پر آتا ہے کہ ہمارے بھی حنفی ایسی کہاوتوں پر بھی شرم حیا کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔ الیس منکم رجل رشید۔

خیر سے مولوی نور محمد صاحب جب وعظ فرمانے لگے۔ انہوں نے ادھر ہی گل کھلانے شروع کر دیئے منبر پر بیٹھ کر کبھی تیسیر وارث شاہ خوب رنگ میں پڑھی کبھی ہرنی کا معجزہ جو ملکھی رام نے کاہن کی طرز پر بنایا ہے۔ اس کو پڑھ کر راگ رنگ کی مجلس خوب گرم کئے رکھی۔ حضور علیہ السلام کو درجہ بشریت سے نکالنے کے لئے سلطان محمود غزنوی کا قصہ پانچ چوروں والا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ رات کو چوروں کے لباس میں سلطان گشت کر رہے تھے۔ چوروں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا انما انا بشر مثلکم۔ ۱ ناظرین خود اندازہ لگالیں۔ ہماری تو زبان ہرگز زیب نہیں دیتی کہ ایسے بیہودہ کلمات جناب فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نکالیں نظر میں طاقت نہیں کہ اس وقت حضور علیہ السلام کے بشر نہ ہونے پر ایسی بُری تمثیل سُن کر لکھ سکیں۔ اگر اہلحدیث قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور علیہ السلام کی صحیح پوزیشن کو ظاہر کریں تو دنیا بھر کا طوفان بدتمیزی برپا کر دیا جائے گستاخ بے ادب کہا جائے۔ لیکن خود جو دل میں آئے کر گزریں تب بھی بڑے محب اور مودب ہی کہلاتے رہیں ایں چہ بوالعجبی است۔ تلك اذا قسمة ضيزى۔

ایک طرف تو حضور علیہ السلام کی اس قدر بے ادبی

---

۱ اصل قصہ جسے یہ لوگ بیان کیا کرتے ہیں یوں ہے کہ سلطان محمود نے چوروں کو کہا کہ میں بھی تمہارے جیسا ہی ہوں۔ آؤ سب مل کر شاہی محل کو لوٹیں۔ چنانچہ سب چور اکٹھے ہو کر وہاں گئے اور شاہی سامان جمع کر لیا۔ تب سلطان محمود نے کہا کہ اس مال کو رات کے وقت کہیں دفن کر دیتے ہیں اور صبح کو نکال کر تقسیم کر لیں گے۔ جب صبح ہوئی تو سلطان نے سب چوروں کو گرفتار کرا کے سزا کا حکم دیا۔

اس حکایت سے نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ جس طرح سلطان محمود نے چوروں سے کہا کہ میں تمہارے جیسا (چور) ہوں۔ اسی طرح آیت قرآنی إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (میں تمہارے جیسا بشر ہوں) میں کہا گیا ہے ورنہ حقیقت میں حضور بشر نہیں تھے۔

افسوس ہے یہ لوگ ایمان اور عقل سے لڑائی کیوں کر رہے ہیں۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سلطان محمود کا چوروں کو کہنا کہ "میں تمہارے جیسا (چور) ہوں"۔ بالکل جھوٹ ہے کیا خدا کا آنحضرت کی زبان سے تعلیم کے طور پر إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہلانا بھی جھوٹ ہے۔

مولانا! ذرا تمہارے حنفی بھائی (دیوبندی) اگر امکان کذب باری کے قائل ہوں تو تم انہیں پر فتویٰ لگاؤ × اور خود خدا کے پاک کلام میں کذب مانتے ہو۔ کچھ تو عقل سے کام لو۔ کلام اللہ کے مقابلے میں جھوٹی کہانیاں مت بیان کیا کرو ورنہ سوئے خاتمہ کا خوف ہے۔

اللہ سے ڈرو۔ رسول سے شرم کرو اور مخلوق سے حیا کرو۔ اس سے تو بہتر ہے کہ اپنے منبروں پر راماشی کی کتھا پڑھ دیا کرو۔ جس کا حوالہ تو دے سکو۔ ایسے قصوں کا تو حوالہ بھی نہیں دے سکتے۔

سچ تو یہ ہے کہ تم لوگوں سے ایسے قصے سن کر آیت ذیل کے معنی ہماری سمجھ میں اچھی طرح آ گئے ہ

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ه

یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ باوجود اہل کتاب ہونے کے کتاب کا صحیح مطلب نہیں جانتے محض بناوٹی افسانے اور کہانیاں جانتے ہیں اور واہی تباہی خیالات میں مبتلا ہیں۔

میں بھرے دل سے پھر کہتا ہوں کہ آپ لوگ قرآن مجید کی تحریف نہ کیا کریں بلکہ قرآن مجید کو کلام الٰہی سمجھ کر اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک بیان کیا کریں۔ دیکھو جس طرح ہائی کورٹ کا جج کسی ماتحت عدالت کے فیصلہ کا پابند نہیں ہوتا۔ اسی طرح قرآن مجید کلام پاک ہونے کی وجہ سے کسی بناوٹی قصے یا کہانی کا پابند اور محتاج نہیں بلکہ علمائے امت (محدثین اور مجتہدین) سب کے سب قرآن مجید کے پابند ہیں۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اور شانِ رسالت میں غلو کرنے لگے تو مولوی صاحب نے یہاں تک فرما دیا کہ حضور علیہ السلام ظاہراً مصطفےٰ تھے حقیقت میں خدا تھے ؏ اُدھر معاذ اللہ چوروں سے تشبیہ اور اِدھر خود خدا ہی حضورؐ کو بنا دیا۔

دوران وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ مجنوں کسی عورت کے عشق میں دیوانہ نہیں تھا بلکہ مجنوں نے تو خدا ہی کا نام لیلا رکھا ہوا تھا۔

اُس طرف حضور علیہ السلام خود خدا بنا دیئے گئے اور اِس طرف لیلیٰ بھی خدا ٹھیری۔ بعینہٖ یہ عقیدہ عیسائیوں کے مشابہ ہے۔ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ ظلم بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

الغرض ان لوگوں کو سوائے ایسے قصوں کے اور کچھ آتا ہی نہیں۔ لڑانا بھڑانا جھگڑا فساد مسلمانوں میں کرا دینا یا افترا بہتان باندھ دینا۔ بس اپنی جیب بلغات سے گرم کی اور چلتے بنے۔ خدا تعالیٰ ایسے واعظوں سے بچائے۔ اور مسلمانوں کو سمجھ دے۔

# انابت الی اللہ اور اسکی فلاسفی

(از قلم مولوی ابو القاسم صاحب دربھنگوی)

یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ہر ایک انسان خواہ وہ کسی قوم کا ہو اور کسی حالت میں کیوں نہ ہو وہ یہ ضرور تسلیم کرتا ہے کہ ہم گنہگار ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ایسا ہی ہر ایک نے سمجھا۔ مگر اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مختلف اقوام اور مختلف مذاہب کے لوگوں نے گناہ سے نجات پانے کے کونسے ذرائع اور وسائل سوچے اور اختیار کئے ہیں۔ اقوام عالم کے نجات کے طریقوں پر اگر سرسری نظر ڈالی جائے تو روایات کا ایک ذخیرہ سامنے آجاتا ہے آپ خود غور کریں کہ قدیم اہل یونان نے حصول نجات کیلئے کیسے کیسے مصائب اٹھائے انسانوں کی قربانیاں کیں علوی اشیاء کی پرستش کو زندگی کا مقصد اعظم قرار دیا۔ آریہ ورت کے عقلاء یونان اور دنیا کے دیگر مذاہب سے چند قدم اور آگے بڑھے۔ کہیں گنگا میں ڈوب مرنے کو شرط نجات مقصود سمجھا تو کہیں جگن ناتھ جی میں بت کے رتھ پر قربان جانے کو۔ اسی طرح بعض نے ندی میں آکر اپنے کو ہلاک کر دینا نجات کا وسیلہ سمجھا وغیرہ وغیرہ۔

آمدم برسر مطلب۔ میری غرض اس مختصر گذارش سے یہ ہے کہ انسان عاقل نے گناہ سے نجات پانے کیلئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے لیکن اصل نجات اور حقیقی فلاح تک نہ پہنچے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر فرصت اموزہ میں گفتگو کروں۔ قبل اسکے کہ فطرت کے مطابق اصلی نجات کی صورت پیش کروں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نظام دنیوی پر ایک نظر کی جائے۔ دنیا کا دستور ہے کہ اگر کوئی لڑکا اپنے والد کی حکم عدولی کرتا ہے یا کوئی خادم اپنے مولی کے فرمان کے خلاف کوئی کام کرتا ہے یا کوئی رعیت اپنے بادشاہ کی خلاف ورزی کرتی ہے پھر یہ سب اپنے کئے ہوئے پر اظہار ندامت کرتے ہیں اور دست بستہ ہو کر معافی کے خواستگار ہوتے ہیں تو ان کی تلافی ہو جاتی ہے اور پھر وہ قابل سزا نہیں رہتے۔ بعینہٖ یہی مثال نظام خداوندی میں ہے کہ اگر کسی بندہ سے کوئی قصور اور خطا سرزد ہو جاتی ہے اور پھر وہ اپنے کئے ہوئے پر نادم ہو اور گریہ وزاری کرے اور سچی توبہ اور حقیقی رجوع کرے تو اسکے ماضی کی تلافی اور سب رفت گذشت نسیاً منسیاً ہو جاتی ہے۔ یہی فطرت کے مطابق راہ نجات ہے جو آریوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔

انابت الی اللہ اور سچی توبہ کے فطرت کے مطابق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادر حکیم نے انسان کی فطرت ہی ایسی رکھی ہے کہ اس سے لغزش اور خطا ظہور میں آتے رہتے ہیں اب اگر اسکی تلافی خدا تعالیٰ کی طرف نہ ہو کر کسی انسان کا ابد الآباد تک نجات ہی پانا غیر ممکن اور محال ہو۔ پس ضروری ہوا کہ قدرت کی طرف سے اظہار قصور ہو اور وہ یہی سچی توبہ اور انابت الی اللہ ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی بتلا دوں کہ سچی توبہ سے گناہ کیونکر معاف ہو سکتے ہیں یہ بات آریوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور وہ فوراً توبہ سے منکر ہو گئے ہیں۔ اگر تو جہ دلاتا ہوں کہ اسکی حقیقت پر تعصب سے الگ ہو کر تدبر کریں تو بہت جلد اسکی فلاسفی سمجھ میں آجائیگی۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس میں انسان اپنے گناہ کو اظہار کر کے اور گریہ وزاری کر کے گناہوں کی سزا اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے اور ایک طرح کی سزا سے بد اعمالی آپ ہی ۔۔۔

# خطبہ رمضان المبارک اور تازہ بشارت

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے رسالہ اہلحدیث میں مسنون خطبہ رمضان مبارک لکھا کرتے ہیں میں نے بھی اُن کی تاسی میں چاہا کہ اس خطبہ کو نہایت خوشنما چھاپ کر اپنے احباب کی آنکھوں اور دلوں کو خوش کروں۔ سو خریداران رسالہ تبلیغ اہل حدیث اور رسالہ برکات محمدیہ کو خصوصاً اور دیگر عاشقان کلام نبوی کو عموماً بشارت ہو کہ خطبۂ رمضان المبارک نہایت صفائی اور خوشنمائی سے مندرجہ ذیل خصوصیتوں سے (خدا کے فضل سے) چھپ چکا ہے۔

(۱) تقطیع فلسکیپ سائز کی ہے۔ (۲) جلی قلم سے موٹے حروف میں با اعراب قرآن شریف کی طرح لکھا گیا ہے (۳) بین السطور عام فہم اُردو ترجمہ بھی ہے۔ (۴) طباعت رنگ آمیز۔ (۵) کاغذ دبیز اور چکنا لگایا گیا ہے تاکہ فریم میں جڑوا کر کمروں کی زینت و برکت کا موجب ہو سکے۔ (۶) گرداگرد رنگین بیل سے سجایا گیا ہے۔

پس اسکے حاصل کرنے میں جلدی کریں اور جہاں آپ کمروں میں دیگر قطعات لگاتے ہیں وہاں یہ تبرک بھی لگائیں۔

قانون (۱) رسالہ تبلیغ اہل حدیث یا رسالہ برکات محمدیہ کے مستقل سالانہ خریداروں کو بغیر ان کے طلب کرنے کے خود بخود نمبرے کی بجائے سالانہ چندہ کے حساب میں حسب قاعدہ اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر بھیجا جائیگا۔

(۲) دیگر شائقین حسب قاعدہ ۲ر (دو آنے) کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ ٹکٹ ڈاک کے ہوں۔ رسید ٹکٹ نہ ہوں۔

محل وصول۔ (۱) امرتسر۔ دفتر رسالہ تبلیغ اہل حدیث ڈھاب کھٹیکاں۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی۔

(۲) شہر سیالکوٹ۔ حافظ محمد ابراہیم میر محلہ میانہ پورہ۔ شہر سیالکوٹ۔

راقم

فدائے سنت رسول کریم حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

تحقیق تراویح۔ احادیث نبویہ سے آٹھ رکعات نماز تراویح کا ثبوت۔ قیمت ۱ر دفتر اہلحدیث امرتسر

# وفات مصطفےٰ

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گھمر جاکھی ضلع گوجرانوالہ)

جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات و ممات کے متعلق بحثیں ہوتی ہیں اسی طرح آج کل بعض جہلاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی مناظرے کرتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں آشکارا کر دیا جائے۔

(۱) قرآن پاک میں ہے۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ (پ ۲۳۔ رکوع آخری)

ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ تحقیق تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

(۲) تفسیر عباسی میں ہے۔ انک یا محمد میت ستموت۔

(۳) اور جلالین میں ہے۔ انک خطاب للنبی میت و انھم میتون ستموت و یموتون

(۴) ابن جریر میں ہے۔ انک یا محمد میت۔

(۵) نیز ابن جریر میں ہے۔ انک یا محمد ستموت و انکم یایھا الناس ستموتون۔

(۶) نیشاپوری میں ہے۔ یا محمد انک ستموت۔

(۷) تفسیر حسینی میں ہے۔ تو اے محمد مردہ خواہی شد۔

(۸) شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں۔ یا محمد ہر آئینہ تو خواہی مرد۔

(۹) قادری میں ہے۔ بیشک اے محمد تم مردہ ہوگے۔

اس آیت سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فوت ہونگے۔

(۱۰) دوسری آیت۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَھُمُ الْخَالِدُوْنَ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ (انبیاء۔ پ ۱۷ ع ۳)

ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ پس اگر تو مر جاویگا یہ ہمیشہ رہنے والے ہر جی چکھنے والا ہے موت کا مزہ۔

(۱۱) تفسیر عباسی میں ہے۔ افائن مت یا محمد فھم الخالدون فی الدنیا۔

(۱۲) تفسیر ابن جریر میں ہے۔ وما خلدنا احدا من بنی آدم یا محمد قبلک فی الدنیا فنخلدک فیھا ولا بد لک من ان تموت کما مات من قبلک رسلنا افائن مت فھم الخالدون۔

اے محمد آدم کی اولاد سے دنیا میں کوئی بھی ہمیشہ نہیں رہا اور نہ رہیگا۔ سب کو موت آئی اسی طرح تم پر بھی ضرور موت آئے گی اس سے چارہ نہیں۔

(۱۳) شاہ عبد القادر لکھتے ہیں۔ پھر اگر تو مرگیا تو وہ رہ جاوینگے؟

(۱۴) تفسیر قادری میں ہے۔ کیا اگر اے محمد تم مر جاؤ تو وہ ہمیشہ رہیں گے؟ ایسا نہیں بلکہ جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا ؎

ہر کہ آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود
آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود

(۱۵) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ۔ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ابوبکر صدیق ؓ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا وانبیاہ۔ واخلیلاہ۔ واصفیاہ۔ پھر یہی آیت پڑھی۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فھم الخالدون۔

(ترجمان بحوالہ بیہقی)

اس آیت سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فوت ہونگے۔

(۱۶) تیسری آیت۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ۔ (پ ۴)

(ترجمہ شاہ عبد القادر) پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تو تم پھر جاؤ گے۔

ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ کیا پس اگر وہ مر جاوے یا مارا جاوے کیا پھر جاؤ گے۔

موضح القرآن میں ہے۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضرت کی وفات پر بعضے پھر جاوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر خلیفہ اول نے ان کے ساتھ جہاد کرکے درست کیا۔

اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہونگے۔

**مرض الموت** (۱۷) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں

خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ... عاصبا راسہ بخرقۃ فاستوی علی المنبر... قال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض..... و قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا...... فما قام علیہ حتی الساعۃ (دارمی)

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے بیماری کی حالت میں جس میں آپ فوت ہوئے اور آپ کے سر پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ایک بندے پر دنیا و ما فیہا پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو اختیار دیا۔ یہ بات سن کر ابوبکر ؓ رونے لگے کہ اب آپ کی موت قریب ہے پھر منبر سے اترے۔ یہ آپ کا آخری وعظ تھا اس کے بعد منبر پر کھڑے نہیں ہوئے۔

اس حدیث سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) اِنَّ عبدًا سے مراد بندہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) آپ بیمار ہوئے۔

(۳) پھر آپ اسی بیماری سے فوت ہوئے (مات فیہ)

(۱۸) علی بن حسین سے روایت ہے۔ لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرئیل آئے اور ان کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جسکو اسماعیل

ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے اور کیوں آیا ہے۔ تو جبرائیل نے کہا ھذا ملک الموت یستاذن علیک۔
یہ موت کا فرشتہ ہے اور آپ سے اذن چاہتا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن دے دیا۔ فقبض روحہ پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی۔

اس حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں:-

(۱) آپ بیمار ہوئے۔
(۲) آپ کے پاس ملک الموت آیا۔
(۳) آپ عالم الغیب نہ تھے ورنہ جبرائیل سے کیوں پوچھتے کہ یہ کون ہے۔
(۴) آپ کی روح قبض کی گئی اور آپ فوت ہو گئے۔

(۱۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی فی مرضہ الذی توفی فیہ اغسلنی یا علی اذا مت (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۲۲)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس بیماری میں فوت ہوئے۔ حضرت علیؑ کو فرمایا۔ اے علی جب میں مرجاؤں تو تم نے مجھ کو غسل دینا ہوگا۔
اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آپ بیمار ہوئے پھر وفات پائی۔

(۲۰) دوسری روایت میں ہے:- عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا مت فاغسلنی۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۲۵)
حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ اے علی جب میں مرجاؤں تو مجھ کو تم نے غسل دینا۔

(۲۱) حضرت انس فرماتے ہیں:-
لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لھا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبرائیل ننعاہ۔ کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوئے تو آپ کو غش آنے لگے۔ فاطمہ نے کہا اباجی آج آپ کو سخت تکلیف ہے آپ نے فرمایا فاطمہ آج کے بعد تیرے باپ کو تکلیف نہ ہوگی۔ پھر جب فوت ہو گئے تو فاطمہ نے کہا اباجی آپ کو رب نے بلا لیا آپ جنت میں چلے گئے۔ آہ جبرائیل کو کون آپ کی موت کی خبر دے۔ اب وحی کس پر آئیگی اور جبرائیل کہاں اتریگا۔ (بخاری)

اس حدیث سے بھی کئی باتیں ثابت ہوئیں:-

(۱) آپ سخت بیمار ہوئے۔
(۲) آپ کو غش پر غش آتے رہے۔
(۳) آپ کی تکلیف کو فاطمہ نے محسوس کیا اور روئی۔
(۴) آخر آپ فوت ہو گئے۔

(۲۲) سلیمان بن ابی مسلم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے یوم الخمیس وما یوم الخمیس آہ دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے دن پنج شنبہ کا۔ اس دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تکلیف تھی۔
ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی۔ پھر آپ کی موت کو یاد کر کے رونے لگے اور اتنے آنسو بہائے کہ زمین پر جو سنگریزے پڑے تھے وہ تر ہو گئے۔
اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آخر فوت ہو گئے۔

(۲۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاتی خیر لکم۔ میرا جینا تمہارے لئے بہتر ہے کہ میں تم کو مسائل بتاتا ہوں۔ فاذا انا مت کانت وفاتی خیر لکم۔ اور جب میں مرجاؤں تو میرا مرنا بھی تمہارے لئے اچھا ہے کیونکہ تمہارے اعمال میرے پیش ہوتے رہینگے اور میں تمہارے لئے بخشش مانگتا رہوں گا۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۳)

(۲۴) ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔ آپ نے فرمایا اس طرح کیوں ہے۔ اس نے کہا انی ذکرت موتی وموتک۔ میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کر رہا ہوں کہ جب آپ فوت ہو گئے تو کسی اعلیٰ جنت میں چلے جائینگے میں آپ کو کس طرح مل سکونگا۔ آپ نے فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ (شفاء عیاض جلد ۲ صفحہ ۱۱)

(۲۵) جب آپ بیمار ہوئے تو صحابہ نہایت غمگین تھے تب آپ نے فرمایا۔ ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم۔ کہ میں نے سنا ہے تم لوگ میری موت سے ڈرتے ہو۔ لیکن یہ بات ضرور ہونے والی ہے انی لاحق بربی۔
ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ بیمار ہوئے صحابہ کو سخت صدمہ تھا۔

## آپ کی وفات

(۲۶) ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:- توفی فی بیتی وبین سحری ونحری کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں میری ہی گود میں فوت ہوئے۔

(۲۷) حضرت انس فرماتے ہیں:- ما رایت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ نہیں دیکھا میں نے نہایت بُرا دن زیادہ غمگین کرنیوالا اور سخت تاریک اس دن سے کہ جس دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تھے۔

(۲۸) فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکی الناس فقام عمر فی المسجد خطیبا فقال لا اسمعن احدا یقول ان محمدا قد مات ولٰکن محمد لم یمت۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۱۶)
جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو لوگ رونے لگے پھر حضرت عمر مسجد میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا خبردار کوئی یہ مت کہے کہ محمدؐ فوت ہو گئے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔

(۲۹) حضرت مغیرہ اندر گئے اور کہا (یا عمر مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اے عمر خدا کی قسم رسول اللہ فوت ہو گئے ہیں۔
حضرت عمر نے کہا۔ کذبت ما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اے مغیرہ تو جھوٹ کہہ رہا ہے رسول اللہ فوت نہیں ہوئے۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۱۵)

(۳۰) حضرت عمر نے کہا۔ من قال انہ مات قتلتہ بسیفی ھذا (ملل والنحل شہرستانی)
جو شخص کہیگا کہ حضور فوت ہو گئے ہیں میں اسکو اسی تلوار

# فہرست مضامین مندرجہ اخبار "اہلحدیث" جلد ۳۵

## از ۵۔ نومبر ۱۹۳۷ء لغایت ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء

### عام اسلامی


| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| خطبۂ رمضان | ۵۔ نومبر ۱۹۳۷ء |
| تحریک خاکساران | ۱۲۔ نومبر و ۴ فروری ۱۹۳۸ء |
| - - - - | |
| نماز تراویح باجماعت | ۱۲۔ نومبر ۱۹۳۷ء |
| جمعہ کی دو اذانیں | ۱۲ نومبر و ۳ دسمبر |
| قاتلانہ حملہ | ۱۲۔ نومبر ۳۷ء |
| توحید باری تعالیٰ | ۲۶ 〃 〃 |
| رزق اللہ کے پاس سے | ۳۔ دسمبر ۳۷ء |
| مؤمن کی پہچان بذریعہ قرآن | ۳ 〃 〃 |
| حلیہ مبارک | ۲۴۔ دسمبر ۳۷ء |
| اسلام کی اخلاقی تعلیم | ۲۴ 〃 〃 |
| ہندو رسوم کو اسلام سے کیا علاقہ ہے | ۳۱ 〃 〃 |
| سود بنک | ۳۱ 〃 〃 |
| مسئلہ سود بنک اور مسئلہ تصویر پر ایک نظر | ۳۱ 〃 〃 |
| عدم جواز اخصاء بہائم | ۳۱ 〃 〃 |
| پنجاب میں پیر پرستی | ۷۔ جنوری ۳۸ء |
| اسلام اور معاش | ۷ 〃 〃 |
| قیامت کا ہولناک دن | ۷ 〃 〃 |
| اسلام اور ہندو مذہب | ۱۴ جنوری ۳۸ء |
| فرضیت صلوٰۃ باجماعت | ۱۴ 〃 〃 |
| عجائب کا جواب (الفاظ قرآن) | ۲۱ جنوری ۳۸ء |
| ... شرع کب ہوتے ہیں | ۲۱ 〃 〃 |

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| نماز پنجگانہ کے بعد سلام تکبیر کو بلند آواز کہنا | ۲۱۔ جنوری ۱۹۳۸ء |
| درس عمل | ۲۸۔ جنوری 〃 |
| گداگری اور زکوٰۃ | ۲۸ 〃 〃 |
| مذاکرہ علمیہ "حرف منؔ" | ۲۸ جنوری و ۲۵ مارچ |
| نصائح ابراہیم ادہم رح | ۴ فروری ۳۸ء |
| مذہب اسلام کا ایک سنہرا اصول | ۴ 〃 〃 |
| وتر کی تین رکعتوں کے آخر میں تشہد سنت ہے | ۴ 〃 〃 |
| مقدس بزرگ اور صلوٰۃ اللیل | ۴ و ۱۱ فروری ۳۸ء |
| مرکز اسلام اور متوقع جنگ یورپ | ۱۱ فروری 〃 |
| زیارت القبور | ۱۱ 〃 〃 |
| توحید باری تعالیٰ | ۴ فروری ۔ ۲۵ فروری |
| ۴ مارچ ۔ ۱۱ مارچ ۔ ۱۸ مارچ ۲۹۔ اپریل ۔ ۶۔ مئی ۱۹۳۸ء | ۸ اپریل ۔ ۲۲۔ اپریل |
| معجزات رسول | ۱۱۔ فروری ۳۸ء |
| قربانی عید | ۱۱ 〃 〃 |
| غزوہ ذات الرقاع | ۱۱ 〃 〃 |
| بئس القرین | ۱۱ 〃 〃 |
| بارش کا نزول کہاں سے ہے | ۱۱ 〃 〃 |
| قوالی نامہ اور خواجہ حسن نظامی | ۱۱ 〃 〃 |
| مقدمہ شرق پور | ۱۱ 〃 〃 |
| کلمہ طیب | ۲۵ فروری ۳۸ء |
| تنزیہہ الٰہی | ۲۵ 〃 〃 |
| سائنس اور اسلام | ۲۵ 〃 〃 |

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| اطاعت سنت نبوی | ۲۵۔ فروری ۱۹۳۸ء |
| مرتدات کے متعلق مشورہ | ۱۱۔ مارچ 〃 |
| شہادت حسین کا پیام | ۱۱ 〃 〃 |
| شکر و حمد | ۱۸۔ مارچ 〃 |
| ازواج مطہرات | ۱۸ 〃 〃 |
| اتباع سنت راہ جنت | ۲۵۔ مارچ 〃 |
| شان رسول علیہ السلام | ۲۵ 〃 〃 |
| محبت و متابعت رسول صلعم | یکم اپریل ۳۸ء |
| اسوۂ رسول | 〃 〃 〃 |
| امام مہدی اور خواجہ حسن نظامی | ۸۔ اپریل 〃 |
| رفع الیدین فی الصلوٰۃ | ۸ 〃 〃 |
| مذاکرہ علمیہ بابت اذان جمعہ | ۸۔ ۱۵ و ۲۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء |
| مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ اور عدالت کا فیصلہ | ۱۵۔ اپریل ۳۸ء |
| مقدمہ حملہ کی بابت ایک سوال اور اس کا جواب | ۲۲۔ اپریل 〃 |
| خطاب بہ مسلم۔ سکھ دھرم کا فلسفہ | ۲۲ 〃 〃 |
| خطاب بجناب حضرت شیر پنجاب | ۲۹۔ اپریل 〃 |
| نحن نقص علیک احسن القصص | ۶۔ ۱۳ و ۲۰ مئی 〃 |
| مسئلہ کفارت اور اسلام | ۶ و ۱۳ مئی ۳۸ء |
| سلطان عبدالعزیز آل سعود | ۱۳ مئی 〃 |
| شاردا ایکٹ میں ترمیم یا تشدید | ۱۳ 〃 〃 |
| گورو کی نگری میں تبلیغ حق | ۱۳ 〃 〃 |
| عرش والا زمین پر آیا | ۱۳ 〃 〃 |

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| شان موعظہ | ۲۰-مئی ۱۹۳۸ء |
| توحید و شرک میں موازنہ | ۲۰ و ۲۷ مئی اور ۳، ۱۰ و ۱۷ جون ۱۹۳۸ء |
| اسرار زکوٰۃ | ۲۷-مئی ۱۹۳۸ء |
| جزیرۃ العرب کی حالت | ۳-جون " |
| ملت اسلامیہ کا سبب زوال | ۳ " " |
| دلآزاری سب گناہوں کی جڑ ہے | ۱۰ جون " |
| عمل صالح | ۱۰ " " |
| اخبار اہل النار | ۱۷ و ۲۴ جون اور یکم و ۱۵ جولائی ۱۹۳۸ء |
| تبلیغ حق | ۲۴ جون ۱۹۳۸ء |
| غزوہ احد | ۲۴ " " |
| اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے | ۲۴ جون و یکم جولائی " |
| تحقیقات علمیہ کا ایک ورق (پیدائش حضرت حواء) | یکم جولائی ۱۹۳۸ء |
| قرآن کریم اور بارش | " " " |
| عاشقان رسول | ۸-جولائی " |
| درد جگر۔ آہ | ۱۵ " " |
| مرتدات کے متعلق مشورہ | ۲۲ " " |
| عرس اور مستورات | ۲۲ " " |
| زمانہ کی نیرنگیاں | ۲۲ " " |
| امام مہدی دہلی میں پیدا ہو گئے | ۲۹ جولائی " |
| شمع توحید کی قبولیت | ۲۹ " " |
| فضیلت نماز | ۲۹ " " |
| شیریں کلامی کا نمونہ | ۵-اگست " |
| اتباع سنت | ۵ " " |
| برادری پرستی | ۱۲ " " |
| حساب مدرسہ دار الحدیث مدینہ | ۱۲ " " |
| آہ شیخ عطاء الرحمن | ۱۹-اگست " |
| فلسفہ صلوٰۃ | ۱۹ " " |
| مسدس شاکر | ۱۹ " " |
| اسلام اور خوش طبعی | ۱۹ " " |
| چند اعتراضات اور ان کے جوابات [illegible] | ۲-ستمبر ۱۹۳۸ء |

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| قابل توجہ علماء اسلام | ۲-ستمبر ۱۹۳۸ء |
| مسلمان اور فریضہ نماز | ۲ " " |
| میلہ سائیں کانواں والہ اور توہین اسلام | ۹ ستمبر " |
| مسلمان اور فریضہ نماز | ۹ و ۱۶ ستمبر ۱۹۳۸ء |
| قرآن کریم اور معجزات | ۱۶ و ۲۳-ستمبر " |
| آنحضرت صلعم کی طرز معاشرت | ۳۰-ستمبر ۱۹۳۸ء |
| آہ سوختہ دل | ۳۰ " " |
| صراط مستقیم | ۳۰ " " |
| تعلیم اسلامی اور نرم کلامی | ۳۰ " " |
| حسن خلق اور رواداری | ۷-اکتوبر ۱۹۳۸ء |
| موجودہ نصاب تعلیم میں اہم ترمیم کی ضرورت | ۷ " " |
| احکام رمضان المبارک | ۷-۱۴-۲۱-اکتوبر |
| علم کی فضیلت اور خود رو علماء کی حالت | ۱۴-اکتوبر ۱۹۳۸ء |
| خطبہ رمضان المبارک | ۲۱-اکتوبر " |
| حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی | ۲۱ " " |
| قبرستان اور عبرت | ۲۱-اکتوبر " |

## اہل حدیث

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| تائید حدیث بجواب تنقید حدیث | ۵ نومبر۔ ۱۲ نومبر ۳-دسمبر۔ ۱۷-دسمبر |
| تصدیق الحدیث | ۵ نومبر۔ ۱۲ نومبر ۲۶ نومبر۔ ۳ دسمبر۔ ۱۷۔ دسمبر ۳۷ء ۲۱ جنوری ۲۸ جنوری ۴ فروری۔ ۱۱ فروری۔ ۳۸ء ۴ مارچ۔ ۱۱-مارچ ۱۹۳۸ء |
| امرتسر میں عظیم الشان اجتماع | ۱۲-نومبر ۱۹۳۷ء |
| امرتسر میں قاتلانہ حملہ | ۱۹-نومبر " |
| مجھ پر قاتلانہ حملہ | ۲۶-نومبر " |
| مجھ پر قاتلانہ حملہ اور اس کا نتیجہ | ۳-دسمبر " |
| شاتم نبی علیہ السلام از روئے تقویۃ الایمان | ۳ " " |
| اسلام اور ہندو ازم کا جواب الجواب | ۱۷-دسمبر " |

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| تاثرات | ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء |
| مولانا شہید دہلوی اور ایک بزرگ کے خیالات | ۲۴ " " |
| مولانا پر حملہ قاتلانہ اور جماعت سے گذارش | ۳۱-دسمبر " |
| حدیث اور اصحاب حدیث پر ایک نظر | ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء و ۷-جنوری ۱۹۳۸ء |
| اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت | ۷ " " |
| مولوی عبدالستار کی امامت خطوں میں | ۷ " " |
| مذہب اہل حدیث قدیم ہے۔ | ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء |
| ادارہ تبلیغ کی ضرورت اور ضرورت امیر پر بحث | ۱۴ " " |
| تنظیم جماعت موحدین | ۱۴ " " |
| اعیان اہل حدیث کو انتباہ | ۲۱ جنوری " |
| قابل توجہ جماعت اہل حدیث | ۲۸ جنوری " |
| جماعت اہل حدیث کا ایک گمنام قائد (جھاؤ میاں) | ۱۱ فروری " |
| کیا اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز ہے | ۱۱-فروری " |
| مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ | ۲۵ فروری " |
| اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے متعلق ایک مخلصانہ آواز | ۴-مارچ " |
| صوبہ سی پی میں ضرورت تبلیغ اہل حدیث | ۱۱-مارچ " |
| جماعت اہل حدیث کے لئے درس حیات | ۱۸-مارچ " |
| ناسور دل | ۲۵ مارچ " |
| ہمارا آرگن اہل حدیث | ۲۵ " " |
| علمائے اہل حدیث کی خدمت میں گذارش | ۲۹-اپریل " |
| جماعت اہل حدیث کو تنبیہ | ۲۰-مئی " |
| امامیوں سے مناظرہ | ۲۷-مئی " |
| حافظ عبداللہ صدپڑی اور رجم | ۳-جون " |
| قابل توجہ جماعت اہل حدیث | ۳ " " |
| اہل حدیث اور وہابی | ۲۷-مئی " |

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| جماعت اہل حدیث اور ترقی | ۱۴- جون [illegible] |
| جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے جلسے | یکم جولائی 〃 |
| اعیان اہل حدیث اور جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث | 〃 〃 〃 |
| اتحاد اسلامی سے کون فرقہ الگ رہتا ہے | ۱۵ جولائی 〃 |
| جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کا اعلان اعیان اہل حدیث کی خدمت میں | ۲۲- جولائی 〃 |
| اہل حدیث سے کون لوگ مراد ہیں | ۵- اگست 〃 |
| اہل بدعت کو دعوت توحید | ۱۹- اگست 〃 |
| ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ | ۱۹ 〃 〃 |
| تحریک یوم التبلیغ | ۱۴- اکتوبر 〃 |
| احباب اہل حدیث فوری توجہ فرمائیں | ۲۱- اکتوبر 〃 |
| **مرزائی مشن** | |
| کیا مرزا صاحب قادیانی فارسی النسل تھے؟ | ۵- نومبر ۱۹۳۷ء |
| حضرت مریم کی پاک اولاد اور مرزا صاحب کی پاک اولاد | ۵- نومبر 〃 |
| مرزا قادیانی کی بدزبانی | ۱۲- نومبر 〃 |
| آسمان پر ایک روٹیاں کون پکاتا ہے | ۱۲ 〃 〃 |
| مرزا صاحب قادیانی اور حدیث سلمان | ۲۶ نومبر 〃 |
| مرزا صاحب کا انتقال ہیضے سے | ۳- دسمبر 〃 |
| میاں محمود احمد قادیانی اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو فیصلہ کن مناظرے کا چیلنج | ۱۷- دسمبر 〃 |
| مرزائی ہر دو صنف میں مباحثے کی تحریک | ۲۴- دسمبر 〃 |
| مرزا غلام احمد قادیانی کا نسب | ۲۴ 〃 〃 |
| مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ہیضہ سے ہوا۔ ماں اور بیٹے کی شہادت | ۳۱- دسمبر 〃 |
| [illegible] جلسہ اور قادیان میں شماتت | ۷- جنوری ۱۹۳۸ء |
| تبصرہ بر تذکرہ | ۷ جنوری ۲۸ جنوری ۱۱ فروری - ۱۱ مارچ - ۸- اپریل ۳۸ء |

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| قادیانی اور مصری نزاع اور اس کے فیصلے کی صورت | ۱۴- جنوری ۱۹۳۸ء |
| یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج | ۱۴ و ۲۱ جنوری 〃 |
| قصر خلافت میں اضطراب | ۲۱- جنوری 〃 |
| مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں فیل | ۴ فروری ۳۸ء |
| اہل دہلی خبردار | ۴ 〃 〃 |
| قادیانی اقوال مختلفہ کا نمونہ | ۱۱ فروری 〃 |
| ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب | ۱۱ 〃 〃 |
| مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ میں فیل۔ بشہادت خلیفہ قادیان | ۲۵- فروری 〃 |
| مرزا صاحب قادیانی اور مولانا محمد حسین بٹالوی | ۴- مارچ 〃 |
| ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری اپنے مسیح قادیانی کی تکذیب پر اتر آئے | ۴ مارچ 〃 |
| قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کی تفسیر | ۱۱- مارچ و ۱۸ مارچ ۳۸ء |
| مرزا صاحب قادیانی فیل گئے | ۱۸- مارچ 〃 |
| شراب کی وجہ سے دس اشخاص پر لعنت | ۱۸ 〃 〃 |
| ڈاکٹر بشارت احمد مرزا صاحب کی تکذیب پر | ۲۵- مارچ 〃 |
| فاروق قادیان کا باطل دعویٰ | ۲۵ 〃 〃 |
| مرزائیوں کا رشتہ ناطہ | ۲۵ 〃 〃 |
| محمدی بیگم کا نکاح بچہ اب بشیر احمد | یکم اپریل 〃 |
| یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج | 〃 〃 〃 |
| اب تو لاہوری پارٹی کو خلیفہ قادیان کے سامنے جھک جانا چاہئے۔ | ۱۵- اپریل 〃 |
| مولوی فضل خان اور امام دہلی | ۱۵ 〃 〃 |
| قادیانی کے کلاس فیلو | ۱۵ 〃 〃 |
| امر جامع پر جمع ہو جاؤ | ۲۲- اپریل 〃 |
| مرزا صاحب چینی مغل تھے یا فارسی الاصل ایرانی | ۲۹- اپریل 〃 |

| نام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| قادیان میں تیسرے ہم ہوئے | ۶- مئی [illegible] |
| آسمانی نکاح اور قادیان میں اضطراب | ۶ مئی 〃 |
| خلیفہ قادیان کا ایک عجیب فیصلہ | ۶ 〃 〃 |
| کیا احمدیہ جماعت سے حکومتیں بھی ڈرتی ہیں؟ | ۱۳- مئی 〃 |
| جرمن ترجمہ قرآن | ۱۳ 〃 〃 |
| مرزا صاحب قادیانی کا احیائے اسلام | ۲۰ مئی 〃 |
| مرزا صاحب کی کامیابی خوابیں | ۲۷ مئی 〃 |
| مسیح موعود اور تقسیم مال | ۳- جون 〃 |
| مرزا صاحب قادیانی رسول پاک کی توہین کرنے والے تھے؟ | ۳ 〃 〃 |
| خلیفہ قادیان کی خدمت میں ان کے مریدوں کا عریضہ | ۱۰- جون 〃 |
| چوہدری عبدالغنی مرزائی کے ساتھ مباحثہ | ۱۰ 〃 〃 |
| مرزائیوں کو کھلا چیلنج | ۱۰ 〃 〃 |
| احمدیہ اخباروں کا مسیح موعود نمبر | ۱۷ جون 〃 |
| مرزا صاحب بری طرح فیل ہو گئے | ۲۴ جون 〃 |
| آخری فیصلہ پر فیصلہ کن مناظرہ | یکم جولائی 〃 |
| تاریخ مرزائیت | ۸ جولائی 〃 |
| سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات | ۱۵ و ۲۲ جولائی 〃 |
| مسلمانوں کی بدحالی اور مرزا صاحب کی ناکامی | ۲۹- جولائی 〃 |
| یاجوج ماجوج کی حقیقت | ۵- اگست 〃 |
| پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی طرف دعوت | ۱۲- اگست 〃 |
| نزول مسیح کی تاویل اور اسکا جواب | ۱۲ 〃 〃 |
| مسئلہ تقدیم و تاخیر اور اخبار فاروق | ۲۶- اگست 〃 |
| قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں مباحثہ کب ہوگا | ۲- ستمبر ۳۸ء |
| قادیان میں صف ماتم | ۹ و ۲ ستمبر 〃 |
| ساون کے اندھوں کو ہرا ہی نظر آتا ہے | ۹ ستمبر 〃 |
| ترجمان اور قادیان | ۹ 〃 〃 |

ahmadimuslim.de

| مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| [illegible] صاحب قادیانی | [illegible] ستمبر [illegible] |
| معیار صداقت مسیح موعود | ۱۶ ″ ″ |
| تیلی بھی کیا اور مرد کھا کھایا | ۲۳ ستمبر ″ |
| کذبات مرزا | ۳۰ ستمبر ۔ ۷ اکتوبر ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء |
| سچا خواب ۔ قابل توجہ ایڈیٹر الفضل | ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء |
| نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق | ۱۴ اکتوبر ″ |
| مرزا صاحب کا علم منطق سے نا آشنا ہونا | ۱۴ ″ ″ |
| تبرکات مرزا | ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء |

## حنفی

| مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| دو حنفیوں میں مباحثہ امکان کذب باری | ۵ نومبر ۱۹۳۷ء |
| شہادت القرآن والخبر علی بشریۃ خیر البشر | ۵ نومبر ۱۲ نومبر ۲۶ نومبر ۳ دسمبر |
| طعام میت | ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء |
| نواب صدیق حسن خان اور تقلید شخصی کا پھندا | ۲۴ دسمبر ″ |
| مولانا شاہ عبد العزیز محدث اور نذر لغیر اللہ | ۲۴ ″ ″ |
| الفقیہ کی فقاہت | ۳۱ دسمبر ″ |
| سید البشر | ۱۱ فروری ۱۹۳۸ء |
| مولوی محمد شریف کوٹلوی کا مباہلہ اور مناظرہ سے فرار | ۲۵ فروری ″ |
| بشریت رسول سے شان رسول | ۲۵ ″ ″ |
| علم غیب | ۲۵ ″ ″ |
| مجلہ الفقیہ کا فتویٰ رفع یدین کرنا خلاف سنت ہے۔ | ۴ مارچ ″ |
| علمائے احناف کی بے توجہی | ۲۵ مارچ ″ |
| کوٹلی ضلع سیالکوٹ کے علمائے مقلدین ترک تقلید کر گئے | یکم اپریل ۱۹۳۸ء |

| تمام مضامین | تاریخ اخبار |
|---|---|
| [illegible] | ۲۲ اپریل [illegible] |
| جمعہ فی القریٰ | ۲۹ ″ ″ |
| الجمعیۃ کے مفتی صاحب توجہ فرمائیں | ۶ مئی ″ |
| علمائے احناف و اہل حدیث کا فیصلہ ۱۲ ربیع الاول کو دکانیں بند کرنا گناہ ہے | ۲۰ مئی ″ |
| مولوی کوٹلوی کی توحید دانی | ۲۷ مئی ″ |
| مولودیوں کی ناکام کوشش | ۱۷ جون ″ |
| امرتسری آسی صاحب کی غمخواری | ۲۴ جون ″ |
| رسمی حنفیوں کے مفتی کوٹلی میں | ۸ ۔ ۱۵ جولائی ″ |
| مولوی یوسف سیالکوٹی جواب دیں | ۲۹ جولائی ″ |
| تقلید کا اثر اہل تقلید پر | ۲۹ ″ ″ |
| کیا کنیت ابو حنیفہ مخصوص ہے | ۵ اگست ″ |
| کھلی چٹھی بنام علمائے دیوبند | ۱۲ ″ ″ |
| خواجہ صاحب دہلوی کی مریدین کو مشرکانہ تعلیم | ۱۹ اگست ″ |
| تقلید اور امام شافعی | ۱۹ ″ ″ |
| متابعۃ الدلیل اور تقلید شخصی | ۲۶ اگست ″ |
| امیر ملت علی پوری کے کارنامے | ۲۶ ″ ″ |
| ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ۲۶ ″ ″ |
| ظالموں کے حمایتی ظالم | ۹ ستمبر ″ |
| ثنائی جواب پر استصواب | ۱۶ ستمبر ″ |
| دیہات میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت | ۲۳ ستمبر ″ |
| اخلاق ثنائیہ | ۲۳ ″ ″ |
| اخبار الفقیہ کے نامہ نگاروں کی تہذیب | ۱۴ اکتوبر ″ |
| تقلید تیرا بھلا ہو | ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء |

## شیعہ

| مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| کیا شیعہ امت محمدیہ سے علیحدہ ہیں | ۵ نومبر ۱۹۳۷ء |
| شاہ ایران اور ترجمہ قرآن | ۵ ″ ″ |
| شیعہ سبائیت اور وراثت | ۱۲ نومبر ″ |
| شیعوں کا علم کلام | ۷ جنوری ۱۹۳۸ء |
| شیعہ سنی کا طریق کلام ۔ ام کلثوم کا نکاح | ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء |
| مولائی علی بجواب شیعہ لاہور | ۲۵ فروری ″ |
| نکاح ام کلثوم | ۲۹ اپریل ″ |
| اب تمہارے سنی ہونے میں کیا دیر ہے | ۶ مئی ″ |
| دلدل کی حقیقت | ۲۰ مئی ″ |
| مولائی علی | ۳ جون ″ |
| قرآن میں خلافت علی بلافصل | ۲۴ جون ″ |
| شیعوں کے افسانے | ۲۲ جولائی ۲۹ جولائی ۵ اگست ۱۲ اگست |
| زمانہ بر سر جنگ است یا علی مدد ے | ۵ اگست ۱۹۳۸ء |
| شیعہ اور اہل حدیث | ۵ ″ ″ |
| شیعہ کے گھر کی شہادت | ۱۹ اگست ″ |
| حدیث مسند احمد اور شیعہ | ۲۶ اگست ″ |
| شیعوں کا حملہ اپنے بزرگوں پر | ۲ ستمبر ″ |
| شیعہ اور محبت اہل بیت | ۹ ستمبر ″ |
| یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ | ۳۰ ستمبر ″ |
| شیعہ سنی اتحاد | ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء |

## اہلقرآن

| مضمون | تاریخ اخبار |
|---|---|
| اتباع قرآن مجید و حدیث نبوی لازم ملزوم ہیں | ۳ دسمبر ۱۹۳۷ء |
| امرتسری بلاغ کی تبلیغ باطل | ۱۷ دسمبر ″ |
| اصل مطاع ایک ہے یا دو؟ | ۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء<br>۴ فروری ۱۹۳۸ء |
| اطاعت رسول علیہ السلام (بجواب جامعہ) | ۱۳ مئی ۱۹۳۸ء |
| حافظ اسلم صاحب جیراجپوری اور عذاب قبر | ۵ اگست ۱۹۳۸ء |
| منکرین حدیث کی حیرانی و پریشانی | ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء |

۱۶۳۲۸

قتل کر دوں گا۔

(۳۱) حضرت ابوبکر اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رونے کی آواز آیا غلام کو کہا سنو آواز کیا ہے۔ یقولون مات محمد۔ غلام نے کہا کہ رسول فوت ہو گئے۔ فاستند ابوبکر وھو یقول وا انقطع ظھری۔ پس حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور کہتے تھے ہائے رسول اللہ کے فوت ہونے سے میری کمر ٹوٹ گئی۔

(۳۲) پھر مسجد میں آئے عائشہ کے حجرے میں داخل ہوئے منہ سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ فقال مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ فوت ہو گئے۔

(۳۳) اور فرمایا (اجلس یا عمر) اے عمر بیٹھ جاؤ۔ پھر حضرت ابوبکر نے خطبہ فرمایا:-

اما بعد فمن کان یعبد محمداً فان محمدا قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔

کہ جو شخص محمد کو خدا سمجھتا تھا ان کا خدا مر گیا ہے اور جو خدا کی عبادت کرتا تھا اس کا خدا ہمیشہ زندہ ہے۔

پھر آپ نے آیت پڑھی:- وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

(۳۴) قال عمر واللہ عرفت حین تلاھا ان رسول اللہ قد مات۔

حضرت عمر کہتے ہیں خدا کی قسم جب یہ آیت میں نے سنی تو سمجھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۱)

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (باقی باقی)

**رحمۃ اللعالمین۔** مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سیرت طیبہ۔ اس کتاب کا ہر کلمہ گو مسلمان کے گھر رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جو تمام فرقوں میں مقبول ہے۔ قیمت جلد اول ۱۲؎۔ جلد دوم ۱۲؎۔ جلد سوم ۱۲؎۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

# مسیح کے ایک انجیلی واقعہ پر اجمالی نظر

(از مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری ضلع بستی)

لوقا ۹ باب ۱ تا ۴ کا مضمون یہ ہے کہ جب بارہ رسولوں کو منادی کرنے کے لئے بھیجا تو مسیح نے ان سے کہا کہ راہ کے لئے لاٹھی، جھولی، روٹی، روپیہ، سونا، چاندی نہ لینا۔ متی ۱۰ باب کا بھی یہی مضمون ہے۔

اب مرقس ۸ باب کا مضمون یہ ہے کہ وہ (بارہ شاگرد) روٹی لینے بھول گئے تھے اور کشتی میں ایک سے زیادہ روٹی ان کے پاس نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصحاب مسیح کے حکم کے خلاف زادِ راہ کے لئے روٹی وغیرہ لے لیتے تھے۔ اس کی مزید تشریح لوقا ۹ باب فقرہ ۱۰ تا ۱۴ کے مضمون سے ہوتی ہے کہ ایک ویران جگہ میں بحالت سفر نوردی اصحاب مسیح کے پاس پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں تھیں اور طالبان شفا مریضوں کی تعداد پانچ ہزار تھی جب دن غروب ہونے لگا تو بارہ شاگردوں نے کہا کہ اس مجمع کو رخصت کر دے کہ وہ اپنے کھانے کی تدبیریں کریں کیونکہ ہم یہاں ویران جگہ میں ہیں۔ مسیح نے کہا ان کے کھانے کی تدبیر تم ہی لوگ کرو شاگردوں نے کہا کہ ہمارے پاس پانچ روٹیوں سے زیادہ موجود نہیں مگر یہ کہ ہم جا کر ان کے لئے کھانا مول لے آئیں۔ (ظاہر ہے کہ کوئی عیسائی اسکو تحریر پر محمول نہیں کریگا)

اس میں مسیح کی مخالفت دو طرح سے ہوئی ایک تو ان کے پاس سفر میں روٹی نکلی دوسرے انکے پاس روپیہ کا موجود ہونا ثابت ہوا۔ کیونکہ بے روپیہ کے مول لینا کیسا اور پھر وہ بھی ناشناسا مقام پر۔

یوحنا ۶ باب فقرہ ۸ سے ۱۳ تک کا مضمون یہ ہے کہ مسیح نے انہی پانچ روٹیوں دو مچھلیوں سے پانچ ہزار آدمیوں کو معجزانہ طریقہ سے سیر کر دیا اور بارہ ٹوکریاں بچی ہوئی روٹیوں سے بھر کر اٹھائیں اور کچھ مچھلیاں بھی اور پھر کشتی کے ذریعہ دوسرے مقامات کے سفر نورد ہوئے۔ ایضاً دیکھو مرقس ۶ باب۔

ف:- یوحنا ۶ باب ۱۲ میں مصرح ہے کہ زادِ راہ کے لئے ۱۲ ٹوکریاں مچھلی اور روٹی ہمراہ لے جانے والے مسیح کے شاگرد لوگ تھے۔

اس واقعہ سے بھی اصحاب مسیح کی مسیح سے مخالفت اس طرح ظاہر ہوئی کہ بحالت سفر حکم مسیح کے خلاف روٹیاں ہمراہ رکھتے تھے۔

ایک اور واقعہ متی اور مرقس میں ہے جس میں شفا یاب مریضوں کی تعداد چار ہزار تھی اور ان کی ضیافت کیلئے مسیح کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اصحاب مسیح کے پاس سات روٹیاں اور مچھلیاں تھیں۔ (متی ۱۵ باب ۳۲ اور مرقس ۸ سے ۱۰ تک)

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ اصحاب عیسیٰ ہمراہ سفر حکم مسیح کے خلاف روٹیاں اور مچھلیاں رکھا کرتے تھے۔

تعجب تو یہ ہے کہ مؤلفین انجیل مسیح کی زبان سے یہ بھی کہلاتے ہیں کہ راہ کے لئے روٹی جھولی وغیرہ نہ لینا۔ اور بحالت سفر حضرت مسیح ہی کی زبان سے یہ بھی کہلواتے ہیں کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں۔ (متی ۱۵ باب فقرہ ۳۴ مرقس ۸ باب فقرہ ۵ میں مسیح کا سوال)

بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ حضرت مسیح نے جب بحالت سفر روٹی کا لینا منع فرما دیا تھا تو پھر ان کے پاس سفر میں روٹیوں کا تلاش کرنا بے سود و خلاف عقل ہے۔

پھر مزید تعجب تو یہ ہے کہ جب سفر میں ان کے پاس روٹیاں ملتی ہیں تو پھر ان سے یہ سوال نہیں کرتے کہ آخر تم نے ہمارے حکم کے خلاف کیوں کیا؟ اور یہ بھی نہیں فرماتے کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

اب اس واقعہ سے حسب ذیل نتائج نکل رہے ہیں:-

(۱) اصحاب مسیح مسیح کی مخالفت کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بقول انجیل تیرے انکار پر مسیح نے ...

(۲) حضرت مسیح کے کلام اور سوال میں جب غیر مطابقت ہو جس سے کلام الٰہی کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(۳) یا حضرت مسیح نے سفر میں روٹی نہ لینے کا حکم منسوخ فرما دیا تو جواز نسخ ثابت ہوا۔ جس کے مسیحی منکر رہا کرتے ہیں۔

(۴) اور بصورت عدم نسخ سفر میں روٹیوں کے ملنے پر مسیح کا خاموش ہونا ہلاکت آفرین مصلحت مبنی ہے۔

(۵) ایضاً بصورت عدم نسخ مسیح کا ہمراہ والی روٹیوں پر برکت چاہنی عدم تعمیل احکام پر جری بنانے کے مترادف ہے۔

(۶) نیز اس واقعہ کے پیش نظر عیسائیوں کو رسول کریم فداہ روحی کے ان واقعات پر تعجب و انکار کا کیا محل ہے؟ جن میں تھوڑے پانی سے ہزاروں کا سیراب ہونا یا تھوڑا کھانا ایک لشکر کو کافی ہونا مذکور ہے۔

(۷) پھر اس واقعہ کے لوقا، مرقس، متی، یوحنا سب میں مذکور ہونے کی حالت میں عیسائیوں کو اس اعتراض کا کیا حق رہا کہ قرآن کریم اپنے اس دستور میں غلطاں ہے کہ ایک قصہ کو کئی کئی سورتوں میں ذکر کرتا ہے۔ کیا ہم ماھو جوابکم فھو جوابنا کے علاوہ یہ عرض کر سکتے ہیں کہ ؎

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(۸) نیز اس اعتراض کا بھی کوئی حق نہیں کہ قرآن کریم بعض واقعات میں انجیل کے موافق ہونے کے سبب انجیلوں کے سرقہ یا نقل کا نتیجہ ہے کیونکہ اناجیل اربعہ کے بھی بعض قصے باہم موافق ہیں۔ جیسا کہ خود یہ واقعہ ہے۔ تو کیا متاخر اناجیل کے مضامین پر متقدم کی نقل یا سرقہ کا الزام عائد ہوگا۔

یہ متعدد نتائج اس پورے واقعہ پر نظر ڈالنے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ سلیم الطبع اور سعید روحیں اور بھی نتائج حاصل کر سکیں گی۔

---

بشیر البشر۔ رسول عربی کی بعثت کی تائید میں تورات انجیل کی معتبر پیشگوئیاں مع اصل عبارتوں کے۔ قیمت ۴ر پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# قطعہ تاریخ لفظی

## سال شمس وسی اخبار اہلحدیث و مدح مدیر علام

(از قلم سیٹھ الحاج ابراہیم حسین صاحب۔ کمرشیل سٹریٹ بنگلور سٹی)

شاعر بے مثال کا شاعرانہ خیال ہے۔ (مدیر)

اے ساقی پاس مرے پاک صف کی مے لا | ثنائی دبدبۂ علم دھر میں پھیلا
زہے مجدد دیں ناصرِ کتاب و سنن | یُرَانُ عِنْدَہٗ عِلْمُہٗ یُفِیْضُہٗ سَیْلا
جہے مناظر روشن دلیل ثاقب رائے | یُغْنِیْ شَمْسُہٗ قَمَرًا وَ قَمَرُہٗ لَیْلا
ندیدہ چشمِ زمانہ چنوں خضر صورت | حَمَاہُ رَبُّہٗ فَالْفَتْحُ نَالَہٗ نَیْلا
مسیحا دم ثمرش زندہ دل مبارک نفس | مُذیبِ داجلِ قدنی نکالہٗ کَیْلا
مدام مطمح نظرش اشاعت القرآں | بہر زمان و مکاں۔ قمعِ بدعت شئی لا
مصیب شیر عریں ہمچوں حیدرِ کرار | یَغُرُّ شَانِئُہٗ الْغِرُّ مُوْقِنًا وَیْلا
عبید شرک نے چاہا شہید انہیں کر دیں | ہجوم لا کے گئے لیکے بال اک نے لا
تھے جنی انسی شیاطیں ہر اک نبیؑ کے عدو | سند قرآں کی تیرے پاس بوالوفا ہے لا
صد و سی سال رہیں زندہ با کرامت آپ | یَنَالُ مِنْہُ اُنَاسٌ فُیُوْضَہٗ نَیْلا
مدیر اہلحدیث آپ ہیں عجیب مثال | اے حامد اجل الاخبار دھر میں پھیلا
مبارک ہووے سن سی و شش باہلِ حدیث | یُغْنِیْ شَمْسُہٗ قَمَرًا وَ قَمَرُہٗ لَیْلا

الٰہی! بوالوفا علامہ ثناء اللہ

ہے پاک ان کا محب اور اہل کیں میلا

جمع القرآن والحدیث از مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت پر جو اعتراض کرتے ہیں ان کا عالمانہ اور مدلل جواب۔ قیمت صرف ۶ر ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# فتاویٰ

س ۱۵ } لڑکی کی عمر بوقت نکاح ۸ سال کی تھی اب تقریباً ۱۸ سال کی ہوگئی ہے۔ لڑکی پشاور میں تھی اور لڑکا جس کے ساتھ نکاح ہونا تھا بصرہ میں تھا لڑکی کے والد نے پشاور سے ڈاک کے ذریعہ بصرہ میں لڑکے کو اطلاع دیدی تھی کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے ساتھ کردیا ہے۔ لڑکے نے نکاح کا پیغام سُن کر بصرہ میں ایجاب وقبول پر کسی کو گواہ نہیں گردانا تھا اور نہ ہی بواپسی ڈاک لڑکی کے والد کو پشاور میں ایجاب کی اطلاع دی تھی کہ میں نے آپ کی لڑکی کو قبول کرلیا ہے۔ اب ارشاد ہو کہ کیا شرع شریف کی رو سے یہ نکاح جو بلا شہود اور بلا اطلاع ایجاب منعقد ہوا ہے درست ہے یا کہ غیر درست اور بصورت عدم جواز لڑکی نکاح ثانی پر مخیر ہے یا کہ نہیں۔ اگر ہے تو کس صورت سے طلاق لے گی یا بلا طلاق کسی دوسری جگہ نکاح کریگی۔ (سائل صوفی رحمت اللہ از نوشہرہ ککے زئیاں۔ سیالکوٹ)

ج ۱۵ } یہ نکاح جائز نہیں ہے کیونکہ مجلس واحد میں ایجاب قبول مع شاہدوں کے اس میں نہیں پایا جاتا۔ قرآن مجید میں حکم ہے۔ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ۔ لہٰذا یہ عقد نکاح کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ شریعت سے استہزاء ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۶ } زید کی شادی ہندہ سے ہوئی۔ تھوڑے عرصے بعد زید پاگل ہوگیا۔ کتنے دنوں تک تو بالکل غائب رہا۔ مگر اب دو چار مہینے ایک دوسری جگہ میں ہے۔ مکان پر نہیں ہے۔ مگر حالت بدستور بلکہ پہلے پاگل پن میں اضافہ ہی ہے۔ چار برس کا زمانہ ہوا پاگل ہوئے ہندہ ابھی نوجوان ہے زید سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اب ہندہ کتنے عرصہ تک صبر کرے۔ اب زید کا ایک خورد سگا بھائی موجود ہے۔ ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی۔ زید کے والدین چاہتے ہیں کہ زید کے بھائی سے اسکا نکاح کردیں اور ہندہ بھی راضی ہے اور اسکے ولی بھی اب سوال یہ ہے کہ زید کے والدین کس صورت سے نکاح کریں۔ جواب تحریر فرمائیں۔

(سائل رمضان میاں از ٹیٹاگڑھ۔ چوبیس پرگنہ)

ج ۱۶ } نکاح اول بذریعہ عدالت فسخ کرادیں پھر نکاح ثانی کرسکتے ہیں۔ اگر عدالت تک رسائی مشکل ہو تو برادری کی پنچائت فسخ کردے۔

(فتاویٰ نذیریہ ص ۲۵۶ ج ۲)

س ۱۷ } زید زکوٰۃ نہیں دیتا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ جو زیورات اس کے نزدیک ہیں اسکی عورت اس کو پہنا کرتی ہے۔ اسلئے استعمال میں آنے والے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث از مدراس)

ج ۱۷ } میری ناقص تحقیق میں زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر دے تو اچھا ہے۔

س ۱۸ } محمودہ کے تین لڑکے اور ایک لڑکی جن کی عمریں چھ سے بارہ سال تک ہیں۔ احمد کی زیر نگرانی ہیں۔ محمودہ کی کچھ جائداد اور تھوڑا زیور تھا جس کو محمودہ خود مرنے سے قبل ان بچوں کے نام تقسیم کرچکی ہے۔ جس کی آمدنی احمد ان بچوں کی نگرانی پر خرچ کرتا ہے اور زیور بچوں کو انکی شادی میں دیدیا جائیگا۔ احمد چاہتا ہے کہ اس زیور کی زکوٰۃ دی جائے کیونکہ ان بچوں کی آمدنی اتنی ہے کہ جس سے زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے۔ مگر زید کہتا ہے کہ احمد ان بچوں کا نگران اور ان کے مالوں کا محافظ ہے۔ علاوہ ازیں بچے چھوٹے ہیں جن پر کوئی چیز مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ فرض نہیں۔ اس لئے احمد کو ان زیوروں پر زکوٰۃ دینے کا حق نہیں۔ کیا زید کا کہنا ٹھیک ہے؟ جواب مدلل ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۸ } جو لوگ یتیم کو غیر مکلف ہونے کی وجہ سے مامور بالزکوٰۃ نہیں سمجھتے میں ان کی دلیل کو راجح سمجھتا ہوں۔ زیور میں جن علماء کے نزدیک زکوٰۃ واجب نہیں میں ان سے متفق ہوں۔ سوال میں زیور کے متعلق دریافت کیا گیا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۹ } ہندہ کا خاوند فوت ہوچکا ہے۔ اور اس نے دوسری جگہ شادی بکر سے کرلی ہے ہندہ کے پہلے خاوند کی دو لڑکیاں ہیں جو ہندہ کے پاس ہیں ہندہ ان کی شادی کرنا چاہتی ہے۔ ان لڑکیوں کی عمر اس وقت آٹھ دس سال کی ہے۔ کیا دبیہ کی ولائت کے حقدار اس پہلے خاوند کے پہلے بھائی وغیرہ (چچا تایا) ہیں یا بکر اب جس کے پاس وہ لڑکیاں ہیں۔ (محمد یوسف از بھوانی پور۔ کپور تھلہ)

ج ۱۹ } ازروئے شریعت ہندہ کی لڑکیوں کے ولی پہلے خاوند کے بھائی یعنی لڑکیوں کے چچا تایا ہیں۔ ان کی اجازت سے نکاح ہونا چاہئے۔

س ۲۰ } اگر قرآن کے بوسیدہ اوراق مدت سے ریزہ ریزہ ہوکر ادھر ادھر پراگندہ ہوکر باعث بے ادبی ہوں تو ان کی نسبت کیا عمل کیا جائے۔ اگر دبایا جاوے تو وہ بھی ہمیشہ کی بے ادبی ہے۔ اور اگر چاہ میں ڈالا جاوے تو وہ بھی جاویہ بے ادبی ہے۔ اگر جلادیا جاوے تو پھر بے ادبی ختم ہوسکتی ہے۔ اس واسطے کیا کیا جائے؟

(قاضی نور احمد پٹواری۔ ضلع سیالکوٹ)

ج ۲۰ } حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بوسیدہ اوراق جلادیئے تھے۔ (بخاری)

س ۲۱ } دو شخصوں میں آپس میں بحث ہے ایک کہتا ہے کہ درود شریف باوضو پڑھو چاہے مصلے پر پڑھو چاہے چارپائی پر چاہے کرسی پر بیٹھ کر پڑھو۔ دوسرا کہتا ہے کہ صرف مصلے پر ہی پڑھنا چاہئے اگر چارپائی پر پڑھا تو درود شریف کہا جھنیں جیسے (چارپائی) کے ساتھ ہی پڑھنے والے کو نکالدو نگا۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۲۳۳۔ از جالندھر)

ج ۲۱ } درود شریف پڑھنے کے لیے وضو ضروری نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما امرت بالوضوء للصلوٰۃ۔ فرمایا میں نماز کے لئے وضوء کرنے کا حکم دیا گیا ہوں۔ واللہ اعلم!

فتاویٰ نذیریہ۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث شریف سے بالتفصیل درج ہے۔ قیمت عمہ۔ (مینیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## رمضان شریف میں ناظرین کا فرض

مسلمان عموماً ماہ رمضان میں خیرات کیا کرتے ہیں اس لئے ہم ضروری مصارف ان کے سامنے رکھ دیتے ہیں

(۱) اہل حدیث کانفرنس دہلی سب سے اول ضروری مصرف ہے۔

(۲) پنجاب میں جمعیت تبلیغ اہل حدیث۔ جس کے دفتر سیالکوٹ، امرتسر میں ہیں۔

(۳) دفتر اہلحدیث کا اشاعت فنڈ بھی مستحق ہے۔

(۴) دفتر اہلحدیث کا غریب فنڈ بھی حقدار ہے۔

یہ سارے فنڈز صرف اعیان اہل حدیث کی توجہ پر موقوف ہیں۔ امید ہے احباب خیر ان کی اعانت فرما کر ثواب حاصل کریں گے۔

**سفر بریلی وغیرہ** | حضرت مولانا ابوالوفاء مدظلہ العالی ۱۵۔ اکتوبر کو بریلی، بنارس اور مئو وغیرہ مقامات میں شریک مجالس ہوئے۔ جہاں گئے وہاں کے احباب بڑے تپاک سے سر کے زخم کا جو (حملہ قاتلانہ کے وقت لگا تھا) دیکھنے کا شوق ظاہر کرتے تھے۔ مولانا ان کے شوق کی خاطر زخم تو دکھاتے مگر ساتھ ہی ہر موقع یہ شعر موزوں پڑھتے ؎

لگے نہ نظر کہیں اس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں میرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں

(منظور محرر دفتر)

**سال نو کا آغاز** | الحمدللہ کہ اس پرچہ سے اہلحدیث کی چھتیسویں جلد شروع ہو رہی ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ حسب دستور سابق یہ جلد بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو

**نامہ نگار صاحبان مطلع رہیں** | مضمون نویس حضرات یاد رکھیں کہ کوئی مضمون بے حوالہ نہ لکھا کریں دفتر کو تلاش حوالہ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ بے حوالہ عبارت شائع ہو جاتی ہے جس سے مضمون کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور ناظرین اخبار کو بھی پریشانی ہوتی ہے۔ چنانچہ ۲۶۔ شعبان ۵۷ھ میں مولوی نور محمد صاحب مہانوی نے قبرستان اور عبرت میں ایک عبارت بے حوالہ لکھ دی ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کو دیکھ کر دعا مندرجہ ذیل پڑھے اس کو بیس۲۰ نیکیاں ملیں گی۔ (دعا)

اللہ اکبر صدق اللہ و رسولہ ھذا ما وعدنا اللہ و رسولہ الخ

اس کا حوالہ دریافت کرنے کے لئے دہلی سے ایک کارڈ آیا ہے اور بڑی خفگی کے لہجہ میں حوالہ طلب کیا گیا ہے مولوی نور محمد صاحب اس کا حوالہ دیں اور آئندہ مولوی صاحب و دیگر حضرات مضمون لکھتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا کریں۔

**حساب دوستاں** | ماہ نومبر میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا جو اصحاب اخبار کی خریداری بدستور جاری رکھنا چاہیں وہ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بہت جلد اطلاع بھیج دیں۔ ورنہ ۲۔ دسمبر ۳۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

۵۶- ۷۷- ۱۲۴- ۹۱۵- ۲۱۰۰- ۲۱۰۱-
۲۱۱۹- ۲۱۶۸- ۲۷۸۲- ۴۸۵۲- ۵۲۵۵-
۵۶۸۸- ۵۷۰۵- ۷۴۲۰- ۷۷۵۸- ۸۶۷۵-
۸۷۲۰- ۸۷۴۰- ۹۲۸۶- ۹۵۱۱- ۱۰۱۵۴-
۱۰۳۵۱- ۱۰۳۸۷- ۱۰۴۶۸- ۱۰۵۸۳-
۱۰۷۱۱- ۱۰۷۳۳- ۱۰۸۰۴- ۱۰۸۹۶- ۱۱۰۳۰-
۱۱۰۳۴- ۱۱۰۴۸- ۱۱۰۶۷- ۱۱۰۹۳- ۱۱۰۹۹-
۱۱۱۶۷- ۱۱۳۹۶۰- ۱۱۵۲۰- ۱۱۵۴۰-
۱۱۶۴۶- ۱۱۶۶۸- ۱۱۶۶۴- ۱۱۶۹۰- ۱۱۸۷۷-
۱۱۹۲۹- ۱۱۹۷۰- ۱۲۰۹۶- ۱۲۱۰۰- ۱۲۱۰۱-
۱۲۱۰۷- ۱۲۱۰۸- ۱۲۱۱۰- ۱۲۱۱۱- ۱۲۱۱۷-
۱۲۱۱۸- ۱۲۱۱۹- ۱۲۱۲۰- ۱۲۱۲۴- ۱۲۱۳۰-
۱۲۲۵۷- ۱۲۲۶۹- ۱۲۲۷۰- ۱۲۲۷۱- ۱۲۲۷۲-
۱۲۲۷۳- ۱۲۲۷۴- ۱۲۲۷۶- ۱۲۲۸۱- ۱۲۲۸۲-
۱۲۲۸۴- ۱۲۲۸۶- ۱۲۲۸۸- ۱۲۲۹۳-
۱۲۳۰۹- ۱۲۳۳۱- ۱۲۳۳۲- ۱۲۳۷۲-

**مہلت یافتگان** | مندرجہ ذیل خریداروں کی مہلت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ اگر ۳۰۔ نومبر تک قیمت بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی تو آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا

۱۵۵۲- ۲۳۴۵- ۳۹۰۴- ۸۰۷۵-
۸۳۷۲- ۸۴۶۹- ۹۵۵۷- ۹۶۱۱- ۹۹۹۱-
۱۰۰۴۶- ۱۰۷۴۶- ۱۰۷۸۴- ۱۱۲۳۳- ۱۱۲۳۴
۱۱۲۵۶- ۱۱۴۸۲- ۱۱۶۳۸- ۱۱۶۷۳- ۱۱۶۸۲
۱۱۷۱۵- ۱۱۷۵۲- ۱۱۸۶۶- ۱۱۸۷۳- ۱۱۸۹۰
۱۱۹۴۴- ۱۲۰۸۹- ۱۲۲۵۸- ۱۲۲۶۲- ۱۲۲۴۷

**غریب فنڈ** | ۵۹- ۷۷۹۹- ۷۹۸۸- ۱۱۱۴۷-
۱۲۲۶۵- ۱۲۲۷۸- ۱۲۳۷۴- ۱۲۲۸۰-

**ضرورت رشتہ** | میرے ایک اہل حدیث دوست کی یتیم لڑکی قابل نکاح ہے۔ لڑکی خواندہ اور امور خانہ داری سے واقف ہے۔ ضرورت مند پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں:۔

(مولوی) حاجی یونس خان۔ رئیس دتاؤلی
محلہ سرائے قطب۔ شہر علی گڈھ

**درخواست معاونت** | میرے بہنوئی حاجی عبدالاحد خان صاحب الہ آبادی ایک عرصہ سے علیل ہیں نیز بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ اور اصحاب کرم اس مبارک ماہ میں مال زکوٰۃ سے ان کی امداد فرما کر توشۂ آخرت بنالیں پتہ یہ ہے:۔ حاجی عبدالاحد خان۔ احاطہ محمدی۔ محلہ کیڈگنج۔ شہر الہ آباد۔

(الملتمس۔ محمد ابوالقاسم بنارسی)

**سفراء کرام توجہ فرمائیں** | قصبہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد کی جماعت اہل حدیث بہت غریب ہے۔ نیز یہاں پر ایک مدرسہ قائم ہے۔ جس کا کل بار یہاں کی غریب انجمن اٹھاتی ہے۔ اس لئے سفراء کرام سے عرض ہے کہ یہاں کی جماعت کسی دوسری جگہ کی اعانت کرنے سے معذور ہے اور نہ کسی صاحب حاجت کی کچھ امداد کر سکتی ہے۔ (نسیم آثمی)

**نتیجہ امتحان و جلسہ** | مدرسہ دارالعلوم عربیہ ... کا ساتواں سالانہ جلسہ و امتحان مورخہ ۲۰-۲۱ شعبان کو ... [illegible]

[illegible] ... دو طالب علم ۱۰ کامیاب رہے۔ امتحان مولانا شرف الدین صاحب دہلوی و مولانا محمد شریف صاحب [illegible]

# ملکی مطلع

## انگلستان کی ساکھ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ

جب سے مسٹر چیمبرلین (وزیر اعظم برطانیہ) نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دے کر جنگ کے دیوتا کو ٹال دیا ہے۔ ساری دنیا میں عموماً اور انگلستان میں خصوصاً چہ مے گوئیاں ہو رہی ہیں۔ معمولی لوگوں میں نہیں بلکہ بڑے بڑے اکابر میں۔ گذشتہ جنگ عظیم کے دنوں میں جو صاحب وزیر اعظم کے عہدے پر تھے آج انگلستان میں ان کی شخصیت سے بڑھ کر اور کون ہوگا؟ انہوں نے بھی مسٹر چیمبرلین کی اس روش پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ان کے الفاظ یہ ہیں :-

"لنڈن ۲۶۔ اکتوبر۔ مسٹر لائیڈ جارج سابق وزیر اعظم برطانیہ نے آج طویل مدت کے بعد مہر سکوت توڑی۔ سٹی ٹمپل ہال میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معاہدہ میونک کے ذریعہ جنگ کو روکنے میں ہماری کامیابی باعث فخر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ انتہائی شرم و ندامت کا باعث ہے۔ ہم نے ضمیر اور عزت کو فروخت کر کے امن خریدا ہے۔ ہم نے وسطی یورپ کی ایک چھوٹی سی آزاد جمہوریت کو یونین جیک اور ترنگے جھنڈوں میں لپیٹ کر ایک بے رحم ڈکٹیٹر کے سپرد کر دیا ہے۔ جس کے ہاتھ میں نہ جرمنوں کی آزادی محفوظ ہے اور نہ چیکوں کی۔ اے بے جا۔ چین اور چیکوسلواکیہ کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ یہ تمام واقعات دراصل ایک ہی سیڑھی کے تین ڈنڈے ہیں۔ ہم بتدریج ذلت کی طرف تین درجے اُتر چکے ہیں۔ کیا ہم ذلت کی اس راہ پر اسی طرح چلتے جائیں گے۔ تقریر کے خاتمہ پر مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ ہم جنگ سے بچنے کی خواہ کتنی کوشش کریں۔ جنگ نہیں رُکے گی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جب جنگ ناگزیر ہو جائے تو ہمارا کوئی ساتھی نہ رہے۔ برطانیہ کی خارجہ حکمت عملی نے دنیا بھر کے ممالک کو ہم سے بدظن کر دیا ہے۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** | اس قسم کے واقعات میں ذمہ داروں اور غیر ذمہ داروں کا اختلاف ہؤا ہی کرتا ہے۔ تاریخ اسلام میں بھی اس قسم کے واقعات ملتے ہیں کہ ذمہ دار حضرات نے اندرونی حالت دیکھ کر کوئی کام کیا جو ظاہر بینوں کی نظروں میں کھٹکا تو فوراً انہوں نے اعتراضوں کی بوچھاڑ کر دی۔

حقیقت کے لحاظ سے مسٹر چیمبرلین کے اس فعل کی ہم تحسین کرتے ہیں اور نتیجہ کے لحاظ سے مسٹر لائیڈ جارج کی رائے کو بھی غلط نہیں کہہ سکتے۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مسٹر چیمبرلین کی جگہ اگر مسٹر لائیڈ جارج بھی ہوتے تو وہ بھی وہی کرتے جو اول الذکر نے کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات کے متعلق شیخ سعدی کا یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را
محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

ہاں اس میں شک نہیں کہ حالات زمانہ کو ملحوظ رکھ کر مسٹر لائیڈ جارج کی یہ رائے کہ جنگ ضرور ہو کر رہیگی صحیح معلوم ہوتی ہے۔

اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کئی قومیں اعلےٰ درجے سے اسفل درجے میں آئیں گی اور کئی اسفل سے اعلیٰ میں اور خداوندی ارشاد

تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

بالکل صحیح ثابت ہوگا۔

---

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

## فلسطین میں اصلاحی انقلاب ہونیوالا ہے

### انشاء اللہ!

فلسطین میں عربوں، انگریزوں اور یہودیوں میں جو چپقلش جاری ہے۔ ہم اسکو عرصہ سے بڑے غور سے دیکھ اور سن رہے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ چپقلش آئرلینڈ کی چپقلش کے مشابہ ہے۔ جس طرح وہاں آئے دن فسادات ہوتے رہتے تھے (جن کا نتیجہ آئرلینڈ کی آزادی کی صورت میں نکلا) اسی طرح فلسطین سے بھی روزانہ فسادات اور ان کو دبانے کے لئے حکومت کی طرف سے سخت گیری کی خبریں آ رہی ہیں۔

واقعات اور دلائل سے ثابت ہے کہ ایسے معاملات میں عیسائی مسلمانوں سے متفق ہو سکتے ہیں یہودیوں سے نہیں ہو سکتے۔ اس ہنگامہ کے متعلق ہمارا شروع سے خیال تھا کہ آخر کار حکومت کو اس معاملہ میں جھکنا پڑیگا آج ہم اخبار "پرتاپ" سے ایک نوٹ نقل کرتے ہیں۔ جس سے ہمارے خیال کی صحت معلوم ہوگی :-

"لندن ۲۹۔ اکتوبر۔ معلوم ہؤا ہے کہ برطانوی کیبنٹ عنقریب تقسیم فلسطین کی پالیسی کو ترک کر دینے کا اعلان کر دے گی۔ فلسطین کے متعلق جو نئی سکیم تیار کی گئی ہے اس کے مطابق ملک کے آئین میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی۔

(۱) فلسطین میں لیجسلیٹو کونسل کی قائمی۔ اس کونسل میں عربوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو بالترتیب ۸۔۴ اور ایک کے حساب سے نمائندگی حاصل ہوگی۔ (۲) عربوں اور یہودیوں کی اکثریت والے علاقوں میں خود مختاری دیدی جائیگی۔ (۳) یہودیوں کی برآمد میں کمی۔ (۴) عربوں سے وعدہ کیا جائیگا کہ چند سال کے بعد نئی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

گورنمنٹ کے اس فیصلہ سے یہودی حلقوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ یہودیوں نے فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ گورنمنٹ بلوہ سے

اعلان پر عملدرآمد کی پالیسی کو ترک کر دیں۔ مانچسٹر میں تقریر کرتے ہوئے لیڈی ریڈنگ نے کہا کہ برطانیہ کا طرز عمل سخت احمقانہ ہوگا اگر اس نے فلسطین میں مسولینی کو اقتدار حاصل کرنے کا موقعہ دیا۔ کیونکہ فلسطین پر برطانیہ کے مشرقی اقتدار کا انحصار ہے۔ کرنل ویجووڈ نے اس جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے برطانوی حکومت کی خارجہ پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ معاہدہ میونک کے بعد برطانیہ کی حکمت عملی یہ ہوگئی ہے کہ یہودیوں کو ہر ہٹلر اور مسولینی کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ سیاسی حلقوں میں کمانڈر لاکر لیمپسن کے اس بیان نے اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے کہ مسٹر چیمبرلین کو ایک مسودہ دستیاب ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ہٹلر اور مسولینی نہر سویز پر قبضہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ نوجوان عربوں میں اس مطلب کے پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں کہ جنگ کی صورت میں ہر ہٹلر اور مسولینی نہر سویز پر مشترکہ قبضہ کرینگے۔ کرنل لیمپسن نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ ایک طاقت نہر سویز پر قبضہ کرنے کے لئے رومانیہ سے گٹھ جوڑ کر رہی ہے۔

دیگر مقررین نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ مسٹر چیمبرلین نہر سویز پر برطانوی قبضہ کے استحکام کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔" (پرتاپ ۲۸/۱۲ ۳۱)

## "خادم کعبہ"

نے اپنے افترآت اور بہتانات کے فیصلہ کے لئے تین منصف خود مقرر کئے تھے۔ خود ہی ان کے نام شائع کئے۔ جن کو میں نے منظور کیا۔ مگر اب وہ سامنے آنے سے جی چراتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ جن منصفوں کو اس نے خود ہی مقرر کیا تھا اور میں نے ان کی صرف منظوری دی تھی وہ ان کو مجلس میں لائے اور فیصلہ کرائے مگر وہ تعین کرتا ہوا کہتا ہے کہ فریقین کے دو دو سفیر منصفوں کے پاس جاکر ان سے فیصلہ حاصل کریں۔ یہ فرض مجھ پر نہیں کیونکہ وہ تینوں منصف اسی کے مقرر کردہ ہیں اس لئے اس کام کو سرانجام دینا اسی کا فرض ہے۔ اس سیدھی راہ کے جواب میں حسب عادت وہ جو چاہے کہے اس کے سمجھ دار ناظرین خود فیصلہ کرلیں گے۔

میں اپنے بیان پر پختگی سے قائم ہوں کہ خادم کعبہ نے میرے برخلاف بلکہ جج کمیٹی پنجاب کے برخلاف جو کچھ لکھا ہے وہ سب **جھوٹ، افترا اور بہتان** ہے۔ جس کا نتیجہ اسے بھگتنا پڑیگا۔ انشاء اللہ!

## مسجد اہل حدیث دیوریا

کر تیار ہوئے تقریباً چالیس سال کا عرصہ ہوا جماعت کو غربت کے سبب تجدید و تعمیر مسجد کی اب تک استطاعت نہ ہوئی۔ مسجد ہر طرف سے شکستہ اور دیواریں شق ہوگئی ہیں۔ عام راستہ کا گندہ پانی صحن مسجد میں پہنچ جاتا ہے۔ خصوصاً موسم برسات میں مسجد کی بڑی بے حرمتی ہوتی ہے۔ مقامی جماعت اہل حدیث خواہشمند ہے کہ اصحاب خیر اس دینی کام میں جلد از جلد امداد فرما کر ایک مسجد مرکزی جگہ میں تیار کرا دیتے۔ جس سے جماعت میں ترقی اور اشاعت توحید و سنت کی کافی امید ہے۔ معاونین اس کار خیر کا احکم الحاکمین کے یہاں بے حساب اجر و ثواب کے مستحق ہونگے۔ انشاء اللہ! ترسیل رقم چندہ کا پتہ:

جناب مولوی احمد مختار صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ قصبہ دیوریا ضلع گورکھپور

(منجانب جماعت اہل حدیث دیوریا) عدا شاعت کنندہ ہول

## نتیجہ امتحان سالانہ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

طلبائے دارالعلوم کا سالانہ امتحان ۱۶ شعبان سے شروع ہوکر ۲۲ شعبان کو ختم ہوا۔ ۱۱۵ طلبہ میں شریک امتحان ۹۸ ہوسکے۔ جن میں ۷۶ لڑکے کامیاب ہوئے اس سال مولوی محمد یونس صاحب اعظم گڈھی، مولوی عبدالرحیم صاحب گیاوی فارغ التحصیل ہوئے۔ ان میں اول الذکر درجہ اول میں کامیاب ہوئے۔ دونوں کی دستار بندی مدرسہ کے سالانہ جلسہ مذاکرہ علمیہ کے موقع پر ہوگی۔

**سفراء کی روانگی:** مدرسہ کے تین سفیر (حافظ عبدالسمیع صاحب۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔ حافظ قیام الدین صاحب) فراہمی چندہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر داناپور، پٹنہ، آرہ، ڈومراؤں، قنوج وغیرہ کا دورہ کرینگے اور ثانی الذکر کلکتہ اور اس کے مضافات میں گئے ہیں۔ آخر الذکر سفیر مئو، بنارس کانپور وغیرہ ہوتے ہوئے دہلی پہنچیں گے۔ امید قوی ہے کہ ان مضافات کے اہل خیر حضرات مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے حصہ لیں گے۔

(راقم۔ (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ۔ مہتمم)

## امام زماں

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے تبلیغ کا تیسرا نمبر چھپ چکا ہے جو عنقریب سرورق چھپنے کے بعد شائع ہوگا۔ ناظرین مطلع رہیں اس سلسلے کی مستقل خریداری منظور ہو تو سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے اس کے متعلق مندرجہ ذیل پتوں پر خط و کتابت کریں۔

(۱) مولانا محمد ابراہیم صاحب شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ دفتر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔

(۲) عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

**سلسلہ برکات محمدیہ** | یہ سلسلہ نمبوار ہر ماہ سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق خط و کتابت مولانا محمد ابراہیم سے سیالکوٹ میں کریں۔ اس کا چندہ سالانہ عہ ہے۔ یہ بھی مفید سلسلہ ہے۔

**صوبہ بہار اہل حدیث کانفرنس** | کا اجلاس قائدین علماء کرام کے مشورہ کے مطابق رمضان شریف کے بعد ہوگا۔ انشاء اللہ!

(مرسلہ علی حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث آرہ)

**جریدہ ترجمان اہل حدیث آرہ** | سے زیادہ مدت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی عنقریب شائع ہونیوالا ہے جو سردست ماہوار ہوگا اور بہت جلد اسکو ہفتہ وار کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ سالانہ چندہ دو روپیہ ہے

ہندوستان کی دنیا۔ مصنوعی پیروں، فقیروں اور صوفیوں کے دلچسپ حالات قیمت ۸/ (ہم ... )

# مغل لائن سے سفر حج کیجئے

## ہندوستانی حاجیوں کی تمام تکلیفوں کو دُور کرنے والی پہلی دیسی کمپنی

تیز رفتاری، آرام دہی، خوش سلوکی اور عمدہ خوراک اس
دیسی کمپنی اور اُس کے جہازوں کا طرۂ امتیاز ہے

### امسال کے موسم حج کے لئے ہمارے جہازوں کا عارضی پروگرام حسب ذیل ہے

| جہاز کا نام | بمبئی سے | | کراچی سے | | کلکتہ سے | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | اسلامی تاریخ | انگریزی تاریخ | اسلامی تاریخ | انگریزی تاریخ | اسلامی تاریخ | انگریزی تاریخ | | |
| "المدینہ" | ۱۴۔ رمضان المبارک | ۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء | ۱۶۔ رمضان المبارک | ۱۰۔ نومبر ۱۹۳۸ء | ——— | ——— | | [illegible] |
| "المدینہ" | ۱۰۔ شوال المکرم | ۳۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء | ۱۲۔ شوال المکرم | ۵۔ دسمبر ۱۹۳۸ء | ——— | ——— | | |
| "الہند" | ——— | ——— | ——— | ——— | ۱۷۔ شوال المکرم | ۱۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء | براہ راست | |
| "المدینہ" | ۳۰۔ شوال المکرم | ۲۳۔ دسمبر ۱۹۳۸ء | ——— | ——— | | | براہ راست | |
| "الہند" | ——— | ——— | ۱۵۔ ذی قعدہ | ۷۔ جنوری ۱۹۳۹ء | | | براہ راست | |
| "المدینہ" | ۱۳۔ ذی قعدہ | ۲۴۔ جنوری ۱۹۳۹ء | ۲۶۔ ذی قعدہ | ۱۸۔ جنوری ۱۹۳۹ء | | | | |

مزید معلومات مندرجہ ذیل کسی پتہ سے دریافت فرمائیں۔

دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹیڈ بلارڈ اسٹیٹ۔ بمبئی
نیپیئر روڈ۔ کراچی
۱۰۰ کلائیو اسٹریٹ۔ کلکتہ

**مغل لائن**

---

# رمضانی اعلان بتقریب ماہ رمضان

## تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اُردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و اذا قرئ القرآن کے گیارہ جواب و اذا قرء فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب۔ من کان لہ امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۷ھ حصہ اول ۱۴؍ کے بجائے ۱۲؍ پر اور حصہ دوم ۸؍ کے بجائے ۶؍ پر روانہ کی جائینگی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ } حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارکپورہ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ (۱۷)

---

# رسالہ اہل الذکر بصورت ہفتہ وار

کی صرف دو سو خریدار فراہم ہونے پر اشاعت شروع ہو جائے گی۔ سالانہ قیمت چار روپیہ۔ مگر پہلے دو سو اصحاب جن کی درخواستیں قبل از اشاعت موصول ہوں صرف تین روپئے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا وی پی کرنے کی اجازت دیں۔ مگر اس طرح ۵؍ زائد خرچ ہونگے۔

پتہ:- مولوی محمد یوسف۔ دفتر اہل الذکر فیض آباد یو پی

---

# حقیقت مرزائیت

مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سابق مرزائی مبلغ۔ اس کتاب میں مصنف نے مرزائی تحریک کے اندرونی پہلو پر روشنی ڈال کر مرزائیت کی حقیقت ظاہر کی ہے قیمت ۶؍ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

---

شائقین و تجار کو خوشخبری

# رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور ہندی عطریات۔ عطر مجدی عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ۔ فی تولہ ۲؍ ۳؍ ۴؍ ۵؍ للعہ ۶؍ روغن گیسو دراز فی شیشی ۸؍

نوٹ:- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حافظ گنج۔ قنوج۔ یو پی

---

# سرمہ اکسیر العین جید

دھند۔ جالا۔ غبار۔ دھلکہ۔ خارش وغیرہ امراض چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بےنظیر ہے۔ سینکڑوں لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں [illegible]

[illegible]

# مومیائی ۱۵ۂ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی [illegible]
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ....
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔
عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جا سکتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۶؍ پاؤ بھر
سے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ
ہوگا۔ بیجا دانوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔ (۱۸)

## تازہ ترین شہادات

جناب سید عبد العلیم صاحب پنشنر دہرہ۔ مجھ کو آپ کی
مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے خدا آپکو ہی اس کا اجر دیگا
بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک علیم
منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک
اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۳۸ء)

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجبور۔ اس سے
پہلی دو مرتبہ آپ کے یہاں [illegible] مومیائی منگا چکا ہوں۔ جو
[illegible] بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ اور
بھیجے تمام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیے۔
(۲۲ ستمبر ۳۸ء)

مومیائی ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان
[illegible] میڈیسن ایجنسی امرتسر


## خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتواں بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے موثر۔ طاقت مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام، سر کے چکر، دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد، نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ:۔ منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ۔ بل روڈ۔ کوٹھی ۲۴

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)


بعدالت شیخ محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔
پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر منتظم جائداد دیوالیاں گوجرانوالہ
نمبر مقدمہ ۲۸۔ سال ۱۹۳۷ء
رحمان ولد بوٹا قوم جٹ ساکن مونا ممٹہ صلابت تحصیل
حافظ آباد۔ دیوالیہ
بنام (۱) فرم سرداری لال درباری لال واقعہ ٹاہلی
گورایہ تحصیل حافظ آباد۔ (۲) موتی رام ولد جواہر
قوم کھتری ساکن مونا ممٹہ صلابت تحصیل حافظ آباد
(۳) ولی محمد ولد اللہ بخش قوم علما ساکن ایضاً۔
(۴) حاجی ولد کریم قوم مسلی۔ ساکن ایضاً۔
(۵) محمد یار ولد حاکم قوم جٹ ساکن چک ۴۵ موروالہ
ضلع ملتان

مقدمہ بالا میں رحمان سائل مذکورہ بالا جو بحکم
مورخہ ۸/۱۰ دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ اب بحکم مورخہ
۲۱ ۳۸ قطعی طور پر ڈسچارج کیا گیا ہے۔ لہذا
بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام اور خصوصاً جملہ
قرضخواہان مذکورہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔
بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ
۳۸ ۲۴ جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　　مہر عدالت


## خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔
احمر قانی مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و ڈسا
وغیرہم۔ جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں
شائع ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات۔ ازجناب
مولانا حافظ محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب
جامع مسجد اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ۔
"میرے پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا آپ نے
آزمائش کے لئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اس کے
استعمال سے درد موقوف ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہذا
قیمتاً عنایت کریں"
یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض درد
اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ کنٹھیا۔ کھانسی
دمہ۔ بخار۔ نمونیہ۔ چھوٹا ڈبہ الطفال۔ آنت اترنا۔ درد
ورم عصبی۔ جلد کے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر
مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (عہ)
[illegible] فی سیر تین روپے (سے) منگوانے کا پتہ
منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی


سفرنامہ حجاز [illegible]
بہت ضروری ہے۔ جلد منگالیں۔
[illegible]

# ایک بہترین نئی ایجاد- دو اکسیروں کا بےنظیر مجموعہ

## پینا سیا نمبر ۱ اور ۲

## یعنی صرف دو ہی اکسیروں سے جملہ امراض کا مکمل علاج

خدا شاہد ہے کہ ان اکسیروں کے ذریعے آج تک مختلف امراض کے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ اکسیریں ہوں ان کو پھر اور کسی نسخوں کا تردد نہیں کرنا پڑیگا۔ جس عیال دار کے پاس یہ اکسیریں ہوں ان کو حتی الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ اکسیریں امریکن ہومیو پیتھک ادویات سے ترکیب دے کر سفوف اور گولیوں کی شکل میں ان اشخاص کے لئے طیار کی گئی ہیں جو اکثر سفر یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں۔ یا ان غرباء نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویات تقسیم کرتے ہیں۔ غرضکہ ہر ایک کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے۔ جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے کیونکہ اکثر طبابت پیشہ اصحاب اب انہی اکسیروں سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاسوں کما رہے ہیں خواہ کوئی بھی مرض ہو ان ہر دو اکسیروں کو بغیر کسی علامات اور تشخیص کے دو دو گھنٹے پر یکے بعد دیگرے یعنی صبح سے شام تک دونوں اکسیروں میں سے تین تین خوراکیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔

**نوٹ:**۔ سفوف اور گولیوں کے فوائد میں کوئی فرق نہیں ہے۔

**مقدار خوراک**۔ سفوف کی ایک یا دو رتیاں اور ایک یا دو گولیاں ہیں۔

**قیمت**:۔ فی ہر دو شیشیاں وزنی ایک ایک اونس سفوف یا گولیاں مع محصول ڈاک وغیرہ۔ مبلغ ۳/

**پتہ**:۔ ڈاکٹر ایس۔ اے۔ ماجد۔ مقام و ڈاک خانہ منیر۔ ضلع پٹنہ

Dr. S. A. Majid
P.O. Maner (Dt. Patna)

---

# ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ ۔ سے۔ ۸ فی تولہ عہ۔ ۶/۔ ۸ اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے فہرست مفت طلب فرمائیے۔

(منگوانے کا پتہ)

فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکادم تاجران عطر۔ قنوج۔ یو۔پی۔

---

# طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں لاتا دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مارج نہیں۔ قیمت ۱۲/۔ محصول ڈاک ۸/

المشتہر۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیے

---

(۱۹)

# ہندوستان کا مجدد اعظم

اور

## الفرقان کا مجدد الف ثانی نمبر

### مسلمانان ہند کے مذہبی و سیاسی اختلافات کا ناطق فیصلہ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات قدسی صفات پر سرزمین ہند جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔ آپ پیغمبر نہ تھے لیکن آپ کا انداز دعوت و اصلاح پیغمبرانہ تھا۔ آپ کے دور زندگی میں ہندوستان کے مذہبی و سیاسی حالات قریب قریب بالکل ویسے ہی تھے جن میں آج اسلامیان ہند گھرے ہوئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ حضرت مجدد صاحب رح نے جس ربانی ہدایت اور انشراح صدر سے کام لیکر اُن نامساعد حالات کا مقابلہ کیا تھا آج بھی اُس روشنی راہ کو فراہم کرکے ملت اسلامیہ کا تحفظ اور شریعت الٰہیہ کا احیاء کیا جائے

انہیں حالات کے پیش نظر ادارہ الفرقان نے مجدد نمبر شائع کیا جانا طے کر لیا ہے جو انشاء اللہ تقریباً ڈھائی سو صفحات پر نہایت آب و تاب کے ساتھ آخر رمضان المبارک میں شائع ہو جائے گا۔

ادارہ نہایت سرگرمی کے ساتھ اس کی تیاری میں مصروف ہے اور الحمد للہ کہ ملک کے اکابر علماء و مشائخ، مشاہیر اہل قلم و ارباب تحقیق کے بلند پایہ مقالات اور محققانہ مضامین کا غیر معمولی سرمایہ فراہم ہو چکا ہے۔ اور یقین ہے کہ یہ نمبر حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے حالات و کمالات ملفوظات و مقالات غرض آپ کی پوری زندگی کا نہایت آب دار و تابناک آئینہ ہوگا۔ جو حضرت مجدد رح کی تمام سوانح حیات سے بے نیاز بنا دیگا۔ اعلیٰ ایڈیشن کی قیمت ۱۲/۔ معمولی ایڈیشن کی قیمت عہ/۔ مستقل خریداروں کو مفت دیا جائیگا۔ نئے خریداروں کو بھی مفت دیا جائیگا بشرطیکہ وہ چندہ خریداری رمضان ہی میں دفتر کو روانہ کر دیں چندہ سالانہ الفرقان اعلیٰ ایڈیشن تین روپے۔ معمولی ایڈیشن دو روپے مزید معلومات کے لئے الفرقان مجریہ ماہ رجب ملاحظہ فرمائیں جو ۲/ کا ٹکٹ پہنچنے پر دفتر سے بھیجا جا سکتا ہے

**منیجر الفرقان۔ بریلی۔ یو۔پی**

MUSLIM UNIVERSITY

# شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونتہً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | [illegible] | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | [illegible] |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | [illegible] | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | [illegible] |
| ترغیب و ترہیب سفید کاغذ | [illegible] | نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا | |
| تاریخ ابن کثیر (البدایہ والنہایہ) ۹ حصے تیار ہیں | | ملا علی مصری | [illegible] |
| قیمت فی حصہ | [illegible] | تفسیر فتح القدیر شوکانی | [illegible] |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار جامع مسجد دہلی

---

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت سوہڈی درگا پرشاد صاحب بی۔ایس۔سی

ایل۔ایل۔بی۔پی۔سی۔ایس

## سب جج بہادر درجہ دوئم بٹالہ

نمبر مقدمہ ۳۵۳ سال ۱۹۳۸ء

نکا مل ولد گوکل چند ذات اگروال سکنہ بٹالہ منڈی بیرونی مدعی۔ بنام مساۃ حسو بیوہ رمضان۔ مساۃ رحتے بیوہ رمضان۔ مساۃ رحتے۔ مساۃ ہیراں۔ مساۃ ساوری مساۃ نجی۔ مساۃ ظہوری۔ مساۃ شوکراں۔ مساۃ فاطاں بالغاں دختران رمضان۔ مساۃ آمنہ۔ مساۃ بی بی نابالغان دختران رمضان بولایت بشیر احمد برادر حقیقی خود ذات لوہار۔ سکنائے موضع ستکوہا تحصیل و ضلع گورداسپور۔ مدعا علیہم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۹/۱۱/۳۸ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ [illegible] بدستخط میرے اور مہر عدالت کے [illegible] حاکم

مہر عدالت

---

## عجیب الاثر فلیویا۔ امسال

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۲۴)

عجیب الاثر کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھا کے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے فی شیشی ۱۲ عدد۔ پتہ: نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ ریاست

---

## تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب خان غزنوی مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

# ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہتے ہیں تو خریدی ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم [illegible] ہر قسم [illegible] موزہ۔ سوئٹر بلور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور [illegible] دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش [illegible] بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار۔ دہلی

---

# مخزن علاج

جس میں ہومیوپیتھک علاج کی تاریخ۔ اصول ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کا مقابلہ۔ فارماکوپیا۔ علاج الامراض اور ضروری ہدایات مفصل طور پر درج ہیں۔ قیمت صرف چار روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

منیجر سپلائم ہومیو فارمیسی۔ کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

---

**تحقیق تراویح** ۔ احادیث نبویہ آٹھ رکعات تراویح کا ثبوت اور مخالفین کو جواب۔ قیمت فی نسخہ ۱ر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

وہابیت امرتسر



ahmadiyyamuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت

رؤساء و جاگیرداروں سے ۔ سالانہ ۔ ۱۰ روپیہ

عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔

ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۷۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۱۔ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


نظم۔ تہنیت نامہ اہلحدیث سال نو ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
مسئلہ تقلید شخصی ۔ ۔ ۔ ۔ ص۳
کیا شاعری مانع نبوت نہیں (قادیانی مشن) ص۵
مرزا صاحب کی دو رنگی بابا نانک کے متعلق ص۷
[illegible] اور معتزلہ اکثر مسائل میں متفق ہیں ۔ ص۸
تعلیم کی ضرورت ۔ ۔ ۔ ص۹
[illegible] ۔ ۔ ۔ ص۱۰
[illegible] کے ایک شبہ کا جواب اور چند استدلالات ص۱۱
[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۳
[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۴
[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۵
[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۶


# تہنیت نامہ اہلحدیث سال نو

(نتیجہ فکر جناب محمد عبد المنان صاحب قریشی۔ رام پور ضلع سہارنپور)

سال نو کا آگیا کس شان سے اہلحدیث
اک طرف ہیں کفر و بدعت شرک کی افواج سب
دوسرے اپنے بڑوں کے کرتے ہیں اقوال پیش
دہریت سے ہے ملا کوئی کفر و شرک سے
دیوتاؤں سے طلب کرتا ہے کوئی پیر سے
شرک و بدعت چھوڑ دو اللہ پر رکھو نظر
ندر کا ذہن کا نہیں کا پان نہیں ہے کوئی ذکر
ہے پچھڑا تا تم سے شرک و کفر کذب و افترا

مؤمنوں کو ہے یہ پیارا جان سے اہل حدیث
ہے مقابل میں کفر انس آن سے اہل حدیث
کرتا استدلال ہے قرآن سے اہل حدیث
قرب پیدا کرتا ہے ایمان سے اہل حدیث
الگ سمجھاتا ہے معان سے اہل حدیث
کہہ رہا ہے کیا سنو تم کان سے اہل حدیث
رنگ جھلکتا ہے یہ برہان سے اہل حدیث
دور کرتا ہے تمہیں شیطان سے اہل حدیث

دین کا سودا کر قریشی اسی کی معرفت
یہ کیا دیکھا نہیں نقصان سے اہل حدیث

## [illegible] اخبار

امرتسر شہر میں ۲ تا ۸ نومبر ۲۵ ا بچے پیدا ہوئے اور ۴۴ اموات واقع ہوئیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا پنجاہ سالہ جشن جوبلی ۲۳ تا ۲۶ دسمبر اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ہوگا۔

معاصر "پرتاپ" ۸ نومبر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ موضع گگڑی پور ضلع میرٹھ میں ایک ہندو لڑکا پچھلے جنم کے حالات بتاتا ہے۔ جس کی تصدیق سرکردہ آریہ پنڈتوں نے کی ہے۔

دہلی میں شدھ مندر کے جھگڑے کی وجہ سے دفعہ ۱۴۴ کی توسیع غیر معین مدت تک کردی گئی ہے۔

کانپور میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے متعلق حکام نے ایک سو اشخاص کو جن کے خلاف نقض امن کا اندیشہ تھا۔ گرفتار کرلیا ہے۔

جاپانی افواج کینٹن کو فتح کرکے فرانسیسی علاقہ ہندچینی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

لندن۔ لارڈ ریڈنگ نے اعلان کیا ہے کہ مشہور یہودی ایڈی کنسٹرنے جرمنی اور آسٹریا سے ہجرت کرکے یہاں آنے والے یہودیوں کے لئے جو ایک لاکھ پونڈ دیئے تھے۔ اس روپیہ سے یہودیوں کو فلسطین اور دیگر ممالک میں آباد ہونے میں امداد دی گئی۔

بمبئی ۵ نومبر اندازہ لگایا گیا ہے کہ جب سے برطانیہ نے معیار طلائی ترک کیا ہے ۳۰۲ ارب ۲۱ لاکھ ۵۷ ہزار روپیہ کی مالیت کا سونا ہندوستان غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے متعدد سرکاری غیر سرکاری جدید بار جھاڑو اور ٹوکرے لیکر دیہات میں گئے اور وہاں کے گلی کوچے صاف کئے۔

وزیر اعظم برطانیہ نے مسولینی سے پھر ملاقات کرنے کے لئے تعلقہ پیام شروع کردیا ہے۔

## ۷ نومبر سے ۱۵ تک ہفتہ فلسطین منایا جائے

**مولانا حفظ الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ فلسطین دہلی نے حسب ذیل اپیل شائع کی ہے**

"فلسطین کے حالات پہلے سے بہت زیادہ نازک ہو رہے ہیں اس لئے آل انڈیا مجلس تحفظ فلسطین عنقریب عملی قدم اٹھانے والی ہے پروگرام مرتب کرکے کام شروع کردیا جائیگا۔ قبل ازیں ایک مرتبہ پھر مسلمانان ہند کی توجہ دلائی جاتی ہے کہ [illegible] اب فلسطین اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت و حرمت کے لئے ہر طرح کی قربانی [illegible] اور رمضان المبارک کے مقدس ماہ [illegible] تک ہفتہ فلسطین مناکر اپنی طاقت [illegible] متحد کرلیں۔

آل انڈیا مجلس تحفظ فلسطین کی شاخوں اور جمعیۃ علماء ہند[illegible]

## ضروری گذارش

جن خریدار اصحاب کی قیمت اخبار ماہ نومبر میں ختم ہے ان کے نمبر خریداری سابقہ پرچہ میں دیئے گئے ہیں۔ مہربانی فرماکر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد ارسال کردیں۔ اگر مہلت یا انکار کی اطلاع ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۵ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

**مدرسہ محمدیہ چھپرہ** گذشتہ سال جن حضرات نے مدرسہ محمدیہ چھپرہ کی اعانت معرفت مولوی خلیل سفیر مدرسہ کے کی تھی ان کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ امسال پھر مولوی خلیل موصوف روانہ کئے جا رہے ہیں امید کرتا ہوں کہ بفضل خدا اصحاب کرم کی مہربانی سے مدرسہ امسال بھی فیضیاب ہوگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ مدرسہ کی حالت زلزلہ کے بعد بہت خراب ہوگئی اور ادھر دو مہینوں سے قرضداری کرنا پڑا۔ لیکن اس وقت سے آج تک کسی نہ کسی طرح اس کا وجود قائم رہا۔ بہرحال پھر سامان ایسا ہوگیا ہے کہ مدرسہ باقاعدہ پہلی شان کے ساتھ چلایا جائے۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ ۱۵ شوال سے مدرسہ شروع ہوجائیگا۔ [illegible] نے ایک مستقل [illegible] مکان کا بھی انتظام ہوگیا ہے۔ فقط والسلام۔ (مولوی) علی از چھپرہ۔

نمبر مقدمہ ۵۵۸۔ فارم ۱

**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی خدانا ولد وزیرا ذات راجپوت سکنہ مرال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۴ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

مہر: بورڈ کی مہر

نمبر مقدمہ ۵۸۱ - فارم ۱

**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی لال دین ولد جمیتا ذات گوجر سکنہ رنگڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور۔

مہر: بورڈ کی مہر

**سفرنامہ حجاز۔** از قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری مرحوم۔ جو اصحاب حج کا عزم رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ کتاب مذکور منگوا کر اپنے ہمراہ رکھیں [illegible] قیمت عہ۔ پتہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# اہلحدیث

۱۷- رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ


NATIONAL ... UNIVERSITY کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ DELHI

# مسئلہ تقلید شخصی

## بجواب الفقیہ امرتسر

"اہلحدیث" جب سے جاری ہوا ہے مسئلہ تقلید شخصی پر بہت سے اصحاب اس کے مخاطب رہے ہیں۔ ایک وقت گزرا ہے کہ اس مسئلہ میں مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری سے خطاب ہورہا تھا جو کتاب کی صورت میں مطبوعہ مل سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد مولوی عبدالعزیز آف گوجرانوالہ سے خطاب ہوتا رہا۔ یہ بھی مطبوعہ مل سکتا ہے۔ یہ دو تو اصحاب آپس میں ہم مشرب (دیوبندی) ہیں۔ آج ہمارا خطاب مولوی محمد شریف صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) سے ہے جو پکے بریلوی اور پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے مرید ہیں۔ ہم ان کے مضمون کی بھی وہی عزت کرتے ہیں جو دیگر علمائے مقلدین کے مضامین کی کرتے رہے ہیں۔ یعنی سارے کا سارا نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ ان کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا ایک اچھا موقع مل جائے۔

ہمیں اس شریفی مضمون سے خاص دلچسپی ہے کیونکہ موصوف نے اس میں اصطلاحات منطقیہ سے بھی کام لیا ہے۔ اور جس مضمون میں منطقی اصطلاحات سے کام لیا گیا ہو وہ ہمارے لئے خصوصاً موجب مسرت اور باعث کشش ہوتا ہے کیونکہ علوم آلیہ میں سے علم منطق ہمارے نزدیک محبوب ترین علم ہے۔

**مقام حیرت ہے** کہ مسئلہ تقلید شخصی کو اہل تقلید دلیل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ تقلید کی ماہیت ہی میں عدم علم داخل ہے اور بقول امام غزالی (قدس سرہ) تقلید علم کے کسی درجے میں نہیں۔ (المستصفیٰ للغزالی) پھر جس چیز کی ماہیت میں عدم علم داخل ہو اسکو علم سے ثابت کرنا صندان متنقابلان کی تفریق۔ خیر یہ ان کا طریق کار ہے وہ جس طرح چاہیں کریں۔

پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو ان کے کسی مرید نے مقام گوا علاقہ بمبئی سے چند سوال بھیجے۔ انہوں نے بغرض جواب مولوی محمد شریف صاحب کو بھجوا دیئے مولوی صاحب نے ان کے جوابات الفقیہ مورخہ ۲۱ اکتوبر میں درج کرائے۔ سوالات مع جوابات "الفقیہ" سے لے کر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین دونوں کو ساتھ ملا کر اس مضمون کو غور سے پڑھیں:-

### "سوالات یہ ہیں۔

مذاہب اربعہ و ائمہ اربعہ کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں نہ اس کی ضرورت تھی نہ اب ہے۔

مذاہب اربعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بھی نہ تھے۔

ایک دین کی بجائے چار بنانے کی کیا حاجت؟

دین مکمل ہوا ہوگا پھر مذاہب اربعہ کو کیوں قائم کیا گیا؟

ہمارا دین اسلام ہے ہم مسلمان، پھر حنفی، شافعی کہلانا کیوں؟

ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کے لئے نہیں فرمایا۔

چار نمازیں چار مذاہب پر پڑھیں تو پانچویں نماز کس مذہب پر پڑھی جاوے؟

اس عقیدہ کے آدمی سے ملنا جلنا مجالست و مواکلت کا کیا حکم ہے؟

اسماء سائلین۔ قادر خان۔ عمر خان شیخ خیر۔ شیخ آدم۔ شیخ عثمان۔ شیخ یعقوب وغیرہم۔ از واسکو ڈے گاما۔ علاقہ گوا۔

### الجواب و باللہ التوفیق

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ...

کہ تیرا رب (یا رسول اللہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسند فرماتا ہے "۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند فرمائے وہ مالک ہے۔ اس کے پسند فرمانے پر کسی کو اعتراض[ل] کا حق نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لاکھوں فرشتوں میں سے چار فرشتوں کو پسند فرمایا اور سب سے افضل بتایا جبرئیل علیہ السلام۔ میکائیل علیہ السلام۔ اسرافیل علیہ السلام۔ عزرائیل علیہ السلام کوئی نہیں کہہ سکتا نہ کسی کو حق حاصل ہے کہ کہے اللہ تعالیٰ نے ان چاروں کو کیوں منتخب فرمایا۔ وہ مالک و مختار ہے۔ جسے چاہے پسند فرمائے۔ کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔ لا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (پ ۱۷)

اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے حق تعالیٰ نے چار پیغمبروں کو اولوالعزم بنایا اور سب پر فضیلت[ع] دی۔ ابراہیم علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہؤا۔ اللہ تعالیٰ جیسے چاہے کرے جسے چاہے پسند کرے کسی کو اعتراض کا حق نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کئی صحیفے نازل فرمائے۔ مگر چار (۴) کتابوں کو سب پر فضیلت دی۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل۔ فرقان۔ اس میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہؤا۔ وہ جسے چاہے پسند فرمائے۔

اسی طرح ہزار ہا صحابہ میں سے اللہ تعالیٰ نے چار[ے] اصحاب کو ممتاز فرمایا اور سب پر فضیلت دی۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضی اللہ عنہم۔ اس میں بھی کسی کو اعتراض کا حق نہیں سو وہ جو چاہے کرے۔ جسے چاہے عزت دے اور پسند کرے۔

اسی طرح سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے رواج دینے والے ہزار ہا ارباب طریقت میں سے حق تعالیٰ نے چار ہی کو منتخب فرمایا۔ چار ہی[عہ] سلسلے نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی پسند فرمائے اور دنیا کو ان چاروں سلسلوں میں منسلک فرمایا۔ اس میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہؤا۔ اللہ جسے چاہے پسند فرمائے۔

اسی طرح ہزار ہا مجتہدین شریعت میں سے اللہ تعالیٰ نے چار ہی کو پسند[ھ] فرمایا اور دنیا کو ان چاروں کا ہی گرویدہ بنایا۔ امام اعظم و امام مالک و امام شافعی و امام احمد رضی اللہ عنہم۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان چاروں کو اللہ نے کیوں مقبول[ک] فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے۔ تفسیر احمدی میں حضرت ملا جیون استاذ عالمگیر علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مذاہب اربعہ کا انحصار محض فضل الٰہی پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پسند کرے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا محبوب بناتا ہے تو پہلے آسمانوں پر اس کی محبوبیت کا چرچا ہوتا ہے۔ پھر زمین میں اس کی قبولیت عامہ ہو جاتی ہے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا ہوتی ہے کہ میں فلاں شخص کو دوست رکھتا ہوں تم بھی اُسے دوست رکھو۔ پھر ہر ایک کے دل میں اُس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس مذاہب اربعہ اگر خدا کے نزدیک مقبول و محبوب نہ ہوتے تو دنیا میں اُن کی قبولیت نہ ہوتی۔ قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل اچھے کئے اللہ تعالیٰ اُن کی دوستی اور محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے[ے]۔

جاننا چاہئے کہ شروع شروع حدیثوں کے لکھنے کا رواج نہ تھا۔ زبانی روایتیں بیان کیا کرتے تھے۔ وضاعین نے موقعہ پا کر حدیثیں وضع کرنی شروع کیں اور کئی حدیثیں منگھڑت بنا کر رواج دیں۔ اُس وقت صحیح، ضعیف، موضوع حدیث کا امتیاز مشکل ہو گیا۔ لوگوں نے اسناد میں بھی گھڑنی شروع کیں تو اور مشکل پیدا ہو گئی

---

لہ بے شک اعتراض نہیں جسے چاہے بادشاہ بنائے جسے چاہے وزیر۔ بادشاہ مومن ہو یا کافر۔ ہمارا کوئی حق نہیں کہ اس پر اعتراض کریں۔ وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْکَهٗ مَنْ یَّشَآءُ۔ مگر یہ صیغہ تکوینی ہے۔ تشریعی حدود تک اس کا اثر لازمی نہیں۔ (اہلحدیث)

عہ بے شک چار کو اولوالعزم بنا کر فضیلت دی مگر افضل اور مطاع ایک ہی کو قرار دیا۔ جس کا ارشاد ہے لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی۔ یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو میری تابعداری کے سوا چارہ نہ تھا۔ (اہلحدیث)

ے چار اصحاب کو خلافت پر ممتاز فرمایا ورنہ رتبہ میں اور بھی ان کے مساوی ہیں۔ ابو عبیدہ امین الامت کسی طرح کم نہیں۔ عشرہ بشرہ کی فضیلت تو مشہور ہے۔ حافظ ابن حزم محدث کا قول تو یہ ہے امت میں سب سے افضل انعام مطہرات ہیں۔ پس آپ کا یہ جملہ متنازعہ فیہ ہے۔ بعد ثبوت آپ کے دعوے کا مثبت نہیں۔ (اہلحدیث)

عہ ان سلسلوں میں آپ نے مجددی سلسلہ کیوں چھوڑ دیا اور چودہ خانوادے بھی بھول گئے۔ (اہلحدیث)

ھ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ صحیح ترمذی اور شروح حدیث میں دیکھئے کہ کتنے ائمہ مذاہب ملتے ہیں۔ (اہلحدیث)

ک بے شک ائمہ اربعہ مقبولان خدا سے ہیں مگر کیا سارے صحابہ کرام (ابو ہریرہؓ۔ ابن عباسؓ۔ حضرت عائشہؓ اور خلفائے اربعہؓ) مقبولان الٰہی میں سے نہیں؟ مقبول ہونا اور بات ہے اور مطاع بالتقلید ہونا اور بات ہے۔ پس ائمہ اربعہ رح کے مقبول خدا ہونے سے اُن کی تقلید کا ثبوت دینا دعویٰ اور دلیل میں تقریب تام نہیں پیدا کرتا۔ (اہلحدیث)

ے بے شک دوستی اور محبت پیدا کر دیتا ہے مگر اس دوستی اور محبت کے حقدار سب سے زیادہ صحابہ کرام ہیں پھر کیا ان کے بھی مذاہب مروج ہیں یا ان کی بھی تقلید کی جاتی ہے۔ ذرا اپنی کتب اصول کو دیکھئے جہاں لکھا ہے "تقلید الصحابی لیس بواجب"۔ (اہلحدیث)

مجاز ہیں۔ رسالہ تقلید کا زور دینی مشہور کتاب ہے (۳) از مولانا حفیظ حسین صاحب دہلوی مع ... علا (ازخور)

اس لئے اُس زمانہ کے لوگوں نے بالاتفاق ائمہ اربعہ کو منتخب کیا کہ ان ائمہ کی تحقیق پر عمل کیا جاوے۔ تاکہ ہر ایک کو نئے سرے تحقیق کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ لہذا اجماع امت سے ائمہ اربعہ کی تقلید شخصی ہوئی اور ان سے علیحدگی سوادِ اعظم سے علیحدگی قرار پائی۔ اور سوادِ اعظم سے الگ ہونے کو سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے من شذ شذ فی النار فرمایا کہ جو الگ ہوا وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ ——— یہ کہنا کہ دین ایک ہے۔ اس کے چار دین کیا کئے، سراسر غلط فہمی ہے۔ کیونکہ دین چاروں کا ایک ہی ہے۔ یہ اعتراض دین اور مذہب کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ دین تو اسلام ہے اور مذہب طریق عمل کا نام ہے۔ اسلام ایک جنس ہے اس کے تحت میں کئی انواع ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، شیعہ، خارجی، مرجیہ وغیرہم۔ جیسے حیوان ایک جنس ہے جسکے تحت میں

**۸** تنقید حدیث کے لئے ائمہ اربعہ کو کس نے منتخب کیا اور انہوں نے تنقید کے کیا اصول بتائے؟ ان سب باتوں کا ثبوت بہم پہنچانا آپ کے ذمے ہے۔ ان چاروں اماموں نے اصول تنقید جو بنائے تھے ان کو آپ روشنی میں لائے ہوتے تو ہم بھی غور کرتے۔

مولوی صاحب! میدان مناظرہ اور خانقاہ ارادت دو مقام الگ الگ ہیں۔ خانقاہ ارادت میں بے دلیل بات مریدوں پر اثر کر جاتی ہے جہاں سوال کرنا مرادف کفر ہوتا ہے۔ یقین نہ ہو تو اپنے پیر و مرشد پیر جماعت علی شاہ کے وعظ میں آپ بھی سوال کر کے دیکھ لیں۔

(اہلحدیث)

**۹** یہی نمبر سارے مضمون کی جان ہے کہ اجماع امت سے ائمہ اربعہ کی تقلید شخصی ہو گئی ہے آپ نے تو حسب عادت صرف زبانی دعوےٰ کر کے مضمون کو ختم کر دیا۔ مگر ہم آپ کو بے دلیل جواب دینا نہیں چاہتے بلکہ مع حوالہ جواب عرض کرتے ہیں۔ اور آپ کو بزور اعتبار کرتے ہیں کہ غلط فہمی مضمون لکھتے ہوئے یقین کر لیا کیجئے کہ علمائے اہلحدیث خصوصاً اخبار اہلحدیث ابھی زندہ ہے۔ جس کا قول ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشتِ خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ہم آپ کے دعوے کے خلاف ایک مستند تحریر پیش کرتے ہیں۔ غور سے سنئے!

در المختار (شامی) کا محترم مصنف لکھتا ہے :۔

لیس علی الانسان التزام مذھب معین

(مطبوعہ مصر جلد اول ص۵۱)

[illegible]

مصنف موصوف آگے چل کر جلد سوم میں لکھتے ہیں :۔

اما التزامه فلم یثبت من السمع اعتبارہ ملزماً۔ (ص۱۹۲)

بتائیے اگر اجماع سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا تو یہ حضرات کیوں اسکو غیر ثابت کہتے۔ حیرانی ہے یہاں تو مولوی صاحب اجماع کے مدعی بنتے ہیں مگر ذرا آگے چل کر سوادِ اعظم کی آڑ لیتے ہیں۔ اجماع اور سوادِ اعظم دونو مفہوم باہم مخالف بلکہ متناقض ہیں۔ آپ کی کتب اصول میں یہ ذکر تو ہے کہ اجماع حجت ہے مگر اکثریت کو حجت کسی نے نہیں کہا۔ مثال کے طور پر میں ایک دو مسئلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں :۔

(۱) بتائیے وجوب وتر کے مسئلہ میں امام ابوحنیفہ رح کے ساتھ اور کونسی ہے؟

(۲) قضائے قاضی کے ظاہر و باطن میں نافذ ہونے میں بھی امام صاحب کے ساتھ کونسی ہے؟

کیا ان مسائل میں آپ سوادِ اعظم کی پیروی کریں گے؟

(دیدہ باید) (اہلحدیث)

**۱۰** یہ نمبر خاص اہل علم کے قابل توجہ ہے آپ اسلام کو بمنزلہ جنس کے کہتے ہیں اور مذاہب اربعہ کو انواع۔

مولوی صاحب سنئے! جنس بحیثیت جنسیت ماہیت متقررہ نہیں ہوتی جب تک اسکے ساتھ فصل مقوم نہ ملے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حیوان بحیثیت حیوان کہیں متحقق نہیں جب تک اس کے ساتھ فصول مقومہ نہ ملیں۔ پس اگر اسلام ایک جنس ہے تو وہ حنفیت اور شافعیت سے پہلے متحقق تھا یا نہیں؟ اگر تھا اور یقیناً تھا تو اسلام جنس نہ ہوا۔ اگر نہیں تھا تو اسلام اشد بعد سے شروع ہوا آنحضرت صلعم [illegible]

ماننا پڑیگا کہ خلافت راشدہ بلکہ ولادت ائمہ اربعہ بھی اسلام سے پہلے کی ہے کیونکہ ان اوقات میں حنفیت شافعیت وغیرہ نہ تھی۔

ایک اور طرح سے سچ تو یہ ہے کہ علم منطق کے استعمال سے ہمیں خاص لذت آتی ہے۔ اس لئے جی نہیں چاہتا کہ اس منطقی بحث کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ بقول عرفی ؎

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم
چنانکہ حرف عصا گفت موسےٰ اندر طور

پس غرض یہ ہے کہ جنس کی تعریف اہل منطق کے نزدیک یہ ہے :۔

ھو المقول علی الکثیرۃ المختلفة الحقائق۔

اور نوع کی تعریف یہ ہے :۔

ھو المقول علی الکثیرۃ المتفقة الحقائق۔

پھر جنس اور نوع دونو ایک کیسے ہوئیں جبکہ ان دونو کی تعریفات متباین ہیں۔ وجوہ مذکورہ کو ملحوظ رکھ کر بتائیے کہ آپ نے سائل کے سوال کو پختہ کر دیا ہے یا جواب دیا۔

واضح ترین طریق سے اہل منطق کی بستی میں بطور خدمت گار رہنے والے بھی جانتے ہیں کہ جو فصل نوع کے لئے مقوم ہوگا وہ جنس کے لئے مقسم ہوگا۔ مثلاً حیوان (جنس) کے ساتھ فصل (ناطق وغیرہ) مل کر انواع بنانے کی وجہ سے مقوم ہونگے تو جنس کے لئے مقسم کہلائینگے۔ جن کی وجہ سے جنس متعدد اشکال میں تقسیم ہو جائے گی۔ فافہم فانه غیر دقیق۔

اس کے دفعیہ کے لئے آپ کا یہ کہنا کہ دین تقسیم ہوا تو نماز، روزے تقسیم ہوتے۔ ایسا قول ہے کہ منطقی سن کر مسکرا تا ہوا یہ کہیگا ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

[illegible]

کئی انواع ہیں۔ انسان۔ بقر۔ غنم ابل۔ وغیرہ۔
"پس انسان کو صرف حیوان کہنا اگرچہ انسان بھی حیوان ہے۔ دوسرے انواع سے ممتاز نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ اُسے ناطق نہ کہا جائے۔ اسی طرح حنفی اگرچہ مسلمان ہے۔ لیکن اس کو صرف مسلمان کہنا دوسرے انواع (شافعی مالکی۔ حنبلی وغیرہم) سے ممتاز نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ اُسے حنفی نہ کہا جائے۔ پس حنفی شافعی کہلانا اس لئے ہے کہ دوسرے انواع سے ممتاز ہو جسطرح سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ پھر بھی کوئی صدیقی، کوئی فاروقی۔ کوئی عثمانی، کوئی علوی کہلاتا ہے۔ اسی طرح مسلمان اپنے مقتداء اور پیشوا کے نام سے حنفی۔ شافعی، نقشبندی، قادری کہلاتا ہے۔

اگر بقول معترض دین کے چار حصے کئے ہوتے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ احکام بھی تقسیم کرکے بقدر حصہ ہر ایک ادا کرتا۔ یعنی نمازیں پانچ ہیں تو ایک مذہب کے لئے سوا نماز آتی حالانکہ سب پانچ ہی پڑھتے ہیں۔ اسی طرح تیس روزے بھی چار پر تقسیم کرتے۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ چاروں مذاہب میں تیس ہی روزے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ و حج کے بھی چار حصے نہیں کئے گئے۔ ظہر کی نماز میں چار رکعت فرض ہیں۔ اگر دین کو چار حصے کیا جاتا تو ایک ایک رکعت نماز ظہر کی ہر ایک مذہب کو حصے میں آتی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ چار رکعت فرض ظہر ہر مذہب میں ہے۔ لہٰذا یہ قول سراسر غلط ہے کہ دین کے چار حصے کرکے چار دین بنالئے گئے ہیں۔"

(الفقیہ امرتسر ص۲-۳۔ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء) (باقی آئندہ)

## قادیانی مشن

# کیا شاعری مانع نبوت نہیں؟

مرزا صاحب قادیانی چونکہ فی الجملہ شاعر بھی تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ ہے ؎

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں ہے مطلب
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

ادھر آیت قرآنی آنحضرت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے حق میں وارد ہے۔ مَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (الآیہ) ہم نے اس نبی کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ اسے لائق ہے۔

اس لئے مرزا صاحب کے مخالف مسلمانوں کی طرف سے مرزا جی کی نبوت پر منجملہ دیگر اعتراضات کے یہ اعتراض بھی ہوتا ہے کہ آپ شاعر ہیں اور شاعری نبوت محمدیہ کے منافی ہے۔ اس کے جواب میں الفضل ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شاعری منافیٔ نبوت نہیں۔ اور دلیل یہ دی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور اشعار کی شکل میں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جواب صحیح نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کی نبوت کی حقیقت نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔

سنو! اور غور سے سنو!! مرزا صاحب مستقل نبی ہونے کے مدعی نہ تھے۔ بلکہ بروزی نبی یعنی بروز محمد علیہ السلام ہونے کے مدعی تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

آدمم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار

یعنی آپ کا نام آسمان پر بقول ان کے محمد ہے اور آپ محمد ثانی ہونے کے مدعی ہیں۔ "تریاق القلوب" میں لکھتے ہیں:۔

ریل، تار (وغیرہ) نے آنحضرت کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ جب تشریف لائے تھے تو ہم نے آپ کے دین کی خدمت نہیں کی تھی اب آپ تشریف لائیے ہم خدمت کے لئے طیار ہیں۔ آپ نے فرمایا میں پنجاب میں مرزا غلام احمد کی شکل میں آؤنگا۔ (صلنا طبع دوم)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ بروز محمد ہیں۔ پس جو وصف اس ذات ستودہ صفات میں نہ تھا (بلکہ اسے لائق بھی نہ تھا) جس کے بروز ہوکر آپ

---

کیا اچھا ہوتا کہ اگر آپ مضمون لکھ کر مدرسہ دیوبند کے کسی استاد کو دکھا لیتے۔ پھر آپ ایک اور مزیدار بات لکھتے ہیں کہ

حنفی اگرچہ مسلمان ہے لیکن اس کو صرف مسلمان کہنا دوسرے انواع سے ممتاز نہیں کرتا تاوقتیکہ اُسے حنفی نہ کہا جائے۔

یہ کلام بھی اصول منطق کے خلاف ہے۔ ہم عرض کرچکے ہیں کہ جنس لابشرط شئی جنسیت کے درجے میں متقرر نہیں ہوتی جب تک فصل مقوم اس کے ساتھ مل کر اُسے نوع نہ بنادے پھر حنفی کو قبل حنفیت مسلمان کہنا گویا فصل مقوم کے بغیر جنس کو متقرر ماننا ہے جو داب اصلیین کے خلاف ہے۔

مولانا! ما هكذا يا سعد تورد الابل

مجیری صاحب! آپ تو اس سوال کا جواب دیتے بیٹھے تھے کہ ایک دین سے چار دین کیسے بنا دیئے؟ کیا آپ کا یہ کلام سائل کا جواب ہے یا اس کی تائید ہے؟ ہم تو اس کو سائل کی تائید جانتے ہیں کیونکہ جنس (حیوان لابشرط شئی) مرتبہ جنسیت میں بے شک واحد ہے مگر مرتبہ انواع میں ضرور متعدد ہو جاتی ہے۔ آپ نے حنفیت۔ شافعیت وغیرہ کو نوعیت کا مرتبہ دیکر کسی بزرگ کے شعر کو کیسا صادق ٹھیرایا ہے ؎

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی انداختند

میں اس موقع پر علمائے مقلدین کو جو علم معقول کے زیور سے آراستہ ہیں بہانگ دہل یہ عرض پہنچاتا ہوں کہ وہ اپنے خدا داد علم منطق کو ملحوظ رکھ کر جواب دیں کہ حیوان کی جملہ انواع کو متعدد انواع کہا جاتا ہے یا ایک ہی نوع۔ (باقی) (اہلحدیث)

فتاویٰ ثنائیہ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے (۲۴) ... قیمت ... (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

آئے ہیں وہ آپ میں بھی ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ کسی کل کے تمام فردوں میں اگر ایک وصف معدوم ہو تو اس کے عکس میں بھی نہ ہونا چاہئے۔ کسی حسین آدمی کا قول بدنما نہیں ہو سکتا۔ کسی بدصورت کا خوشنما نہیں ہوگا۔

پس کسی حسین آدمی کی صورت سیاہ دکھائی جائے اور دیکھنے والا اس سے انکار کرے اور انکار کی وجہ یہ بیان کرے کہ یہ شکل حسین کی نہیں کیونکہ یہ سیاہ رنگت والی ہے۔ جواب میں مجیب کہے کہ کیا دنیا میں انسان سیاہ رنگ کے نہیں ہوتے۔ ایسے مجیب کو کہا جائیگا کہ آپ پہلے یہ معلوم کرنے کی لیاقت حاصل کیجئے کہ :- عقل بڑی یا بھینس؟

پس کل کے افراد میں سے کسی فرد کا مخصوص بصفۃ خاصۃ ہونا اور کسی دوسرے فرد کا اسکی نقیض سے متصف ہونا امر ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے۔ مرزا صاحب مستقل نبوت کا دعویٰ کرتے تو ان پر یہ اعتراض وارد نہ ہوتا لیکن وہ مستقل نبوت کی بجائے بروزی نبوت کے مدعی ہیں۔ اس لئے اپنی اصل کے خلاف نہیں ہو سکتے۔

پس آپ کی نبوت کے ابطال کے لئے بڑی دلیل آپ کی شاعری ہے اور شاعری بھی ماشاء اللہ وہ شاعری جس کے حق میں کہا جاتا ہے ؎

ہر کہ را در جہاں فلک زدہ
کار او شاعری و رمالی است

استدلال درست نہیں ہو سکتا۔ بقول شاعر ؎

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خوردہ بزاہد نماز کرد

**اہلحدیث** مرزا صاحب کے تضادات اور تناقضات کا نمونہ دیکھنا ہو تو ہماری کتاب "تعلیمات مرزا" دیکھئے قیمت ۶/ پتہ :- (منیجر اہلحدیث امرتسر)

---

# مرزا صاحب کی دو رُخی بابا نانک کے متعلق

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب ساکن جھنڈے نگر بستی)

مرزا صاحب کی عادت تھی کہ اگر کوئی بات کسی کے موافق کسی جگہ لکھ گئے ہیں تو اولاً تو اسی کتاب کے چند صفحات کے بعد اس کے برعکس لکھ جاتے تھے جیسا کہ نور القرآن حصہ دوم میں ایک جگہ عیسیٰؑ کی قبر کو کشمیر میں بتلایا اور بڑا زور دیا۔ دوسری جگہ بلاد شام میں ہونے پر پورا زور خرچ کر دیا۔ اسی قسم کی ایک مثال چشمہ معرفت میں ملتی ہے کہ ایک جگہ اناجیل کو معتبر کہہ کر عیسائیوں کو موافق بنایا۔ دوسری جگہ اناجیل کو محرف بتلا کر تضاد فی الکلام کا نمونہ دکھایا تیسری مثال ہم آج "سرمہ چشم آریہ" سے پیش کرتے ہیں ایک جگہ لکھا ہے :-

"باوا نانک صاحب تو سب پرانوں کو وید کی طرح ایشر کرت ہی یعنی خدا کا کلام ہی جانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے گرنتھ میں لکھتے ہیں"۔ (صنلا)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بابا نانک وید کو کلام الٰہی جانتے تھے۔ اس کے برعکس دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں :-

"بابا نانک کے چیلوں کو ہم بطور خاص نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارے گرو صاحب نے جا بجا وید سے مخالفت کی ہے اور جہاں تک ان کی علمی حیثیت تھی وہ عقائد اسلام کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ باوا نانک تناسخ کے قائل نہیں اور قدامت روح کے قائل نہیں"۔ (صـ۱۳۷)

اس حوالہ سے مرزا صاحب نے باوا نانک کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ وید کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے تھے اور نہ وید کے اصل الاصول مسائل تناسخ اور قدامت روح کے قائل تھے۔

اب ناظرین با انصاف سوچیں کہ مرزا صاحب کی تصانیف پر پورا عبور نہ رکھنے والا ان کی تحریر پر کسی طرح مطمئن ہو سکتا ہے بلکہ پورا عبور رکھنے والا بھی آخر کیا فیصلہ کرے کہ مرزا صاحب کے متضاد کلاموں میں سے کونسا قول سچا ہے اور کونسا غلط۔

مرزا صاحب کی متضاد تحریروں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے کسی قول سے کسی شخص کا

---

# شیعہ اور معتزلہ اکثر مسائل میں متفق ہیں

(از قلم مولوی عبدالغنی صاحب ناظم ساکن مجیور انوالی)

مضمون ہذا کے مطالعہ سے پہلے "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ ستمبر ۳۸ء کے صفحہ ۷ سے مضمون "یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ" پڑھ کر سلسلہ ملالیں۔

(مدیر)

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ ستمبر ۳۸ء کے صـ پر ایک مضمون بعنوان "یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ" مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن ریاست بہاول پور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے دو تحریروں کی بنا پر دو سوال کئے ہیں۔ جن کے جواب اسی مضمون کے ساتھ "اہلحدیث" کی طرف سے مختصر طور پر لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن وہ جواب بہت مختصر اور ناکافی ہیں۔ اس لئے یہ خاکسار ان سوالوں کے جواب عرض کرتا ہے۔ بمنہ و کرمہ۔

**پہلا سوال** (کیا) مذہب شیعہ بھی معتزلہ کی ایک شاخ ہے؟ اس بارہ میں رہبری مطلوب ہے (اخبار مذکور صـ۔ کالم ۱ سطر ۲۹)

**جواب** ہاں جناب۔ شیعہ اور معتزلہ بہت سے مسائل میں متفق اور متحد الخیال ہیں۔ چنانچہ کتاب "اسلام اور عقلیت" میں لکھا ہے کہ :-

"معتزلوں کے بڑے اصول چار تھے۔ توحید، عدل، وعدہ و وعید۔ عقل" (کتاب مذکور صـ)

بعینہٖ یہی اصول شیعوں کی کتابوں میں بھی درج ہیں اور

ان کے سوا وہ امامت کے بھی قائل ہیں۔

"معتزلے تعدد قدما اور شرک کی بنا پر قرآن کو بھی قدیم نہیں سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ قرآن اور کتابوں کی طرح حرفوں اور آوازوں سے مرکب ہے۔ اور کتابوں کی طرح پڑھا جاتا ہے اور کتابوں کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس لئے اور کتابوں کی طرح محدث اور مخلوق ہے"

(کتاب مذکور ص۳۳)

بعینہ یہی عقیدہ شیعوں کا ہے۔ جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان کے حوالے سے آپ نے خود لکھا ہے۔ (دیکھو اخبار اہلحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۸)

(معتزلے) رؤیت (باریتعالےٰ) کی نسبت کہتے تھے کہ باریتعالےٰ جہت۔ مکان۔ صورت۔ جسم۔ تحیز۔ انتقال۔ زوال۔ تغیر۔ تاثر وغیرہ سب باتوں سے منزہ ہے۔ اس لئے وہ دار القرار میں نہیں دکھائی دیگا"۔ (اسلام اور عقلیت ص۱۳۳)

بالکل یہی عقیدہ شیعہ صاحبان کا ہے۔ جیسا کہ ان کی کتاب اصول کافی کے حصہ کتاب التوحید میں مستقل طور پر ایک باب ہی بعنوان "باب فی ابطال الرویۃ" درج ہے۔ اگر آپ چاہیں تو وہ باب مطالعہ فرمالیں۔ وہ کتاب التوحید کا نواں باب ہے۔

الغرض بہت سے ایسے اصولی مسائل ہیں جن میں شیعہ اور معتزلہ متفق اور متحد ہیں۔

**دوسرا سوال** غرض یہ ہے کہ اس عجیب مصحف فاطمہ کی حقیقت کیا ہے یا محض شیعہ کا خیال ہے؟

(اہلحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۸ کالم ۲ سطر ۲۱ و ۲۲)

**جواب** مصحف فاطمہ کی حقیقت صرف اسی قدر ہے کہ وہ محض ایک خیالی افسانہ ہے۔ جو شیعوں کی کتابوں میں مرقوم ہے۔ اس کا وجود تو دنیا میں موجود ہی نہیں ورنہ کوئی نہ کوئی شیعہ تو اس کی تلاوت یا زیارت سے مستفید ہوا ہی ہوتا۔ شیعوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کسی محدث اور کسی راوی نے آج تک وہ مصحف نہیں دیکھا۔ صرف اپنے اماموں سے سنا ہے کہ وہ ان کے پاس تھا۔

مجیب اہلحدیث کا یہ تحریر فرمانا کہ :-

"شیعہ سنی بالاتفاق یہی قرآن مروجہ پڑھتے ہیں، اسی کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسی کو تو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی"۔

(اہلحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۸ کالم ۲)

سائل کے سوال کا جواب نہیں ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ "شیعہ سنی بالاتفاق یہی مروجہ قرآن پڑھتے ہیں"۔ کیونکہ شیعوں کے پاس اس موجودہ قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں کہ شیعہ اسی قرآن کو کامل اور صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ موجودہ قرآن محرف و مبدل اور ناقص و نامکمل ہے۔ جیسا کہ اصول کافی میں اس کی صراحت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسری فرصت میں اس پر کچھ لکھا جائیگا ——— یہ تو صحیح ہے کہ اگر کوئی شخص اسی (قرآن) کو سو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے۔ اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی لیکن یہ بالکل غلط ہے کہ مصحف فاطمہ (جس کا ذکر شیعوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے) یا جامعہ میں بھی موجودہ قرآن لکھا ہوا ہے۔ بلکہ اصول کافی میں تو صاف طور پر یہ تحریر ہے کہ مصحف فاطمہ میں اس قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ تحریر یہ ہے :-

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ وَاِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔ قَالَ قُلْتُ وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْاٰنِكُمْ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ وَاللّٰهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْاٰنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ۔

(ترجمہ) پھر ایک ساعت (امام صاحب) چپ ہو گئے۔ پھر (امام صاحب نے) فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ (بھی) ہے۔ اور مخالف نہیں جانتے کہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ (راوی نے) کہا۔ میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ (امام صاحب نے) کہا۔ (وہ ایک) مصحف ہے۔ جس میں تمہارے قرآن سے تین گنا (زیادتی) ہے۔ خدا کی قسم۔ اس میں تمہارے قرآن سے ایک حرف بھی نہیں ہے۔ (صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الحجۃ جزء سوم۔ باب چہلم ص۱۸۰)

مجیب صاحب نے لکھا ہے کہ :-

"روایات مذکورہ (جس کا ذکر سائل نے اپنے مضمون میں کیا ہے) ہم نے نہ کسی سنی کتاب میں دیکھی ہے اور نہ شیعی کتاب میں۔ غالباً عجائبات شیعہ میں ہوگی"۔ (اہلحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۸ کالم ۳)

روایات مذکورہ سنیوں کی کتابوں میں نہ ہو تو نہ ہو شیعوں کی کتابوں میں تو موجود ہے۔ اور سائل کا نقل کیا ہوا حوالہ صحیح ہے۔ لیکن مجیب صاحب نے وہ حوالہ دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی۔ لہذا خاکسار وہ روایت بلفظہ تحریر کئے دیتا ہے۔ وہو ہذا :-

قال قلت وما مصحف فاطمة عليها السلام

قال ان الله لما قبض نبيه عليه السلام دخل على فاطمه عليها السلام من وفاته من الحزن مالا يعلمه الا الله عز وجل فارسل اليها ملكا تسلى عنها و يحدث ثم اشكت ذلك الى امير المؤمنين عليه السلام فقال لها اذا احست بذلك وسمعت الصوت قولى لى فاعلمته بذلك فجعل امير المؤمنين يكتب كل ما سمع حتى اثبت من ذلك مصحفا قال ثم قال اما انه ليس فيه شئى فى الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون۔

(صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الحجۃ۔ جزء سوم۔ باب چہلم۔ ص۱۸۱)

اس کا ترجمہ صاحب صافی نے فارسی میں یہ کیا ہے :-

راوی گفت۔ گفتم وچیست مصحف فاطمہ علیہا السلام وگفت بدرستیکہ اللہ تعالےٰ وقتیکہ گرفت از یں دنیا پیغمبر خود را علیہ السلام۔ داخل شد فاطمہ علیہا السلام بسبب وفات او واز اندوہ گرانی گرانی قدرے کہ نہ داند آن را مگر اللہ عز وجل پس فرستاد اللہ عز وجل بسوئے او فرشتہ

ضرور پڑھئے۔ رسول اکرم صلعم کی سیرت ایک نظر میں (۲۸) صفحہ ... قیمت ... ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث

ہوئے آمد در حدیث بجم ایں باب گفتن فرشتہ جبرئیل بودہ تا ساکن کند غم او را۔ و گفتگو کند با او پس مراست کرد فاطمہ آں را بسوئے امیرالمؤمنین علیہ السلام باین معنی کہ ہیچ کس نگفت سوائے امیرالمؤمنین علیہ السلام۔ پس امیرالمؤمنین علیہ السلام گفت فاطمہ را وقتیکہ خبردار شوی باآمدن فرشتہ و بشنوی آواز را۔ مگر مرا۔ پس اعلام کرد او را باآمدن فرشتہ و شنیدن آواز۔ پس شروع کرد امیرالمؤمنین مے نوشت ہرچہ را کہ مے شنید تا آنکہ نوشت ازاں کتابے۔ راوی گفت بعد ازاں امام علیہ السلام گفت۔ آگاہ باش بدرستیکہ شان اینست دراں مصحف چیزے از مسائل حلال و حرام نیست ولیکن دراں علم حوادث۔

(صافی حوالہ مذکور صـ۱۸۲ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

اس عربی عبارت اور فارسی ترجمہ کا مطلب وہی ہے جو مولوی عبدالرحیم صاحب نے اہلحدیث مورخہ ۹/۲۸ ۳۰ صـ۴ کالم عـ۲ میں لکھا ہے۔ فقط والسلام!

(فقیر محمد عبدالغنی ناظم)

# تنظیم کی ضرورت

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب ساکن کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

میرے معزز اہلحدیث بھائیو! کسی قوم میں پاک اور پوتر جذبات کا ترقی پانا اس کی روحانی زندگی کی دلیل ہوتی ہے۔ جب وہ پاک جذبات خواص سے بڑھ کر عوام کے دماغوں میں موجزن ہونے لگیں تو جان لینا چاہئے کہ اس قوم کی منزل ارتقاء قریب ہے۔ آج جماعت اہلحدیث میں یہ نیک جذبہ ترقی پذیر ہے ہر طرف تنظیم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب خواہاں ہیں کہ کوئی ایسا بہادر مرد خدا اٹھے جو کم از کم جماعت اہلحدیث کو ایک سلک میں منسلک کر کے انکے بکھرے ہوئے شیرازہ کو متحد و متفق کر دے۔ بظاہر طریق تنظیم بالکل آسان نظر آتا ہے۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ احباب تنظیم کا حقیقی مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں تنظیم کے راستے میں ہماری خامیاں روڑا بن کر اٹک رہی ہیں۔ ہماری بے حسی و بے دلی سے تنظیم کا خواب تشنہ و تعبیر رہتا ہوا نظر آتا ہے۔ جب تک ہمارے دلوں میں سچا مذہبی درد، دماغوں میں صحیح قومی مفاد اور ایمانوں میں اسلاف کی سی روشنی نہ ہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کا مکمل نقشہ پیدا نہ ہو رحماء بینھم کے سانچے میں نہ ڈھل جائیں۔ لا یخافون لومۃ لائم ملامت کا خیال ہرگز نہ کریں قوم کا ہر فرد درد دل اور جوش اخوت رکھتا ہو اتحاد و اتفاق کا دلدادہ، محبت و اخلاص کا شیدائی ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہو جائے بنیانٌ مرصوص بن کر اپنے تمام جماعتی بکھیڑے تنازعے دور کر کے اپنے اپنے ناموس پر مرمٹنے کے خیال باطل کو چھوڑ کر ابتغاءً لوجہ اللہ جل مجدہ و تعالیٰ کی رضامندی کے لئے دین حق کی اشاعت نہ کریں۔ تب تک ہم بام عروج اور معراج ترقی کے زینے پر صف آراء نہیں ہو سکتے۔ حضور علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ (نیک نمونہ) موجود ہے۔ زمین و آسمان ٹل جائیں، دریا خشک ہو جائیں، چاند و سورج ہاتھ پر کیوں نہ رکھ دیں لیکن ہمارا پیارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ذرہ بھر بھی اپنے فرض میں جنبش نہ لانے پائے۔ استقلال میں بڑی سے بڑی طاقت لغزش نہ ڈال سکے متزلزل نہ کر سکے۔ پس اے ناموس رسول کی خاطر دنیا بھر کے مصائب جھیلنے والے نوجوانو! اپنے آقا و ہادی، پیشوا علیہ السلام کے نمونہ کو چھوڑ کر تم کیوں کم ہمتی اور اپنی کمزوری دکھا رہے ہو۔ اے جماعت اہلحدیث مذہب حقہ کے نونہالو! اٹھو کمر ہمت باندھ لو آج سے تہیہ کر لو کہ ہم نے ہر ممکن صورت سے جماعتی نظام کرنا ہے۔ جب تک ہر ایک اہلحدیث بڈھا ہو یا جوان امیر ہو یا غریب، عورت ہو یا مرد سب کے سب تبلیغ و اشاعت کرنا، اغیار کے کانوں تک صدائے حقانی پہنچا دینا اپنا فرض منصبی نہ سمجھ لیں گے تب تک خیرات کے مصداق بننا اور کہلوانا صحیح نہیں۔

سب سے پہلے ہمارے علماء کرام خدا کے لئے اپنی اندرونی چپقلش ذاتی عداوت کو ترک کر دیں۔ اپنی نمائش، زیبائش، وجاہت و عزت کے لئے جماعت میں تقسیم نہ ڈالیں۔ چونکہ سب سے زیادہ ذمہ داری بجائے علماء کرام پر ہی عائد ہوتی ہے۔ علماء و اکابر قوم جماعت کے لئے شفیق باپ کی طرح ہیں جو اپنے عیش و آرام پر اپنی اولاد کے عیش و آرام کو ترجیح دیتا ہے اگر ہمارے اکابر و اصاغر اپنے اپنے فرائض کو محسوس کریں تو ایک اشارے پر مسئلہ تنظیم حل ہو سکتا ہے۔

جب افراد کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا جائے تفریق کے مرض کو اپنے ذہن سے نکال دیا جائے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر جماعت میں پھوٹ نہ ڈالی جائے۔ باہمی جنگ و جدال، لڑائی و فساد کو کسی اور ٹائم پر ملتوی فرما دیں۔ آج ضرورت ہے کہ آپ اپنے مذہبی خادموں کی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور بحکم

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

ان کی سعی مشکور سمجھیں۔

اور سب سے بڑی بات جو ہمارے اجتماع اور تنظیم کا بنیادی پتھر ہو سکتا ہے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سنہری مقولہ ہے:۔

اذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساتھم۔

جب لوگ اچھا کام کریں تو ان سے مل جاؤ اور جب برا کریں تو انکی برائی سے ہٹ جایا کرو۔

مسلمانوں میں عموماً اور اہلحدیث میں خصوصاً یہ عادت دائر سائر ہے کہ اختلافی امور کی وجہ سے اتفاقیات کو بھی برائی کی ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں۔ ہمارے رہبر اور لیڈر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول پر غور کریں سب کام ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو جماعتی تنظیم بنتے ہیں مگر تنظیمیں تخریب ہو جاتی ہیں۔ تفصیل کرنے سے دل کو صدمہ ہوتا ہے اسلئے حوالہ خدا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا ہمارے رہبروں کو جماعتی نظام کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

# قرآن مجید اور بارش

(مرسلہ مولوی صالح بن سلیمان صاحب پٹیل۔ سامرودی)

پرچہ "اہلحدیث" یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۵۶ھ مطابق
یکم جولائی ۱۹۳۷ء میں ایک مضمون مولوی نور محمد صاحب
میانوی جہلمی کا صفحہ ۸ پر بہ سرخی "قرآن کریم اور بارش"
نظر سے گزرا۔ قبل ازیں ایک مضمون بسرخی "بارش کا
نزول کہاں سے ہے" از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب
جھنڈے نگری اسی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۸/۱۱ فروری
۱۹۳۷ء مطابق ۱۲/۱۱ ذی الحج صفحہ ۸ میں نظر سے گزرا تھا
"بارش کا فلسفہ" ہر دو مولوی صاحبان نے ایک ہی
سانچے میں ڈھالا ہے۔ گو طرز بیان ہر واحد کا جداگانہ
ہے مگر مطمح نظر ہر دو حذو النعل بالنعل ہے۔ ہر دو مولانا
صاحبان کا مقصود یہ ہے کہ بارش آسمان سے نہیں
برستی بلکہ ابخرات الارض ہوا کے ذریعہ بلندی کی جانب
پرواز ہوتے ہیں وہی بارش ہو کر برستے ہیں۔ یہ ابخرات
کرہ ہوا میں پہنچ کر متکاثف ہو کر سحاب بن جاتے ہیں
پھر یہ سحاب حسب ضرورت جگہ بجگہ برساتے ہیں۔ اسمیں
شک نہیں کہ یہ خیال حکماء یونان کا ضرور ہے۔ جسے
ایک جماعت معتزلہ نے بھی اور نیچریوں نے بھی اسکے
سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ
یہ اعتقاد اہلسنت والجماعت خاص کر اہل حدیثوں کا
ہرگز ہرگز نہیں۔ یہ اعتقاد صریح نصوص ربانی کے
خلاف ہے۔ صاوی علی الجلالین صفحہ ۲ ج ۱ میں وانزل
من السماء ماء کے تحت لکھا ہے:۔

ماء ھو من الجنة ینزل بمقدار علی السحاب
وھو کالغربال ثم یساق حیث شاء اللّٰہ علی
مختار اھل السنة وقالت المعتزلة ان السحاب
لہ خراطیم کالابل فینزل فیشرب من البحر المالح
بمقدار ویرتفع فی الجو فتنسفہ الریاح
فیصلو ثم ساق حیث شاء اللّٰہ

یعنی اہلسنت کا مسلک ہے کہ پانی جنت سے
بقدر اندازہ بادلوں پر اترتا ہے۔ بادل چھلنی کی طرح ہیں

اللہ میاں جہاں چاہتے ہیں پہنچائے دیتے ہیں۔
معتزلہ کہتے ہیں کہ ابر اتر کر دریائے شور سے پانی
لے کر اوپر ہو جاتے ہیں۔ وہاں آب شیریں ہو کر برستا ہے
کشاف زمخشری صفحہ ۲۴ ج ۱ میں ہے:۔

وفیہ ان السحاب من السماء ینحدر
منہا یاخذ ماء لا کزعم من یزعم انہ یاخذہ
من البحر المالح ویؤیدہ قولہ تعالیٰ وینزل
من السماء من جبال فیہا من برد۔

ابر آسمان سے ہی اترتے ہیں اور وہیں سے پانی
بھی لیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے جس طرح کہ بعض لوگوں کا
خیال ہے کہ دریائے شور سے لیتے ہیں۔ خداوندی ارشاد
وینزل من السماء من جبال فیہا من برد۔ یعنی
آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں اس سے آتا رہتا ہے۔
خازن مع المعالم صفحہ ۳۲ ج ۱ میں اوکصیب
کے تحت ہے:۔

وانما ذکر اللّٰہ تعالیٰ السماء وان کان
المطر لا ینزل الا منہا یرد علی من زعم
ان المطر ینعقد من ابخرة الارض فابطل
مذھب الحکماء بقولہ من السماء یعلم
ان المطر لیس من ابخرة الارض کما زعم الحکماء

اللہ میاں نے بارش کو آسمان سے کہا اگرچہ بارش
آسمان ہی سے اترتی ہے محض حکماء کے مذہب کی تردید
مقصود ہے وہ کہتے ہیں کہ ابخرات الارض اوپر کو چڑھ کر
بارش ہو کر گرتے ہیں معلوم ہوا کہ بارش ابخرات الارض
کا نتیجہ نہیں جیسا کہ حکماء کا خیال ہے۔

امام رازی امام المتکلمین اپنی تفسیر صفحہ ۱۹۸ ج ۱
میں تحریر فرماتے ہیں:۔

السوال الخامس قولہ من السماء ما الفائدة
فیہ والصیب لا یکون الا من السماء الجواب
من وجہین۔

پانچواں سوال قول باری تعالیٰ پر وارد ہوتا ہے کہ
من السماء کیوں کہا اس میں کیا فائدہ ہے حالانکہ
صیب (بارش) تو آسمان ہی سے ہوتی ہے۔
اس کے دو طریق سے جواب ہیں فرماتے ہیں بعد جواب
اوّل:۔ الثانی من الناس من قال المطر من
ارتفاع ابخرة رطبة من الارض الی الھواء
فتنعقد ھناک من شدة برد الھواء ثم
ینزل مرة اخری فذالک ھو المطر ثم ان اللّٰہ
سبحانہ وتعالیٰ ابطل ذالک المذھب ھھنا
بان بین ان ذالک الصیب ینزل من السماء و
کذا قولہ وانزلنا من السماء ماء طھورا وقولہ
وینزل من السماء من جبال فیہا من برد

دوسرا طریق جواب کا یہ ہے لوگوں کا خیال ہے
ابخرات تازہ ہوا کے ذریعہ کرہ ہوا کی طرف پرواز
کر کے منجمد ہو جاتے ہیں پھر بتدریج اترتے ہیں۔ یہی
بارش ہے۔ اللہ میاں نے اس مذہب کے باطل
کرنے کی بنا پر یہ ارشاد فرمایا ہے اور بیان کیا کہ
مینہ آسمان سے اترتا ہے۔ اسیطرح فرمان ایزدی
وانزلنا من السماء ماء طھورا اور ینزل من
السماء من جبال فیہا من برد

ایضاً صفحہ ۱۴۲ میں ہے السوال الثالث قولہ و
انزلنا من السماء ماء یقتضی نزول المطر من
السماء ولیس الامر کذلک فان الامطار انما
یتولد من الابخرة ترتفع من الارض وتتصاعد
الی الطبقة الباردة من الھواء فتجتمع ھناک
بسبب البرد وتنزل بعد اجتماعھا وذلک
ھو المطر والجواب من وجوہ۔

تیسرا سوال فرمان الٰہی کا مقتضی یہ ہے کہ بارش
کا نزول آسمان سے ہے حالانکہ یہ اس طرح نہیں
بلکہ بارش کے متعلق کہا جاتا ہے کہ زمین سے ابخرات
کرہ ہوا تک پرواز کرتے ہیں شدت برودت کی بنا پر
وہ ابخرات منجمد ہو جاتے ہیں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر نیچے
اترتا ہے وہی بارش کہلاتا ہے۔ اس کے کئی ایک
طرق سے جواب ہیں! اول وثانی وجوہات کے ترجمہ

(الہامی کتاب۔ عربی بامحاورہ کی روزمرہ بات ۔۔۔ اور وید کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱۰؍ (منیجر اہلحدیث))

بعد فرماتے ہیں :-

وثالثہا ان قول اللہ ہو الصدق وقد اخبر انہ تعالیٰ ینزل المطر من السماء فاذا علمنا انہ مع ذالک ینزل من السحاب الی الارض

تیسری وجہ جواب کی یہ ہے کہ خدا کا فرمان سچ ہے اوس نے خبر دی کہ بارش آسمان سے اترتی ہے۔

بیضاوی زیر آئت انزلنا من السماء ماء لکھتے ہیں

ومن الاولی للابتداء سواء ارید بالسماء السحاب فان ما علاک سماء او الفلک فان المطر یبتدأ من السماء الی السحاب ومنہ الی الارض علی ما دلت علیہ الظواہر

تفسیر فتح القدیر شوکانی صفحہ ۱۹ جلد ۴ میں ہے :-

الحاصل ان من فی من السماء لابتداء الغایۃ بلا خلاف الخ

پہلا من ابتدائیہ ہے بلا خلاف خواہ سماء سے ابر مراد لیں یا آسمان اس لئے کہ بارش کی ابتدا آسمان ہی سے ہے ابر کی طرف اور پھر اس سے زمین کی طرف ظواہر نصوص اس پر دال ہیں۔

تفسیر مظہری صفحہ ۱۵ ج ۷ میں ہے :-

وانزلنا من السماء ماء فان المطر ینزل من السماء الی السحاب ومنہ الی الارض

صفحہ ۱۳ میں ہے :-

لکن الظواہر دالۃ علی ان المطر من السماء

ظواہر نصوص اسی پر دلالت کرتی ہیں کہ بارش آسمان سے ابر پر اور ابر سے زمین پر اترتا ہے۔

نصوص شرعیہ بہت کچھ ہیں ملاحظہ ہو وانزلنا من السماء ماء سورہ بقر آیت ۱۶۴ انعام ۹۹ رعد ۱۷ ابراہیم ۳۲ نحل ۱۰ و ۶۵ طہ ۵۳ حج ۶۳۔ فاطر ۲۷ زمر ۲۱ کما انزلناہ من السماء سورہ یونس آئت ۲۴ کہف ۴۵ وما انزل اللہ من السماء من ماء سورہ بقر آئت ۱۶۴ وینزل علیکم من السماء ماء سورہ انفال آئت ۱۱ فانزلنا من السماء ماء سورہ مومنون آئت ۱۸ فانزلنا لقمان ۱۰ حجر ۲۲ وانزل لکم من السماء ماء سورہ نمل آئت ۶۰ من تنزل من السماء ما سورہ عنکبوت آئت ۶۳ وینزل من السماء ماء سورہ روم آئت ۲۴ والذی نزل من السماء ماء سورہ زخرف آئت ۱۱ ونزلنا من السماء ماء سورہ ق آئت ۹ الم تر ان اللہ یزجی سحابا ثم یولف بینہ ثم یجعلہ رکاما فتری الودق یخرج من خلالہ وینزل من السماء من جبال فیہا من برد سورہ نور آئت ۴۳ وارسلنا الریاح لواقح فانزلنا من السماء ماء حجر آئت ۲۲ تفسیر جامع البیان سورہ نبا زیر آئت

والمعصرات ہی اوہی السموات فان الماء ینزل من السماء الی السحاب کما صح عن ابن عباس وغیرہ فالسموات یحملن السحاب علی العصر

جامع البیان کے مصنف کے منہیہ (اپنے حاشیہ) میں ہے :- وعن الحسن وقتادۃ ان المراد منہا السموات فالمراد من قولنا کما صح عن ابن عباس انہ صح عنہ ان المطر من السماء یاتی الی السحاب لان تفسیر المعصرات بالسماء وھو قول ابن عباس

ابن عباس رضؓ سے جو صحیح وارد ہے وہ یہ ہے کہ بارش آسمان سے ابر کی طرف آتا ہے۔

الجوائز والصلاۃ نواب صاحب بھوپالی صفحہ ۲۲۹ میں ہے :- عن ابن عباس قال ان اللہ عزوجل یبعث الریح تحمل الماء من السماء ثم تاتی بہ من السحاب تدر کما تدر اللقحۃ اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ

ابن جریر صفحہ ۱۵ جز ۱۴ میں ابن مسعود سے ہے فی قولہ وارسلنا الریاح لواقح قال یرسل الریاح فتحمل الماء من السماء ثم تمری السحاب فتدر کما تدر اللقحۃ

ابن عباس وابن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں یہی فرماتے ہیں کہ ہوا پانی کو آسمان سے اٹھا کر ابر کو پہنچاتی ہے پھر ابر برستا ہے۔

جامع البیان صفحہ ۲۲۵ ج ۲ میں اسکو بہت سے سلف کا مسلک بتلایا ہے :-

عن کعب الاحبار السحاب غربال المطر لولا السحاب حین ینزل الماء من السماء لافسد ما یقع علیہ من الارض رواہ عبد اللہ ابن عباس ذکرہ الخطیب البغدادی بسندہ کما فی التفسیر الاحکام القرطبی صفحہ ۲۱۱ ج ۲ واخرجہ

۴۴ حضرت ابن عباس کعب احبار سے نقل کرتے ہیں کہ ابر آسمان کی چھلنی ہے اگر ابر نہ ہو نزول باراں کے وقت تو زمین میں جہاں بھی پڑے برباد ہو جاوے بلا ابر پانی طوفان نوح کے وقت البتہ برسا ہے۔

اللہ میاں نے فرمایا ہے :-

ففتحنا ابواب السماء بماء منہمر

تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۶۴ ج ۹ میں ہے :-

قال ابن جریج عن ابن عباس ففتحنا ابواب السماء بماء منہمر کثیر لم تمطر السماء قبل ذالک الیوم ولا بعدہ الا من السحاب ففتحت ابواب السماء بالماء من غیر سحاب ذالک الیوم۔

آئت ففتحنا کی تفسیر میں فرماتے ہیں اوس دن سے پہلے اور بعد پانی نہیں برسا بجز بذریعہ ابر کے طوفان کے وقت تو آسمان کے دروازے بالکل کھول دیئے گئے اور بلا ابر ہی پانی برسایا نیز اسیطرح درمنثور وفتح القدیر للامام الشوکانی میں بھی ہے۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الصیب من ھہنا واشار بیدہ الی السماء

طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا بارش اس جگہ سے ہوتی ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا اور فرمانا کہ یہاں سے آتا ہے صاف واضح کر رہا ہے کہ باراں ابخرات الارض سے ہرگز نہیں حکماء یونانیین کی آراء کو تسلیم کرنا اتباع نبوی نہیں جن خیالات کی خداوند کریم تردید فرمادیں اور ہم پھر انہی کی رٹ لگائے جائیں واہ اہل توحید ففرقہ حقہ

مقدس رسول۔ آریوں کے ایک زہریلے رسالے کا (۳۱) جواب از مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۸ر (منیجر)

اہل حدیث بلکہ عامہ اہل سنت والجماعت سے نہیں۔ ایسے خیالات کو نٹ ہیک تو کیا ہوا ہی لگنے دینا چاہیے؟ میرے عزیز اہل حدیثو! یاد رکھو۔ کہ ابر کی تکوین ہوا سے نہیں بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں۔ یہ خیالات جماعت اہل حدیث کے اعتقادات سے کوسوں دور ہیں۔ سائنس اور فلاسفہ کے ہاتھوں میں لواء اسلام ہرگز خدا نے نہیں دیا اور نہ ہی یہ قابل حمل لواء اسلام ہیں۔ اگر کسی اہل سنت نے لکھا بھی تو وہ محض سائنس والوں کی تقلید کی بنا پر۔ خداوند ان سے درگزر کرے اصل بات یہی ہے کہ بارش حقیقت میں آسمان سے ہے جو بوساطت ابر برسائی جاتی ہے۔ آسمان میں پانی کی کمی نہیں کہ اللہ میاں کو بحر ارض اور ابخرات ارض سے پانی لینے کی ضرورت واقع ہو۔

سنن ابی داؤد وغیرہ میں ان فی السماء بحر اً موجاً ہے بلکہ عرش معلیٰ ہی پانی پر ہے۔

خداوند کریم ایسے عقائد سے جماعت حقہ اہل حدیث بلکہ کل مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ ہردو مولوی صاحبان اپنے اپنے خیال کو واپس فرمائیں گے اذ لا معاداۃ لاحد مع الحق بل یدار مع الحق حیثما دار واللہ الموفق۔

(وانا الراجی رحمۃ ربہ ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل السامرودی کان اللہ لہٗ) ۱۲۔ جمادی الاولیٰ ۴۵ھ

**اہلحدیث** | یہ مضمون معلومات کے لحاظ سے درج کیا گیا ہے۔ ورنہ اصل مسئلہ تو بالکل صاف ہے۔ ہم نے شملہ وغیرہ پہاڑوں پر دیکھا ہے کہ بادل اٹھے خوب برسے مگر اوپر کے پہاڑ پر بوند نہیں گری۔ نیچے نیچے سب کچھ ہی ہو گیا۔ مشاہدہ کے خلاف کسی کی رائے یا خیال پر اعتقاد کرنا گویا مخالفوں کو ہنسی کا موقع دینا ہے۔ جن بزرگوں نے اس راز کو سمجھا ہے وہ (السماء) کے معنے بادل کے کرتے ہیں۔

# مسیح کے ایک مشہور واقعہ سے چند استدلالات

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر۔ ضلع بستی)

واقعہ بحوالہ متی اس طرح ہے کہ:۔

مسیحؑ کو راستہ میں ایک جگہ بھوک لگی۔ دور سے ایک انجیر کے درخت کو دیکھا اور اس خیال سے کہ شاید اس میں کھانے کے لئے پھل مل جاوے درخت کے پاس پہنچے لیکن اس میں سوا پتوں کے اور کچھ بھی نہیں ملا اور بقول انجیل مرقس وہ انجیر کا موسم ہی نہ تھا تب مسیح نے درخت سے کہا آئندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے یہ کہنا ہی تھا کہ انجیر کا درخت اسی دم سوکھ گیا۔ (متی ۱۹/۲۱) (مرقس ۱۳/۱۱)

اول مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ مسیح انسان تھے اور بنابریں اور رسولوں کی طرح صفاتِ بشریت و خواص بشریہ سے متصف تھے۔ قرآن کریم نے ان کے کھانے پینے بھوک لگنے و دفع جوع کی خواہش وغیرہ کو ان کی الوہیت کی تردید میں بیان فرمایا ہے۔

دوسرا مسئلہ۔ حالتِ اضطرار میں غیر کی مملوکہ شئے کا کھانا جو حرام ہے جائز ہے سد جوع کے لئے (بھوک روکنا)

تیسرا مسئلہ:۔ عالم الغیب نہیں تھے ورنہ پہلے ہی معلوم کر لیتے کہ اس میں پھل نہیں ہے اور وہاں تک جانے کی تکلیف اٹھانی ہی نہ پڑتی۔

چوتھا مسئلہ:۔ مسیح بالکل رحمدل ہی نہیں تھے جیسا کہ عیسائی ایک گال پر مار کھانے کے بعد دوسرے گال کے پیش کرنے کی تعلیم بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے درخت تک پر غصہ کا اظہار فرمایا اور مورد عتاب بنایا ہے۔

پانچواں مسئلہ:۔ بلا وجہ سزا دینے کا ثبوت بھی اس سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ درخت بہرحال بے قصور تھا۔

چھٹا مسئلہ:۔ بددعا کرنے کا ثبوت بھی حاصل ہوا جو آپ نے بے ضرر درخت پر کی۔

ساتواں مسئلہ:۔ درختوں کا بددعا سے متاثر ہونا ثابت ہوا جو استن[1] حنانہ کے تاثر کی ایک نظیر ہے۔

امید ہے کہ سعید روحیں اور بھی لطیف نکات حاصل کر لیں گی اور موقع ضرورت پر الزامی دلائل میں اسکاتِ خصم کے لئے کارآمد بنا سکیں گی۔

(تصانیف حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

**تقابل ثلاثہ۔** اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی و وافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸/ کی بجائے ۱۲/

**توحید و تثلیث۔** تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲/

**جوابات نصاریٰ۔** اس کتاب میں نئے مسیحیوں کی تین مشہور کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ جواب مفصل و مدلل ہے۔ مسیحی صاحبان آج تک اس کا جواب الجواب نہیں دے سکے۔ قیمت صرف ۸/

ہر سہ کتب منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

[1] درخت کا تنہ تھا جس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب منبر تیار ہوا اور آپ نے ستون چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینا شروع کیا تو ستون سے رونے کی آواز آئی۔ راقم مضمون کا اس طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

ناظرین اہلحدیث خط و کتابت کرتے وقت حیث خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ناظم۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

دید ارتھ پرکاش۔ ویدوں کو غیر الہامی دلائل و براہین سے ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰/ منیجر اہلحدیث

# فتاویٰ

س ۸} فجر کی نماز فرض کا جماعت کا وقت ہوگیا ہو تو امام سنتیں پڑھ کر نماز کے لئے کھڑا ہووے یا بغیر سنت پڑھے فرض پڑھالے اور بعد میں سنت پڑھے (سیٹھ حاجی ولی محمد جیون بھائی از راجکوٹ)

ج ۸} پہلے دو رکعت سنت پڑھے پھر جماعت کرائے۔ اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ نماز کا وقت بہت تنگ ہوگیا۔ اتنا کہ فرض ہی پڑھے جائیں تو بے شک پہلے فرض پڑھے بعد سنتیں پڑھے۔

س ۹} مغرب کی فرض نماز میں جماعت کے ساتھ فقط ایک رکعت ملے اور پھر دو رکعت باقی رہی تو پھر دوسری رکعت میں التحیات پڑھنا ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۹} امام کے ساتھ مل کر مقتدی نے جو رکعت ادا کی ہے یہ اس کی پہلی رکعت ہے اس لئے دوسری رکعت پڑھ کر تشہد (التحیات) پڑھے۔ اگر پہلی میں نہ پڑھے دوسری رکعت پڑھ کر تشہد پڑھے تو یہ بھی جائز ہے۔ دونوں مذہب سلف سے چلے آتے ہیں۔

س ۱۰} نماز ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء ساتھ جمع کرکے پڑھے تو سنت نفل پڑھے یا چھوڑ دے۔

ج ۱۰} جمع صلوٰتین کی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف فرض پڑھا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لم یسبح بینهما یعنی نمازوں کے جمع کرنے میں نوافل سنتیں نہیں پڑھیں۔

س ۱۱} فجر کی نماز کے لئے کوئی شخص گھر سے سنت پڑھ کر مسجد میں آیا۔ اور اذان کا وقت ہوگیا تھا مگر اتفاق دیر سے ہوئی۔ اب وہ شخص پھر سنت پڑھے یا وہی کافی ہے۔ کوئی شخص گھر سے سنت پڑھ کر آیا مگر تکبیر کو دیر ہے تو وہ شخص خالی بیٹھا رہے یا دو رکعت پھر پڑھے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱} جو سنتیں وہ پڑھ چکا ہے وہ کافی ہیں اور پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور فجر کی سنتیں پڑھ کر بجز فرضوں کے اور کوئی نفل نہ پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح ہو جانے کے بعد سوا دو رکعت سنتوں کے کوئی نماز نہیں ہے۔

س ۱۲} ایک محلہ میں (خانگی ناراضگی کے باعث) دو فریق رہتے ہیں۔ سابقہ منہدم شدہ مسجد کو از سر نو بنانے کا اہتمام اہل محلہ نے کیا۔ ایک فریق کا سرگروہ دوسرے فریق کے ایک فرد سے کوئی امداد قبول نہیں کرتا۔ بلکہ جس شخص سے مسجد کے لئے اینٹیں خریدی گئیں اس کو جب فریق ثانی کے ایک فرد نے اینٹوں کی رقم اپنی طرف سے دینی چاہی تو اس نے واپس کردی کہ مجھے آپ کے فلاں محلہ دار نے روک دیا ہے کہ فلاں شخص سے کوئی رقم نہ لینا۔ کیا ایسی مسجد جس کی تیاری میں خانگی مخالفت کے باعث کسی شخص کی امدادی رقم واپس کردی جائے۔ مسجد کے حکم میں رہتی ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

(بوستان ہیڈ ماسٹر از سرائے صالح)

ج ۱۲} مسجد زمین کا نام ہے۔ دیواریں اور اینٹیں آرام کے لئے ہیں۔ اصل مسجد تو زمین ہے۔ تفسیر عزیزی آیت و اذ یرفع ابراهيم القواعد ملاحظہ کریں۔

س ۱۳} وہ امام مسجد جو فریق اول کی تائید کرتا ہے اور اہل محلہ میں اتحاد کی بجائے اختلاف بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی امامت جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳} امام صاحب کے متعلق ہم کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے جب تک ان کا بیان نہ پہنچے۔ اللہ اعلم

س ۱۴} اگر دس یا پندرہ یا بیس سیر دودھ یا شربت یا گھی گرم شدہ میں ناپاکی پڑ جائے تو کیا سب خراب تصور ہوگا یا کیسے کیا جائے۔ قرآن و حدیث سے جواب دیا جاوے۔ (الٰہی بخش خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴} حدیث شریف میں آیا ہے اگر گھی گرم میں چوہا پڑ جائے تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:-

وان كان مائعا فلا تقربوه (ابوداود)

اگر پگھلا ہوا (گھی ہو) تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ یہی حکم دودھ اور شربت کا ہے۔

س ۱۵} آنحضرت صلعم نے اونٹوں کا پیشاب لوگوں کو پلایا تھا۔ کیا حرام چیز میں شفا ہے؟

ج ۱۵} حدیث شریف میں ذکر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پینے کے لئے فرمایا تھا جنکو استسقاء ہوگیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماکول اللحم (جس کا گوشت حلال ہے) اس کا پیشاب بھی حرام نہیں۔ بوقت ضرورت اس کا استعمال جائز ہے۔ ائمہ حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ حرام چیزیں شفا نہیں۔ لا شفاء في الحرام۔

س ۱۶} اس جگہ کے لوگ آنحضرت صلعم کا سایہ تصور نہیں کرتے۔ قرآن و حدیث سے اُن کے سایہ کا ثبوت دو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶} یہ بات یونہی بے ثبوت مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ جو کوئی بیان کرے اس سے اس کا ثبوت طلب کیجئے۔ اگر مل جائے تو ہمیں بھی اطلاع دیجئے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷} ہم لوگوں کو انتیسویں کا چاند نظر نہ آیا اس لئے شعبان کی تیس گنتی پوری کرکے چہار شنبہ کو روزہ رکھا۔ بعد قرب و جوار سے مثلاً دس میل سے لیکر چالیس میل تک کی خبریں موصول ہوئیں کہ چاند پیر کو دیکھ کر منگل کو روزہ تھا۔ اس وقت معتبر شہادت نہ ملنے کے باعث عمل نہ کیا۔ بعد میں معتبر شہادتیں موصول ہوئیں۔ اب یہاں کے چند صاحب فرماتے ہیں کہ قرب و جوار کی شہادت پر عمل کرنا ہوگا ورنہ طاق راتوں میں رد و بدل ہو جائیگا۔ آپ فرمائیں کہ ہم لوگ کس حساب پر طاق راتوں میں عبادت کریں۔ اور کیا روزہ بھی قضا رکھنا ہوگا؟

(محمد عبد اللہ از علیا نگرم۔ ضلع ویزاگاپٹم)

ج ۱۷} اگر قرب و جوار سے معتبر شہادتیں مل جائیں کہ چاند دیکھا گیا ہے تو آپ اسی حساب سے شمار رکھیں۔ اور بعد میں ایک روزہ قضا کریں۔ بہت دور کی شہادت آپ کے لئے حجت نہیں۔ اللہ اعلم!

# متفرقات

**شکریہ معاونین** | گذشتہ اخباری سال کے اختتام پر ناظرین و معاونین اہلحدیث سے اپیل کی گئی تھی کہ اس کی اشاعت بڑھانے میں کوشش کریں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے شروع سال سے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔
جناب ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب۔ جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اہل حدیث۔ جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب۔ جناب حکیم عبدالرحیم صاحب ۲ خریدار۔
ادارہ اہلحدیث جملہ احباب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دیگر خریداران و بہی خواہان سے توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی "اہلحدیث" کی اشاعت کو بڑھانے میں ضرور کوشش کرتے رہیں گے۔

**قابل امداد بیوہ** | مساۃ فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم ساکن شہر گجرات محلہ نور پور ارائیاں مشرقی قابل امداد ہے۔ احباب خیر اس کی امداد فرمائیں۔

**مدرسہ عربیہ دار التعلیم** | مبارک پور ضلع اعظم گڈھ (جس کی بنا مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری نے ڈالی تھی) کی طرف سے منشی محمد عمر صاحب رکن مدرسہ بطور سفیر کلکتہ وغیرہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اہل خیر حضرات ان کی اعانت فرمائیں۔ (حاجی امانت اللہ ناظم و مہتمم مدرسہ عربیہ دار التعلیم مبارک پور ضلع اعظم گڈھ)
(عہ داخل اشاعت فنڈ)

**استدعا برائے حج** | راقم کو عرصہ سے زیارت بیت اللہ کا از حد شوق ہے۔ کوئی صاحب خیر بطور ملازم خاکسار کو ساتھ لے جائیں تو عند اللہ ماجور ہونگے۔
(سید عبدالغفار رضوی معرفت سید احمد حسین رضوی مترجم ہائیکورٹ لکھنؤ)

**ضرورت ملازمت** | خاکسار دینی مدارس میں ابتدائی تعلیم بخوبی دے سکتا ہے۔ امامت و خطابت یا سقایت کا کام بھی کر سکتا ہے۔ کسی مسجد میں امام یا خطیب یا کسی انجمن کو مبلغ یا سفیر کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔
(مولوی عبداللہ موضع کلس ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور)

**مقدمہ وقف اہل حدیث** | فیض آباد کے لئے آج تک صرف عـــہ روپیہ کی امداد آئی ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ اہل حدیث مخیر حضرات توجہ فرمائیں۔
راقم محمد مرزا مولوی محمد یوسف دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یوپی

**ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب** | نوشہروی جہاں کہیں ہوں مجھے اطلاع دیں۔ (راقم محمد خان گوندل ضلع گجرات)

## "اہلحدیث" کے وی پی

سابقہ پرچہ میں مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب نے واپس کر دیا تو بعد واپسی بغیر قیمت وصول کئے اخبار جاری نہیں رہیگا۔

۲۱۱۳ - ۲۷۰۶ - ۳۷۷۲ - ۴۱۲۰ - ۵۶۵۸ -
۵۶۷۲ - ۶۶۳۰ - ۶۶۸۰ - ۶۹۰۳ - ۷۰۵۸ -
۸۱۱۵ - ۸۱۶۶ - ۸۶۶۳ - ۹۳۵۸ - ۹۶۴۵ -
۹۶۵۰ - ۹۸۵۴ - ۱۰۰۸۲ - ۱۰۴۰۸ - ۱۰۴۲۷ -
۱۰۷۴۹ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۸ - ۱۰۷۸۲ - ۱۱۱۰۲ -
۱۱۴۴۹ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۵۳ - ۱۱۷۷۹ - ۱۱۹۴۹ -
۱۱۹۵۵ - ۱۲۲۴۵ - ۱۲۲۴۸ - ۱۲۲۵۲ -
۱۲۲۵۵ - ۱۲۲۵۶ - ۱۲۲۶۱ - ۱۲۲۶۳ -
۱۲۲۶۶ - ۱۲۲۶۷ - ۱۲۳۵۴ - ۱۲۳۵۸ -
۱۲۳۶۹ -

**درخواست برائے اہلحدیث** | خاکسار کو اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کا از حد شوق ہے۔ مگر مفلسی کی وجہ سے قیمتاً تو درکنار غریب فنڈ سے بھی نہیں لے سکتا۔ اصحاب خیر میں سے کوئی صاحب راقم کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں۔ راقم ولی محمد لوہار مقام مونگ براستہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

**جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام** | شہر انبالہ کے معتمد عمومی سید غلام بھیک صاحب نیرنگ جملہ اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں صدقات و خیرات ادا کرتے وقت جمعیۃ ہذا کو بھی یاد رکھیں۔

**کانفرنس اہل حدیث** | کے لئے از جناب خلیل الرحمٰن صاحب اجمیر ۶ - حکیم اللہ بخش صاحب پنجابی سلچر آسام ۲

**جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب** | کے لئے از حکیم اللہ بخش صاحب مذکور عہ۔

**مدرسہ مدینہ منورہ** | کے لئے از شیخ محمود محمد ابراہیم صاحب جہاجہا عہ۔ جناب کفایت اللہ خان صاحب بریلی عہ۔ حکیم اللہ بخش صاحب عہ۔

**مدرسہ مکہ معظمہ** | کے لئے شیخ محمود محمد ابراہیم صاحب و جناب کفایت اللہ خان صاحب مذکورین عہ عہ روپیہ۔

**غریب فنڈ** | کے لئے اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ سائلین کی تعداد کس قدر ہے۔ اگر رمضان المبارک میں بھی ان کے نام اخبار جاری نہ ہو سکا تو پھر کب ہوگا۔ پس مخیر حضرات و ارباب ذوق سے امید ہے کہ وہ اس فنڈ کی حتی الامکان امداد جلد فرمانے سے دریغ نہیں فرمائیں گے۔

**دعائے صحت** | (۱) میرے والد مولوی عبدالعزیز تین ماہ سے درد گھٹنہ و نقرس میں مبتلا ہیں۔ (راقم عبدالحق از کٹوانی) (۲) میرے والد ۳۲ سال سے دمہ میں مبتلا ہیں۔ راقم ابو ظفر متعلم مدرسہ دار الحدیث گوالیار (۳) راقم عرصہ سے ایک مرض میں پھنسا ہوا ہے۔ باوجود علاج کے صحت نہیں ہوئی۔ محمد زکریا از کھیڑہ ضلع فیروزپور۔ (۴) میں بھی ایک خطرناک علالت کا شکار ہوں۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ محمد عبدالمجید مالندور ضلع سنبھال پرگنہ۔
ناظرین جملہ حضرات کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللّٰھم اشفہم بشفائک و داوہم بدوائک

**مصباح التوحید** | جس میں مسئلہ توحید کو پوری وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔ صرف ۱؍ کا ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔ پتہ:- قریشی محمد ابراہیم ایس وی میرٹھ

# ملکی مطلع

## یورپ میں کھلبلی

جب سے وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر اعظم فرانس نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دیکر جرمن کے ڈکٹیٹر سے صلح کی ہے یورپ میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔ واقعات بھی کچھ ایسے ہی پیدا ہو گئے ہیں۔ چاروں طرف سے ان دو نو ملکوں کی وزارتوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ان سب کا مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے چیکوسلواکیہ سے بے وفائی کی ہے۔ جرمن بھیڑیے کی ریس میں دوسرے ممالک نے بھی دانت دکھانے شروع کر دیئے۔ نتیجہ یہ ہؤا کہ پولینڈ نے اپنا حصہ لیا اور ہنگری نے اپنا۔ یورپین ممالک کے حق میں ڈاکٹر اقبال مرحوم کا یہ شعر ہمیں رہ رہ کر یاد آتا ہے جو اپنے معنی میں کیسا صحیح ہے اور اس کی تعبیر کیسی معقول ہے ؎

جز ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

علم غیب تو خدا کو ہے مگر واقعات کی شہادت سے یہ کہنے میں ہم باک نہیں سمجھتے کہ تھوڑے عرصے تک یہ خبر سننے میں آ جائیگی کہ حکومت چیکوسلواکیہ جرمن سلطنت کے ساتھ ملحق ہو گئی۔ وجہ یہ کہ اسکو اپنا مستقل وجود بحال رکھنے کی قوت نہیں اور کسی بڑی سلطنت کے وعدے پر بھروسہ نہیں رہا۔ ذرہ سے تیور بدلنے پر جرمن بھیڑیا اسے کھا جائیگا۔ چنانچہ اسی کا یہ مطالبہ کہ چیکوسلواکیہ کا پریزیڈنٹ اس کے حسب منشا رکھا جائے اسکے ارادے کا اظہار کر رہا ہے۔ ادھر تو چیکوسلواکیہ اور وسط یورپ کے چھوٹے چھوٹے ممالک اس رہ گزر کو بخوبی سمجھ سکے ہیں کہ جرمن کے ساتھ ملکر ان کی خیر نہیں سمجھتے ہوا کہ یہ

چھوٹی چھوٹی سلطنتیں جرمن ڈکٹیٹر کے اشارے پر چل کر اپنا استقلال کھو بیٹھیں گی اور جرمن سلطنت کافی مضبوط ہو کر اپنے رقیبوں کے واسطے خطرے کا باعث بنے گی۔ یہی معنی ہیں اس آیہ کریمہ کے :-

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

## کانگرسی حکومتیں

کانگرسی حکومتوں کو برسر اقتدار آئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے کہ شکائتوں کے دفتر کھل گئے ہیں۔ ہم نے یوپی میں جا کر مسلمانوں کی زبانی بڑی شکائت یہ سنی کہ کانگرس کی روش اُردو زبان کے خلاف ہے نیت کا حال خدا کو معلوم ہے مگر اس میں شک نہیں یہ اختلاف اُس اختلاف کے مشابہ ہے جو نواب محسن الملک مرحوم کے زمانے میں ہندی اور اُردو کے نام سے پیدا ہؤا تھا۔

گاندھی جی اور ان کی پارٹی اس کوشش میں ہیں کہ ملک میں ایک ایسی زبان جاری کی جائے جس کا نام تو "ہندوستانی" ہو مگر اس میں سنسکرت کے ٹھوس الفاظ داخل کئے جائیں۔ جس کا فائدہ بقول ان کے یہ ہوگا کہ ایسی زبان بنگال، گجرات، مہاراشٹر اور مدراس وغیرہ صوبوں میں اچھی طرح سمجھی جائے گی۔ تاہم وہ اس بات کو کھلے لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں کہ عربی، فارسی کے مروجہ الفاظ کو خارج نہیں کیا جائیگا بلکہ ان کو بحال رکھ کر مذکورہ صوبوں میں زیر استعمال سنسکرت الفاظ کو بھی جدید "ہندوستانی" زبان میں جگہ دی جائے گی۔

ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس متوقع نئی زبان کو اُردو زبان کا قائم مقام قرار دیں جو سارے ملک میں بآسانی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

ہم اس دعوے کے ثبوت میں دو اخبار پیش کرتے ہیں جو دونو ایک ہی شخص کے زیر اہتمام نکلتے ہیں۔ ان دونوں کی زبان اُردو کہلاتی ہے۔ مگر ان دونوں میں اتنا فرق ہے کہ بغیر فرقہ وارانہ امتیاز کے ہی ملک کا کوئی معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی ایک کو نہیں سمجھ سکیگا اور دوسرے کو مڈل پاس بھی سمجھ لیگا۔ ان اخباروں کے نام "پرتاپ" اور "پرکاش" ہیں۔ دونوں اخبار اُردو زبان میں ہیں۔ دہلی کے باشندے جو ہندی اور ناگری سے ناواقف ہیں (ہندو ہوں یا مسلمان) "پرتاپ" کو سمجھ لیں گے "پرکاش" کو بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔ مثال میں ہم ایک فقرہ پیش کرتے ہیں جسکو "پرتاپ" کی زبان میں یوں ادا کیا جاتا ہے :-

"آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں"

لیکن "پرکاش" کی زبان میں یوں بولا جائیگا :-

"آپ کی سیوا میں نویدن ہے"

اس کے علاوہ اخبار "پرکاش" سے ایک فقرہ نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو "پرکاش" لکھتا ہے :-

آریہ جگت میں سنتھاؤں کے خلاف ایک آواز سنائی دیتی ہے وچارشیل آریہ بھائو بھاؤ انوبھو کرتے ہیں کہ آریہ سماج کی سنتھائیں اُنتی کا ایک سادھن بننے کی بجائے اسکے راستہ میں ایک بھاری رکاوٹ بن رہی ہیں۔ (پرکاش ۶- نومبر ۳۸ء)

**ناظرین!** ہمارا خیال ہے کہ مرقومہ فقرے کو مسلمان تو الگ رہے پنجاب کے عام ہندو بھی نہیں سمجھ سکتے کانگرس کی تحریک سے جو ہندوستانی زبان بنیگی اس کی مثال "پرکاش" کی انشاء میں مل سکتی ہے جس کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ فقرہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آیا اگرچہ مولانا ابوالکلام آزاد اسکی تائید کرتے ہیں کہ

جدید ہندوستانی میں سے عربی فارسی کے مروجہ الفاظ نکالے نہیں جائینگے۔ بلکہ ان کے ساتھ ہی سنسکرت کے مزید الفاظ داخل کئے جائیں گے۔

آپ شوق سے ایسا کریں مگر ہم اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا ہمیں سرکاری مدارس میں پڑھائی جانے والی کتابوں کا مضمون کس زبان میں ادا کیا جائیگا۔ ان کتابوں میں سنسکرت کے ٹھوس الفاظ بھرتی کئے جائینگے اور عربی فارسی کے مروجہ الفاظ جو ان کے متعلق کو ادا کر سکتے ہیں

وہ اپنی جگہ پر بحال رہینگے یا نکال دیئے جائینگے۔ اگر جدید الفاظ نے جگہ پالی تو پرانے الفاظ نکل گئے۔ اگر پرانے الفاظ بحال رہے تو نئے سنسکرت الفاظ کو جگہ نہ ملی۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ کانگرس زبان کی الجھن میں نہ پڑے بلکہ اسکو اپنی رفتار پر چھوڑ دے جس زبان میں ترقی کرنے کی قابلیت ہوگی وہ خود ہی ترقی کرے گی۔ کانگرس کم سے کم دس برس تک خاموش رہے ورنہ خطرہ ہے کہ نتیجہ وہی نکلیگا جو عیسائیوں کی بائیبل میں لکھا ہے کہ شروع دنیا میں بنی آدم نے ایک بہت اونچا مینار بنایا۔ خدا نے فرشتوں سے کہا کہ یہ تو اتفاق کرکے سب کچھ کرلیں گے آؤ ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیں تاکہ متفق نہ ہوسکیں۔

زبانوں کا اختلاف انجام کار مقاصد کا اختلاف ہوکر موجب تفریق بن جاتا ہے۔ اور اس پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ؎

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم

---

مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کھنڈیلہ راجپوتانہ کا

## سالانہ جلسہ

ناظرین! یہ مدرسہ عرصہ بیس سال سے علاقہ راجپوتانہ کھنڈیلہ میں دینی خدمت کر رہا ہے۔ علاقہ ہذا میں صرف یہی ایک واحد مرکزی درسگاہ ہے جو ہر سال طلباء پنجاب میوات و بنگال و پورب و علاقہ راجپوتانہ وغیرہ کو علم دینی کی تعلیم دیتی ہے اور جس نے آج تک بفضلہ تعالیٰ قوم سے چندہ کے لئے دست دراز نہیں کیا۔ مقامی جماعت اہل حدیث کھنڈیلہ ہی اپنی سرمایہ داری سے اسکی مالی امداد کرتی رہی اور انشاء اللہ کرتی رہے گی۔ خیر احباب کار کی جماعت نے مدرسہ کا بار اپنے ذمے رکھا ہے۔ مدرسے کے صدر مدرس مولانا ابو محمد عبدالجبار صاحب محدث کھنڈیلوی ہیں جو تقریباً بائیس سال سے قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے ہیں۔ مسائل کتب حدیث و دیگر فنون کی تعلیم [illegible] کی تعداد [illegible] کے قریب [illegible] طلباء [illegible]

اب تک مدرسہ کی کوئی مستقل عمارت نہ تھی مگر عرصہ تین سال سے کئی ہزار کی لاگت کی پختہ عالیشان عمارت تعمیر کرائی گئی ہے۔ جس میں متعدد درسگاہیں ہیں۔ طلباء کی رہائش کے لئے بہترین کمرے ہیں۔ جو طلباء و شائقین علم تفسیر و حدیث آنا چاہیں وہ شوال کی ۸۔۱۰ تاریخ تک آجائیں بشرطیکہ ان کی ابتدائی تعلیم صرف و نحو وغیرہ مکمل ہو۔ کھنڈیلہ ایک مشہور جگہ ہے آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے اور دہلی سے قریب ہے۔ وہ طلباء جو دہلی سے آنا چاہتے ہوں اُن کے لئے مدرسہ کی جانب سے بہت آسانی کردی گئی ہے وہ یہ کہ صدر بازار بارہ ٹوٹی حاجی اللہ دین گوٹہ والے کے کمرہ پر آجائیں وہاں سے اُن کو آمد و رفت کا کرایہ مل سکیگا اور مدرسے کے تفصیلی حالات معلوم ہوسکیں گے۔ امسال مدرسہ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالجبار صاحب صدر مدرس پُر رونق ہوا۔ مقررین نے اپنی خوش بیانی سے علمی فضائل و مدرسہ کی کارگذاری کو بیان کیا۔ اتفاق سے مولانا حافظ عبداللہ صاحب بنارسی برادر خورد مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ اس چشمہ علمی کو تادیر قائم رکھے اور اس کے معاونین کی مدد فرمائے آمین!

معائنہ} بعض احباب کی فرمائش سے مجھے قصبہ کھنڈیلہ آنا پڑا۔ یہاں پہنچکر مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کی عمارت دیکھی جوکہ نہایت ہی مستحکم و دلکش خوبصورت تقریباً تیرہ ہزار روپے کی لاگت سے بانیان مدرسہ نے تیار کرائی ہے۔ مولانا عبدالجبار صاحب جوکہ ایک کہنہ مشق قابل و متبحر عالم ہیں مدرسے کے مدرس اول ہیں۔ میں نے مدرسہ کا سالانہ امتحان لیا۔ طلباء نے نہایت ہی مستعدی سے تفسیر و حدیث و اصول حدیث صرف و نحو وغیرہ میں امتحانات دیئے اور تقریباً کل کے کل کامیاب ہوئے اور فائز المرام ہوئے۔ امسال دو طالب علم مدرسے سے فارغ التحصیل ہوئے اصحاب کی دستار بندی جلسہ عام میں ہوئی اور مدرسہ کی سندیں دی گئیں۔ ماشاء اللہ یہ مدرسہ راجپوتانہ میں جماعت اہل حدیث کے لئے باعث فخر ہے۔ محمد [illegible] مدرس اول [illegible] حضرت میاں صاحب [illegible]

پھاٹک حبش خان دہلی۔ ۱۵ شعبان [illegible]

المعلن:۔ حکیم ابو محمد [illegible] سند یافتہ طبیہ کالج لاہور۔ پنجاب۔ (۵ر داخل اشاعت فنڈ)

---

## جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

معزز ناظرین! جامعہ کی اقامت گاہوں میں مستطیع طلبہ کے ساتھ غیر مستطیع طلبہ کے رہنے سہنے کا انتظام بھی ہے۔ ہمارے ہاں غیر مستطیع بچے عموماً یتیم و لاوارث مگر ہونہار ہوتے ہیں۔ لیکن جامعہ ان کی کفالت بالکل اسی طرح کرتی ہے جس طرح مستطیع طلبہ کی کی جاتی ہے۔ آپ ان اصحاب میں سے ہیں جو بفضلہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جہاں آپ اور یتیم خانوں اور طلبہ کی اعانت فرماتے ہیں وہاں کچھ حصہ جامعہ کے نادار طلبہ کے لئے بھی مخصوص فرماکر ہمیں موقع دیجئے کہ ہم اپنے اس نئے طرز پر غیر مستطیع طلبہ کی تربیت کرسکیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے اس مصرف سے بہت سے ٹوٹے ہوئے دلوں کی تسکین ہوگی اور بہت سی اجڑی ہوئی زندگیاں سنور جائینگی۔ زندگیوں کا سنوارنا سب سے بڑی خدمت ہے

خادم:۔ ذاکر حسین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن) شیخ الجامعہ۔ دہلی

---

اہل خیر حضرات کی خدمت میں دو مسکینوں کی التجا

ہم دونوں میں سے ایک کی نظر حمائل شریف مترجم و محشی فرزندی امرتسری قیمتی مبلغ للعہ بلاجلد اللہ مبلغ ۶ مجلد اور دوسرے کی نظر غرائب القرآن مترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم جسکے ایک صفحہ پر متن کلام مجید ہے۔ مقابل کے صفحہ پر ترجمہ اور حاشیہ پر جلی لغات عربی ہے۔ تقطیع ۲۹×۲۲ ۸ صفحہ قیمتی مبلغ ۸ بلاجلد اور ۱۰ مجلد علاوہ محصول ڈاک پر بھی ہوتی ہے۔ عرصہ سے ہم دونوں کو ان کے خریدنے کی تمنا اور آرزو ہے۔ ہماری کوشش میں ہیں مگر کامیابی نہیں ہوئی آخر مجبور ہوکر آپ حضرات کو تکلیف دیتے ہیں کوئی صاحب اہل خیر ہم مسکینوں کو یہ دینی کتابیں مرحمت فرمائیں۔

راقمان رحمت اللہ و عبدالملک بوساطت مولانا عبدالحکیم صاحب [illegible] [illegible]

# عجیب و غریب رعایت

## ایک قرآن شریف پانچ ترجمہ والا مفت

صرف رمضان المبارک تک اکٹھے پانچ قرآن مجید کے خریداروں کو ایک جلد مفت دیجاویگی

یعنی

## حضور نظام کا پسندیدہ پانچ ترجمہ والا شاہانہ قرآن مجید

### جرمنی کے بہترین سفید کاغذ پر بہت اعلیٰ چھپا ہے

**تہائی ہدیہ**

اس سے پہلے پختہ ہدیہ تیس روپے تھا، مگر اب صرف دس روپیہ بغیر جلد علاوہ محصولڈاک۔ یہ وہی قرآن شریف ہے جسکو اعلیٰحضرت حضور نظام نے دوران قیام دہلی میں نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس کی تفسیر کی وجہ سے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا۔ کیونکہ اس کی تفسیر علامہ مولانا حاجی شاہ احمد حسن صاحب قبلہ محدث نور اللہ مرقدہ کی جانکاہ محنت سے تیار ہوئی تھی اور کتابی صورت میں ایک روپے پارہ کے حساب سے اسی سال میں ہدیہ ہو گئی۔ اب وہ نایاب ہے۔

اس قرآن شریف کے حاشیہ اور ضمیموں میں پوری احسن التفاسیر ہے تیس روپے کی تو فقط اسکے حاشیہ پر تفسیر ہی تفسیر ہے اور تفسیر بھی وہ نایاب ہے جو آج آپ لینا چاہیں تو کسی ہدیہ پر بھی کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔

تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ہندوستان تو ہندوستان اسلامی دنیا میں بھی کسی جگہ اتنی خوبیوں کے ساتھ ایسا قرآن مجید اس سے پہلے کبھی طبع نہیں ہوا۔ اس کی ایک سطر کا نمونہ آپ کے پیش نظر ہے اسمیں حسب ذیل پانچ ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ از جناب مولانا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی۔ دوسرا ترجمہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور تیسرا ترجمہ اُردو لفظی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔ چوتھا ترجمہ اردو بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب اور پانچواں ترجمہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی مدظلہ۔ علاوہ ازیں صدہا خصوصیات ہیں جن کا تذکرہ اس مختصر اشتہار میں نہیں ہو سکتا۔ سب سے بڑی اور قیمتی چیز اس قرآن مجید کی کامل احسن التفاسیر ہے۔ اور یہ ایسے جید عالم کی ہے جس کے نام سے ہندوستان کا ہر فرد واقف ہے۔ اپنی سلاست بیان و اسلوب کے لحاظ سے یہ بیمثال چیز ہے کوئی اس سے بہتر دوسری تفسیر نہیں ہے۔

ہدیہ جلد چرمی [illegible] علاوہ ہدیہ [illegible] قسم خاص سنہری جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک

(نوٹ) [illegible] پانچ روپے پیشگی ضرور ارسال فرمائیں۔

[illegible]

سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

برابر است بر ایشان [illegible] ایشان را | نمی گروند | مہر نہادہ است خدا بر دلہائے ایشان
برابر است [illegible] ایشان را یا نترسانی | ایمان نیارند | مہر نہاد خدا بر دلہائے ایشان
[illegible] ڈراوے تو ان کو یا نہ ڈراوے | نہیں ایمان لاویں گے | مہر کی اللہ نے اوپر دلوں ان کے کے
[illegible] | نہ مانیں گے | مہر کر دی اللہ نے ان کے دل پر اور ان [illegible]
[illegible] | وہ ایمان نہ لاویں گے | بند لگا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں [illegible]

ترمذی اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر اس کی شامت سے ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ اگر اس گناہ سے اس نے توبہ کر لی اور آئندہ گناہ ترک کر دیا تو وہ داغ مٹ گیا اور دل صاف ہو گیا۔ ورنہ یہ داغ بڑھتے [illegible]

(ان کو ضرور ملاحظہ فرماویں)

## سینکڑوں تصدیقوں میں چند کا خلاصہ

**مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند**

"منشی شفیع الدین صاحب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس نے قرآن مجید طبع کرایا ہے۔ جس میں پانچ مستند ترجمے ہیں اسکے ساتھ ہی حاشیہ پر کامل اردو میں تفسیر مسمی باحسن التفاسیر بھی دی گئی ہے۔ یہ تفسیر مولانا احمد حسن صاحب دہلوی کی بہترین تالیفات میں سے ہے۔ یہ کلام مجید بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور بہت سے جواہرات کا خزینہ ہے۔ میری رائے ہے کہ کسی مسلمان کا گھر اس سے خالی نہ رہے"

**مولوی عبد الرحیم صاحب مفتی اعلیٰ ریاست الور**

"منشی محمد شفیع الدین صاحب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی کو جو شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب پروفیسر یونیورسٹی الہ آباد کے بھانجے اور خان بہادر شمس العلماء مولوی حافظ محمد ضیاء الدین خان صاحب ایل۔ ایل۔ ڈی پروفیسر پنجاب کے بھتیجے ہیں۔ مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اسلامی دنیا کے لئے ایک ایسا تحفہ مرتب کیا ہے جو آج تک نہیں ہوا تھا اس میں پانچ مستند ترجمے اور اردو کی کامل تفسیر ہے۔ اسکے علاوہ بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور بہت سے جواہرات کا خزینہ ہے۔ میں ہر مسلمان کو یہی رائے دونگا کہ اس کی ایک جلد ضرور منگا کر پڑھے"

**مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی مصنف احسن المواعظ وغیرہ**

"فی الحقیقت نہایت کامیاب اور کارآمد تفسیر ہے احسن التفاسیر قرآن مجید کے مطالب کو نہایت عام فہم اور سلیس و سہل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اہل اسلام اسے خریدیں کہ تھوڑے سے ہدیہ میں جنت الفردوس لٹی جا رہی ہے"

**مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مفسر تفسیر حقانی**

"مسلمانوں کو احسن التفاسیر کا مطالعہ بے حد مفید ہے اور اس کی اشاعت موجب اجر عظیم ہے۔"

**مولوی سید عبد السلام صاحب دہلوی نبیرہ مولوی نذیر حسین صاحب دھلوی**

"یہ تفسیر بہت بڑی پیش نظر رہتی ہے واقعی یہ قابل قدر چیز ہے"

**مولوی سید ابو الحسن صاحب دہلوی**

"احسن التفاسیر قابل قدر و قابل دید ہے۔ میں [illegible] نہایت [illegible]"

# إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

**قرآن شریف مصری کلاں**

اس قرآن مجید کا طول و عرض ۱۰×۱۴ انچ ہے بسلسلہ نمبر ۵ کے نام سے مشہور ہے اس قدر روشن حروف اور صاف جلی قلم کے پڑھنے - کمزور نظر والے اصحاب بھی بغیر عینک کے اچھی طرح وہ سے تلاوت کر سکتے ہیں حروف الگ الگ [illegible] سب تاعدے سے اپنے اپنے مقام پر لگے ہوئے ہیں - کاغذ نہایت دبیز اور سفید ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہے صحت بھی نہایت عمدہ ہے بغیر کے مصری کلاں میں اس سے بہتر دوسرا قرآن شریف آپ کو نہیں مل سکتا [illegible] نہایت مضبوط ہے - ہدیہ رعائتی تین روپیہ آٹھ آنہ (۳/۸) محصول ڈاک ایک جلد پر دو روپے چار آنہ (۲/۴) لگتا ہے - فروٹ :- اکٹھی پانچ جلد کے لئے نصف ریلوے محصول معاف -

# قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ

کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے

موضح القرآن کو نزول کے بعد حضرت کی قسمیں پڑا - ایک حضرت نے ترجمہ کیا سب قریش کو پکار کر - اس [illegible] سب لوگوں کو نا حق پکارتا ہے اور [illegible] اس کی

**قرآن شریف مترجم**

اس قرآن مجید کا کاغذ نہایت ہی موٹا اور مضبوط - لکھائی چھپائی بہترین - حروف نہایت روشن ہیں - جس میں ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا اور حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن کا اقتباس [illegible] صاحب محدث دہلوی کا ہے - جس کے پڑھنے اور دیکھنے کے بعد اول تو قرآن مجید کے پڑھنے کا لطف آتا ہے - دوسرے عربی کا ترجمہ خود کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے - یہ خصوصیت اسی ترجمہ میں ہے - شروع میں تمام قرآن مجید کی فہرست مضامین اور مصنف کی مختصر سوانح عمری بھی درج ہے - کلفطع ۲۲×۲۹ دو صفحہ طول ۱۳ انچ و عرض ۱۰ انچ - [illegible] کے نام سے مشہور ہے - ہدیہ رعائتی کاغذ سفید مجلد پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک - کاغذ مصری رنگین نہایت خوشنما - مجلد سات روپے علاوہ محصول ڈاک - ایک جلد پر محصول ڈاک [illegible] لگتا ہے - فروٹ :- (اکٹھی) زیادہ جلدوں کی خریداری پر آپ کو محصول میں کفائت ہوگی -

**ترجمہ فارسی**

[illegible]

**تفسیر موضح القرآن**

[illegible]

# وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ

اور یہ کہ طرف اسی کے پھر جانے والے ہیں - اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری - وہ جو انعام کی ہے اوپر

**قرآن مجید نمبر ۴**

قرآن مجید مطبع مصطفائی دہلی کا شہرہ تمام ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں ہے جس کا ثانی آج تک طبع نہیں ہوا - حالانکہ اس قرآن پاک کی نقل بھی متعدد مطابع نے کی مگر اصل اصل اور نقل نقل ہی ہوتی ہے - [illegible] التعداد سے تحریر ہوتی ہیں - (اول) یہ قرآن مجید خاص منشی ممتاز علی صاحب دہلوی مہاجر مکہ [illegible] نزہت رقم کیتائے زمانہ استاد کل کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے اور ان کے [illegible] صاحب کے اہتمام خاص سے طبع ہوا ہے - (دوم) قلم جلی ہے جو ضعیف و ناتواں وجوان و خورد سال سب کو یکساں فائدہ بخشتا ہے - (سوم) اردو ترجمہ تحت اللفظ شاہ رفیع الدین صاحب [illegible] حاشیہ پر شاہ ولی اللہ صاحب کا اور فوائد شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ کے - (چہارم) تمام بسم اللہ شریف بخط طغریٰ جو ایک سے ایک نہیں ملتی - جس کو منشی صاحب موصوف کی جدت طبع یا لیاقت نہیں کہنا چاہئے - (پنجم) تمام [illegible] نہایت خوبصورت جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - علاوہ ان سب خوبیوں کے صحت میں بھی [illegible] کوشش کی گئی ہے - کاغذ سفید چکنا اور ان خوبیوں پر ایک خوبی مستزاد ہے کہ ہدیہ نہایت قلیل کہ امیر و غریب یکساں [illegible] ہدیہ رعائتی [illegible] مجلد نقرئی ۱۰ روپے - محصول ڈاک [illegible] سائز ۱۳×۱۱ انچ ہے -

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جن لوگوں
کو کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ........
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد
عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جا سکتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶/۔ آدھ پاؤ ۱۲/۔ (۲۶)
پاؤ سیر ۔/۲ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک
علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں
کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

## تازہ ترین شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب پنشنر دموہ۔ مجھ کو آپ کی
مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اسکا اجر دیگا
بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور
منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک
اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء)
جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔ میں نے
قبل ازیں دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں
جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ اور
میرے نام بذریعہ وی پی روانہ فرما کر ممنون فرمائیں۔
(۲۶ ستمبر)
مومیائی منگوانے کا پتہ: حکیم سردار خان
پیپلز ہمدرد میڈیکل ایجنسی امرتسر



# خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

**احمر قانی** حضرات اہل علماء و حکماء و دیگر سامعین
جن کے اسماء مع تصدیقات بار ہا (اخبارات) میں شائع
ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات از جناب مولانا
حافظ محمد حسین صاحب حال خطیب جامع مسجد
اہل حدیث گوجرانوالہ۔

"میں پاؤں کے درد میں عرصہ سے مبتلا تھا۔ آپکے
آزمائش کے لئے ...... احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے
استعمال سے درد ...... ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہذا
قیمتاً عنایت کریں۔"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض
درد اعضاء ...... ورم چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔
کھانسی۔ دمہ۔ ...... نمونیا۔ چھوٹے بچوں کا ڈبہ اطفال۔ دانت
اترنا۔ درد دوران ...... جلے دکھتے ہوئے زخموں وغیرہ
میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (عہ)
پتہ:۔ منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تلونی پارہ ضلع ہوگلی



# طلائے اعظم

عہ/

جو بری صحبتوں سے اعضائے مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی
ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب
ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں
ہوتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا
ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔ قیمت عہ محصولڈاک ۵ /
المشتہر منیجر پبلک ڈسپنسری دھوڑ پٹیالہ



# پنیٹ ادویات اور ہندوستان

اس کتاب میں انگلینڈ، جرمنی، فرانس، امریکہ اور
ہندوستان کی تمام مشہور و معروف ادویات کے
نسخہ جات لکھے ہیں۔ ضرور منگائیں۔ قیمت عہ
علاوہ محصول۔ منیجر اہلحدیث امرتسر



تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سنہری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر



شائقین و تجار کو خوشخبری

# رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانے کے تیار شدہ مشہور و معروف عطریات
عطر حنا، عطر شمامۃ العنبر، عطر سوسن، عطر شمامہ
شاہجہانی گلاب، روح خس، عطر مجموعہ، عطر سہاگ فی تولہ
...... روغن گیسو دراز فی شیشی ......
نوٹ: مجلد قسم کے عطریات و دیگر اشیاء ہو ...... منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔
پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر ...... (یو۔ پی)



# تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ...... کا خیال
کریں۔ ہمارا تیار کردہ دوائی اکسیر ...... کے استعمال سے
معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ......
محصولڈاک ...... نمونہ ...... 
منیجر اکسیر ...... ایجنسی ...... امرتسر

## خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

خمیرہ عجیب قسم کا ناتواں بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے

تک و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت وشادمانی

سے چہرہ شگفتہ رہتا ہے۔ امساک کے لئے مفید طاقت مردمی

کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ ونزلہ کام سر کے

چکر۔ دھڑکن۔ چلتے وقت دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے

اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا

معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمزوری نسیان

بیماریاں کافور ہوتی ہیں۔

قیمت ... روپیہ آنہ

ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ:۔ منیجر دواخانہ پنجاب بلی بورڈ۔

بل روڈ۔ کوٹھی ...

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں:۔

منیجر ... مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

## ہندوستانی صنعت

... جانے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں

... موسم سرما میں نیپان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ

... اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور ... فروخت

... بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔

آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر

... سے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

پتہ:۔ منیجر ... ہوزری ... بازار دہلی

## مجرب علاج

... کی تاریخ۔ اصول ...

... الامراض

... مفصل طور پر درج ہیں۔

قیمت ... روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

منیجر ... کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

---

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۵۹۱

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ناظر ولد ... ذات ... ساکنہ شاہ پور ... تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ ... ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{11}{38}$ ۲۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیے

## عجیب الاثر فلیویا امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ۱۹۳۴ء)

دوا لا شریک کی قسم بالکل درست ہے ... ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے

تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بڑھا ہو یا جوان اس وقت تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی و پرہیزگار عالم کی زیادہ ... تیار ہوتی ہے ... شیشی ...

پتہ ... (پنجاب)

## ثنائی برقی پریس امرتسر

مطبع ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگدار چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ، گاہک کے حسب منشا اور حسب ... کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش کریں۔

منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

---

## رعایتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

### تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبد الرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ تمام علماء دیوبند کی دلیل جدید کے جواب و آثار ... کے گیارہ جواب۔ ... کے چار جواب۔ ماکان اناتبع القرآن کے پانچ جواب۔ من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۴ھ حصہ اول ... کے بجائے ۱۲ پر اور حصہ دوم ... کے بجائے ... پر روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم ابو الفضل عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارکپور معرفی پورہ۔ ضلع اعظم گڑھ

(۲۷)

---

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۵۸۸

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی جمال دین ولد ... ذات ... ساکنہ ... تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ ... ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ... مقرر کیا ہے لہذا جملہ ... جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ ... تاریخ مقررہ پر بورڈ کے ...

دستخط چیئرمین ...

شکر گڑھ ...

بورڈ کی مہر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

کتب خانہ ... DELHI

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہل حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔ عللہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔۔ ۔۔ للعہ

عام خریداران سے ۔۔ ۔۔ ہے

۔۔ ۔۔ ششماہی ۔۔ ۲

ممالک غیر سے سالانہ ۔۔ ۱۰۔ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ ر

### اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۴۱)

امرتسر ۲۴۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

صد شکر خدا ہے مہہ رمضاں نظر آیا - - - ص ۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص ۲

مسئلہ تقلید شخصی (۲) - - - - ص ۳

قادیانی مشن (مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی) ص ۵

گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ - ص ۶

فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم - ص ۷

لیلۃ القدر یا لیلۃ المبارک - - - ص ۸

فتاویٰ - - - - - ص ۱۳

متفرقات مسئلہ - ملکی مطلع - - ص ۱۵

اشتہارات - - - - ص ۱۷

مائتہ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ۔ مع اردو ترجمہ معانی قیمت ۸ر۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

# صد شکر خدا ہے مہہ رمضاں نظر آیا

(از نتیجۂ فکر حافظ محمد اسماعیل صاحب شمیم شکری شولاپوری)

صد شکر خدا ہے مہہ رمضاں نظر آیا — مسجد میں ہر اک حافظ قرآں نظر آیا

اَلشَّهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ دیتا ہے گواہی — نازل ہوا اس ماہ میں قرآں نظر آیا

کم ہوتے ہیں اس ماہ میں عصیان و خطائیں — زنجیروں میں جکڑا ہوا شیطاں نظر آیا

اس ماہ میں ہے دین کی کیا لوٹ عزیزو — غافل جو ہوا اس سے پشیماں نظر آیا

بدبخت شکم بندہ نے رمضان کو کھویا — انسانوں میں وہ اک ہمیں حیواں نظر آیا

ہر سال تو آتا ہی رہیگا مہہ رمضاں — قائم نہ یہاں پر کوئی انساں نظر آیا

صائم کیلئے حشر کے دن بہر شفاعت — خود ڈھونڈتا اسکو مہہ رمضاں نظر آیا

مفتوح نہیں ہوگا یہ دروازہ کسی پر — صائم کے لئے وا۔ در ریّاں نظر آیا

کیونکر نہ شمیم اب تری مقبول دعا ہو — روزہ ترا کفارۂ عصیاں نظر آیا

۱؎ یہ نظم شروع رمضان المبارک میں درج ہونے کے لائق تھی مگر نظر سے اوجھل رہنے کے باعث تاخیر سے شائع ہو رہی ہے (مدیر)

سفرنامہ حجاز۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ عازمین حج کو چاہئے کہ اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ آپ کو راستہ میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے

# انتخاب الاخبار

—— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۶ تا ۱۲ نومبر ۲۳۱ بچے پیدا ہوئے۔ اور ۱۰۸۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— لاہور پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس نئے اسمبلی چیمبر میں جو حال ہی میں ہزار۔ ہا روپیہ کی لاگت سے بنا ہے۔ ۱۰ نومبر سے شروع ہے۔ گورنر پنجاب نے اسمبلی ہال کی رسم افتتاح ادا کی۔

—— ۱۴ نومبر کو ۷-اپ کوچنگ ایکسپریس جلو (ضلع لاہور) سٹیشن سے گزر رہی تھی کہ انجن جو پوری رفتار سے جا رہا تھا گاڑی سے علیحدہ ہو گیا۔ ایکسپریس کے پانچ ڈبے جن میں پھل تھے گر کر چکنا چور ہو گئے پچھلے ڈبوں میں سواریاں تھیں جو بالکل محفوظ رہیں چند گھنٹے امرتسر لاہور کے درمیان آمد و رفت بند رہی

—— نئی دہلی۔ قحط زدہ علاقوں کی امداد کے لئے ریلیف فنڈ سے مختلف صوبوں میں ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ تقسیم کیا جائیگا۔ جن میں سے صرف پنجاب کو چالیس ہزار روپیہ ملے گا۔

—— حکومت صوبہ یو۔پی پٹواریوں کی آسامیوں کو اڑا دینے پر غور کر رہی ہے۔

—— راجہ نریندر ناتھ ایم۔ایل۔اے پنجاب اسمبلی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے

—— امرتسر۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی طرف سے جو شیخ محمد صادق ایم۔ایل۔اے کے خلاف عذرداری دائر ہے۔ ۱۲ نومبر کو چند گواہوں کی شہادتیں ہوئیں۔

—— ۱۰۔ نومبر کو غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ انتقال فرما گئے۔ آپ کی تدفین مورخہ ۱۷ نومبر کو عمل میں لائی جائیگی۔ امرتسر میں ۱۱۔ نومبر کو مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ ہندوستان کے تمام شہروں میں تعزیتی جلسے ہوئے۔ پنجاب اسمبلی نے بھی ۱۱۔ نومبر کو اپنا اجلاس ملتوی رکھا۔ مرحوم کے بعد جنرل عصمت پاشا صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے صدارت کے فرائض سنبھال لئے ہیں۔

—— لندن۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ حالات پیش نظر پارلیمنٹ برطانیہ کے نئے انتخابات ہونگے۔

—— افواہ مشہور ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر انگلستان میں ہی رہائش اختیار کرینگے۔

—— جرمنی اور اٹلی میں نئے قانون کے مطابق ۳۰ نومبر کے بعد یہودی وکیل وکالت نہیں کر سکیں گے

—— پشاور سرحد گورنمنٹ نے ۲۵۔ اخبارات کے ڈیکلریشن بلا ضمانت منظور کر لئے ہیں۔

—— صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۔ نومبر کو "کمال ڈے" منایا جائے۔ اور مسلم لیگ نے ۱۸۔ نومبر کو منانے کا اعلان کیا ہے۔

## یاد رکھئے

۲۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

کس کو؟

جس خریدار کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے جسکی اطلاع بذریعہ اہلحدیث ۴ دی جا چکی ہے۔ مگر یکم دسمبر تک جن حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع وصول ہو جائیگی ان کے نام اخبار بدستور جاری رہے گا۔

آپ بھی اپنا نمبر خریداری چٹ نمبر سے ملاحظہ کر کے حساب دوستاں سے مقابلہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں وی پی واپس کر دیں۔　　(منیجر)

—— حیدرآباد دکن میں مقامی پولیس نے ۱۱ ستیہ آگرہیوں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔

—— الہ آباد ۱۴۔ نومبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت (ہمشیرہ پنڈت جواہر لال نہرو) جو یورپ بغرض علاج گئی ہوئی تھیں۔ تشریف لے آئیں۔ آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ صحت میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔

**جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں** نئے سال کی جنتری اردو انگلش بھیجکر پتہ ذیل سے مفت حاصل کریں

منیجر سبلائم ہومیوپیتھک فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

## دو علماء اہل حدیث کی علالت

مولوی عبد التواب غزنوی مقیم گنور ضلع بدایوں۔ اور مولوی محمد یوسف شمس فیض آبادی سخت علیل ہیں۔ غزنوی صاحب پتھری کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ فیض آبادی مرض جگر میں۔ حالت نازک ہے۔ ناظرین اپنے ان بزرگ بھائیوں کے لئے دعا اور دوا کا خیال رکھیں۔ خدا ان کو صحت عاجلہ بخشے۔

**معذرت** بعض وجوہات کی بنا پر سابقہ پرچہ میں چند تجارتی اشتہارات شائع نہیں ہو سکے۔ پرچہ ہذا میں بھی غالباً چند ایک پھر شائع نہیں ہو سکے۔ مشتہر صاحبان ہمیں معذور جانتے ہوئے کسی قسم کا گلہ نہ فرمائیں۔　　(منیجر اہلحدیث)

**ضرورت کتب** خاکسار غریب اہل حدیث ہے تفسیر واضح البیان[1] اور الارشاد الی سبیل الرشاد کا از حد شائق ہے۔ قیمتاً خرید نہیں سکتا۔ اصحاب خیر رمضان المبارک میں فی سبیل اللہ مجھے ہر دو کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے خرید دیں (سائل عبد الباری معرفت محمد یعقوب نئی آبادی۔ بر دوکان لکڑی۔ قرول باغ۔ دہلی۔

**اہل حدیث کانفرنس** از عبد الحی صاحب کریم پور للعہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج معہ۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ للعہ۔

**مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ** عبد الحی صاحب مذکور للعہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب للعہ۔

**مدرسہ مدینہ منورہ** از عبد الحی صاحب مذکور للعہ۔ از حافظ محمد یعقوب صاحب مذکور ۶ر۔

**غریب فنڈ** میں از فتوی فنڈ عہر۔ از عبد الحی صاحب مذکور عہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج عہ۔ بابو عبد الغنی صاحب مذکور ہے۔ ایک اللہ کا بندہ صہ۔ سابقہ ہے۔ جملہ ۔　　(تفصیل آئندہ)

---

[1] تفسیر واضح البیان کی قیمت ہے اور الارشاد کی ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

معاونین اہل حدیث کانفرنس عید الفطر کے موقعہ پر عید آنہ فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۴۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

# مسئلہ تقلید شخصی

## بجواب "الفقیہ" امرتسر

(۲)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلے کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط بھی اسی عزت کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ یعنی سارا مضمون نقل کیا جاتا ہے۔ مگر پہلے گذشتہ قسط کا خلاصہ سن لیجئے جو یہ ہے کہ مولوی محمد شریف ساکن کوٹلی لہاراں نے بجواب سائل تسلیم کر لیا کہ مذاہب اربعہ تقلیدیہ کی وجہ سے ایک دین اسلام چار انواع میں منقسم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے آیہ کریمہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا کی صریح خلاف ورزی ہوئی جو نہ ہونی چاہئے تھی۔ اب ناظرین مولوی صاحب کا باقی بیان سنیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"البتہ بعض مسائل ایسے ہیں جو صریح قرآن و حدیث میں نہیں ملتے۔ یا آیت اور حدیث میں دو معنوں کا احتمال ہے۔ تو اُس وقت مجتہدین کی تقلید کے سوا چارہ نہیں[1]۔ جو مسئلہ قرآن و حدیث میں صراحۃً نہ ملے تو مجتہد کا استنباط یا قیاس مانا جاتا ہے[2]۔ اس میں غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید لازم ہوتی ہے"

[1] اس قسم کی باتیں سُن کر ہم مسکرا دیتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ ایسی باتیں وہی لوگ کرتے ہیں جو اپنی عمر کا کچھ حصہ علوم شرعیہ کی تحصیل میں صرف نہیں کرتے۔

ہاں صاحب! جن آیات اور احادیث میں دو دو معانی کا احتمال ہے آپ اپنے احباب و اقران کی مدد سے ان کی فہرست مرتب کریں اور بتائیں کہ سب سے پہلے بڑے امام (ابو حنیفہ صاحبؒ) نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے تاکہ ہم بھی ان دو احتمال والی حدیثوں کو ایک معنی پر متعین کر کے ان کی تقلید کا مسئلہ سمجھیں۔ اب آپ لوگوں کے کرنے کے لئے یہی ایک کام رہ گیا ہے اس کے سوا باقی باتوں کا وقت گزر چکا ہے۔

[2] ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں اور دکھا سکتے ہیں کہ کتب حدیث کی شروح اور قرآن مجید کی تفاسیر انہی لوگوں کی تصنیف کی ہوئی ہیں جن کو آپ لوگ مجتہد نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ اور آپ کی صحیح کے شارحین شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ حافظ ابن قیم تا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (قدس اللہ اسرارہم) کو ہم اس مطلب کے لئے پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

البتہ آپ کی خاطر آپ ہی کے خاندان میں سے ایک دو بزرگوں کو پیش کرتے ہیں جن کو آپ لوگ مجتہد نہیں جانتے۔ (کیونکہ اجتہاد آپ کے نزدیک کسی غیر معلوم الکیفیت مرتبے کا نام ہے) مگر اسکے باوجود ان کی تطبیقات اور توجیہات کو بعد قرن پیش کیا کرتے ہیں۔ ان بزرگوں سے ہماری مراد امام طحاوی اور صاحب ہدایہ وغیرہما ہیں۔ امام طحاوی کی تو کتاب ہی کا نام شرح معانی الآثار ہے اور ہدایہ پر تو گویا حنفی مذہب کا دارومدار ہے۔

**مولوی صاحب!** آپ بتائیں کہ ان کتابوں میں احادیث مشکلہ کی جو تشریح کی گئی ہے وہ ان بزرگوں کی اپنی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے یا امام صاحب کے صریح اقوال سے ماخوذ ہے۔

مختصر یہ ہے کہ آپ کا فرض ہے کہ آپ احادیث مشکلہ کی تشریحات پر مشتمل کوئی مفصل کتاب پیش کریں جو ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ کی تصنیف کردہ ہو مگر اسکو پیش کرنے سے پہلے مولانا شبلی مصنف سیرۃ النعمان



ahmadimuslim.de

اسی طرح اگر آیات یا حدیث محتمل المعانی ہو تو ایک معنی متعین کرنے کیلئے مجتہد کی تقلید کی جاتی ہے۔ اور یہ تقلید عین ایمان ہے قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے۔ جب اُن کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ تو کس طرح فیصلہ کریگا؟ انہوں نے عرض کی کہ کتاب اللہ پر فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو سنت میں بھی نہ پائے تو اس نے عرض کی اَجتہد برائی۔ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے رسول کو توفیق دی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی بنا کر بھیجا۔ تو اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تُو جو فیصلہ کرے لوگ اُس کو نہ مانیں بلکہ لوگوں پر قاضی کا فیصلہ ماننا لازم ہے اور یہ بھی آپ نے نہیں فرمایا کہ جو مسئلہ قرآن حدیث میں نہ ملے۔ میں موجود ہوں کسی آدمی کو بھیج کر مجھ سے دریافت کر لینا۔ اپنے اجتہاد سے فیصلہ نہ کرنا۔ بلکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے فیصلہ کرنے کو آپ نے پسند فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مجتہدین کو اجتہاد کی اجازت تھی پر اُن کے اجتہادی مسئلہ کو مان لینا لوگوں پر لازم تھا اور یہی ہمارا مقصود ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ حدیث میں آیا ہے۔ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بام القرآن۔ جو الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک نفی کمال کہ اس کی نماز کامل نہیں۔ جیسے حدیث لا صلوٰۃ بحضرۃ طعام میں اور لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد میں اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ میں نفی کمال ہے۔ دوسرے نفی ذات۔ کہ نماز ہوتی ہی نہیں۔ اب ان دو معنوں میں سے ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے اور کونسا معنے صحیح ہے۔ یہاں ایک مجتہد کی تقلید کی جائیگی۔ وہ جن معنوں کو صحیح لیگا مانا جائے گا۔ چنانچہ حنفیہ نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کو افضل سمجھ کر اُن کی تقلید کی۔ اور اُن کے بیان کردہ معنوں کو صحیح مانا۔ یعنی نفی کمال کو صحیح سمجھا۔ اور شافعیہ نے امام شافعی رحمہ اللہ پر حسن ظن کرکے ان کی تقلید کی۔ اور ان کے بیان کئے ہوئے معنے کو صحیح جانا۔ دونوں نے حدیث پر عمل کیا۔ لیکن بواسطہ تقلید مجتہد جس سے معلوم ہوا کہ بجز تقلید حدیث پر عمل ہو نہیں سکتا۔ (باقی)

(الفقیہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

کا یہ قول بھی سامنے رکھ لیں کہ

حق یہ ہے کہ آج امام ابو حنیفہؒ صاحب کی تصنیف کا ایک ورق بھی دنیا میں کہیں نہیں ہے۔

الحاصل آپ احادیث مشکلہ کی تشریحات اپنے امام کی تصنیف میں پیش کریں۔ اسکے بعد ہمیں حق ہوگا کہ ان تشریحات کو اپنے علم سے بھی جانچیں پھر جو جانب ہمیں پسند آئیگی اُسے اختیار کر لیں گے۔ آپ ہمارے اس قول کی سند اور مثال طلب کرینگے تو ہم آپ کو موطا امام محمد پڑھنے کا مشورہ دینگے۔ جس میں بہت جگہ امام محمدؒ (شاگرد امام ابو حنیفہؒ) امام صاحب کے خلاف ترجیحات کو ترجیح دیتے ہیں اور اس مخالفت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

ہدایہ میں بھی کئی ایک جگہ امام صاحب کے اقوال کو چھوڑ کر صاحبین (امام محمد اور امام ابو یوسف) کے اقوال کو ترجیح دی گئی ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی ادنیٰ طالب علم سے بھی مخفی نہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ "اجتہاد و تقلید" ملاحظہ ہو۔

مولانا! ہم آپ کی احادیث مشکلہ کی تشریحات کی فہرست دیکھنے کے لئے چشم براہ ہیں جہاں تک ہو سکے آپ بہت جلد اسکو شائع کر دیں تا کہ گفتگو آگے چل سکے

ع مشانہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رُکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگِ گلو باقی

(اہلحدیث)

**۱۲** بے شک مجتہد کا کام استنباط کرنا ہے مگر ساتھ ہی اسکے اصول مسلمہ المجتہد یصیب و یخطی کو بھی ملحوظ رکھیں۔ یعنی کبھی حق بجانب ہوتا ہے اور کبھی غلطی کر جاتا ہے۔ اس اصول کا بڑا ثبوت امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں کے طرز عمل سے ملتا ہے۔ جن کی بابت علماء کا قول ہے انہما خالفا فی ثلثی مذہبہ

(مقدمہ شرح وقایہ لکھنوی)

یعنی امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ (شاگردان امام ابو حنیفہ) نے اپنے استاد کے دو تہائی مذہب میں اختلاف کیا۔ کیا یہ تقلید ہوئی یا ترک تقلید؟ (اہلحدیث)

**۱۳** اس کا جواب نمبر ۱۱ میں مفصل آ چکا ہے ہاں ہم قرآن کی وہ آیات اور وہ احادیث سننا چاہتے ہیں۔ جن سے بقول آپ کے تقلید کا عین ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (اہلحدیث)

**۱۴** یہ حدیث مسئلہ تقلید میں سرِ دفتر لکھی جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ اسکے معنی سمجھنے کی کوشش نہیں کیجاتی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اپنے ناظرین تک عموماً اور مدعیان تقلید شخصی تک خصوصاً پہنچا دیں۔ پس وہ غور سے سنیں۔ یہ حدیث محکمہ قضا کے متعلق ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی لکھا ہے کہ معاذؓ کو آنحضرت صلعم نے قاضی بنا کر بھیجا (بالفاظ دیگر جج یا مجسٹریٹ) سب جانتے ہیں کہ جج ہر مقدمہ میں اجتہاد کیا کرتا ہے اور اپیل کا محکمہ اس کے اجتہاد کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ بسا اوقات جج کا فیصلہ محکمہ اپیل میں جا کر ٹوٹ جاتا ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ قاضی کا اجتہاد کرنا اور اس میں غلطی کر جانا ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ ماتحت قاضیوں کی اپیلیں اعلیٰ حاکموں کے پاس ہوتی تھیں اور بسا اوقات ان کے فیصلے مسترد بھی ہو جاتے تھے۔ چنانچہ یہی سسٹم آج ہمارے زمانے میں بھی پایا جاتا ہے اسکو تقلید سے کیا تعلق! ہم دیکھتے ہیں کہ سب جج کے فیصلے کی اپیل کی جاتی ہے ڈسٹرکٹ

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن

## مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی

مرزائی جماعت اپنے تبلیغی ہتھکنڈوں میں ایسی ماہر ہے کہ کہ ہر طرح سے ناواقفوں کو دھوکا دے جاتی ہے۔ دائیں سے بہ بائیں سے، آگے سے پیچھے سے غرض ہر طرف سے اس کے حملے جاری رہتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ان دھوکہ بازیوں میں ان کو قرآن و حدیث کی مخالفت کی تو کچھ پرواہ نہیں۔ خود مرزا صاحب کے اقوال کی بھی مخالفت کر جاتے ہیں۔

"الفضل" ۱۸ستمبر ۳۸ء میں ایک مضمون نکلا تھا جو نظر سے اوجھل ہونے کے باعث آج (۱۰ الہم کو) دیکھنے میں آیا۔ جس میں ایک مضمون اس عنوان سے شائع ہوا ہے ؛۔ "مسیح موسوی اور مسیح محمدی کا انکار کرنے والے"

مضمون کا خلاصہ خود مضمون نگار کے الفاظ میں درج ذیل ہے :۔

"دو ہزار سال گذرنے کو آئے ہیں کہ یہود خدا کے سچے مسیح کو جو اس وقت ان کے پاس آیا تھا۔ جھٹلا کر کسی فرضی مسیح کی آمد کا بے سود انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اپنی عبادت گاہوں میں جاتے ہیں۔ اور گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے خداوند خدا جلد مسیح کو بھیج تا ہم نجات پائیں مگر وہ نہیں جانتے کہ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا اب کسی اور کی انتظار بے سود ہے۔ موجودہ زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ثانی کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا۔ تاکہ اس کی مخلوق جو اس کے آستانہ سے دور پڑی ہے مسیح موعود کے ذریعہ اس کے آستانہ پر آکر نجات حاصل کرے مگر افسوس کہ لوگوں نے یہود کی حالت سے عبرت حاصل نہ کی۔ خدا کے مسیح پاک کو جھٹلایا اور آسمان سے کسی فرضی مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں کاش وہ سمجھیں کہ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا۔ اب کسی اور کا آسمان سے انتظار بالکل بے سود اور باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرماتے ہیں

سرکو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا کو بھی اب تو ہو گئے ہفتم ہزار

نیز فرماتے ہیں۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا۔"

(الفضل قادیان ۱۸ستمبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** ہم یہاں پر علم اصول اور علم معانی کا ایک قاعدہ بتاتے ہیں جو سب اہل علم کا متفقہ ہے :۔ "امکان حقیقت مجاز اختیار کرنے سے مانع ہے" جسکو اصطلاحاً ان لفظوں میں بتایا جاتا ہے :۔ علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقت "

یہ قاعدہ اہل علم میں ایسا متفقہ ہے کہ ایک فرد بھی اس کا منکر نہیں۔ ہم مثال میں اس کی توضیح کرتے ہیں :۔

کوئی شخص کہے رأیت اسداً (میں نے شیر دیکھا) جب تک کوئی قرینہ اس بات کا نہ ہو کہ یہاں شیر درندہ مراد نہیں ہے بہادر آدمی مراد نہیں لیا جائیگا بلکہ درندہ ہی مراد ہوگا۔

اب ہم اصل مسئلے پر نظر کرتے ہیں۔ خود اس قاعدے سے نہ صرف مضمون نگار کی تردید ہوتی ہے بلکہ قادیانی مباحث سب کے سب اس طرح اُڑ جاتے ہیں جس طرح بم کے گولے سے زمین کی مٹی۔ حدیثوں میں آیا ہے مسیح موعود صاحب شان و شوکت و صاحب سیاست ہوگا۔ یعنی نظام حکومت اسکے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ حدیثوں کے حقیقی معنی ہیں۔ اس حقیقت کے بعد مرزا صاحب کا کلام سنئے۔ آپ لکھتے ہیں :۔

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے

### (بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

بح کے ہاں منظور نہ ہو تو ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) تک پہنچتی ہے۔ اسیطرح اسلامی حکومت کا قانون تھا۔

مولانا! آپ اپنے علم و فضل کو ملحوظ رکھ کر سچ بتایئے کہ قطع نظر امام صاحب کی تقلید کے ان احادیث کے دو معانی میں سے کونسے معنے آپ کے نزدیک صحیح ہیں۔ اگر آپ نے اپنی علمی تحقیق سے وہی معنی صحیح سمجھے ہیں جو بقول آپ کے امام صاحب نے کئے ہیں تو آپ مقلد نہ رہے کیونکہ آپ کا علم امام صاحب کے علم سے موافق ہوگیا۔ اس کو تقلید نہیں کہتے۔ دیکھو کتب اصول فقہ (جمع الجوامع)

اگر آپ کی تحقیق امام صاحب کے بیان کردہ مطلب کے خلاف ہے مگر آپ پھر بھی امام صاحب کے قول کو صحیح سمجھتے ہیں۔ جس کی غلطی کی شہادت آپ کا علم دیتا ہے تو معاف فرمائیے آپ مقلد تو ہیں مگر صاحب دیانت نہیں۔ کیونکہ یہ بات دیانت کے خلاف ہے کہ آپ ایک بات کو غلط سمجھ کر بھی کسی کے لحاظ سے اس کو قبول کریں فرمان خداوندی پر غور کیجئے۔ ارشاد ہے :۔

اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی

(جب بولو سچ بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو)

بہرحال مسئلہ تقلید شخصی نے ہمارے مخاطبوں کو اس حد تک پریشان کر رکھا ہے جس کا نقشہ کسی شاعر نے اس شعر میں دکھایا ہے

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

(اہلحدیث)

(باقی)

ahmadimuslim.de

بتا سکیں آیا ہے اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کے لئے اشکال (مشکل) ہی کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت ان کی یہ مراد بھی پوری ہوجائے۔ (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۳ )

**اہلحدیث** | باانصاف ناظرین غور فرمائیں کہ جبکہ حدیثوں کی حقیقت کا امکان ہے اور اس کے مطابق کسی وقت مسیح موعود کا ان علامات ظاہریہ کے ساتھ آنا ممکن ہے تو ہم مجازی مسیح موعود کیوں مراد لیں۔ جو علم اصول بلکہ علم زبان کے بھی خلاف ہے۔

**مرزائی ممبرو!** | علم وفضل کے دعویدارو، علماء اسلام کو جاہل کہنے والو۔ بتاؤ حقیقت ممکنہ کے ہوتے ہوئے مجازی معنی مراد لینے والے کون ہوتے ہیں؟ ہم اپنے لفظوں میں اس کا جواب نہیں دیتے بلکہ قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین کے الفاظ میں بتاتے ہیں کہ

بلاقرینہ حقیقت کو چھوڑنے والے منافق ملحد اور بدعتی ہوتے ہیں۔"

(مضمون نورالدین ملحقہ بہ ازالہ اوہام صفحہ طبع اول)

پس علم اصول اور تصریحات مرزا سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو ظاہری صورت میں دیکھنے کا انتظار کرنے والے اہل حق ہیں۔ اور مجازی معنی مراد لینے والے بقول حکیم نورالدین صاحب ایسے اور ویسے ہیں۔

**قادیانی ممبرو!** | ؎

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

# گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈا نگر بستی)

مشہور ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گورنمنٹ برطانیہ کے بہت بڑی حد تک شکرگذار واقع ہوئے ہیں۔ حتی کہ بقول خود مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی احسان شناسی وشکرگزاری میں پچاس الماریاں بھرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور مرزا صاحب اپنے اس مخصوص رویہ پر محل اعتراض بھی ہوئے جس کا آجتک اتباع مرزا کو رہ رہ کر احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پیغام صلح ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء میں ایک مضمون شائع کراتے ہیں۔ جس کو پڑھتے ہی یہ شعر زبان پر آجاتا ہے ؎

اس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل چلا

ناظرین آپ کا مضمون ملاحظہ فرمادیں:۔

"گورنمنٹ برطانیہ کی احسان شناسی ومدح جو مرزا صاحب نے کی ہے وہ کچھ جائے اعتراض نہیں۔ بڑے بڑے ذی علم اہل قلم مشاہیر لوگوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف میں رطب اللسانی کی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم بھی اپنی گورنمنٹ کی شان میں لکھ گئے ہیں ؎

ہنگامۂ وغا میں مرا سر قبول ہو
اہل وفا کی نذر محقر قبول ہو

(حوالہ مذکور)

مطلب ڈاکٹر صاحب کا یہ ہے کہ جب علامہ اقبال اپنی اس شکرگزاری کے باوجود مورد اعتراض نہیں تو مرزا صاحب کیوں ہوں۔ ناظرین کوچہ رقیب میں سر کے بل چلنے کا اس سے بھی اچھا کیا کوئی نمونہ مل سکتا ہے؟

لیکن ہم تو اس جگہ اسی بات کے درپے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے عام دستور کے مطابق اس بارہ خاص میں بھی خوب خوب گل کھلایا ہے اور اپنی عیسائی گورنمنٹ پر نہایت بدترین حملہ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی کتاب "نور القرآن" میں لکھتے ہیں:۔

غرض عیسائیوں کی دولتیں درحقیقت اسی سجدہ کی وجہ سے ہیں جو انہوں نے شیاطین کو کیا۔ اور ظاہر ہے کہ شیطانی وعدہ کے موافق سجدہ کے بعد عیسائیوں کو دنیا کی دولتیں دی گئیں۔ (نور القرآن حصہ دوم حاشیہ صفحہ ۴۸)

ناظرین! ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ جو عیسائی سلطنت ہے اور نہایت دولت مند حکومت ہے۔ کیا مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق شیطان کی موعودہ حکومت نہیں قرار پائی؟ اور جبکہ برطانیہ شیطانی وعدہ والی سلطنت قرار پائی تو کیا اس سے بھی بدترین حملہ کی مثال دنیا میں کوئی پیش کی جاسکتی ہے؟ پس کہاں گورنمنٹ کو محسن کہنا اور کہاں گورنمنٹ کو شیطانی سلطنت بتلانا۔

بالآخر ہم اتباع مرزا کو عموماً اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو خصوصاً یہ تسلی و مژدہ بخش حوالہ دکھا کر عرض کرتے ہیں کہ وہ ایسے موقع پر کوچۂ رقیب میں جانے کی بجائے مرزا صاحب کا منقولہ بالا حوالہ دکھا کر کلی اعتراضات کا استیصال کر دیا کریں۔ کیوں ڈاکٹر صاحب! صحیح ہے نا۔ ع

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

**اہلحدیث** | ڈاکٹر اقبال اور مرزا صاحب میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ مرزا صاحب مسیح موعود، مہدی مسعود بلکہ محمد ثانی بلکل مرزا بلکہ بمنزلہ ابن اللہ بلکہ کرشن اور گوپال بھی جن کے مقابلے میں ڈاکٹر اقبال جیسے شاعر کا قول پیش کرنا اور ڈاکٹر صاحب کے قول سے مرزاجی کی صفائی پیش کرنا ہمارے خیال میں مرزاجی کی توہین کرنا ہے۔ لیکن غرض بری بلا ہے۔ بقول ؎

آنکہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است احتیاج واحتیاج

ڈاکٹر بشارت احمد غرض کے ماتحت ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جن کو وہ خود بھی صحیح نہ سمجھتے ہوں۔ مثلاً مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی جن کا نام نامی محمدی بیگم ہے ڈاکٹر صاحب نے اس سے مراد مسمات مذکورہ نہیں لی بلکہ وہ محمدی جماعت (نومسلم) جو انگلستان میں اصلی یا فرضی تیار ہوئی ہے مراد بتائی ہے یعنی نکاح اسی کا

الہامات مرزا - مرزا صاحب کے مشہور الہامات (۲۲۶) کی تنقید۔ قیمت ۹ر۔ منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

[illegible] ...نامہ نگار... [illegible]

[illegible] ...صاحب... [illegible]

# فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

## قرآن و حدیث کی روشنی میں

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

اس میں شک نہیں کہ جس خدا نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس کی شان کو جیسا وہ جانتا اور بیان کر سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہمیں ضرورت ہے کہ فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے قدوس کی پاک کلام قرآن مجید اور اس کی تشریح احادیث رسولؐ میں تلاش کریں۔ ان سے باہر ہمیں مارے مارے پھرنے کی ضرورت نہیں جو صفات ان میں مذکور ہونگی وہی صحیح اور درست ہونگی۔ اس کے سوا جو مدح ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کو مدح نہ کہا جائے بلکہ بجا ہے کہ کسی حد تک اس کو توہین قرار دیا جائے۔ انہی معنی کو ملحوظ رکھ کر سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا لا تطروني الحديث مجھے عیسائیوں کی طرح حد سے نہ بڑھانا۔ یعنی میری فضیلت اس طرح بیان نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے عیسٰی علیہ السلام کی ظاہر کی۔

یہ اصول مستنبط از حدیث رسول علیہ السلام بھی ہمارے سامنے ہے اور اخبار الصوفیہ سیالکوٹ کا وہ پرچہ بھی پیش نظر ہے۔ جس میں فضائل سید المرسلین کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ مضمون نویس پیر علی پوری (جماعت علی شاہ صاحب) کے صاحبزادہ ہیں۔ صاحبزادہ صاحب اگر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اصول صحیح کے ماتحت بیان کرتے تو کسی شخص کو [illegible] نہ ہوتی مگر افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ ادھر ادھر کی باتیں بہت لکھی ہیں۔ معلوم نہیں کہ قرآن جیسی جامع اور احادیث نبویہ جیسی کمل چیز کے بعد بیرونجات سے کیوں امداد طلب کی جاتی ہے۔ بہرحال ہم ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرینگے جو حشو و زوائد ہیں اور روائتی طور پر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

مضمون نگار صاحب اپنے طور پر جو کچھ بھی عوام کو ہدایات دے گئے ہیں ان سے تو ہمیں مطلب نہیں وہ جانیں اور ان کے مریدین۔ غضب یہ ڈھایا کہ جو لکھ دیا ہے :-

"صحابہ اس کی خوشی مناتے تھے۔ یہ ذکر خیر سناتے تھے ضیافتیں کھلاتے تھے۔ خاص اہتمام کے ساتھ اس خاص دن کی عید مناتے تھے۔ ذکر ولادت سنت ہے۔ حاکم اور ابن حبان عبداللہ بن عباس سے ناقل ہے کہ خود سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ولادت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا :- ہم آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت میں تھے، نوح علیہ السلام کے ہمراہ کشتی میں اور ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جہ میں تھے۔ ہمیں خدا نے پاک نفوس میں منتقل فرمایا۔ نبیوں نے ہم پر ایمان لایا۔ ہماری بشارت توریت میں ہماری شہادت انجیل میں۔ ہمیں سے زمین روشن ہیں ہمیں سے فلک منور ہیں۔ ہم ہی دعائے خلیل ہیں ہم ہی نوید مسیحا ہیں۔ ہماری والدہ کے جسم سے نور خارج ہوا جس سے انہیں ملک شام کی عمارتیں تک دکھائی دیں۔ [illegible] صاحبزادہ صاحب نے حدیث کا حوالہ نہیں دیا مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ مضمون نویس کا فرض ہے کہ اس کی سند معہ حوالہ کتاب پیش کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی خانہ ساز روائت کے پرخچے فضائے آسمانی میں کیسے اڑتے ہیں۔

سنئے صاحب! یہ صحافتی دنیا ہے جہاں بے دلیل بات نہیں سنی جاسکتی۔ حلقہ مریدین نہیں کہ جو کچھ آپ کہہ دیجئے وہ صم بکم ہو کر سر ہلا دیجئے۔

اس حدیث کے علاوہ تین روائتیں اور نقل کی ہیں مگر خدا کی شان سند ایک کی بھی نہیں لکھی اور کیوں لکھتے جبکہ حق و صداقت اسی امر میں پنہاں تھی۔ اور صاحبزادہ صاحب کو وہ منظور نہیں۔

خلاصہ مطلب ان روایات کا یہ ہے۔ جو نمبروار درج ہے :-

(۱) عبدالرحمٰن بن عوف کی ماں کہتی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولادت کے وقت ہاتھوں پر اٹھایا۔ آپ روئے۔ غیبی آواز آئی رحمك الله (پھر) ایک نور سارے افق میں پھیلا جس میں مجھے روم و شام کے محل نظر آنے لگے اور آپ غائب ہوگئے اور ایک آواز آئی کہ مغرب مشرق میں آپکو گشت کراؤ۔

(۲) ابو درداء صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عامر بن ربیعہ انصاری کے گھر سے گزرے وہ اپنے بچوں کو ولادت (پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) کے واقعات سکھلا رہا تھا اور کہتا تھا وہ آج ہی کا دن تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھلے ہیں اور بخشش ہے اور جو تمہارے جیسا کام کرے گا اس کی نجات ہے۔

(۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہی کام (تعلیم وقائع ولادت) کر رہے تھے۔ آنحضرتؐ تشریف لائے اور خوشی سے فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔"

سنئے صاحب! ہم ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتے ہیں کہ آپ کی پیش کردہ دیگر روایات کی [illegible]

مگر سچے ہو تو مسند تحریر پیش کرو۔ پھر دیکھو حق کس طرح عیاں ہو کر چمکتا ہے۔
علی پور والو! حق کے متلاشی بنو حق پوشی کر کے کبھی فلاح نہ پا سکو گے۔ آخر ایک دن سچے دربار میں پیش ہونا ہے۔ اس وقت یہی تحریر سامنے پیش کر کے کہا جائے گا۔ اقراء کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا ۔

(باقی آئندہ)

## مذاکرہ علمیہ

# لیلۃ القدر یا لیلۃ المبارک

(از قلم مولوی ابو البشار امیر احمد صاحب سہسوانی نزیل جبلپور)

آیہ کریمہ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن
(۲) سورہ دخان کی آیہ کریمہ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ
(۳) آیہ کریمہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔

(۱) ان تینوں آیات بینات میں قرآن مجید کی ابتداء تنزیل کے تین مواقع بتائے گئے ہیں۔ (۲) یا تینوں میں ایک ہی وقت کا ذکر و اشارہ ہے۔ (۳) کیا ان تینوں آیتوں میں تعارض و تناقض ہے۔ (۴) کیا لیلہ مبارکہ کا نصف شعبان میں ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے (۵) کیا لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر دونوں ایک ہی یا دو علیحدہ علیحدہ۔ احادیث صحیحہ اور مفسرین معتبرین متقنین و شراح حدیث کی تحقیق سے ان سوالات کا حل ہونا چاہئے۔

از روئے تحقیق محدثین ربانی و مفسرین حقانی اتفاقاً یہ ثابت ہے کہ تینوں آیتوں میں ایک ہی وقت مراد ہے۔ اور ان میں کسی قسم کا تعارض تناقض نہیں اور نہ تین وقت مراد ہیں۔ اور نہ لیلہ مبارکہ کا لیلہ نصف شعبان میں ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

(۱) دیکھئے تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ خازن ج ۱ ص ۱۳۱ مطبوعہ مصر میں ہے قال ابن عباس انزل القرآن جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ فی لیلۃ القدر من شھر رمضان فوضع فی بیت العزۃ فی سماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجوما فی ثلاث و عشرین سنۃ فذلک قولہ فلا اقسم بمواقع النجوم وروی ابو داؤد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انزلت صحف ابراھیم فی ثلث لیال مضین من رمضان وفی روایۃ فی اول لیلۃ من رمضان و انزلت توراۃ موسی فی ست لیال مضین من رمضان و انزل انجیل عیسی فی ثلاث عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان و انزل زبور داؤد فی ثمان عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان و انزل الفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابعۃ والعشرین لست بقین بعدھا فعلی ھذا یکون ابتداء نزول القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی شھر رمضان وھو قول ابن اسحق و ابی سلیمان الدمشقی انتہی۔

(۲) دیکھئے تفسیر معالم التنزیل جلد مذکور صفحہ مذکور عن ابن عباس انہ سئل عن قولہ عزوجل شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن وقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ وقد نزل فی سائر الشھور و قال عزوجل وقرآنا فرقناہ فقال انزل القرآن جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ فی لیلۃ القدر من شھر رمضان الی بیت العزۃ فی السماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل علیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجوما فی ثلاث و عشرین فذلک قولہ تعالی فلا اقسم بمواقع النجوم قال داؤد بن ابی ھند قلت للشعبی شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اما کان ینزل فی سائر الشھور قال بلی ولکن کان جبریل علیہ السلام یعارض محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ما انزل اللہ الیہ فیحکم اللہ ما یشاء و ینسیہ ما یشاء و روی عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انزلت صحف ابراھیم فی ثلاث لیال مضین من رمضان و یروی فی اول لیلۃ من رمضان وانزلت توراۃ موسی فی ست لیال مضین من رمضان و انزل الانجیل علی عیسی فی ثلاث عشرۃ مضت من رمضان و انزل الزبور علی داؤد فی ثمان عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان وانزل القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابعۃ والعشرین من شھر رمضان لست بقین بعدھا انتہی۔

(۳) اور دیکھئے۔ تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد اول ص ۲۱۲ مؤلفہ نواب صدیق الحسن خان رح میں ہے اللہ پاک نے اس آیت پاک میں ماہ رمضان کی مدح کی نہ کسی اور مہینے کی۔ سب مہینوں میں اس مہینہ کو واسطے اتارنے قرآن شریف کے پسند کیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ مہینہ وہ ہے جس میں اللہ کی کتابیں پیغمبروں پر اترا کرتی تھیں۔ امام احمد نے واثلہ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پہلی رات رمضان کے اترے۔ توراۃ چھٹی رمضان کو اتری۔ انجیل تیرھویں رمضان کو۔ قرآن چوبیسویں رمضان کو نازل ہوا۔ حدیث جابر میں یوں آیا ہے کہ زبور بارھویں رمضان کو، انجیل اٹھارھویں کو اتری باقی مثل متقدم (حدیث کے) اس کو ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔ یہ سارے صحف و دیگر کتب جس کسی نبی پر اتریں ایک بارگی ہی اتریں مگر قرآن سو سب کا سب تو ایک دفعہ آسمان دنیا پر طرف بیت العزت کے اترا یہ ماجرا ماہ رمضان شب قدر میں ہوا کما قال تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقال انا انزلناہ

الآثار المرفوعۃ ... (۴) ... (مرقومہ)

ahmadimuslim.de

فی لیلۃ مبارکۃ۔ پھر تھوڑا تھوڑا الگ الگ مطابق واقعات و حادثات اترتا رہا۔ اسیطرح کئی طرق سے ابن عباس سے مروی ہے۔ یہی مطلب ہے اس آئت کا وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا غرض جب مشرکین کوئی جھگڑا لاتے تو اللہ ان کا جواب دیتا وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔ انتہی۔

اور دیکھئے تفسیر ترجمان القرآن جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۰

ف:۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ اوس نے قرآن عظیم کو لیلہ مبارکہ میں نازل فرمایا یعنی بابرکت شب قدر ہے۔ کما قال عز وجل انا انزلنہ فی لیلۃ القدر۔ اور نزول قرآن شریف کا شہر رمضان میں ہوا۔ کما قال تبارک وتعالیٰ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور حدیثیں جو اس باب میں نازل ہوئی ہیں ہم نے ان کو سورہ بقرہ میں ایسے طور سے ذکر کیا ہے کہ یہاں ان کے مکرر ذکر کرنے سے غنا حاصل ہے۔ اور جس شخص نے یہ کہا کہ وہ رات شب نصف شعبان ہے جیساکہ عکرمہ سے مروی ہے تو بیشک اس نے بعد بعید کیا۔ کیونکہ قرآن شریف نے اس پر نص کی ہے کہ وہ رمضان میں ہے۔ اور وہ حدیث جو کہ عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آجال (عمریں) قطع کی جاتی ہیں شعبان سے شعبان تک یہاں تک کہ بے شک مرد البتہ نکاح کرتا ہے اور اسکے واسطے بچہ پیدا کیا جاتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں نکل چکتا ہے۔ سو یہ حدیث مرسل ہے۔ ایسی حدیثوں سے نصوص کا معارضہ نہیں کیا جاتا ہے۔ انا کنا منذرین کا یہ مطلب ہے کہ ہم اعلام کرنیوالے ہیں لوگوں کو وہ شے جو انکو نفع وضرر دیتی ہے شرعاً تاکہ اللہ کی حجت اپنے بندوں پر قائم ہوجائے۔ فیھا یفرق کل امر حکیم کے یہ معنی ہیں کہ سال بھر کا کام شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے لوح محفوظ سے طرف لکھنے والوں کے اور جو اجلیں اور رزق یاں خلق کی اس سال میں ہوتی ہیں اور جو کچھ کام اس میں ہوتا ہے آخر سال تک۔ اور اسی طرح حضرت ابن عمر و مجاہد و ابو مالک وضحاک اور بہت سے سلف سے مروی ہے انتہی

اور دیکھئے تفسیر مذکور صفحہ ۳۶۱ سطر ۱۔ لیلہ مبارک میں اختلاف ہے قول اول یہ ہے کہ مراد لیلۃ القدر ہے۔ قتادہ و ابن زید اور اکثر مفسرین اسی کے قائل ہیں دلیلیں اس قول کی یہ ہیں۔ اول اللہ پاک نے فرمایا ہے انا انزلنہ فی لیلۃ القدر۔ پس انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ واجب ہے کہ یہ وہی رات ہے جو کہ مسمی بلیلۃ القدر ہے۔ تاکہ تناقض لازم نہ آئے۔ دوسری اللہ پاک نے فرمایا ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن پس اس جگہ جو یہ فرمایا انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ سو واجب ہے کہ یہ لیلۃ مبارکہ رمضان میں ہو۔ تو اب ثابت ہوا کہ وہ لیلۃ القدر ہے۔ تیسری اللہ پاک نے لیلۃ القدر کی صفت میں فرمایا ہے تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر اور یہاں (سورہ دخان میں) فرمایا فیھا یفرق کل امر حکیم اور اس جگہ فرمایا رحمۃ من ربک اور لیلۃ القدر میں فرمایا سلام۔ اور جب اوصاف باہم متقارب ہوئے تو اس بات کا قائل ہونا واجب ہوا کہ ان دونوں میں ایک رات وہی دوسری ہے۔ چوتھی محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں قتادہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی اول رات میں نازل ہوئے۔ اور توریت رمضان کی چھٹی رات میں اور زبور اس کی بارھویں رات میں اور قرآن شریف اوس کی چوبیسویں رات میں نازل ہوا اور لیلہ مبارکہ لیلۃ القدر ہے۔ پانچویں لیلۃ القدر کا جو یہ نام رکھا گیا سو اسی لئے کہ اس کی قدر و بزرگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اس کی قدر و بزرگی نفس زمان کے سبب سے نہیں ہے اسلئے کہ زمانہ تو ذات وصفات میں ایک شے ہے پس یہ ممتنع ہے کہ لذاتہ بعض زمانہ بعض سے اشرف ہو۔ تو اب یہ بات ثابت ہوگئی کہ زمانہ کی تشریف و قدر اس سبب سے ہے کہ اوس میں کچھ ایسے شریف امور حاصل ہوتے کہ ان کی بڑی قدر ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ دین کا منصب دنیا کے منصب سے عظیم تر ہے اور دین میں سب چیزوں سے بڑھ کر عظیم و شریف از راہ شعب کے قرآن شریف ہے۔ اس لئے کہ اسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوئی اور اسی سے حق و باطل میں فرق ظاہر ہوا۔ جسطرح کہ اللہ پاک نے اس کی صفت میں فرمایا ہے ومہیمنا علیہ۔ اور اسی سے سعادت والوں کے درجے اور شقاوت والوں کے درکے ہوئے۔ پس اس تقریر کی بنا پر کوئی شے نہیں ہے مگر قرآن شریف اس سے اعظم ہے قدر میں اور اعلیٰ ہے ذکر میں اور بزرگ تر ہے منصب میں۔ اور جب اس پر اتفاق کیا ہے کہ لیلۃ القدر وہی ہے جو رمضان میں واقع ہوئی تو ہم نے جان لیا کہ قرآن شریف اسی رات میں نازل کیا گیا۔ یہ دلائل واضح و ظاہر ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے یعنی شب نصف شعبان عکرمہ اور ایک گروہ اسی کا قائل ہے اس قول والوں کے یہ دلائل ہیں۔ اول یہ ہے کہ اس رات کے چار نام ہیں۔ لیلہ مبارکہ۔ لیلۃ البراءۃ۔ لیلۃ الصک۔ لیلۃ الرحمۃ۔ دوسری یہ کہ پانچ خصلتوں کے ساتھ مختص ہے۔ پہلی خصلت تو یہ آئت ہے فیھا یفرق کل امر حکیم۔ دوسری یہ ہے کہ اس میں عبادت کی فضیلت ہے زمخشری (جس کا معتزلی ہونا اور اسکی روائت کا موضوع ہونا رسالہ محدث دہلی ماہ اکتوبر میں ثابت کر دیا گیا ہے) نے روائت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پڑھے اس رات میں سو رکعتیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سو فرشتے بھیجے۔ تیس تو اس کو جنت کی بشارت دیں اور تیس عذاب نار سے اوس کو امن دیں اور تیس اوس سے دنیا کی آفات رفع کریں۔ اور دس شیطان کے کید اوس سے دفع کریں۔ تیسری نزول رحمت ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک اللہ رحم کرتا ہے میری امت پر اس رات میں بعدد بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے۔ چوتھی یہ کہ اس میں مغفرت حاصل ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

بے شک اللہ مغفرت فرماتا ہے سارے مسلمانوں کی اس رات میں مگر کاہن و ساحر اور ہمیشہ پینے والا شراب کا اور نافرمان ماں باپ کا اور اصرار کرنے والا زنا پر۔ پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام شفاعت عطا فرمائی ہے آپ کی امت میں۔ زمخشری نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے شعبان کی تیرھویں رات میں اپنی امت کے حق میں سوال کیا تو اس میں سے آپ کو تہائی دی گئی پھر آپ نے چودھویں رات سوال کیا تو دو تہائی عطا کی گئی۔ پھر پندرھویں رات سوال کیا تو ساری دیدی گئی الا من شرد عن اللہ شرد البعیر یعنی وہ شخص جو اللہ سے بدکا مثل بدکنے اونٹ کے کذا ذکر الخطیب علی نقلہ الجمل۔ بالجملہ نووی رحمہ نے شرح مسلم کے باب صوم التطوع میں کہا ہے کہ قول شب نصف شعبان کا خطا ہے۔ صواب یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ لیلۃ القدر ہے اور اسی کے علماء قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ وقال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ پس دوسری آیت بیان ہے پہلی آیت کا۔ لیلۃ القدر اس لئے نام رکھا ہے کہ اللہ پاک اس میں مقدر کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اپنے امر سے اوس کی مثل تک سال آیندہ سے مثلاً امر موت و اجل و رزق یہاں تک کہ بیت اللہ کے حاجی لکھے جاتے ہیں مع اپنے ناموں کے اور باپ دادوں کے ناموں کے اور یہ ان فرشتوں کو سپرد کیا جاتا ہے جو کہ امور کی تدبیر کرتے ہیں یعنی حضرت اسرافیل و حضرت میکائیل و حضرت عزرائیل و حضرت جبرئیل علیہم الصلوٰۃ والصلوٰۃ۔ یہ قول سعید بن جبیر کا ہے۔

اور دیکھئے تفسیر مذکور جلد مذکور صـ۳۲ سطر۔ فتح البیان (مؤلفہ نواب صاحب) میں ہے کہ حق وہی ہے جس طرف جمہور گئے ہیں کہ لیلہ مبارکہ وہی لیلۃ القدر ہے۔ شب نصف شعبان نہیں۔ اس واسطے کہ اللہ پاک نے یہاں تو اوس کو مجمل رکھا ہے اور سورہ بقرہ میں اسکو باین قول بیان فرمایا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور سورہ قدر میں باین قول انا انزلنہ فی لیلۃ القدر

پس اب بعد اس بیان واضح کے وہ شئے باقی نہ رہی جو کہ موجب خلاف ہو اور نہ وہ جو مقتضی اشتباہ کی ہو۔ رہی یہ حدیث جو ابن زنجویہ و دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع الآجال من شعبان الی شعبان الی آخرہ کما تقدم واخرجہ ابن ابی الدنیا وابن جریر عن عثمان بن محمد۔ سو یہ مرسل ہے۔ اسکے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی ہے اور نہ ایسی حدیث کے ساتھ صرائح قرآن شریف کا معارضہ کیا جاتا ہے۔ اور اس باب میں جو مروی ہے سو وہ مرسل ہے یا غیر صحیح۔ صاحب درمنثور نے اسکو وارد کیا ہے اور جو شب نصف شعبان کی فضیلت میں وارد ہوا ہے اسکو بھی لائے ہیں سو یہ سب اس کو مستلزم نہیں ہے کہ وہ لیلہ مبارکہ میں مراد ہے یعنی اس کی فضیلت بجائے خود ثابت ہی ہوا کرے اس سے کیا ہوتا ہے۔ یہ لازم نہیں آتا ہے کہ لیلہ مبارکہ سے وہی مراد ٹھیری واللہ اعلم! غرضیکہ اللہ پاک نے قرآن شریف کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا قتادہ کہتے ہیں کہ سارا قرآن لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا۔ ام الکتاب یعنی لوح محفوظ سے طرف بیت العزت کے سمای دنیا میں۔ پھر اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا راتوں اور دنوں میں اندر تئیس برس کے انواع و اقسام وقائع و حوادث میں حالاً فحالاً۔ اسکی تحقیق سورہ بقرہ میں بزیر تفسیر شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن گزر چکی ہے۔ مقاتل کہتے ہیں کہ لوح محفوظ سے ہر لیلۃ القدر میں وحی سے اوس مقدار پر نازل ہوتا تھا کہ جس کو جبریل علیہ السلام سال بھر میں لیکر نازل ہوتے اوس کی مثل سال آیندہ تک۔ کسی نے کہا کہ ابتدائے نزول قرآن لیلۃ القدر میں تھی۔ حدیث ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن شریف لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا اور جبریل علیہ السلام اوس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ٹکڑے ٹکڑے کرکے واسطے جواب لوگوں کے بالجملہ اللہ پاک نے اس رات کا یہ وصف کیا کہ وہ مبارک ہے اس لئے کہ اس میں قرآن نازل ہوا اور وہ دین و دنیا کے مصالح پر مشتمل ہے اور اسواسطے

کہ اس میں ملائکہ و روح نازل ہوتے ہیں جس طرح کہ انشاء اللہ تعالیٰ سورہ قدر میں آجائیگا۔ انتہی۔

مذکورہ بالا تفاسیر سے تینوں آیتوں کی تطبیق اور لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر کا ایک چیز ہونا اور اس کا ماہ رمضان میں ہونا۔ اور لیلہ نصف شعبان میں نہ ہونا حدیثوں اور اقوال صحابہ و مفسرین سے اچھی طرح واضح ہوگیا

(۴) اب ان احادیث کا حال سنئے جن کی رو سے لیلہ مبارکہ لیلہ نصف شعبان میں قرار دی جاتی ہے۔ کئی حدیثوں کا حال تو نواب صاحب کی تفسیر سے اوپر گزر چکا۔ باقی اور حدیثیں ہیں۔

(۱) حدیث حضرت علی والی۔ جس کا موضوع ہونا رسالہ محدث دہلی مورخہ نومبر ۱۹۳۸ء صـ۱۲ میں اچھی طرح مدلل طرق سے ثابت ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں اور اسی حدیث کو امام منذری نے "الترغیب والترہیب" صـ۱۸ باب فی صوم شعبان میں بلفظ روی عن علی روایت کیا ہے۔ اور امام موصوف نے مقدمہ کتاب میں اصطلاحات کا ذکر کرتے ہوئے روی کا لفظ روایات موضوع و مناکیر کیلئے مقرر کیا ہے۔

(۲) دوسری حدیث "الترغیب والترہیب" صـ۱۸ باب فی صوم شعبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فصلی فاطال السجود حتی ظننت انہ قبض فلما رأیت ذلک قمت حتی حرکت ابہامہ فتحرک فرجعت فسمعتہ یقول فی سجودہ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک الیک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک فلما رفع راسہ من السجود و فرغ من صلاتہ قال یا عائشۃ او یا حمیرا اظننت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خاس بک قلت لا واللہ یا رسول اللہ ولکنی ظننت انک قبضت لطول سجودک فقال اتدری ای لیلۃ ھذہ قلت اللہ و رسولہ اعلم قال ھذہ لیلۃ النصف من شعبان ان اللہ عزوجل یطلع علی عبادہ فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر للمستغفرین ویرحم المسترحمین

تاریخ الخلفاء۔ جس میں خلفاء راشدین اور دیگر خلفاء (رحمہم) کے حالات تحریر کئے ہیں۔ قیمت ۱/۴ مجلد۔ منیجر اہلحدیث

یؤخر ا ھل الحقد کما ھم رواہ البیہقی من طریق العلاء بن الحرث وقال ھذا مرسل جید یعنی ان العلاء لم یسمع من عائشۃ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ روائت مرسل ہے کیونکہ علاء بن الحرث (راوی) نے حضرت عائشہ رضہ سے نہیں سنا۔ لہذا یہ حدیث مرسل ضعیف لائق احتجاج نہیں۔

(۳) اور اسی حدیث کو امام منذری نے کتاب مذکور باب الترھیب من التہاجر ص۴۲۸ میں اس طرح روائت کیا ہے:۔

وروی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع عنہ ثوبیہ ثم لم یستتم ان قام فلبسھما فاخذتنی غیرۃ شدیدۃ ظننت انہ یاتی بعض صویحباتی فخرجت اتبعہ فادرکتہ بالبقیع بقیع الغرقد یستغفر للمومنین والمومنات والشھداء فقلت بابی وامی انت فی حاجۃ ربک وانا فی حاجۃ الدنیا فانصرفت قد خلت حجرتی ولی نفس عال ولحقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذا النفس یا عائشۃ فقلت بابی وامی اتیتنی فوضعت عنک ثوبیک ثم لم یستتم ان قمت فلبستھما فاخذتنی غیرۃ شدیدۃ ظننت انک تاتی بعض صویحباتی حتی رایتک بالبقیع تصنع ما تصنع فقال یا عائشۃ اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال ھذہ لیلۃ النصف من شعبان وللہ فیھا عتقاء من النار بعدد شعور غنم بنی کلب لا ینظر اللہ فیھا الی مشرک ولا الی مشاحن ولا الی قاطع رحم ولا الی مسبل ولا الی عاق لوالدیہ ولا الی مدمن خمر قال ثم وضع عنہ ثوبیہ فقال لی یا عائشۃ تاذنین لی فی قیام ھذہ اللیلۃ قلت نعم بابی وامی فقام فسجد لیلا طویلا حتی ظننت انہ قد قبض فقمت التمسہ ووضعت یدی علی باطن قدمیہ فتحرک ففرحت وسمعتہ یقول فی سجودہ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک جل وجھک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک فلما اصبح ذکرتھن لہ فقال یا عائشۃ تعلمیھن فقلت نعم فقال تعلمیھن وعلمیھن فان جبریل علیہ السلام علمنیھن وامرنی ان اردھن فی السجود رواہ البیہقی۔ امام منذری کا اس حدیث کو روی کے لفظ سے لکھنا اس سے ثابت ہوا کہ یہ روائت موضوع و مناکیر میں سے ہے۔

حدیث ملا۔ جامع ترمذی مطبوعہ مطبع عالی نول کشور ص۹۲ ۱۳۱۴ میں ہے۔ باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا الحجاج بن ارطاۃ عن یحیی بن ابی کثیر عن عروۃ عن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فخرجت فاذا ھو بالبقیع فقال کنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قلت یا رسول اللہ ظننت انک اتیت بعض نسائک فقال ان اللہ تبارک وتعالی ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب وفی الباب عن ابی بکر الصدیق قال ابو عیسی حدیث عائشۃ لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث الحجاج وسمعت محمد یقول ھذا الحدیث وقال یحیی بن ابی کثیر لم یسمع من عروۃ قال محمد والحجاج لم یسمع من یحیی بن ابی کثیر انتہی۔ اس حدیث کو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی یہ روائت حجاج کے طریق سے ہم کو پہنچی ہے۔ اور میں نے سنا ہے محمد (امام بخاری) سے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے اور کہا (بخاری نے) یحیی بن ابی کثیر نے عروہ سے نہیں سنا۔ کہا محمد (بخاری) نے اور حجاج (راوی) نے بھی یحیی بن ابی کثیر سے نہیں سنا۔

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ اللہ جلشانہ رب العزت نے اپنے بندوں کی نئی نئی ضرورتوں اور ان کی کم عمروں پر نظر فرماتے ہوئے بندوں کو ایک سال تک منتظر نہیں رکھا بلکہ نہایت کرم سے ہر روز ایک خاص وقت پر اپنی رحمت سے بندوں کو مستفید فرمانے کے لئے ہر روز نصف شب کے بعد نزول اجلال فرماتا ہے۔ دیکھئے مشکوٰۃ باب التحریض علی قیام اللیل ص۱۰۱۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ثم یبسط یدیہ ویقول من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر۔ اور صحیح مسلم میں ہے عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقھا رجل مسلم یسال اللہ فیھا خیرا من امر الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ۔ ان حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ اللہ رب العزت عزاسمہ نصف شب کے بعد نزول اجلال فرماتا ہے تو اس اعتبار سے ہر روز وہ وقت شب براءۃ ہے۔ نہ سال بھر تک کا انتظار اور نہ نصف شعبان والی روائتوں کو حسن بعیرہ قرار دینے کی زحمت گوارا کرنا۔

آئیے اب ہم آپ کو حضرت عائشہؓ والی حدیث سے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرستان تشریف لے جانے کا اصل واقعہ سنائیں کہ یہ قصہ نصف شب شعبان میں تھا یا کس وقت۔ غور سے پڑھئے۔ صحیح مسلم ج۱ ص۳۱۳

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی ویحیی بن ایوب وقتیبۃ بن سعید قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخران نا اسمعیل بن جعفر عن شریک وھو ابن ابی نمر عن عطاء بن یسار عن عائشۃ انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد۔

اس حدیث میں لفظ کلما اور یخرج قابل غور ہے

ان دونوں لفظوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہفتہ وار بقیع غرقد تشریف لے جانا واضح الفاظ سے ثابت ہوگیا۔ جس میں کسی مہینہ کی تخصیص نہیں۔

اور آنجناب کے اسی طریقہ مستمرہ کو ایک خاص واقعہ کے ساتھ ذکر فرماتی ہیں۔ پھر پڑھئے صحیح مسلم اسی صفحہ پر حدیث مذکور کے بعد دوسری حدیث جو دو سندوں سے مذکور ہے :۔

عن محمد بن قیس قال قالت عائشۃ الا احدثکم عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا بلی قال قالت لما کانت لیلتی التی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا عندی انقلب فوضع رداءہ وخلع نعلیہ فوضعہما عند رجلیہ وبسط طرف ازارہ علی فراشہ فاضطجع فلم یلبث الاریث ما ظن ان قد رقدت فاخذ رداءہ رویدا وفتح الباب رویدا فخرج ثم اجافہ رویدا فجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازاری ثم انطلقت علی اثرہ حتی جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فہرول فہرولت فاحضر فاحضرت فسبقتہ فدخلت فلیس الا ان اضطجعت فدخل فقال مالک یا عائش حشیا رابیۃ قالت قلت لا شئ قال لتخبرینی او لیخبرنی اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی و امی فاخبرتہ قال فانت السواد الذی رایت امامی قلت نعم فلہدنی فی صدری لہدۃ اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قالت مہما یکتم الناس یعلمہ اللہ نعم قال فان جبریل علیہ السلام اتانی حین رایت فنادانی فاخفاہ منک فاجبتہ فاخفیتہ منک ولم یدخل علیک وقد وضعت ثیابک وظننت ان قد رقدت فکرہت ان اوقظک وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یامرک ان تاتی اہل البقیع فتستغفر لہم قالت قلت کیف اقول لہم یا رسول اللہ قال قولی السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون

ان دونوں روایتوں میں تناقض نہیں۔ حدیث اول میں جناب رسالتمآب کے روزمرہ معمول کا ذکر ہے جو کلما کان لیلتہا یخرج؟ صیغہ مضارع سے ظاہر ہے اور دوسری میں خاص واقعہ طرز عجیب سے مذکور ہے کہ اسکو حضرت عائشہ سے مصلحتاً پوشیدہ رکھنا تھا تاکہ گھبرائیں نہیں۔

ان صحیح حدیثوں کی موجودگی میں ضعاف ومناکیر روائتوں کو حسن لغیرہ قرار دیکر اور فضائل اعمال کیلئے ان کو جائز رکھنا اور ان سے نصوص قرآنی کا معارضہ کرتے ہوئے لیلہ مبارکہ نصف شب شعبان میں قرار دینا اور اس شب میں نمازیں پڑھنا اور قبرستان جانا سخت زیادتی اور بے انصافی ہے۔

علماء کرام بالخصوص علماء محدثین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس تحقیق میں بغور ملاحظہ کرکے اس رسم قبیح شب براءۃ کو مٹانے کی کوشش کرکے بندگان خدا کی اصلاح فرمائینگے۔ وما ارید الا الاصلاح ما استطعت۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

**اہلحدیث** | یہ مضمون تشنۂ تحقیق ہے۔ اہل علم اسپر قلم اٹھا سکتے ہیں۔

---

## نتیجہ امتحان مدرسہ اہلحدیث باڑی

حسب دستور شعبان میں جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب سفیر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی نے امتحان مدرسہ اہلحدیث باڑی لیا۔ بفضلہ تعالیٰ نتیجہ بہت ہی اچھا رہا۔ ۹۸ لڑکوں سے کل ۶ فیل۔ باقی پاس ہوئے۔ ممتحن موصوف نے معائنہ بک میں مدرسہ کی تعریف بہت اچھے لفظوں میں لکھی ہے۔ مدرسہ ہذا پوری ترقی اور کوشش سے ہندوستان میں نام حاصل کرچکا ہے۔ مگر مالی حالت تسلی بخش نہیں۔ اس لئے امسال علاوہ مولوی عبدالمعبود صاحب کے دوسرے مولوی ابوبکر صاحب کو بھی بغرض حصول امداد باہر بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین براہ راست بذریعہ منی آرڈر یا بواسطہ سفراء مدرسہ ہذا کے مدرسہ کی مالی امداد فرماکر شکریہ کا موقع دینگے۔

نوٹ :۔ بیرونی طلباء جن کا طعام قیام بذمہ مدرسہ ہے بذریعہ درخواست اجازت لے کر داخل ہو سکتے ہیں۔ داخلہ ۶۔ شوال سے اخیر ذیقعد تک رہیگا۔ خط وکتابت بنام مولوی عبدالمجید صاحب نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھول پور ہونی چاہئے۔ المشتہر :۔ خان محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی۔ ریاست دھول پور۔

۱ (عہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

## ضروری اعلان

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ رمضان المبارک کی تعطیل کے سلسلہ میں ۲۵۔ شعبان کو بند ہوا۔ اور انشاء اللہ حسب دستور دس شوال کو کھلیگا۔ دارالعلوم اپنی تعلیم وتربیت اور رہائشی خوبیوں کی وجہ سے ہندوستان میں کافی شہرت حاصل کرچکا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں تقریباً ہندوستان کے ہر صوبہ کے لڑکے تعلیم پارہے ہیں۔ شائقین علوم دینیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ داخلہ کی اجازت جلد سے جلد مہتمم کے نام روانہ کریں۔ درجہ عالم کے طلباء کے لئے جاگیر کی جگہ بھی خالی ہے۔ تمام درخواستیں بسرپرستی مدرس اول یا کسی مستند عالم کی وساطت سے آنی چاہئیں۔ درخواست میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اب تک کس مدرسہ میں اور کہاں تک تعلیم حاصل کی ہے۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید مہتمم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے۔ دربھنگہ

---

**جمع القرآن والحدیث**۔ مصنفہ مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے جمع، ترتیب ہونے کا ذکر اور وحی الٰہی ہونے کا ثبوت۔ اور معترضین کے شکوک کا جواب۔ کتابت، طباعت ہر کاغذ اعلیٰ قیمت صرف ۸ر۔ ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# فتاویٰ

س عـ۱۸ } زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر سے کر دی۔ جس کو عرصہ سات سال کا ہوتا ہے۔ وہ لڑکی اپنے شوہر سے ہمیشہ ناخوش رہی اور کبھی اُس کے یہاں مستقل طریقے سے نہ رہی۔ اور ہمیشہ رات کو پوشیدہ بھاگتی رہی۔ اب بغیر طلاق اور خلع کرائے ہوئے اُسکے والدین اور چند آدمیوں نے دوسرے سے عقد کر دیا۔ اب وہ نکاح ثانی جائز ہؤا یا ناجائز۔ اور بصورت ناجائز اس کو کیا کرنا چاہئے۔ اور جو لوگ شریک عقد تھے اُن پر شرعی کیا حکم ہے۔ اور اگر اُس کا شوہر طلاق نہ دے تو کیا کیا جائے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۵۵)

ج عـ۱۸ } جب تک نکاح اول فسخ نہ کرایا جائے یا طلاق نہ ہو دوسرا نکاح جائز نہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے :- والمحصنات من النساء یعنی خاوندوالی عورتیں بھی تم (مسلمانوں) پر حرام ہیں جو شخص جان بوجھ کر خاوندوالی عورت کا نکاح دوسری جگہ کرتا ہے وہ حرام کو حلال کرتا ہے۔ جو کفر ہے۔ نکاح میں شرکت کرنے والے جب تک اپنا بیان نہ دیں ہم ان کے متعلق کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے۔ اللہ اعلم!

س عـ۱۹ } زید کا دعویٰ ہے کہ کوئی شخص ہندو ہو یا عیسائی، سکھ ہو یا یہودی غرض کسی مذہب کا آدمی ہو اور وہ اپنے مذہب پر پختہ رہے۔ نماز نہ پڑھے روزہ نہ رکھے، غرضیکہ اسلام کی کوئی بات بھی نہ مانتا ہو مگر اتنا کہہ دے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں تو اس کی نجات لازمی ہے اور میں اس کا ذمہ لیتا ہوں۔ کیا یہ عقیدہ از روئے قرآن و حدیث صحیح ہے؟

(۲) نیز زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نماز روزہ، زکوٰۃ وغیرہ نجات کے لئے نہیں بلکہ درجات کے لئے ہیں۔ لہٰذا شریعت کا کیا حکم ہے؟

(عبدالرحیم خریدار اہلحدیث عـ۱۱۸۸۸)

ج عـ۱۹ } عقیدہ مندرجہ عـ۱ و عـ۲ صحیح نہیں۔ توحید باری و رسالت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی تصدیق کے بعد اسلام کے کسی حکم کا بھی انکار کرنیوالا کافر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے :-

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان (بخاری مسلم) یعنی اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے خدا کی وحدانیت کی شہادت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

س عـ۲۰ } جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ کو حکم دیا کہ جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہوگیا تو بعد حضرت عمرؓ کے کہنے سے آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کو منع کر دیا۔ اب سائل کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا یا وحی الہٰی کے ذریعے؟ (سائل مذکور)

ج عـ۲۰ } نبی کوئی حکم شرعی اپنی رائے سے نہیں دیتا۔ یہ حکم بھی وحی الہٰی سے تھا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے :- وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ الآیہ

س عـ۲۱ } زید کی عمر چھ ماہ اور ہندہ کی عمر اڑھائی سال۔ جب ان کا والد بکر شروع سال ۱۹۰۷ء میں فوت ہوگیا۔ بالغ ہونے تک ہر دو وراثت بکر پر پرورش پاتے رہے۔ ۱۹۲۱ء کو ہندہ کی شادی کر دی۔ بموجب رواج پارچات زیور بطریقہ جہیز دیا۔ بعد ازاں ہندہ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۱ء تک اپنے خاوند کے گھر پر تمام اخراجات خرچ خوراک حاصل کرتی رہی۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۵ء تک زید نے ہندہ کو وارث شرعی قرار دیکر ثلث حصہ اس کو دیدیا۔ قابل دریافت یہ امر ہے کہ زید نے جو ۱۹۰۷ء و ۱۹۳۱ء کے درمیان اُس کو حصہ شرعی کے مطابق جائداد والد بکر سے حصہ نہیں دیا۔ اس عرصہ میں زید نے جائداد بھی پیدا کی۔ کیا زید اُس جائداد میں سے بھی ہندہ کو ثلث حصہ دے یا بکری کی جائداد سے جو چھوڑ مرا تھا۔ یا ہندہ اتنے عرصہ کی آمدنی مع جائداد پیدا کردہ معاف کر دے یا والد کی جائداد سے پورا حصہ لے لے۔

(خلیفہ عبدالواحد خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۷۴)

ج عـ۲۱ } ہندہ اسی دن سے وارث ہے جس دن اس کا والد فوت ہؤا۔ اس لئے زید کو چاہئے کہ اس روز کے حساب سے جو ترکہ والد چھوڑ گیا تھا۔ اس میں سے تیسرا حصہ ہندہ کو دے۔ مثلاً زید و ہندہ کا والد تین ہزار روپیہ چھوڑ گیا تھا اور متوفی پر کوئی قرضہ نہ تھا اور نہ ہی اس نے وصیت کی تھی تو ہندہ ایک ہزار روپے کی وارث ہے۔ جب کبھی زید ہندہ کو ایک ہزار روپیہ دے گا۔ اگر زمین و مکان ہے تو ان کی آمد بھی مطابق حصہ ہندہ کے اتنے سالوں کی دی جاویگی، یا ہندہ معاف کرے یا زید ادا کرے۔ اللہ اعلم!

نوٹ :- فتاویٰ اسی قدر تھے۔

## مدرسہ عربیہ اہلحدیث ساہل کوٹ

جمیع برادران اہلحدیث کی خدمت بابرکت میں جماعت اہلحدیث ساہل کوٹ ایک پُرزور اپیل کرتی ہے کہ مولانا محمد عبدالقادر صاحب سیالکوٹی نے ہم کو شرک و بدعت سے ہٹا کر توحید کی راہ دکھائی۔ چنانچہ رفع یدین کرنے و آمین پکارنے کی وجہ سے مسجد سے باہر کر دیئے گئے۔ خداوند کریم نے ہمیں صبر جمیل عطا کیا تھا۔ جب ہم نے مسجد اہلحدیث کی عمارت قائم کر دی مگر ابھی تک گارے اور چونے کا کام باقی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیم دین کا مدرسہ قائم کیا گیا جو آٹھ سال سے اب تک معمولی حالت میں تھا مگر گذشتہ سال سے مولوی سید محی الدین صاحب حیدری علم حدیث مسلم تک صرف و نحو اول سے آخر تک کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اسلئے ہم جمیع احباب اہلحدیث سے عموماً اور راجندری، اسحاق پُم، دیپالکرم کے احباب سے خصوصاً مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ اس کار خیر میں مدد فرما کر ہماری ہمت کو بڑھائیں۔ کیونکہ مدرسہ کا ماہانہ خرچ پچاس روپے سے زیادہ ہے۔ یہ خیال رہے کہ یہ مدرسہ بالکل کفرستان میں واقع ہے جہاں مسلمان

(۵۴۳)



ahmadimuslim.de

# متفرقات

**معاونین اہلحدیث** کوشش کریں کہ اس کی خریداری بڑھائیں۔ سال گذشتہ میں بھی بجائے سلنڈکی پوری ہونے کے مزید کمی واقع ہوئی ہے۔ اگر معاونین کرام نے فوری توجہ نہ فرمائی تو مزید کمی ہونے کا خطرہ ہے۔

**حملہ آور سنٹرل جیل میں** امسال امرتسر کا عرس جلسہ ۲۳ تا ۲۶۔ اکتوبر کو ہوا تھا۔ اس میں مولانا صاحب کے حملہ آور قمر بیگ کے والد نے کہا تھا کہ وہابیوں نے میرے بیٹے کو بڑے جیل میں بھجوا دیا جہاں سخت تکلیف ہے۔ یہ سن کر ہم نے سپرنٹنڈنٹ بورسٹل (چھوٹا جیل) لاہور سے دریافت کیا کہ اس کی اصلیت کیا ہے؟ جواب آیا کہ قمر بیگ ۱۰۔ نومبر کو سنٹرل جیل میں تبدیل کر دیا گیا! ——— اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ چھوٹا جیل ۲۲ سال تک کے لڑکوں کے لئے ہے جہاں بہت کچھ تخفیف ہے۔ اس سے اوپر سنٹرل جیل ہے۔ قمر بیگ نے اسی فائدے کے لئے اپنی عمر ۲۰ سال بتائی تھی مجسٹریٹ نے بھی اس کو ۲۰ سالہ لکھ دیا۔ لیکن اس کے ایک گواہ صفائی نے کہا تھا کہ اسکی لڑکی ۴ سال کی ہے۔ اس بیان کی بنا پر قمر بیگ کو ۲۲ سال عمر سے متجاوز جان کر سنٹرل جیل میں بھیجا گیا۔ خدا اس کو ہدایت کرے۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

**پنڈت آتمانند کہاں ہیں؟** پنڈت آتمانند صاحب جو اپنے آپ کو بانی ست دھرم ظاہر کیا کرتے ہیں آج کل ان کی خبر نہیں آتی کہ وہ کہاں ہیں۔ ناظرین اخبار میں سے کسی صاحب کو علم ہو تو پتہ دیں۔ یا پنڈت صاحب خود اخبار پڑھیں تو اپنا پتہ لکھیں۔ کیونکہ دفتر ہذا میں ان کی کتابوں کا حساب ہے جسکی ادائیگی ضروری ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**مقدمہ شرق پور کا فیصلہ** قصبہ شرق پور ضلع شیخوپورہ میں مولوی محمد شفیع صاحب امام مسجد اور ان کے چند ہمراہیوں کو مسجد سے کتبہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کے منہدم کرنے کی وجہ سے ماتحت عدالتوں نے چھ سو روپیہ جرمانہ کیا۔ ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔ ۹ نومبر کو فاضل جسٹس نے جرمانہ میں تخفیف کر کے صرف چالیس روپے رکھا۔

میاں عبد العزیز صاحب اور میاں محمود صاحب بیرسٹران لاہور نے نہایت محنت سے پیروی کی۔ نیز جماعت اہل حدیث نے بھی اخلاقی و مالی امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(راقم:۔ علی حسن از شرق پور)

**اعلان** مدرسہ تعلیم الاسلام موضع گلہ بہاراں ضلع سیالکوٹ ۱۴ سال سے جاری ہے۔ صحیح مسلم شریف تفسیر جلالین۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام۔ صرف۔ نحو۔ فارسی گلستان وغیرہ۔ ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تقریباً ۲۰۔۲۵ طلباء ہیں جن میں ۹ بیرونی ہیں باقی مقامی تعلیم دینی حاصل کرتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم داخل مدرسہ ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ ۱۵ شوال تک خط و کتابت کرے اور ساتھ ہی اپنا تعلیمی نصاب بھی لکھے۔ طلباء کے طعام و قیام کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ نیز انجمن کی طرف سے قبل ازیں گیارہ جلسے تبلیغی ہو چکے ہیں۔ اب عنقریب بارھواں جلسہ ہونے والا ہے۔ ہمارے گرد و نواح میں اکثر دیہات مرزائیوں کے ہیں۔ اسلئے وہاں ایسے تبلیغی امور کا ہونا ضروری ہے۔ یہ محض حکیم محمد اسحٰق صاحب کی کوشش جمیلہ کا نتیجہ ہے جو اپنی اور مدرس کی تنخواہ کے علاوہ جلسہ کے اخراجات کے بھی متحمل ہیں (ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء) دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی کوشش کو بارآور فرمائے اور یہ فیض تا ابد جاری رہے۔

نوٹ:۔ مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مدرس بھی مدرسہ ہذا میں تعلیم دیتے ہیں۔

المعلن:۔ ابو عبد الرحمٰن اسمٰعیل مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام گلہ بہاراں۔ ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ (۸ر داخل اشاعت فنڈ)

**تجاویز جلسہ طلباء تبت دہلی** (۱) جمعیۃ تمرین البیان دار السلطنت دہلی کا یہ عظیم الشان اجلاس ناظرین کو ایک ضروری امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ تبت خورد ایک پہاڑی علاقہ اور گورنمنٹ کشمیر کے زیر حکومت شیعوں کے زیر ریاست ہے۔ جس میں شیعہ اپنی اکثریت کی وجہ سے سنیوں کے درپے آزار رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں فرض شناس حضرات سے پُرزور اپیل ہے کہ ان مہلک جراثیم سے اپنے بھائیوں کو بچانے کی تدابیر اختیار کریں اور تبت میں ایک مرکزی مدرسہ قائم کیا جائے جس کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھ کر ہزارہا انسانوں کو گمراہی کے راستہ سے بچایا جائے۔[1]

(۲) فخر جماعت اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب زید مجدہ کی ذات گرامی پر "خادم کعبہ" لاہور نے قسم قسم کے اتہامات تراشے ہیں جو بالکل بے بنیاد و بے اصل ہیں یہ عظیم الشان اجتماع مدیر مذکور کی اس حرکت پر اظہار غم و غصہ کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ مدیر مذکور اس قسم کے بہتانات و اتہامات سے کلیتی اور اجتناب اختیار کرے۔

(۳) طلباء تبت دہلی کا یہ عظیم الشان اجلاس آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو واحد ادارہ اور فعال اور باقی کو قوال تسلیم کرتے ہوئے ارکان کانفرنس کا عموماً اور جناب حافظ شیخ عبد اللہ صاحب نیشنل سکرٹری کا خصوصاً تہ دل سے شکر گذار ہے جنہوں نے تبت میں چند مدارس قائم کئے اور مخلوق خدا کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں کھڑا کیا اور بہت سے انسان گمراہی سے بچ گئے۔

اب آخر میں ہماری دعا ہے کہ رب کعبہ کانفرنس کو دن دونی رات چوگنی ترقی دے اور اہل حدیثوں کو یکجا جمع ہو کر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین!

عبد القادر سکرٹری انجمن تمرین البیان

مسجد اہل حدیث۔ موری دروازہ دہلی

**اشاعت فنڈ** ازجناب عبد الحی صاحب کریم پور ۶ء۔ حافظ محمد یعقوب شاہ گنج ۵ء۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ ۴ء۔ میزان تا ۱۲ نومبر ۱۰۰۰۔۱۹۱ روپے

[1] اس قسم کے کئی ریزولیوشن مختلف انجمنوں سے ہمیں پاس ہو کر آئے تھے مگر وہ شائع نہیں کئے گئے۔ یہ تجویز محض طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے درج کی گئی ہے۔ (ایڈیٹر)

نوٹ:۔ بقیہ متفرقات صفحہ ۱۶ ملاحظہ فرمائیں۔

دیدار حجہ پرکاش ورن ویدک تہذیب مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱۰؍ (دفتر)

# ملکی مطلع

## دنیائے اسلام میں ماتم عام

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اس ہفتے ترکی سے ایک ایسی وحشت اثر خبر آئی ہے جس نے دنیائے اسلام کو پریشان کر دیا ہے۔ یعنی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ کے انتقال کی خبر سننے میں آئی۔

حکومت ترکیہ کے تاجداروں میں سے تین تاجدار خاص شہرت و عزت کے مالک ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلے سلطان عثمان خان ہیں۔ جن کے نام پر ترکی سلطنت، سلطنت عثمانیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ دوسرے تاجدار سلطان محمد خان فاتح قسطنطنیہ ہیں جنہوں نے بحکم حدیث دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری پائی۔ تیسرے غازی مصطفےٰ کمال پاشا ہیں۔ جنہوں نے قریب المرگ سلطنت عثمانیہ کو گویا دوبارہ زندہ کیا مرحوم کے انتقال سے کل دنیا کے مسلمانوں کو بڑا صدمہ ہوا۔ کیونکہ آپ کی جنگی قابلیت اور انتظامی لیاقت مسلم تھی۔ ابھی چند روز ہوئے کہ مرحوم نے اعلان کیا تھا کہ ترکی سلطنت اپنے مغصوبہ علاقے واپس لے گی۔ خدا کرے ان کی یہ خواہش عملی جامہ پہنے۔

اس موقع پر ہمیں شیخ سعدی مرحوم کی ایک حکائت یاد آتی ہے۔ جو انہوں نے بوستان میں لکھی ہے کہ "ایک شخص قبرستان میں جا رہا تھا۔ اسکے پاؤں تلے کسی مردہ انسان کی کھوپڑی آگئی جس نے گویا بزبان حال کہا کہ اے بندۂ خدا ذرہ سنبھل کر چل میں اپنے زمانہ میں بادشاہ تھی میرا ارادہ تھا کہ کرمان کا علاقہ اور ایران فتح کر لوں مگر اس سے پہلے ہی مجھے موت آگئی اور مجھے کرمان نے کھا لیا۔"

اس قسم کی حکایات اگرچہ غیر واقعی ہوتی ہیں۔ مگر ان سے عبرت کا مقصد خوب حاصل ہو جاتا ہے۔

ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

ما كل ما يتمنى المرء يدركه
تجري الرياح بما لا تشتهي السفن

یعنی انسان ہمیشہ اپنی آرزوئیں حاصل نہیں کر سکتا جیسے بعض دفعہ ہوائیں کشتیوں کی مخالف سمت میں چلتی ہیں۔ یہی حال غازی مصطفےٰ کمال کا ہؤا کہ وہ اپنی زندگی میں اصل مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

مرحوم بڑے الوالعزم، بہادر جرنیل اور محب وطن تھے۔ ان اوصاف کے اظہار کے بعد ہم یہ کہنے سے بھی نہیں رُک سکتے کہ مرحوم کو دین و مذہب سے دلچسپی نہ تھی۔ انہوں نے عورتوں کو حکماً بے نقاب کرایا۔ عربی رسم الخط کی بجائے اپنے ملک میں لاطینی رسم الخط جاری کیا۔ یورپ کے تمدن کو ہر طرح ترقی دی۔ ہم ان کے انتقال کے صدمے کے باعث اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔ بلکہ اس کی بجائے خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی غلطیاں معاف کرے۔

عیدگاہ اہل حدیث امرتسر میں احناف اور اہل حدیث نے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا۔ اور مولوی عبد اللہ ثانی ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب نے امامت کرائی۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

## فلسطین کی تقسیم

### مشابہ تثلیث

دنیائے اسلام میں دوسرا اندوہناک واقعہ فلسطین کی تقسیم کا معاملہ ہے جو مسلمانان دنیا کے دلوں میں ناسور کا سا زخم بن رہا ہے۔ آج کل فلسطین کی حالت یہ ہے کہ عرب بے دریغ مارے جاتے ہیں مارشل لا جاری ہے کئی گاؤں تباہ و برباد ہو چکے ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ عرب بھی نچلے نہیں بیٹھے پنجاب میں ایک حکائت مشہور ہے کہ ایک ماہر فن کے شاگرد نے پوچھا کہ استاد! بگلے کا شکار کیسے کیا جائے استاد نے کہا کہ اس کے سر پر موم رکھ دی جائے اور یہ پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑیگی۔ جس سے اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ اُڑ نہیں سکیگا اس وقت اس کو آسانی سے شکار کیا جا سکتا ہے۔

برطانوی حکومت کا یہی طریقہ ہے کہ وہ ماہر فن کی طرح کام کرتی ہے۔ واقعات سب اسکے سامنے ہیں مگر وہ فلسطین میں کمیشن پر کمیشن بھیج رہی ہے۔ ہندوستان کے ساتھ بھی یہی ہؤا۔ کئی ایک گول میز کانفرنسیں ہوئیں۔ فلسطین کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال جولائی میں حکومت نے ایک کمیشن بھیجا تھا جس نے تقسیم فلسطین کی تجویز پیش کی مگر عربوں نے اس کا بائیکاٹ کیا اور تقسیم کے خلاف پورے زور سے آواز اٹھائی۔ آخر حکومت نے مزید غور و خوض کے لئے امسال مارچ میں ایک اور کمیشن بھیجا۔ فلسطینی عربوں نے اسے بھی (غیر مفید جان کر) مکمل بائیکاٹ کیا چنانچہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ کوئی عرب کمیشن کے سامنے پیش نہیں ہؤا۔ یہ دوسرا کمیشن کوئی متفقہ رپورٹ پیش نہیں کر سکا۔ تاہم ممبروں کی اکثریت نے جو سفارشات کی ہیں حکومت برطانیہ نے انہیں غیر تسلی بخش جان کر اعلان کیا ہے کہ عنقریب لندن میں ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ جس میں فلسطین کے عرب، یہودی اور عراق وغیرہ کے نمائندے شریک ہونگے مگر اعراب فلسطین کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ جن لوگوں نے فلسطینی ہنگامے میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا ہے انکو گول میز میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے فلسطین کے مفتی اعظم کو خارج کیا گیا ہے اُدھر فلسطین کے عربوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مفتی صاحب کی اجازت کے بغیر کوئی عرب گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کرے۔

کہتے ہیں علم تاریخ علل و اسباب بتانے میں معلم اول ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناقص علم کے مطابق تاریخ کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ ایک مثال تقسیم بنگال کی ہے۔ جب انگریزی حکومت نے بنگال کو

(۵۵)

ahmadimuslim.de

دو جداگانہ صوبوں میں تقسیم کر دیا تو بنگالیوں نے اس تقسیم کے خلاف آواز اٹھائی۔ مگر حکومت انکار پر مصر رہی کہ یہ تقسیم منسوخ نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ قادیانی نبی نے بھی گورنمنٹ کی تائید میں اعلان کر دیا کہ تقسیم بنگال ہرگز منسوخ نہ ہوگی۔ مگر بنگالیوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ حتیٰ کہ کامیاب ہو گئے۔ جب جارج پنجم آنجہانی دہلی دربار میں تشریف لائے تو آپ نے خود تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان کیا۔

**دوسری مثال** آئرلینڈ کی ہے۔ جس کا حال بالکل فلسطین کے مشابہ تھا۔ وہاں پر بھی سختی پر سختی ہوتی رہی مگر وہ لوگ آزادی کی جدوجہد میں برابر لگے رہے۔ آخرکار حکومت برطانیہ نے آئرش لوگوں کے مطالبات منظور کر کے آئرلینڈ کو آزاد کر دیا۔ جو آج فری سٹیٹس کے نام سے مشہور ہے۔

ان تاریخی واقعات کی روشنی میں فلسطین کا مستقبل بھی ہمیں روشن نظر آتا ہے۔ گو موجودہ وقت میں ان کو سخت تکلیف ہے۔ چونکہ وہ لوگ عرب ہیں۔ اس لئے عربی زبان کے اس شعر کا مطلب بخوبی جانتے ہیں[۱]

اذا اشتدت بك البلوىٰ
ففكر في الم نشرح
فعسر بين يسرين
اذا فكرته فافرح

## "خادم کعبہ"

"اہلحدیث" مورخہ ۲۴۔ نومبر میں "خادم کعبہ" کی نزاع کی انتہا یہاں تک پہنچی تھی جو میں نے لکھا تھا کہ وہ اپنے نامزد کردہ منصفوں سے دریافت کر کے مجھے اطلاع بھیجے۔ خادم نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۸/۱۱ میں اس بات کا انکار نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیش کردہ منصفوں سے دریافت کر چکا ہوگا اب وہ صرف ایک بات کی بار بار رٹ لگاتا ہے کہ کھلے میدان میں آجاؤ، گول باغ میں آجاؤ، فلاں میدان میں آجاؤ۔ مگر ہماری پیش کردہ بات نہ وہ نقل کرتا ہے نہ جواب دیتا ہے۔ سنو! چونکہ اس گفتگو کے لئے تین اشخاص بطور منصف ہونگے اس لئے انکی حاضری ضروری ہے۔ لہٰذا ان تینوں کا متفقہ حکمنامہ میرے نام بھجواؤ کہ فلاں تاریخ اتنے بجے فلاں مقام پر آجاؤ تاکہ فریقین کے بیانات سن کر فیصلہ کیا جائے۔ میں ان کے مقرر کردہ مقام پر پہنچ جاؤنگا۔ انشاءاللہ

ناظرین! یہ ایسا انصاف کا راستہ ہے جس سے کوئی شخص انکار نہ کریگا۔ دیکھیں "خادم کعبہ" اس سیدھی بات کی بابت کیا کہتا ہے۔

ہاں "خادم کعبہ" تو رپورٹ جج کمیٹی کی بابت فیصلہ چاہتا ہے مگر میں اس کے علاوہ اس کا ہر ایک افترا اور اتہام پیش کرونگا۔

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

## پنجاب میں چمڑے کی صنعت کی گنجائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہندوستان ہر سال غیر ممالک سے ۶۵ لاکھ روپے کا چرمی سامان منگواتا ہے۔ اور پنجاب چمڑے کی چیزوں پر اپنی آبادی کے لحاظ سے دیگر صوبجات کے مقابلہ میں فی کس نسبتہً زیادہ روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اگر پنجاب میں چمڑے کا سامان تیار کیا جائے تو معمولی سی کوشش سے غیر ملکی مال کی مانگ ایک بڑی حد تک کم ہو جائیگی۔

پنجاب میں چمڑے کی صنعت و حرفت کی گنجائش کے متعلق سرکاری تحقیق سے یہ امور واضح ہوتے ہیں۔

درمیانے درجہ اور امیر طبقہ کے لوگ اب چمڑے کے سامان کو عیش و عشرت کے سامان میں شمار نہیں کرتے اور یہ بات واضح ہے کہ لوگ چرمی اشیاء کو دیگر اشیاء کے استعمال پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ لوگ ضرورت اور آرائش کیلئے اب چمڑے کے استعمال سے واقف ہو چکے ہیں اور اب چمڑے کے سامان کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔

پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصوں میں صنعت و حرفت میں دلچسپی لینے والے لوگوں اور چھوٹے سرمایہ داروں نے عام لوگوں کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے کافی سرگرمی کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے اعلیٰ قسم کے جوتے اور چمڑے کا دیگر سامان تیار کرنے کے لئے اچھے کارخانے قائم کر دئیے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ ہر سال لاکھوں روپے کا سامان تیار کر لیتے ہیں لیکن اس سے ملک کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ اور چمڑے کی چیزیں بہت زیادہ مقدار میں دیگر ممالک سے منگائی جاتی ہیں۔ ان کارخانوں کے علاوہ پنجاب میں بہت غریب اور ان پڑھ کاریگر رہتے ہیں جو معمولی قسم کے بوٹ، بکس اور دیگر چیزیں تیار کرتے ہیں۔ یہ چیزیں ہاتھوں سے اور بھدے طریقہ سے بنائی جاتی ہیں۔ اور چونکہ ان پر کافی محنت نہیں کی جاتی اس لئے وہ شکل و صورت میں بھی بھدی ہوتی ہیں کاریگروں کو منڈیوں کی ضروریات کا علم نہیں ہوتا اور وہ تبدیل شدہ فیشن کے مطابق سامان تیار نہیں کر سکتے۔ ان وجوہ سے مقامی خرید و فروخت کے باوجود چمڑے کی صنعت و حرفت کو فروغ نہیں ہو سکتا۔

پنجاب گورنمنٹ نے روزگار کا نیا وسیلہ بہم پہنچانے اور چمڑے کی مصنوعات کے لئے ٹریننگ (تربیت) دینے کی غرض سے حال ہی میں قصور میں چمڑے کی صنعت و حرفت کے لئے ایک سکول جاری کیا ہے۔ جہاں جدید معیار کے مطابق تعلیم یافتہ لوگوں اور کاریگروں کو کتابی اور عملی تعلیم دی جائیگی۔ تعلیمی نصاب کی میعاد تین سال ہوگی۔

**پنجاب طبی کانفرنس** کی ہفت سالہ رپورٹ ماہ نومبر میں مرتب ہو جائیگی جس میں علاوہ رپورٹ کانفرنس کے اطباء کرام کے حالات مطب، مجربات شائع ہونگے۔ آپ سے بھی التماس ہے کہ آپ پہلی فرصت میں اپنے خاص دو تین مجربات خاص قلمبند کر کے بھیجیں جن کی ترتیب مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہو۔ (۱) اسم گرامی معہ اسم ...

[۱] جب تمہیں تکلیف پہنچے تو سورہ الم نشرح پر غور کرو کہ اس میں ایک سختی کے ساتھ دو آسانیاں بیان کی گئی ہیں اس پر غور کر کے تم خوش ہو جاؤ گے۔

# شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ دہلی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | [illegible] | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | [illegible] |
| زاد المعاد۔ ابن قیم سفید | [illegible] | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | [illegible] |
| ترغیب وترہیب سفید کاغذ | [illegible] | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | [illegible] |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں | | ملا علی مصری | [illegible] |
| قیمت فی حصہ | [illegible] | تفسیر فتح القدیر شوکانی | [illegible] |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

**منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار جامع مسجد دہلی۔**

# ایک بہترین نئی ایجاد۔ دو اکسیروں کا بینظیر مجموعہ

## پہنا سیا نمبر ۱ اور ۲

## یعنی صرف دو ہی اکسیروں سے جملہ امراض کا مکمل علاج

خدا شاہد ہے کہ ان اکسیروں کے ذریعے آجتک مختلف امراض کے لاکھوں مریض شفا پاچکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ اکسیریں ہوں انکو پھر اور کسی نسخوں کا تردد نہیں کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ اکسیریں ہوں انکو حتی الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ اکسیریں امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے ترکیب دیکر سفوف اور گولیوں کی شکل میں ان اشخاص کے لئے طیار کی گئی ہیں جو اکثر سفر یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں طبیب و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں۔ یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویات تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے۔ کیونکہ اکثر طبابت پیشہ اصحاب اب انہی اکسیروں سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاسوں کمارہے ہیں۔ خواہ کوئی بھی مرض ہو ان ہر دو اکسیروں کو بغیر کسی علامات اور تشخیص کے دو دو گھنٹے پر یکے با دیگرے یعنی صبح سے شام تک دونوں اکسیروں میں سے تین تین خوراکیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ نوٹ :۔ سفوف اور گولیوں کے فوائد میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مقدار خوراک :۔ سفوف کی ایک یا دو رتیاں اور ایک یا دو گولیاں ہیں۔

قیمت :۔ فی ہر دو شیشیاں عمدہ فی ایک ایک اونس سفوف یا گولیاں مع محصولڈاک وغیرہ مبلغ [illegible]

پتہ :۔ ڈاکٹر ایس۔ اے۔ ماجد۔ مقام وڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

Dr. S. A. Majid. P.O. Muner (Dt. Patna)

# رسالہ اہل الذکر بصورت ہفتہ وار

کی صرف دو سو خریدار فراہم ہونے پر اشاعت شروع ہو جائے گی۔ سالانہ قیمت چار روپیہ۔ مگر پہلے دو سو اصحاب جن کی درخواستیں قبل از اشاعت موصول ہوں۔ صرف تین روپے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا وی پی کرنے کی اجازت دیں۔ مگر اس طرح ۵ زائد خرچ ہونگے۔

پتہ :۔ مولوی محمد یوسف۔ دفتر اہل الذکر فیض آباد یوپی

# سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا، غبار۔ ڈھلک۔ خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بینظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں فی شیشی [illegible]

پتہ :۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

# ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور ومعروف اسپیشل عطر ہزارہ وعطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ [illegible]۔ فی تولہ [illegible]۔

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے فہرست مفت طلب فرمائیے۔

**فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم**
**تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی**

# بے روزگاروں کے لئے

کتاب "استاد روزگار" میں انسانی زندگی میں عام استعمال ہونے والی چیزوں کے بنانے کی ترکیبیں اور اکثر جدید مصنوعات کے نسخہ جات بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۸ ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

نمبر مقدمہ [illegible] - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسنکہ غزانا ولد وزیر ذات راجپوت سکنہ مرال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

---

نمبر مقدمہ ۵۶۱ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسنکہ ناظر ولد کیسون ذات دعوبا سکنہ شاہ پور چھوڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

---

# رعایتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

٣

## تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب واذا قری القرآن کے گیارہ جواب۔ واذا قرا فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب من کان لہ امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔

ازیکم رمضان تا ۱۵۔ شوال ۱۳۵۴ھ حصہ اول عہ کے بجائے ۱۲ر پر اور حصہ دوم عہ کی بجائے عہ پر روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارکپور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

---

نمبر مقدمہ ۵۸۱ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسنکہ لال دین ولد جھیتا ذات گوجر سکنہ رنگڑ تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

---

نمبر مقدمہ ۵۸۸ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسنکہ جلال دین ولد جیوا ذات گوجر سکنہ اکومنڈا تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

---

شائقین و تجار کو خوشخبری

# رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر مصری۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ حنا ہیجانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ عہ۔ للعہ۔ عہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔ فوٹ:- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپاریانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی۔

---

# ثنائی برقی پریس امرتسر

پریس ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگدار چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا اور حسب وعدہ کیا جاتا ہے۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کرکے دیکھیں۔

پتہ:- منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

---

# طلائے اعظم

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔ قیمت ۶ر۔ محصول ڈاک ۸ر۔ المشتہر:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

## وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ ۱۴/۲

اور جب اکیلے ہوتے ہیں طرف سرداروں اپنے کے کہتے ہیں تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہیں سوائے اس کے نہیں ہم

ف یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی سے دین اسلام روشن کیا اور خلق نے اس میں راہ پائی اور

**قرآن مجید نمبر ۱۴/۲** خوشخط ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور حاشیہ پر فوائد موضح القرآن مولانا شاہ عبدالقادر صاحب درج کئے ہیں۔ اس کا طول و عرض ۱۱×۷ انچ ہے۔ ہر صفحہ کی سطریں خوشنما رنگ ہے جس کی وجہ سے نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کے واسطے نہایت موزوں ہے۔ سفید کاغذ پر چھپا ہے۔ کاغذ سفید دبیز۔ ہدیہ مجلد تین روپے (۳) محصول ڈاک ۱۰/

ایک بھی غلطی نکالنے پر تیس روپے انعام

# دہلی کا سب سے بہتر صحت نما ۲۷ مہری قرآن شریف

۵۰ عالموں کی ایک جماعت کا صحت کیا ہوا۔ جن کی آخر میں مہریں لگی ہوئی ہیں۔ نہایت صحیح بہت سستا اور معہ مقدمہ ترغیب القرآن و اختلاف قرأت ہے۔ صحت نما ۲۷ مہری قرآن شریف کے پڑھانے والے استادوں کے لئے آدھی محنت رہ گئی ہے بچے خوشی سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ زیر و زبر تمام اعراب قرینے سے لگے ہوئے ہیں۔ صرف قاعدہ پڑھ لینے کے بعد بچے اور عورتیں اس قرآن مجید کو آسانی سے صحیح اور جلد سے جلد پڑھ سکتے ہیں۔ ہدیہ مجلد پارچہ فی جلد ۱۰/۔ دس جلد آٹھ روپے۔ پچیس جلد انیس ۱۹ روپیہ۔ ہدیہ مجلد چرمی نفرئی کار قسم اعلیٰ فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ دس جلدیں تیرہ ۱۳ روپے۔ پچیس جلدیں اکتیس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ (محصول ڈاک ایک جلد پر گیارہ آنہ لگتے ہیں)

نوٹ:۔ جو صاحب اکٹھی پچیس جلدیں منگائینگے ان کو محصول میں بہت کفایت ہوگی۔ چونکہ بذریعہ ریل مال روانہ کیا جائیگا۔ ریل سے محصول زیادہ سے زیادہ تقریباً ۲ لگیں گے۔ ریل کے ذریعہ کوئی پارسل اس وقت تک روانہ نہیں کیا جائیگا جب تک کچھ رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہو جائے۔ نوٹ:۔ صحت نما ۲۷ مہری پورے قرآن مجید کے علیحدہ علیحدہ تین پارے بھی مجلد ہمارے یہاں ملتے ہیں۔ مجلد تیس پاروں کا ہدیہ علاوہ محصول ڈاک تین روپیہ۔

**صحت نما ۲۷ مہری معری جیبی کارڈ سائز حمائل شریف** مع اختلاف قرأۃ مقدمہ ترغیب القرآن جس میں آداب قرآن مجید۔ فضائل قرآن مجید۔ احادیث اور فضائل قرآن مجید مختصر اور قرآنی مختصر فوری مسائل قرآن مجید کی سورتوں کے تعویذات اور تعبیر خواب ترکیب فالنامہ قرآن مجید وغیرہ درج ہیں جس کی صحت ۲۷ حافظوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کی ہے۔ جن کی اخیر میں مہریں اور دستخط ہیں۔ نہایت خوشخط ہے چھپائی اور لکھائی عکسی چھاپے سے بہترین قابل دید ہے۔ باوجود چھوٹی تقطیع ہونے کے خط نہایت جلی ہے۔ کمزور نظر والے اصحاب بھی مثل قرآن مجید کے تلاوت فرما سکتے ہیں۔ کاغذ سفید ولائتی نہایت مضبوط ہے جیب میں آسانی سے رکھ سکتے ہیں۔ ہدیہ رعائتی فی جلد نفرئی کار۔ جس کی جزبندی کی سلائی مضبوط ہے فی جلد ۸/ محصول ۲/۔ دو جلد حمائلوں کا محصول ۸/ تین حمائل شریف کا محصول ۱۰/ ۵ جلدوں کا محصول ۱۴/ ٹکٹ دس جلدیں جو صاحب منگائیں گے ان سے محصول ڈاک نہیں لیا جائیگا۔

**متوسط معجز نما دو ترجمہ والا قرآن مجید ۱/۲** اول ترجمہ اُردو حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا لفظی ہے۔ دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر کئی تفسیروں کا خلاصہ ہے۔ شروع میں ایک زبردست دیباچہ ہے جو نہایت ہی کارآمد چیز ہے۔ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ سائز ۶×۹ انچ۔ ہدیہ رعائتی مجلد نفرئی کار دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸)

**قرآن مجید معری ۱۴/۲** یہ معری قرآن مجید۔ جس کا طول و عرض ۱۱×۱۱ انچ ہے۔ اس قدر صاف خوشخط اور حروف علیحدہ علیحدہ نہایت صحت والا زیر زبر وغیرہ سب قاعدے سے لگے ہوئے ہیں۔ قلم اس قدر واضح ہے کہ بچے، عورتیں اور کم نظر والے بھی آسانی سے پڑھ لیتے ہیں۔ پارہ پارہ علیحدہ ہے۔ ہر منزل پر جلیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ کاغذ نہایت سفید۔ عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ ہدیہ مجلد رعائتی فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸) اور محصول ڈاک ۱۴/۔ عا کے نام سے مشہور ہے۔

**قرآن مجید دو ترجمہ والا جلی قلم ۱۴/۲** اس قرآن مجید میں دو ترجمے ہیں۔ اول ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا۔ دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا اور حاشیہ پر کئی تفاسیر کا خلاصہ ہے۔ شروع میں ایک بڑا مقدمہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور ہر پارہ نقش و نگار سے آراستہ ہے۔ صحت بھی نہایت عمدہ کی ہوئی ہے۔ ہدیہ رعائتی جلد نفرئی کار تین روپے (۳) محصول ڈاک ۱۰/

**خوشخط اور صحیح متوسط قرآن مجید لفظی ترجمہ والا** ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا۔ حاشیہ پر اُردو تفسیر موضح القرآن کا خلاصہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی حروف اتنے صاف ہیں کہ بچے بھی اور عورتیں آسانی سے تلاوت کر سکتی ہیں۔ تقطیع نہایت ہی موزوں ۶×۹ انچ ہے۔ مجلد معری کاغذ۔ قسم اعلیٰ تین روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک ۱۰/

(ہر قسم کے قرآن مجید و کتب ملنے کا پتہ)

**سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس**

دریبہ کلاں دہلی سے منگائیے۔

ahmadimuslim.de

# ہفتہ وار حمایت اسلام میں کیا ہوتا ہے؟

مسائل حاضرہ پر عالمانہ تنقید
تاریخ اسلام اور تمدنی ضروریات پر مفید مضامین،
معلومات عامہ
دنیا کی ہفت روزہ ڈائری (نہایت اچھے اور دلچسپ انداز میں)
مفید اور قومی نظمیں

نئے انتظامات کے ماتحت حمایت اسلام پہلے سے ہزار گنا بہتر ہے نمونہ کے لئے ہم کو لکھئے
اور ہمارے بیان کی صداقت کا امتحان کیجئے

سالانہ چندہ صرف تین روپے پیشگی — ممالک غیر سے چار روپے ۸ر

منیجر حمایت اسلام ۔ لاہور


بعدالت جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرانوالہ باختیارات گارڈین

نمبر مقدمہ ۲۶ سال ۱۹۳۸ء

بمقدمہ درخواست سماعیل ولد احمد قوم جٹ کھرل ساکن چھنی چوارہ تحصیل حافظ آباد ۔ سائل

بنام (۱) مسمات عالمی زوجہ سدو سکنہ بھوپے تحصیل حافظ آباد۔ (۲) مسمات ظہیری زوجہ باگیر قوم جٹ ساکن چک ۵۶ تحصیل شاہدرہ۔ (۳) مسمات دولاں زوجہ بالو جٹ ساکن چک ۹۵ سرگودھا مسئول علیہم

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں سماعیل مذکورہ بالا نے درخواست برائے تقرری گارڈین مسمات رسولاں نابالغہ عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام اور خصوصاً مسئول علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۵/۱۱/۳۸ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی کریں۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱/۳۸ جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت


## خمیرہ بادام طبوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ کھل اٹھتا ہے جو اس کے لئے موثر طاقت مردمی ... اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ زکام۔ سر کے ... چکر آنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کرنا۔ درد۔ نسیان و ہذیان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ بھر تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ:۔ منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی ۶۰

اس کے علاوہ تمام آسٹاکسٹ ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں:۔

منیجر دواخانہ مقصود و علم امرتسر پنجاب

(۶۰)

## خوشخبری رمضان شریف (۳۶)

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی حضرت اکابر علماء و حکماء و رؤساء وغیرہم جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات از جناب مولانا حافظ محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب جامع مسجد اہلحدیث کولوٹولہ کلکتہ:۔

"میں پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا آپ نے آزمائش کے لئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے استعمال سے درد موقوف ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہٰذا تیقناً عنایات کریں۔"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض، درد اعضاء۔ ہرقسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جھوگا ڈبا اطفال۔ آنت اترنا۔ درد و ورم خصیہ ... وغیرہ میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (للعہ)

پتہ:۔ منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلی پارہ ضلع ہوگلی

## تمام دنیا میں بے مثل (۶۹)

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ... اردو کا ہدیہ چار روپیہ

... دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو بے نظیر کتابوں کی قیمت ... میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور ...
حافظ محمد ایوب ...
مالکان کارخانہ ...

ہرقسم کے قرآن مجید اور حمائلیں
منگوانے کا پتہ
منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

... تاج

... تاریخ۔ اصول ایلوپیتھک ... علاج الامراض ...
... طور پر درج ہیں۔ ...
... ڈاک علاوہ ...
... کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر


ضمیمہ ذیل نمبر ۲۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء


## شرح قیمت زر

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداروں سے " ـــے

عام خریداران سے " ـــہ

" " " ششماہی ؎

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ـــہ

### اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۵ - نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعة المبارک

# عید مبارک

## خطاب بہ خدا

مرقومہ محمد جعفر صاحب سلیم پرتاب گڈھی (زیبائی)

اگر حسن حقیقی کی میسر دید ہو جائے
مرا تاریک دل آئینۂ توحید ہو جائے

جہاں تاریک سا معلوم ہوتا ہے نگاہوں کو
ترے جلوے نظر آئیں تو میری عید ہو جائے

برائے نام ہی تم وعدۂ دیدار اب کرلو
دل مایوس کو بھی عید کی امید ہو جائے

تمہارا مہرباں ہونا ہے میرے واسطے سب کچھ
جو تم چاہو تو روزِ عید میری عید ہو جائے

شعائیں تیرے جلووں کی اگر مہماں ہو جائیں
پڑے جو داغ دل میں غیرت خورشید ہو جائے

مری آنکھوں کو بھی ہے جلوہ ہائے طور کی حسرت
نگاہ شوق پر ایسا نہ ہو تنقید ہو جائے

سر محشر مجھے یہ آرزو ہی کھینچ لائی ہے
یہی ارمان ہے دل میں تمہاری دید ہو جائے

سلیم اس طور سے روداد وحشت لکھ محبت میں
کہ ہر قصہ فسانے کی ترے تمہید ہو جائے

## فہرست مضامین

نظم (عید مبارک ۔ خطاب بہ خدا) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
مسئلہ تقلید شخصی (۳) بجواب الفقیہ ۔ ص۳
مسیح قادیان ۔ خلیفہ قادیان اور حضرت مسیحؑ ۔ ص۴
قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت ۔ ص۵
فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم - ص۶
مسلمانوں کو خدائی نوٹس - - - - ص۸
اسلام اور دولت سعودیہ عربیہ - - - ص۹
فتاویٰ ص۱۳ ۔ متفرقات - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ ۔ اشتہارات - - - ص۱۷/۲۰


مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ مع اردو ترجمہ قیمت صرف ۴؍ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

# انتخاب الاخبار

**تردید افترا** — ایک اخبار میں کسی غرض فاسد کے ماتحت یہ لکھا گیا ہے کہ میں (ابوالوفاء) نے پیر جماعت علی شاہ علیپوری اور مرزا محمود احمد قادیانی کی طرح فتویٰ دیا تھا کہ ترکوں سے جنگ کرنا جائز ہے۔

یہ محض جھوٹ اور افترا ہے۔

لعن اللہ من افتری ومن افترا

— امرتسر شہر میں ۳ تا ۱۰ نومبر ۱۶۹ بچے پیدا ہوئے اور ۶۳ اموات واقع ہوئیں۔

— ادارہ معارف اسلامیہ لاہور کے سالانہ اجلاس میں جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا صدارت کے لئے سر شاہ محمد سلیمان صاحب جج فیڈرل کورٹ لاہور تشریف لا رہے ہیں۔

— نئی دہلی۔ مرکزی حکومت کو اخراجات میں کفایتی تدبیروں سے ایک کروڑ ۱۱ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی ہے۔

— لاہور۔ پنجاب اسمبلی میں مارکٹنگ بل زیر بحث ہے۔ سودھی ہرنام سنگھ نے اس بل میں ایک نئی دفعہ ایزاد کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ پنجاب میں اجناس کے نرخ مقرر کئے جائیں۔ کم و بیش فروخت کرنے والا چھ ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کا مستحق ہوگا۔

— لاہور مشہور و معروف ہندو لیڈر مہاتما ہنسراج طویل علالت کے بعد مر گئے۔

— ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر نے فیصلہ کیا ہے کہ ضلع امرتسر کے دیہاتی باشندوں سے ایکس رے کی فیس دس روپے کی بجائے پانچ روپے لی جائے۔

— پنڈت جواہر لال نہرو سفر یورپ سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔

— لندن۔ ہاؤس آف کامنز نے کثرت آراء سے فیصلہ کیا ہے کہ تجربہ کے طور پر پھانسی کی سزا پانچ سال کے لئے منسوخ کر دی جائے۔

— شنگھائی کی ایک اطلاع ہے کہ جاپانی ہوائی جہاز چین کے شہر ششی پر بمباری کر رہے ہیں۔ جن سے چالیس شہری ہلاک ہوئے ہیں۔

— ایک سراغرساں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ جرمنی کی طرف سے روس پر حملہ کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں

— لندن کی خبر ہے کہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ کرنے کے بعد جرمنی کے ایجنٹ یوگوسلاویہ پر نظر جمائے بیٹھے ہیں کیونکہ یوگوسلاویہ کے جن علاقوں میں جرمن لوگوں کی اقلیت ہے وہاں نازی زبردست پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

ناظرین اخبار اہلحدیث
کو
**عید الفطر**
**مبارک ہو**
(ادارہ)

— استنبول کی اطلاع ہے کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کو ۲۱ نومبر کو دفن کیا جائیگا۔ اس رسم کی ادائیگی کے لئے حکومت ترکی نے ۵ لاکھ روپے منظور کئے ہیں

— نائجیریا کے نوجوان گورنر نائجیریا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ نائجیریا کو کسی حالت میں بھی جرمنی کے حوالے نہ کیا جاوے۔

— لندن۔ ملک معظم جارج ششم کی پھوپھی یعنی ملکہ ناروے کا انتقال ہوگیا۔

— شاہ فاروق والیٔ مصر کے ہاں شہزادی تولد ہوئی ہے۔

— حکومت فرانس نے حبشہ پر اطالیہ کا قبضہ تسلیم کر لیا۔

— لندن۔ ۱۹ نومبر۔ لندن میں جو فلسطین کانفرنس ہو رہی ہے۔ چونکہ اس میں فلسطین کے مفتی اعظم کو مدعو نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس کی کامیابی کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی۔

— بیروت۔ ۲۰ نومبر۔ نمائندہ "امرت بازار پتریکا" سے ایک ملاقات کے دوران میں فلسطین کے مفتی اعظم نے گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز اور فلسطین کی سکیم مسترد کئے جانے کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے کہا کہ یہودی اور عربوں کی کانفرنس تلخی کو کم کرنے کا موجب ہوگی۔ لیکن عرب نمائندے آزادانہ طور پر منتخب ہونے چاہئیں۔ کیونکہ کوئی خاص عرب لیڈر اس بغاوت کے لئے ذمہ دار نہیں ہے۔

— برلن ۱۹ نومبر۔ حکومت جرمنی نے اپنے سفیر ہرڈیکوف کو حال ہی میں امریکہ سے واپس بلا لیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ افواہ عام پھیلی ہوئی ہے کہ سفیر مذکور واپس امریکہ نہ جائے گا۔

— لندن ۱۹۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو پھر کیبنٹ میں لیا جارہا ہے۔ آپ کو وزیر نوآبادیات کی اسامی پیش کی گئی ہے۔

— پنجاب میں امسال بارش بہت کم ہوئی ہے کسان ہر روز آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ ناظرین بارش کے لئے بخلوص دل دعا کریں۔

## آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے اور یکم دسمبر تک وصول نہ ہوگی یا ان کی طرف سے انکار یا مہلت کی اطلاع نہ پہنچے گی۔ ان کے نام **آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔**

ناظرین نوٹ کرلیں۔

**مہلت یافتگاں** کی طرف سے قیمت بذریعہ منی آرڈر ہی وصول ہونی چاہئے۔ ورنہ ۲ دسمبر کا پرچہ ان کے نام نہیں بھیجا جائے گا۔

(منیجر اہلحدیث)

فاتح مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی سوانح (۴۲) حیات۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmedimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# اہلحدیث

یکم شوال المکرم ۱۳۵۷ھ


# مسئلہ تقلید شخصی

## بجواب "الفقیہ" امرتسر

(۳)

ناظرین گذشتہ دو نمبروں کو ملحوظ رکھ کر تیسرا نمبر بھی بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس مضمون میں ہمارے معزز مخاطب نے تقلید کو ثابت کرنے کے لئے انتہائی زور لگایا ہے۔ رہا یہ سوال کہ وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے ہیں یا نہیں۔ ایک الگ بات ہے۔ ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر ۔ مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

مولوی محمد شریف صاحب مقلد کے مضمون کا باقی حصہ درج ذیل ہے:-

"اسی طرح حنفیہ شافعیہ کا اختلاف ہے۔ اور وہ دونوں حق پر ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک نماز ایک مذہب پر پڑھے۔ دوسری دوسرے مذہب پر۔ یہ ہرگز جائز نہیں[۱۵]۔ یہ تو دین میں ایک کھیل ہے۔ عاقل بالغ کو چاہیئے کہ سوچ سمجھ کر جس مذہب کو اعلیٰ وافضل سمجھے[۱۶] اُسے اختیار کرے۔ پھر اُسی پر ہمیشہ عامل رہے البتہ اگر ایک مذہب اختیار کر لینے کے بعد اُسے دوسرا مذہب افضل و اعلیٰ ثابت ہو تو ہمیشہ کے لئے دوسرے مذہب پر ہو جائے[۱۷]۔ یہ نہیں کہ ایک مسئلہ ایک مذہب کا

[۱۵] ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ہمارے مخاطب مسئلہ تقلید شخصی میں اپنے سلف کے اقوال کو بھول جاتے ہیں۔ خدا جانے ان کو اپنے مخالف سمجھتے ہیں یا ان سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مسئلہ تقلید شخصی جیسا ضروری حکم (جو حد فاصل ہے دو فرقوں کے درمیان) اور ثبوت اس کا زبانی۔ ایں چہ بوالعجبی است۔

اب میں مولوی صاحب کے برخلاف ایک معتبر حوالہ پیش کرتا ہوں جو یہ ہے:-

لہ ان یصلی یوما علی مذھب و اراد ان یصلی یوما آخر علی غیرہ فلا یمنع منه.

(رد المحتار مصری جلد اول ص۵۳)

یعنی کوئی شخص ایک دن حنفی بن کر نماز پڑھے اور دوسرے دن شافعی بن کر (علی القیاس تیسرے دن مالکی بن کر) تو اسے روکا نہ جائے بتائیے یہ فتویٰ آپ کے اس قول کے خلاف ہے یا نہیں؟

**مولانا!** مسئلہ تقلید یا کوئی اور اختلافی مسئلہ لکھتے ہوئے یہ خیال دل سے نکال دیا کرو کہ علمائے اہل حدیث کتب فقہ سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے آپ جو چاہیں کہہ جائیں۔

**واقعہ عجیب** مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی (المعروف میاں صاحب) قدس اللہ سرہٗ جب حج کو تشریف لے گئے تو مخالفین نے حاکم وقت کے پاس شکایت کی کہ یہ شخص کتب فقہ کی توہین کیا کرتا ہے۔ آپ نے جواب میں حاکم وقت کو فرمایا میں خود کتب فقہ پڑھاتا ہوں۔ ہدایہ وغیرہ کے چند مشکل مقامات بتاتا ہوں آپ فقہائے شہر کو بلائیں میں ان کے سامنے یہ مقامات پیش کر کے حل کراؤنگا۔ مکہ شریف کا حاکم چونکہ حقیقت سمجھ گیا تھا اس لئے اس نے یہ مقابلہ تو نہ کرایا مگر میاں صاحب کو بعزت احترام رخصت کر کے بحفاظت تمام مدینہ شریف تک پہنچا دیا۔ (جزاہ اللہ!)

**اعلان عام** آج جتنے مسائل شرکیہ بدعیہ جماعت اہل حدیث اور بریلوی احناف میں مختلف فیہ بن رہے ہیں

اور دوسرا مسئلہ دوسرے مذہب کا۔ اس طرح تو ایک پانچواں مذہب پیدا ہو جائیگا۔ جس پر سلف صالحین میں سے کوئی نہ ملیگا۔ مثلاً امام صاحب کا مذہب ہے کہ قے یا خون یا نکسیر جاری ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص نے وضو کیا۔ پھر خون نکلا یا نکسیر جاری ہوئی۔ اُس نے مذہب شافعی رحمہ اللہ کے مطابق دوبارہ وضو نہیں کیا۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک قے اور نکسیر اور خون نکلنا نواقض وضو سے نہیں۔ پھر اس نے نماز پڑھی۔ اس میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ تو یہ نماز کسی مذہب میں نہ ہوئی۔ شافعیہ کے نزدیک اس لئے کہ اس نے فاتحہ خلف الامام نہیں پڑھا۔ اور حنفیہ کے نزدیک اس لئے نہیں کہ اس کا وضو نہیں۔ تو لامحالہ ایک مذہب کا اختیار لازم ہوگا۔ اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص وضو کر کے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اور اس لئے کہ امام صاحب کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ دوبارہ وضو نہیں کرتا۔ پھر نماز پڑھتا ہے۔ اس میں فاتحہ خلف الامام پڑھتا ہے۔ تو یہ نماز بھی دونوں مذہبوں میں نہ ہوئی۔ حنفیہ کے نزدیک اس لئے کہ فاتحہ خلف الامام اُن کے نزدیک مکروہ تحریمہ ہے اور شافعیہ کے نزدیک اس لئے کہ وہ بے وضو ہے۔ تو لازم ہوا کہ ایک ہی مذہب اختیار کرے؟

(الفقیہ امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء) (باقی)

## قادیانی مشن

# مسیح قادیان۔ خلیفہ قادیان

## اور

# حضرت مسیح علیہ السلام

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو "الفضل" ۱۱۔ نومبر میں شائع ہوا ہے۔ اِدھر اُدھر کی چند باتیں کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عقیدے کا اظہار کیا ہے :- سابق انبیاء علیہم السلام کی تباعت کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کیا

---

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ فقہ حنفیہ اور اصول فقہ حنفیہ کے پیش نظر اہل حدیث کی جانب غالب ہے۔ جسے انکار ہو وہ آزمالے اور سن رکھے ؎

انا سلمتہ ابن الاکوع + الیوم یوم الرضع

(الحدیث)

**سوال ۱۷** مقلد کو کسی امام کی فضیلت کا علم کیونکر ہو سکتا ہے جس حال میں کہ وہ مقلد ہے۔ اس بیچارے کی حیثیت تو ایسی ہے جسے ہم اپنے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے۔ البتہ آپ کی اجازت سے صاحب مسلم الثبوت کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں جو اصول فقہ کے بڑے مستند عالم ہیں۔ آپ اجماع کی بحث میں فرماتے ہیں :-

لا عبرۃ للکافر والمقلد (فی الاجماع)

یعنی مسئلہ اجماع میں کافر اور مقلد کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں۔

پھر ایسا بے حیثیت شخص کسی عالم یا امام کو افضل سمجھے تو اس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ آپ کی مزید تشفی کیلئے ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے الفاظ میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

المقلد کالاعمیٰ۔ (اعلام)

اس کا ترجمہ آپ خود ہی کر لیجئے۔ ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس امر میں سخت متحیر ہیں کہ مقلد اپنے امام کو کیسے افضل سمجھ سکتا ہے جبکہ اسمیں شناخت کی لیاقت ہی نہیں ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔ (الحدیث)

**سوال ۱۸** آپ نے اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں دی میں آپ کو ایک عظیم واقعہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ حنفی مذہب کے رکن اعلیٰ امام ابو یوسف حمام سے غسل کر کے نکلے تو اطلاع ملی کہ حمام سے مُردہ چوہا نکلا ہے حنفی مذہب کے مطابق یہ غسل جائز نہ تھا۔ آپ نے کمال فراخدلی سے فرمایا۔ آج ہم امام مدینہ کے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ امام مدینہ (امام مالک کے مذہب کی رو سے یہ پانی ناپاک نہ تھا) بتائیے اس غسل کے بعد جو نمازیں امام ابو یوسف نے پڑھی ہونگی وہ جائز ہوئیں یا نہیں

**مولانا!** میدان مناظرہ میں ایسی کچی باتیں کرنا آپ جیسے بالغوں کا کام نہیں ؎

سنبھل کے رکھیو قدم میکدہ میں شیخ صاحب!
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

آپ کے مخاطب اہل حدیث یا بالفاظ دیگر غیر مقلد ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک معین شخص کی تقلید فرض واجب نہیں ہے۔ ساتھ ہی آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ آپ کے مخاطبوں کا اعتقاد استدلال کے متعلق یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

ایسے گروہ کے سامنے اگر آپ ایسی بے سروپا باتیں کرینگے جیسے اس مضمون میں کی ہیں تو آپ ان کے منہ سے یہ شعر سنیں گے ؎

گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ!
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

(الحدیث)

**سوال ۱۹** ایک ہی مذہب اختیار کرے۔ کیا قرآن کے حکم سے یا حدیث کے حکم سے یا کسی امام کے حکم سے یا محض آپ کے فرمانے سے۔ قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ میں تو آپ کے اس فتوے کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ آپ زبانی لسانی ضرور یہ نصیحت کر سکتے ہیں۔ سو اس کے جواب میں یہ شعر عرض ہے ؎

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ لپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

(الحدیث) (باقی)

اہلحدیث کا مذہب - از مولانا ثناء اللہ صاحب (۴۴)

دنیا میں کوئی بھی نبی ایسا گزرا ہے جو ناکام ہوا ہو۔ تاریخ سے کوئی ایک نبی بھی ایسا ثابت نہیں کیا جا سکتا جو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا۔ دعویٰ نبوت کرنے کے بعد ناکام وہی رہا ہوگا جس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہو۔ سچا دعویٰ نبوت کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوا۔"

(الفضل ۱۱- نومبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** اس کے مقابلہ میں مسیح قادیان کا کلام بھی قابل ذکر ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجے کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔" (ازالہ اوہام طبع اول ص ۳۱۰-۳۱۱)

**ناظرین!** باپ کی عبارت کے ساتھ بیٹے کی عبارت کو سامنے رکھ کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح روح اللہ وجیہًا فی الدنیا والآخرۃ ان دونوں (باپ بیٹا) کے نزدیک (معاذ اللہ) جھوٹے نبی تھے۔ یہ ہے اس طائفہ غالیہ کا عقیدہ۔

ہم اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے جس کی شہادت قرآن مجید دیتا ہے کہ مومن مسلمان وہی ہے جو کل انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرے۔ مگر ان دونوں (باپ بیٹے) کا عقیدہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں ثابت ہوتا ہے وہ اکیلا ہی قائل کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ خدا جانے حضرت مسیحؑ سے ان کو کیا رقابت ہے کہ جب بولیں گے صراحۃً یا مفہوم کی صورت میں ان کے خلاف ہی بولیں گے۔ چنانچہ بڑے میاں کا یہ شعر دافع البلاء میں مرقوم ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

---

**فتح ربانی۔ حیات مسیح پر مباحثہ۔ مابین مولانا ثناء اللہ و حیدرآبادی مناظر قیمت ... پتہ: اہلحدیث امرتسر**

# قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت

(نوشتہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

قادیانی اصحاب کا قدیمی شیوہ ہے کہ وہ ہزارہا انسانوں کی موجودگی میں چاروں شانے چت گرنے کے باوجود اٹھ کر یہی کہتے ہیں کہ

"ہمارا گرنا کیا معنے کشتی ہی نہیں ہوئی۔"

اور اگر چاروں طرف کی لعنت و ملامت سے مرعوب و شرمندہ ہو کر اقرار بھی کریں گے تو فتح اپنی ہی ظاہر کریں گے ان کے اعلیٰ حضرت بھی تمام عمر اسی روش پر گامزن رہے کوئی ایک دو نہیں دس بیس بار چھوڑ ہزار دفعہ مرزا جی کی کسی بات کی مکمل و مدلل، معقول و مسکت تردید کر دی گئی مرزا صاحب بار بار اپنی اسی دلیل کو دہراتے جاتے تھے وہ بھی اس شان میں کہ

"آج تک ہماری اس بات کو رد کرنے کی کسی کو جرأت ہی نہیں پڑی۔"

"اہلحدیث" کے ناظرین پر واضح ہے کہ قادیان سے جب کبھی مقابلہ جوئی کی صدا بلند ہوئی "اہلحدیث" نے فوراً سے پہلے لبیک کہا۔ مگر خدا جانے اہلحدیث کی آواز میں کونسا کذب سوز جادو بھرا ہے کہ اس کے بلند ہوتے ہی قادیانی گروہ اموات غیر احیاء کا بھوپ بھر لیتا ہے۔

منجملہ بیسیوں امور متنازعہ کے تفسیر نویسی کے معاملہ کو ہی دیکھ لیجئے۔ قادیان سے ہر سال دو سال بعد علماء اسلام کے نام تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج شائع ہوتا ہے۔ مگر جب ادھر سے آمادگی کا اعلان سنتے ہیں وہیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر عمل کرتے ہوئے یجعلون اصابعھم فی آذانھم کا مصداق بن جاتے ہیں۔ چھ سات ماہ بعد پھر ھل من مبارز کے نعرے لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

## گزشتہ واقعات کا مختصر نقشہ ۱۹۲۵ء۔

قادیانی اخبار "الفضل" نے اعلان کیا کہ کوئی ہے جو ہمارے خلیفہ کے بالمقابل تفسیر نویسی کے جوہر دکھا سکے؟ اس کے جواب میں ادھر سے جب آمادگی کا اظہار ہوا تو قادیانی صاحبان ... جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔

اس کے بعد ۱۹۳۱ء میں بولے۔ اور ہزاروں کے مجمع میں بہزار فخر و مباہات بڑی آن بان کے ساتھ بولے (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۱۵)

مولانا فاتح قادیان نے اس کے جواب میں بلا کسی بے جا تعلی کے سادہ الفاظ میں شریفانہ نوٹ لکھا کہ

"پہلے بھی خلیفہ قادیان نے (کئی دفعہ) چیلنج دیا اور (ہر بار) ہم نے لکھا کہ (بسم اللہ تشریف لائیے) بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جواب میں (قادیانیوں کی طرف سے) آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے گزشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔ سادہ قرآن، کاغذ، قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔" (اہلحدیث ۲۲ مئی ۱۹۳۱ء)

میاں محمود احمد صاحب نے اس پر یہ جواب لکھا کہ

"میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں۔ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔"

ناظرین غور فرمائیں۔ جو شخص علوم عربیہ سے کورا ہوگا وہ قرآن پاک کی تفسیر کیا خاک کریگا۔ ہاں اپنے والد صاحب کی طرح الحمد للہ بمعنی غلام احمد مالک یوم الدین بمعنے قادیانی خلافت کا دعانہ بنا دے تو ہو سکتا ہے۔ سائیں بلھے شاہ نے سچ فرمایا ہے:۔

"باہجوں علموں کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو۔"

اس کے علاوہ خلیفہ صاحب نے اپنے دیگر مضامین میں جو گل کھلائے وہ ان کی علمیت کا واضح ثبوت ہیں چنانچہ انہوں نے لکھا:۔

---

۱ الفضل ۳۱- جنوری ۱۹۳۱ء

۲ الفضل ۲۴- مارچ ۱۹۳۱ء

ahmadimuslim.de

اوّل تو میں تفسیر اُردو زبان میں کروں گا۔ عربی دانی کا میرا دعویٰ نہیں۔ دوم عربی اور اُردو تفاسیر میدان مقابلہ میں اپنے پاس رکھ کر تفسیر لکھونگا۔ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا اس پر مزید یہ کہ تفسیر بھی وہ کرونگا جو میرے ابا جان اپنی کتابوں میں درج کر گئے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں لکھونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مولانا مدظلہ نے لکھا کہ میاں عقل سے بات کرو۔ تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہو اور بوقت مقابلہ اپنے باوا صاحب کی تحریفات (دمشق بمعنے قادیان وغیرہ) کے ناقل کی حیثیت اختیار کرتے ہو۔ گستاخی معاف "والد کی تفسیر کو اپنی بتانا آریوں کے مشہور مسئلہ کے مشابہ ہے"

سنو صاحب! اگر تمہیں علوم قرآنیہ سے ذرہ بھر بھی مس ہے تو باتیں بنا کر وقت ضائع نہ کرو۔ میں تمہیں ہر طرح کی سہولت دینے کو تیار ہوں۔ تم کہتے ہو میں عربی کا بڑا عالم نہیں ہوں۔ چلو تمہیں اجازت ہے کہ اُردو ہی میں لکھ لینا۔ تم تفسیرات ساتھ رکھنا چاہتے ہو۔ جاؤ رکھ لینا۔ کلید قرآن رکھنے کی بھی اجازت ہے اور ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے

(مرقع قادیانی بابت جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۲۲)

اس تحریر کے بعد قادیانیوں پر کچھ ایسی اوس پڑی کہ گذشتہ سات سال بالکل امن و امان سے گزر گئے ہم قادیانی بزرگوں کی اس خلاف معمول خاموشی کو انکی شرافت اور عادت پر محمول کر کے اندازہ لگا بیٹھے تھے کہ اب قادیانی اصحاب راہ راست پر آتے جا رہے ہیں مگر ناگہاں اخبار الفضل یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کے ایک مضمون نے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ آہ ؎

رہا ہے زمانہ مثال مرنے عیسو
کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ناظرین۔ سابقہ واقعات کو ملحوظ رکھ کر قادیانی الفاظ پڑھیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ

"آپ (خلیفہ قادیان) نے بارہا غیر احمدی علماء اور غیر مبائعین (لاہوری احمدیوں) کو چیلنج دیا ہے کہ ...... آؤ میرے مقابلہ میں کسی سورت یا رکوع یا آیت کی تفسیر لکھو۔ مگر کوئی ان میں سے مقابلہ کے لئے نہ اٹھا"

ناظرین ان سطور کو پڑھ کر قادیانی ادا کی داد دیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہی سچ فرمایا ہے:۔

"جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے" (اعجاز احمدی ص)

مرزائیو! ان چالوں سے کب تک اپنے ہمنواؤں کو اندھیرے میں رکھ سکو گے۔ سنو! وہ دن دُور نہیں جبکہ حسب فرمان الٰہی یوم تبلی السرائر جھوٹ بولنے والوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔ فاتقوا اللہ۔ ثم اتقوا اللہ۔

بالآخر مجھے حضرت مولانا فاتح قادیان کی ذات بابرکات سے پوری امید ہے کہ آپ اب کی دفعہ بھی مثل سابق قادیانی غلط بیانیوں کو طشت ازبام کرنے کے لئے قادیانی چیلنج کی کھلے الفاظ میں منظوری دیتے ہوئے خلیفہ قادیان کو میدان میں نکلنے کے لئے مجبور کر دیجئے۔ واللہ الموفق۔

**مدیر** | بے شک بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں ؎

یہیں میداں ہیں یہیں چوگاں ہیں یہیں گو ہے

# فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

## قرآن و حدیث کی روشنی میں

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

(۲)

گذشتہ ہفتے اس مضمون کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں۔ سیالکوٹ سے بریلوی احناف کا ایک رسالہ شائع ہوتا ہے جس میں امور شرکیہ و بدعیہ کی خوب تائید و ترویج ہوتی ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے نامہ نگار صاحب نے یہ مضمون لکھا ہے۔ (مدیر)

**آنحضرت کی حاضری ہر جگہ** | بریلوی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں اور اسی واسطے وہ لوگ مجلس میں بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کو وہ فضائل سید الانبیاء میں شمار کرتے ہیں چنانچہ صاحبزادہ علی پوری اس عقیدہ پر ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ یعنی بزعم خود عقیدہ مذکورہ کا ثبوت حدیث سے دیتے ہیں۔ مشہود فی الارض ضمنی سرخی لکھ کر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ترمذی و احمد و بیہقی عبد اللہ بن عباس سے ناقل ہے کہ میں نے ایک دن دوپہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ جسم مبارک گرد آلود۔ موئے مبارک پراگندہ اور دست مبارک میں خون بھرا شیشہ۔ عرض کیا میرے ماں باپ تصدق خیر تو ہے۔ ارشاد فرمایا ھذا دم الحسین و اصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم۔ صبح سے حسین علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کا خون جمع کر رہا تھا)

آپ جب کربلا جا سکتے ہیں تو غریب ہندوستان شرف قدمبوسی سے کیوں محروم ہے؟"

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۱)

سبحان اللہ! دعویٰ اتنا بڑا اور استدلال خواب سے جناب والا خوابیں ظنیات کا آخری مرحلہ ہیں۔ نبی برحق کی خواب کے سوا تمام خوابیں مشکوک ہوتی ہیں۔ نیز خواب ایک واقعہ ہے۔ واقعہ بھی ظنی۔ جس کا ظاہر اور ہوتا ہے باطن کچھ اور۔ قرآن مجید دیکھئے ... میں



ahmadimuslim.de

سات گائیں دیکھی جاتی ہیں مگر مراد اس سے سات سال ہیں۔ خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے اور سورج چاند دیکھے تھے۔ مگر مراد اس سے برادران یوسف ہیں۔

اور سنئے! اس واقعہ ظنی پر قیاس کر کے کوئی مسئلہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کیونکہ علمائے اصول کے نزدیک قیاس احکام پر ہوا کرتا ہے واقعات پر قیاس نہیں کر سکتے۔ صاحبزادہ صاحب اصول فقہ کی کتب کو بغور مطالعہ کیجئے یا کسی سے پوچھ لیجئے۔

**قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری** | صاحبزادہ صاحب اس مضمون کے زیر عنوان "مشہود فی القبور" یوں تحریر فرماتے ہیں :-

"آپ مُردوں کو قبروں میں، زندوں کو مکانوں میں نظر آتے ہیں۔ اولیائے کرام اور علمائے اسلام نے برأی العین بحالت بیداری آپ کو دیکھا ہے۔"

(انوار الصوفیہ صـ۱۳)

اس کا ثبوت یہ دیتے ہیں کہ

امام غزالی نے لکھا ہے کہ ارباب قلوب انبیاء ملائکہ کو بیداری میں دیکھتے ہیں۔

حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۱۴ شوال ۵۲۱ھ روز سہ شنبہ کے ظہر سے پہلے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا

**بابا تم وعظ کیوں نہیں کرتے؟**

قسطلانی نے لکھا ہے کہ ہمارے ارادے، نیتیں، اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہیں۔

بیہقی نے لکھا ہے کہ زمین آسمان میں آنا جانا صلحائے امت کے جنازوں میں آنا آپ کے برزخی کاروبار میں داخل ہے۔

سیوطی نے لکھا ہے۔ آپ کا زمینوں آسمانوں میں آنا جانا اور زندہ رہنا جو چاہیں تصرف فرمانا حدیثوں سے ثابت ہے۔ آج بھی آپ اسی علیہ مبارک جسد مبارک میں موجود ہیں جیسے دنیا میں تھے

"فرشتوں اور جنوں کی طرح آنکھوں سے مستور ہیں"

(انوار الصوفیہ صـ۱۴)

صاحبزادہ صاحب اس تحریر میں حنفیت کو بھی ترک کر کے دس قدم آگے بڑھ گئے۔ بحیثیت حنفی ہونے کے آپ کا حق تھا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے۔ سنئے جناب۔ توضیح تلویح اصول فقہ کی کتاب اگر آپ نے پڑھی نہ ہو تو دیکھی ضرور ہوگی نہ دیکھی ہو تو سیالکوٹ جا کر دیکھ آئیے۔ اس میں لکھا ہے :-

"اما المقلد فیقول هذا الحکم واقع عندی لانه ادای الیه رائی ابی حنیفة

مقلد کا حق یہی ہے کہ کہے کہ یہ حکم میرے نزدیک صحیح ہے کیونکہ حضرت ابو حنیفہ رح کی رائے یہی تھی۔

افسوس ہے کہ آج چودھویں صدی کی حنفیت بس یہی رہ گئی ہے کہ چند باتیں اہل کوفہ سے لیں اور چند بریلی سے اور چند لاہور سے۔ اور ہر ایک کی تقلید کر کے اپنا نام حنفیوں میں لکھا لیا۔ اور بس!

پچھلے زمانہ کے حنفی امام ابو حنیفہ کے سوا کسی کی بات کو وزنی نہ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ فقہ کی معتبر کتاب درمختار دیکھئے۔ صاف طور پر کہہ دیا جاتا تھا۔

ان مذهبنا حنفی لا یوسفی۔ (درمختار صـ۴۵ ج ۱)

ہمارا مذہب حنفی ہے یوسفی نہیں۔

**علی پوری حنفیو!** | امام ابو حنیفہ کے مقلد ہو یا امام غزالی، قسطلانی اور سیوطی کے۔

ہاں یہ بھی یاد رکھئے، صحافتی دنیا میں صرف یہ لکھ دینا کافی نہیں کہ فلاں شخص نے یوں کہا ہے۔ اہل حدیث کے سامنے اس کی کوئی وقعت نہیں وہ تو اپنے اسلاف (صحابہ کرام و ائمہ عظام) کی روش کے فدائی ہیں۔ ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا وہ قول یاد ہے جو انہوں نے بشر بالجنۃ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں صاف کہہ دیا تھا :-

أأمر ابی یتبع ام امر رسول اللہ صلعم

کیا میرے اباجی کا فرمان ماننے کے قابل ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم واجب الاتباع ہے

**چودھویں صدی کے حنفیو!** | یہ ہے بہ ادنیٰ تحقیق کہ حضرت عمر فخر المرسلین کے خسر، ارشاد لوکان بعدی نبیا لکان عمر کے مخاطب، خلافت اسلامیہ کی دوسری مسند کے والی ہیں۔ مگر اُن کے متعلق انہی کا بیٹا بڑی آزادی سے صاف کہتا ہے کہ میرے نزدیک اُن کا حکم کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اُن کے مخدوم کا فرمان موجود ہے۔

اب ہم سے سنئے! امام سیوطی ہوں یا قسطلانی، پیر بغداد ہوں یا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ وہ تمام کے تمام ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ مگر بے دلیل بات کسی کی حجت شرعی نہ ہوگی۔

**ناظرین!** | اب ان کی بے دلیل بات کی کیفیت بھی سنئے علامہ قسطلانی آپ کی محولہ عبارت[۱] لکھنے کے بعد خود ہی اعتراض نقل فرماتے ہیں :-

فان قلت هذه الصفات مختصة باللہ

(مواہب اللدنیہ صـ۳۸۶ ج ۲)

کہ اگر تو کہے کہ یہ صفتیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو مومن فوت ہو چکے ہیں عالم برزخ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں وہ زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔ بتائیے اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ خود جناب مصنف بھی مؤمن تھے تو اب وہ ہمارے حالات سے واقف ہوں گے۔ اس لئے میں آپکی وساطت سے ان سے درخواست کرونگا کہ مہربانی کر کے میرے اس سوال کا جواب خود بدولت ہی تحریر فرما دیں۔ اور اس دعوے کی دلیل قرآن شریف یا حدیث رسول سے دیں۔ ہم چونکہ اس کے قائل نہیں اور آپ قائل ہیں۔ اس لئے آپ ہی مہربانی کر کے میرا مضمون ان کے کانوں تک پہنچا کر جواب لے دیں اور بہتر ہو کہ بالمشافہ گفتگو کرا دیں تاکہ بات جلد طے ہو جائے۔

**علیپوری حنفیو!** | اب یہ باتیں دنیا نہیں سنتی۔ یہ

---

[۱] ہمارے احوال ہمارے اعمال ہماری نیتیں ہمارے ارادے ہمارے خطرے ہر حال آپکے (نبی علیہ السلام) کے پیش نظر ہیں۔ کوئی بات آپ پر چھپی نہیں۔ (العیاذ باللہ)

ahmadimuslim.de

باتیں دنیا کے سامنے الف لیلہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ لوگوں کو قرآن مجید سناؤ۔ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جواہر ریزے پیش کرو۔ دنیا ئے اسلام قدر کریگی اور آپ کو عند اللہ ثواب ملے گا۔

**رسول اللہ فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم مسجدوں اور گھروں میں**

ان دو عنوانوں میں بھی آپ نے وہی بے قاعدگی برتی ہے۔ یعنی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی وساطت سے امام غزالی کا قول پیش کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ

لوگو! جب تم مسجدوں یا اپنے گھروں میں جاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہا کرو کیونکہ آپ کی روح مبارک مسجدوں اور گھروں میں حاضر ہوتی ہے۔

یہ بھی وہی خیالی بات ہے جس کے جواب میں صرف یہ کہنا کافی ہے کہ

من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔ (فتاویٰ لکھنوی بحوالہ بزازیہ)

جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں وہ کافر ہو جاتا ہے۔

حنفی دوستو! یہ ہمارا ہی فتویٰ نہیں بلکہ فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب (بزازیہ) کی عبارت ہے۔ اب بتائیے کہ پکے حنفی آپ کی سنیں یا فقہ شریف کے فتاویٰ کو تسلیم کریں۔

ہم تو مشورہ دینگے کہ بقول احناف فقہ شریف قرآن حدیث کا نچوڑ ہے۔ اس لئے اس کو نہ چھوڑیں ورنہ دین چھوٹ جائیگا۔ اور ایسے غیر شرعی پیروں کو ابھی سے ہی بجائے (جب دست حسرت ملتے ہوئے چھوڑنا پڑیگا) آج ہی ترک کردیں تاکہ ماتم مخارجین نہ سننا پڑے۔

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیکھتے ہیں**

اس عنوان میں آپ نے صرف شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کا قول لکھا ہے جس کے ہم قائل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ قول بے دلیل ہے۔

**حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفل مولود میں**

اس ضمن میں آپ نے امام سیوطی کا قول لکھا ہے کہ مولود پڑھتے وقت یہ اعتقاد رکھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح حاضر ہے۔ جائز ہے۔

اس پر بھی وہی سوال ہے کہ اس جواز کا ثبوت بذمہ قائل ہے۔ جب وہ پیش کرینگے جواب دیا جائیگا انشاء اللہ۔ اور بہت ممکن ہے کہ علی پوری صاحبزادہ کی برکت سے بالمشافہ گفتگو ہو جائے۔ اگر ہو جائے تو ہم پیر صاحب کو معقول دلائل دینگے۔

**فیصلہ** صاحبزادہ صاحب نے آخر میں فیصلہ لکھا ہے جو تمام کا تمام قابل دید ہے۔ اس لئے ہم نقل کرتے ہیں:۔

(۱) انعقاد محافل میلاد۔ تعیین یوم۔ تداعی وسرور اطعام وضیافت سنت صحابہ ہے۔ (۲) ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ کے زندہ ہیں۔ (۳) جہاں جی چاہے آتے جاتے ہیں۔ (۴) مردوں کو قبروں میں زندوں کو دنیا میں نظر آتے ہیں۔ (۵) اولیاء کرام اور علماء عظام کی ایک جماعت نے آپ کو بیداری میں دیکھا۔ (۶) آج بھی اپنے اقیوں کو آپ مشرف فرماتے ہیں۔ (۷) آپ مسجدوں مکانوں اور میلاد کی محفلوں میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ (۹) علمائے ملت اور ارباب بصیرت نے مسجدوں مکانوں اور محفلوں میں داخل ہوتے وقت درود وسلام کی تاکید اور بوقت ذکر ولادت قیام کا حکم فرمایا۔ پس یہ قیام ارباب بصیرت کی تقلید میں مستحسن ہے"

(انوار الصوفیہ صفحہ ۱۴-۱۵ بابت جولائی [illegible])

صاحبزادہ صاحب! یہ سب دعاوی ہیں۔ اگر سچے ہو تو ہر ایک دعویٰ کی دلیل قرآن، حدیث وفقہ حنفیہ سے پیش کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ ہم امام سیوطی ہو یا امام بخاری کسی کی بے دلیل بات (بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) سننے کو تیار نہیں۔ ہم تو قرآن کی آیت قبول کرینگے یا حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مانیںگے اس کے سوا کوئی چیز ہمارے لئے شرعاً حجت نہیں ہے

ما قصۂ سکندر ودارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر ووفا مپرس

# مسلمانوں کو خدائی نوٹس

کبھی کچھ درد رہتا ہے کبھی کچھ سوز رہتا ہے
ہمارے دل پہ صدمہ اک نہ اک ہر روز رہتا ہے

(از نامہ نگار دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ)

ارشاد ربانی ہے:۔

وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝

(آل عمران پارہ )

(ترجمہ) اور بہت نبی تھے کہ لڑے ساتھ اُس کے ہو کر خدا کے لوگ بہت۔ پس سست ہوئے واسطے اس کے جو کچھ پہنچا ان کو بیچ راہ خدا کے اور نہ ناتوانی کی اور نہ گڑگڑائے اور اللہ دوست رکھتا ہے صبر کرنے والوں کو۔ اور نہ تھی بات ان کی مگر یہ کہ کہا انہوں نے اے رب ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔ پس دیا ان کو اللہ نے ثواب دنیا کا۔ اور خوبی ثواب آخرت کی اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اگر کہا مانو گے تم ان لوگوں کا جو کافر ہوئے پھیر دینگے تم کو

(۴۸) دیوار سے پھوڑ سر کا علاج حق وفق ویک تہذیب۔ دیوبندی کی تردید میں ایک زبردست کتاب۔ قیمت ۱ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۲۲۱} نماز تراویح کے متعلق رمضان شریف میں کوئی حدیث قولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس سے بیس رکعت تراویح ثابت ہو۔ نیز ہمارے پاس ایک کتاب جس کا نام دلائل فقہ المتین فی نور المبین ہے۔ جس میں کہ دو احادیث جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی ہیں۔

۱ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی التراویح عشرین رکعۃ یغفر اللہ لہٗ عشرین الف ذنوبہ واعطی لہ اجر عشرین شھیداً فکانما زار عشرین واعتق عشرین رقبۃ۔

دوسری حدیث عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی عشرین رکعۃ من التراویح قبل الوتر اعطی اللہ لہ عشرین مدینۃ فی الجنۃ فکل مدینۃ مسیرۃ شھر وکل شھر من ثلثین ایام وکل یوم مقدار سنۃ۔

ان ہر دو احادیث سے بیس رکعت تراویح ثابت ہوتی ہیں اور ان احادیث کا راوی کوئی نہیں۔

برائے مہربانی ہر دو احادیث کا حوالہ تحریر کیا جاوے اور ان احادیث کی صحت وغیرہ بھی تحریر کریں۔ اور جس کتاب میں یہ احادیث درج ہیں۔ اُس کا مصنف مولوی حکیم نور محمد سکنہ چاندپور ڈاک خانہ ماتلشا زالہ ضلع شیخوپورہ ہے۔ اور مائی عائشہ صدیقہؓ والی حدیث جو کہ ماصلی فی رمضان ولا فی غیرہ پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے کیونکہ اس میں غیرہ کا لفظ آیا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ محدثین اس حدیث کو تہجد کے باب میں لائے ہیں۔ قیام رمضان میں نہیں لکھا۔ اور غنیۃ الطالبین میں بھی بیس رکعت پڑھنے کی روایت ہے۔ یہ حدیث کس درجہ کی ہے۔ سب علمائے اہل حدیث توجہ فرماکر جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں۔ اور اگر اخبار اہلحدیث کسی حنفی عالم کے پاس پہنچے تو وہ بھی مدلل جواب تحریر کریں اور جواب نرم الفاظ میں دیں۔

(مستری رحیم بخش خریدار اہلحدیث ۹۱۴۵)

ج ۲۲۱} یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ آج تک کسی مستند کتاب میں نہیں دیکھیں۔ اور حنفی مذہب کے ذمہ دار علماء نے بھی نقل نہیں کی ہیں۔

غنیۃ الطالبین میں ترمذی سے بیس کا قول نقل کیا ہے۔ مگر ترمذی میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ حتے کہ اکتالیس رکعت کا قول بھی ملتا ہے۔

ایک حق پسند کے لئے یہ بات قابل غور ہے کہ جماعت تراویح جو آج اسلامی ممالک میں مروج ہے یہ خلیفہ ثانی (حضرت عمرؓ) کے زمانے میں جاری ہوئی تھی۔ خلافت اولیٰ کے زمانے میں اس کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا۔ جس خلیفہ راشد کے حکم سے جاری ہوئی تعداد کے متعلق بھی اسی کا ارشاد دیکھنا چاہئے ورنہ کہا جائیگا کہ خلیفہ ثانی کا فعل تو قابل شکریہ ہے مگر حکم قابل رد تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى خلیفہ ثانی کا حکم مؤطا امام مالک میں موجود ہے کہ آپ نے ابی بن کعب کو حکم دیا تھا کہ نماز تراویح باجماعت وتر سمیت گیارہ رکعت پڑھائیں۔ چنانچہ جماعتی حیثیت سے اسی پر عمل ہوتا رہا۔ مگر انفرادی حیثیت سے کوئی زیادہ بھی پڑھ لیتا تھا۔ جس کی مختلف تعداد صحیح ترمذی میں اکتالیس تک ملتی ہے مگر جماعتی انتظام کے ماتحت صرف گیارہ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ چنانچہ حنفیہ کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مسنون تعداد تو آٹھ رکعت ہی ہے مگر نوافل کی حیثیت سے بیس رکعت بھی جائز ہیں۔

والتفصیل مقام آخر

س ۲۲۳} زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر سے کردی۔ لیکن لڑکی ہمیشہ اپنے شوہر سے ناخوش رہی اور رات کو پوشیدہ اپنے شوہر کے ہاں سے بھاگتی رہی۔ بالآخر مجبوراً اُس کے والد نے اپنی لڑکی کی دوسری شادی بغیر طلاق لئے ہوئے کردی۔ وہ نکاح (ثانی) جائز ہوا کہ نہیں۔ اور اگر اب پہلا شوہر طلاق نہ دے تو کونسی صورت اختیار کرنی پڑے گی اور نکاح کس طرح کرنے سے درست ہوسکتا ہے۔

(حافظ رحمت حسین۔ ضلع مظفرپور خریدار اہلحدیث)

ج ۲۲۳} صورت مسئولہ میں نکاح ثانی جائز نہیں۔ پہلے نکاح کی طلاق حاصل کی جائے یا بذریعہ حاکم مجاز نکاح فسخ کرایا جائے پھر نکاح ثانی جائز ہوگا۔ اللہ اعلم!

(باقی فتوے آیندہ درج ہونگے)

## ماہران تعلیم کی خدمت میں

غالباً آپ کو اس امر کا علم ہوگا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی جوبلی کا انعقاد ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اسکے وسیع اور سرگرم پروگرام کا ایک جزو پنجاب مسلم سکولز کانفرنس کا انعقاد ہے جس کی غرض اسلامیہ سکولوں کی موجودہ حالت پر تبصرہ اور ان ذرائع پر غور و خوض کرنا ہے جن سے ان اسکولوں کی ترقی اور اصلاح کی صورت پیدا ہوسکے۔ اس ضمن میں لڑکیوں اور لڑکوں ہر دو قسم کے سکولوں کو شامل کیا جائیگا۔ مسلم تعلیم یافتہ حضرات کی خدمت میں بالعموم اور منیجر و ہیڈ ماسٹر صاحبان مدارس اسلامیہ کی خدمت میں بالخصوص درخواست کی جاتی ہے کہ اس کانفرنس میں عملی حصہ لیکر ممنون فرمائیں۔ فی الحال اس کانفرنس کے لئے ایک عارضی پروگرام جو تعلیمی کمیٹی کے زیر غور ہے مرتب کیا جارہا ہے۔ بعد تکمیل عنقریب شائع کیا جائیگا۔ مگر بدیں خیال کہ اس چھوٹی سی کمیٹی کے ارکان کے ماسوا ہندوستان بھر میں اور بھی بہت ماہران تعلیم اصحاب موجود ہیں جنہیں اسلامیہ مدارس کی حالت کا ذاتی تجربہ حاصل ہے وہ ان سکولوں کی حالت کو بہتر بنانے کے وسائل اور ذرائع بتا سکیں گے ایسے اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنی تجاویز اور وہ امور جن پر ان کے خیال میں کانفرنس میں بحث ہونی مناسب ہے تحریر فرماکر خاکسار شیخ غلام محی الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز باغ ادریکھاں(؟) لاہور کنوینر مسلم سکولز کانفرنس کی خدمت میں بھیجکر ممنون فرمائیں۔ والسلام [illegible] سکرٹری

ahmadmuslim.de

# متفرقات

**چند ضروری امور** کی طرف جملہ خریداران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید ہے بعد ملاحظہ ان پر عملدرآمد کرینگے

(۱) اخبار اہلحدیث ہفتہ وار ہر خریدار کے نام نہایت احتیاط کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ بلا وجہ کسی صاحب کا پرچہ بند نہیں کیا جاتا بلکہ بند کرنے سے پہلے اخبار میں اعلان بھی کردیا جاتا ہے۔

(۲) جس خریدار کا پرچہ راستہ میں گم ہوجائے دوسرا پرچہ وصول ہوجانے پر دفتر میں اطلاع بھیجنے پر پرچہ مطلوبہ ارسال کردیا جائیگا۔ مگر فرمائش کے طلب کرنے میں جلدی کرنی چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکائت معاف۔

**پھر وی پی واپس** جلد رواں کا پہلا نمبر حسب معمول بعض خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ افسوس ہے کہ چند وی پی واپس آکر موجب نقصان ہوئے۔ اسلئے ہر پرچہ میں تاکید کی جاتی ہے کہ جملہ خریدار حضرات قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی اگر قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں تو وی پی بھیجنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ مگر افسوس کہ ہر دفعہ خاصی رقم کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے آئندہ وی پی واپس کرنے میں احتیاط سے کام لیا کرینگے۔

**دار الحدیث مکہ مکرمہ** کے لئے ۱۲- نومبر تک مبلغ باسٹھ روپیہ چودہ آنہ بمد امانت دفتر اہلحدیث میں جمع تھے جو بذریعہ بیمہ حاجی عبد الغفار صاحب آف حاجی علی جان مرحوم دہلی کو بھیجدیئے گئے تاکہ وہاں سے مکہ معظمہ پہنچا دیئے جائیں۔

**مزید آمد** از ماسٹر محمد علی صاحب دھرم کوٹ ضلع فیروزپور عہ۔

**مدرسہ مدینہ منورہ** از موصوف عہر

**اہلحدیث کانفرنس** از موصوف عہ

**جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب** از موصوف عہ۔

از حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ۸۔

**اشاعت فنڈ** از ماسٹر محمد علی صاحب دھرم کوٹ عہ۔ مولوی برادرز کلکتہ عہ۔

میزان تا ۸/۱۱ ۱۹ ۱۰۰۰-۱۰-۶۷ روپے

**غریب فنڈ** میں از ماسٹر محمد علی صاحب مذکور عہ مولوی برادرز عہ۔ مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لہاراں ۸ سابقہ ۱۸۔ جملہ معہ

از سائلین (۱) صمد الدین گھنٹے کے ۸۔ (۲) محمد داؤد ہری پور ۸۔ (۳) عبد الصمد آگرہ ۸۔ (۴) محمد عالم کوٹلی ۸۔ (۵) عبد الجبار قابل پورہ ۸۔ (۶) عبد السبحان حاجی نگر ۸۔ (۷) محمد عیسیٰ برمیا ۸۔ (۸) شہادت اللہ تیتریا ۸۔ (۹) عبد الرحیم انوہا ۸۔ (۱۰) فضل الرحمن ملیکا ۸۔ (۱۱) ہدایت اللہ صورت علی ۸۔

## عید الفطر کے موقعہ پر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد

کے لئے

## عید آنہ فنڈ

کو یاد رکھیں

(۱۲) فضل الدین جھیال ۸۔ (۱۳) ابراہیم ترنتارن ۸۔ میزان ۱۰ سائلین مذکورین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا

بقایا فنڈ ۱۸ **سائلین باقی اور ہیں** اگر اصحاب خیر دست کرم کو تھوڑی سی بھی جنبش دیں تو یہ تمام تشنگان آب توحید وسنت بہت جلد سیراب ہوسکتے ہیں۔

**رئیس قادیان** مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس"۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل ومفصل سوانحعمری درج ہے آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کرکے جب تک ختم نہ کرلیں آرام نہیں آتا۔ ۲۰×۲۹ کے دو سو ۲۰۶ صفحات۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قسم اول کاغذ ولایتی ؏ قسم دوم ؏

**تراجم علمائے اہل حدیث ہند** ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ملک امام خان صاحب نوشہروی نے علماء اہل حدیث کی سوانحعمریاں لکھنی شروع کی تھیں چنانچہ سب سے پہلی قسط علمائے دہلی و یوپی کی تیار ہوگئی ہے۔ شائقین طلب کرسکتے ہیں۔ قیمت ۸ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

نوٹ :- ہر دو کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کیجئے

**یاد رفتگاں** میری رفیقہ حیات عرصہ چھ ماہ مرض جگر میں مبتلا رہ کر بستر مرگ پر پڑی رہکر مورخہ ۱۲۔ نومبر کو انتقال کرگئی۔ اپنی نشانی ایک آٹھ سالہ بچی چھوڑ گئی ہے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور شرکیہ کاموں سے متنفر تھی۔ (محمد اسماعیل پھیرالوی)

(۲) ۱۲۔ رمضان المبارک کو قوم تیلیاں سے جماعت اہل حدیث جودھپور کے ایک رکن اس عالم فانی سے سوئے دار آخرت انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم بڑے ہمدرد قوم اور خوبیوں کے آدمی تھے۔

(مرسلہ ابو تراب عبد الغنی از جودھپور)

(۳) میرے والد ماجد مولانا محمد حسین صاحب ۸۔ رمضان کو ۷۲ سال کی عمر میں انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری اور حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے شاگردوں میں سے تھے۔ (محمد ادریس مدرس مدرسہ احمدیہ ضیا پارہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

**اہل برما نوٹ کرلیں** جو حضرات اخبار کے خریدار ہیں وہ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیا کریں۔ وی پی نہیں کیا جائیگا نیز کتب طلب کرنے والے احباب بھی قیمت مع محصولڈاک پیشگی ارسال کیا کریں۔ وی پی بھیجنے میں زیادتی محصولڈاک کے علاوہ واپسی کا خطرہ بھی ہوتا ہے جو موجب نقصان

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## مصطفےٰ کمال پاشا کی موت پر اخبار پرتاپ کا اعتراض

اخبار "پرتاپ" لاہور کی عادت ہے کہ مسلمانوں کی ہر ایک حرکت و سکون پر (چاہے وہ سیاسی ہو، مذہبی ہو یا قومی ہو یا ملکی) چبھتا ہوا اعتراض جڑ دیتا ہے۔ غازی مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم کے انتقال پر مسلمانوں نے بڑے رنج و ملال کا اظہار کیا۔ اس پر وہ مسلمانوں کو بطور طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کمال پاشا نے تو تمہارے دین اسلام کو الٹ پلٹ کر دیا تھا۔ عورتوں کے نقاب اٹھوا کر بے نقاب کر دیا دیگر شرعی رسومات کو بھی اس نے کالعدم قرار دیا آج تم اس کی موت پر ماتم کرتے ہو جس کو زندگی میں کافر کہتے کہتے تھے وغیرہ وغیرہ" (پرتاپ ۱۶ نومبر)

شائد "پرتاپ" دانستہ تجاہل کرتا ہے یا اُسے معلوم نہیں کہ مصطفےٰ کمال پاشا کی بابت جو کچھ اُس نے لکھا ہے قریباً وہ صحیح ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ اسلام کا قائل تھا۔ کھلے لفظوں نے اس نے اسلام سے انکار کبھی نہیں کیا۔ مگر ہندو خاصکر آریہ قوم کا بڑا لیڈر لالہ لاجپت رائے نے سب سے پہلے ویدوں کے الہامی ہونے سے انکار کیا۔ زاں بعد اس نے ایک چٹھی بنام سیٹھ "برلا" لکھی۔ جس میں اس نے خدا کی ہستی سے بھی انکار کر دیا۔ یہ چٹھی اخبار پرتاپ میں بھی چھپی تھی۔ باوجود اس کے لالہ لاجپت رائے کو فخر قوم اور آریہ جاتی کا روشن ستارہ سمجھا جاتا ہے۔ کیوں؟ ویدوں کا منکر بلکہ خدا کا منکر ناستک بھی ہندو اور آریہ قوم کا لیڈر بن سکتا ہے۔ مصطفےٰ کمال تو اس کی نسبت بدرجہا اس قابل تھا کہ مسلمان اس پر نوحہ خوانی کریں۔ ہندو اور آریہ اخبار مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہوئے اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال لیا کریں۔ اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں۔ جیتی جاگتی تصویر پنڈت جواہر لال نہرو موجود ہیں۔ جن کو پرتاپ نے دہریہ لکھا ہوا ہے۔ مگر وہ آج بھی ہندو بلکہ ہندوستانی قوم کے فخر سمجھے جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ قومیں اور قوموں کے ہیرو دو حیثیتیں رکھتے ہیں۔ ایک مذہبی اور دوسری قومی۔ مذہبی حیثیت سے اگر کوئی ہیرو قابل تعریف نہ ہو تو ضروری نہیں ہے کہ وہ قومی لحاظ سے بھی ناقابل تعریف سمجھا جائے۔

## مصطفےٰ کمال کے جنگی کارنامے

(از مدینہ بجنور ۱۷ نومبر ۱۹۳۸ء)

۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مصطفےٰ کمال کی زندگی مسلسل میدان جنگ کی زندگی رہی ہے۔ سلطنت ترکیہ جو ایک عرصے سے "یورپ کے مرد بیمار" کے نام سے مشہور تھی۔ اس عرصے میں موت و زیست کی آخری کشمکش میں مبتلا تھی۔ یورپ کی تمام طاقتیں اُچھل اُچھل کر اُس وقت کا انتظار کر رہی تھیں جب یہ بیمار موت کی آخری ہچکی لے کر دم توڑ دے۔ ترکی کے علاوہ دنیا کی تاریخ میں مشکل سے کوئی ایسی بدنصیب قوم ملے گی جسے دس بارہ سال کے مختصر سے عرصہ میں چار بار خوفناک لڑائیاں لڑنا پڑی ہوں۔ (جنگ طرابلس، جنگ بلقان، جنگ عظیم اور جنگ یونان) ایسی لڑائیاں جن میں تقریباً ساری دنیا اُس کے خلاف صف آرا ہو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر مصطفےٰ کمال کی فولادی شخصیت بیچ میں نہ ہوتی تو ترکی حکومت کی آزادی ایک بھولا ہوا افسانہ بن کر رہ جاتی۔ کون نہیں جانتا کہ سلطان وحید الدین خان کو یورپ کی عیسائی طاقتوں نے کٹھ پتلی بنا کر تخت خلافت پر بٹھا دیا تھا اور اختیار و اقتدار کی تمام باگیں ڈوریں فرانس، برطانیہ اور روس وغیرہ کے درمیان تقسیم ہو چکی تھیں۔ بہ الفاظ دیگر ترکی حکومت کی موت کا اعلان ہو چکا تھا اور دشمنوں کے گھر میں چراغاں کی رسم ادا کی جا چکی تھی۔ لیکن مصطفےٰ کمال کی طوفانی شخصیت نے اپنی سچی وطن پرستی، پر خلوص قومی محبت اور جان جوکھوں میں ڈال دینے والی سرفروشانہ جدوجہد سے دشمنوں کی ان تمام کامیابیوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مسلسل لڑائی کے خونی میدان میں زندگی گزارنے کے بعد آخرکار وہ دن آیا کہ ترکی کی کامل آزادی دنیا کی تمام طاقتوں کو تسلیم کرنی پڑی۔ معاہدہ سیورے (۱۹۲۰ء) کا وہ صلحنامہ جس نے ترکی کو ایک ادنیٰ درجہ کی ہندوستانی ریاست بنا کر رکھ دیا تھا چاک کر کے پھینکا گیا اور جولائی ۱۹۲۳ء میں لوزان میں ایک نئے صلحنامہ کے ذریعہ ترکی کو ایک آزاد و مختار حکومت تسلیم کیا گیا (خدا اسے ہمیشہ آزاد رکھے اور دنیا کے ساتھ دین کی پابندی کی بھی توفیق دے۔ آمین)

## پنجاب میں موٹروں کے حادثے

### سہ ماہی مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کے متعلق رپورٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں موٹروں کے اُن حادثات کے متعلق جو سہ ماہی مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء میں پیش آئے۔ پولیس کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سہ ماہی میں کل ۲ سو حادثے ہوئے۔ جبکہ سابقہ سہ ماہی دو سو بیس "۲۲۰" حادثے ہوئے تھے۔ ۳ موٹر سائیکل۔ ۷۰ پرائیوٹ کاریں۔ ۳ موٹر کیب۔ ۷۸ کرایہ پر چلنے والی اور پرائیوٹ بسیں اور لاریاں۔ ۱۹ بار برداری کے ٹرک۔ ایک ایسی موٹر گاڑی جس نے معائنہ سے پہلو تہی کی تھی اور گیارہ ایسی موٹر گاڑیاں جن کی ساخت ۱۹۳۳ء سے پہلے کی تھی ان حادثوں کا موجب تھے۔ ان گاڑیوں کے ڈرائیوروں میں سے تین شراب سے بدمست تھے۔ گیارہ کے پاس

ahmadimuslim.de

کا لائسنس نہیں تھا۔ اکیس تین سے زیادہ مرتبہ سزایاب ہو چکے تھے۔ اور گیارہ موٹر گاڑیاں حادثہ کے بعد نہ ٹھہریں۔

## حادثوں۔ زخمیوں اور ہلاک شدگان کی تفصیل

مذکورہ رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا دو سو حادثے ایسے تھے جن میں دوسری موٹر گاڑیوں۔ گھوڑا گاڑیوں۔ چھکڑوں۔ سائیکل سوار دل آوارہ حیوانوں۔ پیدل مسافروں اور نصب شدہ اشیاء کے ساتھ یا تو تصادم ہوا یا اُن سے بچکر چلنے کی کوشش کی گئی۔ علاوہ ازیں ان حادثوں کے اور بھی متفرق اسباب تھے۔ ان حادثوں میں ۳۳۸ اشخاص کو نقصان پہنچا۔ جن میں سے ۴۶ ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدہ اشخاص میں ۹ مسافر اور ۳۷ ایسے افراد تھے جو مسافر نہیں تھے۔ ہلاک شدگان میں ۱۴ بچے بھی تھے۔ ۲۹۲ زخمیوں میں سے ۱۹۴ مسافر تھے اور ۹۸ ایسے افراد تھے جو مسافر نہیں تھے۔ ان میں تیرہ بچے بھی تھے۔

**حادثوں کے اسباب** مذکورہ بالا حادثے مختلف اسباب کی بناء پر معرض ظہور میں آئے۔ بعض گاڑیوں کی بناوٹ ناقص تھی۔ بعض گاڑیوں پر حد سے زیادہ اور خلاف قاعدہ بوجھ لادا گیا تھا۔ بعض کی رفتار بہت تیز تھی۔ بعض نے اندھا دھند گاڑیاں چلائیں بعض پیدل مسافروں نے غفلت کی۔ بعض ناقص سڑکوں کی وجہ سے ہوئے۔ بعض موٹر گاڑیوں کے علاوہ دیگر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی غفلت سے ہوئے۔ بعض حادثوں میں ڈرائیور سو گئے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی متفرق اسباب تھے۔

(لاہور۔ ۱۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

---

**الغزالی** دنیائے اسلام کے درخشندہ ستارے یعنی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات از پیدائش تا وفات معلوم کرنا چاہتے ہوں تو "الغزالی" پڑھیں۔ اصل قیمت ۱۲؍ رعایتی ۱۲؍
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

# شمس غروب ہو گیا

## آہ مولانا محمد یوسف شمس محمدی رحمۃ اللہ علیہ

آج ۲۴ رمضان المبارک یوم جمعۃ الوداع ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء بوقت ۹ بجے شب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی مدیر رسالہ "اہل الذکر" اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

آپ کی ناگہانی وفات سے جماعت اہل حدیث کو سخت صدمہ پہنچا۔ اللہ رب العزت ان کا نعم البدل جماعت محمدیہ کو بخشے آمین۔ تقریباً ایک ہزار اشخاص نے نماز جنازہ ادا کی۔ سخت سے سخت مخالف بھی اظہار افسوس کرتے تھے مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ ایک لڑکی بالغ ہے۔ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں جماعت اہل حدیث خصوصاً اہل خیر کی توجہ کی ضرورت ہے۔ نیز لڑکیوں کیلئے خوش وضع نیک اہل حدیث اور برسر روزگار لڑکوں کی ضرورت ہے۔ فیض آباد خاص میں بجز مولانا مرحوم کے اور کوئی دوسرا اہل حدیث نہیں اور قرب وجوار میں جو چند ہیں بھی وہ ایسے اہل نہیں۔ دیگر یہ کہ وقف اہل حدیث کا ایک مکان ہے جس پر مخالف قابض ہیں۔ جس کی اپیل لکھنؤ میں دائر ہے جسکے مدعی مولانا مرحوم تھے۔ اگر جماعت نے اسکی فکر نہ کی تو وہ کئی ہزار کی مالیت کا مکان بھی جاتا رہیگا جس کے مقدمہ میں سینکڑوں روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

ان معاملات کو جو احباب واصحاب سمجھنا چاہیں وہ مل کر یا بذریعہ خط وکتابت پتہ ذیل پر خاکسار سے معلوم کر سکتے ہیں۔

ضروری گذارش ناظرین اخبار وجماعت اہل حدیث کی خدمت میں یہ ہے کہ وہ مولانا مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں نیز مرحوم اور پسماندگان کے حق میں دعائے خیر کریں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم

راقم زدہ سید عبدالسلام زینبی ساکن محلہ حکیم پورہ شہر اجودھیا ضلع فیض آباد

---

# فلسطینی عربوں اور وزیریوں کیلئے دعائے قنوت

اسلام نے تعلیم دی ہے کہ دنیا کے کل مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دنیا کے کسی گوشے میں کسی مسلمان قوم کو یا شخص کو تکلیف پہنچے تو دنیا کے باقی مسلمانوں کو بھی جان ومال سے اس تکلیف میں شریک ہونا چاہئے۔ اگر شرکت ممکن نہ ہو تو خدائے عزوجل کے حضور میں ہاتھ اٹھا کر عاجزی سے دعا بھی کرنی چاہئے۔ ایک دو دفعہ دعا کرنے سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے بلکہ تا انتہائے تکلیف دعا کو جاری رکھنا چاہئے۔ اسی لئے علمائے محدثین اور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی جگہ مسلمان قوم مبتلائے مصیبت ہو تو ان کے لئے نمازوں میں دعائے قنوت پڑھی جائے۔ یہ ایک متفق علیہ فرعی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

آج کل فلسطین کے اعراب اور وزیرستان کے وزیری بڑی سخت مصیبت میں مبتلا ہیں اسی لئے علماء کا فتویٰ ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دوسروں کے لئے عموماً مسلمان اپنی نمازوں میں دعائے قنوت پڑھا کریں۔

### دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَامْكُرْ لَنَا وَلَا تَمْكُرْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔

آمین!

---

**مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل** یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی عدم جہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست، بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان کی بنا پر آئندہ آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عمر منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ہوئے ہیں تمہاری کے۔ پس ہو جاؤ گے تم زیاں والے بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔

قرآن کریم ایک مکمل اور اس قدر جامع کلام ہے کہ ہر معاملہ کے مطابق کئی واقعات اس میں ایسے نقل ملتے ہیں جو چشم بینا کے لئے ایسے روشن سبق ہیں جو واقعات حاضر الوقت بھی پیش نہیں کر سکتے اور نہ اس صفائی سے نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے جس صفائی سے قرآن کریم رہنمائی کرتا ہے۔

آیات مندرجہ اُس وقت مسلمانوں کے لئے باعث اسباق کثیر ثابت ہوئیں جبکہ مسلمان ہر طرف سے تکلیف میں گھرے ہوئے تھے۔ اُن کی جان پر بن رہی تھی۔ چاروں طرف سے ناامیدی کے آثار دیکھ کر مسلمانوں کے حوصلے ختم ہو چلے تھے۔ یہاں تک کہ خداتعالیٰ کی بڑی منت اور مسلمانوں کے حصہ میں آئی ہوئی بڑی نعمت کے بھی اُن سے جُدا ہونے کے آوازے سنائی دینے لگے یعنی جنگ احد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو کر گرے تو کفار ناہنجار نے باتجویز شیطان لعین شور مچا دیا کہ "محمدؐ مارا گیا ہے"۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آج اس ترقی اور روشنی۔ امن اور سلامتی کے دور میں دن دہاڑے امرتسر جیسے شہر کے چوراہے میں سر بازار جلسہ کے ہجوم میں تانگہ سے اترتے ہوئے ایک ایسے جرنیل پر قاتلانہ حملہ ہو جاتا ہے۔ جس کی زبان اور قلم یہ کہتے اور لکھتے گھس گئی ہیں کہ "صرف خدا اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو اور بس"۔

مسلمانو! خدارا انصاف سے کہنا کہ اس آوازہ اور جنگ احد کے وقت کی آواز میں کچھ فرق ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر (دلوں کا مالک تو خدا ہے)۔ [illegible] حملہ آوروں اور جنگ احد کے حملہ آوروں میں کیا فرق دکھایا جا سکتا ہے۔ اگر مولانا ثناء اللہ صاحب کے ذمہ کوئی اور جرم ہو تو کیوں پوشیدہ رکھا جا رہا ہے اگر اور کوئی جرم نہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے تو کیا موحدین کی افسوس ہے کہ آیات مندرجہ اوجھل ہو گئی ہیں جو

ان پر عمل کرنے کی بجائے سوال کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ جس کے جواب میں حضرت مولانا کو دو صفحے جواب لکھنا پڑا اِس قدر ظالمانہ حملہ پر آپ لوگوں کو بجائے ہوشیاری کے سستی ہونے لگی۔ جھوٹی اور توہین آمیز ملزم کی صفائی بھی بیداری کا باعث نہ بنی۔ مخالفین کے آئندہ کو بڑھتے ہوئے حملے بھی آپ کو ایک مرکز پر لانے کا ذریعہ نہیں بنتے۔ تو کیا اختلاف ائمہ دکھاتے دکھاتے خود اختلاف کا شکار تو نہیں ہو رہے ہو۔ خدا کے لئے اب تو ہوشیار ہو جاؤ۔ جو بات کرو سوچ کر کرو۔ تمام جھگڑے ایک طرف رکھ کر خدا کے دین پر جمع ہو جاؤ۔ اور پکار کر کہہ دو۔ ؎

اول و آخر تو ہی ہے سب سے خلاقِ انام
پاک ہے بے شل ہے بس ذات تیری لاکلام
سب سے آخر میں ہوئے پیغمبر آخر زماں
یا الٰہ العالمین اُن پر صلوٰۃ اُن پر سلام

# اسلام اور حکومت عربیہ سعودیہ

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

یہ حقیقت محتاج تعارف نہیں کہ ادیان عالم میں اسلام کو ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ یہی وہ مذہب ہے جو بجا طور پر عالمگیر ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک طرف نوع انسان کے لئے بہتر سے بہتر غذائے روحانی مہیا کرتا ہے۔ قلب کو طمانیت روح کو مسرت بخشتا ہے۔ توحید و معاد و جزا و سزا وحی و الہام و رسالت و ولایت وغیرہ اہم مسائل کو دلنشیں طریقے پر سمجھاتا ہے۔ الہیات میں صحیح طریقے پر رہنمائی کرتا ہے۔ دوسری طرف اس امر کا بھی پورا پورا ذمہ لیتا ہے کہ اس جامع پروگرام پر عمل پیرا ہونے والے انسان علاوہ روحانی طمانیت کے مادی ترقیات میں بھی جملہ اقوام عالم پر فوقیت لے جا سکتے ہیں۔ دنیا کی ساری جائز خوبیوں کے حقدار بن سکتے ہیں حکومت ارضی و خلافت الٰہی کے وارث ہو سکتے ہیں۔

دیگر ادیان میں مذہب کا تخیل ایسی صورت میں پیش کیا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اس تخیل کو عرف عام میں رہبانیت ترک دنیا، جوگ وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور مذہب کے یہ ایسے مدارج فرض کر لئے گئے ہیں کہ یہاں حکومت و سلطنت تو بڑی چیزیں ہیں کسی انسان کو دنیا کی ادنیٰ ترین نعمت سے بھی متمتع ہونا جائز قرار نہیں دیا جاتا۔ گویا سچے مذہبی انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جنگلوں میں رہے، درختوں کے پتوں پر صرف دھیان گیان میں زندگی گزار دے، سردی و گرمی کے احساس سے بالاتر ہو جائے، ازدواجی زندگی انسانی سوسائٹی کے باہمی تعلقات کو راہ سلوک میں سب سے زیادہ سد راہ سمجھے۔ الغرض جملہ معاشرتی و تمدنی و جماعتی و قومی بندھنوں سے آزاد ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے اس تخیل کی نہایت زوردار الفاظ میں تغلیط کی اور مذہب کو ایسے خلاف عقل توہمات سے پاک کیا اور ایسے معتدل طریقے پر پیش کیا اب اسکے عین فطرت کے مطابق ہونے میں ذرہ برابر بھی شک شبہ نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ عقل سلیم نصیب ہو۔ اسلام نے جسطرح مسائل اخروی کی طرف توجہ دلائی اس سے زیادہ اس بات پر زور دیا کہ انسان دنیا میں رہ کر اپنی زندگی کو کامیاب بنائے۔ جہد للبقاء میں ساعی رہے حلال طور پر روزی کمائے۔ انسان کو اللہ کا خلیفہ قرار دیکر زمین کا وارث بننے کی پوری پوری ترغیب دلائی۔ سیاست فلاحت، صنعت و حرفت، الغرض جملہ اسباب ترقی کے دروازے کھول دئیے۔ خلاصہ یہ کہ دین و دنیا ہر دو کی تعمیر دو اہم مقاصد ہیں۔ جن کی تکمیل کے لئے اسلام نے کمر باندھی اور حق تو یہ ہے کہ ایسا [illegible]

پا کر دینا اور فرعِ انسان کو توہمات کی دلدل سے نکال کر عقل و فہم کی روشنی میں لے آنا اور قلیل ترین مدت میں از مشرق تا مغرب کلمۃ اللہ کا علم بلند کر دینا اور دنیا کی بڑی بڑی سرکش و جبار قوموں کو مغلوب کر دینا یہ ایسے کارنامے ہیں جن کو ساری دنیا حیرت کی نظروں سے دیکھ رہی ہے اور پیغمبر اسلام فداہ روحی کی عظیم الشان شخصیت پر تعجب سے انگشت بدنداں ہے۔

**قوانین اسلامیہ** آج اس دور الحاد میں جبکہ چاروں طرف ظلم واستبداد کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ مغرب کی طرف سے دہریت و لامذہبیت کا بھوت نہایت بھونڈی شکل میں دنیا کے سروں پر چڑھا جا رہا ہے باطل کی ساری قوتیں اسلام کے خلاف مجتمع ہو رہی ہیں۔ ایسے نازک دور میں حق و صداقت کو تسلیم کرانا ذرا مشکل کام ہے مگر انصاف پسند حضرات خواہ وہ کسی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یہ جانتے ہیں کہ دنیا کے مروجہ قوانین جہانبانی و آئین عدالتہائے دیوانی وغیرہ میں ایک کافی حد تک اسلامی قوانین کا چربہ اتارنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ آج دنیا ترقیات کی منزل میں جس مقام پر پہنچ چکی ہے اسلام نے آج سے چودہ سو برس پیشتر اس مقام کے نشانات دنیا کے سامنے الم نشرح کر دیئے تھے۔ ادیان عالم میں سب سے پہلے عمدہ طور پر قانون سازی کا شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ اسلام سے پہلے اور بعد کی تاریخ عالم پر منصفانہ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح طور پر منکشف ہو جاتی ہے۔ زندگی کا کونسا شعبہ ہے جس کی بابت بہترین قانون مقرر کر کے اسکو کامیاب بنانے کی سعی بلیغ نہ کی گئی ہو۔

اسلام سے قبل بادشاہ وقت کو خدا کے برابر سمجھا جاتا تھا وہ مطلق العنان ہوتا اور اسکے اختیارات بہت وسیع ہوتے تھے کسی کی مجال نہ تھی جو اسکے سامنے دم مار سکے یا اسکے حکم میں نقص نکال سکے۔ حلال و حرام جائز و ناجائز عدل و ظلم حق و ناحق یہ سارے الفاظ رعایا کیلئے تھے بادشاہ کے لئے ان میں سے کسی برے لفظ کا اطلاق ایک اخلاقی جرم سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے بادشاہی کے سلسلہ مگر یہ خلاف انسانیت حرکات بادشاہ کے لئے نہایت سختی سے بند کیں اور اسکو بجائے مطلق العنان ہونے کے رعایا کا خادم قرار دیا۔ اسکو بتلایا کہ وہ صرف انسان ہے انسانیت کے دائرہ میں کسی انسان پر اسکو کچھ فوقیت نہیں۔ صرف اس میں اتنی خوبی ہے کہ خدمت خلق کا اہم کام اللہ نے اسکے سپرد کیا ہے۔

**دنیا کیونکر امن وامان کا گہوارہ بن سکتی ہے** چونکہ اسلامی قوانین کسی انسانی دماغ کی اختراع نہیں۔ بلکہ براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں اس لئے اگر دنیا میں امن قائم ہونے کی کوئی صورت ہے تو وہ صرف اسلامی قوانین کا اجراء اور الٰہی حکومت کا قیام ہے۔ الٰہی حکومت میں شخصیت کو دخل نہیں نہ اسمیں مطلق العنانی ہے نہ گورے و کالے کی تمیز ہے نہ امیر و غریب کا فرق ہے نہ ظلم و استبداد کی اجازت ہے نہ سرمایہ داری و زر پرستی کی حمایت ہے۔ حکومت الٰہی دنیا کے لئے پیغام امن ہے۔ سلامتی کا گہوارہ ہے۔ جس زمانہ میں الٰہی حکومت کا انعقاد عمل میں لایا گیا وہی زمانہ امن و امان کا گہوارہ بن گیا۔ خلفائے اسلام کے مقدس زمانے تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔ خلیفۂ وقت سے اگر کچھ لغزش ہو جائے تو ایک ادنیٰ ترین بڑھیا عورت اس سے باز پرس کا حق رکھتی ہے۔ کہاں یہ آزادی و سلامتی کی نعمت اور کہاں شہنشاہیت کا وہ بھوت جو آج گوری اقوام کے دماغوں پر مسلط ہے جس نے دنیا کے امن و امان کو خاک میں ملا کر روئے زمین کو جہنم کا نمونہ بنا رکھا ہے جس میں غریب و مظلوم و بے کس و بے زر انسان کی ہستی ہی غیر مسلم ہے جہاں نہ مذہب آزاد ہے نہ ضمیر آزاد ہے نہ زبان آزاد ہے نہ قلم آزاد ہے نہ تلوار آزاد ہے۔ ابن آدم کو خدا کی عطا کردہ جملہ طاقتوں سے محروم کر کے ان کو غلام بنانے میں پوری قوت سے کام لیا گیا ہے۔ پس دنیا امن و امان کا گہوارہ صرف اس صورت میں بن سکتی ہے جبکہ شہنشاہیت کا بت توڑ کر الٰہی قوانین و فطری آئین کا اجراء عمل میں لایا جائے۔ اسلام دنیا کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ انسان کو امن و امان میں دیکھنے کا آرزو مند ہے اسلام کا پیارا نام ہی سلم سے مشتق ہے جسکے معنی صلح و آشتی کے ہیں۔ اسلام ہر ظالم کا ہاتھ پکڑتا ہے ہر مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے۔ اسلام نہ بادشاہ سے بے خبر ہے نہ رعایا سے بے پرواہی برتتا ہے۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ سب پر پورا پورا کنٹرول رکھتا ہے۔ اسلام نہ سرمایہ داری کی اجازت دیتا ہے نہ غریبوں کی حق تلفی کرتا ہے بلکہ صاف یہ تلقین کرتا ہے اٰتِ کل ذی حق حقہ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کر دو۔

**بدترین پروپاگنڈہ** باوجود اس حقیقت واضحہ کے تعصب کا برا ہو جس کی وجہ سے انسان سچائی کے نور کا جلوہ دیکھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہ بدنصیب انسان جو دنیا میں قیام امن کے سخت مخالف ہیں۔ حکومت الٰہی کا قیام جن کے مقاصد و اغراض کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے جو اسلام کی دشمنی میں ہر مکر و حیلہ و غداری و بے ایمانی کو مستحب سمجھتے ہیں ایسے ازلی بدبختوں نے اسلام کو بدنام کرنے اور اس کی ترقی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے یہ پروپاگنڈہ کیا ہے کہ اسلام سیاست سے الگ ہے اور دنیاوی ترقیات میں سد راہ ہے جہانبانی کی قابلیت سے نابلد ہے۔ یہ پروپاگنڈہ جتنا غلط اور بیہودہ ہے اتنا ہی زور شور سے کیا جا رہا ہے۔

**صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان** اس باطل پروپاگنڈے کی تردید اگر دلائل یا واقعات سے کی جائے تو ایک دفتر درکار ہے کیونکہ اسلام کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ شعبہ ببانگ دہل اس پروپاگنڈہ کی تردید و تغلیط کر رہا ہے لیکن مثل مشہور ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ اس لئے دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے اس غلط پروپاگنڈے کے جواب میں ہم ایک خالص اسلامی حکومت کو پیش کرتے ہیں۔ جس کی تشکیل و تعمیر از اول تا آخر محض اسلامی قوانین و قرآنی آئین پر ہوئی ہے۔ جس کے نظم و نسق میں غیر اسلامی قوانین کو داخل ہونے کے لئے ایک انچ کی بھی گنجائش نہیں۔ جس نے اسلام کی پہلی تاریخ کو از سر نو دہرا دیا ہے اور عملاً اس حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے کہ امن و امان صرف اسلامی قوانین کے جاری کرنے میں ہے اور دنیا چین و اطمینان کا سانس اسی حالت میں لے سکتی ہے جبکہ الٰہی قوانین کے سائے میں پناہ گزین ہو جائے

ahmadimuslim.de

یہی وجہ ہے کہ یک بے آب و گیاہ پُر از وحشت و جہالت علاقے میں اس حکومت نے بے نظیر امن قائم کر کے دنیا بھر کی حکومتوں پر تفوق حاصل کر لیا ہے۔ یہ صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان اور دشمنانِ اسلام کے باطل پروپاگنڈے کا مسکت جواب ہے۔

**دولت عربیہ سعودیہ خلدا للہ ملکہا** اس سے میری مراد مملکت عربیہ سعودیہ ہے جو محض اسلامی حکومت ہے جہاں صرف اللہ کے حبیب سرکار مدینہ صلعم کے فرامین عالیہ سرکاری حیثیت میں نافذ ہیں اور یہ شرف و مجد روئے زمین پر صرف اسی ایک اسلامی حکومت کو حاصل ہے آج اگر قوانین اسلامی کے فوائد و مصالح کا جلوہ دیکھنا ہو، آج اگر خلافت راشدہ کے نمونہ کی تلاش ہو آج اگر اسلام کی حقیقی شان کا منظر ملاحظہ کرنے کی آرزو ہو تو جائیے اور دیکھئے مملکت عربیہ سعودیہ میں یہ ساری چیزیں بیک وقت آپ کو ملیں گی۔ جہاں راعی و رعایا دونوں اپنے لئے صرف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو حقیقی حاکم تصور کرتے ہیں۔ مرکز اسلام میں صحیح معنوں میں اسلام کی حکومت پیغمبر عربی فداہ روحی کی مقدس پیشگوئیوں کو سچا ثابت کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مملکت عربیہ سعودیہ آج دور الحاد میں دنیا کے لئے پیام امن ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس مقام پر آج سے چودہ سو برس پیشتر اصلاح عالم کا عظیم الشان پروگرام مرتب کیا گیا تھا مملکت عربیہ سعودیہ کا صدر مرکز وہی مقام مقدس ہے جو خدا ایک ذرہ کو پربت میں تبدیل کر سکتا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ اس مختصر سی حکومت کو وسعت دیکر ہماری تاریخ ماضی کا نمونہ بنا دے اور مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ طلوع ہو کر پھر بام عروج پر پہنچ جائے۔

اس دور استبداد میں جبکہ اطراف عالم میں گمراہی و ضلالت کی تاریکیاں مسلط ہیں۔ فرعونیت و شہنشاہیت کا بھوت ہر جگہ اپنا دام تزویر پھیلا رہا ہے دنیا کا امن خطرے میں ہے۔ صداقت و عدالت کی داستانیں افسانۂ پارینہ بنی جا رہی ہیں۔ عدل حقیقی ایک موہوم شے ہو گئی ہے۔ عرب کے ریگستانوں میں قرآنی حکومت کا قائم ہونا اور اللہ و رسول کے فرامین عالیہ کا سرکاری قوانین کی حیثیت حاصل کرنا ایک ایسا تعجب خیز امر ہے جس کو ہرگز ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ میرا خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب آج ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا کہ زمین کے کسی حصے پر خالص اس مذہب کے قوانین کو سرکاری حیثیت حاصل ہو۔ اس دور الحاد میں اس کی ضرورت بھی تھی جبکہ دشمنانِ اسلام ہر ذلیل سے ذلیل تہمت اسلام پر باندھنے کی حرکتیں کر رہے ہیں تو ضروری تھا کہ اسلام کو اس کی اصلی شان میں دکھلایا جاتا۔ چنانچہ مملکت عربیہ سعودیہ عین اسی منشائے ایزدی کے مطابق معرض وجود میں آئی ہے جہاں حدود اللہ جاری ہیں۔ عدالت ہائے دیوانی و فوجداری کے ایوانوں کی زینت قرآن مقدس و کتب احادیث ہیں۔ ہر پیش آمدہ مقدمہ کو تعزیرات آسمانی کے مطابق فیصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے امن و امان ایسا ہے کہ بڑی بڑی مہذب حکومتوں میں اس کی نظیر ملنی محال ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا ہر مخالف و موافق کو اقرار ہے۔

**لا نعبد الا اللہ** اسلام کا مقصد وحید اعلائے کلمۃ اللہ ہے اور اسلام کے نزدیک ترقی دارین اسی مقصد کی تکمیل کے ساتھ وابستہ ہے۔ نوع انسان کو توہمات و شرکیات کی دلدل سے نکالکر نور توحید کی روشنی میں لانا اور باطل پرستی سے حق پرستی کی طرف مائل کرنا اسلام کے اہم اغراض ہیں۔ اسلام نے حکومت و سلطنت کی بنیاد بھی محض اسی مقصد کی تحصیل کے لئے رکھی ہے۔ پس جو حکومت اسلامی آئین پر قائم ہوگی اس کا پہلا مقصد اشاعت لا الہ الا اللہ ہوگا ——— ارض مقدس حجاز شریف جو صدیوں سے عہد جہالت کا نمونہ بنی ہوئی تھی جس میں ہر قسم کے توہمات و محدثات ترقی پذیر تھے اور یہ شعر بالکل صادق آ رہا تھا ؎

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اللہ نے اس مقدس سرزمین کو جو اسلام کا مرکز ہے جملہ غلط توہمات سے پاک صاف کرنے کیلئے دولت عربیہ سعودیہ کو کھڑا کیا جس کی جاں بکفی نے اپنی عظمت کو چار چاند لگا دیئے اور جس نے غیر اللہ کی پرستش کے جملہ نشان بے نشان کر دیئے اور اس نازک زمانے میں ایک اسلامی حکومت کی داغ بیل محض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر ڈال کر الحاد و دہریت کے سر پر ایک کاری ضرب لگا دی ہے۔ دولت عربیہ سعودیہ آج الحاد و بیدینی و مغربیت کے خلاف ایک کھلم کھلا الٹی میٹم ہے۔ اور مخالفین اسلام کے لئے باعث صد عبرت جو اسلام کو ایک بیکار چیز سمجھ کر سعید روحوں کو اس کی طرف مائل ہونے سے بچانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں حالانکہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

آج ارض حجاز میں وحدت الٰہی کا ڈنکا بج رہا ہے۔ ہر فرزند توحید ایک نئی زندگی محسوس کر رہا ہے۔ بمصداق الناس علیٰ دین ملوکھم مئے توحید سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ سرشار ہے۔ راعی و رعایا سب پر یہی رنگ غالب ہے توہمات کے بادل پھٹ رہے ہیں۔ محدثات کے طوفان غائب ہو رہے ہیں۔ اسلام کی صاف و سادی تعلیم دن بدن رواج پذیر ہے۔ تمدن و معاشرت میں پوری پوری مذہبی جھلک نمودار ہے وہ دن قریب ہیں کہ مسلمانان عالم ٹھیٹھ اسلام پر کاربند ہو کر اسلام کی غرض و غایت سے آشنا ہو جائیں اور باطل کے لئے عذاب الیم بن کر اٹھ کھڑے ہوں کہ ؎

ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھے ہیں

**اقامت صلوٰۃ** قومی نظم اور عسکری تنظیم کے سلسلے میں اسلام نے ایک ایسا غیر فانی طریقہ ایجاد کیا جو ایک طرف تو تعلق باللہ کی ایک مضبوط کڑی ہے اور دوسری طرف قومی و ملی و اجتماعی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ایک زبردست آلہ ہے۔ اس طریق کار کو اسلام نے ہر کلمہ گو کے ذمہ لازم قرار دیدیا اور اس کے ترک کو ایک بدترین گناہ سے تعبیر کیا۔ وہ کیا ہے یہی صلوٰۃ ہے جس کی حقیقت کو فراموش کر دینے کی وجہ سے آج امت مسلمہ تباہی و بربادی کے غار کی طرف چلی جا رہی ہے۔ یہی نماز ہے۔ جس کو مخصوص اوقات میں ایک مخصوص گروہ اسلام کی ماتحتی میں مخصوص طریقے کے ساتھ ادا کرنا فرض قرار

دیا گیا ہے۔ یہ اسلام کا ایک غیر فانی نظم ہے جس میں ہر تندرست مسلمان مرد کو لازماً شرکت کر کے اپنے قومی و ملی اتحاد کا ثبوت پیش کرنا پڑتا ہے۔ عورتوں کو اس فریضہ سے مستثنیٰ قرار دیا۔ کیونکہ جنگ و جہاد کے امور زیادہ تر مردوں ہی سے متعلق ہیں۔ جب کبھی صحیح طریقے پر اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی گئی نماز باجماعت کا سرکاری طور پر انتظام کیا گیا۔ دیکھتے نہیں کہ خلفائے راشدین نماز باجماعت کی نہایت سختی کے ساتھ بذات خاص نگرانی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دولت عربیہ سعودیہ جس کو ہم صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان قرار دے رہے ہیں کیونکر اس اہم کام سے غافل ہو سکتی تھی۔

چنانچہ نماز کا سرکاری انتظام ہے اور جملہ ممالک محروسہ میں نماز باجماعت کا کام سرکاری طور پر عمل میں لایا جاتا ہے۔ جماعت سے غیر حاضر رہنے والوں سے بازپرس کی جاتی ہے تاکہ امت نماز کے حقیقی مقصد کو سمجھے اور مسلمانوں میں نماز کی برکت سے وہ روح پیدا ہو جائے جو ازمنہ ماضیہ میں تقویت اسلام کا موجب بنی تھی۔ کیا عجب ہے کہ عربی مسلمانوں کا یہ جذبۂ ایمان مسلمانان عالم کے قلوب کو گرما دے اور وہ از سر نو اپنی شان کو محسوس کر کے تاریخ ماضیہ کو دہرا دیں وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

**اجرائے حدود اللہ** آج جبکہ مجالس قانون ساز روز افزوں مروجہ قوانین ملکی کے اندر ترمیم و تبدیلی کی ضرورتیں محسوس کرتی رہتی ہیں ملک کے بہترین دماغ یک جا جمع کئے جاتے ہیں۔ نہایت غور و خوض بحث و تمحیص کے بعد قوانین وضع کئے جاتے ہیں پھر بھی ان میں بہت سے نقائص باقی رہ جاتے ہیں۔ مگر اس مدنی مقنن عربی فداہ روحی کی اعلیٰ قابلیت و حسن لیاقت پر غور کرو جس سے بہتر مقنن کبھی بھی مادر گیتی کے بطن سے پیدا نہ ہو سکا اور نہ آئندہ کے لئے امید ہے۔

وہ کونسا امر ہے جس کی بابت اس مدنی سرکار نے کوئی عمدہ سے عمدہ قانون نہ بنایا ہو۔ قومی و ملی و اجتماعی پولیٹکل و سوشل معاملات، اقتصادیات، سیاسیات، ملک رانی و جہانبانی وغیرہ امور کی بابت عربی فداہ سفر کے قوانین ایسے بہترین ہیں جن کا بدل دنیا آج تک پیش نہ کر سکی۔ ان جملہ قوانین کا نام حدود اللہ رکھا گیا۔ اور ان کی پاسداری کو ہر مومن و مومنہ کے لئے جزو ایمان قرار دے دیا گیا۔ دنیا کو آج امن و امان کی تلاش ہے بڑی بڑی منظم حکومتیں قیام امن سے عاجز آ رہی ہیں ہر طرف انقلاب کا دور دورہ ہے۔ دنیا کسی نئے انقلاب عظیم کے دروازے پر کھڑی ہوئی گھڑیاں گن رہی ہے سرمایہ داری اور مزدوری کی جنگ ہے۔ دنیا کی اس خطرناک حالت میں اجرائے حدود اللہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے جس سے دنیا امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ جس کا زندہ نمونہ دولت عربیہ سعودیہ ہے جہاں کوئی انسانی دماغ ایسا نہیں جو قوانین الٰہی کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی قانون از خود ایجاد کرنے میں کامیاب ہو جائے وہاں صرف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے احکام کو سرکاری مرتبہ حاصل ہے اور وہاں تلوار و قلم صرف اسی قانون کے حامی ہیں جو کتاب و سنت سے مستنبط ہو۔ اسلام اگر حکومت رانی سے عاجز ہوتا تو آج دولت عربیہ سعودیہ کو یہ رفعت و شوکت ہرگز نصیب نہ ہوتی۔ وہاں نہ رشوتوں کا بازار گرم ہے نہ معمولی مقدمات کے تصفیہ کے لئے پبلک کے راستے میں بعید سے دشواریاں پیدا کی جاتی ہیں نہ صاحب حکومت تک دادرسی لے جانے میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے وہی خلفائے راشدین کا نمونہ ہے کہ خلیفۂ وقت مسجد میں مصلے پر بیٹھا ہوا بڑے بڑے اہم مقدمات کو اشاروں میں فیصل کر دیتا ہے۔

دولت عربیہ سعودیہ میں تعلیم اسلام کے مطابق چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں۔ زانی کو سنگسار کیا جاتا ہے۔ ناحق خون کرنے والے سے شرعی قصاص لیا جاتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج وہاں بہت کم جرائم پائے جاتے ہیں۔ چوری کرنے سے لوگ کانپ جاتے ہیں۔ قتل و زنا کے نام سے لرز جاتے ہیں۔ یہ ساری خوبیاں محض قوانین اسلام کے اجراء کی ہیں پس اگر اسلام کی روشن تاریخ کو کوئی ناواقف صرف ایک فسانہ کی حیثیت دیتا ہو تو اس کا فرض ہے کہ حجاز مقدس میں جا کر اسلام کی زندہ تاریخ کو اپنی آنکھ سے معائنہ کرے۔ ایسی حالت میں اسلام کو حکومت رانی و سیاست دانی و موجودہ ترقیات سے محض بیگانہ بتلانا اگر تعصب و ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔

---


# نجد و حجاز

(مؤلفہ مولانا سید رشید رضا صاحب مرحوم مصری) جس میں مندرجہ ذیل مباحث پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ (۱) نجد و حجاز کی جغرافیائی حالت۔ (۲) شیخ محمد عبدالوہاب نجدی کا حال۔ (۳) وہابی اور حجاز۔ (۴) نجدیوں کا مذہب کیا ہے۔ (۵) وہابیوں کے لئے تاریخی شہادت کیا ہے۔ (۶) وہابیوں کے حجاز پر حملہ کے اسباب۔ (۷) وہابیوں کا حجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قبہ حرم شریف کے ساتھ برتاؤ۔ (۸) قبور، مساجد اور قبوں کی کیفیت۔ (۹) معاہدہ نجد و برطانیہ اور معاہدے کے فوائد۔ (۱۰) شریف حسین اور سلطان ابن سعود اور دونوں کا باہمی مقابلہ وغیرہ وغیرہ۔

۲۶×۲۰ کے دو سو صفحات۔ قیمت صرف ۸؍

**اسلامی صورت** جس میں ڈاڑھی و مونچھ کے احکام اور اس کی اہمیت کو قرآن مجید حدیث رسول مقبول صلعم و آثار صحابہ و فقہی روایات سے ثابت کر کے مخالفین کے شکوک کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۴؍

**اسلامی توحید** جسمیں تعزیہ داری۔ نوحہ، ماتم و گریہ زاری کی تردید کر کے مخالفین کے استدلالات کا جواب قرآن و حدیث سے دیا گیا ہے نیز ثابت کیا ہے کہ حضرت امام حسینؓ کے قاتل شیعہ تھے قیمت ۴؍

**اسلامی پردہ** شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت پر براہین عقلیہ و نقلیہ سے مخالفین پردہ کے تمام سوالات کے معقول، مدلل اور مسکت جواب دیئے گئے ہیں قیمت ۴؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تاریخ القرآن۔ قرآن مجید کے جمع و ترتیب اور نزول وغیرہ کی دلکش تاریخ۔ قیمت عمر۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث

# مومیائی

عہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے.....
...کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ
جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے
مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ - آدھ پاؤ ۲؍- پاؤ بھر
۴؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ
ہوگا۔ بر ہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کیجائیگی
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

## تازہ ترین شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب پنشنر دموہ۔ "مجھ کو
آپ کی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اس کا
اجر دیگا۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار
چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی
اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۰ ستمبر ۳۸ء)
جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوکرا۔
"اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا
چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم
آدھ پاؤ اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ
فرماکر ممنون فرمائیں" (۲۳ ستمبر ۳۸ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

## تحقیق الکلام

عہ

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم
(شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ
خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور
تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے
دلائل عقلیہ ونقلیہ کے مدلل ومفصل جوابات دئیے گئے ہیں
خاصکر علماء دیوبند کی دلیل حدیثیہ کے چھ جواب وَاِذَا
قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کے گیارہ جواب۔ وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا
کے چار جواب۔ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ کے پانچ جواب
مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں
از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۷ھ حصہ اول عہ کی
بجائے ۱۲؍ اور حصہ دوم ۸؍ کے بجائے ۱۲؍ پر
روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔
ملنے کا پتہ:۔ حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ
مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارکپور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

## ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ
مشہور و معروف اسپشلی عطر ہزارہ و عطر روح افزا
بلا رنگ فی تولہ عہ ۱۲؍ - ۶؍ - ۴؍ فی تولہ عہ - ۱؍ - ۸؍ -
اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے
فہرست مفت طلب فرمائیے
پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم
تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

## ہندوستان اور پیٹنٹ ادویات

انگلستان، فرانس، امریکہ اور ہندوستان کی
تین صد شہرہ آفاق ادویات کے اصل نسخہ جات۔
آپ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ مفید چیز ہے۔ قیمت عہ
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# خوشخبری رمضان شریف

عہ

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعائت کیا کرتا ہے
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔
**احمر قانی** مصدقہ حضرات اکابر علماء وحکماء ورؤسا وغیرہ
جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہوچکے
ہیں۔ **تازہ ترین شہادت**۔ از جناب مولانا حافظ
محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب جامع مسجد اہل حدیث
کولوٹولہ کلکتہ :۔
"میں پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا۔ آپنے آزمائش
کیلئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے استعمال سے درد
موقوف ہوکر فائدہ نظر آیا۔ لہٰذا قیمتاً عنایت کریں"
یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض،
درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی
دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگا ڈبہ اطفال۔ آنت اترنا۔ درد
ورم خصیہ۔ جلے و کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر مجرب
ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (عہ) رعائتی فی سیر
تین روپے دیتے ہیں (منگوانے کا پتہ)
منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

## عجیب الاثر فلیویا۔ امساک عہ

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۲۹۲)
وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت
کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین
چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا
ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس
رات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی،
پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۸؍
پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فریدکوٹ (پنجاب)

## مفت بالکل مفت

کتب خانہ ثنائیہ کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگوا
سکتا ہے۔ پتہ:۔ مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

ahmadimuslim.de

# شمالی ہندوستان ۱۴/

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | عنہ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | ۱۲/ |
| زادالمعاد ابن قیم سفید | ۳/ | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | ۳/ |
| ترغیب و ترہیب سفید کاغذ | ۱۲/ | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | |
| تاریخ ابن کثیر (البدایہ والنہایہ) ۹ حصہ تیار ہیں | | ملا علی مصری | ۶/ |
| قیمت فی حصہ | ۳/ | تفسیر فتح القدیر شوکانی | عہ |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

---

شائقین دیجار کو خوشخبری

# رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور ہندی عطریات عطر مجموعہ۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا شاہجہانی گلاب۔ روح خس عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ۸۔ ۶/۔ ۱۲/۔ للعہ۔ صہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ

نوٹ :۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی

---

# طلائے اعظم ۱۶/

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں قیمت ہے۔ محصولڈاک ۸/

المشتہر :۔ مینیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

---

# سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگاکر فائدہ اٹھائیں فی شیشی عہ

(ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

---

# تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۱۲/ محصول ڈاک ۶/۔ نمونہ ۸/

(ملنے کا پتہ)

مینیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

---

# خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ) (۷۸)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے موثر۔ طاقت کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمر درد۔ نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ :۔ مینیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی ۱۲

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں :۔

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

---

## تمام دنیا میں بے مثل ۹/

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب خان غزنوی مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

ہر قسم کے قرآن و حمائلیں ملنے کا پتہ :۔ مینیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

سنہری موقعہ

چلئے تیار ہو جائیے

کیونکہ

عنقریب دیسی
تیز رفتار آرام دہ
ہندوستان
لے کر روانہ

## حج لائن

کمپنی کے
جہازات
کے حاجیوں کو
ہو جانے والے ہیں

المدینہ　سندھیا　الہند

اسٹیم نیویگیشن کمپنی کے جہازوں میں حاجیوں کو جو آرام ملتا ہے
اس سے ہر شخص واقف ہے۔ اگر ہندوستان کے حاجیوں کو نہایت اطمینان کے ساتھ سفر کرنا منظور ہو تو وہ پہلی فرصت میں اپنی جگہ **المدینہ** اور **الہند** میں جلد از جلد مخصوص کرالیں۔ مزید معلومات کے لئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

**حج لائن** دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ
بمبئی۔ کراچی۔ کلکتہ



## مطبوعات الہلال

چربہ اُڑ گیا

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور



## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو (۵۹)
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور
عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا
بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
(منگوانے کا پتہ)
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ



**کتاب الاثمار** اس کتاب میں پھلوں کی تعریف۔ نگہداشت اور پرورش کا ذکر کیا ہے۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعائتی ۳؍

**تاریخ جمال الدین افغانی** از مولانا ظفر علی خان صاحب اڈیٹر "زمیندار"۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعائتی ۱؍

**خون شہادت کے دو قطرے** ۔ از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد ۔ سرمد شہید رح اور منصور رح کے حالات ۔ دلکش پیرایہ میں ۔ قیمت رعائتی ۲؍

**تاریخ تبلیغ اسلام** حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سرور کائنات صلعم تک تبلیغ اسلام کس طرح ہوئی۔ قیمت عہ ۔ رعائتی ۶؍

کتب منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر



**تحقیقات جدید در امراض شدید** سر سے پاؤں تک جملہ شدید امراض کی وجہ تشخیص اور انگریزی طریق علاج مع نسخہ جات۔ بہترین کتاب ہے۔ قیمت عہ ۔ رعائتی قیمت ۸؍

**کامل دائی** دائی جنائی کے متعلق بہترین و جامع کتاب اور تصاویر۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعائتی ۱۰؍

**طوفان حیات** جھوٹے پیروں، پرانی رسموں کے خلاف کتاب بطور ناول۔ از مولانا راشد الخیری مرحوم دہلوی۔ قیمت عہ ۔ رعائتی ۸؍


ahmadimuslim.de

**حمائل شریف مطبوعہ مصر** جیبی سائز بہت عمدہ ہے
طباعت و کاغذ اور جلد نہایت عمدہ۔ قابل دید ہے
اصل قیمت للعہ۔ رعائتی دو روپے (عہ)

**حمائل شریف مکتوبہ شاہ عالمگیر غازی**
حمائل شریف ہذا کی کتابت شاہ غازی اورنگ زیب عالمگیرؒ کی کی ہوئی ہے۔ جو بڑی محنت سے بلاک بنوا کر جرمنی میں طبع کرائی گئی ہے۔ ایک تاریخی تحفہ ہے۔ اخیر میں شاہ غازی کے دستخط بھی بجنسہ ہیں۔ مجلد اصل قیمت چار روپے ہ۔ رعائتی عا۔

**المامون** خلیفہ مامون رشید کے سوانح حیات
اصل قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

**مقالات شبلی** مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں آپ کے بیش بہا مضامین کا مجموعہ ہے۔
قیمت ۱۲ر۔ رعائتی ۶ر

**سفرنامہ روم، شام مصر** مولانا شبلی کا اسلامی ممالک کا سفر۔ وہاں کے حالات اور باشندوں کے عادات اور خصائل۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

**ازواج النبی صلعم** مؤلفہ سید ظہور الحسن دہلوی
رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ اور معترضین کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب۔ قابل مطالعہ ہے۔
قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

**رد اکاذیب لہابیہ** مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی۔ مذہب حقہ اہلحدیث پر اہل بدعت اور بعض ناواقف اصحاب مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے۔ گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کیلئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ ہر موحد اہلحدیث کو اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ تبلیغ و اشاعت کی خاطر قیمت بھی نصف کر دی ہے۔ اصل قیمت عہ رعائتی قیمت ۱ر

**براہین شمسیہ** یہ رد اکاذیب لہابیہ کا حصہ دوم ہے مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔ حنفی مذہب کے اکثر مسائل مروجہ کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر رعائتی ۶ر

# ثنائی برقی پریس امرتسر

**مطبع ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگین چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے۔ تجربہ کریں**

**سیرۃ النعمان** حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات۔ از پیدائش تا وفات۔ از قلم مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

## مفت بالکل مفت

جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں
نئے سال کی جنتری ایک ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے مفت حاصل کریں
پتہ: منیجر سیلانیم ہومیوپیتھک فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

**حیات حافظ**۔ اصل قیمت ۸ر۔ رعائتی ۴ر

## ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانے میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ، سویٹر، پلوور، اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک [illegible] جاتے ہیں۔ اب بھی ایک [illegible] کارخانوں [illegible] اور نرخ [illegible] ملنے کا پتہ۔ [illegible] نٹنگ ہوس صدر بازار دہلی

**سراج منیر**۔ یہ کتاب بھی مصنف ممدوح کی تصنیف ہے جس میں چند علمی مسائل مثلاً وجود خدا۔ اثبات حشر نشر۔ اثبات رسالت۔ حقیقت فلسفہ اسلام۔ بحث الہی وغیرہ پر بسیط بحث کر کے اخیر میں حضور صلعم کی مختصر سوانح مبارک ہے۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۱۲ر

**ترکان احرار** غازی مصطفےٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا۔ غازی احمد مختار پاشا۔ محترمہ خالدہ خانم وغیرہ کے کارنامے۔ جلد [illegible]

ahmadiyyamuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — DELHI.
ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۵

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم حجت است

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداران سے ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ ... ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم۔ تہنیت جشن سال نو ... صفحہ ۱
انتخاب الاخبار ... ۲
مسئلہ تقلید شخصی (بجواب الفقیہ) ... ۳
میری وفات اور قادیان میں شادیانے ... ۴
متفق علیہ مسائل ... ۵
شیعہ کی شہادت بر ظلم و ... ۶
تصوف ... ۷
مسئلہ ... ۸
... ۹
فتاویٰ ... ۱۰
... ۱۱
... ۱۲
اشتہارات ...

# تہنیت جشن سال نو

(از مولوی محمد عبدالکریم صاحب جتوئی ریاست بیکانیر)

سال ہے چھتیسواں کیسا مبارک نیک فال
انتظار قلب میں ہے آرزو پہ آرزو
یا تم عیدیت لکھوں یا کاشف کرب کہوں
میں تیری کرسکیں کب حد قلیل مدحت
دیکھ لیں اہل بصیرت دیکھنا چاہتے ہیں گر
تیرے اظہار و اشاعت سے ... ہوئے بعض خبیث
... کا ... جس کا ... اور صدا

جس میں پھر اہلحدیث اخبار آیا خوش جمال
آئے تا دور زماں یہ جانفزا ہر ایک سال
عمدۃ الاحکام کامل ہے اور جواب ہر سوال
اسوۂ حسنہ میں تو نے کر دکھایا جو کمال
نقشۂ خیرالقرون ... اور ... چال ڈھال
... اہل ضلال
... رنج و ملال

ہے ... سے یوں آخری مہر
... دو ...

# انتخاب الاخبار

— معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولنا عبیداللہ صاحب سندھی دسمبر کے شروع میں سندھ پہنچ جائیں گے۔

— لندن۔ وزیر نو آبادیات نے اعلان کیا کہ فلسطین گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے مصر، عراق، عرب اور یہودی ایجنسی کو دعوت دی جا چکی ہے۔

— حکومت بہار پبلک سیفٹی ایکٹ جیسا ایک قانون بنا رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کو روکا جاسکے۔

— وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ صدر کانگرس پنجاب کا دورہ کرنے والے ہیں۔ میں اہل پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ کوئی سیاسی جماعت بالخصوص وہ جماعتیں جو سیاسی طور پر ان سے اختلاف رکھتی ہیں۔ ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی مخالفانہ مظاہرہ نہ کریں۔

— پیرس۔ جرمن گورنمنٹ نے اپنے سفیر متعینہ پیرس کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت فرانس سے ہرمن سکرٹری کے قاتل کو حکومت جرمنی کے حوالہ کر دینے کا مطالبہ کرے۔

— جنرل فرینکو کے ذمہ ہٹلر کا بہت سا قرضہ ہو گیا ہے۔ جسے ادا کرنے کے لئے وہ سپین کی ایک کان فروخت کرنا چاہتا ہے۔

— چنکنگ ۲۴ نومبر چانگشار کے مقام پر آگ لگنے سے جو ۲ ہزار چینی سپاہی جل کر مر گئے ہیں ان کی تمام تر ذمہ داری تین چینی کمانڈروں کے سر ڈالی گئی ہے اور انہیں گولی سے اڑا دیا گیا ہے

— ٹوکیو ۲۴ نومبر گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ جو کوئی ملک چین سے کسی قسم کا معاہدہ کرے وہ اسے گورنمنٹ جاپان کو دکھا دے اس کے علاوہ چین کے ساتھ جتنے معاہدے پہلے ہوئے ہیں وہ سب ایک طرح سے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ چین میں جاپان نے اپنے نئے سکے تو چلا ہی دیئے ہیں۔

— برلن۔ سرکاری گزٹ میں ایک قانون کا اعلان ہوا ہے۔ جس کی رو سے جرمن یہودیوں پر ۸ کروڑ ۳ لاکھ پونڈ جرمانہ کیا گیا ہے۔ اور اس کی وصولی کیلئے کُل جائیداد پر ۲۰ فیصدی ٹیکس لگایا گیا ہے جو چار اقساط میں وصول کیا جائے گا۔

— لاہور ۲۵ نومبر۔ عدالت سیشن میں سید حبیب مالک "سیاست" اخبار اور سید عنایت شاہ ایڈیٹر سیاست وغلام احمد بٹ کیپر انارکلی پریس کی اپیل کی سماعت ہوئی۔ ملزموں کو ایک پوسٹر شائع کرنے کے الزام میں ساٹھ ساٹھ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ عدالت نے بحث سننے کے بعد اپیل منظور کرتے ہوئے ملزموں کو بری کر دیا۔

## ناظرین "اہلحدیث"

سب سے پہلے
اخبار ھذا کے صفحہ ۱۴ پر
**حساب دوستاں**
ملاحظہ فرمائیں۔

— پشاور ۲۴ نومبر گزشتہ شب ایک بجے کے قریب سیکنڈ پنجاب رجمنٹ کے چوتھے بٹالین میں افسروں کی لائن کے ایک سنتری نے دیوانگی کے عالم میں اپنے کمانڈنگ افسر کو سوتے میں گولی سے ہلاک کر دیا۔ گولی کی آواز سن کر دوسرے افسر اپنے خیموں سے باہر نکل آئے۔ سنتری نے ان پر بھی بے تحاشا گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ جن کی وجہ سے چار مزید افسر اور ایک مسلمان سپاہی موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے اور چار افسر زخمی ہو گئے۔ ہلاک شدگان کی تعداد سات ہو گئی ہے۔ جن میں چار برطانی افسر ہیں۔ باقی دونوں زخمی برطانی افسروں کی حالت بھی خطرناک ہے۔ دیگر سپاہیوں نے سنتری مذکور کو بھاگتے ہوئے گولیوں سے ڈھیر کر دیا۔

## مولانا شوکت علی چل بسے

آج ۲۸ نومبر کو بذریعہ اخبارات معلوم ہوا کہ مولانا شوکت علی برادر مولانا محمد علی جوہر (مرحوم) ۲۷ نومبر کو دہلی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہیچ

مرحوم ایک سیاسی لیڈر تھے۔ ایک وقت حکومت سعودیہ کے مخالف رہے۔ مؤتمر مکہ میں شریک ہوئے بڑے کارکن اور دوڑ دھوپ کرنے والے تھے۔ ۱۹۰۹ء میں رامپوری مباحثہ سے میرے ساتھ تعارف تھا۔ مجھے آپ کے ناگہانی انتقال کی خبر سن کر دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ سامنے آگیا۔ حجاز سے واپس آتے ہوئے جہاز پر عمر کا ذکر کرتے ہوئے دو سال مجھ سے چھوٹے ثابت ہوئے۔

واحسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر دے۔ (ابوالوفاء)

## ماسٹر غلام حیدر صاحب

آف سرگودھا جو ایک معمر بزرگ۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ اخبار "اہلحدیث" کے اولین خریداروں میں سے تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم علم دوست اور موحد مسلمان تھے۔ ایک دو کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

**مضامین آمدہ** عبدالرشید صاحب۔ سید لعل شاہ صاحب مولوی ابو مسعود خان قمر۔ خان شجاع الدین خان صاحب خالد شیرانی۔ ملک محمد عبداللہ صاحب۔ ابوالمحمود ملک ہدایت اللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب۔ ابو نعیم عبدالرحیم منشی محمد خان صاحب ۵ عدد۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل۔ عبدالرزاق صاحب سعید۔ اظہر امرتسری۔ منشی محمد عبدالمنان صاحب۔ مولوی ابو الطیب محمد عبدالصمد صاحب۔ محمد ابوالخیر صاحب۔ محمد اسحاق صاحب۔ مولانا محمد شرف الدین صاحب۔ حافظ محمد عبدالغفار صاحب ابو النصر صاحب۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی حبیب ابراہیم صاحب۔

**تعزیتی جلسہ** مولانا شوکت علی مرحوم کی وفات پر میڈیکل اینڈ یونانی طبیہ کالج امرتسر میں طلبہ نے تعزیتی جلسہ کیا اور متعدد ریزولیوشن پاس کئے۔ (محمد خان لنڈا مرتسر)

ازواج النبی صلعم - رسول اللہ کی ازواج مطہرات کے حالات اور معترضین کو جواب قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث) (۸۲)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

## مسئلہ تقلید شخصی

### بجواب الفقیہ امرتسر

(۴)

گذشتہ تین پرچوں میں اس مضمون کے تین نمبر مع جوابی نوٹوں کے درج ہو چکے ہیں۔ جن میں اصل مضمون کی روح نکل چکی ہے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں:۔

"یہ کہنا کہ ائمہ اربعہ کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں غلط ہے۔ اللہ فرماتا ہے فاسئلوا اھل الذکران کنتم لا تعلمون۔ کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔ معلوم ہؤا کہ جب ہم اپنی لاعلمی کے وقت کوئی مسئلہ اہل علم سے پوچھیں گے تو اسپر عمل لازم ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اہل علم سے پوچھ کر نہ مانو۔ تاوقتیکہ دنیا کے تمام اہل علم سے دریافت نہ کر لو۔ تو جب ایک ہی اہل علم سے ہم نے ہمیشہ مسئلہ پوچھا۔ تو ہم نے اس آیت پر عمل کیا۔ پھر ہم کس حکم کے ساتھ دوسرے اہل علم سے پوچھ سکتے ہیں۔ البتہ جس اہل علم سے ہم دریافت کرینگے وہ ضروری ہے

**ث** مولانا قرآن مجید کے الفاظ آپ کے اور ہمارے سامنے ہیں ان کا لحاظ رکھئے نہ اپنی طرف سے کچھ بڑھایئے اور نہ ہمیں بڑھانے دیجئے۔

اول تو اس آیت میں زمانہ رسالت کے مشرکین سے خطاب ہے کہ تم کو مسئلہ نبوت سمجھنے میں اگر دقت پیش آرہی ہے تو اہل کتاب سے یہ مسئلہ پوچھ لو کہ ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب آدمی (انسان) تھے۔ چنانچہ ساری آیت یوں ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ (پ ۱۴ ع ۲) (یعنی) ہم (خدا) نے تجھ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب آدمی تھے ہم ان کی طرف معجزے اور صحائف بھیجتے تھے۔ پس (اے مشرکو!) اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے پوچھ لو۔

اس آیت کا سیاق اور عبارت النص صراحۃً مشرکین عرب کے متعلق ہیں۔ اگر آپ اس کو اپنے اوپر لگاتے ہیں تو آپکا اختیار ہے لیکن مہربانی کرکے پہلے ہمارے دو سوالوں کو حل کر دیجئے۔

(۱) اصول فقہ کی دلالات اربعہ میں سے کونسی دلالت ہے جس کے ساتھ آپ اس آیت سے امام معین کی تقلید ثابت کرتے ہیں۔ مہربانی کرکے پہلے اسکی تعیین کیجئے کوئی جلدی نہیں۔ بے شک اپنے ہم خیال علماء سے مشورہ کر لیجئے یا کتب اصول ملاحظہ فرما لیجئے۔ ہم زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتے صرف اصول شاشی دیکھ کر جواب دیجئے کہ آپ کا استدلال دلالات اربعہ میں سے کس دلالت کے ساتھ ہے۔

(۲) سوال کا معنی پوچھنا ہے۔ بتایئے آپ کس مجتہد سے پوچھتے ہیں اور کن الفاظ میں پوچھتے ہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلعم پر سائلین کی طرف سے کئے گئے سوالات میں یَسْئَلُوْنَكَ وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کا مجیب کو مخاطب کرنا ضروری ہے اگر آپ اس آیت کے ماتحت کسی مجتہد سے سوال کرتے ہیں تو کیا آپ نے کبھی یوں کہا ہے کہ

حضرت امام اعظم صاحب! اس مسئلے میں آپکا کیا ارشاد ہے

مختصر یہ ہے کہ آپ لوگوں نے یہ آیت تو خوب یاد کر لی ہے لیکن سوال اور اہل الذکر (دونوں الفاظ) کے صحیح مفہوم پر غور نہیں کیا۔

علمی زمانہ حاضرہ کے بے علم لوگ جن کے حق میں

ahmadimuslim.de

کہ ایسا ہو جو ہمارے ہر ایک مسئلہ کا جواب دے سکے۔ تو وہ بجز مجتہد و مطلق ہو نہیں سکتا۔ جس کا مذہب مدون ہو۔ پھر ہر ایک جزی کا اس سے جواب ہو سکے۔ تو وہ بفضلہ تعالیٰ ائمہ اربعہ ہیں۔ جن کا مذہب مدون ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کا جواب اُن سے مل سکتا ہے۔ تو ان ائمہ اربعہ میں سے جسکو ہم نے افضل و اعلیٰ سمجھا اور اس سے مسئلہ پوچھا۔ پھر ہم ہر ایک مسئلہ اسی سے پوچھیں گے کیونکہ جس کو ایک بار افضل و اعلم سمجھا۔ اب اسکو چھوڑ کر ادنیٰ کی طرف کیوں رجوع کریں۔ تو لا محالہ ایک ہی کو مسئول عنہ بنانا پڑیگا اور یہی تقلید شخصی ہے۔

اور یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ کی ضرورت نہیں بالکل غلط ہے۔ ائمہ اربعہ نے ایسے ایسے اصول وضع کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے قرآن و حدیث پر عمل ہو سکتا ہے۔ اگر ان کے اصول کو اپنا معمول نہ بنایا جائے تو آج ایک حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا۔ حدیث کی صحت ضعف کے اصول ان ائمہ نے بنائے راویوں کی جرح قدح کی تحقیق انہوں نے کی۔ عام، خاص، مشترک، مجمل، حقیقت، مجاز انہی لوگوں نے بیان فرمائے۔ کوئی شخص ان کی تحقیق کو چھوڑ کر ایک مسئلہ بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتا۔" (الفقیہ امرتسر ص۵ ۲۱۔ اکتوبر ۳۸ئ) (باقی)

(بقیہ حاشیہ از ص۳) صادق آتا ہے وہ اپنے ہمعصر علماء سے پوچھ سکتے ہیں جیسے آپ کے گاؤں کے لوگ آپ سے پوچھتے ہیں۔ اگر ایسے سوالات کا نام تقلید ہے تو پوچھنے والے آپ کے مقلد اور آپ ان کے لئے امام و مجتہد ٹھیرے (لاریب! آمنا صدقنا)

**لطیف سوال** مولانا! اس آیت میں دو الفاظ اہل الذکر اور (فاسئلوا کے مخاطب) سائل قابل غور ہیں۔ مہربانی کرکے بتائیے کہ آپ بذات خود ان دو گروہوں میں سے کس گروہ میں داخل ہیں؟ مجتہد ہونے کے تو آپ مدعی نہ ہونگے۔ خدانخواستہ کیا دوسرے گروہ (بے علموں) میں داخل ہیں؟ (میں اس کی تصدیق نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کو آپ کے حلقے کے لوگ اچھا خاصہ عالم جانتے ہیں اس لئے میں آپ کو لا یعلم (بے علم) تصدیق نہیں کر سکتا۔) جب صورت حال یہ ہے کہ آپ نہ مجتہد ہیں نہ جاہل تو آپ کو اس آیت سے کیا تعلق؟

مہربانی کرکے صاف صاف بتائیے کہ آپ مذکورہ دو فریقوں میں سے کس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟ اگر آپ حکم فاسئلوا کے مخاطب ہیں تو اپنے آپکو بے علم کہلانا پڑیگا۔ اگر اہل الذکر کے مصداق ہیں تو دائرہ تقلید سے باہر آنا پڑیگا۔ بہرحال آپ کے حق میں یہ شعر خوب موزوں ہے ؎

دوگونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبتِ لیلےٰ و فرقتِ لیلےٰ

**ایک اور طرح سے** اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ آپ حکم فاسئلوا کے ماتحت مخاطب ہیں اور اہل الذکر سے مراد ائمہ مجتہدین ہیں۔ مگر یہ تو آپکو معلوم ہے کہ یہاں اہل الذکر مطلق ہے۔ جس کی کوئی قید مذکور نہیں اور مطلق کا حکم علمائے اصول کے نزدیک جو کچھ ہے وہ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ وہ کہا کرتے ہیں۔ الاٰتی بای فرد کان اتیا بالماموربہ۔ یعنی مطلق کے کسی فرد پر عمل کرنے والا حکم کی تعمیل سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ علمائے اصول کے الفاظ میں اس کی مثال آیہ کریمہ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں قرآن کا جو حصہ آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔

اب اس حکم کے ماتحت نمازی سورہ بقرہ کی کوئی آیت پڑھے یا سورہ آل عمران کی، سورہ نساء کی آیت پڑھے یا سورہ اعراف کی۔ سورہ کوثر پڑھے یا سورہ اخلاص بہرحال حکم خداوندی کی تعمیل ہو جائیگی۔

اس اصول کے مطابق جتنے مجتہدین گذرے ہیں (چاہے چار ہوں یا چار سو۔ چار ہزار ہوں یا چار لاکھ) ان میں سے جس کسی کا اجتہادی قول کسی کے علم میں ہو وہ اس پر عمل کرکے فرمان ایزدی سے فارغ ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا کہ تمام اماموں کی جستجو کریں۔ صرف صحیح ترمذی دیکھ لیں جس کے ہر باب میں چند فقہائے کرام کے نام مرقوم ہیں ان میں سے جس کا قول سائل کی فہم کے زیادہ قریب ہو وہ اُسی پر عمل کرکے اس حکم (فاسئلوا) کی تعمیل کر سکتا ہے۔ اس طرز عمل کو تقلید شخصی سے کیا تعلق؟ بلکہ اس سے تو تقلید شخصی کی تردید ہوتی ہے۔

**مولانا!** جو فرق قضیہ مہملہ اور قضیہ مخصوصہ میں ہوتا ہے وہی فرق آپ کی تقلید شخصی اور آیت کے مصداق میں ہے (فافہم فانہ دقیق)

**اظہار تاسف** علمائے مقلدین کہا کرتے ہیں کہ "اہل حدیث علوم آلیہ سے بے بہرہ ہوتے ہیں ان کا مبلغ علم زیادہ سے زیادہ ہدایت النحو اور بخاری شریف تک ہوتا ہے" مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخاطب علمائے مقلدین بالخصوص مسئلہ تقلید شخصی میں (جو اسلام کے دو بڑے فرقوں میں مابہ الامتیاز ہے) ان علوم (معقول اور اصول) کو کام میں نہیں لاتے شائد مضر جانتے ہیں۔ ہمیں اس بدگمانی کی ضرورت نہیں کہ وہ ان علوم سے واقف نہیں۔ ہاں اس امر کی شکایت ضرور ہے کہ وہ ان علوم سے کام نہیں لیتے ورنہ مسئلہ تقلید شخصی پانچ منٹ کا کام ہے۔ اب ہم اس نمبر کو بادل ناخواستہ اس شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائینگے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

(اہلحدیث)

(۲) ہر ایک مسئلے کا جواب دینے والا کوئی مجتہد ہوا بھی ہے؟ علم اصول کی مستند کتاب تلویح بر توضیح دیکھ کر جواب دیجئے کہ کس امام نے چالیس مسائل میں سے صرف چار مسئلوں کا جواب دیکر فرمایا تھا۔ باقی (چھتیس) میں نہیں جانتا۔ ایسا کہنے والا غالباً آپ کے نزدیک مجتہد نہ ہوگا۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ ایک بڑے امام نے فرمایا تھا ما ادری ما الدھر (میں نہیں جانتا کہ زمانہ کیا چیز ہے) ایسا کہنے والا غالباً آپکے نزدیک قابل تقلید نہ ہوگا ؎

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی

(اہلحدیث)

(۳) "اصول حدیث" ائمہ نے بنائے تو ذرا اس کی تفصیل بتائیے؟ وہ کونسے اصول حدیث ہیں جو

ahmadimuslim.de

## قادیانی مشن

# میری وفات اور قادیان میں شادیانے

ع شور بختاں بآرزو خواہند ✤ مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

"اہلحدیث" مؤرخہ ۸- نومبر میں ایک اقتباحیہ نوٹ نکلا تھا۔ جس میں بعنوان "آخری التماس" میں نے ایک حدیث کے ماتحت یہ امر ظاہر کیا تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ سال پورا کر سکوں یا نہیں۔ خدا جانے اس مسنونہ فقرے میں کیا بھرا تھا۔ ایک طرف احباب کرام کی طرف سے افسردگی کے خطوط آنے لگے اور دوسری طرف قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔

احباب کو تو محبت کے ماتحت تصور موت کی وجہ سے صدمہ ہوا وہ پوچھنے لگے کہ آپ نے یہ فقرہ کیوں لکھا آپ کو کوئی خواب آیا ہے یا آپ کو کوئی القا ہوا ہے کسی نے حافظ شیرازی کی طرح سخاوت میں قدم مار کر اپنی زندگی ہبہ کرنی چاہی۔ جیسے حافظ شیرازی نے

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

کہہ کر اپنی سخاوت کا ثبوت دیا

میں ان احباب کی فیاضی کا شکر گذار ہوں اور انکی محبت کی قدر کرتا ہوں۔ مگر چونکہ ہماری جماعت اہلحدیث ہے اس لئے ان کو حدیث نبوی ہر وقت سامنے رکھنی چاہئے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے پیشاب کے بعد استنجا کر کے وہیں پاک مٹی پر تیمم فرما لیا۔ خادم نے ایک قریب مقام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضور وہاں پانی ہے (کیونکہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں) حضورؐ نے فرمایا

لعلی لا ابلغہ (مشکوٰۃ)

شائد میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں

یہ حدیث ہر مسلمان کو ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے۔ اس کی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جسکے الفاظ ہیں :-

اذا اصبحت فلا تحدث بالمساء

جب صبح کرو تو شام کی باتیں مت کرو۔

ان دو حدیثوں اور انہی معنی کی اور بہت سی حدیثوں کی بنا پر اگر میں نے یہ فقرہ لکھ دیا تو دوستوں کے لئے مقام حیرت اور قادیان کے لئے مقام مسرت نہیں تھا۔ خدا کی شان قادیان کے اخبار میرے مقابلے میں اس بزرگ کو پیش کرتے ہیں جن کو وہ مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔ اور مقابلے میں کہتے کیا ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ کو تو صرف اخبار کی سوجھی

مگر ہمارے حضرت بہت بلند خیالات

رکھتے تھے۔

مگر ان کو مقابلہ کرتے ہوئے یہ یاد نہ رہا کہ آپ کے حضرت وہی تو تھے جن کا الہام اپنی عمر کے متعلق بھی سچا نہ ہوا الہام تو یہ تھا کہ

میں تیری عمر اسی ۸۰ سے کچھ کم یا زیادہ کرونگا؛

جس کی تشریح آپ نے یوں فرمائی کہ

میری عمر چھہتر سے پچاسی سال تک ہوگی؛

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

مگر جو واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ بقول خود بتصریح حکیم نورالدین آپ ۶۹ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ایسے بزرگ سے میرا مقابلہ کرنا کہاں تک زیبا ہو سکتا ہے جن کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے ع

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

آپ کی ہر ایک بات نرالی ہر ایک مقولہ سنہرا۔

الفضل ۱۹- نومبر کے نامہ نگار مولوی اللہ دتہ نے اسی مضمون میں لکھا ہے اور اس بات پر فخر کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ باوجود سخت مخالفت کرنے کے احمدیت کے مقابلے میں ناکام رہا کیونکہ اس کی مخالفت نے کوئی اثر نہ کیا بلکہ احمدیت دن بدن ترقی کرتی گئی۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کا ثبوت قادیانی تحریروں میں دکھاتا ہوں۔

۲۰- اکتوبر ۱۹۳۴ء کے الفضل میں جماعت احمدیہ کی تعداد تقریباً سات لاکھ سے زیادہ لکھی ہے اور ۱۷- جنوری ۱۹۳۵ء کے الفضل میں سرکاری مردم شماری کی بنا پر احمدیوں کا شمار سارے پنجاب میں ۵۶ ہزار لکھا ہے۔ اور باقی صوبوں میں معدودے چند۔ فرض کرو کہ باقی سارے صوبوں میں تعداد پنجاب کے برابر ہوگی۔ جو سب ملا کر ایک لاکھ ۱۲ ہزار سے زیادہ نہیں۔

کیا سات لاکھ سے ایک لاکھ تک پہنچنا ترقی ہے؟

**مرزائی ممبرو!** ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کیا کرتے۔ ترقی کی تحریر دکھاؤ اور تنزل کی ہم سے لو۔

---

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے بتائے تھے۔ ہاں ایک بات ضرور ملتی ہے کہ امام صاحب کے نزدیک حدیث مرسل (جسمیں صحابی کا نام مذکور نہ ہو) یا مجہول الحال راوی کی حدیث متروک نہ ہونی چاہئے۔ مگر دوسرے ائمہ ... کی حدیث کو متروک قرار دیتے ہیں۔ اسی سلسلے میں آپ نے علم اصول کی اصطلاحات عام، خاص، مجمل، مشترک وغیرہ کی ایجاد امام صاحب سے منسوب کی ہے جو سراسر عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ ہمیں کسی معتبر کتاب کے حوالے سے بتائیے کہ ان اصول کے بانی ائمہ اربعہ میں سے کون کون تھے؟

ہماری تحقیق میں تو یہ سب متاخرین کی محنت کا نتیجہ ہے۔

**مولانا!** آپ جیسے معتبر بزرگ جن کی ساری عمر بحث مباحثہ اور اہل توحید کی تردید میں گزری ہو اور اپنے علم و فضل کے اعتماد پر اہلحدیث اور اہل تقلید میں مناکحت (رشتہ ناطہ) کو بھی ناجائز قرار دیا ہو اگر ایسی کچی کچی باتیں کریں تو آپ کے جواب میں اسکے سوا کیا کہوں ع

ما ھکذا یا سعد تورد الابل

(اہلحدیث) (باقی)

؎ ادھر آپیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

**اسکے علاوہ** میں پوچھنا چاہتا ہوں کان کھول کر سنو اور سوچ کر جواب دو اور یہ سمجھ کر جواب دو کہ سامنے کون ہے ؟

**بتاؤ** تمہارا مسیح موعود جس قوم کو خنزیروں کی طرح قتل کرنے آیا تھا اس قوم کی تعداد خاص ہندوستان میں اس کے ابتدائی دعوے کے وقت کتنی تھی اور آج کتنی ہے۔ کیا وہ مسیحی تلوار سے قتل ہو کر فنا ہو گئی ہے یا زندگی کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچ چکی ہے۔

میں اس پہیلی کو ذرا صاف لفظوں میں بتا دیتا ہوں۔ عیسائی قوم کا شمار ہندوستان میں براہین احمدیہ کے زمانے میں پانچ لاکھ تھا۔ آج اس کا شمار ۶۲ لاکھ ۷۰ ہزار[ف] ہے۔ دیکھو مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۷ء

کیا ایسے واقعات کی رو سے میں اگر کہوں کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ ایسے ناکام رہے کہ ان کے حریف ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

**بتائیے** ایک طرف وہ بزرگ جو اپنے آپکو مسیح موعود ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ یعقوبؑ وغیرہ ناموں سے موسوم کرے اور کہے کہ ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور وہ جس قوم کو خنزیر جان کر قتل کر کے فنا کر دینے کا مدعی ہو وہ (اسکی مزعومہ مقتول) قوم اتنی ترقی کر جائے کہ پہلے کی نسبت تگنی چوگنی سے زیادہ ہو جائے اور دوسری طرف ایک ایسا شخص ہو جو ان انبیاء کے ناموں میں سے ایک نام بھی اپنے لئے تجویز نہ کرتا ہو بلکہ محض خادم دین ہونا اپنے لئے کافی سمجھتا ہو۔ اس کا حریف سات لاکھ سے صرف ایک لاکھ رہ جائے تو وہ ناکام سمجھا جائے۔ چہ خوش !

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کا میرے ساتھ مقابلہ کرنے سے پہلے ان کے اور میرے دعاوی کا موازنہ بھی کر لینا چاہئے کہ وہ کن دعاوی کے مدعی تھے اور میں کس دعوے کا مدعی ہوں۔ وہ جملہ اوصاف سے موصوف ہونے کے مدعی تھے اور میں جملہ معاصی سے آلودہ۔ پھر ہمارا مقابلہ ہی کیا۔ ہاں یہ محض فضل الٰہی ہے کہ باوجود میری موت کے متعلق ان کی پیشگوئی ہونے کے آج تیس سال سے زیادہ گزر گئے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور میں ابھی خدا کے فضل سے زندہ ہوں اور احباب قادیان کو یہ مسرت انگیز خبر سناتا ہوں کہ مرزا صاحب انہتر[۶۹] سال میں فوت ہوئے اور میں ستر سے متجاوز ہو گیا ہوں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ آخر ایک روز جدائی ہونے والی ہے۔ استاد غالب مرحوم کا شعر اپنے معنی میں بہت موزوں ہے ؎

نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا غالب
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا

**قادیانی دوست** میری موت کے تصور سے بھی خوش ہوتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو میری زندگی سے بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اس لئے میں ان کی خدمت میں ایک بزرگ کا شعر پیش کر کے ختم کرتا ہوں ؎

اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
خندہ مزن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

# متفق علیہ مسائل

## سخت بھوک کی حالت میں ناروا غذا کا ثبوت

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر)

قرآن کریم نے سخت بھوک کی حالت میں حرام چیز کے کھا لینے کی اس وقت اجازت دی ہے جبکہ کوئی حلال غذا نہ مل سکے۔ اس پر بائیبل بھی متفق ہے :۔

اس وقت یسوع سبت کے دن کھیتوں میں ہو کر گیا اور اُس کے شاگردوں کو بھوک لگی اور بالی توڑ توڑ کر کھانے لگے فریسیوں نے اعتراض کیا تو یسوع نے اُن سے کہا کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور اس کے ساتھی بھوکے تھے تو اُس نے کیا کیا وہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں جن کا کھانا نہ اس کو روا تھا نہ اُس کے ساتھیوں کو۔ (متی ۱۲/۲)

(مرقس ۲/۲۲) (لوقا ۱/۶)

نوٹ :۔ کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یوحنا)

منو سمرتی میں لکھا ہے :۔

دھرم اور ادھرم کے جاننے والے بھوک سے دکھی ہو کر حفاظتِ جان کے واسطے کتے کا گوشت کھانے کی خواہش کرنے پر بھی پاپ سے آلودہ نہیں ہوتے :

(منو ادھیائے ۱۰۔ فقرہ ۱۰۶)

**(۲) بر وقت ضرورت مدافعانہ جنگ کا ثبوت**

قرآن کریم نے ظالموں سے بدلہ لینے اور ان کی جنگوں کا مدافعانہ جواب دینے کی اجازت دی ہے۔ فرمایا :۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۔

(سورہ حج۔ پ ۱۷)

اس طرح بائیبل بھی اجازت دیتا ہے :۔

مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اُسے لے اور اسی طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔ (لوقا ۳۶/۲۲)

اس میں مدافعانہ جہاد کی طیاری کا صاف بیان ہے علاوہ اسکے خود مسیح اپنی غرض بعثت بتلاتے ہیں کہ :۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں"۔ (متی ۳۴/۱۰)

چنانچہ تلوار چلی بھی اور مسیح کے شاگرد پطرس نے تلوار سے ملخس نامی نوکر کا کان اڑا ہی دیا۔ (یوحنا ۱۸)

منو سمرتی میں تو جنگ کیلئے بہت [illegible] گیا ہے۔ فرماتے ہیں :۔ (۱) لڑائی میں مارے [illegible] لڑائی سے

---

ف یہ تعداد تو ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی ہے۔ اب تو ۳۱ء سے ۸۰ لاکھ ہو گئی ہوگی۔

منہ نہ پھیر کر جو کشتری مرتا ہے وہ سرگ (بہشت) میں جاتا ہے۔ (منو ۷/۸۹)

(۲) جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچیگی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ہوگی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔" (منو ۷/۱۶۹)

ستیارتھ میں سوامی جی نے بھی ان حوالوں کو نقل کیا ہے۔ اسکے بعد سوامی جی نے لکھا ہے:-

"جو دھارمک راجہ ہو اس سے کبھی مخالفت نہ کرے اور بدکردار (ادھرم) اگر طاقتور بھی ہو تو اسکو مغلوب کرنے کے لئے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لاوے۔" (دیکھو ستیارتھ چھٹا باب فقرہ ۴۸)

(فائدہ جلیلہ) اس حوالہ سے صاف معلوم ہوا کہ مذہبی نقطہ نظر سے جنگوں کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح سوامی جی نے دشمن کو تباہ کرنے اسکے ملک کو برباد کرنے کے سلسلہ میں قابل رحم جانوروں پر بھی ستم ڈھانے کا پرمان دیا ہے۔ چارہ پانی تک کے خراب کرانے کا حکم دیا ہے۔ (باب ۶۔ فقرہ ۵۲)

## (۳) راستباز طالب ہدائت کو ہدائت ملتی ہے

قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کی رہنمائی سے وہی لوگ ہدائت یافتہ ہو سکتے ہیں جو مخلصانہ طور پر ہدائت کے طالب ہوں۔ جیسا کہ فرمایا:-

هدى للمتقين۔ اور جو طلب ہدائت کی بجائے سرکشی کرتے ہیں انہیں ہدائت تو کجا بلکہ ان کے گمراہ دلوں پر خداوندی مہر پڑ جاتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

ختم الله على قلوبهم

اس مضمون پر بائیبل بھی متفق ہے:-

"خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔"

(خروج [illegible])

دوسری جگہ ہے:-

خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں نے ہی فرعون اور اس کے نوکروں کے دل کو سخت کر دیا ہے۔

(خروج ۱۰/۱)

دوسری جگہ ہے۔ "اس نے ان کی آنکھوں کو اندھا اور ان کے دل کو سخت کر دیا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع کریں۔"

(یشعیاہ ۶/۱۰۔ ایضاً یوحنا ۱۲/۴۰)

اسیطرح بھومکا میں سوامی جی نے دو جگہ لکھا ہے کہ ایشور کہتا ہے میں بدکردار ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا۔" (رگوید بھومکا صفحہ ۲۳۹ ایضاً صفحہ ۳۱۶)

یہ حوالہ قرآن کے مذکورہ مضمون کے بالکل موافق ہے جس طرح یہاں بدکردار اور سرکش کے سرکشی پر ایشور کی اس طرح مہر ہوئی ہے کہ اُسے کبھی آشیرباد نہ ملے گی۔ اسی طرح قرآن کریم کی منقولہ بالا آئت میں ارشاد ہوا ہے۔

## (۴) تعدد ازواج کا ثبوت

قرآن کریم نے مختلف مصلحتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ایک سے زائد چار عورتوں تک منکوحہ بنانے کی اجازت دی ہے اور وہ بھی اس شرط سے کہ باہمی عدل قائم رکھ سکے۔

بائیبل بھی اس پر متفق ہے:-

"اسحاقؑ کے بڑے صاحبزادے عیسو کے نکاح میں کئی بیویاں تھیں۔" (پیدائش ۲۶/۳۴۔ ایضاً ۲۸/۹)

اسحاق کے چھوٹے صاحبزادے یعقوبؑ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں۔" (پیدائش ۲۹/۲۸۔ ایضاً ۳۰/۹)

"حضرت سلیمان کے صاحبزادے اصبعام کے نکاح میں اٹھارہ بیویاں تھیں۔" (تواریخ دوم ۱۱/۲۱)

اسی طرح حضرت داؤد کے نکاح میں ۹۹ بیویوں کا ہونا ثابت ہے (دوم سموئیل ۵/۱۳) اور سلیمانؑ کے عقد میں تین سو خواتین کا ہونا ثابت ہے اول سلاطین ۱۱/۳

(کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یوحنا)

اگر تعدد ازواج ناجائز ہوتا تو اس کی ممانعت ضرور ہوتی جس طرح کسدن اور یا کو خلاف شریعت منکوحہ بنا کر رکھنے پر حضرت داؤد کو بقول بائیبل تنبیہہ کی گئی۔

ہندوؤں کی معتبر ترین کتاب منوسمرتی سے بھی تعدد ازدواج ثابت ہے۔ ایک مقام پر منو جی فرماتے ہیں:

"ایک کی دو زوجہ ہیں اور چھوٹی زوجہ سے لڑکا پہلے پیدا ہوا اور بڑی زوجہ کے پیچھے ہوا۔ اس مقام پر تقسیم حصہ کس طرح کرنا چاہئے؟"

(منو ۹/۱۲۲)

غور کرنے والوں کے لئے تعدد ازدواج کا مسئلہ یہاں صاف معلوم ہو سکتا ہے۔

دوسری جگہ حکم ہے:-

"پہلی عورت موجود ہو اور بیگناہ سے دولت فراہم کر کے اس روپیہ سے دوسری شادی کرے۔" (منو ۱۱/۵)

منو میں متعدد حوالے تعدد ازدواج کے موجود ہیں مگر اسلام کی خوبی اس سے اور بڑھ گئی کہ اس نے تعداد کو محدود اور عدل کو مشروط کر دیا۔

## (۵) طلاق بوقت ضرورت جائز ہے

قرآن کریم نے انسانی حوائج اور مصلحتوں کا لحاظ فرما کر مرد کو عورت کے چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے۔ اور طلاق دینے کے بعد متواتر دو ماہ تک رجعت کا حق دیا ہے کہ اگر شوہر اپنی غلطی پر نادم ہو تو اس مدت تک رجوع کرے لیکن اگر عورت کی بداطواری یا بدزبانی سے عاجز ہو تو پھر تیسری طلاق دیکر معاملہ ختم کر دے۔

اس پر بائیبل متفق ہے:-

"اگر مرد کسی عورت سے بیاہ کرے اور پیچھے اس کے کچھ ایسی بیہودہ بات پائے جس سے اس عورت کی طرف اُس کی التفات نہ رہے تو وہ اس کا طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالہ کر دے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے۔"

(استثنا ۲۴/۱)

ساتھ ہی مسیحؑ کی بھی اسپر تصدیق ہے فرماتے ہیں:-

"یہ نہ سمجھو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توراۃ سے ہرگز نہ ٹلیگا۔" (متی ۵/۱۷)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

"کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔" (یوحنا ۱۰/۳۵)

منو جی بھی طلاق کی اجازت دیتے ہیں:-

"جس عورت کے اوپر شوہر نے دوسرا بیاہ کیا اور وہ عورت غصہ ہو کر گھر سے نکل جاتی ہو تو اس کو فوراً گھر میں رکھنا یا خاندان کے روبرو ترک کرنا چاہئے۔"

(منو ۹/۸۳)

[illegible]

ahmadimuslim.de

اس میں مسئلہ طلاق کی صریح اجازت ہے مگر ان شرائط کے ساتھ نہیں جو اسلام نے حکیمانہ طور پر اس موقعہ کے لئے ملحوظ رکھی ہیں۔

## (۶) عورت کا خاص آیتوں اور مخصوص ایجاب وقبول سے منکوحہ بننا

قرآن کریم نے گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول اور تقرر مہر اور خطبہ نکاح کے بعد عورت کو منکوحہ قرار دیا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ اس پر نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ عورت اگر پہلے سے حلال تھی تو پھر ان قیود شرعیہ کی ضرورت ہی کچھ نہیں اور اگر پہلے سے حرام تھی مگر ان مخصوص قیود کے بعد حلال ہوتی تو پھر ہر حرام عورت کو ان قیود پر عمل کرنے کے بعد حلال کر سکینگے چاہے وہ کوئی ہو۔ اس لئے ہم عیسائی مذہب اور آریہ ہندو دھرم سے بھی خاص قیود کی پابندیوں کے بعد نکاح ہونے کا مسئلہ دکھاتے ہیں۔

عیسائی مذہب کی معتبر کتاب دعائے عمیم میں یوں لکھا ہے:۔

"پادری مرد سے یہ کہے فلانے کیا تو اسی عورت کو اپنی بیاہتا جورو ہونی قبول کرتا ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب نکاح کی پاکیزہ حالت میں اس کے ساتھ زندگی گزارے آیا تو اسی سے محبت رکھیگا اسکو تسلی دیگا اس کی عزت کریگا۔ بیماری میں اس کی خبرگیری کریگا مرد جواب دے کہ "ہاں البتہ"۔ تب پادری عورت سے کہے کہ فلانی کیا تو اس مرد کو اپنا بیاہتا شوہر ہونا قبول کرتی ہے آیا تو اس کے حکم میں رہیگی اور اس کی خدمت کریگی اس سے محبت رکھے گی اس کا ادب کریگی عورت جواب دے "ہاں البتہ"۔

(دعائے عمیم صفحہ ۲۰۹)

ہندو دھرم کی معتبر کتاب "منوسمرتی" میں لکھا ہے:۔

"باقاعدہ طور پر جو اقرار لڑکی اور لڑکے میں ہوتے ہیں انہیں سے بواہ (بیاہ) جائز کہلاتا ہے۔ اور ساتویں فقرے سے جو ساتواں پھانور ہوتا ہے۔ اسی سے بواہ کی تکمیل ہوتی ہے اس کے بعد لڑکا لڑکی کی زوجہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ (منو ۸-۲۲۷)

ہر دو مذہب کے حوالوں سے ہمارے دعویٰ کی تصدیق ہوئی۔

لطیفہ) سنا ہے کہ کسی مذہبی جلسہ میں کسی آریہ نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اسلام میں جو جانور بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے کے بعد حلال ہوتے ہیں آیا وہ ذبح کرنے سے پہلے حرام ہوتے ہیں یا حلال۔ اگر پہلے ہی سے حلال ہوتے ہیں تو اس خاص طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہی نہیں اور اگر پہلے حرام تھے بعد ذبح بہ بسم اللہ کے حلال ہوئے تو ہر جانور حتیٰ کہ سؤر، کتا بھی حلال کر سکتے ہیں۔ حاضرین میں سے مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہٗ نے نہایت معقول جواب دیا۔ فرمایا۔ پنڈت جی! خاص منتروں سے پہلے عورت غیر منکوحہ حلال ہوتی ہے یا حرام جس شکل کے آپ قائل ہونگے اسی شکل پر آپ کا اپنا اوپر اعتراض عائد ہوگا۔ پنڈت لاجواب اور مغلوب ہوگیا

## (۷) توحید خداوندی کا ثبوت

قرآن کریم نے جگہ جگہ فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ صرف ایک ہی ذات ہے اور اس پر دلائل بھی معقول رنگ میں دیئے ہیں۔ ہم دکھاتے ہیں کہ یہی عیسائی اور آریہ دھرم کا بھی اصل اصول تھا۔

بائیبل میں ہے:۔

نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا (مرقس ۱۰-۱۸ متی ۱۹-۱۷)

دوسری جگہ ہے کہ

"ایک فقیہ نے پوچھا کہ سب حکموں میں اول کونسا حکم ہے۔ یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲-۲۹ متی ۲۲-۳۷۔ لوقا ۱۰-۲۷۔ ایضاً استثنا ۶-۴)

ان حوالوں سے توحید خداوندی صاف ظاہر ہے۔

سوامی جی بھومکا میں لکھتے ہیں:۔

ویدوں کی وحدانیت۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:۔

"اس پرمیشر کے علاوہ کوئی بھی دوسرا تیسرا چوتھا پانچواں، چھٹا ساتواں آٹھواں نواں یا دسواں ایشور نہیں ہے" (رگ وید بھومکا صفحہ ۱۹۳ بحوالہ التصدیق) اور بھی متعدد حوالے ہیں جو بھومکا میں جگہ بہ جگہ موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲۹ ۔ صفحہ ۱۰۲ وغیرہ۔

ناظرین کرام! یہ چند عبارات اس قسم کے ہیں جن کو تینوں مذہبوں کا متفق علیہ قرار دیا جا سکتا ہے اس قسم کے بہت سے جزئیات اور بھی ہیں جن کو اگر شائع کیا جائے تو امید ہے کہ عوام بلکہ اوسط درجہ لیاقت رکھنے والے بھی خاص طور پر مستفید ہوں۔ اخباری دنیا کی تنگی مانع ہے کہ ان ضروری ترین مسائل کو مبسوط لکھا جاوے ورنہ یہ مسائل اپنی اہمیت کے لحاظ سے متعدد حوالوں اور رفع ایرادات کے ساتھ ساتھ مزید بسط و تفصیل کے طالب ہیں۔ امید ہے کہ مخلص علماء کرام اس رنگ میں بھی مضامین روانہ فرمائیںگے۔

(خادم عبد الرؤف مدرس جھنڈے نگر بستی)

---

**تقابل ثلاثہ** مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں تورات، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل الوکھا ہے۔ کتابت، کاغذ، طباعت عمدہ۔ قیمت عمر

**نماز اربعہ** مصنفہ مولانا صاحب ممدوح۔ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کرسکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲ر

**نوید جاوید** عیسائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ عیسائیت کی طرف سے جو بھی آئندہ اعتراض ہونگے ان سب کا اس میں مدلل جواب دیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

منگوانے کا پتہ:۔ [illegible]

توحید و تثلیث۔ عیسائی تثلیث کی تردید پر کتابچہ (۸۸) اسلامی توحید کی تفصیلات بابت کی ۔۔۔ قیمت ۲ر

ahmadimuslim.de

# شیعہ کی شہادت بر عدم وراثت

(از قلم مولوی عبد المتین صاحب احمد پور شرقیہ)

مشو ہم پنجہ با من گرچہ سحر سامری داری
زبانم در سخن گفتن ید بیضا ست مے گویم

شیعہ صاحبان بہت شور و غل مچا رہے ہیں کہ صدیق اکبر نے کیوں ورثہ نہ دیا اور آئت یوصیکم اللہ فی اولاد کم الخ کا کیوں خلاف کیا وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ محققین اہل سنت سابقین و حاضرین نے اس کے جوابات لفیہ مسکتہ تقریراً و تحریراً بیان فرما دیئے ہیں مگر لا نسلم اور نہ ماننے کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم
اب بندہ بھی اس مسئلہ وراثت کو مختصراً محض کتاب شیعہ کافی، کلینی مصدق و مہر شدہ امام غائب مہدیؑ سے بطرز جدید ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ رئیس الانبیاء رسول کریم اور ائمہ کرام اہل بیتؓ تقسیم وراثت کے حکم سے قطعاً جدا ہیں اور آئت یوصیکم سے بالکل ہی مستثنیٰ ہیں۔ یہ آئت ان حضرات کے ماسوا باقی افراد امت کے لئے ہے۔ وہو ہذا۔ بتوفیق اللہ المتین۔

فروع کافی لکھنؤ ج ۱ صفحہ میں ہے کہ

سمعت اباعبد اللہ (امام جعفر صادق) یقول یا من اعطانا علم ما مضی وما بقی۔ یعنی اے وہ خدا جس نے ہم کو تمام پہلا پچھلا علم دیدیا ہے۔

نیز اصول کافی لکھنؤ صفحہ ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ میں ہے کہ

باب ان الائمۃ علیھم السلام یعلمون متیٰ یموتون و انھم لا یموتون الا باختیار منھم
یعنی ائمہ اہل بیت اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور فوت بھی اپنے اختیار سے ہوتے ہیں۔

آگے فرمایا کہ:- قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان الامام لا یعلم ما یصیبہ و الی ما یصیر فلیس ذلک بحجۃ اللہ علی خلقہ۔ یعنی جو امام اپنے آنے والے تمام حالات کا پورا علم نہ رکھے وہ اللہ کی طرف سے سچا امام نہیں ہے۔

آگے فرمایا:-

باب ان الائمہ علیھم السلام یعلمون علم ماکان و مایکون و انہ لا یخفیٰ علیھم شئی۔
یعنی ائمہ اہل بیت تمام اگلے پچھلے علموں و مغیبات کو جانتے ہیں۔ اُن پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

آگے فرمایا:- سمعوا اباعبد اللہ یقول انی لاعلم ما فی السموات و ما فی الارض و اعلم ما فی الجنۃ و اعلم ما فی النار و اعلم ماکان و ما یکون الخ۔ یعنی امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ میں تمام آسمانوں اور زمین اور بہشت اور دوزخ والی چیزوں کو جانتا ہوں اور تمام علوم و اشیاء سابقہ اور آئندہ کو بخوبی جانتا ہوں۔

ان روایات سے آپ کا پتہ چلا کہ ائمہ دوازدہ کو سب علم ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کہاں سے ملا۔ تو اسی اصول کافی صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ میں ہے کہ

ان الائمۃ ورثوا علم النبیؐ۔ نیز قال ابوعبد اللہ ان ورثنا محمد ا۔ نیز ان اللہ جمع لمحمد علم الانبیاء و انہ جعل ذٰلک کلہ عند امیر المؤمنین
یعنی ائمہ اہل بیت نبی کریمؐ کے علم کے وارث بنے ہیں اور امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت محمدؐ کے وارث بنے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کا علم نبی کریمؐ کو دیا اور نبی کریمؐ نے وہی سب علم آگے حضرت علیؓ کو دیا۔

نیز فروع کافی ج ۳ صفحہ کتاب روضہ میں ہے:-
فلما انقضیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوتہ واستکمل ایامہ اوحی اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ الیہ یا محمد قد قضیت نبوتک و استکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان والاسم الاکبر و میراث العلم و آثار علم النبوۃ فی اھل بیتک عند علی بن ابی طالب علیہ السلام الخ
یعنی جب نبی کریمؐ نے اپنی نبوت اور زندگی کو پورا کر لیا اور نہایا لیا تو اللہ پاک سے حکم آگیا کہ اے محمدؐ تم نے اپنی نبوت اور اپنی زندگی کو مکمل کر لیا ہے۔ پس اب اپنا تمام علم اور ایمان اور اسم اکبر اور میراث العلم اور آثار علم نبوت کے اہل بیت حضرت علی بن ابی طالب کو دیدو اور سونپ دو۔

اس روائت سے بھی یہی ثابت ہوا کہ اہل بیت کو جو کچھ بھی ملا وہ حضرت نبی کریمؐ والا علم اور ایمان وغیرہ تھا۔
اب ان حوالجات مذکورہ سے بلا دریغ ظاہر ہو گیا کہ شیعہ کے نزدیک خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت خصوصاً ائمہ دوازدہ کو سب کے سب کو تمام مغیبات اور علوم ظاہریہ و باطنیہ علم ماکان و مایکون وغیرہ حاصل و موجود تھے وہاں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ و ما یعلم الغیب الا اللہ)

پس اس نتیجہ ظاہر ہونے کے بعد اب پڑھو سورہ نساء کی آئت ورثہ یوصیکم اللہ فی اولادکم ..... لا تدرون ایّھم اقرب لکم نفعا۔
یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آئت وراثت والے حکم میں اُن لوگوں اور افراد امت کو مخاطب کر کے تقسیم وراثت کا حکم فرمایا ہے کہ جن کو کم سے کم اپنے اقرباء و رشتہ داروں کے درجوں اور قریب و بعید وغیرہ ہونے کا کچھ بھی علم و پتہ و درایت نہ ہو نہ کہ وہ لوگ مخاطب ہیں جو کہ علم ماکان و مایکون رکھتے ہوں ولا غبار علیہ۔

پس آخر شیعہ مذہب نے بھی شہادات معتبرہ دیکر اس آئت کو افراد امت کے لئے خاص اور اخص کرا دیا اور نبی کریمؐ و اہل بیت کو مستثنیٰ کرا دیا۔ وھو المراد عندنا الفضل ما شھدت بہ الاعداء
امید ہے کہ اب حضرات شیعہ اپنی کتب کو مانتے ہوئے حضرت صدیق اکبر ابو بکرؓ خلیفہ اول بلا فصل پر کوئی حرف نہ کریں گے۔ لیکن واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ فقط والسلام!

نوٹ:- ناظرین حضرات اس شیعہ کے سلوک کی طرف بھی توجہ فرمائیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت اپنا علم اور ایمان وغیرہ حضرت علیؓ کو دیدیا۔ عیاذاً باللہ المتین۔ (۸۹)

# تصوف

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

لفظ تصوف کی اصلیت کے متعلق عرفاء میں مختلف روایات رائج ہیں۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ تصوف صوف سے ماخوذ ہے اور لفظ صوف کے معنے کون کے ہیں۔ اور یہ لفظ صوفیہ کے لباس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ اکثر صوفیاء کرام موٹا کپڑا یا ٹاٹ کا لباس پہنا کرتے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ متصوفین صفائی قلب میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے تصوف کو لفظ صفا سے اخذ کیا گیا ہے۔ صفا کے معنے طہارت کے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ تصوف درحقیقت یونانی لفظ صوفس کا مشتق ہے۔ لفظ صوفس کا ترجمہ عقل و حکمت ہے۔ مگر میری نظر میں دوسری روائت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس روائت میں بہت سے عرفاء متفق ہیں۔ چنانچہ حضرت جنید سے منقول ہے :-

انما سمیت الصوفیۃ صوفیۃ لصفاء قلوبھم او لصفاء معاملاتھم۔ یعنی بے شک صوفیہ کو ان کے معاملات اور دلوں کی صفائی کے سبب سے صوفیہ کا نام دیا گیا ہے۔

علم تصوف کی بنا کی متعلق بھی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض کا قول ہے کہ تصوف ہندو فلسفہ سے پیدا ہؤا ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ ارسطو کی تعلیمات کا اثر ہے لیکن یہ تمام قیاسات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ علم تصوف خاص مسلمانوں کے تقویٰ کا نتیجہ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کا پتہ ملتا ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ تصوف کیا ہے۔ حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی حقیقت محمدیہ میں حضرت شیخ جنید رح بغدادی کا اقول قول تصوف کی ماہیت میں نقل کرتے ہیں :- التصوف ھو ان یمیتک عنک ویحییک بہ۔ یعنی تصوف کا مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ کو خودی سے مار ڈالے اور حق سے زندہ کرے۔

شیخ عبداللہ (یمنی) -- نے ایک مرتبہ حسن بصری سے سوال کیا کہ صوفی کون ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ھو الذی یکون فی وجھہ حیاء وفی عینہ بکاء و فی قلبہ صفاء وفی لسانہ ثناء وفی یدہ عطاء وفی وعدہ وفاء وفی نطقہ شفاء۔

یعنی صوفی وہ ہے جس کے چہرے پر حیا اور آنکھوں میں گریہ، دل میں پاکی، زبان پر تعریف، ہاتھ میں بخشش وعدہ میں وفا اور بات میں شفا ہو۔

اور حضرت ابوسعید بن ابوالخیر سے تصوف کی ماہیت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تیرے دماغ میں ہے نکال دے، جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے پھینک دے اور جو تیرے پاس آوے اس کو مت لٹا۔ بس یہی تصوف ہے۔

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ تصوف باطل کو بھگاتا ہے خودی اور نفس کو برباد کرتا ہے، شہوانی خیالات کو روکتا ہے، دل کو پاک کرتا ہے، خدا سے ملاتا ہے اور معرفت کے ناہموار مدارج سے بآسانی گزارتا ہے۔

اور حضرت ابوالحسن فرماتے ہیں کہ تصوف نہ تو قانون ہے اور نہ ہی قاعدہ۔ کیونکہ اگر قانون ہوتا تو پابندی اور تعمیل سے اس کا فائدہ حاصل کیا جاسکتا۔ اگر قاعدہ ہوتا تو علم سے ظاہر ہوتا بلکہ تصوف دل کا روزن ہے

حضرت جامی فرماتے ہیں کہ اگر خدا تم سے دوری چاہے تو کوئی رہبر تم کو اس کے نزدیک نہیں لیجا سکتا۔

جناب حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :- العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم ضلال۔ یعنی علم بے عمل عذاب ہے اور عمل بے علم گمراہی۔

تصوف کا حقیقی مقصد فانی فی اللہ اور باقی باللہ یعنی خدا کی عبادت میں برباد ہو جانا اور خدا کی خوشنودی کے ساتھ دائم رہنا ہے۔ اور یہ علم حصولی نہیں بلکہ حضوری ہے۔ صوفیہ کے اصل مطالب فنا بقا شہود اور استغراق ہیں۔ اور یہ مطالب شرع شریف سے مستفاد ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں مذکور ہے :-

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ۔ یعنی احسان یہ ہے کہ تو خدا کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو بے شک وہ تجھ کو دیکھتا ہے چنانچہ اس عبادت کو تصوف کی اصطلاح میں دوام حضور یا فنا قلب کہتے ہیں۔ یعنی دل اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سوائے اور کسی چیز سے تعلق نہ رکھے اور اس کی عبادت میں ہلاک ہو جاوے اور اپنے نفس کو بھول جائے چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں الا ان فی جسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب ۔ خبردار رہو بنی آدم کے بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جو اچھا ہو تو تمام بدن اچھا ہوتا ہے اور اگر فاسد ہو جاوے تو تمام بدن فاسد ہوجاتا ہے خبردار وہ دل ہے

شرع شریف اونچی آواز سے اخلاق رذیلہ کو حرام اور اخلاق حمیدہ کو واجب قرار دیتی ہے۔ اگر ہماری نماز و روزہ میں اخلاص نہ ہو اور ہم کو اجر نہیں ملتا اور خدا کی قربت حاصل نہیں ہوتی۔ تصوف میں اس حالت کو بقا نفس تعبیر کرتے ہیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ الحدیث

یعنی میرا بندہ ہمیشہ نوافل سے میری قربت چاہتا ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں اس کی سماعت کروں۔ اور وہ میری بات سُنے۔ چنانچہ لفظ لایزال سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ قربت کے درجے منتہی نہیں ہوتے۔

انسان کی زندگی سے کیا غرض ہے۔ تمام دنیا کے آدمیوں کی زندگی کو اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی سے غرض خوشی ہے خواہ وہ خوشی دنیا کی ہو یا عقبےٰ کی۔ چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد ہے

ahmadiyyamuslim.de

جاننا ضروری ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ انسان کی زندگی سے غرض پروردگار کی عبادت ہے۔ مگر عبادت کے لئے تزکیہ نفس کی ضرورت ہے۔ زیادہ طول دینا فضول ہے۔ اخبار کے کالم اس سے زائد کے متحمل نہیں۔ آج اگر غور سے دیکھا جائے تو ہند کے بہت سے گدی نشینان قبور اس امتحان میں ڈبل فیل ہیں۔ مگر اپنے نام کے ساتھ صوفی کے لفظ کو بدنام کر رہے ہیں۔ سب دنیا کے لوٹنے کے بکھیڑے ہیں کسی ایک میں بھی نشان صوفی موجود نہیں پایا جاتا مگر افسوس کہ دنیا نے ابلیس کے سکھلانے پہ کیسے دام فریب کے جال بچھا رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے۔ آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

# مسئلہ توبہ میں دو مذہبی جماعتوں کا ہم سے اتفاق

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر بستی)

ہندوستان میں عیسائی اور آریہ حضرات کئی دن جن اسلامی اصولوں پر اعتراضات کرتے ہیں ان میں سے ایک متفق علیہ مسئلہ اصول توبہ ہے۔ لیکن اپنی غفلت سے یا مغالطہ دہی کی خاطر اس کو بھی وہ نزاعی مسائل میں شمار کرتے ہیں اور بنا بریں توبہ پہ یہ نامعقول اعتراض کرتے ہیں کہ جب کسی گناہ کے توبہ سے معافی مل جاوے گی تو گناہگار معصیت پہ جری ہو گا اور یہی خیال کرے گا کہ گناہ کرو پھر توبہ سے معافی مل جاوے گی تو لازمی طور پر گناہوں کی زیادتی ہو گی اور امن عالم کی خرابی و بدنظمی ہو گی۔ اس لئے معلوم ہوا کہ توبہ کا قانون درست نہیں۔

لیکن جیسا کہ ہم بتلا چکے ہیں یہ مسئلہ نزاعی نہیں ہے اس لئے ہم ان سے یہی کہیں گے کہ جب آپ کا بھی یہی اصول ٹھہرا تو آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ ما ہو جوابکم فہو جوابنا۔ اب وہ حوالہ سنئے جن سے عیسائی مذہب میں توبہ مسلمات سے ثابت ہوتا ہے۔

عہد عتیق کی کتاب تواریخ دوم باب ۷ میں لکھا ہے۔

تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دعا مانگیں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر ان کا گناہ معاف کروں گا۔

اسی طرح یشعیاہ کے باب اول میں ورس ۱۶ سے ۲۰ تک توبہ اور عفو گناہ کا مفصل بیان ہے۔ متی کے ناظرین پر پوشیدہ نہیں کہ مسیح نے یسعیاہ نبی کا بہت کثرت سے حوالہ دیا ہے۔ دیکھو متی ۱۲ ایضاً متی ۸ ایضاً متی ۳ وغیرہ۔ اس لئے یشعیاہ کے اندر مسئلہ توبہ کا ہونا نہایت زبردست ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں مسیح نے ایک جگہ "یوحنا" میں فرمایا ہے کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں، اسی طرح ایک جگہ فرمایا یہ نہ سمجھو کہ میں کلمات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں (متی ۵) اس لئے عہد عتیق کے حوالجات بھی استدلال میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ شائد کسی عیسائی کو عہد جدید سے حوالہ مطلوب ہو اسلئے وہ بھی مندرج ہیں۔ مسیح فرماتے ہیں:۔

میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں۔ بلکہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے (لوقا ۱۳) ایک جگہ ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گناہگار کی نسبت آسمان پر زیادہ خوشی ہوتی ہے (لوقا ۱۵) ایک جگہ ہے۔ جب تم دعا مانگو تو کہو اے باپ تیرا نام پاک مانا جاوے۔ ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں (لوقا ۱۱)

ناظرین کرام! ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ مسئلہ توبہ میں عیسائی بالکل متفق ہیں اور ساتھ ہی انکے مسئلہ کفارہ مسیح کا ابطال بھی ہو گیا۔

**توبہ سے مسئلہ کفارہ کا ابطال** | اس طرح ممکن خیال ہے کہ ہم اسے اصلی بدیہیات سے کہیں تو کہہ سکتے ہیں چونکہ بقول عیسائیاں مسیح گناہگار انسانوں کی عفو گناہ کی خاطر کفارہ ہو چکے ہیں۔ اسلئے مسئلہ توبہ کے پیش نظر یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ اگر کفارہ کے ذریعہ سے بخشش ہو چکی ہے تو اب عفو گناہ کی دعا کس لئے کی جاتی ہے اور کس چیز کی بخشش طلب کی جاتی ہے اور اس قدر شد و مد سے کیوں کہا جاتا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ آخر نجات و بخشش کے درست ہونے کے تقدیر پر ہلاکت کیسی۔ اس لئے یقیناً مسئلہ کفارہ غلط ہے۔ شائد یہی وجہ ہے کہ عیسائی اسلامی اصول توبہ پر معترض ہوتے ہیں اور لوگوں کو اس قانون کی صحت سے غافل رکھنا چاہتے ہیں کہ کل کو اس کے صحت مان لینے سے کفارہ پر اعتراض ہو گا۔ اب وہ حوالجات مندرج ہیں جن سے آریہ دھرم میں توبہ کا اصول ثابت ہوتا ہے:۔

"اے پرماتما آپ ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے۔ ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی ستتی (تعریف) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے"۔ (یجر وید بحوالہ ستیارتھ باب ۷ صفحہ ۲۵۲)

ایک جگہ یہ استدعا ہے:۔

"ہماری جہالت اور پاپ کو دور کر کے ہمیں عیب اور گناہ سے پاک کیجئے"۔ (یجر وید بحوالہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۵۳)

ان سب سے مسئلہ توبہ کی تائید صاف طور پر ہو رہی ہے۔ پاپ اور گناہ سے پاکیزہ کرنے کی صراحۃً عاجزانہ خواہش کی جا رہی ہے جو بجنسہٖ اسلامی توبہ ہے اگرچہ ستیارتھ اور بھومکا اور دھرم نیتی کے متعدد حوالجات توبہ کی صریح تائید میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر علاوہ طوالت کے دو حوالوں کو کافی سمجھ کر معروض ہے کہ مسئلہ توبہ میں آریہ جاتی ہم سے بالکل متفق ہے اور ساتھ ہی مسئلہ تناسخ کی غلطی بھی ظاہر ہوئی۔

**توبہ سے مسئلہ تناسخ کی غلطی** | اسطرح ظاہر ہوتی

حق پرکاش۔ سوامی دیانند کے اعتراضوں کا جواب (قرآنی) مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

تناسخ ماننے پر جھکتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ اپنے مخلوق کے پاپ کو بھی معاف نہیں کرسکتا۔ (ستیارتھ صفحہ ۲۹۱ باب ۸) اور انسانوں کو طرح طرح کے جونوں میں انکے گناہوں کے سزا کے لحاظ سے لے جاتا ہے۔ پس اگر گناہوں کی سزا سے رہائی نہیں مل سکتی تو یجروید میں گناہوں اور پاپ سے نجات یافتہ اور پاکیزہ ہونے کی استدعا کیوں سکھلائی جا رہی ہے۔ کیا اس خدا سے جو کسی طرح بخش نہیں سکتا اس سے بخشش کی دعا کرنا اور معافی کی التجا کرنی بالکل لغو نہیں ہوتی۔ پھر ایسی لغو دعا بھگوان جی نے اپنی الہامی کتاب (یجروید) میں کیوں سکھلائی۔ پس خداوند تعالیٰ سے پاپ اور گناہ کی معافی کی استدعا جو خود پرمیشور کی سکھائی ہوئی ہے صاف بتا رہی ہے کہ تناسخ کا عقیدہ بالکل غلط ہے اور بعد میں لوگوں نے جعل کرکے جہالت سے اپنا عقیدہ بنا لیا ہے۔

اب رہا عفو گناہ سے جرأت علی المعصیت کا سوال تو اس کے لئے ایک مثال قابل غور ہے۔ جس طرح ایک لائق حکیم سے جس نے مہلک امراض دل و دق کیلئے مفید اور مجرب نسخہ ایجاد کیا ہو۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حکیم جی مجرب نسخے نہ ایجاد کیجئے ورنہ دق و سل جیسے امراض پر سب جری ہو جاوینگے۔ اسیطرح خداوند عالم پر اسکے مفید نسخہ "توبہ" کے اجراء کے سبب یہہ حرف گیری نہیں ہوسکتی کہ لوگ مہلکات شریعت گناہوں پر جری ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ شریعت نے صاف بتلا دیا ہے کہ توبہ اسی وقت مقبول ہے جب تک کہ وہ لم یصروا علیٰ ما فعلوا کے مصداق ہونگے جس سے گناہوں پر جرأت اور اصرار کی جڑ ہی کٹ جاتی ہے اور اس سوال کی نوبت ہی نہیں آتی ہے۔

آخر میں ہم آریہ سماج و عیسائی حضرات کی خدمت میں عرض کرینگے کہ متفق علیہ مسائل کو نزاعی نہ بناویں۔

# نماز کی تاکید اور توصیف

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لوہاران مغربی)

زمین و آسمان و ما فیہا نباتات حیوانات جمادات چاند سورج ستارے شجر و حجر جن و ملائکہ خدا کی یاد اپنے خالق حقیقی کے ذکر پرمیشور کی بھگتی میں مشغول جل مجدہ تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہیں۔ فرمایا اللہ رب العزت نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ (پ ۱۵ بنی اسرائیل) سب چیزیں خدا کی یاد تسبیح و تحمید تقدیس و تہلیل تعریف و توصیف حمد و ستائش کرنے میں مشغول ہیں لیکن انکی تسبیحات سے ہم نا آشنا ہیں۔ تمام کی تمام چیزیں تو صانع حقیقی کو کسی ٹائم نہ بھولیں۔ لیکن اے غافل انسان تو باوجود اشرف المخلوقات صاحب عقل ذی فہم ہونے کے خدا کی ہزارہا نعمتیں شب و روز استعمال کرنے کے بھی اپنے خالق و مالک کی ناشکری اور ناقدرشناسی کرے تو پھر کس قدر جائے افسوس اور مقام حیرت ہے۔ خدا تعالیٰ کے ارشاد عالیہ پر ایک دفعہ عمل نہ کرنے سے شیطان ہمیشہ کیلئے جہنمی قرار دیدیا گیا۔ ابد الآباد تک رحمت الٰہی سے محروم رکھا گیا۔ لیکن ہمارے لئے تو احکم الحاکمین نے ایک بار نہیں دو بار نہیں سات سو دفعہ قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اے ایماندارو نماز پڑھو۔ ذکر الٰہی خدا کی یاد۔ حمد و ستائش کے ترانے گاؤ۔ ارشاد ہوتا ہے ولذکر اللہ اکبر اللہ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ (پ ۲۹) جو اپنی نماز کی خبرداری رکھتے ہیں یہی لوگ بہشت کے باغوں میں عزت سے رہیں گے۔ نیز فرمایا رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ الخ (پ ۱۸ نور)

ترجمہ۔ وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور نہ خرید و فروخت یاد خدا کی سے اور قائم کرنے نماز کے سے گویا دنیوی کاروبار مومنین کو نماز ذکر خدا سے غافل نہیں رکھ سکتے جب نماز کا ٹائم آیا کام چھوڑا اور دربار خداوندی میں حاضر ہو گئے۔ خدا کی قسم ایسی عمدہ چیز عبادت الٰہی جو کہ مومن کے اطمینان قلب کا سب سے بہترین علاج اور مبارک تحفہ ہے لیکن آج مسلمان اس بہترین روحانی غذا کی اہمیت اور قدر کو بھول چکے ہیں۔ حضور علیہ السلام صحابہ کرام عین جنگ کے موقعہ تیروں کی بوچھاڑ میں دشمنوں کے بالمقابل بھی نماز کو ترک نہ کریں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کٹ کٹ کے مرے پر خدا کی یاد کو نہ بھولیں لیکن آج مسلمان باوجود صحیح و سالم تندرست ہونے کے ذرہ بھر اس اسلامی فرض کی پرواہ نہیں کرتے شہر ہو یا قریہ گاؤں ہو یا قصبہ مسجدیں ویران اور مسلمانوں کی حالت زار پر مرثیہ خواں ہیں کوئی اذان تک دینے والا بعض مسجدوں میں نہیں پہنچتا۔ ہائے افسوس۔ انسان ہاں وہ انسان جو کلمہ گو ہونے کے خدا کی توحید کا قائل اور اسلام کا دعویدار ہو اپنے گھر میں دنیوی آسائش کیلئے ہر طرح کے سامان زیبائش مہیا کرسکتا ہے۔ فانی زندگی کیلئے تمام لوازمات پورے ضرور ہونے چاہئیں لیکن خدا کی مسجدیں اللہ کے ذکر سے پُر رونق نہیں ہوسکتیں، یاد خدا سے ان کی زینت کو دوبالا نہیں کیا جاتا۔ اور تو اور جناب فخر موجودات سرور کائنات علیہ السلام کے لئے خاص حکم ہوتا ہے۔ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین واذکر اسم ربک بکرۃ و اصیلا۔ یعنی اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو حکم ارشاد فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ آپ عبادت کریں اپنے رب کی اسوقت تک کہ آپ کو موت آجائے۔ اللہ اکبر اسقدر تاکید نبی معصوم آخر الزمان علیہ السلام کیلئے جو مقام محمود کے لائق فردوس بریں میں امت کے سرتاج لیکن حال یہ ہے کہ رات کو خدائی دربار میں اسقدر طول قنوت فرماتے کہ قدموں پر ورم ہو جایا کرتی۔ یاران طریقت عرض کرتے تو فرماتے افلا اکون عبدا شکورا۔ کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

اگر نماز کی خوبیوں اور فضیلتوں کو دیکھیں تو دل میں تعجب آتا ہے کہ آج مسلمان اس مبارک چیز سے اسقدر غافل کیوں ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ نماز آدمی کو بیحیائی اور بُرے افعال سے روکتی ہے۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک نہر ہو اور وہ مالک مکان پانچ مرتبہ اس نہر میں دن بھر نہائے تو کیا اسکے بدن میں کچھ میل باقی رہیگی۔ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بس پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے کہ اللہ ان کی وجہ سے گناہ معاف فرماتا ہے (بخاری) نیز فرمایا نبی علیہ السلام نے نماز جنت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ پھر فرمایا

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم کرو جب وہ سات برس کے ہوں ان کو نماز کے واسطے مارو جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں [illegible]

۱

[illegible]

(۹۲) [illegible]

# فتاویٰ

**تعاقب** ۲۰ ماہ رجب المرجب کے اخبار اہلحدیث میں ایک فتویٰ پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص متدین صوم موحد متبع رسول حاجی حرمین مذہبا اہل حدیث نے خودکشی کر لی۔ کیا اس کا جنازہ پڑھنا اور اسکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں صرف جابر بن سمرہ کی حدیث اور اس کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل نفس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ چونکہ یہ جواب نہایت مبہم ہے۔ اطمینان قلب وسکون کی بجائے تشویش واضطراب پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں اقرار کیا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز معاف نہ کریگا۔ اور مشرک کے لئے دعائے خیر وجنازہ سے سخت منع فرمایا۔ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ الخ اور شرک کے سوا جملہ گناہوں سے امید دلائی ہے اگر وہ چاہے تو معاف کر دے۔ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اسی امید پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک گنہگار موحد کے لئے دعائے خیر اور نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت وحکم دیا ہے۔ صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ یعنی ہر مسلمان کلمہ گو پر نماز جنازہ پڑھو اگرچہ وہ فاسق وفاجر ہو۔ کبائر کا مرتکب ہو یا واجبات کا تارک ہو۔ چنانچہ علامہ محمد بن اسمٰعیل اپنی کتاب سبل السلام میں اسی حدیث کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں وھو دلیل علی انہ یصلی علی من قال کلمۃ الشہادۃ وان لم یات بالواجبات۔ غرض مشرک کے سوا ہر گنہگار پر نماز جنازہ جائز ہے۔

خودکشی شرع محمدی میں کفر وشرک نہیں۔ البتہ جرم عظیم گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا امید توقع ہے اگر وہ چاہے تو یہ جرم معاف کرے یا عذاب کے بعد خلاصی بخشے۔ جا بری [illegible] مسلمانوں کی طرح تجہیز وتکفین اور جنازہ اور اسلامی قبرستان میں دفن جائز ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ۔ یہی مذہب جمہور علماء عظام ومحققین کرام کا ہے۔

محمد بن اسماعیل سبل السلام میں فرماتے ہیں:۔

والاصل ان من قال کلمۃ الشہادۃ فلہ ما للمسلمین ومنہ صلوٰۃ الجنازۃ علیہ ویدل لہ حدیث الذی قتل نفسہ بمشاقص فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اصلی علیہ ولم ینہھم عن الصلوٰۃ علیہ ولان عموم شرعیۃ صلوٰۃ الجنازۃ لا یخص منہ احد من اھل کلمۃ الشھادۃ الا بدلیل۔ (منقول از فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۷)

یعنی یہ قانون یا مسئلہ ہے کہ ہر کلمہ گو کو دوسرے مسلمانوں کی طرح برابر حصہ ملیگا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائیگی اس کی دلیل یہی ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف میں نماز نہیں پڑھونگا مگر صحابہ کرام کو نماز سے نہیں روکا اور نماز کا عام حکم بلا دلیل کسی کے حق میں خاص نہیں ہوتا علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں ذکر کیا ہے:۔

ذھب مالک والشافعی وابو حنیفہ وجمہور العلماء الیٰ انہ یصلی علی الفاسق واجابوا عن حدیث جابر بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما لم یصل علیہ زجرا للناس وصلت علیہ الصحابۃ ویؤید ذلک ما عند النسائی بلفظ اما انا فلا اصلی علیہ وایضا مجرد الترک لو فرض انہ لم یصل علیہ ھو ولا غیرہ لا یدل علی الحرمۃ المدعاۃ ویدل علی الصلوٰۃ علی الفاسق حدیث صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ۔

امام مالک، شافعی، ابو حنیفہ وجمہور علماء کا مذہب ہے کہ فاسق قاتل نفس وغیرہ پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ حضور نے لوگوں کی زجر وتوبیخ کے لئے خود تو نماز نہیں پڑھی مگر صحابہ کرام نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اس پر دلیل نسائی کے الفاظ انا فلا اصلی علیہ ہیں۔ اگر فرض کریں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جب بھی حدیث صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ دلیل ہے کہ فاسق پر جنازہ پڑھا جائے البتہ جمہور علماء میں صرف امام اوزاعی اور عمر بن عبدالعزیز نے خلاف کہا ہے لا یصلی علی الفاسق تصریحا او تاویلا اور ان کی دلیل یہی جابر کی حدیث ہے کہ قاتل نفس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی۔ جابر کی اسی حدیث کو امام نسائی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے اور اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں اما انا فلا اصلی علیہ یعنی حضور نے ذکر کیا صرف میں نماز نہیں پڑھونگا۔ ان کلمات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت سے صحابہ کا جنازہ پڑھنا سمجھا جاتا ہے جسکو علامہ شوکانی نے ظاہر کیا۔ علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جرم عظیم کے مرتکب پر خود جنازہ نہیں پڑھتے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ پھر کوئی ان افعال قبیحہ کے ارتکاب کی جرأت نہ کرے۔ چنانچہ آپ نے غال (خائن مال غنیمت) اور ابتدا میں مدیون پر جنازہ نہیں پڑھا مگر صحابہ کو اجازت تھی کہ اپنے بھائی یا صاحب کا جنازہ پڑھ لو اسی سے استدلال کیا گیا ہے قاتل نفس پر امام نماز نہ پڑھے۔ چنانچہ یہی باب ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منتقیٰ میں باندھا ہے۔ علاوہ ازیں دین محمدی میں کوئی اس کی نظیر بھی نہیں ملتی کہ کسی مسلمان کے جنازے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو روک دیا ہو یا صحابہ کسی مسلمان کا جنازہ نہ پڑھیں۔ البتہ شہداء اپنی کرامت کی وجہ سے اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں۔ غرض قاتل نفس پر جنازہ نہ پڑھنے کی کوئی دلیل یا نظیر نہیں ملتی بلکہ پڑھنے کے لئے نظیر غال اور مدیون کا جنازہ اور دلیل صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ موجود ہے۔ البتہ عبرت کے لئے امام سلطان وغیرہ مقدس ہستیاں نہ پڑھیں فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(عبدالعزیز رحمانی خطیب مسجد اہل حدیث [illegible])

**اہلحدیث** حدیث شریف نقل کر کے صرف ترجمہ کر دینے سے ہمارا مقصد صرف یہ تھا کہ سائل جو کچھ حدیث کے الفاظ سے مفہوم سمجھے اس پر عمل کرے۔ اگر اس سے صرف یہی ثابت ہو تو سمجھے کہ امام جنازہ نہ پڑھے اور

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**امرتسر میں عید الفطر** | ۲۴ نومبر کو ادا کی گئی۔ مگر تین گواہوں کے رویت ہلال کی شہادت دینے پر ۲۳ نومبر کو حسب فتویٰ مولانا روزہ نہیں رکھا گیا۔ مگر عید کی نماز بالاتفاق ۲۴ کو سب کے ساتھ پڑھی۔

(مدیر)

**آریہ سماج کا ایک بڑا لیڈر** | لالہ ہنسراج (ایک آریہ بزرگ) اُن آریوں میں سے تھے جنہوں نے سوامی دیانند کی تعلیم خود ان کی زبانی سنی تھی۔ آپ ایک شریف اور مرنج و مرنجاں انسان تھے۔ ایک دفعہ امرتسر میں ان سے میرا مناظرہ ہوا میں نے ان کو شریف متکلم پایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آریہ سماج میں ایک شریف بزرگ کی کمی ہو گئی۔ (حکم خدا)

**سٹہ کی بیماری** | قابل توجہ افسران امرتسر۔ امرتسر میں سٹہ ممنوعہ کی اتنی کثرت ہے کہ شاذ ہی کہیں ہو۔ ہمارے بازار میں ایک ہندو پاگل سا بیٹھا کا ئیاں بکتا رہتا ہے۔ سٹہ پوچھنے والے اس کے ارد گرد بیٹھے رہتے ہیں۔ اب تو معتبر خبر ملی ہے کہ شریف گنج وغیرہ نو آبادیوں میں بھی یہ وبا بکثرت پھیل گئی ہے خدا جانے پولیس کو اس کی اطلاع کیوں نہیں۔ اگر ہے تو خاموشی کیوں؟

**"خادم کعبہ" نے** | جو ہم پر افترا‌ات اور بہتانات لگائے ہیں۔ ان کے تصفیہ کے لئے ہم نے بارہا لکھا کہ وہ اپنے پیش کردہ منصفوں کی طرف سے ہم کو طلبی نامہ بھجوائے کہ فلاں یوم فلاں جگہ فلاں وقت آؤ ہم بیانات فریقین پڑھ کر اسی جگہ تحریری فیصلہ دیدینگے۔ اس کے متعلق خادم نے کوئی حرف نہیں لکھا۔ اب ہم اس کی آسانی کے لئے ایک اور آسان بات پیش کرتے ہیں کہ وہ بجائے تین کے صرف ایک ہی منصف مولوی عبد القادر صاحب قصوری (جن کے حق میں خود اظہار عقیدت لکھا کرتا ہے متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) کا طلبی نامہ بھجوادے۔ ہم فوراً قصور پہنچ جائیں گے۔ ضرورت ہوئی تو بحکم قرآن مجید ایک ثالث اپنا بھی قصوری ہی سے ملا دینگے۔ مولوی عبد القادر صاحب کا مکان بہت وسیع ہے۔ وہ چاہینگے تو عام مجلس بھی اس میں ہوگی جو تمہاری تمنا ہے۔ تمہارے ہر ایک افترا کی عموماً اور افترا مندرجہ پرچہ ۱۱ نومبر کی خصوصاً تحقیق ہوگی پس اب تو کوئی عذر نہ ہوگا۔ گو پہلے بھی نہ تھا۔ ناظرین مطلع رہیں۔

## حساب دوستاں

مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے۔ جملہ حضرات کو چاہئے کہ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد بھیجدیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔

۱۰۵ - ۴۳۵ - ۷۱۰ - ۱۰۲۷ - ۱۵۵۲ -
۲۴۸۰ - ۲۵۷۸ - ۳۰۶۳ - ۴۷۷۳ - ۵۲۶۸ -
۵۷۳۸ - ۵۸۳۸ - ۶۱۲۷ - ۶۳۰۸ -
۷۰۳۴ - ۷۱۲۱ - ۷۲۰۲ - ۷۴۹۴ -
۷۵۰۳ - ۷۹۶۶ - ۸۳۴۵ - ۸۷۸۴ -
۹۱۲۲ - ۹۲۴۲ - ۹۶۰۲ - ۹۶۸۰ -
۹۶۹۳ - ۱۰۱۲۲ - ۱۰۴۹۰ - ۱۰۶۶۵ -
۱۰۶۶۷ - ۱۰۶۷۱ - ۱۰۸۳۸ - ۱۰۹۱۴ -
۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۹۴ - ۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۴ -
۱۱۳۲۳ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۶ - ۱۱۵۴۳ -
۱۱۵۷۹ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۷۷۰ - ۱۱۷۸۴ -
۱۱۷۹۳ - ۱۱۹۶۹ - ۱۱۹۷۴ - ۱۱۹۷۵ -
۱۱۹۷۷ - ۱۱۹۷۹ - ۱۱۹۸۶ - ۱۲۰۵۲ -
۱۲۱۴۲ - ۱۲۲۴۹ - ۱۲۲۹۵ - ۱۲۲۹۶ -
۱۲۲۸۹ - ۱۲۲۹۷ - ۱۲۲۹۸ - ۱۲۲۹۹ -
۱۲۳۰۰ - ۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۴ - ۱۲۳۸۷ -
۱۲۳۸۹ - ۱۲۳۹۱ - ۱۲۳۹۲ - ۱۲۳۹۸ -

**مہلت ختم** | ان خریداروں کی میعاد مہلت ماہ دسمبر [illegible]۔ اگر ۳۱ دسمبر تک وصول نہ ہوئی تو یکم جنوری سے اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۳۰۰۴ - ۴۹۳۳ - ۷۱۴۳ - ۷۱۲۰ -
۸۶۵۶ - ۹۳۹۸ - ۹۷۵۶ - ۹۹۹۱ -
۱۰۷۳۲ - ۱۱۲۵۹ - ۱۱۲۰۸ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۱ -

**غریب فنڈ** | ۶۷۸۹ - ۹۸۳۹ - ۱۰۲۸۷ -
۱۱۲۹۸ - ۱۱۸۰۵ - ۱۱۹۶۷ - ۱۱۹۷۲ -
۱۱۹۷۶ - ۱۱۹۸۰ - ۱۲۱۳۲ - ۱۲۲۸۵ -

**عیدآنہ فنڈ** | از امرتسر عہ۔ مولوی عبد القیوم صاحب از چک رجادی ۶ر۔ بابو اللہ بخش صاحب لدہانہ ۱ر۔ مفتی محمد ظریف صاحب پشاور ۱ر۔ مولوی عبد العزیز صاحب

**امداد کانفرنس** | میاں دوست محمد محمد صادق صاحب مدراس صہ۔ مولوی محمد حسن صاحب شیڈمین انبالہ ۱ر۔ حاجی کفایت اللہ صاحب صدر بازار بریلی صر۔ چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱۸ ضلع سرگودھا صر۔

**جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث** | کے لئے از چوہدری کریم بخش صاحب مذکور سے۔

**لیگ اہل حدیث** | کے لئے از چوہدری صاحب مذکور سے۔

**اشاعت فنڈ** | از چوہدری صاحب مذکور سے۔ مولوی محمد حسین صاحب انبالہ سے۔ از مستری محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر عہ۔ بقایا چندہ از رسالہ "نور توحید" عہ۔ دیانت اللہ صاحب بستوی ۱ر۔ کل میزان ۱۰۶-۴

**مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ** | از مولوی عبد الرحمٰن صاحب ساکن مئو ائمہ ضلع الہ آباد عہ

**مدرسہ مدینہ منورہ** | از مولوی عبد الرحمٰن صاحب مذکور عہ۔ محمد ابو القاسم صاحب مدن پورہ بنارس عہ۔ احمد علی صاحب قلعہ دینا رسنگھ ۱۴ر۔

**غریب فنڈ** | ایک صاحب خیرعہ از چوہدری کریم بخش صاحب موصوف ۶۔ مستری عبد الرحیم صاحب کوئٹہ عہ۔ سابقہ بقایا ۸ر۔ جملہ [illegible]

از سائلین ۱۴ عبد الرحیم فضل حسن خان ۶۔ [illegible] بشیر احمد [illegible] ۶۔ [illegible] سید عبد الرؤف دہلی ۶۔ [illegible] محمود احمد اللہ بیرنگر ۶۔ [illegible] عبد الحمید دینانگر ۶۔ [illegible] عبد الرحمٰن ہاشمی بابر ہانی ۶۔ [illegible] عزیز الرحمٰن [illegible]

# ملکی مطلع

## مسلمانوں پر کئی ایک آفتیں

### بلا از آسماں آمد پر سید خانۂ مسلماں کجا است

آج کل اخبارات میں فلسطین کے مسئلے کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے جو واقعی اہمیت کا مستحق ہے مگر ہم مسلمانان ہندوستان کو اس بڑی مصیبت سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے جو خود ہمارے ملک کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ شکار شکاری پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے بالفاظ دیگر چوہا بلی کو ڈرا رہا ہے ہم اس مجمل فقرے کو ذرہ کھول کر بتانا چاہتے ہیں

ہندوستان میں ایک زمانہ وہ تھا جب ہندو قومیں جوق درجوق اسلام میں داخل ہو رہی تھیں شیر دل راجپوتوں کے لئے مسلمانوں کی شجاعت و بہادری ہی بڑا معجزہ تھی۔ برہمن قوم کے لئے مسلمانوں کا علم وفضل ہی رہنمائی کا کام دیتا تھا خیر اب وہ زمانہ خواب وخیال ہو گیا ہے ؏

آں قدح بشکست وآں ساقی نہ ماند

وہی اقوام جن کے بزرگوں نے اسلام کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے آج مسلح ہو کر اسلام کے مقابلے میں آ رہی ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

آریہ سماج جسکو پیدا ہوئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز ہی ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ایک خطرناک جال بچھانا چاہتی ہے جس کی حقیقت مندرجہ ذیل مضمون پڑھنے سے معلوم ہوگی۔ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اسے خاص نظر سے دیکھا جائے۔ اسی لئے اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

### شدھی اور اسکے راستہ میں رکاوٹیں

میں نے ۱۹۲۳ء میں دیانند سالویشن مشن قائم کیا تھا۔ مجھے چار سالہ تجربہ ہے شدھی کے کام میں جو رکاوٹیں پر تیت ہوئی ہیں۔ اُن کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔ (معلوم)

(۱) سب سے پہلی رکاوٹ ہندوؤں کی ذہنیت ہے ہمارے لاکھوں کروڑوں بھائی ہم سے جدا ہو گئے۔ بیشمار جان ومال کا نقصان بھی ہندوؤں نے غیروں کے ہاتھوں اٹھایا۔ مگر افسوس ابھی تک اُن کے دل میں ہندو دھرم ہندو تہذیب کی تبلیغ کے واسطے جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ وید اور شاستر۔ ہمارے تاریخی گرنتھ شدھی کے پرمانوں مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ پُوران بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر کتنی حیرانی کی بات ہے کہ ہندوؤں نے ابھی تک اس جیون پردان کرنیوالی بوٹی کی ماہیت کو انوبھو نہیں کیا۔ سوامی شنکر آچاریہ۔ رامانج آچاریہ۔ کنورشی۔ شیواجی مرہٹہ اور اُن کے گورو سامرتھ رامداس جی۔ نیز ان کی ماتا بی جی بائی۔ مہرشی سوامی دیانند جی و سوامی شردھانند جی۔ سبھی شدھی کو عملی جامہ پہناتے رہے ہیں۔ افسوس کہ ہندو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا بھی نہیں جانتے ×× آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ انکے علاقہ میں جو بھی قومیں ایسی ہیں جو ہندو بن سکتی ہیں اُنکی فہرست تیار کریں۔ اور اُن کی شدھی کا پربندھ کریں۔ اگر خود ایسا کام کرنے کیلئے اُن میں حوصلہ نہ ہووے تو انہیں دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے دفتر میں رپورٹ بھیجنی چاہئے۔ جنم کے مسلمان وعیسائیوں کی شدھی کا (جن کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں ہے۔ جو ہندوانہ چوٹی سر پر رکھتے ہیں۔ بواہ پر براہمن بلاتے ہیں۔ رامائن کا روز پاٹھ کرتے ہیں۔ ماتھے پر تلک لگاتے ہیں ہندوانہ نام رکھتے ہیں۔ آپس میں السلام علیکم کی بجائے جے شری جے رام جی کی بلاتے ہیں اور ہندو دھرم میں آنا چاہتے ہیں) خیال بہت کم ہے۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ ہندو برادری ان کو شدھ کرکے ان کے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کھولنے کو تیار نہیں۔ میرے پاس ایک جگہ سے دس ہزار مسلمان راجپوتوں کی شدھی کی درخواست آئی ہوئی ہے مگر ان کی برادری کے ہندو اُن کے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کھولنے کو تیار نہیں جس کا نتیجہ ہے کہ وہ شدھی ابھی تک نہیں ہو سکی۔ اگر ہندو خوشی کا اظہار کرتے اور یہ شدھی ہو جاتی تو اس مثال کی پیروی کرتے ہوئے اس پرانت کے دو تین لاکھ آدمی شُدھ ہو سکتے تھے۔ ہم ہندوؤں کو سمجھا رہے ہیں مگر ابھی تک وہ نہیں مانتے نہ معلوم اس جاتی کو کب عقل وہوش آئیگی پرماتما کا شکر ہے کہ اب ذہنیت قدرے بدل رہی ہے مگر جس رفتار سے یہ بدل رہی ہے اس طرح کم از کم پچاس سال لگ جاوینگے۔ اور اُس وقت تک بمصداق "تا تریاق از عراق آوردہ شود مارگزیدہ مُردہ شود" یہ سب پکے مسلمان ہو جاوینگے اور پھر لاکھ یتن کرنے پر بھی ہندو دھرم میں پرویش نہیں کرینگے۔ مجھے ایک جگہ سے خبر آیا ہے کہ وہاں پانچ لاکھ کی تعداد میں تین چار جاتیاں ایسی ہیں جو ہندو رسومات اور روایات سے پریم کرتی ہیں۔ اور ہندو بن سکتی ہیں۔ اسی طرح ایک علاقہ میں اٹھارہ لاکھ راجپوت ہیں جو ہندو ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کام زبانی جمع خرچ سے پُورا نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں کو تن من دھن اس کام پر لگانا ہوگا۔ تب کامیابی پراپت ہوگی۔ اب یہ سوال اتنا ضروری بن گیا ہے کہ اسے ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم آگے ہی اس کام کو ہاتھ میں لینے میں کافی دیر کر چکے ہیں۔ مزید سستی اور دیری نہایت خطرناک ہوگی۔ سب کام چھوڑ کر ہندوؤں کو اس کام میں لگ جانا چاہئے اور مشن کی دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہئے۔

(۲) دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ شدھی کے کام کے لئے سچی لگن والے اپدیشک وکارکن نہیں ملتے۔ شدھی کا کام سادھارن پرچار کے کام سے زیادہ مشکل ہے۔ پرچار کے کام میں ایک اپدیشک جلسہ پر جاتا ہے اور دو تین لکچر دے آتا ہے۔ پھر دوسرے جلسہ پر چلا جاتا ہے۔ نصف درجن لکچر اگر تیار کر لئے جاویں تو وہ اچھا اپدیشک بن جاتا ہے مگر شدھی کا کام اتنا آسان نہیں۔ ×× شدھ آچاری۔ سمجھدار۔ مردم شناس۔ معاملہ فہم اور فن گفتگو میں ماہر ہونا چاہئے جو کہ بے عزتی کو شانتی سے برداشت کرے جھوٹا مقدمہ کھڑا ہو جانے پر جیل خانہ میں جانے کو تیار ہو۔ دشمنوں کے حملہ کئے جانے پر جان بھی کھو بیٹھنے کی پرواہ نہ کرے۔ بھیرو بنڈل اور کاپڑ نگر فصاحت و

کے بچنے کا کام نہیں کہ وہ شدھی کے میدان میں کام کر سکے

(۳) تیسری رکاوٹ کانگرس کی ذھنیت اور شدھی کی مخالفت ہے۔ کانگرس وقتاً فوقتاً ہندوؤں کو ہی سرمن دیتی رہتی ہے کہ مسلمانوں کو شدھ مت کرو۔ اس سے ہندو مسلم اتحاد ٹوٹ جاویگا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کانگرس یہ اپدیش مسلمانوں کو کیوں نہیں کرتی کہ ہندوؤں کو مسلمان مت بناؤ۔ تاکہ اتحاد نہ ٹوٹے۔ کیا مسلمان کانگرس کے اس اپدیش کو سننے اور عمل میں لانے کے لئے تیار ہونگے دہلی یونیٹی کانفرنس میں سوامی شردھانندجی کو کانگرس والوں نے کہا تھا کہ آپ چند سالوں کے لئے شدھی کا کام بند کر دیویں۔ سوامی جی نے جواب دیا تھا کہ مسلمانوں سے دریافت کر لو کہ وہ تبلیغ کے کام کو بند کرنے کو تیار ہیں۔ مسلمانوں نے کانگرس کی تجویز کو ٹھکرا دیا تھا شدھی ایک مذہبی فرض ہے جو کہ پرماتمانے وید بھگوان کے اندر ہم پر عائد کیا ہے۔ ہم کسی دنیاوی غرض کی خاطر اپنے دھارمک فرائض میں کوتاہی نہیں کر سکتے شدھی کے کام کو ترک کر دینا وید بھگوان کی آگیا کا پالن[5] نہ کرنا ہے۔ اس لئے یہ گناہ ہے۔ یہ کانگرس کی مسلم نواز پالیسی ہر وقت ان کے ناجائز رعب میں آکر اُن کو خوش کرنا اور ہندوؤں کو کوسنے کی کوشش شدھی کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ کانگرس مذہبی جماعت نہیں۔ کانگرس کو چاہیئے کہ وہ کوئی ہدایت ہندوؤں یا مسلمانوں کو ان کے مذہبی معاملات میں نہ دے یہ پولیٹیکل جماعت ہے ×× پولیٹیکل پلیٹ فارم پر آزادی کے جنگ کے لئے ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ گو مذہبی طور پر ان کا اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ پلیٹ فارم رہے گا۔ مذہبی اختلافات پولیٹیکل جدوجہد کے سدراہ نہیں ہونے چاہئیں۔ جھگڑا اُسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ شدھی یا تبلیغ کے کام میں جبر، زر، زن زمین کا لالچ دیکر ناجائز وسائل استعمال کئے جاویں آریہ سماج شدھی کے کام میں کوئی ناجائز طریقہ استعمال نہیں کرتا۔ اس لئے ہمارے شدھی سے ہندو مسلم اتحاد میں کوئی خلل واقع نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان بھائی بھی اپنے تبلیغ کا کام ناجائز وسائل کے استعمال کے بغیر کریں تو دیش کے امن میں کوئی خلل نہیں پڑیگا۔

مہاتما گاندھی جی نے مدراس کے ایک آریہ اپدیشک کو اس کے سوال کے جواب میں لکھ دیا تھا کہ غیر ہندو کسی وقت ہندو تھے۔ اگر وہ اپنی خوشی سے ہندو ہونا چاہیں تو میں ان کو بغیر سنسکار[6] کے ہندو مان لونگا۔ مگر بعض کانگرس کے بھائی ابھی تک شدھی کی مخالفت کرتے ہیں۔

(۴) چوتھی رکاوٹ اس کام میں دھن کی ابھاؤ[7] ہے یہ کام ایسا ہے کہ جس پر دھن بے شمار خرچ ہوتا ہے۔ پہلے ابتدائی پرچار پر خرچ۔ پھر میلوں[8] اور کانفرنسوں پر خرچ۔ جن کے ذریعے برادریوں کو تیار کرنا ہوتا ہے۔ پھر سہبھوجوں پر خرچ۔ پھر شدھی کے بعد مندر۔ پاٹھ شالائیں ہسپتال و سکول ان لوگوں کے واسطے قائم کرنے پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر لالچی چودھریوں اور سرکردہ آدمیوں کی پیٹ پوجا کا ناجائز خرچ بھی شامل کر لیا جاوے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شدھی کے کام پر لاکھوں اور کروڑوں روپیہ درکار ہیں۔ مگر طرفہ یہ اگر کوئی محکمہ جس کے لئے ہندو کم دان دیتے ہیں تو وہ شدھی کا کام ہے ×× اگر ہندو بھائی مشن کو دھن کی طرف سے آزاد کر دیں تو مشن بہت زیادہ کام کر کے دکھا سکے گا۔ اس وقت تک مشن تقریباً دس ہزار غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں لا سکا ہے اور ۲۵۰ عورتوں کو غنڈوں کے پنجے سے رہائی دلا سکا ہے۔ دھن کے ابھاؤ سے ہمارا بہت سا کام رُکا پڑا ہے۔

(۵) پانچویں رکاوٹ ہمارا ذات پات کا بندھن ہے ایک گوجر شدھ نہ ہوگا جب تک اُس کی گوجر برادری اُس کو ساتھ شامل کر کے روٹی بیٹی کا بیوہار نہ کھول لے یہی حال جاٹ، راجپوت، جوگی و دیگر برادریوں کا ہے برادریاں پرانے دقیانوسی خیال کی ہیں۔ اُنکے چوہدری زمانہ کے حالات و ضروریات سے ناواقف ہیں۔ وہ وقت کی نزاکت کو نہیں پہچانتے۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ اسلئے راجپوتوں کی شدھی کے وقت راجپوت برادری کو اور گوجروں اور جاٹوں کی شدھی کے وقت گوجر و جاٹ برادری کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ مشن کو ان برادریوں کے چوہدریوں کی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔ ان کو اپنے ساتھ رکھنا پڑتا ہے اگر برادیوں کے یہ بندھن ڈھیلے ہو جاویں اور ذات جنم[11] سے نہیں۔ بلکہ گن کرم سوبھاؤ سے[12] ہو۔ تو شدھی کا کام بہت آسان ہو سکتا ہے "

(آریہ گزٹ لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** | آریہ سماج ہندوؤں کو جس لائن پر چلانا چاہتی ہے چونکہ ان کا دھرم اور دھرم کے پیشوا انکو اس سے روکتے ہیں اسلئے وہ آریہ سماج کا ساتھ دینے سے مجبور ہیں ادھر آریہ سماج کو شکایت ہے کہ ہندوؤں کی ذہنیت ہی ناقص ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ آریوں کا اپنا خیال ہے سو واقعات اسکے خلاف ہیں۔ اس کی تفصیل سنئے! مئی ۱۹۲۳ء میں ہندو مہاسبھا کا ایک اجلاس بنارس میں ہوا تھا۔ جسمیں بڑے بڑے ودوان (علمائے مذہب) شریک ہوئے تھے۔ واجب الاحترام پنڈت مدن موہن مالویہ کی صدارت میں مسئلہ شدھی کے متعلق یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ

جو غیر ہندو ہندو دھرم میں آنا چاہے آجائے مگر اسکو ورن (گوت برادری) نہیں دیا جائیگا:

یعنی نہ وہ برہمن ہوگا نہ کھشتری نہ ویش نہ شودر۔ ہندو برادری انہی چار ذاتوں میں منقسم ہے۔ اب کوئی شخص ہندو برادری میں داخل ہو تو کس امید پر؟ یہ تو ایسی بات ہوئی جیسے لاہور کا سٹیشن ماسٹر اعلان کر دے کہ جو شخص چاہے ریلوے ٹکٹ خرید لے اور ٹکٹ بھی سستی ہے مگر گاڑی میں اسکو چار درجوں میں سے کوئی درجہ نہیں ملیگا۔ کون عقلمند ایسی گاڑی کا ٹکٹ خریدے گا۔

اسکے بعد کلکتہ میں زیر صدارت لالہ لاجپت رائے ہندوؤں کا جلسہ ہوا۔ اس میں فیصلہ ہوا کہ غیر ہندو جو ہندو دھرم میں آجائے اسکو جنیو اور چوٹی نہیں دیجائیگی۔ یعنی نہ برہمن اسکے گلے میں جنیوڈالیگا اور نہ اسکو چوٹی رکھنے کی اجازت ہوگی یہی ہندو دھرم کے امتیازی نشانات ہیں جن سے وہ محروم رہیگا۔ پھر ایسے لوگوں کو ہندو کن معنی میں کہا جائیگا۔

ان جیسے قومی فیصلوں اور مذہبی فتوؤں کی موجودگی میں ہندو پنڈت شدھی کی حمائت کیونکر کر سکتے ہیں اور کوئی عقلمند شدھ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مضمون نگار ہندوؤں کی ذہنیت کا شاکی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہندو ذہنیت کی نہیں بلکہ ہندو دھرم کی شکایت

---

[5] عمل یا ماننا۔ [6] ہندوانہ رسوم ادا کئے بغیر۔ [7] کمی۔ [8] جلسوں۔ [11] ذات پیدائش سے نہیں۔ [12] عمل وغیرہ سے۔

## شمالی ہندوستان

۱۵

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | للعہ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | ۱۲ عہ |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | سے | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | ۳ ۱۲ |
| ترغیب وترہیب سفید کاغذ | ۱۲ سے | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | |
| تاریخ ابن کثیر (البدایہ والنہایہ) ۹ حصہ تیار ہیں | | ملا علی مصری | سے |
| قیمت فی حصہ | سے | تفسیر فتح القدیر شوکانی | عہ |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی



## خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کیلئے موثر۔ طاقت مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ وزکام۔ سر کے چکر دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نسیان وغیرہ امراض کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور سے ملنے کا پتہ :۔ منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی علا

دیگر مقامات کے آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں :۔

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب



۵ عہ

تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

## مشکوۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر



## شائقین وتجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور ومقبول عطریات۔

عطر مجموعی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ ۶ر۔ سے۔ للعہ۔ صر۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔

نوٹ :۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپار اهنرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج۔ یوپی



## طلائے اعظم

۱۴ عہ

بُری صحبتوں سے اعضا مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔ قیمت ۸ر۔ محصولڈاک ۸ر۔

المشتہر :۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ



## سرمہ نور العین

۲ عہ

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ



## تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں۔ تجربہ شرط ہے۔

قیمت فی ڈبیہ عہ۔ محصولڈاک عہ۔ نمونہ ۲ر

پتہ :۔ منیجر اکسیر ہاضمہ (محی الدین) ... امرتسر



ہر قسم کی چھپائی کا کام ثنائی برقی پریس امرتسر میں گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے

# مومیائی

عہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...
..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔
عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؍۔ آدھ پاؤ ۳؍۔ پاؤ بھر
۶؍۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک
علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں
کی جائیگی۔ ورنہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

## تازہ شہادات

جناب سید [illegible] صاحب فلشنز دمدمہ [illegible] آپ کی
[illegible] سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اس کا اجر
دے۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ [illegible] چھٹانک
اور [illegible] میں [illegible] لے لی۔ اب
چار چھٹانک [illegible] ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر [illegible])
جناب مرزا احمد ایوب بیگ صاحب مجوڑا۔
[illegible] قبل ازیں مرتبہ آپکے یہاں سے مومیائی منگا چکا
[illegible] ثابت ہوئی [illegible] آدھ پاؤ
[illegible] میرے نام [illegible] روانہ فرما کر
[illegible] (۲۰ ستمبر [illegible])
مومیائی [illegible] محمد سردار خان
[illegible] امرتسر

# ہندوستانی صندلی عطریات

عہ

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ
مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا
بلا رنگ فی تولہ ۱۲؍۔ ۸؍۔ ۶؍۔ فی تولہ ۴؍۔ ۳؍۔ ۲؍۔
اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے
فہرست مفت طلب فرمائیے۔
پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم
تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

# سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ
ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں
اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی
زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال
ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں
فی شیشی ۸؍۔ (ملنے کا پتہ)
کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

# عجیب الاثر فلویا۔ امساک

عہ

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ نمبر ۹۰۴)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت
کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین
چاہیئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔
ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات
قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم
کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۲؍۔
پتہ:۔ نظام برادرز عــ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

# ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

[illegible]
ویدوں کے اندرونی رازوں [illegible] کیا ہے
ان کی تعلیم، اخلاق پر [illegible]
غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ قیمت رعایتی ۱۰؍
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# مطبوعات الہلال [illegible]

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ اسوہ حسنہ بلا جلد ۱؍ ۔ مجلد [illegible] | | ۱۲۔ ایلاؤ تخییر | ۸؍ |
| ۲۔ کتاب الوسیلہ | [illegible] | ۱۳۔ الحرب فی القرآن | ۱۰؍ |
| ۳۔ اصحاب صفہ | ۱۲؍ | ۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ | ۴؍ |
| ۴۔ العروۃ الوثقیٰ | ۶؍ | ۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان | ۸؍ |
| ۵۔ اسلامی تصوف | ۱۲؍ | ۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال | ۴؍ |
| ۶۔ تفسیر المعوذتین | ۴؍ | ۱۷۔ الدین یسر | ۴؍ |
| ۷۔ تفسیر آیت کریمہ | ۱۲؍ | ۱۸۔ صبح سعادت ۲ حصہ کامل | [illegible] |
| ۸۔ تفسیر سورہ کوثر | ۴؍ | ۱۹۔ لائف آف پروفٹ | [illegible] |
| ۹۔ فتویٰ شرک شکن | ۶؍ | ۲۰۔ ائمہ اسلام | ۱۲؍ |
| ۱۰۔ ولی اللہ | ۵؍ | ۲۱۔ خلاف الامہ | ۵؍ |
| ۱۱۔ نجد و حجاز | [illegible] | ۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہؒ | ۹؍ |

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

# طبیب کامل

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول
مؤلفہ فاضل طب حکیم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری
اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و
ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے
مجربات۔ مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب ودیگر
معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں
اس کے علاوہ خود مؤلف کے ذاتی و خاندانی مجربات کا
بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

## عربک ٹیچر

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔
اس میں علم عربی کے ابتدائی تا انتہائی
مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد
مسائل۔ ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ عام فقرے۔
گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے
ہوتے ہوئے مبتدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت
نہیں رہتی۔ قیمت ۸؍
ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اگر آپ دنیا کے تازہ ترین حالات اور بے لاگ تنقید
پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو
## پیسہ اخبار لاہور
کا مطالعہ کیجئے جو عالم اسلام ... جس کا مقصد آزادی
وطن کا اولین سوال ہے۔ جو لوگ روزانہ اخبار خرید نہیں سکتے ان کی سہولت
کے لئے یہ بہترین ... ہفتہ وار ... پرچہ جدید
باتوں میں اس کی ... اور توسیع اشاعت کا خاص انتظام کیا
گیا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف تین روپے ہے۔ ایک
... نمونہ مفت طلب کریں۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

کتاب
## تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)
علمائے اہل حدیث ہند کے سوانح حیات لکھنے کی خواہش برسوں سے کی جا رہی تھی مگر مواد کی فراہمی مشکل دیکھ کر کسی کی توجہ ادھر نہ ہو سکی۔ آخر جماعت کے ایک قدیم خدمت گذار۔ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی۔ نے سالہا سال کی محنت اور تگ و دو کے بعد یہ مواد جمع کیا اور ۱۰۰ علمائے مرحومین و موجودین کے حالات پر کتاب شائع کر دی۔ اس کتاب کی توثیق اہل حدیث کانفرنس نے کی۔ سرخیل موحدین ہند مولانا ابو الوفاء صاحب امرتسری نے اسے "مفید اور ضروری" بتایا۔ اکابر علمائے اہل حدیث نے سند قبول عنایت فرمائی اور جناب سید سلیمان صاحب ندوی نے اس پر مقدمہ لکھا۔ صفحات ۶۲۵۔ قیمت ۶؎ محصول ۷ر۔ مگر ۵ کتابوں کی پیشگی قیمت صرف ۶؎ آنے پر محصول قطعاً ساقط۔ اور ملنے کا پتہ:۔
عبد الحی والاخوان مقام سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)۔ مؤلف کا پتہ بھی یہی ہے۔

ahmadimuslim.de

# کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی اسلامی کتابیں

(تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم)

**اسلام کی پہلی کتاب** (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱۰ر

**اسلام کی دوسری کتاب** (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ر

**اسلام کی تیسری کتاب** (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ر

**اسلام کی چوتھی کتاب** (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت۔ وقف نذر، قصاص، دیت قتل وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳ر

**اسلام کی پانچویں کتاب** اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے ... مخاصمات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی چھٹی کتاب** قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶ر

**اسلام کی ساتویں کتاب** اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم دین۔ تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی آٹھویں کتاب** جہاد۔ طعام لباس حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی نویں کتاب** اس میں نیک صحبت زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی دسویں کتاب** حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور خواجہ امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت عمر

**اسلام کی گیارھویں کتاب** عقائد اسلام توحید، ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و
(۹۹) عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عمر

**اسلام کی بارھویں کتاب** اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں۔ بول منی مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عمر

**اسلام کی تیرھویں کتاب** کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب۔ قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰت کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت عمر۔ قابل دید ہے۔

# اسلام کی چودھویں کتاب

مسلئہ سفارش کی نماز - اور غیر حضری میت و تعزیت - ایام ابر و بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام - خطبہ و جا کے احکام - سوگ - ماتم - کفن - دفن - جنازہ علی الغائب حالات قبر - زیارت قبور - میت کے ایصال ثواب اور اس کے احکام و مصارف درج ہیں - قیمت ۵ھ

(تصانیف دیگر مصنفین)

مصنفہ امام

## ... شاہ بننا چاہتے ہو یا علی حرام ... اس

... میں ... سے ... کو ... ترقی کر کے معراج کمال ... ہے - علم ... سحر طلسم و کرامات ... مطالعہ بہت مفید ... قیمت ...

## الترغیب والترہیب

مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذری

اس میں اعمال کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر ... احادیث لا کر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح ... کی گئی ہے - قابل مطالعہ کتاب ہے - ہر مسلمان کے ... ہونی چاہئے - قیمت ...

## العقل والنقل

مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی - جس میں متعدد حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا - قابل دید ہے - کتابت، طباعت ... قیمت ۱۰ر

# کائنات روحانی

قرآن حکیم کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت - قیمت ۵ر

## حیات المسلمین

رسالہ ہٰذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال ہے - ۸ر

## وحی اور اس کی عظمت

وحی کی تعریف اور تعلیم کا بیان - قیمت ۲ر

## تعلیمات اسلام

مؤلفہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی - جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے - مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے - کتابت، طباعت ... قیمت ...

# رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مؤلف "ائمہ تلبیس"

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانح عمری درج ہے - آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے - طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کر کے جب تک ختم نہ کر لیں آرام نہیں آتا - ... کے ... صفحات - قسم اول کا ... دوم ...

ملنے کا پتہ ... منیجر ...

# ہندوستان ...

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری ... ایک عرصے سے ... ہر قسم اور موسم ... نمونہ - سوئٹزر لینڈ اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور ... پوش دہلی ... فروخت کئے جاتے ہیں - آپ بھی ایک مرتبہ ... کر کے آزمائش کریں ... عمدہ اور نرخ بھی کم ہوگا -

ملنے کا پتہ: منیجر ... بازار - دہلی

# البلاغ المبین فی احکام رب العالمین ... خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب ... یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے - جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے - عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے - جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا - ہر اہل حدیث فرد کو چاہئے کہ ضرور اس کا مطالعہ کرے - قیمت عہ روپیہ -

## آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ (اردو)

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ

جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ - ان کے عقائد، اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے - اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کیلئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے - ایک نایاب کتاب ہے - منگوالیں قیمت فی جلد تین روپیہ (سے)

## رسالہ مجددیہ در بیان تردید عقائد شیعہ

مصنفہ ... صاحب سرہندی رحمۃ اللہ ... کتاب ... تصانیف ... تمام ... مبارکہ ... شیعہ ... ظاہر فرمائے ہیں - اصل ... فارسی میں ... ترجمہ ... کا بلا ... ہے - قیمت ...

## شہادت حسین

... حضرت امام ... صحیح حالات - قیمت ...

# مفت بالکل مفت

## جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں

... سال کی جنتری ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ... مفت حاصل کریں -

... فارسی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶                نمبر ۶

# اہلحدیث

اخبار امرتسر

(اصلی دین آمد کلام اللہ المعظم داشتن، پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن)

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۴ شعبان ۱۳۲۱ھ - ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰
رؤسا و جاگیرداروں سے ۱۰
عام خریداران سے ۵
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۱۰۹)

# گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث

(نتیجۂ افکار جناب ابو یحییٰ محمد زکریا خان صاحب سراج منشی کامل بھوجپوری میرٹھی)

بزم ہائے دہر میں ہے جلوہ زا اہل حدیث
ہوگیا پینتیس کا کامل نشا اہل حدیث
کو بکو قریہ بقریہ سب منور ہوگیا
شہسوار ان جہاں سے بڑھ گیا مثل براق
اک جہاں تیرا مخالف گو کہ عرصہ تک رہا
قادیانی آریہ عیسائی حنفی رافضی
کینہ و بغض و ریا کو شرک و بدعت و کفر کو
واقفیت دین کی تم کو اگر ہے جستجو

بہر ظلمت گاہ ہے نور خدا اہل حدیث
شیخ دنیائے صحافت ہو خدا اہل حدیث
گوشہ گوشہ کے لئے ہے پرضیا اہل حدیث
گوئے میدان صحافت لے گیا اہل حدیث
پر شتر باد مخالف سے ڈرا اہل حدیث
منکر سنت کو ہے جبل ورا اہل حدیث
ہر مریض روح کی تو ہے دوا اہل حدیث
روز و شب پڑھتے رہو ہفتہ وار اہل حدیث

جس میں قرآن و سنت کی اشاعت سے مدام
گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث

## فہرست مضامین


نظم۔ گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
مسئلہ تقلید شخصی (جواب الفقیہ) - ص۳
رسول کریم کا مرتبہ قادیان کی نظر میں - ص۴
نصاب تعلیم - - - ص۸
پیام بیداری (نظم) - - - ص۹
[illegible] کی جگہ بندیاں - - - ص۱۰
اسلام اور مساوات - - - ص۱۱
[illegible] ص۱۲ [illegible] ص۱۳ [illegible] ص۱۴
اشتہارات - - - - ص ۱۵/۲۰

# انتخاب الاخبار

——شہر امرتسر میں ۳۰۔ نومبر سے ۳ دسمبر تک ۱۵۵ بچے پیدا ہوئے اور ۸۰ اموات واقع ہوئیں۔

——پنجاب اسمبلی میں ایک بل پیش ہو رہا ہے کہ جو کاشتکار مسلسل چھ سال کسی زمین پر کاشت کرے تو اس زمین پر اسے مستقل قبضہ کا حق ہو جائے۔

——ایک چینی وفد نے گاندھی جی سے ملاقات کر کے زور دیا کہ ہندوستان میں جاپانی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔

——امرتسر میں مسٹر سوبھاش چندر بوس صدر کانگرس۔ پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے ۳۰ نومبر کو تشریف لائے۔ جلیانوالہ باغ میں عظیم الشان جلسہ میں تقریر فرمائی کہ اب آزادی حاصل کرنے کا عمدہ موقع ہے ہمیں اس قدر طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ اگر اس کا صحیح استعمال کیا جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کا سوال فضول ہے۔ ہمیں مل کر آزادی حاصل کرنی چاہئے۔

——گورنر پنجاب اور ریونیو ممبر نے حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے غلہ، چارہ، کمبل، توشک اور نقد رقوم وغیرہ کی اپیل کی ہے۔

——حکومت ہند کے فنانس ممبر سر جیمز گرگ ریٹائر ہو رہے ہیں۔

——جاپان کے نائب وزیر جنگ نے روس، فرانس اور برطانیہ پر چین کو اخلاقی امداد اور اسلحہ بہم پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔

——جاپان، جرمنی اور اٹلی کے درمیان ایک نیا معاہدہ مرتب ہوا ہے کہ تینوں ممالک صلح و جنگ کی حالت میں اکٹھے رہیں۔ یہ معاہدہ دس سال تک نافذ رہے گا۔

——برطانوی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مارچ میں ملک معظم کی طرف سے ڈیوک آف ونڈسر کو انگلستان آنے کی دعوت دی جائے۔

——معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے ایک لاکھ فوج کو کوچ کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں جس کا مقصد پولینڈ اور ہنگری کو مرعوب کرنا ہے۔ اگر اسے ذرہ بھی بہانہ مل گیا تو وہ فوراً رومانیا پر چڑھائی کر دیگا۔

——معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے شاہ ایران کو برلن آنے کی دعوت دی ہے۔ جسے منظور کرتے ہوئے شاہ ایران مئی ۱۹۳۹ء کو برلن جائینگے۔

——حکومت آسٹریلیا نے ۱۵ ہزار یہودیوں کو تین سال کے لئے اپنے ہاں آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

——مصری وزارت نے زبردست بحری بیڑہ تیار کرنے کے لئے دس لاکھ پونڈ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

## ناظرین اہلحدیث

سابقہ پرچہ کے صفحہ ۱۴ پر

## حساب دوستاں

اور

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ کو ضرور ملاحظہ کریں۔

——ہندوستان سے غیر ممالک کو ۴۰ ارب ۱ کروڑ ۱۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۲۷۸ روپے کا سونا جا چکا ہے۔

——عراق کے بعض علماء نے فلسطین کے لئے جہاد کرنے کا فتویٰ دیدیا ہے۔

---

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے جناب حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ضلع جونپور ۶۔

## حج کو جانے سے پہلے

"رہبر حجاج" کا ضرور مطالعہ کریں۔ جو پانچ پیسہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت بھیجا جاتا ہے۔ جلدی منگوا لیں۔

## سرکاری اعلان

گزشتہ چند ہفتوں سے بعض اشخاص اور فرموں میں اپنی پبلک موٹر گاڑیوں کو ایسی سڑکوں پر چلانے کا رجحان پایا گیا ہے جو پیشتر ازیں زیر استعمال نہیں تھیں۔ بظاہر اس کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انہیں یہ امید ہے کہ اگر موٹر گاڑیوں کے متعلق نیا مسودہ قانون منظور ہونے پر راستوں اور حلقوں کی نگرانی اور انتظام کا طریق رائج ہو گیا تو ان کو یہ کہنے سے فائدہ ہو گا کہ وہ پہلے ہی سے ان نئی سڑکوں پر موٹر گاڑیاں چلاتے تھے۔ حکومت پنجاب یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اُسے ایسے مالکوں کے متعلق بہت کافی واقفیت حاصل ہے جو گزشتہ سالوں سے صوبہ کی تمام بڑی بڑی سڑکوں پر اپنی موٹر گاڑیاں چلاتے رہے ہیں۔ اگر راستوں یا حلقوں کی نگرانی و انتظام کا کوئی طریق نافذ کیا گیا تو یہ واقفیت حکام حلقہ جات کو دستیاب ہو گی اور وہ پرمٹ دینے کے لئے اس امر کا نہایت آسانی سے اندازہ لگا سکیں گے کہ درخواست کنندہ کسی سڑک پر بہت پہلے سے موٹر گاڑیاں چلاتا رہا ہے یا نہیں۔ ان کے فیصلوں پر ان حقوق کا کوئی اثر نہیں ہو گا جو اب قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور آخری وقت پر موٹر گاڑیوں کو غیر استعمال شدہ سڑکوں پر چلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

(نور احمد ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور ۲۸ نومبر)

## جواب سوال طبی

مندرجہ اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

شکایت بواسیر۔ اس کی بابت عرض ہے کہ خشک و تر ہر قسم کی بواسیر کا میرے پاس نسخہ موجود ہے۔ جو بے ضرر ہونے کے علاوہ کم خرچ بھی ہے۔ جو اکثر مریضوں پر استعمال ہو کر کامیاب ہو چکا ہے۔ ضرورت مند مجھ سے خط و کتابت کریں۔

حکیم مولوی اللہ یار واعظ و مبلغ اسلام
فضل حسن خان۔ پوسٹ آفس میانوالی قریشیاں معرفت مولوی سراج احمد صاحب ضلع رحیم یار خان بہاولپور

دعائے صحت۔ [illegible] عبد الرحمن صاحب [illegible] اگر مرحوم کے بھتیجے [illegible] حاجی محمد فاروق صاحب سخت علیل ہیں۔ ناظرین کرام دعائے صحت فرمائیں۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

## ۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

# مسئلہ تقلید شخصی

### بجواب الفقیہ امرتسر

(۵)

اس سلسلۂ مضمون کی چار قسطیں درج ہو چکی ہیں۔ آج پانچویں قسط درج کرکے اس کو ختم کیا جاتا ہے۔ ناظرین اس سلسلہ سے اکتا گئے ہونگے۔ مگر اس کی تکمیل سے یہ خاص غرض ہمارے پیش نظر ہے کہ اس مسئلہ پر سیر کن بحث کرکے اس کا فیصلہ کیا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ کوئی شخص نفس اسلام کا مفہوم سمجھ کر اور ازمنہ ثلاثہ (خیر القرون) میں لوگوں کا طرز عمل ملحوظ رکھ کر مسلک اہل حدیث کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ آئندہ ہر شخص مختار ہے اپنے لئے جو راہ چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ ؛ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اب ناظرین مولوی محمد شریف صاحب کا بقیہ مضمون مطالعہ کریں۔

"یہ کیسی ناشکری ہے کہ آج یہ کہا جائے کہ مذاہب اربعہ کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھے مغالطہ ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ضرورت ہی کیا تھی۔ جس مسئلہ کی ضرورت ہوتی حضور علیہ السلام سے دریافت کر لیا جاتا۔ البتہ جو لوگ حضور علیہ السلام سے دور تھے وہ اپنے اپنے علاقہ کے صحابی کو اپنا مقتدا جانتے تھے۔ اور ہر ایک مسئلہ میں انہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ یہی تقلید تھی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

**اہلحدیث:** مذاہب اربعہ کی نفی کرنے میں اتنی ناشکری نہیں ہوتی جتنی کہ کتب احادیث کی طرف سے بے اعتنائی برتنے میں ہوتی ہے کیونکہ یہ امر تو ثابت شدہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی تینوں طبقوں (خیر القرون) میں مذاہب اربعہ موجود نہ تھے لیکن احادیث نبویہ پر برابر عمل ہو رہا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کے بعد سب سے پہلے پیدا ہونے والے دو مسئلے (خلافت اور وراثت) حدیث نبوی ہی کی روشنی میں طے کئے گئے تھے۔

اس مقابلہ سے ظاہر ہے کہ احادیث نبویہ سے بے اعتنائی برتنا زیادہ ناشکری (کفران نعمت) کا موجب ہے۔ (اہلحدیث)

**اہلحدیث:** مولوی صاحب! آپ نے تو معترض کے اعتراض کو اور پختہ کر دیا وہ کہتا ہے چونکہ زمانہ رسالت میں مذاہب اربعہ کا ثبوت نہیں ملتا اس لئے ان کی ضرورت نہیں۔ آپ اس کا جواب دیتے ہیں کہ لوگ براہ راست آنحضرت صلعم سے مسائل پوچھ لیا کرتے تھے، کیا اس سے مسائل کی تائید ہوئی یا تردید؟ مثلاً آپ کے گاؤں میں کوئی شخص کہے کہ مجھے مولوی صاحب سے دودھ مانگنے کی ضرورت نہیں اور آپ جواب میں کہیں کیونکہ تو نے اپنے گھر میں گائے رکھی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ آپ اس کے دعوے کی دلیل پیش کرکے اس کی تائید کر رہے ہیں نہ کہ تردید۔ فافہم

**مولانا!** یہ میدان مناظرہ ہے۔ مسجد میاں جان محمد مرحوم میں جلسۂ عرس نہیں کہ جو جی میں آیا کہہ دیا۔ پوچھنے والا کون!

**لطیفہ** | مولانا احمد حسن مرحوم کانپوری علم فلسفہ کے ایک بڑے مشہور استاد تھے جب آپ فلسفہ کی مشہور کتاب صدرا پڑھایا کرتے اور کوئی ایسا مقام آجاتا کہ جہاں مصنف کہیں سے کہیں نکل جاتا تو مولوی صاحب موصوف فرمایا کرتے "چلو اچلو!! یہ تو مولوی عبد الرب کا وعظ ہے" ہم (طلباء) پوچھتے کہ حضرت! مولوی عبد الرب کا وعظ

عقد الجید میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام جس جس ملک گئے۔ اس ملک کے لوگوں نے انہی کو اپنا مقتدا بنایا۔ یہی تقلید تھی جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں پائی جاتی تھی۔ جیسے کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ میں گذرا۔

علاوہ اس کے کسی چیز کا حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ ہونا ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں تو قرآن شریف بھی کتابی صورت میں جمع نہ تھا کتب حدیث بھی اس زمانہ میں نہ تھی۔ تو کیا یہ بھی منع ہے۔

اور یہ کہنا کہ دین پورا ہوگیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ صحیح ہے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کلام نہیں کی۔ اگر کی ہے تو کیا وہ حجت شرعی نہیں؟ بلکہ یہ آیت تو مذاہب اربعہ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دین پورا ہوچکا ہے

پس اگر ائمہ اربعہ کے استنباطات وقیاسات نہ مانے جائیں یا دین میں سے نہ سمجھے جائیں تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ کئی ایسے مسائل ملیں گے جن کا قرآن وحدیث میں صریح ذکر نہیں۔ مثلاً روٹی یا پانی سے عمداً روزہ توڑنے پر کفارہ ہونا۔ یا حقہ سے روزہ کا ٹوٹنا۔ پھر اس پر کفارہ لازم ہونا۔ یا نوٹوں پر زکوٰۃ دینا۔ یا پانی میں پاخانہ کی ممانعت۔ ریل میں نماز پڑھنے کا طریقہ۔ پھر کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ دین مکمل ہوگیا ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ مسائل اربعہ کے استنباطات وقیاسات ان مسائل کے مظہر ہیں۔ جو قرآن حدیث میں آئے ہیں لیکن ظاہر نہیں۔ اور ہر ایک شخص سمجھ نہیں سکتا۔ رب حامل فقہ غیر فقیہ اور رب مبلغ اوعی له من سامع میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

اور یہ امر کہنا کہ ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کے لئے نہیں فرمایا۔ بالکل غلط ہے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۳) کیا ہوتا تھا؟ آپ جواب دیتے کہ مولوی صاحب مرحوم کا وعظ یہ تھا کہ آپ والعادیات فسبحا الایہ پڑھ کر استنباط فرمایا کرتے تھے کہ اس سے محرم میں حلوہ پکانے کا جواز نکلتا ہے

ہم سمجھتے تھے کہ مولوی عبدالرب مرحوم دہلی میں ہو گذرے ہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ابھی ایک مولوی صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں موجود ہیں جن کا نام نامی مولوی محمد شریف ہے۔ وہ جلسہ عرس امرتسر میں آکر ایسی ہی تقریریں فرمایا کرتے ہیں جن کی بابت یہ کہنا بجا معلوم ہوتا ہے

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

اے جناب! اس اقتباس میں تو آپ نے مسئلہ تقلید شخصی کا فیصلہ ہی کر دیا۔ صحابہ کرام نے جو جو سوالات آنحضرت صلعم سے کئے اور آپ نے ان کے جوابات بھی دیئے وہ سب کے سب کتب احادیث میں موجود ہیں جو آجکل کی اصطلاح میں گویا عدالت عالیہ (ہائیکورٹ) کے فیصلہ جات ہیں۔ پھر انہی مسائل میں کسی مجتہد کی رائے تلاش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص عدالت عالیہ کا فیصلہ ہوتے ہوئے ماتحت عدالت کے سب جج کی رائے ڈھونڈتا پھرے۔ یہ طریق کار اختیار کرنے والے یا اس کی ترغیب دینے والے کے حق میں کیا یہ ارشاد موسوی صادق نہ آئے گا؟ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ؎۱ (اہلحدیث)

؎۲۵ بے شک دور دراز رہنے والے مسلمان صحابہ کرام کو اپنا مقتدا مانتے تھے مگر ان سے پوچھتے کیا تھے؟ یہی ناکہ آپ رسول اللہ صلعم کے صحابی ہیں اس مسئلے میں آپ نے حضور صلعم کا کیا ارشاد سنا ہے؟ پھر جو کچھ انہوں نے دیکھا یا سنا ہوتا بعینہ وہی بیان کر دیتے۔ بعض دفعہ سفر کرکے دوسرے صحابی کے پاس بھی جاتے اور اس سے بھی پوچھ کر مزید اطمینان حاصل کرتے۔ اس زمانے کے حالات کی پوری تفصیل آپکے مسلمہ گواہ (شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ) نے اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ میں کی ہوئی ہے۔ اگر آپ حجۃ اللہ دیکھ لیتے تو ہرگز یہ بات نہ کہتے۔

آؤ ہم مسئلہ تقلید شخصی میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کو منصف مان لیں اور انہوں نے زمانہ سلف کے مسلمانوں کے بارے میں جو تحقیق فرمائی ہے اسی کو کافی سمجھیں۔

شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں:۔

تعیین مذہبی (تقلید شخصی) پہلی تین صدیوں میں نہ تھی بلکہ چوتھی صدی (ہجری) میں اسکی بنیاد رکھی گئی۔

(ملاحظہ ہو حجۃ اللہ باب حکایت حال الناس قبل المأۃ الرابعۃ) (اہلحدیث)

؎۲۶ زمانہ رسالت میں صحابہ کرام کے پاس قرآن شریف الگ الگ سورتوں کی شکل میں لکھا ہوا موجود تھا چنانچہ جب کوئی آیت نازل ہوتی تو حضور فرماتے اسکو فلاں سورت میں لکھ لو ——— احادیث گو بصورت کتب (بخاری، مسلم وغیرہ) موجود نہ تھیں مگر قرآن مجید کی طرح قلمی بیاضوں میں برابر لکھی جاتی تھیں۔ صحیح بخاری میں باب کتابت العلم ملاحظہ کریں۔

**ناظرین کرام!** مسئلہ تقلید شخصی اتنا بڑا اہم مسئلہ ہے کہ اسلام کے دو بڑے گروہوں میں ایک وسیع خلیج کی طرح حائل ہو رہا ہے۔ مگر اسکے ثبوت میں مولوی صاحب ایسی کچی باتیں کرتے ہیں جو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں گویا ایک لحاظ سے آپ نیا علم کلام ایجاد کر رہے ہیں۔ ایسے ہی مواقع پر یہ مشہور کہاوت بولی جاتی ہے کہ ہمارے پیر میں یہ کرامت ہے کہ لوہا تیرا دے اور بھینس ڈبو دے (اہلحدیث)

؎۲۷ مولانا! آپ نے استنباط، قیاس اور اظہار حکم یہ تین الفاظ بول کر مسئلہ تقلید شخصی کو خوب صاف کر دیا ہے جزاک اللہ احسن الجزاء۔ ؏

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

**سنئے جناب!** جتنے مسائل آپ نے پیش کئے ہیں ان کو ائمہ اربعہ نے کسی آیت یا حدیث سے استنباط کر کے نکالا ہے یا از خود ایجاد کیا ہے؟ ایجاد کرنا تو مجتہد کا منصب نہیں اس لئے کہ کسی مسئلے کو قرآن یا حدیث کی سند کے بغیر ایجاد کرنا افترا علی اللہ ہے جو کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ پس مطلع صاف ہے کہ جس آیت یا حدیث کو جس سے کسی مجتہد نے مسئلہ نکالا ہے پیش کر کے ہمارے دستخط کرا لیجئے۔ قصہ ختم۔ ——— آپ نے خود ہی مجتہد کو

؎۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ کیا تم لوگ اعلیٰ درجہ کی چیز چھوڑ کر اسکے عوض ادنیٰ درجے کی چیز حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

انہوں نے جو اصول وضوابط وضع کئے۔ توکیا وہ اس لئے وضع کئے کہ لوگ عمل نہ کریں۔ انہوں نے کتابیں لکھوائیں تو اس لئے کہ کوئی ان پر عمل نہ کرے۔ نہیں انہوں نے مسلمانوں کے عمل کے لئے آسانی کر دی۔ اور ہر ایک مسئلہ کا جو کہ ابھی وجود میں بھی نہ آیا تھا۔ جواب لکھ دیا۔ تاکہ ہمیں تکلیف نہ ہو۔ ہمارے لئے روٹی پکاکر رکھ دی کہ خود پکانی نہ پڑے۔ ہاں جن لوگوں نے ائمہ کا دامن چھوڑا۔ اور خود قرآن وحدیث سمجھنے کا دعویٰ کیا وہ گمراہ ہوگئے اور کئی دوسروں کو بھی ساتھ لیکر ڈوبے۔ اعاذنا اللہ منہم ۲۵

البتہ ائمہ نے اپنے مجتہد شاگردوں کو فرمایا تھا کہ ہمارا قول اگر کسی حدیث صحیح کے خلاف

## بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴

مظہر حکم کہا ہے موجد حکم نہیں کہا۔ مظہر حکم کے معنی ہیں مخفی حکم کو ظاہر کرنے والا۔ استنباط کے معنی بھی یہی ہیں کہ کسی نص صریح سے کوئی مخفی حکم نکالا جائے اس سے ہم منکر نہیں ہیں۔

مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کیا کرو۔ اس سے یہ مسئلہ استنباط کیا جاسکتا ہے کہ ایسے پانی میں پاخانہ کرنا بھی منع ہوگا کیونکہ وہ بھی ناپاکی ہے۔

بحالت روزہ تین کام کھانا پینا جماع کرنا ممنوع ہیں ایک صحابی نے آکر عرض کیا کہ

حضور! میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے یہ سُن کر آپ نے اس کو روزہ توڑنے کا کفارہ دینے کا حکم دیا۔ اس پر قیاس کرکے امام صاحب نے قصداً کھانے پینے کی چیز استعمال کرکے روزہ توڑنے والے پر کفارہ ادا کرنا واجب ٹھیرایا۔

آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے چچا امام شافعی صاحب اس قیاسی مسئلہ کو نہیں مانتے۔ سو یہ آپ کے گھر کا معاملہ ہے آپ خود آپس میں نپٹ لیں ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

آجکل نوٹ تجارتی کاروبار میں سکے کی طرح چلتے ہیں اسی لئے ان پر زکوٰۃ اسی طرح فرض ہوگی جس طرح سونے چاندی کے سکوں پر فرض ہے۔

ریل گاڑی آنحضرت کے زمانہ میں نہ تھی مگر کشتیوں کا استعمال برابر ہوتا تھا۔ اسی لئے کشتیوں پر قیاس کرکے ریل گاڑی میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

قرآن مجید کا ایک جامع ارشاد بھی سُن لیجئے!

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا

یعنی بوقت خوف یا پیادہ یا سواری کی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہو۔

چونکہ ریل گاڑی بھی سواری میں داخل ہے۔ اسلئے اگر نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو چلتی گاڑی میں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (اہلحدیث)

۲۵ اس اقتباس میں مولانا بڑے ناراض معلوم ہوتے ہیں۔ اہل حدیث کو گمراہ اور گمراہ کن قرار دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مکان کے ارد گرد اہل حدیثوں نے گھیرا ڈال رکھا ہے اور ان کی شکلیں دیکھ کر آپ کو طیش آرہا ہے وہ لوگ مولانا کی سخت کلامی کے جواب میں غالباً یہ شعر پیش کرتے ہونگے یا کرینگے ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

**ہاں مولانا!** ہم پہلے بھی پوچھ آئے ہیں اور اب مکرر پوچھتے ہیں کہ وہ اصول کیا تھے جو ائمہ اربعہ رح نے وضع کئے تھے کبھی وہ آپ نے دیکھے بھی!

ہم آپ کو تکلیف دیتے ہیں کہ انکو معلوم کرنے کیلئے ہمارا رسالہ "تقلید شخصی وسلفی" ملاحظہ کیجئے۔ پھر بتائیے کہ وہ اصول ایسے ہیں جن سے مسئلہ تقلید شخصی ثابت ہوسکے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ

ائمہ اربعہ رح کی کتابیں چونکہ ہمارے عمل کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ رح کی تقلید کرنی چاہیئے،

**مولانا!** آپ نے جو چند رسالے لکھے ہیں یا آئندہ لکھینگے تو کیا ان کے لکھنے سے آپ کا مقصود بھی اپنی تقلید شخصی کرانا ہے یا ہوگا؟

**مولوی صاحب!** آپ کا فقرہ ذیل کہ

ائمہ اربعہ کا دامن چھوڑ کر قرآن حدیث کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔ ذرہ تشریح طلب ہے۔

ائمہ اربعہ رح خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کتاب (جس میں آپنے احادیث نبویہ کی تفہیم یا تشریح کی ہو) اگر آپ کے پاس موجود ہو تو اُسے پیش کریں تاکہ ہم بھی اس سے استفادہ کریں۔ اگر نہیں پیش کرسکتے تو آپ بھی اسی اعتراض کے مورد ٹھیرے جو ہم پر وارد کر رہے ہیں علاوہ اسکے میں آپ سے یہ بھی پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ ائمہ اربعہ رح کے اجتہادات سے پہلے قرآن وحدیث کو سمجھنے کا کیا طریقہ تھا؟

**لطیفہ!** ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولانا عبد الحکیم مرحوم سیالکوٹی (شارح خیالی) بازار میں جارہے تھے کہ اچانک ایک طالب علم پر نگاہ پڑی جو "خیالی" کا سبق یاد کر رہا تھا۔ آپ نے وہاں ذرا ٹھیر کر پوچھا میاں کیا پڑھ رہے ہو طالب علم مذکور ممدوح کو پہچانتا نہ تھا اس نے کہا کہ میں خیالی کا سبق یاد کر رہا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تمہارے استاد کے پاس خیالی کا حاشیہ "عبد الحکیم" بھی ہے اس طالب علم نے کہا کہ "نہیں"۔ مولوی صاحب نے جواباً فرمایا تمہارا استاد خیالی کا مطلب کیسے سمجھتا ہوگا؟ ذہین طالب علم نے جواب دیا کہ جسطرح عبد الحکیم نے سمجھا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اس کی ذہانت کے قائل ہوکر آگے چل دیئے۔

**مولانا!** اس لطیفہ سے آپ کو بھی کچھ فائدہ ہوا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگوں نے ائمہ اربعہ کا مرتبہ نبوت کے منصب کی طرح بہت بلند سمجھا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ آپ لوگوں کو تو اونچے پہاڑ پر چڑھنا اس سے آسان معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عالم اپنے فہم سے قرآن وحدیث کا مطلب سمجھے

---

ف خیالی علم کلام کی ایک بڑی مشکل کتاب کا نام ہے جس کے متعلق یہ کلام مشہور ہے۔ ؎

خیالات خیالی بس بلند است
نہ ایں جا جائے قل احمد نہ جند است
ولے عبد الحکیم از رائے عالی
بحل کردہ خیالات خیالی

پاؤ تو چھوڑ دو۔ جس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی تقلید کا حکم دیا تھا۔ پھر بڑے وثوق سے فرمایا کہ ہمارا قول کوئی مخالف حدیث نہیں۔ اگر تم مخالف پاؤ تو چھوڑ دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ائمہ کو اپنی حقانیت پر پورا پورا یقین تھا۔ اسی لئے فرمایا کہ جب خلاف دیکھو تو چھوڑ دو۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ تم اگر کسی حدیث کو اپنے فہم میں صحیح سمجھو۔ اور ہم نے جس آیت یا حدیث سے مسئلہ اخذ کیا ہے۔ اس کو تم اپنی سمجھی ہوئی حدیث کے خلاف سمجھو تو وہ آیت یا حدیث چھوڑ دو جس سے ہم نے مسئلہ سمجھا ہے۔ بلکہ آپ نے تو یہ فرمایا ہے کہ میرا قول (جس کیلئے کوئی دلیل نہ ہو) وہ بھی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو۔ اور ایسا خدا کے فضل سے کوئی مسئلہ نہیں۔ جس میں مجتہد کے پاس دلیل نہ ہو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(نوٹ) ایسے بیہودہ اعتراضات کرنے والے وہابی معلوم دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ممنوع ہے۔ اللہ فرماتا ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم حدیث میں آیا ہے المرء مع من احب[۳۰]۔ پس مسلمانان اہلسنت کو لازم ہے کہ ایسے اعتقاد والے لوگوں سے بچتے رہیں کہ یہ گمراہ کر دینگے اور سواد اعظم کے تبع رہیں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔ فقط والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ۔ اُمر برقمہ ابو یوسف محمد شریف الکوٹلوی عفا اللہ عنہ۔" (الفقیہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۵)

لیکن جب اپنے اختراعی مسائل پر اتر آتے ہیں تو میت کے تیجے، ساتے، چالیسویں کا ثبوت بھی قرآن مجید سے دینے لگ جاتے ہیں۔ ؎

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

سنئے! اور کان کھول کر سنئے! مسائل مندرجہ ذیل کا ثبوت ائمہ اربعہ کی فقہ سے عموماً اور امام صاحب کی فقہ سے خصوصاً دیجئے:۔

(۱) بڑے پیر صاحب کی گیارھویں۔ (۲) مولود مروجہ کی مجلس (۳) بریلی کی گاگریا۔ (۴) مزارات پر قبے بنانا۔ (۵) قبروں پر چراغاں کرنا۔ (۶) قبروں پر چادریں چڑھانا۔ (۷) اہل قبور سے استمداد کرنا۔ (۸) میت کی جمعرات کرنا۔ (۹) جلسہ عرس کرنا۔ (۱۰) تصور شیخ رکھنا۔ (۱۱) آنحضرت صلعم کو عالم الغیب اور حاضر ناظر جاننا۔ (۱۲) شیئاً للہ پڑھنا۔

کیا یہ مسائل ائمہ اربعہ کی کتب مدونہ میں ملتے ہیں یا آپ نے خود ایجاد کئے ہیں؟

اگر دوسری صورت ہے تو یہ فتویٰ آپ پر بھی عائد ہوتا ہے کہ آپ بھی گمراہ اور گمراہ کن ہیں۔

مولوی صاحب! ؎

شکل بہت بگڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کر

(اہلحدیث)

۲۹ مولوی صاحب! اگر آپ کا یہ خیال صحیح ہے تو فرمائیے امام شافعی وغیرہ جو فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر اور رفعیدین وغیرہ مسائل کے قائل ہیں ان کے پاس بھی دلیل ہے؟ ان کے سوا سینکڑوں مسائل ہیں جن میں ائمہ ثلاثہ میں سے ایک یا دو یا تینوں حنفیہ کے خلاف ہیں۔ کیا ان سب مسائل کے دلائل بھی ان کے پاس ہیں؟ اگر ہیں تو آپ ان کو ترک کرنے کا حق کیونکر رکھتے ہیں۔

امام صاحب کا اپنے شاگردوں کو فرمانا کہ

صحیح حدیث کے مقابلہ میں میرا قول چھوڑ دینا

گو آپ اس کی کتنی ہی تاویل یا تحریف کریں اس سے یہ امر تو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ کے اقوال شریعت میں منتہائے کلام نہیں کیونکہ منتہائے کلام صرف خدا رسول کا کلام ہے۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے۔ دردانہ دُرج مصطفےٰ ہے
صوفی وعالم وحکیم دینی۔ کرتے ہے اسی کی خوشہ چینی
بابا کے ہاں سے کون لایا۔ جس نے پایا یہیں سے پایا
گو غوث قطب ومقتدا ہے۔ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے
ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول وکردار

(اہلحدیث)

۳۰ اس نوٹ میں بھی مولوی صاحب بہت خفا نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایسے اعتراض کرنے والے وہابی معلوم ہوتے ہیں۔ "معلوم ہوتے ہیں" کہنا تو استنباط کا درجہ ہے۔ یوں کہئے کہ وہابی ہیں۔

کیا کسی کا اعتراض سن کر کسی عالم سے جواب پوچھنا اصل معترض سے محبت کرنے کا ثبوت ہے؟ مثلاً آپ کا کوئی معتقد کسی آریہ سے کوئی اعتراض سنے یا ستیارتھ پرکاش میں پڑھ کر آپ سے کوئی بات پوچھے تو وہ آریوں سے محبت کرنے والا متصور ہوگا۔

صاف کیوں نہیں کہتے کہ ان اعتراضات کے جوابات ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے ہم اپنی بھیڑوں کے گلے کو الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ سچ ہے ؎

زاہد انہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت وترس خدا را بہانہ ساخت

## اہل حدیث کا مذہب اور اس کی شہادت

ناظرین کرام! اہل حدیث کا مذہب ہے:۔

لا الٰہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ

یعنی اللہ کو الوہیت میں واحد لاشریک ماننا۔ اور محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اطاعت اور اتباع میں واحد ماننا۔ امور شرعیہ میں کسی امتی کی ذاتی رائے کو داخل نہ جاننا۔ مسلم ہونے کے لئے حنفی، شافعی وغیرہ بننے اور کہلانے کو داخل اسلام نہ سمجھنا۔ ہاں ان بزرگوں کو مبلغ احکام اور خدام اسلام سمجھ کر ان کی عزت کرنا۔ مگر عمل کے لئے صرف قرآن و حدیث پر نظر رکھنا۔ یہ ہے جماعت اہل حدیث کا مذہب اس کی شہادات قرآن وحدیث، اقوال ائمہ وغیرہ کتب مفصلہ مثل کتاب معیار الحق وغیرہ میں درج ہیں آج ہم ایک مستند عالم، ہندوستان کے سرتاج علماء حنفیہ کی شہادت پیش کرتے ہیں۔

مولانا عبد الحی لکھنوی مرحوم کو ایک دفعہ عدالت میں سوال ہوا کہ:۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

معیار الحق - مصنفہ حضرت میاں صاحب دہلوی ۷۲ (۱۰۶) تقلید شخصی کی رد میں مشہور ہے یعنی [illegible] (نمبر [illegible])

## قادیانی مشن

# رسول کریمؐ کا مرتبہ قادیان کی نظر میں

اخبار "الفضل" ۱۵ نومبر ۳۶ء میں خلیفہ قادیان کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے۔ جس کے مضمون پر ایک سرخی "رسول کریم کی شناخت" دیکر لکھا ہے :-

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ اور درجہ کی صحیح شناخت بھی احمدیت سے باہر نظر نہیں آتی۔ منہ سے کہنا کہ ہم آپ کے عاشق ہیں اور بات ہے لیکن ان لوگوں کی تقریروں کو سنو تو اگر وہ ہمارے دلائل کی خوشہ چینی نہیں کرتے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نقل نہیں کرتے تو ان میں سوائے اسکے اور کیا ہے کہ آپ کملی والے تھے، آپ کی زلفیں ایسی تھیں وغیرہ

**اہلحدیث** کملی اور زلفیں کہنے والے جو لوگ ہیں وہ اس سے کم درجہ معتوب ہیں جتنا کہ یہ کہنے والے کہ رسول اور خدا میں فرق نہیں۔ سمجھتے ہو ایسا کہنے والے کون ہیں؟ اور کس نے ان کو ایسا کہنا سکھایا ہے وہ حضرت قادیان کے مسیح موعود ہیں۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح شناخت اس شعر میں کرائی ہے ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح مرام تقطیع کلاں صلا مصنفہ مرزا صاحب)

اس کا اُردو ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سادہ فارسی ہے۔ مگر جو لوگ اتنی فارسی بھی نہیں جانتے ان کے لئے ترجمہ لکھا جاتا ہے :-

رسول کریم کی شان سوائے خدا کے کون جانتا ہے۔ وہ اپنی ہستی سے ایسے مٹ گئے کہ درمیان سے میم اڑ گیا۔

یعنی آپ کا اسم ثانی جو احمد تھا اس میں سے میم نکل جانے کے بعد آپ احد ہو گئے۔ یعنی اپنی عبودیت سے نکل کر احد (معبود) بن گئے۔ یہ ہے قادیانی نبی کی تعلیم متعلقہ معرفت رسالت۔ اور اس کی تہ میں کیا راز ہے؟ یہی کہ چونکہ مرزا صاحب خود بھی احمد اور بروز محمد بنتے ہیں اس لئے جو صفت اصل احمد اور محمد (سلام علیہ) میں ہوگی اس کا بروز (عکس) میں آنا لازم ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے اپنا مرتبہ ان لفظوں میں بیان کیا ہے :-

رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو۔ (آئینہ کمالات اسلام)

یعنی میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں

یہ ہے قادیان کی توحید اور رسالت کی صحیح شناخت جس پر خلیفہ صاحب کو ناز ہے۔

**ناظرین!** ہم جانتے ہیں کہ ایسے الفاظ کی تاویلات کی جاتی ہیں مگر ہم پوچھتے ہیں کہ سلسلہ انبیاء کرام میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے کہ انبیاء کرام میں سے کسی نے ایسا کہا ہو جیسا مرزا صاحب نے رسول کریمؐ اور اپنی نسبت کہا ہے۔

مرزا صاحب نے دونوں عقیدے ملک میں شائع کئے۔ ان کی کوئی تاویل یا تشریح نہیں کی۔ ہاں جب اعتراضات ہوئے تو مریدین اس کی تاویل یا تحریف کرنے لگ گئے۔ مگر اب کون سنتا ہے۔

انبیاء کے سلسلے میں اس قسم کے مزلۃ الاقدام مقامات (گمراہ کن الفاظ) نہیں ملتے۔ ادھر کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ اگر انکے اپنے الفاظ کو دیکھا جائے تو نبوت کے صریح خلاف ہوتے ہیں۔ یہ شعر بھی اسی قسم کا ہے ؎

میں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین)

لفظ "میں" سے مراد کون ہے۔ اگر مرزا صاحب کی ذات گرامی مراد ہے تو غلط ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نہ آدمؑ تھے نہ ابراہیمؑ نہ موسیٰؑ نہ یعقوبؑ۔ کیونکہ وہ مبارک ہستیاں ان سے بالکل جدا ہیں۔ کہ اگر "میں" سے مراد ذات خدا ہے تو بھی یہ غلط ہے۔ کیونکہ خدا ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ وغیرہ نہیں ہے بلکہ وہ الٰہ موسیٰ اور الٰہ ابراہیمؑ ہے۔ اور اگر "میں" سے مراد کوئی اور ہے تو اس کو بیان کریں۔ غرض اس قسم کی بھول بھلیاں سلسلہ انبیاء کرام میں نہیں ملتیں۔ یہ خاصۂ قادیان ہے ؎

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۶)

کیا حنفی، شافعی ہونا اسلام میں کوئی ضروری شرط ہے؟ آپ نے باقرار صالح (حلفاً) جواب فرمایا :-

حنفی وغیرہ ہونا مسلمانی میں شرط نہیں کیا گیا۔ اور پیغمبر صاحبؐ اور اصحابؓ اور امامؒ کے وقتوں میں حنفی شافعی وغیرہ (ناموں) سے مسلمان موسوم نہ تھے۔

(مجموعہ فتاویٰ لکھنوی جلد اول صفحہ ۳۴۵)

ہمارے مخاطب مولوی محمد شریف صاحب غالباً (بلکہ یقیناً) اس فتوے سے متفق ہیں۔ کیونکہ آپ نے بھی زمانہ رسالت یا عہد خلافت راشدہ میں ان ناموں کا ثبوت نہیں دیا چونکہ آپ نے تقلید شخصی کی فرضیت یا وجوب پر کوئی شرعی دلیل نہیں دی لہذا اس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

نہ کہ تقلید کی کچھ بھی سند پھر اس پہ اترتے ہیں
غضب ہے کہ مقلد ہیں کہ بے ہتھیار لڑتے ہیں

**اطلاع** یہ مضمون رسالہ کی صورت میں بھی چھپ کر مفت شائع ہوگا۔ ناظرین مطلوبہ نسخ سے بہت جلدی اطلاع دیں۔ ہاں یہ یاد رہے کہ محصولڈاک کے علاوہ فی نسخہ ۶ پائی بطور چندہ اشاعت فنڈ ضرور آئے تاکہ توحید و سنت کی اشاعت کا سلسلہ بند نہ ہو۔

جن اصحاب نے اس میں چندہ دیا ہے وہ اس چندے سے مستثنیٰ ہیں (منہ)

ahmadimuslim.de

# نصاب تعلیم

(مولانا ابو سعید شرف الدین صاحب دہلوی کے قلم سے)

نصاب تعلیم کے متعلق عرصہ سے اخباروں میں مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ موجودہ نصاب ناقص ہے بے سود ہے، قابل ترمیم ہے۔ وجہ یہ کہ طلباء اور فارغ شدہ علماء میں فلاں فلاں نقص ہیں۔ مثلاً تحریر و تقریر خصوصاً عربی وغیرہ دیگر زبانوں میں گفتگو۔ سیاسیات میں دخل۔ ان سب میں وہ بالکل بے بہرہ یا ناقص ہیں لہٰذا نصاب تعلیم درس نظامی بیکار۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ گستاخی معاف کہ درس نظامی کو بے سود اور بے کار بتانے والے حضرات نے درس نظامی کو پڑھا ہی نہیں۔ یا پڑھا ہے مگر سمجھا نہیں۔ ورنہ وہ ایسا نہ کہتے۔ کیا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ و شاہ اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ و نواب صدیق الحسن خان صاحب مرحوم و سر سید احمد خان صاحب مرحوم و حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی و مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم دیوبندی و مولانا ثناء اللہ صاحب و مولانا ابراہیم صاحب و مولانا ابو الکلام صاحب و مولانا حسین احمد صاحب و مولانا کفایت اللہ صاحب و مولانا داؤد صاحب و مولانا عبید اللہ صاحب سندھی وغیرہ علماء نے درس نظامی کے سوا کسی اور جدید نصاب کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ہرگز نہیں۔ یہی درس نظامی تھا۔ جس سے وہ کامل ہوئے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اکثر اس کمال سے بے بہرہ ہیں۔

جواب یہ ہے کہ اول تو ہر زمانہ میں طبقات مختلف ہوتے ہیں۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین وغیرہ کے حالات پڑھئے کہ اہل شوریٰ اصحاب الرائے مجتہد فقیہ سب نہ تھے اور جو تھے وہ بھی یکساں نہ تھے۔ (راہٹ لعم بعض القضا) وغیرہ مثالیں ملتی ہیں۔ ابھی دیکھئے کیا جامع ازہر اور کیا انگلستان کی یونیورسٹیوں کے فارغ شدہ اگرچہ سندیں حاصل کر چکے ہیں۔ مگر [illegible]

دس فیصدی بمشکل نکلیں گے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ انٹرنس، ایف اے والوں کو جانے دیجئے بی۔اے کو لیجئے۔ علاوہ سیاست ہر قسم کی تحریر ضروریات خط و کتابت، عقائد ضروری مسائل مثلاً ماں باپ بہن بھائی جورو بچے وغیرہ اقارب کے حقوق میں جانچئے۔ ۹۰ فیصدی فیل ہونگے۔ باوجودیکہ انگریزی نصاب تعلیم و انتظام حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں روپیہ اس پر خرچ ہوتا ہے۔ ان کو پڑھ کر بڑے بڑے عہدوں کی امیدیں ہیں۔ اور ان کالجوں میں اچھے اچھے دماغ والے اور کمزور امراء و رؤسا کے بچے پڑھتے ہیں۔ پھر بھی لاکھوں کی تعداد میں فیل ہوتے ہیں اور بے کار مارے مارے پھرتے ہیں۔ پھر کیا یہ نصاب تعلیم یا مدرسین کا نقص ہے۔ جس کے ہزاروں بلکہ لاکھوں محافظ متقن و موید ہر وقت کمربستہ ہیں۔ (فافہم و تدبر)

اب آیئے میں اصل گھر کی بات بتاؤں۔ وہ یہ ہے کہ اول تو عربی مدارس سے حکومت کو سروکار نہیں۔ امراء و اہل ثروت کو اس کی طرف توجہ نہیں۔ ان کی توجہ انگریزی کی طرف ہے۔ پھر عربی پڑھ کر کوئی بڑا عہدہ ملنے کی امید بھی نہیں۔ روٹی بھی بمشکل ملتی ہے۔ اکثر بلکہ قریباً سب طبقہ غرباء، عربی پڑھتا ہے۔ کسی دنیوی امید پر نہیں محض للہ فی اللہ۔ پھر جو ذہین ہوتے ہیں۔ اکثر انگریزی پڑھتے ہیں زیادہ طلبہ عربی والے معمولی دماغ کے ہوتے ہیں۔ اور اکثر کما حقہ محنت بھی نہیں کرتے یاد نہیں کرتے۔ پھر بوجہ غربت کے وہ بہت جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دس بارہ سال کی تعلیم کو دو تین یا چار سال میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے۔ پھر اگر وہ ناقص ہوں تو قصور نصاب تعلیم اور مدرسین کا ہے یا پڑھنے والوں اور کما حقہ محنت نہ کرنے والوں کا۔ کسی فن کی کوئی کتاب ان کو یاد نہیں ہوتی۔ قرآن مجید کے مضامین پر عبور کامل نہیں ہوتا۔ تو اس میں درس نظامی اور مدرسین کا کیا قصور۔

میں کہتا ہوں ایک اچھے دماغ والے کو صرف فصول اکبری۔ کافیہ۔ ہدایۃ الحکمت۔ خلاصۃ الحساب۔ سلم۔ جامی تلخیص المفتاح۔ ترجمہ قرآن مجید۔ بلوغ المرام۔ قدوری مقامات حریری۔ رشیدیہ وغیرہ چند دیگر رسائل کسی استاد کامل سے تعلیم دلوا کر یاد کرائیے۔ اور اسے جانچئے۔ پھر دیکھیں آپ کیسے درس نظامی پر حرف گیری کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہیں وہی طالب علم جناب کا امتحان لینے لگے میرا مطلب یہ نہیں کہ اب کسی دوسرے فن یا کتاب کی ضرورت ہی نہیں۔ کلا و حاشا اور کیا درس نظامی کی یہ شرط ہے۔ کہ اس میں اور کوئی کتاب داخل نہ کی جائے۔ یا کم نہ کی جائے۔ ہرگز نہیں۔ بضرورت زمانہ حال بعض فنون یا کتب کی ضرورت ہے۔ اور بعض کتب کو بوجہ عدیم الفرصتی درس سے کم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ مگر ایسا نہ ہونا چاہئے کہ انگریزی وغیرہ کا غلبہ ہو کر کتاب و سنت وغیرہ دینیات کی تعلیم میں نقصان پیدا ہو جائے۔ جس سے وہ موجودہ حالت سے بھی گر جائیں۔ میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ نصاب تعلیم پر اعتراض کرنے والوں کی غلطی ہے کہ وہ پڑھنے والوں کی کوتاہی کو نصاب تعلیم یا مدرسین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بہت بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ طلبہ عربی پڑھنے والے ذہین اور سلیم الطبع اور فارغ البال ہوں اور مدت تعلیم کے مطابق تعلیم حاصل کریں۔ امراء و رؤسا اپنے ہشیار بچوں کو عربی پڑھائیں اور خصوصاً دینیات کی تعلیم کو مقدم کریں اور نادار طلبہ کی امداد کریں۔ پھر انشاء اللہ سب شکائتیں رفع ہو جائینگی ورنہ نصاب تعلیم کی ترمیم کے بعد بھی یہ شکائتیں بحال رہینگی ہاں نصاب تعلیم کی ترمیم اور مدارس کی اصلاح کے متعلق بھی کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

حضرت مولانا نے کسی اشاعت میں نصاب تعلیم بتایا ہے کہ اس میں فلاں فلاں فن یا کتب ہوں۔ بعض اور اصحاب نے بھی کچھ بتایا ہے کہ مدارس سب مل کر کام کریں اور فلاں فلاں طریق سے کام کریں وغیرہ۔ میرے خیال میں سب کا متفق ہو کر کام کرنا بلکہ یک جا جمع ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسا نہ کبھی پہلے ہوا ہے نہ آئندہ [illegible]

جمع القرآن والحدیث - از مولانا سیف بنارسی - قرآن مجید و حدیث کی صحت کا ثبوت [illegible] (دفتر اہلحدیث)

امید ہے۔ اس لئے کہ اب تو رنگ ہی بدل گیا ہے۔ امراء علماء کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ علماء ان کی رائے و حکومت پسند نہیں کرتے۔ عوام علماء کی اتباع نہیں کرتے۔ پھر اتفاق کیسے ہو۔ (ایں خیال است و محال است و جنوں) اور جب کہ اکثر اہل مدارس غرباء ہیں۔ اتنی وسعت نہیں رکھتے کہ تمام علوم و فنون کے شعبے اپنے اپنے مدرسوں میں جاری کریں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ بطور تقسیم کار جتنی جتنی کسی میں وسعت ہو۔ کام کرے اور بڑے مدارس چھوٹوں کو اپنے ساتھ ملحق کر کے انکی امداد کریں۔ جو جو فن یا شعبہ ان میں نہ ہو وہ بڑے مدارس سے حاصل کئے جائیں۔ جو ان کے قرب و جوار میں ہوں۔ اور اس منحوس آواز سے جو قابل لعنت ہے نفرت کی جائے کہ نصاب تعلیم نکما ہے، مدارس عربیہ بے کار ہیں، فلاں مدرسہ جو ایسا ہے ویسا ہے، وہ کام کا ہے باقی سب بے کار ہیں۔ یہ قول بالکل باطل ہے۔ ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ تقسیم کار کے طریق پر چھوٹے بڑے مدارس اپنے اپنے طریق پر کام کرتے رہے اور انہیں میں سے کامل لوگ نکلتے رہے۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ہاں اب جو بڑے قابل اور لائق بنتے یا سمجھے جاتے ہیں یا اعتراض کرتے ہیں انہوں نے کونسے نصاب کی تعلیم سے کمال حاصل کیا ہے اور کن سے کیا ہے۔ فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

**اہلحدیث** مولانا معترضین درس نظامی پر بہت خفا معلوم ہوتے ہیں۔ خفگی کی بات نہیں۔ تبادلۂ خیالات ہے۔ جناب کو معلوم ہوگا کہ درس نظامیہ میں صدرا اور شمس بازغہ، شرح چغمینی خلاصۃ الحساب محیط الدائرہ بھی داخل ہیں۔ کیا ایسی کتابوں کی اصلاح و تبدیلی پر بھی آپ خفا ہونگے؟ جناب نے شاہ ولی اللہ صاحب رح کا بھی ذکر کیا ہے۔ ممدوح کی درسی کتابوں کا بھی حال جناب کو معلوم ہوگا کہ منطق صرف قطبی تک پڑھی جاتی تھی جن میں ملاحسن کی قال اقول نہ قاضی مبارک کی موشگافیاں۔ نہ حمد اللہ کی موجہات کی بحثیں۔ کیا یہ سوچنے کی نہیں ہے کہ یہ سب علوم آلات کے طور پر رکھے گئے تھے مقاصد کے طور پر نہیں۔ اس کی مثال سفر حج ہے۔ جس کے لئے پہلے اونٹوں کی سواری تھی آج موٹریں اور لاریاں چلتی ہیں۔ کبھی ریل بھی جاری ہوجائیگی مقاصد میں تبدیلی نہیں ہوتی مبادی بدلتے رہتے ہیں۔

طلباء عربیہ کی کم لیاقتی کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ مگر اس کا سبب آپ طلباء کی کم محنتی اور اساتذہ کی غفلت بتاتے ہیں۔ اس پر بھی سوال ہوگا کہ یہ دونوں کیوں؟ اساتذہ جب معاوضہ پاتے ہیں تو غفلت کیوں؟ طلباء جب وظائف لیتے ہیں تو سستی کیوں؟

کبھی کوئی مجلس علماء کی ہوگی تو خادم کچھ اور بھی عرض کریگا۔ آپ نے اجتماع علماء کو مشکل قرار دیا ہے۔ میں اس کے جواب میں اتنا ہی عرض کرتا ہوں

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

---

# پیامِ بیداری

(از مولوی ابو العرفان مولوی شمشاد علی صاحب مست کنوری بدایونی)
(یہ نظم بریلی کے جلسہ اہل حدیث میں پڑھی گئی تھی۔ مست)

یوں تو ہے دنیا زبانی منقبت خوانِ حدیث　　در حقیقت ہے عمل سے عظمت و شانِ حدیث
گر حدیثوں پر نہیں عامل تو پھر کچھ بھی نہیں　　مسلم ہندی ہے تو اک جسم بے جانِ حدیث
تیرے دعوے بے عمل تیرے عمل بے فائدہ　　تو نہیں پہچانتا جب راہ عرفانِ حدیث
اے کہ وہ ساعت کہ تجھ کو علم دیں کا شوق تھا　　زندگی کا تیری ہر لمحہ تھا قربانِ حدیث
تیری کوشش سے حدیث آئی تھی ہندوستان میں　　اور یہیں جاری کیا تھا تو نے فرمانِ حدیث
رحمت حق شاہ عبد الحق ولی اللہ پر　　ہند میں آکر لیا دونوں نے میدانِ حدیث
دل سے پھر سعی میاں[*] صاحب کے قربان جائیے　　کر دیئے جس نے فراہم ساز و سامانِ حدیث
چار سو چھائی ہوئی تھی شرک و بدعت کی گھٹا　　ایسی تاریکی میں چمکائی گئی شانِ حدیث
یوں بہار آئی نسیم صبح کے آغوش میں　　بن گیا ہندوستاں جیسے گلستانِ حدیث
تھا محمد مصطفٰے صلعم کا معجزہ　　ہو رہا تھا دلنشیں ہر دل میں ارمانِ حدیث
آئے خالی ہاتھ گھر سے گودیاں بھر کر چلے　　کوشش استاد سے سب جاں نثارانِ حدیث
بن کے پھر اہل حدیث اُٹھے عمل کے واسطے　　کار تبلیغی کی خاطر سرفروشانِ حدیث
شرک و بدعت کے سفینے آگئے گرداب میں　　بحر ہندوستاں میں طوفاں خیز تھی شانِ حدیث
اس عروج منزلت میں اس نمایاں دور میں　　اُٹھ کے تنظیم جماعت کو محبانِ حدیث
اپنی پامردی کے بل پر آگئے میدان میں　　پھونکنے ہندوستان کے جسم میں جانِ حدیث
کی بنا آل انڈیا اہل حدیث کی اک موتمر　　بن گئے روح رواں بزم اعیانِ حدیث
یہ منظم بزم مسلم یہ مکمل نظم حق　　اک قدم بڑھتی تو بڑھتی تھی بہ فرمانِ حدیث
جس نے بنیادیں ہلا دیں جور و استبداد کی　　وہ تھے قرآنی مسائل وہ تھے فرمانِ حدیث
آہ وہ توحید سالمی کا جذبہ کیا ہوا　　چھین کرلے جارہے ہیں دشمن جانِ حدیث

---

[*] حضرت مولانا نذیر حسین رحمۃ اللہ المعروف میاں صاحب۔

منت رفتہ ہو رہیں دل سے عمل کی کوششیں
نام باقی ہے ہمارا کام کچھ باقی نہیں
ہم رواجوں کے ہیں بندے ہم ہیں رسموں کے غلام
ہم موحد ہیں ہمارا تو یہ فرض عین ہے
ہم کو رونا ہے تو اپنوں کا ہے غیروں کا نہیں
بدعتی بدعت میں مشرک شرک میں مخمور ہیں
کاہلی، مردہ دلی کا بے حسی کا ہیں شکار
چست ہیں دعووں میں ہم لیکن عمل میں سست ہیں

ہلکے ہلکے جسم سے کھینچنے لگی جانِ حدیث
دل سے اب گھٹنے لگی ہے عظمت وشانِ حدیث
چھوٹتا جاتا ہے اب ہاتھوں سے دامانِ حدیث
ہو ہماری شکل سرتاپا بہ فرمانِ حدیث
وہ تو ہیں ہٹ دھرمیوں سے دشمنِ جانِ حدیث
ہم رواجوں میں پھنسے ہو کر ثنا خوانِ حدیث
بھول بیٹھے آج ہم سب عہد وپیمانِ حدیث
ہو گئے آزاد کیوں بن کر غلامانِ حدیث

تا بکے غفلت شعاری تا بکے یہ حالِ زار
سونے والو ہوشیار! اے سونے والو ہوشیار

# رسمی حنفیوں کی بدگوئیاں

(مرقومہ خوشی محمد صاحب ساکن تارڑنواں ضلع گوجرانوالہ)

ناظرین! اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مورخہ ۹/۲۸ ۸ موضع نائیوالہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں گرد و نواح کے آدمی بڑی دھوم دھام کے ساتھ شریک ہوئے۔ جلسہ عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوا۔ مولوی نور محمد مقیم حافظ آباد نے تقریر شروع کی۔ دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ وہابی لوگ جو کہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے کا دعویٰ رکھتے ہیں وہ کفار سے بڑھ کر بے ایمان، دروغ اور افترا باندھنے والے ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جناب سرور کائنات وفخر موجودات کو بشر کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں مذکور ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ جس کی تفسیر میں علامہ ابن جوزی و ابن جریر و امام ابن تیمیہ و تفسیر کبیر و عباسی و جلالین وغیرہ یہ لکھتے ہیں کہ حضور سرور کائنات اور اللہ تعالیٰ کا نور ایک ہی ہے۔ ذات اوصاف میں کوئی فرق نہیں جس کا ثبوت یہ ہے۔ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔ اس آیت کے زیر عنوان تمام مفسر ومحدث اپنے اپنے اقوال پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہے

چنانچہ مذکورہ بالا عبارت کے متعلق مولوی صاحب نے ایک شعر بھی فرمایا ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسول خدا بن کے آیا

نعوذ باللہ من ذالک۔ علمائے اہل حدیث کے لئے وہ وہ الفاظ تجویز کئے گئے کہ اللہ پناہ دے۔ میرے بھائیو! اس سے زیادہ کوئی اور بھی گمراہ ہے جو اہل اسلام کو کافر بے ایمان، دروغ گو وغیرہ کہے۔ الغرض پبلک میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا جو اس بدگو کو روکتا۔ آخرکار مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن کوٹ نواں متصل قصبہ نائیوالہ نے چودھری غلام محمد کو کہا کہ ایسے لغو کلمات کہنے مسجد میں ناجائز ہیں۔ اس سرگوشی سے مولوی نور محمد صاحب بڑے جوش سے بولے ہماری تقریر میں خلجان مت ڈالو۔ اگر کوئی اعتراض ہے تو پیش کرو۔ چنانچہ مولوی عبد الرحیم نے کہا کہ قرآن مجید سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ

فرما دے تحقیق میں بندہ ہوں مثل تمہارے فرق یہ ہے

کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔"

چونکہ عبدیت کے آخری مقام اور انسانیت کے مرتبہ تعلق پر صرف آپ ہی نظر آتے ہیں اور کوئی اس میں شریک نہیں اس لئے عبد کا لقب بغیر کسی اضافت اور نسبت کے آپ کے لئے ہی موزوں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الخ

کیا پاک ہے، وہ خدا جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے اقصیٰ تک سیر کرائی۔

نیز اسی سیر کی انتہائی معراج پر پہنچکر جب کسی بغیر واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا عز وشرف حاصل ہوا تو اس کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی عبد کے لقب سے ذکر فرمایا:۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ؕ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی۔

پھر وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی جو دیکھا تھا وہی بیان کیا رسول نے دل سے جھوٹ کچھ نہیں کہا۔

اور آپ کی بعثت عامہ اور نبوت کاملہ کے شرف کا ذکر کرنا مقصود تھا تو بھی عبد کے لقب سے ذکر فرمایا۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

بڑی بابرکت وہ ذات ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ تمام جہان کے لئے ہوڈرانے والا۔

قرآن کریم کے حیرت انگیز اعجاز کا ذکر فرمایا تو بھی عبد کے لقب سے ارشاد فرمایا۔

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا الخ

اگر تم کو اس قرآن کریم کی صداقت میں کچھ شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمایا الخ

چاروں طرف سے دشمنوں کے ہجوم نے گھیرا تھا ہے اور رسول پاکؐ کی حفاظت کا اعلان جب منظور ہوا تو بھی عبد کے لقب سے یاد فرمایا:۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔

کیا اللہ اپنے بندے کی حفاظت کے لئے کافی نہیں۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں:۔

نہیں پیدا کیا اللہ نے کسی روح کو جو محمد صلی اللہ علیہ

ahmadimuslim.de

سے اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہو اور نہ یہ سنا گیا ہے کہ اللہ نے آپ کی زندگی کے سوائے دوسرے کی قسم کھائی ہو۔ (ترمذی)

جب اور کچھ بن نہ آئی تو مولوی نور محمد نے فرمایا کہ یہ آیات قرآنی کوئی ضروری نہیں بلکہ غیر ضروری ہیں۔ وہابی وہابی ہے پکڑو پکڑو مارو مارو۔

مگر کچھ دور اندیش آدمیوں نے اس جلتی آگ پر پانی ڈالا۔ خدا ہدایت دے۔

**اہلحدیث** آئندہ کو ایسی بحث میں ہمارے مبلغین زیادہ تکلیف نہ کیا کریں۔ بلکہ مخاطبوں سے صرف التحیات کے کلمات پڑھنے کی درخواست کیا کریں اور پوچھا کریں۔ اس میں جو

اشهد ان محمداً عبده ورسوله

ہے۔ کیا آج کل بھی آپ اس کو پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں۔ تو اس کے معنی ہیں کیا کبھی عبد اور مالک ایک ہو سکتے ہیں۔ ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

تفصیل رسالہ شمع توحید و نور توحید میں درج ہے۔

---

# اسلام اور مساوات

(مرقومہ محمد عبداللہ حبیب اللہ صاحب ساکن چیر کنڈا۔ ضلع مان بھوم)

دنیا میں مساوات ایک ایسی چیز ہے جس کو دنیا کا ہر مذہب و قوم چاہتی ہے۔ لیکن جو مساوات اسلام میں بتائی گئی ہے ویسی دنیا میں اور مذاہب پیش کرنے سے آج تک عاجز ہیں۔ مساوات کے معنے ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ جاہل بمقابلہ عالم کے یا ایک غدار بے وفا بمقابلہ ایک وفادار کے یا ایک بدبخت بمقابلہ پرہیزگار نیک بخت عابد کے یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

ایسا کرنا تو حقوق انسانیت اور اخلاق حسنہ کو بدنام اور تباہ و برباد بلکہ انسانی نقطہ نگاہ سے انصاف کا خون کرنا ہے۔ ہاں مساوات کے معنی یہ ہیں کہ ہر انسان کو شرعاً اور قانوناً و اخلاقاً تمام حقوق و مراتب یکساں حاصل ہوں جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی قانون کے اندر اندر حاصل ہوتے ہیں۔

پہلے ان مذاہب کی مساوات جو اپنے آپ کو ممتاز سمجھتے ہیں پیش کرتا ہوں جو ایک ہی ملک کے پورپین باشندے سمجھے جاتے ہیں۔

(۱) برطانیہ کے شاہی جھنڈے میں انگلینڈ، ویلز، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ شامل ہیں لیکن کسی آئرش (آئرلینڈ کے باشندہ) کو پرائم منسٹر (وزیر اعظم) ہونے کا موقع آج تک نہیں دیا گیا۔

(۲) انگلستان کے اندر لحاظ مذہب (پروٹسٹنٹ[1] اور کیتھولک[2]) زیادہ آباد ہیں۔ مگر کسی پروٹسٹنٹ کو پرائم منسٹر (وزیر اعظم) آج تک نہیں بنایا گیا۔

(۳) ہندوستان کے کسی گورنر پر کسی قسم کا کوئی مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ کنگ امپرر (راجہ بادشاہ) کے حقوق کی حفاظت کے لئے خاص قوانین ہیں۔ جو قوانین عدالت سے بالکل جدا وعلیحدہ ہیں۔

پھر حقوق کے اندر بھی تفاوت اس قدر ہے جو ایک ہی مذہب کے ماننے والوں میں نمایاں ہے۔ مثلاً دیسی عیسائیوں کے گرجا گھر میں یورپین عیسائی نہیں جا سکتے اور دیسی عیسائیوں کے قبرستان میں یورپین عیسائی نہیں دفنائے جا سکتے۔ ان کا گرجا جدا، ان کا قبرستان الگ وغیرہ ایسی مثالیں اور بہت پیش کی جا سکتی ہیں۔

اب چند مثالیں ہندو دھرم کی کتابوں سے درج کی جاتی ہیں۔ ہندو ویدک دھرم کا مجموعہ احکام جو ویدوں سے بنایا گیا ہے۔ اس میں مساوات کا یہ حال ہے کہ شودر (نیچ ذات چوہڑے چمار لوہار پیشہ ور وغیرہ) کو بہت برا سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ (۱) برہمنوں کو حکم ہے کہ شودروں (نیچ ذات) کے سامنے وید ہرگز ہرگز نہ پڑھیں۔

(۲) شودر اگر محنت و مشقت سے روپیہ جمع کرے تو راجہ زبردستی چھین لے۔

(۳) شودر کو حکم ہے کہ اپنا نام ایسا برا رکھے کہ اس میں ذلت پائی جائے۔

(۴) شودر کو اتنا اچھوت قوم قرار دیا گیا ہے جو انسانیت سے بعید ہے کہ ذرا بھی خودداری رکھتے ہوئے انسان اسکو ہرگز ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ سوامی دیانند نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں حکم دیا ہے کہ شودر آریوں کا آٹا گوندھتے وقت منہ پر کپڑا باندھ لیں تاکہ منہ کی ہوا آٹے کے اندر نہ گھس جائے۔

بلکہ موجودہ وقت میں اس کا اثر ابھی تک ویدک دھرمیوں میں اتنا پھیلا ہوا ہے کہ آج بھی ویدک دھرم کے پابند لوگ اچھوتوں کو کنوئیں پر چڑھ کر پانی بھرنے سے منع اور مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ وغیرہ۔

برخلاف اس کے اسلام میں کوئی ایسی تفریق نہیں جو مساوات کے خلاف ہو۔ کوئی غیر مسلم چاہے کسی مذہب یا کیسی ہی نیچی قوم سے ہو داخل اسلام ہو جائے تو مسلمان اس سے یکساں سلوک کرتے ہیں۔ مثلاً ایک بھنگی مسلمان ہو کر مسجد میں اول وقت پہلی صف میں جمعہ کے روز بیٹھ جائے تو کیا مجال کسی ریاست کا نواب صاحب اس کو وہاں سے اٹھا سکے۔ خواہ وہ مسجد اسی نواب صاحب کی بنائی ہوئی کیوں نہ ہو۔

تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام میں مساوات پر کس قدر عمل ہوتا رہا ہے مثلاً

(۱) برامکہ آتش پرست تھے۔ اسلام لانے کے بعد اسی خاندان سے خلیفہ ہارون رشید نے وزیر اعظم بنایا

(۲) سلطنت بغداد و ہندوستان و مصر میں اہلسنت بادشاہوں کے وزیر اعظم اور صوبجاتی گورنر خاندان شیعہ سے بھی ہوتے رہے ہیں۔

(۳) مساجد قبرستانوں میں کبھی امیر و غریب کا فرق نہیں کیا گیا۔

(۴) امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں

---

[1] توحید پرست ایک خدا کو ماننے ہیں۔
[2] مشرک یعنی مسیح کو خدا سمجھنے والے۔

غلام کو ساتھ لے کر بازار میں گئے۔ غلام سے فرمایا کہ مجھے بھی کپڑے بنوانے ہیں اور تم کو بھی کپڑوں کی ضرورت ہے۔ تم بزاز کی دوکان سے میرے لئے اور اپنے لئے کپڑا پسند کرو۔ غلام نے کچھ قیمتی کپڑے امیرالمومنین کے لئے پسند کئے اور کچھ سستے کپڑے اپنے لئے۔ جب درزی کو دینے لگے تو امیرالمومنین نے سستے کپڑوں کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے لئے ہیں اور قیمتی غلام کے لئے۔ غلام نے عرض کی۔ حضور آپ آقا ہیں اور امیرالمومنین ہیں آپ کو قیمتی لباس چاہئے۔ امیرالمومنین نے فرمایا میں بوڑھا ہوں تم جوان ہو تم کو اچھے لباس کی زیادہ ضرورت ہے۔

(۵) جنگ بدر میں فوج کی صف بندی ہو رہی تھی۔ ایک صحابی صف کے برابر نہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتلی چھیڑی سے جو حضور کے ہاتھ میں تھی اس کے پہلو میں ذرہ چوکا دیا کہ برابر صف ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ مجھے تو اس سے ایذا ہوئی۔ میں تو حضور سے بدلہ لونگا۔ فرمایا میں موجود ہوں۔ وہ صحابی بولا کہ میرے بدن پر کپڑا نہ تھا۔ حضور بھی کرتہ اٹھا لیں۔ حضورؐ نے کرتہ اٹھا لیا۔ اس نے آگے بڑھ کر حضور کے جسم مبارک کو چوم لیا۔ صحابی نے عرض کیا کہ میرا مدعا اس گستاخی سے یہ تھا کہ دنیا سے رخصت ہوتے ہوتے اس شرف نبویت کو حاصل کرتا جاؤں۔

(۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک بار انہوں نے غلام سے جھگڑتے ہوئے غصہ میں کہہ دیا "او حبشن کے بچے"۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس بس اے ابوذر کسی سفید چہرے والے فرزند کو کسی سیاہ چہرے والے بچے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت تو عمل پر ہے۔

(۷) ایک دوسرے موقع کا ذکر ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے غلام کو مارا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آگئے۔ فرمایا ابوذر جو قدرت تجھے اس غلام پر ہے اس سے زیادہ قدرت اللہ تعالیٰ کو تجھ پر حاصل ہے۔ ابوذر زمین پر گر پڑے۔

(۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سفر شام کا قصہ تو مشہور ہے کہ اونٹ پر غلام اور خلیفہ عمر فاروقؓ باری باری سوار ہوتے تھے۔ اتفاقاً پہلی نشست پر آخری منزل پر اسلامی کیمپ میں داخل ہونے کے وقت غلام کی باری تھی اور تمام فوج معہ سپہ سالار اپنے خلیفہ کے خیر مقدم کے لئے کھڑی تھی اور مختلف اقوام کے لوگ بھی خلیفہ کا تزک و احتشام دیکھنے کو جوق در جوق جمع ہو گئے تھے۔ اس وقت ان تماشائیوں نے دیکھا کہ ایک اونٹ نظر آیا اور سب افسر اسی طرف کو آگے بڑھے۔ ایک اونٹ اور افسروں کا اسکے خیر مقدم میں آگے بڑھنا غیر مسلم تماشائیوں کے لئے نہایت تعجب خیز تھا۔ اسمیں سے ایک نے ایک مسلمان غازی سے دریافت کیا کہ آپ کا خلیفہ یہی ہے جو اونٹ پر سوار ہے۔ غازی نے نہایت متانت سے جواب دیا نہیں۔ ہمارا خلیفہ امیرالمومنین وہ ہے جو اس اونٹ کی مہار پکڑے پاپیادہ آرہا ہے سوار تو ان کا غلام ہے۔

(۹) حضرت عمر فاروق رضؓ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ دوستانہ سلسلہ کلام جاری تھا کہ ایک یہودی آیا اور کہا کہ حضرت علیؓ پر دعویٰ کرنے آیا ہوں۔ امیرالمومنین نے فرمایا ابوالحسنؓ سامنے کھڑے ہو کر جواب دہی کرو۔ یہ سن کر حضرت علی مرتضیٰؓ اٹھے۔ دیکھا گیا کہ اس وقت ان کے چہرہ پر بل تھا۔ دعویٰ سنا گیا۔ فیصلہ کر دیا گیا۔ مدعی (یہودی) جھوٹا ثابت ہوا وہ چلا گیا۔ تو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ضرور پوچھو۔ کیا جب آپ کو سامنے کھڑے ہونے کو کہا گیا تھا اس وقت آپ چیں بجبیں کیوں ہوئے تھے کیا عدالت میں یہودی کے برابر کھڑا ہونے کو برا سمجھا تھا۔ فرمایا نہیں نہیں۔ یہ بات نہیں۔ آپ کو یاد ہے کہ آپ نے مجھے ابوالحسن کہہ کر کھڑا ہونے کو کہا تھا۔ کنیت سے پکارنا نشان عزت ہے۔ میرا خیال ادھر گیا کہ مبادا یہودی یہ نہ سمجھے کہ عدالت کو مدعا علیہ کا خاص لحاظ ہے اور اسی لئے مدعی کے مقابلہ میں اسے بالفاظ عزت مخاطب کیا گیا۔ اگر وہ ایسا سمجھ لیتا تو ہماری عدالت پر دھبہ آتا۔

(۱۰) حضرت عمر فاروق تو بلند ترین طبقہ کے ہیں۔ جب اسلامی لشکر نے اسکندریہ فتح کیا تو مفتوح رعایا نے استغاثہ کیا کہ ان کے ایک بت کی آنکھ کسی مسلمان نے توڑ دی ہے۔ فوجی افسر نے کہا کہ اگر تم یہ ثابت کر دو کہ میری فوج کے کسی شخص کا فعل قیام امن کے بعد اور دیدہ دانستہ تھا تو میں تم کو اختیار دیتا ہوں کہ تم بھی میری آنکھ پھوڑ دو۔ یہ فیصلہ عادلانہ سن کر سب لوگ امن کے ساتھ واپس چلے گئے۔

## تلك عشرة كاملة

پس ان واقعات کے بعد میرا حق ہے کہ میں بآواز بلند پکاروں اور دنیا کو بتا دوں کہ اسلام ہی مساوات کا بانی مبانی ہے۔ فقط والسلام!

---

**الفاروق** ۔ از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ اس کتاب میں آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، سپاہیانہ زندگی۔ غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان، عدل، انصاف، اخوت، مساوات کے سبق آموز حالات۔ کاغذ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت صرف عہ۔

**الہارون** خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج کئے ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶۔

**الغفاری** حضرت ابوذر غفاری رضؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجیب و غریب حالات۔ ساتھ ہی اخلاقی نتائج کا درس بھی نہایت مؤثر انداز میں درج ہے۔ قیمت عہ

**اسد اللہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری درج ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

منگوانے کا پتہ:۔

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

شمائل ترمذی۔ رسول اللہ صلعم کے ملبوسات اور روزانہ (۱۱۲) ... (نجمی)

# فتاوےٰ

س ۲۴ } دو گروہوں کے درمیان اس بات کا اختلاف واقع ہو گیا ہے۔ ایک فریق کہتا ہے کہ میت کو گھر سے قبرستان لے جانے میں سر آگے رکھ کر لے جانا چاہئے۔ لہٰذا کیا حکم ہے۔ (محمد کریم بخش از مظفرپور)

ج ۲۴ } اس کے متعلق کوئی خاص تصریح عہد نبوتؐ یا تعامل صحابہؓ کی ہمارے علم میں نہیں ہے۔ کسی صاحب کو یاد ہو تو ہمیں بھی اطلاع دیں۔ بظاہر تعامل یہی ہے کہ جدھر جا رہے ہوں سر ادھر کو ہوتا ہے۔ ایسی باتوں میں کرید کرنا تعمق کا درجہ ہے جو ممنوع ہے۔

س ۲۵ } میت کو کس طرف سے قبر میں داخل کرنا چاہئے۔ آیا سر کو پائنتی سے لانا چاہئے یا پیر کو سرہانے سے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۵ } میت کو پاؤں کی طرف سے داخل کرنا مسنون ہے۔ ابوداؤد میں ہے۔ عبداللہ بن زیدؓ نے حارث رضہ کا جنازہ پڑھا کر اس کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا۔ وقال ھذا من السنة اور کہا یہ سنت ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۶ } میرا ایک لڑکا حج کے لئے جانا چاہتا ہے۔ جس پر شرعاً حج فرض ہو چکا ہے۔ اسے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ اور صحت کی حالت بھی اچھی نہیں۔ خاصکر ذیابیطس والوں کے لئے سفر میں بہت تکلیفیں ہوتی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو اسی سال حج بدل کے لئے بھیجدوں۔ کیا میرے لڑکے کی طرف سے کسی دوسرے شخص کو حج بدل کے لئے شرعاً بھیج سکتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ حج بدل میرے لڑکے کے لئے کامل ثواب کا باعث ہوگا یا نہیں؟ (رکنی خدا بخش از جنیوٹ)

ج ۲۶ } معذور اپنی طرف سے حج بدل کسی اور شخص سے کرا سکتا ہے۔ مگر حج بدل کو جانے والا اپنا حج فریضہ ادا کر چکا ہو۔ اللہ اعلم!

س ۲۷ } ایک آدمی کے پاس کچھ اراضی تھی جس پر وہ بڑی کفایت شعاری سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ اس نے کوئی قرض وغیرہ دینا تھا۔ اچانک اس کے ایک نزدیکی رشتہ دار نے اپنی زمین دس گھماؤں دو ہزار روپیہ کو کسی اور کے ہاں فروخت کر دی۔ اب اس آدمی نے اپنا حق خیال کرتے ہوئے دوسرے آگے ان کے پاس زمین تھوڑی تھی۔ اس لئے اُس نے مجبوراً قرضہ اٹھا کر اس فروخت شدہ زمین کو جو اسکے رشتہ دار نے فروخت کر دی تھی بذریعہ عدالت دو ہزار روپیہ دیکر فروخت شدہ زمین کو اپنے حق میں لے لیا۔ اس واقعہ کو عرصہ ۵ سال گزر گئے ہیں۔ مذکورہ آدمی اپنی پہلی زمین کی آمدنی اور اس نئی خرید شدہ اراضی کی آمدنی ملا کر اپنے ساہوکار کو اپنے قرضہ میں ادا کرتا ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ یہ مذکور آدمی جو رقم اپنے ساہوکار کو قرضہ میں ادا کرتا ہے۔ کیا وہ پہلے اُس رقم کی زکوٰۃ دیکر اپنے ساہوکار کو دے یا ایسے ہی دے۔ یعنی جو روپیہ اپنے قرضہ والی جگہ ادا کرتا ہے۔ کیا اس رقم پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں۔ مثلاً اب ایک سو روپیہ آمدنی وصول ہے۔ ساہوکار کو دینے سے پہلے اس رقم پر زکوٰۃ فرض حق ہے یا نہیں؟ (عبدالکریم از شاہدرہ)

ج ۲۷ } شخص مذکور مقروض ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ زکوٰۃ اس وقت فرض ہوگی جب اس کے پاس اپنا روپیہ بقدر نصاب جمع ہو۔ اللہ اعلم

س ۲۸ } ایک آدمی باوجود بڑی مسجد کے محلہ کی چھوٹی مسجد میں اعتکاف بیٹھتا ہے اور نماز مغرب کے بعد حقہ نوشی بھی کرتا ہے۔ دیگر جو امام بڑی مسجد میں مقرر ہے وہ بھی اہل حدیث ہے اور یہ اعتکاف والا آدمی بھی اسی عقائد کا آدمی ہے۔ خطیب قرآن اور حدیث کے مطابق وعظ کرتا ہے۔ پھر یہ اعتکاف بیٹھنے والا کیا بڑی مسجد گاؤں کی چھوڑ کر دوسرے گاؤں میں جو کہ قریباً نصف میل کے فاصلہ پر ہے نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ کیا ایسے آدمی کا اعتکاف درست رہتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۸ } جمہور علماء کے نزدیک اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے۔ اس لئے شخص مذکور کا اعتکاف صحیح ہے۔ البتہ جو حقہ نوشی کرتا ہے یہ ممنوع ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مفتر اشیاء سے منع فرمایا ہے۔ نیز حدیث شریف میں ضروری حاجت کے سوا جائے اعتکاف سے نکلنا منع آیا ہے۔ اور اس غرض فاسد (حقہ نوشی) کے لئے باہر آنا اعتکاف کے لئے خارج ضرور ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۹ } گاؤں میں جامع مسجد اہل حدیث ہے۔ خطیب بھی اہل حدیث ہے۔ شرعی طور پر اس میں کوئی خرابی نہیں۔ اور نہ ہی شرعی طور پر کسی قسم کا کوئی خطیب پر اعتراض ہے۔ پھر گاؤں کا میاں صاحب دوسرے گاؤں میں جا کر نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ اسکو دیکھ کر اور لوگ بھی ساتھ چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مذکور میاں صاحب اور خطیب دونوں اہل حدیث ہیں۔ کیا یہ اختلاف کی صورت نہیں ہے۔ کیا یہ خدا اور رسول کی مرضی کے خلاف نہیں ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۹ } جمعہ پڑھنے کے لئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا منع نہیں۔ نیت بخیر ہو تو مزید ثواب کا باعث ہے۔ اس لئے شخص مذکور اگر نیک نیتی سے دوسرے مقام پر جا کر جمعہ پڑھتا ہے اور بغرض اختلاف ایسا نہیں کرتا تو کوئی حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

(نوٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے)

---


## فتاویٰ نذیریہ
نصف قیمت ۱۲

(مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ)

یہ دو ضخیم جلدوں کی ایک کتاب ہے۔ اس میں ہر سوال کا جواب قرآن مجید و حدیث شریف کے مطابق دیا گیا ہے۔ اور ہر مسئلے کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔

ہر اہل حدیث گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔

اصل قیمت ۱۲ روپیہ ہے مگر رعایتی ۶ ہے۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# متفرقات

**وی پی بھیجے گئے** مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ نومبر ۳۸ء میں ختم تھی۔ حسب دستور سابق تو اطلاع دی گئی تھی۔ مگر ان حضرات کی طرف سے قیمت اخبار وصول نہ ہوئی نہ ہی مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع آئی اس لئے سابقہ پرچہ ان کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی عدم موجودگی یا کسی اور باعث سے واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار جلد ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۵۶ - ۷۷ - ۹۱۵ - ۲۱۰۱ - ۲۱۶۸ -
۴۸۵۲ - ۵۲۵۵ - ۸۶۷۵ - ۸۷۲۰ - ۸۷۴۰ -
۹۲۸۶ - ۱۰۱۵۴ - ۱۰۳۸۷ - ۱۰۴۶۸ - ۱۰۷۱۱ -
۱۰۷۳۳ - ۱۰۸۹۶ - ۱۱۰۳۰ - ۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۱۴۷ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۵۴۰ - ۱۱۶۶۵ - ۱۱۷۶۸ -
۱۱۷۷۴ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۹۲۹ - ۱۲۱۱۰ - ۱۲۱۱۸ -
۱۲۱۱۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۲۶۹ - ۱۲۲۷۳ - ۱۲۲۷۴ -
۱۲۲۸۱ - ۱۲۲۸۲ - ۱۲۲۸۷ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۹ - ۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۷۲ -

**تلاش گم شدہ** حافظ غلام قادر ولد میاں مولابخش قوم ترکھان ساکن چک ۳۲۶ گ۔ ب ڈاک خانہ چک ۳۹۶ گ۔ ب براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور جو موضع اوڈاں والی ضلع لائلپور میں پڑھتا تھا۔ چند ماہ سے لاپتہ ہے۔ اس کی والدہ بہت بیمار ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کو دیکھ پائیں تو مجھے اطلاع دیں۔ یا اگر وہ خود اس اطلاع کو پڑھ لے تو خود ہی گھر چلا آئے۔

(راقم: مستری علی محمد ساکن چک مذکور)

**انجمن حمایت اسلام لاہور** کی گولڈن جوبلی تبلیغ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۳۸ء منعقد ہو رہی ہے جسکی صدارت عالی جناب امیر الامرا نواب محمد امیر احمد خاں صاحب خان بہادر ہاشا بسوالی ریاست محمود آباد نے قبول فرمائی ہے۔ صاحب ممدوح ۲۲۔ دسمبر کو لاہور میں تشریف فرما ہونگے۔ ۲۴۔ دسمبر کو آنریبل وزیر اعظم صاحب پنجاب مع دیگر وزراء صاحبان جلسہ میں شرکت فرمائینگے ان کے علاوہ ہندوستان بھر سے رؤسا، شعراء، ادباء علماء اور فضلاء بھی جلسہ میں رونق افروز ہونگے۔

ہر ایک مسلمان بھائی سے توقع ہے کہ جوبلی کے جلسہ اجلاسوں میں شامل ہوکر قومی وقار کو قائم رکھیگا اور انجمن کی مالی امداد فرماکر عنداللہ ماجور ہوگا۔

(حاجی) میر رحمت اللہ ہمایوں آنریری سکرٹری)

**درخواست اخبار** حضرات! میں ایک مفلس آدمی ہوں۔ اور اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ اخبار اہلحدیث کی سالانہ قیمت ادا کرسکوں۔ آپ مہربانی فرماکر میرے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرادیں۔ عنداللہ ماجور ہونگے۔ (مولوی محمد علی موضع کالرہ رہوالہ ضلع گجرات پنجاب)

**ضرورت ملازمت** صاحبان گذارش ہے کہ میں نے صحاح ستہ اور صرف نحو اور تفسیر وغیرہ پڑھی ہوئی ہے اور وعظ بھی اچھی طرح سے کرسکتا ہوں۔ اگر کسی مسجد کے لئے امامت کی ضرورت ہو تو بندہ کو اطلاع دیں (مولوی محمد علی موضع کالرہ رہوالہ ضلع گجرات۔ پنجاب)

**انتباہ** ایک صاحب مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی کا تصدیقی خط دکھا کر اپنے مکان کے بہانے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ مولانا کا بیان ہے کہ انہوں نے کسی کو کوئی تصدیقی خط نہیں دیا ہے۔ یقیناً وہ خط جعلی ہے۔ ناظرین اُس خط کا ہرگز اعتبار نہ کریں۔

قاری احمد سعید۔ مدن پورہ۔ بنارس

(یکم اکتوبر ۳۸ء)

**یاد رفتگاں** میرے والد حاجی عبدالسبحان صاحب ۲۔ شوال کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ (راقم عبدالسلام برادر مولوی محمد یوسف مؤلف حقیقۃ الفقہ از جے پور)

(۲) عزیز محمد اسماعیل کی زوجہ جو موحدہ اور پابند صوم وصلوٰۃ تھی۔ ۲۵۔ رمضان کو انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم مولوی محمد ابراہیم ناظم دار الحدیث محمدیہ لشکر گوالیار)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

**جلسہ انجمن اتحاد طلباء بنگال** حسب تجویز مجلس عاملہ انجمن اتحاد طلباء بنگال و آسام صوبہ دہلی کا ایک خصوصی جلسہ بتاریخ ۹۔ شوال بروز جمعرات بوقت دس بجے صبح مسجد فتحپوری کے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے شرکت فرمائی جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ دو سپاسنامے پیش کئے گئے۔ ایک بنگلہ زبان میں تھا اور دوسرا اُردو زبان میں۔ دونوں کا ماحصل یہ تھا کہ وزیر اعظم بنگال عربی طلباء کے لئے ایک عالیشان دار العلوم گورنمنٹ کے خرچ سے بنگال میں جاری کرائیں اور اس میں ایسا نصاب رکھا جائے جس میں علوم قدیم کے ساتھ مغربی فنون کی بھی آمیزش ہو تاکہ طلبائے عربیہ بنگال و آسام بیرون بنگال کے مدارس سے بے نیاز ہو جائیں۔ ان سپاسناموں کی مولانا سجاد صاحب نے مزید تشریحی الفاظ کے ساتھ تائید کی۔ پھر آنریبل وزیر اعظم صاحب نے کھڑے ہو کر اپنے مخصوص انداز میں توقع دلاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے مدارس عربیہ کے لئے ایک لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ سالانہ منظور کرا لیا ہے۔ اس قسم کے دار العلوم کے متعلق میرا پہلے سے خیال تھا۔ اب انشاءاللہ مزید ایک لاکھ روپیہ منظور کرانے کی کوشش کرونگا۔ آپ حضرات بھی اپنے مفید مشوروں سے میرے ساتھ اشتراک عمل کریں اور اس قسم کے زریں جملوں کے ساتھ موصوف نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور پھر موصوف نے معزز مہمانوں کے ساتھ ٹی پارٹی میں شرکت فرمائی۔ حاضرین جلسہ میں سے خواجہ حسن نظامی صاحب، مولانا احمد اللہ صاحب۔ پروفیسر سعید احمد صاحب ایم۔ اے۔ فاضل دیوبند۔ مولانا فخر الحسن صاحب اور مولانا حکیم عبدالرحمن صاحب کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اراکین انجمن مذکور میاں عبدالغنی صاحب سکرٹری پراونشل مسلم لیگ دہلی کے بہت مشکور ہیں جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

(محمد عبدالخالق سکرٹری انجمن اتحاد طلباء بنگال و آسام دہلی)

# ملکی مطلع

## جرمنی اور اس کے حریف

آج کل اخبارات میں اس بات کا بڑا چرچہ ہے کہ جرمن کا ڈکٹیٹر (ہرہٹلر) فارسی کے اس مقبول مقولے یک راہگیر دوم را دعوئی دار (ایک کو لیکر دوسرے کا تقاضہ کر) پر سرگرمی سے عمل پیرا ہے۔

چیکوسلواکیہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوئی وہ تو اب ایک بھولی بسری بات ہو گئی ہے۔ آجکل حالت یہ ہے کہ ہٹلر نے اپنی کھوئی ہوئی نوآبادیات دوبارہ حاصل کرنے کا عزم بالجزم کر چکا ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنی بعض تقریروں میں اس کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

اس صورت حال کو ملحوظ رکھ کر برطانیہ اور فرانس بڑی پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ حال ہی میں وزیر اعظم برطانیہ پیرس (فرانس) میں جا کر وزیر اعظم فرانس سے نوآبادیات وغیرہ کے معاملات پر سرگوشی کر کے آئے ہیں۔ جس کا اظہار متفقہ طور پر صاف الفاظ میں نہیں کیا گیا حالانکہ دونوں ممالک کے باشندے اس گفتگو کا نتیجہ سننے کے لئے بے چین تھے۔ ہاں دونو وزیر اعظموں نے اپنی اپنی رعایا کو تسکین دینے کے لئے مبہم الفاظ میں کچھ کہا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اگر ان دو حکومتوں (برطانیہ اور فرانس) میں کسی طرح اختلاف ہو گیا تو پھر دونوں کی خیر نہیں۔ اختلاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں کسی طاقت کی دست برد کا شکار ہو جائینگے۔ لیکن اگر یہ دونوں متحد ہیں تو پھر امن وسکون کو محفوظ رکھنے کا کام بڑی آسانی سے ہو سکیگا"۔ (مدینہ یکم دسمبر)

**ناظرین کرام!** ہمارے خیال میں یہ پریشانی صرف نوآبادیات کی واپسی کے متعلق نہیں ہے کیونکہ ان کو واپس لیکر ہٹلر کا پہلا مطالبہ یہ ہوگا کہ ان کے محاصل مع سود مجھے دیئے جائیں۔ (خدانخواستہ) جب اس کا یہ مطالبہ پورا ہو جائیگا تو ایک اور قدم اٹھائیگا اور کہیگا کہ گذشتہ جنگ میں میرے جو جہاز تباہ ہوئے اور مالی و جانی جو نقصان ہوا مجھے ان کا معاوضہ بھی مع سود ادا کیا جائے۔

اس کے یہ سب مطالبات اگر مان لئے جائیں تو اس کے نتیجہ میں جو زبردست طاقت اسکو حاصل ہو جائیگی اور اس طاقت کے بل بوتے پر جو کچھ وہ کر سکیگا۔ اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ ہم تو اس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔

گو اس وقت یورپ کا سیاسی مطلع بظاہر بالکل صاف نظر آتا ہے۔ مگر خطرہ ہے کہ عنقریب آیت کریمہ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ؎ اپنا اثر دکھائیگی۔ اور اس وقت جو حالت ہوگی اس کا نقشہ اس مصرع کے مضمون میں ملاحظہ کیجئے۔ ؏

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

زیادہ واضح الفاظ میں یوں سمجھئے کہ آئندہ زمانے میں فساد عظیم کا خطرہ ہے۔ خدانخواستہ اگر ہٹلر نوآبادیات کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو اسکے بعد جو جنگ لڑی جائیگی وہ گذشتہ جنگ سے کئی وجوہ سے بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ اس کے بعد دنیا کا جغرافیہ کیا ہوگا۔ یہ بتانا کسی انسان کا کام نہیں۔ حدیثوں میں جس ملحمہ عظیمہ کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ آیندہ جنگ ہی پر صادق آئے۔

## یورپ کی ہوا کا اثر
### کل بنی نوع انسان پر

اسلام کا متدین طبقہ اس امر کا شاکی ہے کہ عام مسلمان (خصوصاً نوجوان طبقہ) اسلام سے نہ صرف غفلت برتتے ہیں بلکہ احکام شرعیہ پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ یہ شکائت درحقیقت صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ دنیا کے کل مذاہب یورپ کی مسموم فضا سے متاثر ہو رہے ہیں۔

آریہ سماج مذہبی شکل میں ایک نئی جماعت ہے جس کے پہلے طبقے کے چند بزرگ ابھی زندہ ہیں۔ لیکن عام طور پر آج کل دوسرا طبقہ پایا جاتا ہے۔ اس طبقے کی نوجوان اولاد کا شمار تیسرے طبقے میں ہوتا ہے۔

چاہئے تھا کہ آریہ جماعت اپنی مذہبی رسوم کی پوری پابند ہوتی مگر نہیں۔ واقعات بتا رہے ہیں کہ یہ لوگ بھی اپنے دھرم (مذہب) کی پابندی سے بہت غافل ہو گئے ہیں۔ اس جماعت میں ایک بزرگ مہتہ جی مصنف ہو گزرے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "آریہ سماج کی پچیس سالہ تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ آریہ سماجیوں کا مذہبی پہلو تاریک ہے۔

اس اظہار رائے کے بعد ان کی تاریکی (غفلت) میں اور زیادہ ترقی ہو گئی۔ چنانچہ اس حقیقت کا انکشاف آریہ اخبار "پرتاپ" لاہور نے خوب کیا ہے۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"جہاں پہلے آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگوں[1] میں اس قدر حاضری ہوا کرتی تھی کہ بیٹھنے کیلئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ وہاں آج کل آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں بھی پنڈال خالی پڑے رہتے ہیں اور اگر کسی قدر حاضری نظر آتی ہے تو وہ بڈھے مردوں یا استریوں کی ہوتی ہے۔ بوڑھے آدمی یا تو اس لئے ست سنگوں اور سالانہ جلسوں کی رونق بڑھانے کے لئے آتے ہیں کہ وہ عملی زندگی سے ریٹائر ہو چکے ہوتے ہیں اور اس لئے انہیں اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یا اس لئے کہ شروع سے ہی آریہ سماج کا سرگرم کاریہ کرنے کی وجہ سے ان کے سنسکار[2] ایسے ہو چکے ہیں کہ دھرم اور دھارمک کاموں کی طرف ان کی رچی[3] زیادہ ہے۔ اور استریاں زیادہ تر اس پائے سے سالانہ جلسوں میں آتی ہیں کہ وہ چند سُریلے بھجن سنینگی اور

؎ اس روز ایک فریق دوسرے میں گھس جائیگا اور گھمسان کی لڑائی ہوگی۔

ایک دو سہیلیوں سے مل لیں گی۔ گو اب شہروں میں گھر گھر ریڈیو ہو جانے اور سینماؤں اور تھیٹروں کی بہتات کی وجہ سے ان کے شوق موسیقی کی تکمیل کا سامان اب گھر پر ہی ہونے لگا ہے۔ مگر دیہات اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں جہاں تفریح طبع کے سامان موجود نہیں۔ دیویاں زیادہ تر تفریح طبع کی خاطر ہی آریہ سماج کے ست سنگوں اور سالانہ جلسوں میں شامل ہوتی ہیں۔ جہاں تک نوجوان عنصر کا تعلق ہے وہ ان جلسوں سے زیادہ تر مفقود نظر آتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن مقامات پر آریہ سکول، کالج یا پاٹھ شالائیں ہیں۔ وہاں ودیارتھی اور بالکائیں بھی آریہ سماجوں کے جلسوں میں آجاتی ہیں۔ لیکن کیا کوئی آریہ پرش یا استری سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ بالک اور بالکائیں یا ودیالوں کے ودیارتھی اور کالج سٹوڈنٹ دلی اُتساہ سے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ برعکس اسکے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یہ بچارے زندگی کے زبردستے جلسوں میں شریک کئے جاتے ہیں۔

**کارن کیا ہے** اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ بات کیوں ہے۔ اس کا کارن کیا ہے۔ یہ تو کہا نہیں جا سکتا کہ دھارمک شکھشا کے ابھاؤ کے کارن ہی سارے نوجوانوں کی روچی دھرم کے کاموں کی طرف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بے شمار آریہ سکول، کالج پاٹھ شالائیں اور گوروکل اس بات کا کھلا ہؤا ثبوت ہیں کہ آریہ سنتان کو کافی دھارمک شکھشا مل رہی ہے۔ ان سکولوں، ودیالوں اور کالجوں میں دھرم شکھشا کے لئے خاص پریڈ رکھے جاتے ہیں۔ خاص نصاب مقرر ہے۔ تقریباً تمام بڑے بڑے آریہ کالجوں میں مندر ہیں۔ جہاں غالباً سندھیا کے وقت کی غیر حاضری کے لئے جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے بھی آریہ نوجوانوں کی روچی دھرم کی طرف نہیں ہوتی۔ وہ کالج کے ایام میں ہی اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اگر موقعہ ملے تو سندھیا کے پیریڈ سے بھاگ جائیں۔ چہ جائیکہ کالج سے نکلنے کے بعد دھرم کے کاموں کے لئے اُتساہ اور سرگرمی کا اظہار کریں گے۔ اب اس صورت حالات کا کارن کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بہت سے کارن ہوں مگر میرے خیال میں بڑے کارن صرف دو ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ایک تو بزرگوں کے عملی جیون میں دھرم کے کاموں کی طرف کم توجہی اور دوسرے نوجوانوں کے سامنے کوئی خاص پروگرام نہ ہونا۔ جہاں تک پہلے کارن کا تعلق ہے۔ وہ تو ہر ایک آریہ پرش و استری کو معلوم ہے۔ کہ ان کے گھر میں ہفتے میں ہی نہیں۔ بلکہ سال میں کتنی بار ہون ہوتا ہے۔ کس قدر باقاعدگی سے وہ خود سندھیا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے بچوں اور نوجوان لڑکے لڑکیوں سے بھی یہ توقع رکھ سکیں کہ وہ خود سندھیا اور دیگر نت کرم کریں گے۔ جب تک ان کا اپنا جیون بچوں کے سامنے ایک آدرش جیون نہ ہوگا۔ اس وقت تک بچے بھی درڑھ ویدک دھرمی یا سرگرم آریہ سماجی نہیں بن سکتے۔"

(پرتاپ لاہور، ۲۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** مذہبی تنزل کی شکایت میں ہم اپنے ہمعصر اہل مذاہب کے ساتھ شریک ہیں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ انسان کے ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے مذہب ہی ایک بہترین نسخہ ہے۔ اسکے برابر اور کوئی چیز نہیں۔

## آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور جماعت اہل حدیث

خدا کا شکر ہے کہ صوبہ بہار نے صوبہ اہل حدیث کانفرنس قائم کر لی۔ خدا کرے کہ بعد قیام کچھ کام بھی کرے جس طرح کہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کام کر رہی ہے اور جس طرح کلکتہ کی جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث بالکل خاموش ہے کہ گویا ہے ہی نہیں۔ اس طرح نہ ہو۔ اس نوٹ کے لکھنے سے میری دو اغراض ہیں۔ پہلی غرض تو یہ ہے کہ صوبہ کانفرنس سے جو کام لیا جائے وہ محض توحید و سنت کی اشاعت ہو۔ تحریر و تقریر، مناظرہ و مقدمہ سے اور کھلے لفظوں میں۔ زمانہ سازی و مصلحت سے علیحدہ ہو کر اس لئے کہ یہ دونوں ایسے موذی ہیں جو بجائے ترقی کے تباہ کر کے چھوڑتے ہیں۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ تو انشاء اللہ صوبہ بہار کی جماعت اہل حدیث دوبارہ زندگی پاکر ترقی کریگی اور اپنی تعداد بڑھالے گی۔ خدا دوسرے صوبوں کو بھی اس کی توفیق بخشے۔ میری دوسری غرض یہ ہے کہ ۴۔ نومبر کے اہلحدیث سے معلوم ہؤا کہ بعد رمضان انجمن اہل حدیث آرہ اپنے صوبہ کی کانفرنس کا جلسہ کریگی مبارک ہو۔ کرے اور ضرور کرے۔ لیکن کیا میں جماعت اہل حدیث آرہ سے بڑے ادب سے عرض کر سکتا ہوں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ شکراوہ (گوڑگانوہ پنجاب) میں آپ حضرات کی طرف سے آئندہ سال کے جلسہ کا اعلان ہؤا تھا۔ کیا آپ حضرات نے اپنے وعدہ کے موافق آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ کر دیا؟ نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا؟ یہ تو آپ کہہ نہیں سکتے کہ جلسہ کرنے کی طاقت نہیں۔ اسلئے کہ آپ نے چند ماہ گزرے کہ مدرسہ آرہ کا شاندار جلسہ کیا۔ اور اب صوبہ کی کانفرنس کا جلسہ کرنے جا رہے ہیں۔ اگر ان جلسوں سے آپ کی غرض توحید و سنت کی اشاعت ہے تو آپ حضرات کو سب سے پہلے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہئے۔ اور اگر کچھ اور غرض ہے اور فیہ ما فیہ ہے تو پھر بنارس والوں کی طرح خاموش ہو جائیے اس لئے کہ بنارس والوں نے بھی جلسہ کو ٹالا اور خاموش ہو گئے۔ انا للہ!

ہندوستان کی جماعت اہل حدیث پر سخت افسوس ہے کہ وہ اپنی کانفرنس کو بالکل بھول گئے۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ ایک وقت میں کئی جگہ سے دعوتیں آتی تھیں اور اب یہ زمانہ ہے کہ احساس ہی نہیں۔ اصحاب بنگال خاموش۔ اہلحدیثان بمبئی و گجرات چپ ہیں۔ صوبہ متوسط بھی خاموش۔ ہمارا صوبہ تو یوپی گیا گزرا ہو گیا۔ اپنی کانفرنس کا تو احساس ہی نہیں رہا۔ اور نہ اشاعت توحید و سنت کا خیال۔ الا ماشاء اللہ!

(ابو مسعود خان قمر بنارسی۔ چندوسی کالج۔ چندوسی۔ یوپی)

**اہلحدیث** فاضل مضمون نگار زمانے کی فضا سے واقف ہیں ان کو علم ہونا چاہئے کہ حدیث میں جو آیا ہے الدنیا والآخرۃ ضرتان ان رضیت احدھما سخطت الاخری۔

یہ حدیث آجکل اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ کانگرس میں سیاسی غالب ہے اسلئے مذہبی تحریکات کا دب جانا ضروری ہے۔ جدھر

ؔ علم حاصل کر نیوالے لڑکے لڑکیاں۔ ؔ دلی شوق۔ ؔ مذہبی تعلیم کی کمی کے باعث۔ ؔ مذہبی مدرسے اور کالج۔ ؔ اوقات۔ ؔ عبادت۔ ؔ اہتمام۔ ؔ عملی زندگی۔
[illegible] کرتے ہیں پھر اس میں خوشبودار [illegible] جلاتے ہیں اور ساتھ ساتھ وید منتر پڑھتے جاتے ہیں)۔

# مومیائی ۲ر

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲ر۔ آدھ پاؤ ۴ر۔ پاؤ بھر ۸ر۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بر ہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

## تازہ شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب پنشنر دمرہ۔ "مجھ کو آپکی مومیائی سے نہایت فائدہ ہؤا ہے خدا آپکو اس کا اجر دیگا۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔" (۱۰ستمبر ۳۵ء)

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب بھوڑا۔ "اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ بہادر کرم تھوڑی اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیں۔" (۲۳ستمبر ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پھٹہ پر انگریزی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# شمالی ہندوستان ۱۹

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر۔ استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | ۱۸ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | ۳۵ |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | ۸ | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | ۸/۱۲ |
| ترغیب و ترہیب سفید کاغذ | ۸/۱۲ | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں | | ملا علی مصری | ۶ |
| قیمت فی حصہ | ۴ | تفسیر فتح القدیر شوکانی | ۱۵ |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریبًا ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

**منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی**

# سرمہ نور العین ۳ر

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲ر

(منگوانے کا پتہ)

**منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ**

(۱۱۴)

# عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۹

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ نمبر ۹۴۴)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ غلط ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہیئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۲ر۔

پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فریدکوٹ (پنجاب)

# ہندوستانی صندلی عطریات ۹

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ ۱۲ر۔ سے ۶ر۔ صندل فی تولہ ۶۔ ۸۔ ۱۰۔

اور ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمایئے

فہرست مفت طلب فرمایئے

پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم [illegible]

# طلائے اعظم ۱۸

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضوی تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔

قیمت ۶ر۔ محصول ڈاک ۸ر

المشتہر:۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

ahmadimuslim.de

## خمیرۂ بادام طوبیٰ (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مؤثر۔ طاقت مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام۔ سر کے چکر دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نسیان جریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ:۔ منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ مل روڈ۔ کوٹھی ۱۲

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں ۔

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرت سر (پنجاب)

## شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ ۸؍ ۔ ۱۲؍ ۔ للعہ، عہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ،

نوٹ:۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں فی شیشی عہ، (ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

## مطبوعات الهلال (انجمن)

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ۶؍ مجلد ۸؍ | | ۱۲۔ ایلاف تحریر | ۴؍ |
| ۲۔ کتاب الوسیلہ ۶؍ | ۴؍ | ۱۳۔ الحرب فی القرآن | ۱؍ |
| ۳۔ اصحاب صفہ | ۱۲؍ | ۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ | ۴؍ |
| ۴۔ العروۃ الوثقیٰ | ۶؍ | ۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان | ۸؍ |
| ۵۔ اسلامی تصوف | ۸؍ | ۱۶۔ افسانہ ہجر و وصل | ۴؍ |
| ۶۔ تفسیر المعوذتین | ۵؍ | ۱۷۔ الدین یسر | ۴؍ |
| ۷۔ تفسیر آیت کریمہ | ۲؍ | ۱۸۔ صبح سعادت مکمل | ۲؍ |
| ۸۔ تفسیر سورہ کوثر | ۲؍ | ۱۹۔ لائف آف پروفٹ | ۴؍ |
| ۹۔ فتوی شرک شکن | ۶؍ | ۲۰۔ ائمہ اسلام | ۱۲؍ |
| ۱۰۔ ولی اللہ | ۵؍ | ۲۱۔ خلاف الامۃ | ۵؍ |
| ۱۱۔ نجد و حجاز | ۸؍ | ۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہؒ | ۹؍ |

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

## تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

## کتاب الاثمار

اس کتاب میں پھلوں کی تعریف، نگہداشت اور پرورش کا ذکر کیا ہے۔ قیمت ۱۴؍ ۔ رعایتی ۸؍ ۔ محصول ڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۸؍ ۔ محصول ڈاک ۲؍ ۔ نمونہ ۴؍

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

## اگر آپ دنیا کے تازہ ترین حالات اور بے لاگ تبصرے پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو

## پیسہ اخبار لاہور

کا مطالعہ کیجئے جو عالم اسلام کی دلچسپیوں کا مرقع ہے۔ آزادی وطن کا داعی ہے۔ جو لوگ روزانہ اخبار خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ان کیلئے یہ بہترین ہفتہ وار مصور پرچہ ہے۔ جدید انتظام میں اس کی ترقی اور توسیع اشاعت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف تین روپے ہے۔ ایک دفعہ ضرور نمونہ مفت طلب کریں۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

## کامل دائی

دائی جنائی کے متعلق بہترین اور جامع کتاب ہے۔ ساتھ ہی تصاویر بھی ہیں۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعایتی ۱۰؍

## طوفان حیات

از مولانا راشد الخیری مرحوم دہلوی۔ جھوٹے پیروں اور پرانی رسموں کے خلاف کتاب بطور ناول۔

قیمت ۲؍ ۔ رعایتی ۸؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے تاریخی جواہر ریزے

**رحمۃ للعالمین** مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم و مغفور۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی۔ مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت۔ طباعت اور کاغذ اعلےٰ۔ قیمت جلد اول ۶؍ - جلد دوم ۱۲؍ - جلد سوم ۳؍۔

**سیرت ابن ہشام** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا با محاورہ سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶؍

**نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب** مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی آنحضرت صلعم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات قلمبند ہیں۔ قیمت ۸؍

## پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ یہ تصنیف قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے زبور۔ توریت۔ انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں وہ سب اس کتاب میں درج کی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی قیمت ... جلدی ... جلد منگوالیں ورنہ ختم ہو جانے کا ڈر ہے۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ہر جلد ... (... چھپ رہا ہے)

**پیارے نبی کے پیارے اخلاق** حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان۔ قیمت ۶؍

**شمائل ترمذی** حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ کا مفصل بیان ہے حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴؍

**صدیق اکبر** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان۔ از خواجہ عباد اللہ صاحب اختر قیمت ۱۲؍۔ ایضاً خورد ۴؍

**الفاروق** از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۳؍

**ذوالنورین** حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال۔ قیمت ۴؍

**اسد اللہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری۔ آپ کے عہد کے حالات درج کئے ہیں۔ قیمت ۸؍

**سیف اللہ** حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم (افواج اسلامیہ) کی سوانحعمری بہادری، جانثاری کے کمالات۔ قیمت ۸؍

**ازواج النبی** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ از حکیم مولوی غلام ... خاں صاحب خطاط امرتسری۔ قیمت ۱۲؍

**تذکرۃ العباد** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... ۹؍

**بنات الرسول** حضور صلعم کی صاحبزادیوں کے حالات زندگی۔ ۴؍

**سید الشہداء** حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی۔ ایک عمدہ رسالہ۔ قیمت ۲؍

**صحابیات** یہ کتاب اکثر زنانہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۸۵ صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات درج ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸؍

**ازواج النبی** حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ قیمت ۸؍

**تاریخ الخلفاء** - علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف کا اُردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدین دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے۔ قیمت ۸؍

**الہارون** خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج ہیں قیمت ۱۲؍

**المامون** خلیفہ مامون الرشید کے حالات، اخلاق عادات کی تفصیل درج ہے۔ قیمت ...

**سیرت النعمان** امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری۔ قیمت ۱۲؍

**سوانح مولانا روم** آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۱۲؍

**مولوی معنوی** مولانا روم کی سوانحعمری۔ آپ کے حالات اُردو میں سلیس طرز میں لکھے گئے ہیں۔ آپ کا نسب ولادت۔ آپ کے والد کا حال۔ آپ کا ترک وطن۔ ظاہری و باطنی تعلیم۔ مثنوی شریف پر تبصرہ۔ آپ کے خلیفوں کے حالات۔ قیمت صرف ۵؍

**مخدرات** اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور خواتین کے مفصل حالات۔ قیمت ۸؍

(۱۱۹)

ahmadimuslim.de

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

**اسلامی سوانحعمریاں** مولانا مشہور و معروف علماء، خلفاء اور بعض حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸

**تاریخ المشاہیر** دنیا کے پچاس مشہور بہادر مردوں عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، جرنیلوں، دنیا داروں کے دلچسپ حالات۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ قیمت ۸

**الغزالی** حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رح کی سوانحعمری۔ قیمت ۸

**حیات حافظ** خواجہ حافظ شیرازی مرحوم کے حالات زندگی۔ قیمت ۶

**حیات سعدی** حضرت مصلح الدین صاحب سعدی شیرازی رح کے حالات۔ ۹

**حیات خسرو**۔ ابو الحسن امیر خسرو دہلوی رح کے حالات۔ قیمت ۹

**حیات طیبہ** از قلم مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مکمل و مفصل حالات۔ از پیدائش تا وفات۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مرشد مولانا شہید جہاد فی سبیل اللہ۔ قیمت صرف ۱۲

**تذکرہ مشاہیر عالم** جس میں حسب ذیل سوانح درج ہیں۔ خلیفہ ناصر الدین شہید زبیر بن عوام۔ عبد اللہ بن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط

**اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر** شہنشاہ عالمگیر کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ بعض بے بنیاد الزامات کا جواب بھی دیا ہے۔ قیمت ۶

**نجد و حجاز** مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری مرحوم کا اُردو ترجمہ۔ نجد کی تاریخ نجدی قوم کے عادات و خصائل اسلام کی مذہبی حیثیت و حالات۔ سلطان عبد العزیز بن عبد الرحمٰن کے سوانح۔ شریف حسین کی کم ظرفی کے حالات۔ کتابت، طباعت [illegible] قیمت ۸

تاریخ نجد ۔ ۔ ۔ قیمت ۸
تاریخ مکہ معظمہ ۔ ۔ ۔ قیمت ۳
تاریخ بنی اسرائیل ۔ ۔ ۔ قیمت ۹

**ثنائی برقی پریس امرتسر** میں ہر قسم کی لکھائی اور سادہ و رنگ دار چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ دریافت کریں (المشتہر مینیجر پریس مذکور)

**رئیس قادیان**
مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مؤلف ائمہ تلبیس

یہ کتاب جناب مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانحعمری ہے۔ آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں۔ یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کرکے جب تک ختم نہ کرلیں آرام نہیں آتا۔ [illegible] کے ۳۰۰ صفحات۔ قسم اول کاغذ ولایتی [illegible] قسم دوم [illegible]
(ملنے کا پتہ)
مینیجر اہلحدیث امرتسر

جالینوس۔ مانی۔ ساشین۔ دالصبی۔ ابو الدیج [illegible] حاتم طائی۔ جبلہ ابن ایہم۔ محمد بن تومرت مہدی [illegible] ابو طالن سعید۔ ابن مسیح بساتائی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ ابو الاسود دولی۔ احمد بن طولون ابو النشاک۔ معتوبن معنی۔ کعب زبیدی۔ نابغہ ذبیانی۔ اسکندر اعظم بسون [illegible] قرا قر شامغانی الحکم المستنصر۔ محمد بن عبد اللہ الزقیر۔ منذر بن مغیرہ حجاج۔ دمشق بجوس۔ مسجد ابا صوفیہ۔ محمد علی پاشا۔ ابو جعفر منصور۔ ابو دلامہ شاعر۔ مسجد اقصیٰ بیلیہ جہاد۔ قیمت صرف ۱۲

**سفرنامہ روم و مصر و شام** از مولانا شبلی مرحوم قیمت [illegible]

**تاریخ ابلیس**۔ ۔ ۔ قیمت ۴

**سوانح بخاری** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح۔ قیمت ایک آنہ

**مشاہیر امت** مشہور صحابہ کرام اور ائمہ دین [illegible] ماہرین کے مشہور [illegible] کا ذکر ہے۔ قیمت [illegible]
نوٹ۔ محصول ڈاک جملہ کتب [illegible] ہوگا۔
(منگوانے کا پتہ)
**مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲-

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۶

نمبر ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ - ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عـہ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | ۱۰ ـــے |
| عام خریداران سے | ۵ ـــے |
| ششماہی | ۲ ـــے |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | ۲ ـــر |

### اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۱۲۱)

## فہرست مضامین

نظم محمدؐ رسول خدا ہو کے آیا - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
وید اور قرآن - - - - ص۳
مرزا صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو ص۴
اندھیر نگری اور کانا راجہ - - - ص۶
سو روپیہ انعام ص۷ - خادم کعبہ کو آخری نوٹس ص۸
قرآن کریم اور سائنس - - - ص۸
اسلام میں مساوات کا اچھوتا سبق - - ص۹
خوشی کا ترانہ ص۱۰ - زیارت قبور - ص۱۰
کشتہ ستم اہلحدیث کیند اپارہ - - ص۱۱
فتاویٰ ص[illegible] - متفرقات - - ص۱۳
ملکی مطلع ص[illegible] - اشتہارات - - ص۱۴

## محمدؐ رسول خدا ہو کے آیا

بجواب

### "خدا خود رسول خدا بن کے آیا"

(از قلم ابوالاخلاق محمد اسحاق صاحب رفشی فاضل)

وہی سرورِ انبیا ہو کے آیا — وہی احمد مجتبیٰ ہو کے آیا
ہوا نور ہی نور ظلمت کدوں میں — وہ دنیا میں شمس الضحیٰ ہو کے آیا
بھلایا خلائق نے جب اپنا خالق — محمدؐ رسول خدا ہو کے آیا
ہوا اس کو ہی شرف معراج حاصل — وہ محبوب رب العلیٰ ہو کے آیا
اسی نے بتایا دو حق بشر کو — خلائق کا وہ رہنما ہو کے آیا
غریبوں کا ماویٰ یتیموں کا ملجا — وہ خیر البشر مصطفیٰ ہو کے آیا
وہ شافع محشر وہ فخر امت — جب آیا تو نور الہدیٰ ہو کے آیا
خزاں رفت و آمد بہار گل افشاں — چناں شد آں سر حقیقت نمایاں
محمدؐ رسول خدا ہو کے آیا

غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا مرحوم۔ فخر ملت عاصم اور دیگر ترک بہادر جرنیلوں کے حالات الگ چھپا ہے

# انتخاب الاخبار

**حج لائن** کے جہاز جو حجاج کو ہندوستان سے جدہ لے جا رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل عارضی پروگرام کے مطابق روانہ ہونگے۔ صحیح وقت براہ راست دریافت ہوسکتا ہے۔

(۱) ایس ایس المدینہ ۲۳ دسمبر کو بمبئی سے براہ راست روانہ ہوگا۔ (۲) ایس ایس المدینہ ۷ جنوری ۱۹۴۰ء کو کراچی سے براہ راست جائیگا۔ (۳) ایس ایس المدینہ ۱۶ جنوری کو بمبئی اور ۱۸ جنوری کو کراچی سے روانہ ہوجائیگا۔

—— امرتسر میں خشک سردی زوروں پر ہے۔ مگر ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین بارش کے لئے بدرگاہ رب رحیم دعا کریں۔

—— وزیری ملکوں کا جو وفد حال ہی میں فقیر ایپی کے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے گیا تھا وہ ناکام واپس آیا۔

—— صوبہ وانگس (چین) کے شہر ولین میں جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کرکے پانچ ہزار اشخاص کو ہلاک کیا۔ تقریباً چھ سو مکانات تباہ ہوئے۔

—— حکومت ایران کے قونصل جنرل مقیم ہند نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ ہر ہٹلر نے شاہ ایران کو جرمنی آنے کی دعوت دی ہے۔

—— ٹوکیو۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں بھی آئندہ داخلہ یہود کی ممانعت کر دی جائے گی۔

—— جدہ ۲۱ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ ۲۱ نومبر تک بحری راستہ سے ۲۴ ہزار ۴۶۶ حجاج کرام وارد حجاز ہوچکے ہیں۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی الہ آباد کے دفتر کی اطلاع ہے کہ تمام ہندوستان میں کانگرس کے ۴۸ لاکھ ممبر بن چکے ہیں۔

—— نظام حیدر آباد دکن کی حکومت کی طرف سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے ہوسٹلوں میں بندے ماترم کے گیت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

—— مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے قحط سالی کے آثار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲½ لاکھ روپیہ مالیہ کی معافی دیدی ہے۔

—— مدراس اسمبلی میں مندر پرویش بل پاس ہوگیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مالابار کے بڑے بڑے مندر اچھوتوں پر کھول دئیے جائینگے۔

—— لنکا شائر کے سوداگران پارچہ نے اس غرض سے ایک اہم قانون کا آغاز کیا ہے کہ بورڈ آف ٹریڈ پر زور ڈال کر ہندوستان میں برطانوی کپڑے پر محصول کم کرایا جائے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر ایک اعلان کرنے والا ہے۔ جس کی رو سے پادریوں کے فنڈ اور جملہ جائدادیں ضبط کی جائیں گی۔

## ۲۹۔ دسمبر سے پہلے پہلے

اگر قیمت اخبار دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی۔ یا انکار کی اطلاع نہ ملی تو جن خریداروں کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے ان کے نام ۳۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

—— پنجاب پراونشل ہندو سبھا کے سکرٹری نے حکومت پنجاب کو لکھا ہے کہ تمام سرکاری ملازموں کو ہندو سبھا میں داخلہ کی عام اجازت کے احکام جاری کر دئیے جائیں۔ نیز سبھا کے لئے ایک سپیشل براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے۔ اور ایک قانون بنا کر ہر ایک ہندو کے لئے یہ لازمی قرار دیا جائے کہ اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ لازماً اس سبھا کے فنڈ میں داخل کرے۔ اور لکھا ہے کہ جب حکومت خاکسار تحریک کے ایسے مطالبات کو منظور کر چکی ہے تو ہندو سبھا کے ساتھ بھی اسے ویسا ہی سلوک کرنا چاہئے۔

**سیرۃ النبی کے جلسے** قادیان سے اعلان ہوا تھا کہ حسب دستور سابق ۱۱۔ دسمبر کو سیرۃ النبی کے جلسے کئے جائیں۔ چنانچہ امرتسر میں بھی قادیانی جماعت نے شہر سے باہر مجلیٹھ روڈ پر جلسہ کیا۔ مگر ان جلسوں کی اصلی غرض وغائت بتانے کے لئے انجمن اہل حدیث امرتسر نے بھی باغ بیرون دروازہ لاہوری میں جلسہ کیا۔ جس میں مرزائی مشن کی تردید کی گئی۔ (نامہ نگار)

**غریب فنڈ** میں از فتوی فنڈ ہے۔ از میاں دوست محمد صاحب مدراس ۸؍۔ از سید عبداللہ شاہ صاحب نارنگ ۸؍۔ ملک غلام محمد صاحب سرینگر ۸؍۔ ایک صاحب خیر ۶؍۔ جملہ ۲؍۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۴؍۔ بقایا ۱۲؍

از سائلین ۲۶ محمد ہاشم مجھوڑہ ۶؍۔ ۲۷ عبدالوکیل چک ۲۸۵ ہے۔ ۲۸ زین العابدین رام پور ۶؍۔ ۲۹ علی اکبر بہاول نگر ۶؍۔ میزان ۱۲؍۔ بقایا فنڈ ۳؍

**پینسٹھ سائلین ابھی اور ہیں** اصحاب خیر توجہ فرمائیں تو ان کے نام بہت جلد اخبار جاری ہوجائے۔

**روپے بھیجدئیے گئے** منشی محمد شفیع صاحب خریدار اہلحدیث ۳۔ نے جو مہلغات جس جگہ بھیجنے کیلئے ارسال کئے تھے وہ ارسال کر دئیے گئے ہیں۔ جزاء اللہ احسن الجزاء۔

**ایسی رقوم** براہ راست ہی بھیجا کریں تو بہتر ہو۔ کیونکہ اس سے اول تو دو دفعہ محصول منی آرڈر خرچ ہوتا ہے۔ دوم جن کے نام ایسی رقوم بھیجی ہوں ان کو تاخیر سے ملتی ہیں۔ امید ہے کہ ایسے حضرات اس امر کا خاص خیال رکھیں گے۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

**ایک تردید** حکومت پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی ہے کہ اس صوبہ میں ایک پبلک جلسہ میں ایک مقرر نے یہ کہا کہ "ہندوستانی سپاہی فلسطین میں استعمال کئے جا رہے ہیں" عوام کی اطلاع کیلئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ بیان بالکل جھوٹ ہے۔ (لاہور ۸۔ دسمبر ۱۹۳۹ء)

**مولانا ابراہیم صاحب** کی بہو (بھتیجے مولوی عبدالقیوم ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر کی بیوی) بعارضہ نمونیہ فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۴- شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

## ویداورقرآن

اخبار پرکاش ۲۳- اکتوبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی ہے "وید، بائیبل اور قرآن"۔ راقم مضمون نے ساری کوشش اس بات پر صرف کی ہے کہ مہرشی دیانند نے بائیبل اور قرآن پر ایسے اعتراضات کئے ہیں جن کے جوابات نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ کتابیں بقول ان کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو وید کے مقابلے میں لایا جائے۔ اور سوامی دیانند نے ایسا کیوں کیا؟ بقول ان کے اس کی وجہ یہ ہے کہ

ویدوں کا پڑھنا پڑھانا چونکہ ہر آریہ کا پرم دھرم [1] (مذہبی فرض) ہے اس لئے ان کتابوں کے ہوتے ہوئے یہ مذہبی فرض ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ آریہ کی نظر اس طرف بھی پڑ جاتی تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں خلل واقع ہوتا۔ اسی لئے سوامی جی نے ویدوں کے راستے سے یہ کانٹے اٹھا دئیے!

**اہلحدیث** | ہم سمجھتے تھے کہ زمانے کی ترقی کا اثر آریوں کے مذہبی تعصب پر بھی پڑا ہوگا مگر اس قسم کے مضامین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجی ابھی تک اسی بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں جس میں پچاس سال پہلے تھے۔ ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند کی تصنیف ہے مگر جتنا حصہ ان کی طرف سے ہے وہ بارہ ابواب پر ختم ہو جاتا ہے۔ تیرھویں اور چودھویں ابواب میں بائیبل اور قرآن کی تردید ہے۔ واقعات تاریخیہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ دو باب سوامی جی کے ہیں۔

سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء میں مرادآباد کے ایک رئیس نے چھپوائی تھی۔ ہم نے کوشش کر کے اس رئیس کے صاحبزادے سے ایک نسخہ منگوایا تھا جو ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے بعد پنڈت کالورام نے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا۔ اس کا بھی ایک نسخہ ہمارے پاس ہے۔ پنڈت کالورام کے نسخے کی تصحیح اور تائید سوامی شردھانند (لیڈر آریہ) نے کی تھی۔ ان دونوں نسخوں میں بائیبل اور قرآن کے متعلق تردیدی بابوں کا ذکر تک نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونو باب الحاقی ہیں۔ پیچھے کسی نافہم آریہ نے لکھ کر سوامی جی کی کتاب کے ساتھ ملحق کر دئیے ہیں بغور دیکھا جائے تو ان ابواب میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ سوامی جی جیسے ودوان کی شان سے بہت دور ہیں۔ ہم نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب متعلقہ قرآن کا جواب جس وقت لکھا تھا۔ (جسے آج پینتیس ۳۵ سال کے قریب ہوتے ہیں) اس وقت ہمارا خیال حسب روایت آریہ یہی تھا کہ یہ باب سوامی جی کا لکھا ہوا ہے۔ اسی لئے ہم نے سوامی جی کو مخاطب کر کے جواب دیا اور وہ جواب کتاب "حق پرکاش" کی صورت میں ملک کے ہر گوشہ میں پہنچ کر موجب تسلی ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ آریہ سماجیوں کو آج تک اس کے جواب الجواب کی ہمت نہ ہوئی۔

اس کے بعد کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہ دونو ابواب سوامی جی کی تصنیف نہیں ہیں۔ کسی آریہ کے پاس اس کا ثبوت ہو تو وہ ۱۸۷۵ء کی ستیارتھ پرکاش کے بعد کی ستیارتھ پرکاش کا کوئی ایسا نسخہ دکھائے جو سوامی جی کی زندگی میں طبع ہوا ہو۔ یہ یاد رہے کہ سوامی جی ۱۸۷۵ء والی ستیارتھ پرکاش کے طبع کے بعد ۸ سال زندہ رہ کر ۱۸۸۳ء میں دار فانی سے کوچ کر گئے اس عرصہ میں دوسری ستیارتھ پرکاش طبع نہیں ہوئی۔

**اظہار تعجب** | ہمارے ناظرین کو اگر تعجب ہو کہ آریہ سماجی اس امر پر کیسے جرأت کر سکتے ہیں کہ اپنے مذہبی ریفارمر کی کتاب میں اپنی طرف سے الحاق کریں۔ انکے رفع تعجب کے لئے ہمارے پاس بہت سے نظائر ہیں منجملہ ان کے ایک دو ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

سوامی جی کی سوانحعمری کلاں میں صفحہ ۹۶۵ پر سوامی جی کا مقولہ لکھا ہے کہ

"ہم دوبارہ جنم لیکر باقی سوا دو ویدوں کی تفسیر کریں گے"

اس مقولے پر مخالفوں کی طرف سے جب اعتراضات ہوئے کہ سوامی جی کو انتقال کئے ہوئے ۱۸۸۳ء سے آج ۱۹۳۸ء تک پچپن ۵۵ سال ہوئے ہیں۔ اگر سوامی جی اپنی پہلی انسانی جون سے نکل کر قاعدہ تناسخ انسانی جون میں آئے ہوتے تو آج ان کی عمر پچپن ۵۵ سال کی ہوتی اتنی عمر کا آدمی علمی بلوغ کے کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر انہوں نے کیوں باقی ویدوں کی تفسیر نہ لکھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی حسب قاعدہ تناسخ کسی دوسری

[1] افسوس کہ سوامی جی نے آریوں کو وید پڑھانے کے لئے بہت سے جتن کئے۔ دیگر الہامی کتابوں کی تردید بھی کی تاکہ آریہ ان کو نہ دیکھیں مگر آریوں نے ان کے ساتھ وید کو بھی چھوڑ دیا۔ پرکاش کا فاضل ایڈیٹر ہمیں بتا سکتا ہے کہ فیصدی بلکہ ہزار میں ایک بھی آریہ ویدوں کو خوب سمجھتا اور روزانہ پڑھتا ہے۔

…دئیے گئے ہیں۔

یہ اعتراض واقعی وزن دار تھا۔ اسلئے ہوشیار آریہ سماجیوں نے سوانح عمری کے دوسرے ایڈیشن میں اس عبارت کو بالکل اڑا دیا۔ تاکہ نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش کے بہت سے حوالے آریوں نے کاٹ دئیے یا درست کر دئیے۔ مثلاً براعظم امریکہ کی تلاش کرنے والے کولمبس کو انگلستان کا کولمبس لکھا تھا۔ جب اعتراضات ہوئے کہ سوامی جی کی تحقیق علمی کا یہ حال ہے کہ کولمبس کو انگلستان کا کولمبس بتایا ہے حالانکہ وہ اٹلی کا باشندہ تھا۔ تو ہوشیار آریوں نے پچھلے ایڈیشن میں بجائے انگلستان کے یورپ کا لفظ لکھ دیا۔ اسی طرح اور بھی کئی حوالے ہیں۔ جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

یہ تو ہے جواب اس بات کا جو آریہ نامہ نگار نے فخریہ طور پر سوامی جی کو تمغہ دیا ہے کہ انہوں نے وید کی تکمیل کے لئے بائیبل اور قرآن کو اعتراضات کی بوچھاڑ سے کالعدم کر دیا۔

اس کے بعد نامہ نگار نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب سے پہلا اعتراض نقل کیا ہے کہ بسم اللہ سے کیوں شروع کیا گیا۔ کیا خدا خود کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے)

ہم سمجھتے تھے کہ آریہ سماج ایک محقق جماعت ہے وہ ہر کلام کو جانچا کرتی ہے۔ اس اعتراض کا جو جواب ہم نے "حق پرکاش" میں دیا ہے اسے دیکھ کر یہ اعتراض پھر کبھی نہ کرینگے۔ لیکن اسکو دیکھ کر معلوم ہوا کہ آریہ سماجیوں پر ابھی فارسی کا وہ مقولہ صادق آتا ہے جسکے الفاظ ہیں:۔

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

ہمارے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ کے بطور تعلیم نازل ہوئی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اے بندو! تم اپنی درخواست بحضور خداوند اس طرح پیش کیا کرو کہ میں اللہ رحمٰن رحیم کے نام سے اس کلام کو شروع کرتا ہوں۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وغیرہ۔

الہامی نوشتوں میں اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں کہ بندوں کی درخواستوں کو الہامی الفاظ میں نقل کر کے تعلیم دی گئی ہے۔ ویدوں سے اسکی مثالیں حق پرکاش میں کافی ملتی ہیں۔ لیکن آج تک آریہ سماجی وہی بکے جاتے ہیں جو ان کے بزرگ کہہ گئے ہیں۔ کیونکہ ان کا مقولہ ہے ؎

پھرے دنیا سے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

# قادیانی مشن

# مرزا صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو

مرزائی اخبار "پیغام صلح" لاہور مؤرخہ ۳۰ نومبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جو دراصل مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت کا خطبہ جمعہ ہے۔ اس میں مخالفین سے درخواست کی گئی ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی پر انصاف سے غور کرو۔ واقعی یہ درخواست قبولیت کے لائق ہے مگر صرف مخالفوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ مریدوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔ کہ وہ بھی انصاف سے غور کریں۔

مولوی محمد علی صاحب موصوف اس درجہ کے معتقد مرزا ہیں کہ ان کے حق میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مرزا صاحب کی زندگی میں ایک قصیدہ لکھا گیا تھا۔ جس کا ایک شعر یہ تھا ؎

کیا ساز طشت از بام جس نے میسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

آج بھی پکے مرزائی مخالفین کو الزام دیتے ہوئے راستی اور صداقت سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ آپ کا مقولہ اصل الفاظ میں یہ ہے:۔

"مخالفین نے حضرت مرزا صاحب کی اتنی بڑی تصویر پیش کی ہے کہ اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ذرا انصاف سے آپ کی لائف پڑھو اور دیکھو کہ اسلام کے اس عظیم الشان جرنیل کے دل میں کونسی تڑپ اور کونسا جوش موجزن تھا۔ اگر کوئی انصاف اور غور سے دیکھے تو اسے صرف یہی نظر آئیگا کہ ان کے دل میں اسلام کی حفاظت اور توسیع کی تڑپ تھی ان کے دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی صحیح تصویر پیش کرنے کا جوش تھا۔ اس کے علاوہ نہ اور کوئی تڑپ تھی اور نہ کوئی جوش تھا۔ اور پھر جو کوئی آپ کے پاس جا کر بیٹھا۔ اس کا دل بھی اسی تڑپ اور جوش سے معمور ہو گیا۔

**حضرت مسیح موعود کا عشق رسول** لوگ آپ کو گالیوں سے بھرے ہوئے پلندوں کے پلندے ڈاک میں لکھ بھیجتے تھے۔ ان سے تھیلوں کے تھیلے بھر جاتے۔ جب تھیلا بھر جاتا تو اس کو جلا دیا جاتا۔ ان کی وجہ سے آپ کو کبھی ملال نہ ہوتا تھا۔ آپ کی پیشانی پر شکن تک نہ پڑتی تھی آپ ان گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کی جو مخالف دن رات آپ کو بھیجتے تھے پرواہ تک نہ کرتے تھے۔ لیکن جب کسی عیسائی یا آریہ سماجی یا دوسرے کسی مخالف اسلام کی طرف سے رسول کریم پر کوئی حملہ ہوتا تھا تو معاً آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ کا آرام و چین رخصت ہو جاتا۔ باہر مجلس میں بھی ذکر کرتے کہ فلاں ناپاک انسان نے پاکوں کے سردار پر یہ حملہ کیا ہے اور اسطرح جھک ماری ہے۔ اور جب تک اس کا جواب نہ لکھ لیتے تھے آپ کو چین نہ آتا تھا۔"

(پیغام صلح لاہور مؤرخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۲ء)

**اہلحدیث** کیا یہ واقعات ٹھیک ہیں کہ مخالفین نے مرزا صاحب کی بڑی تصویر پیش کی ہے؟ نہیں۔ سنئے!

(دشمن قادیان۔ مرزا صاحب قادیانی کی مکمل مفصل (۴۴) سوانح عمری۔ ... مصنف ... قیمت ... (مجلد))

حق پرکاش جس میں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کا مفصل و مدلل جواب ہے۔ قیمت ۱۲؍ محصول ڈاک ۵؍۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مرزا صاحب کے چہرے پر جو بدنما سیاہ داغ ہے وہ ادعائے نبوت ہے۔ جس کا نام مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تصنیفات میں دجالیت رکھا ہے۔ اس داغ کو نمایاں کرنے والی جماعت کون ہے؟ وہی جماعت جو قادیان کے تخت خلافت پر قابض ہے۔ جن کے مقابلے میں لاہوری جماعت کا شمار شرح چغمینی کی شبع عرض شعیر (جو کا ساتواں حصہ) کی مانند ہے۔ اس جماعت نے مرزا صاحب کی نبوت کو خوب چمکایا۔ مولوی محمد علی کو مباحثے کے لئے للکارا مگر مولوی صاحب نے اس کو ٹال دیا۔ کیا یہ جماعت مخالفین مرزا سے ہے؟ کھلے لفظوں میں کہہ دیجئے۔ جب ہم پوچھتے ہیں کہ ادعائے نبوت بقول آپ کے کفر ہے تو کسی غیر نبی کو نبی ماننے والا کون ہے۔ آپ خاموش ہو کر اس کا جواب نہیں دیتے۔ اور جب قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کسی نبی سے وصف نبوت سلب کرنے والا کون ہے تو وہ بھی چپ سادھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں گروہوں کو ارشاد خداوندی سناتے ہیں:۔

وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ (جب بولو عدل سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہی ہو)

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے مرزا صاحب کے عشق رسول کا ذکر کرتے ہوئے بہت مبالغے سے کام لیا ہے کہ مخالفین کی گالیوں کے خطوط سے جب تھیلے بھر جاتے تو جلا دئیے جاتے اور مرزا صاحب ان گالیوں کی پروا نہ کرتے۔

غالباً یہ تھیلے اس قسم کے ہونگے جس قسم کی پچاس الماریاں مرزا صاحب نے حکومت انگریزی کی تائید میں بھر دی ہیں۔ ان پچاس الماریوں میں سے ایک بھی نہیں ملتی۔ اسی طرح وہ تھیلے ہونگے جو غالباً اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں سے بنے ہوئے ہونگے ہاں صاحب! مرزا صاحب پروا نہ کرتے تھے تو یہ نمونے کس کے ہیں:۔

او بدذات فرقہ مولویاں۔ او یہودی خصلت مولویو! جو زہر کا پیالہ تم نے خود پیا وہی عوام کو پلایا۔ (انجام آتھم)

کیسے میٹھے وچن ہیں کہ ؎

گالیوں سے بھی بے مزہ نہ ہوا

ایسی شیریں کلامی کے مقابلے میں کسی (یہودی خصلت) مولوی یا اس کے اتباع نے مرزا صاحب کو بقول استاد صائب ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

دو چار خطوط بھی بھیج دئیے تو کیا بُرا کیا۔

ہاں یہ بھی خوب کہا کہ

آریہ اور عیسائیوں کے اعتراضات سے آپ بے تاب ہو جاتے جب تک جواب نہ دے لیتے آپ کو چین نہ آتا۔

کس قدر غلط بیانی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مرزا صاحب کی زندگی میں عیسائیوں کا رسالہ امہات الامت جو ازواج مطہرات کے متعلق نکلا تھا۔ مرزا صاحب نے اس کا کیا جواب دیا تھا۔ اسی طرح آریوں کی طرف سے "رنگیلا رسول" نکلا تو ان کی جماعت نے اس کا کیا جواب دیا۔ سب سے پہلے آریوں کے گورو کی ستیارتھ پرکاش کا کیا جواب دیا۔ عیسائیوں کی کتاب "عدم ضرورت قرآن" کا کیا جواب دیا۔ بڑے طمطراق سے کتاب براہین احمدیہ شروع کی۔ اس میں اپنے الہامات اور اعلیٰ مراتب بیان کرنے کے سوا کیا لکھا! براہین کے پہلے مجموعہ میں کو شروع کرتے ہی ختم کر دیا۔ بعد تقاضا بسیار پانچویں جلد شروع کی تو اس میں بھی اپنی رام کہانی کے سوا کیا لکھا! واقعات کو غلط بیان کرنا اور صحیح باتوں کو چھپانا اسلام اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔

مرزا صاحب اگر فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں رنگے ہوتے تو آپ یہ دعویٰ نہ کرتے ؎

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب)

اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنی لاہوری اور قادیانی جماعت میں امتیاز بتلانے کو چار معیار بتائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

**پہلا امتیاز** | نیکی اور بلند اخلاقی قادیان میں نہیں ہم میں ہے۔

**دوسرا امتیاز** | قادیان کی نیک شہرت بوجہ جماعت قادیانیہ اب نہیں رہی۔

**تیسرا امتیاز** | خلیفہ قادیان کی بداخلاقی کا ذکر ہائیکورٹ میں آگیا ہے۔[1]

**چوتھا امتیاز** | مسیح موعود (مرزا) کا دیا ہوا علم قادیان سے اُڑ گیا اور قادیانی جماعت کی ساری طاقت سیاسیات پر صرف ہو رہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم ان باتوں میں اور خاصکر آخری الزام میں مولوی صاحب کی تائید کرتے ہیں اور اس کی تائید میں ایک ایسا واقعہ پیش کرتے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب کے ذہن میں نہیں آیا۔ نہ ہی قادیانی اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ

مرزا ناصر احمد (پسر خلیفہ قادیان) بغرض تعلیم انگلستان گئے۔ جس پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا ہوگا۔ وہاں سے آپ کیا ڈگری لائے۔ اس کا جواب "الفضل" میں ملتا ہے کہ صاحبزادے نے انگلستان کے پالیٹیشنر (مدبرین) سے مل کر وہاں کی پالیٹکس (سیاست) کا علم حاصل کیا۔

وہ کہیں یا نہ کہیں۔ سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس رقم کثیر (ہزارہا روپیہ) کے خرچ کا نتیجہ مسیح موعود کے گدی نشین خلیفہ قادیان کے ذہن میں کیا ہے؟ ہم جیسے ناواقف سیاست یہی سمجھتے ہیں کہ مسیح موعود کے پوتے کو وائسرائے بہادر کی اگزیکٹو کونسل کا ممبر بنانے کی تمہید ہے۔

ہم اس میں نہ مخل ہیں نہ حاسد ہیں۔ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ آپ کے مسیح موعود نے انگریزوں اور روسیوں کا نام یاجوج ماجوج رکھا ہوا ہے۔ (حمامۃ البشریٰ) ایسی قوم میں بحیثیت ممبر داخل ہونے سے خطرہ ہے کہ کان نمک والی مثال صادق نہ آجائے ؎

ہپنچ کر کے وہیں کے ہو نہ رہنا
کوئی جا کر کے کہہ دو نامہ بر سے

[1] انصاف یہ ہے کہ ہائیکورٹ میں ذکر آنے سے بداخلاقی کا ثبوت نہیں ہوا۔ اس کی مثال قرآن مجید میں فرعون اور شیطان وغیرہ کے اقوال ہیں جو بطور حکایت کے درج ہیں نہ بطور تصدیق کے۔ (اہلحدیث)

محمدیہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی (۱۲۵) تردید میں۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

# بریلوی مشن

# اندھیر نگری اور کانا راجہ

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرت سری)

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ امرت سر میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر جو قاتلانہ حملہ ہُوا تھا وہ ان تقاریر کے نتائج میں سے ایک نتیجہ تھا جو مسجد میاں محمد جان مرحوم امرتسر میں جلسہ عرس امام اعظم کے موقع پر کی گئی تھیں۔ اس جلسہ میں ایک نوخیز مولوی بشیر صاحب کوٹلوی بھی تھے۔ مذکور اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار بھی ہیں۔ آئے دن دل آزار مضامین اخبار مذکور میں تحریر کیا کرتے ہیں۔ جن میں فرقہ حقہ اہل حدیث کو بہت بُری طرح یاد کیا کرتے ہیں۔ مذکور کے ابا جان بھی جماعت اہل حدیث کے حق میں بدگوئی کیا کرتے ہیں۔ مگر چھوٹے میاں بڑے میاں سے اس فن میں بڑھ گئے ہیں۔ ہم ایسے خوش کلام شخص سے خطاب کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آجتک ہم خاموش رہے مگر بعض احباب نے ہمیں توجہ دلائی کہ بدکلامی کو نظر انداز کر کے بعض قابل جواب باتوں کا جواب دینا چاہئے۔ اس لئے ضرورت پیش آمد کو ملحوظ رکھ کر ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جاتا ہے بفضل الٰہی ابطال باطل و تائید حق میں یہ سلسلہ دیر تک چلے گا انشاء اللہ! اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ

"الفقیہ" کے مولوی بشیر صاحب ۱۴۔ اکتوبر ۳۷ء کے پرچہ میں یوں عنوان قائم کرتے ہیں:-

"کیا یہ لوگ محمدی ہیں یا چکڑالوی"

اس مضمون میں بشیر صاحب جماعت اہل حدیث کے حق میں یوں دُر افشانی فرماتے ہیں:-

(۱) جماعت اہل حدیث چکڑالویوں سے پوری پوری مشابہت پیدا کر رہی ہے۔

(۲) افراد جماعت اہل حدیث کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں یہ اندرونی چکڑالوی الخ

(۳) (مولانا ثناء اللہ صاحب نے) اپنی جلن کا یوں اظہار کیا + + گویا حضور کی شان رفیع کا طویل ذکر بھی ان کے لئے باعث تکلیف ہُوا۔

(۴) مولوی (ثناء اللہ) صاحب کو یہیں تکلیف ہوئی + + اندرونی عداوت کا اظہار کیا۔ ایک جلد لیکر جواب لکھ دیا اور تیس مار خاں بن گئے × × مولوی (ثناء اللہ) صاحب کے ایک ایک لفظ سے چکڑالویت ٹپک رہی ہے ×× تردید میں قلم بے لگام ہُوا جا رہا ہے۔

(۵) سفید چادر پر ایک قطرہ بھی سیاہی ٹپک پڑے تو دکھنے لگتا ہے۔ مگر چادر ہی ساری کی ساری سیاہ ہو تو پوری دوات انڈیل دو۔ کچھ نظر نہ آئیگا۔

(۶) یہ دہریے کہہ دیں کہ یہ (رسول) کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

یہ تو ان کی خوش کلامی کا نمونہ ہے جسے ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ اصل مضمون میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے مضمون "کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی؟" کا جواب لکھا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جس مضمون کا جواب لکھا تھا اس کا خلاصہ پھر اسی مضمون میں خود مضمون نگار مولوی بشیر صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"میں نے × × یہ ثابت کیا تھا کہ حضور کا نام نامی جنت پر اور جنت کے باغات کے پتہ پتہ پر اور اس کے دروازوں پر حوروں اور رضوانوں کی آنکھوں اور پتلیوں پر لکھا ہُوا ہے۔ اور کسی چیز پر کسی شخص کا نام لکھا ہونا اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ یہ اس چیز کا مالک ہے لہذا حضور ہر چیز کے مالک ہیں۔" (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۳۷ء)

اس عبارت میں مولوی بشیر صاحب نے تین دعوے کئے ہیں:-

(۱) حضورؐ کا نام جنت کے پتے پتے پر لکھا ہُوا ہے۔

(۲) جنت کے دروازوں پر جنت کا نام نامی تحریر ہے

(۳) حوروں اور رضوانوں کی آنکھوں اور آنکھوں کی پتلیوں میں لکھا ہُوا ہے۔

یہ واقعات ہیں جن کو مولوی بشیر صاحب نے بذات خود تو ملاحظہ نہیں فرمایا ہوگا۔ ابا جان سے بھی روایت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ بھی ابھی دنیا میں تشریف فرما ہیں۔ البتہ ایک صورت ہو سکتی ہے۔ جو ہمارے نزدیک لائق اعتماد ہے۔ وہ یہ کہ صادق القول سیدنا وسیلتنا نبینا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں بتائی ہوں اور مولوی بشیر صاحب نے کتب حدیث میں پڑھی ہوں۔

اس لئے ہمیں یہ حق ہے کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ مولوی صاحب مذکور ان روایات کو کتب حدیث سے ثابت کر کے ان کی صحت بھی ثابت کریں۔

اس لئے ہم مولوی بشیر صاحب سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے دعاوی کو قرآن و حدیث کے دلائل سے یا فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت کریں۔ ع

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

## مولانا کا جواب

علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ مدعی کے دعوے کے بعد فریق مقابل کو حق ہے کہ دعوی پر نقض وارد کرے یا معارضہ کر کے مدعی کے دعوی کو رد کر دے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے دوسرا طریق برتا ہے اور مدعی کے الفاظ کو خیالی پلاؤ سمجھ کر قرآن مجید سے اس پر معارضہ پیش کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مدعی قرآن مجید کو خدائی کتاب مانتا ہے اور قرآن مجید اس دعوے کو غلط قرار دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعلان کرتا ہے کہ

آپ کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب کا مطلب بالکل صاف تھا کہ صاحب عقل خود سمجھ لیں گے کہ بشیر صاحب سچے ہیں یا کلام پاک کا ارشاد صحیح ہے۔ مگر مولانا صاحب کی اس صاف تحریر پر مولوی بشیر صاحب آپے سے باہر

ahmadimuslim.de

# سو روپیہ انعام

امرتسر میں بتاریخ ۷ اگست ۱۹۳۶ء پنڈت آتمانند صاحب اور حافظ محمد حسین صاحب برادر حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کا مباحثہ دربارہ مسئلہ استوی علی العرش ہوا تھا۔ مباحثے کی نسبت تو ہم اپنی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ وہ تو جنہوں سے سنا تھا وہ ہی بتا سکیں۔ لیکن اس مباحثے کے متعلق ہم پر ایک افترا لگایا جاتا ہے کہ ہم نے پنڈت آتمانند کو مدد دی۔ ہم اس افترا کو افک عائشہؓ سے کم نہیں جانتے۔ اس لئے اعلان کرتے ہیں کہ افترا کنندگان کسی مسلمہ منصف کے سامنے اپنے افترا کو ثابت کر دیں تو ایک سو روپیہ ان کی نذر ہوگا۔ جو ان کی درخواست پر پہلے ہی رکھوا دیا جائیگا۔ اور درصورت عدم ثبوت ان سے صہ روپیہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی مد میں لئے جائیں گے۔ اور مجلس میں توبہ کرائی جائے گی۔ وہ پانچ روپے بھی ان کو پہلے رکھنے ہونگے۔

پس یا تو وہ اپنے افترا سے باز آئیں یا مسلمہ منصف کے سامنے اپنے افترا کا ثبوت دیں۔ اور باوجود اس کے وہ اگر افترا ہی کئے جائیں تو سُن رکھیں:۔

الظلم ظلمات یوم القیامۃ (الحدیث)

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسر

# "خادم کعبہ" کو آخری نوٹس

ہمارے دوست جو "خادم کعبہ" کو جواب دینے سے روکتے ہیں وہ حق پر ہیں۔ مگر میری نیت یہ تھی کہ اس کے افترآت اور بہتانات کی اصلیت جس طرح مجھے معلوم ہے اسی طرح سب احباب کو معلوم ہو جائے۔ اس لئے آج آخری نوٹس دیتا ہوں۔

خادم نے ۹۔ دسمبر کی اشاعت میں مجھے مسجد خیرالدین امرتسر میں بلایا ہے۔ میں حاضر ہوں۔ مگر چونکہ منصف صاحب کی شرکت اس مجلس میں ضروری ہے اسلئے "خادم کعبہ" اپنے پیش کردہ حکم مولوی عبد القادر صاحب وکیل قصوری سے ہم کو طلبی نامہ بھجوائیں کہ فلاں روز اتنے بجے مسجد خیرالدین امرتسر میں آجاؤ یا جس جگہ طلب فرمائیں میں بلا تکلف پہنچ جاؤنگا۔

چونکہ منصف صاحب عالم دین اور واقف قانون بھی ہیں۔ اس لئے اس بات کا فیصلہ بھی دیں کہ ہم فریقین میں مستغیث کون ہے اور ملزم کون؟

نمبر یہ آخری نوٹس ہے۔

لعنۃ اللہ علی من تخلف و اخلف

(ابوالوفاء)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۶)

ہوئے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

دیکھئے ایک ایک لفظ سے چکڑالویت ٹپک رہی ہے یا نہیں۔ حضور کا مالک ہونا انہیں کتنا بُرا معلوم ہوا ہے کہ اس کی تردید میں قلم بے لگام ہوا جاتا ہے"

اس کے بعد مولوی صاحب مذکور جو معارضہ پیش کرتے ہیں وہ نہایت ہی لطیف ہے۔ اس لئے ہم اُسے بتمامہ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ مضمون نگار صاحب کی قابلیت بھی معلوم ہو سکے۔ اولاً مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک عبارت 'اہلحدیث' ۸ مئی ۱۹۳۱ء سے نقل کرتے ہیں جو مولوی بشیر صاحب نے بھی اخذ کی ہے:۔

"ہمارا دعویٰ تھا۔ اور اب بھی ہے کہ اللہ اور رسولؐ دونوں اصل مطاع ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اللہ بالذات اصل مطاع ہے۔ رسولؐ بحکم خدا اصل مطاع ہے۔ مگر فریق ثانی اس عقیدہ کو شرک کہتا رہا اور کہتا ہے۔ ہم نے ہر چند کوشش کی کہ فریق ثانی ہمارا مدعا سمجھنے پر توجہ کرے۔ سمجھ کر جو چاہے کہے۔ مگر ہمیں اس امر کا افسوس ہے کہ وہ اپنی ضد پر ایسے مُصر ہے کہ ان کو اس بات کا بھی خیال نہ آیا کہ ناظرین اہل علم ہماری تحریر کو دیکھ کر ہماری نسبت کیا رائے قائم کرینگے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احکم الحاکمین ہیں مگر بالغیر کی قید یاد رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں احکم الحاکمین باذن خدا ہیں"

(اہلحدیث ۸ مئی ۱۹۳۱ء صفحہ ۳) الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء

اس عبارت سے نامہ نگار صاحب نتیجہ نکالتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"لیجئے صاحب۔ مولوی صاحب نے خود اپنا رد کر ڈالا۔ اس تحریر میں جہاں کہیں لفظ "مطاع" آیا ہے۔ وہاں لفظ "مالک" رکھ لیجئے۔ اور یہی تحریر ان امرتسری چکڑالویوں کے رد میں ہمارا جواب سمجھئے" (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

سبحان اللہ! مولوی بشیر کی منطق "یا من تنگ" آپ کے ابا جان تو بڑے خوش ہونگے کہ میرے بیٹے نے رئیس المناظرین کے سامنے بہت خوب کہی اور ہم بھی سمجھتے ہیں کہ خوب کہی۔ ایسی کہی کہ کبھی کوئی عقلمند نہ کہہ سکے۔ سنئے جناب! اگر کوئی پادری عبد الحق جیسا یوں کہہ دے کہ یہی عبارت حضرت مسیحؑ کے حق میں مسیحیوں کے عقیدہ کے لحاظ سے یوں تحریر کرو کہ لفظ مالک کی بجائے مسیح ابن اللہ کہو۔ کہئے آپ کو کیا اعتراض ہے۔ اگر نبی آخر الزماں مالک باذن اللہ آپ کے کہنے سے ہو سکتے ہیں تو مسیح ابن اللہ باذن اللہ کیوں نہ ہونگے یہاں تو ابن اللہ باذن اللہ وزن بھی مل گیا ہے۔ کہئے آپ کیا جواب دینگے۔ اباجی سے ذرہ مشورہ کر لینا۔ اگر ان کو مشاغل بدعیہ سے فرصت نہ ملے تو ہم ہی بتائے دیتے ہیں کہ

اذن اللہ ہر بات کے لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ اذن اللہ کہنے کے لئے بھی اذن الٰہی کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ لفظ خود کذب ہوگا۔ اگر آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک باذن اللہ کہنا چاہتے ہیں تو شوق سے کہئے۔ مگر قرآن مجید یا حدیث صحیح سے

ahmadimuslim.de

اذن الٰہی دکھا یئے کہ کیا خدا تعالیٰ نے آپ کو مالک بننے کی اجازت دی ہے۔ جیسے مطاع بننے کی اجازت موجود ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

مولوی بشیر صاحب! کیا میں یوں کہہ سکتا ہوں۔ ؎
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(باقی آئندہ)

# قرآن کریم اور سائنس

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

ہم اس دعوے میں حق بجانب ہیں کہ قرآن کریم اور صحیح سائنس میں کسی طرح کا کوئی تضاد نہیں ہے آج عموماً یہ خیال کیا جانے لگا ہے کہ الہامی اور مذہبی کتابوں میں بہت سی باتیں خلاف عقل ہیں۔ لیکن اس نکتہ کا خیال کم رکھا جاتا ہے کہ ہم کیا اور ہماری عقل کیا۔ پھر ایسی عقل سے خدا سے لڑائی اور اسکی مذہبی کتاب سے دشمنی کہاں تک موزوں ہو سکتی ہے۔ دراصل ہمارا مذہب دوستی اور خدا شناسی میں طریقہ ہی الٹا ہے۔ ہم مذہب کو اس لئے غلط ٹھیرا دیتے ہیں کہ فلاں مذہبی کتاب میں فلاں بات غلط اور خلاف سائنس ہے لہٰذا وہ بات غلط ہے اور جب وہ بات غلط ہوئی تو مذہب خود بخود غلط ہوا۔ حالانکہ چاہئے یوں تھا کہ پہلے ضرورت مذہب سے مطمئن ہوتے پھر عقل کے خلاف جو باتیں بظاہر معلوم ہوتیں ان پر غور و خوض کرتے نہ سمجھ میں آتی تو وہیں رک جاتے اور اپنی عقل کو ناقص کہہ کر خاموش ہو جاتے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان سوچتا ہے کہ سب عالم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا کہ سوال کے اس نقطہ پر مرکب عقل کو لگام دینا اچھا ہے۔

بقول شیخ سعدی ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

طب کی کتابوں میں ایک جگہ یہ دیکھنے میں آئی کہ شیخ الرئیس بو علی سینا مدتوں اس غور میں رہا کہ قلب گرم ہے اسے اوپر ہونا چاہئے اور دماغ سرد ہے اسے نیچے ہونا چاہئے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے۔ خداوندی انتظام اور اس کی وضع و تعیین کو عقل کے مطابق نہ پاکر بلکہ مشاہدہ کے مطابق بھی نہ پاکر بو علی نے خلاف عقل ہونے کی آواز نہ اٹھائی بلکہ حیران و سرگرداں ہونے کے بعد اپنی عقل کے نقصان اور اپنی رسائی کی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے فتبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کی۔ بہرحال مذہب شناسی کے غلط طریقوں پر چل کر عقل کو بدنام کرنے کے لئے بہت سے عقل دشمنوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ

"مذہب سائنس کی غضب آلود نگاہوں کے سامنے ٹھیرنے کی تاب نہیں لا سکتا"

(دیکھو ہندو لیڈروں کی تقریر کا اقتباس۔ مندرجہ پیغام صلح ۲۱۔ ستمبر ۳۶ء)

اس کے مقابل یورپ کے عقلاء و فضلاء کی رائیں پڑھیں جو سائنس کے علماء عصر کے پیشوا ہیں۔ خود انکی زبان سے سنئے۔ مسٹر جیمس نے برٹش ایسوسی ایشن میں سائنس پر جو خطبہ پڑھا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ

"تیس سال قبل سائنس کا نعرہ اپنے علم پر تھا آج سائنس کا نعرہ اپنے جہل پر ہے۔ تیس سال قبل معجزات قابل مضحکہ تھے آج معجزات ممکن و اغلب بلکہ قطعی ہیں۔ عظمت ناپیدا کنار کے جلوے صحیح سائنس کو خدا تک لا رہے ہیں"

(صدق ۱۱۔ مئی ۳۸ء بحوالہ بائبل از نڈو)

اس حقیقت کے پیش نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب و ہستی خدا کے خلاف جس قدر چہل کود سائنس کا نام لے لے کر کی جا رہی ہے یہ فریب خوردہ ناتجربہ کار غیر محققین لوگوں کی جاہلانہ روِش سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ صحیح سائنس اور درست عقل والے محققین کی رائیں اس سے بالکل جدا ہیں۔

**ایک حقیقت کا اظہار** | مولانا امرتسری مدظلہ العالی اپنے رسالہ شمع توحید کے ص۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"آج سائنس کی تحقیق ہے کہ ایک انچ بھر مربع ہوا اور پانی میں دس دس کروڑ کیڑے چلتے پھرتے ہیں اس کے پڑھنے کے ساتھ ہی مجھے خیال گزرا کہ سائنس کی تحقیق ہے اس لئے اس کے آگے پرستاران عقل کا سر خم ہے۔ ورنہ اگر یہ دعویٰ قرآن کریم میں کیا گیا ہوتا تو مدعیان عقل و سائنس دنیا کے ہر کس و ناکس کے آگے یہ کہتے پھرتے نظر آتے کہ "دیکھو قرآن کے غلط ہونے میں کیا شک ہے۔ دیکھو قرآن والا کہتا ہے کہ صرف انچ بھر جگہ میں سو دو سو کیڑے نہیں ہزار دو ہزار کیڑے نہیں، لاکھ دو لاکھ کیڑے نہیں، کروڑ دو کروڑ کیڑے نہیں بلکہ دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں۔ بھلا یہ کوئی ماننے کی بات ہے۔ اگر کسی خاص مقام کی انچ بھر جگہ میں دس کروڑ کیڑوں کا اقرار قرآن کرتا تو مان بھی لیا جاتا لیکن جب اس کا دعویٰ ہے کہ بلا امتیاز ہوا اور پانی کے کروں کی ہر انچ برابر جگہ میں دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں تو اب خلاف مشاہدہ و خلاف عقل بات کو کیسے مان لیا جاوے وغیرہ" لیکن چونکہ آج سائنس مدعی ہے اس لئے سر تسلیم خم ہے۔

بعد قیل و قال مجھے یہ حقیقت گوش گزار کرتی ہے کہ قرآن کریم کا کوئی اصول بھی عقل خالص و کامل کے خلاف نہیں۔ مثال کے طور پر نمبروار چند معروضات پیش ہیں۔

**دعویٰ سائنس** | سورج غروب نہیں ہوتا بلکہ کسی نہ کسی جگہ ہر وقت نکلا رہتا ہے لیکن قرآن کہتا ہے کہ آفتاب غروب ہوتا ہے اور وہ بھی دلدل میں۔

**جواب** | قرآن کریم پر یہ افترا ہے کہ وہ آفتاب کو دلدل وغیرہ میں غروب ہوتا مانتا ہے۔ قرآن کریم کا صاف ارشاد ہے کہ اوٹ میں پڑ جانے سے آفتاب غروب ہوتا نظر آتا ہے لیکن جہاں آفتاب پر کوئی اوٹ نہیں ہوتی وہاں اسی گھڑی آفتاب طالع رہتا ہے

# اسلام میں مساوات کا اچھوتا سبق[1]

(از قلم مولوی عبد اللطیف صاحب علیکوی حصاری)

ناظرین باتمکین آج کی قسط میں چند مساوات اسلامیہ پر خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہے اور چند واقعات آپ کی خدمت میں پیش کرونگا۔ جس سے اسلامی مساوات کی قدر و منزلت نمایاں طور پر واضح ہو جائیگی۔ اسلام کی لاتعداد خداداد خوبیاں ہیں جن کا اعتراف دوست تو کیا سخت سے سخت دشمن بھی کر چکے ہیں۔ منجملہ خصائص سے ایک نرالا سبق مساوات ہے۔ جس کا ذکر اس وقت مقصود بالذات ہے۔ قبل ازیں کہ نفس مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے ضروری ہے کہ دیگر مذاہب عالم کی مساوات اور اسلامی مساوات کا تقابل کیا جاوے۔ تاکہ تعرف الاشیاء باضدادھا سے اس نعمت غیر مترقبہ کی قدر و منزلت بخوبی طور پر معلوم ہو جاوے چونکہ موجودہ دور میں دو ہی مذہب بڑے ہیں جس سے عموماً ہمارا روئے سخن ہوتا رہتا ہے یعنی عیسائیت اور ہندومت ان ہر دو کے لٹریچر دیکھنے سے اور ان کی کتب کی تلاش اور ان کے رہنمایان قوم کے حالات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مساوات کا کوئی پتہ نشان نہیں اور بجائے اس کے کافی سے زیادہ چھوت چھات بھری پڑی ہے۔ ان کے نزدیک سیاہ و سفید امیر و غریب شریف و رذیل ایک سٹیج پر ایک شاہراہ ایک عبادت خانہ میں بیٹھ کر عبادت کرنے کے قابل نہیں۔ آپ کو معلوم نہیں جن حقوق سے یورپین عیسائی مستفید ہو سکتا ہے اُس سے اینگلو انڈین بدنصیب ہمیشہ کے لئے محروم قرار دیا جاتا ہے۔ جہاں پر گورے رنگ کا عیسائی عبادت کرے گا وہاں پر غریب سیاہ رنگ والے کی رسائی ناممکن ہے۔ غرضیکہ عیسائی مذہب میں کافی سے زیادہ امتیاز رنگ و قوم ملک و نسل پایا جاتا ہے۔

اسی طرح ویدک تعلیم کو بنظر تحقیق مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمن و شودر، کھتری و ویش میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ جو لباس برہمن زیب تن کریگا وہ بدقسمت شودر کے لئے کسی صورت میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ جو قدر و منزلت کھتری کی ہوگی اُس سے بدنصیب ویش ہمیشہ کے لئے محروم ہے۔ جس چونکہ میں اعلیٰ ذات پات کا انسان دسترخوان بچھا کر کھانا کھاتا ہے وہ غریب انسان کے قدم منحوس سے ناپاک تصور کیا جاتا ہے۔ جس مندر میں لکھ پتی یا لالہ صاحب یا رائے صاحب بہادر پوجا پاٹ کرتے ہیں اس میں بھنگی یا چمار کی رسائی ناممکن ہے۔ کیونکہ ان کا وجود منحوس تصور کیا جاتا ہے غرضیکہ ہندو دھرم میں بھی چھوت چھات کو کافی سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جس کو نیست و نابود کرنے کی ان تھک سعی گاندھی جی نے بھی کی۔ گو وہ پوری طرح کامیاب نہ ہوئے۔

اب آپ اسلامی تعلیم پر بھی نظر فکر ڈالیں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام نے اس چھوت چھات کا کس طرح قلع قمع کر دیا ہے اور اُس نے شرافت و رذالت کیلئے حسب و نسب یا قوم و وطن کو معیار قرار نہیں دیا بلکہ صاف طور پر اعلان کر دیا ہے:۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

کہ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد و عورت سے پیدا کر کے خاندانوں میں تقسیم کیا تاکہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کر لو لیکن شریف اور ذی عزت خدا کے ہاں وہی ہے جو پرہیزگار ہے۔

اسلام نے غلام و آقا کی تمیز اٹھا دی وہ رنگ و وطن حسب و نسب کے امتیازات سے مبرا ہے۔ وہ بندہ اور بندہ نواز کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے نزدیک خوبصورت کو بدصورت پر کوئی فوقیت نہیں اس کے نزدیک دولت کے پجاری کو کسی فاقہ مست اور تنگ دست پر فخر و مباہات کرنے کا کوئی حق نہیں وہ صاف اعلان کرتا ہے:۔

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عرابی الا بتقوی۔

اسلامی مساوات کا نظارہ دیکھنا ہو تو اُس کی نماز کو دیکھئے جو نماز بھی ہے اور اسلامی پریڈ بھی۔ جس میں شاہ و گدا کی کوئی تمیز نہیں۔ جس میں امیر و غریب متمول و مفلس ایک ہی صف میں دوش بدوش نظر آئینگے۔ خواہ ترکی کا حکمران ہو یا افغانستان کا تاج رو۔ اسلام ان کے غرور فرمانروائی کو مٹانے کے لئے اور مساوات کا درس پڑھانے کے لئے ایک نادار انسان کے ساتھ لاکر کھڑا کر دیگا۔ جس کا نقشہ اقبال مرحوم نے خوب کھینچا ہے ؎

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اسلامی مساوات کا دلربا نظارہ مقصود ہو تو حضور پیغمبر خدا فداہ ابی و امی کی لائف پر غور فرمائیں۔ ایک دفعہ اسلامی بادشاہ اپنی فدا کار فوج کے ہمراہ سفر میں جا رہا ہے جب کھانا پکانے کا وقت آتا ہے تو ہر شخص کے ذمہ مناسب کام سپرد کر دیا جاتا ہے۔ حضور پُرنور اپنے ذمہ لکڑی اکٹھی کرنے کی خدمت لیتے ہیں۔ یہ ہے مساوات کی زندہ تصویر۔ جسکو آپ اسلام کے سوا کسی دوسری قوم میں ڈھونڈھیں تو ہرگز نہ پا سکیں گے۔ حضرت انس دس برس حضور کی خدمت میں خادمانہ ڈیوٹی پر معمور رہے آخر وہ غلام اپنی زبان سے اعتراف کرتا ہے کہ جس قدر خدمت میں نے اپنے آقا کی اس سے کئی حصہ زیادہ حضور نے میری کی۔ حکمانہ انداز میں زجر و توبیخ تو کیا کرنی تھی کبھی مجھ کو یہ بھی نہیں کہا کہ فلاں کام یوں سے یوں کیوں کیا۔ ما قال لی فی شئ لما فعلت۔ اسلام مساوات کے تخیل کو

---

[1] سابقہ پرچہ میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون درج ہو چکا ہے مگر مضمون ہذا کا طرز بیان پہلے سے علیحدہ ہے۔ (ادارہ)

دین نے بھی یا اقوام دنیا نے کبھی کسی کو آقا اسلام کے خطاب سے بھی ملقب نہ کیا۔ اور اس کی بجائے اس نرالے فلسفہ کا سبق دیا۔

کلکم بنو آدم و آدم من تراب

تم سب اولاد آدم ہو ایک باپ کی اولاد ہیں۔
چھوٹا کون اور بڑا کون۔

اسلامی مساوات کی اور زندہ تصویر دیکھنی ہو تو حضرت عمر فاروق کی سوانح ملاحظہ کریں۔ جب خلیفہ وقت اپنے غلام کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن اسلام کا فاروق اعظم غلام کے ساتھ سوار ہونے کی باری مقرر کر لیتا ہے۔ جب بیت المقدس قریب آتا ہے تو غلام کے سوار ہونے کی نوبت آتی ہے۔ غلام عرض کرتا ہے حضور میں نے اپنی باری آپ کو دی لیکن وہ پیکر علم و عمل خود بینی اور تکبر کو نیست و نابود کرنے کے لئے اور اقوام عالم کو اسلامی مساوات کا حیرت انگیز نقشہ دکھانے کے لئے غلام کو سوار کرتا ہے اور ہاتھ میں اونٹ کی مہار ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب تمام معائدین شہر اور جملہ پبلک خلیفہ وقت کی شان و شوکت اور عظمت و جلالت کا نظارہ دیکھنے کے واسطے چشم براہ ہیں۔ وہ اس واقعہ کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہو جاتے ہیں۔ کیا اب بھی ہم اس شعر پڑھنے کے مستحق نہیں۔

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

قبیلہ بنی مخزوم کی عورت چوری کے الزام میں ماخوذ ہو کر عدالت نبوی میں پیش ہوتی ہے۔ جرم ثابت ہو چکا ہے۔ عنقریب حکم سزا قطع ید صادر ہونے والا ہے۔ قریش مشورہ کر کے اسامہؓ کو حضور کی خدمت میں سفارشی بنا کر روانہ کرتے ہیں۔ حضور پر نور صاف جواب فرماتے ہیں کہ اسامہؓ تمہاری سفارش قابل قبول نہیں۔ یہ تو بنی مخزوم کی عورت ہے فواللہ لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها کہ اگر میری لخت جگر فاطمہ بھی بفرض محال اس الزام میں ماخوذ ہو کر آتی تو میری یہ طاقت نہ تھی کہ میں اس کو اس دفعہ سے بری کر دیتا۔

یہ ہیں اسلامی مساوات کی زندہ تصویریں۔ جن پر جتنا فخر ہم کریں تھوڑا ہے۔ کوئی ... عدالت آج ایسی بتلاؤ جہاں پر بادشاہ کی لڑکی اور حبشی کے لڑکے کو ایک ہی سزا دی جاتی ہو۔ اس قانونی مساوات کی مثال صرف اسلام میں مل سکتی ہے۔ جہاں حاکم و محکوم کا کوئی امتیاز نہیں۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور ابی بن کعب کے درمیان کچھ نزاع واقع ہو جاتا ہے۔ دونوں فریق زید ابن ثابت کو حکم قرار دیتے ہیں۔ جب زید کے پاس مقدمہ پیش ہوتا ہے تو حضرت عمر خلیفہ وقت کو دیکھ کر انکی تعظیم کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ خلیفہ وقت آرام سے بیٹھ جائیں۔ خلیفۃ المسلمین پاکیزہ لب و لہجہ میں فرماتے ہیں کہ اے ابن ثابت پہلی بے انصافی جو تم نے کی ہے وہ یہ ہے جس کا تم نے ارتکاب کیا۔ اور یہ کہہ کر خلیفہ وقت ملزم کے برابر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی پارلیمنٹ کوئی عدالت ایسی ہے جہاں پر ایک بادشاہ اور غریب کو جواب دہی کے واسطے ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔

یہ ہے اسلامی مساوات کے چند واقعات جن کو بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیا۔

(راقم :- عبد اللطیف حصاروی)

# خوشی کا ترانہ

(از نتیجۂ افکار جناب مرزا ابو رضا ضیاء اللہ خان صاحب عابد رام پور اسٹیٹ)

## ایں نامہ کہ خامہ کرد ایجاد - توقیع قبول روزیش باد

ساقی وہ مئے معرفت پلائے ۔ از بہر خدا مجھے جلائے ۔ قرآن و حدیث سے جلی ہو ۔ اللہ کی اس میں روشنی ہو
بدعت کی جو دُرد سے صفا ہو ۔ آمیزش شرک سے جدا ہو ۔ ہو جس کو ملائکہ نے چھانا ۔ زاہد نے بھی ہو حلال جانا
پھر مست الست مجھ کو کر دے ۔ اللہ پرست مجھ کو کر دے ۔ وہ بادۂ ناب روح پرور ۔ خوں ہو کے بہے رگوں کے اندر
کیا خوب سماں ہے اب سہانا ۔ گاتا ہوں خوشی میں یہ ترانا ۔ ہے ایک جریدہ کا نیا سال ۔ مسعود و مبارک و نکو فال
پینتیس[۳۵] برس وہ کر چکا طے ۔ چھتیسویں[۳۶] سال میں لگا ہے ۔ ہے اہل حدیث[۱] کا وہ پرچہ ۔ اصحاب خرد میں جس کا چرچا
پرچہ ہے کہ علم کا سفینہ ۔ میراث رسولؐ کا خزینہ ۔ یا روضۂ دیں کا اک شجر ہے ۔ قرآن و حدیث کا ثمر ہے
یا ماء حیات کا ہے چشمہ ۔ قلزم سے نبیؐ کے ہے جو نکلا ۔ یا مخزن علم آسمانی ۔ یا رحمت رب کی اک نشانی
شہباز ہے اوج معرفت کا ۔ شہراہ رُسل کا جادہ پیما ۔ اعداء خدا کا ہے وہ دشمن ۔ ڈرتے ہیں سب اس سے دیں کے رہزن
ہے دل کے مریض کی دوا وہ ۔ اور بدعت و شرک سے شفا وہ ۔ بدعت کے ستون ڈھانے والا ۔ سنت کا محل بنانے والا
ہے سنت مصطفےؐ پہ عامل ۔ آثار محمدی کا حامل ۔ بے دین کو دین پر لگانا ۔ گم کردہ کو راستہ بتانا
قرآن کی آیتوں کی تفسیر ۔ احکام الٰہیہ کی تشہیر ۔ تردید مخالف و معاند ۔ ہیں اسکی حیات کے مقاصد
تشریح حدیث کام اس کا ۔ ہے اہلحدیث نام اس کا ۔ سکے جو مرید باوفا ہیں ۔ مصروف ثناء کبریا ہیں
فیضان انہی کا ہے یہ جاری ۔ سیراب ہے جس سے خلق ساری ۔ یارب رہے کامیاب دائم ۔ اندازِ روش پہ اپنی قائم
اور مولوی ثناء کا سایا ۔ دائم رہے اسکے سر پہ چھایا ۔ تاریخ اسکی بھی نکلی کیا ہی اچھی ۔ ہے فیض رسان عالم

۱۴۲ + ۳۱۱ + ۸۹۰ + ۱۵
۱۳۵۶

عابد! نہ طویل کر سخن کو ۔ جو وجہ ملال انجمن ہو

[۱] فرقہ اہل حدیث مراد ہے۔

# زیارت قبور

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ ضلع جہلم)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے تم میں جب کوئی قبرستان میں جا کھڑا ہو تو حال میں اہل مقابر کے تامل کرے کہ کس طرح ان کی آنکھیں ان کے گالوں پر بہہ گئیں۔ ان کی زبانوں کو کیونکر مٹی نے کھا لیا۔ یہ وہی زبانیں ہیں جن سے وہ لوگوں پر زبان درازی کرتے تھے۔ صولت فصاحت و بلاغت دکھاتے تھے انکے دانت خاک میں بکھر گئے۔ بدن کیڑوں کی غذا ہو گیا۔

آہ! ؎

بسے بادام چشماں را کہ دیدی اندریں دنیا
بگرد خانہ چشمش زموراں کارواں بینی

بنائے قبور میں مباحات کرنا اور گچ کرنا اور گنبد بنانا اور اس کا پختہ کرنا اور آراستہ کرنا حرام ہے۔ مردہ کو ان امور سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا۔ اس کا نفع تو منحصر ہے عمل صالح میں ؎

یا صاحب القبر المنقش سطحہ
ولعلہ من تحتہ مغلول

اہل علم نے کہا ہے کہ تفاخر کرنا بنائے قبور میں ساتھ سنگ تراشیدہ کے فعل جاہلیت کا ہے۔ وہ لوگ یہ کام واسطے تعظیم اموات اپنے کے کیا کرتے ہیں۔ یہ بدعت عموم البلوی ہو گئی ہے۔ میرے خیال میں اس بدعت نے سارے ملک عرب و عجم میں سرایت کر لی ہے۔ حالانکہ حدیث صحیح میں اس بنا پر بڑی سخت وعید آئی ہے۔ لیکن لوگوں نے اس کے خلاف عمل کیا واللہ اعلم علماء کرام نے کیوں نہ اس مسئلہ پر زور کر کے منع کیا یا کسی مجبوری سے سکوت کر لیا ہے۔

یہاں تک کہ خود علماء کی قبور پر بڑی بڑی عمارتیں بن گئیں۔ اولیائے کرام و سلاطین کے لئے تو اسقدر مقابر عالی شان و صدہا فٹ سطح زمین سے بلند تیار ہو گئے ہیں کہ ایسے دنیا کی زندگی میں بھی رہائشی مکان نہ تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو زندوں کیلئے بھی عمارات زائد پسند نہ فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہر نفقہ کا اجر ملتا ہے مگر وہ نفقہ جو مٹی و پانی میں ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ رفعاً یہ ہیں:۔

اذا لم یبارك للعبد فی ماله جعله فی الماء والطین۔ رواہ البیہقی۔

بھلا پھر مُردوں پر عمارت بنانا اور مال کثیر صرف کرنا یہ کیا معنے رکھتا ہے۔ سینکڑوں مسلمان نمازی غریب فاقہ کش مبتلائے فقر ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔ اگر وہ زر خطیر جو عمارت و مقابر میں صرف ہوا اور ہوتا ہے ان پر صدقہ کیا جاتا تو منجملہ باقیات صالحات کے ٹھیرتا۔ یہ لاکھوں ہزاروں روپے جو عمارات آرائش قبور میں صرف ہو گئے اور ہوتے رہتے ہیں ایک ایک درہم ایک ایک داغ آتش جہنم کا ہوگا۔ اگر اہل قبور نے وصیت نہیں کر دی ہے تو وہ بری الذمہ ہیں۔ ورنہ بانی اور بنی لہ ہر دو اس معصیت میں برابر ہیں۔ اگر وصیت اس بنا کی اپنے اولیاء کو کی ہے تو پھر اس عصیان عظیم کا کچھ پوچھنا نہیں۔ کیونکہ یہ صریح فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے کہ وہ تو نہی کر جائیں اور لعنت فرمائیں اور یہ جاہل اس عصیان کی وصیت کر جائیں۔ کوئی احمق یہ نہ خیال کرے کہ آقائے نامدار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی مقبرہ گنبد دار موجود ہے۔ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دفن کیا گیا تھا۔ صدہا سال تک کوئی گنبد وغیرہ نہ تھا۔ اس حجرہ کی اصلاح واسطے حفظ کے کر دی جاتی تھی۔ خلیفہ نور الدین زنگی نے کسی خاص مصلحت کے سبب سے برائے حفاظت دشمنان دین کے آپ کی قبر مبارک کے گرد دیوار آہنی زیر خاک تیار کرائی تھی کہ کسی بے ایمان کو بدذاتی کرنے کا موقع نہ ملے۔

برعکس اس کے موجودہ قبور کا حال ہے۔ اس دلیل کو پیش کرنا جہالت ہے۔ قبور واسطے عبرت کے ہوتے ہیں نہ واسطے نزہت کے۔ آج کل مقابر اولیاء و علماء و سلاطین وروڈسا قابل سیر و تماشے کے بنائے جاتے ہیں۔ طرح طرح کے میلے مقابر پر جلائے جاتے ہیں۔ یہ جگہ تو سیرگاہ اور جائے گلگشت خلائق ہوئی یا محل عبرت۔

یزید اقاشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کا گزر کسی قبر پر ہوا اور اس نے عبرت نہ پکڑی تو سمجھو کہ وہ بہائم میں سے ہے اور خود وہ جب کسی قبر کو دیکھتے مثل گاؤ کے چلاتے۔ ؎

یکے بگور غریباں شہر سیرے کن
ببیں کہ نقش اینہا چہ باطل افتادہ است

فی زمانہ جو پرستش و گور پرستی اولیاء و صلحاء کی قبور پر ہوتی ہے وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ اگر یہ امور قبور پر جو ہوتے ہیں کچھ وقعت رکھتے تو سب سے اول جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ ہوا کرتے۔ حالانکہ جناب کی قبر مطہر آج تک ان سب بدعات سے محفوظ ہے۔ وللہ الحمد۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سمجھ دے آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام!

# کشتہ ستم اہل حدیث کینہ پاڑہ

ضلع کنگ

؎ الٰہی کس بیگناہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتنی ہے
کہ اُسکے کوچہ میں شور برپا ہائے ذنب قتلنی ہے

ناظرین کرام کو بخوبی معلوم ہے کہ بندہ ان دنوں انجمن اہل حدیث مرزا پور کی طرف سے خدمت سعادت پر مامور ہے۔ اگرچہ میں اپنا مختصر سفرنامہ مرتب کر رہا ہوں اور جہاں جہاں پہنچتا ہوں وہاں کی کیفیت، اخلاقی حالت اور ضروری واقفیت وغیرہ نوٹ کر لیتا ہوں جو انشاء اللہ الرحمن حسب موقع پیشکش ناظرین ہوگی۔

لیکن آج جو دلفگار سانحہ آپ کے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ دراصل ایسا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو آپکے کانوں تک پہنچ جائے اور میں اپنے فرض منصبی سے

[illegible]

اس میں شک نہیں کہ آج ہماری جماعت حقہ اہل حدیث کی ہر جگہ ناگفتہ بہ حالت اور قابل تاسف کیفیت ہے لیکن کیندرا پاڑہ کی جماعت اہل حدیث کی مدتوں سے جو درگت بن رہی ہے۔ واقعی دیکھنے سے دل پر قابو نہیں رہتا اور بے اختیار کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔

۱۳۔ اکتوبر ۳۳ء کو قبیل عصر میں کیندرا پاڑہ وارد ہوا تو معلوم ہوا کہ دو تین روز سے احناف نے اہل حدیثوں کو محلہ (فقیر آباد) کی مسجد میں داخل ہونے کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔ نیز جامع مسجد متصل کلکٹری میں شرکت جماعت سے مزاحم ہیں۔ حالانکہ جامع مسجد مذکور میں حسب خواہش ہر طرح نماز ادا کرنے کی نہ صرف اہل حدیثوں کو ڈگری حاصل ہے بلکہ عملدرآمد بھی جاری ہے تاہم احناف کی کثرت و قوت نے اہل حدیثوں کو ویسا ہی تختۂ مشق بنا رکھا ہے جیسا کہ ظالم مظلومین کو بنایا کرتے ہیں۔ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

واقعہ حقیقت یہ ہے کہ کیندرا پاڑہ کے مٹھی بھر اہل حدیثوں کی نہ صرف عزت و آبرو اور جان و مال ہی اس وقت غیر مامون و غیر محفوظ ہے بلکہ خود ان کا وجود بھی سخت نرغے اور خطرے میں ہے۔ (اَیَّدَهُمُ اللّٰهُ بِنَصْرِهٖ)

مزید براں تونگری حیثیت سے یہاں صرف دو شخص (میر محمد شریف صاحب اور میر ولی محمد صاحب) جماعت کے قوت بازو تھے لیکن مقدمات کی متواتر پائمالیوں کے باعث یہ ہر دو شخص مقروض و تنگ دست اور فاقہ مست ہو چکے ہیں۔ تاہم ہمارے برادران احناف کو سیری نہیں چنانچہ ہفتہ عشرہ سے ایک چوری کے جعلی مقدمہ میں میر محمد شریف صاحب کو جاں بلب کر رکھا ہے۔ جس کے ناقابل برداشت صدمہ نے آپ کو صاحب فراش بھی کر دیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ؎

کیا بے بسی ہیں ہم کہ دشمن ہر سو بدلتے ہیں
جو چلی اُسنے ہے وہ پہلو تو یہ پہلو بدلتے ہیں

کیندرا پاڑہ کی جماعت میں فی الحال ایک شخص شفاعت اللّٰہ ہے جو شب و روز سرگرداں، کوشاں، ہراساں اور حیران، وہ پریشان رہتا ہے۔ دوسرے صاحب مولوی فیہاء الحق بھی قابل ذکر اور ہمدرد جماعت ہیں تیسرے ایک بست سالہ نوجوان محمد داؤد ہے نیز محمد عمر جو ہر دو بہت ہونہار معلوم ہوتے ہیں۔ باقی دیگر صاحب اقتدار اہل حدیثوں کی پست ہمتی، بزدلی اور جبانت انکو میدان عمل میں آنے نہیں دیتی۔ جس سے احناف کی دلیری اور بھی بڑھتی جاتی ہے اور ظلم و ستم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ احباب مظلوم برادریوں کے حق میں دعا کریں کہ خدا ان کی مدد کرے اور ناجائز تشدد کرنے والوں کیلئے ہدایت کی دعا کریں۔

راقم :۔ ابوالوحید محمد عبداللّٰہ عقیل مئوی کان اللّٰہ لہ
حال سفیر انجمن اہل حدیث مرزا پور

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

ذوالقرنین کے قصہ میں ارشاد ہے کہ غروب آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب سیاہ رنگ کے پانی میں انکو ڈوبتا ہوا دکھلائی دیا۔ اس کے آگے ارشاد ہے :۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا۔

ترجمہ یہ ہے کہ جب طلوع آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی

ناظرین کرام! آفتاب کو اس قوم پر طلوع دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی" کے الفاظ خود گواہ ہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ البتہ جن کی اوٹ میں آفتاب پڑ جاتا ہے ان کو غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اور جہاں اوٹ نہیں ہوتا ہے وہاں آفتاب طالع دکھائی دیتا ہے۔

چونکہ ہیئت قدیم و جدید (سائنس) دونوں میں مسلم ہے کہ آفتاب کا کرّہ دنیا سے بہت بڑا ہے۔ اسلئے مفسرین کرام نے صاف لکھا ہے کہ آفتاب کا کسی جگہ میں غروب ہوتے دیکھنا محض دیکھنے والے کے نظر کا خیال ہے۔ چنانچہ جلالین میں لکھا ہے :۔

وغروبها فی العین فی رای العین والا فهی اعظم من الدنیا۔

اسی طرح خازن، معالم، ابن کثیر وغیرہ میں تصریح موجود ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن وہی نظریہ پیش کرتا ہے جسے سائنس نے مدتوں میں حل کیا ہے۔

(۲) **سائنس کا دعویٰ** ہے کہ زمین متحرک ہے مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ زمین حرکت کرتی تھی پس ہم نے پہاڑ کا میخ گاڑ دیا۔ چنانچہ سورہ نباء میں کہا ہے "وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا"

**جواب** قرآن کریم میں اگر میخوں کے گاڑنے کا ذکر موجود ہے تو حرکت کا انکار اُس سے کیسے ثابت ہوا جبتک مضبوط یہ میخ گڑی ہوگی اسی قدر زمین کی حرکت کا نظام درست رہیگا کیونکہ خداوند کریم نے پہاڑوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ برابر تیزی سے حرکت کر رہے ہیں پس جس کے ساتھ یہ مضبوط میخ گڑی ہوئی ہے وہ بھی اسکے ساتھ سرعت حرکت میں برابر کی شریک ہوئی پس زمین کی حرکت کا انکار قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں آیت کریمہ یہ ہے :۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ
(سورہ نمل ۸۸)

اے مخاطب تو پہاڑوں کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر گڑے اور جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ تو بدلی کی طرح اُڑ رہے ہیں۔ یہ اس اللہ کی زبردست کاریگری ہے جس نے ہر شے کو مضبوط بنایا۔

علاوہ اس کے خود پہاڑ بھی زمین کی ایک قسم ہے دیکھو ہدیہ سعیدیہ وغیرہ۔

(باقی آیندہ)

**تقابل ثلاثہ**۔ مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ اس میں توریت، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے طرز تحریر بالکل انوکھا ہے قیمت ۸ پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جوابات نصاریٰ۔ عیسائیوں کے قرآن اور اسلام (۱۲۳) پر اعتراضات اور ان کا جواب۔ قیمت ۸، (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**تعاقب** ۱۴- جمادی الثانی ۵۷ھ کے پرچہ میں کسی سائل نے عورت کا جنازہ لے جاتے وقت تابوت لے جانے کا حکم دریافت کیا تو ہم نے عہد رسالت کا تعامل بحوالہ ابن ماجہ لکھ دیا جو اسوہ حسنہ کے متلاشی کے لئے کافی تھا۔ مگر ہمارے ناظرین میں سے ایک صاحب نے اسکو ناکافی سمجھ کر اسکے جواز و عدم جواز پر بحث کی ہے اور تعامل صحابہؓ سے تابوت کا جواز ثابت کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

اخبار اہلحدیث بابت ۱۴- جمادی الثانی سنہ رواں میں ایک صاحب نے استفسار کیا ہے کہ

"میت عورت کی ہو تو جنازہ لیجاتے وقت اگر پردہ کے لئے تابوت دیا جائے تو یہ فعل مطابق قرآن و حدیث جائز ہوگا یا نہیں"؟ (ص۱۱)

اس سوال کا جواب چونکہ حضرت مولانا دامت برکاتہم نے بہت مجمل اور ناکافی دیا ہے۔ یعنی صریح الفاظ میں تابوت بنانے کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ لہذا سائل کی تشفی کے لئے عرض ہے کہ عورت کے جنازہ پر پردہ کے لئے تابوت بنانا جائز و ثابت ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص۴۲۴ میں بعد نقل عبارات کے تحریر ہے۔ ان سب عبارات سے صاف ظاہر ہوا کہ اجلہ اصحاب کرام جیسے حضرت انس و حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت علی و حضرت عباس و جم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے ایسا جنازہ کہ جس پر تابوت تھا اُس پر سبھوں نے بخوشی نماز جنازہ ادا کی اور حضرت فاطمہؓ کی وصیت واسطے بنانے تابوت کے موافق بحیا بغیر تابوت رکھے جانے کو۔ چنانچہ بعد وفات آپ کے حسب وصیت کے عمل سامنے صحابہ کے کیا گیا۔ اور نیز حضرت زینبؓ ام المومنین زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ پر تابوت تھا اور حضرت عمرؓ جیسے صحابی ماحی المنکرات نے نماز پڑھائی تھی۔ اور قسطلانی اور فتح الباری کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ اسلام میں دستور تابوت کا تھا اور تلخیص کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ عورت کے دفن کرنے کے وقت چادر کا پردہ کرنا چاہئے۔ اور بہت کتب میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ اہل سنت کے لئے اس قدر کافی ہے۔ پس باوجود ایسے ثبوت کے کون انکار کرسکتا ہے؟ کیونکہ یہ مسئلہ سنت صحابہ کرام کا ہوا موافق فرمودہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا۔

**جواب** مسنون طریق وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ متعاقب نے جو روایات اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کی ہیں اس سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں۔ نعش کے معنی مجمع البحار میں سریرمیت کے لکھے ہیں باوجود اس کے ہم اس کو ممنوع یا حرام نہیں کہتے۔ مگر مسنون نہیں ہے۔

س عنا } حدیث میں آیا ہے کہ حائضہ عورتیں بھی عید کے لئے آئیں ویشھدن العید ودعوۃ المسلمین یعنی مسلمانوں کی دعا کے ساتھ شمولیت کریں اور نماز نہ پڑھیں۔ اس حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقصد تھا۔ کیا نماز کے بعد دعا مانگنے کے لئے حکم کیا تھا یا کیا (ایک خریدار اہلحدیث)

ج عنا } حدیث شریف سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ دیگر ہر مقام میں جہاں امام و مقتدی دعا کریں شامل ہوسکتی ہیں۔

س عنا } عن عبد اللہ بن السائب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم للخطبۃ فلیقم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جانا چاہے وہ چلا جائے اور جو خطبہ کے لئے ٹھیرنا پسند کرے وہ ٹھیرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ میں شروع سے آخر تک بیٹھنے کی تاکید نہیں۔

ج عنا } خطبہ عید میں بیٹھنا ثواب سے خالی نہیں۔ نہ سنے تو شرعا کوئی گناہ نہیں۔

س عنا } حضور اکرم صلعم نے مواعظات صحابہ کرام کو سنانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی تھی اور صحابہ کرام ہی آمین کہتے تھے یا خلفاء راشدین کے زمانہ میں اس طرح ہوا ہے۔ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث عنا ۱۲۳۶۱ از کامٹی کنٹونمنٹ)

ج عنا } ایسے مواقع پہ دعا ہاتھ اٹھا کر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ البتہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ملائکہ مجلس مواعظ میں حاضرین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان کی موافقت کے لئے کوئی شخص دعا کرے تو حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

س عنا } سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر مسلمانوں (صحابہؓ) نے ہڑتال کی تھی۔ اگر کی تھی تو کس کتاب میں اس کا ذکر ہے اگر نہیں کی گئی تو آجکل جو مسلمان خصوصاً جماعت اہلحدیث کے افراد بڑے لیڈروں کی وفات پر خاصکر سیاسیات میں حصہ لینے والوں کے مرنے پر ہڑتال وغیرہ کرتے ہیں۔ شرعی طور پر اس کا ثبوت ہے یا نہیں؟

(محمد ایوب خطیب مسجد اہل حدیث نیلگری)

ج عنا } کسی بڑے یا چھوٹے کی موت پر ہڑتال کرنا شرعی امر نہیں ہے بلکہ اضاعت مال ہے جسکی بابت قرآن حدیث میں ممانعت ہے۔ سائل کو معلوم رہنا چاہئے کہ سیاسی لوگ ایسے امور میں کسی مذہب کے پابند نہیں ہوتے بلکہ رسوم یورپ کے متبع ہیں۔ اللہ اعلم!

س عنا } ایک مرحوم مولوی صاحب ایڈیٹر الہادی حیدرآباد سے سوال ہوا کہ جو جانور غیر اللہ کے نام پر چھوڑا جائے سانڈ وغیرہ۔ اس کی اولاد کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا جواب مولوی صاحب مرحوم دیتے ہیں۔ یہاں [illegible] توڑنا اگر مقصود ہے تو غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور بھی کھا سکتے ہیں اولاد کا تو ذکر کیا ہے ورنہ من حیث النفس حرمت ثابت ہوگی۔ (سنن [illegible])

ج عنا } غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور (سنہ[illegible]) حرام ہے۔ اس کی حرمت منصوص ہے بلکہ وہ داخل ہے لغیر اللہ [illegible] اس کی نسل [illegible]

# متفرقات

**تبلیغی انجمن بنائی جائے** | جناب شاکر صاحب مرسی (گیا) ایک لمبی تجویز بھیجتے ہیں کہ ایک تبلیغی انجمن بنائی جائے جو ملک کے دور دراز علاقوں (قصبات اور دیہات) میں تبلیغ اسلام کرے۔ ہم اس تجویز کی دل سے تائید کرتے ہیں۔ اسی غرض کے لئے اہل حدیث کانفرنس بنی تھی جو اپنی حسب طاقت کام کرتی رہی اور کرتی ہے۔ کیوں نہ اسی بنی بنائی جماعت کو قوت دی جائے۔

**اہل حدیث کانفرنس** | اپنے ہوا خواہوں سے امداد کے لئے ہاتھ پھیلا کر کہہ رہی ہے

من انصاری الی اللہ

اعیان اہل حدیث سے امید ہے اس کے جواب میں

نحن انصار الی اللہ

کہہ کر اس کا دست سوال بھر دینگے۔

**اعیان اہل حدیث** | کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار اہلحدیث کی اشاعت کو وسعت دینے کے لئے آپ حضرات کی دلی توجہ درکار ہے۔ جملہ خریداران عموماً اور اعیان اہل حدیث خصوصاً ہمت و کوشش سے ایک ایک نیا خریدار بنا کر ادارہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

**مدرسہ مکہ شریف** | دینی خدمت اور قرآن و حدیث کی تعلیم میں بہمہ وجوہ مشغول ہے۔ ہاں اس کی امداد کیلئے اہل ہمت خصوصاً بزرگان حجاج کی توجہ چاہتا ہے۔

(منتظمان مدرسہ ہذا)

آمد از سید عبد اللہ شاہ صاحب از نارنگ ۸ھ۔

**مدرسہ مدینہ منورہ** | کیلئے از سید عبد اللہ شاہ صاحب مذکور عہ

**ادا کئے گئے** | مدرسہ مدینہ کے متعلق آمدہ رقوم تا ہذا تا مبلغ — | ۵ روپیہ حافظ عبد الرحمن صاحب آنا د سفیر مدرسہ مذکور مقیم گوجرانوالہ کو ادا کر دئیے گئے۔

**مولوی ابو طاہر صاحب شمسی** | گیاوی کا مضمون متعلقہ کانگرس دفتر مسلم اہل حدیث گزٹ دہلی میں بھیجا گیا۔ کیونکہ اصل مضمون اسی اخبار میں ہی شائع ہوا ہے امید ہے مدیر صاحب اس مضمون کو بھی شائع کر دینگے۔

**ضرورت ہے** | دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں طلباء کو انگریزی کی تعلیم دینے کے لئے ایک تجربہ کار ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے جو کم از کم بی۔ اے ہو۔ پنشن یافتہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ درخواست کنندہ اہل حدیث ہو اگر حنفی ہو تو متعصب نہ ہو۔ درخواستیں جلد از جلد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں:۔

سکرٹری دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ

**جمعیۃ تبلیغ** | کے لئے از سید عبد اللہ شاہ صاحب از نارنگ عہ۔

## مژدہ جانفزا

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس مشاورت میں قرار پایا ہے کہ مارچ ۱۹۴۱ء میں کانفرنس مذکور کا جلسہ دہلی میں منعقد کیا جائے۔ تاریخیں مقرر کر کے اطلاع شائع کر دی جائے گی۔

معاونین کانفرنس اس کی ہر ممکن امداد کر کے ثواب حاصل کریں۔

**اشاعت فنڈ** | از مولوی عبد العزیز صاحب ناگی کوٹلی لوہاراں دو روپیہ (۲) انجمن اہل حدیث جالندھر ۸

**عید آنہ فنڈ** | ایس عبد الرحمن سوداگر شیشہ پشاور ۲

**انجمن استقلال اُردو الہ آباد** | الہ آباد میں ایک اسلامی انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس نے ایک طویل اشتہار میں اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔ ایک تجویز جو زیادہ کار آمد ہے وہ یہ ہے کہ ہر ممبر سے ایک ایک آنہ وصول کیا جائے اور ہر ممبر اُردو بولے۔

پتہ:۔ آل انڈیا انجمن استقلال اُردو ادب الہ آباد۔

ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔

**مدرسہ اسلامیہ دار العلوم میرٹھ** | کے لئے مولانا مبارک حسین صاحب ناظم مدرسہ چندہ کی اپیل کرتے ہیں۔ تعلیمی امور سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔

**درخواست معاونت** | حاجی عبد الاحد خان صاحب الہ آبادی عرصہ سے علیل ہیں۔ بوجہ علالت بیکار ہیں جس سے بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ الہ آباد میں انہی کی کوشش سے توحید و سنت کی اشاعت ہوتی ہے۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اور اصحاب کرم ان کی امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے:۔

حاجی عبد الاحد خان احاطہ محمدی۔ محلہ کیڈ گنج شہر الہ آباد

(الملتمس:۔ خاکسار اسماعیل پرپوائی پرتاب گڑھی)

**تصحیح** | "اہلحدیث" ۲ دسمبر صفحہ ۵ کالم ۲ میں ماسٹر غلام حیدر صاحب آف سرگودھا کی بابت ان کا ایک دو کتب کا مصنف ہونا لکھا گیا تھا۔ مگر شیخ غلام کبریا صاحب ٹھیکیدار سرگودھا مطلع فرماتے ہیں کہ مرحوم کئی ایک کتب کے مصنف تھے۔ (محرر دفتر)

**تلاش معاش** | خاکسار الہ آباد یونیورسٹی کا مولوی عالم اور مدرسہ زبیدیہ دہلی سے صحاح ستہ کا تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ اُردو فارسی میں کافی دسترس رکھتا ہے کسی مدرسہ میں استاد کی یا کسی مسجد میں امامت یا خطابت کی ضرورت ہو تو راقم سے خط و کتابت کریں۔

محمد امین موضع گلٹے گھاٹ ڈاکخانہ بڈھ پور ضلع بستی

**یاد رفتگاں** | (۱) میرے جد امجد حاجی دربار ی صاحب ۸۶ سال کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے اہل حدیث، فیاض اور علم دوست تھے۔ (راقم عبد الحی از کریم پور ضلع بستی)

(۲) میری بھاوج جو نیک طینت، پکی موحدہ تھی چار لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم حاجی محمد ابراہیم سیکرٹری مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

درخواست دعا۔ جملہ ناظرین سے درخواست ہے کہ بارش کے لئے دعا کریں۔ (ایک کاشت کار)

# ملکی مطلع

## یورپ کا سیاسی مطلع

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا اچانک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

آجکل یورپ کے مدبرین جنگ کی گتھی سلجھا رہے ہیں جن کے حق میں مندرجہ عنوان شعر پوری طرح صادق آتا ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم نے اپنے ناقص علم کے مطابق اندازہ لگایا تھا کہ جرمن کا ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) اس فارسی مصرع ؎

یک رانگیر دوم را دعوٰی دار

پر عمل کر رہا ہے۔

اس ہفتے اٹلی اور فرانس کی باہمی نوک جھونک کے متعلق اطلاع آئی ہے جو افریقہ کے شمالی ملک ٹیونس کی وجہ سے عمل میں آ رہی ہے۔ یہ ملک کسی زمانے میں ترکی سلطنت میں داخل تھا مگر آج کل فرانس کے زیر حکومت ہے۔ اخبار "پرتاپ" لاہور میں اس کے متعلق ایک مفید مضمون شائع ہوا ہے جو ناظرین کی معلومات میں اضافہ کیلئے درج ذیل ہے:-

"ایک نیا فتنہ کھڑا ہوا چاہتا ہے۔ یہ پیدا تو ہوا ہے افریقہ کے ایک ملک ٹیونس میں۔ لیکن جلد ہی یورپ اور اس کے بعد ساری دنیا پر چھا جائیگا۔ اٹلی اور فرانس میں ایک دوسرے کے خلاف اسی علاقہ کے متعلق مظاہرے ہو رہے ہیں۔ آج ناظرین کو بتایا چاہتا ہوں کہ یہ جھگڑا کیا ہے۔ افریقہ کا بر اعظم یورپ کی مختلف طاقتوں نے آپس میں بانٹ رکھا ہے۔ جو جگہ جس کو خالی نظر آئی اسپر قابض ہو گیا۔ ابی سینیا باقی تھا۔ سو وہ اٹلی ہڑپ کر گیا مراکش کا کچھ علاقہ فرانس کے پاس ہے اور کچھ سپین کے۔ اس ہسپانوی مراکش کے گورنر اس وقت جنرل فرانکو ماتحت سپین کی گورنمنٹ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ فرانسیسی مراکش کے دائیں طرف الجیریا ہے۔ یہ بھی فرانس کے ماتحت ہے۔ اس کے بائیں طرف لبیا ہے۔ اس علاقہ کا پہلا نام طرابلس تھا جو اس وقت اٹلی کے قبضہ میں ہے یہ علاقہ کسی وقت ٹرکی کے ماتحت تھا۔ ۱۹۱۱ء کی جنگ یورپ سے پہلے اٹلی نے اس پر چڑھائی کی۔ انور پاشا بھیس بدل کر وہاں پہنچے۔ کیونکہ مصری گورنمنٹ انہیں اپنے ہاں سے گزرنے کی اجازت نہ دیتی تھی۔ الجیریا اور لبیا کے شمال میں ٹیونس واقع ہے۔ عین سامنے سمندر میں سسلی ہے۔ جو اطالوی علاقہ ہے۔ سسلی سے نزدیک ترین جگہ ٹیونس ہے۔ اس کے متعلق فرانس اور اٹلی میں جھگڑا نیا نہیں۔ بلکہ پندرھویں صدی سے چلا آ رہا ہے۔ کسی وقت یہ ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ پھر ٹرکی کے ہاتھ آیا۔ اور اب فرانس کے۔ اس کے حاکم بے کہلاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس پر حکومت کرتا ہے۔ اُن کے نام پر۔

اس علاقہ سے یورپی طاقتوں کی دلچسپی اس لئے ہے کہ اس کے قدرتی ذرائع نہایت وسیع ہیں۔ ٹیونس میں قیمتی معدنیات کے اتنے ذخائر ہیں۔ جو کبھی ختم ہونے کے نہیں۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ گندھک یہیں سے جاتی ہے۔ اسی طرح جست، سکہ اور دوسری دھاتیں بھی یہاں بکثرت ملتی ہیں۔ زراعتی پیداوار کے لحاظ سے بھی یہ نہایت زرخیز ہے۔

جب فرانس نے الجیریا پر قبضہ کر لیا تو اُسے ٹیونس پر ہاتھ صاف کرنے کی سوجھی۔ لیکن ۱۸۸۱ء میں پہلی بار ایک فرانسیسی دستہ ایک نہایت ہی حکیف وہ قبیلہ کی گوشمالی کی آڑ میں ٹیونس میں داخل ہوا۔ لیکن جب اس نے وہاں پاؤں جما لئے تو یہ بہانہ ترک کر دیا گیا اُس دستے نے پایہ تخت پر چڑھائی کی۔ اور ایک زبردست لڑائی کے بعد بے کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ فرانس کے زیر سایہ رہنا منظور کرے۔ برطانیہ اور جرمنی نے تو فرانس کا قبضہ منظور کر لیا۔ لیکن اٹلی اور ٹرکی اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ ٹرکی بھی ۱۹۲۳ء میں اپنی اس پوزیشن سے ہٹ گیا۔ کیونکہ معاہدہ لوزین میں مصطفےٰ کمال نے اپنا دعوٰی چھوڑ دیا۔ لیکن اٹلی کی پوزیشن مختلف تھی۔ ٹیونس سے اُسے نہ صرف جغرافیائی اور پولیٹیکل دلچسپی تھی بلکہ اُس کی آبادی میں اطالوی عنصر سب سے زیادہ تھا۔ اور ۱۸۸۱ء سے پہلے وہ تو داس کا قابض ہوا چاہتا تھا۔ جب فرانس نے ٹیونس پر چھاپہ مارا۔ تو اٹلی میں اس کے خلاف غیض و غضب کی لہر دوڑ گئی۔ اس پر دغابازی کا الزام لگایا گیا۔ کیونکہ ٹیونس پر قبضہ سے صرف چند ہی دن پہلے فرانس کے وزیر خارجہ نے باقاعدہ طور پر پیرس میں مقیم اطالوی سفیر کو یقین دلایا تھا کہ ان کا ٹیونس یا اس کے کسی حصہ پر قبضہ کا ارادہ نہیں۔ باوجود اس کے اٹلی خاموش رہا۔ کیونکہ وہ کمزور تھا اور فرانس زبردست۔ لیکن جنگ یورپ کے بعد جب اٹلی میں فیسزم نے زور پکڑا تو ٹیونس کے اطالوی باشندوں کا زاویہ نگاہ بدلا۔ انہوں نے مزید حقوق کا مطالبہ کیا۔ فرانسیسی حاکم اس کیلئے تیار نہ تھے۔ جس پر انہیں شکایات پیدا ہوئی۔ اور شکایات تھی بجا۔ کیونکہ جہاں فرانس اور برطانیہ کے درمیان یہ طے تھا کہ مالٹا کے برطانوی آباد کار مقیم ٹیونس اپنی قومیت برقرار رکھ سکیں گے وہاں ٹیونس میں پیدا ہونے والے اطالوی بھی قومیت کے لحاظ سے فرنچ سمجھے جاتے تھے۔

اٹلی کی خواہش ہے کہ وہ ایک بھاری سلطنت بنے۔ اس کے لئے ٹیونس کا اس کے ماتحت ہونا ضروری ہے۔ وہ افریقہ کا اٹلی کے نزدیک ترین مقام ہے۔ اگر وہ اسکے ہاتھ آ جائے تو لبیا سے ہو کر اطالوی سمالی لینڈ اور ابی سینیا تک اپنے سپاہی لے جانا اُسے آسان ہو جائے۔ اس کے علاوہ وہ بحیرہ روم پر قادر ہو جائیگا جس پر اپنی ملک گیری کی ہوس پوری کرنے کے لئے اُسے قبضہ کی دیرینہ خواہش ہے۔ ۱۹۲۶ء کی مردم شماری کے مطابق ٹیونس کی آبادی اس طرح ہے۔

مسلمان ۱۹ لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو ۸۴۔ یہودی ۵۴ ہزار ۴ سو ۴۴۔ یورپین ایک لاکھ ۳ ۷ ہزار ۲ سو ۸۱۔ ان میں سے ۷۱ ہزار ۲۰ فرانسیسی اور ۸۹ ہزار ۲ سو ۱۶ اطالوی ہیں۔ اور ان میں سے ۵۰ ہزار تین سو ۹۵ ٹیونس میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ ۸ ہزار ۳ سو ۹۶ مالٹی ہیں اور ۴ ہزار ۹ سو ۴۹ دوسرے یورپین

مت سے اٹلی کی آنکھ یونس پر ہے۔ لیکن اُسے اس سوال کو اٹھانے کا کوئی موقعہ نہیں ملا۔ اب کہ پکو سلواکی کی جرمن آبادی کو یہ فیصلہ کرنے کا ادھیکار دیا گیا ہے کہ وہ کس کے ماتحت رہے۔ اٹلی کے منہ میں بھی پانی بھر آیا ہے۔ اس لئے اُس نے شوشہ چھوڑ دیا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اس وقت تک تو صرف دو نو طرف سے مظاہروں تک ہی بس ہے جن کی ذمہ داری کوئی گورنمنٹ نہیں لیتی۔ لیکن سمجھا یہ جاتا ہے کہ فرانس اس وقت کمزور ہے اور اٹلی محض دھمکی سے کام نکال سکتا ہے۔ اُسے اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوتی ہے یا نہیں۔ اس کا انحصار برطانیہ کے طرز عمل پر ہے۔ اگر وہ فرانس کی خاطر اٹلی اور جرمنی سے لڑنے کو تیار ہوگیا تو اٹلی کو جنگ کی جرات نہ ہوگی لیکن اگر اس نے دیکھا کہ برطانیہ جنگ کے لئے تیار نہیں تو تعجب نہیں کہ وہ فرانس سے بھڑ پڑے جرمنی تو اُس کے ساتھ ہے ہی۔"

(پرتاپ لاہور صفحہ ۱۲۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** | انا لا ندری اشر ارید بمن فی الارض ام اراد بھم ربھم رشدا

---

## اسماعیل غزنوی کو سفر حجاز سے رکاوٹ

آج کئی ہفتوں سے یہ بات مسموع ہو رہی ہے کہ اسماعیل غزنوی کو سفر حجاز سے روکا گیا ہے۔ ہم اسکے سبب پر غور کرتے رہے۔ ایک بیان جو گورنمنٹ کے ممبر نے مرکزی اسمبلی میں دیا ہے "خادم کعبہ" نے بھی شائع کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اسماعیل غزنوی کے بیرون ہند جانے میں خطرہ ہے۔

اس کے جواب میں مختلف مقامات میں جلسوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں گورنمنٹ کے اس فعل کو مداخلت فی الدین قرار دیکر مذمت کی جاتی ہے۔ اسی اثنا میں اجنالہ ضلع امرتسر کے شرکاء جلسہ میں سے ایک واعظ صاحب نے بتایا کہ مجلس خاص میں اسماعیل غزنوی نے کہا کہ حضرت جو انگریزی سفیر ہے اس کی مجھ سے چپقلش ہے اس نے ایک جگہ میز بچھوائی تھی میں نے دور پھینکوا دی اس کے متعلق اس نے مکہ شریف میں فون کیا مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے کہا وہ جھوٹ کہتا ہے۔

اگر یہ حکایت صحیح ہے تو یہ واقعہ گورنمنٹ کے بیان کی تائید کرتا ہے۔ اور اس سے ہر انسان قرآن مجید کی تصدیق کرنے پر مجبور ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

(تمہاری تکلیف تمہارے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے)

اس قسم کے واقعات پر کامل غور و فکر کے بعد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ۴ دسمبر سنہ رواں کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا:۔

"خادم کعبہ" اخبار جو مضامین شائع کر رہا ہے اس کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(مرسلہ حمید اللہ نائب سکرٹری از دہلی)

ہمارے خیال میں اس مصیبت کا علاج ایسے جلسے نہیں ہو سکتے۔ ایسے بے تکے جلسوں سے گورنمنٹ کے منتظم ارکان بانیان جلسہ کی بے خبری پر ہنستے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے اہل الرائے کی خاص میٹنگ کر کے راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

آئندہ اختیار بدست مختار

---

## آریوں کا نیا انکشاف

(مرقومہ خواجہ عبد الرشید صاحب جہاز امرتسری)

"پرتاپ" لاہور مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء میں آپ نے اس حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے کہ اہل عرب بھی آریہ مذہب کے پیرو تھے، آج دن تک کسی مورخ کو اس امر سے انکار نہیں کہ ہندوستان میں آریہ وسط ایشیا سے ہی آئے تھے اور یہ تمام اقوام اصل مذہب کو بھول کر بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ عرب میں اس قدر گمراہی ہو رہی تھی کہ انسان کہلانے کے وہ مستحق نہ رہے تھے۔ تمام برائیاں اور خرابیاں ان کے اندر سرایت کر گئی ہوئی تھیں۔ شراب، جوا ہر طرح کی عیاشی اور آپس میں لڑائی جھگڑے اور بھی اور توہین ایک دوسرے کی کرنے میں کوئی حجاب نہ رکھتے تھے۔ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ کوئی برائی ایسی نہ تھی جو اُن سے چھوٹی ہوتی۔ جس طرح ہر بستی میں خدا کے نیک بندے لوگوں کو ہدایت کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح سے سرزمین عرب پر بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے پوجاریوں کے گھر پیدا ہوئے جو اپنی قوم کے برے اخلاق کو دیکھ کر بہت کڑھتے۔ اور انہوں نے خدا کی عطا کی ہوئی طاقت سے اُن جاہل عربوں کی ایسی اصلاح کر دی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں ملنی محال ہے۔ حضرت صاحب (بقول پرتاپ) آریہ قوم کے ایک فرد تھے۔ اس واسطے آریہ قوم اگر ان پر فخر کرے تو بجا ہوگا۔ غور کرنے پر آپ محسوس کرینگے کہ حضور علیہ السلام ہندو قوم کی اصلاح کے واسطے ہی آئے۔ اور انہوں نے اس قوم کی اصلاح کرنے میں کیسی کیسی تکالیف اور مصائب برداشت کئے۔ واقعی حضرت سید الانبیاء علیہم السلام ہندو قوم کے مصلح تھے۔ تمام ہندو قوم ان کی ذات پر جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔

---

**عرب کا چاند** مصنفہ سوامی لکشمن جی حقیقت نگار۔ اس کتاب میں سوامی جی ممدوح نے پیغمبر عرب، فخر بنی آدم، مصلح اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غائت، کفار عرب کے حالات قلم بند کئے ہیں۔ رسول اکرم کے اخلاق، اسوہ حسنہ کو عجیب انداز میں بیان کیا ہے۔ غرض کتاب قابل مطالعہ ہے ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ

**سید البشر** مصنفہ مولانا عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی۔ تورات، انجیل اور زبور کے الفاظ میں رسول اکرم صلعم کی بعثت کی تائید میں ۵۰ پیشگوئیاں ۴؎

منگوانے کا پتہ ہے۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

## مومیائی ؁

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھلینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عکر۔ آدہ پاؤ ؎۔ پاؤ بھر ؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

## تازہ شہادات

جناب سید عبد العلیم صاحب پنشنر دموہ۔ مجھ کو آپکی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپ کو اس کا اجر دیگا جیت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۳۸ء)

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔

"اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدہ پاؤ اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرماکر ممنون فرمائیں۔" (۲۳ دسمبر ۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## شمالی ہندوستان ؁

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | عہ؎ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | ؎ |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | ؎ | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | ؎ |
| ترغیب و ترہیب سفید کاغذ | ؎ | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | ؎ |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں | | ملا علی مصری | ؎ |
| قیمت فی حصہ | ؎ | تفسیر فتح القدیر شوکانی | ؎ |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

## شائقین و تجار کو خوشخبری ؁

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ سے۔ للعہ۔ ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔

نوٹ:- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری۔ قنوج۔ یوپی۔

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دُھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی عہ۔ (ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

## مطبوعات الہلال ؁ بک ایجنسی

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

| | |
|---|---|
| ۱۔ اُسوۂ حسنہ باجلد ؎ مجلد ؎ | ۱۲۔ ایلاف تحمیر ۸ |
| ۲۔ کتاب الوسیلہ ؎ ؎ | ۱۳۔ الحرب فی القرآن ۱۰ |
| ۳۔ اصحاب صفہ ۱۲ | ۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ ۴ |
| ۴۔ العروۃ الوثقیٰ ۶ | ۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان ۸ |
| ۵۔ اسلامی تصوف ؎ | ۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال ۴ |
| ۶۔ تفسیر المعوذتین ؎ | ۱۷۔ الدین یسر ۴ |
| ۷۔ تفسیر آیت کریمہ ۲ | ۱۸۔ مع سعادت مع مسائل ؎ |
| ۸۔ تفسیر سورہ کوثر ۴ | ۱۹۔ لائف آف پرفٹ ۲ |
| ۹۔ فتویٰ شرک شکن ۶ | ۲۰۔ ائمہ اسلام ۱۲ |
| ۱۰۔ ولی اللہ ۵ | ۲۱۔ سلف الامۃ ۵ |
| ۱۱۔ نجد و حجاز ؎ | ۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ ۹ |

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

**مفت**۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب فرمالیں۔ پتہ:- مینجر کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

ahmadimuslim.de

## سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸/

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

## ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشلی عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ ... فی تولہ ...

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے

فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ:- فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم

تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی (۱۳۸)

## عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۲۴)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات تقضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۶/-

پتہ:- نظام برادرز ... فرید کوٹ (پنجاب)

## تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" سے ... کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔

قیمت ... محصول ڈاک ... 

منیجر اکسیر ہاضمہ ...

## طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں پیدا ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد طوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضویں تندہی دفرہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مارج نہیں۔ قیمت ۶/- محصول ڈاک ۸/

المشتہر:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

## مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب

مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار گورنمنٹ کالج لائل پور

عربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ھذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں کتاب ھذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶/

## کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ مؤلفہ مصنف صاحب ممدوح کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸/

## مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات والفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اسمیں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے۔ جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے قرآن مجید کے عام شائقینوں، مناظروں اور مبلغوں کیلئے بے حد مفید ہے۔ قیمت صرف دو روپے۔

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

## تنویر الحوالک

فی شرح

موطا امام مالک

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب "موطا امام مالک" کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں۔ جن میں کتاب ہذا بھی کافی سے زیادہ مشہور بلکہ نایاب ہے۔ ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ

## تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف ۹/

## غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

شیخ عبد القادر جیلانی کی مشہور و معروف تصنیف ہے جسمیں آپ کے مقالات، ارشادات، اذکار، توحید و سنت کے مواعظ حسنہ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے اصل عبارت عربی ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ حاشیہ پر فتوح الغیب۔ ایک نادر اور گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ۔

نوٹ:- محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

# نئے نئے علمی تحائف

## تراجم علمائے حدیث ہند

مصنفہ ملک ابویحییٰ امام خان صاحب سوہدروی۔ اس کتاب میں مصنف نے علمائے اہل حدیث ہند کے سوانح حیات جو بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ یک جا جمع کئے گئے ہیں۔ سردست دو سو علمائے مرحومین و موجودین کے حالات شائع کئے گئے ہیں۔ جسے اکابر قوم نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ قابل دید ہے طباعت، کتابت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ۶؍۔ محصول ڈاک ۱؍

## ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات

ملک صاحب موصوف نے نہائت محنت و عرق ریزی کے بعد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی سلور جوبلی پر ایک مقالہ پڑھا تھا۔ جس میں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ جسے اہل حدیث کانفرنس نے اعلیٰ کتابت و طباعت پر شائع کرایا ہے۔ قیمت عہ

## نور محمدی

مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین، محدثین ائمہ، فقہا اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

## مائۃ ثنائیہ

جس میں دس مختلف عنوانات پر دس دس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مع اُردو ترجمہ شائع کی گئی ہیں۔ تبلیغی انجمنوں کو ضرور تقسیم کرنا چاہئے۔ قیمت ۴؍

# تصانیف مولوی حکیم عبداللہ صاحب روڑوی

## کنز المجربات

ممدوح نے اس میں وہی صدری وسنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے ان کے فائدے بتلائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتلائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہائت خوبی سے بیان ہیں۔ قیمت جلد دوم ۶؍

## کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر ہے۔ قیمت ۶؍

## کنز المرکبات

اس کتاب میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں۔ جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے۔ سفوف، طلا، جوارشیں۔ معجون، خمیرے۔ مفرحات اور عرق اشربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ سائز ۲۲×۱۸ ۔ ضخامت ۴۸۰ صفحات ۔ قیمت ۱۲؍ روپیہ۔

## خواص بادام

قیمت ۴؍۔ خواص پیاز ۵؍۔ خواص نمک ۲؍
خواص گھیکوار ۹؍۔ خواص پھٹکڑی عہ
خواص برگد ۴؍۔ خواص پیپل ۴؍۔ خواص آک عہ۔ خواص انار ۴؍
خواص ریٹھا ۶؍۔ خواص سونف ۸؍۔ خواص کیکر ۴؍۔
خواص نیم ۶؍۔ خواص ستیاناسی ۶؍۔ خواص دودھ ۸؍۔
خواص گھی ۴؍۔ خواص تربوز ۲؍۔ خواص لہسن ۴؍۔
خواص دھتورا ۶؍۔ خواص ارنڈ ۷؍۔ خواص لیموں ۸؍۔
خواص اندرائن ۴؍۔ خواص گاجر ۳؍۔ خواص مولی ۵؍۔ (۱۳۹)
خواص ہلدی ۲؍۔ خواص مرچ ۴؍۔ خواص کشنیز ۳؍۔
خواص مہندی ۴؍۔ خواص کوڑی ۶؍۔ خواص سیب ۳؍
خواص انگور ۵؍۔ خواص سنگترہ ۳؍۔

# تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

## کلید حکمت

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث، مرض اور اسکی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہائت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔

## مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسرار اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد اول عہ۔ جلد دوم [illegible]

## نشاط زندگی

یہ کتاب شائقین حضرات اور نوجوانوں کے لئے لکھی گئی ہے اور عجیب طبی نسخہ جات بھی درج ہیں۔ قیمت عہ

مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

ahmadimuslim.de

## ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی

اس کتاب میں آپ نے ویدوں سے ہی بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید ہرگز ہرگز الہامی نہیں۔ نیز ویدک تعلیم پر بھی مفصل قلم اٹھایا ہے۔ اور اکثر ویدک منتروں کو نوشتہ درج کر کے ویدک تہذیب کو اخلاق کے خلاف ثابت کیا ہے۔ آریہ سماج نے آج تک اس کی تردید نہیں کی۔ اصل قیمت عہ۔ رعائتی ۱۰/

## مولانا عبدالسلام صاحب بستوی کی تصانیف

**اسلامی توحید** اس کتاب میں تعزیہ داری اور نوحہ و ماتم و گریہ زاری اور دیگر بدعات محرم کی تردید کر کے مخالفین کے استدلالات و شبہات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت حسینؓ کے قتل کرنے والے شیعہ حضرات ہیں۔ اب تعزیہ بنا کر خون کے دھبے کو مٹانا چاہتے ہیں۔ قیمت صرف ۴/

**اسلامی صورت** جس میں ڈاڑھی و مونچھ کے احکام اور اس کی اہمیت کو قرآن، احادیث، آثار صحابہ و فقہی روایات سے ثابت کر کے مخالفین کے شکوک کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں اور ڈاڑھی منڈانے کو [illegible] ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴/

**اسلامی پردہ** جس میں شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ [illegible] ثابت [illegible] کر کے مخالفین کے شکوک اور اعتراضات کے دندان شکن اور [illegible] جوابات [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] کا اردو ترجمہ جو اندوختان [illegible] کے لئے مفید [illegible]

**الدعوات فی احکام الصلوٰۃ** جس میں نماز کے تمام مسائل دعائیں [illegible] ترجمہ [illegible] ہے۔ اصل قیمت ۸/ رعائتی ۸/

## تصانیف قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

**رحمۃ للعالمین** رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بہترین اور مستند تصنیف ہے۔ جو اپنی مقبولیت کے لحاظ سے جملہ اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن، جامعہ عباسیہ بہاولپور، جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند اور دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ ہے۔ جلد اول عا/ دوم ۲/ سوم ۲/

**سفرنامہ حجاز** جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسک حج کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں۔ عازمین حجاز کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہے۔ قیمت عہ

**الجمال والکمال** سورہ یوسف کی عالمانہ و محققانہ تفسیر کی ہے معارف و نکات بتائے ہیں۔ قیمت [illegible]

**استقامت** عیسائیت پر اسلام کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۳/

**معراج المومنین** امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ۔ ترجمہ عربی خط امام احمدؒ ۵

نوٹ:- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

منگوانے کا پتہ:- **مینیجر اہلحدیث امرتسر**


## خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سستی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے بہتر طاقت موجودی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دہڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے یکبو دھک دھک کرنا کمزوری نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

[illegible] برانچ:- ناظم دواخانہ پنجاب جیمی ہسپتال روڈ [illegible]

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب



## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی، لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما، رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ المشتہر:- مینیجر پریس مذکور۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔۔۔
عام خریداران سے ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔۔۔ ۲

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر یکم ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم۔ نام روشن در جہاں اللہ اکبر کردۂ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
آریہ اسلام کی طرف آ رہے ہیں ۔ ۔ ص۳
مرزا صاحب قادیانی کی خدمات اسلامیہ ۔ ص۴
مرزائیانہ تحریف کا جواب ۔ ۔ ۔ ص۵
اندھیر نگری اور کانا راجہ (۲) ۔ ۔ ص۶
شیعوں کے افسانے ۔ ۔ ۔ ۔ ص۷
قرآن کریم اور بارش ۔ ۔ ۔ ص۹
ایک فلسفیانہ جہال ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۱
اسلامی نماز کی اہمیت ۔ ۔ ۔ ص۱۱
فتاویٰ ص۱۲ ۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۳
ملکی مطلع ص۱۵ ۔ اشتہارات ۔ ۔ ص۱۶

# نام روشن در جہاں اللہ اکبر کردۂ!

(از قلم مولوی ابومسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ پروفیسر ہندو کالج چندوسی)

اے بنور علم عالم را منور کردۂ ٭ وے ز مصباح ہدایت قلب را پُر کردۂ
با نصاریٰ قادیانی آریہ را در مصاف ٭ زیر تیغ بحث ہر بیدین و کافر کردۂ
شیر پنجاب است مشہور است در ہندوستاں ٭ نام روشن در جہاں اللہ اکبر کردۂ
نیز پیرا تو جاری کردۂ با آب و تاب ٭ ہم بآیات کلام اللہ مطہر کردۂ
سلسلہ اخبار زیبا تا بہ سی سالہ رسد ٭ اہتمام سالگرہ را زیب خاطر کردۂ
دائما باشد ترقی مطبع محسود را ٭ زانکہ از طبعات کار دین بہتر کردۂ

از مئے عرفاں دلم سرشار مے دارم قمر
نیز مے دانم کہ تقویٰ نذر ساغر کردۂ

غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی ... پاشا ... پاشا کے جانشین ...

# انتخاب اخبار

مرقومہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

—— امرتسر شہر کے ٹرمینل ٹیکس انسپکٹر مسٹر بشیر احمد پر کسی نے قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے انکی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

—— حاجیوں کا جہاز علوی کراچی سے ۲۸ دسمبر کو روانہ ہوگا۔

—— حکومت ہند نے روپے کی شرح تبادلہ کم کر دینے سے انکار کر دیا ہے۔

—— پنجاب پولیس کے سی۔ آئی۔ ڈی نے موجودہ سال میں پنجاب کے مختلف حصوں سے ۸۰ اغوا شدہ بچے برآمد کئے۔

—— دہلی میں شو مندر کا جھگڑا شروع ہو گیا ہے وہاں ستیہ آگرہ کرنے کے لئے باہر سے جتھے جا رہے ہیں

—— ریاست پھلیارا (کنک) کے حکمران نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ریاست کے نظم و نسق کیلئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی جائیگی۔ عوام کو شخصی اور مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ بیگار کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ترک قوم کے مشترک سرمایہ سے غازی کمال پاشا کی یاد میں سمرنا کے قریب ایک شہر آباد کیا جائیگا۔ مگر اس میں وہی لوگ آباد ہونگے جو اولاد کو وطن کے لئے وقف کر دیں۔

—— ۲۶-۲۷ دسمبر کو موضع کوٹ کھیرہ ضلع امرتسر میں ڈسٹرکٹ احرار پولیٹیکل کانفرنس بصدارت چوہدری عبد العزیز بیگووالیہ منعقد ہو رہی ہے۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ توری خیل کے قبائلی ملکوں نے ایک جرگہ میں کہا کہ فقیر ایپی کی پالیسی چونکہ ناکام رہی ہے اور ہم خونریزی سے تنگ آچکے ہیں۔ لہذا ہم حلف اٹھاتے ہیں کہ آئندہ لوٹ مار، قتل و خونریزی کی بجائے امن کی زندگی بسر کرینگے۔

—— جنرل فرانکو کی حکومت نے سابق شاہ الفانسو کے سپین میں مکمل شہری حقوق بحال کر دیئے ہیں۔

—— پیرس۔ میڈیم سکولم کو چھ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ اس کے خلاف روسی جنرل ملر کے اغوا میں مدد دینے کا مقدمہ دائر تھا۔

—— ایک مشہور سائنسدان مسٹر آستھر کاکس ہینیہ نے موت کی شعاع ایجاد کی ہے جس کی زد میں آنیوالے ملک اور ہوائی جہاز تباہ ہو جائینگے۔

—— حکومت پنجاب کی طرف سے جو مجلس بے روزگاری دور کرنے کی غرض سے قائم کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔

—— کان پور میں حال ہی میں زنانہ کانفرنس ہوئی ہے۔ جس میں ایک تجویز منظور کی گئی ہے کہ ۴۵ سال سے زائد عمر کے مردوں سے شادی نہ کی جائے۔

## یاد رکھئے

جن کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے اور ۲۹۔ دسمبر تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی۔ بصورت دیگر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر میں نہ آئیگی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

**یاد رکھئے** کہ وی پی واپس کر دینے سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ خریدار صاحبان کو کوشش کرنی چاہئے کہ حتی المقدور اس نقصان کا بار دفتر پہ نہ پڑے۔

(مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

—— ۱۷۔ دسمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین کے دریائے زرد میں پھر ہولناک طغیانی آنے سے تین سو مربع میل تک پانی ہی پانی پھر رہا ہے۔ تقریباً دو ہزار چینی غرق ہو گئے ہیں۔

—— لندن ۱۷۔ دسمبر۔ موجودہ حکومت برطانیہ جب سے برسر اقتدار آئی ہے۔ بحری، بری اور ہوائی خرچ میں کئی گنا اضافہ کیا گیا ہے۔

—— نائب وزیر ہند نے ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو تمام ملک اس کی لپیٹ میں آجائینگے۔

—— آج کل روس میں تین کروڑ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ جن میں صرف ۲۷ روزنامے ہی ہیں۔

—— ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ اگر ٹیونس کے سوال پر اٹلی اور فرانس میں جنگ چھڑ گئی تو جرمنی اٹلی کی حمایت کرے گا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ اگر جرمنی کو نو آبادیات واپس کی گئیں تو امریکہ بھی برطانیہ اور فرانس سے اپنی نو آبادیاں طلب کرے گا۔

—— حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کو نہر کے ذریعے ملانے کی سکیم پر عنقریب غور کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں فرانس۔ برطانیہ اور ہالینڈ کی حکومتوں کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔

—— جاپان کی طرف سے چین کو عارضی صلح کی شرائط پیش کر دی گئی ہیں۔ جن میں بعض یہ ہیں۔ (۱) چین مانچوکو اور اندرونی منگولیا جاپان کے ماتحت علاقے تسلیم کرے (۲) چین کی روئی۔ کوئلے۔ لوہے اور نمک کی کانوں پر جاپان کا برتر حق تسلیم کرے۔

**مسئلہ تقلید شخصی** کے متعلق جو مضمون "اہلحدیث" میں حال ہی میں مسلسل شائع ہوتا رہا ہے وہ بغرض تقسیم اشاعت فنڈ سے مفت شائع ہوگا انشاء اللہ۔ اس کی کتابت شروع ہو گئی ہے شائقین حضرات اپنی فرمائشات جلد از جلد بھیجدیں۔ علاوہ محصول ڈاک ۲ پائی فی نسخہ بغرض اشاعت فنڈ ضرور ارسال کریں تاکہ سلسلہ اشاعت آئندہ بھی جاری رہے۔

(مینجر اہلحدیث امرتسر)

**غریب فنڈ کی خبر لیں** ماہ رمضان بلکہ شوال بھی گزر گیا ہے مگر اصحاب خیر نے غریب فنڈ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں فرمائی۔ ادھر سائلین کی کثرت ہے اور اخبار کے اجرا میں رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔

اہل ثروت اگر صدقات خیرات ادا کرتے وقت غریب فنڈ کا بھی خیال رکھا کریں تو فنڈ کو کافی امداد مل سکتی ہے۔ امید ہے آئندہ آپ اس فنڈ کا خاص خیال رکھیں گے۔ (مینجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

یکم ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

## آریہ اسلام کی طرف آرہے ہیں

؎ وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے ؎ کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

آریوں کے گرو سوامی دیانندجی نے (بقول آریہ سماج) "ستیارتھ پرکاش" کا چودھواں باب قرآن مجید کی تردید میں لکھ کر آریوں کو اسلام سے بہت دور پھینک دیا۔ مگر قادر قدیر کی قدرت سے اب یہ جماعت اسلام کے قریب آرہی ہے۔ جس کا ثبوت مضمون ذیل سے ملتا ہے۔

ماہ نومبر سنہ رواں کے آخری ایام میں آریہ سماج وچھووالی لاہور میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت گیان اندجی صوفی کا لیکچر ہوا۔ جسے آریہ اخبار وں "پرتاپ" اور "پرکاش" وغیرہ نے بڑی عزت سے شائع کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:-

"آج کل کے اسلام اور اس اسلام میں کسی قدر فرق معلوم ہوتا ہے جو حضرت محمد صاحب نے پھیلایا۔ حضرت محمد صاحب کے وقت کا اسلام ویدک دھرم سے ملتا جلتا ہے۔ جس طرح ویدک دھرم کے پنج مہا یگیہ ہیں۔ اسیطرح مسلمانوں کے پانچ فرائض ہیں اور حج ان میں سے ایک ہے۔ میں نے بچپن میں ایک مرتبہ حج کی یاترا (سفر) کی تھی۔ اس کے بعد سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں وہاں جانا پڑا وہاں جو کچھ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فریضہ حج کس طرح شروع ہوا۔ حج کے دنوں میں تمام حاجیوں کو ایک دھوتی نما کپڑا پہننا پڑتا ہے جو بغیر سلا ہوا ہوتا ہے۔ بقرعید سے ایک دن پہلے حج ہوتا ہے۔ حج میں جتنی رسمیں ہوتی ہیں، جب وہ پوری ہو جاتی ہیں تو حاجی لوگ وہ کپڑا بدل لیتے ہیں۔ حج کے تین دنوں کے اندر وہ کوئی سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے۔ قرآن شریف کا فرمان ہے کہ جب تک یہ کپڑا تمہارے (مسلمان) کے بدن پر ہے تم پر ہنسا یعنی جیو ہتیا نہ کرنا فرض ہے اور اگر کوئی جیو ہنسا کرتا ہے تو اس کے لئے انہیں پرائشچت (کفارہ) کرنا پڑتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عرب کی تہذیب پر ویدک دھرم کا پربھاؤ نہیں تھا تو اور کس دھرم کا تھا۔

**مسجد الحرام** | مکہ کے درمیان ایک مسجد ایک میل کے گھیرے میں بنی ہوئی ہے جس کے چاروں طرف ڈبل برآمدے ہیں۔ درمیان میں کھلا صحن ہے اور درمیان میں ایک مکعب (چوکور) کمرہ بنا ہوا ہے۔ جسے کعبہ کا نام دیا گیا ہے مسلمان بھائی بیت اللہ کا نام دیتے ہیں۔ جس وقت مسلمان نماز پڑھتے ہیں تو وہ بیت اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اور جس وقت حاجی لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں تو وہ اس کعبہ کے چاروں طرف کھڑے ہو کر اور بیت اللہ کی طرف منہ کرکے

---

**۱ؔ** اصل اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا وہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ پھر آریوں کا قرآن مجید پر اعتراض کرنا گویا ویدک دھرم پر اعتراض کرنا ہے۔ **معاملہ سمجھو!** ایسے معترضین کو کیا کہتے ہو؟ اور ان کے اعتراضوں کو کس نظر سے دیکھتے ہو؟ (اہلحدیث)

**۲ؔ** ہم سے پوچھتے ہو تو ہم صاف کہیں گے کہ عرب کی تہذیب قبل اسلام (بت پرستی، قمار بازی، شراب خواری وغیرہ) ہندو دھرم سے ملتی جلتی تھی۔ ہاں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان میں سے ماں کون ہے اور بچی کون! اس لئے ہم اپنے عقیدے کے ماتحت ان دونوں تہذیبوں کو غلط سمجھنے میں حق بجانب ہیں آپ چونکہ محمدی اسلام کو ویدک دھرم کے موافق کہتے ہیں اس لئے آپ کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

تاریخ کے حوالے سے۔ بھائی ہندوؤں کو بت پرست کہتے ہیں۔ لیکن وہ خود ایک مٹی اور چونے کے بنے ہوئے کمرے کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ اور پھر اس کمرے کا طواف کرتے ہیں۔ جہاں سے طواف شروع کیا جاتا ہے وہاں سے کعبہ کی دیوار میں کچھ بلندی پر ایک الماری سی بنی ہوئی ہے جس میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے۔ اور اس کو بوسہ دینے میں مسلمان اپنی مغفرت کا باعث سمجھتے ہیں۔ حجر الاسود صرف سات آٹھ انچ لمبا ہے اور اسے ایک خاص انداز میں رکھا گیا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پتھر کو اس پوزیشن میں کس نے رکھا۔ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت محمد صاحب مکے میں داخل ہوئے تو ان کے ہمراہیوں نے بتوں اور مورتیوں کو توڑ دیا اور جب ایک سپاہی حجر الاسود کو توڑنے لگا تو حضرت محمد صاحب نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اس کے بعد بیت اللہ کو تین دفعہ بنوایا گیا۔ مگر جس جگہ حجر الاسود رکھا ہوا ہے وہ جگہ ویسی ہی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بھارت پراچین عرب نواسیوں (عربوں) نے بنائی اور یہ پتھر (اسود) ان کے ایک دیوتا کی مورتی تھی۔ عرب کے لوگ اس دیوتا کو عبادیہ کا نام دیتے تھے۔ جیسا کہ خثعم بن عمر کے شعروں سے معلوم ہوتا ہے۔ ان شعروں میں اربہم لفظ کو آرتی کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء)

## قادیانی مشن

# مرزا صاحب قادیانی کی خدمات اسلامیہ

قادیان کی خدمات اسلامیہ جس قدر بھی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ ان کی کوئی کتاب کوئی رسالہ کوئی اخبار کوئی اشتہار اٹھا کر دیکھو اس میں اسلام کے نام سے نبوت مرزا ہی کا ذکر ملتا ہے۔ براہین احمدیہ سے لے کر کتاب حقیقۃ الوحی تک سب کتب میں یہی ایک اصول کام کر رہا ہے۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فلاں بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی۔ مثلاً اخبار الفضل ۷۔ دسمبر نے

جماعت احمدیہ کی شیخی بگھارتے ہوئے لکھا ہے کہ

جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام کہا جاتا ہے جب عمل کا سوال ہوتا ہے تو تمام اہل اسلام کی نظریں اسی جماعت کی طرف اٹھتی ہیں۔"

(محض خیالی پلاؤ ہے)

اس کے بعد لکھا ہے کہ

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (مرزا صاحب) نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کا پیغام دیا اور اس غرض کے لئے حضور نے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ دو کتابیں تصنیف فرمائیں۔"

**بالکل غلط** تحفہ قیصریہ کو تو شروع ہی اپنے نام سے کیا ہے کہ میں یسوع مسیح کے نام سے آیا ہوں جو ایسا اور ایسا تھا۔ سارا تحفہ پڑھ جائیے تو معلوم ہوگا کہ کس طرح اسلام کے نام سے اپنی ہی فضیلت بیان کی جا رہی ہے۔ جسے دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہیں کہ جتنا اصل مال ہے محصول چونگی اس سے زیادہ لیا گیا ہے۔

ان کی طرف سے جو ہر سال سیرت محمدیہ کے جلسے کئے جاتے ہیں ان میں بھی مرزا صاحب کا محصول چونگی بار بار لیا جاتا ہے۔ اس دفعہ امرتسر کے جلسہ سیرت میں جب محصول چونگی (حق مرزا) لینے لگے تو منشی عبداللہ صاحب

ملہ حاجی لوگ جو کچھ کعبہ شریف میں کرتے ہیں وہ قرآن مجید کی تعلیم کے ماتحت کرتے ہیں۔ جسے آپ ویدک دھرم کے ملتا جلتا مان چکے ہیں پھر اعتراض کیسا۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے کہ حاجی لوگ کعبے کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ سامنے سر جھکانے کے معنی یہ ہیں کہ کعبے کو مسجود اور معبود مانتے ہیں۔ سو یہ غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کعبے کی طرف منہ کر کے خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کا حکم یہی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ

یعنی لوگوں کو چاہئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں نہ کہ اس گھر کی۔"

یہ ہے محمدی اسلام جس کو آپ ویدک دھرم کے موافق مان کر اس پر اعتراض کر رہے ہیں۔ آپ سمجھ لیں کہ یہ چوٹ کہاں پڑتی ہے۔ شیخ سعدیؒ نے بوستاں میں دو بیت لکھے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ آپ ہی کے حق میں صادق نہ آئیں۔ ے

یکے بر سر شاخ بن مے برید
خداوند بستاں نگاہ کرد و دید
بگفتا کہ ایں شخص بد مے کند
نہ با من کہ با نفس خود مے کند

(اہلحدیث)

ملہ یہ اسلامی تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ملتا۔ رامائن یا مہابھارت میں ہو تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ (اہلحدیث)

ملہ معلوم نہیں آریہ سماجی تعلیم یافتہ جماعت ہو کر ایسی باتیں کیوں بکتے ہیں جو سناتن دھرمی بھی نہیں بکتے اور ان کے اخبارات کے اڈیٹر ایسی تحریروں کو کیوں شائع کرتے ہیں جو نہ کسی الہامی نوشتہ میں ملتی ہیں نہ تاریخ کی کسی معتبر کتاب میں بلکہ دشہر (دس سروں) والے راون (دسہرہ) کی طرح محض خیالی وجود رکھتی ہیں۔ انہی معنی میں یہ شاعرانہ تخیل ہے۔ ے

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(اہلحدیث)

تحفہ قادیان۔ تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب کے مفصل حالات (۲۴۳) قیمت ۔ منیجر اہلحدیث

صاحب کی آمد پر ولائی کہ یہ جلسہ سیرت ہو رہا ہے۔ اس میں مرزا صاحب کا نام نہیں آنا چاہئے۔

مرزائیوں نے بعض معاملات موصوف کو چھپوانے کی کوشش کی۔ تو خود صاحب صدر نے فرمایا کہ میں نے ان کو مرزا صاحب کا ذکر کرنے سے روک دیا ہے۔

اس لحاظ سے امسال امرتسر کا جلسہ سیرت قادیانیوں کے حق میں ناکام رہا جس کا ان کو افسوس ہوا ہوگا۔

للارڈ اردن (وائسرائے ہند) کو جو تحفہ (بصورت کتاب) پیش کیا گیا تھا اس میں بھی مرزا صاحب کے خاندان اور ان کی جماعت کا ذکر زیادہ تھا۔ چنانچہ سینکڑوں مقامات کی (اصلی و فرضی) جماعتوں کا ذکر ظاہر کیا تھا کہ ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی تحریر سے مرزا صاحب کا اصل مقصد یہی تھا نہ کہ اسلام کی تبلیغ۔ ان کی تبلیغ اسلام تو گویا اس شعر کی مصداق ہے ؎

دل و جانم بتو مشغول و نگاہم چپ و راست
تانہ دانند رقیباں کہ تو منظور منی

# مرزائیانہ تحریف کا جواب

(از ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی)

میں مرزائے قادیان سے زیادہ واقف نہ سہی مگر موصوف کی تحریفات اتنی مشہور ہو چکی ہیں کہ ان کے لٹریچر اور ان کے مریدوں سے معمولی گفتگو کے بعد بھی ان کا یہ معجزہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ مثلاً مرزائی حضرات سے اگر اتفاقاً آنجناب مرزا (مسیح موعود) پر گفتگو کرتے ہوئے یہ سوال کیا جائے کہ کیوں صاحب جناب عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے تو اسلام کا غلبہ ہونا تھا۔ مگر ہندوستان میں مسلمان اس حد تک زبوں حال ہیں کہ خود قادیان کا مسیح سکھوں نے دن دہاڑے گرا دیا اور دو خلافتیں بستے والے بھی دیکھتے رہے۔ خلیفۃ المسیح (مرزا بشیر صاحب) قادیانی سید الحنفی (تمام تنہاد) میں تلواروں کے سائے میں نماز پڑھتا ہیں۔ اور پہرہ داروں کے جھرمٹ میں چل پھر سکتے ہیں

اور اسی طرح حضرت عیسیٰ کے ورود مسعود سے مسلمانوں کی عسرت اس حد تک تمول سے بدل جانی تھی کہ آنحضرت مال و دولت عطا فرمائینگے لیکن لوگ مستغنی ہونے کی وجہ سے انکار کر دینگے۔ یعنی ویفیض المال ولا یقبله احد۔ مگر مرزا صاحب قادیان کی تلبیس نبوت کے ساتھ ہی دنیائے اسلام یکسر فقر و فاقہ میں مبتلا ہو گئی حتیٰ کہ ہندوستان کے ۲½ لاکھ ملکانے مسلمان صرف اپنی مالی تباہ حالی کی وجہ سے آریوں سے روپیہ لے کر مرتد ہونے پر مجبور ہوئے۔ مرزائی فرمایا کرتے ہیں کہ مسیح کی تشریف آوری سے مالی بے نیازی صرف اس پر ایمان لانے والوں کو ہوگی۔ سو ہماری جماعتیں سب کی سب مال سے بے نیاز ہیں۔ کاش یہ صحیح ہوتا۔ مختلف مقامات پر آکر دیکھئے کہ قادیانی حضرات کن کن مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ خود جناب خلیفۂ قادیان (مرزائے بشیر) اور امیر جماعت لاہور کی آئے دن کی چندہ طلبیاں ملاحظہ فرمائیے۔ کیونکہ ان دونوں خلافتوں کی مین المتلی ضرورتیں پوری ہی نہیں ہوتیں۔

اور اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے اسلامیوں کی تعداد میں اضافہ ہونا ضروری تھا حتیٰ کہ عیسویت کا تو خاتمہ ہی ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر نوبت بایں جا رسید کہ حضرت مرزا مسیحیت سے لے کر اب تک دنیا جہاں میں مسیحی عنصر کی تعداد روز بہ ترقی ہے۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کے دار الامان "قادیان" کے لواح میں بھی یہ اضافہ (مسیحیت) جاری ہے اور خود قادیان بھی ان تثلیث پرستوں سے خالی نہیں۔

تو ــــــ ؟ اس قسم کے سوالات کے جواب میں مرزائی حضرات کے پاس آیۂ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق ہے جس سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ جناب مرزا صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے صرف دلائل اسلام کا غلبہ مقصود تھا۔ جیسے مرزا صاحب نے عیسویت کے خلاف فلاں اور فلاں قسم کا لٹریچر لکھ کر حاصل کر لیا ہے لیکن یہ بھی ان کی ایک بڑی تحریف ہے۔ حق تو ان کے حق میں یہی کہنا درست ہوگا جو نواب محسن الملک نے سر سید کی تفسیر پر انہیں لکھا کہ

"آپ قرآن کے وہ معنی کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو بھی نہیں سوجھتے"

چنانچہ یہی آیت هو الذی ارسل الخ ہے اس کا تذکرہ ایک حدیث میں نظر سے گزرا تو مرزائے قادیان کی تحریف پر بے حد تعجب ہوا کہ ان بزرگوار نے تو قرآن پاک کو بازیچۂ جہالت بنا رکھا ہے (العیاذ باللہ!)

حدیث زیر بحث کا مفاد یہ ہے کہ حضرت الرسول جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک (دوبارہ) لات و عزیٰ کی پرستش نہ شروع ہوگی دنوں کی روشنی اور راتوں کی سیاہی اسی طرح رہے گی (یعنی جب تک زمانہ یونہی قائم رہیگا)۔ آنحضرت سے یہ ارشاد جب عائشہ صدیقہ نے سنا تو عرض کیا کہ اے رسول خدا آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون نازل ہونے کے بعد تو میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب دین اسی طرح (توحید اسی طرح) رہیگا! (مگر یہ جناب کیا فرما رہے ہیں کہ پھر لات و عزیٰ کی پوجا ہونے لگے گی) آنحضرت نے فرمایا کہ جب تک اللہ العالمین چاہے دین (توحید) کو برقرار رکھے گا لیکن آخر میں آکر ایک خوشگوار سی ہوا چلے گی جس کے اثر سے وہ لوگ موت کی نیند سو جائیں گے۔ جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا مگر زندہ رہیں گے لاخیر فیه (بدذات قسم کے لوگ) جو اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر لوٹ جائینگے اور حدیث (اصل) یوں ہے:

اخرج مسلم عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یذهب اللیل والنهار حتی یعبد اللات والعزیٰ فقلت یا رسول الله ان کنت لاظن حین انزل الله هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ان ذلك تاما قال انه سیکون من ذلك ما شاء الله ثم

یبعث الله ریحاً طیبة فتوفی کل من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیه فیرجعون الی دین ابائهم

## بریلوی مشن

# اندھیر نگری اور کانا راجہ

(۲)

گزشتہ پرچہ سے مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری نے بریلوی مشن کے عنوان سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ جس کا نمبر دوم آج درج ذیل ہے:- (مدیر)

**توہین رسول علیہ السلام کا الزام** | اس غالی فرقہ نے مسیحیوں کی طرح ہم موحدین کے مقابلہ میں ہمیشہ یہ حربہ استعمال کیا ہے کہ ہم نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی تنقیص شان کرتے ہیں۔ اور اس کی وجوہات جس قدر بھی بیان کرتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اوصاف باری سے کیوں متصف نہیں جانتے۔ چنانچہ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ آیت قرآنی إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ[1] اور حدیث انا بشر انسی کما تنسون الحدیث[2] کا ترجمہ پنجابی یا اردو میں مت کرو۔ کوئی کہتا ہے کہ آنحضرت غیب دان تھے۔ یہ نہ کہو کہ آپ غیب نہ جانتے تھے۔ اور آیت قرآنی لا اعلم الغیب کے ترجمہ کرنے سے ہمیں گستاخ بنا دیا جاتا ہے۔ اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک نہ کہنا اور آپ کے عوارضات بشریہ کو بیان کرنا بھی توہین کا مرادف خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے آپ کے عوارضات بشریہ کو غالی گروہ کی عبرت کے لئے بیان فرمایا اور لکھا کہ کیا ایسی ہستی کو صفات باری (مالک وغیرہ) سے متصف کیا جا سکتا ہے:-

"جو تکلیف اور بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھے جس کو بخار چڑھے تو دوسروں سے دگنا چڑھے اور فرمائے کہ مجھے اجر بھی دگنا ملتا ہے۔ جو انتقال کے وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو"

اس پر مولوی بشیر صاحب کی درافشانی سنئے۔ کہتے ہیں "امرتسری بڑے میاں کے الفاظ اور پھر اس کا لہجہ دیکھئے کیسا توہین آمیز ہے ×× جن کے دل میں کچھ بھی عظمت مصطفےٰ ہے وہ ضرور اس لہجہ اور ان الفاظ کو توہین سمجھیں گے" (الفقیہ ۲۸ ۔ ۴۴)

شاباش! احترام رسولؐ کے ذمہ دار شاباش!! انہیں لفظوں کو توہین آمیز کہہ رہے ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کتب حدیث میں موجود ہیں کیوں صاحب یہ الفاظ اس لئے توہین آمیز ہیں کہ مولانا ثناء اللہ نے اردو میں لکھ دیئے ہیں۔ اگر یہی الفاظ عربی میں راویان حدیث جاں نثاران رسول علیہ السلام روایت کریں تو غالباً آپ کے نزدیک بھی توہین آمیز نہ ہونگے۔ پس سنئے!

صحیح بخاری میں ہے:- علی بطنہ حجر معصوب۔

خصائص الکبریٰ میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے عرض کی انک لتوعک وعکا شدیداً فقال کذالک یضاعف لنا الاجر۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ماات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لبین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابداً بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے میری گود میں فوت ہوئے پس میں آپ کے بعد کسی کی موت کے شدید ہونے کو مکروہ نہیں جانتی

بخاری شریف سے ایک اور روایت سنئے! حضرت انسؓ فرماتے ہیں:- لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم (الحدیث)

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوئے تو آپ کو غش آنے لگے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اباجی آپ کو آج سخت تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ! آج کے بعد تیرے باپ کو تکلیف نہ ہوگی"

اور سنئے! صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری لمحوں میں تھے پانی کے کٹورے سے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات۔ موت کے لئے بڑی سختیاں ہیں۔

کہئے ان توہین آمیز الفاظ کے ذمہ دار کون ہوئے پس کان کھول کر سنئے۔ اگر حضرت عائشہ، ابوہریرہ، عمر بن الخطاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے تھے تو ثناء اللہ کو بھی ان کا خادم خیال کیجئے۔

الفت رسول کے دعوی دار و!

سوچو تم کس کو توہین رسول کا الزام دے رہے ہو۔ کیا وہی نہیں جس نے دین محمدی پر کئے گئے ہر ایک حملہ کی سینہ سپر ہو کر مدافعت کی۔ قرآن مجید پر ایک سو انسٹھ[159] اعتراضات ہوئے تو محبان رسول کو حلوے مانڈے سے ایک منٹ بھی فرصت نہ تھی کہ جواب میں ایک حرف بھی تحریر کرتے۔ جواب لکھا تو اسی نے لکھا جس کو توہین کنندہ رسول کہہ رہے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر حملے ہوں تو وہی جواب دے جس پر آج تاتلانہ حملے کر رہے ہو۔ تعجب ہے کہ منکرین دین رسول کے حملوں کا نشانہ بنے تو وہی بنے اور تمہارے ظلم و استبداد کی مشق ہو تو اسی پر ہو۔

اور سنو! جب لاہور کے ایک منہ پھٹ آریہ نے ایک نہایت زہریلا رسالہ رنگیلا لکھا۔ جس کا مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس کا جواب عاشقان رسول میں سے کس نے دیا؟ ایوان عدالت میں زلزلہ پڑ گیا مگر محبان رسول کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ جواب میں قلم اٹھائی تو اسی نے اٹھائی جس پر آج

[1] ترجمہ: میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔

[2] میں بشر ہوں اور بھول جاتا ہوں جیسا تم بھول جاتے ہو۔

ahmadimuslim.de

تیرہ دہار آدمیات سے چلے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ مسلمان نہیں اور نہیں قصہ قول ہے۔
اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفات باری سے متصف ماننا توہین رسول ہے کو رسول کریم کو صفات خداوندی سے موصوف سمجھنا

کیا اولیت کی توہین نہیں ہے؟
سچ ہے
ما قدروا اللہ حق قدرہ اللہ
سچ معنی میں انہوں نے خدا کی قدر نہیں کی۔

شیعہ کہتے ہیں کہ امام کاظم کو مامون الرشید نے قید میں شہید کیا اور وہ قید میں ہی شہید کئے
یہ ان کا دعویٰ ہی بلا دلیل ہے۔ ایسے وقت پر آپ کو سنایا جا سکتا۔ (جلا العیون حصہ دوم ص۲۷۵)

# شیعوں کے افسانے

## امامت کے ترانے

(از قلم ابو المحمود ملک ہیبت اللہ صاحب سوہدروی)

(نمبر ۱۴)

(اس سلسلہ مضامین کا نمبر ۱۳- ۱۲۔ اگست ۳۸ء کے الحدیث میں شائع ہو چکا ہے)

نمبر ۱۳۔ مورخہ ۱۲۔ اگست ۳۸ء میں عرض کیا گیا تھا کہ خلافت بنی امیہ سے منتقل ہو کر بنی عباس کی طرف چلی گئی اور بنی فاطمہ جو بیسیوں سال سے قربانیاں دیتے چلے آئے تھے عین موقع پر مسند خلافت چھوڑ گئے۔ باوجودیکہ تین حضرات امام جعفر صادق اور عبد اللہ بن علی بن حسین اور محمد بن عمرو بن علی بن حسین زندہ تھے اور تینوں بزرگوں کے سامنے یکے بعد دیگرے خلافت پیش کی گئی مگر انہوں نے تخت خلافت سے انکار کر دیا (تذکرۃ الکرام ص۳۶۵)

گو سابقہ تجربات اسی امر کے مقتضی تھے لیکن اگر تاریخ پر نظر کی جائے تو اُس وقت کی سیاست سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اموی حکومت کے ٹمٹماتے چراغ کا گل ہو جانا اب بظاہر یقینی تھا نہ معلوم ائمہ نے باوجود سیاست سے گہری دلچسپی رکھنے اور (باقوال شیعہ) عالم الغیب ہونے کے ادھر کیوں نہ توجہ کی اور بیاسی سال کی امید پوری ہونے کے وقت کیوں کسی قدر جرأت سے کام نہ لیا۔

کشتی [illegible] کنارہ تو دل ہے کمند
دو [illegible] ہاتھ [illegible] رہ گیا

[illegible]

عباسیوں کی حکمت ابتدا میں ہی مستحکم ہو گئی۔ کیونکہ بنی عباس اور بنی فاطمہ نے بنی مروان کے بچوں تک تہ تیغ کر دیا پھر بھی سیر نہ ہوئے اور حضرت معاویہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی ہڈیاں قبر سے نکال کر جلا دیں۔ (سیرت النعمان ص۳۶) انتقام کی بدترین مثال جو بنی عباس نے اپنی اس بزدلانہ حرکت سے قائم کی ہے تاریخ ہمیشہ ملامت کی رائے ان کے حق میں دیتی رہے گی۔ بنی مروان کا جب اس طرح صفایا ہو گیا تو بنی فاطمہ کی موجودہ جرأت کا علم اب بنی عباس کو اچھی طرح تھا کیونکہ گھر کے بھیدی تھے تاہم ان پر سخت نگرانی رکھی جاتی تھی۔ اور امام جعفر صادق کو چند بار دربار میں بلا کر متنبہ بھی کر دیا تھا۔ امام جعفر کے بعد آپ کے صاحبزادہ امام موسیٰ کاظم نے اپنی جرأت اور دلیری میں یہاں تک ترقی کی کہ اگر انہیں کوئی گالی دیتا تو وہ حسب الحکم تحمل گالی کے بدلہ میں اس کو انعام دیتے تھے۔ (تذکرۃ الکرام ص۳۶۵) اس قسم کے تحمل اور صبر کی وجہ سے آپ کا لقب کاظم مشہور ہوا۔ ظاہر ہے کہ اتنی جرأت اور دلیری کے مالک سلطنت کا بار گراں کس طرح اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں لیکن غریب و مسکین شیعہ بے حقیقی ہی کہ ہارون الرشید جیسے شیر اور دوراندیش خلیفہ کا تخت بھی امام کاظم کے لئے ہی موزوں تھا۔

کاظم صاحب کے صاحبزادہ امام علی رضا کے ساتھ مامون رشید نہایت محبت اور اخلاص سے پیش آتا تھا بلکہ اپنی شاہزادی کا عقد بھی آپ کے ساتھ کر دیا اس کا ارادہ مصمم تھا کہ زندگی میں ہی خلافت حضرت امام کے سپرد کر دوں۔ مگر عباسیوں نے یکسر مانی اور بغاوت شروع ہو گئی۔ مامون کو بڑی مشکلات پیش آئیں اور بالآخر مجبوراً اس کو خاموش ہونا پڑا۔ مگر نقض اور محسن کشی لازم ملزوم ہیں۔ جو لوگ اپنے اماموں کے ہاتھ پر بیعت کر کے پھر انہیں کو قتل کرنے کی جسارت رکھتے ہوں وہاں مامون رشید کس شمار میں ہو سکتا ہے۔ غریب شیعوں نے مامون جیسے محسن اعظم کے متعلق بھی یہ افسانہ اڑا دیا کہ مامون نے اپنی شاہزادی کے ذریعہ یا کسی دوسرے ذریعہ سے امام علی رضا کو زہر دلا کر شہید کر دیا بلکہ مامون نے یہ داماد اور خلافت کا ڈھونگ ہی اس لئے رچایا تھا کہ عالم الغیب امام اس طرح جلد دھوکا میں آ کر اپنی موت کے وقت کو بھول جائیگا اور خداوندی اختیارات بھی اس سے چھن جائیں گے۔ گویا کہ

پیشے انداز کرم کی مجھ سے تا دلیں نہ کر
یہ بھی اک تقریب تھی جور فراواں کے لئے

امام علی رضا کے صاحبزادہ امام محمد تقی نے مامون اور معتصم دونوں کا زمانہ پایا اور اپنے باپ دادا کی طرح راضی رہا یا بقول صاحب الفصول محبوس و مقہور رہے کہا جاتا ہے کہ آپ کے بیٹے امام علی نقی کو خلیفہ منتصر باللہ نے باغ فدک واپس کر دیا جس پر آپ خلیفہ کے بہت

[۱] شیعوں کا عقیدہ ہے کہ تمام امام عالم الغیب ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جملہ اختیارات عطا کئے ہوئے ہیں (اصول کافی ص۱۵۸-۱۶۰) یہ بحث آئندہ انشاء اللہ مفصل ہو گی۔ منہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

چھوڑ کر اور بیٹے امر یہ بات ہے ان کی پیدائش بیعت شنی ہو جاتی ہے آپ نے ۲۰ھ میں وفات پائی یا بقول زہر دیا گیا (جلاء العیون تذکرۃ الکرام)

امام تقی کے بیٹے امام حسن عسکری تھے جو ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور اٹھائیس برس کی عمر میں خلیفہ معتمد علی اللہ کے عہد میں ۲۶۰ھ میں بقول شیعہ انہیں زہر دیا گیا

امام غائب یا امام قائم یا امام مہدی (انہی حضرت حسن عسکری کے بیٹے) بے روزگار معجزات وضع کئے گئے ہیں جن کی بہتی نے امام عسکری کے بھائی امام جعفر نے بھی انکار کر دیا اور خلیفہ وقت کو باوجود انتہائی جستجو کے بھی کچھ سراغ نہ مل سکا کہ ایک مشکوک بہ حمل کنیز کو دو سال تک نگرانی میں رکھا مگر وہ دوسری کنیز کے ہاں پیدا ہو گئے (جلاء العیون) غرضیکہ معنوی امام کے ساتھ عجیب و غریب افسانے وضع کرنے دل کے بہلانے کو یہ تخیلات بہت اچھے ہیں ۔

وعظ کی محفل میں تن جائینگے مے خوار
ریش معنوی لگائی جائے گی

پھر پیدائش کے بعد امام مہدی اپنے والد ماجد کی وفات سے دس روز پیشتر خلیفہ وقت کے خوف سے (کہ وہ قتل نہ کرا دے) غار سرمن رائی میں ایسے غائب ہوئے کہ آجتک وہیں روپوش اور پوشیدہ ہیں۔ اچھا تو اب وہ کب اس غار سے باہر نکلیں گے اور کب ان کا یہ خوف رفع ہوگا۔ اس کے متعلق دو بیان ہیں۔ اول احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۲۳ پر امام محمد تقی سے مروی ہے کہ

یجتمع الیہ من اصحابہ عدۃ اہل بدر الخ

یعنی ان کے پاس ان کے اصحاب میں بقدر شمار اہل بدر تین سو تیرہ مرد اطراف عالم سے جمع ہونگے جس وقت یہ تعداد مخلصین کی ان کے پاس جمع ہو جائیگی اس وقت اللہ ان کے کام کو ظاہر کریگا مگر ؎

تعجب یہ ہے گیارہ سو سال میں گیا
ہوئی اتنی تعداد ابتک نہ پیدا
رہا دین و اخلاص و ایماں یہی گر
ظہور امام زماں ہوگا کیونکر

دوسرا بیان وہ ہے جس کا اظہار پہلے ہو چکا اصل غرض یا مقصود بیان کی تو یہ ہے کہ تعین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کب غار سے برآمد ہونگے اور کب ان کا خوف رفع ہوگا۔ کیونکہ اصول کافی صفحہ ۲۱۱ میں حضرت علیؓ سے ستۃ ایام او ستۃ اشہر او ستۃ سنین چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال بتلا کر بعدہٗ یہ بھی کر دیا گیا ہے کہ "خدا جو چاہیگا کریگا کیونکہ اس کو بدا بہت ہوتا ہے"

جن اصحاب نے گذشتہ نمبر ۱۲ و ۱۳ کو ملاحظہ فرمایا ہے وہ جانتے ہیں کہ امام قائم کے لئے شیعوں کے خدا کا یہ تیسرا وعدہ ہے۔ اور اس کی بھی بدا کی مشروط کے ساتھ سہ بارہ تجدید کی گئی ہے جس کی حیثیت بظاہر بقول ہشام صرف توڑنے کے لئے ہی کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اب کے یہ روایت بجائے اس کے کہ آخری اماموں میں سے کسی کی طرف منسوب کی جاتی حضرت علیؓ کی طرف منسوب کی گئی ہے تاکہ سابقہ روایات جو واقعات کی رو سے اپنا اعتبار کھو چکی ہیں ان کی طرح اس روایت کو بھی ویسی بے پر کی نہ سمجھا جائے اور حضرت علیؑ کی طرف منسوب کرنے سے شیعوں کو موضوع ہونے کا شبہ نہ رہے۔ تاریخ کہہ رہی ہے کہ امام عسکری کی وفات یا امام غائب کی غیبت کے وقت (جس موقع پر یہ حدیث وضع کی گئی ہے) عباسی خلیفہ معتمد علی اللہ کا زمانہ تھا خلیفہ کی بدعنوانیوں اور عیاشیوں کی وجہ سے ڈاکوؤں اور لٹیروں نے ملک کو تباہ کر دیا تھا۔ بہبود زنگی نے رسالت اور عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کر کے ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ بصرہ میں ایک دن میں تین لاکھ مسلمان مارے گئے۔ روم والوں نے لولو، پادیکر اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ احمد عجلی نے خراسان کرمان سجستان میں اپنے نام کا سکہ جاری کیا۔ یہ سب کچھ ہو رہا تھا مگر خلیفہ کو اپنے عیش و عشرت اور رنگ رلیوں سے ایک لحظہ فرصت نہ تھی حتیٰ کہ حکومت عباسیہ چراغ سحری نظر آنے لگی (تاریخ عالم)

ادھر حکومت کی یہ حالت تھی ادھر امامت کا یہ حال تھا کہ امام عسکری کی وفات کے بعد انہوں نے کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑی۔ اصول کافی کتاب الحجۃ میں تحریر کیا ہے کہ قال الامر عند السلطان ان ابا محمد مضی ۔ ولم یخلف احدا الخ

یعنی بادشاہ وقت کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ابو محمد یعنی حسن عسکری گذر گئے اور انہوں نے کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑی اور ان کی میراث بھی تقسیم ہو گئی اور ان لوگوں نے لی جن کا کوئی حق نہ تھا۔

حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ (کہ برادر حقیقی امام حسن عسکری کے تھے) نے بھی شہادت دی کہ امام عسکری کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ اس لئے امام کا ترکہ بموجب شریعت ان کو بھی دیا گیا۔ انہی حضرت امام جعفر علیہ السلام نے بعد کو امامت کا دعویٰ کیا۔ لیکن محض مذکورہ بالا شہادت اور حکومت کی پاوفائی کی وجہ سے یا یوں سمجھیں کہ ان کے دام مکر میں نہ آنے کے باعث حضرت امام علیہ السلام کو ان کے شیعوں نے ہی جعفر کذاب کا خطاب دیا (جلاء العیون) درحقیقت انسان کو جب گالیاں دینے کی بدعادت پڑ جاتی ہے تو پھر وہ اپنے بیگانے کی تمیز نہیں کر سکتا۔

اب بھی امام جعفر علیہ السلام گو اہل بیت جگر پارہ حضرت فاطمہ بتولؓ بھی ہیں ائمہ معصوم کی اولاد سے بھی ہیں عالم بھی ہیں زاہد بھی اور متقی بھی مگر شیعہ مؤمنین ہیں کہ آنحضرت کو پانی پی پی کر کوس رہے ہیں۔ اب نہ سیادت کا پاس ہے نہ امامت کا لحاظ ہاں تو ادھر حکومت کا تزلزل ادھر امامت کی تباہی صدیوں کی نیند کے ماتوں (شیعوں) نے ہلکی سی پھریری لی اور نصف یا نصف سے کچھ زیادہ انگڑائی لیکر انہوں نے پہلے تو یہ افسانہ بنایا کہ امام عسکری کا لڑکا امام محمد دو سال۔ چار سال یا چھ سال کا تھا جس نے کہ امام کی وفات سے دس روز قبل اصلی قرآن، مصحف فاطمہ، کتاب علی، اور چمڑے والا تھیلا (کہ ان کی ہیئت کذائی کا ذکر آپ گذشتہ نمبروں میں دیکھ چکے ہیں) اور عصائے موسوی اور انگشتری سلیمانی وغیرہ کا ایک گٹھڑ

ؔ اگر حضرت صالح کی اونٹنی اور خر عیسیٰ بھی ساتھ شامل کر لئے جاتے تو وہ مشکل حل ہو جاتی جو آگے آرہی ہے۔ منہ

باندھ کر پھر شاید حجر پر اٹھا کر یا بغل پر لاد کے تو ایر لاد کر اس طرح اڑ کر بھی بہت کم گھومنت کی خفیہ پولیس شاہی سوار، پیادے اور امام جعفر گئے جاسوس ان کی گرد کو بھی نہ پا سکے۔ بظاہر قرآن، مصحف، کتاب اور تھیلے وغیرہ کے حجم اور وزن کا اندازہ اگر لگایا جائے جیسا کہ گذشتہ نمبروں میں گزر چکا ہے تو یقیناً ایک ٹوٹا ایک اونٹ بھی اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا۔ چہ جائیکہ دو چار سال کا بچہ بغل میں دبا کر ہرن ہو جائے۔ حالانکہ امام جعفر صادق یہ بھی کہتے ہیں کہ انہ یخاف و اومی بیدہ الی بطنہ یعنی القتل۔ (اصول کافی صفحہ ۳۳۲)

تحقیق وہ خوف کریگے اور امام نے اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل سے ڈریں گے لیکن قربان جائیے حضرت علامہ باقر مجلسی کے۔ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

انہوں نے حاکم خاتون سے ایک افسانہ نقل کیا ہے یا یوں سمجھئے کہ حدیث شریف روائت فرماتی ہے کہ میں امام قائم کی پیدائش سے صرف چالیس روز بعد جب امام عسکری کے گھر گئی تو دو برس کے ایک طفل کو گھر میں چلتا پھرتا دیکھ کر حیران رہ گئی جس پر امام عسکری نے متبسم ہو کر فرمایا:۔

"پیغمبروں اور وصیوں کی اولاد ہر گاہ امام ہوں برخلاف اطفال دیگر نشوونما کرتے ہیں امام یک ماہہ مثل یک سالہ دیگراں ہوتا ہے۔ امام شکم مادر میں کلام کرتا اور قرآن پڑھتا اور عبادت پروردگار کرتا ہے۔ دودھ پینے کی حالت میں ملائکہ ان کا حکم بجا لاتے اور صبح شام ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں...... چند روز قبل وفات امام حسن عسکری بعاضر خدمت آنحضرت ہوئی حضرت صاحب العصر کو بصورت مرد کامل پایا اور میں نے نہ پہچانا۔ عرض کیا کہ یہ کون ہے جس کے پاس بیٹھنے کو آپ فرماتے ہیں۔ حضرت نے کہا یہ فرزند نرجس ہے اور مہدی میرا خلیفہ ہے"

(جلاء العیون مترجم صفحہ ۳۹۲)

گویا کہ ع

زندگی کا رقص میں گویا یہی دستور ہے
رافضی دھوکے میں رہنے کے لئے مجبور ہے

ان جملہ روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ امام عسکری تو یقیناً لاولد تھے مگر مسکین شیعوں کی نظروں میں سادات میں سے کوئی نوجوان ضرور کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا جس کو یہ قربانی کا مینڈھا بنا کر اپنی دیرینہ پیاس بجھانی چاہتے تھے اور مینڈھے کے تیار ہونے میں ابھی پانچ چھ سال کی مدت درکار تھی اس لئے یہ حدیث وضع کی گئی کہ وہ غار سر من رائی سے چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال بعد نکلیں گے اور چھ دن یا چھ مہینے محض اسلئے لگا دیئے کہ روائت کی توثیق میں شبہ بھی پیدا نہ ہوگا اور اس عرصہ میں اگر کوئی اور مینڈھا ہتے چڑھ گیا تو فهو المراد۔ لیکن جب چھ سال تک آرزو پوری نہ ہوئی یا مینڈھا تیار نہ ہو سکا تو روائت کے ساتھ یہ اضافہ کر دیا گیا کہ

"خدا جو چاہیگا کریگا کیونکہ اس کو بداہت ہوتا ہے" (اصول کافی صفحہ ۲)

یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا تھا کہ شاید کوئی حسین ثانی یا زید ثانی دام مکر میں آجائے اور جنگ کربلا کا ڈرامہ ایک بار پھر ہمارے سامنے کھیلا جا سکے ع

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

وہ مینڈھا کون تھا؟ اور یہ کہ وہ بھینٹ چڑھا یا غریب شیعوں کی ہی سینگوں سے تواضع شروع کی؟ یہ سب کچھ آئندہ نمبر میں ملاحظہ فرمائیے۔ ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(باقی باقی)

۱؎ یہ جملہ حالات اصول کافی اور جلاء العیون میں ملاحظہ فرمادیں۔ منہ

# قرآن کریم اور سائنس

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

## سائنس دوسرے آسمانی کروں پر انسانی آبادی

آسمانی کروں پر انسانی آبادی مانتا ہے مگر قرآن کریم دیگر آسمانی کروں پر انسانی آبادی نہیں بلکہ جنت دوزخ عرش یا لے دے کے فرشتوں کا وجود تسلیم کرتا ہے لیکن انسانی آبادی کا قائل نہیں۔ کیونکہ قرآن آسمان کو انسانی مستقر ہی نہیں قرار دیتا بلکہ صرف زمین کو انسانی آبادی کے لئے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (بقرہ) اور ایک جگہ لکھا فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ (اعراف) زندگی و موت وغیرہ سب اسی زمین پر ہوگی۔"

**جواب** سائنس کا یہ دعویٰ کہ دوسرے کروں میں انسانی آبادی ہے اب تک دعویٰ ہی کی شکل میں ہے سائنس کی ایک مخصوص شاخ علم ہیئت کی زبان سے صرف اتنا سننے میں آیا ہے کہ صرف کرہ مریخ کی سطح پر کچھ نشانات لکیروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جنہیں نہروں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ نہریں تپلی ہیں یا چوڑی یا دونوں طرح کی اسمیں ماہرین فن کا شدید اختلاف ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۱۴ ۱۹۲۶ء طبع چہار دہم بحوالہ صدق ۲۱ دسمبر ۳۲ء)

لیکن اگر بالفرض سائنس کا دعویٰ واقعات کی صورت میں مدلل ہو جائے تو بھی قرآن کریم اس کا مخالف نہیں اور فرشتوں کے وجود کے ساتھ انسانی آبادی کا منکر نہیں۔ فرمایا:۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ (سورہ نحل پ ۱۴) یعنی اللہ

# ایک فلسفیانہ خیال!

(ایک فلاسفر کے قلم سے)

جناب کے اخبار گوہر بار کی اشاعت ۲ء، رمضان سنہ حال میں صفحہ پر لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ مضمون تشنۂ تحقیق ہے۔ اہل علم اس پر قلم اٹھا سکتے ہیں۔ امام غزالیؒ کی اصطلاح میں اہل علم سے مراد جملہ علوم پر حاوی ہونا ہے۔ مولوی امیر احمد صاحب نے حدیث و قرآن کی رو سے لیلۃ القدر کے واسطے رمضان کا مہینہ ہونا ثابت کیا ہے۔ سائنس موید مذہب ہے اور احکام قرآنی اور مستند احادیث کو ہمارے ذہن نشین کر دیتا ہے۔ سو سائنس یعنی جملہ علوم دنیوی جن کو غلطی سے مذہب کے مخالف بتایا جاتا ہے۔ درحقیقت جزو مذہب ہیں اور اسی لئے قرآن مجید میں جا بجا ارشاد ہے کہ قوانین قدرت یعنی سائنس میں غور کرو اور خداوند تعالیٰ کی ان نشانیوں سے قرآن مجید کو سمجھو اور اللہ تعالیٰ کو پہچانو۔ سو عرض ہے کہ عبادت جو کہ روح کے فعل کی مترادف ہے مشتمل ہے عقائد اور نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر۔ اور اسی واسطے یہی رکن اسلام ٹھیرے۔ زکوٰۃ اور حج دونوں نماز اور روزہ کی تلقین یا جزء ہیں اور عقائد کے بغیر نماز اور روزہ کی عبادت ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے عقیدہ یا ایمان باللہ و بالکتاب پہلا رکن اسلام ہے۔ سائنس نے عقیدہ کو اشارہ سے تعبیر کیا ہے جو اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں ہمارا اصلی رہنمائے انسانی ہے۔ اور انسان کا اس دنیا میں آنا صرف ایمان کا پختہ کرنا ہے کیونکہ صرف ایمان ہی روح کو ترو تازگی بخش سکتا ہے اور خدا کے حضور تک پہنچا سکتا ہے۔ اس ایمان کو حاصل کرنے یا پختہ کرنے کے لئے نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج لوازمات سے ہیں۔ نماز اگر خشوع و خضوع سے ادا کی جائے اور روزہ اگر صحیح طور پر رکھا جائے تو روح کا فعل مکمل ہوتا ہے۔ مگر حکمت بالغہ کو اس دنیا کے قائم رکھنے کے لئے منظور ہے کہ اہل مادی دنیا میں روح عقل و ہوش کے ماتحت رہے اس لئے جہاں منکرات کی قطعی مناہی ہے وہاں نماز میں قیام رکوع، سجود وغیرہ اور روزہ میں افطاری میں جلدی اور سحری میں دیر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ہوش و حواس اور عقل درست رہے۔ ہم مسلمان روزہ اور نماز رسمی طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس سے روح کا فعل نہیں ہوتا۔ برخلاف اسکے جو بعض لوگ قرآن مجید کے احکام سے بڑھ کر ادا کرتے ہیں وہ انتہائی غلو کرتے ہیں۔ اور رہبانیت کے درجے کو پہنچ جاتے ہیں یا اس سے بھی آگے بڑھ کر قلب کے روشن ہونے کے بعد فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کا درجہ اختیار کر لیتے ہیں ......

...... اور جس درجہ سے امام غزالی کو محض تائید ایزدی نے کفر کے ہاویہ سے بچا کر مدرسہ نظامیہ میں معمولی مدرسی پر جا بٹھایا۔ اور فنا فی الشیخ فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کے غلط اور گمراہ کن عقیدے کو دل سے مٹا دیا۔

اگر روزہ اور نماز کا فرض صحیح طور پر ادا کیا جاوے تو روح کا فعل عقل و ہوش کی ماتحتی میں ہونا آسان ہے۔ نبی کریمؐ نے ماہ رمضان کے روزے صحیح طور پر رکھے۔ روح کا فعل بدرجہ اتم عقل و ہوش کی قائمی کے ساتھ ہوا مگر وہ فنا فی اللہ کی لغویات میں نہ پڑے اس حالت میں سائنس کی رو سے وحی کا ہونا لازمی تھا سو وحی ہوئی اور قرآن شریف آنحضرتؐ کے علم میں بذریعہ وحی کاملاً یا جزواً آگیا۔ ماہ رمضان کا مہینہ ہی اس مبارک روحانی فیض کے واسطے موزوں تھا۔

اس سے مختلف روایات ناقابل اعتبار ہونگی۔ چھبیسویں شب رمضان زیادہ اغلب ہے۔ علم عدد کا ایک مسلمان قائل نہیں ہو سکتا ہے مگر اس کی رو سے بھی چھبیسویں شب نہایت مبارک شمار ہوتی ہے تا مہ نگار صاحب دین کے منصب کو دنیا کے منصب پر ترجیح دیتے ہیں۔ سو میں اس کا قائل نہیں ہوں۔ دنیا سے ہی دین اور آخرت پختہ ہوتی ہے۔ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں ہے۔ نامہ نگار کا یہ کہنا اس معنی سے صحیح ہے کہ نصف شب کے بعد غذا ہضم ہو جاتی ہے اور توجہ اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے دعا کا اثر ہوتا ہے کیونکہ روح سے عمل میں آسانی ہوتی ہے۔

(بستی غذاں۔ از جالندھر)

# اسلامی نماز اور اس کی اہمیت
## حکمت و معرفت کی روشنی میں

(از قلم جناب مولوی محمد داؤد صاحب شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

قومی نظام اور عسکری تنظیم کے سلسلے میں اسلام نے ایک ایسا غیر فانی طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس کی عمدگی اور بہتری کی نظیر مذاہب عالم میں ملنی محال ہے اسکی ایک کڑی مرکز روحانیت سے ملتی ہے اور دوسری طرف وہ ہمارے ہزارہا سیاسی و ملی فوائد کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے وہ چیز کیا ہے۔ یہی نماز جس کا پنجوقتہ نظارہ ہر مسجد میں نظر غائر سے دیکھنے والوں کو محو حیرت کر دیتا ہے۔ اسلام میں نماز کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کو مذہب کا ایک خاص رکن قرار دیا گیا ہے اور اس سے تساہل برتنے والے مسلمان پر غیر معمولی سرزنش روا رکھی گئی ہے۔

**نماز کا ظاہری پہلو** نماز کا ظاہری پہلو باطنی پہلو سے بھی زیادہ خوش کن اور خوشگوار نتائج کو دامن میں لئے ہوئے ہے جس کی تفصیل کے لئے دفاتر درکار ہیں ایک نمازی اور بے نمازی کا تقابل کر کے دیکھئے۔ آسمان زمین کا فرق نظر آئیگا۔ نمازی ہر وقت پاک صاف ستھرا رہتا ہے کیونکہ صفائی و ستھرائی و طہارت نماز کے لئے شرط اولیں ہے۔ پھر اس صفائی و ستھرائی کے صحت و تندرستی پر جو اثرات پڑنے ضروری ہیں وہ ایسے ہیں کہ نمازی کو بہت سی دواؤں اور بہت سے حکیم ڈاکٹروں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ نمازی کا لباس کا ملـ

(۱۵)

کے ساتھ پیچھے بارگاہِ ایزدی کے سامنے حاضر ہوکر صدقِ دل سے اپنی عبودیت اور صاحب الالوہیت کی الوہیت وربوبیت کا عملی مظاہرہ کرنا ایسی چیز ہے جس میں ایک طالب صداقت کے لئے بہت بڑی کشش موجود ہے۔ نماز بے شبہ انسان کو اللہ کی طرف جھکا کر اسکی خطاؤں کی معافی کا وسیلہ بنتی ہے۔ جب نمازی سچے دل سے نیت باندھنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کی طرف اٹھاتا ہے تو عملاً اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کا بال بال گناہگار ہے اور وہ نہائت عاجزی و انکساری سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوا دربارِ ربّ العزت میں حاضر ہو رہا ہے پھر جب وہ سینے پر ہاتھ باندھ لیتا ہے تو اس چیز کو ظاہر کرتا ہے کہ اس وقت اس کے جملہ افکار و ترددات و تخیلات صرف اللہ وحدہٗ کی طرف منعطف ہیں اور وہ دنیا و مافیہا کے جملہ تفکرات سے یکسو ہوکر اپنا فرض عبودیت ادا کرنے کے لئے سینے پر مؤدبانہ ہاتھ باندھے ہوئے دربارِ شاہی میں حاضر ہو رہا ہے اور صرف قیام ہی پر بس نہیں بلکہ وہ اللہ کے سامنے ہر طرح سے جھکنے کے لئے طیار ہے اس خیال کے آتے ہی ہر نمازی فی الحقیقت اپنے دونوں گھٹنوں کو مضبوط پکڑ کر اپنے رب کے سامنے جھک کر زبان سے اس کی حکومت و قدرت کا یوں اقرار کرتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔ میرا سچا بادشاہ مربی بڑی شان والا پاک ذات بہت اونچی سطوت والا ہے۔ یہ اقرار نمازی کو اسی حال میں بار بار کرنا پڑتا ہے۔ اس مقام سے فراغت کے بعد نمازی پھر دربارِ شاہی میں مؤدبانہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور شہنشاہِ مطلق کی حمد و ثنا کرکے زبانِ حال سے یہ کہتا ہے کہ میں صرف قیام و رکوع ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی شریف ترین چیز یعنی پیشانی تک کو حاکمِ مطلق کے سامنے خاک آلودہ کرنے کے لئے طیار ہوں چنانچہ فوراً وہ سجدہ میں چلا جاتا ہے اور بار بار اس کی شہنشاہیت حکومت و قدرت کا اقرار کرتا ہوا اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ الغرض قیام و رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ تمام عبودیت و اقرارِ الوہیت کے مختلف مناظر ہیں جو نحو قتہ ایک نمازی کی ذات سے ظاہر ہوتے ہیں۔

## اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ صرف نماز ہے

جملہ الہامی مذاہب اس مسئلے پر متفق ہیں کہ اللہ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ باطنی صفائی ہے۔ پس باطنی صفائی جس قدر ادائیگی صلوٰۃ سے پیدا ہو سکتی ہے اور کسی عمل سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ صرف نماز ہے۔ نماز کی پابندی سے روح کو مسرت اور دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ قرآن پاک کو دیکھئے اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب آیت کریمہ میں لفظ الا کے لانے سے ایک عجیب رنگ پیدا ہو گیا ہے۔ مطلب یہ کہ ہوشیاری و بیداری کے کانوں سے سنا کہ دل کی گہرائی میں اتارتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ اطمینان قلب صرف نماز سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سچا نمازی کسی وقت بھی ذکر اللہ سے غافل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ اس کی نحو قتہ کی عملی پریکٹس ہے۔ ایک مقام پر قرآن پاک میں فرمایا اقم الصلوٰۃ لذکری یعنی مجھ کو یاد رکھنے کے لئے اقامت صلوٰۃ کا عمل نہائت ضروری ہے۔ اس عمل سے کنارہ کش ہوکر اللہ کو یاد کرنے کا دعویدار کاذب ہے۔ ایک اور مقام پر بھی قرآن کریم سچے نمازیوں کے دلی جذبات و روحانی کیفیات کا خاکہ ان لفظوں میں پیش کرتا ہے:۔

لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ یخافون یوماً تتقلب فیہ القلوب والابصار

یعنی اللہ کے پیارے بندے وہ ہیں جو بیع و تجارت خرید و فروخت وغیرہ امورِ دنیاوی میں کبھی بھی ایسے مشغول نہیں ہوتے کہ اللہ کو یاد کرنے اور نماز بجا لانے زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل ہو جائیں۔ ان کے دلوں میں عشقِ الٰہی کے علاوہ اس دن کا خوف بیٹھا ہوا ہے جو نہائت وحشتناک دن ہے جس دن دل الٹ جائینگے اور آنکھیں مارے خوف کے پھٹی ہوئی رہ جائینگی۔

آیت ہذا میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سچے نمازیوں کے دلوں میں ان کی نظروں میں دنیا کے جملہ فوائد و اغراض محض ہیچ اور ناچیز نظر آتے ہیں۔ ذکر اللہ کی محبت نماز کی اقامت ہمارے امورِ دنیاوی پر غالب آجاتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو یوم الفصل میں عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اور جن کے لئے نور کے منابر رکھے جائیں گے اور اس قدر عزت و توقیر پائینگے جس کا اس وقت تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جعلنا اللہ منھم آمین

## طہارت جسمانی و روحانی صرف نماز کی پابندی سے حاصل ہو سکتی ہے

طہارت جسمانی نماز کے لئے کتنی ضروری چیز ہے۔ اس کا جواب اس حدیث میں ملتا ہے:۔ مفتاح الصلوٰۃ الطھور۔ یعنی نماز کی کنجی محض طہارت ہے۔ بغیر طہارت حاصل کئے نماز ہرگز نہیں ہو سکتی۔" دوسری جگہ مروی ہے۔ لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ۔ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ پس طہارت جسمانی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ صرف اقامت صلوٰۃ ہے۔ جو اس نیک عمل کا پابند ہوگا۔ اسکو لازماً نحو قتہ اپنی جسمانی پاکی کا بالضرور موازنہ کرنا ہوگا اپنے کپڑوں کو بھی پاک صاف رکھنا پڑیگا۔ اس جگہ کو پاک کرنا ہوگا جہاں اسے اپنی جبین نیاز باری تعالیٰ و تقدس کے سامنے خاک آلودہ کرنی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ نماز کے علاوہ اور کوئی عمل از قسم امورِ مذہبی ایسا نہیں جس کے لئے اس قدر طہارت حاصل کرنے، باوضو ہونے کو لازم قرار دیا گیا ہو۔ اور نہ دیگر ادیان میں عبادت و بندگی کے وقت پاکی کا ایسا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔ پس جسمانی طہارت کو سامنے رکھتے ہوئے بلا خوف تردید یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ صحت و تندرستی کے لئے اقامت صلوٰۃ نہائت ضروری ہے اور نماز کی پابندی سے صحت انسانی پر ایک غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ طہارت روحانی نماز کے لئے اتنی ضروری ہے جتنا انسانی جسم کے لئے سر کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ نماز کا اندرونی پہلو یہ ہے کہ باری تعالیٰ سے دل لگایا جائے۔ رکوع و قیام و سجدہ و قومہ و جلسہ کے ذریعہ اپنی عاجزی و محتاجی و بے کسی اور باری تعالیٰ کی شہنشاہیت کا اعتراف کیا جائے۔

# فتاویٰ

**س ۳۵** } الفضل رمضان کے پرچے میں نمبر ۲۱ اگر درج کردیں تو تفہیم کی توقع ہے جو میرے واسطے مفید ہے۔ ہوا ہذا۔ ولم یکن له صلی الله علیه وسلم ظل فی شمس ولا قمر لانه کان نورٌ۔

روی ابن الجوزی عن ابن عباس انه لم یکن للنبی صلعم ظل ولم یقم مع الشمس الاغلب ضوء الشمس شرح زرقانی علی المواھب ص۲۲

قال عثمان ان الله ما اوقع ظله علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذالك الظل تفسیر مدارک ص۴۲ تحت آیت ولولا اذ سمعتموه

اسی طرح تذکرۃ الموتیٰ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ص۳ پر لکھا ہے کہ نبی صلعم کا سایہ نہ تھا۔

(المجیب ابو عبدالغنی فیض پدری)

**ج ۳۵** } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مسلم ہے۔ اور بشریت کے لئے جسم لابدی اور جسم کو سایہ ضروری ہے۔ جب تک اس کے خلاف کوئی معتبر ثبوت نہ ہو یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:- ثم افاض علی سائر جسدہ کہ آپ نے اپنے سارے جسم مبارک پر پانی ڈالا۔

اس حدیث سے جسد اطہر کا ثبوت ہوا اور جسد کا سایہ ہونا ضروری ہے۔ سائل نے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ بے دلیل ہیں اور ایسے اقوال حجت شرعیہ نہیں ہیں۔ امام ابن جوزی ہوں یا صاحب مدارک ان کے اقوال حجت موجبہ نہیں ہیں۔

**س ۳۶** } کیا قرآن شریف دیکھ کر نماز پڑھانی جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو حافظ قرآن کی موجودگی میں ایسا ہو سکتا ہے۔ حنفی اعتراض کرتے ہیں کہ جب ہم حافظ دیتے ہیں تو پھر حافظ کیوں رکھا جاوے

(محمد حسین رکن ......)

**ج ۳۶** } تمام علماء سلف قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا حضرت عائشہؓ سے منقول ہے مگر مرفوع حدیث نہیں۔ اس لئے اگر حافظ میسر ہو تو اسی کو امام بنانا چاہیئے۔ واللہ اعلم!

**س ۳۷** } زید عالم نیک نماز روزے کا پابند، شرک سے مجتنب اور موحد ہے۔ غیبت، لڑائی جھگڑے عوام کی صحبت زیادہ ہنسنے اور بولنے سے محترز ہے۔ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو اکثر نماز روزے کی تلقین کرتا اور شرک سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ مغربی طریق تمدن سے متنفر اور سادگی پسند ہے۔ توحید اور شان رسول پاک شرعی حدود کے اندر نہایت خلوص سے بیان کرتا ہے۔ لیکن ان ساری صفات کے باوجود داڑھی منڈاتا ہے تو (الف) کیا زید مذکور کو اس کے نیک اعمال کا ثواب ملتا ہے؟ (ب) کیا زید مذکور کو ہم مومن، متشرع، متقی، پرہیزگار وغیرہم کہہ سکتے ہیں۔ (ج) اصل امام کی عدم موجودگی میں لوگ زید مذکور کی اقتدا میں نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو کیا اُسے شرعاً امام یا خطیب بننے کی اجازت ہے۔ (د) صرف عدم لحیہ کے عیب کو مدنظر رکھ کر کیا زید مذکور کو صراط مستقیم سے متزلزل اور منحرف سمجھنا اُس سے نفرت کرنا اور اُسے بنظر حقارت دیکھنا جائز ہے؟ (س) صرف اسی ایک عیب کو نگاہ میں رکھ کر دینی یا دنیاوی امور میں اُس سے مشورہ لینے یا اُس کی تجویز پر عمل کرنے سے گریز کرنا جائز ہے؟ (ص) ان الله لا ینظر الی صورکم الخ حدیث کی رو سے کیا زید مذکور پر اللہ تعالیٰ کے مقرب ہونے کا گمان کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ کون گناہ مقابلۃً بڑا ہے۔ (الف) داڑھی منڈانا یا داڑھی رکھتے ہوئے سر پر انگریزی بال رکھنا۔ (ب) داڑھی منڈانا یا ٹخنوں کے نیچے تہہ بند چھوڑنا (ج) داڑھی منڈانا یا ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہنا اور کسی مجلس میں بھی بلا تامل داخل ہو جانا۔ (د) داڑھی منڈانا یا ہر وقت بد زبانی کی تا ساعت کی

مجالس میں ............ میں اس قدر جذب کر دینا کہ نماز بھی حضور قلب سے ادا نہ ہو سکے۔ (۳) کیا قرآن مجید یا احادیث شریفہ میں داڑھی منڈانے کی پاداش میں کوئی صریح الفاظ میں قیامت کے روز سزا دیئے جانے کا ذکر بھی ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ (محمد امین اللہ اذکر تال)

**ج ۳۷** } داڑھی رکھنا سنت انبیاء ہے منڈانا ترک سنت موکدہ ہے۔ مگر بالخصوص اس کا شمار کبائر میں نہیں آیا۔ اس لئے اوصاف مذکورہ سے موصوف کے پیچھے نماز جائز ہے۔ مگر اس کو بھی اس بات کا لحاظ کرنا چاہیئے اور اس حدیث کے وعید سے ڈرنا چاہئے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:- من ترك سنتی لم ینل شفاعتی یعنی جو میری (نبی کی) سنت کو ہمیشہ ترک کرتا ہے گا وہ میری شفاعت نہیں پائیگا دوسرا شخص جو اسکے مقابلے میں ذکر ہوا ہے اس کے جو اوصاف گنائے گئے ہیں وہ اس سے زیادہ اقبح ہیں۔ اللہ اعلم!

نوٹ:- بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے مسائل کو فریقین ایسے نزاعات کو اپنے ان کے علماء سے نمٹا لیا کریں دور دراز مقامات میں بھیجنا اور اخبارات میں شائع کرانا نزاع کی زیادتی کا باعث ہے۔

**س ۳۸** } زید نے ایک بکرا یا مرغا بنام شیخ سدو یا کسی اولیاء کے پرورش کیا۔ بعد چند دن کے اس کو ذبح کیا اور کھانا پکوا کر کھلایا بوقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔ آیا وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ آیت و ما اهل به لغیر الله کے کیا معنی ہیں؟ اور اس کے تحت میں کون سا امر داخل ہے؟

(خاکسار محمد عبدالکریم۔ یادگیر، صوبہ مدراس)

**ج ۳۸** } جو چیز بہ نیت تقرب اللہ کے سوا کسی کے نام پر پکاری جائے وہ حرام ہے۔ شیخ سدو یا کسی دیگر بزرگ کے نام کا بکرا حرام ہے۔ اور حرام چیز بوقت ذبح بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہیں ہو سکتی۔ تفصیل کے لئے شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی کی تفسیر (عزیزی) اور قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم حنفی پانی پتی کی تفسیر مظہری دیکھیں۔ واللہ اعلم

# متفرقات

**اعیان اہلحدیث** اب غفلت اور سستی دور کرکے اخبار کی ترقی کی طرف خیال کرنا چاہئے۔ ہر بہی خواہ کو چاہئے کہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے مسلسل کوشش جاری رکھے۔

**بشارت و معذرت** خطبہ رمضان کے دیر سے چھپنے اور بوجہ علالت خود و بعض عزیزان اور بعض کی کوتیدگی کے باعث اکثر احباب کو وقت پر نہ بھیج سکا۔ آج (۱۴) کو ایک لڑکے کو خطبے ڈسپیچ کرنے کے لئے دیدئیے ہیں۔ جو انشاء اللہ اس تحریر کے پڑھنے سے پیشتر آپ کو پہنچ چکے ہونگے۔ اس معذرت کے ساتھ ایک تازہ بشارت بھی سناتا ہوں کہ جنازہ غائبانہ کے متعلق ایک مقامی بریلوی حنفی مولوی صاحب نے لوگوں کو منع کیا تھا کہ جائز نہیں ہے اس کے جواب میں ایک رسالہ طبع کروایا گیا ہے۔ اس کا نام جنازہ غائب ہے۔ جو مستقل خریداران رسالہ تبلیغ اہل حدیث" اور مستقل خریداران "برکات محمدیہ" کو تو خود بخود بغیر ان کی فرمائش کے بھیجا جائیگا دوسرے شائقین ۲ کے ٹکٹ لفافہ میں بھیج کر منگالیں۔ حنفیوں کی طرف سے امام محمدؒ اور علامہ ابن ترکمانی وغیرہ جانتے جو جو عذر نماز جنازہ نہ پڑھنے کے کئے ہیں اُن کے مفصل و مدلل جوابات لکھ دیئے گئے ہیں۔ اشاعت کے لئے ۲ روپیہ کے بیس نسخے۔ محصول ڈاک بذمہ طالب۔ ایک روپے سے کم ارسال نہیں ہو سکیں گے۔ قیمت بہر حال پیشگی ہوگی۔

ملنے کا پتہ :- محمد ابراہیم میر سیالکوٹی شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ۔ پنجاب۔

**ضرورت ہے** ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ تحریر فرماتے ہیں کہ دار العلوم کی نگرانی و جماعت کی تنظیم کے سلسلے میں مجھے ایک ایسے مخلص کارکن کی ضرورت ہے جو

ان فرائض کو احسن طریق پر سرانجام دے سکے۔ دیگر معلومات کیلئے براہ راست ان سے خط و کتابت کی جائے

**شکریہ** بجوب اشد ضرورت طبیہ کالج دہلی کا اسٹاف اور طلباء حکومت پنجاب کے مشکور ہیں کہ اس نے تحقیقاتی طبی کمیٹی میں کالج کی نمائندگی کے لئے جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خان صاحب دہلی کا نام بطور ممبر منتخب کیا ہے۔

## غور سے سنئیں

مسلسل تجربہ اور حالات پیش آمدہ سے مجبور ہو کر چند سطور کی طرف خریداران اہلحدیث کو توجہ دلا کر امید کرتا ہوں کہ ان پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف ادارہ کو شکریہ کا موقع دینگے بلکہ خود بھی فائدہ حاصل کرینگے۔

**سب سے پہلی بات** تو یہ ہے کہ جب آپ کو قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع مل جائے اور آپ کو آئندہ خریداری منظور ہو تو از راہ مہربانی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ در صورت انکار یا طلب مہلت بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر کو مطلع کر دیا کریں۔

**دوسری بات** یہ ہے کہ اگر آپ مذکورہ بالا امور میں سے کسی پر بھی عمل نہ کر سکیں اور جب دفتر سے

وی پی بھیجا جائے تو اسے

واپس کرنے کی بجائے

وصول کر لیا کریں۔ کیونکہ وی پی کی واپسی ایک ناقابل برداشت نقصان کا موجب ہوتی ہے۔

**سفر وغیرہ** درپیش ہو تو بھی اطلاع کر دینی چاہئے تاکہ دفتر وی پی بھیجکر خواہ مخواہ نقصان کا باعث نہ بنے۔

نیازمند۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

**اہل خیر توجہ فرمائیں** مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی مرحوم کے پسماندگان میں انکی بیوہ اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ جن کی گذر اوقات کیلئے کوئی صورت نہیں۔ صاحب خیر ان مستحقین کی طرف ضرور متوجہ ہوں جس قسم کی بھی امداد کر سکیں ضرور کریں

ترسیل زر کا پتہ :- بیوہ مولوی محمد یوسف شمس محمدی محلہ قصاب باڑہ فیض آباد (یو پی)

**رضاء اللہ دہلوی** جن نے اپنے پوتے رضاء اللہ کو حسب منشاء احباب عربی تعلیم میں لگایا ہوا ہے جب شرح جامی قطبی وغیرہ تک عمر میں پڑھا تو اس نے مدارس میں داخل ہونے کا شوق ظاہر کیا۔ میں نے مدارس عربیہ پر غور کر کے مدرسہ رحمانیہ دہلی کو بوجہ حسن انتظام ترجیح دیکر مدرسہ مذکور میں داخل کرا دیا احباب مخلصین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسکو خادم دین بنائے۔ (ابو الوفاء)

**مضامین آمدہ** ابو یحییٰ محمد زکریا صاحب۔ گمنام۔ مولوی عبد الرحمن صاحب خلیل۔ محمد امین صاحب۔ شیخ خدا بخش صاحب۔ پنڈت ستیہ دیو صاحب ۲ عدد حکیم فضل الرحمن صاحب۔ محمد حسین۔ غلام رسول۔

**نظمیں** حکیم محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ محمد زکریا صاحب مولوی غلام رسول صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب جناب شاکر صاحب۔ عبد الرزاق صاحب سعید۔ محمد عبد الغفار صاحب۔ ازہر صاحب۔ محترمہ جمیلہ خاتون محترمہ قمر النساء۔

**غیر مقبول** حضرات علماء ابھی خاموش ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے بعض افراد کی سیاسی ذہنیت سے کشف الہامی ہے یا شیطانی۔ چند سوالات۔ اسلام میں کا نام مؤمن کی شان۔ تحقیق رفع یدین۔ معنوی تحریف۔ حضرت خلیل اللہ کے تین امتحان۔ علم کی فضیلت۔ انما المؤمنون اخوۃ۔ عجائب الفرق۔ ایک دلچسپ مکالمہ کیا تعزیہ گلہ خلاف سنت ہے۔ نزول بارش۔ واقعہ کربلا۔ تشریح مراتب۔ تہجد کے معنے۔ صراط مستقیم وغیرہ مطالبات نابالیان۔

**اہل حدیث کانفرنس** محمد شفیع الدین صاحب ... محمد عبد الرزاق صاحب صوبیدار ...

**مدرسہ مکہ مکرمہ** مستری محمد عالم ... محمد شفیع ... پنی ضلع اللہ آباد ۳

**مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ** از مستری ... محمد یوسف صاحب۔ جناب عبد الشکور صاحب ...

# ملکی مطلع

## مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی پاس کردہ تجاویز

۱۲۔شوال ۵۳ھ مطابق ۵۔دسمبر ۳۶ء کو مجلس شوریٰ (مجلس عاملہ) کا اجلاس بصدارت مولانا احمد اللہ صاحب ہوا۔

### تجاویز

(۱) اہل حدیث کانفرنس کی بہبودگی کے متعلق پیش ہو کر بالاتفاق قرار پایا کہ کانفرنس کا جلسہ سالانہ دہلی میں مارچ ۳۷ء کی کسی تاریخ میں کیا جائے۔ اور تمام اخبارات اہل حدیث میں اعلان کیا جائے اور دوسرے اخباروں میں بھی اعلان کیا جائے اور دو اخطون کے ذریعے پروپیگنڈہ کیا جائے اور چندہ جمع کیا جائے۔

(۲) اخبار "خادم کعبہ" جو مضامین شائع کر رہا ہے اس کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ ہے

(۳) اخبار "خادم کعبہ" جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حق میں بوجہ انکے ممبر حج کمیٹی ہونے کے بدکلامی کرتا ہے اس سے جماعت اہل حدیث میں اخبار "خادم کعبہ" کے خلاف نفرت پھیل رہی ہے اور اس نفرت کا اثر تحریک حج تک پہنچنے کا خطرہ ہے کیونکہ اسماعیل غزنوی اپنے کو تمام ایسے کاموں میں حکومت سعودیہ کا معتمد بتاتا ہے۔ قرار پایا کہ ان تمام تجاویز کی نقل جناب جلالت مآب سلطان ابن سعود اور جناب شیخ عبداللہ سلیمان منزیلہ کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ ارسال کی جائے۔

(۴) حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے اس کے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبداللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔ فقط

دستخط عبیداللہ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس۔

---

سہ نج گردہ چوڑیاں ضلع گوجرانوالہ پنجاب سے جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے لئے دعوت آئی ہے جس کے متعلق مجلس شوریٰ نے ابھی کچھ فیصلہ نہیں کیا جو فیصلہ ہوگا وہ شائع کیا جائیگا

---

## الفقیہ امرتسر کو یکصد روپیہ انعام

### جہاں چاہے رکھوالے

مجھ پر حملہ قاتلانہ حملہ آور کا ذاتی فعل تھا یا سازشی۔ اس کا فیصلہ صاحب سشن جج امرتسر کے فیصلے سے ہوگیا۔ جنہوں نے مجرم کی سزا میں تخفیف کرنے کی وجہ یہی لکھی کہ اس نے مخالف پارٹی کے بہکانے سے ایسا کیا۔ اس کا ثبوت ابتدا ہی سے ملتا رہا۔ کیونکہ جھوٹے گواہوں کا بالاتفاق حلفیہ شہادت کا ذبہ دینا ہی سازش بتانے کو کافی ہے۔

بعد فیصلہ بھی سازشی پارٹی یہی کہتی رہی کہ ضرب بالکل معمولی تھی حاکم نے مضروب کی پارٹی کے رعب میں آکر سخت سزا دی۔

آج ہم جس کذب کا ذکر کرتے ہیں وہ سب سے بڑھ کر "مقدس کذب" ہے۔ "الفقیہ" ۲۱ نومبر میں لکھا ہے منصف مزاج جج نے مولوی صاحب مجروح کو بلوا کر یہ مشورہ دیا کہ ملزم کو معاف دے کر رہا کر دیں مگر آپ کے منہ پر مہر خاموشی ایسی بیٹھ گئی کہ جج کے سامنے کاٹھ کی پتلی بن کر دیر تک بیٹھے رہے۔ آخر اس نے جناب کو سخت سنگدل اور کم حوصلہ پا کر یوں ہی بے بسی رخصت کر دیا کہ میں ملزم کی سزا میں ... تخفیف کرتا ہوں

تو آپ اپنا سا منہ لے کر واپس آگئے۔ (ملخص)

ہم اس کذب بیانی کی داد دیتے ہیں اور اس پر یکصد روپیہ انعام رکھتے ہیں۔ اگر اس بیان کا قائل یہ بات ثابت کر دے کہ جج صاحب نے ایسا کہا تھا۔ اس کی تحقیق کی آسان صورت یہ ہے کہ فریقین کے دو دو آدمی جج صاحب سے پرائیویٹ ملاقات کرکے یہ عبارت ان کے سامنے رکھ کر دریافت کریں کہ آپ نے مولوی ثناء اللہ کو قیر بیگ کی بابت معاف کرنے کو کہا تھا؟ اگر آپ ہاں کریں تو ان کے سامنے ہی انعام وصول کرلیں۔

**افسوس ہے** ان لوگوں کو شرعیات میں تصرف کرنے کا تو شاید پورا حق ہوگا کہ عقائد شرکیہ اور مسائل بدعیہ ایجاد کریں۔ مگر قانون میں بھی بڑی دلیری سے تصرف کرتے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ جو دفعہ (۳۰۷) مقدمہ ہذا میں لگائی گئی تھی۔ مجسٹریٹ یا جج مضروب یا کسی اور شخص کو معافی کے لئے نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ دفعہ مذکورہ قابل راضی نامہ نہیں۔ اسمیں مدعی سرکار ہوتی ہے مضروب صرف گواہ ہوتا ہے۔ اسی لئے مثل دیگر گواہوں کے مجھے بھی خرچہ شہادت ملا تھا۔

پس الفقیہ کا اڈیٹر یا اصل مضمون نگار اپنی صداقت پر بھروسہ کرکے سامنے آئے اور اپنا دعویٰ ثابت کرکے سو روپیہ انعام پائے۔ ورنہ یاد رکھے ؎

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکاریگا آستیں کا

---

## یورپ میں جنگ کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں

### (خدا خیر کرے)

شیخ سعدیؒ کا یہ اخلاقی شعر نہایت موزوں ہے ؎

بروئے خود در طماع باز نتواں کرد
چو باز شد بدرشتی فراز نتواں کرد

مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ کسی طامع سائل کی مراد کو پورا نہ کرنا چاہئے۔ جب ایک دفعہ پوری کر دی جائے

پہلوؤں کو سنجیدگی سے ...
حکومت برطانیہ ... الفاظ ہیں دکھا
دیے ہیں کہ عالمگیر جنگ ... بعد وقت کچھ دے ...
تفصیل اس کی یہ ہے کہ

جرمنی کا ڈکٹیٹر (نازی مطلق) ہر شلر کئی بار یہ تقاضا ظاہر کر چکا ہے کہ ہماری مغصوبہ نوآبادیاں واپس کر دی جائیں۔ جیسا کہ ہم نے "اہلحدیث" مورخہ ۹۔ دسمبر میں اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ وہ اس میں کامیابی کے بعد اور بھی بہت کچھ طلب کریگا۔ اس کی تازہ تقریر ملاحظہ ہو:-

"ہم جرمنی کو اس قدر مضبوط بنانا چاہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اُسے کچل نہ سکے۔ نوآبادیات کی واپسی کے لئے ہمارا مطالبہ بالکل جائز ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے شائد ہمیں طاقت کا استعمال کرنا پڑے۔"

(ملاپ لاہور ۱۹۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ادھر گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کر دیا ہے کہ مغصوبہ نوآبادیاں واپس نہیں دی جائیں گی۔

اس تقاضا اور انکار کا نتیجہ ضرور کچھ نکل کر رہے گا ہم کوتاہ اندیشوں کی فہم کے مطابق چاہئے تھا کہ حکومت برطانیہ ابتدا ہی میں ہر ہٹلر کا منہ بند کر دیتی۔ یعنی چیکوسلواکیہ کی ایک انچ زمین بھی اس کو نہ دیتی۔ ایک دفعہ اس کا منہ کھول دیا اب اس کو بند کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ برطانیہ کے مخالف رائے اصحاب چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے کہ برطانیہ اس وقت جنگی سامان کی حیثیت سے جنگ کے لئے طیار نہیں ہے۔ اس امر کی حقیقت خدا جانے کہ یہ التوا سامان جنگ کی کمی ہے یا کوئی اور مصلحت۔ ہاں ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اگر سامان جنگ کی قلت التوا کا باعث ہے تو چونکہ دشمن کو بھی اس کا علم ہو گا اس لئے وہ زیادہ دلیر ہو کر اپنا مطالبہ پیش کریگا۔ جس کا نتیجہ وہی ہوگا جو نبرد آزما اور کمزور کا ہوا کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اس قسم کے معاملات میں مسلمانوں کو یہ خاص ہدایت دی گئی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ۔ (پ ۱۰۔ ع ۴)

(مسلمانو! دشمنوں کے مقابلے کے لئے مقدور بھر طیاری رکھا کرو)

حکومت برطانیہ گو قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھتی نہ اسکی تعلیم پاک سے واقف ہے مگر چونکہ قرآن کی تعلیم فطری ہے۔ اس لئے اس کے منکر بھی اس کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبول و مجبور ہیں۔ چنانچہ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے برطانوی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ

"آج ہم جنگ کی طیاری پر دو ارب پونڈ[1] سالانہ خرچ کر رہے ہیں" (مدینہ ۱۳ دسمبر)

یہ اتنی زبردست طیاری کیوں ہو رہی ہے؟ ہم سے پوچھو تو ہم یہی کہیں گے کہ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل ہے جس کا اظہار برطانوی وزیر خارجہ نے ان لفظوں میں کیا ہے کہ:-

"اگر جنگ چھڑ جائے تو ہم اس سامان کو اس حکومت کے خلاف استعمال کرینگے جو حملہ کرے گی"

یہ مقولہ سیاستدانوں کے نزدیک اعلان جنگ نہیں مگر قبولِ اعلان ضرور ہے۔ اس مضمون کو شیخ سعدیؒ نے اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

## پنجاب میں مالٹوں کی درجہ بندی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

درجہ بندی کرنے کے بعد پھلوں کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اور پھل کو براہ راست منڈی میں فروخت کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے تجربہ کے طور پر مالٹوں کی درجہ بندی کی غرض سے ایک گریڈنگ سٹیشن چک نمبر ۴۸ ج ب ضلع لائل پور میں محکمہ زراعت پنجاب کے ... کی زیر نگرانی قائم کیا گیا ہے ... درجہ بندی کا کام ۹ نومبر ۱۹۳۸ء سے شروع کیا گیا اور ... جاری رہے گا

درجہ بندی کئے جانے کے بعد مالٹے پنجاب اور اس کے باہر کے علاقوں میں ایگمارک کی مہر کے ساتھ فروخت ہونگے۔ فروخت کا انتظام بڑے بڑے شہروں میں دیانتدار آڑھتیوں کی معرفت کیا گیا ہے۔ مالٹوں کی درجہ بندی مشین کے ذریعہ ہوا کریگی اور بعد ازاں پھل لکڑی کے مقررہ جسامت کے بکسوں میں نہایت موزوں طریقہ سے بند کئے جائیں گے فی الحال پھلوں کی فروخت کا بندوبست معتبر آڑھتیوں کی معرفت راولپنڈی، امرتسر۔ لاہور۔ حیدرآباد سندھ۔ سکھر اور کراچی کی منڈیوں میں کیا گیا ہے اگر ایسے پھلوں کی مانگ زیادہ ہوئی تو اور منڈیوں میں بھی ایسا انتظام کیا جائیگا۔

خانگی ضروریات کے لئے چھوٹے سائز کے بکس جن میں تقریباً پچاس عدد مالٹے آسکتے ہیں۔ خریدے جا سکتے ہیں۔ جو خریدار باغ والوں سے براہ راست خریدنا چاہیں وہ منیجر جینتی گارڈن چک نمبر ۴۸ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائل پور کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

[1] پونڈ پندرہ روپے کا ہوتا ہے۔

**نامہ نگار حضرات** مضمون تحریر کرتے وقت ایک کاغذ پر صرف ایک ہی مضمون تحریر کیا کریں اور بوقت تحریر بین السطور اور دائیں بائیں حاشیہ ضرور چھوڑا کریں۔ تاکہ بوقت تصحیح دقت نہ ہو۔ نیز مضمون کی سرخی لکھ کر اپنا نام و مقام اس کے نیچے ہی لکھ دیا کریں۔ دوسرے مضمون کے لئے علیحدہ کاغذ ہونا چاہیئے۔

**رسالہ شمع توحید** ختم ہو چکا ہے مگر بعض احباب پھر بھی طلب کر لیتے ہیں۔ اسلئے مکرر اطلاع شائع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب شمع توحید طلب نہ کریں۔ **"نور توحید"** بھی ختم ہو رہا ہے جن احباب نے ابھی تک مطالعہ نہیں کیا وہ جو ابی کارڈ بھیجکر طلب کریں ورنہ بعد ختم

# شمالی ہندوستان

یہ کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | عہ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | ۱۲ |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | ۱۲ | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | ۱۲ |
| ترغیب و ترہیب سفید کاغذ | ۱۲ | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں | | ملا علی مصری | ۶ |
| قیمت فی حصہ | ۶ | تفسیر فتح القدیر شوکانی | |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

**منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی**



[illegible]

(مصدقہ [illegible])

یہ اس قدر مقبول ہونے کی [illegible] کرتا ہے۔ آنکھوں میں [illegible] بے پرواہ کرتا ہے۔ [illegible] ہے۔ قیمت ایک تولہ [illegible]

پتہ [illegible]



# ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور و معروف اسپیشلی عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ ۸؍ ۔ ۱۲؍ ۔ عہ فی تولہ عہ ۔ عا ۔ عہ اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔

فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ:- فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم

تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی



# مطبوعات الہلال بک ایجنسی

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ۶؍ مجلد ۸؍ | | ۱۲۔ ابلاغ تکبیر | ۸؍ |
| ۲۔ کتاب الوسیلہ ۶؍ | ۸؍ | ۱۳۔ الحرب فی القرآن | ۱۰؍ |
| ۳۔ اصحاب صفہ | ۱۲؍ | ۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ | ۴؍ |
| ۴۔ العروۃ الوثقیٰ | ۶؍ | ۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان | ۸؍ |
| ۵۔ اسلامی تصوف | ۸؍ | ۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال | ۴؍ |
| ۶۔ تفسیر المعوذتین | ۵؍ | ۱۷۔ الدین یسر | ۴؍ |
| ۷۔ تفسیر آیت کریمہ | ۱۲؍ | ۱۸۔ مفتاح سعادت و حکمائے | |
| ۸۔ تفسیر سورہ کوثر | ۴؍ | ۱۹۔ لاتقنطوا پنڈت | ۴؍ |
| ۹۔ فتویٰ شرک شکن | ۶؍ | ۲۰۔ الحمراسلام | ۱۲؍ |
| ۱۰۔ ولی اللہ | ۵؍ | ۲۱۔ خلافت الامر | ۴؍ |
| ۱۱۔ نجد و حجاز | ۴؍ | ۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ | ۹؍ |

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور


(۱۵۷)


# خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کیلئے لاجواب مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام سر کے چکر۔ درد سر۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمزوری نسیان وغیرہ کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ ناظم دواخانہ پنجاب [illegible]

**مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب**



# طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہوکر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حرج نہیں

قیمت ۶ ۔ محصول ڈاک ۸؍

المشتہر۔ حکیم [illegible] (رجسٹرڈ) پٹیالہ



# کشف الملہم یعنی مقدمہ صحیح مسلم

کا اردو ترجمہ جو اردو خوان ناظرین کے لئے بے حد مفید اور دلچسپ ہے ضرور منگوائیں۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۶؍ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر [illegible] امرتسر



# المرقات فی احکام الصلوٰۃ

جس میں نماز کی تمام مسائل و دعائیں مع [illegible] ترجمہ کی گئی ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍ [illegible]

ملنے کا پتہ [illegible]



# تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ [illegible] محصول ڈاک ۸؍ ۔ نمونہ ۴؍

پتہ:- منیجر اکسیر [illegible]

# موميائی اصلی

مصدقہ علمائے اہل حدیث ۔ ہزارہا خریداروں کی شہادت
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ۔ ابتدائی
سل و دق ۔ دمہ کھانسی ۔ سینہ ش ۔ کمزوری سینہ کو دفع
کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے ۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے ۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔
بچے ۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی ۔ ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۸ر
آدھ پاؤ ۱۶ر ۔ پاؤ بھر ۳۲ر مع محصول ڈاک ۔ ممالک غیر
سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا ۔ ہر جا والوں کو ایک پاؤ سے کم
روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا ۔

## تازہ شہادات

جناب حافظ رمضان صاحب بمبئی :۔ اس سے قبل میں نے
آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی ۔ بحمد اللہ میں نے
اسکو قابل تعریف پایا ۔ اسی وجہ سے اب دوبارہ آپ کی طرف
رجوع کیا جاتا ہے ۔ تین چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی
بھیج دیں ۔ (۲۳ ۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوندپور :۔
قبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی
منگوا چکے ہیں ۔ ہم کو بہت فائدہ ملا ۔ اس لئے پھر
ایک چھٹانک مومیائی ارسال فرمائیں ۔ (۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
**حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی مومیائی ایجنسی امرتسر

---

# بہترین موقع

ہندوستان کے حاجی
اب
آرام سے سفر کر سکتے ہیں
کیونکہ
حج لائن کے جہازات

## "المدینہ" اور "الہند"

نہایت تیز رفتار اور آرام دہ ہیں

### آپ پہلی فرصت میں ان جہازوں میں اپنی جگہ مخصوص کرا لیجئے

جہازوں کی روانگی کی تاریخیں
المدینہ ۳۰ شوال مطابق ۲۳ دسمبر بمبئی سے براہ راست
الہند ۱۵ ذیقعد مطابق ۱۰ جنوری کراچی سے براہ راست
المدینہ ۲۲ ذیقعد مطابق ۱۷ جنوری کراچی سے براہ راست

مزید معلومات کیلئے ذیل کے پتہ پر لکھو :۔
**حج لائن سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ**
بمبئی ۔ کراچی ۔ کلکتہ

---

## شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور معنلی عطریات
عطر مجموعی ۔ عطر شمامۃ العنبر ۔ عطر سوسن ۔ عطر مشک حنا ۔
شاہجہانی گلاب ۔ روح خس ۔ عطر مجموعہ ۔ عطر سہاگ فی تولہ
عہ ۔ للعہ ۔ صہ روغن کیوڑہ از فی شیشی عہ
خوشبودار ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء ہم سے
منگائیے ۔ فہرست مفت طلب کیجئے ۔
مہتمم اشرف علی محمد علی تاجر عطر خانہ گیٹری ۔ قنوج یوپی

---

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند ۔ جالا ۔ غبار ۔ ڈھلکہ ۔ خارش ۔ سرخی چشم کے علاوہ
ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر
بے نظیر ہے ۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت
سے نجات پا چکے ہیں ۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی
امراض سے بچاتا ہے ۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں ۔ فی شیشی عمر
(منگوانے کا پتہ)
کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

---

**کتب خانہ شائعہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوا کر ملاحظہ کریں**

# تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

## مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء میں مولوی ابویحیٰی امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب تراجم علمائے حدیث ہند پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدردانی کا ثبوت دے۔"

صفحات ۴۲۵۔ قیمت ۲؍۔ محصول ڈاک ۷؍۔ مگر یکمشت ۵ نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔

مرسلہ عبدالحی۔ پتہ :۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

---

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

## بعدالت شیخ عطاء اللہ صاحب قریشی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج بہادر باختیارات خفیفہ بٹالہ

دعویٰ دیوانی ۸۔ ۱۹۳۸ء

لالہ روڈا مل ولد لالہ نوشی رام قوم مہاجن سکنہ جسٹر تحصیل ناروال۔

بنام کرم الٰہی ولد ناؤں قوم تیلی ساکن شاہ پور رجاجن تحصیل بٹالہ

دعوے ۱۰۷؍ روپیہ بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی کرم الٰہی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ ۲۹/۹ ۱۹۳۸ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۹۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

---

عجیب الاثر فلیوریا۔ امساک

(رجسٹری شدہ ... ۹۴۲)

ثابت کر ...

تہذیب ...

---

... نوچیلی ...

... دفتر الجدید ...

---

# تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

**اسلام کی پہلی کتاب** (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱؍

**اسلام کی دوسری کتاب** (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

**اسلام کی تیسری کتاب** (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت و زراعت شراکت، وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

**اسلام کی چوتھی کتاب** (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

**اسلام کی پانچویں کتاب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶؍

(۱۵۹) **اسلام کی چھٹی کتاب** قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶؍

**اسلام کی ساتویں کتاب** اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت۔ تعلیم دین۔ تنظیم۔ علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۷؍

**اسلام کی آٹھویں کتاب** جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؍

**اسلام کی نویں کتاب** اس میں نیک صحبت۔ زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل، صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

**اسلام کی دسویں کتاب** حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت ۱۲؍

**اسلام کی گیارھویں کتاب** عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ... انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت ...

**اسلام کی بارھویں کتاب** اقسام حدیث وتعریف اصطلاحات حدیث پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں۔ بول، منی، مذی وغیرہ احکام طہارت کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو، جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عہ

**اسلام کی تیرھویں کتاب** کشتی پر اور یہود ونصاریٰ کے عبادتخانوں میں، نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفعیدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ [illegible] قیمت عہ

**اسلام کی چودھویں کتاب** مسافر، سواری کی نماز۔ اور سفر وحضر کی حد تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم [illegible] سفرہ کے احکام۔ خطبہ وچاند کے احکام۔ سوگ، ماتم

**اسلامی توحید** [illegible] ماجد السلام صاحب بستوی علاوہ دہلی جس میں تعزیہ پرستی۔ سدنا، پیٹنا، علم نکالنا۔ اور جو جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی ونقلی طور پر تردید کردی گئی ہے اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ ۲ہر

**شہادت حسینؓ** حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح حالات اور وجوہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ "شہادت حسینؓ" کا مطالعہ کریں۔ قیمت ۳ہر

**ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب** مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب اس کتاب میں آپ نے ویدوں سے ہی بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید ہرگز ہرگز الہامی نہیں۔ نیز ویدک تعلیم پر بھی مفصل [illegible] سینکڑوں ویدک منتروں کا [illegible] درج کرکے ویدک تعلیم کو اخلاق کے خلاف ثابت کیا ہے۔ آریہ سماج نے آج تک اس کی تردید نہیں کی۔ اصل قیمت عہ رعایتی قیمت ۱۰ر لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔

---

**ثنائی برقی پریس امرتسر** میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ نفیس، خوشنما۔ رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو [illegible] تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر۔ مینیجر پریس مذکور

---

[illegible] جو زیارت قبور میت کو ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام ومصارف درج ہیں۔ قیمت عہ

**آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ**

مصنفہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ۔ جس میں [illegible] تمام فرقوں کے مفصل حالات پر مجموعہ۔ ان کے عقائد۔ اعمال وغیرہ ہر بات پر [illegible] طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر [illegible] میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

[illegible] عقائد شیعہ کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں [illegible] کے عقائد کی قرآن وحدیث سے تردید کی ہے۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے [illegible] قیمت [illegible]

**نور [illegible] ی** مصنفہ [illegible] صاحب [illegible] اس کتاب میں قرآن مجید احادیث نبویہ۔ اقوال صحابہ تابعین۔ محدثین۔ ائمہ۔ فقہا اور صوفیا سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسند لوگوں کے تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت [illegible]

**مائۃ ثنائیہ** جس میں [illegible] سو احادیث [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم مع اردو ترجمہ شائع کی گئی ہیں۔ تبلیغی انجمنوں کو ضرور تقسیم کرنا چاہئے۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۳ہر

منگوانے کا پتہ:- **مینیجر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — نمبر ۹

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اعمل و دین امر و کلام آقر معظم ۱۲ شتن — پس حدیث مصطفے بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ؏
رؤسا و جاگیرداروں سے " ؏
عام خریداروں سے " ؏
" ششماہی ؏
ممالک غیر سے سالانہ ؏ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲؍

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۶۱)

# امرتسر ۷۔ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (کعبہ اقدس کی چوکھٹ پر) - - - ص۲
انتخاب الاخبار - - - - ص۳
راہ ہدایت۔ انجیل اور قرآن مجید - - - ص۴
قابل توجہ احناف کرام - - - ص۷
فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟ - - - ص۸
مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام - - - ص۹
بریلوی مشن (بجواب الفقیہ) - - - ص۱۰
آہ سرد یعنی دل کا درد - - - ص۱۱
اسلامی نماز کی اہمیت - - - ص۱۲
فتاوی ص۱۳ ۔ متفرقات - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - ص۱۶–۲۰

## کعبۂ اقدس کی چوکھٹ پر!

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

اے خدا کے پاک گھر اے لائقِ صد احترام
اے خدا کے پاک گھر اے نورِ وحدت کے نشاں
باعثِ تسکینِ دل اے فرحتِ قلبِ حزیں
قبلۂ اقوامِ عالم مرکزِ خیر الامم
منبعِ دریائے رحمت وادیٔ طوبیٰ ہے تو
تیری عظمت سے دلوں میں تابشِ ایمان ہے
طور سے بڑھ کر ہے تو اہلِ بصیرت کے لئے
تو نے عالم میں خدا کا بول بالا کردیا
فخر ہے کیا کم یہ اے عربی پیمبر کے وطن
میں وہاں جاکر رہوں یارب وہ دن کب آئیگا
پاک پیغمبر کی بستی! تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

ایک خود اللہ نے تجھ کو کہا بیت الحرام
مرکزِ ختمِ رسالت مہبطِ کرّوبیاں
ہے ازل سے انقلاب انگیز تیری سرزمیں
دیکھ کر تجھ کو نکل جاتے ہیں سارے رنج و غم
کعبۂ مسلم ہے تو! اور خانۂ مولا ہے تو
دم بدم تجھ پر نزولِ رحمتِ رحمان ہے
چن لیا تجھ کو ازل میں امرِ وحدت کے لئے
اس زمیں پر تیری عظمت نے اجالا کردیا
تو رہیگا تا ابد گلہائے وحدت کا چمن
مجھ کو کعبے کا صحن کس دن دکھایا جائیگا
تجھ سے ہے مسلم کی ہستی! تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

غازی مصطفے کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا۔ رؤف بے۔ محترمہ خالدہ خانم اور دیگر نامور ترک بہادر جرنیلوں کے حالات اگر آپ پڑھنا چاہیں تو کتاب

# انتخاب اخبار

**منظوری** آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا آیندہ سالانہ اجلاس قصبہ کھکڑ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد کرنے کیلئے مجلس شوریٰ نے منظوری دے دی ہے۔ تاریخوں کا اعلان بھی عنقریب کردیا جائیگا۔ انشاءاللہ

**حاجیوں کے جہاز** مغل لائن کا جہاز "المدینہ" ۱۶ جنوری کو کراچی سے براہ راست جدہ روانہ ہو جائیں گے۔ ۷ جنوری کو "المدینہ"

**تصحیح** سابقہ پرچہ میں صفحہ ۱۸ پر "المدینہ" جہاز کی روانگی کی تاریخ ۷ جنوری کی بجائے ۱۷ جنوری غلط شائع ہوگئی ہے۔ عازمین حجاز نوٹ کرلیں۔

—— امرتسر میں ۲۰ دسمبر سے ۲۴ دسمبر تک ۱۴۳ بچے پیدا ہوئے اور ۸۰ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے مسٹر بشیر احمد صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس کے حملہ آور کا پتہ معلوم دینے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔

—— گورنمنٹ پنجاب نے لاہور میں کارپوریشن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ امرتسر میں بھی کوشش کی جارہی ہے کہ بلدیہ کی بجائے کارپوریشن بنادی جائے۔

—— لاہور میں انجمن حمایت اسلام کی گولڈن جوبلی کا اجلاس ۲۲ دسمبر سے ہو رہا ہے۔ بیگم شاہنواز کی طرف سے چالیس ہزار روپیہ کی جائداد انجمن کو پیش کی گئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے بھی ۲۵ ہزار روپیہ کی گرانٹ انجمن کو دی جائے گی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال کی زیرنگرانی کانگرس پرچار کے لئے لاہور سے ایک روزنامہ جاری ہونے والا ہے۔

—— روزنامہ "احسان" لاہور کی مبلغ پانچسو روپیہ کی ضمانت گورنمنٹ پنجاب نے مرزائیوں کے خلاف ایک نظم لکھنے کے سلسلہ میں ضبط کرلی ہے۔ اور نئی ضمانت طلب کی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ریاستی باشندوں کے حقوق کے متعلق گاندھی جی وائسرائے ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔

—— حیدرآباد دکن میں ہندوؤں کی طرف سے ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے۔ ۲۵ دسمبر کو چار ستیہ آگرہی گرفتار کئے گئے۔

—— بمبئی میں ریشم کے کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— حیدرآباد میں بندے ماترم کے گیت کی وجہ سے جو شورش ہندوؤں کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہندوؤں کی طرف سے شولاپور میں آرین کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ جس میں اکابر آریہ و ہندو پہنچ رہے ہیں۔

## پہلے اسے پڑھئے

### اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر

### حساب دوستاں

درج ہے۔ سب سے پہلے اسے ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے چٹ نمبر کے ساتھ مقابلہ کرلیں۔ اگر آپ کا نمبر اس میں درج ہو تو قیمت اخبار بھیجنے کا فکر کریں۔

—— حکومت ہند کی طرف سے صوبہ بمبئی میں قانون تحفظ والیان ریاست نافذ کردیا گیا ہے۔

—— حکومت اٹلی نے ابھی حال ہی میں اٹلی کے مدارس کے نصاب تعلیم میں عربی زبان کو داخل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نے مصر کے بعض سرکاری حلقوں سے اہل فن مدرسین کی فراہمی اور نصاب تعلیم کی تیاری کے متعلق امداد طلب کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ حلقے حکومت اٹلی کی خواہش پوری کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مصر میں تعلیمی سال شروع ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ حکومت اٹلی اپنا ارادہ آئندہ سال تک کیلئے ملتوی کرے تو اچھا ہے۔

—— جمیل مردم بک وزیر اعظم شام نے ابھی حال میں حکومت فرانس کے ساتھ جو معاہدے کئے ہیں ان کی شام کے بعض حلقوں میں مخالفت کی جارہی ہے۔

—— انگورہ میں سات ہزار طلباء نے اعلان کیا ہے کہ ہم غازی عصمت پاشا کی قیادت میں اسلام، اقوام مشرق اور ترکی کی عزت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے۔

—— حکومت حجاز نے برقی علاج کے ادارے قائم کئے ہیں۔ مکہ مکرمہ کے برقی شفاخانے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید طرز علاج سے ۱۲۰۷ مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ ان میں دق اور سل کے مریض بھی تھے۔

—— قاہرہ۔ افسر اعلیٰ محکمہ آثار قدیمہ نے سلطان برقوق کی مسجد سے ۲ شمعدان صحیح و سالم برآمد کئے ہیں۔

—— حکومت مصر کے وزیر تجارت نے وزیر خارجہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ڈنمارک کے ساتھ تجارتی معاہدے کی سلسلہ جنبانی کرے۔ اس سے مصر کی تجارت میں نمایاں اضافہ ہو جائے گا۔

—— روس کے ڈکٹیٹر اسٹالن نے مصطفٰے کمال کی وفات پر وزارت ترکی کے نام مندرجہ ذیل پیغام تعزیت ارسال کیا تھا:-

"کمال اتاترک میری روح تھے، میری آنکھ تھے میرا قلب و جگر تھے۔ آہ میرا رفیق میرا بھائی مجھ سے چھن گیا۔ اور میری روح پژمردہ ہوگئی"

—— نئی دہلی۔ بیگم ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری مرحوم انتقال کرگئیں۔

—— پنجاب میں ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ حالانکہ بہت ضرورت ہے۔ زمیندار اور کاشتکار سخت پریشان ہیں۔ جملہ ناظرین بخلوص دل رب العالمین کی درگاہ میں دعا کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

## اعلان ابراہیمی

جمعیۃ تبلیغ پنجاب کے رسائل مطبوعہ کی فرمائش اور انکی قیمت وغیرہ آئندہ سے ناظم صاحب جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب۔ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر کے نام بھیجی جائے۔

(محمد ابراہیم میر از سیالکوٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ ہجری

# راہ ہدایت

## انجیل ——— اور ——— قرآن مجید

قرآن مجید کی سورہ فاتحہ میں ایک بڑی جامع اور بابرکت دعا آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

(اے خدا ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق بخش)

اس آیت کی صحیح تفسیر جو خود قرآن مجید نے بتائی ہے وہ کیا ہے؟ اس کا ذکر ہم بعد کریں گے۔ پہلے ہم اس آیت کے متعلق عیسائیوں کا خیال بیان کر کے اس کا جواب دیتے ہیں۔ چونکہ یہ دعا بڑی بابرکت ہے۔ اس لئے ایک عیسائی نامہ نگار اس کو اپنے حق میں لیتا ہؤا لکھتا ہے :-

"وہ راہ جو صراط المستقیم ہے جس کے لئے مصنف قرآن ہدایت چاہتا ہے۔ وہ بائیبل کی بتائی ہوئی آسمانی وطن کی راہ ہے۔ فلپیوں ۳: ۲۰-۱۳ اور یہ راہ جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرنے سے طے ہوتی ہے۔ ۱ پطرس ۲: ۱۱۔ اور مصنف قرآن نے بڑی سرگرمی اور دلی آرزو سے اس راہ پر قدم رکھنے کی ہدایت طلب کی۔ یعنی صراط الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تُو نے انعام کیا۔ وہ کون لوگ تھے؟ قرآن میں جابجا آیا ہے کہ خدا ظالمین اور فاسقین کی ہدایت نہیں کرتا۔ چنانچہ خود ہی قرآن هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ہے یعنی قرآن بھی متقی اور صالحین کی ہدایت کا مدعی ہے۔ پس جن لوگوں پر خدا نے انعام فرمائے وہ از روئے قرآن اہل الکتاب یعنی اہل یہود اور مسیحی ہیں۔ یعنی ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی نسل کے لوگ۔ دیکھو سورہ بقر میں یکے بعد دیگرے کئی دفعہ یوں آیا ہے۔ یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین۔

اے بنی اسرائیل یاد کرو میرے انعام جو میں نے تم پر کئے اور فضیلت دی تم کو سارے عالموں کے لوگوں پر۔ وہ فضیلت اور انعامات جو صرف اسرائیلی امت کا ورثہ تھے الہام اور نبوت کے انعام اور برکات تھیں۔ × × پس اہل کتاب یعنی اہل توریت اور اہل انجیل ہی صراط المستقیم کے مسافر ہیں۔ جو شروع اور ابتدائی سے خدائے بزرگ کے عابد تھے۔ اور دنیا کے باقی لوگ اُن بھیڑوں کی مانند تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ وہ حق سے گمراہ اور خدا کی معرفت میں اندھے تھے۔ اور زعم باطل میں مبتلا اور محو تھے۔" (نور افشاں لاہور)

اس اقتباس میں نامہ نگار نے بائبل سے دو حوالے دیئے ہیں۔

**پہلا حوالہ** | فلپیوں کے تیسرے باب کا ہے جو یہ ہے

مجھے خداوند مسیح سے امید ہے کہ طمطاؤس کو تمہارے پاس جلد بھیجوں تاکہ تمہارے احوال دریافت کر کے میری بھی خاطر جمع ہو کیونکہ کوئی ایسا ہمدل میرے ساتھ نہیں جو اصالتاً تمہارے لئے فکرمند ہووے۔ (باب ۲۔ فقرہ ۱۹ تا ۲۰)

**اہلحدیث** | ظاہر ہے کہ اس عبارت میں کوئی بات صراط مستقیم کی تشریح کے متعلق نہیں ہے بلکہ گمان ہے کہ نامہ نگار کو حوالہ دینے میں سہو ہو گیا ہے یا سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔

**دوسرا حوالہ** | پطرس اول کے باب ۲ فقرہ ۱۱ کا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اے پیارو! میں تم سے یوں جیسے پردیسیوں اور مسافروں سے منت کرتا ہوں کہ تم جسمانی خواہشوں سے جو جان کے مقابل لڑائی کرتی ہیں پرہیز کرو اور اپنا چلن غیر قوموں کے بیچ نیکی کے ساتھ رکھو۔

**اہلحدیث** | نامہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ وہ مسلمانوں کی مسلمہ الہامی کتاب کی تفسیر کر رہا ہے۔ اور تفسیر میں وہ حوالے پیش کرتا ہے جن کی الہامیت مسلمانوں کے نزدیک مسلّم نہیں ہے۔ اس سے کسی عیسائی کو بھی انکار نہ ہوگا کہ مسلمان ان خطوط کے لکھنے والے اصحاب کو نہ نبی مانتے ہیں نہ الہامی بلکہ ان کی شخصیت سے بھی واقف نہیں ہیں۔ پھر ان کا کلام مسلمانوں پر حجت کیسے ہو سکتا۔ علاوہ اس کے اس حوالے میں نیک چلن رہنے کی ہدایت ہے۔ مگر نیک کاموں کی تفصیل نہیں ہے جو صراط مستقیم کے مصداق ہوں۔ نیک چلن رہنے کی تعلیم تو بت پرست جمہور مصریہ بھی دے سکتے ہیں بلکہ دیتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو آپ لاہور کی دیوسماج میں جا کر دیکھ لیں یا ان کی کتابیں مطالعہ کریں۔ پس ایسا مجمل کلام صراط مستقیم کی تفسیر نہیں کہلا سکتا۔

نامہ نگار کی دوسری غلطی یہ ہے کہ وہ غلط بحث

کام لے کر خود اپنے مذہب اور ایمان کے بھی خلاف لکھ گیا ہے۔ کیا آج دنیا میں وہی یہودیوں کو جو نزول قرآن کے وقت عرب میں بستے تھے اور آج تمام دنیا میں آباد ہیں منعم علیہم (یا ایمان مورد انعام) ماننا ہے یا مان سکتا ہے۔ ذرہ اپنے دل سے شہادت لیجئے۔ اگر قرآن کی شہادت چاہو تو سنو! ارشاد ہے:-

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ (پ-ع ۱۳)

(اے پیغمبر صاحب قرآن) آپ کہہ دیجئے کیا میں تم کو ان لوگوں کا حال بتاؤں جو خدا کے نزدیک بہت بُری حالت میں ہیں وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور غضب کا اظہار کیا اور اُن میں سے بعض کو بندر اور سوئر بنا دیا اور جنہوں نے خدا کے سوا غیر اللہ کی عبادت کی یہ لوگ بہت درجے میں ہیں اور سیدھے راستے سے بہت دُور بھٹکے ہوئے ہیں۔

باقی رہے مسیحی جن کو آپ نے منعم علیہم گروہ میں داخل کیا ہے ان کے متعلق بھی قرآن کا فتویٰ آپ سے مخفی نہیں چنانچہ آپ نے رسالہ "اخوت" بابت نومبر میں اس فتوے کو نقل کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں :-

حضرت محمد (صلعم) نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہنے والے کافر ہیں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ×× لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۝

جن لوگوں پر قرآن مجید نے یہ فتویٰ لگایا ہو وہ اسکے نزدیک منعم علیہم (مورد انعام) کیسے ہو سکتے ہیں۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ آپ نے جو آیات بنی اسرائیل پر نعمت الٰہی نازل ہونے کے بارے میں نقل کی ہیں وہ ان افراد کے حق میں صحیح ہیں جن کا ذکر ان آیات میں آیا ہے یعنی حضرت موسےٰ اور ان کے سچے تابعدار بعد کے زمانے کے یہود اور نصاریٰ جو نزول قرآن کے وقت موجود تھے وہ خود اس انعام الٰہی کے مورد نہیں تھے آپ اگر بنظر انصاف غور کریں گے تو ہمارے ساتھ متفق ہو جائیں گے یہود کے حق میں تو آپ کھلے لفظوں میں گمراہی کے معترف ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ حضرت مسیح کے حق میں بدگو ہیں جو بقول آپ کے دنیا کا منجی ہے اور بقول اہل اسلام کلمۃ اللہ ہے۔ اُس زمانے کے مسیحیوں کے حق میں بھی آپ کی یہی رائے ہے یا ہونی چاہئے۔ کیونکہ وہ مسیحی ایسے تھے جو تثلیث میں مریم صدیقہ کو تیسرا اقنوم مانتے تھے جو آپ کے نزدیک بھی کفر ہے۔ انہی کو ملحوظ رکھ کر ارشاد ہے کہ قیامت کے روز حضرت مسیح کو کہا جائیگا :-

ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۝ (پ-ع ۶)

ان لوگوں کی تلاش کرنی ہو تو پادری علی بخش صاحب کی کتاب تفسیر قرآن (تحریف قرآن) دیکھئے۔

پس مختصر یہ کہ زمانہ نزول قرآن کے یہودی اور مسیحی دونوں باصطلاح قرآن مورد انعام نہیں ہو سکتے اب بھی عیسائیوں میں رومن کیتھولک کی تعداد بہت زیادہ ہے جو مریم صدیقہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر تحقیق کرنی چاہیں تو ان کے گرجاؤں میں جا کر دیکھیں کہ مریم صدیقہ کا مجسمہ یا مورت لٹک رہی ہے جسکے سامنے عیسائی ہر روز سر جھکاتے ہیں یا دعا مانگتے ہیں سکندر آباد دکن میں مریم صدیقہ کی مورت میں نے خود دیکھی ہے۔ جس کے سامنے عیسائی بُت پرستوں کی طرح ڈنڈوت کرتے ہیں۔

رہے وہ مسیحی جو مریم صدیقہ کو تثلیث میں داخل نہیں کرتے بلکہ اس کی بجائے روح القدس کو داخل کرتے ہیں۔ وہ بھی قرآنی فتوے کے ماتحت منعم علیہم نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ ہمارا روئے سخن مسیحی نامہ نگار کی غلط تفسیر کی طرف تھا۔ اب ہم آیت کی صحیح تفسیر بتاتے ہیں جو خود قرآن مجید نے بیان کی ہے۔

کلمۃ اللہ روح اللہ کی تعلیم قرآن مجید میں ان الفاظ میں مذکور ہے :-

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝

(حضرت مسیح نے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے یہی صراط مستقیم (سیدھی راہ) ہے

اس آیت کو سامنے رکھ کر سورۃ فاتحہ کی تفسیر صاف سمجھ میں آجاتی ہے کہ اُن لوگوں کی راہ طلب کرنے کا حکم ہے جو خدا کی سچی تعلیم توحید و رسالت پر قائم تھے (لاریب) جو اہل ہوا اس سچی تعلیم کو چھوڑ کر مغضوب اور ضال ہوئے ان کی راہ سے اجتناب کرنے کا سبق دیا گیا ہے غور سے پڑھئے :-

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

اس سے بھی زیادہ واضح ارشاد سنئے !

وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ

یعنی اُن لوگوں کی خواہشات پر نہ چلو جو خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور خود بھی سیدھی راہ (صراط مستقیم) سے بھٹک گئے۔

یہاں پہنچ کر ہمیں اس حدیث کا مضمون پیش کرنا ہے جسے مولانا حالی مرحوم نے ایک بند میں ادا کیا ہے ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

---

# قابل توجہ احناف کرام

علم اصول فقہ میں یہ بات بالتصریح مذکور ہے کہ اصول دین چار ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس حضرت امام ہمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بالتصریح مروی چلا آتا ہے :-

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

کتب فقہ کے جملہ مسائل میں سے اکثر مسائل احادیث پر

[illegible] (۱۶۲)

ahmadimuslim.de

بھی ہیں۔ مگر حنفی مذہب میں کسی مسلمان بلکہ کسی انسان کو بھی اختلاف نہیں کہ امام ابوحنیفہ جیسے بزرگ بھی حدیث نبوی کو حجت شرعیہ اور دینی دستاویز سمجھتے تھے۔ باایں ہمہ منکرین حدیث نے ایک ایسی جرأت دکھائی ہے جس کی نظیر آج سے پہلے نہیں ملتی۔ وہ لکھتے ہیں کہ امام ہمام ابوحنیفہ حدیث کو حجت شرعیہ نہیں جانتے تھے صرف قرآن ہی کو حجت شرعیہ جانتے تھے۔ چنانچہ ان کا مافی الضمیر انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"اگر میرے حنفی بزرگ حدیثوں کے ایسے ہی دیوانے اور متوالے ہیں تو انہیں چاہئے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی بھی کوئی ایسی کتاب پیش کریں۔ جو انہوں نے بخاری و مسلم کی طرح جمع کی ہو۔ لیکن مجھے دعویٰ ہے کہ حنفی بزرگ قیامت تک کوئی ایسی کتاب نہ دکھا سکیں گے۔ کیونکہ حضرت امام صاحب حدیثوں کو ہرگز ہرگز حجت فی الدین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ اُن کے نزدیک صرف قرآن مجید ہی حجت فی الدین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تفقہ فی الحدیث کے بجائے صرف تفقہ فی القرآن پر اکتفا کی۔ اگر امام صاحب کے نزدیک حدیثیں حجت فی الدین ہوتیں تو یقیناً آپ بخاری صاحب سے احسن و اعلیٰ کتاب احادیث مرتب فرما سکتے تھے۔ کیونکہ جناب بخاری کی نسبت امام صاحب کا زمانہ حضور نبی کریم سے بہت قریب تھا۔ مگر قرب زمانہ کے باوجود آپ نے تدوین احادیث کی طرف التفات نہیں فرمایا۔"

(بلاغ امرتسر ص۲۲ بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** | کچھ شک نہیں کہ امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) سب اہل اسلام بالخصوص اہلسنت فرقوں کے بزرگ ہیں ان کی طرف کسی غلط بات کو نسبت کرنا اُن کی ہتک نہیں بلکہ کرنے والے کی ہے۔ اسی طرح اس غلط بہتان کا تردید کرنا ہر مؤمن کا فرض ہے۔ لیکن برادران احناف کا فرض مقدم ہے کہ وہ سب کام چھوڑ کر اس بہتان کا تعاقب کریں جو امام ذی شان کے حق میں لگایا گیا ہے۔ یہ بہتان ایسا ہے کہ آج سے پہلے کسی مخالف بلکہ کسی معاند نے بھی لگانے کی جرأت نہیں کی۔ امید ہے کہ حنفی اخبار اور رسائل

پھر تو جماعت ہی بہتان کا دفعیہ کریں گے۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

# قادیانی مشن

# فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟

کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی گاؤں سے گزرا۔ وہاں ایسے ایک چھلاوی تھی جو حسن و صورت میں ایسی تھی جس کی بابت شیخ سعدیؒ کا ایک شعر ہے ؎

تو گوئی تا قیامت زشت رُوئی
بروختم است بریوسف نکوئی

اس جیسی بی بی سے اس راہ رَو نے مذاقیہ پوچھا کہ بی بی اس گاؤں میں جو پری رہتی ہے وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ لوگ مجھ ہی پر گمان کرتے ہیں۔

یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ ان کی نبوت جدیدہ عقائد جدیدہ۔ خیالات ناپسندیدہ۔ دعویٰ یہ کہ فرقہ ناجیہ صرف ہم ہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۴ دسمبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:۔

"فرقہ ناجیہ صرف جماعت احمدیہ ہے"

آگے چل کر نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"امر واقع یہ ہے کہ کسی فرقہ میں بجز جماعت احمدیہ فرقہ ناجیہ کی علامات متحقق نہیں ہو سکتیں۔ فیصلہ کن علامت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ اَلا وَھِیَ الْجَمَاعَۃ کے مطابق فرقہ ناجیہ کا "جماعت" ہونا ہے۔ فرقے بہت ہیں مگر وہ جماعت کہلانے کے مستحق نہیں کیونکہ وہ منتشر اور پراگندہ ہیں۔ اور کسی واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع نہیں۔"

(الفضل قادیان ص۸۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** | یہ دعویٰ کیسی ناواقفی پر مبنی ہے۔ قادیانی گروہ میں امام کی جتنی اطاعت کی جاتی ہے اس کے مقابلے میں بوہروں کے فرقے کی اطاعت بہت زیادہ ہے بوہروں سے آغاخانیوں کی زیادہ ہے۔ اسی طرح ہر گدی نشین کے مرید اپنے پیر کی اطاعت میں کسی سے کم نہیں۔ ہاں قادیانی جماعت میں جو اختلافات آئے دن سننے میں آتے ہیں جن کی وجہ سے خلیفہ قادیان ہر خطبے میں منافقوں کا ذکر کرتا ہے۔ بوہروں اور آغاخانیوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

ہاں اس وقت دنیا میں صحیح معنی میں جماعت کہلانے کی مستحق جماعت **وہابیہ محمدیہ** ہے۔ جس کا امام حقیقۃً امام ہے۔ ایسے ہی امام کی شان میں یہ حدیث وارد ہے:۔

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ
(امام کے حکم سے جہاد کیا جائے)

قادیان کا امام بوہروں کے امام سے بھی بہت کم طاقتور رہا ہے۔ وہابیہ کا امام بے شک بصفت امامت سے موصوف ہے۔ ہر قسم کے حکم شرعی جاری کرتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ سرتابی کر سکے۔

قادیانی امام حکم دیتا ہے کہ کوئی قادیانی غیر قادیانی کو لڑکی نہ دے۔ مگر وہ دیتے ہیں۔ خطبوں میں شکایت کرتا ہے کوئی سنتا ہی نہیں۔ مریدین بغاوت کر کے قادیان ہی میں دندناتے پھرتے ہیں مگر کوئی ان کو سزا نہیں دے سکتا۔

کیا اس جماعت کو حدیث کا مصداق قرار دیا جائے؟ ہاں حدیث شریف میں فرقہ ناجیہ کی شناخت کے لئے جو زوردار الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی ما انا علیہ واصحابی (مشکوٰۃ) (فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری (نبی کی) اور میرے اصحاب کی روش پر ہوگا) الفضل نے بالکل نظر انداز کر دیئے ہیں۔ قادیانی جماعت

ahmadimuslim.de

بلا اعتقاد نہ وہ اعمال ان حدیث سے بالکل اجنبی ہے۔ عقائد میں بڑا عقیدہ ان کا اجرائے نبوت ہے جو صحابہ کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا۔ اعمال کی مثال سردست ہم ایک ہی پیش کرتے ہیں کہ ان کا خلیفہ خطبہ جمعہ میں ہمیشہ سورہ فاتحہ پڑھ کر لیکچر شروع کر دیتا ہے۔ جس پر بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ کسی حدیث میں جمعہ کا خطبہ اس طریق پر نہیں آیا۔ جس پر قادیان میں عمل ہو رہا ہے۔ قادیانی گروہ اگر اسکو سنت کے مطابق جانتا ہے تو ہمارے سامنے اس کی سند پیش کرے۔ ورنہ اس کے خلاف سنت ہونے کا اعتراف کرے۔

ضرورت کے وقت ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوگا کہ قادیانی گروہ حدیث ما انا علیہ واصحابی کا پیرو نہیں ہے۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے۔ ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

## مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام

موضع ٹھرو متصل چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص مسمی محمد علی مراثی قادیانی مرزائی رہا کرتا تھا۔

ایک دن محمد علی نے وہاں کے چند اہلسنت والجماعت سے کہا کہ آؤ مباہلہ کرلیں اور دعا مانگیں کہ جو جھوٹے مذہب پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہفتہ میں تباہ اور ہلاک کرے۔ فریق ثانی نے کہا کہ آؤ کر لو۔ چنانچہ مرزائی نے دعا مانگی اور فریق ثانی کے لوگ آمین کہتے رہے۔

تیسرے یوم محمد علی (مرزائی) کا چھوٹا لڑکا بعمر آٹھ نو سال ایک کنوئیں کی چوکلی اور ڈھول کے درمیان آگیا اور شدید طور پر زخمی ہوکر اگلے دن مرگیا۔ محمد علی کو سمجھ آگئی کہ میں جھوٹے مذہب پر ہوں اور مجھے اسکی سزا ملی ہے۔ چنانچہ اس نے اگلے دن بروز جمعہ بمقام چھاؤنی مسجد سیالکوٹ میں جہاں مولانا ابراہیم دین صاحب جمعہ پڑھایا کرتے ہیں۔ مولانا کے ہاتھ پر تمام لوگوں کے سامنے مرزائیت سے توبہ کی۔ لاہوری بھی کہا کیجیے کہ دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دوبارہ زندہ شہروں کی سرزمین میں داخل نہ کرے۔ کیونکہ وہاں کے بعض چوہدری جو مرزائی ہیں۔ مجھے دوبارہ مرتد ہونے کیلئے مجبور نہ کریں بعدہ وہ ایک دو یوم موضع مولانہ متصل سیالکوٹ میں اپنا کام کرتا رہا۔ تیسرے دن شدید بیمار ہوگیا۔ اسکے رشتہ داروں کو بھی کی گئی چنانچہ اسکے رشتہ دار ملنے کو آئے اور اسکو چارپائی پر ڈالکر لے گئے مگر راستے میں ہی ابھی وہ چھٹے میل بھی نہیں گئے تھے کہ وہ فوت ہوگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

راقم۔ ماسٹر محمد حسین میانہ پورہ سیالکوٹ۔ [illegible]

---

# بریلوی مشن

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی عبداللہ صاحب ثانی نے بریلوی مشن کے عنوان سے سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ۱۶۔ دسمبر میں دوسرا ۲۳۔ دسمبر کے "اہلحدیث" میں درج ہو چکا ہے۔ آج نمبر سوم درج کیا جاتا ہے۔ اس حصہ میں بریلوی عقیدہ "آنحضرتؐ ہر چیز کے مالک ہیں" پر بحث ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اللہ حق کا ساتھ دیں خدا توفیق دے۔ آمین! (مدیر)

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مولوی بشیر صاحب کوٹلوی نے بڑے زور شور سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے مالک ہیں۔ گویا آپ کا دعویٰ ایجاب کلی کی شکل میں ہے۔ یعنی یہ جملہ کہ "رسولؐ ہر چیز کے مالک ہیں" موجبہ کلیہ ہے جس کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے۔ یعنی اگر آنحضرتؐ کی ملک کا انتفاء ایک شئ سے بھی ثابت ہوجائے تو ان کا دعویٰ (موجبہ کلیہ) غلط ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ مولانا مدیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ جو آنجناب نے تعلیم خداوندی سے ہم کو سنائے پیش کرکے دعویٰ کو غلط ثابت کر دیا۔ اب معقول ومنقول طریق پر تو جواب ہو نہیں سکتا تھا لگے اپنے دعویٰ کی تاویل کرنے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک باذن اللہ مانتے ہیں۔

ہاں صاحب! باذن اللہ ماننے کے لئے اذن بھی تو دکھاؤ کہ اذن الٰہی کہاں ہے؟ نیز یہ بھی بتاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو مخاطب کرکے فرمانا "لا املک لکم من اللہ شیئا" میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ آپ کے دعویٰ کے صریح خلاف تو نہیں ہے؟

اور یہ بتائیے کہ آپ کے ایجاب کلی کے مقابلہ میں صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا سلب کلی معتبر ہوگا یا آپکا ایجاب کلی۔ کیونکہ ہر دو کا اجتماع تو ممکن ہی نہیں۔

ہمارا ایمان پوچھئے تو ہم صاف کہیں گے کہ آپ جیسے کروڑوں ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر قربان کئے جاسکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تمام کے تمام کاذب ٹھیرائے جاسکتے ہیں مگر اس ذات ستودہ صفات پر اس لفظ کا وہم بھی ہزار کفر کا موجب ہے۔

**راز کھل گیا** اسی مضمون کے سلسلہ میں مولوی بشیر صاحب نے جواب لکھتے وقت یہ الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ

ان توہین آمیز کلمات کا بہترین جواب تو
آپ کو کل ملیگا۔ (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر [illegible])

یہ الفاظ صاف شہادت دیتے ہیں کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ جو اس کے تھوڑے عرصہ بعد (۴۔ نومبر [illegible]) کو ہوا تھا وہ ایک سازش کے ماتحت تھا جو مضمون کی تحریر سے قبل ہو چکی تھی۔ اور اسی سازش کی طرف مولوی بشیر صاحب اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ فاضل سشن جج امرتسر نے اپیل کے فیصلے میں اس سازش کا صاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

اسی کے بعد مولوی بشیر صاحب خوب خود اشتہاد کرتے ہیں

[illegible]

لکھتے ہیں:۔

پس ثابت ہؤا کہ حضور کا بھوکا رہنا آپ کو بخار آنا اسکی وجہ صرف تعلیم امت تھی ۔ (حوالہ مذکور ملا)

سبحان اللہ! بخار سے تعلیم امت۔ مگر یہ تو آپ بھی مان گئے کہ بخار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہؤا کرتا تھا جسکو ہم بھی مان لیتے ہیں کہ تعلیم امت کے لئے تھا۔ مگر امت کچھ ایسی بے سمجھ واقع ہوئی ہے کہ بخار ہو جانے کے باوجود بھی تعلیم حاصل نہیں کرتی۔ تعلیم تو یہ تھی کہ دیکھو نبی آخرالزماں کس قدر خدا کے مقرب بارگاہ ہیں۔ مگر باوجود اس قدر قرب کے عوارضات بشریہ انہیں بھی لاحق ہوتے ہیں کیونکہ بشر ہیں اور خدائی قانون میں وہ بھی کچھ تصرف نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خدا چاہتا ہے انہیں بیمار کر دیتا ہے جب چاہتا ہے شفا بخشتا ہے۔ جس سے امت کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ سید الرسل بھی خدائے برتر کے مملوک ہیں۔ مالک یا مختار نہیں ہیں باوجودیکہ آپ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر کے مخاطب ہیں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کی وجہ سے رفعت منزلت بھی انہیں حاصل ہے۔ سوف یعطیک ربک فترضٰی بھی ان کی شان میں واقع ہے۔ اور بحکم اغنٰھم اللہ و رسولہ غنائے باطنی سے امت کو مالا مال کر رہے ہیں زمین کے خزانوں کی چابیاں بھی خدا تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر عالم رویا میں رکھ دی ہیں۔

آپ کے حق میں یہ مقولہ بھی کہا گیا ہے کہ

خدا آپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ (الفقیہ)

مگر ان اوصاف سے مشرف ہوتے ہوئے بھی خدائی تقدیر کے سامنے سرنگوں ہیں۔ اور صاف درگاہ رب العزت میں عرض کرتے نظر آتے ہیں:۔

لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت۔ اے خدا جس کو تو کچھ نہ دے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور جس کو دے اس سے کوئی ہٹانے والا نہیں اور تیرے فیصلے کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا

**تعلیم امت** یہی وہ ذی شان اللہ کے رسول امت کو بزبان حال و قال سبق دے رہے ہیں کہ ...

کوئی شفا دینے والا نہیں۔ میں لوح کمال پر پہنچ کر بھی بشر ہوں اور ہر چیز کا مالک نہیں ہو گیا بلکہ بارگاہ ایزدی میں بہت زیادہ عاجز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے ہوئے رو رو کر فرمایا کرتے تھے:۔

لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک

خدایا تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔

**واہ رے تعصب** مولوی بشیر صاحب بخار کا ہونا تعلیم امت کے لئے تو مان رہے ہیں مگر اس سے جو تعلیم خود حاصل کرتے ہیں وہ بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں

آج اس مقدس رسول کو یہ دہریے یہ کہہ دیں کہ یہ کسی چیز کا بھی مالک و مختار نہیں۔ تو پھر کس منہ سے وہ مرزائیوں، چکڑالویوں اور عیسائیوں و آریوں کو برا کہہ سکتے ہیں" (حوالہ مذکور ملا کالم ملا)

افسوس! بقول مولوی بشیر صاحب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کو تعلیم امت کی خاطر بخار بھی چڑھایا بھوکا بھی رکھا مگر امت کی ڈھٹائی کہ وہ صاف کہتے ہیں کہ دہریے کہیں کہ رسول اللہ مالک و مختار نہیں ہیں ہم تو صاف کہیں گے ؎

نہیں تو مالک ہی کہو نگا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں تیرا میرا

(حوالہ مذکور ملا کالم ملا)

**غیر مسلموں کو مسلمان کرنے کی فکر** اسی مضمون میں مولوی بشیر صاحب کو ایک فکر دامنگیر ہوئی ہے۔ اور وہ مبلغ اسلام مولانا ثناء اللہ صاحب سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"کسی آریہ کے مقابلہ میں جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بھرے مجمع میں آپ کو شان لولو کمالات بیان کرنے پڑیں۔ اور مجمع منتظر ہو کر دیکھیں مسلمانوں کا رسول کس شان کا ہے۔ تو آپ یوں بیان کرنا شروع کر دیں کہ ہمارا رسول دنیا سے بڑی تکلیف سے رخصت ہؤا۔ بھوک سے تکلیف پاکر پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ اسے سخت بخار آیا کرتا تھا۔ اور وہ کسی چیز کا بھی مالک نہ تھا

تھا کے آگے ان کی کوئی حرمت دقعت ... مٹی میں مل گیا ہے۔ اسے دیوار کے پیچھے کا علم نہ تھا۔ وہ ایک ہمارے جیسا بشر تھا اسے اپنی بھی کچھ خبر نہ تھی" تو مولوی صاحب فرمایئے کہ کتنے غیر مسلم مسلمان ہو گئے؟ اور لوگ حضور کا کیا نقشہ لے کر جائینگے"۔ (حوالہ مذکور ملا)

ہاں جناب ہم آریوں میں سکھوں میں باآواز بلند اپنے آقا کے محاسن بیان کرتے ہوئے کہیں گے کہ

ہمارے ہادی ہمارے رہبر وہ لاثانی انسان ہیں جنہوں نے اپنی پیٹ پروری نہیں کی سلطنت کی باگ ڈور ہاتھ میں تھی مگر نفس پروری سے اتنے دور تھے کہ بھوکے رہ کر پیٹ پر پتھر باندھا کرتے تھے۔ وہ باکمال انسان تھے خدا رسیدہ تھے، مقبول بارگاہ تھے۔ مگر بایں اوصاف عالیہ شریک خدا یا مثیل خدا یا مختار کل یا مالک ہمہ اشیاء نہ تھے بلکہ خدا کے بندے اور کامل انسان تھے۔

وہ خدا کے سچے رسول تھے۔ مگر خدائی صفات سے متصف نہ تھے۔ عوارضات بشریہ انہیں بھی لاحق ہوتی تھیں۔ بخار آتا تھا، بیمار ہؤا کرتے تھے اور بحکم انک میت موت ان پر بھی وارد ہوئی۔ وفات کے وقت ان کو بھی نزع کی بھی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ وہ بھی بشر تھے۔ خدا نہ تھے نہ خدا کے اوتار تھے۔

ہاں بشیر صاحب! ہم سناتنیوں کو صاف کہینگے کہ ہم تمہاری طرح اپنے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا اوتار نہیں خیال کرتے اور نہ ان میں خدا کا حلول مانتے ہیں۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے اور یہی ہمارے مرشد کامل صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ

واحد خدا ہی پرستش کے لائق ہے۔ وہی سارے جہان کا مالک و متصرف ہے اور بس!

بتلیئے جناب! اس میں کونسی غلطی ہے یا کونسی بات ہے جس سے غیر مسلم متنفر ہو کر اسلام میں داخل نہ ہونگے مگر تمہاری جانے بلا غیر مسلم کن باتوں سے متنفر ہیں اور کن سے مانوس۔ نہ کبھی کسی غیر مسلم کے سامنے گئے اور نہ ... زحمت ہوئی کہ جا کر

غیر مسلم تبلیغی باتیں سے منا نظر کرو۔
ہمیں معلوم ہے کہ اس کو جو جس نے تمام عمر مذہب اسلام کی خدمت میں مخالفین کے جوابات میں بسر کی۔ نیز اتنا یہ فضیلت ہے کہ حلوہ خوروں کو بھی اب غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کا خیال آیا ہے۔ خدا کرے یہ بھی میدان میں آئیں۔ پھر ہم بھی دیکھیں کہ یہ کیا تبلیغ کرتے ہیں اور غیر مسلم کیا سنتے ہیں اور یہ کیا سناتے ہیں۔

بریلوی حنفیو! جاؤ عیسائیوں کے گرجاؤں میں جاکر الوہیت مسیح کی تردید کرو۔ مگر ساتھ ہی کہہ دینا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں جن کی شان یہ ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اُتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

پھر جو جواب لے کر واپس آؤ گے وہ ہمیں بھی بتا جانا اور جتنے عیسائیوں کو مسلمان بناؤ گے اُن سے ڈھنے ہم کرا لینا۔ مگر یاد رکھو یہ عقیدہ لے کر گرجاؤں یا سناتن دھرم کے مندروں میں جاؤ گے ع

کہ احد کنوں بن احمد آیا اکوئی بھید مروڑی دا

تو صاف جواب سنو گے کہ ہم (مشرک) اور تم (بریلوی) شرک میں برابر ہیں۔ اگر ہم اپنے رشیوں کی بھگتی کرتے ہیں تو آپ لوگ بھی اپنے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کی پرستش میں ہم سے کم نہیں ہو۔

وہ صاف تم کو سنا دیں گے ؎

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہوں گے

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں کہا

مضمون کے آخری حصہ میں مولوی بشیر صاحب فرماتے ہیں کہ :-

"ہم نے حضور کو مالک کہا خدا نہیں کہا عیسائیوں نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہا۔ ابن اللہ کہا۔ اس لئے وہ کافر ہوئے۔ ہم نے کب حضور کو خدا یا خدا کا بیٹا کہا ہے" (بحوالہ مذکور ص)

ہاں صاحب اگر یہ صحیح ہے کہ آپ انہیں لوگوں میں سے ہیں جو آپ کو خدائی صفات سے موصوف نہیں جانتے تو آپ اس مضمون سے اتنے خفا کیوں ہیں۔ مولانا نے تو ان لوگوں کو بلحاظ عقائد کے مسیحیوں سے مشابہ کہا ہے جو اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو سنئے۔ "انوار الصوفیہ" جو آپ کے پیر و مرشد پیر جماعت علی شاہ صاحب کی سرپرستی میں سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو یوں بیان کرتا ہے ؎

اٹھا کر میم کا گھونگٹ جو جھانکا تیری کملی کو
تو دیکھا ذات احمد میں احد روپوش رہتا ہے

(رسالہ بابت جولائی ۱۹۱۳ء ص)

اور سنئے! آپ کے آرگن "الفقیہ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھا گیا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

( )

واضح رہے کہ یہ شعر وہاں لکھا گیا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کا ذکر کر کے آسمانی سیر کے بعد دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔

مولوی بشیر صاحب! بتائیے کہ یہ خیالات آپ کے پیر بھائیوں کے درست ہیں یا غلط۔ اگر غلط ہیں تو تردید کیجئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح صاف کہہ دیجئے :-

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ؕ
مَیں تمہارے شرک سے بیزار ہوں

اگر یہ خیالات و عقائد صحیح ہیں تو کہئے آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کہا یا نہیں۔ اور ان شعروں کے مفہوم اور خدا کہنے میں کیا فرق ہے۔ جواب لکھتے وقت اس شعر کو سامنے رکھئے ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

## مسدس حالی و غالی

اسی مضمون میں بشیر صاحب نے مولانا حالی مرحوم کے اشعار کے مقابلہ میں مسدس پیش کی ہے۔ ناظرین مسدس حالی کے ساتھ مسدس غالی کو بھی ملاحظہ فرمادیں ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مسدس غالی :- ؎

کرے غیر ان کی اہانت تو کافر
مسیحی نہ مانے رسالت تو کافر
جو مرزا نہ مانے جلالت تو کافر
ہو پنڈت کو اُن سے عداوت تو کافر
وہابیوں پہ لیکن کشادہ ہیں راہیں
چماروں سے بھی مصطفےٰ کو گرائیں
نبی کو بشر اپنا سا کر دکھائیں
بڑا بھائی اپنا لکھیں اور سنائیں
نہ ذرہ کا بھی اُن کو مالک بتائیں
جو لیں نام انکا تو غصہ میں آئیں
محبت میں پھر بھی خلل کچھ نہ آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ان اشعار کے جواب میں ہم پھر اشعار ہی پیش کرتے ہیں۔ خدا بشیر صاحب کو شرارت حقہ سے آگاہ کرے تو سمجھیں۔

پس سنو! ؎

ارے لوگو زبان اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اس رو سیہ پہ
کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر
جسے کچھ بغض ہو سادات و اولیاء سے
ہمیشہ ابر لعنت اس پہ برسے

اثبات التوحید۔ دو روپیہ، بریلوی کی ایک کتاب کا مدلل (۱۶۸) مفصل مکمل جواب۔ قیمت ۔ مجلد ۔

# آہِ سرد یعنی دل کا درد

## مہربانی کرکے اعیان اہلحدیث میری عرض بغور پڑھیں

(از قلم ایم محمد خان صاحب گوندل سیف گجراتی)

؎ ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
نالہ کرتا ہوں تو اندیشۂ رسوائی ہے

برادران اہل حدیث! مجھے آج جس قدر مسلم قوم پر عموماً اور جماعت اہل حدیث پر خصوصاً رونا اور ماتم ہے وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ جماعت اہل حدیث ایک ایسی باوقار، باعمل، زندہ دل اور حساس جماعت تھی جو دن بدن بے عمل، مردہ دل اور بے حس ہو رہی ہے اور اتفاق جیسی نعمت غیر مترقبہ کو دیدہ دانستہ ہاتھ سے کھو رہی ہے۔ اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کے سبق کو بھول گئی ہے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ یہی شمع توحید کے پروانے ہندوستان کے چپہ چپہ میں شمع توحید پر جل کر حق تبلیغ ادا کرتے تھے۔ اور ان کا مخالفین پر رعب و دبدبہ اور شان و شوکت تھی۔ باوجود قلیل التعداد تمام ملک پر کالے بادلوں کی طرح چھائے ہوئے تھے۔ اور روز بروز ترقی و عروج کے منازل بجلی کی طرح طے کر رہے تھے۔ آپ حیران ہونگے کہ آخر ان میں یہ تنزل اور انقلاب کیوں آیا؟

برادران اہل حدیث! گوش ہوش سے سنئے کہ ایک وقت تھا کہ اہل حدیث بھائیوں میں اخلاص، محبت، اخوت اور غمگساری اس قدر تھی کہ محض اہل حدیث عالم کا وعظ سننے کے لئے وہ دور دراز سے آتے تھے۔ اور ہر اہل حدیث اہل حدیث کو اپنی ہی برادری اور قرابتداری کا عزیز ترین فرد تصور کرتا۔ ہر ایک کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتا تھا۔ اور علمائے اہل حدیث کی دل و جان سے عزت و توقیر کرتا تھا۔ مگر ہم ہیں کہ ہمارے دل سے محبت اور ہمدردی مفقود ہو چکی ہے۔ ؎ بڑی وجہ جو ہمارے لئے باعث بربادی ہو رہی ہے وہ باہمی نا اتفاقی، تشتت اور بغض ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ اتفاق تمام خوبیوں کا سرچشمہ اور جملہ بھلائیوں کا مخزن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت ارشاد فرمایا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

یعنی تمام مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط ہاتھوں سے پکڑ لو اور آپس میں نا اتفاقی نہ کرو۔

رئیس الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جملہ مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر ایک عضو کو درد ہوتا ہے تو تمام جسم کو تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسکو یوں ادا فرمایا ہے:۔ ؎

بنی آدم اعضاء یک دگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند

مگر ہم ہیں کہ ہم میں نہ ہمدردی ہے اور نہ غمگساری۔ بلکہ جماعت کی کشتی منجدھار میں ہچکولے کھا رہی ہے اور خود غرض ناخدا ہیں۔ جن کو نہ جماعت کی بربادی کا غم اور نہ جانبری کی مسرت کا خیال ہے۔ جماعت خواہ آباد ہو خواہ برباد۔ ان کی بلا سے۔ کاش کہ یہ حضرات قوم کی اس ابتر سے ابتر حالت کو دیکھ کر کچھ تو ترس کھاتے اپنی ملاحی اور ناخدائی کے صدقے جماعت کی کشتی جو منجدھار میں مبتلا تھی۔ خود غرضی کو بالائے طاق رکھ کر پار لگانے کے لئے سعی بلیغ سے کام لیتے۔

برادران اہل حدیث! اتفاق ایک ایسی نعمت خداوندی اور قوت ہے جس کی برکت سے ہم اپنے اسلاف کی طرح منظم ہو کر اغیار پر غلبہ و تسلط حاصل کرکے کامیاب اور باوقار زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ اس کی برکت سے ہم فوائد دارین سے بھی بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم سلک واحد میں منسلک ہو کر پرچم توحید و سنت کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ فرماتا ہے۔ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (انسان کوئی چیز حاصل نہیں کرتا۔ مگر جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے)۔ دوسری جگہ فرمان رسالت ہے يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ۔ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو دنیا میں منظم ہو کر اپنے لمحات زندگی بسر کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی سنئے:۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

راقم الحروف اپنی تنگ نظر کو جس وقت جماعت اہل حدیث کے موجودہ رویّہ کی طرف دوڑاتا ہے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے

؎ دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پیارے اہل حدیث بھائیو! ہمارے گھر ہی کے جھگڑے ختم نہیں ہوتے۔ کبھی تفسیری جھگڑا ہے تو کبھی امامت کا تکرار۔ کبھی کوئی کبھی کوئی۔

کہاں جائیں کیا سوچیں۔ مجھے تو رات کو نیند نہیں آتی کہ ان عاشقان توحید و سنت میں یہ بڑا مرض جو داخل ہو گیا ہے۔ کس طرح اور کب دفعہ ہوگا۔ اور جماعت اہل حدیث اپنے کھوئے ہوئے وقار کو اور شان کو دوبارہ کب حاصل کریگی ؎

عجب دردیست اندرِ دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں۔ میں تو فقط یہ عرض کروں گا کہ برادران اہل حدیث فرمان خدا و رسول کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت سے نا اتفاقی اور تشتت جو جماعت و افراد کے لئے سم قاتل ہے۔ باحسن طریق دور کریں۔

علمائے اہل حدیث کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ جماعت کی اصلاح کے لئے جلد از جلد عملی اقدام کریں

اگر آپ نے اصلاح جماعت کے لئے کوشش نہ کی تو اور کون کریگا۔ میری تو یہ حالت ہے ؎

نہ مرغے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم
حدیثے دل بکہ گویم عجب غمے دارم

اور تاسف پر تاسف ہے کہ ہماری جماعت سے دن بدن دینداری کم ہوتی جارہی ہے۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید کے درس کا اجرا اہل حدیثوں کے ہاں سے شروع ہوا تھا۔ لیکن اب ان کے ہاں سے بالکل کم ہوتا جاتا ہے،

## آخری گذارش

تمام برادران اہل حدیث منظم ہوکر کام کریں۔ خواہ ایک گاؤں میں تین چار افراد سے زیادہ اہل حدیث کیوں نہ ہوں۔ گاؤں گاؤں میں اہل حدیث انجمنیں قائم کی جاویں۔ ان کا الحاق ضلع کی انجمن سے اور ضلع کی انجمن کا صوبہ کی انجمن سے اور صوبہ کی انجمنوں کا کانفرنس دہلی (مرکز) سے۔ اس طرح ایک سلسلہ حکومت کا سا قائم ہو جاویگا اور جماعت حقہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی اور ارتقا حاصل ہوگا۔ اور جو حکم مطابق قرآن وحدیث مرکز (دہلی) سے نکلے۔ تمام جماعت اس کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ اور اس کے بجالانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھے۔ ماہواری چندہ ہر صاحب حسب استطاعت مقامی انجمن میں دے

مَیں نے اپنے درد دل کو پیش کر دیا ہے۔ اب خدا کا واسطہ دے کر افراد اہل حدیث سے عموماً اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب روپڑی، مولانا عبد القادر صاحب قصوری، مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی، مولانا محمد صاحب مدیر محمدی دہلوی، مولانا عبد الحنان صاحب دہلوی، مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب عقیل مالاباری، سید محمد شریف صاحب گھریالوی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی، مولانا عبد الوہاب صاحب آروی، مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری اور دیگر جملہ علمائے اہل حدیث کی خدمت میں بصد عجز ونیاز عرض گزار ہوں کہ جماعت اہل حدیث کی ناؤ بھنور اور منجدھار میں بوجہ عدم تنظیم ہچکولے کھا رہی ہے۔ اسکو کنارے پر لگا کر اپنے فرض منصبی کو سر انجام دیں۔ کیونکہ جماعت کی حالت دن بدن ابتر سے ابتر ہوتی جارہی ہے۔ آتش حسد وبغض زیادہ بھڑکتی جارہی ہے۔ خدارا جماعت کے باہمی نفاق کو دور کر کے ایک اسٹیج پر لاکھڑا کریں تاکہ ہم بھی اپنے اسلاف کی طرح شبانہ روز تبلیغ توحید وسنت میں گزار دیں۔

میرے بزرگوار بھائیو! اٹھو ہم اپنے دل کے کینے اور بغض دھو کر منظم اور زندہ دل جماعت کہلائیں اپنے اسلاف کی طرح گلے مل جائیں۔

اب مَیں اپنے دل کی آہ سرد کو ضبط کر کے یہیں ختم کرتا ہوں۔ اگر اس آہ دل پر کسی نے پانی نہ ڈالا تو پھر کسی صحبت میں حاضر خدمت ہونگا۔ ؎

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

**مدیر** جس قدر آپ کو اس تفرق اتصال پر افسوس ہے یقین جانئے مجھے اس سے زیادہ ہے اس لئے میں موقع بموقع اس تفرق کے دور کرنے میں کوشش کرتا رہتا ہوں جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ سید محمد شریف صاحب گھریالوی نے مجھے اور حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کو باہمی مخالف مضامین لکھنے سے منع کیا۔ مَیں نے اس پر عمل کیا۔ مگر فریق ثانی لکھتا رہا۔ اس کے بعد محب مکرم مولانا محمد صاحب دہلوی نے اپنے اخبار محمدی مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۸ء میں ہم دونو کو ہمدردانہ منت سے مضامین مخالفہ شائع کرنے سے منع کیا مَیں نے اس کی پوری پابندی کی۔ "اہلحدیث" کے ناظرین شہادت دے سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف فریق ثانی نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔ وقت بے وقت اخبار میں مخالفت شدید کرتا رہا۔ چنانچہ اخبار تنظیم کے فائل اس کی پوری شہادت دیتے ہیں۔ مَیں ان سب دلخراش واقعات کو نظر انداز کر کے آپ کو وہ مسرت انگیز واقعہ سناتا ہوں جو ۹۔ جولائی ۱۹۳۶ء کو پیش آیا تھا۔ اس کا ذکر قبل ازیں اہلحدیث ۲۰ نومبر ۱۹۳۶ء میں ہو چکا ہے۔ مگر اب مکرر بیان کیا جاتا ہے کہ اتفاق حسنہ سے امرتسر کے ایک ہمدرد اہل حدیث حاجی غلام علی صاحب سوداگر ظروف کے گھر میں علمائے اہل حدیث کی دعوت ہوئی جسمیں اصحاب ذیل شریک تھے:۔

شاہ محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ۔ مولوی خواجہ عبد الحی صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی۔ صوفی عبد العزیز ولد حاجی صاحب موصوف۔ حکیم نور الدین صاحب۔ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری مولوی محمد عمر صاحب واعظ جالندھری۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری۔ میاں نذیر احمد صاحب عطر فروش۔ اور ہم دونو وغیرہ وغیرہ۔

بعد گفتگو مجادلانہ اور مصالحانہ مسودہ ذیل مرتب ہوکر فریقین کے دستخط ہو گئے۔ جو درج ذیل ہے

بسم اللہ وحدہٗ

ہم دونوں آج صدق دل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم دونو تحریراً وتقریراً ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہیں کرینگے نہ اپنی مجالس میں ایک دوسرے کے خلاف تبلیغ واشاعت کرینگے۔ جن مسائل میں بحیثیت مسلمان کے ہم سب کا اتحاد ہے ان کی نشر وتبلیغ ملکر کرینگے اور باہمی اختلاف کو یک قلم چھوڑ دینگے۔ البتہ اگر کسی فتوے میں ایک دوسرے کا اختلاف ہو تو ہم بغیر ایک دوسرے پر طنز کئے اپنی شرعی تحقیق لکھ دینگے۔ واللہ علی ما نقول وکیل

| | |
|---|---|
| دستخط | دستخط |
| ابو الوفا ثناء اللہ | (حافظ) عبد اللہ امرتسری |
| بقلم خود | (مقیم روپڑ) بقلم خود |

دستخط عبد الحی مرتب مسودہ بقلم خود
پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ نئی دہلی

یہ معاہدہ میرے مکان پر ہوا میں اسوقت موجود تھا۔ (حاجی) غلام علی بقلم خود

المرقوم ۱۹۔ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۹ جولائی ۱۹۳۶ء

یہ معاہدہ مؤکد بکلمات قسم ہے۔ دوسری تاکید اس معاہدے کی وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

### لا دین لمن لا عہد لہ

قرآنی اور حدیثی تاکید کے بعد ہم فریقین کا فرض تھا اور ہے کہ ہم اس کی پابندی کریں اور فریقین کے احباب کا فرض ہے کہ ہم کو وعید شدید لا دین لمن لا عہد لہ کا خوف دلائیں۔ بلکہ اگر ہم میں سے کوئی فریق اس معاہدے کے خلاف کرے تو بحکم

قَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ

اعیان اور افراد اہل حدیث اس کا مقابلہ کریں۔ نہ مانے تو اس کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں۔ جیسا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۲۔ شوال ۱۳۵۷ھ نے پاس کیا اور گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ جو اب مکرر درج ذیل ہے:۔

حافظ عبد اللہ روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہل حدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ اسکے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبد اللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہو گی۔

اور جو لوگ دونو فریقوں میں سے معاہدہ شکن کی حمایت کرینگے وہ سمجھ رکھیں کہ وہ فریق معاہدہ شکن کی حمایت کر کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں۔ ایک دن آنے والا ہے کہ اس میں ظالم اور انصار ظالم کو جواب وہ ہونا ہو گا جنکی شان میں ہے

یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا

اعیان اہل حدیث! آپ غور فرمائیں۔ اس معاہدے کے بعد مل کر مشترک کام کرنے میں ہیں کونسی رکاوٹ ہے۔

بس یہ ہے ایک امر قابل غور کہ عمدہ و نہایت سارا زور اس پر لگائیں کہ یہ معاہدہ عمل میں آئے اختلاف مسائل کا ذکر ہو تو اس کے ماتحت ہو تردید ہو تو اس کے ماتحت ہو۔ کوئی منع نہیں کر سکتا یہ معاہدہ ایسا جامع، آرام دہ اور فیصلہ کن ہے کہ اہل حدیث کے ہمدرد اس کے ہو تے ہوئے آرام کی نیند سو سکتے ہیں۔

پس میں ہمدردان اہل حدیث کو جنہیں غیر جانبدارانہ واقعی ہمدردی ہے۔ کلام اللہ کے ارشاد کی طرف توجہ دلاتا ہوں:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؂

ہاں میں اپنی طرف سے اعلان کئے دیتا ہوں کہ اس معاہدے کے بعد مجھ سے اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی ہو تو میں توبہ کر کے اسکی اصلاح کرنے کو تیار ہوں۔ اور اگر فریق ثانی نے خلاف ورزی کی ہے تو یہ اس سے پوچھنا چاہئے۔

اب جماعت اہل حدیث کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اس تفرق کو اٹھائیں یا قائم رکھیں۔ اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ فریقین سے اس معاہدے کی پابندی کرائیں۔ اور تفرق بحال رکھنے اور ترقی دینے کی یہی صورت ہے کہ طائفہ باغیہ کی مدد کریں۔

پس ؂

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں وکار خوباں کن

**(ابوالوفاء)**

---

؂ وعدہ شکن بے دین ہے۔
؂ زیادتی کرنے والے کا مقابلہ کرو۔
؂ کوئی دوست کسی کے کام نہیں آئیگا۔

؂ سارے مومن آپس میں بھائی ہیں۔ دو لڑنے والے بھائیوں میں مصالحت کرا دیا کرو اور جانبداری کرنے میں خدا سے ڈرا کرو۔

# اسلامی نماز کی اہمیت

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکر اوی)

سابقہ پرچہ میں نماز کی چند خوبیاں بیان ہوئی ہیں۔ باقیماندہ آج ملاحظہ فرمائیں۔

**طہارت جسمانی و روحانی** یہ کیفیت اس وقت حاصل ہوگی جب دل جملہ شیطانی وساوس و مادی خیالات سے یکسو ہو کر باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گا۔ اس کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے امراض روحانی سے قلب کو پاک صاف کرنا اولین مرحلہ ہے۔ امراض روحانی کی فہرست میں حب دنیا طلب جاہ عجب و غرور شہوت پرستی حسد و بغض و حرص و کینہ حسد و نخوت وغیرہ بہت سی بیماریاں شامل ہیں جن سے روحانیت کو صدمہ پہنچتا ہے۔ پس جو سچا نمازی ہو گا اس کا دل و دماغ روحانی خباثتوں سے سخت متنفر اور دل شیشہ بلور سے بھی زیادہ صاف و شفاف ہو گا۔ ایسے صاف قلب میں باری تعالیٰ و تقدس کے انوار تجلیات کا ظہور ہوتا ہے جو کہ اسکے لئے معراج روحانی بفحوائے الصلوٰۃ معراج المومنین کا وسیلہ بنتے ہیں۔ ایسے پاک قلب رب العالمین کی گذرگاہ ہے ؂

مصرع دل گذرگاہ جلیل اکبر است
مصرع دل بدست آور کہ حج اکبر است

حدیث ان تعبد ربک کانک تراہ میں اسی منزل مرتفع پر پہنچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

**نماز قلبی طمانیت کا ذریعہ ہے** دنیا ایک جنجال خانہ ہے۔ چنانچہ مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ بڑے بڑے امیر و رئیس و ادنیٰ ترین محتاج و فقیر سب حسب مراتب دنیا کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے دنیا کو ایک حقیر شے سمجھ کر لات ماردی اور ذکر الٰہی میں بشوق و ذوق مشغول و مصروف ہوئے ان کے دلوں کو سچی طمانیت حاصل ہے۔ دیکھتے نہیں ایک سچے پکے نمازی کو ادائے نماز سے کس قدر اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ نماز سے فراغت کے بعد اسکو وہ روحانی

(۱۷۱)

مسرت حاصل ہوتی ہے۔ جو کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو تخت پر بیٹھ کر بھی نصیب نہیں۔ اسی لئے پیغمبر جہاں کا ارشاد ہے ا۔ جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ میری آنکھوں کی اصلی ٹھنڈک نماز کے اندر پوشیدہ ہے۔ اگر کسی نمازی کی نماز اس کے لئے باعث مسرت و ذریعہ طمانیت قلب نہیں بنتی تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اصلی نمازی نہیں ہے بلکہ اس کی نماز نقائص سے پُر ہے جن کے سبب سے وہ اس کے لئے ذریعہ تسکین نہیں بن رہی ہے۔ وہ حدیث جس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اس میں ایسے نمازی کا بھی ذکر ہے جس کا دل ہر وقت نماز سے وابستہ ہے جب وہ ظہر سے فارغ ہو جاتا ہے تو عصر کے واسطے بے چین رہتا ہے اور عصر کے بعد مغرب کے انتظار میں اور مغرب کے بعد عشا کے لئے اور عشا کے بعد فجر کے لئے بستر پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ آیات قرآنی وقلیلاً من الّیل ما یھجعون تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع الآیہ وغیرہ ایسے پاک دل انسانوں کا تعارف کرانے کے لئے کافی وافی ہیں لاریب ایسے پاک دل انسان ضرور بالضرور قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ پائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو قبر میں پہلی مرتبہ ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے نماز کا فکر کرتے ہیں اور فرشتوں سے یوں گویا ہوتے ہیں دعنی اصلی مجھے چھوڑ دو اور نماز سے فارغ ہو لینے دو۔ جواب ملتا ہے کہ یہ جگہ دار العمل نہیں بلکہ دار الجزا ہے۔ پس مومنین قانتین کے لئے روحانی مسرت کا ذریعہ صرف نماز ہے کیونکہ ان کے دل لقائے الٰہی کے اشتیاق میں ہر وقت تڑپتے رہتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ان کے پاس صرف نماز ہے۔ اس لئے ان کے واسطے نماز کا ذریعہ طمانیت ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ مثل مشہور ہے ذکر الحبیب حبیب دوست کا ذکر بھی پیارا لگتا ہے۔ پیغمبر دو جہاں صلعم سے ایک فدائی نے سوال کیا تھا کہ میں آخرت میں آپ کا قرب چاہتا ہوں آپ نے جواباً فرمایا کہ اگر تم اس ارادے کی تکمیل چاہتے ہو تو اس کا ذریعہ صرف بکثرت نماز پڑھنا ہے۔ ایک حدیث قدسی میں باری تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ بندے کے لئے مجھ تک پہنچنے کا راستہ صرف نماز ہے جو بندہ میری تلاش میں صادق ہو اسکو چاہئے کہ نماز میں مجھ کو تلاش کرے۔ خلاصہ یہ کہ قلبی طمانیت و روحانی مسرت صرف نماز سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں عبادت کے جو جو طریقے مقرر کئے گئے ہیں وہ سب اسلامی عبادت نماز کے مقابلہ پر ناقص بیکار اور بے نتیجہ ہیں۔

## اخلاقیات کی درستگی

نماز کے بہت سے اغراض و مقاصد ہیں۔ ان سب سے ایک غرض و غایت نماز کی قرآن پاک نے یہ بھی بتلائی ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ نماز بری باتوں ناجائز حرکتوں اور بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے اخلاقیات کی اصلاح کے لئے نماز سے بہتر کوئی نسخہ نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اخلاقی عیوب مثلاً زنا، چوری، ڈاکہ زنی، دروغ گوئی، بہتان تراشی، غیبت، افترا، حسد، بغض، کینہ، عجب، غرور، نفسانیت ضد، ہٹ دھرمی، خود پسندی، خود بینی، آخرت سے بے رغبتی، محبت دنیا وغیرہ جملہ اخلاقی برائیاں ایسے دل میں گھر بناتی ہیں جو ذکر الٰہی سے غافل، محبت الٰہی سے خالی اور لذات اخروی سے ناآشنا ہوتا ہے چونکہ نماز دل کو روشن کرنے والی چیز ہے اس لئے اس کی باقاعدہ پابندی کرنے والے انسان کا دل منور ہو جاتا ہے۔ اور پھر اخلاقی عیوب کی تاریکیاں اس میں ٹھیر نہیں سکتیں۔ اس لئے ان سے خود بخود نفرت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پس جو سچے نمازی ہوتے ہیں وہ کبھی بھی چوری، بدمعاشی، ڈاکہ زنی وغیرہ گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اور اگر کسی نمازی کے دل میں کبھی کوئی شیطانی خیال آ بھی جائے تو فوراً اس کا دل نماز کی طرف جانا چاہئے اور اسکو اپنے ذہن میں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر میں نفس و شیطان کے بہکانے سے پھسل بھی گیا تو پھر میرا کیا منہ ہے کہ میں خدا کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں یا اس [illegible] اپنی گنہگار پیشانی کو خاک آلودہ کروں۔ اس تصور کے پیدا ہوتے ہی وہ روحانیت و شیطانیت کے معرکہ میں یقیناً فتح مند ہوگا اور باری تعالیٰ کی رحمت اسکی دستگیری فرما کر اس کو گناہ سے بچائے گی۔ یہی مطلب ہے آیہ شریفہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر کا حضور نبی کریم صلعم کی خدمت اقدس میں ایسے نمازی کا ذکر کیا گیا جو باوجود نماز پڑھنے کے چوری کرنے کا عادی تھا۔ حضور نے اس شکایت کا جواب ان الفاظ میں دیا صلوٰتہ ستنھاہ۔ عنقریب اس کی نماز اس کو اس عادت بد سے روک دیگی۔ چنانچہ راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص بغیر کسی کے کہے سنے چند روز بعد پختہ متدین ہو گیا نماز کی اس روحانی طاقت کو قرآن مقدس ایک مقام پر یوں بیان کرتا ہے یاایّھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اے ایمان والو اپنی جسمانی و روحانی خرابیوں کی اصلاح کے لئے نماز اور صبر کا نسخہ استعمال کیا کرو۔ یہ وہ تیر بہدف نسخہ ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ مگر ایسی صحیح نمازوں کی مثال تلاش کرنے کے لئے قرون اولیٰ کے نمازی مسلمانوں پر نظر ڈالنی ضروری ہے۔ سچے نمازی ان ہی پاک زمانوں میں ملیں گے۔ اس زمانے میں سچے نمازی عنقا ہیں۔ گرچہ ظاہر میں نمازیوں سے مساجد بھری ہوئی ہیں۔ مگر حال یہ ہے کہ ؎

زبان در ذکر و دل در فکر خانہ
چہ حاصل زیں نماز پنجگانہ

اور ؎

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

مولانا نے سچ کہا ہے ؎

تا نمی سازی ز خون دل وضو
کے نماز عاشقاں آید ز تو

اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

(باقی باقی)

[illegible] (۱۴۲)

# فتاویٰ

## میں مسلمان ہوں قرآن مجید کی عزت کرتا ہوں

سوال ۱۵۱ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ اصل قائل (مفتی علیہ) کا بیان آنے پر صحیح فتویٰ ہو سکتا ہے۔ ایک صاحب نے اس فتویٰ کو اپنے حق میں سمجھ کر ہم کو لکھا ہے کہ "میں نے قرآن مجید کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جو سوال میں درج ہے نہ میں نے وہ الفاظ کہے جو سوال میں مندرج ہیں"

اگر یہ بیان صحیح ہے تو فتویٰ بھی اس پر چسپاں نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم دور بیٹھے ہوئے اس کی تحقیق نہیں کر سکتے۔ فریقین کو چاہیئے کہ اپنے ہاں کے کسی عالم سے پوچھ لیں۔ اگر عالم نہ ہو تو کسی سمجھ دار آدمی کو منصف بنا کر واقعہ کی تحقیق کرائیں منصف مذکور اپنی تحقیق کے مطابق ہمیں استفتاء بھیجے۔ ہم اس کا جواب دیں گے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

"اہلحدیث" ۱۷۔ رمضان سوال ۵۱ کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ فجر کی سنتوں کے بعد مسجد میں آکر بجز فرضوں کے کچھ نہ پڑھے۔ اس پر ابو خرباق عبدالرزاق صاحب اور عبداللطیف صاحب از علیکا ضلع حصار ہر دو صاحبان نے تعاقب کئے ہیں۔ دونوں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

**تعاقب ۱** تحیۃ المسجد کی سخت تاکید ہے۔ پڑھنے کا حکم ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین متفق علیہ۔ جب کوئی مسجد میں آئے پس چاہیئے کہ دو رکعت (قبل بیٹھنے کے) پڑھ لے۔ اعطوا المساجد حقها قيل ما حقها قال ركعتين قبل ان تجلس آپ نے فرمایا مسجد کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کیا حق ہے آپ نے فرمایا قبل بیٹھنے کے دو رکعت پڑھنا (ابن ابی شیبہ) بغیر تحیۃ المسجد بیٹھنا منع ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلا يجلس حتى يركع ركعتين متفق علیہ۔ جب کوئی مسجد میں آئے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت پڑھ لے۔ حكى النووي عن المحققين ان المختار ان لم يفعل ان يقعد حتى تمام الصلوٰة لان لا يكون جالسا بغير التحية۔ فتح الباری شرح اول ملک ۲۴ جمع بین الحدیثین یہ ہے کہ تحیۃ المسجد ذات اسباب سے ہے اور مستثنیٰ۔

(ابو خرباق عبدالرزاق عفی عنہ)

**دوسرا تعاقب** امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس عنوان سے باب مقرر کیا ہے۔ باب استحباب تحية المسجد بركعتين وانها مشروعة في جميع الاوقات۔ گو ایک ٹکڑا باب کا درمیان بندہ نے بطور اختصار حذف کر دیا ہے جس سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ اس باب میں ایک حدیث ہے جو بایں طور مروی ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فليركع قبل ان يجلس۔ امام مسلم کا باب باندھنا۔ وانها الخ۔ اور حضور کا فرمانا۔ اذا دخل الخ۔ یہ ہر دو قضیہ شرطیہ مطلقہ کے حکم میں ہیں اور وہ کسی وقت منہی عنہ اور غیر منہی عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں جو قضیہ شرطیہ مطلقہ کا مفاد اور مآل ہے۔ اسی واسطے نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فيه استحباب تحية المسجد في اي وقت دخل وهو مذهبنا گو امام ابو حنیفہ صاحب و امام اوزاعی وغیرہ کا مذہب یہی ہے کہ اوقات منہی عنہ میں ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن محدثین کرام تحیۃ المسجد کے جواز کے ہر وقت قائل ہیں۔ (خادم اسلام عبداللطیف از علیکا حصار)

**جواب** ہماری تحقیق میں یہ قضیہ عام نہیں ہے۔ عام مخصوص البعض ہے۔ اگر آپ کی تحقیق میں عام ہے تو آپ اسی پر عمل کریں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس مسلک میں ہم منفرد نہیں ہیں۔ روضۃ الندیہ نواب صاحب مرحوم اور سبل السلام شرح بلوغ المرام ملاحظہ فرماویں۔

نوٹ:۔ اذا قضیہ کلیہ کا سور نہیں ہے مہملہ کا ہے۔ فافہم۔

س ۳۹ } زید کہتا ہے کہ جتنے نابالغ لڑکے لڑکیاں مر جاتے ہیں خواہ ہندو کا ہو خواہ مومن کا نصاریٰ یا یہودی کا ہو جنتی ہو جاتے ہیں۔ لیکن بکر اس کا عکس کہتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ کیا حکم ہے؟

(محمد شجاعت اللہ مدرس کھیا بہادر پور)

ج ۳۹ } نابالغ بچے شرعاً مکلف نہیں اور وہ بحکم حدیث فطرت صحیح پر ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے كل مولود يولد على الفطرة۔ ہر بچہ فطرت صحیح پر پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو سزا نہیں۔

س ۴۰ } جنتی ہمیشہ جنت میں رہا کریں گے یا سو کھرب دو سو کھرب کے بعد نیست و نابود ہو جائیں گے چنانچہ سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک آسمان و زمین رہے گی تب تک جنت دوزخ بھی قائم رہیں گے۔ کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۰ } بعض صحابہؓ کا یہ قول ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ میں کوئی نہ ہوگا۔ العلم عند اللہ!

س ۴۱ } مسکرا کر نماز میں بے اختیار اگر ہنسی آجائے تو نماز میں نقصان ہوگا یا نہیں۔ اور اگر کوئی مصلی با اختیار نماز میں ہنسے یا قہقہہ کر کے ہنسے تو نماز میں خلل ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱ } نماز ہنسی کا مقام نہیں اس لئے ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ عند الحنفیہ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

س ۴۲ } ہندہ کو اسکی ماں نے اسکا حقیقی چچا ہوتے ہوئے ۲۰ میل دور لے جا کر خود ولی بن کر زید سے نکاح کرا دیا بعد نکاح کے ہندہ زید کے یہاں آباد رہی۔ بعدہٗ ہندہ اپنے میکے میں چلی آئی۔ ہندہ کے محلہ کے مولوی صاحبان نے کہا کہ نکاح بالکل جائز نہیں کیونکہ حقیقی چچا ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہو سکتی۔ آخرکار زید مذکور نے ہندہ کو بالکل اپنے میکے میں چھوڑ دیا۔ اور محلہ کے لوگوں نے ہندہ کو ڈیڑھ دو برس کے بعد ہندہ کے حقیقی چچا کو ولی بنا کر بکر سے نکاح کر دیا۔ آیا بکر کا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں (سائل مذکور)

ج ۴۲ } حدیث میں آیا ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۷۳)

# متفرقات

**حساب دوستاں** مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جنوری میں ختم ہو جائیگی امید ہے اس اطلاع کے ملتے ہی وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دینگے۔ درصورت مہلت یا انکار بذریعہ منی آرڈر اطلاع ضرور بھیجینگے۔

**نوٹ** جو اصحاب پہلے ہی مہلت یافتہ ہیں ان کو مکرر مہلت کسی صورت میں نہیں دی جائیگی۔ بلکہ ۱۵ جنوری تک قیمت وصول نہ ہوئی تو اخبار بجبر روک لیا جائیگا۔

**بیرون ہند** کے خریدار اصحاب بھی بہت جلد اپنی قیمت اخبار روانہ کردیں۔ زیادہ تاخیر طرفین کیلئے باعث نقصان ہے۔

۳۷ - ۸۸ - ۱۲۴ - ۴۷۵ - ۱۰۴۳ -
۱۵۵۲ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۳ - ۲۷۰۷ - ۳۰۹۱ -
۳۴۳۹ - ۴۲۵۱ - ۴۳۵۱ - ۴۸۵۲ -
۴۹۳۳ - ۵۶۸۸ - ۵۸۲۹ - ۶۶۱۴ -
۶۸۱۶ - ۷۰۳۴ - ۷۰۵۸ - ۷۱۲۰ - ۷۴۸۰ -
۷۲۶۶ - ۷۲۸۱ - ۷۷۴۵ - ۷۷۹۵ -
۷۷۸۷ - ۸۰۲۸ - ۸۰۷۵ - ۸۲۹۷ -
۸۳۷۲ - ۸۴۶۹ - ۸۶۵۶ - ۸۷۶۷ -
۸۸۶۴ - ۹۲۰۷ - ۹۳۴۳ - ۹۴۵۷ -
۹۴۵۸ - ۹۵۱۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ -
۱۰۰۲۲ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۸۷ -
۱۰۵۲۱ - ۱۰۵۲۳ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۵۳۰ -
۱۰۵۴۵ - ۱۰۵۸۳ - ۱۰۸۰۲ - ۱۰۸۴۴ -
۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۷۴ - ۱۱۰۳۸ - ۱۱۰۶۷ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۲۵۹ -
۱۱۳۳۳ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۲۰ -
۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۱ - ۱۱۵۷۵ - ۱۱۵۸۸ -
۱۱۵۹۱ - ۱۱۶۰۱ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۷۵۳ -
۱۱۷۴۴ - ۱۱۷۷۹ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۸۰۰ -
۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۲۳ - ۱۱۸۶۴ -
۱۱۸۹۰ - ۱۱۸۹۷ - ۱۱۹۱۲ - ۱۱۹۴۴ -
۱۱۹۶۸ - ۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۸۴ - ۱۱۹۸۵ -
۱۱۹۸۹ - ۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۴ - ۱۲۰۶۶ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۰۸۹ -
۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۰ - ۱۲۱۳۳ -
۱۲۱۳۹ - ۱۲۱۴۹ - ۱۲۱۹۵ - ۱۲۲۴۱ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۲۵۷ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۲۷۳ - ۱۲۲۷۴ - ۱۲۲۸۲ - ۱۲۲۸۴ -
۱۲۲۸۷ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۰۵ - ۱۲۳۱۰ -
۱۲۳۱۱ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۱۳ - ۱۲۳۱۶ -
۱۲۳۱۷ - ۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۲۱ -
۱۲۳۲۷ - ۱۲۳۳۷ - ۱۲۳۷۱ - ۱۲۳۹۹ -
۱۲۴۰۳ - ۱۲۴۰۴ - ۱۲۴۰۹ - ۱۲۴۱۹ -

**غریب فنڈ** سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری ہے۔ ان کی میعاد جنوری ۱۹۳۸ء میں ہی ختم ہو جائے گی۔ اگر حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ وصول نہ ہؤا تو آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔ مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

۵۶۸۶ - ۱۰۳۱۳ - ۱۱۵۸۴ - ۱۱۷۵۷
۱۱۸۰۲ - ۱۱۸۱۳ - ۱۲۰۶۳ - ۱۲۱۲۶ -
۱۲۲۹۱ - ۱۲۳۰۳ - ۱۲۳۰۶ - ۱۲۳۱۲ -
۱۲۳۱۴ - ۱۲۳۴۱ -

**یاد رفتگاں** مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب برادر مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری جو نمونہ سلف اور متبع سنت تھے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزہ محمد عمر بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم از مبارکپور۔

(۲) میرے والد مکرم راجہ محمد اکرم خان صاحب جاگیردار پرچھ ریاست کشمیر جو پکے موحد اور مخیر تھے انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما۔

**اطباء کرام توجہ فرمائیں** میری عمر پچاس سال کی ہے اور میرے آدھے سر میں بیچ آنکھ کے درد رہتا ہے۔ دن کو بڑھتا اور شام کو زیادہ ہو جاتا ہے اور صبح تک بہت تکلیف رہتی ہے اور جب کبھی نیند آجاوے تو آرام ہو جاتا ہے۔ ۔۔۔ ہر وقت ۔۔۔ رہتا ہے۔ جس روز ابر ہو جاوے تو اس روز بہت تکلیف ہوتی ہے اگر مطلع صاف ہو جاوے تو رفع ہو جاتی ہے۔ ۔۔۔ کی ۔۔۔ ہے۔ ۔۔۔ سے ۔۔۔ سفید ۔۔۔ گرتا ہے اور درد اسی طرف ہے اور بائیں کان میں سائیں سائیں کی آواز رہتی ہے اس سال بباعث اس بیماری کے صبح سے ملتی ہوں لائٹ کے سامنے نظر کام نہیں کرتی۔ رات کو سر سجدہ میں رکھے رہنے سے آرام کچھ محسوس ہوتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مجرب نسخہ یا دوائی معلوم ہووے تو درج اخبار کرادیں۔ (مولوی محمد رمضان۔ دھاریوال ضلع گورداسپور)

**جمعیۃ تبلیغ کی عملی جمعیۃ** جب سے جمعیۃ تبلیغ قائم ہوئی ہے بفضل خدا اپنے فرائض کو سرگرمی سے انجام دے رہی ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ارکان جمعیۃ اپنے فرائض میں تن دہی سے کام میں مشغول ہیں۔ جمعیت کی خدمات سے تازہ ترین دینی خدمت یہ ہے کہ تحصیل اجنالہ محلہ ۔۔۔ میں بریلوی خیال کے واعظوں کے اثر سے اہالیان ۔۔۔ میں تفریق واقع ہو گئی۔ وہاں کے دردمند اصحاب نے ناظم جمعیۃ کی خدمت میں آکر یہ رونا رویا چنانچہ عیدالفطر کے موقع پر مولوی محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ تبلیغ وہاں پہنچے اور دیکھ کر چھوٹے سے گاؤں میں پاس پاس ہی دو ٹولیاں الگ الگ نماز کی تیاری کر رہی ہیں۔ مولوی صاحب نے ہر دو گروہ کو حکمت عملی سے یکجا کیا اور خطبہ میں خادمان سنت کو لواء محمدی کے نیچے جمع ہونے کی ہدایات دیں چنانچہ حاضرین محظوظ ہوئے اور اتفاق سے رہنے کا معہد کیا مگر بدقسمتی سے تھوڑے دن گزرے تو ایک بریلوی واعظ نے پھر بشریت رسول کا جھگڑا اکھڑا کر کے ایک گروہ کو علیحدہ کر لیا۔ پھر اہل دیہہ کی درخواست پر ۔۔۔ دسمبر ۱۹۳۷ء کو ۔۔۔ میں پہنچا یا میں بھی ہمراہ تھا ۔۔۔ بشریت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۔۔۔ عوام کے ذہن نشین کیا۔ بحمداللہ پھر ۔۔۔ ہو گئے کہ جمع ہو گئے

# ملکی مطلع

## قضیہ فلسطین
اور
## جزو لا یتجزی

گذشتہ زمانے میں جب فلسفہ یونان اور اسلام کے علم کلام میں ٹکر ہو رہی تھی تو ایک مسئلہ جزو لا یتجزی مدت تک زیر بحث رہا۔

متکلمین اسلام اس کا ابطال کرتے رہے اور فلاسفہ اس کا اثبات۔ ایک شاعر نے اسکو باتوں باتوں میں تقسیم کر دیا۔ ملاحظہ ہو اس کا یہ شعر ؎

تقسیم جزو لا یتجزی کی ہو گئی
سہواً سخن جو ان کے ذہن سے نکل گیا

قضیہ فلسطین کو ہم نے جزو لا یتجزی کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی ہے کہ حکومت برطانیہ اور اعراب فلسطین کے درمیان ایک ایسا امر متنازعہ فیہ ہے جو کسی طرح فیصل نہیں ہو سکتا۔ یعنی اعراب فلسطین مکمل آزادی چاہتے ہیں جس میں انگریزوں کا دخل بالکل نہ ہو۔ وہ لوگ انڈین نیشنل کانگرس کی طرح ڈومنین سٹیٹ (برطانیہ کے ماتحت آزادی) پر بھی قانع نہیں ہیں۔ وہ اپنے مطالبہ کی تائید میں حکومت برطانیہ کے وہ مواعید پیش کرتے ہیں جو گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ان سے کئے گئے تھے۔ اسی زمانے میں حکومت برطانیہ نے کسی مصلحت کے ماتحت یہودیوں کے ساتھ بھی وعدہ کیا تھا کہ انکو فلسطین میں آباد کیا جائے گا۔ برطانیہ کے حق میں گویا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

حلف ہندو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

آج سے پہلے فلسطین میں جتنے کمیشن آئے وہ سب بیکار ثابت ہوئے کیونکہ اس مسئلے کا حل جزو لا یتجزی کی طرح نہیں مل سکا۔

جس طرح شاعر نے جزو لا یتجزی کو تقسیم کر دیا تھا اسی طرح برطانوی کمیشن نے بھی فلسطین کو تقسیم کر دیا مگر عربوں نے تسلیم نہیں کیا۔ اس سلسلے میں عنقریب لندن میں ایک فلسطین گول میز کانفرنس ہونے والی ہے جس کے انعقاد ہی میں کئی ایک مشکلات پیش آ رہی ہیں

ہندوستان کے متعلق جو پہلی گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی تھی جس میں حکومت سے ایک غلطی یا سہو ہو گیا تھا کہ اس نے گاندھی جی کو اس میں شریک نہیں کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گول میز کانفرنس بے کار ثابت ہوئی۔ اس کے بعد لندن میں ہندوستانی مسائل کے تصفیہ کے لئے ایک اور گول میز کانفرنس ہوئی۔ جس میں گاندھی جی کو بھی شریک کیا گیا۔ تب جا کر فیصلہ ہوا۔

اسی طرح فلسطین کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے فلسطین کے لیڈر (مفتی اعظم) کو دعوت نہیں دی۔ اسی لئے فلسطین کے عرب نمائندے کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ اگر چند انگریز پسند عرب کانفرنس مذکور میں شریک ہو بھی گئے تو اس کا حشر وہی ہوگا جو ہندوستان کے متعلق پہلی گول میز کانفرنس کا ہوا تھا۔ اس کے بعد حکومت برطانیہ مجبور ہو کر فلسطین کے مفتی اعظم کو کانفرنس میں شریک کر ےگی۔

ہم جہاں تک سمجھتے ہیں یہ اصول کارفرما ہوتا ہے کہ جلدی مان لینے سے رعایا کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں اور وہ مزید تقاضا کرنے لگتی ہے۔ اس لئے بڑے شدید انکار کے بعد بمشکل اقرار کیا جاتا ہے۔

جہاں جہاں بھی انگریزوں کی حکومت ہے وہاں کے لوگ انگریزوں کے شاگرد ہونے کے باعث انکے مزاج سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں اسی لئے وہ بھی تسلیم کرنے میں جلدی نہیں کرتے۔ اس کی مثال ہندوستان میں بھی ملتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے متعلق لندن میں منعقدہ آخری گول میز کانفرنس میں جو فیصلہ [illegible] تسلیم کر لیا لیکن عملاً آج تک تسلیم نہیں کیا۔ یہ ایک خاص حکمت عملی ہے جو شاگرد نے استاد سے سیکھی ہے۔

کانگرس نے صوبوں کی وزارتوں کو قبول کر لیا اور ان پر نگرانی کرنے کے لئے اپنا ہائی کمانڈ (اقتدار اعلیٰ) بھی مقرر کر دیا۔ مگر گول میز کانفرنس کے فیصلے کی منظوری کا ریزولیوشن آج تک پاس نہیں کیا۔

یہ سب سیاسی بھول بھلیاں ہوتی ہیں انہی کو جاننے کا نام علم سیاست ہے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ فلسطین ہمارے ملک ہندوستان سے ایک قدم آگے بڑھا ہوا ہے ہندوستان کا اصول عدم تشدد (عدم مقابلہ) ہے چنانچہ گذشتہ سول نافرمانی کے ایام میں کانگرسی حضرات پٹتے رہے، قید و بند کی تکلیفیں برداشت کرتے رہے مگر باوجود اتنی سخت گیری کے انہوں نے حکومت کا مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ منہ سے یہی کہتے رہے ؎

جتنا جی چاہے تو کر لے ستم ایجاد ہمیں
شل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

اس کے برعکس فلسطین کے اعراب تشدد پر عمل کرتے ہیں۔ اس حیثیت سے وہ آئرلینڈ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ انگریزی فوج کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اپنی ضمنی حکومت قائم کر رکھی ہے جس میں باہمی نزاعات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر پکڑے جاتے ہیں تو سختی کا جواب سختی سے دیتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

ان العلی قد بغوا علینا
اذا ارادو فتنۃ ابینا

ہم نہیں کہہ سکتے کہ راعی و رعایا کی اس چپقلش کا انجام کیا ہوگا۔

(نوٹ) بعد میں اخبارات دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے گو خود مفتی اعظم کو تو گول میز کانفرنس میں شرکت کی اجازت نہیں دی مگر ان کو اتنا اختیار دے دیا ہے کہ فلسطین سے عرب نمائندے اپنے حسب منشا انتخاب

---

۱؎ جزو لا یتجزی دنیا کی پیدائش کا ابتدائی جوہر ہے جس کو ناقابل تقسیم کہا جاتا ہے۔

ahmadimuslim.de

## اعلان جلسہ جماعت منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

جماعت منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا بہت ضروری اور اہم جلسہ دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کان پور میں بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء بوقت دس بجے صبح منعقد ہوگا۔ مستدعی ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت فرماکر اپنے مفید مشوروں سے کارکنان جمعیۃ ہذا کو مستفیض فرمائیں۔ والسلام۔

**ایجنڈا**

(۱) گوشوارہ حساب آمد وخرچ و روئداد جمعیۃ ہذا بابت ۱۹۳۸ء

(۲) تجاویز منظور کردہ صاحب صدر جمعیۃ ہذا۔

(۳) دیگر امور جو بمنظوری حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہوکر ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو مقام و وقت مذکورہ بالا پر منعقد ہوگا اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلالحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا۔

سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر۔

## اعلان جلسہ عام ارکان جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

ارکان جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ عام بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ عام بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کان پور میں بوقت ۲ بجے دوپہر منعقد ہوگا۔ جملہ ارکان سے التجا ہے کہ براہ مہربانی تشریف لاکر کاروائی جلسہ میں حصہ لیں۔

**ایجنڈا حسب ذیل ہے**

(۱) کیفیت حسابات آمد و خرچ ۱۹۳۸ء و روئداد کارگذاری سال مذکورہ (۲) انتخاب ارکان جماعت منتظمہ و عہدیداران بابت ۱۹۳۹ء

(۳) دیگر امور جو باجازت حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہوکر بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۳۹ء مقام و وقت مندرجہ بالا پر منعقد ہوگا۔ اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلالحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا۔ والسلام!

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر)

## بجلی کے لائسنس اور سارٹیفکیٹوں کا اجرا

### قاعدہ ۴۸ یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائیگا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت پنجاب نے اب قطعی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ انڈین الیکٹرسٹی رولز کے قاعدہ ۴۸ کو یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائے۔ لہذا آئندہ بجلی کا سامان وغیرہ لگانے کا کام صرف وہی فرمیں اور اشخاص کر سکیں گے جن کے پاس سارٹیفکیٹ ہونگے۔ یاد ہوگا کہ پہلے یہ خیال تھا کہ قاعدہ مذکور اس سال ۸ دسمبر سے نافذ کیا جائے۔ پہلی تاریخ کے اعلان کے وقت یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ قاعدہ مذکور کا اولین مقصد یہ ہے کہ بجلی استعمال کرنے والے اشخاص کے جان و مال کو ان خطرات سے محفوظ رکھا جائے جو کھموں وغیرہ میں برقی سامان کے ناقص طور پر لگائے جانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ ایک مرتبہ جب قاعدہ مذکور نفاذ پذیر ہوگیا تو بجلی کا سامان لگانے کے متعلق کوئی کام جس میں اضافہ، تبدیلی، مرمت یا موجودہ سامان کی ازسرنو ترتیب شامل ہے ازروئے قانون بجلی کے کسی ایسے ٹھیکیدار کے سوائے کسی اور شخص سے کرانا ممکن نہ ہوگا۔ جسے صوبجاتی حکومت نے لائسنس دے رکھا ہو اور یہ کام کسی ایسے شخص کی زیر نگرانی کیا جائیگا جسے صوبجاتی حکومت نے قابلیت کا سارٹیفکیٹ دے رکھا ہو۔

مذکورہ بالا لائسنسوں اور سارٹیفکیٹوں کے لئے بالترتیب مئی اور نومبر میں دو امتحان منعقد کئے گئے لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ اس ضمن میں ضروریات پیدا کرنے کے لئے ان اشخاص کی تعداد کافی نہیں جنہیں نگرانی کے کام کے متعلق سارٹیفکیٹ دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ان اشخاص اور فرموں کے پاس جنہوں نے ٹھیکیداری کے لائسنسوں کے لئے درخواستیں دی تھیں غالباً کئی ہفتوں تک وہ ضروری سامان نہیں ہوگا جس کے لئے انہوں نے فرمائشیں بھیجی ہوئی تھیں چنانچہ مشاورتی کمیٹی نے یہ سفارش کی کہ قاعدہ ۴۸ کے نفاذ کی تاریخ یکم مارچ ۱۹۳۹ء تک ملتوی کر دی جائے۔ یہ سفارش حکومت نے منظور کر لی ہے۔

اس دوران میں ۱۰ اور ۱۱ فروری ۱۹۳۹ء کو ایک اور امتحان منعقد کیا جائیگا۔ اور امید ہے کہ اس مرتبہ سند یافتہ اشخاص کی تعداد اسکام کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

تمام متعلقہ اشخاص کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاکر مطلوبہ لائسنس اور سارٹیفکیٹ حاصل کریں۔

(لاہور۔ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۸ء)

**غریب کی دعا** خداوند کریم جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب کمپنی بیڑی جھانجا کو جنت نصیب کرے اور ان کی اولاد کو خوش رکھے۔ کاروبار میں برکت کرے جنہوں نے میرے نام اخبار "اہلحدیث" ایک سال کے لئے جاری کروادیا اور تفسیر ثنائی اُردو خرید کر دی جزاہم اللہ فی الدارین۔ (علی حسن خان آزاد)

**دعائے صحت** میری اہلیہ، لڑکی، پوتا اور پوتی بیمار ہیں۔ ناظرین صحت کے لئے دعا کریں۔

**درخواست** کوئی صاحب فی سبیل اللہ غنیۃ الطالبین اُردو مجھے خرید دیں۔ دعا دونگا۔

(علی حسن خان آزاد بہرشیدہ ضلع مظفر پور)

**"تلاش معاش"** میں نے عرصہ ۱۴ سال سے انٹرنس پا

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وجراح خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں ہفتہ وار تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے ... جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۶؍۔ آدھ پاؤ ۱۲؍۔ پاؤ بھر ۱؂۔ مع
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
برماوالوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

# تازہ شہادات

جناب حافظ رمضان صاحب بمبئی۔ اس سے قبل
میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ بحمد اللہ
میں نے اسکو قابل تعریف پایا۔ اسی وجہ سے اب دوبارہ
آپ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ تین چھٹانک مومیائی بذریعہ
وی پی بھیجدیں۔ (۲۱۔ اکتوبر ۳۸ء)
جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور۔
ما قبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی
منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک
وی پی ارسال فرمائیں۔ (۱۷۔ نومبر ۳۸ء)
(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی امپیریل ایجنسی امرتسر

کے

تیز رفتار اور آرام دہ جہازوں سے حج کا سفر کرو
سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ
حاجیوں کی زبردست خدمت انجام دے رہی ہے۔ حج لائن
کے جہازات المدینہ اور الھند بہترین انتظامات مکمل ہو چکے ہیں
جہازوں کی روانگی کی تاریخیں

الھند ۱۵۔ ذیقعد مطابق ۷۔ جنوری کراچی سے براہ راست
المدینہ ۲۴۔ ذیقعد مطابق ۱۶ جنوری کراچی سے براہ راست

مزید معلومات کیلئے لکھو
حج لائن سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ
بمبئی، کراچی، کلکتہ


(۱۸۷)


# تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۶۔ جولائی ۳۸ء میں مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب "تراجم علمائے حدیث ہند" پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے۔ اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدر دانی کا ثبوت دے" ــــ صفحات ۵۴۲ قیمت ۳؍ محصول ڈاک ۸؍ مگر یکمشت دس نسخوں کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔ (ملنے کا پتہ)
عبد الحی والاخوان مقام سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ (پنجاب) (ضلع کا پتہ یہی ہے)



# سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ بزرگ لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی ۱؂۔ پتہ۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم شریف امرتسر



# ہندوستان اور پیٹنٹ ادویات

تین مشہور ادویات کے نسخہ جات۔ قیمت ۸؍
پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## سرمہ نور العین

(موسسہ مولانا ابوالقاسم شاہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو بڑھاتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔

قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ



## شمالی ہندوستان

یہ کتب خانہ رشیدیہ ہی وہ کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر۔ استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو۔ عربی۔ فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونتہً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | عـ۱۰ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | عـ۱۲ |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | ۱۲/ | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | |
| ترغیب و ترہیب سفید کاغذ | ۱۲/ | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں | | ملا علی مصری | |
| قیمت فی حصہ | | تفسیر فتح القدیر شوکانی | عـ۵ |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی



## ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ وعطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ ۔ ۔ فی تولہ ۔

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔

فہرست مفت طلب فرمائیے۔

پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم تاجران عطر۔ قنوج۔ یو۔پی


(۱۹۸)


## خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مفرح قوت مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اُٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا وغیرہ تمام شکایات اس کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ۔ ناظم دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ لاہور

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب



## مطبوعات الہلال بک ایجنسی

مفصل فہرست مفت طلب کریں

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ۱۲/ مجلد | | ۱۲۔ ایلاؤ تخییر | ۸/ |
| ۲۔ کتاب الوسیلہ | | ۱۳۔ الحرب فی القرآن | ۱۰/ |
| ۳۔ اصحاب صفہ | ۱۲/ | ۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ | ۴/ |
| ۴۔ العروۃ الوثقیٰ | ۶/ | ۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان | ۸/ |
| ۵۔ اسلامی تصوف | | ۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال | ۴/ |
| ۶۔ تفسیر المعوذتین | | ۱۷۔ الدین یسر | ۴/ |
| ۷۔ تفسیر آیت کریمہ | ۱۲/ | ۱۸۔ صبح سعادت احصا کامل | |
| ۸۔ تفسیر سورہ کوثر | ۴/ | ۱۹۔ لائف آف پرونٹ | ۴/ |
| ۹۔ فتویٰ شرک شکن | ۶/ | ۲۰۔ ائمہ اسلام | ۳/ |
| ۱۰۔ ولی اللہ | ۵/ | ۲۱۔ خلافت الائمہ | ۵/ |
| ۱۱۔ نجد و حجاز | | ۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ | ۹/ |

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور



## طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے تمام کام میں مانع نہیں۔

قیمت ۔ محصول ڈاک ۸/

المشتہر: منیجر سپیشل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ



## عجیب الاثر طلیویا امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے ۔ ۹۹۴)

عضو لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار شاہت کرنیوالے کو یکسند نہ پیا انعام۔ یہاں والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس حالت تقاضائے حاجت سے گھبرا نہیں رہ سکتا حتیٰ پر بہیز گار عالم کی زیر نگرانی طیار ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی

پتہ:۔ نظام بہادر ۔ فریدکوٹ پنجاب



## حقیقت مرزائیت آف مباہلہ و مساجد

مصنفہ مولوی عبدالکریم (مرزائی مبلغ) مرزائیت کی تردید میں بہت مفید ہے۔

قیمت ۸/ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر



## تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر امعٰی کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عہ محصول ڈاک ۔ نمونہ ۔

پتہ:۔ منیجر اکسیر اشمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

اشتہار بلا فرد ضابطہ ۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی

## بعدالت جناب لالہ ادھاکرشن صاحب بی اے

ایل ایل بی - پی - سی - ایس -

## ایڈیشنل سب جج بہادر درجہ چہارم لدھیانہ

مقدمہ اجراء نمبر ۱۱۶۱ بابت سال ۱۹۳۸ء

انجمن امداد باہمی قرضہ داکھہ تحصیل وضلع لدھیانہ

بذریعہ کرم چند پیروکار ڈگری

بنام منگل سنگھ پسر رام سنگھ قوم جٹ ساکن

داکھہ تحصیل وضلع لدھیانہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی منگل سنگھ مذکور تعمیل نوٹس ۱/۲۴ سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوشی ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام منگل سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدیون مذکور تاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو مقام لدھیانہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

---


## شائقین وتجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر مہندی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ عطر خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ۵/۔ ہے۔ للہ روغن گیسو دراز فی شیشی ۸/

نوٹ مجلد ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری۔ قنوج۔ یوپی


---


## ترجمان وہابیہ

مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی۔ اعتراضات کے جوابات بہت تحقیقی ہے۔ قابل قدر ہے۔ قیمت ۳/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر


---


# جدید مطبوعات جامعہ

## مضامین محمد علی

مرتبہ محمد سرور صاحب پروفیسر جامعہ۔ یہ اس دور کی تاریخ ہے جب ملت اسلامیہ کے تن مردہ میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑی۔ اور برسوں کے خوابیدہ مسلمان اٹھے قیمت مجلد ۵/

## دنیا کی کہانی

از پروفیسر محمد مجیب صاحب۔ اس مختصر سی کتاب میں ہزاروں برس کی تاریخ اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ پڑھنے والا بادشاہوں کی لڑائی اور تاریخوں کے گورکھ دھندے میں پڑے بغیر وہ سب سمجھ جاتا ہے جو تاریخ کا مفہوم ہے۔ قیمت ۵/

## شہری آزادی

یہ ایک کتابچہ ہے جس میں بیرونی ممالک کی انجمنوں اور شہری حقوق کا ذکر کرتے ہوئے اعداد وشمار میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کس طرح موجودہ حکومت ہندوستانیوں کو ان حقوق سے محروم کرنے کے درپے ہے جن سے ان کی زندگی وابستہ ہے۔ قیمت ۶/

## ہندوستان میں برطانوی حکومت

از ڈاکٹر زین العابدین احمد صاحب۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ برطانیہ ہندوستان کو کمزور کر رہا ہے۔ لیکن بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ کس طرح اور کس حد تک لوٹا جا رہا ہے اسکے سمجھنے کے لئے یہ کتاب پڑھئے جس میں برطانوی سامراج کی اقتصادی اور مالی پالیسی کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/

## ہندوستان میں دیہی قرض

مصنفہ پروفیسر محمد عاقل صاحب ایم اے۔ اس چھوٹی سی کتاب میں تحقیق کے اعداد وشمار سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسان کی کیا حالت ہے اور ایک گاؤں کی مفصل تحقیقات پیش کی گئی ہیں قیمت ۳/

پتہ:۔ مکتبہ جامعہ

دہلی - نئی دہلی - لاہور - لکھنؤ


---


## ازواج النبی صلعم (مجلد)

مؤلفہ جناب سید ظہیر الحسن صاحب دہلوی جس میں جناب سرور کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں۔ اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ہر نکاح ایک نہ ایک مصلحت پر مبنی تھا۔ اور معترضین کے شکوک وشبہات کا دفعیہ کیا گیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ حضرت سودہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینبؓ بن جحش۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت صفیہؓ وغیرہ سب کے جدا جدا حالات درج ہیں۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ اصل قیمت ۱۲/ - رعائتی ۸/

## فیروز اللغات مجلد

یہ مشہور ومعروف لغات ہے۔ جو ہر پڑھے لکھے گھر میں موجود ہونی ازبسکہ ضروری ہے جس میں عربی، فارسی، ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ محاورات اور ضرب الامثال کے معانی اُردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت رعائتی ۳/ (۱۶۹)

## پیارے نبی کے پیارے حالات

ہر سہ جلد۔ مصنفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مرحوم۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری از پیدائش تا وصال الی اللہ نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہے۔ عبارت اُردو اس قدر آسان ہے کہ پرائمری پاس بھی بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ قابلدید ہے۔ اصل قیمت چھ روپے۔ رعائتی دو روپے۔

## تقلید وعمل بالحدیث

مصنفہ نواب محسن الملک صاحب مرحوم۔ اس کتاب میں عمل بالفقہ اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کر کے عمل بالحدیث کو واجب قرار دیا ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ ختم ہونے کو ہے۔ جلد منگوالیں قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ } منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی جواہر ریزے

**بیان** یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے اور اہل بیان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت طباعت اعلیٰ قیمت ۱۲؎

**برہان** سورہ ہود کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲؎

**صراط مستقیم** اس میں سورہ انفال وتوبہ کے حقائق ومعارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کیلئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ طرز بیان نہایت موزوں ہے کاغذ نفیس۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؎

**سبل السلام** اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہے۔ قیمت ۱۲؎

**خلفائے اربعہ** آنحضرت کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور انکے عہد حکومت کے ملکی واقعات۔ قیمت ۸؎

**چالیس حدیثیں**۔ یہ ایسی چالیس حدیثیں ہیں جو خاص طور پر بچوں کیلئے سبق آموز ہیں۔ یہ مختلف عنوانات مثلاً سادگی۔ استقلال۔ اتفاق وغیرہ کے ماتحت درج کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ وتشریح بھی کی گئی ہے۔ قیمت ۲؎

**تاریخ نجد** نجد اور نجدیوں کی مفصل تاریخ مع حالات وواقعات درج ہے ازقلم مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری۔ قیمت ۱۲؎

**ثنائی برقی پریس امرتسر** میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما۔ رنگدار وسادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر۔ منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

**ذکری** یعنی پارہ عم کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر جس میں جزا وسزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اسکے مطالعہ سے دین ودنیا کی نعمتوں سے پوری واقفیت ہوتی ہے۔ قیمت ۱۲؎

**عبرت** سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت ۱۲؎

**سبیل الرشاد** مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ امیر کے انتخاب اور منصب جمہور اسلام کے شرائط وارکان پر بحث کی گئی ہے۔ اور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰؎

**بصائر** اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات وحوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؎

**ہمارے رسول** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۸؎

**تاریخ القرآن** اس کتاب میں قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے زمانہ حاضرہ تک کے تمام واقعات [illegible] اور دلچسپ معلومات درج ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت [illegible]

**فاتح مصر** حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں کی سیرت نہایت [illegible] درج ہے کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؎

نوٹ:۔ محصول ڈاک جلد کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

**ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر پنجاب**

خریدار نمبر

منیجر

جلد نمبر ۳۵۲ ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۰

# اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

امرتسر ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رئیساء و جاگیرداروں سے ...
عام خریداران سے ...
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ ...

**اجرت اشتہارات کا فیصلہ** بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

## فہرست مضامین

نظم (گلہائے عقیدت) - - - - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - ص ۲
خدا، مسیح اور قادیانی - - - - ص ۳
اسلامی نماز کی اہمیت - - - - ص ۵
شیعوں کے افسانے - - - - ص ۶
قادیان کے جلسہ کا نمونہ - - - - ص ۸
حادثات (حیدرآباد دکن اور کشمیر) ص ۹
... اور اہل علم - - - - ص ۱۱
... - - - - ص ۱۳
... کی ... - - - - ص ۱۵
... - - - - ص ۱۶

# گلہائے عقیدت

(از قلم منشی محمد جعفر صاحب سلیم پرتاپ گڈھی)

میں تو کہتا ہوں حقیقت میں وہ فرزانہ ہے
تشنۂ دید جو ہے اُن کا جو دیوانہ ہے
اس کو دشوار نہیں منزلِ مقصود کی راہ
باغ عالم سے مطلب نہ گلستاں سے غرض
میرے ساقی تیری محفل کی ہے ہر رسم نئی
اہل جنت کی زباں پہ یہی کلمہ ہوگا
جس کو دیکھو ہوا میخانۂ توحید میں مست
جس کو دیکھو نظر آتا ہے وہ ممنون کرم

بزم امکاں میں محمد کا جو دیوانہ ہے
حوض کوثر پہ اسی کے لئے پیمانہ ہے
آخری شمع ہدایت کا جو پروانہ ہے
اسکی نظروں میں ہے کچھ اور جو دیوانہ ہے
ہے وہی ہوش میں جو ہوش سے بیگانہ ہے
وہ یہاں آئے محمد کا جو دیوانہ ہے
میرے ساقی کا وہ چلتا ہوا پیمانہ ہے
ساقی حشر میں وہ محسن کریمانہ ہے

غیر ممکن ہے کہ طالب کوئی محروم رہے
اے سلیم آخری ساقی کا یہ میخانہ ہے

ahmadimuslims.de

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ابھی تک بارش نہ ہونے سے خشک سردی بہت پڑھ رہی ہے۔ پنجاب میں بھی خاطر خواہ بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— کوئٹہ میں زبردست برفباری ہونے سے صوبہ سندھ میں شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔ کراچی میں دو کئی لوگ اور بہت سے پرندے سردی سے ٹھٹھر کر مر گئے

—— معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند عنقریب مستعفی ہو جانے والے ہیں۔ ان کی جگہ لارڈ بیرابورن (گورنر کلکتہ) وائسرائے ہونگے۔

—— صدر جمہوریہ ترکی مارچ ۱۹۳۹ء میں اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس انگورہ میں منعقد کرنے کا پروگرام تیار کر رہے ہیں۔

—— واشنگٹن میں کرسمس کے دن آتشزدگیوں اور دیگر حوادثات کی وجہ سے بہت سے اشخاص ہلاک ہوئے

—— مولوی شوکت علی مرحوم کی جگہ مرکزی اسمبلی میں سر رضا علی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ نئے سال کے شروع میں جاپان میں جبری بھرتی کا قانون نافذ کر دیا جائیگا

—— امریکی ایوان تجارت مقیم شنگھائی نے حکومت امریکہ کو مطلع کیا ہے کہ جاپان میں امریکن مال کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ امریکن تجارت پر بہت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی حکومت نے جنرل فرینکو سے (سپین میں برطانوی جہازوں پر بمباری ہونے سے جو نقصان ہوا تھا اس کا) مطالبہ کیا تھا مگر جنرل فرینکو نے صاف انکار کر دیا ہے۔

—— فرانسیسی سمالی لینڈ کی حفاظت کے لئے حکومت فرانس نے ۵،ہزار فوج کو جبوتی روانہ ہونے کا حکم دیا ہے کیونکہ فرانسیسی سمالی لینڈ پر اٹلی کے حملہ کا خطرہ ہے۔

—— معلوم ہوا ہے ترکی حکومت نے ... نئے مرتبہ میں ... کے عربی طلباء کو ترکی کی ...

کے لئے اپنے خرچ پر دعوت دی ہے۔

—— بارسلونہ کی اطلاع ہے کہ وزارت جنگ نے باغیوں کے دو مزید شہروں پر قبضہ کر لینے کو تسلیم کر لیا ہے اس سلسلہ میں ۱½ ہزار آدمی قیدی بنائے گئے ہیں۔

—— خاکساران سندھ کا ایک دستہ مجاہدین فلسطین کی خدمت کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔

—— حکومت یوپی نے ۶ ہندو عورتوں کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔

## یاد رکھئے!

جن خریداروں کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے ان کے نمبر خریداری گذشتہ پرچہ میں شائع کر دیئے گئے ہیں مہربانی فرما کر ایک نظر ان کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

### ۲۷- جنوری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی ان کے نام اخبار وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بہت جلد اطلاع دیں تاکہ وی پی بھیج کر واپسی کے نقصان کا زیر بار نہ ہونا پڑے۔

**مہلت یافتگان** کی قیمت اخبار ہی ۱۵ جنوری تک موصول ہو جانی چاہئے۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

**اہل برما و بیرون ہند** کے خریداران جن کی قیمت ختم ہے وہ بھی اپنی اپنی قیمت جلد از جلد ارسال کر دیں تاکہ ۱۹۳۸ء کا حساب صاف ہو جائے۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کو گولڈن جوبلی کے موقعہ پر ۱½ لاکھ روپیہ چندہ موصول ہوا۔

—— حضور نظام دکن نے ڈاکٹر اقبال مرحوم کی بیگم، دختر اور لڑکے کے لئے پچاس پچاس روپیہ ماہوار پنشن مقرر کی ہے۔

—— رشوت ستانی کو دور کرنے کیلئے ڈپٹی کمشنر وائل پور نے اپنے ماتحت سٹاف کو حکم دیا ہے کہ دفتر میں خالی جیب آیا کریں۔

## مولوی فضل خان کہاں ہیں؟

مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی مرزا صاحب قادیانی کے عرصہ دراز مرید رہ کر تائب ہوئے تھے۔ ان کی خیر خیریت نہیں آتی جس کسی صاحب کو ان کا حال معلوم ہو وہ جلد اطلاع دیں۔ (ابوالوفاء)

## اشتہار تعزیہ

احباب عین اس وقت طلب کرتے ہیں جب ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تعمیل نہیں ہو سکتی۔ پس ابھی سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کو اشتہار تعزیہ مطلوب ہو جلدی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔ فی سینکڑہ ۲ر چندہ اشاعت فنڈ اور محصول ڈاک بذمہ طالب ہوگا

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

**ریویو** "انیس حیات"۔ اس مختصر سی کتاب میں چند منفعتی نسخے اور چند بیماریوں کے نسخے اور کچھ اخلاقی باتیں مذکور ہیں۔ قیمت ۲ر۔ پتہ۔ مسافر نظری انجمن اخلاق۔ بہاول پور (پنجاب)

**آخری جہاز** حج کلاس کا جہاز ایس۔ ایس "المدینہ" بمبئی سے ۱۴ جنوری ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء کو جدہ روانہ ہوگا لہذا حجاج کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس اعلان کے مطابق بمبئی اور کراچی کی بندرگاہوں میں پہنچیں۔

**اشد ضروری** خط و کتابت کرتے وقت سب سے پہلے اپنا نام، مقام ضرور لکھنا چاہئے۔ نیز منی آرڈر بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر سب سے پہلے نام، مفصل پتہ اور تفصیل رقم ضرور تحریر کرنی چاہئے۔ تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ٹوکیو میں ایک بجلی گھر تعمیر ہو رہا تھا۔ جہاں ... تو وہ گر پڑنے سے ۳۰ مزدور ہلاک ہو گئے۔

(۱۸۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

## خدا ـ مسیحؑ اور قادیانی

قرآن شریف میں مسیحیوں کا مذہب دو مختلف طریقوں سے بتایا گیا ہے۔ ایک یہ کہ عیسائی مسیح کو اقنوم ثلیث کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ اس کا اظہار ان لفظوں میں فرمایا ہے:۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ

منکر خدا ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تثلیث الوہیت کا ایک حصہ ہے حالانکہ معبود برحق صرف اللہ ہے۔

عیسائیوں کا یہ مذہب مشہور ہے۔ اسی کو تثلیث مذہب کہتے ہیں۔

دوسرا مذہب جس کا رد قرآن مجید نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ خود اللہ ہی مسیح ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ

منکر خدا ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ خود اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے مسیح کے حالات زندگی دیکھنے والا کہ آپ کس طرح انسانوں سے تکلیف اٹھاتے رہے اور دشمنوں سے بھاگتے رہے۔ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے۔ ؎

این چہ حسن تخوتم بہ بیداری است یارب یا بخواب

ایک شخص ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوا اور انسانوں کی طرح کھاتے پیتے۔ یہاں تک کہ بقول اپنے معتقدین کے سولی پر چڑھ کر جان بھی دیدے۔ اور اسکے ماننے والے اس کو اللہ خدا یا گاڈ کہیں۔ یہاں تک کہ قرآن مجید میں ان کا یہ عقیدہ ظاہر کیا جائے کہ وہ اسکو اللہ یا خدا مانتے ہیں۔ کیا ایسا عقیدہ غلط تو نہیں ہے۔

ایسے حیرت زدہ اور متوہم انسان کے لئے ہم عیسائیوں کی طرف سے ان کا اپنا شائع کیا ہوا عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ رسالہ "المائدہ" بابت ماہ دسمبر ۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:۔

"خدا خود ہمارے پاس آیا"

یہ مضمون ایسا قابل دید ہے کہ حرف حرف پڑھا جائے اور اس کے مقابلے میں قرآن مجید کی آیات کو پڑھ کر ایمان تازہ کیا جائے۔ اصل مضمون کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ذات ایزدی نے آئین وقوانین کی مرتب کتاب (بائبل) ہی ہمارے لئے نہ بھیجی بلکہ وہ خود ہمارے پاس آیا۔ جب ہم رنج ومصائب کے شکار ہوں ازروئے تقاضائے انسانیت وہ شخص جو خود ہی عیادت کو آجائے اُس سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہ ایک پیغام بھیجدے۔ مگر خدا نے اپنے نور چشم کو ہماری بیمار پرسی اور تیمارداری کیلئے اس جہان فانی کی تکالیف برداشت کرنے کو بھیجا۔ اُس خدا کے بیٹے کو جس کو ہم یسوع کلام خدا یا خدا کی دانش کہتے ہیں۔ وہ صرف اسی خاطر آیا کہ ہم خدا کے سے دل اور دانش میں بڑھیں وہ ہماری مانند بنا تاکہ انسانیت کو صحیح طور پر خدا تک پہنچا سکے وہ انسانی گوشت پوست میں آیا۔ "اپنی ماں کنواری مریم کے بطن سے" وہ انسان سے دور کا خدا نہ تھا جو اپنی شاہانہ شان سے آسمان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس نے ہمارے لئے درد سہے دکھ اٹھائے اور موا۔ وہ ہمارے لئے پیدا ہوا۔ ؎

تخت سے بے تخت ہو کر اس نے تختہ چن لیا
کر گیا کرنی ہماری المسیح کس رنگ میں

وہ ہماری تمام چیزوں اور کاموں میں ہمارا مشیر دوست اور خدا تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔ اُس نے ہمیں اُس زندگی کا نمونہ دکھایا جیسی کہ ہمیں بسر کرنی چاہیئے۔ نیز یہ بھی کہ کس قسم کی ثابت قدمی، دلیری اور ایمانداری کی روح سے ہمیں موت کا مزہ چکھنا چاہئے۔ اُس نے اپنے آپ کو صلیب پہ فدیہ دیا۔ ہمارے گناہ کی مزدوری کے عوض جرمانہ ادا کیا۔ تابعداری کا فرض ادا کرتے ہوئے جان دی۔ وہ واقعی ہمارا سفیر تھا۔ پھر جب وہ موت کا جرمانہ ادا کر کے دوبارہ قبر سے ایک نئی زندگی کے لئے اُٹھا اور آسمان کی طرف نورانی طور پر اٹھایا گیا جیسے کہ ہم بھی اٹھیں گے تو وہ ہمارا ایلچی تھا۔

### الٰہی منزل میں ہمارا رہبر

جب مسیح نے ہماری خاطر یہ سب کام کئے تو وہ ہمیں صرف اپنے ساتھ رفاقت رکھنے، اپنے سا یکتائی پیدا کرنے اور شریک بننے کو کہتا ہے۔ بلکہ ہم ضرور اس کے ہم میراث ہونگے۔ لیکن اس سے ڈرتا کون ہے؟ بالضرور ہمیں اپنے اور کُل دنیا کے گناہوں کی قیمت دینے کی امید اور گناہ سے نفرت ہونی چاہئے۔ لیکن جب ہم ایسا کریں تو ہم ہمیں مسیح کے ساتھ جینا ور نئی زندگی گزاریں گے اور آئندہ دنیا میں ہم اُس میں ابدی زندگی حاصل کریں گے۔ سو ثابت ہوا کہ مسیح ہمارے اور خدا کے درمیان واسطہ ہے۔ اگر ہم اپنے ہی حال پر ...

تو انجیلیٰ سے میں ڈگمگا جائیں گے اور کمزور ہونے کے باعث ناکام رہیں گے۔ کیا ہم اسے پیشتر سے ہی نہیں جانتے لیکن مسیح سے یکتائی اور معاونت پاکر ہم ہر کام کو بآسانی کرسکتے ہیں۔

## مسیح کی ضرورت

(۱) ہمیں مسیح کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری پیدائش کی غرض و غایت یہ ہے کہ خدا کے دوست بنیں۔ اور اگر اس سے چُوک جائیں تو پھر اپنی زندگی کے پوشیدہ رازوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

(۲) ہمیں اُس سے سبق لینا ہے کیونکہ وہ جو کچھ ہمیں سکھاتا ہے یعنی "خدا کا پیار"۔ جس میں راستی اور انصاف کا پیار شامل ہے اور ایک دوسرے کا پیار۔ وہی ہے جس کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ یہاں کونشہ۔ ہند۔ انگلستان بلکہ کُل دنیا کو از سر نو تعمیر کی تجویزیں ہیں۔ لیکن وہ تجویز جو کُل دنیا کو بہتر بنا سکتی ہے وہ مسیح کی تجویز ہے۔ راستی کا پیار اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی۔ باقی سب بطلان ہے اور ناکام رہے گا۔ سو ہمیں اُس کے درس کی بے حد ضرورت ہے۔

(۳) ہمیں مسیح کے ساتھ رفاقت کی ضرورت ہے۔ جب تک مسیح کے اور ہمارے درمیان باہمی اتحاد اور محبت کا رشتہ نہ ہو ہم اس کے کلام کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے۔ ہمیں اُس کے ساتھ محبت کی ضرورت ہے۔ اُس نے روح القدس محض اسی غرض سے بھیجا ہے کہ ہم کو اور تمام دوستوں کو اپنے ساتھ ملائے۔ ایمان۔ توبہ اور دعا کے ساتھ اُس پاس آؤ۔ خدا کی مقررہ برادری میں شامل ہو وہی گرجا ہے۔ اُس کی آواز کو مقدس کتابوں میں سنو۔ پاک شراکتوں میں اُس کو ڈھونڈھو۔ اگر صرف خدا کی ضرورت ہے تو مسیح کے پاس خدا کے راستے سے آؤ۔ یاد رکھو اُس نے کیا کہا۔ "جو کوئی میرے پاس آئیگا میں اُسے ہرگز نہ نکالونگا"

(المائدہ لاہور بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** اس مسیحی عقیدہ پر کچھ لکھنا یا اس کی تردید کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ سن کر کہ دو دونے پانچ ہوتے ہیں۔ اس کی تردید میں مشغول ہو جائے۔ اہل منطق کے نزدیک بعض دعاوی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے اندر اپنے دلائل رکھتے ہیں ان کو منطقی اصطلاح میں قضایا قیاسا تہا معہا کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسے دعاوی جن کی دلیل (ثبوت) خود ان کے اندر ہو۔

اس کی مثال میں دعویٰ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پیش کرسکتے ہیں۔ جس کا ترجمہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے زیبا ہیں دلیل اس کی خود اس کے اندر موجود ہے۔ کیونکہ اللہ کے معنی ہی جامع جمیع صفات کمال کے ہیں۔

اسی طرح بعض دعاوی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بطلان کی دلیل خود ان کے اندر ہوتی ہے۔ جن کی مثال اہل منطق کے نزدیک یہ دو جملے ہیں :-

(۱) الخمسة زوج

(۲) الابن اکبر سناً من الاب

(۱) پانچ کا عدد جفت ہے۔ (۲) بیٹا عمر میں باپ سے بڑا ہے۔

مسیحی مذہب کا وہ عقیدہ جو اوپر نقل ہوا ہے ان دونوں قسموں سے کس قسم میں داخل ہے۔ اہل دانش اس کا فیصلہ خود کرلیں۔

یہاں پہنچ کر ہمارے سامنے دو راستے آگئے ہیں اس لئے ہم عنانِ قلم ان دونوں کی طرف پھیرتے ہیں۔ ایک راستہ قادیان کو جاتا ہے دوسرا بریلی کو۔ قادیان کا راستہ بہت صاف اور سیدھا تھا۔ مگر ایسی مسیحی تحریروں نے اس کے نشانات بالکل مٹا دیئے اور اس پر یہ عربی مصرع صادق آتا ہے ؎

عفت الدیار محلها و مقامها

اس کی تفصیل یہ ہے کہ

مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ میں مسیح موعود ہوکر اسی لئے آیا ہوں کہ اہل دنیا کے ذہن سے مسیح کی الوہیت بھلا دوں اور کوئی نہ جان سکے کہ مسیح خود خدا ہیں یا خدائی میں دخل رکھتے ہیں؛ آپ نے یہاں تک بھی کہہ دیا تھا کہ اگر یہ کام مجھ سے نہ ہوسکے تو میں جھوٹا ٹھیرونگا۔

اہل قادیان کی خدمت میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ بحکم خدا اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی اکیلے دو کیلے ہوکر "المائدہ" سے منقولہ مضمون پڑھیں اور سوچیں کہ مرزا صاحب دنیا میں تشریف لائے اور آکر چلے بھی گئے اور آپ کی تشریف بری پر آج تیس سال سے زیادہ گزر گئے ہیں۔ مگر یہ آواز کہ خود خدا مسیح ہے آج بڑے زور سے کانوں میں آرہی ہے۔ کیا یہ بیداری کا واقعہ ہے یا خواب کا؟

ممکن ہے آپ لوگوں کی طرف سے یہ جواب دیا جائے کہ مرزا صاحب نے دلائل قاہرہ سے الوہیت مسیح کو فنا کر دیا۔ عیسائی لوگ اس غلط عقیدہ کو نہ چھوڑیں تو قصور ان کا ہے۔

مرزا صاحب کی زبان پر اس کے جواب میں یہ شعر جاری ہوگا

؎ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نہ شد اسرار جو

یا آپ دوسرا جواب یہ دیں کہ آئندہ تین سو سال تک مسیح کی الوہیت مٹ جائے گی، تو اس کا جواب وہی ہے جو مرزا غالب مرحوم نے کہا ہے ؎

کون جیتا رہے اس زلف کے سر ہونے تک

آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ یعنی آپ کی نبوت نبوت محمدیہ کے طریق پر ہے اور اسی کے آپ ظل ہیں۔

نبوت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے حالات تاریخیہ ہمارے سامنے ہیں۔ جو روشنی (دینی کیفیت) حضور کی زندگی میں تھی وہ آپ کے انتقال کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ چنانچہ آپ نے خود بھی فرمایا تھا کہ تیس ۳۰ سال کے بعد (یفشوا الکذب) جھوٹ پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ واقعات نے اس حدیث کی تصدیق کردی۔ آج مرزا صاحب کے انتقال پر بھی تیس ۳۰ سال ہونے ہیں۔ ان کی امت میں بھی کذب و نفاد بلکہ فسق و فجور کا گھن لگ گیا۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیان اپنے خطبوں میں عموماً ان امراض کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ بقول خلیفہ صاحب خود قادیان میں سینکڑوں تک منافق پیدا ہوگئے ہیں۔ ابھی تو تیس سال ہی گزرے ہیں خدا جانے پچاس ساٹھ سال گزرنے تک کیا ہوگا! اہل بصیرت کا تو یہ اندازہ ہے کہ پچاس ساٹھ سال تک قادیان سے

الہامات مرزا ۔ مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہامات (۱۲۴) کی تردید۔ از مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۹ر (منیجر اہلحدیث)

عمر گزارنے والے مولانا نواب صدیق حسن خان مرحوم کا یہ عربی شعر پڑھتے ہوئے گزر جائے ؎

لسلمۃ دار بالدخول فھو ملی
عفا ایھا نسجل الجنوب وشمئل

(سلمہ کے گھر کے نشانات (قصر خلافت قادیان) کو جنوبی اور شمالی ہواؤں نے مٹا دیا)

تین سو سال کے عرصے میں تو خلافت اسلامیہ بھی ضعیف ہو کر فنا کے قریب پہنچ گئی تھی۔ پھر ظل نبوت محمدیہ (نبوت قادیانیہ) کو یہ طاقت کیسے ہو جائے گی کہ وہ تین سو سال گزرنے پر الوہیت مسیح کا ابطال کر سکے۔ کون عقلمند کہہ سکتا ہے کہ جو کام شباب (جوانی) میں نہ ہو سکا وہ شیب (بڑھاپے) میں ہو جائے گا۔ جس کے لئے یہ مصرع موزوں ہے۔ ع

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است

**دوسرا راستہ** | جو بریلی کو جاتا ہے وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ بریلوی عقائد کے احناف علی الاعلان وہی عقیدہ ظاہر کرتے ہیں جو مسیحیوں نے مرقومہ بالا عبارت میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدہ کا مظہر یہ شعر ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

(الفقیہ امرتسر)

اس عقیدہ کا کوئی معتقد ہمیں ان دونوں عقیدوں میں فرق بتائے تو ہم اس کے شکرگزار ہوں گے۔ اور اگر فرق نہ بتا سکے تو ہمیں اجازت دے کہ ہم ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان کو اسلامی تعلیم سے علیحدہ اور مسیحیوں سے ملحق (ملا جلا) قرار دے کر بافسوس یہ شعر پڑھیں ؎

میرے پہلو سے گیا یالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

---

**رئیس قادیان۔** مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری مصنف ائمہ تلبیس۔ جدید تصنیف ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے ایسے حالات درج کئے ہیں جو اس سے پہلے کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئے۔ قیمت اول قسم [illegible] دوم [illegible] ۔ [illegible] اہلحدیث امرتسر

# اسلامی نماز کی اہمیت

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکرادی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

**حکومت الٰہی اور نماز** | اسلام کا اصل مقصد زمین کو آباد کرنا اور انسان کو صحیح انسانیت کے مرتبہ پر پہنچا کر اس کی شرافت و کرامت کو چار چاند لگانا ہے۔ اسلام کے نزدیک یہ چیز صرف اسی وقت پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے جب دنیا کی چاروں کونٹ میں ہر انسان کے دل پر صرف حکومت الٰہی کا سکہ ہو۔ پس اسلام کا مقصد عظیم حکومت الٰہی کا قیام قرار پایا اور اس کی داغ بیل امت مسلمہ کی تشکیل کے بعد نماز کے عمل پر رکھی گئی۔ نمازیں از اول تا آخر حکومت الٰہی کا تصور اور اسکے لوازمات کی تعلیم ہے۔ توحید کا درس ہے، دنیاوی طاقتوں سے مرعوب نہ ہونے کی مشق ہے۔ حکومت الٰہی میں عدل و مساوات و حریت و آزادی و انکساری، اخوت، پریم، آشتی، محبت شرافت، صداقت، نظم و ضبط وغیرہ وغیرہ اوصاف حمیدہ و اخلاق سنیئہ کا زمین پر ظہور و غلبہ ہوتا ہے۔ حرکات شنیعہ و امور نامرضیہ ناپدید ہو جاتے ہیں۔ نماز حکومت الٰہی کے تصور کے ساتھ ساتھ اوصاف حمیدہ کی طرف دعوت دیتی ہے۔ صحیح انسانیت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اقامت صلوٰۃ سے ہمدردی و محبت کے جذبات جولانی میں آتے ہیں، جور و استبداد کے بادل پھٹ جاتے ہیں۔ سرمایہ داری و زر پرستی کا جذبہ دلوں سے نکل جاتا ہے۔ نخوت و غرور کی جگہ مساوات و اخوت پیدا ہوتی ہے شہنشاہیت کے بھوت کا تخیل دماغوں سے غائب ہو جاتا ہے۔ سب انسان ایک سٹیج پر جمع ہو جاتے ہیں آقا و غلام کا امتیاز اٹھ جاتا ہے۔ گورے اور کالے کی تفریق مٹ جاتی ہے۔ اسلام نے صرف نماز سے عالم میں انقلاب بپا کر دیا۔ جور و استبداد و شخصیت پرستی کے مرکزوں کو ہلا دیا۔ دنیا میں ایک بہترین قوم پیدا کر دی جو ظالمین و جبارین کے لئے عذاب الٰہی بن کر نمودار ہوئے جنہوں نے مشرق سے تا غرب، شمال سے تا جنوب معمورۂ عالم پر ایک ہلچل مچا دی۔ ان کے پاس توپوں اور بندوقوں کے ذخائر قطعاً نہیں تھے۔ آلات حرب، آگ و بارود کے کھیلوں سے بالکل ناواقف تھے۔ دنیا کی مادی طاقتوں کی ان کو ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ اگر ان کے پاس کوئی چیز تھی تو صرف یہی نماز اور حکومت الٰہی کا تصور جسکے سامنے وہ ساری مادی طاقتوں کو ہیچ جانتے تھے۔ اس امر پر پورا پورا یقین رکھتے تھے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ الآیہ وما النصر الا من عند اللہ۔ ان کے یقین کامل اور قدسی طاقتوں کی برکت ہے کہ ان کا نام زندہ ہے اور چمک رہا ہے چمکتا رہے گا۔ ان کے قدموں کے نقوش قوموں کے لئے ابد تک پیام بیداری کا کام دیتے رہیں گے۔ انکی تاریخ عجائبات سے پُر ہے۔ جن کو دیکھ کر اغیار بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہیں۔ ان کی مثالیں تلاش کرنی عبث ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نماز اسلام میں ایک نہایت عجیب عمل ہے جو حکومت الٰہی کا عملی درس اور مساوات انسانی کا نمایاں مظاہرہ ہے۔ مگر اس حقیقت کو ملاحظہ کرنے کیلئے بصیرت کی ضرورت ہے مگر کتنے افسوس کا مقام ہے کہ خود نمازیوں میں آج کل صاحب بصیرت بہت کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نمازیوں کی کثرت کے باوجود امت مسلمہ کے جمود میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

حکومت الٰہی کے قواعد و فوائد نماز میں اس کثرت سے شامل کئے گئے ہیں کہ ہماری فہم ناقص کامل طور پر ان کو اپنے احاطہ میں ہرگز نہیں لا سکتی اور نہ زبان قلم ان کی پوری تشریح ارض قرطاس پر نقش کر سکتی ہے۔ تاہم نماز سے جن جن چیزوں کا پیدا ہونا لازمی ہے انکی مختصر فہرست یہ ہے:۔

اشد احب الوجود پر یقین کامل۔ حکومت الٰہی کا صحیح تخیل۔ شوق آخرت۔ ترک دنیا۔ صفائی قلب۔

مساوات انسانی۔ جبر و ظلم و شہنشاہیت کے خلاف احتجاج۔ سچی آنے والی صحیح جمہوریت۔ تعلیم نظم و نسق۔ جذبۂ جہاد فی سبیل اللہ۔ قوانین الہٰی کی پابندی۔ حلیۂ الہٰی زرپرستی سے تنفر شرک و بدعت سے دوری۔ توحید و سنت کی پابندی۔

اقامت صلوٰۃ، تنظیم جماعت، اطاعت امام

یہ ساری چیزیں ایک سچے نمازی کے دل میں پیدا ہونی لازمی ہیں۔ جب ایسے پاک نفوس برسر ترقی ہو جاتے ہیں تو وہ دنیاوی جور و استبداد کا تختہ الٹ کر حکومت الہٰی کا قیام عمل میں لاتے ہیں۔ غیر اللہ کی حکومتوں کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں ان الحکم الا للہ کا ڈنکا بجا دیتے ہیں اور عدل و انصاف سے روئے زمین کو بھر دیتے ہیں۔ دنیا ایک دفعہ یہ تماشہ دیکھ چکی ہے اور اسی موجودہ آسمان کے نیچے، اسی موجودہ زمین کے اوپر یہ سارے کھیل کھیلے جا چکے ہیں۔ اور اگر فلسفہ کے اس مسئلہ میں کہ

"تاریخ اپنے آپ کو دہرایا کرتی ہے"

کچھ صداقت ہے تو دنیا پھر دوبارہ اس تماشہ کو دیکھے گی اور ضرور دیکھے گی۔ جبکہ موجودہ نظام عالم جس کی بنیاد جور و استبداد و سرمایہ پرستی پر ہے درہم برہم ہو جائیگا اور عالم میں ہر طرف حکومت الہٰی کا دور دورہ ہوگا ؎

سنۃ اللہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا
ومن اصدق من اللہ حدیثا

# شیعوں کے افسانے

## باقر مجلسی کے رجعتی ترانے

(نمبر ۱۵)

(مرقومہ ابوالمحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدری)

گزشتہ نمبر میں عرض کیا گیا تھا کہ خلافت عباسیہ پر قربانی چڑھانے کے لئے مسکین شیعہ کسی موٹے تازے مینڈھے کی تلاش میں تھے۔ وہ مینڈھا کون تھا؟ اس کے متعلق یقیناً تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن تاریخ پر نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں کی نظریں عبید اللہ رافضی کی طرف تھیں۔ جس نے کہ ۲۹۶ھ میں یعنی امام عسکری کی وفات یا غیبت امام مہدی کے چھتیس سال بعد کی۔ بجائے آٹھ یا نو سال بعد مہدویت کا دعویٰ یمن میں کیا۔ جس کے جانشین بعد میں فاطمین کہلائے یہ تین سال کی تاخیر کے لئے شیعوں نے جو خدا کو بدا کر دیا تھا یہ تجربۂ دعویٰ مہدویت تک تو کارگر ثابت ہوئی۔ لیکن دعویٰ کے بعد اول ظلم تو یہ ہوا کہ عبید اللہ نے بجائے مجبور اور مقتول ہونے کے جابر اور فاتح کی حیثیت اختیار کر لی۔ حالانکہ مسکین شیعوں کی غرض خس کم جہاں پاک کرنے کی تھی۔ دوسرا ستم یہ ہوا کہ عبید اللہ[1] گو رافضی تھا مگر فرقہ اثنا عشریہ کے بہی سخت مخالف تھا۔

شیعان حیدر کرار نے پہلے تو اپنے سابقہ امام مہدی عبید اللہ کو امامت اور مہدویت سے خارج کیا پھر اسی موہوم و مغرور شیرخوار نوجوان[2] امام مہدی کا غار سر من رای سے پتہ نکال کر یہ نعرہ لگایا کہ

"وہ آئینگے آئینگے ضرور آئیں گے"

وہ کیوں آئیں گے؟ وہ اس لئے آئینگے کہ ؎

لذت سیر دگر چشم تمنا لیگی
ایک بار اور بھی دنیا ابھی پلٹا لیگی

خلافت حضرات ثلاثہ میں جو مظالم حضرت علی اور حضرت فاطمہ پر ہوئے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں جو شیعان علی مارے گئے۔ جنگ کربلا میں جس طرح مظلوم حسینؑ کو شہید کیا گیا۔ ان سب (نعوذ باللہ) ظالموں اور مظلوموں کو دوبارہ زندہ کیا جائیگا اور ہر ایک سے گن گن کر بدلے لئے جائیں گے۔ ذرا بقول مجلسی امام حسین کی زبانی سنئے:

"پہلے جو شخص رجعت میں لوٹے گا اور قبر سے باہر آویگا وہ میں ہونگا اور میرا رجعت میں آنا مثل تشریف آوری جناب امیرؑ ہوگا۔ جبکہ قائم آل محمد ظاہر ہونگے۔ پس میرے پاس ایک گروہ آسمان سے حاضر ہوگا کہ اس سے پہلے وہ زمین پر نہ آئے ہونگے اور جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و لشکرہائے ملائکہ و محمد رسول اللہ و علی بن ابی طالب و امام حسن مع جمیع ائمہ کہ وہ سب اسپان ابلق نور پر سوار ہونگے اور کوئی مخلوق اون کے پہلے اُن اسپان نور پر سوار نہ ہوئی ہوگی تشریف لائیں گے۔ پس رسول خدا اپنے علم کو حرکت دیکے قائم آل محمدؐ کے دست مبارک میں اوس علم اور اپنی تلوار کو دینگے۔ اس حال پر ایک مدت تک ہم زمین پر رہیں گے اور خداوند عالم زمین کوفہ سے ایک چشمۂ آب چشمۂ روغن[3] و چشمۂ شیر جاری کریگا پس جناب امیرؑ رسول خدا کی تلوار مجھے دے کر بجانب زمین مشرق و مغرب روانہ کرینگے کہ میں ہر دشمن خدا کو قتل کروں اور سب بتوں کو جلا دوں یہاں تک کہ جمیع بلاد ہندوستان کو فتح کر لوں[4]۔ حضرت دانیال اور یوشع زندہ ہو کے جناب امیرؑ پاس آئیں اور کہیں گے خدا و رسول نے سچ کہا۔ پس امیر المومنین ان کو مع ستر آدمیوں کے بصرہ کی

---

[1] تاریخوں میں نام کہیں عبید اللہ لکھا ہوا ہے کہیں عبد اللہ۔ میں اس دشت و کوہستان میں مزید تحقیق بھی نہیں کر سکتا لہٰذا سابقہ یادداشت کی بنا پر عبید اللہ ہی لکھا گیا ہے ویسے بھی غریب شیعوں کے نام مائل بہ تصغیر کچھ بھلے سے معلوم دیتے ہیں۔ (ابوالمحمود)

[2] ناظرین تضاد سمجھیں گے مگر میں مجبور ہوں۔ روایات یہی کہہ رہی ہیں کہ وہ دو سال کے تھے اور نوجوان تھے (کافی، جلاء العیون) (ابوالمحمود)

[3] زمین سے گھی یا تیل اور دودھ؟ تیل تو شاید مٹی کا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کی تفصیل نہیں لکھی کہ دودھ گائے بھینس کا ہو گا یا مٹی کا؟ (ابوالمحمود)

[4] قابل توجہ کانگرس اور نیشنلسٹ میران مسلم لیگ ہے۔ (ابوالمحمود)

جانب معاندہ کریں گے کہ اوس تمام ملک کو فتح کریں میں ہر جہاں، علام گوشت کو مار ڈالوں گا۔ یہاں تک کہ زمین پر بغیر طیب وطاہر و پاکیزہ اور کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہود و نصاریٰ کو بجانب اسلام دعوت کروں گا اور جو کوئی اسلام قبول نہ کریگا اسے قتل کرونگا۔ اور جو ہمارے شیعوں میں سے زمین پر ہو گا خدا اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجیگا۔ کہ وہ فرشتہ خاک اس کے چہرے سے پاک کرے[۵] " تا آخر

(جلاء العیون مترجم صفحہ ۱۵۱)

غرضیکہ سے

پھر دل کو محوِ جلوۂ جاناں بنائیں گے
پھر شام غم کو صبح درخشاں بنائینگے

پھر آگے چل کر صفحہ ۲۳۵ پر لکھتے ہیں :-

"اور یہ آیہ کریمہ موافق احادیث معتبرہ شان حضرت صاحب العصر (امام مہدی) اور ابائے بزرگوار آنحضرت میں نازل ہوا ہے وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ الخ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ۔ ترجمہ آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں اُس جماعت پر احسان کرنا جن کو ستمگاروں نے زمین پر ضعیف کیا ہے اور اُن کو وارثان زمین سے قرار دوں اور ان کو روئے زمین پر مستولی کروں اور دکھاؤں فرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر کو اور ان کے گروہ کو موت[؟] آشکارہ اُن اماموں کا جس سے وہ حذر کرتے تھے "

یہی مجلسی رسالہ رجعت میں فرماتے ہیں :-

" در روایات دیگر وارد شدہ است تا آخر حضرت امام حسینؓ بعد از حضرت صاحب الامر سہ صد نہ سال پادشاہی جمیع روئے زمین خواہد کرد. صفحہ ۵ یعنی دوسری روایات میں مذکور ہے آیت ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ شہید ہوئے تھے خروج فرماویں گے اور سب کے سروں پر سنہری خود ہونگے اور دوسری روایت میں کہا ہے کہ بشر پیغمبروں کے ہم رکاب ہونگے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے اور وہ پیغمبر سب لوگوں کو سمجھا دینگے کہ حسین بن علی ہیں جنہوں نے خروج فرمایا ہے تاکہ لوگ شک نہ لائیں اور جان لیں کہ وہ (نعوذ باللہ) دجال و شیطان ہیں۔ اس وقت حضرت امام مہدی ان کے درمیان جلوہ گر ہونگے۔ پس جب حضرت امام حسینؓ کی معرفت مؤمنین کے دل راسخ ہو جاویں گے تو امام مہدی دنیا سے رحلت کر جائینگے اور دوسری روایت میں وارد ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام امام مہدی کے بعد تین سو نو[۳۰۹] سال بادشاہی تمام روئے زمین پر کریں گے[۶] "

مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ :-

"پس در دنیا زمان بسیارے سلطنت مے کند حتیٰ از بسیارے سن سر نفیش (یعنی امام حسین) ابروہایش بر روئے چشمانش مے یافتند: صفحہ ۵ یعنی اتنا عرصہ سلطنت کرینگے کہ بھویں آنکھوں سے نیچے (بوجہ طویل العمری کے) اتر پڑینگی سے

ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ایم
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ایم

لیکن افسوس یہ ہے کہ ان جملہ جنگ و جدال اور معرکہ آرائیوں کے لئے مرکز پھر اسی کوفہ کو مقرر کیا گیا ہے کہ تمام شیعان دنیا وہیں جمع ہونگے اور بارہ ہزار صدیقوں کے علاوہ تیس ہزار پھر انہیں بے وفا کوفیوں پر بھروسہ کیا جائیگا[ا] جنہوں نے باقوال شیعہ ہی ہمیشہ بد عہدی اور بیوفائی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اگر درحقیقت وہ ایسے ہی تھے تو آزمودہ را آزمودن جہل است والا معاملہ ہے۔

پس کیں۔ خدا کرے ہمیں تو اب بھی یہ بیل منڈھے چڑھتی دکھائی نہیں دیتی۔ ادھر اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ اگر وہ دوبارہ بھی لوٹائیں جائیں گے تو وہ اپنی پرانی کرتوتوں پر ہی عمل کرینگے لہذا ہماری ناقص رائے تو یہی ہے کہ اس ڈرامہ کو دوبارہ کھیلنے سے پیشتر اگر شیعوں کا خدا اور اس کے ائمہ (کوفیوں) سے پوشیدہ ہو کر) اچھی طرح سوچ سمجھ کر پھر اس ڈھونگ کو رچائیں تو بہتر ہوگا۔ ورنہ سے

فائدہ کیا سوچ آخر تو بھی دانا ہے اسد
دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہو جائیگا

مندرجہ بالا حوالجات بالاختصار عرض کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت کچھ ہوگا۔ مثلاً (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت ابوبکرؓ کو خلافت سے اتار کر حضرت علیؓ کو مسند خلافت پر بٹھایا جائیگا۔ حضرت فاروقؓ کے گھر کو آگ لگائی جائے گی۔ ان کی زوجہ محترمہ کا اسقاط کرا کر ضائع شدہ حمل کا نام محسن رکھا جائیگا۔ حضرت صدیق اکبر کی زوجہ محترمہ کو گدھے پر بٹھا کر خلافت کی بھیک مانگنے کیلئے دربدر ذلیل کیا جائے گا۔ پھر اُن کی زوجہ محترمہ کی زبانی یہ کہلوایا جائیگا کہ

"خود تو بزدلوں کی طرح گھر بیٹھ رہتا ہے اور مجھے دربدر ہونے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے "

پھر حضرت عمرؓ کو تخت خلافت سے محروم کر کے حضرت علی کو متمکن کیا جائیگا۔ حضرت عمر کی کسی لڑکی کا نام ام کلثوم رکھ کر اس کا نکاح جبراً حضرت علی سے کرایا جائیگا۔ یہی حال حضرت عثمان کے ساتھ ہوگا۔ تمام ممالک میں بنی امیہ کو معزول کر کے بنی ہاشم کو گورنر مقرر کئے جاوینگے پھر جنگ جمل قائم ہوگی تمام مقتول شیعوں کا قصاص حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ وغیرہ سے لیا جائیگا۔ پھر حضرت علی دوبارہ اپنے معتمد جرنیل مروان بن حکم کے ساتھ حضرت عائشہ کو مدینہ بھیجیں گے پھر جنگ صفین قائم ہوگی۔ اب کے حضرت عمرو بن العاص کی چالاکیاں کام نہ آئیں گی اور فتح حضرت علی کی ہوگی غرضیکہ ابتدائے خلافت صدیق اکبر سے لیکر تا غیبت

---

[۵] معلوم ہوتا ہے رجعت پسند شیعوں کے چہرے خاک آلود ہونگے۔

[ا] شیعوں کا امیر المحدثین کچھ چوک سا گیا ہے تین سو یا تین سو دس کی بجائے تین سو نو سال کہنے کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے تو بالکل یقین آجاتا کہ ۳۰۹ سال ۱۱ ماہ ۱۹ یوم ۴ پہر ۳ گھڑی ۲۳ پل بادشاہی کرینگے۔ منہ

[۶] پس خداوند جمع کند سی ہزار کس را از یاران او از اہل کوفہ الخ۔ رسالہ رجعت صفحہ ۵۹۔ (ابو المحمود)

الغم قائم ہر ایک ظلم کا پورا پورا بدلہ لیا جائیگا۔ تفصیلات دیکھنا چاہیں تو جلاء العیون، رسالہ رجعت کافی وغیرہ کتب شیعہ ملاحظہ فرمادیں کہ کس طرح حضرت علی تخت خلافت پر جلوہ افروز ہونگے۔ فتح کے شادیانے اور نصرت کے ناقوس بجائے جائینگے۔ تخت نشینی کے جشن منائے جائیں گے۔ ظالموں کے منہ چڑائے جائینگے۔ شیعوں کو ہار پہنائے جائیں گے۔ الغرض ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائیگی

(باقی باقی)

# قادیان کے جلسہ کا نمونہ

## (نامہ نگار کے قلم سے)

قادیانی حضرت مرزا صاحب کو باب الرسالۃ میں ظلی نبی اور رئیس فی التحریر مانتے ہیں۔ اسی طرح ان کا ایمان ہے کہ نبی قدنی[1] کے صاحبزادے میاں محمود تقریر و بیان میں نہایت بلند مرتبہ اور معجزانہ حیثیت رکھتے ہیں بلکہ تمام ملکوتی قوتیں خدا تعالیٰ نے ان کے دل و دماغ میں ڈال دی ہیں۔ اور اس سحر بیانی کا ہی اثر ہے کہ ہر سال مختلف بلاد سے لوگ بکثرت جلسہ سالانہ میں شریک ہوکر بزعم خود ساحرانہ بیان سے مالامال ہوکر جاتے ہیں چنانچہ ہم نے اس سال خاص طور پر قادیان میں جاکر خلیفہ صاحب کا بیان سنا۔ جس کا اختصار اور ملخص ہم قارئین "اہلحدیث" کی دلچسپی کے لئے پیش کرتے ہیں:۔

۲۷۔ دسمبر کو ½ ۱۲ بجے کے قریب ہم منارۃ المسیح (موقوعہ قادیان) کے پاس پہنچے۔ پنڈال میں اس وقت پہنچے جبکہ خلیفہ صاحب کی تقریر کا سلسلہ شروع ہو رہا تھا۔ تقریر کیا تھی۔ گویا معجون مرکب کی طرح تھی جس کی نہ کوئی انتہا تھی نہ ابتدا۔ ابھی آپ کسی مضمون کو شروع کرتے تھے اور ابھی وہ ختم ہونے نہیں پاتا تھا کہ نہایت صفائی کے ساتھ جملہ معترضہ کے طریقہ پر کوئی دوسرا مسئلہ چھیڑ دیتے تھے۔ مثلاً

(۱) الفضل اور خلیفہ صاحب | الفضل خلیفہ صاحب کا جاری کردہ اخبار ہے جو آجکل سرکاری گزٹ کا درجہ رکھتا ہے۔ اس اخبار کے متعلق خلیفہ صاحب نے اثنائے تقریر میں کہا کہ الفضل والے ایک تو عقل کے ساتھ کام نہیں کرتے ...... (دوسرا یہ کہ) اشاعت کے متعلق بھی صحیح طریقہ اختیار نہیں کیا جاتا۔ اور اس میں سوزاک، قوت باہ وغیرہ امراض کے اشتہارات ہوا کرتے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے اشتہارات نہ ہوں۔

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ الفضل کے لئے خلیفہ صاحب کیسی بُری رائے پیش کرتے ہیں۔ کیا ایسا اخبار قوم میں مسلم ہوسکتا ہے۔ جس کی نسبت اس قوم کا مختار یہ رائے قائم کرے اور اسے امراض خبیثہ و شہوانیہ کا ایک آلہ نشر الصوت قرار دیتا ہو۔

(۲) ایک مرتبہ ایک شخص میرے پاس دو دن مہمان رہا اور الفضل نے یہ خبر شائع کی کہ اس شخص نے میرے پاس صرف ایک وقت کھانا کھایا ہے۔ تو اس خبر سے اس مہمان نے کیسی رائے قائم کی ہوگی؟ شائد اس نے یہ سمجھا ہو کہ اس کی مہمانی کا اظہار کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا یا میں نے ہی الفضل کو یہ کہا ہو کہ وہ ایسا ہی لکھے

قارئین "اہلحدیث"! خلیفہ صاحب کے اس فرمان کو سامنے رکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کا معتبر آرگن کس قدر جھوٹی خبریں اڑایا کرتا ہے۔ اور ان غلط خبروں کا یہ حال ہے کہ خلیفۃ المسیح کے اوپر بھی جھوٹ اور غلط خبریں لگا دینے میں ذرہ برابر نہیں جھجکتا۔ اور جو اخبار اپنے امیر مطاع، دین و دنیا کے مالک و مختار اور ابن المسیح کی نسبت غلط خبر دے وہ دوسروں سے کیسا برتاؤ کریگا۔

(۳) ایک شدید متکبر عالم کہتا ہے کہ "الفضل" اب دلچسپی کے قابل نہیں، خلیفہ صاحب کے اس فرمان سے ثابت ہوگیا کہ مرزائیوں کی جماعت میں شدید اور متکبر علماء بھی موجود ہیں۔ اور قادیانیوں کے بعض علماء کو بھی الفضل سے دلچسپی نہیں۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ اگر جماعت قدنی کا کوئی عالم الفضل کو باعث دلچسپی نہیں سمجھتا تو وہ بے چارہ شدید متکبر کہلانے کا مستحق ہو لیکن اگر خود خلیفہ صاحب الفضل کو دروغ گو، کذاب اور کوک شاستر کا مصداق ٹھیرائیں تو ان پر جماعت کی طرف سے ہائے اور وائے کی بھی گنجائش نہ ہو۔ یہ کس قدر کھلی ہوئی رہبان پرستی ہے۔

(۴) پیغامیوں کی جماعت کی نسبت آپ کا ارشاد ہوتا ہے کہ مجھے کئی دفعہ رؤیا آیا ہے جو ان پر تو پورا نہ ہوگا لیکن شائد ان کی اولاد میں سے کسی پر پورا ہو۔ اس لئے میں اس خاندان (اشارہ بجانب امیر جماعت احمدیہ لاہور) کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا جو کل میری جماعت میں داخل ہوجائیں گے "کسی شخص نے حکیم نورالدین سے پوچھا تھا کہ محمدی بیگم والی پیشین گوئی صحیح نہیں نکلی تو حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کا لڑکا در لڑکا در لڑکا در لڑکا (ھلم جرا) اور محمدی بیگم کی لڑکی در لڑکی در لڑکی در لڑکی (ھلم جرا) کا اگر کسی زمانہ میں نکاح ہوگیا تو بس پیشگوئی پوری ہوجائے گی۔ چنانچہ ایک حدیث ہے الولد سر لابیہ۔ اسی طرح مرزا صاحب کا اثر ان کے صاحبزادہ میں کچھ نہ کچھ تو ضرور ہونا چاہئے۔ پس اسی طرح خلیفہ صاحب نے بھی ایک مزعومہ خیال ظاہر کردیا ہے کہ چونکہ کسی زمانہ میں ان کی نسل سے کچھ لوگ ہماری جماعت میں داخل ہونگے اسلئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چونکہ آپ علم النفس کے خوب واقف ہیں اس لئے یہ تو یقین ہوچکا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب خلیفہ صاحب کے معتقد نہیں ہونگے

---

[1] قدنی مخفف قادیانی کا ہے۔ اور یہ تخفیف خود قادیانی شعراء نے ابتدا میں کی تھی۔ چنانچہ ان کے ایک قصیدے کا ایک شعر یوں ہے ؎

سرمۂ چشم بناتے تیری خاک پا کو
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

(اہلحدیث)

(۱۸۴) [illegible]

ahmadimuslim.de

اس لئے ان کی اولاد کی نسبت جھٹ ایک پیشین گوئی کردی۔ تاکہ قادیانی جماعت کے عشاق عرصہ قیامت تک اسی پیشین گوئی کی صداقت کا انتظار کرتے رہیں۔

(۵) دوسرا رؤیا۔ دوران تقریر میں آپ ایک دوسرے خواب کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وحشت ناک جنگل سے گزر رہا ہوں جس میں قسم قسم کی بلائیں ہیں اور مجھے یہ سکھا دیا گیا ہے کہ تم ڈرنا نہیں بلکہ یہ کہتے ہوئے عبور کر جاؤ کہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ چنانچہ میرے سامنے قسم قسم کی خوفناک صورتیں آتی تھیں اور مجھے ڈراتی تھیں۔ کسی کا سر انسان کا دھڑ بندر کا دھڑ انسان کا سر بندر کا، سر ہاتھی کا دھڑ خنزیر کا۔ دھڑ ہاتھی کا سر خنزیر کا۔ کسی کا سر ندارد، کسی کی کمر ندارد وغیرہ وغیرہ۔ اور میں یہی کہتا ہوا پار نکل گیا۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ“

سابقہ انبیاء، صحابہ، صلحاء علماء و بزرگان دین اور مجددین عظام کے خوابوں کو آپ دیکھئے تو آپ کو کہیں ایسے خواب نہ ملیں گے۔ ان نیک بندوں کے خواب بھی روحانیت سے لبریز ہوا کرتے ہیں۔ اور خواب بالا کا حال تو یہ ہے کہ بعض چھوٹے بچوں اور کمزور دماغ انسانوں کو بھی اس قسم کے ڈراؤنے خواب آجایا کرتے ہیں۔ یہ ہیں خلیفہ صاحب کے وہ خواب جنہیں ان کے مریدین سن کر عالم وجد میں آجایا کرتے ہیں۔

(۶) پھر اپنی تعریف میں مرزا صاحب کا الہام سناتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا اس وقت میرے ابا جان کو یہ الہام ہوا۔ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا[1] الی یوم القیامۃ۔ یہ الہام ان (مرزا صاحب) کے سامنے میری (مرزا صاحب کی) نسبت یہ الہام تھا۔ اب آپ فرمایئے جس شخص کے لئے ایسا بلند شان کا الہام نازل ہوا ہو۔ اس کی عیب جوئی مصری جماعت کس طرح کر سکتی ہے۔

(۷) جو احمدی تین چار جلسوں میں شریک ہوتا ہے وہ پورا فلاسفر بن جاتا ہے اور یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ خلیفہ صاحب کے اس فرمان کو تعلیداً قادیانیوں نے جھوم جھوم کر سنا۔ لیکن تحقیقاً ہم وہ آدمی ایسے پیش کرتے ہیں جو کم و بیش آٹھ آٹھ بار سالانہ جلسہ دیکھ چکے ہیں۔ تو کیا وہ فلاسفر ثابت کر کے دکھلائے جا سکتے ہیں؟ ہاں البتہ اندھوں میں کانا راجہ۔ اس قسم کے فلاسفر تو ضرور بن جائیں گے۔ کیا کوئی شخص خلیفہ صاحب کی اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ صرف چار جلسوں کو دیکھ لینے سے ہر احمدی کامل فلاسفر بن جاتا ہے۔ میرے خیال میں حکومتوں کو چاہئے کہ طلباء فلسفہ کو صرف چار جلسوں پر ۱۲ یوم کے لئے بھیج کر کامل فلسفہ کی قدنی سند لے دیا کریں (اگر قبول افتد)

(۸) قرآن فرماتا ہے کہ اہل نار دوزخ کے عادی ہو جائینگے تو خدا تعالیٰ ان کو نئی نئی جلدیں دیگا۔

(۹) ساؤتھ امریکہ کی تعلیمی کانفرنس کا پریذیڈنٹ علی بے میں (ہماری جماعت کی کوشش سے) مسلمان ہوا ہے۔ خلیفہ صاحب نے بریکٹ کی عبارت اپنے منہ سے نہیں نکالی لیکن کلام میں ایسا ربط پیدا کیا تھا کہ ہر شخص نہایت صفائی اور سادگی کے ساتھ یہی یقین کرے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی وہ مسلمان ہوا ہے۔ لہٰذا ہم خلیفہ صاحب اور ان کی تمام جماعت سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ اس شخص کا نام کیا ہے اور کس احمدی مبلغ کے ہاتھ پر اور کب وہ شخص مسلمان ہوا ہے۔ اور اس کا کامل پتہ کیا ہے تاکہ پوری پوری تحقیق کے بعد ہم قادیانی پریس کی صداقت کا اندازہ لگا سکیں۔ نیز نمبر ۸ کا ثبوت بھی قرآن مجید سے فرمایا جائے تو میں بے حد مشکور ہونگا۔ وہ کونسی آیت ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل نار دوزخ کے عذاب سے عادی ہو چکے ہیں۔ اگر خلیفہ صاحب یا کوئی اور احمدی صاحب مجھے یہ ثابت کر دکھلائیں تو میں بے حد مشکور ہونگا۔

قادیانی اخبارات میں جلسہ کے حالات چھپیں گے۔ اس لئے ان تمام حالات کو پڑھ کر اس پر پھر ایک مضمون جلد ہی ناظرین کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا۔ انشاء اللہ!

(خاکسار ابو سعید عبدالرحمٰن فرید کوٹی از چنیوٹ)

# تأثرات

## (حیدر آباد دکن اور سری نگر کشمیر)

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ (ق)

(از مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلیل قریشی ہاشمی نظام آبادی)

ہندوستان کی باج گزار ریاستوں میں سب سے بڑی اور وسیع ریاستیں دو ہیں۔ ایک حیدر آباد دکن اور دوسری کشمیر۔ حیدر آباد ہندوستان کے انتہائی جنوب میں واقع ہے اور ایک وسیع خطہ ملک ہے اور ایک طویل و عریض مملکت ہے اور نظام سٹیٹ کے نام سے مشہور ہے۔ بڑا سرسبز اور خوش حال علاقہ ہے۔ ہندوستان کے عین شمال میں ریاست کشمیر ہے۔ یہ بھی ایک نہایت وسیع سلطنت ہے جو نہایت سرسبز پہاڑوں اور زرخیز میدانوں پر مشتمل ہے آبادی گنجان ہے۔ خدا کی حکمت کہ ان کا نام سنتے ہی دل پر ایک بشاشت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ حیدر آباد اس لئے کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کی یادگار ہے یہاں کا حکمران ہر دلعزیز، رعایا پرور، علم نواز اور علم دوست حاکم ہے۔ ہنر اور صاحب ہنر کا قدردان، فیاض کہ اقطاع عالم سے لوگ آ آکر اس سرچشمہ کرم و فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اس عالی جاہ صاحب کرم و فضل، جود و سخا بادشاہ کا قلبی اثر عوام الناس رعایا پر بھی یوں پڑا ہوا ہے کہ حیدر آباد کے باشندے عموماً فیاض، مہمان نواز، خوش خلق، ملنسار اور علم دوست ہیں۔ ان لوگوں سے

---

[1] اس کفروا کے لفظ میں قادیان کے آریہ سکھ اور ہندو داخل ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو ان پر آپ کو کیا فوقیت ہے؟ ان کے بعد جماعت احمدیہ غیر قادیانی بھی کفروا میں ہے یا نہیں؟ جو خلیفہ آپ کے اور آپ کے والد ماجد کے منکر ہیں۔ ...ی پیغامی آپ کے بانی سلسلہ کے منکر نہیں ہیں۔ تو ان کے انکار کرنے ... [illegible]

(۱۸۹)

کوئی ایسی حرکت دیکھنے میں نہیں آئی جو وقار کے خلاف ہو اور جس میں دنائت اور رذالت کا شائبہ ہو۔ یا جس میں خفت اور کم حوصلگی ظاہر ہو۔ لوگ اکثر تعلیم یافتہ اور سمجھ دار ہیں۔ کاروبار اور اسباب معیشت کی طرف سے عموماً قانع اور مطمئن سے نظر آتے ہیں اور دوسری جگہوں کی طرح شاکی اور غیر مطمئن نہیں ہیں۔

مذہبی حیثیت میں یہاں کے مسلمانوں کی عجیب کیفیت پائی۔ یوں تو پرانی روایات کے حامل ہیں۔ لیکن اکثر حقیقت مذہب سے ناواقف اور سنی سنائی باتوں پر عامل۔ مذہب کی ظاہری نمائش بہت لیکن حقیقت سے کم آشنائی اور بے بصری۔ پیروں اور مشائخ کے بہت زیادہ عقیدت مند۔ قبروں اور آستانوں، خانقاہوں پر چڑھاوے چڑھانا منتیں ماننا اور مزاروں پر جبیں فرسائی کرنا مذہبی شعار خیال کر لیا گیا ہے۔ توحید اور اہل توحید سے بہت کم آشنا (الا ماشاء اللہ)

موحدین اہل حدیث یوں تو ہندوستان کے چپے چپے میں چھا گئے اور گوناگوں مصائب و تکالیف، ذاتی مالی، جانی نقصان برداشت کرتے ہوئے کونے کونے میں صدائے توحید بلند کی۔ راس کماری سے لیکر کشمیر کی سرحدوں تک پھر جاؤ ہر جگہ ان موحدین اہل اللہ کے اثرات موجود ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کے رشتہ الفت کو خدا سے استوار کرایا اور روٹھے ہوئے الٰہ العالمین کو منوا کر وہ ٹوٹے ہوئے تعلقات پھر مضبوط اور محکم کرائے شرک باللہ۔ قبر پرستی اور انسان پرستی سے جو کہ قوموں کے لئے ایک لعنت اور سب سے بڑی مصیبت ہے لوگوں کو نجات دلا کر حقیقی اسلام سے روشناس کرایا لیکن معلوم نہیں کہ اس توحید کے سیلاب کو جنوبی ہند تک پہنچنے میں کوہ بندھیاچل اور ست پڑا کی بلند چوٹیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں حائل ہوئیں اور یہ صدائیں انہی سے ٹکرا کر رہ گئیں یا مبلغین توحید و سنت کی بے توجہی۔ بہرحال کوئی ایسی صورت ضرور ہے کہ اس علاقہ میں اہل حدیث خال خال نظر آتے ہیں اور جو ہیں بھی وہ مستضعفین ہیں۔ حیدرآباد میں اکثر بزرگوں کی قبروں پر بڑے بڑے گنبد اور شاندار عمارتیں ہیں اور

زائرین عورتوں اور مردوں کا ہر وقت جمگھٹا رہتا ہے کوئی آستانہ کو پکڑ کر رو رہا ہے کوئی دہلیز پر جبیں فرسا ہے۔ کوئی قبر پر بچھے ہوئے اور لیٹے ہوئے رو رو کر حال دل کہہ رہا ہے۔ ایک دن غالباً جمعرات کو ایک دوست کے ایماء پر مجھے ایک بزرگ شریف الدین مرحوم کی مزار پر جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہ کہنے لگے کہ صبح کی نماز یہاں کے ایک بڑے بزرگ ہیں اُن کی مسجد میں پڑھینگے میں نے کہا بہت اچھا۔ خیال کیا کہ نماز بھی باجماعت ادا ہوگی اور اُن بزرگوں کی زیارت بھی ہو جائے گی۔ صبح جب حسب قرارداد وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بزرگ صاحب تو غائب۔ لیکن ایک نہایت عالیشان مقبرہ ہے جو لاکھوں روپوں کی لاگت سے بنا ہے۔ اسکے پہلو میں مغرب کی طرف ایک مختصر سی مسجد بھی ہے۔ صبح کی نماز تو پڑھنے والے مسجد میں بہت کم لیکن اس عالیشان گنبد میں عورتوں اور مردوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ جو بدنصیب جاتا پہلے دہلیز پر جبیں فرسائی کرتا اور پھر قبر پر صاف سجدہ کرتے ہوئے گر جاتا۔ سینکڑوں بڑے بڑے خوش پوش، تعلیم یافتہ مہذب نما لوگ اسی حالت میں مبتلا دیکھے۔ کوئی چلا رہا ہے کوئی رو رہا ہے، کوئی سجدہ میں پڑ کر بڑی تضرع اور عاجزی سے گڑگڑا رہا ہے اور مخاطب اس کا وہی صاحب قبر ہے۔ گویا اللہ رب العالمین یہاں بالکل فراموش تھا۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

مجھے تو ڈر لگا کہ اس صریح شرک اور قبر پرستی پر شانہ رب العالمین کا غضب حرکت میں نہ آجائے۔ میں جلدی چھت کے تلے سے باہر آگیا اور بڑی حیرت سے یہ تماشا دیکھتا رہا۔ سچ ہے۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۔ خدا تعالیٰ بڑا ہی صاحب حلم ہے۔

مقبرہ مذکور کے دروازوں اور دیواروں پر بڑے خوشنما قطعے لکھے ہوئے تھے۔ اکثر سنگ مرمر میں کندہ اور بعض شیشوں کے چوکھٹوں میں محفوظ دیواروں پر آویزاں تھے

سامنے کے دروازہ پہ ؎

یوسف الدین شریف الدین شہ[1] عالی جناب
دستگیر عاجز و مسکین معین شیخ و شاب
نعمت دنیا و عقبیٰ ہم خدا و ہم رسول
از سر صدق و ارادت ہر چہ خواہی بیاب

کسی جگہ یہ اشعار لکھ کر آویزاں تھے ؎

بے ادب[2] پا منہ اینجا کہ عجب درگاہیست
سجدہ گاہِ ملک در روضۂ شہنشاہ است

کہیں یہ ابیات مسلمانوں کی بے بصری پر نوحہ خواں تھے

؎ تخت گاہ[3] دو شہ عرش مقام است اینجا
قبلہ و کعبۂ حاجاتِ انام است این جا
کامیاب اند سعادت چہ مسلمان و چہ ہنود
بارش ابر کرم رحمت عام است اینجا

اور کسی کونے میں کوئی عقیدت مند چلا چلا کر ذیل کے الفاظ میں صاحب قبر سے خطاب کر رہا تھا (وھم عن دعاءھم غافلون) ؎

نہیں تھی کچھ بھی میری حقیقت تمہارے در سے ملی ہے عزت
خراب ہونے نہ دیجئے حضرت تمہارے گھر کا بنا ہوا ہوں

غرضیکہ ایسی بے شمار مثالیں آپ کو حیدرآباد میں ملیں گی جن کو دیکھ کر ایک اہل دل کے قلب پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے ایک آہ نکلتی ہے کہ اَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کم

---

[1] شریف عالی جناب بادشاہ ہیں اور عاجز و مسکین بوڑھے اور جوان کی مدد اور دستگیری کرتے ہیں دنیا اور عقبیٰ کی نعمت ہیں۔ خدا بھی ہیں اور رسول بھی ہیں۔ تم سچے دل سے اور عقیدت سے آؤ اور یہاں سے اپنا ہر مطلب پالو۔

[2] اے بے ادب اس عجیب درگاہ میں پاؤں مت رکھ۔ یہ ایک ایسے شہنشاہ کا روضہ ہے جہاں فرشتے بھی آکر سجدہ کرتے ہیں۔ (خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو اسکے کہنے کے مطابق بے ادب ہیں اور جن کا یہاں قدم نہیں آتا)

[3] یہ جگہ ہم پلہ عرش ہے۔ لوگوں کی حاجت براری کے لئے یہ جگہ قبلہ و کعبہ ہے۔ یہاں سے ہندو مسلمان سعادت مندی اور کامیابی حاصل کرتے ہیں اور یہاں پر کرم عام کی بارش ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔

وہ وقت کب ہوگا کہ جس شہر کا نام لیکر مسلمانان ہندوستان کے دل میں سرور اور آنکھوں میں ٹھنڈک (تقویٰ میں) پیدا ہو۔ وہاں کی مذہبی حالت یہ ہو کہ شرک اور اسلام میں عوام الناس تمیز نہ کرسکیں جس شہر میں حدیث کی سینکڑوں نادر الوجود کتابیں شائع ہوں اور ملکوں میں جائیں اور قرآن و حدیث کی اشاعت کا جو شہر نبع زمانہ سمجھا جائے۔ وہاں قبر پرستی اور پیر پرستی اور شرک و بدعت اپنے جوبن پر ہوں۔ اماتنا اللہ منہا۔

کاش کوئی اللہ کا بندہ اُٹھے اور حیدرآباد میں اس شرک کے خلاف آواز اٹھائے۔ افسوس دل سرد ہو گئے توحید کی آگ دل میں سرد پڑ گئی وہ جوش اور وہ شوق اور وہ جاں بازیاں اور سرفروشیاں نہ رہیں۔ دلوں پر غیر اللہ کا ڈر اور انسانی رعب تسلط ہو گیا اور حق گوئی سے خاموشی اختیار کرلی گئی۔ استحوذ علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ

کبھی وقت تھا کہ مسلمان اعلائے کلمۃ الحق میں پہاڑوں سے ٹکرانے اور سمندروں کو چیرنے میں بے باک تھا کوئی چیز سامنے آتی پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ الحق جرأت اور دلیری سے کرتا۔ شرک ایک ایسی سخت بلا ہے اور ایک ایسی مصیبت ہے۔ جس نے ایمان کو کھوکھلا کر دیا اور مسلمانوں کو بزدل اور بے غیرت بنا دیا توحید اللہ کا نور ہے۔ شمع روشن ہے۔ حقیقی راہ ہدایت ہے، صراط مستقیم ہے، کامیابی کی شاہ راہ ہے۔ فائز المرامی کا ذریعہ ہے اور دنیا کی تمام فتوحات برتری اور کامیابیوں کی کلید ہے۔ قبہ پرستی، شرک یا شبہ قبر پرستی ایک گھن ہے جو مسلمان کے دل کو بے جرأت اور کھوکھلا کر دیتی ہے اور شیطان کا اس پر غلبہ ہو جاتا ہے۔ پھر ہر ایک شخص کا ڈر اور رعب ایسے انسان پر غالب آجاتا ہے اور وہ دنیا میں ایک گیا گزرا انسان، اور مشرک قومیں گری ہوئی قومیں کہلاتی ہیں۔

میں نے حیدرآباد کے مقابلہ میں کشمیر کو رکھا تھا کشمیر کی مذہبی کیفیت بھی تقریباً یہی ہے۔ وہاں بھی قبر پرستی، استھان پرستی اور پیر پرستی کثرت سے ہے سرینگر میں اکثر پیروں کی مزاریں دیکھنے میں آتی ہیں

اور بعض جگہوں پر تو لوگ محض اس لئے سجدے کرتے اور دعائیں مانگتے ہیں کہ وہاں کوئی بزرگ صرف بیٹھ گئے تھے۔ مثلاً شاہ ہمدان کی خانقاہ یکثر ایسی جگہوں میں بڑے بڑے مشرکانہ اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ اور مشرکانہ وظائف کئے جاتے ہیں۔ مفصل کیفیت کسی دوسری فرصت میں عرض کی جائے گی۔ مختصر یہ کہ مثلاً وہاں کسی بزرگ نقشبند صاحب کی خانقاہ ہے اسپر ذیل کے اشعار ایک کونے میں لکھے تھے ؎

دردمندانیم افتاں و خیزاں آمدیم
چارہ مے جوئیم از دار الشفائے نقشبند
نیست بر لوح دلم نقشے سوائے نقشبند
المدد یا خواجۂ مشکل کشا المدد

غرضیکہ مشرکانہ افعال میں دونوں جگہوں کی حالت ملتی جلتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کشمیر میں موحدین کی ایک کثیر جماعت ہو گئی ہے۔ (کثر اللہ سوادھم) اور اشاعت توحید میں یہ لوگ سرگرم ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ حیدرآباد میں بھی مخلصین کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جن کے دل شرک اور قبر پرستی کو دیکھ کر کڑھتے ہیں؛ اور انہوں نے اس بدعت کے خلاف حسب حیثیت جدوجہد شروع کر دی۔ انھم فتیۃ آمنوا بربھم وزدناھم ھدیً وربطنا علی قلوبھم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السموات والارض لن ندعوا من دونہ الٰھا الخ۔ (باقی باقی)

# علم کی فضیلت اور اہل علم

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جبلی)

حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے:۔ شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط۔ یعنی خدا نے اور فرشتوں نے اور ذی علم لوگوں نے اس امر کی گواہی دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عادل با انصاف حاکم ہے؛ اس آیت سے بچند وجوہ علم کی شرافت معلوم ہوتی ہے۔

(۱) اہل علم کو خدا نے اتنا شرف عطا کیا ہے کہ ان کی شہادت کو اپنی شہادت اور اپنی پاک مخلوق کی شہادت کے ہم پلہ رکھا۔

(۲) مقصود بہ عظیم یعنی اپنی توحید پر سب نوع بشر میں سے اہل علم ہی کو منتخب فرمایا۔ امراء و رؤسا عقلاء میں سے کسی کو اس کے واسطے پسند نہ کیا۔

(۳) اہل علم کی شہادت کو بغیر اعادہ لفظ شہادت کے اپنی اور اپنے فرشتوں کی شہادت کے ساتھ ملا کر ذکر کیا۔ اس ترکیب سے اہل علم کی شہادت کا ارتباط خدا کی شہادت کے ساتھ شدت سے ظاہر ہوتا ہے

گویا خدا نے اپنی ذات کی وحدانیت کی گواہی علماء کی زبان پر دی۔ اور علماء کی زبان کو اس شہادت پر جاری کیا۔

(۴) اس شہادت کے لینے کے ضمن میں لوگوں پر علماء کا تزکیہ و تعدیل ظاہر فرمایا۔ اس واسطے کہ خدا وند علیم اپنی مخلوق میں سے خاص اسی شخص کی شہادت لیتا ہے جو عادل بے لوث ہو۔ جیسا کہ حدیث ذیل سے ظاہر ہوتا ہے:۔ یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین۔

(۵) اہل علم کو اولوا العلم کے لقب سے ملقب کیا جس سے ظاہر ہوا کہ ہمیشہ کے واسطے اہل علم کو یہ لقب عطا کیا گیا ہے۔ اور اہل علم کے لئے یہ لقب شایان ہے دنیاوی القاب کی طرح چند روزہ نہیں کہ پھر ان سے لیا جاوے اور کوئی بھی ان کے حال کا پرسان نہ ہو۔ اعزاز کرام تو بجائے خود۔ آپ ہی اندازہ لگا کر نظر غور فرمائیں کہ دنیاوی لقب اشخاص کا لقب دیا ہوا چھین لیا گیا۔

(۶) قاعدہ مشہور ہے کہ صاحب عظمت کسی بڑے کلام پر اکابر خلق و رؤسا قوم کی شہادت لیا کرتا ہے اسی قاعدہ کے مطابق اعظم ترین مشہود (توحید) پر اکابر و اشرف خلق ذی علم کی شہادت لی گئی۔

(۷) علماء کی شہادت کو منکران توحید پر حجت ٹھیرایا جس سے معلوم ہوا کہ علماء بمنزلہ ادلہ الٰہیہ ربانیہ و براہین والہٰیا توحید کے ہیں۔

(۸) اس شہادت کے باعث خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے نزدیک علماء کرام کو اپنا حق ادا کرنے والا ٹھیرایا۔ پھر جبکہ علماء عظام نے دنیا میں توحید کی منادی کر دی تو انہوں نے مشہود بہ حق کو ادا کر دیا۔ ان کی شہادت سے مشہود بہ حق اہل دنیا پر ثابت ہو گیا اور مخلوق خدا پر توحید خدا کا اقرار کرنا واجب ہو گیا۔ اور قیامت تک جس آدمی کو توسل سے فیض پہنچا ان میں سے عامل کے برابر علماء کو بھی ثواب حاصل ہؤا۔ اور یہ دین کی فیض رسانی کا ایسا رتبہ ہے جس کا اندازہ سوائے خدائے علیم کے اور کوئی نہیں جانتا۔

عالم وجود میں چند ایسی اشیاء ہیں جو باہم کسی صورت میں مساوی نہیں جیسے روشنی اور تاریکی یا جیسے کہ دوزخی اور جنتی لوگ۔ اسی طرح اہل علم بے علموں کے برابر نہیں۔ گو بے علم لوگ دنیاوی مناصب کے حصول میں کتنی ہی جدو جہد کر کے اپنے باقی ابناء جنس سے ہر طرح فائق ہو جاویں مگر جو کچھ مدارج خداوند کریم نے اہل علم کو عطا کئے ہیں وہاں تک بغیر حصول علم کے ان کی رسائی کسی طرح نہیں ہو سکتی اور نہ کسی طرح ان کے برابر ہو سکتے ہیں۔ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ یعنی کیا پڑھے ہوئے اور ان پڑھ کبھی باہم برابر ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ میں جاہل کو نابینا کہا ہے۔ اس آیت میں باقی ابناء جنس پر علماء کا فائق ہونا بیان فرمایا اور علماء کو صاحب بصارت اور بے علموں کو اندھا ٹھیرایا اور علماء کی تصدیق کو اپنے کلام کے ظاہر ہونے پر شہادت اور ثبوت میں پیش کیا۔ اس آیت میں بنی آدم کی تقسیم دو طریق پر کی۔ ایک گروہ صاحب بصیرت ذی علم۔ اور دوسرا گروہ کہ باطن جاہل اندھا۔ دیگر خشیۃ کا حصر اہل علم میں فرمایا۔ چنانچہ ارشاد باری ہوتا ہے:۔ إنما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی اہل علم ہی خدا سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ دخول جنت و رضاء الٰہی کے واسطے خشیۃ اللہ ضروری امر ہے۔ اور خشیۃ اللہ سوائے علم حاصل کے نہیں ہو سکتا۔

پس علم دین کا سیکھنا از حد ضروری ہے۔ علماء ربانی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب منزل علی الانبیاء کے علم کا مخزن قرار دیا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔ بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم وما یجحد بآیاتنا الا الظالمون۔ یعنی قرآن شریف فی نفسہ آیات بینات ہے اہل علم کے سینوں میں ثابت اور محفوظ ہے۔ قرآن شریف کا آیات بینات ہونا اہل علم کو معلوم ہے۔ اور ان کے سینوں میں یہ بات ثابت ہے اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے مرجع خلق کا بنایا ہے۔ چنانچہ بنی آدم کی رسالت کے مستبعد سمجھنے والے کفار کو حکم دیا ہے کہ ہم نے تو آج تک دنیا میں جس قدر رسول بنی آدم کی رہنمائی کے واسطے بھیجے ہیں وہ جنس بنی آدم ہی میں سے منتخب کر کے بھیجے ہیں۔ تم خود نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۔ اعلیٰ واشرف الایات دینیہ ستون اسلام نماز ہی میں اہل علم ہی کو مقتدا بنایا ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث مرویہ حضرت ابو مسعود بدری سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یؤم القوم اقرءھم لکتاب اللہ۔ یعنی لوگوں میں سے جو کتاب خدا کو جاننے والا ہو وہ نماز کی امامت کرایا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نعماء عظمیٰ یاد کرائیں اور ان سب میں سے علمی نعمت کو بہت بڑھ کر وقعت دی۔ اور بہ نسبت دیگر انعام و اکرام کے اس نعمت کا زیادہ احسان آپ کی ذات پر رکھا۔ وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔

خداوند کریم نے اپنے بندوں کو عطیہ علم کی نعمت یاد دلائی۔ اور اس پر ان سے شکریہ طلب کیا۔ اور ہمیں اس علمی عطیہ کی ہمیشہ یادگار قائم رکھنے کے واسطے اپنے ذکر اذکار کا ان کو حکم دیا۔ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۔

ایک اور جگہ پر فرمایا کہ عطیہ علم پر خوشی کرو۔ دنیا دار لوگ جس قدر خزائن جمع کر رہے ہیں ان سب سے یہ دولت علمی بہتر ہے۔ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون۔ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت مرحومہ کو سنا دو کہ خدا کے فضل (ایمان) اور خدا کی رحمت (قرآن) پر خوش ہو جائیں یہ دونوں چیزیں لوگوں کے جمع کردہ خزائن سے بدرجہا بہتر ہیں۔ عطیہ علم کی بہتری و خیریت کے متعلق ایک حدیث شریف میں یوں آتا ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین۔ جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور بہتری پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو اپنے دین میں سمجھ دیتا ہے دولت لازوال، خزائن علمیہ، انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم کا وارث اسے بناتا ہے۔

قرآن شریف میں ایک اور جگہ پر علم دین کی ضرورت کو اس طرح ظاہر فرمایا کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے اور انبیاء علیہم السلام کے مبعوث فرمانے اور ان پر کتابیں کے اتارنے اور خانہ توحید مکہ مکرمہ میں لوگوں کو سال بسال حج کے واسطے جمع کرنے اور قربانیوں کی رسم جاری کرنے سے میری یہی غرض ہے کہ تم کو میری ہستی اور صفات علیا اور میری وحدانیت کا علم حاصل ہو جاوے۔ اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن لتعلموا ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ فرشتوں نے جناب باری تعالیٰ سے آدم علیہ السلام کے خلیفہ تجویز ہونے کے متعلق سوال کیا تھا کہ خداوندا ایک پاک گروہ کے مقابل میں آدم جیسے شخص کو خلافت کے واسطے چن لینے کی کیا حکمت ہے۔ اور فرشتوں پر آدم علیہ السلام کو کیا فضیلت ہے۔ خداوند علیم نے

جواب دیا کہ جس بات کو میں جانتا ہوں اسے تم نہیں جانتے۔ پھر علمی امتحان میں دونوں کو بلایا گیا اور آدم علیہ السلام علم میں فرشتوں سے بڑھ کر ... امتحان میں ...

ahmadiyyamuslim.de

# فتاویٰ

س ۴۳ } ہم لوگ دیہات کی بستیوں میں رہتے ہیں۔ اکثر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ایسی بستی میں اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے مکتب بنا کر معلم رکھتے ہیں۔ ہم لوگ جو صدقہ فطر دیتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں تو فطرہ و چرم قربانی اپنے لڑکے کی تعلیم کے لئے بستی کے مکتب کے معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۴۳ } تنخواہ میں چرم قربانی اور صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ وہ غرباء مساکین کا بلاعوض حق ہے حدیث شریف میں طعمۃ للمساکین آیا ہے۔ ان صریح الفاظ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے مصرف پر خرچ کرنا صحیح نہیں۔ اللہ اعلم و علمہ اتم۔

س ۴۴ } اگر کوئی شخص کسی ایسے کام سے عہد کرلے (جس کا نیک ثواب یا عذاب کرنے نہ کرنے سے نہ ہو) یہ کہ میں اس کام کو نہ کرونگا اور پھر اس کام کو کرنا چاہے تو اس کو کیا کرنا چاہئے۔ جبکہ بغیر اس کام کے کئے اس کو دقت کا سامنا ہو۔ اس کو اپنا عہد توڑنا جائز ہے یا نہیں یا اس کا کچھ کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ کسی وجہ سے یا غصہ میں آکر عہد کرلیا۔ حالانکہ کام گناہ کا نہیں ہے۔

(سائل ایک مسلمان)

ج ۴۴ } سائل نے ہمیں عہد کی قسم اور کام کی نوعیت نہیں بتائی۔ اس لئے ہم بھی مفصل جواب نہیں دے سکتے۔ آیت کریمہ اس امر میں واضح ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا الآیہ خدا کے نام کی قسموں کو بہانہ بنا کر نیکی اور اصلاح کرنا نہ چھوڑو۔

س ۴۵ } کیا نماز مکتوبہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو کیا فرض ہے یا مسنون۔ جواب از روئے قرآن و حدیث عنایت فرمائیں

(سائل عبدالغنی گنگوہی)

ج ۴۵ } نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث آئی ہے۔ اگرچہ وہ حدیث ضعیف ہے۔ مگر جواز کا فائدہ دیتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۶ } ہمارے گاؤں میں ایک پرانی مسجد ہے۔ جو کہ زلزلہ سے بالکل چور ہوگئی ہے۔ گاؤں والوں میں اتنی ہمت و جرأت نہیں اور نہ مسجد مذکور میں کسی طرح کی آمدنی ہے۔ جس کے ذریعے مسجد مذکور کی مرمت ہوسکے آیا ایسی صورت میں مسجد مذکور کی مرمت قربانی کی کھال سے کرنا درست و جائز ہے یا نہیں؟

(سیکرٹری انجمن اصلاح الانصار سملی)

ج ۴۶ } قربانی کی کھالیں غرباء و مساکین کا حق ہے۔ مسجد کے لئے الگ چندہ کیا جائے۔

س ۴۷ } ہمارے گاؤں میں اکثر لوگ عقیقہ کرتے ہیں اور عقیقہ کے گوشت کو پکا کر خاص لوگوں کی دعوت کرتے ہیں۔ کیا اس طرح کی دعوت میں جانا اور کھانا از روئے شرع شریف کے کیا حکم رکھتا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۴۷ } عقیقہ کے گوشت سے احباب کی دعوت کرنی جائز ہے۔ عقیقہ اور قربانی کا حکم ایک ہے۔ جیسے قربانی کا گوشت خود کھا سکتا ہے اور احباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

نوٹ:- فتاویٰ اسی قدر تھے۔ (مفتی)

## فتاویٰ نذیریہ

دو ضخیم جلدوں کی کتاب بنصف قیمت پر

حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ جس میں ہر سوال کا جواب قرآن مجید و حدیث شریف کے مطابق بالتفصیل دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہر اہل حدیث گھر میں موجود ہونی چاہئے۔ جلد منگوالیں، ورنہ ایسا موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔

قیمت بجائے ۵ر کے ۲ر (ڈھائی روپیہ)

منگوانے کا پتہ۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

(بقیہ متفرقات ازصفحہ)

**یادِ رفتگان** میرا ۱۵ سالہ جوان بھانجہ نوشیر سے انتقال کرگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(مولوی عبدالقیوم از لالہ موسیٰ)

(۲) میرا بڑا لڑکا رستم علی ایک لڑکا اور ۳ لڑکیاں چھوڑ کر رحلت کرگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(مولوی ثناء اللہ سندر پور۔ ضلع مالدہ)

(۳) میری دختر جو بڑی نیک اور صالحہ تھی۔ چار بچے چھوڑ کر فوت ہوگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(عبدالعزیز ناگی از کوٹلی لوہاراں)

(۴) میرے دادا حکیم رحمت علی صاحب قریشی تقریباً پچانوے سال کی عمر پاکر ۲۳ دسمبر ۳۸ء بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجے شب انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم قابل ترین طبیب اور مخلص مسلمان تھے۔

(قریشی سراج الحق ساکن بھنگواں متصل ریلوے اسٹیشن جنڈیالہ گورو۔ ضلع امرتسر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

**ضرورت ہے** خاکسار کو جو نہایت غریب طالب علم ہے۔ ایک مترجم اور خوشخط قرآن مجید کی ضرورت ہے۔ ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مجھے فی سبیل اللہ خرید دیں۔ پتہ:- عبدالشکور طالب علم معہد اہل حدیث محلہ ایران گیرہ میسور۔

**دعائے صحت** میرا ایک دوست بیمار ہے۔ ناظرین اس کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔

(حاجی عبدالکریم از لاہور)

اللھما شفہ بشفائک و داوہ بدوائک

**بارش کے لئے دعا کریں** امسال پنجاب میں بارش بہت کم ہوئی۔ اکثر ایسے علاقے ہیں جہاں بالکل نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے فصل بہت کم ہوئی گئی ہے۔ اور اب خشک سردی فصلوں کو خراب کر رہی ہے۔ اگر بارش ہو تو بہت مفید ہے۔ لہٰذا جملہ ناظرین سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں خلوص دل سے عاجزی و انکساری سے بارش کے لئے دعا کریں۔ (ایک کسان)

# متفرقات

**اہلحدیث کے وی پی** ۳۱ - دسمبر ۳۸ء کو مندرجہ ذیل خریداران کی خدمت میں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ حضرات وصول کر لیں گے۔ خدانخواستہ کسی صاحب کی عدم موجودگی یا کسی اور وجہ کے باعث وی پی واپس ہو جائے تو از راہ نوازش قیمت اخبار جلد از جلد بھیجدیں ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے بعد دو ہفتہ انتظار کر کے اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۱۰۵ - ۴۳۵ - ۲۵۷۸ - ۳۰۶۳ -
۴۷۷۳ - ۵۲۹۸ - ۶۳۰۸ - ۷۵۰۳ -
۸۳۴۵ - ۹۱۲۲ - ۹۶۰۲ - ۹۶۹۳ -
۱۰۱۲۲ - ۱۰۶۷۱ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۱۹۴ -
۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۲۲ - ۱۱۳۱۴ - ۱۱۵۳۶ -
۱۱۵۴۳ - ۱۱۷۹۳ - ۱۱۹۷۷ - ۱۱۹۷۹ -
۱۲۰۵۳ - ۱۲۱۴۲ - ۱۲۲۹۷ - ۱۲۲۹۹ -
۱۲۳۰۰ - ۱۲۳۰۴ - ۱۲۳۸۷ - ۱۲۳۸۹ -
۱۲۳۹۱ - ۱۲۳۹۲ -

**شکریہ معاونین** حضرات ذیل کی اس عنایت فرمائی کے شکر گزار ہیں۔ انہوں نے اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کر کے توحید و سنت کی اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ یعنی نئے نئے خریدار بنائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ علی ہذا القیاس اگر دیگر احباب بھی اس طرف توجہ فرما کر ایک ایک نیا خریدار بنائیں تو علاوہ اس کے کہ اشاعت میں دگنا اضافہ ہو توحید و سنت کی تبلیغ بھی احسن طور پر ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب۔ شیخ حاجی عبد العزیز صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ حکیم عبد السمیع صاحب۔ حاجی عبد الکریم صاحب۔ (ایک ایک خریدار) مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ۲ خریدار۔

**مقدمہ آمین بالجہر** عرصہ دس سال سے نمازمیں باواز بلند آمین کہنے کا حق ثابت کرنے کے لئے ہم نے دیوانی دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ وکلاء کی بحثیں ہو چکی ہیں۔ قانونی نظائر وغیرہ جماعت اہل حدیث کی طرف سے دکھلائی جا چکی ہیں۔ مگر ۱۵ ستمبر ۳۸ء کو صرف ایک تنقیح کا فیصلہ سنانے کے بعد آج تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ہم لوگ اس مقدمہ کی وجہ سے بے حد پریشان ہیں۔ اہل حدیث کانفرنس و دوسری اہل حدیث انجمنیں اور اہل حدیث قانون دان اصحاب ہمیں مشورہ دیں کہ اب ہم کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے ——— مقدمہ ہذا میں حکیم محمد سلیمان ولد محمد خان ساکن شہر امین متصل دائر ٹینکس مدعی ہیں۔ جملہ خط و کتابت اُن کے پتہ پر ہو۔

راقم عبد الغنی اینڈ برادرز ناظم انجمن اہل حدیث رسلام کسیرہ بازار

**اہلحدیث** ایک دفعہ حاکم کو بذریعہ درخواست توجہ دلائیں نہ سنے تو اس کے محکمہ اپیل میں درخواست دیں کہ ہمارا فیصلہ ہونا چاہئے۔

**دعا فرمائیں** جماعت اہل حدیث کو پاگنج ضلع اعظم گڑھ بے کس غریب اور قلیل التعداد ہونے کے باعث اپنے برادران اسلام کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔ ان کو مساجد اللہ میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ اس وجہ سے یہ جماعت جمعہ و جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کر سکتی ناظرین خلوص دل سے ہمارے حق میں دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات آسان کرے۔

(عبد الرحمن حمید اللہ محلہ پورہ جلیل قصبہ کوپاگنج ضلع اعظم گڑھ)

**دار الحدیث مدینہ منورہ** کے لئے مبلغ ۹۹/۱۵ دفتر ہذا میں موصول ہوئے تھے جو ۲۷ - دسمبر ۳۸ء کو بحوالہ حافظ عبد الرحمن صاحب آزاد آف گوجرانوالہ سفیر مدرسہ مذکور کر دیئے گئے۔ ناظرین مطلع رہیں۔ (منیجر)

**غریب فنڈ** میں از فتوی فنڈ ۸/ سابقہ ۸/ - جملہ ۸/ از سائل ۸/ سردار علی ۸/ - ۳۱ عبد العزیز کاپٹی ۸/ - میزان ۸/ - بزمہ فنڈ ۱۳/ -

اصحاب خیر غریب فنڈ کی امداد سے ہاتھ نہ کھینچیں بلکہ جس قدر ہو سکے اس کی امداد فرمائیں۔ ابھی پنیسٹھ (۶۵) سائلین اور ہیں۔ اگر توحید و سنت کی آواز کو زیادہ پھیلانا چاہتے ہیں تو غریب فنڈ کی جی کھول کر امداد کریں۔

---

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

## آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا

# سالانہ اجلاس

## ۷-۸-۹- اپریل ۱۹۳۹ء کو

قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں۔ ضلع گورداسپور (پنجاب) میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ!

نوٹ:- فتح گڑھ امرتسر سے ۱۹ میل بجانب مشرق ہے۔

---

رسالہ

## مسئلہ تقلید شخصی مع جواب رسالہ مناکحت وہابیہ

# چھپ رہا ہے

کسی سابقہ اشاعت میں رسالہ مذکورہ کی کتابت کی بابت اطلاع شائع کی گئی تھی۔ چنانچہ چند کاپیاں کتابت ہو کر پریس جا چکی ہیں۔ بقیہ کام بھی مسلسل جاری ہے۔ امید ہے رسالہ مذکور جلد از جلد مکمل ہو کر شائع ہو جائیگا۔

پس شائقین حضرات اپنی اپنی فرمائشات جلد از جلد ارسال کریں اور محصول ڈاک کے علاوہ حق اشاعت فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

اشاعت فنڈ کی امداد کرنا ہر اہل توحید کا فرض ہے۔ اس فنڈ سے تبلیغ توحید و سنت کی اشاعت بصورت رسالجات کی جاتی ہے۔

(سکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اہلحدیث امرتسر)

---

**نصف قیمت** سید البشر (مرتبہ مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی) جس میں توریت، زبور اور انجیل کی متعدد پیشگوئیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت مدلل اور واضح طور پر دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اصل قیمت ۶/ - رعایتی ۳/ (تین آنے) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے خرید فرمائیں۔

(باقی متفرقات صفحہ ۳ کالم ۳ پر)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## مُسلم لیگ کا سالانہ جلسہ اور اس کی قراردادیں

پٹنہ (عظیم آباد) میں بڑے دنوں کی تعطیلات میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں زیادہ تقریریں کانگرسی انتظام کے خلاف ہوتی رہیں۔ کیونکہ کانگرسی صوبوں کے انتظام سے متعلق مسلمانوں کو بہت سی شکایات ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی شکائت اُردو زبان کے متعلق ہے۔ جس کی نسبت کانگرسیوں کے لیڈر گاندھی جی کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ ہندوستانی زبان کو وسیع کیا جائے۔ جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ سنسکرت وغیرہ کے الفاظ اس میں بکثرت داخل کئے جائیں۔ اس اعلان سے حامیان اردو کو خطرہ ہوا کہ اُردو اپنی اصلی شکل میں نہ رہے گی بلکہ کوئی اور زبان بن جائے گی۔ گاندھی جی کے اعلان سے اردو زبان میں وسعت پیدا نہیں ہوگی بلکہ بگاڑ ہوگا۔ اس وسعت یا بگاڑ کی مثال ہم ایک ہی فقرہ میں دکھاتے ہیں مثلاً اُردو میں کہتے ہیں کہ:-

"میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں"

کیسا صاف اُردو فقرہ ہے۔ اسکو یوں بنایا جائیگا:-

"میں آپ کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں"

کون نہیں جانتا کہ یہ دو فقرے گویا الگ الگ زبانوں کے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اُردو زبان میں ایسی تحریف کرنا قبل از وقت اور بے سود ہے۔ زبان میں الفاظ خود بخود آجاتے ہیں کسی کے داخل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمارے دیکھنے اور سننے کی بات ہے کہ اردو میں کئی ایک الفاظ خود بخود داخل ہو گئے مثلاً اسٹیشن، [illegible] الیکشن۔ ہائی کورٹ۔ نوٹس وغیرہ۔

یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ زبان فاتح قوم کی ہے اسلئے داخل ہو گئی۔ ہم ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ مفتوحہ زبان کے الفاظ بھی فاتح زبان میں خود بخود داخل ہو گئے مثلاً جنگل۔ بازار۔ برادر۔ رسید (رسیٹ) درہم (ڈرام) وغیرہ۔

اس لئے گاندھی جی کا اردو زبان کی طرف ایسے طریق سے توجہ کرنا کہ حامیان اردو کے لئے اس سے خرابی کا اندیشہ پیدا ہو جائے سیاسی مصلحت کی رو سے سخت نامناسب ہے۔

قرآن مجید (جو ایک حکیمانہ اور نیچرل کتاب ہے) زبان کے متعلق یہ نیچرل اصول بتاتا ہے:-

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ

قدرت کے نشانوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ہے اس لئے کانگرسی لیڈروں کا اس پر زور دینا ہمارے خیال میں بے ضرورت بلکہ مضر ہے۔

مسلم لیگ نے اپنے جلسے میں کانگرسی حکومت کے مقابلے میں وہی رویہ اختیار کیا ہے جو کانگرس نے انگریزی حکومت کے مقابلہ میں کیا تھا۔ یعنی حکومت کی نافرمانی۔ جو حقیقت میں تنگ آمد بجنگ آمد کا مصداق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جن صوبوں میں کانگرسی حکومت ہے وہاں اگر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہ کی گئی تو مسلم لیگ کانگرسی حکومت کے خلاف وہی طریق کار اختیار کرے گی جو کانگرس انگریزی حکومت کے مقابلے میں کرتی رہی ہے۔

ہماری رائے میں اس حد تک نوبت پہنچانے کا بڑا نقصان یہ ہوگا کہ انگریزوں کو یہ کہنے کا موقع ملیگا کہ ہم جو کہتے تھے کہ ہندوستانیوں میں حکومت کرنے کی لیاقت نہیں وہ صحیح ثابت ہوا۔ اگر کانگرسی وزراء کہینگے کہ ہم میں لیاقت تو ضرور ہے مگر مسلمان بلا وجہ شور و غل بپا کرتے ہیں تو انگریز جواب میں کہیں گے کہ [illegible] [illegible] الزام ہندوستانیوں پر عائد ہوگی اور انگریز اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مسلم لیگ نے گورنمنٹ برطانیہ کی پالیسی متعلقہ فلسطین کی کھلے الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانان ہندوستان فلسطینی عربوں کو مظلوم سمجھ کر ان کی ہر ممکن مدد کرینگے۔ اس ریزولیوشن کے الفاظ یہ ہیں:

"آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس ان عربوں کو جو اپنے قومی حقوق کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں پر کھیل رہے ہیں شہید اور غازی خیال کرتا ہے۔ اور حکومت برطانیہ کو انتباہ کرتا ہے کہ اگر فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ فوراً بند نہ کر دیا گیا۔ اور لندن کانفرنس میں عربوں کے اصلی لیڈر یعنی مفتی اعظم نیز ہندوستانی مسلمانوں کے نمائندوں کو شامل نہ کیا گیا تو مجوزہ کانفرنس محض فریب ثابت ہوگی۔ قرارداد کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ اگر فلسطین کو بیت الیہود بنانے سے متعلق بعض برطانوی اور امریکن حلقوں کے نظریوں کو عملی جامہ پہنانے کی سعی کی گئی تو اس سے پیہم [illegible] کا سلسلہ جاری رہے گا"

(انقلاب لاہور ۳۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ایک ریزولیوشن خاص عورتوں کے لئے منظور ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"اسلامیان ہند کی مجلسی اقتصادی اور سیاسی نجات کے لئے جو کوشش ہو رہی ہے۔ اسے تقویت دینے اور اس میں مناسب حصہ لینے کے لئے مسلمان عورتوں کی ایک آل انڈیا سب کمیٹی بنائی جائے اس سب کمیٹی کے ذمہ صوبجاتی اور ڈسٹرکٹ سب کمیٹیاں منظم کرنے کا کام ہوگا تاکہ لیگ میں مسلمان عورتیں بھرتی کی جائیں۔ اور مسلمان عورتوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے وسیع پراپیگنڈا کریں۔ آل انڈیا سب کمیٹی میں بیگم شاہنواز۔ لیڈی امام اور مس جناح بھی شامل ہیں"

(انقلاب لاہور ۳۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

[illegible]

اس ریزولیوشن کا نتیجہ ہم ابھی سے بتائے دیتے ہیں کہ دہلی میں جو آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے جلسے میں ہوا تھا کہ مسلم مستورات کو سامنے گیلری میں پردے کے پیچھے بٹھایا گیا۔ مگر انہوں نے پردے کی رسی کاٹ دی۔ بجائے مستورات کہلانے کے مکشوفات بن کر سامنے بیٹھ گئیں۔ تب کسی عام یا خاص مسلمان کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان کو مستورات بنا سکے۔

سیاسی بیداری کا انتہائی نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ مسلمان عورتیں مکشوفات بن کر کمیٹیوں اور اسمبلیوں میں کرسیوں پر براجمان ہونگی۔ اس وقت بھی مسلمان عورتوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے حامی جو ہیں وہ محض اپنی حق تلفی کی وجہ سے (نہ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے) ہندوؤں کی طرح چیخ و پکار کریں گے کہ عورتیں ہمارے قبضہ سے نکل گئی ہیں۔ ہمارا کہا نہیں مانتیں۔ اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ

قیمت اللبن بالصیف

جس کا مطلب ہندی کہاوت میں یوں ہے:۔
اب پچھتاوے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

مختصر یہ ہے کہ مسلم لیگ کا جلسہ اس سال بڑی دھوم دھام سے ہوا۔

(فرقت) ہمارے خیال میں مسلم لیگ کو بھی چاہئے کہ ہر سال جلسے کا صدر تبدیل کرتی رہا کرے۔ کیونکہ کانگریسیوں کو ہم نے یہ کہتے سنا ہے کہ مسلمانوں میں صدارت کے لائق صرف کوئی نہیں ہے۔ یہ بات بھی کچھ قابل غور ہے کہ جب سے مسلم لیگ مسٹر جناح کے ہاتھ میں آئی ہے مستقل صدر اور جلسے کے صدر عموماً وہی بنتے رہے ہیں آل انڈیا نام کے لحاظ سے ایسا طرز عمل اچھا نہیں ہے۔

**دوسری کمزوری** مسلم لیگ دعویٰ تو آل انڈیا ہونے کا کرتی ہے مگر یہ واقعہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ آج تک پنجاب جیسے اسلامی صوبے میں پراونشل (صوبے کی) لیگ کوئی نہیں بنی۔ حالانکہ یہاں کے وزراء مسلم لیگ کے جلسوں میں جا کر کھلم کھلا تقریریں کرتے ہیں۔ یہ ایسی غفلت ہے جس کا جواب مسلم لیگ کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اگر آل انڈیا لیگ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کے سالانہ جلسے میں ہر صوبے کے مسلمان شریک ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں تو یہ اصطلاح الگ ہے۔ اس پر ہمارا سوال نہیں ہے۔

**پرتاپ کا مخول** مسلم لیگ کے ریزولیوشن متعلقہ سول نافرمانی پر اخبار پرتاپ نے مخول اڑایا ہے۔ لکھتا ہے کہ مسلمان زبانی تو نافرمانی کا نام لیتے ہیں جب کریں گے تو ہم جانیں گے۔ اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں نے سول نافرمانی کا نمونہ تحریک کشمیر کے موقع پر دکھا دیا ہوا ہے۔ پس پرتاپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ

آزمودہ را آزمودن جہل است

## ریاست حیدر آباد اور آریہ سماج

اسی ہفتہ تعطیلات میں سارے ہندوستان کے آریوں نے شولاپور (صوبہ بمبئی) میں ایک کانفرنس کی ہے۔ جس میں ریاست حیدر آباد دکن کے برخلاف بڑے زور شور سے تقریریں کی ہیں۔ ہندوؤں کو ساتھ لے کر ریاست میں سول نافرمانی کرنے کا ریزولیوشن بھی پاس کیا ہے۔ ادھر ریاست کی طرف سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے جس میں اصل حالات اور آریوں کی تقریروں کے الفاظ مع حوالہ تاریخ درج کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فساد در اصل آریوں کا پیدا کردہ ہے۔ جو شخص اس رسالے کو دیکھیگا وہ ریاست کو مورد الزام ٹھیرانے کی بجائے آریوں کو ملزم قرار دیگا۔ ہم بڑے حیران ہیں کہ ایسی ریاست کو بدنام کیا جاتا ہے جس کے شعبہ امور مذہبی میں مساجد کے ساتھ مندروں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔

ہندوؤں کی تعداد بتانے میں بھی مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے یعنی فیصدی نوتے تک بتائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ وہاں اکثریت غیر مسلموں کی ہے۔

جن دنوں کشمیر میں سیاسی تحریک پیدا ہوئی تھی اُس زمانے میں یہ آریہ اخبارات ریاست کشمیر کے ہوا خواہ تھے۔ اب حیدر آباد میں یہ تحریک چونکہ انہوں نے آپ پیدا کی ہوئی ہے اس لئے ریاست کو مورد الزام ٹھیرایا جاتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ انکے ہاں اصل الاصول عدل و انصاف کچھ نہیں۔ جو کچھ ہے اپنی قوم کی جانبداری ہے۔ مالیر کوٹلہ (پنجاب) میں ہندوؤں نے شورش برپا کی تو آریہ ان کی پیٹھ ٹھونکتے رہے۔ حالانکہ اس شورش میں وہ بالکل غیر حق بجانب تھے۔ اس موقع پر ہندوؤں نے ایک عرصے تک ہڑتال جاری رکھی اور اپنا ہزاروں روپیہ کا نقصان کیا۔ چونکہ حق مسلمانوں کی جانب تھا اس لئے انجام کار فیصلہ انہی کے حق میں ہوا۔ اب وہاں نہ کوئی مندر کا جھگڑا ہے نہ آرتی کا۔ جو کچھ ہوا وہ یاروں کے گل کھلائے ہوئے تھے۔

## دار العلوم دیوبند کی تبلیغی سرگرمیاں

دار العلوم کی جانب سے چار مبلغین مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک مبلغ مولوی عتیق الرحمن صاحب اروی نے اضلاع پلاموں و سرگجا صوبہ بہار کے پہاڑی علاقہ میں تبلیغ کی۔ ان کی یک ماہہ رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے انکی نصیحت سے متاثر ہو کر مواضعات دودھول، چترو۔ بانو۔ گدھی۔ پڑری۔ چکلہ۔ لاپو۔ پیپری وغیرہ کے باشندوں نے مشرکانہ عقائد و اعمال سے توبہ کرکے نماز و روزہ کی پابندی پر وعدہ کیا۔ الحمد للہ کہ اس علاقہ سے تین اشخاص عازم حج بیت اللہ ہوئے ہیں۔

موضع گدھی میں پہلے سے کوئی مسجد نہ تھی لہذا ایک مسجد کی بنیاد رکھائی گئی اور مواضعات دودھول اور چترو کی قدیم الایام خام مساجد کو پختہ تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا گیا موضع گدھی۔ پیڑری۔ بانو چترو اور دودھول میں بچوں کی اسلامی تربیت اور تعلیم کے لئے مکتب قائم کئے گئے اور بڑے آدمیوں کو نماز سکھانے اور پابند شریعت بنانے کے لئے چھوٹی چھوٹی انجمنیں قائم کی گئیں۔ پانچ مشرکین نے اپنے عقائد شرکیہ سے توبہ کرکے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

سید محمد مبارک علی نائب مہتمم دار العلوم دیوبند
۲۹۔ شوال ۱۳۵۷ھ

ahmadimuslim.de

# موميائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دوچار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؎۔ آدھ پاؤ ۴؎۔ پاؤ بھر ۹؎۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائے گی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

## تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندرپور۔

"میں قبل ازیں دوچار مرتبہ متعدد اشخاص کو مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیج دیں"

(۱۷۔ نومبر ۳۸ء)

جناب منشی محمد شیر علی صاحب خداوند پور:۔

"پہلے اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" (۱۸۔ نومبر ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر





# شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | عـہ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | عـہ |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | ۳؎ | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | ۳؎ |
| ترغیب وترہیب سفید کاغذ | ۳؎ | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | ۱۲؎ |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں | | ملا علی مصری | ۳؎ |
| قیمت فی حصہ | ۲؎ | تفسیر فتح القدیر شوکانی | عـہ |

جوابی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی



(۱۹۷)

# تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

## مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۶۔ جولائی ۳۸ء میں مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب "تراجم علمائے حدیث ہند" پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے۔ اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدردانی کا ثبوت دے"

صفحات ۴۲۵۔ قیمت ۲؎۔ محصول ڈاک ۸؎۔ مگر یکمشت ۵ نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر



# سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عـہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ





# خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ ایک مہینہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ کھل اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مفید موسی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب وخوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے دل دھک دھک کرنا کمزوریاں وجریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ بھر تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ ناظم دواخانہ پنجاب ... 

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

## طلائے اعظم ۳؎

بُری عادتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔ قیمت ۳؍ ۔ محصولڈاک ۸؍

المشتہر :۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ ۱۴؎

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی ۸؍۔ (منگوانے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

## عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۱۲؎

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۴۲؁)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنیوالے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بڈھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیرنگرانی طیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۶؍۔

پتہ :۔ نظام برادرس ۲۵ فرید کوٹ پنجاب

## تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کیجئے۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۸؍ محصول ڈاک ۶؍۔ نمونہ ۴؍

پتہ :۔ منیجر اکسیر ہاضمہ الجنبی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

(۱۹۸)

# امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو تراجم

## تفسیر سورہ اخلاص

جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۶؍

## اسوہ حسنہ

شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اُردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضورؐ کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مجلد ۶؍

## کتاب الوسیلہ

مترجمہ مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند" کلکتہ اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہائت جامع اور مستند کتاب ہے اس میں توحید کی پُرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت، تقلید کے گلے پر چھری ہے ایک بے مثال علمی تحفہ ہے۔ قیمت ۶؍

## الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیا الشیطان

(مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے ضرور پڑھئے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴؍

## اصحاب صفہ

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ کہاں رہتے تھے۔ ان کے متعلق پوری پوری واقفیت بتائی گئی ہے۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۱۰؍

## تفسیر آیت کریمہ

یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعاء پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ ۱۲؍

## ائمہ اسلام

اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ قیمت ۱۲؍

## تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علمائے متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہائت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۹؍

## الوصیۃ الکبریٰ

اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہائت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

## الوصیۃ الصغریٰ

(مع متن عربی) حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی۔ اسکی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴؍

## زیارت القبور

(مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیروں کی منت مانتے ہیں، ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹؍

پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

**ولی اللہ** اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ مجنوں اور مجذوب مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو عہدہ ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۵؍

**قوالی** ترجمہ رسالہ السماع والرقص۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا اطاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸؍

**العروۃ الوثقیٰ** ترجمہ الواسطہ بین الحق والخلق اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

**درجات الیقین** قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲؍

**صداقت رسول** نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴؍

**حسینؓ و یزید** حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہؓ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ پھر آپ ایک صحیح رائے قائم کرنے پر قادر ہو جائینگے۔ قیمت صرف ۵؍

**مناظرہ ابن تیمیہ** بادشاہوں کے روبرو حضرت شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کر لیں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج قبول کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گیا۔ قیمت ۵؍

**تفسیر سورۃ الکوثر** مترجمہ مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی۔ قابل دید ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴؍


# حاجیوں کا جہاز

پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ گذشتہ اعلان کے مطابق حج لائن کا جہاز ایس۔ ایس المدینہ بمبئی سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو روانہ ہونے کی بجائے اب بمبئی سے ۱۴ جنوری ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء کو حاجیوں کو لیکر جدہ روانہ ہوگا۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کیجئے

**حج لائن:۔ دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ**

بمبئی، کراچی، کلکتہ


**سیرت امام ابن تیمیہ** مصنفہ چودھری غلام رسول مہر اڈیٹر انقلاب لاہور۔ امام صاحب کی سوانحعمری مکمل طور پر لکھی ہے۔ قیمت عہ

**الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید** مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے (بمبئی)۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ قول توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ عمدہ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

**نوٹ** یہاں صرف چند کتب کی فہرست دی گئی ہیں۔ محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ ہوگا جو بذمہ خریدار رہیگا۔

ملنے کا پتہ

**مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

# کتب حدیث کا خلاصہ

یعنی

**بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اُردو**

با اعراب و محشی مصنفہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو نہایت بہترین طور سے انتخاب کر کے اس کے قابل مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ) نے اس میں درج کر دی گئی ہیں۔ پس اسی کتاب کو پڑھ کر پڑھنے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا لطف حاصل ہوتا ہے۔ عام فہم اردو ترجمہ کر کے تمام عربی عبارات پر اعراب لگا دئیے گئے ہیں۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد دئیے گئے ہیں۔ [illegible] ۲۹ مجم ۲۱۲ صفحات کاغذ نہایت اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اخیر میں اصطلاحات محدثین اور فہرست مضامین دی گئی ہے۔ عربی عبارت [illegible] ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے اصل قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

(۱۹۹)

# تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ

## از حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

**تفسیر ثنائی** اردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے یہ زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیری ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ مکمل سٹ خریدنے والوں سے صرف عللہ روپے۔

آیا ہے۔ اس پر اس اصطلاح کا تغیر دیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد مکمل ہونے والی دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ سرورق رنگین چھپا ہے قیمت ۱۰/

**تجرید البخاری** جلد۔ اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس اردو زبان میں دیا گیا ہے۔ اہل حدیث گھرانوں میں خصوصاً اور اردو خوان اصحاب کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سے روپیہ

**ریاض الصالحین** عربی سطریں مع اعراب رنگین چھپائی ہوئی ہر سطر کے نیچے بین السطور ترجمہ [illegible] صاحب غزنوی اہلحدیث عالم کا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ عہ

**شتینی** امام رازی کی مشہور کتاب شتینی کا اردو ترجمہ۔ جس میں ساٹھ علوم کے مشہور و ضروری مسائل پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت عہ

---

# ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ نفیس خوشنما رنگدار و سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر۔ منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

---

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث بہت علماء حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بہت مقبول ہوئی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب دجلالین کی طرح پڑھائی جاتی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے (عہ)

**بیان الفرقان علی علم البیان** (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں [illegible] شروع [illegible]

**تفسیر واضح البیان** اردو۔ از حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی [illegible] تفسیر [illegible] اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ [illegible] جلد ۲۔ ضخامت ۸۰۰ صفحات۔ قیمت بے جلد [illegible]

**تفسیر سورہ یوسف** سورہ یوسف میں عجیب و غریب [illegible] معرفت حق اور صبر و استقامت کے [illegible] اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰/

ملنے کا پتہ: **منیجر دفتر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۱

# اخبار اہلحدیث امرتسر

بحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰؁

رؤسا و جاگیرداروں سے ؍ ؍ ۱۰؁

عام خریداروں سے ؍ ؍ ۴؁

؍ ؍ ؍ ششماہی ۲؁

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲؍

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۲۰۱) امرتسر ۔ ۲۱ ۔ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۳ ۔ جنوری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (عرب کا چاند) - - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲

اسلام اور عیسویت میں حد فاصل - - ص۳

خلیفہ قادیانی کا خطبہ اور شیخ چلی کا خواب - ص۶

کھلی چٹھی بنام بابو عمر الدین صاحب احمدی ص۷

بشیر کوٹلوی عالم برزخ میں ہیں یا دنیا میں؟ ص۸

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر - - ص۹

نزول بارش اور مولانا عبد الجلیل سامرودی ص۱۰

آہ! کیا کہہ گئے؟ - - - - ص۱۱

آیت تطہیر اور شیعہ - - - - ص۱۲

نکاح ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴

مکی حلقہ - - - - ص۱۵

اشتہارات - - - - ص۱۶ تا ۲۰

# عرب کا چاند

(از بابو محمد حنیف صاحب خادم ڈیرہ دون)

اللہ اللہ وہ دلیری اور وہ شانِ عرب | قیصر و کسریٰ ہوئے تھے زیرِ فرمانِ عرب

ذرہ ذرہ بن گیا خورشید کس کے فیض سے | جگمگایا نور سے کس کے بیابانِ عرب

قوتِ ایمان تھی شوقِ شہادت دل میں تھا | تھا لڑائی کے لئے آمادہ ہی سلطانِ عرب

پرچمِ اسلام نے جھنڈے کئے سب سرنگوں | چھا گئے تھے سارے عالم پر شہانِ عرب

گلشنِ توحید کے وہ گل کھلائے آپ نے | بن گیا باغِ جہاں آج بوستانِ عرب

شکر ہے خادم تو اس کا ہے غلامانِ غلام

جو ہے سرکارِ مدینہ اور سلطانِ عرب

تجرید البخاری مجلد۔ ...

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ابھی تک بارش نہیں ہوتی۔ بلکہ خشک سردی پڑنے سے نمونیہ وغیرہ کا زور ہو رہا ہے ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— پنجاب میں بارش نہ ہونے کے باعث بہت سی جگہوں پر قحط کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

—— افواہ ہے کہ لندن میں فلسطین گول میز کانفرنس زیر صدارت وزیر اعظم برطانیہ ۱۸۔ جنوری سے شروع ہو جائے گی۔

—— سر فیروز خان نون ہائی کمشنر لندن سے لاہور پہنچ گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوا ہے کہ اسوقت انگلستان میں تین ہزار ہندوستانی طلبا تعلیم پا رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا تقریباً تین سو پونڈ سالانہ خرچ ہے۔

—— باوجود برفباری کے وزیرستان میں قبائلیوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔

—— خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۴۲ء تک فیڈریشن نافذ ہو جائے گی۔

—— چین کے دریائے زرد میں پھر طغیانی آنے سے نو سے ہزار مربع میل علاقہ تباہ ہو رہا ہے۔ لاکھوں کھہا جانوں کی زندگی خطرے میں ہے۔

—— حکومت سرحد نے بنوں کے حملہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے بیس ہزار روپیہ اشخاص باشخاص کو بغرض تقسیم دے دیا ہے۔

—— نظام گورنمنٹ نے ریاست حیدر آباد میں کسی قسم کا پروپیگنڈا کرنے اور کسی قانون کے خلاف منافرت پھیلانے کی ممانعت کا قانون نافذ کر دیا ہے۔

—— ای۔ آئی۔ آر پر ۱۲ کو بھٹیہ ریلوے اسٹیشن پر پنجاب میل کو حادثہ پیش آنے کے سلسلہ میں دیناپور کے ڈپٹی کنٹرولر کو پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

—— پالی مورگ پر انقلاب ترکی کے وقت وطن سے باہر چلے گئے تھے حکومت کی معافی دیدینے کی وجہ سے پھر اپنے وطن میں آگئے ہیں۔

—— صدر امریکہ نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ ہم دوسرے ممالک کی خلاف امن سرگرمیوں سے بے تعلق نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ہمیں بزدلی کو ترک کر کے ظالم کے مقابلہ کرنے کے لئے جرأت دکھانی چاہئے۔

—— جلال آباد (افغانستان) میں ہوائی اسٹیشن تعمیر کیا جا رہا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ حملہ بنوں کے مقدمہ میں ۳ ملزموں کو سزائے موت ۲ کو عمر قید اور دس کو دس دس سال قید کی سزا ہوئی۔ پانچ بری کر دیئے گئے۔

—— لکھنؤ مسلم لیگ کے دو مسلم ممبران اسمبلی کو گورکھپور کے مجسٹریٹ درجہ اول نے مقدمہ ذبیحہ گاؤ میں چھ چھ ماہ قید کی سزا دی۔

## وی پی منگوانے کی بجائے

قیمت اخبار ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں تو بہت بہتر ہو۔ کیونکہ وی پی بھیجنے میں دفتر کو فائدہ کی بجائے نقصان ہی نقصان ہے۔

اس لئے قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ اگر خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دینی چاہئے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— حکومت سندھ نے "لواری" (سندھ) کے حج کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔

—— امرتسر شہر کی سڑکوں کی تعمیر کیلئے حکومت پنجاب نے پانچ لاکھ روپیہ قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔

—— جاپان کے ایک فوجی افسر نے اخبارات میں اعلان کیا ہے کہ جاپان دنیا کا نقشہ بدل دینے کے لئے ایک سو سال تک جنگ جاری رکھیگا۔

**تکلیف حجاج** حاجی عبد الغفار صاحب دہلوی بھی اس دفعہ حج کو گئے ہیں۔ کراچی سے لکھتے ہیں کہ خود غرض لوگوں کے مشہور کرنے سے کہ کرایہ جہاز بہت کم ہو گیا ہے۔ حجاج بکثرت آگئے ہیں حالانکہ یہ محض جھوٹا پروپیگنڈا ہوتا ہے۔ اس تکلیف کا وزر ان خود غرضوں پر ہے۔

**پنجاب حج کمیٹی** نے حجاج کی آسائش کے لئے ریلوے سٹیشن کے بالکل قریب مسجد خواجہ محمد بخش (آسٹریلیا والے) کے عقب میں ایک کمرے کا انتظام کیا ہے۔ جس میں وہ حضرات اطمینان کے ساتھ قیام کرسکتے ہیں۔ لاہور سٹیشن پر حج کمیٹی کا ایک نمائندہ ان عازمان حج کی امداد اور جائے قیام تک رہنمائی کیلئے موجود ہے۔ سٹیشن کے ہر پلیٹ فارم پر اسی اطلاع کے نوٹس بھی چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔

**حضرت مولانا سیالکوٹی** کا ایک اہم مضمون متعلقہ جمعیتہ تبلیغ پنجاب۔ اس دفعہ دیر سے موصول ہونے کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا۔ آیندہ پرچہ میں درج ہوگا۔ انشاءاللہ شائقین منتظر رہیں۔ (ادارہ)

**محرم اور تعزیہ** ناظرین کو معلوم ہوگا کہ بدعات محرم کو روکنے کیلئے شعبہ اشاعت کی طرف سے اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ مگر اکثر احباب مین اس وقت طلب فرماتے ہیں جبکہ ختم ہو جاتے ہیں اس لئے ابھی سے ہی اعلان کیا جاتا ہے کہ جس جگہ جتنی جتنی ضرورت ہو آجکل ہی اطلاع بھیجدیں تاکہ زیادہ تعداد میں چھپوائے جائیں۔ محصول ڈاک کے علاوہ دو آنہ فی سیکڑہ بطور امداد اشاعت فنڈ آنے چاہئیں

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

**مضامین آمدہ** مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب محمد عبد الرحیم صاحب شائق (نظم)۔ عبد العزیز صاحب ناگی۔ محمد ابو الخیر صاحب پھیروائی۔ ماسٹر محمد حسین صاحب محمد فضل الرحمن صاحب۔ شمس الدین خان (نظم)

**غیر مقبولہ** نغمہ ہیدادی ۔ چیلنج ثناء اللہ

**قرآن بھیجدیا گیا** میاں عبد الکریم صاحب بریلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ سائل عبد الشکور طالب علم محلہ ایران گھو میدور کے نام قرآن مجید بذریعہ رجسٹری ڈاک بھیجدیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۱ - ذیقعد ۱۳۵۷ھ

## اسلام اور عیسویت میں حد فاصل

ماہ دسمبر کا آخری ہفتہ موجودہ مسیحیوں کے خیال میں حضرت مسیح کی پیدائش کا ہفتہ ہے۔ اسی لئے اس ہفتہ ہر سال تعطیلات ہوتی ہیں۔ اس ماہ کے مسیحی رسالوں میں حضرت مسیح کی پیدائش اور ان کی شخصیت پر مختلف حیثیتوں سے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض رسالوں میں مسلمانوں کو ولادت مسیح کے جشن میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے اور عدم شرکت پر مسلمانوں کو بہت کچھ کوسا گیا ہے۔ مثلاً لکھا ہے کہ

مسلمان مسیح کی شان میں گستاخ ہیں۔ مسیح کو صرف بنی اسرائیل کا نبی مانتے ہیں۔ بہت سے مسلمان مسیح کے نام سے ہی بیزار ہیں۔ قرآن میں مسیح کی جو شان بیان کی گئی ہے بہت سے مسلمان کوشش کرتے ہیں کہ اس کا انکار کیا جائے۔

غرض بہت کچھ غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا ہے جس میں پنجابی رسالہ "اخوت" لاہور کے الفاظ جوش کے جواب دیتے ہیں۔ ناظرین اس اقتباس کو غور سے پڑھیں۔ "اخوت" لکھتا ہے:

"دنیا میں جتنے مذہب ہیں وہ اپنے اپنے بانی یا پیشوا کی تاریخ ولادت مناتے ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے وہ اظہار مسرت کرتے ہیں۔ لیکن مجھے بنی آدم کی حالت دیکھ کر سخت رنج اور افسوس ہوتا ہے کہ جو رتبہ حضور مسیح منجی عالمین کو دینا واجب ہے۔ وہ دوسروں کو دیا جاتا ہے۔ جس مقدس اور برتر ہستی کی شان میں فرشتوں نے گیت گایا۔ جو خارق العادت طریق پر ایک کنواری مقدسہ مریم کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے۔ اور جن کا درجہ دنیا اور عقبیٰ میں سب سے اعلیٰ اور بالا ہے۔ اس کا نام بھی لینا کفر کے مترادف خیال کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک نہایت بے انصافی ہے جو بنی آدم نے پیارے مسیح کے حق میں روا رکھی ہوئی ہے۔

اس وقت خاص طور پر میں اسلام اور اس کے پیروؤں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور جب کبھی میں برادران اسلام کو حضرت کلمۃ اللہ سے ناواقف اور بے بہرہ پاتا ہوں تو سخت بے قرار ہو جاتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ جب کلمہ گو مسلمانوں کی زبان سے پیارے مسیح کی شان میں گستاخی سنتا ہوں تو دل رنج اور غم سے بھر جاتا ہے۔ مسلمان بالعموم حضرت مسیح کو عیسائیوں کا ہی نبی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ہرگز وہ [illegible] قرآن شریف نے ان کو دیا ہے۔ انہیں دیکھ کے [illegible] مسلمانوں کو جانتا ہوں جو حضرت مسیح کے نام سے سخت بیزار ہیں اور جہاں تک میں نے ان کی اس ناواجب حرکت پر غور کیا ہے میں اس کو ان کے قرآن شریف کے مطالب سے ناواقفی پر محمول کرتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ اگر مسلمان قرآن شریف کو مع ترجمہ پڑھیں تو ہماری مقدس کتابوں سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر مسیح کلمۃ اللہ کی شان میں قرآن کو رطب اللسان پائیں گے۔ اور شاید یہی باعث ہوا کہ ان مسلمانوں نے جنہوں نے قرآن کی آیات میں مسیح کا درجہ اعلیٰ اور بلند پایا۔ یہ کوشش کی کہ ان باتوں کا انکار کر دیا جائے جن میں حضرت روح اللہ کی شان دوسرے انبیاء سے ممتاز نظر آتی ہے۔ ان لوگوں نے مسیح کی ولادت بے پدر۔ معجزات تصلیب۔ وفات اور جی اٹھنا اور رفع و سماوی کا انکار کیا۔ اور قرآن شریف کی حسب منشا تفسیریں لکھنی شروع کیں۔ اور اپنے انکار کے اثبات میں آیات قرآنی کی تاویلات بعیدہ کیں۔ تاکہ کسی طرح سے قرآن شریف میں سے حضرت مسیح کی فضیلت دوسرے انبیاء پر ثابت نہ ہو سکے۔ اور یہ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے زمانے میں علم اور ہنر میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ ان کے ہم خیال ان علماء کو اپنی تقریروں اور تحریروں میں اسلام کے ایک بڑے اولوالعزم نبی سے بڑا درجہ دیتے ہیں۔ اور انہی کے کہنے کا مسیح کی کہانی ایک قصہ پارینہ ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے علماء کی باتوں پر بہ نسبت قرآن کے فرمودات کے زیادہ اعتبار اور یقین ہے۔ اور یہی بڑا سبب ہے جس نے اہل اسلام کو تحقیق حق سے روکا ہوا ہے۔ قرآن شریف خود مع ترجمہ پڑھتے نہیں۔ اور اگر پڑھتے ہیں تو مولویوں اور علماء کے زیر اثر۔ یا زیادہ تر خود غرض مولویوں کو سننے اور یقین کر لینے کے عادی ہو گئے ہیں۔ جو تورات۔ زبور۔ انجیل اور کتب سابقہ کو وہ مولویوں کے کہنے کے مطابق محرف اور منسوخ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور جب یہ حالت ہو تو کیونکر وہ مسیح کی حقیقی شان سے واقف ہوں۔ جو ہماری مقدس کتابوں میں اور قرآن میں بیان کی گئی ہے۔

اب چاہئے تو یہ تھا کہ اہل اسلام قرآن کی ہدایت کے

مطابق کتب سابقہ کو ہدایت اور نور تسلیم کرنے اور مسیح کی ولادت کے دن کو عیسائیوں کے ساتھ مل کر منانے لیکن جب انہوں نے ہمیں کافر اور مشرک کہا اور قرآن نے ہماری مقدس کتابوں اور مسیح کی تعریف اور مدح سرائی کی تو کس طرح آپس میں محبت ہو سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن نے ہماری کتب اور ہمارے دین کی تصدیق کی۔ اور ہمارے پادریوں اور درویشوں بلکہ عام نصاریٰ کو مسلمانوں کے لئے مودت میں قریب تر ٹھہرایا۔ لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ مسلمان شاید گاندھی وغیرہ کا جنم دن منانے میں شریک ہو جائینگے۔ لیکن کبھی بھی عیسائیوں کے ساتھ مل کر مسیح کا یوم ولادت نہیں منائیں گے۔ کیونکہ اُن کے گمان میں مسیح عیسائیوں کے نبی ہیں نہ کہ اسلام کے۔

میں نے اکثر پڑھے لکھے مسلمانوں کو بھی یہ کہتے سنا ہے کہ بڑا فرق جو ہمارے اور عیسائیوں میں ہے وہ مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے کے متعلق ہے۔ اور اسی کو قرآن اور اسلام نے بڑے زور کے ساتھ رد کیا ہے۔ لیکن آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کس عیسائی نے اُن معانی میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا۔ جن میں قرآن نے اس کی تردید کی۔ بے شک ظہور اسلام کے وقت عرب میں ایسے جاہل اور بدعتی فرقہ کے عیسائی تھے۔ جن کو دیکھ کر آنحضرت کو یہ ناگوار گزرا اور قرآن میں یہ آیا کہ خدا کے کوئی بیٹا نہیں۔ کیونکہ اُس کی کوئی جورو نہیں۔ یا یہ کہ خدا نہ کسی کو جنتا ہے اور نہ کسی سے جنا جاتا ہے۔ اب ہم عیسائیوں کو اسلام یا قرآن کی اس تردید پر مطلق اعتراض نہیں۔ ہم اس کی لفظ بلفظ تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ انجیل مقدس سے چند آیات نقل کرتے ہیں جو اس مطلب کی تشریح کر دینگی۔ جبرائیل فرشتہ جب مقدسہ مریم کے پاس مسیح کے پیدا ہونے کی خبر لایا تو اُس سے کہا:-

"اے مریم خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا۔

مریم نے فرشتہ سے کہا۔ یہ کیونکر ہوگا جبکہ میں مرد کو نہیں جانتی؟ اور فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔ اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے۔ خدا کا بیٹا کہلائیگا۔"

(انجیل لوقا ۱ باب)

پھر انجیل لوقا ۳ باب میں آیا ہے کہ:-

"جب یسوع بپتسمہ پاکر دعا کر رہا تھا تو آسمان کھل گیا۔ اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہوا اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے میں خوش ہوں"

پھر مقدس پولس رسول رومیوں کو خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"خداوند یسوع مسیح جسم کے اعتبار سے تو داؤد کی نسل سے پیدا ہوا۔ لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اعتبار سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھیرا" (رومیوں پہلا باب ۳۔۴ آیات)

یہ امر بالکل صاف ہو گیا کہ کتب مقدسہ میں کن امتیازی خصوصیات کے باعث خداوند مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ جبرائیل نے مقدسہ مریم کو اُس کی بشارت دی آسمان سے خداوند تعالیٰ نے اس کی شہادت دی۔ اور مقدس پولس رسول نے اس کے علاوہ مُردوں میں سے جی اٹھنے کا ذکر کیا۔ کسی جگہ میں بھی یہ نہیں لکھا گیا کہ خدا کوئی ہماری تمہاری طرح جسم رکھتا ہے۔ یا جورو رکھتا ہے اور اُس کا کوئی جسمانی یا صُلبی بیٹا ہے۔ بلکہ مسیح کو ایک نہایت لطیف پیرایہ میں استعارہ کے طور پر روحانی معنوں میں ابن اللہ کہا گیا ہے۔ ابن اللہ کہلانے کی وجہ جبرائیل نے مقدسہ مریم کو بتائی۔ وہ مسیح کی ولادت کو تمام بنی آدم پر فوقیت دیتی ہے۔ کیونکہ جب حضرت آدم کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کرنے کے بعد تولید کا ایک سلسلہ قائم ہو چکا۔ تو جب حضور مسیح کی ولادت بلا باپ ہوئی اور روح القدس کی قدرت سے مقدسہ مریم حاملہ ہوئیں۔ تو کیا مسیح روحانی معنوں میں خدا کا بیٹا نہ ہوا۔ جیسا جبرائیل کے الفاظ سے ظاہر ہے؟ اور لطف یہ ہے کہ قرآن شریف نے بھی مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا تسلیم کیا ہے۔ اور مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہا ہے۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ میں بھی وہی مفہوم چھپا ہوا ہے جو ابن اللہ کے پاک استعارہ میں۔

اب جس ہستی کی یہ شان ہو کہ خداوند تعالیٰ اس کے پیدائش کے باب میں اپنے مقررہ قانون تولید کو توڑ دے اور جس کا کوئی جسمانی باپ نہ ہو۔ تو جس کی نسبت آسمان سے شہادت آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تو ہم کون کہ ہم اُس کو ابن اللہ نہ کہیں کیونکہ ہمارے عقیدہ میں یہ ہرگز داخل نہیں کہ خدا جسم ہے یا وہ بیٹے بیٹیاں جنتا ہے۔ ایک اور بات جس کا ذکر مقدس پولس نے کیا ہے۔ وہ مسیح کو ابن اللہ کے ممتاز درجہ پر لے جاتی ہے۔ انبیاء اولیاء آئے اور مر گئے۔ اور ان کی قبریں ہمارے درمیان موجود ہیں۔ لیکن حضور مسیح ہی کی ایک پاک اور واحد ہستی ہے جس نے موت پر پوری فتح پاکر خدا کے محبوب بیٹے کا رتبہ حاصل کیا۔ خداوند تعالیٰ نے مسیح کا درجہ اپنے تمام مقربین۔ ملائک اور انبیاء سے بلند اور ارفع کر دیا۔ کیا کبھی یہ سننے میں آیا کہ کوئی مر کر جی اٹھا ہو بجز مسیح کے؟ اسلام مسیح کی موت کا انکار کرتا ہے۔ لیکن قرآن صاف کہتا ہے کہ "اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھا لونگا"

اہل اسلام حضور مسیح کے رفع سماوی کے تو قائل ہیں لیکن وفات کے نہیں جس کا ذکر رفع سے پہلے قرآن میں آیا۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ قرآن نے وفات مسیح اور تصلیب مسیح کو رد نہیں کیا۔ کیونکہ یہ واقعات تاریخ سے ثابت ہیں۔ اب جو شخص مر کر جی اٹھے اور پھر آسمان پر صعود فرمائے تو کیا یہ مناسب نہیں کہ ہم اُس کو اللہ کا محبوب اور پیارا بیٹا کہیں؟ مسلمان خواہ کچھ بھی کہیں یا کریں جو رتبہ مسیح کو ملا ہے۔ وہ اُسے چھین کر کسی اور کو نہیں دے سکتے۔ اُن کے اپنے عقائد کے مطابق مسیح نے مہد میں کلام کیا۔ مٹی سے طیور پیدا کئے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کیا۔ آسمان

مائدہ نازل کروایا۔ اور مُردوں کو زندہ کیا۔ غیب کی خبریں دیں وغیرہ۔ اور اگر اناجیل اور کتب مقدسہ میں بھی حضور مسیح کے مقدس فرمودات، معجزات اور پیش خبریوں اور آپ کی بلند ترین اخلاق اور ایثارانہ زندگی کا مطالعہ کریں تو کوئی شک نہیں رہتا کہ قرآن نے جو یہ کہا کہ مسیح کا درجہ دنیا اور آخرت میں سب سے اور مقربین سے بلند تر ہے بالکل صحیح اور برحق ہے۔ قرآن نے جو کچھ مسیح کی شان میں کہا۔ اُس کے باعث یہ کتنا ہی واجب ہے کہ اہل اسلام کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کے ساتھ مل کر خوشی منائیں لیکن یہ لکھتے ہوئے ہمیں پھر یہی خیال آیا کہ جب مسلمانوں نے ہمیں کافر سمجھا تو وہ کب ہمارے ساتھ مل کر یوم ولادت مسیح کو منانے لگے"۔

(اخوت لاہور صفحہ۱ بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** | ہمارا قول ہے کہ جس طرح قرآن مجید میں مسیح کو اللہ یا ثالث ثلاثہ کہنے والوں کو کافر کہا گیا ہے اسی طرح مسیح کی شان مذکور فی القرآن کا انکار کرنیوالا بھی کافر ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اصول صرف مسیح کی ذات سے مخصوص نہیں ہے بلکہ جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں سب کو شامل ہے یعنی ان کی شان میں افراط اور تفریط کے دونو پہلوؤں سے بچنا چاہیئے۔ افراط تفریط کے معنی کیا ہیں؟ اسکی دو مثالیں ہم پیش کرتے ہیں:-

(۱) کالج کے کسی طالب علم کو جو ایف۔ اے میں پاس ہوا ہے صرف انٹرنس پاس کہنا اس کی ہتک اور تفریط (کسر شان) ہے۔ اس کو بی۔ اے یا ایم۔ اے کہنا غلو یا افراط ہے۔

(۲) پنجاب یونیورسٹی میں عربی تعلیم کے تین درجے ہیں۔ (۱) مولوی۔ (۲) مولوی عالم۔ (۳) مولوی فاضل۔ کسی مولوی عالم کو صرف مولوی کہنا اس کی ہتک یا تفریط ہے اور مولوی فاضل کہنا اس کی شان میں غلو (زیادتی) ہے۔

یہ دو مثالیں ایسی صحیح ہیں کہ کسی کم عقل کو بھی ان کی صحت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اس بنا پر ہم قرآن مجید کا فیصلہ مسیح کے حق میں سنا دیا ہے۔ چنانچہ آپ کی شان میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:-

کلمۃ اللہ، روح اللہ اور وجیہا فی الدنیا والآخرۃ

ساتھ ہی اس کے وہ امر تنقیح جو مسیحیوں اور مسلمانوں میں متنازعہ ہے۔ بالکل صاف الفاظ میں فیصل کر دیا ہے۔ اس فیصلے کے الفاظ یہ ہیں:-

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ۝ (پ۲۵ - ع۱۲)

مسیح ہمارا (خدا کا) نیک بندہ تھا ہم نے (بذریعہ رسالت) اس پر انعام کیا اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے ہادی (رہنما) بنایا۔

بس ہمارا اعتقاد اور یقین اسی قرآنی تعلیم پر ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ جو مسلمان ولادت مسیح کے جشن میں شریک نہیں ہوتے وہ حق بجانب ہیں۔ واقعی شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کی وجہ بھی سنئے! پادری فنڈر اپنی مشہور کتاب "میزان الحق" میں لکھتے ہیں کہ

انجیل کے ان مقاموں سے صاف ظاہر اور یقین ہے کہ یسوع مسیح صرف تعظیم کی راہ سے خدا کا بیٹا نہیں کہلاتا بلکہ فی الحقیقت الوہیت کے مرتبہ میں ہے اور صفات الوہیت اس میں پائی جاتیں اور وہ خدا کے ساتھ ایک ہے۔ اور خود خدا ہے۔"

(میزان الحق صفحہ۱۷۴۔ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ (۱) مسیح کی جو شان پادری فنڈر نے بیان کی ہے۔ اس کی رو سے وہ لَمْ يُوْلَدْ کی صفت سے موصوف ہونا چاہیئے پھر اس کی ولادت کے کیا معنی! اسی لئے مسلمان اس غلط ولادت کے جشن میں شریک نہیں ہو سکتے۔

دوسری بات جو غور طلب ہے وہ نامہ نگار کے اس قول کی تردید ہے جو اس نے مسیح کو استعارے کے رنگ میں خدا کا بیٹا قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ پادری فنڈر کے قول سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ استعارہ علم بیان میں اس کو کہتے ہیں جس میں درحقیقت تشبیہ تو ہوتی ہے مگر حرف تشبیہ مذکور نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی کہے میں نے شیر دیکھا! اس سے قائل کی مراد درندہ حیوان نہ ہو بلکہ بہادر آدمی ہو۔ ایسے کلام سے قائل کا مقصد دیکھے ہوئے شخص کے لئے شیر کی سی بہادری ثابت کرنا ہے نہ کہ حقیقۃً اس کو جنگلی شیر باور کرنا یا کرانا۔ اگر اس مثال میں شیر کی جگہ بہادر وغیرہ کہنا صحیح نہ ہو تو یہ کلام استعارہ کی مثال نہیں بن سکتا۔ پس معلوم ہُوا کہ استعارہ میں حقیقت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس وصف کا اظہار مقصود ہوتا ہے جو مشبہ بہ اور مشبہ میں مشترک ہوتا ہے۔ اور مشبہ بہ کا یہ وصف مشہور ہوتا ہے یہی مشترک وصف استعارہ کی بنا ہوتا ہے۔

اخوت کے نامہ نگار نے مسیح کو جو استعارے کے رنگ میں ابن اللہ کہا ہے۔ اس کی بنا مسیح کی عزت اور محبوبیت الٰہی معلوم ہوتی ہے مگر پادری فنڈر اس بنائے استعارہ سے انکاری ہیں۔ علاوہ اسکے اب اور ابن میں اثنینیت (دوئی) کا ہونا لازمی اور ضروری ہے پادری فنڈر ابنیت کو ترقی دیکر خود خدا کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنائے استعارہ ہی سرے سے معدوم ہے۔ بہت خوب! نہ بانس رہا نہ بانسری بجی۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ مسیح کی نسبت خود ان کے الہامی نوشتوں کے بھی خلاف ہے۔ منجملہ انکے ایک نوشتہ ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔ عیسائیوں کا مقدس رسول پولوس رومیوں کو خط میں لکھتا ہے کہ

ہم خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے ساتھ شریک ہیں" (باب۸ فقرہ۱۷)

یہ حوالہ صاف بتا رہا ہے کہ مسیح اکیلا ہی خدا کا فرزند نہیں ہے بلکہ دنیا کا ہر ایک صالح انسان خدا کا فرزند ہے اور مسیح کے ساتھ خدا کی وراثت میں شریک ہے۔

(نوٹ) وراثت کے معنی ہیں مورث کے مرنے کے بعد کوئی چیز ملنا۔ خدا کی ذات تو قائم دائم اور حی و قیوم ہے۔ اس لئے وراثت کے معنی یہاں مجازاً انعام و اکرام ہیں۔ جس کے مستحق اس کے سب نیک بندے ہیں۔ اسکے ہم (مسلمان) قائل ہیں۔

**اطلاع عام** | ہم عیسائیوں کی شکایات رفع کرنے کو تیار ہیں۔ وہ ہمیں جشن ولادت مسیح میں بلائیں تو

نورِ جاوید - عیسائیت کی تردید میں ایک بےنظیر (۲۸۰) کتاب - قیمت ۶؎ - پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ہم ضرور پہنچیں گے۔ اور مسیح کی شان سورہ مریم کے دوسرے رکوع سے بتا چکے۔ اور اس رکوع کی تفسیر اور تشریح کتاب مقدس کے عہد جدید کے حوالے سے کر چکے اور ان دونوں کتابوں کے حوالوں کے پیش نظر ہم دونوں

گروہ (مسیحی اور مسلمان) متحد ہو کر یہ شعر پڑھیں گے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

---

## قادیانی مشن

# خلیفہ قادیانی کا خطبہ

اور

# شیخ چلّی کا خواب

بڑے مرزا صاحب تو کہتے گئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ دنیا کے سب مذاہب کو مٹا کر مذہب اسلام قائم کروں، عیسٰی پرستی کے ستون توڑ دوں، دنیا بھول جائے کہ کوئی عیسٰی کوئی کرشن کوئی دوسرا معبود بھی تھا یا ہے۔ ان کے اس دعوی کی آزمائش تو دنیا نے خوب کر لی۔ ساری دنیا میں شرک وکفر دن بدن زیادہ پھیلتا جارہا ہے۔ غیروں کو چھوڑ کر اسلامی آبادی کو دیکھا جائے ان میں بھی عقائد شرکیہ کفریہ بکثرت ترقی کر رہے ہیں۔

یہ تو بڑے میاں کے ادعا کا انجام ہے۔ چھوٹے میاں کا دعوی سنئے۔ آپ جلسہ سالانہ کے خطبہ میں بہت کچھ تعلی آمیز تقریر کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اتنا بڑا کام کہ جو ہمیں اور ہماری حالت کو دیکھتے ہوئے بالکل ناممکن نظر آتا ہے۔

ہم نے دنیا کی موجودہ سلطنتوں کو، دنیا کے موجودہ مذاہب اور دنیا کے موجودہ تمدن کو، دنیا کی اقتصادی انجمنوں کے نظام کو اور ان سب کو بدل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کو قائم کرنا ہے۔ ایسی حالت میں دنیا کی حکومتیں اور مذاہب کے ادارے ہماری مخالفت کریں تو طبعی تقاضا کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ حق بجانب ہیں۔ کیونکہ انہیں نظر آرہا ہے کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے موت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور وہ پروانہ ہمارے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور اسے ہم لائے ہیں جن کو دنیا میں حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔" (الفضل قادیان صفحہ ۳ بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** قانون قدرت ہے کہ لمپ کے ارد گرد جو روشنی ہوتی ہے بہ نسبت دُور کے وہ بہت زیادہ صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرات انبیاء کے ارد گرد کے لوگ تقوی طہارت، غیرت مذہبی اور جوش دینی میں بہت ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔ بڑے مرزا صاحب کا دعوی تھا کہ میں منہاج نبوت پر آیا ہوں اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کے ارد گرد کی روشنی کو جانچیں کہ وہ کہاں تک صاف شفاف روشن اور تیز تھی اور ہے اور کہاں تک اس نے دنیا میں انقلاب پیدا کیا۔ جو کچھ کیا وہ ہمارے سامنے ہے۔ تیس سال مرزا صاحب کے انتقال کو بھی گزر گئے نہ کوئی سلطنت دنیا کی ان کے زیر نگیں آئی نہ کسی انجمن کا نظام آپ نے بدلا نہ کوئی انقلاب ہوا۔ ہوا تو یہ ہوا کہ پنجاب کی بڑی انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے مرزا صاحب کے مریدوں کو غیر مسلموں کی طرح نکال دیا گیا۔

خلیفہ قادیان کا خود اعتراف ہے جو بارہا اہلحدیث میں پیش کیا جا چکا ہے کہ جو مقاصد مرزا صاحب لیکر آئے تھے ان کا اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا وہ کب ہوگا؟ غالباً قیامت سے ایک ہفتہ پہلے۔

کیسا بڑا اچھیلا پروگرام ہے کہ دنیا کی سلطنتوں کا جدید نظام قائم کرینگے۔

؎ اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب سے سہو ونسیان ہو گیا آپ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے تو دعوی مدلل ہو جاتا کہ یورپ میں جو ڈکٹیٹر شپ جاری ہو رہا ہے۔ یہ ہماری ہی کوشش کا نتیجہ ہے۔

اس دفعہ یہ سہو ہوا ہے تو امید ہے اس کی تلافی آیندہ سال کر دینگے۔ کیونکہ بڑے میاں کا یہ بھی تو الہام ہے کہ "زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا۔"

**ناظرین کرام!** دنیا کی حکومتوں اور انجمنوں کے نظام میں تبدیلی کیا پیدا کرینگے۔ سب سے اول اپنی رقیب اور حریف انجمن احمدیہ لاہور میں تو تبدیلی کر لیں جو ہر روز ان کے سینے پر مونگ دلتی ہے۔ جو بات کوئی نہیں کہتا وہ کہتی ہے۔ ان کا آرگن "پیغام صلح" خلیفہ صاحب قادیانی کو سرکاری سانڈ کہتا ہے۔ اور ان کا امیر ہر قسم کی برائیاں خلیفہ پر تھوپتا ہے۔

سب انجمنوں کی تبدیلی سے پہلے اس انجمن کی تبدیلی یا اصلاح کرنا خلیفہ یا ان کی جماعت کا فرض اولین ہے جو انہوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔

اس کے علاوہ خود قادیان میں مجلس احمدیہ قائم ہو گئی ہے جو قادیانی جماعت کے لئے نہایت ہی دلآزار ہے۔ جس میں بقول خلیفہ صاحب پانچ سو بلکہ پانچ سو سے زیادہ منافقین شریک ہیں۔ کیا یہی تبدیلی ہے جو خلیفہ قادیان دنیا کی انجمنوں میں کرنی چاہتا ہے۔ بہرحال قادیانی سودا ابتدا ہی سے ادھار پر چلتا رہا اور اب بھی ویسا ہی ادھار ہے۔ دعوی تو بروز محمدیت کا ہے اور کام میں سستی اتنی ہے کہ اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔ ادھر اصل متبوع علیہ السلام کو دیکھیں تو وہ اپنی زندگی میں ہی سب کام پورے کر کے یہ سن گئے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ـ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ

رئیس قادیان۔ تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے عجیب و غریب حالات۔ قیمت ۸؍ (دفتر اہلحدیث)

ہم خلیفہ جی بنانے کی غلطی میں قادیانی جسپر کی
کیسے تھیلی سے باہر ہی ہے۔ وہی ایک تو وہی حالت ہے
جو اسلامی حقوق کی حفاظت کا بیشمار پیدا ہو رہا ہے۔
پینے اندر راج ہمیشہ حالت بیشتر نکال

# کھلی چٹھی

## بنام بابو عمر الدین صاحب احمدی جالندھری

جناب بابو صاحب!

آپ کو یاد ہوگا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علمائے اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اُس چیلنج کو قبول کر کے لکھا تھا کہ آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لے کر بٹالے کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اسپر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔ اس کے جواب میں میں نے ایک خط رجسٹری کرا کر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان ساتھ لے آئیں۔ مگر مقابلے میں ضرور آئیں۔

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر ہانکی گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلے میں کوئی پُراز معارف تفسیر نہیں لکھ سکتا اور یہ احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب کو دی تھی یا نہیں؟ اس کا جواب بذریعہ اہلحدیث خود یا بذریعہ پیغام صلح دیجئے۔ آپ کے جواب پر سلسلہ کلام جاری ہوگا۔ (ابو الوفاء)

چیلنج تفسیر نویسی کے متعلق ناظرین تمام حالات سے واقف ہیں ... تفسیر نویسی کا چیلنج ... (مدیر اہلحدیث امرتسر)

---

بریلوی مشن

# بشیر کوٹلوی عالم برزخ میں ہے یا دنیا میں؟

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

پچھلے پرچہ میں اس سلسلے کا اندراج غلطی سے رہ گیا ہے۔ آئندہ ان شاء اللہ مسلسل ہوگا۔

ناظرین اخبار اہلحدیث کو معلوم ہے کہ ہم نے انوار الصوفیہ کے جواب میں ایک مضمون بعنوان "فضائل سید المرسلین قرآن و حدیث کی روشنی میں" لکھا تھا جس میں صاحبزادہ علی پوری سے عرض کی گئی تھی کہ حنفی ہو تو مقلدانہ حیثیت سے اپنے ثبوت میں اپنے امام کا قول پیش کیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل قرآن و حدیث میں مذکور ہیں وہی بیان کرو۔ ادھر ادھر کی رطب و یابس جمع کرنے سے فضائل نبوی پیش کرنا صحیح نہیں۔ اس مضمون میں قسطلانی کی عبارت پر (جو انوار الصوفیہ نے نقل کی تھی) ہم نے لکھا تھا کہ ان کی یہ بات بلا دلیل ہے۔ یعنی قسطلانی کا دعویٰ کہ

مؤمنین جو فوت ہو چکے ہیں عالم برزخ میں جانے کے بعد زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔

دلیل طلب ہے۔ اس کے بعد ہم نے صاحبزادہ صاحب علی پوری کو مخاطب کر کے لکھا تھا

کیا یہ درست ہے کہ خود جناب (قسطلانی) بھی مؤمن تھے تو اب وہ ہمارے حالات سے واقف ہونگے اس لئے ہم (ثانی) آپ (علی پوری) کی وساطت سے حق سے درخواست کرونگا کہ مہربانی کر کے میرے اس سوال کا جواب خود (قسطلانی) ہی تحریر فرما دیں اور اس دعویٰ کی دلیل قرآن حدیث سے دیں۔

ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ

ہم چونکہ اس کے قائل نہیں ... ہیں اس لئے آپ ہی مہربانی کر کے میرا مضمون ... کا ... جواب ... بہتر ہوگا۔

با التفاف گفتگو کرا دیں۔

ہمارے اس مضمون پر علی پوری صاحبزادہ صاحب تو خاموش ہیں۔ غالباً وہ سمجھ گئے ہونگے کہ بات معقول ہے اور صحیح معقول بات کو مان لینا عقلمندی کی نشانی ہے اس لئے وہ تو نیم راضی ہیں پورا اتفاق بھی ہو جائیگا ان شاء اللہ! بصیرت کی ضرورت ہے۔

مگر کوٹلی کے مولوی بشیر صاحب عالم برزخ سے بول اُٹھے اور نہایت ہی غضب آلود لہجہ میں "الفقیہ" کے "التنقید والافکار" میں کچھ گویا ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہماری مندرجہ بالا تحریر کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"ہم آپ کا مضمون لیکر حضرت علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ حضور! امرتسری ثانی آپ سے بالمشافہ گفتگو کرنے کے مشتاق ہیں اور آپ سے آپ کے ارشاد کی دلیل طلب کرنی چاہتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت موصوف جلال میں آگئے لاحول ولا قوۃ پڑھ کر فرمانے لگے کہ کیا بدعی اور کیا بدعی کا شوربا۔ ثانی سے کہہ دو کہ میں تم جیسے وہابی سے ہرگز منہ لگنا نہیں چاہتا ہاں کوئی محب رسول نیک نیتی سے آئے تو اُسے سمجھا دونگا۔ ان پڑھ صوبی صدی کے کٹ حجتی کرنے والے غیر مقلدین سے میں گفتگو کرنا اپنے علم کی ہتک سمجھتا ہوں۔ اگر ثانی کو کچھ ایسا ہی شوق ہے تو وہ مرے ... بعد الاذان ... مگر ... ثانی یہ بھی نہ کر سکے گا کیونکہ وہ کب ... سر کرچکے ہیں ... (التنقید ... دسمبر ... صفحہ ...)

ناظرین ... بشیر صاحب قسطلانی کے پاس ہمارا مضمون لیکر پہنچے ... جو آج آپ نے تحریر کیا ... بشیر صاحب

ahmadimuslim.de

تحریر فرماتے ہیں :-
"اں صاحب! ثانی کی علامہ موصوف علیہ الرحمۃ سے بالمشافہ گفتگو کرنے کی خواہش ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ ایک شخص جو بمبئی میں ہو امرتسری ثانی اس سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں - یا تو ثانی صاحب بمبئی پہنچ جائیں یا وہ صاحب بمبئی سے امرتسر آجائیں. بنابریں ثانی صاحب نے علامہ قسطلانی کو عالم برزخ میں تسلیم کیا ہے اور خود آپ اسی عالم میں ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ علامہ موصوف کے اُس عالم سے اس عالم میں تشریف لے آنے سے یہ امر بہت آسان ہے کہ ثانی صاحب اس عالم سے اُس عالم میں تشریف لے جائیں - پس ہم حضرت علامہ قسطلانی کو کسی نہ کسی صورت گفتگو پر راضی کر لینگے ثانی صاحب خودکشی کا انتظام فرمائیں "
(الفقیہ تاریخ مذکور)

اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ قسطلانی سے میری ملاقات کے لئے بشیر صاحب دو صورتیں تحریر کرتے ہیں کہ یا تو میں عالم برزخ میں جاؤں یا موصوف دنیا میں تشریف لائیں - اخود جناب بشیر صاحب ملاقات کر چکے ہیں اور میرا مضمون بھی سنا آئے ہیں. جس کی صورت (خود ان کی تجویز کردہ) یہی ہوئی ہوگی کہ عالم برزخ میں خود گئے ہونگے کیونکہ مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ
"میں عالم برزخ میں گئے بغیر قسطلانی سے ملاقات نہیں کر سکتا. کیونکہ ان کا یہاں دنیا میں آنا آسان نہیں -"

اب سوال یہ ہے کہ آنجناب عالم برزخ میں گئے تھے یا قسطلانی کوٹلی میں تشریف لائے تھے. دوسری صورت سے پہلی صورت کو آپ آسان تسلیم کر چکے ہیں - اس لئے آپ نے بھی آسان راہ اختیار کی ہوگی یعنی خود گئے ہونگے اور جانے کی صورت بھی خود بشیر صاحب میرے لئے تجویز کرتے ہیں -
"ثانی صاحب خودکشی کا انتظام فرمائیں"
مجھے گمان ہے کہ جو تجویز میرے لئے آپ نے ارشاد فرمائی خود بدولت بھی اسی گھاٹ اترے ہونگے یعنی قسطلانی کو عالم برزخ میں میری تحریر سنانے کے لئے خودکشی کر کے گئے ہونگے۔

**کوٹلی والو!** کیا جماعت بریلویہ کے افراد ہمیں مہربانی کر کے اطلاع دے سکتے ہیں کہ آپ کے مولوی بشیر صاحب نے خودکشی کی تھی اور کب؟ اگر جماعت بریلویہ نہ بتا سکے تو مستری اسماعیل صاحب ضرور بتائیں گے کیونکہ وہ بشیر صاحب کی خودکشی کے اسباب سے بھی خوب واقف ہیں. اگر کوئی نہ بتا سکے تو ابو بشیر مولانا محمد شریف صاحب فرمائیں کہ آپ کے برخوردار نے کیوں خودکشی کی اور آپ نے اس صورت میں جنازہ پڑھا تھا - اور یہ بھی فرمائیں کہ آپ کی بہو (زوجہ بشیر) کا کیا حشر ہوا - بشیر صاحب کی خودکشی کے بعد عدت وفات کے اندر ہی (بشیر صاحب) واپس تشریف لے آئے تھے یا بعد - بصورت ثانی ابھی دوسرا نکاح تو نہیں ہوا تھا - امید ہے کہ بشیر میاں کے ابا بالتفصیل جواب دینگے -

رہا بشیر صاحب کا یہ کہنا کہ قسطلانی صاحب میرے (بشیر کے) کلمات سنتے ہی جلال میں آگئے اور لاحول پڑھا - لاحول کیوں نہ پڑھتے وہ تو حیران ہونگے کہ ایسے بدعقیدہ لوگ کہاں سے آگئے - جو میرے اقوال کو حجت نہ ماننے والوں کے منہ آتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے صاف کہا لاحول ولا قوۃ یعنی مجھ میں تائید الہٰی کے سوا غلطی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت کہاں ہے - اس لئے جو اچھی بات ہو وہ تائید ایزدی سے ہے جو غلطی ہو وہ مجھ سے ہوئی ہے -

**مولوی بشیر صاحب!** سنو! اور گوش ہوش سے سنو - آپ کا اعتقاد ہے کہ قسطلانی کی عبارت

من انتقل الی عالم البرزخ من المؤمنین
یعلم احوال الاحیاء غالباً

کہ مومن عالم برزخ میں منتقل ہو جانے کے بعد زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔
صحیح ہے تو پھر اسکو آپ کے صحیح تسلیم کرنے کی بنا پر میں نے لکھا تھا کہ وہ میرے اس سوال کو بھی جانتے ہونگے کہ میں نے اخبار اہلحدیث میں مرحوم سے سوال کیا ہے - تو کیا آپ بھی اپنے سوال کا جواب عرض کریں کہ جناب آپ اس دعویٰ کو قرآنی دلیل سے ثابت فرمائیں کیونکہ کسی غیر نبی کی بے دلیل بات کو ماننے کے لئے ہم (افراد امت محمدیہ) مامور نہیں ہیں۔

**بادلیل بات** ہاں یہی قسطلانی اسی کتاب مواہب میں ایک بادلیل مسئلہ تحریر فرماتے ہیں۔
بریلوی حنفیو! آؤ ہم اور تم سب مل کر اسکو تسلیم کریں اور بہت بڑے نزاعی مسئلہ کو حل کریں - سنو! وہ مسئلہ بشریت رسول ہے -

**بشریت رسول کے متعلق قسطلانی کا فیصلہ**

قسطلانی مین حیات میں اپنی کتاب کے اندر ایک سوال تحریر فرماتے ہیں :-
ھل العلم بکونہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراً شرط فی صحۃ الایمان او ھو من فروض الکفایۃ
کیا رسول اللہ کی بشریت کا علم ایمان کی صحت کیلئے شرط ہے یا فرض کفایہ ہے۔
اس کا جواب موصوف ایک بزرگ کی طرف سے تصدیقاً نقل فرماتے ہیں :-
لو قال شخص اومن برسالۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی جمیع الخلق ولکن لا ادری ھل ھو من البشر او الملائکۃ او من الجن او لا ادری اھو من العرب او العجم فلا شک فی کفرہ لتکذیبہ للقرآن وجحدہ ما تلقتہ قرون الاسلام خلفا من سلف وصار معلوما بالضرورۃ عند الخاص والعام -
اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں (محمد رسول اللہ) کی رسالت پر ایمان رکھتا ہوں مگر نہیں جانتا کہ وہ بشروں سے ہیں یا ملائکہ سے یا جنوں سے یا یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ عربی تھے یا عجمی تو ایسا کہنے والے کے کفر میں شک نہیں کیونکہ وہ قرآن مجید کا مکذب اور اسلامی گروہوں (سلف خلف) کے متفقہ طور پر معلوم شدہ امر کا انکاری ہے -

**بریلوی حنفیو!** یہ ہے قسطلانی کی بادلیل بات جس کو وہ قرآن مجید و تعامل اہل اسلام سے ثابت کر رہے ہیں - اس پر عمل کا بھی جرأت کرنا ہے - آؤ بے دلیل بات پر

(تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ... اہلحدیث)

[illegible] بات کو تسلیم کریں اور [illegible] کیلئے
[illegible] کر بلا دلیل شرعی جو بات ہنود اس کے سامنے
سر تسلیم خم کر دے۔ دیکھو کہ لکھنا لاکن ہے شرعی دلیل
پیش کئے بغیر کوئی بزرگ بھی بات پیش کرے تو اس کی
بزرگی کو تسلیم کرتے ہوئے اسکے سہو و نسیان کو نظر انداز کر دو

**کوٹلی والو!** تمام اہل حدیث حنفی بن کر اپنے مولوی
صاحب سے التماس کرو کہ محققانہ طور پر ہماری باتوں کا
جواب تحریر کریں۔ اگر سچے ہیں تو اپنے دعاوی کو دلائل دینیہ
سے مزین کیا کریں۔ بزرگوں کو حاضر کہیں یا زندہ گھروں
میں مانیں یا مسجدوں میں ملکہ اپنے عقائد کو قرآن حدیث
سے ثابت کریں۔

حنفی ہیں تو سچے حنفی بن کر دکھائیں ورنہ دنیا سمجھ
لے گی کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور

مگر یاد رہے دنیا سے مراد دنیائے اسلام ہے
جو دنیا مولوی بشیر صاحب کو نظر آتی ہے اس کے لئے اور
میدان ہے جس سے وہ آشنا نہیں ہیں۔

سنئے! مغرب زدہ ہوں یا گرویدہ علی پور ہمارا فرض
ہے کہ ہم صحیح احکام شریعت و شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا
الصلوٰۃ والتحیہ) کو پیش کریں۔

اس کو ضرور مانیں گے اور ہمارا یہ یقین ہے کہ دنیا
سچائی کو مان کر رہے گی اور بفضل خدا وہ دن آئے گا کہ
توحید الٰہی و سنت رسول کی گونج مشرق سے مغرب تک
پہنچ جائے گی۔ صرف وہی گروہ رہ جائیگا جس کے حق میں
وارد ہے۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ
فَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْن

---

**رد الکاذب اللہابیہ۔** مذہب حقہ اہل حدیث پر
اہل بدعت اور بعض دیگر ناواقف اصحاب مختلف قسم کے
اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے
گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے
ہر اہلحدیث کو پاس رکھنا مفید ہے تا اہل بدعت دیکھ کر
کانپ اٹھیں۔ [illegible]
ہے [illegible] قیمت [illegible] علاوہ ۱۰ محصول [illegible]
ملنے کا پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

# وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از جناب مقصود حسن صاحب چترویدی متوطن رڑکی)

عنوان منسجہ بالا اہلحدیث ۱۶ ستمبر تا ۱۴ اکتوبر
میں مسلسل شائع ہوتا رہا۔ بقایا مضمون دیر سے
وصول ہونے کے باعث تسلسل قائم نہ رہ سکا۔
نئے ناظرین کی واقفی کے لئے چند سطور ۱۴ اکتوبر
سے مکرر نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ مضمون پُرلطف
ہو جائے۔ (مدیر)

سام وید کے حصہ دوم کی دوسری تقسیم یہ ہے کہ اسکو
بائیس ادھیاؤں میں منقسم کیا گیا ہے۔ جو بالکل ۲۲۔ اردھ
پرپاٹھکوں کے مطابق ہے۔ بعض نسخوں میں ادھیاؤں
کی تعداد ۲۱ ہے۔ یعنی انیسویں ادھیائے کے بعد
بیسویں اور اکیسویں ادھیائے کو ملا کر ایک کر دیا ہے
اس طرح شمار میں ایک ادھیا کم ہو گیا۔

ان ادھیاؤں کی ضمنی تقسیم یہ ہے کہ ان میں سے
ہر ایک میں متعدد کھنڈ ہیں۔ اور ہر کھنڈ میں متعدد ترچ
ہیں۔ اور ہر ترچ میں تین تین منتر ہیں۔

گائتری کا مشہور منتر سام وید نصف ثانی۔ پرپاٹھک
۶۔ نصف پرپاٹھک ۳ کے دسویں ترچ کا پہلا منتر ہے
یا یوں کہئے کہ وہ سام وید نصف ثانی ادھیائے ۱۳۔
کھنڈ ۴ کے تیسرے ترچ کا پہلا منتر ہے۔

سام وید کی یہ تقسیمیں ذرا دقت طلب ہیں بہتر ہو کہ
اسکے حصہ اول میں دشتیوں پر مسلسل نمبر ایک سے لگا کر
۵۸۵ تک دے لئے جائیں۔ اور پھر یوں حوالہ دیا جاوے
کہ سام وید حصہ اول دشتی فلاں۔ منتر فلاں۔ اسی طرح
حصہ دوم کو ۲۲۔ ادھیاؤں میں تقسیم کرکے ہر ادھیائے کے
ترچوں کے نمبر مسلسل ہوں۔ اس طرح حوالہ دینے میں بہت سہولت ہوگی

اتھروید بیس کانڈوں میں منقسم ہے۔ ان میں سے
پہلا [illegible] کانڈ [illegible] پرپاٹھک ہیں۔
[illegible] پرپاٹھک کی تقسیم نہیں ہے
[illegible] سوکتوں کا [illegible] ۱۱۱۔ [illegible]
[illegible]

سوکتوں کی تعداد سات سو اکتیس ہے۔ اور کل منتر قریب
چھ ہزار کے ہیں۔

چونکہ اتھروید میں سوکتوں کے نمبر کانڈوں کے اعتبار
سے دئیے گئے ہیں۔ اس لئے حوالوں میں صرف کانڈ اور
سوکت کے نمبر دینا کافی ہے پرپاٹھک اور انوواک کے
ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**چترویدبھاشیہ کار** اب ہم ویدوں کے مختلف
تراجم اور تفاسیر اور ان کے متعلق متفرق کارآمد کتب کا
تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلے ہم اون
ودوانوں کی تصانیف کا حال لکھیں گے جنہوں نے چاروں
ویدوں کا ترجمہ کیا ہے یا تفسیر لکھی ہے۔ ان میں سب سے
اول شخص ساین اچاریہ یعنی استاد ساین ہے (آچاریہ
استاد کو کہتے ہیں) یہ فاضل اجل شخص جو ۱۳۱۵ عیسوی
کے قریب دکھن میں پیدا ہوا۔ بیجے نگر کے ہندو راجہ کا
وزیر اعظم تھا۔ ان دنوں میں ہندوؤں کا مذہبی علم
بالکل زوال پذیر ہو رہا تھا۔ اوس کو نیست و نابود ہونے
سے محفوظ کر دینے کے لئے ریاست کا زر خطیر صرف کر کے
اس قابل شخص نے ملک کے ہر گوشہ سے بڑے بڑے
پنڈتوں کو جمع کیا۔ اور اپنی نگرانی میں چاروں ویدوں اور
ان کے متعلق تمام دیگر کتب مثلاً برہمن گرنتھوں وغیرہ
کی تفاسیر سنسکرت زبان میں لکھوائیں۔ ساین اچاریہ
کی رگ وید اور سام وید کی تفاسیر کمل ہیں۔ سیاہ
یجروید کی تیتریا سنگھتا کی بھی تفسیر کمل ہے لیکن سفید
یجروید میں سے کانو شاخ کے ابتدائی بیس ادھیاؤں کی
ہی تفسیر کی گئی ہے۔ اتھروید کی ساین تفسیر بھی
دستیاب ہو چکی ہے۔ اور ایک عرصہ ہوا کہ شنکر پانڈو
رانگ پنڈت نے بڑے اہتمام کے ساتھ اوسکو مع تشریح
جلدوں میں [illegible] سے شائع کیا تھا۔ اس
میں متعدد سوکتوں کی تفسیر شامل نہیں ہے۔ وید کے
[illegible] بعد [illegible] ساین آچاریہ کی [illegible] کے

ہم ہوں احسان رہیں گے۔ مگر یہ فاضل اہل شخص ویدوں کی تفسیر دیکھ جاتے تو آج ویدوں کے بہت سے مقامات واضح رہ جاتے۔ زمانہ قدیم کے برہمن گرنتھوں اور سوتروں کے بعد صدیوں تک کسی نے ویدوں کی تفسیر پر کچھ نہ لکھا یا یوں سمجھئے کہ اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ ساتویں صدی عیسوی کے وسط میں سکند سوامی وغیرہ نے رگ وید وغیرہ کے کچھ حصص کی تفسیر لکھی لیکن ویدوں کی سب سے پہلی تقریباً مکمل تفسیر لکھنے کا فخر ازل سے ساین کے حصہ میں لکھا جا چکا تھا۔

ساین کے بعد جس شخص نے چاروں ویدوں کا ترجمہ اور تفسیر لکھی ہے وہ گورنمنٹ کالج بنارس کے سابق پرنسپل مسٹر گرفتھ ہیں۔ انہوں نے چاروں ویدوں کا (جس میں تیعریہ سنگھتا شامل نہیں ہے) انگریزی میں ترجمہ ۱۸۹۲ء کے قریب کیا ہے۔ اور مختصر تفسیری نوٹ بھی دیئے ہیں۔ اس ترجمہ کو چھ جلدوں میں میسرز ای۔ جے لازرس کمپنی نے میڈیکل ہال پریس بنارس سے شائع کیا ہے۔ چاروں ویدوں کا یہی ایک صحیح ترجمہ ہے جو ہندوستان میں باسانی مل سکتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| رگ وید دو جلد | ۱۲۶۴ صفحات | قیمت ۱۴ روپیہ | |
| سام وید ایک جلد | ۳۳۸ | ۴ | |
| سفید یجر وید ایک جلد | ۳۷۲ | ۴ | |
| اتھرو وید دو جلد | ۹۳۲ | ۱۲ | |
| میزان کل ۶ جلد | ۲۹۰۶ | ۳۴ | |

تیسرا اور آخری ترجمہ چاروں ویدوں کا پنڈت دیوی شرما ودیا النکار ساکن اجمیر نے ہندی میں کیا ہے۔ پنڈت جی آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ان کا ترجمہ عام نقطۂ نظر سے مستند قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سناتنی پنڈتوں اور غیر مذاہب کے سنسکرت کے عالموں کے نزدیک تو یہ ترجمہ تاویلات فاسدہ سے پُر ہے ہی۔ لیکن آریہ سماجی حلقے میں بھی اس ترجمہ کو استناد کا درجہ حاصل نہیں ہے۔ ہم نے بعض اہل علم سماجی اصحاب کو یہ کہتے سنا ہے کہ اس ترجمہ کا نہ ہونا اس کے ہونے سے بہتر تھا۔ تاہم چونکہ اب تک کوئی ہندی ترجمہ چاروں ویدوں کا موجود نہ تھا اس لئے سماجی پبلک میں اس ترجمہ کو

جس کی آخری جلد ابھی حال ہی میں مطبع سے نکل ہے۔ بہت غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ چھوٹی تقطیع کی بارہ خوبصورت جلدوں میں چھپا ہے جن میں سے ہر جلد میں تقریباً سات سو صفحات ہیں اور قیمت فی جلد چار روپیہ (معاشی تین روپیہ) ہے۔ آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے اس کو شائع کیا ہے۔ سام وید کی ایک۔ سفید یجر کی دو۔ اتھرو کی چار اور رگ وید کی پانچ جلدیں ہیں۔

(باقی باقی)

# نزول بارش اور مولانا عبد الجلیل صاحب سامرودی

(از قلم مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی۔ چنیوٹ)

موصوف ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں میں نیک صالح کہا کرتا ہوں۔ جماعت اہل حدیث کا طغریٰ امتیاز یہی ہے کہ ہمارا ایمان قال اللہ وقال الرسول ہے۔ اس کے سوا اسرائیلی روایات حجت شرعیہ نہیں۔ موصوف خالص اہل حدیث ہیں مگر اسرائیلی روایات کی بھی بڑی وقعت کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض اقوال کی بنا پر نزول بارش کی نسبت جو کچھ رائے ظاہر فرمائی ہے وہ ہم بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنی تحقیق حقیرانہ پیش کریں گے۔

من کعب الاحبار السحاب غربال المطر لولا السحاب حین ینزل من السماء لافسد ما یقع علیہ من الارض۔ رواہ القرطبی۔

حضرت ابن عباس کعب احبار سے نقل کرتے ہیں کہ ابر آسمان کی چھلنی ہے اگر ابر نہ ہوں نزول باراں کے وقت تو زمین میں جہاں بھی پڑے برباد ہو جائے۔

میرے عزیز اہل حدیثو! یاد رکھو کہ ابر کی تکوین ہوا سے نہیں۔ بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں۔ یہ خیالات جماعت اہل حدیث کے اعتقادات سے کوسوں دور ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ بارش حقیقت میں آسمان سے ہے جو بوساطت ابر برسائی جاتی ہے۔ آسمان میں پانی کی کمی نہیں کہ اللہ میاں کو ابخرات الارض سے پانی لینے کی ضرورت ہو۔ (اور اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ برسات ابخرات الارض سے بادل بن کر ہوتی ہے) تو یہ داب اہل توحید دفرقہ حقہ اہل حدیث بلکہ عامہ اہل سنت والجماعت سے نہیں۔ ایسے خیالات کو نزدیک آنے دینا بھی جرم ہے۔
الحدیث امرتسر ۱۷۔ رمضان ۱۳۵۵ھ صفحہ ۱۲-۱۳

علاوہ ازیں مولانا موصوف نے چند اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ لیکن کوئی قول سنداً آنحضرت صلعم تک نہیں پہنچا۔ سب کا خلاصہ یہی ہے کہ برسات آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ فاضل مدیر مولانا صاحب نے موصوف کو اس مضمون کے اخیر میں خاص توجہ دلائی تھی۔ لیکن ہمیں ایک اور خاص وجہ سے یہ مضمون کچھ تفصیل کے ساتھ لکھنا پڑا۔

تقریباً آٹھ ماہ کا واقعہ ہے کہ مجھے پنجاب کی ایک جامع اہل حدیث میں درس قرآن سننے کا موقعہ ملا۔ مدرس صاحب نے بھی بعینہٖ مولانا سامرودی صاحب کے ارشادات گرامی کو دہرایا تھا۔ اس درس میں مجھے یہ خیال ہوا کہ مدرس صاحب تنہا غلطی کھا رہے ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ مولانا سامرودی جیسے عالم و فاضل بھی اس مسئلہ میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور خدا جانے اس قدیم فلسفہ کو ماننے والے اور کتنے علم دوست ہوں گے؟

اب ہم مولانا سامرودی صاحب کی علمی محنتوں کی تعریف کرتے ہوئے آپ کی توجہ ذیل کے مضمون کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔

(۱) وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا۔ عن ابن عباس من المعصرات ای من السحاب۔ وکذا قال عکرمۃ وابو العالیۃ والضحاک۔ والحسن والربیع بن انس۔ والثوری۔ واختارہ ابن جریر۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۴۶۳ مطبوعہ مصر۔ جمہور سلف نے معصرات کا معنی بادل لیا ہے۔ اور ابن جریر نے بھی اسی معنی کو ترجیح دی ہے۔

(۲) والا ظلمت [illegible]

فارسی اول ریڈر ... (۲۱۰) [illegible]

ظاہر ہے۔ جیسا کہ معصرات کا معنی بادل ہے۔ یہ ترجمہ حتیٰ ابن کثیر نے پسند کیا ہے۔

(۳) المعصرات السحابۃ معالم التنزیل صفحہ

(۴) ء انتم انزلتموہ من المزن- ای السحاب۔ معالم صفحہ جلد ۷۔ اس جگہ مزن کا معنی بھی بادل ہے۔

قرآن مجید میں دو آیات صاف طور پر آئی ہیں پہلی یہ ہے و انزلنا من المعصرات ماء ثجاجا۔ یعنی ہم نے بادلوں سے پانی اتارا۔ اور دوسری یہ ہے ء انتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون۔ کیا تم نے بادلوں سے پانی اتارا یا ہم اتارنے والے ہیں۔

ان دو آیات میں صریحًا الفاظ اور صریح نص خداتعالیٰ ثابت ہو رہا ہے کہ پانی بادلوں سے برسا کرتا ہے۔ اہل اسلام کے تین مشہور مفسر ابن جریر- ابن کثیر اور معالم التنزیل کا یہی مذہب ہے کہ پانی بادلوں سے برستا ہے۔ اب رہی یہ بحث کہ بادل کس طرح بنتے ہیں؟ وہ ہر شخص مشاہدہ سے دیکھ سکتا ہے۔ خداوند عالم تو اپنی حکمت کاملہ بتلانا چاہتا ہے کہ ہم ہی ابخرات الارض بنانے والے اور ہم ہی ان ابخرات الارض کو دوسری شکل میں بادل بنانے والے اور جہاں چاہیں برسانے والے ہیں۔ لیکن مولانا کے ذہن میں اسرائیلی روایت بیٹھی ہوئی تھی اس لئے آپ نے ان آیات کی تفسیر انہی کے ماتحت کی ہے۔ مولانا موصوف کبھی کوہستانی علاقہ میں اگر تشریف لے جائیں تو اپنی آنکھوں سے ابخرات اٹھتے بادل بنتے اور برستے دیکھ لیں۔ اور اخباری اطلاعات ہیں کہ ترقی زمانہ سائنس والوں نے اپنے انسانی تجربات کی بنا پر اور آلات برقیہ کی طاقتوں سے چھ مربع میل میں موسلا دھار بارش برسادی ہے۔

مولانا صاحب کو نزلنا من السماء سے شاید کچھ تسامح ہوا ہے۔ کہ پانی تو آسمان سے اتارنے کا حکم خدا دیتا ہے۔ پھر یہ ابخرات الارض کیسے پانی بن گئے؟ حالانکہ اس قسم کے محاورات قرآن مجید میں جابجا موجود ہیں۔ (۱) یبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم و ریشا۔ آیت۔ اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا۔ اس جگہ لباس کو نازل کہا تو کیا تعلق؟ ہم رات دن کپاس بوتے، کاٹتے، دھنتے، پونی بنتے، کاتتے، کپڑا بنتے اور پہنتے ہیں۔ خدا کب اور کس وقت آسمان سے کپڑوں کے تھیلے اتارا کرتا ہے اور جبرئیل کی معرفت نازل کیا کرتا ہے؟

(۲) و فی السماء رزقکم و ما توعدون۔ آیت خداوندتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانوں میں ہے۔ لیکن ہم رات دن اپنے خورد و نوش کو اپنے ہاتھ سے پکاتے اور کھاتے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ پکا پکایا کھانا ہم پر نازل ہوا ہو۔ اسی طرح نزلنا من السماء مجازی طور پر بولا گیا تھا۔ مگر محترم مولانا صاحب اور پرانے خیالات کے دوستوں کو سمجھ آرہا ہے کہ شاید آسمانی برسات کا نالہ دریائے ستلج کی طرح آسمان سے (واٹر فال کی طرح) گرتا ہوا بادلوں پر پڑتا ہے۔ اور پھر بادلوں کے ذریعہ آبپاشی ہوتی ہے۔ اسی قسم کے اور بھی بیسیوں خیالات مسلمانوں میں موجود ہیں۔ جو عقلاً و نقلاً کسی طرح قابل تسلیم نہیں۔ بلکہ ان کا بیان کرنا غیر قوموں کو اسلام پر مذاق اڑانے کا موقعہ دینا ہے۔

اگر مولانا موصوف کوئی ایسی صحیح حدیث پیش فرما دیتے جس سے آپ کا ادعاء بفرمان رسول اللہ صلعم ثابت ہوتا تو ہم پھر بھی تسلیم کر لیتے۔ مگر افسوس کہ قال الرسول کی جگہ اسرائیلی روایات سے ایک اہل حدیث کی تسلی و تشفی کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی مشکل امر ہے۔

اس معروضہ کے اختتام پر میں تمام علماء اہل حدیث سے نہایت ہی دردمندانہ و عاجزانہ التماس کرونگا کہ خدا کے لئے بقاعدہ محدثین اعتقادی امور میں قال اللہ و قال الرسول پیش کیا کریں۔ اور اگر قول رسول سے کوئی چیز ثابت نہ ہو تو اس کے درپے نہ ہوا کریں۔ ہاں اگر کوئی صحیح حدیث مل جائے تو وہ خواہ عقلاً کتنی ہی محال و مشکل ہو اسے بے دھڑک پیش کر دیا کریں۔ ہمارا مذہب کسی غیر نبی کا بنایا ہوا نہیں۔ بلکہ وہ ہے جس میں خود آنحضرت صلعم کو ایک حرف تک از خود ملانے کی اجازت نہ تھی پس اسی اختصار پر مضمون ختم کرتا ہوں۔ واللہ اعلم۔ والسلام! (ابو سعید)

# آہ- کیا کہہ گئے؟

## (قابل توجہ اعیان اہل حدیث)

؎ قیصر کی دنیا سوتی ہے تخریب کے مشہوروں میں
دل کے ٹکڑے ذرے بنکر اب مدہوشے پھرتے ہیں

اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۳۶ نمبر ۲ کا پرچہ اگرچہ گوناگوں مسرتوں، امیدوں، امنگوں اور حوصلہ افزائیوں کا مرکز ہے۔ لیکن اسکے ایڈیٹوریل کی آخری التماس تمام چیزوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ بالخصوص اس کی یہ عبارت کہ "مجھے یقین نہیں کہ سال ہذا کے خاتمے تک میں یہ خدمت سرانجام دیتا رہونگا" احباب و دردمند اور عقیدت مندوں کے لئے کس قدر مایوس کن ہے۔ آہ اس کی تلخی، اس کی تیزی اور اس کی سمیت کچھ انہی لوگوں کے دل و دماغ اور قلب و جگر سے پوچھنی چاہیئے جنہیں واقعی مولانا سے قلبی اور مذہبی عقیدت و محبت ہے ؎

رگ و پے میں جب اترے زہر غم تب دیکھئے کیا ہو
ابھی تو تلخی کام و دہن کی آزمائش ہے

واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ جب سے میں نے مولانا کی یہ عبارت پڑھی ہے۔ دل میں سخت اضطراب و بےچینی ہے اور اس وقت تو اشک چشم بھی بے قابو ہو کر نکلے جاتے ہیں۔ یقینًا جیسے آج حضرت مولانا صاحب مدظلہ کو سال گزارنے کا یقین نہیں اسی طرح کبھی بھی سال گزارنے کا یقین نہیں تھا اور نہ ہی ہونا چاہئے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا کبھی حضرت مولانا کے قلم سے اس قسم کی عبارت کا اس لب و لہجہ میں صدور بھی ہوا تھا (فتأمل و تدبر) ؎ دانشمنداں را اشارہ کافیست

بہرکیف میرا خیال ہے کہ حضرت مولانا صاحب مدظلہ کی موجودہ زندگی بھی (حملہ قاتلانہ کے بعد سے) ایک نعمت غیر مترقبہ اور دینی وعطائی زندگی ہے جس کا صلہ یا شکریہ حضرت مولانا صاحب کی طرف سے شمع توحید کی صورت میں شائع کیا گیا جو درحقیقت اس نعمت بے بہا کے مقابل کوئی حیثیت حقیقت

نہیں رکھتا۔ اگر سچ پوچھئے تو ایسے ایسے سیکڑوں رسالے حضرت مولانا صاحب مدظلہ کے ادنیٰ شاگرد شائع کر سکتے بلکہ کرتے ہی رہتے ہیں۔

البتہ حضرت مولانا صاحب مدظلہ کو اپنی حیثیت کے مطابق "ہر مرد سے وہر کارے" کوئی ایسا مرکزی اور ملی و مذہبی کام کرنا چاہئے جو دوسروں کے کئے بھی نہ ہو سکتا ہو۔ جس پر صحت تو کجا بلکہ یہ حیات ثانیہ بھی اس پر قربان و فدا ہو جاوے۔

جماعت کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ آج جو مرکزی کام صرف مشکل ہی نظر آتا ہے کل وہی مشکل تر بلکہ محال ہو جائے گا اور کوئی سلجھانے والا بھی نظر نہ آئے گا۔ لہٰذا ؎

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے ✻

(عقیل مئوی کان اللہ لہ)

# آیت تطہیر اور شیعہ

(از قلم حکیم مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری)

آیت تطہیر[1] شیعوں کی مایہ ناز آیت ہے۔ جس سے وہ بڑے فخر و مباہات کے ساتھ اہل بیت نبی جن کی تعداد بقول ان کے چار نفوس طاہرہ مولا علی مرتضیٰ، حسنین اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہم) میں محدود و منحصر ہے۔ کی طہارت و عصمت پر احتجاج و استدلال کرتے ہیں مگر حقیقت امر یہ ہے کہ حضرات شیعہ آیت تطہیر میں لفظ "اہل بیت" سے اہل بیت نبی مراد ہونا ہی ثابت نہیں کر سکتے چہ جائیکہ ان کی طہارت و عصمت پر استدلال و احتجاج حاشا للہ۔ بخلاف ہم سنیوں کے کہ ہمارے نزدیک آیت تطہیر کا نزول امہات المومنین ازواج النبی ہی کی شان میں ہوا ہے۔ جیسا کہ اس کا سیاق و سباق سب کچھ اس پر دال ہے۔ اور اس سے شیعوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ "اہل"[2] کا لفظ ازواج کو شامل ہے کیونکہ خود مولوی فرمان علی صاحب شیعہ چھپلوی نے اپنے ترجمہ قرآن میں آیت فلما قضٰی موسی الاجل وسار باھلہ (پ ۲۰۔ ع ۹)۔ و نیز آیت قالت ما جزاء من اراد باھلک سوءً (پ ۱۲۔ ع ۳) میں اھل کا ترجمہ بی بی کیا ہے فنعم الوفاق۔

خیر اب آئیے! ہم نے جو دعویٰ کیا ہے کہ شیعوں کا آیت تطہیر میں اھل سے اہل بیت نبی مراد لینا قطعاً باطل ہے۔ سو اس کی دلیل ملاحظہ کیجئے!

مولوی فرمان علی صاحب شیعہ پٹنوی کے بقول آیت تطہیر موجودہ قرآن مجید میں اپنے موقعہ اور محل پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ آیت کسی اور نامعلوم جگہ کی ہے جو یہاں خواہ مخواہ گھسیڑ دی گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے آیت تطہیر کے حاشیہ پر بڑی ہوشیاری سے تحریر فرمایا ہے:۔

"بعض حضرات اہل سنت کا خیال ہے کہ اس میں ازواج بھی شامل ہیں اور مدح و ثنا اور اہل بیت میں داخل ہیں لیکن یہ خیال چند وجوہ سے بالکل غلط ہے۔ اگر ازواج مقصود ہوتے تو جس طرح ماقبل و مابعد کی آیت میں ضمیر جمع مونث حاضر تھی اس میں بھی باقی رہتی۔ بلکہ اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے گھسیڑی گئی ہے۔"

بہت خوب! میں کہتا ہوں پس جب آیت تطہیر بقول مولوی فرمان علی صاحب اپنے موقع اور محل پر نہیں ہے اور اس کا مقصود محل بھی نامعلوم ہے تو بلاکسی دلیل قوی و قرینہ صارفہ کے اس سے اہل بیت نبی کی طہارت و عصمت پر شیعوں کا احتجاج و استدلال کیونکر صحیح ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ نہ معلوم یہاں اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں اور کس کے؟ یا ایھا الرافضۃ! ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

(تنبیہ) ممکن ہے حضرات شیعہ روایات کی آڑ لے کر کہہ دیں کہ آیت تطہیر کا نزول حضرت فاطمہ، حسنین اور علی مرتضیٰ کی شان میں ہوا ہے۔ لہٰذا اہل بیت سے یہی لوگ مراد ہیں۔ تو میں کہوں گا کہ یہ صریح مغالطہ اور کھلی ہوئی غلطی ہے۔ کیونکہ کسی روایت سے ہرگز ثابت نہیں ہے کہ آیت تطہیر کا نزول انہی لوگوں کے بارے میں ہوا ہے۔ بلکہ ان روایات کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک چادر میں لے کر دعا فرمائی کہ اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا (جامع ترمذی) ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان۔

ہاں روایات سے یہ البتہ ثابت ہے کہ آیت تطہیر ازواج النبی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اخرج ابن ابی حاتم و ابن عساکر من طریق عکرمۃ عن ابن عباس فی الآیۃ قال نزلت فی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ۔

الغرض حضرات شیعہ کو چاہئے کہ پہلے آیت تطہیر میں "اھل بیت" سے اہل بیت نبی مراد ہیں ثابت کریں پھر ان کی عصمت و طہارت پر استدلال کریں۔ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔

## تحفہ مجددیہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں سے وہ حصہ جو آپ نے فرقہ شیعہ کے رد میں لکھا ہے۔ اصل فارسی و ترجمہ۔ [illegible] جس کا مطالعہ [illegible] مفید ہے [illegible] ملنے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

[1] آیت تطہیر یہ ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (پ ۲۲۔ ع ۲)

[2] اعجب من ھذا بان التذکیر باعتبار لفظ الاھل کما قال سبحانہ اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت وکما یقول الرجل لصاحبہ کیف اھلک یرید زوجتہ او زوجاتہ فیقول ھم بخیر۔ ۱۲ منہ

✻ (نوٹ) اس نظم کی تجویز پر مشتمل ایک مضمون جناب شاکر صاحب صدیقی مقیم ترسن (ضلع گیا) کی طرف سے بھی آیا ہوا ہے۔ بوجہ مولانا مدیر صاحب کے غیر حاضر [illegible] میں شائع

# فتاوی

س ۴۸ } زید نے بکر کی تحریری ضمانت مبلغ ۱۸۴ روپیہ کی ایک ساہوکار کے پاس دیدی ہے کہ میں دو قسط میں ادا کر دونگا۔ چنانچہ پہلی قسط مبلغ ۸۴ روپیہ ادا بھی کر دی۔ دوسری قسط اس خیال سے ادا نہیں کی کہ بکر خود ادا کرے۔ مگر اس نے بھی ادا نہیں کی۔ اور بکر فوت ہو چکا ہے۔ اور ایک سو روپیہ اس کا باقی ہے۔ چونکہ قرض کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے بروئے شرع محمدی وہ قرض زید ادا کرے۔ یا بکر کے ذمہ رہا۔ اسکے وارث ادا کریں۔ زید ضامن ہے اگر زید کو ہی ادا کرنا چاہئے کیا زید اپنی زکوۃ یا اپنے رشتہ داروں سے زکوۃ لیکر اس قرضہ میں دے سکتا ہے۔ یا اگر ساہوکار سے نصف معاف کرا لیوے تو بھی جائز ہے۔ اور نصف ادا کر دیوے۔ اگرچہ قانون انگریزی کے مطابق وہ قرض زائد المیعاد ہو چکا ہے مگر قرآنی قانون کے مطابق اس کی ادائیگی ضروری ہے اس کی بازپرس زید سے ہوگی یا بکر سے۔

(محمد عبد اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۴۲۹)

ج ۴۸ } سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید نے بکر کے قرض کی ادائیگی اپنے ذمہ لی ہے۔ اس لئے ہر حالت میں زید ہی ذمہ دار ہے۔ بکر کی زندگی اور بعد وفات کے زید ہی ادا کرے گا۔ اور بکر مد زکوۃ سے یہ قرض ادا کر سکتا ہے۔ مصارف زکوۃ میں غارم (مقروض) بھی ہے۔ اسکے ماتحت زکوۃ سے یہ قرض ادا کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۹ } میری بیوی اپنی والدہ کے پاس رہتی ہے۔ ایک لڑکی اور دو لڑکے اسکے پاس ہوتے ہیں۔ ... بغیر اجازت اور بغیر رضامندی لڑکی کا نکاح کر دیا ہے۔ ... میں ... شامل تھے۔ انہوں نے میری بیوی سے دریافت کیا کہ لڑکی کا باپ موجود نہیں نکاح کس طرح ہوگا اس کی اجازت ضروری ہے۔ میری بیوی نے کہا کہ لڑکی کا باپ راضی ہے۔ اس لئے خط کے ذریعہ اجازت دیدی ہے۔ مگر جب لڑکی سے کلمے سننے آیا تو لڑکی نے بھی کہا کہ میرا باپ اور بڑی ہمشیرہ نہیں آئے۔ جب تک میرا باپ اجازت نہ دے اور راضی نہ ہو میرا نکاح نہ کرنا۔ چنانچہ اسکو ایک فرضی خط دکھایا گیا کہ تمہارا باپ راضی ہے۔ اس سے اجازت طلب کی ہے وہ خود ایک ضروری کام کی وجہ سے نہیں آسکا اور تمہاری ہمشیرہ کسی شادی پر گئی ہوئی ہے ورنہ نکاح میں بلا لیتے۔ لڑکی ناخواندہ تھی وہ ماں نانی کے کہنے پر لگ گئی۔ لڑکے والے بھی لڑکی کو کہنے لگے کہ اگر تمہارا باپ اجازت نہ لکھتا تو ہم نے نکاح کا قصد نہ کرنا تھا لڑکی کو اور بھی یقین ہو گیا۔ چنانچہ نکاح ہوا۔ اب آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ آیا یہ نکاح شرع محمدی میں جائز ہے یا ناجائز؟

(علم الدین ٹیلر از شہر سیالکوٹ)

ج ۴۹ } صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا کیونکہ ولی موجود نہیں اور لڑکی کی رضا مشروط ہے جو بغیر شرط (رضاء والد) کے کالعدم ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۰ } ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت جوان کو غیر محرم مرد مجرد جوان کے ساتھ حج کرنے کو بھیجا ہے۔ اس عورت اور اسکے خاوند اور اس غیر محرم مرد تینوں کو کہا گیا تھا کہ غیر محرم عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ حج کرنے کو سفر کرنا ناجائز ہے اور علمائے دین کا فتویٰ ہے کہ محرم کے ساتھ ہونے کے سوا عورت حج کو نہ جائے۔ ان تینوں نے انکار کر دیا کہ ہم علمائے دین کا حکم نہیں مانتے اپنی مرضی کریں گے اور کر لی۔ اب آپ فرمائیں کہ ان دونوں کا حج جائز ہوگا یا ناجائز اور اسکے خاوند کو کیا ثواب ہوگا کہ جس نے عیدین کی نمازوں کے سوا فرضی نمازیں اور روزے کبھی بھی ادا نہیں کئے اور جس نے غیر محرم مرد کے ساتھ عورت حج کرنے کو بھیجدی۔ حالانکہ ... اس کا اور عورت دونوں مسکین ہیں۔ اس عورت پر حج فرض ... جو ساتھ گیا ہے اس نے اس عورت کا ... کرتا ہے اور سنا گیا ہے کہ راستے میں اور دربار خداوندی میں محرم ہی جھوٹ ... کرتا ہے۔ (۱) اور یہ بھی فرمائیں کہ جب وہ حج کرکے آویں تو ان کی تعظیم و تکریم حاجی سمجھ کر بجا لانی ضروری ہے یا نہیں؟ (۲) غیر محرم مرد جو اپنی گرہ سے حج کو لے گیا ہے اس کو اس حج کرانے کا اجر ملیگا یا نہیں اور اپنا بھی اس کا حج جائز ہے یا ناجائز۔ (۳) غیر محرم مرد کے ساتھ جو عورت حج کو گئی ہے اس کا حج جائز ہوگا یا نہ۔ (۴) اس عورت کے خاوند کو کیا اجر ملیگا جو کہتا ہے کہ میں نے حج کی اجازت عورت کو دی ہے۔ نماز روزہ تو ادا نہیں کرتا۔

(سائل ایک مسلمان)

ج ۵۰ } تمام سوالات کا مجملاً جواب ہے کہ عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں بحکم حدیث باقی رہا حج کا قبول ہونا یا نہ ہونا اس کا علم خدا کو ہے جو نیات سے پورا واقف ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس عورت کے ساتھ جانے والا محرم نہ ملے اور خاوند نہ جا سکے تو اس کا حج ملتوی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۱ } سلطان ابن سعود نے چالیس ہزار قبوں کو بدعت ہونے کے باعث منہدم کیا۔ تو کیا سبب ہے کہ فی الحال چار مصلے کو مکہ معظمہ میں قائم رکھا ہے کیوں نہ چار کو توڑ کر ایک کیا۔ چونکہ چار مصلی کا قرون ثلاثہ حدیث صحیح سے کہیں ثبوت نہیں ملتا۔

(محمد شہادت اللہ مدرس نیا بہادر پور)

ج ۵۱ } حرم میں جو چار جماعتیں ہوتی تھیں اب وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ اب وہ تفریق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ جلالۃ الملک کو شریعت پر مستحکم رہنے کی توفیق عطا کرے آمین

س ۵۲ } کیا رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں ستیہ گرہ کی قسم کی کوئی تحریک تھی اور کیا رسول اللہ صلعم نے ستیہ گرہ قسم کی کوئی مثال قائم کی۔ ستیہ گرہ کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ (سید عبد الرؤف شاہ۔ پانڈا کوڑا)

ج ۵۲ } عہد نبوی میں یہ صورت نہیں تھی۔ اور نہ اس وقت ہو سکتی تھی کیونکہ مذہبی حکومت تھی جس میں بے فرمانی سلب ایمان کا باعث ہے۔ اور آج کل کی ستیہ گرہ یورپ کا طریق ہے۔ اللہ اعلم!

# متفرقات

**اخبار اہلحدیث** کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر معاون اخبار و بہی خواہ کے علاوہ ہر اہل توحید کا تبلیغی فرض ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش جاری رکھنی چاہئے۔

**مدرسہ مکہ مکرمہ** کی امداد کے لئے مبلغ ۳۲ روپیہ دفتر ہذا میں ۴ تک جمع تھے۔ جو بدست چوہدری محمد امین صاحب امرتسری مکہ معظمہ ارسال کئے گئے۔

**مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ** کے لئے از ملک عبد الحق صاحب جالندھر ۵ء۔

**عید آنہ فنڈ** از جناب سیف علی صاحب کوٹلی ضلع میرپور جموں ۱۴ر۔

**اشاعت فنڈ** اس عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ رسالہ "مسئلہ تقلید شخصی" اسی فنڈ سے مفت شائع ہونے والا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ایک دو رسائل اسی فنڈ سے مفت طبع ہونگے۔ انشاء اللہ!

اس لئے شائقین تبلیغ حق کو چاہئے کہ اس فنڈ کی حتی المقدور امداد کریں۔

**غریب فنڈ** میں بھی اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ برعکس اسکے سائلین کی تعداد روز افزوں بڑھتی جارہی ہے۔ اس فنڈ کی امداد کرنا تبلیغ توحید و سنت کی امداد کرنا ہے۔ احباب خیر کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہئے۔ سائلین کی کثرت کی وجہ سے آئندہ کے لئے داخلہ بند کیا جاتا ہے جب تک پہلے سائلوں کو نہ مل لے۔

**تبدیلی پتہ** کی بابت محرمان اہلحدیث کو کئی بار توجہ دلائی گئی ہے کہ پتہ تبدیل کرتے ہی دفتر میں اطلاع بھیجا کریں تاکہ ان کو اور دفتر کو تکلیف نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ بعض حضرات خود تو اس طرف توجہ نہیں فرماتے اور اخبار نہ ملنے کی بنے جا شکایات کا غصہ کارکنان دفتر پر نکالتے ہیں۔ امید ہے ہماری اس صاف گوئی پر ہمیں معذور سمجھا جائے گا۔

**فروخت کتب** بدائع الصنائع ولوامع الکلام ۴ جلد [illegible] تمام و بیان الحجاب [illegible] صاحب کے پاس برائے فروخت ہوں یا جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے اطلاع دے ممنون ہونگا۔ (الراقم ابو الفیض شاکر محمد طالب علم خلف مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم چوہڑوی داعظ اہل حدیث کانفرنس جلال پور پیروالا ضلع ملتان مدرسہ محمدیہ جامع مسجد اہل حدیث)

## آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا
# سالانہ اجلاس

۷-۸-۹ اپریل کو نہائت تزک و احتشام سے قصبہ فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہوگا۔

## اہل حدیث کانفرنس کی امداد کے لئے
## عید اضحی کے موقعہ پر
# عید آنہ فنڈ
کو ضرور یاد رکھیں

# مباحثہ تقلید شخصی!

یہ رسالہ بحث تقلید میں فیصلہ کن ہے۔ جو اشاعت فنڈ کی لاگت سے چھپ کر مفت شائع ہونے والا ہے۔ محصول ڈاک ۹ پائی۔ چندہ اشاعت فنڈ ۲ پائی آنا چاہئے۔ مسودہ طلب کرنے والے اصحاب جلدی درخواستیں بھیجیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**ضرورت کتب** حسب ذیل کتابوں کے مطالعہ کا بے حد شوق رکھتا ہوں۔ خاکسار کو اتنی استطاعت نہیں جو قیمت دیکر خرید سکوں۔ لہذا ناظرین سے گذارش ہے کہ ایک نسخہ یا چند اشخاص مل کر فی سبیل اللہ عنایت فرمائیں۔ [illegible] تفسیر ثنائی اردو کل۔ [illegible] (خاکسار [illegible])

تفسیر آیت کریمہ (۴) فتاوی نذیریہ کامل۔ (۵) الارشاد الی سبیل الرشاد۔ (۶) [illegible] (۷) خلاصہ [illegible] (۸) دیدار حق پرکاش۔ ۹۹ [illegible]

محمد [illegible] مظفر پور

**نوٹ** یہ تمام کتب دفتر اہلحدیث سے مل سکتی ہیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**اسلامی نماز** کا اگر انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہو تو ناظرین میں سے کوئی صاحب مجھے مطلع فرمائیں۔ (راقم محمد حبیب الرحمن۔ گوراگھاٹ۔ ضلع دیناجپور)

**ضرورت رشتہ** (۱) ایم۔ اے پاس۔ عمر تیس سال۔ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمدنی۔ نہایت متدین اہل حدیث کے نکاح ثانی کے لئے ایک تعلیم یافتہ نیک خصلت دیندار نوجوان امور خانہ داری میں ماہر لڑکی کی ضرورت ہے۔ اگرچہ پہلی بیوی سے اولاد ہے لیکن وہ علاوہ ان پڑھ ہونے کے اکثر بیمار رہتی ہے۔

(۲) ایک اٹھارہ سالہ پابند صوم و صلوٰۃ شریف خاندان دوشیزہ کے لئے ایک صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت برسر روزگار شریف الطبع لڑکے کی ضرورت ہے۔ رسم و رواج ذات پات کی کوئی تخصیص نہیں۔ جملہ خط و کتابت در صیغہ راز

پتہ:۔ "ص۔ع" معرفت ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر

**قابل توجہ ناظرین اہلحدیث** میرے والد بزرگوار مولوی حافظ عبد اللہ صاحب پسروری جو ایک موحد اور متبع سنت عالم تھے۔ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے ہم عمزدوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے پسماندگان میں سے ہم تین بہنیں اور ایک بیوہ والدہ ہے۔ دو بہنیں تو شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مگر ہماری والدہ کے گذر اوقات کا کوئی انتظام نہیں۔ حضرات اہل خیر فی سبیل اللہ ہماری امداد فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

**نوٹ**:۔ والد محترم اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے۔ [illegible] اخبار کی مکمل فائلیں [illegible] شائقین میں سے کوئی صاحب خرید فرمانا [illegible] کریں۔

راقمہ۔ مسکینہ [illegible] صاحب۔ محلہ [illegible]

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے

؎ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

برسات کے موسم میں بادلوں کی آمد آمد ہوتی ہے۔ گرجتے ہیں کہیں برستے ہیں کہیں۔ جس کا نقشہ اس مصرع میں ہے

؎ جو گنگا پہ گرجا تو جمنا پہ برسا

اسی طرح دنیا میں آج کل جنگ وجدال کے بادل گرج رہے ہیں۔ کبھی یورپ میں برسنے کا گمان غالب ہوتا ہے تو کبھی افریقہ میں۔ (کبھی ٹیونس میں تو کبھی جبوتی میں) آج کل جبوتی میں خطرہ زیادہ ہے۔ جبوتی حبشہ کے قریب فرانس کی بندرگاہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اطالیہ کا ارادہ جبوتی پر حملہ کرنے کا ہے۔ ادھر فرانس بھی مدافعت کے لئے کیل کانٹوں سے طیار ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ یہیں سے جنگ کی آگ بھڑک کر سارے یورپ کو خاکستر کردے۔ ٹیونس میں بھی لڑائی کا خطرہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اطالیہ ٹیونس کا بھی دعویدار ہے

اصل حقیقت یہ ہے کہ دول یورپ میں اصلی نزاعی صورت کوئی نہیں بلکہ یہ مشہور کہاوت ان پر صادق آتی ہے ایک بھیڑیا دریا کے اوپر کی جانب بیٹھا ہوا تھا اور نیچے کی جانب ایک بکری کا بچہ پانی پی رہا تھا۔ بھیڑیا غرا کر بولا اے تونے میرا پانی خراب کردیا ہے بکری کے بچے نے بمنت کہا حضور! میں تو نیچے کی طرف ہوں میری طرف سے پانی اوپر کو کیونکر جاسکتا ہے۔ بھیڑیے نے غرا کر کہا چپ رہو آج چھ ماہ ہوئے کہ تونے مجھے گالی دی تھی۔ بکری کے بچے نے کہا۔ حضور! میری تو عمر ہی [illegible] کی ہے۔ بھیڑیے نے کہا بکومت تو نے نہیں تو تیرے باپ نے مجھے گالی دی ہوگی۔ بکری کے بچے نے کہا کہ حضور! یہ ساری باتیں مجھے کھانے کے بہانے ہیں۔

یہی کیفیت آج یورپین حکومتوں کی ہے۔ جو حکومت اپنے کو طاقت ور دیکھتی ہے وہ کمزور کو دبانا چاہتی ہے ہم نے اہلحدیث مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۹۳۸ء میں لکھا تھا کہ جرمنی سے خطرہ ہے کہ وہ اپنے جملہ نقصانات کا مطالبہ کریگا اس ہفتے کی خبروں سے ہمارے خیال کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض مدبرین یورپ کا گمان ہے کہ عنقریب جرمن اپنا دیا ہوا تاوان جنگ واپس طلب کریگا۔

ادھر دول مخالفہ نے جرمن کا ایک مطالبہ پورا کیا وہ فوراً دوسرا مطالبہ پیش کردیگا۔ اگر دوسرا بھی پورا ہوگیا تو تیسرا پیش کردیگا۔ آخر کار جنگ ہی ان مطالبات کو ختم کریگی۔ والعلم عند اللہ

وہ جنگ کتنا طول پکڑیگی اس کا علم بھی خدا ہی کو ہے۔ مگر چین وجاپان کی طویل جنگ دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یورپ کی آیندہ جنگ اس سے زیادہ طول پکڑیگی۔ آج دنیا میں جو حرکت حریت جاری ہے۔ اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی غلام قومیں آزاد ہوجائیں گی۔ عجب نہیں کہ بعض آزاد قومیں غلام ہوجائیں۔ عرب کے شاعر متنبی کا یہ شعر انہی معنی میں ہے ؎

بذا قضت الایام مابین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

## سکولوں کالجوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا نتیجہ

قرآن مجید بانیٔ فطرت کا کلام ہے جو انسان کی دو صنفوں (مرد عورت) کے طبعی تقاضے کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس نے اس خرابی کی بندش کیلئے جو ان دونوں کے ناجائز ملاپ سے پیدا ہوتی ہے۔ خاص احکام جاری کئے ہیں۔ لیکن جو لوگ فطرت کے خلاف چلنے والے ہیں وہ فطرت کے تقاضے کو ہنسی مذاق سمجھتے ہیں۔ غیر مسلم اخباروں میں یہ لفظ (پردے کی لعنت) عام طور پر بولا اور لکھا جاتا ہے مغرب زدہ مسلمان بھی پردے کی مخالفت کرتے ہیں پس یہ دونوں گروہ (پردہ در مسلم وغیر مسلم) واقعات زمانہ غور سے دیکھیں اور سنیں۔ سکولوں اور کالجوں کی لڑکیوں نے لڑکوں کی حرکات ناشائستہ کی شکایت گاندھی جی کے پاس بھیجی ہے۔ جس کے جواب میں گاندھی جی نے اپنے اخبار میں دونو گروہوں کو نصیحت فرمائی ہے اسے ہم "آریہ گزٹ" لاہور سے نقل کرکے ناظرین تک پہنچاتے ہیں:۔

"مہاتما گاندھی جی نے "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں نوجوانوں کے اندر جو نئی وبا آرہی ہے اسکے متعلق کڑی نکتہ چینی اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔" اور وہ پڑھے لکھے نوجوان خصوصاً کالجیٹ لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کے متعلق برے بھا——

مہاتما جی نے اس بڑھتی ہوئی بد اخلاقی کی روک تھام کے اپائے بھی لکھے ہیں کہ لڑکیوں کو خاموش نہیں رہنا چاہئے۔ اس قسم کے تمام واقعات اخبارات میں شائع کرانے چاہئیں۔ جہاں ایسے شرارتیوں کے نام معلوم ہوں وہاں ان کے نام بھی ظاہر کرنے چاہئیں۔ ایسے معاملات میں شرارتیوں کا بھانڈا پھوڑنے میں کوئی شرم یا جھوٹی حیاداری نہیں ہونی چاہئے۔ عام شرارتوں کی روک تھام کے لئے رائے عامہ سے زیادہ موثر اور کوئی چیز نہیں۔ بدمعاشی اور گناہ ہمیشہ تاریکی میں پرورش پاتے ہیں۔ جب ان پر روشنی ڈالی جاوے تو وہ دور ہوجاتے ہیں۔

جہاں مہاتما جی نے نوجوانوں کے اس فعل کو کوسا ہے وہاں انہوں نے لڑکیوں میں بڑھتی ہوئی فیشن پرستی کو بھی کوسا ہے۔ انہوں نے ان کے متعلق فرمایا کہ دور حاضرہ کی لڑکیاں ایک درجن رانجھوں کی ہیر بننا چاہتی ہیں۔ وہ رومان کی شیدائی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ہوا بارش اور سورج سے بچانے کے لئے پوشاک نہیں پہنتیں۔ اسلئے کہ

وہ لوگوں کے لئے کشش کا باعث بن جاویں وہ اپنے آپ کو غازہ اور سرخی وغیرہ سے چپڑ کر اپنی صورت میں نزاکت پیدا کرنی چاہتی ہیں۔

ہمارے خیال میں آج کل لڑکے اور لڑکیوں کی جو تربیت ہو رہی ہے۔ یہ سب اسی کے ہی پھل ہیں۔ جب تک انہیں اصل برہمچاری سلوہ جیون اور دھرم بھاروں کی تربیت نہ دیجاویگی یہ شکائتیں دور نہ ہوں گی"

(آریہ گزٹ لاہور مثہ۔ جنوری ۳۹ء)

**اہلحدیث** گاندھی جی نے لڑکیوں کو جو نصیحت کی ہے۔ ہمارے خیال میں وہ بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگی۔ اگر کسی سکول یا کالج کی لڑکیوں نے ایسی شکایت اخباروں میں شائع کرادی کہ ہمارے سکول یا فلاں اسکول کے لڑکے ہمارے ساتھ ناشائستہ حرکات کرتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس شکائت سے اگر پہلے پانچ لڑکے ہونگے تو انکی تعداد دس ہو جائیگی۔ اسی طرح بڑھتے بڑھتے لڑکوں اور لڑکیوں میں تعارف پیدا ہو جائے گا۔ اخبارات میں جس قدر زیادہ شکائت ہوگی اسی قدر عشق بازی کی آگ زیادہ تیز ہوتی جائے گی۔ لڑکے اپنی شرارت میں یہاں تک ترقی کر جائینگے کہ گاندھی جی کی نصیحت کا جواب ان لفظوں میں دینگے۔

> بل بے تو دبینی زاہد کہ تیرے دیکھنے کو
> منع کرتا ہے تو یہ اور تماشا دیکھو

عربی میں ایک مقولہ ہے "المرء یقیس علیٰ نفسہٖ" آدمی دوسرے کو بھی اپنے نفس پر قیاس کرتا ہے۔ گاندھی جی کی یہ نصیحت اسی مقولے پر مبنی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح میں نفس کش ہوں اسی طرح نوجوان بھی نفس کش ہونگے کہ میری نصیحت سن لیں گے۔

گاندھی جی نے لڑکیوں کی پوشاک کے متعلق جو شکائت کی ہے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دنیا کے مصلح اعظم یہی فرما گئے ہیں

> رب کاسیۃ عاریۃ

لباس پہننے والی کئی عورتیں دراصل ننگی ہیں۔ اس اقتباس کے اخیر میں یہ تسلیم کر لیا ہے کہ موجودہ تربیت ہی اس خرابی کی بنیاد ہے۔ غنیمت ہے کہ اس حقیقت کا اعتراف ہوا ہے۔ آج سے چند سال پہلے جب علمائے اسلام ایسا کہتے تھے تو ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ آج ہنسی کرنے والوں کے منہ سے بھی وہی بات نکلی ہے۔ سچ ہے۔ ع

> کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

**پردہ در مسلمو!** مستورات کو مکشوفات بنانے والو! بانی فطرت اور عالم الغیب کی تعلیم سے بے اعتنائی برتنے والو! واقعات دنیا کو گہری نظر سے دیکھو اور نصیحت پاؤ۔ ورنہ سے

> آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

---

## دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کا
# بائیسواں تعلیمی سال

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے (دربھنگہ) کا بائیسواں تعلیمی سال گذشتہ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ سے پھر شروع ہو گیا ہے۔ نووارد طلبہ کی آمد کا سلسلہ بڑی سرعت کے ساتھ جاری ہے۔ کیونکہ یہاں نہ صرف ان کے قیام و طعام کا معقول انتظام ہے بلکہ تعلیمی معیار بھی اس کا بہت بلند ہے۔ اور اسی کے ساتھ طلبہ کو مفید تر بنانے کے لئے ان پر ہر ہفتہ اردو، فارسی بنگلہ اور عربی زبانوں میں تحریر لکھنا اور مجمع عام میں تقریر کرنا ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ صرف دو روپے آٹھ آنے ماہوار فیس مطبخ ادا کر کے دونوں وقت چاول، دال، ترکاری اور ہفتہ میں دو روز گوشت اور مچھلی دسترخوان پر ... ساتھ بیٹھ کر آسودگی کے ساتھ کھا لیتے ہیں۔ ... ہے کہ ۱۵۔ جنوری سے عربی کے ساتھ انگریزی زبان کی تعلیم بھی شروع ہو جائے گی۔ اسطرح دارالعلوم کے فارغ التحصیل عربی کے ساتھ انگریزی زبان سے بھی بقدر ضرورت واقف ہو جائینگے۔

مولانا سید محمد عثمان صاحب فاضل مصر و معتمد تعلیم دارالعلوم نے گذشتہ جمعرات کو تقریر فرمائی اس سے طلبہ اور اساتذہ میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔ دارالعلوم کے مہتمم جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب نے طلبہ کے ایک خصوصی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے طلبہ کو تعلیم کا اصلی مقصد بتلانے کی کوشش کی۔ دارالعلوم کی مجلس عاملہ نے گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی چالیس غیر مستطیع طلبہ کے قیام و طعام کی اجازت دی ہے۔

گذشتہ سال کے امتحان کی نمایاں کامیابی کو دیکھ کر بعض خوش حال حضرات اپنی عربی خواں اولاد کو یہاں بھیج رہے ہیں مثلاً

(۱) سید شاہ قرۃ العین صاحب نبیرہ حضرت مولانا سید شاہ عین الحق رحمۃ اللہ علیہ سابق سجادہ نشیں پھلواری ضلع پٹنہ

(۲) حسین سلمہ نبیرہ حضرت مولانا عبد العزیز رحیم آبادی

(۳) شاہ محمد نسیم نبیرہ آنریبل خواجہ محمد نور صاحب جج ہائیکورٹ پٹنہ

(۴) عبد العزیز پوتا جناب مولانا ابو الطیب شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ شارح ابوداؤد مسمیٰ عون المعبود۔

(راقم: سیکرٹری دارالعلوم ہذا)

# پنجاب میں خرابہ کے متعلق امداد

حکومت پنجاب کو نہری آبپاش رقبوں میں نقصان زدہ کھیتوں کے بروقت اور احتیاط کے ساتھ معائنہ کی ضرورت کا پورا پورا احساس ہے۔ جن کے متعلق کاشتکار خرابہ کیلئے درخواست کرتے ہیں۔ چنانچہ خریف ۳۷ء اور ربیع ۳۸-۱۹۳۷ء میں خرابہ کے متعلق معمولی قواعد کے ماتحت حکومت نے جو واجب الوصول رقوم میں معافیاں دیں۔ ان کی مقدار قریباً ۲۵ لاکھ روپیہ تھی۔ اس میں سے ۱۶ لاکھ روپیہ آبیانہ کے متعلق ۸ لاکھ روپیہ کم و بیش ہونے والے مالیہ کے متعلق اور قریباً ۱ لاکھ روپیہ حبوب کے متعلق معاف کیا گیا۔ نیز خریف ۱۹۳۸ء میں نیا ضابطہ طور پر معافیاں دی گئیں۔ لیکن ان معافیوں کی اصل رقم کے متعلق ابھی حساب نہیں لگایا گیا۔

یہ امداد ان معافیوں سے بالکل علیحدہ ہے جو فصلوں کو ژالہ باری۔ بیماری یا دیگر وجوہ کی بنا پر کثیر نقصان پہنچنے کے باعث دی گئی ہیں۔ ایسے نقصانات کی صورت میں نقصان زدہ فصلوں کے تمام ... کا متعلقہ تحقیقات

ahmadimuslim.de

## مومیائی عـہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ سردرد۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ حیوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے......کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عـہ۔ آدھ پاؤ عـہ۔ پاؤ بھر عـہ۔ مع محصول ڈاک مالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائے گا۔

## تازہ شہادات

**جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندپور**

"میں نے قبل ازیں دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں"

(١٧۔ نومبر ۳۸ء)

**جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور**

"ماقبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" (١٧۔ نومبر ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

**حکیم محمد سردار خان**
**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

---

## شمالی ہندوستان عـہ

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | عـہ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | عـہ |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | عـہ | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | عـہ |
| ترغیب و ترہیب سفید کاغذ | عـہ | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں | | ملا علی مصری | عـہ |
| قیمت فی حصہ | عـہ | تفسیر فتح القدیر شوکانی | عـہ |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

**نیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی**

---

## سرمہ نور العین عـہ

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عـہ۔

(منگوانے کا پتہ)

**منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ**

---

## خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

(۲) کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے صحت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مفرحات سوں کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمزوری نسیان وغیرہ کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ ناظم دواخانہ پنجاب جبی ہوٹل روڈ لاہور

**مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب**

---

## عجیب الاثر فلیویا۔ امساک عـہ

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ عـہ ۹۰)

وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنیوالے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس بات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مشتی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی طیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی عـہ۔

پتہ۔ **نظام پرادرس عـہ فریدکوٹ**

---

## طلائے اعظم عـہ

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔ قیمت عـہ۔ محصول ڈاک عـہ

المشتہر۔ **منیجر نیشنل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ**

ahmadimuslim.de

# تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

(۳۱۸)

**اسلام کی پہلی کتاب** (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱۰

**اسلام کی دوسری کتاب** (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۳

**اسلام کی تیسری کتاب** (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر، قصاص، دیت فرائض وغیرہ کے متعلق ہیں۔ قیمت ۳

**اسلام کی چوتھی کتاب** (مع فرہنگ) حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۳

**اسلام کی پانچویں کتاب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ کا ذکر درج ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶

**اسلام کی چھٹی کتاب** قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲

**اسلام کی ساتویں کتاب** اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم دین، تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۷

**اسلام کی آٹھویں کتاب** جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ ۶

**اسلام کی نویں کتاب** اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر، اللہ کے ڈر۔ توکل۔ صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۱۲

**اسلام کی دسویں کتاب** حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ و بنو امیہ و امام حسن و امام حسین وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات ۸

**اسلام کی گیارھویں کتاب** عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت نبوت۔ حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور ثبوت وعظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ [illegible]

**اسلام کی بارھویں کتاب** اثبات حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث [illegible] ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں بول، منی، مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور مستحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت ۸

**اسلام کی تیرھویں کتاب** کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں، نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸

**اسلام کی چودھویں کتاب** مسافر، سواری کی نماز، اور سفر و حضر کی حد و تعیین۔ ایام امداد بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام، خطبہ وچاند کے احکام سوگ، ماتم، کفن، دفن۔ جنازہ علی الغائب۔ حالات قبر۔ زیارت قبور میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام و مصارف درج ہیں۔ قیمت ۸

---

**آئینہ مذاہب امامیہ** ترجمہ اردو **تحفہ اثنا عشریہ** مصنفہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ۔ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد۔ اعمال، غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ قیمت تین روپے۔

**تحفہ مجددیہ** دربیان تردید **عقائد شیعہ** مجدد الف ثانی سرہندیؒ کے بعض مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی قرآن اور حدیث سے تردید کی ہے۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے۔ ایک گوہر نایاب ہے۔ قیمت صرف ۸

**اسلامی توحید** مؤلفہ مولانا عبدالسلام صاحب بستوی۔ تعزیہ پرستی و روضہ پرستی اور علم نکالنا اور دیگر بدعات ماہ محرم جو مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کر دی گئی ہے۔ اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ قیمت ۴

**شہادت حسینؓ** حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح حالات اور وجوہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب شہادت حسینؓ کا مطالعہ کریں۔ قیمت ۴

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# نئے سال نئے

شائقین کی خاطر بعض کتب کی قیمتوں میں رعائت کردی گئی ہے۔ اس لئے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آتا۔ نوٹ :۔ محصول ڈاک مندرجہ ذیل کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو تازہ تصنیف

## زوال غازی

ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ ضخامت $\frac{20 \times 26}{8}$ کے ۵۶ صفحہ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی دو روپیہ۔ (۵)

ترجمہ اُردو — آئینہ مذاہب امامیہ — ترجمہ اُردو

## تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد و اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت تین روپے۔

## جمع القرآن والحدیث

مصنفہ مولانا محمد ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی۔ قرآن مجید و احادیث شریفہ کے جمع و ترتیب کتابت [illegible] کے متعلق بے سر [illegible] اور حالات [illegible] قرآن [illegible] ان کا حالات [illegible] جواب دیا گیا ہے۔ [illegible] اس کتاب کا مطالعہ ایک دفعہ [illegible] کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ [illegible] قیمت صرف چھ آنے (۶)

## البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ حضرت شیخ محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب جماعت اہلحدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے۔ اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی۔ اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ اور اعلیٰ ہے۔ باوجود اسکے قیمت ۱۲/ روپیہ

## جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ۔ محاورات۔ قواعد گرامر۔ اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت ہی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کرسکتا ہے اور خط و کتابت بھی کرسکتا ہے۔ ضرور منگوا رکھیں۔ کیونکہ زمانہ حاضرہ میں انگریزی زبان سے واقفیت رکھنا بہت ضروری ہے۔ قیمت عہ

(۲۲۹)

## عربک ٹیچر

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں عربی علم کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد۔ مسائل۔ ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ علاوہ ازیں گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے والے کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت عہ

## فارسی بول چال

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہوسکتے ہیں اور خط و کتابت و مضمون بھی آسانی سے فارسی میں لکھ سکیں گے۔ مؤلفہ مولوی محمد شیخو مرزا محمد نصیر صاحب دہلوی (منشی فاضل) قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ :۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر پنجاب

## پیارے نبی کی پیاری حالات

(مولفہ مولانا [illegible] صاحب ڈسکوی)

یہ کتاب قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ زبور۔ توراۃ۔ انجیل وغیرہ میں تمہارے نبی پیغمبر اسلام کے متعلق ہیں ان میں سے اکثر کتب بزا میں درج کی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کتاب بےحد مقبول ہے۔ اس کی [illegible] چھپ چکی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ر رعائتی دو روپیہ

## غازی اورنگ زیب عالمگیرؒ

کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی حمائل شریف جو فوٹو بلاک کے ذریعہ جرمن میں طبع کرائی گئی ہے۔ اعلیٰ جلد ہدیہ اصلی پانچ روپیہ۔ رعائتی صرف ۳ روپیہ

## حمائل شریف مطبوعہ مصر مجلد

کاغذ و طباعت اعلیٰ۔ جلد نہائت خوبصورت۔ اصلی ہدیہ چار روپیہ۔ رعائتی ۳ روپیہ

## طبیب کامل مفید مجربات کا کھیاحہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطباء حکیم شریف خاں صاحب حکیم اجمل خاں صاحب و دیگر مشاہیر اطباء ہندوستان یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے

قیمت ۱؎ رعائتی قیمت ۱۲ر

## حقیقت مرزائیت مجلد

جس میں مرزائی مشن کے تمام اندرونی اور خفیہ رازوں کو طشت از بام کیا ہے۔ اصل قیمت ۹ر رعائتی ۸ر

## مقالات شبلی

مولانا شبلی مرحوم کی مشہور و معروف تصنیف۔ اصل قیمت ۱؎ رعائتی ۶ر

## سفرنامہ روم مصر اور شام

از مولانا شبلی مرحوم۔ اسلامی ممالک کے تمدن اور دیگر ضروری حالات کا خاکہ۔ اصل قیمت ۱؎ رعائتی ۸ر

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہائت عمدہ، اعلیٰ نفیس، خوشنما، رنگدار و سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ المشتہر منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

## المامون

عباسی خاندان کے چشم و چراغ خلیفہ مامون رشید کے مفصل حالات قابل دید ہے۔ اصل قیمت ۱؎ رعائتی ۸ر

## سرمہ اکسیر العین مجرب

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ہزار ہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال جملہ امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ۱؎ (منگوانے کا پتہ) کارخانہ سرمہ اکسیر العین [illegible]

## سیرۃ النعمان

اسلام کے ایک درخشندہ ستارہ جناب نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ جو احناف کرام کے مایہ ناز امام ہیں کی مفصل سوانح عمری۔ اصل قیمت [illegible] رعائتی ۸ر

## سید البشر

مولفہ مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن فرید کوٹی۔ اس کتاب میں کتب عیسائیہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مامور من اللہ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے۔ اصل قیمت ۱؎ رعائتی ۲ر

## ویدانت پرکاش

[illegible] ویدمنتروں کے حوالے دے کر [illegible] تردید کی ہے۔ [illegible] رعائتی [illegible]

## فیروز اللغات

اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ، محاورات، اور ضرب الامثال اور معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں [illegible] اس کا رکھنا ضروری ہے۔ قیمت [illegible] رعائتی [illegible]

منیجر [illegible]

رجسٹرڈ [illegible] ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۲

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۲۰
رؤسا وجاگیرداروں سے ” ۱۰
عام خریداران سے ” ۴
” ” ششماہی ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

---

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار ”اہلحدیث“ امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۸۔ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۲۲۱)

## فہرست مضامین

نظم (مناجات) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
سوال بہائی اور جواب ثنائی - - - ص۳
قادیانی قیامت (قادیانی مشن) - - - ص۴
قادیانی جماعت کی ایک بڑی اسلامی خدمت ص۵
ایک مبشر خواب - - - - - ص۶
کیا سورہ یوسف میں عشق مجازی کی کہانی ہے؟ ص۷
سلسلہ تبلیغ اہل حدیث کے معاونین وشائقین ص۸
انقلاب زندہ باد - - - - - ص۹
شیعوں کے افسانے - - - - - ص۹
[illegible] - - - ص۱۰
اسلامی [illegible] ص۱۲۔ [illegible] ص۱۳
متفرقات ص۱۳۔ ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات ص۱۶

# مناجات

(از ابو الاصغر ملک محمد عبد اللہ صاحب ساقی۔ لالہ موسیٰ)

ایکہ ختم المرسلینے را فتر منی گفتہ
رحمۃ للعالمیں را ہم شہیدا گفتہ

شرف ما ادنی بہر او از قرب وشان ما طغی
صاحب ما زاغ کو را شان اسریٰ گفتہ

کے تواں معلوم کرد از رفع درجاتش کہ خود
از برائے ذکر پاکش چوں رفعنا گفتہ

جز تشہد لا دگفت از غاثت جود وکرم
آں یتیم وعائلے کو را فاغنی گفتہ

دادۂ خیر الکتب۔ خیر الامم۔ خیر القرون
آں محمد را کہ از شرفش جمیعا گفتہ

ساقی در ماندہ حالے را بدہ تسکین دل
ایکہ سرکار مدینہ را فاقی ہی گفتہ

نوٹ:۔ ہمارے اخبار کی زبان چونکہ اردو ہے۔ اس لئے شعراء حضرات اردو میں ہی طبع آزمائی فرمایا کریں۔ (ایڈیٹر)

ثبوت قربانی گاؤ۔ ترتیب حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر [illegible] سے ثابت [illegible]

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر شہر میں آج (۱۶ جنوری) تک بارش نہیں ہوئی۔ دو تین دفعہ نماز استسقا بھی ادا کی گئی۔ دو تین دفعہ مطلع ابر آلود بھی ہوا مگر پھر صاف ہو جاتا رہا۔ شہر میں خشک سردی بدستور ہے۔ تا ۱۴ جنوری شہر میں ۲۷۱ بچے پیدا ہوئے۔ اور ایک سو چالیس اموات ہوئیں۔

—— شیخ محمد صادق ایم ایل اے کے خلاف خواجہ محمد زکریا کچلو کی طرف سے جو عذرداری دائر ہے اس میں ۱۰ جنوری کو بیگم شاہ نواز کی شہادت ہوئی۔

—— معلوم ہوا ہے ۲۲ شوال ۱۳۵۶ھ تک مکہ مکرمہ میں ۱۶ ہزار ۶ سو تین زائرین حرم پہنچ چکے ہیں۔ مزید آمد جاری ہے۔

—— کوئٹہ کے ارد گرد گذشتہ ہفتہ چار دفعہ زلزلے کے جھٹکے آئے۔ بہت سے کچے مکان گر پڑے۔

—— حکومت نظام حیدر آباد نے ان تمام قیدیوں اور زیر سماعت ستیہ آگرہوں کو جن کا تعلق موجودہ تحریک سے تھا۔ رہا کر دیا ہے۔

—— اعلیحضرت نظام دکن نے بنارس ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔

—— ایک اخباری نمائندے سے وزیرستان کے دو محسود ملکوں نے کہا کہ اگر فلسطین کا حل عربوں کی مرضی کے مطابق نہ ہوا تو وزیرستان کے حالات زیادہ پیچیدہ ہو جائیں گے۔

—— معلوم ہوا ہے حکومت مصر نے برطانوی بمباز ہوائی جہاز بنانے والے کارخانوں کو آٹھ بمبار ہوائی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔

—— بیت المقدس۔ ۱۱ جنوری۔ ایک یہودی کے قتل ہو جانے پر فوجی کمانڈر نے ۴۸ گھنٹہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا۔

—— ۱۹۳۷ء کے دوران میں فلسطین کے فسادات میں ۴ ہزار آدمی ہلاک اور ایک ہزار سات سو سے زائد زخمی ہوئے۔

—— پٹنہ۔ ۱۰ جنوری۔ ہزاری باغ ریلوے سٹیشن کے قریب ۹۔ اپ ڈیرہ دون ایکسپریس کی پانچ بوگیاں پٹڑی سے اتر کر چکنا چور ہو گئیں۔ ۷ مسافر ہلاک اور ۹۴ زخمی ہوئے۔

—— اس سال پٹنہ یونیورسٹی نے میٹریکولیشن کا امتحان ورنیکلر زبان میں منعقد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

—— نیویارک میں عنقریب دنیا کا ایک عظیم الشان میلہ منعقد ہوگا۔ اس میں ایک ایسی مشین منظر عام پر لائی جائیگی جو ہر زبان میں بولنے کے علاوہ ہنسے اور گائیگی۔ بلکہ چیخ بھی مارے گی۔

—— حکومت پنجاب نے نہری ستلج کے تباہ حال کاشتکاروں کی امداد کیلئے فصل خریف اور ربیع کے خرابہ کے متعلق ۲۵ لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔

## یاد رکھئے

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جنوری میں ختم ہے اور ۲۹ جنوری تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ناظرین مطلع رہیں

**نوٹ** جن کی مہلت ختم ہے ان کو وی پی نہیں کیا جائیگا اگر قیمت اخبار ۹ فروری تک وصول نہ ہوئی تو آئندہ اخبار نہیں بھیجا جائیگا۔ نیز حساب دوستاں بھی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

—— ریاست بہاولپور میں یکم جنوری ۱۹۳۸ء سے آنریری مجسٹریٹ اپنے فرائض سے سبکدوش کر دیئے گئے ہیں

—— معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کانفرنس اس ماہ منعقد نہیں ہوگی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی حج کے بعد عازم ہندوستان ہونگے۔

—— ہسپانوی باغیوں کا دعوی ہے کہ ہم نے گذشتہ دو ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور حکومت کو پچاس ہزار آدمیوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔

## جلسہ اہل حدیث کانفرنس

## قابل توجہ شعراء کرام

جلسہ اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں جلسہ ۷-۸-۹ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر نظمیں پڑھنے کے لئے شعراء کرام طبع آزمائی فرمائیں:۔ نظم استقبالیہ۔ تبلیغ توحید و سنت۔ تردید بدعت

**یاد رفتگان** ہماری مقامی جماعت اہل حدیث کے سرگرم کارکن میر یوسف صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد داؤد از کیندرا پارا ضلع کٹک)

(۲) حاجی غریب اللہ صاحب مقیم مسجد حاجی علی جان صاحب مرحوم دہلی ٹانڈہ بادری ضلع مراد آباد میں انتقال کر گئے۔ انا للہ!

(۳) جناب ملا محمد ابراہیم صاحب ٹانڈوی مراد آبادی ۶ فروری کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (مولوی محمد عبد الغفار مدرس مدرسہ اہل حدیث قصبہ ٹانڈہ ریاست رام پور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

## "زوال غازی"

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ انداز تحریر دلکش ہے ضخامت ۲۰×۳۰/۱۶ کے ۲۵۴ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلے۔ اصل قیمت تین روپیہ رعایتی ۲ روپیہ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جمع القرآن والحدیث - از مولانا حنیف بھوجیانی (۲۲۴) کی تصنیف ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۶ر (مکتبہ اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

## ۲۸- ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ہجری

# سوال بہائی
اور
# جواب ثنائی

رسالہ "بہائی میگزین" میں علمائے اسلام عموماً اور مدیر "اہلحدیث" سے خصوصاً ایک سوال کیا گیا ہے۔ سوال نہایت معقول ہے۔ جس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا جواب قرآن مجید سے طلب کیا گیا ہے۔ یہ سوال مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی کے رسالہ تعلیم الاسلام نمبر ۲ پر مبنی ہے۔ جس میں قیامت کا مضمون بصورت سوال و جواب مرقوم ہے۔ اس پر بنا کر کے "بہائی میگزین" لکھتا ہے :-

"ہم نہایت مؤدبانہ طور پر حضرت مفتی صاحب اور دیگر علمائے کرام سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام انسانوں اور جانوروں کا مرنا اور دنیا کا فنا ہو جانا قرآن کریم کی کن آیات مبارکہ سے ثابت ہے؟ نیز اگر قیامت کے دن واقعی فنائے عالم کچھ آیات سے ثابت ہے تو قرآن کریم کی ان آیات کے کیا معنی ہیں۔ جن میں نص صریح کے طور پر فنا ہونے کے برخلاف لکھا ہے کہ جملہ اقوام کے درمیان فیصلہ قیامت کے دن کیا جائے گا یا فنا اور فیصلہ اجتماع نقیضین نہیں ہے؟

فتفکروا و تبینوا یا اولی الالباب والابصار۔" (بہائی میگزین بمبئی $\frac{۲۹}{۳۰}$ بابت اکتوبر، نومبر ۳۸ء)

**اہلحدیث** راقم مضمون نے تو بنائے سوال مفتی صاحب کی کتاب کو بنایا ہے۔ مگر حقیقت میں بنائے سوال کچھ اور ہے۔ وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق جتنی آیات آئی ہیں ان سب کو بہائی فرقہ اپنے متبوع شیخ بہاء اللہ کے حق میں لگاتا ہے۔ جس کا ذکر اہلحدیث ۲۶- اگست ۳۸ء میں بھی ہو چکا ہے۔ جس میں سے ضروری فقرات درج ذیل ہیں :-

(لوگ) پوچھتے ہیں کہ کیا وہ گھڑی آگئی؟ سو تو کہہ دے کہ قسم ہے اس کی جو کھلی دلیلوں کا ظاہر کرنے والا ہے کہ ہاں وہ گند بھی گئی۔ بےشک وہ گھڑی جو آنے والی تھی آگئی۔ اور کھلے ثبوت اور قطعی دلیلوں کے ساتھ حق بھی آگیا۔ اب وہ وسیع کھلا میدان بھی ظاہر ہو گیا۔ اور مخلوق خود اضطراب سے بےچین ہو رہی ہے۔ بھونچال آچکے اور قبیلے اس خدائے قادر جبار کے خوف سے رونے لگے۔ تو ان سے کہہ دے کہ ہاں وہ کان پھوڑنے والی آواز بھی دی جا چکی۔ اور آج کا دن صرف حشر ہی کا ہے۔ جو اکیلا با اختیار ہے۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا طامہ[1] پوری ہو گئی ہے تو کہہ دے کہ ہاں مالکوں کے مالک کی قسم (طامہ) پوری ہو گئی) کہتے ہیں کہ قیامت قائم ہو گئی؟ پس کہہ دے کہ خود وہ قادر قیوم بھی آیتوں کی سلطنت کے ساتھ آموجود ہوا۔ (کہتے ہیں) کیا تو لوگوں کو زمین پر بکھرا ہوا دیکھ رہا ہے۔ (تو کہہ دے) کہ ہاں مجھے اپنے بلند و برتر پروردگار کی قسم وہ ضرور زمین پر بکھرے ہوئے ہیں۔ (کہتے ہیں) کہ کیا درخت زمین سے اکھڑ کر زمین پر گر پڑے؟ (تو کہہ ہاں) صفات کے مالک کی قسم پہاڑ تک ریزہ ریزہ ہو گئے۔ (کہتے ہیں) بہشت اور دوزخ کہاں ہیں؟ کہہ دے اے شک کرنے والے مشرک بہشت میرا دیدار[2] ہے اور دوزخ تمہارا نفس۔ کہتے ہیں کہ ہمیں میزان نظر نہیں آتی؟ کہہ دے قسم ہے مجھے اپنے مہربان پروردگار کی اسے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں جنہیں خدا نے آنکھیں دی ہیں۔ کہتے ہیں ستارے ٹوٹ کر کب گرے؟ کہہ دے تب گرے جب قیوم ارض سر اور ناپل میں تھا۔"

(اہلحدیث ۲۶- اگست ۳۸ء بحوالہ بہائی میگزین بابت جولائی ۳۸ء)

**اہلحدیث** بہائیوں کی اس خیالی قیامت پر یہ سوال پیدا ہونا بدیہی امر ہے کہ شیخ بہاء اللہ اگر قیامت ہے تو دنیا فنا کیوں نہ ہو گئی۔ کیونکہ قیامت کے روز دنیا کا فنا ہو جانا مقدر ہے۔ جس کی خبر تمام الہامی نوشتوں (خصوصاً قرآن مجید) میں دی گئی ہے۔

اس سوال کے جواب میں بہائیوں نے بڑی ہوشیاری سے الٹا سوال مسلمانوں پر کر دیا ہے کہ قرآن سے قیامت

---

[1] قرآن مجید کی آیت الطامۃ الکبریٰ کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

[2] بہشت دیدار ہے تو انہار جنت سے کیا مراد۔ جیل عکہ میں اشک باری؟ (اہلحدیث)

تمام چیزوں کے فنا ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور بصورت فنا قرآنی آیات میں تعارض پیدا ہوتا ہے۔

پس ان سب سوالوں کا جواب ہم قرآن مجید ہی سے دینگے (نوٹ) قرآن مجید میں دو مضمونوں پر جتنا زور دیا گیا ہے اتنا زور کسی تیسرے مضمون پر نہیں دیا گیا۔ ان میں سے ایک خدا کی توحید ہے۔ دوسرے قیامت کی حقیقت۔ قرآنی توحید سے مخالفین قرآن تو منکر تھے ہی اب قائلین قرآن بھی اعتقادی طور پر توحید سے منکر ہوئے جا رہے ہیں جتنی اقسام کے شرک کو قرآن مجید نے بڑے زور سے اکھاڑا تھا آجکل کے مسلمان ان سب اقسام کی جڑیں مضبوط کر رہے ہیں۔ (فالی اللہ المشتکی)

آج یہ آواز بھی ہمارے کانوں میں آ رہی ہے کہ قیامت کے بعد کلی فنا کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔ پس سائل صاحب کلی فنا کا ذکر قرآن مجید سے بغور سنیں بے شمار آیات میں سے چند آیات درج ذیل ہیں:۔

(۱) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (پ ۲۷ - ع ۱۲)

زمین کی سب چیزیں فنا ہو جائیں گی صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔

(۲) يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا (پ ۱۶ - ع ۱۵)

خدا قیامت کے روز پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کرکے اڑا دیگا اور زمین چٹیل میدان ہو جائیگی جس میں اونچائی نیچائی کچھ نظر نہ آئے گی۔

(۳) وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا (پ ۱۵ - ع ۱۳) جو کچھ زمین میں ہے ہم سب کو فنا کرکے زمین کو چٹیل میدان بنا دینگے۔

(۴) فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا (پ ۲۹ - ع ۵)

جب صور میں ایک دفعہ پھونک دیا جائیگا اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایکدم ہی دفعہ توڑ مروڑ دیئے جائینگے۔ پس اس دن واقعہ ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی اور آسمان پھٹ جائیگا۔ اس دن وہ بڑا کمزور ثابت ہوگا۔

ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت دنیا بالکل فنا ہو جائے گی۔ یہ قیامت کا پہلا حصہ ہے۔ دوسرا حصہ وہ ہے۔ جس کی بابت ارشاد ہے:۔

(۱) ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ (پ ۲۴ - ع ۴)

پھر دوسرے نفخ کے بعد سب لوگ زندہ ہو کر کھڑے ہو جائینگے۔

(۲) وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ (پ ۳۰ - ع ۸)

جب اہل قبور زندہ ہو کر اٹھیں گے تو اپنے اگلے پچھلے اعمال کو جان لیں گے۔

**حاصل کلام** | قیامت کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں دنیا بالکل فنا ہو جائے گی دوسرے میں حساب کتاب وغیرہ ہوگا۔ جب دو مختلف کاموں کا زمانہ الگ الگ ہو تو ان میں تناقض نہیں ہوتا۔ تناقض کے لئے وحدات ثمانیہ میں سے وحدت زمانہ بھی شرط ہے پھر اس کو تناقض کہنا ایک ایسی بات ہے جو آج سے پہلے کسی مولوی فاضل[1] نے نہیں کہی ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

## قادیانی مشن

# قادیانی قیامت

مدت سے ہمارا غیر متزلزل دعویٰ ہے کہ قادیانی تحریک ایرانی تحریک سے مستفیض ہے۔ جسکو ہم نے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں بالتفصیل ثابت کرکے دکھایا ہوا ہے۔ آج ہم اس دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

جس طرح بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ قیامت سے مراد خود شیخ بہاء اللہ ایرانی ہے اسی طرح قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی قیامت ہیں۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ بڑے مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ "دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اور اسکے بعد فنا۔ لیکچر سیالکوٹ ملخص" چھوٹے مرزا (خلیفہ قادیان) نے لکھا ہے کہ دنیا کے سات ہزاری دور کے خاتمہ پر مرزا صاحب آئے ہیں اور دوسرے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں جس طرح پہلے انبیاء کی ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنے والے انبیاء کے نقطہ ہیں۔ (ضمیمہ الفضل ۸ جولائی ۱۹۲۴ء بقلم میاں محمود احمد صاحب)

**اہلحدیث** | نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی میں قیامت آ چکی اور دوسری دنیا کا دور بھی شروع ہو گیا ہے حالانکہ حسب قول بڑے مرزا صاحب دنیا نہ فنا ہوئی نہ دوبارہ زندہ ہوئی بلکہ دنیا ویسے ہی چلتی رہی۔ جیسے دہلی سے گاڑی چلتی ہے تو ضلع میرٹھ میں آ جاتی ہے سوالی سے ضلع مظفر نگر ہوتی ہوئی ضلع سہارنپور کے حدود میں داخل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح لاہور تک پہنچ جاتی ہے۔ کسی مسافر کو ان ضلعوں کی حدود کی ابتدا اور انتہا تک کا علم نہیں ہوتا۔ اسی طرح بقول خلیفہ قادیان مرزا صاحب دوسری دنیا کے آدم ہیں اور خلیفہ صاحب ان کے بیٹے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دنیا گویا ابھی حضرت شیث کے زمانہ میں ہے۔ ان کے بعد حضرت نوح آئینگے اور طوفان لائینگے۔ پھر حضرت لوط آئینگے اور پتھر برسائینگے۔ (شاید قادیان پر) اسکے بعد عرصہ دراز تک حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حتیٰ کہ سید الانبیاء حضرت

[1] "بہائی میگزین" کا اڈیٹر مولوی فاضل ہے۔ اسی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ منہ



ahmadimuslim.de

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب ہاری پارٹی تشریف لاتے رہیں گے

**ناظرین کرام!** یہ ہے ان جدید کلامیوں کا علم کلام جس پر ان دونوں گروہوں (بہائیوں اور قادیانیوں) کو ناز ہے۔ سچ ہے ؎

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں گویا ناز و نزاکت والے

## مصلح موعود

جماعت مرزائیہ میں بہت سے امور میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے مثلاً مسئلہ نبوت۔ مسئلہ تکفیر۔ مسئلہ امارت وغیرہ۔ اب جدید اختلاف یہ پیدا ہوا ہے کہ "مصلح موعود" کون ہے۔ بڑے مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد ایک مصلح موعود لڑکا پیدا ہوگا۔ اس موعود کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ مولوی عبد اللہ تیماپوری (دکن) کہتا ہے۔ مصلح موعود میں ہوں۔ شیخ غلام محمد لاہوری نے بہت سے ٹریکٹ شائع کئے کہ مرزا صاحب کا موعود میں ہوں۔ عام افراد مرزائیہ خلیفہ محمود احمد کو مصلح موعود کہتے ہیں۔ شیخ عبد الرحمٰن احمدی المعروف مصری (مخرج) نے ایک کتاب اس مضمون پر لکھی ہے جس کا نام "شان مصلح موعود" ہے۔ اس کتاب میں بڑی بسیط بحث کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میاں محمود احمد مصلح موعود نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب کے اتباع سے پیدا ہوگا۔ کتاب اچھی خاصی ضخیم ہے۔ ۳۹۲ صفحات میں ختم ہوئی ہے۔

مرزا صاحب کی جن عبارات سے قادیانی جماعت میاں محمود کو مصلح موعود بتاتی ہے یا وہ خود بنتے ہیں ان عبارات کی تشریح کرتے ہوئے مصنف نے صاف لکھا ہے کہ خود مرزا صاحب سے بھی اس معاملہ میں غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔

یہ کتاب اس موضوع پر مفید ہے۔ قیمت بغرض اشاعت ۱۲ر ہے جو بہت کم رکھی گئی ہے۔

پتہ۔ شیخ نصیر احمد۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

## قادیانی جماعت کی ایک بڑی اسلامی خدمت

؎ دیوانہ را ہوئے بس است

آج کل قادیان میں ایک تحریک شروع ہوئی ہے کہ اس مضمون (یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے) کے انگریزی زبان میں اشتہار چھپوا کر انگلستان وغیرہ ممالک میں شائع کئے جائیں۔ اس کا ثبوت ہم (قادیانیوں) سے پوچھتے ہیں۔ یہ لوگ یا تو خود سمجھتے نہیں یا دوسروں کو بے سمجھ جانتے ہیں۔ ان کو اس بات کا خیال نہیں ہے کہ یورپ کے سمجھدار لوگ جو ہمارے لٹریچر سے واقف ہونگے وہ فوراً کہہ دیں گے کہ تمہارے مسیح موعود نے خود لکھا ہوا ہے کہ مسیح کی قبر جلیل (گلیل) میں ہے۔

(ازالہ اوہام۔ تقطیع خورد ص ۴۷۳ جلد اول)

تو پھر وہ کیا جواب دیں گے۔ وہ اس سے نتیجہ نکال کر تمہارے سامنے رکھ دیں گے کہ تمہارا مسیح موعود متضاد باتیں کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ متضاد باتیں کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا؟

اگر گویم زبان سوزد

## رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس"۔ فلیمنگ روڈ۔ لاہور

مرزا صاحب کی زندگی کے حالات ہم نے مستند حوالے دیکر ایک کتاب "تاریخ مرزا" میں جمع کر دیئے تھے۔ جو مختصر مؤرخانہ صورت میں ہے۔ کتاب زیر تبصرہ بہت بسیط کتاب ہے۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات اس میں مفصل مرقوم ہیں جو مصنف نے بڑی محنت سے جمع کئے ہیں۔ گو بعض جگہ مناظرے اور مجادلے سے بھی کام لیا ہے مگر مجموعی حیثیت سے کتاب اس موضوع پر جامع ہے۔

قیمت قسم اول عہ۔ قسم دوم سہ۔ محل وصول (۱) مصنف مذکور۔ (۲) دفتر اہلحدیث امرتسر

## ایک مبشر خواب

(مرسلہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب از صدر بازار پشاور)

میرے دوست ملاں غلام رسول قادیانی جال میں تقریباً پھنس ہی گئے تھے۔ ان کی امداد کرنے والا آپ کا کلام یا تحریر جو اخبار "اہلحدیث" میں ہوتی ہے وہی ہے قادیانیوں نے ان کو مذبذب کر دیا تھا۔ اخبار مذکور انکو راہ راست پر لاتا تھا۔ آخر انہوں نے استخارہ کیا جو وہ بیان کرتے ہیں۔ تحریر ہے:۔

بیاس میں جو سڑک امرتسر کو آتی ہے اسکے دونوں طرف کثرت سے ہجوم ہے۔ مگر ننانوے (۹۹) فیصدی مسلم ہیں ایک سکھ بھی ہے۔ غلام رسول بھی اس سڑک پر جا نکلا دریافت کیا کہ لوگ اس قدر کیوں جمع ہیں۔ ایک معمر آدمی نے جواب دیا کہ محمد رسول اللہ کی سواری آرہی ہے میں بھی سڑک کی طرف متوجہ ہو گیا۔ مجھے فوراً خیال آیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی تو اس وقت نہیں ہے وہ بھی ہمراہ ہوگا۔ ادھر ادھر تلاش کیا مگر نہ ملا۔ آخر آپ کی سواری قریب آگئی۔ آپ کا رعب اس قدر تھا کہ کسی کو مجال نہ تھی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ آپ اعلیٰ درجے کے گھوڑے پر سوار تھے۔ جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب پیادہ گھوڑے کی باگ ڈور کو ہاتھ میں لئے ہوئے لوگوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ لوگو! یہ ہیں ہمارے نبی ہمارے رسول ہمارے آقا۔ بعض آدمیوں کو بلا کر ملاقات بھی کراتے۔ جب میرے نزدیک آئے تو مولانا نے رسول خدا سے میری سفارش کی۔ آپ نے مسکرا دیا۔ لوگوں کا ہجوم بہت بڑھ گیا۔ سواری آگے چلی گئی۔ پیچھے چند آدمی نظر آئے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک گول دائرہ بنا کر کھڑے تھے اس حال کو دیکھ کر گھبراہٹ میں مجھے جاگ آگئی۔ فقط۔

لہ اسی طرح کا خواب مولوی غلام رسول (رسل بابا صاحب مرحوم) امرتسری نے بھی دیکھا تھا۔ خدا کی رحمت سے امید ہے کہ ان خوابوں کو ہم دونوں (غلام رسول اور ثناء اللہ) کے حق میں بشارت حقیقیہ بنا دیگا۔ (اہلحدیث)

## بریلوی مشن
# کیا سورہ یوسف میں عشق مجازی کی کہانی ہے

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

خدا ستیاناس کرے اندھی تقلید کا جو کچھ بھی سوجھنے نہیں دیتی۔ اپنی کورانہ تقلید میں آکر سیدھی اور صحیح بات کو انسان غلط کہدیتا ہے۔ اخبار "اہلحدیث" ۸ نومبر ۱۹۴۶ء میں ہمارے دوست مولوی عبدالعزیز کوٹلوی نے ایک واعظ کی وعظ کا ذکر کیا کہ واعظ (مولوی نور حسن سیالکوٹی) نے کوٹلی میں وعظ کہا اور دھوبی کے لڑکے کا قصہ بیان کیا کہ وہ شہزادی پر عاشق ہوا۔ عشق میں سرد آہیں بھرتا ہوا مرگیا۔ شہزادی کو پتہ چلا تو وہ قبر پر گئی۔ قبر پھٹ گئی اور معشوقہ عاشق سے جا ملی۔

یہ واقعہ بیان کرکے افسوس کیا کہ یہ واعظ عشق مجازی کی کہانیاں بیان کرکے سامعین کو کیا سکھانا چاہتے ہیں۔ اس پر خود واعظ مذکور تو خاموش رہے البتہ ان کا ایک چیلا ملک (آسمانی نہیں زمینی) عبدالعزیز بول اٹھا۔ یہ تناسب خوب ہے کہ تردید میں بھی عبدالعزیز ہیں اور تائید میں بھی عبدالعزیز۔ ہر دو عزیزوں کے بندول میں ہم دخل نہ دیتے اگر ایک لچر قصہ کو صحیح کرنے کیلئے قرآن مجید کو پیش نہ کیا جاتا۔ چنانچہ ملک سیالکوٹی کی طرف سے اخبار "الفقیہ" میں حسب ذیل الفاظ چھپے ہیں:

تمہارے ہاں قرآن پڑھتے ہوئے اس سورت (یوسف) کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا اس میں عشق مجازی کی کہانی نہیں ہے؟

بے ملکہ ملک صاحب! سنو اور غور سے سنو!

قرآن پاک ایسی لغویات سے پاک ہے۔ اس میں عشق کی تلقین نہیں، ترغیب نہیں، تحسین ہے۔ بلکہ تردید ہے۔ مگر ملک صاحب اپنے مولوی کی کورانہ تقلید میں ایسے کور ہوئے ہیں کہ قرآن مجید جیسی مقدس کتاب پر بھی ہاتھ صاف کردیا۔ کہ جو کہانی ہمارے مولوی نے بیان کی ہے وہ قرآن میں ہے۔

**لطیفہ** | ایک کبڑی بڑھیا کو کسی نے پوچھا کہ تو کیا چاہتی ہے۔ تیری کبڑی کمر سیدھی ہوجائے یا تمام جہان تیرے جیسا کبڑا ہوجائے۔ کم عقل بڑھیا نے جواب دیا کہ جہان میرے جیسا کبڑا ہوجائے۔

ٹھیک اسی طرح یہ لوگ اپنے واعظین کی غلط روش کو سیدھا کرنا نہیں چاہتے۔ قرآن مجید کو ان کی روش کے مطابق مشہور کرتے ہیں۔ اناللہ!

ملک صاحب! اب بھی خدا سے ڈرو اور اپنے کلمات سے توبہ کرو۔ قرآن مجید کو عشق مجازی کی کہانی سے ملوث کرنا بہت بڑا کلمہ ہے۔ ہم ناصحانہ کہتے ہیں کہ فوراً رجوع کرو اور خدا سے معافی مانگو اور اعتقاد رکھو کہ قرآن مجید حکیمانہ کلام ہے۔ عشق مجازی مجنونانہ بڑ ہے۔ حکمت کی کلام کو جنون سے کیا واسطہ۔ فافہم ولا تکن من الجاہلین الغافلین۔

## سلسلہ تبلیغ اہل حدیث
### کے
## معاونین وشائقین

**حضرات!** "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" کی بنیاد رکھنے سے غرض یہ تھی کہ جماعت اہل حدیث اپنے مرکز توحید وسنت پر قائم رہ کر عملی طور پر داعی الی الخیر ثابت ہو۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع میں حاضرین کو فرمایا تھا:۔

اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (صحیح بخاری)

یعنی جو (اس وقت) حاضر ہیں وہ غائبوں کو (میرا سکھایا ہوا دین) پہنچادیں۔"

لیکن زمانہ حال کی سیاسی تحریکیں کچھ ایسی طرح واقع ہوئی ہیں کہ مسلمان عام طور پر بجائے دین میں مضبوط ہونے کے دین سے بے پرواہ ہورہے ہیں۔ اور بجائے متفق ومنظم ہونے کے مختلف پارٹیوں میں منقسم ہورہے ہیں

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کا معاملہ ہورہا ہے۔ جماعت اہل حدیث بھی زمانہ کے اس اثر سے محفوظ نہ رہ سکی۔ چنانچہ وہ بھی مختلف پارٹیوں (احراری، خاکساری، مسلم لیگی، اور کانگرسی) میں بطور ماتحت رعیت کے داخل ہوکر اپنا پرانا اور بنیادی اور امتیازی سبق **توحید وسنت** بھی بھول گئے۔ سیاسی جلسوں میں بینڈ باجے بج رہے ہیں، غیر اللہ کے نام کے نعرے لگ رہے ہیں۔ نمازیں ضائع ہورہی ہیں اور افراد اہل حدیث نہایت جوش اور مسرت سے بدیں خیال رضاکارانہ خدمات بجالا رہے ہیں کہ اس طریق سے ہم کو دہلی کا **تخت واپس مل جائیگا۔**

(۲) جماعت اہل حدیث کو ایسی حالت میں دیکھ کر مجھے تاسف ہوا اور جناب مولانا صاحب امرتسری سردار اہل حدیث (مد ظلہ) سے مشورہ کرکے اور خدا پر بھروسہ کرکے اس جمعیۃ کی بنیاد رکھدی۔ پہلے پہل تبلیغی دورے کرکے طبائع کو تو لا تو اللہ کے فضل سے جماعت کو عام طور پر اپنے سبق پر عمل کرنے کے لئے مستعد پایا۔ گویا کہ وہ کسی

**اثبات التوحید**۔ قاضی فضل احمد لدھیانوی نے اپنی کتاب "انوار آفتاب صداقت" میں جماعت اہل حدیث کے اکابرین اور علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اسکے جواب میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی مذکور کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**ترجمان وہابیہ**۔ جدید اڈیشن۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم۔ اہل بدعت نے جماعت اہل حدیث کے متعلق سادہ اور کم علم حضرات میں مختلف قسم کے شکوک ڈال دیئے تھے۔ ان شکوک اور اعتراضات کا جواب ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۴ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بھاننے والے کے انتظام میں تھے۔ جب اسی طریق سے مختلف مقامات پر جمعیتہ کے جلسے ہوتے رہے۔ تو میرا حوصلہ قوی ہوگیا۔ والحمد للہ۔

(۲) اس کے بعد جناب مولانا صاحب مکرم کے مشورے سے قرار پایا کہ تقریری تبلیغ کے علاوہ تحریری تبلیغ کیلئے سردست ایک غیر موقت الشیوع ماہوار رسالہ جاری کیا جائے جس کے سلسلے میں تین نمبر اسوۂ حسنہ۔ فلسفہ ارکان اسلام اور توحید الٰہی اور مسنون زندگی۔ طبع کرا کر مفت تقسیم کئے گئے۔ الحمد للہ کہ یہ تینوں رسالے قوم میں بے حد مقبول ہوئے چونکہ جمعیتہ کے خزانہ میں علی التواتر مفت تقسیم کرنے کی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے جناب مولانا صاحب کے مشورے سے برائے نام اس کی سالانہ قیمت ایک روپیہ مقرر کی گئی۔

ماہ شعبان میں (نمبرات ۴-۵-۶) بصورت رسالہ امام زماں یک جا نکالے گئے۔ جو اپنی نوعیت میں اردو زبان میں پہلا رسالہ ہونے کی وجہ سے بے حد مقبول ہوا اور نیک گمان رکھنے والے احباب کی طرف سے آفرین و احسنت کے خطوط آنے لگے۔ والحمد للہ علی ذلك۔

ماہ رمضان میں آنحضرتؐ کا خطبہ رمضان چکنے کاغذ پر مختلف رنگوں سے چھاپ کر ہدیہ ناظرین کیا گیا وہ بھی خدا کے فضل سے اپنی طرز میں نیا ہونے کی وجہ سے نہائت پسند کیا گیا۔

اب نمبرات (۷-۸-۹-۱۰) میں نہائت ضروری مضامین متعلق "مہدی منتظر اور مجدد دوراں" چھپ رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے یہ بھی اپنی صورت میں امتیازی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔ ناظرین دیکھ لیں گے کہ اردو زبان میں اب تک یہ مضامین اس طریق پر یک جا نہیں لکھے گئے۔

لیکن خزانہ کا یہ حال ہے کہ وہ ان موجودہ زیر طبع نمبروں کے خرچ کی ادائیگی سے قاصر ہے۔ ان کی کتابت و طباعت پر ایک کثیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ ہر سہ رسالہ (امام زماں۔ مہدی منتظر۔ مجدد دوراں) ۱۱۲ صفحات پر ختم ہوئے ہیں۔ اور تینوں کا ٹائیٹل عمدہ کاغذ پر چھپا کر لگایا گیا ہے اور فہرست مضامین بھی مفصل دی گئی ہے۔ ان کی طباعت کا سارا خرچ ابھی تک دفتر جمعیتہ کے ذمہ ہے جس کے تحمل کی اس میں طاقت نہیں۔ لہٰذا اہل وسعت قدردان احباب سے امید ہے کہ جو تجویز میں نے اخبار "اہلحدیث" میں گذشتہ ایام میں قوم کے سامنے پیش کی تھی وہ اس پر عمل کریں گے۔ یعنی یہ کہ بارہ صاحبان بہت سال بھر تک تیس روپے ماہوار کا خرچ اپنے ذمہ لے لیں۔ انشاء اللہ اس تجویز سے رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائیگا اور ہر خواہشمند صاحب کو بقیمت ایک روپیہ سالانہ پہنچ جایا کریگا۔ اور سلسلہ قائم رہے گا۔

تنبیہ:۔ اندازہ تیس روپے ماہوار کا لگایا گیا تھا لیکن واقعہ سے معلوم ہوا کہ خرچ ۳۵ روپے ہوتے ہیں تیس روپے والی تجویز پر اب تک صرف دو صاحبوں نے عمل کیا ہے:۔

(۱) میاں بدر الدین صاحب کشمیری از مقام تیجہ خرد ضلع گورداسپور۔ ۳۰

(۲) میاں اللہ دتا صاحب سوداگر چرم امرتسر ۲۵

یہ رقوم صرف دو ماہ کے لئے تھیں جو خرچ ہو چکیں مطبع کی باقی رقوم جو ابھی واجب الادا ہیں انکی ادائیگی اور آئندہ کے مصارف کی طرف قوم کے اہل ہمت احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے مذکورۃ الفوق دو بھائیوں کی طرح ایثار سے کام لیں۔

تبلیغ اہل حدیث کے ہر حامی کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ کو مضبوط کرنے کے لئے سالانہ خریدار بنانے میں کوشش کریں۔

(۵) سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔ جو گراں نہیں ہے۔ اور بہرحال پیشگی وصول ہونا لازم ہے۔ بغیر اس کے رسالہ جاری نہیں ہو سکتا۔ وی پی بھیجنا یا چند مدت بعد وصول کرنا تو کجا یہاں تو نمونہ بھیجنے کا بھی دستور نہیں ہے، لوگوں کی صورت معاملہ نے ایسے سلوک پر مجبور کر دیا ہے۔

(ب) اس سلسلہ کی اعانت کی ایک اور صورت بھی ہے کہ بعض اہل ہمت احباب بجائے ایک روپیہ سالانہ دینے کے تین روپے یا پانچ روپے یا ۱۲ روپے ماہوار ادا کریں۔ ان کو ان کی رقم کے حساب سے رسالوں کی اتنی ہی تعداد بھیجی جایا کریگی۔ سو وہ ان رسالوں کو اپنی مرضی کے مطابق مفت تقسیم کرتے رہیں۔ تاکہ اشاعت بھی عام ہو جائے اور سلسلہ کو بھی امداد پہنچے۔

(ج) "مہدی منتظر" اور "مجدد دوراں" والے نمبر جو چھپ رہے ہیں۔ طبع ہونے پر مستقل خریداروں کو جنکی قیمتیں وصول ہو چکی ہیں بغیر طلب کے خود بخود (انشاء اللہ) پہنچ جائیں گے۔

(د) ان جو مستقل خریدار نہیں اور رسالہ طبع ہونے پر ٹکٹ بھیج کر منگوایا کرتے ہیں اور وہ رسالہ "امام زماں" منگوا چکے ہیں۔ وہ خاص ان دو نو طبع رسالوں کے لئے موازی پانچ آنہ کے ٹکٹ ڈاک خانہ کے[1] لفافہ میں بند کر کے مولوی عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیتہ کو امرتسر دفتر جمعیتہ ڈھاب کھٹیکاں میں بھیجدیا کریں۔ ان کو ان رسائل کے ساتھ سب کا جامع ٹائیٹل بھی بھیج دیا جائے گا۔

(ھ) ان کے علاوہ جو صاحب نئے سالانہ خریدار بننا چاہیں وہ بھی مبلغ ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر پتہ مذکورہ بالا پر بھیج دیں۔

(و) اور جنہوں نے ابھی رسالہ "امام زماں" نہیں منگوایا بلکہ وہ ہر سہ رسائل یک جا منگوانا چاہتے ہیں وہ ۸ کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے پتہ مذکورہ پر مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیتہ کو بھیجدیں۔ وہاں سے انکو رسالے پہنچ جائینگے۔

(ی) دریافت طلب امر کے جواب کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ میں ۱ کے ٹکٹ لازم ہیں۔ ورنہ جواب نہ ملنے کی شکائت معاف۔

آپ کا صادق۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

---

**تفسیر واضح البیان**۔ از مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب بیان کیا ہے۔ قابل دید ہے بے جلد ۸/ مجلد ۱۰/۔ پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر۔

---

[1] بعض احباب ناواقفی کی وجہ سے رسیدی ٹکٹ بھیجدیتے ہیں وہ ایسا نہ کیا کریں۔ بلکہ خطوں میں ڈاک میں کام آنیوالے ٹکٹ بھیجا کریں۔

[illegible] (۲۲۰)

# انقلاب زندہ باد

(از قلم شاکر صدیقی صاحب مقیم مرس - ضلع گیا)

اللہ اکبر - دنیا میں انقلاب برپا ہے۔ مگر آہ صد آہ کہ جو دنیا میں بیدار دگار انقلاب ہے اس کے نام لیوا بے حسی کی گھاٹیوں میں لڑھکتے جا رہے ہیں۔

آپ کہیں گے کہ تم غلط کہتے ہو۔ تمہاری باتیں تمہاری بدحواسی کا آئینہ ہیں۔ تم کس پر برس رہے ہو؟ کیا تمہاری مراد جماعت اہل حدیث سے ہے؟ تو سنو اور گوش ہوش سے سنو! جماعت اہل حدیث کی سینکڑوں انجمنیں قائم ہیں، جماعت اہل حدیث کے بیسیوں آرگن ہیں، جماعت اہل حدیث کے سینکڑوں مدارس ہیں اور جماعت اہل حدیث میں ہزاروں علماء ہیں۔

ممکن ہے کہ ان تعداد و شمار کو پیش کر کے آپ مجھے مرعوب کرنا چاہیں، میری زبان پر مہر سکوت لگانے کی سعی کریں۔ مگر جناب والا آپ سے میرا ایک اور محض ایک سوال ہے کہ کیا اسلام کی ہمہ گیری کو یہ انجمنیں پیش کر رہی ہیں؟ کیا اسلامی وسعت کی اشاعت کے لئے ان آرگنوں کے صفحات وقف ہیں؟ کیا عام اسلامی مفاد کے لئے ان علماء کی تگ و دو ہے؟ اور واضح طور پر سنئے تو کیا جہاں کے مسلمانوں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ہم کیوں مسلمان کہے جاتے ہیں۔ وہاں اسلامی آواز پہنچانے کیلئے ان انجمنوں نے کوئی بھی مؤثر اقدام کیا؟ آپ فرمائیں گے تم عجیب محیر العقول آدمی ہو۔ کیا تمہارے سر اس کا ذمہ نہیں؟ تو جناب محترم معاف فرمائیگا۔ اولاً آپ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ کام ایک فرد کا نہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ میرے مافی الضمیر کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک مرکز کے ماتحت منظم طور پر یہ کام ہونا چاہئے۔ کوشش کیجئے ہمت سے کام لیجئے۔ اپنی کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیجئے۔ آپ کے دعاوی فرقہ بند مسلمانوں سے کہیں زیادہ ہیں، آپ خالص و مخلص مسلمان ہیں۔ لہذا آپ پر ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں۔ آپ باہمی انجمنوں میں رہتے ہوئے بھی اپنے متحدہ پلیٹ فارم پر مجتمع رہیں کہ آج اسکی اشد ضرورت ہے۔ آپ کوشش کیجئے کہ مذہبی و سیاسی باگ ڈور آپ کے ہی ہاتھوں میں رہے۔ ہندوستان کے ہر ہر اسلامی چپہ چپہ پر آپ اسلامی آواز پہنچائیں۔

اے میرے جواں ہمت بزرگو اور اے میرے جواں سال بھائیو۔ تمہیں کسی بھی قانون بنانے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کسی بھی نصب العین کے انتخاب کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کسی بھی غرض و مقصد سوچنے کی ضرورت نہیں کہ یہ سب امور اسلام نے طے کر کے تمہارے روبرو رکھ چھوڑے ہیں۔ تمہیں صرف حرکت کرنے اور مجسمۂ عمل بننے کی ضرورت ہے۔ اگر میری صدا پر لبیک کہو تو ایک مشورہ عرض کروں کہ ہندوستان کے مرسہل الحصول علاقوں سے چوبیس چوبیس افراد منتخب کرو، جو جواں سال ہوں یا نہ ہوں، جواں ہمت ہوں۔ ہر فرد ملت اسلامیہ صحیح اور ٹھوس خدمت کے لئے سال میں پندرہ دن وقف کرے اور ان مقامات میں پہنچے جہاں نہ کوئی خالص اسلامی مبلغ جاتا ہے۔ مگر میری اتنی بات یاد رکھو کہ سب سے پہلے تم جماعتی نظام اور اپنی مرکزیت کو مضبوط سے مضبوط کر لو جو مشاہیر جماعت ہیں ان کو اپنا مشیر کار بناؤ۔ اور وہ تمہیں جس نظم و نسق کے ساتھ چلائیں اس طرح چلو۔

میں اپنی دردمندانہ آواز مندرجہ ذیل دردمندان اسلام کو پہنچاتا ہوں۔ کیونکہ اب مجھے اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ گرما گرم تقریروں اور زوردار تحریروں کی ضرورت نہیں کہ اب یہ بات عام ہو رہی ہے۔ ہاں مجھے یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ بھائیو! خدارا کچھ کام کرو۔ قوت عمل سے کوشش کرو۔

**ہمارے مخاطبین کی فہرست** | مولانا قمر صاحب بنارسی مولانا صوفی عبداللہ صاحب خانپوری۔ مولانا اسلم صاحب خانپوری۔ مولانا سید عبدالحفیظ صاحب سلفی گیاوی مولانا عبدالودود صاحب سلفی کمریانوی۔ مولانا عبداللہ صاحب شائق مئوی۔ مولانا سید عبدالرحیم صاحب رحمتی مولانا حافظ بشیر الدین صاحب باگوی۔ مولانا حکیم محمد وحید صاحب رانکھوپوری۔ مولانا محمد اسحاق صاحب رانکھوپوری خلف مولانا کفائت حسین صاحب مرحوم عظیم آبادی (آپ کا اسم گرامی مجھے یاد نہیں)۔ مولانا محمد زبیر صاحب ندوی کمریانوی۔ مولانا عبداللہ صاحب عقیل مئوی۔ مولانا سید شاہ احمد حبیب صاحب ندوی پھلواروی۔ مولانا شاہ محمد ہارون صاحب پھلواروی۔ مولانا زین العابدین صاحب ڈھاکوی۔

سردست میں اتنے ناموں پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ اخبار ہذا میں جن صاحب کی نظر ان اسماء پر پڑے اگر وہ ہمارے کسی مخاطب سے ملیں تو میرے مشورہ کا تذکرہ اُن سے ضرور کر دیں۔ ان مخاطبین میں سے کوئی ہے جو میری صدا پر لبیک کہے۔ ؎

دانی کہ چیست دولت دیدار یار دیدن
در کوئے او گدائی بر خسروی گزیدن

**اہلحدیث** | میں اپنے احباب کی ہمدردی اور جماعتی غمگساری کا قدردان ہوں۔ اس لئے واقعات گذشتہ انکے سامنے رکھتا ہوں، جن سے ثابت ہوگا کہ میں نے مرکزی نظام کے لئے کیا کیا کوششیں کیں۔

"ناظرین اہلحدیث" کو یاد ہوگا کہ اسی اخبار میں اہل حدیث کانفرنس کی تحریک کی جو خاص حضرات کی توجہ سے آرہ میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مرحوم کی سرکردگی اور مولانا سیالکوٹی کی ہمراہی میں بنگال، یوپی اور پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے دہلی کو صدر مقام بنایا۔ اس کے بعد اس کانفرنس کی دھوم اور دھاک سارے ہندوستان میں پہنچی۔ کلکتہ، مدراس جیسے دور دراز مقامات میں جلسے ہوئے، واعظ رکھے گئے، رسائل کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ مرکزی کام نہ تھا تو کیا تھا؟ اگر جماعت اہل حدیث مرکزی نظام کی دلدادہ ہوتی تو اس سلسلہ کو قوت پہنچاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آج بھی کانفرنس ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں توحید و سنت کی اشاعت کر سکتی۔ مگر کیوں نہ کی؟ اس کا جواب ایک اور صرف ایک ہے کہ امیان اہل حدیث کی سرد مہری باہمی رنجشیں، دینی یا دنیوی کشمکش کا وجود۔

مرزائی مغالطات ... (۲۲۸) ... ۲ ... مولوی محمد ...

(۲) علاوہ اس کے سیاسی اغراض کے لئے اہل حدیث لیگ کی تحریک تھی جو قائم بھی ہوئی۔ اور کارکنوں کے ہاتھ اس کی باگ چھوڑ دی گئی۔ اس کا حشر بھی کیا ہوا؟ عیاں را چہ بیاں۔

اسی اثناء میں اہل پنجاب کے اعیان اہل حدیث نے اپنی حسن ظنی سے خاکسار کو بمقام لاہور سردار منتخب کیا۔ تاکہ پنجابی جماعت کا شیرازہ بندھا رہے۔ اس کا انجام کیا ہوا؟ میں اپنے الفاظ میں نہیں بتاتا۔ ایک مخالف رائے اخبار سے بتاتا ہوں جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

مولوی ثناء اللہ بالاتفاق سردار مقرر ہوئے انہوں نے احکام جاری کئے۔ قوم نے بے فرمانی کی۔ (تنظیم یکم مئی ۳۳ء)

اس کے علاوہ بارہا تحریک کی کہ ہر بستی میں انجمن اہل حدیث قائم کریں۔ جواب میں بجز معدودے چند کے صدائے برنخاست۔ پھر تحریک کی کہ صوبہ وار انجمنیں بنائی جائیں مگر کامیابی نہ ہوئی۔

گذشتہ انتخاب پنجاب کے موقع پر "اہلحدیث" میں تحریک کی۔ جلسہ جمعیتہ تبلیغ میں اسکی تکمیل کرائی کہ جماعت اہل حدیث کا ایک انتخابی بورڈ بنایا جائے۔ چنانچہ بنایا گیا۔ اس نے کام بھی کیا۔ اس سے فراغت پاکر جن اصحاب کے ہاتھ میں یہ کام دیا گیا تھا میں نے ان کو بزور توجہ دلائی کہ اسی بورڈ کو اہل حدیث کی سیاسی انجمن (اہل حدیث لیگ) بنا دیا جائے۔ یہ آواز بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی۔

یہ واقعات بتانے سے میری غرض یہ ہے کہ ہم محرکین خاموش نہیں ہیں۔ متحرکین میں خاص انجماد ہے کہ وہ حرکت قبول نہیں کرتے۔

میں نے اس کی تہ کو یوں پایا ہے کہ افراد اہل حدیث امور عامہ پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔

یہ ایک طالب علمانہ اصطلاح ہے۔ عام فہم تشریح یہ ہے کہ افراد اہل حدیث عام ملکی تحریکات مثل کانگریس یا عام اسلامی مثل خلافت، احرار یا مسلم لیگ وغیرہ میں مشغول ہو کر خالص توحید و سنت کی اشاعت سے غافل ہو گئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ انا للہ!

**اطلاع** آئندہ اپریل کی تاریخ [illegible]

چوڑیاں (امرتسر سے ۱۹ میل) میں اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ ہے۔ آپ اور دیگر برادران شریک ہو کر اپنا درد دل سنائیے۔ اور اس کی ابتدا اس شعر سے کیجئے ؎

سنے ہونگے چمن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

# شیعوں کے افسانے

(نمبر ۱۹)

(مرقومہ ملک ہدایت اللہ صاحب وزیر آبادی)

گذشتہ نمبر میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ شیعوں کے امام مہدی جو غار سر من رائی میں قریباً گیارہ صد سال سے روپوش چلے آتے ہیں۔ جب صرف تین سو تیرہ[313] شیعہ مؤمنین ان کے پاس جمع ہو جائیں گے تو حضرت امام صاحب سامرہ کے جزیرہ سرداب کے غار سر من رائی سے باہر تشریف شریف ضرور لے آئیں گے۔

اس وقت دنیا میں کتنے کروڑ شیعہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس کا صحیح علم نہیں۔ ہاں شیعوں کا اخبار درنجف سیالکوٹ اپنے سرورق پر ایک عرصہ سے ہندوستان میں تین کروڑ شیعوں کا اعلان کرتا چلا آتا ہے اور ضرورت صرف تین صد تیرہ کی ہے۔ ہندوستان سے ہی اگر شیعان حیدر کرار سے صرف ایک کس فی لاکھ مؤمن نکل آئیگا تو تعداد قریباً پوری ہو جائے گی۔ اور یہ محال ہے کہ ایک لاکھ شیعوں میں سے ایک بھی مؤمن نہ ہو۔ تاہم احتیاطاً ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت امام سے مل کر واپس لوٹنا پڑے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ایک کس کی بجائے ۲ کس فی لاکھ کا انتخاب کیا جائے۔ تاکہ حضرت امام منتخبہ اصحاب سے اگر سو دو سو کافر نکال بھی دیں تو بھی تین سو تیرہ سے کمی نہ ہو۔ پہلے گیارہ سو سال تو پہلے منہ چھپائے ہو چکے۔ اب کے اگر چوک گئے تو شائد گیارہ ہزار سال گزر جائیں۔ (ادھر شیعوں کے) رسول خدا بارہ اماموں کے دوبارہ دنیا میں آکر ظالموں سے بدلہ لینے کے لئے بیتاب ہو رہے ہونگے۔ ادھر تین سو تیرہ کے تین تیرہ ہو رہے ہیں۔ دریں حالت اگر ہم تمام ہندوستان کے شیعوں کو کہیں کہ تین صد تیرہ مؤمنین انتخاب کرنے کی مصیبت سے [illegible] چھوٹ جائیں۔ جو بھی تین صد تیرہ پہلے آجائیں وہی رجسٹرڈ مؤمنین ہو جائیں۔ ایسے رجسٹرڈ کہ ان کا ہر فرد (شیعوں کے) رسول خدا کے ہم مرتبہ ہو اور حضرت امام بجائے انتخاب کرنے کے خود ہی ہر ایک کی قدمبوسی اپنا شرف خیال کریں تو آپ خدا لگتی کہیں کہ ایسے نسخہ پر شیعہ مؤمنین جس قدر بھی ہمارے مشکور ہونگے کم نہ ہوگا؟ کہ حضرت امام کے سامنے بجائے مؤمنین پیش ہونے (شیعوں کے) اشرف الانبیاء پیش ہو رہے ہیں ؎

پھول ذرّے کہکشاں تارِ شفق قوس و قزح
نذر لایا ہوں تیرے حسنِ فراواں کے لئے

اچھا تو نسخہ سنئے!

پہلے صلوٰۃ پڑھئے۔

اللّٰھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد (باآواز بلند)

گو ہم نمبر گیارہ میں یہ نسخہ مختصر طور پر درج کر چکے ہیں مگر شیعہ غریب کیا جانیں کہ اس مرض کے لئے یہ نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس عجیب و غریب نسخہ کو علامہ طبرسی نے مجمع البیان میں تحریر فرمایا ہے اور منہج الصادقین صفحہ ۳۵۶ پر بھی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ سبحان اللہ!

"من تمتع مرۃ کان درجتہ کدرجۃ الحسین الخ"

یعنی ایک بار متعہ[1] کرنے سے درجہ امام حسین کا ملتا ہے۔ دو بار متعہ کرنے سے امام حسن کا اور تین بار متعہ کرنے سے درجہ جناب علی کا اور چار مرتبہ متعہ کرنے سے درجہ (شیعوں کے) رسول خدا کے برابر حاصل ہوتا ہے۔ اور ایک درجہ [illegible]

[1] متعہ کے بارے میں [illegible] (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

پہونچنے سے تمام گناہ انگلیوں کے پوروں سے نکل پڑتے ہیں اور غسل جنابت کے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اسکی تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ثواب اس کا قیامت تک اس کو ملتا رہیگا"

لیجئے! نسخہ تیار ہے۔ صرف ایک صد چار شیعہ مؤمنات تین صد تیرہ شیعہ مؤمنین کو ایک ہی دن میں (شیعوں کے) رسول خدا کے ہم مرتبہ بنا دیتا ہے۔ اب ایک مؤمنہ کے ساتھ تین تین مؤمن باری باری رو بہ کربلا معلیٰ ہو کر چار چار بار اس مبارک وظیفہ کو گردانیں۔ بس یقین کیجئے کہ اب یہ سب چار صد سترہ [۴۱۷] اشخاص گویا کہ (شیعوں کے) رسول خدا کے برابر ہو گئے ہیں۔ اب یہ مرسلین مطہرین کا بزرگ و برتر گروہ غار سر من رای میں تشریف لے جائے بہتر یہی ہے کہ حضرات مرسلات بھی ساتھ تشریف مبارکہ لیجائیں تاکہ امام مہدی کو ان کے مراتب نبوت اور رسالت میں اگر کچھ بھی شک ہو تو وظیفہ کا ایک پاکیزہ اور مبارک دور اُن کے سامنے بھی فوراً دوہرایا جائے۔ لیجئے یہ جانے والے حضرات اس وظیفہ مبارک کے دوہرانے سے اب ان کا رتبہ (شیعوں کے) رسول خدا سے بھی گویا دگنا ہو گیا۔ شک و شبہ کی گنجائش نہیں؟ لاحول ولا! بھئی حساب کر کے دیکھ لو! ؎

ہر کہ شک آرد کافر گردد

جیسا کہ گذشتہ نمبر میں بحوالہ رسالہ رجعت اور جلاء العیون عرض کیا گیا ہے۔ ان سب حضرات کا اجتماع کوفہ شریف میں ہوگا اور وہاں مظلوم و مقہور حسین کے مظفر منصور جھنڈے کے نیچے ہندوستان پر حملہ بول دیا جائیگا۔ سب سے پہلے ایران آئیگا جو کہ پہلے ہی شیعہ مؤمنین کا ہے۔ اس لئے وہاں تو کسی کافر کو مؤمن بنانے یا قتل کرنے کی ضرورت پیش نہ آئیگی۔ البتہ افغانستان اور سرحد میں بہت سے سنی کافروں اور ہندو کافروں کو مؤمن بنایا جائیگا یا قتل کیا جائیگا۔ اب پنجاب کی باری آئیگی۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار ذوالفقار سیالکوٹ کا جذبۂ ایمانی بھی مستحق ہے کہ وہ مع اہل و عیال کے مرسلین مطہرین مذکورہ بالا میں ضرور شامل ہونگے۔ اور جس

غریب کے حال زار پر جو ان کی آئے دن عنایات رہتی چلی آتی ہیں ضرور عرک ہونگی کہ وہ سب سے اول وزیرآباد میں وہابیوں کے سیکرٹری ہدایت اللہ کی تلاش کریں۔ اور ذوالفقار حیدری کھینچ کر ایک نعرۂ حیدری لگائیں اور پھر رعد کی طرح گرج کر کہیں! اوے وہابی بول! تو ان پنج ارکان ایمان کو مانتا ہے کہ نہیں؟

(۱) دین کا $\frac{9}{10}$ حصہ تقیہ[1] میں ہے۔ (اصول کافی)

(۲) رونے۔ عون عون کرنے۔ منہ بسوڑنے اور سینہ کوبی کرنے سے نجات ابدی حاصل ہوتی ہے۔ (جلاء العیون)

(۳) درود پڑھنے سے مخالفین اہل بیت کو برا کہنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (اصول کافی)

(۴) چار بار متعہ کرنے سے انسان اشرف الانبیاء کے ہم مرتبہ ہو جاتا ہے۔ (منہج الصادقین)

(۵) وطی فی الدبر کرنا بالکل جائز اور حلال ہے۔ (فروع کافی)

؎ جامۂ احرام پہ دل سے گلرنگ دیکھ
گوشۂ گیر خانقاہ کی شور بازاری نہ پوچھ

بھئی! کیا کریں! عمل کرتے ہیں تو ایمان جاتا ہے اور نہ کرتے ہیں تو جان جاتی ہے تو کیا ہم بھی شیعہ مؤمنین کی طرح نہ کریں کہ جان بھی بچ جائے اور ثواب کا بھی انبار لگ جائے۔ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی۔ رنگ بھی خوب آئے۔ مگر فوراً ہی حضرت امام حسین علیہ السلام سامنے آجاتے ہیں کہ سنو! تقیہ بازی ناجائز ہے۔ دیکھو میں نے اس مردود (تقیہ) کو کس طرح جنگ کربلا میں قتل کر کے دفن کر دیا مگر جاہل لوگ اب بھی اس مدفون کا نام تقیہ شاہ کا روضہ رکھ کر پوجتے چلے جائیں تو اس میں میرا یا اسلام کا کیا قصور؟ ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

(باقی آئندہ)

---

# ویداوراس کے تراجم اورتفاسیر

(از (پنڈت) مقصود حسن صاحب چترویدی متوطن رڑکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

## رگ وید کے متفرق ترجمے

رگ وید کا بہترین انگریزی ترجمہ پروفیسر ولسن نے غدر ہندوستان کے زمانہ میں کیا تھا جو چھ جلدوں میں لندن سے شائع ہوا ہے۔ پہلی چار جلدیں خود ولسن صاحب کی ترجمہ کی ہیں اور ان کے انتقال کے بعد پانچویں جلد پروفیسر کوول نے اور چھٹی جلد مسٹر ویبسٹر نے پوری کی ہیں۔ اس ترجمہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ لفظاً بہ لفظاً ساین آچاریہ کی تفسیر سے ماخوذ ہے اور سر مو اوس سے تجاوز نہیں کیا گیا ہے۔ غرض کہ یہ نہایت خوب اور مستند ترجمہ ہے۔ مسٹر گرفتھ انہیں پروفیسر ولسن کے شاگرد تھے لیکن گرفتھ صاحب نے اپنے ترجمہ میں کہیں کہیں اپنے ذوق علم پر بھی بھروسہ کیا ہے۔ اس لئے اون کا ترجمہ اتنا مستند نہیں سمجھا جا سکتا جتنا ولسن صاحب کا ہے۔

ولسن صاحب کے ایک دوسرے مشہور شاگرد پروفیسر میکس مولر نے بھی رگ وید کے کچھ گیتوں کا ترجمہ تین جلدوں میں کیا ہے۔ مسٹر میکس مولر یورپ کے سنسکرت دانوں میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہیں۔ انہوں نے اپنے اہتمام سے کتابوں کا ایک سلسلہ پچاس جلدوں میں شائع کیا ہے۔ یہ سلسلہ

*Sacred Books of the East*

یعنی مشرق کی کتب مقدسہ کے نام سے مشہور ہے۔ میکس مولر صاحب نے صرف ان گیتوں کا ترجمہ کیا ہے جو مروتوں یعنی ہوا کے دیوتاؤں کی تعریف میں ہیں اور سلسلہ مذکور کی ۳۲ ویں اور ۴۶ ویں اور ۴۸ ویں جلد ہو کر شائع ہوا ہے۔ رگ وید کی ایک تفسیر سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج نے کی تھی۔ جو نو جلدوں میں ویدک یتنرالیہ اجمیر

[1] تقیہ کے معنی ہیں ظاہر کا باطن کے خلاف ہونا۔

ویدار تھو رکاشی عرف ویدک تہذیب۔ صفحہ چہارت (۲۷۰) آل انڈیا صاحب۔ رہائی قربت ۱۰ر (بقرار طبع)

شائع ہوئی ہے۔ وہ بھی ناکمل ہے۔ یعنی اس میں صرف سات منڈلوں کی تفسیر ہے۔ پہلا منڈل پہلی تین جلدوں میں آیا ہے اور باقی چھ جلدوں میں سے ہر ایک ایک جلد میں ہے۔ ان کے علاوہ اس تفسیر کا ایک مقدمہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے نام سے چھپا ہے۔ یہ تفسیر سوامی جی نے سنسکرت میں لکھی تھی اور دیگر پنڈتوں نے اس میں ہندی ترجمہ بھی کر کے شامل کر دیا ہے۔ بھومکا جس میں اصول تفسیر وغیرہ پر بحث ہے۔ اردو میں بھی چھپ چکی ہے۔

سوامی دیانندجی کے ترجمہ کی اصلی غرض وغایت ہندوؤں کو عیسائی یا مسلمان ہونے سے روکنا تھا۔ اس لئے انہوں نے منتروں کی تاویلات بعیدہ کر کے ویدوں کو مظاہر پرستی کے الزام سے بری کرنا چاہا ہے اس کے علاوہ ویدوں کے جو حصص جانوروں کی قربانیوں کے متعلق تھے یا جو حصص پایہ اخلاق سے گرے ہوئے تھے ان کی بھی تاویلات سوامی جی نے کی ہیں۔ بس یہی سوامی جی کا کارنامہ ہے۔ اس سے سوامی جی اپنے اصلی مقصد میں یعنی ہندوؤں کو ہندو دھرم چھوڑنے سے روکنے میں تو ضرور ایک حد تک کامیاب ہوئے۔ لیکن ویدوں کے دامن سے داغ و دھبے دور کرنے میں بھی وہ کامیاب ہوئے؟ اسی میں کلام ہے۔

ہندوؤں میں جوں جوں ویدوں کا علم پھیلتا جا رہا ہے۔ سوامی جی کے ترجمہ کی حقیقت ان پر کھلتی جا رہی ہے اور نئے نئے ترجمے سماج میں ہوتے جا رہے ہیں۔ ہماری یہ رائے شاید مذہبی جذبات پر مبنی سمجھی جائے۔ اس لئے ہم جوالاپور گروکل (کالج) کے پرنسپل پنڈت نردیو جی شاستری کی رائے پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب آریہ سماج کے اتہاس میں صفحہ ۶۸ پر لکھتے ہیں:۔

"سوامی جی کا ترجمہ وید صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے لکھا گیا ہے اور محض وقت کا راگ گایا ہے۔ ساین آچاریہ قدیم مترجم وید کے ترجمہ کے مقابلہ میں اس کی کوئی حقیقت نہیں"

سوامی جی کے ناتمام ترجمہ کو ایک آریہ فاضل پنڈت [illegible]

جی لاہوری نے جن کا ابھی دو تین برس ہوئے انتقال ہوا ہے۔ پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ آپ کے ترجمہ کے آٹھویں اور نویں منڈل کو ویدبھاشیہ کاریالیہ بنارس سٹی نے شائع کیا ہے۔ مگر دسویں منڈل کا ترجمہ آریہ منی صاحب نے بھی نہیں کیا۔ سنا ہے کہ دسویں منڈل کا ترجمہ پنڈت جہادیو پرشاد نے کیا ہے۔ جو لکھیم پور میں چھپا تھا۔ لیکن میری نظر سے نہیں گزرا۔ واللہ اعلم!

رگ وید کا مکمل ترجمہ بنگالی زبان میں بھی ہو چکا ہے مترجم مشہور سیاست دان بابو رمیش چندر دت ہیں۔

راؤ بہادر شنکر پانڈورنگ پنڈت نے رگ وید کا ترجمہ انگریزی اور مرہٹی میں کیا تھا جو ویدارتھ تین वेदार्थयत्न کے نام سے چھپا ہے۔ مگر مکمل نہیں ہے۔ صرف تین منڈلوں کا ہے۔ مرہٹی کا مکمل ترجمہ پنڈت سدھیشور شاستری نے کیا ہے۔

ایک ہندی ترجمہ رگ وید کا شرتی بودھ کے نام سے چھپا تھا۔ یہ غالباً پہلے ہی منڈل کا ترجمہ ہے۔ اسکو میں نے بھارتی بھون لائبریری الہ آباد میں دیکھا تھا۔

رگ وید کے پہلے منڈل کا ایک نہایت عمدہ ہندی ترجمہ اور تفسیر رائے صاحب پنڈت شیو ناتھ آہت اگنی نے کیا ہے۔ جس کو ڈاکٹر ہرش چندر پی۔ ایچ۔ ڈی برلن نے ویدک جیون آشرم ڈیرہ دون سے شائع کیا ہے۔ مگر اس کی قیمت بہت زیادہ یعنی بیس روپیہ ہے۔

پنڈت درگا پرشاد ایڈیٹر ہاربنجر Harbinger لاہور نے ایک کتاب

Vedas made easy (or) a literal translation of the Four Vedas.

کے نام سے شائع کرنی شروع کی تھی۔ نام سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید چاروں ویدوں کا انگریزی ترجمہ ہوگا مگر میں نے اس کی صرف دو ہی جلدیں دیکھی ہیں جن میں رگ وید کے پہلے منڈل کا انگریزی ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ سوامی دیانندجی کی تفسیر سے ماخوذ ہے۔

رگ وید کے پہلے اشٹک کا ایک اردو ترجمہ بھی ہوا ہے جس کے مترجم غالباً ماسٹر ... چندجی ہیں۔

اور جو شاید لاہور میں ایک عرصہ ہوا چھپا تھا۔ پنڈت لیکھ رام کے قول کے مطابق یہ ترجمہ ولسن صاحب کے ترجمہ سے ماخوذ تھا۔

چند سال ہوئے ویدک پستک مالا کرشن گڑھ سلطان گنج بھاگل پور سے ایک ہندی ترجمہ رگ وید کا شائع ہونا شروع ہوا تھا اور اب تک غالباً پورا چھپ چکا ہوگا۔ اس کے مترجمین پنڈت رام گوبند ترویدی ویدانت شاستری اور پنڈت گوری ناتھ جھا ویاکرن تیرتھ ہیں۔ مترجمین نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ ان کا ترجمہ بالکل ساین کی تفسیر کے مطابق ہے۔

رگ وید کی ایک اچھی تفسیر آج کل کلکتہ میں چار زبانوں یعنی سنسکرت، ہندی، بنگلہ اور انگریزی میں نہایت اہتمام سے چھپ رہی ہے۔ ترجمہ ساین آچاریہ ہی کے مطابق کیا گیا ہے۔ لیکن سوامی دیانند وغیرہ دیگر مفسرین کی رائیں بھی لکھ دی گئی ہیں۔ جس اہتمام سے یہ تفسیر چھپ رہی ہے اسکے پیش نظر غالباً کئی سال میں چھپ کر طیار ہو سکے گی۔

رگ وید کے متعلق دونوں برہمن گرنتھوں یعنی ایتریہ برہمن اور کوشتکی برہمن کا انگریزی ترجمہ ایک جلد میں موجودہ زمانہ کے مشہور ترین فاضل سنسکرت اور ماہر سیاست پروفیسر اے بی کیتھ نے کیا ہے۔ ان سے پہلے ایتریہ برہمن کا انگریزی ترجمہ مارٹن ہاگ صاحب نے کیا تھا۔ جو اولاً بمبئی میں طبع ہوا تھا۔ اور حال ہی میں الہ آباد کے پانینی آفس نے اہل ہنود کی کتب مقدسہ Sacred Books of The Hindus کے سلسلہ میں شائع کر دیا ہے۔

ایتریہ آرنیک اور کوشتکی برہمن اپنشد کا ترجمہ پروفیسر مکس مولر نے بھی کیا ہے جو ان کے سلسلہ کتب مقدسہ مشرقیہ کی پہلی جلد میں شامل ہے۔ (باقی)

---

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب۔ مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب۔ ویدوں کی دلائل نقلیہ وعقلیہ سے تردید کی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ آنے [illegible] ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# اسلامی یگانگت

(مرقومہ مولوی نور محمد صاحب میانوی)

عرب کا وہ مقدس ہادی جس کی صدا صرف عرب ہی کے بادیہ نشینوں اور غسان و یمن کے تاجداروں کے لئے نہ تھی۔ جب مبعوث ہوا تو سب سے پہلے اس آفتاب رسالت اور شمیم نکہت نے اپنے مواعظ و خطب اور اپنی نصیحتوں اور خوشخبریوں کے لئے وطن و مرز بوم کے امتیازات کو اٹھایا۔ اس نے سب سے پہلے مختص المقام قومیت اور مسقط الراس کی بنائی ہوئی زنجیروں کو کاٹا یہاں تک کہ اس نے جو آواز بلند کی وہ چین و عرب میں یکساں تھی۔ مکہ اور ہندوستان میں برابر تھی اور عین اسی وقت مغرب اقصیٰ میں سینکڑوں روحیں تھیں جو بے تابانہ اس کی تبلیغ و ہدایت پر مفتون و فریفتہ تھیں اویس قرنی افریقہ کی سرزمین میں والہانہ دوڑتے تھے اور تھک کر بیٹھ جاتے تھے تاآنکہ امتحان محبت نے منزل مقصود کا اس وقت پتہ دیا جب پاؤں چلنے سے جواب دے چکے تھے۔ اور دل بھی قطع مراحل کر کے محبوب سے ملنے کی مسرتوں کے قابل نہ رہا تھا۔ عاشق اکثر جدائی کے صدموں میں آتش بجاں ہو جایا کرتا ہے۔ مگر اس عاشق شفتہ جگر کا مقام اس سے بلند تھا اور فراق و وصل اسکے لئے ایسے الفاظ تھے جن کے دنیا میں کوئی معنے نہیں۔ تاہم عشق حقیقی کی یہ پہلی منزل تھی۔ عاشق و معشوق و عشق ہر سہ یکے است اینجا۔ ابوذر غفاری وطن سے بے وطن ہوئے۔ بلال نے حبش چھوڑا۔ اور صہیب روم قید خانہ سے دوڑ پڑے کوئی شک نہیں کہ خدائے اسلام نے زبان و رنگ کے اختلافات و تباین کو بھی تسلیم کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اختلاف اسود و ابیض یہ افتراق عرب و عجم قائم کئے ہوئے خاندانی تفرقوں اور انسان کے بنائے ہوئے جغرافیہ کے پہاڑوں کی بلند و بالا چوٹیوں اور زمین کے ٹکڑوں پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ رنگ و زبان کے اختلاف میں وطن و مرز بوم کے اختلاف میں یک الٰہی [illegible] کے رہنے والے ہو اور اگرچہ تم چین و تاتار کے بسنے والے ہو۔ اگرچہ تم ہندوستان اور فلپائن کے رہنے والے ہو۔ اگرچہ تمہارے وطن مصر و قسطنطنیہ ہیں لیکن تم سب کی اصلیت ایک ہے۔ تم سب کا مرکز اتحاد ایک ہے اور ایک ہی تمہارا پروردگار بھی ہے۔ ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ و انا ربکم فاتقون۔

کوئی شک نہیں کہ تم سب آپس میں ایک ہو اور خدا کی زمین پر بسنے والی کل آبادی بھی ایک ہی مخلوق ہے اور اس لئے ہم بھی تمہارے ایک ہی پروردگار ہیں۔

دنیا کے تمام رشتے ٹوٹ سکتے ہیں۔ جبر و ظلم، دغا و فریب سے قائم کی ہوئی تمام قاہرانہ حکومتیں مٹ سکتی ہیں۔ مگر کسی طرح بھی یہ الٰہی رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا۔

یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ ملک و وطن کے امتیازات کو کیوں مٹایا گیا۔ ہاں شائد آپ نے کبھی اس مسئلہ پر غور نہ کیا ہو۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ زمین اور اس کے دور دراز گوشوں کے بنائے ہوئے حلقوں کو مٹا کر اور خود فروشی کی باہمی اختلاف و نزاعات کی ڈالی ہوئی زنجیروں کو کاٹ کر خون اور وحدت نوعی و جنسی پیمان وفا کو باندھنا اور روٹھے ہوئے دلوں کو منا کر ہمیشہ کے لئے جکڑ رہنا محض اس لئے تھا کہ جس طرح مخلوق کو پالنے والا ایک ہی خالق اور مالک امصار کی آبادیوں کا ایک ہی رب العٰلمین ہے۔ اسی طرح دعوت الٰہی کا آخری آفتاب آسمان رسالت کا نیر درخشاں اور خدا کی زمین کو صدائے تکبیر سے یکسر گونج بنا دینے والا فارقلیط بھی رحمۃ للعالمین ہو —— پس جب بے شمار ستاروں کی زندگیاں ختم کر دینے کے بعد اس آخری آفتاب تبلیغ و ہدایت نے طلوع کیا تو تاریکی شکست کھا کر سرنگوں تھی اور سراج منیر کی ضیا باریوں نے روشنی کی حکومت و فرمان روائی کا اعلان کر دیا تھا۔ یہ آفتاب شریعت وہ آفتاب روحانی تھا۔ جس کی طرف اشارہ ہے۔ [illegible] و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔

یعنی اے پیغمبر اسلام! ہم نے آپ کو دنیا کے سامنے حق کی گواہی دینے والا انسانی سعادتوں کی نوید سنانے والا، اللہ کے بندوں کو اس کی طرف بلانے والا اور سب سے زیادہ یہ کہ کائنات کی تاریکیوں کو مٹانے کے لئے نورانی مشعل اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

پس یہ سراج منیر جب روشن کی گئی اور یہ آفتاب روحانی چمکا تو اس کی چمک اور ضیا باریوں میں کوئی افتراق نہ تھا بلکہ مشرق و مغرب، جنوب و شمال سب اس کے لئے یکساں تھے۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ پھول جب کملا جاتے ہیں چہروں پر جب مردنی چھا جاتی ہے اور زمین بھی پیاس کی شدت سے بے قرار ہو جاتی ہے تو آسمان پر ساون بھادوں کی کالی کالی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ تاآنکہ بارش شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ برستی ہے تو اس وقت کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ وہ باغ و چمن اور گل و گلزار کو ڈھونڈھے۔ پھر یہ زمینوں کی قابلیت ہے کہ کسی سے اچھی پیداوار ہوتی ہے اور کوئی گھاس بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ بعینہ یہی حال عالم روحانی اور دنیائے قلوب کا ہے۔ اور اسلام کی تاریخ بھی اسی توفیق و قابلیت کی ایک نمائش گاہ ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔


## رحمۃ للعالمین

مصنفہ

پیغمبر برحق، نبی آخر الزمان، سرور کائنات حضرت محمد احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سیرت طیبہ۔ یہ وہ مشہور کتاب ہے جو جملہ اسلامی فرقوں میں مقبول و پسند کی جاتی ہے۔ جس کی شہرت ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ بیرون ہند کے اسلامی ممالک میں بھی ہے۔ طرز بیان نہایت اعلیٰ اور دلکش ہے۔ عاشقان شمع محمدیہ کو چاہئے کہ اسے منگوا کر پڑھیں۔ کتابت طباعت اور کاغذ اعلیٰ و نفیس ہے۔ قیمت جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible]۔ جلد سوم [illegible]۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# فتاوی

## تعاقب برجواب سوال ۴۲ جلد ۳۶

جناب نے جو قول صحابی تحریر فرمایا ہے۔ بعض صحابہ کا قول ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ دوزخ میں کوئی نہ ہوگا۔ باادب گذارش ہے کہ قول کیا حقیقت رکھتا ہے بمقابلہ آیت کے۔ چنانچہ فرمایا وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ۔ فرمان خدائی نے مدت غیر میعاد بیان کی ہے لہذا جواب غیر صواب ہے۔ فافہم

(از جانب جماعت اہل حدیث صدر الدین نگر ضلع بجنور)

**اہلحدیث** اہل حدیث میں سے جو حضرات تفسیر صحابی کو حکم مرفوع میں مانتے ہیں وہ آپ سے متفق نہ ہونگے ان کے لئے تو ضرور رجعت ہوگی۔ فافہم وتدبر

**س ۵۳** } سیدوں کو فطرہ دینا جائز ہے یا نہیں (سید عبدالرؤف شاہ۔ پانڈا کوڑا)

**ج ۵۳** } سیدوں کے لئے صدقہ جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ انها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں۔ اللہ اعلم!

**س ۵۴** } زید نے بکر کی ماں کا دودھ عدت کے اندر پیا۔ تو کیا بکر زید کی ماں کا محرم ہوسکتا ہے اور بکر کے بہن۔ بھائی خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے زید کے کون کونسے رشتہ داروں کے محرم ہوسکتے ہیں (سائل مذکور)

**ج ۵۴** } عدت سے مراد مدت رضاعت ہے تو زید نے بکر کی ماں کا دودھ دو سال کے اندر پیا ہے تو بکر کی ماں زید کی دودھ ماں ہے اور اسکی تمام اولاد زید کے بہن بھائی ہیں۔ زید کے سوا اسکے دیگر رشتہ داروں سے یہ تعلق قائم نہ ہوگا۔ مثلاً زید کا دادا زید کی دودھ ماں کا محرم نہیں اور زید کا کوئی دوسرا بھائی بھی زید کی اس دودھ ماں کا بیٹا نہیں ہوگا۔ یہ حکم صرف زید کیلئے ہے جس نے دودھ پیا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ سائل کی مراد عدت سے مدت رضاعت ہے۔

**س ۵۵** } ایک شخص نے اپنی بیوی کے سینہ کا پیار جوش محبت سے کیا۔ ابھی اسکے اولاد نہیں ہوئی اور نہ دودھ آتا ہے۔ اور اس نے اسکی بھٹنی کو بھی منہ سے چوسا۔ جس سے عورت جوش شہوت سے بیتاب ہوگئی، اور مرد اس سے واصل ہوگیا۔ تو کیا یہ درست ہوسکتا ہے۔ عورت کا نکاح فسخ تو نہیں ہوا۔ اور کیا مرد عورت کا رشتہ قائم رہے گا؟ (سائل مذکور)

**ج ۵۵** } صورت مسئولہ میں یہ نکاح فسخ نہ ہوگا۔ اللہ اعلم!

**س ۵۶** } ایک آدمی صاحب توفیق بغیر کپڑے پہنے نماز پڑھتا ہے۔ حالانکہ اس کے پاس اس کی قمیص یا کرتہ موجود ہو۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ اس کی نماز ہوجائیگی یا نہیں۔ (ایک مسلمان)

**ج ۵۶** } صحیح مسنون طریقہ نماز کا وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالدوام ثابت ہوا ہے۔ یعنی بدن پر کپڑے اور سر ڈھکا ہوا۔ پگڑی سے ہو یا ٹوپی سے۔ اقل درجہ یہ ہے کہ ستر عورت کا حصہ سینے پیٹھ اور کندھوں کا ڈھکا ہو۔ یہ جواز کا درجہ ہے مسنون طریقہ وہی ہے جو اوپر ذکر ہوا ہے۔ اللہ اعلم!

**س ۵۷** } حضرت عمر فاروق نے اپنے فرزند ابوشحمہ کو شراب نوشی پر جو حد لگائی ہے۔ یہ واقعہ صحیح ہے یا نہیں؟ (حافظ عبدالرزاق۔ رائیدگ۔)

**ج ۵۷** } یہ واقعہ صحیح نہیں ہے۔ ملا علی قاری موضوعات میں لکھتے ہیں:۔

حدیث ابی شحمة ولد عمر رضی اللہ عنه وزناه واقامة عمر علیه الحد وموته بطوله لا یصح بل وضعه القصاص والذی ورد مارری ان عبد الرحمن الاوسط من الاولاد عمر ویکنی اباشحمة کان غازیا بمصر فشرب نبیذ افجاء الی ابن العاص وقال اقم علی الحد فامتنع فقال انی اخبر ابی اذا قدمت علیه فضربه الحد فی داره فکتب الیه عمر یلومه فقال الا فعلت به ما تفعل بالمسلمین فلما قدم علی عمر ضربه واتفق ان مرض فمات۔

یعنی ابوشحمہ کا لمبا قصہ جس کا زنا کرنا اور خلیفہ ثانی کا حد قائم کرنا اور اس کا مرجانا وغیرہ صحیح نہیں۔ یہ واعظوں نے وضع کر لیا ہے۔ واقعہ صرف یہ ہے کہ وہ غازی تھا اس نے نبیذ (بھیگی ہوئی کھجوروں کا رس) پی لیا۔ پھر وہ عمرو بن العاص (حاکم) کے پاس آیا کہ مجھ پر حد لگاؤ وہ رکا۔ اس نے کہا کہ میں اپنے ابا (خلیفہ) سے مل کر شکایت کرونگا۔ پھر گھر کی چار دیواری میں حد قائم کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اطلاع پاتے ہی ابن العاص کو تنبیہ کی اور بیٹے کو مارا۔ پھر وہ اتفاقیہ بیمار ہوگیا اور مرگیا۔

بس یہ اصل واقعہ ہے اور بس۔ واللہ اعلم!

(۲ر داخل غریب فنڈ)

**ضروری اطلاع** جملہ ناظرین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ بھیجا کریں۔ اگر ٹکٹ نہ بھیجے گئے۔ تو سوال کے درج نہ ہونے پر شکوہ شکایت نہ سنا جائیگا

نوٹ:۔ غریب فنڈ سے غریب اشخاص کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے جس کا حساب اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ (نائب مفتی)

---

**قرآن مجید محشی** مولانا عبید اللہ صاحب میرٹھی کا ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے اپنی مفلسی کی وجہ سے ضروریات خانگی تک مجبور ہوں اگر کوئی صاحب اسے قیمتاً خرید نا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ لڑکا محمد ابراہیم صاحب مرحوم محلہ منہاراں قصبہ بادری نانڈہ ضلع مراد آباد۔

**خداوندا بارش برسا** امسال پنجاب میں بارش کی قلت سے فصل بہت کم بوئے گئے ہیں۔ اگر بارش ہوجائے تو فصل مفید ثابت ہوگی ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ بیماری بہ اعمالیوں کی سزا ہے جملہ ناظرین سے التماس ہے کہ بدرگاہ رب رحیم دعا کریں خدا ہمارے گناہ معاف کرے اور باران رحمت سے

# متفرقات

**اخبار اہلحدیث** کی اشاعت میں پھر کمی پیدا ہو رہی ہے۔ احباب کرام کا فرض ہے کہ اپنے اس دیرینہ تبلیغی آرگن کو تقویت پہنچائیں۔

**پھر وی پی واپس** ۳۰۔ دسمبر کا پرچہ جن خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ ان میں سے کئی وی پی واپس آگئے ہیں۔ بعض اصحاب نے تو بعد میں معذرتی خطوط لکھے مگر بعض بالکل خاموش ہیں۔ اس لئے ہر پرچہ میں یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بھیج دیا کریں۔ اگر خریداری سے بالکل انکار ہو تو بھی دفتر کو مطلع کر دیا کریں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض حضرات اس پر عمل نہ کر کے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان پہنچاتے ہیں۔

**استفسار** ناظرین اخبار اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مطلع کریں کہ موجودہ طبی رسائل میں سے وہ کونسا ایسا مفید طبی رسالہ ہے۔ جس کا مسلک اس حدیث پر ہو۔ خیر الناس انفعھم للناس (ترجمہ) سب لوگوں سے بھلا وہ ہے جو سب سے بڑھ کر نفع رساں ہو۔
(ماسٹر محمد حسین از سیالکوٹ)

**ضرورت ملازمت** میں امتحان سینئر کیمبرج میں انگریزی کمپوزیشن، حلب، اردو، فارسی میں کریڈٹ یافتہ ہوں۔ اہل حدیث ہو جانے کی وجہ سے لوگ سخت مخالف ہیں موجودہ سلسلہ منقطع ہونے والا ہے۔ روزگار کی تلاش ہے۔ جن صاحب سے ہو سکے تلاش روزگار میں مدد دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ پتہ میرا یہ ہے (سجاد الرحمن اہل حدیث) ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ڈاکخانہ جھنجھنوں ضلع جے پور۔

**مطلع فرمائیں** (۱) کیا شہر کلکتہ سے کوئی روزنامہ اہل حدیث جاری ہے یا کوئی رسالہ کسی اہل حدیث کی زیرادارت شائع ہوتا ہے؟ (۲) کیا نواب محسن الملک مرحوم کی کتاب "عمل بالحدیث" کا دوسرا حصہ شائع ہوا ہے؟ اگر ہے تو کیا نام ہے اور کس جگہ ملتا ہے؟ راقم

منشی صفدان گوندل۔ مدرس مدرسہ کھائی۔ ڈاکخانہ کمشالہ سنگھاں ضلع گجرات۔

**دعا فرمائیں** میرا لڑکا دو ماہ سے ایک عجیب بیماری میں مبتلا ہے۔ کوئی صاحب لقوہ کوئی فالج بتلاتے ہیں کمر سے نیچے کا حصہ بے حس ہے کسی کسی وقت پاؤں پر تشنج کا دورہ ہو جاتا ہے۔ ایک حکیم صاحب کا علاج جاری ہے۔ ناظرین سے عموماً اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و دیگر حضرات کرام سے خصوصاً درخواست ہے کہ اس بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبد المغنی موضع راجورا۔ ڈاکخانہ ریام فیکٹری۔ ضلع دربھنگہ)

## ناظرین کو خوشخبری

### مباحثہ تقلید شخصی

### چھپ گیا

رسالہ مذکورہ کی بابت جن احباب کی فرمائشات دفتر میں آئی ہوئی ہیں۔ وہ تو مندرجہ ذیل سطور کے مطالعہ سے قبل ہی اسے ملاحظہ کر چکے ہونگے۔ دیگر احباب بھی بکثرت منگوا کر مفت تقسیم کریں۔ صرف ۶ پائی برائے امداد اشاعت فنڈ اور ۹ پائی برائے محصول ڈاک آنا ضروری ہے۔ اس لئے جلد طلب کر لیں ورنہ ختم ہو جانے پر پھر نہ مل سکیگا۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

## اہل حدیث حضرات

## عید اضحیٰ کے موقعہ پر

### آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کیلئے

## عید آنہ فنڈ

### یاد رکھیں

**ضرورت ملازمت** میرا ایک دوست درس نظامی کو احسن طریقہ پر پڑھا سکتا ہے صرف و نحو، منطق، فلسفہ، علم کلام، تفسیر و حدیث وغیرہ اور مدرسہ مرکزیہ گوجرانوالہ کا فارغ التحصیل ہے۔ اگر کسی جگہ مدرس کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔ (ابراہیم ساکن کوٹلہ ڈاکخانہ عالم پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور)

**تازہ بشارت** رسائل ثلاثہ (امام زمان۔ مہدی منتظر مجدد دوراں) یک جا مع عمدہ اور رنگین ٹائیٹل کے طبع ہو چکے ہیں۔ قادیانی امامت، مہدویت و مجددیت کے ابطال میں اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے۔ رسالہ تبلیغ اہل حدیث کے مستقل خریداروں کو حسب رسالہ میں مفت بغیر طلب کے پہنچ جائیگی۔ لیکن جن کو امام زمان والا مضمون سابقاً پہنچ چکا ہے۔ اُن کو صرف دوسرے دو مضمون (مہدی منتظر اور مجدد دوراں) مع ٹائیٹل کے پہنچیں گے۔ اور نئے متفرق خریداروں کو بقیمت ۲ ملیگی۔ شائقین ٹکٹ بھیجکر طلب کر لیں۔ مگر ٹکٹ رسیدی نہ ہوں۔

ملنے کا پتہ:۔ (مولوی) محمد عبد اللہ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ محلہ ڈھاب کھٹیکاں مقام امرتسر

**رسالہ نور توحید** کے کچھ نسخے مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ہاں باقی رہ گئے ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو ۹ پائی فی نسخہ کے حساب سے ڈاک خانہ کے ٹکٹ بھیجکر مولانا محمد ابراہیم صاحب محلہ میانہ پورہ شہر سیالکوٹ سے طلب کریں۔

**کیا داخلے واپس کئے جائیں** غریب فنڈ سے سائلین اپنے داخلے بھیجکر اخبار جاری نہ ہونے کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ ادھر فنڈ کی حالت ناگفتہ بہ ہے عرصہ سے کوئی امدادی رقم وصول نہیں ہوئی۔ اسلئے آئندہ وصولی داخلہ کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اگر آمد کا یہی حال رہا تو وصول شدہ داخلے بھی واپس کر دینے میں دفتر مجبور و معذور ہوگا۔

**سائلین بھی نوٹ کرلیں** دفتر ہذا میں کوئی ایسا فنڈ نہیں ہے جس سے اخبار مفت جاری کیا جا سکے۔ یا غریب فنڈ کی کمی پوری کی جا سکے۔ اسلئے اگر اخبار جاری ہونے میں دیر ہو جائے تو اس میں دفتر کا کوئی قصور نہیں

**دعائے کامیابی** خاکسار عنقریب ایک امتحان دینے والا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ میری

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## امرتسر کی سڑکوں کی درستی

### قابل توجہ

### اگزکٹو افسر صاحب امرتسر

اخباروں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے سڑکوں کی اصلاح کے لئے حکومت پنجاب سے ۶ لاکھ روپیہ قرض لیا ہے۔ یہ خبر سُن کر ہمیں خوشی ہوئی کہ شہر کی حالت کچھ بہتر ہو جائے گی۔ ساتھ ہی اسکے پہلے قرض کا واقعہ ہمارے سامنے آگیا جو شہر کے برساتی نالے کے لئے لیا گیا تھا جس پر سوا چار لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا۔ اس کا جو حشر ہوا وہ پبلک کے سامنے ہے کہ بجائے آرام دینے کے تکلیف کا موجب بن رہا ہے۔ اس کے متعلق ہم آج سے پہلے بہت دفعہ لکھ چکے ہیں۔ اس لئے اس جگہ ہم اس سے درگزر کرتے ہیں۔ نئی سکیم کے متعلق ہم خاص اپنے بازار کا حال اگزکٹو افسر صاحب کے سامنے پیش کرکے ان کو توجہ دلاتے ہیں۔

ہمارے بازار کڑھ بھائی سنت سنگھ میں آجکل دو بڑی تکلیفیں پیش آرہی ہیں۔ ایک یہ کہ کٹرہ سفید کے چوک (استھمان بھیروں) میں جگہ اتنی تنگ ہے کہ عموماً راستہ رکا رہتا ہے۔ بازار کی دونو طرفوں سے تانگے اور سامان سے لدی ہوئی بڑی بڑی گاڑیاں آمنے سامنے آجاتی ہیں۔ جن کے باعث بوڑھے بچے عورتیں بلکہ جوان تک بھی نہیں چل سکتے۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ اس چوک کو کچھ کھلا کر دیا جائے۔ اس کی صورت کیا ہو گی؟ اس کا جواب دینا انجنیر صاحب کا کام ہے۔ اگزکٹو افسر صاحب اور انجنیر صاحب اگر کبھی تشریف لائیں۔ اور مناسب سمجھیں تو ہمیں بھی شمولیت کا موقع دیں تو ہم بالمشافہ اپنی رائے بالتفصیل ظاہر کریں گے۔

دوسری تکلیف یہ ہے کہ جب سے کڑھ بھائی میں نیا دروازہ نکلا ہے۔ تانگوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت اس راستے بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ بازار تنگ ہے دوکانداروں نے بھی بازار کا کچھ حصہ روکا ہوا ہے اگر دونوں طرف سے تانگے اور گاڑیاں بالمقابل آجائیں تو بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ کمیٹی سب سے پہلے بازار کی دو طرفہ نالیوں پر لوہے کے پنجرے ڈلوا دے ایسا کرنے سے قریباً تین چار فٹ راستہ کھل جائیگا اس کے علاوہ ہال بازار کی طرح ٹریفک کا انتظام بھی یوں ہونا چاہیئے کہ تانگوں کے آنے جانے کا راستہ الگ الگ مقرر کر دیا جائے۔ یہ کام خود کمیٹی کرے یا گورنمنٹ سے کرائے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ شہر سے باہر جانے والے تانگے ڈھاب کھٹیکاں سے گزرا کریں اور باہر سے آنے والے نئے دروازے کی جانب سے آیا کریں۔ یا جیسا مناسب ہو۔

اس گذارش کے بعد ہم آئندہ بھی کمیٹی کو کچھ توجہ دلائینگے۔ تاکہ ہمارا چھ لاکھ سودی روپیہ پہلے کی طرح ضائع نہ ہو جائے۔

---

## پنجاب اسمبلی

### ہمیں کیا سکھاتی ہے

شیخ سعدی کا قول "الناس علیٰ دین ملوکھم" (لوگ اپنے اعیان حکومت کی روش کو پسند کیا کرتے ہیں) اگر صحیح ہے تو پنجاب اسمبلی کے ممبران کی روش کو دیکھ کر ہمیں یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ ہمارا ملک باہمی جنگ و جدال کے سبب دار الحرب نہ بن جائے۔ پنجاب اسمبلی کے ممبران آپس میں جس رواداری اور مروت کا سلوک کرتے ہیں۔ اس کا کچھ نمونہ ہم اخبار "پرتاپ" سے نقل کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں:۔

"لاہور ۱۸ جنوری۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی ایک پرشور اور پرجوش اجلاس ہوا۔ کارروائی کے شروع ہی سے وزارتی ممبروں اور اپوزیشن میں جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ سوالات کے دوران میں ڈپٹی سپیکر نے دیوان چمن لال کو ایک ضمنی سوال کرنے سے روک دیا۔ جس پر دیوان صاحب اور ڈاکٹر گوپی چند کی اُن سے خوب جھڑپ ہوئی مارکیٹنگ بل پر بحث کے دوران میں دیوان چمن لال اور ڈپٹی سپیکر میں اور سر دیوان صاحب اور سر چھوٹو رام میں خوب جھڑپ ہوئی۔ چودہری چھوٹو رام کے چند ریمارکس پر اپوزیشن کی طرف سے زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ جس پر چودہری کرشن گوپال دت نے کہا کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں انہیں کہ لینے دو۔ سردار سوہن سنگھ جوش کی کیا تحریک لاہور میں پولیس رپورٹر اور چند کنسٹبل تعینات کئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر تحریک التوا پر پرجوش تقریریں ہوئیں۔ سردار صاحب اور چودھری کرشن گوپال دت کی تقریروں کے بعد سر سکندر حیات خان نے تقریر کی۔ اسکے بعد بحث کو بند کرنے کا وزارتی بنچوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ اور ڈپٹی سپیکر نے یہ معاملہ ہاؤس کے سامنے رکھا۔ دیوان چمن لال نے اعتراض کیا اور اس اعتراض میں ڈاکٹر نارنگ بھی شامل ہوئے ان دونوں نے کہا کہ اگر ڈپٹی سپیکر صاحب بحث کو اپوزیشن کو تقریر کرنے کے لئے موقعہ دیئے بغیر بند کرانے لگے ہیں تو یہ سخت ناانصافی ہے۔ ڈپٹی سپیکر نے اس اعتراض کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ جس پر دیوان چمن لال نے کہا کہ آپ جانبدار ہیں اور غیر منصف ہیں۔ اور تمام اپوزیشن ممبر واک آؤٹ کر گئے۔ ہاؤس سے باہر جاتے ہوئے کانگرسی ممبروں نے شرم شرم کے نعرے بلند کئے۔ کانگرسی ممبروں کے بعد ہاؤس میں بے رونقی سی ہو گئی"

(پرتاپ لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

**اہلحدیث** اس قسم کی کشمکش اگر انگلستان میں ہوتی تو کچھ زیادہ مضرت رساں نہ تھی۔ کیونکہ وہاں کے لوگ باوجود اختلاف رائے اپنے ملک کی خیر خواہی پر سب متفق

بیچو مگر ہندوستان جیسے غلام ملک میں اس کا نتیجہ ہیبتناک نظر آرہا ہے جس کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ اعیان حکومت کی توجہ باہمی نزاع کے باعث ان خرابیوں کی طرف نہیں ہو سکتی جو ملک کو تباہ کر رہی ہیں مثلاً ڈکیتیوں اور چوریوں کی کثرت سے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ڈاکو ریل گاڑی کے مسافروں کو مع سامان کے گاڑی سے باہر پھینک دیتے ہیں اور مال لےکر بھاگ جاتے ہیں۔ پھر ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا

اس ہفتے کی خاص خبر یہ ہے کہ ۱۳۔جنوری کو لاہور جیسے آباد شہر میں (جو پنجاب کا دارالحکومت ہے) دن دہاڑے یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک عورت جو سودا خریدنے کے لئے بٹوہ کھول رہی تھی۔ ایک من چلا نوجوان اس کے ہاتھ سے بٹوہ چھین کر بھاگ گیا۔ اہل بازار کے شور مچانے پر پکڑا تو گیا۔ مگر واقعہ کی نزاکت دیکھئے کہ لاہور جیسے پُر رونق شہر میں بھی دن دہاڑے ایسی واردات ہو جاتی ہیں۔

لاہور کے بعد امرتسر کا نمبر ہے۔ جہاں آئے دن چوریاں ہوتی ہیں۔ مگر کوئی پتہ نہیں چلتا۔ ہم تو اسکی وجہ یہی سمجھتے ہیں کہ ارکان حکومت کو باہمی نزاع سے فرصت ہی نہیں، کہ ایسے امور کی طرف متوجہ ہوں۔ ایک دماغ ایک ہی کام کرسکتا ہے۔ کئی کام نہیں کرسکتا۔ ابھی تو ابتدائے عشق ہے۔ ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

---

## کیا مارچ میں جنگ عظیم شروع ہو جائیگی

ہمارے ملک کے بیکار لوگ بیکاری سے ایسے تنگ آگئے ہیں کہ جنگ کی خبر سنتے ہی ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا جانے انہی کے دل بہلاوے کیلئے یورپ کے لوگ بھی بے پر کی اڑا دیتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتے یہ خبر بڑے زور سے آئی ہے کہ لندن اور پیرس کے امریکن سفیروں نے کہا ہے کہ عالمگیر جنگ آئندہ موسم بہار (مارچ) میں شروع ہو جائیگی۔ جنگ کا آغاز اٹلی یا جرمنی کے جارحانہ اقدام سے ہوگا۔

گورنمنٹ برطانیہ کی وزارت عظمیٰ دل سے کوشاں ہے کہ جنگ رُک جائے۔ کیونکہ جنگ میں سراسر بربادی ہے۔ اس لئے وزیر اعظم برطانیہ پہلے جرمنی کے آمر مطلق (ہر ہٹلر) سے ملے اور کچھ دے دلاکر ان سے صفائی کرلی۔ حال ہی میں آپ اٹلی کے آمر مطلق (مسولینی) سے ملے ہیں۔ اس ملاقات کا نتیجہ جو اخبارات میں شائع ہوا ہے وہ حوصلہ شکن ہے۔ ہم یورپ کی سیاسیات جاننے کے دعویدار نہیں ہیں۔ ہاں اتنا جانتے ہیں کہ یورپ کی سیاست کی مثال یہ ہے کہ "پانی کا سیلاب آئے اور زمین کا کوئی حصہ اس کو روکنے کے لئے اونچا کر دیا جائے تو رک سکتا ہے ورنہ سیلاب نیچی جگہ جانے سے نہیں رُکتا بلکہ اسکو ضرور گھیر لیتا ہے۔"

یہی مثال یورپین سیاسیات کی ہے۔ کہ ایک حکومت نے سر اٹھایا اور دوسری نے صلح کے لئے سر جھکا دیا۔ تو اس نے سمجھا کہ یہ کمزور ہے۔ اسی لئے سر جھکاتی ہے اس سے بہتر موقع پھر نہیں ملیگا۔ ابھی جو کچھ کرنا ہے کرلو۔ وہ کمزور کے سر پر چڑھ جاتی ہے۔ اگر وہ بھی مقابلہ میں کھڑی ہو جائے۔ اور شیخ سعدی کا یہ مصرع

اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

اپنا معمول بنالے تو حملہ آور کا حوصلہ پست ہو جائے اور وہ پیش قدمی کرنے سے رُک جائے۔

یہی کیفیت آج یورپ میں ہو رہی ہے۔ جیسے جیسے ان دو نو جنگجو طاقتوں (جرمنی اور اٹلی) سے امن پسندی اور صلح جوئی کی بابت کہا جاتا ہے وہ مزید غراتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مطالبات آئے دن بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور کمال لطافت دیکھئے کہ ابھی تک انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے کھلے لفظوں میں کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ لیکن ان کے پروگرام میں سب کچھ ہے۔ جس کو حکومت برطانیہ بھی خوب سمجھتی ہے۔ اسی لئے وہ اسی تگ و دو میں مصروف ہے کہ کسی طرح جنگ ٹل جائے۔ لیکن یہ دو نو حکومتیں یورپین سیاست کے ماتحت اس سے بُرے نتائج اخذ کرتی ہیں۔ دیکھئے موسم بہار (ماہ مارچ) کیسے گزرتا ہے اور اہل حدیث کانفرنس کا آئندہ جلسہ (زیر تجویز) جوڑیاں ضلع گوجرانوالہ میں جنگ سے پہلے ہوتا ہے یا جنگ کے دوران میں۔

لَنَا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

---

## ہریجنوں میں تحریک امداد باہمی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے ہریجنوں میں تحریک امداد باہمی نے جو ترقی حاصل کی ہے اس کا مطالعہ نہایت ہی دلچسپ ثابت ہوگا۔ حال ہی میں محکمانہ طور پر اس بارہ میں جو جائزہ لیا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ میں ایسی ۳۸۳ انجمن ہائے امداد باہمی ہیں جو صرف ہریجن ممبروں پر مشتمل ہیں۔ ان انجمنوں کا مجموعی سرمایہ ۴۱۷۱۵۳ روپیہ ہے اور ان کے ممبروں کی کل تعداد دس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ ان کی قرضہ کے متعلق امداد باہمی کی انجمنوں کی تعداد ۳۱۹ ہے جن کے ۷۷۲۷ ممبر ہیں۔ انکا مجموعی سرمایہ قریباً ۳½ لاکھ روپیہ ہے۔ صنعتی انجمنوں کی تعداد ۳۲ ہے۔ جن کے ۵۳۶ ممبر ہیں اور سرمایہ ۱۸۰۴ روپیہ ہے۔ جبری تعلیم کی صرف تین انجمنیں ہیں لیکن ان کے ممبروں کی تعداد ۵۰۰ تک پہنچ چکی ہے اور انکا مجموعی سرمایہ ۱۵۴۴ روپیہ ہے۔ ۱۴ انجمنوں نے اپنے ممبروں کیلئے مختلف قسم کا سامان کا خوراک وغیرہ مہیا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ ان کے ممبروں کی تعداد ۱۱۹۹۔ اور سرمایہ ۲۱۳۸۹ روپیہ ہے۔ ایک کواپریٹو سوسائٹی کی یہ صورت ہے کہ وہاں بالغوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ باقی سوسائٹیوں کا یہ مقصد ہے کہ طرز رہائش اور کاشتکاری کے طریقوں کو بہتر بنایا جائے ——— یہ امر یاد رہے کہ ہریجنوں کو دوسری عام کواپریٹو سوسائٹیوں میں نہایت آزادی کے ساتھ ممبر بنایا جاتا ہے۔ ایسے ہریجنوں کی تعداد کا اندازہ لگانا ممکن نہیں جو ان انجمنوں کے ذریعے اپنی مدد آپ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن لازمی طور پر یہ تعداد بھی کافی ہوگی۔ (لاہور ۹۔جنوری ۱۹۳۹ء)

(۲۳۶)

# مومیائی ۹ؔ

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن
میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔
بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے
پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک
۶؍ آدھ پاؤ ۱۲؍ پاؤ بھر ۱؍۸ مع محصول ڈاک۔
مالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو
ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی
بھیجا جائے گا۔

## تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پور
"میں نے قبل ازیں دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو
مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض
کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور
بھیجدیں" (۱۷- نومبر ۳۸ء)
جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور
"قبل اسکے چار پانچ دفعہ ہم آپکے پاس سے
مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر
دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" (۱۷- نومبر ۳۸ء)
(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر



# شمالی ہندوستان ۲۳؍

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ
ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔
نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | عہ | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | ۱۲ |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | ۳ | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | ۳ |
| ترغیب وترہیب سفید کاغذ | ۲ | نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا | ۱۲؍ |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں۔ | | ملا علی مصری | ۳ |
| قیمت فی حصہ | ۳ | تفسیر فتح القدیر شوکانی | ۶ |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی
رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔
منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی



# سرمہ نور العین ۹ؔ

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور
عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا
بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸؍
(منگوانے کا پتہ)
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ



# خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ وریشہ میں طاقت
دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ کھل اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مفید
مردوں کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔
چھاتی دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت
سے جی چرانا۔ مرعوب وخوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا
کمزوری نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے
آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار
لاہور برانچ: ناظم دواخانہ پنجاب جینی بینڈ بلڈنگ
منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب



# عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۱۵؍

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۰۶)
وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے
والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے
تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی
کھانے سے خواہ بڈھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت
کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی
تیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍
پتہ:- نظام برادرس منڈی فرید کوٹ۔



# طلائے اعظم ۲۸؍

بُری عادتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں
ہوئی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں
جذب ہوکر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ
نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و
فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مانع نہیں۔
قیمت ۶؍ محصول ڈاک ۸؍
المشتہر منیجر نیشنل ڈسپنسری رجسٹرڈ پٹیالہ


ahmadimuslim.de

# تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

**تعلیم القرآن** اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱ر

**قرآن اور دیگر کتب** قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱ر

**شمائل النبی** ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ قیمت ۱ر

**حیات منونہ** مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اسکو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت فی نسخہ ۲ر۔ بغرض تقسیم فی سینکڑہ عنہ (۳۳۸)

**السلام علیکم** اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱ر

**[illegible]ات الزوجین** اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں۔ مختصر طور پر بیان کئے ہیں۔ ۱ر

**[illegible] طیبہ** کلمہ شریف ۱۲ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۲ر

**شریعت اور طریقت** اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

**رسوم اسلامیہ** رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ۱ر

**الفوز العظیم** قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں انکی حکمتوں کا بیان۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ر

**اتباع الرسول** امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع رسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

**دلیل القرآن** بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ر

**خلافت محمدیہ** اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مؤمن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

**خلافت رسالت** اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالجات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۱ر

**اسلام اور برٹش لاء** اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

**قرآنی قاعدہ ثنائیہ** قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کیلئے بہت مفید ہے۔ فی عدد ۔ فی سینکڑہ ۶ر

**ثنائی پاکٹ بک** مجلد اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ۔ منکرین نبوت۔ سکھ اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت ۶ر

**معقولات حنفیہ** اس میں فقہ کے بعض مسائل ایسے مذکور ہیں جو کہ خلاف عقل ہیں۔ ان پر تبصرہ کیا ہے۔ جن کے ضمن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ الحیلۃ الناجزہ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

**مائۃ ثنائیہ** یعنی صد احادیث نبویہ۔ بالکل تازہ تصنیف ہے۔ اس میں ایسی احادیث مع اردو ترجمہ درج ہیں جو ہر مسلمان کے روزانہ دستور العمل کے لئے شمع راہ ہیں۔ عاشقان سنت محمدیہ کو اس کی اشاعت میں زیادہ حصہ لینا چاہئے۔ قیمت ۴ر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

**اہل حدیث کا مذہب** اہل حدیث کے مسلہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ر

**تقلید شخصی و سلفی** ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین ائمہ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بنائے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۲ر

اسی رسالہ کے
## حدیث نبوی اور تقلید شخصی
پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل منکر فرقہ [illegible] کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ در اصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ آخر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

## آمین رفع یدین معہ ضمیمہ فاتحہ خلف الامام
ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض متقدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲ر

## علم الفقہ
اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲ر

## فقہ اور فقیہ
اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

## تنقید تقلید
یہ وہ تحریری مباحثہ ہے۔ جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت ۵ر

ان مقدمات کا مجموعہ
## فتوحات اہل حدیث
جو علمین اہل حدیث [illegible] مختلف مقامات میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان [illegible] کو دلی اور [illegible] کی بیوی [illegible] کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے [illegible]
قیمت صرف [illegible] آنے

## اجتہاد و [illegible]
[illegible] گئی ہے۔ [illegible]
مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق [illegible] کی گئی ہے۔ اور [illegible] ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے [illegible]۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

(در تردید قادیانی مشن)

## الہامات مرزا
اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر [illegible] بحث کر کے ان کو [illegible] ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹ر

## تاریخ مرزا
مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم فنا اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ر

## نکاح مرزا
(مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی تردید [illegible] اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت [illegible] جدید اڈیشن۔ قیمت ۴ر

## عقائد مرزا
مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۰ر

## فاتح قادیان
(جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب [illegible] کی روئداد درج ہے [illegible] کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب [illegible] کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

## چیستان مرزا
مرزا [illegible] قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے [illegible] ر

## شہادات مرزا [illegible]

[illegible]

الہامات مرزا (تحفہ) سے مرزا صاحب قادیانی [illegible] مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳ر

## فتح ربانی
ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ ۹ر

## شاہ انگلستان اور مرزا قادیان
اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱ر

## فسخ نکاح مرزائیاں
مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اہل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

## نکات مرزا
چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳ر

## محمد قادیانی
مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مثیل ہوں جو آپ کی زندگی کا پروگرام تھا، وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس [illegible] تردید کی گئی ہے۔
[illegible]

(۴۲۹۶)

ahmadimuslim.de

# اہل حدیثوں کی ۲ نئی تصنیفیں

## از مولفات ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی

### ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

احباب کو یاد ہوگا کہ مارچ ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم وفن کی جو خدمات کی ہیں۔ اس کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کی ابتدا کا حال جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسمٰعیل شہیدؒ سے..... مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور نام مصنف کے ساتھ۔ قومی اخبارات ... الی ان قال۔ غرض آپ کی جماعت ... حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت ... جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ قیمت ۸؍ صفحات ۲۰۸ (ارزاں ترین قیمت)، کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ

### تراجم علمائے حدیث ہند

۲۰۰ سو اشخاص کا.... برسوں کی کاوشوں کا۔ جانکاہ محنتوں کا۔ ان تھک کوششوں کا، وقت کی بہت بڑی قربانی کا۔ پھر سینکڑوں کے خرچ کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بعد والوں کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علمائے کرام کے حالات زندگی جمع کر دیئے۔ اس جلد اول میں شاہ ولی اللہ سے شروع کرکے آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی کی سوانح عمریاں ... مرحومین کی بھی اور موجودین کی بھی۔ تاریخ جیسے ... مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی ... ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ لسانی بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین ... اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت اوق مضمون پر قلم فرسائی کرکے مولانا نے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ قیمت ... صفحات ۴۲۵

منگوانے کا پتہ:- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)


قادیانی مشن کی ... مرزا مع جواب الجواب تردید کے لئے

... مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" ... ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ ... کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہوگئی ہے کہ اسکو پاس رکھنے والا ... مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

اس رسالہ میں آخری ...

فیصلہ مرزا عربی و اردو ...

... تشریح کی گئی ہے جس کی مرزائی آج ... "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام ... مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جو ... دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی ... اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ... ہے۔ قیمت صرف ۳؍

... مرزا (انگریزی زبان میں)۔ قیمت ۵؍



موسم سرما کا خاص تحفہ

... عنبری یخدری انگوری سہ آتشہ نسخہ خاص

قوت مردمی کو برانگیخت کرتا ہے۔ حرارت غریزی اور مادہ منویہ کی تولید ... میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ ... جگر اور گردہ مثانہ کو قوت بخشتا ہے۔ دائمی نزلہ۔ زکام۔ کھانسی ... بوڑھوں کے لئے ... دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل ... قیمت ...



لقمانی برقی پریس امرتسر

پریس ھذا میں ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام ...


اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف جناب ... صاحب
جامعہ ... دہلی


... خسف بصارت کو زائل کرکے ... میں ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۳-۱۴

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ و سنة رسوله

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ؎

رؤسا و جاگیرداروں سے ؎

عام خریداران سے ؎

" " ششماہی ؎

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ؎

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۵/۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۷ جنوری - ۳ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

DELHI

# کارپردازان "اہلحدیث" کی طرف سے

## ناظرین کرام کو

# عید اضحیٰ

# مُبارک ہو

### فہرست مضامین

مسلم سے خطاب اور عید کی مبارک - - ص۲
انتخاب الاخبار ص۲ - نبی موعود یعنی وہ نبی ص۳
یوم الفرقان ۱۲ - جنوری نہیں ۱۰ - جنوری ہے ص۴
تبرکات مرزائیہ ص۵ - فرقہ ناجیہ - - ص۵
نامہ نگار الفقیہ کی خودساختہ فقاہت - ص۶
انبیاء کی پکار ص۷ - تعلیمات نبوی وسیلہ سعادت انفرادی ص۸
متعہ کی حقیقت ص۹ - ویدوں کے تراجم اور تفاسیر ص۱۰
لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم - - ص۱۲
اباطیل الغالیہ ص۱۳ - ذبح عظیم یا عید البقر ص۱۵
عدل ص۱۷ - سوالات از آریہ صاحبان - ص۱۹
تفسیر سورہ کافرون ص۲۰ - مسند امام ابوحنیفہ اور احناف ص۲۱
فتاوی ص۲۳ - متفرقات ص۲۵ - ملکی مطلع ص۲۸
اشتہارات - - - ص۲۹-۳۲

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**اعلان تعطیل** اہلحدیث ۳۔ فروری ۱۹۳۹ء بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوگا

**حساب دوستاں** اخبار ہذا کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔ ناظرین اسے ملاحظہ کریں۔

—— امرتسر میں اس ہفتہ دو دفعہ بارش ہوئی اور لاہور کے قریب ژالہ باری بھی ہوئی دیگر شہروں میں اچھی بارش ہوگئی ہے

—— امرتسر شہر میں ۱۵ تا ۲۱ جنوری ۱۹۲ بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۷ اموات واقع ہوئیں

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۹ تا ۱۶ ... تک معظم ... پہنچے ہیں

—— میاں نورالله اور دیگر دو ممبر پنجاب یونینسٹ پارٹی سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

—— دہلی میں ۲۲ جنوری کو یوم ... منانے کے سلسلہ میں ہندو مسلم فساد ہوگیا تقریباً ۳۹ آدمی زخمی ہوئے

—— راجہ جنگ ضلع لاہور میں سکھوں نے مسلمانوں کو اذان نہ دینے کے لئے حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ سشن جج لاہور کی عدالت میں درخواست پیش کی ہے۔ طرفین کے وکلاء کی بحث ہوچکی ہے۔ فیصلہ ۲۶۔ جنوری کو ہوگا۔ (قبل ازیں دو دفعہ سکھوں و مسلمانوں کا آپس میں سمجھوتہ ہونے سے مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت مل گئی تھی۔

—— حکومت پنجاب اسمبلی میں ایک نیا بل پیش کرنا چاہتی ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسمبلی میں اجلاس کے وقت ایک سارجنٹ ایٹ آرمز مقرر کیا جائے تاکہ ... انتظام ... کیے۔

—— لاہور کی شاہی مسجد کی مرمت پر ۲½ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

—— بھٹنڈہ میں دو من پندرہ سیر ناجائز طور پر افیون پکڑی گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ جرمنی نے تمام دنیا کی منڈیوں پر قبضہ کرنے کے لئے ایک سکیم مرتب کی ہے جو عنقریب منظر عام پر آجائے گی۔

—— ... انقلاب ... برطانیہ ... کامیاب ہوگیا ... کا مطالبہ ...

—— ... سلامی ... کا دورہ کریگا۔

—— ... امریکہ ۶۶ ہزار فوج مقرر کریگا۔

## مسلم سے خطاب اور عید کی مبارک

(از ... مولوی ... حافظ ... ربانیہ دہلی)

مسلم خوابیدہ اب بیدار ہو بیدار ہو ۔۔۔ مدتوں سے سو رہا ہے کچھ ذرا ہشیار ہو

نیند کی مستیوں سے اب نہ تو سرشار ہو ۔۔۔ سرزمین ہند کا اٹھ پھر علم بردار ہو

عید قرباں آئی ہے تجھ کو جگانے کے لئے

عز و شاں کا راستہ تجھ کو بتانے کے لئے

تھا جہاں کے واسطے پر تیرا سایہ کبھی ۔۔۔ زیر خنجر بادشاہوں کو بھی تڑپایا کبھی

فتح و نصرت ساتھ لے کر سندھ میں آیا کبھی ۔۔۔ تو شان ... ہند پر چھایا ...

کانپتے تھے بحر و بر بھی دیکھ کر تیرا جلال

تھا ثریا سے بھی رفعت میں سوا تیرا کمال

تو وہی ہے لیک تجھ میں جوش ایمانی نہیں ۔۔۔ جس سے روشن ہو جہاں ... نہیں

ہے تو سب کچھ دل میں لیکن خوف یزدانی نہیں ۔۔۔ تیرا سینہ اب ضیاء حق سے نورانی نہیں

تا بکے یہ نوحۂ غم چھوڑ اب اس کو امام

دوستوں کو عید کا فرحت اثر دیکر پیام

—— اخبارات میں خبر آئی ہے کہ ۲۰ جنوری کو شاہ فاروق والی مصر خلیفۃ المسلمین تسلیم کئے گئے ہیں۔ آپ نے نماز کی امامت بھی کرائی۔ اس وقت یمن کے شیخ الاسلام اور امیر فیصل و معززین مصر موجود تھے۔

**مضامین آمدہ** مولوی عبدالسلام صاحب مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب محمد رفیع صاحب مضطر۔ مولوی ابوالبیان محمد عبداللہ۔ مولوی محمد صاحب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار۔ عبدالشکور۔

**ضروری اطلاع۔ ۳۔ فروری کا پرچہ بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوگا۔**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

JAMIA MILLIA ISLAMIA ... DELHI


# اہلحدیث

۵ ذی الحج ۱۳۵۷ھ


# نبی موعود!

یعنی

## وہ نبی

اس عنوان سے عیسائیوں کی طرف سے ایک اشتہار نکلا ہے۔ جس میں کوشش کی گئی ہے کہ "وہ نبی" والی پیشگوئی اصل موعود سے ہٹا کر غیر موعود پر چسپاں کی جائے اس کے جواب میں یہ نوٹ لکھا جاتا ہے۔

مسیحی مضمون نگار نے اس بحث میں خلط مبحث کیا ہے۔ جس کی تفصیل ہم اس مضمون میں دکھائیں گے مضمون نگار نے تورات کی کتاب استثناء باب ۱۸ سے دو فقرے (۱۸ و ۱۹) نقل کئے ہیں۔ جو یہ ہیں:-

"میں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے حکم دونگا وہی وہ اُن سے کہیگا۔ اور جو کوئی میری اُن باتوں کو جن کو وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لونگا"

(استثناء ۱۸ باب ۱۸ و ۱۹)

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا"

(استثناء ۱۸: ۱۵-۱۸-۱۹)

اس کے بعد انجیل وغیرہ سے وہ حوالے نقل کئے ہیں جن سے بخیال خود یہ ثابت کیا ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح علیہ السلام کے لئے ہے۔ مگر ان حوالوں میں سے کسی ایک حوالے سے بھی مضمون نگار کا مدعا ثابت نہیں ہوتا وہ حوالجات یہ ہیں:-

(۱) وہ اسرائیلی ہیں جسم کی رو سے مسیح بھی ان ہی میں سے ہؤا۔ (رومیوں ۹ باب کی ۴-۵ آیات)

(۲) یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہام۔ (متی ۱ باب کی۔ ۱ آیت)

(۳) یسوع اپنے مقرر کرنے والے کے حق میں دیانتدار تھا جس طرح موسیٰ اسکے گھر میں تھا۔ (عبرانیوں ۳ باب کی۔ ۱-۲ آیات)

(۴) خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔ (تیمتھیس ۲ باب کی ۵)

(۵) کوئی بھی میرے وسیلے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا (یوحنا ۱۴: ۶) وغیرہ

کوئی حوالہ بھی مضمون نگار کے دعوی کو ثابت نہیں کر سکتا اصل بحث یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ تورات بابت نبی مثیل موسیٰ اور انجیل یوحنا کی پیشگوئی موسومہ "وہ نبی" کے مصداق حضرت مسیح ہیں یا کوئی اور۔ ہماری تحقیق جو الہامی نوشتوں پر مبنی ہے یہ ہے کہ ان دونوں پیشگوئیوں کے مصداق حضرت مسیح نہیں ہیں۔ حضرت موسیٰ والی پیشگوئی کے مصداق مسیح اس لئے نہیں ہیں کہ عیسائیوں کی الہامی کتاب موسومہ رسولوں کے اعمال میں مسیح کے یوم تشریف بری (دنیا سے چلے جانے) کے بعد اس موعود نبی کا انتظار کیا جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ موعود باوجود مسیح کے آجانے کے ابھی آنے والا ہے۔ اعمال کی کتاب کے الفاظ یہ ہیں:-

"پس توبہ کرو ۱۹؎ اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں ۲۰؎ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے ۲۱؎ اُس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا۔ ۲۱؎ اپنی حالت پر آویں۔ ۲۲؎ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھا دیگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اُس کی سب سنو ۲۳؎ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی ہے تم نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے ہو ۲۵؎ جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے۔ ۲۶؎ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اٹھا کے پہلے ۲۶؎ بھیجا ۲۶؎ کہ تم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھیر کے ۲۶؎ برکت دے"

(رسولوں کے اعمال باب ۳۔ ۱۹-۲۶)

**اہلحدیث** یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ وہ موعود

...ملا مسیح حضرت مسیح کے بعد جو مسیح کے آجانے کے بعد آنے والا تھا ہے۔ اس کا جواب مسیح ملعون نے کچھ نہیں دیا بلکہ اس عبارت کا ذکر ہی نہیں کیا۔ حالانکہ یہ عبارت بحث کے لئے بنیادی پتھر ہے۔ نیز الفاظ "وہ نبی" کو بھی نامہ نگار نے بزعم مسیح پر چسپاں کیا ہے۔ ہمارے خیال میں ان کا ایسا کرنا مثال مشہور "مدعی سست گواہ چست" کا مصداق ہے۔ ہم اپنے دعوے کا ثبوت جناب مسیح کے قول سے ہی پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ:-

یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس یوحنا (یحییٰ) سے پوچھیں کہ تو کون ہے۔ اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ تب انہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ (انجیل یوحنا ۱ باب ک ۱۹)

اس عبارت میں یوحنا سے تین سوال ہوئے۔

(۱) کیا تو مسیح ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

(۲) کیا تو الیاس ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

(۳) کیا تو وہ نبی ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اور وہ نبی اور الیاس یہ تینوں الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ ورنہ مسیح کی نفی سن کر الفاظ "وہ نبی" سے سوال نہ ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ موسیٰ کی پیشگوئی "وہ نبی" کے مصداق حضرت مسیح نہیں ہیں۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنا بہت آسان ہے کہ اس کا مصداق کون ہے۔

مسلمانوں اور عیسائیوں میں یہ بات بالاتفاق مسلم ہے کہ حضرت مسیح سے لیکر آنحضرت علیہ السلام تک درمیان میں کوئی نبی یا رسول خدا کی طرف سے نہیں بلکہ آج تک بھی کوئی نہیں آیا۔ جو آیا وہ سب کو معلوم ہے وہ اسرائیل کے بھائیوں میں سے آیا جن کو خاندان اسمٰعیل کہتے ہیں اور اس کے الہامی کلام سے یہ ثبوت ملتا ہے

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا[1]

یہ آیت اشارۃً بتا رہی ہے کہ میرا علیم حضرت موسیٰ کی مانند ہونے کی وجہ سے تورات کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ مزید وضاحت کے لئے جناب مسیح کا یہ قول بھی سامنے رکھنا چاہئے جو ممدوح نے اس آنے والے نبی کے حق میں کہا ہے:-

وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا۔

(۱) گناہ سے اسلئے کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔

(۲) راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔

(۳) عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ (یوحنا ۱۶۔ ک ۸)

**اہلحدیث** یہ سب اوصاف کس میں پائے گئے۔ کس نے مسیح کے منکروں کو کافر قرار دیا۔ کس نے مسیح کا مرفوع الی اللہ ہونا منوایا۔ کس نے دنیا میں آکر عدالت قائم کی اسی نے اور صرف اسی نے جن کے حق میں یہ شعر صادق ہے

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیلؑ اور نوید مسیحاؑ

(نوٹ) چونکہ یہ مضمون ایک مسیحی اشتہار کا جواب ہے۔ اس لئے یہ بھی بصورت اشتہار الگ شائع کیا جائیگا۔ شائقین تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔

## قادیانی مشن

# یوم الفرقان ۱۲۔جنوری نہیں بلکہ ۱۰۔جنوری ہے

اخبار "الفضل" ۱۴۔جنوری میں ایک مضمون افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی ہے:-

"احمدیت کا یوم الفرقان ۱۲۔جنوری ہے"

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار دیا جس میں مسلمانوں کو ترغیب دی کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس لئے یہ تاریخ یوم الفرقان ہے۔ ہمارے خیال میں یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ راقم مضمون نے غالباً قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس میں "یوم الفرقان" کا لفظ آیا ہے۔ پوری آیت یوں ہے:-

اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ

اس آیت میں "یوم الفرقان" کے ساتھ دوسرا جملہ "یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ" بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یوم الفرقان اس دن کا نام ہے جس دن دو مختلف جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے میں آئی تھیں۔ جس کے نتیجے میں ایک جماعت فاتح ٹھہری اور دوسری مفتوح۔ وہ دن جنگ بدر کا دن تھا۔

اگر مرزا صاحب متوفی نے ۱۲۔جنوری کو بیعت کا اشتہار دیا تھا تو اس کا نام یوم الفرقان کے بجائے یوم دعوت ہونا چاہئے۔ کیونکہ یوم الفرقان میں دو جماعتوں کا باہمی مقابلہ ہو کر فاتح اور مفتوح کے درمیان کھلا امتیاز ہونا ضروری ہے۔ اس قرآنی تصریح کے مطابق واقعات کی رو سے ۱۰۔جنوری کا دن یوم الفرقان ہونا چاہئے جس کی تفصیل یہ ہے کہ

مرزا صاحب متوفی نے کتاب اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء میں شائع کی۔ جس کے متعدد مقامات میں مجھے دعوت دی کہ میں قادیان پہنچ کر ان کی پیشگوئیوں کی پڑتال کروں اور پیشگوئیوں کے غلط ہونے کی صورت میں فی پیشگوئی سو روپیہ انعام بھی رکھا جس کی مقدار پندرہ ہزار روپیہ ہوتی ہے اور اپنے ایک لاکھ مریدوں سے (یہ تعداد ان دنوں تھی) فی کس ایک روپیہ کل مجموعہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ باوجود اس علم کے کہ مرزا صاحب کے سب انعامات اکبر بادشاہ کے روحانی گھوڑوں کی طرح روحانی قیض ہوتے ہیں از قسم بادبانی نہیں ہوتے ہیں۔ ۱۰۔جنوری

[1] (لوگو!) جس طرح ہم نے فرعون کی طرف دعوتی کر کے پیغمبر (بنا کر) بھیجا تھا تمہاری طرف بھی (حضرت محمد صلعم کو) رسول (بنا کر) بھیجا ہے جو قیامت کے دن تمہارے متعلق گواہی دے گا

سنہ ۱۹۰۳ء کو مع اپنے مخلص احباب کے قادیان پہنچا اور جاتے ہی مندرجہ ذیل عریضہ مرزا صاحب کی خدمت میں بھیجا:-

"بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی ص۱۱ و ص۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا۔ ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جلشانہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں۔ چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے۔ اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپکی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلاکر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔"

راقم:- ابوالوفا ثناء اللہ۔ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بوقت ۷ بجے دن کے۔"

**اس کا جواب** ایک وفد زیر سرکردگی مولوی سرور شاہ) لے کر میرے ڈیرے پر آیا۔ جس میں میری درخواست کو مرزا صاحب نے مسترد کردیا۔ یہ پوری خط و کتابت رسالہ الہامات مرزا میں درج ہے۔ یہاں مجھے اس امر کا بیان کرنا مقصود ہے کہ ۱۰ جنوری ہی ایسا دن تھا جس میں دو مختلف جماعتیں قادیان میں جمع ہوئی تھیں اس روز اہل حق کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ یعنی اہل حق فریق ثانی کے چیلنج کر کے پھر ان کے دارالحکومت میں پہنچ کر ان پر حملہ آور ہوا جس کے نتیجے میں اہل باطل [illegible] [illegible] کے ہاتھ سے دوچار ہوگیا جس پر اہل دانش کو یہ کہنے کا موقع ملا تھے [illegible]

[illegible]

# تبرکات مرزائیہ

آج کل قادیانی اخباروں میں مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ ان تبرکات میں ہر قسم کی چیزیں لی جاتی ہیں۔ کپڑے کا ٹکڑا ہو یا جوتی کا تسمہ۔ داڑھی یا سر کے بال ہوں یا منی آرڈر کوپن پر دستخط سب چیزیں جمع کی جا رہی ہیں۔

ہم نے لکھا تھا کہ ہمارے پاس بھی مرزا صاحب کا ایک تبرک ہے۔ یعنی آپ کے دستخط جو ہمارے خط مرقومہ ۱۰ جنوری کے جواب میں ایک رقعہ پر ثبت ہیں قادیانی دوست اگر چاہیں تو اس کا اصل یا فوٹو ہم سے لے سکتے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ انہوں نے ہمارے پیش کردہ تبرک کو طلب نہیں کیا۔ ہمارا گمان ہے کہ اس وجہ سے طلب نہیں کیا ہوگا کہ چونکہ یہ تبرکات قادیان میں کسی نمائش کے موقع پر پیش کئے جائیں گے اور ہر تبرک کے ساتھ ایک چٹ پر اس شخص کا نام مرقوم ہوگا جس سے وہ تبرک وصول ہوا ہوگا۔ ہمارے تبرک کی چٹ پر عبارت یوں ہوگی:-

یہ دستخط اس منشور گرامی پر ہیں جو مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کے جواب میں حضرت صاحب کی طرف سے ۱۰ جنوری کو لکھا گیا تھا جبکہ وہ حسب دعوت حضرت اقدس قادیان میں پہنچے تھے۔

اس عبارت سے ناظرین کا تصور دور دراز کے واقعات تک پہنچیگا۔ پہلے تو وہ اس خط و کتابت کی تلاش کرینگے اسکے بعد ان کا تصور میرے نام کی وجہ سے مرزا صاحب کے آخری فیصلے تک جا پہنچیگا۔ کیونکہ اہل منطق کا قول ہے لا حجر فی التصور (تصور میں کوئی روک ٹوک نہیں) غالباً یہی تخیل اہل قادیان کو میرا تبرک لینے سے مانع ہوا ہوگا۔

مرزا صاحب کا یہ تبرک پیش کرنے میں مجھے جو طمع تھی میں اس شعر میں اس کا اظہار کرتا ہوں ؎

ثناخوانوں کو تیرے شرح پہ گر کچھ کہا ہوتا
بھاتا ذکر بھی ہوتا تیرا جہاں جہاں ہوتا

# فرقہ ناجیہ!

قادیانی اخبار "الفضل" نے دعویٰ کیا تھا کہ فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے۔ کیونکہ یہ جماعت ایک امیر کے ماتحت ہے۔ اس کا جواب ہم نے اہلحدیث ۳۰ دسمبر میں دیا تھا کہ صرف ایک امیر کے ماتحت ہونے سے کوئی جماعت فرقہ ناجیہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قادیانی جماعت جس قدر اپنے امیر کی تابعدار ہے اس سے بڑھ کر آغاخانی جماعت سر آغاخان کی تابعدار ہے پھر کیا قادیانی جماعت آغاخانیوں کو فرقہ ناجیہ ماننے کے لئے تیار ہے؟

الفضل ۶ جنوری میں اس کا جواب نکلا ہے جس میں آغاخانیوں کی تنظیم کو تسلیم کر کے ان کے فرقہ ناجیہ نہ ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اشاعت اسلام کرنا ان کا مقصد نہیں ہے۔ اس لئے یہ جماعت فرقہ ناجیہ نہیں ہے۔

**جواب یہ ہے** کہ ایسا کہنا ناواقفی پر مبنی ہے۔ کیونکہ سر آغاخان اپنے (مزعومہ) اسلام کی اشاعت میں جتنے سرگرم ہیں اتنے قادیانی بھی نہیں۔

گذشتہ تحریک شدھی کے دنوں میں سر موصوف نے بمبئی میں ایک ختنہ خانہ کھول دیا تھا۔ جس میں روزانہ ان کے دو تین سو مریدوں کا ختنہ کرایا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ کھلم کھلا مسلمان کہلانے لگے سر آغاخان کی یہ سعی بلیغ دیکھ کر سوامی شردھانند نے ایک لیکچر میں کہا تھا کہ

سر موصوف کا مقابلہ کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔

اسی طرح بوہروں کا امام بھی اپنی حیثیت میں خوب اشاعت اسلام کر رہا ہے۔ ہاں یہ دونوں گروہ یورپین پروپیگنڈا نہیں کرتے۔ جیسے قادیانی کرتے ہیں کہ مچھر مار کر شیر بتاتے ہیں۔

---

حقیقت مرزائیت۔ تحریک مرزائیت اپنے اصلی رنگ میں [illegible]

[illegible]

# بریلوی مشن

# نامہ نگار "الفقیہ" کی خودساختہ فقاہت

(مرقومہ مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی)

ناظرین کرام! اخبار الفقیہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۳۶ء میں احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے بشیر کوٹلوی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں کس جرأت اور جسارت سے ناظرین الفقیہ کو بہکانے کے لئے تصویر کا ایک رُخ دکھایا گیا ہے۔ شروع مضمون میں لکھتے ہیں کہ

وہابیوں کے نزدیک جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اور نبی علیہ السلام کا خود مختار ہونا بزعم خود ثابت کرتے ہیں۔

لیکن ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ اگر تم نبی علیہ السلام کو ایک طرف حاجت روا مشکل کشا سمجھتے ہو تو دوسری طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ مولا مشکل کشا کا وظیفہ پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھیے تو ۲۱۔ نومبر کے الفقیہ میں حضرت بلخی کو پکارنے والا بچ جائے اور خدا کو حاجت روا سمجھنے والا لٹ جائے" لکھ دیا۔ ادھر ۱۴۔ دسمبر کے الفقیہ میں خدا اور پیر عبدالقادر میں کوئی فرق باقی نہ رہنے دیا۔ نہ کیڑے کو خدا زندہ کرسکا اور نہ ہی پیر جیلانی ٹانگ جوڑ سکا۔ بس قصہ ختم۔ دراصل ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کو ایک معمولی چیز سمجھ رکھا ہے جو کہ مخلوق کی بغیر اجازت کے ذرہ برابر بھی کچھ نہیں کرسکتا۔ اور جب ان کی ایسی واہی تباہی ژٹلیات بناوٹی کہاوتوں کی تردید کی جائے تو سوائے بدزبانی کے ان سے اور کچھ جواب بن نہیں سکتا۔ نبی علیہ السلام کے علاوہ جب دیگر بزرگ بھی مشکل کشا حاجت روا ہیں تو حضور علیہ السلام میں کس دلیل سے خصوصیت ہوگی۔

پھر لکھتے ہیں کہ

حضور علیہ السلام نے اس شخص کو کہ جس پر روزہ عمداً توڑ دینے کا کفارہ عائد ہوتا تھا۔ بجائے خیر پر صدقہ کرنے کے حضور نے اسکو خود ہی صدقہ استعمال کر لینے کا حکم فرمایا اور حضور نے اپنے اختیار سے اس شخص کو مخصوص فرمالیا۔

جناب والا! یہ جو آپ نے اپنی طرف سے اختراع کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے اختیار سے مخصوص فرمالیا یہ کونسی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ اگر یہ الفاظ کسی حدیث میں موجود ہیں تو ہمیں بھی دکھا دیں۔

اور اس واقعہ سے حضور کا اختیار سمجھ لینا یہ محض غلط اور خلاف قرآن و حدیث ہے۔ کیونکہ جب یہ مسلمہ چیز ہے کہ وحی خفی اور جلی دو قسم حضور علیہ السلام پر نازل ہوتی تھی۔ اب چاہے تین نمازوں کے معاف کردینے کا واقعہ ہو یا عمداً روزہ توڑ دینے سے خود ان کو صدقہ کھلا دینے کا قصہ۔ ہر دو حدیثوں سے یہ الفاظ ثابت کرنا بشیر کوٹلوی کا اخلاقی فرض ہے کہ حضور نے اپنے اختیار سے ایسا کیا تھا۔

یاد رکھو قرآن مجید کا فیصلہ اٹل ہے۔ حدیث کا ارشاد برحق ہے۔ نبی علیہ السلام ہرگز اپنی رائے سے احکام الٰہی (امور دین) میں رد و بدل نہیں فرمایا کرتے تھے کیونکہ قرآن شریف میں متعدد مقامات پر اس امر کو واضح الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ نبی وحی کے تابع ہوا کرتا ہے۔

چنانچہ نبی علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:۔

(۱) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى (پ ۲۷۔ نجم) ہمارا نبی امور دین میں بجز ارشاد باری کے خود نہیں بولتا۔

(۲) ان اتبع الا ما یوحیٰ الی (پ)

نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے طرف میری۔

(۳) الا احسانات ابن عصمت ہے (پ)

حقیقت میں تو تابعین اگر نافرمانی کروں میں اپنے رب کی

(۴) وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحٰى إِلَيَّ مِنْ رَبِّي (پ ۹ اعراف) جب نہیں لاتا تو ان کے پاس نشانی کہتے ہیں کیوں نہ خود بنا لایا تو اس کو کہہ دو سوائے اسکے نہیں میں پیروی کرتا ہوں اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میری۔

پس ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام اپنے اختیار سے کسی چیز کو حلال و حرام جائز و ناجائز نہیں فرماتے تھے تاوقتیکہ خدائی حکم بذریعہ وحی خفی یا جلی نہ آجاتا۔

کئی ایک واقعات حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی ایسے پیدا ہوئے۔ مثلاً شہد کا کھانا موقوف فرما دینا یا عبداللہ بن ابی بن سلول کا جنازہ پڑھنے جانا وغیرہ ایسے واقعات کے پیدا ہونے کی بھی خاص وجہ یہی ہے کہ وہ لوگ جو حضور کے متعلق خلاف قرآن و احادیث صحیحہ یہ عقیدہ رکھیں گے کہ حضورؐ اپنے اختیار سے کم و بیش کرتے تھے انہیں پتہ چل جائے کہ نبیؐ کو اس بات کا اختیار نہیں کہ کسی دینی امر میں اپنی رائے کو دخل دے۔

اب باقونی مجبوں کا فرض ہے کہ قرآن پاک کی ان آیات کے مطابق حضور علیہ السلام کو خدا کے حکم کا تابع اور مطیع سمجھیں۔ پس ہمارا تعلق اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو بجز اپنے محبوب حقیقی کے ارشاد کے خود گفتگو فرماتے ہی نہیں تھے بلکہ ہر حرکات و سکنات گفتار و کردار اپنے آقا و مولا کی مرضی کے مطابق کرتے تھے۔ ان رسمی حنفیوں کو احمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کیا غرض۔ ان کا احمد بریلی میں ہوگا یا مشرق میں

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلا
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

---

نور محمدی۔ نیا صالح کے اہل بدعت گانا بجانا اور قوالی کو جائز سمجھتے ہیں۔ اس کی تردید قرآن مجید و حدیث شریف [illegible]

ahmadmuslim.de

# انبیاء کی پکار بدرگاہ کردگار

## قابل توجہ محبان مزار

حضرات انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم ہر وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور اللہ تبارک کو پکارتے رہے۔ سوائے اسی ذات پاک کے اور کوئی ملجا و ماویٰ نہ جانتے تھے۔ اور یہی سکھاتے سمجھاتے رہے کہ ہمارے ماننے والوں کا یہی طریقہ ہونا چاہئے۔ جو ہم کرتے ہیں کہ اون کا سوائے واحد خدا کے کوئی سہارا نہ ہو کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی سے پناہ طلب نہ کریں اور نہ کسی سے کچھ مانگیں اور جو کچھ مانگیں صرف اسی واحد خدا سے طلب کرتے رہیں۔ اب جو لوگ انبیاء علیہم السلام کے راستہ پر چل رہے ہیں یعنی موحد ہیں شرک نہیں کرتے وہ جاہلوں اور نہ اہلوں میں وہابی کے لقب سے یاد کئے جا رہے ہیں اور جو لوگ اپنے باپ دادا پردادا اور جاہل پیروں اور بے دین قبر پرست ملاؤں کے بتائے ہوئے غلط راستہ پر جا رہے ہیں وہ صوفی ہیں۔ اہل سنت ہیں اور محب انبیاء و اولیاء ہیں۔

صحیح راستہ انبیاء صلوات اللہ علیہم کا وہ ہے جو قرآن کریم و فرقان حکیم نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ یہ حضرات توحید سکھانے کو دنیا میں تشریف لائے اور بڑی مشکل سے اس کام کو سر انجام دیا اور نمونہ دکھا کر رخصت ہوئے۔ آج ہم ان حضرات کی توحید پرستی قرآن کریم سے نقل کر کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہدایت کا مالک ہے۔ وہ ہادی ہے جسے چاہے ہدایت دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ (انبیاء۔ پارہ ۱۷)

(ترجمہ) اور ایوب علیہ السلام کو ہدایت دی جس وقت پکارا اوس نے رب اپنے کو کہ تحقیق مجھ (ایوب) کو پہنچی ہے ایذا (تکلیف) اور تو (اللہ) بہت مہربان ہے مہربانی کرنے والوں سے۔ پس قبول کیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس (ایوب) کے پس کھول دیا ہم (اللہ) نے جو کچھ ساتھ اوس (ایوب) کے تھی ایذا (تکلیف) اور دی ہم (اللہ) نے اوس (ایوب) کو اولاد اسکی اور مانند اون کے ساتھ اون کے مہربانی اپنی طرف سے اور نصیحت واسطے عبادت کرنے والوں کے۔

ف :۔ حضرت ایوب کو حق تعالیٰ نے دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مویشی اور لونڈی غلام کما تھا اور اولاد صالح اور عورت موافق مزاج۔ اور بڑے شکر گزار تھے۔ پھر اون پر ابتلا آئی۔ کھیت جل گئے مویشی مر گئے اور اولاد اکٹھی دب مری، دوستدار الگ ہو گئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے۔ ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے بلا میں صابر رہے۔ ایک قرن کے بعد یہ دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد مری ہوئی جلائی اور نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اوسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا۔ لہ الحمد!

ایک اور قصہ سنئے!

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (ایضاً حوالہ)

(ترجمہ) اور مچھلی والے (حضرت) یونس (علیہ السلام) کو جس وقت گیا غصہ کھا کر پس جانا یہ کہ ہرگز نہ تنگ پکڑیں گے ہم اوپر اوس کے پس پکارا بیچ اندھیروں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود (دلی مطلب) مگر تو (اللہ) اور پاکی ہے تجھ (اللہ) کو تحقیق میں تھا ظالموں سے۔ پس قبول کیا ہم اللہ نے واسطے اوس (یونس) علیہ السلام کے اور نجات دی ہم (اللہ) نے اوس (یونس) کو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم (اللہ) ایمان والوں کو۔

ف :۔ حزقیل کے یاروں میں تھے یونس علیہ السلام بڑے شوق میں عبادت کے اور دنیا سے الگ حکم ہوا کہ ان کو بھیجو شہر نینوا میں مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے اور غیر اللہ کی پرستش سے۔ یہ خفا ہو کر گئے۔ راہ میں ندی آئی۔ ایک بیٹا کنارے پر چھوڑا ایک کندھے پر لیا۔ عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں۔ جب پانی نے زور کیا عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اس کے تھامنے سے کندھے سے لڑکا پھسل پڑا۔ گھبراہٹ میں دونوں گئے۔ کنارے آئے دوسرے لڑکے پاس۔ اوس کو بھیڑیا لے گیا جب اوس شہر میں پہنچے سرداروں سے پیغام اللہ کا دیا وہ ٹھٹھے کرنے لگے۔ ایک مدت رہے۔ آخر خفا ہو کر بددعا کی عذاب کی اور آپ نکل گئے۔ تیسرے دن عذاب آیا شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ تعالےٰ کے آگے توبہ کی اور روئے۔ بت سارے توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا۔ آپ قوم اور شہر کو چھوڑ کر کسی طرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر سوار ہوئے۔ کشتی بیچ میں جا کر ٹھیر گئی نہ آگے جاتی نہ پیچھے آتی۔ کسی نے کہا اس کشتی میں بھاگا ہوا غلام ہے۔ آپ نے فرمایا بھاگا ہوا غلام میں ہوں۔ کسی نے نہ مانا۔ آخر قرعہ اندازی کی گئی۔ قرعہ آپ کے نام پر پڑا۔ آخر آپ کو دریا میں ڈال دیا گیا۔ مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔ مچھلی کے پیٹ میں حضرت نے اپنے رب کو پکارا اوسی وقت ذات پاک فریاد کو پہنچی۔ مچھلی کو حکم دیا کہ اگل دے۔ اوس نے آپ کو دریا کے کنارے پر ڈال دیا۔ وہاں ایک بیل نے چھا کر چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا۔ جب قوت پائی تو حکم ہوا کہ اوسی قوم میں پھر جا وہ لوگ آرزو مند تھے راہ دیکھتے۔ ان کی عورت اور بچے پیدا ہوئے۔ بھیڑیئے سے لوگوں نے اون کو چھڑا لیا تھا۔ جب آپ شہر میں گئے

نور محمدی۔ گانے، بجانے اور قوالی کی تردید قرآن، صحیح حدیث اور فقہ کی دلائل سے۔ قیمت ۱۳ (منیجر اہلحدیث)

تو سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔ آپ کی بہت عزت بڑھی اور خوش ہوئے۔

تیسرا قصہ ملاحظہ فرمائیے :-

وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۔ (حوالہ مذکور)

(ترجمہ) اور یاد کر تو (اے محمد) زکریا (علیہ السلام) کو جس وقت پکارا اوس (زکریا علیہ السلام) نے پروردگار اپنے کو۔ اے پروردگار میرے مت چھوڑ مجھ (زکریا) اکیلا۔ اور تو (اللہ) بہتر وارثوں کا ہے۔ پس قبول کیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس (زکریا) اور دیا ہم (اللہ) نے اوسکو یحیٰی۔ علیہ السلام اور درست کر دیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس کے عورت اوسکی کو تحقیق وہ تھے جلدی کرتے بیچ بھلائیوں کے اور پکارتے تھے ہم (اللہ) کو رغبت سے اور ڈرسے اور تھے (یہ لوگ) واسطے ہمارے عاجزی کرنے والے۔

ف :- لوگ کہتے ہیں جو کوئی اللہ کو پکارے توقع سے یا ڈر سے وہ محب صادق نہیں۔ یہاں سے اوس کی غلطی نکلی۔ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

(کمترین محمد عبد الرحیم از بہاول پور۔ ریاست)

# تعلیمات نبوی وسیلہ سعادت اخروی

(از قلم مولانا ابو طیب عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (پ ۲۳۔ س الزمر)

بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں عبادت خداوندی میں لگا رہتا ہے کبھی سجدہ کر رہا ہے اور کبھی کھڑا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی مہربانی کی امید (بھی) رکھتا ہے (ایسا فرمانبردار شخص کافر نافرمان کے برابر ہو سکتا ہے) تو کہہ دے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (عالم اور جاہل) دونوں برابر ہو سکتے ہیں"

اس آیت کریمہ میں رات کے اوقات میں عبادت خداوندی میں لگے رہنے سجود و قیام کرنے اور نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ نیز عذاب و اہوال آخرت سے ڈرنے اور رحمت خداوندی کی رجاء و توقع رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت طیبہ اور تعلیمات حسنہ پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان بزرگوں نے اس ارشاد خداوندی پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین اور فلاح ابدی رضاء خداوندی حاصل کرنے کی کیسی جان توڑ اور انتھک کوششیں کی ہیں۔

جماعت کی مصاحبت و حمایت۔ سنت کی پیروی مساجد کی آبادی۔ قرآن کریم کی تلاوت اور جہاد۔ مسلمانوں کی مایہ ناز اور طرۂ امتیاز طاعات تھیں اب ان اعمال میں سے اکثر مہجور و متروک ہو گئے۔ لیکن اللہ سے امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے ایسے افراد پیدا کرے جو ان کو زندہ کر کے صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کا نقشہ پیش کریں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے اکل و شرب نشست و برخاست رفتار و گفتار، کردار و اطوار، غرض سب چھوٹے بڑے کاموں میں اور ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کو پیش نظر رکھے اور ہمیشہ ان کا لحاظ رکھے خلاف سے بچتا رہے۔ یہی اصل سعادت اور ظفر و کامیابی کی کنجی ہے۔ میں اس جگہ چند حدیثیں پیش کرتا ہوں جن میں رات کے وقتوں میں ذکر الٰہی اور عبادت خداوندی کی فضیلت اور ترغیب وارد ہے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

جب کوئی شخص اپنے بستر پر سونے کے لئے آئے اور باوضو ہو (اور اگر وضو نہ ہو تو نماز کی طرح وضو کرے) پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے اور اسکو اپنے سب کلام کے آخر میں پڑھے تو اگر اسی رات کو مریگا تو اس کی موت اسلام پر ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

(ترجمہ) یا اللہ میں نے اپنا نفس تجھ کو سونپ دیا اپنا منہ تیری طرف متوجہ کر دیا اور اپنا کام تیرے حوالہ کر دیا اپنی پیٹھ تیری طرف لگا دی تیری رحمت کی طرف رغبت کر کے اور تیرے عذاب سے ڈر کر (میں نے یہ سب کام کئے) تجھ سے کہیں پناہ اور بچاؤ نہیں مگر تیرے پاس۔ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ (ترغیب ترہیب عن البراء بن عازب)

(۲) حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ قل یا ایہا الکفرون پڑھ کر سویا کر۔ اس سورت میں شرک سے برأت اور علیحدگی ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ترغیب)

(۳) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ کلمات کہے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

تفسیر ... البیان ... از مولانا ابو ... (۲۰) ... فی جلد ... (منیجر اہلحدیث)

کبھی یا اور کوئی دعا کرے تو وہ مقبول ہوگی۔ یا اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو وہ نماز قبول ہوگی۔ (بخاری۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ (ترغیب ترہیب)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ماہ رمضان کے بعد تمام روزوں سے افضل اللہ کے خاص مہینے محرم کا روزہ ہے۔ اور نماز فرض کے بعد تمام نمازوں سے فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔ (یعنی تہجد) (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن خزیمہ)

(۵) ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جنت میں ایسے ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے ظاہری (اوپر کے) حصے باطن سے نظر آتے ہیں اور باطنی (اندرونی) حصے باہر سے دکھائی دیتے ہیں ان کو اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے لئے مہیا کرایا ہے جو (عام طور پر اللہ کے لئے) کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کو پھیلاتے ہیں اور رات کو نماز پڑھتے ہیں جبکہ اور لوگ سوئے ہوتے ہیں۔

(رواہ ابن حبان)

(۶) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ (بیہقی)

قیامت کے دن تمام لوگ ایک زمین پر اکٹھے کئے جائیں گے پھر ایک پکارنے والا پکار کر کہیگا وہ لوگ کدھر ہیں جن کے پہلو بستر سے (راتوں کو) جدا ہو جایا کرتے تھے (اللہ کی عبادت اور نماز کے لئے) پس وہ اٹھ کھڑے ہونگے وہ تھوڑے لوگ ہونگے پھر وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

مسلمانوں کی نظروں میں اہم ترین اور عظیم الشان اور بزرگ ترین کام نماز کا قائم کرنا اور نفلی قبل و سنن نماز تہجد وغیرہ پر عامل ہونا خوشی اور پابندی کے ساتھ ان کو بجا لانا اور ہمیشہ ادا کرتے رہنا تھا۔ اسی کو گراں قدر سرمایہ اور متاع گرانمایہ جانتے تھے اور جان سے زیادہ عزیز و محبوب سمجھتے تھے۔ صحابہ اور تابعین و سلف صالحین کے کارنامہ کا نہایت صحیح نقشہ کسی عارف نے اشعار میں کھینچا ہے ؎

مسجد میں سر بسجدہ پڑے ہیں زمیں پر
میدان میں ڈٹے ہوئے گھوڑوں کی زیں پر
فرقِ نیاز فرش زمیں پر پڑا ہوا
ہمت کا پاؤں عرش بریں پر گڑا ہوا

مگر افسوس کہ اس دور الحاد نے ہم سے یہ تمام خوبیاں سلب کر لیں حتیٰ کہ ہمیں عاقبت اور مآل سے بھی غافل کر دیا۔ ہم اپنے فرائض کو بھی بھلا بیٹھے۔ زمانہ کی ایجاد اور عیش پرستی نے ثواب کے کاموں سے ہٹا کر معصیت اور گناہ کے کاموں پر لگا دیا۔ رات کو عبادت خداوند ذکر الٰہی اور اس ذات بے نیاز سے عجز و نیاز اور سوز و ساز کی باتیں کرنے، رحمت خداوندی لوٹنے، مغفرت و بخشائش الٰہی سے دامن مقصود بھرنے کے بجائے تھیٹر و سنیما وغیرہ مخرب اخلاق محرقِ دین و ایمان کاموں کا خوگر اور دلدادہ بنا دیا۔ کاش! مسلمان اب سے اپنی عاقبت و مآل اور مستقبل و حال پر غور و تدبر کریں اور اپنی تقصیر و خطا اور افراط و تفریط پر نادم و پشیماں ہوں۔ اور اپنے اخروی نقصان و خسارہ کی تلافی و تدارک کے لئے قدم راسخ اٹھائیں ——— اس آیت مذکورہ میں اشارہ ہے کہ علم کے لئے عمل ضروری ہے اور جو عالم عمل نہ کرے وہ گویا عالم ہی نہیں ہے۔ پس علماء کے حق میں عمل کی اور زیادہ تاکید نکلی۔ واللہ الموفق!

# متعہ کی حقیقت

(از ابوالمحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی)

سابقہ پرچہ میں ایک مضمون شیعوں کے افسانے درج ہوا ہے جس میں قابل مضمون نگار نے ایک ایسا نسخہ شیعہ کتب سے ہی تحریر کیا ہے۔ جس کو استعمال کرنے سے ایک شیعہ کا درجہ رسولِ خدا کے برابر ہو سکتا ہے۔ اس نسخہ کا قیمتی جزو متعہ ہے آج کے مضمون میں متعہ کی حقیقت مفصل بیان کی گئی ہے۔ (مدیر)

متعہ کے لغوی معنے نفع و فائدہ کے ہیں۔ الاستمتاع فی اللغۃ الانتفاع وکل من انتفع بہ فہو متاع اور شیعوں کی شرعی اصطلاح میں جب ایک شیعہ مرد کسی شیعہ عورت کو مقررہ وقت کے لئے اور مقررہ اجرت کے عوض مجامعت کی خاطر ٹھیکہ پر لے تو اُسے متعہ کہتے ہیں۔ اِنَّمَا هِيَ مُسْتَاجِرَة (کافی جلد ۲ کتاب اول صفحہ ۱۹۱) تحقیق متعہ عورت ٹھیکہ کی چیز ہوتی ہے متعہ اور زنا میں کل مراحل یکساں ہیں۔ سوائے اس کے کہ زنا میں صیغہ متعہ نہیں پڑھا جاتا کہ عورت کہتی ہے متعتك نفسي۔ میں نے اپنے نفس کو تیرے متعہ میں دیا۔ اور مرد کہتا ہے قبلتك میں نے قبول کیا۔ (جامع عباسی صفحہ ۱۳۵) ورنہ مندرجہ ذیل موادلہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ متعہ اور زنا میں کچھ بھی فرق نہیں ہے۔

(۱) زنا میں خرچی پیشگی دی جاتی ہے اور متعہ میں اجرت پیشگی (تنبیہ المنکرین صفحہ ۲۹) کیونکہ مابعد کا دعویٰ عدالت میں ممنوع سماعت ہے اس لئے کہ یہ معاوضہ معاہدہ ناجائز ہے۔

(۲) زنا میں خرچی کا تعین نہیں اور متعہ میں بھی نہیں ایک مٹھی گندم [ (کف من بر) یا ایک لقمہ طعام (کف من طعام) کافی جلد ۲ کتاب اول صفحہ ۱۹۲ ]

ahmadimuslim.de

لے سکے کر تعداد اور رقم تسکین شہوت ہو سکتی ہے۔ دونوں صورتوں میں مرد کی حیثیت و حوصلہ پر اس کا انحصار ہے۔

(۳) زنا کے لئے تعین وقت ضروری ہے اور متعہ بھی اس کے بغیر ناجائز ہے۔ اگر میعاد گھڑی گھنٹہ کی رو سے معین نہ ہوگی تو متعہ باطل ہے۔ (جامع عباسی ص۱۳۵) خواہ وقت ایک گھڑی گھنٹہ سے لیکر ایک ماہ یا ایک سال ہو مرد کی فرصت و حیثیت اس امر کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

(۴) زنا میں بھی تنہائی اور پوشیدگی ضروری ہے اور متعہ کے لئے بھی اشتہار و اعلان کی ضرورت نہیں (تہذیب الاحکام باب النکاح) لیس فی المتعہ اشتہار والاعلان۔

(۵) زنا چونکہ فعل غیر شرعی ہے اس لئے عورتوں کی تعداد کی قید شرعی طور پر عبث فعل ہے خواہ ایک مرد ایک وقت میں دس عورتوں سے زنا کرے۔ اسیطرح متعہ میں بھی اس قسم کا کوئی تعین نہیں ہے تزوج منھن الفاً فانھن مستاجرات (کافی جلد ۲ کتاب اول ص۱۹۱) خواہ ہزار عورتوں سے متعہ کرو کیونکہ وہ تو ٹھیکہ کی چیزیں ہیں۔

(۶) پیشہ ور زانیہ عورتیں بے حجاب ہوا کرتی ہیں اور ممتوعہ کے لئے بھی پردہ کی قید لگانی ناجائز ہے (استبصار کتاب الحد باب ما یحصن)

(۷) زنا بغرض رفع حاجت شہوانی ہوتا ہے نہ کہ بغرض بقائے نسل انسانی۔ اور متعہ کی بھی غرض و غایت یہی ہے۔ (تنبیہ المنکرین ص۲۸) بلکہ متعہ میں منی کا اخراج اور اس کا پھینکنا مقصود ہوتا ہے خواہ مرد بوقت انزال منی عورت کے رحم سے باہر گرا دیوے (جامع عباسی ص۱۵۵)

(۸) زنا میں بھی جس وقت مرد چاہے بلا طلاق دیئے اپنے آپ کو عورت سے الگ کر سکتا ہے۔ اور یہی حالت بعینہ متعہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ طلاق کی ضرورت یہاں بھی نہیں۔ (جامع عباسی ص۱۳۵)

(۹) زنا میں بھی نہ توارث ہے نہ اولاد ہے اور نہ لیا ہین فریقین (یعنی نہ اولاد کو کوئی بھی وراثت پہنچتا ہے نہ مرد و عورت میں سے کسی کو) لیدی عمل متعہ میں بھی جاری ہے لا ترثني ولا ارثك (فروع کافی جلد ۲ کتاب اول ص۱۹۳۔ جامع عباسی ص۱۳۵)

(۱۰) زنا میں بھی عورت کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ نہیں ہوتا اور متعہ میں بھی یہ حالت یکساں ہے۔ (جامع عباسی ص۱۳۵) طلاق کی صورت میں بھی تا انقضائے عدت مطلقہ کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ ہوتا ہے۔ مگر متعہ میں یہ بھی نہیں ہے۔ ولا نفقۃ لہا علیک (کافی جلد ۲ کتاب اول ص۱۹۳)

اندکے با تو گفتم و بسیار ترسیدم
کہ تو آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

(ابو المحمود)

# ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت مقصود حسن صاحب چترویدی۔ مقیم جھانسی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

"اہلحدیث" ۱۳۔ جنوری سے مضمون عنوان بالا شائع ہو رہا ہے۔ آج کی قسط میں سام وید اور یجروید کے متعلق دلچسپ معلومات درج ہیں۔

**سام وید کے متفرق ترجمے** سام وید کا سب سے پہلا انگریزی ترجمہ پادری اسٹیونسن نے کیا تھا جو تمامتر ساین کی تفسیر سے ماخوذ تھا۔ اب یہ ترجمہ کمیاب ہے۔ غالباً اسی ترجمہ کی امداد سے اس وید کا اردو ترجمہ بابو پیارے لال رئیس بروٹھا ضلع علیگڈھ نے کیا تھا۔ یہ بھی اب نہیں چھپتا ہے۔ پنڈت تلسی رام جی میرٹھی نے اس وید کا ترجمہ آریہ خیال کے مطابق ساین کے ترجمہ سے تھوڑا ہٹ کر کیا ہے جو عام طور پر ملتا ہے۔ چند سال ہوئے سناتن دھرم پریس مراد آباد نے ساین آچاریہ کی سام وید کی تفسیر شائع کی تھی اور اس میں وید کا ہندی ترجمہ بھی اسی تفسیر سے اخذ کر کے درج کر دیا تھا۔

سام وید کے متعلق متعدد برہمن گرنتھ ہیں جن میں تانڈیہ برہمن سب سے اہم اور سب سے ضخیم ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مہا برہمن بھی کہتے ہیں اور اسکے ابواب کی تعداد کے لحاظ سے اسے پنچ وِنش برہمن بھی کہتے ہیں۔ اس برہمن کا ترجمہ حال میں ڈاکٹر W. Caland. نے کر دیا ہے۔

جس کو ۱۹۳۱ء میں کلکتہ کی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال نے شائع کیا ہے اس وید کے متعلق ایک اور چھوٹے سے برہمن یعنی وِنش برہمن کا بھی انگریزی ترجمہ عرصہ ہوا پروفیسر برنل نے کیا تھا۔

**یجروید کے ترجمے** سفید یجروید کی سب سے پہلے سنسکرت میں تفسیر اُوٹ نے ۱۱۵۰ء کے قریب لکھی تھی جو نہایت مشہور ہے اور عام طور پر ملتی ہے۔ ایک تفسیر راون نامی پنڈت نے بھی لکھی ہے۔ یہ شخص غالباً بہار کا رہنے والا تھا اور اوٹ کے بعد ہوا ہے لیکن ہندوؤں کی بدمذاقی اور تاریخ سے ناواقفیت کو دیکھئے کہ اسکو وہی راون سمجھتے ہیں جو رام چندر جی کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا۔ یجروید کی ایک اور تفسیر مہی دھر نامی پنڈت نے ۱۶۰۰ء کے قریب لکھی تھی۔ اس کا نام وید دیپ ہے۔ چونکہ سناتنی ہندوؤں کے نزدیک یہ نہایت مستند ہے اس لئے یہ بار بار چھپتی اور بکتی ہے۔ بڑی خوبی اس تفسیر میں یہ ہے کہ مصنف قدم قدم پر قدیمی کتب مقدسہ کا حوالہ دیتا جاتا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی نے اس غریب مفسر پر بڑی لے دے کی ہے اور اس امر کو بھول گئے ہیں کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ قدیم شرتی اور سمرتی میں جو کچھ لکھا ہے اسی کو بیان کرتا ہے۔

وید کی تفسیر سنسکرت میں لکھی ہے۔ جس کو بعض پنڈتوں نے ہندی میں کر دیا ہے۔ سوامی جی کی تفسیر پر ہم اوپر رائے لکھ آئے ہیں۔

۱۸۸۶ء میں یجروید کا ایک ہندی ترجمہ راجہ گری پرشاد نے فلبوان سے شائع کیا۔ یہ بھی دھرکی تفسیر سے ماخوذ ہے اور آج کل نہیں ملتا۔ اس کا ایک ایک نسخہ بھارتی بھون الہ آباد اور الہ آباد پبلک لائبریری میں موجود ہے۔

ہندی کا بہترین ترجمہ پنڈت جوالا پرساد جی مصر ساکن مراد آباد کا کیا ہوا ہے۔ یہ دو جلدوں میں وین کیٹشور پریس بمبئی میں چھپا ہے اور عام طور پر ملتا ہے آگرہ کے پنڈت جوالا پرساد بھارگو نے بھی یجروید کا ہندی ترجمہ کیا ہے جس کا نام برہم بھاشیہ ہے۔ جسے ۱۹۲۸ء میں ویدک سد دھرم سبھا نے آگرہ ستیہ پرکاش نیترالیہ سے شائع کیا۔ ایک اور ہندی ترجمہ پنڈت رام سوروپ شرما نے سناتن دھرم پریس مراد آباد سے شائع کیا ہے۔ غالباً حال ہی میں پنڈت راجارام شاستری پروفیسر دیانند کالج لاہور نے بھی ایک ہندی ترجمہ کیا ہے لیکن میں نے نہیں دیکھا۔ اچھا ترجمہ ہوگا۔

یجروید کے اردو ترجمے بھی ہو گئے ہیں سوامی دیانند جی کا ترجمہ اردو میں اختصار کے ساتھ غازی محمود دھرمپال صاحب نے لودھیانہ سے شائع کیا ہے۔ سوامی جی کے ترجمہ کا مکمل ترجمہ بابو نوند پرشاد گپتا نے کیا ہے۔ جو میرٹھ اور دہلی میں چھپا تھا۔ لیکن اردو کا بہترین ترجمہ وہ ہے جسے مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی نے ایک پنڈت صاحب کی امداد سے کیا ہے۔ اب تک صرف نصف وید کا ترجمہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا ہے۔ بقیہ حصہ کے لئے ہماری آنکھ انتظار میں ہے۔ یہ ترجمہ نہ صرف اردو زبان میں بہترین ہے بلکہ ہمارے نزدیک اس سے بہتر ترجمہ کسی دوسری زبان میں بھی نہیں چھپا ہے۔

سیاہ یجروید کا ناندعال میں صرف ایک ترجمہ انگریزی میں ہوا ہے جس کے مترجم مسٹر اے۔ بی۔ کیتھ ہیں۔ یہ دو جلدوں میں [illegible] مشرقی سلسلہ

Harvard Oriental Series

کی جلد ۱۸ و ۱۹ کے طور پر ۱۹۱۴ء میں چھپا ہے۔

سفید یجروید کے متعلق جو برہمن ہے وہ شت پتھ کہلاتا ہے۔ اور سیاہ یجروید کا برہمن تیتریہ برہمن کے نام سے موسوم ہے شت پتھ برہمن کی شاخ مادہ یندنی کا انگریزی ترجمہ پروفیسر ایگ لنگ نے کیا تھا جسے میکس مولر نے اپنی سلسلہ کتب مقدسہ مشرقیہ کی پانچ جلدوں نمبری ۱۲ و ۲۶ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے ابتدائی ابواب کا اردو ترجمہ عرصہ ہوا میرٹھ کے مشہور مناظر مولوی ابو رحمت حسن صاحب مرحوم نے شائع کیا تھا۔ شت پتھ برہمن کی کانوی شاخ کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر کیلینڈ کر رہے ہیں اور آپ خیال کے مطابق اس کا ترجمہ ہندی میں پنڈت بدھ دیو موہن لال نعمت لاہور کرنا چاہتے ہیں۔

تیترییہ برہمن کا ترجمہ اب تک کسی زبان میں نہیں ہوا لیکن اس برہمن کے اوس نسخہ میں جس کو ڈاکٹر راجندر لال مترا نے نہایت تصحیح اور اہتمام کے ساتھ بائیبلوتھیکا انڈکا Bibliotheca Indica کے سلسلہ میں شائع کرایا تھا۔ ایک نہایت مفصل فہرست مضامین انگریزی میں دی ہوئی ہے جس سے انگریزی دان طالب علم فی الجملہ اس برہمن کے مضامین سے وقوف حاصل کر سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

# لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم

(از شری مُت جسِ راج جی جنگا ایڈووکیٹ فیروز پور شہر)

قرآن شریف نے لڑکیوں کو پردے کا حکم دیا ہے جو بالکل اصول فطرت کے موافق ہے۔ ہندوؤں کے دھرم شاستر منو سمرتی میں اس حکم کو یہاں تک مؤکد کیا ہوا ہے کہ سسر کو بہو کی طرف اور داماد کو اپنی ساس کی طرف بھری نظر سے دیکھنا بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ وہ نوردشتہ محرم ہیں۔

لیکن زمانے کی رو میں بہنے والے آریہ سماجی اور دوسرے مغرب زدہ نوجوان پردہ کی مخالفت پر یہاں تک تل گئے کہ افسران تعلیم کو بھی اپنا ہمنوا بنا لیا ہے۔ انہوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کی اجازت دیدی ہے۔ جب ایک ہی سکول یا کالج میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے بیٹھنے لگے تو اس کا قدرتی اثر ہونا چاہئے تھا وہی ہوا۔ یعنی فریقین اس شعر کے مصداق ہو گئے ؎

بہت کہنے کی باتیں ہیں ہم ان کو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آ ہی جاتی ہے

اس مخلوط تعلیم کا نتیجہ جو ہوا وہ آریہ اخبار سے درج ذیل ہے:۔ (مدیر)

"مغربی تہذیب جب سے ہندوستان میں آئی ہے۔ یہ اپنے ہمراہ وہ تمام وبائی امراض لے کر آئی ہے جو کہ یورپ میں پھیلی ہوئی تھیں۔ ہندوستان ہمیشہ تقریباً ہر ایک معاملہ میں سب ممالک کی رہنمائی کرتا رہا ہے۔ لیکن جب سے طوق غلامی اس بدقسمت ملک کے گلے میں پڑا ہے اور بھارت ماتا پرادھینتا کی کڑی زنجیروں میں جکڑی گئی ہے اس سمے سے لے کر مغرب والے اپنی سبھیتا کو زبردستی اس کے گلے مڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ بھارت دیش میں جہاں مغرب کی فیشن پرستی و مادہ پرستی کی امراض نے غضب ڈھایا ہے۔ اور موجودہ وقت میں سینما ناکی [illegible] تھیٹر نے بھارت واسیوں (ہندوستانیوں) کے اخلاق اور کیریکٹر کا ستیاناس کیا ہے۔ وہاں مخلوط تعلیم کی ایسی وبا آندھی کی طرح آ رہی ہے جو رہی سہی کسر نکال دیگی۔ موجودہ صدی میں بھارت ورش کی ایک ایسی جماعت جو کہ اپنے آپ کو اَپ ٹو ڈیٹ، زمانہ کے ساتھ چلنے والی اور پبلک کو ترقی کے راستہ پر گامزن کرنے والی بیان کرتی ہے۔ مخلوط تعلیم کی سخت دلدادہ ہے۔ [illegible]

[illegible] ایک اہم ضرورت ہی نہیں بتاتی بلکہ [illegible] زندگی میں سوراجیہ حاصل کرنے کے لئے نہائت ہی ضروری ذریعہ اور ہتھیار بیان کرتی ہے۔

اگرچہ جو دلائل وہ پارٹی اپنے دعویٰ کی تائید میں دیتی ہے وہ نہائت ہی کمزور اور بوسیدہ ہیں۔ لیکن تاہم وہ جماعت اس کے سوآگت (قبول کرنے) کے لئے مصر ہے پہلا [illegible] اس کے حق میں جو دلائل دیتے ہیں وہ ملاحظہ ہوں

ایک دلیل جو اس قسم کے طریقہ تعلیم کے حق میں دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ گرہست کی زندگی (گھریلو زندگی) کو سورگ (آرام دہ) کی زندگی بنانے کیلئے خاوند اور بیوی کے مزاج کی واقفیت نہایت ضروری ہے اور وہ تب ہو سکتی ہے۔ جبکہ نوجوان لڑکیاں اور نوجوان لڑکے باہمی طور پر

*Male & Female Temperament*

(ایک دوسرے کے مزاج) کو اچھی طرح سے مطالعہ کر سکیں۔ اور سب اوقات اپنے لئے اپنی حسب منشا خاوند اور بیوی منتخب کر سکیں۔

اصول [illegible] تصویری میں تو یہ خیال مبارک ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا مخلوط تعلیم سے یہ مطلب پورا ہو سکتا ہے۔ جوانی مستانی ہوتی ہے۔ جوان لڑکے اور لڑکیاں نہیں جان سکتے کہ اچھی بیوی اور اچھے خاوند بننے کیلئے کون سی باتیں ضروری ہیں۔ وہ تو ظاہری چمک دمک پر لٹو ہو جاتے ہیں۔ اور اصلی اور اندرونی تصویر جو کہ ایسے معاملات میں ضروری ہے۔ اس سے کوسوں دور ہوتی ہے جوان [illegible] جو کہ معاملات شادی میں ضروری ہیں نہیں جان سکتے۔ مثلاً خاندان۔ شادی کے معاملات میں خاندان کا معیار ایک ایسا معیار ہے جو کہ کبھی بے خطا نہیں جاتا۔ اچھے خاندان کا لڑکا اور اچھے خاندان کی لڑکی [illegible] ہی ایک نیک خاوند اور نیک پتی بنا استری [illegible] (بیوی) ثابت ہوگی۔ اور گھر بہشت کا نمونہ ہوگا دوسری بات [illegible] تعلیم ہے۔

[illegible] کے اندر ایک دوسرے کی [illegible] تعلیم کا اندازہ نہیں [illegible] اس وقت تو ظاہری [illegible] [illegible] ایک [illegible]

باپ [illegible] کا سہارا ہو سکتے ہیں۔ جس کا نتیجہ بہت خطرناک ہوتا ہے۔

(۲) استری جاتی کے لئے عزت دوسری دلیل دی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ لڑکے تعلیم کے زمانہ سے ہی استری جاتی کی عزت کرنی سیکھ جاتے ہیں۔ جو کہ غلط ہے۔ ایک نہیں بیسیوں مثالیں ایسی ملتی ہیں کہ لڑکیوں کے ساتھ کلاس میں وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کی اخلاق اور تہذیب ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ بلکہ تنگ آ کر لڑکیوں نے کالج چھوڑ دیئے ہیں۔ اور نہائت ہی مکروہ حملے ہوتے دیکھے اور سُنے گئے ہیں۔

(۳) **علیحدہ گرلز کالج مہنگے پڑتے ہیں** سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ لڑکیوں کے لئے علیحدہ کالج بنانے میں اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ جو برداشت نہیں ہو سکتے۔ یہ دلیل نہائت ہی بودی اور بے معنی ہے۔ روپیہ کی خاطر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی زندگی کا خاتمہ کر دینا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔

بھارت ورش (ہندوستان) کا سابقہ ریکارڈ

اس بارے میں اب مغرب والے بھی تسلیم کرنے لگ گئے ہیں کہ بھارت ورش رشی بھومی ہے رشانتی کا کیندر رہے اور بھارت ورش کے رسم و رواج پر ہی چل کر چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ مغرب کی تمام تہذیب پہلے درجے کی اشانتی (بے چینی) دینے والی ہے۔ اور سنسار (دنیا) میں امن کا راجیہ صرف اس حالت میں ہو سکتا ہے۔ اگر بھارت کے پرانے اتہاس کو لیکر اس کے مطابق اپنا عمل بنایا جائے۔ بھارت ورش کے پراچین اتہاس (پرانی تاریخ) کی ورق گردانی کر لو۔ آپ کو کسی جگہ مخلوط تعلیم نہیں ملیگی۔ رشی منی تو حقیقتاً انسانی فطرت کو بخوبی جانتے اور سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے بالکل علیحدہ گروکل (مدارس) قائم کرنے کا آدیش کیا ہے۔ اس کے متعلق شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سمولاس کے شروع میں مندرجہ ذیل طریقہ تعلیم بیان کرتے ہیں :-

اس لئے آٹھ ورش کے ہوں۔ تبھی لڑکوں کو

لڑکوں کی اور لڑکیوں کو لڑکیوں کی پاٹھشالہ میں بھیج دیں۔ جو ادھیاپک پرش و استری دُشٹ چاری ہوں۔ ان سے شکشا نہ دلاویں۔ کنتو (انتظام) جو پورن ودیا یکت دھارمک ہوں۔ وہ ہی پڑھانے اور شکشا دینے یوگیہ ہیں۔ دوج اپنے گھر میں لڑکوں کا یگیوپوت اور کنیاؤں کا بھی یتھا یوگیہ سنسکار کر کے یتھوکت آچاریہ کل ارتھات اپنی اپنی پاٹھشالہ میں بھیج دیں۔ ودیا پڑھنے کا ستھان ایکانت دیش (الگ مکان) میں ہونا چاہئے۔ اور وہ لڑکے اور لڑکیوں کی پاٹھشالہ دو کوس ایک دوسرے سے دُور ہونی چاہئے۔ جو وہاں ادھیاپک اور ادھیاپکا پرش و بھرتیا (نوکر لوگ) ہوں۔ وہ کنیاؤں کی پاٹھشالہ میں سب استری اور پُرشوں کی پاٹھشالہ میں سب پُرش رہیں۔ استریوں کی پاٹھشالہ میں پانچ ورش کا لڑکا اور پُرشوں کی پاٹھشالہ میں پانچ ورش کی لڑکی بھی نہ جانے پاوے۔

ارتھات جب تک وہ برہمچاری (کنوارے) رہیں تب تک استری و پرش کا (۱) درشن (۲) سپرش (۳) ایکانت سیون (۴) بھاشن (۵) وشے کتھا (۶) پرسپر کریڑا (باہمی کھیل کود) (۷) وشے کا دھیان (۸) اور سنگ۔ ان آٹھ پرکار کے میتھنوں سے الگ رہیں۔ اور ادھیاپک لوگ ان کو ان باتوں سے بچا دیں۔ جس سے اُتم ودیا۔ شکشا۔ شیل۔ سوبھاؤ شریر اور آتما سے بل یکت ہو کر آنند کو نت بڑھا سکیں۔ پاٹھشالاؤں سے ایک یوجن ارتھات چار کوس دُور گرام نگر رہے۔ سب کو تلیہ وستر کھان پان (ایک ہی کھانا) آسن دیئے جائیں۔ چاہے وہ [illegible] ہو چاہے درد[illegible]

---

۵۱ تعلیم و تربیت الگ الگ ہی دلائی جائے۔

۵۲ اولاد کو اپنے گھر پہ مذہبی تعلیم دلا کر مدرسہ میں بھیجنا چاہئے۔

۵۳ [illegible] ذریعہ دل [illegible] حاصل کر سکیں۔

سنتان ہوں۔ سب کو تپسوی (عبادت گزار) ہونا چاہئے۔ ان کے ماتا پتا اپنے سنتانوں سے وسنتان اپنے ماتا پتاؤں سے ملنے سکیں اور نہ کسی پرکار کا پتر وو دھار ایک دوسرے سے کرسکیں جس سے سنساری چنتا سے رہت (دنیاوی تفکرات سے محفوظ) ہوکر کیول ودیا بڑھانے کی چنتا رکھیں۔ جب بھرمن (سیر) کرنے کو جائیں تب ان کے ساتھ ادھیاپک (نگہبان) رہیں۔ جس سے کسی پرکار کی کوچیشٹا نہ کرسکیں۔ اور نہ آلس پرماد کریں"۔

سوامی جی کی مندرجہ بالا اتھارٹی کی موجودگی میں یہ صاف ظاہر ہے کہ پرانے زمانہ میں مخلوط تعلیم بالکل نہ تھی۔ جو دلائل سوامی جی نے دی ہیں وہ نہائت ہی مضبوط اور ناقابل تردید ہیں۔

## پرش اور استری (مرد وعورت) کی قدرتی بناوٹ

قدرتی بناوٹ کی رو سے بھی مخلوط تعلیم ایک غیر قدرتی ذریعہ تعلیم ہے۔ کیونکہ:۔

اول۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم بالکل مختلف ہونی چاہئے۔ لڑکوں نے بڑے ہوکر ڈاکٹر، بیرسٹر، وکیل، انجنیئر۔ ہوائی جہاز کے پائلاٹ۔ ڈرائیور۔ سٹیشین۔ ملٹری آفیسر۔ سول آفیسر۔ جج اور مجسٹریٹ وغیرہ بننا ہے۔ اور دنیا کی بیرونی جدوجہد میں اپنی دوڑ دھوپ کرنی ہے۔ اس لئے ان کے لئے الجبرا، ٹرگنومیٹری، تینوریشن، کانک کشین، پیرابولا، ہائی پربولا ریلیس۔ اقلیدس۔ فلاسفی۔ پولٹیکل اکانومی۔ پولٹیکل سائنس و دیگر زوالوجی۔ فزیالوجی اناٹمی وغیرہ مضامین پڑھنے کی اشد ضرورت ہے۔ برعکس اسکے لڑکیوں نے اپنے گھروں کو سورگ (بام) بنانا ہے۔ بچوں کو پیدا کرنا ان کی پرورش کرنا۔ ان کو ابتدائی تربیت دینا۔ سلائی پارچات کا کام کرنا۔ سوئی پکانا۔ گھر کی دیگر ضروریات کا پورا کرنا۔ عمدہ عمدہ گیت بچوں کو سکھانا اور منڈاسا جیسی لوریاں دینا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس لئے ان کیلئے مندرجہ بالا مضامین کسی صورت میں بھی موزوں نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہندی سنسکرت ہوم ارتھمیٹک[1] سلائی۔ کوکنگ معمولی اتہاس وغیرہ مضامین موزوں ہیں۔

دوئم۔ ہمارے شاستر آٹھ ورش کی آیو میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم شروع کرنے کی آگیا دیتے ہیں۔ اگر پانچ ورش (برس) میں بھی ودیا شروع کردی جائے تو ۱۶ ورش کی آیو تک زیادہ سے زیادہ انٹرنیس یا سنسکرت شکمشا کے پربھاکر یا شاستری تک لڑکی تعلیم حاصل کرسکتی ہے۔ ۱۶ ورش کی آیو میں وہ قابل شادی ہوجاتی ہے[2]۔ اس لئے لازمی طور پر اسکی تعلیم بند کرنی پڑتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں لڑکے ۲۵ سال کی عمر تک سلسلہ تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔ اور وہ ان تمام مضامین کا پورے طور پر مطالعہ کرسکتے ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ مخلوط تعلیم کا مضمون ایک ہی ہوسکتا ہے۔ لیکن ہم نے اوپر دیکھ لیا ہے کہ ایک مضمون دوسرے کے لئے فائدہ مند نہیں بلکہ ہانی کارک (نقصان دہ) ہے۔ اس لئے مخلوط تعلیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا مرد اور عورت کی تعلیم کا رستہ بالکل ہی علیحدہ علیحدہ ہے

## کیریکٹر کی گراوٹ

ہم آج کل اخبارات میں روز پڑھتے ہیں کہ فلاں لڑکی کو سکول یا کالج میں جاتے ہوئے اغوا کرلیا گیا یا ویسے وہ بھاگ گئی۔ اغوا صرف اس حالت میں ہوسکتا ہے۔ اگر اغوا کرنے والے کو لڑکی کے ساتھ کھلم کھلا ملنے کی اجازت ہو۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اگر لڑکے اور لڑکیوں یا مرد اور عورتوں کو کھلے طور پر ملنے کی اجازت نہ ہو۔ اغوا کا ایک کیس نہیں ہوسکتا۔ زیادہ آزادی نے اغوا کے کیس زیادہ کردیئے ہیں۔ جس مرد اور عورت کو کبھی آپس میں ملنے اور وشے وکار کی باتوں کے کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا جاتا۔ وہ اغوا کے لئے تجویز کیسے سوچ سکتے ہیں اور اغوا کیسے کرسکتے ہیں۔ باہمی میل میلاپ سے ہی یہ تمام برائی پیدا ہوتی ہے

کالج اور سکول میں مخلوط تعلیم کی حالت میں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے چھ گھنٹے باہمی ملنے اور گفتگو کرنے کے مواقع ہوتے ہیں۔ انسانی جذبہ بڑا زبردست اور اندھا ہے۔ اور اس کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں ہیچ ہیں۔ اس جذبہ کے پھیلنے یا پورا کرنے کے لئے کسی نوجوان شخص کو اگر موقعہ مل جائے تو ہزار میں سے ایک شخص اس جذبہ کے مقابلے میں سینہ سپر ہوکر کھڑا ہوسکتا ہے۔ ۹۹۹ ضرور شکست کھا جاویں گے۔

آج کل غنڈہ پن اس قدر زوروں پر ہے کہ راستہ جاتے ہوئے اجنبی لڑکیوں کی عزت غنڈوں کے ہاتھ سے محفوظ نہیں۔ تو باہمی ملاپ کرنے والوں کیلئے تو ہر ایک موقعہ غنیمت ہے۔ اس واسطے تو ہمارے شاستر کہتے ہیں کہ لڑکے لڑکی کا آپس میں سپرش (آمنے سامنے آنا) بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اوپر سوامی جی نے آٹھ قسم کے میتھن یعنی بھوگ (تعلقات) بتلائے ہیں۔ مخلوط تعلیم کی حالت میں تو یہ تمام بھوگ ہر روز چھ گھنٹے ہونگے۔ تو ہم کس طرح بچ سکتے ہیں۔

ہمارے نوجوانوں کی ذہنیت یہ ہورہی ہے کہ ان کے کمروں کے اندر سنیما سٹار لیڈیز کی تصاویر آویزاں ہیں۔ رام کرشن۔ یدھشٹر۔ بھیم۔ ارجن۔ لکشمن ماتا سیتا، دروپدی اور گارگی کا نام تک وہ نہیں جانتے ان کی جیونیوں کو پڑھنا یا ان کی تصاویر اپنے مکانوں میں لگانا تو درکنار۔ سنیما سٹار کی تصاویر (برہنہ تصاویر) کو دیکھ کر ایک نوجوان کے دل کے اندر کس قسم کے خیالات کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔ وہ آپ بخوبی جانتے ہیں۔

ویسے تو نوجوان بھی مخلوط تعلیم کو بُرا سمجھتے ہیں جبکہ ان کی اپنی بہن کا سوال ہو۔ میں یا دوسرا کوئی نوجوان بھائی اپنی لڑکی یا بہن کو ایک ہی بنچ پر دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اور ہنسی مذاق کرتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں کرسکتا۔ وہ خود تو بے شک دوسرے کی لڑکی یا بہن سے ایسا کرے۔ لیکن خود اس امتحان میں اپنی لڑکی یا بہن کو ڈالنا نہیں چاہتا ——— میں

---

[2] ہندوؤں اور آریوں کے مسلمہ پیشوا منوجی چوبیس سالہ لڑکے کا نکاح آٹھ سالہ لڑکی سے جائز بتاتے ہیں جو شاردا ایکٹ کے بالکل خلاف ہے۔ (منوسمرتی باب ۹ فقرہ ۹۴) سماجی مترو! کیا کہتے ہو۔ (اہلحدیث)

[3] کیا اسلامی طریق پر پردہ ہونا چاہیئے؟ (اہلحدیث)

[1] یعنی جسد قوم کی لڑکیوں کے لئے ہندی، سنسکرت اور خانگی حساب کتاب وغیرہ۔

معلوم نہیں انہیں یہ کیا معلوم ہوا کہ لاہور کے کالجوں کے اندر ایسے نوجوان موجود نہیں۔ جو خود تو ایک کالج کے اندر پڑھتے ہیں اور انہوں نے اپنے رشتہ دار یا بہنوں کو دوسرے کالج میں داخل کرایا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ مخلوط تعلیم کا نظارہ اپنی بہنوں کے متعلق اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ اگر یہ درست ہے تو واقعی شرمناک ہے۔

پچھلے دنوں میں نے ایک معتبر کی زبانی سُنا کہ ایک کالج میں دو لڑکیوں کو اس قدر تنگ کیا گیا کہ ان کے بیٹھنے کی سیٹوں کے نیچے کانٹے اور پن لگائے گئے۔ اور فضول اور وا ہیات پارچات لکھے گئے۔ جن کے متعلق مجھے تحریر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لڑکیاں کالج چھوڑ کر چلی گئیں۔

جب انار کلی بازار کے اندر ہماری بہو بیٹیوں اور بہنوں کا کالجوں کے نوجوان لڑکے تعاقب کر سکتے ہیں۔ ان پر مجرمانہ حملہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کے سامنے فحش اور گندے الفاظ کہتے ہیں۔ اور ان کو ان غنڈوں کے ہاتھ سے بچانے کے لئے پولیس کی امداد لینی پڑتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں ہماری مخلوط تعلیم کے کیا معنی ہیں۔

ہم دیکھ رہے ہیں گرلز کالج نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور ان کے اندر لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ تو معلوم نہیں کہ نئی روشنی کے دلدادہ کیوں مخلوط تعلیم کے حق میں ہیں۔ امریکہ کے حالات متعلقہ مخلوط تعلیم معلوم کرنے ہوں تو وہاں کے مشہور جج لینڈ سے کی زبانی وہاں کی داستان کتاب انکل شام مصنفہ مسٹر کے۔ ایل گابا میں پڑھیں۔ اس لئے یہ صاف ظاہر ہے کہ مخلوط تعلیم ہندوستان کے لئے سخت نقصان دہ ہے اور ہندوستان کے کیرکٹر کی جانی دشمن ہے۔ اس سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے۔" (آریہ گزٹ لاہور صفحہ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء)

---

اسلام اور برٹش لاء۔ انگریزی قانون اور اسلامی قانون کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ملحقہ غالباً مرض چشم کی وجہ سے۔ (اہلحدیث)

# اباطیل الغالیہ

## جوشِ گریہ سے یہ آنکھیں ابرِ نیساں ہوگئیں
## اب مری بے تابیاں مشہورِ دوراں ہوگئیں

(مرقومہ مولوی عبدالکریم جتوئی نوہری)

خالق کی حمد و ثنا وردِ زباں ہے جس کا محتاج تمام جہاں ہے اُسی نے ہمارا رہبر بنایا نبی غفاری صحرا نوردی پہ کی مہربانی بڑی بہاری۔ ظلوم و جہول سے تنگ تھی تھی مخلوق ساری ملت بیضاء نے دور کردی سب دشواری صلوٰۃ و سلام آپ پر معہ آل پیاری ہماری طرف سے پہنچائے خالق باری۔

جب کفر و ضلالت کے سبب بے بسی تھی شریعت کے ساتھ گمراہوں کی ہنسی تھی۔ تقلید کے پھندے میں خلق پھنسی تھی، اغیار کی پریت مثل عفریت دلوں میں رسی تھی۔ اختلاط بدیار کے مارنے دنیا ڈسی تھی۔ ایسے وقت میں حضورؐ تشریف لائے۔ پرستش غیر اللہ کے چرچے مٹائے۔ خدا سے ملنے کے ڈھنگ سکھلائے بتوں اور بت خانوں کے نام و نشاں اڑائے۔ وحدت کے سبق پڑھائے جب بھولے ہوئے راہ راست پر آئے آباؤ اجداد کے جنجالوں سے پیچھے چھڑائے۔

اب ہند میں بھی یہی طور ہے۔ کیا دہلی کیا لاہور ہے ہر جگہ اہل بدعت کا زور ہے۔ کسی کا معبود تعزیہ کسی کا گور ہے۔ ہم سنت جماعت میں زبانی شور ہے۔ غالی گروہ آیت حدیث کا چور ہے۔ فقہ میں کچھ لکھا ان کا طریقہ اور ہے۔ یہ بات قابل غور ہے۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا، ان کی قبروں پر رسہ وغیرہ ٹانگنا، حاجتیں چاہنا۔ غلاف چڑھانا، چراغ جلانا، مجرا ناچ کرانا گیارھویں پکانا، طعام پر ختم دلانا، اللہ اور محمد کو ایک بتانا۔ خدا کا عرش سے اوتار ہو کر مدینے میں آنا پھر مصطفےٰ کہلانا، صلوٰۃ المخلوات پڑھنا پڑھانا عرس کی دیگیں چڑھانا۔ ایسی بدعی رسومات کا ماننا، اہل سنت جماعت سے نکل جانا ہے۔

ایسوں کی مجلس کرنا مومن کی شان نہیں۔ مشرک و بدعتی سے بڑھ کر کوئی نادان نہیں۔ کلمۂ توحید پر دھیان نہیں۔ من گھڑت ڈھکوسلے ہیں کوئی برہان نہیں۔ استہزاء کرنے کے سوا زبان نہیں۔ دلوں میں خوف رحمان نہیں۔ کیا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حکم قرآن نہیں۔ ان کے ہمنواؤں جیسا کوئی ضعیف الایمان نہیں ———— اس غالی گروہ کی ہر ایک بات بے دلیل ہے۔ اور ان کا ہم خیال بھی کوئی قلیل ہے اس پارٹی کی قال و قیل اباطیل کے سوائے اور کچھ نہیں اللّٰھم احفظنا من غلو الغالین۔

---

مصنفہ مولوی محمد یوسف

**رد اکاذیب لہابیہ** صاحب فیض آبادی مرحوم

مذہب حقہ اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض ناواقف اصحاب مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے۔ گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ تبلیغ و اشاعت کی خاطر قیمت بھی نصف کر دی ہے۔ اصل قیمت ۱۲؍ رعایتی قیمت ۱۰؍

**براہین شمسیہ** یہ "رد اکاذیب لہابیہ" کا حصہ دوم ہے مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل مسکت جواب دیا گیا ہے۔ حنفی مذہب کے اکثر مسائل موٹی کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے قابل دید ہے۔ اصل قیمت ۱۲؍ رعایتی ۶؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# ذبح عظیم یا عید البقر

مرقومہ (مولوی) عبداللہ صاحب ثانی نائب صدر انجمن اہلحدیث امرتسر

مسلمانوں کا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ اسمیں کیا ہوگا اور اہل اسلام کیا کرینگے۔ اچھے اچھے کپڑے پہنیں گے۔ زینت وخوشبو لگائینگے۔ گوشت پکائینگے اور مزے سے کھائینگے۔ کیا یہی عید ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ذی حجہ کا عشرہ بہت بڑی رموز کا مشعر ہے، اصول شرعیہ کے رازہائے مخفیہ کا مظہر ہے۔

اس عشرہ میں قاصدان بیت اللہ تو اسلامی مرکز میں پہنچ کر لبیک لبیک کہہ کر عرفات کے وسیع میدان میں حاضری لگوائیں گے۔ توحید خداوندی کے فدائی اور سنت رسول علیہ السلام کے شیدائی محبت کی دیوانگی میں شیفتہ وفریفتہ صدائیں بلند کریں گے لاشریک لک لبیک دنیا کے سچے خدا ہم نے تمام جہان چھان مارا۔ کوہساروں ومرغزاروں میں ٹکریں دی۔ مگر تیرا ہمسر ہمیں کوئی نظر نہ آیا۔ اس لئے ہم دربار خصوصی میں حاضر ہو کر بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ تو واحد لاشریک ولامثال ہے۔

**ذی حجہ کی دسویں** | ذی الحجہ کی دس تاریخ ہے اسلامی نمائندوں کی تعداد کثیر حرم میں جمع ہے جہاں وہ اپنے مال قربان کرکے دور دراز سے سفر طے کرکے بڑی قربانی کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اب وقت وہ بحکم ارشاد باری جیتی جاگتی جانیں ہاتھوں میں لے کر مذبح میں حاضر ہیں اور جانیں فدا کرنے والے ہیں۔ مذہب اسلام امراء کے لئے ہے تو غرباء کو بھی اپنے فیوض سے محروم نہیں کرتا۔ اس لئے اس نے جہاں هدیا بالغ الکعبۃ کا ارشاد امیر طبقہ کے لئے فرمایا ہے۔ غرباء کو بھی جو دربار خاص میں رسائی نہیں رکھتے ثواب سے محروم نہیں کیا۔ حالانکہ بندگان خدا ہر جگہ ہر مقام کے رہنے والے اپنے اخلاص کے مطابق ثواب کے حقدار ہوسکیں۔

**اعلیٰ درجہ کے امراء** | اعلیٰ درجہ کے امیروں کو ارشاد ہے کہ تم دربار خاص میں پہنچ کر پیش کش کرسکتے ہو۔ اسلئے پوری قربانی کا ثبوت دو۔

**اوسط درجہ کے امیر** | اوسط درجہ کے لوگوں کیلئے ارشاد ہے کہ تم وہاں (مکہ شریف) اگر نہیں پہنچ سکتے تو یہاں انہیں لوگوں کی طرح قربانی کرو۔

**ادنیٰ درجہ کے غرباء** | غریب لوگ جو عدیم الاستطاعت ہیں، نادار ہیں مگر ابرار ہیں۔ ان کے لئے حکم ہے کہ تم جانور قربان نہیں کرسکتے تو یعنی چاند کو دیکھتے ہی حجامت بنوانا چھوڑ دو۔ عید کی نماز سے فارغ ہو کر حجامت بنوالو۔ قربانی کرنے والوں کی فہرست میں شامل کرلیا جائیگا۔ سبحان اللہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها

**مسلمانوں کی عید** | مسلمانوں کی سب سے بڑی عید یہ ہے کہ اپنے قرب وجوار میں رشتہ داروں اور ہمسایوں میں نگاہ کریں کہ عید کے دن کس کی عید ہوگی کہیں کوئی ایسا یتیم تو نہیں جو ہمارے بچوں کی عید دیکھ کر سرد آہ کھینچے کہ جب عید منوانے والا ہی نہیں تو میری عید اور خوشی کیسی۔ ہمسائیگی میں ایسا مسکین ہوگا جس کے دائیں بچی ہے تو بائیں اس کا بچہ ہے سامنے بیوی ہے تو پیچھے چپکی چپکی ایک بوڑھی بیوہ (ہمشیرہ) بھی آنسو بہا رہی ہے۔ بچے نادانی سے مطالبات پیش کر رہے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ ہمارا ذمہ دار بے بسی کے جذبات دل میں لئے دم بخود ہے۔ دانا بیوہ یہ جانتی ہے کہ میرا بھائی نادار ہے مگر اس کا پاجامہ اس قابل نہیں کہ اس کا پردہ بھی ڈھانپ سکے یہی وجہ ہے کہ اس کی آنکھیں آنسو برسا رہی ہیں۔ اللہ بندہ پر نہایت مہربان ہے

اس لئے ہر ایک مسلم کا سب سے پہلا فرض ہے کہ عید سے پہلے اپنے ایسے ... احتیاط کرے اور ...

خدا داد توفیق سے کوشش کرے کہ وہ ان کے دلوں کی عید بنا کر عیدگاہ میں ہمراہ لے جائے۔

کیا خوب نظارہ ہو جب ایک مسلم ان چند ناداروں کو ہمراہ لئے ہوئے جا رہا ہو۔ اور سب کے سب (غریب وامیر) زبان سے پکار پکار کر کہیں

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

اللہ بڑی شان والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس صورت سے تمام امراء وغرباء وسیع میدان میں پہنچ کر درگاہ رب العزت میں دعا مانگیں۔ تو ایسے بندوں پر رب العالمین کیوں خوش نہ ہوگا۔ یقیناً ہوگا اور خدائی بارگاہ سے بانیل مرام واپس ہونگے ان شاء اللہ۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین (اہلحدیث) تک وہ احکام پہنچائیں جو اس موقع پر مسنون ہیں۔ وھو ھذا۔

**عشرہ ذوالحجہ** | ذوالحجہ کے دس دن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ (نسائی)

**عرفہ کا روزہ** | قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ یکفر سنتین ماضیۃ ومستقبلۃ (مسلم) ۹ ذوالحجہ (عرفہ) کا روزہ سال گذشتہ اور سال آئندہ کے لئے کفارہ ہوگا۔

**عشرہ ذوالحجہ وایام تشریق میں ذکر اللہ** | ذی الحجہ کی یکم سے عید کے دنوں تک ذکر اللہ میں خاص طور پر مشغول رہنا اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے:۔

ما من ایام العمل الصالح فیها احب الی اللہ عز وجل من ھذہ الایام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ ثم لم یرجع بشیء من ذالک (بخاری)

یعنی اللہ کے نزدیک ان دس دنوں سے کوئی دن اچھا نہیں جن میں کوئی بھی عمل صالح اس کے نزدیک محبوب تر ہو۔ صحابہ نے عرض کی جہاد بھی ؟ ... ان دنوں میں وہ ...

ahmadimuslim.de

[illegible] دنوں میں نکلے [illegible]
کے رتبہ کو پہنچا [illegible]
نیک نکلے اور [illegible] کو قربان کرنے [illegible]
[illegible]

ایک روایت میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں میں نیک عمل خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا ہے۔ اس لئے ان دنوں میں زیادہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو تکبیریں کہا کرو، اللہ کی حمد کیا کرو۔ حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ ان دنوں میں بازار میں نکلتے تو تکبیریں کہا کرتے اور لوگ بھی ان تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے۔ یہاں تک کہ منیٰ کا میدان تکبیروں سے گونج جاتا۔ (بخاری)

**حکمت** عید کا دن اور ایام تشریق خاص خوشی (اسلامی) کے دن ہیں۔ اور نماز عید میں اجتماع عظیم ہوتا ہے اس لئے ان دنوں میں اپنی تعداد و رونق کو دیکھ کر مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کی برتری بیان کرے اور کھلا اقرار کرے کہ ہم بڑے نہیں ہم کسی صفت کے حقدار نہیں کبریائی اور حمد کے لائق وہی ذات ہے جس نے ہمیں اس نیچ راستے کی راہنمائی کی ہے۔ تکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم کے یہی معنی ہیں۔

**عید البقر میں نماز کو جاتے ہوئے** مسنون امر ہے کہ عید البقر کو نماز عید کے لئے کچھ کھائے بغیر جانے بہتر یہ ہے کہ واپسی پر قربانی کے گوشت سے ابتدا کرے نماز سے فراغت کے بعد جو میسر ہو کھالے۔

**عید گاہ میں** شہر سے باہر کھلے میدان میں پہنچ کر سب مرد و زن اپنی اس سالانہ خوشی کا مظاہرہ یوں دکھائیں کہ سب دربار الٰہی میں عجز و نیاز سے سرنگندہ و شرمندہ ہو کر دعائیں (دینی یا دنیوی) مانگیں۔

**عیدین میں دعا** ایک ضعیف روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عبد اللہ بن مسعود ناقل ہیں کہ آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

[illegible] عیشۃ نقیۃ و میتۃ سویۃ [illegible]
[illegible] ولا تأخذنا بغتۃ ولا تعجل من حق ولا وصیۃ اللھم انا نسألک العفاف والغنا والبقاء والھدی وحسن عاقبۃ الآخرۃ والدنیا ونعوذ بک من الشک والشقاق والریاء والسمعۃ فی دینک یا مقلب القلوب لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

**نماز عید کی تکبیریں** نماز میں کھڑے ہو کر بھی خدا کی کبریائی سے فضا کو گونجا دیں۔ چنانچہ مسنون طریق ہے کہ نماز میں کھڑے ہوتے ہی تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیریں کہنا شروع کریں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہر تکبیر میں اتنا وقفہ ہو کہ اللہ کی حمد ثنا اور آنحضرت پر درود (مختصراً) پڑھے جاویں۔ (مجمع الزوائد) جیسے الحمد للہ اللھم صل علی النبی و آلہ۔ پہلی رکعت میں تحریمہ کے علاوہ سات اور دوسری رکعت میں پہلی تکبیر کے سوا پانچ تکبیریں مسنون ہیں۔

**تکبیروں میں رفع یدین** ہر مرتبہ اللہ جل وعلا کی کبریائی کے ساتھ ساتھ ماسوی اللہ سے دستبرداری کا اظہار بھی کرنا چاہئے یعنی دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں تک ہر تکبیر کے وقت اٹھائے۔

بیہقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

قال فی الروضۃ الندیہ واحتج ابن المنذر والبیہقی لحدیث رواہ من طریق بقیۃ عن الزبیدی عن الزھری عن سالم عن ابیہ فی الرفع عند الاحرام والرکوع والرفع منہ وفی آخرہ یرفعھما فی کل تکبیرۃ (انتھی)

**خطبہ عید** نماز سے فارغ ہو کر امام خطبہ کہے مستحب امر ہے کہ خطبہ سنا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم خطبہ کہیں گے جو چاہے بیٹھ کر سنے جو چاہے چلا جائے۔ (ابوداؤد)

**جامع الکلام صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عید**
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] خطبہ [illegible]

احادیث میں یوں آیا ہے فرمایا:
فان دماءکم واموالکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا الیٰ یوم تلقون ربکم الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم اشھد فلیبلغ الشاھد الغائب رب مبلغ اوعیٰ من سامع فلا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ (بخاری)

(مسلمانو!) تمہارے خون اور مال تم پر ویسے ہی حرام ہیں جیسے تم پر اس دن اور اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے۔ اللہ سے ملنے (موت) تک تمہیں یہی حکم ہے۔ خبردار (سن رکھو) میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔ صحابہ نے تصدیق کی۔ پھر فرمایا خدایا تو بھی گواہ رہ (کہ میں نے تبلیغ کر دی ہے) اب چاہئے کہ حاضرین غائبوں تک (یہ احکام) پہنچا دیں۔ بسا اوقات مجلس میں سننے والوں سے نہ سننے والے زیادہ یاد رکھ سکتے ہیں۔ (خبردار) میرے بعد عمل منکر نہ بن جانا کہ آپس میں قتل و قتال کرنے لگ جاؤ۔

اس خطبے میں جو جامعیت ہے وہ ناظرین خود ہی غور کر لیں یہاں تفصیل کا مقام نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ حق العباد (جس سے تمام خرابیاں واقع ہوتی ہیں) کے متعلق ایسے جامع اصول ارشاد فرما دیئے ہیں جن پر مسلمان عمل پیرا ہوں تو کوئی کمی باقی نہیں۔ کاش اہل اسلام عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً اپنے پیارے ہادی فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبہ کی قدر کریں اور ایک دوسرے کی عزت جان و مال کی حرمت کیا کریں۔

**نماز عید سے واپسی** نماز عید سے فارغ ہو کر گھروں کو آئیں تو مسنون امر ہے کہ جس راستے سے گئے ہیں وہ بدل دیں اور دوسری راہ اختیار کریں تاکہ خدا کی کبریائی کی گونج سے عام راہیں گونج جائیں۔

**قربانی** آج کے دن مسلمانوں نے [illegible] کی یاد کو از سر نو تازہ کرنا ہے [illegible]
[illegible]

کر اے میری جان وہاں تجھے حقیقی خلاق سے ملنا ہے اس وقت میں تیرے ارشاد کے مطابق یہ جان پیش کرتا ہوں۔ مگر اس جان کی قربانی ہی میرا اصل مقصد نہیں بلکہ میری اپنی جان بھی ہر وقت حاضر ہے۔ جب بھی تیرا ارشاد ہو۔ مجھے قربان کرنے میں ذرا بھر دریغ نہیں۔ اس لئے روایت ہے کہ قربانی کا جانور مذبح میں لٹا کر یہ کلمات آنحضرت فرماتے۔

انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک وما انا اول المسلمین اللھم منک ولک۔ (ابن ماجہ)

میں نے اپنی ذات کو آسمان زمین پیدا کرنے والے کے سپرد کر دیا ہے۔ یک رخہ مسلم ہوں مشرک نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی بلکہ زندگی اور موت دنیا کے حقیقی پروردگار کے لئے ہے۔ اور بس۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں سب سے اول فرمان بردار ہوں اے اللہ یہ تیرا دیا ہوا (مال) ہے اور تیرے لئے فدا کرتا ہوں۔

سبحان اللہ کیسا اچھا اور عمدہ توحید کا سبق ہے اور کیا اچھی معرفت ہے۔ کاش مسلمان اس دعا کو پڑھا کریں اور اس سے سبق حاصل کریں اور خدا کی پیدا کردہ اشیاء کو اسی کے نام پر قربان کریں اور اسی کے نام کی نذر مانیں۔ غیر اللہ نذر نیاز کو ترک کر دیں۔

**قربانی کا جانور** قربانی کا جانور تندرست، بے عیب موٹا تازہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ خدا بھی پاک ہے اور پاک اچھی چیز کو قبول کرتا ہے۔

**عیب دار جانور** قربانی کا جانور لنگڑا بیمار ... [illegible]

بکری کا عام طور پر ... [illegible] حسب ضرورت ... کرے تو جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسا کیا اور فرمایا تھا من شاء اقتطع (ابوداؤد)

اس سے صدقہ دینے کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ من کے عموم سے غیر مسلم نادار و غرباء بھی مستفید ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ یعنی غیر مسلم بھی مسلمان کی قربانی کا گوشت کھانا چاہے تو مسلمان اسے بھی دے سکتا ہے

**صاحب ہمت ہر سال قربانی کرے** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال قربانی کیا کرتے اور فرمایا کرتے تھے۔ یا ایھا الناس علی کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے۔

جو شخص مالدار ہو کر قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

**گائے اور اونٹ** اونٹ اور گائے کی قربانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود کی اور فرمایا کہ ایک گائے میں سات حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں اور اونٹ میں دس شرکا شرکت کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔ یہ ایک ایک حصہ ہر گھر والوں کے لئے کافی ہے جیسے ایک بکرا گھر کے تمام مردوزن کی طرف سے کفایت کرتا ہے۔

**قربانی کی کھالیں** قربانی کی کھال غرباء مساکین کا حق ہے۔ افضل یہی ہے کہ مساکین کو دیدی جاویں۔ کھال کو خود دباغت دیکر یا دلا کر اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔ مگر بیچ کر نفع اٹھانا منع ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

استمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا (احمد)

چمڑوں سے فائدہ اٹھاؤ مگر بیچو نہیں۔

عام ... [illegible] ... سکتے ہیں مگر ... [illegible] کرنا جائز نہیں۔

... [illegible] ... گذارش ... [illegible]

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔ (قرآن مجید)

کہ خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہ پہنچیگا اس کے ہاں تو وہ کام مقبول ہوگا جو تقویٰ (پرہیزگاری) کی بنا پر کیا جائے۔

ارشاد نبوی کے یہی معنی ہیں

ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔

کہ خدا تمہاری خوش وضع صورتوں کو نہیں دیکھیگا بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھے گا۔

زندہ دل شاعر بھی انہیں معنوں میں کہتا ہے۔

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی صورت ہوئی تو کیا

---

# عدل

(از قلم مولوی زین العابدین صاحب باڑہ ضلع غازیپور)

مضمون ہذا کی پہلی قسط بعنوان صراط مستقیم اہلحدیث ۳۰۔ ستمبر ۳۶ء میں شائع ہو چکی ہے بقیہ مضمون نظر سے اوجھل ہونے کی وجہ سے اشاعت پذیر نہ ہو سکا۔ نامہ نگار صاحب کی مکرر یاددہانی پر بعد تلاش درج ذیل ہے چونکہ اس قسط میں عدل کے موضوع پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ اس لئے مضمون کا عنوان بھی عدل ہی رکھا گیا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ (انعام۔ پ ۸) اور جب کہو تم انصاف سے کہو گو قرابت داری کیوں نہ ہو۔

یہ عدل وہ عمل ہے جس کے جمیع ادیان عالم ... [illegible] یہ بات اسلام ہی نے پیش کی ہے اور اس ... [illegible] کیا ہے کیونکہ بغیر اس کے نظام عالم ... [illegible] ... [illegible]

[illegible]

اسی سے سلطان و رعایا کے مابین تعلقات قائم ہیں جس ملک میں عدل نہیں وہ ملک بے روح ہے۔ اس کا قیام محال ہے۔ ان عدل ہی صافی قلب و مزکی نفس ہے فرمایا۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (مائدہ)
عدل کرو کہ وہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے۔

مگر ہمارے برادران اہل کتاب (نصاریٰ) نے ایک نمونہ عدل کا یہ پیش کیا ہے کہ

ساری اولاد آدم کی ایک خطا سے آلودہ ہو چکی تھی اللہ کے عدل نے چاہا کہ خیال وہ بخشیں اور رحم کا تقاضا ہوا کہ سب کو بخش دیں۔ ہر دو کے موافق اس مشکل کو اللہ نے اس طرح حل کیا کہ اس نے اپنے بیٹے یسوع (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو بھیجا تاکہ سب کے گناہوں کے بوجھ کو اپنے سر پر لے اور سزا کا مستحق ٹھیرے۔ اور اپنی رحمت کاملہ سے سارے بندوں کو بخش دیا اور یسوع پر عدل قائم کیا۔

قاعدہ یہ ہے کہ جو مجرم ہوتا ہے وہی سزا پاتا ہے۔ ایک کا الزام یا خطا کسی دوسرے پر آنہیں سکتا۔ چنانچہ فرمایا:۔
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (فاطر پ)
کوئی کسی دوسرے کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا۔

اگر ایسا کیا جائے تو ظلم ہوگا۔ ان بات تو اسی قدر ہے کہ حقوق العباد کا فیصلہ عدل سے اور حقوق اللہ کا فیصلہ رحم سے کیا جاوے۔

اب آیت بالا پر غور کریں جبکہ قرابتداری کے معاملہ میں عدل کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ یہ کیا نازک موقع ہے۔ کوئی اپنے لڑکے کو کیا اپنے قرابت داروں کو مجرم نہیں گردان سکتا۔ بلکہ ہر موقع ہر پہلو سے اسے بری کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسلام نے یہ حکم جاری کیا
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ (نساء پ ۵)
اے ایمان والو! انصاف کو قائم کرنے والے رہو۔ شہادت دینے والے اللہ کے لئے اگرچہ شہادت خود تمہارے خلاف یا ماں باپ اور قرابتداروں کے خلاف ہو۔

اور فرمایا:۔
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (بقرہ پ ۳)
شہادت کو مت چھپاؤ اور جو شہادت چھپائیگا پس تحقیق کہ اس کا دل گنہگار ہے۔ اور اگر کسی قوم سے دشمنی ہو تب بھی اُس قوم کے معاملے میں انصاف نہ چھوڑو۔ جیسا کہ فرمایا۔
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ (مائدہ پ ۶)
ہرگز تم کو مجبور نہ کرے کسی قوم کی دشمنی بے انصافی پر بلکہ انصاف کرو وہ قریب تر ہے پرہیزگاری کیلئے۔

ہمارے اسلام میں اس قسم کے احکام بکثرت ہیں جو فوائد و حفاظت تمدن اور عروج و ترقی تمدن کے لئے مستحسن بلکہ اکمل ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے عاملین بھی تھے یا ہیں۔ اس کے متعلق تواریخ و سیر عالم شاہد ہیں کہ تمدن و مذہب کی حفاظت جیسا کہ اسلام نے کی ہے ویسا کسی مذہب اور کسی حکومت نے نہیں کی۔ چنانچہ فرمایا:۔
وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا الخ (حج پ)
اور اگر دفع کرنا نہیں ہوتا اللہ کا بعض لوگوں کو بعض کے ذریعے سے تب البتہ منہدم ہو جاتیں خانقاہیں اور عبادت گاہیں عیسائیوں اور یہودیوں کی۔ اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثیر لیا جاتا ہے۔

و نیز اس کے بارے میں حکم فرمایا:۔
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا الخ (نحل پ ۱۴)
تحقیق کہ اللہ حکم کرتا ہے انصاف اور احسان کرنے اور قرابت داروں کو (مالی امداد) دینے کا اور منع کرتا ہے وہ ساری بے حیائیوں اور منکرات اور زیادتی کرنے سے۔ نصیحت کرتا ہے اللہ تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو اور پورا کرو اللہ کے قول اقرار کو۔ جب عہد کرو تم۔ اور مت توڑو قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد۔

بس اب ایک دو واقعات سلف کے پیش کرکے مضمون تمام کرنا چاہتا ہوں۔ ایک واقعہ مابین یہودی اور مسلمان کا جو دربار نبوی میں پیش ہوا وہ یہ ہے کہ۔

دونوں نے عدالت نبوی میں اپنا اپنا مقدمہ دائر کیا بعد اظہار و بیان مسلمان کے خلاف اور یہودی کے حق میں فیصلہ سنایا گیا۔ بعد اس کے حضور صلعم کے فیصلے کو نہ ماننے کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے مسلمان کا خاتمہ تلوار سے کر دیا۔

(۲) اور ایک دوسرا واقعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت میں ایک یہودی نے حضرت علیؓ پر قاضی وقت کی عدالت میں پیش کیا۔ قاضی نے حضرت علیؓ سے گواہ مانگا۔ انہوں نے اپنے بیٹے حسنؓ کو گواہ پیش کیا۔ لیکن چونکہ باپ بیٹے کا تعلق تھا اس لئے ان کی شہادت نہیں لی گئی۔ تب قاضی نے حضرت علیؓ کے خلاف فیصلہ سنایا۔ بعد کو یہودی خود اپنے جھوٹے دعوے کا اقرار کرکے معافی کا خواستگار ہوا۔ اور اسی وقت حلقہ اسلام میں داخل ہو کر مستفیض ہوا۔ کیونکہ اس نے محض اسلامی عدل دیکھنا تھا چنانچہ دیکھ لیا کہ اسلام کے جملہ احکام جامع اور ارفع و اقویٰ ہیں۔ لہٰذا اس نورانی شریعت پر چلنا دارین (دنیا و آخرت) کی فلاحت و شرافت کا موجب ہے۔

[illegible]
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ [illegible] کے عہد کی خلافت مفصل طور پر درج [illegible] کے مناظر قابل دید ہے [illegible] منگوانے کا پتہ [illegible]

(۲۵۸) [illegible]

# سوالات از آریہ صاحبان

(۱) آریہ مادہ کو جزء لاتیجزی کہتے ہیں حالانکہ اسکی ہستی یا وجود کا کوئی بدیہی ثبوت اون کے پاس نہیں ہے اور تجربہ اور مشاہدہ سے اس کا عدم اور وجود مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ بفرض محال اگر وہ کوئی چیز ہے تو بتلائیے کہ ایک ذرہ میں کوئی وزن ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اون کے متعدد جمع ہوجانے پر کوئی وزن کہاں سے پیدا ہوجاتا ہے۔ اگر ہے تو ایک ذرہ کا جو وزن آپ بتلائیں اوس کا نصف مان کر اوس کی تقسیم ہوسکتی ہے اور وہ اس طرح سے قابل تقسیم اور حادث ہے یا نہیں۔

(۲) ایک ذرہ میں اگر لمبائی، چوڑائی، موٹائی نہیں تو اون کے مجموعہ میں لمبائی چوڑائی موٹائی کہاں سے پیدا ہوگئی۔ اور کچھ بھی لمبائی چوڑائی موٹائی ہے تو قابل تقسیم کیوں نہیں۔ اور وہ حادث کیوں نہیں۔

(۳) تمام جزء لاتیجزا ایک ہی سائز، رنگ و بو خاصیت، مزاج و تاثیر وغیرہ کے ہیں یا مختلف۔ اگر مختلف کے ہیں تو ایک ذرہ دوسرے ذرہ کی خاصیت رنگ۔ بو۔ تاثیر میں تبدیلی ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہوسکتی ہے تو اس کا اصل وجود و خواص قدیم کہاں قائم رہے وہ تو ایک دوسرا ذرہ بن گیا اور اس کا اصل وجود فنا ہوگیا۔ اگر نہیں ہوسکتا تو گرم اشیاء سرد میں، سرد گرم میں، تاریک روشن میں، روشن تاریک میں جیسے دیا سلائی کا مسالہ شعلہ کی شکل میں ہوجاتا ہے۔ برف پانی کی شکل میں، پانی برف کی شکل میں کڑوا یا کھٹا۔ میٹھا اس کی لذت میں، نیلا اور پیلا رنگ ملکر ہرے کی شکل میں کیسے تبدیل ہوجاتا ہے۔ یہ تبدیلی ان کے اصلی خواص کو فنا ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں اگر آدمی گھوڑا بن جائے اور گھوڑا بیل اور بیل بکرا تو کہاں اون کی اصلی حیثیت اور وجود قائم رہا یا مٹ گیا۔

(۴) جانداروں بعض کو دیکھ کر کسی منتر کے حوالہ سے روح کی مفصل کیفیت اور انکے خواص بالتشریح بتلائیے نیز یہ بتلائیے کہ روح کے خواص تبدیل ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ اگر تبدیل ہوسکتے ہیں تو روح اپنے ذاتی خواص کے ساتھ کیسے قدیم رہی۔ اگر نہیں ہوسکتے تو روح کے علم میں کمی و بیشی کیسے ہوجاتی ہے۔ جو چیز آج ہمیں یاد ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد کیوں بھول جاتی ہے۔ اگر قدیم روح کے قدیم خواص کسی وقت فنا ہوسکتے ہیں تو روح بھی کیوں فنا نہیں ہوسکتی۔ اگر خدا کے اندر اس قدر طاقت ہے کہ وہ روح کے خواص کو فنا کرسکتا ہے تو وہ اصل روح کے فنا کرنے میں کیوں لاچار و قاصر سمجھا جاتا ہے۔ اسیطرح اگر وہ روح کو فنا کرسکتا ہے تو اسے پیدا کیوں نہیں کرسکتا۔ کون سی چیز اوس کو اس فعل سے مانع ہے

(۵) خدا کی طاقت و علم محدود ہے یا غیر محدود اگر محدود ہے تو خدا اور انسان میں کیا فرق ہے۔ اور اگر غیر محدود ہے تو آریہ صاحبان نے اس کی طاقت پر یہ حکم کیسے لگا دیا کہ وہ نیستی سے ہستی نہیں کرسکتا۔ حالانکہ یہی حکم انسان کی طاقت پر بھی لگا ہوا ہے کہ وہ نیستی سے ہستی نہیں کرسکتا۔

(۶) ایک کچا آم جو بالکل کھٹا ہوتا ہے۔ پال میں رکھنے پر میٹھا ہوجاتا ہے۔ حالانکہ اس کے وزن میں نہ کمی آتی ہے نہ بیشی نہ اس کے اندر باہر سے کوئی مٹھاس داخل کی جاتی ہے تو اوس کی کھٹائی کی دوری یا عدم موجودگی ہستی سے نیستی اور مٹھاس نیستی سے ہستی ہوئی یا نہیں۔

(۷) بروئے تناسخ روح جب ایک جسم سے نکل کر فوراً ہی دوسرے جسم میں داخل ہوجاتی ہے تو کبھی ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ایک انسان کی روح نکل کر خود ہی کسی دوسرے تازہ مرے ہوئے انسان یا جانور کے جسم میں گھس جائے اور وہ انسان یا جانور زندہ ہوجائے اور اپنے اعمال کی سزا اوس انسان یا جانور کے جسم میں بھگتے۔ رحم عورت جبکہ روح کے داخل ہونے کی جگہ اور رہنے کی جگہ ہے تو بعض عورت کے رحم میں روح داخل ہونے سے کیوں گریز کرتی ہے اور روح کا یہ قیدخانہ کیوں خالی اور بیکار پڑا رہتا ہے اور ایسے خالی اور بیکار قیدخانہ کو پرمیشور نے کیوں بنایا

(۸) ایک روح کا تعلق جسم کے کل ذرات کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی کل ذرات کے مجموعہ یا ڈھیر کے ساتھ ہوتا ہے یا علیحدہ علیحدہ ہر ذرہ سے۔ اگر ہر ذرہ سے علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے تو روح بوجہ تعدد ذرات تقسیم ہوگئی یا نہیں اور تقسیم ہوکر حادث ہوئی یا نہیں۔ اور اگر ہر ذرہ سے تعلق علیحدہ علیحدہ نہیں ہوتا تو آدمی یا جانور کا کوئی عضو کٹ کر اور جسم انسان یا حیوان سے جدا ہوکر حرکت کیوں کرتا ہے۔ چھپکلی کی دم کٹ کر اور اسکے جسم سے علیحدہ ہوکر بہت دیر تک کیوں تڑپتی اور ناچتی رہتی ہے۔ کیا یہ روح کے تقسیم ہوجانے کی دلیل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ برساتی کیچوہ خراطین کے دو ٹکڑے کر دئیے جائیں تو دونوں ٹکڑے علیحدہ علیحدہ جسم رہ کر دو مستقل ذات رکھنے والے دو کیچوے بن جاتے ہیں۔ بتلائیے یہ ایک روح دو کیچوؤں میں کیسے تقسیم ہوگئی۔ اب بتلاؤ کہ روح حادث ہے یا قدیم

(۹) انسان کے دل، دماغ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ میں مختلف طاقتیں مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ روح نکل جانے کے بعد یہ طاقتیں فنا ہوجاتی ہیں تو ہستی سے نیستی ہوئی یا نہیں۔ اگر کہو کہ یہ سب طاقتیں روح کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ چلی جاتی ہیں۔ اور درا صل یہ اوسی کی طاقتیں ہیں تو ایک انسان روح رکھتے ہوئے بہرا۔ اندھا۔ پاگل کیونکر ہوجاتا ہے۔ کلورا فارم سونگھانے کے بعد روح کی یہ طاقتیں کیوں کام نہیں دیتیں۔ اگر صرف ایک دوا کلورا فارم روح کے صفات اور طاقتیں زائل کر دیتی ہے تو خدا خود اپنی طاقت سے اوس روح کو فنا کرنے پر کیوں قادر نہیں سمجھا جاتا۔

(۱۰) ایک کاتب جو کہ لکھنا جانتا ہے خواہ وہ

کسی وقت تحریر کا کام کرے۔ ہروقت کاتب کہلاتا ہے اور یہ لکھنے کی صفت اس کی ذاتی صفت ہے۔ اسیطرح ہر شخص جو کہ ایک فن کا ماہر ہے ہروقت اوس فن کا ماہر کہلائے گا خواہ وہ کسی وقت اوس کا اظہار کرے اور خواہ وہ فعل اوس کے کسی وقت بھی سرزد ہو۔ جیسے ایک ماسٹر ہروقت ماسٹر کہلائے گا خواہ کسی وقت لڑکے پڑھا رہا ہو یا نہیں۔ وکیل ہروقت وکیل کہلائے گا خواہ وہ کسی وقت وکالت کرے۔ ڈاکٹر ہروقت ڈاکٹر کہلائے گا خواہ کسی وقت علاج کر رہا ہو یا نہیں۔

علیٰ ہذا القیاس تو آریہ صاحبان خدا کے لئے یہ امر کیوں ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ جب خالق ہو سکتا ہے کہ فعل خلق اس کے ہروقت ہر آن سرزد ہوتا ہے۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ بجواب اصول کلی صفت خالقیت اوس سے کیسے جدا ہو سکتی ہے خواہ وہ کسی وقت اوس سے سرزد ہو۔ البتہ ویدک پرمیشور پر یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ جب وہ روح اور مادہ پیدا کرنے سے عاری اور قاصر ہے تو کس چیز کا خالق ہے اور جبکہ دنیا خود اور اوس کی ہر چیز روح اور مادہ ہی کے ذریعہ اور وجود سے بنے ہیں اور ہر جاندار روح اور مادہ ہی کے اتصال کا نتیجہ اور ظہور ہے تو ویدک پرمیشر کا بحیثیت خلق اوپر کیا احسان ہے۔ جبکہ وہ اپنے اجزا ترکیبی کی حیثیت سے قدیم ہے۔ ایک خدا بلا استثنیٰ روح و مادہ ہر چیز کو اپنی قدرت سے پیدا کرتا ہے۔ دوسرا روح اور مادہ دو آزاد ہستیوں پر ناجائز قبضہ جما کر انکو بغیر کسی استحقاق قانونی یا ملکیت جبراً اپنے قبضہ میں لاکر دنیا بنانے میں استعمال کرتا ہے تو انصافاً بتلائیے دونوں میں کون خدائی کے سزاوار اور قابل ہے اور کس کی صفت خالقیت کامل ہے۔ اپنی خالقیت کی صفت کا اظہار کرنے کے لئے محتاج بالغیر ہونا کیسی خدائی ہے۔ اور ایسے اعتقاد سے خدا کی کس قدر بے بسی اور توہین لازم آتی ہے۔

راقم نیاز مند
محمد عبدالمنان قریشی از رام پور منہاران

# تفسیر سورہ کافرون

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔

یعنی اے نبی تو اپنے حال و مقال سے بتادے کہ دین حق کے منکرو میں اس کو نہیں پوج سکتا جسکو تم پوجتے ہو کہ نہ تم ہی اس کے پرستار ہو جسے میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں آیندہ ہی کبھی اس شے کی عبادت کرنے والا ہوں جسکو تم پوج رہے ہو اور نہ تم ہی اسکو پوجنے والے ہو جس کی عبادت میں کر رہا ہوں۔ تم کو تمہاری راہ ہے اور مجھے میری راہ

یہ سورہ بڑے پائے کی ہے اس میں توحید پر قائم رہنے کی زبردست ہدایت اور کفر و شرک سے جدا رہنے کی بڑی تاکید ہے۔ یہ وہ سورہ ہے جس پر ایک سچا مسلمان کاربند ہو کر کبھی شرک و کفر کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔ اور ہمیشہ کے لئے اہل شرک کی کرتوتوں سے بیزار رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہادی کامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ پاک کی شان میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ سورہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کے پڑھنے کا ثواب چہارم قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ قرآن کریم میں شیطان پر اور کوئی سورت زیادہ سخت اس سورت سے نہیں کہ اس میں ہمیشہ کے لئے عملی طور پر توحید پر قائم رہنے اور شرک سے برأت کا ذکر ہے۔

اس سورت پاک کی حقیقت سمجھنے میں اکثر لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے اور اسکے ایسے معانی بیان کئے ہیں جس سے قرآن کریم اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر حرف آتا ہے اور ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس سورت میں کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اجازت ہے یا یہ کہ کافروں کا کفر خدائے پاک کو پسند ہے

یہی وجہ ہے کہ بعض بڑے طبقہ کے مفسرین نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ سورہ منسوخ ہے۔ سخت حیرت ہے ان حضرات نے ایسا کیوں گمان کر لیا۔ حالانکہ یہ سورت کفر و ایمان میں ہمیشہ کے لئے قول فیصل اور محکم ہدایت ہے۔ اس نے علم اخلاق کے اس زبردست اصول کو حل کیا ہے اور دنیا کو وہ سبق پڑھایا ہے جس پر آج مہذب ممالک کو فخر ہے جس سے دنیا بالکل بے خبر تھی اور جس کے نہ جاننے سے ہزارہا قسم کے فتنے و فساد برپا ہوتے تھے۔ پہلے اس سورہ پاک کا شان نزول بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے بعد وہ اخلاقی سبق بآسانی سمجھ میں آجاویگا۔

اس سورت کا شان نزول یہ ہے کہ کفار مکہ کی ایک جماعت جیسے ابوجہل۔ عاص بن وائل۔ ولید بن مغیرہ وغیرہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آپ کے چچا کی معرفت یہ پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت و مخالفت چھوڑ دیں تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کو ہماری ذات سے کسی قسم کی اذیت یا تکلیف نہ پہنچیگی۔ اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ نئی قسم کی تعلیم سے اگر آپ کا مقصد بادشاہ بننا ہے تو ہم آپ کو اپنا سردار اور امیر بنا لیتے ہیں۔ اگر مال مقصود ہے تو ہم اس قدر روپئے جمع کئے دیتے ہیں کہ آپ سب سے بڑے دولت مند ہو جائیں گے۔ اگر کسی حسین خوبصورت عورت سے نکاح کا شوق ہے تو قبائل قریش کی حسین سے حسین لڑکی کے ساتھ آپ کا نکاح کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں اور توحید کی اشاعت چھوڑ دیں۔ ان تمام ترغیبات و مواعید انعامات کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان امور میں سے کسی کی بھی خواہش نہیں۔ میرا مقصد تو صرف یہ ہے کہ تم لوگوں کو ہلاکت اور تباہی سے بچا کر ابدی نجات کی راہ دکھاؤں تاکہ تم کو تمہارے خالق کی

رضامندی کا تمغہ دلاؤں۔

سرداران قریش کو جب اس طرح بھی کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے ہار کر یہ پیغام بھیجا کہ اچھا اگر یہ منظور نہیں تو آپ اور ہم اس طرح صلح کر لیتے ہیں کہ ایک وقت آپ ہمارے بتوں کی پوجا کر لیا کریں۔ دوسرے وقت ہم آپ کے ساتھ مل کر آپ کے معبود واحد کی عبادت کر لیا کرینگے۔ اس طرح باہمی مصالحت سے آئے دن کی کش مکش اور مخالفت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ ہم اور آپ ہمیشہ کے لئے شیر و شکر ہو جائینگے۔ ورنہ آپ ہم سے الگ رہ کر اپنا نیا دین کبھی جاری نہیں کر سکتے اور نہ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے۔

اس نئی تجویز صلح کا جواب بھی آپ نے ایسا صاف شستہ اور بے لاگ دیا جس پر اگر انصاف سے غور کیا جائے تو سعید روح کو اس کے تسلیم کرنے میں کچھ تامل نہیں ہوتا کہ آپ سب راست بازوں اور صادقوں کے امام ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر آفتاب میرے دائیں اور ماہتاب بائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیا جائے تو بھی میں تمہارے ساتھ ہرگز ہرگز متفق نہیں ہو سکتا۔ اور وحی الہی کے مطابق یہ جواب ان کو سنایا جو اس سورہ مبارک میں ہے کہ کفر و اسلام کا میل نہ اب ہے اور نہ کبھی آیندہ ہرگز ہو سکتا ہے۔ توحید اور شرک کبھی جمع ہو ہی نہیں سکتے۔ تم مجھ سے ہرگز یہ توقع نہ رکھو۔ اگر خدائے واحد کی عبادت منظور نہیں تو میں بھی تمہارے معبودان باطل کی عبادت نہیں کر سکتا تم اپنے حال میں مست رہو اور میں اپنے حال میں۔ تمہارا دین تم کو مبارک اور میرا دین مجھ کو۔

یہ جواب سن کر اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

اب ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ سلطنتوں اور حکومتوں کا رعایا کی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرنا ہمیشہ خونریزی و فساد کا باعث ہوا ہے۔ اس لئے حکماء اخلاق و ماہرین سیاست کی رائے ہے کہ رعایا کے ہر فرد کو امور مذہبی میں آزادی ہونی چاہئے کہ جو عقائد ان کو درست اور صحیح معلوم ہوں ان کو اختیار کریں اور جو طریقہ عبادت ان کے نزدیک بہتر ہو اس پر عمل کریں کسی دوسرے کو ان کے معتقدات و اعمال مذہبی کے بارے میں جبر و تشدد کرنے کا حق نہیں ہے۔ جس طرح ماحول میں تغیر ہونے سے آدمی کے جسم میں تغیر ہوتا ہے ایسا ہی اس کی معلومات میں تغیر ہوتا ہے۔ جو بات ایک وقت میں بالکل صحیح اور یقینی معلوم ہوتی ہے وہ آئندہ کے تجربہ اور ماحول کے تغیر سے کبھی غلط ہو جاتی ہے اس لئے عاقل کے لئے احتیاط کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کسی مدمقابل کو جو کہہ رہا ہے۔ اور اس کی سمجھ میں حق نہیں جچتا تو اس کو اسکے حال پر چھوڑ دے اور اسکے سامنے اپنی صداقت اور راستبازی پر قائم رہ کر اسکے دل کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا رہے۔ قانون فطرت اپنے وقت پر جب آیندہ واقعات یا تغیرات کے ذریعہ اسکے کسی عقیدہ کو غیر صحیح اور کسی دوسرے عقیدہ کو اس سے بہتر ثابت کر دیگا تو وہ اس عقیدہ جدیدہ کو بطیب خاطر قبول کر لیگا۔ قرآن کریم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ اسلام میں اسی اصول کو ملحوظ رکھنے کی تعلیم فرمائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں سے کہہ دے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۔ اگر اس وقت یہ سچائی اور حقانیت جسکی طرف میں تم کو بلاتا ہوں تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو تم اپنے طریق پر عمل کئے جاؤ اور میں اپنے مذہب پر قائم ہوں قانون قدرت کچھ عرصہ بعد تمہارے اس عقیدہ کو خود بخود غیر صحیح ثابت کر دیگا۔ اور تم میں جو سعید روحیں ہیں انکو معلوم ہو جائیگا کہ اس سے پہلا خیال غلط تھا۔ اور آیندہ بھی تم اسی طریق سے انسانی کمالات کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤگے۔ نفاق اور مداہنت انسانی ترقی کی راہ میں سخت ترین واقع ہیں۔ بعض وقت سمجھدار لوگ بھی دھوکا کھا کر ان بدخصلتوں کے ذریعے سے کامیابی کے خواہاں ہوتے ہیں۔ مگر اخیر میں انکو شرمندہ و نادم ہونا پڑتا ہے۔ اس سورہ پاک میں اس بری خصلت سے بھی روکا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ہمیشہ کیلئے مؤمنوں اور کافروں کے درمیان ایک حد فاصل کھینچ دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کفر و اسلام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے نفاق اور مداہنت سے اگر ان دونوں کو کوئی ایک جگہ پر جمع کرنا چاہے تو اس کی سخت غلطی ہے۔ اگر وہ کفار ہمیشہ کفر و شرک پر قائم اور توحید و اخلاص سے متنفر ہوتے ہیں اور اہل حق ہمیشہ ایمان و اخلاص پر قائم اور کفر و شرک سے بیزار رہتے ہیں۔ اس لئے احتمال ہے کہ آپس کی کش مکش سے فتنہ و فساد ہوں۔ اور لوگوں کی جان و مال پر آبنے۔ اور ایک دوسرے کی آزادی کے سلب کرنے اور ایک دوسرے مذہب میں دخل دینے کی وجہ سے قتل و خونریزی تک نوبت پہنچ جائے۔ پس قرآن حکیم نے اپنے متعلقین کو ہدایت فرما دی کہ ایسے موقع پر ہمیشہ اپنا عمل لکم دینکم ولی دین پر رکھ کر دنیا میں امن و سلامتی کے شاہزادے بنے رہو۔ اگر تم نے اس زریں اصول کو ہاتھ سے نہیں دیا تو تھوڑے دنوں میں تمہارے مخالفوں پر سچائی کا راستہ خود بخود کھل جائیگا

یہ ہے سچا ایمان اخلاص جس کی مؤمن موحد کو ہمیشہ پیروی کرنی چاہئے۔ کفار کے عقائد باطلہ و خیالات واہیہ سے سچا مؤمن ہمیشہ علیحدہ رہتا ہے اور ایک منٹ کے لئے بھی کسی لالچ و طمع کی وجہ سے عقائد مذہبی میں ان کے ساتھ مداہنت و اتفاق نہیں کر سکتا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ مشرکین و کفار کی مذہبی آزادی سے بھی کچھ تعرض نہیں کرتا اور قولاً و عملاً اپنے مذہب کی تعلیمات کی خوبیاں ابنائے وطن کے ذہن نشین کرتا رہتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ سورہ مبارک کیسی توحید کی دلدادہ اور کفر و شرک سے بیزار کرنے والی ہے۔ دنیوی حیثیت سے کس قدر قوم و ملک اور حکومت و سلطنت کے لئے باعث امن و سلامتی ہے۔ اور منکرین کی ہدایت و رشد کے لئے کیسا اعلیٰ اصول سکھلاتی ہے اور یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن مجید کے برابر ارشاد فرمایا ہے بالکل حق و درست ہے۔ اللہ تعالے اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ زیادہ والسلام!

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

---

تفسیر آیہ کریمہ۔ یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ از امام ابن تیمیہ (اردو ترجمہ) قیمت ۱۲ آنے پتہ [illegible] امرتسر

# مسند امام ابوحنیفہ اور علماء احناف

(مرقومہ مولوی ابوسعید عبدالرحمن صاحب فریدکوٹی)

اہل حدیث کے مدارس عربیہ میں صحاح ستہ کی تعلیم خصوصیت کے ساتھ دی جاتی ہے۔ اور اہل حدیث طلباء جو علماء بن کر نکلتے ہیں۔ ان میں سے اکثر طلباء احناف کی کتب حدیث سے محض بے خبر ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض پرانی ٹائپ کے علماء حضرات کتب فقہ متداولہ وغیر متداولہ کو شاذ و نادر ہی پڑھتے ہیں۔ اگر ہمارے مدارس کے طلباء حدیث خاص حنفی کو کسی قدر سبقاً سبقاً پڑھ لیا کریں تو ان کو عجیب و غریب مسائل و معلومات حاصل ہوں۔ آج ہم مسند امام ابوحنیفہؒ کی صرف دو احادیث آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مسند حصکفی کے نام سے مشہور ہے۔

قال ابوحنیفة ولدت سنة ثمانین وحججت مع ابی سنة ست وتسعین وانا ابن ستة عشرة سنة فلما دخلت المسجد الحرام ورایت حلقة عظیمة فقلت لابی من هذه فقال حلقة عبد الله بن الحارث بن جزالزبیدی صاحب النبی صلعم فتقدمت فسمعته یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من تفقه فی دین الله کفاه الله تعالی همه ورزقه من حیث لایحتسب ص۱۔

(خلاصہ) امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں میری پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ ۹۶ھ کو حج کیا جبکہ میری عمر سولہ برس کی تھی جب میں مسجد الحرام میں داخل ہوا تو عبداللہ بن حارث (صحابی) کا حلقہ درس دیکھا۔ اور ان سے ایک حدیث سنی ــــــ امام صاحب کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جب آپ نے عبداللہ بن حارث صحابی سے یہ حدیث سنی تو آپ کی عمر اس وقت سولہ سال کی تھی اور یہ صحابی ۹۶ھ تک زندہ تھے۔ نیز امام صاحب کی اس روایت سے تابعی ثابت ہو چکے ہیں۔

نقد منقول۔ اب آپ علماء اسماء الرجال کی شہادتیں حضرت عبداللہ کی وفات کی نسبت سنئے۔

قال ابن یونس توفی عبد الله بن الحارث ۸۶ھ وکان قد عمی وقال غیره ۸۵ھ وقال بعضهم سنة ست (وهذا اصح) ابن یونس کے نزدیک حضرت عبداللہ کی وفات ۸۶ھ ہے اور بعض کے نزدیک ۸۵ھ اور بعض کے نزدیک ۸۶ھ ہے اور ۸۶ھ والی روائت زیادہ صحیح ہے۔ تاہم آپ اگر ساٹھ یا چھیاسی دونوں میں سے کسی ایک کو تسلیم کرلیں تب بھی یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ امام صاحب نے حضرت عبداللہ سے جب یہ حدیث سنی تھی تو اس وقت امام صاحب کی عمر ۱۶ سال کی تھی اور یہ بھی ثابت نہیں ہوسکتا کہ اس وقت یعنی ۹۶ھ کو حضرت عبداللہ زندہ تھے شیخ قاسم حنفی نے کیا خوب لکھا ہے :-

ان ابن جزء مات بمصر ولابی حنیفه ست سنین وبان جزء لم یدخل الکوفة فی تلک المدة (ص۲۶) (اسماء الرجال حصکفی جو کہ مسند ابوحنیفہ رح کے ساتھ بطور ضمیمہ ہیں۔

لیکن سچے عاشق کا فرض ہے کہ اپنے امام کے ہر قول کی تائید میں زمین و آسمان کے قلابے ملادے چنانچہ ص۱ پر یہ عبارت ہے :-

واما ثانیا فاللقی ممکن بمصر او بموضع آخر قریب من الکوفة او بعیدها بانتقال الامام من الکوفة وهو لیس بمستحیل ولا مستبعد فی هذا العمر لاینکره الا متعنت الخ

(خلاصہ) امام صاحب کی ملاقات حضرت عبداللہ سے ممکن ہے کہ مصر میں یا کسی دوسرے موضع میں کوفہ کے قریب یا بعید ہوئی ہو اور یہ کوئی مشکل یا بعیدبات نہیں اور اس ملاقات کا انکار کالے متعنت الا ہی کرسکتا ہے۔ خوب ؟

آپ نے دلیل دیکھ لی کہ کس قدر مضبوط اور اعلیٰ درجہ کی دلیل پیش کی گئی ہے۔ جس سے روز روشن کی طرح امام کی ملاقات ثابت ہورہی ہے۔

**دوسری توجیہ** فلعله تصحیف او هو مبنی علی الاختلاف فی موته او هو تصحیف فی لفظ الثمانین فلعله ستون سنة علی ما نقلنا من مسند الخوارزمی ولفظ التسعین التبس بالسبعین او تصحیف فی اللفظین فالثمانون هو السبعون کما هو عند البعض فی ولادته والتسعون هو الثمانون والله اعلم۔ (ص۲)

(خلاصہ) یا تو یہ نسخہ ہے اور یا یہ کہ ان کی موت میں اختلاف ہے۔ اور یا یہ کہ لفظ ثمانین (یعنی ۸۰) شاید کہ یہ ستون (یعنی ۶۰) ہے جس طرح کہ ہم نے مسند خوارزمی سے نقل کیا ہے۔ اور لفظ تسعین (یعنی نوے کا لفظ) سبعین (یعنی ستر) کے ساتھ مل گیا ہے۔ (یعنی ستر نوے کی جگہ ہے) اور یا ثمانون (یعنی اسی) یہ سبعون (ستر) ہے۔ جیسا کہ بعض علماء کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ کی ولادت ۷۰ھ ہے اور تسعون (نوے ۹۰) کی جگہ ثمانون (یعنی اسی ۸۰) ہے

آپ نے دیکھ لیا کہ امام پرستی میں کس قدر تاویل کی گئی ہے۔ یعنی آپ فرماتے ہیں کہ جہاں امام صاحب نے اپنی عمر ۸۰ھ بتلائی ہے وہ دراصل سبعون یعنی ۷۰ ستر ہے۔ اور جہاں آپ نے حضرت عبداللہ کی ملاقات ۹۶ھ بتلائی ہے وہ دراصل ۸۶ھ ہے۔ چونکہ امام صاحب کی عمر اس وقت ۱۶ سولہ سال ثابت کرنا ہے۔ اس لئے یہ عجیب و غریب تاویل کی گئی ہے۔ لیکن جبکہ علماء اسماء الرجال کا زیادہ رجحان اس طرف ہے کہ حضرت عبداللہ بن حارث کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی تو پھر مطابقت کس طرح پیدا ہوگی ؟ فافهموا وتدبروا ایها الاخوان۔

**تیسری توجیہ** ولعل اباه حمله علی عاتقه للازدحام فی المسجد الحرام لاسیما حلقة صحابی النبی صلعم وقد اراه (اباه) ان یراه ویسمع والله اعلم ملا علی قاری۔

علی قاری احناف کے مسلّم علامہ فرماتے ہیں کہ شاید آپ کے والد نے آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا ہو بکثرت اژدحام و ہجوم کے تاکہ امام ابوحنیفہ رح صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ سکیں۔ اور ان سے حدیث بھی سن سکیں۔ اس تاویل کا آپ حضرات خود ہی اندازہ لگالیں کہ کس بلند شان کی تاویل و تصریح ہے کیا سولہ سالہ بچہ بھی باپ کے کندھوں پر اٹھانے کے قابل ہوتا ہے؟

دوسری حدیث | قال ابوحنیفة ولدت سنة ثمانین وقدم عبد اللہ بن انیس صاحب رسول اللہ صلعم الکوفة سنة اربع وتسعین و سمعت منه وانا ابن اربع عشرة سنة سمعت رسول اللہ صلعم یقول حبك الشی یعمی ویصم (ص۲۱۵) حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میری پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور عبد اللہ بن انیس صحابی رسول اللہ صلعم ۹۴ھ کو کوفہ میں تشریف لائے اور میں نے ان سے یہ حدیث سنی اس وقت میری عمر چودہ سال کی تھی۔ امام موصوف کی اس روایت سے نہایت صاف ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور شہر کوفہ میں حضرت عبد اللہ بن انیس صحابی ۹۴ھ کو آئے اور امام صاحب نے ان سے حدیث کی سماعت کی۔

لیکن اب آپ علماء اسماء الرجال کی رائے دیکھئے عبد اللہ بن انیس مات بالشام فی خلافة معاویة اربع وخمسین ووھم من قال سنة ثمانین کذا فی التقریب۔ یعنی حضرت عبد اللہ عہد معاویہؓ میں شام کے اندر ۵۴ھ میں انتقال فرما گئے تھے۔

لیکن اب آپ عشاقان امام کی تاویلات بھی ملاحظہ فرمائیے۔ لان اھل السیر والتواریخ مجمعون علی انه مات بالمدینة عام اربع وخمسین قبل ولادة امام بالسنین فیحمل الروایة علی نوع من المرسل فتأمل (ملا علی قاری) احناف کے مسلّم علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اصحاب سیر و تاریخ کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عبد اللہ بن انیس ۵۴ھ میں یعنی امام ابوحنیفہ کی پیدائش سے کئی سال قبل انتقال کر گئے تھے۔ اس لئے یہ روائت مرسل قرار دی جائیگی۔

اب آپ اسی عبارت سے سمجھ سکتے ہیں کہ عشاق امام میں کیسی کیسی بعید از قیاس تاویلات تراشی جاتی ہیں

دوسری توجیہہ سنئے! | ان ھذا الاسم لخمسة من الصحابة فلعل المراد غیر الجھنی۔ یہ نام (عبد اللہ بن انیس) پانچ صحابہ کا تھا اس لئے شائد کوئی دوسرے عبد اللہ ہوں۔ لیکن علماء سیر والتاریخ خوب جانتے ہیں کہ کوفہ میں ان کے سوا کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔

توجیہہ ثالث | لعل ذالك تصحیف من بعض النساخ بل لا یبعد ان یقال انه اقرب النقشین للسبعین والتسعین فالظاھر الاولی بالجزم انه اربع وسبعون فھذا الصحیح الروایة علی ما روی من ولادة الامام سنة سبعین الخ

شاید تسعین (نوے) کی جگہ سبعین (ستر) ہو۔ اور یہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ امام کی پیدائش صحیح طور پر ۸۰ھ کو ہوئی۔ اس لئے اسّی کی جگہ ستر اور نوے کی جگہ اسّی پڑھا جائے۔

یعنی حضرت امام کی پیدائش ۷۰ھ کو ہوئی اور حضرت عبد اللہ بن انیس سے یہ روائت ۸۴ھ کو ۱۴ سال کی عمر میں سنی۔ ناظرین نے دیکھ لیا کہ کس قدر زمین و آسمان کے ناممکن قلابے ملائے جا رہے ہیں لیکن افسوس کہ ان تاویلات سے بھی کچھ نہیں بن سکتا اس لئے کہ اگر ہم حضرت عبد اللہ کی ملاقات ۹۴ھ نہیں بلکہ ۸۴ھ بھی تسلیم کر لیں اور امام اعظم کی پیدائش ۸۰ھ کی بجائے ۷۰ھ تسلیم کر لیں تب بھی تو حضرت امام صاحب کی ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔ اور پھر کس قدر تعجب کی بات ہے کہ امام صاحب دو جگہ نہیں بلکہ بیسیوں جگہ اپنی عمر ۸۰ھ بتلا رہے ہیں۔ لیکن مؤلفین حضرات اس گھر کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنے امام کے قول کی بھی تکذیب کر رہے ہیں اور یہی کہے جا رہے ہیں کہ شاید لکھنے میں اسّی کی جگہ نوے اور نوے کی جگہ اسّی اور ستر کی جگہ اسّی لکھا گیا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس طرح بھی کوئی مطلب برآری نہیں ہوتی۔

کیا ان دو احادیث کی روائت پر جرح کرنے سے مسند امام ابوحنیفہ رح کی کھلے طور پر تکذیب ثابت نہیں ہوتی؟ پس قارئین کرام فقہی احادیث کا اندازہ انہی دو روائتوں سے کر لیں۔

فافھموا وتدبروا ایھا الطلباء والعلماء

---

# میرا پیغام اسلامی بھائیوں کے نام

(از محترمہ قمر النساء بیگم صاحبہ مرحوم)

قوم کو زندہ کریں اب مل کے سارے مرد و زن
صور بیداری کی تا تم ہر جگہ ہو انجمن
نوجواں مردوں سے یہ کہنا ہمارا فرض ہے
چھوڑ دیں راہ غلط اسلام کا سیکھیں چلن
اپنی وضع و قطع ہو اسلام کی تعلیم پر
ہو شریعت کے مطابق پیراہن بھی زیب تن
ان کو میدان عمل میں آج آنا چاہئے
ہوش میں آئیں ذرا اسلام کا سیکھیں چلن
آہ یہ اندھیر کیسا۔ آہ یہ اندھیر کیا
آفتاب قوم پر چھایا ہوا ہے کیوں گہن
دیکھ کر ان کے طریقے دیکھ کر انکی روش
کہہ رہی ہیں غیر قومیں آج ان کو بد چلن
بھو کے مرتے ہیں مگر ہے بانگ پٹی کا خیال
فاقہ مستی پر بھی یہ فیشن میں رہتے ہیں مگن
راہ پر ایک ایک کو اس وقت آنا چاہئے
لہلہا اٹھے جہاں میں قوم کا سوکھا چمن
کہہ دیا کہنا تھا جو کچھ مختصر الفاظ میں
میرے شعروں کا [illegible] کاش سارے مرد و زن
ہے دعا مرحوم کی شام و سحر اے کردگار
قوم کا ہر شخص ہو [illegible]

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

## اعلان ضروری

دفتر اہلحدیث سے فتویٰ دریافت کرنے والے حضرات بشمولہ ذیل قواعد کی پابندی نہ کرینگے تو جواب بے جواب رہیگا

### قواعد یہ ہیں

(۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے۔ بیرنگ جواب نہ دیا جائے گا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اُردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی ہر حال میں ۹ پائی "غریب فنڈ" کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن (در جہ) آٹھ آنے (۸) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:۔ جو صاحب واپسی لفافہ مع حق غریب فنڈ نہ بھیجیں گے ان کا جواب اخبار میں درج ہوگا۔ اگر قلمی جائیگا تو بے دستخط جائیگا۔

غریب فنڈ کی آمد سے غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں چھپتا رہتا ہے۔

---

س ۵۸} عیدین کی نماز میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے۔ اور محدثین کا عمل کیا رہا ہے؟ (حافظ عبد الرزاق از رائیدرگ)

ج ۵۸} کرنا چاہئے۔ حدیث لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن گو ضعیف ہے مگر عمل پیرا ہے۔ حنفی مذہب میں بھی رفعیدین سنت ہے۔

س ۵۹} مسلمان الیکشن (انتخاب) کے موقعہ پر اخوۃ المؤمنین کے بہترین سبق کو فراموش کر کے ایک دوسرے کے خلاف پبلک میں اس قدر غلط فہمی اور پروپیگنڈا پھیلاتے ہیں کہ جس کی انتہا نہیں۔ کیا صحابہ کرام کے زمانہ میں سیاست کا یہی دستور تھا اور مسلمان اس فتنہ میں آج کی طرح سرگرداں تھے۔ کیا مسلمانوں کو اس حال سے اس میں حصہ لینا قرآن و حدیث سے جائز ہے؟ (قاضی سید اصغر علی از پانڈھورنہ)

ج ۵۹} یہ سوال خود اپنا جواب دے رہا ہے یہ سب امور ناجائز ہیں۔ فریق مقابل پر سب و شتم کرنا رشوتیں دینا۔ ورغلانا وغیرہ جو امور آج کل قانون میں بھی منع ہیں وہ شریعت میں بھی سخت منع ہیں اور آیت وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ میں داخل ہیں۔

س ۶۰} ہمارے ہاں نکاح کے وقت ہر غریب و امیر مسلمان دلہا سے پانچ روپیہ مسجد کا حق لیکر نکاح پڑھایا جاتا ہے۔ اگر کوئی بوجہ مفلسی اس کے ادا کرنے میں قاصر ہے تو اُس کا نکاح روک دیا جاتا ہے۔ اسکو ہر طرح مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ پانچ روپیہ نکاح سے قبل ادا کرے۔ کیا اس طریقہ سے مسجد کا حق طلب کرنا قرآن و حدیث سے جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۰} اگر اہل محلہ یا اہل دہ نے بالاتفاق کسی زمانے میں یہ امداد منظور کی ہوئی ہے اور یہ دستور چلا آرہا ہے تو بحکم المسلمون علی شروطهم تعمیل کرنی چاہئے۔ مفلس ہے تو معذرت کر کے کمی کرالے

س ۶۱} اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کوئی چیز مثلاً باغیچہ، باڑی، مکان وغیرہ وقف کر دے اور وہ اس کو کئی سال اپنے قبضہ میں رکھ کر اُس سے فائدہ اٹھائے تو از روئے شریعت وہ چیز کس کی ملکیت ہوئی۔ اور جس کو وہ چیز دی گئی ہے اس سے واپس لینا از روئے شرع کیا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۱} وقف شدہ چیز واقف واپس نہیں لے سکتا۔ جو اس سے فوائد حاصل ہوں ان کا بھی واقف حقدار نہیں۔ ان کو اسی مصرف میں خرچ کرے جس کیلئے وہ چیز وقف کی گئی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ اوفوا بالعقود

س ۶۲} اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ بعض مسلمان غیر اقوام اور بیگانے مسلمانوں سے زیادہ محبت کا برتاؤ رکھتے ہیں اور اپنے کنبہ و ہمسایہ مسلمانوں سے سخت مخالف ہو کر جھگڑتے ہیں۔ پس ایسے مسلمانوں کیلئے قرآن و حدیث میں کیا وعید آئی ہے۔ ایسوں کو مسلمان کہنا کہاں تک جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲} یہ مرض عام ہے۔ قرآن مجید میں مؤمنوں کی نشانی یہ بتائی ہے اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (باہمی اچھا برتاؤ کرنے والے مؤمن ہیں) جس میں یہ علامت نہیں اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔

س ۶۳} ماہ شعبان کی تیس تاریخ کو اگر دن کا کچھ حصہ گذار کر مفتی کے فتوے سے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ مقرر ہوئی تو اس وقت کھانا پینا اور ناقص روزہ چھوڑ دینا واجب ہے؟ اگر کوئی شخص یہ خبر سُن کر بھی کھانا پینا وغیرہ عمداً نہ چھوڑے اور اوروں کو بھی ترک نہ کرنے کو کہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث از سری نگر)

ج ۶۳} صورت مرقومہ میں کھانا پینا چھوڑنا احترام صیام ہے روزہ نہیں ہے۔ کیونکہ دن کا کچھ حصہ گذرنے پر شرعی روزہ نہیں ہوتا۔ ماہ صیام کا احترام ہوتا ہے۔ اگر کسی کا دل اس شہادت پر مطمئن نہ ہو تو اسے کچھ نہ کہا جائے۔ مگر وہ بعد رمضان روزہ قضا کرے۔

س ۶۴} لوگوں سے سننے میں آیا ہے کہ نماز تہجد بارہ رکعت اس طرح پڑھنی چاہئے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص بارہ مرتبہ۔ دوسری میں گیارہ۔ تیسری میں دس مرتبہ علیٰ ہذا القیاس ہر رکعت میں ایک دفعہ کم کرتے جانا چاہئے۔ کیا نماز تہجد کا یہ طریقہ مسنون ہے؟ اور جو اسکے خلاف آٹھ رکعت پڑھے اور جو سورت چاہے پڑھے اس کی نماز ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۶۴} نماز تہجد کی آٹھ رکعت ہے وتر سمیت گیارہ۔ کسی سورت کی تخصیص نہیں ہے۔ فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔

س ۶۵} درود شریف کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اگر چار پائی پر بیٹھ کر پڑھا جائے تو کوئی حرج تو نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۵} کوئی حرج نہیں۔ اذکروا اللہ قیاماً

# متفرقات

**حساب دوستاں** | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ فروری ۱۹۳۹ء میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ حضرات نے آیندہ اپنے نام اخبار کو مسلسل جاری رکھنا ہو تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی دفتر میں اطلاع بھیجدیں

**وی پی سسٹم** | میں طرفین کو ہی نقصان ہوتا ہے ہر ماہ بہت سا نقصان اسی طریق پر اٹھانا پڑتا ہے لہذا خریدار حضرات حتی الامکان وی پی منگوانے کی بجائے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیا کریں۔

**مہلت یافتگاں** | بھی نوٹ کر لیں کہ آیندہ کسی قسم کی مزید مہلت نہیں دی جائیگی بلکہ ۲۸-فروری تک قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

**نوٹ** | جو صاحب گھر پر موجود نہ ہوں وہ جہاں کہیں اخبار میں اپنا نمبر ملاحظہ فرمائیں تو دفتر میں اطلاع بھیجدیں تاکہ ان کو وی پی نہ بھیجا جائے۔

۴۴ - ۷۱۰ - ۱۳۲۵ - ۱۵۹۷ -
۲۲۰۶ - ۲۴۸۰ - ۲۶۸۳ - ۳۵۶۶ -
۴۱۹۷ - ۴۳۸۷ - ۴۸۴۴ - ۴۹۳۳ -
۵۴۱۹ - ۵۵۹۱ - ۵۷۳۸ - ۶۱۲۷ -
۶۳۲۹ - ۶۳۷۸ - ۶۹۴۱ - ۷۰۵۸ -
۷۱۲۰ - ۷۱۲۱ - ۷۴۴۲ - ۷۷۹۳ -
۸۲۵۹ - ۸۵۳۱ - ۸۶۵۶ - ۸۷۵۹ -
۸۸۶۹ - ۸۹۰۰ - ۹۲۵۶ - ۹۳۹۱ -
۹۲۹۸ - ۹۴۵۷ - ۹۶۹۳ - ۹۶۸۷ -
۹۷۷۳ - ۹۸۱۰ - ۹۸۲۲ - [illegible] -
۱۰۱۴۸ - [illegible]
[illegible]

۱۰۷۸۲ - ۱۰۸۰۳ - ۱۰۸۵۲ - ۱۰۸۶۴ -
۱۰۹۱۳ - ۱۱۰۷۶ - ۱۱۰۹۹ - ۱۱۱۰۸ -
۱۱۱۴۲ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۲۷۳ -
۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۴۶ - ۱۱۴۴۷ -
۱۱۵۴۳ - ۱۱۵۵۴ - ۱۱۶۰۰ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۷۳۷ - ۱۱۷۸۴ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۱۸ -
۱۱۸۲۸ - ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۵ - ۱۱۸۳۷ -
۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۷۴ - ۱۱۹۷۹ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۷۴ - ۱۲۱۴۲ - ۱۲۱۵۹ -
۱۲۱۶۳ - ۱۲۱۶۷ - ۱۲۱۸۶ - ۱۲۲۲۶ -
۱۲۲۳۲ - ۱۲۲۸۸ - ۱۲۲۸۹ - ۱۲۲۹۰ -
۱۲۲۹۵ - ۱۲۲۹۸ - ۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۸ -
۱۲۳۱۵ - ۱۲۳۲۳ - ۱۲۳۲۴ - ۱۲۳۲۸ -
۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۳۴ - ۱۲۳۳۶ - ۱۲۳۳۸ -
۱۲۳۳۹ - ۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۴۳ - ۱۲۳۴۹ -
۱۲۳۷۳ - ۱۲۳۸۷ - ۱۲۳۹۱ - ۱۲۳۹۲ -
۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۵۵ -

**غریب فنڈ** | ۹۹۵۳ - ۱۱۲۶۰ - ۱۱۶۶۹ -
۱۱۸۱۳ - ۱۲۰۰۶ - ۱۲۳۳۵ - ۱۲۳۲۹ -

## داخلہ بند

غریب فنڈ میں چونکہ سائلین کی کثرت ہے۔ اس لئے جب تک ان کے نام اخبار جاری نہ ہو جائے۔ نئے داخلے بالکل بند رہینگے۔ لہذا کوئی سائل اگر داخلہ بھیجیگا تو واپس کر دیا جائیگا۔

**نوٹ** | اگر توحید و سنت کے شیدائی توحید و سنت کی اشاعت عام چاہتے ہیں تو غریب فنڈ کی امداد کریں۔

**اسلامی ڈائری مجلد** | سالانہ جنوری ۱۹۳۹ء کے علاوہ جمل تاریخ ولادت و وفات و حالات ائمہ اسلام علیہم السلام و دیگر معلومات حقیقت میں ہے۔ مسلمانوں کو اسی ڈائری کی قدر کرنی چاہئے۔ پاکٹ سائز مجلد منقش [illegible] قسم اول [illegible] قسم دوم [illegible] قسم سوم [illegible]

پتہ۔ عبد الحفیظ پسر ... قریشی بک اڈسس گورو بازار۔ امرتسر

**رسائل ثلاثہ** | یعنی "امام زمان"۔ "مہدی منتظر"۔ اور "مجدد دوراں" جو جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ مولانا سیالکوٹی صاحب سر جمعیۃ مذکور کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ خریداران جمعیۃ کو بلاقیمت بھیجے گئے ہیں۔ دیگر شائقین سات آنہ کے ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے طلب کریں۔

مولوی عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث۔ ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

**قطعہ تاریخ وفات** | شیخ غلام حیدر صاحب مرحوم سرگودھوی اہلحدیث کے اولین خریداروں میں سے تھے اور آخر دم تک رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ آپ وفات پا گئے۔ اناللہ! ان کی وفات پر کسی مولوی صاحب نے قطعہ تاریخ وفات بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔

(خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے) ؎

غلام حیدر اہل فیض و ارشاد
چوں اندر لحد خفت و جاں بحق داد
پئے تاریخ وفاتش عبد ازغم
بگفتا - داخل جنت بریں یاد
۱۳۵۷ھ

## مباحثہ تقلید شخصی چھپ گیا

رسالہ مذکور کی بابت ناظرین کو عرصہ سے انتظار تھا چنانچہ وہ بالکل تیار ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے فرمائشیں بھیجی ہوئی تھیں ان کو تو بھیج دیا گیا ہے دیگر شائقین حضرات جلد از جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر ملنا مشکل ہو جائے گا۔

طلب کرتے وقت ۶ پائی فی نسخہ بغرض اشاعت فنڈ مزید آنا چاہئے۔ اور محصول ڈاک ۹ پائی فی نسخہ

منگوانے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

**جواب دیں** مولوی محمد عالم صاحب جہوری مجرنٹی اور ملک امام خان صاحب سہہندی کو میں کئی خطوط لکھ چکا ہوں مگر جواب تا حال موصول نہیں ہوا۔ اگر موصوفین اس نوٹ کو ملاحظہ فرمائیں تو مجھے جواب خط سے سرفراز فرمائیں۔

منشی محمد خان گوندل مدرس مدرسہ کہائی
ڈاک خانہ کٹھالہ شیخاں ضلع گجرات

**ضرورت کتب** خاکسار ایک غریب طالب علم ہے۔ تعلیم دینی اور مندرجہ ذیل کتب کا ازحد شوق ہے اہل خیر حضرات یہ کتب خرید کر دیں۔

(۱) الابلاغ المبین فی احکام اتباع خاتم النبیین۔
(۲) الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید۔
(۳) تفسیر سورہ اخلاص مصنفہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ
(۴) اسلام کی کتب مصنفہ مولوی رحیم بخش صاحب لاہوری
(۵) اسوۂ حسنہ (اردو) مصنفہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ
(۶) خطبات شہیدی۔ مصنفہ شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمہ
(۷) رحمۃ اللعالمین۔ مصنفہ قاضی محمد سلیمان پٹیالوی مرحوم

العارض:۔ رمضان علی طالب علم
چک ۱۲۲ مراد ڈاک خانہ خاص۔ براستہ چشتیاں۔
ریاست بہاول پور۔

**نوٹ** مندرجہ بالا کتب دفتر اہلحدیث امرتسر میں فروخت ہوتی ہیں۔

**جمعیۃ مرکزیہ** تبلیغ الاسلام انبالہ شہر نے مورخہ ۶۔ جنوری ۱۹۳۷ء کو بمقام کان پور حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا:۔

"ان حالات پر غور کرتے ہوئے جو سلطنت آصفیہ حیدر آباد اور اسلام کی بیخکنی کے لئے آریہ سماج اور مہا سبھائی عناصر کی طرف سے منظم سازشوں کے ساتھ زہریلے لٹریچر اور دیگر شر انگیز طریقوں سے جاری ہیں جماعت منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام کا یہ اجلاس انتہائی نفرت و بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اور مسلمانان ہند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ سلطنت آصفیہ اور اسلام کی حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں۔" المعلن امین ندر مستند

---

منسرم دفتر جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

**درخواست دعا** ناظرین "اہلحدیث" کی خدمت میں عموماً بزرگان قوم کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے کہ خاکسار ناچیز کو بجرم اہل حدیث ہونے کے ۱۸۹۶ء سے لیکر ۱۹۰۷ء تک اس قدر تکالیف کا

# اعلان تعطیل

بوجہ تقریب عید اضحیٰ حسب معمول سابق دفتر اور پریس میں تعطیلات ہونگی۔ اس لئے ۲۷۔ جنوری و ۳ فروری کا پرچہ یک جا ہی شائع کیا جا رہا ہے۔ لہذا

**آیندہ پرچہ شائع نہیں ہوگا**

ناظرین و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

---

ناظرین اہلحدیث

# عید اضحیٰ کے موقعہ پر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد کیلئے

# عید آنہ فنڈ

کا ضرور خیال رکھیں

نیز کانفرنس مذکور کا سالانہ اجلاس ۷-۸-۹ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوگا۔ شائقین اس میں شریک ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں اور کانفرنس کی ہر ممکن اعانت کر کے اس کو تقویت پہنچائیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ

---

سامنا کرنا پڑا جو بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ اور آج تک اپنی اہل حدیث برادری میں کوئی کسی قسم کی آواز تک نہ پہنچائی۔ ہر مصیبت میں سے صبر سے کام لیا۔ اس عرصہ میں ناچیز کو گاؤں والوں نے

ہر طرح سے بائیکاٹ کیا۔ مال مویشی کو چرایا گیا فصل کاٹا گیا۔ گھر لوٹا گیا۔ چھپٹ کھائی۔ بہو بیٹیوں کی عزت پر بہتان تراشے گئے۔ کافر ہونے کا فتویٰ دیا گیا۔ الغرض کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو اس خادم دین پر وارد نہ ہوئی۔ خدا کے فضل و کرم سے ۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۹۳۶ء تک آرام رہا۔ اور حتی المقدور تبلیغ میں مصروف رہا۔ مگر اب عرصہ چھ ماہ سے پھر وہی مخالفانہ سلسلہ شروع ہو رہا ہے۔ اور اس خادم کو ہر طرح سے تکالیف دینے میں مخالفین دین رسول مصروف ہیں راقم الحروف قومی خادم آج کل اس قدر تنگ و لاچار ہو رہا ہے کہ بیان کرتے ہوئے قومی برادری کو غم میں مبتلا کرنے والی بات ہے۔ میرے پیارے اہل حدیث بھائیو! اس خادم کے لئے رب العزت سے دعا کرو کہ مجھ ناچیز کو دشمنان دین سے محفوظ رکھے۔ اور اس ضعیف العمری کی حالت میں زندگی آرام سے گزار دیوے

والسلام خیر الختام! (نور محمد میانوی جہلمی)

**یاد رفتگان** ہماری جماعت اہل حدیث کے ایک اسی سالہ معمر بزرگ حاجی قاسم علی صاحب جو صوم و صلوٰۃ کے پابند اور متبع سنت تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (حاجی عبد الغفور محلہ عیدگاہ اجمیر)۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

**جلسہ کانفرنس** کے لئے شعراء کرام نظمیں تیار کریں جن میں توحید و سنت کی اشاعت و تبلیغ کا ذکر ہو۔

**اشتہار محرم و تعزیہ** محرم سے پہلے پہلے منگوا کر تقسیم کر دینا چاہئے۔ حق اشاعت فنڈ ۲ر فی سینکڑہ اور محصول ڈاک ۸ر فی سینکڑہ ہے۔ جلد طلب کیجئے۔

**رسیدی ٹکٹ نہ بھیجیں** بعض حضرات ٹکٹ بھیجتے وقت رسیدی ٹکٹ (ریو نیو ٹکٹ) بھیج دیتے ہیں۔ جو دفتر کے کسی کام نہیں آ سکتے۔ لہذا ٹکٹ بھیجتے وقت ہمیشہ ڈاک خانہ کا ٹکٹ خرید کر بھیجا کریں تعمیل ارشاد نا ممکن ہوگی۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**کوپن منی آرڈر** پر منی آرڈر بھیجنے والے حضرات منشاء صاف قلم سے تفصیل اور اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں۔

# ملکی مطلع

## فلسطین اور برطانیہ

؎ بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

فلسطین کے عربوں کا خون بڑی ارزانی سے بہایا جا رہا ہے۔ اب تو خبریں یہاں تک آ رہی ہیں کہ ادھر سے بھی سرکاری فوجوں کے مقابلہ میں اسلحۂ جنگ کھلم کھلا استعمال کئے جاتے ہیں اور اس جنگ میں فریقین کے سپاہی کام آتے ہیں۔ عربوں نے قادیانیوں کی طرح بطور خود عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ جن میں انگریزوں کے ہوا خواہوں پر باقاعدہ فرد جرم لگائی جاتی ہے ادھر انگریزی فوج ایسی عدالتوں کو تلاش کر کے قاضیوں کو مع سٹاف کے گرفتار کر لیتی ہے۔ پھر اپنے حسب منشاء ان پر سزا کا حکم لگاتی ہے۔ مگر اعراب فلسطین ابھی تک اپنے خیالات پر بڑی مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ ہم عرصہ سے یہ رائے ظاہر کرتے آئے ہیں کہ فلسطین کی تحریک آئرلینڈ کی تحریک کے مشابہ چل رہی ہے۔ جس کی ایک بڑی علامت یہ ظاہر ہوئی ہے کہ اہل فلسطین کے ساتھ فیصلہ کرنے کے لئے عنقریب لندن میں ایک گول میز کانفرنس بلائی جا رہی ہے۔

**نوٹ** ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ انگریزی حکومت کا یہ دستور ہے (جو اسی سے مخصوص نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی قاعدہ ہے) کہ ابتدا میں ماتحت رعایا کی سرکشی کو بزور دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر نہ دبے تو اپنی طرف سے تحقیقات کے لئے کمیشن بھیجتی ہے۔ جس کے سب ممبران سرکاری ہوتے ہیں۔ پھر اس کی رپورٹ شائع کرتی ہے تاکہ عوام کو پتہ لگے [illegible]
[illegible]

اس کی بھی پروا نہیں کرتی تو پھر ایک ایسی کمیٹی مقرر کرتی ہے جس میں کچھ ممبر حکومت کے اور کچھ رعایا کے شامل کئے جاتے ہیں جو باہم مل کر تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔ آخر کار کوئی نہ کوئی تجویز ایسی ڈھونڈ لیتے ہیں جس پر فریقین رضامند ہو جائیں۔

چنانچہ یہی برتاؤ ہندوستان کے ساتھ کیا گیا تھا

ان ہر دو کمیٹیوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ پہلی کمیٹی کی غرض محض حاکمانہ تحقیقات ہوتی ہے۔ مگر دوسری ایک قسم کی مجلس مصالحت و مشاورت ہوتی ہے۔ اسی کو گول میز کانفرنس کہتے ہیں۔ چنانچہ آج کل اسی قسم کی ایک گول میز کانفرنس قضیۂ فلسطین کے تصفیہ کے لئے لندن میں ہونے والی ہے۔ جس میں عربوں کے نمائندے بھی شریک ہونگے۔

ہندوستان میں کانگرس کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ کانگرس کے جلسے ممنوع قرار دئیے گئے تھے۔ لاہور میں ممبران کانگرس نے اس ممانعت کو ملحوظ رکھ کر ایک دفعہ کھڑا جلسہ کیا تھا جس کی صورت یہ تھی کہ شرکاء جلسہ نے بطور سیر کے باہر پھرتے پھرتے چند تجاویز پاس کر لیں۔ اسکے بعد ایک وقت آیا کہ کانگرس نے دہلی میں سالانہ جلسے کے انعقاد کا اعلان کیا۔ ادھر مسلح پولیس پھر رہی تھی تاکہ جلسہ نہ ہونے پائے۔ مگر ممبران کانگرس نے عین وقت پر گھنٹہ گھر کے چوک میں مختصر سا جلسہ کر لیا جس میں خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ ممبران کانگرس آئے اور چلے گئے۔ یعنی دس پندرہ منٹ میں جلسے کی سب کارروائی ختم ہو گئی۔ اسی طرح ایک جلسہ امرتسر میں ہوا تھا۔ ان تمام مصائب کے جھیلنے کے بعد حکومت برطانیہ نے لندن میں گول میز کانفرنس کی تجویز کی۔ جس میں کانگرسی ممبروں کے علاوہ ملک کے دوسرے سرکردہ اشخاص کو بھی شریک کیا۔ اس کانفرنس کے کئی ایک اجلاس ہوئے۔ آج ہندوستان میں جو [illegible] جاری ہے۔ اسی گول میز کانفرنس کا نتیجہ ہے
[illegible]

ظاہر کرتا ہے کہ فلسطین کے عربوں کی کامیابی بالکل قریب ہے۔ کیوں نہ ہو۔ صدق اللہ!

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا!

## گردش زمانہ

کوئی چیز قانون قدرت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ قوموں کی زندگی افراد کی زندگی سے گو زیادہ ہوتی ہے مگر محدود ہوتی ہے دائمی نہیں ہوتی۔ ہر قوم اپنے عروج کو پہنچکر زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے بھی اس تکوینی اصول کی طرف مسلمانوں کو مخاطب کر کے اشارہ کیا ہے ؎

کیا گر حکومت نے تم سے کنارا
تو اس میں نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانے کی گردش سے ہے کس کو چارا
کبھی یاں ہے بہمن کبھی یاں ہے دارا

اسی تکوینی اصول کے ماتحت مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ ہو۔ جو اخبار "انقلاب" سے منقول ہے

### "قلمرو برطانیہ کی شکست کے آثار"

ہندوستان میں کئی سال سے انگریزی گرفت کمزور پڑ چکی ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ لیکن واضح طور پر اپنی طاقت ہندیوں کے ہاتھوں میں منتقل کئے جا رہا ہے۔ عام ارباب سیاست کی رائے یہ ہے کہ دس پندرہ سال کے اندر اس ملک میں انگریز بالکل بے اقتدار ہو جائیگا۔ فلسطین اگرچہ مقبوضہ نہ تھا صرف انتدابی علاقہ تھا۔ لیکن اس کے باشندوں نے جس پامردی سے انگریزی اقتدار کا مقابلہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی خلاصی کے دن بھی قریب ہیں۔ اور انگریز کو اپنے اختیارات کافی حد تک تفویض کرنے پڑیں گے۔ [illegible] جو نو آبادیاں ہیں وہ [illegible]
[illegible]

(پیشیا) افریقہ مقبوضات کا حال ہے۔ اب سفید فام لوگوں کی برطانوی نو آبادیوں پر نظر ڈالو۔ جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا تقریباً آزاد ہیں۔ اور بارہا انگلستان کو متنبہ کر چکے ہیں کہ آیندہ جنگ میں یہ نو آبادیاں سلطنت مرکزی کے لئے کسی اعانت و امداد کا باعث نہ ہو سکیں گی۔ اب کینیڈا والے مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں "قلمرو" کہلانا پسند نہیں آیندہ انہیں "سلطنت کینیڈا" کہا جائے۔ ان کا گورنر جنرل "وائسرائے" کے نام سے موسوم ہو اور انگریز نہ ہو بلکہ کینیڈین ہو۔ ایک شاہی مہر تجویز کی جائے۔ جو وزیر اعظم کینیڈا کی تحویل میں رہے۔ اور اسکے تمام احکام کو شاہی فرامین کا رتبہ حاصل ہو۔

اس کے علاوہ آئرلینڈ کے حالات بہت ہی تشویشناک ہیں۔ اس ملک میں آزاد حکومت تو قائم ہو ہی چکی ہے لیکن کچھ انگریزی فوج ابھی تک آئرلینڈ میں موجود ہے۔ اب "جمہوریہ آئرلینڈ" کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ انگریز اس فوج کو فی الفور ہٹا لیں کیونکہ اس کا قیام آئرلینڈ کی آزادی کے منافی ہے پچھلے دنوں لندن مانچسٹر اور نارتھمبرلینڈ میں پُراسرار دھماکے ہوئے اور بم پھٹے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ اور آئرش پولیس مصروفِ تحقیقات ہے۔ اور آثار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت آئرلینڈ کے حریت پرستوں کی ہے۔ جو اس طریقے سے انگریزوں کو مرعوب کر کے اپنا مطالبۂ اخراج افواج منظور کرانا چاہتے ہیں۔

غرض حکومت انگلستان کی کمزوری اور بے عملی ساری قلمرو میں رسوا ہو چکی ہے۔ کیا سچ مچ اس عظیم الشان سیاسی نظام کے تمام اجزا ایک ایک کر کے اس سے منقطع ہو رہے ہیں؟ لوگ کہتے ہیں کہ آئندہ جنگ ہوئی تو قلمرو برطانیہ ختم ہو جائیگی۔ لیکن آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شائد جنگ کی نوبت آنے سے پہلے ہی زوال و انحطاط مکمل ہو جائے اور برطانیہ جنگ میں شامل ہونے کے قابل ہی نہ رہے۔ کیا مدبرین برطانیہ نے اس کے متعلق [illegible]

سوچا ہے؟ (انقلاب لاہور مورخہ ۲۲ جنوری [illegible])

**اہلحدیث** قرآن مجید بتاتا ہے کہ حکومتوں کے انقلاب کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ ط

اے خدا جو مالک الملک ہے تو ہی جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔

مسلمانوں کو یہ دعا اس لئے سکھائی گئی ہے کہ وہ حکومتوں کا قیام و زوال خدا کی طرف سے سمجھیں اور اپنے لئے بہتری کی دعا مانگا کریں۔

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کی سکھائی ہوئی یہ دعا بکثرت مانگنی چاہئے۔ اور ہر ایک ناجائز کام سے اجتناب کرنا چاہئے۔

---

## کانگرس اور مسلم لیگ

ہنگامہ مدات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی ہی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

شاعر کی نیت میں یہ شعر خدا جانے کس زمین کے حق میں ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج ہمارے ملک ہندوستان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔ چند روز ہوئے ہندوستانیوں کی ٹکر انگریزی حکومت کے ساتھ ہو رہی تھی۔ ہندو مسلمان وغیرہ سب ایک طرف تھے۔ ان کے مقابل انگریزی حکومت تھی۔ اخباری صفحات اسی جھگڑے سے متعلق مضامین سے لبریز ہوا کرتے تھے۔ خدا خدا کر کے اس سے فرصت ہوئی۔ آج کل جو نیا جھگڑا پیدا ہوا ہے۔ وہ کانگرس اور مسلم لیگ کے مابین ہے۔ اس میں بھی ہماری شامت اعمال سے فتنے کی بلا مسلمانوں ہی پر نازل ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہندو قوم تو بالاتفاق کانگرس کی حمایت میں ہے۔ البتہ مسلمان دو گروہوں (کانگرسی اور غیر کانگرسی) میں بٹے ہوئے ہیں جمعیۃ العلماء [illegible] اور مدرسہ دیوبند کے اساتذہ اور کلکتہ کے مشہور عالم مولانا ابو الکلام آزاد اور صوبہ سرحد کے علماء اور سرکردہ افغان اور دوسرے صوبوں کے متعدد اصحاب کانگرس کی طرف ہیں۔ ان کے برخلاف بہت سے ذی شان حضرات مسلم لیگ کو مسلمانوں کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔

اختلاف رائے کو تو ہم معیوب نہیں سمجھتے۔ لیکن عیب جوئی، طعنہ زنی، دلآزاری اور ایک دوسرے پر حملہ آری یہ سب تباہی کے اسباب ہیں جو آج کل مسلمانوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

لیگی اخبارات کانگرس کے طرفدار مسلم عوام اور علماء کو ہندوؤں کا دام افتادہ بتاتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ طریق کار اچھا نہیں ہے۔ یہ روش بالکل وہی ہے جسے چند روز پہلے مذہبی لوگوں میں دیکھ کر ہمارے جدید تعلیم یافتہ حضرات ان کو مطعون کیا کرتے تھے۔ مگر آج خود اسی کھلونے سے کھیلنے لگے ہیں۔ جس سے دوسروں کو منع کرتے تھے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے۔

---

## از محکمہ اطلاعات پنجاب

صاحب انسپکٹر جنرل سول شفاخانجات پنجاب پبلک طور پر محکمہ آبپاشی پنجاب کے ایک ریٹائرڈ اورسیر لالہ تلارام سکنہ بلب گڑھ ضلع گڑگاؤں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۵ روپیہ ماہوار کی قلیل پنشن میں سے تین روپیہ ماہوار بلب گڑھ ڈسپنسری کو دیا کریں گے۔ یہ ماہانہ عطیہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آپ زندہ ہیں۔ آپ کی پیشکش جو صوبہ کے زیادہ خوشحال باشندوں کے لئے ایک عمدہ مثال قائم کرتی ہے شکریہ کے ساتھ قبول کی گئی ہے۔ اگر ایسے تمام اصحاب جو اس قابل ہیں کہ کچھ روپیہ ادا کر سکیں۔ اس مثال کی پیروی کریں تو فی الحقیقت صوبہ میں طبی امداد کی بہم رسانی کا دائرہ بہت وسیع ہو سکتا ہے۔

([illegible])

[illegible] (۲۹۸)

# موسم سرما کا خاص تحفہ

ماءاللحم عنبری کیوڑی لونگوی سہ آتشہ نسخہ خاص

قوت مردمی کو برانگیخت کرتا ہے۔ حرارت غریزی اور مادہ منویہ کی تولید کر کے تمام جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے خصوصاً دل و دماغ معدہ جگر اور گردہ مثانہ کو قوت بخشتا ہے۔ دائمی نزلہ زکام کھانسی۔ بلغم کو دفع کرتا ہے۔ لاغر اور کمزور بدن میں خون صالح پیدا کر کے گویا ازسرنو زندگی بخشتا ہے۔ مایوس جوانوں کے لئے آب حیات ثابت ہوتا ہے۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل للعہ۔ نمونہ کی شیشی جس میں پندرہ تولے عرق ہے۔ قیمت عصہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ بذریعہ وی پی طلب کرنیوالے حضرات نمونہ کی شیشی طلب کرنے کی صورت میں موازی ۸ر پیشگی اور سالم بوتل منگوانے کیلئے عہ پیشگی ضرور ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دارالصحت بالمقابل دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرت سر

# سرمہ نورالعین

(مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ۔

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ

# تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر معدہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ...

پتہ:۔ منیجر اکسیر اعظم ...

# شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شاہد ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر | [illegible] | زرقانی شرح مواہب اللدنیہ | [illegible] |
| زاد المعاد ابن قیم سفید | [illegible] | سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ | [illegible] |
| ترغیب و ترہیب سفید کاغذ | [illegible] | نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا | |
| تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں | | ملا علی مصری | [illegible] |
| قیمت فی حصہ | [illegible] | تفسیر فتح القدیر شوکانی | [illegible] |

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

# مژدہ!

فلک توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام ۱۳۵۸ھ کو

ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنے والے

ماہوار جریدہ "الاسلام" کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضان وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفاء
محصوران کفر و الحاد کا واحد مشکل کشاء
ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات مشرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنہ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشاء
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا

چندہ سالانہ چار روپیہ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی رعایتی چندہ بنام

منیجر الاسلام محبت پور کمیوہ
ضلع گجرات (پنجاب) بھیج کر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے

# خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ ... رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ اسا... کے لئے جو حضرات مردمی کے متلاشی ہیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ زکام ... سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلنے وقت دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ ... سے جی چرانا۔ مرعوب و خوف وہراس ... آہٹ سے جی دھک دھک کرنا کمزوری نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت ... ہفتہ تین روپے آدھ سیر ... روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر ... خرچہ ... بذمہ خریدار

لاہور برانچ ناظم دواخانہ پنجاب ... ڈاکخانہ

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

# طلائے اعظم

... سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں ... ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ ... نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک ... ہی مفید اثر لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔

قیمت عہ۔ محصول ڈاک ۸ر

المشتہر:۔ منیجر ... (... پٹیالہ)

## مومیائی ؎

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال (۲۷۰)
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے
سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے
اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
۸/ آدھ پاؤ ۱۶/ پاؤ بھر ۳۲/ مع محصول ڈاک
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۱ لی ابر جاسے
ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔
نہیں ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پور
"میں نے قبل ازیں دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو
مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض
کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں"
(۱۷۔ نومبر ۱۹۳۵ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور:-
"ماقبل اسکے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے
مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے
پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" (۱۷ نومبر ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر



## عجیب الاثر فلیویا ٹانک (۱۲)

رجسٹری شدہ برٹش گورنمنٹ انڈیا ہے۔ ہزاروں دفعہ امتحان
کی جا چکی ہے۔ لاہور آل انڈیا نمائش میں نام اور انعام
حاصل کر چکی ہے۔ ۱۴۵۹۰ گئے گزرے اشخاص کو کمل صحت
نئی جوانی حاصل ہو چکی ہے۔ بڑھاپا میں نئی شادی کر دے۔
ایک گولی کھانے سے خواہ بڈھا ہو یا جوان اس رات
تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قطعی بے ضرر ممسک ہے۔
پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے ۱۲؎ فی پیکٹ
۴۰ گولیاں۔ پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)



## طبیب کامل المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و
ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے
مجربات۔ مشاہیر اطباء حکیم شریف خاں صاحب۔ حکیم
اجمل خاں صاحب و دیگر معزز اطبائے ہندوستان و
یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ
مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے
اصل قیمت ۱۲ ۔ رعائتی قیمت ۱۲ر
ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر


# تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

## علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے
آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی
ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی
بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے
پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔
کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر

## عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب
کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی
ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

## بہاء اللہ اور میرزا

اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ
ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا
مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی
شیخ بہاء اللہ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ۶ر

### در تردید عیسائی مشن

## تقابل ثلاثہ

اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ
احکامات قرآنی ہر نوع کمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی
کے لئے کافی و وافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر
ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت ۴ر

## توحید و تثلیث

تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے
توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت
کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

## جوابات نصاریٰ

اس رسالہ میں مسیحیوں کی تین مشہور و معروف کتب
کا جواب ہے۔ انکے نام یہ ہیں:۔ (۱) حقائق قرآن۔
(۲) اثبات التثلیث۔ (۳) میں مسیحی کیوں ہوا؟
جواب مفصل و مدلل دیا ہے۔ مسیحی صاحبان آجتک
اسکی تردید نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر۔

### در تردید آریہ مشن

## حق پرکاش

اس کتاب میں ایک سو انسٹھ ۱۵۹ اعتراضات کا جواب معقول
اور عالمانہ رنگ میں دیا گیا ہے۔ جو سوامی دیانند کی
مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں
مرقوم ہیں۔ یہ اعتراضات قرآن مجید پر تھے۔ ان کا دندان شکن
جواب حق پرکاش ہے۔ قابل دید ہے خصوصاً کئی
بار چھپ چکی ہے۔ قیمت ۱۲ر

**الہامی کتاب** وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ قیمت ۱۲ر

**ترک اسلام** جواب ترک اسلام [illegible] اس رسالہ میں ان اعتراضوں کا قابل قدر جواب دیا گیا ہے جو [illegible] نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ [illegible] مصنف خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور اسلام [illegible] قیمت ۹

**بحث تناسخ** وہ قابل دید [illegible] مباحثہ جو کئی [illegible] مابین مولانا ابوالوفا اور ماسٹر آتما رام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

**حضرت محمد رشی** حضرت محمد صاحب [illegible] علیہ وسلم کی [illegible] کا ثبوت [illegible] انجیل اور وید سے [illegible] صاف اور [illegible] الہامات [illegible] وید ہے کہ [illegible] مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں [illegible] ۲ر

**حدوث وید** اس رسالہ میں حدوث وید کے [illegible] ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ [illegible] وقت بنائے گئے تھے [illegible] دنیا کی [illegible] آبادی [illegible] قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴ر

**اصول آریہ** اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول [illegible] کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے یعنی مادہ روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے [illegible] کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید [illegible] اس کی عام اشاعت [illegible] ۲ر

**الہام** اس میں الہام کی تعریف و تقسیم کرکے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

**شادی بیوگان اور نیوگ** اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کس درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۲ر

**القرآن العظیم** اس کتاب میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید میں ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲

**جہاد وید** اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کرکے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ قیمت ۲ر

**مقدس رسول** [illegible] ایڈیٹر [illegible] نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سخت ناپاک اعتراضات کئے [illegible] رنگیلا رسول۔ اس نامعقول رسالہ کی [illegible] اور متین جواب مقدس رسول نے [illegible] شائع ہوا ہے۔ ملک کے اکابر اور مشہور اخبار [illegible] اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں [illegible]

**نکاح آریہ** اس رسالہ میں [illegible] کے احکام متعلقہ نکاح [illegible] آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی [illegible] فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس [illegible] سے ہو (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) [illegible] لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان قیمت صرف ۳ر

**نماز اربعہ** ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں عیسائیوں آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہی اسکے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۳ر

**ہندوستان کے دو ریفارمر** یعنی سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے الفاظ میں دکھایا ہے۔ قیمت ۲ر

**سوامی دیانند کا علم و عقل** اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ا[illegible]

**کتاب الرحمن** آریوں کی جدید کتاب کلام الرحمن [illegible] کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابوالوفا [illegible] اپنی خاص اور نرالی طرز سے دیا ہے۔ قیمت صرف ۹ر

**نوٹ:** یہاں صرف [illegible] میں درج کی ہیں۔ محصول ڈاک ان کے [illegible] کا

(۲۷۱)

**بعدالت جناب جج صاحب بہادر منتظم جائداد دیوالیاں ضلع لاہور**

نمبر قرار داد ۵۰ سال ۱۹۳۸ء

رحیم بخش ولد غلام محمد کشمیری ساکنہ سلطان پورہ لاہور سائل دیوالیہ۔

بنام زمیندارہ بنک لاہور۔ قرضخواہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں رحیم بخش مقروض جو مورخہ ۱۵ [illegible] کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ مورخہ ۱۳ [illegible] کو قرار داد منسوخ ہو چکا ہے۔ اسکی نسبت اطلاع ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا دی جاتی ہے۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم۔ (مہر عدالت)

ahmadimuslim.de

## زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اسمیں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۵۰۰ صفحات۔ کتابت طباعت اعلیٰ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی دو روپیہ (عام)

## شہادت القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مرزا صاحب نے اپنے دعوی (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ کل دو روپے

## الخبر الصحیح

از مولانا سیالکوٹی۔ اس میں حضرت مسیح کی قبر شریف پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت صرف ۲

## ائمہ تلبیس

مصنفہ ابو القاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی پر مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اسپر بجا فخر ہونا چاہئے۔ عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت کے دعوت کرنے کا شاندار ہوگیا ہے "ذنبہ تلبیس" پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشائندہ اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ قیمت عا

## رئیس قادیان

از مصنف موصوف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے مفصل حالات۔ بہ دیدہ طرز پر۔ قیمت عہ

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہائت عمدہ خوشنما رنگدار و سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ پتہ: منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

## مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل

مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری۔ قیمت ۲

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی عہ (منگوانے کا پتہ) کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

## آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی۔ اس کتاب میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے حالات پر مفصل تبصرہ ان کے عقائد و اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت تین روپے

## تحفہ مجددیہ

دربیان تردید عقائد شیعہ۔ مجدد الف ثانی سرہندی کے بعض مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ فرقہ شیعہ کے عقائد کی قرآن اور حدیث سے تردید کی ہے۔ ایک ضخیم کتاب ہے۔ قیمت

## مباحثہ گوشت خوری

ایک ہندو مناظر و مسلمان مبلغ کے مابین۔ اسلام کی فتح۔ قیمت ۳ر۔ قابل دید ہے۔

## ثبوت قربانی گاؤ

قرآن حدیث۔ تورات۔ انجیل وید۔ شاستر۔ رامائن اور مہا بھارت سے ثبوت۔ قابل دید ہے قیمت ہر دو حصہ

جملہ کتب منگوانے کا پتہ

## منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ | نمبر ۱۴

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اخبار | امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن | پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم حجت است

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء


## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤساء وجاگیرداروں سے ، عـہ
عام خریداران سے ، عـہ
، ششماہی عـہ
ممالک غیر سے سالانہ ، شلنگ
فی پرچہ - - - ، ۲

### اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

## امرتسر ۱۹۔ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۰۔ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

### فہرست مضامین


یاد ماضی (نظم) - - -
انتخاب الاخبار - - - -
گوشت خوری کو معکوس۔ آریہ مسافر کی فریاد ص۳
اہل حدیث کانفرنس اور جماعت اہلحدیث دہلی۔ ص۳
میری کھلی چٹھی کا جواب متعلق خلیفہ قادیان۔ ص۴
نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نداء - - - ص۶
عریضہ بخدمت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ص۹
عقائد القالیہ - - - - ص۹
بارش آسمان سے آتی ہے - - - ص۱۰
مسلمانو! کس طرف جا رہے ہو - - - ص۱۲
[illegible] - - - ص۱۳
[illegible] - - کی مطلع - ص۱۴
اشتہارات - - - ص۱۵


# یاد ماضی

(از محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ جمیلہ۔ ساکن کلکتہ)

اے مسلماں تو زمانے میں بہت ممتاز تھا
جوش اٹھتے تھے جہاں کے تیری ہمت دیکھ کر
سرنگوں تھے قیصر وفغفور تیرے سامنے
خیر ہوتے تھے تصدق تیرے حسن خلق پر
یاد کر کیا تجھ میں پہلے قوت تسخیر تھی
کانپتا تھا کفر سن کر حضرت خالد کا نام
منکشف تو نے کئے اسرار ہستی دہر پر
ہوش کر غافل سنبھلنے کی ضرورت ہے تجھے

اے مسلماں ہر جگہ تو صاحب اعزاز تھا
وہ زمانہ یاد کر جب مائل پرواز تھا
سچ بتا تیرے علاوہ کون یوں ممتاز تھا
دل ربا انداز تھا جو بھی ترا انداز تھا
ذرہ ذرہ اس جہاں کا تیرا ہم آواز تھا
جرأت ومردانگی کو جن پہ بے حد ناز تھا
آج تو ہے تو زمانے میں سراپا راز تھا
آج بن جا وہی جیسا کہ تو جہاں باز تھا

ہے جمیلہ کی تمنا پھر تمنا نغمے وہی
جن کے سننے کو زمانہ گوش بر آواز تھا

[illegible] حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ کے مکتوبات کا اردو ترجمہ [illegible]

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

**اہلحدیث ۳- فروری** بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوا تھا - بلکہ ۲۷- جنوری کے پرچہ کو ہی ڈبل کر دیا تھا - ناظرین مطلع رہیں -

**تقریب حج** ایک آمدہ تار مظہر ہے کہ امسال حج مبارک کی تقریب ۳۰- جنوری ۱۹۳۸ء کو بخیر و عافیت سرانجام ہوئی - حج کے دن میدان عرفات میں بارش بھی ہوئی - امسال حجاج کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی -

**عید اضحیٰ** ہندوستان میں سوائے چند مقامات کے (جنہوں نے ۳۱- جنوری کو عید کی) باقی تمام جگہ یکم فروری کو ہی منائی گئی -

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو پنجاب پراونشل کانگرس کے صدر مقرر ہو گئے ہیں -

—— مسٹر سبھاش چندر بوس امسال بھی کثرت آراء سے آل انڈیا نیشنل کانگرس کے صدر مقرر ہوئے ہیں -

—— ہندوستان کے چند شہروں میں عید البقر کے روز گائے کی قربانی کرنے کے سلسلے میں ہندو مسلم فساد ہو گیا -

—— حکومت پنجاب کے یہ معاملہ زیر غور ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو روزانہ الاؤنس کی بجائے دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جایا کرے -

—— ہر ہٹلر نے ۳۰- جنوری کو ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ ہم جرمنی کی حالت کو بہتر بنانے کی غرض سے نو آبادیاں واپس لینا چاہتے ہیں - جرمنی کو فرانس یا برطانیہ سے کوئی عداوت نہیں - اگر اٹلی کو کسی جنگ کا سامنا کرنا پڑا تو جرمنی اس کا ساتھ دیگا -

—— حکومت جرمنی نے یہودی دندان سازوں کو سرکاری طور پر کاروبار کرنے کی ممانعت کر دی ہے -

—— ضلع جھانسی کے بیس مواضعات میں ژالہ باری ہوئی - کہا جاتا ہے کہ بعض اولے دو دو سیر تک کے تھے -

—— گورنمنٹ ہند نے سرکاری کاغذات میں فاؤنٹین پن استعمال کرنے کی ممانعت کر دی ہے -

—— بھیرہ ضلع شاہ پور کے نزدیک آثار قدیمہ میں سے غازی اورنگ زیب - اکبر اور محمد شاہ رنگیلے کے زمانے کے پرانے سکے برآمد ہوئے -

—— ڈیرہ اسماعیل خان میں عید البقر کے روز قربانی گائے کی وجہ سے ہندو مسلم فساد ہو گیا - ۱۸ اشخاص ہلاک اور ۲۱ زخمی ہوئے -

—— کلکتہ کی نواحی آبادی میں پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کیا جو جعلی پوسٹل لفافے بنایا کرتے تھے -

—— حکومت امریکہ نے اپنی فوجی طاقت کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے چھپن نئے جنگی جہاز اور پانسو چھپن ہوائی جہاز اور دیگر جنگی ضروریات کے لئے پانچ کروڑ ڈالر منظور کئے ہیں -

## ایک بار پھر سُن لیجئے

اگر آپ کی قیمت اخبار ماہ فروری میں ختم ہے تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر

**۲- مارچ سے پہلے پہلے**

ارسال کر دیں - اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بلا تامل بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں - ورنہ

**۳- مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا**

—— پیرس ۲۸- جنوری - صدر پارلیمنٹ فرانس نے دوران تقریر میں کہا کہ فرانس اپنی سلطنت کے کسی حصے سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں اور نہ وہ اپنے حقوق سے دستکش ہوگا - اگر آزادی اور وقار کی حفاظت کے لئے فرانس کو قربانی کرنی پڑی - تو وہ بڑی سے بڑی قربانی سے بھی احتراز نہ کریگا -

—— ضلع شیبی (برما) کے ایک قصبے کان بالا میں پھر خوفناک فساد ہو گیا - برمیوں نے کان بالا کی ہندوستانی آبادی پر حملہ کر دیا - ہندوستانیوں کے تمام مکانات نذر آتش کر دیئے گئے - ان کی دکانوں کو لوٹ لیا گیا - اور انہیں بہت بری طرح زدوکوب کیا -

—— فلسطین کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے متعدد عرب حکومتوں کے نمائندے لنڈن پہنچ گئے ہیں - لیکن ابھی تک کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی -

—— بغداد سے حجاز کا راستہ قابل اطمینان ہو گیا ہے - حکومت نے موٹر کمپنیوں پر خاص شرائط عائد کئے ہیں - جن کے بغیر کسی کمپنی کو راستے کا اجازت نامہ نہ دیا جائیگا - راستے میں منزلوں کا کافی انتظام ہے - کئی لاسلکی اسٹیشن بھی ہیں تاکہ قافلوں کی حالت کے متعلق ہر وقت اطلاع دی جا سکے -

—— شہزادہ شاپور ولی عہد ایران کے ساتھ مصر کی شہزادی فوزیہ کی شادی کی پہلی رسم مصر میں آئندہ مارچ میں انجام پائیگی - رسم نکاح اپریل میں ادا ہوگی -

**مباحثہ تقلید شخصی** جو حال میں اشاعت فنڈ سے کثیر التعداد شائع کیا گیا ہے - جہاں جہاں ضرورت ہو جلد طلب کر لیا جائے - روزانہ فرمائشات بکثرت آ رہی ہیں - اس لحاظ سے بہت جلد ختم ہو جائیگا - صرف دو پیسے امداد اشاعت فنڈ اور تین پیسے فی نسخہ محصول ڈاک ضرور آنے چاہئیں - (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**محرم اور تعزیہ** کے عنوان سے حسب معمول سابق امسال ایک لمبا پوسٹر شائع کرایا گیا ہے - جس میں علماء دہلی - سہارن پور - دیوبند - لکھنؤ - پنجاب کے علماء کرام کا متفقہ فتویٰ شائع کرایا گیا ہے کہ تعزیہ داری مذہب اہلسنت والجماعت میں مطلق جائز نہیں - اس لئے تبلیغی انجمنیں حسب ضرورت منگوا کر تقسیم کریں - یک صد پوسٹروں کے لئے ۲/ امداد اشاعت فنڈ اور آٹھ آنہ محصول ڈاک پیشگی وصول ہونے چاہئیں - ورنہ تعمیل ناممکن ہوگی -

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

**غریب فنڈ** میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی - اس لئے مجبور ہو کر آئندہ کے لئے نئے و پرانے سائلین کے داخلے بند کر دیئے ہیں - اصحاب خیر دست کرم کو جنبش دیں تو ان غرباء کی بھی مراد بر آئے -

اشتہار غریب فنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۱۹- ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

## گوشت خوری کو روکو

### آریہ مسافر کی فریاد

آج کل دنیا میں دھرم، مذہب بلکہ عام انسانی اخلاق کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ اخبار "آریہ گزٹ" سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جس کو پڑھ کر تمام منشہ ماتر (بنی نوع انسان) کی حالت زار کا نقشہ سامنے آتا اور دل دکھاتا ہے۔ "آریہ گزٹ" کے الفاظ یہ ہیں:-

"اگر آج کل کے نوجوانوں کی حالت کو دیکھا جائے تو پتہ لگیگا کہ ان میں بہت سے دھرم سے بے پرواہ ہیں۔ وہ سماج مندر میں جانا پسند نہیں کرتے۔ اگرچہ تھیٹر اور سنیما میں ہر وقت جانے کو تیار رہتے ہیں۔ وہ دھرم پستکوں کو نہیں پڑھتے عشقیہ ناول اور دوسری قسم کی دلچسپ کتابوں کے پڑھنے میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں۔ دھرم ان کے واسطے ایک ہوا سا بن گیا ہے۔ وہ دھرم کے نیموں کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی آزادی میں فرق آتا ہے بہت سے نوجوان پرماتما میں بھی وشواس نہیں رکھتے کئی پرماتما میں وشواس تو رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے آگے پرارتھنا نہیں کرنا چاہتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پرماتما کے آگے پرارتھنا کرنا تو کمزوری کا اظہار کرنا ہے۔ یا اس کو ایک طرح سے رشوت دینا اور اسکی چاپلوسی کرنا ہے۔ اور اپنی دھرم پستکوں کو بوسیدہ خیالات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ وہ کسی بھی دھارمک بات میں ذرا بھی دلچسپی نہیں لیتے۔

اگر موجودہ زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ لگیگا۔ اس وقت دھرم میں لوگوں کی دلچسپی ہر ایک ملک میں کم ہو رہی ہے۔ اور یہ بات صرف نوجوانوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ان کے بزرگوں تک بھی جا پہنچی ہے۔ بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کے لوگ ہر قسم کی Authority کے برخلاف ہیں کوئی زمانہ تھا کہ مذہب والے لوگوں کے لئے ان کا گھر بڑا پوتر استھان سمجھا جاتا تھا۔ ان کے شاعر اس کے متعلق اعلیٰ اعلیٰ نظمیں لکھتے تھے۔ اور دوسرے آدمی اس کی تعریف میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن آج کل گرہست دھرم کی جڑیں مغرب میں کھوکھلی ہو گئی ہیں۔ اسی طرح سے مغرب کے لوگوں کا اعتقاد پہلے اپنے گرجاؤں میں بہت زیادہ تھا۔ لیکن اب گرجے خالی پڑے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک پادری نے شکایت کی کہ لوگ اس کے اپدیش سننے کو آتے ہیں لیکن وہ ناول پڑھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح سے آج کل کے لوگ ہر ایک قسم کی Authority کے برخلاف ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت ٹیکس کی بھی مخالفت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اوپر یہ لوگ اپنی حکومت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کا اثر لوگوں کے نقطہ نگاہ میں پایا جاتا ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ لوگ ہر طرح کی بات ماننے کو تیار رہتے تھے لیکن آج کل لوگوں میں نقطہ چینی کرنے کی عادت بہت بڑھ گئی ہے۔ انیسویں صدی کے لوگ کہتے تھے کہ ہم اس بات کو قبول کرتے ہیں کیونکہ یہ اچھی ہے۔ لیکن بیسویں صدی کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس بات کو اچھی طرح آزمائیں گے اور آزمانے کے بعد اس پر اعتقاد کرینگے۔ یہ سپرٹ اور لوگوں میں تو ہے ہی لیکن نوجوانوں میں اوروں سے بھی زیادہ ہے۔ اس سپرٹ نے نوجوانوں میں دھرم کا وشواس کم کر دیا ہے۔ اور یہ سپرٹ صرف مغربی دنیا میں ہی نہیں بلکہ مشرق میں بھی اور خاصکر ہندوستان میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کل زندگی کی جدوجہد بڑی زبردست ہے۔ سب سے زیادہ ضروری مسئلہ جو لوگوں کے سامنے ہے۔ روزگار کا مسئلہ ہے۔ اس روزگار کو حاصل کرنے کے لئے لوگ اپنے اصولوں سے گر جاتے ہیں۔ سچ پوچھا جائے تو لوگ آج کل ہر ایک بات کا بنیادی اصول اقتصادیات کو سمجھتے ہیں۔

تیسری بات ایک اور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نوجوان آج کل تپسیا اور آتم سینیم (پرہیزگاری) کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کا آدرش (مقصود) عیش کرنا ہے اور رنگ رلیاں منانا۔ دھرم ان باتوں کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ دھرم کہتا ہے کہ اپنی اندریوں (آنکھوں) کو قابو میں کرو۔ لیکن نوجوان سمجھتے ہیں کہ ان کا کھانا عمدہ ہو۔ دھرم کہتا ہے کہ نیم کا پالن کرو۔ لیکن نوجوانوں کو یہ بات ناگوار گزرتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نوجوانوں کو دھرم کا تنگ اور مشکل راستہ بہت تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے۔ انکو عیش عشرت میں زیادہ لطف آتا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ ہے کہ مغربی تہذیب نے ان پر بہت اثر کیا ہے

ایک بات اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ لوگ دھرم کے ٹھیکیداروں میں اور خصوصاً دھرم کے پجاریوں میں وہ اعلیٰ کیرکٹر نہیں پاتے جو کہ ہونا چاہئیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دھرم والوں کو ہمیشہ سچائی اور انصاف کی پرواہ کرنی چاہیئے۔ لیکن کئی دفعہ دھرم کے ٹھیکیدار اپنی طاقت کو ظلم، بے انصافی اور مکاری سے استعمال کرتے ہیں۔ ان باتوں سے بھی لوگوں کے دلوں میں اور خاصکر نوجوانوں کے دلوں میں دھرم کے لئے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

یہ چند ایک باتیں ہیں جو نوجوانوں کی رُچی دھرم میں گھٹا رہی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آریہ سماج میں ان سب باتوں کا بڑا معقول جواب ہے۔ اگر بیسویں صدی کے لوگوں میں جستجو کی خواہش ہے تو آریہ سماج میں بھی یہ خواہش موجود ہے۔ پھر کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا کہ آریہ سماج نوجوانوں کو اپیل کیوں نہ کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آریہ سماج آج اقتصادی مسئلوں کو شائد حل نہ کر سکے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آریہ سماج نوجوانوں کے سامنے کوئی ایسا دھرم پیش نہیں کرسکتا۔ جس کے بنیادی اصول آتم ینیم پر مبنی نہ ہوں۔

لیکن باوجود ان باتوں کے آریہ سماج نوجوانوں کے دلوں کو اپیل کرسکتا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کی سپرٹ دراصل موجودہ زمانے کی سپرٹ ہے۔ وہ سپرٹ جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کے نیموں میں داخل کردی ہے۔ وہ سپرٹ یہ ہے کہ ستیہ کو گرہن کرنے اور استیہ کو تیاگنے (سچ کو قبول کرنے اور جھوٹ کو چھوڑنے) میں ہر ایک آریہ سماجی کو ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ یہی سپرٹ ہے جو آج کل کے لوگوں میں کام کررہی ہے۔ لیڈران آریہ سماج کو چاہئے کہ وہ ذرائع سوچیں جن سے آریہ سماج نوجوانوں میں ہردلعزیز بنے اور ہر ایک نوجوان کو آریہ سماج کا پیغام پہنچ جائے۔" (آریہ گزٹ لاہور۔ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** سارے مضمون کا خلاصہ وہی ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرب قیامت لوگ دینی باتوں سے بے پرواہ ہوجائینگے۔ اس لئے ہم اس کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کی آبادی میں بہت بڑی اکثریت انسانوں کی دھرم اور مذہب کو چھوڑ کر من مانی کارروائیاں کررہی ہے۔ مولانا حالی مرحوم کی ایک رباعی ہے۔ جو اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے۔ وہ اس منقولہ مضمون کی تصدیق اور تائید کرتی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

پوچھا جو کل انجام ترقیٔ بشر
یاروں سے کہا پیرِ مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہیگا کوئی انساں میں عیب
ہوجائینگے جہل چھلا کے سب عیب ہنر

مگر آریہ مسافرؔ نے سب پاپوں میں سے بڑا پاپ گوشت خوری کو سمجھا ہے۔ جس کے متعلق اس نے بہت بڑا نثری مرثیہ لکھا ہے۔ جس کا ایک ایک حرف اس کو آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے۔ ہم بھی اسکے مرثیہ میں شریک ہونے کو اسے نقل کرتے ہیں۔ اس مرثیے کا عنوان اس نے یہ رکھا ہے:۔

"اس گھور پاپ کو روکو"
گناہ کبیرہ

اس کے نیچے آپ لکھتے ہیں:۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ پچاس سال پہلے کی نسبت اب ملک میں تعلیم زیادہ ہے۔ آریہ سماج کو کام کرتے ہوئے بھی ساٹھ سال کے قریب گذر چکے ہیں۔ دیگر مذہبی سوسائٹیاں بھی عرصے سے کام کررہی ہیں۔ کچھ سماجک اصلاحات بھی ہوگئی ہیں۔ مثلاً شادی صغرسنی کا بہت کچھ انسداد ہوچکا ہے۔ اچھوت شکمشاہیں بھی ترقی ہوئی ہے۔ ناچ۔ مجرا۔ آتشبازی وغیرہ مکروہات بھی دور ہوچکی ہیں۔ اور بھی کئی سمتوں میں خاطرخواہ ترقی و اصلاح ہوگئی ہے۔ لیکن دھارمک نقطہ نگاہ سے ہمیں نہ صرف کوئی قابل قدر ترقی نظر نہیں آتی۔ بلکہ بہت کچھ تنزل ہی دکھائی پڑتا ہے۔ یہ درست ہے کہ پہلے کی نسبت اب لوگوں کی مذہبی معلومات زیادہ ہیں۔ لیکن عمل کا خانہ قریباً خالی ہی نظر آتا ہے۔ اپنے دعوے کے ثبوت میں ہم صرف ایک ہی بات یعنی مانس بھکشن کے گھور پاپ کو لیتے ہیں۔

آج سے پچاس سال پہلے کی نسبت اس پاپ میں اتنی بڑھتی ہوئی ہے کہ دیکھ کر ہردیہ کانپ جاتا ہے انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے کہ

Ignorance is bless

یعنی جہالت بھی رحمت ہے۔ نصف صدی پہلے کے ہندو اگرچہ تعلیم اور مذہبی معلومات کے لحاظ سے پھسڈی تھے لیکن جہاں تک دھارمک کرتیہ کا تعلق ہے۔ اُن کے لئے یہ جہالت موجب رحمت تھی۔

ہم نے کئی بزرگوں سے سنا ہے اور خود ہمارا بھی گذشتہ چالیس پینتالیس سال کا تجربہ ہے کہ ہندوؤں میں کائستھوں اور کشمیری پنڈتوں وغیرہ چند جاتیوں کو چھوڑ کر عام طور پر مانس بھکشن کو بہت بُری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اور برہمنوں۔ کھتریوں اور ویشوں وغیرہ میں سے اگر کوئی اس پاپ میں مبتلا بھی تھا۔ تو وہ چھپ چھپا کر بازار سے مانس لاتا اور اپنے گھر میں بھی الگ کسی کونے میں اسے پکاتا تھا۔ کیونکہ اس کی دھرم پتنی اور دوسرے گھر والے اُسے اس بات کی کبھی اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ ان کے چوکے کو اپوتر کرسکے۔ ہمیں بخوبی یاد ہے کہ ہمارے ایک رشتہ دار مانس بھکشن کے شائق تھے۔ لیکن جب کبھی وہ زبان کے چسکے سے مجبور ہوکر مانس پکاتے تھے تو مکان کی تیسری منزل پر ٹٹی کے قریب برساتی میں پکایا کرتے تھے۔ لیکن آج کیا حالت ہے۔ کھلے بندوں مانس بھکشن ہوتا ہے ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اس میں کوئی پاپ نہیں سمجھتے آج کوئی دعوت دعوت نہیں کہلا سکتی جب تک کہ اسمیں مانس کی ڈشنز (Dishes) نہ ہوں۔ بیاہ شادی پر جو ایک نہایت پوتر دھارمک سنسکار ہے۔ سمدھی کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ برات کے لئے مانس تیار کرائے اور اگر کوئی دھارمک بتی کا شخص ایسا کرنے سے انکار کرے تو براتی اپنے ڈیرہ پر مانس پکا کر اُس غریب کے پاس خرچ کا بل برائے ادائیگی بھیج دیتے ہیں۔ اور اس طرح اُسے نہ چاہتے ہوئے بھی پاپ میں حصہ دار

ahmadimuslim.de

جاتا ہے تاکہ - ان کو اولاً تو یہ ہوتا ہے کہ تو بہ ہی بھلی - ریلوے سٹیشنوں پہ بھی تو بکتے ہیں بکتے ہیں کہ آج سے تیس سال پہلے انڈے کی ریڑھیاں بھی اتنی کثرت سے نہ بکتی ہوں گی۔ نصف صدی پہلے جہاں ہمارے بوڑھے ہندو پراتہ کال اٹھتے ہی پرمیشور کا نام جپا کرتے تھے۔ اور کئی گریب (غریب) کے درشن کو ایشور کا درشن سمجھتے تھے۔ چنانچہ ہمیں یاد ہے کہ ہماری ماتا جی پراتہ سمے اٹھ کر آنکھیں کھولنے کے ساتھ ہی کہا کرتی تھیں۔ "دن چڑھیا بھائی بھریا گوگریب دا درشن کریا" وہ غریبوں میں فی الحقیقت درد نارائن کے درشن کیا کرتی تھیں۔ آج ہم صرف زبانی باتیں بنانے میں ہی مشاق ہو رہے ہیں۔

خیر مطلب یہ کہ آج سے نصف صدی پہلے جہاں پراتہ کال سادھو اور فقیر لوگ پرمیشور کے نام کی ہیا گاتے ہوئے گلیوں میں گھوما کرتے تھے۔ اور عام سد گرہستی پرمیشور کا نام لے کر دن کا آغاز کیا کرتے تھے۔ وہاں آج دن نکلنے سے پہلے "انڈے مہاراج" کی دلخراش صدائیں لاہور کے گلی کوچوں میں سنائی دینے لگتی ہیں۔ بابو لوگ انڈے کو مکمل خوراک کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ مہاپاپ ہے۔ انسان نے اپنے بنائے قوانین میں تو اسقاط حمل کو جرم قرار دے رکھا ہے لیکن غریب مرغیوں کے حمل (انڈوں) کا اسقاط روزانہ نہایت بے دردی کے ساتھ اس وجہ سے کرتے رہتے ہیں کہ انہیں اس میں لذت آتی ہے۔

جہاں تک مکمل خوراک کا تعلق ہے۔ ڈاکٹروں کی تازہ ترین تحقیقات یہ ہے کہ اشیائے خوردنی میں ایک عنصر ہوتا ہے۔ جسے Vitamin یعنی حیاتین کہتے ہیں۔ یہ دو بڑی قسموں میں منقسم ہے ایک Bleached Vitamin یعنی سفید وٹامن۔ اور دوسری Non. Bleached Vitamin یعنی رنگ دار وٹامن۔ سفید وٹامن کی پانچ قسمیں ہیں یعنی اے۔ بی۔ سی۔ ڈی اور ای۔ ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ نان بلیچڈ یعنی رنگدار وٹامن کا بہترین نمونہ گائے کا مکھن ہے۔ اس میں جو پیلی رنگت ہے وہ اس کی خاص خصوصیت ہے۔ یہ Pigments کہلاتے ہیں۔ یہ اور کسی بھی چیز میں اتنے نہیں پائے جاتے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ گائے کا مکھن انسان کے لئے بہترین خوراک ہے اب جب قدرت نے ہمیں گائے کے مکھن جیسی نعمت عطا کر رکھی ہے جس میں وہ تمام خوبیاں بلکہ اُن سے کہیں زیادہ موجود ہیں جو انڈے میں پائی جاتی ہیں لیکن خرابی مطلقاً کوئی نہیں۔ نہ اس میں اسقاط حمل کا پاپ ہی ہے۔ پھر انسان مکھن کے مقابلہ میں ایک گناہ آلود اور مشکوک فائدہ کی چیز کو کیوں استعمال کرتے ہیں۔ یہ واقعی سخت حیرت کی بات ہے۔ باقی رہا مانس۔ اس کے متعلق تو تازہ ترین ڈاکٹری تحقیقات یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی وٹامن نہیں ہوتا۔ یا اگر کوئی ہوتا بھی ہے تو بہت قلیل مقدار میں۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر چیز بی ریٹائرڈ سول سرجن نے پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

There is no Kind of Genvin Vita min in tiny class of meet.

یعنی کسی بھی قسم کے مانس میں کوئی بھی اصلی وٹامن موجود نہیں ہوتا۔"

جب اصل حقیقت یہ ہے۔ تو نہ معلوم یہ پڑھے لکھے لوگ۔ کیوں اس پاپ کے اس قدر والہ و شیدا ہو رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آج کل سنسار بھوگ پردھان ہو رہا ہے۔ پڑھے لکھے نئی روشنی کے جنٹلمین اس مقولہ پر عامل ہیں کہ

بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

زبان کے چسکے کے بس ہو کر وہ سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں معصوم بے زبانوں کے گلے پر چھریاں چلانے اور چلوانے کا موجب ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت رنج ہوتا ہے کہ آریہ سماج اس گھور پاپ کے انسداد کی طرف اتنی توجہ نہیں دے رہا کہ جتنی اسے دینی چاہئے۔ یہی کارن ہے کہ یہ پاپ روز بروز ترقی پر ہے۔ ہم تمام آریہ سماجوں۔ کے ان کارکنوں و لوکل آریہ اپدیشکوں سے دست بستہ التماس کرتے ہیں کہ وہ اس مہاپاپ کے انسداد کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اور اپنے ناواقف اور گمراہ بھائیوں کو اس گناہ کبیرہ سے باز رہنے کی تلقین کریں۔"

(آریہ مسافر لاہور مٹ۔ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** گوشت خوری پر جتنا مرثیہ آریہ لکھیں ان کا حق ہے۔ مگر واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ جس طرح ہندوؤں میں چھوت چھات رسمی یا تجارتی وجہ سے جاری ہو کر مذہب میں داخل ہو گئی ہے۔ اسی طرح ترک لحم بھی بناوٹی طور پر دھرم میں داخل ہو گیا۔ ورنہ ہندوؤں کا دھرم شاستر، منوسمرتی وغیرہ گوشت خوری کی عام اجازت دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ آریوں کے گورو سوامی دیانند بھی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء میں خاص طریقے سے گوشت کھانے کو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ پھر ہم نہیں سمجھتے کہ آریہ میاں کی اتنی خفگی نوجوانوں پر کیوں ہے۔ آریہ مسافر کو چاہئے کہ انار کلی آریہ سماج کا وہ رسالہ بھی دیکھے۔ جس کا نام "مانس بھوجن وچار" ہے اور مسٹر سی آر۔ دت فنانشل کمشنر بڑودہ کی کتاب "قدیم ہندوستان" بھی مطالعہ کرے۔ جس میں چھوٹے بڑے دونوں قسم کے گوشت کھانے کا ثبوت ویدک زمانے سے دیا ہے۔

غضب تو یہ ہے کہ گوشت کے ساتھ انڈوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگے۔ یہ نہ سوچا کہ انڈے تو گوشت نہیں ہے۔ ہاں ان سے مرغی کے بچے پیدا ہو کر گوشت بنیں گے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن یہ تو سوچئے اگر انڈے کھانے کی اجازت نہ ہو تو انسان مرغیوں کی پرورش کیوں کرے۔ جائیں جنگل کی راہ لیں۔ پھر دیکھیں کہ ان کے انڈوں کی حفاظت کون کر سکتا ہے اور وہ کس کے حصے میں آتے ہیں۔ باوجود اسکے ہماری خواہش بلکہ درخواست ہے کہ ہندو آریہ گوشت نہ کھایا کریں۔ کیونکہ ان کو گوشت کھانا مضر ہے اور مسلمانوں کے لئے گرانی کا باعث ہے۔

ahmadimuslim.de

# اہل حدیث کانفرنس

اور

## جماعت صمدیہ امامیہ دہلی

اس میں شک نہیں کہ اہل حدیث کانفرنس ساری جماعت کی تھی اور ہے۔ مختلف صوبوں اور مختلف بلاد میں اس کے بڑے بڑے جلسے ہوئے۔ جو اس کی قبولیت کے کافی نشان ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے مختلف الخیال اصحاب نے اسکو اپنایا۔ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی امام اول جماعت امامیہ دہلی اس میں شرکت ہمدردی کے ساتھ کرتے رہے۔ امرتسر، پشاور، علی گڈھ، بنارس وغیرہ مقامات میں انہوں نے برابر شرکت کی اور تقریریں کیں۔ اسی طرح دیگر علماء بھی دوش بدوش شریک ہوتے رہے۔ خاندان غزنویہ کے روشن چراغ اور حال امیرالمولوی محمد داؤد صاحب بھی مختلف مقامات میں شریک جلسہ اور شریک مجلس ہوتے رہے۔ مؤتمر مکہ میں اہل حدیث کانفرنس کی نمائندگی کا سرٹیفکیٹ لیکر باپ بیٹا (مولوی عبدالواحد مرحوم اور اسماعیل غزنوی) بطور نمائندہ شریک ہوئے تھے۔ اسی طرح حافظ عبداللہ روپڑی وغیرہ وغیرہ ارکان جماعت شریفیہ بھی شریک ہوتے رہے۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے ہماری حیرت کی حد نہ رہی جب ہم نے جماعت امامیہ دہلی کے آرگن "صحیفہ" میں یہ عبارت دیکھی:۔

سچ تو یہ ہے کہ کانفرنس (اہل حدیث) سرے جماعت اہل حدیث کی ہے ہی نہیں۔ جماعت اہل حدیث تو روز اول ہی سے اسے خیرباد کہہ چکی ہے، بائیکاٹ کر چکی ہے۔ چنانچہ خاندان غزنویہ اس سے الگ ہے۔ شریفی پارٹی اس سے جدا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جماعت غرباء اہل حدیث بھی اس میں شامل نہیں۔ (صحیفہ بابت ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ)

**اہلحدیث** ہم نہیں سمجھتے کہ اختلاف رائے کے غیظ و غضب میں غلط بیانی کا ارتکاب کیوں کیا جاتا ہے۔ ان اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ (ورکنگ کمیٹی) نے چند رزولیوشن پاس کئے۔ جن میں ایک یہ تھا:۔

"حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے اس کے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبداللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔" (اہلحدیث ۲۸ جولائی ۳۰ء)

یہ رزولیوشن بھی درحقیقت ایک فہمائشی رزولیوشن ہے تاکہ جماعت سے تفرقہ دور ہو۔ ایسا کرنا ہر ایک بڑی سوسائٹی کا فرض ہے۔ نیشنل کانگرس کو دیکھئے کہ اس نے انتظامی طور پر اپنے اصول کے ماتحت کیسا سخت حکم جاری کر دیا کہ مسلم لیگ اور ہندو سبھا کے ممبر کانگرس کے ممبر نہیں ہو سکتے۔

صحیفہ کو اگر حافظ عبداللہ صاحب کی حق دوستی یا مروت اسکی حمایت پر مجبور کرتی ہے تو بے شک کرے۔ لیکن غلط بیانی سے کام نہ لے۔ غلط بیانی کی بابت حدیث یاد رکھیں:۔

لا یصلح الکذب جداً ولا ھزلاً

اور اگر اس عبارت کو صحیح جانتے ہیں تو ہمارے پیشکردہ واقعات کی تردید کریں۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ جماعت امامیہ دہلی کے امام اول نے جب بعض فرقوں میں شرکیہ کفریہ نمازوں کی اجازت دی اور امام ثانی نے اپنے خطبہ صدارت میں پنشنگین کو جہنمی قرار دیا تو جماعت اہل حدیث نے بھی ان کا بائیکاٹ کر دیا۔

ورنہ حقیقت وہ نہیں ہے جو صحیفہ کی عبارت میں پائی جاتی ہے۔

---

## قادیانی مشن

# میری کھلی چٹھی کا جواب متعلق خلیفہ قادیان

اخبار "اہلحدیث" ۱۳۔ جنوری سن رواں صفحہ ۵ پر ایک چٹھی بنام بابو عمرالدین صاحب جالندھری شائع ہوئی تھی۔ جس میں میں نے موصوف سے پوچھا تھا کہ آپ شہادت دیں کہ آپ کے ذریعے میں نے خلیفہ قادیان کو بالمقابل تفسیر نویسی کا خط بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں موصوف الصدر نے ایک چٹھی دفتر "اہلحدیث" میں بھیجی ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"جناب مولوی صاحب!

آپ نے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۵ پر ایک کھلی چٹھی میرے نام پر شائع کی ہے اور اس میں لکھا ہے:۔

"آپ کو یاد ہوگا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علماء اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اس چیلنج کو قبول کر کے لکھا تھا کہ آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لیکر بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے مقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اس پر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔ اس کے جواب میں میں نے ایک خط رجسٹری کرا کر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان ساتھ لے آئیں۔ مگر مقابلہ میں ضرور آئیں۔

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر سنی گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلے میں کوئی [illegible] تفسیر [illegible] کی صداقت کا ثبوت ہے [illegible]

## مطالبہ شہادت حلفی

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب کو دی تھی یا نہیں؟
اس کا جواب "اہلحدیث" اور بذریعہ "پیغام صلح" دیجئے۔ آپ کے جواب پر سلسلہ کلام جاری ہوگا۔

(ابوالوفاء)

چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ گواہی کو نہ چھپایا جائے اور جو سچی بات ہو وہی کہی جائے۔ اس لئے میں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ حلفاً بیان کرتا ہوں۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

آپ (مولوی ثناء اللہ صاحب) نے مجھے شملہ پر ایک رجسٹرڈ خط لکھا تھا۔ جس میں آپ نے مقابلہ تفسیر نویسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جناب میاں صاحب کو اجازت دی تھی کہ وہ جن کتب تفاسیر کو مقابلہ کے وقت ساتھ رکھنا چاہتے ہیں رکھ لیں۔ مگر مقابلہ رو در رو اور ایک ہی وقت میں ہوگا۔ یعنی یہ اجازت نہ ہوگی کہ کچھ آج ہو اور کچھ کل۔ بلکہ ایک ہی وقت معینہ کے اندر تفسیر لکھنی ہوگی۔ اور تفسیر لکھنے کے وقت یہ اجازت نہ ہوگی کہ کوئی فریق گھر سے کچھ نوٹ لکھ کر ساتھ لے آئے۔ میں نے آپ کا یہ خط خلیفہ صاحب کو پہنچا دیا تھا۔ خلیفہ صاحب ان دنوں شملے پر ہی تھے میں نے آپ کے خط کے ہمراہ ایک اپنا نوٹ بھی لکھ کر دیا تھا۔ جس میں بصد ادب یہ التجا کی تھی کہ حضرت مہربانی فرما کر اب آپ اس تفسیر نویسی کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو پیچھے ہٹنے کا موقع نہ دیں اور اگر آپ اب پیچھے ہٹے تو پھر یہ احمدی جماعت کی کمل شکست قرار دی جائے گی۔ اور اس داغ کو دھونا بہت ہی مشکل ہوگا۔

میں نے اس موقعہ پر یہ بھی لکھا تھا کہ اس تفسیری مقابلہ میں جہاں ایک طرف حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا ایک پرانا دشمن روحانی جہت سے ہلاک ہو جائیگا۔ وہاں خود آپ کی ذات پر جو بعض ناپاک اور گندے الزامات مباہلہ والوں نے لگائے ہیں

تو حل جائیگا۔ ... کہ بموجب لایمسہ الا المطہرون کی رو سے علوم قرآنی خدا کی طرف سے کبھی کسی ناپاک اور گندے انسان پر نہیں کھولے جا سکتے۔

مجھے افسوس ہے کہ جناب میاں صاحب نے میرے اور آپ کے مطالبہ کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور ایسے

خاموش ہو گئے کہ گویا ان سے کسی نے مطالبہ کیا ہی نہیں۔

(عمرالدین شملوی)

**اہلحدیث** قادیانی جماعت کے لئے یہ شہادت شَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْ اَہْلِہَا کی مصداق ہے۔ امید ہے آئندہ اس عنوان پر لکھتے ہوئے قادیانی اخبار اس شہادت کو یاد رکھیں گے۔

# بریلوی مشن

# نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نداء بجواب فقیر کی صداء

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

ناظرین آگاہ ہونگے کہ سیالکوٹ سے ایک ماہوار رسالہ انوار الصوفیہ نکلتا ہے۔ جس کے ناشروں کا اہم مقصد اس رسالہ کے پہلے صفحہ پر یوں درج ہوتا ہے:- "اس رسالہ کے ذریعہ علم تصوف کی اشاعت کرنا ہے"۔

علم تصوف کی اشاعت نہایت اچھا کام ہے۔ اس سے کسی نیک دل مسلمان کو انکار نہیں اور نہ ہونا چاہئے مگر افسوس ہے کہ مقولہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کے مصداق رسالہ ہذا کے تمام مضامین ہوا کرتے ہیں۔ ماہ اگست ۱۹۳۰ء کے رسالہ میں ایک مضمون پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے صاحبزادہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "فقیر کی صداء"

ہم نے عنوان اور پیرزادہ کا نام دیکھ کر سمجھا تھا کہ صوفی منش فقیر نے اپنے اباجی سے کامل روحانیت سیکھنے کے بعد چاہا ہوگا کہ میں اپنے جذبات کو مؤثر اور روحانی اثر سے لوگوں تک پہنچاؤں اور صحیح اسلامی تبلیغ عوام کو کردوں تاکہ اسلام سے دور شدہ اقوام پھر اسلامی جھنڈے کے نیچے آجاویں مگر افسوس

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مضمون کو پڑھا تو وہی بوٹی شوربے کا جھگڑا جس نے مسلمانوں کو تباہی کے گڑھے میں ڈال رکھا ہے۔ پیرزادہ صاحب نے مضمون میں تین مسئلے تحریر فرمائے ہیں۔ (۱) مزاروں پر جانا، پھول چڑھانا، شیرینی وغیرہ نذر کرنا اور قبروں پر چادریں وغلاف ڈالنا اور ان سے مدد طلب کرنا۔

(۲) میلاد کی محفل کرنا اور اس میں قیام کرنا اور شیرینی تقسیم کرنا۔

(۳) گیارھویں، بارھویں، تیرھویں دینا۔

اب ہم ناظرین کے سامنے وہ تفصیل لانا چاہتے ہیں جو ان چیزوں کے ثبوت میں پیرزادہ نے پیش کی ہے ناظرین حظ اٹھائیں۔ اور ساتھ ہی ہم کچھ تنقیدی نوٹ بھی لکھیں گے تاکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی معلوم ہو سکے۔ اقول باللہ التوفیق۔

قبور اولیاء کی محض زیارت تو منع نہیں۔ البتہ

---

x اس آیت کی تفسیر قادیانی نبی اصلی کے اتباع خلیفہ مشہور کر چکی ہے جو بقول نواب محسن الملک مرحوم خدا کو بھی معلوم نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تفسیر نویسی سے پہلے اس آیت کی تفسیر پر مذاکرہ ہو جائے۔ (اہلحدیث)

لہ مضمون نگار نے زیادہ اقوال الرجال سے کام لیا ہے اور جواب میں اسوہ حسنہ کو ملحوظ رکھا ہے اس لئے نفس مضمون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی۔ منہ

خاص اہتمام سے سفر کی صعوبت اٹھا کر دور دراز جانا میلوں اور عرسوں میں کار ثواب سمجھ کر جانا ممنوع ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد

یعنی تین مسجدوں کے سوا کسی جگہ کے لئے ساز سفر نہ اٹھایا جائے۔ مسجد نبوی۔ مسجد حرام۔ مسجد اقصیٰ۔

**قبروں پر پھول چڑھانا** اس سرخی کے ماتحت پیرزادہ صاحب نے آیت قرآنی ان من شئی الا یسبح بحمدہ ؕ اور ایک حدیث لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو ایک درخت کی ٹہنی لیکر دو شق کر کے دونوں پر گاڑ دی۔ پھر لکھا ہے۔ علماء نے اس حدیث سے قبروں پر سبزہ پھول ڈالنے پر استدلال کیا ہے پھر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول نقل کیا ہے۔ حقیقۃً صاجزادہ علی پوری نے اس استدلال کو پیش کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے۔

یہ استدلال ویسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کے منہ میں کلی کر کے پانی ڈالا تھا۔ اس لئے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ ہر امتی کے لئے مسنون ہے کہ وہ بچوں کے منہ میں کلی کیا کریں۔ یا کہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کنوئیں میں تھوک دیا تھا اور وہ میٹھا ہو گیا۔ اسلئے ہر امتی کے لئے سنت قرار پایا کہ وہ کنوئیں میں تھوکا کریں۔

صاجزادہ صاحب! سنئے اور گوش ہوش سے سنئے فقہاء اصولین کا قول ہے :-

الخارج من القیاس لا یقاس علیہ

یعنی خلاف عقل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا

کیا آپ اس کو عقلاً ثابت کر سکتے ہیں کہ ٹہنی قبر پر تسبیح پڑھے اور قبر کے اندر صاحب قبر کا عذاب ہلکا ہو۔ اگر یہ صحیح ہے تو تمام قبرستان میں باغیچہ لگوا دینا چاہیئے۔ تاکہ اہل قبور عذاب سے محفوظ رہیں۔ اور پھر یہ کہ تسبیح ٹہنی یا مدحت کریں اور عذاب صاحب قبر کا ہلکا ہو۔ کیا یہ قرین قیاس ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر جب یہ اعجاز ہے تو اس میں قیاس کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ دوسری وجہ استدلال صحیح نہ ہونے کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص اور مخصوص واقعہ ہے۔ جیسے شہادت خزیمہ۔ جس کے متعلق آپ کا فرمان ہے۔ من شھد لہ خزیمۃ فھو حسبہ۔ جس کے حق میں خزیمہ اکیلا گواہی دے وہ اکیلا شاہد کافی ہے۔ کیا آپ یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ فلاں بزرگ بھی چونکہ خزیمہ کی طرح بہت نیک اور صادق ہیں اس لئے نصاب شہادت میں وہ اکیلے ہی گواہ کافی ہیں۔ اور ان کی وجہ شہادت سے حاکم یا قاضی فیصلہ دے سکتا ہے۔

صاجزادہ کہیں جلدی میں کچھ کہہ نہ دینا۔ پہلے نور الانوار دیکھ لینا۔ جہاں صاف لکھا ہے :-

ولا ینبغی ان یقاس علیہ من ھو اعلی حالا منہ کالخلفاء الراشدین۔

کہ اس پر خلفاء راشدین جیسے رفیع الشان لوگوں کو بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

یعنی خزیمہ کی واحد شہادت قبول ہوگی مگر ابوبکر اور عمر و علی اور عثمان رضی اللہ عنہم جیسے بزرگوں کی اکیلی شہادت اس قابل نہ ہوگی کہ اس پر فیصلہ دیا جا سکے۔

کیوں جناب! آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اعجاز سے عوام کالانعام کے فعل شنیع کو ثابت کرنے کے لئے استدلال کرتے ہیں کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پہ لکڑی گاڑ کر امید ظاہر فرمائی تھی کہ شاید ان سے عذاب تخفیف کردے اسی طرح قبروں پر پھول چڑھانے کے لئے بھی کرتے ہیں صاجزادہ علی پوری یاد رکھیں کہ یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ شیخ عبدالحق صاحب کریں یا کوئی اور یہ استدلال علماء اصول کے نزدیک غلط ہے۔

**حوالہ نہیں ملا** اسی عنوان میں ایک روائت انوار الصوفیہ کے صفحہ پر صاجزادہ صاحب نے زیلعی کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ ہم نے تخریج زیلعی میں وہ روائت بہت تلاش کی مگر وہ نہیں ملی۔ گو وہ روائت کسی طرح بھی ہمارے خلاف نہیں۔ مگر صحیح حوالہ کے لئے ہم صاجزادہ سے دریافت کرتے ہیں۔ وہ روائت معہ مزید عبارت صاجزادہ صاحب نے یوں لکھی ہے :-

"عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نتصدق عن موتانا و نحج عنھم وندعو لھم فھل یصل ذالک الیھم فقال نعم انہ لیصل ویفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا اھدی الیہ رواہ ابو حفص العکبری فللانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ سند اھل السنۃ والجماعۃ صلاۃ کان او صوما او حج او صدقۃ او قراءۃ للقرآن او الاذکار او غیرہ ذالک من انواع ویصل ذالک الی المیت وینفعہ قالہ الزیلعی فی باب الحج عن الغیر۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں ان کیلئے حج کرتے ہیں۔ کیا یا نہیں پہنچتا ہے۔ فرمایا ان کو ضرور پہنچتا ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا تم میں سے کوئی ایک طبق (سینی) پر خوش ہو جبکہ اسکو ہدیہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ابو حفص عکبری نے روائت کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اختیار ہے کہ اچھے عمل کا ثواب غیر کو دے۔ یہی اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے۔ خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ یا قرآن شریف کی تلاوت یا ذکر۔ اسکے علاوہ اور نیکیاں یہ میت کو پہنچتا ہے۔ اور اسکو نافع ہوتا ہے۔ زیلعی نے باب حج عن الغیر میں یہی لکھا ہے۔"

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

ہم نے جو کتاب دیکھی ہے وہ مطبع علوی لکھنؤ میں ۱۲۸۸ھ کو طبع ہوئی ہے۔

**آئندہ کے لئے** ہم صاجزادہ صاحب سے اسلئے خوش ہیں کہ آپ بغیر سخت کلامی اور طعن و تشنیع کے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر یہ بہت بڑی کمی ہے کہ عبارات اکثر بے حوالہ درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ

ahmadimuslim.de

# عریضہ بخدمت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

## بر بنائے وعظ اشرف

آپ نے فرمایا کہ :-

دوسری اہل بدعت کی وہ جماعت ہے جو ہم لوگوں کو وہابی کہتی ہے۔ لیکن ہماری سمجھ میں آج تک یہ بات نہ آئی کہ ہم کو کس تناسب سے وہابی کہا گیا۔ کیونکہ وہابی وہ لوگ ہیں۔ جو کہ ابن عبدالوہاب کی اولاد میں ہیں یا اوس کے متبع ہیں۔ ابن عبدالوہاب کے حالات مدون ہیں۔ ہر شخص اون کو دیکھ کر معلوم کرسکتا ہے کہ نہ اتباع کی رو سے ہمارے بزرگوں میں ہیں نہ نسب کی رو سے۔ البتہ آج کل جن لوگوں نے تقلید کو ترک کر دیا ہے۔ ان کو ایک اعتبار سے وہابی کہنا درست ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ان کے اکثر خیالات ابن عبدالوہاب سے ملتے جلتے ہیں۔ البتہ ہم لوگوں کو حنفی کہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اصول چار ہیں۔ کتاب اللہ۔ حدیث الرسول اجماع امت۔ قیاس مجتہد۔ ان چاروں کے سوا اور کوئی اصل نہیں۔ مجتہد اگرچہ متعدد ہیں لیکن اجماع امت سے بات ثابت ہوچکی ہے کہ ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ امام مالک بن انس رحمہم اللہ کے مذہب سے باہر ہونا جائز نہیں۔ نیز یہ بھی ثابت ہے کہ ان چاروں میں سے جس ملک میں جس کا مذہب رائج ہو اوس کا اتباع کرنا چاہیئے۔ تو چونکہ ہندوستان میں امام ابوحنیفہؒ کا مذہب رائج ہے اس لئے ہم اونہیں کا اتباع کرتے ہیں ؛

(رسالہ تقویم الزیغ صفحہ ۳۱ ، وعظ نمبر ۱)

مولانا ! آپ اور آپ کے تابعدار تو وہابی ہونے سے بچے نہ بچارے اہل حدیث ہی وہابی سہی۔ خدا کرے آپ وہابی ہونے سے بچ جائیں۔ مگر جو جماعت آپ کو وہابی کہتی ہے اس لئے نہیں کہتی کہ آپ غیر مقلد ہیں۔ بلکہ ان کو یہ بات مسلم ہے کہ آپ مقلد ہیں۔ لیکن دوسری بات ہے جو آپ کو وہابی بنا رہے ہیں۔ اگر آپ اس پر قائم رہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ وہابی ہونے سے بالکل نہ چھوٹ سکیں گے۔ اگرچہ آپ اپنے مواعظ میں ہزار بار بیزاری کا اعلان کیوں نہ فرمائیں۔ ہاں ایک بات ہے اگر آپنے وہابی کے لقب سے نجات حاصل کرنی ہے۔ تو ہمارے مشورہ پر عمل فرمادیں۔ انشاء اللہ وہ جماعت اہل بدعت آپ کو اپنا ہم خیال تصور کرتی ہوئی آپ کو صوفی مانے گی۔ وہ مشورہ یہ ہے کہ

آپ مجلس میلاد مقرر فرماویں۔ پھر اوس میں قیام کریں۔ قوالی وسرود وغیرہ دل کھول کر سنیں۔ گیارھویں کے چاول اور پیر صاحب کی شیرینی نوش جان فرماویں۔ بی بی کی صحنک اور شیخ سدہ کا بکرا ذبح کرکے کھائیں کھلائیں۔ یارسول اللہ کا نعرہ لگائیں۔ اور مسجد میں بغداد شریف کی طرف منہ کرکے گیارہ قدم ماریں۔ اور حضور نبی کریمؐ کو حاضر ناظر و عالم الغیب قاسم ارزاق مانیں۔ اور بشریت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انکار فرمائیں قبروں کا طواف اور سجدہ اور چومنا چاٹنا اور امداد طلب کریں۔ اور بزرگوں کے عرس وغیرہ کریں۔ وغیرہ۔

تو آپ دیکھ لیں کہ تمام بچھڑے دوست احباب آپ کے ملنے کو بیتاب نظر آئیں گے۔ مجال ہے کہ آپ کو کوئی شخص بھی وہابی بنائے۔ آپ بالکل صاف صوفی ہوجاویں۔ پھر میرے مشورہ کی بھی امید ہے کہ آپ داد دیں گے۔ ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہابی ہونے سے بچائے جس نے آپ کو بےچین اور بےآرام کر رکھا ہے۔ اور دوستوں اور عزیزوں سے جدا کر رکھا ہے۔ میرا حشود

---

نہ میں اس دعا کو بد دعا جان کر آمین نہیں کہتا بلکہ دعا کرتا ہوں کہ خدا سب مسلمانوں کو وہابی بنائے۔ کیوں ؎

وہابی کا معنی ہے رحمان والا۔ (اہلحدیث)

اگر غلط ہو تو وجہ غلطی سے مطلع فرماویں۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی تقلید کی بابت بھی کبھی عرض کروںگا۔ (ابوالمرتضیٰ عفی عنہ)

---

# عقائد الغالیہ

(مرقومہ مولوی عبدالکریم صاحب جتوئی نہری)

سلف کے صوفیاء کرام کا عقیدہ دنیا جانتی ہے کہ وہ بزرگ شرک و بدعت سے سخت نفرت کرنے والے اور اس کی ہوا کو مضر الایمان جاننے والے تھے۔ اگر کوئی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہم کے ملفوظات فتوح الغیب اور مکتوبات دیکھے تو ان بزرگوں کے مذہب اور روش کا پتہ لگ جائے۔ (رضی اللہ عنہم)

آج کل کے صوفی منسوب بمذہب کوئی اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ظہور اور حلول ہر شے میں ہے۔ پھر اس ہمہ اوست کے عقیدہ کو پھیلانے کی ہمہ تن سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں میں یہ اعتقاد رائج و ناسخ ہو جائے۔ اسی خیال کے وجودیہ گروہ نے اولیاء اللہ و بزرگان دین کے مزارات پر میلے لگانے مقرر کئے ہیں۔ اور ان قبروں کے میلوں کو اسلام کی شوکت بتاتے ہیں بلکہ عین ثواب وسعادت جانتے ہیں۔ افسوس! ان من گھڑت بدعتوں کو ایجاد کرکے سلف کے ذمہ تھوپتے ہیں اور یہ ہمہ اوست کا کفری عقیدہ حنفی مذہب کے بزرگوں کا مسلک بتاتے ہیں۔ کاش اگر فتوح الغیب، اقوال العارفین، غنیۃ الطالبین، مکتوبات مجدد الف ثانی سے آگاہ ہوتے تو یہ گڑ بڑ نہ پھیلتی۔

مسئلہ وحدت الوجود کو اپنے خیال کے مطابق تراش کر کہتے ہیں کہ وحدۃ الموجودات یعنی تمام کائنات مصنوعات باری ایک ہیں۔

یہ عقیدہ اسی غالی فرقہ کا ہے اور کسی کا نہیں ایسے ہمہ اوستی وجودیوں کی تردید میں سیدنا مسیح...

حضرت مولانا ... ہیں ...
اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

کبھی کہتے ہیں کہ انسان کے اجزا میں سے ایک جزو بھی خدا ہو سکتا ہے یعنی کل افراد کائنات کو خدا کہہ دیا تو کسی جگہ ایک جزو کو یہی نسبت کر دی۔ عرس کے جلسہ میں خدا وند عزوجل کی تعریف کرتے ہوئے وجد میں آ کر کہتے ہیں ؎

قصہ باذن اللہ انا الحق کہتے اتکی کیا مجال
شمس اور منصور کے مونہہ میں زباں تو ہی تو تھا

یہ عقیدہ قرآن مجید میں باطل پرستوں کا بعینہٖ اسی طرح بتایا گیا ہے۔

قال تعالیٰ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ (پ ۲۵)

اور کیا انہوں نے واسطے اسکے اسی کے بندوں سے ایک جزو اس طرح کہنے والے انسان کے کفر میں کیا شک ہے۔

یعنی بعد اس اقرار کے کہ اللہ ہی خالق ہے اس کی اولاد مقرر کی اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے لگے اور اولاد باپ کی جزو ہوتی۔ جو جزوں سے مرکب ہو وہ واحد نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ تو ذات میں واحد ہے اس کی اولاد کیونکر ہو سکے۔ (جامع البیان)

یہ ان کی قلت عقل اور سخافت نقل ہے۔ آیت کریمہ کل مبطلین کی تردید کرتی ہے۔ خواہ کوئی اس کے لئے اولاد ثابت کرے یا فرشتوں کو اس کی لڑکیاں بتائے یا کسی اور چیز کو اس کا شریک گردانے یا مخلوقات کی کسی چھوٹی بڑی چیز کو اس کے ساتھ تشبیہ دے تو اول درجہ کا غالی اور مشرک ہے۔ ایسا بے حیا دنیا میں شاید کوئی نہ ہوگا جو احد اور احمد کے فرمان کے چھوڑ کر اپنی بکواس کرتا ہے۔ خدا اور رسول کے بتلائے ہوئے امر میں کسی اور کے بتلانے کی کیا ضرورت ہے اور کیوں ایسا کلام مانا جائے۔

دیکھئے مالک و عبد کا فرق ... کلام الٰہی سے ثابت ہے معراج کے موقعہ ... قریب کے وقت ہاتھ آئیں گے۔ یعنی تقریب میں بھی اس فرق کو ملحوظ رکھ کر فرمایا سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ۔ حضور کے لئے معراج نہایت اعزاز و اکرام کا موقعہ تھا اور مومن کے لئے نماز معراج ہے۔ جیسا کہ خود حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الصلوٰۃ معراج المؤمنین

نماز مومن کا معراج ہے یعنی نماز میں سب سے زیادہ قرب الٰہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس جگہ بھی سمجھا دیا ہے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

پھر کسی شاعر یا صوفی صافی کی بات کو سن کر زٹلیات کیوں نہ سمجھنا چاہئے۔ افسوس ان لوگوں پر جو ایسے صاف اور روشن معاملے میں بہکے، بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور عرس کے جلسوں میں پڑھتے ہیں ؎

احد میں اور احمد بے میم میں دوئی
وہ جانتے ہیں عقل میں جن کے ہے کچھ کمی

یہ لوگ کیسے حد سے گزرے کہاں سے کہاں پہنچے ہیں۔ بزرگوں کا عرس کرنا اور اس کی جملہ رسومات تو ایک بدعت اور ناجائز کام تھا۔ مگر اس تقریب میں مالک اور عبد کا فرق مٹا کر کتنے اہم اور اکبر معاملہ کو غلط ... ہے۔ مالک اور ... کے فرق دور کر کے دکھانے کے بارے میں ؎

میم کی چادر دور کر دو ہی ایک کا ایک

بعض چیزیں یا افعال بہت اچھے ہوتے ہیں مگر نااہل کے ہاتھ آ جانے سے اس کی حیثیت میں فرق آ جاتا ہے تصوف اور سنیت ایسے عمدہ جوہر ہیں جن کی بدولت ہر انسان دولت ایمان سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ کیا یہ تصوف اور اہلسنت مذہب پر قبضہ اسی واسطے کر رکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا داد منصب سرور یا فخر کا فی خیال کر کے اپنی طرف سے رسول مقبول کو پدوی دی جائے ؎

احد احمد بن کے آیا
بے سمجھاں نے بھید نہ پایا

علماء متقدمین و متاخرین نے اس خیال کے لوگوں کی تردید میں دفتروں کے دفتر لکھے مگر یہ نہ سمجھے۔ اور آخر ان کی ہٹ دیکھ کر کہنا پڑا ؎

عالم بہشت یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

# بارش آسمان سے آتی ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو لوگ اسلام کی تبلیغ میں مشاہدات کا انکار کرتے ہیں وہ دراصل اسلام کے منکروں کو اسلام سے روکتے ہیں۔ مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گمان نہ ہوا تھا کہ افراد اہل حدیث میں ایسے لوگ ہیں جو مشاہدات کے انکار پر اڑ جاتے ہیں۔ لیکن واقعات پیش آمدہ سے میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ جبکہ میں نے دیکھا کہ جماعت حقہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بارش کے نزول کی ابتدا آسمان سے مانتے اور منواتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک مراسلہ حسب ذیل ہے۔ (مدیر)

بخدمت شریف جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب سلمکم اللہ و عافاکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

معروض آنکہ پرچہ اخبار اہلحدیث مجریہ مؤرخہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۸ نظر سے گزرا۔ جس کے صفحہ ۱ تا ۱۲ تک بارش کا ذکر ہے۔ بعد ازاں آپ کی مختصر رائے بھی دیکھی۔ جس کا دار و مدار آپ نے دو چیزوں پر رکھا ہے۔ ایک تاویل بالمجاز یعنی السماء کو حقیقی معنی سے پھیر کر بغیر ضرورت کے مجازی معنی سحاب میں لانا اور دوسرا اپنا مشاہدہ علی جبال الشملہ۔ سو بندہ آپ کی دونوں دلیلوں کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتا ہے۔ مہربانی کر کے آیندہ پرچہ اہلحدیث میں اسکو بغیر کمی بیشی کے شائع فرما دیں۔

جواب مشاہدہ | مولانا آپ ... مشاہدہ ... جیسے ...

[illegible] کنارہ سے نہیں گرتے یہ کیفیت ثابت ہوتی کہ بارش کے قطرات آسمان کے کنارہ ہی سے گرتے ہیں اور گرتے ہیں بھی کسی ایک جگہ سے نہیں گرتے بلکہ تمام سطح آسمان سے گرتے ہیں تو آپ سائل بن کر جواب طلب کرتے کہ جناب میں بھی تو آسمان کے نیچے شملہ کے پہاڑ پر کھڑا تھا۔ مجھ پر قطرات بارش کیوں نہ گرے اور نیچے نیچے سب کام ہو گیا۔ مولانا تمام صحابہ اور اکثر مفسرین نے صرف یہ ثابت کیا ہے کہ بارش آسمان سے آتی ہے۔ یہ ثابت نہیں کیا کہ آسمان کے کنارہ ہی سے قطرات بارش گر پڑتے ہیں اور آسمان کی تمام سطح ہی سے گرتے ہیں تاکہ آپ کا مشاہدہ اس کے خلاف ہو۔ مولانا اصل بات یہ ہے کہ آسمان پر کے دریا سے (اس کا ثبوت یہ ہے کہ بخاری۔ مسلم میں انس بن مالک کی روایت معراج کی بڑی حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جو دریا ہے اس میں سے جنت کی نہریں نکلی ہیں نیل اور فرات بھی اس میں سے نکلی ہے) پانی بادلوں میں آجاتا ہے اور وہ بادل قریب زمین کے پہاڑوں سے نیچے آکر جس جگہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بارش برساتے ہیں۔ یہی معنی ہیں قولہ تعالیٰ ویصرفہ عمن یشاء کے آپ کے خشک رہنے اور نیچے بارش ہو جانے کی مثال بعینہ اس طرح ہے کہ ایک شخص کا مکان چار منزلہ ہے اور وہ دوسری منزل میں کھڑا ہے اس کے خادموں نے بوجہ کسی ضرورت کے پانی تیسری اور چوتھی منزل میں جمع کر رکھا تھا۔ اب انہوں نے ضرورت کے وقت اوپر سے دوسرے راستہ سے پانی لا کر صحن گاہ کو مشکوں سے سیراب کر دیا تاکہ گرد و غبار بیٹھ جائے۔ بعدہٗ وہ مالک مکان خادموں سے پوچھتا ہے کہ یہ پانی کس جگہ سے آیا۔ پانی تو گھر میں بالکل کوئی نہیں تھا۔ جواب ملتا ہے کہ ہم نے اوپر کی منزل سے پانی لا کر اس صحن کو سیراب کیا ہے۔ یہ حقیقت سن کر مالک مکان کو تشفی ہو جائیگی [illegible] پانی اوپر کی منزل سے آیا [illegible] ویصرفہ عمن یشاء [illegible]

عقلی سوال کا عقلی جواب اور الحمدللہ اس عقلی جواب سے آپ کے مشاہدہ کی بھی تکذیب نہیں ہوئی اور اقوال صحابہ اور آراء مفسرین کو بھی یہاں الزام نہ تھا۔ دونوں کے درمیان مطابقت ہو گئی۔

دوسری دلیل آپ کی تاویل بالمجاز ہے۔ یعنی السماء کے سحاب یا بلندی کے معنی کرنے سو مولانا! آپ غور فرمائیں۔ اولاً لفظ السماء جو معرف باللام ہے اس پر الف لام کیا ہے۔ کیا یہ الف لام اپنے ہوتے ہوئے آپ کو مطلق سماء نکرہ کے معنی سحاب یا بلندی کرنے دیگا ہرگز نہیں۔ سو آپ چاہے اسکو الف لام تعریف کا ٹھیرائیں۔ چاہے عہد خارجی دونوں صورتوں میں مراد السماء سے آسمان معروف ہی ہوگا۔ مطلق بلندی اور سحاب نہیں۔

ثانیاً آپ نے السماء کے حقیقی معنی آسمان معروف چھوڑ کر مجازی معنی سحاب یا مطلق بلندی کیوں لئے حقیقت تو اس وقت متروک ہوتی ہے۔ جب مہجورہ ہو جیسے لا یضع قدمہ فی دار فلان یا کم از کم متعذرہ ہو جیسے ان اکلت من ھذا القدر اور من ھذا الشجر نعبدی حر۔ آپ کو سماء حقیقی کے معنی کرانے اور بادل کے معنی کرنے میں کونسا استحالہ پیش آیا۔ جس سے آپ یا دیگر بندگان دین نے یہ تاویل اختیار کی اور جو استحالہ آپ نے ذکر کیا اس کی عدم مخالفت اقوال مفسرین سے بندہ نے ثابت کر دی جس کا ذکر بصورت تطبیق اوپر گزرا۔

ثالثاً۔ اگر السماء کے معنی بادل بھی کئے جائیں تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ سورہ نور میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وینزل من السماء من جبال فیھا من برد تو اس نزول سے مراد نزول حقیقی ہوگا یعنی بادل اول بارش آسمان سے اترتی ہے اور دوسری جگہ جو بعض مفسرین نے السماء کے معنی سحاب کئے ہیں اس سے مراد ابتداء اضافی ہوگا۔

رابعاً قرآن مجید میں ہے۔ یا سماء اقلعی [illegible] ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر۔ تو یہ دونوں آیتیں بھی آسمان معروف ہی کے بارے میں ہیں۔ مزید یہ

حدیث میں ہے :-

عن انس قال اصابنا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا قال لانہ حدیث عھد بربہ رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص۱۳۲ باب الاستسقاء۔ نیز یہی روایت ابوداؤد اور مسند احمد میں بھی ہے۔ اس حدیث کی تفسیر حاشیہ مشکوٰۃ پر لکھی ہے۔

حدیث۔ عھد ای قریب حادث مجیئہ من عالم القدس لم یدنس باجزاء ھذا العالم یعنی ابھی آیا ہے عالم پاک سے نہیں ملوث ہوا کہ اس عالم دنیا سے جس کا خلاصہ یہ کہ آسمان پاک سے میرے رب کے نزدیک سے آیا ہے۔

سبحان اللہ! کیا عمدہ مطلب ہے وللہ درہ اس کے خلاف جن لوگوں نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں۔ ای بتکوین ربہ ایاہ یعنی ان المطر رحمۃ وھو قریب العھد بخلق اللہ فیتبرک بھا۔ یہ معنی نہایت بعید ہیں متکلم کی کلام حدیث عھد بربہ کی غرض ادا کرنے میں حدیث ہذا کے صحیح معنی سمجھنے میں کوئی شخص صاحب ذوق صحیح یہ معنی نہیں کریگا۔ نیز اس معنی سے لازم آئیگا کہ نبی صلعم کے پاس ہزاروں چیزیں تکوینی اور خلقی حیثیت سے پیدا ہوتی رہتی تھیں۔ ان سب سے آپ یہ معاملہ کیوں نہیں کیا کرتے تھے۔ الغرض انصاف پسند شخص کے لئے یہ حدیث ایک ہی کافی دلیل ہے۔ واللہ اعلم!

حررہ محمد عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ نصرت الاسلام۔ کرشن بھائی

الغزالی
حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے اہم واقعات کو نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو بہت سے اہم مسائل کا علم ہوگا۔
قیمت [illegible] ملنے کا پتہ:۔ [illegible]

[illegible]

# مسلمانو! کدھر جارہے ہو؟

نوشتہ مولوی محمد عبدالکریم صاحب کریم اودیا گیر (مدراس)

اگر مسلمانوں سے سوال کیا جائے کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے اپنا نصب العین کیا قرار دیا ہے؟ کس منزل مقصود کی طرف جارہے ہیں تو ہرگز جواب نہ دے سکیں گے۔ عام مسلمان ہی نہیں خواص بھی جواب نہ دے سکیں گے۔

مسلمانوں کی بدنصیبیاں بے شمار ہیں لیکن اس سے بڑی بدنصیبی کوئی نہیں کہ انہوں نے اپنے لئے کوئی نصب العین مقرر نہیں کیا ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ کدھر جارہے ہیں اور کیوں جارہے ہیں۔ انکی مثال بھیڑوں کے اس گلے کی ہے جو گلہ بان کے بغیر ہی چل پڑا ہے اور نہیں جانتا کہ چراگاہ کی طرف جارہا ہے یا غار ہلاکت کی طرف۔

پڑھے لکھے مسلمانوں کی زبان سے اکثر سنا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا اصلی مقصد یہ ہے کہ خدا کا کام انجام دیں کیونکہ وہ خدا ہی کے ہیں اور دنیا میں اس کی مشیت ہی پوری کرنے آئے ہیں۔

یہ بہت ہی مبارک خیال ہے۔ بے شک اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ مسلمان اللہ کے بنیں اور اسکی مشیت پوری کرنے کے لئے وقف رہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان واقعی ایسے ہی ہیں جیسا ان کا دعویٰ ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں۔ مگر اللہ کا ہونا کسے کہتے ہیں؟ اگر وہ اللہ کے ہوتے تو کیا غیر اللہ کے آگے جھک سکتے تھے؟ کیا غیر اللہ سے ڈر سکتے تھے؟ کیا غیر اللہ کے غلام بن سکتے تھے؟ ظاہر ہے کہ نہیں کیونکہ اللہ والے اللہ کے سوا نہ کسی سے ڈرتے ہیں نہ کسی کے آگے جھکتے ہیں۔ نہ کسی کے غلام بنتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ والوں کی صفتیں اور حالتیں پوری صفائی سے بیان کردی گئی ہیں۔ مسلمان بتائیں کہ ان میں اللہ والوں کی کونسی صفت موجود ہے؟ اللہ والوں کی سب سے بڑی پہچان یہی ہے کہ وہ سربلند رہتے ہیں۔ چاہے طاقتور ہوں یا کمزور۔

مکہ معظمہ میں مسلمان بہت کم تعداد اور بہت کمزور تھے۔ گنتی کے چند ہی مسلمان تھے۔ مگر کیا غیر اللہ کی بے پناہ طاقتوں کے آگے سرنگوں تھے؟ ہرگز نہیں۔

سرداران قریش نے ابو طالب سے مطالبہ کیا کہ اپنے بھتیجے کو بتوں کی مذمت سے منع کردیں۔ ابو طالب نے بھتیجے کو بلایا اور کہا کہ دیکھو یہ تمہاری قوم کے سردار ہیں اور تم سے ایک درخواست کرتے ہیں۔ اسکا جواب اللہ والوں کے سرتاج نے یہ دیا۔ چچا! اگر یہ لوگ سورج کو اتار کر میری دائیں ہتھیلی پر رکھ دیں اور چاند کو اتار کر بائیں ہتھیلی پر تو بھی میں اپنی راہ سے ہٹنے والا نہیں، یہاں تک کہ خدا میرا ان کا فیصلہ کردے۔ بتاؤ یہ سربلندی تھی یا ذلت وخواری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مادی قوت نہ تھی مگر اس کے باوجود سربلند تھے۔ کیونکہ اللہ والے تھے۔

بلال رضی اللہ عنہ زر خرید حبشی غلام تھے۔ جب اللہ والے بن گئے تو مشرکوں نے سزائیں دینا شروع کیں۔ وہ بے ہوش ہو ہو جاتے تھے۔ مگر جب حواس درست ہوتے تو زبان سے اللہ اللہ ہی نکلتا تھا۔

آج کل بعض بیمار دلوں نے اپنی بزدلی اور راہ حق سے دوری کے لئے یہ عذر لنگ بیان کرنا شروع کردیا ہے کہ اس وقت ہم پر وہی دور گزر رہا ہے جو مکہ میں مسلمین اولین پر گزر چکا ہے۔ جب وہ کمزور اور بے دست و پا تھے۔ مگر یہ عذر سراسر جھوٹا ہے۔ بے شک مکہ میں مسلمان کمزور ضرور تھے مگر کسی غیر اللہ کے سامنے سرنگوں نہیں تھے۔ راہ حق پر استوار تھے۔ باطل سے سمجھوتا نہیں کرتے تھے برخلاف اسکے آج مسلمانوں کی جو حالت ہے سب کے سامنے ہے۔ یہ حالت اس درجہ ابتر اور پست ہے کہ حتٰی کہ شرمندگی کی شرم سے گردن جھک جاتی ہے یہ حالت قدیمی ہے جس میں ابھی اہم شیل سے کہا گیا تھا کہ اپنے آپ کو مار ڈالو کہ موت تمہاری اس زندگی سے کہیں بہتر ہے۔

اور آج کل کے مسلمانوں کا یہ کہنا کہ اللہ کی مشیت پوری کرنا ہماری زندگی کا مقصد ہے تو یہ بھی جھوٹا دعویٰ ہے۔ ساری دنیا مسلمانوں کو دیکھ رہی ہے اور جانتی ہے کہ وہ اللہ کی مشیت کے خلاف چل رہے ہیں اللہ کی مشیت کیا ہے؟ اللہ نے اپنی مشیت قرآن میں بیان کردی ہے۔ اللہ کی مشیت یہی ہے کہ کلمۂ حق کو اونچا اور کلمۂ باطل کو نیچا کیا جائے۔

اللہ کا مسلمانوں سے مطالبہ ہے کہ اپنے آپ کو حق کی خدمت کے لئے وقف رکھیں اور حق کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے رہیں۔ اللہ کی یہی مشیت ہے اور اسی کو تمام اللہ والے ہمیشہ پورا کرتے رہے ہیں۔ اللہ نے فرمادیا ہے کہ جو لوگ اس کے بعض حکموں کو مانتے اور بعض کو نہیں مانتے ان کی سزا یہ ہے کہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں اور آخرت میں سخت ترین عذاب جھیلیں۔

بدنصیبی سے ہم مسلمانوں کا رویہ بھی یہی ہے۔ ہم میں جو لوگ دیندار ہیں ان کی دینداری بھی اس سے آگے نہیں بڑھتی کہ پانچ وقت ٹکریں لگالیں۔ سال میں تیس دن فاقے کریں۔ خاص قسم کی صورت بنالیں۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ خدا کو ان ٹکروں اور فاقوں سے کیا فائدہ؟ اگر سچی نماز بھی پڑھی جائے اور سچے روزے بھی رکھے جائیں تو بھی کافی نہیں۔ یہ عبادتیں تو آسان ہیں اور مومن و منافق سب ہی کرسکتے ہیں۔ خوش دلی سے ہو یا بد دلی سے۔ لیکن اللہ والوں کی اصلی پرکھ ہولناکیوں میں استقامت ہے۔ جب مصائب جسموں میں کپکپی ڈال دیں اور دل حلق میں اتر آئیں۔ اگر اس وقت بھی آدمی اپنے ایمان پر قائم رہے اور حق کی حمایت سے قدم نہ ہٹائے تو بے شک اللہ والا ہے۔ کیا اللہ والوں کی شکل یہی ہے؟ کیا اللہ کا کلام کرنے والوں اور اللہ کی مشیت پوری کرنے والوں کی یہی صفت ہے؟

(۲۸۴) بستان المحدثین (اردو ترجمہ) مصنفہ شاہ عبدالعزیز دہلوی ...

# فتاویٰ

س ۶۶} کسی شخص کی عورت کو نوکر کے ساتھ خاص طریق پر لیٹے ہوئے کسی شخص نے دیکھا خاوند نے سن کر عورت سے پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ اس نے مجھ سے جبر کیا۔ خاوند نے عورت کے زیورات اتار کر ماں باپ کی طرف واپس بھیج دیا۔ اور لکھ دیا کہ میں نے اس سے خلع کر لیا ہے۔ اس صورت کا کیا حکم ہے؟ (سائل نامعلوم)

ج ۶۶} صورت مرقومہ میں ایک شخص کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن شبہ ہے۔ خلع عورت کی طرف سے ہوتا ہے مرد کی طرف سے نہیں ہوتا اس لئے صورت مرقومہ میں خلع نہیں ہوا بلکہ طلاق ہوئی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا تعضلوا ھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت بے حیائی کا کام کرے تو مرد دیا ہوا مال اس سے لے سکتا ہے۔

**نوٹ** | آئندہ سائل اپنا نام لکھا کریں۔ اگر ان کو اپنا نام ظاہر کرنا منظور نہ ہو تو الگ کاغذ پر نوٹ لکھ دیا کریں کہ میرا نام نہ لکھا جائے۔ مگر سوال کے ساتھ نام اور پتہ ضرور لکھنا چاہئے۔ کیونکہ بعض اوقات دفتر سے سوال ہوتا ہے کہ کس شخص نے یہ سوال بھیجا ہے۔

س ۶۷} دو یا تین شخص حج کرنے کی نیت رکھتے ہیں۔ لیکن اتنا سرمایہ نہیں کہ وہ حج کو جا سکیں حج جانے کی صورت کا یہ مشورہ کیا ہے کہ ہر شخص کسی امانت دار یا کسی محفوظ جگہ پر ہر ماہ برابر برابر کا روپیہ جمع کرتے جائیں۔ جب ایک شخص کے لئے حج کے خرچ کا روپیہ جمع ہو جائے تو قرعہ ڈال کر جس کا نام نکلے وہ سب کا روپیہ جمع کیا ہوا لیکر حج کو چلا جائے پھر اسی طرح سب روپیہ جمع کرتے جائیں۔ جب پھر وہ روپیہ جمع ہو جائے تو دوسری مرتبہ دوسرا شخص حج کو چلا جائے۔ اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ آیا اس طرح حج کو جانا جائز ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا قرض ہوا۔ (محمد حسین سوداگر بڈی از شاہ جہان پور دیوبی)

ج ۶۷} یہ صورت جائز ہے۔ بشرطیکہ اس عرصہ میں مر جانے والا اپنی واجبی کثرت کے لئے وصیت کر جائے یا مال اتنا چھوڑ جائے جو بعد قرض ادا کیا جائے۔ اور اگر آپس میں ایک دوسرے کو معافی کا وعدہ ہے تو وہ وعدہ معتبر رہے گا۔ اللہ اعلم!

س ۶۸} سوال نمبر ۲۵ کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ نستیہ گرہ یورپین طریقہ ہے۔ لہذا یہ معلوم فرمائیں کہ شرعاً ستیہ گرہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

(سید عبدالشہید۔ پانڈھر کوڑا برار)

ج ۶۸} شرعی جواب اس سوال کا ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ بہتر ہے کہ کسی کانگرسی عالم سے دریافت کریں۔ کیونکہ وہ اس امر میں مہارت رکھتے ہیں۔ اللہ اعلم

تصحیح} الحدیث ۱۳۔ جنوری ۳۹ء صفحہ ۱۳ پر سوال نمبر ۵۲ میں سائل کا نام سید عبدالرؤف شاہ لکھ دیا گیا ہے۔ مگر اصل سائل اپنا نام عبدالشہید تحریر کرتے ہیں۔

س ۶۹} ایک مولوی صاحب کانگرسی پلیٹ فارم پر جاتے ہی یہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک انسان کو اپنا نصف فوٹو کھنچوانا جائز ہے۔ چہ جائیکہ علماء یا مفتی ہوں۔ اس بنا پر فدوی نے ان سے ثبوت مانگا تو بہت سے مجمع میں جواب دیا کہ یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اور اس بات پر بہت زور دیا لوگوں سے کہ ہم قرآن و حدیث پیش کرتے ہیں اسکو سچ مانوگے یا نہیں۔ تمام مجمع بے قرار تھا کہ خداوندا کیا ماجرا ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس سے نہیں سنا تھا مگر آج ایک کانگرسی عالم سے سن رہے ہیں۔ اس پر ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارا کانگرسی علماء کے فتویٰ پر یقین نہیں ہے جب تک مولانا ثناء اللہ کا فتویٰ نہ لے لیں۔ (محمد کریم بخش از مظفر پور)

ج ۶۹} فوٹو (تصویر) کھنچوانا شرعاً ممنوع ہے۔

## بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

کس قدر شرم کا مقام ہے کہ غیر مسلم تو بلند مقاصد کیلئے جدوجہد کریں [illegible] کے لئے قربانیاں دیں۔ لیکن مسلمان حقیر مادی زندگی اور اسکی لذتوں پر ریجھتے ہیں کوئی بلند خیال ان کے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ اولوالعزمی ان سے دور رہے۔ نفس کی خوشیوں میں پھنسے رہیں۔ ایسے بے حس و بے غیرت ہو جائیں کہ اپنی پستیوں کو بھی محسوس نہ کریں۔ اور کریں بھی تو ٹس سے مس نہ ہوں۔ اس زندگی کو کون پسند کر سکتا ہے۔ اس زندگی سے تو چوپایوں کی زندگی کہیں اچھی ہے۔ مسلمانو! کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اپنی حالت پر ترس کھاؤ۔ ناممکن ہے کوئی خوشگوار تبدیلی تم میں پیدا ہو سکے جب تک اپنا نصب العین اور زندگی کا مقصد طے نہ کرو۔ تمہارا نصب العین وہی ہو سکتا ہے جو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا۔ ان کا نصب العین یہ تھا کہ سربلندی حاصل کی جائے۔ ذلت و خواری کسی حالت میں قبول نہ کی جائے۔

مگر یہ نصب العین تمہارا ہو نہیں سکتا جب تک تم قوم فروش لیڈروں کے چنگل میں پھنسے رہو گے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو تمہارے کاندھوں پر پاؤں رکھ کر حکومت کے ایوانوں میں پہنچتے اور عہدے اور خطاب حاصل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کام ہمیشہ یہی ہو سکتا ہے کہ اپنی قوم کو اپنے وطن کو اپنے دین کو نقصان پہنچائیں اور حکومت وقت کی خدمت انجام دیا کریں۔ اپنی گذشتہ دس برس کی تاریخ دیکھ لو بتاؤ اس مدت میں تم کتنے اوج آگے بڑھے ہو۔ کتنی عزت و ترقی تمہیں حاصل ہوئی ہے۔ تمہاری ذلت و خواری میں کتنی کمی پڑی ہے۔ ان جھوٹے لیڈروں نے تمہاری کیا خدمت کی ہے؟ سنجیدگی سے غور کرو گے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس دس برس کی مدت میں بھی تم تیزی سے گرتے ہی رہے ہو۔ مگر تمہارے یہ لیڈر حکومت کی نظر میں زیادہ محبوب اور اسکے خزانوں سے مالا مال ہوتے رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ان لیڈروں کی پیروی [illegible] کی حماقت ہی نہیں خودکشی ہے۔ آخر یہ [illegible] کب تک باقی رہیگا۔ اسے بدلنا چاہئے۔ [illegible]

# متفرقات

**ترقی بند ہے** سابقہ پرچہ دا انکرنے کے بعد جب ماہ جنوری میں اشاعت اخبار کا اندازہ کیا گیا تو اس میں بہ نسبت سابقہ بہت سی کمی معلوم ہوتی ہے اگر اس کو پورا نہ کیا گیا تو بڑے بھاری نقصان کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہر خریدار کوشش ہمت کر کے فروری میں ہی ایک ایک نیا خریدار بنائے۔ تاکہ کچھ تو تلافی مافات ہو سکے۔

**وی پی بھیجے گئے** سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ ان میں سے اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو ازراہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۳۷ - ۱۰۴۳ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۳ -
۴۲۵۱ - ۶۸۱۶ - ۷۰۵۸ - ۷۲۶۶ -
۷۲۸۱ - ۷۷۴۸ - ۷۷۸۷ - ۹۳۴۳ -
۹۹۲۸ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۵۴۵ - ۱۱۰۳۸ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۹۱ -
۱۱۹۸۵ - ۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۴ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۳ - ۱۲۱۳۹ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۰۵ -
۱۲۳۱۱ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۱۴ - ۱۲۳۱۶ -
۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۲۱ - ۱۲۳۲۷ -
۱۲۳۷۱ - ۱۲۴۰۴ -

**آدھے سر کی درد** کی دوا کے لئے کسی صاحب نے اہلحدیث ۳۰ دسمبر ۳۸ء صفحہ ۱۱ پر ایک نوٹ شائع کرایا ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ پانچ گرین کونین کی ایک گولی صبح ایک شام کو استعمال کیا کریں۔ انشاء اللہ شفا ہو جائیگی۔ (راقم سلیمان داؤد میلا از رنگون)

**کوئی صاحب مطلع فرمائیں** کہ تحصیل چونیاں سے سینکڑوں اشخاص بغرض حصول اراضی میلسی، کو صوبہ (ملتان) آ جا رہے ہیں۔ واپسی پر ہر ایک یہی کہتا ہے کہ میں ایک چک یا ایک مربعہ یا کم و بیش زمین کے لئے درخواست دے آیا ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کوئی زمین سرکاری قابل فروخت یا تقسیم نہیں ہے۔ پبلک غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کوئی صاحب بذریعہ اخبار مطلع فرمائیں کہ اصلیت کیا ہے؟

محمد داؤد بابر خانوی پوسٹ گھلن۔ ضلع لاہور

**ضرورت ہے** جھاجھا مسجد بازار مدرسہ کیلئے ایک اہل حدیث عالم کی ضرورت ہے جو عالم ہونے کے علاوہ مولوی ٹریننگ یا مدرسہ شمس الہدیٰ کی سند رکھتے ہوں۔ عربی، فارسی اور علم الحساب کی بہتر سے بہتر تعلیم دے سکتے ہوں۔ تنخواہ مبلغ ۱۵ روپیہ خشک ملیگا۔ خواہشمند حضرات پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

محمد ظہور سیکرٹری مدرسہ مسجد بازار جھاجھا ڈاک خانہ جھاجھا۔ ضلع مونگیر

**دعائے صحت** ہفت روز سے کوہ نور میڈیکل ہسپتال انگلش بازار مالدہ ڈاکٹر ایس۔ ایم سلیمان کے دواخانہ میں دانت کے مسوڑوں کا علاج کروا رہا ہوں۔ ۶ سیر خون نکل چکا ہے۔ فی الحال ۵ انجکشن ہوئے ہیں جس سے خون آنا بند ہو گیا ہے۔ لیکن کمزوری باقی ہے۔ ناظرین اہلحدیث صمیم قلب سے دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد شفاء کلی عطا کرے۔ آمین ثم آمین!

طالب دعا:۔ مولوی ثناء اللہ سندر پوری

**تصحیح** اخبار "اہلحدیث" ۶ جنوری صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں غلطی سے میرا بڑا لڑکا شائع ہو گیا ہے اصل میں بڑا بھائی ہے۔ ناظرین صحیح کر لیں۔

(مولوی ثناء اللہ سندر پوری)

**عید آنہ فنڈ** از امرتسر للعہ۔ مفتی محمد ظریف صاحب پشاور للعہ۔ جماعت اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ عہ۔ ایس عبدالرحمن صاحب پشاور صہ

**یاد رفتگان** جناب ملا محمد اسحاق صاحب بمبئی والے جو پکے دیندار اور متبع سنت تھے ۲۔ ذیقعدہ کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد ابوالخیر بہاری)

از مئو آئمہ)

(۲) میرے برادر خورد شیخ رجب علی صاحب چند ماہ بیمار رہ کر ۲۶ جنوری کو وفات پا گئے۔ انا للہ!

(حاجی عبدالرحیم غلامی محلہ۔ جمال پور۔ ضلع مونگیر)

(۳) احقر کے والد بزرگوار ڈاکٹر محمد علی حسین خان صاحب جو پکے موحد و دیندار اور متبع سنت تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ! (خاکسار محمد عبدالحی خریدار ۱۱۲۲۴ فیروز آباد۔ ضلع آگرہ)

(۴) جماعت اہل حدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں کے روح رواں و سرگرم کارکن منشی فضل دین صاحب چند روز علیل رہ کر عالم بقا کو سدھار گئے انا للہ! مرحوم نہایت نیک اور پکے اہل حدیث تھے تمام مسلم و غیر مسلم آپ کے اخلاق کے معترف ہیں۔

(ابو نعیم عبدالعلیم میرپوری)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

**مضامین آمدہ** پنڈت آتما نند صاحب ۲ عدد منشی محمد عالم صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب۔ مولوی محمد عبدالرؤف صاحب۔ محمد عمر صاحب۔ عبدالشکور صاحب ۲ عدد۔ مولوی محمد مقبول صاحب شمس الدین صاحب۔ محمد فضل الرحمن صاحب۔ غلام محمد صاحب۔ ابو یحییٰ ملک امام خان صاحب محمد اسماعیل صاحب۔ عبدالغفار صاحب۔ مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل۔ ظہیر الدین صاحب مولوی عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی ۳ عدد۔ مولوی ابو مسعود خان قمر۔ بابو عمر الدین صاحب ماسٹر محمد حسین محمد جعفر صاحب سلیم۔ منشی محمد یوسف صاحب۔ محمد ابوالخیر صاحب ۲ عدد۔

**نظمیں** مولوی محمد عبدالکریم صاحب۔ محمد جعفر صاحب سلیم ۲ عدد۔ محمد اقبال صاحب ایمن۔ محمد عبدالرحیم شائق ۲ عدد۔ شمس الدین صاحب ۲ عدد۔ نسیم صاحب آثمی۔ ملک محمد عبداللہ صاحب ساقی۔ مولوی غلام رسول صاحب ۴ عدد۔

**غیر مقبولہ** علم خدا۔ ظاہر داری۔ توحید حکایت

۴۳ مولوی عبدالغفور صاحب بہک رجادی ۸ عمر

# ملکی مطلع

## ہندو اور مسلمان

اس عنوان کا ایک مطبوعہ اشتہار دہلی سے ہمیں پہنچا ہے۔ جس کے درج کرنے سے پہلے ایک واقعہ ہائلہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

دہلی میں یوں تو بہت سے شریف خاندان ہیں جو ہندو مسلمان پبلک کی نگاہ میں یکساں معزز ہیں۔ مگر ہمارے علم میں دو خاندان سب سے اعلیٰ چوٹی کے ہیں۔ ایک خاندان حکیم اجمل خان مرحوم کا جو بوجہ طبابت کے ہر ہندو مسلمان کے نزدیک معزز اور محبوب ہے۔ دوسرا خاندان حاجی علی جان مرحوم سوداگر کا ہے۔ جو اپنی شرافت و امانت کی وجہ سے مشہور ترین خاندان ہے۔ جن کی زندگی کا اصول مرنج و مرنجاں سب جانتے ہیں۔

مگر ناظرین یہ سن کر آسمان کج رفتار کی کج رفتاری پر آٹھ آٹھ آنسو روئیں گے کہ گذشتہ ہفتے دہلی میں جو فساد ہوا اس کا اثر حاجی علی جان کی کوٹھی پر بھی پہنچا جس کی تفصیل یہ ہے۔

ہندوؤں کا غول کا غول سینکڑوں سے متجاوز ہاتھوں میں جھنڈیاں اور لوہے کے اسلحہ لئے ہوئے اس سڑک پر سے گزرا جہاں حاجی علی جان سوداگر کی کوٹھی ہے۔ ان کا شور و غل سن کر محافظان نے دروازے بند کر لئے۔ جلسے اور بازار والوں نے گئے تھے۔ کوٹھی کے باہر کے بڑے دروازے آئینہ دار ہیں۔ ہندوؤں نے حملہ کر کے ان شیشوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ اور بھی نقصان پہنچایا۔ اندازاً ایک ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ ایسے ستم اور ظلم کی حالت میں کوٹھی کے انچارج حاجی محمد صالح نے مندرجہ ذیل اشتہار لکھا۔ [illegible] کے نام ہی میں جو حلاوت رکھی ہے۔ اس [illegible] اشتہار بھی ہے جھلکتی ہے۔ بجائے اسکے کہ حکام سے فریاد کریں اور ان غنڈوں کی تلاش کرائیں چپکے چپکے خاموشی میں مضمون لکھا اور چھپوا کر شہر میں شائع کر دیا۔

اشتہار ایسا ہے کہ اہل ملک اگر اس پر عمل کریں تو ملک میں آئے دن جو فساد ہوتے ہیں وہ بند ہو جائیں ناظرین اس اشتہار کو ملاحظہ فرمائیں:

### "ہندو اور مسلمان

دہلی کی قدیم بزرگی اور شرافت کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھیں۔

(۱) جلوس نکالیں جلسے کریں ہڑتالیں ہوں مگر شر اور فساد کی باتوں سے ہمیشہ اجتناب رکھیں۔

(۲) گورنمنٹ برطانیہ یا گورنمنٹ نظام سے جو کچھ حقوق طلب کئے جائیں شرافت اور نیک نیتی کے ساتھ حاصل کئے جائیں۔

(۳) بے قصور لوگوں کی جان و مال کا نقصان ہڑبونگ اور ہڑتال کے موقعہ پر نہ کیا جائے۔

(۴) ظلم کر کے اور ظالم بن کر جو کام کیا جائیگا اس کے معنی یہ ہونگے کہ جو نعمت حاصل کر چکے ہو وہ بھی تمہارے پاس سے چلی جائے گی۔

(۵) صداقت اور حق کا ہمیشہ عروج رہتا ہے اور ظالم و ظلم کا زوال ہر وقت۔

(۶) بُری بات کوئی بھی ہو اس پر عمل مت کرو اور یاد رکھو اِنَّ الشَّیْطَانَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا (ترجمہ) بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(۷) جو جماعت یا شخص شیطانی باتوں پر چلتا ہے یا آیندہ چلیگا دنیا و آخرت میں اس کے لئے خسارہ اور گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔

(۸) ملک میں لوٹ مار اور فتنہ کرنے والوں سے سب کو محفوظ رکھو۔ بس یہی بزرگی و شرافت تمہاری ہے۔

(۹) ۲۲ جنوری [illegible] کی ہڑتال میں جلوس والوں کی [illegible] الاعلان جو کلمات سننے گئے [illegible] جو کام کیا جائے ملک کی بہبودی و ترقی کیلئے ہو نہ کہ بیکاری و بے روزگاری اور فتنہ و شر کیلئے

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

محمد صالح۔ کوٹھی حاجی علی جان نئی سڑک دہلی۔"

**اہلحدیث** ہمارے نزدیک یہ مضمون ایسا مصلحانہ ہے کہ ہر صوبے کی حکومتیں اسکو اپنی لاگت سے چھپوا کر لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں شائع کریں۔

خدا توفیق بخشے کہ ہم ہندوستانی اپنے ہی ہاتھوں اپنے ملک کو برباد نہ کریں۔

**مقام افسوس ہے** کہ ہم ہندوستانیوں کے جھگڑے اور لڑائیاں عموماً مذہبی بنا پر ہوتی ہیں۔ کہیں تعزیہ کی وجہ ہے تو کہیں گائے کشی کی۔ بغور دیکھا ہے تو یہ جتنی لڑائیاں ہیں یہ سب خلاف مذہب و دھرم کے ہیں۔ تعزیہ سازی تو اسلام میں کسی صورت جائز نہیں۔ گائے کشی کی بابت تھوڑی دیر کے لئے ہم مان بھی لیں کہ ہندو دھرم میں منع ہے لیکن ہندو دھرم شاستر میں کہیں حکم نہیں کہ رعایا کے مذہبی جذبات پر قبضہ کیا جائے۔ رعایا اپنے مذہبی جذبات میں خود مختار ہے کھانے پینے میں وہ راجہ کے احکام کی پابند نہیں ہو سکتی اور نہ راجہ اس کو پابند کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے ہم آریہ سماجیوں سے پوچھتے ہیں جو اس قسم کی تحریکات میں پیش پیش رہتے ہیں کہ وہ بتائیں بنگال میں اگر آریہ راج قائم ہو جائے تو بنگالیوں کو مچھلی کھانے سے منع کر سکو گے؟ اور وہ چھوڑ بھی دیں گے یا مقابلہ میں ستیہ آگرہ کر کے آریہ راج کو الٹ پلٹ کر کے چھوڑیں گے۔ تو مسلمانوں کو کیوں تنگ کیا جاتا ہے اور آئے دن ملک میں فساد کیا جاتا ہے کہ گائے کشی نہ کریں۔ بحالیکہ ان کی خوراک ہے اور وہ بغیر کسی دل آزاری کے اپنا مذہبی فریضہ ادا کرتے ہیں۔

اس لئے ایسے تمام کام عقل کے خلاف ہیں۔ جو لوگ اس آگ کو ہوا دیتے ہیں وہ ملک کے دشمن ہیں۔

چنانچہ ڈیرہ اسماعیل خان سے بھی ایک خبر وحشت اثر آئی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

ahmadimuslim.de

پشاور ۴ فروری۔ آج شام کو یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج بعد دوپہر ڈیرہ اسمٰعیل خان میں شدید ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے گاؤکشی کی۔ جس پر جھگڑا ہو گیا گاؤکشی کرنے کے بعد مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔ اور بڑے بازار میں کئی دکانیں جلا دی گئیں۔ فساد میں کم از کم دس اشخاص ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے "

(پرتاپ۔ لاہور ۴ فروری ۱۹۳۹ء)

## دو لاکھ روپیہ کا نقصان

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا تار مظہر ہے کہ کل فساد کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آٹھ ہندو ہلاک ہوئے اور تقریباً بیس اشخاص زخمی۔ ان میں ہندو اور مسلمان دونو ہیں۔ ان سب کو گولیوں کے زخم آئے ہیں۔ علاج معالجہ کیلئے انہیں ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ تقریباً ۱۲۰ دکانیں لوٹی اور جلائی گئی ہیں اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ فائر بریگیڈ اور دیگر لوگ ابھی تک جلتی ہوئی دوکانوں کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

## ملک خدابخش کی نیک کوششیں

ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ نے وزیر اعظم اور وزیر خزانہ سے تار کے ذریعہ درخواست کی کہ وہ ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچیں۔ ملک خدابخش سپیکر سرحد اسمبلی کو خراج تحسین ادا کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے بہادری سے کام لیتے ہوئے مسلم بازار کے ہندو دکانداروں کو تباہی سے بچایا۔

آج ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں ڈاکٹر خان صاحب نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کل کے واقعات سے ظاہر ہو گیا ہے کہ دو فرقے ایک دوسرے سے کس قدر دور ہیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے ان سے انصاف کیا جائیگا۔

## بعد کی اطلاع

پشاور ۴ فروری۔ ڈاکٹر خان صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان میں فساد زدہ رقبہ کا معائنہ کرنے اور حالات معلوم کرنے کے بعد بذریعہ جہاز آج شام کے ۶ بجے یہاں واپس آگئے۔ آپ نے وہاں کئی مقامات کو دیکھا۔ اور کئی لوگوں سے ملے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۹۔۱۰ اشخاص ہلاک اور تقریباً ۲۵ زخمی ہوئے زخمیوں میں ۲ مسلمان ہیں اور باقی ہندو ہیں۔ آگ اب بجھا دی گئی ہے "

(پرتاپ لاہور ۵۔ فروری ۱۹۳۹ء)

## الحدیث

ڈیرہ اسماعیل خان کثرت مسلمانوں کی وجہ سے گویا خالص اسلامی شہر ہے۔ وہاں بھی ہندو گائے کشی پر فساد کریں اور ہندو اخبار ان کو منع نہ کریں تو اس سے زیادہ ہٹ دھرمی کیا ہوگی۔

تعجب پر تعجب ہے کہ مخالفین اسلام کہا کرتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے بزرگ جبراً مسلمان بنائے گئے تھے۔ علم تاریخ کے ماہرین کے نزدیک یہ قول بالکل غلط ہے۔ لیکن ہندو اپنے طریق عمل سے بتا رہے ہیں کہ ان کو موقع ملے تو یہ غیر ہندوؤں سے ہندو دھرم جبراً قبول کرائینگے۔ گائے کشی پر لڑائی کرنا جبر کا ثبوت ہے۔

خدا ایسے لوگوں کو ہدایت دے یا ملک کو ان سے صاف کرے ٭

---

# شہد کی مکھیوں کی پرورش

## نگروٹہ میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

شہد کی مکھیاں پالنے کے متعلق عملی تعلیم کا ایک دو ماہی نصاب گورنمنٹ بی فارم نگروٹہ میں ۲۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء سے جاری ہوگا۔ صرف ۱۵ طلباء داخل کئے جائینگے اور ان امیدواروں کو ترجیح دیجائیگی جو صوبہ ہذا کے کوہستانی علاقوں میں مکھیاں پالنے کی صنعت اختیار کرنے کے خواہشمند ہوں۔ چار اسامیاں محکمہ امداد باہمی پنجاب کے عہدہ داروں اور نامزد امیدواروں کے لئے مخصوص ہونگی۔ انجمنہائے امداد باہمی کے ممبروں کو لازم ہے کہ وہ اپنی درخواستیں صاحب رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور کی وساطت سے ارسال کریں۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے مصدقہ ممبروں سے پانچ روپیہ۔ والیان پنجاب سے دس روپیہ اور دیگر طلباء سے ۳۰ روپیہ فیس لی جائے گی۔ جو اشخاص داخلہ کے لئے درخواست دینا چاہیں ان میں اتنی قابلیت ہونی چاہیئے کہ وہ انگریزی یا کسی دیسی زبان میں لیکچروں کا ملخص قلم بند کر سکیں۔ طلباء کو اپنے قیام و طعام کا خود انتظام کرنا ہوگا۔

داخلہ کی درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں ٭ (لاہور ۲ فروری ۱۹۳۹ء)

---

# انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ

انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ ۱۹۳۴ء سے قائم ہے۔ اس کا اجلاس ہر مہینہ باقاعدہ ہوا کرتا ہے اور اسکی شاخیں ضلع کے اکثر حصوں میں قائم ہیں۔ انجمن سے متعلق اس کا ایک شعبہ تبلیغ بھی ہے جس کی جانب سے بعض مبلغین اطراف ضلع میں گشت کر کے تبلیغ اسلام کی گراں قدر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انجمن مذکور ہر سال اپنے عہدہ داروں اور ممبروں کا نیا انتخاب کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس سال اس سلسلہ میں جن لوگوں کا انتخاب عمل میں آیا انکے نام پبلک کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب (صدر)
جناب مولانا محمد اسحاق صاحب صدر مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ۔ (سکرٹری)

المعلن۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ
(مدد اہل حدیث ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

# دہلی میں

کتبخانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی، مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شرقاوی شرح تجرید بخاری | للعہ | کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد | مللعہ | تفسیر ابن کثیر طبع جدیدہ خاص طور سے ارزاں ہوگئی ہے | ۶ۓ |
| حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ | ۱۲ | سیرۃ الحلبیہ | ۱۲ | تفسیر خازن مع معالم | سے |
| بخاری مع حاشیہ سندی | ۱۲ | شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ | ۱۲ | المنجد طبعہ تاسعہ | ۱۲ |
| قاموس معرب اعلیٰ کاغذ | ۱۲ | فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد | وعہ | تسہیل العربیہ یا المنجد کا اردو ترجمہ وخلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد | للعہ |
| مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں ان کی مکمل فہرست | للعہ | تاج العروس شرح قاموس | ماصہ | | |

نوٹ فرمائش خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

**مینجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲**

# مومیائی ۱۲

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزار ہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دوچار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۹؍ پاؤ بھر ۸؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲؍ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندرپور

"میں نے قبل ازیں دوچار مرتبہ متعدد اشخاص کو مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں" (۱۷ نومبر ۱۹۳۸ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب نہاوندپور

"اقبل اسکے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ہوا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء

مومیائی منگوانے کا پتہ: حکیم محمد [illegible] خان

بیوپاری اشرفی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ وریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سستی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے [illegible] مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی گھبرانا۔ مرعوب وخوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا مرض نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ ناظم دواخانہ پنجاب جلبی بوڈیل روڈ ۲

**مینجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب**

# سرمہ نور العین ۱۲

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸؍

پتہ:- **مینجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ**

# عجیب الاثر فلیوپاٹک ۱۲

رجسٹری شدہ برٹش گورنمنٹ انڈیا ہے۔ ہزاروں دفعہ [illegible] کی جا چکی ہے۔ لاہور آل انڈیا نمائش میں تمغہ اور انعام حاصل [illegible] چکی ہے۔ ۵۰۰۰ سے زیادہ اشخاص کو [illegible] صحت [illegible] ہو چکی ہے [illegible] ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس وقت قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا [illegible] پر بحیثیت [illegible] عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے [illegible] براڈرز [illegible]

# ائمہ تلبیس

(مؤلفہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری)

جھوٹے مدعیان نبوت، مہدویت، مسیحیت اور الوہیت کے حالات اس طرز پر لکھے ہیں کہ جب تک تمام کتاب ختم نہ کرلیں دل چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ اور کسی کتاب میں ایسی جامعیت سے کام نہیں لیا گیا۔ قیمت ۸؍ ۔ پتہ :- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## مژدہ

فلک توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو

ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنیوالے

ماہوار جریدہ **"الاسلام"** کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضانِ وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفاء
مصیبت زدگان کفر و الحاد کا واحد مشکل کشاء
ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات شرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنہ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشاء
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا

چندہ سالانہ عہ روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی رعائتی چندہ بنام منیجر "الاسلام" محبت پور کیسوہ ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤالدین بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئیگا۔

## موسم سرما کا خاص تحفہ

**ماء اللحم عنبری طیوری انگوری سہ آتشہ نسخہ خاص**

قوت مومی کو برانگیخت کرتا ہے۔ حرارت غریزی اور مادہ منویہ کی تولید کرکے تمام جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے خصوصاً دل و دماغ معدہ جگر اور گردہ مثانہ کو قوت بخشتا ہے۔ دائمی نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ بلغم کو دفع کرتا ہے۔ لاغر اور کمزور بدن میں خون صالح پیدا کرکے گویا از سرِ نو زندگی بخشتا ہے۔ مایوس جوانوں کے لئے آب حیات ثابت ہوتا ہے۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل للعہ۔ نمونہ کی شیشی جس میں پندرہ تولے عرق ہے قیمت مصہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

**نوٹ:۔** بذریعہ وی پی طلب کرنیوالے حضرات نمونہ کی شیشی طلب کرنے کی صورت میں موازی عہ پیشگی اور سالم بوتل منگوانے کے لئے عہ پیشگی ضرور ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دار الصحت بالمقابل دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی۔ امرتسر

**معلم خوشنویسی۔** فن خوشخطی سیکھنے کے لئے یہ بہت مفید ہے۔ قیمت ۴ر پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# کتب تفاسیر

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) مؤلفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۰۰۰ صفحات قیمت للعہ

**تفسیر ثنائی** اردو یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث سورہ مائدہ۔ انعام اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس سورہ بنی اسرائیل تا سورہ شعراء۔ جلد ششم۔ از شعراء تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ النجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ نجم تا والناس۔ نوٹ:۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ عہ ہے۔ مگر پوراسٹ خریدنے والے سے عللہ روپئے۔

**تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان**

عربی زبان میں صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر جو علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں بھی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

**تفسیر واضح البیان** (اردو) مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بےجلد عہ۔ مجلد عہ۔

**تبویب القرآن** مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے:۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت للعہ۔

**تفسیر فاتحۃ الکتاب** مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے۔ مضامین عقلیہ و نقلیہ کے لحاظ سے مجمع البحرین ہے علاوہ ذاتی دستیابی کے صد کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت عہ

# آپ کا فرض

ہر نوجوان ۔ شادی شدہ یا مجرد ۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے ۔ اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی موت ہوجانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑ دے ۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے ۔ چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہوجانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے ۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہوجاتا ہے ۔ لہٰذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے ۔ اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے ۔ اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے ۔

تفصیلات کے لئے اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لیمیٹڈ ۔ ہیڈ آفس بمبئی ۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

## سردار دولت سنگھ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری ۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا بلڈنگ ہال بازار امرتسر سے خط و کتابت کریں ۔

(۲۹۲)



# نصف قیمت

## کا اعلان

مقدمہ مابین ورثاء کارخانہ اخبار "وکیل" جو عرصہ زائد از پچیس سال چل رہا تھا ۔ بشکل فتح بحق شیخ غلام مصطفٰے برادر خورد شیخ غلام محمد صاحب مرحوم ختم ہوگیا ہے ۔ اس فتح کی خوشی میں اور اخبار "وکیل" کے امدادی فنڈ کو ترقی دینے کی خاطر کارخانہ "وکیل" امرتسر کی تمام موجودہ اسلامی کتب علاوہ محصول ڈاک نصف قیمت پر

تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء

دی جاویں گی ۔ اس کے علاوہ موجودہ کتب قانونی پر بھی معقول کمیشن دیا جاویگا ۔

فہرست [illegible] مضامین خوبیوں کے لحاظ سے [illegible] صرف ایک آنہ کا ٹکٹ کارخانہ [illegible] کارخانہ "وکیل" امرتسر سے مفت منگوالیں ۔

(مہتمم کارخانہ وکیل امرتسر)



**تفسیر سورہ یوسف** سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں ۔ اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے ۔ ۸ر

**تفسیر محمدی** مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی ۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی ۔ اسکے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے ۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے ۔ قیمت جلد اول ۱۲ر ۔ جلد دوم ۸ر ۔ جلد سوم ۸ر ۔ جلد چہارم ۱۲ر ۔ جلد پنجم ۱۲ر ۔ جلد ششم ۸ر ۔ جلد ہفتم ۱۲ر ۔ کاغذ ، کتابت ، طباعت عمدہ ۔

**اکرام محمدی** (پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد لپذیر صاحب بھیروی ۔ اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں ۔ کاغذ ، کتابت ، طباعت عمدہ ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر ۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات ۔

**تفسیر موضح القرآن** مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی ۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی ۔ قیمت ستے ر ۔

**تخریج ہدایہ عسقلانی** فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو سند مع تنقید بتایا گیا ہے ۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی ۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے ۔ لکھائی ، چھپائی ، کاغذ عمدہ ۔ قیمت ۱۲ر ۔

**مشکوٰۃ شریف** عربی ۔ فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہورہا ہے ۔ مطبع مجتبائی کانپور قیمت ستے ۔ مطبوعہ دہلی ۸ر ۔


ahmadimuslim.de

## مشکوٰۃ شریف غزنوی

… حاشیہ پر معتبر مضامین اہل سنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں درج کئے ہیں۔ چار جلدوں میں ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ اعلیٰ قیمت معہ …

## جامع الترمذی

(عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ میں مشہور ہے۔ بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب بالکل اصول حدیث و شمائل و مع قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ ختم ہو جانے پر انتظار کرنا پڑیگا۔ لکھائی چھپائی …

## مظاہر حق

یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جو مولوی محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے کیا ہے۔ اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کرکے حضرت استاذ الکل شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی نہایت … کی نظر سے گذرا ہے کتاب ہذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں۔ قیمت …

## تجرید البخاری

مجلد اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف تکرار جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک میں عربی … اردو ترجمہ … قیمت …

## حزب الاعظم

از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو۔ حاشیہ پر اعداد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ حاشیہ جدید ایڈیشن ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

## حزب المقبول

قرآن مجید و حدیث شریف کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں … رہنا ضروری ہے۔ نیا ایڈیشن … چھپائی، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت …

---

## ثنائی برقی پریس

… میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت … اور سادہ ارزاں نرخوں پر حسب منشا … رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوائیے …

… دفتر ثنائی برقی پریس (امرتسر)

---

## سیر … العین

رجسٹرڈ

[illegible]

## زوال غازی

اگر آپ انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو۔ تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ افغانستان کی ترقیات ملک کے … اور … کی طاقتوں کے حالات …

[illegible]

## تحفہ مجددیہ

در بیان تردید عقائد شیعہ حضرت مجدد الف ثانی … رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ جس میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد … تردید … قیمت … منگوائیں۔

مینیجر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۶

# اخبار اہل حدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤساء و جاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔

ششماہی ۔ ۔ ۔

ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۔ ۔

فی پرچہ ۔ ۔ ۔

### اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

# امرتسر ۲۶۔ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۷۔ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

## فہرست مضامین


نظم (دور پر فتن) ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲

سنی اور شیعہ (بجواب شیعہ) ۔ ۔ ص۳

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی ص۴

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۔ ۔ ص۵

کوٹلی میں جماعت اہل حدیث کا اثر ۔ ۔ ص۷

فتویٰ بابت عدم جواز جمعہ دیہات ۔ ۔ ص۸

خدام المصطفیٰ گجرات کی تین گھنٹہ کی کاروائی ص۸

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں جلسہ ص۹

سیرت ۔ ۔ ۔ ص۱۰

[illegible] ص۱۱ ۔ حمایت الاسلام ص۱۱

[illegible] حرکات ۔ ۔ ص۱۲

[illegible] ص۱۲ ۔ اشتہارات ۔ ص۱۲


## دور پر فتن

(از خامہ حکیم محمد ابراہیم خلیل زیبائی (فاضل الاطباء) اتور ضلع کشنا)

ذرا غور کرکے اگر دیکھئے گا — زمانے کی ہر شے میں شر دیکھئے گا
نہ اب پوچھئے بزم ہستی کا عالم — ہزاروں ہیں فتنے جدھر دیکھئے گا
ہوا حق کا ملنا زمانے میں مشکل — ہے باطل ہی باطل جدھر دیکھئے گا
ملے گا نہ کوئی مسلماں مسلماں — اگر ڈھونڈئے گا اگر دیکھئے گا
پڑیگی نظر جس مسلمان پر بھی — پریشان و آشفتہ سر دیکھئے گا
خصوصاً ہیں غفلت میں ہندی مسلماں — جسے دیکھئے بے خبر دیکھئے گا
اگر حال یونہی رہے گا ہمیشہ — نہ ہرگز کبھی بار ور دیکھئے گا
جو ہو جائے گی قوم پابند سنت — تو اک اک کو پھر اوج پر دیکھئے گا

خلیل اس میں پنہاں ہیں اسرار مخفی
ذرا حکم خیر البشر دیکھئے گا

ahmadiyyamuslim.de

# انتخاب الاخبار

—— ملک میں اس ہفتہ دو بار معمولی بارش ہوئی۔ بارش کی ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

—— کان پور ۱۲۔ فروری مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے سلسلہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ تین اشخاص ہلاک اور دو سو مجروح ہوئے۔ پولیس کو چند دفعہ گولی چلانی پڑی۔ پانچسو آدمی گرفتار کئے گئے ہیں

—— مالاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے چارسو مسلم ملازمین نے غیر مسلم افسروں کے ہاتھوں نالاں ہو کر وزارت سرحد میں اپنے مطالبات پیش کئے تو وہاں سے جواب ملا کہ جو ملازمت ترک کرنا چاہتے ہیں ترک کر دیں۔ چنانچہ تمام مسلم ملازمین نے ملازمتیں چھوڑ دیں۔ ان کی جگہ ہندو ملازم رکھے گئے ہیں

—— حکومت پنجاب نے لاہور شہر میں دس فیصدی ہاؤس ٹیکس لگانا منظور کر لیا ہے۔

—— امرتسر ۱۲ فروری کی رات کو امرت سر کے مشہور ڈاکٹر حافظ محمد بشیر انتقال کر گئے۔

—— حکومت سی پی نے ودیامندر کی سکیم کے متعلق مسلمانوں سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ اسلئے مسلمانوں نے ستیہ آگرہ ترک کر دیا ہے۔ حکومت گرفتار شدگان کو رہا کر دیگی۔

—— حکومت یوپی نے فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ گرمیوں کے موسم میں سرکاری دفاتر پہاڑ پر نہ جایا کریں گے۔

—— شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے ۲ ہزار ۲۲ روپے چھ پائی جمع ہو چکے ہیں۔

—— حکومت ہند اور مسقط کے سلطان کے مابین ایک جدید دوستانہ معاہدہ مرتب ہوا ہے۔ نئے معاہدہ کی رو سے ۱۸۹۱ء کا معاہدہ منسوخ سمجھا جائیگا۔

—— مانچسٹر (انگلستان) کے مرکزی حصہ میں آتشزدگی کی خوفناک واردات ہوئی۔

—— چین [illegible] حکومت نے [illegible]

فتح کر لیا ہے۔

—— فلسطین کانفرنس لندن میں شروع ہو گئی ہے۔ فلسطینی عربوں کے چار مطالبے ہیں:- (۱) ملک میں آزادی کامل کے متعلق عربوں کا حق تسلیم کیا جائے۔ (۲) فلسطین کو یہودی وطن نہ بنانے دیا جائے۔ (۳) انتداب (جس) کا خاتمہ کر کے ایک معاہدہ کر لیا جائے۔ (۴) فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بالکل اور فوراً بند کر دیا جائے۔

—— حکومت اٹلی کا ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ اگر فرانس نے ہمارے مطالبے منظور نہ کئے تو بزور شمشیر منوائے جائیں گے۔

—— حکومت فرانس نے اپنے سفیر مقیم ٹوکیو (جاپان) کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت جاپان سے ہینان پر قبضہ کرنے کی وجہ دریافت کرے۔

## ۲ مارچ سے پہلے پہلے

اگر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوئی تو ۲۔ مارچ کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث)

—— بندرگاہ ویلنشیا (سپین) پر شدید بمباری ہوئی۔ ایک برطانوی جہاز پر بھی ایک بم گرا جس سے جہاز کا نقصان ہوا۔

—— غازی مصطفےٰ کمال پاشا کا مقبرہ بنانے کے لئے مشہور و معروف ماہرین تعمیر کا انتخاب کیا جائیگا۔ اس کی تعمیر پر تقریباً ۲۵ ہزار پونڈ خرچ ہونگے

—— استنبول (ہوائی ڈاک سے) بحر اسود میں تباہی خیز طوفان آیا ہے۔ ایک کشتی جس میں انیس آدمی سوار تھے۔ غرق ہو گئی صرف ۲ آدمی بچ سکے۔

—— استنبول۔ (ڈاک سے) گزشتہ ہفتے ترکی مدارس کے طالب علموں نے ان مقامات کی واپسی کیلئے مظاہرے کئے جو جنگ عظیم کے بعد ترکی سے چھین لئے گئے تھے

## جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ

حسب معمول سابق انجمن ہذا کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار قاضی محلہ بٹالہ میں منعقد ہو گا جس میں اکابر علمائے کرام تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مسرور فرمائیں گے۔ شائقین توحید و سنت اس بابرکت اجتماع میں شرکت فرما کر ثواب حاصل کریں طعام و قیام بذمہ انجمن ہو گا مگر بستر ہمراہ لانا ہو گا۔

راقم:- ناظم انجمن خادم المسلمین اہل حدیث بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

—— چونگ کنگ ۶ فروری۔ ۴ جاپانی طیاروں نے کویانگ پر زبردست بم باری کی۔ ایک سو بم گرائے گئے جن سے کئی مقامات پر آگ لگ گئی ہزارہا اشخاص مکانات چھوڑ کر بھاگ گئے۔ پانچ سو اشخاص ہلاک ہوئے۔

—— لندن ۷ فروری۔ برطانیہ میں آئرلینڈ کے دہشت انگیزوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ پرسوں صبح چار مختلف سٹوروں میں آگ لگا دی گئی۔ کل رات لورپول میں ایک شخص زمین دوز ریلوے اسٹیشن پر بم کے حادثات کے سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا۔

—— بیت المقدس ۶ فروری۔ گزشتہ شب مجاہدین اور سرکاری افواج میں زبردست تصادم ہوا۔ دو عرب شہید اور سات گرفتار ہوئے۔ بعض دیہات سے بلا لائسنس اسلحہ برآمد کئے گئے ہیں۔

—— دہلی ۷ فروری۔ حال ہی میں ہندوستانی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ فلسطین میں برطانوی فوج اور پولیس زہریلی گیس استعمال کر رہی ہے؛ حکومت ہند کے محکمہ دفاع نے اس خبر کی تردید کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ برطانوی فوج اور پولیس نے فلسطین میں زہریلی یا اشک آور گیس استعمال نہیں کی

—— بمبئی ۹ فروری [illegible]

۵۸ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ [illegible]

میں [illegible]

اشاعۃ التوحید۔ بہترین کتاب ہے ۸ (۲۹۲) [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

## متعہ اور شیعہ

بجواب

## اخبار "شیعہ"

ضد اور تعصب بُری بلا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ میں ان دو چیزوں سے اپنے خیالات کی حمایت کرتا ہوں حقیقت میں وہ حمایت نہیں ہوتی بلکہ مخالفت ہوتی ہے مذہب کی حمایت یہ ہے کہ جو کچھ مذہب سکھائے اسی کو قبول کرے اور وہی پھیلائے۔ یہ نہ ہونا چاہئے کہ اپنے خیالات کی حمایت کے لئے مذہب کو آڑ بنایا جائے ایسا کرنے والا جہلاء میں تو چھپ سکتا ہے مگر علماء کی نظر سے نہیں چھپ سکتا۔

نکاح متعہ جس کے متعلق یہ نوٹ لکھا گیا ہے شیعہ و سنی میں متفقہ طور پر ممنوع ہے۔ مگر جن لوگوں کو اس کی حمایت منظور ہے وہ یہی کہے جاتے ہیں کہ خلیفہ ثانی اس حرمت کے ذمہ دار ہیں۔ حالانکہ منع کی روایت جس طرح خلیفہ ثانی کی طرف منسوب ہے اسی طرح خلیفہ چہارم علی مرتضیٰ [illegible] سے بروایات شیعہ صحیح ثابت ہے جن روایات کا ذکر آگے چل کر کریں گے پہلے اخبار شیعہ کا مضمون اسی کے الفاظ میں نقل کر کے دکھاتے ہیں کہ وہ خود بھی اس مسئلہ میں متعہ کی تائید کرتے [illegible]

کا بے نمودار ہوا کرتا ہے۔ اخبار شیعہ بقلم مولانا سید ذوالفقار علی صاحب ایک سوال شائع کرتا ہے اور جمیع علمائے اہل حدیث سے اس کا جواب طلب کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر وہ علمائے اہل حدیث کی بجائے علمائے اہل سنت لکھ دیتا تو اچھا ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں جملہ علمائے اہل سنت اس سوال کے مخاطب ہوتے۔ خیر جو اس کے خیال میں آیا وہی اس نے لکھ دیا۔ "اہلحدیث" اپنا جواب دیتا ہے اور دیگر سنی اخبارات بھی اگر اپنا فرض سمجھیں تو جواب دیں۔ ورنہ اہلحدیث کے جواب سے فرض کفایہ تو ادا ہو ہی جائیگا۔ اخبار شیعہ کا سوال درج ذیل ہے:۔

"ایک فوجی ملازم کو فوجی حکم یا فوجی ضرورتوں کی وجہ سے کسی غیر ملک میں تین سال کے لئے رہنا ضروری ہے وہاں [illegible] اجازت نہیں دیتے کہ وہ اپنی زوجہ کو اپنے ہمراہ لیتا جاوے۔ قوت برداشت [illegible] نہیں رکھتا۔ اپنی بیماری اور [illegible] طلاق دینا [illegible] بلکہ [illegible] صورت یہ ہے کہ اگر وہ اپنے ملک میں رہتا [illegible]

اب یا وہ اس غیر ملک میں دوسرا نکاح نہیں کرتا تو مرتکب [illegible] اگر دوسرا نکاح کرتا ہے تو تین سال کے بعد اس عورت کو کیا کریگا۔ وہ کہیں نکلے گا یہاں رہیگا۔ کیونکہ مکان پہنچ کر یہ عورت اس کے لئے مصرف بیکار ہے صورت نا جائز بلکہ عذاب جان و عذاب ایمان ہو جائے گی۔ نیز غریب سپاہی کے محدود ذرائع کفالت کے متحمل نہ ہو سکیں گے۔ اور اگر تین سال کے بعد اس عورت کو طلاق دیتا ہے تو ایسا نکاح جس میں پہلے ہی سے یہ ٹھان لیا جائے کہ کچھ دنوں بعد ہم طلاق دیدیں گے۔ بموجب اصول اہل سنت نکاح نہیں ہے کیونکہ نکاح کے لئے دائمی نیت لازمی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نکاح ایک کھیل ہے کہ جب تک جی چاہا کھیل لیا۔

قانون کا مقصد اخلاق کا درست کرنا ہے نہ کہ درست کئے ہوئے اخلاق کو خراب کر دینا۔ اسی بنا پر حضرت ختمی مرتبت نے عارضی نکاح "متعہ" کو جائز و نافذ فرمایا۔ جس سے فریقین کو انکار نہیں ہے۔ قانون اسلام نے ان صورتوں کو لاینحل اور ان بیماریوں کو لاعلاج نہیں چھوڑا ہے۔ اور سوسائٹی کو صحت کے ساتھ قائم رکھنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا خاص خاص موقعہ پر خود ہادی برحق نے متعہ کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ جس سے اسلام کا کوئی فرقہ منکر نہیں ہے۔ حضرت عمر نے قانون "متعہ" کو کالعدم کر دیا۔ ہم مباحثہ کی غرض سے مان لیتے ہیں کہ ان کے تبرک زمانہ میں متعہ کا بے جا استعمال کرنے کے باعث بدکاریاں بڑھ گئی تھیں۔ تاہم کسی اچھے اور ضروری قانون کا بے جا مصرف مجرموں کو مستوجب سزا ٹھیراتا ہے نہ کہ وہ ضروری قانون منسوخ و مسدود کر دیا جاتا ہے۔ ضروری اور مفید قانون کو منسوخ کرنے کے معنی تو یہ ہونگے کہ لوگ مطلق العنان بنا دیئے جاویں اور خوب خوب ارتکاب جرم کریں۔ قانون متعہ کے کلیۃً حرام کر دینے سے جو بدکاریاں اب تک ہو چکیں یا جو آئندہ ہوں گی ان کا ذمہ دار کون ہے

نکاح دائمی اور متعہ کا فرق [illegible]

ahmadimuslim.de

بچھتا ہی کرنے کے لئے قائل مستقین ہیں اسی طرح متعہ بھی جیسی خاص خاص حالتوں میں جائز ہے مگر چونکہ نادر طبعی یا ذی ہے متعہ ثانی کر دینا اس سے کم ملا دینی نہیں ہے۔ نکاح اور متعہ میں کر فرق ہے تو صرف اس قدر کہ نکاح دوامی ہوتا ہے اور متعہ عارضی یعنی ایک محدود ومعدد زمانہ کے لئے۔ اور چونکہ وہ دوامی معاہدہ نہیں ہوتا اس لئے اسکو بذریعہ طلاق درمیان ہی میں فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ دوامی معاہدہ کے لئے ضروری ہے۔ ہر معاہدہ بعد میعاد معینہ اس وقت خود بخود منسوخ ہو جاتا ہے جبکہ مقررہ میعاد گذر جاتی ہے۔ زن منکوحہ ہو یا متعوعہ دونوں کی اولاد ترکہ پانے کی مستحق ہوتی ہے۔ ہاں زن متعوعہ حق زوجیت یعنی ⅛ یا ¼ پانے کی مستحق نہیں ہے کیونکہ دوامی اور عارضی بی بی میں اتنا کچھ فرق ہونا ضروری ہے

**اہلحدیث** | شیعہ کے فاضل نامہ نگار نے نکاح اور متعہ میں تمیز کرنے کو دونوں کی تعریف میں جو تین فرق بتا دیا ہے کہ متعہ محدود الوقت ہوتا ہے اور نکاح غیر محدود الوقت۔ بالکل ٹھیک ہے۔ نکاح کی بابت علمائے اہل سنت کے الفاظ "ظاہر و الدوام" سے بھی یہی فرق بتانا مقصود ہے۔ مضمون نگار نے ساتھ ہی اس کے اس تعریفی فرق کا اثر بھی بتا دیا۔ جس کے ہم شکرگزار ہیں وہ یہ کہ منکوحہ اپنے خاوند کے ترکہ میں سے ⅛ یا ¼ حصہ پانے کی حقدار ہے۔ مگر متعوعہ اسکی مستحق نہیں۔

ہم اس کا نتیجہ یہی سمجھے ہیں جو بالکل صحیح ہے کہ زن منکوحہ تو زوجہ ہے اس کے برعکس زن متعوعہ زوجہ نہیں بلکہ فقط متعوعہ ہے۔ اسی لئے وہ متعہ کرنے والے خاوند کے ترکہ سے محروم الارث ہے۔ اب اسکے متعلق ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:-

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ
اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۔ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ۔

اس آیت کریمہ میں حفاظت فروج سے دو محلوں کو مستثنیٰ کیا ہے۔ یک کل انسان ہے اسے [illegible] کر [illegible]

اس استثنا کے بعد فرمایا کہ ان دو محلوں کے سوا جو کوئی تیسرا محل استعمال کریگا وہ ظالم ہے۔ اس تیسرے محل میں لواطت، نکاح، متعہ اور غیر منکوحہ سے تعلق سب صورتیں داخل ہیں

**ناظرین کرام!** | یہی تو ہے [illegible] سے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

**روایات منع** | صحیح ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لحوم الحمر (گدھوں کا گوشت) اور متعۃ النساء کو حرام کیا ہے۔ شیعہ کی طرف سے اس کا جواب یہی ملتا رہا کہ یہ سنیوں کا حضرت علیؓ پر افترا ہے۔ لیکن خدائی قدرت اندر ہی اندر اپنا کام کرتی رہی۔ آخر اس نے سنیوں کی نگاہ شیعہ کی کتاب "استبصار" پر ڈلوا دی۔ جس میں حضرت علی ہی سے الفاظ ذیل میں وہی روایت آئی ہے:-

عن علی قال حرم رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ (استبصار جلد ۳۔ [illegible])

یعنی حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے لحوم حمار اور نکاح متعہ کو حرام کیا ہے۔

کیسی صاف روایت ہے۔ روایت بھی ایسی کہ جناب علیؓ اپنے فہم سے فتویٰ نہیں دیتے بلکہ پیغمبر علیہ السلام کی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور روایت حدیث کے متعلق علمائے اسلام (شیعہ ہوں یا سنی) کا اتفاق ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے نام سے جھوٹی حدیث بیان کرنا جہنم میں داخل ہونے کا موجب ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے والے کے حق میں رسالتماب کی طرف سے یہ شدید وعید آئی ہے:-

من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار

یعنی جو مجھ پیغمبر پر جھوٹی بات لگائے جو میں نے نہیں کہی ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

کیسی صریح عبارت ہے اور کیسا صاف ارشاد ہے۔ باایں ہمہ اصحاب شیعہ کی کتنی جرأت ہے کہ اس روایت علی کی نسبت یوں گوہر افشانی کرتے ہیں کہ یہ روایت جناب علی کی طرف سے تقیہ پر محمول ہے چنانچہ صاحب استبصار (محدث شیعہ) کے اپنے الفاظ اسی روایت کے متعلق یہ ہیں:-

فالوجہ فی ھذہ الروایۃ ان نحملھا علی التقیۃ لانھا موافقۃ لمذاھب العامۃ ([illegible])

یعنی یہ روایت حضرت علی کی طرف سے تقیہ پر محمول ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت علی نے عوام (اہلسنت) سے ڈر کر یہ روایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر تھوپ دی۔

معاذ اللّٰہ! اس وعید شدید سے بھی خائف نہ ہوئے۔

افسوس ہے ہم شیعہ کی اس جرأت میں اُن کا ساتھ نہیں دے سکتے اور نہ تاریخ دین اسلام میں ایسا کوئی گروہ پاتے ہیں جو اپنے متبوع کو ایسے فعل قبیح کا مرتکب قرار دے۔

**شیعہ دوستو!** | سے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

## قادیانی مشن

# "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

دنیا میں کوئی گروہ ایسا نہ ہوگا جو ملک میں تباہی آنے پر خوش ہو اور اس میں اپنی کامیابی سمجھے۔ الا گروہ قادیانی! جن کا وطیرہ یہی رہتا ہے کہ کسی ملک میں تباہی آئے کسی میں زلزلہ آئے کسی میں قحط پڑے تو یہ خوش ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی مخالف کو تکلیف پہنچے جس کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ [illegible] کو پہنچ چکی ہو۔ اس پر بھی [illegible] متوفی کی بھی یہی عادت تھی۔ جن کی بابت [illegible]

کبنا چاہا ہے

شورہ بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ

اس مطلب کے لئے مرزا صاحب کے دو تین الہام بڑے با معنی ہیں جو اپنے اندر بہت سی تفصیلات لئے ہوئے ہیں ایک الہام یہ ہے :-

تخرج الصدور الی القبور

بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں چلے جائینگے

کیسا جامع الہام ہے جو کسی زمانے میں جھوٹا نہیں ہو سکتا حکیم نور الدین خلیفہ قادیان فوت ہوں تو اس الہام میں داخل۔ مصطفٰے کمال پاشا فوت ہوں تو اس میں داخل۔ مگر لطف یہ ہے کہ خود مسیحیت مآب بھی اس الہام کے ماتحت ہی قبر میں تشریف لے گئے۔

دوسرا الہام بڑا وسیع المعنیٰ یہ ہے جو ایک پورا فقرہ بھی نہیں بلکہ ایک ہی لفظ ہے۔ جسکو مبتدا کہیں تو خبر نہیں، خبر کہیں تو مبتدا ندارد۔ یعنی "غزنوی"۔

کتنا وسیع المعنیٰ ہے۔ کہیں کسی غزنوی کے گھر بیٹا پیدا ہوا تو بھی اس الہام کے نیچے آگیا کہ غزنوی پیدا ہوا۔ اور اگر کوئی غزنوی مر گیا تو اس کی خبر یہ ہوگی کہ "غزنوی مردہ شد"۔ کیسا جامع الہام ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

تیسرا جامع الہام یہ ہے جو ہم نے زیب عنوان کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ امریکہ کے شہر چلی میں امسال ماہ جنوری کے اخیر زلزلہ آیا۔ جو اتنا سخت تھا کہ ہندوستان کے تمام زلزلوں پر سبقت لے گیا۔ کئی شہر برباد اور کئی ہزار آدمی زخمی ہوئے اور کئی ہزار مر گئے۔ پس قادیان میں گھی کے چراغ جلے۔ چنانچہ "الفضل" مورخہ ۲ فروری میں لکھا ہے کہ

دیکھو حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا تھا
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

جنوری کے مہینے کو موسم بہار قرار دیا اور خدا کی بات پوری ہونے سے مراد یہ بتائی کہ چلی (امریکہ) میں زلزلہ آیا ہے۔ بہت خوب! سے

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

جنوری کا مہینہ نہ ہندوستان میں موسم بہار کا مہینہ ہے نہ امریکہ میں بلکہ برفباری کا زمانہ ہے۔ اصطلاح ہندوستانی کے بہاروں پر سرما کی اصطلاحات میں ماہ جنوری داخل ہے اس ماہ میں نہ باغوں میں شگوفہ نکلتا ہے نہ درختوں کی کونپلیں پھوٹتی ہیں۔ ہندوستان میں موسم بہار مارچ کا مہینہ سمجھا گیا ہے۔ پھر یہ کیونکر ہوا کہ چلی کا زلزلہ جو جنوری میں آیا ہے یہ موسم بہار میں سمجھا جائے۔ لیکن جو لوگ تغیر تبدل میں اتنے مشاق ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان لے لیں ان کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہو سکتی ہم حیران ہیں کہ قادیان کی ساری فوج دور دور ممالک میں جا کر آمد ہوتی ہے حالانکہ ان کو بغل میں بھی قادیان کی تحصیل بٹالہ میں ایک شخص پیدا ہوتا ہے جو اپنے نام کے ساتھ "ثم المسیح" یعنی پنڈت آتما خلف المسیح لکھ کر حریف قادیان بنتا ہے۔ اس پر کوئی بجلی نہیں گرائی جاتی حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ سب سے پہلے سارا زور اسی پر لگایا جاتا۔ کیوں؟

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہامات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

# خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

ختم نبوت کا عقیدہ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس سے تمام امت کا اس پر اتفاق چلا آتا ہے۔ مرزائی اصحاب آیت خاتم النبیین کی رو سے آنحضرت کو خاتم الانبیاء تو مانتے ہیں مگر آیت کے معنے کرتے ہیں "نبیوں کی مہر" یعنی آپ صلعم کی اتباع سے نبوت کا مقام ملتا ہے وغیرہ۔

ذیل کا مضمون قادیانی عذرات کے جواب میں لکھا گیا ہے جو کئی اقساط میں ختم ہوگا۔ امید ہے کہ ناظرین اسے دلچسپی سے پڑھینگے۔ (مدیر)

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" قادیان میں بعنوان "تردید دلائل انقطاع نبوت بعد آنحضرت صلعم" خلیفہ صاحب قادیانی کا ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے اندر خلیفہ صاحب مذکور نے اسلامی دلائل متعلقہ ختم نبوت کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے آپ نے اس حدیث پر نظر عنایت فرمائی ہے۔ جس میں ارشاد نبوی صلعم ہے کہ ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ فشق ذالک علی الناس فقال ولکن المبشرات۔ قالوا یا رسول اللہ وما المبشرات۔ قال رؤیا الرجل المسلم وھی جزء من اجزاء النبوۃ۔ (احمد۔ ترمذی)

(ترجمہ) رسالت اور نبوت بند ہو گئی ہے۔ میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔ صحابہ پر یہ بات گراں گزری تو آپ نے فرمایا لیکن مبشرات بند نہیں ہوئیں صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ مبشرات کیا ہوتی ہیں؟ آپ نے فرمایا مسلمان مرد کی خواب اور یہ نبوت کے اجزاء میں ایک جزو ہے۔

اس حدیث سے عیاں ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا۔ مبشرات باقی ہیں۔ خلیفہ صاحب نے اس حدیث کا پہلا جواب تو یہ دیا ہے کہ

"مسلمان خود حضرت عیسیٰ کی آمد کے قائل ہیں"

اس اعتراض کا جواب بیسیوں دفعہ دیا جا چکا ہے کہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ آں حضرت کے بعد جدید نبی کوئی نہ بنایا جائیگا۔

ختم نبوت کے یہ معنے نہیں کہ آنحضرت صلعم نے اپنے سے پہلے انبیاء کی نبوت چھین لی ہے۔ دیکھئے مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں اپنے باپ کے لئے خاتم الاولاد تھا۔ تو کیا اس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ مرزا جی کے پیدا

ہونے سے مرزا صاحب کے چچا بہن بھائی (مرزا غلام قادر) مرگئے تھے یا حکیم غلام مرتضیٰ صاحب کی ملکیت سے خارج ہو گئے؟ یقیناً اس کا یہ مطلب نہیں ہے اس کا مطلب جو کچھ ہے وہ بالفاظ مرزا صاحب یہ ہے کہ میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔"

ٹھیک اسی طرح ختم نبوت کے معنے ہیں لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائیگا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی آیت خاتم النبیین کی یہی تفسیر کی ہے جو آگے آتی ہے خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تہ بعض امتیہ کا مصداق بن کر آسکتے ہیں۔ تو خالص امتی کیوں نہیں آسکتا۔

جواباً عرض ہے کہ آنحضرت کے بعد امتی ایک چھوڑ ایک کروڑ آجائے۔ چنانچہ گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس میں کروڑہا انسان آنحضرت صلعم کے امتی ہو چکے ہیں اور ایسے ہی آئندہ ہونگے۔ یہ چیز ختم نبوت کے منافی نہیں ہے خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہوا ہے جس طرح انسانوں کا خدا ایک ہے اسی طرح اب نبی بھی ایک ہی رہیگا۔ باقی سب امتی ہونگے۔

ہاں یہ بات البتہ غلط ہے کہ کوئی شخص امتی اور نبی کے دوگونہ متضاد دعوی کرا ٹھے۔ ایسے دعاوی بدو وجہ باطل ہیں۔ اول وجہ یہ ہے کہ

"رسول اور امتی کا مفہوم ربی، متباثن ہے"

(قول مرزا در ازالہ ص ۲۳۵ ط ۳)

دوم اس لئے کہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ

سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میری امت میں دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجال پیدا ہونگے، جو نبوت کا دعوی کرینگے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائیگا۔"

حدیث مذکورہ بالا سے صاف عیاں ہے کہ امت محمدیہ میں نبوت کا دعوی کرنے والے بالفاظ دیگر امتی نبی ہونے کے مدعی قطعاً غیر صادق ہیں۔

رہ گیا یہ اعتراض کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت نے کا نہ بعض امتیہ کا خطاب کیوں دیا۔ سو جواباً گذارش ہے کا نہ بعض امتیہ اور حر بعض امتیہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

## خلیفہ صاحب کا دوسرا جواب

حدیث زیر غور کا دوسرا جواب خلیفہ صاحب نے یہ دیا ہے کہ

"اس حدیث میں لکن المبشرات کے الفاظ ہیں اور اس پر سب متفق ہیں کہ مبشرات میں منذرات بھی شامل ہیں ورنہ ماننا پڑیگا کہ اب کسی کو منذر خواب نہیں آتی جو واقعہ کے خلاف ہے۔ ہم مخالفین سے پوچھتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے مبشرات تو باقی ہیں کیا منذرات بھی باقی ہیں؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہاں منذرات بھی باقی ہیں اور وہ مبشرات کے اندر ہی شامل ہیں۔ اس پر ہم پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ جب آپ مبشرات کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ اسکے معنے ہیں مبشرات اور منذرات۔ تو ہمارا یہ حق کیوں نہیں کہ ہم بھی یہ تاویل کریں کہ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت میں تشریعی رسالت و نبوت مراد ہے۔

دوسری بات ہم یہ کہتے ہیں کہ جب آپ مبشرات میں منذرات کو شامل کرتے ہیں تو قرآن نے بھی تو نبی کو بشیر و نذیر ہی قرار دیا ہے۔ ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یومنون ..... اس آیت سے صاف پتہ لگتا ہے کہ نبوت بشارت و انذار ہی کا نام ہے۔ اس آیت کے علاوہ قرآن کے مندرجہ ذیل مقامات میں آنحضرت کے لئے حصر کے ساتھ صرف نذیر یا بشیر و نذیر کے الفاظ آئے ہیں۔ انما انت نذیر و ما ارسلناک الا مبشرا و نذیرا ××× ان آیات میں حصر کے ساتھ یہ دونوں الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی یہ کہ آپ صرف بشیر و نذیر ہیں اب اگر لکن المبشرات میں مبشرات سے نبوت مراد نہیں تو ان حوالجات کو سامنے رکھ کر یہی نتیجہ نکلیگا کہ رسول کریم نبی نہ تھے۔"

(ملخص ریویو۔ اگست ۱۹۳۸ء ص ۳۵ تا ص ۳۷)

**معیار** اس تحریر میں خلیفہ قادیان نے کمال مغالطہ دہی سے کام لیا ہے۔ دیکھئے خلیفہ صاحب نے کس قدر چالاکی کی ہے کہ ہماری طرف یہ امر منسوب کیا کہ ہم لوگ مبشرات کے لفظ میں منذرات کو بھی شامل و داخل مانتے ہیں۔ پھر اسی پر ساری عمارت کھڑی کی ہے۔ خلیفہ جی کو واضح ہو کہ ہم منذرات کو مبشرات میں داخل نہیں کرتے۔ یہ دونوں مفہوم الگ الگ ہیں۔ یہ درست ہے کہ لوگوں کو ایسے خواب بھی آتے ہیں جو منذرات (ڈراؤنے) ہوتے ہیں مگر یہ خواب جزو نبوت نہیں ٹھیرائے گئے۔ حدیث میں صرف مبشرات کو جزء من اجزاء النبوۃ فرمایا ہے۔ آپ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کر سکیں جس میں منذرات کو جزو نبوت فرمایا ہو۔ تو ہم اس پر غور کر لیجئے۔ سردست آپ کی تمام عمارت بنیاد خام پر مبنی ہے۔

بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ مبشرات اور منذرات دونوں اجزاء نبوت میں داخل ہیں تو اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا ہے کہ ہر بشیر و نذیر نبی ہوتا ہے۔

خلیفہ صاحب! آپ حقیقۃ الوحی ص ۲ وغیرہ کھول کر ملاحظہ فرمائیں کہ اچھے برے۔ مبشر و منذر خواب تو چوہڑوں چماروں بلکہ زانیوں بدکاروں کو بھی آتے رہتے ہیں۔ جن میں بقول مرزا صاحب بعض سچے بھی نکل آتے ہیں۔ کافر بادشاہ مصر کو بھی خواب آیا تھا جو مبشرات و منذرات پر مشتمل تھا۔ کیا آپ ان سب کو نبی مان لیں گے؟

تعجب ہے کہ آپ کے والد تو فرماتے ہیں کہ خوابوں پر فخر کرنا لعنت ہے (بدر ۱۶۔ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۵) مگر آپ خواب بینوں کو نبی بنانے پر تلے بیٹھے ہیں۔

صاحب من! جس طرح ہر نبی بشر ہوتا ہے مگر ہر بشر نبی نہیں ہوتا۔ ٹھیک اسی طرح ہر نبی بشیر و نذیر ہوتا ہے مگر ہر بشیر و نذیر نبی نہیں ہوتا۔

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

(باقی دارد)

**نوٹ** برادران اہل حدیث! اگر آپ مسئلہ ختم نبوت پر ایک ایسی مناظرانہ کتاب دیکھنا چاہتے ہیں جو ہر پہلو سے کامل ہو جس میں مرزائیوں کے تمام عذرات کا [illegible]

## بریلوی مشن

# کوٹلی میں جماعت اہل حدیث کا اثر

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی)

ناظرین کرام! آپ خوب سمجھ چکے ہیں کہ حنفی گروہ میں بریلوی عقیدہ کے لوگ شب و روز اسی ناکام کوشش میں مصروف ہیں کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں میں تفریق ڈال کر اپنا الو سیدھا کرتے رہیں۔ بالخصوص کوٹلی لہاراں میں یہ مرض کثرت سے ہے۔

ہمارے کرم فرما مولوی محمد شریف اور ان کے صاحبزادہ محمد بشیر تو جماعت اہل حدیث کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ ان کا کوئی وعظ، کوئی جلسہ کوئی ٹریکٹ ایسا نہیں جس میں جماعت حقہ اہل حدیث پر سب وشتم نہ کیا جاتا ہو۔ دو نو جماعتوں کو آپس میں مل بیٹھنے سے سخت منع کر کے رشتہ وناطہ، علیک سلیک نماز جنازہ مل کر پڑھنے سے بھی سختی سے روکا جاتا ہے گویا کہ بائیکاٹ (مقاطعہ) کرانے کی سعی ناکام میں مشغول ہیں۔ لیکن بفضل خدا جماعت حقہ اہل حدیث کا اثر شب و روز غالب ہوتا جاتا ہے۔

اثر بھلا کیوں نہ ہو۔ اب تو مولوی محمد شریف صاحب اپنے ٹریکٹ موسومہ "وہابیہ سے مناکحت"؟ میں خود تسلیم کر چکے ہیں کہ میرے مقتدیوں پر اہل حدیث کا اثر ہو چکا ہے۔ چنانچہ شروع میں لکھتے ہیں کہ اہل حدیث کی لڑکی اگر کسی حنفی کے نکاح میں آتی ہے تو اگر ممکن ہو تو سب سسرال والوں کو ورنہ اپنے شوہر کو ضرور اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے۔ بخلاف اس کے حنفیہ کی لڑکی جب انکے گھر جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ شوہر کو اپنی طرف لائے خود ان کے مذہب میں مل جاتی ہے جیسے ... میں [illegible]

[illegible] ... چلیں ... ... ہے ... [illegible]

گویا کہ مولوی صاحب آئے دن اپنے مال میں کمی ہوتے دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں کہ میرے مریدو! اپنے گھر توحید کے پرستاروں اور رسول اللہ صلعم کے شیدائیوں سے بچا کر رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم ان سے رشتہ داری کرتے کرتے سب کے سب اہل حدیث ہی بن جاؤ اور ہمیں پھر جمعرات کی روٹی سے مایوس ہو کر کسی اور جگہ بھاگنا پڑے۔

**تازہ شہادت** مولوی محمد شریف صاحب خطبہ جمعہ میں فرمانے لگے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری جماعت کے بعض آدمی جمعہ کے دن ظہر نہیں پڑھتے وہ بے دینوں کو دیکھ کر ظہر احتیاطی ترک کر بیٹھے ہیں۔ میں نے احتیاطی پڑھنے کے اثبات میں کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ جن کا ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا تم ضرور پڑھا کرو۔

مولوی صاحب! یہ صبغۃ اللہ (اللہ کی توحید، معرفت کا رنگ) اب ایسا چڑھ رہا ہے جو بفضل خدا اتر نہیں سکتا۔ کیونکہ ذی عقل احباب خوب سمجھ چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پانچ نمازیں ہی فرض کی ہیں۔ جمعہ کے دن یہ چھٹی نماز مولوی صاحب کہاں سے لے آئے۔ حالانکہ شارع علیہ السلام سے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ بلکہ فقہاء کرام نے بھی نماز جمعہ پڑھ کر پھر ظہر پڑھنے کو نہیں فرمایا۔ دیکھو نور الہدایہ وغیرہ۔ اور مولوی صاحب یہ بھی غلط فرماتے ہیں کہ میری کتابوں کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ مولوی صاحب خوب جانتے ہیں لیکن اپنی مدح سرائی کیلئے لوگوں میں اخفاء عن الحق فرما رہے ہیں۔ حالانکہ بابا کرم الہی صاحب ... مرحوم نے ان کی کتابوں کا جواب ان کتابوں میں دیا ہوا ہے۔ (۱) ... [illegible]

(۲) محمدی مہر (فی تردید) احتیاط الظہر

انہیں کتابوں میں بابا ... بابا صاحب کے یہ شعر بھی مرقوم ہیں کہ

کوٹلی دے وچ جمعہ نہ جائز پڑھدا ایکوں شریف
(بعد) جمعہ بھی آکھو فرض ہے تا لے چھٹی مستقل
نہ ایدھر نہ اودھر دوہاں نوں لے گئی ...

اور مولوی سلیمان صاحب حنفی سکنہ گھوگے نے اس کا جواب سبیل النجات کی شکل میں دیا ہوا ہے۔

ناظرین! یہی مولوی محمد شریف صاحب ... تک عید کی نماز مسجد میں پڑھتے رہے۔ لیکن اب بفضل خدا مولوی صاحب عاملین سنت کے اثر سے متاثر ہو کر نماز عید عیدگاہ میں جا کر پڑھتے ہیں۔ مسجد اہل حدیث میں مستورات بھی جمعہ کے دن آتی ہیں لیکن مولوی صاحب دوران وعظ میں اکثر دفعہ فرما چکے ہیں کہ اب وہ وقت نہیں، زمانہ کی حالت نازک ہے عورتوں کو مسجدوں میں نماز جمعہ کے لئے نہیں آنا چاہئے لیکن لطف یہ کہ اب مسجد حنفیہ میں بھی جماعت اہل حدیث کے اثر سے جمعہ کے دن مستورات جاتی ہیں اور مولوی صاحب اب انہیں روک نہیں سکتے۔ بلکہ مسجد میں ان کے لئے ایک گیلری بھی تعمیر کرا دی ہے۔

نیز یہ کہ بریلوی حضرات نماز جنازہ میں امام اور مقتدی سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے لیکن مولوی محمد شریف صاحب اپنے برادر کلاں کی وفات پر جنازہ پڑھنے سے پہلے فرمانے لگے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ ضرور پڑھنا۔ کیونکہ دعا کے طور پر پڑھنا جائز ہے الحمد للہ!

الغرض بوقت ضرورت ہم اس قسم کے نمونے بکثرت دکھا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان احباب کو جو محض ضد و تعصب کی بناء پر جماعت اہل حدیث سے عداوت رکھتے ہیں ہدایت دے کہ مذہب اہل حدیث کا اثر ہوتا دیکھ کر کو فیع الصادقین کے اصول پر جلد از جلد کاربند ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ حق کے سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

# فتویٰ بابت عدم جواز جمعہ دیہات

## اور اس کا خطرناک نتیجہ

(از قلم مولوی محمد ابوالخیر صاحب رحمانی پرتاب گڑھی)

میرا خیال تھا کہ مسائل فقیہہ جو کہ فرمان نبوی کے خلاف ہیں ان کو صرف درس تدریس ہی تک محدود رکھا جاتا ہوگا اور تحریر و تقریر میں اس سے گریز کیا جاتا ہوگا۔ غالباً کچھ عرصہ پہلے اخبار "اہلحدیث" میں یہ مضمون شائع ہوا تھا کہ جب دارالعلوم دیوبند سے کوئی طالب علم فارغ ہوتا ہے تو اس کی پہلی ڈیوٹی یہ ہوتی ہے کہ دیہاتوں میں جمعہ بند کرائے۔ مگر پھر بھی یقین کامل نہ ہو سکا۔ لیکن اس وقت میرے پیش نظر رسالہ "الادب" کان پور ہے۔ جس میں یہ فتویٰ درج ہے کہ "درحقیقت دیہات میں جمعہ جائز نہیں۔ جو لوگ نہیں پڑھتے وہ حق پر ہیں اور تمام مسلمانوں کو انہیں کی اتباع کرنی چاہئے اور اہل حق ہمیشہ کم رہا کرتے ہیں"

(الادب کان پور بابت جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ)

اس فتویٰ کو پڑھ کر نامہ نگار اہلحدیث کی پوری تائید ہو رہی ہے۔ آہ! کس قدر حیرت اور تعجب ہے کہ ایک فقہی عبارت کو صحیح کرنے کے لئے کس قدر حدیثوں کو توڑ مروڑ کیا جا رہا ہے۔ کہا تو جاتا ہے کہ فقہ کے مسائل غلط بھی ہیں لیکن ہر غلط مسئلے کی غلط تاویل اور بے جا توجیہہ بھی کی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ائمہ کرام معصوم نہ تھے۔ لیکن ان کی ہر بات کو صحیح ثابت کرنے کی سعی ناکام کی جاتی ہے۔ چاہے حدیث سے کوسوں دور ہو جاویں۔ کیونکہ اصول ہے کہ جب تک درست ہو سکیگا عاقل بالغ کے کلام کو درست کہا جائیگا۔ اگر خود کسی مسئلہ کو پیش کیا جائے کہ وہ غلط ہے تو نا میدان میں ... آ جائیں گے کہ جواز ... کیونکر غلط ہے ... اس کا نتیجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو پر درست اسی مسئلہ کو

دیکھئے کہ اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ جمعہ دیہات میں جائز نہیں ہے۔ لیکن دلیل میں نہ قرآن ہے اور نہ حدیث۔ قدوری کی عبارت نقل کر دی گئی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس مسئلہ کا اثر اور نتیجہ کیا ہوگا؟

ایک تو دیہات میں ایسے ہی کم نمازی نظر آتے ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پنجوقتہ مسجد میں حاضری دیتے ہوں۔ لیکن جمعہ کی وقعت اور اہمیت ابھی ان کے دلوں میں کسی قدر باقی ہے۔ اس لئے قریب قریب جمعہ میں تمام حاضر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب جبکہ ان سے کہا جائیگا کہ بھائی جمعہ تو تمہارے لئے ہے ہی نہیں وہ کس قدر خوش اور مسرور ہونگے کہ لو اب اس سے بھی چھٹکارا ہو گیا۔ پنج وقتہ نماز کی ان کو بذات خود پروا نہیں اور دیوبند کا فتویٰ جمعہ سے بھی بے نیاز کر دیتا ہے۔ جن لوگوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے گاؤں کی مسجد میں حاضر ہو سکیں وہ کب اس تکلیف کو برداشت کر سکیں گے۔ کوسوں کی مسافت طے کر کے شہر میں جمعہ پڑھنے کے لئے حاضر ہوں۔

یہ ہے تقلید شخصی کا تلخ ترین نتیجہ جس نے دیہاتیوں کو جمعہ جیسے اہم اور مقدس فریضہ سے محروم کر دیا۔

اے دیہاتی مسلمانو! کیا نشہ تقلید میں چور ہو کر جمعہ کو ترک کر دو گے؟ تمہاری غیرت اسلامی اس بات کو گوارا کر سکتی ہے؟ میں تو کہوں گا کہ جس کے دل میں قرآن و حدیث کی عظمت ہو گی وہ ائمہ کرام کے اقوال کو حدیث کے مقابل میں ٹھکرا دیگا۔ مانا کہ ائمہ بزرگ تھے۔ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ مقرب الی اللہ تھے۔ لیکن معصوم نہ تھے۔ ان کی باتیں غلط بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کے پاس وحی نہیں آتی تھی کہ اصلاح ہو جائے۔ انہی غلط مسئلوں میں سے ایک یہ بھی ہے

لیکن مقلدوں ہٹ دھرمی کا ستیاناس ہو جائے کہ کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتی ہے؟ خدا سمجھ دے۔

# خدام الصوفیہ گجرات

کی

## تین گھنٹہ کی کاروائی

(مرقومہ ایم محمد خان گوندل۔ کھائی ضلع گجرات)

گجرات (پنجاب) میں بتاریخ ۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء انجمن خدام الصوفیہ گجرات کے اجلاس ہوئے۔ راقم بھی ۲۱-۲۲ اکتوبر کی درمیانی شب کا وعظ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ پہلے پہل چند نعت خوانوں نے شرک آلود نظمیں پڑھیں جو سراسر تعلیم اسلام کے خلاف تھیں۔ نمونۃً ایک شعر ہدیۂ ناظرین ہے۔ ع

فرش سے عرش تک بشر جا سکتا نہیں

بعدہٗ مولوی غلام قادر صاحب لالہ موسیٰ والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔ وہ ذات جس نے بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین حق کے جو غالب ہے اوپر تمام ادیان کے۔

آپ نے رَسُوْلَهٗ کے لفظ سے استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اپنا رسول کہا ہے اور کسی نبی کو ایسا نہیں کہا کہ میں نے اپنے نوحؑ کو یا اپنے موسیٰؑ کو بھیجا۔ اس میں مولوی صاحب نے جملہ انبیاء کی ہتک کی۔ اس کے بعد آپ سیاسی الجھن میں پڑ گئے۔ بعد ازاں مولوی محمد یار بہاولپوری نے وعظ فرمانا شروع کیا۔ اہل حدیثوں کو شروع ہی میں گالی گلوچ دینے کے بعد کہا۔ دیکھو بھائی کہ یہ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ اللہ و رسول دو الگ الگ ہستیاں ہیں۔ حاضرین! ... چیز ناغہ وہ موجود ہوتا ہے یا وہ ... حاضرین جلسہ نے یک زبان ہو کر کہا۔ جو ایک ... اور جو ... مولوی صاحب ... لگے کہ وہابی لوگ خدا تعالیٰ ... اور رسول ...

علیہ وسلم) کو ایک نہیں جانتے۔ کیا یہ مشرک نہیں؟ اور ہم جو خدا اور رسول کو ایک جانتے ہیں ہم ہی سچے موحد ہیں اور وہابی جو موحد ہونے کا دعوی کرتے ہیں یہ کھلے مشرک ہیں۔ (نعوذ باللہ) جملہ حاضرین جلسہ نے کہا۔ سبحان اللہ!

برادران اہل حدیث! مولوی یار محمد بہاولپوری کی استدلال قابلیت اور توحید دشمنی دیکھئے کہ آپ نے کیسے مشرکانہ خیالات کا اظہار کیا۔

ایک اور دلیل خدا اور رسول ایک ہونے کی سنئے فرمانے لگے کہ ایک آدمی نے اپنے نوکر کو کہا کہ جاؤ اندر سے آئینہ لے آؤ۔ وہ لینے گیا تو اُسے ایک کی بجائے دو نظر آئے۔ باہر آکر آقا سے کہا کہ آئینے دو ہیں ایک نہیں۔ مالک نے کہا۔ جا بے وقوف ایک ہی لے آیا۔ اسی طرح اُن میں تکرار ہوگیا۔ کافی اصرار کے بعد مالک نے کہا ایک کو توڑ دو اور دوسرا لے آؤ۔ نوکر نے جاتے ہی اُسے لات ماری اور وہ چکنا چور ہوگیا۔ چونکہ شیشہ اصل میں ایک تھا مگر اس کے فہم کا قصور تھا۔ بس دو کی بجائے ایک بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ اس سے استدلال کیا کہ جس طرح اہل حدیث خدا اور رسول کو دو خیال کرتے ہیں اس نوکر کی طرح جس نے ایک آئینے کو دو سمجھا۔ جب ایک توڑا تو دوسرا بھی جاتا رہا۔ اسی طرح ان وہابیوں کا نہ خدا سے تعلق ہے اور نہ رسول سے۔

ناظرین اہلحدیث! مذکورہ بالا امثال سے مولوی بہاولپوری کی توحید دشمنی اور خیانت فی الدین دیکھئے کہ کیسی بیہودہ مثالیں پیش کرتے ہیں جن کا سر ہے نہ پاؤں۔ خدا انہیں عقل و شعور اور قرآن و حدیث کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۲۲۔ اکتوبر کی صبح کو علم غیب ثابت کرتے ہوئے کہا۔ جو اُن کے الفاظ میں ہی پیش کرتا ہوں کہ رسول کریم ایک دفعہ ایک خچر مبارک پر کہیں سوار ہوکر جا رہے تھے کہ راستہ میں قبر آئی۔ جہاں ایک آدمی کو عذاب قبر ہو رہا تھا۔ وہاں خچر مبارک ٹھہر گیا۔ آپ نے خچر مبارک کو ڈنڈے سے مار مار کر اس کی لید مبارک نکال دی کہ آگے چلتا کیوں نہیں۔ اتنے میں بعد ازاں پتہ چلا کہ قبر میں ایک آدمی کو عذاب ہو رہا ہے اس لئے خچر مبارک نہیں چلتا تھا۔ حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ رسول کریم کے خچر کو تو علم غیب ہو۔ اور وہابی کہیں کہ رسول کریم کو علم غیب نہیں تھا۔

ع بریں عقل و دانش بباید گریست

واہ مولوی صاحب! خوب استدلال کیا۔ شکر ہے کہ کسی منچلے نئی تہذیب والے نے دوران جلسہ میں آپ کو ٹوک نہ دیا ورنہ آپ آئندہ ایسی مثال پیش کرنے کی کبھی جرأت نہ کرتے۔

ناظرین! آپ نے مولوی صاحب کا استدلال تو دیکھ لیا اب ذرہ غور کریں کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا تو خچر کو نہ چلنے کی وجہ سے اس قدر کیوں پیٹا کہ پیٹ پیٹ کر اس کی لید بھی نکال دی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راہ راست پر لائے۔ آمین ثم آمین!

**اہلحدیث** ناظرین! ان بے چاروں کی بے بسی ملاحظہ ہو کہ کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خود ہی علم غیب رسالت کے مدعی بنتے ہیں اور خود ہی اس کی نفی بھی کرتے جاتے ہیں۔ پیر جماعت علی شاہ علی پوری ایک مثال دیا کرتے ہیں کہ

حضرت باقی باللہ دہلوی کی ایک بلی تھی۔ جتنے مہمان مدعو ہوتے تاک آنے ہوتے وہ بلی اتنی ہی دفعہ آپ کے سامنے میاؤں میاؤں کر دیتی جس سے حضرت صاحب سمجھ جاتے کہ آج اتنے مہمان آئیں گے۔

پیر صاحب اس قصہ سے یوں استدلال کیا کرتے ہیں کہ جب حضرت باقی باللہ کی بلی کو بھی علم غیب حاصل تھا تو رسول صلعم اس سے خالی کیونکر ہو سکتے ہیں۔ (جل جلالہ)

مگر آپ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اس قصہ میں پہلے خود حضرت باقی باللہ کی توہین ثابت ہوتی ہے جن کی صحبت میں رہ کر بلی کو تو علم غیب حاصل ہوگیا مگر خود ممدوح اس سے محروم ہے اس کے علاوہ خود سرور عالم صلعم کی بھی توہین ہے جن کے علم غیب کا ثبوت بلیوں کے علم غیب سے دیا جاتا ہے خطرہ ہے کہ یہ حیوانی استدلال ترقی کرکے یہاں تک نہ پہنچ جائے کہ یوں کہنے لگیں کہ

بیا (بجڑا) اپنا گھر خوبصورت بناتا ہے پیغمبر علیہ السلام نے بھی ضرور ایسا ہی اچھا بنایا ہوگا۔

اسی طرح شاید یہ بھی کہا جائے کہ چیونٹی دور سے میٹھے کی خوشبو سونگھ لیتی ہے اسی طرح پیغمبر علیہ السلام بھی سونگھ لیتے ہونگے۔ ایسا گمان کرنا حقیقت میں رسالت کی توہین کرنا ہے۔ خدا ان کو ہدایت کرے اور جاہلوں کو ان کے پنجے سے نکلنے کی توفیق بخشے۔

# آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں (۲۱) جلسہ

(از قلم مولوی امام خان صاحب)

یادش بخیر! آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں (۲۱) جلسہ فتحگڑھ چوڑیاں (امرتسر پنجاب میں بتاریخ ۷۔۸۔۹۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو) ہو رہا ہے۔ جس کی تحریک کو مجلس شوریٰ (دہلی میں) دو مہینہ ہوئے۔ اور منظوری کو تقریباً ایک مہینہ۔ مگر اس مدت میں جماعتی اخباروں میں جلسہ کے متعلق بجز اعلان کے (اور وہ بھی صرف اخبار اہلحدیث امرتسر میں) کوئی استقبال، کسی قسم کی مسرت۔ کسی تجویز کسی تحریک کا ذکر اب تک نہیں آیا۔ گویا ع

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

اس سکوت مطلق کی وجہ بجز مایوسی کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ ہماری جماعتی حیثیت اب ختم ہو رہی ہے۔ ہر جگہ مایوسی کا تسلط ہے۔ باہمی نزاعوں نے گھر گھر ڈیرے ڈال رکھے ہیں (وغیرہ تک) مگر سوال یہ ہے کہ اس تنزل پر سب کو صبر کر لینا چاہیئے یا اس کی اصلاح کی تدبیر کرنا ضروری ہے۔ جماعتی

سلف صالحین صاحب نے لید مبارک کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

عروج و تنزل کے معاملہ میں اہل حدیث کانفرنس کا مسئلہ سب سے اہم ہے جس کا دفتری نظام اور اعضاء و جوارح سب کے سب مضمحل ہو رہے ہیں اور اسکی تسلیم سے کانفرنس کے عہدہ داران کے ساتھ ساتھ مجلس شوریٰ کے کسی ممبر کو چارہ نہیں۔ مگر کانفرنس کے اضمحلال کا سبب خود کانفرنس ہی ہے۔ یا جماعت بھی اسکی جوابدہ ہو سکتی ہے۔

صاحب! کانفرنس اعیان و انصار کا نام ہے۔ اگر اعیان و انصار کنارہ کش ہو جائیں تو جماعت یا جمعیت کی ذمہ داری کیا معنی رکھتی ہے۔ کیا یہ غلط ہے کہ خواص و عوام کو کانفرنس کی سود و بہبود سے کوئی دلچسپی نہیں۔ جس کا ثبوت کانفرنس کا خزانہ ہے جس کے محاصل کا مدار اہل دہلی پر ہے ان میں سے بھی سوداگران صدر بازار پر۔ پھر ان میں سے خصوصاً حافظ حمید اللہ (فنانشل سکرٹری) پر اس کے ماسوا کبھی کبھی اخبار اہلحدیث میں کوئی چندہ آجاتا ہے۔ یا ایک فنڈ کا عیدین کے سر صدقے میں کچھ روپیہ جمع ہو جاتے ہیں۔ محاصل و آمدنی کے مقابلہ میں مصارف کی رفتار بھی قابل سماعت ہے۔ جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پشاور سے لیکر راس کماری تک سے طلب امداد کی درخواستیں آتی ہیں۔ جن میں مدرسوں، مسجدوں، مقدموں (اور مجھ ایسے بے بضاعت مصنفوں) تک کی درخواستیں ہیں۔ گذشتہ رجب میں میسور سے ایک صاحب درخواست بابت امداد مدرسہ لیکر دہلی تشریف لائے۔ گویا ؎

چلی آتی ہیں نذریں دھوم سے دربار قاتل ہے
کسی کا سر ہتھیلی پر۔ کسی کے ہاتھ میں دل ہے

ان درخواستوں میں سے کتنی کامیاب ہوتی ہیں۔ اور کس قدر ناکام تمنا رہ کر ادھر اُدھر بھٹکتی پھرتی ہیں۔

کانفرنس کی مالی امداد بالخصوص حضرات دہلی پر ہے۔ مگر طلب امداد کی درخواستیں ہر طرف سے آتی ہیں۔ اور دفتر ان سب کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ ولیکن مطعون صرف کانفرنس ہی کو کیا جاتا ہے۔ یہ الزام قابل غور کیوں نہیں ہو سکتا۔

(باقی باقی)

# میری خدمات حاضر ہیں

سردار اہل حدیث حضرت مولانا ابوالوفا صاحب امرتسری (مدظلہ) پر حملۂ قاتلانہ کے وقت سے جماعت اہل حدیث کی طرف سے میں غور و فکر میں تھا۔ حضرت مولانا ممدوح کے اعلان مندرجہ اہلحدیث پرچہ اول (جلد ہذا) نیز مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی کے انتقال پر ملال (رحمہ اللہ) و مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی کی علالت سے میں بے حد متاثر ہوا۔ اور ہر وقت اسی خیال میں مستغرق رہتا کہ خداوندا! بعض ضروری ہستیاں ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں اور بقیہ اور جدا ہو گئیں تو جماعت اہل حدیث کا کیا حال ہوگا؟ کون ان کو سنبھالے گا؟

تعطیل کرسمس میں۔ میں نے بنارس تک کا سفر کیا اپنی جماعت کے مختلف حضرات سے ملاقات کا موقع ملا ہر جگہ اور ہر ایک سے یہی معلوم ہوا کہ تبلیغ و وعظ کی سخت ضرورت ہے اور علماء اہل حدیث اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ معاً مجھے یہ خیال ہوا کہ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت مولانا رحیم آبادی و استاذی مولانا غازیپوری (رحمہم اللہ) کے انتقال کے بعد حضرت مولانا امرتسری مدظلہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ ان بزرگوں کی جدائی نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ خداوندا! کیا اب ہم لوگوں کیلئے بھی یہی وقت آنے والا ہے۔ اس خیال سے دل کانپ گیا اور فوراً دل سے مولانا امرتسری کی درازئ عمر کیلئے دعا نکلی۔ اور میں نے اسی وقت یہ طے کر لیا کہ جماعت اہل حدیث کی خدمات کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔

اس کے متعلق میں کچھ لکھنے والا ہی تھا کہ ۲۰۔ جنوری کے پرچہ "اہلحدیث" میں محترم شاکر صاحب گیاوی کا مضمون نظر سے گزرا۔ میں شاکر صاحب نیز دوسرے مہربانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان حضرات نے میرے فرض کی طرف مجھے توجہ دلائی۔ جزاکم اللہ

میں اس معزز اخبار کی معرفت اعلان کرتا ہوں کہ میری خدمات جماعت اہل حدیث و نیز عالم اسلامی کاموں کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔ جس کسی جگہ (اپنے صوبہ یوپی یا کسی دوسرے صوبہ میں) کسی انجمن یا کسی جماعت کو میری ضرورت ہو مجھے یاد کر سکتے ہیں۔ میں نے اپنے قریب کے ضلعوں کو یہاں تک اجازت دیدی ہے کہ اگر محض ایک وعظ کی ضرورت ہو کسی تقریب پر یا بغیر کسی تقریب کے ہو تو مجھے بیشک بلا سکتے ہیں۔ اگر کوئی دن مخصوص نہ ہو تو یکشنبہ کا دن میرے لئے چھٹی کا ہوتا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض دوستوں و مہربانوں کو عین وقت پر یہ خیال ہوتا ہے کہ شائد مجھے کالج سے چھٹی نہ ملے۔ اس خیال سے وہ میری خدمت سے محروم رہتے ہیں۔ پس میں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ میں کالج سے ہر وقت رخصت لے سکتا ہوں چندیوم پہلے بھی اور وقت پر بھی۔ فرض کیجئے کہ بذریعہ تار مجھے کسی نے فوراً حاضری کا حکم دیا تو میں اسی وقت رخصت لے کر روانہ ہو سکتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ کالج مجھے اتنے دنوں کی غیر حاضری کی تنخواہ نہ دے اور کاٹ لے۔ موسم گرما کی تعطیل مجھے ۱۵۔ مئی سے ۸۔ جولائی تک ملا کرتی ہیں۔ اس دوران تعطیل میں میں بخوشی بیس دن تبلیغ کے لئے دے سکتا ہوں

یقیناً جماعت اہل حدیث مُردہ ہو رہی ہے اور ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ اور توحید و سنت کی طرف سے یہ بے پرواہ ہو رہے ہیں اور عام مسلمانوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔ اور مخالفین اسلام ہر طرف سے اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ ان تمام نقائص کو دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس ان تمام خدمات کے لئے میں حاضر ہوں۔ ہاں اتنا عرض کرنے کی ضرور اجازت چاہونگا کہ افسوس میں اس قابل نہیں ہوں کہ ان تمام کاموں کو جگہ بہ جگہ اپنے جیب خاص سے جا کر ادا کر سکوں۔ اگر میں اس قابل ہوتا تو ملازمت نہ کرتا۔ پس جو علمی و تبلیغی بوجھ میں برداشت کر سکتا ہوں آج سے میں بخوشی برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ باقی بوجھ قوم کو برداشت کرنا

# ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت منصور حسن صاحب از جھانسی)

(۳ فروری کے بعد)

ویدوں کے متعلق قابل مضمون نگار نے جو نہایت اہم اور مفید معلومات بڑی محنت اور جانفشانی سے حاصل کی ہیں۔ اہلحدیث میں ۳ جنوری سنہ رواں سے مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔ گذشتہ پرچوں میں رگ وید، سام وید اور یجروید کے متعلق مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ آج اتھرووید (چوتھے وید) کے متعلق بھی مندرجہ ذیل حالات ملاحظہ فرمائیں۔

اتھرووید کے ایک بڑے حصہ کا ترجمہ امریکہ کے پروفیسر وھٹنی W.D. Whitney. نے کیا تھا اور ان کے بعد ان کے ساتھی پروفیسر لین مین C. R. Lanman. نے قریب تکمیل تک یعنی انیسویں کانڈ کے اختتام تک پہنچایا۔ یہ انیس کانڈوں کا ترجمہ ۱۹۰۵ء میں ہارورڈ مشرقی سلسلہ کی ساتویں اور آٹھویں جلد میں چھپا ہے۔ اس ترجمہ میں متن کے الفاظ کی پابندی نہایت سختی سے کی گئی ہے۔ اسی لئے اتھرووید کے جملہ تراجم میں یہ سب سے بہتر ہے۔

اس وید کے اکثر اور بیشتر سوکتوں کا انگریزی ترجمہ پروفیسر ماریس بلومفیلڈ Maurice — Bloomfield نے بھی کیا ہے۔ جو میکس مولر صاحب کے مشرقی سلسلہ کی بیالیسویں جلد ہے۔ اس انتخاب کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ سوکتوں کے متعلق کوشک سوتر میں جو رسومات کا بیان آیا ہے اوس کا ترجمہ بھی حواشی میں دیدیا گیا ہے۔ گویا کوشک سوتر کے ایک معتدبہ حصہ کا ترجمہ اس کتاب میں شامل ہے۔

اتھرووید کا سب سے پہلا ہندی ترجمہ پنڈت کھیم کرن داس جی نے کر کے لوکر گنج الہ آباد سے شائع کیا۔ پنڈت جی آریہ سماجی خیال کے ہیں۔ اس لئے اپنے ترجمہ میں تاویلات بعیدہ کو جن کا دروازہ سوامی دیانند جی کھول گئے تھے۔ بکثرت کام میں لاتے ہیں۔ یہ تفسیر جس میں ساڑھے چار ہزار صفحات سے زائد ہیں۔ مبلغ سینتالیس روپیہ میں مصنف سے مل سکتی ہے۔ جو آج کل جے پور میں مقیم ہیں۔

اتھرووید کا ایک اور ترجمہ پنڈت دامودر ساتولیکر نے کیا ہے جو ایک عرصہ سے سوادھیائے منڈل اوندھ ضلع ستارا سے شائع ہو رہا ہے۔ اب تک ۱۸ کانڈ شائع ہو چکے ہیں اور دو کانڈ چھپنے باقی ہیں۔ یہ صاحب بھی سماجی خیالات کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ شائع شدہ ۱۸ کانڈوں کی قیمت ساڑھے اٹھائیس روپیہ ہے۔

ایک عرصہ ہوا ہم نے اتھرووید پر ایک مضمون لکھا تھا جو جریدہ تبلیغ انبالہ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں ہم نے امید ظاہر کی تھی کہ جس طرح سائن آچاریہ کی سام وید کی تفسیر سناتن دھرمی اصحاب نے مع ہندی ترجمہ وید کے شائع کی ہے اسی طرح وہ اتھرووید کی تفسیر بھی شائع کریں گے ہم خوش ہیں کہ یہ امید غلط نہیں ہوئی۔ کئی سال ہوئے سناتن دھرم پریس مراد آباد کی شائع کی ہوئی سائناچاریہ کی تفسیر مع ہندی ترجمہ اتھرووید کی پہلی جلد ہماری نظر سے گزری تھی۔ امید ہے کہ اب تک پوری تفسیر نکل چکی ہوگی۔

اتھرووید کا ایک ہندی ترجمہ پنڈت راجارام شاستری کا کیا ہوا لاہور سے ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔ پنڈت جی دیانند کالج لاہور کے پروفیسر ہیں۔ ان کا ترجمہ جب ہمارے ہاتھ میں آیا تو ہم نے خیال کیا کہ پنڈت کھیم کرن یا پنڈت جے دیو جی کے ترجموں کی طرح یہ بھی تاویلات بعیدہ سے پُر ہوگا لیکن ہمارے تعجب کی انتہا نہیں رہی جبکہ ہم نے ترجمہ کو پڑھکر معلوم کیا کہ ایسا نہیں ہے۔ اس ترجمہ سے اظہر من الشمس ہے کہ جوں جوں سماجی اصحاب میں ویدوں کا چرچا بڑھتا جا رہا ہے دیانندی تاویلات کا سلسلہ ختم ہوتا جاتا ہے اتھرووید کے مختلف ہندی ترجموں کو لو اور دیکھو کہ ہوا کا رخ کس طرف کو ہے۔ پنڈت کھیم کرن کا ترجمہ سراسر تاویلات باطلہ سے پُر ہے۔ پنڈت جے دیو جی نے بھی اپنے ترجمہ میں تاویلات بعیدہ کو دخل دیا ہے مگر کھیم کرن جی سے بہت کم۔ ساتولیکر جی کا ترجمہ جے دیو جی کے ترجمے سے زیادہ صحیح ہے۔ اور پنڈت راجارام جی کا ترجمہ ساتولیکر جی کے ترجمے سے کہیں بہتر ہے۔ ہم راجارام جی کو ان کے ترجمہ پر مبارک باد دئیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اتھرووید آلوچن نام ایک چھوٹی سی کتاب پنڈت اکھلانند جی شرما نے لکھی ہے جو ایک روپیہ میں مصنف سے چندنگر ڈاکخانہ رجپورہ ضلع بدایوں سے ملتی ہے اس کتاب میں اتھرووید کے متعدد منتر مع صحیح ہندی ترجمہ کے دئیے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس لئے خاص اہمیت رکھتی ہے کہ وھٹنی صاحب کا ترجمہ ناتمام ہے۔ (یعنی اوس میں بیسواں کانڈ نہیں ہے) گرفتھ صاحب نے متعدد منتروں کا ترجمہ انگریزی میں نہیں بلکہ لاطینی میں کیا ہے۔ پنڈت راجارام جی نے بھی بہت سے منتروں کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔ لیکن اس طرح کے بہت سے حذف شدہ منتروں کا ترجمہ پنڈت اکھلانند جی نے لکھ دیا ہے۔ اسی طرح مدرسہ الہیات کانپور کی جانب سے جو ٹریکٹ نمبر ۵ مرتبہ پنڈت حبیب الرحمن صاحب پروفیسر سنسکرت علیگڈھ یونیورسٹی شائع ہوا ہے۔ اوس میں بھی گرفتھ صاحب کے چھوڑے ہوئے اتھرووید کے بہت سے منتروں کا اردو ترجمہ مل جائیگا۔

گوپتھ برہمن اتھرووید سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا کوئی ترجمہ انگریزی وغیرہ میں اب تک نہیں ہوا۔ البتہ ہندی میں پنڈت کھیم کرن داس جی نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو کار آمد ہے۔

چاروں ویدوں کے متعلق جو شروت سوتر ہیں وہ تقریباً سب کے سب اب تک کسی زبان میں

[illegible] سوتر کا جو اتھرووید کے متعلق ہے شائد انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے اور مترجم پروفیسر گارب ہیں۔ جنہوں نے اس سوتر کا متن سب سے پہلا شائع کیا تھا۔ کوشک سوتر کے متعلق لکھا جا چکا ہے کہ اس کے اکثر حصص کا ترجمہ پروفیسر بلوم فیلڈ نے کیا ہے۔

**ویدوں کے متعلق دیگر کتابیں** رگ وید پدانام ऋग्वेद पदानाम اس میں سوامی وشویشور آنند اور سوامی نتیانند نے رگ وید کے تمام الفاظ کی فہرست دی ہے۔ اور بتلایا ہے کہ ہر ہر لفظ کس جگہ اس وید میں آیا ہے۔ ۸۸۴ صفحات پر بمبئی کے نرنے ساگر پریس میں چھپی ہے۔ اسی طرح سام وید پدانام ۱۱۴ صفحات پر یجروید پدانام ۱۱۵ صفحات پر اور اتھروید پدانام ۲۷۹ صفحات پر شائع ہوئی ہیں۔ یہ سب کتابیں آریہ سماج پوسٹ گرگام (بمبئی) سے ملیں گی۔ اتھروید کی ایسی ہی فہرست پنڈت کھیم کرن داس جی نے بھی اپنی تفسیر کے ضمیمہ کے طور پر شائع کی ہے۔

**ویدک کنکارڈنس**

**Vedic Concordance**

اس کتاب میں وید کے ہر منتر کے ہر سطر (مصرع) کی ایک فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے بنائی ہے اور بتلایا ہے کہ وہ سطر ویدوں میں کتنی بار اور کہاں کہاں آئی ہے۔ اگر مختلف مقامات میں وہ سطر کچھ فرق سے آئی ہے تو وہ فرق بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس سطر کی تفسیر برہمن گرنتھوں میں کس کس مقام پر کی گئی ہے اور سوتروں، اپنشدوں، دھرم شاستروں اور مہابھارت وغیرہ کتابوں میں اس سطر کا کہاں کہاں حوالہ یا اشارہ آیا ہے۔ غرضیکہ عجیب کتاب ہے۔ بہت بڑی تقطیع کے ۱۰۷۸ صفحات پر ہارورڈ سلسلہ کی دسویں جلد کے طور پر شائع ہوئی ہے۔ اور یہ محنت پروفیسر بلوم فیلڈ نے کی ہے۔

(باقی آیندہ)

# حمائت الاسلام اور فرائض علماء کرام

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی - جہلمی)

اسلام پر ابتدا سے اس وقت تک مختلف دور گزرے ہیں اور اس کو مختلف النوع مشکلات کا سامنا اپنے تیرہ سو برس کی عمر میں کرنا پڑا ہے۔ ابتدائے تبلیغ میں مسلمان نظر بہ اسباب دنیا محض بے یار و یاور تھے۔ ہر طرف سے پر جوش اور خون کے پیاسے دشمنوں کا نرغہ تھا جو اس پر تلے تھے کہ اسلام کی بنیاد قائم نہ ہونے دیں۔ پتھر، گندگی، بدزبانی، کانٹے، تپتی ہوئی زمین اور قسم قسم کی اذیتیں وغیرہم۔ یہ مختصر فہرست اس مدارات کی جو مشرکین مسلمانوں کی کرتے تھے۔ مسلمانوں نے جس تحمل اور حوصلہ سے ان مصائب کو برداشت کیا اور اس طوفان بے تمیزی سے جس خوبی سے دین کی کشتی کو تیرایا وہ تاریخ عالم میں ایک بے نظیر واقعہ ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت بلال کا سنگدل آقا ان کو دوپہر کے وقت جلتے ہوئے سنگریزوں پر لٹا کر ایک گرم پتھر سینہ پر رکھتا اور کہتا کہ جب تک لات، عزیٰ پر تو ایمان نہیں لائیگا اسی عذاب میں مبتلا رکھونگا۔ وہ خدا کا یگانہ بندہ نشہ وحدت میں چور پڑے پڑے کہتا احد۔ احد۔ یعنی میرا معبود یکتا ہے۔ وہاں دوئی کی گنجائش نہیں۔

خود حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی جیسی اذیتیں برداشت فرمائیں ان کے سننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ابتدائی تیرہ ۱۳ برس مسلمانوں نے اسی تکلیف اور مصیبت میں بسر کئے۔ مدینہ طیبہ میں یہ مصیبتیں نہ رہیں تو ان کی جگہ تیر و شمشیر نے لی۔ جو نور عالم کو روشن کرنے آیا تھا کفار اس کو آب شمشیر سے بجھانا چاہتے تھے۔ دور اول میں جس ہمت اور حوصلہ سے مسلمانوں نے اسلام کی حمائت کی وہ ایک ایسی روشنی تھی جو ہمیشہ مسلمانوں کی مصیبت اور تباہی کی تاریک راہ میں راہبری کر سکتی تھی وہ جو کچھ کر سکتے تھے اس کے کرنے میں انہوں نے دریغ نہیں کیا۔ ان کی بساط میں جو کچھ تھا اس کو بے دریغ انہوں نے اپنے مطلوب پر قربان کر دیا۔ جان و مال، اولاد و عزیز، گھر اور وطن غرض دنیا کی پیاری سے پیاری چیز ان کو اس پاک مقصد کے مقابلہ میں عزیز نہ تھی۔ جس کی حمائت کا انہوں نے ارادہ فرما لیا تھا۔ کاش اس ایثار کا کچھ پرتو آج ہمارے دلوں پر بھی پڑ جائے۔

نبوت کے بعد خلافت کا دور شروع ہوا۔ خلیفہ اول ہنوز مسند خلافت پر بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ ارتداد کا طوفان اٹھا اور جزیرہ نمائے عرب کے اس کنارہ سے اُس کنارہ تک پھیل گیا۔ ۲۴ جنگجو قبیلے مرتد ہو کر میدان میں اُتر آئے اور خلافت کو ان کے مقابلہ میں دین کی حمائت کرنی پڑی۔ اس امر کا اندازہ کہ یہ معرکے کیسے دلگداز تھے۔ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ صرف ایک جنگ یمامہ میں سات ہزار مشرکین مقتول ہوئے جو مسلمان شہید ہوئے ان میں صرف حافظ قرآن ۷۰۰ (سات سو) تھے۔ جو معرکہ بنائے اسلام کو متزلزل کرنے کے واسطے برپا کیا گیا تھا وہی اسکی استواری کا باعث ہوا۔ یمامہ کے واقعہ نے بظاہر ۷۰۰ حافظان کلام پاک کو دنیا سے معدوم کیا۔ لیکن فی الواقع یہی کلام مجید کی تدوین کا باعث ہوا۔ مشیر خلافت حضرت عمرؓ نے یہ خیال فرما کر کہ مسلمانوں کو ابھی بہت سے معرکے سر کرنے ہیں، ایک ایک میدان میں صدہا حافظ شہید ہوئے تو کلام الٰہی کا خدا حافظ ہے خلیفہ کو آمادہ کیا کہ قرآن مجید جو مختلف کاغذ کے پرچوں بکری کے شانہ کی ہڈیوں وغیرہ پر لکھا ہوا ہے۔ ایک جگہ پر نقل کرا کر محفوظ کر لیا جائے۔ چنانچہ خلافت کی ہدایت کے بموجب حضرت زید بن ثابت نے اس کام کو انجام دے دیا۔ خلافت ثانی کا دور شوکت اسلام کا دور تھا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۴ کالم ۲ پر)

# فتاوی

س ۲۰۰؎ } حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس شخص کو منافق کہا گیا ہے۔ اسکی علامتیں کیا ہیں؟ (محمد کریم بخش کمپنی باغ مظفر پور)

ج ۲۰۰؎ } منافق دو قسم کے ہیں۔ منافق اعتقادی اور منافق عملی۔ منافق اعتقادی وہ ہیں جن کا ذکر آیت کریمہ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ میں ہے۔ منافق عملی کی بابت حدیث میں یہ علامات آئی ہیں۔ وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جھگڑا کرے تو گالی گلوچ دے۔ قسم اول تو مومنین سے خارج ہیں۔ قسم دوم مومنوں سے خارج نہیں۔ فاسق ضرور ہیں۔

س ۲۱؎ } کوئی مسلمان مسلمانوں سے یہ وعدہ کرے کہ تم ہم کو ووٹ دو تو ہم دین اسلام کی اچھی طرح یعنی جیسا کہ حق ہے حفاظت کریں گے۔ اور کوئی عہدہ میں جائے مگر جاتے وقت وہ یہ عہد کرے کہ میں وہاں جاکر مسلمانوں کے حقوق و مذہب کی پاسداری کروں گا اور وہاں جاکر وعدہ خلافی کرے اور کہے کہ میں نے تمام اپنا بڑھانے کے لئے اور اپنی بہبودی کے لئے کہا تھا کہ تم لوگ ووٹ دو گے۔ ایسے شخص کی بابت کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱؎ } ایسا شخص بھی وعدہ خلافوں میں داخل ہے۔ شرعی حکم تو یہ ہے۔ مگر ایسے وعدوں پر اعتماد کرنے والے کچھ زیادہ عقلمند نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم

س ۲۲؎ } کوئی مسلمان جو بظاہر حقوق العباد میں بہت سی کوتاہیوں اور غلطیوں کا مرتکب تمام عمر رہا۔ [illegible] شہادت سے واقع ہو تو کیا روز محشر [illegible] حقوق العباد [illegible] [illegible]

ج ۲۲؎ } شہید کے متعلق حدیث شریف میں صاف آیا ہے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر قرض معاف نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق العباد معاف نہ ہوگا۔ واللہ اعلم!

س ۲۳؎ } کیا کوئی عالم قرآن مجید کو سامنے رکھ کر مسلمانوں سے یہ عہد و اقرار (بیعت) لے سکتا ہے کہ ہم لوگ خدائے وحدہٗ لاشریک کے ساتھ دوسرے کسی چیز کو شریک نہ کریں گے، قرآن مجید اور نبی صلعم کی سنت پر عمل کریں گے اور اخلاق سے رہیں گے۔ شریعت کے تمام احکام پر عمل کریں گے۔ کیا اس قسم کی بیعت کا ثبوت قرآن مجید کی کسی دلیل یا نبی کریم صلعم کی حدیث سے ثابت ہے۔ (نہنومیاں از جوگلے ضلع تلابہ)

ج ۲۳؎ } اس قسم کے اقرار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مسلمانوں سے لئے۔ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ اس لئے ایسا اقرار لینا جائز ہے۔

س ۲۴؎ } جو لوگ اس اقرار و بیعت کو توڑ کر دوبارہ شرک و بدعت مثلاً تعزیہ وغیرہ جاری کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے قرآن و حدیث میں کیا حکم ہے اور کیا اس قسم کی بیعت کا اٹھا لینا جائز ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم پر جو لوگ عمل کرتے ہیں وہ گنہگار و عاصی ہیں یا وہ لوگ جو بدعت و ہندوانہ رسومات پر عمل کرتے ہیں۔ گنہگار ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۲۴؎ } یہ لوگ وعدہ شکن ہیں اور اپنے شرک و بدعت اور وعدہ شکنی کی سزا پائیں گے۔

س ۲۵؎ } کیا بیعت صحیحہ کا منکر اور منکر نماز کا منکر مسلمان ہیں یا ان کو توبہ کرنی چاہئے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۵؎ } نماز کا منکر مسلمان نہیں رہ سکتا بیعت مذکورہ سوال ۲۳ کا منکر اسلام سے خارج نہیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۶؎ } اگر کوئی عالم یا کوئی شخص صدہا لوگوں سے شرک و بدعت [illegible] تعزیہ وغیرہ جہاں [illegible] کو نکالا جاتا ہے) [illegible] [illegible]

## بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

ہر طرف اسلام کا بول بالا اور آفتاب خلافت ہر حیثیت سے نصف النہار کی طرح ترقی پر تاباں تھا اور کوئی تکلیف یا زحمت مسلمانوں کو نہ تھی۔ لیکن جس دل کی حمیت کی بدولت یہ گرمی ہنگامہ تھی وہ حمایت اسلام و مسلمین میں بے تاب و بے قرار اور اپنے اوپر آسائش و آرام کو حرام کئے ہوئے تھا اور خود زحمت برداشت کرکے مخلوق کو راحت پہنچا رہا تھا۔ مذہبی پیشوائی۔ مدبری۔ جرنیلی۔ چوکیداری خطرہ ساتی گلہ بانی۔ مزدوری۔ غرض ہر ایک وہ خدمت جو مسلمانوں کے مصالح سے متعلق تھی۔ خلیفہ ثانی اپنی ذات گرامی کو ان کا ذمہ دار سمجھتے تھے۔ امامت کرتے تھے۔ مسائل شرعیہ کا حل کرتے تھے۔ بداشت کے اصول مدون فرماتے۔ ملک میں امن و تسلی پھیلاتے فوجوں کو لڑاتے۔ رات کو مدینہ کی گلی کوچوں کا گشت ہوتا۔ لشکر سے جو ڈاک آتی اس کا پلندہ کندھے پر اٹھا کر گھر گھر تقسیم کرتے۔ جب حجاز میں خوفناک قحط پڑا تو خلیفہ ثانی نے بھوکوں کو یوں آرام دیا کہ ایک بار آٹے کی بوری دوش مبارک پر اٹھا کر لے گئے۔ خود آگ سلگائی اور روٹیاں پکا کر بھوکوں کے سامنے رکھیں۔ اللہ اکبر!

---

رہیں گے مگر تم لوگ منکر شریعت کام چھوڑ دو تو ایسے وعدے جو بظاہر جھوٹ خالص اصلاح کے ماتحت ہوں (جیسے ابراہیم علیہ السلام کے تین اقوال (یا صلح جو بین کی یکطرفہ فرضیں) خاص جائز ہیں یا ناجائز ہیں۔ کیا اس قسم کا وعدہ کرنے سے انسان کافر یا گنہگار ہو جاتا ہے یا وہ شخص شریعت اسلام کے خلاف گورپرستی و تعزیہ پرستی وغیرہ بدعات کرے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۶؎ } شرع و شیوہ کا ارتکاب کسی صورت میں جائز نہیں بلکہ اس آیت کے ماتحت ہے [illegible] قید ہنود۔ کفار چاہتے [illegible] [illegible]

# متفرقات

**اخبار اہلحدیث** کے ہوا خواہ غافل ہیں۔ اخبار موسمی اثر سے کمزور ہو رہا ہے۔ پس ہمدردان اہلحدیث دلی توجہ سے اس کی اشاعت بڑھا کر اس کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔

**شکریہ معاونین** مندرجہ ذیل حضرات نے "اہلحدیث" کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنا کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا
حکیم عبد الخالق صاحب ڈیروی۔
الیس عبد الرحمن صاحب پشاور۔
حافظ عبد الرزاق صاحب بھوارہ۔
بابو نذیر احمد صاحب بہاولپوری۔

**اشتہار نبی موعود** ابھی طبع نہیں ہوا۔ کیونکہ عیسائی رسائل میں ایک اور مضمون شائع ہو رہا ہے جو ابھی نامکمل ہے۔ اس کے مکمل ہو جانے پر ہر دو کے جوابات یکجا شائع کئے جائیں گے۔

**سابقہ پرچہ** بھی جن اصحاب کو وی پی کیا گیا تھا ان میں سے بھی کئی وی پی واپس آئے ہیں۔ اگرچہ انکو علیحدہ اطلاع بھی کر دی گئی ہے۔ تاہم بذریعہ اعلان ہذا پھر مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر ان کی طرف سے قیمت وصول نہ ہوئی تو پھر مجبوراً اخبار بند کرنا پڑیگا۔

**بیرون ہند** برما۔ افریقہ۔ مارشیس۔ فجی۔ جاوا وغیرہ ممالک میں جو خریدار ہیں وہ بھی قیمت ختم ہونے کی اطلاع پاکر رقم بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر بہت جلد بھیجدیا کریں۔ زیادہ تاخیر ہو جانے کی صورت میں دفتر کو حق ہوگا کہ اخبار بند کردے۔
مندرجہ بالا سطور نہائت مجبور اور معذور ہوکر لکھی گئی ہیں۔ امید ہے ناظرین برا نہ منائیں گے۔ بلکہ ان پر عمل درآمد کر کے خود اور دفتر کو خواہ مخواہ کے نقصانات سے بچائیں گے۔
نیاز مند :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

**اہل حدیث کانفرنس** کے لئے از بابو اللہ بخش صاحب لدھیانہ عہ (عید آنہ) حافظ عبد الغفور صاحب اجمیر عہ۔ معرفت مولوی محمد یعقوب صاحب از بھامڑی ۶/۔ (عید آنہ)

**علم حدیث وتفسیر کا نایاب تحفہ** ہر دو کتب کوئی صاحب خریدنی چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں
عون المعبود شرح ابوداؤد مجلد قیمت ۳۰ روپے
احسن التفاسیر مکمل مجلد ۲۰ روپے
(مولوی) محمد گنوری دار الکتابت مسجد اہل حدیث قرول باغ دہلی۔ گوردوارہ روڈ۔

**مدرسۃ البنات شہر جالندھر** بتقریب جلسہ سالانہ انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر بتواریخ ۸-۹-۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء منعقد ہونے والا ہے۔ مدرسۃ البنات شہر جالندھر کا سنگِ بنیاد بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۳۹ء سر سکندر حیات خان صاحب بالقابہ وزیر اعظم گورنمنٹ پنجاب نصب فرمائیں گے۔
(نور الدین بٹ جنرل سکرٹری انجمن مدرسۃ البنات)

**غریب فنڈ** میں سابقہ ہے۔ بذمہ فنڈ ۱۳ر۔ بقایا ۱۰ر۔ از سائل ۲ر محمد عبد اللہ ساکن ہٹونوالہ ۶/۔ سائل مذکور کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا۔ بقایا ۴ر۔

**۴۷ سائلین ابھی اور ہیں** جن کے داخلے عرصہ سے وصول ہیں۔ مگر فنڈ نہ ہونے کے باعث ان کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مجبور ہوکر نئے داخلے بند کر دئیے گئے ہیں۔ جب ان کے نام اخبار جاری ہو جائیگا۔ پھر جاری کر دئیے جائیں گے۔

**اصحاب خیر** اور دیگر حضرات اس فنڈ کی خاص طور پر خبر لیں اور جو کچھ امداد ہو سکتی ہو اس سے دریغ نہ فرمائیں۔ ان غرباء کے نام اخبار جاری ہونے سے توحید و سنت کی تبلیغ میں بہت امداد ملتی ہے۔

**مضامین آمدہ** محمد سلیمان صاحب۔ محمد عبد اللہ صاحب عقیل۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ امیر جماعت مدرسہ قرولباغ دہلی۔

**غیر مقبولہ** لمحات معراج۔ محبوب مدینہ کی کشش۔

**دعائے صحت** میرا چھوٹا بھائی محمد عثمان چند روز سے بخار (میعادی) میں مبتلا ہے۔ ناظرین اور خصوصاً بزرگان اہل حدیث دعائے صحت فرمائیں۔
اگر کوئی صاحب مجرب نسخہ تحریر فرمائیں تو مہربانی ہوگی یا کسی مفید اور مجرب دوائی کا پتہ فرمائیں۔
(شیخ محمد عمر کاتب دفتر اہلحدیث امرتسر)

**یاد رفتگان** خاکسار کی والدہ صاحبہ مرحومہ ۶۰ سال کی عمر پاکر اڑھائی ماہ صاحب فراش رہ کر ۹ فروری بوقت پونے سات بجے شام عالم جاودانی کو سدھار گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ نہائت صابر شاکر کم گو اور پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا۔
(نیاز مند قاضی منظور حسین بازار ٹوکریاں امرتسر)

**تبلیغی رسائل** مندرجہ ذیل تبلیغی رسالے اشاعتخانہ سے شائع ہوکر بکثرت تقسیم کئے جا چکے ہیں جو اصحاب تاحال ان کا مطالعہ نہ کر چکے ہوں وہ جلد از جلد طلب کریں
(۱) "پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا" جس میں پیر صاحب موصوف کی وہ تقاریر اور عملی کوششیں یکجا جمع کی ہیں جو موصوف مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے کرتے رہے۔
(۲) "نور توحید" شمع توحید کا فرقہ غالیہ نے جو پردۂ تنقید کے نام سے جواب دیا اس کا جواب الجواب۔ اخیر میں مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کے مختصر سوانح حیات مندرج ہیں۔
(۳) "مباحثہ تقلید شخصی" جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔
نوٹ :- ہر ایک رسالہ علیحدہ طلب کرنے کے لئے دو پیسے امداد اشاعت فنڈ اور تین پیسے بغرض محصولڈاک بذریعہ ٹکٹ آنے چاہئیں۔ تینوں رسائل اکٹھے طلب کرنے کے لئے ڈیڑھ آنہ اشاعت فنڈ اور ۱ر محصولڈاک آنے چاہئیں۔ (مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

**ضرورت شادی** ... ان کے شائق ہونے کے ... خط و کتابت کریں چاہئے۔

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## دنیا میں ظلمت چھانیوالی ہے

جس اخبار کو دیکھو۔ (کسی زبان کا یا کسی ملک کا ہو) اس سے یہی آواز آتی ہے ؎۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ ؕ

یعنی عنقریب جنگ شروع ہونے والی ہے جس کا اثر بحر و بر کے علاوہ فضا میں بھی برابر نمودار ہوگا۔

یوں تو لڑائی دنیا میں کئی سالوں سے جاری ہے لیکن جس لڑائی کی توقع کی جاتی ہے وہ ساری دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر کے فنا کے گھاٹ اتارنیوالی ہے، ایک طرف اٹلی، جرمنی اور جاپان غرا رہے ہیں دوسری طرف برطانیہ اور فرانس (بلکہ خاموشی سے روس بھی) ان کے خلاف طیاری کر رہے ہیں۔

کوئی زمانہ تھا کہ بڑے بڑے بادشاہوں کی فوج صرف ہزاروں کی تعداد میں ہوتی تھی مگر آج کل تو لاکھوں سے متجاوز ہے۔ اخباروں میں خبر آئی تھی کہ روس کی فوج ایک کروڑ پندرہ لاکھ ہے۔ اس سے زیادہ کیا بلکہ اس کے برابر بھی کسی کے پاس نہیں روس کے ہوائی جہاز بھی سب سے زیادہ ہیں۔

مگر آئندہ جنگ کی نوعیت کچھ اور ہی معلوم ہوتی ہے جو نہ بندوق سے لڑی جائے گی نہ توپ سے بلکہ ہوائی جہازوں کی بمباری سے گز رکر گیس اور سورج کی شعاعوں سے جنگ ہونے کی توقع ہے۔ بعض قسم کی گیس تو آج کل پولیس بھی استعمال کرتی ہے جس کا نام اشک آور گیس ہے۔ جس پر یہ گیس ڈالی جاتی ہے۔ اس کی آنکھوں سے اس قدر آنسو جاری ہو جاتے ہیں کہ اسے کسی قسم کی طاقت نہیں رہتی۔ یہ ایک معمولی گیس ہے۔ ہلاک کرنے والی گیس بھی ایجاد ہیں بلکہ دم گھٹ کر دینے والی بھی۔

غرض یہ جنگ عجیب نظارہ پیش کریگی جس سے قیامت کا پورا نقشہ سامنے آجائیگا۔ اس کے بعد کیا ہوگا۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہر طاقت اپنے گھمنڈ میں جوڑ توڑ کرتی نظر آرہی ہے اور بظاہر دیکھا جائے تو لڑائی طرح بھی دے رہی ہے مگر خفیہ طور پر آیت قرآنی أَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ کے مضمون پر بڑی طاقت سے عمل پیرا ہے۔

لطف یہ ہے کہ وہ اس آیت کو کلام اللہ نہیں مانتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسے خبر بھی نہیں۔ مگر چونکہ یہ کلام بانئ فطرت کا ہے اس لئے اس کا اثر ہر ایک کی فطرت میں موجود ہے۔ یورپ کی اسلامی سلطنت جس کا نام ترکی سلطنت ہے اور جس پر مسلمان کبھی فخر کرتے تھے آج وہ پہلے کی نسبت روپیہ میں سے تین چار آنے باقی رہ گئی ہے۔ وہ بھی اپنی بساط کے مطابق آیت مذکورہ پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ قسطنطنیہ کے قلعوں اور خندقوں کو جدید آلات حرب سے مضبوط کیا جا رہا ہے۔ پچیس ہزار فوج متعین کر دی گئی ہے۔ یہ تو ہوا اصلی جنگ کا نقشہ۔ ادھر ہمارے ملک پنجاب میں ایک صنوعی اور نام نہاد جنگ کی طیاری ہو رہی ہے۔ وہ جنگ کیا ہے؟ اس شعر کی مصداق ہے ؎

جتنا جی چاہے ستالے ستم ایجاد ہمیں
مثل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

یہ جنگ حکومت برطانیہ اور کانگرس کے درمیان ہوگی۔ گورنمنٹ اس امر پر تلی ہوئی ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے تجویز کردہ آئین جدید کے مطابق ہندستان میں صوبوں کی فیڈریشن نافذ کی جائے۔ فیڈریشن سے مراد یہ ہے کہ انگریزی رعایا اور دیسی ریاستوں کی رعایا کے نمائندوں کی ایک مشترکہ کونسل بنائی جائے جو صوبائی معاملات کو اپنی نگرانی میں رکھے کانگرس اس کی ظاہری صورت کو پسند نہیں کرتی وہ کہتی ہے کہ والیان ریاست کو ریاستی ممبر اپنے نمائندوں کے ماتحت ہونگے اور نہیں بلکہ رؤسا کے ماتحت ہیں جن سے علاوہ ان کی نام نہاد خود مختاری بھی خطرے میں پڑ جائیگی۔

اگر یہ ترمیم منظور ہو جائے کہ دیسی ریاستوں کے نمائندے رعایا کے انتخاب سے فیڈریشن میں لئے جائیں تو شاید کانگرس مان جائے۔ مگر گورنمنٹ نے ابھی تک یہ ترمیم منظور نہیں کی۔ اس لئے کانگرس اس کا مقابلہ کرنے کو کیل کانٹے سے طیار ہو رہی ہے۔ جس طرح اس سے پہلے وہ حکومت کا مقابلہ بصورت سول نافرمانی کر چکی ہے۔ اگر کانگرس نے گورنمنٹ کا مقابلہ شروع کر دیا تو پہلے مقابلہ کی نسبت یہ زیادہ سخت ہوگا۔ کیونکہ آج جو لوگ کانگرسی صوبوں میں وزارت کی کرسیوں پر نظر آتے ہیں وزارت چھوڑ کر حکومت کی نافرمانی کے نتیجہ میں جیل خانوں میں نظر آئینگے اور ان کا کام سنبھالنے کو کوئی شخص قدم آگے نہ بڑھائیگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سرکاری کام معطل ہو کر رہ جائیگا۔ اس حقیقت کو کانگرس نے کھلے لفظوں میں ظاہر کر دیا ہے۔ اور گورنمنٹ بھی اس بات کو سوچ رہی ہے خدا جانے اس کا انجام کیا ہو ؟

## اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں گول میز کانفرنس

ناظرین کو اطلاع مل چکی ہے کہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ ہونے والا ہے۔ جس کی تواریخ ۷-۸-۹ اپریل رکھی گئی ہیں۔ کیونکہ ان تواریخ میں ریلوے کی طرف سے ایسٹر کی تعطیلات کے سلسلہ میں ریل کے کرایہ میں تخفیف ہوا کرتی ہے۔

اس جلسے میں دعظ و نصیحت کے متعلق تقریریں

سلہ اپنے مخالف کے مقابلہ پر مقدور بھر طیاری رکھا کرو۔

almadinamuslim.de

[illegible] کانفرنس کے جلسوں میں عموماً [illegible] بحث [illegible] کی یہ رائے ہے اور [illegible] بھی یہ رائے بہت وقعت رکھتی ہے کہ جماعت اہل حدیث پنجاب میں جو تفرق و تشتت رونما ہو گیا ہے اس کی اصلاح کے لئے ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔

گول میز کانفرنس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مختلف جماعتیں دل سے یہ قصد کرتی ہیں کہ فیصلہ ہو جائے۔

جماعت اہل حدیث پنجاب کے اختلافات حد سے متجاوز ہو کر مانع ترقی ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق کوئی تجویز سوچی جائیگی۔ اتفاق حسنہ سے امسال جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے صدر ایک ایسے بزرگ تجویز ہوئے ہیں جو انتظام جلسہ کے علاوہ گول میز کانفرنس کے قواعد کو بھی بخوبی جانتے ہیں یعنی مولانا عبدالقادر صاحب قصوری۔ آپ ایک تجربہ کار متین بزرگ ہیں اور مجالس کے آداب سے خوب واقف ہیں۔

گول میز کانفرنس کی تجویز پیش کر کے ہم اپنے ناظرین کی آراء کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اپنی موافق یا مخالف رائے سے بہت جلد اطلاع دیں۔ تاکہ گول میز کانفرنس کا انتظام کیا جا سکے۔

## فلسطین گول میز کانفرنس

اس کانفرنس کے لئے مسلمانان دنیا دست بدعا ہیں کہ خدا اس کو کامیاب کرے۔ آج تک جو خبریں آئی ہیں ان کو بعض جرائد نے مایوس کن قرار دیا ہے مگر ہم ان کو مایوس کن نہیں سمجھتے کیونکہ ایسی مجالس کے مبادی ایسے ہی تلخ ہوا کرتے ہیں۔ مختلف جماعتوں کے نمائندے آپس میں روٹھ جاتے ہیں اور اکٹھے بیٹھے آخر ان کو مل کر کام کرنا ہی پڑتا ہے فلسطین کانفرنس کے نمائندے تو بہت بڑا مقصد لے کر گئے ہیں ان میں اگر کچھ اختلاف ہو کر [illegible] جائے تو تعجب نہیں۔ ہماری پنجاب اسمبلی کے ممبر پنجوں میں بیٹھ کر جو کچھ کرتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں تلخ زبانی کی تو حد ہو جاتی ہے صرف ہاتھا پائی کی کسر رہ جاتی ہے۔ شاید کسی دن یہ کمی بھی پوری ہو جائے فلسطین کانفرنس میں گفتگو شروع ہو گئی ہے امید ہے کہ کسی حد تک پہنچ جائیگی انشاء اللہ!

مشکل یہ ہے کہ امر متنازعہ ناقابل تقسیم ہے۔ مثلاً یہ کہ یہودی انگریز کی سرپرستی چاہتے ہیں اور عرب مکمل آزادی۔ یہود بلا قید تعداد فلسطین میں داخل ہو کر آباد ہونا چاہتے ہیں اور عرب ان کا نام و نشان تک دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

---

## آنکھوں کی حفاظت کے دس اصول

ماہرامراض چشم نے آنکھوں کی حفاظت کے مندرجہ ذیل دس سنہری اصول بتائے ہیں۔ اگر ان اصولوں کی اہمیت کو عوام پر نمایاں کیا جائے اور یہ کوشش کی جائے کہ ہر ایک ان پر عمل کرے۔ تو بنی نوع انسان کی یہ ایک بڑی خدمت ہوگی۔

۱۔ چیچک کا ٹیکہ ضرور لگواؤ۔

(۲) جب بچہ پیدا ہو تو اس کی آنکھوں میں ایک فی صدی کاسٹک (سلور نائٹریٹ) کا ایک ایک قطرہ ڈالو۔

(۳) تمام تیز دواؤں اور نیم حکیموں سے بچو۔

(۴) دودھ، مکھن اور سبزیاں خوب استعمال کرو۔

(۵) ہمیشہ اپنے ہاتھ چہرہ کپڑے اور دانت صاف کرو۔

(۶) اگر بچوں کی آنکھ کو کوئی صدمہ پہنچے یا ان کی نظر کمزور ہو یا انہیں آنکھوں کی کوئی اور بیماری ہو تو ان کا آنکھوں کے ڈاکٹر سے فوراً معائنہ کراؤ۔

(۷) کبھی بھول کر بھی ایسا تولیہ، رومال، سلفچی یا سرمہ ڈالنے کی سلائی استعمال نہ کرو جو پہلے کسی اور شخص کی استعمال شدہ ہو۔

(۸) ہر اس شخص سے بچو جس کی آنکھیں سرخ ہوں یا بہتی ہوں۔

(۹) دھوپ، گرد و غبار اور مکھیوں سے بچنے کے لئے دھوپ کے چشمے [illegible]

(۱۰) اپنے گھر کا احاطہ، گلیاں اور نالیاں کو صاف ستھرا رکھو تاکہ مکھیاں کہیں بھی پرورش نہ پا سکیں۔

اندھے پن کی روک تھام کے ہفتہ کے سلسلہ میں جو ۱۵۔ فروری سے ۲۱۔ فروری ۱۹۳۹ء تک منایا جائیگا۔ کمشنر اصلاح دیہات کی طرف سے ایک بلیٹن شائع ہو رہا ہے جس میں یہ اصول درج ہیں۔ یہ بلیٹن بزبان اردو دگورکھی کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتا ہے۔

## برطانیہ کی عظیم الشان حفاظتی تیاریاں

برطانیہ نے اپنے آپ کو مسلح کرنے کا پروگرام زیادہ توجہ کے ساتھ آج سے دو سال قبل شروع کیا تھا۔ اس غرض کے لئے پندرہ سو ملین پونڈ کا خرچ منظور کیا گیا جس کا کچھ حصہ قرض اور کچھ زائد ٹیکسوں کے ذریعے پورا کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ ایک سو اسی ملین پونڈ کی فراہمی کے لئے سرکاری قرضے کا اعلان ہو چکا ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران میں جو اپریل ۱۹۳۹ء سے شروع ہوگا محکمہ بحری بری فوج اور محکمہ ہوابازی پر تین سو چالیس ملین پونڈ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس رقم کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ سال ۱۹۳۱ء میں جو رقم مذکورہ بالا محکموں پر خرچ کی گئی وہ ایک سو چالیس ملین پونڈ تھی۔

اس کے علاوہ اور خرچ بھی ہیں۔ مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ موجودہ پروگرام کے ماتحت چار سال تک ایک ملین پونڈ (ڈیڑھ کروڑ روپیہ) روزانہ خرچ کرنے کا التزام کیا گیا ہے محکمہ ہوابازی پر آئندہ سال گذشتہ سال سے اسی ملین پونڈ زیادہ خرچ ہوگا۔ یہ رقم ۱۹۳۱ء کے خرچ سے تین گنا زیادہ ہے۔

اگرچہ موجودہ پروگرام کے ماتحت کل پندرہ سو ملین پونڈ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے لیکن اس امر کا قوی خیال ہے کہ خرچ کو اس رقم تک محدود نہیں کیا جا سکتا سوائے اس کے کہ سامان جنگ کی مقدار کو محدود کرنے کے [illegible]

ahmadimuslim.de

## دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

- قسطلانی شرح تجرید بخاری
- حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ
- بخاری مع حاشیہ سندی
- قاموس معرب اعلیٰ کاغذ
- مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں ان کی مکمل فہرست
- کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد
- سیرۃ الحلبیہ
- شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ
- فیض القدیر شرح جامع صغیر (المناوی) ۶ جلد مجلد
- تاج العروس شرح قاموس
- تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور پر عمدہ ... 
- تفسیر خازن مع معالم
- المنجد طبعہ تاسعہ
- تسہیل العربیہ، المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۶

## مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ... مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ... پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ شہادات

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب سندپور "میں نے تقریباً دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو مومیائی منگوا کر استعمال کرائی بہت مفید اور ہر مرض کے واسطے فائدہ حاصل پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں"

(۲۶ نومبر ۳۶ء)

جناب منشی محمد نذیر علی صاحب فعا ونند پور ... انکے چار پانچ دفعہ ہم آپ سے منگا کر مومیائی کھلا چکے ہیں ہم کو بہت فائدہ ہوا اس لئے ہے چھٹانک ... ارسال فرمائیں (... نومبر ...)

... حکیم ... سرور خان ... امرتسر

## خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ ... رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ ... مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ، زکام، سر کے چکر، دھڑکن، چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب ... دل کی دھک دھک ... کمزوری نسیان وغیرہ کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ ناظم دواخانہ پنجاب ... روڈ

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

## سرمہ نور العین

(مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک ...

... علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ...

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ



## رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مصنف ائمۃ تلبیس تازہ تصنیف۔ کتاب ہذا میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل ... مفصل سوانح عمری درج ہے آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں یہ کتاب ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کر کے جب تک ختم نہ کر لیں دل چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ ... کے ... صفحات ہیں۔ قسم اول کاغذ ... قسم دوم کاغذ ... 

## ائمہ تلبیس

جھوٹے مدعیان نبوت، مہدویت، مسیحیت، الوہیت کے مفصل حالات جدید پیرائے میں کاغذ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ... قابل مطالعہ کتاب ہے۔

... منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر پنجاب

# مژدہ

آسمان اہل حدیث پر ایک درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو

ایک تو شہابت پنجاب صحیح دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنیوالے

## ماہوار جریدہ "الاسلام" کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضانِ وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفا
محسودان کفر و الحاد کا واحد مشکل کشاء
ائمہ مساجد کا نقیب اور امہات مشرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
الشرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشا
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا۔

چندہ سالانہ ۱۲ روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف ۱۰ آج ہی بعائتی چندہ بنام

منیجر "الاسلام" محبت پور کھیوہ
ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤ الدین

بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرائیںگے۔

## آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اردو

## تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ

جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ ان کے عقائد، اعمال، غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ شیعہ مذہب کے تمام دلائل ایک سامنے ہیں۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۔۔۔ روپے۔

# ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

(مؤلفہ ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

احباب کو یاد ہوگا کہ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پچاہ سالہ جوبلی علیگڑھ میں منائی گئی جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔

کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں اس کا دلچسپ تذکرہ ہے قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جناب کی ابتدا کا حال جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسماعیل شہیدؒ سے ....

مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ۔ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ الی غیر ذالک۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ ضخامت ۲۶ صفحات۔ قیمت ۔۔۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ

## تحفہ مجددیہ در بیان تردید عقائد شیعہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر فارسی و عربی مکتوبات کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے اس کتاب میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی قرآن مجید اور حدیث شریف سے تردید کی ہے۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے۔ ایک گوہر نایاب ہے۔ جلدی منگوا لیں ورنہ ختم ہو جانے پر کف افسوس ملنا پڑیگا صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ قیمت صرف ۸

نوٹ:- جملہ کتب منگوانے کا پتہ:-

## منیجر اہلحدیث امرتسر

# تراجم علمائے حدیث ہند

۲۔ سو افراد کی ایک جماعت کی کاوشوں کا نتیجہ جانکاہ محنتوں کا۔ ان تھک کوششوں کا اور وقت کی بہت بڑی قربانی کا۔ پھر سیکڑوں کے خرچ کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بعد الموت کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علمائے کرام کے حالات زندگی جمع کر دئیے ہیں۔ اس جلد اول میں شاہ ولی اللہ سے شروع کر کے آج تک کے علمائے اہل حدیث کی سوانح عمریاں ہیں۔ مرحومین کی بھی اور موجودین کی بھی۔ تاریخ جیسے روکھے پھیکے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت ادق مضمون پر قلم فرسائی کر کے مولانا نے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ مؤلفہ ملک ابو یحییٰ مولانا امام خان صاحب نوشہروی۔ صفحات ۴۲۵۔ قیمت ۲/۸۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

## اسلامی توحید

(مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی)

تعزیہ پرستی، ہدنا، پٹنا، علم نکالنا اور جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کر دی گئی ہے۔ اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں تھی قابل مطالعہ اور بہت مفید ہے۔ قیمت ۔۔۔

## شہادت حسین

ahmadimuslim.de

# قیمتوں میں انتہائی تخفیف

## رباعیات حکیم عمر خیام
مطبوعہ شرکت کاویانی (برلن)

یہ مجموعہ رباعیات جرمن [illegible] مستشرق ڈاکٹر فریڈرک روزن نے قدیم نسخوں کی مدد سے تحقیق کر کے مرتب کی ہے۔ یوں تو رباعیات خیام کے بہت سے مجموعے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ مجموعہ تاریخی اعتبار سے نہائت اہم ہے۔ مؤلف نے اس کی ترتیب میں طہران جرمنی اور انگلستان کے کتب خانوں کے قدیم ترین اور بعض قلمی نسخوں سے استناد کیا ہے۔ حاشیے پر ہر رباعی کے ماخذ کا حوالہ دیا ہے۔ آخر میں چند قلمی نسخوں کے عکسی نمونے بھی دیئے ہیں۔ طباعت نہائت صاف اور روشن ٹائپ۔ قیمت پہلے ۲ تھی۔ اب ۱۲/

## گلستان سعدی شیراز
یہ نسخہ بھی شرکت محدودہ آفتاب برلن نے شائع کیا ہے۔ مؤلف نسخہ محمد عبد الشکور صاحب مدیر ریحانہ آفتاب برلن کے سامنے ترتیب کے وقت گلستان کے متعدد نسخے تھے اختلاف و الفاظ کی تحقیق کے بعد یہ نسخہ شائع کیا ہے جسے مستند اور صحیح ترین نسخہ کہا جا سکتا ہے۔ خود اس نسخے میں چند چھاپے کی غلطیاں رہ گئی ہیں جن کے متعلق ایک غلط نامہ تحریر میں دیدیا گیا ہے۔ طباعت نہائت روشن اور صاف ٹائپ۔ قیمت پہلے ۲ تھی۔ اب ۱۲/

## دستور عشاق
[illegible] ایرانی شاعر کی [illegible] سیر حجازی [illegible] مثنوی ہے جو مطبع آفتاب برلن سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف [illegible] شاعر ہے جس نے اپنی ادبیت [illegible] گلستان [illegible] کی شکل میں [illegible]

# کتب خانہ شنائیہ کی قابل دید کتابیں

## کتب حدیث کا خلاصہ
یعنی

### بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اردو
با اعراب و محشی مصنفہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

علم حدیث میں بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و مستدل ہیں۔ سب کو نہائت بہترین طریق سے انتخاب کر کے اس کے قابل مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ) نے اس میں درج کر دی گئی ہیں۔ پس اسی کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ عام فہم اردو ترجمہ کر کر تمام عربی عبارت پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھا دیئے گئے ہیں۔ تقطیع ۲۲×۲۹ - حجم ۳۱۲ صفحات۔ کاغذ نہائت اعلیٰ۔ لکھائی، چھپائی عمدہ۔ اخیر میں اصطلاحات محدثین اور فہرست مضامین دی گئی ہے۔ عربی عبارت حاشیہ دار ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے اصل قیمت ۳/ رعائتی ۲/ معری و محشی ۱/

### غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب
شیخ عبد القادر جیلانی رح کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ جس میں آپ کے مقالات، ارشادات، اذکار، توحید و سنت کے مواعظ حسنہ۔ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت [illegible] ترجمہ۔ حاشیہ پر تشریح [illegible] کتب [illegible]
قیمت [illegible] (عہ)

## زوال غازی

### انقلاب افغانستان کے صحیح حالات
ہندوستان کی ہمسایہ اسلامی سلطنت افغانستان میں جو انقلاب آیا۔ اس کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور علماؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۲۵۶ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔
اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی دو روپیہ - (عہ)

### ابطال الہام وید
مصنفہ مولوی احمد دین خان صاحب بدایونی۔
جس میں وید منتروں سے ثابت کیا ہے کہ وید آریوں کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۶/

### وید ارتھ پرکاش و ویدک تہذیب
حصہ اول۔ مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی۔ جس میں ویدوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے۔ خود وید منتروں کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ آریہ سماج آج تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ جواب کیا دیں۔ منہ چھپا رہے ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت رعائتی [illegible]

... مصنفہ مولانا ...
... شہید صاحب مرحوم
... اور امیدوں کے موتی پر لگانے کا
... ہے جس کی چابی ان کے پاس نہیں
... ہے۔ کئی دفعہ شائع ہو چکی ہے۔
... ہے۔ قیمت ۱۲؍

## انتصار الاسلام

مصنفہ مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی مرحوم

جس میں مسئلہ تناسخ، تعدد ازواج، علت و حرمت جانوروں، حضور معرفت معالم بهشت، مرُدوں کو جلانے یا دفن کرنے، رسول عربی کا خاتم النبیین ہونے وغیرہ مباحث پر عالمانہ رنگ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ قیمت ۶؍

## تقویۃ الایمان

... شہید ... دہلوی مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ ... و رسالہ راہ سنت و خط حضرت مولانا اسماعیل شہید و فتوی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸؍

## صراط مستقیم

یہ کتاب مولانا اسماعیل شہیدؒ نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۸؍

## حیات طیبہ

مولانا شہیدؒ کی مفصل سوانحعمری جدید اڈیشن۔ قیمت ۸؍

... علیم ... مولانا ...

## الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب ... اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں ... ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا کہ طلاق ... قیمت صرف ۸؍

## المرکات فی احکام الصلوٰۃ

نماز کے تمام شرائط و نواقض اور دیگر ضروری مسائل با تفصیل ... ہیں۔ قیمت ۶؍

---

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اُردو۔ انگریزی، ہندی، گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ خوشنما۔ رنگدار و سادہ ارزاں ... حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط ... چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ ... برقی پریس امرتسر

---

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند، جالا، غبار، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر ... ہے۔ ہزار ہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

**تصحیح** سابقہ چند پرچوں میں قیمت غلطی سے ... لکھی جاتی رہی ہے۔ اصل قیمت عہ ... ایک روپیہ ... ہے۔

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

## فتاوی نذیریہ

حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر ... کے فتاوی کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ ... ہے۔ مگر ... قیمت ... ہے۔

## الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے ... مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ ... قیمت ۸؍

## ہدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی

مصنفہ ... عبد العزیز رحیم آبادی ... کو بدلائل عقلی ... دوبارہ چھپی ہے ... قیمت ... ملنے کا پتہ ...

رجسٹرڈ ایل ...

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

# اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر


## اغراض و مقاصد

۱ - دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

۲ - مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہلحدیث کو خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

۳ - گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

۱ - قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

۲ - جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

۳ - مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

۴ - جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

۵ - بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عنقہ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | ؎ |
| عام خریداروں سے | ؎ |
| ششماہی | ؎ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ .. .. .. | ۲/ |

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

# امرتسر ۴ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

## فہرست مضامین


نظم (مسلمان سے خطاب) .. .. .. ص۱

انتخاب الاخبار .. .. .. ص۲

تحریک بہاء اللہ .. .. .. ص۳

میرٹھ میں مباحثہ (قادیانی مشن) .. .. ص۵

[illegible] گنبد .. .. .. ص۶

[illegible] اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ .. ص۷

[illegible] علم .. .. .. ص۹

[illegible] .. .. .. ص۱۰

[illegible] .. .. ص۱۲

[illegible] .. .. ص۱۳


# مسلمان سے خطاب

از مولوی عبدالغفور صاحب گولاڑوی چک [illegible] بہاولپور

اگر وقت نماز آئے تو فوراً با وضو ہو جا — سبھی آلائشوں سے پاک ہو کر قبلہ رو ہو جا

بقا منظور ہے تجھکو اگر گلزار ہستی میں — گلستان شریعت میں مسلماں [illegible] ہو جا

اگر اسلام سے تجھ کو محبت ہے عقیدت ہے — خدا کا نام لے کر مجھی [illegible] جانفشاں ہو جا

رگ احساس میں ہو جائے گا جوش عمل پیدا — پڑھ اللہ اکبر ہو [illegible] تو ہو جا

پلا دے قوم مسلم کو مئے [illegible] اور صادق سے — تماشہ گاہ عالم میں بہار [illegible] ہو جا

شراب ناب لے کر [illegible]

[illegible]

# انتخاب الاخبار

—— امرت سر میں ۱۶ر فروری کو بعد دوپہر خوب زور کی بارش ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گوجرانوالہ سے لاہور تک یہی بارش مسلسل ہوتی رہی ہے۔

—— امرت سر میں ۱۷، ۱۸، ۱۹ر فروری کو ہندو سبھا کالج کے میدان میں غیر زراعت پیشہ اقوام کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں مسلم لیگ حکومت پنجاب یونینسٹ پنجاب کے علاوہ ان چار بلوں کے خلاف تقریریں کی گئیں جو حکومت پنجاب نے گذشتہ سال پاس کئے تھے۔ نیز مندرجہ ذیل ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے۔ کہ نئی فصل کا غلہ نہ خریدا جائے۔ حکومت پنجاب سے تعاون نہ کیا جائے۔ کوآپریٹو بنکوں سے روپیہ نکلوا لیا جائے۔ مالیہ و آبیانہ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے کسانوں کو بالکل قرضہ نہ دیا جائے۔

—— نئی دہلی ۱۴ر فروری۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر کاظمی کا خلع بل چند ترامیم کے ساتھ کثرت آراء سے پاس ہوگیا ہے۔ (مفصل پھر)

—— حجاج کرام کا سب سے پہلا جہاز ۱۶ر فروری کو کراچی پہنچ گیا۔

—— مسٹر گاندھی اور وائسرائے ہند میں ریاستوں کے معاملہ میں خط وکتابت ہو رہی ہے

—— کانپور میں اب بالکل امن وامان ہے۔

—— ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کا کام عنقریب شروع ہو جائیگا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس دفعہ اس کام پر تقریباً پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

—— تحصیل پلول ضلع گوڑگانوہ میں بارش اور ژالہ باری کی اطلاع ملی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ایک سیر وزن کے اولے پڑے۔

—— لاہور مرکزیہ مجلس یوم اقبال نے ۹ اپریل کو یوم اقبال منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لدھیانہ ریاستی کانفرنس میں حیدر آباد کی

میں آریہ سماج کی شورش کے متعلق ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔

—— بنگال کے نئے وزیر زراعت نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ جس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ کرشک پرجا پارٹی اپنے پروگرام پر عمل نہیں کرتی۔

—— مولینا ابوالکلام آزاد آج کل سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔

—— کانگرسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ ریاستوں کے معاملے میں زوردار تحریک شروع ہونے والی ہے۔ اس لئے کانگرسی گورنمنٹوں کو شاید مستعفی ہونا پڑے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگرسی وزارتیں مستعفی ہوگئیں تو گورنر تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لینگے۔

## آخری یاددہانی

ماہ فروری میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے۔ انہیں بذریعہ اعلان مندرجہ ۲۷ر جنوری اطلاع دی جاچکی ہے۔ ۲ر مارچ تک جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر —— یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر میں نہ آئیگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

ناظرین مطلع رہیں

**مہلت یافتگان** کی طرف سے اگر ۲ر مارچ تک قیمت وصول نہ ہوئی۔ تو آئندہ اخبار روانہ نہیں کیا جائیگا۔ (مینجر اہلحدیث)

—— حکومت بمبئی نے احمد نگر کی تین مسجدوں کو واپس دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے قندہار اور ہرات کو ریل کے ذریعہ ہندوستان اور روس سے ملا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لندن۔ وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ صدر جمہوریہ فرانس ۲۳ مارچ کو سرکاری حیثیت سے لندن آرہے ہیں ان کا شاندار استقبال

کیا جائیگا۔

—— حکومت مصر نے شام سے ... دستاویزات ... اس کی تصدیق ہوگئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء تک سول نافرمانی کرنے والے سرکاری ملازموں (جن کو ملازمت سے علیحدہ کیا گیا تھا یا وہ خود مستعفی ہوئے تھے) کو بحال کر دیگی۔

—— حکومت بمبئی ایک بل تیار کر رہی ہے جسکی رو سے ملازموں سے آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جائیگا اور رات کے ۹ بجے کے بعد کوئی دکان تھیٹر یا سینما کھلا نہ رہیگا۔ مگر اخبار بیچنے والے مستثنیٰ ہونگے۔ ہر ملازم کو ہفتہ میں ایک روز یا سال میں ۱۵ دن باتنخواہ چھٹی ملے گی۔ بارہ سال سے کم عمر کے بچے کو ملازم نہیں رکھا جائیگا۔

—— کلکتہ۔ مسٹر ساورکر بیرسٹر نے سکھوں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ضرورت پڑی تو میں اور مرہٹے سکھوں کی مدد کو تیار ہیں

**علالت کاتب** اخبار اہلحدیث کے کاتب منشی محمد عمر صاحب کے اچانک علیل ہونے کی وجہ سے چند صفحات مجبوراً ایک دوسرے کاتب صاحب سے لکھوانے پڑے تاکہ اخبار کی روانگی میں تاخیر نہ ہو۔ ناظرین اگر اس پرچہ میں کوئی نقص ملاحظہ فرمائیں۔ تو اس میں معذور جانیں۔

(مینجر اہلحدیث امرت سر)

**ضروری تصحیح** کسی سابقہ اشاعت میں لکھا گیا تھا کہ رسالہ "نور توحید" مولینا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ۹ پائی کے ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ دراصل پانچ پیسہ کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔

**جلسہ جماعت اہلحدیث دہلی** ۲۶ر فروری سے شروع ہو کر ۲ر مارچ تک رہیگا۔ (عبدالجلیل خان ناظم دفتر جمعیۃ اہلحدیث دہلی)

**جلسہ جمعیۃ اہلحدیث پشاور** آئندہ ... ۲ر اپریل تک ہوگا جس میں ... علماء کرام ... فرمائینگے۔ شائقین حضرات ... [illegible]

## آنریبل جسٹس خان بہادر سید ضیاء الحسن صاحب علیگ جج چیف کورٹ لکھنؤ

بسم اللہ اللہ اکبر

خدا کا شکر ہے کہ "سرگذشت" اپنی عمر کے دسویں سال کو ختم کر رہا ہے۔ یہ دس سال اس پر کیسے گذرے اس کو تو آپ جانیں۔ البتہ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ باوجود مشکلات کے (جو خدا کرے کہ ختم ہو گئی ہوں) اور باوجود اس کے کہ اس کی "اعلیٰ پالیسی" "پیٹ کا دھندہ" ہے اس نے زندہ پرہیزی کی طرح خوشامد کو اپنا شعار نہیں بنایا۔ اس کے علاوہ اس نے جو حق سمجھا اس کو بانگ دہل ظاہر کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا۔ میں اگرچہ اصلی معنی میں علیگ کہلانے کا مستحق نہیں ہوں لیکن اپنے اسلامی دار العلوم سے تعلق قلبی ضرور رکھتا ہوں اور اس "سرگذشت" کو اس کے یوم "روزی طلبہ" سے آج تک دلچسپی کے ساتھ برابر پڑھتا رہا ہوں اور انشاء اللہ پڑھتا رہوں گا۔ خدا تعالیٰ اس کو اور اس کے پرہیزی خور ایڈیٹر کو تا دیر قائم و سلامت رکھے۔

## زمزمہ

در تہنیت جوبلی برخوردار سرگذشت طبعزاد

(طوطی چمنستان فکاہات برادر ذی التفات علیگ انگریزی قلم والا صاحب)

ہے سرگذشت کی، ہے کاغذی یہ جوبلی
یہاں ہے کاغذی، ہمارے سرگذشت کی

خورش نواز جنگ سے اور ان کے راج رنگ سے
سدا انہی امنگ سے، ہیں سب حریف دنگ سے

تو راج رنگ ہیں، رباب اور چنگ ہیں
او خنگ ہیں، مست و سرخوش خنگ ہیں

رشتی ہیں وہ پلنگ کے، پیالہ گیر بنگ کے
ہیں ٹھاٹھ ان کے ٹھاٹ کے، سکون اور ترنگ کے

[illegible] نقیب ہیں، زمانے کے رقیب ہیں
[illegible] حبیب ہیں، رفیق ہیں ادیب ہیں

[illegible] سرگذشت ہیں، عجیب خوش سرشت ہیں
[illegible] برنگ عجیب خشت ہیں

[illegible]

[illegible] سرگذشت کی، ہے کاغذی یہ جوبلی
[illegible] ہمارے سرگذشت کی

## خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب قبلہ المعروف بہ البشیر اٹاوہ مائی لارڈ

قبلہ محترم کے خیالات عالیہ پیش کرنے سے پہلے "مائی لارڈ" کی توضیح کے متعلق ایک واقعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ایک زمانہ تھا کہ علی گڑھ کے بعض دلدادہ حضرات کی ایک خاص جماعت تھی اور اس جماعت کا ہر ایک ممبر ایک دوسرے کو مائی لارڈ کے خطاب سے پکارتا تھا۔ آہ! نہ اب وہ جماعت ہی رہی اور نہ اس کے اکثر نامور ممبران میں سید نثار حسین صاحب قبلہ ڈپٹی مجسٹریٹ اٹاوہ روح رواں جماعت تھے۔ رنگون میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس تھا۔ اس جماعت کے متعدد ممبر اس میں شرکت کے واسطے جا رہے تھے۔ جہاز پر بھی جماعت کے ممبران قومی دھن میں [illegible] کرتے جاتے تھے اور اپنی جماعت کے ممبروں کو "مائی لارڈ" کہکر ایڈریس کرتے تھے۔ جہاز کا انگریز کپتان جب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مرحوم مغفور جیسے وجیہہ اور [illegible] جنٹلمین کو قبلہ مولوی بشیر الدین صاحب اور قبلہ سید نثار حسین صاحب جیسے [illegible] لوگوں کو نہایت ادب کے ساتھ مائی لارڈ کہتے سنتا تھا تو بہت ہی حیرت زدہ ہوتا تھا تا آنکہ اس غریب سے جب نہ رہا گیا تو صاحبزادہ صاحب سے ان مائی لارڈوں کے متعلق دریافت حال کیا کہ یہ کون حضرات ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ یہ [illegible] سے ہیں۔ اب زمانہ کے ہاتھوں یہ حال ہو گیا ہے۔ اس دریافت حال کے بعد [illegible] کپتان ہی ایسا شخص تھا جو ان لارڈوں کی سب سے زیادہ دل سے عزت کرتا تھا جب بھی ان کو دیکھتا فوراً ٹوپی اتار لیتا اور مولوی بشیر الدین صاحب قبلہ کی [illegible] کو آثار قدیمہ سے کم وقعت کی نظر نہیں دیکھتا تھا۔ کاش قبلہ محترم اگر اس وقت [illegible] اس کپتان کے ہاتھ فروخت کر دیتے تو ان کا ہائی سکول جو باوجود کوشش بسیار [illegible] کالج بھی نہیں ہو سکا ہے کب کا ڈگری کالج بن گیا ہوتا۔ اب قبلہ محترم کا مکتوب [illegible] فرمائیے۔

ایک زمانہ تھا جبکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں علی گڑھ کے ساتھ گہری [illegible] اور دلچسپی تھی اور علی گڑھ کے متعلق معمولی سے معمولی خبر معلوم ہونے کے واسطے لوگ [illegible] رہتے تھے۔ اس زمانہ میں وہی اخبار قوم میں زیادہ مقبول تھا جو علی گڑھ کے [illegible] زیادہ بحث کرتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے بعض اسباب کی وجہ سے [illegible] اور نہ اخبارات کو علی گڑھ کے معاملات سے دلچسپی رہی اور مسلمانوں [illegible] علی گڑھ کی مرکزیت کو روز بروز نقصان پہنچ کر مسلمانان ہند کا شیرازہ [illegible] تھا۔ اس مجموعی حالت کو عزیزی مرزا ابراہیم بیگ نے سرگذشت جاری کر کے [illegible] کا التزام کیا ہے اور یہ کوشش ہے کہ اس معاملہ میں سرگذشت بڑا کام [illegible] سرگذشت مسلم یونیورسٹی کے انتظامی معاملات کے متعلق [illegible] [illegible] وقت [illegible] علی گڑھ تحریک [illegible] [illegible] حالات [illegible]

[illegible]

ہوتا ہے - اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ علی گڑھ کے تعلیم یافتہ اول تو اردو اخبارات پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں وہ زیادہ تر فضولیات پسند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کام کی باتیں سرگذشت شائع کرتا ہے ان پر نہ تو غور کرتے ہیں اور نہ اعتنا خیال۔ بہرحال جو کچھ حالت بھی ہے اس کو نظرانداز کرنا چاہیئے اور ہم مرزا صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنا کام برابر کرتے رہیں۔ اور جو کچھ کیا ہے اس پر وہ مبارکباد کے قابل ہیں۔"

# اعتراف

(محمد حسین قادر خاں علیگ سب ڈپٹی مجسٹریٹ آرہ)

باعث تحریر آنکہ جب سے مرزا سرگذشت نے نسخہ "سرگذشت" ایجاد کیا میں اسی وقت سے اس کو باقاعدہ استعمال کرتا ہوں۔ اور اعتراف کرتا ہوں بلکہ اقبال کرتا ہوں کہ اس نسخہ نے مجھے بہت فائدہ پہونچایا بلکہ روز بروز مقوی بنایا ہے۔ چنانچہ میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نسخہ نہایت مقوی معدہ۔ مقوی دماغ اور مقوی دل ہے۔ اس نے مجھے بہت سی فراموش شدہ چیزیں یاد دلادیں جن کی مجمل تفصیل یہ ہے:-

(۱) **بھوک** - کچھ عمر کے تقاضہ سے اور کچھ محتاط طریقہ پر کھانے کی وجہ سے میں اس نعمت کو تقریباً کھو بیٹھا تھا۔ مگر میں سرگذشت کا ممنون احسان ہوں کہ اس نے پرہیزی ڈنر پر وہ وہ لکچر پلائے کہ میں اپنے اوپر نفرین کرنے لگا۔ میں سمجھتا تھا کہ:-

اک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے

مگر جب سرگذشت نے یہ کلیہ سمجھایا کہ

کلے چلے ستر بلا ٹلے

تو یقین آیا کہ مرزا سچ کہتا ہے۔

مرزا کا اعلان ہے یارو — خود بھی کھاؤ اور کھلاؤ
نقد نہیں تو ادھار منگاؤ — دل کو لیکن مت ترساؤ
قرض کی راہیں بند نہیں ہیں — نقار کے ہم پابند نہیں ہیں

بس پھر کیا تھا ہم نے گُر پالیا جو چچا سعدیؒ نے بتایا تھا کہ

زیستن از بہر خوردن است

پھر تو وہ کھلائی کی کہ دن عید اور رات شبرات۔ اور ہر روز ظہرانہ۔ عصرانہ۔ شبانہ وغیرہ کا تار بندھ گیا ہے۔ کس کی پیرانہ سالی اور کس کی معدہ کی کمزوری۔ ہاں ایک کمزوری اس سلسلہ میں یہ ضرور ہو گئی بقول مرزا کے ہم چھوٹے لوگوں کو بڑی چیزیں ہاتھی۔ گھوڑے۔ بیل۔ اونٹ وغیرہ ہضم نہیں ہوتے۔ اور ہضم بھی کیوں ہوں کہ یہ غذا تو بڑے آدمیوں کی ہے اور ہم غریب اور چھوٹے ڈپٹی لوگوں کے لئے تو چھوٹے پرندے ہی قسام ازل نے قسمت کر رکھے ہیں۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است؟ نگاہ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔

(۲) **حافظہ** - کمبخت نے "حافظ جی" کو دسکر دیا تھا۔ علی گڑھ کالج کی پوری جگ بیتی (۱۲-۱۹۰۱ء) بالکل بھلا بیٹھے تھے۔ غضب خدا کا جہاں بارہ برس تک یہ بڑے بلیے دماغ سے اتر جائے۔ سرگذشت نے علی گڑھ کالج کے ایک ربع صدی کا نقشہ بطور ایک چلتا پھرتا سینما کے دماغ کے سامنے پیش کر دیا اور ہم نے اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ ہمارے زمانہ کے کالج کا پورا چڑیا گھر اسی طرح سے آباد ہے جہاں ناگپوری اونٹ۔ جبلپوری مکھی بچھیری۔ اٹاوہ کی چنیا بطخ۔ جھنجھر کی کڑک مرغی۔ وغیرہ وغیرہ اب بھی اسی طرح کریدو کلیلیں کر رہے ہیں۔ ہر "جناور" اپنے اندر ایک خاص صنعت تلمیح رکھتا ہے۔ اب اگر اس کا فقرہ طلب واقعہ لکھا جائے تو ہر "جناور" کے لئے ایک مکمل باب کی ضرورت ہوگی۔ اس موضوع پر لکھنے کے لئے ہم فی الحال اپنا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ سرگذشت مقوی دماغ بھی ہے۔ اب ذیل میں ملاحظہ کریں کہ یہ نسخہ مقوی دل بھی ہے۔

(۳) **زندہ دلی** - کون انکار کر سکتا ہے کہ سرکاری کام کرتے کرتے ہمارے دماغ گھس گئے ہیں اور خانہ داری نے "نون تیل" کے چکر میں پھنسا کر اور بھی دل کو زنگ آلود کر دیا ہے۔ سرگذشت نے قصہ جات پارینہ کو پیش کر کے ہماری **قوت مزاحیہ** بیدار کر دی اور موجودہ خانگی و سرکاری ماحول کو چندے بھلا کر ثابت کر دیا کہ

خوش باش دمے کہ زندگانی این است

سرگذشت میں جب ہم اپنے کالج کے متانت توڑ قصے پڑھتے ہیں تو دل میں ایک گدگدی سی پیدا ہوتی ہے۔ اور جب پڑھنے والا اپنے گذشتہ کارنامے سرگذشت میں پڑھتا ہے تو بے اختیار اپنی کوٹھی کے آفس کمرے میں کھل کھلا کر ہنس پڑتا ہے۔ سننے والے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ "صاحب" پر مالیخولیا کا دورہ پڑ رہا ہے اور جب خود "صاحب" اپنے واقعات لکھتا ہے تو اچھا خاصہ "پنچ نگار" بن جاتا ہے۔ اس طرح ہمارا (سرگذشت) ایک اچھا خاصہ چھوٹا سا پنچ بن گیا ہے۔

بھیا مرزا بہت کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے مگر وقت کو کیونکر ربڑ کا بناؤں۔ گیا کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ فروری کے اول ہفتہ میں آرہ سے گیا روانہ ہو جاؤں گا۔ بہ تعمیل ارشاد چند کلمات بطور اعتراف کے لکھ دئے تاکہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آئیں۔

# بیگم صاحبہ ...... مرحوم از پٹنہ - بانکی پور

صوبہ بہار کے وہ بدقسمت جن کے اس زلزلے میں گھر بار تباہ ہوئے۔ عزیز اقربا مرے اس غضب کو مرتے وقت تک نہیں بھول سکتے ہیں۔ اور اسی وقت یہاں سے دور اور بانی انجمن سرگذشت نے فی الفور جس سچی اسلامی ہمدردی اور حقیقی انسانی ہمدردی کا تمام صوبہ کے خریداروں سے پورے سال کا چندہ مصیبت زدوں کو دیدینے میں جو کام کیا اور بانی انجمن مصیبت زدوں کی تحریروں پر جو ڈھارس دلائی اور سرگذشت میں مدد کی اپیلیں چھاپیں اور اپنے مقدور بھر نقد روپیہ پیسہ سے مدد کی اس کو بھی کوئی بھی نہیں بھول سکتا ہے۔ معلوم نہیں مجھ جیسی مصیبت زدہ اور کتنے مرزا صاحب کے قدردان دعا کرتے ہوں گے۔ یہ پڑھ کر کر ہمارا نیک دل سرگذشت اپنی عمر کے دس ختم کر کے اب گیارہویں سال میں ماشاء اللہ آتا ہے مجھ کو جو دلی خوشی ہوئی ہے بیان سے باہر ہے اور میں سچے دل سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک وہ ہزار سرگذشت کو ہزاری بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر عطا کرے اور دس کو دن دونی رات چوگنی

ہو۔ آمین۔

(نوٹ) محترم آپ نے چونکہ خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپنی تحریر چھپوائی ہے اس وجہ سے مجبوراً چھاپ تو دی گئی ہے لیکن جو باتیں شائع کرنے سے میرے واسطے دنیا میں اگر نہیں مگر دین میں رسوا کن ہوتیں ان کو آپ کی تحریر سے میں نے حذف کر دیا ہے۔ آپ ناخوش نہوں۔ ایڈیٹر۔

# "سرگذشت"

(ناصر علی خاں شرقی ایم۔ اے۔ علیگ۔ لکچرر یونیورسٹی۔ کلکتہ)

ہر اخبار کا ایک مقصد حیات ہوتا ہے جسے پالیسی بھی کہا جا سکتا ہے۔ سرگذشت کا مقصد حیات جہاں تک میں سمجھا ہوں علی گڑھ کی تحریک کو زندہ اور قائم رکھنا ہے اور اس تحریک کا منشا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ علی گڑھ کو مسلمان اپنا واحد علمی مرکز سمجھیں۔ اس میں ہندوستان کے ہر صوبہ کے نونہال آئیں۔ اسلامی عقائد اور شعار کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ زمانہ کی تعلیم حاصل کریں۔ ایک دوسرے سے سچے برادرانہ رشتے قائم کریں اور پھر اپنے اپنے صوبہ میں جا کر اپنی مثال اور عمل کے ذریعہ سے اپنے صوبہ کو مرکز سے وابستہ کریں۔ اس مقصد کو لیکر اور بھی اخبار اس سے پہلے اُٹھے مگر کسی نہ کسی وجہ سے بیٹھ جانا پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ سرگذشت اس مقصد کی علم برداری میں کامیاب رہا۔ اور اس نے اس فرض کو اس مردانگی اور بے باکی سے ادا کیا کہ صرف اسی کا حصہ ہے۔

سرگذشت ہر نمرود کے لئے ابراہیم اور ہر فرعون کے لئے موسیٰ بن کر رہا۔ حقیقت کے انکشاف کرنے میں نہ کسی ذی وجاہت سے مرعوب ہوا اور نہ کسی شخصیت کو گانٹھا۔ یہ بالعموم علیگ برادری کا نفس ناطقہ ہے لیکن گندم نما جو فروشوں کے لئے نفس لوامہ۔ اور اس پر یہ کہ اگر کبھی غلطی ہو گئی جو ہر انسان سے سرزد ہو سکتی ہے تو فوراً نہایت فراخدہ پیشانی سے اس کا اعتراف کر لیا اور معافی مانگ لی۔

سرگذشت پابندی وقت اور باقاعدگی میں بھی فرد ہے۔ ہفتہ وار اخباروں میں یہی ایک اخبار ہے جس کی آمد کی تاریخ مجھے یاد رہتی ہے۔ اور مسرت کی بات یہ ہے کہ جس طرح میں اس کا انتظار کرتا ہوں یہ بھی کبھی مایوس نہیں کرتا اور برابر وقتِ معینہ پر پہونچتا رہتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی بھرتی کے مضمون نکل جاتے ہیں۔ جیسا کہ کرکٹ کا ایک سلسلہ تھا لیکن بعض حضرات کے لئے شاید وہ بھی دلچسپی کا باعث ہوا اس لئے مجھے کچھ زیادہ شکایت نہیں۔ سرگذشت کا پرہیزی ڈنر کا شوق پُر لطف بھی ہے اور تشویشناک بھی۔ اللہ تعالےٰ تشویش کا دن نہ دکھائے اور لطف میں لطف قائم رکھے۔ میرے عقیدہ میں علی گڑھ سے وابستگی رکھنے والوں کے لئے سرگذشت کا پڑھنا اگر فرض نہیں تو سنتِ موکدہ ضرور ہے۔

# برادری کا سرگزشت

(محمد منیر صاحب سپرنٹنڈنٹ ارکیولوجیکل ڈپارٹمنٹ۔ پٹنہ)

آپ کے کہا ... برادری کے سرگذشت نے اپنے گذشتہ دس سالہ دور میں

شکایت کا کافی سے زیادہ ازالہ کیا ہے جو علامہ اقبال مرحوم نے اس وجدانی شعر میں بیان کی تھی۔ یعنی

رشتۂ الفت میں جب ان کو پرو سکتا تھا تو
پھر پریشاں کیوں تری تسبیح کے دانے ہے؟

سیاسی طوفانوں نے ان گذشتہ دس سالوں میں اولڈ بائز ایسوسی ایشن کا جو حال کیا وہ سب کو معلوم ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ایسوسی ایشن کالج و یونیورسٹی کے سپوتوں کو ایک مرکز پر کھڑا رہنے کا باعث ہوتی تھی۔ مگر جب حالات نے اس پر وہ پہاڑ ڈالا جس میں وہ اب تک مبتلا ہے تو قدرت نے اس ایسوسی ایشن کا کام سرگذشت کی تنہا ذات سے لیا اور سرگذشت نے پرانی برادری کو بالکل منتشر ہونے سے بچا لیا۔ میرے خیال میں سرگذشت کی ادبیت مفید اور بے لوث خدمات کے علاوہ اس کی یہ خدمت کہ یونیورسٹی کے بروقت اور دلچسپ روزمرہ کے حالات سے ہماری برادری کے اکثر ممبروں کو باخبر رکھتا رہا ہے' ایسا کام ہے جو ہماری یونیورسٹی کے احترام کو ہمارے دلوں میں بڑھاتا رہا اور ہمیں اس کی مصائب و مشکلات سے آگاہ کر کے اس کے لئے ہمارے محبت آمیز اضطراب کو بھڑکاتا رہا۔ خوش قسمتی یا بدقسمتی سے علی گڑھ کے اکثر پرانے طلبہ کے لئے ہندوستان میں اپنا پیاری یونیورسٹی کو خوشحال اور سربلند دیکھنا ہی منتہائے آرزو ہے۔ اور ایسے طبقہ میں سرگذشت کی ہفتہ وار آمد کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ میں کن الفاظ میں بیان کروں۔ بڑے شکر کی بات تو یہ ہے کہ ہمارا سرگذشت آج اپنی بروقت اشاعت کے سلئے ہندوستان کے دوسرے پرچوں پر ممتاز فوقیت رکھتا ہے اور اس کے شوق سے پڑھنے والوں کو انتظار کی کوفت سے بچاتا ہے۔

# ہمارا سرگزشت

خاں صاحب سید احمد رشید صاحب۔ کلکتہ

کس درجہ خوشی ہوتی ہے جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ہمارا سرگذشت اپنی عمر کے دس سال پورے کرتا ہے اور کس درجہ فخر ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں یہ ہمیشہ وقت پر پہونچا اور اس نے مادر یونیورسٹی سے کالے کوسوں ہم جیسے دور افتادہ کو وہاں کے روزانہ کے واقعات و حالات ہمیشہ نہایت ایمانداری اور قابل قدر دلیری سے پہونچائے۔ ہمارے صاف گو مرزا صاحب نے اپنے ذاتی تعلقات اور پرہیزی ٹانک کا خیال نہ کرتے ہوئے ہر ایسے شخص کو جس کی طرف سے ذرا بھی درسگاہ کو نقصان پہونچنے کا خیال ہوا ہے بالکل صاف صاف اور کھری کھری سنائی ہے۔ ملکی معاملات میں بھی ہمیشہ بے لوث رائے دیا ہے۔ رائے کی غلطی ممکن ہے لیکن اس کی نیت کبھی غلط نہیں ہوتی ہو۔

میرے بزرگ نواب مسعود جنگ بہادر سر سید راس مسعود مرحوم مغفور سے اور مرزا صاحب سے کافی اور دیرینہ تعلقات تھے لیکن جب وہ وائس چانسلر تھے اور مرزا صاحب کی رائے میں ان کے کسی فعل سے درسگاہ کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہی ہوتا تھا تو کیا ایسی کھری سنا سکتے تھے۔ کہ تسکے ... تو بھی چیخ اٹھے تھے اور مرزا صاحب کے بہت قریبی دوست بھائی بشیر مرزا صاحب مرحوم مغفور نے مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ اس روش کو ... لیکن مرزا صاحب نے یہی جواب دیا تھا کہ آپ ... [illegible]

ahmadimuslim.de

وصیت نہیں۔ مگر پہلے درسگاہ کا مفاد ہے پھر ذاتی تعلقات۔ سرگذشت کی دس سالہ خدمات تمنا دس جلدیں لکھی جاسکتی ہیں لیکن دس سطر کا حکم ہے اس واسطے اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائی مرزا صاحب کو خوب پرہیزی وگرینڈ پرہیزی سکھلاتا ہے اور مرزا بھائی باوجود پیرانہ سالی اس سے بھی زیادہ جوان خدمت گذار رہیں۔ شکایت یہ ہے کہ سیکڑوں مرتبہ بلانے پر بھی مرزا بھائی ایک مرتبہ کلکتہ نہیں آئے

# وصیّت

(مسٹر عبدالقادر ایم۔اے علیگ۔ ہیڈ ماسٹر اسلامیہ کالجیٹ اسکول۔ پشاور)

شاعر تو ہوں نہیں کہ منظوم ریویو لکھ کر آپ کو سرگذشت کی پیپر جوبلی پر مبارکباد دے سکوں۔ نثر لکھنا بھی میرے لئے ذرا مشکل ہے۔ لیکن سرگذشت پڑھ کر کچھ لکھ ہی لگا۔ مجھے یاد ہے کہ جس وقت آپ نے سرگذشت کے اجرا کی ٹھانی تو مجھ سے بحیثیت ایک طالب علم کے مشورہ ضرور طلب کیا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس وقت کیا مشورہ دیا تھا۔ لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ آپ کے استقلال اور علی گڑھ کی بے لوث محبت کو آپ کی کامیابی میں بہت بڑا دخل حاصل ہوگا' کچھ اس قسم کی پیشین گوئی کی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ میری رائے بالکل درست نکلی۔ آپ نے جس صاف گوئی سے علی گڑھ کی خدمت کی اس کا مقابلہ کوئی دوسرا اخبار نہ کرسکا۔ بہت سے اخبارات اس دس سال کے عرصہ میں پیدا ہوئے اور مر کر دفن بھی ہوئے۔ میرے نزدیک آپ کی کامیابی کا سب سے بڑا ثبوت فقط اتنا ہی کافی ہے۔ اگر آپ بھی دیگر اخبار نویسوں کی طرح علی گڑھ کے مفاد کی بجائے کسی بڑے بزرگ افسر یونیورسٹی کی مدح سرائی میں اپنا زور قلم استعمال کرتے تو آپکا حشر بھی وہی ہوتا۔ ذاتیات سے بڑھ کر ہمارے نزدیک ایک عزیز چیز ہماری دارالعلوم ہے آپ نے اس کے مفاد کو مقدم سمجھا۔ آج ہم سرگذشت کی "پیپر جوبلی" منارہے ہیں۔ خدا کرے کہ آپ اس پالیسی پر قائم اور دائم رہیں۔ بابا لوگ کا موجودہ سلسلہ بہت عمدہ ہے اسے جاری رکھئے۔ جب تک جاری رکھ سکتے ہیں۔ ورنہ آپ کی طرح کوئی اور بابا لوگ اپنا سرگذشت لکھدیا کریں۔ یہ ایک وصیت ہے۔ اور ساتھ ہمارے جتنے بزرگ اولڈ بوائز ہیں انھیں مجبور کریں کہ وہ علی گڑھ کے متعلق کبھی کچھ نہ کچھ لکھدیا کریں۔ باقی موجودہ طلبا سے یہ کہئے کہ بیرونی سیاسی فرقہ بازیوں سے علی گڈھ کو تباہ و برباد نہ کیا کریں۔ یہ سالہا سال کی محنت کا نتیجہ ہے مسلمان نادار ہیں۔ وہ علی گڑھ فی الحال مسمار نہیں کرسکتے۔ زیادہ کیا لکھ سکتا ہوں۔ آپ خود ہی ڈاکٹر ہیں۔ اپنے ہاضمہ کا خیال خود ہی رکھ لیا کریں۔

# سید مسعود حسین صاحب مسعود علیگ پی۔سی۔ایس ھردوئی
## سابق ممبر بھیّا کلب

سرگذشت کسی تعریف و توصیف کا محتاج نہیں۔ جن خدمات قومی و ملکی کو اس نے ابتدا رسے اپنا نصب العین قرار دیا تھا ان سے وہ بفضلہ برابر عہدہ برا ہورہا ہے۔ خدا اس کو نظر بد سے بچائے اور آپ کے ہاتھوں پروان چڑھائے۔ یونیورسٹی کے معاملات میں سرگذشت کی رائے ہمیشہ مفید۔ قابل قدر اور قابل عمل پائی گئی۔ مخالفین بھی لوہا مان گئے۔ بلحاظ نوعیت وندرت مضامین آج تمام ہفتہ وار اخباروں سے اس کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔ علی گڈھ سے دلچسپی لینے والوں کا سرگذشت سے عشق روبہ ترقی ہے اور یہ شعر بے ساختہ زبان پر آتا ہے

ترا اٹھان ترقی کرے قیامت کی'
ترا شباب بڑھے عمر جاوداں کی طرح

آپ کی ذہانت۔ ہمت۔ قابلیت اور ظرافت نے سرگذشت میں چار چاند لگادیے اور آپ کی خاص توجہ اس کی شہرت اور ہردلعزیزی کی ضامن ہے۔ خداوند کریم آپ کو عرصہ دراز تک سلامت رکھے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

# رُودادِ سرگزشت

(جناب قبلہ مولوی سید محمد احسن صاحب احسن مارہروی مدظلہ العالی)

بگوشِ ہوش یہ رودادِ سرگذشت سنو
کہ اس میں ہے پسِ منظر بھی' پیشِ منظر بھی

اگرچہ آج یہ کمسن ہے' ورده سالہ'
مگر کل اس کو کہا جائے گا معمّر بھی

یہ آج قوم کی اصلاح کا پرچہ ہے
کسی نے گرچہ کہا ہو کبھی پیپر بھی

مقاصد اس کے ہیں دو۔ پہلے پیسہ کا دھندہ
اسی کے ساتھ ہے چندہ بصورتِ زر بھی

یہ ہیں وہ مقصدِ اصلی کہ ذمہ دار اس کے
رہیں گے جملہ خریدار بھی اڈیٹر بھی'

علی گڑھ اور علی گڑھ کے جامعہ کے لئے
مشیر بھی ہے مددگار بھی ہے یاور بھی

اڈیٹر اس کے ہیں پرہیزگار گرچہ۔ مگر
شکم پُری کو ہیں بیٹو کلب کے ممبر بھی

ضرور دیکھو اڈیٹر کو جاکے۔ لیکن کب؟
جب اپنے گھر میں وہ ہوں اور کھلا ہو گھر بھی

پلنگ پر نظر آئیں گے وہ سوار۔ مگر
معانقے سے کریں گے مشرّف اکثر بھی

پس از سلام کریں گے کلام۔ بہر طعام
کہ نام کھانوں کے دل پر ہیں نقش وازبر بھی

کھلائیں گے کبھی سیب اور کبھی انار انگور
پھر اس کے بعد پلائیں گے سوڈا واٹر بھی

سنو ہوں' مس ہوں کہ بی بی ہو یا ہوں بابا لوگ
ہر اک کے حق میں وہ خواہر بھی ہیں برادر بھی

نہ کیوں ہوں اس میں زن و مرد جلوہ گر یکجا
کہ سرگذشت مؤنث بھی ہے مذکر بھی

ahmadimuslim.de

# اہلحدیث

## تحریک بہاء اللہ

اور

## آیات کلام اللہ

یوں تو ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ جو عقیدہ چاہے رکھے اور جس قسم کی دلیل سے چاہے اس کا ثبوت دے۔ یہ کوئی برا ماننے کی بات نہیں۔ لیکن جب کوئی شخص اپنے غلط دعوے کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوشش کرے تو بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چو دگراں قرآں را

ہمارے ہر دو معاصر بہائی اور قادیانی قرآن مجید کے ساتھ یہی برتاؤ کرتے ہیں۔ ایسے ایسے دعووں پر قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں جو منشائے خداوندی کے بالکل خلاف ہوتے ہیں۔

قادیانی استدلال کی مثالیں تو ہم اپنے رسالہ "نکات مرزا" میں دکھا چکے ہیں اور بہائی معاصر کے استدلال کا نمونہ بھی گاہے گاہے دکھاتے رہتے ہیں آج بھی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی آیت وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ نقل کر کے استدلال کرتے ہیں کہ اس [illegible] حضرت [illegible] بہائی جو اپنے وقت پر [illegible] [illegible]

وہ یہ نتیجہ اخذ کرینگے کہ قرآن مجید پر اس کے منکرین کی طرف سے کس کس انداز میں حملے ہو رہے ہیں۔

ہم نے جب یہ مضمون پڑھا تو ہمیں مولانا حالی مرحوم کی یہ رباعی یاد آگئی ؎

حالیؔ! راہِ راست جو چلتے ہیں سدا
خطرہ انہیں گرگ کا نہ ڈر شیروں کا
لیکن ان بھیڑیوں سے واجب ہے حذر
بھیڑوں کے لباس میں جو ہیں جلوہ نما

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کس خوبی سے قرآن مجید کو اپنا کر اپنا کام نکالتے ہیں۔ مضمون نگار کے اصل الفاظ دیکھنے سے جو درج ذیل ہیں ہمارے دعوے کی تصدیق ہو جائیگی۔

"اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے هو الذی انزل علیك الكتاب منه آياتٌ محكمات هنّ ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين فی قلوبهم زيغٌ فيتبعون ما تشابه منه ابتغآء الفتنة وابتغآء تاويله وما يعلم تاويله الا الله م ...... اِلّا اولوا الالباب۔

[illegible] کے اندر دو قسم کی آیات [illegible] ارشادات ہیں جو کسی تاویل و تفسیر کے محتاج نہیں جو [illegible] متشابہات ہیں جو رمز و کنایہ میں بیان کئے گئے ہیں وہ جو ایک طرح کی پہیلی اور مستعار عبارتیں ہیں جو بر حسب ظاہر اپنے اصلی مفہوم کو ظاہر نہیں کرتیں بلکہ تاویل و تفسیر طلب ہیں لیکن ان کی تاویل و تفسیر بھی سوائے خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ ہاں عقل صحیح اور مضبوط علم رکھنے والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

اس فرمان کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف کے اندر بعض احکامات امر و نواہی ہیں مثلاً نماز روزہ یا حرمت سود وغیرہ ان کے قبول و تسلیم میں کسی تاویل کی گنجائش مطلق نہیں × × پس صاف ثابت و مبرہن ہے کہ محکمات کو ماننا اور بغیر تاویل و تغیر کے ان پر چلنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ متشابہات کی تاویل و تفسیر کو تسلیم کرنا اور اس کے مطابق چلنا۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے جس کو سب تسلیم کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہو سکتا ہے کہ تاویل کرنے کا حق کس کو حاصل ہے؟ اس کا جواب قرآن نے خود دیا ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ خدا اپنے ظہورات کے ذریعہ تاویلات نازل کیا کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے هَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا تَاْوِيْلَهٗ يَوْمَ يَأْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ (الاعراف) کیا یہ اس کی تاویل کے منتظر نہیں بے شک ایک روز ضرور اس کی تاویل آئے گی۔ چنانچہ اسی فرمان کے مطابق کتاب ایقان میں وہ تاویل نازل ہو چکی ہے وقوله الحق۔ اس بات کی تصدیق جو صاحب کرنا چاہیں وہ کتاب مذکور کو خود دیکھیں اور مطمئن ہو جائیں × × × مگر اب مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلام بطور ایک رسم اور قرآن برائے نام رہ گیا ہے مگر بہائی جوش و خروش کا یہ عالم ہے کہ گویا واذا الوحوش حشرت والی (سورۃ التکویر) [illegible]

ahmadimuslim.de

پہلی آیت (مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ) میں تو یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ معطوف (وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ) کو نظر انداز کر دیا۔ اور دوسری آیت (يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ) میں یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ تاویل سے مراد بانی تحریک بہائیہ کو لیا ہے۔ حالانکہ اس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ

جس روز قرآن مجید کی تاویل یعنی خدا کی مراد ظاہر ہوگی اس روز کفار اعتراف کفر کریں گے۔ یہاں یوم تاویل سے مراد وہ زمانہ ہے جس کا نام یوم الفصل ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے مراد جناب "بہاء اللہ" ہے۔ یہ سب باتیں اپنی مطلب برآری کے لئے ہیں اہل بہا کی خدمت میں ہم التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثبات دعویٰ میں جو بھی چاہیں پیش کریں۔ مگر قرآن شریف کو اس کے اصلی معانی سے نہ پھیرا کریں۔ ورنہ قرآن شریف بزبان حال اُن کو کہیگا۔ ع

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

# قادیانی مشن
# میرٹھ میں مباحثہ
## نبوت مرزا پر

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کے سالانہ جلسہ پر مجھے بھی دعوت آئی۔ چنانچہ ۲۸۔ جنوری کو میں بھی شریک ہوا۔ منتظمین جلسہ نے (شائد) تفریح طبع کیلئے نبوت مرزا پر مباحثہ رکھ لیا۔ "قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند" کے ماتحت مباحثہ میرے سپرد ہوا۔ فریق مرزائیہ کی طرف سے لاہوری پارٹی کے ممبر بابو عمر الدین صاحب جالندھری دہلی سے آئے۔ مباحثہ کی کیفیت ناظرین نے دیکھی۔ مگر بابو صاحب موصوف کے الفاظ میں مباحثے کا نتیجہ یہ ہوا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب اس مباحثے میں بُری طرح شکست کھا گئے"

(پیغام صلح ۶ فروری ۱۹۳۰ء صفحہ ۸ کالم اول)

ہمارے مخاطب [illegible] کے خلاف اگر اپنی فتح لکھنے سے خوش ہوتا ہیں تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ ع

بات تو جب ہے کہ ہو دشمن کو بھی اقرار شکست

یہ کوئی نئی بات بھی نہیں۔ جب سے میں ان [illegible] شکست کھاتا ہی رہا ہوں۔ پہلی شکست کی ایک مثال تاریخ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۳ء ہے جبکہ مرزا صاحب نے مجھے قادیان میں مباحثہ کے لئے بلایا اور میں وہاں پہنچا اور مرزا صاحب خدائی حکم کی پابندی میں باہر نہیں نکلے اور میں

سخت شکست کھا کر

یہ کہتا ہوا۔ ع

ہماں شوق آمدہ بودم ہماں حرمان رفتم

قادیان سے واپس آیا۔

دوسری شکست مجھے جون ۱۹۰۹ء میں بمقام ریاست رام پور ہوئی۔ اس شکست پر تو عالی جناب نواب حامد علی خان صاحب مرحوم کے دستخط بھی ہیں

تیسری شکست مجھے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ ہوئی جہاں مبلغ تین سو روپیہ مفتوح نے فاتح کو دیئے غرض ساری عمر مرزائیوں سے شکست کھاتے کھاتے گذر گئی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ ع

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

ہم یقین کرتے ہیں کہ اس شکست پر قادیانی جماعت لاہوری جماعت کو مبارکباد دیگی کیونکہ واقعی بابو عمر الدین صاحب مرزا صاحب سے سلب نبوت کرنے میں بڑے کامیاب ہوتے جاتے ہیں۔

خیر اس شکست کا تو ہم بھی اعتراف کر لیتے۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حاضرین جلسہ بھی تسلیم کر لیں گے یہ تو بعد مرہ کی بات ہے۔ البتہ قابل جواب ایک بات یہ ہے کہ بابو عمر الدین صاحب نے آخری فیصلے پر مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ اس چیلنج کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلا۔ ع

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

مباحثہ لدھیانہ میں جو انعام فاتح نے مفتوح سے لیا تھا اس میں پچاس روپیہ بطور چندہ رقم پوری کرنے کے لئے بابو صاحب موصوف نے بھی دیئے تھے۔ اس لئے اس مباحثے میں بابو عمر الدین صاحب موصوف فریق ثانی میں بطور رکن کے شریک تھے۔ لہذا بابو صاحب کو حق نہیں ہے کہ وہ دوبارہ مجھے اس مباحثہ کے لئے چیلنج دیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ آپ کو واقفیت کلام مرزا کا بڑا دعویٰ ہے۔ اس لئے میں آپ کا چیلنج بشرطیکہ ذیل منظور کرتا ہوں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ

آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو پیش کریں یا ان کی نیابت میں خود پیش ہوں تاکہ فیصلے میں کسی قدر مزیت اور وسعت پیدا ہو جائے۔ غالباً میری یہ شرط کسی اہل دانش کے نزدیک غیر مقبول نہ ہوگی۔ باقی مباحثات کا تصفیہ اس کے بعد ہو سکے گا۔ بنیادی پتھر یہی ہے۔

آئیے اور خوشی سے آئیے اور علمی اسلحہ سے مسلح ہو کر آئیے۔ أَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ

ضمن میں آپ کو ایک ایسے امر کی اطلاع بھی دیتا ہوں جس کا آپ کو علم ہوگا اور اس سے انکار نہ ہوگا کہ ع

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

**ایک احسن تجویز** چونکہ آخری فیصلے کا مباحثہ مرزا صاحب کے اتباع میں مباحثہ ہو سکتا ہے

[illegible] نہیں ہے

[illegible] ہے سے

[illegible] بھی مت قرآن کریم کے الفاظ پر کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر (قیامت آپہنچی اور چاند پھٹ گیا) پر غور کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قیامت میں رونما ہوگا یا ہونے والا ہے اگر چاند کے پھٹ جانے کو حضرت محمد رسول کے وقت سے مخصوص کریں تو یہ ماننا پڑیگا کہ قیامت بھی برپا ہو چکی۔ × × × × × × اگر یہ بیان صحیح ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ جھٹلایا جائے تب بھی یہ صحیح ہے کہ اولوالعزم پیغمبروں کے ظہور کے ساتھ قیامت بھی برپا ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسٰی ابن مریم نے جب صور اسرافیل پھونکا تب بھی یہی فرمایا کہ "میں قیامت ہوں"۔ "میں ہی آخری ہوں"۔ "میں الفا ہوں"۔ "میں اومیگا ہوں"۔ یعنی عالم دیانت کا حرف اول اور حرف آخر میں ہی ہوں۔ اور جب فجر ہدایت افق عرب سے طلوع ہوئی تب حضرت محمد صلعم نے بھی فرمایا انما النبیون فانا۔ یعنی اولنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد و کلنا محمد۔ وجود محمدی میں سب انبیاء موجود ہیں۔

مطلب یہ کہ قیامت کے دور میں پہلی زمین (شریعت) جس پر لوگ چلتے ہیں اور پہلا آسمان (امر) جس کے زیر سایہ لوگ مقیم ہوتے ہیں لپیٹ کر دست قدرت خداوندی میں چلا جاتا ہے اور تبدل الارض غیر الارض کا حکم نافذ ہوتا ہے اور رسول وقت کے وجود میں سب رسولوں کی بعثت ہوتی ہے۔

اس تشریح کا منکر اگر اقتربت الساعۃ [illegible] آئندہ ہونے والی قیامت قرار دیتا ہے تب بھی اس کو ماننا پڑیگا کہ اسلامی قومی قوت کلیتاً مضمحل و منتشر ہو چکی ہے۔ اس کے اتحاد و اتفاق [illegible] کی سب کوششیں بیکار ثابت

ہوئی ہیں × × × × × × × × ×

یہ مختلف نہریں جو دریائے اسلام میں سے نکالی گئی ہیں خود اس دریا کے لئے پیغام اجل بن گئی ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی خبر پہلے ہی دیدی ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور (الکہف) ہم اس دن ان کو ایک دوسرے پر موجیں مارتا ہوا چھوڑ دینگے۔ اب جس کو خدا ہی موجوں کے اندر چھوڑ دے اس کا ہاتھ کون پکڑے۔ ان کی حالت وہی ہے کہ چوری چوری آسمان امر الٰہی پر پرواز کرتے ہیں لیکن شہاب ثاقب جو ان کی تاک میں موجود ہوتا ہے ان کے پیچھے لگ جاتا ہے وہ بھاگتے میں ایک آدھ بات جو انہوں نے اس تگ و دو میں سن لی ہے اسکو منجانب اللہ کہہ کر پیش کرتے ہیں اور اپنا رنگ جماتے ہیں مگر وہ صبغۃ اللہ تو نہیں کہلا سکتا۔ تلبس الحق بالباطل کا نظارہ پیش ہو جاتا ہے۔ اور یہی اُن کے جھوٹے اور کھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

(خاکسار ایم۔ اے۔ لطیف از برما)
(بہائی میگزین بمبئی صفحہ ۱۷ تا ۱۹۔ بابت
اکتوبر، نومبر ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** راقم مضمون نے پہلی ہوشیاری یا چالاکی تو یہ دکھائی ہے کہ الا اللہ کے بعد معطوف کو حذف کر گئے اور ترجمہ میں بھی اس طرف اشارہ تک نہیں کیا۔ پورے الفاظ یوں ہیں:۔

وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

اس آیت کے راجح معنی یہ ہیں کہ آیات متشابہات کی مراد اللہ تعالیٰ اور ماہرین علوم شرعیہ جانتے ہیں۔ یہی تفسیر حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

آیات متشابہات کی مثال علما نے بیان کی اصلاح میں استعارہ مکنیہ ہے۔ جس کی مثال میں علماء نے بیان جملہ زیدٌ کثیر الرماد بولا کرتے ہیں

[illegible] ہے۔ استعارہ مکنیہ کے طریق سے [illegible] زید کی سخاوت ہے [illegible] کے گھر میں [illegible] آتیں [illegible] جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ [illegible] زیادہ نکلتی ہے۔

قرآن مجید میں استعارہ مکنیہ کے طریق پر بہت جگہ کلام کیا گیا ہے جہاں لفظی ترجمہ مراد نہیں ہوتا بلکہ اس کو اصل مقصود کا ذریعہ بنالیا جاتا ہے۔ اس علمی اصول کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ نے حجۃ اللہ البالغہ میں جہاں مبادی اور مقاصد پر بحث کی ہے۔ مفصل لکھا ہے۔ اب قرآن مجید سے بھی ایک مثال سنئے! ارشاد خداوندی ہے:۔

اَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا (پ۲۹۔ ع۱۴)

جس کا لفظی ترجمہ ہے اللہ کو قرض حسنہ دیا کرو۔ مگر اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق کو ان کی ضروریات میں سود لئے بغیر قرض دیا کرو۔

اہل زیغ نے اس کے ظاہری ترجمہ کو مقصود ٹھیرا کر کھلے الفاظ میں کہہ دیا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ یعنی اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں اسی لئے وہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ خدا نے اس کا جواب دیا سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا (ہم لکھ لیں گے جو انہوں نے کہا ہے) اس جواب میں بھی استعارہ مکنیہ سے کام لیا گیا ہے یعنی کتابت بول کر جزا مراد لی ہے۔

پس اس قسم کے استعارات مکنیہ میں کلام کی اصلی مراد کو اللہ کے ساتھ ماہرین علوم شرعیہ بھی حسب حیثیت جانتے ہیں مگر اہل زیغ لفظی ترجمہ کو کلام کا اصل مقصود قرار دیکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ [illegible] اصل مقصود اللہ تعالیٰ کے ساتھ [illegible] جانتے ہیں۔ کسی حدیث یا تاریخی روایت [illegible] کہ اہل زیغ نے وہل بہا کی طرح [illegible] مانا ہو جس طرح [illegible] کہ انہوں نے لفظی [illegible]

ahmadimuslim.de

پہلی آیت (مَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ) میں تو یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ معطوف (وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ) کو نظر انداز کر دیا۔ اور دوسری آیت (یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُہٗ) میں یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ تاویل سے مراد باطنی تحریک بہائیہ کو لیا ہے۔ حالانکہ اس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ

جس روز قرآن مجید کی تاویل یعنی خدا کی مراد ظاہر ہوگی اس روز کفار اعتراف کفر کرینگے۔ یہاں یوم تاویل سے مراد وہ زمانہ ہے جس کا نام یوم الفصل ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے مراد بہاب یا بہاء اللہ ہے۔ یہ سب باتیں اپنی مطلب براری کے لئے ہیں اہل بہا کی خدمت میں ہم التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثبات دعویٰ میں جو بھی چاہیں پیش کریں۔ مگر قرآن شریف کو اس کے اصلی معانی سے نہ پھیرا کریں۔ ورنہ قرآن شریف بزبان حال اُن کو کہیگا۔ ع

بوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

# قادیانی مشن

# میرٹھ میں مباحثہ

## نبوت مرزا پر

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کے سالانہ جلسہ پر مجھے بھی دعوت آئی۔ چنانچہ ۲۸۔ جنوری کو میں بھی شریک ہوا۔ منتظمین جلسہ نے (رشاند) تفریح طبع کیلئے نبوت مرزا پر مباحثہ رکھ لیا۔ "قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند" کے ماتحت مباحثہ میرے سپرد ہوا۔ فریق مرزائیہ کی طرف سے لاہوری پارٹی کے ممبر بابو عمر الدین صاحب بحالہ مصری دہلی سے آئے۔ مباحثہ کی کیفیت ناظرین نے دیکھی۔ مگر بابو صاحب موصوف کے الفاظ میں مباحثے کا نتیجہ یہ ہوا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب اس مباحثے میں بُری طرح شکست کھا گئے"

(پیغام صلح مغربی ۲۹ فروری منا کالم اول)

بمصداق خلاف واقعہ کے خلاف اگر ایسی نتیجہ لکھنے سے کوئی صاحب قادیانی ہمارا کیا سمجھ ہے۔ ع

باعث بے حیری میرا کچھ نہ کہنا ہے

یہ کوئی نئی بات بھی نہیں۔ جب سے یہ قادیانی [illegible] ثناء اللہ [illegible] شکست کھا گئے ہیں جس

شکست کی ایک مثال تاریخ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۳ء ہے جبکہ مرزا صاحب نے مجھے قادیان میں مباحثہ کے لئے بلایا اور میں وہاں پہنچا اور مرزا صاحب خدائی حکم کی پابندی میں باہر نہیں نکلے اور میں

سخت شکست کھا کر

یہ کہتا ہوا۔ ع

ہماں شوق آمدہ بودم ہماں حرماں رفتم

قادیان سے واپس آیا۔

دوسری شکست مجھے جون ۱۹۰۹ء میں بمقام ریاست رامپور ہوئی۔ اس شکست پر تو عالی جناب نواب حامد علی خاں صاحب مرحوم کے دستخط بھی ہیں

تیسری شکست مجھے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ ہوئی جہاں مبلغ تین سو روپیہ مفتوح نے فاتح کو دئے

غرض ساری عمر مرزائیوں سے شکست کھاتے کھاتے گذر گئی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ ع

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

پیش کرتے ہیں کیا اس شکست پر قادیانی جماعت [illegible] بابو عمر الدین صاحب

مرزا صاحب سے سلب نبوت کرنے میں جو سے کام لیا ہوئے ہوئے

خیر اس شکست کا تو ہم بھی اعتراف کرینگے یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حاضرین جلسہ بھی تسلیم کر لیں گے یہ تو روزمرہ کی بات ہے۔ البتہ قابل جواب ایک بات یہ ہے کہ بابو عمر الدین صاحب نے آخری فیصلے پر مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ اس چیلنج کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلا۔ ع

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

مباحثہ لدھیانہ میں جو انعام فاتح نے مفتوح سے لیا تھا اس میں پچاس روپیہ بطور چندہ رقم پوری کرنے کے لئے بابو صاحب موصوف نے بھی دئیے تھے۔ اس لئے اس مباحثے میں بابو عمر الدین صاحب موصوف فریق ثانی میں بطور رکن کے شریک تھے۔ لہٰذا بابو صاحب کو حق نہیں ہے کہ وہ دوبارہ مجھے اس مباحثہ کے لئے چیلنج دیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ آپ کو واقفیت کلام مرزا کا بڑا دعویٰ ہے۔ اس لئے میں آپ کا چیلنج بشرط ذیل منظور کرتا ہوں جس کی صورت یہ ہوگی کہ

آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو پیش کریں یا ان کی نیابت میں خود پیش ہوں تاکہ فیصلے میں کسی قدر مزیت اور وسعت پیدا ہو جائے۔ غالباً میری یہ شرط کسی اہل دانش کے نزدیک غیر مقبول نہ ہوگی۔ باقی مباحثات کا تصفیہ اس کے بعد ہو سکے گا۔ بنیادی پتھر یہی ہے۔

آئیے اور خوشی سے آئیے اور علمی اسلحہ سے مسلح ہو کر آئیے۔ اَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّۃً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ۔ فی الحال میں آپ کو ایک ایسے امر کی اطلاع بھی دیدوں جس کا آپ کو علم ہوگا اور اس سے انکار نہ ہوگا کہ

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

**ایک احسن تجویز** چونکہ یہ آخری فیصلے کا مباحثہ مرزا صاحب کے اتباع میں مباحثہ [illegible]

[illegible] آپ [illegible] کر [illegible] ساتھ [illegible] کریں سے ماہ
[illegible] شدہ لیں تو کوئی مرزنخ نہیں۔ اور اگر آپ کسی
[illegible] ہے کہ شریک نہ کریں تو ان کا فرض ہے
کہ تو شریک ہو جائیں۔

**بہرحال** ہمارا دوستانہ مشورہ ہے اور ہم اس روز کو

روز عید کی طرح [illegible] سمجھیں گے جس روز ان
مضمون پر مباحثہ ہو کر فیصلہ عام کی صورت نکل آئیگی۔

**محسن رکھئے!** ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنا دیتے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

## بریلوی مشن

# نمائشی گنبد

(از مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

تذکرہ کی صدا بجواب فقیر کی صدا "سابقہ پرچہ
میں اور اس دفعہ بھی بہ سبب عدم گنجائش
شائع نہیں ہو سکا۔ آئندہ ہو گا۔ انشاء اللہ!
ناظرین مطلع رہیں۔ (مدیر)

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ الخ

چند دن ہوئے مجھے کسی تقریب پر لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ گجرانوالہ سے ٹرین پر بیٹھے۔ جس ڈبے میں بیٹھے اسی میں ایک صاحب بڑی عمر کے بیٹھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مشہور واعظ سا ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ اسی اثناء میں میں نے اس بڑے میاں سے پوچھا۔ جی آپ کہاں سے آ رہے ہیں اور کہاں جانے کا خیال ہے۔ انہوں نے کہا میں اجمیر کا سنگ مرمر کا ٹھیکہ دار ہوں، ہر ایک جگہ جہاں عمارت وغیرہ کے لئے اس سفید پتھر کی ضرورت ہوتی ہے میں سپلائی کرتا ہوں، چنانچہ اس وقت گولڑہ سے آ رہا ہوں، پیر مہر علی شاہ مرحوم کا عظیم الشان مقبرہ بننے والا ہے جو تمام کا تمام سنگ مرمر کا تیار ہوگا اسی سلسلہ میں مجھے وہاں بلایا گیا تھا، چنانچہ مجھے انہوں نے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) روپے کا ٹھیکہ دیا ہے، میں نے صرف اسی ہزار روپیہ کا پتھر مہیا کرنا ہے باقی خرچ تعمیر وغیرہ اس کے علاوہ ہوگا۔

ٹھیکہ دار موصوف کی زبانی یہ حیرت ناک واقعہ سن کر میں تو محو حیرت ہو گیا۔ شاہ صاحب موصوف نے بھی عالم مایوسی میں ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہا کہ ہم تو منع کرتے کرتے تھک گئے ہیں، ایسے حالات میں ہماری تمام کوششیں بے سود ہوتی ہیں، مریدوں نے جو کچھ کرنا ہوتا ہے کر گزرتے ہیں۔

میں بہت دیر تک حیرانی میں پڑا سوچتا رہا کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے۔ پیر صاحب مرحوم تو بڑے فاضل اور علوم دینیات کے ماہر تھے اور سنا گیا تھا کہ تعمیر مقبرہ سے منع کر گئے تھے۔ لیکن حیرت ہے کہ اُن کے لواحقین نے محض دنیاوی نمائش کی خاطر پیر صاحب کی وصیت کو پس پشت ڈالا اور ہزاروں روپے اینٹ اور مٹی میں برباد کرنے کی ٹھانی۔ گولڑہ کے نواحی علاقہ میں ہزاروں مسلمان مرد عورت اور بچے ایسے ہیں جن کے پاس اگر دن کا کھانا ہے تو رات کا نہیں۔ اگر ایک کے پاس جسم کو ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا موجود ہے تو دوسرا صرف پھٹے پرانے چیتھڑوں سے ستر عورت کر رہا ہے۔ یتیم بچے ہیں کہ دربدر پھر رہے ہیں۔ بیوائیں ہیں کہ مفلسی اور مسکنت کی حالت میں ان بے انصاف جاہ و نمائش پسند رئیسوں کی جان کو رو رہی ہیں، اسی گولڑہ کے گرد و نواح میں پھر ہزار ہا لوگ علوم دینی [illegible] اسلام و مذہب سے بہت کم آشنا علم دینیات [illegible]

[illegible] طرف [illegible] اگر [illegible]
[illegible] پڑھ سکتے۔

جو علاقہ اس ضرورت و احتیاج کا علاقہ ہو جہاں عام مسلمانوں کی مذہبی اور اقتصادی حالت ایسی ناگفتہ ہو جہاں جہالت و غربت کا دور دورہ ہو ایسے علاقہ میں سخت ضرورت ہے کہ عامۃ المسلمین کی دینی تربیت کے لئے اسلامی مدارس و مکاتیب ہوں، بے کس یتیموں کی تربیت کے لئے دار الیتامیٰ ہوں، جہاں اُن مفلس و نادار یتیموں کی مذہبی اور اخلاقی تربیت ہو، اُن کی کسی ہنر یا پیشہ کی طرف رہنمائی کی جائے تاکہ وہ مسلم بچے عام آوارگی میں غیر مسلموں کے پنجہ میں آ جائیں جو بڑی ہوشیاری سے ایسے شکار کے ہر وقت مترقب منتظر رہتے ہیں۔

مسلمانوں کی ایسی اہم ضرورتوں کو اس انداز سے نظر انداز کرتے ہوئے ایک پیر صاحب کی قبر کی شان بڑھانے کے لئے (اُن کی وصیت کے خلاف) اینٹوں اور مٹی پتھر کا ایک شاندار نمائشی گنبد بنانے کے واسطے اس قدر کثیر رقم اینٹ اور پتھر مٹی پر خرچ کر دینا کہاں تک قرین مصلحت ہے۔ کاش یہ درد بھری غلماً آواز ان اصحاب قبور (کارکنان مقبرہ) کے کانوں تک پہنچے اور وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ (ریاست قومی مسلمون)

زمانہ بڑا خطرناک جا رہا ہے۔ جہالت اور تنگدستی نے علاقہ کے بھولے بھالے مسلمانوں پر عرصہ عالم تنگ کر دیا ہے۔ دوسری قومیں ہوشیار ہو رہی ہیں اور ہم اغیار اپنے روپے کی حفاظت کرتے ہوئے اُسے مفید اور مناسب مصارف پر لگا رہے ہیں جس میں قوم و ملک کا فائدہ ہو۔ لیکن ہم ہیں کہ غریب قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی جو وہ غریب بال بچوں کے پیٹ کاٹ کاٹ کر نذرانے پیش کرتے ہیں شاندار گنبدوں اور مقبروں کی تعمیر پر لگا کر قوم کی عزت و شہرت کو سپرد خاک کر رہے ہیں۔ [illegible]

قوم کی [illegible]
لیکن [illegible]

ahmadimuslim.de

ابھی [illegible] بات
ضروری ہے [illegible] کی ضرورت ہے کہ
کوئی اللہ کا بندہ [illegible] سے [illegible] کر کے اور
اللہ و رسول کی رضامندی حاصل کرے۔
یا قوم الیس منکم رجل رشید
بھلا جس جماعت کے [illegible] کا صرف تبصرہ

[illegible] کیا جائے [illegible]
کامل [illegible] کر حضرت [illegible] مرحوم کے
مرید اپنے پیر صاحب کی مدح کر کے [illegible] اور
اسکے رسول کی حقیقی رضامندی حاصل کریں۔ والسلام!
**اڈیٹر** مضمون کی رسم کسی مذہبی غرض سے نہیں ہے بلکہ
کاروباری مسلسلہ ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

# آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں جلسہ

(از قلم ملک امام خان صاحب سوہدروی)

(گزشتہ سے پیوستہ)

سابقہ پرچہ میں جلسہ اہل حدیث کانفرنس جو ۸-۹ اپریل (تعطیلات ایسٹر میں) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں ہو رہا ہے۔ کے موقعہ پر گول میز کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق ناظرین سے دریافت کیا گیا ہے۔ احباب کرام اپنی آراء سے جلد اطلاع دیں۔

—— مضمون مندرجہ ذیل کا کچھ حصہ سابقہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اس حصہ میں فاضل مضمون نگار نے چند تجاویز پیش کی ہیں جو قابل غور ہیں۔ نیز جلسہ کانفرنس میں علمائے مدعوین کی فہرست جو صدر دفتر دہلی سے موصول ہوئی ہے اس مضمون کے آخر میں شائع کی جاتی ہے۔

آخر کہنا ہی پڑا کہ جماعت اہل حدیث اپنے نظام قومی سے بے پرواہ ہے۔ اور یہ جہاد کئے بغیر ہی نہیں رہا جا سکتا کہ جماعت کی اس بے پرواہی کی ذمہ داری ان علمائے کرام پر ہے جن کے ہاتھ میں جماعت کے تخیلات کی باگ ہے۔

حضرات علمائے کرام [illegible] ہوں ہر ایک کے اثر میں [illegible] جماعت ضرور رہتی ہے۔ احباب تدریس و حدیث [illegible] طلبہ [illegible] بھی [illegible] احباب [illegible] جماعت [illegible]
[illegible]

کو کانفرنس کا ذکر فرماتے ہی دیکھانہ جلسوں اور وعظوں کی مجالس میں اس کا نام آیا۔ اور اخباروں کے فائل ہمارے سامنے ہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔ اس پر شاکی بھی ہیں بے پرواہ بھی۔

علمائے کرام کی عدم توجہ کے بارے میں یہ حوالہ شائد نامناسب نہ ہو گا کہ کچھ عرصہ ہوا کانفرنس کیلئے فنڈ جمع کرنے کے لئے علماء کرام کے ایسے وفد کی تجویز مجلس شوریٰ میں پاس ہوئی جو ملک میں دورہ کرے۔ تجویز کے یہ اوراق دیمک کی نذر ہو چکے ہیں مگر ابھی تک اس پر عمل کا وقت نہیں آیا۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہی کیا مجلس شوریٰ (کانفرنس) میں اس قسم کی اور تجویزیں بھی عمل کرنے والوں کی منتظر ہیں۔ جن پر عدم توجہ کی وجہ سے کانفرنس دم توڑ رہی ہے۔ جائے غور ہے کہ ان تجویزوں پر عمل کرنا اور کرانا علمائے کرام پر منحصر ہے یا حافظ عبداللہ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب پر (یا یہ ایسے ذو گرفتار ہیں)۔ کانفرنس کے زوال کا سبب موجودہ سیاسی سیلاب بھی بتایا جاتا ہے مگر میری سمجھ میں یہ بات [illegible] مزید [illegible] کہ ملک کے تمام [illegible] [illegible]

اگر حضرات اہل حدیث کے جلسے [illegible] علمائے اہلحدیث [illegible] کے حضرات کرام گوجرانوالہ کے جلسوں میں بہ نیت شرکت فرماتے ہیں حتی کہ علمائے کرام کے [illegible] ضلع اعظم گڑھ سے امرتسر اور سیالکوٹ قاصد حاضر ہوتے ہیں۔ اگر سیاسی انہماک کانفرنس یا جمعیت قومی میں حائل ہوتا تو پھر ان کل جلسوں پر اتنا صرف اور زحمت کیوں کی جا سکتی۔

اسی طرح ملک کی دوسری اسلامی اور معاشرتی جماعتوں میں اہل حدیث افراد کی شمولیت بے ربط جماعت کی مانع بتائی جاتی ہے۔ مگر قابل غور یہ امر بھی ہے کہ جب علمائے کرام ہی افراد کو یترک سدی یعنی لاوارثہ مہمل چھوڑ دیں جس سے وہ دوسروں کے ریوڑ میں جا ملیں تو یہ گلہ بان کی بے پرواہی ہے یا کہ ریوڑ کے افراد کی۔ ابھی اس قسم کی بیان کردہ رکاوٹوں میں سے کئی ایک باتی ہیں جن پر گفتگو کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

برمار تواں گفت

ولیکن اگر جماعت کا شیرازہ اس طرح منتشر کر کے جماعت کو ملزم گرداننے کا سلسلہ جاری رہا تو بقیہ دفعات پر بھی لب کشائی کرنی ہی پڑیگی۔ اس قسم کے حضرات کو خیال رکھنا چاہئے کہ عصمت کا مسئلہ نبوت تک ختم ہو جاتا ہے اور خاروق اعظم جیسے بشر بالجنۃ سے بھی ایک بڑھیا مواخذہ کر سکتی ہے چہ جائیکہ چودھویں صدی کے علماء سے

**کانفرنس کے جلسے** اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسے جن کو اب سالانہ جلسہ کہنا گناہ کبیرہ سے کم نہیں۔ کیونکہ دو دو تین تین سال کے بعد آنے والوں جلسوں کو سالانہ جلسہ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ دیگر خیر ان جلسوں کے طرز کا جہاں تک تعلق ہے وہ صرف یہ ہے کہ وعظ و ارشاد بے شک ہر رنگ [illegible] [illegible] کثرت قابل رشک۔ ہر طرف سے جزاک اللہ [illegible] کے نعرے بلند ہو رہے ہیں [illegible] جمع ہے۔ [illegible] کی ترتیب و زینت پر [illegible] والے [illegible] ہے۔ اگر ان جلسوں کی [illegible]

ahmadimuslim.de

لوگ جلسوں سے خشک ہی آ جاتے ہیں۔ کچھ خوش عقیدہ ایسی کرشموں کی طرف لوٹتے ہیں۔ سبحان اللہ اقوگفتی۔

مگر کانفرنس کے سدو بقا کے لئے شروع سے لے کر آج تک نہ تو کبھی کوئی اجلاس خاص منعقد ہوا نہ کانفرنس کی ضرورت واہمیت پر آج تک پروگرام جلسہ میں کوئی موضوع مقرر ہوا۔ بلکہ کسی وعظ میں کانفرنس کا ذکر تک سننے میں نہ آیا۔ اس کے لئے کانفرنس کی رپورٹیں اور ان کے وعظوں کی نقلیں بھی گواہ ہیں۔ کانفرنس کی اہمیت بیان کرنے، کانفرنس کو جمیعت بنانے اور کانفرنس کی ضرورت ثابت کرنے کے لئے اگر خود کانفرنس کا پلیٹ فارم بھی نہیں تو پھر اور کونسا موقع ہے۔

حلقہ ہائے تدریس وتحدیث اور تذکیر وارشاد کے موقعوں پر کانفرنس کے حذف رکھنے کا تذکرہ تو محتاج بیان ہی نہیں۔ کانفرنس کے پلیٹ فارم پر وعظ وارشاد سے متفیض فرمانے والے حضرات اس سکوت کی حکمت بتا سکیں تو بڑا کرم ہوگا۔

کانفرنس کے ان جلسوں کا کمزور پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے جلسے مقامی حضرات تک محدود رہ جاتے ہیں اور دور دراز کی اہل حدیث جماعت کے افراد اس میں شمولیت کی زحمت نہیں فرماتے۔ اس کی ایک وجہ کانفرنس سے عدم انسلاک بھی ہے۔ (یوں انسلاک ایسی کمزور مرکزیت سے کرنا معنی بھی کیا رکھتا ہے) دوسرے کانفرنس کے جلسے چونکہ صرف وعظ وتذکیر کے مشغلے تک محدود ہوتے ہیں۔ اور یہ پند ونصائح ہر مقامی جماعت خود اپنے ہاں کے علمائے کرام سے ہمیشہ اور سال دو سال بعد جماعت کے مشہور علماء کو زحمت سفر دیکر سُن لیتی ہے۔ اس لئے کوئی شخص یہ شد رحال کیوں اختیار کرے۔ ورنہ اگر یہ جلسے تجاویز وپروگرام اور مصالح جماعتی کے بھی موجب ہوتے تو یقیناً دور دراز کے لوگ ان میں شرکت کو اہمیت دیتے۔ (میں یہاں پنجاب کی ایک نوزائیدہ جماعت کے سالانہ جلسوں کی کامیابی کا تذکرہ عمداً قلم انداز کر رہا ہوں) پس اگر قابل قبول ہو تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس جلسہ میں نزدیک ودور کے تمام نمائندگان جماعت شرکت کا ارادہ فرمائیں اور کم از کم اس قسم کی تجاویز پر غور وخوض فرمائیں کہ

(۱) ہماری جماعتی حالت کیوں روبہ تنزل ہے۔

(۲) اہل حدیث کانفرنس کی اس جان کنی کا مداوا ممکن ہے یا نہیں؟ (۳) جماعت کی تنظیم واتفاق باہمی کے لئے کیا چارہ ہے۔ (۴) علمائے کرام کا منصب صرف وعظ وارشاد یا تدریس وتحدیث اور تالیف وتصنیف تک کافی ہے یا جماعت کی ترویج ومرکزیت پر توجہ فرمانا بھی ضروری ہے۔ (۵) حاضرین جلسہ کو صرف چند مسائل یا علمائے اخبار کے حسن مقال سے حلاوت اندوز ہونا۔ (۶) ہر شریک کو عام اس سے کہ علماء واعظین ہوں یا سامعین۔ کانفرنس کے خزانہ کو پُر کرنے کے لئے چندہ ضرور دینا ہوگا۔ "دلو بجبر دل" اگرچہ ایک راس یعنی ایک روپیہ۔ کیوں نہ ہو۔

بلکہ جلسہ کی کامیابی کا اندازہ اس کے جمع شدہ چندہ سے ہونا چاہئے۔ نہ کہ پنڈال کی خوبصورتی، یا علماء کے حسن مقال یا حاضرین کی کثرت تعداد سے۔

## دفتر اہل حدیث کانفرنس کے فرائض

جس طرح داعین جلسہ (فتح گڈھ) جلسہ کی دعوت کے اشتہار شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) اشتہار "پیغام عمل"۔ (۲) "برادران اسلام اور متلاشیان حق کو خوشخبری" دو اشتہار دیکھنے میں آچکے ہیں تو اسی طرح دفتر اہل حدیث کانفرنس کو بھی کانفرنس کی بقا واستحکام کے لئے جماعت میں پروپیگنڈا کرنا چاہئے۔ اور ہر خاص وعام کو متوجہ کرنا چاہئے کہ وہ اس جلسہ میں شرکت فرمائیں اور کانفرنس کے مفاد کی تدابیر پر غور کیا جائے۔

علمائے کرام مدعوین جلسہ (فتحگڈھ) کے اسمائے گرامی

یہ فرض بھی شائد میرے ہی ذمہ عائد ہو سکتا ہے کہ میں جماعت کو اُن حضرات علمائے کرام کے اسمائے گرامی کی خوشخبری عرض کروں جو اس جلسہ میں تشریف فرما ہونگے۔ آہ! ع

تو نے کیسی سونپی ہے اپنے گھر کی جان مجھے

از پنجاب :- (۱) مولانا محمد ابراہیم صاحب قصوری (صدر جلسہ فتح گڈھ)۔ (۲) مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ (۳) مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی (۴) مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ (۵) مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ۔ (۶) سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی۔ (۷) مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری۔ (۸) مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی (۹) مولوی احمد الدین صاحب از گکھڑ۔ (۱۰) مولوی محمد حنیف صاحب لاہوری۔ (۱۱) مولوی عبد الرحمن صاحب جنیوٹی۔ (۱۲) مولوی عبد الحق صاحب ملتانی (۱۳) مولوی عبد المجید صاحب سوہدروی۔ (۱۴) مولوی ثناء محمد صاحب گوجرانوالوی۔ (۱۵) منشی محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔

از دہلی :- (۱۶) مولانا محمد صاحب مدیر محمدی۔ (۱۷) مولانا عبید الرحمن صاحب عمر پوری۔ (۱۸) مولانا عبد الحنان صاحب (مدیر مسلم اہلحدیث گزٹ)

از بنارس :- (۱۹) مولانا ابو القاسم صاحب (۲۰) مولانا ابو مسعود خان صاحب قمر۔

از علی گڈھ :- مولانا عبد التواب صاحب غزنوی۔

از بہار :- (۲۲) مولانا عبد الخبیر صاحب صادقپوری امیر جماعت صوبہ بہار۔

میں اس مضمون کو جلسہ کی کامیابی اور داعیان جلسہ کے لئے اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ع

ترا دولت ہمیشہ یاد بادا


# حیات طیبہ

(مصنفہ مرزا حیرت صاحب دہلوی مرحوم)

مبلغ توحید وسنت، مجاہد ملت، قائد جیوش اسلامیہ مولانا اسماعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانحعمری مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب بریلوی (مرشد مولانا شہید) جدید ایڈیشن قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

قسط نمبر ۲

گذشتہ پرچہ میں حدیث ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت الخ پر بحث ہوئی ہے۔ آج بھی اسی کا بقیہ درج ذیل ہے ؎

اس مسئلہ (یعنی ہر بشیر و نذیر انسان نبی نہیں ہوتا) کی واضح تشریح خود اسی حدیث کے آخری حصہ میں موجود ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ مبشرات کیا ہیں۔ فرمایا رؤیا الرجل المسلم (مسلمانوں کے خواب)

اب کیا خلیفہ صاحب جملہ خواب بین مسلمانوں کو نبی قرار دینے پر آمادہ ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ فما جوابکم فھو جوابنا۔

خلیفہ صاحب اور ان کے دیگر ہم مشرب محرفین پر واضح رہے کہ یہ حدیث دراصل آیت لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا کی تفسیر ہے۔ عن عبادہ بن صامت قال قلت یا نبی اللہ قول اللہ لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ فقال .... ھی الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او یرا لہ۔ (مسند دارمی۔ ابن ماجہ باب رویا الصالحۃ ترمذی باب ذھبت النبوت وبقیت المبشرات)

یعنی عبادہ بن صامتؓ نے آیت لھم البشریٰ سے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ مراد اس سے مسلمان کا خواب ہے جسے وہ خود دیکھے یا اس کے حق میں دیکھا جائے۔

مرزا صاحب قادیانی راقم ہیں :۔

مسلمانوں کو سچی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا ان کی نسبت خدا تعالیٰ نے وعدہ دے رکھا ہے لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۰)

مختصر یہ کہ قرآن و حدیث و اقوال مرزا سے واضح ہے کہ مبشرات سے مراد صرف سچے خواب ہیں جو اکثر مسلمانوں کے دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ پس اس حدیث سے اجراء نبوت پر دلیل پکڑنا کمال حماقت ہے آگے چلئے۔ خلیفہ صاحب راقم ہیں کہ

جس طرح آیت لھا سبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم سے انسانوں کا ایک ایک گروہ مراد ہے۔ اسی طرح جزء من اجزاء النبوۃ سے مراد (نبوت کی) ایک قسم ہے۔ چونکہ نبوت کے کئی اقسام ہیں۔ یعنی تشریعی۔ غیر تشریعی امتی اور بلا واسطہ وغیرہ۔ اسی لئے فرمایا کہ جزء من اجزاء النبوۃ ای قسم من من اقسام النبوۃ یعنی مبشرات جاری ہیں اور یہ اقسام نبوت میں سے ایک قسم ہے۔

(ریویو۔ بابت اگست ۱۹۳۸ء)

**معمار** ہم اوپر بدلائل ثابت کر آئے ہیں کہ مبشرات سے مراد صرف خواب ہیں۔ لہٰذا خلیفہ صاحب کی یہ کھینچ تان یکسر بے سود و بے بہبود ہے۔

نبوت کو کئی قسم ٹھیرانا بھی محمودی ایجاد ہے۔ تشریعی، غیر تشریعی صرف ایک اصطلاح ہے۔ ورنہ قرآن و حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

نبوت ایک ہی قسم ہے۔ جس کے حصول کے ذرائع مختلف ہیں۔ بقول مرزا صاحب بعض انبیاء براہ راست نبی بنائے گئے اور بعض کسی کی اتباع سے نبی بنے۔

آیت لھا سبعۃ ابواب میں جیسا کہ خود آپ کو بھی مسلم ہے انسانی گروہ مذکور ہیں جو افراد سے مرکب ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک انسان کو جو جماعت کا جزو ہے گروہ قرار دینا غلط ہے۔ اسی طرح نبوت کے ایک جزو مبشرات کو نبوت بتانا جہالت۔

## قانون قدرت اور میاں محمود احمد صاحب

"قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی ہے کہ وہ بعض اوقات بعض ... دروغ گو اور ... مفتریوں کی سزا بھی کچھ ملتے سے ... دیتا ہے ... وہ ... اپنی ذلت کے اسباب ... کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں"

(استفتاء مصنفہ مرزا صفحہ ۳)

مرزا صاحب نے سطور بالا میں جس کاذب پاش قانون قدرت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی بناء پر ہم مسئلہ زیر بحث میں میاں محمود احمد صاحب کو جانچتے ہیں تو آپ اس میں سراسر مجرم ثابت ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ میاں صاحب نے اس جگہ جزو نبوت کو نبوت قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے آپ خود لکھ چکے ہیں کہ :-

"جزوی نبوت درحقیقت کوئی نبوت نہیں۔ جو شخص رویاء صالحہ دیکھ لے اس کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ نبوت کا ایک جزو اس میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر وہ نبی نہیں ہو سکتا"

(رسالہ چند غلط فہمیوں کا ازالہ صفحہ ۱۳)

اسی کے قریب قریب میاں صاحب کی دیگر تصنیفات مثلاً القول الفصل صفحہ ۳ و حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۵ وغیرہ پر یہ مضمون مذکور و موجود ہے۔ پس زیر بحث مضمون میں خلیفہ صاحب کا مبشرات کو نبوت قرار دینا سوائے اسکے اور کوئی معنے نہیں رکھتا کہ حق تعالیٰ بماتحت "قانون قدرت" میاں صاحب کی حقیقت کو بے نقاب کرنا چاہتا ہے۔ فللّٰہ الحمد!

## ایک اور طرح سے

چونکہ خلیفہ صاحب نے لکھا ہؤا ہے کہ میں بزمانہ تعلیم ہر جماعت میں فیل ہؤا کرتا تھا۔ جس کا مطلب ظاہر ہے کہ آپ ذہین طالب علم نہیں ہیں۔ اندریں صورت مسئلہ زیر بحث میں اگرچہ ہم اپنے مدعا کو متعدد طریقوں سے مدلل کر چکے ہیں۔ تاہم خطرہ ہے کہ ہمارے مخاطب صاحب ابھی پوری طرح نہ سمجھے ہوں۔ اس لئے ہم ایک اور طرز سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

خلیفہ صاحب! آپ نے اخبار الفضل ۱۹ جولائی

حضرت ... پر لکھا ہے

"حضرت مسیح موعود (مرزا) نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی، اس کا بڑا جزو افیون تھا۔ یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول کو حضور (مرزا صاحب) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے۔ اور خود بھی مختلف امراض کے دوران کے وقت استعمال کرتے رہے۔" (ملخص بلفظہ)

اس تحریر میں آپ نے افیون کو تریاق الٰہی دوا کا ایک بڑا جزو لکھا ہے۔ ایسا کیا آپ جزو افیون کو تریاق الٰہی کا جزو ہونے کی وجہ سے تریاق الٰہی کہہ سکتے ہیں؟ یقیناً نہیں۔

اور سنئے! ہر انسان آب و خاک وغیرہ اجزاء کا مجموعہ ہے مگر کیا کوئی دانا مجرد خاک یا آب کو انسان کہہ سکتا ہے؟

(باقی دارد)

صوموا یوم عاشوراء وخالفوا الیہود و صوموا قبلہ یوما او بعدہ یوما (رواہ احمد) عاشورہ کا روزہ رکھو مگر یہود سے یوں تخالف کرو کہ ایک دن قبل یا بعد بھی ساتھ ہی روزہ رکھو۔

## یوم عاشورا کے متعلق موضوعات

یہ دن یوم کربلاء سے پہلے کچھ اور حیثیت رکھتا تھا مگر بعد شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے اسکی نوعیت بدل گئی۔ اسلئے آل رسول کی محبت کے دعویداروں نے اس میں بہت کچھ تصرف کرکے اس کی شان بڑھانی چاہی۔ خدا جزائے خیر دے علماء محدثین کو جنہوں نے پانی کو دودھ میں نہ ملنے دیا اور کھرا کھوٹا الگ کر دکھایا ہم اس غرض سے عوام کے سامنے مختصراً وہ موضوعات پیش کرتے ہیں۔ تاکہ موضوع روایات کو سن کر انکی صحت یا سقم پر بحث کر سکیں۔

(۱) عاشورے کے دن ظہر کے بعد چالیس رکعات پڑھنی چاہئیں۔ ہر رکعت میں آیت کرسی دس دفعہ اور اخلاص گیارہ مرتبہ۔ معوذتین پانچ دفعہ پڑھی جائے"

یہ روائت موضوع[1] ہے۔

(۲) عاشورہ کے دن آسمان زمین پیدا ہوئے لوح و قلم، جبرئیل اور ملائکہ اور حضرت آدم اور ابراہیم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور حضرت ابراہیم نے آگ سے نجات پائی، حضرت سلیمان کو ملک عطا ہوا، سیدالمرسلین پیدا ہوئے۔ اسی دن ہی قیامت ہوگی"

ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ موضوع ہیں۔

(۳) من وسع علیٰ عیالہ وسع اللہ علیہ السنۃ کلھا۔ جو اپنے عیال کے لئے عاشورے کے دن کھانے میں فراخی کریگا تمام سال اس پر روزی فراخ ہوگی۔

اس روائت میں سلمان راوی مجہول ہے اور روائت غیر محفوظ ہے۔

(۴) جو شخص عاشورے کے دن سرمہ ڈالے اس کی کبھی آنکھ نہ دکھے گی۔ (موضوع ہے)

# محرم الحرام اور امت خیر الانام

(مرقومہ مولوی محمد عبد اللہ ثانی امرتسری)

ماہ محرم دنیائے اسلام میں تاریخی مہینہ ہے اس کو جو شرف حاصل ہے اس کی وجہ وہ نہیں جو آج کل عوام کے ذہن میں ہے۔ یعنی شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باعث اسے شہرت نہیں۔ واقعہ کربلاء کو ہوئے بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے مگر محرم الحرام کے فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بھی تاریخی صفحات پر مسطور نظر آتے ہیں۔ چنانچہ جاہلیت کے زمانہ میں قریش بھی محرم کی دسویں کا روزہ رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت بھی روزہ رکھتے۔ (مسلم)

**حضرت نوح کی کشتی** امام احمد رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس سے ایک روائت نقل کرتے ہیں

ان السفینۃ استوت علی الجودی فیہ فصامہ نوح الحدیث۔ (نیل)

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ماہ محرم میں جودی (پہاڑ) پر پہنچی تو انہوں نے اس تاریخ کا روزہ رکھا۔

**حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی فرعونی پنجہ سے محرم الحرام کی دس تاریخ کو نجات پائی۔ چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود مدینہ کو دیکھا کہ وہ اس تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا:۔

قالوا الیوم صالح نجی اللہ فیہ موسیٰ و بنی اسرائیل من عدوھم فصامہ موسیٰ۔

کہ یہ مبارک دن ہے اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام و بنی اسرائیل نے اپنے دشمنوں سے نجات پائی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا شکراً للہ روزہ رکھا۔ (بخاری مسلم)

**ماہ محرم میں قوموں کی توبہ قبول ہوئی** ایک روائت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فانہ شہر اللہ فیہ یوم تاب فیہ علیٰ قوم و یتوب فیہ علیٰ قوم (ترمذی)

محرم کا روزہ رکھو۔ کیونکہ اس مہینے میں ایک دن ہے جس میں ایک قوم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

**نویں اور دسویں کا روزہ** دسویں تاریخ محرم کا روزہ چونکہ یہود خصوصیت اور اس روز کی عظمت کی وجہ سے رکھا کرتے تھے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں اور دسویں دو تاریخوں کا روزہ رکھونگا۔ (مسلم) بلکہ اپنے اتباع کو حکم دیا کہ:۔

[1] موضوع جھوٹی روایت کو کہتے ہیں

شہادت حسین - امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت (۳۴۳) کے صحیح حالات ... (مجرد ...)

(۵) جو عاشوراء کے دن سرمہ لگائے اس کو سال بھر آنکھ نہیں دکھتی (یہ موضوع ہے)

(۶) جو شخص ذی الحجہ کی آخری تاریخ اور محرم کے پہلے دن روزہ رکھے پچاس سال کا کفارہ ہو جاتا ہے

یہ حدیث بھی جھوٹی ہے۔ اس میں دو راوی کذاب ہیں۔

(۷) ما من احد یبکی یوم قتل الحسین الا کان یوم القیامۃ مع اولی العزم من الرسل۔ جو کوئی قتل حسین رضی اللہ عنہ کے دن روئے، قیامت کو بڑے بڑے پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

(۸) البکاء یوم عاشوراء نوراً تاما یوم القیامۃ عاشورے کے دن رونے والے کو قیامت کے دن پورا نور ملے گا۔

دونوں روائتیں موضوع ہیں۔

(نوٹ) اگر موتیٰ پر رونے سے نور ملتا ہے تو نوحہ کرنے والی عورتیں نورٌ علیٰ نور ہیں۔ پھر تو نور حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں۔ سچ ہے ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بہ تمنا گریستن

## محرم کی فی زمانہ حیثیت

یہ تو تھی ماہ محرم کی پہلی صورت جس پر امت مرحومہ کاربند تھی۔ مگر آج اس مہینے کی شان یہ ہے کہ اسلامی نوروز آہ وبکا اور سینہ کوبی و نوحہ سے منایا جاتا ہے۔ سال نو کی پہلی ہی شب مسلمانوں کا ایک گروہ (شیعہ و اکثر حنفیت کے مدعی) زمین کے فرشی بستر پر لیٹ جاتے ہیں، سیاہ لباس پہن لیتے ہیں۔ محبت حسین رضؓ کی دعویدار بی بیاں (بازاری عورتیں) بھی ان دنوں میں بزعم خود بہت بڑا کام کرتی ہیں کہ چارپائی چھوڑ دیتی ہیں عزاء امام کی مجلسیں اپنے بالاخانوں میں لگواتی ہیں، مرثیہ خوانی ہوتی ہے۔ راول اور میراسی عموماً اسمیں بہت بڑا حصہ لیتے ہیں۔ گلی کوچوں میں گاتے نظر آتے ہیں۔ ع

قاسم بیٹا حسن دا چڑھیا نانویں روز

تعزیہ نکالا جاتا ہے، مہندی کے جلوس کی دھوم دھام

(بقیہ) اہل سنت والجماعت ہونے کے مدعی مرد وزن ایسی غیر شرعی مجالس کو خوب رونق دیتے ہیں، حالانکہ ایسی مجالس میں شرکت کے متعلق فرمان پیغمبر صاف ہے،

لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب الحدیث۔ رخساروں کو نوچنے والا گریبان پھاڑنے والا ہم میں سے نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا کہ :-

آپ نے مجھے رونے واویلا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ایسا روتا کہ لوگ یاد کرتے (کہ کوئی محب محبوب پر رویا تھا) (نہج البلاغہ)

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کافی میں صاف روائت موجود ہے :-

الصبر رأس الایمان۔ صبر اصل ایمان ہے۔

دوسری روائت میں ہے :-

ینبغی للمؤمن ان یکون فیہ ثمانی خصال * صبورًا عند البلاء شکورًا عند الرخاء الخ (اصول کافی ص ۱۸۷/۱۸۸) مؤمن کو لائق ہے کہ اس میں آٹھ خصلتیں موجود ہوں۔ (دو ان میں سے) بلاء میں صابر ہو آسانی میں شاکر ہو وغیرہ۔

اسی کتاب میں ص ۳۸۹ پر موجود ہے کہ امام ابی الحسن الرضاء (علیہ السلام) اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی جنگ میں ایک گروہ آیا۔ آپ کے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ ہم مؤمن ہیں۔ آپ نے فرمایا :-

ما بلغ من ایمانکم قالوا الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء (اصول کافی)

تمہارا ایمان نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بلاؤں میں صبر اور آسانی میں شکر کرتے ہیں

آپ نے فرمایا :-

حلماء علماء کادوا من الفقہ ان یکونوا انبیاء (اصول کافی)

باحلم عالم فقہی حیثیت سے قریب انبیاء کے ہوتے

ان روایات سے مصیبت میں صبر کرنا جزو ایمان ثابت ہوتا ہے مگر شیعہ حضرات بجائے صبر کے جزع وفزع و نوحہ کو اصل ایمان جانتے ہیں فاین البعد

## تعزیہ اور نوحہ

تعزیت عزاء سے تفعلۃ کے وزن پر مصدر ہے۔ جس کے معنی کسی مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے ہیں معلوم نہیں کہ تعزیہ کو تعزیہ کیوں کہتے ہیں۔ اس میں تو بجائے تسلی کے واویلا و جزع فزع ہوتا ہے۔

## شہادت امام اور تعزیہ

محرم الحرام کے عشرہ اول میں جو کچھ ہوتا ہے باطن میں کچھ ہو بظاہر حب حسینی کے نام پر ہوتا ہے۔ سانحہ کربلا کو ایک رنگ آمیزی سے بیان کیا جاتا ہے جس سے سوائے رسم پوری کرنے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور اس میں ملاوٹیں ملا کر بیان کیا جاتا ہے جس سے مقصد صرف گذشتہ اہل اسلام سے موجودہ مسلمانوں کو بدظن کرنا ہے اور بس!

## حادثہ کربلا کی مختصر حقیقت

مسلمانوں میں جب صحیح اسلامی سپرٹ کمزور ہوگئی تو ان میں جنگ وجدل وحسد بغض نے جگہ لی۔ موقع پاکر منافقین کا داؤ چل گیا۔ اور انہوں نے اپنے کو اسلام کا ہمدرد دکھا کر مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرنا چاہا اور سیاسی رنگ میں خلیج ڈال دی۔ جس کی ابتداء داماد پیغمبر علیہ السلام ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے ہوئی جن کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے قتل کیا گیا اور عین اس حالت میں ان کے سر پر ظالم کی تلوار چلی جب ان کے منہ میں یہ آیت تھی فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم اس کے بعد فساد کا دروازہ کھل گیا اور منافقین کا ہاتھ اندر ہی اندر کام کرتا گیا۔

خلیفہ رابعہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کی باگ ڈور تو ہاتھ میں لی۔ مگر منافقین کی سرکوبی کماحقہ نہ کرسکے اور ان کو جب کبھی ڈھیل دی،

ahmadimuslim.de

[illegible] آخری لمحوں میں بھی [illegible]
[illegible] اپنی [illegible] ایک کر دی ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے تو یار لوگوں کی بے وفائی کو سمجھ کر خود ہی مسند خلافت کو چھوڑ کر ان کے سپرد کر دیا جن پر انہیں گمان تھا کہ وہ اس بگڑے کھیل کو بنا سکیں گے۔ مگر ان کے بعد حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو خیال آیا کہ بگڑی ہوئی تو بن نہیں سکی اس لئے علیحدگی ہی بہتر ہے۔ چنانچہ انہوں نے حاکم وقت کی بیعت سے بدیں وجہ انکار کر دیا کہ وہ دیندار نہیں ہے۔

اس پر حکومت کے پٹھوؤں اغیاروں نے اور اپنے وفا کیش غداروں نے وہ مظالم ڈھائے جو بیان سے باہر ہیں۔

واقعات کربلا میں رنگ آمیزی کا کچھ ایسا دخل ہو گیا ہے کہ صحیح کو سقیم سے اصل کو زائد سے تمیز کرنا مشکل نہیں محال ہو گیا ہے۔ مگر تمام واقعات سے بالاجمال یہ تو ثابت شدہ امر ہے کہ کوئی ایسا ناجائز ظلم ہوا ہے جو سالہا سال کے بعد بھی فضاء میں گونج رہا ہے۔ بقول نواب صدیق حسن خاں مرحوم متاخرین میں سے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تمام واقعات کو خلاصۃً ایسی صورت میں پیش کیا ہے جن کو کہا جا سکتا ہے کہ نسبتاً صحیح ہیں ان واقعات کو ہم خلاصۃً حسب ضرورت ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔

**حکومت یزید** رجب ۶۰ھ ہجری میں یزید بن معاویہؓ کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور آئی۔ اہلِ حجاز میں سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ابن زبیرؓ نے اس کی بیعت قبول نہ کی۔ وجہ یہ بیان کی کہ حاکم دیندار نہیں۔ یہ رجب کے آخر کا واقعہ ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کسی مصلحت سے مدینہ شریف سے مکہ شریف پہنچ گئے وہاں چار مہینے ٹھہرے اس عرصے میں آپ اس خیال پر پختہ رہے کہ میں فسق و فجور اور حکومت کے مظالم کو بحکم من رأى منكم منكرا فليغيره بيده ہاتھ سے روکوں اور اس غرض کے لئے دیگر اہلِ اسلام کو دعوت بھی دیتے رہے۔

اہل کوفہ نے آپ کو دعوتی خطوط لکھے کہ ہم آپ کے جان نثاروں سے ہیں تشریف لائیے۔ چنانچہ آپ نے ان کی دعوت پر اپنے چچا زاد مسلم بن عقیلؓ کو کوفہ بھیج دیا اور تھوڑے دنوں کے بعد تیسری یا آٹھویں ذی حجہ ۶۰ھ کو (علی اختلاف الروایتین) خود بھی عازم کوفہ ہو گئے۔ مگر کوفہ میں پہنچنے سے قبل ہی وہاں کی فضا بگڑنے کی خبر مل گئی اور آپ واپس ہوئے اور ۲ محرم الحرام ۶۱ھ ہجری کو ایک وسیع جنگل میں آ گئے جس کا نام کربلا ہے۔ وہاں دشمن فوج بھی آ گئی اور انہوں نے پانی روک لیا اور ہر طرح سے ایذا رسانی شروع کی معصوم بچوں کو قتل کیا، نوجوانوں کو بھر بھر کر شہادت کے جام پلائے یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جام پیا، جو رفیق پی چکے تھے اور ایسی حالت میں پیا جب کہ حکومت کا استبداد اور درگاہ رب العزت میں حضرت حسین کی فریاد ہر دو کا تقابل تھا مگر حلیم خدا کا حلم اور حکیم مولا کی حکمت کا تقاضا تھا۔ ظالم ظلم کرتے گئے اور مظلوم سر پر اٹھاتے گئے

چہرے پر تیروں کی بھرمار سے جب خون کے فوارے چھوٹے تو آپ نے خون کا چلو بھر لیا اور منہ پر مل لیا عرش معلّٰے کے مالک کی طرف متوجہ ہو کر کچھ کہا اور نانا کی امت کو یوں خطاب کیا کہ:۔

میں قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں
نانا پاک کے پاس اسی طرح چہرہ خون آلود
لیکر پیش ہونگا اور عرض کروں گا کہ مولا تیرے
بندوں نے اور اے سید المرسلین تیرے
نام لیواؤں نے میرا اور میرے ساتھیوں
کا بیدردانہ خون بہایا جس کے آثار میرے
چہرے پر ہیں

یہ سب کچھ ہو چکا مگر وہ سورج ابھی غروب نہ ہوا تھا جس کے طلوع میں ان واقعات کا آغاز ہوا تھا یعنی صبح شام نہیں ہونے پائی تھی کہ تمام قصہ ختم ہو گیا ظالم ظلم کر چکا مظلوم منزل مقصود کو پہنچ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم۔

**عبرت** ان واقعات سے ہمیں جو کچھ حاصل کرنا ہے وہ یہ ہے کہ مسلم موحد متبع سنت کی یہ شان ہے کہ اپنی جان پر کھیل جائے اولاد قربان کر دے عزت کو کھو دے مگر توحید و سنت و حق صداقت کا دامن نہ چھوڑے لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب واقعات گذشتہ میں ارباب بصیرت کے لئے نصیحتیں اور عبرتیں ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار عقل والو نصیحت پکڑو۔ رونا اور واویلا کرنا پیٹنا اور سر پھوڑنا یہ سب ظاہری کھیل ہے دل میں حب حسین رکھو اور ان کے افعال و اقوال کا اتباع کرو۔ لہٰذا اور غور سے سنو، میدانِ کربلا میں یہ حادثہ پیش آیا شہادت کا جام نوش کرنے والا کون؟

نواسۂ رسولؐ!

شہید کے ابا کون؟

داماد سید المرسلینؐ!

شہید کے نانا کون؟

حوض کوثر کے عطیہ کے مالک!

مگر واہ رے مولا تیری تو ہی جانے ایسے آڑے وقت پر نہ شہید خود اپنی مشکل حل کر سکا نہ اباجی (علی رضی اللہ عنہ) مشکل کشائی اور فریاد رسی کر سکے، نہ نانا پاک فریاد کو پہنچ سکے اور سب سے بڑھی بات کہ خود سید الشہداء نے ایک مرتبہ بھی حی قیوم خدا کے سوا دوسری جانب توجہ تک نہیں کی کیونکہ ان کو اپنے نانا کا پکایا ہوا سبق یاد تھا

| | |
|---|---|
| ان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو | اگر تجھے اللہ کی طرف سے کوئی تکلیف |

پہنچے تو اسے کوئی دور کرنے والا نہیں مگر وہی جس کے ہاتھ میں دنیا کی باگ ڈور ہے،

حب حسینؓ کے دعوے دارو! اسوہ حسینؓ

# فتاویٰ

س ع۷۶} اگر کوئی عالم یا غیر عالم بدعتیوں کے (شرک بدعات (تعزیہ وغیرہ) کو مٹانے کے لئے مصلحتاً کسی بات کا وعدہ کرے۔ مثلاً تھوڑی دیر کے لئے ہم تمہارے ساتھ رہینگے مگر تم ممنوعہ شریعت امور کو چھوڑ دو۔ مگر یہ وعدے بظاہر جھوٹ اصلاح کے لئے ہوں۔ (جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین اقوال یا صلح حدیبیہ کی کارروائی) کیا اس قسم کا وعدہ جائز ہے یا ناجائز؟

ج ع۷۶} ممنوع اشیاء کا ارتکاب کسی صورت میں جائز نہیں۔ بلکہ اس آیت کے ماتحت ہے۔ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ (کفار چاہتے تھے کہ پیغمبر علیہ السلام نرم ہوں اور ہم بھی نرم ہو جائیں۔ اس پر یہ آیت اتری۔ کہ اے رسول علیہ السلام) مداہنت کرنا۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (الآیہ) ایسے رذیل لوگوں کی اطاعت نہ کرنا۔ واللہ اعلم

س ع۷۷} عمداً قرآن مجید کو جھٹلانے والا کیسا ہے؟

ج ع۷۷} اس کا جواب قرآن مجید کے صاف الفاظ میں مذکور ہے۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

(نوٹ) تعجب ہے ہمارے ناظرین ایسی کھلی باتوں کے متعلق بھی دریافت کرتے ہیں معلوم نہیں کہ ناواقفی اس حد تک ترقی کر گئی ہے یا کچھ اور وجہ ہے۔ یہ تو اس کے مشابہ سوال جیسے کوئی مسلمان سوال کرے کہ خنزیر (سور) حلال ہے یا حرام؟ واللہ اعلم

س ع۷۸} عیسائی لوگ گرجا بنانے کے لئے کسی مسلمان سے زمین طلب کریں تو مسلمان کو بیع کرنی جائز ہے یا نہیں؟

ج ع۷۸} جائز ہے کیونکہ گرجا محض عبادت خانہ ہے۔ قرآن پاک میں گرجا کا اور مساجد کی حفاظت کا ذکر ہے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ (الآیہ)

موجب امتنان میں ذکر کیا گیا ہے۔ فافهموا والله اعلم وعلمه اتم۔

س ع۷۹} کسی بستی میں مدتوں سے دو جامع مسجدیں آباد تھیں۔ فی الحال کسی خاص وجہ سے دونوں مسجدوں کو اکٹھی کرنے کی ضرورت ہوئی اور ایک مسجد کو چھوڑ کر سب مصلیان دوسری مسجد میں جمعہ و جماعت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ متروکہ مسجد کی زمین کو کیا کیا جائے؟ آیا وہ مسجد ہی کے حکم میں رکھی جائے یا دوسرے زمین کے حکم میں شامل کی جائے؟

ج ع۷۹} مسجد مسجد ہی رہے گی۔ ایک کو جامع مسجد بنالیں۔ دوسری مسجد میں نماز پنجگانہ صرف پڑھی جائے۔ مسجد کو دیگر ضروریات کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اگر متروکہ مسجد بستی سے دور ہے تو وہ بھی عبادت کے لئے کھلی رہنی چاہئے۔ واللہ اعلم۔

س ع۸۰} زید اپنی بالغ لڑکی ہندہ کا نکاح عمر سے کرانے کے مشورہ طے کی اور باقاعدہ عقد ہونے کے پہلے چونکہ بغیر اقرار کرنے عقد کے مہر اور مشاہرہ نامہ رجسٹری نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے حاکم کے پاس عقد کے اقرار کر کے مہر اور مشاہرہ نامہ رجسٹری کرایا۔ اس کے بعد ہندہ اپنے والد کے گھر میں ہی تین چار ماہ تک رہی۔ عمر اس عرصہ میں زید کے گھر کبھی کبھی جاتا تھا اور دو تین روز تک زید اور عمر کے درمیان اختلاف پڑتا ہے۔ اور زید ہندہ کا عقد دوسری جگہ کرانے کا ارادہ کیا۔ یہ بات ہندہ کو معلوم ہونے سے وہ اپنی ایک رشتہ دار کو خبر دے کر اس کے ساتھ اس کے گھر گئی اور وہاں سے عمر کو خبر دے کر اس کے مکان چلی گئی۔ اور اپنے ایک بہنوئی کو ولی کر کے باقاعدہ عمر سے عقد کرائی۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ نکاح جو ولی کے بغیر اذن ہوا عند الشرع صحیح ہے یا نہیں؟

ج ع۸۰} سوال سے یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ زید کی عمر سے مخالفت دیانتی مفاد کی بنا پر تھی یا لڑکی کے فائدہ کے لئے۔ اگر صورت اول ہے تو زید کا حق ولایت زائل ہو سکتا ہے کیونکہ حدیث شریف میں ولی مرشد آیا ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے۔ کہ ولی کا صاحب رشد ہونا ضروری ہے۔ غیر رشید کو ولایت ساقط ہے۔ بصورت دیگر لڑکی یا اس کا باپ اپنی اغراض کے ماتحت گھر سے نکل آئی ہے۔ تو بہنوئی کی ولایت میں پڑھایا ہوا نکاح درست نہیں۔ بہرحال صورت مسئولہ تحقیق طلب ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ع۸۱} اگر اموفون اور ہارمونیم سننا اور بجانا نیز ناچ کی بائسکوپ میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

ج ع۸۱} یہ تمام لغویات خلاف شرع ہیں۔ جس سے مرد مومن کو پرہیز چاہئے۔ قال اللہ تعالےٰ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ۔ مومن لغو باتوں سے اعراض کیا کرتے ہیں۔

س ع۸۲} اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر بنایا تھا یا بہشت میں؟ اور انسان کو زمین کا خلیفہ بنا کر جنت میں کیوں بسایا تھا؟

ج ع۸۲} بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا زمین پر بنایا گیا اور جنت (باغ) بھی زمین پر تھا۔ (فتاوےٰ شیخ الاسلام)

---

(بقیہ از صفحہ ۱۲) اس لئے وہاں کی ستیہ گرہ غیر متشددانہ تھی۔ یعنی آنحضرت صلعم کے جاں نثار ہر حق کو قبول فرماتے حق باتوں کا اعلان کرتے اور ناحق سے انکار کرتے تھے اور ظالموں کی طرف سے ستائے جاتے تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی حضرت سمیہؓ۔ حضرت بلال رضی اور بہت سے جاں نثار رضی اللہ عنہم کی مثالیں ہیں جو ایسے ثابت کرتی ہیں یہی مقصد ہے خدائے قرآن کا کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ یعنی امر حق کے قبول کرنے کی وصیت کرو۔ امر حق کے قبول کرنے کے بعد تکلیف ہوگی اس لئے صبر کی بھی وصیت کرو۔ اور اسی کہا گیا ہے کہ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا۔ یعنی ہمیشہ حق بولو۔ حق اختیار کرو اگرچہ مخالف کو ناگوار ہو مسلمانوں کی کی زندگی کی ستیہ گرہ کا نتیجہ فتح تھا۔ اسی اسوۂ حسنہ کو گاندھی جی نے نقل کیا۔ اور کانگریس کا جزو بنایا۔ اور تمام کانگریسی حضرات نے اختیار کیا پس ستیہ گرہ کسی طرح شرعاً ناجائز نہیں ہے بلکہ ہمارا دین

# متفرقات

**معاونین کرام** | وہی خواہ حضرات کو اخبار اہلحدیث کی ترقی و اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ فرمانی چاہئے تاکہ اس کی کمی اشاعت کی شکایت دُور ہو جائے اور ہمیں سامعین کو سمع خراشی کی تکلیف نہ دینی پڑے۔

**پتے مطلوب ہیں** | ایسے حضرات کے پتے ارسال کئے جائیں جن سے امید ہو کہ وُہ اخبار اہلحدیث کے خریدار بن سکیں گے۔ پہلا پرچہ ان کی خدمت میں مفت ارسال کیا جائیگا۔

**اشتہار تعزیہ ختم** | ماہ ذوالحجہ کے شروع میں ہی بذریعہ اخبار اعلان کیا گیا تھا کہ تعزیہ اور محرم کے اشتہار چھپوانے ہیں۔ احباب کرام تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ اندازہ لگا کر زیادہ چھپوائے جائیں۔ مگر بہت کم فرمائشیں موصول ہوئیں۔ اب جبکہ اشتہار مذکور جس قدر تھے وُہ ارسال کر دیئے گئے۔ تو طلبی زیادہ ہو رہی ہے۔ افسوس ہے کہ ان کو پورا نہیں کیا جاسکتا۔ جہاں ضرورت ہو ایک دو اشتہار بطور نمونہ طلب کر کے خود چھپوا لئے جائیں۔

**تبدیلی پتہ** | راقم الحروف لکھنؤ سے پتہ ذیل پر تبدیل ہو گیا ہے۔ احباب کرام مطلع رہیں۔

عبدالکریم کلرک آر۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ سی سپلائی ڈپو میرٹھ۔

**ضرورت ہے** | بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے اور ابتدائی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مولوی صاحب کی ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ کھانا بھی دیا جائیگا۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔ ایچ۔ ایم۔ عبدالرحمٰن عزیز الرحمٰن۔ فتح فل گنج چھاؤنی کانپور۔

**مولوی فضل خان** | ساکن چھنگا بنگیال جن کی بابت اہلحدیث ۱۷ جنوری ۲۹ء میں دریافت کیا گیا تھا کہ بابو خدا بخش صاحب ایبٹ آباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیرو تھے۔ مگر بعد میں بیعت فسخ کر چکے تھے۔ اسی لئے شاید قادیانی اخباروں میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

**اخبار مسلم راجپوت** | امرتسر سے شائع ہونے کے بجائے لاہور سے شائع ہوا کریگا۔ خط و کتابت کا پتہ حسب ذیل ہے:۔

دفتر اخبار مسلم راجپوت ۱۲ نکلسن روڈ۔ لاہور

**دفتر رسالہ ترجمان القرآن** | جو حیدرآباد سے پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اب پتہ ذیل پر منتقل ہو گیا ہے:۔

دفتر رسالہ ترجمان القرآن۔ مبارک پارک۔ پونچھ روڈ۔ لاہور۔

## ریڑی نزاع

یہ ایک جدید تصنیف ہے جس کا دوسرا نام

### دُکھے دِل کی داستان

ہے اس میں حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کے اختلافات۔ مواعید اور دیگر واقعات کا مفصل ذکر کر کے اعیانِ اہلحدیث کی خدمت میں اپیل کی گئی ہے کہ اس تصنیف کو ٹھنڈے دل سے بغور پڑھیں اور صحیح رائے قائم کریں کہ اس نزاع کو طول کس طرف سے دیا جاتا ہے۔ اور ختم کون کرنا چاہتا ہے دلچسپی رکھنے والے اصحاب بغرض محصول جوابی کارڈ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ رسالہ نہایت دلچسپ واقعات سے لبریز ہے

**پتہ:۔ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر**

**پتہ درکار ہے** | مولوی ابو نعیم عبدالحکیم صاحب قصوری مولوی فاضل رحمانی جہاں کہیں ہوں۔ اپنے پتے سے اطلاع دیں یا اگر کسی صاحب کو ان کے پتہ کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

ابو النعمان رئیس الرحمٰن رحمانی ناظم کتب خانہ عزیزیہ بجاتیہ۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔

**منی آرڈر واپس** | بذریعہ اہلحدیث اعلان کیا جاچکا ہے کہ غریب فنڈ میں کوئی رقم نہیں۔ اس لئے سائلین کی کثرت دیکھ کر آئندہ کے لئے نئے داخلے بند کئے گئے ہیں۔

پھر بھی بعض اصحاب منی آرڈر بھیجتے ہیں جو مجبوراً واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے [illegible] کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی [illegible] نہ بھیجے جائیں۔

**استفسار کا جواب** | اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ جنوری ۲۹ء میں ایک استفسار بابت طبی رسائل شائع ہوا تھا جس کا جواب مندرجہ ذیل ہے کہ طبی رسائل میں اس وقت ایک رسالہ موسوم "لقمان" نظام آباد ضلع گوجرانوالہ سے باقاعدہ پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب زبدۃ الحکماء ہیں۔ رسالہ لقمان میں سب اوصاف نمایاں ہوتے ہیں۔ میں تمام ناظرین اہلحدیث سے پُر زور سفارش کرتا ہوں کہ وُہ "لقمان" کا نمونہ مفت منگوا کر بہرہ ور ہوں۔ اب اس کا سالنامہ شائع ہوا ہے۔ جس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ اور سالانہ چندہ بھی ایک روپیہ۔ سالانہ خریداروں کو مفت۔

(محمد اقبال یکے از خریداران اخبار اہلحدیث)

**ستیہ گرہ جائز ہے** | ۱۰ فروری ۳۰ء کے پرچہ اہلحدیث میں بزیر عنوان فتاوی سوال ۱۲۲ میں جس ستیہ گرہ کا تذکرہ ہے۔ اس کے متعلق میں اپنی تحقیق پیش خدمت کرتا ہوں ستیگرہ سنسکرت زبان کا جملہ ہے جو "ست اور گرہ" سے مرکب ہے۔ جس کا ترجمہ ہے حق اور سچائی کو قبول کرنا اور اس پر قائم رہنا۔ یہ یورپین طریقہ نہیں ہے بلکہ مظلوموں کا موثر ہتھیار ہے۔ ہندوستان میں چونکہ کانگریسی تحریک سے قبل یہ لفظ نہیں سُنا گیا۔ اسلئے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ یا یورپ کا طریقہ ہوگا یا اہل ہنود نے ایجاد کیا ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ لفظ ضرور سنسکرت کا ہے۔ مگر یہ طریقہ بھی اسلام سے لیا گیا ہے۔ افسوس کہ ہم اس سے عام طور سے واقف نہیں ہیں اسلئے ہم کو اس سے وحشت یا نفرت ہوتی ہے۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ امر حق کو اختیار کر کے اس پر قائم رہنا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا اور امر ناحق کی مدافعت کرنا اور اس کو مٹانا ان دونوں کاموں کے لئے دو طریقے ہیں۔ ایک تشدد یا طاقت سے۔ دوسرے عدم تشدد اور صبر سے۔ ان دونوں کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکی زندگی و مدنی زندگی سے بخوبی ملتا ہے۔ مکہ معظمہ کی زندگی مظلومانہ اور کمزوری کی زندگی تھی۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر دیکھئے)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## قابلِ توجہ بلدیہ امرتسر

ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے کبھی کمیٹی کو توجہ دلائی ہو اور اس نے توجہ فرمائی ہو۔ اس غفلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ امرتسر میں کمیٹی کے خلاف ایک منظم جماعت کھڑی ہو گئی شاید اس کی تحریک سے بلدیہ متحرک ہو جائے۔ اس کے باوجود اہلحدیث بھی کمیٹی کی سمع خراشی کرتا رہتا ہے کیونکہ اس کام کو وہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ہمارے بازار دکڑہ بھائی سنت سنگھ) میں تانگوں کے کھڑا رہنے سے جو تکلیف آمد و رفت کرنے والوں کو ہوتی ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ اگر کنوا فسر صاحب کسی روز تکلیف فرما کر صبح آٹھ بجے سے رات کے دس بجے کے درمیان کسی وقت خفیہ تشریف لا کر بچشم خود راہ گیروں کی مصیبت تکلیف کو ملاحظہ فرمائیں۔ تو ہم ان کے بڑے شکر گذار ہیں۔

لطف یہ ہے کہ اگر کبھی اتفاق سے پولیس میں آ جائے تو وہ بھی کسی خاص وجہ سے کان نمک میں آکر نمک ہو جاتی ہے۔ ۲۷ اگست ۳۸ء کو صدر بلدیہ دورہ کرتے ہوئے ہمارے بازار میں تشریف لائے تو اہلِ بازار نے آپ کو توجہ دلائی۔ کہ ہم لوگوں کو تانگوں کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے۔ اس پر آپ نے وعدہ فرمایا۔ کہ ہم آدمی بھیجدیا کرینگے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حکم تو دیا ہوگا۔ مگر اس کی تعمیل پھر کھٹائی میں پڑ گئی۔ سالہا سال کی شکایات کا نتیجہ یہ ہوا کہ کمیٹی نے حسب کٹیکاں کے بازار میں فٹ پاتھ پیدل راستے سے تھوڑا سا حصہ لے کر تانگوں کا اڈا بنایا۔ لیکن واقعہ یہ ہوا کہ وہاں کوئی تانگا کھڑا نہیں ہوتا۔ سب بازار میں ہی کھڑے ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک سختی سے اس بازار کا انتظام نہیں کیا جائیگا پبلک کی شکایت رفع نہیں ہو سکتی۔ پولیس اور کمیٹی دونوں متفقہ طور پر کوشش کرینگی تو اہل بازار اور راہگیران کا

دلی شکریہ ادا کرینگے۔ ورنہ اپنی قسمت کو روئینگے۔

---

## غیر زراعت پیشہ اقوام کا جلسہ امرتسر میں

بتاریخ ۱۷، ۱۸، ۱۹ فروری امرتسر میں جلسہ تھا۔ جس میں ہندو سکھ وغیرہ بکثرت شریک ہوئے۔ اس جلسے کی غرض و غایت اُن قوانین کی مخالفت کرنا بتائی گئی۔ جو حال ہی میں پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے ہیں۔

قانون انتقال اراضی جو ۱۹۰۰ء سے پاس شدہ چلا آتا ہے۔ اس کے خلاف بھی غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ کوئی غیر زراعت پیشہ قوم اراضی مزروعہ خریدنے کی مجاز نہیں۔ اس قانون کو عملی طور پر بیکار رکھنے کے لئے حیلے حوالے تراشے گئے۔ موجودہ وزارت نے ان سب کا انسداد کرنے کے لئے ایک قانون پاس کیا۔ جس کا نام ہے قانون بے نامی انتقالات۔ دوسرا قانون اراضی مرہونہ کی واگذاری کے متعلق ہے۔ تیسرا قانون منڈیوں میں آڑھتیوں اور دلالوں کے کام پر نگرانی کے متعلق ہے۔ چوتھا قانون ساہوکاروں کے کاروبار پر نگرانی کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے نقصان پذیر فریق اگر واویلا کرے تو اپنی جگہ پر حق بجانب ہوتا ہے۔ ایسا ہی واویلا کرنے کو یہ جلسہ منعقد ہوا تھا۔ مگر ہم نے دیکھا کہ اس جلسے کی کارروائی شائستگی سے بہت دور تھی۔ مثلاً ایک سائن بورڈ ہماری نظر سے گذرا جس پر "مسلم لیگی حکومت مردہ باد" لکھا ہوا تھا۔ حالانکہ پنجاب میں مسلم لیگی حکومت کوئی نہیں۔ اس کی تردید لیکچراروں نے گویا خود ہی کر دی۔ کیونکہ وہ جس انداز میں سکندر حیات خان کا ذکر خیر کرتے تھے۔ بالکل اسی انداز میں ہندو اور سکھ وزیروں (مسٹر چھوٹو رام اور سر سندر سنگھ مجیٹھیہ) کو بھی کوستے جاتے تھے۔ اگر پنجاب میں مسلم لیگی حکومت قائم ہوتی تو یہ غیر مسلم وزراء لعن و طعن کا نشانہ نہ بنائے جاتے۔ چونکہ یہ جلسہ دفتر اہلحدیث کے قریب ہی منڈوے

کالج میں منعقد ہوا تھا۔ اس لئے ہمیں بھی کسی حد تک حاضر ہو کر کچھ سننے کا موقع ملا۔ ۱۸ فروری کی درمیانی شب کو جلسہ گاہ میں ایک مشاعرہ بھی پنجابی زبان میں ہوا جس میں سکھوں کی نظمیں خصوصاً قابلِ دید و شنید تھیں ہم فاتی طور پر کسی گروہ کو جو اپنے مقاصد کے حصول میں کوشش کرے مطعون کرنا مناسب نہیں جانتے۔ مگر مخالفانہ کارروائی ایسے طریق پر ہونی چاہئے کہ دوسرے فریق کیلئے دلآزاری کا باعث نہ ہو۔ جلسہ میں حاضرین کی اوسط تعداد دو ہزار کے قریب ہوگی۔

---

## گول میز فلسطین کانفرنس

اس وقت ساری اسلامی دُنیا کی نگاہیں اس کانفرنس کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ابھی تک فیصلے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اختلاف یہاں تک ترقی پذیر ہے کہ عربی وفد یہودی وفد کے ساتھ بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ ان کو مخاطب نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ ان کا معاملہ تنازعہ ہے۔ یہ فریق نہیں ہے۔ بلکہ دراصل فریقین اہلِ فلسطین اور برطانیہ ہیں۔ جن کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ آپس میں کسی سمجھوتہ پر رضامند ہو جائیں۔ ادھر حکومت برطانیہ نے یہ طرزِ عمل اختیار کر رکھا ہے کہ وہ عربی وفد اور یہودی وفد دونوں سے علیحدہ علیحدہ گفتگو کر رہی ہے عربی وفد کا مطالبہ یہ ہے کہ فلسطین میں ایک آزاد عربی حکومت قائم کی جائے۔

عربوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں جنگِ عظیم میں کی گئی مراسلت پیش کی ہے جو برطانیہ کے قائم مقام مسٹر میکوہن اور شریف حسین کے درمیان ہوئی تھی غالباً ان سب کا جواب عربی وفد کو مرزا غالب کے اس شعر میں دیا جائیگا ؎

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

---

دفتر سے خط و کتابت کرنیوالے حضرات اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

۲۲ ... سب قومیں ... مطالبہ ... کہ ... اور منڈیوں کے ... کی یہ ... الاسلام ... دنیا میں یہ قاعدہ

# اہلحدیث گول میز کانفرنس

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۴ء میں آپ نے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اکیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ ۷، ۸، ۹ اپریل ۱۹۳۹ء در منڈی چوہڑیاں ضلع گوجرانوالہ کے موقعہ پر ایک اہل حدیث گول میز کانفرنس منعقد کرنیکی تجویز پیش کی ہے۔ تاکہ اس میں ان تمام تنازعات کو جو کہ جماعت اہلحدیث کے بزرگ ارکان کے مابین پیدا ہو چکے ہیں اور جماعتی ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ مٹا کر سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا جائے۔ اور ایسی فضا پیدا کی جائے جو جماعتی ترقی کے لئے خوشگوار ہو۔ یہ تجویز نہایت احسن ہے۔ اور فرمان خداوندی "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" کے مطابق ہے نیز اگر نفاق پیدا ہو جائے تو ہوا اکھڑ جاتی ہے اور اغیار کو ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کے ماتحت تمام جھگڑوں کو فی الفور مٹانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا ہم ممبران مجلس استقبالیہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس صدق دل سے آپ کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے صدر صاحب منتخب جناب مولانا عبدالقادر صاحب قصوری کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اہلحدیث گول میز کانفرنس کی نوعیت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اس کے حق میں فیصلہ صادر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز جملہ اہل حدیث اصحاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی حتی المقدور اس احسن تجویز کی تائید فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اجر دیگا۔ (خادم اسلام محمد شفیع سیکرٹری مجلس استقبالیہ منڈی چوہڑیاں ضلع گوجرانوالہ)

(نوٹ) دیگر اہل الرائے حضرات بھی اپنی اپنی رائے سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کیونکہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔

# از محکمہ اطلاعات پنجاب

## پنجاب میں خالص گھی کی بہم رسانی

پنجاب میں ملاوٹی گھی کے خلاف جو مہم جاری ہے۔ اس کے سلسلہ میں سائنٹفک طریق پر آزمائش کردہ اور درجہ وار تقسیم کردہ گھی کی فروخت سے متعلق سکیم پر بتدریج عمل ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں میسرز پنجاب پیورڈ سپلائی کمپنی نے گھی کی درجہ وار تقسیم کے متعلق ایک مرکز قائم کیا تھا۔ کمپنی مذکور نے اپنے ذمہ یہ کام لیا تھا۔ کہ وہ عوام کو بند ڈبوں میں جن پر حکومت ہند کے ایگریکلچرل مارکیٹنگ ایڈوائزر کی مہر "ایگمارک" لگی ہوگی۔ سائنٹفک طریق پر آزمائش کردہ گھی مہیا کرے گی۔ اب اسی قسم کا ایک اور مرکز لائل پور میں میسرز پنجاب گھی لمیٹڈ نے قائم کیا ہے۔ اس فرم نے بھی یہ ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ مختلف حجم کے بند ڈبوں میں جن پر "ایگمارک" کی مہر لگی ہوگی۔ سائنٹفک طریق پر آزمائش کردہ اور درجہ وار تقسیم کردہ گھی مہیا کرے گی۔

خریداروں کو فرم مذکور۔ یا اس کے ایجنٹ میسرز ساہنی گھی سٹورز موہن لال روڈ سے گھی خریدنے کے وقت اس بارہ میں اطمینان کر لینا چاہئے۔ کہ ڈبوں پر "ایگمارک" کی مہر پوری طرح ٹھیک لگی ہوئی ہے اور اس پر نمبر شمار درج ہے۔ (لاہور۔ ۱۶ فروری ۱۹۳۹ء)

# گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ

کیلئے

# کلرکوں کا امتحان

گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ اور اس کے ملحقہ دفاتر کے لئے اسسٹنٹ گریڈ کے کلرکوں کا امتحان ۱۸ سے ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء تک الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ مدراس اور لاہور میں منعقد ہوگا۔ درخواستیں مقررہ فارم پر یکم مارچ ۱۹۳۹ء تک سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن دہلی کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستوں کے فارم پر مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ بالا پتہ پر خط و کتابت کرنی چاہئے۔

---

اور شہروں اور بیرونجات میں تقسیم فرماتے ہیں۔ دور دور سے ان رسالوں کے بھیجنے کی فرمائشیں آتی رہتی ہیں۔ اب تک ۵ ماہ کے اندر (۸) رسالے طبع کرا کر شائع کر چکے ہیں۔ اگر اسحق

# رپورٹ تبلیغی دورہ

رپورٹ ہذا بوجہ عدم گنجائش مختصر طور پر درج کی جارہی ہے:- (مدیر)

میں دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد کی طرف سے ۳ جنوری ۱۹۳۹ء کو آرمور پہنچا۔ یہاں پر انجمن اہلحدیث ہے۔ دو روز رہا۔ دوسرے روز تنظیم کی ضرورت پر میری تقریر ہوئی۔ احباب نے اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے۔ انجمن کا احیاء کیا۔ اس کے صدر مولوی عبداللہ صاحب وکیل مقرر ہوئے اور دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد سے اس کا الحاق کیا گیا۔

۵ جنوری کو وہاں سے موڑتاڑ پہنچا۔ یہاں بھی دو روز مقیم رہا۔ جمعہ کے خطبہ کے علاوہ یہاں بھی دو تقریریں ہوئیں۔ جن میں جماعت کی بقا کے لئے تنظیم کی ضرورت بیان کی گئی۔ مولانا شاہ عبدالصمد صاحب و جناب مکرمی سید حسین صاحب نے امید دلائی کہ جلد انجمن قائم کر کے اس کا الحاق رکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد سے کر دیا جائیگا۔

۸ جنوری کو بھیگل پہنچا۔ دو تقریریں یہاں بھی ہوئیں۔ وقت کی تنگی اور قلتِ فرصت کے سبب سے احباب کی خواہش پوری ہوئی۔ اور زیادہ قیام نہ کر سکا۔ مگر ہر جگہ کے احباب نے پھر آنے کا وعدہ لیا۔ بھیگل اور ربابا پور میں بھی انجمن ہے جس کا الحاق آئندہ میرے پہنچنے پر موقوف رکھا گیا ہے۔

۱۱ جنوری کو ناندیڑ پہنچا۔ ماشاءاللہ یہاں اہلحدیثوں کی دو مسجدیں ہیں۔ یہاں تین روز رہا۔ اور تنظیم کے لئے بہت کوشش کی۔ مگر چونکہ مولوی ابو یوسف صاحب موجود نہ تھے۔ اس لئے آئندہ پر رکھا۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب جنرل مرچنٹ اور مولوی ابو یوسف صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب کا وجود بھی از بس غنیمت ہے۔ غالباً تنظیم کیلئے پھر مجھکو جانا پڑیگا۔

مولوی حافظ محمد یوسف صاحب اور مرزا محمود علی بیگ صاحب کارکنانِ رکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد نے جماعت کی خدمات اور تنظیم کیلئے جیسا اقدام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

ہر ماہ مختلف عنوان پر رسالے طبع کرا کر شائع کرتے ہیں

نوٹ:- یہ کام جاری ہے انشاءاللہ امید ہے کہ جلد دکن کی جماعت اہلحدیث کی تنظیم مکمل ہو جائیگی۔ اس اہم امر کے انجام اور تکمیل کے لئے صوبائی کانفرنس کرنے کا خیال ہو رہا ہے۔

# آپ کا فرض

۲۶

ہر نوجوان - شادی شدہ یا مجرد - امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے - اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی موت ہو جانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑے - اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے - چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہو جانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے -

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہو جاتا ہے - لہٰذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے -

اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے - اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے -

تفصیلات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ - ہیڈ آفس بمبئی - قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

## سردار دولت سنگھ بی - اے - بی - ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری - اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا - بلڈنگ ہال بازار امرتسر سے خط و کتابت کریں

(۳۲۹)

## خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

مرد ہر جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے - رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے - امساک کے لئے مؤثر طاقت ... کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں - نزلہ - زکام - سر کے چکر - دھڑکن - ... دم پڑھنا - اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا - دماغی محنت سے جی چرانا - مرعوب و خوفزدہ رہنا - معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا ... اور نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں - قیمت پاؤ پختہ تین روپے ... سیر پانچ روپے آٹھ آنے - ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ - ناظم دواخانہ پنجاب جیجی بورڈنگ روڈ ...

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

## سرمہ نور العین

۱۳

(مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے - آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے - نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے - قیمت ایک تولہ ۸ء

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

## عجیب الاثر فلیوریا - ٹانک

۱۴

رجسٹری شدہ برٹش گورنمنٹ آف انڈیا ہے - ہزاروں دفعہ امتحان کی جا چکی ہے - لاہور آل انڈیا نمائش میں نام ور انعام حاصل کر چکی ہے - ۱۴۵۹۰ گئے گزرے اشخاص کو مکمل صحت - نئی جوانی حاصل ہو چکی ہے - بڑھاپا میں شادی کرو - ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات تقاضائے حاجت کئے بغیر نہیں رہ سکتا - قطعی بے ضرر - ممسک ہے - پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے - ۸ء فی پیکٹ ۳۰ گولیاں -

پتہ :- نظام برادرز ۲۵ء فرید کوٹ (پنجاب)


## آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اردو

تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ

قیمت تین روپے - پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

## اسلامی توحید

(مصنفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی)

تعزیہ پرستی - رونا پیٹنا - علم نکالنا اور دیگر بدعات محرم وغیرہ کی بدلائل عقلی و نقلی تردید کی ہے - بہت مفید کتاب ہے - آجکل منگوا کر عوام کو سنائیے - قیمت ۴ء

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

## شہادت حسین رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے صحیح حالات اور شہادت کے اسباب - قیمت ۴ء

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

# مومیائی ۱۲؍

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی ہی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتی ہے۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے۔ جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عار۔ آدھ پاؤ ۹؍۔ پاؤ بھر ۱۸؍ معہ محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲؍ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔ (۳۳۰)

## تازہ شہادات

### جناب شیخ محمد حسین صاحب از بمبئی

"میں قبل ازیں کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ بہت عمدہ اور ہر امراض کے واسطے بہت مفید پایا۔ لہٰذا ایک پاؤ بذریعہ ڈاک بھیجدیں۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے" (۱۴۔ جنوری ۱۹۳۹ء)

### جناب مولوی محمد شفیع صاحب از کانپور۔

"اس سے پیشتر تین چار دفعہ آپ کے ہاں سے مومیائی منگوا کر استعمال کر چکا ہوں۔ بڑی مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے اب پھر تین چھٹانک جلد روانہ فرمادیں" (۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء)

(منگوانے کا پتہ)

**حکیم محمد سردار خان**
**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

# مژدہ ۴؍

فلکِ توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو
ایک دیہات پنجاب سے صحیح دینِ اسلام کی نشر واشاعت کرنیوالے

## ماہوار جریدہ الاسلام کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضانِ وہم وعصیان کے لئے نسخۂ شفا
محصوران کفر والحاد کا واحد مشکل کشا
ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات مشرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنۂ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب وانشا
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا۔

چندہ سالانہ ۲؍ روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف ۱۲؍۔ آج ہی رعائتی چندہ بنام منیجر "الاسلام" بھت پور کمبوہ ضلع گجرات پنجاب براہ منڈی بہاؤالدین بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرالیجئے گا۔

# ویدارتھ پرکاش

عرف

# ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

جس میں ویدوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے اور خود وید منتروں کی عبارتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ آریہ سماج آج تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت بجائے ۱۲؍ کے ۱۰؍

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

# گلشن توحید کے سدا بہار پودے

ہندوستان میں گلشن حدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح نے لگائی۔ سیدنا محمد اسماعیل شہید رح نے اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپال رح نے اس کے پھیلاؤ کیلئے خزانے کھول دئیے۔ (آخر یہ پود ملک کے چپہ چپہ پر پھیل گئی) اور ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی نے اس سدا بہار گلشن سے ایک گلدستہ سجایا۔ کتنا خوشنما! جسے عوام نے پسند کیا۔ ارباب نظر نے سراہا۔ اہل حدیث کانفرنس نے اس کی توثیق کی۔ سرخیل موحدین ہند (مولانا ابوالوفاء امرتسری) نے مفید اور ضروری کی سند قبول عطا فرمائی اور علامہ السید سلیمان صاحب ندوی نے اس گلدستہ کی سجاوٹ دیکھ کر ایک سراپا بصورت "مقدمہ" رقم فرمایا اس گلدستہ کا نام

## تراجم علمائے حدیث ہند

صفحات ۶۲۵۔ قیمت ۸؍۔ محصول ڈاک ۷؍

# ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مارچ ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڑھ میں منائی گئی جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں جماعت اہل حدیث نے علم وفن کی جو خدمات کی ہیں اس کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور سن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ ہر اہل حدیث کو خریدنی چاہئے۔ ضخامت ۲۰۸ صفحات۔ قیمت ۸؍

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

# الذیابیطس

مجرب بے خطا　تجربہ کیجیے

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیگا جس کے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا پیاس کا زیادہ لگنا پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہو جانا پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا پنڈلیوں میں درد بدن میں خشکی اور ترہل وغیرہ عوارض مرض اکتیس یوم میں قطعی دور ہو جاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے ۴ خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجیگا اگر حسب تجربہ نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کر دیجائیگی قیمت مکمل ۴۲ خوراک ۱۲ یوم سے ۲ روپیہ نمونہ خوراک ۴ ۱۲ محصول علاوہ۔

---

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

## حیات الصبیان

محافظ صبیان　محافظ صبیان

یہ مسلم ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچہ کی زندگی اور موت کا سوال ہے بچوں کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کی ہمراہ یا دودھ کی ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست قے نفخ بدہضمی سوکھا پن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور جس میں اکثر چالیس فیصدی بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا بچوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہو رہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہوئے تندرست اور توانا رہتے ہیں ترکیب نہایت سہل ہے جو بلا بدمزگی استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی ۱ محصول بذمہ خریدار

پتہ:- مطب حکیم سید ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر متھرا یوپی)

---

# طبی کتب

تصانیف ساکن روڑی ضلع حصار

کنز التجربات ہر لفظ اس میں پوری صدی شناسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر پرکھے گئے ہیں سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے پیدا ہونے والے امراض بتائے ہیں اس کے بعد ہر مرض کا طبی ویدک اور ڈاکٹری نام، پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۸

کنز المفردات } جس میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں - ۸

خواص بادام - بادام کے فوائد اور اس سے مختلف امراض کا علاج - ۴

خواص پیاز - پیاز کے بے نظیر فوائد اور اس سے اکثر بیماریوں کا علاج ۵

خواص نمک - نمک کے ذریعہ بہت سی امراض کا علاج - ۲

خواص گھی کوار - یعنی کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج ۹

خواص پھٹکڑی - قیمت ۸

خواص برگد - قیمت ۴

خواص پیپل - قیمت ۴

خواص آک - قیمت ۸

خواص انار - قیمت ۴

خواص ریٹھا - قیمت ۶

خواص سونف - قیمت ۸

خواص کیکر - قیمت ۴

---

# دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے - تجربہ شرط ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شرقاوی شرح تجرید بخاری | للعہ | کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد | للعہ | تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں کی گئی ہے | للعہ |
| حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ | ۱۲ | سیرۃ الحلبیہ | ۱۲ | | |
| بخاری مع حاشیہ سندی | ۱۲ | شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ | ۸ | تفسیر خازن مع معالم | ۱۲ |
| قاموس عرب اعلیٰ کاغذ | للعہ | | | المنجد طبعہ تاسعہ | للعہ |
| مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں ان کی مکمل فہرست۔ | عہ | فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد | عہ | تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد | للعہ |
| | | تاج العروس شرح قاموس | عہ | | |

نوٹ:- فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھیے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں - بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

**مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲**

---

## سرمہ اسیر العین رجسٹرڈ

دھندلا، غبار، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے منگوا کر فائدہ اٹھائیں

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱

تصحیح } سابقہ چند پرچوں میں قیمت غلطی سے ۱۲ لکھی جاتی رہی ہے اصل قیمت ۱ (ایک روپیہ) ہی ہے۔

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

ahmadimuslim.de

خواص نیم۔ قیمت ۲ر
خواص سنگیا ناسی۔ قیمت ۶ر
خواص گھی۔ قیمت ۴ر
خواص دودھ۔ قیمت ۸ر
خواص تربوز۔ قیمت ۲ر
خواص لہسن۔ قیمت ۴ر
خواص دھتور۔ قیمت ۶ر
خواص ارنڈ۔ قیمت ۷ر
خواص لیموں۔ قیمت ۸ر
خواص مولی۔ قیمت ۵ر
خواص گاجر۔ قیمت ۳ر
خواص اندرائن۔ قیمت ۴ر

**علاج الغرباء** اس کتاب میں تمام بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ غرباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

تصانیف حکیم غلام جیلانی صاحب امرتسری

**کلید حکمت** اس میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں اسی طرح علمی بحث امراض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ایک روپیہ۔ حصہ دوم عہ

کی تین صد مشہور آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو کتاب کرہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں قیمت عہ

# طبیب کامل

المعروف

## مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات

# ثنائی برقی پریس امرتسر
ہال بازار

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی اور الندے کی چھپائی نہایت عمدہ خوشنما رنگ دار و سادہ ارزاں غرضیکہ حسب وعدہ کی جاتی ہے اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں +

**مینیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار۔ امرتسر**

خواص ہلدی۔ قیمت ۳ر
خواص مرچ۔ قیمت ۴ر
خواص کشنیز۔ قیمت ۳ر
خواص مہندی۔ قیمت ۴ر

**طبی چٹکلے** مصنفہ حکیم محمد رحمت اللہ صاحب سردول گڑھ ریاست پٹیالہ۔ جس میں ہر قسم کی بیماریوں کے آسان علاج و ٹوٹکے درج ہیں۔ جو بہت کم لاگت سے تیار ہو سکتے ہیں۔ قیمت عہ

**گنجینہ روزگار** مصنفہ حکیم دیوان یوگا رام صاحب ٹونکی جس میں بے روزگاروں کو برسر روزگار ہونے کے لئے ہر قسم کے نسخے درج کئے گئے ہیں قیمت عہ

**مجربات جیلانی** حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی ... اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفاء ... سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا ہے۔ قیمت جلد اول عہ جلد دوم عہ

**نشاط زندگی** میں نوجوانوں کی تندرستی قائم رکھنے کے طریقے، بیوی کیساتھ شادی کا سچا اور حقیقی لطف حاصل کرنے کے قواعد درج کر کے عمدہ عمدہ طبی نسخے بھی درج ہیں غرضیکہ قابل دید کتاب ہے قیمت عہ

پیٹنٹ ادویات ... انگلستان ... ہندوستان

... اطباء، حکیم شریف خاں صاحب حکیم حافظ ... خان صاحب و دیگر معزز اطباء کے معمد ... بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا ... بیان کیا گیا ہے۔

قیمت ۱۲ر مع محصولڈاک عہ

(تمام کتابیں ملنے کا پتہ)

**مینیجر اخبار اہلحدیث**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

## اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
۲۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
۳۔ مضامین مراسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
۴۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
۵۔ بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۱۸

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عنہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ؏
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - - - ۲ ر

## اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۱ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۳۲۳)

## فہرست مضامین

نظم (شان فاروقی) - - - - - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص ۲
مسیحی مذہب کی صحیح تصویر - - - ص ۳
مسیح قادیانی کی ناکامی (قادیانی مشن) - ص ۵
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص ۶
نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نداء - - - ص ۷
شیعی عبادت - - - - - ص ۹
دیدوں کے تراجم اور تفاسیر - - - ص ۱۱
حمایت الاسلام - - - - - ص ۱۲
فتاوے - - - - - - ص ۱۳
متفرقات - - - - - ص ۱۴
نظم - - - - - ص ۱۵
اشتہار - - - - - ص ۱۶

# شانِ فاروقی

(از قلم مولوی محمد حنیف صاحب اغلب بسنوی از جھنڈے نگر)

مسلمانو رہے دل میں خیالِ آنِ فاروقی
نظر کے سامنے پھرتی رہے وہ شانِ فاروقی

ذرا پھر فی سبیل اللہ میدانِ عمل میں آ
اگر ہے کچھ خیالِ جذبۂ ایمانِ فاروقی

سر میداں چل جا پھر ذرا مردانہ وار آ کر
دکھا دے تو مخالف کو وہی پھر آنِ فاروقی

اگر دیکھے کوئی تجھ کو نگاہِ بد سے اے مسلم
نظر آ کھینچ کے مثلِ تیغ بن جا شانِ فاروقی

بظاہر تو ہو شیر نر مخالف کی نگاہوں میں
بباطن رکھ نظر میں اپنی آپ و نانِ فاروقی

میسر کاش تجھ کو ہمتِ فاروق اعظم ہو
ترے اوسان ہونے چاہئیں اوسانِ فاروقی

جو نکلے بات منہ سے وہ اٹل ہو جائے دنیا میں
ترا اعلان ہونا چاہئے اعلانِ فاروقی

فلسطین و حجاز و نجد میں کیا ظلم ہوتا ہے
پہ آخر بھول بیٹھے کس لئے احسانِ فاروقی

دعائے اغلب عاجز کی بس صبح و مسا ہے
الٰہی دے مسلمانوں کو عزّ و شانِ فاروقی

# انتخاب الاخبار

امرتسر آج (۲۷ فروری) کو تمام دن مطلع ابر آلود رہا ہے۔ بعد دوپہر بارش بھی ہوئی۔ نیز اس ہفتہ کے مختلف ایام میں دو تین دفعہ بارش ہوئی۔

امرتسر سید بڈھے شاہ رئیس امرت سر کے صاحبزادہ اکبر علی کو چاقو سے حملہ کرکے ہلاک کر دینے کے الزام میں عدالت سشن نے ایک نوجوان عبدالباقی کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔

امرتسر میں حیدر آباد دکن سے ایک مسلم وفد آیا۔ جس نے اسلامیہ کالج امرتسر میں حیدر آباد کے حالات مجمع عام میں سنائے۔

لاہور مولانا ظفر علی خان نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ اگر شہید گنج کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں نہ ہوا تو کم از کم ایک لاکھ مسلمانوں کو جیل جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

اتحاد پریس لاہور سے حکومت پنجاب نے مرزائیوں کے خلاف ایک پمفلٹ شائع ہونے پر ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی ہے۔

حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ اس سال کُنبھ کا میلہ ہردوار میں نہیں ہوگا۔

سر غلام حسین ہدایت اللہ نے وزارت سندھ میں شامل ہو کر حلف وفاداری اٹھا لیا ہے۔

وادی کانگڑہ میں شدید بارش اور ژالہ باری ہونے کی وجہ سے دریاؤں اور ندیوں میں سیلاب آگیا

گورنر بنگال لارڈ بیرابورن ۲۳ فروری کو کلکتہ میں انتقال کر گئے۔ گذشتہ سال جب وائسرائے ہند ۴ ماہ کی رخصت پر انگلستان گئے تھے تو موصوف ان کے قائمقام گورنر جنرل بنے تھے۔

لکھنؤ میں مدح صحابہ کے سلسلہ میں پھر سول نافرمانی شروع ہوگئی ۲۲ سنی لیڈر جن میں مولانا محمد الشکور۔ مولانا ظفر الملک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ گرفتار کر لئے گئے دس ماہ تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

لاہور ممبران پنجاب اسمبلی کے لئے ایک بل پیش ہونے والا ہے جس کی رو سے ہر ممبر کو دو ہزار چار سو روپیہ سالانہ تنخواہ ملیگی اور غیر حاضر ممبر کی تنخواہ سے پچیس روپے یومیہ کے حساب سے وضع کئے جائینگے۔

## سب سے پہلے

اپنا نمبر خریداری

اخبار کی چٹ سے ملاحظہ کرکے ایک دفعہ

**حساب دوستاں**

اسی اخبار کے صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

۷-۸-۹ اپریل کو ضلع گورداسپور پنجاب کے مشہور قصبہ

## فتح گڑھ چوڑیاں

میں جو امرتسر نارووال ریلوے لائن پر واقع ہے۔ زیر صدارت مولانا عبدالقادر صاحب قصوری نہایت شان و شوکت سے کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں قال اللہ اور قال الرسول کے دلکش نغمے، دلفریب ترانے، اسوہ حسنہ اور خیر القرون کی یاد تازہ کرنے والی، شرک و بدعت کو دور کرنے والی تقریریں سامعین کو مسرور و محظوظ کرینگی۔

ایسے بابرکت اجتماع کی رونق کو دوبالا کرنا زندہ دلان پنجاب کا فرض اولین ہے۔ اس لئے اس میں شریک ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ مجلس استقبالیہ کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ اسکی ہر ممکن امداد کرکے توحید و سنت کی تبلیغ کا عملی ثبوت پیش کرنا ہر موحد متبع سنت کا تبلیغی فرض ہے۔ ایسے مواقع بار بار دیکھنے نصیب نہیں ہوتے

پھر خدا جانے یہ سامان رہے یا نہ رہے

پولینڈ میں جرمن مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہوگئی ہے۔

**قبول اسلام** میری جائے سکونت اور جائیداد امید پور کوٹ آبدیاں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ اور میں سرکاری ملازم ہوں۔ سانسی پنوار راجپوت ہوں۔ اور مذہب عیسائی رکھتا تھا۔ لیکن باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے راہ حق سے بے خبر تھا۔ عرصہ سے میں راہ حق کا طلب گار رہا۔ خدائے عزوجل نے فضل کرتے ہوئے مجھ عاصی کو اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ بغیر کسی حرص و طمع کے اپنے عیال و اطفال سمیت دین محمدی قبول کر لیا ہے۔ میرا پورا نام فقیر چند پنوار راجپوت تھا۔ اب اسلامی نام فقیر محمد پنوار راجپوت ہے۔

(فقیر محمد پنوار ٹیچر ریفارمیٹری سٹلمنٹ سکول امرتسر)

**غریب فنڈ کی خبر لیں** غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی امدادی رقم نہیں آئی۔ سائلین اخبار کے اجراء کے لئے تقاضے کر رہے ہیں۔ اسی لئے نئے داخلے بند کرکے سابقہ بھی واپس کئے جا رہے ہیں۔ اسطرح ان غرباء کی جو دل شکنی ہوگی اصحاب خیر اس کا اندازہ لگا کر اس فنڈ کی دل کھول کر امداد کریں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

لندن میں فلسطین کانفرنس ختم ہوگئی ہے فلسطینی عربوں کے مطالبات منظور کرنے کی بجائے گورنمنٹ برطانیہ اپنی طرف سے ایک سکیم پیش کریگی۔

آل انڈیا نیشنل کانگرس کا جلسہ تری پوری (سی پی) میں ۱۰-۱۱ مارچ کو منعقد ہوگا۔ حکومت سی پی نے سرکاری ملازموں کو اس میں شرکت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تیرہ ممبروں نے جن میں پنڈت جواہر لال، مولانا ابوالکلام آزاد، مسٹر پٹیل، سرحدی گاندھی وغیرہ شامل ہیں۔ اس وجہ سے استعفٰی دیدیا ہے کہ صدر کانگرس مسٹر بوس نے کانگرس انتخابات کے دوران میں ان پر یہ الزام لگایا تھا کہ یہ ممبر فیڈریشن کے معاملہ میں دو انگریزوں کے ساتھ سازش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ فروری کو یہ استعفے منظور کر لئے گئے ہیں۔ اب ان کی جگہ عارضی انتظام کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

DELHI

۱۱- محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

# مسیحی مذہب کی صحیح تصویر

عرب جاہلیت کے ایک شاعر نے اپنے عشق و محبت کی تصویر یوں دکھائی تھی ؎ یَا عَجَبًا لِلنَّاسِ یَسْتَشْرِفُوْنَنِیْ ٭ کَاَنْ لَمْ یَرَوْا بَعْدِیْ مُحِبًّا وَلَا قَبْلِیْ (تعجب ہے کہ لوگ میری طرف اس طرح دیکھتے ہیں گویا انہوں نے مجھ سے پہلے کوئی عاشق دیکھا ہی نہیں)۔ شاعر کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی انوکھا عاشق نہیں ہوں مجھ سے پہلے میرے ہم مشرب بہتیرے گزرے ہیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہوں۔ ایسا ہی ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ اس خصوص میں متاخر اپنے متقدم سے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ ہم نے سمجھا تھا کہ یہ مضمون ایک شاعرانہ تخیل ہے۔ مگر مسیحی رسالہ "اخوت" دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایسا تخیل بعض صورتوں میں مذہبی عقیدہ بھی بن جایا کرتا ہے۔ رسالہ "اخوت" لاہور نے ایک مضمون شائع کیا ہے جو بڑا لذیذ اور مروجہ مسیحی مذہب کا مکمل بیان اور صحیح نقشہ ہے اس کو دیکھنے سے مروجہ مسیحی مذہب کی پوری حقیقت سمجھ میں آجاتی ہے۔ یہ بھی سمجھ میں آجاتا ہے کہ قرآن شریف نے مروجہ مسیحی مذہب کی جو تصویر دکھائی ہے اس میں کوئی مبالغہ یا غلط بیانی نہیں ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے :- قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ یعنی نصاریٰ ہی کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ہے۔

نوٹ :- اس مضمون میں تجسم کا لفظ کئی جگہ آیا ہے۔ جس کے معنی ہیں جسم اختیار کرنا۔ مگر مسیحی اصطلاح میں اس کا معنی ہے خدا کا جسم اختیار کر کے حضرت مسیح کی شکل میں آنا۔ یہی مضمون قرآن مجید کی آیت موصوفہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس اصطلاح کو ذہن میں رکھ کر ناظرین مندرجہ ذیل مضمون مع حواشی کے پڑھیں اور لطف اٹھائیں۔ (مدیر)

## "مسئلہ تجسم اور اُس کا دنیا پر اثر

دنیا کی مذہبی تواریخ میں مسئلہ تجسم کو عالمگیر تسلیم کیا گیا ہے[1]۔ اگر قدیم یونانیوں۔ مصریوں۔ رومیوں اور ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو اوتار یا خدا اور انسان کے مابین ایک انسان کامل یا مظہر حقیقی کا خیال مذہب کے ساتھ ساتھ ابتدا ہی سے چلا آتا ہے[2]۔ اگر ان قوموں کے ایمان اور معتقدات کو بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن مسیحی تصور تجسم اور دیگر ادیان اور مذاہب عالم کے اوتار کے نظریہ میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ ان مذاہب کے نقطہ نگاہ سے تو بے شمار اوتار ہو سکتے

---

[1] انبیاء علیہم السلام کی تعلیم میں اسی کو کفر کہا گیا ہے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم خدا کی نسبت جو کچھ ہے وہ ماہران شریعت سے مخفی نہیں۔ تورات، انجیل، زبور اور قرآن وغیرہ سب صحف انبیاء اس امر پر متفق ہیں کہ خدا وہ ہستی ہے جس کی شان مولانا روم مرحوم نے ایک شعر میں یوں دکھائی ہے ؎
اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

مرزا غالب مرحوم نے اس مضمون کو اردو میں یوں ادا کیا ہے ؎
ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں
(اہلحدیث)

[2] انبیاء کرام اس خیال کی تردید بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے آئے ہیں۔ مرض اگر ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے تو دوا بھی اسکے ساتھ ساتھ چلی آئی ہے۔ قرآن مجید اسکی بابت ہمیں اطلاع دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:- کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ (پ۲-ع۱) وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخْتَلَفُوْا۔ (پ۱۱-ع۷)
یعنی حضرت آدم کی اولاد شروع میں دین خالص (توحید) پر قائم تھی۔ جب لوگ توحید میں مختلف ہو کر کافر و مشرک ہو گئے تو خدا نے انکی ہدایت کے لئے دنیا میں انبیاء کرام کا سلسلہ جاری کیا۔ اسی لئے مسئلہ اوتار ہو یا کفر و شرک کوئی اور مسئلہ قدامت عہد اسکی صحت کی دلیل نہیں ہے صحت کی

(۳۳۵)

ہیں۔ اور اوتار کا اطلاق بغیر کسی امتیاز خصوصی کے ہر ایک ریفارمر اور مُصلح پر ہو سکتا ہے۔ مسئلہ تناسخ کی رو سے تو ایک ہی شخص بار بار جنم لے کر اوتار بن سکتا ہے۔ جیسا کہ کرشن جی مہاراج نے کہا ہے کہ "جب جب دنیا پاپ میں ڈوبتی ہے میں اس کی اصلاح کے لئے دنیا میں اوتار ہو کر آتا ہوں" پھر اوتاروں کا کوئی نہ کوئی ہمسر اور ثانی ہوتا رہا ہے۔ ان کی نظیر پیش کی جا سکتی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی یہ دعویٰ نہ کر سکا کہ وہ خدا کا اکمل اور اتم مکاشفہ لے کر دنیا کی ہدایت اور رشد کے لئے آیا ہے۔ اوتار یا مظہر حقیقی کا اصلی مقصد تو یہ ہے کہ وہ بندگان خدا کو ہر طرح کے کفر و ضلالت کی ظلمت، شرک اور بُت پرستی کے گناہِ عظیم سے بچا کر دنیا کو حقیقی خدا پرستی کا سبق سکھائے[۳] لیکن ان اوتاروں کے ناقص تصور خدا کے باعث لوگ اور بھی کفر و ضلالت کی دلدل میں دھنس گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا[۴]۔ یہ اوتار چونکہ خود اپنی ہستی و ذات و صفات میں باقی انسانوں کی طرح کمزور اور ضعیف عاصی اور گنہگار تھے۔ اس لئے وہ دنیا کو خدا کا اثباتی تصور نہ دلا سکے۔ بلکہ بعض موقعوں پر ان کی زندگیوں سے لوگوں نے سخت ٹھوکر اور لغزش کھائی۔ اور خدا کے حقیقی عرفان سے کوسوں دور چلے گئے۔ بلکہ خدا کے متعلق باطل خیالات کے قائل ہو گئے۔ اندھا اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا۔ اور ایک گنہگار انسان گنہگار کو صحیح جادۂ عمل پر نہیں چلا سکتا۔ زندگی کی شاہراہ میں دونوں کو ایک کامل اور لاخطا ہادی کی ضرورت ہے[۵]۔

جب ہم مسیح کے مجسم پر غور کرتے ہیں تو اس سے ہمارے روحانی خیالات پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اور ہمارے روحانی حوائج اس میں پورے ہوتے ہیں خداوند یسوع نے خدا کے بارے میں ایسی لاثانی تعلیم دی ہے۔ جس سے کہ ایک مخلص متلاشئ حق کو خدا کا سچا اور اثباتی تصور حاصل ہوتا ہے۔ اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ جس خدا کی وہ پرستش کرتا ہے وہ کیسا ہے؟ اُس کی ذات و صفات کیسی ہیں؟ اس کی عبادت کس طرح کرنی چاہئے؟ ایک انسان کا انسان کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ان تمام سوالوں کا صحیح اور درست جواب خداوند مسیح کی شخصیت میں ملتا ہے[۶]۔ اس نے خدا کے بارے میں ایسی صحیح اور درست تعلیم دی۔ جو ہر طرح کے کفر و ضلالت اور شرک و بت پرستی سے مبرا و منزہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ خدا ایک ہے اور اپنی ذات و صفات میں کسی غیر کا محتاج نہیں۔ وہ خالق بالفعل اور خالق بالقویٰ ہے۔ آپ نے بتایا کہ

---

ع۳ انبیاء و رسل کی بعثت کا اصل مقصد یقیناً یہی ہے۔ چنانچہ یہ حضرات دنیا میں جو تعلیم دینے آتے ہیں اس کو اس آیت میں ملاحظہ فرمائیں:-

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ۱۶-ع۳)

(اے انبیاء کرام! تم لوگوں کو کہہ دو کہ ہم تمہاری طرح کے بشر ہیں۔ ہاں ہماری طرف خدا کا یہ پیغام پہنچا ہے کہ سوائے اسکے نہیں کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے)

اگر وہ اوتار بن کر خدا کی طرف بلاتے تو اپنے آپ کو سجدہ بھی کرواتے۔ مگر کسی نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت مسیح کو جب شیطان نے بہکا کر کہا کہ مجھے سجدہ کر تو آپ نے کیسا موحدانہ جواب دیا کہ:-

اے شیطان دور ہو جا کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اسی اکیلے کی بندگی کر۔ (متی ۴: ۱۰)

ہمیں سخت افسوس ہے کہ انبیاء کرام کی امتیں غیر انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کر کے ان سے نفرت کرنے کی بجائے ان کی ہمرنگی کو اپنے لئے باعث فخر بناتی ہیں۔ حالانکہ اصولاً ان کے مذہب کو غلط جانتی ہیں۔ کیا ہی سچ ہے ؎

منکرے بودن و ہمرنگ مستاں زیستن

(اہلحدیث)

ع۴ جس اوتار کی شان میں یہ الفاظ بھی ملتے ہوں کہ اس نے چلّا کر جان دی۔ (انجیل متی)

اس کو بھی فانی انسان کہا جائیگا یا نہیں؟ اور فاضل مضمون نگار کا یہ غضبناک فقرہ اس کو اوتار ماننے والوں پر بھی صادق آئیگا یا نہیں؟ ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(اہلحدیث)

ع۵ تعلیم انبیاء کی روشنی میں یہ اصول بالکل صحیح ہے کہ ایک عاجز انسان جو ماں کے پیٹ سے نکلا ہو پاک صاف نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے کہ خدا کا اوتار بن سکے۔ (ایوب ۱۵: ۱۴)

(اہلحدیث)

ع۶ یہ تعلیم بالکل صحیح ہے۔ مگر مروجہ مسیحی مذہب کیا ہے؟ ہمیں اس کا جائزہ لینا ہے۔ مروجہ مسیحی مذہب عقیدہ اتھاناسیس کی رو سے یہ ہے:-

"باپ بیٹے اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا۔ اور ویسا ہی روح قدس ہے۔
باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق۔ اور روح قدس غیر مخلوق
باپ غیر محدود۔ بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود
باپ ازلی۔ بیٹا ازلی اور روح قدس ازلی۔ تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی۔
اسی طرح تین غیر محدود نہیں۔ اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔
یونہیں باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق۔
تو بھی تین قادر مطلق نہیں۔ بلکہ ایک قادر مطلق ہے
ویسا ہی باپ خدا۔ بیٹا خدا اور روح قدس خدا۔ تسپر بھی تین خدا نہیں۔ بلکہ ایک خدا۔"

(ملخص از عقیدہ اتھاناسیس)

(اہلحدیث)

تقابل ثلاثہ- قرآن- تورات اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ اور قرآن کی عظمت- قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

خدا روح ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مادہ کے جملہ عیوب سے مبرّا اور پاک ہے۔ وہ فاعلِ ذی ہوش اور صاحب علم و ارادہ ہے۔ اُس کی ذات لطیف ہے اس کا مطلب نہ صرف یہ ہے کہ وہ مادی نہیں بلکہ وہ اس مادہ کو محیط کئے ہوئے ہے۔ وہ دنیا کی حیات اور حرکت ہے۔ دنیا کا وجود بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا)

(باقی) (اخوت لاہور ص۳۴ بابت جنوری ۱۹۲۹ء)

# قادیانی مشن

# مسیح قادیانی کی ناکامی

## الفضل کی زبانی

جناب مرزا صاحب قادیانی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ میں مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بناؤں اور کفر و شرک کی جڑ کاٹ دوں اگر یہ کام مجھ سے نہ ہوا تو میں جھوٹا (اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء)

اب دیکھنا ہے کہ واقعہ میں کیا ظہور پذیر ہوا۔ کیا مسلمان متقی بن گئے؟ کیا کفر و شرک دنیا سے اُٹھ گیا؟ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں دینا چاہتے بلکہ قادیان کے آرگن "الفضل" سے دیتے ہیں جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

قادیان کا سرکاری گزٹ (الفضل) مسلمانوں کی حالت زار کا مرثیہ کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

**"موجودہ زمانہ میں مصلح ربانی کی بعثت کی ضرورت"**

جو شخص ذرا بھی غور و فکر سے کام لے وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگا کہ جس قدر پُرفتن و فسادات موجودہ زمانہ ہے۔ اس کی مثال ازمنہ ماضیہ میں قطعاً نہیں مل سکتی۔ کوئی برائی، کوئی بدکاری، کوئی بے حیائی، کوئی سیاہ کاری ایسی نہیں جس کا ارتکاب کثرت سے نہ کیا جاتا ہو۔ اور کوئی اعلیٰ خُلق ایسا نہیں جس کی سربازار مٹی نہ پلید کی جاری ہو۔ ان حالات میں یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جب پہلے زمانوں میں اس سے کم بدکرداریوں اور بداعمالیوں کو دُور کرنے اور اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ خاص انسان مقرر فرماتا رہا ہے تو موجودہ زمانہ بھی اس بات کا بیحد محتاج ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی سنت کے مطابق کسی کو مامور کرے۔ تاکہ وہ دنیا کے سعید الفطرت انسانوں کو اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر جھکائے اور خدا تعالےٰ کے قرب اور وصل کی نعمت عطا کرے۔

لیکن جب اس فطری اور حقیقی مطالبہ کو عام لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اور ان کی طبائع میں کسی مامور من اللہ اور مصلح ربانی کی تلاش و جستجو کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو وہ لوگ جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں۔ لیکن دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد شرّ من تحت ادیم السماء کے مصداق بن چکے ہیں۔ پکار اُٹھتے ہیں کہ اب کسی مامور اور مرسل کی ضرورت نہیں ہے، امت محمدیہ کی اصلاح اور دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے علماء ہی کافی ہیں۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر علماء ہی کافی ہوتے تو یہاں تک نوبت ہی کیوں پہنچتی کہ ایک طرف تو مسلمان کہلانے والے اسلام کی حقیقت سے بے بہرہ ہو کر چاہ ضلالت میں گرے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ساری دنیا کے علماء میں سے کسی کو بھی اشاعت اسلام کا خیال تک نہیں ہے۔ اور خیال آ بھی کس طرح

---

ﷺ اس کے متعلق مروجہ مسیحی مذہب کے علماء کی تعلیم ہم ایک ہی فقرہ میں دکھاتے ہیں جو پادری فنڈر کے الفاظ میں یوں ہے:۔

وہ جنگل میں جلتے ہوئے بوٹے میں موسیٰ پر ظاہر ہوا (مفتاح الاسرار ص۳۸)

انجیل متی میں ولادت مسیح کے ذکر میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی۔

تو اب بقول پادری صاحب اپنی پیدائش سے چودہ سو سال پہلے حضرت موسیٰ کو پہاڑ پر انا ربک کہہ کر پکارنے والا یہی مسیح تھا۔ تو اس شعر کی صحت میں کیا شک ہو سکتا ہے ؎

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال
کہ من از خدا پیش بودم دو سال

(نوٹ) ہم جانتے ہیں کہ مسیحی دوست ہماری اس تقریر پر کہیں گے کہ "اہلحدیث" مسیحی مذہب سے واقف نہیں کیونکہ یسوع مسیح کی جس پیدائش کا ذکر متی نے کیا ہے وہ اس کی انسانی حیثیت ہے اور پادری فنڈر صاحب نے جلتی آگ سے جس مسیح کو انا ربک پکارنے والا کہا ہے وہ اسکی شان الوہیت ہے۔ اس لئے ان دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں۔

اسکے جواب میں ہم کہیں گے کہ اہلحدیث اگر مسیحی مذہب سے واقف نہیں ہے تو مقام تعجب نہیں لیکن مسیحیوں کا اپنے مذہب سے ناواقف ہونا سخت تعجب کا موجب ہے اب مسیحیوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مذہب سے واقف ہیں تو بتائیں کہ مسیح کی حقیقت اصلیہ محض الوہیت ہے یا محض انسانیت یا دونوں سے مرکب؟ اگر محض الوہیت ہے تو مسئلہ پیدائش غلط! اگر محض انسانیت ہے تو انا ربک والا قول غلط! اگر مرکب ہے تو بحکم کل مرکب حادث مسیح حادث ہوا اور بصورت حادث ہونے کے مخلوق ہے اگر مخلوق ہے تو اپنی ہستی کے دونوں اطراف (ابتدا اور انتہا) میں محدود ٹھیرا۔

مقدس اتھاناسیس کا عقیدہ جو عیسائیوں میں موجب نجات سمجھا گیا ہے وہ اس تیسری شق کی تعیین کرتا ہے چنانچہ اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

جس طرح نفس ناطقہ اور جسم ایک انسان ہے اسی طرح خدا اور انسان ایک مسیح ہے۔ (دعائے عمیم ص۲۴)

اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح ہر ایک انسان اپنی پیدائش میں مرکب ہے اسیطرح مسیح بھی اپنی پیدائش میں مرکب ہے اور مرکب کے حادث ہونے میں کسی کو

...سکتا ہے جبکہ وہ خود اسلام کے فیض اور برکات سے محروم ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ اسلام میں وہ کونسی فضیلت ہے جو اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی ہے (الفضل قادیان ص۳ ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء)

**اہلحدیث** کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسیح موعود دنیا میں تشریف لائے، مخالفوں کی طعن و تشنیع سنی اور اپنے مقصد کا اعلان صاف الفاظ میں کر گئے۔ مگر کامیابی کا یہ حال ہے جو اخبار الفضل کے مذکورہ اقتباس سے ظاہر ہے۔ تو کیا اس پر یہ کہنا بے جا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(گزشتہ سے پیوستہ)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

## خلیفہ صاحب کا رسالت محمدیہ پر حملہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض نبوت میں سے جن کی ادائیگی کے بغیر آپ رسول کہلانے کے حقدار ہی نہیں ہیں ایک یہ اہم فریضہ بھی ہے کہ آپ امور اعتقادیہ و احکام شرعیہ کی پوری طرح وضاحت کر کے لوگوں کے ذہن نشین کرا دیں۔ چنانچہ آیات لتبیّن للنّاس ما نزل الیهم۔ لتحکم بین الناس بما اراك الله۔ یعلمهم الكتاب والحكمة میں یہی ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اگر آنحضرت صلعم اس فرض کو ادا نہ کرتے تو خدا فرماتا ہے فما بلغت رسالة تو نے نبوت کی تبلیغ ہی نہیں کی۔ بخلاف اس کے خلیفہ صاحب قادیانی اپنی خود ساختہ نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے بعض ایمانی و اعتقادی مسئلوں کو امت سے مخفی رکھا۔ معاذ اللہ! ثم معاذ اللہ!!

چنانچہ خلیفہ صاحب رقمطراز ہیں:۔

"میری ایک بیوی نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میرے بعد رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی۔ (پھر) آپ نے فرمایا مبشرات جاری ہیں اور مبشرات سے مراد نبوت ہے جب مبشرات سے مراد نبوت ہے تو آنحضرت نے یہ کیوں فرمایا کہ نبوت ختم ہو گئی۔ کہنا (تو) یہ چاہئے تھا کہ نبوت جاری ہے؟ اسکے جواب میں یاد رکھنا چاہئے کہ حکیم لوگ مقتضائے وقت کے مطابق بات کرتے ہیں پہلے جتنے نبی تھے وہ سب براہ راست نبی ہوتے تھے چونکہ (صحابہ کے وقت) نبوت کا مفہوم یہی تھا اس لئے آنے والے کا خیال پیدا ہوتے ہی ذہن اسی طرف جاتا تھا (حالانکہ آنے والا نبی امتی نبی تھا) چونکہ اس مضمون کے نیا ہونے کی وجہ سے خطرہ تھا کہ لوگ دھوکا کھا جائینگے۔ اس لئے آنحضرت نے اس بات پر زور دینا ضروری سمجھا کہ جس قسم کی نبوت وہ سمجھتے تھے وہ بند ہو گئی۔ اگر آپ زور نہ دیتے تو آپ کے بعد اسود عنسی وغیرہ یہ کہہ کر کہ تم میں نبی آسکتے ہیں لوگوں کو دھوکہ دیتے۔ اب یہ شبہ باقی ہے کہ اس (نبوت) کا بھی انکار کیا گیا ہے جو جاری ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ ہاں مخفی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا لکن المبشرات تا جس نے فائدہ اٹھانا ہے اسی کا ذہن ادھر جائے دوسرے کا نہ جائے اور جب تک وہ نبی نہ آئے جو ان الفاظ کا مصداق ہے تب تک تو فیصلہ رہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے کھول کر بتلا دیا کہ ان احادیث کا کیا مطلب ہے، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف الفاظ میں یہ فرما دیتے کہ بغیر شریعت کے آنحضرت کی اتباع میں نبوت جاری ہے تو مسیلمہ وغیرہ یہی دعویٰ کرتے کہ ہماری نبوت اتباع والی اور غیر تشریعی ہے۔ پس سوچو کہ اسلام کو کس قدر نقصان پہنچتا"

**معمار** اس تحریر میں جس چیستاں آمیز انداز بیان کو جناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ قابل شرم ہے۔ پھر جس لفظ "مبشرات" کو اس بجھارت کی کنجی بتایا گیا ہے وہ خود محتاج تفسیر ہے۔ ہم سابقاً بدلائل واضحہ ثابت کر آئے ہیں کہ لفظ مبشرات سے نبوت نکالنا سراسر غلط ہے۔ پھر اس خام بنیاد پر خلیفہ صاحب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بہتان باندھنا کہ حضور نے نبوت ایسے ایمانی و اعتقادی مسئلہ کو بھول بھلیوں کی صورت میں مشتبہ کر دیا اور ایسا کرتے ہوئے آپ نے گویا بلغ ما انزل الیك من ربك فان لم تفعل فما بلغت رسالة کی بھی پرواہ نہ کی۔ آنحضرت کی رسالت پر گستاخانہ حملہ اور نہایت ہی قابل شرم فعل ہے۔

خلیفہ صاحب کی یہ تحریف اتنی بودی ہے کہ مرزا غلام احمد جیسے منکر ختم نبوت اور مشاق محرف کو بھی نہیں سوجھی اور سچ تو یہ ہے کہ ایسی بات ان کے ذہن میں آ بھی نہیں سکتی تھی وہ خود ایک مدعی نبوت تھے لہٰذا ان کی غیرت یہ گوارا ہی نہیں کر سکتی تھی کہ کسی نبی سے اس قسم کی حرکت سرزد ہو سکے کہ وہ ایمانیات کے مسائل کو بھی بجھارتوں کے رنگ میں ناقابل فہم بنا دے۔ بلکہ مرزا صاحب نے اس بارے میں اپنا عقیدہ کتاب "کرامات الصادقین" ص۷ پر یہ لکھا ہے کہ

"قرآن کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے۔ اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔"

حاصل یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ گمان کرنا کہ آپ نے کسی مسئلہ کو عمداً پوشیدہ رکھا تھا سراسر گمراہی ہے۔ آپ نے تو اپنی تبلیغ کو بیان تک

الہامی وحی۔ مرزا صاحب قادیانی کی الہام سازی (۳۳۸) [illegible] اہلحدیث امرتسر

کمل ظاہر کیا ہے کہ فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامت وھو جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان (مسلم) یعنی جو شخص اس امت کے اتفاقی مسئلہ (مثل ختم نبوت وغیرہ) میں افتراق پیدا کرنے کی کوشش کرے اسے خارج الارض کردو۔

چہ جائیکہ آنحضرت خود ہی کسی مسئلہ پر زور دیکر امت کو اس پر سختی سے متفق کریں پھر آپ ہی اسمیں رخنہ اندازی کی۔ نہ صرف یہ کہ گنجائش ہی رکھیں بلکہ ساڑھے تیرہ سو برس بعد پیدا ہونے والے ایک شخص کے لئے اسس اجماعی مسئلہ میں افتراق پیدا کرنا لازمہ ایمان قرار دیں شان النبی اعظم من ذلك

خلیفہ قادیانی کی تحریف اس وجہ سے بھی باطل ہے کہ جس دین میں اس قسم کی مخفیات ہوں جنکی تبلیغ ایک آنے والے نبی کی ذات سے وابستہ ہو۔ وہ دین کامل کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ وہ راقم ہیں:-

"عیسٰی صرف توریت کے وارث تھے۔ جس کی تعلیم ناقص ہے۔ اسی وجہ سے انجیل میں ان کو وہ باتیں بیان کرنا پڑیں جو توریت میں مخفی اور مستور تھیں۔ لیکن قرآن شریف سے ہم کوئی امر زیادہ بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی تعلیم اتم اور اکمل ہے اور وہ توریت کی طرح کسی انجیل کا محتاج نہیں۔"
(تحریر مرزا بجواب منشی برہان الحق)

یہ بیان بلند آواز سے اعلان کر رہا ہے کہ میاں محمود کا قول یکسر غلط اور خلاف قرآن ہے۔

میاں محمود صاحب کا یہ لکھنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی نبوت کے بند ہونے کا عقیدہ صرف اس لئے رائج کیا تھا کہ مسیح موعود کی آمد تک تو بوجہ عقیدہ ختم نبوت امت مدعیان نبوت کے فتنہ سے محفوظ رہے اور جب مسیح موعود آجائیگا تو وہ خود اس راز کے چہرہ سے پردہ اٹھائیگا۔

اس وجہ سے بھی جھوٹ ہے کہ مرزا صاحب نے اس راز کو کھولنا تو در کنار خود نہیں سمجھا۔ ان کا تحریری بیان موجود ہے کہ:-

"مبشرات" سے مراد صرف جزوی نبوت ہے جو محدثیت کے درجہ تک منتہی ہے:
(توضیح المرام صفحہ ط ۲)

بلکہ اور موقع پر تو مرزا جی نے مبشرات کو یہاں تک وسیع کیا ہے کہ جملہ کفار و زانی اشخاص کو بھی اس میں شریک کر دیا۔ (اخبار الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

پس خلیفہ صاحب نے حدیث لکن المبشرات کے اندر نبوت کا مخفی ہونا ظاہر کرکے نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ مرزا غلام احمد پر صریح افترا باندھا ہے۔

**تائید الٰہی** خلیفہ قادیانی نے تو حدیث مبشرات سے نبوت ثابت کرنی چاہی تھی جو ہو نہ سکی۔ ہاں اللہ تعالٰے جس کا قانون ہے کہ وہ بعض اوقات جھوٹوں کو خود ان ہی کے ہاتھوں سے ذلیل کرا دیتا ہے۔ اس مضمون میں خود خلیفہ صاحب قادیانی کے ہاتھ سے یہ تحریر کروا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہی تلقین کی تھی اور بار بار کی تھی کہ میرے بعد کسی قسم کی بھی نبوت باقی نہیں۔ اور امت بھی اسی پر متفق تھی۔ اس قول محمود کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزائی لوگ جس قدر آیات یا احادیث یا اقوال بزرگان سلف۔ مسئلہ اجراء نبوت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ سب کے سب اس مضمون سے یکسر خالی ہیں۔ کیونکہ میاں محمود احمد صاحب خود لکھتے ہیں کہ اجراء نبوت کا مسئلہ ایک راز تھا جسے امت میں سے کوئی شخص نہیں سمجھا۔

مرزائیو! کیا کہتے ہو؟ ولنعم ما قیل
"پاپی کے مارنے کو یہاں پاپ بلی ہے"۔
(باقی)

# بریلوی مشن

## نذیر کی ندا بجواب فقیر کی صدا

(مرقومہ مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

پیر جماعت علی شاہ صاحب کے بیٹے حافظ حیدر حسین صاحب کی طرف سے "انوار الصوفیہ" میں صدائے فقیر کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں قبروں پر پھول ڈالنا اور چھاڑ چڑھانا وغیرہ امور کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مولوی عبداللہ صاحب ثانی اس کا جواب لکھ رہے ہیں۔ جس کی پہلی قسط ۱۰۔ فروری سنہ رواں میں درج ہوئی اس کے بعد کوٹلوی احباب کا مضمون درج کیا گیا آج صدائے فقیر کے جواب کی دوسری قسط ہے ناظرین بنظر انصاف پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ (مدیر)

### قبر پر چادر ڈالنا

اس مسئلہ کے ثبوت میں آپ نے کوئی آیت یا حدیث یا قول امام پیش نہیں کیا۔ صرف ایک عبارت رد المحتار سے نقل کی ہے۔ جو یہ ہے:-

"کرہ بعض الفقہاء وضع الستور والعمائم والثیاب علی قبور الصالحین والاولیاء قال فی فتاوی الحجۃ وتکرہ الستور علی القبور ولکن نحن نقول الاٰن اذا قصد بہ التعظیم فی عیون العامۃ حتی لا یحتقروا صاحب القبر ولجلب الخشوع والادب للغافلین الزائرین فھو جائز لان الاعمال بالنیات"۔ (انوار الصوفیہ جولائی ۳۸ء)

اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ فقہاء متقدمین قبروں پر چھاڑ وغیرہ چڑھانے کو مکروہ (ناجائز) خیال فرماتے تھے۔ صرف صاحب رد المحتار کا خیال ہے کہ ہم اس کو اس لئے جائز کہتے ہیں کہ لوگ صاحب قبر کو حقیر نہ جانیں اور ان کی عزت کریں۔

مگر موصوف کی یہ رائے ہرگز ہرگز قابل قبول نہیں۔ اس کی مثال تو بالکل اس طرح ہے جیسے کوئی شخص ڈاڑھی منڈانے والا یوں کہہ دے کہ ڈاڑھی

(۳۳۹)

ہوتا ہے تو مکروہ ہے مگر میں اس لئے منڈاتا ہوں کہ لوگ ڈاڑھی والوں کی ناقدری اور ڈاڑھی منڈے کی قدر کرتے ہیں،

جیسے یہ فعل اس مصلحت کی بنا پر درست نہیں ویسے ہی صاحب ردالمحتار کا قول مذکور بھی صحیح نہیں اس کے علاوہ فقہاء متاخرین کا فتویٰ سنئے!

فی نصاب الاحتساب وتسجیة القبر غیر مشروع اصلاً فی حق الرجال وبعد تسویة اللبن فی حق النساء ومر علیؓ بقبر رجل قد سجی فنہاہ وھکذا فی فتاوی مطالب المؤمنین۔

(مأة مسائل ص۳۹)

قبروں کو ڈھانکنا یعنی غلاف ڈالنا مردوں کے حق میں بالکل غیر مشروع (ناجائز) ہے اور عورتوں کی قبروں پر لحد کی اینٹیں لگا دینے کے بعد (مکروہ ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قبر پر سے گزرے جس کو ڈھانپا گیا تھا تو آپ نے منع فرما دیا تھا

## مدد طلب کرنا

اس عنوان میں صاحبزادہ صاحب نے غیر اللہ سے استمداد کو جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

متقبولان بارگاہ الٰہی سے مدد طلب کرنا اور انہیں بارگاہ حق میں حصول مراد کے لئے ذریعہ بنانا بے شبہ جائز ہے،،

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۳۸ء)

ہمارے برادر نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ مگر آپ نے شاہ صاحب موصوف کو پیش کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے اور ان کا قول سمجھنے میں بھی شدید ٹھوکر کھائی ہے۔ کاش اگر آپ تفسیر عزیزی کی عبارت ماقبل یا بعد سے پوری پڑھ لیتے تو آپ کبھی اپنے دعوے کے اثبات میں اس کو پیش نہ کرتے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ شاہ صاحب موصوف کی وہ عبارت جو صاحبزادہ صاحب نے نقل کی ہے۔ ان کے دعویٰ کی مثبت نہیں بلکہ ان کے خلاف ہے اور شاہ صاحب کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مقبولان بارگاہ سے بعد از وفات کسی قسم کی مدد طلب کرنی جائز ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیوی امور دو قسم کے ہیں۔ ایک مبادی۔ دوسرے مقاصد۔ مبادی میں مخلوق سے استمداد جائز ہے مگر مقاصد میں نہیں۔ مثلاً مریض کے لئے دوا تجویز کرنا اور پلانا اور طبیب سے مشورہ لینا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مبادی ہیں۔ ان میں غیر خدا سے استمداد جائز ہے۔ مگر اس ساری کوشش سے اصل مقصود شفا ہے وہ کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں۔ اسی لئے حضرت خلیل علیہ السلام نے کہا تھا:۔ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ٥ (جب میں بیمار ہوتا ہوں وہی خدا مجھے شفا بخشتا ہے) اسی لئے کسی پیر فقیر کو مخاطب کر کے شفا طلب کرنا یا اس سے اولاد مانگنا جائز نہیں ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ نے تفسیر میں یہی قسم اعانت یا استعانت کی جائز لکھی ہے۔ چنانچہ اصل عبارت شاہ صاحب کی یہ ہے:۔

"باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد غیر باشد و اورا مظہر عون الٰہی نداند حرام است واگر التفات محض بجانب حق است واورا یکے از مظاہر عون الٰہی دانستہ وبکارخانہ اسباب وحکمت او تعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان نخواہد بود در شرع نیز جائز وروا است در انبیاء واولیاء این نوع استعانت بغیر کردہ اند ودر حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است لاغیر"

(تفسیر فتح العزیز ص۲)

سمجھنا چاہئے کہ غیر سے اس طرح مدد چاہنا کہ اسی پر بھروسہ ہو اور اس کو مدد الٰہی کا مظہر جانتا ہو حرام ہے۔ اور اگر توجہ صرف حضرت حق کی طرف ہے اور غیر کو مدد الٰہی کا مظہر جانکر اور اللہ تعالیٰ کے کارخانہ حکمت و اسباب میں نظر کر کے غیر سے ظاہری مدد طلب کرے تو یہ عرفان سے دور نہیں ہے اور شریعت میں جائز ہے اور انبیاء اور اولیاء نے بھی غیر سے اسی طرح کی مدد طلب کی ہے۔ اور درحقیقت یہ استعانت غیر کے ساتھ نہیں بلکہ حضرت حق ہی کے ساتھ ہے۔"

ناظرین! اس عبارت سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ شاہ صاحب جس اعانت کا ذکر کر رہے ہیں وہ انبیاء بھی چاہا کرتے تھے۔ اگر یہ مقبولان بارگاہ سے استعانت ہے تو انبیاء کے بعد کون لوگ مقبول ہیں جن سے وہ مدد چاہا کرتے تھے۔ حالانکہ شاہ صاحب کی عبارت میں صاف الفاظ ہیں:۔

انبیاء واولیاء این نوع استعانت بغیر کردہ اند۔

(ترجمہ) انبیاء و اولیاء نے بھی غیر سے اسی طرح کی مدد طلب کی ہے۔

اب کیا صاحبزادہ صاحب بتا سکتے ہیں کہ انبیاء کس سے مدد طلب کرتے تھے۔ اور انبیاء میں سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔ آپ کس سے استمداد کرتے تھے اور جناب سے زیادہ مقبول کون ہے۔

**انصاف انصاف!!** صاحبزادہ صاحب! ازراہ انصاف تفسیر فتح العزیز کو دوبارہ غور سے پڑھیں تو آپ کو وہی بات نظر آئیگی جو ہم نے بیان کی ہے۔ (باقی)


# اثبات التوحید

بجواب "انوار آفتاب صداقت"

قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی نے اپنی کتاب میں علمائے دیوبند، جماعت اہل حدیث اور اکابرین اہل حدیث پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اس کے جواب میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب مذکور کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ تا مجلد ہے قیمت صرف عہ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر


مذہب محمدی۔ قرآن، حدیث، اقوال صحابہ وائمہ سے (۲۴۰) صفحے کاغذ بڑھیا مخالفین کی تردید ... قیمت ۱۲ر (منیجر اہلحدیث)

# شیعی عبادت

## صرف قرآنی روشنی میں

(از ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

شیعی عبادت کس ذوق پہ مبنی ہے؟ یہ بجائے خود محل نظر ہے اور اس ذوق کی پاداش میں شیعہ جماعت شروع سے لے کر اب تک یہود کی طرح خدائی نعمتوں تمکین فی الارض سے کس بُری طرح محروم رہی۔ حتیٰ کہ حضرت ابو الائمہ تک بھی ایک ساعت کے لئے خلافتِ سیاست پہ تمکین حاصل نہ فرماسکے۔ مگر یہ موقعہ اس تفصیل کا بھی نہیں۔

بلکہ مقصود یہ ہے کہ شیعی حضرات نے "ظالمین" کے فرضی عنوان سے لعنت[1] کی جو رجینا رچا رکھی ہے۔ اس کا مبنیٰ احکام قرآنی ہیں یا اختراع طبعی؟

قرآن مجید میں لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ قسم کی آئتیں تو ضرور ہیں مگر کوئی ایک آیت بھی ایک دوسرے پر لعنت برسانے کے لئے حکم کے طور پر نہیں آئی۔ جس آئت سے لعنت کا برملا استدلال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ط اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ط

تو کیا اگر اخفائے ما انزل اللہ کرنے والوں پہ لعنت بازی نہ کی جائے تو ایمان کی خیر نہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ایسی آیات احکام میں داخل نہیں کہ ان کی وجہ سے لعنت کو ہم شغلِ دین سمجھ کر ایک دوسرے کو اس کا مورد بناتے رہیں۔ ورنہ قرآن مجید میں یہ آئت بھی تو ہے کہ

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ط

اللہ العالمین نے چوپائے جو پیدا کئے تو ان میں سے بعض تمہاری سواری کے کام آتے ہیں اور بعض کھانے کے۔

کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ایک دوسرے پر لعنت برسانے کی طرح ہم چارپایوں کی پشت پر ضرور چڑھے پھریں۔ اور وقت بے وقت اور چار و ناچار ہم بعض چارپایوں کا گوشت کھانا بھی واجب سمجھ لیں۔ حالانکہ آج تک اس آیت سے شیعی علمائے عظام نے اس وجوب کا استدلال نہیں فرمایا۔ پھر آیت لعنۃ اللہ علی الظالمین سے اعدائے اہلبیت پر لعنت کا استدلال کیونکر ہوسکتا ہے۔

قرآن مجید میں یہ آیات بھی ہیں کہ

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

اور چارپائے بھی ہیں جو ہم نے تمہاری ضروریات کے لئے پیدا کئے۔

(۱) ان میں سے بعض میں تمہارے لئے گرمی کا سامان اور دوسری قسم کے منافع ہیں۔

(۲) ان چارپایوں میں تمہارے لئے یہ رونق بھی ہے کہ صبح و شام (دونوں وقت) جب وہ چرنے کے لئے جنگل کو جاتے اور شام کے وقت واپس لوٹتے ہیں تو کیسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

(۳) ان چارپایوں پہ تم باربرداری بھی کرتے ہو جسکو تم خود نباہ نہ سکتے تھے۔

(۴) انہی چوپایوں میں گھوڑے ہیں خچر ہیں اور گدھے ہیں۔ جن پر تم سوار ہوکر اپنی شان دکھاسکتے ہو

تو کیا؟

(۱) اعدائے اہل بیت یا ظالمین پر لعنت کی بوچھاڑ کے ساتھ ساتھ اونی کپڑے پہننا بھی واجب ہے۔

(۲) اسی طرح شوقِ لعنت کی طرح ہر ایک مجتہد اور عالم کے لئے ایسا ریوڑ پالنا بھی لازم ہے؟ جو صبح کے وقت چرنے کے لئے جائے اور شام کے وقت گھر لوٹ کر طویلہ کی زینت بنے۔ تاکہ مومنین کی خوشی اور مسرت میں اضافہ ہوسکے۔

(۳) اسی طرح اہل بیت یا ظالمین پر وجوب لعنت کی طرح چارپایوں پر سواری کرنا بھی واجب ہے؟ اور یہ بھی فرض ہے؟ کہ شیعی حضرات بوقت ضرورت اپنا سامان لاریوں اور ٹرینوں پر لادنے کی بجائے چوپایوں کی پشتوں پر منتقل کرنا ضروری سمجھیں۔

(۴) اور اسی طرح وجوب لعنت کی طرح گھوڑے، خچر اور گدھے کی سواری بھی ہر ایک مجتہد اور عامی شیعہ کے لئے واجب ہے؟

مگر اس آئت سے اس قسم کے وجوب کا کوئی عالم قائل نہیں

### شیعی لعنت کا عکس

ہم برملا کہتے ہیں کہ شیعی لعنت کا یہ شور و شین صرف اخیار اصحاب محمد (اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ اصحاب محمد) سے نفرت اور علی و آل علی (علیہم السلام) کے ساتھ غلو محبت کے پروپاگنڈا کی غرض سے برپا کیا گیا۔ اور ان حضرات کا یہ مشغلہ عمل میں فرائض و مؤکدات سے اہم (راہم ہے صفت بندہ سے نہ چھپائے گا) جو ہر حال و ہر قال میں معمول بہ ہوچکا ہے۔ ولیکن چونکہ مسئلہ لعنت کا ثبوت آئت زیر بحث سے کیا جاتا ہے۔ یعنی

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ

---

[1] اس سے مراد وہ لعنت ہے جو شیعہ حضرات بزرگانِ دین پر کرتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

(بیشک جنہوں نے خداوند عالم کی نازل کردہ بینات و ہدایات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ تو ظاہر کرنے کی غرض سے ہم نے بھیجی تھیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر خداوند عالم اور جملہ لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں)

محل نظر یہ ہے کہ جس طرح خلفائے ثلاثہ نے جناب امیر علیہ السلام سے متعلقہ نصوص خلافت کو چھپا کر خود ہی خلافت پر تسلط جمالیا۔ جس سے وہ ما انزلنا من البینٰت والھدٰی کے کاتم (چھپانے والے ہوئے) اور اولئك یلعنھم ...... کے مصداق قرار پائے تو اس اصول کے مطابق کہ

"جو شخص بھی ما انزلنا من البینٰت والھدٰی کے بعد کتمان حق کا مرتکب ہو وہ خداوند عالم اور جملہ لاعنین کی لعنت کا مستحق ہے"

ہمیں غور کرنا پڑیگا کہ کہیں جناب امیر علیہ السلام سے بھی تو کتمان نہیں ہوا۔ ؎

مشکل بہت پڑیگی مقابل کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھیئگا ذرا دیکھ بھال کے

تو ——— ؟

اگر ایک طرف شیعی حضرات آیت بلغ ما انزل الیك من ربك (تبلیغ حکم الٰہی کیجئے) وان لم تفعل فما بلغت رسالۃ ربه (اگر ایسا نہ کیا تو تبلیغ ناتمام رہ جائیگی) سے استدلال فرماتے ہیں وصیت امیر علیہ السلام کا۔ جس پر نص الیوم اکملت لکم سے ؎ لے آج میرے دین کی تکمیل ہوچکی کیا جاتا ہے۔ اور ان دونوں آیتوں (۱) بلغ ما انزل الیك من ربك (۲) الیوم اکملت لکم دینکم کے اس (من مانے) ربط سے ثابت کیا جاتا ہے کہ اگر رسالتماب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) خم غدیر پر امیر المومنین کو اپنا وصی ظاہر نہ فرماتے۔ تو قصر رسالت مآب (محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اپنے پیروں پر گر پڑتا اور دین ناقص رہ جاتا۔

ہاں صاحب! بے شک اگر رسالت کا کوئی حکم بھی ظاہر ہونے سے رہ جائے تو رسالت ناقص اور رسول رسول کاذب ہو کر رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ موجودہ قادیانی رسالت کا انجام ہوا۔ جس کی نبوت کی نئیا دریائے بیاس کے دھارے پر ہچکولے کھا رہی ہے۔ مگر الحمد للہ رسل میں سے کسی نے بھی ایسا نہیں کیا۔ آخر تو رسول ربانی تھے۔

یہ خیال بھی رہے کہ شیعی معتقدات میں خلافت کہیں افضل ہے رسالت سے۔ اسے بھی فراموش نہ کیجئے گا کہ کسی رسول نے کسی مرتبہ پر اپنے رسول ہونے کو پوشیدہ نہیں رکھا۔ بلکہ بعض اس منصب کے اظہار کے عوض میں ۹ سو سال تک مورد ستم رہے بعض آگ میں ڈالے گئے، بعض ملک بدر کئے گئے، بعض پھانسی پر لٹکائے گئے، بعض ہجرت کرکے اپنے مولد سے دور قیام فرما ہوئے۔ مگر کبھی اپنے منصب رسالت کو علیٰ رؤس الاشہاد ظاہر کرنے سے نہ رکے۔

پس اس سنت کے مطابق لازم آتا ہے کہ خلافت جو کہ رسالت سے بھی افضل ہے۔ اس کے اظہار و اعلان میں بھی تامل روا نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ تو بہت بڑی "بینہ" اور "ہدایت" ہے۔

لیجئے۔ حضرت الرسول روحی فداہ رحلت فرما ہوئے سقیفہ بنی ساعدہ میں (یار لوگ ہی سہی) مل بیٹھے۔ ابوبکرؓ کی خلافت مسلم ہوگئی۔ مگر حضرت (علی) نے سقیفہ میں کوئی پیغام نہیں بھیجا کہ سقیفہ والو! یہ کیا کتمان کر رہے ہو۔ خلیفۂ رسول تو میں ہوں تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر بھی امیر المؤمنین نے خود کو علیٰ رؤس الاشہاد خلیفہ رسول بنا کر اظہار "بینہ" نہیں کیا۔ بلکہ کچھ مدت بعد خلیفہ اول کی بیعت پر راضی ہو گئے۔ (علیٰ طریق الشیعہ)

کتنا بڑا کتمان حق ہے کہ حضرت علی نے منصب خلافت جیسی بینہ اور ہدایت جو کہ تمام ہدایتوں کا سرچشمہ ہے۔ نبوت جس کے سامنے لاشے۔ رسالت جس کے آگے طفل مکتب۔ یوں چھپالیا۔

سوال یہ ہے کہ جس طرح خلفائے ثلاثہ بشمول دیگر رفقاء جناب امیر المومنین کی نص خلافت کو چھپا کر لعنت کے مستحق قرار پا سکتے ہیں۔ کیا اسی طرح امیر المومنین اپنی اس نص کو چھپا کر اسی لقب کے ...... ؟

**اختصار مطالب**

(۱) شیعی حضرات لعنت کا ثبوت بصورت حکم قرآن مجید سے ثابت کریں۔

(۲) اگر ظلم یا کتمان بینہ کی وجہ سے کسی کو لعنت کا مورد قرار دیا جا سکتا ہے تو جناب امیر علیہ السلام جنہوں نے اپنی خلافت و وصایت کی بینہ کو (بقول شیعہ) چھپایا۔ ان کا کیا حکم ہے۔

**ہمارا عقیدہ** | اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں سے ہر ایک کے متعلق ہمارا عقیدہ "رضی اللہ عنہم و رضوا عنه" سے ذرا بھی کم نہیں۔ خلفائے اربعہ (جن میں جناب امیر علیہ السلام کا چوتھا درجہ ہے) کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ؎

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر عثمان و علی
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

خصوصاً جناب امیر علیہ السلام عشرہ مبشرہ سے تھے۔ جو ان پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہے۔ اسی طرح بقیہ عشرہ مبشرہ و دیگر اصحاب پر لعنت کا ثمرہ بھی بُرا ہے۔

**اہلحدیث** | ابھی یہ مرحلہ باقی ہے کہ اصحاب نے کوئی فعل موجب لعنت کیا بھی تھا؟ خلافت اور فدک کا مسئلہ بجائے خود واضح ہے جس کے متعلق سنی شیعہ کی تصریحات کتب حدیث میں موجود ہیں۔

ہماری رائے جو محض دیانت پر مبنی ہے یہی ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے یہی منظور خدا تھا اور بس۔ اس لئے ان میں سے کسی کو لعنت کا مستحق قرار دینا اپنے پر بڑی ذمہ داری لینا ہے۔ اللھم الحقنا بالصالحین۔

**خلافت محمدیہ** - مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مؤمن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف تین آنے۔ محصولڈاک علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

خلافت رسالت - مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ علاوہ علیؓ (۳۵۲) روشنی میں جوابات سے عوض - قیمت ۱/ (منیجر اہلحدیث)

رعا... مندرجہ ... ہے۔ شا... ورنہ موجو... پر شا... نام کتاب... کامل و ا... کتاب الا... تبلیغ ا... عقائد ا... قال احمد... قال الرسو... سیّد البدا... تحقیقات و... پیارے نبی... محمدیہ پاکٹ... حسن البیا... ہدایت اہل... فلسفہ ... تقسیم میر... طبیب کا ...
تصانیف ... توصیف... خطبہ عید... الحریت فی... دعوت عمل... نوٹ ... نہیں بھیجا... ذمہ ہوگا... منیجر ا...

ahmadimuslim.de

# ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم (پنڈت) مقصود حسن صاحب از جھانسی)

(۲۷- جنوری کے بعد)

"اہلحدیث" ۲۷- جنوری میں ویدوں کے متعلق دیگر دو کتب کا ذکر ہوا ہے۔ بقیہ آج ملاحظہ فرمائیں:-

**ویدک انڈکس۔ Vedic Index of names and subject.**

یہ کتاب چھوٹی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں چھپی ہے۔ اس میں مسٹر اے۔ اے۔ مکڈانل اور پروفیسر اے۔ بی۔ کیتھ نے وید میں آئے ہوئے ناموں اور مضامین دیئے ہیں اور ہر ایک پر مختصر مقالہ لکھا ہے نہائت کار آمد کتاب ہے۔

**ویدک وان مے کا اتہاس वैदिक वाङ्मय का इतिहास**

یہ کتاب کئی چھوٹی جلدوں میں پنڈت بھگوت دت بی۔ اے پروفیسر دیانند کالج لاہور نے لکھی ہے۔ اس کے حصہ اول جلد اول میں ویدوں کی مختلف شاکھاؤں کا بیان ہے۔ حصہ اول جلد دوم میں ویدکی تمام تفسیروں کا ذکر اور مفسرین کے زمانوں کی تحقیق ہے۔ حصہ دوم میں ویدوں کے متعلق تمام برہمن گرنتھوں اور ... ن یکوں کی تفصیل ہے۔

**ہسٹری آف سنسکرت لٹریچر A History of Sanskrit Literature**

یہ کتاب مسٹر اے۔ مکڈانل کی تصنیف ہے۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ ۱۹۲۸ء میں لندن میں چھپی ہے۔

**سینٹ پیٹرس برگ لیکسی کن St. Petersburg Lexicon**

سنسکرت کا یہ مبسوط لغت جرمنی زبان میں سات جلدوں میں دس ہزار صفحات پر ۱۸۵۵ء و ۱۸۷۵ء کے درمیان میں چھپا ہے۔ اس کے ویدک حصہ کے مصنف پروفیسر راتھ Roth ہیں۔ اس لغت کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔

**نگھنٹو و نرکت۔** یہ قدیم کتابیں یاسک منی کی تصنیف ہیں۔ ان میں ویدوں کے ان الفاظ کی تشریح ہے جو مصنف کے زمانہ میں مشکل اور تشریح طلب سمجھے جاتے تھے۔ نگھنٹو متن ہے۔ نرکت میں اسکی شرح ہے۔ ان کتابوں کے متعدد ہندی ترجمے ہو چکے ہیں۔ ایک ترجمہ دیانند کالج لاہور کے پروفیسر راجہ رام نے بھی کیا ہے۔ انگریزی میں بھی ان کا ترجمہ اب آکسفورڈ میں چھپ گیا ہے۔ مترجم ڈاکٹر لچھمن سروپ ہیں۔ سوامی دیانند کا قول ہے کہ ویدوں کا ترجمہ نرکت ہی کی امداد سے اسی کے اصول پر کرنا چاہئے۔ اس کے خلاف جو ترجمہ ہوگا غلط ہوگا۔

**سروانو کرمنی सर्वानुक्रमणी**

یعنی وید منتروں کی رشیوں، دیوتاؤں اور چھندوں کے نام کی فہرستیں۔ جو شونک اور کاتیاین وغیرہ قدیم رشی منیوں کی تصنیف ہیں۔ پروفیسر میکس مولر نے جو ساین اچاریہ کی تفسیر رگ وید شائع کی تھی اوس میں کاتیاین کی سروانو کرمنی کا انگریزی خلاصہ بطور ضمیمہ کے آخر میں دیدیا ہے۔ شونک رشی کی سروانو کرمنی کے علاوہ برہد دیوتا۔ رگ وید پرتی شاکھیہ۔ اور رگ ودھان بھی مشہور ہیں۔ برہد دیوتا کا انگریزی ترجمہ پروفیسر اے۔ اے۔ مکڈانل نے کیا ہے۔ جو ہارورڈ سلسلہ کی چھٹی جلد میں شائع ہوا ہے۔ پرتی شاکھیہ کا انگریزی ترجمہ الہ آباد کے مہا مہو پادھیا ڈاکٹر گنگا ناتھ جھا کر رہے ہیں۔

**اوریجنل سنسکرت ٹکسٹس Original Sanskrit Texts.**

یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ڈاکٹر جے میور صاحب کی تصنیف ہے۔ اس کی پانچ جلدوں میں مختلف مضامین پر سنسکرت کتابوں خصوصاً ویدوں اور علی الخصوص رگ وید کی عبارتیں پہلے سنسکرت زبان میں رومن حرفوں میں دی ہیں اور پھر انکا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کی پہلی جلد میں کائنات کے آغاز اور ذات پات کے امتیازات کا ذکر ہے۔ دوسری جلد میں سنسکرت زبان کی تحقیق اور ویدوں کے جغرافیہ وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری جلد میں ویدوں کی حقیقت اور اصلیت اور ان کے متعلق مختلف طبقہ کے ہندو بزرگوں کا خیال اور رشیوں وغیرہ کا ذکر ہے۔

چوتھی جلد میں پہلے وید کے ان دیوتاؤں کا ذکر ہے۔ جن کی تعریف میں ویدک رشی توحید کے قریب تک پہنچ گئے ہیں۔ یعنی برہما۔ وشوکرمن (یعنی ہمہ کار کن) ہرنیہ گربھ (یعنی شکم زر یا مخزن نور) اور پرجاپتی (یعنی رب الخلائق) کا ذکر ہے۔ پھر ایک فصل میں وشنو (یا بشن) دیوتا کا بیان ہے۔ اور آخر میں رودر دیوتا یعنی مہا دیو کا اور نیز امبکا دیبی کا ذکر ہے۔ پانچویں جلد میں عام ویدک دیوتاؤں یعنی اندر۔ اگنی سوم۔ مترا۔ ورون۔ مروت۔ پوشن۔ اشوین۔ اوشا۔ یم۔ وغیرہ وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ یہ پانچویں جلد ایک اعتبار سے رگ وید کا خلاصہ ہے۔

**ویدک گاڈس Vedic Gods.**

مصنفہ ڈاکٹر ریلے صاحب جو ۱۹۳۱ء میں چھپی ہے۔ ویدک دیوتاؤں کے بیان میں یہ تازہ ترین کتاب ہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے یہ نئی تھیوری پیش کی ہے کہ ویدک دنیا درحقیقت انسانی جسم ہی ہے اور ویدک دیوتا ہمارے جسم کے اندرونی اعضاء اور اعصاب ہیں۔ جن اصحاب کو اس نئی دریافت سے دلچسپی ہو وہ کتاب کو مصنف صاحب ڈاکٹر V. G. Rale. سے پرکھ اسٹریٹ گرگام دہبئی کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

حق پرکاش۔ بجواب ستیارتھ پرکاش۔ قیمت ۱۲ ار ... منیجر

# حمائت فی الاسلام اور فرائض علماء کرام

(قسط نمبر ۲)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ حمیت اسلام کی ایک شاندار مثال ہے۔ جب خلیفہ ثالث کی محصوری مجبوری کے درجہ کو پہنچ گئی اور محاصرین کسی طرح راہ پر نہ آئے تو مغیرہ بن شعبہ حضرت عثمان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ حق پر ہیں اور مخالفین خلاف پر ہیں۔ مسلمانوں کا جرار لشکر آپ کے زیر فرمان ہے۔ حکم دیجئے کہ یہ لوگ بہ جبر مدینہ سے نکال دیئے جائیں۔ تو جواب میں فرمایا کہ مغیرہ یہ سب سچ ہے لیکن عثمان اپنے نام پر بدنامی کا داغ نہیں لگائیگا کہ عثمان پہلا وہ شخص ہے جس نے امت محمدیہ کا خون مدینۃ النبی میں بہایا۔ چنانچہ اخیر تک صبر و سکون کے ساتھ دولت خانہ میں بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ اعداء نے عین تلاوت کلام پاک کی حالت میں سر کاٹ دیا۔ اناللہ! برادران! اسلام کے معنے ہیں سر نہادن۔ کیا سر نہادن کی مثال اس سے بڑھ کر کوئی ہو سکتی ہے

حضرت شیر خدا کے نام کے ساتھ جو جملہ دعائیہ مخصوص ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے۔ آپ نے سنا کہ اس پاک چہرہ پر کیا گزری۔ جو کہ خون سے رنگین ہوا۔ جو پیشانی سجدہ اخلاص کے اثر سے پُر نور تھی وہ خنجر کی نذر ہوئی۔ اناللہ!

اب باغ رسالت کے نونہالوں کو لیجئے۔ حضرت امام حسن نے جب دیکھا کہ جب سرگروہوں کے اختلاف سے امت رسول تباہ ہوئی جاتی ہے تو آپ دعوے خلافت سے برضاء و خوشی دست بردار ہو گئے۔ کیا کوئی ایسی مثال کسی قوم و ملت کی تاریخ میں ہے۔ وہ کونسا مسلمان ہے جس کے دل میں واقعہ کربلا کا عبرت خیز مرقع نقش نہ ہو وہ کیوں ظہور میں آیا۔ صرف اس لئے کہ رسالت کے نور نظر نے اس ہاتھ میں ہاتھ دینا گوارا نہیں فرمایا جو پابندیٔ اسلام سے دستبردار ہو رہا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ خلافت راشدہ کا دور ختم ہُوا تو خدمت خلافت کے دو حصے ہو گئے۔ ملکداری خلفاء کے حصہ میں گئی اور حفاظت ملت علماء کرام کا منصب ٹھیرا۔ پس خلافت راشدہ کے بعد اصلی حمائت اسلام طبقہ علماء میں تلاش کرنی چاہیئے۔

اس عہد کے علماء کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جبار اور خونریز خلفاء کو جو نشہ حکومت میں سرشار ہو رہے تھے قابو میں رکھنا اور ان کو یہ سمجھانا تھا کہ ان کی مرضی قانون و آئین نہیں بن سکتی ان کو بھی احکم الحاکمین کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے اور قانون اسلام ان پر بھی ایسا ہی نافذ ہے جیسا کہ ایک بیکس بڑھیا پر۔ یہ سچ ہے کہ علماء کرام ان بہیمی قوتوں کو کماحقہ قابو میں نہیں رکھ سکے۔ تاہم وہ ادائے فرض سے کبھی قاصر نہیں رہے۔ ان علماء کی جرأت کا اندازہ اس پر اس عہدہ میں نہ کر سکیں ہے۔ ہم ساکنان ہندوستان سمجھ ہی نہیں سکتے کہ قہرادر مطلق العنانی کیسی مہیب بلا ہے۔ جو سلطنتیں اس عہدہ میں جابر ہیں وہ بھی حجاج و منصور کی جبروت و قہاری کی جھلک ایک نہیں دکھا سکتیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حجاج کو اس کے ظلم اور بے باکی پر علانیہ حرم مکہ میں برسر منبر امامت کی اور اس کے صلہ میں زہر آلود برچھی کا زخم لیکر جنت کو سدھارے۔ حضرت سعید ابن جبیر نے قتل کے وقت جو گفتگو حجاج سے کی وہ کتب تواریخ میں محفوظ ہے۔ اسکو پڑھو اور دیکھو کہ ان کی قلب کی طمانیت کے سامنے حجاج جیسے بے رحم سفاک کا رعب اور جبروت ہیچ تھا۔ امام اعمش کے پاس ہشام خلیفہ دمشق نے شقہ بھیجا کہ عثمان کی خوبیاں اور علی کی برائیاں لکھ کر بھیج دو۔ امام ممدوح نے شقہ کو چاک کر کے قاصد کے سامنے بکری کو کھلا دیا اور جواب میں یہ مضمون لکھ کر بھیج دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے امیرالمؤمنین! اگر عثمان میں جہان کی خوبیاں تھیں تو تجھ کو مفید نہیں اور اگر علی میں دنیا بھر کی برائیاں تھیں تو تجھ کو مضر نہیں لہذا تجھ کو خود اپنے نفس کی فکر کرنی چاہیئے۔ زیادہ والسلام۔

ایک بار امام مالک اور امام ابن طاؤس سے خلیفہ منصور کے حضور میں تشریف رکھتے تھے۔ خلیفہ نے ابن طاؤس سے کہا کہ کوئی حدیث اپنے والد کی روائت کردہ سناؤ تو انہوں نے حدیث انتخاب کر کے سنائی حدثنی ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ رجل اشرکہ اللہ تعالیٰ فی سلطانیۃ فادخل علیہ الجور۔ یعنی میرے والد نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ قیامت کے دن سب سے بڑھ کر عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو خدا اپنی حکومت میں شریک فرمائے اور وہ ظلم پر کمر باندھ لے۔

اللہ اکبر! منصور جیسے قہار فرمانروا کے سامنے اور یہ جرأت۔ امام مالک کو یقین ہو گیا کہ اب ابن طاؤس کا سر اڑتا ہے۔ انہوں نے خون کی چھینٹوں سے بچنے کو اپنے دامن سمیٹ لئے۔ خلیفہ فرط غضب سے مبہوت ہو گیا۔ لیکن ابن طاؤس کے قلب پر اس سارے سین کا کچھ بھی اثر نہ ہُوا اور وہ باطمینان بیٹھے رہے خلیفہ نے دیر کے بعد طبیعت کو قابو میں کر کے ایک اور سوال کیا۔ جس کے جواب میں پہلے سے بھی زیادہ جرأت انہوں نے دکھائی۔ آخر منصور نے جھنجلا کر کہا قوما عنی۔ دونوں میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ ابن طاؤس نے کہا ذالک ما کنا نبغی۔ یعنی ہم یہی چاہتے تھے اور یہ کہہ کر چلے آئے۔

مقتدائے آفاق ائمہ اربعہ میں سے صرف ایک امام شافعی ایسے تھے جو جسمانی سزا سے محفوظ رہے۔ ورنہ اور سب کو دروں سے سابقہ پڑا۔ امام اعظم کو دروں کے ساتھ جیلخانہ بھی جانا پڑا۔ امام اوزاعی نے برسر دربار خلیفہ سفاح کے چچا ابن علی والئ شام کو بنی امیہ کے قتل پر ملامت کی اور کہا کہ ان کا قتل کرنا خلاف دیانت ہے۔ حضرت سفیان ثوری نے خلیفہ مہدی کو بیت المال کا روپیہ فضول اڑانے پر سرزنش کی۔ ابن خطیب رومی نے سلیم جیسے مہیب سلطان کے روبرو صاف

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۸۳ { (۱) جب حافظ عبداللہ فوت ہو گئے تو ان کے دو لڑکے حافظ محمد الدین و محمد سلیم اور ایک لڑکی بختاور زندہ تھے۔ (۲) پھر محمد سلیم فوت ہو گیا تو اس کا ایک لڑکا محمد یعقوب اور ایک لڑکی اللہ رکھی رہ گئے۔ (۳) پھر حافظ محمد الدین فوت ہو گیا تو اس کی بیوہ ہندہ اور دو لڑکیاں غلام فاطمہ اور بی بی اور ایک بہن بختاور زندہ رہے۔ (۴) پھر حافظ محمد الدین کی بیوہ ہندہ فوت ہو گئی تو اس کے بعد غلام فاطمہ اور بی بی رہی (۵) پھر بی بی فوت ہو گئی تو اس کے بعد اسکی ہمشیرہ فاطمہ و بی بی کا خاوند عمر الدین رہ گئے۔ ان کے حصص شرعی کس طرح تقسیم ہونگے؟ (ایک سائل)

ج ۸۳ { صورت مسئولہ میں تقسیم اس طرح ہوگی۔

۵ / ۱۵ / ۱۸۰ / ۳۶۰

المسئلہ ۵ — حافظ محمد عبداللہ

| ابن | ابن | بنت |
| --- | --- | --- |
| حافظ محمد دین | محمد سلیم | بختاور |
| ۲ | ۲ | ۱ |
| | | ۳ |
| | | ۳۶ |
| | | ۷۲ |

المسئلہ ۳ — مصہ ۲ — محمد سلیم

| ابن | بنت |
| --- | --- |
| محمد یعقوب | اللہ رکھی |
| ۲ | ۱ |
| ۴ | ۲ |
| ۴۸ | ۲۴ |
| ۹۶ | ۴۸ |

المسئلہ ۲۴ — مصہ ۲ — حافظ محمد دین

| زوجہ | بنت | بنت | اخت |
| --- | --- | --- | --- |
| ہندہ | غلام فاطمہ | بی بی | بختاور |
| ۳ | ۸ | ۸ | ۵ |
| ۹ | ۲۴ | ۲۴ | ۱۵ |
| ۱۸ | ۴۸ | | ۳۰ |

المسئلہ ۲ — مصہ ۲۴ — بی بی

| خاوند | اخت |
| --- | --- |
| عمر الدین | غلام فاطمہ |
| ۱ | ۱ |
| ۲۴ | ۲۴ |

الاحیاء — مسئلہ — مصہم

| بختاور | محمد یعقوب | اللہ رکھی | ہندہ | غلام فاطمہ | عمر دین |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱۰۲ | ۹۶ | ۴۸ | ۱۸ | ۷۲ | ۲۴ |

کل حصص تین سو ساٹھ میں سے ۱۰۲ بختاور کو۔ ۹۶ محمد یعقوب کو ۴۸ اللہ رکھی کو ۱۸ ہندہ کو ۷۲ غلام فاطمہ کو ۲۴ عمر دین کو ملیں گے۔ اللہ اعلم وعلمہ اتم! (۸ رداخل غربیؔ)

س ۸۴ { ڈاکخانہ کے کیش سرٹیفکیٹ خریدنے جائز ہیں یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۸۴ { کیش سرٹیفکیٹ خریدنا گویا سودی قرضہ دینا ہے۔ اس لئے جائز نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۸۵ { امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو احادیث ہیں وہ کس پایہ کی ہیں۔ یعنی صحیح ہیں یا ضعیف؟ (سائل محمد حسن خریدار اہلحدیث ۸۷۸۴)

ج ۸۵ { بعض ضعیف ہیں۔ بعض کو علماء نے صحیح بھی کہا ہے۔ مگر مؤرخ ابن خلدون سب کو ضعیف کہتا ہے۔ واللہ اعلم!

س ۸۶ { بعد نماز مکتوبہ جبکہ امام دعا مانگتا ہے۔ مقتدی بھی امام کی دعا میں شریک ہو کر آمین کہہ سکتا ہے یا نہیں۔ بصورت اثبات کیا دلیل ہے؟ (راقم عبدالعزیز از معسکر بنگلور)

ج ۸۶ { نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بعض روایات میں ثابت ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں روایت ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدہ بعد ما سلم وھو مستقبل القبلۃ فقال اللھم خلص الولید ۔۔ الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی اور دعا کے ساتھ مل کر آمین کہنا چونکہ شرعاً ثابت ہے اس لئے دعا میں مقتدی شریک ہو کر آمین کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اصولاً ثابت شدہ امر عام رکھنا چاہئے۔ اللہ اعلم!

س ۸۷ { کیا عورت اذان پڑھ سکتی ہے یا نہیں اور کیا عورت مرد کی طرح سجدہ کرے یا اس کی اور صورت ہے۔ (ایک خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ۸۷ { حدیث شریف میں آیا ہے المرأۃ کلھا عورۃ۔ عورت تمام کی تمام پوشیدہ رہنی چاہئے اسلئے اسکی آواز بھی باہر نہ جانی چاہئے۔ اللہ اعلم!

## بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

صاف صاف اس موقع پر رائے سلطانی کی غلطی ظاہر کی۔ جب سلطان نے ملازمین خزانہ کی ایک جماعت کے قتل کا حکم دیدیا اور یہاں تک بحث کی کہ سلطان کو اپنا حکم ترمیم کرنا پڑا۔ ایسی ہزاروں مثالیں معتبر تاریخوں میں بھری پڑی ہیں۔ افسوس کہ جس قدر زمانہ کا امتداد ہوتا گیا یہ صفت کم ہوتی گئی۔ حتی کہ ندرت کی تاریکی میں معدوم ہو گئی۔ علماء سلف کی آزادی رائے کا اصلی راز یہ تھا کہ وہ اپنے نفس سے سب سے اول محاسبہ کرتے تھے۔ قانون اسلام کے ماتحت جس قدر سارے عالم کو سمجھتے تھے اس سے بڑھ کر اپنی ذات کو جانتے تھے اور اس امر کی کوشش بجان و دل فرماتے تھے کہ اپنا حساب و کتاب اپنے رب کے سامنے پاک و صاف رکھیں۔ اسی صفائی معاملہ کا اثر تھا کہ وہ بزرگ بول اٹھتے تھے کہ ہم مرنے کے لئے اسی وقت تیار ہیں اور اس طرح اس کسوٹی پر ٹھیک اترتے تھے جو صفائی معاملہ کے واسطے مقرر ہے۔ فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین۔ خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔

## جلسہ اہل حدیث سرہند

انجمن اہل حدیث سرہند کا جلسہ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مسجد اہل حدیث سدھنے والی میں منعقد ہوگا۔ پنجاب کے اکابر علماء کرام تشریف لائینگے۔

طعام و قیام کا انتظام ہذا انجمن ہوگا۔ حسب ضرورت بستر ہمراہ لادیں۔

(صوفی محمد حسن ناظم جلسہ ہذا)

## تائید گول میز کانفرنس

اخبار اہلحدیث میں گول میز کانفرنس کی تجویز پڑھ کر خوشی ہوئی۔ اراکین انجمن کے اجلاس خصوصی نے پاس کیا کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پر گول میز کانفرنس کو نہایت شاندار طریق سے کامیاب بنایا جائے اور جماعتی تفرق کو دور کیا جائے۔ (ایم عبداللہ ناظم تبلیغ الاسلام مظفرگڑھ ملحق الجمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

فتاویٰ ۔۔۔ (۳۴۵)

ahmadmuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستان** | مندرجہ ذیل خریداران "اہلحدیث" کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ مارچ میں ختم ہو جائیگی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ حضرات حسب دستور سابق آئندہ بھی اہلحدیث سے اپنا تعلق وابستہ رکھنا چاہتے ہیں تو ازراہ عنایت اعلان ہذا سے مطلع ہوتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ بصورت دیگر مہربانی کرکے دفتر میں اطلاع بھیجدیں۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آئندہ اہلحدیث کی خریداری منظور نہ ہو تو بھی اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ بعد انتظار

۳۱۔ مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

**مہلت یافتگان** | مکرر مہلت طلب کرنے کی بجائے قیمت اخبار ہی ارسال کریں۔ ورنہ اخبار بند کرنا پڑیگا۔

88 - 105 - 285 - 556 - 710 -
1325 - 2241 - 2480 - 2699 -
3091 - 4351 - 4923 - 5446 -
5611 - 6127 - 6381 - 6420 - 6472 -
7266 - 7323 - 7329 - 7442 -
8075 - 8352 - 8396 - 8531 -
8735 - 9243 - 9429 - 9457 -
9458 - 9680 - 9830 - 9893 -
9928 - 10062 ——— 10351 -
10388 - 10409 - 10450 - 10453 -
10521 - 10523 - 10526 - 10530 -
10583 - 10589 - 10889 - 10913 -
11017 - 11112 - 11132 - 11136 - 11137 -
11140 - 11159 - 11245 - 11312 -
11346 - 11364 - 11375 - 11447 -
11499 - 11521 - 11554 - 11635 -
11804 - 11823 - 11835 - 11855 -
11866 - 11897 - 11904 - 11911 -
11970 - 11991 - 12016 - 12026 -
12133 - 12164 - 12170 - 12234 -
12238 - 12241 - 12301 - 12313 -
12316 - 12318 - 12321 - 12342
12345 - 12350 - 12352 - 12353
12356 - 12371 - 12384 - 12419 -
12425 - 12434 - 12436 -

**غریب فنڈ** | مندرجہ ذیل خریداروں کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری تھا۔ ماہ مارچ میں ان کی میعاد خریداری ختم ہو جائیگی۔ چونکہ سائلین کی پہلے سے ہی کثرت ہے اور فنڈ میں کوئی رقم نہیں آتی۔ اس لئے نئے داخلے تا اطلاع ثانی بند رہیں گے۔ جو صاحب بھیجیں گے واپس کردئیے جائیں گے۔

6239 - 9475 - 10191 - 10553 -
10862 - 11624 - 11633 - 11811 - 12344 -
12345 - 12385 -

**اعتصام** | حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پر عالمانہ رنگ میں مولوی حافظ محمد علی صاحب کاندھلوی مقیم سیالکوٹ نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں آیہ کریمہ انما انا بشر کی معقول تشریح کی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ ملنے کا پتہ۔ منصرم دفتر تفسیر معارف ربانی رنگ پورہ شہر سیالکوٹ

**ہفتہ وار دور جدید لاہور** | جو سیاسی، ادبی اور علمی معلومات کا دلچسپ ہفتہ وار اخبار ہے۔ قیمت سالانہ پانچ روپیہ (عہ) سائز ۳۰x۲۰/۴ ضخامت ۱۶ صفحات۔ پتہ:۔ منیجر دور جدید لائن سبحان خان۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور۔

**تفسیر سورہ ق** | مولانا شاہ عین الحق صاحب مرحوم پھلواروی نے سورہ ہذا کی تفسیر نہایت عالمانہ رنگ میں فرمائی تھی۔ جو پہلے ایک بار چھپکر نایاب ہو گئی تھی۔ اب مؤلف ممدوح کے فرزند مولوی شاہ احمد حبیب صاحب ندوی نے مکرر طبع کرائی ہے جو ۲۶x۲۰/۸ سائز کے دو سو صفحات پر ختم ہے۔ قیمت ۲/ پتہ۔ مولوی سید شاہ احمد حبیب ندوی پھلواروی پٹنہ (بہار)

**یادرفتگان** | شیخ عبدالسلام صاحب نومسلم جو ہماری مسجد کے مؤذن اور پرہیزگار مسلمان تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(محمد ابراہیم خان بھوجپور ضلع بستی)

(۲) مولوی محمد موسیٰ صاحب ساکن ہرنج تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور جو ہمارے گاؤں کے متبع سنت عالم تھے فوت ہو گئے۔ نیز (۳) حافظ نور احمد صاحب ساکن علی کا ضلع حصار بھی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(زکریا طالب علم از رتہ کھیڑا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

**مضامین آمدہ** | شیخ دین محمد صاحب ۲ عدد۔ مولوی عبدالرحیم صاحب ۴ عدد۔ عبدالکریم صاحب۔ ایم مقصود حسن صاحب۔ ڈاکٹر محمد فرید صاحب۔ عبداللہ صاحب۔ محمد عاشق صاحب۔

**غیر مقبولہ** | مرثیہ مولوی محمد یوسف صاحب۔ غیر مقدم اوروں کو نصیحت اور خود را فضیحت۔

**اہل حدیث گول میز کانفرنس** | کے لئے چند اصحاب نے اپنی اپنی آراء سے مطلع فرمایا ہے۔ باقی اصحاب بھی جلد اطلاع دیں۔

**نمبر خریداری نہیں لکھتے** | بارہا خریداروں کو اطلاع دی گئی ہے کہ خط وکتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں مگر افسوس ہے کہ بعض احباب پھر بھی توجہ نہیں فرماتے۔

**تبدیلی پتہ** | کی اطلاع جلد بھیجدینی چاہئے تاکہ دفتر کو ڈبل پرچہ نہ بھیجنا پڑے۔ پتہ خوشخط حروف میں لکھا کریں۔

**تبلیغی رسائل** | پیر جماعت علیشاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا۔ (۲) نور توحید۔ (۳) مباحثہ تقلید شخصی۔ کیلئے فی رسالہ ۱/ برائے محصول ڈاک وامداد اشاعت فنڈ بھیجکر جلد طلب کرلیں۔ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

**نامہ نگار حضرات** | مضامین خوشخط کاغذ کی ایک طرف لکھ کر بھیجا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

بزرگوں کی دنیا۔ مصنفہ پیروں فقیروں اور صوفیوں (۳۴۶) کے حالات۔ قیمت ۲/ ... پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## سید کاظمی کا خلع بل پاس ہو گیا

جب سے پنجاب ہائی کورٹ میں یہ امر فیصل ہُوا ہے کہ جو عورت مرتد ہو جائے اس کا نکاح مسلم خاوند سے فسخ ہو جاتا ہے۔ مرتد ہونے کی تحقیق کرنے کرانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے فیصلے میں یہ الفاظ بصراحت لکھے ہیں کہ عورت کا اتنا کہنا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے کافی ہے۔ اس کی اصل حقیقت معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس فیصلے کا اثر ملک میں یہ ہُوا کہ ارتداد کا دروازہ کُھل گیا۔ اس امر میں تو کوئی جبر نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص اپنے حسب منشا مذہب اختیار کرے۔ کوئی عورت مسیحی مذہب یا آریہ دھرم کو دل سے اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر قبول کرتی ہے تو اسے اختیار ہے لیکن بناوٹ اور جعلسازی کسی مذہب میں جائز نہیں۔ اس بناوٹ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں بعض آوارہ مزاج عیسائیوں نے جو علم کے لحاظ سے پادری بھی نہیں۔ ایک پارٹی بنائی ہوئی ہے جو قبول مسیحیت کے جعلی سارٹیفکیٹ عورتوں کو دیدیتی ہے اور وہ عدالت میں پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ جسکے نتیجہ میں عدالت عورت کو اس کے خاوند سے علیحدہ کر دیتی ہے۔

ہمارے شہر امرتسر میں ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ مسلم منکوحہ عورت کو مسیحی مذہب کی کوئی خبر نہیں بلکہ وہ گھر میں باقاعدہ نماز روزہ ادا کرتی ہے مگر عدالت میں ایسے لوگوں کا سارٹیفکیٹ پیش ہو کر فسخ نکاح کا موجب ہُوا ہے۔ اس قسم کے واقعات بڑی کثرت سے ظہور پذیر ہوئے ہیں یعنی ہر ضلع میں [illegible] [illegible] ہوئے ہیں۔ بالخصوص اس حقیقت کے [illegible] حالتوں میں ارتداد محض جعلی ہوتا تھا۔ ہمسعوا اسلام کو عرصہ سے یہ فکر دامنگیر تھی کہ اس بڑھتی ہوئی رَو کو کس طرح روکا جائے۔

اس میں شک نہیں کہ اس خرابی کی وجہ بعض دفعہ عورت کی طرف سے اور اکثر مرد کی طرف سے ظاہر ہوئی ہے۔ علماء تو خاموش رہے اس لئے کہ وہ کچھ کر ہی نہ سکتے تھے البتہ مرکزی اسمبلی کے بعض مسلم ممبروں کو اس پر توجہ ہوئی۔ انہوں نے مرکزی اسمبلی میں اس کے انسداد کے لئے ایک بل پیش کر دیا۔ آخر مدت دراز کے بعد اس کے پاس ہونے کی خبر آگئی۔

اس بل کا کچھ حصہ تو خلع کے متعلق ہے اور کچھ ارتداد کی وجہ سے عدم فسخ نکاح کے متعلق ہے۔ چونکہ اس بل کی پاس شدہ صورت اخبارات میں ہماری نظر سے نہیں گذری۔ اس لئے اس کی پاس شدہ دفعات معلوم کرنے کے لئے ہم نے سید صاحب موصوف کو بذریعہ چٹھی استفسار کیا ہے۔ ان کا جواب آنے پر ہم اس بل پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

## فلسطین گول میز کانفرنس

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

عام اخبارات خصوصًا مسلم اخبارات فلسطین گول میز کانفرنس کی کامیابی کے بارے میں نا امیدی کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر "اہلحدیث" بحکم آیت موصوفہ نا امید نہیں ہے۔ گو اس کانفرنس کی رفتار بظاہر ٹیڑھی ہے لیکن ہندوستانی گول میز کانفرنس کے برخلاف نہیں بلکہ اسی کے مشابہ ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے "اہلحدیث" کی کسی گذشتہ اشاعت میں لکھا تھا کہ خاص انگریزی حکومت کا نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی طریقہ ہے کہ وہ کسی امر کا فیصلہ کرنے سے پہلے اسکے جملہ مراحل ذہن میں رکھ لیتی ہے چنانچہ ہندوستانی گول میز کانفرنس میں بھی یہی ہوتا رہا۔ آخر تیسری گول میز کانفرنس میں جاکر فیصلہ ہُوا۔ اگرچہ وہ فیصلہ بھی [illegible] نیشنل کانگرس نے [illegible] منظور نہیں کیا۔ اب سمجھا جاتا ہے کہ پھر دوبارہ نامنظوری کا دور شروع ہونے والا ہے۔

اعراب فلسطین انگریزوں کو جانتے ہیں اور انگریز ان کو پہچانتے ہیں۔ اس قسم کی کانفرنسوں کی ایک مثال ہم ناظرین کو سنانا چاہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ لکھنؤ کے اسٹیشن پر چاقو وغیرہ فروخت کرنے والے کھڑے ہیں۔ ان سے پوچھو کیا دام لیگا؟ جواب دیتے ہیں حضور! ایک روپیہ۔ سمجھدار خریدار جانتا ہے کہ اصل قیمت کیا ہے اور زیادتی کتنی ہے۔ وہ اس زیادتی کے لحاظ سے تنزل کر کے چار آنے قیمت لگاتا ہے۔ دونوں فریق چیز کی اصل قیمت جانتے ہیں۔ مگر جھگڑے میں اتنا وقت لگاتے ہیں کہ گاڑی چل پڑتی ہے اور مسافر گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے۔ آخر سات آٹھ آنے میں سودا ہو جاتا ہے۔ یہی مثال آج کل گول میز کانفرنسوں پر صادق آتی ہے۔ رعایا کی طرف سے مطالبہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور حکومت کی طرف سے عطیہ بہت کم۔ چونکہ دونوں ایک دوسرے کے مزاج شناس ہوتے ہیں۔ اس لئے آخر کسی نہ کسی مرتبے پر سودا طے ہو جاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اہل فلسطین کے حق میں خدا انجام بخیر کرے۔

## جمعیۃ علمائے ہند کا اجلاس دہلی میں

جمعیۃ العلماء کا ضابطہ ہے کہ مجلس منتظمہ اور مجلس عاملہ میں علماء کی اکثریت ہونی چاہئے۔ لیکن علماء اگر غفلت کریں تو اس کے ذمہ وار وہی ہیں۔ ہم نے پہلے بھی دیکھا اور اب دیکھتے ہیں کہ جمعیۃ علمائے ہند کی شاخیں صوبہ وار قائم ہوتی ہیں لیکن جوانی سے پہلے شیرخوارگی ہی میں ختم ہو جاتی ہیں۔ ہم شرمندہ ہیں کہ پنجاب اس بارے میں خاص امتیاز رکھتا ہے چنانچہ پنجاب میں کئی دفعہ صوبائی جمعیۃ العلماء قائم ہوئی مگر اس نے ذرہ بھی حرکت نہ کی۔ یہاں تک کہ امیر شریعت بھی بنائے گئے اور امیر ملت بھی تجویز

بھی کبھی کبھی بناوٹ بڑے صدر شور سے ہوتی رہی
لیکن آخر کیا ہوا۔ ؎ اگر گوئم زباں سوزد۔

گزشتہ ناکامیوں کے تجربہ سے ہم نے سمجھا تھا کہ اگر اس دفعہ پنجاب میں جمعیۃ العلماء قائم ہوئی تو ضرور کامیاب ہوگی۔ آخر ہمارے صوبہ میں نئے سرے سے جمعیۃ العلماء قائم ہوئی۔ جس کے صدر اور ناظم بھی مقرر ہوئے (عہدیداروں کے نام ظاہر کرنے میں خطرہ ہے کہ گلہ ہوگا) مگر افسوس ہے کہ یہ جدید جمعیۃ ایک قدم بھی نہ چل سکی۔

اب جبکہ جمعیۃ علمائے ہند کے اجلاس کا موقع آیا تو اس کا فرض تھا کہ ایک اجلاس منعقد کر کے اپنے نمائندے دہلی میں بھیجتی۔ لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ گویا اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ نہ کسی امیر نے حکم جاری کیا نہ کسی مامور نے سنا۔ حقیقت میں ہمارے تنزل و ضعف کا بڑا سبب یہی ہے کہ ہماری جماعتوں کے ذی اثر افراد ذمہ داری کے عہدوں پر فائز تو ہو جاتے ہیں مگر کام نہیں چلاتے۔ یہ غفلت اور سستی عموماً مذہبی مجالس میں پائی جاتی ہے

ملکی مجالس کے ارکان اور عہدیدار تو بڑے سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ کانگریس کو دیکھئے اور انجمن حمایت اسلام لاہور کو دیکھئے۔ ایک سے ایک بڑھ کر کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر مذہبی مجالس کے ارکان اور اعیان بالعموم سست نظر آتے ہیں۔ کہنے کو تو ہم لوگ مساجد کے منبروں پر اور مجالس وعظ میں دنیاداروں کی مذمت کرتے ہیں۔ لیکن جب کام کا وقت آتا ہے تو یہی دنیادار ہم سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

ان واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہمیں امیر خسرو مرحوم کے اس شعر کی تصدیق کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے۔ ؎

خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کز برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را

جمعیۃ علمائے ہند کا گیارھواں سالانہ اجلاس بتواریخ ۳۔۴۔۵ مارچ ۱۹۳۹ء دہلی میں ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

## ہندوستان میں صنعتی تحقیقات

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈسٹریل ریسرچ کونسل کی سفارش پر حکومت ہند نے مختلف مالیت کے آٹھ انعامات ایسے مضامین کے لئے دینے منظور کئے ہیں جو کسی اہم صنعتی تحقیقات سے تعلق رکھتے ہوں۔ پہلا انعام ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ مزید برآں دو انعام پانچ پانچ سو روپیہ کے۔ دو انعام ڈھائی ڈھائی سو روپیہ کے اور تین انعام ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ کے ہیں۔ مقابلہ کی شرائط اور داخلہ کے فارم کی تفاصیل درخواست کرنے پر صاحب ڈائرکٹر انڈسٹریل ریسرچ بیورو۔ امپیریل سیکرٹریٹ نئی دہلی سے مفت حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مقابلہ کے لئے درخواستیں صرف سرکاری فارموں پر ہونی چاہئیں جو مہیا کی جائیں گی۔ مضامین یکم جون ۱۹۳۹ء تک بھیج دینے چاہئیں۔


# دکھے دل کی داستان

یعنی

# روپڑی نزاع

کے متعلق جملہ واقعات مفصل درج کر کے اخیر میں بہی خواہان جماعت اہل حدیث کی خدمت میں اپیل کی گئی ہے کہ اس رسالہ کو پڑھ کر صحیح رائے قائم کر کے اہل حق کا ساتھ دیکر اس آئے دن کے نزاعات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیں۔ صرف جوابی کارڈ بغرض محصولڈاک بھیج کر مفت حاصل کریں۔

پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر


## داعیان جلسہ کی خدمت میں التماس

برادران اہل حدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سردیاں چلی گئیں، موسم بدل گیا۔ نئے موسم کے جلسوں کے لئے دعوتی خطوط آنے لگے۔ گزشتہ موسم میں کئی احباب کو جہاں کہ یہ عاجز پہنچ نہیں سکا شکایات رہی۔ وجہ یہ ہوئی کہ لوگ ہمیں بیکار سمجھتے ہیں اور صرف اپنے ہی جلسہ کے مدعو خیال کرتے ہیں۔ لیکن میرے پاس جو متعدد جگہ سے خطوط دعوت آجاتے ہیں اور ان میں سے بعض کی تواریخ ایک ہی وقت میں ہوتی ہیں یا یوں ہوتا ہے کہ اگر ایک دعوت مشرق کی طرف سے ہے تو دوسری مغرب کی جانب سے تو ایسی صورت میں ہر جگہ پہنچ سکنا میری طاقت سے باہر ہے نیز یہ کہ جو علماء نظام میں میرے ساتھ ہیں اگر انہوں نے بھی پیشتر سے کسی جگہ کا وعدہ کر لیا تو ایسی صورت میں مشکل اور طرح کی ہو جاتی ہے۔ لہذا جملہ اصحاب کی خدمت میں جو اس عاجز کو دعوت دینا چاہتے ہوں یا جمعیۃ اہل حدیث پنجاب امرتسر کے نظام کے ماتحت جلسہ کرنا چاہتے ہوں۔ التماس ہے کہ وہ اپنے ہاں کی تواریخ جلسہ مقرر کر کے ایک خط مجھے شہر سیالکوٹ کے پتہ پر لکھیں اور دوسرا امرتسر میں دفتر جمعیۃ اہل حدیث ڈھاب کھٹیکاں، مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ کو لکھیں۔ ایسے سب خطوط جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ سردار اہل حدیث کے ملاحظہ سے گزارنے کے بعد جملہ اصحاب کو اطلاع دیجائیگی کہ ہم کہاں کہاں اور کون کونسی تواریخ پر شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ان اصحاب کی مقرر کردہ تواریخ ہمارے نظام و مشاغل کے مناسب کس طرح ہو سکتی ہیں۔ (۲) نظام کو باقاعدہ رکھنے کیلئے یہ آئین نہایت ضروری اور مفید ہے۔ معلوم نہیں باوجود بذریعہ اخبار بار بار جتاتے رہنے کے بعض احباب اس امر کو کیوں نظر انداز کر دیتے ہیں

**خصوصی التماس** (۳) ارکان انجمن اہل حدیث سکندرآباد دکن کی خدمت میں خصوصی التماس ہے کہ آپ ایسے نازک وقت میں دعوت دیتے ہیں کہ پنجاب اور یوپی میں کئی جگہ جلسے مقرر ہو چکے ہوتے ہیں۔ پھر یا تو اکیلے سکندرآباد کے لئے بوجہ بعد مسافت سب جگہ کے جلسے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ اور بہت سے احباب کو ناراض کرنا پڑتا ہے۔ یا آپ صاحبان کی دل شکنی کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ آپ ابھی سے اپنے ہاں مشورہ کر کے مجھے اطلاع دیں تاکہ میں اپنی فرصت کے ایام دیکھ کر سب مقامات کا نظام جہاں تک میری وسعت میں ہے درست رکھ سکوں۔ والسلام!

نوٹ :- مجھے خط لکھنے میں لفافہ پر لفظ شہر سیالکوٹ ضرور لکھا کریں۔ ورنہ خط چھ چھ دن تک پڑا رہتا ہے۔

# مومیائی !

مصدقہ علمائے اہل حدیث مجرب و تیار کردہ آفس اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی بہیضہ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جھیلی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عا۔ آدھ پاؤ ۃ۔ پاؤ بھر ۃ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اہالیٔ برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک مبلغ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کیجائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

# تازہ ترین شہادتیں

جناب محمد شفیع نادر میاں صاحبان مئو ائمہ:۔ کئی ماہ کا عرصہ ہوا۔ چار چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوایا تھا۔ دو آدمیوں کو دیا جن کے نہ کھانا ہضم ہوتا تھا بہت ہی فائدہ بتلایا ہے دوسرا اب کھا رہا ہے (۱۹ دسمبر)

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے (۱۹ جنوری ۳۹ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اسکے قبل چند بار مختلف جگہ سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی ہے (۹ فروری ۳۹ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر ولی ... ایجنسی امرتسر



# مژدہ

فلکِ توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو

ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنے والے

## ماہوار جریدہ "الاسلام" کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضانِ وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفا
محصوران کفر و الحاد کا واحد مشکل کشا
ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات مشرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنہ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشا
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا۔

چندہ سالانہ عا روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی بلا تامل چندہ بنام منیجر "الاسلام" محبت پور کسیوہ ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤ الدین بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے گا۔



# خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے ... چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ اسلئے ... موسمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمزوری نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خریداک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ ناظم دواخانہ پنجاب میکلوڈ روڈ

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

# خواص سنترہ

مشہور پھل سنترہ کے عجیب ... خواص بیان ہیں۔ قیمت ۳/
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر



## اطلاعنامہ برائے اظہار وجہ اس امر کے کہ کیوں ڈگری کا اجراء عمل میں نہ آوے

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب چوہدری محمد علی صاحب بی اے ایل ایل بی۔ سب جج بہادر درجہ سوئم سرگودہا

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۱۶۵ - مقدمہ متفرق نمبر ۱۱۷

تارا چند ولد چوہدری پورن چند ذات ... سکنہ سرگودہا متوفی بذریعہ کندن لعل جگدیش چندر پسران تارا چند نابالغان سکنہ سرگودہا۔ ڈگریدار

بنام فرم رتن چند جوالاداس بذریعہ نرسنگھداس ولد نہال چند ذات سچدیو سکنہ سرگودہا۔

بنام جوالاداس ولد رتن چند و برج لعل ولد جوالاداس اقوام سچدیو ساکنان سرگودہا بلاک ۱۰

ہرگاہ ڈگریدار نے بر بنیاد ہونے ڈگری عدالت دیوانی بمقدمہ نمبر ۱۱۶۵ ۱۹۳۴ء زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اشتہار اخبار درخواست عدالت ہذا میں واسطے اجراء ڈگری مذکور کے گزرانی ہے۔ لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اس عدالت میں بتاریخ ۱۱ ۳/۳۹ حاضر ہو کر اگر کوئی عذر واسطے نہ جاری کئے جانے ڈگری کے رکھتے ہو تو پیش کرو۔ (۳۴۹)

آج بتاریخ ۱۶۔ فروری ۱۹۳۹ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

ڈگریدار کی ڈگری برخلاف فرم رتن چند جوالاداس واقعہ سرگودہا بذریعہ نرسنگھداس ہے۔ ڈگریدار کی درخواست ہے کہ آپ بھی فرم رتن چند جوالاداس کے حصہ دار ہو۔ اس لئے آپ کو ذاتی ذمہ دار قرار دیکر آپ سے زر ڈگری وصول کرائی جائے۔

دستخط حاکم — مہر عدالت



# گنجینہ روزگار

جس میں بے روزگاروں کو برسر روزگار ہونے کے لئے ہر قسم کے نسخے درج کئے گئے ہیں قیمت عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# دھلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| شرح قادری شرح تجرید بخاری [illegible] | کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد [illegible] | تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہوگئی ہے [illegible] |
| حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ [illegible] | سیرۃ الحلبیہ ۱۲ر | |
| بخاری مع حاشیہ سندی [illegible] | شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ [illegible] | تفسیر خازن مع معالم [illegible] |
| قاموس معرب اعلیٰ کاغذ [illegible] | | المنجد طبعہ تاسعہ [illegible] |
| مفتاح کنوز السنۃ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں انکی مکمل فہرست۔ [illegible] | فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد [illegible] | تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد [illegible] |
| | تاج العروس شرح قاموس [illegible] | |

نوٹ:- فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲/م

---

ضعف باہ، ہسٹریا، بیماری ۔۔

# الذیابیطس

مجرب مجرب

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز مبتلا ہو ذیابیطس یا سلس البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیگا۔ جبکہ صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہو جانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور ترل وغیرہ عوارض مرض اکیس یوم میں دور ہو جاتے ہیں۔ صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے ۲ خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجئیگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کر کے واپس کر دیجائیگی قیمت مکمل ۲ خوراک ۱۔ ٹکٹ ۱۲ روپیہ نمونہ خوراک ۱۲/ محصول علاوہ۔

---

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

محافظ صبیان

# حیات الصبیان

محافظ صبیان

مسلمہ ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچہ کی زندگی یا موت کا سوال ہے بچوں کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اسطرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست۔ قے۔ نفخ۔ بدہضمی۔ سوکھا پن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور جنمیں اکثر چالیس فیصدی بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا بچوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہو رہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں۔ تندرست اور توانا رہتے ہیں۔ ترکیب نہایت سہل ہے جو بلا بدمزگی استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲/ تین شیشی ۲/ محصول بذمہ خریدار۔

پتہ:- مطب حکیم سید ظہیر الحسن دواخانہ پاکستان متھرا (یوپی)

---

# نشاطِ زندگی

اس کتاب میں نوجوانوں کو صحت و تندرستی قائم رکھنے کے طریقے۔ بیوی کے ساتھ شادی کا سچا اور حقیقی لطف حاصل کرنے کے قواعد درج کر کے مجرب طبی نسخے بھی درج ہیں۔ شائقین حضرات کے لئے بہت مفید ہے۔ غرضیکہ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸/ محصول ڈاک علاوہ۔

منگانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

---

# سرمہ نور العین

۱۲/

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸/

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ پنجاب

---

# طبیب کامل

المعروف

## مجرب فارماکوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ قیمت ۱۲/ مع محصول ڈاک ۸/

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

---

(۳۵۰

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

## بعدالت جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرانوالہ

نمبر مقدمہ ۴۴۴ سنہ ۱۹۳۹ء

حویلی رام ولد مول راج سکنہ گوجرانوالہ۔

بنام محکم۔ رحیم بخش و چاندی پسران جیون قوم اوائیں ساکنان محلہ بجتے والا گوجرانوالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محکم، رحیم بخش و چاندی مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محکم، رحیم بخش و چاندی مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر محکم، رحیم بخش و چاندی مذکور تاریخ ۲۰۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو مقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۱۸ فروری بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

## تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

# نصف قیمت

## کا اعلان

مقدمہ مابین ورثاء کارخانہ اخبار "وکیل" جو عرصہ زائد از پچیس سال چل رہا تھا۔ بہ شکل فتح بحق شیخ غلام مصطفےٰ برادر خورد شیخ غلام محمد صاحب مرحوم ختم ہو گیا ہے۔ اس فتح کی خوشی میں اور اخبار "وکیل" کے امدادی فنڈ کو ترقی دینے کی خاطر کارخانہ "وکیل" امرتسر کی تمام موجودہ اسلامی کتب علاوہ محصول ڈاک نصف قیمت پر

## ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۹ء تک

دی جاوے[illegible] کے علاوہ موجودہ کتب قانونی پر بھی معقول کمیشن دیا جاویگا۔

فہرست کتب جو ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے بے نظیر تیار کی گئی ہے۔ صرف ایک آنہ کا ٹکٹ کارخانہ کو بھیجکر [illegible] کارخانہ "وکیل" امرتسر سے مفت منگوالیں ۱۔۱۲

[illegible] منیجر کارخانہ وکیل امرتسر

---

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
باجلاس مسٹر احسن الدین صاحب آئی۔ سی۔ ایس
سب جج بہادر درجہ دوئم سیالکوٹ

نمبر مقدمہ ۲۰۰

عبدالرشید ولد غلام قادر قوم کشمیری سکنہ سیالکوٹ مدعی
بنام سیٹھ لچھمن داس ولد سیٹھ گھیشا مل قوم کھتری سکنہ شہر سیالکوٹ۔ عبدالحق ولد غلام حسین عرف محمد ماہی ہاشمی ٹبہ ککے زئیاں سیالکوٹ۔ محمد امان اللہ ولد غلام حسین سکنہ حال لاہور لوکوشاپ ریلوے معرفت فورمین صاحب ریلوے لاہور۔ مدعا علیہم۔

دعوے دلاپانے مبلغ -/۱۶۷ روپیہ واپسی زرثمن

ہرگاہ مقدمہ مصدرمیں مدعا علیہم مذکورہ بالا کی تعمیل اصالتاً ہونی مشکل ہے۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ بالا مورخہ ۷ ۳/۳۹ کو بوقت دس بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے ۲۱ ۲/۳۹ کو جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

# زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اسمیں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خوانین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۳۶ کے ۴۰۰ سو صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعایتی [illegible] روپیہ۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

---

فارم ۲۰ — نمبر مقدمہ ۷۷۹

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ
امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ یوسف خان ولد حامد خان ذات پٹھان سکنہ فتح پور افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی پونجہند وغیرہ قارضان تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا تم جملہ قرضخواہ کو (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۴ ۴/۳۹ دفتر بورڈ واقع شکرگڑھ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۱۴ ۴/۳۹ بمقام شکرگڑھ نقشہ ہذا کی پڑتال کریگا جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

نیز جملہ قرضخواہوں (تم) کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل بتفاصیل پیش کرو۔ اور اسکے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر (تم) وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

اس بارہ میں مزید کارروائی بتاریخ ۲۰ ۴/۳۹ کی جائیگی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

(۳۵۱)

---

## خواص سنترہ

مشہور پھل سنترے کے عجیب و غریب فوائد۔ اور اکثر امراض کو اس کے استعمال سے دور کرنے کے طریقے تحریر کئے ہیں۔

قیمت ۳/ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

## مفتاح القرآن

جس میں قرآن مجید کے تقریباً ستر ہزار جملہ کلمات کو ایک ایک کر کے مع سپارہ، سورت نمبر آیت اور رکوع وغیرہ مندرج ہیں۔ آپ کو قرآن مجید کی کوئی بھی آیت یا لفظ تلاش کرنا ہو تو بغیر کسی قسم کی محنت کے ایک منٹ میں مل سکتا ہے۔ ردیف وار تمام الفاظ مندرج ہیں۔ ایک لفظ جس جس آیت میں جتنی جتنی مرتبہ قرآن مجید میں آیا ہے مع مفصل حوالہ اتنی دفعہ ہی تحریر ہے۔ ایک قابل قدر تحفہ ہے۔ [illegible] کاغذ، کتابت اور طباعت اعلیٰ۔ باوجود اس کے قیمت صرف دو روپے ۲/۱/۰۔ محصول ڈاک ۸ر

## ویدارتھ پرکاش مع ویدک تہذیب

جس میں پنڈت آتمانند صاحب نے نہایت محنت عرق ریزی سے ویدوں کو کئی بار مطالعہ کر کے ان کی تعلیم کو ظاہر کیا ہے۔ نیز ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت ویدوں سے ہی دکھایا گیا ہے۔ قابل دید ہے اصل قیمت ؏ ۔ رعایتی ۱۰ار۔ محصول ڈاک ۵ر

## الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

جس میں [illegible] ایک ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔ مخالفین کے دلائل کی مفصل مدلل تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۸ر۔ محصول ڈاک [illegible]

سب [illegible] کے [illegible] ہیں۔ اس رسالہ میں ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر محصول [illegible]

## عرب کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر آپ نے آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہوں گی جو غالباً تمام مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہوں گی۔ مگر کتاب مذکورہ ایک معزز غیر مسلم [illegible] سوامی لکشمن جی مہاراج کے خیالات کا مرقع ہے جو آپ پیغمبر اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ حضور صلعم کی پیدائش سے لیکر وصال فرمانے تک تمام واقعات [illegible] ہیں۔ یہ کتاب [illegible] صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ محصول ڈاک ۸ر

## ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

حصہ اول

مصنفہ مولوی حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب مصنف "کنز المجربات" وغیرہ

جس میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزارہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، صدریات، مخفیات، سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ بعض ایسے صدری نسخہ جات بھی درج ہیں جو سینکڑوں خوشامدوں کرنے سے بھی کسی صورت حاصل نہیں ہو سکتے۔ محض نفع خلائق کی غرض سے عالم آشکارا کر دیئے گئے ہیں۔ —— اتنے معلومات اور ۱۸×۲۲ کے سوا پانچ سو صفحات کی ضخامت۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ ہونے کے باوجود قیمت صرف تین روپیہ ۳/۰/۰۔ محصول ڈاک ۸ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

## سرمہ اکسیر العین

[illegible] اس کے استعمال سے [illegible]

## مغلظات مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیشمار گالیاں ردیف وار مع مفصل حوالہ مندرج ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جو اپنے آپ کو مجدد وقت، مہدی بلکہ نبی کے القاب سے ملقب فرماتے تھے۔ ان کا طرز کلام کس طرح کا تھا۔ قیمت صرف ۵ر۔ محصول ڈاک ۴ر

## جمع القرآن والحدیث

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کب جمع کی گئیں، کب ان کی کتابت [illegible] مفصل ذکر اس کتاب میں موجود ہے۔

## اسلامی توحید

جس میں تعزیہ پرستی، نوحہ، ماتم اور [illegible] کی [illegible] ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible] دراصل شیعہ حضرات ہی تھے۔ قیمت [illegible]

جملہ کتب منگوانے کا پتہ

منیجر

بخدمت شریف جناب [illegible] صاحب

اہلحدیث امرتسر

جامعہ ملیہ — دہلی

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۹

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔۔۔ ۔۔ ستے

عام خریداران سے ۔۔۔ ۔۔ ۵ــہ

۔۔۔ ششماہی ۔۔۔ ۳ــہ

ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ ۸ شلنگ

فی پرچہ ۔۔۔ ۲ــہ

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

# امرتسر ۱۸ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


نظم۔ (مسلمان سے خطاب) ۔ ۔ ۔ ص۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲

مسیحی مذہب کی صحیح تصویر ۔ ۔ ۔ ص۳

خلیفہ قادیان اور مصری پارٹی ۔ ۔ ۔ ص۴

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۔ ۔ ص۵

قادیان کا سالانہ جلسہ ۔ ۔ ۔ ص۵

تذکیر کی ندا بہ اہنفیر کی صدا ۔ ۔ ۔ ص۶

دہلی کی گذشتہ تاریخ اہل حدیث ۔ ۔ ص۸

اہل بیت اور شیعہ ۔ ۔ ۔ ص۹

مولانا اسلم جیراجپوری اور عالم برزخ ۔ ص۱۰

جد و جہد ۔ ۔ ۔ ص۱۱

قادیانی ۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۲

اشتہارات ۔ ۔ ص۱۴


## مسلمان سے خطاب

از قلم محمد عاشق عرف بو البکم

اے مسلماں تو زمانے میں کبھی سردار تھا — مخزن جود و کرم۔ کان ہنر زردار تھا
نشۂ مردانگی میں مست تھا سرشار تھا — سرزمین ہند میں غازی علم بردار تھا

سامنے میں آجائے تیرے تھی بھلا کس کی مجال
تیری ہیبت پُر غضب تھی واہ رے تیرا جلال

عزت و شہرت میں یکتا ہر چار سو مشہور تھا — مثل ماہ پُر ضیا سینہ تیرا معمور تھا
تو شکستہ دل کی ڈھارس مونس و غمخوار تھا — رشک افلاطوں ارسطو۔ قافلہ سالار تھا

منشاء قدرت سے تو اب ہو گیا را جسے زوال
ہر کمال را زوالے۔ ہر زوالے را کمال

خواب غفلت چھوڑ اے مسلم ذرا بیدار ہو — سونے پستی جا رہی ہے قوم اب ہوشیار ہو
دشمنان قوم کے بھی مت پیچھے آزار ہو — اللہ اکبر کی صدا شیوہ تیرا اے یار ہو

بیدار ہو بیدار ہو مسلم تو اب بیدار ہو
اپنی غفلت کے نشے سے تو اب بیزار ہو

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۲۔ مارچ کو تعزیہ گذرتے ہوئے بازار کرموں ڈیوڑھی میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ۱۸ اشخاص زخمی ہوئے۔ جن میں گیارہ مسلمان تھے۔ ایک مسلمان جو شہری نہ تھا سر پر شدید زخم لگنے سے مرگیا۔ جسے پولیس نے اپنی زیر نگرانی دفن کرایا۔ تقریباً ساٹھ ہندو اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے جن میں دو زیر دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۹ حوالات میں ہیں۔ ان پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ باقی اٹھاون کو ضمانتوں پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے پانچ پر زیر دفعہ ۱۴۷ اور ۵۳ پھر زیر دفعہ ۱۰۷ مقدمہ چلایا جائیگا۔ انکے مقدمات کی سماعت ۱۷۔ مارچ کو ہوگی۔ ان کے علاوہ بھی چند ہندو اور مسلم گرفتار کئے گئے ہیں۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔ شہر میں ۲۔ مارچ سے ہی ۲ ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ وکرفیو آرڈر نافذ ہے۔ پولیس کا زبردست انتظام ہے۔ ہولیوں کے جلوس بھی بند ہیں۔ آج (۶۔ مارچ) تک کوئی مزید حادثہ پیش نہیں آیا۔

—— امرتسر گذشتہ ہفتے بہت بارش ہوئی۔ پنجاب کے اکثر مقامات پر سخت ژالہ باری ہوئی۔ جس سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

—— قصور ضلع لاہور میں ۲۔ مارچ کو جلوس ذوالجناح نکلنے پر شیعہ سنی فساد ہو گیا۔

—— بنارس میں ہندو مسلم فساد ہونے سے بیس اشخاص ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔ علی ہذا القیاس کانپور میں بھی محرم کے موقعہ پر پولیس کو کئی مرتبہ گولی چلانی پڑی ۴ ہلاک و ۳۴ مجروح ہوئے۔

—— محرم کے فسادات کے پیش نظر بریلی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔

—— ریاست راجکوٹ کے متعلق گاندھی جی نے ٹھاکر صاحب کی خدمت میں چند مطالبات پیش کئے تھے۔ جن کا جواب نہ ملنے پر گاندھی جی نے ۳ مارچ سے حسب دستور فاقہ کشی اختیار کرلی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی حالت کو دیکھتے ہوئے گورنمنٹ بمبئی نے گورنر جنرل کو مطلع کیا ہے کہ اگر راجکوٹ کے معاملات میں گورنمنٹ ہند نے جلد مداخلت نہ کی تو بمبئی گورنمنٹ ۸ مارچ کو مستعفی ہو جائیگی۔ صوبہ بہار و سی پی کی حکومتوں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔

—— دہلی۔ جمعیۃ العلماء ہند کانفرنس کے اجلاس میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو کانگرس میں نہ صرف شامل ہونا چاہئے بلکہ اسکی سرگرمیوں میں پوری طرح حصہ لینا چاہئے۔ (غالباً کانفرنس کی یہی غرض و غائت تھی)

—— ریاست کپورتھلہ میں تمام سرکاری ملازموں کو سیاسی تحریکوں میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ امسال حج بیت اللہ کے موقعہ پر بیرونجات سے ۵۹ ہزار ۷۰۵ حجاج کرام شامل ہوئے نجد و حجاز کے اندرونی حجاج اس تعداد میں شامل نہیں۔

**یاد رہے** حساب دوستان اہلحدیث ۳ مارچ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اسے ایک نظر ضرور ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار جلد بھیجدیں۔ (مینجر اہلحدیث)

—— لندن ۵ مارچ۔ فلسطین کانفرنس جاری ہے ابھی تک کوئی خاطر خواہ فیصلہ نہیں ہوا۔ برطانوی نمائندوں نے تجویز پیش کی ہے کہ جب تک عربوں اور یہودیوں میں مفاہمت نہیں ہوتی تب تک فلسطین کے دو یا زیادہ حصے کئے جائیں اور دو ہاؤس قائم کر کے ان میں موجودہ آبادی کے مطابق ممبر منتخب کئے جائیں۔

—— رنگون میں ہندو مسلم فساد ہونے سے ۱۶ ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔

—— امرتسر پولیس نے ایک شخص امیر چند کو ڈاکہ زنی اور جھوٹی تار دینے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے کہ ملزم نے ایک شخص کو ہوشیار پور تار دیا کہ اسکی لڑکی بیمار ہے امرتسر جلدی پہنچو۔ تار دیکر ہوشیار پور چلا گیا اور اسکے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔

—— مالیر کوٹلہ جیل سے نو قیدی دو سو کارتوس اور دس رائفلیں لے کر فرار ہو گئے۔

**مضامین آمدہ** مولوی ابوالوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل۔ محمد منان صاحب۔ مولوی محمد ایوب صاحب۔ سید محمد اسحاق صاحب۔ محمد ابوالخیر صاحب ۲ عدد۔ قریشی محمد عبد الرحیم صاحب۔ محمد عبد المنان صاحب قریشی۔

**غیر مقبولہ** قادیان کا جلسہ اور خاتم النبیین۔ خیر مقدم۔ کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد صاحب۔ چیلنج مباحثہ۔ احمدی کو نصیحت۔

**غیر مقبولہ نظمیں** مرثیہ بروفات مولانا محمد یوسف شمس۔ جام دلائے احمد یارب تو میرا بھر دے۔

**شیخ عبد الرشید ملتانی** جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (مینجر اہلحدیث)

**جلسہ اہل حدیث کانفرنس** پر جو صاحب نظم پڑھنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کو بہت جلد اطلاع بھیجدیں جو صاحب خود تشریف نہ لاسکیں اپنا کلام ہی بھیجدیں۔

**تیاری شروع کردیں** آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں پہنچنے کے لئے آپ ابھی سے تیاری شروع کر دیں

**یادرفتگان** (۱) میری اہلیہ حرکت قلب بند ہونے سے ۲۔ فروری کو انتقال کر گئی انا للہ! برکات احمد پنشنر از بریلی (۲) میرا پچیس سالہ نوجوان لڑکا احمد غفور دو تین ماہ کی علالت کے بعد ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ! محمد عبد المغنی از راجورا ضلع دربھنگہ۔ (۳) ہمارے محترم بزرگ اور اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار حاجی غلام قادر المعروف غلام حیدر صاحب بعلت نمونیا ۹ محرم کو انتقال کر گئے انا للہ! مرحوم ہماری جماعت کے روح رواں اور مخلص بزرگ تھے۔ راقم: محمد عبد الرزاق فاروقی مسجد عباسی احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔ (۴) منشی محمد ابراہیم خان صاحب گونڈوی کی دختر انتقال کر گئی۔ انا للہ! جامع علی مدرسہ نور العلوم بہرائچ۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

—— [illegible] کے قریب [illegible] مارچ کو [illegible] ہوٹل پائی گئی۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اہلحدیث

۱۸ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ


DELHI.

# مسیحی مذہب کی صحیح تصویر

(۲)

مسیحی رسالہ "اخوت" کے مضمون نگار نے کھلے الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ مسیح دراصل خدا تھا۔ جو جسم اختیار کر کے دنیا میں ظاہر ہوا۔ اس کا ذکر گذشتہ پرچے میں ہو چکا ہے۔ آج اس کا بقیہ مع جواب درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔ راقم مضمون لکھتا ہے :-

"مسیح نے مجسم ہو کر بتایا کہ خدا نور ہے۔ اس نور سے کوئی آگ کا شعلہ مراد نہیں بلکہ اس سے ذات الٰہی کا قدس مراد ہے۔ چنانچہ کلام مقدس میں لکھا ہے کہ

"خدا اس نور میں رہتا ہے جس میں ذرا بھی تاریکی نہیں"

یعنی اس کی ذات میں ناپاکی اور گناہ کا امکان تک نہیں۔ مسیح نے مجسم ہو کر بتایا کہ خدا محبت ہے۔[۸] اس محبت کی توضیح اور تشریح کے لئے آپ نے خدا کو باپ کے لفظ سے مخاطب کیا۔ باپ کی عالمگیر تعلیم نے دنیا کو عالمگیر اخوت اور مساوات کی سلک میں منسلک کر دیا۔[۹] دنیا کے اندر حقیقی اخوت اور برادری کو قائم کیا مساوات کے اصول کو بغیر کسی تمیز و تفریق کے جاری کیا۔[۱۰] اور اس کے باعث سب بنی نوع انسان بلا کسی قومی اور ملی امتیاز کے آپس میں بہن بھائی ہیں۔ ایک خاندان کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ سب کا باپ ایک ہے۔ جو سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے۔ غرض کہ مسیح واحد خدا کا اکمل اور اتم مکاشفہ ہے۔[۱۱] اور اس کے ذریعے سے ایک سرتاپا گنہگار کی اپنے گناہوں کی مغفرت حاصل کر کے خدا تک رسائی ہوتی ہے۔ خداوند مسیح نے دعویٰ کیا ہے کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر خدا تک نہیں

---

۸ خدا کو نور اور محبت بتانے کے لئے جسم اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ بات تو انبیاء کرام اور بزرگان دین سب بتاتے آئے ہیں۔ (اہلحدیث)

۹ خدا کو باپ کہہ کر دنیا کو اخوت اور مساوات میں منسلک کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام بنی آدم خدا کے فرزند ہیں اور خدا ان سب کا باپ ہے۔ جیسا کہ مسیح نے خود فرمایا ہے کہ "تم آسمانی باپ کے فرزند ہو" (متی ۶: ۲۰) نتیجہ اس کا وہی ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا انہی معنی میں ہے جن معنی میں دوسرے سب انسان خدا کے بیٹے ہیں۔ یہ مفہوم وہی ہے جو [illegible] حضرات انبیاء [illegible]

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا

اس ابنیت یا ولدیت کے معنی فرزند ہونا نہیں ہیں بلکہ تشبیہ کی شکل میں اس سے مراد محبوبیت ہے۔ اچھا ہوا کہ مسیحی نامہ نگار نے خدا کی ابوت اور بنی آدم کی ابنیت کا مسئلہ خوب صاف کر دیا۔ جس کی تائید ہم نے انجیل جلیل سے بھی دکھا دی ہے۔ (اہلحدیث)

۱۰ اگر مسیح نے مساوات کا اصول جاری کیا تھا تو غیر بنی اسرائیل کو کتے کیوں کہا تھا؟ (متی ۱۵: ۲۶) (اہلحدیث)

۱۱ مکاشفہ کا معنی غالباً آئینہ (شیشہ) ہے۔ ہم جب اس شیشے میں نظر کرتے ہیں تو ہمیں ملتا ہے کہ مسیح ایک وقت مریم صدیقہ کے پیٹ میں تھا پھر پیدا ہو کر لڑکوں میں کھیلتا رہا۔ جس کی شہادت اناجیل طفولیت دے رہی ہیں۔ آخر بالغ ہوا۔ کبھی بھوکا ہوا، کبھی کھانا کھایا اور پانی پیا اور کبھی دشمنوں کے نرغے میں پھنسا اور اس حالت میں یہ دعا کرتا ہوا سنا گیا۔ "اے میرے آسمانی باپ یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے" (مرقس ۱۴: ۳۵) آخرکار دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر حسب بیان انجیل متی چلا کر جان دی۔ کیا ہی اچھا آئینہ ہے جس میں تمام انسانی صفات نمایاں نظر آتی ہیں۔ (اہلحدیث)

جواب نصاریٰ۔ مسیحیوں کے اعتراضات (۲۳۹) جواب۔ از مولانا ثناء اللہ صاحب (بقیہ)

...پہنچ سکتا۔" ؎

حقیقی مذہب میں یہ تینوں چیزیں یعنی راہ۔ حق اور زندگی ہونی نہایت ضروری ہیں۔ مسیح محض راہ بتلانے والا ہی نہیں بلکہ وہ خود راہ ہے۔ وہ حقیقی جادۂ عمل ہے۔ جس پر چل کر لوگ قرب الٰہی کو حاصل کرتے ہیں؎۔ قوموں کی حیات اسی میں مضمر ہے۔ وہ زندگی کا بانی مبانی ہے اور وہی اکیلا لوگوں کی زندگی کا انجام ہے کلام مقدس نے صاف بتادیا کہ آسمان اور زمین کے درمیان کوئی دوسرا نام بخشا نہیں گیا جس سے گناہوں کی معافی حاصل ہوسکتی ہے۔ زمانہ کے شروع سے آج تک صرف مسیح ہی دنیا کا نجات دہندہ ہے؎۔ مسیح کے باہر لوگوں کی مذہبی تگ و دو محنت و مشقت بدنی، ریاضت و جفاکشی بے سود ہیں۔ آج دو ہزار سال کا عرصہ ہوا جبکہ ابن المسیح منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ اس طویل عرصہ میں دنیا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی کو مسیح کا نعم البدل ثابت کرے۔ لیکن وہ آج تک اپنی کوششوں میں ناکامیاب ثابت ہوئی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے مصلحین تو ضرور پیدا ہوئے۔ ہادی و فاتح۔ فلاسفر۔ سائنسٹ۔ عالم۔ اُستاد وغیرہ سینکڑوں ہو گزرے۔ لیکن کوئی ماں کا پوت ایسا پیدا نہ ہوا جو مسیح کی جگہ لے سکتا؎۔ اور اس کے کیریکٹر اور سیرت کو اپنی زندگی میں دکھا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ اور فریفتہ بنا سکتا۔ مسیح کی انوکھی اور اعجازی تعلیم نے دنیا کی اخلاقی، روحانی، تمدنی، معاشرتی اور اقتصادی حالت میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا کردیا؎۔ بلاریب مسیح کی جلیل القدر شخصیت گذشتہ دو ہزار سال سے بہمہ جہت و من کل الوجوہ بے نظیر اور عدیم المثال ثابت ہوئی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس عرصہ میں بعض شخصوں نے "مثیل مسیح"، "مسیح زماں"، "مسیح موعود" وغیرہ ہونے کا دعویٰ کیا؎۔ بعض مسیح کے نام نہاد معتقدوں نے کسی شخص کو مسیح کا خطاب دیکر مخاطب کیا۔ لیکن واقعات اور حالات نے فوراً ظاہر کردیا "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"۔

(اخوت لاہور ملک بابت جنوری ۱۹۳۹ء)

؎ مسیح خدا تک پہنچانے کا وسیلہ ہے بالکل صحیح ہے آمَنَّا اَکْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ط لیکن فاضل نامہ نگار نے وسیلہ اور مقصد میں فرق یا تو خود ہی نہیں سمجھا یا بتایا ہی نہیں۔ اچھا ہم ہی بتائے دیتے ہیں ریل گاڑی پر غور کرو۔ یہ لاہور تک پہنچنے کا وسیلہ ہے مگر خود لاہور نہیں ہے۔ اسی طرح سیڑھی مکان کی چھت پر پہنچنے کا ذریعہ یا وسیلہ ہے مگر خود چھت نہیں ہے۔ نامہ نگار نے خوب فیصلہ کیا ہے۔ ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ (اہلحدیث)

؎۱۳ مسیح وسیلۂ نجات ہے۔ مسیح قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ (اہلحدیث)

؎۱۴ نجات دہندہ سے مراد اگر وہی ہے جسکو نامہ نگار پہلے لفظ وسیلہ سے بیان کر آیا ہے تو ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ اگر خود نجات دینے والا مراد ہے تو اسکو وسیلہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ ایسا ہی یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ "زمانہ کے شروع سے"۔ کیونکہ شروع زمانہ سے لیکر مسیح کی پیدائش تک لوگ انہیں جانتے پہچانتے بھی نہ تھے۔ پھر ان کے حق میں آپ نجات دہندہ (نجات دینے والے) کیونکر ہوسکتے ہیں۔ (اہلحدیث)

؎ مسیح کی جگہ لینے سے مراد اگر یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو الوہیت اور انسانیت کا مرکب مجموعہ ہو۔ تو ہم مانے لیتے ہیں کہ واقعی کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو ان دو جزوؤں کا مرکب مجموعہ ہو۔ یہ تو محال کی مثال محال تلاش کرنا ہے۔ اگر محض انسانی حیثیت میں نبوت اور رسالت کا منصب مراد ہے تو مسیح جیسے بہتیرے رسول آئے بلکہ وہ بھی آئے جن کی بابت خود مسیح نے فرمایا ہے کہ وہ آکر تمہیں ایسی باتیں بتائینگے جن کو میں نہیں بتا سکتا اور وہ دنیا کو راستی اور عدل کے ساتھ پاک کرینگے۔ (انجیل یوحنا)

(اہلحدیث)

؎۱۶ کیا انقلاب پیدا کیا اور کب کیا؟ یہ دونوں امور محل بحث ہیں۔ نامہ نگار کا فرض تھا کہ اس کی تفصیل کرتا تاکہ معلوم ہوجاتا کہ آپ کا دعویٰ واقعات سے بھی ثابت ہے۔ (اہلحدیث)

؎۱۷ یہ فقرہ غالباً مرزا صاحب قادیانی کی طرف اشارہ ہے، مرزاجی کے مریدو! اس کے جواب میں کیا کہتے ہو؟

(اہلحدیث)

(نوٹ) یہ مضمون اور نبی موعود والا مضمون (جو اہلحدیث نمبر ۲۷ میں شائع ہو چکا ہے) ہر دو کو بصورت رسالہ طبع کرا کر مفت شائع کیا جائیگا۔ ناظرین آگاہ رہیں اور تعداد مطلوب سے اطلاع دیں۔ محصول ڈاک بذمہ طالب ہوگا۔ (اہلحدیث)

## قادیانی مشن

# خلیفہ قادیان اور مصری پارٹی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قادیانی جماعت میں بعض لوگ ایسے بھی ظاہر ہوئے ہیں جو احمدیت کے تو قائل ہیں مگر موجودہ خلیفہ کی خلافت کے منکر بلکہ شدید مخالف ہیں۔ ان کے سرگروہ شیخ عبدالرحمان المعروف شیخ مصری ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ خلیفہ قادیان میں ایسے اخلاقی عیوب ہیں جنکے باعث وہ قابل معزول ہیں۔ اس کے فیصلہ کے لئے اس فریق کا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں خلیفہ صاحب کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے۔ اسکے مشتہر حکیم عبدالعزیز احمدی مقیم قادیان ہیں۔ یہ نزاع دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔

خلیفہ قادیان کی طرف سے اس دعوت کو قبول نہیں کیا جاتا۔ نہ آئندہ قبول کرنے کی کوئی صورت نظر آتی ہے ہمارا خیال ہے کہ خلیفہ قادیان اگر ہمت کرکے اس دعوت کو قبول کرلیتے تو آئے دن کا جھگڑا ختم ہوجاتا ہم اس امر میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتے۔ ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کی بزرگی۔ آنحضرت صلعم کی فضیلت۔ اسلام کی عالمگیری۔ سب کی سب مسئلہ ختم نبوت سے وابستہ ہیں اگر ہم نبوت کو جاری مانیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ دنیوی زندگی کے لئے فلاح و فوز کے قوانین۔ روحانی ترقیات کے ذرائع۔ نجات اخروی حاصل کرنے کے وسائل، حقوق اللہ و حقوق العباد کے مظہر احکامات ربانیہ ابھی تک انسانوں کو مکمل طور پر عطا نہیں کئے گئے۔

گذشتہ ادیان کی طرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین مقدس بھی بام عروج کے کسی درمیانی زینہ پر ہی دم توڑ رہا ہے۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ دین کامل ہو چکا نبوت کی نعمت تمام کی جا چکی۔ اور آنحضرت ہا ہا ثنا هو وا تمها متنا کے فرامین قد انقطعت النبوة والرسالة۔ ختم بی النبیون وغیرہ کیسر و باطل تھے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

مرزا غلام احمد صاحب نے سچ فرمایا ہے کہ

"اگر کوئی نبوت کے دعازی نہیں) حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لاوے اس سے تو تمام تار و پود اسلام کا درہم برہم ہو جاتا ہے"

(کتاب البریت ص۱۸۵)

مختصر یہ کہ ختم نبوت کا انکار قرآن اور نبی سید الانس والجان کی صریح تخریب و توہین پر منتج اور اسلام کا تختہ الٹ دینے کے برابر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ توحید کے بعد اسلامی عقوق کے مسائل میں سے جس قدر ختم نبوت کے مسئلہ پر زور دیا گیا ہے شاید ہی کسی دوسرے مسئلہ کو یہ اہمیت دی گئی ہو۔ مگر آہ صد آہ کہ معاران نبوت نے اپنی تمامتر دماغی قابلیتوں کو اس تعمیر اسلام کے اکھاڑنے میں ہی خرچ کر دیا۔

مضمون ہذا کی گذشتہ اقساط سے ناظرین کرام معلوم کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے کیسے واضح ارشادات تھے جنہیں تحریف کے سانچہ میں ڈھال کر کچھ کا کچھ بنا دیا گیا۔ آج تک ان مخالفین ختم نبوت نے یہ جال بچھا رکھا تھا کہ

"بہت سے اولیاء و محدثین اور علماء ... آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود آپ کے بعد کسی ایسے نبی کے آنے کو ممنوع خیال نہیں کرتے تھے۔ جو آپ کی ہی وساطت سے اس درجہ (نبوت) کو حاصل کرے" (خلیفہ قادیان کا قول مندرجہ الفضل ۲۵۔ نومبر ۳۲ء ص۱)

مگر آج جبکہ خلیفہ قادیان کو اس کذب سے بُنے ہوئے جال کی تمام تاریں ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئیں تو آپ نے جھٹ سے پہلو بدل لیا۔ اور یہ کہہ کر اپنی آنکھوں پر سنگ دروغ کی عینک چڑھا کر فرمایا کہ یہ تو درست ہے کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس بات پر زور دیا ہے) کہ میرے بعد نبی نہیں (مگر کیا اس حصہ کا بھی انکار کیا ہے جو جاری ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں! ہاں مخفی رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا لکن المبشرات۔ تا جس نے اس سے فائدہ اٹھانا ہے (یعنی مرزا صاحب نے) اسی کا ذہن ادھر جائے۔ دوسرے کا نہ جائے۔ اور جب تک وہ نبی نہ آئے جو ان الفاظ کا مصداق ہے تب تک تو فیصلہ رہے اور جب وہ آ جائے تو آپ ہی لکن المبشرات سے نبوت کا جاری ہونا ثابت کر لیگا۔ گویا جس وقت تک کسی نبی نے نہ آنا تھا اس وقت تک تو ان النبوة والرسالة قد انقطعت کے الفاظ امت کی حفاظت کا موجب ہوں اور جب نبی آ جائے تو وہ لکن المبشرات سے نبوت کے جاری ہونے کا ثبوت پیش کر سکے؟"

(قول خلیفہ قادیان در ریویو ماہ اگست ۲۹ء ص ۳۹/۴)

اللہ اکبر! برادران اسلام! یہ ہیں قادیانیوں کی مقدس چالیں۔ کہاں یہ دعویٰ تھا کہ بیسیوں اولیاء و محدثین اور علماء اسلام مسئلہ اجراء نبوت سے نہ صرف یہ کہ واقف ہی تھے بلکہ علی الاعلان اس مسئلہ کے مبلغ و مشتہر تھے۔ چنانچہ "الفضل" ۲۰۔ نومبر ۲۲ء کے اندر خلیفہ صاحب نے محی الدین ابن عربی رح۔ مجدد الف ثانی رح۔ ملا علی قاری رح۔ امام شعرانی رح بلکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک کے اسماء گرامی بھی اسی گروہ میں شمار کر دیئے اور کہاں یہ اعلان کہ سوائے مرزا صاحب کے گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس کے اندر کسی ایک فرد امت محمدیہ کو بھی اس راز سے قطعاً آشنائی نہ تھی۔ آہ ے

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(باقی آیندہ)

---

# قادیان کا سالانہ جلسہ
## اور
# خلیفہ صاحب کے مواعظ

(از قلم مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن صاحب فرید کوٹی)

اخبار گوہر بار "اہلحدیث" مورخہ جنوری ۳۴ء میں میرا ایک مضمون چھپ چکا ہے۔ اسی سلسلہ کا یہ دوسرا مضمون ہے۔

خلیفہ صاحب جس مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے۔ اس کے دائیں جانب کچھ فاصلہ پر عورتوں کا پنڈال تھا اور مردوں کا پنڈال جنوب مشرق میں تقریباً دو صد گز کے فاصلہ پر تھا۔ پنڈال کے چار بڑے دروازے تھے اور چاروں طرف مدور شکل میں گیلریاں نصب کی گئی تھیں اکثر عاشقان مسیح ان گیلریوں پر ہی بیٹھے ہوئے اپنی نماز پڑھ رہے تھے۔ رکوع و سجود اکڑ دھو کر یا اینٹھ

پیدا ہے جو کر ادا ہو رہا تھا۔ پنڈال اور مسجد کے درمیان کافی جگہ خالی تھی۔ جس میں نہایت آسانی کے ساتھ یہ تمام لوگ باطمینان وسکون محمدی طریق پر اسلامی نماز ادا کر سکتے تھے۔ پچاس آدمی کہیں کھڑے ہوئے ہیں، تو کہیں اور دو سو کہیں۔ اور عجیب بات یہ تھی کہ پنڈال اور مسجد کے درمیان خالی جگہ پر جو صفیں تھیں ان کے آگے سے برقعہ پوش زائرات جلسہ مستورات بالکل بے دھڑک چلتی پھرتی تھیں۔

ہم نے ایک شخص سے گیلریوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی وجہ پوچھی کہ یہ حضرات میدان کی خالی جگہ میں کیوں جاکر آرام کے ساتھ نماز نہیں پڑھ لیتے؟ تو انہوں نے فرمایا اس خوف کے مارے کہ مسجد میں جاکر نماز پڑھنے سے کہیں پنڈال کی یا گیلریوں کی موزوں جگہ ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ اس لئے اچھی جگہ کا پہلے ہی انتخاب کر کے دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔

سٹیج کے درمیان میز رکھا ہوا تھا جس کے پاس کھڑے ہو کر میاں محمود احمد تقریر فرما رہے تھے۔ اور آپ کے چاروں طرف عقابوں کی طرح مسلح پہرہ دار کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کی تقریر کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ یورپ کے بعض لوگ زمین پر کان لگا کر گھوڑوں کی پاؤں کی آہٹ تین تین میل کے فاصلہ سے سُن لیتے ہیں اور یہ ان کی قوت سمع کی پریکٹس کا نتیجہ ہے وغیرہ ذالک (شاید مرزا صاحب نے پریکٹس کے ذریعہ نبوت کو پالیا جس کہ آسمانوں کی خبریں لوگوں کے سامنے جلی لفظوں میں پیش کیں۔ محمدی بیگم کا نکاح۔ عبداللہ آتھم کی موت۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کے ساتھ آخری فیصلہ بھی الہام پاکر جیت لیا؟ اب مرزا صاحب کے جانشین قادیانیوں میں غالباً یہ تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھی یورپ والوں کی طرح اپنے اپنے کان قادیان کی مقدس زمین پر رکھ رکھ کر بجائے علم بالا کے عالم برزخ یا [illegible] کی خبریں کاہنوں کی طرح معلوم کر لیا کریں۔ [illegible] حاجت کریں کہ علم طبقات الارض اس طریقہ پر بآسانی سیکھا جا سکتا ہے)۔ میرے گذشتہ مضمون میں یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ ہر قادیانی (بقول خلیفہ صاحب) تین چار جلسوں میں شریک ہو کر کامل فلسفی بن جاتا ہے۔ لیکن آج کے مضمون سے آپ یہ معلوم کر لیجئے کہ خلیفہ صاحب کے فرمان کے مطابق اگر امت مرزائیہ زمین پر کان رکھنے اور سننے کی عادت پیدا کرلے تو بہت جلد یہ لوگ علم طبقات الارض کے ماہرین فن بن سکیں گے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ لائلپور میں زراعت کا کالج ہے جس میں زراعت کی نسبت اچھے معلومات بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ چند لوگوں کو جو زمیندار ہوں۔ فن زراعت کی تعلیم دلوائی جائے۔ اور انہی مزارعین میں باحسن طریقہ بعض اصولوں کے تحت ہم اچھی طرح تبلیغ کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ قابل مزارع اور عمدہ کھیتی باڑی کرنے والے ثابت ہونگے۔

اوپر دو ڈگریوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس جگہ آپ ایگریکلچر کی اعلیٰ ڈگری کا مرکز غالباً قادیان کو بنانا چاہتے ہیں۔ تاکہ سیدھے سادھے زمیندار فن کاشتکاری کے معلومات حاصل کرنے آئیں اور قادیان کے تبلیغی حلقے میں داخل ہو جائیں۔

بہرحال آپ کی تقریر کا یہی حال اول سے آخر تھا کبھی دومنٹ وفات مسیح کا مسئلہ بیان ہوا، کبھی نبوت قادیان کی بحث، کبھی لائلپور کا ذکر تو کبھی لندن کا، کبھی مشرق تو کبھی مغرب کبھی چین اور کبھی ترکستان۔ نہ کوئی خاص موضوع تھا نہ کوئی دلچسپ اسلوب بیان۔ جو جی میں آتا تھا کہتے چلے جاتے تھے۔ امت مرزائیہ بلاشبہ جھوم جھوم کر الہامات ربانی کی طرح سنتی تھی۔ مگر وہ لوگ جنہیں تقاریر کے سامنے یا سمجھنے کا ذرہ برابر بھی خدا داد ملکہ تھا وہ خوب سمجھتے تھے کہ یہ عالمانہ تقریر ہے یا طلسم ہوشربا کا کوئی صفحہ پڑھا جا رہا ہے۔

ہم نے ۲۶ دسمبر کو مولوی احمد علی صاحب لاہوری کی تقریر حمایت اسلام کے جلسہ میں سنی۔ بخدا یہ تقریر قال اللہ قال الرسول کے تحت اور ہر لحاظ سے عمدہ تھی۔ یہ سطور میں نے صرف اسلئے لکھی ہیں کہ قادیانی حضرات اپنے خلیفہ صاحب کو بہت بلند اور اعلیٰ درجہ کا مقرر سمجھتے ہیں۔ لہٰذا انکی تقریر کا حال اپنے دوستوں کے سامنے پیش کر دیا تاکہ ہمارے دوست انکے بیانات اور [illegible]

---

## بریلوی مشن

# نذیر (مدظلہ العالی) کی ندا بجواب فقیر کی صدا

(مرقومہ مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلے پرچہ میں "انوار الصوفیہ" کے نامہ نگار کی اس تحریر پر بحث تھی جو انہوں نے شاہ عبدالعزیز دہلوی مرحوم کی طرف منسوب کر کے لکھا تھا کہ شاہ صاحب کے نزدیک مقبولان بارگاہ سے استمداد جائز ہے۔ اس قسط میں شاہ صاحب کی وہ عبارات تفسیر عزیزی جلد اول سے دکھائی گئی ہیں۔ جن سے استعانت بغیر اللہ کا شرک ہونا ثابت ہے۔ (مدیر)

پس ہر مومن کو کہ شرک سے بھاگتا ہے اول ہی مرتبہ میں چاہئے کہ غیر کی اعانت کو کہ فقط ظاہر میں اعانت ہے اور حقیقت میں کسی طرح کی قدرت نہیں رکھتا ہے۔ نظر سے ڈال دے اور ساتھ اعانت قادر حقیقی کے کفائت کرے[1]۔ (تفسیر عزیزی ص[?])

(ترجمہ اُردو)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

اور استعانت ساتھ ایسی چیز کے کہ توہم استقلال اس چیز کا بیچ وہم اور فہم کسی شخص کے خواہ مشرک ہو خواہ موحد نہیں گذرتا ہے جیسا کہ استعانت ساتھ اناج وغیرہ کے بیچ بھوک دور کرنے کے اور استعانت ساتھ پانی کے اور شربتوں بیچ دور کرنے پیاس کے

---

[1] اسکے بعد شاہ صاحب نے حضرت ابراہیم کا واقعہ لکھا ہے جب فرشتہ جبرئیل نے کہا تھا کہ مجھے تیری طرف کچھ حاجت نہیں۔

ahmadimuslim.de

اور استعانت واسطے زراعت کے بیچ سالیانہ وقت مقرر کے اور استعانت طرف دولت مندوں اور بڑوں کے بیچ دور کرنے بیماریوں کے اور استعانت ساتھ امیر اور بادشاہ کے بیچ تعیین وجہ معاش کے کہ حقیقت میں معاوضہ خدمت کامل کے ساتھ ہے اور موجب تذلل کا نہیں اور ایسے ہی استعانت ساتھ طبیبوں اور علاج کرنے والوں کے کہ بسبب تجربہ اور زیادتی واقفیت کے ان سے طلب مشورہ کی ہے اور استقلال کا وہم نہیں کیا جاتا۔ پس اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہے۔ اس واسطے کہ حقیقت میں استعانت نہیں۔ اگر استعانت ہے تو بھی استعانت بخدا ہے۔ (تفسیر عزیزی صفحہ ۲۷ ترجمہ اردو)

آگے لکھتے ہیں :-

استعانت ایسی چیز سے ہو کہ توہم استقلال اس چیز کا مشرکین کے ذہنوں میں بیٹھا ہوا ہے جیسا کہ استعانت ساتھ ارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ یا ارواح سائرہ مثل بھوانی۔ شیخ سدو وزین خان اور جو مانند ان کے ہوں اور اس قسم کی استعانت عین شرک ہے اور منافی ملت حنفی کی ہے۔

صفحہ ۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں :-

یا رتبہ اماموں اور اولیاؤں کا برابر رتبہ انبیاؤں اور مرسلین علیہم السلام کے مقرر کرے اور انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کے واسطے لوازم الوہیت کے جیسا کہ علم غیب اور فریاد سننے ہر کسی کی ہر جگہ میں اور قدرت اوپر تمام مقدورات کے ثابت کرے اور ملائکہ اور ارواح اور انبیاء اور اولیاؤں کے تئیں بیچ پردہ صورتوں اور بتوں اور قبروں اور تعزیوں کے معبود ٹھہرائے اور رزق اور فرزند اور تندرستی اور منصب اُن سے بالاستقلال درخواست کرے۔

حضرت شاہ صاحب کی منقولہ عبارات غور سے پڑھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب مقبولان بارگاہ فوت شدگان سے استعانت کو شرک اور خلاف

آیت حنفی ابراہیمی قرار دیتے ہیں۔ خدا صاحبزادہ صاحب بھی تفسیر عزیزی کا غور سے مطالعہ کریں گے تو وہ بھی ہماری تصدیق کریں گے اور ہمارے ساتھ متفق العقیدہ ہو کر کہہ اٹھیں گے ؎

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

اس عنوان میں صاحبزادہ صاحب نے بحوالہ حصن حصین ایک روائت نقل کی ہے جو کتاب مذکور میں یوں درج ہے

اذا انفلتت دابة فلينادوا اعينوا يا عباد الله رحمكم الله۔

دوسری روائت و ان اراد عونًا فليقل يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني۔

یہ روائت صاحب حصن حصین نے مسند بزار و مصنف ابن ابی شیبہ اور طبرانی کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ مگر روائت مذکور ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی ابن حبان ضعیف ہے۔ دوسرا راوی عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے۔ کذا فی التقریب۔ اس لئے یہ روائت ناقابل احتجاج ہے۔ میزان الاعتدال میں ابن حبان کے متعلق لکھا ہے۔ قال ابن عدی منكر الحديث قد روى عن عمر بن ذر نسخة طويلة كلها غير محفوظة۔ یعنی ابن عدی نے فرمایا یہ راوی (ابن حبان) منکر حدیث ہے۔ اس نے عمر بن ذر سے ایک لمبا نسخہ روائت کیا ہے جو تمام کا تمام غیر محفوظ ہے یعنی درست نہیں۔ دوسرے راوی عتبہ بن غزوان کے متعلق صاحب میزان لکھتے ہیں لا یعرف۔ یہ شخص نامعلوم ہے پتہ نہیں کون ہے

**وجہ دوم** | اگر اس روائت کو فرضاً صحیح بھی مانا جائے تو اس سے کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ فوت شدہ بزرگوں سے استعانت جائز ہے۔

اس کا مطلب بالکل صاف ہے جو ہم اپنے لفظوں میں نہیں ایک حنفی بزرگ کا تحریر کردہ لکھتے ہیں۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں :-

بعض روایات میں جو آیا ہے یا عباد اللہ اعینونی تو یہ استعانت کسی میت سے استعانت نہیں بلکہ عباد اللہ جو صحرا میں موجود ہوتے ہیں ان سے طلب اعانت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۹۲ ج ۱)

**وجہ سوم** | اس منکر اور ضعیف روائت کی معارض روائت حصن حصین میں ہی مذکور ہے۔ چنانچہ بروائت طبرانی و ابن ابی شیبہ مروی ہے :-

اذا ضاع له شئ او ابق فليقل اللهم راد الضالة وهادي الضلالة انت تهدي من الضلالة اردد على ضالتي بقدرتك وسلطانك فانها من عطائك وفضلك۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کی شے گم ہو جائے یا جانور غلام بھاگ جائے تو یوں (مدد چاہے) اور کہے اے اللہ گم شدہ جانور کو واپس لانے والے اور گمراہی سے ہدائت دینے والے تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے۔ میرے پاس گم ہوئی چیز اپنی قدرت اور غلبے سے واپس لے آ کیونکہ وہ تیرے فضل سے تیری ہی عطا ہے۔

اب ہم آخر میں صاحبزادہ صاحب کی خاطر ایک بزرگ کا قول بھی نقل کئے دیتے ہیں اور مناسب بھی ہے کیونکہ آپ نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے قول کو سند اپیش کیا ہے۔ جس کا مفہوم بھی غلط سمجھا یا سمجھایا ہے۔ ہم شاہ صاحب کے اباجی مرحوم کا قول پیش کرکے بفضل خدا اس کا مفہوم وہی لینگے جو قائل کے نزدیک صحیح ہے۔ سنئے! حکیم الامت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی والد شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم حجۃ اللہ میں لکھتے ہیں :-

انهم كانوا يستعينون بغير الله ... في حوائجهم من شفاء المريض وغناء الفقير وينذرون لهم يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور ويتلون اسماءهم رجاء بركتها فاوجب الله عليهم ان يقولوا في صلاتهم اياك نعبد واياك نستعين وقال الله

... مع اللہ احدا اور یس المراد من الدعاء العبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ھو الاستعانۃ لقولہ تعالیٰ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون انتہی خلاصۃ ما فی حجۃ اللہ

(مشرک) لوگ غیر اللہ سے مدد چاہا کرتے تھے اپنی ضرورتوں شفاء مریض غنا فقر وغیرہ میں ان غیر اللہ کی نذریں مانا کرتے تھے اور ان سے حاجت براری کی امیدیں رکھتے اور ان کے ناموں کا ورد کرتے اور برکت کی امید رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ نے نمازوں میں ضروری قرار دیا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھا کرو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارا کرو اور دعاء سے مراد اس جگہ عبادت نہیں۔ جیسا کہ بعض مفسر کہتے ہیں بلکہ استعانت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ایاہ تدعون خاص اسی کو پکارو پھروہ چاہیگا تو مشکل حل کردیگا۔ (حجۃ اللہ ملخصاً)

# دہلی کی گذشتہ اہل حدیث تاریخ

## آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

اور

## اعیان اہل حدیث دہلی کا فرض

(مرقومہ مولوی امام خان صاحب نوشہروی)

آپکا ع دلی جو شہر تھا کبھی عالم میں انتخاب

جس میں عمل بالحدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ نے لگائی فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّ اَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا۔ اس پود کو ممدوح کے بامراد و کامران (ابن ابن) شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ نے خون رگ جاں سے سینچا۔ یہ پود بڑھی، پھلی، پھولی اور کس قدر بارآور ہوئی۔ تمام ملک میں پھیل گئی۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (دیکھئے! اللہ تعالیٰ کلمہ طیبہ کی مثال اس قسم کے شجر مبارک سے بیان کرتا ہے جس کی جڑیں اپنی جگہ مضبوط ہیں اور شاخیں آسمان تک سربلند)

اللہ اللہ! شاہ اسمٰعیل کی خوش نصیبی کہ ہندوستان کے باہر عامل بالحدیث کی زبان پر اس موحد آگاہ حق جو اور حق پژوہ کا نام جاری ہے اور اہل حدیث کی بختاوری کہ انہیں شاہ اسمٰعیل جیسا موحد، متبع سنت غازی، مجاہد اور شہید فی سبیل اللہ امام ملا۔

حضرت شہید علیہ الرحمۃ کی شان جلالی کا مظاہرہ ان کے فوز بہ شہادت ہونے کے ساتھ ختم ہوگیا۔ (وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ) اور جناب میاں صاحب مرحوم کا رنگ جمالی ضوفگن ہونے لگا۔ وہی دہلی ہے جہاں سے غازیان اسلام کا ٹڈی دل تلواروں کے سائے میں نکلا۔ تاکہ پنجاب کے مسلمانوں کو کفار کی چیرہ دستیوں سے مخلصی دلاسکے۔ مگر اب زمانہ کا رنگ بدل گیا ہے۔ غازیوں نے تلواریں میان میں کرلیں اور جناب میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی بزم تلقین میں دوزانو ہوکر بیٹھ گئے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ حدیث کے دل نشیں سبق پڑھے اور ملک کے ہر گوشہ میں جاکر دہرائے۔ میاں صاحب پر اللہ کی رحمت ہو۔ کیا خوش رسم ڈالی۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا۔ امتداد عمر کے بعد میاں صاحب کی بساط علم بھی اٹھ گئی۔ فَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ

میاں صاحب کے اس نور حدیث نے سب سے زیادہ دہلی کو روشن کیا۔ اور ہر شمع اپنے دائرہ کے قریب ہی زیادہ روشنی کرتی ہی ہے۔ و کذلک۔ پس باوجودیکہ ملک کے ہر گوشہ میں اہل حدیث کے بے شمار مدرسے قائم ہوئے اور موجود ہیں۔ مگر دہلی کو اس نوع میں جو عزت حاصل ہے۔ اسکی ہمسری کسی مقام سے نہ ہوسکی۔ حتیٰ کہ اس وقت بھی دہلی سے علم حدیث کی نہریں بارہ اہل حدیث مدرسوں کی شکل میں پھوٹ رہی ہیں۔ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا۔ جن سے دو سو کے قریب طلبہ پیاس علم بجھا رہے ہیں۔ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

× اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ

اور اسی دہلی سے اہل حدیث کے دو ممتاز اخبار "محمدی" اور "مسلم اہل حدیث گزٹ" شائع ہوتے ہیں جن کی دینی خدمات کا ہر خورد و کلاں کو اعتراف ہے۔ (صحف مکرمۃ بایدی کرام بررۃ)

اور یہ اولویت و اولیت بھی اس کی قسمت میں ودیعت تھی کہ جماعت اہل حدیث کی متحدہ جمعیت، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا صدر مقام بننے کا فخر بھی اسی دہلی کو نصیب ہوا۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تاریخ تاسیس کا اعادہ جناب کے سامنے تحصیل حاصل ہے کیونکہ زمانہ تاسیس میں آپ میں سے اکثر حضرات تشریف فرما تھے لیکن کانفرنس کی تاریخ کے تذکرہ میں اس سے مفر ناممکن ہے کہ جس طرح ملک میں عمل بالحدیث کا اجرا جناب شہید دہلوی سے ہوا۔ اسی طرح اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد ہمارے اسمٰعیل ثانی مولانا عبدالعزیز مرحوم رحیم آبادی کی ذات گرامی سے ہوا۔ مولانا رحیم آبادی کو دو نوجوان ہمرکاب ایسے ملے جو جوانی ہونے کے علاوہ جواں ہمت بھی تھے بلکہ ہیں۔ ہماری مراد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ اور مولانا ابراہیم میر سے ان حضرات اصحابہ

ahmadimuslim.de

بنگال سے پنجاب تک سفر کر کے دہلی میں کانفرنس کا مرکز بنایا۔

دہلی کو جو برتری شہادت پناہ اسماعیل شہید اور فضیلت مآب میاں صاحب کی وجہ سے حاصل تھی وہی بزرگی اس کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا صدر مقام ہونے سے نصیب ہوئی۔ اور اسی طرح کی فضیلت دہلی کو ان علمائے اہل حدیث کی برکت سے ہے جو یہاں کسی نہ کسی سلسلہ میں قیام فرما ہیں۔

ولیکن کانفرنس کی حالت کیا ہے؟

مولانا رحیم آبادی کے انتقال سے جو زوال شروع ہوا تو دن بدن بد سے بدتر ہوتا گیا اور یہ حقیقت کسی عالم یا عامی سے پوشیدہ نہیں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس صرف دہلی کی نہ تھی بلکہ تمام ملک کی مشترکہ جمعیت تھی۔ ملک کے تمام علمائے اخیار اہل حدیث پر اس کی بقا و اصلاح کا فرض تھا۔ مگر کیسے سمجھا جا سکتا ہے کہ جب مرکز ہی کی طاقت کمزور ہونے لگی تو دوسروں کی ہمت کیا کر سکے گی۔

مجھے اپنے اس طویل (اور نامبارک) دوران قیام دہلی میں اکثر و بیشتر علمائے کرام سے کانفرنس پر گفتگو کا موقع ملا۔ جس کو یہاں دہرانا ضروری نہیں۔ مگر میں اپنے ان اخیار کرام کو ان کا یہ منصب یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات میں سے ہر ایک ہمارا دینی رہبر ہے۔ آپ ہی کی تعلیم ہمارے لئے مشعلِ ہدایت ہے۔ ہم سے اگر خلاف شرع کوئی "جرمیہ" سرزد ہوتی ہے تو آپ تنہائیوں میں سرزنش فرماتے ہیں زیادہ سرکشی پر منبر پر تنبیہات ہوتی ہیں۔ ہم سنتے ہیں اور اصلاح کی سعی کرتے ہیں پس جس طرح علمائے کرام حضرات انفرادی اصلاح میں رغبت فرماتے ہیں۔ اجتماعی خرابیوں کی اصلاح تو اس سے بھی ضروری ہے۔ اہل حدیث کانفرنس ہندوستان کے تمام موحدین کی مشترکہ جماعت ہے۔ اس کی فلاح و بہبود پر تمام جماعت کی رفاہیت منحصر ہے۔ یعنی یہ ہمارے وجود میں دل ہے۔ اگر یہ بیمار ہے تو تمام بدن مریض ہے۔ تندرست ہے تو بدن کا ہر حصہ توانا ہے [illegible]

۲۰، ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء کو بمقام فتح گڑھ چوڑیاں پنجاب میں کانفرنس کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے۔ جس میں جماعت کے وعاظ و اصحاب تذکیر تشریف فرما ہوں گے جن میں دہلی کے حضرات بھی شامل ہیں۔ ضروری ہے کہ اس جلسہ کے موقع پر کانفرنس کی فلاح و بہبود کے لئے غور و فکر کیا جائے۔ مگر کانفرنس کا صدر دفتر دہلی میں ہونے کی وجہ سے علمائے دہلی پر فرض ہے کہ انعقاد جلسہ سے پہلے دہلی میں ایک عام شوریٰ طلب فرمائیں جو نماز عصر کے بعد سے نہیں بلکہ پورے دن کا ہو اور ایک ہی دن کا نہیں بلکہ مسلسل کئی روز تک رہنا چاہئے۔ جس میں دہلی کے جملہ علمائے کرام (تا بہ مدرسہ رحمانیہ) تشریف فرما ہوں۔ ممبران شوریٰ شریک ہوں۔ اہل الرائے شمولیت فرمائیں۔ اس شوریٰ میں جو تجاویز پاس ہوں۔ انہیں سالانہ جلسہ (فتح گڑھ) میں علمائے دہلی پیش کریں اور دوسرے صوبوں کے علمائے کرام اور اہل خیر کو شریک کار بنانے کی طرح ڈالیں کیونکہ کانفرنس کے متعلق یہی حضرات دہلی اصل ہیں اور دوسرے لوگ فرع۔

**اہلحدیث** | دین دار طبقہ دنیا داروں کو بنظر حقارت دیکھتا ہے کہ ان لوگوں کی نظر کوتہ ہے، یہ صرف دنیا کے طالب ہیں جو فانی ہے آخرت کے جو دائم ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے طالبوں کی ہمت ہم دینداروں سے بہت زیادہ قوی اور ارادہ مضبوط ہے۔ مثال کے لئے کانگرس کو دیکھئے۔ اللہ اللہ کس جوان ہمتی سے کام کرتے ہیں۔ اسی ہمت کی برکت ہے کہ اپنے مقصود کا بہت سا حصہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے مقابلے میں ہم جہاں سے چلے تھے دس قدم پیچھے چلے گئے ہیں۔ سچ کہتا ہوں امیر خسرو مرحوم نے ہمارے حق میں کہا ہے ؎

خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را

# اہل بیت اور شیعہ

(از قلم مولوی ابو الصمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

برادران شیعہ کو ازواج مطہرات خصوصاً ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے خاص رنج ہے لہذا وہ اپنے دل کا بخار نکالنے کے لئے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرنے کی بزور کوشش کرتے ہیں۔ جن آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں۔ علمائے شیعہ ان کی ایسی عجیب و غریب تاویلیں کرتے ہیں جو مومن کے شایان شان نہیں مثلاً آیتِ تطہیر کہ اہل بصیرت کے نزدیک اسکے سیاق و سباق سے آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و روشن ہے کہ یہاں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں قبلہ شیعہ مولوی فرمان علی صاحب نے اپنے ترجمہ قرآن مجید میں اس کی بڑی ہوشیاری سے تاویل کی ہے۔ ہم اپنے مضمون "آیت تطہیر اور شیعہ" مندرجہ اخبار "اہلحدیث" بابت ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۵۷ھ میں مولوی فرمان علی صاحب کی عبارت نقل کر چکے ہیں۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ

"یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے گھسیڑی گئی ہے"

مطلب آپ کا یہ ہے کہ آیت تطہیر اس مقام کی نہیں ہے جہاں موجودہ قرآن مجید میں ہے بلکہ کسی اور جگہ کی ہے اور اس کا تعلق ازواج مطہرات سے نہیں ہے۔ (پھر اس کا تعلق ہے کن سے؟ اس کا معقول جواب دینا علمائے شیعہ کا فرض ہے)۔ اسی طرح مولوی فرمان علی صاحب نے آیت قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ [1] (پ ۱۲ ع ۷) کی تاویل و تخریب کی ہے۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے

[1] یعنی فرشتے بولے (اے سارہ) کیا تم کو خدا کی قدرت سے (یہ امر کچھ) عجیب معلوم ہوتا ہے اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔ ۱۲ منہ

[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ [illegible] اہل بیت میں داخل کیا ہے مولوی صاحب [illegible] اس کا ازالہ یوں کیا ہے۔ آیت مذکورہ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیم کی بیوی کو خدا نے اہل بیت میں داخل کیا ہے۔ کیونکہ اسکے قبل کی آیت میں ضمنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے۔ واحد مونث حاضر کے صیغے ہیں اور اس آیت میں ضمیر کمٗ جمع مذکر حاضر کی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کر دیگئی ہے"

ماشاء اللہ! شبہ کا خوب ازالہ فرمایا۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ مخاطبین کون لوگ ہیں؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ناظرین! مولوی فرمان علی صاحب کی عبارت مذکورہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ علمائے شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن مجید مشکوک و محرف ہے اور اس پران کا ایمان نہیں ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ہاں علمائے شیعہ بزعم خود جس دلیل سے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں اس کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ پس سنئے! کہتے ہیں کہ

جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہ زہراؓ و حسنینؓ کو ایک کمل کے اندر لیکر دعا فرمائی اللھم ھولآء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔ آپ کی بیوی ام سلمہؓ نے عرض کیا مجھے بھی ان کے اندر شامل کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا انت علی مکانک وانت علی خیر (تم اپنے مرتبہ پر ہو اور تم خیر پر ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو کملی کے اندر داخل نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ اہل بیت میں داخل نہیں ہیں"

**جواب** اس کا یہ ہے کہ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ام سلمہ نے کہا اما انا من اھل البیت کیا میں اہل بیت کے اندر داخل نہیں ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت من اھل البیت [illegible] بلیٰ ان شاء اللہ یعنی ہاں تم بھی اہل بیت میں داخل ہو۔ (معالم التنزیل)۔ پس اس دلیل سے ہمارا مدعا ثابت ہوتا ہے نہ کہ بیان معترض کا۔ ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہِ کنعاں کا

[illegible] اسکے ساتھ مولوی صاحب کی یہ عبارت بھی پڑھئے:۔

"یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے کم سے کم اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی" (زیر آیت انا لہ لحافظون) حسبنا (دانا ہشہ!)

# مولانا اسلم جیراجپوری اور عالم برزخ

(از قلم مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن صاحب فرید کوٹی مقیم چنیوٹ)

ملت اسلامیہ میں ایک نیا گروہ اہل قرآن کے نام سے پیدا ہوا ہے۔ جو قرآن کے سوا کسی حدیث صحیح و فرمان نبویہ کو مان لینا ہی عین گمراہی تصور کرتا ہے (معاذ اللہ من ذلک) اس لئے یہ فرقہ حدیث پر جا بجا ہنسی اڑاتا ہے۔ اور جہاں کوئی اسلامی و شرعی عقیدہ سمجھ میں نہ آیا۔ فوراً حدیث کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور بس۔ مزید لطف کی بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو قرن اول کی سچی جماعت تصور کرتے ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ اس فرقہ کی تبلیغ چند گھرانوں سے باہر نہیں پہنچی۔ اور ان کی تعداد نہائت اقل قلیل ہے۔

مولانا اسلم جیراجپوری کے خیالات کسی قدر ان لوگوں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ اور آپ بھی کوئی نہ کوئی نیا مسئلہ اہل اسلام کی (بزعم خود) ہدائت و رشد کے لئے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ عذاب قبر کوئی چیز نہیں۔ چونکہ قرآن مجید میں عذاب قبر، فرشتے، اگرزیں، بچھو سانپ اور اس قسم کے دیگر حالات وغیرہ کا ذکر نہیں۔ اس لئے سرے سے آپ نے عذاب قبر کا انکار کر کے اپنے ماہوار رسالہ "جامعہ" دہلی جنوری ۱۹۳۲ء میں بعنوان (عالم برزخ از روئے قرآن) ایک مضمون سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

"الغرض قرآن کی رو سے سوائے شہیدوں کے عالم برزخ میں کسی کو زندگی حاصل نہیں۔ نہ زندگی کا کوئی اثر۔ نہ علم نہ سمع نہ بصر۔ نہ شعور نہ احساس نہ خبر۔ اور نہ کسی قسم کا زمانہ۔ اس لئے قرآن کی رو سے عالم برزخ میں عذاب یا ثواب کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (ص ۶۵)

ہر چند کہ موتیں انفرادی ہوتی ہیں۔ اور حشر اجتماعی ہوگا۔ مگر چونکہ برزخ غیر زمانی ہے اس لئے ہر شخص کی موت اور حشر کی سرحدیں بالکل ملی ہوئی ہیں۔ قرآن میں جا بجا موت کے ساتھ ہی ساتھ عذاب یا ثواب کا بیان جو آیا ہے وہ حقیقت میں قیامت کے دن کا عذاب یا ثواب ہے" (صفحہ ۶۵)

مولانا جیراجپوری عالم ارواح کے لئے ایک ایسا عالم برزخ تسلیم کرتے ہیں جہاں ان کے لئے ثواب و عتاب سمع و بصر کچھ بھی نہیں۔ لیکن بخلاف اسکے آپ شہداء کے ارواح کے لئے یہ سب کچھ تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"بے شک شہداء یعنی مقتولین فی سبیل اللہ کے بارہ میں قرآن نے تصریح کر دی ہے کہ وہ زندہ ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ برزخ یعنی آڑ میں نہیں رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عند ربھم اپنے رب کی حضوری میں ہیں جہاں ان کو روزی ملتی ہے۔ وہ جان نکلنے کے ساتھ ہی اس برزخ کو ایک دم پار کر جاتے ہیں" [illegible]

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ حضوری قرآن کریم کی رو سے کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ خود نبی کو بھی قیامت کے دن ہوگی۔ (ص ۶۴)

مولانا جیراجپوری کا یہ ایسا عقیدہ ہے جس کے خلاف اسلام کے تمام فرقے ہیں۔ قادیانیوں اور شیعوں جیسے غیر سنت فرقے بھی عذاب قبر کے قائل ہیں [illegible] عقیدہ [illegible]

ahmadimuslim.de

مدرتا پیدا ہوتا ہے۔ ... عقیدہ میں مولانا الہامی سے مخالف نہیں بلکہ جیسیوں ایسے مسائل ہیں جن میں شیعہ سنی یا حنفی غیر حنفی۔ شافعی مالکی بلکہ قادیانی اور اہل حدیث آپس میں جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر اہل قرآن متحد نہیں ہو سکتے۔ اہل قرآن حضرات قرآن کو تو مانتے ہیں مگر قرآن لانے والے محمد رسول اللہ صلعم کے اسوہ حسنہ کو نہیں مانتے۔ قرآن کے ایک ایک لفظ کو منزل من اللہ اور اس کا نزول محمد صلعم پر تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن منزل علیہ کی تفسیر و تشریح کو نہیں مان سکتے۔ جن ہاتھوں نے ہم تک قرآن مجید پہنچایا انہی ہاتھوں نے ہم کو احادیث نبویہ دیں۔ لیکن کس قدر ظلم کی بات ہے کہ یہ بزرگ اشاعت فی القرآن میں تو راہ حق پر ہوں اور اشاعت سنت میں غلطی پر ہوں۔

اس کا دوسرا معنیٰ یہ ہوا کہ ایک گواہ کو ہم اپنے معاملہ میں سچا مانیں اور جب یہی گواہ ہمارے خلاف شہادت دے تو اس کو غیر صادق کہیں۔ سینہ بسینہ ہمارے پاس قرآن پہنچا۔ اور اسی طریقہ سے احادیث پہنچیں۔ جب دونوں کے ابلاغ و تبلیغ کا ذریعہ واحد اور اس کے پہنچانے یا پھیلانے والے مبلغ ایک ہی تھے تو قرآن کو سچا، واجب العمل ماننا اور احادیث کی تکذیب کرنا کیا معنیٰ؟

تعجب نہیں کہ جس روز ان دوستوں کو ایک اور ٹھوکر لگ گئی اور وہ ٹھوکر ایسی ہی ہوئی جس کی بنا پر ان دوستوں نے حدیث کو خیر باد کہا ہے تو یاد رکھئے اس ٹھوکر سے ان کا دماغی توازن قائم نہ رہ کر قرآن بھی ہاتھ سے نکل جائیگا۔

اب میں آپ کے نفس مضمون کی طرف توجہ کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ برزخ غیر زمانی ہے۔ لیکن افسوس کہ آپ نے اپنے اس دعویٰ کی تائید میں کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش نہیں کی۔ ہمارا ایمان ہے کہ برزخ زمانی ہے اور موت سے حشر تک ہزار ہا سال ... نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ ایک ایسا ہی ثبوت ہے جس پر مزید دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ... اس ... [illegible]

نیز ایک جگہ جب مولانا صاحب برزخ کو غیر زمانی تسلیم کرتے ہیں تو دوسری جگہ شہداء کے لئے کیوں زمانی برزخ تسلیم کرتے ہیں۔ شہداء کا درجہ انبیاء سے ہزارہا گنا چھوٹا ہوتا ہے۔ بلکہ شہداء کو انبیاء کے مقابلہ پر کوئی نسبت ہی نہیں۔ ان کی معمولی سی نیکی شہادت پر برزخ غیر زمانی عمدہ عمدہ پھل فروٹ کھانے والی برزخ زمانی کے ساتھ بدل جائے۔ لیکن نبی کے لئے وہ نبی جو خدا کا ولی خاص ہو۔ یہ زمانہ برزخ غیر زمانی ہی بنا رہے یا للعجب۔ اور انبیاء سے زیادہ مقتول فی سبیل اللہ اور کون ہوتا ہے۔

## ترجمہ قرآن میں مولانا کی تحریف

مولانا اپنے جوش علم میں آکر مترجمین قرآن پر اس طرح بگڑتے ہیں۔ یہاں اس غلطی کا اظہار کر دینا ضروری ہے جو قرآن کے عام مفسرین اور مترجمین نے اس آیت کے متعلق کی ہے۔ یعنی یہ کہ انہوں نے بجائے معبودان غیر اللہ کے لاعلمی کی نسبت خود اللہ کی طرف کی ہے اور ذرا نہیں شرماتے ہیں۔ چنانچہ اردو کے بہترین اور مستند مترجم شاہ عبد القادر صاحب اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں۔

و یعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات والارض (پ ۱۱) اور پوجتے ہیں اللہ سے نیچے جو چیز نہ برا کرے ان کا اور نہ بھلا اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس تو کہہ کہ تم اللہ کو جتاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں کہیں آسمانوں میں نہ زمین میں (ص ۲۶)

مولانا اسلم جیراجپوری حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کی غلطی نکال رہے ہیں اور مرحوم کو کس بُرے انداز میں یاد کر رہے ہیں۔ خط کشیدہ عبارت کو دیکھئے اور مولانا کے قرآنی اخلاق کی داد دیجئے خدانخواستہ اگر شاہ صاحب کا ترجمہ غلط ہوتا تو بھی ایک بات تھی۔ لیکن ذیل میں مولانا جیراجپوری کا ترجمہ دیکھئے اور پھر رائے قائم کیجئے کہ محمد رسول اللہ کو چھوڑ کر انسان کو لے گرتے ہیں کہاں تک ہے۔ آپ مذکورہ آیت کا ترجمہ جس طرح کرتے ہیں

اور وہ اللہ کے سوا ان کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکتے ہیں نہ نفع۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ کہدے کہ کیا تم اللہ کو ان لوگوں کے ذریعہ سے خبر پہنچاتے ہو جن کو آسمان اور زمین کی کسی شے کا علم نہیں (ص۹۹۔ جنوری ۱۹۳۲ء)

یہ ترجمہ مولانا جیراجپوری کا ہے جس پر آپ کو خاص فخر و ناز ہے۔ خدا شاہد ہے مجھے مولانا کے علم و فضل کے ساتھ غائبانہ طور پر بڑی عقیدت مندی تھی۔ لیکن آپ کے اس ترجمہ کو دیکھ کر میری حیرانی کی انتہا ہوگئی کہ جامعہ کا ایڈیٹر اور جامعہ ملیہ کا شیخ التاریخ والادب ہو کر قرآن کی ایک ہی آیت کے ترجمہ میں علم نحو، قواعد عربیہ اور عربی ادبیت سے بالکل الگ ہو کر مضحکہ خیز ترجمہ کریگا۔ نحو کا مبتدی طالب علم بھی بتلا سکتا ہے کہ لا یعلم کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے۔ مگر آپ لا یعلم کی ضمیر (جو واحد کا صیغہ ہے) ھؤلاء یا شفعاؤنا کی طرف لوٹا رہے ہیں اور آپ کے اس ترجمہ میں قرآن کی فصاحت و بلاغت بھی فنا ہو رہی ہے۔

مولانا کو شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ غالباً اس لئے برا لگا ہے کہ اس میں یہ عبارت نکلتی ہے۔ تم اللہ کو جتلاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں۔ اور یہ عبارت صحیح نہیں۔ اس لئے کہ خدا تو ہر بات کو جانتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ بجائے اسکے یہ ترجمہ کر دیا جائے تم اللہ کو ان لوگوں کے ذریعہ سے خبر پہنچاتے ہو جن کو آسمان اور زمین کی کسی شے کا علم نہیں۔

افسوس کہ اگر مولانا صاحب اپنا یہ غلط ترجمہ لکھتے وقت کسی معمولی نحو پڑھے ہوئے سے بطور رائے دریافت فرما لیتے تو آپ کو یہ عظیم الشان غلطی نہ لگتی۔ سنئے اس کا اصل مطلب یہ ہے اتنبئون میں ہمزہ استفہامیہ ہے۔ یعنی کیا تم خدا کو جتلاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں؟ یعنی تمہارے خیال میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ یہ معبودین خدا تک پہنچاتے ہیں اور خدا خود نہیں سنتا۔ اور یہ استفہام انکاری ہے۔ جس کا صاف معنیٰ یہ ہوا کہ خدا زمین و آسمان کی ... چیز کو جانتا ہے۔ شاہ عبد القادر صاحب

(۳۶۳)

یا دیگر کسی عالم اسلام نے آج تک بخلق کی نسبت خدا کی طرف نہیں کی۔ اور نہ ہی شاہ صاحب کے اس ترجمہ کا یہ مفہوم ہے۔ اور نہ ہی عربی عبارت قرآنیہ کا یہ مقصد ہے۔ بلکہ اس میں تو یہ واضح کیا جا رہا ہے کہ کیا تم خدا کو اس طرح سمجھتے ہو کہ وہ زمین و آسمان کی خبر نہیں رکھتا۔ ہمزہ استفہامیہ اس مضمون کو اچھی طرح واضح کر رہا ہے کاش! مولانا صاحب اس اردو ترجمہ پر ہی غور فرما لیتے۔ تو آپ کو اس اعتراض کا موقعہ نہ ملتا۔

اور پھر مولانا اپنے ترجمہ میں بما موصولہ کو ہضم ہی کر گئے ہیں۔ بما موصولہ اسی ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب کی اور بھی تائید کر رہا ہے۔ اگر مولانا صاحب قواعد عربیہ کے مطابق اپنا معنیٰ صحیح ثابت کر دکھلا دیں تو ہم آپ کے مشکور ہونگے۔ فیصلہ کے لئے جس کسی مستند عالم کو آپ منتخب فرمائیں۔ ہمیں منظور ہے۔

یہ مختصر سا مضمون میں نے اس لئے قلمبند کیا ہے تاکہ قارئین اخبار اہلحدیث اندازہ لگا لیں کہ جو جماعتیں یا فرقے اسلام سے باہر نکل کر نئے نئے راستے اختیار کر رہے ہیں ان کا علمی تخیل اور ذہنی ذوق کس درجہ کا ہے ابھی یہ مضمون تشنہ رہ گیا ہے۔ اس کے لئے پھر کسی وقت کچھ تفصیل کے ساتھ عرض کیا جائیگا۔

**اہلحدیث** مَا لَا يَعْلَمُ الآیہ کے ترجمے میں ہمیں دونوں صاحبوں سے اختلاف ہے۔ ہم تو یَعْلَمُ کا فاعل خدا ہی کو سمجھتے ہیں۔ مگر اس پر اعتراض کرنا غلط جانتے ہیں۔ خدا کا علم صحیح واقعات کو شامل ہے۔ مثلاً دو دونے چار اللہ کے علم میں ہے مگر کسی کا یہ قول کہ دو دونے پانچ اللہ کے علم میں نہیں اگر دو دونے پانچ بھی اللہ کے علم میں ہوں تو اس کا وجود خارجی ہونا ضروری ہے۔ اگر اس مقولہ کا خارجی وجود ہو تو استحالہ نہ رہا۔ مشرکوں کا قول هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ دو دونے پانچ کی طرح ہے۔ اس کی نسبت فرمایا ہے۔ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ۔ کیونکہ معبودان باطلہ کا شفیع ہونا جھوٹ ہے۔ جیسے دو دونے پانچ کذب ہے۔ نہ وہ اللہ کے علم میں ہے نہ یہ۔ واللہ اعلم!

# جد و جہد

(از قلم مولوی عبد القیوم صاحب کوکب منیری از عمرآباد)

دنیا میں ہر مقصد اور ہر چیز کے حاصل کرنے کے لئے کوشش اور جد و جہد کی ضرورت ہے۔ ہم اس کی بدولت بڑے سے بڑے کام کو انجام دے سکتے ہیں اور بڑی سے بڑی مہم کو سر کر سکتے ہیں۔ جد و جہد کے لئے صبر و تحمل، استقلال، ہمت، دلیری و شجاعت اور جواں مردی کی بھی ضرورت ہے کیونکہ یہ جد و جہد کے ہتھیار ہیں۔ ہم جب اپنے اسلاف کی تاریخ پڑھتے ہیں تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تمام کامیابیاں صبر و تحمل، استقلال و ہمت، دلیری و شجاعت اور جد و جہد ہی کی بدولت نصیب ہوئی تھیں۔ ان کے راستہ میں ہر قسم کی رکاوٹ اور حوصلہ پست کرنے والے اسباب موجود تھے۔ ان کو آگ کے انگاروں پر لٹایا گیا۔ تپتی ہوئی ریتوں پر گھسیٹا گیا۔ کوڑوں کی مار ان پر پڑی۔ مگر وہ اپنی دھن کے اتنے پکے تھے کہ جس مقصد کو لیکر اٹھے تھے اس سے ایک انچ کبھی پیچھے نہیں ہٹے اور جب تک اسمیں کامیابی نہیں ہوئی برابر جد و جہد کرتے رہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ آپ نے اپنے مشن کو کس طرح کامیاب بنایا۔ آپ جب مکہ کی گلیوں سے گزرتے تو آپ کے اوپر اینٹ اور پتھر کی بارش کی جاتی۔ آپ کو دیوانہ اور مجنون کہا جاتا۔ کفار نے اپنے بس کے مطابق ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچائیں لیکن آپ جس مقصد کو لیکر اٹھے تھے اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے برابر جد و جہد کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک زمانہ وہ آیا کہ قریب قریب کل عرب آپ کے تابع ہو گیا اور آپ کے فرمان برداروں نے جن کو کسی وقت میں کفار کی ستم رانیوں کی وجہ سے اپنے وطن میں رہنا دشوار ہو گیا تھا۔ اسی جد و جہد کی بدولت قیصر و کسریٰ کی سلطنت کو ختم کر کے اسلامی خلافت کی بنیاد ڈالی اور نہایت شان و شوکت اور عزت کی زندگی بسر کرنے لگے۔

بے شک کوشش ایک ایسا ذریعہ ہے کہ اس سے ہم ہر ایک مشکل کو آسان کر سکتے ہیں۔ یہ اکثر لوگوں کو معلوم ہوگا کہ قدیم زمانہ میں اس شکل وصورت کی گھڑی موجود نہ تھی جیسی جدید زمانہ میں ہے بلکہ اس وقت لوگوں کو وقت پہچاننے میں بڑی دقت ہوتی تھی۔ آخرکار ابتداً ایک معمولی قسم کی گھڑی ایجاد ہوئی اور رفتہ رفتہ انسانی دماغ کی جد و جہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہر گھر میں گھڑی موجود ہے۔ اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح ہوائی جہاز کو دیکھئے کہ وہ شروع میں کس قدر ناقص تھا مگر انسان کی دماغی محنت اور عملی جد و جہد کی بدولت آج اس میں کتنی ترقی ہو چکی ہے۔ آج اس سے لڑائی اور بمباری کا کام لیا جاتا ہے۔ اور یہیں تک بس نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آج سے پچاس سال بعد ہوائی جہاز میں اس قدر ترقی اور زیادتی ہوگی کہ جس طرح شہروں کی سڑک پر پولیس پہرہ دیتی ہے اسی طرح ہوائی جہاز کے ذریعہ پولیس پہرہ دیگی تاکہ ہوائی جہازوں کا آپس میں تصادم نہ ہو۔ اور ایک معمولی آدمی کے لڑکے نے ریل ایجاد کر کے دنیا کے اوپر کتنا بڑا احسان کیا کہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ آرام اور آسانی کے ساتھ تھوڑے وقت میں پہنچ جاتے ہیں۔ بائیسکل ہی کو لیجئے کہ فوری ضرورت پر کتنی کارآمد چیز ثابت ہوتی ہے۔

یورپی قوموں نے ایسے ایسے آلات ایجاد کر رکھے ہیں جن کو سن کر اور دیکھ کر عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے وائرلیس سے آج جو اہم کام لیا جاتا ہے اس کی ابتدا کے وقت نہیں لیا جا سکتا تھا۔ یہ بھی جد و جہد ہی کا نتیجہ ہے کہ وائرلیس کو اس درجہ پر پہنچا دیا گیا کہ ہم گھر بیٹھے ایک دوسرے آدمی سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ یا ریڈیو کے ذریعہ ہم ہزاروں میل کی مسافت سے کسی آواز کو سن سکتے ہیں۔ جد و جہد ہی کی بدولت کولمبس نے ایک نئی دنیا (امریکہ) کو تلاش کر لیا۔ اور علامہ اقبال مرحوم نے جد و جہد کے متعلق کیا خوب کہا ہے ؎

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

ہمت اور کوشش ایسی اکسیر ہے کہ مردہ دلوں میں روح پھونک دیتی ہے اور ناامیدی کو امید سے بدل دیتی ہے سلطان محمود غزنوی کا واقعہ ہے کہ جب آپ کو اپنی شکست کا پورا یقین ہو گیا تو [illegible] کر رہا تھا۔ (باقی صفحہ [illegible] پر)

(باقی صفحہ [illegible] پر)

الارشاد الی سبیل الرشاد و تفسیر ثنائی کی تردید (۲۴۴۷) [illegible] اہلحدیث

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۸۸ } کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بی بی ہندہ کو بعوض ایک سو دس روپیہ کے اسٹامپ کاغذ پر طلاق لکھ دی اور عدت ہی میں رجوع کر لیا۔ اور روپیہ واپس کر دیا۔ کیا یہ رجوع عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ (ایک سائل)

ج ۸۸ } صورت مرقومہ خلع کی ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی آیت فیما افتدت بہ میں ہے۔ خلع میں نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ بعد ایک ماہ عدت کے بتراضی زوجین نکاح ہو سکتا ہے۔ محض رجوع نہیں۔ اللہ اعلم

س ۸۹ } شادی میں باجہ یعنی ایک طرف دف بجانے کی شریعت میں ممانعت ہے یا کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے عقد میں ایک طرف دف بجایا گیا تھا۔ (محمد عبد الشکور سوداگر بابا پور)

ج ۸۹ } مسنون طریق نہیں۔ اگر اسکو مذہبی رسم سمجھتا ہے تو بدعت ہے۔ ایسا نہیں سمجھتا تو لغو ہے اللہ اعلم!

س ۹۰ } بوقت نکاح پھولوں کے ہار دولہا کو پہنانا، اور گھوڑے پر سوار کر کے بتاوق کے فائر کرتے ہوئے مسجد تک برائے ۲ رکعت نماز شکریہ لے جا کر پھر دولہن کے مکان تک بوقت نماز فجر لے جانا کیا حکم رکھتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۰ } اس کا ثبوت نہیں ہے۔ جو کہتا ہے اس سے حوالہ پوچھئے۔ اللہ اعلم! (م ر داخل غریبیہ)

س ۹۱ } پرچہ اہلحدیث ۸ مئی ۱۹۳۶ء و ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء کے سوال ۱۲۸ کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ مرتدہ کا نکاح شرعاً فسخ نہیں ہوگا۔ اسکے خلاف پرچہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء۔ ۳۰ جون ۱۹۳۸ء اور ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء کے سوال ۱۶۹ و ۲۲۵ اور ۲۷۵ کے جواب میں آپ نے صاف تحریر فرمایا ہے کہ مرتدہ کا نکاح عند الجمہور فسخ ہو جاتا ہے ارتداد خواہ حقیقۃً ہو خواہ حیلۃً مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا

جس پر ایک حدیث اور ایک آیت بھی پیش کی ہے اب تحقیق طلب امر یہ ہے کہ فتاویٰ بہائے مندرجہ پرچہ اہلحدیث میں تضاد کی کیا وجہ ہے۔ کیا آپ کی رائے جمہور کے خلاف ہے۔ ہمارے نزدیک موضع تعیر پور میں بڑا تنازعہ شروع ہے۔ وہاں کی ایک عورت جو حیلۃً نکاح فسخ کرانے کے لئے مرتدہ عیسائیہ ہو گئی۔ اس جگہ کے امام مسجد نے بعد مندرجہ پرچہ اہلحدیث ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء جواب ۲۲۵ کسی دوسرے شخص سے نکاح ثانی کر دیا۔ جس پر ایک شخص نے آپ کے فتویٰ ۱۲۸ مندرجہ اہلحدیث ۸ مئی ۱۹۳۶ء کی بنا پر اس نکاح کو ناجائز قرار دیا ہے براہ نوازش ان کا جواب جلد تحریر فرمائیں۔

(ایم حشمت علی گوہیر خریدار اہلحدیث از لوہیاں)

ج ۹۱ } جمہور علماء کا فتویٰ یہی ہے کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے؛ راقم کو اس امر میں اختلاف ہے کہ عورت عیسائی ہو جائے تو اس کا نکاح شرعاً فسخ نہ ہوگا۔ کیونکہ عیسائی عورت سے از روئے شریعت نکاح جائز ہے۔ اسی بنا پر عند الجمہور لکھا گیا ہے۔ سائل نے بھی اس امر کا ذکر کیا ہے۔ پھر بھی تضاد کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

س ۹۲ } خراجی زمین کی پیداوار میں عشر ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس حساب سے دینا ہوگا۔ اگر نہیں ہے تو وجہ کیا ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۹۲ } خراجی زمینوں سے مراد اگر ہندوستانی رعایا کی زمینیں ہیں تو ان میں بھی معاملہ سرکاری کا لحاظ رکھ کر بالتخفیف عشر واجب ہے۔ بارانی میں بیسواں چاہی اور نہری میں چالیسواں حصہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۹۳ } چند اشخاص متفق ہو کر اگر کسی شخص کی خاص ملک زمین وغیرہ کو جبراً قہراً ظلماً از روئے شرع وقف کرا سکتے ہیں اور اگر کوئی ظلم و زیادتی وغیرہ سے مجبور تنگ ہو کر بہ جبری وقف کر بھی دے تو شرعاً ایسا وقف جائز ہے یا ناجائز۔ اور ایسا کروانے والے از روئے شرع کس جرم کے مرتکب ہیں؟ (محمد ایوب خطیب سنگھری انباتی)

ج ۹۳ } دین کے کسی کام میں جبر جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ الآیہ۔ ہمارے مہربان بھی ایسے بدیہی امر کے متعلق سوال کر لیتے ہیں جن کا جواب نابالغ بھی دے سکتے ہیں۔ قرآن کی آیت بہت وسیع المعنی ہے۔

## بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

اس وقت اس کی نظر دیوار پر پڑی۔ اس نے دیکھا کہ ایک چیونٹی اوپر چڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن تھوڑی اوپر جانے کے بعد وہ زمین پر گر جاتی ہے۔ کئی بار اس کو ناکامی ہوئی مگر وہ برابر کوشش کرتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ گئی۔ سلطان محمود نے اس ننھی سی چیونٹی سے سبق لیا۔ اس کا عقیدہ پختہ ہو گیا کہ بے شک ہمت اور کوشش ایسی چیز ہے کہ وہ منزل مقصود تک پہنچا کر چھوڑتی ہے۔ اس خیال سے اس کے دل میں امید کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور اس نے پوری قوت کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا۔ اسکے عقیدہ کے مطابق کامیابی نے اس کے قدم چومے۔ دنیا میں چھوٹے چھوٹے لوگ بھی اپنی کوشش اور محنت کی بدولت بڑے بڑے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ وہ محض ایک آدمی کے ہونہار فرزند تھے۔ کوشش ہی کی وجہ سے دنیا کی مستحکم سے مستحکم قوت کو ایک تھوڑے سے وقت میں پاش پاش کر دیا۔ ان کے یونانی حریف آج بھی اُن کے نام سے لرزہ براندام ہیں۔ گو کہ وہ اب دنیا میں نہیں ہیں مگر ان کی یادگار تاریخ کے صفحات پر سنہری حرفوں سے لکھی ہوئی موجود ہے جس کو پڑھ کر آئندہ نسلیں اس بہادر کے نقش قدم پر چل کر جد و جہد سے ترقی کے اعلیٰ منازل پر پہنچ سکتی ہیں۔ ہندوستان کی قومی جماعت کانگریس کو دیکھئے کہ کتنی مصیبتوں اور دشواریوں میں مبتلا ہوئی۔ مگر اپنے مقصد کے لئے برابر جد و جہد کرتی رہی اور آج ہم اسی کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں کہ سات صوبوں میں وہ حکومت کر رہی ہے۔

کوشش ایسی چیز ہے کہ اگر اس پر ہم مضبوطی کے ساتھ کاربند ہو جائیں تو دنیا کی ہر طاقت کو زیر و زبر کر سکتے ہیں۔ کیا خوب کسی نے کہا ہے ؎

جو ہم چاہیں تو زندانِ غلامی آج بہہ جائے
ابھی اتنا گیا گزرا نہیں سیلِ رواں اپنا

فتاویٰ نذیریہ۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث صلعم کی رو سے۔ قیمت بجائے ۸ کے ۶ روپیہ۔ منیجر اہلحدیث

# متفرقات

**اہلحدیث کی چستی** ناظرین خوب جانتے ہیں کہ انکا خادم اخبار "اہلحدیث" وقت کا اتنا پابند ہے کہ باندوشاند کیا یہ ممکن نہیں کہ اس پابندی میں اسے بھی موانع پیش آتے ہونگے۔ ضرور آتے ہیں۔ مگر یہ خادم خدمت اور ڈیوٹی کی فرض شناسی میں ان مشکلات کو عبور کرجاتا ہے۔ گذشتہ جمعرات کے روز ڈاکخانہ میں محرم کی تعطیل تھی۔ وہی دن اخبار روانہ کرنے کا تھا۔ پھر جس محنت اور سعی سے اس مشکل کو عبور کرکے اہلحدیث ناظرین تک پہنچا۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ پس اہلحدیث جس طرح اپنی خدمت کا احساس کرکے اسے پورا کرتا ہے اپنے مربیوں سے اس کا صلہ چاہتا ہے کہ اس کی ترقی اشاعت میں کوشش کریں۔

**اہلحدیث کے معاونین** میں سے سید احمد صاحب میسوری ایک دیرینہ کرمفرما ہیں جو اپنے تبلیغی دورہ میں اہل حدیث حضرات کو اخبار اہلحدیث کی خریداری پر آمادہ کرتے رہتے ہیں۔ پیشتر ازیں آپ نے بہت سے خریدار بنائے تھے۔ حال ہی میں علاقہ میسور میں دو مزید خریدار بناکر ان کی قیمت دفتر میں بذریعہ منی آرڈر بھی بھجوادی جزاہ اللہ احسن الجزا۔

**وی پی بھیجے گئے** مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت ماہ فروری میں ختم تھی جن کو اہلحدیث ۲۷ جنوری میں اطلاع دی گئی تھی۔ ۳ مارچ تک انتظار کرکے ان کو اہلحدیث ۳ مارچ وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہوجائے تو مہربانی فرماکر بغیر یاددہانی دلائے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔

۴۴ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶ - ۲۹۸۳ - ۳۵۹۹

۴۳۸۷ - ۶۸۴۴ - ۹۳۷۸ - ۷۰۵۸ - ۷۷۹۳

۸۸۷۹ - ۹۳۲۴ - ۹۶۶۳ - ۹۸۲۲ - ۱۰۱۷۸

۱۰۸۵۳ - ۱۰۸۷۴ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۲۷۳

۱۱۶۹۲ - ۱۱۶۱۵ - ۱۱۸۲۸ - ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۷

۱۲۰۰۹ - ۱۲۲۷۴ - ۱۲۳۲۰ - ۱۲۳۳۸ - ۱۲۳۳۸

۱۲۳۴۴ - ۱۲۳۴۶ - ۱۲۳۳۸ - ۱۲۳۳۹

۱۲۳۴۸ - ۱۲۳۴۹

**مولانا محمد موسیٰ صاحب** جہاں کہیں ہوں اپنی جائے قیام سے جلد اطلاع بخشیں۔ (راقم خلیفہ عبدالکریم جعفرپوری معلم مدرسہ اہل حدیث دہوفرہ ٹانڈہ ضلع بریلی

**سالانہ جلسہ** مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ کا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹ مارچ ۳۶ء کو تھمر مسجد پٹنہ میں منعقد ہوگا جس میں علمائے کرام و واعظین حضرات شرکت فرماکر اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائینگے۔ شائقین حضرات شرکت فرماکر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں۔ (مولوی عبدالخبیر ناظم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ) عدم اشاعت فہرست مسئول

**رسالہ عیدین** برکاتِ محمدیہ و تبلیغ سنت سب لوٹ کے سلسلہ میں جدید رسالہ بنام **قرۃ العینین** اس عاجز نے لکھا ہے۔ جس میں تقریب عیدین کی فلاسفی، اور مسائل وسنن متعلقہ کے تمدنی وسیاسی اسرار اور کیفیت نماز عیدین مطابق سنت طریق محدثین کے وجوہ ترجیح، آنحضرت ؐ کے خطبہ عیدین کی جامعیت، خطبہ ہی میں جہادی لشکرکشی کے احکام، عورتوں کو وعظ ونصیحت اور ان کی تعلیم، زمانہ حال کی تعلیم کی خرابیاں وغیرہ وغیرہ امور نہایت دلچسپ پیرایہ اور انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔

جو صاحب سلسلہ برکات محمدیہ کے مستقل سالانہ خریدار ہیں ان کو تو یہ بغیر فرمائش کے پہنچ جائیگا۔ لیکن جو صاحب مستقل خریدار نہیں ہیں وہ لفافہ میں ۲ر کے ڈاک ٹکٹ بھیجدیں۔ انشاء اللہ رسالہ اُن کو پہنچ جائیگا واللہ الموفق۔

**بشارت عظمیٰ** حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ؒ کی ایک تصنیف **البلاغ المبین** ردِ شرک وبدعت میں ہے جو فارسی زبان میں ہے۔ حاجی عبدالکریم صاحب سوداگر کلکتہ نے بڑی تقطیع پر اصل کتاب مع اُس کے اُردو ترجمہ کے چھپوائی اور مفت شائع کرنے کا اشتہار دیا۔ کچھ نسخے میرے پاس بھی سیالکوٹ میں اشاعت کیلئے بھیجے ہیں۔ حاجی صاحب ممدوح نے اسکے لئے یہ قاعدہ رکھا ہے کہ طلبگار شائق ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ سو آپ جلدی کریں۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر خانہ دانے شہر سیالکوٹ میں میرے نام پر بھیجیں۔ کتاب نفیس چھپی ہے ٹائیٹل بھی عمدہ اور رنگین ہے۔ خط واضح اور معمولی کتابوں سے مولا ہے۔

**تنبیہ** ۔ مجھے خط لکھتے وقت شہر سیالکوٹ ضرور لکھا کریں۔ اور ایڈریس واضح خط میں اُردو اور انگریزی ہر دو حرفوں میں لکھا کریں۔

ہردو کتب طلب کرنے کا پتہ :۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی شہر سیالکوٹ۔

**اہل حدیث تبلیغی جلسہ لاہور** ۱۸-۱۹ مارچ کو بیرون دہلی دروازہ نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوگا جس میں پنجاب و ہندوستان کے علمائے کرام مدعو ہیں۔ (ناظم اہل حدیث تبلیغی جلسہ لاہور)

**مدرسہ عربیہ شہر میسور** میسور شہر میں دینی عربی مدرسہ قائم کرنے کی غرض سے کرخاکسار نے ۳۵ء کے شروع سے اب تک جو دورہ کیا اس میں خرچ نکال کر ایک سو پچاس روپیہ مدرسہ کی مد میں جمع ہوا ہے۔ اس سے پہلے محترم جناب کاکا اسمٰعیل صاحب مہتمم مدرسہ عمرآباد کے عطیہ چھ سو روپیہ کی شمولیت سے آٹھ سو روپیہ میں ایک مکان مسجد کے نام پر خرید کیا گیا ہے۔ مدرسہ جاری ہے بارہ چودہ لڑکے تعلیم پارہے ہیں۔ جناب سید عبدالغفار صاحب مدرسہ ہذا کے مدرس مقرر ہوئے ہیں۔ اعیان قوم سے استدعا ہے کہ اس مدرسہ کی امداد کا خیال رکھیں۔

خاکسار سید احمد خادم جماعت اہل حدیث ایرنگرہ میسور

**انجمن اصلاح البیان** مدرسہ محمدیہ قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی کا پہلا جلسہ ۲۷ جنوری ۳۶ء کو ہوا۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ لڑکوں نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ حاضرین جلسہ اطمینان سے سنتے رہے اور مدرسہ کی کامیابی پر داد دیتے رہے۔ اسکے بعد مولوی عبدالصمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ نے انجمن کا مقصد بیان کیا کہ انجمن ہذا کی دلی منشا ہے کہ ہر طالب علم جو مدرسہ ہذا میں پڑھتا ہے اس قابل بنایا جائے۔ آئے دن وقت پر دین خداوندی کی اچھی طرح سے خدمت کرسکے۔ اس کے بعد علماء مقررین کو حاضرین جلسہ کے روبرو انعامات تقسیم کئے گئے۔

# ملکی مطلع

## محرم میں فسادات

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

یہ شعر دراصل ہمارے ملک ہندوستان کے لئے ہے ملک کے سرکردہ رہنماؤں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود آئے دن فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں فریقین کا سخت نقصان جانی و مالی ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی باز نہیں آتے۔

اس سال بھی کئی ایک مقامات (امرتسر۔ بنارس۔ کانپور۔ لکھنؤ اور قصور وغیرہ) میں فسادات ہوئے جن میں قتل و غارت، لوٹ مار اور آتش زدگی وغیرہ تک بھی نوبت پہنچی۔ لطف یہ ہے کہ اکثر مقامات میں تو ہندو مسلم فسادات ہوئے ہیں۔ مگر پنجاب کے مشہور مقام قصور ضلع لاہور میں مسلمانوں کے دو گروہوں سنی اور شیعہ میں سخت تصادم ہوا۔ شیعہ حضرات دُلدل (امام حسینؓ کا گھوڑا) نکالنا چاہتے تھے۔ سنیوں نے اسکی سخت مخالفت کی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے سنی گرفتار ہوئے جس کا انجام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔

ہم ان فسادات کی تہ کو جانتے ہوئے بھی اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے بلکہ اس کے علاج کی تدبیر حکومت کے کانوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اگر حکومت ہماری مخلصانہ گذارش پر توجہ فرمائیگی تو ہمیں امید ہے کہ یہ سلسلۂ فسادات یکلخت بند ہو جائیگا۔

اس میں شک نہیں کہ حکومت اس امر کی ذمہ دار ہے کہ اپنی رعایا کے ہر گروہ کی مذہبی رسومات کی حفاظت کرے۔ یعنی ان رسومات کی جو مذہب نے سکھائی ہوں لیکن لوگوں کی اپنی ایجاد کردہ بدعات کی حفاظت کا ذمہ لینا اس پر ضروری نہیں۔

حکومت کو معلوم ہوگا کہ ہندوؤں میں ایک پرانی رسم چلی آتی تھی کہ ہندو عورت اپنے مردہ خاوند کے ساتھ ہی جلتی چتا میں جل کر راکھ ہو جاتی تھی۔ حکومت نے اس رسم کو غیر مذہبی قرار دیکر بند کر دیا۔ ٹھیک اسی طرح حکومت تعزیہ اور رام لیلا وغیرہ رسوم کا فیصلہ کرائے۔ جس کی صورت ہم خود ہی عرض کئے دیتے ہیں۔ تعزیہ سازی کا حکم معلوم کرنے کے لئے علمائے اسلام کی ایک کمیشن بٹھائی جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندے شریک ہوں۔ (۱) ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ (۲) جمعیۃ العلماء دہلی۔ (۳) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی۔ (۴) آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔ (۵) جماعت مدرسہ دیوبند۔ اور (۶) انجمن حمایت اسلام لاہور وغیرہ۔ ان سب اداروں کے ارکان اس مسئلہ پر غور کریں کہ تعزیہ سازی اسلام میں ضروری ہے یا کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اگر یہ امر بالاتفاق طے ہو جائے کہ ضروری نہیں بلکہ جائز بھی نہیں تو بس قصہ ختم۔ اگر کسی فرقہ کا نمائندہ اس کام کو ضروری سمجھے تو اس کو اسی فرقہ کے ساتھ مخصوص قرار دیا جائے۔

دوسرا مسئلہ یہ پیش ہو کہ تعزیہ اٹھا کر بازاروں میں گشت کرنے کا کیا حکم ہے۔ غالباً کمیشن کے سب ارکان بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرینگے کہ تعزیہ لیکر عام گزرگاہوں میں گھومتے پھرنا کوئی مذہبی حکم نہیں۔ ان دونوں مسئلوں میں کتابی حوالہ جات سے بحث کی جائے نہ کہ رواجی اصول پر۔ اس کمیشن کی رپورٹ کے مطابق حکومت اپنا حکم نافذ کرے۔ تعزیہ کے ساتھ ہی ذوالجناح (اسپ امام حسینؓ) کا بھی فیصلہ کرایا جائے

اسی طرح رام لیلا (دسہرہ) کا معاملہ بھی اہل علم ہندوؤں کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس کمیشن میں ذیل کی جماعتوں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دیجائے (۱) سناتن دھرم سبھا۔ (۲) ہندو مہا سبھا۔ (۳) آریہ سماج۔ (۴) برہمو سماج وغیرہ۔ ان کے سامنے رام لیلا کا مسئلہ پیش کر کے ہندو دھرم شاستروں کی رو سے اس کا حکم دریافت کیا جائے۔ اگر ان رسوم کا ثبوت مذہبی کتب سے نہ دکھایا جائے تو حکومت فریقین کو ان بدعات کی بجا آوری سے حکماً روک دے۔

اسی طرح حکومت ہولیوں کی رسم کو بھی زیر غور لائے اور دیکھے کہ ان ایام میں کیا کیا خرابیاں ملک میں رونما ہوتی ہیں۔ لڑائی جھگڑے کا ذکر ہم اس جگہ نہیں کرتے کیونکہ یہ تو سرکاری رپورٹ میں بھی موجود ہے۔ البتہ اسکے اخلاقی پہلو پر توجہ کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہولیوں میں اس قدر غلاظت اور مغلظات کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ ایک ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہماری گردن شرم کے مارے جھک جاتی ہے۔ شریف سے شریف ہندو بھی ان دنوں مجنوں (سودائی) نظر آتا ہے۔ نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں کے سامنے بھی فحش کلامی کی جاتی ہے اور برہنگی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایسا کرنا یقیناً دھرم شاستر کا حکم نہیں بلکہ قدیم ہندوستان کا دستور بھی نہیں۔ قدیم ہندوستان کے زمانہ میں بھی ہولیاں کھیلی جاتی تھیں مگر شرافت اور متانت کے ساتھ دوستانہ تفریح کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا۔

**ایک مثال** اپنے ایام طالب علمی میں ہم نے دیکھا ہے مدارس عربیہ از خود یا کسی کے دعوت کرنے پہ آموں کے موسم میں باغوں میں آم چوسنے جایا کرتے تھے۔ وہاں جو کچھ ہوتا تھا وہ قدیم ہولی کی مثال ہے۔ جس کی صورت یہ تھی کہ عبد اللہ نے آم چوسا تو عبد الرحمان کو دے مارا عبد الرحمن نے چوسا تو عبد الرحیم پر چھلکا پھینک دیا۔ بس یہ ہے پرانی ہولی کی مثال جس کو ترقی دیکر موجودہ خرافات تک پہنچا دیا گیا۔

**ہماری ذاتی رائے** یہ ہے کہ تعزیہ بنا کر آگے بازاروں میں لئے پھرنا اسلام کے خوشنما چہرے پر بد نما دھبہ دکھاتا ہے۔ اسی طرح رام لیلا کا مظاہرہ (دسہرہ) منانا، رام چندر جی اور سیتا کی کہانیاں سنا ہندو تاریخ کے صفحات پر ایک سیاہ داغ دکھاتا ہے۔ دونوں فریق ہماری بات سنیں تو ان رسوم کو بند کر دیں۔

**قابل توجہ حکومت** حکومت کو معلوم ہے کہ ہندوستان کے قریب جتنے اسلامی ممالک (افغانستان اور ایران وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ ان میں تعزیہ سازی کی رسم نہیں ہے۔ اگر یہ رسم مذہبی ہوتی تو ان اسلامی ممالک میں اس کا ثبوت کچھ نہ کچھ ضرور ملتا۔ اس سے ثابت ہوا

[illegible] یہ بھی رسم اسلامی رسم نہیں ہے۔ مگر ہم اپنی رائے پر زور دینا نہیں چاہتے۔ صرف حکومت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس غرض سے کمیشن بٹھانے کا انتظام کرے۔

## اہلحدیث گول میز کانفرنس

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں بتواریخ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل ہونے والا ہے۔ پنجاب میں اہل حدیث کے اختلافات کو ملحوظ رکھکر یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ اس جلسے کے موقع پر ایک گول میز کانفرنس کرکے اس تفرقہ کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس تجویز کو ہمدردان جماعت نے بہت پسند کیا۔ اس سلسلہ میں جن حضرات کی طرف سے اطلاعات آئی ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) حکیم محمد علی صاحب سکرٹری انجمن نصرت الاسلام دینانگر۔ (۲) مولوی ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ (۳) مولوی غلام رسول صاحب ناظم انجمن اہل حدیث ہوشیارپور۔ (۴) مولوی عبد اللہ صاحب عقیل شوری از بنگلور۔ (۵) مولوی محمد ابو الخیر صاحب رحمانی مئو ائمہ الہ آباد۔ (۶) مولوی نسیم صاحب مئو ائمہ الہ آباد۔ (۷) منشی محمد عالم صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ۔ (۸) میاں عبد الرحمان صاحب از شمالی کلکتہ۔ (۹) بابو دین محمد صاحب سگنیلر قصور سٹیشن (۱۰) مولوی ابو موسیٰ عبد الحمید صاحب امام اہل حدیث [illegible] گورداسپور۔ (۱۱) مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ۔ (۱۲) مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری۔ (۱۳) منشی محمد عبد اللہ صاحب [illegible] امرتسری۔ (۱۴) حافظ اسماعیل صاحب از [illegible] ضلع [illegible]۔ (۱۵) شاہ نصیر الدین از امرتسر

[illegible] کے لئے ایک صاحب [illegible] مصدق [illegible]
[illegible]
[illegible] کے لئے [illegible] میڈی
[illegible] صاحب [illegible] مصدق [illegible]

## رپورٹ واعظین کانفرنس اہلحدیث

### بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

(۱) مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی نے ضلع شیخوپورہ منڈی واربرٹن۔ چیچو کے ملیاں علاقہ پنجاب کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبد الرحمٰن صاحب فرخ نگری نے ریواڑی۔ گوڑگانوہ، پلکھوہ، ہاپور، سنبہ ضلع میرٹھ۔ چاندپور۔ صدر الدین نگر۔ دہامپور۔ نگینہ ضلع بجنور۔ مراد آباد۔ لال پور۔ بریلی وغیرہ کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے سرینگر علاقہ کشمیر اور اسکے مضافات کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ پشاوری نے علاقہ پشاور کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری نے مضافات پشاور کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی محمد جلال الدین صاحب واعظ نے علاقہ پٹیالہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ نے ضلع گورگانوہ کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبد الحمید صاحب واعظ گورگانوی نے ضلع گورگانوہ کے مضافات کا دورہ کیا۔

(حافظ) حمید اللہ نائب سکرٹری

**نوٹ**:- اہل حدیث کانفرنس کا گوشوارہ آمد و خرچ آیندہ ہفتے درج کیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)


### ماء اللحم طیوری دو آتشہ

موجد کا دعویٰ ہے کہ یہ ماء اللحم چونکہ مختلف قسم کے پرندوں کے گوشت سے تیار کیا گیا ہے۔ جو ضعف دل، ضعف دماغ۔ کمزوری اعصاب بے چینی اور سستی کیلئے بہت مفید ہے۔ اس کا اثر تین ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ خوراک دو تولہ۔ قیمت فی بوتل درجہ اول ۱۲؎ - درجہ دوم ۸؎ ملنے کا پتہ:- دفتر رفیق مریضاں۔ میڈیکل ہال۔ اندرون موچی دروازہ لاہور (پنجاب)


### اعلان ضروری

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کا پانچواں سال ختم ہو رہا ہے۔ چونکہ مدرسہ مالی مشکلات میں مبتلا ہے اسی لئے مولانا حافظ میاں محمد صاحب پنجابی کو علاقہ دکن و بمبئی اور سید عبد العزیز صاحب کو علاقہ مدراس و بنگلور وغیرہ کی طرف روانہ کیا گیا ہے۔ لہذا محبان کتاب و سنت سے التماس ہے کہ مدرسہ کے سفیر جہاں جہاں پہنچیں ان کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

آپ کا نیاز کیش:- وکیل محمد غوث سکرٹری مدرسہ محمدیہ رائیدرگ۔ (۸ر اشاعت فنڈ وصول)

### خانپور کا سالانہ جلسہ

انجمن تبلیغ الاسلام خان پور کا پچیسواں سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء کو مقرر ہوا ہے حسب دستور نامی گرامی علماء تشریف آور ہو کر اپنی ملاقات اور تقاریر سے حاضرین کو مستفید فرمائینگے۔ جملہ احباب اہل اسلام اس نادر موقع پر قدم رنجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ — داعی الی الخیر:- عبد الغنی ناظم انجمن تبلیغ الاسلام خان پور متصل کمیریاں ضلع ہوشیارپور

### ضروری نوٹ

اخبار اہلحدیث میں مدارس یا انجمنوں کی کاروائیاں شائع کرانے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت بے جا ہوگی۔ (۱) ہر مضمون جو شائع کرایا جائے اس کے لئے اشاعت فنڈ کی امداد کے لئے حق اشاعت ۴/- ۸/- ۸ر (حسب حیثیت) ضرور آنا چاہیئے۔
(۲) عبارت حتی الامکان مختصر ہو تاکہ دور دراز کے ناظرین کو ملال نہ ہو۔ (منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر)

### دعائے صحت

میرا لڑکا محمد یوسف و میرا بھتیجا [illegible] بیمار ہیں۔ ناظرین کرام ان کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ (راقم ابو محمد عبد اللہ لائلپوری یام پوسٹ [illegible])

### عید آنہ فنڈ

بابو اللہ بخش صاحب [illegible] حافظ عبد الغفور صاحب اجمیر ۴؍۔ معرفت مولوی محمد [illegible] صاحب بہاری ۶؍۔ مولوی ابو البشار عبد الستار صاحب آسنسول ۴؍۔ حاجی محمد عباس صاحب مدراس [illegible]

### چندہ کانفرنس

مولوی قادر بخش صاحب [illegible] ۴؍

## سرمہ نور العین

(مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۳۶۹)

## مغلظات مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی

بے شمار گالیاں ردیف وار مع مفصل حوالہ مندرج ہیں۔ ان سے مرزا صاحب کا طرز کلام کا اندازہ ہو سکے گا۔ قیمت ۸ر

(ملنے کا پتہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

# ... دن دن تک ...

شمالی ہندوستان کا مشہور دواخانہ امرت دھارا فارمیسی اپنی سلور جوبلی کی یادگار میں اپنے ۲۸ ویں سالانہ جلسہ پر ۱۵ مارچ ... اپنی قیمتی مجرب ادویات متعلقہ جملہ امراض بالخصوص ضعف یا بطیس ناطاقتی۔ پائیوریا وغیرہ پر بھاری رعایت دیتا ہے۔ چنانچہ تقریباً کل امراض کی ایک دوا "امرت دھارا" اور اس کے مرکبات (بام۔ مرہم۔ لوشن وغیرہ) نیز کشتہ سونا و ہیرا پر ۲۵ فیصدی رعایت اور اپنی پانچ سو ادویات اور پانچ درجن کتب

پچاس فیصدی رعایت پر دیتا ہے!

## سال بھر میں ایک ہی بار سنہری موقع ہے

وہ لوگ جو اپنی جوانی کی خامیوں اور کمزوریوں کو دور کرنا چاہتے ہیں جن کو اپنے کنبے کی صحت اور تندرستی کا ہمیشہ خیال ہے۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ مارچ کا مہینہ سال بھر میں ایک بار آتا ہے۔

آج ہی یہ کوپن پر کر کے بذریعہ ڈاک بھیجدیں!

بخدمت منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور (۱۶)

جناب من!

براہ نوازش اپنی فہرست ادویات اور امراض مخصوصہ مردمان اور ان کا علاج بذریعہ ڈاک مفت بھیجدیں۔

نام ..........................................

پتہ ..........................................

... اور بھاری بچت

... آپ یہ تمام ادویات ... ہو جاتی۔ اسی ... سکتے ہیں۔

... اور ان کا علاج، اور فہرست ... مفت منگوائیے!

## ... تار کا پتہ امرت دھارا۔ لاہور

## عرب کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آپ نے آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی۔ جو غالباً تمام مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ مگر کتاب مذکورہ سوامی لکشمن جی مہاراج نے لکھی ہے۔ سوامی جی نے تمام واقعات کو عجیب انداز میں تحریر کیا ہے۔ ضخامت ساڑھے چار سو صفحات۔ قیمت ۲ روپیہ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک [illegible]۔
آدھ پاؤ [illegible]۔ پاؤ بھر [illegible] مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک [illegible] پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ ترین شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی: "میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے" (۱۹- جنوری ۱۹۳۰ء)
جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔
"دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اسکے قبل جناب مختلف پتہ سے منگوا چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی" (۶ فروری ۱۹۳۰ء)
جناب راؤ عبدالواسع خان صاحب کیری۔ "آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۷ فروری ۱۹۳۰ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد عبدالرحمان
[illegible]

# دہلی میں

**کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے** جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

- شرقاوی شرح تجرید بخاری [illegible]
- حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ [illegible]
- بخاری مع حاشیہ سندی [illegible]
- قاموس معرب اعلیٰ کاغذ [illegible]
- مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں ان کی مکمل فہرست [illegible]
- کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد [illegible]
- سیرۃ الحلبیہ [illegible]
- شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ [illegible]
- فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد [illegible]
- تاج العروس شرح قاموس [illegible]
- تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہوگئی ہے [illegible]
- تفسیر خازن مع معالم [illegible]
- المنجد طبعہ تاسعہ [illegible]
- تسہیل العربیہ المنجد کامل اردو ترجمہ و خلاصہ اکیہزار صفحات مجلد [illegible]

**نوٹ:-** فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

**مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی نمبر ۲**

# زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز سے تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت $\frac{20 \times 26}{8}$ کے ۵۶۴ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی قیمت دو روپیہ۔ (عہ) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

**مینیجر اہلحدیث امرتسر**

# خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ وریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے بہتر۔ مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و افسردہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا، نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ **قیمت** پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔
لاہور برانچ:- ناظم دواخانہ پنجاب بلی ہوڈبل روڈ نمبر ۲

**مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب**

# ضرورت ہے

آج کل ملک میں بیکاری حد سے زیادہ ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر بیکار ہے۔ ملازمت ملتی نہیں ... ایسے اشخاص کے لئے کتاب ... روزگار تصنیف ... لہذا جو لوگ بے کار ہوں وہ ... کتاب ... اس میں بیکاروں کو ... [illegible]
[illegible]

۲/

# آپ کا فرض

ہر نوجوان۔ شادی شدہ یا مجرد۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے۔ اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی موت ہو جانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑے۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے

چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہو جانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے۔

**اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے**

تفصیلات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹیڈ۔ ہیڈ آفس بمبئی۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

**سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی**

ایکٹنگ برانچ سکرٹری۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا۔ بلڈنگ ہال بازار امرتسر سے خط و کتابت کریں۔ (۳۷۱)



۲/

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

نعمت غیر مترقبہ

# الذیابیطس

تجربہ شرط ہے

اگر خدانخواستہ آپ یا آپکا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیگا جسکے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہو جانا۔ پیشاب میں شکر یا لیسدار مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اعصاب اور ضعف وغیرہ عوارض جن کا تیس یوم میں دور ہو جاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے ۴ خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجیئگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قیمت بلا عذر حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کر دی جائیگی قیمت مکمل ۲۴ خوراک ۲۱ یوم ستے نمونہ ۴ خوراک سعہ۔ محصول علاوہ۔

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

محافظ صبیان

# حیات الصبیان

محافظ صبیان

[illegible] بچوں کے دانت نکالنا [illegible] گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے [illegible] ایک قسم زہریلا [illegible] پیش [illegible] جاتا ہے اسطرح [illegible] عوارض مثلاً ہرے پیلے [illegible] وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں [illegible] بچے [illegible] ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل [illegible] محفوظ رہتے ہیں۔ تندرست اور توانا رہتے ہیں۔ ترکیب [illegible]

[illegible] (یو۔ پی)



# حاکمِ وقت

ایک قدیم بیاض میں ہے کہ بعد تحویل یہ دوا کھاؤ تو تمام سال آرام سے رہو۔ لیکن مسلمان کو چاہئے کہ وہ خدا تعالےٰ کے سوا کسی چیز کو بھی متصرف اور موثر بالذات نہ سمجھے چونکہ اس دوا کے استعمال کی ہدایات میں بعض اسماء حسنیٰ اور سور قرآنیہ کی تلاوت بھی بتائی جاتی ہے۔ لہذا جو اصحاب خدا کے بھروسہ پر اس دوا کا تجربہ کرنا چاہیں فوراً ۲۶۔ **مارچ تک** اطلاع دیں۔ ارسال تجربہ کی غرض سے کچھ قیمت نہیں۔ البتہ اشتہار و محصول ڈاک وغیرہ ضروری مصارف کے لئے چار آنہ فی کس بذریعہ ٹکٹ بھیجئے یا زیادہ اشخاص مل کر یکجائی منی آرڈر کر دیں۔ لیکن سب کے پتے لفافہ میں ضرور لکھیں۔ نام و پورا پتہ اردو میں صاف تحریر کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

**منیجر اکسیری دواخانہ (رجسٹرڈ) شاہ جہان پور ضلع میرٹھ**



# طبیب کامل

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطبا ہندو یورپ کے بہترین مجربات مندرج ہیں۔ جو بہت مفید اور کامیاب ثابت ہیں

قیمت ۱۲؍ مع محصول ڈاک ۳؍

ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث [illegible]

مولانا عبد السلام صاحب بستوی کی تصانیف

**اسلامی صورت** جس میں قرآن مجید احادیث، آثار صحابہ اور فقہی روایات سے مدلل طور پر بیان کیا ہے کہ مسلمان کی صورت کیسی ہونی چاہئے داڑھی رکھنے اور مونچھوں کے کترانے کا مفصل ثبوت دیا گیا ہے۔ زمانہ حال کے بعض مسلم حضرات ناواقفی سے داڑھی مونڈاتے اور مونچھیں بڑھا کر غیر مسلموں کے ہمشکل بن کر اسوہ رسول کی بے ادبی کرتے ہیں۔ ان کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ مخالفین کے اعتراضات کے بھی معقول جواب دیئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۴ر

**اسلامی توحید** جس میں تعزیہ پرستی۔ نوحہ۔ ماتم اور گریہ زاری کی تردید مخالفین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیکر واضح دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو جام شہادت پلوانے والے در اصل شیعہ حضرات ہی تھے۔ قیمت ۳ر

**اسلامی پردہ** جس میں مسلم عورتوں کو باپردہ رہنے کا حکم قرآن و حدیث سے

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۔ ضابطہ دیوانی

باجلاس مسٹر ...... ایل ایل بی ۔ سی ۔ ایس ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پی ۔ سی ۔ ایس
ایڈیشنل سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم گجرات

نمبر مقدمہ ۹۵ ۔ ۱۹۳۸ء

ماسٹر ننھ مل ولد لالہ گوکل چند قوم کھتری ساکن جلال پور جٹاں۔ تحصیل گجرات۔ مدعی

بنام کرم الدین متوفی حال قائمقام محمد دین وغیرہ۔

دعوے ۔/۲۰۰ روپیہ بابت مکان

بنام میراں بخش ولد کرم دین قوم موچی ساکن کوٹ امیر چین تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں ثابت ہو گیا ہے کہ آپ ...... تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہیں۔ لہذا آپ کے خلاف اشتہار ...... جاری کیا جاتا ہے کہ اگر آپ ...... کو اصالتاً یا وکالتاً عدالت میں نہ آوینگے تو آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۳۸ء بثبت دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

# ہندوستان کی جڑی بوٹیاں حصہ اول

مصنفہ حکیم حاجی ...... مجربات وغیرہ

جس میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کی ...... خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی ...... کتب کی ورق گردانی، لاتعداد حکماء سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، صدریات، مخفیات، سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچسو صفحات۔ قیمت تین روپیہ محصول ڈاک ۸ر۔ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما۔ رنگ دار ...... ارزاں نرخ پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔

اگر آپ نے کوئی کتاب ...... اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

المشتہر:۔ منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار۔ امرتسر

......

**کشف الملہم** ...... مسلم کا اردو ترجمہ ...... مسلم کے سوانح حیات بھی ...... ہیں۔ اردو خوان ناظرین کیلئے مفید ہے۔ قیمت ۹ر

کتب منگوانے کا پتہ

**منیجر اہلحدیث امرتسر**

# تراجم علمائے حدیث ہند

(مصنفہ ملک امام خان صاحب نوشہروی)

ہندوستان میں گلشن حدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لگائی۔ سید نا محمد اسماعیل شہید نے اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپال نے اسکی آبیاری کیلئے خزانے کھول دیئے۔ آخر یہ پود ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی اور ملک ...... اس سدا بہار گلشن سے مہکا ...... قیمت ...... منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ اکسیر العیون ......

دھند، جالا، غبار، ڈھلکا، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزاروں لوگ اس کے استعمال سے عینک کی ...... سے نجات پا چکے ہیں۔ ...... اس کا استعمال ...... امراض سے بچاتا ہے۔ منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ ...... ملنے کا پتہ ...... حکیم ...... امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ | نمبر ۱۷

# اہلحدیث

اخبار امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی سنت سنگھ امرتسر


اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اشتراک

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤساء و جاگیرداروں سے ؍ ــــــعـــہ

عام خریداران سے ؍ ــــــعـــہ

؍ ؍ ششماہی ــــــعـــہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲؍

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

# امرتسر ۲۵ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

## فہرست مضامین


نظم (مدح سرائی اخبار اہلحدیث) — ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - ص ۲
دیانند سوامی اور رادھا سوامی - - ص ۳
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - ص ۴
قادیانی نبی کی نماز تہجد ص ۴ - قادیانی فلسفہ ص ۵
ہند مسلم اتحاد اور رفع فساد کی صورت - ص ۶
اسلامی سلطنت کے احکام - - - ص ۷
مولوی بشیر کی گھبراہٹ - - - - ص ۸
جماعت اسلام اور فرائض علماء کرام - - ص ۹
تاکید ترجمہ - - - - ص ۱۰
تماشہ - - - - ص ۱۱
[illegible] - - - - ص ۱۲
اشتہارات - - - - ص ۱۳


## مدح سرائی اخبار اہلحدیث

(از قلم محمد شاد صاحب الوی متعلم مدرسہ فیض عام مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ)

پیکر حسن و ادا ہے تو ہی اے اہل حدیث
مظہر عشوہ و غمزہ تو ہی ہے اہل حدیث

محو کرتا ہے جہاں کو چاند سا مکھڑا ترا
تیرے ہر اندام سے آتی ہے خوشبوئے وفا

سچ بتا کر نور ہے تو یا کہ مہ خورشید ہے
سال چھتیس سے ضیا پاشی تری جاوید ہے

تیرے حسن کے محاسن ہیں نہ کرسکا بیان
لوح دل نازک ہے بجھ کر بیاں پر گراں

کیوں نہ کرسکتا ہوں [illegible] دنیا کو تو
کیا ہی تو شیریں سخن ہے اسکیا ہی خوش گلو

[illegible] سب علائے اعداء سے خصال
[illegible] ہیں کے کی روشن تیرا ہے مہر کمال

# انتخاب الاخبار

## پنجاب میں پریس ایکٹ کے نئے وار

پچھلے دنوں "زمزم" سیالکوٹ سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ ابھی ہم اسکے افسوس سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اطلاع ملی کہ "آریہ ویر" اور "آریہ مسافر" سے اور ان پریسوں سے جن میں یہ اخبار چھپتے ہیں ایک ایک ہزار روپے کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔ جن مضامین کی بنا پر ضمانتیں طلب کی گئی ہیں ہم ان کی صحت یا غلطی پر بحث نہیں کرتے۔ ان اخباری برادری کی حیثیت سے ہمیں سخت افسوس ہے خدا وہ دن جلد لائے کہ پریس ایکٹ جیسے سیف میان میں داخل کر دی جائے۔ ورنہ خدا جانے اس کے ساتھ کس کس کا سر قلم کیا جائیگا۔

## جلسہ اہل حدیث کانفرنس

۷-۸-۹- اپریل کو

فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہو رہا ہے۔ ہمدردان وشائقین کو دعوت ہے یا نہ وہ خود توحید وسنت کے اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں۔ جو اصحاب تشریف آوری سے ایک ہفتہ قبل سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ کو فتحگڑھ میں اطلاع بھیج دینگے ان کے قیام وطعام کا انتظام بذمہ مجلس ہوگا۔ ورنہ دیگر اصحاب کے صرف قیام کا انتظام ہوگا۔ طعام کے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔

فتحگڑھ چوڑیاں امرتسر سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر امرتسر نارووال لائن پر ریلوے سٹیشن ہے۔ اگر براہ راست ریلوے ٹکٹ نہ مل سکے تو امرتسر کا ہی لے لیا جائے۔ امرتسر سے نیا ٹکٹ آرام سے خریدا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں دروازہ رام باغ امرتسر شہر سے موٹر لاری بھی جاتی ہے مگر سڑک کچی ہونے کے باعث یہ سفر موزوں نہیں۔ اسلئے ریل کا سفر بہتر ہے۔

——— امرتسر گذشتہ فساد کی وجہ سے ۹ مارچ تک ہندوؤں نے ہڑتال رکھی۔ ایک وفد نے صاحب ضلع سے مل کر چند مطالبات پیش کئے جن کا جواب تسلی بخش ملنے پر ۱۰- مارچ کو ہڑتال کھول دی۔ اب شہر میں بالکل امن و امان ہے۔ کرفیو آرڈر کا وقت بھی تبدیل کر کے گیارہ بجے رات سے صبح چار بجے تک کر دیا گیا ہے۔ ۴ مارچ کو سکھوں کے ایک جتھہ نے دفعہ ۱۴۴ کو توڑنے کے لئے ہولے کا جلوس نکالا۔ جس کی وجہ سے بکثرت گرفتاریاں عمل میں آئیں آخرکار ان سب کو رہا کر دیا گیا۔

——— امرتسر سے ۲۰ ستیہ آگرہیوں کا پہلا جتھہ ۲- مارچ کو حیدرآباد دکن روانہ ہوا ہے۔ (شائد مزید جتھہ بازی کا سلسلہ بھی جاری رہے)۔

——— لاہور میں پولیس نے جعلی چونیاں چلانے والے ایک گروہ کے ۴ ممبروں کو گرفتار کیا ہے ان کے قبضہ سے ۱۲۴ جعلی چونیاں برآمد ہوئیں۔

——— احرار پولیٹیکل کانفرنس لاہور میں ۱۲- مارچ کو منعقد ہوئی

——— مولانا عبیداللہ صاحب سندھی ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔ آجتک کراچی میں ہی مقیم ہیں۔

——— تری پوری ۱۲- مارچ- آل انڈیا نیشنل کانگرس کا اجلاس ختم ہو گیا ہے۔ صدر کانگرس مسٹر سوبھاش چندر بوس باوجود شدید علالت کے اجلاس میں شامل ہوئے آپ کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ اجلاس میں وزیر اعظم یو پی (مسٹر پنت) نے ایک رزولیوشن کہ "اس ایوان کو گاندھی جی پر کامل اعتماد ہے"۔ ایک سو ساٹھ ممبروں کی تائید سے پیش ہوا۔ جسے پیش کرنے کی اجازت صاحب صدر نے نہ دی۔ اس وجہ سے ممبران کانگرس میں کشیدگی کا خطرہ تھا مگر کثرت رائے سے یہ رزولیوشن پاس ہو گیا مسٹر بوس بھی صحت یاب ہونے پر گاندھی جی کے پاس جائینگے اور گاندھی جی کی خواہش کے مطابق نئی ورکنگ کمیٹی قائم کرینگے۔ اب جس خطرے کا خدشہ تھا وہ دور ہو گیا ہے۔ اجلاس میں ہندوستانی ریاستوں، معاملات خارجہ، غیر ممالک کے ہندوستانی، فلسطین اور بلوچستان کے متعلق رزولیوشن پاس کئے گئے۔

——— روم۔ سرکاری اعلان ہے کہ نوآبادیات کے معاملہ میں اگر نیت و عقل سے کام لیا گیا تو جرمنی اور اٹلی ان کا فیصلہ تلوار سے کرائینگے۔

## مولانا محمد صاحب دہلوی

انتقال فرما گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم متقی، صالح جنگ تھے اس لئے آپ کی زندگی خاندان کے لئے موجب صد برکات تھی۔ لیکن فرمان خداوندی لکل اجل کتاب بہر حال صادق ہے۔ اس لئے بجز اسکے چارہ نہیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

——— لندن اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ آئندہ ہفتے فلسطین کے متعلق اپنی جدید تجاویز یہودیوں اور عربوں کے سامنے پیش کر دیگی۔ جن کی رو سے فلسطین کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے اعلان کیا جائیگا کہ جب عربوں اور یہودیوں میں کافی میل جول ہو جائے تو فلسطین کو آزاد حکومت دیدی جائے۔ جس میں ان کو تناسب آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی جائیگی اور یہود کے داخلہ کی تعداد محدود کر دی جائیگی۔

——— کابینہ مصر نے فلسطین اور مصر کے درمیان سڑک تعمیر کرنے کے لئے ایک لاکھ ساٹھ ہزار مصری پونڈ منظور کئے ہیں۔

——— لندن۔ برطانیہ نے حکومت چین کو تیس یا پینتیس لاکھ پونڈ قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ جاپان کے مقابلے میں چین کی مالی حالت اچھی ہو جائے۔

——— راجکوٹ کے معاملہ میں گاندھی جی نے فاقہ کشی اختیار کی تھی۔ وائسرائے ہند کا یقین دلانے پر کہ راجکوٹ کا معاملہ چیف جسٹس ہندوستان کے سپرد کر دیا جائیگا گاندھی جی نے فاقہ کشی ترک کر دی ہے اور آجکل دہلی میں وائسرائے ہند سے ملاقات کرنے آئے ہوئے ہیں۔

——— دہلی جمعیۃ العلماء کے اجلاس میں یہ تجاویز پاس کی گئیں (۱) طلاق، خلع، نکاح اور شفعہ وغیرہ معاملات کا تصفیہ شریعت اسلامیہ کے مطابق کرنے کے لئے حکومت محکمہ قضا کا تقرر کرے۔ (۲) بہار ودیا مندر سکیم میں اسلامی تعلیم کو داخل کیا جائے۔ (۳) مدح صحابہ کے متعلق حکومت یو پی کے موجودہ رویہ کے خلاف اظہار ناراضگی کا اظہار۔ (۴)

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اہلحدیث

۲۵- محرم الحرام ۱۳۵۸ھ


AL MUSLIM UNIV

## دیانند سوامی اور مسیح قادیانی

یہ دونوں صاحب اپنے اپنے مشن میں گو مختلف ہیں مگر ان کے اتباع اور پیروکار ایک بات میں ضرور شریک ہیں وہ کیا ہے؟ آج کل کی اصطلاح میں زبانی لسانی پروپاگنڈا ان لوگوں کی تحریریں دیکھو اور تقریریں سنو تو معلوم ہوگا کہ ہٹلر اور مسولینی کی تقریروں سے بھی زیادہ زوردار ہوتی ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ فاتحانہ حیثیت اظہار کرتا ہے۔ لیکن اس کی تہہ میں جانے سے بدھ کے لڈو کی مثال یاد آجاتی ہے۔ قادیانی اخبارات دیکھو تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا انہوں نے ساری دنیا میں احمدیت کی تعلیم پہنچادی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ذریۃ البغایا[1] کے سوا سب نے احمدیت کا اثر قبول کر لیا، خصوصاً یورپ میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ دیا، تمام پادری سرنگوں ہوگئے، عیسائی یسوع مسیح کو بالکل چھوڑ بیٹھے۔ یہ سب کچھ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا اثر ہے۔

یہی حال آریہ سماج کا ہے۔ ان کا بھی یہی طریق ہے بلکہ وہ تو مرزائی جماعت سے بھی چند قدم آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ زبان اور قلم سے کہتے جاتے ہیں کہ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش نے قرآنی تعلیم کو خلجان کر لیا زمانہ حال کے مفسرین سوامی جی کے حملے سے تنگ آکر قرآن کے معنی تبدیل کر رہے ہیں۔ اس فہرست میں سب سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم کا نام لیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے قرآن مجید کی جو تاویلات کی ہیں وہ سوامی جی کے حملے کے اثر سے کی ہیں۔ آریہ اخبار "پرکاش" لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی ہے :-

"ستیارتھ پرکاش کی چھاپ تفاسیر قرآن پر"

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آریوں نے سوامی دیانند اور ان کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کے ساتھ جیسا برتاؤ کیا ہے۔ ایسا برتاؤ اخوان یوسف نے بھی یوسف کے ساتھ نہ کیا تھا۔ ہم آیندہ کبھی اس کی تفصیل کرینگے۔

کچھ شک نہیں کہ سوامی جی کی مروجہ ستیارتھ پرکاش کے اندر چودھواں باب بھی ہے۔ جس میں قرآن مجید پر ایک سو انسٹھ ۱۵۹ اعتراضات درج ہیں۔ ان سب کے جوابات ہم نے اپنی کتاب حق پرکاش میں دیدیئے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی تردید میں چودھواں باب اور بائیبل کی تردید میں تیرھواں باب سوامی دیانند کی تصنیف نہیں ہے۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ سوامی دیانند کے زمانہ کی ستیارتھ پرکاش "دطبوعہ ۱۸۷۵ء" جو مراد آباد کے ایک رئیس (راجہ کرشن داس) نے چھپوائی تھی اس میں یہ دونوں ابواب نہیں ہیں۔ سوامی جی کا اکتوبر ۱۸۸۳ء میں انتقال ہوا۔ اس آٹھ سال کے عرصے میں دوسری مرتبہ ستیارتھ پرکاش نہیں چھپی جس میں یہ دو باب ملحق ہوں آریہ اگر اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ یہ دو باب سوامی جی کی تصنیف ہیں تو کوئی ستیارتھ پرکاش سوامی جی کی زندگی میں چھپی ہوئی دکھائیں جس میں یہ دو باب مندرج ہوں۔ اسی کی ہو بہو نقل جو پنڈت کالورام نے چھپوائی تھی اس میں بھی نہیں ہیں۔ ہم یہ بات بے سند نہیں کہتے بلکہ ستیارتھ پرکاش کے یہ دونوں نسخے ہمارے پاس موجود ہیں۔ جو آریہ چاہے آکر دیکھ سکتا ہے۔

اس دعوے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اس میں اعتراضات ایسے کمزور ہیں کہ کسی ودوان (علم دار) کے قلم سے ان کا صدور بہت بعید ہے۔ ہم اس جگہ ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں :-

(۱) قرآن مجید کی سورہ احزاب میں ذکر ہے کہ کافر لوگ جب جہنم میں ڈالے جائینگے تو تابعدار اپنے متبوعین کے حق میں کہیں گے :-

رَبَّنَا اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ

اے اللہ جن لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا انکو دگنا عذاب کر

اس آیت کا مضمون بالکل صاف ہے کہ مرید اور چیلے اپنے گمراہ کنندہ پیروں اور گروؤں کے حق میں ایسا کہیں گے اب ستیارتھ پرکاش کا اعتراض سنئے۔ لکھا ہے کہ

واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں۔

(باب ۱۴۔ سوال نمبر ۱۲۸)

یہ اعتراض انصاف اور علم سے کس قدر بعید ہے کہ مقولہ تو کفار کا ہو اور انبیاء کا بتایا جائے جس کی مثال ہے ستیارتھ پرکاش سے وام مارگیوں کا مقولہ لیکر سوامی دیانند کا بتایا جائے۔ کیا ہی انصاف ہے؟

(۲) سورہ یٰسین کے شروع میں یہ الفاظ ہیں :-

"تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ"

جس کا ترجمہ ستیارتھ پرکاش میں یوں کیا گیا ہے :-

"اتارا ہے خدا غالب مہربان نے"

یہ ترجمہ ہی بتا رہا ہے کہ یہاں غالب خدا کی صفت ہے اس پر اعتراض جو کیا گیا ہے اسے سن کر رونا آتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ :-

---

[1] آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ سارے مسلمان ... میں مگر بازاری عورتوں کے بچے ... میرے دعوے کو نہیں مانتے

اگر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے۔

(باب ۱۴ نقرہ ۱۳۰)

**سماجی مترو!** بہت عرصہ ہوا کہ ہم نے اس قسم کے اعتراضات کا مجموعہ ایک رسالہ کی صورت میں شائع کردیا۔ جس کا نام ہے "سوامی دیانند کا علم و عقل"۔ جو یقیناً آپ لوگوں کی نظر سے بھی گزرا ہوگا۔

ہمارا گمان تھا کہ آریہ سماجی چونکہ ستیارتھ پرکاش کے ہر ایک نئے اڈیشن کو ترمیم کرکے چھاپتے ہیں۔ ان اعتراضات کو سن کر سوامی جی کی طرف ان کو منسوب کرنا چھوڑ دینگے۔ مگر یہ عجیب دلیری ہے کہ ایسے ہی اعتراضوں کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ سر سید احمد خاں مرحوم بھی ان سے مرعوب ہوکر قرآنی تفسیر کو تبدیل کرنے پر مجبور ہو گئے تھے ہم شروع میں بتا آئے ہیں کہ ان دو فرقوں (آریہ اور مرزائیہ) کو ایک معنی سے باہم مشابہت ہے۔ اب ہم اس کی تائید میں ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔

جس طرح آریہ سماج ایسی کتاب پر فخر کرتی ہے جو کہ نیست و نابود کردینے کے قابل ہے۔ اسی طرح جماعت مرزائیہ ایسے واقعات کو جو ان کی شکست کا اظہار کرتے ہیں اپنی فتح کا نشان بتاتی ہے۔

تمام لوگوں کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا تھا کہ اگر میں مولوی ثناء اللہ سے پہلے مرجاؤں تو جھوٹا ٹھیرونگا۔ واقعہ جو ہُوا وہ سب کو معلوم ہے کہ آج مرزا صاحب کو انتقال کئے تیس برس گزر چکے ہیں۔ باوجود اس کے جماعت مرزائیہ یہی کہے چلی جاتی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا زندہ رہنا ہمارے مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔

ہماری دعا ہے کہ خدا کرے ایسے نشانات ان کے حق میں بکثرت پیدا ہوں۔

یہی آریہ مضمون نگار قرآنی تعلیم متعلقہ نکاح پر اعتراض کرتا ہُوا لکھتا ہے کہ

قرآن شریف کی رو سے مرد عورت کو مارنے پیٹنے کا بھی حق رکھتا ہے چنانچہ عورت کو اسی لئے فارسی میں زن کہتے ہیں۔ جس کے معنی مارنے کے ہیں۔

بے شک قرآن مجید میں مرد کو عورت کا حاکم بنایا گیا ہے اور بوقت نافرمانی تنبیہ کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے لیکن سوامی دیانند نے عورت کو جس درجے میں لکھا ہے وہ بھی سننے کے قابل ہے

عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھویں برس تک عورت کو حمل نہ ٹھیرے) اولاد ہوکر مر جائے تو دسویں برس تک جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارھویں برس تک اور جو بد کلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۴ نمبر ۱۴۰)

**آریہ مترو!** آریہ سماج کا چوتھا اصول یہ ہے کہ "جھوٹ کو چھوڑ دینا اور سچ کو قبول کرنا" اس سنہرے اصول کو ملحوظ رکھ کر بتاؤ کہ مذکورہ بالا صورتوں میں عورت کا کیا قصور ہے؟ کیا عورت کا بانجھ ہونا؟ (۲) آٹھ برس تک حمل نہ ہونا؟ (۳) اولاد ہوکر مر جانا؟ (۴) لڑکیاں ہی پیدا ہونا؟ کیا ان امور میں عورت کو بھی کچھ دخل ہے؟ آہ کس قدر ظلم ہے کہ ایسے کاموں کی وجہ سے عورت کو چھوڑ دیا جائے جو اس کے بس میں نہیں ہیں۔

**اور سنئے!** سوامی جی نے عورتوں کو یہاں تک ذلیل کیا ہے کہ ان کے پیارے ناموں میں بھی ذلت داخل کردی ہے۔ لکھا ہے :۔

**منحوس نام والی** رکش یعنی اشونی۔ بھرنی روہنی دیئی۔ ریوتی بائی۔ چتری وغیرہ ستاروں کے نام والی۔ تلسیا۔ گیندا۔ گلابی۔ چمپہ۔ چنبیلی وغیرہ پودوں کے نام والی۔ گنگا جمنا وغیرہ ندی نام والی۔ چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی۔ بندھیا۔ ہمالیہ۔ پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی کوکلا۔ مینا وغیرہ پرند نام والی۔ ناگی بھجنگا۔ وغیرہ سانپ نام والی۔ مادھو داسی میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی۔ اور بھیم کماری۔ چنڈکا۔ کالی وغیرہ ڈراؤنے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہئے کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں"

(ستیارتھ پرکاش باب ۴ نمبر ۱۱)

کیا ہی عمدہ فلاسفی ہے!

پھولوں کے نام والی عورتیں بھی سوامی جی کو ناپسند ہیں۔ حالانکہ شاعر لوگ اپنے محبوب کو مبالغہ کی شکل میں گل و لالہ کہا کرتے ہیں۔

جن عورتوں سے سوامی جی نے نکاح کرنا منع کیا ہے ان کی ایک اور فہرست بھی سنئے!

"نہ زرد رنگ والی نہ ادھنک مرد سے لمبی چوڑی نہ زیادہ طاقتور نہ بیمار نہ وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں نہ بہت بال والی نہ بکواس کرنے والی نہ بھوری آنکھ والی"

(ستیارتھ پرکاش باب ۴ ص)

**سماجی سجنو!** اور شرطیں تو جانے دو۔ قد میں لمبائی چوڑائی اور طاقت میں برابری کی شرط بھی تم میں سے کسی خاندان نے پوری کی ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ ان شرطوں کو پورا کرنے کے لئے مجلس شادی بہت موزوں جگہ ہے۔ جہاں دونوں طرف کے معززین اور برہمن لوگ براجمان ہوتے ہیں۔ سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش کھول کر ان شروط کو پڑھ کر ایک ایک شرط کی پابندی کی جائے تو جا کر نکاح صحیح ٹھیرے ورنہ شاردا ایکٹ کے ماتحت ناجائز قرار دیا جائے۔

**لطیفہ!** مباشہ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ عورت کو فارسی میں زن اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مرد کو عورت کے مارنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ غلط ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ فارسی میں زن امر حاضر کا صیغہ ہے۔ جس کا مصدر زدن ہے۔ اور عورت کو مخاطب کرکے اس کو فاعل ٹھیرایا گیا ہے اور مرد اس کا مفعول تو مطلب یہ ہوا کہ اے عورت! جب تیرا پتی تجھے چھوڑ کر کسی نیوگن کی طرف متوجہ ہو تو تو اس کو مار۔ کیونکہ تو طاقت اور قد و قامت میں اس سے کم نہیں جس کا اندازہ بوقت شادی کیا گیا اب تجھے ڈر کس کا ہے؟

اگر مباشہ کا مطلب ہی ٹھیک ہوتا تو عورت کو زن کی بجائے زدہ کہا جاتا۔ جس کا معنی ہے پٹی ہوئی یا قابل پٹنے کے

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسری حدیث جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں بخاری ومسلم کی یہ حدیث ہے کہ آنحضرت نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک زیر تعمیر قصر کی سی ہے جو بالکل مکمل ہو چکا ہو صرف ایک اینٹ لگنے والی رہ گئی ہو۔ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں ختم بی الانبیاء میرے ساتھ سلسلہ نبوت بند کیا گیا ہے وانا خاتم النبیین اور میں نبیوں کا خاتم ہوں" اس حدیث کے جواب میں خلیفہ صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ

"یہاں مطلق نبوت مراد نہیں ہے بلکہ تشریعی نبوت مراد ہے" (ریویو ماہ ستمبر ۲۸ء صـ)

**معمار** ختم بی الانبیاء اور خاتم النبیین میں مطلق نبوت کا ذکر ہے تاوقتیکہ آپ اپنے مدعا پر کوئی زبردست قرینہ نہ قائم کریں۔ آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہنے کو تو اگر آپ یہ بھی کہہ جائیں کہ الحمد للہ رب العلمین میں خطہ پنجاب کے عالم مراد ہیں خدا تمام دنیا کا رب نہیں تو انگریزی سلطنت میں آپکو کوئی روک نہیں سکتا۔ مگر یہاں سوال دلیل اور قرینے کا ہے۔

سلسلۂ نبوت کے اس محل میں جس کی آخری اینٹ ہونے کا رسول کریم صلعم کو شرف حاصل ہے۔ باعتقاد شما وہ نبی بھی موجود ہیں جو جدید شریعت کے حامل تھے اور وہ بھی ہیں جو کوئی شریعت نہ لائے تھے بلکہ مرزا صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ

"بکثرت ایسے نبی بھی گذرے ہیں جو حضرت موسیٰ کی اتباع سے نبی ہوئے تھے۔" (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

اندریں صورت حدیث زیر بحث کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف رسولوں کے ہی خاتم ہیں بلکہ آپ نبیوں اور "امتی انبیاء" کے بھی خاتم ہیں۔ وجہ یہ کہ آپ اس محل نبوت کی آخری اینٹ ہیں جس میں باعتقاد مرزائیاں ہر قسم کے نبی موجود ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت صلعم پر ختم کر دیا ہے۔" (الحکم)

آگے چلئے۔ خلیفہ صاحب لکھتے ہیں :-

"علاوہ ازیں ہم حضرت مسیح موعود کو آنحضرت کا ظل کہتے۔ یعنی آپ آنحضرت کی اینٹ سے علیحدہ نہیں ہیں بلکہ اسی میں شامل ہیں۔"

**معمار** اگر یہ بات ہے تو پھر نبوت تشریعی غیر تشریعی کی بیچ لگانے کی ضرورت کیا تھی۔ سیدھے طور پر کہیں کہ مرزا صاحب آنحضرت کی طرح صاحب شریعت نبی ہیں مگر اس صورت میں سوال یہ ہوگا کہ آنحضرت کی طرح مرزا صاحب پر کونسے شرعی احکام بصورت قرآن اترے ہیں۔ یہ تو غلط ہے کہ ظل اصل کے خلاف ہو۔ دیکھئے خود آپ نے لکھا ہے :-

"اگر ایک صفت کی نفی آنحضرت سے کی جائیگی تو ساتھ ہی اس کی نفی حضرت مسیح موعود سے ہو جائیگی۔ کیونکہ جو چیز چشمہ میں نہیں وہ گلاس میں کہاں سے آسکتی ہے۔"

(القول الفصل صـ)

ہاں صاحب! اگر مرزا صاحب آنحضرت کے ظل ہیں تو یہ بھی ایک اعتراض ہوتی ہیسٹریا، مرض سو دفعہ پیشاب آنا وغیرہ۔ جن کی بنا پر مرزا جی [illegible] حرام احتیاط استعمال کرنی پڑیں۔ مرزا جی میں کہاں سے آگئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ان سب امراض سے یکسر محفوظ و مصئون تھے۔

خلیفہ صاحب! اس طرح کے صدہا مرزائیت پاش اعتراضات اس صورت میں آپ پر ہو سکتے ہیں۔ جن کا کوئی جواب آپ کے پاس نہیں ہے۔

اے جناب! جس طرح ہر انسان کا باپ ایک ہی ہوتا ہے اور کوئی غیرت مند آدمی کسی اور کی زبان سے یہ سننا بھی گوارا نہیں کرتا میں بھی تمہارا ظلی و بروزی باپ ہوں اور میرے وہی حقوق ہیں جو تمہارے باپ کے تھے۔ اسی طرح آنحضرت بھی دین میں ہمارے باپ ہیں فرمایا انما انا لکم مثل الوالد۔ اندریں صورت میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے دو باپ دینی کیسے بنا لئے مہربانی فرما کر صاف صاف جواب عنایت فرمائیں۔ مجاز اور استعارہ میں جانے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ حقیقت و مجاز کے حکم علیحدہ علیحدہ ہیں مگر آپ مرزا صاحب کو آنحضرت کا عین قرار دیتے۔ گویا شعر

من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا)

الحاصل اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت کل انبیاء ورسل کے خاتم ہیں۔ مرزا صاحب نے سچ لکھا ہے کہ

لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

---

# قادیانی نبی کی نماز تہجد

(از قلم مولوی ابوسعید عبدالرحمن صاحب فریدکوٹی)

مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں نبی ظلی ہوں۔ عربی میں ظل سایہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب نبی نہیں بلکہ نبی ظلی ہیں۔ یا نبی سایہ ہیں۔ لیکن کس نبی کے سایہ ہیں؟ اس کی بابت مرزا صاحب کی تصنیفات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ہر نبی کے ظل ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی شان میں جو کچھ فرما چکے ہیں وہ انہی کے الفاظ میں

پیش بہا ...

(۱) کلام نبیر احمد مختار

در برم جامہ ہمہ ابرار

(۲) میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

جس شخص کی بے شمار نسلیں ہوں۔ اس کے سلسلہ جات بھی یقینی طور پر بے شمار ہونگے۔ کسی جگہ مرزا صاحب نے ظلی کا دعویٰ کیا ہے اور کسی جگہ عین اصل ہونے کا۔

لیکن ہم ان تمام باتوں کو چھوڑ کر مرزا صاحب کو (دو منٹ کے لئے) وہی کچھ مان لیتے ہیں جو کچھ ان کی امت ان کے لئے تسلیم کرتی ہے۔ یعنی محمودی قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جناب مرزا صاحب ظلی نبی ہیں۔ یعنی سایہ نبی۔

قارئین کرام اس جگہ سایہ سے وہ سایہ مراد نہ لے لیں جو بالعموم چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہو جایا کرتا ہے۔ بلکہ اس جگہ وہ سایہ مراد ہے جو جوانوں اور بوڑھوں کو ہوا کرتا ہے۔ بچوں کو تو جن بھوت کا سایہ ہوا کرتا ہے اور سرزمین قادیان کے مغلوں پر سایہ نبوت نزول کیا کرتا ہے۔ جو سایہ لیتے لیتے آگے چل کر خود سایہ دار درخت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

میں نے قادیانیوں سے سایہ نبی کا جو معنیٰ سنا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب آنحضرت صلعم کی پیروی تابعداری میں اس قدر فنا تھے جیسا کہ جسم اپنے سایہ میں یا سایہ اپنے جسم میں فنا ہوا کرتا ہے اور جسم سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔

لہٰذا ہم انہی کے معانی کو سامنے رکھ کر مرزا صاحب کی ظلیت یا سائیت پر کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھو ہذا۔

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کالم ۲ سطر ۱۳ پر یوں ارشاد ہوتا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) وتر پہلی رات پڑھ لیا کرتے تھے۔ گو جائز سمجھتے تھے کہ کوئی پچھلی رات اٹھ کر تہجد کے وقت وتر پڑھے۔

یہ ارشادات اور مرزا صاحب کے سوانح حیات مفتی محمد صادق کی زبان سے نکلے ہوئے ہیں جن کی تکذیب امت مرزائیہ نہیں کر سکتی۔ عبارت کا مفہوم صاف ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک تہجد نہ پڑھنا اولیت اور پڑھ لینا جائز کی حد تک تھا۔ اور مرزا صاحب اپنی تمام عمر میں نماز تہجد کے عادی نہ تھے۔ اگر مفتی صاحب نے جان بوجھ کر یہ الفاظ فرمائے ہیں تو اس کا معنیٰ یقیناً اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا جو میں نے عرض کیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس جگہ مقرر صاحب یا تو کہنے میں کچھ لفظی غلطی کھا گئے ہیں۔ اور یا یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک نماز تہجد خاص اہمیت ہی نہ رکھتی ہو؟ اور خاص کر ظلی نبوت کے لئے

میں اس عبارت کو پڑھ کر حیران سا ہو گیا کہ ظلی نبوت کا جو شخص مدعی ہو وہ نماز تہجد سے غفلت شعار کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن بعدہ یہ بات اپنے آپ بآسانی سمجھ میں آگئی کہ مرزا صاحب کا نماز تہجد نہ پڑھنا ہی کمال اور ان کی صداقت نبوت کے لئے ایک نشان عظیم ہے وہ اس طرح کہ ظل سایہ کو کہتے ہیں۔ اور بنظر غور دیکھا جائے تو جسم بمنزلہ اصل کے اور سایہ بمنزلہ نقل کے ہوتا ہے۔ پس اگر مرزا صاحب حقیقتہً نبی ظلی ہوتے تو تہجد کی نماز پڑھ کر فتہجد به نافلة کا عملی ثبوت پیش کرتے۔ لیکن جب ظلی نبی ہیں تو تہجد چہ معنی دارد؟

دوسرا یہ کہ مرزا صاحب سایہ نبی کہلاتے تھے۔ اور ہر جسم کا سایہ دن کو ہوا کرتا ہے۔ رات کو کسی جسم دار چیز کا سایہ نہیں ہوتا۔ ؎

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

اور نماز تہجد کا وقت ہمیشہ رات کو ہوا کرتا ہے۔ تو ایسی صورت میں مرزا صاحب رات کو کیوں تہجد پڑھیں جس وقت سایہ ہی نہ ہو اس وقت ظلی نبوت اور ظلی تابعداری کس طرح ممکن ہے؟ پس اس لئے مرزا صاحب دن کے نبی ہیں۔ رات کے نبی نہیں ہیں۔ ایسی رات جس میں کہ سایہ ہی نہ ہو۔ غالباً اسی موافقت کے لحاظ سے مرزا صاحب تہجد نہیں پڑھتے ہونگے۔

قارئین کرام اندازہ کر لیں۔ عملی رنگ میں محمد رسول اللہ صلعم کی تابعداری کرنے کے بارہ میں مرزا صاحب کا یہ حال ہے۔ (دیگراں راچہ رسد)

فقط۔ والسلام!

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے مشہور الہامات کی تشریح (۸) واقعات سے ... نمبر ۹ ... نمبر ... ...

# قادیانی فلسفہ

یوں تو قادیانی ٹکسال کی ساری بنیاد ہی عجوبہ روزگار ہے مگر ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے صرف مرزا صاحب کی نسل پر سرِ دست روشنی ڈالتے ہیں اور ناظرین سے اس گورکھ دھندے کی سلجھاؤ کے لئے التجا کرتے ہیں کہ وہ بھی ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ مرزا صاحب اپنی نسل کا بیان یوں فرماتے ہیں۔

(۱) اگرچہ سچ وہی ہے جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ (یعنی مرزا صاحب فارسی تھے)

(۲) ہماری بعض مائیں چینی الاصل تھیں۔ یعنی چین کی رہنے والی تھیں۔ (مرزا صاحب چینی تھے)

(۳) ہماری دادیوں پردادیوں میں کوئی سیدانی بھی تھیں اس لئے میں بھی عترت میں داخل ہوں۔ (جناب مرزا صاحب سید بھی تھے) چلئے پھٹکری لگا نہ پھٹکری رنگ چوکھا آگیا۔

(۴) ہمارا خاندان اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔ (یعنی مرزا صاحب مغل تھے)

ناظرین! کیا مرزا صاحب کو معجون مرکب کہنا بیجا نہ ہوگا؟ حوالے کے لئے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ و ۲۴ و نیز حقیقۃ الوحی ص۲۰۱ ملاحظہ ہو۔

لیکن مرزا صاحب ہچکچاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے پاس فارسی الاصل ہونے کا ثبوت سوائے الہام کے کچھ نہیں۔ بہت خوب! جو آپ کو ملہم نہ مانتا ہو اس کیلئے بھی آپ کی فارسیت حجت ہوگی کہ نہیں۔ بے چارے معراج الدین عمر نے ایک حدیث بھی بنا ڈالی مگر کام پھر بھی نہ چلا۔ براہین احمدیہ حالات مرزا صاحب میں مصنف مذکور نے (رجل من ابناء فارس) ایک فقرہ لکھ کر مرزا صاحب کو فارسی ثابت کرنے کے لئے دماغ کا سارا زور صرف کر ڈالا ہے۔ مگر جس کو زمانے نے بگاڑا ہو اس کی اصلاح کون کر سکتا ہے۔ مرزا صاحب کی تکذیب۔ آسمان۔ زمین۔ ہوا۔ ان کے مریدوں کی بیویاں سب مل کر کرتے ہیں مگر شاباش ہے مریدوں کی تقلید کو کہ ان کو نظر ہی نہیں آتا۔ ... ... ...

ahmadimuslim.de

حاجی برلاس کے خاندان سے بتلانے میں حاجی برلاس کی وہ تعریف کی ہے کہ گویا اُن کی ہی پشت میں یہ گوہر نایاب چھپا ہوا تھا جو پورے پانسو برس میں ما جھا کی شور زمین میں ظاہر ہوا۔ ان کے جد اعلیٰ نے خراسان میں چند یوم قیام کیا۔ کیا کہ فارسی ہونے کا تمغہ ہاتھ لگ گیا۔ کجا قوم برلاس اور کجا فارسی الاصل ہونا۔

میں کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی صراحت کے ساتھ مرزا صاحب کا ایک دعویٰ بھی دلیل سے ثابت کر دے تو میں فی دلیل دس روپیہ نذرانہ پیش کرونگا۔ بشرطیکہ منصف مقبولہ فریقین یہ فیصلہ کر دیں کہ یہ دلیل صریح مرزا صاحب کی صداقت پر دال ہے۔ ہے کوئی مرزائی جو ہمت و حوصلہ کرے (ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ) صرف فارسی ہی ہونا ثابت کر دیں اور احادیث صحیحہ کا مصداق ٹھیرا دیں۔ بس ہم صادق بھی مان لینگے اور انعام بھی پیش کرینگے

المشتہر۔ خادم الحکماء حکیم ظہیر الدین خان
مقام پیوبوٹے۔ برما

# ہندو مسلم اتحاد اور رفع فساد کی صورت

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی بٹالوی)

ہندو مسلم اتحاد کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ گائے کشی بتلائی جاتی ہے۔ اور جیسا کہ اخبار بین حضرات کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ بقر عید پر ہندوستان کے طول عرض میں کئی جگہ قتل و خون ہوئے۔ میرے دہرم میں اگر کسی کو گالی دینا یا چوری کرنا گناہ تصور کیا گیا ہے تو کسی جاندار کا قتل سب سے بڑا گناہ مانا گیا ہے اور میں اگرچہ ذاتی طور پر گوشت خوری اور قربانی کے حق میں نہیں ہوں مگر ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کی ذہنیت پر ہنسی آتی ہے کہ جو پرانوں اور ویدوں پر ایمان رکھتے ہوئے بھی حیوانی قربانی اور گوشت خوری کی مخالفت کرتے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ جب تک ہندو ویدوں اور پرانوں کو مانتے ہیں۔ ان کو کوئی حق اس بات کا نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کو قربانی اور گوشت خوری چھوڑنے کا مشورہ دے سکیں۔ پرانوں میں تو گائے بکری بھینس وغیرہ کی قربانی بھری پڑی ہے۔ جس کو خود آریہ سماجی کئی بار شائع کر چکے ہیں۔ میں یہاں ویدوں میں سے صرف چند منتر حیوانی قربانی کے جواز میں پیش کرتا ہوں اور مزید واقفیت کے لئے اپنی لاجواب تصنیف گومیدھ یگیہ (قربانی گاؤ) صرف ہندو مسلم اتحاد کے پڑھنے کی پرزور سفارش کرتا ہوں۔

یجر وید ادھیائے ۲۵ میں گھوڑے کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ منتر ۳۲ کا ترجمہ مسٹر جوالا پرساد جی یوں کرتے ہیں:-

"اشو کا جو کچھی بھوت مانس دت شونت مکھیوں نے بھکشن کیا ہے جو دوھر کمر ڈگ وا یوپ کا شٹھ اتھوا شاس چھر میں لگا ہوا ہے۔ شمن کرنے والے کے ہاتھوں میں جو لگا ہے۔ نخوں میں جو لگا ہے تمہارے وے سب بھی دیوتاؤں میں ہوں ارتھات تمہارا سب بھاگ دیوتاؤں کے یوگیہ ہے۔"

(مشر بھاشیہ صفحہ ۱۰۵۲)

(اردو ترجمہ) گھوڑے کا بشکل گوشت گاڑھا خون مکھیوں نے کھایا ہے جو خون تلوار یا قربانی کے کھمبے یا اُسترے میں لگا ہوا ہے۔ کاٹنے والے کے ہاتھوں میں جو لگا ہے ناخنوں میں جو لگا ہے۔ (اے گھوڑے) تمہارے سب اعضاء دیوتاؤں کے لئے نذر ہوں۔

یجروید ۲۵-۱۳ اور رگ وید ۲-۳-۹-۱۳ میں وارد لفظ "مانس پچنیا" کا سنسکرت ترجمہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج یوں لکھتے ہیں کہ۔

ہندی ترجمہ از سوامی دیانند جی۔

"جو مانس پاری دگوشت خور) جس میں مانس پکاتے ہیں اس پاک یدھ کرنے والی کی (ویگ) کا منتر دیکھنا"

اتھرو وید کانڈ ۱۰ سوکت ۹ کے سارے منتروں میں بیان شدہ گائے کی قربانی کا خلاصہ سائن آچاریہ بدیں الفاظ پیش کرتا ہے۔ (دیکھئے سائن بھاشیہ مؤلفہ پانڈو رانگ ایم۔اے)

(ترجمہ) اگھائے نام لفظوں سے شروع ہونے والا سوکت ہوم میں آہتی ڈالنے کے لئے گائے کے ذبح کرتے وقت بولا جاتا ہے۔ وہ گائے بانجھ ہونی چاہئے جسے شتودنا کہا جاتا ہے۔ اُس کو ذبح کر کے اور اُس کے گوشت کو ہوم میں ڈال کر جو یگیہ کیا جاتا ہے وہ یگیہ اگنی شٹوم اور اتی راتر نامی یگیوں سے بھی افضل ہوتا ہے۔ جو گائے ذبح کی جاتی ہے اُس کو مخاطب کر کے کہا جاتا ہے کہ اپنے کاٹنے یا ذبح کرنے والوں سے مت ڈر۔ تو دیوی بنیگی اور دیوتا تجھے بہشت میں لے جائینگے۔ اس طرح اسکی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ جو چھکا جاتا ہے اور جو پکایا جاتا ہے اور جو ہوم کی آگ میں آہتی دیا جاتا ہے وہ سب سے اعلیٰ بہشت میں جاتا ہے۔ ان الفاظ سے گومیدھ (قربانی گاؤ) کی تعریف کی گئی ہے۔"

نیز اتھرو وید کانڈ ۹۔ انوواک ۲ سوکت ۲ کے متعلق شری سائن آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ:-

(ترجمہ) براہمن بیل کو ذبح کر کے اُس کے گوشت کو مختلف مختلف دیوتاؤں کے لئے ہوم کی آگ میں ڈالتا ہے۔

یہاں بیل کی اور اُس کے کون کون اعضاء کس کس دیوتا کو مرغوب ہوتے ہیں مفصل بیان کئے گئے ہیں اور بیل کی قربانی والے یگیہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اُس یگیہ سے ملنے والی نجات کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

مہرشی دیانند سرسوتی بانئے آریہ سماج بھی اپنی اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس سنہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۳۰۲ و صفحہ ۳۰۳ پر لکھتے ہیں کہ۔

"اس سے جہاں جہاں گومیدھ آدک لکھے ہیں وہاں وہاں پشوؤں (حیوانوں) میں نردوں کا مارنا لکھا ہے۔ اس سے اس ابھپرائے دمطلب) سے نر میدھ لکھا ہے۔ منشیہ (انسان) نر کو مارنا لکھا

نہیں - کیونکہ جیسی پشٹی (طاقت) بَیل آدِک (وغیرہ) نروں میں ہے ویسی استریوں (مادہ) میں نہیں ہے اور ایک بَیل سے ہزارہا گیا گر بھوتی ہوتی ہیں اس سے ہانی (نقصان) بھی نہیں ہوتی - سوئی لکھا ہے :-

یہ براہمن کی شرتی ہے - اس میں پلنگ (صیغہ مذکر) نردیش سے یہ جانا جاتا ہے کہ بَیل آدِک کو مارنا - گیا گو نہیں - سو بھی گومیدھ آدک یگیوں میں اسر نہیں - کیونکہ بیل آدی سے بھی منشیوں (انسانوں) کا بہت اُپکار (بھلا) ہوتا ہے اس سے اُن کی بھی رکشا کرنی چاہئے اور جو بندھیا (بانجھ) گائے ہوتی ہیں اُن کو بھی گومیدھ میں مارنا لکھا ہے۔

یہ براہمن کی شرتی ہے - اس میں استری لنگ (صیغہ مؤنث) اور ستھول پرشتی وشیشن سے بندھیا (بانجھ) گائے لی جاتی ہے کیونکہ بندھیا سے دُگدھ (دودھ) اور وتسیہ آدکوں (بچھڑوں وغیرہ) کی اُتپتی (پیدائش) ہوتی نہیں - اور جو مانس نہ کھائے سو گھرت (گھی) دگدھ (دودھ) آدکوں سے نِرواہ کرے کیونکہ گھرت دُگدھ آدکوں (گھی دودھ وغیرہ) سے بھی بہت پشٹی (طاقت) ہوتی ہے - سو جو مانس (گوشت) کھائے - اتھوا گھرت دگدھ آدکوں سے نِرواہ کرے وہ بھی سب اگنی میں ہوم کے بنا نہ کھائے کیونکہ جیو کے مارنے کے سمے (وقت) پیڑا (تکلیف) ہوتی ہے اُس سے کچھ پاپ بھی ہوتا ہے - پھر جب اگنی میں وہ ہوم کرینگے تب پرماتو سے اگت پرکار سب جیووں کو سُکھ پہنچیگا - ایک جیو کی پیڑا (ایذا) سے پاپ ہُوا تھا سو بھی تھوڑا سا گنا جائیگا - انیتھا نہیں۔" (بلفظہٖ)

اتھروید کے ایک منتر میں لکھا ہے کہ

(ترجمہ) یہ دو اشیاء جو گائے سے حاصل ہوتی ہیں نہایت لذیذ ہوتی ہیں یعنی دودھ اور گوشت۔

اتھروید کانڈ ۹ سوکت ۷ منتر ۱ میں لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

مَیں جو خوراک کھاؤں طرح طرح کی یعنی گائے گھوڑا - اونٹ - بکرا - بھیڑ اور ان کے علاوہ اور جو کچھ بھی مَیں کھا جاؤں حرارت غریزی اُسے اچھی طرح سے ہضم کر دے۔"

ویدک زمانہ کے ہندوؤں میں ایک یہ رسم جاری تھی کہ مُردہ کو گائے کے گوشت اور پوست میں لپیٹ کر جلایا جاتا تھا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ ایسا کرنے سے وہ بہشت میں جائیگا اُس گائے کو انوسترنی (پار لے جانے والی) کہتے تھے - جس کا بیان رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۶ منتر ۷ میں پایا جاتا ہے - جس میں لکھا ہے کہ

جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت وامودر سات ولیکر اپنی تصنیف گومیدھ صفحہ ۶۹ پر یوں لکھتے ہیں کہ :-

"گائے کی چربی سے ٹھیک پرکار آچھادت کرو۔" (ڈھانکو)....... اس پرکار گھنی چربی کے گولے مرت شریر (مُردہ جسم) پر رکھے جاتے تھے یہ بات پورووکت (مذکورہ بالا) منتر کے گھنی چربی سے مُردے کو آچھادت کرو (ڈھانپو) اس بھاگ (جزو) میں سپشٹ شبدوں (کھلے الفاظ) سے کہی ہے۔" (بلفظہٖ)

گوپتھ براہمن پر پاٹھک ۳ کنڈکا ۱۸ میں گائے کے چھتیس ٹکڑے کرکے ہوم کی آگ میں ڈالنے کی ہدایت کی گئی ہے جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت کشم کرن داس ترویدی مترجم اتھرووید کا کیا ہُوا قابل دید ہے جو بخوف طوالت یہاں درج نہیں کیا جاسکتا۔

ویدک زمانہ میں آئے ہوئے مہمان کے لئے گائے ذبح کی جاتی تھی - اس لئے مہمان کا عُرف ہی گوگھن یعنی گائے کا قاتل پڑ گیا تھا چنانچہ صرف ونحو کے موجد پانی مہرشی لکھتے ہیں کہ

جس پر مہا منی پتنجلی رشی مصنف یوگ درشن وہا بھاشیہ لکھتے ہیں کہ :-

یعنی آئے ہوئے مہمان کی تواضع کے لئے گائے کو میزبان وغیرہ لوگ ذبح کرتے ہیں اسی لئے مہمان کو گوگھن (گائے کا ذبح کرانے والا) کہا جاتا ہے۔"

ویدانت درشن ادھیائے ۲ سوتر ۲۸ کے ترجمہ میں سوامی شنکر آچاریہ اور شری رامانج آچاریہ جو ویشنوؤں کے گورو تھے - لکھتے ہیں کہ

اگنی شومیہ وغیرہ یگیوں میں حیوانی قربانی بہشت میں جانے کا ذریعہ ہونے کے باعث ہنسا (ایذا یا گناہ) نہیں چونکہ حیوانی قربانی سے جنت ملتی ہے اور یگیہ میں ذبح کیا ہُوا حیوان سونے کے جسم والا بن کر بہشت میں جاتا ہے اس لئے بے انداز راحت کا سبب ہونے کی وجہ سے جو فعل تھوڑا سا تکلیف دینے والا ہے بُرا نہیں کہلا سکتا یعنی یگیہ میں ذبح کئے گئے حیوان کو جنت کی خاص راحت ملتی ہے - اس لئے حیوان کو ذبح کرنے سے ہنسا کا پاپ نہیں لگتا بلکہ اُس کی رکشا (بچاؤ) ہی سمجھنا چاہئے۔

مفصل میری تصنیف گومیدھ یگیہ میں ملاحظہ فرماویں۔

مجھے گائے ماتا کے خلاف ویدوں اور شاستروں کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے نہایت دُکھ محسوس ہو رہا ہے - مگر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو گوشت خوری سے باز رہنے کی درخواست کرنے سے پیشتر اپنے ہندو بھائیوں کو ہدائت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے مونہہ آنے سے قبل اپنے ویدوں اور شاستروں اور پُرانوں کو استعفیٰ دیں کیونکہ ؎ اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

---

# اسلامی سلام کے احکام

(از مولوی محمد سلیمان صاحب طاہر منزل مدن پورگیا)

سلام کے دو معنی ہیں ایک سلامت دوسرا خدا تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے - السلام علیکم کے معنی یہ ہیں کہ خدائے برتر تیرے حال سے خبردار ہے تو غافل مت رہ یا حق تعالیٰ کا اسم تجھ پر ہے تو اس کی حفظ دامان میں ہے - جیسے کہ معنی اللہ معك کے ہیں نیز یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں السلام علیك تو اپنے کو میری طرف سے بے پرواہ رکھ - وعلیك السلام تو بھی میری طرف سے اپنے کو بے پرواہ رکھ۔

حدیث میں ہے - ایک آدمی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا - ای الاسلام خیرٌ اسلام کی خصلتوں اور ادیوں سے کونسی خصلت اور کونسا آداب

ہندو دھرم ویدوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید (۳۸۰) صفحات ضخیم ہیں - قیمت ۱۲ مجلد ۱۴ - ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث

بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا ہے
تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف۔
(بھوکوں کو) کھانا کھلانا اور سلام کہنا چاہئے آشنا ہو یا بیگانے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قسم ہے خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک تم ایماندار نہ ہو جاؤ۔ اور ایمان والے بن نہیں سکتے جب تک آپس میں محبتیں پیدا نہ کرلو۔ کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتلاؤں کہ جب اسے کرو آپس میں محبتیں بڑھ جائیں۔ افشوا السلام بینکم۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا۔
این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی۔
کہاں ہیں میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھنے والے آج انہیں اپنے سایہ نیچے جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہے۔

حضرت ابوالقاسم کے نزدیک ایک آدمی نے آکر السلام علیکم کہا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا وہ آدمی بیٹھ گیا۔ حضرت صلعم نے فرمایا عشر۔ دس نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھی گئیں۔ پھر دوسرے شخص نے آکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ اور فرمایا عشرون یعنی بیس نیکیاں اسکے اعمال نامہ میں لکھی گئیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اور فرمایا ثلثون یعنی تیس ۳۰ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی گئیں۔

حدیث میں ہے مسلمان کو دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ بیمار پرسی کرنا۔ چھینک کر الحمد للہ کہنے والے پر یرحمک اللہ کہنا۔ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہونا۔ اگر کوئی دعوت کرے اور وہاں بدعت و غرور و فخر کے مانند کوئی چیز مانع نہ ہو تو دعوت قبول کرنا ——— آنحضرت کے زمانہ میں صحابہ کرام بازاروں میں سلام کی غرض سے جایا کرتے تھے جس سے اپنے گناہوں کو مٹانا مقصود ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت کرے اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

## بریلوی مشن

# مولوی بشیر کی گھبراہٹ

(مرقومہ مستری عبد العزیز صاحب از کوٹلی لہاراں غربی)

ہم اس امر میں نادم ہیں کہ اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار مولوی بشیر صاحب ہمارے قصبہ کے رہنے والے ہیں۔ اپنے خیال میں جو جی میں آیا کہہ دیتے ہیں۔ اس سے کسی بزرگ پر افتراء ہو یا ان کی نافرمانی۔ حق کی مخالفت ہو یا حق والوں کی۔ وہ اپنا کام سیدھا کرنا چاہتے ہیں اور بس۔ جو اناپ شناپ چاہتے ہیں لکھ جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۴۔ اکتوبر ۳۸ء کے پرچہ میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے حق میں ایک مخالف کی خرافات نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کو علم ہے کہ مخالف مذکور مولانا صاحب موصوف کے حق میں سخت معاند ہے پھر طرہ یہ کہ معاند مذکور مولانا موصوف کی معاندت میں تجارت کتب کو اکل سحت (غذا حرام) سے تعبیر کر رہا ہے۔ جس کو مولوی بشیر صاحب معرض استدلال میں پیش کرتے ہیں۔

آپ یہ بھی نہیں سمجھے کہ اگر مولانا ثناء اللہ صاحب تجارت کتب کی وجہ سے اکل سحت کا ارتکاب کر رہے ہیں تو مولوی بشیر کے اباجی (مولوی محمد شریف) کا قدم بھی اسی میدان میں ہے۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ع

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

مولوی بشیر یاد رکھیں کہ کسی بے گناہ کو الزام لگانے سے اپنا ہی نقصان ہے۔ اگر ہم نے آپ کے متعلق ان آراء کا اظہار کیا جو آپ کے ہمعصر بلکہ اہل وہ رکھتے ہیں تو کیا صرف یہی حوالہ کافی ہوگا کہ آپ کی جماعت میں سے فلاں نے یہ کہا اور بس۔ آپ کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں ایک اور سنئے! مولوی عبد اللہ صاحب ثانی مدظلہ نے ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ اہلحدیث میں مولوی بشیر کے اس عقیدہ پر کہ مومن عالم برزخ میں زندوں کے حالات جانتے ہیں۔ یہ لکھا تھا کہ آپ اس دعویٰ کی دلیل علامہ قسطلانی سے ہی دریافت کرکے بتائیں۔

ثانی صاحب کے اس جواب لاثانی نے بشیر صاحب کو ایسا حیران کر دیا کہ خود ہی اپنی تردید آپ کرنے بیٹھ گئے اور حیرانی میں وہ کچھ لکھ مارا جو حقیقت سے بالکل بعید ہے۔ چنانچہ لکھا:

ہم ثانی صاحب کا مضمون لیکر علامہ قسطلانی صاحب کے پاس (عالم برزخ میں) پہنچے (بالکل جھوٹ) لیکن علامہ صاحب ثانی صاحب کا نام اور مطالبہ دلیل سنتے ہی جلال میں آگئے۔ (سفید جھوٹ) لاحول پڑھ کر فرمانے لگے میں وہابی کو ہرگز منہ لگانا نہیں چاہتا۔ (غلط۔ عبد العزیز)

مولوی بشیر صاحب نے یہ ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔ جس میں صدق و کذب کا احتمال ہے۔ اور ہم اس واقعہ کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس کا صحیح فیصلہ یوں ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحب جامع مسجد حنفیہ کوٹلی میں تمام مسلمانوں کے سامنے حلف موکد بالطلاق اٹھائیں۔ یعنی مسجد میں باوضو کھڑے ہو کر ان الفاظ سے حلف اٹھائیں۔

یہ واقعہ بالکل درست ہے کہ میں عالم برزخ میں پہنچا اور وہاں قسطلانی مصنف مواہب اللدنیہ سے ملاقات کی اور ثانی کا مضمون پڑھ کر سنایا اور انہوں نے یہ کہا الخ۔ اگر میں اس بیان میں کاذب ہوں تو میری منکوحہ کو حلفیہ طلاق۔

اگر مولوی بشیر صاحب اس مضمون کی حلف اس طریق سے

ahmadimuslim.de

اٹھائیں تو ہم مان لیں گے کہ آپ نے ملاقات کی ہوگی۔ پھر قسطلانی جانیں اور ہم۔ جب ہم ان کو ملیں گے تو ان سے پوچھ لیں گے کہ حضرت آپ نے ہمارے سوال کے جواب میں مولوی بشیر کو ایسا کہا تھا اور وہ اس قول میں صادق ہیں

بہر حال پھر معاملہ ہمارا اور قسطلانی صاحب کا رہے گا مولوی بشیر بری ہونگے۔

اگر مولوی بشیر ایسا نہ کریں تو آئندہ افسانہ نویسی یا ناول طرازی نہ کیا کریں اور اپنے اباجی کے ناموس کو قائم رکھیں۔ کیونکہ مولویت کے لئے ناول نویسی قطعًا غیر موزوں ہے۔

**بے جا الزام** مولوی بشیر نے لکھا تھا کہ ثنائی صاحب خودکشی کئے بغیر قسطلانی کو نہیں مل سکتے اس لئے خودکشی کریں۔ اس پر مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی نے لکھا کہ بشیر میاں خود ہی لکھتے ہیں کہ میں قسطلانی کے پاس گیا اور جانے کی صورت تحریر فرماتے ہیں کہ خودکشی کی جائے۔ اس لئے مولوی بشیر نے بھی خودکشی کی ہوگی پھر اس پر لکھا مولوی بشیر کے اباجی شہادت دیں کہ خودکشی کے بعد کیا کچھ ہوا۔ مرحوم کی زوجہ کا کیا حشر ہوا (اہلحدیث ۱۳ جنوری ۱۹۳۸ء)

اس پر بشیر صاحب بڑے خفا ہو گئے ہیں اور مولوی ثانی صاحب پر الزام لگاتے ہیں کہ دوسروں کی بہو بیٹیوں کی توہین کرتے ہیں۔

سنئے صاحب! ہمارے علماء تو ایک طرف ہمارا ہر ایک فرد بحکم انما المؤمنون اخوۃ تمام عورتوں کو قابل احترام سمجھتا ہے۔

مولوی بشیر صاحب یاد رکھیں کہ مسئلہ شرعی کی توجیہ بیان کرنے میں کسی کی توہین نہیں ہوا کرتی اور نہ بیان کرنے والے کی نیت ہوتی ہے۔ فقہ حنفیہ میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

چنانچہ مفقود الخبر کے متعلق جب حسب ضرورت موافق تصریح رد المحتار فتویٰ دیا جائے تو مفقود الخبر کو مردہ تصور کیا جائے گا۔ پھر مفقود الخبر کی عورت کو یقینًا بیوہ قرار دیا جائیگا اسی لئے اس کو نکاح کی اجازت دیجائیگی کیا اس کی اس میں توہین ہوگی کیا فقہاء رحمہم اللہ نے مسلمانوں کی بہو بیٹیوں پر حملہ کیا ہے۔ اگر نہیں اور یقینًا نہیں تو صورت موجودہ میں جب مولوی ثنائی صاحب نے مولوی بشیر کو (بقول انکے) میت تصور کر کے مسئلہ کی توجیہ بیان کی ہے تو کسی کی بہو کی توہین کس طرح ہوگئی؟ امید ہے کہ مولوی بشیر صاحب سوچ سمجھ کر قدم اٹھایا کرینگے تو عقدہ حل ہو جائیگا۔ انشاء اللہ!

# حمائت اسلام اور فرائض علماء کرام

(۳)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک بار نماز عشاء ادا کر رہے تھے۔ سورہ اذا زلزلت الارض پڑھی۔ اخیر کی آیتیں سن کر امام صاحب کی باطن کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو مع تمام اعمال کے عالم الغیب کے روبرو پایا۔ اس خیال سے قلب پر ایک بجلی سی گری اور بے خود ہو گئے اور نمازی تو نماز پڑھ کر چلے گئے مگر وہ خدا کا فرمانبردار بندہ صبح تک اسی جگہ اس صورت سے بیٹھا رہا کہ داڑھی ہاتھ میں تھی اور بار بار عاجزانہ لہجہ میں کہہ رہے تھے اے وہ جو ذرہ بھر نیکی اور ذرہ بھر بدی دونوں کا بدلہ دیگا نعمان (اپنے غلام) کو دوزخ کی آگ سے بچانا۔

دارقطنی کی طالب علمی کا زمانہ تھا۔ علامہ ابن انباری کے درس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک بار ابن انباری نے ایک راوی کا نام غلط لیا۔ دارقطنی کھٹکے۔ اتنی جرات تو نہ ہوئی کہ استاد کو ٹوکیں۔ لیکن آہستہ سے مستملی کو جتا آئے آٹھویں روز درس میں پھر حاضر ہوئے تو علامہ نے بھرے جلسہ میں اقرار کیا کہ فلاں روز میں نے ایک غلطی کی تھی۔ اس نوجوان نے آگاہ کر دیا۔

فخر الاسلام امام شاشی رحمۃ اللہ علیہ جب نظامیہ بغداد کے مدرس اول مقرر ہوئے اور پہلے ہی روز مسند تدریس پر متمکن ہوتے ہی خیال آیا کہ یہ وہی مسند ہے جس پر اس سے پہلے شیخ ابو اسحاق شیرازی اور امام غزالی جیسے بلند پایہ فضلاء بیٹھ چکے ہیں۔ اس خیال سے اپنی بے مائگی کو ملایا تو دل پر چوٹ لگی تو عمامہ آنکھوں پر رکھ کر زار زار روئے اور یہ شعر پڑھا ؎

خلت الدیار فسدت غیر مسود
ومن الشقاء تفردی بالسؤدد

یعنی جہان اہل علم سے خالی ہو گیا تو میں میر قافلہ بنا
حالانکہ شایان سرگروہی نہ تھا میرا سرگروہ یگانہ بننا

کیسا اندوہ افزاء ہے۔ کیا ہے آج کوئی ایسا اہل علم جو اپنے نفس سے حساب فہمی کرتا ہو اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتا ہو۔

دوسری بھاری خدمت علماء کے سامنے یہ تھی کہ علوم اسلام و احکام دین کو منضبط اور محفوظ کرنا تھا۔ جیسے کہ قرآن مجید مدون ہوا اور نقطہ و اعراب سے بالکل سادہ تھا۔ وقتًا فوقتًا اعراب اور نقطے لگائے گئے اس کا ایک ایک شوشہ اور ایک ایک نکتہ شمار ہو کر کتابوں میں اندراج کیا گیا۔ اس کا تلفظ ٹھیک اس طور پر محفوظ کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور اس میں وہ تنقید کی کہ تجوید ایک فن بن گئی۔ معانی قرآن کے بیان میں دفتر کے دفتر لکھ کر رکھ دیئے۔ کلام مجید کی تدوین ہو چکی تو حدیث شریف کا دورہ آیا حدیث کے متعلق دوچند خدمت کرنی پڑتی تھی۔ اصل حدیث کو جمع کرنا اور موضوع حدیثوں کی سراغرسانی۔ اس میں جو سعی کی اس سے فن رجال مدون ہو گیا۔ جو مسلمانوں کے لئے سرمایہ ناز اور مابہ الامتیاز ہے جس کی کوشش اور جانفشانی سے انہوں نے احادیث نبویہ جمع کیں اور وہ بے نظیر اور لائق ہزار آفرین ہے۔ امام ابو حاتم رازی نے نو ہزار میل کی مسافت پیادہ پا طلب حدیث میں طے کی جب نو ہزار میل پر پہنچے تو پھر انہوں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔ ابن المقری نے ایک نسخہ حدیث کی خاطر ایک سو چالیس میل کا سفر کیا۔ ابن طاہر مقدسی نے جتنے سفر اس پاک طلب میں کئے سب پا پیادہ اور

الارشاد الی سبیل الرشاد ... (۳۸۲)

اس شان سے کہ کتابوں کا پشتارہ پشت پر ہوتا تھا۔ کثرت پیادہ روی کبھی کبھی یہ رنگ لاتی کہ پیشاب میں خون آنے لگتا۔ امام ابن جوزی نے جن قلموں سے احادیث نبوی لکھی تھیں ان کا تراشہ اس قدر جمع ہوگیا تھا کہ بعد وفات حسب حیثیت ان کے غسل کا پانی اسی سے گرم کیا گیا۔ امام حمیدی بخارا کا میں پیدا ہوئے اور بغداد میں آکر رہے۔ شدت گرمی کے زمانہ میں شب کو ایک بڑے ظرف میں پانی بھرواتے اور اس میں بیٹھ کر احادیث لکھتے۔ اور فقہ کی تدوین جس جانکاہی اور بالغ نظری سے کی گئی اس کا روشن ثبوت کتب فقہ سے مل سکتا ہے۔

جب علوم یونانیہ کے ترجمے مسلمانوں میں شائع ہوئے اور فلسفہ کا چرچا ہؤا تو علماء نے کوشش کرکے فنون حکمیہ میں مہارت پیدا کی اور پھر مسلمانوں کے عقائد کو ان کے مقابلہ میں محفوظ رکھنے کے لئے علم کلام کی بنیاد ڈالی جو علماء کرام نے اس فن کی تدوین میں فرمائی۔ ابتداءً جو جو فرقے اسلام میں پیدا ہوئے ان کے مقتداء بڑے رتبہ کے فضلاء گزرے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں عقائد حقہ کا قائم رکھنا اور ان کی تحریر و تقریر کے اثر کو روکنا آسان کام نہ تھا علماء کی ہمت و کوشش اس پر بھی غالب آئی۔ غرض جو ضرورتیں پیش آئیں اور جو جو خطرے پیدا ہوئے انکی فکر خدا کے پاک بندوں نے کی۔ ہر رخنہ کو مردانہ وار بند کیا اور اپنے پاک مذہب پر جان و مال آسائش و عزت غرض جو کچھ ان کے پاس تھا سب فدا کر دیا۔ مسلمانوں کی حب الوطنی حب المذہب کے پیرایہ میں جلوہ گر ہوئی۔ پس جب تک ہم مذہب سے لگاؤ پیدا نہ کریں اسلام کی حمایت نہیں کر سکتے۔ کسی چیز کی محبت اس وقت آپ پر غالب آسکتی ہے جب آپکا دل اس سے مانوس ہو اور اس کی خوبیاں دل پر نقش ہو جائیں محبت وہ جوہر لطیف ہے جو عالم کی گرمی ہنگامہ کی روح رواں ہے۔ یہ نہ ہوتی تو دنیا برفستانی ہوتی جس میں سوائے افسردگی اور پژمردگی کے کچھ نہ ہوتا جب تک محبت دلوں میں گرمی پیدا نہ کر سکتا ہے علمی [illegible]

موجزن ہوکر بلند نہیں ہوتیں۔ اسی بلندی میں انسان کی علو مرتبت کا راز پوشیدہ ہے۔ حوصلہ بلند اور عزم عالی نہ ہو تو آدمی خود غرضی و ذاتی منفعت کی پست سطح سے کبھی بلند نہیں ہو سکتا۔ عالم خواب و خور کے متوالے ترقی و عروج کا پاکیزہ جمال خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتے

ایک درماندہ قوم کو ابھار کر ترقی کے مدارج پر لانا ہمیشہ ایک عظیم الشان قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی قربانی کی شرائط اس وقت پوری ہوتی ہیں جب ذاتی غرض و آسائش ذاتی دولت کو قوم و ملت پر قربان کر دیں۔ اس سے کم تر قربانی قربانگاہ ترقی میں مقبول نہیں۔ (نور محمد میانوی)

# تاکید توحید و سنت

(از قلم مولوی عبدالرحیم صاحب قریشی ساکن بھیال۔ گورداسپور)

باری تعالیٰ کی ہستی کے اقرار کے بعد ہر عاقل و بالغ انسان پر سب سے پہلے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اُس (اللہ تعالیٰ) کے احکام کی فرمانبرداری ہر موسم ہر لمحہ اور ہر حالت میں کمر بستہ ہو کر کرے۔ اس لئے کہ انسان اُسی کا دیا کھاتا، اُسی کا بخشا پہنتا ہے۔ اُسی کے سورج کی روشنی سے متمتع ہوتا اور اُسی کے پیدا کئے پانی سے فیض پاتا ہے۔ اُسی کی زمین پر چلتا اور اسی کے آسمان کے نیچے بستا ہے، اُسی کی اگائی ہوئی کھیتیوں سے مستفید اور اُسی کی بہتے ہوئے دریاؤں سے مستفیض ہوتا ہے اس لئے کہ وہ خالق کل شئی ہے اور سب کچھ اس نے انسان کی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بنایا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ خلق لکم مافی الارض جمیعا۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ کون ہے جو اُس کے سوا اس قدر لاتعداد اور بے حساب انعام بخشے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اُس کے انعامات، احسانات اور نوازشات کو گننا انسان ضعیف البنیان کی طاقت سے بالاتر ہے وہ انہیں ہرگز ہرگز بھی گن نہیں سکتا۔ و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ اس پر شاہد ہے ماں کے پیٹ میں بچے کا پرورش پانا پتھر کے اندر کیڑے کو رزق دینا۔ تحت الثریٰ کے جانداروں اور غیر جانداروں کی نگہداشت کرنا۔ خشک موسم اور مایوس کن ایام کو اپنی بے پناہ رحمت سے پھر بہانا اور امید افزا بناتا۔ اور ایسا ہی بہت کچھ اسی کی قدرت کاملہ کا ایک ادنیٰ ترین کرشمہ ہے۔ [illegible] دیکھئے و فی انفسھم افلا تبصرون۔ ارباب بصیرت کیلئے بے شمار آیات اور لاتعداد نشانات صرف اُن کے اپنے ہی جی کے اندر موجود ہیں۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ بہت تھوڑے ہیں۔ جو اُس کی نعمتوں کا جائز اعتراف اور اُس منعم حقیقی کی عطا کی ہوئی چیزوں کی صحیح قدرشناسی کرتے ہیں۔ "و قلیل من عبادی الشکور"

اس لئے ہر بنی نوع انسان کا اولین فرض یہ ہے کہ اُس کی ذات و صفات اور عبادات و احکام میں کسی کو شریک نہ بنائے۔ بلکہ خالص اُسی کا ہو جائے۔ یعنی اپنے آپ کو اس کا مطیع بنائے۔ اس کے اوامر کی بخوشی و رضا تعمیل اور اس کے منہیات سے قطعی اجتناب کرے۔ یہی اطاعت ہے اور یہی عبادت۔ یہی دین قیم کی تعلیم ہے۔ اس راہ میں ملک ہو۔ دولت اور وطن ہو۔ کنبہ اور اولاد ہو۔ اور خواہ انسان کو اپنی جان بھی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اُس کے فرمودہ احکام کی تعمیل کے ذریعہ کی جائے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیات و ممات کا مقصد محض اُس کی رضا کے لئے تھا اور اس راہ میں اپنا وطن مالوف و کنبہ۔ جورو بچے۔ مال جان تک سب کچھ قربان کیا۔ مگر اُس کے حکم سے عدول نہیں کیا۔ یہی معنی ہیں حنیفا مسلما کے۔

ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک کے حالات (اگر من کل الوجوہ نہیں تو کم از کم تھوڑے بہت) ہمارے سامنے ہیں کہ فرعون کیوں غرق ہؤا؟ نمرود کیوں ذلیل ہؤا؟ قارون ذلت کے گڑھے میں کیوں [illegible]

ahmadimuslim.de

گرا؟ ابلیس کیوں ملعون ٹھہرا؟ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود کیوں ذلیل وخوار۔ تباہ وبرباد ہوئے؟ بنی اسرائیل کیوں آئے دن آفات سماوی کی آماجگاہ بنے رہے۔ جنگ بدر میں تیرہ سو مسلح آزمودہ کار جنگ نوجوان کیوں تین سو نہتے۔ ناآزمودہ کار۔ کمزور بوڑھوں اور بچوں کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا؟ کہ قوم لوط زیر وزبر ہوئی۔ کیوں اصحاب الاخدود قوم تبع کے داؤ مکر سب کے سب فیل ہوگئے؟

میری مراد یہ ہے کہ حکومت، سلطنت، سرمایہ، طاقت اور جمعیت کوئی چیز بھی ان لوگوں کی روسیاہی شرمندگی اور بربادی کے راستے میں حائل نہ ہوسکی۔ بلکہ یہ تمام طاقتیں اور جمعیتیں کسی نامعلوم طاقت کے سامنے سرنگوں اور خائب وخاسر ہوئیں۔

لیکن برخلاف اس کے نوح اور معدودے چند مسلمان اتنے بڑے طوفان میں بھی محفوظ ومصئون رہتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ سے قوم انقطاع تعلقات کرتی ہے۔ باپ گھر سے نکال دیتا ہے۔ بادشاہ مخالف ہوکر آگ میں پھینک دیتا ہے۔ تاکہ اُس (بادشاہ) کی بغاوت کا نشان آگ میں جل جائے اور بھسم ہوکر مٹ جائے۔ مگر وہی آگ جس میں سوزش تھی۔ سیدنا ابراہیمؑ کے لئے آیۂ رحمت اور پیکر سلامت بن جاتی ہے۔ دریائے نیل فرعون کو بمع اُس کے لشکر کے غرق کر دیتا ہے۔ مگر مؤمنین موسیٰ اسی دریا کو سلامت باکرامت عبور کر جاتے ہیں۔ اصحاب الاخدود کا لڑکا دریا میں غرق کرنے کی نیت سے گرایا جاتا ہے۔ مگر سلامت نکلتا ہے۔ آگ میں پھینکا جاتا ہے۔ لیکن آگ اُس کا بال بھی نہیں جلا سکتی۔ پہاڑ پر سے اُسے دھکا دیا جاتا ہے۔ مگر وہ لڑکا وہاں سے بھی باآرام واطمینان بادشاہ کے دربار میں صحیح سلامت پہنچ جاتا ہے۔ آخر کیوں ایسا ہوا کہ ایک نوحؑ، ایک ابراہیمؑ ایک موسیٰؑ اور ایک لڑکا تمام قوم۔ حکومت اور جمعیت کے مقابلے میں کامیاب وکامران رہے۔ کیوں انہیں قوم نقصان نہ پہنچا سکی سیدالاولین والآخرین، برگزیدۂ کائنات، فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ اصحابہ وسلم مکہ معظمہ میں مقیم ہیں۔ ہجرت کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے مل چکا ہے۔ بہت سے صحابی مدینے پہنچ چکے ہیں۔ آج رات آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باری ہے۔ مخالفین کو علم ہوچکا ہے۔ اس لئے کفار مکہ و مشرکین علاقہ کے نوجوان ہاتھوں میں تلواریں، نیزے، برچھیاں لے کر مکان کے صحن میں داخل ہوگئے ہیں اور منتظر ہیں کہ کب (حضور) باہر نکلیں۔ اور یہ لوگ اپنے بتوں اور معبودوں کا انتقام لیں۔ مگر قدرت خداوندی کا نظارہ دیکھئے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کی موجودگی میں انہی کے بیچ میں سے اُن کی آنکھوں میں خاک جھونک چلے آتے ہیں۔ اُن کی تمناؤں پر پانی پھر جاتا ہے۔ کیوں؟

اول الذکر لوگوں نے باری تعالیٰ عز اسمہ کے احکام کی نافرمانی کی۔ سزا پائی۔ مؤخر الذکر لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کی۔ انعام پایا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرنے سے حیات طیبہ میسر ہوتی ہے۔ اور آخرت میں نجات ابدی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملاقات الٰہی، دیدار الٰہی کا شرف حاصل ہوجاتا ہے اور فلاح پانا اسی کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام اولوالعزم رسولوں نبیوں اور راستبازوں کی معرفت مخلوق میں پہنچا کر اتمام حجت کر دیا۔ یہ بھی اُس کی بہت ہی نوازش ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے اُس کے احکام کی تبلیغ بوجوہ احسن کی۔ نمونتاً اپنے آپ کو پیش کرکے فرمایا۔ فاتقوا اللّٰہ واطیعون۔ پھر انبیاء کے صحابی تبعین نے اسوۂ نبی کی ایسی اطاعت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دنیوی زندگی میں والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ کے تمغے حاصل کئے۔ اور دربار رسالت سے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی ختم ہوچکی تھی۔ ورنہ اگر اتباع نبوی کے کمال سے نبوت مل سکتی تو حضرت کا ایک ایک صحابی آپ کے بعد نبوت کا حقدار ہوتا۔ اس لئے کہ صحابہ رضؓ میں سے بعض نے اتباع نبوی کا وہ درجہ حاصل کر لیا تھا کہ صحابیؓ کی سنت اور طریقہ بذات خود باقی لوگوں کے لئے مطاع مقرر ہوگیا۔ کما قال علیہ السلام فی الحدیث ؎

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پروردگار عالم کی فرمانبرداری اور اطاعت اُس کے دین کا خلاصہ اگر کہیں ہے۔ تو سید العرب والعجم، مفخر بنی آدم، رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی سنت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا افضل واولیٰ ہے۔ یہی حقیقی اطاعت ہے اور اسی کا نتیجہ حیات ابدی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بالمقابل اس کی مخلوق میں سے کسی کی اطاعت واجب قرار دینا اور اُس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ آباءنا وامہاتنا) کے اسوہ یا طریقہ کے ماسوا کسی امتی کے اسوہ یا طریقہ کو دین میں اپنا مطاع بنانا۔ یا کسی امتی کی اطاعت کو دین کا جزو سمجھنا یا واجب قرار دینا۔ اور اُس کو سنت نبوی کے بالمقابل کھڑا کر دینا۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے اعراض، سرکشی اور بغاوت کرنا ہے اور بدعت وضلالت اسی کا ہی نام ہے۔

اللہ تعالیٰ خاکسار کو اور جملہ مؤمنین کو اتباع نبوی نصیب کرے۔ اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچائے۔ قیامت میں انبیاء، شہداء، صلحاء کے ساتھ حشر کرکے رفاقت مرحمت فرمائے۔ آمین!


مصنفہ مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ
**تقویۃ الایمان** مع تذکرۃ الاخوان ورسالہ حارق الاشرار ورسالہ راہ سنت وخط مولانا شہیدؒ وفتویٰ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ۔ قیمت عہ
**صراط مستقیم** (اردو ترجمہ) یہ کتاب مولانا شہیدؒ نے علم تصوف میں لکھی تھی کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عہ
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔ پنجاب



المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ نماز کے اوقات، شرائط (۳۴۴) واضح اور دیگر ضروری مسائل۔ قیمت ۲ (دفتر اہلحدیث)


ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۹۴} کوئی شخص کسی خاص چند شروط کی بنا پر بغرض دفع قضیہ فساد اپنی کوئی خاص ملک مسجد کے سوا جو احاطۂ مسجد سے ملحق ہو اگر وقف کردے اور اسکے بعد جن جن شروط کی بنا پر وقف تھا اس کا خلاف باطل عہد شکن ہو جائے یعنی وہ فریق جو شروط قبول کر چکا تھا اپنے عہد کو توڑ دے تو وقف منسوخ یا باطل ہو جائیگا یا بحال رہے گا۔ (محمد ایوب خطیب نیلگری)

ج ۹۴} وقف بحال اور محفوظ رہیگا۔ موقوف علیہم حقدار نہ ہوں گے تاوقتیکہ وہ شروط کی پابندی نہ کریں۔

س ۹۵} ایک چیز ایک مسجد خاص کے نام سے وقف اور رجسٹر بھی ہوگئی ہے۔ اگر کوئی شخص کہ جس کے پاس اس ملک وقف شدہ کے کاغذات وغیرہ اُس کو معتمد سمجھ کر رکھ دئیے جائیں اور پھر وہ شخص معتمد اسمیں خائن ہو یا ایسی ملک کو کسی دوسری مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں اپنی خود غرضی نام آوری ریاکاری کی غرض سے خرچ کرے اور جس مسجد کے نام سے رجسٹر ہے جب اس مسجد کے والی اس سے اس ملک وقف شدہ کا حساب آمد خرچ طلب کریں تو حیلے حوالے کرے اور اس کے غبن کی وجہ سے نت نئے فتنے فساد برپا کرے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۵} ایسے شخص کو تولیت سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا دیانت دار مقرر کیا جائے۔ اس کا فیصلہ کوئی منتظم جماعت ہو تو کرے یا جج سے کرایا جائے۔ اس کے سوا ناحق نہ ہوگا۔

س ۹۶} موضع دھونسہ ٹانڈہ میں عیدگاہ چار دیواری پختہ اس وقت تعمیر شدہ موجود ہے۔ اس وقت عیدگاہ کے تین طرف قبرستان ہے اور ایک طرف تالاب ہے۔ پرانے لوگوں سے معلوم ہوا ہے۔ یہ ایک نیز کا تکیہ ہے جہاں ایک چھوٹی سی مسجد تھی اور اس کے سامنے پورب، کو مسجد کے باہر چار قبریں پختہ تھیں اور ایک قبر کسی فقیر کی کچھ فاصلہ پر تھی۔ بوقت تعمیر عیدگاہ چار دیواری پختہ مسجد منہدم کرکے مسجد کی جگہ احاطۂ عیدگاہ میں آگئی۔ اور وہ قبریں چاروں بھی احاطۂ عیدگاہ چار دیواری کے اندر آگئی تھیں وہ قبریں پختہ مسمار کرکے اور کچھ چھیل کرکے فرش برابر کر دیا گیا تھا۔ اور جو قبر مسجد سے فاصلہ پر تھی وہ اب عیدگاہ کے احاطہ سے پورب کو باہر ہے۔ اس وقت حالت موجودہ میں کوئی نشان قبر کا عیدگاہ کے احاطہ میں ظاہر نہیں ہے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ پورب پچھم دکھن قبرستان عام طور سے ہو گیا۔ بعض علماء کرام اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ عیدگاہ قبرستان کے اندر ہے اس میں بموجب حدیث نبوی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس کو منہدم کر دیا جائے اور دوسری جگہ نماز پڑھنی چاہئے۔ لہذا کیا حکم ہے؟ (عبد المجید خریدار اہلحدیث از دھونسہ ٹانڈہ)

ج ۹۶} اگر عیدگاہ کے سامنے قبریں نہیں ہیں تو نماز جائز ہے۔

س ۹۷} آج کل علی العموم بعض جگہ لڑکے والے لڑکی والوں کو اور بعض جگہ لڑکی والے لڑکے والوں کو نقد رقم پیشگی قبل از نکاح دیا کرتے ہیں۔ مثلاً زید کی لڑکی ہے اس کی خواہش ہے کہ عمر کے لڑکے سے بیاہی جاوے مگر عمر کے لڑکے کو اکثر لڑکیاں حسین وجمیل بسبب اس کی امارت ولیاقت وحسب ونسب کے ملنے کی امید ہے۔ اس لئے اس کی توجہ زید کی لڑکی کی طرف نہیں ہے۔ لہذا زید نے دیکھا کہ کچھ لالچ دیا جاوے چنانچہ پانچہزار یا دس ہزار روپیہ قبل از نکاح دیکر عمر کے لڑکے کو رضامند کر لیا اور لڑکی بھی نکاح کر دی۔ اسی طرح بعض لڑکی والے لڑکے والوں سے رقم نقد لیتے ہیں یہ ایسا رواج ہو گیا ہے جس سے غرباء طبقہ پریشان ہے کیا یہ رواج خیر القرون میں جاری تھا یا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ (غلام حسین عبد الکریم از کرنول علاقہ مدراس)

ج ۹۷} یہ رسوم قابل اصلاح ہیں شرعی حکم نہیں۔ خاصکر لڑکے کو [illegible] نہیں ہونی چاہئے آیت الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ وبما انفقوا من اموالهم پر غور کریں۔

س ۹۸} ایک شخص مسلمان نے اپنی لڑکی کی شادی گرجا میں موافق عیسائی مذہب کے اور حاکم ایک ہندو عیسائی مذہب کے ساتھ کردی اس کا حکم کیا ہے یعنی ابھی تک وہ مسلمان ہے یا خارج از اسلام۔

(محمد کاظم خریدار اہلحدیث از برٹش گیانا)

ج ۹۸} یہ سوال قابل وضاحت ہے کہ باپ نے اپنی بیٹی کا نکاح گرجا میں کیوں کیا۔ لڑکی عیسائی تھی یا کیا۔ تفصیل معلوم ہونے پر جواب ہو سکے گا۔

س ۹۹} ایک شخص نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا یا عورت نے اس کو جدا کر دیا بہ سبب کسی عذر کے اور وہ طلاق نہیں دیتا۔ اب اوس کے (عورت کے) دوسرے نکاح کی ضرورت ہے کیونکہ وہ خرچ نہیں دیتا۔ لہذا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۹} جو شخص عورت کو نان نفقہ نہ دے عورت کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۰} جو شخص قرآن وحدیث سے فقہ کے حکم کو معتبر جانتا ہو اور کہتا ہو کہ بغیر فقہ کے ہم لوگوں کا ایمان ٹھیک نہیں۔ کیونکہ قرآن وحدیث کا علم مجھ کو نہیں تو ایسے شخصوں کے لئے قرآن وحدیث سے کیا حکم ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۰} قرآن وحدیث اصل ہے اور مسائل فقہیہ اس کی فرع ہیں۔ جو اصل کا منکر ہو وہ فرع کا بھی بطریق اولیٰ منکر ہے۔

س ۱۰۱} اس ملک میں دستور ہے کہ بعض مولوی لوگ جو یہاں پر ہیں بعض مردوں سے طلاق لیکر دو گواہوں کے ساتھ ایک جلسہ میں نکاح پڑھا دیتے ہیں اسی وقت اور بعض بعد عدت کے تو کیا یہ نکاح بحکم شریعت ہو جاتا ہے (سائل مذکور)

ج ۱۰۱} طلاق کے بعد فوراً نکاح ثانی صحیح نہیں عدت گزارنی ضروری ہے مگر ایک صورت میں کہ میاں بیوی کا ملاپ نہ ہوا ہو اور طلاق ہو جائے۔ قولہ تعالیٰ ما لکم علیهن من عدة تعتدونها

[illegible]

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**اخبار اہلحدیث** کی کمی اشاعت کو پورا کرنا ہر خریدار اخبار کا تبلیغی فرض ہے۔ اس لئے اپنے اپنے حلقہ اثر میں ضرور کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ آپ کی کوشش و ہمت رائیگاں نہیں جائیگی۔ انشاء اللہ!

**ثنائی برقی پریس امرتسر** سے دفتر ہذا کی معرفت جو اصحاب خط و کتابت کرتے ہیں یا بلفافہ بھیجتے ہیں ان کی خاطر خواہ جلد تعمیل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بہتر صورت یہی ہے کہ ایسے حضرات براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

"منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر"

**صلوٰۃ و سلام** فضائل درود شریف پر مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی نہایت عمدہ کتاب ہے۔ درود شریف پڑھنے کے مسنون طریقے بھی مندرج ہیں۔ تاکہ عوام مروجہ طریقوں کی بجائے طریقہ نبویہ و اصحابہ کرام علیہم السلام پر عمل پیرا ہوں۔ قیمت ۵

**پاک زندگی** یہ کتاب بھی مولانا موصوف ہی کی تصنیف ہے۔ دراصل یہ صلوٰۃ و سلام کا دوسرا حصہ ہے۔ مگر اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے علاوہ اور مفید نصائح بھی درج ہیں قیمت ۱۲

ہر دو رسائل ملنے کا پتہ۔ منیجر دینی بک ڈپو۔ کوچہ ...برہان دہلی۔

**انوکھے افسانے حصہ اول** مصنفہ محمد عبد السلام صاحب فضل۔ جس میں سراغرسانی کے پانچ حیرت انگیز افسانے شائع کئے گئے ہیں۔ یعنی جس طرح یورپی ممالک میں اغوا۔ ڈکیتی۔ قتل و غارت کی منظم سازشوں کا سراغ لگایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں واقعات دکھائے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسان کی ذہن کی ہمت کی بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ ... پانی پت ضلع کرنال۔

**متفرقات** ... پتہ ... کریں۔

**امرت دھارا فارمیسی لاہور** جو اپنی غیر معمولی شہرت کے باعث روز افزوں ترقی حاصل کر رہی ہے۔ چند سال سے ہر سال صرف ماہ مارچ میں امرت دھارا کے علاوہ دیگر مرکبات، مفردات، ادویات اور تالیفات پر کافی رعایت کرتی رہتی ہے۔ اس سال ماہ رواں میں بھی کر رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ "اہلحدیث" کے ہزارہا ناظرین اس رعایت سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اخبار ہذا کے صفحہ ۱۷ پر اس کا اشتہار مندرج ہے۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی لاہور سے خط و کتابت کریں۔

**غرباء کی سنی گئی** غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی امداد نہیں آتی تھی۔ اس لئے مجبور ہو کر سائلین کے نئے داخلے وصول نہیں کئے جاتے تھے۔ جس کا ہمیں بھی صدمہ ہوتا تھا الحمد للہ کہ آگرہ کے ایک صاحب خیر نے مبلغ بیاسی ۸۲ روپیہ اس فنڈ کے لئے عطا فرمایا۔ چنانچہ اس رقم سے مندرجہ ذیل سائلین کے نام اخبار جاری کیا جا رہا ہے۔

سائل ۳۳ محمد عبد اللہ ... ۳۴ محمد عبد اللہ بٹالہ ۳۵ عبد الحکیم ... ۳۶ محمد حسن چک ۳۲ ... ۳۷ محمد الدین ... شاہ دولہ ... ۳۸ محمد اسلم ناصری گنج ... ۳۹ محمد چاند ... ۴۰ عبد الرحمن ... ۴۱ عبد الاحد ... ۴۲ محمد بشیر ... ۴۳ مولوی ابوتراب ... ۴۴ محمد زین اللہ ... بازار ... ۴۵ سردار محمد نوشہرہ ... ۴۶ کریم عبد اللہ ... ۴۷ خلیل احمد مرزا پور ... ۴۸ ابو سعید عبد العزیز لدھانہ ... ۴۹ عبد الحی فیروز آباد ... ۵۰ محمد یحییٰ ضلع ... ۵۱ عبد الغنی رتلام ... ۵۲ عبد القادر نع گڑھ ... ۵۳ محمد شفیع ... ۵۴ احمد علی چک ۱۳۵ ضلع جھنگ ... ۵۵ مولوی محمد صاحب از کوٹ بھائی ... ۵۶ محمد حسین ... ۵۷ مولوی نور محمد میاں ... ۵۸ عبد الرحیم ... ۵۹ حاجی عبد الکریم لاہور ... ۶۰ قیر الدین ... ۶۱ غلام قادر ... ۶۲ محی الدین ... ۶۳ عبد العزیز ... ۶۴ محمد یونس ... ۶۵ عبد السلام دہلی ... ۶۶ عبد الرحمن رام پور ... ۶۷ عبد اللطیف دہلی ... ۶۸ ... بار ی اسلام پور ... ۶۹ محی الدین ساہل کوٹ ... ۷۰ عبد الرزاق از رائی ... ۷۱ محمد امین مبارک پور ۷۲ عبد الرحمن سہریا ... ۷۳ محمد ایوب ... ۷۴ زین العابدین بارہ ... ۷۵ اصغر علی گجرات ... ۷۶ مدرسہ ... ویروال ... ۷۷ حاجی قطب الدین ... ۷۸ فضل اللہ ... ۷۹ عبد الواحد ... پور ... ۸۰ حبیب اللہ جمشید پور ... ۸۱ محمد عالم کوٹلی ... ۸۲ محی الدین سردار پور ... ۸۳ عبد الغفور از ماچھی واڑہ ... ۸۴ احمد الدین ... ۸۵ عبد الرحیم انبالہ ... ۸۶ عبد الغفار ... نگر ... ۸۷ محمد طیب حسین آباد ... ۸۸ بشیر الدین بنارس ...

ازفتوی فنڈ ... میزان ۲۵۳-۲-۰

۵۶ سائلین کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا بقایا فنڈ ۲ آنہ

**صرف بیس سائل** اور ہیں۔ دیگر اصحاب خیر بھی ہمت کر کے ان کے نام بھی اخبار جاری کرا دیں۔

**ضرورت کتب** حسب ذیل کتب جس صاحب کے پاس برائے فروخت ہوں یا جس صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو۔ مجھے اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔

(۱) ابکار المنن فی تنقید آثار السنن

(۲) ظفر الامانی مصنفہ مولوی عبد الحی رحمہ اللہ

عبد العزیز متعلم مدرسہ محمدیہ جامع مسجد اہل حدیث جلال پور پیر والہ ضلع ملتان

**ضرورت معاش** میں تخمیناً پچیس سالہ نوجوان، پابند صوم و صلوٰۃ ہوں۔ میں نے ۱۹۳۱ء میں ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس کیا تھا اور ازاں بعد مختلف سکولوں میں بطور نائب مدرس کام کرتا رہا ہوں۔ میرا طریق تعلیم اور تجربہ ... پاس اساتذہ سے کم نہیں۔ اگر کسی صاحب کو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے یا دیگر کاروبار کے لئے ضرورت ہو تو مجھے یاد فرما سکتے ہیں۔

احقر ... محمد ابراہیم ...

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## قانون خلع پاس ہو گیا

خدا کی شان کہیں یا غضب الٰہی کہیں کہ مسلمانوں کی غفلت سے احکام شرعیہ کے اجراء کی منظوری غیر مسلم حکومت سے لینی پڑتی ہے۔ مرد و عورت کا تعلق دنیا کی آبادی کا بنٰی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے دونوں طرفوں کے حقوق برابر برابر رکھے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(جیسے عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں ایسے ہی مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں)

اسی لئے عورت کا یہ بھی حق ہے کہ خاوند کی ایذا رسانی یا باہمی ناچاقی کی صورت میں مرد کا دیا ہوا مہر واپس کر کے اس سے جدائی حاصل کر لے۔ اس کو شریعت اسلام میں خلع کہتے ہیں۔ ایسا ہی دوسرے عوارضات مثلاً خطرناک بیماری۔ طویل قید یا حد سے بڑھی ہوئی غریبی و تنگدستی کی صورت میں بھی عورت خلع کرا سکتی ہے۔ مگر گردش زمانہ سے جب اسلامی تعلیم غفلت و جمود کے پردے میں چھپ گئی تو خدائی حکم سے بطور سزا اور غضب کے ہائی کورٹ پنجاب میں یہ فیصلہ ہوا کہ کسی منکوحہ کا اتنا کہہ دینا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے اس کا نکاح فسخ ہونے کیلئے کافی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو عورت خاوند سے ناراض ہوتی اس کا سبب اصلی ہوتا یا بناوٹی وہ اسلام سے مرتد ہو کر اپنا نکاح خاوند سے قانوناً فسخ کرا لیتی۔ پھر آنا ہو کر جہاں چاہتی چلی جاتی۔ اس سے مسلمانوں کے بہت گھرانے برباد اور ویران ہو گئے جس سے مسلمانوں میں سخت پریشانی پیدا ہوئی تو علمائے حنفیہ نے اس تکلیف پر توجہ کر کے اس کا ایک حل تجویز کیا۔ مگر یہ حل خود لاینحل تھا۔ چنانچہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک کتاب [illegible] جس میں آپ نے [illegible] ہوتا اور جہاد شرعی ہوتا تو تسلیم کر لیا گیا لیکن فرمایا کہ فقہا نے کر اپنے گھر میں تیسے کو حق کر [illegible] اسی خاوند کے ساتھ بکر نکاح کرنے پر رضامند ہو جائے کیا ہندوستان میں اس فتوے پر کوئی شخص عمل کر سکتا ہے۔

مسلمان اسی پریشانی میں سرگرداں تھے کہ خدا نے سید محمد احمد کاظمی اور میر غلام بھیک نیرنگ وغیرہ ممبران مرکزی اسمبلی کے دل میں ڈالا کہ اس کے متعلق اسمبلی میں تحریک کریں۔ چنانچہ کاظمی صاحب نے ان مظلوم عورتوں کے متعلق ایک مسودہ قانون مرکزی اسمبلی میں پیش کر دیا۔ خدا جانے موصوف کو اس میں کتنی محنت کرنی پڑی ہوگی اور کہاں تک غیر مسلم ممبروں کو اپنا ہم ضمیر سمجھانے میں دقت اٹھانی ہوگی۔ بہرحال یہ مسودہ قانون مختلف حالات سے گزرتا ہوا ان الفاظ میں پاس ہوا۔

مندرجہ ذیل حالات میں مسلمان عورت کو حق حاصل ہوگا کہ جج کی عدالت میں درخواست دیکر اپنا نکاح فسخ کرا لے۔

(۱) شوہر بیوی بچوں کے نان و نفقہ کا انتظام کئے بغیر دو سال تک مفقود الخبر رہے۔

(۲) دو سال تک گزارا نہ دے سکے یا گزارا دینے میں غفلت کرے۔

(۳) سات برس یا اس سے زیادہ مدت کیلئے قید ہو جائے۔

(۴) تین سال تک بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرے۔

(۵) شادی کے وقت نامرد ہو اور اسکے بعد بھی نامرد رہے۔

(۶) دو سال تک جنون۔ جذام یا کسی خطرناک جنسی مرض میں مبتلا رہے۔

(۷) بیوی پر کوئی روح فرسا ظلم کرے۔

(۸) اگر والد یا ولی پندرہ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کر دے تو بالغ ہونے کے بعد (۱۸ سال) لڑکی اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔

(۹) کوئی ایسی وجہ پیدا ہو جائے جس کی بنا پر شریعت نے عورت کو خلع کا اختیار دیا ہو۔

نمبر ۷ کی تشریح کی گئی ہے کہ مثلاً مرد کسی فاحشہ سے میل جول رکھتا ہو یا بیوی کی جائیداد اس کی اجازت کے بغیر فروخت کر دے۔ یا ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی حالت میں مساوی سلوک نہ کرے۔

(انقلاب لاہور ۲۹ مارچ سنہ ۳۹ء)

اہلحدیث: تحریک اور اس کے ساتھیوں کی اصل غرض اس قانون سے یہ ہے کہ مسلمان عورتیں حیلہ بہانہ سے مرتد ہو کر جو خانہ بربادی کرتی ہیں اس کی روک تھام ہو جائے۔ ایسی مرتدہ عورت جدید قانون کی رو سے اپنے خاوند کے عقد نکاح ہی میں رہیگی اور دوسرے خاوند سے نکاح نہیں کر سکیگی۔ اس اثنا میں خاوند اسے راضی کر کے اس کے ساتھ احتیاطاً نکاح ثانی کر کے معاشرت کرے تو سب کے نزدیک جائز ہوگا۔ رہی سات سال کی مدت۔ ہمارے خیال میں یہ زیادہ ہے۔ جبکہ ایلا کی صورت میں قرآن شریف نے صرف چار ماہ تک عورت کو انتظار کرنے کا حکم دیا ہے[1] جیسا کہ فرمایا ہے۔ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

پس قید کی مدت سات سال بھی بہت زیادہ ہے۔ بہرحال جو کچھ ہوا وہ غنیمت ہے آئندہ اس کی اصلاح ممکن ہے۔ ؎

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

## امرتسر میں فساد۔ ہڑتال اور خاتمہ

امرتسر میں ۱۰ محرم الحرام کو عاشورہ کے دن ہندو مسلم فساد ہو گیا جو وقوعہ کے اعتبار سے کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ اگر دونوں قوموں کے سمجھدار آدمی ذاتی اغراض کو الگ کر کے ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے تو ہمارے خیال میں فساد ہی نہ ہونے پاتا اگر اس کا آغاز ہو بھی گیا تھا تو فوراً رفع دفع کر دیا جاتا۔ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ فساد کو مٹانے والے کم اور ترقی دینے والے زیادہ ہوتے ہیں ہمیں غیب دانی کا دعویٰ نہیں ہے مگر چشم بصیرت سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کے فسادوں میں انتخابات (الیکشن) کی خود غرضیاں ضرور پائی جاتی ہیں۔ فلله علم بما في صدور العالمين۔

اس فساد کی ابتدا در اصل محرم کی دسویں رات سے ہوئی جبکہ مسلمانوں کا ایک اکھاڑہ گتکے بازی کرتا ہوا نمک منڈی میں پہنچا (جہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے) وہاں ان پر اینٹیں برسائی گئیں۔ اسی وقت خطرناک فساد ہو جاتا مگر پولیس کی بروقت مداخلت سے فوراً اس پر قابو پا لیا گیا۔ دوسرے دن عاشورہ کے روز تعزیوں کا جلوس جا رہا تھا کہ بازار کرموں ڈیوڑھی میں تصادم ہو گیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس موقع [illegible]

[1] بلکہ مرد عورت سے نہ ملنے کی قسم کھانے پر مدت۔

کس نے کی۔ ہاں ایک قرینہ یہ ہے کہ مسجد علیہ نیان کا قضیہ بھی توڑا گیا (یہ مسجد موقع ہنگامہ کے قریب ہی ہے) یہ کام یقیناً کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔ ویسے ہی ہندو مسلم دوکانداروں کے سائن بورڈ ٹوٹے ہوئے پائے گئے۔ آخر پولیس کی کوشش سے تعزیوں کا جلوس بغیر خونریز لڑائی کے حسب دستور شہر سے باہر نکالا گیا۔ یہ بھی سننے میں آیا کہ بعض دکانیں بھی لوٹی گئیں مگر عام طور پر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ ہاں فریقین کے دو آدمی مر گئے اور بہت سے زخمی ہوئے جن میں سے اکثر مسلمان ہیں۔ خشت باری کے الزام میں ترپن ہندو گرفتار کئے گئے۔ جس پر اظہار ناراضی کرتے ہوئے ہندوؤں نے شہر میں مکمل ہڑتال کی جو ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ اس اثنا میں ہندو لیڈر حکام ضلع سے مطالبات کرتے رہے۔ ہندو اخبارات کے بیان کے مطابق ان کے اہم مطالبات یہ تھے کہ

ہندو گرفتار شدگان کو چھوڑ دیا جائے اور تعزیوں کا وہ راستہ جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے ترک کر دیا جائے اور ہندوؤں کے نقصان کی تلافی کی جائے۔ ذمہ دار پولیس افسروں کو جن کی غفلت سے انکا نقصان ہوا امرتسر سے تبدیل کیا جائے۔

ہندو اخباروں کا بیان ہے کہ صاحب ضلع نے ہندوؤں کو بہت تسلی دی اور ان سے عدل و انصاف کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد ہندوؤں نے ہڑتال کھول دی۔

اس کے برخلاف مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ ملزموں کو کافی سزا دی جائے۔ اس سے پہلے امرتسر میں جو مسلم سکھ فساد ہوا تھا اس میں سکھ ملزموں کو بالکل ناکافی سزا ملی تھی جس سے غیر مسلم قوموں کا حوصلہ بڑھ گیا۔

**ہماری رائے** یہ ہے کہ ہندو مسلمان وغیرہ اقوام ہند اگر اپنے دین و دھرم کی پوری پابند ہو جائیں تو فرقہ وارانہ فساد کبھی نہ ہونے پائے کیونکہ کسی مذہب یا دھرم میں اس قسم کے فسادات برپا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے دین و دھرم کی تعلیم کے برخلاف ہو رہا ہے۔ "اہلحدیث" کی گذشتہ اشاعت میں ہم گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں کہ وہ اگر ملک سے ایسے فسادات مٹانا چاہتی ہے تو اسکے ادنیٰ اشارے سے مٹ سکتے ہیں۔ حکومت کی عادت ہے کہ بات بات پر کمیشن مقرر کیا کرتی ہے۔ یہاں بھی کئی دفعہ وقت سے کمیشن تو نے جو بیکار ثابت ہوئے اور لندن میں کئی مرتبہ گول میز کانفرنس منعقد ہوئی اسی طرح ۲ حکومت مذہبی کانفرنسیں کرے جو ہندو اور مسلمانوں کی ملک ملک یہاں ہے جو رسوم محرم، قربانی، رام لیلی اور ہولی وغیرہ کو مذہب اور دھرم کی ہدایات تک محدود کر دے۔ پھر دیکھئے کہ کتنی جلدی

## گوشوارہ آمد و خرچ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

### بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

**آمد**

| | |
|---|---|
| چندہ معرفت دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی | [illegible] |
| بتوسط مولوی عبداللہ صاحب واعظ کانفرنس اہل حدیث | [illegible] |
| 〃 مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخنگری گوڑگانوی | [illegible] |
| 〃 مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ گوڑگانوی | [illegible] |
| 〃 مولوی محمد جلال الدین صاحب واعظ شمسندوی | [illegible] |
| 〃 مولوی بہرام صاحب کریری واعظ پشاوری | [illegible] |
| 〃 مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ پشاوری | × |
| 〃 مولوی عبدالحمید صاحب واعظ گوڑگانوی | × |

مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری کا گوشوارہ نہیں آیا

آمد ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ [illegible]

**خرچ بہ تفصیل ذیل متعلقہ مدارس کانفرنس اہل حدیث**

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | بنام مدرسہ دارالعلوم شکراوہ ضلع گوڑگانوہ | [illegible] |
| (۲) | 〃 مدرسہ اہل حدیث خان پور ضلع ہوشیارپور | [illegible] |
| (۳) | 〃 〃 قطب صوبہ دہلی | [illegible] |
| (۴) | 〃 〃 〃 تمھور کریس تبت علاقہ کشمیر | [illegible] |
| (۵) | 〃 〃 〃 〃 غواری 〃 | [illegible] |
| (۶) | 〃 〃 〃 〃 بلغار 〃 | [illegible] |
| (۷) | 〃 〃 〃 〃 بڑہ پائین 〃 | [illegible] |
| (۸) | 〃 〃 〃 〃 شک 〃 | [illegible] |
| (۹) | 〃 〃 〃 〃 لال پور بارہ مولا کشمیر | [illegible] |
| (۱۰) | 〃 〃 〃 〃 باڑی علاقہ دھولپور اسٹیٹ | [illegible] |
| (۱۱) | 〃 〃 〃 〃 رتن پور ضلع مرادآباد | [illegible] |
| (۱۲) | 〃 〃 〃 〃 بھٹ پورہ ضلع گورکھپور | [illegible] |
| (۱۳) | 〃 〃 〃 〃 پریوا نرائن پور ضلع پرتاپگڑھ | [illegible] |
| (۱۴) | 〃 〃 〃 〃 کپورتھلہ اسٹیٹ پنجاب | [illegible] |
| (۱۵) | 〃 〃 〃 〃 کوٹلی لہاراں ضلع سیالکوٹ | [illegible] |
| (۱۶) | 〃 〃 〃 〃 وڈور ضلع ڈیرہ غازیخاں | [illegible] |
| (۱۷) | 〃 〃 〃 〃 ایمن والہ ضلع فیروزپور پنجاب | [illegible] |
| (۱۸) | 〃 〃 〃 〃 شکراوہ ضلع گوڑگانوہ | [illegible] |
| (۱۹) | 〃 〃 〃 〃 گلالتہ ضلع گوڑگانوہ | [illegible] |
| (۲۰) | 〃 〃 〃 〃 اوڈکی علاقہ بھرت پور | [illegible] |
| (۲۱) | بنام مدرسہ اہل حدیث بگوڑا علاقہ بھرت پور | [illegible] |
| (۲۲) | 〃 〃 〃 بہمن کی [illegible] | × |
| (۲۳) | 〃 〃 اہل حدیث محلہ فوٹو بیلا ضلع دہلی | [illegible] |
| (۲۴) | 〃 〃 〃 جنیوری علاقہ بھرت پور | [illegible] |
| (۲۵) | 〃 〃 〃 جوجری چیلی علاقہ 〃 | [illegible] |
| (۲۶) | 〃 〃 〃 گہاسیڑا ضلع گوڑگانوہ | [illegible] |
| (۲۷) | 〃 〃 〃 کھیڑی نگلہ بانی 〃 | [illegible] |
| (۲۸) | 〃 〃 〃 گوڑیولہ ضلع گوڑگانوہ | [illegible] |
| (۲۹) | 〃 〃 〃 ساکرس 〃 | [illegible] |
| (۳۰) | 〃 〃 〃 پنگواں 〃 | [illegible] |
| (۳۱) | 〃 〃 〃 سسولی کلاں ضلع میرٹھ | [illegible] |
| (۳۲) | 〃 〃 〃 سیدپور 〃 | [illegible] |
| (۳۳) | 〃 〃 〃 بتوڑی 〃 | [illegible] |
| (۳۴) | 〃 〃 〃 سرواڑ متصل نصیرآباد اجمیر | [illegible] |
| (۳۵) | 〃 〃 〃 لال پور ضلع مرادآباد یوپی | [illegible] |

میزان [illegible]

| نام واعظین | تعداد تنخواہ | سفر خرچ | میزان کل |
|---|---|---|---|
| (۱) مولوی عبداللہ صاحب | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| (۲) مولوی عبدالرحمن صاحب | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| (۳) مولوی محمد سلیمان صاحب | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| (۴) مولوی محمد جلال الدین صاحب | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| (۵) مولوی عبدالحمید صاحب | [illegible] | ۲ر | [illegible] |
| (۶) مولوی عبدالرزاق صاحب | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| (۷) مولوی شمس الدین صاحب | [illegible] | ۲ر | [illegible] |
| (۸) مولوی بہرام صاحب | آنریری کام کرتے ہیں | ۲ر | ۲ر |

میزان [illegible]

**خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی**

| بنام محرر دفتر | کرایہ دفتر | ٹکٹ خرچ دفتر | خاکروب |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۲ر |

میزان [illegible]

میزان کل خرچ [illegible]

[illegible] کانفرنس

**مفت**

کتب خانہ ثنائیہ امرت سر کی
فہرست کتب طلب فرمائیں

**خوراک اور صحت**

کے متعلق بہترین ہدایات ایک کارڈ لکھ کر مفت منگائیں
نورسن کمپنی۔ محمد جان روڈ۔ ہال بازار امرتسر

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

تجربہ شدہ ہے — مجرب شرط ہے

# الذیابیطس

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپ کے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشا دیکھیے جسکے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہو جانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور تربل وغیرہ عوارض مرض اکیس یوم میں دور ہو جاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے بہ غور ایک نمونہ منگا کر تجربہ کیجیئگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کر دیجائیگی قیمت مکمل ۲ خوراک ۲۱ یوم ۔ (ع) روپیہ۔ نمونہ خوراک ۷ بہار۔ محصول علاوہ۔

بچوں کی دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

محافظ صبیان — محافظ صبیان

# حیات الصبیان

چونکہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے جو نکہ منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً سبز پیلے دست۔ قے۔ نفخ۔ بدہضمی۔ سوکھا پن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور جس میں اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا بچوں کے لیے بیحد مفید ثابت ہو رہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں تندرست اور توانا رہتے ہیں ترکیب نہایت سہل ہے جو بلا بدمزہ استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی ۲ر۔ محصول بذمہ خریدار۔ پتہ:۔ مطب حکیم سید ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر) امروہہ (یو۔پی)

(۳۸۹)

# خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سستی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے نہایت مردوں کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی گھبرانا۔ مرعوب و افسردہ رہنا معمولی آہٹ سے دل دھک دھک کرنا وغیرہ شکایات دو ہفتے میں کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ بھر تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ :۔ ناظم دواخانہ پنجاب چمبرلین روڈ

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

# گنجینہ روزگار

آج کل ملک میں بے کاری بہت ہے۔ ملازمت وغیرہ ملتی نہیں۔ بہت سے نوجوان روزگار نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ اس لئے دستکار اور غریب طبقہ کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب ہذا تصنیف کی گئی ہے اس میں گھریلو دستکاریاں، اور مختلف قسم کی عام استعمال ہونے والی چیزوں کے بنانے کی ترکیبیں اور بے شمار خفیہ تجارتی حالات تحریر ہیں۔ آپ ایک دفعہ اس کتاب کو ضرور منگا کر پڑھیں۔ قیمت صرف عہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

# آدھی قیمت

میں امرت دھارا فارمیسی کی تمام ادویات

امرت دھارا فارمیسی اپنے ۳۸ ویں سالانہ جلسہ کی تقریب میں اپنی ادویات کے ان تمام آرڈروں پر جو ماہ مارچ کے اندر ہندوستان اور اس کے باہر کسی بھی ڈاکخانہ سے پوسٹ کئے جاویں۔ پچاس فیصدی کمیشن دے گا۔

# پیشگی روپیہ

جمع کرانے کی صورت میں سال بھر یہی رعایت

اس ماہ مارچ کی بدولت ایک بے نظیر فائدہ اور حاصل ہوگا اگر آپ کچھ روپیہ اس ماہ مارچ میں جمع کرا دیں گے۔ تو یہ رعایت سال بھر ہی آپ کو تب تک ملتی رہے گی جب تک آپکا روپیہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

# امرت دھارا

کے مرکبات نیز کشتہ سوناد ... قیمت میں

امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیز کشتہ سونا و ہیرا بھی ۲۵ فیصدی کمیشن کاٹ کر دیا جائے گا۔

# آدھی قیمت

میں تمام کتب

تندرستی اور حفظان صحت پر پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی قلم جادو رقم سے لکھی ہوئی تمام کتب جن میں کام ورتی شاستر حصہ اول بھی شامل ہے۔ پچاس فیصدی کمیشن کاٹ کر دی جائے گی۔

امراض مخصوصہ مرداں۔ رسالہ امرت اور فہرست ادویات و کتب مفت منگائیں!

امرت دھارا ...

# موميائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ درد چار دن میں اور موقوف ہو جاتا ہے ....... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶/۔ آدھ پاؤ ۱۲/۔ پاؤ بھر ۱/۸ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(اہل ہیرا سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲/۔ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ ترین شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی ”میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک موميائی منگایا تھا اور فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے“ (۱۹ جنوری ۳۱ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور ”دو چھٹانک موميائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اسکے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگا چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی“ (۱۸ فروری ۳۱ء)

جناب راؤ عبدالواسع خان صاحب کیری ”آپکی موميائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی۔ بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں“ (۲۴ فروری ۳۱ء)

موميائی منگانے کا پتہ: حکیم محمد سردار خان مہر پرائیویٹ میڈیکل ہال اسلامی امرتسر

DELHI

# دہلی میں

## کتبخانہ رشیدیہ ہندوستان کے ان [illegible] کتب خانوں میں سے ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، لکھنؤ کے مطبوعہ مضامین کے

ہر خط کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے:۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شرقاوی شرح تجرید بخاری | ۱/۸ | کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد | مطلع | تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے | ۳۰/۔ |
| حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ | ۴/۔ | سیرۃ الحلبیہ | ۱۲/۔ | | |
| بخاری مع حاشیہ سندی | ۶/۔ | شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ | ۸/۔ | تفسیر خازن مع معالم | ۶/۔ |
| قاموس معرب اعلیٰ کاغذ | ۵/۔ | | | المنجد طبع تاسعہ | ۸/۔ |
| مفتاح کنوز السنہ۔ حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں ان کی مکمل فہرست | ۵/۔ | فیض القدیر شرح جامع صغیر (مناوی) ۶ جلد مجلد | ۳۰/۔ | تسہیل [illegible] المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایکہزار صفحات مجلد | ۱۰/۔ |
| | | تاج العروس شرح قاموس | ۱۰ جلد | | |

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اُردو بازار دہلی

٣٦/

## تمام دنیا میں بے مثل
# غزنوی صغریٰ حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر
# مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲/۔

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ [illegible] اسلام امرتسر

# سرمہ نور العین ۱/۔

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے

قیمت ایک تولہ ۱/۔

(منگوانے کا پتہ)
نیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

# عید کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی جو تمام مسلم مصنفین [illegible]

## خواص پھٹکڑی

اس سے علاج۔ قیمت [illegible]

# آریہ مشن کی تردید میں بےنظیر کتابیں

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

**حق پرکاش** اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب میں قرآن شریف پر کئے تھے ان کا واحد جواب یہی "حق پرکاش" ہے۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۱۲؍

**الہامی کتاب** وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا صاحب موصوف اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے، لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

**تُرک اسلام** بجواب ترک اسلام اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابل قدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ قیمت ۹؍

**کتاب الرحمٰن** آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن" وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز سے دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹؍

**مقدس رسول** آریوں نے ایک رسالہ بنام "رنگیلا رسول" شائع کیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے تھے۔ اس رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" ہے جو [illegible] جرائد اور [illegible] بکا ہے۔ قیمت ۸؍

**نکاح آریہ** اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان پڑھنے کے لائق ہے۔ قیمت ۳؍

**بحث تناسخ** وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا صاحب ممدوح اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳؍

(۳۹۱)

**سوامی دیانند کا علم و عقل** اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱؍

**حضرت محمد رشی** حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت قوریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح طور سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲؍

**اصول آریہ** اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ ۲؍

**حدوث وید** وید منتروں کے حوالاں سے ثابت کیا ہے کہ وید قدیم نہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی [illegible] پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲؍

---

دستخط [illegible]

بعدالت [illegible] صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس منصف بہادر درجہ اول ترنتارن ضلع امرتسر

نمبر مقدمہ اجرائے ۹۹۰ بابت ۱۹۳۸ء

ٹھاکر داس سونی ولد لالہ امرناتھ قوم کھتری ساکن ترنتارن مشتری ڈگریدار

بنام احمد الدین ولد رحیم بخش قوم کمہار ساکن ترنتارن مدیون۔

**ایصال ۷۰؍**

بنام حاجی عمرالدین ولد روہیلا قوم کمہار ساکن ترنتارن حال کلا تھ مرچنٹ کالاپور بازار ۳۱۳ ایف ایم۔ ایس۔ اصل ڈگریدار۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مشتری ڈگری نے درخواست عدالت ہذا میں گزاری ہے کہ اس نے آپ سے ڈگری بذریعہ بیعنامہ مورخہ $\frac{3}{39}$ ۲۳ خرید کر لی ہے۔ اس کو مشتری ڈگریدار قرار دیا جاوے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ $\frac{3}{39}$ ۱۸ حاضر عدالت ہذا ہو کر جو عذر نسبت درخواست ڈگریدار کے ہو پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری آپ کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۰۔ مارچ ۱۹۳۹ء بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

---

**جدید انگلش ٹیچر**

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر۔ اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیں عبارات [illegible] مطالعہ کرنے سے معمولی پڑھا [illegible]

## شادی بیاہ ... ثابت

... کے مقابلہ میں ... فضیلت حاصل ہے

---

## ... اربعہ

اور ہندوؤں کی نماز ... مقابلہ کرتے ہوئے ...

... نمازوں میں شرک اور ... کی نماز میں اصل توحید کا ... دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا اور یہی اس کے منزل ... ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲ر

ہندوستان ... ویدفار ...

---

## مسلم اخبار لاہور

... کا مطالعہ کیجیے جو عالم اسلام کی ... آزادی ... کا اولین ... ہے۔ ... روزانہ اخبار ... کی ... شائع ... گیا ہے۔ ...

---

## ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

حصہ اول

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب ...

... ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص ... کی صحت ... کتب کی ورق گردانی ... اساتذہ حکماء سے تبادلہ خیالات اور اپنے ... تجربات کو حکایات ... تجربات ... کیمیاسیات اور کشتہ جات ... سوا پانچسو صفحات۔ قیمت تین روپیہ۔

... منگوانے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

---

## ... پریس امرتسر

اردو ... ہندی۔ گورمکھی۔ ...

... کتاب، پمفلٹ ... بذات خود ...

... منیجر ... بازار۔ امرتسر

---

## انتصار الاسلام

... جواباً مباحث ... قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

---

## ستیارتھ پرکاش

مرد ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند ...

... ثابت کیا گیا ہے کہ ... کی موجودگی میں ... ہو سکتے۔ اصل قیمت ... رعایتی ۱۰ر

## تحفۃ الہند

مع کتاب سلوک۔ مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم۔ انسداد ارتداد اور ... کے مذہب پر کافی ... ہے کہ جس کی ... ان کے پاس نہیں۔ ہندو دھرم کی ترجمہ ...

---

## ... تفسیر ...

مصنف ... حکیم ... کی ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۱

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکما امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح اجرت چندہ

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔ للعہ

شرفا و جاگیرداروں سے ۔۔ ۔۔ ۔۔

عام خریداروں سے ۔۔ ۔۔ صہ

۔۔ ۔۔ ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲ر

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۹۳)

امرتسر ۲ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

## فہرست مضامین


نظم (کل اور آج) - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

اوم منڈلی۔ آریہ اور حیدرآباد دکن - - ص۳

جماعت اہلحدیث میں ایک آواز - - ص۵

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص۶

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس - - - ص۷

تمہید کتاب ... - - - - ص۸

فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعۃ - - - ص۹

... سیر - - - ص۱۰

... - - - ص۱۱

... - - - ...


# کل اور آج

(از قلم مولوی ابوالحاذق محمد حبیب اللہ صاحب قمر گورکھپوری ازمئو)

کل بلندی پر ستارہ تھا ترے اقبال کا — آج ہے قعر مذلت میں ذلیل و خوار تو

کل تیری قوت سے گردوں لرزہ بر اندام تھا — آج دنیا کی نظر میں ہے ضعیف و زار تو

کل تھا گویا شورش طوفاں ترا جوش عمل — آج عالم بھر میں ہے ... بیکار تو

کل زمانے کے خزانے سب ترے قبضے میں تھے — آج کھو کر ساری دولت ہو گیا نادار تو

کل اخوت اور ہمدردی میں تو ممتاز تھا — آج اپنے بھائی سے ہے برسر پیکار تو

کل حکومت تھی تری تو رنج سے آزاد تھا — آج محکوی سے ہے اک قیدی ... تو

کل تھا تو آدمیت ... علم و ہنر — آج اے ناداں ہوا ہے باعث صد عار تو

کل ... میں ... — آج اے بزدل نہیں ہے قابل ایثار تو

... ہے قعر گرتے کے ساتھ

... ابھار تو

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر شہر کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۱تا ۱۷۔ مارچ ۲۲۹ بچے پیدا ہوئے اور ایک سو آٹھ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر شہر میں اب بالکل امن و امان ہے۔ میلہ بیساکھی کی تیاریاں شروع ہیں۔ گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں ۵۴ ہندو زیر دفعہ ۱۰۷ و ۱۵۱ ماخوذ تھے۔ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر پولیس نے ان کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا ہے۔

—— جمعیتہ اہل حدیث لاہور کا اجلاس ۱۸۔ ۱۹ مارچ کو ہوا۔ جس میں مولانا ابو الوفا صاحب، مولوی عبد اللہ صاحب ثانی۔ منشی عبد اللہ صاحب معمار کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی تقریریں کیں۔ ۱۹۔ مارچ کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مذاہب کانفرنس بھی ہوئی۔

—— وزیر اعظم پنجاب نے ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس سال پنجاب اسمبلی کا گرمائی اجلاس شملہ کی بجائے لاہور میں ہی ہوگا۔

—— مولانا مظہر الدین ایڈیٹر اخبار "وحدت" و "الامان" ۱۴۔ مارچ کو اپنے دفتر میں قتل کر دیئے گئے۔ اس شبہ میں دو اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— گاندھی جی اور وائسرائے ہند میں دو مرتبہ ملاقات ہو چکی ہے۔ گاندھی جی دہلی میں تشریف لائے تھے۔

—— مولانا ابو الکلام آزاد الہ آباد سے دہلی روانہ ہونے والے تھے کہ ریلوے سٹیشن الہ آباد پر ان کا پاؤں کیلے کے چھلکے پر سے پھسل گیا اور سخت چوٹیں آئیں۔

—— لکھنؤ میں مدح صحابہ کا سلسلہ جاری ہے روزانہ متعدد گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔

—— آریوں کی طرف سے حیدر آباد دکن بدستور جتھے جا رہے ہیں۔

—— کاظمی بلج (ضلع بل) کونسل آف سٹیٹ میں پاس ہو گیا ہے۔

—— حکومت بہار اس سال سرکاری ملازمین کی وردیوں کے لئے ۲۹ ہزار روپے کا کھدر خریدیگی۔

—— [illegible] جبل دہلی، لاہور اور پشاور میں دورہ کر رہا ہے۔

—— بنگال اسمبلی میں ایک قانون پاس ہوا ہے جس کی رو سے پولیس کمشنر جس جلسہ میں مناسب سمجھے پولیس کے رپورٹر بھیج سکتا ہے۔

—— شمالی وزیرستان میں قبائلی لشکر اور برطانوی فوج میں زبردست معرکہ ہوا۔ جس میں ایک برطانوی افسر ہلاک دو برطانوی افسر اور متعدد ہندوستانی سپاہی زخمی ہوئے قبائلی لشکر کا بھی بہت نقصان ہوا۔

—— لکھنؤ میں ۱۵۔ مارچ کو پہلی مرتبہ زنانہ پولیس نے زنانہ پکڑوں پر ڈنڈا چارج کیا۔

—— جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے اس رویہ کو روس نے نامنظور کیا ہے۔

## آخری اطلاع

ماہ مارچ میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے۔ ان کو "اہلحدیث" ۳۔ مارچ میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگر ۳۰۔ مارچ تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

**مہلت ختم** | جن اصحاب کی مہلت ختم ہے ان کو کسی حالت میں بھی مزید مہلت نہیں دی جائیگی بلکہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— لندن۔ فلسطین گول میز کانفرنس میں تصفیہ فلسطین کے حل کی آخری تجویزیں عرب اور یہود مندوبین کے حوالے کر دی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔ (۱) حکومت کا انتظام ایک اگزیکٹو کونسل کے سپرد ہوگا۔ جس میں برطانوی اگزیکٹو افسر کے علاوہ عرب و یہود نمائندے بھی ہونگے۔ (۲) کونسل برطانوی ہائی کمشنر [illegible] کرےگی۔ (۳) فلسطین میں یہود کا داخلہ ۵ سال تک [illegible] رہیگا۔ (۴) فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔

—— مصری وفد کے لیڈر نحاس پاشا نے پنڈت جواہر لعل نہرو اور دیگر کانگرسی لیڈروں کو آئندہ ماہ اپنے ایک سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت بذریعہ تار بھیجی ہے۔

# اعیان اہلحدیث

## آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں اجلاس

## ۷-۸-۹-اپریل

یعنی بہ تعطیلات ایسٹر

## قصبہ "فتحگڑھ چوڑیاں" ضلع گورداسپور

میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔

ہر بہی خواہ کانفرنس کو اس میں شریک ہو کر اپنی دینی اخوت کا ثبوت دینا چاہئے۔ نیز کانفرنس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی حتی الامکان امداد کرنی چاہئے۔

وقت نزدیک آ رہا ہے۔ اس لئے بہت جلد تیاری کرنی چاہئے ہمدردان و شائقین کو دعوت پہنچے یا نہ مگر وہ خود توحید و سنت کے اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں۔

---

**اہل حدیث گول میز کانفرنس** | کی تائید مندرجہ ذیل حضرات نے بھی کی ہے:۔ ملک ابو یحیی امام خاں صاحب نوشہروی۔ انجمن محمدیہ جالندھر شہر۔ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری معالج امراض چشم سلیچر۔ غلام رسول صاحب ناظم مجلس دعوت اہل التوحید پرسچہ کشمیر۔ ممبران جمعیتہ انصار اہل حدیث مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔

## سرکاری اطلاع

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں جونیئر کلرکوں کی اسامیوں کیلئے

۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں ایک امتحان منعقد ہوگا۔ امیدواروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹائپ رائٹنگ کا امتحان ۲۰ مارچ ۱۹۳۹ء سے شروع ہوگا۔ اور یہ امتحان اس وقت تک جاری رہیگا جب تک تمام امیدواروں کا امتحان ختم نہ ہو جائے۔ انہیں امتحان کے کمرہ میں مطلع کیا جائیگا کہ وہ اس امتحان میں کس جگہ اور کب شامل ہوں۔ ٹائپ رائٹنگ [illegible] سروس کمیشن کی طرف سے مہیا کئے جائینگے لیکن امیدوار اپنے اپنے ربڑ ہمراہ لائیں۔ تحریری مضامین اور ٹائپ رائٹنگ کے [illegible] کی چالیس [illegible]

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# اہلحدیث

۲۔ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ


## اوم منڈلی۔ آریہ
اور
## حیدرآباد دکن

جس طرح قادیانی محرر اور مقرر اپنے ذاتی اغراض اور مخصوص خیالات کی اشاعت کرتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کا خادم بتایا کرتے ہیں۔ چاہے ان کے خیالات اور مقالات سے اہل اسلام کو کتنا ہی اختلاف ہو۔ مگر وہ اپنے اس ادعا سے رُکتے نہیں کہ ہم نفس اسلام کے خادم اور محافظ ہیں۔ ٹھیک اسی طرح آریہ لوگ اپنے عقائد اور اعمال خاصہ کی اشاعت کرتے ہوئے ہندو قوم کی حفاظت کا دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کل حیدرآباد دکن میں آریہ لوگوں نے جو تحریک ستیہ گرہ جاری کر رکھی ہے اس کو بھی ہندو جاتی کی رکشا سے تعبیر کرتے ہیں۔ دراصل ان دونوں تحریکوں کی غرض اپنے لئے بھرتی لینا ہے۔ یعنی قادیانی لوگ اسلامی خدمات کا اظہار کر کے مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرنا چاہتے ہیں اور آریہ لوگ ہندوؤں کو اپنے اندر کھینچنا۔ آج ہم اس مطلب کو ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوگا کہ آریہ لوگ دراصل ہندو قوم کی خدمت نہیں کرتے بلکہ خاص اپنے فرقہ کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ [illegible] کارگذاری کو [illegible] میں دکھا [illegible] بتانا چاہتے ہیں۔

ملک میں اس وقت آریوں کے سامنے دو تحریکیں ہیں۔ جو اپنی نوعیت میں دونوں مختلف ہیں۔ ان کی حقیقت معلوم کرنے کے بعد یہ بات صاف سمجھ میں آجاتی ہے کہ ان میں سے ایک تحریک ہندو دھرم کے خلاف ہی نہیں بلکہ ہندو قومیت کے لئے گویا بم کا گولہ ہے۔

دوسری تحریک جس کو آریہ لوگ بڑی اہمیت دیکر سرفروشی تک پہنچ گئے ہیں اور کفن باندھ کر سر ہتھیلی پر رکھے ہوئے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے گویا مقتل کو جا رہے ہیں۔ ؎

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

اس تحریک سے ہماری مراد تحریک حیدرآباد دکن ہے۔ اور پہلی تحریک سے مراد حیدرآباد سندھ کی اوم منڈلی ہے۔ یہ اوم منڈلی کیا چیز ہے۔ ہم اپنے الفاظ میں کچھ نہیں کہتے بلکہ اس سوسائٹی کی صدر صاحبہ کے الفاظ میں بیان کریں گے۔ اس سوسائٹی کا بانی ایک سادھو بتایا جاتا ہے جس کا نام دادا لیکھراج ہے۔ اس سوسائٹی کی ممبرات نوجوان ہندو لڑکیاں ہیں جو بانی سوسائٹی کی تعلیم کے اثر سے اپنے خاوندوں [illegible] کو چھوڑ کر اسی کے آشرم میں [illegible] چلاتی ہیں۔ ہمیں حیدرآباد سندھ کے باشندوں نے بتایا ہے کہ یہ تحریک عرصہ چار سال سے جاری ہے اور اس کے لئے ایک عالی شان عمارت بنوائی گئی ہے۔ جہاں وہ نوجوان لڑکیاں (منکوحہ اور غیر منکوحہ) رہتی ہیں۔ جو اس سوسائٹی کی باقاعدہ ممبر اور بعض عہدیدار ہیں۔ ایک مقدمہ کے دوران میں انکی صدر صاحبہ نے بیان دیا تھا جو اخبارات میں شائع ہو کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس میں موصوفہ نے کہا تھا کہ دادا جی جوان لڑکیوں کو اپنے گلے لگاتے ہیں، اپنی رانوں پر بٹھلاتے ہیں اور کسی وقت تقبیل الوجہ بھی کرتے ہیں اس نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارا اعتقاد کسی دین و دھرم پر نہیں ہے بلکہ وہی کچھ ہے جو دادا جی ہمیں سکھاتے ہیں یہ جوان لڑکیاں دادا جی کے اثر سے اتنی متاثر ہیں کہ اپنے گھر بار اور رشتہ داروں کو چھوڑ بیٹھی ہیں۔

اس لئے سندھ کے ہندوؤں میں اس کے خلاف ایک عام ہیجان پیدا ہو رہا ہے حکومت سندھ پر زور دیتے ہیں کہ وہ اس منڈلی کو خلاف قانون قرار دیکر اس کے برخلاف قانونی چارہ جوئی کرے اور لڑکیاں رشتہ داروں کے حوالے کرے۔ خیر ہمیں اس سے غرض نہیں۔

اب ہم تحریک حیدرآباد دکن کا ذکر کرتے ہیں کہ وہاں کیا بات ایسی پیدا ہو گئی کہ اس بے ہتھیار فوج کو وہاں دوڑ جانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اگر آریہ اخباروں کا بیان صحیح مان لیا جائے۔ (جو کسی طرح بھی قابل تصدیق نہیں) تو صرف اتنی بات ہے کہ آریوں پر مذہبی رسوم کی ادائیگی کے سلسلہ میں حکومت نظام نے کچھ پابندیاں لگا دی ہیں۔ یہ نہیں کیا کہ ان رسوم کو بالکل بند کر دیا۔

پس اب ان دونوں تحریکوں کی مثال یہ ہوگی۔ جیسے کسی غیر مسلم ریاست میں مسلمانوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روک دیا جائے ایسے ہی کسی اور غیر مسلم ریاست میں تھوڑی سی پابندی لگا دی جائے کہ اذان مینار پر چڑھ کر نہ دیا کرو بلکہ مسجد کے صحن میں کہا کرو۔ تو کون مسلمان ہے جو یہ رائے دے کہ دوسری ریاست کا مقابلہ کرو۔ اور پہلی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

آریہ لوگ [illegible]

محافظ ہوتے تو ساری توجہ حیدرآباد سندھ کی طرف مبذول کر دیتے۔ جہاں ہندو جاتی کو سخت روحانی صدمہ پہنچنے کے علاوہ ملک میں ان کی بڑی بدنامی ہو رہی ہے۔

مگر آریہ لوگ بالکل الٹ جا رہے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو ہندو دھرم یا ہندو قوم کی خدمت کرنا منظور نہیں۔ بلکہ اس کی تہ میں کوئی اور بات ہے ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب!
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

(نوٹ) اس موقع پر ایک بات یاد آگئی۔ جس کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے کہ آریہ لوگ اس کو جواب میں پیش کرینگے وہ یہ کہ سوامی دیانند کی سوانح عمری کلاں میں سوامی جی کا ایک مقولہ لکھا ہے کہ ہندو دھرم اتنا وسیع ہے کہ اسمیں پرمیشور کے ماننے والے اور نہ ماننے والے (دہریہ) سبھی آ سکتے ہیں۔

غالباً اسی لئے لاہور کے برہمو سماجی اور دیو سماجی دونوں گروہ ہندو کہلاتے ہیں۔ اگر یہ اصول صحیح ہے تو دادا لیکھ راج اور اس کی سوسائٹی بھی ہندو ہے۔ لہٰذا اس کے برخلاف کاروائی کرنا گویا ہندو جاتی کے برخلاف کاروائی کرنا ہے۔

اگر یہی جواب درست ہے تو یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ ہندو قوم کوئی مذہبی اور دھرمی قوم نہیں ہے بلکہ محض ایک ملکی قوم ہے جسکو مذہب اور دھرم سے کوئی تعلق نہیں۔ کیا آریہ سماجی اسکی تصدیق کرینگے دیدہ باید!

# قادیانی مشن

# جماعت احمدیہ میں بھیانک آواز

اخبار الفضل مورخہ ۱۲۔ مارچ کے صفحہ ۲ پر ایک مختصر سا نوٹ دیکھ کر ہمیں بہت صدمہ ہوا۔ اس نوٹ کی سرخی ہے

"حضرت ام المؤمنین (زوجہ مرزا) کی شان میں ایک خبیث الفطرت کی انتہائی گستاخی"

اس کے بعد جو عبارت ہے وہ اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"پیغام بلڈنگس لاہور میں مقیم ایک شخص غلام محمد نے حال میں ایک ٹریکٹ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں اگرچہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ذکر بھی کئی جگہ ہتک آمیز اور اشتعال انگیز الفاظ میں کیا گیا ہے۔ لیکن رسالہ کے صفحہ ۱۴ پر حضرت ام المؤمنین جنہیں ہر احمدی اپنی حقیقی ماں سے بھی بہت بڑھ کر قابل عزت و احترام سمجھتا ہے۔ اور جن کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی قطعاً گوارا نہیں کر سکتا۔ غلام محمد مذکور نے ایسے گندے اور سخت ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر خون کھولنے لگتا ہے۔ ہم اس وقت ان الفاظ کو دوہرا کر جماعت احمدیہ کے لئے ناقابل برداشت رنج و الم پیدا نہیں کرنا چاہتے"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء صفحہ ۲)

ٹریکٹ مذکور ہمارے پاس بھی آیا تھا جسے ہم نے معمولی سمجھ کر زاویۂ خمول میں پھینک دیا۔ لیکن الفضل کی شکائت سن کر ہمیں خیال ہوا کہ ہم بغرض تحقیق اس رسالے کا صفحہ ۱۴ پڑھ کر دیکھیں کہ یہ حکایت محکی عنہ کے مطابق ہے یا نہیں؟ جب دیکھا تو اس میں حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ کے ذکر کے بعد الفاظ ذیل مرقوم پائے کہ

خدا تعالیٰ نے ان برکتوں اور رحمتوں کے طفیل انہیں ایک مبارک خاتون بنایا۔ جن دونوں کے مقابل قادیان کی نام کی[1] ......... یزید تثلیث کی وجاہلیت اور مکی مشرکوں کے ظلم و ستم کا نمونہ دکھلایا اور ناپاک طبع خاتون ہونے کے باوجود قادیان میں اپنے آپ کو مبارک خاتون بنا کر حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ کی ہتک عزت کر کے روح القدس کو سخت بھڑکایا اور جوش دلایا جس نے مجھے ان کے لئے موسیٰ اور غلام محمد بنایا۔ (ٹریکٹ مذکور صفحہ ۱۴)

اسی خاتون کے حق میں یہ الفاظ بھی لکھے گئے ہیں:-

......... کی والدہ ہرگز ہرگز حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے الہاموں میں مبارک خاتون نہیں ہے بلکہ وہ ایک ناپاک طبع اور دنیا پرست خاتون ہے (ایضاً صفحہ ۱۳)

**اہلحدیث** عربی زبان میں عورت کو اتنا واجب العزت ٹھیرایا گیا ہے کہ عورتوں کی جماعت کو "حرمہ" کہتے ہیں۔ اس لئے ہم تو کسی خاتون کے حق میں زبان درازی کرنا ممنوع جانتے ہیں مگر یہاں معاملہ اور ہے۔ شخص مذکور (شیخ غلام محمد) مرزا صاحب قادیانی کا معتقد ہے وہ جو کچھ کہتا اور کرتا ہے (بزعم خود) مرزا صاحب کے الہامات کے ماتحت کرتا ہے۔ لہٰذا یہ معاملہ ایسا ہے کہ بقول "محتسب را درون خانہ چہ کار"۔ ہم اس میں دخل دینا مناسب نہیں جانتے۔ البتہ ہم یہ کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ حرمہ کی

**آسمانی جواب** باوجود اس ماننے کے جب ہم نے عارفانہ رنگ میں نظر کی تو اس میں مرزا صاحب متوفی کیلئے آسمانی جواب پایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کی ناجائز طور پر توہین یا ہتک عزت کرے خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کی بھی ہتک عزت ہوتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس کا نام "نجم الہدیٰ" ہے۔ اس میں اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یہ عربی شعر لکھا ہے ؎

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
ونساءھم من دونھن الاکلب

یعنی ہمارے مخالف جنگلوں کے سؤر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔

**ناظرین کرام!** خصوصاً مہذب احمدی حضرات غور کریں کہ مرزا صاحب کو (بزعم احمدیہ) یہ حق تو پہنچ سکتا تھا کہ وہ اپنے مخالفین کو جنگلی سؤر کہیں مگر انہیں اس کا کیا حق تھا کہ وہ اپنے مخالفین کی مستورات جو بیچاری کبھی

[1] نام لکھنے سے ہماری شرافت مانع ہے ۱۲ منہ

کتنوں سے بڑھ کر قرار دیا۔

مستورات مذکورہ بے چاری بے گناہ بے زبان اور بے قلم تھیں اس لئے ان کی طرف سے تو مرزا صاحب کو ان کی بدگوئی کا کوئی جواب نہ ملا ہوگا۔ مگر قدرت خدا تو ذوالانتقام ہے اور اس کے سچے رسول کی حدیث مذکورہ بھی اپنے معنی میں صحیح ہے۔ اور اس بدگوئی کا جواب ملنا ضروری تھا۔ اسی لئے تحریک زیر نظر میں یہ الفاظ لکھے گئے۔ جن کو ہم بُرا سمجھتے ہیں۔ مگر قانون قدرت یہی ہے

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(نوٹ) اصل واقعہ پر اظہار رنج کرنے میں ہم "الفضل" کے ساتھ شریک ہیں۔

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ ختم نبوت کو ان الفاظ میں مبرہن فرمایا ہے کہ

چھ باتوں میں مجھے جملہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) میں وہ کلمات دیا گیا ہوں جو تمام وحی نبوت و رسالت کے جامع ہیں۔ (۲) مدد کیا گیا ہوں میں ساتھ رعب کے۔ (۳) حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں (۴) تمام زمین میرے لئے پاک مسجد بنائی گئی۔ (۵) بھیجا گیا ہوں میں تمام کافۂ ناس کے لئے۔ (۶) ختم کیا گیا ہے میرے ساتھ سلسلہ بعثت انبیاء کرام کا۔

اس حدیث کے چھٹوں جملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کے آئینہ دار ہیں۔ جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں[1] مگر خلیفہ صاحب قادیانی نے باوجود دعویٰ قرآن و حدیث دانی کے اس جگہ اپنی بے بصیرتی کا پورا ثبوت دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ خلیفہ صاحب راقم ہیں:-

"اس حدیث ختم بی النبیون کا مطلب ہے کہ آنحضرت کے ذریعہ نبیوں کا زمانہ ختم ہوگیا ہے پہلے ایک نبی آتا تو وہ اپنے سے پہلے تشریعی نبی کے زمانہ کو ختم کر دیتا۔ مگر اس کے ختم کا تعلق صرف اپنے سے پہلے نبی سے ہوتا تھا۔ کسی دوسرے سلسلہ کے نبی کو وہ ختم نہ کر سکتا تھا۔ لیکن رسول کریم نے گذشتہ تمام سلسلوں کی شریعتیں ختم کر دی ہیں۔ پس اس حدیث میں آئندہ نبوت کے بند ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس حدیث کے جو معنی میں نے کئے ہیں۔ ان پر ایک اعتراض پڑ سکتا ہے وہ یہ کہ یہ مضمون تو ارسلت الی الخلق کافۃ میں آچکا ہے پھر ختم بی النبیون میں دوبارہ اسے بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر مضمون ایک ہے تو آنحضرت کی خصوصیتیں پانچ رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے چھ خصوصیتیں حاصل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ارسلت الی الخلق کافۃ اور ختم بی النبیون میں واؤ تفسیری ہے گویا آنحضرت نے یوں فرمایا کہ چونکہ میں ساری دنیا کی طرف مبعوث ہو کر آیا ہوں اس لئے میرے ذریعہ سب نبیوں کی شریعتیں ختم کر دی گئیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں چھ کی بجائے پانچ خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔ پس میرے خیال میں پہلی حدیث کے راوی کو غلطی لگی ہے کہ اس نے پانچ کو چھ کرکے بیان کر دیا۔"

(ریویو قادیان ماہ فروری ۱۹۳۸ء صفحہ ملخصاً)

**معمار** | خلیفہ صاحب نے جس خود مطلبی کے رنگ میں مضمون حدیث کو بگاڑا ہے اس سے تو بہتر تھا کہ وہ سرے سے حدیث کا انکار ہی کر دیتے۔ مگر چونکہ آپ ایک کامل دنیادار مدبر ہیں اس لئے ایسی روش اختیار کی کہ ایمانی حالت بھی عریان نہ ہو اور کام بھی چل جائے۔ چنانچہ آپ نے حدیث کا سرے سے انکار تو نہ کیا مگر وہ فقرہ جو ان کے خیال میں قادیانی نبوت کے حق میں شمشیر برہنہ تھا اسے محرفانہ تاویل سے اٹھا دیا۔

خلیفہ صاحب! اگر راویان حدیث کی پرکھ اسی اصول پر کی جا سکتی ہے جو آپ نے وضع کیا ہے تو دفتر اسماء الرجال کی کتب تو کیا خود جملہ احادیث بلکہ قرآن پاک کا بھی خدا حافظ۔

قرآن و حدیث میں وہ کونسا مضمون ہے جسے مختلف پیرایوں، مختلف الفاظ، مختلف اوقات و مواقع کو ملحوظ رکھ کر حسب اقتضاء حال اجمال و تفصیل سے ادا نہیں کیا گیا۔ خود اپنی پیش کردہ احادیث کو ہی دیکھ لیں۔ آپ تو صرف پانچ اور چھ خصوصیات کے فرق کی بنا پر ہی نعل در آتش ہو گئے۔ ذرا گہری نگاہ ڈالتے تو کچھ اور بھی نظر آتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آپ کو نظر آیا بھی۔ مگر چونکہ بحکم صاحب الغرض مجنون صرف اپنے مدعا کو پورا کرنا تھا۔ اس لئے آپ نے دیگر اختلافات کو گول مول ہی تسلیم کرکے چپ سادھ لی۔ دیکھئے پانچ خصوصیات والی حدیث میں چار تو وہی ہیں جو چھ والی میں اور ایک اور ہے یعنی شفاعت اور چھ والی میں شفاعت ندارد ہے اور اوتیت جوامع الکلم نیز ختم بی النبیون زائد ہیں مگر آپ کی دیانت داری ہے کہ ختم بی النبیون کا جملہ تو "اڑا" دیا۔ مگر دوسرا اختلاف چپکے سے ہضم کر گئے یہ کیوں؟

صاحب من! آنحضرت کے فضائل و خصائص کا انحصار صرف انہی ۵ یا ۶ پر نہیں ہے۔ احادیث میں اور بھی بہت سے فضائل مرقوم ہیں مثلاً فرمایا انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ۔ انا اول من یقرع باب الجنۃ۔ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت

[1] تفصیل مطلوب ہو تو آج ہی ہماری کتاب "خاتم النبیین" کے خریداروں میں نام درج کرائیں۔

انا سید ولد آدم وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی۔ اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذالک المقام غیری

یعنی قیامت کے دن میری امت تمام انبیاء سے زیادہ ہوگی۔ جنت کا دروازہ سب سے اول میں کھٹکھٹاؤنگا جتنی میری تصدیق کی گئی ہے اور کسی نبی کی نہیں کی گئی میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ آدم اور ان کے علاوہ جملہ انبیاء قیامت کے دن میرے ہی جھنڈے کے نیچے پناہ گزیں ہونگے۔

عرش الہی کے داہنے طرف میں ہی کھڑا ہونگا وغیرہ

وغیرہ۔ اسی طرح احادیث مشتمل بر اسماء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر کہیں حضور کے پانچ نام مذکور ہیں کہیں چھ۔ جن میں چار نام پہلی حدیث سے مختلف ہیں وغیرہ۔ ایسا ہی دیگر ابواب حدیث میں قریبًا قریبًا یہی نقشہ نظر آئیگا۔

اب کیا آپ سب جگہ اسی اصول کو کام فرمائیں گے؟

جنابا! آپ کسی اہل حدیث محدث کی صحبت میں بیٹھتے تو ایسا نہ فرماتے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح علم لدنی کے مدعی ہیں۔ اس لئے جو چاہیں کہیں جیسا انہوں نے دمشق سے مراد قادیان بتایا آپ بھی جو چاہیں کہہ دیں سننے والے زندہ رہیں۔ (باقی)

# آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

از سید عبد الحفیظ سلفی۔ ایڈیٹر مجلہ سلفیہ دربھنگہ (بہار)

کیسی مسرت آفریں ہوگی وہ ساعت جبکہ ہماری کانفرنس کا اکیسواں سالانہ اجلاس فتح گڈھ میں شروع ہوگا۔ خدا کرے جن مقاصد کو لیکر ہم لوگ وہاں جمع ہوں اس میں کامیابی نصیب ہو۔ کانفرنس کے ساتھ جماعت اہل حدیث کی محبت ایک فطری شے ہے کیونکہ یہی وہ کانفرنس ہے جس کے ذریعہ ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کا ایک خاص وقار قائم ہے اور باوجود اس قدر انتشار کے یہ جماعت ایک زندہ جماعت سمجھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مقدس ہستی کا سایہ قوم کے سر پر تادیر قائم رکھے جس کی مساعی جمیلہ سے یہ کانفرنس قائم ہوئی اور اب تک قائم ہے۔ بانیان نے کانفرنس کو قائم کرکے جماعت اہل حدیث پر جو احسان رکھا ہے وہ ناقابل فراموش ہے خدا ان کو جزائے خیر دے۔

## کانفرنس اور اس کی شاخوں کا قیام

مجھے نہایت افسوس ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے جماعت اہل حدیث نے اپنی کانفرنس سے بڑی بے توجہی برتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سالوں کے بعد اس کا سالانہ اجلاس فتح گڈھ میں منعقد ہو رہا ہے۔ میرے ناقص خیال میں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی شاخیں تمام صوبجات میں قائم نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صوبوں نے مختلف ناموں سے کانفرنس یا جمعیۃ قائم کر لی ہے اور ان کے اغراض و مقاصد کانفرنس سے جداگانہ ہیں انہیں کانفرنس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کلکتہ اور پنجاب میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث قائم ہے۔ تو لاہور میں آل انڈیا اہل حدیث دار الاشاعت قائم ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کے لوگوں کی توجہ دوسری طرف ہوتی گئی اور کانفرنس کے ساتھ جو اگلی محبت تھی وہ جاتی رہی۔

ہمارے صوبہ بہار میں جماعت اہل حدیث کے بعض مخلصوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ صوبہ بہار کے اہل حدیثوں کی تنظیم کی جائے اور اس کا نام جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بہار رکھا جائے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ ہوئی اور اس مسئلہ پر کافی غور و خوض کیا گیا۔ آخر یہ بات طے ہوئی کہ کوئی نئی کانفرنس قائم کرنا قطعی غیر مناسب ہے کیونکہ اس سے بجائے اتحاد کے انتشار بڑھتا جائیگا۔ ہماری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس قائم ہی ہے اسی کی شاخ قائم کی جائے اور اس کے مقاصد وہی ہوں جو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ہیں۔ اس سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ کانفرنس کے مقاصد کو پورا کرنے میں صوبائی کانفرنس تقویت پہنچائیگی۔ خدا کا فضل و احسان ہے کہ صوبہ بہار اہل حدیث کانفرنس قائم ہوئی۔ افسوس ہے کہ جماعت کے بعض افراد کی طرف سے اس کی مخالفت کی گئی۔ لیکن شکر ہے کہ یہ مخالفت کامیاب نہیں ہوئی اور اس کا پہلا عظیم الشان اجلاس دربھنگہ میں منعقد ہو رہا ہے

مجھے جہاں تک علم ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے اب تک صوبائی شاخوں کے قیام پر غور و خوض نہیں کیا ہے۔ ممکن ہے کہ ابتدا میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ہو۔ لیکن اب موجودہ صورت حال میں جبکہ کانفرنس کے سامنے یہ مسئلہ بھی پیش نظر ہے کہ کیونکر کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم کیا جائے تو صوبائی شاخوں کے قیام کا مسئلہ بھی ہماری توجہ کا بہت زیادہ مستحق ہے میری یہ رائے ہے کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب و کلکتہ کو کانفرنس کی شاخ بنا دیا جائے۔ اور اس کا الحاق کانفرنس سے ہو جائے۔ ان کا نام صوبہ پنجاب اہل حدیث کانفرنس و صوبہ بنگال اہل حدیث کانفرنس رکھا جائے اس طریقہ پر تین صوبوں میں تو کانفرنس کی شاخ آسانی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ باقی صوبوں کے لئے ایک وفد بنایا جائے جو دورہ کرکے کانفرنس کی شاخ قائم کرے۔

## اہل حدیث کانفرنس کے آفس پر پنجابیوں کا قبضہ

ہماری جماعت کے بعض حضرات کو یہ اعتراض ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس محض چند پنجابیوں[۲] کی ہے۔ اس کا[۱]

---

[۱] کیا اور بہت کیا۔ صوبہ وار کیا۔ ضلع وار کیا بلکہ قصبہ وار کیا (رہلحدیث کے گذشتہ فائل ملاحظہ کریں) مگر ان منتشر افراد کو کون جمع کرتا۔ (اہلحدیث)

[۲] پنجابیوں سے مراد دہلی کے پنجابی سوداگر ہیں۔ یہ اعتراض معاصر صحیفہ دہلی میں بھی نکلا ہے اور سامود سے بھی اٹھا ہے۔ دونو صاحب یہی کہتے ہیں کہ یہ کانفرنس صرف سوداگران دہلی کی ہے اس میں علماء نہیں ہیں۔ ایسا کہنا غالبًا عدم اطلاع یا تجاہل عارفانہ پر مبنی ہے۔ آج بھی جو علماء اس میں شریک ہیں اور شوریٰ میں شرکت کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:۔ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ مولانا شرف الدین صاحب۔ مولانا احمد صاحب۔ مولانا عبد الرحمن صاحب مولانا عبید الرحمن صاحب مولانا حکیم علی صاحب۔

(باقی [illegible])

آفس شروع سے انہی کے ہاتھوں میں ہے!

میرے خیال میں یہ صوبائی تعصب ہماری جماعت کے لئے زیبا نہیں۔ ایک اہل حدیث خواہ پنجاب میں ہو خواہ بمبئی میں وہ ہمارا فرد ہے۔ ہمیں اس سے صوبائی تعصب رکھنا قطعاً غیر مناسب ہے۔ یہاں پنجابی بہاری کا سوال نہیں بلکہ اصل سوال کام کا ہے۔ پنجاب سے کانفرنس کے قیام کے متعلق آواز اٹھی ملک کے تمام صوبوں نے اس کا ساتھ دیا۔ حافظ حمید اللہ صاحب نے کانفرنس کی خدمات میں نمایاں حصہ لیا، فنانشل سکرٹری

(بقیہ حاشیہ از صلہ)

مولانا عبدالوکیل صاحب۔ مولانا عبدالحنان صاحب غرض دہلی کے جملہ اہل حدیث مع خاندان حضرت میاں صاحب مرحوم اس کے ممبر رہے۔ یہاں تک کہ مولوی عبدالوہاب صاحب صدر بازار والے اور حافظ حکیم عبدالوہاب صاحب بھی اس کے ممبر رہے۔ اور مجلس شوریٰ میں بھی شرکت کرتے رہے۔

سامرود تو دہلی سے بہت دور ہے اس لئے ان کا ایسا کہنا تو کچھ تعجب انگیز نہیں ہے۔ لیکن صدر بازار سے ایسی آواز اٹھنا کوئی وجہ نہیں رکھتا بجز اسکے کہ شیخ سعدی کے اس فقرے کی تصدیق کی جائے۔ ع

نزدیکاں بے بصر دور۔ (اہلحدیث)

ؔ جہاں تک میرا گمان ہے کانفرنس کے جملہ عہدیدار مع ممبران مجلس شوریٰ اس پر راضی ہیں کہ کوئی اور جماعت اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ بعض دفعہ کچھ ردو بدل بھی ہوا مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اب بھی اگر کوئی جماعت یا کوئی شخص مستعد ہو کر اس کام کو ہم چلائینگے تو میں اپنی ذات خاص سے اصالتہً، حافظ حمید اللہ صاحب کی طرف سے نیابتاً اعلان کرتا ہوں کہ وہ ہمیں سبکدوش کریں (مگر یہ (اقدام) کام کو ترقی دینے کے لئے ہو نہ کہ تنزل کے گڑھے میں گرانے کے لئے)۔ بے شک ایسے اصحاب جلسہ گوجرانوالہ میں تشریف لائیں اور گول میز کانفرنس میں اس بحث کو اٹھائیں۔ ہم دونوں مع جناب صدر کانفرنس (مسلمہ عشر) کے عمر طبعی سے گذر چکے ہیں۔ ہماری خوشی کی حد نہ رہیگی اگر ہم کانفرنس کو ایسی حالت میں دیکھیں جس سے امید ہو کہ ہمارے پیچھے ہی چلتی پھولتی رہیگی۔ واللہ علی ما نقول شہید۔ (اہلحدیث)

مقرر ہوئے۔ یہ کوئی ضرور نہیں کہ کانفرنس کا نظم حافظ حمید اللہ صاحب ہی کے ہاتھوں میں محفوظ ہے۔ آج ہماری جماعت کا کوئی شخص حافظ حمید اللہ صاحب سے زیادہ کام کرنے والا اُٹھے وہ فنانشل سکریٹری مقرر کیا جاتا ہے صوبائی تعصب کی بنا پر کسی کے کارناموں کو نظر انداز کر دینا کہاں کا انصاف ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہر سال عہدہ داروں کا جدید انتخاب ہونا چاہئے۔ اس کے متعلق ہمیں نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ ابھی انگریزوں کی حکمرانی کو ہندوستان میں زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن افسوس ہے کہ ہم اس قدر ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں کہ اپنے تمام کاموں میں یورپ کی تقلید کو پیش پیش رکھتے ہیں۔ اور اپنی کانفرنسوں کے اصول و آئین وہی رکھتے ہیں جو یورپ میں مروج ہیں کانفرنس کی صدارت کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ جماعت کے تمام اصحاب رائے مل کر غور و فکر کریں اور اس کے بعد کانفرنس کی کرسی صدارت کو اس کی زندگی تک کے لئے حوالہ کر دیں۔ؔ اس کی ذات پر ہمیں کامل یقین و اطمینان ہو اور جب تک اسلامی اصول کے مطابق اس سے کوئی ایسی بات صرزد نہ ہو جو اسلام کے صریح خلاف ہو تو ہمیں اس کی صدارت میں کسی قسم کا اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ اب رہی یہ بات کہ ہماری جماعت میں ایسے افراد پیدا نہ ہو سکیں گے جو آئندہ چل کر کرسئ صدارت کے فرائض کو انجام دے سکیں۔ تو اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ صوبائی کانفرنسوں کے صدر یقیناً آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے صدر کے بعد اس کی جگہ پر کام کرنے کے اہل ہونگے۔ صدر کی معاونت کے لئے ایک مجلس شوریٰ قائم کر دی جائے۔ لیکن مجلس شوریٰ کا فیصلہ ووٹ کے ذریعہ نہیں کیا جائے بلکہ صدر کی اجازت کے بعد اس کا فیصلہ ہو۔ مجلس شوریٰ کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ جماعت کے صائب الرائے حضرات جناب صدر کے سامنے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کر دیں اور اس کے بعد وہ وہی کریں جو صدر کا حکم ہو۔ اس طریقہ پر نظام اچھی طرح قائم رہ سکتا ہے اور یہی اسلامی طریقہ کار بھی تھا۔

**کانفرنس میں شرکت** کئی سال کے بعد کانفرنس کا یہ سالانہ اجلاس ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ

ؔ امیر المؤمنین کی طرح؟

بہت سے اہم مسائل پر غور و خوض کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں جوق در جوق کانفرنس میں شرکت کرنی چاہئے۔ میں اگرچہ پنجاب سے بہت دور رہتا ہوں لیکن خیال ہے کہ کانفرنس میں شریک ہوں۔ؔ امید ہے کہ قریب کے لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونگے اور اپنی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کرینگے۔

---

# تردید کفارہ مسیح

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

کفارہ مسیح کے معنی ہیں کہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ حضرت مسیح ہمارے گناہوں کے عوض پھانسی دیئے گئے۔ چنانچہ پولس (عیسائیوں کا مقدس رسول) کہتا ہے۔ یسوع مسیح نے ہمارے گناہ اٹھا لئے ہمارے لئے لعنتی ہوا ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑا دیا یہ عقیدہ جیسا کچھ ہے اس کی تردید سنے بغیر اس کو ناقابل قبول کہہ سکتے ہیں قرآن مجید میں اس کی تردید کے لئے بہت مختصر لفظوں میں ارشاد ہے۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی۔ (کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔)

اس ظاہر البطلان عقیدے کی تردید میں مندرجہ ذیل مضمون ملاحظہ فرمائیں۔ (اہلحدیث)

"المائدہ" مسیحی ماہوار پرچہ نے سنہ رواں کے فروری میں وقوع کفارہ کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اور اس مقصد کے ثابت کرنے کے لئے کہ مسیح لوگوں کے گناہوں کے لئے خوشی خوشی مصلوب ہوئے، پُر فریب چالوں سے کام لیا ہے۔ اب ناظرین کے سامنے ہم پہلے انجیل کی عبارت رکھ کر کھلا ہوا مطلب پیش کریں گے بعد ازیں مسیحی نامہ نگار کی تاویل مع الجواب معروض کرینگے۔ واللہ الهادی و هو الموفق بالصواب۔

بقول عیسائیاں جب یسوع کی جان کنی کا وقت

---

ؔ آپ مولانا عبدالجبیر صاحب کے ساتھ مزید تشریف لائیے۔ (اہلحدیث)

قریب ہونے لگا تو مسیح اپنے شاگردوں سے ایک پتھر ٹپہ کے فاصلہ پر گیا اور وہاں بیٹھ کر اپنے شاگردوں سے کہا کہ میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہ کہہ کر تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی :-

اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ (صلیبی موت) مجھ سے ٹل جاوے۔ (متی باب ۲۶/۳۹)

مرقس میں اس طرح ہے کہ

اے میرے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے اس پیالہ (صلیبی موت) کو میرے پاس سے ہٹالے۔

(۱۴/۳۶)

ناظرین! ان دونوں حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح صلیبی موت پر راضی نہ تھے۔ مثلاً ایک مریض اگر یوں کہے کہ اے میرے پروردگار اپنے حکم سے تو اس مرض کو دور کر دے تو اس سے کوئی ذی عقل یہ نہ سمجھیگا کہ مریض اپنے مرض پر راضی ہے۔ اس طرح حضرت مسیح کی فریاد کو سُن کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضرت مسیح اپنے پیالہ (صلیبی موت) سے راضی تھے۔

اس پر "المائدہ" کے نامہ نگار نے یوں لکھا ہے کہ :-

"خداوند نے اس پیالہ (صلیبی موت) کے خلاف اپنی خواہش کا اظہار کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا تھا کہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو پس اگرچہ خداوند مسیح موت کے تلخ پیالہ کو پینا نہ چاہتا تھا۔ لیکن مشیت ایزدی کا پورا کرنا اسکے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر تھا۔ پس اس کی یہ دعا اس کی بے قراری کا اظہار ہے نہ کہ نارضامندی کا۔ پس یہ کہنا کہ یہ دعا رد موت صلیب تھی غلط تدبر کا نتیجہ ہے"

ناظرین! نامہ نگار کا مذکورہ استدلال اسی انجیلی فقرہ سے ہے کہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ بلاشبہ یہ فقرہ لوقا میں ملتا ہے اور متی میں اس طرح ملتا ہے کہ مسیح نے دوبارہ جا کر دعا مانگی :-

"اے میرے باپ اگر یہ میرے پئے بغیر ٹل نہیں سکتا تو تیری مرضی پوری ہو" (۲۶/۴۲)

ظاہر ہے کہ مسیح نے اپنی دعا کی قبولیت کو خدا تعالیٰ کی مرضی پر موقوف نہیں کیا۔ تاکہ نامہ نگار کا استدلال درست ہو سکے بلکہ مسیح نے خدا تعالیٰ کی مرضی کو رد بلا نہ کرنے پر موقوف کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنے آپ کو بدرجہ مجبوری خدا تعالیٰ کے سپرد کیا ہے۔

ناظرین! متی کے فقرہ کو اس مثال کی روشنی میں سمجھیں۔

**مثال** ایک شخص اپنے افسر اعلیٰ سے بار بار کہتا ہے کہ سرکار مجھ کو جیل کی سزا سے بچا لیجئے اور پھر منہ کے بل گر کر التجا کرتا ہے کہ سرکار آپ کے بس کی بات ہے آپ مجھ کو اس بلا سے چھڑا لیجئے۔ اور پھر آخر میں باصول قہر درویش برجان درویش یہ بھی کہتا ہے کہ اچھا سرکار اگر بغیر سزا یافتہ ہونے کے میں بچ نہیں سکتا تو آپ ہی کی مرضی پوری ہو۔

تو کیا شخص مذکور کے ایسی التجاؤں اور فریادوں سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ سزائے جیل پر رضامند ہو گیا اگر عقلاء اس کے رضامند ہونے کا ثبوت ان فقروں سے نہیں پا سکتے تو مسیح کی بابت انہیں فقروں کے استعمال کے باوجود رضامند ہونے کا ثبوت کیسے نکل سکیگا۔ ہم نامہ نگار کو مغالطہ نہیں دینا چاہتے۔ اس لئے کھلے لفظوں میں ہم کہتے ہیں کہ لوقا کی عبارت سے انکا استدلال درست ہوتا اگر متی کے مزید فقرات مذکورہ اسکی تردید نہ کرتے۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسیح کے واقعہ باغ میں اناجیل اربعہ کا یہ حال ہے۔

**واقعہ باغ میں اناجیل اربعہ کا طرز** یوحنا میں باغ میں جانے کا واقعہ ہے مگر شاگردوں سے دعا کرانے اور کرنے کا کچھ ذکر نہیں۔ اور لوقا میں صرف ایک بار اس طرح دعا کرنے کا ذکر ہے کہ

اے باپ یہ پیالہ مجھ سے ہٹالے تاہم میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔

اس کے بعد دوبارہ دعا کرنے کا مطلقاً ذکر نہیں۔ مرقس میں دوبارہ دعا کرنے کا ذکر ہے۔ متی میں واقعہ باغ کے دعا میں تین بار دعا کرنے کا ذکر ہے۔ اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ہمارا استدلال اس کتاب سے ہے جو اس موقعہ کے بیان میں سب سے زیادہ تفصیلی بیان کر رہا ہے۔ پس جب ہم نے متی جیسے مفصل کتاب کے حوالہ سے مسیح کے دوبارہ سہ بارہ دعا کے حسب ذیل الفاظ کو نقل کر دیا

اے میرے باپ اگر یہ میرے پئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو۔

اور یہ ثابت کر دیا کہ مسیح کی دعا حسب بیان متی رضائے بالموت پر دلالت نہیں کر سکتی۔ تو پھر نامہ نگار کا متی کے فقرات کو نہ نقل کرنا اور دوسری اور تیسری بار کے دعائیہ فقرات کو نظر انداز کر دینا سوائے حق پوشی اور مغالطہ دہی کے کیا ہے۔ حالانکہ عیسائیوں نے متی کو اول الاناجیل قرار دیا ہے۔ اور عہد جدید کی سب کتابوں میں سے اس کو پہلے نمبر پر رکھا ہے۔

علاوہ ازیں مرقس اور متی کا بیان ہے کہ

اس کے بعد جب مسیح گرفتار ہوئے اور عدالت میں حاکم کے روبرو ہوئے اور آخر میں جب صلیب پر لائے گئے تو مسیح نے بڑے زور سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"

(متی ۲۷/۴۶ مرقس ۱۵/۳۴)

اب ظاہر ہے کہ مسیح کا یہ شکوہ کہ اے خدا تو نے مجھ کو کیوں نہ بچا لیا اور موت کے لئے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ صاف دلالت کرتا ہے کہ مسیح اس موت کے لئے قطعی راضی نہ تھے۔ حضرت یوسفؑ بچپن میں جب بھائیوں کے ہاتھ تکلیف اٹھاتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں ؎

کجائی اے پدر آخر کجائی
زحال من چنیں غافل چرائی

اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت یوسف اپنی اس طرح کی شکایت و فریاد کے باوجود اسی زدوکوب میں مبتلا ہونے پر راضی تھے۔ اگر یوسف کی رضا اس شکایت پر ثابت نہیں ہو سکتی تو مسیح کی شکایت کے باوجود رضا کا استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔ حالانکہ دونوں شکایتیں متحد المعنے ہیں۔

نامہ نگار کی حیرانی دیکھئے کہ پہلے تو یہ لکھا کہ مسیح کی دعا ان کی بے قراری کا اظہار ہے نہ کہ رضامندی کا (صفہ کالم ۲)

پھر چلتے چلتے یہ لکھا کہ

اس دعا سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند مسیح

تبادل خیالات، تورات، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ (۰۰۰/۴) اور قرآن کی فضیلت۔ قیمت ۱۲ ... فی نمبر ... مولوی ...

مرنے پر راضی نہ تھا۔ (صلا کالم اول)
تصرف قدرت ہے کہ حق بر زبان جاری گردد کے اصول پر کام لے رہی ہے۔

اس کے بعد نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مسیح بذات خود موت پر راضی نہ تھا۔ ورنہ وہ خودکشی ہوتی۔ البتہ خدا کی مرضی کے ماتحت موت قبول کرنے پر آمادہ تھا۔

ہمارے نامہ نگار اگر علم منطق سے شناسا ہوں تو ہم ان سے یہ عرض کرینگے کہ موت پر راضی ہونا مطلق ہے اور کسی کے ماتحت موت پر راضی ہونا مقید ہے۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ انتفاء مطلق سے انتفاء مقید ضروری ہے۔ پس جب آپ نے دعا شیہ فقرات کو مدنظر رکھ کر یہ کہہ دیا کہ وہ مرنے پر راضی نہ تھا تو آپ نے انتفاء مطلق کر دیا۔ تو کسی کے ماتحت رہ کر مرنے پر راضی ہونے کی خود نفی ہو گئی۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگر مسیح اپنی موت پر راضی ہوتے تو یہ مقولہ مسیح یوحنا میں مذکور نہ ہوتا۔ جب افسر عدالت نے یسوع سے کہا کیا تو نہیں جانتا؟ کہ مجھے تیرے چھوڑ دینے کا اور صلیب دینے کا اختیار حاصل ہے۔ یسوع نے اسے جواب دیا:۔

اگر تجھے اوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا اس سبب سے جس نے مجھے تیرے حوالہ کیا اس کا گناہ زیادہ ہے۔

معلوم ہوا کہ مسیح کے سلسلہ گرفتاری سے لیکر حاکم عدالت تک سب گناہ گار رہیں۔ اور ان میں سے سب سے زیادہ گناہ اس کا ہے جس نے مسیح کو گرفتار کرایا۔ اب قابل غور ہے کہ اگر مسیح مصلوب ہونے پر اس لئے راضی تھے کہ لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جاویں تو جو لوگ ان کو مصلوب کرانے کا ذریعہ ہوئے ہیں ان کو آپ کیوں گنہگار بتا رہے ہیں۔ جب ان چند گنہگاروں کی بدولت مسیح مصلوب ہو کر دنیا کو نجات دے رہے ہیں تو عقلاً انکو گنہگار نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ قابل تعریف چیز کے ذریعہ ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے جب مسیح موت پر راضی تھے تو براہ راست خود حاضر عدالت ہو کر صلیب پر کیوں نہ چڑھ گئے۔ تاکہ دوسروں کے گرفتار کرنے اور پھر ان کے گناہ گار ہونے کی ضرورت نہ پڑتی۔ آخر اس میں مصلحت کیا تھی کہ بقول عیسائیان مسیح دوسروں کو گناہ گار بنا کر مصلوب ہوئے؟ دیدہ باید۔

معلوم ہوا کہ مسیح موت پر راضی نہ تھے اس لئے جو اسکے ذریعہ ہوئے وہ گناہ گار ہوئے۔ پس جب حضرت مسیح کا خوشی خوشی جان دینا ہی ثابت نہ ہوا تو مسئلہ کفارہ کے منعدم اور باطل ہونے میں کیا شک رہا۔

(باقی آئندہ)

---

بریلوی مشن

# فرقہ غالیہ اور وحدت الٰہیہ

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

توحید مذہب اسلام کا مایہ ناز مسئلہ ہے۔ ہر زمانہ میں مسلمان اسی پر فخر کرتے رہے کہ مذہب اسلام نے جیسا توحید باری کو واضح بیان کیا ہے۔ کسی مذہب نے ایسی وضاحت نہیں کی۔ جہاں حضرت مسیح کی الوہیت کی تردید کی وہاں حضرت عزیر کے ابن اللہ ماننے والوں کو بھی توحید کی طرف دعوت دی۔ سورج پرستوں کو توحید سکھائی تو چندرماں کے پجاریوں کو بھی خدا ہی کی طرف جھکایا اور کھلا اعلان فرمایا۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ الآیہ

سورج اور چاند کو سجدہ مت کرو بلکہ ان کے خالق (اللہ) کی پرستش کرو۔

باوجود اس مسئلہ کی پوری وضاحت کے آج ہندوستان کے مسلمان ایسی الجھن میں پڑ گئے ہیں کہ اپنے وہمی عقیدہ کی وجہ سے توحید اسلامی کو بالکل مسخ کر چکے ہیں۔ مولانا حالی مرحوم نے سچ کہا ہے

وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدل گئی آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے تھا جس پہ اسلام نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

بریلوی خیال کے حضرات تو انتہا درجہ کے غالی ہیں اللہ کے بندوں میں خدائی صفات مانتے اور جانتے ہیں حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں اس درجہ غلو کرتے ہیں کہ موحد سننا بھی گوارا نہ کرے۔

محفل گیارھویں ایک کتاب پیر صاحب موصوف کے سوانح حیات پر لکھی گئی ہے۔ جس میں دیگر بے شمار واقعات کے علاوہ ایک واقعہ یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت پیر صاحب کے پاس زندگی میں ایک عورت آئی اور اس نے بیان کیا کہ حضرت میرے ہاں انیس ۱۹ لڑکیاں پیدا ہوئیں اب میرا خاوند کہتا ہے کہ اب کے لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دیدونگا۔ چنانچہ عورت کی آہ و بکا سن کر پیر صاحب نے فرمایا لڑکا ہوگا وہ چلی گئی۔ پھر اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ پیر صاحب نے ارشاد فرمایا۔

جا تیری لڑکیاں اب لڑکے بن گئے ہیں۔ (ملخصاً)

ناظرین یہ سوال نہ کریں کہ لڑکیاں اس وقت ۱۸-۱۹ برس کی ہونگی۔ اگر ان کی شادی ہوئی ہوگی تو وہ جب لڑکے بن گئے تو ان کے خاوندوں کا کیا حشر ہوا ہوگا۔ سامعین سبحان اللہ کہیں اور پیر صاحب کی کرامت (بے ثبوت) پر ایمان لے آئیں۔ ورنہ منکرین کرامت اور وہابی بن جائیں گے۔

**اور سنئے!** حال ہی میں ہمارے مکرم مولانا ابوالخیر صاحب رحمانی (نسیم آہی) تحریر فرماتے ہیں کہ کراچی سے ایک اخبار نے ۱۹۳۶ء میں حضرت پیر جیلانی

ahmadimuslim.de

رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں چند اشعار شائع کئے ہیں جو مولوی صاحب موصوف کی تحریر سے منقول ہیں۔ ناظرین پڑھیں اور حضرت غالیہ کی توحید کو دیکھیں کہ انہیں لوگوں کی توحید ہے جو پانچ وقتہ نمازوں میں پڑھا کرتے ہیں۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اشعار غالیہ حسب ذیل ہیں:۔

تخیل سے ہے بالاتر بڑائی غوث الاعظم کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی غوث الاعظم کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے
نظر آئی وہاں پر بھی کلائی غوث الاعظم کی
دنیا پر بے حساب ہیں احسانِ دستگیر
جاری ہے دو جہان میں فرمانِ دستگیر
خالی نہ کوئی سائل گیا اس در سے
جو آیا بھری جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے انہیں کے گھر سے
دم مشکل حضور آتے ہیں خود مشکلکشائی کو
پکارا جب کسی نے یا محی الدین جیلانی

(اخبار کراچی نیوز ۱۰ جولائی ۳۶ء)

ناظرین اہلحدیث! ان اشعار کو پڑھ کر خلوص دل سے دعا کریں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو خدا تعالیٰ سیدھی راہ پر چلائے اور توحید اسلامی کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین ؎

ہند کو اس طرح توحید سے بھردے شاہا
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

---

**نور محمدی** آج کل اہل بدعت نے گانا، بجانا اور قوالی وغیرہ کو بھی جائز کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں قرآن مجید، حدیث شریف اور اقوال سلف سے گانے، بجانے اور مروجہ قوالی وغیرہ کی تردید کی ہے۔ مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ قیمت ۱۲؍ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت مقصود حسن صاحب اوجھانسی)

(۳ مارچ کے بعد)

"کاسمولوجی آف رگ وید"

Kosmology of the Rigveda

مصنفہ مسٹر ویلس H. W. Wallis

اس کتاب میں دنیا کے آغاز کا حال ویدوں سے دکھایا گیا ہے۔ مطبوعہ لندن ۱۸۸۷ء۔

ویدک رلیجن۔ مصنفہ پادری مکڈانلڈ صاحب

Rev. K. S. Macdonald.

یہ ۱۴۸ صفحات کی مختصر سی کتاب مختصر طور پر ویدک دھرم کا بیان کرتی ہے۔ ۱۸۸۰ء میں کلکتہ میں ہرالڈ پریس میں چھپی تھی۔ باوجود اختصار کے اس کتاب میں سب کچھ ہے۔

فیلاسوفش ہمنن

Philosaphishe Hymnen ausdee Rig and Atharva Veda

مصنفہ ڈاکٹر شرمن Lucian Sherman.

یہ کتاب جرمنی زبان میں اسٹراسبرگ واقع ملک جرمن میں ۱۸۸۷ء میں چھپی تھی۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں رگ اور اتھرو وید کے فلسفیانہ گیتوں کی شرح ہے۔ جو اصحاب ویدک فلسفہ کا مطالعہ کرنا چاہیں وہ اس کتاب کو ملاحظہ فرماویں۔ سہولت کے لئے ذیل میں اون تمام سوکتوں کی فہرست دی جاتی ہے جن کا ذکر اس کتاب میں ہے۔

اس کتاب میں رگ وید کے چھ اور اتھرووید کے ۱۳ سوکتوں کی تفسیر ہے۔ یعنی رگ وید منڈل ۱۰ کے سوکت نمبر ۷۲-۸۱-۸۲-۹۰-۱۲۱-۱۲۹- اور اتھرووید کے کانڈ ۲- سوکت ۱- کانڈ ۹ سوکت ۲- کانڈ ۱۰ سوکت ۲ و ۷ و ۸ کانڈ ۱۱- سوکت ۴ و ۵ و ۷ و ۸ کانڈ ۱۳ سوکت ۱ و ۲- کانڈ ۱۹- سوکت ۵۳ و ۵۴۔

رگ وید کلچر۔ مصنفہ ڈاکٹر ابناش چندر داس ایم اے

یہ عمدہ کتاب ۱۹۲۵ء میں کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ویدک زمانہ کی تہذیب اور تمدن کا مکمل نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ولسن صاحب اپنے ترجمہ کی ہر جلد کے دیباچہ میں اون منتروں کا خاص طور پر ذکر کرتے ہیں جن سے اوس زمانہ کے تمدن پر روشنی پڑتی ہے۔ ڈاکٹر داس نے ویدوں کے طالب علم پر بڑا احسان کیا کہ اسی مضمون پر ایسی بسوط کتاب لکھ دی ہے۔

مشہور سیاسی لیڈر لوکمانیہ بال گنگا دھر تلک بھی ویدوں کے بڑے عالم تھے۔ خاصکر فن جوتش میں بہت دخل دیتے تھے۔ اس فن سے انہوں نے نتیجہ نکالا تھا کہ قدیم آریے کسی سخت سرد خطہ کے باشندے تھے اسی وجہ سے ان کا قول تھا کہ وے بحر منجمد شمالی Arctic Ocean. کے قریب کے خطہ کے باشندے تھے۔ چنانچہ اس باب میں اون کی دو انگریزی کتابیں یعنی اورائن Orion اور دی آرکٹک ہوم ان دی ویداز The Arctic Home in the Vedas بہت مشہور ہیں۔ ڈاکٹر ابناش چندر داس نے لوکمانیہ تلک کی تھیوریوں (نظریات) کی ابطال میں بھی ایک بسوط کتاب لکھی ہے۔

مسٹر رمیش چندر دت جنہوں نے رگ وید کا بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ کئی تاریخی کتابوں کے بھی مصنف ہیں۔ آپ نے قدیم ہندوستان کی تاریخ Ancient History of India. تین جلدوں میں تحریر فرمائی ہے۔ اس میں ویدک زمانہ کا حال بھی نہایت شرح و بسط سے تحریر کیا ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی جنہوں نے رگ اور یجروید کی تفسیر اور ان کی بھومکا (مقدمہ) لکھ کر ویدوں کے معنے کرنے کا ایک نیا اور نرالا اسلوب نکالا ہے اون کی دو کتابیں اور مشہور ہیں۔ ایک ستیارتھ پرکاش جو ہندی

روزانہ زندگی کے متعلق رسومات کا ذکر ہے۔ دوسری

ستیارتھ پرکاش جو فرقہ آریہ کی گویا بائیبل ہے۔ ستیارتھ پرکاش مہاشی جی کی زندگی میں ۱۸۷۵ء میں بمقام بنارس چھپی تھی۔ دوسرا اڈیشن سوامی جی کی وفات کے بعد اس کتاب کا نکلا جس میں طبع اول کی بہ نسبت بہت سے مضامین گھٹائے بڑھائے گئے تھے۔ پہلے اس کتاب میں قرآن شریف اور بائیبل پر اعتراضات نہ تھے جو طبع دوم میں ایزاد کئے گئے۔ آج کل فرقہ آریہ کی طرف سے اسی بعد کے ستیارتھ کی نقلیں شائع ہو رہی ہیں۔ طبع اول ان کے نزدیک ناقص اور تحریف شدہ ہے۔ طبع اول کی ستیارتھ پرکاش ختم ہو کر کمیاب ہو چکی تھی۔ لیکن اوس کو حال میں قاضی محمود دھرم پال صاحب نے لدھیانہ سے اردو حرفوں میں اور سناتن دھرم پریس اٹاوہ نے بجنسہ ناگری حرفوں میں ازسرنو شائع کر دیا ہے

ویدک اتہاس ارتھ نرنے مصنفہ پنڈت شیو شنکر صاحب اجمیری اس پانچسو صفحہ کی کتاب میں فرقہ آریہ کے خیالات کے مطابق یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ویدوں میں تاریخ اور قصص نہیں ہیں۔ سد دھرم پرچارک پیترالیہ نے گروکل کانگڑی سے اس کتاب کو شائع کیا تھا۔

ہندی زبان میں اور بھی بہت سی کتابیں ویدوں کے متعلق لکھی جا چکی ہیں لیکن اون سے کوئی نئی روشنی ویدوں کے مضامین پر نہیں پڑتی اور ان کا ذکر بھی طوالت سے خالی نہیں۔ اس لئے نظر انداز کیا گیا۔ (باقی)

---

**حق پرکاش** مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ اعتراضات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے گئے ہیں۔ ان کا واحد جواب "حق پرکاش" ہے۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ تمام ملک کے اکابرین نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ کئی بار چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر محصولڈاک علیحدہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# خدا کا قیمتی عطیہ

(بقلم حافظ خلیل احمد صاحب چھپروی)

نماز اسلام کا وہ رکن ہے۔ جو مسلمان پر سب سے پہلے فرض ہوتا ہے۔ سات برس کے بچے کو پڑھنا مستحب ہے اور دس برس کے بچے کو پڑھنا فرض ہے اور اخیر عمر تک فرض رہتا ہے۔ نماز کی فرضیت صحت و بیماری، خوشی و غم سفر و حضر اور خوف و خطر۔ غرض کسی حالت میں بھی مسلمان سے ساقط نہیں ہوتی۔ خواہ ہم گرم سے گرم تر ملک میں ہوں یا سرد سے سرد تر ملک میں کسی جگہ بھی کوئی موسم، کوئی عارضہ ایسا نہیں جو مسلمانوں کو نماز کی معافی دیتا ہو۔ مدت العمر تک عبادت الٰہی کی مداومت رکھنا کمال استقلال کا مظہر ہے۔ ہر روز پنجگانہ نماز کے اوقات کی حفاظت رکھنا پابندی اوقات کی زبردست تعلیم ہے جسم اور لباس اور مکان کو نجاست و آسودگی سے پاک صاف رکھنے کا اہتمام صحت جسمانی کے قیام کی بہترین تدبیر ہے۔ دل و زبان، اعضاء و دماغ کو عظمت الٰہی و جلال کبریائی کے سامنے مودب و مہذب رکھنا نورانیت روحانی کے لئے عجیب روشنی ہے۔

نماز میں جس قدر پابندی ہے وہ جلد سو جانے اور جلد جاگ اٹھنے کی جس طرح تعلیم دیتی ہے۔ وہ جس طرح ہر ایک ٹائم ٹیبل کو اپنے ماتحت کر لیتی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں شہوانی نفسانی خیالات کو نماز کے ذریعہ کیسے ملیامیٹ کیا گیا ہے۔ نماز کے لئے مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی تمدن و شائستگی کی جان ہے۔ اتحاد و یگانگت اور تبادلہ خیالات کا پاک ترین ذریعہ ہے۔ ایک جاہل بہت سی باتیں نظیر و نمونہ سے سیکھ سکتا ہے اور ایک عالم باآسانی تبلیغ کر سکتا ہے۔ ایک امیر غریب کے دوش بدوش کھڑا ہو کر مساوات کا سبق لیتا اور ایک غریب امیر کے برابر بیٹھ کر دین کی انصاف سے اپنی روح کو خرسند کرتا ہے۔ جو لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں یا مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی میں سستی کرتے ہیں وہ ان اخلاقی فضائل سے محروم رہتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جس قوم کے فرد ایسے اعلیٰ اخلاق سے خالی ہونگے وہ کیا ہوں گے۔

خداوند کریم نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ط وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط نماز، نماز پڑھنے والوں کو ناپاک کاموں اور لائق انکار فعلوں سے روک دیتی ہے۔ اور اللہ کے ذکر میں تو فوائد و فیوض، و انوار و اسرار، اس سے بھی بہت زیادہ اور بہت بڑھ کر ہیں۔ الغرض نماز استحکام ایمان و تقرب الی اللہ و تسکین قلب اور پراگندہ دنیاوی خیالات کا دفعیہ کرنے والی ہے۔ نماز کیا ہے؟ خدا کی منت و احسان کا اقرار، اپنی ارادت و عبودیت کا اظہار۔ اس کی عظمت و کبریائی کا اعتراف ہے۔ سابقہ انعام و اکرام کے ساتھ لاحقہ عطاء و فضل کی استدعا ہے۔

قرآن مجید کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت الٰہیہ نے جیسا اہتمام نماز کے لئے کیا ہے ویسا اہتمام کسی دوسرے کام کے لئے نہیں کیا ہے۔ کلام مجید میں تقریباً سات سو اٹھائیس نماز کے متعلق ہیں۔ اتنی آیات شائد عقیدہ توحید کے متعلق بھی نہیں ہیں۔ اب ان آیتوں میں سے بعض ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ غور فرمائیں کہ نماز کے بارے میں کیسی ہدایات آئی ہیں اور کیسے مطالب عالیہ ارشاد ہوئے ہیں

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی (سورہ طٰہٰ) اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل کو نماز کی تاکید کیجئے اور خود بھی نماز کی پابندی میں مشقت برداشت کیجئے۔ ہم آپ سے روزی نہیں مانگتے۔ ہم تو خود ہی آپ کو روزی دیتے ہیں اور انجام تقویٰ ہی کے موافق آتا ہے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر نماز کی تاکید کرنے کا حکم دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز کی

تاکید کرنا پیغمبروں کا کام ہے اور جو شخص نماز کی تاکید کو اپنا دستور العمل بناتے وہ نیابت پیغمبر کا کام کرتا ہے پھر جو آپ کو بھی نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی معلوم ہوا کہ نماز اتنی بڑی چیز ہے کہ پیغمبر بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ جتنے انبیاء کرام دنیا میں مبعوث فرمائے گئے، نماز کا حکم سبھوں کو ملا۔ یہ بہت ممکن ہے کہ انبیاء سابقین کا طریقہ نماز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز سے کچھ مختلف ہو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے:۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى (طٰہٰ) اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو بیشک قیامت آنے والی ہے۔ میں اس کا وقت (لوگوں سے) چھپائے رکھتا ہوں۔ (اور اس کا آنا اس لئے ہے) کہ ہر شخص کو اسکی کوشش کا بدلہ دیا جائے۔ ونیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے۔ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔ (احزاب) کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور رسول کی اطاعت کیا کرو۔

نماز کے فضائل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ

نماز خیمہ دین کا کھمبا ہے۔

غور کریں کہ اگر ستون نہ ہو تو چھت کیونکر قائم رہ سکتی ہے۔ اس سے یہ باریک نکتہ نکلتا ہے کہ تمام اعمال کا دارومدار ستون نماز پر ہے۔ نماز کو ضائع کرنا تمام تباہیوں کی بنیاد ہے۔ فرمایا۔ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ (سورہ مریم)

پھر پیغمبروں کے بعد کچھ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کردی اور خواہشات کی پیروی کی پس وہ عنقریب ہر قسم کی گمراہی سے ملیں گے۔

نماز میں سستی کرنا تمام بربادیوں کی جڑ ہے۔ فرمایا۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (سورہ ماعون) ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو نماز سے غفلت کرنے والے ہیں۔

ترک نماز دخول جہنم کا سبب ہے۔ فرمایا۔

یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔

جہنمیوں سے پوچھا جائیگا کہ تم لوگ کس وجہ سے جہنم میں پڑے وہ جواب دینگے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے

نیز خداوند کریم نے فرمایا:۔

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ۔ کہ اگر تمہارے مخالفین توبہ کرلیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا شروع کردیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہونگے۔

ونیز اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (سورہ روم) نماز پڑھتے رہو (کیونکہ اس کے چھوڑنے سے) مشرک ہوجاؤ گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

عبادت اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

ونیز دوسری جگہ فرمایا:۔

اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (ترمذی)

مسلمانوں اور کافروں میں فرق صرف نماز ہی کی وجہ سے ہے۔ پس جو کوئی نماز نہ پڑھیگا وہ کافر ہوگا۔

مگر افسوس صد افسوس کہ اتنی سخت تاکید کے باوجود بہتیرے مسلمان بھائی ایسے ہیں جو پابند نماز نہیں ہیں۔ اور فواحش و منکرات کا کھلم کھلا ارتکاب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "جب خدا سے چوری نہیں تو پھر بندے سے کیا چوری" ان کا شر متعدی سوسائٹی کے حق میں سم قاتل ہوتا ہے۔ اور ایک سوسائٹی بگڑ کر دوسری سوسائٹی کو بگاڑتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کا اثر قومی تہذیب و تمدن پر پڑ کر رہتا ہے۔ جیسے کہ آج کل قوم کی ایک نوجوان جماعت جو روزہ و نماز کی قید سے آزاد ہوچکی ہے ان کا شر متعدی وبائی امراض کی طرح قوم کے بچوں میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اگر اس کے انسداد کی کوئی صورت و تدبیر ہوسکتی ہے اور ہے تو یہی ہے کہ نماز کی پابندی مسلمانوں میں عام ہو۔

کاش! قوم کے سرمایہ ناز مغربی تعلیم یافتہ نوجوان جو نماز کے ارکان بدنی کو بندروں کی حرکات سے تشبیہ دیتے ہیں یا اگر بہت ادب کرتے ہیں تو وحشیوں کی بے ضابطہ قواعد سے تعبیر کرتے ہیں، اپنی سابقہ غلط فہمی پر متنبہ ہوکر قیام قعود، رکوع و سجود پر پھبتیاں اڑانے کی بجائے اپنے ذہن و ذکاوت سے کام لیں اور نماز کے ارکان بدنی کے واقعی فلسفہ سے اسلامی نماز کو بے حقیقت سمجھ کر نہ ٹھکرائیں اور مدعی اسلام ہوکر دین و شریعت کی توہین نہ کریں۔ نماز پڑھیں اور حقیقی نماز پڑھیں اور بغیر پڑھے خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر یہ نہ کہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں لیکن بندروں کی سی حرکتیں نہیں کرتے۔ ہمارے دل نماز پڑھتے ہیں اور یہی اصلی نماز ہے۔

مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ قیام و قعود، رکوع و سجود، اظہار طاعت و عبودیت کے جسمانی آداب ہیں جو روحانی کیفیت کو عیاں کرتے ہیں۔ جس طرح غم و غصہ شادی و خوشی کا اثر بدن اور اعضاء پر پڑتا ہے اور فطرتاً اس کی حرکات صادر ہوتی ہیں۔ کیونکہ جب دل کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو زبان اس کی ترجمانی کرتی ہے اعضاء اس ارادے کی تکمیل کے لئے پوری طرح مستعد ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح اگر واقعی آپ قلبی نماز پڑھتے تو ضرور ہے کہ آپ کی زبان دلی حالت کی ترجمانی کرے، آپ کے اعضاء قلبی کیفیت کو نمایاں کریں۔ اگر ایسا نہیں تو سمجھ لیں کہ آپ کی نماز قلبی نماز نہیں۔ اسلام نے بھی اسی قلبی نماز کا حکم دیا ہے اور اسی کو سراہا ہے۔ علاوہ ازیں تمام اقسام ریاکاری وغیرہ کو برا بتایا ہے۔

مسلمانو! سوچو اور غور کرو کہ تمہاری شریعت کا کوئی حکم بھی نہ مصلحت و حکمت سے خالی ہے۔ نہ منافی فطرت و طبیعت ہے۔ پھر احکام شریعت سے اعراض کرنے کا کیا معنی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب و ابن مسعود و ابن عباس و معاذ بن جبل و جابر بن عبداللہ و ابوالدرداء وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب صحابہ کرام اور امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد و عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی اور حکم بن عتیبہ اور ابوالوالید استحیانی علاوہ ازیں اکثر تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین تارک نماز کو کافر کہتے ہیں۔ (باقی دیکھو صفحہ پر)

ویدارتھ پرکاش حرف ویدک تہذیب - ویدوں کو بھی غیر الہامی ثابت کیا ہے - قیمت رعایتی ۱ر - دفتر اہلحدیث (ہم بھی)

# فتاویٰ

## تعاقب بر جواب نمبر ۸۳

اخبار اہلحدیث ۳ مارچ ۱۹۳۶ء میں مناسخہ کا جو مسئلہ درج ہوا ہے۔ اس میں کچھ مسامحت ہوگئی ہے۔ اس کی تقسیم ذیل کے مطابق ہوگی امید ہے کہ آنجناب اس پر نظر ثانی فرما کر اس کی تصحیح کر دیں گے

عبدالوہاب غفر لہ اللہ الکریم التواب از مدرسہ اسلامیہ نائی کی منڈی۔ آگرہ

مسئلہ ۵/۱۵/۶۰/۱۲۰/۲۴۰

المیت حافظ عبداللہ

| ابن حافظ محمد الدین | ابن حافظ محمد سلیم | بنت بختاور |
|---|---|---|
| ۲/۶ | ۲ | ۱/۳ — ۱۲ — ۲۴ — ۴۸ |

المیت مسئلہ ۳ — مف ۲ بینہما تباین حافظ محمد سلیم

| ابن محمد یعقوب | بنت اللہ رکھی |
|---|---|
| ۲/۴ — ۱۶ — ۳۲ — ۶۴ | ۱/۲ — ۸ — ۱۶ — ۳۲ |

المیت مسئلہ ۲۴ — مف ۶ بینہما تداخل حافظ محمد الدین

| زوجہ جندہ | بنت غلام فاطمہ | بنت بی بی | اخت بختاور |
|---|---|---|---|
| ۳ | ۸/۱۶ — ۳۲ | ۸/۱۶ | ۵/۱۰ — ۲۰ |

المیت مسئلہ الرد ۲ — مف ۳ بینہما تباین جندہ

| بنت غلام فاطمہ | بنت بی بی |
|---|---|
| ۱/۳ — ۶ | ۱/۳ |

المیت مسئلہ ۲ — مف ۱ بینہما تباین بی بی

| زوج عمرالدین | اخت غلام فاطمہ |
|---|---|
| ۱/۱۶ | ۱/۱۶ |

الاحیاء مبلغ ۲۴۰

| بختاور | محمد یعقوب | اللہ رکھی |
|---|---|---|
| ۴۸ | ۹۶ | ۳۲ |

| غلام فاطمہ | عمرالدین |
|---|---|
| ۵۵ | ۱۶ |

**مفتی** جواب میں ایک بطن کاتب صاحب سے رہ گیا تھا۔ یاد دہانی کا شکریہ۔ جزاک اللہ! ناظرین تمام جواب اصل صفحہ اخبار ۳۔ مارچ پر صحیح کر لیں۔

**نوٹ** مولوی علم الدین صاحب حافظ آبادی نے بھی اسی طرح اطلاع دی ہے۔ جزاہ اللہ!

## تعاقب

۵۔ ذی الحجہ کے اہلحدیث میں سوال ۵۶ کا جواب نظر سے گزرا جو قابل نظر ہے۔

اگر محلہ والوں نے بالاتفاق کسی زمانہ میں اس قسم کی امداد منظور کی تھی۔ لیکن اب چند اشخاص اس رسم کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا ثبوت شریعت سے نہیں ملتا تو آپ کے جواب سے کیسے ممکن ہے۔ میرے خیال میں یہ حکم ایسے موقع پر چسپاں نہ ہوگا بلکہ یہ حکم عام ہے مسلمانوں کو اپنی شروط پر قائم رہنا چاہئے۔ نیز باپ دادوں نے اگر اس قسم کی امداد بالاتفاق منظور کی تھی تو ان کی اولاد پر کیسے اس کا پورا کرنا لازم ہوگا۔ ان کی اولاد اس طریقہ سے امداد نہیں کرنا چاہتی المسلمون علیٰ شروطھم کے ماتحت ان کی اولاد کیسے آوے گی۔ میرے خیال میں اس قسم کی امداد کو معطی کی مرضی پر چھوڑ دیا جاوے۔ جتنا ہو سکے دے۔ محلہ والوں کو جبر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

(جمیل الانصاری آہی۔ قصر الضیاء مئو آئمہ)

**جواب** جس طرح وارث اپنے مورث کے ترکہ کا مالک ہوتا ہے اسی طرح مرحومین کے عہد و پیمان کی پابندی بھی اس پر لازم آتی ہے۔ اگر اہل محلہ میں اختلاف ہے تو مل کر عہد کی پابندی کریں یا عہد جدید کی تشکیل کی جائے یہ امر صحیح ہے کہ نکاح کی اجرت کوئی شرعی امر نہیں۔ امامان مساجد کی خدمت کا معاہدہ ہے۔ پس اہل محلہ کو چاہئے کہ بحکم علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ امیر غریب کا فرق رکھیں۔ واللہ اعلم!

## بقیہ مومن از صفحہ ۱۲

اور مسلمانوں میں بہت سے علماء کرام بے نمازی کو کافر قابل زجر جانتے ہیں اور اس کی بیوی پر طلاق ہو جانے کے قائل ہیں اور اس کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں بتلاتے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کو قتل کا حکم دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ قتل نہ کیا جائے بلکہ قید رہے یہاں تک کہ توبہ کر کے نماز پڑھے یا اسی قید ہی میں مر جائے۔ اور مولانا سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ جو مسلمان باوجود نماز کو فرض جاننے کے سستی سے نہ پڑھے (جیسا کہ آج کل اکثر سفید پوش ہیں) اور اسے کوئی شخص نماز کے لئے بلا دے کہ آ نماز پڑھ۔ پھر بھی بلانے کے باوجود نہ پڑھے یہاں تک کہ اس سے بعد والی نماز کا بھی وقت چلا جائے تو ایسا شخص کافر ہے، اس کو تین دن توبہ کی مہلت دی جائے۔ اگر اس فعل قبیح سے توبہ نہ کرے تو تلوار سے قتل کیا جائے اور اس کا مال سرکاری خزانہ میں غنیمت کی طرح داخل ہو اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہئے۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ کیا جائے۔"

مگر افسوس کہ باوجود ایسے تاکیدی حکم کے بھی مسلمانوں میں اس قدر سستی ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ خدا ہدایت دے۔

**س نمبر ۱۰۳** بریلی کی مساجد میں عموماً امام صاحبان اول نماز جماعت سلام پھیرنے کے بعد اپنا مونہہ شمال کی جانب کر کے دعا مانگتے ہیں۔ کیا ایسے طریقہ پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے یا بعد وفات حضور کے صحابہ کرام نے ایسا عمل کیا اور یہ طریقہ دعا امام صاحبان کا مطابق سنت نبوی ہے یا خلاف سنت؟

(احمد حسین از بریلی شہر کہنہ)

**ج نمبر ۱۰۳** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد سلام پھیر کر دائیں یا بائیں منہ پھیر لیا کرتے تھے اور پھر دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ اور نماز کے بعد دعا مانگنا آنحضرت ثابت ہے۔ اس لئے نماز پڑھ کر دائیں یا بائیں پھر کر دعا مانگنا خلاف سنت نہیں۔ ایک ہی جانب مقرر کر لینا ... واللہ اعلم!

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**اہلحدیث کی ترقی اشاعت** کے لئے ہر اہل حدیث بھائی کو کوشش کرتے رہنا چاہئیے۔ تاکہ اخبار اپنے اخراجات کو برداشت کرتا ہوا توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی بیخ کنی کرتا رہے۔

**رسالہ مرقع قادیانی** ۳۲-۱۹۳۱ء میں دفتر ہذا سے ماہوار شائع ہوا کرتا تھا۔ دو سال کے بعد ہی بند ہو گیا تھا۔ اس کی دو نو جلدیں مکمل موجود ہیں۔ جن میں مرزائی بہائی۔ عیسائی اور آریہ مشن کے خلاف نہائت اہم اور مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت فی جلد آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

**مباحثہ تقلید شخصی** جو یادگار رحلہ کا تیسرا نمبر ہے ماہ جنوری میں ہزارہا شائع ہوا تھا۔ شائقین کی کثرت طلب کے باعث ختم ہو گیا ہے۔ اب آیندہ اس کی فرمائش نہ بھیجی جائے۔ البتہ رسالہ "نور توحید" و رسالہ "پیر جماعت علیشاہ صاحب کی امارت کی ابتدا اور انتہا" ابھی موجود ہیں۔ ہر ایک رسالہ کے لئے موازی ۱؎ کے ٹکٹ (از امداد اشاعت فنڈ اور ۱ محصول ڈاک) آنے چاہئیں۔

**اشاعت فنڈ** میں از ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب دربھنگہ عہ۔ جناب ابو العلی عبد اللہ صاحب از چکدین عہ جناب محمد یعقوب صاحب از لکھی پور (آسام) عہ

**عید آنہ فنڈ** از جناب عبد اللہ صاحب سوداگر چرم کنڈ ا ہ ا

**غریب فنڈ** سے اخبار جاری کرانے کے لئے ابھی کوئی صاحب داخلہ ارسال نہ فرمائیں۔ ورنہ منی آرڈر واپس کیا جائیگا۔ نیز دو روپیہ داخلہ آیندہ کے لئے قطعًا بند کر دیا گیا ہے۔

**صحت نامہ** اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰۔ مارچ سنہ رواں میں البلاغ المبین کے متعلق جو اشتہار دیا گیا تھا کہ ۲؍ کے ٹکٹ ارسال کرنے سے بھیجی جائیگی۔ اس میں ٹکٹ کے اندازے میں غلطی لگ گئی تھی۔ لہذا اس اطلاع یابی کے بعد جو صاحب طلب فرمائیں وہ رسالہ عیدین کے لئے تو بیشک ۲؍ کے ٹکٹ لیکن البلاغ المبین کیلئے علیحدہ ۲؍ (ڈھائی آنے) کے ٹکٹ ارسال کریں۔ اس سے قبل جو فرمائشیں آئی ہیں ان کی تعمیل پہلی اطلاع کے مطابق ۲؍ ہی میں کر دیگئی ہے۔ (محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

**دار العلوم احمدیہ سلفیہ** دربھنگہ کے جلسہ مذاکرہ علمیہ کا تیرھواں سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۶-۲۷۔ مارچ ۱۹۳۹ء مطابق ۴۔ ۵ صفر ۱۳۵۸ھ روز یکشنبہ و دوشنبہ بمقام ہر یا سرائے اندر احاطہ دار العلوم مذکور منعقد ہوگا۔ جس میں اکابر علمائے کرام اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو مستفیض فرمائینگے۔ نیز رہبران قوم اپنے دار العلوم کے ہونہار طلبہ کی علمی ترقی کو بچشم خود ملاحظہ کرینگے۔

بیرونی اصحاب کے لئے طعام و قیام کا نظم جلسہ کی جانب سے ہوگا۔ المعلن ہذا (ڈاکٹر) سید محمد فرید ناظم جلسہ

**بہار صوبائی اہل حدیث کانفرنس** کا پہلا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۸۔ مارچ روز سہ شنبہ دربھنگہ میں منعقد ہوگا۔ لہذا جماعت اہل حدیث سے عمومًا اور محترم علمائے اہل حدیث اور اصحاب صائب الرائے سے خصوصًا مخلصانہ التماس ہے کہ وقت کی نزاکت اور تنظیم جماعت کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس ضروری اور اہم اجلاس میں جوق در جوق شرکت کریں اور اپنے مفید اور قیمتی آراء سے جماعت کو مستفیض فرمائیں۔

نوٹ:۔ تاریخ ۲۷۔ مارچ روز دوشنبہ بعد نماز ظہر سبجکٹ کمیٹی کی نشست ہوگی۔ جس میں ان تجویزوں پر بحث کی جائیگی جو عام اجلاس میں پیش ہونگی۔

المعلن۔ محمد اسحاق آروی (صدر مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ) صدر مجلس استقبالیہ کمیٹی صوبائی اہل حدیث کانفرنس (بہار)

**ضرورت ہے** اگر کوئی اہل حدیث بھائی لکھنؤ میں میری فرم میں مستری کا کام کرنا چاہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں یا اگر وہ اپنا مال مجھے بھیج سکیں تو میں خرید کر لونگا۔ میرے کارخانے میں فٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن اور جال بنتے ہیں۔ اس لئے ایسے کاریگر درکار ہیں جو یہ مال بنانا جانتے ہوں۔ (سید عبد العزیز اہل حدیث مالک یونیورسٹی سپورٹس۔ قیصری باغ سرکس لکھنؤ۔

**رسائل ثلاثہ** یعنی امام الزمان، مہدی منتظر اور مجدد دوراں" کو جن احباب نے ملاحظہ کر لیا ہے وہ تو جانتے ہیں اور جنہوں نے ابھی تک نہیں دیکھا وہ جان لیں کہ ان رسائل نے خدا کے فضل سے قوم میں خاص قبولیت حاصل کی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ میں خاص ان رسائل ثلاثہ کے متعلق کوئی جامع و مدلل کتاب جس سے حقیقت امر منکشف ہو اور قادیانی دعوے کا پردہ چاک ہو جائے نہیں لکھی گئی۔ بعض احباب نے آفرین اور مبارک بادی کے خطوط لکھے۔ بعض حضرات نے یہ لکھا کہ ان رسائل کی اشاعت سے مناظرین اسلام کے لئے اردو زبان میں ایک نہائت مفید اور ضروری اضافہ ہوا ہے۔ لیکن ان تعریفوں سے میری خوشی پوری نہیں ہوتی بلکہ میری خوشی اس میں ہے کہ یہ کتاب بہت زیادہ تعداد میں چھپے اور ملک کے گوشہ گوشہ میں شائع ہو کیونکہ فتنۂ قادیانی دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ایک بالکل معمولی لیاقت کا مسلمان اس کتاب کا مطالعہ کر کے مرزا جی کے ہر سہ دعاوی (امامت کبریٰ، مہدویت اور مجددیت) کی لاجواب تردید کر سکتا ہے —— حاجی عبد الکریم صاحب سوداگر صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ نے اس کتاب کا ایک سو نسخہ منگوایا ہے۔ جو میرے خیال میں کلکتہ جیسے آباد شہر کے لئے بہت کم ہے۔ کل کتاب ایک ہزار کی تعداد میں چھپی ہے جو اتنے وسیع ملک کے لئے کافی نہیں۔ اس تعداد میں سے کچھ کتابیں رسالہ تبلیغ اہل حدیث کے مستقل خریداروں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ کچھ سیالکوٹ میں دستی فروخت ہوئی ہیں کچھ دیگر مقامات کے شائق احباب منگوا رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ تعداد بہت جلد ختم ہو جائیگی اور نوبت دوسری طبع کی آجائیگی۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہر مقام کی انجمن اہل حدیث یا ذی ثروت اہل حدیث احباب اپنے ہاں مشورہ کر کے مجھے سیالکوٹ میں اطلاع دیں کہ ان کو کتنے نسخے بھیجے جائیں تاکہ دوسری طبع میں اس تعداد کے لحاظ سے طبع کرائی جائے قیمت معمولی ہوگی ۔ اس پہلی دفعہ کی طبع میں بعض وجوہات سے خرچ زیادہ اٹھا ہے اس لئے قیمت ۱؍ رکھنی پڑی۔ لیکن انشاء اللہ دوسری طبع میں وہ وجوہات پیش نہیں آئینگی اسلئے قیمت بہت کم۔ غالباً ۸؍ یا ۴؍ ہوگی۔ ایک سو کی تعداد

# ملکی مطلع

## فلسطین کانفرنس کی پہلی نشست کا انجام

اس کانفرنس کے دوران میں اعراب فلسطین اور یہودیوں میں شدید اختلاف رہا۔ کسی نقطہ پر جمع نہ ہوسکے۔ اور نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ اعراب کا مطالبہ تھا کہ فلسطین میں آزاد قومی حکومت قائم ہو اور یہودیوں کی مزید ہجرت بالکل بند کی جائے۔ ادھر یہود کا مطالبہ تھا کہ ہجرت پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے اور فلسطین کی حکومت براہ راست برطانیہ کے ماتحت رہے۔ حکومت نے جو آخری تجویز پیش کی ہے وہ اس مشکل قضیے کا حل نہیں بلکہ اسکو اور پیچیدہ کر دینے والی ہے۔ کیونکہ اس تجویز میں گورنمنٹ نے فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے (جیسا کہ پہلے بھی کیا تھا) مگر تقسیم کی نوعیت بدل گئی ہے۔ پہلی تقسیم تو انتظام کے لحاظ سے تھی اب یہود کے ہاتھ اراضیات کے فروخت کے جواز یا عدم جواز کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ ملک کے ایک حصے میں اراضی کی فروخت قانونًا جائز ہوگی دوسرے حصے میں خاص شرائط سے مشروط ہوگی۔ اور تیسرے حصے میں بالکل ممنوع قرار دیگئی ہے۔ حالانکہ عربوں کا مطالبہ تھا کہ یہود کے ہاتھ اراضی کی فروخت قطعًا ممنوع ٹھیرائی جائے۔ اسی طرح عرب یہ بھی چاہتے تھے کہ فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بالکل بند کر دیا جائے حکومت نے ہجرت کا مسئلہ اس طرح حل کیا ہے کہ پندرہ ہزار سالانہ کی تعداد سے پانچ سال تک یہودی ہجرت کا سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد بند کیا جائیگا اور عربوں کے مطالبہ آزادی کا جواب یوں دیا ہے کہ جب تک عرب اور یہودی باہم مل کر شیر و شکر نہیں ہو جائینگے اس وقت تک فلسطین کو آزادی نہیں دیجائیگی (نہ نو من تیل ہوںگا نہ رادھا ناچے)۔ سوست ہائی کمشنر کے ماتحت ایک ایگزیکٹو کونسل مقرر کی جائیگی۔ جس میں عربوں، یہودیوں اور انگریزوں کے ممبر لئے جائینگے جن کو حکومت نامزد کریگی۔ اعراب فلسطین کے نمائندگان نے تو اس سکیم کو ناپسند کیا ہے۔ جیسا کہ ان کے سکرٹری کے بیان سے ظاہر ہے جو اخبارات میں شائع ہؤا ہے۔

ادھر یہودیوں نے بھی اپنی ناراضی کا اظہار ایک اعلان کے ذریعہ کیا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ وہ ایک دن مقرر کرکے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرنے کو ہڑتال کرینگے

برطانیہ کے اس فیصلے پر گویا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

گاہ بت شکنی وگاہ بمسجد زنی آتش
از مذہب تو گبر و مسلماں گلہ دارند

نتیجہ یہ ہؤا کہ فلسطین میں پھر بمباریوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر ہم اپنے خیال پر مصر ہیں جو ہم نے "اہلحدیث" مورخہ ۳ مارچ میں ظاہر کیا تھا کہ ایک دو نشستوں میں اس نزاع کا فیصلہ نہیں ہوگا۔ جس طرح ہندوستان کے لئے لندن میں گول میز کانفرنس کئی مرتبہ بیٹھی تھی۔ تب جاکر کچھ فیصلہ ہؤا تھا۔ اسیطرح فلسطین کا قضیہ طے ہوگا۔ حکومت برطانیہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی قاعدہ ہے کہ سودینا ہو تو پچاس کی آواز دیتی ہے۔ اس لئے سیاسی نگاہ سے ہم ناامید نہیں ہیں۔ بشرطیکہ مانگنے والے اپنے ارادے میں ایسے ہی مستقل رہے جیسے ہندوستانی رہے تھے۔

آج ہم دوسرا خیال ظاہر کرتے ہیں کہ فلسطین میں عنقریب لڑائی جھگڑا بند ہو جائیگا۔ اسی طرح جنگ وزیرستان بھی ختم ہو جائیگی۔ (انشاء اللہ!)

کیونکہ چیکو سلواکیہ کے متعلق انگلستان، فرانس اور جرمنی کے درمیان جو معاہدہ ہؤا تھا جس کو معاہدہ میونک کہتے ہیں۔ جس کی رو سے اس ملک کا وہ حصہ جرمنی کو دیدیا گیا تھا جس میں جرمنوں کی اکثریت تھی اور باقی ملک کی آزادی تسلیم کر لی گئی تھی۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کے ہاتھوں اس معاہدے کا وہی حشر ہؤا جو قیصر جرمنی نے کیا تھا کہ معاہدے توڑنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اب اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ہر ہٹلر نے اپنی فوجیں چیک اور سلواک دونوں جگہ بھیجدی ہیں جہاں اس کا کوئی حق نہ تھا۔ برطانیہ کے وزیر اعظم اور وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ ہر ہٹلر کی اس معاہدہ شکنی سے ہماری سخت توہین ہوئی ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر فوجی طاقت کے استعمال کا وقت آگیا تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

بات بھی صحیح ہے انگلستان اور فرانس نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دیکر حلوائی کی دوکان پر باباجی کا فاتحہ دیا تھا مگر اس سے ان کا اصل مقصود حاصل نہ ہؤا۔ ہم نے انہی دنوں اپنا خیال ظاہر کر دیا تھا کہ جرمنی کا بھوکا بھیڑیا صبر و قناعت سے کام نہیں لیگا۔ بکریوں کا مالک اگر اُسے ایک بکری دیگا تو وہ اِسے اُسکے ضعف و کمزوری پر محمول کرکے اور ہاتھ ماریگا۔ چنانچہ ابھی ہم یہ خبریں آرہی ہیں کہ ہر ہٹلر اپنی مقبوضہ نوآبادیوں کا مطالبہ بہت جلد کرنے والا ہے۔ انہی دنوں ہم نے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ ہر ہٹلر ان نوآبادیات کے بیس سالہ محاصل کا مطالبہ بھی کریگا۔ آخر انگلستان اور اسکے حلیف کہاں تک اس کے ظلم کو برداشت کرتے جائینگے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم کا یہ کہنا کہ حسب ضرورت فوجی طاقت کا استعمال بھی کیا جائیگا۔ یہ دراصل جنگی کاروائی کی طرف اشارہ ہے۔ جب وہ وقت آئیگا تو فلسطین اور وزیرستان کے یہ چھوٹے چھوٹے ہنگامے خود بخود ختم ہو جائینگے۔

---

## برطانیہ۔ دیسی ریاستیں اور فیڈریشن

دیسی ریاستوں کے حالات اور رئیسوں کی عیش پرستیوں کو دیکھ کر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ کوئی شخص جو ایک مرتبہ بھی کسی ریاست میں چلا جائے تو سخت دکھ اٹھائے بغیر واپس نہیں آسکتا۔ ریاستوں کی آمدنی کا کثیر حصہ رئیسوں کی ذاتی ضروریات میں خرچ ہوتا ہے سوائے ریاست حیدرآباد دکن کے۔ کیونکہ وہاں کے رئیس

ahmadmuslim.de

ذاتی اخراجات کے لئے ابتداہی سے ایک حصہ مخصوص کیاجاتا ہے۔ جس کا نام صرف خاص ہے۔ چاہے وہ تناسب آمدنی کے لحاظ سے زیادہ ہے یا کم۔ بہرحال وہ محدود اور ممتاز ہے۔ عرصہ ہوا ہم نے برطانوی حکومت کو توجہ دلائی تھی کہ ہر حالت ریاست کو اُس کے اخراجات کے لئے ریاست کی آمدنی میں سے فی روپیہ ایک آنہ یا دو پیسے کے حساب سے خرچ دیاجائے اور اس کو میزانیہ میں درج کیا جائے۔ اس وقت تو ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ لیکن صدق دل سے نکلی ہوئی آواز ضائع نہیں جاتی۔ آخر کار اپنا اثر دکھاتی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وائسرائے بھی اپنی تقریروں میں ریاستوں پر توجہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ ۱۴۔ مارچ کو دہلی میں بہت سے والیان ریاست کے سامنے تقریر کرتے ہوئے آپ نے ان لوگوں کو بہت اچھا سبق دیا۔ یعنی ریاستوں کی بدانتظامیوں اور رئیسوں کی فضول خرچیوں پر ان کو توجہ دلاتے ہوئے بڑی بات یہ کہی کہ اب عوام بیدار ہو چکے ہیں انکو زیادہ عرصہ تک غافل نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ آپ لوگ خود بھی بیدار ہو جائیں۔

**فیڈریشن** لنڈن کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے جدید آئین کی رو سے فیصلہ کیا ہے کہ دیسی ریاستوں اور برطانوی ہند کے نمائندوں کی ایک مشترکہ مجلس بنائی جائے جس کا نام فیڈریشن یعنی وفاق ہے۔ پہلے عام طور پر یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ کانگرس فیڈریشن کو قبول کرلیگی۔ کیونکہ اس نے اس سلسلہ میں منجملہ دیگر شرائط کے بڑی شرط یہ پیش کی تھی کہ دیسی ریاستوں کے نمائندوں کو والیان ریاست نامزد نہ کریں بلکہ عام رعایا اپنے نمائندے منتخب کرکے فیڈریشن میں بھیجے۔ لیکن کانگرس نے اپنے اجلاس تری پوری میں فیصلہ کر دیا ہے کہ فیڈریشن کو کسی صورت میں قبول نہ کیا جائیگا۔ اور اسکو رد کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے کیونکہ فیڈریشن کے نفاذ کی صورت میں صوبائی حکومتوں کے نام نہاد اختیارات بھی منتقل ہو کر فیڈرل اسمبلی کو مل جائینگے۔ اس کے علاوہ ملک کو مزید حقوق حاصل ہونے کا موقع بھی جاتا رہے گا۔ اس قرارداد کے ذریعہ کانگرس کی دونوں جماعتوں (دائیں اور بائیں بازو) میں سمجھوتہ بھی ہو گیا ہے۔ اسی اجلاس میں کانگرس نے ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

اب دیکھیں آگے چل کر ملک میں اس کشمکش کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ مصلحت بینی کے پیش نظر غالباً جھک جائیگی۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)

# مدح صحابہ پر داروگیر
## لکھنؤ میں

ہمارا ملک (ہندوستان) عجیب شروفساد کا منبع ہے اس کے باہمی جنگ و جدال کے باعث اس کو ہندوستان جنت نشاں کہنے کی بجائے جنگستاں کہنا چاہئے۔ کہیں ہندو مسلم لڑائی ہے تو کہیں مسلم و سکھ جھگڑا ہے اور کہیں ہندو و سکھ تنازع۔ لکھنؤ میں شیعہ و سنی کی جنگ ختم ہونے میں نہیں آتی بلکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ مولانا حسین احمد دیوبندی نے تقریر کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اب یہ تحریک لکھنؤ سے مخصوص نہیں رہی بلکہ اس کا اثر تمام ملک میں پہنچ گیا ہے اور یہ تحریک آل انڈیا بن گئی ہے۔ قریباً چار سو آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن میں مولوی عبدالشکور صاحب جیسے چوٹی کے عالم بھی ہیں۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ حکومت کی پالیسی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے شہر امرتسر میں تعزیہ ایسے بازاروں میں بھی گزرتا ہے جہاں ہندو آبادی اکثریت میں ہے مگر حکومت وہاں تعزیے جانے سے نہیں روکتی۔ ادھر لکھنؤ میں سنیوں کو مدح صحابہ پڑھنے سے اس لئے روکتی ہے کہ وہاں شیعہ سنی آبادی مخلوط ہے اور اس سے شیعوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ دونوں شہروں میں انگریزی حکومت قائم ہے۔ مگر پالیسی میں اختلاف اتنا ہے جتنا دو جداگانہ حکومتوں میں ہوتا ہے۔ اگر یہ خیال ہو کہ حکومتیں بھی الگ الگ ہیں۔ ایک کانگرسی ہے دوسری غیر کانگرسی۔ تو یہ جواب صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ لکھنؤ میں مدح صحابہ کا جھگڑا کانگرسی حکومت سے بھی پہلے کا ہے۔

اس کے علاوہ خود کانگرسی حکومت انگریزوں کے ماتحت ہے گورنر اگر چاہے تو اس معاملہ میں دست اندازی کر سکتا ہے

# مولوی مظہر الدین دہلوی کا قتل

اس ہفتہ کا بڑا سنسنی خیز واقعہ یہ ہے کہ دہلی میں دن دہاڑے مولوی مظہر الدین اڈیٹر "الامان" قتل کئے گئے مولوی صاحب مرحوم اپنے دفتر میں کام کر رہے تھے کہ دو نوجوان ان کے پاس آئے۔ ایک نے ان کو باتوں میں مشغول کیا اور دوسرے نے پیچھے سے چاقو سے حملہ کرکے آپ کا کام تمام کر دیا۔ طرہ یہ ہے کہ دفتر کے ملازمین دفتر میں بیٹھے تھے۔ مگر وہ دو نو حملہ آور فوراً بھاگ گئے اور موقع پر گرفتار نہیں ہو سکے۔ بعد کی خبر ہے کہ دو آدمی اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ یہ بات بثبوت معلوم ہوتی ہے کہ حملہ آور حملہ کے بعد کہتے تھے کہ یہ مولویوں کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ہمارے خیال میں یہ ایک خاص قسم کا پروپاگنڈا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ مخالف رائے مولویوں کو آلودہ کیا جائے۔ مولوی مظہر الدین مذہبی اور سیاسی خیالات کے لحاظ سے بہت سے علماء سے اختلاف رکھتے تھے۔

ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ قتل بنانا یا بتانا کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ پولیس کی ہوشیاری اور مستعدی سے امید ہے کہ وہ ضرور اس کا سراغ نکالیگی۔ کچھ شک نہیں کہ مرحوم ایک چست و چالاک کارکن تھے جہیر الصوت مقرر تھے۔ اہل قلم تھے۔ آپ نے خداداد استعداد کی بناپر ادنیٰ درجے سے ترقی کی تھی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو بخشے اور انکے پسماندگاں کو صبر اور نیکی کی توفیق دے اور کسی ناکردہ گناہ کو اس سے آلودہ نہ کرے ؛

**درخواست اخبار** خاکسار ایک غریب اور مفلس اہل حدیث ہے۔ باوجود اس تنگی کے اخبار "اہلحدیث" کا شوقین و اشتیاق ہے مگر بوجہ قیمت ادا نہ کر سکنے کے مجبور ہو کر اصحاب کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ کوئی صاحب میرے نام پر اخبار اہلحدیث جلدی جاری کرا کر ممنون فرماویں۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

**گنجینہ روزگار**

قیمت ۸/ محصول علیحدہ

پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

**خوراک اور صحت**

کے متعلق بہترین ہدایات ایک کارڈ لکھ کر مفت منگالیں۔

نورسن کمپنی محمد عارف بلڈنگ ہال بازار امرتسر

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

# الذیابیطس

نعمت غیر مترقبہ ہے — تجربہ شرط ہے

اگر خدانخواستہ آپ یا آپکا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگاکر قدرت کا تماشہ دیکھیگا جس کے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہوجانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور تربل وغیرہ عوارض صرف اکتیس یوم میں دور ہوجاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کردیتی ہے ۲ خوراک نمونہ منگاکر تجربہ کیجئیگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کردیجائیگی قیمت مکمل ۴۲ خوراک ۲۱ یوم ۸ روپیہ۔ نمونہ خوراک ۱۴ ۔ محصول علاوہ۔

بچوں کی دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک مؤثر علاج

# حیات الصبیان

محافظ صبیان — محافظ صبیان

یہ مسلمہ ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ بچوں کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست قے۔ نفخ۔ بدہضمی۔ سوکھاپن وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں جو جن میں اکثر چالیس فیصدی بچے ضائع ہوجاتے ہیں۔ یہ دوا بچوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہورہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں تندرست اور توانا رہتے ہیں۔ ترکیب نہایت سہل ہے۔ جو بلا بدرقہ استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۴ تین شیشی ۱۲/ محصول بذمہ خریدار پتہ۔ مطب حکیم سید ظہیر الحسن دمیونسپل کمشنر) متھرا (یوپی)

(۲۰۹۶)

# سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتاہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸/۔ منگوانے کا پتہ۔ منیجر دواخانہ نورالعین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

# انگریزی سیکھنی ہو

تو جدید انگلش ٹیچر منگواکر پڑھیں۔ اسمیں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ بالضرور منگوائیں قیمت ۸/ پتہ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مارچ

آدھی قیمت میں

امرت دھارا فارمیسی کی تمام ادویات

امرت دھارا فارمیسی اپنے ۳۴ ویں سالانہ جلسہ کی تقریب میں اپنی ادویات کے ان تمام آرڈروں پر جو ماہ مارچ کے اندر ہندوستان اور اس کے باہر کسی بھی ڈاکخانہ سے پوسٹ کئے جاویں۔ پچاس فیصدی کمیشن دے گا۔

پیشگی روپیہ جمع کرانے کی صورت میں سال بھر وہی رعایت

اس ماہ مارچ کی بدولت ایک بےنظیر فائدہ اور حاصل ہوگا اگر آپ کچھ روپیہ اس ماہ مارچ میں جمع کرادیں گے تو یہ رعایت سال بھر ہی آپ کو تب تک ملتی رہے گی جب تک آپکا روپیہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

امرت دھارا مرکبات نیز کشتہ سوناد ¾ قیمت میں

امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیز کشتہ سوناد ہیرا بھی ۲۵ فیصدی کمیشن کاٹ کر دیا جائے گا۔

آدھی قیمت تمام کتب

تندرستی اور حفظان صحت پر پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید کی قلم جادو رقم سے لکھی ہوئی تمام کتب جن میں کام ورتی شاستر حصہ اول بھی شامل ہے۔ پچاس فیصدی کمیشن کاٹ کر دی جائے گی۔

امراض مخصوصہ مرد مان۔ رسالہ امرت اور فہرست ادویات و کتب مفت منگائیں!

امرت دھارا لاہور

# دہلی میں

**کتب خانہ رشیدیہ ہی وہ کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے**
ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شرح قاری شرح تجرید بخاری | [illegible] | کرمانی شرح بخاری ۵ جلد | [illegible] | تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہوگئی | [illegible] |
| حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ | [illegible] | سیرۃ الحلبیہ | [illegible] | تفسیر خازن مع معالم | [illegible] |
| بخاری مع حاشیہ سندی | [illegible] | شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ | [illegible] | المنجد طبع تاسعہ | [illegible] |
| قاموس معرب، اعلیٰ کاغذ | [illegible] | فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد | [illegible] | تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ اکبر از صفحات مجلد | [illegible] |
| مفتاح کنوز السنہ۔ حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست | [illegible] | تاج العروس شرح قاموس ۱۰ جلد | [illegible] | | |

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

---

تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲؍

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

# زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر لے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۱۶۴ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپے۔ رعایتی قیمت دو روپیہ

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

مصدقہ علمائے اہلحدیث ... اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ و شاندار شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان، لاکسی اور وجع سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ... روپے۔ پاؤ بھر ۱۲؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اعلیٰ برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ۱۲؍ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ ترین شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ "میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے" (۹ جنوری ۱۹۳۹ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اس کے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگا چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی" (۱۹۔ فروری ۱۹۳۹ء)

جناب راؤ عبد الواسع خان صاحب کیری۔ "آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے ... میں نے اس سے پیشتر ...

[illegible]

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگا سکتا ہے۔

# آپ کا فرض

ہر نوجوان۔ شادی شدہ یا مجرد۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے۔ اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کیلئے اپنی موت ہوجانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑے۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے۔

چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہوجانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے۔

اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے۔

تفصیلات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ۔ ہیڈ آفس بمبئی۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

## سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا۔ بلڈنگ ہال بازار امرتسر سے خط و کتابت کریں۔


(۱۱)


**شہادت القرآن** مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں اپنے دعوے (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍ مکمل ۱؎۔

**الخبر الصحیح** اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ مرزا صاحب کی تحریروں میں اختلاف متعلقہ قبر مسیح ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲؍

**المسیح الموعود** مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب نصیر آبادی۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کرکے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً نقلاً غلط ثابت کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

**[illegible] علی القادیانیہ** مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب مرتری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر بڑی سیر کن بحث کی ہے [illegible]


فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قواعد ۱۲ و ۱۳ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ [illegible] ولد حامد خان ذات پٹھان سکنہ نتھ پور افغاناں تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع [illegible]۔ ایکٹ مذکور مسمی پور نجند وغیرہ تا رضان تحصیل شکرگڑھ ضلع [illegible] کے لئے ایک درخواست دیدی ہے اور [illegible] کی رائے میں یہ [illegible] کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہٰذا [illegible] مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم [illegible] تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر [illegible] تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور [illegible] تاریخ ۱۴/۳۹ دفتر بورڈ واقع شکرگڑھ میں پیش کرو۔ [illegible]

## محمدیہ پاکٹ بک

مصنفہ مولانا ... معمار امرتسری۔ اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے ... کا نام ہی کافی ضمانت ہے ... ایک ... ہی ... تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کرتا ہے۔ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا اب دوسرا ایڈیشن ... ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی ... قیمت ...

## نزول مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب ... قابل دید ہے۔ قیمت ۱؍

## مغلظات مرزا و الہامی تول

از منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغلظات، الہامات اور متناقض بیانات کا انکشاف کرکے ان کی تردید کی گئی ہے۔ نیز قادیانی الہام سازی کے حالات ظاہر کئے ہیں۔ قیمت صرف ۲؍

## عالم کباب مرزا

از مصنف موصوف۔ اس رسالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک اہم پیشگوئی متعلقہ پسر عالم کباب پر مفصل تبصرہ کرتے ہوئے اس کی مدلل تردید کی ہے۔ دیکھنے کے قابل ہے ضرور منگوا کر لطف اٹھائیں۔ قیمت صرف ۲؍

## ائمہ تلبیس

مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی حیثیتیں ہیں اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے جس میں تاریخی ... مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ نہایت اردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے ... عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت کے دعوے کرکے عوام کو گمراہ کرنا رواج ہو گیا ہے ... تبلیغی نقطہ نظر ... کے لئے بے شبہ یہ کتاب ... بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ ملک کے ممتاز علماء نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ ... قیمت ۱۲؍

## تنظیم برقی پریس امرتسر

میں

... گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ و خوشنما رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:۔

مینجر تنظیم برقی پریس ... بازار۔ امرتسر

## ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

حصہ اول

مصنفہ حکیم ... محمد عبد اللہ صاحب مصنف کنز المجربات وغیرہ

جس میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزارہا کتب کی ورق گردانی، لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، مصدریات، ... ، سنفیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچسو صفحات۔ قیمت تین روپیہ۔

محصول ڈاک ... منگوانے کا پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

## معلم خوشنویسی

... کے متعلق ایک ... جلد ... قیمت ...

## سرمہ اکسیر العین

رجسٹرڈ

... یہ سرمہ ... چشم کے ... دور کرنے میں اکسیر ... ہے ... سے نجات پا چکے ہیں ... (مہر)

## حالات مرزا

مصنفہ چوہدری محمد اسحاق صاحب امرتسری۔ قرآن و حدیث کی روشنی کے بعد قادیانی لٹریچر سے مرزا صاحب کے دعویٰ مجددیت، مسیحیت، مہدویت، نبوت کی تردید کی ہے۔ قیمت ۱؍

## نشان حج اور مرزا

مؤلفہ حکیم محمد عبد الرحمن صاحب ساکن تیجہ کلاں۔ مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کے متعلق مرزائی لوگ جو رکیک تاویلات سے کام لیا کرتے ہیں ... مفصل جواب دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ ... ضروری ہے ...

## رئیس قادیان

مصنفہ ابو القاسم رفیق دلاوری۔ ... مرزا صاحب قادیان کی زندگی کے حالات جدید طرز پر۔ ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہیں ملیں گے۔ جب تک کتاب شروع کرکے ختم نہ کر لیں چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ کتابت ... عمدہ۔ قیمت ...

## اغراض و مقاصد

(۱) دینِ اسلام اور سنتِ نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶

نمبر ۲۲

# اہلحدیث

اخبار امرتسر

بیان ہے معالم دینیہ جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کی تعلیم ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ

۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ۵۰ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے „ | ۱۰ |
| عام خریداران سے „ | ۴ |
| „ „ ششماہی | ۲ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | ۲ |

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۳۴)

امرتسر ۹ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

## فہرست مضامین

نظم (خطاب بہ اہلحدیث) - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

مسئلہ طلاق، خلع اور آریہ - - - - ص۳

آخری فیصلہ پر مباحثہ کی درخواست - - - ص۴

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص۵

نئے گراہ چلو - - - - ص۵

میرے تاثرات - - - - ص۶

تردید کفارہ مسیح - - - - ص۸

جماعت اہلحدیث کی جماعتی پراگندگی - ص۱۰

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر - - - ص۱۱

ضروری پیغام مسلمانانِ عالم کے نام - - ص۱۲

فتاویٰ - - متفرقات - ص۱۳

[illegible] - - اشتہارات - - ص۱۴

# خطاب بہ اہل حدیث

(از مولوی ابو الحاذق محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری حال مقیم مئو اعظم گڑھ)

خرمنِ باطل کے حق میں برقِ شعلہ بار بن
گردنِ باطل پہ حق کی تیغِ جوہر دار بن

کوچۂ تقلید میں ہرگز نہ رکھ اپنا قدم
رو بروئے سنت کے قولِ غیر سے بیزار بن

رہ کے سرگرمِ عملِ قرآن و سنت پر مدام
ہو تو منظورِ خدا اور مصطفیٰ کا یار بن

تابکے تجھ میں زیاں کاری پہ غفلت تابکے
ہوش میں آ خواب سے اٹھ اور نیکو کار بن

بزمِ عالم میں سراپا راز ہے تیرا وجود
نغمۂ توحید کا تو کاشفِ اسرار بن

غیرتِ قومی بتا کیوں تجھ سے عنقا ہو گئی
درسِ خودداری کا دے عالم کو پھر خوددار بن

اپنی ہستی کا تجھے احساس ہونا چاہئے
خوابِ غفلت چھوڑ اب ہشیار بن ہشیار بن

تیری عزت پہ تری ہی بزدلی ہے حرف زن
ہاں بہادر بن، نہ ہیں منت کشِ اغیار بن

نشتر تیرے دل میں باقی نورِ ایماں ہے ابھی
پھر ضرورت ہے جہاں میں قابلِ ایثار بن

# انتخاب الاخبار

(منتخبہ ۲۷۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

—— امرتسر میں حالات مکمل طور پر پُرسکون ہیں۔ کرفیو آرڈر دفعہ ۱۴۴ بھی منسوخ کر دی گئی ہے۔ مگر لاٹھی، تلوار وغیرہ لیکر چلنا ابھی ممنوع ہے۔

—— امرتسر سے ہندوؤں کی طرف سے حیدر آباد دکن کو دوسرا جتھہ روانہ ہوا ہے۔

—— امرتسر ۲۱۔ مارچ کو قلعہ بھنگیاں میں ایک نوجوان محمد یٰسین دو پارٹیوں میں حملہ آوروں کو چھڑاتے ہوئے قتل ہو گیا۔ اس سلسلہ میں چار مسلم نوجوان گرفتار کر لئے گئے۔

—— لاہور ۲۲۔ مارچ کو مولانا عبید اللہ صاحب سندھی ۲۴ سالہ جلاوطنی کے بعد مراجعت فرمائے لاہور ہوئے۔ دو تین روز قیام کے بعد دہلی تشریف لے گئے۔

—— لاہور پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہے۔ کسانوں کی طرف سے نئے بندوبست میں مالیہ کی زیادتی کے خلاف مظاہرے ۲۲۔ مارچ سے جاری ہیں۔ ہرچند علاقہ سیکریٹریٹ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے مگر کسان اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۲۶۔ مارچ تک ۱۳۷۔ اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔

—— وائسرائے ہند نے خلع بل پر دستخط کر دیئے ہیں اور بل مذکور کو ۱۷۔ مارچ سے نافذ کر دیا ہے۔

—— مولانا مظہر الدین دہلوی کے قتل کے سلسلہ میں چند اور اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ایک سلطانی گواہ بن گیا ہے۔

—— مولوی عبد الولی قطب الدین نے مولانا مظہر الدین کے قتل کے سلسلہ میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ العلماء و مجلس احرار کے اکابر علماء کے خلاف بہت سخت الفاظ کہے جس کی بنا پر ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ انہیں ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری نے بذریعہ اعلان ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے انتخاب پریذیڈنٹ کانگرس صوبہ پنجاب کو جائز قرار دے دیا ہے۔

—— پنجاب کے مختلف مقامات پر بارش اور اولے پڑے۔ جس سے فصلوں کو کافی نقصان ہوا۔ کسانوں کی اطلاع کے پیش نظر فی الحال مزید بارش کی قطعاً ضرورت نہیں۔

—— کراچی۔ گورنمنٹ سندھ نے داد الیکٹرانک اور مس اوم رادھے سے علیحدہ علیحدہ زیر دفعہ ۱۴۴ نوٹسوں کی تعمیل کرائی ہے کہ اوم منڈلی کے مرد عورتوں اور عورتیں مردوں سے نہ ملیں۔ اس سلسلہ میں دہ ہندو وزیر مستعفی ہو گئے ہیں۔ اوم منڈلی کے خلاف ایجی ٹیشن جاری ہو گئی ہے۔ مظاہرین اسمبلی ہال کی طرف ستیہ گرہ کرنے جا رہے ہیں۔ تقریباً چار سو گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

—— مسٹر سبھاش چندر بوس نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ترتیب کے متعلق اعلان کر دیا ہے۔

## جلسہ کانفرنس کے متعلق

### آخری اطلاع

۷۔ اپریل سے جلسہ فتح گڈھ چوڑیاں میں شروع ہوگا۔

آج کل یہاں کا موسم ایسا ہے جیسا پورب میں فروری کے آخری ایام میں ہوتا ہے۔ پس اس کے مطابق پوشش اور بستر ساتھ لائیں۔ کلکتہ میل صبح ۶ بجے اور بمبئی کی ڈاک جو دہلی سے گزر کر آتی ہے صبح ۷ بجے امرتسر پہنچتی ہے۔ اور بمبئی ایکسپرس ۶ بجے شام پہنچتا ہے۔ صبح کے وقت پہنچنے والے اصحاب کو فتح گڈھ جانے والی گاڑی $8\frac{1}{2}$ بجے بآسانی مل سکتی ہے۔ ریلوے کتاب میں اوقات دیکھ کر گاڑی پسند کریں۔ (مفصل صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ ہو)

## حساب دوستاں

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر
ضرور ملاحظہ فرمائیں

—— جرمنی نے چیکوسلواکیہ کے بعد میمل پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟)

—— مسٹر کارڈل ہل سیکرٹری آف سٹیٹ امریکہ نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ جرمنی نے دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

## ایک مفید اور ارزاں سبزی

(از دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

ٹماٹر کا استعمال اگر صحیح طریقہ سے کیا جائے۔ تو جسم میں قوت اور خون پیدا ہوتا ہے۔ اس میں وٹامن بکثرت موجود ہوتا ہے جو نہ صرف اس مرض کو روکتا ہے جس میں فساد خون کی وجہ سے بدن پر سیاہ داغ پڑ جاتے ہیں اور ہاتھ پاؤں میں درد رہتا ہے۔ بلکہ عام کمزوری بھی پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اس قدر ارزاں اور فائدہ مند ہونے کے باوجود بہت ہی کم لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں اور جو کرتے بھی ہیں انہیں یہ نہیں معلوم کہ وٹامن سی پر گرمی کا اثر بہت جلد ہوتا ہے اور ٹماٹر کو کسی طریقہ پر بھی گرم کرنے اور پکانے سے یا تو وٹامن سی کی مقدار بہت کم رہ جاتی ہے یا اس کا اثر بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ ٹماٹروں کے استعمال کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں بغیر چھلکا اتارے کچا ہی کھایا جائے۔ اگر چھلکا اتارنا ضروری ہو تو کسی تیز چاقو سے انہیں تراش لیا جائے۔

**مضامین آمدہ** | محمد یعقوب صاحب۔ اکبر یار خان صاحب۔ مولوی قادر بخش۔ شیخ عبد المنان صاحب۔ محمد داؤد صاحب۔ مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب۔ مولوی عبد السلام ۲ عدد۔ عبد اللہ صاحب سلفی۔ ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب

—— اخبارات راوی ہیں کہ کابینہ وزارت لندن میں ہرہٹلر کے موجودہ رویہ کے متعلق کچھ اختلاف ہے۔ بعض ممبروں کی رائے ہے کہ اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اس کے برخلاف بعض کی رائے ہے کہ اس کا مقابلہ کیا جائے ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔

—— لکھنؤ میں مدح صحابہ کا سلسلہ جاری ہے۔ آگرہ، بریلی اور دیگر بہت سے شہروں سے جتھے سول نافرمانی کرنے جا رہے ہیں۔

—— مانسر (ریاست جے پور) میں ایک مکان کا برآمدہ گرنے سے ۵ عورتیں اور تین بچے ہلاک اور بیس اشخاص زخمی ہوئے۔

—— دہلی سرکاری دفاتر ۱۳۔ اپریل کو شملہ میں کھلیں گے۔

—— حیدر آباد دکن کے متعلق مشورہ کو ملتوی کر دیا ہے۔

ناظرین اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ و ۱۹ ضرور بغور ملاحظہ فرمائیں (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اہلحدیث

۹۔ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ


# مسئلہ طلاق، خلع اور آریہ

بنی نوع انسان میں سے ہر ایک انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ دو قسم کا تعلق ہوتا ہے۔ ایک قدرتی، دوسرے مصنوعی۔ قدرتی تعلق سے مراد وہ تعلقات ہیں جو ہر انسان کے پیدا ہوتے ہی بلا اختیار دوسرے انسانوں سے قائم ہو جاتے ہیں۔ جیسے ماں باپ، چچا، ماموں وغیرہ رشتے۔ تو لو د جدید (نو وارد بچے) کو خبر بھی نہیں ہوتی یہ میرے ماں باپ ہیں اور فلاں فلاں اشخاص میرے رشتہ دار ہیں۔ یہ تعلقات ناقابل انفکاک ہیں۔ والد اور مولود (باپ بیٹا) مذہب میں مخالف ہوں، دو مختلف ملکوں میں رہتے ہوں۔ کاروبار میں دشمن ہوں تو بھی باپ باپ کہلائیگا اور بیٹا بیٹا۔

دوسری قسم کے تعلقات مصنوعی ہیں جیسے نکاح (شادی) وغیرہ جس دو مرد و عورت کا آپس میں نکاح ہو جاتا ہے (چاہے وہ کسی مذہب و دھرم کے ہوں) جو نسبت ان میں نکاح کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ نکاح سے پہلے نہیں ہوتی۔ اسی لئے اس تعلق کو مصنوعی تعلق کہتے ہیں۔ اسی بنا پر یہ تعلق ممکن الانقطاع ہے۔ ورنہ قدرتی اور مصنوعی دونوں قسم کے تعلقات یکساں ہو جائیں گے جو فلسفہ الٰہیات کے سراسر خلاف ہے۔ اسلام چونکہ ایک حکیمانہ مذہب ہے۔ اس لئے اس میں مصنوعی تعلق (نکاح) کو قابل انقطاع قرار دیکر طلاق کا مسئلہ جاری کیا گیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں خلع بل مرکزی اسمبلی میں اسی بنا پر پاس ہوا ہے۔

اس کے مقابلہ میں بے رحم اور ظالموں خاوندوں کے ماتحت ہندو عورتوں کی جو حالت زار ہوتی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ بے چاری مسکینہ و مظلوم ساری عمر گھر میں جیل خانہ سے بری زندگی گذارتی ہیں۔ جو صاحب اس کی تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب "مدر انڈیا" (مصنفہ امریکن لیڈی مس میو) کا مطالعہ کریں۔ ان مظلوم عاجز عورتوں کی حالت زار پر جن ہندو لیڈیوں کو رحم آیا انہوں نے مرکزی اسمبلی میں ایک طلاق بل پیش کیا۔ جس کے خلاف "آریہ گزٹ" لاہور میں ایک آرٹیکل نکلا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔ اسے نقل کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہی آریہ لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں (اس مضمون میں بھی اسی طرف اشارہ ہے) کہ اسلام نے عورتوں کو بھیڑ بکری کی طرح خاوندوں کی ملک قرار دیا ہے۔ خاوند جو چاہے سو کرے عورت کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے کچھ کر سکے۔ "آریہ گزٹ" کے مضمون میں قدرتی طور پر اسلام کی طرف سے جواب ملتا ہے۔ سہولت کی خاطر یہ مضمون اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ ناظرین نیچے حواشی پر جوابی نوٹ ملاحظہ فرمائیں۔

"شادی ہندو دھرم میں ایک مقدس ملاپ کا نام ہے۔ جس کے ذریعے پتی اور پتنی میں ایک مستقل اور اٹوٹ سمبندھ پیدا کیا جاتا ہے۔ دھرم شاستروں میں شادی کی کئی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ اور ہر ایک قسم شادی میں ہونے والے پتی اور پتنی کے تعلق کا جانچ اور پڑتال کرکے بعد بزرگوں کی منظوری سے انہیں آپس میں پوتر رشتہ میں منسلک کیا جاتا ہے۔ والدین پوتر اور یوگیہ کنیا کی تلاش میں اپنا۔ اپنے پروہت اور اپنے رشتہ داروں کا تمام تجربہ صرف کر دیتے ہیں۔ اور پھر وید منتروں کے ذریعہ اگنی کی ساکشی میں کنیا (لڑکی) کو ایک دان یا عطیہ کی صورت میں ور (خاوند) کے ہاتھوں سونپا جاتا ہے۔ جسے واپس لینے یا دینے کا ادھیکار (حق)

---

مسلمانوں کو حق اور خلع کی صورت میں دینا گویا اسے غلام [illegible] ثابت ہے۔ ناظرین اس نقطہ کو یاد رکھیں کہ اسلام اور ویدک دھرم میں یہی ما بہ الفرق ہے کہ اسلام عورت کو خاوند کے ہاتھ میں [illegible]

مصاحبت میں دیکھ کر دونوں کو محبت اور پیار سے زندگی بسر کرنے کی ہدایت کرتا ہے [illegible] (قدرتی) [illegible] کہ عورت [illegible]

سے زیادہ ہو۔ اس بنا پر عورت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ حاکم (قاضی) کے پاس خاوند کی شکایت کرکے اس سے علیحدگی حاصل کرلے۔ اسی کا نام خلع ہے۔

کسی فریق کو نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وَر اور کنیا وید منتروں کے ذریعے آپس میں یہ پرتگیا کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے پر شردھا پریم اور وشواس رکھیں گے۔ اور اس وقت تک ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہونگے۔ جب تک خدانخواستہ ایک کی موت واقع نہ ہو۔ ہمارے گرہست جیون کے سکھ کا راز انہیں خیالات میں پنہاں ہے۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک فریق کو اس مقدس رشتہ کو توڑ دینے کا ادھیکار (طاقت) ہمارے بزرگوں نے دیا ہوتا تو یقیناً عورت کی حیثیت ایک چڑیا اور مرد کی قدر ایک کرایہ کے مکان سے زیادہ نہ ہوتی۔ معمولی سے اختلاف رائے پہ ایک دوسرے کو بدل لینے کا ادھیکار دونوں میں محبت کا بیج پھوٹنے ہی نہ دیتا شادی کا مسئلہ جَو اور گیہوں کے دانوں کے ملاپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور ہمارا سب سے اونچا گرہست آشرم ایک بچوں کا کھیل بن کر رہ جاتا۔ جس میں سکھ اور شانتی کا نام عنقا ہوتا۔ اسی لئے ہمارے دور اندیش بزرگوں نے ایسا نہیں ہونے دیا۔ شادی ہو جانے کے بعد کسی بھی حالت میں اس رشتہ کو نہ توڑ سکنے کا اٹل قانون انہوں نے رائج کر دیا۔ اور ہندو جاتی آج دن تک اس پر وشواس رکھتی ہے۔

نہائت سوچ وچار اور غور و خوض کے بعد اٹھائے ہوئے کسی بھی قدم کو واپس لینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ شادی سے پہلے ان تمام باتوں کو اچھی طرح سوچ سمجھ لینے کے بعد ہی [illegible] کر دینے کی نوبت نہیں آتی۔ افسوس کی بات ہے کہ معمولی [illegible] خریدتے وقت تو ہم دو دوستوں سے مشورہ حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جس کے ساتھ ہمیں تمام زندگی گزارنا ہے۔ اس کے انتخاب میں ان تمام باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہمیں بعد میں پچھتانا پڑتا ہے دھرم شاستر تو وَر اور کنیا کا شادی سے پہلے ڈاکٹری معائنہ کرانے کی بھی آگیا دیتے ہیں۔ تاکہ کسی پرکار کے دیریہ روگ میں مبتلا کوئی شخص تمام عمر کے لئے کنیا کو اس کے جائز حقوق سے محروم نہ کر دے۔ یہ اور اس قسم کی دیگر احتیاطوں سے کسی بھی لڑکی کا ایک پیدائشی نامرد کے گلے مڑھے جانے کا خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا۔" (آریہ گزٹ لاہور ص۹ مورخہ ۵۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

---

سلہ یہ فقرہ ایک آریہ سماجی کے قلم سے نہیں نکلنا چاہئے تھا کیونکہ آریوں کے گرو سوامی دیانند تو عورتوں کو بحالت بیگناہی بھی چھوڑ دینے کا حکم دیتے ہیں جیسا کہ فرماتے ہیں کہ

عورت بانجھ ہو، اولاد ہو کر مر جائے لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوں تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرے (ستیارتھ پرکاش باب ۴ نمبر ۱۳۹) (اہلحدیث)

سلہ اب کیا حیثیت ہے؟ وہی جو دان اور عطیہ کا اثر ہونا چاہئے یعنی مرد کی لونڈی سمجھی جاتی ہے۔ منوجی کا دھرم شاستر (جو ہندو سماج میں واجب العمل ہے بلکہ سوامی دیانند نے اپنی تصنیفات میں اسکو جگہ جگہ پیش کیا ہے) اپنے پیروؤں کو حکم دیتا ہے کہ

عورت لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں رہے اور جوانی میں اپنے شوہر کے اختیار میں اور اسکی وفات کے بعد اپنے بیٹوں کے اختیار میں رہے خود مختار ہو کر کبھی نہ رہے۔ (منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۴۸) (اہلحدیث)

سلہ یہ ظلم ایجا خالصہ ظالمانہ قانون ہے بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ (اہلحدیث)

سلہ ہندو جاتی کے آریہ سماجی باوجود وکیل اور علماء سمجھ ہونے کے [illegible] ان کے نظر سے کیوں نہیں دیکھتے

کیا یہ واقعات ان کے سامنے نہیں ہیں کہ بسا اوقات لڑکے کی بابت نکاح سے پہلے ہر طرح تسلی کر لی جاتی ہے تاہم وہ بُری صحبت کے اثر سے متاثر ہو کر گھر بار برباد کرتا ہے۔ محنت سے جی چراتا ہے۔ آوارہ گردی کرتا ہے یہاں تک کہ جیل خانہ آباد کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی ایک وجوہات ہیں جن میں عورت کی ازدواجی ضرورت جہنم سے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ ان صورتوں میں مظلومہ کی دادرسی کیسے ہو گی۔ اس کا جواب دینا مذہب کا کام ہے۔ چنانچہ اسلام نے اس کا جواب بالفاظ ذیل دیا ہے

إِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ (قرآن مجید)

یعنی ناچاقی اور اختلاف کی صورت میں بیوی خاوند اگر جدا ہو جائیں تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک کو ایک دوسرے سے بے نیاز کر دیگا۔

اسکے مقابلہ میں ویدک دھرم کہتا ہے کہ

اگر یہ شوہر بد صورت ہو اور دوسری عورت کے ساتھ محبت رکھتا ہو یا بے ہنر ہو تو بھی پت برتا (وفادار) استری اس کی سیوا دیوتا کی طرح کرے۔ (منوسمرتی ۵/۱۵۴)

آریہ گزٹ [illegible] سے پوچھو ہم کہاں لیتا ہیں [illegible] جس کا ذکر [illegible]

---

# قادیانی مشن

## آخری فیصلہ پر مباحثہ کی درخواست

ے پھر نہ بادۂ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

ہمارے لئے وہ دن روز عید سے کم خوشی کا دن نہ ہوگا جس روز مرزا صاحب کے آخری فیصلے پر مرزائیوں سے ایک بار پھر مباحثہ ہو کر مکرر فیصلہ ہو جائے۔ اس کے متعلق مرزائی کیمپ میں تو چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ مگر بابو عمر الدین شملوی (جماعت مصری) کبھی کبھی کچھ بول اٹھتے ہیں۔ اہلحدیث مورخہ ۲۴ مقدمہ مباحثہ میرٹھ کے ضمن میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ہم نے ان کے جواب میں

---

ے ہوا ہے اس کی جان پر کیا کیا مصیبتیں ہیں۔ دن کو چین نہیں۔ رات کو نیند نہیں [illegible] دھرم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں سچ

[illegible]

ahmadimuslim.de

لکھا تھا کہ آپ کو اگر آخری فیصلہ پر مباحثہ کرنے کا شوق ہے تو بڑی خوشی سے کیجئے مگر ایسے طریق سے کریں جو نتیجہ خیز ہو جس کی صورت ہم نے یہ بتائی تھی کہ آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب سے سند نیابت اجازت لیکر میدان میں آئیں کیونکہ آپ بذاتِ خود بوجہ شرائط لدھیانہ کے مباحثہ میں شکست کھا چکے ہیں بلکہ انعامی تاوان میں پچاس روپے بھی دے چکے ہیں اب اس پر کچھ مستزاد ہونا چاہئیے وہ یہی ہے کہ آپ اپنے امیر صاحب سے نیابت و اجازت حاصل کر کے آئیں، آپ اس کے جواب میں کیا مزے سے لکھتے ہیں کہ :-

کیا پہلے مباحثے میں منشی قاسم علی نے خلیفہ نورالدین کا سرٹیفکیٹ پیش کیا تھا؟ اگر اُس وقت نہیں کیا تھا تو اب مجھے کیوں کہتے ہیں۔

**اس کا جواب** ہم کئی دفعہ دے چکے ہیں کہ وہ مباحثہ انفرادی حیثیت سے تھا اب جماعتی حیثیت سے ہونا چاہئے۔ اسی لئے اس کے واسطے سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے۔ پھر لکھتے ہیں اور کیا ہی سمجھ سے لکھتے ہیں کہ

"آپ (مولوی ثناء اللہ) جماعت اہل حدیث سے نمائندگی کا سرٹیفکیٹ پیش کریں۔

ان کو حقیقت حال معلوم نہیں یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں اور مرزا صاحب ایک دوسرے کے مد مقابل تھے۔ اس لئے ہماری مثال ایسے مدعی اور مدعا علیہ کی ہے جو بذات خود عدالت میں مقدمہ لڑ رہے تھے اسی دوران میں ایک فریق فوت ہو گیا اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوا۔ اب متوفی کے قائم مقام کو اپنی قائم مقامی کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر زندہ کو اس کی ضرورت نہیں۔

یہی بات صاف ہے کہ اس مقدمہ میں جو شخص بھی میرے سامنے آئیگا اسکو سند نمائندگی پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر مجھے سند نمائندگی طلب کرنے کی ضرورت ہوتی تو خود مرزا صاحب طلب کرتے۔ اب کون ہے جو ایسا مطالبہ کرے یہ مسئلہ کسی قانون دان سے پوچھ کر سامنے آئیے ایسا نہ ہو کہ آپ کے حق میں کہا جائے [illegible]

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سابقہ پرچہ (اہلحدیث ۲۴) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان ہوئی ہے۔ جس میں حضور نے اپنی چھ خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ ان میں ایک ختم نبوت کے متعلق بھی ہے مگر خلیفہ صاحب قادیان اس کے مقابل ایک دوسری حدیث (جس میں پانچ خصوصیات مذکور ہیں) بیان کر کے (کیونکہ اس میں ختم نبوت کا ذکر نہیں) سلسلہ نبوت کا جاری رہنا فرماتے ہیں۔ جس کا جواب اسی پرچہ میں دیا گیا ہے۔ بقیہ آج ہدیہ ناظرین ہے۔ (اہلحدیث)

خلیفہ صاحب! جس حدیث میں حضور کی پانچ خصوصیتیں بیان ہوئی ہیں۔ اس میں ایک فقرہ بعثت الی الناس کافۃ اپنے لوازمات کے لحاظ سے اوتیت جوامع الکلم اور ختم بی النبیون کو بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے کیونکہ جس صورت میں حضور تمام دنیا کی طرف رسول ہوئے یعنی خدا رب العالمین ہے تو آنجناب نذیر العالمین۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی لکھا ہے

(الف) "جیسا خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام دنیا کیلئے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت۔ اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے نہ کسی خاص قوم سے" (چشمہ معرفت حصہ دوم [illegible])

(ب) "آنحضرت کو تمام عالم کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جو کام حضرت کو سپرد ہوا وہ حقیقت میں ہزار دو ہزار نبی کا کام تھا۔ لیکن چونکہ خدا کو منظور تھا کہ تمام قومیں ایک ہی قوم کی طرح ہو جائیں اور جیسے پہلے وحدت سے شروع ہوا ہے وحدت پر ختم ہو، اس لئے آنحضرت کی رسالت عام تھی" (براہین احمدیہ حاشیہ ۱۳۵)

اندریں صورت آنحضرت کی رسالت عام کا اعلان اس بات کو مستلزم تھا کہ آپ جوامع الکلم اور خاتم النبیین ہوں۔ تاکہ بعد میں کوئی دنیا پرست دعویٰ نبوت کر کے اسلامی وحدت اور آنحضرت کی رحمت عام و تام میں حائل ہو کر الٰہی مقصد وحدت اقوام کو پراگندہ نہ کر سکے جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنے دعاوی سے مسلمانوں کی رہی سہی جمعیت کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

آمدم برسر مطلب یہ کہ آنحضرت کی رسالت کا عام ہونا ہی ختم نبوت پر دال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث اعطیت خمسا میں زیر مضمون دو خصوصیتوں کو بیان کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ خلیفہ صاحب! برائے خدا آپ غور فرمائیں کہ جس صورت میں ہزاروں انبیاء کا کام آنحضرت کے لئے ہی سپرد کیا گیا تو پھر کسی جدید نبوت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ انبیاء کا کام تو آنحضرت کے سپرد ہو گیا۔ بے کام اور نکمے نبی کی ضرورت ہی کیا۔

الغرض خلیفہ صاحب قادیانی کا بیان از سرتا پا غلط و باطل ہے۔ رہ گئی یہ بات کہ خلیفہ جی نے الفاظ ختم بی النبیون کا جو یہ ترجمہ کیا ہے کہ

"نبیوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ گذشتہ انبیاء کی شریعتیں اور حکومتیں ختم ہو گئیں"

کیا یہ ٹھیک ہے۔ سو عرض ہے کہ خلیفہ صاحب نے اس میں ایک عجیب چالاکی کی ہے۔ حدیث کے فقرہ اول ارسلت الی الخلق کافۃ کا اصل ترجمہ یہ ہے کہ بھیجا گیا ہوں میں تمام لوگوں کی طرف رسول کر کے۔ مآل اس ترجمہ کا یہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ دوسرے فقرہ ختم بی النبیون کا اصل ترجمہ یہ ہے کہ ختم کئے گئے میرے ساتھ تمام نبی۔ مآل اس کا یہ تھا کہ آپ تمام دنیا کے لئے نبی ہیں

رسول ہوں۔ خلیفہ صاحب نے ہوشیاری کی ہے کہ پہلے فقرہ کا مفہوم نقلی اپنے الفاظ "تمام نبیوں کا زمانہ ختم ہوگیا" میں ادا کر دیا۔ مگر مآلی مفہوم یعنی نبوت کا ختم ہونا کو پس پشت ڈال دیا۔ اسی طرح دوسرے فقرہ خاتم النبیین کا لفظی ترجمہ (میرے ساتھ ختم کئے گئے) کو ہضم کر لیا اور اس کا مآلی مفہوم (رسالت عام) درج کر دیا۔ یعنی ہر دو فقرات سے ختم نبوت کا مضمون اڑا گئے۔ جو خلیفہ صاحب کی ایمانداری کا واضح ثبوت ہے۔

الغرض اس حدیث سے مسئلہ ختم نبوت پر غیر معمولی روشنی پڑ رہی ہے۔ اگرچہ قادیان شریف کے تیز نظروں کو محسوس نہ ہو

اس حدیث شریف کے بموجب مرزا صاحب کے ان اقوال پر نگاہ ڈالیں جن میں آپ نے آنحضرت کی رسالت کے متعلق لکھا ہے کہ :- "خدا تمام جہان کا خدا ہے۔ آنحضرت تمام دنیا کے لئے رسول" تو معاملہ اور بھی صاف ہو جاتا ہے۔ نہ ظلیت کی گنجائش اور نہ بروزیت کی جگہ۔

ہاں اگر قادیان والے دو طرح کے خدا مانتے ہیں۔ ایک حقیقی اور دوسرا ظلی و بروزی تو بے شک نبی بھی دو طرح کے بنا لیں

اللھم اید الاسلام وانصارہ۔

# فتح گڑھ چلو!

## جلسہ اہل حدیث کانفرنس ہونے والا ہے

(از مولوی امام خان صاحب نوشہروی)

برادران اہل حدیث! آپ کا جلسہ آپ لوگوں کو بلا رہا ہے۔ انشاء اللہ اگلے ہفتے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو جائیگا۔ اس موقع پر کانفرنس کی مجمل تاریخ، اس کی ضرورت اور اس کی کارگذاری بتا کر جماعت اہل حدیث کو اس کی طرف توجہ دلائی جائیگی۔ میں یہ کہنے میں ذرہ نہیں جھجکتا کہ اہل حدیث کانفرنس دسمبر ۱۹۰۶ء میں قائم ہوئی تھی۔ جسے آج ۴۲ سال ہو گئے ہیں۔ اتنی طویل مدت میں جماعتیں بڑی حد تک ترقی کر جاتی ہیں۔ انسان کا بچہ پیدا ہو کر ۴۲ سالہ عمر میں بہت کچھ کام کر لیتا ہے مگر تعلیم و تربیت شرط ہے۔ جس طرح انسان کے باکمال ہونے کے لئے تعلیم و تربیت شرط ہے اسی طرح جماعتوں اور سوسائٹیوں کی ترقی کے لئے بھی قومی یکجہتی اور مالی امداد کا بہم پہنچنا ضروری شرط ہے۔ میں اس امر کا اعتراف کرتا ہوں کہ ہماری کانفرنس اپنے مقاصد میں کماحقہ کامیابی حاصل نہیں کر سکی۔ اگر میں اس کے اسباب بیان کروں تو امید ہے کہ ناظرین بھی اعتراف کرینگے کہ جماعت اہل حدیث نے اپنی کانفرنس پر پوری توجہ نہیں دی۔ ہر صوبہ اور ہر شہر کے احباب خود ہی اندازہ کر لیں کہ انہوں نے اہل حدیث کانفرنس کے خزانہ میں کیا امداد بھیجی۔ جس قدر امداد بھیجی ہے اسی قدر اس کی ترقی کو قیاس کر لیں۔ باوجود اس بے اعتنائی کے اہل حدیث کانفرنس جن اصحاب کی محنت سے قائم اور زندہ ہے وہ صد شکریہ کے مستحق ہیں۔ چونکہ یہ جلسہ پنجاب میں ہونیوالا ہے۔ اس لئے میں زندہ دلان پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس جلسہ میں جوق در جوق شریک ہو کر اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیں۔ باقی رہا علماء کا مذہبی اختلاف اور اس کا اثر کانفرنس کی ترقی پر۔ تو اس کا فیصلہ گول میز کانفرنس میں ہو جانا چاہئے تاکہ آئندہ کانفرنس کی ترقی کی شاہراہ میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔

حسن اتفاق سے اس دفعہ کانفرنس کے صدر ایک تجربہ کار بزرگ ہیں۔ جن کی عمر کا بہت سا حصہ مختلف جماعتوں کی خدمت گذاری میں صرف ہوا ہے۔ اور وہ اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر مخالفین کے نبض شناس بھی ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ ان کی صدارت میں مشکلات کے سب مرحلے بآسانی طے ہو جائینگے۔ اس سلسلہ میں غالباً میری یہ آخری ندا ہے کیونکہ آئندہ ہفتے کانفرنس کا اجلاس شروع ہونیوالا ہے۔ خدا کرے ہم اس جلسہ میں شریک ہو کر اپنے احباب کو خوش و خرم پائیں۔

بریلوی مشن

# میرے تاثرات (۲)

## ریاست کشمیر — اور — حیدر آباد دکن

(از مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

مضمون ہذا کی پہلی قسط "اہلحدیث" ۶ جنوری ۱۹۵۰ء میں شائع ہو چکی ہے۔ دوسری قسط آج درج کی جاتی ہے۔ (مدیر)

ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحٰن اللہ وما انا من المشرکین۔

کشمیر میں اگر شہروں اور قصبوں سے نکل کر باہر باغات اور جنگلات میں چلے جائیں تو وہاں ہر ایک درخت اور گلبن کو توحید رب العالمین کا مبلغ پائینگے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورق دفتریست معرفت کردگار

زنگارنگ کے پھول، عجیب و غریب قسم کے درخت بوقلموں نجوم و نباتات قسم قسم کے پودے۔ گوناگوں جھاڑیاں، نظر فریب سبزہ زار اور سر بفلک اشجار کی سر بلند اور فلک شگاف شاخیں لا الہ الا ھو کا سبق سکھاتی ہیں (ان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم) اہل دل اور صاحب نظر کے لئے کشمیر کی سبزہ زاریاں، دلفریبیاں اور لطافت و خوشگواری آب و ہوا، مالک الملک خالق الارض والسموات کی قدرت و صنعت کا محیر العقول نمونہ اور توحید کا سبق ہے لیکن غافل انسان پھر بھی بھولا پھرتا ہے اور شرک کا مرتکب ہوتا ہے (وکاین من آیۃ فی السموات والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون) کشمیر کے قصبوں اور شہروں میں اکثر لوگ اردو سے آشنا اور بوقت ضرورت بولتے ہیں۔ لیکن دیہات اور علاقہ میں تمام کشمیری زبان ہی بولتے ہیں اور ان سے گفتگو کرنے میں [illegible] تشریف آتی ہو [illegible]

ahmadimuslim.de

دہانِ شعر کے عجب سے کی دمن ترکی فیصلہ تم
چھنوں پوست گروہ نسخہ بانفس و سلطانی سن

## ایک عجیب اتفاق

سری نگر میں شاہ ہمدان کی خانقاہ ایک مشہور تعمیری عمارت ہے۔ دراصل ہے تو یہ ایک مسجد کی شکل پر لیکن وہاں لوگ شاہ ہمدانی کی نشست گاہ کی طرف سجدہ کرتے اور آہ و زاری کرتے ہیں اس جگہ کا ایک مجاور جو پڑھا لکھا اور عربی سے واقف تھا نشستگاہِ ہمدانی رحمۃ کی طرف (شمال کی طرف) مونہہ کرکے دو زانو بیٹھ کر بہت الحاح و زاری سے دعائیں کر رہا تھا اور شاہ مرحوم کو مخاطب کر رہا تھا۔ حالانکہ وہ ان کی دعاؤں سے بے خبر ہیں۔ (وھم عن دعاءھم غافلون)

جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اس سے وہاں کے حالات کی واقفیت حاصل کرنے کے لئے چند سوال کئے وہ بتاتا گیا آخر اس نے مجھے ایک بہت بڑی تختی کا قرآن شریف (غالباً قلمی) دکھایا۔ میں نے اسے کھولا تو اتفاقاً وہ جگہ نکل آئی جہاں پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔

ومن یدع مع اللہ الٰھًا آخر لا برھان
لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ الخ

میں نے پوچھا۔ مولوی صاحب اس کے معانی کی طرف غور فرمائیے۔ کہنے لگے کہ یہی نا کہ شرک اچھا نہیں اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو۔ میں نے کہا کہ پھر جو آپ کر رہے تھے یہ کیا تھا؟ غرضیکہ میں نے اس موقع پر خوب تبلیغ کی۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور مجاورین حضرات مجھے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔

سری نگر میں بے شمار مزارات ہیں اور ہر ایک پر تقریباً شرکیہ اشعار لکھے ہوئے ہیں۔ ایک بزرگ منطقی عرف ویسی کی قبر پر ذیل کے اشعار لکھے دیکھے۔ جو سراسر شرک کے مظہر ہیں ؎

افعیٔ نفس مرا زخم نہانی زدہ است
حالِ خود کے کنم اظہار کرا یا دیسی
آمدم بہرِ تو حاجت خواہ
ناامیدم مکن ازیں درگاہ

--- 

[۱] ان گھورنے والوں کو کیا دیتے قرآن کا کھولنا ہم انہیں پسند [illegible] ہیں۔ (اہلحدیث)

یک نظر بر حالِ زارِ عاصیٔ بیچارہ کن
دان نظرہائے کہ خاکِ تیرہ را [illegible]

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی اس زمانہ میں تعلیم ہی ایسی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کشمیر کے اکثر اقطاع ملک میں موحدین کی کثرت ہے۔ الحمد للہ! جو لوگ شرک اور بدعات سے مجتنب ہیں لیکن قابل افسوس امر یہ ہے کہ یہاں کی جماعت کے لوگ تبلیغ سے بالکل غافل ہیں اور بس اسی پر قانع و صابر ہیں کہ وہ خود اہل حدیث ہو گئے جس صورت میں مرزائی مبلغ ہر حصہ ملک کشمیر میں نمودار ہو رہے ہیں اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ کشمیر کی اہل حدیث جماعت کی خاموشی اور تبلیغی جمود ایک مجرمانہ سکوت ہے۔

اس کے مقابلہ میں حیدر آباد کو لیں تو یہ جگہ بھی عجیب و غریب اور گوناگوں دلچسپیوں کا مرکز ہے۔ یہاں کے لوگ شائستہ، ملنسار اور خلیق ہیں۔ لیکن آہ توحید خالص سے بہت دور ہیں۔ ویسے رسمی اور نمائشی روایات کے بہت پابند ہیں۔ اگرچہ یہ جگہ علمی اور تحقیقی اداروں کا ایک بہت بڑا مرکز ہے۔ لیکن افسوس کہ

یعلمون ظاھرًا من الحیٰوۃ الدنیا وھم
عن الآخرۃ ھم غافلون۔

پیر پرستی، قبر پرستی اور انسان پرستی عام ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ اُن لوگوں کی قرآنی تعلیم کی طرف عدم توجہ کا نتیجہ ہے۔ کوئی اللہ کا بندہ ایسا نہیں اٹھا جو ان لوگوں میں توحید رب العالمین کی اعلانیہ تعلیم پھیلاتا مذہبی پیاس ضرور ان لوگوں میں موجود ہے۔ اگر کوئی اللہ کا بندہ سربکف ہو کر اور لومۃ لائم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہاں کے مسلمانوں کو درسِ توحید دینا شروع کر دے اور مراسم بدعیہ سے اُن کو آگاہ کر کے حقیقی تعلیم اسلام (یعنی توحید) سے اُن کو بتدریج روشناس کرائے تو

--- 

[۲] نفس امارہ کے زہریلے سانپ نے مجھے پوشیدہ کاٹ لیا ہے اے ویسی میں نے اپنا مالِ تباہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ سے حاجت طلب کرنے کے لئے آیا ہوں مجھے اپنی درگاہ سے ناامید نہ پھیرنا۔ مجھ گنہگار کی طرف ایک وہ نظر کیجئے جو آپکی نظر خاک سیاہ کو سونا بنا دیتی ہے۔ (کاش کہ ایسے الفاظ رب العالمین کو پکارا جاتا) [illegible] (اہلحدیث)

عوام الناس کی طبائع کا خیال رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ بہت کم عرصہ میں حیدر آباد کے لوگ موحد اور متبع سنت بن جائیں۔ اہل حدیث جماعت کے یہاں جتنے بھی کم تعداد میں حضرات موجود ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ وہ اپنی تنظیم میں سرگرمی سے منہمک ہیں اور اُن کی تبلیغی سرگرمیاں ایسے عمدہ طریقے پر شروع ہیں کہ دیکھ کر خیال آتا ہے کہ اگر اسی رفتار پر ان حضرات نے یہ سلسلہ تبلیغ جاری رکھا تو انشاء اللہ بہت جلدی یہ اپنے بلند عزائم کو پھلتا پھولتا دیکھیں گے۔ مختلف موقعوں پر اور مختلف اوقات میں اس مختصر جماعت کی طرف سے متعدد تبلیغی رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً حج کے موقع پر فضائل حج، عید کی تقریب پر رسالہ اسلامی عید شب برات کے موقع پر شب قدر کے احکامات و مراسم بدعیہ سے احتراز کے متعلق دلچسپ اسلامی معلومات اور اس کے متعلق احادیث جمع کر کے ایک اشتہار کی شکل میں شائع کیا گیا۔ غرضیکہ یہاں کی جماعت کسی موقع کو ضائع جانے نہیں دیتی اور اسی سلسلہ میں انہوں نے ایک دار المطالعہ بھی قائم کیا ہے۔ اس تبلیغی جماعت کے سرگرم کارکن محترم بھائی مرزا محمود علی بیگ صاحب اور مخلص محترم حافظ محمد یوسف صاحب ہیں۔ میں یہاں کی جماعت کی سرگرمیوں اور تبلیغی کارکردگی اور خلوصِ عمل پر ایک گونہ روحانی و قلبی مسرت محسوس کرتا رہا۔ کیونکہ مجھے سکندر آباد اور حیدر آباد دکن کی تبلیغی مساعی اور اشاعت توحید و سنت کی سرگرمیوں میں مستقبل کے لئے ایک چمک اور روشنی نظر آ رہی ہے۔ اگر اسی خلوص سے ان کا کام جاری رہا تو انشاء اللہ بہت جلدی یہ علاقہ شرک اور مراسم بدعیہ کی آلودگی سے پاک اور توحید و اتباع سنت و عمل بالحدیث سے منور نظر آئیگا۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

حال ہی میں تقریب محرم پر حضرت مولانا سردار جماعت اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کا ایک نہایت مفید اور دلچسپ مضمون رسالہ کی شکل میں شائع کر کے ملک میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مضمون ایسا مدلل اور سلیس قابل فہم ہے کہ امید ہے اس سے اکثر خواندہ حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ دعا ہے حق تعالیٰ ہمارے [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

# تردید کفارہ مسیح

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب۔ جھنڈے نگر۔ ضلع بستی)

سابقہ پرچہ میں مضمون ہذا کی پہلی قسط درج ہوئی ہے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنے کے لئے رضامند نہ ہونا انجیل کے متعدد حوالجات سے ثابت کیا ہے۔ آج بھی اسی مضمون دوسرے حوالوں سے مدلل کیا ہے۔ (مدیر)

## مسیح کی دعا بابت رہائی قبول ہو گئی

اناجیل اربعہ متی، مرقس، لوقا، یوحنا میں سے صرف یوحنا میں مسیح کا موت سے رہائی کے لئے دعا مانگنے کا ذکر نہیں ہے۔ باقی تینوں انجیلوں میں مذکور ہے۔ لوقا میں ایک بار دعا مانگنے کا بیان ہے[۲] اب تعجب ہوتا تھا کہ مسیح جیسے برگزیدہ نبی کی دعا مقبول نہ ہو اور دعا بھی ایسی جو نہایت مخلصانہ ہو اور پھر وہ بھی انتہائی تذلل و خاکساری کے ساتھ زمین کے بل گر کر (مرقس) منہ کے بل گر کر (متی) اور گھٹنے ٹیک کر (لوقا) مانگی گئی ہو۔ اور وہ دعا بھی ایسی درد انگیز اور عجاجت آمیز ہو کہ مردود کرنے کے لئے کوئی وجہ باقی نہ چھوڑتی ہو۔ اسی غور میں ہم تھے کہ یہ یاد آیا کہ مسیح کی بہت سی دعائیں انہی اناجیل میں موجود ہیں اور پھر ان کا مقبول ہونا بھی عیاں ہے چنانچہ اندھوں کا اچھا ہونا (یوحنا) مدت العمر مریض کا شفایاب ہونا لنگڑے کا اچھا ہونا (مرقس) گونگے بہرے کا اچھا ہونا (یوحنا $\frac{۹}{۱}$) مفلوج کا اچھا ہونا (متی $\frac{۹}{۱}$) کوڑھی کا اچھا ہونا (لوقا $\frac{۵}{۱۲}$) ان انجیلوں میں مسیح کی معمولی روا روی کی دعاؤں کی تاثیر سے بتلایا گیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ کہ مسیح کی ایک ایسی دعا اپنے بارہ میں مقبول نہ ہو جو نہایت درجہ عاجزانہ ہو۔ لیکن الحمد للہ کہ بعد از مدت عبرانیوں کے حوالہ سے پتہ لگا کہ مسیح کی دعا مقبول ہو گئی تھی۔ چنانچہ پولس اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں

"اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی" (دیکھو عبرانیوں کا نامہ $\frac{۵}{۷}$ فقرہ)

جب دعا کی تاثیر ایسی تھی کہ مسیح کو موت سے بچا سکتی تھی اور پھر وہ دعا مسیح کی سن بھی لی گئی تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ مسیح موت سے بچا لئے گئے۔ فہو المراد۔

اب جب مسیح کی موت صلیب کا واقعہ ہی غلط نکلا تو کفارہ مسیح کے باطل اور بے بنیاد ہونے میں کیا شک رہا۔

## مسیح انجیلی حوالوں کی روشنی میں

عیسائی طبقہ کے اعتقاد کے مطابق کفارہ کے لئے ایک معصوم ہستی کا ہونا ضروری ہے۔ اسی بنا پر وہ مسیح کے ماسوا جملہ انبیاء کو غیر معصوم اور خطاکار ثابت کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ کسی نبی کو گناہ کبیرہ سے معصوم نہیں مانتے۔

پس جب ہم مسیحی نظریہ کے مطابق ان کی کتاب بائیبل سے حضرت عیسیٰ مسیح کا معصوم ہونا ڈھونڈنے لگتے ہیں تو ہمیں معاملہ دگرگوں نظر آتا ہے۔

اول الاناجیل متی پر جب ہماری نظر پڑتی ہے تو ہمیں حسب ذیل فقرہ ملتا ہے:۔

"نیک تو ایک ہی ہے" (متی $\frac{۱۹}{۱۷}$)

پھر مرقس میں اس طرح کے فقرات ہیں:۔

"اے نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں۔ یسوع نے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا" (مرقس $\frac{۱۰}{۱۸}$)

بعینہٖ اسی طرح لوقا $\frac{۱۸}{۱۹}$ میں بھی ہے۔ یوحنا میں اس واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے۔ متانت کو فرض کیجئے کہ کسر نفسی سے مسیح نے ایسا کہا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے اعتقاد کے مطابق مسیح کی انسانیت سب انسانوں کی انسانیت سے بہتر ہے اور اس میں گناہ اور خطاکاری کا کوئی شائبہ نہیں۔ تو پھر جب وہاں کسی طرح کا نقص اور گناہ نہیں تو پھر مسیح کا اپنے آپ کو نیک کا مصداق نہ قرار دینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ کسر نفسی سے وہی قول صحیح ہو سکتا ہے جس کی صحت کسی طرح سے ہو سکے۔ مثلاً اور لوگ کیسے ہی نیک ہوں مگر چونکہ ان کی انسانیت میں نقص ہے تو بنا بریں وہ اپنے کو ناقص کہہ سکتا ہے مگر حضرت مسیح کی انسانیت ہر برائی سے منزہ ہے اس لئے وہاں نکوئی کی نفی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی۔ پس جب کسر نفسی کا عذر باطل ہوا تو نکوئی کی نفی کرنے سے مسیح کا اور انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا بداہتہً ثابت ہوا۔ اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا (دیکھو متی $\frac{۲۶}{۷}$ مرقس $\frac{۱۴}{۳}$ یوحنا $\frac{۱۲}{۳}$) یوحنا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ آدھ سیر خالص عطر کا استعمال اس عورت سے آپ نے کرایا۔ اس نے کچھ سر پر ڈالا (مرقس) کچھ پاؤں پر ملا۔ (یوحنا)

لوقا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ

"ایک عورت نے جو اس شہر کی بدچلن اور فاحشہ عورت تھی مسیح کا پاؤں دھویا پھر اپنے بالوں سے پونچھا پھر انہیں چوما اور ان پر عطر ملا۔" (لوقا $\frac{۷}{۳۸}$)

یہ واقعہ صرف لوقا میں ہے۔

ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بدچلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اس کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف کام ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں۔ امثال میں کیا خوب لکھا ہے کہ

"بیگانہ عورت تنگ گڑھا ہے اور فاحشہ گہری خندق ہے وہ راہزن کی طرح گھات میں لگی رہتی اور بنی آدم میں بدکاروں کا شمار بڑھاتی ہے۔"

(امثال باب ۲۳ فقرہ ۲۷-۲۸)

اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ سے شراب سازی کا کام بھی آپ جاہل

جوابات نصاریٰ ۔ ... (منیجر)

[۲] مرقس میں سہ مرتبہ دعا رہائی مانگنے کا ذکر ہے۔ متی میں مسیح کے تین بار دعا مانگنے کا ذکر ہے!

ظاہر کرتے تھے۔ (دیکھو انجیل یوحنا ۲/۹)
یہ واقعہ صرف یوحنا میں ہے۔

دیکھو شراب جیسے ام الخبائث چیز کا بنانا اور شادی کی دعوت کے لئے اس شراب کو پیش کرنا اور خود شرابی اہل مجلس کی دعوت میں معہ والدہ کے شریک ہونا اسی یوحنا میں موجود ہے۔ حالانکہ شراب عہد عتیق کی کتابوں میں قطعی حرام قرار پاچکی تھی۔ حضرت یسعیاہ شراب پینے والوں کی بابت فرماتے ہیں:۔

اُن پر افسوس جو مے پینے میں زور آور اور شراب ملانے میں پہلوان ہیں۔ (دیکھو یسعیاہ باب ۵ فقرہ ۲۲)

حضرت ہوسیع فرماتے ہیں:۔

بدکاری اور مے اور نئی مے سے بصیرت جاتی رہتی ہے۔ (ہوسیع ۴/۱۱)

دانی ایل نبی بھی شراب کو نجس اور ناپاک کرنے والی بتلاتے ہیں۔ (دانی ایل باب اول فقرہ ۸)

باوجود اس کے کہ اکثر عہد عتیق کی کتابوں میں اسکی ممانعت اور مذمت مذکور تھی۔ لیکن مسیح نے شرائع انبیاء سابقہ کی کچھ پرواہ نہ کی اور بقول یوحنا شراب بنائی اور شرابی مجلس میں معہ والدہ کے شریک ہوئے۔ حالانکہ خود ہی فرماتے ہیں:۔

یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (متی ۵/۱۷)

ان حالات میں مسیح کی شراب سازی خلاف شریعت فعل ہے

انجیل کے مطالعہ سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے کذب کو روا رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح کا قول سردار کی لڑکی کی بابت اس طرح منقول ہے:۔

تم کیوں غل مچاتے اور روتے ہو لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سوتی ہے۔ (متی ۹/۲۴ مرقس ۵/۳۹ لوقا ۸/۵۲)

اس کے بعد مسیح نے کہا اے لڑکی اُٹھ۔ وہ لڑکی اُٹھ کر چلنے پھرنے لگی۔ اس واقعہ پر عیسائی کہتے ہیں کہ وہ لڑکی مرگئی تھی حضرت مسیح کے معجزہ سے زندہ ہوئی۔ چنانچہ لوقا سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ لوقا کے الفاظ یہ ہیں:۔

اس کی روح پھر آئی اور وہ اسی دم اٹھی۔

(اس بیان میں لوقا منفرد ہے)

روح پھر آنا دلالت کرتا ہے کہ اس کی روح نکل چکی تھی دوبارہ زندہ ہوئی۔ لہذا ضرور تسلیم کرنا پڑیگا کہ مسیح نے اس جگہ ناراست بات کہی اور خلاف واقعہ شہادت دی۔ حالانکہ مسیح نے خلاف واقعہ بات کرنے سے خود ہی شاگردوں کو منع کیا ہے۔ (مرقس باب ۱۰/۱۹) خون نہ کر زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے۔ امثال ۱۹/۵ میں ہے کہ جھوٹا گواہ بے سزا نہ چھوٹیگا اور جھوٹ بولنے والا رہائی نہ پائیگا۔

اسی طرح یوحنا میں ہے کہ

لوگوں نے مسیح سے کہا کہ تم عید میں جاؤ میں ابھی اس عید میں نہیں جاتا۔ لیکن جب اس کے بھائی عید میں چلے گئے اس وقت وہ بھی گیا۔ (یوحنا ۷/۸)

دیکھو حضرت مسیح نے عید میں جانے سے انکار کیا۔ اور پھر چھپ کے گئے۔ ——— اور متی کے حوالہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے جھوٹ بولنے اور کتمان حق کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔ چنانچہ متی میں ہے:۔

تب اس وقت اس نے حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ یہ یسوع مسیح ہے۔ (متی ۱۶/۲۰)

یہ مضمون لوقا اور مرقس میں بھی ہے۔

ظاہر ہے کہ جب امر حق کے پوشیدہ کرنے کا حکم فرمایا تو صراحتہ ثابت ہوا کہ اگر کہیں بتانے ہی کی ضرورت پڑے تو خلاف حق ناراست بات کہہ دو۔ ان واقعات سے مسیح کی تعلیم متعلقہ صدق و کذب ظاہر و باہر ہے۔

ہمیں انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اپنی والدہ کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ یوحنا میں حضرت مسیح کا قول اپنی والدہ کی نسبت یہ ہے:۔

اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام (یوحنا ۲/۴)

یوحنا کے خاتمہ پر ہے کہ مسیح نے اپنی ماں اور اپنے عزیز شاگرد کو صلیب کے پاس کھڑے دیکھ کر یوں کہا:۔

اے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے (۱۹/۲۶)

دیکھئے ان ہر دو جملوں سے مسیح نے والدہ محترمہ سے کتنی بے التفاتی کی ہے۔ مقام غیرت ہے کہ مسیح اپنی والدہ کو سیدھے ماں بھی کہنا گوارا نہیں کرتے اور القاب تو کجا بلکہ نہایت ادنیٰ اور بے وقعتی ... کرتے ہیں [illegible]

عورت جیسے بے لفظ استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ والدین کی تعظیم کا حکم اتنا موکد ہے کہ خود خدا تعالے نے لوح موسیٰ پر اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا تھا۔ (خروج ۲۰/۱۲)

امثال میں لکھا ہے اپنے ماں باپ کو خوشی رکھ۔ اپنی والدہ کو شادماں رکھ۔ (دیکھو امثال ۲۳/۲۵)

اسی طرح تاکیدی حکم استثنا ۵/۱۶ احبار ۱۹/۳ میں بھی موجود ہے اسی طرح مسیح نے خود فرمایا ہے:۔

خدا نے فرمایا ہے کہ باپ کی اور ماں کی عزت کر اور جو باپ یا ماں کو بُرا کہے وہ ضرور جان سے مارا جاوے (متی ۱۵/۴ مرقس ۷/۱۰)

اب جب مسیح نے ماں کی تحقیر اور بے عزتی ظاہر کرکے شرائع سابقہ کے تاکیدی احکام بلکہ خود اپنے ہی قول کے خلاف کیا تو ان کے غیر معصوم اور غیر محفوظ ہونے میں از روئے بائیبل کیا شک رہا۔

ہمیں انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے یہود کے علماء کے حق میں درشت الفاظ اور نہایت سخت کلام کا استعمال کیا ہے۔ متی باب ۲۳ کے فقرات حسب ذیل ہیں:۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ آسمان کی بادشاہت کو لوگوں پر بند کرتے ہو۔ (۱۳) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو کہ تم بیوہ عورتوں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو۔ (۱۴) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ہے کہ ایک مرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہوجاتا ہے تو اُسے اپنے سے دونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔ (۱۵) اے اندھے راہ بتانے والو (۱۶) اے احمقو اور اندھو (۱۷) اے اندھو (۱۹)

اے سانپو اے افعی کے بچو تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچوگے (۳۳) اے سانپ کے بچو (لوقا ۳/۷) اے بے اعتقاد اور کجرو قوم (لوقا ۹/۴۱) تم اپنے باپ ابلیس سے ہو (یوحنا ۸/۴۴) بے ایمانوں کو مسیح نے کتا کہا دیکھو کنعانی عورت کا قصہ (متی ۱۵/۲۶)

جوابات نصاریٰ۔ مسیحیوں کے اعتراضات کے جوابات۔ قیمت ۸ / پتہ:۔ منیجر الحدیث امرتسر

اے ہمارے... (متی ۶:۹) ... آئے
... تو ... بادشاہی ... جیسا
ایک طرف تو یہ مسیح کی سنت کی مثالیں ہیں اور دوسری طرف
مسیح کے یہ فقرات ہیں :-
"لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر
غصے ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو
اس کو احمق کہیگا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہوگا۔
(متی ۵:۲۱)
اب مسیح کے الفاظ ناظرین کے سامنے ہیں۔
ہمیں انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح
نے اپنے عہدے کا مقصد بھی پورا نہ کیا۔ دیکھو مسیح خود فرماتے
ہیں۔ "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب
تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔" (یوحنا ۱۶:۱۲)
پس جس مسیح کی نسبت یہاں تک لکھا ہے کہ وہ فریضہ تبلیغ
کو بھی ناقص و ناتمام چھوڑ کر گئے۔ تو صاف معلوم ہوا کہ
مسیح نے خدا کی تمام باتیں اس کے بندوں تک نہیں پہنچائیں
یہ اکیلا الزام جو انجیل کے حوالہ سے ظاہر ہے سب
الزاموں سے ڈبل ہے۔ اور شان رسالت کی تنقیص کا باعث
ہے۔

**نوٹ** یہ نتائج انجیلی حوالجات پر مبنی ہیں۔ اہل اسلام
ان کے ذمہ وار نہیں ہیں۔

(باقی باقی)

# جماعت اہل حدیث کی جماعتی پراگندگی

اور

## اصحاب ورد کی نیک مساعی

(از قلم مولوی محمد صاحب چکر دھرپوری)

عرصہ دراز سے میں جماعت اہل حدیث کی ناگفتہ بہ انتشار، خطرناک پراگندگی اور روبہ زوال حالات کا نہایت سوز و درد سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ ایک نہیں بیسیوں مضامین جماعتی تنظیم و تالیف، اور آپس کے اختلافات و اشتتات کے متعلق دیکھنے میں آئے۔ نہایت قیمتی سے قیمتی تجاویز بھی زینت صفحات بنیں۔ بہترین اسکیمیں بھی بنائی گئیں۔ مگر افسوس یہ حقیقت کتنی تلخ اور مایوس کن ہے کہ جتنی ترکیبیں سنورنے کی کی گئیں اتنا ہی الجھاؤ پیدا ہوتا گیا۔ جتنی کوشش حقیقت سے قربت کی کی گئی اتنا ہی بعد ہوتا گیا۔ آج حال یہ ہے (خدا میرا خیال غلط کرے) کہ جماعت اہل حدیث من حیث الجماعت تقریباً مردہ ہو چکی ہے۔ زندگی کی روح فنا ہو چکی ہے۔ رہے سہے آثار حیات بھی تدریجی طور پر مٹتے جا رہے ہیں۔ کتاب و سنت کا وہ شوق و ذوق جو آج سے پہلے ... [illegible] ... مسائل ... [illegible] ... [illegible]

اطاعت کتاب کا یہ خلاصہ ہے۔ کیا انہیں لفظوں سے ہم زندہ جماعت میں شمار کئے جا سکتے ہیں؟ کیا ہماری حالت اور ان بتدعین و جامدین کی حالت میں کچھ بھی فرق ہے جو مزے لے کر کے فقیر بن کر روایتی و سماعی باتوں پر شدت سے معتقد ہیں اور اپنے دل کی گہرائیوں سے اسے اپنا ذریعہ نجات اور آخری جادہ عمل سمجھے ہوئے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ جیسے کتاب و سنت کے اثرات سے ان کے دل خالی اور ان کا ذوق اپاہج ہو رہا ہے۔ ویسا ہی ہمارے دل اور زبان عملاً کتاب و سنت اور سلف صالحین کے "اسوۂ عمل" کے باغی اور سرکش ہو رہے ہیں۔ جس طرح دوسری جماعتوں نے اپنے کو ہلاکت و خباثت کے دلدل میں پھنسا دیا تھا صرف اس وجہ سے کہ ان کا یہ اعتقاد راسخ ہو چکا تھا کہ عملی تعلیم احکام اسلام و قرآنی رسول انام پر ضروری نہیں بلکہ چند چھوٹے چھوٹے مسائل کو اپنا سرمایۂ عمل بنا کر جنت بہشت کے ٹھیکہ دار بنے بیٹھے تھے۔ انجام کار ہمارے سامنے ... [illegible]

سے ٹکرا دیتی ہیں اور ... کیا
کیا جماعت اہل حدیث نے ہندوستان میں پہلے پہل
حریت نہیں کیا تھا؟ کیا پنجاب کا چپہ چپہ اور بالاکوٹ
کے میدان کارزار کا ذرہ ذرہ اور وادی سرحد کی پہاڑیاں
ان کی مساعی جلیلہ کی زندہ یادگار نہیں ہیں؟ کیا بدعت و
شرک کے خلاف تقریریں و تحریریں نہیں
نکلتی تھیں؟ کیا وہ مسلک تقیہ سے لساناً انکار کرتے ہوئے
عملاً اس کی تائید کرتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ آج کیا ہو رہا ہے
مصلحت بینی جو بہترے ذمہ دار اہل حدیث اپنے مسلک اور
مشہور شیوۂ اعلان حقانیت کو پامال کر رہے ہیں۔ پھر
ایسی صورت میں جبکہ خضر ہی غلط رہنمائی کریں تو منزل مقصود
تک رسائی معلوم اور لیلیٰ مطلوب سے وصال خواب و خیال۔
گستاخی معاف! ہمارے علماء جو صحیح معنوں میں ہماری
رہنمائی کے ذمہ دار تھے آج اپنے فرائض کو فراموش کر کے
ہم عوام کو گمراہی اور بادیہ ضلالات میں "خبط عشواء" بنا کر بھٹکا
پھر رہے ہیں۔ ہماری جماعت کا طرۂ امتیاز "مسلک کتاب و
سنت" کا اتباع اور روایات و محدثات سے اِبا تھا۔ مگر
آج خود ہماری جماعت میں ایک نہیں چند پارٹیاں بن گئی
ہیں اور ایسی پارٹیاں کہ اگر ایک پارٹی سے انکار کیجئے تو
جہنم کے "طبقہ سفلی" کے یقیناً مستحق ٹھہرئیے۔ اگر ان کے
خانہ ساز "لائحہ عمل" سے سرمو انحراف کیجئے تو گردن زدنی
اور قابل کشتنی ٹھہرئیے۔ ہر پارٹی اپنی اپنی ڈفلی بجا رہی ہے
اور ٹولی ٹولی بنا کر اجتماعی طاقت کو نہایت بے دردی اور
سفاکی سے ذبح کر رہی ہے۔
خدا ان علماء کی قبر پر رحمت کے پھول برسائے جنہوں نے
اہل حدیث کانفرنس کی شکل میں ایک متحدہ پلیٹ فارم بنایا
تھا مگر افسوس فلک کج رفتار کو جماعت کی اتحاد و ائتلاف
کی پیاری ادا ایسی زہر معلوم ہوئی کہ آج اس کے خلاف
بہت سے احباب کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے متحد ہو کر اسکے
بیخ و بن سے استیصال کے ... [illegible]
ادب سے تمام سرکردہ احباب جماعت کی خدمت میں ... [illegible]
کرونگا کہ خدا ... [illegible]

وہ ملت [illegible] اور [illegible] جو ایک
دور علی [illegible] بیں بافائدہ
صرف ہو رہی ہیں۔ بلکہ جس ولولہ ہمارا الآخرہ کا دلخراش
نظارہ ہمارے اور آپ کے پیش نظر ہے۔ آئیے! ایک ہی
نظام کو اپنا محمود مرکز تسلیم کر کے اسی کے ایوان درگردش
پر چل کر [illegible] دنیا اور قوم و ملت کے مفاد کو حاصل کریں
اس وقت سیلاب اسی رفتار اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے
کہ اگر ہم اپنے تغافل و تساہل اور جمود و خمود کو یک قلم
نہ چھوڑ دینگے تو ذلت آفرین نتائج سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے
ہمکنار رہنا ہوگا۔

میں جناب شاکر صاحب کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے
سلسلہ "انقلاب زندہ باد" کے پردے میں پیام انقلاب دیا ہے
میں نہایت خندہ پیشانی سے اس پر لبیک کہتا ہوں اور
ان کی تجاویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس وقت نوجوان علما
آزمودہ کار علماء کی قیادت میں تبلیغ دین متین و توصیہ کتاب و
سنت کے لئے نکل پڑیں تو اس وقت ایک بہت بڑے
فریضہ سے سبکدوش ہوں۔ ہر جگہ "کانفرنس" کا جال
بچھا دیا جائے۔ صوبہ واری، ضلع واری، ڈویژن و قصباتی
شاخیں قائم کر دی جائیں تو مہینوں کا پروگرام تھوڑے
وقت میں انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت اسکی ضرورت
نہیں ہے کہ "مسلمان کیا کریں"؟ "غریب مسلمان کدھر جائیں"؟
"جماعت اہل حدیث کس سے تعاون کرے"؟ بلکہ ضرورت
یہ ہے کہ جہاں جس جگہ، جو نسا سہل الحصول "لائحہ عمل" بن
سکے بنائیں۔ اور اہل حدیث کانفرنس (جس کا جلسہ ۸۔
۹۔۱۰ اپریل کو فتح گڑھ ضلع گورداسپور ہونے والا ہے)
کی زیر سرپرستی "عمل" پر چل پڑیں۔ ورنہ نصب العین
کی تعیین اور اصول کی وضع میں جس طرح مسلمان برادران
وطن کے مقابلہ میں پچاس سال پیچھے ہو گئے ہیں۔ اگر اسوقت
بھی لفظی نزاع اور باہمی کشمکش میں اس مبارک گھڑی اور
سنہری موقع کو کھو بیٹھے تو پھر ہمارا یہ [illegible] رہنے سے
بھی کوئی آپ پر ترس دکھا سکتا۔ اب میں آخری کتاب [illegible]
کر [illegible] ہوں اور [illegible]
ہمارے اس [illegible]

# ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(مرقومہ جناب مقصود حسن صاحب [illegible])

(گزشتہ سے پیوستہ)

اردو میں اگرچہ آریوں کے خلاف مناظرانہ انداز میں کافی
کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ لیکن ہم کو افسوس ہے کہ اون میں
بہت ہی کم ایسی ہیں جن کو واقف کار مصنفین نے لکھا ہو
ورنہ زیادہ تر لوگوں نے سوامی دیانند جی کے ترجمۂ وید اور
دیگر کتابوں کو پڑھ کر ان پر اعتراضات کر دئیے ہیں۔ خود
ویدوں کا مطالعہ اون میں سے کسی نے نہیں کیا۔ الا ماشاء اللہ
ایسی کتابوں اور رسالوں کے ذکر کو چھوڑ کر ہم صرف ان
رسالوں کا ذکر کرینگے۔ جس سے ناظرین کو وید کے مضامین
پر کچھ وقوف حاصل ہو سکتا ہے۔ اور جن کی تعداد چند سے
زیادہ نہیں ہے۔

**سرگذشت ویدیا ۱۱۳۱ وید کے چار کیونکر رہ گئے۔**
مؤلفہ مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی لاہور۔ یہ ایک
آریہ اور ایک مسلمان کا فرضی مناظرہ ہے۔ اس میں ویدوں
کے متعلق مفید معلومات ہیں۔

**ویدوں کا بہشت۔** یہ رسالہ بھی مولوی عبدالحق
صاحب ممدوح نے لکھا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ویدوں
کی رو سے بھی بہشت میں وہ تمام چیزیں پائی جاتی ہیں
جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔

**سوامی دیانند اور وید۔** اس میں غازی محمود
دھرمپال صاحب بی۔ اے لدھیانہ نے سوامی دیانند
کے ترجمہ یجروید سے چھانٹ کر وہ منتر جمع کر دئیے ہیں۔
جن میں جدال و قتال کا ذکر ہے۔

**قدیم ہندوستان میں گائے کے گوشت کا استعمال۔** یہ ترجمہ ہے ڈاکٹر راجہ راجندر لال متر کے
[illegible] انگریزی [illegible] ممدوح کی کتاب
INDO-ARYANS
[illegible]
[illegible]

ویدوں کے حوالے بھی ہیں مگر بہت کم۔ اس کمی کو پورا کرنے
کے لئے خاکسار راقم الحروف (مقصود حسن متوطن [illegible])
ایک انگریزی مضمون Use of Beef
in Ancient India
میں تحریر کیا تھا۔ جو پہلے انجمن اشاعت احمدیہ لاہور کے
سہ ماہی انگریزی رسالہ میں شائع ہوا۔ اور پھر اخبار [illegible]
لاہور میں نومبر ۱۹۳۵ء میں چھپا۔

**قدیم ہندوستان میں بہشت کا تخیل۔** یہ مضمون بھی
راقم الحروف کا تحریر کردہ ہے اور مولوی عبدالحق صاحب کی
کتاب سے بہت مختصر ہے۔ تاہم اس مضمون میں جو وید منتر
استناد میں پیش کئے گئے ہیں اون میں سے اکثر کتاب مذکور
میں نہیں ہیں۔ یہ مضمون رسالہ "نظام المشائخ" دہلی بابت
نومبر ۱۹۳۰ء میں چھپا تھا۔

**کائنات اور اس کا خالق ویدک رشیوں کے خیال کے مطابق۔** اس رسالہ میں راقم الحروف نے وید کے
اون تمام سوکتوں اور منتروں کا ترجمہ دیا ہے۔ جن میں کائنات
کے آغاز اور خدا کی ذات و صفات کا بیان ہے۔ یہ رسالہ
نظام المشائخ میں بالاقساط اپریل ۱۹۳۳ء سے دسمبر ۱۹۳۳ء
تک شائع ہوا ہے۔

**اتھروید پر ایک نظر۔** اس میں اتھرووید کے جستہ
جستہ گیتوں کا ترجمہ راقم الحروف نے درج کیا تھا جس کی
چند قسطیں رسالہ "تبلیغ" انبالہ میں ۱۹۳۸ء و ۱۹۳۹ء میں
شائع ہوئیں۔ بعد میں جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ اسلام انبالہ نے
پوری کتاب کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ کیا لیکن
یہ ارادہ عمل میں نہ آسکا (غالباً کمی سرمایہ کی وجہ سے)
اور اب تک کتاب کا مسودہ بھی دفتر تبلیغ سے شاید گم
ہو گیا ہوگا۔

[illegible]

ahmadimuslim.de

اخبار اہلحدیث امرتسر کے جون۔ جولائی۔ اگست اور اکتوبر ۱۹۳۸ء کے پرچوں میں چھپا تھا۔

**ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب مصنفہ**

پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی۔ علیم امرتسر

اس کتاب کے نصف اول میں ویدک الہام اور رشیوں وغیرہ کے متعلق مضامین ہیں۔ اور نصف دوم میں ویدوں کا پایہ تہذیب سے گرا ہوا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اچھی کتاب ہے اور حاریں منیجر صاحب اہلحدیث امرتسر سے ملتی ہے۔ پنڈت آتمانندجی اور بھی مفید کتابیں چھپوانے والے ہیں۔ مثلاً ویدارتھ پرکاش کا دوسرا حصہ۔ اور قربانی کا ثبوت ویدوں سے وغیرہ۔ ہم کو ان کے شائع ہونے کا انتظار ہے۔

پنڈت ستیہ دیوجی (سابق غلام حیدر صاحب) نے بھی کئی چھوٹے چھوٹے لیکن مفید رسالے ویدوں کے متعلق شائع کئے ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) پیدائش دنیا از روئے وید
(۲) پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ
(۳) ویدوں کے ظاہر کنندہ
(۴) وید کیا چیز ہے۔
(۵) اہل ہنود کے علوم الہیہ۔

کتابوں کے مضامین اُن کے نام سے ظاہر ہیں۔ تمام کتابیں تقریباً ۸؍ میں مصنف سے دفتر دھرم دیواکر۔ گولا دینا ناتھ شہر بنارس سے یا دفتر اہلحدیث امرتسر سے ملیں گی۔

**حدوثِ وید۔ جہادِ وید۔** یہ دونوں رسالے حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب زید مجدہم کی تالیفات سے ہیں اور دفتر اہلحدیث امرتسر سے ملیں گے۔

**ویدک پدانوکرم کوش۔** یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ابھی حال میں میری نظر سے گزری ہے۔ مصنف اس کے پنڈت وشوبندھو شاستری ہیں۔ اس کتاب میں جو دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ برہمن گرنتھوں اور آرنیکوں میں آئے ہوئے تمام الفاظ کی فہرست دی ہے اور ہر لفظ کے متعلق بتلایا گیا ہے کہ وہ کہاں کہاں ان کتابوں میں وارد ہوا ہے۔ یہ کتاب دراصل سوامی وشویشورآنند اور سوامی نتیانند کی فہرستوں کے سلسلہ میں ہے۔ جن کا ذکر اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۲ پر کیا ہے۔ وشوبندھوجی اسی طرح کی ایک فہرست اپنشدوں کے الفاظ کی بھی تحریر کر رہے ہیں۔ پنڈت جی وہی بزرگ ہیں جو حلقہ آریہ سماج سے زبردستی خارج کئے جاچکے ہیں (دیکھو اہلحدیث مورخہ ۵ مارچ ۱۹۳۸ء صفحہ ۹)

**خاتمہ** اب اس طویل اور خشک مگر پُر از معلومات مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ اگر اللہ پاک کو منظور ہے تو یہ مضمون علیحدہ بھی ایک رسالہ کی شکل میں **معلومات وید** کے نام سے شائع کیا جاویگا۔ کوئی اہل ہمت صاحب مطبع اس کو چھاپنے کے لئے آمادہ ہوں تو اطلاع دیں۔ یہ رسالہ دراصل تین ابواب میں منقسم ہے۔ جن میں سے دو باب ناظرین اخبار اہلحدیث کی نذر کئے جاچکے ہیں۔ پہلا باب معلومات عامہ کا ہے جو اہلحدیث مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۹ کالم ۲ کے آغاز پر ختم ہوتا ہے۔ دوسرا باب تراجم اور تفاسیر کا ہے جو مذکورہ بالا تاریخ کے پرچہ کے عنوان "چتر وید بھاشیہ کار" سے شروع ہو کر آج ختم ہو رہا ہے۔ چونکہ مضمون خشک ہے اور ممکن ہے کہ ناظرین اس کو پڑھتے پڑھتے اکتا گئے ہوں۔ اس لئے اس سلسلہ کو سردست ختم کرکے "آریہ مشن" کے اور مضامین جو دلچسپ بھی ہونگے۔ ہدیۂ ناظرین کئے جائینگے۔ زاں بعد معلومات وید کا تیسرا باب شائع کیا جاویگا۔ جس کا عنوان ہوگا:- "چتر وید انوکرمنی" یعنی فہرست مضامین ہر چہار وید۔ فقط۔ والسلام!

(مقصود حسن از جھانسی)

# ضروری پیغام!

## مسلمانانِ عالم کے نام

# عالیشان تجارت

(از قلم مولوی ابو نعیم عبدالرحیم صاحب از بہاولپور سٹیٹ)

قرآن کریم اور فرقان حکیم یعنی برہانِ عظیم میں خدائے علیم و حلیم ایک تجارت یعنی سوداگری کی طرف توجہ دلاتا ہوا فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(سورہ صف۔ پارہ ۲۸)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کیا خبردار کروں میں (اللہ) تم کو اوپر (ایک) سوداگری کے کہ نجات (رہائی) دے تم کو (لوگو) عذاب درد دینے والے سے (وہ یہ کہ) ایمان لاؤ (سچے دل سے) ساتھ اللہ (تعالیٰ) کے اور رسول اوس کے کے اور جہاد کرو بیچ راہ خدا کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے یہ (کام) بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم (لوگ) جانتے بخشے گا (اللہ) واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور داخل کرے گا (اللہ) تم کو بہشتوں میں (کہ) چلتی ہیں نیچے اون کے نہریں جگہیں رہنے کی پاکیزہ ہیں بیچ بہشتوں عدن کے یہ ہے مراد پانا بڑا ایک بات اور کہ چاہتے ہو اوسکو مدد خدا کی طرف سے اور فتح نزدیک اور خوشخبری دے (اے نبیؐ) ایمان والوں کو۔

صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ نبی الکریم ونحن علیٰ ذالک من الشاھدین و

مسلمانو! یہ ایک ایسی تجارت ہے کہ کبھی خسارہ میں نہ رہے گی۔

مسلمان لوگ خدا جانے کب اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں؟ خدایا ہم سب مسلمانوں کو توفیق عطا فرما کہ دین اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوں۔ آمین!

وما علینا الا البلاغ

ابطال الہام وید | مصنفہ مولوی ادریس ... صاحب ... اس رسالہ میں ... ثابت کیا گیا ہے ...

# فتاویٰ

س ۱۰۴} عبادات بدنیہ کا ثواب مردے کو بخشا جائے تو اس کو پہنچتا ہے یا نہیں؟ عمرو پہنچنے کا قائل ہے زید عدم کا۔ عمرو احادیث ذیل سے استدلال کرتا ہے۔ (مفتی)

روی ابوبکر النجاد فی کتاب السنن عن علی بن ابی طالب ان النبی صلعم قال من مر بین المقابر فقرأ قل ھو اللہ احد احد عشر مرۃ ثم وھب اجرھا للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔ وفی سنۃ ایضا عن انس یرفعہ۔ من دخل المقابر فقرأ سورۃ یٰس خفف اللہ عنھم یومئذ۔ وایضا ومن ابی بکر الصدیق رضہ قال رسول اللہ صلعم من زار قبر والدیہ او احدھما فقرأ عندہ او عندھما یٰس غفر لہ وایضا روی ابو حفص بن شاھین عن انس رضہ قال قال رسول اللہ صلعم من قال الحمد للہ رب العالمین رب السموات و رب الارض الی آخر الحدیث

آخر حدیث کے الفاظ یہ ہیں ثم قال اللھم اجعل ثوابھا لوالدی لم یبق لوالدیہ حق الا اداہ الیھما ——— روی ابوبکر النجاد فی کتاب السنن من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ سأل النبی صلعم فقال یا رسول اللہ ان العاص بن وائل کان نذر فی الجاھلیۃ ان ینحر مائۃ بدنۃ وان ھشام بن العاص نحر حصتہ خمسین ایجزی عنہ فقال صلعم ان اباک لو کان اقر بالتوحید فصمت عنہ او تصدقت عنہ او اعتقت عنہ بلغہ ذالک وروی الدار قطنی قال رجل یا رسول اللہ کیف ابر ابوی بعد موتھما فقال ان من البر بعد البر ان تصلی لھما مع صلوتک وان تصوم لھما مع صیامک وان تصدق عنھما مع صدقتک۔ وفی کتاب القاضی الامام ابی الحسین بن الفراء عن انس رضی اللہ عنہ انہ سأل رسول اللہ صلعم فقال یا رسول اللہ انا نتصدق عن موتانا ونحج عنھم وندعو لھم فھل یصل ذالک الیھم قال نعم ویفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا اھدی الیہ (عینی شرح بخاری جلد اول ص ۸۴۵ و ص ۸۴۶)

اب جناب سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا عمرو کا کہنا صحیح ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو احادیث مذکورہ کا کیا جواب ہوگا؟ (المستفتی محمد اکبر خان سرگاؤں ضلع بلاسپور)

ج ۱۰۴} قرآن پاک سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ فوت شدگان کے واسطے طلب مغفرت ان کے حق میں مفید ہے۔ ایسا کرنا ممنوع نہیں جائز بلکہ ضروری ہے۔ ارشاد ہے:- یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔ اے خدا ہمیں بخش اور ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے با ایمان گزرے ہیں۔ اس لئے یہ بات درست ہے کہ قرآن خوانی کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے بشرطیکہ خلاف شرع طریق پر نہ ہو۔

(ایک آنہ برائے غریب فنڈ وصول)

س ۱۰۵} کیا فرماتے ہیں آپ اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بی بی ہندہ کو بعوض ایک سو دس روپیہ کے اسٹامپ کاغذ پر طلاق لکھ دی اور عدت ہی میں رجوع کر لیا۔ اور روپیہ واپس کر دیا۔ کیا یہ رجوع عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۰۵} صورت مرقومہ خلع کی ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی آیت فیما افتدت بہ میں ہے۔ خلع میں نکاح فسخ ہو جاتا ہے بعد ایک ماہ عدت کے بتراضی فریقین نکاح ہو سکتا ہے۔ محض رجوع کافی نہیں۔ واللہ اعلم!

(فتاوی اہلحدیث)

**ضروری نوٹ:** مستفتی صاحبان کو چاہئے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم ... چھپا ... برائے غریب فنڈ ... اگر ... نہ ... عدم ... [illegible]

## مدرسہ محمدیہ رائیدرگ

جو عرصہ پانچ سال سے قائم ہے۔ فی الحال بیرونی ومقامی ڈیڑھ سو طلباء زیر تعلیم وتربیت ہیں۔ چار پانچ مدرسین اور ایک خادم مدرسہ کے علاوہ مدرسہ کے مکان کا کرایہ بھی مدرسہ کے ذمہ ہے۔ جس کی میزان ماہانہ ایک سو روپے سے متجاوز ہے۔ اخراجات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور آمدنی بالکل محدود وغیر کافی ہے۔ جس سے کارکنوں بالخصوص بانی مدرسہ جناب مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب کو سخت دقتوں اور دشواریوں کا سامنا ہے۔

مدرسہ مذکور جماعتی امداد واعانت کا اولین مستحق ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں تخمیناً تین سو میل تک کوئی دوسرا مذہبی مدرسہ نہیں ہے۔ مسلمان عموماً تعزیہ اور قبر پرست ہیں اندریں صورت یہاں ایک ایسے مدرسہ کا قیام نہایت درجہ ضروری تھا۔ جس سے نہ صرف تعلیم وتدریس ہی کا کام مدنظر ہو بلکہ اس کے ضمن میں کافی تبلیغ اور اشاعت مذہب بھی کی جاوے۔ لہذا جماعت اہل حدیث سے خصوصاً اور جملہ مسلمانان ہند سے عموماً پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کی طرف دست اعانت وامداد بڑھا کر عند الناس مشکور وعند اللہ ماجور ہوں۔

الملتمس:- ابو الوحید محمد عبد اللہ عقیل مئوی کان اللہ

المعلن:- حافظ عبد الرزاق عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری۔ (۸ راشاعت فنڈ وصول)

## فتح اسلام

ہمارے گاؤں (موضع کماچوں) میں مرزائی ہیں جو ہمارے ساتھ ہر وقت نزاع رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کرتے اور کیا کھاتے پیتے ہیں۔ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت جاری ہے وغیرہ وغیرہ ——— آخر ۱۲ کو حیات مسیح وختم نبوت وصدق کذب مرزا پر میدان میں باقاعدہ مناظرہ ہوا۔ اہل اسلام کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب ساکن کپورتھلہ (ریاست کپورتھلہ) مناظر تھے۔ ماشاء اللہ انہوں نے مرزائیت کی بدلائل قرآن وحدیث وکتب مرزا سے تردید کی جو عوام الناس پر ایسا اثر پڑا کہ ہر ایک کی زبان سے تحسین وآفرین کے نعرے بلند ہوئے۔

الراقم۔ عبد الغنی دوکاندار کماچوں۔ ضلع جالندھر

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستاں** مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار۔ میعاد مہلت و میعاد غریب فنڈ ماہ اپریل میں ختم ہو جائیگی۔ اگر آیندہ خریداری بدستور منظور ہو تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۲۷۔ اپریل تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۲۸۔ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت یافتگاں مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں اگر سابقہ قیمت وصول ہوگئی تو بہتر ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا

غریب فنڈ میں چونکہ ابھی گنجائش نہیں۔ جب تک بقایا سائلین کے نام اخبار جاری نہ ہو لے۔ اور آیندہ داخلہ وصول کرنے کا اعلان اخبار میں نہ کر دیا جائے نئے داخلے قطعاً وصول نہیں کئے جائینگے۔ اگر کوئی صاحب بھیجیں گے تو واپس کر دئیے جائینگے۔

91 - 107 - 115 - 799 - 1128 - 2178
2214 - 3191 - 3566 - 4611 - 4753 -
4807 - 4828 - 5032 - 5048 -
6047 - 6127 - 6349 - 6378 - 6903 -
6924 - 6932 - 7392 - 7536 -
7847 - 7881 - 8408 - 9438 -
9458 - 9680 - 9789 - 10138 -
10240 - 10351 - 10324 - 10583 -
10422 - 10660 - 10665 - 11108 -
11140 - 11245 - 11377 - 11387 -
11389 - 11502 - 11507 - 11638 -
11710 - 11856 - 11869 - 11937 -
12034 - 12035 - 12040 - 12094 -
12159 - 12163 - 12167 - 12169 -
12177 - 12178 - 12180 - 12260 -
12262 - 12283 - 12288 - 12298 -
12302 - 12334 - 12355 - 12357 -
12359 - 12361 - 12364 - 12365 -
12366 - 12367 - 12368 - 12369 -
12370 - 12375 - 12377 - 12389 -
12435 - 12448 -

**غریب فنڈ** 2980 - 9614 - 9873 -
11326 - 11539 - 11860 - 12323 -

**گول میز کانفرنس** کی تائید قاضی محمد رمضان صاحب ساکن اکاڑہ ضلع منٹگمری اور بعض دیگر حضرات بھی کرتے ہیں

**جلسہ اہل حدیث کانفرنس** ۷-۸-۹ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہو رہا ہے جس میں شریک ہونا ہر اہل حدیث بھائی کا جماعتی فرض ہے۔ پنجاب، سرحد اور سندھ کے اصحاب کو بہت دیر بعد یہ موقع نصیب ہو رہا ہے۔ اس لئے ان کو خود اور اپنے احباب سمیت شریک ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کرنا چاہئے نیز کانفرنس کی ضروریات، غرض و غایت یعنی تبلیغ توحید و سنت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہر بہی خواہ کو اس کی مالی امداد کرنی چاہئے —— جلسہ کے اختتام کے بعد شہر امرتسر میں میلہ منڈی بیساکھی بھی حسب دستور سابق لگیگا۔ اس لئے سوداگر و تاجر حضرات اس موقع سے مالی فائدہ اٹھا کر ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ موسم اگرچہ تبدیل ہو رہا ہے مگر پھر بھی معمولی سا کمبل یا کم از کم گاڑھے (کھدر) کی چادر یا لوئی وغیرہ ضرور لانی چاہئے۔ بہت بھاری بستر ساتھ لانے کی ضرورت نہیں —— جلسہ کے پوسٹر خوشنما رنگوں میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ تاہم جہاں ضرورت ہو بہت جلد طلب کریں —— فتح گڑھ چوڑیاں کو امرتسر سے ½۸ بجے صبح۔ ایک بجے دوپہر اور پانچ بجے شام تین گاڑیاں جاتی ہیں۔ امرتسر سے ایک گھنٹہ کا راستہ ہے۔ اگر کوئی صاحب ایسے وقت امرتسر سٹیشن پر پہنچیں کہ گاڑی نکل چکی ہو اور ٹکٹ بھی امرتسر ہی کا لیا ہو تو دروازہ رام باغ سے بذریعہ موٹر لاری سفر کر سکتے ہیں۔ ریلوے سٹیشن امرتسر سے پلیٹ فارم ملا سے فتح گڑھ کی گاڑی روانہ ہوا کرتی ہے۔ تاہم گیٹ کیپر یا کسی ریلوے ملازم سے بھی دریافت کر لینا چاہئے —— امرتسر سٹیشن پر ایسے وقت پر اتریں کہ گاڑی کی روانگی میں کافی دیر ہو تو جو صاحب دفتر اہلحدیث میں تشریف لانا چاہیں وہ کٹڑہ بھائی سنت سنگھ پوچھ لیں۔ اس چوک میں بر لب سڑک [illegible] واقع ہے [illegible] اصحاب شنائی برقی پریس کے متعلق کوئی کام رکھتے ہوں وہ ہال بازار میں ہال دروازہ میں داخل ہوتے ہی پہلے چوک میں بائیں جانب بالمقابل ہسپتال بجلی و بھاپ (ڈاکٹر رام رکھا) تشریف لے جائیں۔ ہال بازار میں بھی پریس کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ (خاکسار منیجر اہلحدیث امرتسر)

**یاد رفتگاں** اس ہفتہ مندرجہ ذیل حضرات (جن کا تعلق اہلحدیث سے بہت قدیمی ہے) کی طرف سے جنازہ غائب کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ادارہ اہلحدیث ان حضرات کے رنج میں شریک ہوتا ہوا اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ نیز ناظرین سے بھی التماس ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھن وارحمھن۔

(۱) اہلیہ صاحبہ بابو نور محمد صاحب گارڈ مقیم تھازی ایر برما (بعارضہ ملیریا)

(۲) اہلیہ محترمہ ملک غلام محمد صاحب شال مرچنٹ کنہ کدل سری نگر کشمیر۔

(۳) اہلیہ مستری حاجی مولا بخش صاحب ٹھیکیدار چونیاں ضلع لاہور

**درخواست دعا** میرا ایس۔ وی کلاس کا امتحان ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو شروع ہونے والا ہے۔ جملہ ناظرین اہلحدیث میرے اس نیک ارادے کی کامیابی کے لئے خلوص دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے و دیگر امیدواروں کو اس امتحان میں کامیاب کرے۔

راقم:۔ محمد شفیع متعلم ایس وی کلاس گورنمنٹ نارمل سکول۔ لالہ موسیٰ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

**اشاعت فنڈ** از مدرسہ محمدیہ رائدرگ ۸ ر۔ اہل حدیث دار الاشاعت دکن ۸ ر

**نامہ نگار** اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ مضامین سفید کاغذ کے ایک طرف پختہ روشنائی سے خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ عبارت سلیس ہونی چاہئے۔ (مدیر)

**دعائے صحت** ملک محمد اسماعیل صاحب کی طبیعت [illegible]

ضروری نوٹ: صفحہ ۱۹ ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ دفتر اہلحدیث

# ملکی مطلع

## جرمنی انگریزوں کی روش پر

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

آج اخبارات میں دھوم ہے کہ جرمن ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) آئے دن اپنا قدم آگے بڑھاتا جاتا ہے۔ باوجود وعدۂ امن کے وہ کسی بات پر نہیں ٹھیرتا۔

ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے وزراء نے جرمنی کے مشہور شہر میونک میں پہنچ کر ہر ہٹلر کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا۔ جس کی رو سے چیکو سلواکیہ کا علاقہ (سوڈیٹن لینڈ جس میں جرمن باشندوں کی کثرت ہے) جرمنی میں شامل کر کے ہر ہٹلر کا مونہہ بند کر دیا تھا۔ مگر جرمن ڈکٹیٹر ایسا بے باک واقع ہؤا ہے کہ ایک لقمہ چبا کر دوسرے کے لئے مونہہ کھول دیتا ہے۔ پھر چند روز میں اسے بھی ہڑپ کر لیتا ہے۔ معاہدہ میونک کے بعد پہلے اس نے سلواک میں مداخلت کی پھر چیک میں۔ اسطرح سے سارا چیکو سلواکیہ ہضم کر لیا۔ حالانکہ معاہدہ میونک میں ہر ہٹلر نے خود بھی اس کی حفاظت کی ضمانت دی تھی۔ اب اس ہفتے خبر آئی ہے کہ لتھونیا کے علاقہ میمل کو بھی اس نے اپنا لقمہ بنا لیا ہے اور اب وسط یورپ کی چھوٹی چھوٹی آزاد سلطنتوں (ہالینڈ، سوئٹزر لینڈ اور ڈنمارک وغیرہ) پر بھی دانت رکھتا ہے۔ ہم نے جو اس کی رفتار پر گہری نظر سے غور کیا تو اس کو انگریزوں کی روش کے بالکل مشابہ پایا جس کے ثبوت میں ہم اپنے ملک ہندوستان کی تاریخ سے چند واقعات بالاجمال پیش کرتے ہیں۔

ابتدا میں انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے مدراس میں سوداگرانہ حیثیت سے کوٹھیاں بنائیں۔ پھر حکومت مغلیہ کو ضعیف پاکر ان کوٹھیوں سے قلعوں کا کام لینے لگے۔ اور بظاہر اپنے جان و مال کی حفاظت کی غرض سے کچھ [illegible]

[illegible] بڑھایا اور حفاظت کے سامان میں کچھ اضافہ کر لیا۔ یعنی بندوقوں سے ترقی کر کے توپ خانہ رکھنا شروع کر دیا۔ اور حکومت مغلیہ کو ضعیف دیکھ کر مدراس کے چند علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ پیش قدمی کرتے کرتے مدراس سے نکل کر بنگال پر ہاتھ صاف کیا۔ نواب سراج الدولہ کو شکست دی اور دربار دہلی سے دیوانی اختیارات حاصل کر لئے۔ دوسری طرف مرہٹے از خود اٹھے یا اٹھائے گئے اور تخت دہلی پر قابض ہو گئے۔ ان کو دہلی سے نکالنے میں دربار دہلی کی امداد کر کے آپ بھی خوب فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ پنجاب اور بلوچستان میں بھی داخل ہو گئے۔ بلکہ ہندوستان کی سرحد سے آگے بڑھ کر افغانستان میں بھی وارد ہو گئے غرض جب تک مزاحمت نہ ہوئی اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتے گئے۔ نتیجہ یہ ہؤا کہ سارا ہندوستان برامیت برطانیہ کے زیر نگیں ہو گیا۔

ملک گیری کے ایسے واقعات حکومتوں پر کوئی عیب یا بدنما دھبہ نہیں لگاتے۔ اسی لئے شیخ سعدیؒ نے حکومتوں کی نبض شناسی کر کے یہ شعر کہا ہے جو اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد پادشاہ
ہمچناں در بند اقلیم دگر

آج اگر ہر ہٹلر علاقے پر علاقہ دبائے چلا جاتا ہے تو اس کا یہ طرز عمل انگریزوں کی سابقہ روش کے بالکل موافق ہے انگریزوں کے حلیف فرانس نے کیا کیا تھا؟ ابھی کل کی بات ہے کہ مصر کی بابت فرانس اور برطانیہ میں جھگڑا اٹھا آخر اس جھگڑے کو انہوں نے یوں نپٹایا کہ مصر پر انگریزی تسلط قائم رہا اور مراکش کو فرانس نے لے لیا چنانچہ آجتک اسی تقسیم پر دونوں حکومتوں کا عمل درآمد ہے اسی طرح روس نے وسط ایشیا میں اسلامی ممالک کو بزور دبایا ہؤا ہے۔

غرض مطلب یہ ہے کہ کوئی حکومت موقع مل جانے پر کمی نہیں کیا کرتی۔ اگر اس کا کوئی وعدہ یاد دلایا جائے تو جواب ملتا ہے ہاں وعدہ تو ہے مگر فضا اور ماحول تبدیل ہو گیا ہے اس لئے ایفائے عہد میں مجبوری ہے۔ کسی امر [illegible]

[illegible] ہوتا ہے مگر بندوں کو اس کے رد کر دینے کا اختیار نہیں آج ہم جرمنی کی پیش قدمی کو قانون قدرت اور دول یورپ کی پالیسی پر جانچتے ہیں تو اس میں کوئی جدت اور ندرت نہیں پاتے۔ کیونکہ وہ اسی اصول پر چل رہی ہے جس پر چل کر یورپ کی دوسری حکومتوں نے کئی ایک آزاد ممالک کو اپنا غلام بنایا ہؤا ہے۔ بایں ہمہ ہمارا قول یہی ہے کہ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

---

## تمام ہندوستان کے برادران اہل سنت سے

# لکھنؤ کے سنیوں کی فریاد

بعنوان بالا ایک مطبوعہ تحریر بغرض اشاعت ہمارے پاس پہنچی ہے جسے درج کرنے سے پہلے یہ ظاہر کر دینا بہت مناسب ہوگا کہ امت مسلمہ میں جب سے شیعہ سنی کی تفریق ہوئی ہے اسلام کو اتنا نقصان پہنچا ہے کہ کسی یورپی سلطنت سے بھی نہیں پہنچا۔ بغداد کا سقوط ہؤا تو اس کا باعث یہی شیعہ سنی تفرقہ تھا۔ تخت دہلی کو نقصان پہنچا تو اسی وجہ سے۔ ترکی اور ایرانی سرحد پر تو اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ کہنے پر امت مسلمہ کے لاکھوں کلمہ گو افراد کام آئے۔

چاہئے تھا کہ امت مسلمہ واقعات گذشتہ سے عبرت حاصل کر کے باہمی رواداری کا سبق سیکھتی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اقبال کا ستارہ ابھی افق سے بہت نیچے ہے۔ لکھنؤ میں سنی حضرات اس امر پر مصر ہیں کہ ہم جلوس کی شکل میں مدح صحابہ پڑھتے ہوئے شاہراہوں پر گزریں گے۔ اُدھر شیعہ لوگ اس پر بضد ہیں کہ ہم نہیں گذرنے دیں گے کیونکہ ایسا کرنے سے ہماری دلآزاری ہوتی ہے۔ حکومت کا اس پر اصرار ہے کہ ہم نقض امن کے خوف سے اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ سنی سول نافرمانی کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں چیدہ چیدہ علماء بھی سنت یوسفی کے اتباع میں جیل خانوں میں [illegible]

ahmadimuslim.de

لکھنؤ نے ایک مشہور و متحرک بعض اشاعت میں [illegible] جن کی مضمون عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"لکھنؤ میں تین چار سال سے ہر سال مدح صحابہ پڑھنے کی آزادی کا سوال چھڑا ہوا ہے۔ بہت سے بھائی شاید نہیں جانتے کہ ہمارا مطالبہ کیا ہے۔ اس لئے اچھا ہے کہ واضح کر دیا جائے کہ ہم صرف وہی حق چاہتے ہیں جو ہندوستان میں ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں، پارسیوں، شیعوں وغیرہ تمام ملتوں اور فرقوں کو حاصل ہے۔

ہر قوم اور فرقہ کو از روئے قانون یہ حق حاصل ہے کہ اپنے چھوٹے بڑے جس مذہبی یا قومی رہنما کی وہ چاہے برسی منائے، عام مقامات پر جلسے منعقد کرکے ان کے کارنامے اور محامد و محاسن بیان کرے یا شاہراہ عام پر جلوس نکالے۔ جلوس میں اُن کے نام کے نعرے بلند کرے اور اُن کی شان و صفت کے اشعار پڑھے اور ہندوستان کے ہر حصہ میں اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ کوئی ایسا شہر یا قصبہ نہ ہوگا جس میں اس قسم کے جلسے نہ ہوتے یا جلوس نہ نکالے جاتے ہوں۔ بڑے بڑے متقدایان مذہب کا کیا ذکر ہے اب تو کچھ عرصہ سے سال بسال تلک، لاجپت رائے، سی آر داس، بھگت سنگھ وغیرہ کی برسیاں منائی جاتی اور گاندھی، ٹیگور، وغیرہ کی سالگرہ کے جلسے ہوتے ہیں۔

لکھنؤ میں حضرت پیر جیلانیؒ کی یادگار میں گیارھویں کا جلسہ علی الاعلان میونسپل پارکوں میں ہو سکتا ہے۔ سر سید احمد خاں، حکیم اجمل خاں، مولانا محمد علی، ڈاکٹر انصاری، غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور مولانا شوکت علی وغیرہ کے یوم وفات پر پارکوں میں جلسے کئے جا سکتے ہیں اور اُن کی یادگار میں جلوس نکالے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر حضرات خلفائے ثلاثہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے عظیم الشان کارناموں کو بیان کرنے یا ان کی شان میں قصائد اور نظمیں پڑھنے کے لئے کسی عام مقام پر جلسے منعقد کریں یا ان کے نام نامی پر کوئی جلوس نکالیں اور اس میں ان کے نام کے نعرے لگائیں یا ان کی مدح کے اشعار پڑھیں تو حکومت دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ مزاحمت کرتی ہے۔ حکومت کا قانون ہمارے حق کی نفی نہیں کرتا۔ خود موجودہ حکومت نے پچھلے ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء کو [illegible] ریزولیوشن میں [illegible] الفاظ ہمارا حق تسلیم کیا کہ:-

"گورنمنٹ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ چونکہ تینوں خلفاء کی مدح پڑھنا تو اعلانیہ مسلّم چلا آتا ہے لہٰذا کسی شخص یا جماعت کے [illegible] نہیں کہ وہ سنیوں کو [illegible] حاصل ہے"

اور پھر ۱۲ نومبر کو جو اعلان ملتوی شائع کرایا تھا اُس میں بھی لکھا تھا کہ:-

"عرصہ سے گورنمنٹ کا یہ ارادہ رہا ہے کہ اگر لکھنؤ میں امن و امان کی زندگی کا سلسلہ قائم ہو جائے تو سنیوں کو موخر المذکر معنوں سے (یعنی خالص مدح صحابہ کا عام جلسہ کرنا یا جلوس نکالنا) بھی مدح صحابہ کے حق کو استعمال کرنے کا موقع دیا جائے"

لیکن باوجودیکہ تین ماہ سے زائد گزر گئے اور اسی اثنا میں لکھنؤ میں ایسا امن و امان رہا کہ "حیدر آباد ڈے" منایا گیا۔ اور اُس کے سلسلہ میں [illegible] ہندوؤں کا جلوس نکلا۔ یوم آزادی منایا گیا۔ مسلم لیگ پولیٹیکل کانفرنس ہوئی اور مولانا ظفر علی خان صاحب کا جلوس لاٹھیوں، بلموں اور تلواروں سے مسلح رضا کاروں اور ہزار در ہزار مسلمانوں نے نکالا۔ باایں ہمہ ہم کو اپنا وہ حق استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جس کا خود حکومت نے علی الاعلان وعدہ کیا تھا۔ یہ کیوں؟ کہا جاتا ہے کہ نقص امن کا اندیشہ ہے۔ کس کی جانب سے؟ سنیوں کی طرف سے؟ نہیں بلکہ شیعوں کی جانب سے۔ حکومت کی انصاف پسندی ملاحظہ ہو کہ جس کی طرف سے نقص امن کا اندیشہ ہے وہ تو اپنے ہر قسم کے جلوس سال بھر کے اندر ہر مہینے میں نکال سکے مگر جس کی طرف سے نقص امن کا اندیشہ نہیں ہے اُسکو جلسہ و جلوس کسی کی بھی اجازت نہیں۔ گویا دوسرے معنوں میں وہ حکومت جو مہاتما گاندھی کے مسلک عدم تشدد کی حامی اور متبع ہے سنیوں کو اپنے غیر منصفانہ رویہ سے یہ سبق پڑھاتی ہے کہ اگر تم کو اپنے لئے جلسہ و جلوس کی آزادی حاصل کرنا ہے تو تم بھی دوسروں کے جلسوں اور جلوسوں کے وقت نقص امن کرو تاکہ وہ اپنا نقصان دیکھ کر تمہاری مزاحمت ترک کر دیں۔

حالانکہ ہندوستان کی ایک عدالت العالیہ کی رائے یہ ہے کہ:-

"عمال انتظامی کا یہ کھلا ہوا فرض ہے کہ وہ اُن شہری حقوق کی تائید کریں جن کا استقرار اُن کی اپنی دیوانی عدالتوں میں ہو چکا ہے (ہمارا حق حکومت نے خود تسلیم کر لیا اسلئے عدالت دیوانی سے رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہی) اور ایسا کرنے میں جو [illegible] وہ [illegible] امر کا [illegible] اداری میں ناکامیاب ہے" (آل انڈیا رپورٹر [illegible])

اسی عدالت العالیہ کے ایک [illegible] فیصلہ میں ہے کہ

"حکومت کی بجائے یہ کہا جاتا کہ [illegible] کی خلاف ورزی کو روکنے اور [illegible] پسندی کرنے والوں کو جائز حقوق میں مداخلت سے باز رکھنے کیلئے [illegible] بات ہے کہ وہ تمام اختیارات سے دستکش ہو گئی" (آل انڈیا رپورٹر [illegible] صفحہ [illegible])

اسی عدالت العالیہ نے عمال انتظامی کو قانون کا مفہوم سمجھانے کیلئے تحریر کیا کہ:- "امن عامہ کو قائم رکھنے کیلئے مجسٹریٹ کو خاص قسم کا اختیار دیا گیا ہے جو صرف خاص موقعوں کیلئے محدود ہے اُس کا پہلا فریضہ یہ ہے کہ ہر شخص کی اُن حقوق کے برتنے میں حفاظت کرے جو اُسکو قانوناً حاصل ہوں اور جو لوگ دوسروں کے حقوق کو پائمال کرنا چاہتے ہوں احتیاطی تدابیر سے انکو روکے" (انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲)

پھر اس سے زیادہ صراحت سے سمجھایا ہے کہ:-

"جہاں حقوق میں مزاحمت کیجائے وہاں حقدار اشخاص کو قانون کی پوری پوری پناہ ملنا چاہیئے جس حد تک کہ مقتضائے حالات ہو۔ اسکے ثبوت کیلئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ مجسٹریٹ کے اختیارات حقوق کے تحفظ میں صرف ہونا چاہیئے نہ کہ حقوق کا نفاذ روکنے میں۔ ناجائز افعال کے روکنے میں نہ کہ جائز افعال کے اندر مداخلت کرنے میں۔ مگر مجسٹریٹ کو یقین ہے کہ کسی جائز حق کے نفاذ سے بلوہ ہو جائیگا تو اسکی توقع ہرگز کی جا سکتی ہے کہ وہ اُن اشخاص سے ناواقف ہوگا جن سے بلوہ کا اندیشہ ہو اور اُس کا فرض ہے کہ اُن لوگوں سے قیام امن کی ضمانت لے" (ایضاً)

اگر حکومت کو انصاف کرنا منظور ہوتا تو ۲۸ مارچ کے ریزولیوشن میں ہمارا حق تسلیم کرلینے کے بعد اپریل کے دوسرے ہفتہ میں جب ایک جلسہ کا مقامی مجلس احرار نے اعلان کیا اور وہاں مدح صحابہ پڑھنے کا قصد ظاہر کیا گیا تو حکومت ہرگز دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے مدح صحابہ پڑھنے کو نہ روکتی۔ کیونکہ جہاں جلسہ تھا وہاں سنیوں کی کثیر آبادی تھی اور کسی بلوے کا احتمال بھی نہ تھا اور لکھنؤ کے جلوسوں کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ مدح صحابہ پڑھنے پر سنیوں کی طرف سے کبھی بلوہ نہ ہوا بھی نہیں تھا [illegible] [illegible]

[illegible] اگر حکومت [illegible] تو اب ۱۸ نومبر کے [illegible] اپنے اعلان کا ذکر حکومت کر یاس ہو جانا چاہئے تھا۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

**خوراک اور صحت**

کے متعلق بہترین رسالہ ایک کارڈ لکھ کر مفت منگالیں۔

نورسن کمپنی ... ہال بازار امرتسر


# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" روزمرہ تعریفی شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جس کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ... مع محصولڈاک ... محصول ڈاک علیحدہ ہوگا ... کی قیمت ...

پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نیز ایک پاؤ سے کم وزن کی جائیگی ورنہ ہی بذریعہ وی پی۔

(۴۲۹)

# تازہ ترین شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی۔ میں نے آپ کے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگائی ... بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک ... کے نام ارسال کر دیجئے۔" (۱۹ جنوری ۳۹ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اس سے قبل چند بار مختلف ... سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی" (... ۳۹ء)

جناب راؤ عبدالواسع خان صاحب جبلپوری۔ "آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۲ فروری ۳۹ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسر)

... کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں ... دھندلا ... جالا ... ہونا ... بے حد مفید ہے ... کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔ ... منگوانے کا پتہ: مہتمم دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

# امرت دھارا فارمیسی

## آدھی قیمت میں

امرت دھارا فارمیسی کی تمام ادویات

امرت دھارا فارمیسی اپنے ۴۰ ویں سالانہ جلسہ کی تقریب میں اپنی ادویات کے ان تمام آرڈروں پر جو ماہ مارچ کے اندر ہندوستان اور اس کے باہر کسی بھی ڈاکخانہ سے پوسٹ کئے جاویں۔ پچاس فیصدی کمیشن دے گا۔

## پیشگی روپیہ جمع کرانے کی صورت میں سال بھر یہی رعایت

اس ماہ مارچ کی بدولت ایک ... اگر آپ کچھ روپیہ اس ماہ مارچ میں جمع کرا دیں گے۔ تو یہ رعایت سال بھر ہی آپ کو تب تک ملتی رہے گی جب تک آپکا روپیہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

## امرت دھارا

امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیز کشتہ سونا و ہیرا بھی ۲۵ فیصدی کمیشن کاٹ کر دیا جائے گا۔

## آدھی قیمت میں تمام کتب

تندرستی اور حفظان صحت پر پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید کی قلم جادو رقم سے لکھی ہوئی تمام کتب جن میں کام ودق شاستر حصہ اول بھی شامل ہے۔ پچاس فیصدی کمیشن کاٹ کر دی جائے گی۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردمان۔ رسالہ امرت اور فہرست ادویات و کتب مفت منگائیے!

امرت دھارا ...

# دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت [illegible]
کے ہر خط کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| شرح اردو شرح تجرید بخاری [illegible] | کتانی شرح بخاری ۵ جلد للعہ | تفسیر ابن کثیر [illegible] |
| حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ ۱۲ | سیرۃ الحلبیہ ۳ ۱۲ | خاص طور سے ارزاں [illegible] ہے |
| بخاری مع حاشیہ سندی [illegible] | شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ [illegible] | تفسیر خازن مع معالم |
| قاموس معرب اعلیٰ کاغذ [illegible] | فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد [illegible] | المنجد طبع تاسع |
| مفتاح کنوز السنہ۔ حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست ۵ | تاج العروس شرح قاموس [illegible] | تسہیل العربیہ [illegible] اردو ترجمہ [illegible] ایکہزار صفحات [illegible] للعہ |

نوٹ:- فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانگی جا سکیں اور تقریباً
ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی



# اہلحدیث کی علمی [illegible]

[illegible] آل انڈیا مسلم
ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علی گڈھ میں منائی گئی جس میں
شرکت کی دعوت جماعت اہلحدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس
نے مولانا امام خاں صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے
وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہلحدیث نے علم و فن
کی جو خدمات کی ہیں۔ اس کا [illegible] تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار
نے حضرات تابعین سے اہلحدیث [illegible] ہند ثابت کیا ہے
پھر جناب کی ابتدا کا حال جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی
سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسمٰعیل شہیدؒ سے
مصنفات اہلحدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور
فن وار اور نام مصنف کے ساتھ۔ قومی اخبارات کا نقشہ
ہے۔ الی الان تحال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں
علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ [illegible] نہایت تہذیب و
جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہلحدیث حضرات کو
یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات۔
قیمت عہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

# تراجم علمائے حدیث ہند

(مصنفہ ملک الامام خاں صاحب [illegible])

ہندوستان میں گلشن حدیث کی پود شاہ ولی اللہ
صاحبؒ دہلوی نے لگائی۔ سیدنا محمد اسمٰعیل شہیدؒ نے
اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپالیؒ نے اس کے
پھیلاؤ کے لئے خزانے کھول دیئے۔ [illegible] یہ پود ملک کے
چپہ چپہ پر پھیل گئی اور ملک ابوکیجی امام [illegible] نے اس
سدا بہار گلشن سے ایک گلدستہ سجایا جسے عوام نے
بے حد پسند کیا۔ اگر آپ بھی گلشن توحید کے اس گلدستہ
[illegible]



# زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو
آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔
اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج
ہیں۔ سیاحت یورپ، افغانستان کی ترقیات، ملک کے
سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔
بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ
کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر
کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے
چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے
۵۶۴ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت
تین روپے۔ رعایتی قیمت [illegible]
ملک کے مشہور جرائد نے [illegible]
ہیں۔ ضرور منگوا کر پڑھیں۔
پتہ:- منیجر اہلحدیث [illegible]



تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد عہ

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار
"اہلحدیث" میں شائع ہو رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ الرواز الاسلام امرتسر


(۴۳۰)

# اشتہار واجب الاظہار و بہجت آثار

عقیدتمندانِ خلوص کیش و خریدارانِ نیکو اندیش !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

جس طرح اللہ تعالیٰ نے عالمِ اجسام کو روشن کرنے کے لئے آفتاب کو پیدا کیا ہے اسی طرح ارواحِ مقدسہ کو روشن کرنے کے لئے ذاتِ محمدیؐ کو پیدا کیا۔ چنانچہ ظاہری سورج کو بھی سِرَاجًا وَّهَّاجًا کہا اور آپ کی صفت میں بھی سِرَاجًا مُّنِيْرًا فرمایا۔ لیکن جس طرح ظاہری سورج سے روشنی لینے کے لئے آنکھوں کی سلامتی اور حصولِ نور کیلئے آنکھ کھول کر سورج کی طرف رُخ کرنا شرط ہے۔ اسی طرح آنحضرتؐ سے بھی فیض روحانی حاصل کرنے کیلئے دل کی صفائی اور طلب صادق شرط ہے۔ سلسلہ برکات محمدیہ اسی لئے جاری کیا گیا تھا کہ صادق الرغبت طالبوں کو بصیرتِ معرفت اور نورِ قلب حاصل ہو۔ ہرچند کہ میں عاجز اپنی ذات میں بوجہ امورِ دنیا میں منہمک رہنے کے اس قابل نہیں ہوں لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس سلسلہ کے شائع شدہ رسائل سعید الفطرت ارواح کے لئے ازبس مفید ثابت ہوئے ہیں کیونکہ ان میں وہی اوراد و اذکار اور دعوات و وظائف مذکور ہوتے ہیں۔ جو قرآن و حدیث میں وارد ہیں اور معلوم و مسلّم ہے کہ قرآن و حدیث روحانیت کا چشمۂ صافی ہے۔ جس میں انسانی تخیلات و توہمات کا گندلا پن نہیں ہے ان رسائل کے مندرجہ اذکار کو پابندیٔ شرائط سے بجا لانے والے بعض اصحاب نے اپنے حالات و وارداتِ قلبیہ اور توفیق ایزدی حاصل ہونے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے ان کے بعض اقتباس انشاء اللہ کسی اور تحریر میں ظاہر کرونگا سردست التماس یہ ہے کہ میرا ارادہ اس سلسلۂ تصنیف کو متواتر رکھنے کا ہے (وما توفیقی الا باللہ) گذشتہ سال میں ان رسائل کی طباعت کا انتظام بیشتر مجھے اپنی [illegible] صاحب ہے جو [illegible] اخراجات کے بہت کم ہیں [illegible] اگر آپ [illegible] کو پائندہ رکھنا چاہتے ہیں تو آپ [illegible] کوشش کریں جوکہ انکے مصارف طبع اور بالائی انتظامات کے اخراجات پورے ہوتے رہیں اور لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔

**دیگر** یہ کہ جن اصحاب نے گذشتہ سال ایک ایک روپیہ چندہ دیا تھا ان کا حساب رسالہ عیدین (قُرَّةُ الْعَيْنَيْنِ بِمَسَرَّةِ الْعِيْدَيْنِ) کے پہنچ جانے کے ساتھ رسالہ غازۂ رغائب (برائے جنازۂ غائب) کو بھی شامل کرکے صاف ہوگیا ہے۔ بلکہ ایک نمبر اوپر چلا گیا ہے۔ میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ اب نئے سال سے اس کا حجم بجائے ۱۶ صفحے کے ۳۲ صفحے یعنی دُگنا کردیا جائے۔ لیکن چندہ دُگنا نہیں بلکہ ڈیوڑھا کیا جائے۔ یعنی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ کیونکہ یہ سلسلہ محمدی دیگر گدیوں کی طرح تحصیل زر کے لئے نہیں ہے کہ عقیدتمندوں سے نذرانے لے کر اپنی شکم پروری کی جائے۔ خدا کا احسان ہے کہ اُس نے اس عاجز کو اپنے فضل و کرم سے اس سے مستغنی کر رکھا ہے۔ یہ تو معاملہ کی بات ہے کہ آپ روحانی سعادتوں اور برکتوں سے بھرے ہوئے رسالے لیتے ہیں اور چندہ دیتے ہیں۔ اس میں کسی قسم کی ٹھگ بازی یا بناوٹ نہیں ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ بعض عقیدتمند احباب ازراہِ قدردانی خوشدلی سے ثوابِ عاقبت کے لئے علاوہ رقم چندہ کے بھی مصارف کے لئے امدادی رقوم بھیجتے ہیں۔ سو اُن کو حساب سے مفت اشاعت کیلئے اُتنے رسالے زائد بھیجدیئے جاتے ہیں تاکہ نادار اور غیر شائق لوگ بھی (مفت حاصل کرکے) ان رسائل کا مطالعہ کرسکیں۔ اور اپنے اعمال و اشغال کو مطابقِ سنت ادا کرسکیں۔ کیونکہ جب تک کوئی عبادت مطابقِ سنت نہ ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں قابلِ قبول نہیں ہوگی۔

سو التماس ہے کہ آپ نئے سال کیلئے ماہ اپریل تک مبلغ ایک روپیہ آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر اس عاجز کے نام شہر سیالکوٹ میں بھیجدیں۔ اور اپنے دیگر احباب کو بھی خریداری کی ترغیب دیویں۔ [illegible] رسال کرنے کے [illegible]

اگلا رسالہ آپ کی خدمت میں نہیں پہنچیگا۔ کیونکہ یہاں مابعد کا حساب نہیں ہے نہ نمونہ بھیجنے کا دستور ہے نہ وی پی کرنے کی رسم ہے۔ جو صاحب اس کی خواہش رکھتے ہوں وہ پیشگی ؏ بھیجدیں۔ اور جو خواہش تو رکھیں لیکن چندہ نہ بھیجیں تو وہ اصحاب یا تو شوق کو اپنے پہلو میں دبائے رکھیں یا کسی مفت تقسیم کرنے والے بھائی کے دست کرم کی طرف دیکھتے رہیں۔ میرے پاس اُن اہل حدیث احباب کے علاوہ مفت دینے کا صیغہ نہیں ہے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

## دوسری بشارت

اس کے ساتھ ہی آپ کو دوسری بشارت بھی سنادوں کہ میں نے سورہ کہف کی تفسیر کی طباعت کا انتظام بھی کرلیا ہے۔ مسودہ تیار ہے۔ خدا کی توفیق سے آپ کے یہ اشتہار پڑھنے سے پہلے اس کی کتابت بھی شروع ہوگئی ہوگی۔ اس کا ہدیہ ابھی میں مقرر نہیں کرسکتا۔ لیکن اتنا کہتا ہوں کہ جن جن اصحاب کو اس کی خریداری کا شوق ہو وہ سردست ایک جوابی کارڈ پر اطلاع دیدیں۔ جب وہ چھپ جائیگی تو انشاء اللہ آپ کو اطلاع کردی جائیگی (۴۳۱)

اس کا اندازِ بیان وہی ہے جو سورت فاتحہ کی تفسیر (واضح البیان) کا ہے۔

**ضروری نوٹ:۔** جن اصحاب نے سابقًا تفسیر سورتِ بقر کے لئے جوابی کارڈ لکھا ہوا ہے ان کو سورہ کہف کی تفسیر یا رسالہ الہادی کے لئے جوابی کارڈ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ان کو اُن کے پیشتر بھیجے ہوئے کارڈ ہی پر اطلاع کردی جائیگی۔ واللہ الموفق !

آپ کا صادق

**محمد ابراہیم میر۔ محلہ میانہ پورہ۔ شہر سیالکوٹ**


## تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتًا اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ ۲۰×۳۰/۸ کے ۲۸۸ صفحات۔ قیمت مجلد ؏ غیر مجلد ۱۲؍

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

## ناظرین اخبار اہلحدیث کو خوشخبری

[illegible] رسالہ ... بیان توحید باری و تردید تعزیہ داری۔

... وہابی کی پہچان۔ ... مسئلہ سینے پر ہاتھ باندھنا۔ ... اہل حدیث اور ترک تقلید۔

... حنفی مذہب کے معتبر علماء کرام دہلی کا فتویٰ قبوں اور گنبدوں کے بارے میں۔

ملنے کا پتہ:- محمد عبد الکریم کندکوری ٹیچر ... ایم بی اسکول۔

پوسٹ اودیاگیر۔ ضلع نلور۔ (صوبہ مدراس)

## ... روزانہ حمایت اسلام میں کیا ہوتا ہے

مسائل حاضرہ پر عالمانہ تبصرے

تاریخ اسلام اور تمدنی ضروریات پر ... مضامین

معلومات عامہ

دنیا کی ہفت روزہ ڈائری (نہایت اچھا اور دلچسپ ...)

... [illegible]

... کے ماتحت حمایت اسلام پہلے سے ... بہتر ہے

ہم کو لکھئے اور ہمارے بیان کی صداقت کا امتحان کیجئے۔

سالانہ چندہ صرف تین روپے پیشگی ——— ... آنے

## ایک روپیہ چار آنہ میں

# جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

اس نئی اور اچھوتی کتاب ... امراض کا بیان ... تشخیص ...

... خواص الادویہ ... کی دی گئی ہے۔

تاکہ انگریزی دوائیوں کے اردو ... معلوم ہو سکیں۔ کاغذ،

طباعت اعلیٰ۔ پاکٹ سائز۔ مجلد ... باوجود ان خوبیوں

کے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ 1/4 ... ڈاک ...

... منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

... کی چھپائی نہایت عمدہ و خوشنما

... نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے

... اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، بیرنگ فارم وغیرہ

چھپوانے ہوں تو ... یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ

طے کریں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ... امرتسر

## اکسیر ہاضمہ مفت

اکسیر ہاضمہ کا اشتہار ناظرین سالہا سال سے ملاحظہ کرتے ہیں۔

بیشمار حضرات اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں ...

[illegible]

... منیجر اکسیر ہاضمہ ...

## بائیوکیمک بکس

[illegible]

## رئیس قادیان

مرزا صاحب قادیانی ...

[illegible]

DELHI

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶

نمبر ۲۳

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

# اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

| | | |
|---|---|---|
| والیان ریاست سے | سالانہ | عـــہ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | ؍؍ | سے؍ |
| عام خریداران سے | ؍؍ | صہ؍ |
| ؍؍ ؍؍ | ششماہی | ۲؍۱۲ |
| ممالک غیر سے | سالانہ | ۱۰۔ شلنگ |
| فی پرچہ | - - - - | ۲؍ |

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۶ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۷۔ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

# اہلحدیث کا کانفرنس نمبر

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی تحریک سنہ ۱۹۰۶ء میں بذریعہ اخبار "اہلحدیث" کی گئی تو ہر طرف سے اس کی تائید پہنچی۔ پہلی مجلس بمقام آرہ بتقریب جلسہ مدرسہ احمدیہ قائم ہوئی۔ جس کے صدر حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری مرحوم و مغفور مقرر ہوئے اور ناظم خاکسار ابو الوفاء۔ اس کے متصل ہی مولانا عبد العزیز رحیم آبادی مرحوم کی صدارت میں ایک وفد نے دورہ کیا۔ جس میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور یہ خاکسار بھی شریک تھے۔ یہ وفد بنگال اور یوپی میں سے ہوتا ہوا پنجاب میں پہنچا۔ یہاں سے دہلی گیا۔ اصحاب دہلی نے باعزاز احترام اس کا استقبال کیا اور انصار مدینہ کی طرح کانفرنس کی اغراض میں مدد دی۔ جزاہم اللہ! اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صدر دفتر دہلی میں مقرر ہوا۔ آفس سکرٹری سید عبد السلام صاحب مرحوم مقرر ہوئے۔ اس آواز کو اہل قوم نے بہت پسند کیا۔ چنانچہ کانفرنس کا پہلا جلسہ سنہ ۱۹۱۲ء میں دہلی منعقد ہوا۔ جس کے بعد کانفرنس کی آواز سارے ملک میں پھیل گئی۔ دوسرا جلسہ امرتسر میں ہوا۔ بعد ازاں پشاور میں۔ اصحاب پشاور نے مخالف فضاء کا پورا انتظام رکھا۔ اس کے بعد علی گڈھ، کلکتہ، کانپور، مدراس، ملتان، گوجرانوالہ، بنارس، چھپرہ، مئو، ھکراوہ وغیرہ میں جلسے ہوئے۔ جلسوں میں انتظام اعلیٰ درجہ کا ہوتا رہا۔ کسی قسم کی کبھی بدمزگی یا تکلیف کی شکایت نہیں سنی گئی۔ علماء اور شرفاء اہل حدیث بلکہ غیر اہل حدیث بھی شریک ہوتے رہے — اہل حدیث کانفرنس کی قبولیت کا ثبوت یہ کافی سے زیادہ ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے موتمر مکہ میں اس کی نمائندگی از خود طلب فرمائی — اس دفعہ

دہلی کی مجلس شوریٰ میں پاس ہوا کہ جلسہ عام دہلی میں کیا جائے۔ ابھی اشتہار شائع نہیں ہوا تھا کہ فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) کے احباب پہنچ گئے اور خواہش کی کہ اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ فتحگڑھ میں ہو۔ میں نے کہا ایک درخواست بدستخط ممبران استقبالیہ لکھ کر لے آئیں تو میں اپنی سفارش لکھ کر بغرض منظوری مجلس شوریٰ میں بھیجدونگا۔ درخواست میں نے بھیجدی۔ وہاں سے منظوری پہنچ گئی۔ چنانچہ آج (۷-اپریل) کو جلسہ کا پہلا روز ہے۔ فالحمد!

اس عرصہ میں کانفرنس پر جو مصائب آئے وہ اُن سے کم نہ تھے جو خلافت کانفرنس پر آئے جنکی وجہ سے وہ ختم ہوگئی مگر اہل حدیث کانفرنس محض خدا کے فضل سے آج تک زندہ ہے۔ گو اس کی زندگی کو کالعدم سمجھا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمدرد اس کی کمزوری محسوس کرکے اس کو قوت دینا چاہتے ہیں اور مخالف اس کی موت کی خبر سننے کے منتظر

ناظرین اہلحدیث میں سے ہر ایک ناظر اپنے لئے فیصلہ کرلے کہ اس کو کس گروہ میں شامل ہونا چاہئے۔

پہلے اس سے کہ ناظرین فیصلہ کریں، کانفرنس کی اغراض و مقاصد پر ایک نظر ڈال لیں جو یہ ہیں:

(۱) غیر قائلین اسلام کو اسلام کی دعوت دینا

(۲) نومسلموں کی مناسب طریق سے امداد کرنا۔

(۳) مسلمانوں کو خالص توحید اور سنت مطہرہ کی پابندی کی ترغیب دینا۔

(۴) مسلمانوں کے عموماً اور اہل حدیثوں کے خصوصاً باہمی خلاف وشقاق کو دور کرنے میں سعی اور کوشش کرنا

(۵) رسوم قبیحہ مخالفہ سنت کی اصلاح میں کوشش کرنا۔

(۶) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث طلبۂ علم کی خصوصاً حتی المقدور وظائف وغیرہ سے امداد کرنا۔

(۷) علوم دینیہ خصوصاً تفسیر و حدیث کی ہر طرح سے خدمات کرنا اور ان کو ترقی دینا۔

(۸) اہل حدیثوں کی درسگاہوں کو مناسب امداد پہنچانا۔

(نوٹ) اہل حدیث کانفرنس کا صدر دفتر صدر بازار دہلی میں ہے اور دفتر نظامت دفتر اہلحدیث امرتسر میں ہے۔

**ناظرین کرام!** ان اغراض و مقاصد میں سے کوئی مقصد بھی ایسا ہے جو کسی اہل توحید کو ناپسند ہو۔ جب نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر کانفرنس کو قوت پہنچانے میں کیا تامل ہے؟

اب میں ایک ضروری بات پر حاضرین اور ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں جو خاص سننے کے قابل ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جماعت اہل حدیث کو ایک ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو اہل حدیث کے اغراض و مقاصد کی عام نگرانی کرے۔ اس ضرورت کو ملحوظ رکھ کر جماعت کے سامنے دو راستے ہیں۔

(۱) اوّل اسی کانفرنس کو قوت دیکر اس کو کارآمد بنائیں۔

(۲) اس کو ختم کرکے نئی جماعت بنائیں جو عام نگرانی کا کام کرے۔

یہ امر کسی اہل عقل سے مخفی نہیں کہ ایک بنی بنائی جماعت کو توڑ کر دوسری جماعت بنانا بہت مشکل ہے۔ کون نہیں جانتا کہ چلتی گاڑی کو چلائے جانے کے لئے صرف ہاتھ رکھنا کافی ہوتا ہے بہ نسبت نئی گاڑی چلانے کے۔ پس جس دل میں توحید وسنت کی ہمدردی ہے وہ تو دوسری صورت کا خیال بھی دل میں نہ لائیگا۔

لہٰذا توحید وسنت کے شیدائی فیصلہ کریں اور جلدی کریں۔ ایسا نہ ہو کہ اہل حدیث کانفرنس اپنے آخری دم میں یہ کہتی ہوئی سنی جائے۔ ؎

آئے ہے بے کسیٔ عشق پہ رونا غالبؔ
کس کے گھر جائیگا سیلاب بلا میرے بعد

# جلسہ اہل حدیث کانفرنس فتحگڑھ چوڑیاں

## خطبہ استقبالیہ

صدر مجلس استقبالیہ مولوی عبدالرحیم صاحب ہیں جنہوں نے یہ خطبہ پڑھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

حمد وصلوٰۃ کے بعد آیۃ کریمہ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید کے مصداق یہ بھی ایک شکر کا مقام ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے جیسے ناتوان وبے بضاعت انسانوں کو اس چھوٹے سے قصبہ میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اجلاس قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں ممبران کانفرنس علماء کرام و دیگر معزز حاضرین کا خیر مقدم کہتا ہوا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بعدہٗ چونکہ قصبہ ہذا کسی قسم کی خاص شہرت نہیں رکھتا۔ الا یہ کہ اس قصبہ کو بھی دہلی سے خاص تلمذ کا تعلق ہے۔ جس پر یہ قصبہ بزبان حال کہہ سکتا ہے ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس است

اس کی تفصیل یعنی اس قصبہ کے تاریخی حالات عرض کرتا ہوں وہو ہذا:-

حضرات! قصبہ فتحگڑھ چوڑیاں ایک تاریخی قصبہ ہے جس کو ۱۷۶۰ء میں خاندان مغلیہ کے آخری تاجدار کے عہد میں ایک شخص مسمی حقیقت سنگھ کنھیا نے اپنے برادرزادے کے نام پر موسوم کرکے آباد کیا۔ اس قصبہ کے نصف میل جانب شرق ایک معمولی سا گاؤں آباد تھا جسے چوریاں کہتے تھے۔ جب یہ قصبہ آباد ہوا تو اس گاؤں کے تمام باشندوں کو یہاں لاکر آباد کیا گیا اور اس گاؤں کا نام ہمراہ شامل کرکے اس کا نام فتحگڑھ چوریاں رکھا گیا۔ جو بعد میں فتحگڑھ چوڑیاں ہوگیا۔ اگرچہ یہ ایک معمولی قصبہ ہے جس کی کل آبادی چھ ہزار ہے۔ مگر اشاعت توحید وسنت اور دینی خدمات میں گردونواح کے تمام قصبوں سے اس کا درجہ بہت برتر ہے۔ کیونکہ قصبہ ہذا کی سرزمین میں بہت سے مشاہیر اسلام، اولیاء عظام وعلماء کرام مدفون ہیں۔ ان میں سے ایک خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد اکرم

... ڈاکٹر ... (۳۴۴) ... (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

صاحب مرحوم تھے جو کہ ابتداء ہی میں ایک اور قریہ گاؤں سے یہاں آکر آباد ہو گئے تھے۔ آپ بڑے متقی، زاہد اور خدا ترس بزرگ تھے اور اپنے زمانہ کے اولیاؤں میں شمار ہوتے تھے۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادگان، مولانا نظام الدین صاحب، مولانا احمد شاہ صاحب و مولانا حامد شاہ صاحب مرحومین نے بھی جو پرہیزگاری و ریاضت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ توحید و سنت کی بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی تبلیغ سے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی مہارانی چاند کور جو اس قصبہ کی لڑکی تھی، کے بھائی چندا سنگھ نے قریبا ۱۸۴۵ء میں اسلام قبول کیا۔ جس کا اسلامی نام محی الدین رکھا گیا۔ نومسلم محی الدین توحید کا شیدائی ۱۸۶۱ء میں فوت ہوا۔ اور اپنے آخری وقت تک ملت ابراہیمی پر قائم رہا۔ مولانا مولوی نظام الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادوں میں سے مولانا مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم و مغفور کو ابتداء ہی سے دینی تعلیم کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ چھوٹی ہی عمر میں گھر پر معمولی تعلیم سے فارغ ہو کر دہلی پہنچے ان دنوں دہلی میں حضرت مولانا مولوی سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ درس تدریس فرماتے تھے۔ آپ نے وہاں کافی عرصہ قیام فرمایا اور تمام علوم شرعیہ سے فارغ التحصیل ہو کر حضرت سید صاحب مرحوم سے سند حاصل کر کے قریبا [illegible] میں واپس فتحگڑھ تشریف لائے۔ حضرت سید صاحب مرحوم کا قول تھا کہ میں نے صبر مولوی محمد عثمان صاحب فتحگڑھی سے سیکھا ہے۔ جب آپ نے یہاں علم حدیث بیان کرنا شروع کیا اور اسی کے مطابق مسائل بتانے لگے تو اس وقت لوگ کہتے سُنے جاتے تھے کہ مولوی محمد عثمان ایک نیا مذہب لیکر آیا ہے۔ اُن دنوں ان کے سب سے بڑے بھائی مولانا مولوی محمد علی شاہ صاحب مرحوم مفتی تھے جو کہ حنفی المذہب اور گدی نشین تھے۔ ان سے بھی مولانا مرحوم کا مسائل میں بہت اختلاف رہا۔ ابتداء میں لوگوں کی طرف سے بہت نفرت رہی مگر آپ مخالفت پر قائم رہے اور تمام مصائب کو برداشت کیا۔ رفتہ رفتہ لوگ ان کے دین متین کو دیکھ کر ان کے ہم خیال ہوتے چلے گئے۔ چند سال گزرنے کے بعد قصبہ ہذا و گرد و نواح کے مضافات بھی توحید و سنت کے شیدائی و دلدادہ ہو گئے۔ آپ چھٹے خسر حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم مغفور ساکن قلعہ میہاں سنگھ کے ہمراہ زائر بیت اللہ شریف ہوئے۔ حج سے واپس آکر ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا اور تبلیغی کام بھی مکمل نہ ہوا تھا کہ داعی اجل کو لبیک کہا اور ۴۸ سال کی عمر میں ۱۳۰۳ھ میں انتقال فرما گئے۔ غفر اللہ لہ و رحمہ۔ اس قلیل عرصہ میں مولانا مرحوم و مغفور نے علاوہ اشاعت توحید کے چند کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان میں سے ایک بڑی مفید کتاب "حکم النبی بکفر من لا یصلی" یعنی تارک الصلوٰۃ کے کفر کا فتویٰ ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا مولوی عبد الحی مرحوم و مغفور تھے۔ آپ کو قدرت سے ایسی ذہانت عطا ہوئی تھی کہ چھوٹی ہی عمر میں حافظ حدیث کہلانے لگے۔ آپ بڑے عابد متقی، پارسا اور باعمل عالم تھے۔ آپ کی عمر نے بھی وفا نہ کی اور چالیس سال کی عمر میں مارچ ۱۹۲۲ء میں اس جہان فانی سے چل بسے۔ غفر اللہ لہ و رحمہ۔ آپ نے مرزائیت کی تردید میں ایک کتاب تذکرۃ العباد تصنیف کی جس کا مرزائیوں کی طرف سے آج تک جواب شائع نہیں ہو سکا اور تردید مرزائیت میں ایک اور کتاب کا مسودہ تیار کیا تھا مگر مہلت نہ ملی اور ویسے کا ویسا ہی پڑا رہ گیا جو کہ ابھی تک بھی ترتیب نہیں دیا جا سکا۔ آپ کی دینی خدمات کے علاوہ ایک یادگار اسلامیہ ہائی سکول ہے جس کی عمارت میں یہ جلسہ ہو رہا ہے۔

مولانا مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم کے بڑے بھائی مولانا مولوی محمد اعظم صاحب مرحوم و مغفور کو بھی جو بڑے خوش خلق، مہمان نواز اور حلیم تھے حضرت سید صاحب کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ آپ نے بھی حضرت سید صاحب مرحوم سے علم حدیث وغیرہ حاصل کر کے سند حاصل کی ہوئی تھی۔ ان کے صاحبزادے مولانا مولوی محمد فاضل صاحب نے بھی حضرت سید صاحب مرحوم سے تعلیم حاصل کر کے سند حاصل کی ہوئی ہے۔ آپ بڑے متقی اور باعمل بزرگ ہیں اور اس وقت جامع مسجد اہلحدیث فتحگڑھ کے امام اور مفتی ہیں۔

[illegible] صاحب مرحوم و مغفور بھی قابل ذکر ہیں۔ ان کے خاندان نے بھی دینی خدمات میں کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ آپ بھی ابتداء ہی میں نقل وطن کر کے اس قصبہ میں آباد ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادوں مولانا مولوی حاجی عمر الدین صاحب و مولانا مولوی اللہ بخش صاحب نے بھی بہت دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔ حضرت مولانا مولوی عمر الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادے حافظ عزیز الدین صاحب مرحوم اتقاء، صبر اور ریاضت دینی کی وجہ سے امرتسر میں خاص مشہور تھے اور مولانا اللہ بخش صاحب مرحوم کے صاحبزادے مولانا مولوی شمس الدین صاحب مرحوم بھی پارسائی اور زہد میں خصوصی تھے۔ مولانا مولوی شمس الدین صاحب مرحوم کی یادگار ذرہ بے مقدار خاکسار آپ کے سامنے حاضر ہے۔

حضرات! حق تو یہ ہے کہ توحید و سنت کی بنیاد انہی مذکورہ بالا لوگوں کی رکھی ہوئی ہے۔ جس پر آج اہل قصبہ کو فخر حاصل ہے اور جس کی وجہ سے یہ قصبہ خاص طور پر مشہور ہے۔ بعد میں مکرر بحکم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے مصداق کے مطابق ان حضرات علماء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دور دراز سفر کے مصائب برداشت کر کے اس جلسہ میں رونق افروز ہو کر قصبہ ہذا کو اعزاز بخشی کے زیور سے مزین کر کے اہل قصبہ کو عموما اور مجلس استقبالیہ کو خصوصاً عزت بخشی ہے۔ میں ان حضرات کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات صرف کر کے جلسہ میں رونق کو دوبالا کیا ہے اور ان حضرات کا شکریہ ادا کرنا بھی نہایت ضروری خیال کرتا ہوں جنہوں نے اپنے مال سے ہماری امداد فرمائی ہے اور جو اس وقت بدنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرات! اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے امرتسر میں کانفرنس کا اجلاس ہوا تھا یہ قصبہ اسی روز سے اس شوق میں تھا کہ ہم بھی اہالیان قصبہ دعوت کا فخر حاصل کریں لیکن خانہ آباد کان میں پڑتی تھی کہ

ایاز قدر خود بشناس

مگر اس آواز سے شوق کم نہ ہوتا تھا بلکہ دن بدن ترقی پکڑتا رہا یہاں تک کہ یہ دن دیکھنا ہمیں نصیب ہوا کہ ہم آج اپنے قدردانوں کی خدمت میں کھڑے ہوئے اپنے

ضرور قدرت کا اعتراف کرتے ہیں اور نہایت اخلاص اور بہت سے معافی کی درخواست کرتے ہوئے معزز مہمانوں کو مخاطب کرکے عرض کرتے ہیں ؎

وہ آئیں گھر ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

حضرات! میں اس امر کا اعتراف بھی کرتا ہوں کہ ہماری وسعت قلیل اور بہت کمزور ہے۔ اس لئے ہماری خدمات میں ہر قسم کے قصور ہونگے اور ضرور ہونگے۔ کیونکہ کوئی چیز دہلی، لاہور، امرتسر کی طرح یہاں آرام دہ بھی نہیں ہوگی اور سب سے آخر میں بزبان شیخ سعدی علیہ الرحمۃ معزز مہمانوں کو مخاطب کرکے یہ شعر پیش کرتا ہوں ؎

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

حضرات! میں اور دوسرے کارکن اور اہل قصبہ درگاہ خداوندی میں بالحاح زاری دعا کرتے ہیں کہ خدا اس اجتماع میں ہمارے ساتھ ہو۔ برکات نازل فرمائے۔ اور آیندہ کے لئے یہ اجتماع موجب ترقی ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خادم عبدالرحیم خلف مولانا مولوی شمس الدین
صاحب مرحوم۔ صدر استقبالیہ کمیٹی
فتحگڑھ چوڑیاں۔ ضلع گورداسپور

---

## خطبہ صدارت

صدر جلسہ جناب مولانا عبدالقادر صاحب وکیل قصور ہیں۔ جن کا خطبہ صدارت مختصر درج ذیل ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اکیسواں اجلاس ہے۔ ایسے اجتماعوں کی اصل غرض و غایت یہی ہے کہ ہم پچھلے سال کے کاموں کا جائزہ لیں۔ جو کوتاہیاں ہم سے ہوئی ہیں ان پر غور کریں۔ اپنی خامیوں کی اصلاح کی کوشش کریں اور آئندہ سال کے لئے نئے عزم اور نئے حوصلے سے کام کے لئے تیار ہوں۔ مگر جماعت اہل حدیث نے بہت کم اپنے سالانہ اجتماعوں سے احتساب کا کام لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت دن بدن رو بہ تنزل ہے اور دن بدن ہماری مساعی کمزور ہو رہی ہیں۔ ہماری جماعت کا وقار کم ہو رہا ہے۔ اور وہ ولولہ اور جوش جس کی وجہ سے ہماری جماعت چند سال قبل ممتاز تھی۔ سرد پڑ چکا ہے۔ دراصل قوموں اور مذاہب کی مثال بھی ایک انسان کی مثال ہے۔ جس طرح ہر انسان پر پہلے بچپن پھر شباب اور اس کے بعد بڑھاپا طاری ہوتے ہیں اسی طرح جماعتوں کا بھی پہلے بچپن ہوتا ہے جبکہ ان کا ہر کام جوش و خروش سے معمور ہوتا ہے۔ ان کی بڑھان اور اٹھان دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈالتی ہے۔ پھر ترقی کرتے کرتے شباب تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور جوانی کی امنگیں اور حوصلے اپنا پورا زور دکھلاتے ہیں، ہر روز وہ نیا میدان کارزار گرم کرتی ہیں۔ ہر روز وہ نئی راہیں ترقی کی نکالتی ہیں اور ایک میدان سر کرنے کے بعد دوسرے میدان کا رخ کرتی ہیں۔ اس وقت ان کا مذہب ایک زندہ حقیقت ہوتا ہے اس کے ہر حکم کی وہ زندہ تصویر ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مذہب کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ مذہبی احکام کی تعمیل محض رسمی رہ جاتی ہے۔ ظاہری اعمال میں بے جا فخر و غرور پیدا ہو جاتے ہیں۔ قوائے عملیہ میں اضمحلال شروع ہو جاتا ہے یہ قوموں اور جماعتوں کے بڑھاپے یا بیماری کا زمانہ ہے اور اگر وہ وقت پر نہ سنبھلیں تو خدا کا قانون اپنا عمل شروع کر دیتا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ۔

(اعراف) اور دیکھو ہر امت کے لئے ایک ٹھہرایا ہوا وقت ہے۔ سو جب کسی امت کا ٹھہرایا ہوا وقت آ گیا تو پھر نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتی ہے نہ ایک گھڑی آگے (جو کچھ اس کے لئے ہونا ہے ہو گزرتا ہے یعنی وہ اپنے اعمال کی پاداش میں فنا کر دی جاتی ہے) اس آیت کریمہ میں فی الحقیقت اس طرف اشارہ ہے کہ قوموں اور جماعتوں کی موت و حیات بھی اسی طرح موت و حیات کے مقررہ قوانین کے تابع ہے جس طرح کہ افراد کی۔ جب ایک جماعت کے افراد کے قلوب مردہ ہو جاتے ہیں قومی اس کا ولولہ جہاد فنا ہو جاتا ہے اور وہ زندگی کی جد و جہد میں مسابقت کے جذبے سے خالی ہو جاتی ہے تو اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہلاکت یعنی موت کے گھاٹ اتار دی جاتی ہے۔ اگر آپ تاریخ انسانی کا غائر نظر سے مطالعہ کریں تو یہ حقیقت آپ پر روز روشن کی طرح آشکارا ہو جائیگی کہ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

مکافات عمل کا قانون ایسا اٹل ہے کہ اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔ اس سے بھی آگے بڑھئے۔ آپ اپنے گرد و پیش کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ایک ہی قانون ہے جو کائنات کے ذرے ذرے میں جاری و ساری ہے۔ اور قدرت کا ہر کرشمہ اس کا ہر فعل قوانین قدرت کی وحدت عمل کا پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے جس طرح ایک انسان یا ایک حیوان یا ایک درخت اور ایک پتھر انفرادی طور پر طبعی قوانین کے تابع ہے اسی طرح تمام قومیں اور تمام جماعتیں طبعی قوانین کے تابع ہیں۔ وہ کونسا قانون ہے جو جماعتوں کے اعمال و افعال پر حاوی ہے اگر آپ غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ قانون، قانون مکافات عمل ہے۔ قرآن حکیم نے اس کے لئے مختلف نام تجویز فرمائے ہیں۔ اور مختلف پیرایوں اور اسالیب میں اسے بیان فرمایا ہے کہیں اسے قانون مجازات کہیں قانون بقائے اصلح اور کہیں بقائے انفع سے تعبیر فرمایا ہے۔ مگر مآل ان کا ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ جس فرد یا جماعت کے اعمال صالح ہونگے وہی فرد یا جماعت خوف اور حزن سے محفوظ رہنے کا حق رکھتی ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ
بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَ
مِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ
مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ
وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَ
أَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَٰلِكَ

یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ ۔ (الرعد)

"اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا تو اپنی سمائی کے مطابق وادیاں بہ نکلیں اور میل کچیل سے جھاگ بن بن کر پانی کی سطح پر اُٹھا تو سیلاب کی رو اسے بہا لے گئی۔ اور دیکھو اسی طرح کا جھاگ (میل کچیل سے) اس وقت پر اٹھتا ہے جب لوگ زیور یا اور کوئی چیز بنانے کے لئے (دھاتوں کو) آگ میں تپاتے ہیں۔ حق اور باطل کے مقابلہ کی مثال ایسی ہی سمجھو جو اللہ بیان کر دیتا ہے۔ پس (میل کچیل کا) جھاگ (جو کسی کام کا نہ تھا) رائیگاں گیا اور جس چیز میں انسان کے لئے نفع تھا وہ زمین میں رہ گئی۔ اسی طرح اللہ (لوگوں کی سمجھ بوجھ کے لئے) مثالیں بیان کر دیتا ہے۔"

حضرات! ذرا اما ماینفع الناس کے حکیمانہ الفاظ پر غور کیجئے۔ قرآن حکیم نے کس معجزانہ بلاغت و ایجاز سے حق اور باطل اور بقا و فنا کا قانون بیان فرما دیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ کائنات ہستی میں ایک ہی قانون جاری و ساری ہے اور وہ یہ ہے کہ دنیا کا قیام و صلاح اس پر مبنی ہے کہ جس چیز میں بنی نوع انسان کے لئے نفع ہو وہ باقی رہے اور جو بے کار ہے اس کے لئے قیام و دوام ناممکن ہے۔ اسے جھاگ کی طرح نابود ہی ہو جانا چاہئے۔ اس حکیمانہ اصول نے ہمیں ایک نہایت ہی عمدہ کسوٹی بھی حق و باطل کو پرکھنے کی بتلائی۔ چنانچہ مشہور جرمن حکیم گوئٹے نے اس اصول کی صدائے بازگشت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے۔

"حق ہمیں ترقی کے زینے میں آگے بڑھاتا ہے۔ اور باطل بیکار محض ہوتا ہے۔ وہ ہمیں لیکر ڈوب جاتا ہے"

گویا کسی ملت کے قیام و دوام کے لئے ضروری ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے نافع ہو۔ چنانچہ حضرت سرور عالم صلعم نے انسان کی قدر و قیمت کا کیا اعلیٰ اور صحیح معیار پیش فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ (بہترین آدمی وہی ہے جس سے دوسرے آدمیوں کو نفع پہنچے)

یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے۔ اس میں نہایت ایجاز سے بتلایا گیا ہے کہ بہترین یا بالفاظ دیگر اصلح شخص وہی ہے جس سے بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ نفع پہنچے۔

حضرات! جب ہم ایک دفعہ اس حقیقت یعنی بقائے انفع کے اصول کو تسلیم کر لیں تو ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ وہی جماعت سب سے زیادہ نافع بنی نوع انسان ہوگی۔ جس کے افراد میں سب سے زیادہ ایثار اور قربانی کا جذبہ موجود ہوگا اور جس کے افراد سب سے زیادہ جری اور بہ اصطلاح مذہب صابر و قائم بالحق ہونگے۔ اس لئے اسی جماعت کو قیام و دوام حاصل ہوگا۔ خودغرض اقوام اور وہ اقوام جن کے افراد ملت و وطن فروش ہوں اور وہ اقوام جن کی مساعی نافع ہونے کی بجائے بیکار ہوں فنا کی گھاٹ اتار دی جاتی ہیں۔ اگر آپ ذرا غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ان افعال کا تعلق انسان کے قلب و دماغ سے ہے اور اسی کے عمل پر ان کی موت و حیات کا انحصار ہے۔ توحید کا عقیدہ قلب و دماغ کی درستگی اور اسے بنی نوع انسان کے لئے انفع بنانے میں واحد معجون مقوی (ٹانک) ہے۔

مسلمان کی شان ہی یہی ہے کہ وہ سوائے اللہ کے کسی اور سے نہیں ڈرتا اور خدا کے سوا تمام بارگاہوں سے بے نیاز ہو کر اغیار کے خوف کو دل سے نکال دیتا ہے قرآن حکیم نے بار بار اس حقیقت کو پیش کیا ہے اور مومن کی تعریف یہی کی ہے کہ

ولم یخش الا اللہ (وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا)

چنانچہ اسلام کی تاریخ ایسے زریں کارناموں سے روشن ہے۔ یہ کتنا تاریخی حقیقت ہے کہ جس قدر والہانہ ایثار کی مثالیں مسلمانوں کی تاریخ میں ملتی ہیں ایسی کسی ملت و قوم کے ہاں نہیں ملتیں۔

حضرات! اسلام کی تاریخ کا گہرا مطالعہ کرنے سے ایک اور حقیقت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس قدر کوئی جماعت کتاب و سنت سے زیادہ وابستہ ہوئی ہے اسی قدر وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے انتہائی قربانی کے لئے زیادہ تیار ہوئی ہے۔ اس لئے اس جماعت کو اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کے معزز لقب سے موسوم کیا گیا یہ اسی جماعت نے اسلام کی تاریخ میں کئی سنہری ابواب کا اضافہ کیا ہے۔ حضرت امام مالک بن انسؒ کا اعلان حق خلیفہ وقت کے سامنے اور حضرت امام احمد بن حنبل رحکا جہاد معتزلہ کے خلاف اور حضرت امام ابن تیمیہؒ الحرانی کا جہاد نصاریٰ کے خلاف اور اعلائے کلمۃ اللہ شام و مصر میں۔ یہ سب اسی داستان کی کڑیاں ہیں خود ہندوستان میں آج جتنی روشنی بھی آپ کو کتاب و سنت کے بارے میں نظر آ رہی ہے۔ سب اسی جماعت حقہ کی طفیل ہے۔ ہندوستان میں صدیوں کا جمود توڑنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کو مامور فرمایا تاکہ وہ ہندوستان میں مسلمانوں کو توحید کا بھولا ہوا سبق یاد دلائیں اور بدعات کی تاریکیوں کو کتاب و سنت کی روشنی سے دور کریں۔ اور ان کے دل و دماغ کو اصلح بنائیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن حکیم کا فارسی زبان میں اور ان کے دونوں صاحبزادوں نے اردو زبان میں ترجمے کئے۔ ان کے ہمعصر علماء کے لئے یہ جسارت ناقابل عفو تھی۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے خلاف کفر و الحاد کے فتوے دیئے گئے اور انہیں مباح الدم قرار دیا گیا اور قریب تھا کہ ہندوستان کا یہ امام مولویوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرتا اگر عین وقت پر شاہی پیادے انہیں ان کے پنجے سے چھڑا نہ لے جاتے۔

لیکن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کام قلبی اور ذہنی اصلاح سے آگے نہ بڑھ سکا۔ انہوں نے کلمہ طیبہ کا جو بیج بویا وہ بڑھ کر ایک تناور درخت بن گیا جس کے بڑے بڑے تنے سید صاحب بریلوی اور شاہ شہیدؒ کی شخصیتوں میں نمودار ہوئے۔ ایسے بزرگوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضہ کو نہ صرف زبان سے ادا کیا بلکہ جہاد بالسیف کی سنت کو زندہ کیا۔ ان بزرگوں کے کارناموں نے قرون اولیٰ کے اسلامی کارناموں کی یاد کو تازہ کر دیا اور ایثار اور للہیت کی وہ درخشاں مثالیں پیش کیں جن کی نظیر اس خاکدان ہند کے آخری دور میں بھی مشکل ہے۔ جب یہ حضرات اسی ہندوستان میں بدعات اور شرک کا ندیم رسم کے خلاف جہاد لسانی میں مشغول تھے

ahmadimuslim.de

اس وقت پنجاب کے مسلمان ذلیل ترین مذہبی اور ملی غلامی میں مبتلا تھے۔ شدہ شدہ یہ خبر ان بزرگوں تک پہنچی شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ خود تحقیق حالات کے لئے لاہور تشریف لائے سرائے انارکلی میں قیام فرماکر ان لرزہ خیز مظالم کا عینی مشاہدہ کیا۔ فوراً واپس وطن جاکر تبلیغی سرگرمیوں کو چھوڑ کر نصب امامت اور تربیت قافلہ کے کام میں مشغول ہوگئے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک قافلہ مرتب کرکے وطن سے ہجرت کی اور سرحد پار ہوکر جہاد بالسیف کے ذریعے مظلوموں کی حمایت میں جنگ شروع کی

یہ موقع ان کے کارناموں کی تفصیل کا نہیں۔ ورنہ واقعات سے میں ثابت کرتا کہ کس طرح اس مقدس گروہ نے قرآن کے اس حکم کو پورا کرکے دکھلایا۔ ایبٹ آباد سے اوپر بالاکوٹ کی دیواریں اور میدان اس جماعت کی جانثاری کی زبان حال سے شہادت دے رہی ہے۔

بے شک بعض نامساعد حالات کے پیدا ہونے کی وجہ سے جس میں خود مسلمانوں کی بے وفائی کو بہت دخل ہے۔ ان کا مقصد عظمیٰ پورا نہ ہوسکا۔ لیکن انہوں نے جو مثال قائم کرکے بتلائی اس نے کئی دلوں میں گھر کیا

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

چنانچہ ان کے اسی رسم کی پیروی میں کئی بزرگ حکومت کے تظلم کے تختہ مشق بن گئے۔ اگر ان کی تاریخ لکھی جائے تو ہندوستان کی تاریخ میں کئی خونی بابوں کا اضافہ ہوگا کوئی سختی نہیں جو اس جماعت حقہ پر روا نہیں رکھی گئی قید و بند، جلاوطنی و پھانسی، ضبطی جائداد و املاک کی سزاؤں میں سے کوئی سزا نہیں جن سے ان کو دوچار نہ ہونا پڑا۔ مگر ان مجاہدین کے پائے ثبات میں ذرہ بھر تزلزل نہ آیا۔ صادق پور، تھانیسر وغیرہ کے مقدمات ان کی تاریخی شہادت ہیں۔ جی چاہتا ہے اسے تفصیلاً سناؤں مگر وقت نہیں

حدیث درد دل آویز و داستانے ہست
کہ ذوق بیش دہد چوں دراز تر گردد

حضرات! میں چاہتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث جو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے کسی زمانے میں ممتاز تھی ہے۔ اب پھر میدان عمل میں نکلے۔ اور اس کی ابتدا یوں ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے ایک مفصل و مبسوط کتاب لکھوائی جائے اور ایسے لوگوں سے لکھوائی جائے جنہیں کتاب و سنت کی پوری روشنی کے ساتھ مغرب کے جدید نظریوں اور مغربی فلاسفہ کے افکار و آراء سے کما حقہ واقفیت ہو۔ اگر ہمارے علماء کو جدید علوم سے واقفیت کا خیال پیدا ہو تو خود عربی زبان میں مصر و شام میں کئی کتب اب تک علوم حدیثہ مغربیہ پر لکھی جاچکی ہیں۔ بہت سی مغربی کتب کا ترجمہ عربی زبان میں ہوچکا ہے۔ اور اگر یہ کانفرنس چاہے تو ان سب کتب کو ہندوستان میں جمع کیا جاسکتا ہے۔ اور مزید مستند تصنیفات کا ترجمہ بھی کرایا جاسکتا ہے۔ اور یوں اس وقت بھی اگر کوشش کی جائے تو جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی ایسے آدمی موجود ہیں جن کو کتاب و سنت سے نہ صرف گہری محبت بلکہ واقفیت تامہ بھی حاصل ہے۔ اس لئے ان سے تالیف و ترجمہ کے کام میں یہ کانفرنس پوری مدد حاصل کرسکتی ہے۔

حضرات! شروع میں میں نے کہا ہے کہ سالانہ اجلاسوں میں اپنے پچھلے کام کا محاسبہ اور آئندہ کے کام کا پروگرام مرتب کرنا چاہئے۔ میں اس کی نسبت اپنے خیالات کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی توجہ کے جاذب ہونگے۔

(۱) جماعت کی تفریق کو مٹانا ہمارا سب کا مشترکہ فرض ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری جماعت جس تفریق اور اختلاف کا شکار ہے۔ غالباً اسکی نظیر مسلمانوں کے کسی اور گروہ میں موجود نہیں۔ جماعت اہل حدیث کا ہندوستان میں طغرائے امتیاز یہ تھا کہ وہ شرعی امامت کے سائے میں زندگی بسر کریں۔ باوجود شخصی تقلید کو خیرباد کہنے کے ان کی باہمی محبت، یکجہتی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاملے میں اتحاد ایک زمانے میں ضرب المثل تھا۔ اور انہوں نے علیکم بالجماعت والسمع والطاعت والھجرۃ والجھاد کے حکم پر عمل کرکے ہمارے لئے بہترین نمونہ چھوڑا تھا۔ لیکن آج بدقسمتی کی انتہائی دلدل میں ہم پھنس گئے ہیں کہ مختلف اسماء سے مسمی گروہ جماعت میں پیدا ہوگئے

اور نہ صرف بعض قیاسات یا فروعی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے پر فخر کررہے ہیں بلکہ اچھے خاصے علماء کو بھی جماعت سے خارج شدہ ٹھیرانے کے لئے سعی کررہے ہیں۔ جماعت کے افراد کے پاس چند روزانہ یا وقتی رسائل خوش قسمتی یا بدقسمتی سے موجود ہیں۔ جنہیں ضرورت وقت کے مطابق اخبار یا رسالے کا نام دینا تو میرے لئے مشکل ہے۔ وہ بھی باہمی اجتماع کو پیدا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف بدزبانی تک استعمال کرلینا جائز سمجھتے ہیں۔

بزرگو! کیا میرا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم نے بزرگان اہل حدیث کے بے نظیر نظام کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ انکے شروع کردہ کام کو تکمیل تک پہنچانے کی بجائے بالکل نیست و نابود کردیا۔ آپس میں نفاق و شقاق پیدا کرکے اتحاد اور جرأت کی بجائے تشتت اور بزدلی پر راضی ہوگئے یہاں تک بزدلی نے زور پکڑا کہ ہم لوگوں میں سے ایک گروہ تسلط حکومت غیر پر بھی راضی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم اقبال نے کیا خوب کہا ہے

آبرو باقی تیری ملت کی جمعیت سے تھی
جب سے جمعیت گئی دنیا میں رسوا تو ہوا

ہم تو ذلت کے اس گڑھے میں جاگرے جس سے اپنے بھائی مسلمانوں کو نکالنے کا دعویٰ کرتے تھے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ ہم دوسرے گروہوں سے چند اعمال فروعی مثلاً آمین بالجہر حرف ض (ضاد) ض (داد) کی صورت کو ادا کرکے اور اسی طرح بعض دیگر ظاہری اعمال میں سابق بزرگان اہل حدیث کی پیروی کرکے اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے پر فخر کرتے ہیں۔ ورنہ حقیقتاً ہم میں وہ روح باقی نہیں رہی جو اہل حدیث کا طرہ امتیاز تھا۔

بزرگان من! ہمارا صوبہ پنجاب ہندوستان کے باقی صوبوں کی نظر میں باہمی اختلاف کے لئے بہت زیادہ بدنام ہے۔ پنجاب کے اہل حدیث کے باہمی اختلافات اگر خدانخواستہ اسی طرح قائم رہیں تو پنجاب کی پیشانی پر ندامت کا یہ داغ ہمیشہ کے لئے نقش کالحجر ہوجائیگا۔ اس تلخ اور دردناک فریاد کے بعد میری مؤدبانہ التجا ہے کہ آپ اجلاس کے بعد ایک موافق وقت مقرر کرکے سر جوڑ کر بیٹھیں اور پنجاب کے

الارشاد الی سبیل الرشاد، تقلید شخصی کا رد (۳۸م) ... کتاب ...

ahmadimuslim.de

اس باہمی مناقشہ کو ہمیشہ کے لئے دفن کردیں۔ مناسب یہ ہے کہ اس کام کے لئے چند غیر جانب دار احباب کی ایک سب کمیٹی مقرر کردی جائے۔ جو دونو فریقوں کے لیڈروں سے تبادلہ خیالات کرکے ان میں اتحاد و اصلاح کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ جماعت مصلحین کی پشت پر رہی ہے۔ اس لئے اگر ہم خلوص نیت سے اصلاح کے درپے ہونگے تو خدا تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائیگا اور ہماری مساعی کو اپنی تائید و فضل سے کامیاب فرمائیگا

پنجاب کے اس اختلاف کو رفع کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس سے بھی زیادہ ضروری اور اہم کام کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت ایک آل انڈیا جماعت ہے۔ کانفرنس کے نام کا جزو اولیں بہت بڑی شانداری کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اس شانداری کے ساتھ عظیم الشان ذمہ داری بھی لازم و ملزوم کا حکم رکھتی ہے۔ کانفرنس کو اسم بامسمیٰ ہونے کی پوری کوشش شروع کردینی چاہئے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں جہاں مسلمانوں کی آبادی موجود ہے وہاں کم و بیش اہل حدیث گروہ کا بھی ایک طبقہ موجود ہے۔ جو مقامی طور پر کچھ نہ کچھ کام کررہا ہے۔ کوشش ہونی چاہئے کہ ان سب میں باہمی ربط پیدا کیا جائے۔ کانفرنس کے دفتر میں اس کام کے لئے ایک شعبہ مخصوص کردیا جائے۔ اس سے اہل حدیث کی ہندوستان بھر میں وسعت اور قوت کا پورا اندازہ دفتر میں موجود رہیگا۔ اہل حدیث کی صحیح تنظیم کا یہی پہلا زینہ ہے۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جلالۃ الملک سلطان عبد العزیز ابن سعود غازی ایدہ اللہ بنصرہ نے کئی دفعہ ہندوستان کے چیدہ چیدہ اہل حدیث کو تقریراً اور تحریراً اس کام کی طرف متوجہ کیا۔ مگر ہمارے کان پر جوں تک نہ چلی۔ دوستو! اگر ہم اس کام کو صحیح طور پر انجام تک پہنچادیں تو یقین رکھو کہ حکومت حجاز کو بھی اس سے خاص قوت اور پشت پناہی حاصل ہوگی۔ میرے اس مختصر فقرے میں بہت سے معنی پوشیدہ ہیں جو اصحاب بصیرت سے مخفی نہیں۔

(۲) دفتر کانفرنس سے مبلغین کا ذکر دیگی کا جو علم مجھے حاصل ہوا ہے اس سے مجھے خاص خوشی ہے۔ نو مبلغین کا کانفرنس کی طرف سے تبلیغی کام میں شب و روز مصروف رہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جماعتی فریضہ کو ادا کرنا حقیر کام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے دور دراز علاقوں مثلاً تبت خورد، بارا مولا، گورکھ پور، گڑگاؤں وغیرہ مقامات میں جہاں مسلمانوں کی علمی اور اقتصادی حالت بہت پست ہے۔ دینیات کے مدارس کا جاری کرنا ایک قابل قدر خدمت ہے۔ اور میں اس پر کارکنان کانفرنس کو مبارک باد دیتا ہوں۔ لیکن مجھے اجازت دیجیے کہ یہ دونوں کام ابھی ابجد کی حالت میں ہیں۔ اور کانفرنس کا فرض ہے کہ ان کو بہت زیادہ آگے بڑھائے۔ ضرورت ہے کہ قرآن اور حدیث کے لئے ایک ایسی اعلیٰ درسگاہ موجود ہو جس میں کتاب و سنت کی تعلیم کے علاوہ علوم حدیثہ عربیہ کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ جو طلباء دینیات میں فارغ التحصیل ہوں وہ یورپ کے مادی اور معاشی نظریات پر بھی نوجوان طبقے سے گفتگو کرسکیں۔ بظاہر یہ کام جتنا مشکل معلوم ہوتا ہے ویسا مشکل نہیں۔ اہل حدیث کی بعض اچھی درسگاہیں موجود ہیں۔ مثلاً پنجاب میں گوجرانوالہ اور امرتسر کی درسگاہیں ہیں۔ یا دہلی میں مدرسہ رحمانیہ۔ ان میں سے موخر الذکر بالخصوص بفضلہٖ مالی لحاظ سے پختہ بنیاد پر قائم ہے۔ ان سے کام لیا جاسکتا ہے اور کسی جدید درسگاہ کے قائم کرنے کی ضرورت نہیں صرف ان کے نصاب تعلیم میں مناسب تبدیلی کی ضرورت ہے۔

حضرات! صحت فکر و عقیدہ کے ساتھ صحت عمل قومی زندگی کے لئے لازمی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کی فکری یعنی تعلیمی اصلاح کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ اس کی عملی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ دی جائے اور دراصل اسلام کا یہی طغرائے امتیاز ہے کہ اس نے صحت فکر کو صحت عمل کے ساتھ متحد کردیا ہے۔ چنانچہ ایک انگریز (رڈلے)[1] اشتراکی مصنف لکھتا ہے کہ دنیا نے آج تک صرف دو تعمیری مفکر پیدا کئے ہیں جو صحیح معنوں میں بنی نوع انسان کے قائد کہلانے کے مستحق ہیں۔ ایک محمد رسول اللہ صلعم دوسرا لینن (جو ان کا اپنا رہنما تھا) کیونکہ ان دونوں نے بنی نوع انسان کو صحیح جماعتی زندگی کا راستہ بتلایا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں وہ لکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم نے مذہب اور معاشیات کی تاریخ میں ایک معجزانہ انقلاب پیدا کردیا۔ کیونکہ انہوں نے ایسے دو ادارے ایجاد کئے جن کی وجہ سے انسانی مذہب اور معیشت متحد ہوگئے!

آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ وہ دو ادارے اس کی رائے میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہیں۔

الفضل ما شهدت به الاعداء

برادران من! صلوٰۃ و زکوٰۃ محض مذہبی عبادات نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو صلوٰۃ کے لئے قیام جماعت و نصب امام ضروری قرار نہ دیئے جاتے بلکہ دوسرے مذاہب کی طرح اس کے لئے بھی تخلیہ اور حجرہ تجویز کئے جاتے۔ اور زکوٰۃ کے لئے بیت المال کا قیام لازمی قرار دیا جاتا۔ بلکہ خاموش صدقہ صدقہ اور زکوٰۃ نہایت ضروری اور مبترین معاشی ادارے ہیں جن سے اصل مقصود قوم میں صحت عمل پیدا کرنا ہے۔

تنظیم زکوٰۃ دراصل اسلام کا ایک اساسی اور بنیادی طریق کار ہے۔ جس کا اصل مقصد قوم و ملت اسلامیہ کی اقتصادی اور معاشی تنظیم ہے اور اس لئے ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کے قیام کے ساتھ ہی قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ عمل میں آئے۔ مگر افسوس کہ ہماری بے توجہی سے یہ مفید ادارہ بھی ان کے باقی اعمال کی طرح جاری نہ رہ سکا اور ہماری غفلت کی نذر ہوگیا۔ اس لئے اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ایک دفعہ پھر قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ کے لئے پوری کوشش کریں اور از سر نو اسے زندہ کریں۔

مجھے اس امر کے باور کرنے میں تامل نہیں کہ یہ کام ایک دن میں نہیں ہوسکتا۔ بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ جماعت اہل حدیث کا کسی ایک امام پر متحد ہونا بہت دشوار نظر آرہا ہے۔ لیکن اس کا سہل حل یہ ہے کہ اہل حدیث کانفرنس کو زیادہ منظم کرکے اس کو امارت شرعیہ کا بدل بنادیا جائے۔ اور اس کے خزانہ کو وسعت دیکر بیت المال کی شکل میں تبدیل کردیا جائے اور اس کانفرنس کی تمام صوبہ وار اور ضلع وار شاخوں کے تحصیل و فراہمی زکوٰۃ کا کام ان کے سپرد کردیا جائے

جو زکوٰۃ جمع ہو اس کا کچھ حصہ وہ بیشک اپنی مقامی ضروریات کے لئے خرچ کریں۔ مگر ایک مقررہ حصہ وہ صدر بیت المال میں سالانہ بھیجدیا کریں تاکہ اسے ہندوستان کی عمومی ضروریات میں کام میں لایا جا سکے۔ اگر پہلے پہلے ہمارے بھائی اپنی ساری زکوٰۃ نہ بھی دیں تو ان سے نصف یا زیادہ یا جتنا بھی وہ خوشی سے دینا قبول کریں باقاعدہ وصول کیا جائے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ اپنی گرفت کو مضبوط کرتے کرتے پھر ساری زکوٰۃ کی وصولی کا بھی انتظام ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ

میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ اہل حدیث کانفرنس کو ہی امارت شرعیہ کا بدل بنادیا جائے۔ میرا اس سے یہ منشا ہے کہ اس کے آئین و ضوابط زیادہ محکم بنائے جائیں اور صدر کا انتخاب اور ایک مجلس عاملہ کا تقرر اور دوسری ایسی ضروری ترمیمات اس کے کانسٹی ٹیوشن میں کردی جائیں تاکہ یہ اہل حدیث کی ایک نمائندہ اور مختار جماعت بن سکے۔ اور اسے تمام اہل حدیث کا من حیث الجماعت اعتماد حاصل ہوجائے۔ پھر یہ جماعت اپنی شاخیں صوبہ وار اور ضلع وار قائم کرتی جائے۔ یہاں تک کہ جس جس قریہ میں اہل حدیث موجود ہیں وہاں بھی اس کی ایک شاخ قائم ہوجائے تاکہ اہل حدیث ایک رشتہ میں منسلک ہوجائیں۔ اس وقت اہل حدیث کی بہت سی مقامی انجمنیں اور ادارے ہیں جو اپنی اپنی جگہ بہت مفید کام کر رہے ہیں۔ ان سب کو ایک رشتے میں منسلک کرکے اہل حدیث کانفرنس کے زیر اثر لایا جائے اور اس طرح سے ایک صحیح آل انڈیا نظام کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔

حضرات! تمام مسلمانوں کا تشتت و انتشار اب اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ خود ان کو اپنی پستی کا احساس ہورہا ہے اور وہ ایک مضبوط نظام کی ضرورت نہایت شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ اور اگر آپ اپنا ایک مضبوط اور مؤثر نظام قائم کرینگے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عامہ مسلمین جنہیں اہل حدیث اور تقلید و عدم تقلید کے مسائل سے کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے خود بخود آپ کی جماعت کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اور آپ کی جماعتی توسیع کا خواب بھی خود بخود پورا ہوجائیگا۔

(۴) برادران من! اب میں ایک اور اہم سوال کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ آیا اہل حدیث کانفرنس کو سیاسیات حاضرہ میں حصہ لینا چاہئے یا نہیں۔ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کانفرنس کی موجودہ پالیسی نے خود جماعت اہل حدیث کے ایک با اثر طبقہ کے دلوں میں شکوک و بدگمانی پیدا کردی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے اس سالانہ اجتماع میں اس امر پر بھی غور کرنے کے لئے چند لمحات بسر کریں۔

میں اس امر سے بخوبی واقف ہوں کہ اہل حدیث افراد نے ملکی سیاسیات میں بہت نمایاں حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں وہ اپنی صحیح سیاسی پالیسی کی وجہ سے تمام ملک میں نمایاں رہے ہیں۔ لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ وہ اس سے بہت زیادہ سرگرم عمل ہوں۔ اس لئے اہل حدیث کانفرنس کا فرض ہے کہ وہ بغور جماعت مسلمانوں کی ہر حق تلفی کے خلاف خواہ وہ دینی ہو خواہ دنیوی نہایت پر زور اور مؤثر احتجاج کرے۔ مسئلہ فلسطین ہی کو لیجئے جس نے ہر درد دل رکھنے والے مسلمان مرد و عورت کے دل کو مجروح کردیا ہے۔ جو مظالم نہتے اور بے گناہ عربوں پر کئے جاتے ہیں ان کے تصور سے بھی میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اخبارات میں جو بیانات شائع ہورہے ہیں ان کو پڑھ کر ہماری آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں اور دل پارہ پارہ۔ حضرات! آپ کی خاطر میں اس داستان غدر و فریب کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ فلسطین کے عربوں کے ساتھ کس طرح دھوکا کیا گیا ہے۔ اس امر کو جانے دیجئے کہ انگریزوں نے عربوں کے ساتھ جنگ میں ترکوں کی مخالفت کرنے کے صلے میں کیا کیا مواعید و مواثیق کئے تھے۔ لیکن جب لیگ آف نیشنز (انجمن اقوام) نے انگریزوں کو فلسطین اور عراق کا حوالہ

دیا تھا تو تینوں قسم کی حوالگیوں میں ان کی حوالگی کو درجہ اول کی حوالگی قرار دیا تھا یعنی سب سے پہلے انہی دو ممالک کو کامل آزادی دی جائیگی۔ گویا ان دو اسلامی ممالک کو امانتاً انگریزوں کے حوالہ کیا گیا تھا۔ ۲۲۲

حضرات! یہ مظالم ایسے دردناک اور الم انگیز ہیں کہ کانگریس کی جماعت نے بھی ان کے خلاف نہایت زبردست احتجاج کیا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہماری جماعت کیوں عربوں کی حمایت میں نہایت زبردست احتجاج نہ کرے۔ اس بارے میں جمعیۃ العلماء کا طرز عمل ہم سب کے لئے ایک درخشاں مثال پیش کرتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہماری جماعت کو من حیث الجماعت جمعیۃ العلمائے ہند دہلی سے زیادہ گہرا اتحاد عمل قائم کرنا چاہئے۔

(۵) تصنیف و تالیف۔ حضرات! یہ کہنا تحصیل حاصل ہے کہ یہ مقصد بہت اہم ہے اور ہمارے جماعتی کاموں میں سے بہت بڑا کام ہے۔ اس ضمن میں مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اہل حدیث کانفرنس نے ملک ابویحیٰی امام خان صاحب نوشہروی مرتبہ "تراجم علمائے اہل حدیث" کی طباعت کا انتظام کیا ہے۔ یہ کتاب واقعی بہت ہی مفید اور ضروری ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کانفرنس جلد تر اس کی تکمیل و طباعت کا بندوبست کرے۔ تصنیف و تالیف کے ضمن میں میں چند مشورے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ان پر غور کریں گے۔

اول۔ تصنیف و تالیف میں نہایت ضروری ہوتا ہے کہ ذہنی ضروریات اور مقتضیات کا لحاظ رکھا جائے۔ اسوقت اسلام پر چاروں طرف سے اعداء نے ہجوم کیا ہوا ہے اور اس میں ذہنی حملہ جو بالشویک تحریک یا اشتراکیت کی طرف سے ہو رہا ہے وہ سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ اسلئے اس کانفرنس کو چاہئے کہ ایسی جماعت علماء کی تیار کرے جو ایسی کتابیں اور رسالے لکھیں جن میں اشتراکیت، اشتمالیت و دہریت وغیرہم کی تردید ہو۔ اور جن میں عقلی دلائل سے اس طوفان تشکیک و الحاد کا مقابلہ کیا جائے۔ پھر اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ آسان اور عام فہم زبان میں جدید طرز پر اور جدید حقائق کو سامنے رکھ کر اسلام کی تعلیم کو پیش کیا جائے۔ تاکہ مغربی تعلیم یافتہ طبقہ بھی متاثر ہو۔ اس ضمن میں اگر انگریزی زبان میں بھی تصنیفات کا سلسلہ طبع کیا جائے تو ہم وقت کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کرینگے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ہم ہندوستانی انگریزی خوان طبقہ کو اپنی طرف مائل کرسکیں گے بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام کی صحیح آواز پہنچا سکیں گے

۲۲۲ لیکن انگریزوں نے اپنی ضروریات کی وجہ سے فلسطین کو یہودیوں کے ہاتھ میں فروخت کردیا اور بالفور کے اعلان کے مطابق جو تمام عہود و مواثیق کے بالکل خلاف تھا۔ یہودیوں کو

ahmadimuslim.de

دوئم۔ قرآن کریم اور احادیث کے مستند ترجمے انگریزی اور ہندوستان کی تمام زبانوں میں کرائے جائیں اور ان کی نشرو اشاعت کا پورا انتظام کیا جائے۔ آپ شاید یہ سُن کر حیران ہونگے کہ بائیبل کا ترجمہ قریبًا سات سو زبانوں میں ہو چکا ہے۔

سوئم۔ مسلمانوں کی اقتصادی اور معاشی اصلاح آپ کی توجہ کی خاص طور پر محتاج ہے اور اس کے لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ پروپیگنڈا کے تمام وسائل استعمال کرے اور رسالوں کے ذریعے، اخبارات کے ذریعے مسلمانوں کی اصلاح کا کام شروع کردے۔ اور تب تک چین نہ لے جب تک کہ ایک ایک گاؤں اور قریے میں اصلاح کی آواز نہ پہنچ جائے۔

میرے بھائیو! میرا خطبہ بہت طویل ہو گیا اور میں نے آپ کا بہت سا قیمتی وقت لیا ہے۔ ع

شب آخر گشتہ و افسانہ از افسانہ مے خیزد

لیکن باوجود اس کے ابھی اور بہت سی ضروری باتیں ہیں جن کا مجھے ذکر کرنا چاہئے تھا۔ مگر میں بخوف طوالت انکو نظر انداز کرتا ہوں۔ اور آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری تقریر کو خاموشی اور توجہ سے سنا۔ بیشک میرے خطبہ کا انداز ذرا تلخ تھا مگر میں نہیں چاہتا تھا کہ میں صرف ماضی کی داستان سرائی ہی پر اپنی تقریر ختم کردوں۔ بلکہ میں چاہتا تھا کہ اپنی جماعت کو اسکی کوتاہیوں کی طرف توجہ دلاؤں اور ان میں اصلاح کا جذبہ پیدا کردوں۔ میں نے ماضی کو صرف استقبال کی تعمیر کے لئے استعمال کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارا مستقبل ہمارے ماضی سے بھی زیادہ شاندار ہو۔ اس لئے مجھے مجبورًا بعض تلخ حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے پڑے۔ میرا ارادہ ہرگز ان سے کسی بھائی کی دل شکنی نہ تھا بلکہ

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت

(میں تو حتی المقدور تمہاری اصلاح ہی کا ارادہ رکھتا ہوں)

اس لئے اگر کسی بھائی کی دل شکنی ہوئی ہو تو وہ مجھے معاف کرے۔ اور میرے اس خطبہ میں جو قابل عمل اور قابل قبول باتیں ہوں ان کو قبول کیجئے۔ ان پر غور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔ أولٰئک الذین ھداھم اللہ واولٰئک ھم اولوا الالباب۔ (الزمر)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ

خادم جماعت اہل حدیث

**عبدالقادر قصوری**

(نوٹ) جلسہ کی کاروائی آیندہ پرچہ میں شائع ہوگی۔ انشاءاللہ

# جلسہ اہل حدیث پشاور

صوبہ سرحد کی جماعت اہل حدیث نے ۳۱۔ مارچ تا ۲۔ اپریل کو ایک جلسہ بمقام پشاور کیا۔ جس میں صدر جلسہ کو ایک اڈریس (معروضہ) دیا۔ جو یہ ہے:۔

## معروضہ

بخدمت جناب سردار جماعت حضرت مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب امرتسری

صدر جلسہ تبلیغ اہل حدیث پشاور

حضرت والا! میں جماعت اہل حدیث پشاور کی جانب سے آپ کا خیر مقدم کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔ آج سے قریبًا ۱۳ سال قبل جناب کی زیارت ہم خادموں کو اسی شہر میں ہوئی تھی۔ بعد ازاں ہم متمنی تھے کہ کوئی تقریب پیدا ہو کہ پھر خادمان کو زیارت نصیب ہو۔

جناب والا! ہم صدق دل سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جناب نے جو اسلام اور مذہب اہل حدیث کی خدمات کی ہیں وہ اس قابل ہیں کہ مسلمان خصوصًا اہل حدیث ان پر فخر کریں۔

مخالفین اسلام عیسائی اور آریہ وغیرہ مذاہب کو مسکت، دل خوش کن پیرائے میں جوابات دینا آپ ہی کا خاص حصہ ہے۔ اور یاں غیر کے بعد غیر اہل حدیث مذاہب کے اعتراضات کے جوابات تسلی بخش طریق سے دینے کا خاص ملکہ خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے آپ نے ہر بدعی عقیدہ اور غلط خیال کی اصلاح فرمائی ہے۔ قادیانی تحریک کا گویا خاتمہ خدا نے آپ کے ہاتھ سے کرایا۔

نومبر ۱۹۳۷ء میں اہل بدعت پارٹی نے آپ پر جو قاتلانہ حملہ کرایا۔ اس سے جماعت اہل حدیث کو عمومًا اور ہم خادمان کو جو صدمہ ہوا تھا اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ہم خدا کی اس مہربانی کا شکر کیونکر کر سکتے ہیں کہ اس محافظ حقیقی نے آپ کو دینی خدمت کے لئے صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رکھا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم خادمان آپ کو اپنے جلسہ کی کرسئ صدارت پر متمکن دیکھتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ توحید و سنت کی اشاعت کے لئے خدا آپکا سایہ اہل اسلام کے سروں پر بہت دیر تک قائم رکھے آمین ثم آمین! ع

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

آپ کا خادم

ناظم انجمن اہل حدیث صدر پشاور (۳۱ دسمبر ۴۹ء)

صدر جلسہ نے اس معروضہ کا جواب زبانی دیا۔ اور خطبہ صدارت مرقومہ پڑھا۔ جو جلسہ میں تقسیم ہوا۔ وہ یہ ہے:۔

## خطبہ صدارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

برادران اسلام حاضرین اور سامعین! السلام علیکم۔ منتظمین جلسہ نے کسی خاص وجہ سے صدارت کی خدمت میرے سپرد کی ہے۔ عام دستور یہ ہے کہ صدر جلسہ منتظمین کا شکریہ ادا کیا کرتے ہیں۔ مگر میں شکریہ نہیں بلکہ گلہ کرنے پر مجبور ہوں۔ کیونکہ منتظمین جلسہ نے میری کمزوری اور

ahmadimuslim.de

بے بضاعتی کا لحاظ نہ کر کے محض غلبہ محبت سے مجھ اس بوجھ کے نیچے دبا دیا۔ اس لئے میں انتخاب صدارت کا گلہ اور محبت و مروت کا شکریہ ادا کروں تو حق بجانب ہوں۔ خدا ہماری محبت میں ترقی دے۔

**حضرات!** آج مسلمانوں میں دو باتوں کا بہت چرچا ہے

(۱) مسلمان دین و مذہب سے غافل ہو گئے۔

(۲) مسلمانوں کے مذہبی طبقوں میں اتنا اختلاف ہے کہ ایک اجنبی غیر جانب دار کو فرقہ حقہ اور غیر حقہ میں امتیاز کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ہر ایک فرقہ اپنے آپکو حق پر جانتا ہے۔ میرے خیال میں اس عقدہ کا حل بہت آسان ہے میں امید رکھتا ہوں کہ حق کے متلاشی خالی الذہن ہو کر میری معروضات کو سنیں گے تو ان کو فرقہ حقہ کی شناخت حاصل ہو جائیگی۔

**مجمل شناخت** برادران فرض کرو عرصہ تین چار سو سال کا گزرا ہے کہ کابل سے کوئی خاندان پشاور میں آکر آباد ہوا۔ آج ان کی خاندانی مردم شماری سینکڑوں سے متجاوز ہے۔ ان متعدد فیملی ممبران میں اپنے نسب کی بابت اختلاف ہوا۔ اُن میں سے چند اپنے آپ کو پٹھان کہتے ہیں۔ چند سادات ظاہر کرتے ہیں۔ بعض شیخ انصاری بعض راجپوت وغیرہ۔ ان میں سے ہر ایک اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتا ہے جو بجائے خود کیسا ہی لاجواب ہو مگر فیصلہ کن نہیں۔ میں ان کے اختلاف کے فیصلہ کا صحیح حل یہ سمجھتا ہوں کہ ان اصحاب کا مورث اعلیٰ جب پشاور میں آیا تھا اس وقت کا کوئی کاغذ از قسم تمسک یا نکاح نامہ وغیرہ دیکھا جائے کہ اس میں مورث اعلیٰ کی قومیت کیا لکھی ہے۔ جو اسکی قومیت ہوگی وہی صحیح ہوگی۔ جو اُس قومیت کے مدعی ہونگے وہی حق پر ہونگے۔ وگرنہ ہیچ۔

یہ طریق فیصلہ ایسا صحیح ہے کہ کوئی دانا یا نادان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

ٹھیک اسی طرح مذاہب اسلامیہ کی تحقیق ہونی چاہئے جس کی صورت یہ ہے کہ سب سے پہلے دیکھا جائے کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام انتقال کے وقت اپنی امت کو کس حالت میں چھوڑ گئے تھے۔ اور اس وقت کے لوگوں کا مذہب اور طریق عمل کیا تھا۔ اس طریق عمل سے ان کا نام خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔

کچھ شک نہیں کہ اس وقت موجودہ مذاہب اسلام میں سے کوئی مذہب نہیں تھا۔ یہ ایسا دعویٰ ہے کہ اس کا ثبوت دینے کی حاجت نہیں۔ اس لئے کہ تاریخ اسلام بالاتفاق شہادت دیتی ہے کہ حضرت علی رضؓ خلیفہ چہارم کے زمانہ میں (کہ بحیثیت محبت اور عداوت) اختلاف پیدا ہوا تو حسب رواج کچھ لوگ خلیفہ کے حامی ہوئے کچھ مخالف۔ حامیوں کو "شیعان علی" کہا گیا۔ مخالفوں کو "خارجی"۔

پس یہ ہے اسلام میں فرقوں کی ابتدا۔ باقی سب فرقے بعد میں پیدا ہوتے رہے۔

اس تاریخی شہادت سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ جیسے مثال مذکور میں مورث اعلیٰ کی قومیت مقدم اور معتبر ہے اسلامی فرقوں میں بھی وہی فرقہ مقدم اور اصل ہے جو زمانہ اول کی روش پر ہے۔ جس کی بابت یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

اهل الحديث هُمُ اهل النبي و ان
لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

اب غور طلب یہ بات ہے کہ طبقہ اولیٰ کا طریق عمل کیا تھا میں اس میں زیادہ وقت لگانا نہیں چاہتا۔ صرف دو مثالیں پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہوگا کہ صحابہ کرام کا طریق عمل قرآن و حدیث تھا۔ امثلہ ذیل ملاحظہ ہوں:۔

(۱) مسئلہ خلافت جب پیش ہوا تو انصار سے آواز آئی۔ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ۔ (ایک امیر ہم میں سے ہو ایک تم مہاجرین میں سے) اس کے جواب میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبوی پیش کی:۔

الائمة من القريش۔

سب حاضرین نے اس کے سامنے سر جھکا دیا تو ابوبکر صدیق خلیفہ منتخب ہو گئے۔

(۲) خلافت قائم ہوتے ہی خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے وراثت پدری صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ رضؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے کہ انبیاء کا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آخر اسی حدیث پر فیصلہ ہوا۔

اسی قسم کے اور بہت سے واقعات ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسائل شرعیہ میں قرآن و حدیث ہی پر عمل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ خلیفہ بھی انہی کو سنداً پیش کیا کرتے تھے۔ یہی اہل حدیث کا مذہب ہے جس کا ذکر اس شعر میں ہے ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مختصر یہ ہے کہ اہل حدیث اسلام میں کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ وہی جماعت ہے جو زمانہ رسالت سے قرآن و حدیث پر عمل کرتی ہوئی آج تک دنیا میں نمایاں وجود رکھتی ہے لہ الحمد!

**معقولی طریق** اب میں منطقی طریق سے گفتگو کرتا ہوں تا کہ علماء اور طلباء اس سے محظوظ اور مسرور ہوں۔ منطق کا اصول ہے کہ تقرر ماہیت کے بعد کوئی چیز اس میں زائد داخل نہیں ہو سکتی۔ جو زائد ہوگی وہ خارج عن الماہیت ہوگی۔ اس قانون کے ماتحت میں کہتا ہوں کہ اسلام کی ماہیت بزمانہ رسالت متقرر ہو چکی تھی۔ اسکے بعد کے امور از قسم عقائد یا اعمال ماہیت اسلام کے اندر داخل نہ ہونگے۔ نتیجہ صاف ہے کہ حنفیت، شافعیت وغیرہ جو بعد تقرر ماہیت اسلامیہ حادث ہوئی ہیں داخل ماہیت نہ ہونگی۔ غالباً اسی بنا پر مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے ایک عدالتی شہادت میں کہا تھا کہ

"حنفیت، شافعیت وغیرہ اسلام میں شرط نہیں"

(فتاویٰ لکھنوی جلد اول ص ۳۴۵)

اس لئے اعیان اہل حدیث کا قول ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

**بعد اللتیا والتی** مذہب اہل حدیث کی حقیقت بتا کر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج کل جو حریت ملک کی تحریک زوروں پر ہے اس میں اعیان اہل حدیث نے کہاں تک حصہ لیا۔ واقعات گذشتہ کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو ایسا کہنے میں ذرہ شک نہیں کہ حصہ کیا چیز ہے اس تحریک کے بانی مبانی ہی اعیان اہل حدیث ہیں۔ کسی دوسرے مقام کی شہادت اتنی وزن دار نہیں جتنی خود مخالفوں کی ہو وزن دار ہے۔ ملاحظہ ہو دو ملک گیری کی رپورٹ میں میں

فرقہ اہل حدیث کو وہابی سے موسوم کر کے حضرت امیرالمؤمنین سید احمد رحمۃ اللہ علیہ بریلوی اور مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ دہلوی سے سلسلہ کلام شروع کیا ہے۔ اسی میں آپ کے معروز شہر پشاور کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو رپورٹ مذکور ترجمہ اُردو صفحہ ۱۱۸ کے درمیانی صفحات۔ ناظرین ان صفحات کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ آج کانگرس جس بام بلندی پر پہنچی ہے اس کی بنیاد اعیان اہل حدیث نے رکھی تھی۔ جس پر افراد اہل حدیث کہہ سکتے ہیں ؎

سے اُڑا ئی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گُل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

مختصر یہ ہے کہ اہل حدیث کوئی نیا فرقہ نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہادی اسلام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر اسی صورت میں عامل ہیں۔ جس صورت میں طبقہ اولیٰ کے لوگ عامل تھے۔ اس لئے یہ جماعت اپنی نسبت کسی امتی کی طرف نہیں کرتی بلکہ صاف لفظوں میں کہتی ہے ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

میرے اس دعوے کی تفصیل دیکھنی ہو تو میری کتاب "اہل حدیث کا مذہب" مطالعہ کریں۔

اب میں آپ لوگوں سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں پس توجہ سے سنئے!

آپ اُٹھے ہیں تو اُٹھ کر کام کیجئے۔ سو نہ جائیے۔ میں آپ لوگوں کو قرآن مجید کی ایک آیت پر توجہ دلاتا ہوں اس کو ہمیشہ ملحوظ رکھئیگا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نیک کام کرنے کی ترغیب اور نہ کرنے پر سخت ترہیب ہے۔ ارشاد ہے:۔

اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ
كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
يَرْجُوْنَ

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے:۔

اے مسلمانو! اگر دینی خدمت کرنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو دیکھو دنیاوی کام کرنے والوں کو بھی کام کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ تم میں زیادتی یہ ہے کہ تم [illegible] اس انعام و جنت کی امید [illegible]

جس کی ان کو امید نہیں۔

**دوستو!** میں جن دنوں کانگرس میں کام کرتا تھا۔ تو کانگرس کے لیڈروں، ممبروں اور والنٹیروں کو ان تھک محنت کرتے، مصائب جھیلتے ہوئے دیکھتا تھا اور اب بھی دیکھتا ہوں۔ اور ادھر مدعیان دین خصوصاً افراد اہل حدیث پر نظر کرتا ہوں تو ان دونوں میں بہت فرق پاتا ہوں۔ کانگرسی کارکن باوجود اختلاف شدید کے کام چھوڑتے نہیں۔ اعیان اہل حدیث روٹھ جاتے ہیں۔ (۲) کانگرسی کارکن تھکتے نہیں۔ اہل حدیث فدایان توحید اور خدمتگاران سنت نہ صرف تھک جاتے ہیں بلکہ تھک کر ہمیشہ کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے اصحاب اہل حدیث آیت موصوفہ کو ہر وقت سامنے رکھیں گے تو دینی خدمت کرتے ہوئے تھکیں گے نہیں بلکہ ان کا طغرا یہ ہوگا ؎

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

اخیر میں آپ لوگوں کے انتخاب صدارت کا شکریہ ادا کرتا ہوا عرض کرتا ہوں کہ صدر کا انتخاب بغرض انتظام جلسہ ہوتا ہے۔ مگر صدر کے ماتحت کوئی فوجی طاقت نہیں۔ اس لئے جب تک آپ لوگ صدارت کے احکام متعلقہ انتظام کی تعمیل نہ کریں گے انتظام معقول نہیں ہوگا۔ اسی لئے قرآن مجید میں اُولِی الْاَمْر کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ پس میں صاف صاف کہے دیتا ہوں کہ جلسہ کا انتظام اور حسن خاتمہ آپ لوگوں کی تعمیل پر موقوف ہے۔ والسلام خیر ختام!

خادم:۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری
صدر جلسہ تبلیغ اہل حدیث پشاور
۱۰۔ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء

**نوٹ** ماہ مارچ میں جماعت اہل حدیث کے جلسے کئی ایک مقامات (لاہور، بٹالہ، سرہند، تاندلیانوالہ وغیرہ) میں ہوئے۔ منتظمین کی طرف سے روئداد نہ پہنچنے کی وجہ سے اشاعت پذیر نہیں ہوئے۔ اللہ اعلم!

# بہار کے قرب وجوار میں انجمن اشاعۃ التوحید والسنہ کا قیام

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس نے ہم کو محض اپنے فیضان رحمت سے اپنے محبوب ترین دین اسلام میں پیدا کیا اور توحید کا راستہ دکھایا۔ خاتم الانبیاء سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی امت میں داخل فرما کر طریقہ محمدیہ پر چلایا اور اس پر چلنے کا شوق دلوں میں پیدا کیا۔ فللہ الحمد! بر اعداد ملت موحدہ و محبان طریقت محمدیہ پر مخفی نہ رہے کہ بہار کے قریب ایک بستی چکدین سے موسوم ہے۔ جہاں بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ایک نہ ایک عالم اہل حدیث برابر رہا۔ جب تک جہاں میں رہے ہر جمعہ میں خطبہ کے موقعہ پر آیات قرآنیہ احادیث نبویہ تلاوت فرما کر عام فہم اردو زبان میں ترجمہ فرماتے، لوگوں کو دین اسلام کی باتیں بتاتے، توحید و سنت کی ترغیب دیتے، شرک و بدعات سے منع فرماتے جن کا نام نامی مولانا محمد باقر صاحب مرحوم [illegible] آپ [illegible] مولانا عبدالرحیم [illegible] عرف معصوم علی کا زمانہ آیا۔ آپ بھی پکے موحد اہل حدیث عالم تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے اہل زمان بعض جہلاء چکدین نے وہابیت کا الزام لگا کر بہت کچھ سب وشتم کئے۔ چونکہ آپ طبعاً خوش مزاج تھے۔ نہایت صبر و استقلال سے مخالفین کو جواب فرماتے۔ باوجود اسکے جب ان لوگوں کے جور واستبداد کی حد نہ رہی۔ ذاتیات پر حملہ ہونے کے علاوہ مالیات پر حملے کرنے لگے۔ تب آپ نے مجبور ہو کر دین کی خاطر مع اہل وعیال ترک وطن کیا اور تاحین حیات کلکتہ چلے گئے۔ وہاں کچھ دنوں تک بمقام مصری گنج کلکتہ میں رہے۔ ہر دو جگہ آپ نے سلسلہ درس قرآن و حدیث جاری رکھا۔ مولانا کثیر الاولاد تھے۔ بحالت کبر سنی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کی پسماندہ اولاد میں سے ایک لڑکا حافظ القرآن تھا جو تھوڑی ہی مدت حیات پانے کے بعد عالم فانی کو سدھار گیا۔

انا فشیا اور تین لڑکے عالم ہوئے۔ ایک مولانا بشیر الدین صاحب جو مدرسہ احمدیہ آرہ کے فارغ التحصیل اور مولانا ابو محمد عبد اللہ صاحب محدث غازی پوری کے خاص شاگرد رشید تھے۔ دوسرے لڑکے مولانا یوسف صاحب اور تیسرے لڑکے حکیم مولانا عبد اللہ صاحب۔ موخر الذکر دونو لڑکے باحیات ہیں۔ مولانا عبد الرحیم صاحب عرف معصوم علی کے بعد مولانا فضل الحق صاحب کا زمانہ آیا۔ آپ پکے موحد اہلحدیث عالم تھے۔ آپ کی صورت حال و مقال یکساں تھی۔ ایک عرصہ طویل تک چکدین کے مدرسہ میں درس و تدریس فرماتے رہے جب تک آپ زندہ رہے لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی عام ہدایت فرماتے۔ آپ بھی بعمر ضعیفی داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جنت الفردوس کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے پیچھے ایک لڑکا چھوڑ گئے جن کا نام نامی مولانا ولی الحق صاحب ہے۔ آپ ایک ذی علم آدمی ہیں۔ آپ کا طریقہ عمل قرآن و حدیث ہے۔ مولانا عبد الرحیم عرف معصوم علی کے تیسرے لڑکے شیخ الکل شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے مدرسہ نذیریہ سے درس نظامیہ کی فراغت اور شیخ الحکماء مولانا جمیل الدین صاحب نگینوی استاد حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم و حکیم العصر مولانا عبد الحفیظ سے علوم طبیہ کی تکمیل کے بعد اپنے والد ماجد کی نصیحت الوداعی پر عمل پیرا ہو کر اپنے آبائی وجدی وطن میں ایسے وقت میں بود و باش اختیار کی جبکہ مولانا فضل الحق صاحب کا دنیا سے انتقال ہوئے عرصہ دراز گزر چکا تھا آپ نے یہاں آکر سلسلہ طبابت قائم کیا جو ذریعہ معاش ہے اور توحید و سنت کی تبلیغ کا بار اپنے سر اٹھایا۔ آپ ایک مخلص جوان، جو شیلے عالم باعمل ہیں آپ کا طریقہ بیان بہت احسن و خطاب کلام نہایت الیں۔ باشندگان چکدین اکثر احناف ہیں اور غریب محمدیان اہلحدیث معدودے چند۔ لیکن مولانا کی شیریں بیانی سے لوگ خوش ہیں۔ ایک گونہ لوگوں کے عقائد میں اصلاح کی صورت نظر آتی ہے۔ چنانچہ ایک شخص (مولانا کے رشتہ میں چچا) جو مذہباً حنفی تھے ضعیف العمری میں بعد تحقیق کے پکے محمدی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ باقی لوگوں میں جو بدظنی وہابیت سے تھی وہ بھی رفتہ رفتہ بحمدہ تعالیٰ حسن ظنی سے بدلتی جا رہی ہے۔ لیکن جو لوگ متعصب اور شقی ازلی ہیں وہ مولانا کے ساتھ اور دیگر محمدیان اہلحدیثوں کے ساتھ مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون۔ باوجود اس کے مولانا نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اپنا تبلیغی فرض انجام دیتے جا رہے ہیں۔ مگر بہار میں اور بہار کے قرب و جوار مشرقی جانب دیہاتوں میں محمدیان اہلحدیث بہت کم خال خال نظر آتے ہیں اور ہیں بھی تو اپنی زندگی انفرادی طور پر بسر کرتے ہیں جہاں نام نہاد سنی حنفیوں کی تعداد بکثرت ہے اور بلا روک ٹوک شرک و بدعات عام طریقے پر ہوتے ہیں۔ خاص بہار کو اگر شرک و بدعات گڑھ کہا جاوے تو بجا ہے۔ ان امور کے سد باب کے لئے نہ کوئی مبلغ ہے اور نہ کوئی باقاعدہ انجمن۔ اس لئے مولانا نے بتوکل خدا اس کام کی خاطر ایک انجمن کی بنیاد ڈالی جس کا نام انجمن اشاعت التوحید والسنہ رکھا۔ لہذا بصد ادب ان اصحاب محمدیان اہلحدیث سے گذارش ہے کہ جو ان اطراف میں انفرادی طور پر زندگی بسر کرتے ہیں بہت جلد از جلد اپنا اپنا نام ارسال فرما کر یا خود تشریف لا کر انجمن مذکور کے ممبر بن جاویں اور بکھرے ہوئے شیرازہ کو منظم کر کے اشاعت التوحید والسنہ میں اجتماعی طور پر ہاتھ بٹائیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزا۔

**تجویز انجمن اشاعت التوحید والسنہ**

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔

آج بتاریخ یکم ذی الحجہ بروز جمعہ چند مسلمانوں کی ایک مجلس شوریٰ بصدارت جناب حکیم مولانا عبد اللہ صاحب قائم ہوئی۔ جس میں یہ امر پیش ہوا کہ زمانہ حاضرہ میں جو آئے دن بدقسمتی سے ہم مسلمانوں میں شرک و بدعات رائج و مروج ہیں جس کا دروازہ یوماً فیوماً وسیع و فراخ ہوا جاتا ہے اس کے سدباب کے لئے ہم لوگوں کو کونسی صورت اختیار کرنی چاہئے جس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔ لیکن صد افسوس باوجود استطاعت و صلاحیت رکھنے کے بھی ہم خاموش ہیں، بے حس ہیں۔ ذرہ بھر ہمارے دلوں میں اسلام کا درد نہیں، پاس نہیں۔ لیکن یاد رہے ہماری اس خاموشی اور بے حسی سے حق پوشی ہے۔ شرک و بدعات کی تائید ہوتی ہے۔ اگر یہی حالت ہماری آئندہ بھی رہی تو خدا کے ہاں ہم باعث عتاب و لائق مواخذہ ہونگے۔ فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (رواہ مسلم) چنانچہ اس امر کے لئے یہ تجویز پیش ہوئی کہ ایک انجمن اشاعت التوحید والسنہ قائم کی جائے جس میں لوگوں کو توحید و سنت کی تبلیغ و ترغیب دی جاوے اور شرک و بدعات کی تردید و . . . کی جاوے۔ بحمدہ تعالیٰ اس رائے صائب پر سب کو اتفاق ہوا اور سب کے اتفاق سے یہ انجمن بتوکل خدا قائم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حامیان انجمن کے قلوب میں خلوص و استقامت اور جان و مال میں برکت عطا فرماوے اور انجمن مذکور سے لوگوں کو ہدایت بخشے۔ آمین ثم آمین! والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ امید ہے کہ جماعت اہلحدیث عموماً اور مولانا عبد الرحمن صاحب گیلانوی و مولانا عبد الحنان صاحب اڈیٹر "مسلم اہلحدیث گزٹ" و منشی محمد ابراہیم صاحب برادر منشی محمد و میاں مرحوم جھا جھاوی خصوصاً دامے درمے سخنے اس جواری انجمن کی طرف خاص توجہ فرما کر ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

المعلن :- خادم التوحید والسنت ڈاکٹر محمد نذیر حسین عفی عنہ محمدی وسیکریٹری انجمن مذکور، موضع چکدین ضلع مونگیر (بہار) (مرد داخل اشاعت فنڈ)

**اہلحدیث** ہم امید رکھتے ہیں کہ انجمن مذکورہ کی طرح ابھی تک جہاں انجمنہائے اشاعت توحید و سنت قائم نہیں ہیں جلد قائم کر کے تبلیغ توحید و سنت شروع کر دی جائے گی۔

**ناظرین "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے۔**

بیمار ... ، ... شخص کی جڑی بوٹی کا نسخہ اولی ... (۴۴) اور دوا ... ، ... فیس ...

# فتاویٰ

س ۱۰۶} بعض صاحبان فرماتے ہیں کہ تقلید شخصی جائز نہیں مگر تقلید مطلق روا ہے اور مثال یہ پیش کرتے ہیں کہ اگر کسی جاہل نے کسی عالم سے فتویٰ پوچھا اور عالم نے جو فتویٰ دیا۔ جاہل اُس پر عمل پیرا ہُوا۔ سو جاہل نے اُس عالم کی تقلید کی کیا یہ درست ہے؟

(محمد داؤد احمد از کیندرا پاڑہ)

ج ۱۰۶} حضرت میاں صاحب مرحوم مغفور دہلوی نے کتاب "معیار الحق" میں ایسا ہی لکھا ہے۔ مفصل کتاب ہذا دفتر اہلحدیث سے منگا کر دیکھ لیجئے۔

س ۱۰۷} ایک بریلوی حنفی امام ہمارے گاؤں کی مسجد میں امامت کراتے ہیں جو جماعت حقہ اہلحدیث کو شرکت جماعت سے منع کرتے ہیں اور بقول اُس کے اہلحدیث کی شرکت جماعت سے ان کی اور اُن کی جماعت کی نماز ناقص ہو جاتی ہے اور بارہا اہلحدیث سے جھگڑا ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اپنے مولانا ثناء اللہ صاحب سے فتویٰ پوچھو کہ دو فریق کی نماز ایک جماعت میں نہیں ہو سکتی۔ مگر خود ثبوت نہیں دیتے اور ہم سے ثبوت طلب کرتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۷} امام مذکور کا کہنا غلط ہے وہ اپنے دعویٰ کی دلیل پیش کرے۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۸} ایک منکوحہ عورت مصنوعی طور پر عیسائیت کا اظہار کر کے نکاح سابقہ فسخ کرانا چاہتی ہے۔ کیا اس کا اس حیلہ سے سابقہ نکاح شرعاً فسخ ہو جائیگا یا نہیں۔ اگر بعد فسخ کرانے نکاح ثانی کے کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا چاہے تو ہو جائیگا یا نہیں؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۰۸} ہمارا بیان عدالت میں ہو چکا ہے کہ عورت عیسائی ہو جائے تو نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ کیونکہ کتابیہ (عیسائی یا یہودی) عورت سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے ——— مگر ما کہ حیلہ ارتداد کے سوا معقول وجوہات کی بنا پر عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔

اللہ علیم بذات الصدور۔

س ۱۰۹} یہ واقعہ اکثر لوگوں کی زبان پر مشہور ہے کہ حضرت غوث رح کے اثنائے وعظ میں معراج کا ذکر ہونا اور ایک شخص کا منکر ہو کر چلا جانا راستہ میں مچھلی خریدنا بیوی کو مچھلی دیکر خود غسل کو جانا، دریا میں اس مرد کا عورت ہو جانا، بارہ برس عورت رہنا، عقد کر کے بچے جننا پھر مرد ہو جانا، گھر کو آنا، مچھلی کو بدستور زندہ پانا" کیا اس کی کچھ اصلیت ہے یا یونہی؟

(عبد الصمد مدرس مدرسہ محمدیہ از شیش گڈھ)

ج ۱۰۹} یہ قصہ بالکل بے اصل و بے ثبوت ہے۔

س ۱۱۰} کیا حضرت اویس قرنی نے آنحضور کے دندان مبارک کی شہادت سُن کر اپنے تمام دانت توڑ دئیے تھے اور کھانا کھانے کی تکلیف سے حلوہ دیا گیا تھا کیا یہ صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے تو کیا اس بات سے خیراتی حلوہ دکھچڑے وغیرہ کا ثبوت ہو سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۰} اس کا بھی کوئی صحیح ثبوت نہیں ملتا۔

س ۱۱۱} بعض اشخاص اہلحدیث تعزیہ داری میں شریک ہوتے ہیں اور تعزیہ کے میلہ میں شرکت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کا کیا حکم جاری ہوتا ہے۔ کیا یہ بھی گنہگار ہوتے ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۱} تعزیہ بنانا گناہ ہے۔ اس میں شرکت کرنے والا بھی گنہگار ہے۔ لقولہ علیہ السلام من کثر سواد قوم فھو منھم

س ۱۱۲} ایک شخص ایک امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا اگر اُسے کہا جائے تو کہتا ہے کہ یہ کانگرسی ہے۔ کانگرسی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور نماز نہ پڑھنے والا بریلوی خیال کا ہے۔ کیا اس کا نماز نہ پڑھنا درست ہے۔ کیا کانگرسی ہونے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۱۲} یہ ضد غلط اور نفسانیت پر مبنی ہے خدا مسلمانوں کو اتفاق کی توفیق بخشے۔ آمین!

س ۱۱۳} مسلم لیگ میں شرکت ضروری ہے یا کانگرس میں کیونکہ مسلم لیگ والے کہتے ہیں کہ مسلم لیگ اسلام کی حفاظت کرنے والی ہے۔ ان دونوں جماعتوں میں کونسی جماعت بہتر ہے؟ (سائل مذکور) ج ۱۱۳} کانگرس میں بلحاظ امور عامہ اور لیگ میں بلحاظ امور خاصہ شرکت [illegible]

# متفرقات

**معاونین اہلحدیث** کو اپنے تبلیغی آرگن کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ گو بفضلہ تعالیٰ اس وقت بھی "اہلحدیث" کا حلقہ اشاعت وسیع ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ اگر معاونین کرام و ناظرین عظام اسے وسیع تر بنانے کی ٹھان لیں تو "اہلحدیث" ملک کے ہر قصبہ بلکہ ہر گاؤں میں پہنچ سکتا ہے اس صورت میں جہاں اس کی اشاعت میں اضافہ ہوگا وہاں توحید و سنت کی تبلیغ میں بھی وسعت ہو جائیگی۔

امید ہے عاشقان تبلیغ توحید و سنت ہماری اس تجویز کو عملی جامہ پہنا کر شکریہ کا موقع دینگے۔

**وی پی بھیجے گئے** مندرجہ ذیل خریداروں کے نام سابقہ پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر غلطی سے کوئی صاحب واپس کردیں تو اطلاع ہذا سے مطلع ہوتے ہی قیمت اخبار بہت جلد ارسال کردیں۔

۲۸۵ - ۵۴۴۶ - ۶۳۸۱ - ۶۴۲۰ - ۶۴۷۲
۷۳۲۹ - ۸۷۳۵ - ۹۴۳۸ - ۹۸۳۰ - ۹۸۹۳
۹۹۲۸ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۱۳ - ۱۱۰۱۷
۱۱۱۱۲ - ۱۱۱۲۲ - ۱۱۱۳۶ - ۱۱۱۴۰ - ۱۱۳۴۶
۱۱۳۶۴ - ۱۱۴۴۷ - ۱۱۴۹۹ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۵۵
۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۷۰ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۱۶۴
۱۲۲۳۴ - ۱۲۳۱۶ - ۱۲۳۲۱ - ۱۲۳۴۲
۱۲۳۵۰ - ۱۲۳۵۲ - ۱۲۳۵۳ - ۱۲۳۵۶
۱۲۳۸۴ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۳۴
۱۲۴۳۵ - ۱۲۴۳۶

**ضیاء الاسلام امرتسر** مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی نے پندرہ روزہ اخبار "ضیاء الاسلام" جاری کیا ہے۔ جسکے تین نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ عام اسلامی مذہبی اخبارات کی طرح اس میں تبلیغی تاریخی اور علمی مضامین کے علاوہ مرزائی اور تحریک خاکسار کی تردید خاص طور پر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاصر مذکور کو بہترین اسلامی خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ... قیمت سالانہ ... پتہ۔ ابو الضیاء محمد بہاء الحق قاسمی ... کٹڑہ گھنیاں امرتسر [illegible]

**چندہ کانفرنس** چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱۴ ضلع سرگودھا ۱۰ حکیم اللہ بخش صاحب سلمپور ۸

**غریب فنڈ** میں از فتوحی فنڈ ۶/۸ - از چوہدری کریم بخش صاحب مذکور ۸ - سابقہ بقایا فنڈ ۸/۸ - جملہ للعہ ۔ از سائل ۸۹ چندہ ڈہ صاحب ملتان ۸ ۔ ۹۰ مولوی ابراہیم باقی پور ۶/۸ ۔ میزان ۔ ہر دو سائلین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا ۔ بذمہ فنڈ ۸ ۔

**صرف بائیس سائل اور ہیں** اصحاب کرم اپنے دست جود وسخا کو اگر تھوڑی سی بھی جنبش دیں تو ان سب کے نام بہت جلد اخبار جاری ہو سکتا ہے ۔

**رپورٹ دورہ مولانا محمد صدیق صاحب برائے تنظیم جماعت اہل حدیث دکن** میں ۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد کی طرف سے وقار آباد پہنچا مولوی حافظ عبد الرحیم صاحب بیمار ہو کر حیدر آباد میں زیر علاج تھے ۔ اس لئے مولوی محمد یٰسین صاحب منتظم محلہ نظامت وقار آباد اور منشی عبد المجید صاحب کی رائے ہوئی کہ حافظ صاحب کے آنے پر انجمن قائم کرکے اس کا الحاق باضابطہ دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد سے کر دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ۱۹ - جنوری ۱۹۳۹ء کو وہاں سے چیتاپور پہنچا ۔ چونکہ وہاں نہ تو مولوی محمد یوسف صاحب موجود تھے اور نہ مولوی عبد الحی صاحب کا یہاں مستقل قیام ہے اس لئے جناب سیٹھ محمد قاسم صاحب متولی مسجد اہل حدیث وغیرہ کی رائے ہوئی کہ مولوی عبد الحی صاحب آجاویں تو انجمن کا قیام اور اس کا الحاق مناسب ہے ۔ ۲۱ جنوری کو شوراپور پہنچا ۔ یہاں انجمن اہل حدیث کا قیام عمل میں آیا جس کے معتمد حافظ محمد حسین صاحب اور صدر جناب قادر پادشاہ صاحب منتخب ہوئے اور اس کا الحاق دکن اہلحدیث دار الاشاعت سکندر آباد سے کر دیا گیا ۔

۲۴ جنوری کو یہاں سے سگر پہنچا ۔ جناب عبد الرحیم صاحب وجناب محمد اعظم صاحب امام مسجد اہل حدیث نے فرمایا کہ جناب مولانا محمد یٰسین صاحب یہاں موجود نہیں ہیں ۔ وہ عنقریب آنے والے ہیں اون کے آنے پر انجمن اہل حدیث کا قیام اور اس کا الحاق دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد سے انشاء اللہ تعالیٰ عمل میں آجائیگا ۔ ہم لوگ خود بھی تنظیم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں ۔ بغیر اسکے جماعت کا بقا دشوار ہے ۔ یہاں میری تین تقریریں ہوئیں چیتاپور میں ایک ۔ شوراپور میں ایک تقریر ہوئی جس میں تنظیم کی ضرورت کو بیان کیا گیا ۔ (محمد صدیق بہاری)

مرسلہ :- مرزا محمود علی بیگ معتمد اہل حدیث دار الاشاعت ۔ سکندر آباد دکن

(۸ ر برائے اشاعت فنڈ وصول)

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۱۱ - مارچ سے ۲۳ - مارچ تک کل پیدائش ۳۶۶ اور کل اموات ۲۱۴ ہوئیں ۔

—— چند روز ہوئے برطانیہ کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا تھا کہ اگر جرمنی نے پولینڈ وغیرہ پر حملہ کیا تو برطانیہ پولینڈ کی حمایت کریگا ۔ فرانس کے وزیر اعظم نے اس اعلان کی تائید کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی اسی قسم کا اعلان کر دیا ہے ۔

—— جرمن اخبارات لکھ رہے ہیں کہ برطانیہ و فرانس کی دھمکیاں ہمیں اپنے تعمیری کام سے غافل نہیں رکھ سکتیں ۔

**معذرت** اخبار ہذا میں چونکہ جلسہ ہائے اہل حدیث پشاور و نتھگرام کے خطبات شائع کئے جا رہے ہیں اس لئے اس کی ترتیب صفحات میں معمولی سی تبدیلی کی گئی ہے ۔ نیز بوجہ عدم گنجائش کسی اور مشن کے متعلق کوئی مضمون یا مراسلہ درج نہیں ہو سکا (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ہر ہٹلر نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ برطانیہ تین صدیوں تک تشدد پر عمل پیرا رہ کر اب اخلاقیات کا وعظ کہنے لگا ہے ۔ اعراب فلسطین پر برطانیہ کو گولیاں چلانے کا کیا حق ہے ! وسط یورپ میں ہم اپنا مفاد محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو برطانیہ اس پر ناراض کیوں ہوتا ہے !

—— تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجیں پولینڈ کی سرحد پر دھڑا دھڑ جمع ہو رہی ہیں (شاید کوئی نیا گل کھلنے والا ہے)

—— گذشتہ ہفتے اطالیہ کے ڈکٹیٹر مسولینی نے فاسسٹ پارٹی کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر جو تقریر کی اس کا ایک ایک لفظ غیظ وغضب میں ڈوبا ہوا ہے ۔ اس میں اس نے جمہوری ممالک کو خوب ڈانٹ ڈپٹ کی ہے ۔

—— حیدر آباد ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں وزیر اعظم سر اکبر حیدری گاندھی جی کے ساتھ نامہ و پیام کرتے ہوئے ان کو اطلاع دیتے ہیں کہ حکومت حیدر آباد عنقریب تمام گرفتار شدگان کو رہا کردیگی اور ہندو مسلم اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیگی جو ہندوؤں کے حقوق پر عائد شدہ پابندیاں دور کرنے پر غور کریگی ۔

—— ریاست جے پور کی پولیس نے ۲۷ - جنوری کو نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلا کر بہتوں کو مقتول و مجروح کیا تھا اور بہت سے مسلمان گرفتار بھی ہوئے تھے ۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں نے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا جو مطالبہ حکومت سے کیا تھا اس کی نامنظوری کے نتیجہ میں تین ہزار مسلمان ریاست سے ہجرت کرکے دہلی کی طرف آ رہے ہیں ۔

—— لکھنؤ میں تحریک مدح صحابہ کے سلسلہ میں حکومت یوپی نے ایک اعلان کیا ہے جسکی رو سے ۱۲ہزار گرفتار شدہ سنیوں کی رہائی شروع ہوگئی ہے اور سنیوں نے سول نافرمانی کرنا بند کر دیا ہے ۔ مگر ساتھ ہی شیعوں نے تبرا خوانی کا جلوس نکالنا شروع کر دیا ہے اور صرف چار دنوں کے اندر ۷۰ سو زائد اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں ۔ (مفصل آیندہ)

**ضمانت** ثنائی برقی پریس امرتسر میں ایک پنجابی نظم چھپ گئی جس پر حکومت نے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے ۔ کوشش ہے کہ پریس کے کام میں رکاوٹ نہ ہو لیکن تقدیر الٰہی اگر رکاوٹ ہو جائے تو ناظرین تسلی رکھیں اور دعا کریں ۔ (ابو الوفاء)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## رعایا کی سخت تکلیف

### قابل توجہ گورنمنٹ

آج ہم جس تکلیف کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں وہ کسی خاص شہر یا قصبہ سے مخصوص نہیں بلکہ اس کا اثر عام ہے اور دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ یہ تکلیف روپیہ کی چلنت کے متعلق ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ

آج کل ملک میں ناقص روپے پہلے کی نسبت زیادہ چلتے ہیں اور عوام کھرے کھوٹے میں تمیز نہیں کر سکتے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض دفعہ کھرا روپیہ بھی محض شبہ کی بنا پر یا ذرہ سے نقص کی وجہ سے بازاروں میں دوکان دار بلکہ سرکاری دفاتر (ڈاکخانہ اور ریلوے ٹکٹ گھر وغیرہ) میں بابو لوگ واپس کر دیتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر ہمارا اپنا عمل درآمد یہ ہے کہ امرتسر سے لاہور تک جانا ہو تو ایک روپیہ کی بجائے تین چار روپے ہمراہ لے جاتے ہیں کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ ریلوے کلرک عموماً ایک دو روپے ضرور واپس کر دیتے ہیں۔ کوئی شخص اس تکلیف سے نہیں بچتا اور نہ بچ سکتا ہے۔ غریب مزدور یا ملازم جسے ہفتہ عشرہ یا مہینہ بھر محنت کرنے کے بعد روپے کی شکل دیکھنی نصیب ہوتی ہے۔ جب روپیہ لے کر بازار میں سودا سلف لینے جاتا ہے تو دوکاندار جواب دیتا ہے کہ روپیہ اچھا نہیں ہے اسے بدل دو۔ وہ بے چارہ ہکا بکا رہ جاتا ہے اور دل میں کڑھتا ہوا کہتا ہے کہ الٰہی! یہ کیا مصیبت ہے کہ جو چیز میں نے اتنی محنت و مشقت سے حاصل کی ہے اس کی یہ قدر و قیمت ہے۔

روپیہ کی واپسی کے وقت عموماً یہ عیوب بتائے جاتے ہیں (۱) روپیہ مصنوعی (بناوٹی) ہے (۲) کھرا کسی قدر گھسا ہوا ہے۔ (۳) کھرا تو ہے مگر تھوڑا سا گھسا ہوا ہے۔ (۴) ویسے تو کھرا ہے مگر آواز کسی قدر کم ہے۔ ان عیوب میں سے پہلے نمبر کے سوا باقی تین ایسے ہیں کہ رائج الوقت سکوں میں کچھ عرصہ مستعمل ہو کر پیدا ہو جاتے ہیں۔ لارڈ کرزن کے زمانہ میں ۱۸۹۲ء کا روپیہ بازاروں اور سرکاری دفتروں میں متروک قرار دیا جاتا تھا۔ آخر لارڈ موصوف نے ایک خاص سرکلر جاری کر کے سرکاری دفاتر کو تنبیہ کی تھی کہ اس روپیہ کو روکا نہ جائے۔ اسی طرح ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے روپوں کی چلنت میں رکاوٹ پیدا ہوتی تھی۔ اس تکلیف کو بھی سرکار نے خاص حکم نافذ کر کے ایک حد تک رفع کر دیا مگر باقی روپوں کی چلنت کے سلسلہ میں عوام کی تکلیف بدستور ہے۔ ہمارا کام پبلک تکلیف کا اظہار کرنا ہے اس کے دفعیہ کا انتظام کرنا حکومت کا فرض ہے۔ لوگ اس پریشانی میں گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ازراہ مہربانی ایک روپے والے نوٹ ہی جاری کر دے تو اچھا ہے۔ مگر اس کا کاغذ عام نوٹوں کی نسبت مضبوط ہونا چاہئے تاکہ کچھ عرصہ کے بعد کثرت استعمال کے باعث خراب نہ ہو جائے

اب ہم پبلک تکلیف کی اصل وجہ بھی بیان کئے دیتے ہیں جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ

شہروں میں کئی دوکانیں ایسی ہوتی ہیں جہاں ناقص اور کھوٹے روپے بٹے پر لئے جاتے ہیں۔ پھر یہ لوگ اس قسم کے روپے کسی خاص حکمت عملی سے ڈاکخانہ وغیرہ میں پہنچا دیتے ہیں اور وہاں سے پھر شہر میں واپس آجاتے ہیں۔ جب عام دوکاندار ان کو نہیں لیتے تو پھر انہی دوکانوں پر کچھ کم و بیش کر کے چلا دیئے جاتے ہیں۔

پس گورنمنٹ ازراہ مہربانی اس تکلیف پر فوری توجہ کر کے اپنی غریب رعایا کو اس سے نجات دلائے۔

دفتر "اہلحدیث" کا تعلق زیادہ تر ڈاکخانہ سے ہے۔ روپیہ اچھی طرح سے پرکھ کر لیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ بازار میں یا ریلوے اسٹیشن پر اسے چلانے میں دقت پیش آتی ہے۔ روپیہ کی چلنت میں جتنی تکلیف آج کل ہے اتنی اس سے چند سال پہلے نہ تھی۔ اب تو یہ حال ہے کہ یہ تکلیف روز بروز ترقی کر رہی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب کی موجودہ گورنمنٹ نے ساری توجہ دیہات پر لگا رکھی ہے۔ شہری آبادی کا بھی حق ہے کہ ان کی تکلیف پر بھی نظر عنایت کی جائے۔ اخیر میں ہم گورنمنٹ پنجاب کو اپنی تکالیف پر متوجہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ؂

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بہر سخا کچھ تو ادھر بھی

---

# ہندو مسلم فسادات

خدا جانے ہمارے ملک میں کونسا شیطان انسانی لباس میں پھرتا ہے جو ملک کے باشندوں کو مختلف مقامات میں (ایک دو دفعہ نہیں بلکہ) آئے دن لڑاتا رہتا ہے۔ مگر ہم ہندوستانی کچھ ایسے عقل سے خالی واقع ہوئے ہیں کہ باوجودیکہ ہم لڑائی کے نقصانات مشاہدہ کرتے ہیں، بلکہ برداشت بھی کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ مشاق استاد ہمیں باہم دست و گریباں کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس سال محرم کے موقع پر امرتسر میں بھی فساد ہوا اور باہر سے بھی فسادات کی خبریں موصول ہوئیں مگر کاشی (بنارس) جیسے پوتر شہر میں جو فساد ہوا اس نے سب کو مات کر دیا ہے۔ اس کا کچھ حال ہمارے عزیز برادر مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی نے مختصر لفظوں میں لکھ کر بھیجا ہے جو ناظرین کی اطلاع کیلئے درج ذیل ہے:

"آٹھ برسوں میں چار بلوے یہاں ہوئے۔ ان چار میں تین تو ایک سال میں ہوئے۔ ان تین میں اس دفعہ کا بلوہ بہت منظم اور تباہی و بربادیوں کے لحاظ سے عدیم النظیر تھا۔ اس کا مثیل شاید کانپور کا بلوہ ہی ہو سکتا ہے جس کا خاتمہ اب تک نہیں ہوا اور ... تک برابر فساد کی خبریں اخباروں میں آتی رہیں۔ بنارس میں جو کچھ مظالم مسلمانوں پر ہوئے ہیں انکا عشر عشیر بھی اخباروں میں نہیں آیا ہے۔ کسی مسلمان کا مکان یا دوکان یا مسجد جو ہندو آبادی میں تھی تباہی و بربادی لوٹ مار آتش زنی سے [illegible]

نہب وضرب (لوٹ و مار) قتل مزید۔ آج تک فضا صاف نہیں ہوئی ہے۔ روزانہ کسی نہ کسی مسلمان کا مکان نذر آتش ہوتا رہتا ہے۔ کرفیو آرڈر بھی موجود ہے اور دفعہ ۱۴۴ ابھی لگی ہوئی ہے۔

آٹھ دس روز تک ڈاک و تار کا کام یکدم معطل رہا۔ پھر ڈاک خانہ جا کر ڈاک لانی پڑتی تھی۔ اب تو خیر گھروں پر آجاتی ہے۔ ہندو آبادی الگ ایک طرف ہوگئی ہے اور مسلم آبادی علیحدہ دوسری طرف خوف وہراس باقی اور خطرہ ہر آن موجود ہے۔ میں جمعیۃ العلماء ہند کے جلسہ پر دہلی میں تھا میرے عقب میں یہ فساد شروع ہوا۔ خبر سنتے ہی بھاگا ہوا بنارس آیا اور اسٹیشن سے تونستو جتن کرکے بمشکل تمام مکان پر پہنچا۔ مکان اور مکینوں کو مع الخیر پایا۔ ہر فساد میں میرا محلہ پر امن رہا۔ میرا مکان سرحد پر ہے۔ شمالی جانب میرے مکان سے ۴۰۔ ۴۱ محلے مسلمانوں کے ہیں جن میں ۴۰ ہزار مسلمان آباد ہیں۔ ان محلوں کا مجموعی نام علوی پورہ ہے۔ یہ بالکل محفوظ رہا۔ میرے مکان سے جنوب میں دور دراز تک ہندو آبادی ہے۔ جو مدن پورہ تک چلی گئی ہے۔ مدن پورہ بھی محفوظ رہا درمیانی علاقے مورد شدائد رہے۔ اب تک یہاں سے مدن پورہ اور چوک جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ میرے مکان سے قریب تک دوسرے محلوں کے حملہ آور آگئے تھے اسی محلہ کے ہندو باشندوں نے ہی انکو بھگا دیا اور محلہ میں گھسنے نہ دیا۔ البتہ میرے بھائی حافظ عبداللہ جو میرے محلہ سے دور خالص ہندو آبادی میں تھے ان کے مکان کو جلا دیا، انکے خسر کو قتل کردیا گیا۔ ان کے سالے کو ادھ موا کرکے چھوڑا میرے بھائی مع بیوی بچوں کے معجزانہ طور پر بچ گئے کانگریس کی لاری شعلے دیکھ کر پہنچ گئی۔ اور ان سب لوگوں کو نکال لائی۔ یہ سب لوگ اب دار انگر میں ہی ہیں۔ اب تک ہر طرح اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن فضا ایسی صاف نہیں ہوئی ہے کہ میں گھر چھوڑ کر کسی جلسہ میں چلا جاؤں۔ بنارس کانگریس کمیٹی حکومت سے فساد کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ دیدہ باید کیا ہوتا ہے۔

(محمد ابوالقاسم سیف بنارسی۔ ۲۵ ۹؎)

**اہلحدیث** آج سے دو سال پہلے ہندوستان میں یہ عام رائے تھی کہ اگر ہم کو سوراج مل جائے تو یہ سارے فسادات مٹ جائینگے۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ جن صوبوں میں کانگرسی حکومت قائم ہے (مثلاً بنارس اور کانپور وغیرہ) انہی میں فسادات زیادہ ہوئے ہیں جو کانگرس کو اسکے مخالفوں کی نظروں میں بدنام کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ادھر لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد مٹنے میں نہیں آتا۔

ہمارے خیال میں عام ہندوؤں کو ایک قسم کی غلط فہمی ہوگئی ہے کہ وہ کانگرسی حکومتوں کو خالص ہندو حکومتیں سمجھنے لگ پڑے ہیں۔ بعض ہندو تو ذہنیت کے لحاظ سے ایسے متعصب واقع ہوئے ہیں کہ ان کی نگاہ میں غیر ہندو (کسے باشد) چور اور ڈاکو سے بھی بدتر ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ایسے لوگ صحیح معنی میں ہندو بھی نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ مسلمان جو فسادات میں حصہ لیتے ہیں سچے مسلمان نہیں ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت اپنے مذہب کو بدنام کرنے والے ہوتے ہیں۔ حکومت وقت جب تک حسب ضرورت اپنا ہاتھ زیادہ مضبوط نہ کریگی اس وقت تک یہ لوگ راہ راست پر نہ آئینگے بلکہ اور زیادہ دلیر ہو جائینگے۔

ہمارے ملک میں حکومتی انقلاب کیا آیا ہے کہ عادات میں اتنا تغیر ہوگیا ہے کہ باتوں باتوں میں چھری چاقو چل جاتے ہیں لاٹھی لکڑی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

چند سال پہلے ہم سنا کرتے تھے کہ سرحدی علاقوں میں روزانہ قتل وقتال ہوتا رہتا ہے اب تو ہمارا شہر امرتسر بھی اتنی ترقی کرگیا ہے کہ فسادات ختم ہو جانے کے بعد قتل کی دو وارداتیں ہو چکی ہیں۔ پہلے ایک مسلمان قتل ہوا تھا اس کے چند روز بعد ایک سکھ مارا گیا۔ اگر شر وفساد کا یہ سلسلہ اسی طرح اور ترقی کر گیا تو شریف آدمیوں کو سوائے قبر کے آرام سے بیٹھنے کی جگہ کہیں نہ ملیگی۔ بہرحال ہمارے ملک کی حالت بے امنی کے باعث اس شعر کی مصداق ہے

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
اپنی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

# صابن سازی

(از دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

کئی ایک چھوٹی چھوٹی دستکاریاں ایسی ہیں جنکو دیہاتی آسانی سے سیکھ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مثلاً صابن سازی ہی کو لیجئے یہ ایک ایسی دستکاری ہے جو تجارت کی تجارت ہے اور مشغلے کا مشغلہ ذیل میں صابن بنانے کے آسان طریقے درج کرتے ہیں۔

(۱) تیل توا دو سیر۔ سوڈا کاسٹک نصف سیر۔ نمک آدھ سیر۔ میدا آدھ سیر اور پانی پانچ سیر۔ (ترکیب) پہلے سوڈا کاسٹک کو چار سیر پانی میں ملا کر باقی ایک سیر پانی میں نمک گھول لیجئے اور میدے کو تیل توا میں ملا دیجئے۔ اسطرح سے تین محلول تیار ہو جائینگے۔ اسکے بعد تیل اور میدے والے محلول میں نمک والا پانی تھوڑا تھوڑا کرکے خوب ملا دیجئے اور پھر کاسٹک سوڈا والا پانی اس میں ڈال دیجئے۔ سب اشیاء کو اتنا ملائیے کہ ایک لئی سی بن جائے اسکو مٹی کی پیالیوں وغیرہ میں ڈالکر خشک کرلیجئے بس صابن تیار ہو گیا مگر ایک بات یاد رکھئے ہر ایک حل اسوقت ملائیے جب وہ سرد ہو جائے۔ گرم ہرگز نہ ملائیے۔ اگر صابن کو خوشبودار بنانا ہو تو سنگترے وغیرہ کا سینٹ ڈال لیجئے

اس صابن کو آپ اپنے جسم پر بھی مل سکتے ہیں۔ تیل توا چونکہ ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتا۔ اس لئے تیل توا کی بجائے توریا، سرسوں یا تل تینوں میں سے کوئی ایک تیل استعمال کیا جاسکتا ہے مگر اسطرح جو صابن بنیگا وہ دیر میں خشک ہوگا اگر جلد خشک کرنا مقصود ہو تو توریا یا سرسوں یا تل کا تیل دو سیر لیجئے۔ میدہ آدھ سیر۔ سوڈا کاسٹک آدھ سیر اور پانی دو سیر۔ تیل اور میدے کو اور سوڈا کاسٹک اور پانی کو الگ الگ ملا لیجئے۔ پھر سوڈا کاسٹک اور پانی والے حل کو پہلے حل جب وہ ٹھنڈا ہو جائے آہستہ آہستہ اسطرح ملائے کہ ایک جان ہو جائیں۔ بعد ازاں سخت ہونے پر سانچوں میں بھر لیجئے۔

ایک طریقہ اور بھی ہے کہ بارہ سیر چربی لیجئے۔ آٹھ سیر تیل ناریل ساڑھے چار سیر سوڈا کاسٹک سولہ سیر پانی اور دو سیر میدہ۔ چربی کو کڑاہی میں ڈالکر گرم کرلیجئے اور اس میں تیل ناریل اور میدہ ڈال دیجئے۔ سوڈا کاسٹک کو پانی میں ملا دیجئے۔ ٹھنڈا ہونے پر دونوں حلوں کو ملا کر خوب گھوٹئے نہایت عمدہ سفید اور ملائم صابن تیار ہوگا۔ گھوٹتے وقت

# آپ کا فرض

ہر نوجوان۔ شادی شدہ یا مجرد۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی موت ہو جانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑے۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے۔

چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہو جانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے۔

اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے۔

تفصیلات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لیمیٹڈ۔ ہیڈ آفس بمبئی۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا۔ بلڈنگ ہال بازار امرت سر سے خط و کتابت کریں۔

(۴۴۹)

## دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | شرح تجرید بخاری | [illegible] | کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد | [illegible] | تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے |
| [illegible] | حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ | [illegible] | سیرۃ الحلبیہ | [illegible] | تفسیر خازن مع معالم |
| [illegible] | بخاری مع حاشیہ سندی | [illegible] | شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ | [illegible] | المنجد طبع تاسعہ |
| [illegible] | قاموس معرب اعلیٰ کاغذ | [illegible] | فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد | [illegible] | تسہیل العربیا المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد |
| [illegible] | منتخب کنز العمال، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں متفق احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست | [illegible] | تاج العروس شرح قاموس | | |

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ جدید مدرسہ بازار دہلی

## بایوکیمک بکس
یا
## گھر کا مکمل شفاخانہ

اس بکس میں بایوکیمک کی بارہ مختلف ادویات علیحدہ علیحدہ خوبصورت شیشیوں میں بند ہیں۔ بکس خوبصورت عمدہ اور ہلکی لکڑی کا بنا ہوا ہے جس پر کالے رنگ کا عمدہ آئل کلاتھ لگایا ہوا ہے شیشیاں اس طرح علیحدہ علیحدہ ملحق ہوتی ہیں کہ بلا تکلف استعمال کر سکتے ہیں۔ ان بارہ دواؤں میں تمام امراض کا مکمل علاج ہے دوائیں ایسی عمدہ ہیں کہ بچے، نوجوان اور بڈھے بلا لحاظ مذہب و ملت استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے طریق استعمال کیلئے مکمل گائڈ مطبوعہ مفت بھیجی جاتی ہے۔ یک بکس خرید کر آپ خود بخود ڈاکٹر بن جاتے ہیں جس سے صرف آپکو ہی فائدہ پہنچیگا بلکہ تمام محلہ و قبیلہ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ سفر حضر میں بلا تکلف رکھ سکتے ہیں۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک [illegible]

پتہ۔ منیجر سلائم فارمیسی بازار ڈوگریاں امرتسر

## گنجینہ روزگار
بے روزگاروں کو معاش [illegible] کتاب۔ قیمت [illegible] منیجر [illegible]

## خوراک اور صحت
[illegible]

# مومیائی

۱۹/

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل، دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ/۔ آدھ پاؤ ے۔ پاؤ بھر ۔ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی:۔ میں نے آپکے پاس سے ایک چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے۔ (۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور:۔ دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اس سے قبل چند ار مختلف پتہ سے منگا چکا ہوں سب حد مفید ثابت ہوئی۔ (۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء)

جناب رانا عبد الواسع خان صاحب کیری:۔ آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے از حد مفید ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۵ جنوری ۱۹۳۵ء)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی ہیلتھ ایجنسی امرتسر

---

تمام دنیا میں بے مثل
# غزنوی سنہری حمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
# مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
چار جلدوں میں
## کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۲/

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

# سرمہ نور العین

۱۹/

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱/

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

# اکسیر ہاضمہ مفت

۲/

اکسیر ہاضمہ کا اشتہار ناظرین سالہا سال سے ملاحظ فرما رہے ہیں بیشمار حضرات اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں علاوہ ہاضمہ کے ہر مرض انسانی کا فوری اثر علاج ہے ... عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے صرف ۳۰ اپریل تک ... مفت تقسیم کئے جاتے ہیں ... ڈاک وپیکنگ کے لئے ... بذریعہ منی آرڈر یا ... ٹکٹ بھیجدیں۔

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

---

ہندوستان میں
# اہلحدیث کی علمی خدمات

احباب کو یاد ہوگا کہ مارچ ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پچاسہ سالہ جوبلی علی گڈھ میں منائی گئی۔ جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم دین کی جو خدمات کی ہیں۔ اس کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے پھر جناب کی ابتدا کا حال جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا اسمٰعیل شہید سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے۔ اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ۔ قومی اخبار و رسائل کا نقشہ ہے۔ الیٰ ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں انہیں نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہیئے۔ ضخامت ۲۰۸ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲/۔ محصول علیحدہ۔

# تراجم علمائے حدیث ہند

(مصنفہ مولانا امام خان صاحب نوشہروی)

ہندوستان میں گلشن حدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ نے لگائی۔ سیدنا محمد اسماعیل شہیدؒ نے اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپالؒ نے اس کے پھیلاؤ کے لئے خزانے کھول دیئے۔ آخر یہ پود ملک کے چپہ چپہ پر پھیل گئی اور ملک (مولانا) امام خان نے اس سدا بہار گلشن سے ایک گلدستہ سجایا جسے عوام نے بے حد پسند کیا۔ اگر آپ بھی گلشن توحید کے اس گلدستے سے اپنے روح کو معطر کرنا چاہتے ہیں تو جلدی سے منگا لیجئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۲/
محصول ... علیحدہ ...
چاہیئے۔ مفید ثابت ...

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# کتب متعلقہ اہل حدیث

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی)

**اہل حدیث کا مذہب** اہل حدیث کے مسلہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ اور مذہب اہل حدیث کا حق پر ہونا۔ تابلدید ہے۔ قیمت ۶ر

**تقلید شخصی و سلفی** جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہلقرآن کا منہ بند کرکے۔ دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

**آمین رفعیدین** مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ ہرسہ مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

**علم الفقہ** اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲ر

**فقہ اور فقیہ** اس میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

**اجتہاد و تقلید** اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ تابلدید ہے۔ قیمت ۶ر

**تنقید تقلید** یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا جسمیں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید کی تردید میں بے نظیر ہے۔ قیمت ۵ر

**فتوحات اہل حدیث** اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلجات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

(کتب تفاسیر)

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) یہ تفسیر بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھیے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری، رنگ بہت عمدہ۔ لکھائی، چھپائی بہت اچھی۔ سائز ۲۲×۱۸/۴ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت صرف للعہ ر

**تفسیر ثنائی** اُردو یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث۔ از سورہ مائدہ تا سورہ اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ جلد ششم از شعرا تا صٰفّٰت۔ جلد ہفتم۔ از صافات تا سورہ النجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔

نوٹ:۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ۱۲ر ہے اور پورا سٹ خریدنے والے سے عہ روپیہ

**تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان**

(بزبان عربی) سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں دوران تفسیر آیات میں بھی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

(تصانیف دیگر مصنفین)

**تقویۃ الایمان** مصنفہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ مارق الاشرار و رسالہ راہ سنت و خط حضرت مولانا اسمٰعیل شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ جدید اڈیشن اعلیٰ کتابت طباعت اور کاغذ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ قیمت ۱۲ر

**صراط مستقیم** یہ کتاب مولانا شہیدؒ نے علم تصوف کے بیان میں فارسی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اُردو میں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عہ ر

**فتاویٰ نذیریہ** حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلویؒ کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں جس کا ہر باب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت بجائے ۸ روپے کے ۴ر۔ (یعنی نصف قیمت پر)

(۱۵۱م)

## سجدہ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن ... روشنی سے واضح کردیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۶ ر

## الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہ جہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کتاب نے تقلید کی جڑیں کھوکھلی کردی ہیں۔ قیمت عہ

## المرقات فی احکام الصلوٰۃ

جس میں نماز کے احکام شرائط نواقض اور ...

## ہدایۃ المعتدی فی القرأۃ للمقتدی

مصنفہ مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی۔ اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے۔ مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب نایاب ہوچکی تھی اب دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ رعائتی قیمت ۴ ر

## فقہ محمدیہ کلاں

کتاب ہذا جو سات جلدوں تک طبع ہوچکی ہے۔ مذہب اہل حدیث کے فقہی مسائل کی جزئیات پر حاوی ہے۔ کتاب دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت فی جلد ۸ ر مکمل ۵۰ ؎

## معیار الحق

مصنفہ مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی تقلید کی تردید میں قیمت ...

## ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

کتاب ہذا میں پچیس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ نیز فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۴ ؎

## اثبات التوحید

قاضی فضل احمد لدھیانوی نے علمائے دیوبند اور اکابرین اہل حدیث پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اسکے جواب میں قریباً بتیس ۳۲ مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی ... قاضی مذکور کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے قیمت ... عمر

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہائت عمدہ، خوشنما رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار، رسیدیں دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

## رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو ... اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ ... حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی ... کے نصاب میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہائت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ... جلد دوم ۸ ؎ جلد سوم ؎

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

... غیر ضروری مسائل نہائت تفصیل کے ساتھ بیان ... مولوی محمد جمال صاحب امرتسری۔ قیمت ۶ ر

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند، جالا، غبار، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ:۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ
حکیم سنٹر سٹریٹ امرتسر

## ہدائت المسلمین

فی جواب المقلدین۔ اس رسالہ میں فاتحہ خلف الامام، رفعیدین آمین بالجہر، سینہ پر ہاتھ باندھنے، گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۶ ر

## حیات طیبہ

(جدید اڈیشن) مولانا شہید دہلوی کی مفصل سوانحعمری۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد رائے بریلوی رحمہ۔ قیمت ۲؍

## تحقیق تراویح

جس میں مخالفین کے دلائل کا جواب دیکر آٹھ رکعت کو مسنون ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ برائے محصولڈاک اشاعت فنڈ موازی ... کے ٹکٹ ارسال کریں۔

## حسن البیان

مصنفہ مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی مولوی شبلی مرحوم نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری و دیگر محدثین پر خوب رد و قدح کی ہے اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔ مولانا رحیم آبادی نے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے۔ جنکو مولانا شبلی نے تسلیم ...

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۴

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۱ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۰ ۷ ہے

عام خریداران سے ۰ ۴ ہے

۰ ۰ ششماہی ۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ ر

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۳ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعہ المبارک (۲۵۳)

## فہرست مضامین

نعت شریف - - - -

انتخاب الاخبار - - - - -

بہائیوں کا صراط مستقیم اور جنت - - - ص۳

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص۴

تردید کفارہ مسیح - - - ص۵

میرا پیام مسلمانوں کے نام - - - ص۶

حسبنا کتاب اللہ پر علمائے شیعہ غور کریں - ص۸

بلاغ للناس - - - - ص۸

صبر و شکیب کی ایک زندہ تصویر - - - ص۹

گلستان رحمت کے تین پھول - - - ص۱۰

فتاوے - - - - ص۱۱

متفرقات - - - - ص۱۲

ملکی مطلع ... اشتہارات - - - ص۱۵-۱۶

## نعت شریف

(از قلم مولوی بہار احمد صاحب فہیم چھاؤنی نصیر آباد۔ راجپوتانہ)

گنجینۂ اسرار ہیں سرکار مدینہ — آئینۂ اظہار ہیں سرکار مدینہ
جس آب نے کی کھیتیاں ایمان کی شاداب — وہ ابر گہر بار ہیں سرکار مدینہ
اللہ رے وسعت کدۂ رحمتِ عالم — ہر شخص کے غم خوار ہیں سرکار مدینہ
دشمن پہ بھی اللہ غنی آپ کے احسان — تحسین کے حقدار ہیں سرکار مدینہ
کی حق سے دعا جس نے مخالف کیلئے بھی — وہ پیکر ایثار ہیں سرکار مدینہ
ظلمتکدۂ کفر ہے منت کش اسلام — آئینۂ انوار ہیں سرکار مدینہ
شادی میں کریں ترک رسومات قبیحہ — وہ آپ کے انصار ہیں سرکار مدینہ

اچھا ہے فہیم اس میں کہ ہم چھوڑ دیں اُن کو
جن رسموں سے بیزار ہیں سرکار مدینہ

حیات طیبہ (...) مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح عمری مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی ...

# انتخاب الاخبار

—— حسب اعلان ۷-۸-۹-اپریل کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اکیسویں اجلاس میں ہزارہا افراد جماعت یوپی، پنجاب، سرحد سے فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں شریک ہوئے۔ نماز جمعہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے پڑھائی۔ اس کے بعد زیر صدارت مولانا عبدالقادر صاحب قصوری کانفرنس کا اجلاس اسلامیہ ہائی سکول فتحگڑھ چوڑیاں کے وسیع پنڈال میں شروع ہو کر ۹-اپریل کو رات کے بارہ بجے ختم ہوا۔ ہر روز چار اجلاس ہوتے تھے۔ لاؤڈ سپیکروں کا بھی معقول انتظام تھا۔ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ مولانا عبید الرحمن صاحب دہلوی مولانا حکیم عبدالخبیر صاحب پٹنوی۔ مولوی عبدالوکیل صاحب دہلوی۔ حافظ محمد حسین صاحب کبیرپوری۔ سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی، مولانا ابو مسعود صاحب قمر بنارسی کے علاوہ دیگر علماء کرام و واعظین حضرات نے شرکت فرمائی۔ ۹-اپریل کو بعد نماز ظہر مذاہب کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ جس میں سناتن دھرم۔ آریہ۔ سکھ۔ مذہب کے ایک ایک نمائندہ اور پنڈت آتما نند صاحب نے بھی تقریر کی۔ گول میز کانفرنس بھی منعقد ہوئی (جس کی تفصیل آئندہ شائع کی جائیگی) کانفرنس کے ایک اجلاس میں مذمت حملہ قاتلانہ بر مولانا ثناء اللہ صاحب۔ حیدر آباد میں آریہ ایجی ٹیشن۔ فلسطین اور بندش شراب کے متعلق رزولیوشن پاس کئے گئے قیام و طعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کی طرف سے تھا۔ (نامہ نگار)

—— امرتسر میونسپل کمیٹی سائیکلوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے لئے اہل شہر کی طرف سے سائیکل سواروں کے مظاہرے ہوئے۔ ایک روز سائیکل فروش اور مرمت کرنے والوں نے ہڑتال بھی کی۔

—— لاہور۔ حکومت پنجاب نے دہان پرنٹنگ پریس کی پانچ سو روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔

—— ۹-اپریل کو تمام ہندوستان میں "یوم اقبال" منایا گیا۔

—— پونہ۔ ریاست رام درگ کے جیل پر ایک مشتعل ہجوم نے ہلہ بول دیا۔ پولیس کے آٹھ آدمیوں اور جیل وارڈ کو قتل کر دیا۔ دروازے توڑ دیئے گئے۔ پولیس نے ہجوم پر قابو پانے کے لئے ۵۵ مرتبہ گولی چلائی۔

—— سید غلام بھیک صاحب نیرنگ انبالوی کا تار مظہر ہے کہ مسلمانان ریاست جے پور اپنی تکالیف سے تنگ آ کر ہجرت کر رہے ہیں۔ تقریباً پانچ ہزار سے زائد مسلمان مہاجر دہلی پہنچ چکے ہیں۔

—— آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۲۸-اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہوگا۔

—— لاہور میں کسانوں کا مظاہرہ ۱۷ روز سے جاری ہے۔ ۸-اپریل تک تقریباً سات سو گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔

## ضروری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے۔ وہ ۲۷-اپریل تک بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔ ورنہ ۲۸-اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— بغداد ۴-اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ عراق کے حکمران شاہ غازی اپنی موٹر کار کو نہایت تیزی سے چلا رہے تھے کہ کار بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گئی۔ آپ کا سر شدید طور پر زخمی ہوا۔ اس حادثہ سے آپ انتقال کر گئے۔ ابھی آپ کی عمر ۲۷ سال کی ہے۔ وفات سے تین یوم قبل آپ کے ہاں لڑکا تولد ہوا تھا۔ آپ کی جگہ آپ کے تین سالہ ولی عہد کو تخت نشین کر دیا گیا ہے۔ ان کی بلوغت تک حکومت کا کاروبار ایک ریجنسی کے سپرد ہوگا۔

—— جنرل عصمت پاشا انونو از سر نو چار سال کے لئے صدر جمہوریہ ترکی منتخب ہوئے ہیں۔

—— خشکمائی ۵-اپریل کی اطلاع ہے کہ ایک لاکھ چینی سپاہی ہانگچو پر حملہ کرنے کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔

—— لندن ۸-اپریل کی اطلاع ہے کہ اطالوی افواج نے دار الحکومت البانیہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ شاہ زوغو اور البانوی وزارت کے ارکان شہر چھوڑ کر کسی جگہ چلے گئے۔ اب وہاں عارضی گورنمنٹ قائم کی گئی ہے۔

—— انگورہ کی خبر ہے کہ روما کا وزیر خارجہ استنبول اس لئے پہنچا ہے کہ حکومت ترکی سے درخواست کرے کہ وہ جنگ کے زمانہ میں غیر ملکی جہازوں کو دردانیال سے گزرنے کی اجازت دیدے۔

—— نیو یارک۔ امریکہ اور برطانیہ میں پچاس سال کے لئے ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے ماتحت انہوں نے مشترکہ طور پر کینٹن اور اینڈبری جزائر پر قبضہ کر لیا ہے ان جزائر میں ہوائی اڈے بنائے جائیںگے۔

—— وزارت اوقاف حکومت مصر نے ایک خطیر رقم مساجد میں لاؤڈ سپیکر لگوانے کے لئے منظور کی ہے۔

—— دمشق میں نئی وزارت قائم ہو گئی ہے۔ سابق وزیر جنگ جدید حکومت کے وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر متعینہ موصل کو کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا اور سفارت خانہ کو آگ لگادی۔

—— جالندھر شہر میں ۹-۱۰-اپریل کو مدرسۃ البنات جالندھر کا سالانہ اجلاس ہوا عمارت مدرسہ کا سنگ بنیاد آنریبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے رکھا۔

—— سندھ اسمبلی میں ایک ہندو ممبر نے شادی بیاہ کے موقعہ پر جہیز کی حد بندی کر دینے کے لئے ایک بل پیش کیا ہے۔ یعنی جہیز پانچسو روپیہ سے زائد قیمت کا نہ دیا جائے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا ایک ماہ قید کی سزا دی جائے۔

—— مہاراجہ سر آدتیہ نارائن سنگھ آف بنارس ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جرمنی رومانیہ پر حملہ کرنیوالا ہے

—— ریاست حیدر آباد کے خلاف آریوں کی طرف سے ابھی تک ایجی ٹیشن جاری ہے۔

—— بنارس میں ابھی تک مکمل امن قائم نہیں ہوا۔

—— لکھنؤ میں شیعوں کی طرف سے تبرا بازی جاری ہے۔ ۱۰-اپریل تک چھ صد شیعہ گرفتار ہو چکے ہیں۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۳- صفر المظفر ۱۳۵۸ھ

# بہائیوں کا صراط مستقیم اور جنت

اسلامی اصطلاح میں یہ دونو الفاظ اپنے خاص معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ صراط مستقیم جنت تک پہنچنے کا راستہ ہے خود جنت نہیں ہے۔ کیونکہ جنت دار الجزاء کا نام ہے صراط مستقیم کا نام نہیں بلکہ اس کی انتہا ہے یہ بیان کسی مثال کا محتاج نہیں ہے۔ تاہم مزید توضیح کے لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ ریلوے لائن فرنٹیر میل کے بمبئی پہنچنے کے لئے صراط مستقیم ہے خود شہر بمبئی ریلوے لائن نہیں ہے۔ اس اصطلاح کو ذہن میں محفوظ رکھ کر اہل بہا کا نظریہ انہی کے الفاظ میں سنئے!

(نوٹ) بہائی وہ لوگ ہیں جو شیخ بہاء اللہ ایرانی کے پیرو کہلاتے ہیں۔ قریباً سو سال کا عرصہ گذرا کہ آپ نے ایران میں رسالت کا ادعا کیا تھا۔ آخر حکومت ترکیہ کے زمانہ میں مقام عکہ (فلسطین) میں بحالت قید و بند فوت ہوئے۔ آپ قرآن شریف اور رسالت محمدیہ علیہ السلام کی تصدیق کرتے تھے بلکہ آنحضرت کو خاتم النبیین بھی مانتے تھے مگر ابراہیمی خاندان کے سلسلہ میں۔ اسی لئے شریعت محمدیہ کو منسوخ قرار دیکر خود شریعت جدیدہ لانے کے مدعی تھے ان کے متبع بھی انہی خیالات پر مصر ہیں۔ اس تمہید کے بعد ان کے رسالہ بہائی میگزین سے ایک مضمون متعلق "صراط مستقیم" اصل الفاظ میں [illegible]

"آج کل تمام ادیانِ گذشتہ کے ارکان سست ہو گئے ہیں۔ لوگوں کا دین پر اعتماد کم ہو رہا ہے اگر ہم تاریخ ادیان پر غور سے نگاہ ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ تربیت نوع انسان کے لئے جب کبھی بھی ارکان دین سست ہوئے خداوند عالم نے ایک مربی کو ظاہر فرمایا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شاہراہ ہے جس پر چلنے کی سب مربیان الہٰی ہدایت فرماتے ہیں۔ اسی شاہ راہ کو قرآن کریم میں صراط مستقیم کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ ہر ایک دین میں عبادت الہٰی اور اخوت انسانی کے اعلیٰ ترین اصول موجود ہیں۔ مگر اب ہر ایک دین خواہ وہ ویدک دھرم ہو یا بودھ مذہب۔ عیسائیت ہو یا اسلام۔ ان اصولوں کو لوگوں کی زندگیوں میں عملی صورت میں لانے سے قاصر ہے۔ ہر ایک دین میں باہمی تنازعات فرقہ بندیاں موجود ہیں جو روز بروز بڑھتی جاتی ہیں فتنہ و فساد کی روح ہر شعبہ زندگی پر حاوی ہو رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانوں میں سے وہ جذبہ اعظم گم ہو گیا ہے جو نزاع و فساد کو مٹا کر سب کو اخوت و محبت کی ترغیب دیتا ہے۔ حضرت مسیح پر ایمان لانے والے قومیت کو مٹا چکے تھے محبت اللہ کے جذبہ [illegible]

حضرت محمد کے ظہور سے مختلف قبائل اور قومیں مٹ کر مسلم ہو گئیں اور محبت اللہ کے جذبہ نے ان سب کو ایک کر دیا تھا۔

جب یہ جذبہ عظیم قلوب سے گم ہو جاتا ہے تو نفاق، نزاع و فساد پیدا ہو جاتے ہیں۔ محبت، اخوت، وفا۔ امانت، عفت، تقویٰ، راستبازی سب گم ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں خداوند عالم پھر ایک مربی اعظم کو بھیجتا ہے جو ان صفات حسنہ کو پھر سے قلوب انسانی میں پیدا کرتا ہے۔ آج یہ صفات بالکل ناپید ہو گئی تھیں۔ حضرت بہاء اللہ ظاہر ہوئے اور آپ نے انسانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی تربیت فرمائی۔ حضرت بہاء اللہ کا خدائی پیغام سادہ، صاف اور بناوٹی رسم و رواج سے معریٰ ایک سچے جویائے حق کے سامنے ملکوت الہٰی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ملکوت الہٰی یعنی جنت کیا یہ ملکوت الہٰی ہمیں اس جہان میں نصیب ہو گی حضرت مسیح نے فرمایا ہے "ملکوت الہٰی خود تمہارے باطن میں موجود ہے" قرآن کریم کہتا ہے کہ "خدا شاہ رگ سے بھی نزدیک ہے" اس لئے ہمیں ہر صبح یہ سوال اپنے آپ سے کرنا چاہئے کہ "کیا میں ملکوت الہٰی میں ہوں یا نہیں" حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں کہ جنت و دوزخ کسی خاص جگہوں کے نام نہیں بلکہ یہ حالتیں ہیں۔ جنت قرب الہٰی اور دوزخ بعد الہٰی ہے۔ یہ دونوں حالتیں اس جہان میں بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔ حضرت عبد البہاء نے فرمایا ہے کہ جنت میں رہنے کے لئے رضاء الہٰی کی مقدس فضا میں رہنا" ضروری ہے۔ جو کچھ الواح مبارکہ میں نازل ہوا ہے اس پر عامل ہونا رضائے الہٰی کی فضا میں رہنا ہے۔ آقا محمد علی ہے جنہوں نے اپنی جان حضرت باب کے ساتھ نثار کی جب کہا گیا کہ وہ انکار کر دیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا انہوں نے کہا۔ اس کا انکار کر کے میں کہاں جاؤں میں نے تو اپنی جنت اس میں پائی ہے [illegible] رہبانی جگہ میں بھی [illegible]

ahmadimuslim.de

**اہلحدیث** اس امر میں بحث نہیں ہے کہ شیخ بہاءاللہ کی صحبت میں منظورِ الٰہی صلاحیت حاصل ہوتی تھی یا نہیں اس سے قطع نظر کیجئے۔ ہم تمہید ہی میں بتا آئے ہیں کہ صراط مستقیم اور منزل مقصود دو الگ الگ چیزیں ہیں مگر یہاں تحریر منقولہ میں ان دونوں کو ایک ہی چیز دکھایا گیا ہے۔ سارے مضمون کی جان یہ چند الفاظ ہیں:-

"جنت قرب الٰہی اور دوزخ بُعد الٰہی ہے۔ دونوں حالتیں اس جہان میں بھی حاصل ہو سکتی ہیں"

غالباً شاعرانہ اصطلاح میں یہ دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے لیکن شرعی اصطلاح میں تو یہ بالکل غلط ہے۔ قرب الٰہی دخول جنت کا ایک ذریعہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ (دوڑو۔ لپکو خدائی بخشش اور جنت کی طرف۔ مسابقت صراط مستقیم پر چلنے میں پیش قدمی کرنے کو کہتے ہیں اور مغفرت اور جنت اس رفتار کا منتہیٰ ہے۔ جو بالکل صحیح ہے۔ لیکن اہل بہا ہمیشہ یہ غلط اصطلاح بولتے ہیں اور اس دعوے کے ماتحت بعض اوقات کہا کرتے ہیں کہ

اہل بہا جنت میں داخل ہیں

مگر اہل تحقیق جانتے ہیں کہ جنت دار العمل نہیں بلکہ دار الجزا ہے۔ جس کی شان میں وارد ہے۔ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۔ سچ ہے ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

---

# قادیانی مشن

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(۲۱۔ مارچ کے بعد)

یہ مضمون خلیفہ قادیان کے ایک مضمون کے جواب میں لکھا جا رہا ہے۔ جو ریویو قادیان ۱۹۳۸ء و ۱۹۳۹ء کے متعدد پرچوں میں شائع کیا گیا ہے۔ سابقہ پرچہ میں حدیث مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر پر بحث ہوئی۔ آج حدیث انا العاقب پر گفتگو ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ کریں۔ (مدیر)

مسئلہ ختم نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کرنے کے لئے یہ بھی فرمایا ہے کہ انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جسکے بعد کوئی نبی نہ مبعوث کیا جائے۔ اس فرمان نبوی کی تحریف خلیفہ صاحب قادیانی نے ان الفاظ کے ساتھ کی ہے کہ

"اس حدیث میں آنحضرت نے اپنے بعد نبی نہ آنے کا ذکر فرمایا ہے اور کسی چیز کی بعدیت سے مراد اس کا خاتمہ تا بعد (یعنی) ایسا نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت کی) نبوت کا سلسلہ ختم ہو جائے اور کوئی نبی آئے آپ کی نبوت کو ختم کر کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جو نبی آئیگا وہ آنحضرت کے پیچھے آئیگا اور جو پیچھے چلنے والا ہے وہ بعد کیونکر ہوگا جو محمد رسول اللہ کا ظل ہوگا" (ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۹)

**معمار** حدیث میں حضور نے اپنا نام عاقب فرما کر خود ہی اس کی تشریح بھی بیان کر دی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ کیا جائیگا۔ لغت کی سب سے بڑی مستند کتاب لسان العرب اور مجمع البحار میں اس کے تحت لکھا ہے وفی الحدیث انا العاقب ...... ای آخر الرسل ...... آخر الانبیاء" یعنی آنحضرت رسل وانبیاء کے آخری فرد ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا ہی غلط ہے کہ

"شریعت محمدیہ کا ختم کرنے والا رسول نہیں آسکتا مگر تابع نبی آسکتا ہے"

پھر اگر اس حدیث کو تحریرات مرزا کی روشنی میں دیکھا جائے تو معاملہ اور بھی صاف نظر آتا ہے۔ رسول کے معنے مرزا صاحب نے یہ لکھے ہیں۔

"خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا کہ رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہوکر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرئیل نازل ہوتی ہے" (ازالہ اوہام ص۲۳۵ ط ۲)

نبی کی تعریف عند المرزا یہ ہے:-

"نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۱۳۹ ط ۲)

ان تحریرات سے عیاں ہے کہ شریعت کو ختم کرنا رسولوں کا کام ہے۔ نبی تابع بھی ہو سکتا ہے۔ خود میاں محمود احمد نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوت ص۱۵۵ پر تمسک آیت انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون نبی کا تابع شریعت ہونا زور و شور سے ثابت کیا ہے۔

اب آئیے حدیث زیر بحث پر نظر ڈالیں کہ اس میں رسولوں (بقول مرزا خاتم شریعت) کا ذکر ہے یا نبیوں (تابع شریعت) کا مذکور ہے۔ سو ملاحظہ ہو حدیث میں انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔ پس معاملہ صاف ہو گیا کہ آنحضرت کے بعد نبی "تابع شریعت" بھی نہیں آسکتا۔ خاتم شریعت کا تو ذکر ہی کیا ہے ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اگرچہ مذکورہ بالا سطور کے بعد کسی مزید بیان کی ضرورت نہیں مگر چونکہ خلیفہ صاحب نے اپنے مضمون میں جابجا لفظ "بعد" کی آڑ میں "لا نبی بعدی" کے معنے "خاتم شریعت نبی لیکر تابع اور محکوم نبی" کی آمد کا جواز و امکان ثابت کیا ہے۔ لہٰذا ہم اس لفظ کی تحقیق بھی کئے دیتے ہیں ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

**احادیث نبویہ میں لفظ بعد کے معنے** لفظ بعد بحسب الوضع "پیچھے" کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے خواہ کسی قسم کی بعدیت ہو۔ [illegible] مثلاً بعد۔ جیسے ہم کہیں کہ حضرت موسیٰ کے [illegible]

ahmadimuslim.de

حضرت ہارون علیہما السلام کو نبی کیا گیا یا مرزا صاحب کے بعد مولوی نور الدین صاحب خلیفہ قادیانی ہوئے۔

بعد بمعنے غیر حاضری۔ جیسے قرآن مجید میں ہے:۔

ثم اتخذتم العجل من بعدہ

یعنی بنی اسرائیل نے جناب موسیٰ کے پہاڑ پر جانے کے بعد گوسالہ پرستی اختیار کی۔

بعد بمعنے خاتمہ۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرکے عرض کی۔ انت الاخر فلیس بعدک شیئ۔ الہٰی تو سب کے آخر ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ تو تہ رہے اور کوئی اور شئے رہ جائے۔ اسیطرح حضرت موسیٰ کے ذکر پر فرمایا ولقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل یعنی موسےٰ کو ہم نے تورات دی پھر اسکے فوت ہوجانے کے بعد ہم نے کئی پیغمبر بھیجے۔

من بعد کا لفظ۔ حکومت یا شریعت کا زمانہ ختم ہوجانے پر بھی بولا جاتا ہے جیسے حکومت کے متعلق فرمایا:۔

ثم جعلناکم خلئف فی الارض من بعدھم

یعنی پہلوں کی حکومت ختم ہوجانے کے بعد ہم نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا۔

شریعت کے ختم ہوجانے کے بارے میں ارشاد ہے:۔

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہیں بشارت دیتا ہوں اس بات کی کہ میری شریعت کے بعد احمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی شریعت کا دور آئیگا

خلاصہ یہ کہ بعد کے معنے پیچھے کے ہیں خواہ کسی صورت میں ہو۔ بنابریں حدیث انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی کے معنے ظاہر و باہر، واضح وعیاں ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائیگا نہ آپ کو نبوت عطا ہونے کے معاً بعد کسی کو نبوت ملی، نہ آپ کی حیات بابرکات میں کوئی آپ کی نبوت میں شریک تھا نہ غیر حاضری میں کوئی نبی بنایا گیا، نہ وفات کے بعد قیامت تک کسی کو نبی بنایا جائیگا اور یہ بھی نہ ہوگا کہ آپکی شریعت ختم کرکے کسی اور کو شریعت عطا کی جائے۔

(باقی باقی)

# تردید کفارہ مسیح

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر بستی)

(۴)

اس مضمون کی پہلی قسط مندرجہ "اہلحدیث" مورخہ ۲۴-مارچ تیسرے کالم میں یوں شروع ہوتی ہے:۔ "المائدہ مسیحی ماہوار پرچہ نے سنہ رواں کے فروری میں وقوع کفارہ سے متعلق" الخ

اس فقرے میں "سنہ رواں" کی بجائے "۱۹۳۸ء" ہونا چاہئے۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔ (مدیر)

## مسئلہ کفارہ عیسائی مزعومات کے مطابق نہیں

عیسائیوں کا خیال ہے کہ مسیح ہمارے سب اگلے پچھلے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ ایک عیسائی شاعر کا شعر ملاحظہ ہو ؎

دل ناپاک کا دارو تمہارا خونِ اقدس ہے

ہو پھاہا زخم دل کا تم دوائے دردِ عصیاں ہو

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

اگر آباد عیسیٰ سے ہمارا قلب ویراں ہو

تو پھر محشر میں کیونکر مجھکو رنجِ داغِ عصیاں ہو

(المائدہ ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء)

عیسائی حضرات کا کفارہ کے متعلق خیال ظاہر ہے مگر مسیح انکے خیالی اعتقاد کی سختی سے انکاری ہیں:۔

مجرم نہ ٹھیراؤ تم بھی مجرم نہ ٹھیرائے جاؤگے۔ خلاصی دو تم بھی خلاصی پاؤگے۔ (لوقا ۶/۳۷)

دیکھو یہاں مسیح خلاصی ونجات کا مدار اپنے خون اقدس پر نہیں کرتے۔ انجیل متی میں اس طرح ہے:۔

"تم آدمیوں کا قصور معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کریگا اور اگر تم آدمیوں کا قصور معاف نہ کروگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کریگا۔ (متی ۶/۱۴)

صاف ظاہر ہے کہ مسیح نے نجات کا وعدہ اپنے ذمہ نہیں لیا اور نہ اپنے کو سب کے گناہوں کا فدیہ بتلایا ہے۔ اگر مسیح بہر حال منجی ہیں تو ہمارے نیک عمل پر آسمانی باپ کی بخشش کا مدار کیوں ہے؟

لوقا میں مسیح کا فرمان ہے:۔

"میں تجھ سے کہتا ہوں کہ جب تک تو دمڑی دمڑی ادا نہ کرے وہاں سے ہرگز نہ چھوٹیگا۔ (لوقا ۱۲/۵۹)

دیکھئے نجات کو اپنے خون پر نہیں بلکہ ذرہ ذرہ کوڑی کوڑی کی ادائیگی پر موقوف کیا ہے۔ مرقس میں مسیح کا فرمان ہے "اگر تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہارا قصور معاف کرے۔ (۱۱/۲۵)

مسیح کا فرمان متی میں ہے:۔

جو مجھے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت (نجات) میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے اس دن (قیامت کے دن) بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور (کیا) تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا؟ اور (کیا) تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھلائے؟ اس وقت میں ان سے صاف کہدونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔ (متی ۷/۲۱)

ظاہر ہے کہ مسیحی عقائد کے مطابق نسلی گناہ کی وجہ سے کوئی انسان گناہگار ہونے سے نہیں بچ سکتا اور حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ میں اپنے پاس سے ان کو ہٹا دونگا اور انکی کسی طرح کی کوئی دستگیری نہ کرونگا۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مسیح ایسے عیسائیوں سے بھی کنارہ کشی اور اظہار بیزاری کرینگے جو اظہار کرامات کے درجے اور نبوت کے منصب تک پہنچ گئے تھے۔ جب مسیح کا اس موقع پر ناواقف بن کر علیحدہ ہوجانا ثابت ہوگیا جہاں کہ انسانوں کو دستگیری ومدد گار غلامی کی سخت ضرورت ہوگی

اور پھر ایسے مسیحی لوگوں سے جو خداوند یسوع مسیح کہنے والے اور معجزوں کے ظاہر کرنے والے تھے تو اب یہ سمجھنا کس قدر زعم باطل ہے کہ مسیح کا خون ہمارے گناہوں کا فدیہ اور ہمارے نسل گناہوں کی سزا کا کفارہ ہے۔ مسیح کا فرمان ہے :-

"اور جو کوئی ابن آدم کے خلاف کوئی بات کہیگا وہ تو اُسے معاف کی جاویگی مگر جو کوئی روح القدس کے برخلاف کوئی بات کہیگا وہ اُسے معاف نہ کیجاویگی نہ اس عالم میں نہ آنے والے میں" (متی ۱۲/۳۲)

یہاں روح سے مراد نبی ہے جیسا کہ نامہ اول یوحنا سے ظاہر ہوتا ہے۔

اے عزیزو! ہر ایک روح کا یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ (۴/۱)

پس عیسائی اپنا حشر سوچ لیں کہ مسیح کے بعد انہوں نے کسی نبی کو برخلاف بات کہنے اور مذموم الزامات کے عائد کئے بغیر چھوڑ دیا اور اپنی تحریروں اور تقریروں سے کونسا سال کونسا ماہ کونسا دن انبیاء کرام کو موردِ طعن بنائے بغیر چھوڑ دیا ہے۔

آہ۔ انبیاء کرام بزبان حال عیسائیوں کو مخاطب کرکے کہتے ہیں ؎

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

اور جرم اتنا بڑا کہ نہ اس عالم میں معاف ہونے والا نہ آنے والے میں۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح بہر حال ہمارے لئے فدیہ و کفارہ ہے۔ جو ہمیں اس ابدی سزا سے اُس عالم میں بچا لیگا۔

نامہ یعقوب کا مضمون یہ ہے :-

"اگر تم پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھتے ہو تو اچھا کرتے ہو لیکن اگر تم طرفداری کرتے ہو تو گناہ کرتے ہو کیونکہ جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ ساری باتوں میں قصوروار ٹھہرا" (نامہ یعقوب باب ۲/۱۰)

اس مضمون کی تائید مسیح کے اُس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جس میں مسیح نے ایسے لوگوں سے ان کے کسی گناہ پر اپنی برأت کی ہے جو منصب نبوت اور اظہار کرامت کے درجہ تک پہنچ گئے تھے۔ (متی ۷/۲۱)

مقام غور ہے کہ کون عیسائی ایسا ہے جس سے کوئی ایک گناہ کبھی سرزد نہیں ہوا۔ جب مسیح کے سوا انبیاء کرام بھی بقول عیسائیان معصوم نہیں تو پھر عیسائیوں اور پادریوں کی عصمت کس طرح مانی جاسکتی ہے۔ پس عیسائی اپنا حشر سوچ لیں کہ جب ایک قصور پر وہ ساری شریعت کے مجرم ہوتے ہیں تو اس دن خداوند خداوند کہنے سے کیونکر نجات پا جاوینگے۔

نامہ عبرانیوں کا مضمون یہ ہے :-

حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھکر گناہ کریں تو گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ (عبرانیوں ۱۰/۲۶)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایمان لانے کے بعد اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو تو اس کی نجات کا کوئی ذریعہ نہیں بلکہ وہ جہنم کا سزاوار ہے کیونکہ مسیح کی قربانی ایسے گناہگاروں کے لئے نہیں ہے جو ایمان لانے اور مسیحی بننے کے بعد مرتکب گناہ ہوئے ہوں۔

آہ! ہمیں افسوس ہے اور اس افسوس کے ساتھ رنج بھی ہے کہ عیسائیوں کا کفارہ سراپا باطل نکلا۔ اور ان کی نجات کا رہا سہا سہارا بھی ان کے لئے مفید نہ ہوا۔ اس افسوس میں ہمیں ایک شعر مناسب حال یاد آیا۔ وہ یہ ہے :- ؎

جس گل سے تھی امید چڑھائیگا لا کے پھول
گل کر گیا چراغ وہ میرے مزار کا

(باقی)

# میرا پیام مسلمانوں کے نام

(از مولوی عبدالغفور صاحب فلسفی عظیم آبادی مدرس مدرسہ انوار احمدیہ آرہ)

مسلمانو! ذرا غفلت سے اب ہشیار ہو جاؤ
نہیں اب وقت سونے کا اٹھو بیدار ہو جاؤ

مٹا دو ظلمتِ شرک اور بدعت زور بازو سے
سراپا تم جہاں میں پیکرِ انوار ہو جاؤ

مٹایا تھا جہاں سے جس طرح لات و ہبل عزیٰ
کہو اصنام سے پھر خود بخود مسمار ہو جاؤ

سراپا گفتگو کوئی ہو تم کردار ہو جاؤ
اُبھر کر پھر جہاں میں حیدر کرار ہو جاؤ

مصیبت پر مصیبت نے تمہیں آکر کے گھیرا ہے
ہٹانے کے لئے تم اس کو اب تیار ہو جاؤ

سبق تم نے دیا آکر کے آزادی کا لوگوں کو
جہانِ حریت میں سرورِ احرار ہو جاؤ

کہاں تک تفرقے آپس میں رکھو گے مسلمانو
تم اک رشتہ میں ہو کر موتیوں کے ہار ہو جاؤ

تمہارے دشمنوں نے تم کو سوچا ہے مٹانے کو
مقابل میں تم ان کے لشکر جرار ہو جاؤ

تمہارے عزم راسخ کو ہمالہ بھی نہ روکے گا
اگر تم متفق پھر دہر میں اک بار ہو جاؤ

مسلمانو! رہِ اسلاف کے دلدار ہو جاؤ
عرب کے پھر وہی شیر ببر سردار ہو جاؤ

ذرا سی بات میں ہو جائیں آساں مشکلیں ساری
اگر تم پیروانِ احمدِ مختار ہو جاؤ

بنام قوم مسلم یہ پیام فلسفی پہنچے
کہ پھر اصلاح عالم کے لئے تیار ہو جاؤ

دو ہار تھے پرکاش عرف دو پرکی تہذیب ۔ ویدوں کو غیر الہامی (۵۸) ثابت کیا ہے۔ قیمت رعائتی ۱۰؍ پتہ۔ منیجر اہلحدیث

# حسبنا کتاب اللہ

پر

## علمائے شیعہ غور کریں

عن زرارۃ عن احدھما علیہ السلام انہ قال ان اکل الغراب لیس بحرام انما الحرام ماحرم اللہ فی کتابہ ولکن الانفس تتنزہ عن کثیر من ذالک تقززا (استبصار باب کراھیۃ لحم الغراب)

یعنی (موسیٰ بن جعفرؓ) میں سے کسی ایک صاحب نے فرمایا کوّا کھانا حرام نہیں ہے کیونکہ حرام تو وہی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب[1] (قرآن مجید) میں حرام کیا ہو الخ (اہل قرآن اس کو نوٹ کرلیں)

اس روائت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حرام وہی چیز ہوسکتی ہے جس کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہو اور جس چیز کی حرمت قرآن مجید سے ثابت نہ ہو وہ حرام نہیں ہے بلکہ حلال ہے یا زیادہ سے زیادہ مکروہ جیسے کوّا یا کتا وغیرہ کہ ان کی حرمت قرآن مجید سے ثابت نہیں ہے لہٰذا یہ سب بقول امام حلال ہونگے یا مکروہ۔

علمائے شیعہ سیدنا حضرت عمر فاروق (ہاں ہاں) رضی اللہ عنہا کے مقولہ حسبنا کتاب اللہ پر اپنے غیظ وغضب کا بہت اظہار کرتے ہیں۔ ذرا اپنے امام معصوم کے قول انّما الحرام ماحرم اللہ فی کتابہ پر بھی ٹھنڈے دل سے غور کریں ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھیئے گا ذرا دیکھ بھال کے

(محمد فضل الرحمٰن عفی عنہ
مبارکپوری اعظمی)

[1] پس حلت وحرمت کا مدار قرآن پر رہا نہ کہ احادیث نبویہ اور اقوال ائمہ پر ۱۲ منہ

# بلاغ للنّاس

(از قلم مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوہری)

؎ رہیگا کوئی تو تیغ ستم کے یادگاروں میں
مرے لاشے کے ٹکڑے دفن کرنا سو مزاروں میں

جس کام کو کرتے ہوئے ایک مدت گزرجائے اور اُس روش پر اس کے بزرگ بھی چلے ہوں تو اُس کام کی محبت اپنے طرز عمل سے اس کو ادھر ادھر نہیں جانے دیتی خواہ وہ کام کسی نوعیت کا ہو مگر عامل کو محمود ہی نظر آتا ہے پھر جو دلائل اس کے موافق یا مخالف سنتا اور دیکھتا ہے یقین ویزیادہ مضبوط کرتا جاتا ہے

تحقیق اور پڑتال کرنا تو اسے زہر ہوجاتا ہے۔ ادھر اُدھر کے ڈھکوسلوں کو برہان قاطع سے بڑھ چڑھ کر تصور کرنے لگ جاتا ہے۔

ارباب تقلید والوں کی طرف دیکھئے۔ کیا کیا کتر بیونت کرکے جاہلوں کو پنجہ کے نیچے دبائے رکھتے ہیں اگر کوئی ان پڑھ کہے۔ آج ایک شخص نے حدیث سنائی کہ آمین رفعیدین کرنا نماز میں بڑا ثواب ہے۔ ہم لوگ تو اسکو نماز میں نہیں کرتے یہ کیا سبب ہے۔ صوفی صاحب نے فرمایا بھائی یہ بات دوسرے فرقے والے کہتے ہیں اپنے مذہب میں جائز نہیں وہ غیر مقلد لوگ ہیں۔ ان پڑھ نے پوچھا غیر مقلد کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جو لوگ شرع کے برخلاف چلتے ہیں ان کا یہ نام ہے۔

واقعی صوفی صاحب کے مونہہ سے کلام تو ٹھیک نکلی کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں جو مذہب نکلا ہے وہ بے شبہ ایک دوسرا ہی دین ہے۔ بھلا پھر مقابلے پر بنے ہوئے دین کو رسول اللہ کے دین سے کیا تناسب؟

مقلد کے معنی شرع سے برخلاف چلنے والا یعنی مقابلے میں بنائی ہوئی شریعت کے برخلاف چلنے والا یا یوں سمجھئے کہ غیر رسول کو حکم نہ بنانیوالا۔ اب جاہل کو یہ سمجھ کہاں کہ ایک سے دوسرا فرقہ کون بنا۔ بات بات میں غیر کی طلاوٹ غیر پر ہی سارا سلسلہ پھر بھی قبضہ پرانے دین پر ہے ؎

پڑیں جو تیری گردن میں وہ ٹوٹیں ہاتھ اے ظالم
کہ بوئے غیر آتی ہے ترے پھولوں کے ہاروں میں

بڑے بڑے فاضل حکیم الامت کے لقب والے بھی یونہی بے سروپا باتیں گھڑ کر جہال کو دام تزویر سے رہا نہیں ہونے دیتے۔ کبھی کہتے ہیں ہندوستان میں حنفی مذہب رائج ہوچکا ہے اس لئے ہندوستان کو دوسرا مذہب اختیار کرنا ٹھیک نہیں۔ غرضیکہ اس تقلید کو ثابت رکھنے کے لئے ایسے اجتہادات کئے ہیں جو سوائے دماغی خیالات کے اور کہیں نہیں ملتے۔

کبھی ترک تقلید پر اس طرح وعید سناتے ہیں کہ اجتہاد تو چوتھی صدی کے بعد منقطع ہوچکا، غیر مقلد اب کیوں استنباط واستخراج کرکے سنی مذہب کو الٹ پلٹ کرتے ہیں۔

دیکھئے مسلک تقلید کو بحال رکھنے کے لئے کیسے کیسے قوانین وضع کرتے ہیں۔ صدق اللہ تعالی

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا

اگر تقلید سے کہیں کام نکلتا نہ نظر آئے تو دو توش طلاق قبل نکاح وغیرہ میں شافعیؒ کی طرف رجوع کرکے ہی اپنی دلی خواہش ہی پوری کی جاتی ہے۔ تقلید جائیے مدینہ طیبہ کی عدالت عالیہ سے فیصلہ منظور نہیں دیکھا نہ تقلید نے کیسے مجبور ومقہور کئے۔

ہدایہ کے محشی فرماتے ہیں:-

ان من ادعی بان قد انقطعت مرتبۃ الاجتھاد المطلق المستقل بالائمہ الاربعۃ انقطاعا لا یمکن عودہ فقد غلط وخبط فان الاجتھاد رحمۃ من اللہ سبحانہ ورحمۃ اللہ لاتقتصر علی زمان دون زمان ولا علی بشر دون بشر الی قولہ فقد وجد بعد ایضا ارباب

ahmadimuslim.de

الاجتہاد المستقل کابی ثور البغدادی وداؤد الظاہری ومحمد بن اسمٰعیل البخاری وغیرھم علی مالا یخفی علی من طالع کتب الطبقات۔

یعنی جس نے یہ دعویٰ کیا کہ اجتہاد مطلق ائمہ اربعہ پر منقطع ہوگیا۔ اب کوئی مجتہد ہو ہی نہیں سکتا وہ مخبوط الحواس اور غلط بکواس کرنے والا ہے۔ کیونکہ اجتہاد ایک رحمت الٰہی ہے جو کسی زمانے اور کسی بشر کے ساتھ مخصوص نہیں ہو سکتی بلکہ بہت سے ائمہ اصحاب اجتہاد مطلق پائے گئے جیسے امام ابی ثور بغدادی و امام داؤد ظاہری و امام بخاری وغیرہم۔

ہدایہ اور درمختار کی قیاسی باتیں قرآن، حدیث چھوڑ کر مثل قرآن بنا لینا کہاں تک درست ہے۔

؎ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ذلیل و رسوا کرنا شروع کر دیا۔ نائب السلطنت بغداد کی معرفت علماء بغداد اور قضاۃ سلطنت وغیرہ کو سخت ترین عبارت میں احکام و فرامین لکھ کر اُن کے خیالات و اعتقادات کا مطالبہ کیا گیا بلکہ ماموں نے سات مشاہیر علمائے بغداد کو خود اپنے پاس بلا کر جبراً "خلق قرآن" کا اقرار کرا کر چھوڑا۔

نائب السلطنت اسحاق بن ابراہیم خزاعی نے پھر ماموں کے حکم سے تمام بڑے بڑے علمائے بغداد کو بلا کر صاف کہہ دیا کہ یا تو صاف صاف "خلق قرآن" کا اعتراف و اقرار کر دو یا جان دینا منظور کرو۔[۱]

مختصر یہ کہ محمد بن سعد کاتب، یحیٰی بن معین، ابو خثیمہ ابو مسلم مستملی، یزید بن ہارون، اسماعیل بن داؤد، اسماعیل بن ابو مسعود، احمد بن ابراہیم دورقی۔ بشر بن ولید کندی ابو احسان الزیادی، علی بن ابی مقاتل، فضل بن غانم، علی بن جعد۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، سجادہ بن ہشیم ذیال بن ہیثم، قتیبہ بن سعید۔ سعدویہ الوسطی، اسحاق بن ابی اسرائیل، ابن ہرس۔ ابن علیہ الاکبر۔ یحیٰی بن عبدالرحمٰن عمری۔ ابو نصر تمار۔ ابو معمر قطیعی، محمد بن حاتم بن میمون وغیرہ تمام چوٹی کے علمائے بغداد نے تقیہ کر کے ماموں کی موافقت کر لی۔

البتہ صرف حضرت امام احمد بن حنبل اور محمد بن نوح العجمی نے موافقت نہ کی اور اپنے عقیدہ حقہ پر برابر جمے رہے۔ اس وقت ماموں سفر میں تھا۔ اسے ان واقعات کی فی الفور اطلاع دی گئی۔ اُس نے حکم لکھا کہ احمد بن حنبل اور محمد بن نوح کے ساتھ تمام علماء کو میرے پاس فوراً روانہ کیا جاوے کیونکہ تمام اقرار کرنے والوں نے اپنی جان کے خوف سے اقرار کیا ہے جو میرے نزدیک نہایت مجرم اور ناقابل معافی گناہ گار ہیں۔

چنانچہ سب لوگ خلیفہ کی طرف روانہ کر دیئے گئے

[۱] ان لوگوں میں اتنی جہالت تھی کہ خلق قرآن کے عقیدہ کو ارتداد کے برابر سمجھتے تھے۔ لطف یہ ہے کہ منشا نزاع نہیں بتاتے تھے کہ وہ کس قرآن کو مخلوق اور کس کو غیر مخلوق کہتے تھے۔ ہم ذاتی طور پر اس مسئلہ میں امام بخاریؒ کا مسلک افضل سمجھتے ہیں جو کتاب خلق افعال العباد میں مرقوم ہے۔ (اہلحدیث)

---

# صبر و شکیبائی کی ایک زندہ تصویر

## فغاں میں، آہ میں، شیون میں اور نالے میں
## سناؤں درد دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

(از قلم مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب عقیلؔ مئوی)

خلفائے بنی عباس میں ماموں بن ہارون رشید نہایت ہی زبردست، ذی علم، باعدل و انصاف، سیاستدان اور مدبر و کامیاب "ہر فن مولیٰ" تیسری صدی ہجری میں ایک خلیفہ گزرا ہے۔ درحقیقت اس کی تاریخ دیکھنے سے سخت حیرت ہوتی ہے کہ اتنے کمال اس ایک انسان غیر معصوم کے اندر کیسے جمع ہو گئے تھے۔

محمد بن حفص الانماطی کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن عید کو ماموں کے دسترخوان پر کھانا کھایا تین سو قسم سے بھی زائد چیزیں تھیں اور سب کی طرف اشارہ کر کے ماموں رشید کہتا جاتا تھا کہ یہ فلاں مرض کے لئے مفید ہے اور یہ فلاں کو مضر۔ جس کا مزاج بلغمی ہو وہ اسے کھاوے اور جس کا صفراوی ہو وہ اس کے کھانے کی رغبت کرے اور جو سوداوی ہو اُسے یہ کھانا چاہیئے۔ جو کم خوراک ہو وہ یہ غذا کھاوے اور جو خوش خور ہو وہ ادھر ہاتھ بڑھاوے وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

یحیٰی بن اکثم نے کہا کہ امیر المؤمنین تو طب میں جالینوس نجوم میں ہرمس۔ فقہ میں علی بن ابی طالب۔ سخا میں حاتم طائی صدق الحدیث میں ابوذر۔ کرم میں کعب بن امامہ اور وفا میں شمول بن عادیا معلوم ہوتے ہیں۔" ماموں نے کہا کہ انسان کو علم و عقل ہی سے تو فضیلت ہے ورنہ چار ہاتھ پاؤں جانور کے بھی ہیں اور انسان کے بھی۔"

باایں ہمہ فضل و کمال اور علم و عقل، عقائد میں تو تفضیل علیؓ کا تو قائل ہی تھا۔ مزید براں خلق قرآن کا بھی زبردست حامی اور متعصب طرفدار تھا۔[۲] ع

اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی

پہلی مرتبہ ۲۱۲ھ میں ماموں نے اپنے عقیدہ خلق قرآن کا اظہار و اشاعت شروع کی لیکن اس سے لوگ سخت متنفر ہوئے اور اکثر شہروں میں ناقابل بیان مخالفت و فساد برپا ہوگیا۔ ناچار ماموں مرعوب ہو کر چند دنوں کیلئے خاموش ہوگیا۔

آخر پھر ۲۱۸ھ میں اپنے انتقال سے کچھ دنوں پہلے بڑے زوروں پر پورے اہتمام کے ساتھ اس کام کو شروع کیا اور مخالفین کو طرح طرح سے ڈرانا، دھمکانا اور

[۲] اس کے برعکس اس کا بڑا بھائی امین "خلق قرآن" کا سخت مخالف تھا۔ چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ خدا کی ذات سے امید ہے کہ وہ امین کو محض اس وجہ سے بخش دیگا کہ اُس نے اسماعیل بن علیہ سے نہایت سخت الفاظ میں کہا تھا کہ "تو ہی کم بخت تو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے!" (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطیؒ۔ عقیل)

الفاروق، حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کی سوانح ۴۶۰ صفحات - از مولانا شبلی مرحوم - قیمت عہ - منیجر اہلحدیث

خدا کی شان دیکھئے کہ ہنوز یہ لوگ راستہ ہی میں تھے کہ مامون رشید کے انتقال کی خبر مل گئی۔

"بلائے آمد و لے بخیر گذشت"

مامون کے بعد اس کا ولی عہد اور بھائی معتصم باللہ تخت نشین ہوا اور "خلق قرآن" کے تعصب میں مامون سے بھی سخت گیر اور متشدد و ظالم تھا۔ امام ذہبی نے فرمایا کہ اگر معتصم ملاحق کو "خلق قرآن" کے متعلق تکالیف نہ دیتا تو سب سے کامیاب خلیفہ ہوتا۔"

معتصم بڑا قوی، مہیب اور سخت گیر تھا۔ چنانچہ اکثر مجرموں کے پہونچے کی ہڈیاں صرف دو انگلیوں اور انگوٹھے کے درمیان دبا کر توڑ ڈالتا تھا۔ یہ ہارون کا سب سے بڑا لڑکا تھا مگر قطعی جاہل تھا۔ حتیٰ کہ اپنا دستخط بھی بشکل کر سکتا تھا۔ البتہ سماعی معلومات بہت اچھی تھی۔

معتصم چونکہ خود جاہل تھا اور اس کا وزیر اعظم فضل بن مروان عیسائی تھا۔ اس لئے علمی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ چکی تھیں اور سلطنت کے زوال کا بھی آغاز ہو چکا تھا تاہم قیصر روم کو جیسا اس کے دھکا دیا کوئی بھی نہ دے سکا تھا۔ البتہ عمارت بنوانے کا بڑا شائق تھا اور بڑا خوش خور بھی تھا۔ اس کے باورچی خانہ کا روزانہ خرچ ایک ہزار دینار تھا۔

معتصم کو خلیفہ مثمن بھی اس لئے کہتے ہیں کہ ہارون رشید کی آٹھویں اولاد تھا۔ ۱۸۰ھ میں پیدا ہوا۔ ۲۱۸ھ میں خلیفہ ہوا۔ خلفائے بنی عباس کا آٹھواں خلیفہ تھا۔ ۴۸ برس کی عمر پائی۔ آٹھ قصر تعمیر کروائے ۸ لڑکے اور آٹھ لڑکیاں چھوڑیں۔ طالع پیدائش آٹھواں برج (عقرب) ہے۔ ۸ برس ۸ ماہ ۸ دن خلافت کی۔ آٹھ بڑی لڑائیاں فتح کیں۔ آٹھ بادشاہ بطور مجرم اس کے پاس حاضر کئے گئے۔ آٹھ زبردست دشمنوں کو قتل کیا۔ آٹھ لاکھ دینار۔ آٹھ لاکھ درم۔ آٹھ ہزار گھوڑے آٹھ ہزار غلام۔ آٹھ ہزار لونڈیاں چھوڑ کر آٹھ دن ربیع الاول کے باقی تھے کہ انتقال کیا۔

قاضی یحیی بن اکثم (مامون کا دوست) اور اس کا شاگرد احمد بن ابی داؤد (معتصم کا دوست) دونوں متکلم معتزلی تھے۔ اور انہی ہردو کا "خلق قرآن" کے متعلق سارا فتنہ برپا کیا ہوا تھا۔

معتصم کا زمانہ ہے حضرت امام احمد بن حنبلؒ قید و بند میں جکڑے ہوئے ہیں۔ معتصم جیسا پُرسطوت و جابر خلیفہ آپ کے پاس حاضر ہو کر نہایت نرمی و شفقت کے لہجہ میں عاجزانہ عرض کرتا ہے۔ یا احمدؒ واللہ انی علیک لشفیق و انی لاشفق علیک کشفقتی علی ابنی و واللہ لئن لاطلقن علیک بیدی۔ ماتقول؟ فقال اعطونی من کتاب اللہ او سنۃ رسولہ حتی اقول بہ ؎

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

نرمی و شفقت اور افہام و تفہیم کی تو یہ حالت کیفیت تھی۔ اب ذرا سختی و سزا اور تکالیف و مصائب کی نوعیت و شدت بھی ملاحظہ فرمائیے۔

میمون بن اصبغ کا بیان ہے کہ میں نے آپ پر اپنی آنکھوں سے کوڑے اور دُرّے پڑتے ہوئے دیکھے۔ کہ جب پہلا کوڑا پڑا تو آپ کی زبان مبارک سے نکلا۔ "بسم اللہ"۔ پھر جب دوسرا کوڑا پڑا تو فرمایا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (نہیں کوئی سہارا اور بھروسا ہے مگر اللہ جلشانہ ہی کا ہے)۔ پھر جب تیسرا پڑا تو اعلان کیا۔ القرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق۔ (قرآن اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے) اور جب چوتھا کوڑا پڑا تو یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا" (ہرگز کوئی مصیبت ہم کو نہیں پہنچ سکتی مگر جو خدا نے لکھ دی) یہاں تک کہ انتیس ۲۹ کوڑے پڑے اور بدن سے خون کے فوارے اُبلنے لگے لیکن شان استقلال و پامردی زائد از قبل اور پیش از پیش ہے ؎

چمک رہا ہے لہو سے بدن پہ پیراہن
ہمارے جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے

کبھی کبھی آپ کو لگاتار اس سختی سے اسّی اسّی درے لگائے گئے کہ ناقل کہتا ہے کہ اگر شہ زور پیل مست کو بھی اس طرح کوڑے لگتے تو بجلا وہ ہیچ اٹھتا اور تحمل و برداشت نہ کر سکتا۔ لیکن آپ کے پائے ثبات میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ ہوئی۔ بلکہ ہر تشدد و تکلیف کی برداشت کے لئے سینہ سپر ہو کر مواد دار فرماتے ؎

تیر پہ تیر لگاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے میری جاں جگر کس کا ہے

مگر پھر بھی یہ خیال و ارادہ کبھی بھی نہ کرنا اور یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ میں ان سختیوں سے نرم ہو جاؤنگا۔ ؎

ایں خیال ست و محال ست و جنوں

بلکہ جس قدر تم سختی کرو گے میں بھی سخت ہوتا جاؤنگا۔ جس قدر ستاؤ گے میری دلیری میں اضافہ ہوتا جائیگا۔ خلاصہ یہ کہ ؎

سر نمی تابم ز شمشیر حبیب
ہر چہ آید در دلِ من با نصیب

اسی سلسلہ میں ایک مرتبہ آپ کو اتنے دُرّے لگائے گئے کہ آپ کی پشت مبارک چھلنی ہو گئی اور زخموں سے خون رسنے لگا اور اسی حالت میں آپ کو جیل خانہ کی طرف سپاہی لے جاتے تھے کہ اچانک ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور پشت سے کرتا اٹھا کر آگے کھڑا ہو گیا آپ نے دیکھا کہ اس کی پیٹھ پر بے شمار زخم کے داغ ہیں (بعض تواریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کی پشت پر ۸ ہزار ضربوں کے نشانات تھے۔ واللہ اعلم بالصواب) آپ نے بطریق ہمدردی دریافت فرمایا کہ کیوں کیا مطلب

---

؎ اے احمد! قسم اللہ کی میں تیرے اوپر بہت مہربان ہوں حتی کہ اپنے لڑکے کی مانند میں تجھ پر شفقت کرتا ہوں۔ قسم اللہ کی اگر تو میری بات مان جائے اور قرآن کریم کو مخلوق کہہ دے تو میں تیری زنجیر خود اپنے دست خلافت سے کھول دونگا۔ کہئے کیا منظور ہے؟ آپ جواب دیتے ہیں کہ کوئی قرآن و حدیث کی دلیل مجھ کو دکھا دو تو میں بلا تامل تم کہو دل کہہ دوں۔ ورنہ یاد رکھو یہ جور و ظلم کبھی نہ کبھی رنگ لائیگا ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید
(مقبلؔ)

؎ کیونکہ ہمیشہ آپ کو قید خانہ سے دربار میں برسرعام بلوا کر اپنے عقیدہ سے باز آنے کی ترغیب دی جاتی مگر جب آپ ثابت قدمی کا اظہار فرماتے تو آپ کو دُرّوں سے پیٹا جاتا اور پھر قید خانہ بھیج دیا جاتا اور وہاں بھی طرح طرح سے دھمکایا جاتا اور قسم قسم کی سختیاں کی جاتیں مگر واہ رے جرأت مردانہ اور حوصلہ بلند کہ آپ کسی چیز سے بھی مرعوب نہ ہوئے۔ (مقبلؔ)

[illegible]

ahmadimuslim.de

ہے ؟ اُس نے جواب دیا کہ میں ابو الہیثم نامی بغداد کا مشہور ومعروف چور ہوں۔ میری قید وجیل کا کچھ شمار نہیں کہ کتنی مرتبہ سزایاب ہُوا ہوں اور نہ اس کی کچھ حد ہے کہ کتنی بید، کوڑے اور دُرّے میرے سرین وپشت پر پڑے ہیں۔ یہ سارے پُشت کے نشانات اسی صدمہ میں ملے ہیں جو کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرمالئے۔ لیکن اے احمد بن حنبل! قسم ہے خدائے مہربان کی کہ باوجود ان سنگین اور ناقابل برداشت سزاؤں کے ہنوز میں چوری پر ویسا ہی دلیر وحریص ہوں۔ جیسا کہ اول روز تھا۔ حالانکہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

تو کیا اے امام الدنیا والدین احمد بن حنبل! تو خدائے پاک کی فرمانبرداری اور اپنے رسول کریم کی اطاعت و پیروی میں اتنی بھی ثابت قدمی و اولو العزمی نہیں دکھلا سکتا جتنی کہ ایک چور نے اپنے فعل بد چوری میں دکھلائی اور ہنوز اس کے اس ارادۂ بد میں ذرا تذبذب وتزلزل بھی نہیں آیا۔ حالانکہ "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

اس بدکار مگر ناصح وخیرخواہ "چور" کی نصیحت وہدایت سے حضرت امام احمد بن حنبل کس قدر متأثر اور نصیحت پذیر ہوئے ؟ اس کا اندازہ ہر صاحب دل اور سمجھ دار انسان کرسکتا ہے۔

حضرت امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ "رحم اللہ ابا الہیثم"۔ اس نے مجھے بڑی تسلی وتسکین دی اور قلب حزیں کی ڈھارس بندھائی خدا اُس کو ہدایت کرے اور اُس پر رحم فرماوے! میں ہمیشہ سزا وتکلیف کی شدت کے وقت اس کی نصیحت کو خیال کرتا تو مجھے ناقابل بیان مسرت وخوشی اور اطمینان ودلجمعی ہوتی رہی اور صرف یہی ابو الہیثم ہی ایک شخص ہے جس نے مجھے ثبات قدمی، استقلال، پامردی اور صبر وشکیبائی کا سبق دیا۔ ورنہ تمام دوست واحباب اور علمائے عصر وغیرہ نے اپنی مانند ہمیشہ تقیہ اور رخصت کی طرف بلایا اور جان بچانے کی رائے دی۔ جس سے اور بھی زیادہ مجھے کوفت قلق، صدمہ، تردد وپریشانی لاحق تھی۔ مگر خدا بھلا کرے ابو الہیثم کا کہ اُس نے مجھے کوہ ثبات بنادیا (رحمہما اللہ)

معتصم کے انتقال کے بعد اُس کا لڑکا "واثق باللہ" ۲۲۷ھ میں خلیفہ ہوا علمی شوق وشغف کے باعث مامون ثانی کہلاتا تھا۔ لیکن مسئلہ "خلق قرآن" میں باپ سے بھی اشد ترین متعصب ومتشدد اور جابر وظالم نکلا

پدر نتواند پسر تمام کند

حتّٰی کہ خود اس نے اپنے ہاتھ سے قرآن کو غیر مخلوق کہنے والے بہت سے علماء وفقہاء کو کار ثواب سمجھ کر قتل کیا۔ چنانچہ احمد بن نصرؒ محدث بغداد گرفتار ہوکر آئے تو خود واثق نے اپنے دست ناحق سے قتل کرکے جسم کو بغداد کی شہر پناہ کے دروازہ پر لٹکایا اور سر کو بغداد کے پُل پر آویزاں کراکے ایک پہرہ دار اس لئے متعین کیا کہ چہرہ کبھی قبلہ کی طرف نہ ہونے دے اور کان میں ایک پرچہ لٹکایا گیا۔ جس میں لکھا تھا کہ "یہ سر احمد بن نصر کا ہے جسے خلیفہ نے عقیدۂ خلق قرآن کی طرف بلایا مگر اس نے انکار کیا لہٰذا خدا نے بہت جلد اسے آتش دوزخ کی طرف بلالیا"

اس میں شک نہیں کہ معتصم نے بھی بہت سے علماء وصلحاء کو قتل کرایا مگر اس قدر بدعقیدہ اور جہل مرکب کا شکار نہیں بنا بہت سے لوگ معتصم کے زمانہ میں بھی اور واثق کے عہد میں بھی جام شہادت پی کر جنت کو سدھارے لیکن ہمارے حضرت امام بن حنبل ہیں کہ تین دور مامون، معتصم، واثق سے سختیاں جھیلتے اور برابر تکالیف ومصائب کا سینہ سپر سامنا اور مقابلہ کرتے آتے ہیں جو واقعی اس سے سخت تر اور شاق تھا۔ بقول کسے ؎

لاکھوں ہزاروں سینکڑوں مرتے ہیں آج کل
ہم ایسے سخت جاں ہیں ہماری قضا نہیں

# گلستانِ رحمت کے تین پھول

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ ٹھٹھا (مسخری) کرے کوئی قوم کسی قوم سے۔ شاید کہ وہ (لوگ) بہتر ہوں اُن سے نہ بیبیاں (ٹھٹھا) کریں دوسری بی بیوں سے شاید کہ وہ (بی بیاں) بہتر ہوں اُن سے۔ اور مت عیب لگاؤ ایک دوسرے کو اور مت بدنام کرو ساتھ بُرے لقبوں کے۔ بُرا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی پس یہ لوگ وہ ہیں ظالم" ف:- جہاں کسی پر بُرا نام ڈالا۔ پہلے تو اپنا نام پڑ گیا فاسق۔ آگے تھا اوس پر عیب لگایا نہ لگا۔

(نمبر دوم) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ - (ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بچو بہت سارے گمانوں سے تحقیق بعض گمان گناہ ہے اور مت جاسوسی کرو۔ اور نہ غیبت کریں بعضے تمہارے بعض کی۔ کیا دوست (پسند) رکھتا ہے کوئی تم میں سے یہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے مُردے کا۔ پس نہ خوش رکھوگے تم اوس کو۔ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ ہی پھیر آنیوالا مہربان ہے۔ ف:- تہمت لگانا اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے بُرا کہنا کسی جگہ جائز نہیں بیگناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے جہاں اوس میں کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت کی غرض نہ ہو۔

(نمبر سوم) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات پارہ ۲۶) (ترجمہ) اے لوگو! تحقیق ہم (اللہ) نے پیدا کیا تم کو ایک مرد اور عورت سے (یعنی تمام لوگوں کو ایک جوڑے سے بنایا) اور کیا ہم (اللہ) نے تم کو کنبے اور قبیلے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ تعالیٰ کے پرہیزگار تمہارا ہے تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ ف:- یعنی بڑائیاں ذات کی لوگوں کی صحبت میں ہو صفت نیک چاہئے نری ذات کس کام کی۔

محترم ناظرین! ان آیات قرآنی واحکام ربانی پر ہم نام کے مسلمانوں نے کیا عمل کیا؟ کیا ہم کبھی مل کر بھی بیٹھے کبھی ہم نے اپنی

# فتاویٰ

س ۱۱۴} اگر کسی شخص کو کچھ نوٹ دستیاب ہوں تو وہ ان کا اعلان کس طرح کرے کہ حقدار کو مل جاوے اور اعلان کب تک کرے؟

(ابو عبدالرشید از تحصیل تولہوانیپال)

ج ۱۱۴} گم شدہ چیز کا اعلان حسب فرمان نبوی ایک سال تک ہونا چاہئے۔ آج کل اعلان کا ذریعہ اخبارات ہیں۔ مگر چیز کا پورا نشان نہ لکھے جہاں سے دستیاب ہوئی ہو۔ اس جگہ کا نام اور تاریخ دستیابی اور چیز کا نام (مثلاً نوٹ وغیرہ) ظاہر کرکے اعلان کرے کہ نوٹوں کی پوری کیفیت تعداد وغیرہ وہ شخص تحریر کرے جس کے گم ہوئے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۵} یہاں اور بعض دوسرے شہروں میں بھی بعض بعض سیٹھ مال زکوٰۃ کو ہفتہ وار غرباء و مساکین اور عام سائلین کو ایک ایک دو دو پیسے یا ایک ایک دو دو دمڑی کرکے دیتے ہیں۔ علی العموم اس خیرات کا دن جمعہ کا دن ہوتا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں علی اختلاف البلاد والاحوال سائلین جمع ہوتے ہیں اور یہ خیرات وصول کرتے ہیں۔ ۲ بجے دن سے شام تک چکر لگانے پر ایک آنہ دو آنہ یا چار آنہ پاتے ہیں۔ زید کہتا ہے کہ زکوٰۃ کا مال اس طرح تقسیم کرنا نہیں چاہئے کیونکہ اس طرح سال میں لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں مگر اس سے نہ کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور نہ اس سے مسلمانوں کو قومی یا اقتصادی فائدہ ہوتا ہے۔ مال زکوٰۃ کی یہ تقسیم منشاء اسلام کے خلاف ہے۔ لہذا اس طریق کو بند کرکے غرباء و مساکین اور جملہ مستحقین کو سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یک مشت رقم دینی چاہئے تاکہ یہ مال صحیح مصرف میں آئے اور لوگوں کی قومی اور اقتصادی حالت درست ہو سکے۔ ہاں جو لوگ مروجہ طریق پر خیرات کرنا چاہیں انہیں چاہئے کہ اپنے ذاتی مال سے اس طرح خیرات کریں مگر مال زکوٰۃ اس طرح خرچ نہ کریں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس طرح مال زکوٰۃ خرچ کرنا یعنی ہفتہ وار دمڑی، پیسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (حاجی عبداللطیف سیٹھ از کوچین)

ج ۱۱۵} بہ نیت نیک جائز ہے۔ کیونکہ ادائے زکوٰۃ کا حکم عام ہے۔ اس میں کسی قسم کا تقیید کرنے کی ضرورت نہیں۔

س ۱۱۶} کسی زناکار عورت چکلہ والے کے مال سے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں۔ وہ عورت فوت ہوگئی ہے۔ اس عورت کی وارث ایک دوسری عورت ہے۔ اس کا ارادہ یہ ہے کہ میں شاہی راستے میں اس کے مال سے مسجد برائے سہولت آدمیاں اور اس فوت شدہ عورت کے ثواب کے لئے تیار کراؤں گی۔ مگر ہمارے شہر میں بہت شور ہے کہ یہ مال حرام ہے۔ اس مال سے مسجد بنانا حرام ہے کیونکہ یہ مال زناکاری سے حاصل ہوا ہے۔ اس سبب سے اس مسجد میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ لہذا آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

(ایک خریدار "اہلحدیث" از علاقہ سندھ)

ج ۱۱۶} کسبیہ و زانیہ کی کمائی سے مسجد بنانا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا پاک چیز کو قبول کرتا ہے۔ اگر مسجد بن گئی ہے تو اس میں نماز پڑھنے سے مسجد کا ثواب نہ ہوگا۔

س ۱۱۷} گدھی کا دودھ یعنی کیر برائے مرض پینا یا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۷} گدھی حرام ہے۔ اس کا دودھ بھی حرام ہے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے: لاشفاء فی الحرام ۔ حرام میں شفا نہیں۔

س ۱۱۸} عام لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر دنیا میں تشریف لائینگے۔ کیونکہ صحابہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ مہدی کا نام کیا ہوگا اور ان کے ماں باپ کا نام کیا ہوگا۔ حضرت نے فرمایا کہ مہدی مکہ شریف میں پیدا ہوگا اس کا نام محمد، اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ خاتون ہوگا۔ لہذا مہدی علیہ السلام کے متعلق آپ روشنی ڈالیں کہ مہدی کون شخص ہوگا؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۸} یہ غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات پھر دنیا میں آویں گے۔ بصورت صحت ان روایات کے جو مہدی کی آمد کے متعلق ہیں۔ امام مہدی امتی ہونگے یعنی امت محمدیہ سے کوئی شخص ہوگا جس کا نام والدین نے محمد رکھا ہوگا اور ماں کا نام آمنہ اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

س ۱۱۹} سندھ میں مولوی محمد عثمان صاحب کتاب فقہ میں باب نکاح میں لکھتے ہیں کہ امام حسنؓ نے چار سو شادیاں یعنی نکاح یکے بعد دیگرے کئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ ظلم ہے یا نہیں کہ ایک کو طلاق دے اور دوسری عورت سے نکاح کرے۔ حالانکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ یہ بات خدا کو بہت بری معلوم ہوتی ہے کہ بغیر شرعی عذر سے طلاق دی جائے۔ لہذا آپ اس کی بابت روشنی ڈالیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱۹} اس واقعہ کی صحت ہمارے علم میں نہیں۔

(۲ر داخل غریب فنڈ وصول)

نوٹ:۔ فتاوے اسی قدر تھے۔ (منیجر اہلحدیث)

---

## ایک تازہ خوشخبری

مولانا محمد بشیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہسوانی نے ایک رسالہ مسئلہ سود کے متعلق جس کا نام "القول المحمود فی الرد جواز السود" ہے تصنیف فرمایا تھا۔ جو ایک عرصہ سے نایاب تھا۔ اب عاجز نے بتعداد کثیر اس کو طبع کرا لیا ہے۔ لہذا حضرت شائقین حسب ذیل پتوں پر دو پیسہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوا سکتے ہیں۔

(۱) مولانا محمد یونس صاحب مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب پھاٹک حبش خان دہلی۔

(۲) منیجر اخبار مسلم اہلحدیث گزٹ صدر بازار دہلی۔

(۳) دوکان جناب حاجی عبدالکریم و حاجی رحیم الدین صاحبان سراج بلڈنگ نمبر ۳۲-۳۳۰۔ کولوٹولا سٹریٹ کلکتہ

(راقم:۔ حاجی عبدالستار ولد حاجی عبدالکریم از کلکتہ)

## فتاویٰ نذیریہ

حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلوی رح کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ جس میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے

# متفرقات

**اعیان اہلحدیث** اخبار اہلحدیث کی اشاعت کو بڑھا کر اپنا تبلیغی فرض ادا کریں۔

**ضرورت معلم** ایک موحد اہل حدیث مسن بزرگ معلم کی ضرورت ہے جو بچوں کو قرآن حفظ کرانے کا اور معلمی کا تجربہ رکھتے ہوں۔ ترجمہ قرآن شریف بھی پڑھا سکیں تو بہتر ہے۔ بارعب ہوں جو بچوں پر دباؤ رکھ سکیں۔ پرانا تجربہ یہ نئی مہارت ضروری ہے۔ تنخواہ معقول وموافق دی جاویگی۔ پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں:۔

ع۔ت۔ح۔ معرفت الحاج مولانا مولوی حافظ محمد حسین صاحب خطیب وامام مسجد اہل حدیث ۲۲ یولانی دت سٹریٹ کولوٹولہ۔ کلکتہ)

**تنظیم یتیم خانہ امرتسر** تنظیم یتیم خانہ امرتسر جمعیۃ التنظیم کی یادگار ہے۔ ۱۹۲۵ء سے آج تک اپنے حسن انتظام کا شاندار مثال قائم کئے ہوئے ہے۔ ایک یتیم بچے کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ ۶۰ بچے اس وقت داخل ہیں اور فارغ التعلیم وکسب ہنر علیحدہ رہے۔ اگرچہ برادران اسلام کی اعانت اور توجہ کا یہ یتیم خانہ ہمیشہ سے ممنون ہے مگر اس وقت سب سے بڑی ضرورت یتیم خانہ کے لئے اس کی اپنی عمارت ہے۔ تاکہ منتظم کمیٹی حسب منشا انتظام کرسکے اور اپنی خواہش متعلقہ صنعت وحرفت اور درس تدریس فقہ وحدیث پوری کرسکے۔ امید ہے کہ برادران اسلام اپنی توجہ اور مدد دی بیش از بیش مبذول فرمائیں گے اور اپنے اس مفید ادارہ کی اعانت میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہونگے۔

نوٹ:۔ ہر قسم کا چندہ اور زر معاونت شیخ سعید اللہ صاحب سہروردی اگر جیرم فنانشل سکرٹری تنظیم یتیم خانہ امرتسر آنا چاہئے۔

نیازمندان شیخ صادق حسن بار ایٹ لاء پریذیڈنٹ
محمد عبد المجید قریشی ایڈووکیٹ لاہور
جنرل سکرٹری
ناظم یتیم خانہ امرتسر

**اہل حدیث کو آمین بالجہر کا حق** ریاست رتلام میں ایک مقدمہ عرصہ سے جاری ہے۔ جس میں فاضل جج نے یہ تنقیح قائم کی ہے:۔

(۱) آیا مدعیان (اہل حدیث) مسجد فلاں میں آمین باواز بلند بولنے کے مستحق ہیں؟

(۲) آمین دوران نماز میں باواز بلند بولنے والا مسلم مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا جاسکتا ہے؟

(ثبوت بذمہ فریقین)

احباب رتلام کی درخواست ہے کہ برادران اہل حدیث دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے۔ آمین!

نیز ان اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے جماعت اہل حدیث رتلام کی مالی امداد کی۔ امید ہے کہ آئندہ بھی احباب نہ بھولیں گے۔ (عبد الغنی۔ کیرہ بازار رتلام)

**تلاش معاش** خاکسار حافظ قرآن ہے اور امامت خطابت کے فرائض اچھی طرح ادا کرسکتا ہے۔ اگر کسی مسجد یا مدرسہ میں ضرورت ہو تو مجھ سے خط وکتابت کریں۔

ابو عبد المجید مسجد گنبداں تصوری گیٹ فیروزپور شہر

**تلاش عزیز** دو تین ماہ سے مرحوم سردار عبد الحی صاحب کا لڑکا مسمی مصلح الدین عمر ۱۲۔۱۳ سال رنگ سانولہ۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ دبلا پتلا۔ یک بیک غائب ہوگیا۔ بعد تلاش وتفتیش ہنوز پتہ نہ چلا۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ کرم ضرور اطلاع دیں۔ یا عزیز مسلمہ بذات خود اپنی خیریت کی اطلاع دیکر اپنی مجبوریاں اور غم زدہ بھائی بہنوں کی تسلی وتشفی کرے۔

(عبد الرشید کھریانواں مدن پور ضلع گیا)

**یاد رفتگاں** میرا نور چشم احمد غفور اٹھارہ سال کی عمر پاکر عالم شباب ہی میں مجھے داغ مفارقت دے گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد عبد الغنی موضع راجوڑا ڈاک خانہ ریام نیکڑی۔ دربھنگہ)

(۲) ہماری جماعت کے مجاہد ملک حاجی پیر محمد صاحب انتقال کرگئے۔ انا للہ! (راقم محمد سلیمان خطیب وصدر مدرس مدرسہ عربیہ بھوپہ آصل ضلع لاہور)

(۳) میری چھ سالہ بڑی بچی اور میری چھوٹی ہمشیرہ یکے بعد دیگرے انتقال کرگئیں۔ انا للہ! (شاکر صدیقی مقیم سرس۔ ضلع گیا)

(۴) برادر بزرگ سردار عبد الحی صاحب خلف اکبر جناب سردار محمد طیب صاحب مرحوم ایک عرصہ طویل تک بیمار رہ کر بتاریخ ۲۵۔ ماہ ... شب شنبہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ! مرحوم کی رسم سیادت میں جناب حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری علیہ الرحمۃ بنفس نفیس کھریانواں تشریف لائے تھے اور اپنے دست مبارک سے مرحوم کے سر پر دستار سرداری باندھی تھی۔

(عبد الرشید کھریانواں۔ مدن پور۔ گیا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

**مقامی مظلومین کی فریاد** ناظرین کرام سے یہ بات مخفی نہیں کہ اہل حدیثان کنیدرا پاڑہ نے مسجد میں نماز مسنون طریق پر ادا کرنے کے لئے عدالت سے ڈگری حاصل کی تھی جب ہم نے پنجوقتہ نمازیں ادا کرنے کیلئے مسجد مذکور کو پہنچے تو کثرت جماعت بریلوی حنفیہ نے ہماری شدید مخالفت کی اور شرکت جماعت سے منع کیا۔ ہم نے انکی ایک نہ سنی اور نماز مسنونہ طریق پر پڑھیں۔ چند روز اسیطرح کی حالت رہی۔ آخر ایک روز جمعہ کے دن امام مسجد نے یہ بات ٹھانی کہ ہم ہرگز اہل حدیث کو جماعت میں شامل نہیں ہونے دینگے جب خطبہ کا وقت ہوگیا تب بھی اس بات پر ضد کرتا رہا کہ اہل حدیث رفع یدین اور آمین نہ کریں کیونکہ ہماری نماز ناقص ہوجاتی ہے۔ حتیٰ کہ وقت گزرنے چلا۔ تو ہم نے لاچار ایک اہل حدیث کو منبر پر بھیجا۔ پہلے ہم نے نمازیں پڑھیں بعد میں انہوں نے پڑھیں۔ یہ حالت ابھی تک جاری ہے۔ مگر ہم مسجد میں ہمیشہ پنجوقتہ نماز سے محروم ہیں اور شرکت جماعت سے مزاحم ہیں جمعہ کے دن ہماری نماز کے وقت وہ لوگ غوغا مچاتے ہیں امام مسجد ہمارے خلاف عوام کو اشتعال دلاتا رہتا ہے ہم غریبوں پر گالیوں کی بوچھاڑ برستی ہے۔ یہاں ہماری جان عزت، آبرو اور مال سخت خطرہ میں ہے۔ باوجودیکہ عدالت نے ہمیں ہر چیز کی اجازت دی ہے مگر ہم بیچاروں پر بوجہ ظلم کے تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ اس تحریر سے ہمارے تین مقاصد ہیں۔ (۱) جماعت کے عمدہ اور بہی خواہوں سے مشورہ پوچھتے ہیں۔ (۲) ہم جملہ ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خلوص دل سے دعا کریں کہ خدا ہماری آئندہ حالت بہتر کرے۔ اور تشدد کرنے والوں کو ہدایت نصیب کرے۔ (۳) ہم ملتمس۔ حضرات ہماری جماعت کا خیال رکھیں

# ملکی مطلع

## ثنائی پریس میں رکاوٹ

پریس ایکٹ کی ہمہ گیری سے پریس جن مشکلات میں گھرا ہوا ہے انہیں وہی لوگ جانتے ہیں جو پریس کا کام کرتے ہیں۔ ثنائی برقی پریس میں گذشتہ دسمبر کو ایک پنجابی نظم بنام "پیغام زندگی" کسی احراری شاعر کی بنائی ہوئی چھپ گئی۔ پریس کے مشیر قانونی نے نظم مذکور کو ایک معمولی تحریر بتایا۔ مگر حکومت نے اس کو قابل اعتراض قرار دے کر ثنائی برقی پریس سے دو ہزار کی ضمانت طلب کر لی۔ جس کا آخری یوم ادائیگی ۱۱-اپریل ہے۔

ادھر "اہلحدیث" کے یوم روانگی (جمعرات) کو ڈاکخانہ میں بساکھی کی تعطیل تھی۔ اس لئے "اہلحدیث" بجائے ۲۰ صفحات کے ۱۶ صفحات پر شائع کیا گیا ہے۔

ضمانت ۱۱-اپریل کو داخل کر دی گئی۔ خدا کے فضل سے مشکلات کے بادل سب ہٹ چکے ہیں۔ پریس اور اخبار برابر جاری رہیں گے۔ انشاء اللہ!

**ناظرین کرام** دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے فتنہ و شر سے محفوظ رکھے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔

## شاہ غازی (شاہ عراق) کی وفات

اور

## ایک حدیث کی تصدیق

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیرون شہر استنجا کرنے کے لئے تشریف لے جانا چاہا۔ خادم نے عرض کیا کہ حضور پانی تو نزدیک ہی ہے۔ فرمایا مجھے کیا معلوم کہ میں وہاں تک پہنچ جاؤں گا۔ کس قدر علدناک ہے۔

اس ہفتے کی خبر ہے کہ شاہ عراق موٹر پر جا رہے تھے کہ بجلی کے کھمبے سے موٹر کی ٹکر ہو گئی۔ بس سر پھٹ گیا اور چند منٹوں میں آپ عالم بقا کو رخصت ہوئے۔ انا للہ! اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اس واقعہ سے حدیث شریف کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔

## ہندوستان کی مفلسی

اور

## ناقص تعلیم کا تدارک اولیں فرصت میں کیجئے

(از قلم حاجی محمد صالح صاحب دہلوی آف حاجی میاں جان مرحوم)

غیر ممالک نے سائنس کی تعلیم حاصل کر کے قلیل مدت میں جو ترقی اور تمول حاصل کیا ہے اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ ہندوستان کی صنعت و حرفت اب بالکل مٹ چکی، زراعت اجڑ گئی، ملازمت محدود ہو گئی۔ تجارت تجارت نہ رہی۔ کس قدر حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ چھوٹے چھوٹے ملک اور وہ بھی ایسے کہ جن کے ہاں خام اجناس تک بالکل نہ ہو یا قدر قلیل کچھ ہو تو ہو وہ ہمارے پینتیس کروڑ نفوس کے لئے ہر قسم کی اشیا مہیا کریں۔

(۱) اے حکومت کے ارباب حل و عقد اور مدبرین و لیڈران ملک عملی کام جاری کرو۔ کیا محض تجاویز سے یہ بڑھتا ہوا خطرناک سیلاب افلاس کا رک جائیگا یا بند ہونے کی توقع ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں ملک کا افلاس یہاں تک پہنچ چکا ہے اور خود وہ اجازت دے رہا ہے کہ جمع کرو زکوٰۃ و خیرات اپنی کو ایک جگہ اور اکٹھا کرو پن و دھرم کا روپیہ پھر دیدو حاجتمندوں کو اُس میں سے نصف (آدھا) اور بلاؤ اُستاد ڈپروفیسر ماہرین لندن و یورپ اور ترکی و امریکہ و جاپان سے تنخواہوں بڑی پہ داخل کرو ان کو سکولوں اور یونیورسٹیوں اپنی میں کہ تعلیم دیں طلبا کو جلدی۔

(۲) ہر قسم کی کاریگری جو ہیں علوم [illegible] جلدی سیکھو اور لعنت مفلسی کو دور کرو۔

(۳) جس وقت تک حاصل ہو تعلیم سائنس کی قبل ازیں کرو الکٹرک (برقی) قوت کو ارزاں تر نرخ کے ساتھ گاؤں و قصبوں میں کہ رفع ہو جائے تکلیف آبپاشی کی اور مشغول ہو جائیں مزید انسان ۲-۳ کروڑ باغبانی و زراعت میں کہ گنجائش بہت ہے اس کام کے لئے ملک تمہارے میں۔ ہنوز کروڑہا بیگہ اراضی بیکار پڑی ہے بسبب نہ ہونے انتظام ارزاں تر آبپاشی کے ملک تمہارے میں۔

(۴) کثرت سے ارزاں ہو جائے آبپاشی ہندوستان تمہارے میں فوراً کم ہو جائیگی بیکاری نوجوانوں ملک تمہارے کی اور دستیاب ہوگا میوہ عمدہ کثرت سے اور دودھ و گھی خالص اور گیہوں بھی۔ دور ہو جائیگی مفلسی ہندوستان تمہارے کی اور چلے جائینگے مرض دق وسل کے ملک تمہارے سے۔ جلدی کرو عمل جلدی۔

(۵) ڈرتے رہو خدا (پالنہار) اپنے سے۔ بچاؤ بچاؤ ملک اپنے کو بے نتیجہ اور ناحق کے جھگڑوں سے۔ اگر ہو ہوشمند۔

(۶) نیتیں رکھو خیر کی۔ کام کرو بھلے بھلے مدد کریگا خدا جلدی۔

**اہلحدیث** قرآن مجید میں تجارت کو خدا کا فضل فرمایا ہے۔ جن لوگوں نے اس ارشاد الٰہی پر عمل کیا ہے وہ دنیاوی فلاح پا گئے۔

علم ایک ایسا جوہر ہے کہ اس کی بابت مولانا حالی مرحوم نے ٹھیک کہا ہے ؎

اے علم کلید گنج سازی تو ہے
سرمایۂ نعمۂ ایازی تو ہے
آسائش دو جہاں ہے سایہ میں تیرے
دنیا کا وسیلہ دین کا ہادی تو ہے

حاجی صالح محمد صاحب نے اپنے تجارتی تجربہ کے ماتحت یہ مضمون لکھا ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اور موصوف اور ان کے خاندان کا شکریہ ادا کریں۔

---

گنجینۂ روزگار۔ بے کار اشخاص کو با روزگار بنانے کی عملی تجویزیں اور مفید معلومات۔ قیمت [illegible] دفتر اہلحدیث امرتسر

## فلسطین کی مالی امداد

مدینہ کی کسی گذشتہ اشاعت میں مولانا حسین احمد دیوبندی صدر مجلس تحفظ فلسطین اور مولانا حفظ الرحمن ناظم مجلس مذکور کی ایک مشترکہ اپیل شائع ہوئی ہے۔ جس میں انہوں نے صدر مجلس دفاع فلسطین (دمشق) کے ایک تار کا حوالہ دیکر اہل ہند سے مصیبت زدگان فلسطین کی مالی امداد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ اس اپیل کا مسلمانان ہند کی طرف سے پرجوش خیر مقدم کیا جائیگا۔ یوں تو اہل فلسطین گذشتہ دو تین سالوں سے انتہائی پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا ہیں اور دینی رشتہ اخوت کی بنا پر انکی امداد اسلام کے نام لیواؤں پر ایک ضروری فرض ہے لیکن فلسطین کانفرنس کی ناکامی کے بعد اہل فلسطین کی مصائب میں بے انتہا اضافہ ہو گیا ہے اور اب وہ ہماری مالی اور دعائی امداد کے زیادہ مستحق ہیں۔ خدا ان کی مدد کرے۔" (مدینہ بجنور ۹- اپریل ۱۹۳۹ء)

## صحت کے متعلق چند ضروری باتیں

(از دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

صحت انسان کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اسی لئے کہا ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ ایک تندرست اور تنومند آدمی سب کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن ایک بیمار آدمی کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر فرد بشر کو اپنی صحت قائم رکھنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ پنجاب میں مندرجہ ذیل چیزیں ہیں۔ جن کی طرف توجہ نہ کرنے سے آدمی بیمار رہتے ہیں۔

(۱) ایسے پانی کا استعمال جس میں جراثیم پائے جاتے ہیں

(۲) کوڑا کرکٹ کے سنبھالنے کا صحیح طریقہ نہ استعمال کرنا۔

(۳) بیماریاں پھیلانے والے کیڑوں کو نہ مارنا۔

(۴) کم روشنی اور غیر ہوادار مکانوں میں رہنا۔

سوال یہ ہے کہ ان باتوں سے نجات کیسے مل سکتی ہے۔ اس کا جواب ذیل میں درج ہے۔ پانی ہمیشہ نل کا پینا چاہئے اور نل زمین کی پتھریلی تہ کو توڑ کر چھید کیا جائے کیونکہ جو پانی دو پتھریلی تہوں کے نیچے ہوتا ہے وہ سب سے اچھا ہوتا ہے۔

بالفرض اگر کبھی کنوؤں یا جوہڑوں کا پانی استعمال کرنا پڑے تو اُسے ابال کر پینا چاہئے۔ جس وقت موسم تبدیل ہو۔ کنوؤں میں پوٹاشیم ڈال دینی چاہئے۔ اسکی مقدار چھ اونس سے لیکر ۱۰ اونس تک ہے۔ چونکہ اس کا رنگ زمیندار دیکھ کر اعتراض کرتے ہیں۔ اس لئے ایک اور دوائی پرکلورا جو بڑی زود اثر ہوتی ہے ½ اونس سے لیکر ایک اونس تک ایک کنوئیں میں ڈالی جا سکتی ہے۔ اس کی قیمت پانچ آنے فی پونڈ ہے۔

پانی کی پہچان کے واسطے ایک مشین تیار ہو چکی ہے۔ اس میں پانی بھر کر پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ آیا پانی اچھا ہے یا نہیں۔ اس کی قیمت ۴۵/- روپے ہے۔

**ملیریا** ملیریا ہمیشہ مچھر سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اسکا صحیح علاج یہ ہے کہ مچھر کو مار دیا جائے اور مچھر مارنے کے لئے ضروری ہے کہ غیر ضروری گڑھے پر کئے جائیں۔ گندی نالیوں میں مٹی کا تیل چھڑکا جائے۔ اور اگر کمرے میں مچھر پیدا ہو جائیں تو فلٹ سے مارے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک انگریزی دوائی ہوتی ہے جسے PYROEIDA کہتے ہیں۔ اگر ایک حصہ دوائی میں ۱۹ حصہ مٹی کا تیل چھڑکا جائے تو بھی مچھر فوراً مر جائینگے۔

**پلیگ** پسوؤں سے پیدا ہوتی ہے اور پسو چوہوں سے۔ لہذا اس کے علاج کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ چوہے مارے جائیں۔ وہ اس طرح مارے جا سکتے ہیں کہ انہیں خوراک نہ دی جائے۔ کھانے پینے کا سامان رکھنے والے کمرے علیحدہ اور ایسے بنائے جائیں کہ چوہے ان میں داخل نہ ہو سکیں۔ بالفرض اگر ہو جائیں تو بھس مٹی جو کہ محکمہ حفظان صحت سے مفت مل سکتی ہے ان کے بلوں میں رکھ کر جلا دی جائے چوہے مر جائینگے۔

---

**مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل**

ایک انگریزی کتاب کا اُردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست۔ ہندوستان کے سیاسی تغیرات کی دلچسپ کیفیت قابل دید ہے۔ قیمت عہ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## ایک موذی بوٹی

(از مشکلہ اطلاعات پنجاب)

پوہلی ایک عام قسم کی بوٹی ہے جو پنجاب کے کونے کونے میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ بوٹی فصلوں کی جانی دشمن ہے اس کی وجہ سے پیداوار کم ہو جاتی ہے اور اس طرح زمیندار کی آمدنی نصف رہ جاتی ہے۔ کئی سال سے سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب، طلباء سکول اور بوائے اسکاؤٹ "پوہلی کے ہفتے" منا کر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس بوٹی کو بالکل نیست و نابود کر دیا جائے۔ ان ہفتوں میں پوہلی کو تباہ و برباد کرنے کے علاوہ اس کے خلاف زبردست پروپیگنڈا بھی کیا جاتا ہے۔ تاکہ زمیندار اس امر سے آگاہ ہو جائیں کہ یہ بوٹی فصلوں کے لئے کس قدر نقصان دہ ہے اور ان میں اُس کے خلاف اس قدر جذبہ پیدا کر دیا جائے کہ وہ خود اس سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ان تمام باتوں کے باوجود ابھی اس بارہ میں بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

اس کام کی اہمیت کو محسوس کر کے محکمہ زراعت نے ایک نئی سکیم کا آغاز کیا ہے۔ جس پر وہ اس سال امرتسر اور گورداسپور کے ضلعوں میں عمل کر رہا ہے۔ محکمہ مذکور پوہلی کو نیست و نابود کرنے کے لئے دیہات میں مقابلہ کرائیگا۔ ایک چیلنج کپ۔ جس کی قیمت تقریباً پچاس روپیہ ہوگی۔ ہر تحصیل میں اُس گاؤں کو دیا جائیگا۔ جس نے منصف صاحبان کی رائے میں پوہلی کو تباہ کرنے میں سب سے زیادہ کام کیا ہو۔ اور اس طرح اس موذی بوٹی سے تقریباً نجات حاصل کر لی ہو۔ ان افراد اور دیہات کو بھی انعام دیئے جائیں گے جنہوں نے اچھا کام کیا ہو۔ اس مقصد کے لئے دیہات کا معائنہ یکم جون ۱۹۳۹ء کے بعد کسی وقت شروع کیا جائیگا۔ امید ہے کہ یہ مقابلہ کامیاب ثابت ہوگا۔ اور اس قسم کے مقابلے دوسرے اضلاع میں بھی منعقد کئے جائینگے۔ (لاہور ۱۴- مارچ)

---

**اطلاع:** ناظرین خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

## خوراک اور صحت

کے متعلق بہترین ہدایات ایک کارڈ لکھ کر مفت منگالیں
نودسن کمپنی۔ محمد جان روڈ۔ ہال بازار امرتسر

## خواص [illegible]

خدا کی عطا کردہ نعمت یعنی [illegible] کے فوائد طبی نقطۂ نظر سے اور طریق استعمال بھی۔ قیمت ۸؍ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے:۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شرقاوی شرح تجرید بخاری | للعہ | کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد | مللعہ | تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے | [illegible] |
| حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ | [illegible] | سیرۃ الحلبیہ | [illegible] | تفسیر خازن مع معالم | [illegible] |
| بخاری مع حاشیہ سندی | [illegible] | شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ | [illegible] | المنجد طبع تاسعہ | [illegible] |
| قاموس معرب اعلیٰ کاغذ | [illegible] | فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد | [illegible] | تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد | للعہ |
| مفتاح کنوز السنہ۔ حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں انکی مکمل فہرست | عہ | تاج العروس شرح قاموس | [illegible] | | |

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

## زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل مدد گاریں اور طاقتوں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات، غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ ضخامت [illegible] کے ۱۷۵ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپے [illegible] محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ [illegible]

پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## اکسیر ہاضمہ مفت

اکسیر ہاضمہ کا اشتہار ناظرین سالہا سال سے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ بے شمار حضرات اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں علاوہ ہاضمہ کے ہر مرض انسانی کا فوری اثر علاج ہے ہمیشہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ اب عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے صرف ۳۰۔ اپریل تک وہ اصحاب مفت منگا سکتے ہیں جو خرچہ ڈاک پیکنگ کیلئے مبلغ دس آنہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ ٹکٹ بھیجیں۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

## جدید انگلش ٹیچر

انگریزی زبان سے اگر واقفیت حاصل کرنی ہو تو کتاب جدید انگلش منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔ جلد منگا لیں قیمت ۸؍ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ....... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؍ آدھ پاؤ ۴؍ پاؤ بھر ۸؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیان برہما ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ۸؍ پیشگی منی آرڈر۔ دہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

## تازہ شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی: میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے"۔ (۱۹ جنوری ۱۹۳۰ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور: دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اس سے قبل چند بار آپ سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی۔ (۶ فروری ۱۹۳۰ء)

جناب راؤ عبد الجامع خان صاحب کیری: آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پہلے منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں"۔ (۱۲ فروری ۱۹۳۰ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان مہتمم پنجاب [illegible] میڈیسن ایجنسی امرتسر


(۷۶۹)

تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں منظر

## مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

چار جلدوں میں

### کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد یعقوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

## سرمہ نور العین

(مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ (منگوانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

---

[illegible] مسک شاہک [illegible]

[illegible] ایمان والوں کو یقین [illegible] نظام تہذیب کے دائرے [illegible] ہندوستان [illegible] (پنجاب)

---

## علمی جواہر پارے

**بیان مسیح** یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر [illegible] کی ہے اور احبار ورہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

**برہان** سورہ نور کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر۔ امت اسلام کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے۔ قیمت عہ

**صراط مستقیم** اس میں سورہ انفال وتوبہ کے حقائق ومعارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل مطالعہ ہے طرز بیان نہایت موزون ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت عہ

**ذکریٰ** یعنی پارہ عم کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر جس میں جزا وسزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے دین ودنیا کی نعمتوں سے پوری واقفیت ہوتی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۸

**عبرت** سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت عہ

**سبیل الرشاد** مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط ولوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ دور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰

**بصائر** اس [illegible] واقعات وحوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت عہ

**ہمارے رسول** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ کتابت [illegible] قیمت [illegible]

---

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ تارتی۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال کرنے سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی عہ۔

پتہ } کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ
حکیم سٹریٹ امرتسر

---

**سُبل السلام** اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہے۔ قیمت ۱۲

**خلفائے اربعہ** آنحضرت کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور ان کے عہد حکومت کے ملکی واقعات درج ہیں۔ قیمت ۸

**چالیس حدیثیں** یہ ایسی چالیس حدیثیں ہیں جو خاص طور پر بچوں کیلئے سبق آموز ہیں۔ یہ مختلف عنوانات مثلاً سادگی، استقلال، اتفاق وغیرہ کے ماتحت درج کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ وتشریح بھی کی گئی ہے۔ قیمت ۲

**تاریخ نجد** نجد [illegible] حالات درج ہے۔ از مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری۔ قیمت عہ

**تاریخ القرآن** اس [illegible] قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے زمانہ حاضرہ تک کے تمام واقعات وحالات اور دلچسپ معلومات درج ہیں قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کاغذ، کتابت اعلیٰ۔ قیمت عہ

**فاتح عصر** حضرت عمرو بن عاص [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت [illegible] قیمت [illegible]

پتہ } منیجر دفتر الجمعیۃ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — نمبر ۲۵

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـلـہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ″ ـــہ

عام خریداران سے ″ ۵ـہ

″ ″ ششماہی ۲ـہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۷۱)

امرتسر ۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نغمہ وحدت اسلامیہ (نظم) - - ص۱

تجاویز پاس شدہ اہل حدیث کانفرنس - - ص۲

اہل بیت، شیعہ اور تعزیہ - - - ص۳

مرزا صاحب ذوالقرنین - - - ص۴

تردید کفارہ مسیح - - - - ص۶

شان توحید (نظم) - - - ص۸

مروجہ مجالس میلاد اور جشن میلاد النبی پر تبصرہ ص۹

فتاوے ص۱۲ - متفرقات - - ص۱۴

ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات ص۱۶-۲۰

جدید انگلش ٹیچر۔ انگریزی زبان سے اگر واقفیت حاصل کرنی ہو تو کتاب منگوائیں۔ بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ... دفتر اہلحدیث امرتسر

# نغمۂ وحدت اسلامیہ

(از جناب عبدالرزاق صاحب سعید بن مسعر از بمبئی)

ہم نہ ہندی نہ ترک و افغانی — عربی ہیں نہ فارسی ہم ہیں
ہم مسلماں ہیں اول و آخر — حنفی ہیں نہ شافعی ہم ہیں
فرقہ بندی کے ہم نہیں قائل — مسلم و پیروِ نبی ہم ہیں
ہمیں کافی خطاب مومن ہے — دین و ملت کی چاشنی ہم ہیں
واسطہ کیا ہمیں فرنگی سے — مشرقی ہیں نہ مغربی ہم ہیں
یہ حدود و ثغور لاحاصل — کب پرستارِ آذری ہم ہیں
ہمیں توحید جان و دل سے عزیز — سرورِ دیں کے امتی ہم ہیں
ہمیں دین حنیف پیارا ہے
خاک پا دین کے راہ کی ہم ہیں

ahmadimuslim.de

ضروری اطلاع: جن اصحاب کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے اگر ان کی طرف سے ۲۷ اپریل تک قیمت موصول ...

# تجاویز

## پاس کردہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۳۹ء

### بمقام فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

(۱) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس قاتلانہ حملہ کی سخت نفرت وحقارت سے مذمت کرتا ہے جو ۴ نومبر ۱۹۳۸ء کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری پر ہوا جسمیں فاضل سشن جج نے مجرم قمر بیگ کو زیر دفعہ ۳۰۷ جرم اقدام قتل میں سزا دیتے ہوئے یہ ریمارک کیا کہ ملزم کو اس جرم کیلئے مولانا ثناء اللہ صاحب اور ان کی جماعت کے مخالفین نے گمراہ کیا ہے۔ مولانا ممدوح اور جماعت اہل حدیث کا شروع سے خیال تھا کہ ملزم کو اس حملہ کے لئے گمراہ کیا گیا ہے۔ اس میں اصل ابھارنے والوں کی تفتیش ہونی چاہئے۔ اس فیصلہ کے بعد جماعت اہل حدیث کو حق پہنچتا ہے کہ حکومت پنجاب کو توجہ دلائے کہ اس معاملے کے متعلق خاص تحقیقات کیلئے کسی غیر جانبدار افسر کو مقرر کرے تاکہ آئندہ ایسے سازشی حملوں کا انسداد ہو" محرک :- مولوی عبداللہ ثانی امرتسری

مؤید :- مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔

(۲) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت پنجاب کو اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ مسکرات کی عموماً اور شراب کی خصوصاً قطعی امتناع کے متعلق پنجاب میں جلد از جلد کارروائی کی جائے۔ اور یہ اجلاس پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو عموماً اور مسلمان ممبروں سے خصوصاً پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حکومت کو شراب کی بندش پر عملی کارروائی کرنے کے لئے مجبور کریں" محرک :- مولانا ثناء اللہ امرتسری

مؤید :- مولوی ابومسعود خان قمر بنارسی

(۳) یہ اجلاس ریاست حیدرآباد کے خلاف آریہ سماج کی ایجی ٹیشن پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ رائے رکھتا ہے کہ آریہ سماج کی موجودہ تحریک بدترین قسم کی فرقہ وارانہ ذہنیت پر مبنی ہے اور ایسی حالت میں جبکہ سیاسی جماعتیں ریاستوں میں اصلاحات کے مسئلے کو اپنے ہاتھ میں لے رہی ہیں۔ آریہ سماج کا اس فرقہ وارانہ تحریک کو جاری رکھنا سوائے اس کے کہ باشندگان ریاست حیدرآباد کو ذمہ دارانہ نظام سے محروم رکھے اور کوئی نتیجہ نہیں اور یہ محسوس کرتا ہے کہ آریہ سماج کی موجودہ روش ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کی فضا کو مکدر ہو رہی ہے اس قسم کی تحریک سے اور زیادہ خراب کریگی" محرک :- مولوی عبداللہ ثانی امرتسری۔ مؤید :- مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔

(۴) یہ اجلاس ان مظالم کو جو اعراب فلسطین کے خلاف حکومت برطانیہ کی طرف سے عمل میں لائے جا رہے ہیں سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ فلسطین کا علاقہ انجمن اقوام کی طرف سے بطور امانت اس غرض سے دیا گیا تھا کہ اس کا حسن انتظام کر کے اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود مختار ہو جائیں ایسے صریح وعدہ کے خلاف یہودیوں کے ہاتھ فلسطین کو دینے کی تمہید رکھنا تمام دنیائے اسلام کے غیظ وغضب کو برانگیختہ کرنا ہے۔ اور یہ جلسہ رائے رکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے مسلمان ممالک کے خلاف عموماً اور فلسطین کے خلاف خصوصاً بدعہدی کا ارتکاب کیا ہے" محرک :- مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔ مؤید :- مولوی عبدالمجید ایڈیٹر "مسلمان" لاہور

(۵) یہ اجلاس افراد اہل حدیث کو بڑی تاکید سے توجہ دلاتا ہے کہ اپنے مقامات میں جماعتیں قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ تعاون سے کام لیں" محرک :- صدارت

(۶) یہ اجلاس ہز ہائینس رتلام اور ان کی کونسل سے استدعا کرتا ہے کہ جماعت اہل حدیث رتلام کو وہ تمام حقوق دیئے جائیں جو دوسرے مسلمانوں کو مساجد میں حاصل ہیں تاکہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق آمین بالجہر اور رفع یدین وغیرہ پر عمل کر کے بے خوف وخطر نماز ادا کر سکیں۔ خصوصاً جبکہ ہندوستان کی تمام ہائیکورٹوں اور پریوی کونسل میں جماعت اہل حدیث کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے" محرک :- مولوی عبدالوکیل دہلوی

مؤید :- حاجی بشیر الدین دہلوی۔

(۷) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولوی فضل الدین صاحب وزیرآبادی کو واپس ہندوستان آنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں دستوری اصلاحات کے نفاذ کے بعد بہت سے جلاوطن جو تشدد کے حامی تھے واپس بلا لئے گئے ہیں اور مرکزی حکومت نے بھی مولوی فضل الدین موصوف کی واپسی پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے" محرک :- مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔ مؤید :- مولوی محمد داؤد غزنوی۔

(۸) (۱) بیوگان بلوچ اقوام ڈیرہ غازیخان کو اپنی رضامندی سے نکاح ثانی کرنے کی اجازت نہیں بلکہ وہ متوفی خاوند کی جائداد تصور ہوتی ہیں اگر وہ نکاح کر لیں تو سینکڑوں روپیہ بطور تاوان نکاح کرنے والے کیلئے متوفی خاوند کے ورثاء کو دلائے جاتے ہیں جس سے اکثر بیوگان نکاح ثانی سے محروم رہ جاتی ہیں۔ (۲) جرم سیاہ کاری ریگولیشن سرحدی کے دوران مقدمہ میں عورتوں کو نیم قیدیوں کی طرح سالہا تمندار کے زیر انتظام رکھا جاتا ہے بعد اختتام مقدمہ ان عورتوں کو اپنی قوم میں نکاح کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی ان کو ذاتی وطن سے بھی خارج کیا جاتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے کہ یہ ہر دو فعل شرع محمدی کے صریحاً خلاف ہیں ان کا بھی انسداد کیا جاوے محرک :- حکیم عبدالخالق ڈیروی۔ مؤید :- مولوی عبدالمجید ایڈیٹر "مسلمان" لاہور۔

(۹) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس حضرت مولانا عبدالنور صاحب مظفرپوری۔ مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی اور جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب دہلوی کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ مرحومین کو اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے" محرک :- سید عبدالحفیظ صاحب جھنگوی۔

مؤید :- حاجی بشیر الدین دہلوی۔

مرسلہ

سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی فتح گڑھ چوڑیاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۳۰-صفر المظفر ۱۳۵۸ھ

## اہلحدیث۔ شیعہ اور تعزیہ

## شیعہ کمیشن سے کیوں گھبرائے؟

"اہلحدیث" ۱۰-مارچ میں ہم نے ملک میں امن وامان قائم رکھنے کی ایک تجویز گورنمنٹ کے حضور پیش کی تھی جو نہایت انصاف پر مبنی تھی۔ جس سے ملک میں امن وامان ہو جاتا۔ مگر جن لوگوں کو ملک میں امن امان رکھنا پسند نہیں ہے وہ ہر طرح سے مخالفت کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اخبار "شیعہ" لاہور ہماری پیش کردہ تجویز پر بہت خفا ہوا۔ اور اس نے اس خفگی میں ہمیں بہت سی صلواتیں سنائیں جو بڑی مزیدار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین بھی ان میں شریک ہو جائیں۔ ان کو غور کرنے کا موقع ملے کہ حق بجانب کس کے ہے۔ اس لئے ہم شیعہ کا مضمون اس کے اپنے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

"**اہلحدیث کا حکومت کو مشورہ** | ایڈیٹر اہلحدیث" بھی ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے قتل امام حسین علیہ السلام کا فتویٰ دیکر یزید سے انعام[1] حاصل کیا تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ معاویہ اور یزید کی مدح سرائی کرتے ہیں اور امام حسینؑ کی تعزیہ داری کی مخالفت۔ چنانچہ اہلحدیث گذشتہ ہفتہ کی اشاعت میں حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ چونکہ محرم میں فسادات ہوتے ہیں اس لئے محرم کے جلوس بند کر دیئے جائیں[2]۔ اور اس کے لئے جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت مضحکہ خیز ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ "تعزیہ سازی" کا حکم معلوم کرنے کے لئے علماء اسلام کی ایک مجلس مشاورت بٹھائی جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندے شریک ہوں۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ جمعیۃ العلماء دہلی۔ اہل حدیث کانفرنس دہلی آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔ مدرسہ دیوبند۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ ان سب اداروں کے ارکان اس مسئلہ پر غور کریں کہ تعزیہ سازی اسلام میں ضروری ہے یا نہیں۔ اگر یہ امر بالاتفاق طے ہو جائے کہ ضروری اور جائز نہیں تو بس قصہ ختم۔

سچ ہے کہ جب انسان کی عمر ساٹھ[3] سے اوپر ہو جاتی ہے تو اس کا دماغی توازن قائم نہیں رہتا۔ اور وہ ایسی باتیں کرنے لگتا ہے کہ جسے سن کر لوگ ہنس دیتے ہیں۔ غالباً "اہلحدیث" نے اس تجویز پیش کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ اس مجلس مشاورت میں شیعہ کانفرنس کے نمایندے[4] کی کیا ضرورت ہے باقی جماعتوں کے خیالات اور ان کا فیصلہ معلوم۔ لہٰذا تعزیہ داری بند۔ سبحان اللہ! کیسی اچھی تجویز ہے۔ ——— اسی طرح اگر ہم یہ تجویز کریں کہ جماعت اہل حدیث

---

[1] جناب آپ بھول گئے میں یزید سے انعام ان لوگوں نے لیا ہوگا جنہوں نے امام حسینؓ کو امیر معاویہ سے صلح کرنے پر دعا دیکر منصلی تھیں لیا تھا۔ (کشف الغمہ فارسی ترجمہ)

[2] نہیں جناب! ہم نے جلوس بند کرنے کو نہیں کہا بلکہ اس معاملہ کو کمیشن کی رائے پر چھوڑا ہے۔ ہم نے خود بند کرنے کا فتویٰ نہیں دیا۔ (اہلحدیث)

[3] جناب والا! ائمہ اہل بیت کی عمریں تو ہم نہیں پوچھتے ہاں اتنا بتا دیجئے کہ لاہور کے مجتہد مولوی ابوالقاسم صاحب کی عمر کتنی ہوئی تھی اور ان کے جانشین مولوی سید علی الحائری صاحب کی عمر کتنی ہے۔ ہاں ہاں لکھنؤ کے علمائے شیعہ کی عمریں بھی بتائیے۔ اگر آپ کو معلوم نہ ہو تو ان سے پوچھ لیجئے اور یہ بھی بتائیے کہ آپ کی یہ رائے ان پر بھی منطبق ہے یا نہیں؟ (اہلحدیث)

[4] "شیعہ" کے فاضل ایڈیٹر اپنا انجام خود ہی سمجھ گئے کہ کمیشن بالاتفاق تعزیہ داری کو مذہبی رسم نہیں قرار دیگا مگر یہ خیال اس بنا پر مبنی ہے کہ شیعہ کی نمائندگی اس میں کم ہوگی تو ہم اس ترمیم کے ماننے کو بھی تیار ہیں کہ شیعہ کی نمائندگی مجموعہ ممبران کے نصف سے بھی زیادہ کر دی جائے۔ مگر

توحید اور رسالت کے متعلق جو ملحدانہ خیالات ہیں جس سے تمام فرقہ اسلامی بیزار ہیں اور جس کے باعث اہل حدیثوں اور حنفیوں میں ہمیشہ جنگ و جدل رہتا ہے۔ اور زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ حنفیوں نے سردار اہل حدیث پر قاتلانہ حملہ بھی کر دیا تھا۔ لہٰذا اس جھگڑے کو مٹانے کے لئے تمام شیعہ سنی اور ... نمائندوں کو بلایا جائے تو کیا مفتی صاحب اہلحدیث ... منظور فرمائے ہوئے آئندہ سے ملحدانہ خیالات سے توبہ کریں گے۔ ش

ہمارے خیال میں مدیر اہلحدیث نے تعزیہ داری کو بند کرنے کے متعلق جو خیالات پیش فرمائے ہیں وہ آبائی اثرات کے ماتحت ہیں لہٰذا وہ مجبور ہیں۔ اصل میں حقیقت یہ ہے کہ سردار اہلحدیث یہی سمجھ رہے ہیں کہ یہ بھی معاویہ شاہی دور ہے۔ اور امام حسینؓ کی مخالفت ... تمام ملنگا جبھی تو ۱۳ سو سال کے بعد مجلس شہادت ... کی یاد تازہ کیا جا رہا ہے۔ ع

... استاد کیوں کیسی کہی "

(شیعہ لاہور ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

# قادیانی مشن

## مرزا صاحب ذوالقرنین

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ بہت بڑا وسیع تھا جس کو انہوں نے ایک شعر میں یوں ظاہر کیا ہے ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مگر ناظرین نے شاید یہ نہ سنا ہوگا کہ مرزا صاحب جملہ انبیاء کے کمالات کا مجموعہ ہونے کے علاوہ بڑے بڑے بادشاہوں کے اوصاف سے موصوف بھی تھے۔

دنیا میں بڑا بادشاہ ذوالقرنین ہوا ہے۔ جس کا ذکر قرآن شریف میں بھی آیا ہے۔ مرزا صاحب نے اس نام پر بھی اپنا قبضہ جمایا۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ تھا ؎

آدمم نیز احمد مختار — دربرم جامۂ ہمہ ابرار

(درثمین)

یعنی میں (مرزا) تمام نیک لوگوں کے اوصاف سے متصف ہو کر آیا ہوں۔ اور میں ایک ذوالقرنین بھی ہوں۔

۱۹۔ فروری سنہ ۱۹ء کے "الفضل" میں ایک مفصل نوٹ شائع ہوا ہے جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ ذوالقرنین کا قصہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانے کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔

پھر ذوالقرنین کے سفر مغرب و مشرق کو مرزا صاحب پر چسپاں کیا ہے۔

یہ دعویٰ دراصل مرزا صاحب کی کتاب (براہین احمدیہ حصہ پنجم) سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اسی طرح خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں۔ یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں کیونکہ سورہ کہف سے ثابت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب وحی تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی نسبت فرمایا ہے قلنا یاذا القرنین۔ پس اس وحی الٰہی کی رو سے کہ جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء۔ اس امت کیلئے ذوالقرنین میں ہوں۔ اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے۔ مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ذوالقرنین وہ ہوتا ہے جو دو صدیوں کو پانے والا ہو۔ اور میری نسبت یہ عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جس قدر اپنے اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر رکھی ہے۔ ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے تو ظاہر ہوگا کہ میں نے ہر ایک قوم کی دو صدیوں کو

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۲)

بحث میں سند کتب معتبرہ سے پیش ہو۔ لیجئے صاحب! اب تو شکایت نہ ہونی چاہئے۔ آپ کا یہ خوف بھی دور کئے دیتے ہیں کہ ہم بذات خود اس میں نمائندہ اہل حدیث نہیں ہونگے بلکہ آپ کی منظوری کے بعد ملک عبد العزیز صاحب ملتانی کو جماعت اہل حدیث کا نمائندہ اور مولوی عبد الشکور صاحب لکھنوی کو جماعت حنفیہ کا نمائندہ پیش کر دیجئے اور شیعہ کے تین ممبر ہونگے۔ یہ مجموعہ پنچ تن ہو جائیگا۔ ہم آپ کی خاطر یہ بھی مان لیں گے کہ مقام کمیشن لکھنؤ ہو یا لاہور۔ بس اب تو آپ کو کمیشن کی منظوری میں عذر نہیں ہونا چاہئے۔ (اہلحدیث)

ش یقیناً ہم آپ کی اس تجویز کو منظور کرتے ہیں بیشک آپ ہمارے حنفی بھائیوں کے ساتھ ملکر کمیشن میں آئیں اور فیصلہ کرائیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ کتب معتبرہ سے سند پیش کی جائے۔ ہم اسی روز کو روز عید سے زیادہ خوشی کا دن سمجھیں گے جس روز آپ کا کمیشن ہمارے عقائد کی تحقیق کرنے کی تکلیف فرمائیگا۔ آپ ضرور کمیشن مقرر کرائیے گورنمنٹ اگر منظور نہ کرے تو آپ اپنی آل انڈیا شیعہ کانفرنس سے منظوری حاصل کر کے ہمیں اطلاع دیجئے ہم بھی جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب یا آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے منظوری لیکر آپ کو اطلاع دینگے۔ بس اب دیر نہ کیجئے گا تاکہ آئندہ ان کے فسادات بند ہو جائیں اور ملک میں امن و امان قائم ہو جائے۔ ہم اس کمیشن کے لئے ابھی سے چشم براہ ہیں۔ (اہلحدیث)

ع نہیں جناب۔ امام حسینؓ کی مخالفت میں نہیں بلکہ رسوم تعزیہ کی مخالفت میں خطاب ... [illegible] ہے۔ یہ آپ کی خوش فہمی ہے کہ آپ رسوم تعزیہ کو ... [illegible] کو ایک سمجھتے ہیں۔ جناب! تعزیہ ... [illegible] ... جب اہل بیت ... حرام ہے ... [illegible] (اہلحدیث)

پالیا ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ۹۰ھ)

**اہلحدیث** | مرزا صاحب کے اس دعوے کی تشریح قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب نے یوں کی ہے کہ :-

اب ہم اپنے عہد مبارک میں جو دیکھتے ہیں تو اسمیں ایک امام ہمام اور مہدی آخرالزماں جیسے دو دان کو پاتے ہیں کہ وہ بلحاظ اس معنے قرن کے جس میں سو برس قرن کے معنے لئے گئے ہیں ذوالقرنین ہے جیسے ہمارے نقشہ سے ظاہر ہے اور اس قدر دونو صدیوں کو اس ذوالقرنین نے لیا ہے کہ ایک سعادت مند کو اعتراض کا موقع نہیں رہتا بلکہ حیرت اور یقین ہوتا ہے کہ یہ کیسی آیہ بینہ ہے اور دلیل نیرہ اس امام کے لئے ہے۔ اور اس ذوالقرنین نے بھی نہایت مستحکم دیوار دعاؤں اور نجج و دلائل نیرہ کی بلکہ یوں کہیں کہ مسئلہ وفات مسیح اور ابطال الوہیت مسیح کی بنادی ہے کہ اب ممکن ہی نہیں یاجوج ماجوج ہماری جنت اسلام پر حملہ کرسکے اور کبھی اس میں داخل ہوسکے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء عن الاسلام والمسلمین۔ سعدی نے مال وزر کو بھی سد بنایا تھا مگر وہ سد کیا سد تھی جیسے سعدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے

تراسد یاجوج کفر از زر است

سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود ۱۸۳۹ء

| عمر حضرت صاحب | سنہ عیسوی | کس سنہ کی ایک صدی کا اختتام اور دوسری کا آغاز ہوا |
|---|---|---|
| ۱ | ۱۸۴۰ء | سنہ ۵۶۰۰ یہود |
| ۸ | ۱۸۴۷ء | سنہ ۲۶۰۰ رومی |
| ۹ | ۱۸۴۸ء | سنہ ۱۹۰۰ بکرمی |
| ۱۳ | ۱۸۵۲ء | سنہ ۱۹۰۰ عیسوی انطاکیہ |
| ۱۴ | ۱۸۵۳ء | سنہ ۲۶۰۰ بخت نصر |
| ۱۹ | ۱۸۵۸ء | سنہ ۱۹۰۰ جولین عیسوی |
| ۲۳ | ۱۸۶۲ء | سنہ ۱۹۰۰ ہسپانی |
| ۲۷ | ۱۸۶۶ء | سنہ ۱۸۰۰ بنگالہ |

| عمر حضرت صاحب | سنہ عیسوی | کس سنہ کی ایک صدی کا اختتام اور دوسری کا آغاز ہوا |
|---|---|---|
| ۲۹ | ۱۸۶۸ء | سنہ ۲۳۰۰ مثانک سائیکل |
| ۳۱ | ۱۸۷۰ء | سنہ ۱۹۰۰ ایکشن |
| ۳۴ | ۱۸۷۳ء | سنہ ۱۹۰۰ اکتیسی |
| ۳۶ | ۱۸۷۵ء | سنہ ۲۰۰۰ صوریہ |
| ۴۰ | ۱۸۷۹ء | سنہ ۱۸۰۰ تباہی یروشلم |
| ۴۳ | ۱۸۸۲ء | سنہ ۱۳۰۰ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام |
| ۴۵ | ۱۸۸۴ء | سنہ ۱۶۰۰ ڈایوکلیشن |
| ۴۶ | ۱۸۸۵ء | سنہ ۳۹۰۰ ابراہیمی |
| ۴۸ | ۱۸۸۷ء | سنہ ۶۶۰۰ جولین |
| ۴۹ | ۱۸۸۸ء | سنہ ۲۲۰۰ مقدونی |
| ۵۱ | ۱۸۹۰ء | سنہ ۲۰۰۰ صدونیہ |
| ۵۳ | ۱۸۹۲ء | سنہ ۵۹۰۰ منڈین |
| ۵۳ | ۱۸۹۲ء | سنہ ۴۷۰۰ قسطنطنیہ ملکی |
| ۵۵ | ۱۸۹۴ء | سنہ ۱۳۰۰ فصلی |
| ۵۶ | ۱۸۹۵ء | سنہ ۱۶۰۰ صعودی |
| ۵۹ | ۱۸۹۸ء | سنہ ۴۷۰۰ سکندری |
| ۶۱ | ۱۹۰۰ء | سنہ ۱۹۰۰ عیسوی |
| ۶۳ | ۱۹۰۲ء | سنہ ۷۵۰۰ یونانی منڈین |
| ۶۹ | ۱۹۰۸ء | سنہ ۲۰۰۰ الطاقیہ مذہبی |

(کتاب نورالدین صفحہ ۱۷۰ و صفحہ ۱۷۱)

**ناظرین!** | آپ لوگ سمجھے ہونگے کہ ذوالقرنین ہونے کے مدعی کو شاہی لباس میں جلوہ نما ہونا چاہئے تھا مگر یہاں معاملہ دگرگوں ہے۔ قادیانی تمثلات بالکل مخصوص ہوتے ہیں۔ آخر آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ مرزا صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں اللہ ہوں پھر میں نے آسمان زمین بنایا" (آئینہ کمالات اسلام)

اس عظیم الشان خواب کا نتیجہ کیا ظاہر ہوا یہی نا کہ حقیقی خالق ارض و سما کے حکم کے ماتحت دنیا سے رخصت ہو گئے اور دنیا کو یہ کہنے کا موقع دیا سے

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری انکی شیخی جھڑ گئی دو گھڑی کے بعد

**سد سکندری** | مرزا صاحب چونکہ اپنے زعم میں ذوالقرنین بنے ہوئے تھے اور ذوالقرنین کا بڑا کارنامہ یہ تھا کہ اس نے دو پہاڑوں کے درمیان ایک بلند دیوار کھڑی کی تھی۔

اب سوال ہوتا تھا کہ وہ کونسی دیوار ہے جو مرزا صاحب نے بنائی اور یاجوج ماجوج کون لوگ ہیں۔ اس کے متعلق "الفضل" قادیانی کے الفاظ قابل دید و شنید ہیں۔ جن کو پڑھ کر ناظرین اس نتیجہ پر باآسانی پہنچ سکتے ہیں کہ شیخ چلی گو خود مر گیا لیکن اپنے اثر یافتہ شاگرد ضرور چھوڑ گیا۔ اس کی تصدیق "الفضل" کے بیان ذیل سے ہوتی ہے :-

"پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود (مرزا صاحب) ایک اور سامان کے پیچھے پڑیگا۔ اور جب وہ ایک ایسے موقع پر پہنچے گا۔ یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائیگا۔ جس کو بین السدین کہنا چاہئے۔ یعنی دو پہاڑوں کے بیچ مطلب یہ کہ ایسا وقت پائیگا۔ جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہونگے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر ایک خوفناک نظارہ دکھائیگی تو ان دونو طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائیگا۔ اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کی ہدایات سے فیضیاب ہونگے تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کردیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنادیں۔ وہ جواب میں کہیگا کہ جس بات پر مجھے خدا نے قدرت بخشی ہے۔ وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں۔ یعنی ایسے طور پر اس پر حجت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کرسکیں لوہے کی سلیں مجھے لادو تا آمدورفت کی راہوں کو بند کیا جائے یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو۔ اور پوری استقامت اختیار کرو۔ اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو اور پھر سلوں میں آگ پھونکو جب تک

الہامات مرزا - مرزا صاحب کے مخصوص الہامات کی (۴۷۵) [illegible]

وہ خود آگ بن جائیں یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو۔

پھر آیات متذکرہ بالا کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا کہ مجھے تانبا لا دو کہ میں اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دونگا۔ پھر بعد اس کے یاجوج ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کر سکیں۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۳۹ء ص)

**اہلحدیث** | ایسی تفسیر اور ایسے استدلال کا جواب کون دیگا جو ہماری سمجھ میں تو کیا خود قرآن لانے والے فرشتے (جبرئیل) کی سمجھ میں بھی نہ آسکتا ہو۔ بہرحال ہم جو سمجھے ہیں وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب (قادیانی ذوالقرنین) نے دلائل قاہرہ کی ایک دیوار قائم کر دی ہے جسکی وجہ سے یاجوج ماجوج یعنی کفار اسلام کے ملک پر حملہ نہیں کر سکتے اس میں شک نہیں کہ یاجوج ماجوج مرزا صاحب کی اصطلاح میں برطانیہ اور روس ہیں (حمامۃ البشریٰ) برطانیہ نے بحیثیت حکومت تو کبھی اسلام پر حملہ نہیں کیا۔ البتہ مذہبی حیثیت سے اس کے پادریوں نے اسلام پر کئی حملے کئے اور اب تک برابر کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر لاہور کے عیسائی رسالے (المائدہ اور اخوت) ملاحظہ ہوں۔ جن کے جواب پر قادیانی اخبارات متوجہ نہیں ہوتے۔

پادری سلطان محمد نے تفسیر القرآن لکھی تو حملے کی صورت میں لکھی۔ پادری علی بخش نے تفسیر لکھی تو حملے کی شکل میں لکھی۔ پادری عبدالحق اسلامی توحید پر برابر حملے کرتا رہتا ہے۔ کہاں تک شمار کریں۔ کسی ہندوستانی سے مخفی نہیں کہ آئے دن عیسائیوں کی طرف سے اسلام پر حملے ہوتے ہیں۔ مگر قادیانی پریس کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔

شاید وہ یہ جواب دیں کہ عیسائیوں کے اعتراضات غیر معقول ہوتے ہیں تو کیا مرزا صاحب کے دیوار بنانے سے پہلے وہ اعتراضات معقول ہوتے تھے۔ وہی توحید تثلیث کا مقابلہ جو نزول قرآن کے وقت تھا وہ اب بھی ہے پھر معقولیت میں فرق کیونکر آگیا؟ بہرحال مرزا صاحب کی مسیحیت اور ذوالقرنینیت کا نقشہ استاد غالب کے شعر میں یوں دکھایا جاسکتا ہے ؎

خوب دیکھی ہے مسیحیت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

**نتیجہ صحیحہ** | رسالہ نور الدین کی مندرجہ بالا تصریحات کو ناظرین ایک نظر پھر دیکھیں تو ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کی عمر انہتر (۶۹) سال پائینگے جو مرزا صاحب کے بیان اور حکیم صاحب کی تصریح کے مطابق ناقابل تردید ہے حالانکہ آپ نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷ پر اپنی عمر کی بابت الہام شائع کیا ہوا ہے کہ میری عمر کم سے کم ۷۴ سال ہوگی پھر آپ پانچ سال پہلے کیوں تشریف لے گئے؟ اسکی بابت ہم جو جواب دینگے وہ وجدانی ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی صاحب اس کو نہ مانیں۔ اس لئے نہ ماننے والوں کو اس سے بہتر جواب دینا چاہئے۔

**وجدانی جواب** | یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جب آخری فیصلے کا اشتہار شائع کیا اور اس میں دعا کی کہ "ہم دونوں (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے جھوٹا پہلے مرے" تو اس دعا کی قبولیت خدا کی طرف سے مرزا صاحب کو ایک الہام کے ذریعہ سے پہنچ گئی تھی۔ جو یہ ہے:۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ (میں نے تیری دعا قبول کر لی)

اس پر مرزا صاحب کو خیال ہوا ہوگا کہ ایسا نہ ہو کہ ثناء اللہ مجھ سے پہلے مر جائے اور میری یہ دعا بے اثر ہو جائے لہذا انہوں نے اپنی دعا اور الہام خداوندی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے

من نہ کردم شما حذر بکنید

کہتے ہوئے دنیا سے رحلت فرمائی۔ ع

واحسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

# تردید کفارہ مسیح

(بقلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر ضلع بستی)

(۴)

**بے خطا کو ہولناک سزا دینی عقلاً و نقلاً درست نہیں**

یسوع مسیح کو عیسائی گروہ نہایت پاک باز، بے گناہ اور معصوم ہستی قرار دیتا ہے۔ باوجود بے گناہی کے اس کا معتقد ہے کہ مسیح کو آسمانی باپ نے سولی پر چڑھا دیا تو جواب ملتا ہے کہ گناہگار انسانوں کو سزا سے بچانے کیلئے یہ خلاصہ ہے اُس اعتقاد کا جو مسیحی یسوع مسیح کی نسبت رکھتے ہیں۔ اب ہم اس کی تردید کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو خروج باب ۳۴ نقرہ ۶ و ۷ میں مذکور ہے:۔

خداوند خدا رحیم اور مہربان ہے اور قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی اور ہزار پشتوں تک فضل رکھنے والا ہے۔ گناہ اور خطا اور تقصیر کا بخشنے والا ہے۔"

پس جب وہ ایسا رحیم اور شفیق ہے کہ صرف اصل مجرم کے گناہ کو معاف کرتا ہے بلکہ اس کی نسل کے ہزار پشت تک کے لئے اپنا فضل کرتا ہے تو بھلا ایسے خدا کی طرف یہ نسبت کرنی کہاں تک درست مانی جاسکتی ہے کہ وہ غیر مجرم کو سولی پر چڑھا دینے کو اپنے انصاف اور رحم کا ناگریز طریقہ اور اسے لاجواب نسخہ سمجھے گا۔

دوسرا حوالہ:۔

لعنت اس پر جو بے گناہ کو قتل کرنے کے لئے انعام لے اور سب لوگ کہیں آمین۔"

(استثنا ۲۷/۲۵)

اس سے معلوم ہوا کہ بے گناہ کو قتل کرنا یا سولی دینا باعث لعنت ہے۔ تو بس وہی خدا جس نے اسکو لعنت قرار دیا ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ خود ہی مسیح جیسے غیر مجرم کو سولی پر چڑھا کر رحم و انصاف دونوں سے گریز کرے

تیسرا حوالہ۔ استثنا ۲۴/۱۶ میں مذکور ہے:۔

بیٹوں کے بدلے باپ نہ مارے جاویں نہ باپ کے

جوابات نصاریٰ۔ عیسائیوں کے اعتراضات کا مدلل (۷۶۴) اور معقول جواب۔ قیمت ۸/ ۔ ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

بدلے بیٹے مارے جاویں۔ ہرایک اپنے ہی گناہ کے سبب ملا جاوے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر مجرم کو سزا نہیں دیجا سکتی اور یہ بھی معلوم ہؤا کہ مجرم کو اپنے جرم کی سزائیں خود بھگتنی پڑتی ہے۔

مسیح کی انجیلیں اسی قانون پر صاد کرتی ہیں۔ چنانچہ مسیح فرماتے ہیں :۔

یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (متی ۵/۱۷)

اور فرماتے ہیں :۔

کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (متی ۔۔)

اب عقلاً تو ظاہر ہی ہے کہ کسی معدلت شعار حکومت کا یہ طرز عمل نہیں ہوسکتا کہ مجرم کو چھوڑ کر غیر مجرم کو سزا دے۔ کیا ڈاکوؤں اور خونیوں کے بدلے شہری شرفا کو سزا دیا جانا مبنی بر انصاف و رحم ہوگا۔ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو ٹھیک اسی طرح بلاجرم مسیح کا پھانسی پر لٹکایا جانا اُسی رحم و انصاف کے خلاف ہے۔ جس رحم و انصاف کے برقرار رکھنے کیلئے مسئلہ کفارہ تجویز ہؤا تھا۔

کفارہ کے معتقدین کہتے ہیں کہ کفارہ پر ایمان کے بعد عمل بر شریعت ضروری نہیں۔ جس کی تفصیل آگے آئیگی۔ اس لئے کفارہ خلاف اخلاق ہے اور معاصی پر دلیر بنانے کا بہت ہی قوی سبب ہے۔

تفصیل میں جانے سے پہلے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عہد عتیق و جدید دونوں کتابوں میں شریعت پر عمل کرنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ چنانچہ استثنا ۲۷/۲۶ میں لکھا ہے :۔

لعنت اس پر جو شریعت کی باتوں پر عمل کرنے کیلئے ان پر قائم نہ رہے اور سب لوگ کہیں آمین۔

دوسرا حوالہ۔ احبار ۱۸/۴ میں ہے :۔

سو تم میرے سب آئین اور احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا۔

تیسرا حوالہ۔ یوحنا ۱۴/۱۵ میں ہے :۔

اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو۔

چوتھا حوالہ۔ اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ (متی ۱۹/۱۷)

نامہ اول یوحنا باب ۲ فقرہ ۴ میں لکھا ہے کہ :۔

جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مَیں اُسے جان گیا ہوں اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور جو کوئی اس کے کلام پر عمل کرے اس میں یقیناً خدا کی محبت ہے۔

پانچواں حوالہ۔ نامہ یعقوب باب ۲ فقرہ ۲۰ میں ہے :۔

مگر اے نکمے آدمی کیا تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر عمل کے بیکار ہے۔

ان سب حوالوں سے صاف طور پر عمل بر شریعت کی تاکید شدید ثابت ہوتی ہے۔ اب ان حوالوں کو پڑھئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شریعت پر عمل کرنے کی کچھ ضرورت نہیں

نامہ رومیوں ۳/۲۰ میں لکھا ہے :۔

شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راستباز نہیں ٹھیریگا۔

گلتیون ۲/۱۶ میں پولوس رسول لکھتے ہیں :۔

ہم یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھیرتا ہے خود بھی یسوع مسیح پر ایمان لائے تاکہ ہم ایمان لانے سے راستباز ٹھیریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھیریگا۔

پولوس نے تو عمل بر شریعت سے منع بھی کیا ہے۔ گلتیوں ۵/۴ میں لکھا ہے :۔

تم جو شریعت کے وسیلہ سے راستباز ٹھیرنا چاہتے ہو مسیح سے الگ ہوگئے اور فضل سے محروم۔

پولوس رسول نے شریعت کو لعنت بتلایا۔ گلتیون ۳/۱۳ میں لکھا ہے :۔

مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔

ان حوالوں سے صاف معلوم ہؤا کہ آدمی کے گناہوں کیلئے یسوع مسیح اس طرح کفارہ ہو چکے ہیں کہ ان کو شریعت پر عمل کر کے نجات حاصل کرنے کی کچھ ضرورت نہ رہ گئی۔ کیونکہ شریعت ایک لعنت تھی اور لعنت سے چھوٹنا ہی اچھا ہے۔ تو اب اگر معتقدین کفارہ جملہ معاصی کے مرتکب ہوں تو ان کو یہ سمجھنے کا حق ہے کہ ان برائیوں سے ہماری کوئی گرفت نہ ہوگی اور ہم بے روک ٹوک بے حساب کتاب جنت میں جاویں گے۔

اگر "کفارہ" کے خلاف اخلاق ہونے میں ابھی کچھ شک ہے تو کفارہ کی مزید تشریح یوحنا رسول کی زبانی سنئے۔ ارشاد ہے :۔

اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی۔ (یوحنا نامۂ اول ۲/۱)

پولوس رسول کا بیان سنئے :۔

پس اب جو یسوع مسیح میں ہیں ان پر کوئی سزا نہیں۔ (رومیوں ۸/۱)

پولوس رسول کا دوسرا بیان سنئے :۔

خدا کا وہ فضل ظاہر ہؤا جو سارے آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔ (ططس ۲/۱۱)

یوحنا رسول کا دوسرا بیان سنئے :۔

دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھائے جاتا ہے۔ (یوحنا ۱/۲۹)

پس مسیح کی نسبت گناہوں کے کفارہ کا اعتقاد رکھنے والوں کو کسی گناہ کے کرنے سے آخر کونسی چیز مانع ہوسکتی ہے اور معاصی اور جرائم کے کھلے بندوں ارتکاب کرنے میں انہیں شریعت کے کس آئین کا ڈر ہوسکتا ہے۔ الغرض انہیں نہ شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی معصیت خوف کی کوئی وجہ ہے۔

یہی سبب ہے کہ باوجودیکہ زناکاری کی ممانعت موجود ہے (متی ۵/۱۹) (استثنا ۲۲/۲۲) اور سود خواری کی بھی ممانعت موجود ہے بایں لفظ کہ سود پر اپنے بھائی کو قرض مت دے (احبار ۲۵/۳۶) اسی طرح غلہ کا بھی سود پر دینا ناجائز لکھا ہے۔ (استثنا ۲۳/۱۹)

اور حضرت یسعیاہ کی کتاب میں ممانعت موجود ہے۔ بایں الفاظ کہ (سؤر کا گوشت کھانے والے) اور اس میں ناپاک چیزوں کا شوربہ لئے تم ان کے گوشت میں سے کچھ نہ کھانا۔ (احبار پلہ)

اسی طرح شراب خواری کی بھی ممانعت موجود ہے۔ (امثال ۲۳۔ ۳۱ وغیرہ) اہل کرنتھیوں ۶۔ گلتیون ۵ [illegible]

اسی طرح عمل ختنہ ضروری تھا (یوحنا ۷۔۲۲)

اور اتنا ضروری حکم تھا کہ حضرت ابراہیم نے حکم ختنہ کے بعد فوراً عمل کیا خود اور اپنے صاحبزادہ اسمٰعیل کا ختنہ کرایا۔ حالانکہ اس وقت حضرت ابراہیم ۹۹ برس کے ضعیف بزرگ تھے اور حضرت اسمٰعیل تیرہ برس کے جوان تھے۔ (پیدائش ۱۷۔۲۴)

اسی طرح عمل شہدت کا حال پیدائش ۱۷۔۱۵ میں بھی ہے۔ مگر ان سب امور واحکام کو پس پشت ڈالا گیا اور عیسائی سلطنتوں نے ان نافرمانیوں میں اپنی پشت پناہی پہنچائی۔ چنانچہ عیسائی گورنمنٹ کے زیرسایہ سودی بنک اور سود کا کاروبار بلاامتیاز جاری ہے۔ ہزارہا شراب خانے اور شراب کی کمپنیاں ہیں۔ جن کی ٹیکس سرکاری رقم میں جمع ہوتی ہے اور اسی سے حسب بیان "جامعہ" دہلی تعلیمی اداروں میں امداد پہنچائی جاتی ہے۔ اسی طرح قحبہ خانے عروج پر ہیں۔ معمولی ٹیکس لیکر ان کی پوری اعانت ہوتی ہے۔ سور ان کی عام غذا ہے۔ ختنہ وغیرہ امور سے انہیں پولوس رسول ہی نے روک دیا ہے۔ بایں الفاظ:۔

اگر تم ختنہ کراؤ گے تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ (گلیتون ۵۔۲)

مسیح یسوع میں نہ تو ختنہ کا کچھ کام ہے نہ نامختونی کا۔ (گلیتون ۵۔۶)

اور اسکو جسمانی نمود وریاکاری بتلایا ہے۔ (۶۔۱۲)

پس اصل چیز یہی ہے کہ کفارہ مسیح کا اعتقاد ہی انسان کو اعمال کی جانب سے بے پرواہ کر دیتا ہے اور ارتکاب معاصی پر جری بناتا ہے۔ کیونکہ انہیں آخرت کی پکڑ کا ڈر ہی نہیں۔ اور زنا شراب وسود وغیرہ جیسے تباہی پر سلطنت کا بھی کوئی ڈر نہیں۔

عیسائی کہتے ہیں کہ عیسائیت عالمگیر ہے ساری دنیا میں پھیل کر رہیگی۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر عقیدہ کفارہ دنیا میں پہیلا اور اس کی تشریح سب کو معلوم ہوگئی تو موجودہ حالت سے دنیا اپنی بدامنی اور بداخلاقی میں انتہائی عروج پر ہوگی اور اخلاق انسانی کی خرابیوں اور بدعملیوں کی کوئی حد نہ رہے گی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کفارہ بلحاظ نتائج روحانی زندگی کے لئے تباہ کن ہے۔ اس لئے کفارہ عقلاً ناپسندیدہ ہے اور نقلاً قرآن کریم کی زبان سے۔ جبکہ فرمایا ہے

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ

اور تورات استثنا ۲۴۔۱۶ کے بیان سے بھی۔

یعنی قرآن کریم بہ مطابق عدل جرائم کے انسداد کیلئے یہ قانون بیان کرتا ہے کہ جب تم جرم کروگے تو تم ہی مصیبت جھیلوگے۔ بقول شاعر ؎

جو تم نے اٹھایا تھا۔ مصیبت کون جھیلے گا

پس قرآن کریم نے نہ تو اعمال شریعت سے بدکا جھوڑ کر ایک کو دوسرے سے بے پرواہ کر کوئی آزادی دی ہے اور کفارہ کا معاملہ برعکس ہے۔ اسلئے کفارہ عقل ونقل کے مطابق نہیں۔ کاش! عیسائی حضرات گوشہ خلوت میں خالی الذہن ہو کر اپنی نجات وعقیدہ کفارہ پر غور وخوض کریں۔ والسلام!

# شانِ توحید

شیخ شمشاد علی صاحب (ابوالعرفان مست) گونڈوی نے یہ نظم جلسہ کانفرنس کے لئے بھیجی تھی۔ جلسہ میں حاضرین کی اکثریت اُردو سے مانوس نہ تھی۔ اس لئے اس قسم کی نظمیں نہ پڑھی گئیں لہذا اخبار "اہلحدیث" میں درج ہے۔ (مس ــــــــــ س)

سننے آئے ہیں ملائک بھی بیانِ توحید
ہرتنِ مُردہ کو بخشیں گے حیاتِ تازہ
ہے نئی طرز سے توصیف وثنا اللہ کی
اپنے تو اپنے ہیں غیروں کو بنایا اپنا
شرک وبدعات کی تردید ہدایت کا سبق
لوگ اس پر بھی نہ سمجھیں تو یہ شامت اُن کی
مُہر ہے آنکھ پہ کانوں پہ دلوں پر اُن کے
چشم حق بیں کو ذرا کھول لو دنیا والو
ذرے ذرے سے نمایاں ہے خدا کی قدرت
شرک کے کفر کے بیکار یہ منصوبے ہیں
اسکی تعمیر میں صناعیِ قدرت ہے عیاں
اس کی بنیاد ہلا دو یہ بہت مشکل ہے
زمرۂ کفر میں ہم دیکھ رہے ہیں افسوس
شہرراہِ ہدایت جو ہے منزل کی تلاش
سیدھے رستے پہ چلے آؤ موحد بن کر
اسلحہ جاتِ ہدایت سے مسلح ہوکر
کھول لو آنکھ تو ہو جائے حقیقت ظاہر

اللہ اللہ یہ ہے عظمت وشانِ توحید
اپنی تقریروں سے سب روح روانِ توحید
ہر نئے رنگ میں آئینہ ہے شانِ توحید
ایسا دلچسپ ہے دلکش ہے بیانِ توحید
کام کرتے ہیں سبھی کارکنانِ توحید
سادہ لفظوں میں تو آئینہ ہے شانِ توحید
وہ سمجھتے ہی نہیں طرزِ بیانِ توحید
چپہ چپہ پر ہے آباد جہانِ توحید
تم مٹا سکتے ہو دنیا سے نشانِ توحید؟
کیا سمجھتے ہو تم اے دشمنِ جانِ توحید
دل سے دیوار سے آئینہ ہے شانِ توحید
ہے بنا کردۂ اللہ مکانِ توحید
جسم مسلم سے نکلتی ہوئی جانِ توحید
موڑ دو کفر کی گھاٹی سے عنانِ توحید
لا الہ وہ منزلِ عرفان پہ نشانِ توحید
پھونک دو کفر کے بتوں میں سنانِ توحید
نظر آنے لگے ہر ذرے میں شانِ توحید

شاد ہو جائینگے سب پہ چکے آنے والے
مست توحید وغنی ہو گئے گانے والے

(۸) ہی شائع شدہ - مؤلفہ مولوی [illegible] تفصیل عقائد تورات، انجیل اور قرآن مجید کی تصویر [illegible] (اہلحدیث)

# مروجہ مجالس میلاد اور جشن میلاد النبی پر تبصرہ

مندرجہ بالا عنوان پر ایک مضمون معاصر الفرقان بریلی بابت ماہ ربیع الآخر ۱۳۵۰ھ میں مولوی حبیب احمد صاحب کیرانوی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ چونکہ یہ ایک علمی اور تحقیقی مضمون ہے اور ایک حنفی المذہب کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے ہم ناظرین اہلحدیث تک اسے پہنچاتے ہیں۔ تاکہ مدعیان حنفیت بھی اس سے خاطر خواہ مستفیض ہوں۔ (مدیر)

اخبار "الامان" دہلی کے میلاد نمبر میں ایک مضمون مجالس نبویہ کے انعقاد پر محققانہ بحث" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں صرف ذاتی تحقیق پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ مخالفین پر طعن بھی موجود ہے۔ لہذا ہم چاہتے ہیں کہ اس تحقیق کی حقیقت ظاہر کر دیں۔ تاکہ فاضل محقق اپنی تحقیق کی غلطی پر متنبہ ہو کر حق کی طرف رجوع کریں۔ پس ہم لکھتے ہیں کہ

(الف) اس امر پر دونوں فریق متفق ہیں کہ ان میلادی محافل کا وجود نہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں تھا اور نہ صحابہ کے زمانہ میں اور نہ تابعین کے زمانہ میں نہ تبع تابعین کے زمانہ میں جن کی خیریت کی شہادت رسول اللہ نے دی ہے یہ صرف شر القرون کی ایجاد ہے جبکہ زمانہ اجتہاد ختم ہو چکا تھا اور کوئی مجتہد باقی نہ رہا تھا بلکہ صرف مقلد ہی مقلد باقی رہ گئے تھے جنکو اجتہاد کا حق نہ تھا بلکہ انکا کام صرف مجتہدین کی تقلید تھا

(ب) یہ حقیقت بھی فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ ان مجالس کا موجد کوئی دیندار عالم نہ تھا جس نے آیات و احادیث کے تابع ہو کر ان کا احداث کیا ہو۔ بلکہ وہ ایک دنیادار بادشاہ تھا جس کو قرآن و حدیث سے کوئی واقفیت نہ تھی۔ اور نہ اس کو ان سے مسائل کے استنباط کا حق تھا۔

(ج) یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ ہر زمانہ میں علماء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک دنیادار، دوسرے دیندار۔ دنیادار دین کو دنیا کی غرض بیچ دیتے ہیں لیکن دیندار ایسا نہیں کرتے۔

(د) یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ اختلاف افہام مجتہدین میں بھی ہوتا ہے اور غیر مجتہدین میں بھی اور بعض لوگوں کی نظر سطحی ہوتی ہے اور بعض کی نہایت گہری۔ گہری نظر اور دقیق فہم والے افراد کم ہوتے ہیں اور سطحی نظر والے افراد زیادہ۔ چنانچہ خدا نے امام ابو حنیفہؒ کو جو نظر دقیق عطا فرمائی تھی وہ دوسرے مجتہدین کے لئے بھی حاصل نہ تھی۔ اسی وجہ سے انہوں نے انکو "صاحب رائے" کا لقب دیا۔ پس جبکہ مجتہدین میں یہ اختلاف افہام موجود ہے تو غیر مجتہدین میں یہ اختلاف بالاولیٰ ہو گا

(ہ) یہ حقیقت بھی فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ صرف مقلدین کا اجماع بھی حجت نہیں۔ چہ جائیکہ کثرت۔

(و) یہ حقیقت بھی متفق علیہ ہے کہ اس مسئلہ میں ابتدا ہی سے اختلاف موجود ہے۔ چنانچہ علامہ تاج الدین فاکہانی ابن الحاج مالکی، مولانا عبد الرحمن مغربی حنفی، مولانا نصیر الدین شافعی، مولانا شرف الدین حنبلی، مولانا قاضی شہاب الدین دولت آبادی وغیرہ مانع ہیں اور دوسرے بعض حضرات مجوز۔

(ز) یہ حقیقت بھی متفق علیہ ہے کہ مقلد کو بلا ضرورت طبعیہ براہ راست دلائل شرعیہ سے استنباط مسائل کا حق نہیں۔ کیونکہ یہ کام صرف مجتہد کا ہے۔ اگر مقلد کو بھی یہ حق ہو تو وجوب تقلید کے کوئی معنی نہیں۔

جبکہ یہ تمام امور ہمارے اور ان کے درمیان متفق علیہ ہیں تو ان سے معاملہ کی حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جس بادشاہ نے ان محافل کا احداث کیا ہے اس نے دلائل شرعیہ کی بنا پر اسکو ایجاد نہیں کیا بلکہ اس نے اس مسئلہ میں عیسائیوں کے کرسمس ڈے کی نقل اتاری تھی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس نے کسی بری نیت سے ایسا کیا تھا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی نیت اچھی ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس فعل کی نیت اچھی ہو وہ فعل بھی اچھا ہو۔ چنانچہ قوم موسیٰ نے بت پرستوں کو بت پرستی کرتے دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی "اجعل لنا الٰہا کما لہم آلہۃ" اور صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط" اور ظاہر ہے کہ

اس بارہ میں اصحاب موسیٰ اور اصحاب محمد علیہما السلام کی نیتیں بری نہ تھیں بلکہ صرف ناواقفی کی وجہ سے یہ غلطی ہوئی تھی پس اس بادشاہ نے بھی اپنی ناواقفی سے عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ کی ولادت کی خوشی مناتے ہوئے دیکھ کر خیال کیا کہ ہمارے نبیؐ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کی ولادت کی خوشی منائیں اسلئے اس نے یہ محفل ایجاد کی اس پر بعض عام ذہنیت رکھنے والے علماء نے بادشاہ کی خوشنودی کیلئے قرآن و حدیث کی ورق گردانی کی اور جس قدر انکو اس بدعت کی تائید میں دلائل مل سکے انہوں نے ان کو جمع کر دیا۔

ان دلائل کو دیکھ کر دیندار علماء میں دو فریق ہو گئے۔ ایک وہ جو اہل بصیرت تھے۔ دوسرے وہ جو سطحی نظر کے لوگ تھے۔ اہل بصیرت نے ان دلائل کی کمزوری کو محسوس کر لیا اور اس سے اختلاف کیا اور اس کے بدعت ہونے کا حکم لگایا سطحی نظر والوں نے ان کو صحیح سمجھ کر ان کے ساتھ موافقت کی اور اسکو بدعت حسنہ قرار دیا۔ اب محقق کا کام یہ ہے کہ فریقین کے دلائل کو پیش نظر رکھ کر انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے

(۱) مانعین کی دلیل یہ ہے کہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل و تقریر کا نام ہے۔ اگر مجوزین کے وہ دلائل صحیح ہیں جن کو قرآن و حدیث سے پیش کرتے ہیں تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دلائل سے ان مجالس کا استحسان کیوں نہ سمجھا اور نبوت کے تیئس ۲۳ برس کے عرصہ میں تیئس ۲۳ دفعہ بارہ ربیع الاول کا دن آیا اور کرسمس ڈے کی نظیر بھی آپ کے آنکھوں کے سامنے موجود تھی۔ مگر باوجود اس کے ایک مرتبہ بھی آپ نے اس کرسمس ڈے کی نقل کا استحسان نہ قولاً بیان فرمایا نہ فعلاً۔ اس کے بعد تیس برس تک خلافت راشدہ کا زمانہ رہا۔ اس زمانہ میں بھی مسلمانوں کے سامنے یہ دلائل موجود تھے۔ مگر ان کو بھی توفیق نہ ہوئی کہ وہ اس عیسائیوں کی نقل کا استحسان قرآن و حدیث سے استنباط کرتے اس کے بعد چار سو برس تک مجتہدین کا زمانہ رہا۔ اور اس عرصہ میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مجتہد گزرے جنہوں نے قرآن و حدیث سے مسائل کے استنباط کے لئے انتہائی قوت صرف کی۔ مگر باوجود اسکے اس بدعت کا استحسان انکو بھی نظر نہ آیا اب جبکہ زمانہ ظلم ختم ہو گیا اور زمانہ جہل شروع ہوا۔ تو

اس زمانہ میں بھی وہ سو برس تک اس بدعت کا استحسان کسی کی نظر میں نہ آیا۔ اب جبکہ جہل اپنی پوری قوت پر پہنچ گیا تو اس وقت بھی اس کا استحسان کسی دیندار عالم کی نظر میں نہ آیا۔ بلکہ اس کا استحسان ایک ایسے شخص کو نظر آیا جسمیں کوئی علمی قابلیت نہ تھی۔ اس غیر عالم شخص نے علماء کی رہنمائی کی اور اب ان کو بھی تمام قرآن و حدیث میں یہ بدعت نظر آنے لگی۔ اب اگر ہم علماء مجوزین کے دلائل کی صحت کو تسلیم کرلیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر اس بدعت کی ایجاد کے وقت تک تمام علماء امت صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور دوسرے مجتہدین و غیر مجتہدین کو نعوذ باللہ "جاہل" اور "نافہم" مان لیں۔ تاکہ اس کے مجوزین کی علمی پوزیشن محفوظ رہ سکے۔ سو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی مسلمان اسکی جرأت کرسکیگا بجز مجوزین اور انکے دوسرے ہمنواؤں کے۔

(۲) تمام مقلدین کا اس پر اتفاق ہے کہ دلائل شرعیہ سے براہ راست مسائل کے استنباط کا حق صرف مجتہدین کو ہے اور غیر مجتہدین کو یہ حق نہیں بلکہ ان کا فرض صرف مجتہدین کا اتباع ہے (الا بصورۃ ملجئۃ) اور جبکہ یہ مسلم ہے تو اب کسی مدعی تقلید کو یہ حق نہیں کہ وہ تقلید ائمہ کو چھوڑ کر براہ راست دلائل شرعیہ سے اس مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ اسکی انتہائی نافہمی ہے کیونکہ وہ اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ میرے قول اور فعل میں تناقض ہے کیونکہ اسکے

---

سلے کتب اصول فقہ کی تصریحات آپ کی تائید کرتی ہیں۔ توضیح میں ہے دلیل المقلد ان یقول ھذا ما ادّی الیہ رأی ابی حنیفۃ وکلما ادّی الیہ رأی ابی حنیفۃ فھو عندی صحیح۔ پھر اصول کی بلند پایہ کتاب مسلّم الثبوت میں مرقوم ہے اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ۔ اسی طرح دیگر کتب اصول میں بھی یہ تصریحات ملتی ہیں۔ افراد اہل حدیث جب سنتے ہیں کہ بعض علمائے مقلدین فتوی دیتے ہیں کہ غیر مقلدین کے پیچھے اقتدا جائز نہیں تو وہ اس بنا پر ان سے سوال کرتے ہیں کہ اس فتوی کی دلیل ائمہ مجتہدین کے قول سے دکھائیے کیونکہ مقلد کو حق نہیں ہے کہ بغیر قول امام کے فتوی دے۔ [illegible] جواب میں وہ خاموش ہوجاتے ہیں۔ چونکہ یہ اصول ارباب تقلید کا مسلمہ ہے اس لئے اس سے انحراف نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ کہنا چاہئے ہوگا کہ اس سے انحراف کرنے والے کو دائرہ تقلید سے باہر سمجھنا چاہئے۔ (الحدیث)

[illegible] مجتہد کے معنی یہ ہیں کہ جسمیں اجتہادی قابلیت نہیں ہے اور اس بدعت کو دلائل سے ثابت کرنے کے معنی ہیں کہ اسمیں اجتہادی قابلیت ہے۔

(۳) ایسے لوگ تارکین تقلید سے بھی زیادہ قابل الزام ہیں کیونکہ انکے اجتہاد کا حاصل تو صرف یہ ہے کہ وہ ایک مجتہد فیہ مسئلہ میں ایک مجتہد کے قول کو ترجیح دے لیتے ہیں اور تمام مجتہدین کے خلاف کوئی بدعت ایجاد نہیں کرتے بلکہ بدعت کو نہایت برا جانتے ہیں۔ اور انکے اجتہادی مسائل میں اگر ایک مجتہد انکا تخطیہ کرتا ہے۔ تو دوسرا مجتہد انکی تصویب بھی کرتا ہے اور یہ لوگ (باوجود ادعائے تقلید محض) اجتہاد کرتے ہیں اور پھر اپنے اجتہاد میں کسی مجتہد کی موافقت بھی نہیں کرتے۔ بلکہ سب سے الگ ایک مسلک اختیار کرتے ہیں اس لئے کسی مجتہد کی تائید انکو حاصل نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا یہ ان سے زیادہ قابل الزام ہیں اور ان کا دعوی تقلید بھی سراسر جھوٹا ہے۔

(۴) مروجہ حال "عید میلاد" میں جو مفاسد بیشتر تھے وہ بجالہا باقی ہیں اور ان کے علاوہ اسمیں دوسرے مفاسد کا بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ جسکی وجہ سے اب وہ علماء بھی اسکو جائز نہیں کہہ سکتے جو قدیم میلاد کو جائز کہتے تھے۔ مثلاً جلوس نکالنا۔ جوکہ موجودہ یورپ کی تقلید ہے۔ چراغاں کرنا جوکہ دیوالی کی نقل ہے باجے گاجے جوکہ بالکل حرام ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پس اس بارہ میں مجوزین کے قول سے بھی استدلال صحیح نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جس وقت انہوں نے اسکے جواز کا فتوی دیا تھا اس وقت وہ مفاسد اسمیں موجود نہ تھے جو آج ہیں۔

(۵) ان افعال شنیعہ کے اثبات میں قرآن و حدیث میں تحریف کرنی پڑتی ہے۔ جس کا حاصل خدا اور رسول پر بہتان باندھنا ہے جوکہ انتہائی ظلم ہے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً۔

یہ وہ مضبوط دلائل ہیں جن سے مانعین تمسک کرتے ہیں رہے وہ چار اور پانچ دلائل جن سے مجوزین تمسک کرتے ہیں انکی حقیقت اگرچہ اجمالی طور پر سطور بالا میں معلوم ہوچکی ہے لیکن یہاں پر تفصیلاً بھی گفتگو کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

(۱) فاضل محقق نے "واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ" سے ان مجالس کے استحسان پر استدلال کیا۔ حالانکہ یہ کلام الٰہی کی صریح تحریف ہے کیونکہ اس آیت میں ان مجالس کی طرف کوئی اشارہ بھی نہیں اسلئے کہ آیت کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیاء سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی خدا کا رسول آئے تو تم کو اسکی تصدیق و تائید کرنی ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس مضمون کو جشن میلاد سے کچھ بھی تعلق نہیں فاضل محقق نے اس آیت کے ذیل میں طبری سے حضرت علی کی ایک روایت نقل کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "لم یبعث اللہ نبیا من آدم فمن دونہ الا اخذ علیہ العھد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ" لیکن اول تو یہ روایت ہی ثابت نہیں کیونکہ اس کا راوی سیف بن عمر وضاع وکذاب اور متہم بالزندقہ ہے قال ابن حبان یروی الموضوعات عن الاثبات قال وقالوا انہ کان یضع الحدیث اتھم بالزندقۃ وقال الحاکم اتھم بالزندقۃ وھو فی الروایۃ ساقط وقال ابو حاتم متروک الحدیث۔

اور بالفرض اگر ثابت ہو تو اس سے فقط اتنا ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء سے اس کا عہد لیا گیا تھا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے زمانہ میں رسول بنا کر بھیجے جائیں تو تم ان پر ایمان لانا اور انکی مدد کرنا۔ لیکن اس مضمون کو بھی عید میلاد سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اگر روایت میں یہ مضمون ہوتا کہ اگر محمد تمہارے زمانہ میں پیدا ہوں تو تم انکی پیدائش کی اسی طرح خوشی منانا جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی مناتے ہیں تو بیشک انکا مدعی ثابت ہوجاتا لیکن واقعہ یہ نہیں ہے تو پھر انکا مدعی کیونکر ثابت ہے۔

(۲) فاضل محقق نے حضرت عیسیٰ کے اس قول سے بھی جشن میلاد نبوی پر استدلال کیا ہے "والسلام علی یوم ولدت ویوم ابعث حیا" لیکن یہ بھی سراسر غلط ہے کیونکہ اول تو اسکو موجودہ جشن میلاد سے کوئی تعلق نہیں اور اگر ہو بھی تو اس سے [illegible] کا ثبوت ہوگا نہ کہ عید میلاد النبی کا۔ [illegible] کہ عیسائیوں کے ساتھ مل کر کرسمس منایا کریں۔ پھر اگر اس سے جشن میلاد کا ثبوت ہوتا ہے تو "والسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا" سے جشن میلاد اور جشن وفات دونوں کا ثبوت ہوتا ہے کیونکہ اسمیں یوم ولادت اور یوم وفات کو ایک حیثیت میں رکھا گیا ہے۔ لیکن یہ جشن میلاد مناتے ہیں اور جشن وفات نہیں مناتے اسکی وجہ بجز تضاد کی [illegible] اور کوئی نہیں معلوم ہوتی۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ فاضل محقق نے حضرت عیسیٰ کے قول سے [illegible]

ظہور المبین۔ تقلید پرستوں کے اعتراضات کا دندان شکن جواب (۸۰ م) [illegible]

(۳) فاضل محقق نے اپنے استدلال میں لقد جاءکم رسول اور قد جاءکم برہان من ربکم اور یاایھا النبی انا ارسلناک شاھداً اور ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لیکن ان آیات میں بھی نہ ولادت کا ذکر ہے نہ یوم الولادت کا اور نہ جشن میلاد کا۔ بلکہ بعثت اور ارسال کا ذکر ہے جو کہ ولادت کے چالیس سال بعد کا واقعہ ہے۔ پس اگر ان آیات کی بنا پر جشن کا منانا صحیح ہوسکتا ہے تو جشن بعثت منانا چاہیئے۔ ان آیات کی رو سے جشن ولادت منانا کونسی تک ہے؟ اور ہم عرض کرچکے ہیں کہ دراصل ان آیات کو کسی جشن سے کوئی تعلق ہی نہیں اور ان سے جشن میلاد جیسی بدعات کو ثابت کرنا بعض آریہ پنڈتوں کے کونو افرقۃ خاسئین وغیرہ آیات سے تناسخ ثابت کرنے سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے۔

(۴) فاضل محقق نے اپنے مدعا پر "اما بنعمۃ ربک فحدث" سے بھی استدلال کیا ہے۔ لیکن یہ بھی سراسر جہالت ہے کیونکہ نعمت میں ولادت کی تخصیص نہیں۔ تو پھر جشن میں ولادت کی تخصیص کی سوائے پیروی نصاریٰ کے اور کون وجہ ہوسکتی ہے۔ پھر اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ تم خدا کی نعمتیں بیان کرو اور یہ ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی ولادت کا جشن نہیں منایا۔ تو اسکی وجہ یا تو یہ ہوگی کہ اس آیت میں اس جشن کا حکم ہی نہ تھا۔ اور اس سے ایسا سمجھنا خود اہل بدعت کی غلطی ہے یا اسمیں حکم تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہیں سمجھا یا سمجھ کر اس پر عمل نہیں کیا تو یہ بھی اہل بدعت ہی کہہ سکتے ہیں غرضیکہ یہ استدلال بھی سراسر باطل اور مہمل ہے اور اسکی بنا پر معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر الزام آتا ہے۔

(۵) فاضل محقق نے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا سے بھی استدلال کیا ہے لیکن یہ استدلال بھی باطل ہے۔ کیونکہ اس سے پہلی آیت یہ ہے یاایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمۃ للمؤمنین۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ بذلک میں بجز موعظۃ وشفاء وھدی ورحمۃ کی طرف اشارہ ہے اور اسکی پر خوشی ... کا حکم ہے اور ... قل قد جاءکم ... بفضل اللہ وبرحمتہ ... فلیفرحوا ... [illegible] ... استدلال بھی ... [illegible]

جیسا کہ ... کا مقصود ہے تب بھی اس سے ... معنی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس فضل و رحمت کا اولیٰ تعلق بھی ہی مجیئی موعظہ وغیرہ سے ہے نہ کہ ولادت سے پھر استدلال بے معنی ہے اور اگر فضل و رحمت کو عام بھی لیا جاوے تب بھی ولادت کی تخصیص بے معنی ہے بلکہ ہر ایک فضل و رحمت پر جشن منانا چاہیئے۔ الغرض یہ استدلال بھی ہر پہلو سے باطل اور سراسر جاہلانہ ہے۔

پھر ان لوگوں کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ "فلیفرحوا" کے معنی بھی نہیں جانتے۔ فرح کے معنی خوش ہونے کے ہیں۔ جس کا تعلق دل سے ہے اور جو کہ ایک طبعی کیفیت ہے جو کہ کسی خوشکن واقعہ کے وجود کے وقت پیدا ہوتی ہے نہ کہ خوشی منانے کے۔ جس کا تعلق جشن سے ہے۔ پس فلیفرحوا کے معنی یہ ہونگے کہ ان کو اس سے خوش ہونا چاہیئے نہ یہ کہ انکو اسکی خوشی کسی اور بطور جشن خوشی منانی چاہیئے۔ جیسا کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں اور اگر اسکے معنی جشن منانے کے ہوں تو ماننا پڑیگا کہ صحابہ نے اسپر عمل نہیں کیا۔ پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس حکم کے مخاطب عامۃ الناس ہیں نہ کہ خاص مومنین جیسا کہ آیت سابقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں عنوان خطاب یاایھا الناس ہے نہ کہ یاایھا الذین آمنوا اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ فلیفرحوا کے معنی جشن منانے کے نہیں۔ اور نہ سرور قلبی کے ہیں بلکہ اسکے لازمی معنی مراد ہیں یعنی فلیتقبلوہ بطیب النفس (یعنی اسکو بطیب خاطر قبول کرو) اور اس صورت میں بناء استدلال ہی منہدم ہے۔ اس موقعہ پر فاضل محقق نے ایک نوٹ دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ حضور کی ولادت خدا کا سب سے بڑا فضل و رحمت ہے اور اس پر مسرت کا نام عید میلاد ہے۔ سو اس نوٹ میں بھی سراسر ناقہمی سے کام لیا گیا ہے کیونکہ اول تو یہ دعویٰ ہی غلط ہے کہ حضور کی ولادت خدا کا سب سے بڑا فضل و رحمت ہے کیونکہ آپ کو عطائے نبوت و کمالات نبوت ضرور اس سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے ولادت کو عزت حاصل ہوا ہے۔ اگر کہا جاوے کہ ولادت ذریعہ ہے ان کمالات کا۔ اگر ولادت نہ ہوتی تو وہ کمالات کیسے حاصل ہوتے تو یہ اس سے بھی بڑھ کر جہالت ہوگی۔ ... کیونکہ ذریعہ ہمیشہ مقاصد سے ادنیٰ ہوتے ہیں اور ... [illegible]

ولادت سے افضل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ذریعہ ہے آپکی ولادت کا۔ غرضیکہ یہ دعویٰ سراسر مغالطہ ہے پھر ان کا یہ کہنا کہ اس پر مسرت کا نام عید میلاد ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ مسرت اور چیز ہے اور عید میلاد دوسری شے۔ مسرت کا تعلق دل سے ہے جو کسی خوش کن واقعہ کے وقت طبعی طور پر ہوتی ہے۔ اور عید میلاد جشن ہے۔ پھر ولادت کا تحقق تو ہر وقت ہے۔ اس لئے ہر وقت جشن کرنا چاہیئے اور خاص دن میں خوشی منانے کے معنی سوائے تقلید نصاریٰ کے اور کچھ نہیں ہوسکتے۔

(۶) فاضل محقق نے "ذکرھم بایام اللہ" سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ خدا کے دنوں میں حضور کی ولادت کا دن عظیم المرتبت ہے اسکی یاد دلانا مسلمانوں کیلئے ضروری ہوا۔ اس سے فاضل محقق کی فضیلت اور ادعاء تحقیق کا بھانڈا اچھی طرح پھوٹ جاتا ہے۔ اولاً اس لئے کہ یہ حکم حضرت موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انہوں نے اس پر کس طرح عمل کیا۔ کیا ان کو اپنی ولادت کا دن یاد دلایا۔ اور ان کو اس دن جشن منانے کی ہدایت کی یا ان کو حضرت ابراہیم و حضرت نوح وغیرہ کی ولادت کے دن یاد دلائے اور ان پر جشن منانے کی تعلیم دی۔ اگر نہیں تو جو معنی اس کے اس وقت نہ تھے اب وہ معنی اسکے کیسے ہوگئے۔ پھر آیت کا مطلب یہ تھا کہ اپنی قوم کو وہ واقعات سنا کر جو نافرمان قوموں کو پیش آئے ہیں۔ انکو نافرمانی سے روکو اور اطاعت پر آمادہ کرو۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ انکو خدا کے دن یاد دلاؤ۔ کیونکہ یہ ترجمہ ذکرھم ایام اللہ کا ہے نہ کہ ذکرھم بایام اللہ کا اور ان دونوں میں جو فرق ہے وہ ایک معمولی استعداد کے طالب علم پر بھی مخفی نہیں۔ چہ جائیکہ ایک فاضل محقق پر۔ اور اگر یہ بھی ہو تو ان میں بڑے اور چھوٹے کی کوئی قید نہیں لہٰذا ہر روز اور ہر کام کیلئے جشن منانا چاہیئے۔ غرضیکہ یہ استدلال بھی سراسر مغالطہ ہے۔

(۷) فاضل محقق نے "رفعنا لک ذکرک" سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ جب احکم الحاکمین حضور کے ذکر کو بلند فرمادیں تو ہمارا بھی فرض ہے کہ حضور کا ذکر کریں۔ کیا کہنے ہیں اس تحقیق کے؟ یہ مسلم ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کا ذکر بلند کیا اور اس کیلئے خاص طریقوں کی تعلیم کی ... [illegible]

کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکو منع فرمائیں تو ہم انکی بھی نہ مانیں۔ سو جب یہ لازم نہیں تو پھر عید میلاد کا اس سے ثبوت کیسے ہؤا؟

(۲) فاضل محقق نے والضحیٰ والیل اذا سجی سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ علماء نے ضحیٰ سے مراد ولادت اور لیل سے شب ولادت ہی کو لیا ہے لیکن اول تو یہ بیان سراسر غلط ہے۔ علما کرام کو تو ایسی لغو باتوں کا خطور بھی نہیں گذرتا۔ یہ تو صرف جاہلوں کی ایجاد ہے اور نہ قرآن میں یہ معنی مراد ہو سکتے ہیں اس لئے کہ ضحیٰ کے معنی ولادت نہ لغت میں ہیں نہ عرف میں۔ اور اگر استعارہ کیا جائے تو اول تو یہ استعارہ صحیح نہیں اور اگر ہو بھی تو وہ مجاز ہے اور مجاز کیلئے قرینہ کی ضرورت ہے اور یہاں کوئی قرینہ اس کا نہیں۔ اسیطرح لیل سے شب ولادت مراد ہونے پر بھی کوئی قرینہ نہیں بلکہ آگے "اذا سجی" صاف اسکے خلاف شہادت دے رہا ہے کیونکہ اذا استقبل کے لئے آتا ہے اور شب ولادت مدت ہوئی گزر چکی تھی۔ پس ایسا دعویٰ ضرور ایک گونہ تحریف ہوگا۔ اور اس تحریف کے بعد بھی یہ بدعت ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہؤا کہ حق تعالےٰ نے آپ کی ولادت اور شب ولادت کی قسم کھائی سو اس سے یہ کب ثابت ہؤا کہ اس دن جشن منانا جائز ہو۔ آپ قرآن کو پڑھئے اور دیکھئے کہ قرآن میں حق تعالیٰ نے ہر والد اور مولود کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے "ووالد وما ولد لقد خلقنا الانسان فی کبد" اور اسکے علاوہ اور بہت سی چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ مثلاً چاند۔ سورج۔ تین۔ زیتون وغیرہ وغیرہ تو کیا ان سب کا جشن منانا جائز ہوگا۔ حد ہے اس لغویت کی آپ انصاف فرماویں کہ ایسے لوگوں کو کوئی ذی علم کس طرح قابل خطاب سمجھ سکتا ہے اور انکی مہملات و خرافات کے جواب میں وقت ضائع کرنا کیونکر گوارا کرسکتا ہے جنکی گفتگو کا کوئی اصول ہی نہیں۔ اسلئے وہ ایک دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی

خیر یہ تو دلائل قرآنیہ تھے اب دلائل حدیثیہ کی حالت معلوم فرمایئے۔ اس سلسلہ میں اول نمبر یہ حدیث پیش کی گئی ہے۔ "ساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی قد خرج منھا نور اضاءت لھا منہ قصور الشام" ناظرین غور فرمائیں اس روایت کو جشن میلاد سے کیا تعلق۔ اگر آپ نے کسی موقع پر کسی سلسلہ گفتگو میں یہ تذکرہ فرما دیا کہ میں ابراہیم کی دعا کا نتیجہ اور عیسیٰ کی بشارت کا مصداق اور اپنی ماں کی خواب کی تعبیر ہوں تو اس کے معنی یہ کب ہوئے کہ تم ہرسال عیسائیوں کی تقلید میں میری ولادت کا جشن منایا کرو۔ قرآن میں موسیٰ کی ولادت، عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت، یحییٰ علیہ السلام کی ولادت اور مریم علیہا السلام کی ولادت۔ بلکہ جن وانس، آسمان وزمین وغیرہ کی پیدائش کے تذکرے موجود ہیں۔ تو کیا مسلمانوں نے انکی ولادت اور پیدائش کے جشن منائے؟ اگر نہیں تو آپکا اتنا فرما دینے سے جشن میلاد کا جواز کیسے ثابت ہو گیا۔ افسوس ہے کہ اس گروہ کو علم میں استعداد تو کجا، غالباً اس سے معمولی مناسبت بھی نہیں۔ اگر اُن کے ان دلائل کو کسی غیرمسلم کے سامنے رکھ دیا جاوے تو وہ بھی یہ ہی کہے گا کہ ان سے زیادہ غیرمعقول کوئی نہ ہوگا۔ پھر کسقدر افسوس کی بات ہے کہ اس حالت پر یہ لوگ اجتہاد کے مدعی ہیں اور اسکے ساتھ ہی انکا یہ دعویٰ ہے کہ وہ پکے مقلد ہیں (ضدان لا یجتمعان)

دوسرے نمبر پر حضرت عائشہؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد الخ" لیکن یہ استدلال بھی سراسر مغالطہ ہے کیونکہ نہ اسمیں ولادت کا ذکر ہے۔ نہ یوم ولادت کا بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جس طرح کفار اسلام کا مقابلہ تلوار سے کرتے تھے اور مسلمان اس کا جواب تلوار سے دیتے۔ یونہی جب کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں قصیدے لکھتے تھے تو وہ انکا جواب قصائد کی صورت میں دیتے تھے اور اس جہاد لسانی کو زیادہ تر حضرت حسان بن ثابت انجام دیتے تھے اور انکے واسطے حضور مسجد میں منبر رکھواتے تھے اسکو جشن میلاد سے کیا تعلق ہے؟ تیسرے نمبر پر حضرات صحابہ کے ذکر رسول سے استدلال کیا ہے۔ لیکن جب تک اس ذکر کی نوعیت نہ معلوم ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ اس مروجہ جشن میلاد کے طریقے پر ہوتا تھا اسوقت تک اس سے استدلال سراسر جہالت ہے اور یہ ثابت ہونا محال ہے۔

چوتھے نمبر پر مجالس ذکر اللہ میں ملائکہ کے حضور سے استدلال کیا ہے لیکن اسمیں اس بدعت کا کچھ پتہ ونشان نہیں بلکہ اسمیں ذکر اللہ کا بیان ہے لہذا یہ استدلال بھی محض سفاہت اور حماقت پر مبنی ہے —— یہ دلائل حدیثیہ تھیں سو معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کے پاس تنکے کا سہارا بھی نہیں۔

اسکے بعد فاضل محقق نے تعیین تاریخ پر بحث کی ہے اور اسمیں بھی وہی جہالت کے کرشمے دکھلائے ہیں۔ اگر حق تعالیٰ نے کسی کام کے لئے کوئی وقت مقرر فرمایا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اسکی مصلحت کو جانتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کیلئے کوئی وقت مقرر فرمایا ہے تو اگر وہ تشریع کی قسم سے ہے تو وہ بھی حق تعالیٰ ہی کا مقرر کردہ ہے۔ اور اگر وہ تشریع کے قبیل سے نہیں تو وہ محل بحث ہی نہیں۔ جیسا کہ آپ کا ان عورتوں کو وقت دینا جنہوں نے آپ سے وعظ کی درخواست کی تھی۔ رہے وہ علماء جنہوں نے اس بناپر معمولات کے لئے اوقات کی تعیین کی کہ ان اوقات اور تاریخوں میں خدا کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ سو انکا یہ فعل اسلئے حجت نہیں کہ یہ تعیین بلا دلیل شرعی ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حق تعالیٰ اسکے زیادہ مستحق تھے کہ وہ ملتکے لئے ان اوقات کو وجوباً یا استحباباً معین کرتے۔ کیونکہ انکو ان اوقات کا بھی علم ہے، اور ان کاموں کا بھی اور ان کے درمیان مناسبت کا بھی۔ برخلاف علماء کے کہ انکو انمیں سے کسی بات کا بھی یقینی علم نہیں۔

پس انکی تعیین کو تعیین شارع پر قیاس کرنا۔ قیاس الجہل علی العلم والادنیٰ علی الاعلیٰ ہے۔ جو کہ بالاجماع باطل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مقلدین کو قیاس اور اجتہاد سے روکا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ باز نہ آئے اور اس وجہ سے دین میں بے انتہا مفاسد پیدا ہو گئے —— اسکے بعد "فاضل محقق" نے بعض علماء کے فتاوے نقل کئے ہیں۔ سو اول تو ان فتاویٰ کی بناء معلوم ہو چکی ہے اور معلوم ہو گیا ہے کہ انکے پاس اسکی کوئی کمزور دلیل بھی نہیں۔ پھر اسکے مقابل ہم دوسرے علماء کے فتاوے پیش کرتے ہیں جو ان سے علم وفہم اور دین کی کسی بات میں بھی کم نہیں بلکہ ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تو یہ فتاوے بھی بے سود ہیں پس ثابت ہؤا کہ اس باب میں ان مولوی مفتی صاحب کے پاس کوئی بھی حجت صحیحہ نہیں۔

یہ مسلم ہے کہ جس طرح انبیاء کی مساعی سے دنیا سے کفر وضلالت کا خاتمہ نہیں ہؤا۔ اور جن گمراہوں کی قسمت میں ہدایت سے محرومی مقدر تھی وہ آپ بھی گمراہ ہی رہے۔ یوں ہی انکے جانشینوں کی مساعی جمیلہ سے دنیا سے شرک وبدعت، اتباع ہویٰ وضلالت وغیرہ کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ اور جنکی قسمت میں محرومی مقدر ہے وہ ہدایت پر نہیں آسکتے۔ لیکن یہ ان کیلئے فکر کی بات نہیں۔ کیونکہ اسکا نتیجہ انکو مرنے کے بعد معلوم ہو جائیگا۔

۵ بوقت جمع شدہ ہمیں بہ صلحت

ahmadimuslim.de

# فتاوی

س ۱۲۰} ضلع سنتال سے فضل حق صاحب نے بہت لمبا چوڑا سوال بھیجا ہے۔ جس کی اردو زبان صاف نہیں ہے۔ اس کا خلاصہ ہم نے یہ سمجھا ہے کہ

کوئی غیر مسلمہ بے نکاح کسی مسلم کے پاس رہتی رہی پھر مسلمان ہوئی۔ بعد اسلام اسی شخص کے پاس بلا نکاح رہتی رہی یہاں تک کہ اسی حالت میں مرگئی۔ اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۲۰} حدیث شریف میں ہے۔ ما آمن بالقران من استحل محارمہ۔ جو شخص قرآن کے حراموں کو حلال کی طرح بے خوف ہو استعمال کرے وہ مومن بالقرآن نہیں ہے۔ لہذا ایسے شخص کا جنازہ مسلمانوں کی طرح پڑھنا جائز نہیں۔

س ۱۲۱} ہماری بستی میں ایک جامع مسجد کا ہی یعنی پھوس قدیمی کی موجودگی میں دوسری ایک اور مسجد بغیر مشورہ جماعت کے خود رائے سے ایک امیر متمول آدمی عمارت پختہ ایک بیگہ زمین کے فاصلہ پر اجمالی زمین بغیر رضامندی دیگر شرکت داروں کے اٹھا دیا۔ جو اب کہیں منتقل ہو نہیں سکتا۔ ہر دو مسجدوں یعنی نئی و پرانی میں الگ الگ جمعہ جماعت ہوتا ہے۔ دونوں جگہ کا خطبہ و نماز سنائی دیتا ہے۔ اب چند دن ہوئے ہیں کہ سب اشخاص متفق ہو کر ایک جگہ جمعہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا سوال ہوتا ہے کہ سابق مسجد میں ہی جمعہ ہونا چاہیئے یا پختہ جدید مسجد میں۔ دونوں طرف کش مکش ہے اگر جمعہ پختہ مسجد میں قائم رکھا جائے تو سابق مسجد یا اس مسجد کی زمین کس مصرف میں لائی جائے چونکہ پختہ مسجد کو زر کثیر سے بن چکی ہے۔ جو کہیں ٹل سکتی ہے نہ ٹلا سکتے ہیں مگر جو حکم شرع میں ہے۔ اور جبکہ ان ان سے متعلق شریعت کے خلاف غلطی میں غلطی یا خطا ہو چکی۔ اور مسجد بنانے والا بھی دنیا سے گزر گیا۔ اب جائز صورت ہونے کا کیا طریقہ ہے

(رسائل بدرالدین احمد موضع میرائے ضلع پورنیہ)

ج ۱۲۱} اگر دوسری مسجد بہ نیت نیک بنائی گئی ہے تو دونوں کو آباد رکھیں۔ اگر فساد کی نیت سے بنی ہے تو اسے گرادیں۔ اس کا فیصلہ بانی کی نیت پر ہے۔ (از داخل غریب فنڈ)

س ۱۲۲} مسمی احمد اللہ مذہب حنفی فوت ہوگیا۔ بعد وفات احمد اللہ متوفی نے ۲۰۰ روپیہ ترکہ چھوڑا اور بنک میں نقد روپیہ چھوڑا اور حسب ذیل ورثا چھوڑے

| | | |
|---|---|---|
| والدہ - | بھائی خبط الحواس ۔ | ہمشیرہ حقیقی |
| یک | یک | ۲ نفر |

زوجہ سابق سے ایک لڑکا۔ ایک لڑکی۔ بعد وفات زوجہ سابق نکاح ثانی کیا۔ زوجہ ثانی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور ۸ ماہ کا ہو کر فوت ہوگیا۔ زوجہ ثانی نے یعنی مسمات نفیس بانو نے میعاد عدت سے ڈیڑھ سال بعد گزرنے کے اپنا عقد ثانی کر لیا۔ ایسی صورت میں مسمات نفیس بانو بیوہ احمد اللہ متوفی کے ترکہ سے یا بنک کے روپیہ سے حصہ پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔ اگر حصہ پانے کی مستحق ہے تو کس قدر؟

(سید مظہر علی از امروہی ضلع علیگڑھ)

ج ۱۲۲} مسمات نفیس بانو بیوہ احمد اللہ کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اس حصہ کے علاوہ مہر کی حقدار بھی ہے۔ اگر معاف نہیں ہوا یا ادا نہیں کیا گیا تو متوفی کی جائداد سے بعد وفات کے وصول کر سکتی ہے۔ نکاح ثانی کرنا اس کو اول خاوند کی وراثت سے محروم نہیں کرتا۔ (از داخل غریب فنڈ)

نوٹ:- اخباری فتاوے اسی قدر تھے (مفتی)

---

—— سرحد سے مدعا اطلاعات مظہر ہیں کہ خان آف الائی اور خان آف گڑھی کے درمیان لڑائی ہونے سے طرفین کے متعدد آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔

—— حکومت بے پور نے ابھی تک مذہبی مطالبات اور حقوق تسلیم نہیں کئے۔ اس لئے اسماپریل سے راجپوتانہ سٹیٹس مسلم کانفرنس کی طرف سے مجرد مسلم نافرمانی شروع کر دی جائیگی۔

---

# بقیہ خبریں از صفحہ ۲

—— صدر جمہوریہ امریکہ نے ہٹلر اور مسولینی کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ آپ (دونوں) آزاد ممالک کی آزادی سلب نہ کریں۔ نیز اس سلسلہ میں اقرار کریں کہ دس سال تک کسی آزاد ملک پر جارحانہ حملہ نہیں کریں گے۔

—— لندن کے ایک اخبار میں کسی نامہ نگار کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ مسولینی کی نظر میں یونان، فلسطین اور مصر پر بھی ہیں۔ (خدا نہ کرے)

—— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیوک آف اسٹا کو البانیہ کا پہلا وائسرائے مقرر کیا گیا ہے۔

—— ولی عہد ایران شاہزادی مصر سے شادی کر کے مع شہزادی صاحبہ طہران پہنچ گئے ہیں۔

—— کیسابلانکا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اہل مراکش حکومت اطالیہ کے خلاف جلسوں اور جلوسوں میں مظاہرے کر رہے ہیں اور صاف طور پر کہتے ہیں کہ حکومت اطالیہ اسلام کی دشمن ہے۔

—— حکومت ترکیہ نے ریاستہائے بلقان وغیرہ سے گفت و شنید مکمل کر لی ہے عنقریب بحیرہ اسود کی حفاظت کا اعلان کیا جانے والا ہے۔

—— ریاست حیدر آباد دکن کے خلاف آریوں کی طرف سے ابھی تک ایجی ٹیشن جاری ہے۔ پنجاب کے ہر ضلع و قصبہ سے جتھے جا رہے ہیں۔ مہاشہ کرشن مالک اخبار "پرتاپ" ستیہ گرہ کے جتھے کے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ریاست حیدر آباد دکن کی حکومت کی طرف سے عنقریب مجوزہ اصلاحات کے متعلق ایک اہم اعلان ہونے والا ہے۔ نیز اس اعلان میں مذہبی آزادی اور سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وار تناسب کے فیصلہ کا ذکر بھی ہوگا۔

—— مولانا محمد عرفان سیکرٹری آل انڈیا خلافت کمیٹی اچانک حرکت قلب بند ہونے سے مسلم لیگ کے ایک اجلاس میں خلافت ہاؤس بمبئی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ ...

—— صوبہ سرحد میں گذشتہ ماہ کے دوران میں ... ڈاکے اور ... اغوا کی وارداتیں ہوئیں۔

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**ہمدردانِ اہلحدیث** میں سے جناب سید احمد صاحب قصوری و ایم شمس الدین صاحب مقیم بحرین نے اس ہفتہ اخبار اہلحدیث کے دو دو نئے خریدار بناکر قیمت اخبار بھی بذریعہ منی آرڈر ہی بھجوا دی ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزا

علیٰ ہذا القیاس امید ہے کہ جملہ خریداران احباب عموماً اور بہی خواہان حضرات خصوصاً اپنے اپنے حلقہ اثر میں ہمت و کوشش سے "اہلحدیث" کے لئے خریدار مہیا کرکے ہمیں شکریہ کا موقع بخشیں گے۔

**شکریہ** جمیع حجاج کرام حضرات کا جنہوں نے اپنی فیاض دلی سے مدرسہ فخریہ کو (جو اس وقت فی الحقیقت قابل امداد ہے) اس کی تکمیل مقاصد کی طرف توجہ فرماتے ہوئے اپنے گرانقدر عطیات سے سرفراز فرمایا۔ بہت بہت شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جمیع محسنین کرام حضرات کے مقاصد دارین بر لائے۔ آمین!

(محمد اسحاق القاری مہتمم مدارس فخریہ مکہ مکرمہ)

(۳۰۔ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ)

**مفتاح العربیہ ہر دو حصہ** عربی سیکھنے کے لئے اگرچہ متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ مگر کتاب زیر تبصرہ موجودہ حالات کے مطابق لکھی گئی ہے جس سے علم عربی سے ناآشنا بہت جلد فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ مفرد الفاظ کو آسان آسان جملوں میں استعمال کرنے کے طریقے تقریباً ڈیڑھ ہزار مختلف اشیاء کے نام۔ خطوط نویسی اخلاقی کہانیاں۔ لطیفے۔ غرضیکہ جملہ ضروریات کی تمام معلومات مندرج ہیں۔ یہ کتاب قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی نے تالیف کی ہے قیمت فی حصہ ۱ر مکمل ۱۲ر۔ ملنے کا پتہ مکتبہ علیہ میرٹھ (یوپی)

**آئینہ تحقیق** مولوی عبد القادر صاحب حصاری نے اس کتاب میں قرآن شریف۔ حدیث اور فقہ کی تشریح کرکے ظاہر کیا ہے کہ قرآن و حدیث اور مروجہ فقہ حنفیہ بقول برادران احناف ایک چیز نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے۔ بعض فقہی مسائل کے نمونے بھی دئیے ہیں۔ قیمت ۴ر۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ صحیفہ اہل حدیث صدر بازار دہلی۔

**اربعین قرآنی** مولوی محمد فضل الرحمن صاحب مبارکپوری نے قرآن مجید سے مختلف احکامات کے متعلق چالیس آیات اس رسالہ میں شائع کی ہیں۔ صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر حکیم عبد السمیع صاحب منیجر احوذی بک ڈپو مبارکپور ضلع اعظم گڑھ سے طلب کریں۔

**غریب فنڈ** میں از فتویٰ فنڈ ۱۲ر۔

**چندہ کانفرنس** از بابو محمد زکریا صاحب رعیہ خاص ۵ر۔ مولوی علم الدین صاحب ونی ضلع گوجرانوالہ ۱۲ر۔

**جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب** کے لئے از مولوی علم الدین صاحب مذکور ۱۲ر۔

**مضامین آمدہ** پنڈت آتما نند صاحب۔ مولوی نور محمد میانوی ۹ عدد۔ ماسٹر صفات احمد صاحب ۳ عدد نظم۔ شیخ محمد عبد المنان صاحب۔ عبد القیوم صاحب نائب سالار

**غیر مقبولہ** سلف اور خلف (نظم) واردات قلوب۔ سلطان ابن سعود کی مخالفت۔ مذاکرہ علمیہ بابت سود بنک لفظ ستیہ گرہ کی تحقیق۔ پیغام غلام۔ نیک مشورہ۔ ایڈیٹر اصلاح کا استکبار۔ نخل انسان کا پھل۔ حرمت متعہ۔ حکم خدا۔ موت العالم۔ توحید تہذیب نعت۔ کیفیت پیدائش حوا۔ مسلمانوں کی ترقی کا راز۔

**دار العلوم دیوبند میں جلسہ** ۱۲-۱۳ اپریل ۱۹۳۹ء دیوبند میں زیر صدارت مولوی محمد اعزاز علی صاحب تمام طلباء و مدرسین و ملازمین کا جلسہ عام منعقد ہوا مولانا حسین احمد صاحب نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کرتے ہوئے مفصل اور مبسوط تقریر کی۔ اس کی تائید مولوی عبد الوحید صاحب ناظم شعبہ تنظیم نے کی۔ اس کے بعد حیدرآباد کے طلبہ میں سے خورشید احمد نو عمر طالب علم نیز مولوی ریاض الدین صاحب مدرس دار العلوم اور سید محمد مبارک علی نائب مہتمم نے تائیدیں کیں اور باتفاق رائے تجویز منظور ہوئی۔

تجویز} اساتذہ۔ منتظمین، طلبہ اور متعلقین دار العلوم دیوبند کا یہ اجلاس عام آریوں اور ہندو مہا سبھائیوں کے اس ناعاقبت اندیشانہ تحریک پر اپنی انتہائی نفرت اور حقارت کا اظہار کرتا ہے جو انہوں نے نہایت مذموم فرقہ وارانہ اغراض کے ماتحت بے بنیاد شکایات کی آڑ میں دکن کی ہردلعزیز دیسی حکومت نظام کے خلاف جاری کر رکھا ہے اور جس کی وجہ سے جگہ جگہ ہندو مسلم فسادات رونما ہو رہے ہیں اور ہندوستان کی فضائے امن مسموم ہوتی جاتی ہے۔ —— دار العلوم کا یہ اجلاس عام اعلیٰ حضرت سلطان العلوم نظام دکن خلد اللہ ملکہ کی ذات اعلیٰ کے ساتھ دلی عقیدت کا اظہار کرتا ہے اور تمام معقولیت پسند اہالیان ہند سے عموماً اور ابنائے دار العلوم دیوبند اور اس کے بے شمار متوسلین سے خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ دولت نظام کے تحفظ و بہبودی کے لئے ہر جائز اور ممکن سعی عمل میں لائیں۔ اور مخالفین حکومت دکن کے خلاف منظم آواز بلند کرکے اپنا انسانی اور اسلامی فرض ادا کریں۔

یہ اجلاس عام حکومت دکن کی معدلت گستری سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی اصلاحی اسکیم میں وقتی پروپیگنڈہ سے متاثر ہوئے بغیر عام رعایا بالخصوص مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا پورا پورا خیال رکھے گی۔

(محمد مبارک علی نائب مہتمم دار العلوم دیوبند)

**یاد رفتگاں** میری والدہ جو نہایت صابر، شاکر، موحدہ، متبع سنت و پابند صوم و صلوٰۃ تھیں ۶۔ اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ! راقم چوہدری محمد اسحاق ٹیلر ماسٹر قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔

(۲) میری والدہ محترمہ صالحہ عابدہ ضعیف العمری میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ! (سید عبد الکریم امام مسجد اہل حدیث قول بازار پلہاری)

(۳) میرا لڑکا عارضہ چیچک انتقال کر گیا۔ انا للہ! (حشمت علی گوہر کاندار لوہیاں خاص ضلع جالندھر)

(۴) ہماری جماعت کے بزرگ مولوی نور محمد صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم حافظ عبد اللہ عبد الغنی مالیرکوٹلہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

آل انڈیا ریڈیو سے ناظم شاہ جہاں جو اس میں ۲۹ مارچ ۱۹۳۹ء

# ملکی مطلع

## ہماری شومئے قسمت

ہندوستان کا ستارۂ عروج ابھی افق سے بہت نیچے معلوم ہوتا ہے۔ خاصکر مسلمانوں کا ستارہ اس سے بھی بہت دور ہے۔ قرآن شریف کی آیت کریمہ ظہر الفساد فی البر والبحر ہندوستان کے حق میں پورے طور پر صادق آرہی ہے۔ ہندو مسلم فساد کی مثال بنارس جیسے پوتر شہر میں جو نمودار ہوئی ہے اس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ کئی دفعہ چوبیس چوبیس گھنٹوں کا نوٹس گورنمنٹ کی طرف سے دیا گیا یعنی آٹھ آٹھ پہر کے لئے اہل شہر کو گھروں میں بند کر دیا گیا۔ کوئی متنفس مکان سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ پولیس اور فوج گشت کر رہی تھی اس پر بھی باہم لڑنے والوں کی طبیعتوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ آج تک بھی اکا دکا حملے برابر جاری ہیں۔ فریقین کے مکانات بکثرت جلائے گئے۔ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی اسی لئے شریک جلسہ کانفرنس نہیں ہوسکے یہ تو ہے وہ حالت جو عرصہ دراز سے ہندوستانیوں کو مرض مزمن (مہلک) کی طرح لگ رہی ہے۔ ابھی اسمیں افاقے کا کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا تھا کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد پیدا ہوگیا۔ مسلم قوم کی دو جماعتوں کا آپس میں لڑنا غضب الٰہی کی آگ سے کھیلنا ہے۔ اور اپنے آپ کو آیہ کریمہ

اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ (اگر خدا چاہے تو تمہیں گروہ گروہ کرکے آپس میں لڑادے)

کا مصداق ثابت کرنا ہے۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی کی لڑائی سن کر ترکی اور ایران کی جنگیں یاد آجاتی ہیں۔ جہاں اذان میں ایک آواز۔ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللہِ سن کر تلواریں میان سے نکل آتیں اور لاکھوں فرزندان اسلام تہ تیغ کئے جاتے حالانکہ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہ تھا۔ محض نفسانیت تھی۔ شیعہ کی معتبر کتاب (من لا یحضرہ الفقیہ) کے مصنف کو خدا جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس فتنے کی آگ پر ٹھنڈا پانی ڈالنے کو یہ فتویٰ دیا کہ

اذان میں یہ فقرہ کہنا فرقہ مفوضہ ملعونہ کی ایجاد ہے۔

خیر یہ تو ایک پرانا قصہ ہے۔ حال کے واقعات پر افسوس ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ اور سنی آپس میں اس طرح لڑتے ہیں جس طرح کبھی ہندوستان میں مہا بھارت کی لڑائی ہوئی تھی۔ لطف یہ ہے کہ اسلام کا کوئی اصولی مسئلہ زیر بحث نہیں ہے۔ سنیوں کا دعویٰ تھا کہ ہم مدح صحابہ جلسوں اور جلوسوں کی شکل میں پڑھنے کا حق رکھتے ہیں۔ شیعہ اس کے سخت مخالف تھے۔ حکومت یوپی نے سنیوں کو جلسوں اور جلوسوں میں مدح صحابہ پڑھنے سے روکا تو انہوں نے سول نافرمانی شروع کرکے جیلخانوں کو بھر دیا۔ آخر حکومت نے اجازت دیدی کہ جب چاہیں جلسوں اور جلوس کی شکل میں مدح صحابہ پڑھ سکتے ہیں۔ (اس قسم کے واقعات کے متعلق ہم اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں۔ جو کچھ لکھتے ہیں فریقین کے جذبات کے ماتحت لکھتے ہیں) شیعہ سے اس کی برداشت نہ ہوسکی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ کوئی ایسا نعرہ تجویز کرتے جو اجازت دینے والی حکومت کے برخلاف ہوتا۔ مگر اُن سے اتنا انصاف نہ ہوسکا۔ پرانی عادت کے مطابق انہوں نے سنیوں سے بدلہ لینے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر تبرہ بازی شروع کردی جس کا وہ پہلے سے نوٹس دے رہے تھے۔

ہمارے ملک پنجاب میں ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک خاص قوم کی دو عورتیں باہم لڑ رہی تھیں۔ ایک کے مونہہ سے محلے کی مسجد کے ملاں کا نام نکل گیا۔ دوسری نے ملاں کو دو چار صلواتیں سنا دیں۔ تیسری نے اور زیادہ ملاں صاحب پر عنایت فرمائی۔ یہاں تک کہ ملاں صاحب لاحول پڑھتے ہوئے گلی سے نکل گئے مگر وہ انہی کو کوستیں رہیں۔

یہی مثال لکھنؤ کے شیعوں کی ہے کہ سنیوں کو اجازت تو حکومت نے دی ہے مگر وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہہ کر سنیوں کا دل دکھاتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کے مقابل بجائے تبرّو بازی کے یہ کہتے پھرتے کہ کانگرسی حکومت برباد با۔ کیونکہ کانگرسی حکومت نے اجازت دی ہے۔ اب سینکڑوں کی تعداد میں شیعہ تبرا بازی کرکے جیل میں جا رہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ تبرا کہنے پر گرفتار ہوتے ہیں۔ پولیس لاریوں میں سوار کرکے جیل میں لے جاتی ہے تو سواری کی حالت میں بھی صحابہ کرام پر تبرا کہتے جاتے ہیں۔

ادھر پنجاب کے شیعہ شاید اس غم و غصہ میں ہونگے کہ پنجاب میں یہ فساد کیوں نہیں پھیلتا۔ اس لئے وہ اس آگ کو ہوا دیتے ہیں کہ بھڑک اٹھے تو پنجاب میں بھی پہنچکر خرمن امن کو برباد کردے۔ اخبار "شیعہ" لاہور کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ :-

"آج سے تیرہ سو سال قبل جس طرح یزیدی حکومت نے حق و صداقت کو مٹانے اور اسلام کی بیخ و بنیاد کو جڑ سے اکھیڑنے کے لئے اہل بیت رسول صلعم پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ اسی طرح حکومت یوپی نے اہل بیت رسولؐ کے نام لیواؤں پر ظلم و جور شروع کر دیا ہے اور جس طرح میدان کربلا میں آل رسول کو مٹانے کی ناپاک کوشش عمل میں لائی گئی تھی بعینہٖ آج لکھنؤ میں مدح صحابہ کے بہانہ سے عظمت آل رسول کو عوام کے دلوں سے محو کرنے کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ اور مدح صحابہ کے نام سے وہ وہ خرافات بکے جا رہے ہیں کہ جن سے اہل بیت رسولؐ کی نہ صرف توہین ہوتی ہے بلکہ حقیقی اسلام پر پردہ ڈالکر اسے نیست و نابود کرنا مقصود ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ جس طرح سید الشہداء نے حق و صداقت پیش نظر اپنے تمام عزیزو اقارب کو قربان کر دیا تھا اسی طرح آج ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنی پوری قوت سے اس دور یزیدیت کا مقابلہ کریں۔ اور مالی جانی قربانی کے علاوہ اپنے بال بچوں کو حق و صداقت پر قربان کر دیں اور عظمت آل محمدؐ میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیں۔"

کس قدر اندھیر ہے کہ یزیدی مشن کو تقویت

ahmadmuslim.de

پہنچاتے اور اس گرتے ہوئے وقار کو ابھارنے کی غرض سے علانیہ آل رسول کی توہین کی جا رہی ہے اور اسے مدح صحابہ کا نام دیکر تمام دنیا کو شیعوں کے خلاف صف بستہ کھڑا کیا جا رہا ہے اور حکومت یوپی یہ سمجھ رہی ہے کہ اکثریت کے مقابلہ میں اقلیت کے جذبات مذہبی کو دبا لیا جائے گا جو قطعی غیر ممکن ہے۔ ہم حکومت کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ فرقہ شیعہ اس بزرگوار کا نام لیوا ہے جس نے لاکھوں کے مقابلہ میں بہتر نفوس سے مقابلہ کیا اس قدر اقلیت کے باوجود اسے ایسی عظیم الشان فتح حاصل ہوئی کہ آج دنیا جہان میں حسینؑ ہی کا نام باقی ہے۔ اور یزیدیت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔ شیعیان لکھنؤ نے بہت بڑی قربانی پیش کر کے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ہندوستان بھر سے حسینی رضا کاروں کی روانگی شروع ہو گئی ہے شیعہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن رسولؐ و آل رسولؐ جنہوں نے میدان کربلا میں اپنے خون سے شجر اسلام کی آبیاری کی ان کی توہین کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر حکومت نے اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اپنے غلط فیصلہ کو منسوخ نہ کیا تو اسے سمجھ لینا چاہئے ہندوستان کے تین کروڑ[1] شیعہ جیل جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور اسی پر اکتفا نہ سمجھی جائے بلکہ ان کے جیل جانے کے بعد بچوں کی باری آئیگی اور سب سے آخر میں مخدرات آل اطہار کی تاسی میں ہماری مستورات قربانیاں پیش کریں گی۔

شیعو! تمہاری غیرت و حمیت کا امتحان ہے اور تمہارے اس دعوے کو آزمانا ہے کہ تم میدان کربلا میں ہوتے تو کس جوش سے حسینؑ پہ قربان ہوتے

آج لکھنؤ میدان کربلا کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ اور اگرچہ امام حسینؑ موجود نہیں ہیں لیکن نائبین امام (حضرات مجتہدین لکھنؤ) ھل من ناصر ینصرنا کی صدا بلند کر کے آپ کو اپنے فرائض ملی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہماری قوم کے بوڑھے حضرت حرؑ اور حضرت ہانی کی تاسی کریں اور نوجوان شہزادہ علی اکبر و شہزادہ قاسم کے نقش قدم پر چل کر قربانیاں پیش کریں اور ہماری قوم کی مخدرات اس کے لئے تیار ہیں کہ وہ خوشی سے اپنے بچوں کو علی اصغر کی طرح قربان کر دیں اور وقت آنے پر وہ خود بھی اسیری اختیار کر کے کوفہ و شام کے بھولے ہوئے منظر کو از سر نو دنیا میں آشکارا کر دیں۔

آج دنیائے شیعیت میں زلزلہ آگیا ہے۔ اور مرکز شیعیت پر ظلم و جور کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اغیار آل رسول کی توہین بر سر عام کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ مقامی شیعہ اس سے اظہار بیزاری کرنے کے جرم میں ہزاروں کی تعداد میں قید و بند میں ڈال دئیے گئے ہیں۔ ان پر کھانا پانی بند کیا جا چکا ہے اور انہیں سخت سے سخت اذیتیں پہنچائی جا رہی ہیں تاکہ وہ اپنے عقائد سے باز رہ کر حق و صداقت کا ساتھ چھوڑ دیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنے بال بچوں کو خدا کے سپرد کر کے حفاظت مذہب کے لئے لکھنؤ چلیں اور اس شان سے چلیں کہ کفن زیب تن ہوں، دل میں واقعہ کربلا کی یاد ہو اور زبان پر حسینؑ کا نام ہو۔ اگر سر بھی تن سے جدا ہو جائیں تو اپنے عزم و استقلال پر قائم رہیں۔ دنیا کی کوئی حکومت ہمارے ان جذبات کو نہیں دبا سکتی۔

ان سطور لکھنے کے بعد مزید لکھنے کی تاب باقی نہیں رہی۔ آنکھوں میں آنسو ہیں اور دل بے چین ہے۔ باوجود بے حد اصرار کے انجمن تنظیم المومنین کا حکم نامہ صادر نہیں ہوا ورنہ لکھنؤ جانے کے لئے بالکل تیار بیٹھا ہوں۔" (شیعہ لاہور)

مورخہ ۱۶-اپریل ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** خدا شرو فساد کا خاتمہ جلدی کرے۔ تاکہ مسلم قوم کے دونوں فرقے باہم شیر و شکر ہو کر آیت اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کا نمونہ دکھائیں۔

# سرکاری اعلان

اطلاع عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنجاب میں موٹر سپرٹ کی فروخت پر ٹیکس لگائے جانے کا قانون نمبر ۵ ۱۹۳۹ء جو پنجاب گزٹ کی غیر معمولی اشاعت مورخہ ۳-اپریل ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا تھا۔ ۱۹-اپریل ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائیگا۔ قانون مذکور کے ماتحت ہر امپیریل گیلن پر ایک آنہ تین پائی کی شرح کے حساب سے ٹیکس لگایا جائیگا۔ اور ۱۹-اپریل ۱۹۳۹ء کو یا اس کے بعد موٹر سپرٹ کی تمام پرچون فروختوں کے متعلق فراہم کیا جائیگا۔ کوئی شخص جو موٹر سپرٹ میں بطور خوردہ فروش کاروبار کرتا ہو اور اس کے پاس ۱۹ جون ۱۹۳۹ء کو یا اس کے بعد اس قانون کے ماتحت ایک باقاعدہ لائسنس نہ ہو جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا اسے کسی موٹر سپرٹ کی فروخت کے متعلق جو وہ خود کرے یا اس کی طرف سے کی جائے واجب الوصول ٹیکس سے دوگنا رقم کے مساوی جرمانہ کیا جا سکتا ہے (دونوں میں سے جو زیادہ رقم ہو وہ جرمانہ کی سزا ہوگی)۔ اس قانون کے ماتحت کوئی شخص اس ضلع کے پٹرول ٹیکشن افسر سے درخواست کرنے پر لائسنس حاصل کر سکتا ہے جہاں وہ کاروبار کرتا ہو اس کے لئے پانچ روپیہ فیس ادا کرنی پڑیگی۔ ہر ایسا لائسنس تجدید کے بغیر اس مدت کے بعد سے جب لائسنس دیا گیا ہو آئندہ ۳۱ مارچ تک جائز ہوگا۔ لیکن لائسنس ہر سال دوبارہ جاری کرایا جا سکتا ہے۔ قانون مذکور کے ماتحت مسودہ قواعد ان اشخاص کی اطلاع کے لئے جن پر اس کا اثر ہوگا عنقریب پنجاب گزٹ میں شائع کیا جائیگا۔ اس کی اشاعت کے تین دن گزر جانے پر ان اعتراضات اور تجاویز کے ساتھ جو مذکور کے دوران میں اس بارہ میں موصول ہونگی مسودہ مذکور پر غور کیا جائیگا۔ قانون اور مسودہ قواعد کی نقول

[1] وہ تین کروڑ بالغ ہیں تو اسی قدر عورتیں ہونگی۔ چھ کروڑ کی مردم شماری کا اوسط حساب ہے کہ ہر گھر میں اوسطاً دو بچے ہوتے ہیں۔ تو اسی حساب سے شیعہ کا کل شمار ہندوستان میں بارہ کروڑ ہوا۔ کل مسلم آبادی ۷-۸ کروڑ کے درمیان ہے۔ ناظرین اس دعوے کی صداقت جانچ لیں۔ (اہلحدیث)

# مومیائی

عہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں [illegible] شہادتیں [illegible]
خون صالح پیدا کرتی [illegible]
سل و دق - دمہ - کھانسی - ریزش - کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - جریان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمریں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے -
[illegible]
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے - دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے - چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد - عورت - بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ضعیف العمر کو عصائے
پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے - ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی - قیمت فی چھٹانک [illegible]
[illegible] پاؤ [illegible] مع محصول ڈاک -
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا - الٰہی ریاست ایک پاؤ
کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر - نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی -

## تازہ شہادتیں

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور [illegible]
مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اس کے قبل [illegible]
منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی " (۱۶ فروری [illegible])
جناب راؤ عبد الواسع خان صاحب [illegible] - آپ کی مومیائی
کی بہت تعریف ہے [illegible] مفید بھی ہے - میں نے اس سے پیشتر
[illegible] بھی بہت اچھی ثابت ہوئی اب ایک [illegible] ارسال
فرمائیں " (۲۲ - فروری [illegible])
جناب عبد الستار صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
مومیائی منگوانے کا پتہ [illegible]
[illegible]



# خوشبودار موبنو و اثر طلا

[illegible]
[illegible] ادویات سے تیار کیا گیا ہے - کیسی ہی کمزوری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نیپالی زیچہ - افریقہ [illegible] کا تیل - بیربہوٹی
برہمی مورچہ صحرائی [illegible] - جونک [illegible] - تیلنی
[illegible]
کا تیل - ریگ ماہی - بیج [illegible] - موم روغن
[illegible]
جگر کی چربی - کالے سانپ کا [illegible] - زردی بیضہ مرغ
وغیرہ وغیرہ - تجربے کے مطابق فائدہ نہ ہو تو دگنی قیمت واپس
چھوٹی شیشی یک تولہ پانچ روپیہ - علاوہ محصول ڈاک ۸ / -
(منگوانے کا پتہ)
فلیمیا کیمیکل ورکس [illegible] فیروز کوٹ (پنجاب)



تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی

چار جلدوں میں

## کا ہدیہ سات روپے

فی جلد [illegible]

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار
اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے -

[illegible] مولانا عبد [illegible] صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان [illegible]
مالکان کتب خانہ [illegible] الاسلام امرتسر



# بالکل مفت

عہ

مندرجہ ذیل کتب برائے تبلیغ ان حضرات کو مفت دی
جائینگی جو بالکل نادار اور غریب ہوں اور قیمتاً نہ خرید سکتے
ہوں [illegible]
[illegible]
[illegible] البین فی اتباع خاتم النبیین - حزب المقبول -
ترجمان وہابیہ - قرآن مجید مترجم موٹے حروف والا -
صحیح بخاری شریف مترجم -
[illegible]
ضلع نلور - صوبہ مدراس



# سرمہ رفیق چشم سیروں مفت

تقسیم کیا جا رہا ہے - آپ بھی محصول ڈاک کیلئے صرف ڈیڑھ آنے
کے ٹکٹ بھیجکر بیش قیمت سرمہ اور کتاب نور نظر کے پوشیدہ
خزانے " بالکل مفت طلب فرمالیجئے - مفصل فوائد اور
ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی -

پتہ :- منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن
[illegible] ضلع حصار (پنجاب)



# زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ
تازہ تصنیف زوال غازی " ملاحظہ فرمائیں -
اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں -
سیاحت یورپ - افغانستان کی ترقیات - ملک کے [illegible]
اور خوانین اور ملاؤں کی [illegible] کے حالات - بچہ سقاؤ کی
بادشاہت کے حالات - غازی محمد نادر شاہ کے حالات
مفصل مندرج ہیں - کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے
کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو چھوڑنے کو
دل نہیں چاہتا - ضخامت [illegible] کے ۱۸۶ صفحات
[illegible] قیمت تین روپے - [illegible]
پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر [illegible]

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
NATIONAL MUSLIM ... DELHI.


# بیمۂ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

**بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں**

مزید معلومات کے لئے

**اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ**

قائم شدہ ۱۸۷۴ء ہیڈ آفس بمبئی

یا

**سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے**


(۴۸۸)


## ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

(حصہ اول) مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب مصنف "کنز المجربات" وغیرہ۔ جس میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی۔ ہزارہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، مصریات، مخفیات، سنیا سیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچ سو صفحات۔ آپ ضرور منگوائیں۔ بڑی مفید چیز ہے۔ قیمت تین روپے۔ محصول ڈاک ۸/

## ائمہ تلبیس

مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے ۔۔۔ عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدیت کے دعوے کر کے عوام کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے۔ "ائمہ تلبیس" پڑھنے والوں کے لئے بہت مفید کتاب ہے اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ ملک کے ممتاز علماء اور اکابرین نے اسکو بہت پسند کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲/

## رئیس قادیان

از مصنف ممدوح۔ مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات جدید طرز پر۔ ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے جب تک کتاب شروع کر کے پوری پڑھ نہ لیں۔ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ قیمت حصہ اول ۱۲/ ۔ دوم ۱۲/

مندرجہ کتب منگوانے کا پتہ۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

## سرمہ نور العین

۲/

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۲/

پتہ۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

## آب شفا

۱/

بدہضمی، کھٹی ڈکاریں۔ بھوک کم۔ معدہ کمزور وغیرہ کے علاوہ دردِ سر۔ دانت و درد سینہ، شکم، کمر، جوڑوں کا درد، ہیضہ اور بلغمی بیماریوں کا مجرب اور فوری الاثر علاج ثابت ہو چکا ہے۔ مثل شربت کام دیتی ہے۔ وقتِ رات دن پر ساکر حکیم کا کام دیتی ہے۔ ہر اشتہار مفت۔ بے شمار محصول و خرچ پیکنگ وغیرہ آنا۔ فوری بیچنے پر ترکیب ہمراہ ہوگا۔

پتہ۔ منیجر [illegible] مکمل بمبئی۔ [illegible] گرو ہرمان امرتسر

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ -
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۶

# اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔۔
عام خریداران سے ۔۔
۔۔ ششماہی ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۳۹۱)

## فہرست مضامین

نظم (قطعات) - - - - ۱
انتخاب الاخبار - - - - ۲
مقالات اسلامیہ بجواب سوالات آریہ ۳
خدا کی طرف سے آنے والوں کی شان اور بہت بلند ہوتی ہے ۵ - احمدی مثلث - ۵
جلسہ اہل حدیث کانفرنس نعمگڈہ چوڑیاں ۶
نغمات توحید - - - - ۷
امیر ملت علی پوری کی شان - - - ۸
[illegible] ۹ - اہل بیت اور شیعہ ۱۰
[illegible] - - - ۱۱
[illegible] - - - ۱۲
فتاویٰ ۱۳ - متفرقات - ۱۴
[illegible] ۱۵ - اشتہارات - ۱۶

# قطعات

(نتیجۂ فکر جناب عبدالخالق صاحب حشر دینانگری)

اے مسلماں! اب تلک تقدیر پر روتا ہے تو — یعنی یہ عز و وقار اپنا یونہی کھوتا ہے تو
غیر قومیں بر سر اوج کمال ہیں جلوہ گر — لیکن اب تک خواب غفلت میں پڑا سوتا ہے تو

---

کل تلک تھا ربع مسکوں پر ترا سکہ رواں — اب وہ حالت ہے تری کہ الحفیظ والاماں
اس جہان رنگ و بو میں یہ ترا لٹتا وقار — یہ نہ سمجھ گرفتار پر بھی ہے بہت حد تک گراں

---

جذبۂ ملت ذرا بھی تجھ میں اب باقی نہیں — اتفاق و اتحاد اور وہ وفا باقی نہیں
تابش ایماں گئی اور جوش ملت بھی گیا — غرضیکہ تجھ میں مسلماں کچھ بھی رہا باقی نہیں

---

[illegible] — [illegible] توحید کا سب کر دیا
[illegible] — پھر سے پیدا کر تو پہلی سی [illegible]

# انتخاب الاخبار

— امرتسر میں گرمی روز بروز بڑھ رہی ہے۔

— یکم مئی کو لیبر فیڈریشن کی طرف سے جلیانوالہ باغ امرتسر میں زیر صدارت پنڈت جواہر لال نہرو یک روزہ کانفرنس ہوگی۔ اس فیڈریشن کی طرف سے مالک کارخانہ داں ایسوسی ایشن امرتسر کو چٹھی لکھی گئی تھی کہ یکم مئی کو کارخانے بند رکھیں۔ مگر ایسوسی ایشن نے اس روز چھٹی نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

— چارٹرڈ بنک امرتسر سے ایک شخص نے اپنی ساس کے نام سے بیس ہزار روپیہ ایک عورت کو اپنی ساس ظاہر کرکے برآمد کرالیا۔ معاملہ پولیس کے زیر تحقیق ہے۔

— میونسپل کمیٹی امرتسر کی طرف سے شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے ایک ہزار روپیہ دینے کی خبر جو سابقہ پرچہ میں شائع ہوئی ہے اسکی تردید ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ نے اس کی منظوری نہیں دی۔

— لاہور میں کسانوں کا ستیہ آگرہ جاری ہے۔ ایک ہزار سے زائد گرفتاریاں ہوچکی ہیں۔

— مولانا عبید اللہ سندھی نے بنگال پراونشل جمعیتہ العلماء کی کانفرنس (جو ۲-۳-۴ جون کو کلکتہ ہورہی ہے) کی صدارت قبول کرلی ہے۔

— پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگئی ہے۔ اس پر آئندہ اجلاس میں بحث ہوگی۔ نیز ممبران اپوزیشن کی طرف سے وزارت کے خلاف بھی تحریک پیش ہوگئی ہے۔

— حیدرآباد دکن ایجی ٹیشن بدستور جاری ہے پنجاب کے ہر شہر و قصبہ سے آریوں کی طرف سے جتھے جارہے ہیں۔

— لکھنؤ میں فرقہ شیعہ کی طرف سے تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے۔ پنجاب سے بھی جتھے جارہے ہیں۔

— آئندہ ماہ مئی میں سردار پٹیل مشرقی افریقہ کو روانہ ہوجائینگے۔

— کلکتہ میں ایک گھر کے چار افراد بجلی کو چھونے سے ہلاک ہوگئے۔

— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جو کلکتہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق ایک رزولیوشن پیش ہونے والا ہے۔

— راجکوٹ کے حالات ابھی درست نہیں ہوئے گاندھی جی اور دربار ویروالا میں جو گفت و شنید جاری تھی پھر ٹوٹ گئی ہے۔

— حکومت سپین کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جبرالٹر پر حملہ کی خبر بے بنیاد ہے۔

— اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۴۔ ۱۵ مئی کو میڈرڈ میں جشن فتح منایا جائیگا۔

— ایک اطلاع مظہر ہے کہ منگولیا کے اندرونی حصوں میں جاپانی فوج نے چینی فوج کو بھگا دیا ہے۔ ایک مقام پر قبضہ بھی کرلیا ہے۔

## سب سے پہلے
اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر
## حساب دوستاں
ملاحظہ فرمائیں

— انگلستان سے بڑی مقدار میں سونا امریکہ کو بھیجا جارہا ہے۔ ۲۱ اپریل کو ۲ کروڑ روپیہ کا سونا نیویارک بھیجا گیا ہے۔ جب سے جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر قبضہ کیا ہے تب سے اس وقت تک برطانیہ ۱۱ کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا سونا امریکہ کو بھیج چکا ہے۔

— معلوم ہوا ہے کہ محمد افضل خان شنواری نے اپنے آپ کو افغان گورنمنٹ کے حوالے کردیا ہے۔ گورنمنٹ نے اس کو معاف کرنے اور اس کی ضبط شدہ جائداد کو واپس کردینے کا اطمینان دلایا ہے۔

— لاہور۔ مزنگ کے قبرستان میں مُردوں کو دفن کرنے اور قبر کھودنے کے متعلق گورکنوں اور مسلمانوں میں تنازع پیدا ہوگیا ہے۔ حق ملکیت کی بنا پر عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کردیا گیا ہے۔

— کلکتہ کے ایک بڈھے جوتشی نے پیشگوئی کی ہے کہ آئندہ چند ہفتوں تک کلکتہ میں ایک زبردست زلزلہ آئیگا۔

— ایک نمائندہ پریس نے صدر کانگرس سے ملاقات کے دوران میں سوال کیا کہ اگر ورکنگ کمیٹی کی ترتیب کے متعلق گاندھی جی کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہوسکا تو آپ کیا کرینگے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یا تو میں ورکنگ کمیٹی خود مرتب کرونگا یا مستعفی ہوجاؤنگا۔

— لندن۔ مسٹر ایمری ممبر پارلیمنٹ نے دار العوام میں ایک رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے تمام اسلحہ اور روپیہ پر گورنمنٹ کا قبضہ ہو۔

— مصر میں ۲۲ اطالوی جاسوس جو ایک نہر کی تعمیر میں بطور مزدور کام کر رہے تھے ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے قبضہ سے اہم دستاویزات نقشے اور چٹھیاں برآمد ہوئیں۔

— لندن۔ دار العوام میں نرسنگ (دایہ گیری) پر بحث کرتے ہوئے مسٹر ویلیٹ نے ایک لاکھ لیڈی والنٹیئرز کی جو جنگ کے دوران میں بطور نرس کام کرسکیں۔ اپیل کی۔ نیز یہ بھی کہا کہ جنگ کے پہلے ۲۴ گھنٹوں میں دو لاکھ بستروں کی ضرورت ہوگی۔

**مضامین آمدہ** | مولوی عبد العزیز صاحب۔ مولوی محمد عثمان صاحب۔ نسیم صاحب امٹی۔ منشی محمد خان۔

**غیر مقبولہ** | درود شریف۔ قادیانی نبوت کی آواز۔

**جماعت اہل حدیث ہوشیار ہوجائے** | ایک شخص جو اپنا نام حکیم نذیر بتلاتا ہے۔ مسکن بلوچستان۔ حلیہ یہ ہے۔ لمبا قد۔ پتلا جسم رنگ گورا۔ داڑھی کٹی ہوئی۔ عمر تقریباً تیس سال جگہ جگہ جہاں جہاں اہل حدیث افراد ہیں دورہ کررہا ہے۔ اپنے آپ کو مصیبت زدہ بتلا کر خوب چندہ وصول کرلیتا ہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کئی جگہ جماعت اہل حدیث کو دھوکہ دے چکا ہے۔ لہذا جماعت اہل حدیث ایسے شخص سے ہوشیار ہوجائے۔ بعض جگہ [illegible] کے خود اعتراف ہے۔ (ریاست نگار)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۷ - ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

## مقالات اسلامیہ بجواب سوالات آریہ

آریوں کے گرو سوامی دیانند یا ان کے نام سے کسی آریہ پنڈت نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں جو غیر محققانہ اعتراضات قرآن مجید پر کئے ہیں ہم ان کے جوابات سے عرصہ ہوا فارغ ہو چکے تھے اور سمجھا تھا کہ اس قسم کے اعتراضات گئے زمانے میں تو ہو سکتے تھے اس علمی ترقی کے زمانے میں شائد آریہ سماجی بھی پیش کرتے ہوئے جھجکیں گے۔ مگر "آریہ ویر" ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی تک کل آریہ علمی روشنی میں نہیں آئے بلکہ پرانی لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ آریہ ویر کے سوالات کو ہم نے معمولی نظر سے دیکھ کر پھینک دیا تھا مگر بعض مسلم احباب کے توجہ دلانے پر آج ان پر کچھ لکھتے ہیں۔ سوالات کی سرخی ہے :-

"مسلمان علماء سے سوالات"

**پہلا سوال** | اسلام کی تعلیم ہے کہ جو آدمی حضرت محمد صاحب پر ایمان لائینگے انہیں بہشت میں دوسری نعمتوں کے علاوہ ستر حوریں ملیں گی۔ مہربانی کرکے بتایا جائے کہ یہ ارشاد تو مردوں کے لئے ہوا۔ عورتوں کو کیا ملے گا؟ (آریہ ویر لاہور صفحہ ۲۔ مورخہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

**جواب** | ستر حوروں کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر فتح البیان...

**سوال ۲** | جنت یا بہشت کے متعلق قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وہاں دودھ کی نہریں ہوں گی۔ اب سوچنا یہ ہے کہ دودھ کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا جواب تو یہی ہے کہ دودھ گائے بھینسوں سے پیدا ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بہشت میں گائے بھینسیں ضروری ہونگی۔ اگر گائے بھینسیں ہیں تو گوبر بھی ضرور ہوگا۔ گوبر سے مچھر اور مچھر سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بہشت میں گائے بھینسوں کے چارہ کے لئے کھیت بھی ضرور ہونگے اور آدمی بھی جو ان کھیتوں کو سنبھالنے والے ہل چلانے والے اور بیج بونے والے ضرور ہوں گے۔ اس طرح وہ تمام اشیاء جو اس دنیا میں دیکھنے میں آتی ہیں ضرور موجود ہونگی تو پھر یہ بتائیں کہ بہشت اور اس دنیا میں فرق کیا ہے؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

**جواب ۲** | سائل نے قانون قدرت پر غور نہیں کیا کہ وہ کتنا وسیع ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض چشموں کے پانی نہایت ٹھنڈے اور شیریں نکلتے ہیں اور بعض کے کڑوے۔ بعض کے اتنے گرم کہ چاول اُبل جائیں اور چاول پک جائیں۔ یقین نہ ہو تو مونگھیر یا منی کرن ضلع کانگڑہ وغیرہ مقامات میں دیکھیں جو ہمارے دیکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح تحت قدرت ہے کہ پانی کے چشموں کی طرح دودھ کا چشمہ بھی جاری کر دے۔ یہ کام محال نہیں ہے۔ اگر آریہ سوال اٹھائیں کہ یہ مروجہ قانون قدرت کے خلاف ہے تو وہ ہمیں بتائیں جوان جوان آدمیوں کا پیدا ہو جانا اور پھر اس سلسلے کا بند ہو جانا کیوں ہے۔ بس آپ کا سارا اعتراض جڑ بنیاد سے اکھڑ گیا جو آپ نے "ستیارتھ پرکاش" سے اخذ کیا ہے۔

**سوال ۳** | قرآن شریف میں آیا ہے کہ جنت میں سونے کے زیورات ملیں گے۔ اس لئے وہاں سنار ہونے ضروری ہیں۔ زیوروں کو بنانے کے لئے آگ ضروری ہے مگر اس کے برعکس آگ کا ہونا اسی قرآن شریف میں دوزخ میں بتایا گیا ہے اور بہشت کو اس سے مبرا بتایا گیا ہے۔ اس کے متعلق مسلمان علماء کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا وہ بہشت میں آگ ہونا مانتے ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

**جواب ۳** | یہ سوال بھی قانون قدرت کو محدود سمجھنے پر ہے۔ آریہ مترو! اب تو دستکاری کی جگہ مشینری نے لے لی ہے۔ مشینری کے ہوتے ہوئے آپ کا یہ سوال بے معنی ہے۔ خدا کی قدرت سے زیور سازی کی مشین بن جائیگی جو ملائکہ کے ذریعہ روزانہ اپنا کام کریگی دستکاری کی حاجت نہیں۔

**سوال ۴** | جنت اور دوزخ کس جگہ واقع ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

**جواب ۴** | جنت دوزخ کی جگہ زمین ہی ہے۔ جنتی کہیں گے الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوء من الجنة حيث نشاء۔ (خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں بہشت کا وارث کیا۔ جہاں ہم چاہتے ہیں جنت میں جگہ لے لیتے ہیں)

**سوال ۵** | بہشت میں شراب کا ملنا بھی بتایا گیا ہے۔ یہ کیوں؟ جس چیز کو اہل اسلام یہاں ناپاک اور بری چیز خیال کرتے ہیں۔ وہ بہشت میں خدا نے کیوں حلال کر دی؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

**جواب ۵** | یہ بہت پرانا مغالطہ ہے جو آریہ سماج...

ahmadimuslim.de

دیا کرتے ہیں۔ سنئے! جنت کی شراب کے ساتھ طہورا کا لفظ بھی ہے۔ یعنی شرابا طہورا۔ جس کے پورے الفاظ یہ ہیں:-

اسقاھم ربھم شرابا طھورا

یعنی پروردگار اہل جنت کو پاک شراب پلائیگا۔

پاک شراب سے مراد ہے بے نشہ۔ جس کی شان میں یہ ارشاد ہے۔ لا فیھا غول ولا ھم عنھا ینزفون (نہ اس میں چکر ہوگا نہ اس کی وجہ سے متوالے ہونگے) نشہ والی شراب کو قرآن مجید نے نجس قرار دیا ہے۔ پڑھئے انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان۔ بت پرستی اور شراب وغیرہ یہ ناپاک شیطانی کام ہیں۔ پس جو ناپاک ہے وہ حرام ہے جو پاک ہے وہ حلال ہے۔ اس کی مثال آریہ اصول کے مطابق یہ ہے کہ دو ہنڈیوں میں دال پکی ہے۔ ایک میں گوشت بھی ملا ہوا ہے اور ایک خالی ہے۔ آریہ خیال کے مطابق گوشت والی دال کھانے کے قابل نہیں ہے اور بلا گوشت دال کھانے کے قابل ہے۔ یہی فرق ہے دنیاوی شراب نجس اور اخروی شراب طہور میں۔

**سوال ۶** | قرآن شریف کی سورہ اعراف میں آیا ہے کہ خداوند تعالے نے تمام مخلوقات اور زمین اور آسمان چھ دن میں پیدا کئے۔ تاؤ کہ جب دن نہ تھا تو خدا نے کس طرح اندازہ لگایا۔ ساتھ ہی قرآن میں تو لکھا ہے کُنْ فَیَکُوْنَ" یعنی جس وقت خداوند کریم کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس وقت ہو جاتی ہے۔ تو اس کا کیا مطلب کہ چھ دنوں میں تمام مخلوقات پیدا کی۔ اس کن کے بیان کے متعلق تو مخلوقات اُس وقت ہو جانی چاہئے تھی۔ جس وقت کہ خدا نے خیال ہی کیا۔ تو پھر چھ دن رات کیا معنی رکھتے ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

**جواب ۶** | اس میں بھی آریہ سماج کو بہت پرانی غلطی ہے وہ تعصب کے مارے قرآن مجید کے لفظوں کو نہیں دیکھ سکے۔ اگر دیکھتے تو یہ جان جاتے کہ زمین کی صورت موجودہ میں پیدا ہونے تک بے حساب کیفیات ہیں جیسے انسانی بچہ کے پیدا ہونے میں بعض کیفیات ہیں۔ ہر کیفیت کو کن کہا جاتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے۔ پھر دوسری کو کن کہا جاتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے اس کے بعد پھر تیسری اور پھر چوتھی۔ پس آیت واقعہ کی تصدیق اور واقعہ آیت کی تائید کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کی غلطی بتاتے ہیں۔

**سوال ۷** | قرآن میں لکھا ہے۔ خدا جس کو چاہے سیدھے راستے لگائے۔ جس کو چاہے بُرے رستے میں لگا دے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نیکی بدی آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اور جو کچھ کرتا ہے۔ خدا ہی کرتا ہے۔ پس جب نیکی بدی کرانے کا ذمہ دار خدا ہو۔ تو اُسے بہشت و دوزخ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

**جواب ۷** | خدا کن لوگوں کو ہدایت کرتا اور کن کو گمراہ کرتا ہے؟ یہ اس نے خود بتا دیا ہے۔ غور سے سنئے۔ یھدی الیہ من ینیب۔ جو خدا کی طرف جھکے خدا اس کو سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتا ہے اور ما یضل بہ الا الفاسقین یعنی بدکاروں پر گمراہی کا حکم لگاتا ہے۔ ان معنی اور اس تفصیل پر کیا اعتراض۔ یہ تو بالکل ایسی مثال ہے جو کوئی طبیب یا ڈاکٹر کہے کہ میری دوا سے ان کو فائدہ ہوتا ہے جو پرہیز کرتے ہیں اور بدپرہیزوں کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتا ہے۔

**سوال ۸** | مسلمان بڑی ڈھینگ مارا کرتے ہیں کہ اسلام خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہے۔ لیکن اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر خدا کے نام کے ساتھ محمد صاحب کا نام کیوں کلمہ میں لگایا گیا ہے اور ان پر ایمان لانا اتنا ہی ضروری کیوں سمجھا گیا ہے۔ جتنا خدا پر؟"

(حوالہ پرچہ مذکور)

**جواب ۸** | ہاں صاحب ستیارتھ پرکاش میں بھی یہ سوال پیدا کیا گیا ہے جس کا مفصل جواب ہم نے "حق پرکاش" میں دیدیا ہوا ہے۔ سنئے اللہ کو الوہیت میں وحدہٗ لاشریک جاننا اور پیغمبر کو اس کا رسول جاننا یہ شرک نہیں ہے۔ سوامی دیانند بھی اس صورت کو شرک نہیں کہتے۔ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش سملاس چودھواں۔ ذرا اپنے آئینے میں منہ دیکھئے کہ ویدوں کے ملہمین (اگنی۔ وایو۔ آدت۔ انگرہ) کو ویدوں کا ملہم ماننا آریہ ایمان میں داخل ہے یا نہیں۔ یقیناً ہے تو پھر بہ نسبت اہل اسلام کے آریہ سماجی چار گنے مشرک ہوئے یا نہیں۔ پس ع

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

**سوال ۹** | حدیث میں لکھا ہے کہ حضرت محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ہماری امت میں سے دنیا میں ۷۲ فرقے پیدا ہونگے۔ ایک اُن میں ناجی یعنی نجات پانے والا ہوگا۔ اور باقی ناری یعنی دوزخی ہونگے۔ اب بتائیں کہ مسلمانوں مثلاً حنفی، شافعی مالکی، اہل سنت جماعت، اہل حدیث اور مرزائی وغیرہ کونسا فرقہ ناجی ہے؟

(حوالہ پرچہ مذکور)

**جواب ۹** | بہتر فرقے ہونے کی حدیث صحیح ثابت نہیں ہے۔ اس کا ذکر سفر السعادۃ میں دیکھئے اور واقعات سے اس کی شہادت پوچھیں تو ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور جواب وہی دیتے ہیں جو اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نقل ہوا ہے۔ یعنی ما انا علیہ واصحابی۔ یعنی وہ فرقہ حق پر ہے جو پیغمبر علیہ السلام کی سنت اور صحابہؓ کی روش پر ہو۔ نام اُس کا کچھ بھی ہو۔ مگر منظور نظر اس کو ہر حال میں اتباع سنت ہو اس کے متعلق ہمارا رسالہ "حیات مسنونہ" دیکھئے اور فائدہ اٹھائیے۔


**حق پرکاش** اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب میں قرآن شریف پر کئے تھے اس کا جواب مدلل اور عالمانہ جواب حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے دیا ہے۔ کئی بار چھپ چکی ہے قیمت ۱۲ر پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر


الہامی کتاب ۔ ... (۴۹۴) ... صاحب ... قیمت ... مینجر اہلحدیث

... حیات مسنونہ قیمت ۲ر پرچہ ۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

## قادیانی مشن

# خدا کی طرف سے آنیوالوں کی شان اور ہمت بلند ہوتی ہے

### امیر پیغام کا مغالطہ آمیز خطبہ

جماعت مرزائیہ کا یہ طریقہ کلام ہے کہ ایک لفظ جو متعدد معنیٰ رکھتا ہو اس کے ایک معنیٰ لیکر دوسرے معنیٰ کو مخلوط کر دیتے ہیں جو علم بیان کے بالکل خلاف ہے، مثلاً انسان کا لفظ قرآن مجید میں بُرے لوگوں کے حق میں بھی آیا ہے۔ ملاحظہ ہو کان الانسان کفورا۔ (انسان بڑا ناشکرا ہے) اور انبیاء علیہم السلام پر بھی انسان کا لفظ آیا ہے۔ تو کیا ان دونو مقاموں کو ایک کر دینا صحیح ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ امیر جماعت پیغامیہ نے اپنے خطبہ میں اس قسم کا ارتکاب کیا ہے۔ مرزا صاحب کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے خطبہ فرمایا ہے۔ جو "پیغام صلح" ۸-اپریل ۳۹ء میں شائع ہوا۔ اسکے مختلف مقامات اور فقرات یہ ہیں:-

اول :- حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنا مدمقابل عیسائیت کو چنا ہے۔

دوم :- لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کے مقام کو سمجھا نہیں۔ یہ شخص جو اس قدر بلند ہمت کا مالک ہے کہ اس قوم کے ساتھ ٹکر لگاتا ہے کہ جس سے ٹکر لگانے کے لئے سامان دنیا میں موجود نہیں۔ یہ دنیا کے معمولی انسانوں میں سے نہیں ہو سکتا۔

سوم :- آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ سے قبل اور آپ کے زمانے کی ابتدا میں عیسائیت اور اسلام کا باہمی تعلق کیا تھا۔ مسلمان تو ہمیشہ حضرت عیسیٰ کو نبی مانتے چلے آئے ہیں۔ اور اسی لئے عیسائیت کو باوجود اس کے غلو کے برا نہیں کہتے تھے۔"

**اہلحدیث** ان تین فقروں میں مولوی محمد علی صاحب نے جو افسوسناک مظاہرہ کیا ہے ہمارے پاس اس کے اظہار کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ قول عیسائیت اور حکومت انگریزیہ کو ایک دکھا کر مرزا صاحب کی بہادری کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ غلط ہے۔ عیسائیت اور چیز ہے اور حکومت انگریزی اور چیز ہے۔ حکومت انگریزی کے مقابلے کے لئے اس کو سامان جنگ کی ضرورت ہے۔ جس کی بابت آپ نے فقرہ ۲ میں لکھا ہے کہ

ٹکر لگانے کے لئے سامان موجود نہیں۔

لیکن مذہب عیسائیت کے لئے کسی توپ و تفنگ کی ضرورت نہیں۔ پرائمری کا سمجھ دار لڑکا بھی یہ کام کر سکتا ہے اگر وہ سورہ اخلاص کا ترجمہ خوب سمجھتا ہو۔

دوم :- یہ فقرہ کیسا غلط ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے مسلمان عیسائیت کو برا نہیں کہتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کی نسبت ہمیں یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہئے کہ وہ مرزا صاحب سے پہلے علماء کی خدمات سے واقف نہیں ہیں۔ مولوی آل حسن کی خدمات بصورت کتاب دنیا میں موجود ہیں۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی کی کتاب اعجاز عیسوی ناپید نہیں ہوئی۔ حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری کے مباحثات ابھی مسن بزرگوں کو یاد ہیں۔ سید ابو منصور دہلوی کی "نوید جاوید" دنیا میں موجود ہے۔ اسی قسم کی بہت کتابیں عیسائی مذہب کی تردید میں ملتی ہیں جو مرزا صاحب سے مبعوث بلکہ پیدا ہونے سے بھی پہلے کی ہیں۔ پھر یہ کیا ناقدری اور ناشکری بلکہ اخفاء حق ہے جو مرزا صاحب کی تعریف میں حد سے زیادہ کیا گیا ہے۔ یہ اسی طرح کی شاعرانہ ترنگ ہے جو کسی شاعر نے اپنے دوست کے حسن و جمال بتانے کو کہی ہے

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم مرزا صاحب کی تحریر سے واقعات پر مزید روشنی ڈالتے ہیں۔ موصوف نے مناظرہ عیسائیاں امرتسر میں آخری دن یہ کہا تھا:-

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا کہ جو فریق سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا"

(جنگ مقدس ص۱۸۹)

انسان کو خدا بنانے والا ڈپٹی آتھم مناظر عیسائیاں تھا مطلب اس پیشگوئی کا یہ تھا کہ آتھم پندرہ ماہ تک بسزائے موت جہنم میں ڈالا جائیگا۔ اس کی انتہائی تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء تھی لیکن وہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو اصل میعاد سے بائیس ماہ بعد کو فوت ہوا۔ بس یہی ایک خصوصیت مرزا صاحب کی تھی جس کا اہل مرزا صاحب سے پہلے کوئی نہیں گزرا۔ اسی نے ملک سے مرزا صاحب کے حق میں یہ کہلوایا ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری غلط گوئی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے غلط گو پہلے

سچ تو یہ ہے کہ اگر اس موقع پر علمائے اسلام ہوشیاری سے کام لیکر مرزا صاحب کو الگ نہ کر دیتے تو آج بقول سعدی مرحوم

بیا لائد ہمہ گاوان دہ را

تو تمام اہل اسلام کی گردن شرم کے مارے جھکی ہوتی۔ مولوی صاحب کو یقین رکھنا چاہئے کہ آج دنیا اس قسم کے مبالغات سننے کے لئے تیار نہیں ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ "اہلحدیث" زندہ ہے اور جب تک زندہ ہے احمدیت کے متعلق اس کا یہ اعلان رہیگا ؎

مجھ سا مشتاق زمانے میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

---

# احمدی مثلث

ناظرین کو علم ہوگا کہ اتباع مرزا میں مشہور دو گروہ تھے۔ یعنی قادیانی اور لاہوری۔ اب زمانہ ترقی کا ہے ان دو گروہوں میں سے دو گروہ اور پیدا ہو گئے ہیں ایک

ahmadimuslim.de

قادیانیوں سے پیدا ہوا - جن کو وہ مخرجین کہتے ہیں - اور وہ اپنا نام مجلس احمدیہ قادیان رکھتے ہیں - جن کے رہبر شیخ عبدالرحمٰن نومسلم المعروف مصری ہیں - انکا روئے سخن خلیفہ قادیان کی طرف ہے - دوسرا گروہ لاہوری ہے - ان میں سے ایک شاخ شیخ غلام محمد کی نکلی ہے - جس کا دعویٰ ہے کہ میں حسب پیشگوئی مرزا صاحب مصلح موعود ہوں - یعنی وہ شخص ہوں جو بقول مرزا صاحب امت مرزائیہ اور دوسرے لوگوں کی اصلاح کریگا - ان صاحب کے ساتھ دونوں فریق برسرجنگ ہیں - کوئی ان کو مخبوط الحواس کہتا ہے کوئی پاگل - مگر وہ اپنے خیالات پر بڑی مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں اور آخرکار انہوں نے دونوں فریقوں کو نوٹس دیا ہے کہ میرے ساتھ فیصلہ کرلیں - جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ

میری تحریرات اور آپ لوگوں کی جوابی تحریرات ایک جماعت منصفہ کے سامنے پیش کی جائیں وہ جماعت منصفین اگر میرے حق میں فیصلہ کرے تو آپ دونوں (قادیانی خلیفہ اور امیر جماعت لاہوریہ) میرے ہاتھ پر بیعت کریں - اور اگر فیصلہ میرے خلاف ہو تو میں آپ کے ساتھ ہوجاؤنگا -

تجویز تو معقول ہے - اگر کوئی ذاتی غرض مانع نہ ہو تو اس پر عمل کرنا آسان ہے - امید ہے یہ چاروں فریق کچہریوں میں گردش کرنے کی بجائے باہم بیٹھ کر فیصلہ کرلیں گے -

**ہمارا حق** اگر ہم اپنے حق کا بھی اظہار کریں تو بے جا بات نہیں ہوگی - اول تو یہ کہ ہم ان حضرات کی خدمت کے لئے کمربستہ رہینگے - ہماری جماعت ان صاحبوں کی ہر طرح خدمت کریگی اور فیصلہ کے بعد جو فریق غالب ہوگا اسکے ساتھ ہمارا مقابلہ ہوگا - جس کا مضمون ہوگا :-

"مرزا صاحب کا آخری فیصلہ"

ہم مدعی ہونگے کہ مرزا صاحب اس دعا آخری فیصلہ کے ذریعہ وہی ثابت ہوئے جو انہوں نے کہا تھا - اگر مسلم منصف ہمارے حق میں فیصلہ دیں تو ہمارا مدمقابل احمدیت چھوڑ دے - اگر ہمارے برخلاف فیصلہ ملے تو ہم مخالفت چھوڑ دیں گے -

امید ہے ہماری درخواست کو چاروں فریق نیک نیتی پر مبنی سمجھ کر توجہ فرمائینگے تاکہ آئے دن کے جھگڑے ختم ہوجائیں اور ہم سب مل کر اسلام کی خدمت کریں -

**نوٹ** اس مقابلہ میں چاروں فریقوں کا ایک ایک نمائندہ مناظرہ میں لیا جائیگا جو اپنے رئیسوں کی طرف سے مجاز ہوگا اور اگر ان چاروں فرقوں کے رئیس خود گفتگو کرینگے تو فبہا و نعمت -

# جلسہ اہل حدیث کانفرنس فتحگڈھ چوڑیاں

اس جلسے کی جس قدر دھوم دھام تھی خدا کے فضل سے اس قدر بارونق ہوا - آج تک جتنے جلسے کانفرنس مذکور کے ہوئے ہیں ان میں سے رونق کے لحاظ سے کلکتے کا جلسہ سب سے بڑھ کر تھا - لیکن فتحگڈھ چوڑیاں کا جلسہ بھی کثرت شرکاء کی وجہ سے کلکتہ کے جلسہ سے کم نہ تھا بلکہ ایک وجہ سے زیادہ - کیونکہ کلکتہ خود ایک ایسا شہر ہے جہاں لاکھوں کی آبادی ہے - وہاں ہزاروں کا اجتماع ہوجانا کوئی بڑی بات نہیں ہے - مگر فتحگڈھ چوڑیاں کا قصبہ اتنا مختصر ہے کہ وہاں ساری آبادی چھ ہزار کی ہے - وہاں کلکتہ کے برابر مجمع ہوجانا اور پھر منتظمین کا اس کو برداشت کرلینا واقعی تعریف کے قابل اور خدا کے شکریہ کا مستحق ہے - جلسہ میں چونکہ دیہات پنجاب کے لوگ زیادہ شریک تھے جو اردو زبان سے زیادہ مانوس نہیں تھے - اس لئے پنجابی تقریریں زیادہ ہوئیں اور اردو میں کم - لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اس خالص پنجابی جلسے میں بھی مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی محمد صاحب دہلوی کی غیر موجودگی حاضرین کو شاق گزرتی تھی اور پوچھتے تھے کہ کیوں نہیں آئے - مولوی صاحبان کی اس پنجابی قبولیت پر جتنا غبطہ کیا جائے بجا ہے -

تقریروں کے علاوہ رزولیوشن (تجاویز) بکثرت پاس ہوئے جو پہلے پرچے میں درج ہوچکے ہیں اور ترجمہ انگریزی کرا کر گورنمنٹ اور دوسرے متعلقین کو بھیجے گئے ہیں - سب سے بڑا کام جس پر حاضرین جلسہ کی نظریں تھیں وہ گول میز کانفرنس تھی - جس پر صدر صاحب جلسہ اور دوسرے اصحاب کا بہت سا وقت صرف ہوا - صدر صاحب سختی سے کام لے کر گول میز کانفرنس کو صرف چند اصحاب پر محدود نہ رکھتے تو جلسے کا بہت سا وقت ضائع ہوتا - مگر ان کی حسن تدبیر سے گول میز کانفرنس چند اصحاب میں ہی محدود رہی جو انہی کے ڈیرے پر شریک مجلس رہے -

گول میز کانفرنس میں جو کچھ ہوا اور جس طریق سے گفتگو ہوئی وہ تو علیحدہ رسالے کی صورت میں مفصل شائع ہوگی - انشاء اللہ! سردست صاحب صدر اور ارکان مجلس کا فیصلہ جو انہوں نے جلسۂ عام میں سنا دیا تھا درج کیا جاتا ہے -

**نوٹ** تین چار گھنٹوں کی بحث کے بعد یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ حافظ عبداللہ صاحب کی نظر میں تفسیر مصنفہ مولوی ثناء اللہ میں جو مقامات غلط ہیں ان آیات کی صحیح تفسیر عربی میں لکھ دیں - جس میں مصنف پر کوئی طعن و تشنیع نہ ہو - مولوی ثناء اللہ اس تفسیر کو بطور ضمیمہ لگا دیں اور تردید نہ کریں -

## فیصلہ

تاریخ ۹-اپریل ۱۹۳۹ء

آج صبح آٹھ بجے سے لیکر ڈیڑھ بجے تک گول میز کانفرنس کا جلسہ جاری رہا اس جلسہ میں فریقین کے حسب ذیل تین تین آدمی مولوی ثناء اللہ مولوی عبداللہ ثانی مولوی عبداللہ معمار دوسرے فریق کے مولوی حافظ عبداللہ صاحب - حکیم نورالدین صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب شامل ہوئے - صدر صاحب نے اپنی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کو گول میز کانفرنس میں شامل کیا - ......... مولوی داؤد صاحب - مولوی اسماعیل صاحب - مولوی محمد حنیف صاحب مولوی قمر صاحب مدراسی - مولوی عبدالوکیل صاحب شاہ محمد شریف صاحب - حاجی عبدالرحمٰن صاحب حاجی بشیرالدین صاحب - مولوی حافظ محمد صاحب

# ملکی مطلع

## ہماری اسمبلی

**مجلس وضع قوانین ہے یا پہلوانوں کا دنگل؟**

۳۱ مارچ کو میں پشاور میں تھا۔ ایک دوست کے ساتھ پشاور کی اسمبلی میں گیا۔ میں نے اس مجلس کو جہاں ہندو سکھ۔ مسلم ممبروں کا مجمع تھا عجیب متانت سے گفتگو کرتے پایا۔ پریذیڈنٹ یعنی اسمبلی کے سپیکر نہایت متانت سے بولتے تھے۔ کوئی ان کے سامنے چوں نہیں کرتا تھا عند الملاقات میں نے سپیکر کی خدمت میں ہدیہ تحسین پیش کیا۔ اس کے برخلاف ہمارے پنجاب کی اسمبلی کی کیفیات جو اخباروں میں چھپتی ہیں ہم کو عجیب نمونہ دکھاتی ہیں۔ اسمبلی کی شروع ہی کی تاریخ سے دھکا پیل۔ مقابلہ باہمی سخت کلامی۔ صدارت کی بے فرمانی نظر آتی ہے۔

ایک دفعہ سفر ریل میں مجھے ایک تعلیم یافتہ سکھ کے ساتھ مصاحبت ہوئی جو انگلستان سے ہوکر آیا تھا اس نے وہاں کی پارلیمنٹ اور دیگر مجالس کا حال سنایا کہ ممبران آپس میں کتنا شور وشغب کریں لیکن سپیکر (صدر) جب بولنے لگے تو پھر کسی کی مجال نہیں کہ بولے یہ ان میں کمال درجہ کی تہذیب ہے کہ اپنے صدر کا بڑا احترام کرتے ہیں۔

ہم ہندوستانیوں نے انگلستان سے سب کچھ سیکھا۔ مگر انگلستان کی اچھی باتوں کو ابھی ہم نے نہیں لیا۔ اسمبلی ملک کے برگزیدہ لوگوں کا مجموعہ ہوتی ہے جس میں سارے ملک سے چیدہ لوگ منتخب ہوکر قانون بناتے ہیں۔ قانون ہمیشہ امن پیدا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ مگر ہماری اسمبلی کے ممبران قانون کے ساتھ اپنا عمل ایسا دکھاتے ہیں جو رعایا کو جنگ و جدل کی ترغیب دے۔ ہم حیران تھے کہ چند سال پہلے ملک میں اتنے خون خرابے نہیں ہوتے تھے جتنے کہ آجکل ہوتے ہیں۔ اس کا جواب شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے کان میں پھونکا کہ الناس علیٰ دین ملوکھم۔ جس کا مطلب یہ ہے ؎

ہر چہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

یعنی چھوٹے آدمی بڑوں کی ریس کیا کرتے ہیں۔

ہماری اسمبلی میں تقابل اعضاء یعنی ممبران میں نفاق و شقاق اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ کسی ماتحت میونسپل کمیٹی لوکل بورڈ یا کسی انجمن میں بھی نہ ہوگا۔ ایک دوسرے کو ان مہذب لفظوں سے مخاطب کرتا ہے "حکومت"۔ "باہر نکلو تو تمہیں مزا چکھائیں وغیرہ وغیرہ چنانچہ اس بارے میں معاصر "پرتاپ" لاہور نے پنجاب اسمبلی کے ایک اجلاس ۲۱-اپریل کی کاروائی کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:-

لاہور ۲۱-اپریل۔ آج اڑھائی بجے پنجاب اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت آنریبل سر شہاب الدین شروع ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک ہاؤس میں جس جوش و خروش اور سرگرمی کے نظارے دیکھنے میں آئے ان کی نظیر پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں نہیں ملتی × × × سوالات کے وقت ہاؤس میں کنویسنگ (اپنی پارٹی بڑھانے) اور جوش و خروش کے باعث بہت شور وغل رہا اور ایک بار سپیکر نے ممبروں کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے اپنے شور وغل کو بند نہ کیا تو وہ اجلاس کو ملتوی کرنے پر مجبور ہو جائینگے × × جب وزیر اعظم نے سپیکر کی توجہ "نیشنل کانگرس" اخبار کی طرف دلائی تو اس وقت ہاؤس میں ہنگامہ سا بپا ہو گیا۔

دونو طرف سے ممبر بول رہے تھے۔ وزیر اعظم بھی نیشنل کانگرس کی خبر کے متعلق کچھ کہتے رہے لیکن کچھ سنائی نہ دیا۔ سپیکر نے غالبًا وزیر اعظم کو روک دیا × × × ہاؤس میں ہنگامہ کے باوجود وزیر اعظم نے نیشنل کانگرس کا پرچہ ہاتھ میں اٹھایا اور کھڑے ہوکر ممبروں کو بتانا شروع کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ منسٹروں کے خلاف آج تحریک عدم اعتماد پیش ہوگی۔ لیکن اپوزیشن ممبروں نے ابھی طرح کان بات نہ سنی اور وہ آوازے کسنے لگے (ہاتھا پائی کی) نوبت آ گئی۔ کئی ممبران ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے ۔۔۔

ہنگامے شروع کئے۔ (پرتاپ لاہور ۲۲-اپریل ۱۹۳۹ء ملخصًا)

اس کا نتیجہ ہے کہ لاہور کے ایک انگریزی اخبار نے اس ہنگامے کا کارٹون دیا ہے۔ جس کی وجہ کہ اہل پنجاب مارے شرم کے گردنیں جھکائے ہوئے ہیں۔ مگر ممبران اسمبلی برابر زور آزمائی کر رہے ہیں۔ ان کی زور آزمائی کا حال سن کر ہمیں شیخ سعدی کی ایک حکایت یاد آتی ہے جس میں وہ ملاؤں کی ایک مجلس مناظرہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ؎

فقیہان طریق جدل ساختند
لم و لا نسلم پیرو اختند

آج کل ہماری اسمبلی میں یہ جنگ وجدل جاری ہے جس کی تیاری عرصہ سے ہو رہی تھی۔ آخر وہ سطح ظہور پر آگئی کہ وزارت کے متعلق حزب مخالف نے عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کر دیا۔ ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کیوں ایسا ہوا اور اس کا انجام کیا ہوگا اور جو ہوگا وہ ملک کے حق میں بہتر ہوگا یا مضر؟

وَإِنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

رزولیوشن تو پیش ہو گئے ہیں فیصلہ آیندہ خدا جانے کب ہوگا۔

**نوٹ** عرصے تک ہم اس خیال میں غلطاں و پیچاں رہے کہ اسلام نے دنیا کو انتخابی حکومت کا سبق پڑھایا مگر یہ سسٹم جاری نہیں کیا جو آج انگلستان و ہندوستان میں جاری ہے یعنی "انتخاب ممبران"۔ اب ہماری سمجھ میں اس کا جواب آگیا کہ یہ طریقہ حکومت رعایا کیلئے اچھا نہیں ہے۔ اس میں کئی قسم کی خرابیاں ہیں۔ جن کی اسلام جیسا پاک مذہب اجازت نہیں دے سکتا۔ پہلے تو انتخاب ممبران کے وقت جو جو بداعمالیاں ہوتی ہیں وہ پٹیشنوں (مقدمات عذرداری) میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ہر قسم کا جھوٹ۔ فریب۔ دغابازی وغیرہ عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسرے کے خلاف پٹیشن ہوتی ہے۔ کچھ کمی رہ گئی ہو تو اس میں پوری کر دی جاتی ہے۔ جن سے اہل شہر و اہل بستی کے درمیان عداوت کا مادہ کافی جمع ہو جاتا ہے۔ ہمارا شہر اس کے لئے

از کتب خانہ جامعہ ملیہ دہلی

نمونہ موجود ہے۔ جہاں دو سالوں میں دو دفعہ انتخاب ہوئے اور دو دفعہ پوٹیشنز (مقدمہ عذرداری) پیش ہوئیں۔ اور ابھی آئندہ خدا جانے کے دفعہ ہو۔ اس سے گوور کر اسمبلی ہال میں جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی "عیاں را چہ بیاں" کا مصداق ہے۔

اس صورت میں یہ لوگ ملک کی خدمت کیا کر سکتے ہیں۔ جن کی آپس میں سر پھٹول یہاں تک ہو کہ کوئی پارٹی دوسرے کے ساتھ رواداری کا سلوک کرنا نہیں چاہتی بلکہ ایک دوسرے کو گرانے کی فکر میں رہتی ہے۔

مختصر یہ ہے کہ ہماری اسمبلی بلکہ یہ سارا سسٹم اس مصرعے کا مصداق ہے کہ ؎

کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

---

# لکھنؤ ہے یا کربلا؟

اخبار "اہلحدیث" اور جماعت اہل حدیث کسی ایسی تحریک کی ہمدرد نہیں ہو سکتی جس کا ثبوت زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں نہ پایا جاتے۔ اس لئے اپنی رائے کو محفوظ رکھتے ہوئے موجودہ صورت حالات پر ہم اظہار رائے کرتے ہیں کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کی لڑائی دین اسلام کے لئے سیاہ داغ ہے۔ کس قدر افسوسناک واقعہ ہے کہ دو فرزندان اسلام میں سے ایک دینی لڑائی میں اس امر پر مجبور ہوا ہے کہ وہ غیر مسلموں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے خلاف شریعت امر کا مرتکب ہو۔ جس کا ذکر ہم غیر مسلم اخبار "آریہ گزٹ" کے لفظوں میں کرتے ہیں اس میں انہی لفظوں میں سب کچھ ناظرین کو نظر آجائیگا۔ "آریہ گزٹ" لکھتا ہے:۔

**شیعوں کا قابل تعریف فیصلہ** رواداری کے لحاظ سے اسلام میں شیعہ ایک ایسا فرقہ ہے جو عموماً دوسرے فرقوں کی طرح تنگ دل نہیں۔ شیعوں میں بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو گائے کے گوشت کے نزدیک تک نہیں جاتے۔ حال ہی تنظیم المومنین کی ایک میٹنگ لکھنؤ میں ۲۹۔ مارچ کو ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم لوگ گائے ذبح کرنے کی رسم سے اپنی قطعی بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس ریزولیوشن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے شیعوں کا رویہ ہمیشہ رواداری کا اور مصالحت کا رہا ہے۔ اس لئے ہم گاؤکشی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں

**باجہ کا سوال** قیام فساد کے لئے باجہ کو بھی ایک نئی وجہ قرار دیدیا گیا ہے۔ حالانکہ چند سال پہلے ہندو بلا روک ٹوک باجہ کے ساتھ گزرتے تھے اور کسی کی دلآزاری نہ ہوتی تھی۔ لیکن اب پبلک سڑکوں پر باجے کے ساتھ گزرنے کا حق بھی ہر جگہ ان سے چھینا جا رہا ہے۔ اس بارے میں بھی لکھنؤ کے شیعوں نے خدا لگتی کہی ہے۔ اور اس کے لئے یہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے اس جلسہ میں یہ بھی پاس کیا ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجہ بند کرنے کی تحریک کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کاش دوسرے مسلمان بھائی بھی سنجیدگی سے ان دو معاملات کے متعلق غور کریں۔

(آریہ گزٹ لاہور ص۳ ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** "آریہ گزٹ" کی اس تعریف پر ہم خوش ہوں یا ناخوش۔ اس کا فیصلہ خود "آریہ گزٹ" کر سکتا ہے کہ ہماری پوزیشن کیا ہونی چاہئے۔ ہم سے پوچھئے تو ہم یہی کہیں گے کہ ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

ہم نے "اہلحدیث" ۲۱۔ اپریل ۱۹۳۹ء میں یہ خطرہ ظاہر کیا تھا کہ پنجاب کے شیعہ اخبار اس آگ کو ہوا دیتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ یہ فتنہ پنجاب میں بھی نہ آجائے۔ چنانچہ یہی ہوا کہ پنجاب سے بھی بے فراتی کے جتھے جانے لگے ہیں۔ اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے جو اخبار "شیعہ" لاہور ۲۴ اپریل کے الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے جو یہ ہیں:۔

"کانگرس کی بے ایمانی اور وزیر اعظم یو پی کے عیارانہ فیصلہ نے شیعیان ہند کی غیرت ملی اور مذہبی حمیت کو جو چیلنج دیا ہے اس کے زیر نظر غیور شیعیان ہند نے عملی قربانیاں پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت شیعہ ایک زندہ قوم ہے اور جب تک اس قوم کا ایک فرد بھی باقی ہے وہ مدح ثلاثہ کے بہانے سے اہلبیت اطہار کی توہین سننا گوارا نہیں کر سکیگا۔ دو ہفتہ میں تین ہزار سے زائد گرفتاریاں کرا کر شیعوں نے سول نافرمانی کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیا ہے اور پنجاب کی آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مقامات سے ہزاروں مجاہدین لکھنؤ روانہ ہو رہے ہیں۔ ہم دیکھینگے کہ حکومت یو پی کس طرح اپنے فیصلہ کو نہیں بدلتی آج کا یہ افتتاحیہ آخری ہے۔ میں ۲۵۔ اپریل کو پنجاب کے ایک بہت بڑے قافلہ کے ہمراہ لکھنؤ جا رہا ہوں اور انشاء اللہ اسی وقت واپس لوٹونگا جبکہ حسینی محاذ لکھنؤ فتح ہوگا۔ اے کاش کہ میں حسین کے نام پر کام آؤں اور اسی کی راہ میں مر کٹا دوں۔ حسینیو! اب سوچ بچار کا وقت نہیں۔ تیرہ سو سال سے آپ حسینی تذکرہ کو سن رہے ہو۔ اب وقت آگیا ہے کہ آج دنیا کو بتا دیں کہ ناموس رسول و آل رسول پر مر مٹنا ہمارا شیوہ ہے اور حق و صداقت پر جان دے دینا عین سعادت ہے۔ خوشی خوشی لکھنؤ چلو اور سنت سجاد میں یو پی کے تمام جیل خانے بھر دو۔ روانگی کے وقت اپنے اہل و عیال کو یہ نصیحت کریں کہ لکھنؤ میں یزیدی دور شروع ہو گیا ہے۔ لکھنؤ کی یزیدی حکومت نے ہمیں چیلنج دے کر امتحان کے لئے بلایا ہے حقیقی اسلام خطرہ میں ہے۔ ۶۰ ادارہ امام حسین کو مٹانے کے منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں ائمہ طاہرین کی برسر عام توہین کی جا رہی ہے"

(شیعہ لاہور ص۳ ۲۴۔ اپریل ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** یہ ہے وہ آتش فشانی جو دور دراز بیٹھے ہوئے شیعہ لکھنؤ میں پہنچا رہے ہیں۔ ہم نہیں جان سکتے کہ اس فساد میں کس کا ہاتھ ہے۔ ہاں اسلام اور اہل اسلام کی حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں اور دل سے دعا کرتے ہیں کہ

اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

---

خلافت محمدیہ ۔ مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے معترضین کو جواب دیا ہے۔ قیمت ۳ (۵۰۶) (دفتر اہلحدیث)

نوٹ:۔ کل مطبع کا بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/۔ آدھ پاؤ ۳/۔ پاؤ بھر ۵/۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲/۔ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ شہادتیں

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اس کے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی" (۶۔ فروری ۲۹ء)

جناب راؤ عبد الواسع خان صاحب کیری۔ "آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۲۔ فروری ۲۹ء)

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ "میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے" (۱۹۔ فروری ۲۹ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر [illegible] اہلحدیث امرتسر

---

تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

## کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲/۸

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

# سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

اس کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸/۔

پتہ:- مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)۔

---

# آب شفا

بدہضمی کھٹی ڈکاریں۔ بھوک کم۔ معدہ کمزور قبض کے علاوہ درد سر۔ دانت۔ داڑھ۔ سینہ شکم کمر جوڑوں کا درد۔ ہیضہ اور بچھو۔ بھڑ۔ ڈیموں کاٹے کا مجرب اور فوری اثر علاج ثابت ہو چکا ہے۔ جلد منگوائیں۔ وقت بے وقت دوا دیں پڑے ڈاکٹر حکیم کا کام دیتی ہے۔ جلد منگائیں۔ قیمت ہے۔ صرف ۱۲/ محصول علاوہ پیکنگ وغیرہ ..... ضروری ہیں۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔

پتہ:- منیجر اکسیر [illegible] ایجنسی خزانہ گیٹ [illegible] امرتسر

---

فلیوئیا مسک ٹانک (رجسٹری شدہ گورنمنٹ انڈیا) ۱۷۴ دفعہ لاٹری کی قسم بالکل درست ہے۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہئے۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کئی ایک آل انڈیا نمائشوں میں امتحان اور انعام حاصل کر چکی ہے ۳۲ گولیاں پیکٹ ۶/۔ محصول ڈاک ۸/۔

پتہ:- نظام برادرس ۱۵۲ فرید کوٹ (پنجاب)

---

# انقلاب افغانستان

کا

صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف

## "زوال غازی"

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ (۵۰۷)
کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۵۶۴ صفحات۔ اصل قیمت تین روپے۔ رعایتی دو روپے۔

# جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارات دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی ہی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے اور بآسانی خط و کتابت کر سکتا ہے۔ آج کل انگریزی زبان سے واقفیت از حد ضروری ہے لہٰذا ضرور منگوائیں۔ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ شائع کردہ قمر بیاداوند شملہ۔ قیمت ۱۲/۔

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

arifmadinimuslim.de

# وعظ سکھانے والی کتب

**مجموعہ خطب دوازدہ ماہی** مترجم اردو۔ جس میں بارہ مہینوں کے خطبے از تالیفات مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ مدرج ہیں۔ قیمت عہ

**خطبہ دوازدہ ماہی** (عربی) جو کہ خالص عربی زبان میں ہے۔ قیمت ۸

**خطبات حسینی**۔ توحید وسنت کے مطابق وعظ کی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت عہ

**خطبات التوحید** مؤلفہ مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی۔ قیمت ۱

**مجموعہ خطب مواعظ حسنہ** از حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل عربی الفاظ ہیں۔ دوسرے میں ان کا اردو ترجمہ ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶

(۵۰۸)

**بداءت البدائت** یہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے جس میں نماز طہارت وغیرہ کے متعلق جملہ ضروری مسائل کو نہایت خوبی سے قلم بند کیا ہے۔ قیمت ۱۰

**انیس الواعظین** ترجمہ اردو جلیس الناصحین فن وعظ میں ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت عہ

**علم الیقین ترجمہ تذکرۃ الواعظین** اس کتاب میں ستاون باب ہیں اور ہر باب میں مختلف مواعظ پند و نصائح درج ہیں۔ قیمت ۱۲

**وعظ بینظیر** اس میں دس وعظ ہیں۔ فضائل بسم اللہ فضائل درود شریف۔ معراج شریف لقاء الہٰی۔ اعمال صالح۔ صدقہ فضائل۔ رحمت الہٰی۔ تقویٰ۔ اطاعت والدین۔ توکل۔ صورت وقلب وزینت واقعی بے نظیر ہے۔ قیمت ۱۲

**احسن المواعظ** حصہ اول۔ از تالیفات، عالم بے بدل۔ جامع معقول ومنقول مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت عہ

**فضائل الشہور والصیام** سال کے بارہ مہینوں اور ہفتہ کے ساتوں دن اور روزوں کے فضائل، وظائف صحیحہ لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳

**وعظ روزہ** جس میں روزوں کے فضائل مفصل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳

**حکایات الصالحین**۔ جس میں چند مشہور صالحین کی حکایات درج ہیں۔ قیمت ۸

**تنبیہ الغافلین** جس میں بد اعمال لوگوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے۔ قیمت ۹

**تذکرۃ الموت** اس رسالہ کا مضمون اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ قیمت ۱

**تذکرۃ المسلمین** مذمت کاہن ونجم وفضیلت نماز وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت ۳

**کتاب الجنائز** اس کتاب میں جنازہ کے متعلق وہ ضروری احکام ومسائل جمع کئے گئے ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں۔ قیمت ۶

**کتاب الصیام**۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی کتاب مصفیٰ شرح مؤطا امام مالکؒ کا اردو ترجمہ۔ قیمت ۳

**غنیۃ الطالبین یعنی تحفہ دستگیر** حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی مشہور عالم کتاب غنیہ کا صرف اردو ترجمہ۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶

**فتوح الغیب** یہ بھی پیر صاحب موصوف کی مشہور کتاب ہے جو طالبان سلوک کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ قیمت ۸

---

**شفاء العلیل** اردو ترجمہ **القول الجمیل** مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ۔ کتاب ہذا میں اقسام وشرائط بیعت اور اس کے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات وقضاء حاجات مندرج ہیں بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ ۸

**حکمت افلاطون** اس میں جمیع اقسام کی ترکیب ادعیہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت ۶

**کتاب التعویذات** یعنی الدعاء والدوا مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالیؒ۔ جس میں اعمال قرآنی وحدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

**قرآن کے عملیات** قرآن مجید کی آیات کے وظائف اوراد اور اس سے اکثر امراض کا علاج اور رفع مشکلات وحصول مدعا۔ ۸

**رسول اللہ کے عملیات** صحیح احادیث سے جمع کئے ہیں۔ ۵

**عملیات مشائخ**۔ اولیاء اللہ کے عملیات جو کتابی صورت میں جمع کئے ہیں۔ قیمت ۶

**اعمال قرآنی** مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۸

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ } **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

**سرمہ رفیق چشم** رجسٹرڈ **سیروں مفت** تقسیم کیا جا رہا ہے، آپ بھی محصول ڈاک کیلئے صرف ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیج کر بیش قیمت سرمہ اور کتاب نور نظر کے شیشہ خزانے بالکل مفت طلب فرمائیے۔ مفصل فوائد اور ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

بہت سی گفتگو اور فریقین کے عذرات و بیانات سننے کے بعد فریقین کی رضامندی اور جملہ ممبران گول میز کانفرنس کے اتفاق سے ایک رزولیوشن مرتب ہوا جس کے ذریعہ نزاع ختم ہوگئی تھی جسمیں صرف یہ چیز باقی رہ گئی تھی کہ اگر اس رزولیوشن کی کوئی فریق خلاف ورزی کرے تو ایک آدمی یا چند آدمی اس غرض کے لئے بطور ثالث مقرر کئے جائیں اگر اس رزولیوشن کی خلاف ورزی کی جاوے تو ثالث یا ثالثان کا فیصلہ ناطق ہو۔ ثالث کی نامزدگی کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے نام دے دیا لیکن حافظ صاحب نے اپنی طرف سے ثالث کے نامزد کرنے کے لئے مہلت چاہی۔ ان کو مہلت دی گئی۔ چنانچہ پانچ بجے حافظ صاحب کو بلوایا گیا اور کئی آدمی بھیجے گئے۔ بالآخر وہ ساڑھے دس بجے شب آئے۔ صبح کا رزولیوشن جب ان کو پڑھ کر سنایا گیا تو انہوں نے اس رزولیوشن کی صحت سے انکار کیا۔ بلکہ بعض فقرات کی نسبت یہ اعتراض کیا کہ یہ لکھے ہی نہیں گئے ہیں۔ ارکان گول میز کانفرنس نے باتفاق ان کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ یہ رزولیوشن من وعن وہی ہے۔ اس میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ صبح سے چھ سات گھنٹے میں جو کچھ کیا گیا تھا وہ ضائع ہوا۔ اس لئے گول میز کے ممبران اپنی ناکامی کا اظہار کرتے ہیں۔"

("عبدالقادر قصوری صدر جلسہ")

جماعت اہل حدیث کے ایک نامی شاعر جناب ابو العرفان صاحب متخلص مست رئیس گنور کو تکلیف دی گئی تھی کہ جلسہ میں تشریف لائیں یا اپنا کلام (نظم) بھیجیں۔ انہوں نے ازراہ مہربانی دو نظمیں بھیجیں۔ چونکہ دونوں کے پڑھنے کا وقت نہیں ملا۔ ان میں ایک سابقہ پرچہ "اہلحدیث" میں درج ہو چکی ہے۔ دوسری آج ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ نظم درج ذیل ہے :-

(اگلے کالم پر)

# نغمات توحید

(از جناب ابو العرفان صاحب مست انصاری)

ہے کہیں کثرت کہیں وحدانیت کی دید ہے　　جس طرف دیکھو نئے منظر نرالی عید ہے
شرک کی کالی گھٹا ہے جلوہ گر توحید ہے　　اک طرف دوزخ ہے اک جانب خدا کی دید ہے
اپنی اپنی ظلمتوں میں اپنے اپنے نور میں　　شام کی اندھیریاں ہیں صبح کا خورشید ہے
نور سے پُر نور ہو جا چھوڑ دے تاریکیاں　　یہ جو ممکن ہو تو ہر شب عیش ہر دن عید ہے
مسلم ان دونوں میں تجھ کو فرق کرنا چاہیئے　　رحمتِ رحماں سے بخشش کی اگر امید ہے
اجتناب افعالِ بد سے نیک باتوں کی تلاش　　حکم اللہ ہے رسول اللہ کی تاکید ہے
باوجود ان دونوں تاکیدوں کے یہ غفلت تری　　کچھ نہیں بربادیٔ اعمال کی تمہید ہے
آنکھ اٹھا کر دیکھ او غواصِ بحرِ معصیت　　شرک کے طوفاں میں غلطاں کشتیٔ توحید ہے
ڈوبتا جاتا ہے بیڑا کچھ نہیں تجھ کو خبر　　اس قدر مدہوش ایسی غفلتوں کی نیند ہے
اب بھی تو سنبھلے تو دو ہاتھوں میں بیڑا پار ہو　　موجِ طوفاں خیز میں رحمت سے نا امید ہے
اس تلاطم سے کنارہ کر نکل اس بحر سے　　دیکھ تیرے سامنے سرچشمۂ توحید ہے
اس میں غوطہ مار اس میں تیر اسکی تہہ کو پہنچ　　باعثِ تسکینِ قلبِ زار یہ تمہید ہے
ناخدا تیرا خدا ہے تیرے رہبر ہیں رسول　　اب تو ہر صورت سے ساحل آشنا امید ہے
موتیوں سے چُن کے بھر لے دامنِ صد آرزو　　ہر صدف کے بر میں پنہاں گنجِ مروارید ہے
دیکھ لے جلسے میں ہر عالم ہے بحرِ بے کنار　　ان کی صورت ان کا وعظ آئینہ دارِ عید ہے
آئے ہیں سب کو کلامِ حق سنانے کے لئے　　ان کا مقصودِ دلی سنت ہے یا توحید ہے
ہوش میں آ یاد کر ان سے ہدایت کا سبق　　ان کے ہر ہر لفظ پر اللہ کی تائید ہے
یہ ملاتے ہیں خدا سے ماسوا کو چھوڑ کر　　ان کا عنوانِ بیاں اسلام کی تمہید ہے
پھونک تو کیا اس کو ٹوکا بھی بجھا سکتا نہیں　　روشن از فضلِ خدا اب تک شمعِ توحید ہے
یہ مسلم ہے کہ ان کے قول ان کے فعل میں　　اور تو کچھ بھی نہیں سنت ہے یا توحید ہے
ماسوا اس کے تجھے پھر چاہیئے بھی اور کیا　　تو تو مسلم ہے تجھے تو فرض یہ تائید ہے
اتباعِ سنتِ حضرت محمد مصطفےٰ　　قاطعِ بدعات ہے غارت گرِ تقلید ہے
صرف توحیدی تجارت میں ہیں یہ دو فائدے　　اک محمد کی شفاعت اک خدا کی دید ہے
چھوڑ کر ان دونوں انعاموں کو اے مردِ خدا　　کس لئے رنگینیٔ دنیا میں محو دید ہے
ہٹ کے اس کثرت پرستی سے ہو وحدت آشنا　　شرک آخر شرک ہے توحید پھر توحید ہے
جس کو چاہے دیکھ لے مسلم جسے چاہے نہ دیکھ　　تیرے آگے آج ہر منظر برائے دید ہے
اب گلے مل جائیگا سُن کر دلیلیں صاف صاف　　ہم کو ہر رد کے ٹوٹے بھائی ہے یہ امید ہے
اعترافِ حق کی خاطر اختتامِ نظم پر　　مختصری اب یہ استقبالیہ تمہید ہے

(۴۹۴)

کتابت کرتے وقت چند شعر کا حوالہ مفقود ہوگیا

سلہ ۴- نومبر ۱۹۳۸ء کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

کتب خانہ

آئے ہیں سب آنے والے دور سے نزدیک سے
مل رہے ہیں سال بھر کے بعد سب بچھڑے ہوئے
بارک اللہ آنے والو جلسۂ توحید میں
یہ معزز ہستیاں یہ خاص مہمانانِ بزم
آپ سب دلدادۂ حمدِ خدائے پاک ہیں
معصیت بردوش آئے جائیں گے بخشے ہوئے
کیوں نہ چھا جائیں سرِ اجلاس انوارِ خدا
یا الٰہی رہتی دنیا تک رہے یہ بزمِ وعظ
ہے مسلسل سلسلہ اُس وقت سے اس وقت تک

ایک جلسہ گاہ مذہب میں ہر اک کی دید ہے
آج سالانہ خوش گزرہ چوٹیاں میں عید ہے
آپ میں توحید کے اور آپ کی توحید ہے
انکی ہر شب ہے خوشی کی رات ہر دن عید ہے
آپ کو مرغوبِ خاطر سنت و توحید ہے
قاضی الحاجات سے ہم کو قوی امید ہے
اتباعِ سنتِ احمدؐ کی جب تائید ہے
اسکی تیرہ سو برس سے قبل کی تمہید ہے
ہر زمانے کے نئے منظر نرالی دید ہے

پوچھئے جس سے وہ کہتا ہے ہماری عید ہے
دیکھئے جس کو وہ محوِ نغمۂ توحید ہے

بریلوی مشن

# امیر ملت علی پوری کی شان

## ایک پٹواری کی قلم سے

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

اپنے سے بڑے کی عزت کرنا مسلمان کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے مگر حسن ظنی میں کسی شخص کی شان کو اس قدر اونچا بیان کرنا جو اس کا حق نہیں اتنا ہی برا ہے جتنا کسی کی تنقیص شان کرنا قبیح ہے۔ آج کل کے پیروں سے ہمیں یہی گلہ ہے کہ وہ اپنے مریدوں سے اپنی مدح سرائی میں وہ الفاظ بھی سن لیتے ہیں جو صراحۃً انکی شان میں استعمال کرنے شرعاً قبیح ہوتے ہیں اور مریدین بھی ایسا غلو کرتے وقت حدودِ شرعیہ کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے۔ "انوار الصوفیہ سیالکوٹ" میں ایک نظم پنجابی شائع ہوئی ہے جو کسی پٹواری مرید نے پیر جماعت علی شاہ کے حق میں اس وقت پڑھی جب وہ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اشعار پنجابی درج ذیل ہیں۔ ہم اپنے اردو دان احباب کی خاطر اردو ترجمہ اپنی طرف سے کریںگے۔ تاکہ وہ بھی پیر صاحب کے مدحیہ قصیدہ سے حظ اٹھائیں۔

### اشعار

جاہ محبوب اللہ فی امان اللہ اگے ہو رہیاں انتظاریاں نے
محبوب خدا اللہ کے سپرد جاؤ آپ کی بہت انتظار ہو رہی ہے
تینوں لکھ مبارکاں اوہ ویلا جد ہو وسن ہمکناریاں نے
تجھے اس وقت لاکھ مبارک باد ہے جب آپ ہمکنار ہونگے
بھلے بھاگ سیتی کوئی جا آوے تیریاں نت اوتھے طلبگاریاں نے
کوئی خوش نصیب وہاں جا کر آ جاتا ہے مگر آپکی وہاں طلب ہے
کول سد کے رب رسول دوویں کرن تیریاں ناز برداریاں نے
خدا و رسول بلا کر آپ کی ناز برداری کرتے ہیں
اہل عرب سارے مشتاق تیرے تکھین عادتاں جو ملنساریاں نے
تمہاری ملنسار عادتیں دیکھ کر اہل عرب تمام مشتاق ہو رہے ہیں
بار بار جانا تیرا بیت اللہ لکھاں وچہ اسدے رازداریاں نے
تیرے بار بار بیت اللہ جانے میں لکھو کھا راز ہیں
غوث قطب تے ولی ولائتاں جو تیرے شان توں سب بلہاریاں نے
ولی قطب وغیرہ پیر صاحب کی شان پر قربان ہیں
تو مقبول اللہ محبوب مدنی خالی اثر نہ شب بیداریاں نے
اے پیر تو خدا کا مقبول مدینے والے کا محبوب ہے

(انوار الصوفیہ سیالکوٹ جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۴۲)

ان اشعار سے حسب ذیل انکشافات ہو رہے ہیں:-

(۱) پیر جماعت علی شاہ جہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں (مکہ مدینہ) وہاں پر پیر صاحب کی نہایت ہی سختی سے انتظاریاں ہو رہی ہیں۔

(۲) کوئی شخص تو اپنی خوش قسمتی سے یوں ہی چلا جاتا ہے اور آ بھی جاتا ہے مگر پیر صاحب کی وہاں طلبیاں ہو رہی ہیں۔

(۳) پیر صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم علیہ السلام وہاں بلا کر ناز برداری کرتے ہیں۔

(۴) پیر جی کی ملنسار عادات دیکھ کر تمام اہل عرب آپ کے مشتاق ہیں۔

(۵) پیر صاحب کے بار بار بیت اللہ جانے میں لکھو کھا راز ہیں (جن کو شاعر نے ظاہر نہیں کیا)

(۶) پیر صاحب کی شان پر ولی، قطب، غوث، (بقول شاعر) سب قربان کئے جا سکتے ہیں۔

یہ امر ہم ناظرین باانصاف کی رائے پر چھوڑتے ہیں کہ یہ اشعار مدحیہ حدودِ شرعیہ کے اندر ہیں یا گروہ غالیہ کا غلو ہے۔ ع

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

# بشریت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر
وانہ خیر خلق اللہ کلھم (قصیدہ بردہ)

(از قلم مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب بہادر کھوی ضلع اعظم گڈھ)

منکرین بشریت کی طرف سے آنحضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بشر نہ ہونے کے ثبوت میں جتنی نہایت قوی اور مستحکم دلیلیں پیش کی جاتی ہیں اُن میں سے ایک مضبوط اور قوی دلیل یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نور پاک سے ہے اور انسان کی پیدائش مٹی سے ہے۔ چنانچہ انسان کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (پ ۲۷۔ ع ۱۱) یعنی انسان کو کھنکھناتی مٹی سے

پیدا فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ (پ۶-ع۷) یعنی البتہ تحقیق آیا اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور ایک روشن کتاب۔ منکرین بشریت کہتے ہیں کہ "نور سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔ پس جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نور پاک سے ہے نہ کہ مٹی سے تو ثابت ہوا کہ آپ بشر نہیں ہیں"

مگر اس آیت میں چونکہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی مذکور ہے اور نہ نور کی تخلیق کا کوئی ذکر ہے جس سے مدعا (عدم بشریت رسول) ثابت ہو سکے۔ اس کے علاوہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں نور اور کتاب مبین سے مراد ایک ہی چیز یعنی قرآن شریف ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں قرآن شریف کو نور کہا گیا ہے ملاحظہ ہو آیہ کریمہ:-

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (پ۶-ع۲)

لوگو! ہم خدا نے تمہاری طرف کھلی روشنی نازل فرمائی اس لئے منکرین بشریت بقول "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" یہ حدیث بھی اس کے ساتھ شامل کر لیتے ہیں:-

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا؛ لیجئے، نص صریح سے ثابت ہو گیا کہ آپ ہماری طرح بشر نہیں تھے۔ سبحان اللہ! ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

میں کہتا ہوں لولا تو حدیث ہی سرے سے جھوٹی (بناوٹی)[1] ہے۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے سیرت النبی صفحہ ۷۲۵ ج ۳ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"اس روایت کے موضوع ہونے پر سب محدثین کا اتفاق ہے۔"

لہٰذا اہل حق کے نزدیک یہ حدیث موضوع سند اور حجت نہیں ہو سکتی۔ ثانیاً بالفرض اگر یہ حدیث دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر نہیں ہیں کیونکہ آپ نور پاک سے پیدا ہیں تو منکرین بشریت کو چار و ناچار ماننا پڑیگا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ہماری طرح بشر نہیں تھے۔ کیونکہ ایک حدیث میں یہ بھی ہے:-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و علیٌّ من نور واحد (نفک تیر) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؓ ایک ہی نور سے ہیں۔"

پس جس دلیل سے منکرین بشریت کے نزدیک ثابت ہوتا ہے کہ آپ بشر نہیں ہیں اسی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ بھی بشر نہیں تھے۔ حالانکہ منکرین بشریت حضرت علی کو بھی اپنی طرح بشر مانتے ہیں۔

**بشر ہونے کی دلیل** منکرین بشریت کی دلیل کے قلع و قمع کرنے کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ اہل حق کی جانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے کی دلیل بھی نقل کر دیں۔ پس بغور ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) قال اللہ تعالیٰ - قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ۲۴-ع۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ لوگو! میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔

(۲) قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (پ۱۵-ع۱۱) یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ذات ہے میں تو بشر اور اللہ کا رسول ہوں۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون (مشکوٰۃ) کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میں بھی بھولتا ہوں جس طرح تم لوگ بھولتے ہو۔

غرض آپ کی بشریت کتاب و سنت سے آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و روشن ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

---

# اہل بیت اور شیعہ

(۲)

(از مولوی ابو صمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۱۸ محرم سنہ رواں میں مضمون "اہل بیت اور شیعہ" درج ہوا تھا۔ آج ہم اس کا تتمہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ مولوی فرمان علی صاحب کو آیت تطہیر اور آیت قالوا اتعجبین من امر اللہ الخ میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر سے بوجہ عدم تدبر کے دھوکہ لگا ہے اور نہ صرف آپ ہی کو بلکہ بڑے بڑے علماء شیعہ اس غلطی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جیسے مولوی علی نقی مجتہد العصر (ملاحظہ ہو رسالہ تحریف قرآن حصہ دوم صفحہ $\frac{89}{9}$) اور مولوی اعجاز حسن صاحب بدایونی (ملاحظہ ہو رسالہ تنبیہ الناصبین) ان لوگوں نے بزعم خود سمجھا ہے کہ آیت تطہیر میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے لہٰذا یہاں ازواج مطہرات مخاطب نہیں ہو سکتیں۔ ایسا ہی آیت قالوا اتعجبین من امر اللہ الخ میں بھی۔ ہم اس غلط فہمی کے ازالہ کیلئے مطابق حال چند حوالجات پیش کرتے ہیں جن میں ضمیر جمع مذکر غائب یا حاضر کی ہے اور مخاطب مؤنث۔ بغور ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی رخصتی کے واقعہ میں بیان کرتی ہیں:-

ثم دخلت بی فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی سریر فی بیتنا وعندہ رجال ونساء من الانصار فاجلستنی فی حجرہ ثم قالت ھؤلاء اھلک فبارک اللہ لک فیھم وبارک لھم فیک الحدیث (مسند احمد صفحہ ۲۱۱ ج ۶)

---

[1] بعد تنقید حدیث اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق تھے جو مخلوق ہوئے تو انکا نام کچھ رکھنا چاہیئے۔ فرشتہ تھے تو نفی قرآن کریم کی نص صریح میں ہے لا اقول لکم انی ملک۔ دوسری قسم جن ہے اس کی بابت والجان خلقناہ من قبل من نار السموم وارد ہے یہ بھی منفی ہے۔ تیسری قسم بشر کی ہے اس سے انکار کرنے والے بتائیں کہ تینوں قسموں میں سے آنحضرت کس قسم سے تھے۔ فافھموا ولا تکونوا من القاصرین۔ (ا۔ ث)

؎ آپکی عبارت کا اقتباس ہم اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۲ ذیقعدہ میں بضمن آیت تطہیر اور شیعہ "نقل کر چکے ہیں۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

یعنی پھر مجھے میری ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل پاس ہی بٹھادیا اور کہا (یارسول اللہ) یہ آپ کی اہل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اُن میں ان کے لئے آپ میں برکت دے"

دیکھئے بِہِمْ اور فِیْہِمْ ضمیر جمع مذکر کی ہے اور مراد اس سے حضرت عائشہؓ ہیں۔

(۴) فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر اخرج من عندك فقال ابوبکر انما هم اهلك بابی انت یارسول اللہ الحدیث (بخاری)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا اے ابوبکرؓ اپنے پاس سے لوگوں کو ہٹادو۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اس وقت صرف آپ کی اہل (عائشہ رضؓ) موجود ہیں اور کوئی نہیں۔

دیکھئے یہاں بھی هُمْ اهلك میں ضمیر جمع مذکر غائب کی ہے اور مراد حضرت عائشہؓ ہیں

(۵) انما یدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسلم ثم یقول کیف تیکم[1] ثم ینصرف (بخاری حدیث افک)

یعنی حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے تو سلام کرتے پھر میرا حال پوچھتے اور واپس چلے جاتے۔

دیکھئے یہاں بھی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے اور مخاطب حضرت عائشہؓ ہیں۔

ناظرین! جہاں معلوم ہوا کہ ان روایات میں باوجود ضمیر جمع مذکر ہے اور مخاطب مؤنث۔ وہاں لفظ هولاء اهلك اور هم اهلك سے یہ بھی بصراحت ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں فالحمد للہ!

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

**حل اشکال** اب آیئے ہم آپ کو اس کی وجہ بھی بتادیں کہ ان روایات بالا یا آیت تطہیر میں ضمیر مذکر ہے۔ اور مخاطب مؤنث۔ یہ کیوں؟ پس بغور سنئے!

وجہ یہ ہے کہ اہل کا لفظ چونکہ مذکر ہے لہذا اسکی رعایت سے ضمیر بھی مذکر ہے۔ اسی قاعدہ کے مطابق آیت تطہیر میں کُمْ ضمیر مذکر ہے اور مخاطب ازواج مطہرات ہیں۔ و نیز اس لحاظ سے آیت تطہیر اور آیت قالوا اتعجبین من امر اللہ الایہ اپنے مقام و محل پر ہیں۔

فافهم ولا تکن من القاصرین

[1] قولہ کیف تیکم اعلم ان تا و تہ اسم یشار بہ الی المونث فان خاطبت جئت بالکاف فقلت تیك و تیکم او تیکم وصاقبل الکاف لمن تشیر الیہ فی التذکیر والتانیث [illegible] الجمع (عینی) ۱۲ منہ

# دہلی کے موجودہ (اہل حدیث) مدرسے

(مرسلہ:- مولوی ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

شہر دہلی اہل حدیثوں کا ہمیشہ سے دار الخلافہ ہے یہاں ہمارے سردار جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ محدث علیہ الرحمۃ نے ہماری حکومت کی بنیاد رکھی۔ اس سلطنت کی توسیع ممدوح کے نامور پوتے حضرت سیدنا شاہ محمد اسماعیل شہید (فداہ ابی و امی) نے فرمائی۔ اور کس قدر پھیلاؤ ہیں؟ ادھر سرحد ہندوستان تک بلکہ اس سے بھی آگے یعنی قندھار۔ جس کی سند عارف باللہ مولائی عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ملتی ہے آپ ملا حبیب اللہ نور قندھاری کے فیض یافتہ تھے اور حضرت ملائے ممدوح جناب امیر المؤمنین سیدنا سید احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید۔ یہ تذکرہ حیات طیبہ (سوانح حیات مولانا شہید اور کتاب "سوانح احمدی" مشتمل بر ترجمہ حضرت امیر المؤمنین مذکورۃ الصدر میں منقول ہے)

ہماری (حکومت) دوسری طرف مدراس (صوبہ) تک پہنچی۔ صوبہ بہار میں اس کی گورنری قائم ہوئی۔ وسط ہند کے ہر شہر میں اس کا سکہ رائج ہوا۔ آپ بھول جائیے مگر تاریخ کے صفحات میں ع

زباں پر تیرا افسانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

کفرزار ہند میں ہمارے ہی اسلاف نے اسلام کی پود لگائی۔ ان کی کوششیں تھیں۔ جن کے نتائج اس بہار کی صورت میں نظر آرہے ہیں کہ آج ہر طرف اسلام کا حقیقی منظر سامنے ہے۔ وعظوں کی یہ ہماہمی انہی کی صدائے بازگشت ہے۔ ورنہ یہاں خرمی موشگافیوں کے سوا کیا رکھا تھا۔ مدرسوں میں قال اللہ و قال الرسول کے دلآویز نغمے ہمارے ہی اسلاف اخیار کے ترنم کی گونج ہیں۔ یعنی ؎

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود اُن کی لگائی ہوئی ہے

رحمہم اللہ تعالیٰ۔ مگر اخلاف نے ان کی پیروی کہاں تک کی؟ میری زبانِ قلم سے یہ نوحے سننے کچھ دلچسپی کا سبب نہیں رہے۔ کیونکہ میری ہر تحریر میں بھی ایک مرثیہ ہے۔ پس ؎

کیوں میرے لئے گوش بر آواز ہو کوئی
روداد ہوں، روداد بھی دہرائی ہوئی سی

اس وقت اس مرثیہ کا "سلام" دہلی کے موجودہ مدرسوں کے طلبا کے مصائب کی "تشبیب" ہے۔ جو شاید یوپی کے اکثر مدرسوں پر مساوی طور پر صادق آسکے گی۔

دہلی میں اس وقت اہل حدیث کے یہ ۱۱ مدرسے ہیں

(۱) دار الحدیث رحمانیہ۔ (۲) مدرسہ محمدیہ۔ (۳) مدرسہ سعیدیہ عربیہ۔ (۴) مدرسہ زبیدیہ۔ (۵) مدرسہ فیاضیہ (۶) مدرسہ دار الہدیٰ (۷) مدرسہ دار السلام (۸) مدرسہ سبیل السلام (۹) مدرسہ میاں صاحب (۱۰) مدرسہ علی جان (۱۱) مدرسہ جامع اعظم۔

ان میں تقریباً ۲۰۰ طالب علم اور بقدر ۲۵ کے اساتذہ کرام ہیں۔ مدرسہ محمدیہ اور مدرسہ سعیدیہ عربیہ کے سوا جملہ مدرسوں کے مصارف تنخواہ و وظائف کیلئے اوقاف یا ذاتی کفالت ہے (اور ذاتی کفالت مثلاً دار الحدیث رحمانیہ) مدرسہ محمدیہ اور سعیدیہ جس طرح ذاتی کفالتوں اور اوقاف [illegible]

جمع القرآن والحدیث۔ قرآن مجید و حدیث شریف کی صحت اور کتابت کے متعلق شکوک کا عالمانہ جواب۔ قیمت ۹ (مجلد)

ahmadimuslim.de

ان کے صدر مدرسین (حضرات) مشاہروں سے محروم۔ ان میں مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ اساتذہ کے مشاہروں اور تلامذہ کی آسائشوں کے لحاظ سے فائق الاقران ہے، خداوند عالم اسے قائم رکھے۔ دارالہدیٰ اور جامع اعظم میں کھانا یا وظیفہ (بالخیار) ملتا ہے۔ باقی تمام مدرسوں میں عموماً وظائف جاری ہیں۔ اور وظائف میں (شاید) ۳ روپے ماہانہ سے کہیں زیادہ نہ ملتا ہوگا مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ ان مدارس کے طلباء کی حالتیں قابل رحم ہیں۔ دہلی جیسے شہر میں کوئی نوجوان ۳ روپے ماہانہ میں بسراوقات نہیں کرسکتا۔ پھر جبکہ کتابوں کی ضرورت بھی لاحق ہو، علالت کا خوف بھی مسلط ہو۔ ختم سال پر دہلی چھوڑنے پر بھی اصرار ہو۔ اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ بعض طالب علموں کو صرف ۸؎ ماہانہ ملتا ہے اور بعض بدنصیبوں کو ایک ہی روپیہ۔ بارالہا! تیرے بندوں کی یہ ہلاکت آفرینی!

اسی دہلی میں میں نے اسی رمضان المبارک میں یہ تماشا (بے شک تماشا!) بھی دیکھا کہ پشاور سے لے کر راس کماری تک سے چندہ لینے والے اہل حدیث سفیر امڈ آتے ہیں۔ اور ہر ایک تھیلیاں بھر بھر کے لئے جارہا ہے۔ اور اسی دہلی میں یہ بے پروائی کہ ملتان سے آنے والے طالب علم کو ایک روپیہ مہینہ برائے خوراک وہ ملتان جس کی اوسط خوراک ہر صوبہ ملک سے کمیت میں زیادہ اور کیفیت میں اور بھی بہتر!

اور دہلی ہی کے اہل خیر کو میں نے حدیثوں پر عمل کا سب ملک سے زیادہ شوقین بھی دیکھا۔ سبحان اللہ! بارک اللہ! مگر حدیث "وابدأ بمن تعول" (پہلے اپنے اردگرد والوں پر خرچ کر۔ ان سے بچے تو دوسروں کو بھی) پر بھی توجہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر آپ کے نزدیک دور دور کے مقامات والوں کی تھیلیاں بھرنا دہلی کے ان

شہان بے کمر و خسروان بے کلاہ

کے مقابلہ میں زیادہ عزیز ہیں تو پھر ان مدرسوں کو ختم کرادیجئے کہ یہ بھی پیٹ پہ پتھر باندھ کر [illegible] پڑھنے [illegible]

فراوانی ہے۔ پہلے طلباء کتابیں خود نقل کرلیتے۔ اب مطبوعہ نسخے خریدنے سے انہیں چارہ نہیں۔ ان کیلئے بھی دام چاہیئے۔ پہلے طلباء کی جاگیریں تھیں۔ ان کو کھانے اچھے ملتے۔ شکم سیر خود کھاتے اور دل لگا کر پڑھتے اب جاگیریں ہی اول تو کم رہ گئیں۔ اس پر کھانوں کی نوعیت بھی گھٹیا۔

اس معاملہ میں اہل حدیث کانفرنس کا عمل بھی قابل غور ہے۔ جس کی دفتری شکل کسی نہ کسی صورت میں ہنوز قائم ہے۔ بہت بڑا فنڈ نہ سہی، مگر بالکل تہی مائگی بھی نہیں کانفرنس میں دہلی کے تمام مدرسوں کی فہرست کے ساتھ ہر ایک مدرسہ کے طلباء کی فہرست و تعداد بھی چاہیئے اور دفتر کو معلوم[1] ہونا چاہیئے کہ طلباء کس طرح بسر اوقات کرتے ہیں۔ اور جن طلباء کو ناکافی وظیفہ ملتا ہے اسکی کمی کانفرنس کو پوری کرنا چاہیئے۔ تاکہ یہ لوگ اپنے معاملات ضروری کو آسانی سے طے کرسکیں۔ کانفرنس میں یہ ضروری ہوگا۔ اس کے لئے اراکین شوریٰ کو جلسہ کرکے غور فرمانا چاہیئے۔ میں حاجی بشیر الدین صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مضمون پر حافظ حمید اللہ صاحب کو متوجہ کریں۔ اور میں دہلی کے جملہ مدارس کے متولیوں کو متوجہ[2] کرتا ہوں کہ ان غریب طلباء کیلئے تین روپے وظیفہ بالکل ناکافی ہے۔ یہ رقم پانچ روپے ماہانہ سے ہرگز کم نہ ہونی چاہیئے۔ خواہ طلباء کی موجودہ تعداد کم کرنی پڑے مگر وظیفہ ضرور بڑھایا جائے۔

ان تجاویز پر غور بھی ہوگا؟ یہ خیال بہت تکلیف دہ ہے۔ یقیناً میری آواز متولیوں تک براہ راست نہ پہنچ سکے گی۔ مدرسین حضرات پڑھیں گے اور "درست ہے" فرما کر خاموش ہو جائیں گے۔ طلباء پڑھیں گے تو دلوں میں ایک ساعت کے لئے مسرت محسوس کریں گے۔ آہ! یہ نظام انہی غلط اور تباہ کن قاعدوں کے ساتھ وابستہ رہے گا۔ علمائے مدرسین اس کی اصلاح کے لئے کبھی زبان نہ کھولیں گے۔ وہ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون قسم کی آیات مبارکہ عادتاً پڑھ کر دلوں کو مسرور کرتے رہیں گے۔ مگر ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم و ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم۔ قسم کی آیتیں خیال میں بھی نہیں لائیں گے کہ ان سے تو دلوں کی تازگی مرجھا جاتی ہے۔ اتنے ہی میں الحاد کا سیلاب آجائے گا۔ جس کے دھارے میں یہ سب خس و خاشاک کی طرح بہ جائیں گے۔ اسوقت یالیت یالیت! پڑھیں گے۔ مگر بے سود ؎

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

حضرات علمائے کرام و اہل خیر دہلی مجھے معاف فرمائیں

؎ معاف اے ہم نشیں گر آہ کوئی لب پہ آجائے
طبیعت رفتہ رفتہ خوگر دردِ جگر ہوگی

کاش! یہ تحریریں مؤثر ثابت ہوں۔ کاش دہلی کے معتمدین ان پر توجہ فرمائیں۔ کاش! میری قوم کے نونہال طلباء اپنی طالب علمی کا زمانہ خوشی میں بسر کریں۔ دہلی کے اہل خیر ان کے ہر درد دکھ میں شریک رہیں۔ وہ انہیں قومی امانتیں سمجھ کر ان کی حفاظت کریں! یا اللہ میں نے مہینوں ان طالب علم میں رہ کر ان کی درد بھری داستانیں سنی ہیں۔ اب میں ان کے خوشی کے ترانے بھی سنوں۔ الہٰی وہ شکم سیر ہوکر سوئیں اور صبح ہی ان کے سامنے لطیف کھانوں کے خوان رکھے ہوں۔ الہٰی! دہلی کے دولت مند اہل حدیثوں کے لئے یہ مشکل نہیں کہ وہ ان کا اس قسم کا خیال کرسکیں۔ ان کے دل دردطلب ہیں مگر انہیں بتانے والا نہیں ملا۔

بارالہا! دہلی میں پھر ایک محمد اسماعیل شہید جیسے جاں فروش عالم کی ضرورت ہے۔ جو سب کو ایک ہی خیال یعنی شوکت دین پر متوجہ کردے۔

یا اللہ! دہلی کو فتنہ انگیزوں کی شر سے محفوظ رکھ۔

[1] دفتر کانفرنس نے تعلیمی کام کسی خاص وجہ سے اپنے ہاتھ میں نہیں لیا ہوا ہے۔ (اہلحدیث)

[2] بارہا توجہ کی گئی۔ کوشش کی گئی مگر کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ [illegible] (اہلحدیث)

---

حیات طیبہ۔ جدید اڈیشن۔ مولانا شہید دہلویؒ کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۱۲؍ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

# بدعت کیا ہے؟

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

بعض دوست کہا کرتے ہیں کہ جس چیز کا وجود آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نہ ہو۔ ہر وہ چیز گمراہی ہے۔ کیونکہ آپ کا ارشاد ہے کہ کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة یعنی ہر ایک نئی چیز بدعت ہے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے" گویا یہ حدیث شریف حرمت کی بیّن دلیل ہے۔

سو اس کے جواب میں گذارش ہے کہ بلاشبہ جن لوگوں کو اسلام کے پاکیزہ اصول پر دسترس نہیں اکثر حقیقیات کے رد کر دینے کے لئے یہ حدیث مذکورہ بالا پیش کر دیا کرتے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ایک جائز بات کو ناجائز کر دیا جائے۔ لیکن وہ اس دقیقہ سے بالکل غافل ہیں کہ بدعت کا حکم دینیات تک محدود ہے اطوار و عادات مثلاً کھانے پینے، پہننے وغیرہ سے اسے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ خود جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انتم اعلم بامور دنیاکم میں صرف تعلیم دین کے لئے آیا ہوں۔ دنیاوی امور کو تم خود ہی اچھی طرح جانتے ہو اور ان کا جس طرح چاہو انتظام کر سکتے ہو۔

ان حضرات کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بدعت فی الدین اسی کو کہتے ہیں جس کی قرآن و حدیث میں کچھ بھی اصل نہ ہو۔ نہ اس کی حقیقت شرعی حیثیت سے سمجھ میں آسکے اور اس کی نظیر بھی شرع میں موجود نہ ہو۔

ابن جعفر ہیثمی انصاری جو حدیث کے بڑے مشہور عالم ہیں۔ اربعین نووی کی شرح میں حدیث من احدث فی امرنا (وفی روایة فی دیننا) ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ لفظ امر کی تشریح کرکے اس سے مراد شرع اور دین ہے۔ تحریر کرتے ہیں۔

بدعت اسے کہتے ہیں جو شریعت کے خلاف ہو خواہ بالکل خلاف ہو۔ یا کوئی شرط اور رکن مقرر کردہ شرع اس میں نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن جو شرع کے خلاف نہیں مثلاً شرع کے اصول و قواعد کے مطابق ہو تو وہ بات مردود نہیں بلکہ مقبول ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں۔ قسم قسم کی خیرات و مبرات جو صحابہ کرام کے عہد میں نہیں تھیں کیونکہ ہر قسم کی خیرات کرنا اسی ایک ہی اصول یعنی نیکی کرنی اور مدد دینے پر مبنی ہے۔ دوسرا تمام علوم مفیدہ میں تصنیف کرنا اور ان کی مختلف شاخوں پر بحث کرکے ان کے اصول قائم کرنا اور بہت سے فروع نکالکر مفروضہ صورتوں پر رائیں دینا اور ان کا حکم بیان کرنا۔ تیسرا قرآن و حدیث کی تفسیر و شرح کرنا اور حدیث کی اسنادوں اور متنوں کے متعلق گفتگو کرنا اور عرب کے نظم و نثر کی غور پرداخت کرکے اس کو جمع کرنا اور علوم لغت کا ایجاد کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کی خوبی ظاہر و باہر ہے چوتھا اصول و فروع شرع کو منضبط صورت میں لانے کے لئے ان کے محتاج الیہ علوم حساب وغیرہ کا سیکھنا جن کا مآل آخرکار ایک واسطہ یا زیادہ واسطوں سے شرع و دین ہے۔

جن صاحبوں نے بدعت کی یہ تعریف کی ہے:-

البدعة مالم یکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مالم یثبت عن النبی فعلہ۔ بدعت وہ چیز ہے جو زمانہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ ان کو مجبوراً بدعت کی تقسیم کرنی پڑی اور انہوں نے بدعت کو چار قسم قرار دیا۔

واجب۔ مستحب۔ مباح۔ حرام

کیونکہ جس چیز کی اصلیت قرآن و حدیث میں موجود ہے گو اس کا کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوا اُسے حرام، بدعت کے مفہوم سے خارج کرنا پڑیگا۔ (ایسی بات کا جائز اور مشروع ہونا مجمع علیہ بین الفریقین ہے) اس لئے بہت سی باتیں جن کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نہیں تھا۔ تاہم ان کی اصلیت کتاب و سنت میں پائی جاتی تھی بدعت کے مفہوم سے نکالنی پڑیں۔ انہوں نے بدعت کے چند اقسام باعتبار مختلف احکام کے بنا دئیے۔ لیکن اگر بدعت کی پہلی تعریف کو ترجیح دیتے ہوئے کہا جائے کہ

البدعة مالم یکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن لہ اصل فی الدین

بدعت وہ چیز ہے جو زمانہ آنحضور میں موجود نہیں تھی اور جس کی قرآن و حدیث میں کچھ بھی اصلیت نہیں۔ تو مطلق بدعت حرام ہے۔ اور اس تعریف کی بنا پر جو امور متعلق دین نہیں ہیں۔ خواہ ان کا وجود آپ کے زمانہ مبارک میں ہو یا نہ ہو بدعت نہیں کہلائیں گے نیز وہ امور جن کی اصل شرع میں موجود ہے۔ وہ بھی بدعت کے مفہوم سے خارج ہیں اور اس لئے وہ حرام بھی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے کل محدثة بدعة۔ اس کے معنی یہ ہیں:-

کل محدثة فی الدین بدعة

یعنی دین میں نئی چیز بدعت ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ:-

من احدث فی دیننا ھذا ما لیس منہ فھو ردٌّ۔ ہمارے اس دین میں جو کوئی نئی بات نکالے وہ بات مردود ہے۔

تو معلوم ہوا کہ شرعی امورات میں کسی کی رائے کو دخل دینا یا پیش کرنا حرام ہے۔ زیادہ بس۔ واللہ الہادی


## "نور محمدی"

(مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی)

اس کتاب میں قرآن مجید، احادیث شریف، اقوال فقہاء سے گانے، بجانے، قوالی، سرود، وغیرہ کی تردید کی ہے مولانا صاحب موصوف کی تازہ تصنیف ہے۔ اہل بدعت کی تردید میں ایک بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۳؍ ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر


قوالی [illegible] (۵۰۲) [illegible]

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**تعاقب** آدم علیہ السلام آسمانی جنت میں داخل کئے گئے تھے یا دنیا کی جنت میں، آپ نے لکھا ہے کہ دنیا میں بھی جنت ہے اسی جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جنت سے نکلنے کا حکم ہوا۔ حالانکہ قرآن پاک میں ہے کہ نکلو اس جنت سے اور زمین پر جا ٹھہرو (تب آدم سرندیپ میں اور حوا جدہ میں رکھے گئے) چند مدت کے بعد دونوں میاں بی بی ایک جگہ ہوئے اور انکی نسل سے دنیا آباد ہوئی۔ اس جگہ جنت کا ہونا کیا معنی ہے؟

(علی حسن خان آزاد از برہنڈہ)

**جواب** قرآن و حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آدم و حوا کا جنت دنیا میں تھا ان کو جنت سے ہبوط کا حکم ہوا تھا۔ ہبوط کا معنی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا ٹھیرنا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا:۔

اِهْبِطُوْا مِصْرًا۔ کسی شہر میں جا ٹھیرو۔

آپ کی عبارت مندرجہ قوس قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔

س ۱۲۳} ایک پنڈت سے ملاقات ہوئی۔ اور اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی تب سے کتنی بار قیامت ہوئی اور حساب کتاب ہوا اور جب تک دنیا رہیگی تب تک کتنی بار قیامت ہوگی۔ لہذا آپ کا کیا ارشاد ہے؟ (علی حسن خان آزاد از برہنڈہ)

ج ۱۲۳} عبارت مذکورہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ سوال آپ نے پنڈت پر کیا تھا یا پنڈت نے آپ پر؟ ہاں ہندوؤں کے عقائد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان گنت مرتبہ قیامت یا پرلے مانتے ہیں۔ اہل اسلام پر یہ سوال وارد نہیں ہوتا۔

س ۱۲۴} سوئر جو قطعاً حرام ہے اوس کے دودھ سے بکری کا بچہ پالا جاوے۔ وہ بکری کا بچہ مسلمانوں کو کھانا حرام ہے یا حلال؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۴} اگر اس بچہ کو دیکھنے والا بکری کا بچہ سمجھتا ہے تو اس کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں باقی رہی سوئر کے دودھ سے اس کی پرورش، سو وہ اسکے حق میں ایسی ہے جیسے کھیتی میں کھاد پڑتی ہے۔

س ۱۲۵} جنت و جہنم اس وقت کہاں ہیں آسمان پر یا زمین پر۔ اور قیامت کے بعد دونو کہاں کہاں رہیں گے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۵} جنت اور دوزخ کا زمین پر ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں جنت کے متعلق آیا ہے انما هي قيعان یعنی جنت چٹیل میدان ہے جو درخت یہاں لگاؤگے وہی وہاں اگیگا۔ یعنی جیسا عمل کروگے ویسا ہی پھل پاؤگے۔ رہا یہ سوال کہ کس ملک میں ہیں اس کا جواب یہی ہے کہ الله اعلم بحقيقة الحال۔

س ۱۲۶} زید مرگیا۔ ایک زوجہ۔ دو لڑکیاں دو بھائی۔ ایک بہن وارث چھوڑے۔ صورت ہذا میں بہن وارث ہوگی یا نہیں؟ (سائل عبد العزیز از بنگلور شہر)

ج ۱۲۶} بہن وارث ہوگی۔ صورت مسئلہ یہ ہے:۔

المیت ۲۴ زید

| زوجہ | بنت | بنت | اخ | اخ | اخت |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۳ | ۸ | ۸ | ۲ | ۲ | ۱ |

بیوی کو آٹھواں حصہ اور دو لڑکیوں کو دو تہائی جائداد اس سے ملے گی۔ باقی ماندہ بہن بھائیوں میں یوں تقسیم ہوگی کہ دو دو حصے بھائیوں کو اور ایک بہن کو ملے۔ واللہ اعلم!

س ۱۲۷} آج کل جو لوگ قبروں پر عرس کرتے ہیں اور وہاں بھنڈارہ بھی کرتے ہیں یعنی عام لنگر لگایا جاتا ہے اور کھانا کھلایا جاتا ہے۔ کیا شرعاً یہ کھانا کھانا اور ایسی محفلوں میں شریک ہونا جائز ہے؟ (سائل نور شاہ گلا نوالہ ضلع سیالکوٹ)

ج ۱۲۷} عرس وغیرہ مذکورہ سوال بدعت ہیں اور جو کھانا وغیرہ وہاں پکایا جاتا ہے وہ نذر لغیر اللہ ہے۔ اس لئے ایسی محفلوں میں شرکت ناجائز ہے اور وہاں سے کھانا کھانا درست نہیں۔

س ۱۲۸} کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ بذریعہ گراموفون، غزلیات تقریریات یا اذان و قرآن مجید کو سننا یا سنانا جائز ہے یا نہیں۔ اور افراد اہل حدیث بیاہ وغیرہ میں اوس کو عمل میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟ (محمد اشیر الدین موضع چاپخنڈ۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال)

ج ۱۲۸} گراموفون آلات لہو و لعب سے ہے ایسی لغویات سے مؤمن کو اعراض کا حکم ہے۔ والذين هم عن اللغو معرضون۔

فٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے۔ (مفتی)

---

**اعلان** یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے مولوی عبد المعبود صاحب کانپوری سفیر مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھول پور کا استعفا منظور کرکے موصوف کے کاغذات سفارت مدرسہ واپس لیکر داخل دفتر کر دیئے ہیں۔ اب ان کی جگہ کسی دوسرے مستقل سفیر کا تقرر کیا جائیگا۔ سردست مولوی ابوبکر صاحب باڑوی عارضی طور پر مدرسہ ہذا کی سفارت کے فرائض کو سرانجام دینگے۔ المعلن محمود خان پریزیڈنٹ مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

(۴ر اشاعت فنڈ وصول)

**یادرفتگان** میری والدہ ماجدہ ۹۔ اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ! مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور پکی موحدہ تھیں (شیخ افضل حسین مالک کارخانہ عطر شیخ شمشاد حسین چوک لکھنؤ) (۲) میرے والد مولوی نواب الدین صاحب جو پکے موحد عالم باعمل تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ! موصوف اکاڑہ سے عرصہ ہوا ریاست بہاولپور میں سکونت پذیر تھے۔ راقم:۔ عبد العزیز چک ۵۵ نمبر ضلع بہاولنگر۔

ناظرین مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللهم اغفر لهما وارحمهما۔

**نئی چٹھیں چھپنے والی ہیں** اس لئے جملہ حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کسی صاحب کے پتہ میں کوئی تبدیلی کرنی ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

(۵۰۳)

# متفرقات

**حساب دوستاں** مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ مئی ۱۹۳۹ء میں ختم ہو جائیگی۔ لہذا ان حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر شل سابقہ خریداری منظور ہو تو قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اگر خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بہت جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ بصورت دیگر (قبول شخصے الخاموشی نیم رضا) آپ کو اہلحدیث ۲۶۔ مئی وی پی بھیجا جائیگا۔

**مہلت ختم** جن اصحاب کی میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری بھی ذیل میں ہی درج ہیں۔ امید ہے اپنے وعدہ کا ایفا کرتے ہوئے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دینگے۔ ان حضرات کی خدمت میں وی پی وغیرہ نہیں بھیجا جائیگا نہ ہی مزید مہلت دی جائیگی بلکہ ۲۶۔ مئی کے بعد مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

**بیرون ہند** جو خریدار مقیم ہیں ان کو بھی قیمت ختم ہونے کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دفعہ مکرر یاددہانی کرا کر امید کی جاتی ہے کہ از راہ عنایت جلد از جلد قیمت بھیجکر دفتر کو مزید انتظار کی زحمت سے بچا کر شکریہ کا موقع دینگے۔

۱۰۵ - ۲۶۰ - ۵۵۶ - ۸۸۷ - ۱۹۵۴ -
۲۶۸۲ - ۲۶۹۰ - ۴۹۳۳ - ۵۴۰۵ - ۵۴۱۹
۶۰۲۵ - ۷۲۶۶ - ۷۴۲۰ - ۷۴۲۵ - ۷۴۲۷ -
۷۴۴۹ - ۷۴۶۲ - ۷۴۶۹ - ۸۴۲۴ - ۸۴۶۹
۸۴۷۱ - ۸۴۷۷ - ۸۵۱۶ - ۸۵۳۱ -
۸۷۵۹ - ۸۸۹۲ - ۹۰۱۹ - ۹۰۲۰ - ۹۲۵۴
۹۴۳۱ - ۹۴۲۹ - ۹۴۳۸ - ۹۴۵۷ -
۹۴۷۳ - ۹۴۸۶ - ۹۹۰۸ - ۹۹۹۱ -
۱۰۱۷۰ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۴۵۰ -
۱۰۴۵۳ - ۱۰۵۵۵ - ۱۰۶۶۵ - ۱۰۹۳۲ -
۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۳۷ - ۱۱۱۴۱ -
۱۱۱۹۷ - ۱۱۱۴۹ - ۱۱۱۶۱ - ۱۱۲۴۵ -
۱۱۲۶۴ - ۱۱۳۷۵ - ۱۱۳۹۴ - ۱۱۵۳۵ -
۱۱۸۲۳ - ۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۷۴ - ۱۱۸۷۵ -
۱۱۸۷۷ - ۱۱۸۹۷ - ۱۱۹۰۶ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۱۲۰
۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۶۷ - ۱۲۲۳۴ - ۱۲۲۵۷
۱۲۲۷۰ - ۱۲۲۹۸ - ۱۲۳۲۴ - ۱۲۳۲۸ -
۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۴۸ - ۱۲۳۵۰ -
۱۲۳۶۲ - ۱۲۳۷۲ - ۱۲۳۷۳ - ۱۲۳۷۴ -
۱۲۳۷۹ - ۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۸۱ - ۱۲۳۸۲ - ۱۲۳۸۳ -
۱۲۳۸۴ - ۱۲۳۸۹ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۳۲ -
۱۲۴۴۸ - ۱۲۴۵۵ - ۱۲۴۵۶ - ۱۲۴۵۷ -
۱۲۴۶۱ - ۱۲۴۶۴ - ۱۲۴۷۴ - ۱۲۴۸۰ -
۱۲۴۹۹ - ۱۲۵۰۵ -

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی ایک

## تازہ تصنیف

# تفسیر بالرائے

جو اصحاب تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ سے لطف اندوز ہو چکے ہیں وہ خصوصاً اور دیگر حضرات عموماً یہ مژدہ جانفزا سن کر بے حد مسرور ہونگے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے حال ہی میں ایک چوتھی تفسیر موسومہ تفسیر بالرائے تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں تفسیر بالرائے کی تشریح کر کے آج کل کی اردو تفاسیر (چکڑالوی، قادیانی، شیعہ، احمدی وغیرہ) کی جانچ پڑتال کی ہے۔ اس موضوع پر غالباً آج تک کسی صاحب قلم نے کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی۔ اس لئے یہ تصنیف بالکل بے مثال بلکہ اچھوتی ہوگی۔ جو سردست سورہ فاتحہ و بقرہ تک تیار ہوئی ہے۔ کتابت ہو چکی ہے۔ طباعت جاری ہے۔ قیمت غالباً محصولڈاک کے علاوہ ۱۲ر ہوگی۔ مفصل اعلان طبع ہو جانے پر کیا جائیگا۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔

نیازمند۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

**غریب فنڈ** سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری تھا۔ ماہ مئی میں ان کی میعاد ختم ہو جائیگی بعد ازاں بغیر مہلت دئیے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ نیز تا اطلاع ثانی نئے داخلے بالکل بند رہیں گے اور منی آرڈر واپس کر دئیے جائیں گے۔

۱۰۵۶۴ - ۱۱۵۶۴ - ۱۱۸۶۱ - ۱۱۸۶۶ -
۱۲۳۶۲ - ۱۲۳۷۸ - ۱۲۳۷۹ -

**یہ رقم کیسی ہے؟** جلسہ پشاور کے موقعہ پر مولانا ثناء اللہ صاحب کو کسی صاحب نے کچھ رقم دی تھی مولانا نے اس وقت نوٹ تو کر لیا مگر وہ کاغذ کہیں گم ہو گیا۔ اس لئے جس صاحب نے جس غرض کیلئے وہ مبلغات دئیے ہوں بہت جلد اطلاع دے تاکہ اسکی تعمیل کی جائے۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

**آل انڈیا پرانا ریلوے ٹائم ٹیبل** کی بابت سابقہ پرچہ میں مختصر سا نوٹ درج کیا گیا تھا۔ اس دفعہ پھر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس ایسا آل انڈیا ریلوے ٹائم ٹیبل جو مارچ ۱۹۳۹ء کو منسوخ ہوا ہے بیکار ہو تو مہربانی فرما کر بہت جلد بھیجدیں۔ جس قدر محصولڈاک خرچ ہوگا اسکے عوض ٹکٹ یا کوئی اور رسالہ یا ٹریکٹ وغیرہ طلب کر لیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**دعا فرمائیں** قصبہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان میں جماعت حقہ اہل حدیث کے خلاف احناف بریلوی اور شیعہ حضرات نے مل کر اہل حدیث کو اپنی مسجد از سرنو مکرر تعمیر سے روک رکھا ہے۔ معاملہ پولیس تک پہنچ چکا ہے۔ گیارہ اہل حدیث اور فریق مخالف کے بیس اشخاص کی ایک ایک ہزار کی ضمانتیں ہو گئی ہیں۔ اس لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مصائب و مشکلات سے نجات دے۔ (راقم:- عبد الستار از جلال پور پیروالہ ضلع ملتان)

**اطلاع عام** بندہ اپنی علالت طبع و کمزوری کے باعث یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے سفارت مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور سے مستعفی ہو گیا ہے۔ تمام حساب کتاب داخل کر کے رسید حاصل کر لی ہے۔ باوجود اس علیحدگی کے مدرسہ کی بقا کے لئے دعاگو ہوں۔ راقم: مولوی ابو احمد عبد الصمد کانپوری سابق سفیر مدرسہ محمدیہ باڑی۔ (یہ اشاعت فنڈ وصول)

# یورپ اور جنگ یورپ

کچھ شک نہیں کہ آج یورپ کی حالت اس جنگل کی طرح ہے جس میں تمام پیڑ سوکھے ہوئے ہیں اور ان کے نیچے خشک سرکنڈہ یا گھاس بھی ہوئی ہے۔ جکو ایک دیا سلائی لگنے سے تمام جنگل پھنک جانے کا گمان غالب ہے۔ دول یورپ کے باہمی جنگ و جدل کی تیاری کو دیکھ کر امریکا کا پریزیڈنٹ ہٹلر اور میسولینی کو نصیحت کرتا ہے کہ معاہدہ کرو کہ دس سال تک کسی آزاد ملک پر حملہ نہیں کرینگے اس کو جواب ملتا ہے ؎

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے ایک کتاب چھپی تھی جس کا نام تھا "آیندہ جنگ"۔ اس کا لکھنے والا ایک جرنیل تھا۔ جس کا نام "برن ہاڈی" تھا۔ اس نے بدلائل ثابت کیا تھا کہ جنگ قوموں کی زندگی کا باعث ہوتی ہے یہ سچ ہے۔ قرآن شریف بھی اس کی تعلیم دیتا تھا تو اس کی تعلیم پر یورپ کے لوگ ناک بھوں چڑھاتے تھے اسلام کہتا تھا۔ ذروۃ سنامہ الجہاد (اسلام کی بلندی جہاد کرنے میں ہے) تو اعتراض ہوتا تھا کہ اسلام خونریز مذہب ہے۔ آج اسلام ہی کی تعلیم ان لوگوں کی زبان پر جاری ہے۔ مگر اسلام کے نام پر نہیں بلکہ اپنی طرف سے اسلام نے جو الفاظ اصطلاحی بولے تھے مثلاً جہاد۔ مجاہد۔ غازی وغیرہ وہ اپنے معانی میں صحیح طور پر مستعمل تھے۔ آج جن معنی میں یہ الفاظ استعمال ہو رہے ہیں وہ ان کے اصلی معنی نہیں ہیں بلکہ محض جی خوش کرنے کو بولے جاتے ہیں۔ جیسے سابقہ عبارت منقولہ از اخبار شیعہ میں جہاد وغیرہ کا لفظ بولا گیا ہے۔

یہ سب شاعرانہ تخیل ہے جو اپنے محبوب کو عورت بتاتے ہوئے کیا کرتے ہیں۔ ؎

وہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
بات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

یورپ کی جنگ کی بابت پنجاب کے اخباروں میں وہ ہندو جوتشیوں کی پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ آیندہ ماہ مئی میں لڑائی شروع ہو جائیگی۔ اس کے مقابلے میں دوسرے صاحب نے اس کی تردید بھی کر دی ہے کہ "نہیں ہوگی"۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم وہی کہیں گے جو پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

كذب المنجمون و رب الكعبه

# باغ لگانے اور انکی اصلاح کرنے کے طریقے

(از دفتر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

فروٹ سیکشن لائل پور کے ایگریکلچرل اسسٹنٹ نے نئے باغ لگانے اور پرانے باغات کی اصلاح کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اول الذکر کے متعلق آپ نے یہ مشورہ دیا کہ بھاری زمین کا قطعہ منتخب کرنے کے بعد اس میں صرف وہی پودے لگائے جائیں جن کے متعلق تجربہ کیا جا چکا ہو کہ وہ ایسی ہی زمین میں کامیاب رہیں گے اور پودوں کو پانی دینے کے لئے جو نالی بنائی جائے وہ ان کی قطاروں کے عین درمیان میں ہو۔

پرانے باغات کی اصلاح کے لئے آپ نے یہ تجویز بتائی کہ پودوں کی سوکھی ہوئی مردہ اور غیر مزروعی شاخوں کو کاٹ دیا جائے اور پھر پودوں کو گوبر وغیرہ کی خوب پکی کھاد مہیا کی جائے۔ سردیوں میں کھاد کی کھاد کی مقدار فی پودا ایک من ہونی چاہیئے۔ اگر امونیم سلفیٹ بھی مل سکے تو اس کی تھوڑی سی مقدار کو گوبر کی کھاد میں ملا دینے سے اور زیادہ فائدہ ہوگا۔ باغات کو اچھی طرح صاف رکھا جائے۔ ان میں دوسری فصلیں صحیح اصولوں کے مطابق کاشت کرنی چاہئیں اور پانی سے کافی سیراب بھی کرنا چاہیئے۔

این ٹومالوجیکل اسسٹنٹ نے آموں کی سنڈی (مین گوبلی بگ) کے متعلق ایک استفسار کے جواب میں یہ تجویز بتائی کہ موسم سرما میں آم کے پودوں کے اردگرد کی جگہ کھود دینی چاہیئے تاکہ سنڈی کے انڈے اچھی طرح دھوپ لگنے سے تلف ہو جائیں۔ آپ نے [illegible] یہ بھی کہا کہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو درخت پر چڑھنے سے روکنے کا علاج یہ ہے کہ تنوں کے اردگرد روئی کے بند پیٹ دینے چاہئیں اور جب اس بند پر سنڈیاں کافی تعداد میں جمع ہو جائیں تو بند کو کھول کر اس کو اس پانی میں جس میں مٹی کا تیل ملا ہوا ہو۔ جھٹک دیں تاکہ سنڈیاں اس میں گر کر مر جائیں۔

(لاہور۔ ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

# مذاکرہ علمیہ کا عظیم الشان تیرھواں سالانہ اجلاس

حسب اعلان ۲۶۔۲۷۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو احاطہ دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں منعقد ہوا۔ جس میں رؤسا، حکام اور عوام کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے باہر کے تمام شرکائے جلسہ کے خورد و نوش اور قیام کا انتظام جلسہ کی جانب سے کیا گیا۔

مشاہیر علمائے کرام میں سے مندرجہ ذیل علماء خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ مولانا عبد الحنان صاحب اڈیٹر "مسلم اہلحدیث گزٹ" دہلی۔ مولانا محمد حسین صاحب خطیب (۵۰۹)
مسجد کولوٹولہ کلکتہ۔ مولانا عبید الرحمن صاحب میرٹھی۔ مولانا ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ مولانا حافظ محمد صاحب مظفرپوری۔ مولانا محمد سعید خان صاحب محدث بھوجپوری۔ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب رحیم آبادی۔

نیز طلبائے دار العلوم نے بھی عربی، فارسی، انگریزی، اور اردو میں برجستہ تقریریں کیں جو کہ بے حد پسند کی گئیں دوسرے دن کے اجلاس میں مہتمم دار العلوم کی جانب سے دار العلوم کی مفصل رپورٹ پیش ہوئی۔ جس میں دار العلوم کے لئے مستقل سرمایہ کی قوم سے اپیل کی گئی تھی۔ اسی دن شب کے اجلاس میں ۱۳۵۷ھ کے دو فارغ التحصیل طلباء (مولوی عبد الرحیم صاحب گیاوی و مولوی محمد یونس صاحب اعظم گڈھی) کی دستار بندیاں کی گئیں۔

(خادم: سید محمد سعید سکرٹری)

**توحید و سنت** کی صدا کو اگر دنیا کے چپہ چپہ پر پھیلانا چاہتے ہیں تو اخبار اہلحدیث امرتسر کی توسیع اشاعت کیجئے

ahmadimuslim.de

## رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ مستند مانی گئی ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور، جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند اور اکثر دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۱۱۔ جلد دوم ۱۲۔ جلد سوم ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

## سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا با محاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶

## نشر الطیب فی ذکر الحبیب النبی

مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات قلم بند کئے ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت صرف ۱۲

## عرب کا چاند

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک ہندو سوامی لکشمن جی منصف مزاج کے قلم سے۔ طرز تحریر نہایت دلکش ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے دلدادگان کو چاہئے کہ اسے ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۱۲

## شمائل ترمذی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان ہے حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴

## بشیر البشر

توراۃ، انجیل کی ۵۰ پیشگوئیاں رسول اکرم کی بعثت کی نسبت۔ قیمت ۱۲

---

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹرفارم وغیرہ چھپوانا ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر (پنجاب)

## ایک روپیہ چار آنہ میں
## جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

اس نئی اور اچھوتی کتاب میں تمام امراض کا بیان، تشخیص علاج مفصل درج ہیں۔ خواص الادویہ و لغات بھی دی گئی ہے تاکہ انگریزی دوائیوں کے اردو معنی بھی معلوم ہو سکیں۔ ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ کاغذ، طباعت اعلیٰ۔ پاکٹ سائز۔ مجلد پارچہ و مطلا۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ ۱/۴ ۔ محصول ڈاک ۶

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

---

## بنات الرسول

صلعم کی صاحبزادیوں کے حالات زندگی۔ مجلد ہے۔ قیمت ۸

## پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ ... ہیں ان میں سے اکثر کتاب ... قبول ہے۔ اس کی ... جلد ... ہر سہ جلد ۱۲

## صدیق اکبر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان۔ از خواجہ عبداللہ صاحب اختر ...

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

کمال سعی ما شد علی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ مہاں سنگھ امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ” سے

عام خریداران سے ” ۵؍

” ” ششماہی ۲؍۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲؍

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے!

امرتسر ۲۱۔ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۲۔ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۵۲۱)

## ترانۂ حمد

(از مولوی ابوالحاذق محمد نجیب اللہ صاحب نشتر اندوہی گورکھپوری)

سب کی زباں پہ یارب ہر دم ہے نام تیرا — تو مالکِ دو عالم اک اک غلام تیرا
مجھ میں کہاں یہ طاقت عظمت بیاں ہو تیری — کیا وصف لکھ سکوں میں اے ذوالکرام تیرا
یکتائے دو جہاں تو واحد ہے ذات تیری — ہے اک دلیل روشن یارب کلام تیرا
تو نے فلک بنایا تو نے زمیں بنائی — آتا نہیں سمجھ میں جو کچھ ہے کام تیرا
جتنے ہیں تیرے بندے سب کا ہے تو ہی رازق — دنیا پہ ہو رہا ہے یہ فیضِ عام تیرا
تیرے قیام کا ہو مجھ سے بیان کیونکر — میں ہوں ذلیل بندہ اعلیٰ مقام تیرا
مارا کسی کو تو نے زندہ کیا کسی کو — تو ہی سمجھ رہا ہے کیا ہے نظام تیرا
شاخیں گلوں کی جھک کر تعظیم کر رہی ہیں — چڑیاں چہک چہک کر لیتی ہیں نام تیرا
بندے کا فرض یہ ہے تیری کرے عبادت — توفیقِ خیر دینا بندوں کو کام تیرا

ہو نشتر پہ بھی رحمت بخشندۂ دو عالم
گو رو سیاہ ہے اک عاجز غلام تیرا

## فہرست مضامین


نظم (ترانۂ حمد) - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
نماز سید المرسلین - - - - ص۳
خطبہ صدارت آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس پر قادیان میں شماتت - - - - ص۵
زمین کی حرکت - - - - - ص۸
دیہات کا جمعہ - - - - - ص۹
رسول اللہ مستغیث ہیں یا مستغاث - ص۱۰
سوالات از آریہ صاحبان - - - ص۱۱
اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کی حالت - - ص۱۲
نعت (نظم) - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۳ - ملکی مطلع - - ص۱۴
اشتہارات - - - - - - ص۱۵-۲۰

# انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں اب گرمی کافی پڑ رہی ہے۔ دن بھر گرم لو بھی چلنی شروع ہو گئی ہے۔

—— محکمہ پیدائش اموات بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۳۰۔ اپریل سے ۵۔ مئی تک ۱۲۰ بچے پیدا ہوئے اور ۱۲۲۔ اموات ہوئیں۔

—— امسال گو شکر کم پیدا ہونے کی وجہ سے کھانڈ گڑ، شکر وغیرہ گراں ہو رہے ہیں۔ کھانڈ تو روز بروز مہنگی ہو رہی ہے۔ یعنی گذشتہ سال کی نسبت نرخ دگنا ہو گیا ہے۔

—— امرتسر میں آریوں کی طرف سے پھر حیدر آباد ڈے منایا گیا اور جتھے بھی روانہ کئے گئے۔ پنجاب کے دیگر شہروں قصبوں سے آریہ جتھے حیدر آباد جا رہے ہیں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بلدیہ کی ملازمتوں میں سکھوں کو بیس فیصدی کی بجائے دس فیصدی حقوق دیئے جائیں۔ اس کے خلاف سکھوں کی طرف سے اظہار بیزاری ظاہر کیا گیا ہے۔

—— شیعوں کی طرف سے لکھنؤ میں شورش تبرہ جاری ہے۔

—— وزیر آباد (پنجاب) میں ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس زیر صدارت ڈاکٹر سیف الدین کچلو منعقد ہوئی۔ صاحب صدر نے دوران تقریر میں بیان کیا کہ جب تک میں صوبہ پنجاب کی کانگرس کا صدر ہوں کسی فرقہ پرست کو کانگرس میں داخل نہیں ہونے دونگا۔

—— مجلس احرار پنجاب کی مجلس عاملہ کا انتخاب ہو گیا ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن صدر اور مولوی عبد الغفار غزنوی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

—— امرتسر میں ۳۔ مئی بروز بدھ عید میلاد النبی کا جلوس نکلا۔ (مگر پچھلے سالوں سے بہت کم تھا)

—— امرتسر کنٹونمنٹ کے قریب ۶ مئی کو دو موٹر لاریوں کا تصادم ہو گیا۔ لاریاں پاش پاش ہو گئیں۔ سواریاں مجروح ہوئیں۔ اسی قسم کی واردات ۷۔ مئی کو امرتسر بھمدد دو میں پیش ہوئی۔

—— گورنر پنجاب نے پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ تعاون مارکٹنگ بل کی منظوری دیدی ہے۔

—— امرتسر ۲۔ مئی کو مرکیشہ ہال اسلامیہ کالج امرتسر میں ینگ مسلم راجپوت ایسوسی ایشن کا اجلاس ہوا جس کے ایک اجلاس کی صدارت خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹی نے فرمائی۔

—— ضلع میرٹھ کے ایک گاؤں سے ایک مردم خور درندہ نما انسان کو گرفتار کیا گیا ہے جو چھوٹے چھوٹے مردہ بچوں کی لاشوں کو قبر سے نکال کر کھا جایا کرتا تھا۔

—— چین کی حکومت نے اپنی جنگی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے چھ سو نئے ہوائی جہاز خریدے ہیں۔

## ۲۶ مئی کو یاد رکھیں

### کیونکہ

اس روز خریداروں کے نام "اہلحدیث" وی پی بھیجا جائیگا جن کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اور آئندہ کے لئے بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی —— اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اہلحدیث آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہے تو از راہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو (جو ایک ماہ سے زائد نہ ہو) تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں —— مہلت یافتگان مزید مہلت طلب نہ فرمائیں بلکہ سابقہ بقایا ہی ارسال کرکے شکریہ کا موقع دیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر ڈینزگ پر حملہ نہیں کریگا بلکہ اس کو اپنے قبضہ میں لانے کے لئے رائے عامہ دریافت کریگا۔ چونکہ ڈینزگ میں اکثریت جرمنوں کی ہے۔ اسلئے کامیابی کی کافی امید ہے۔

—— حکومت روس نے غیر ملکی خط و کتابت پر سے سنسر کو ہٹا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— برطانیہ اور رومانیہ کے مابین جو حال ہی میں تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اسکی رو سے برطانیہ رومانیہ کو پچاس لاکھ سٹرلنگ قرض دیگا۔

## صدمۂ جانکاہ

حاجی محمد صالح خلف حاجی عبد الغفار صاحب آف حاجی علی جان دہلی کے آمدہ خط مورخہ ۶ مئی میں مرقوم ہے کہ عدن سے بذریعہ وائرلیس (بے تار برقی) خبر آئی ہے کہ حاجی عبد الغفار صاحب جہاز میں انتقال کر گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ پڑھتے ہی بے ساختہ منہ سے نکلا ؎

من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت احاذر

حاجی صاحب ایک بے نظیر مخلص مسلمان تھے۔ اس وقت میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ زیادہ لکھنے کی طاقت نہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ غفر اللہ لہ و رحمہ۔

(ابو الوفاء)

**مضامین آمدہ** | عبد الرزاق صاحب سعید۔ تبرا اور شیعان علی۔ محمد عبد الرشید صاحب۔ عبد العزیز صاحب ایم عبد اللہ صاحب۔ عبد الغفار صاحب۔

**غیر مقبولہ نظمیں** | او مسلماں اشرف الامت۔ خطاب بہ مسلم تھا عبد خدا عبد سا بن کے آیا۔ پیام ایثار۔ قطعات متفرقات۔ ایشیائی نقیروں کا اعلان۔ دعا بدرگاہ الٰہی کشفی راز و نیاز۔ شب معراج۔ ہے قرآن میں انبیاء بن کے آیا۔ دشت کو موج کروں موج کو طوفاں کر دوں یاد ماضی۔ مدح صحابہ۔ التجا۔ میرا پیغام۔ ہیں نبیوں میں برتر ہمارے محمد۔

—— ریاست بہاولپور میں باغیانہ تقریریں کرنے اور ایک پمفلٹ آواز حق کو شائع کرنے کے الزام میں آٹھ افراد پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ جسکی سماعت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور کی عدالت میں شروع ہو گئی ہے۔

—— شولاپور میں ۶ مئی کو صوبہ بمبئی کی مسلم لیگ کا اجلاس زیر صدارت سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم پنجاب

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

Muslim University کتب خانہ ... اسلامیہ

# نماز سید المرسلین

بجواب

## رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۳)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلے کا پہلا نمبر درج ہو چکا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اہل قرآن (منکرین حدیث) کی طرف سے حدیث اور اہل حدیث پر یہ جدید حملہ ہے جو صلوٰۃ کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ اس کا جواب دینا "اہلحدیث" کا اولین فرض ہے۔ اسی لئے اس کا جواب سلسلہ وار شروع ہوا ہے۔ گذشتہ پرچے میں اللہ اکبر کی بحث آچکی ہے۔ آج اس کا بقیہ درج کر کے آگے جواب دیا جاتا ہے۔

مصنف رسالہ قائلین حدیث کو جس سختی اور دشنام دہی سے یاد کرتا ہے۔ اس کے برابر مذہبی اصطلاح میں کوئی گالی یا سخت کلامی نہیں ہو سکتی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اسی طرح دشمنان اسلام نے لفظ اللہ جو کہ قرآن میں تعلیم کیا گیا تھا بدل کر "اللہ اکبر" بنا دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی صفت اکبر قرآن مجید میں کہیں بیان نہیں ہوئی نہ جملہ "اللہ اکبر" کسی جگہ قرآن مجید میں پایا جاتا ہے" (صلوٰۃ المرسلین ص۱۲)

اہلحدیث: قائلین حدیث کو دشمنان اسلام اور محرفین قرآن کہہ کر مصنف اپنا اندرونی جوش نکال لے مگر ہم قرآنی تعلیم کے پابند اور اصل معنی میں اہل قرآن ہیں اس لئے ہم ارشاد قرآنی قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کے خلاف سخت کلامی نہیں کریں گے کیونکہ اسی آیت میں سخت کلامی کا نتیجہ ہمیں بتایا گیا ہے اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ یعنی شیطان سخت کلامی کے ذریعہ آپس میں لڑا دیتا ہے۔

لفظ اکبر پر آپ کے جو اعتراضات تھے ان کا جواب ہم پہلے نمبر میں بالتفصیل دے چکے ہیں۔ اس کے متعلق آج بھی بالاجمال کچھ عرض کرتے ہیں۔

قرآن مجید نے خدا کی صفات کو الحسنیٰ سے موصوف بتایا ہے جو کہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ غور سے پڑھئے۔ فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر ایک نام دراصل اسم تفضیل ہے۔ کبھی صیغہ تفضیل لفظوں میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی معنی میں۔ بہرحال اس کو اسم تفضیل کہنا منشاء قرآنی کے عین مطابق ہے۔

قرآن مجید کی آیت ناطق ہے کہ انسان ...

بعض بندوں کی صفت کبیر بھی ہے جیسے ارشاد ہے تَبَارَکَ الَّذِیْ ... کبیرًا ... الشیطان ... جس کی جمع اکبر ہے تو اللہ کو اکبر کہنا حسب منشاء آیت فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی کے بالکل صحیح ہے جیسے اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وغیرہ فانصرنا ... لکن من الخاسرین

آپ کا دوسرا نقطہ ثابتہ غفلت میں لکھا گیا ہے۔ کہتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں لا اِلٰہ اِلَّا اللہ تھا لیکن محرفین نے تحریف کر کے لا اِلٰہ غیرک بنا دیا۔ سبحِ اسم ربک العظیم سے سبحان ربی العظیم کر دیا۔ سبحِ اسم ربک الاعلیٰ کی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ بنا دیا۔" (صلوٰۃ المرسلین ص۱۲)

معلوم نہیں ان حضرات کو باوجود قرآن سے اتنی دوری کے اہل قرآن کہلانے کا شوق کیوں ہے۔

۳۔ الٰہ غیرک کا ثبوت سنئے!

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پ۲۲ ع۱۳)

یہاں غیر کے لفظ کو ملاحظہ کیجئے کہ وہ اللہ کی طرف مضاف ہے اور محل استفہام انکاری بھی ہے جس کو بصیغہ خطاب لا الٰہ غیرک کہنا ہر طرح جائز ہے۔ اب آپ بتائیے کہ آپ نے یہ دو آیتیں کیوں پیش کی ہیں۔

(۱) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ (۲) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى

کیا آپ کا منشاء ہے کہ ان احکام پر عمل کرنے کے لئے ہم یہی الفاظ پڑھ دیا کریں۔ یعنی رکوع میں جھک کر سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ پڑھا کریں اور سجدے میں جا کر سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى۔

ہمیں تو تعمیل ارشاد میں عذر نہ ہوگا مگر کوئی عقلمند شخص ہم سے پوچھ بیٹھے کہ سَبِّحْ تو امر کا صیغہ ہے اور

ــــــــــ

؎ ہم کو ... ہے ... اپنے ...

تم لوگ کہتے ہو کہ جس نے یہ لفظ کہہ دیا کہ [illegible] پہنچنا تم کو حکم دیتا ہوں کہ [illegible] اپنے رب کے نام کی تسبیح پڑھا کرو۔ تو تم نے [illegible] کیا کہ [illegible] کیونکہ [illegible] تحسین کی طرف [illegible] منتقل کر دیا۔ اس کی مثال تو ہے [illegible] کوئی آقا اپنے نوکر سے کہے کہ پانی لاؤ اور نوکر اسی جگہ بیٹھ کر کہے پانی لاؤ۔ یہ کیا خوب تعمیل ارشاد ہے۔

ناظرین کرام! پہلی آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْعَظِيمِ میں ہمیں حکم ہوا ہے کہ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح پڑھا کرو۔ اس حکم کے متعلق اول مفسر قرآن علیہ السلام نے حکم دیا اِجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ یعنی رکوع میں اس حکم کی تعمیل کرو۔ اسی لئے ہم رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے ہیں جو اس حکم کی تعمیل ہے۔ دوسری آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کی بابت حضور نے فرمایا: اِجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ۔ یعنی سجدے میں اس حکم کی تعمیل کرو۔ اسی لئے ہم سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہا کرتے ہیں۔

بتائیے ایسا کرنے میں ہماری کیا غلطی ہے؟

**حضرات!** اس ظلم اور نافہمی کے باوجود مصنف کا ادعا قابل ملاحظہ ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"غرض محرفین قرآن جب اپنی مصنوعی عبارتیں قرآن مجید میں داخل نہ کر سکے تو قرآنی صلوٰۃ وغیرہ اعمال قرآنی ہی کو مسخ کرنا شروع کر دیا اور آخرکار قرآنی مرعمل کی شکل و صورت اور عبارت کو بگاڑ کر رکھ دیا۔ جن کا غلط ہونا دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت و متین ہے۔

ناظرین! اس کتاب میں ہم نے قرآنی عمل صلوٰۃ اور مروجہ نماز کی حقیقت کو کھول کر رکھ دیا ہے اس سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ ہمارا دعویٰ کہاں تک صحیح ہے" (ص۱۲)

**اہلحدیث** اس کے جواب میں ہم صرف استاد ذوق کا یہ شعر نذر کئے دیتے ہیں ؎

نازے گو [illegible] چمن میں [illegible]
اس نے دیکھے [illegible] واسطے

اس سے آگے مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ اس قابل ہے کہ ناظرین اُسے غور سے پڑھیں۔ اور ایسے لوگوں کے حق میں دعائے ہدایت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اتباع اسوہ حسنہ سے بہرہ ور کرے۔

مصنف کے الفاظ [illegible] ہیں:

"[illegible] نماز [illegible] میں [illegible] التحیات

اور درود شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ ان ہر دو کی عبارتیں غیر قرآنی ہیں۔ یہی مسلمات کا قطعی ثبوت ہے کہ حضرت رسول کریم سلام علیہ نے اس کی تلاوت کبھی نہیں کی۔ لیکن ہم اسی پر بس نہیں کریں گے بلکہ قواعد عربیہ اور قرآنی وعقلی دلائل سے [illegible] حقیقت بھی ناظرین کے روبرو پیش کئے دیتے ہیں۔

۱۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ۔

التحیات جمع ہے تحیۃ کی۔ لغت میں اس کے معنی بھلائی کی دعائیں یا سلامتی کی دعائیں ہیں اور قرآن کی رو سے اس کے معنے دعائے سلام کے ہیں۔ ملاحظہ ہو آیات ذیل:۔

(۱) تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ (پ۱۳) جنت میں جنتیوں کا تحیۃ سلام ہوگا۔

(۲) دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ (پ۱۱) جنتی جنت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پکاریں گے۔ اور تحیۃ ان کا اس میں سلام ہوگا۔

(۳) تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ (پ۲۲) جس دن میں جنتی ملیں گے تحیۃ ان کا سلام ہوگا۔

اب لیجئے اَلطَّيِّبَات کو قرآن مجید میں یہ لفظ اٹھارہ جگہ آیا ہے۔ ان میں سے سولہ جگہ رزق پر بولا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو حوالجات [illegible] اور ایک جگہ [illegible] میں کسب پر بولا گیا ہے اور اٹھارویں جگہ [illegible] میں وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ آیا ہے۔ جس کا ترجمہ اہل الرویا نے یوں کیا ہے۔

"اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں"۔

الطیبات کے معنے پاک رزق۔ پاک کسب اور پاک عورتیں [illegible] جو معنی عبارت زیر بحث [illegible] پیش کئے ہیں غلط ہیں۔ صحیح ترجمہ [illegible]

"سب بھلائی کی دعائیں یا سب سلامی کی دعائیں واسطے اللہ کے اور نماز واسطے اللہ کے اور پاک رزق یا پاک کسب یا پاک عورتیں واسطے اللہ کے"

گویا اللہ تعالیٰ بھی کوئی انسان یا مجسم ہستی ہے جو ہر وقت [illegible] اور بیماریوں کا شکار ہو سکتا ہے اور اس کو مجسم ہونے کے سبب سے رزق۔ کسب اور عورتوں کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے مسلمان بھائی عبارت مذکورہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ ہم اُن کو اس نیک کام پر مبارکباد پیش کرتے ہیں"

(صلوٰۃ المرسلین ص۱۲ تا ۱۴)

**اہلحدیث** اس اقتباس میں تحیۃ کے جس معنی پر ہم نے خط ڈال دیا ہے وہی ہماری مراد ہے یعنی بھلائی اور سلامتی کی دعائیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی دعائیں اللہ کی ذات سے مخصوص ہیں۔ مانگنے والا اسی سے مانگے، کسی اور سے نہیں۔ طیبات کے معنی کے متعلق آپ نے اپنی قرآن سے ناواقفی یا اخفائے حق کا ثبوت دیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ آپ نے اس آیت کا ذکر تک نہیں کیا جو یہاں پورے طور پر منطبق ہوتی ہے یعنی آیہ کریمہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً (پ۱۳ ع۱۶)

اس آیت میں طیبۃ کلمۃ کی صفت ہے جو جمع کی صورت میں بصورت (کلمات) طیبات آئیگی۔ اور عربی زبان میں مرکب توصیفی میں سے موصوف کو حذف کرنا جائز ہے ملاحظہ ہو آیہ کریمہ۔ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا۔

امرؤ القیس اپنے گھوڑے کی تعریف میں کہتا ہے ؎

[illegible] السابحات [illegible]

ان سب حوالجات میں موصوف محذوف کیا گیا ہے اور [illegible]

صنعت کا صیغہ اس کی جگہ بولا گیا ہے۔ اسی طرح نماز کے تشہد میں الطیبات سے مراد کلمات طیبات ہیں۔ اور قرآن مجید میں بصورت مفرد کَلِمَةً طَيِّبَةً آیا ہے۔ دوسری جگہ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ مرکب توصیفی معرّف باللام کی شکل میں آیا ہے۔

باقی آپ کا یہ کہنا کہ پاک رزق یا پاک عورتیں وغیرہ یہ محض تحکم اور نص قرآنی کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو آیت اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ (پ ۷ - ع ۱۹)

پس قرینہ مقام کے لحاظ سے جو معنی مناسب ہوں وہی لئے جاتے ہیں۔ متعدد معانی میں سے جو معنی کسی خاص جگہ محال ہو اسی کو مراد ٹھیرانا مجادل کا کام ہے مناظر کا نہیں۔ پس الفاظ تشہد کے معنی یہ ہوئے کہ ہر قسم کی بھلائی اور سلامتی کی دعائیں صلوٰۃ (عبادت) اللہ ہر قسم کے پاکیزہ کلمات ہم خدا ہی کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں۔ کیونکہ اسی کا ارشاد ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ قعدہ کی دعائیں اسی آیت کے ماتحت ہیں۔

اہل قرآن پارٹی کے ممبرو! قرآن مجید کی تبلیغ کرو ہزار شوق سے کرو۔ خدارا ہماری نصیحت یاد رکھو کہ قرآن مجید کی تبلیغ کرنے میں ذاتی تعصب اور ضد سے کام نہ لیا کرو۔ ورنہ ادھر بھی آپ کو کوئی ایسا ہی مل جائیگا جس کا قول ہوگا ؎

محتسب خم شکست ومن سر او
السن بالسن والجروح قصاص

(باقی)

# قادیانی مشن

# خطبہ صدارت آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

# پر

# قادیان سے شماتت کی آواز

ہر مصلح اور مصلح کا طریقہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کو اس کی کمزوریوں پر اطلاع دیا کرتا ہے اگر اطلاع نہ دے تو اصلاح کیسے ہو۔ اسی اصول سے صدر جلسہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس منعقدہ چوڑیاں نے جماعت اہلحدیث کو اس کی غلطیاں جتا کر توجہ دلائی جو میرے خیال میں بہت مناسب مگر مختصر الفاظ میں تھی۔ اس پر قادیان کے اخبار "الفضل" میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں خطبہ صدارت کی سند پر جماعت اہلحدیث کو بدترین جماعت بنا کر اپنے خلیفہ کی اطاعت کی طرف دعوت دی ہے۔ الفضل کی عبارت کو ہم بجنسہ نقل کر کے اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں تاکہ وہ اس سے نتیجہ حاصل کریں کہ ہماری غلط کاریوں سے اغیار کو شماتت کا موقع ملتا ہے۔ حالانکہ حدیث میں شماتت اعدا سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ گو "الفضل" کا مراسلہ مرقومہ مولوی اللہ دتہ جالندھری اس قابل ہے کہ اس کا ایک ایک حرف ناظرین اہلحدیث پڑھیں اور کسی مفید نتیجے پر پہنچیں۔ اسی طرح ہمارا مقصود ہے کہ ہمارے ساتھ کبھی اہل قادیان بھی پڑھیں اور اس شعر کے مطلب پر غور کریں ؎

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

مگر ہم اپنے ناظرین کو بتاکید کہتے ہیں کہ وہ الفضل کی عبارت کو ضرور توجہ سے پڑھیں اور اپنی حالت کی اصلاح کریں۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے:۔

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ حَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا.

جس کا مضمون مولانا حالی مرحوم نے اس شعر میں ادا کیا ؎

کہ حکمت کو اک گم شدہ لعل سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

بہرحال الفضل کی عبارت ذیل میں درج ہے:۔

"آل انڈیا اہل حدیث کا خطبہ صدارت اور احمدیہ جماعت"

۷۔ اپریل کو قمگڑھ چوڑیاں میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں سالانہ جلسہ ہوا۔ اس کانفرنس کے صدر جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری نے جو خطبہ صدارت پڑھا وہ وہاں پر مطبوعہ موجود تھا اور تقسیم کیا گیا۔ یہ خطبہ صدارت بڑے سائز کے ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ جو درحقیقت بقول صاحب صدر تلخ نوحہ اور دردناک فریاد ہے۔ بلاشبہ جناب صدر نے اہل حدیثوں کی بدحالی پر پُر درد نوحہ پڑھا ہے۔ انہوں نے حالات کو واشگاف طور پر بیان کر دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ جب علاج کے ذکر پر پہنچے تو خدا تعالیٰ کے تجویز کردہ طریق کی بجائے دینی طریق اختیار کرنے کی تلقین کر کے رہ گئے۔ اور قوم کو آسمانی مائدہ سے متمتع کرنے کی بجائے انہیں سیاسی دلدل میں پھنسانے کی کوشش شروع کر دی۔ حالانکہ آپ خود کہہ چکے تھے کہ:۔

"یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے الہامی رہنمائی کو چھوڑ کر انسانوں کی رہنمائی قبول کر لی یہ رسم ... یہاں پر کہ خطبہ الہامی رہنمائی کو پس پشت پھینک کر محض منتشر کیسٹر فلسفہ کے بعض امور پر مشتمل ہے کوئی کامیاب خطبہ نہیں کہلا سکتا لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ اہل حدیثوں کی جس بری حالت کا اس میں اعتراف کیا گیا ...



ahmadimuslim.de

[illegible] بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود (قادیانی) کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اہل حدیث مسلمانوں کی بہترین فرقہ سمجھا جاتا تھا۔ اور یقیناً اس فرقہ کے ابتدائی بزرگوں نے بعض نہایت اہم کارنامے سرانجام دئیے عام طور پر لوگ مسلمانوں کی اصلاح کے متعلق اہلحدیثوں کے موجود ہونے پر اکتفا کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ ایسے لوگوں کی موجودگی میں کسی آسمانی مصلح کی ضرورت نہیں۔ مگر آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ خود اہل حدیثوں کی حالت پکار پکار کر آسمانی رہنمائی اشد ضرورت کا اظہار کر رہی ہے۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری اپنے خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں۔

(الف) ہماری جماعت دن بدن روبتنزل ہے اور دن بدن ہماری ساکھ کمزور ہو رہی ہے۔ ہماری جماعت کا وقار کم ہو رہا ہے اور وہ ولولہ اور جوش جس کی وجہ سے ہماری جماعت چند سال قبل ممتاز تھی۔ سرد پڑ چکا ہے (ص [illegible])

(ب) ہم نے بزرگان اہل حدیث کے بے نظیر کام کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ اُن کے شروع کردہ کام کو تکمیل تک پہنچانے کی بجائے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ آپس میں نفاق و شقاق پیدا کر کے اتحاد اور جرأت کی بجائے تشتت اور بزدلی پر راضی ہو گئے۔ (ص [illegible])

(ج) حقیقتاً ہم میں وہ روح باقی نہیں رہی جو اہل حدیث کا طرۂ امتیاز تھا۔ (ص ۱۵)

(د) مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری جماعت جس تفریق اور اختلاف کا شکار ہے۔ غالباً اس کی نظیر مسلمانوں کے کسی اور گروہ میں موجود نہیں آج بدقسمتی کی انتہائی دلدل میں ہم پھنس گئے ہیں کہ مختلف اسماء سے مسمّی گروہ جماعت میں پیدا ہو گئے اور نہ صرف بعض قیاسات یا فروعی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے میں فخر کر رہے ہیں بلکہ ایک دوسرے کو جماعت سے خارج شدہ ٹھہرانے کے لئے سعی کر رہے ہیں۔ (ص [illegible])

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ اہل حدیث گروہ پورے طور پر [illegible] [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] دلدل میں [illegible] [illegible] بالکل موجودہ [illegible] تک پہنچ چکی ہے [illegible] پر محول ہے۔ مندرجہ بالا الفاظ ایک سنجیدہ [illegible] اور حالات سے باخبر صدر اہل حدیث کانفرنس کے ہیں۔ کیا ان حالات میں اسلام کا عروج کمال تک پہنچنا ان اہل حدیثوں سے وابستہ تصور کیا جا سکتا ہے۔ کیا وہ قوم کی کشتی کے ناخدا بننے کے اہل ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اہل حدیث گروہ تو خود عظیم الشان مصلح سماوی کا محتاج ہے۔ انہوں نے دوسروں کو کیا فائدہ پہنچانا ہے۔

کیا ہمارے اہل حدیث بھائی غور فرمائیں گے کہ ان کی حالت روز بروز تنزل کی طرف کیوں جا رہی ہے اور روز بروز وہ قعر مذلت میں کیوں دھنسے جا رہے ہیں؟ اگر مجھ سے پوچھو تو اس کا ایک ہی سبب ہے کہ اہل حدیثوں نے فرستادۂ برحق حضرت مسیح موعود (قادیانی) کی آواز پر توجہ نہیں کی بلکہ اس کی تکذیب پر کمربستہ ہو گئے۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ حق دار تھے کہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے۔ اسی تکذیب کا نتیجہ ہے کہ آج پھر ان کے حق میں نجعلنا [illegible] احادیث کا نظارہ دہرایا جا رہا ہے اور مستقبل [illegible] تاریک تر ہے۔

جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری فرماتے ہیں:۔

"اہل حدیث جماعت کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہئے کہ وہ کیونکر بغیر قیام جماعت و تنظیم زکاۃ کے متبع رسول ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔" (ص [illegible])

یقیناً ایسا دعویٰ غلط اور جھوٹ ہے مگر افسوس کہ اہل حدیث ابھی تک اس دعوے سے اجتناب اختیار نہیں کرتے حالانکہ وہ حالت نزع میں ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ایک دفعہ پھر قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ کے لئے پوری کوشش کریں اور از سر نو اسے زندہ کریں۔"

ظاہر ہے کہ قیام جماعت بدون امام ناممکن ہے اور مذہبی جماعتوں کا حقیقی قیام صرف اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ امام کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ مگر اہل حدیث لوگ چونکہ اس امام سے منکر ہیں۔ اس لئے ان کے ہاں کوئی ایک امیر بھی نہیں بلکہ وہ پراگندہ [illegible] [illegible]

ہیں۔ [illegible] [illegible] ہیں۔ چنانچہ صاحب صدر نے مایوس ہو کر لکھ دیا ہے

"جماعت اہل حدیث کا کسی ایک امام پر متحد ہونا بہت دشوار نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا سہل حل یہ ہے کہ اہل حدیث کانفرنس کو زیادہ منظم کر کے اسکو امارت شرعیہ کا بدل بنا دیا جائے۔" (ص [illegible])

مسیحیوں نے صدیوں تک حضرت مسیح ناصری کے آسمان سے آنے کا انتظار کیا۔ آخر مایوس ہو کر کلیسا کے وجود کو ہی مسیح کی آمد ثانی کا بدل بنا لیا۔ جناب مولوی صاحب کا اہل حدیث کانفرنس کو امارت شرعیہ کا بدل قرار دینا بھی ویسا ہی ہے۔ یہ تجویز مایوسی کا مرقع اور اہل حدیثوں کی اندرونی حالت کا آئینہ ہے۔ کاش وہ اب بھی سمجھیں۔

نظام و تنظیم کے بارے میں مولوی صاحب کا ارشاد ہے:

"کانگرس کا نظام آپ کے سامنے ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم بھی ویسا ہی مؤثر اور مضبوط نظام قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔"

گویا نظام کی اصلاح و درستی کے لئے آپ مذہبی نمونہ کی بجائے کانگرس کا تقلید کرنا چاہتے ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ اہلحدیث "صحابہ رسول اور نظام خلافت اسلامیہ" کی تقلید کی بجائے کانگرس کو نمونہ قرار دے رہے ہیں۔ کانگرس ایک سیاسی جماعت ہے۔ اس کا نظام اگر مؤثر اور مضبوط ہے تو محض دائرہ سیاست میں۔ لیکن اہل حدیثوں کا مقصد تو مذہب بتایا جاتا ہے اس کے لئے اگر کوئی مؤثر اور مضبوط نظام ہو سکتا ہے تو وہ واجب الاطاعت خلیفہ اور امیر کا نظام ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ اہل حدیث نہ ایک امام پر جمع ہو سکتے ہیں اور نہ کسی محکم نظام کے پابند بننے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے کبھی امارت شرعیہ کا بدل نیم مُردہ کانفرنس کو بتایا جاتا ہے اور کبھی خلفاء راشدین کے طریق کی بجائے کانگرس کے نظام کی تعریف کی جا رہی ہے اور اسے اہل حدیثوں کے لئے نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ [illegible] امام موعود [illegible] کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے [illegible] فرستادۂ حق کی تکذیب کا یہی [illegible] [illegible]

خطبہ ارشاد فرمایا کہ تم اپنی مسجد میں جناب سید محمد حسن صاحب کو جماعت قبول نہ کرو ... تحقیق میں کیوں نہ ہو۔ ہوش بسنبھالیں مطلب کو ہمیشہ پیش نظر رکھو گا کیونکر دنیا میں خلافت الٰہی قائم کی جائے؟

بے شک دنیا میں خلافت الٰہی کے قیام کا مقصد نہایت بلند اور رفیع الشان ہے۔ لیکن میری دانست میں یہی مقصد شوکی کی منشاء بصلاحیت ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ بلند مقصد ہی سے وابستہ گردانا جائے کونسا عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ یہ نیم مردہ کے سپرد بلند ترین قلعہ پر پرچم فتح لہرانے کا کام کردے گا؟ خلافت الٰہی کو خود اللہ تعالیٰ قائم کرتا ہے۔ اگر سب انسان فرشتے بھی بن جائیں۔ تب بھی خود خلیفہ نصب نہیں کرسکتے۔ خدا تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا اور اس کے ذریعہ سے خلافت الٰہی کو زمین پر قائم کرتا ہے [illegible] سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے قیام کے لئے احمد (قادیانی) کو برگزیدہ فرمایا ہے۔ اس کا اعلان بھی فرمادیا ہے۔ اب نحن نسبح بحمدک و نقدس لک کا امتحان چاہیے۔ اپنے بزرگوں کے کارناموں پر ناز کرنا بے فائدہ ہے ساری سعادت اسی میں ہے کہ اس آدم موعود کے ظہور پر فرشتوں کی طرح سربسجود ہوجاؤ۔ اس سے علیحدہ رہ کر ابلیسانہ استکبار اختیار کرکے کبھی فلاح نہ پاؤ گے بلکہ راندۂ درگاہ ہوگے اور روز بروز حالت بدتر ہوتی جائیگی۔ وما علینا الا البلاغ۔

(الفضل قادیان صفحہ ۱۱۔ ۲۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

**ناظرین!** اس مراسلے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کو تعصب کی نظر سے نہ دیکھئے بلکہ مدینے مرحوم کے ماتحت دیکھ کر اپنے فائدے کی چیز حاصل کیجئے ان حضرات سے لاہوری و قادیانی جماعت سے ... [illegible] ... باہمی اختلافات ... [illegible] ... صاحب (قادیانی) مسیح کے الفاظ ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ایسی حیثیت کا عقیدہ کی ہے جماعت ... ہے حضرت مرزا صاحب کی حیثیت میں جو فرق ہے وہ بیان ... [illegible] ... قادیانی صاحب کے کلام کو غلط بیان ... کو بعض کر جاتے ہیں تو کر سکتے ہیں مگر مرزائی جماعت جناب مرزا صاحب کے ساتھ یہ برتاؤ نہیں کرسکتی ورنہ نور ایمان سے خارج ہوجائینگے۔ اس بین فرق کو ملحوظ رکھ کر جناب مرزا صاحب کا ارشاد سنئے!

اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ بار بار مجھ سے یہ تذکرہ کرچکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی و پرہیزگاری اور للّٰہی محبت پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہوکر اور اس عاجز سے بیعت کرکے اور عہد توبہ نصوح کرکے پھر بھی ویسے ہی کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کرسکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی باتوں پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کرلیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔

(اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء صفحہ ۱)

**احمدی دوستو!** مولانا تصدیق اور مرزا صاحب کی حیثیتوں کا اندازہ کرنے کے بعد ان دونو حضرات کے ... [illegible] ... ملاحظہ کیجئے ہم سنگین الزام کس میں ہے مگر ہم سمجھتے ہیں کہ مطلب میں ایسا ہی کرتے ہیں۔

**ایک اپیل** ... اخباری مختلف پارٹیوں کی اپیل میں جو چلتی ہے اس کا ... کر کے آپ کو بتائیں ... [illegible] ... جاسکے

تحمل کرتے ہیں۔ ... [illegible] ...

لاہوری جماعت کے آرگن پیغام صلح کا ... [illegible] ... لکھا ہے جو کہ یہی سارا ہے۔ قادیان سے خلیفہ آباد کرتا ہے کہ لاہوری جماعت کیا ہے مگر یہ کہ محض چھلکے ہیں جو گندی موری پر پڑے ہوئے ہیں" ادھر لاہور سے آواز آتی ہے کہ قادیانی خلافت ... [illegible] ... ہے۔ اور سنئے :-

(۱) قادیان میں اب کیا ہے علم و فضل کی ندیاں خشک ہوچکی ہیں۔ قادیان میں اب پہلے جیسا علمی، اخلاقی اور مذہبی اثر باقی نہیں رہا۔ اخلاقی اور مذہبی تفوق ہی اس مقام کی سب سے بڑی فتح تھی لیکن افسوس وہ فتح شکست میں تبدیل ہوچکی ہے۔"

(پیغام صلح ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

(ب) "یاد رکھو تحریک احمدیت کی لاج صرف جماعت احمدیہ لاہور کے ہاتھ میں ہے ورنہ جماعت قادیان نے تو اس تحریک کی لٹیا ڈبو دی ہے۔"

(پیغام صلح ۱۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

اس کے مقابلہ میں "الفضل" قادیان مولوی محمد علی لاہوری اور ان کی جماعت کو ملزم ٹھہراتا ہوا لکھتا ہے :-

"افسوس وہ شخص قادیان والوں کو بھی تبلیغ کی ضرورت کا اعلان کررہا ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے صریح اور بین ارشادات کو دیدہ و دانستہ پس پشت ڈالنے سے کبھی دریغ نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کی واضح اور کھلی پیشگوئیوں کی تو ہین کرنے سے کبھی نہیں شرمایا ×××× (لاہوری) ... [illegible] ... ان کا جو سب سے بڑا نام رکھو صحیح ہے۔ آنکھوں سے چھپے ہوئے اس زمانے کے جن میں یہ لوگ نہ اخلاق کو جانتے ہیں نہ شریعت کو نہ ملکی آئین کو انسانی حقوق کو بلکہ سب کو پاؤں میں مسل کر کے سالم نکل چکے ہیں۔"

(الفضل ۸ مارچ ۱۹۳۹ء)

نمونے کے طور پر چند اقتباسات فریقین کے دکھا کر ... [illegible] ...

سناتے ہیں۔ جس نے دونوں جماعتوں (قادیانی و لاہوری) کو شامل کرنے کے علاوہ ایک خاتون محترمہ (ام المظفر ائیہ) کو بھی نہیں چھوڑا۔ جس پر دونوں جماعتوں میں کھلبلی پڑ گئی اور کاغذات وزیر ہند و انڈین گورنمنٹ کو بھیجے گئے۔ یہاں تک کہ اس کی اس کے باپ بیٹوں سمیت لاتوں اور لاٹھیوں سے مرمت کی گئی۔ مگر وہ سخت دل اس پر بھی اپنے الفاظ واپس لینے پر مائل نہ ہوا۔

چوتھا فریق قادیان میں بیٹھا ہے۔ جس کے سرگروہ کا نام شیخ عبدالرحمن مصری ہے اس کا بیان عدالت عالیہ ہائیکورٹ لاہور میں آچکا ہے۔ جسے "پیغام صلح" لاہور نے پورا نقل کر کے دنیا کے سامنے قادیان کو برہنہ کر دکھایا۔

پانچواں فریق "احمد نور" کابلی کا گروہ ہے جس کا دعویٰ ہے کہ "میں رسول اللہ" ہوں اور وہ قادیان میں بیٹھا تبلیغ رسالت کر رہا ہے۔ جس کو تم دیوانہ کہتے ہو اور وہ اس کی شکایت اپنے تازہ رسالہ "نزول المہدی موعود" میں کرتا ہے۔ تم اس کے انکار سے کافر ہو چکے ہو۔ کیونکہ تمہارے خلیفہ میاں محمود احمد نے "انوار خلافت" میں لکھا ہوا ہے کہ

جو ایک رسول کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے۔

**ناظرین!** ابھی اس فرقہ کو پیدا ہوئے جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں۔ اس تھوڑی سی مدت میں ان میں اس قدر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں کہ باہمی سلام کلام تک باقی نہیں رہا۔ اگر اس فرقہ نے کچھ طویل مدت پائی تو خدا جانے نوبت کہاں تک پہنچے گی۔

**مختصر یہ ہے** کہ ہم اپنے ناظرین کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ الفضل کے مضمون کو محض مخالفانہ بات سمجھ کر نظر انداز نہ کریں بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور الفضل کو بھی ہم متنبہ کرتے ہیں کہ وہ یہ خیال دل سے نکال دے کہ اس کی جماعت کا اندرونی شقاق و نفاق ہم سے مخفی ہے۔ مگر ہماری خاموشی اس شعر پر مبنی ہے

مصلحت نیست کہ از پردہ بیروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

**ناظرین کرام!** مولوی ثناء اللہ صاحب نے جس ... [illegible]

بابت احمدی کی باطنی حالت ایسی نہیں جس کا اظہار کیا ہے کہ بانی قادیان منظم و پاکباز ہیں ان پاک بازوں کے حق میں اسی (خلیفہ قادیان) کے منظوم کلام میں سے مندرجہ ذیل اشعار سناتے ہیں جو آپ نے اپنے ماتحتوں کے حق میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ؎

ہر دل میں پُر ہے بغض و کیں ہر نفس شیطاں کا رہیں
جو ہو فدائے نور دیں کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعیں
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمیں
بے چین ہے جانِ حزیں حالت ہماری زار ہے

پہلے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں
منہ سے تو سو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں
ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں
مصلح ہیں پر بدکار ہیں۔ ہیں ذاکر پر بدنہاد ہیں
حالات پُر اسرار ہیں دل مسکن افکار ہے
(کلام محمود ص۶۴)

یہ سارا مخمس ذرہ توجہ سے پڑھئے اور خیال کیجئے کہ یہ مقالات خلیفہ بصورت نظم صدر صاحب جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے مقالات سے کچھ نرم ہیں یا گرم۔ اسکے بعد مثل مشہور

تیلی بھی کیا اور رُوکھا کھایا

پر غور کرکے بتائیں کہ اس کے کیا معنی ہیں۔

# زمین کی حرکت

(از قلم مولوی عبدالجلیل صاحب سامرودی)

(۲)

مولوی صاحب موصوف، مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری کے مضمون "قرآن کریم اور سائنس" کا جواب دے رہے ہیں۔ اس کی پہلی قسط "آفتاب کا طلوع و غروب" سابقہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے آج دوسری قسط ہدیۂ ناظرین ہے۔ (مدیر)

**زمین کی حرکت** آپ نے زمین کی حرکت کو آیت وتری الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب۔ سے ثابت کیا۔ معزز دوستو! قبل ازیں کہ میں عدم حرکت زمین پر دلیل پیش کروں۔ یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپکا استدلال آیت وتری الجبال تحسبها جامدة الخ فی الواقع صحیح ہے یا وہی اندھیر نگری کا سا معاملہ ہے۔ حضرات! تفسیر جلالین میں ہے (وتری الجبال) تبصرها وقت النفخة۔ جمل میں ہے وتری الجبال عطف علی ینفخ وقوله تحسبها حال من الجبال وقوله جامدة مفعول ثان وقوله هي تمر حال من جامدة۔ یہ السعود جمل ص۳۴۳ ج۳۔

فتح البیان ... [illegible]

النفخة الثانیة عند حشر الخلق۔ فتح البیان میں ہے۔ قال القشیری هذا یوم القیٰمة

تفسیر نیشاپوری ص۹ ج۲۰ میں ہے:۔

قال اهل المناظر ان الاجسام الکبار اذا تحرکت حرکة سریعة علی نهج واحد فی السمت والکیفیة ظن الناظر انها واقف مع انها تمر مرا حثیثا فاخبر الله سبحانه ان حال الجبال یوم القیٰمة کذالک تجمع فتسیر کما تسیر الریح السحاب فاذا نظر الناظر حسبها جامدة ای واقفة فی مکان واحد

میرے معزز اہل حدیثو! پہاڑوں کا چلنا قیامت کو ہوگا۔ نفخ ثانیہ کے بعد تمام مفسرین مثل ابن جریر، ابن کثیر، خازن، معالم وغیرہ سب اسی امر پر متفق ہیں کہ پہاڑوں کا چلنا قیامت کے روز ہوگا نہ کہ اس وقت بلکہ متعدد آیات قرآنیہ اسی امر پر دال ہیں۔ ... فرماتا ہے (۱) یوم ... الجبال ... [illegible]

مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب یعنی (۵۳۸) محمدیہ پاکٹ بک۔ مجلد۔ ... قیمت ... [illegible]

سورہ کہف آیت ۴۷ - (۲) وتسیر الجبال سیرا سورہ طور آیت ۱۰ ۔ (۳) وبست الجبال بسا سورہ واقعہ آیت ۵ - (۴) وتکون الجبال کالعھن ۔ سورہ معارج ۹ ۔ سورہ قارعۃ آیت ۵ - (۵) واذا الجبال سیرت ۔ سورہ تکویر آیت ۳ - (۶) وسیرت الجبال ۔ سورہ نبا آیت ۲۰ - (۷) سیرت بہ الجبال ۔ سورہ رعد آیت ۳۱ - یہ تو ہے اصل بات اب مولانا کی سنئے آپ فرماتے ہیں ۔ آیت کریمہ یہ ہے :- وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب الخ (سورہ نمل ۲۰) اے مخاطب تو پہاڑوں کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر گڑے اور جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ تو بدلی کی طرح اڑ رہے ہیں ۔ یہ اللہ کی زبردست کاریگری ہے جس نے ہر شئے کو مضبوط بنایا؛

مولانا (جھنڈے نگری) فرماتے ہیں ۔ ترجمہ میں بدلی کی طرح اڑ رہے ہیں شاہ عبد القادر صاحب ترجمہ کرتے ہیں اور وہ چلیں گے - موضح القرآن میں ہے یہ ہوگا قیامت میں جیسے سورہ طٰہٰ میں فرمایا ینسفھا ربی نسفا ۔ مولانا فرماتے ہیں اڑ رہے ہیں ۔

میرے معزز دوستو! یہ بات بالکل غلط ہے اڑ رہے ہیں نہیں بلکہ چلیں گے اللہ میاں اس وقت چلائیگا ۔ دیکھو تفسیر ابن کثیر ص ۱۴۵ ج ۶ ۔

مولانا فرماتے ہیں قرآن کریم میں میخوں کے گاڑنے کا ذکر موجود ہے تو حرکت کا انکار اوس سے کیسے ثابت ہوا " شاید مولانا نے آیت والجبال اوتادا ہی کو قرآن مجید میں پایا ہوگا اور حرکت کے نفی کی آیتوں پر عبور نہ ہوا ہو ۔ اللہ میاں فرماتے ہیں ۔

(۱) والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم سورہ نحل آیت ۱۵ ۔ سورہ لقمان آیت ۱۰ ۔

(۲) وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم سورہ انبیاء آیت ۳۱ ۔

(۳) ام من جعل الارض قرارا وجعل خلالھا انھارا وجعل لھا رواسی ۔ سورہ نمل آیت ۶۱ آیتیں اس بارے میں بے شمار ہیں پہاڑوں کو اسی لئے زمین میں گاڑا کہ وہ ہلنے سے محفوظ رہیں ۔

اب لیجئے فرمان مصطفوی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فالقاھا علیھا فاستقرت فعجبت الملائکۃ فقالت یارب ھل من خلقک اشد من الجبال الحدیث اخرجہ الترمذی والبیہقی وغیرھما

انس بن مالک رض فرماتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ میاں نے زمین بنائی تو ہلنے لگی تب پہاڑ پیدا کرکے اوس پر ڈال دئیے ۔ سو ہلنا اس کا بند ہوگیا ۔ ملائکہ نے تعجب کیا اور اللہ میاں سے دریافت کیا کہ آیا اے باری تعالیٰ تیری کوئی مخلوق پہاڑ سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا لوہا ۔ یہ حدیث ترمذی وغیرہ کی ہے ۔

میرے پیارے اہل حدیث برادر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید زمین کو غیر متحرک فرماتے ہیں اور مولانا سائنس کے دلدادہ کہتے ہیں ہلتی ہے ۔ یہ بین تفاوت اب سائنس کو لئے پھریں یا ان نصوص کو خدا ہی توفیق بخشے

## (۳) آسمانی کروں پر انسانی آبادی

مولانا عبد الرؤف فرماتے ہیں کہ قرآن فرشتوں کے وجود کے ساتھ انسانی آبادی کا منکر نہیں ۔ پہلے قرآن کریم آسمان میں انسانی آبادی تسلیم کرتا ہے !"

کس قدر غلط بات ہے ۔ انسان کا وجود آدم صفی اللہ سے خواہ اسے نسیان سے لیں یا انس سے یہ باتیں تو آدم سے تعلق رکھتی ہیں ۔ آسمان فرشتوں کے لئے اور زمین انسان جن وہوام کا ماوی ہے ۔ اللہ میاں فرماتے ہیں ۔ ولکم فی الارض مستقر و . . . . . . . متاع الی حین ۔ سورہ بقرہ اے بنی آدم تمہارے رہنے کی جگہ زمین ہے ایک وقت مقرر تک اللہ میاں زمین کو مستقر بنی آدم بنی نوع انسان فرماویں ۔ اور مولانا زبردستی آسمانی کروں پر انسانی آبادی قرآن کے ماتھے تھوپ رہے ہیں ۔ بھلا لیجئے مولانا کی دلیل دیکھئے ۔ سورہ نحل کی آیت وللہ یسجد ما فی السموات وما فی الارض من دابۃ والملائکۃ فرماتے ہیں "دابہ ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو کہتے ہیں" یہ بالکل صحیح مولانا یہ بھی تو کہئے اللہ میاں فرماتے ہیں ۔ واللہ خلق کل دابۃ من ماء ملائکہ کیا ملائکہ بھی ماء سے مخلوق ہیں بنی آدم کی طرح سے جو اہر بنی آدم کی طرح ماء سے مخلوق ہیں ان کا ماوی آسمان نہیں ہو سکتا ۔ وہ انسان جو آدم کی اولاد ہے اس کا مسکن زمین ہے اگر کوئی انسان کسی دوسری نسل سے ہوں اور وہ ملائکہ کے ساتھ رہتے ہوں اوس کا ثبوت مولانا جھنڈے نگری کے ذمہ ۔ ہم تو انسان آدم زاد کو ہی سمجھتے ہیں دابہ ہر جاندار کو کہتے ہیں تو پھر مولانا صرف ملائکہ کے ہمراہ انسان کی خصوصیت کیوں ۔ شیر، چیتا، بھیڑ، بکری، گدھا، سور، ریچھ، بندر نے کیا تصور کیا کہ وہ آسمانی فضا سے محروم رہیں ۔ اون کی بھی تو آبادی وہاں ٹھہرا دیجئے یا تو انہیں دابہ سے خارج کردیں اچھا پھر آسمانی انسان مکلف ہیں یا غیر مکلف ان کا نبی کون ہے اس کا بھی تو علم چاہئے ۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائکہ کی خلقت نور سے بتائی ہے ۔ صحیح مسلم میں ہے اور بنی نوع انسان کی خلقت اصل آدم سے ۔ میرے دوستو سائنس کے گلے زبردستی کیوں چمٹ رہے ہو وہ کب تم سے انسانی آبادی منوانا چاہتا ہے ۔ نظام شمسی اور قمری والے بھی تو سوگئے ۔ ایک وقت وہ بھی زوروں پر تھے ۔ خدا قبول حق کی توفیق دے

(باقی آیندہ)

---

# فلسفہ اور معجزہ

روئداد مباحثہ مابین مولوی ہدایت اللہ صاحب سوہدروی و مولوی عبد العزیز صاحب ۔ جس میں معجزہ اور قانون قدرت پر محققانہ بحث کی گئی ہے آخر میں مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کا فیصلہ بھی درج ہے ۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو بہت سی معلومات حاصل ہونگی ۔ قابل دید ہے ۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ ۔ قیمت صرف ۳ ۔ محصول ڈاک علیحدہ ۔

پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

(۵۳۹)

# دیہات کا جمعہ

(از مولوی قادر بخش صاحب دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ)

دو اڑھائی ماہ ہوئے جبکہ ایم خدا بخش خاں گادی بلوچ نے بیٹ نشانوالہ میں اور خاکسار نے چاہ گھاٹہ والا موضع شبہ غیر مستقل میں نماز جمعہ قائم کی۔ بس پھر کیا تھا۔ ہر طرف ناجائز، ناجائز کا شور مچ گیا۔ نہ صرف شور مچ گیا۔ بلکہ اس اہم فریضہ خدا ادا کرنے والوں کے ساتھ مقاطعہ اور بائیکاٹ شروع ہو گئی۔ بقول اکبر الہ آبادی ؎

رقیبوں نے رپٹ جا کر یہ لکھوائی ہے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

ادھر ہم نے بھی پکار کر کہہ دیا کہ ؎

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھولیں گے نقاب
سلطانِ عشق کی یہی فتح و شکست ہے

فتوے منگوائے گئے۔ فتاوی مولوی عبد الحی صاحب سے جواز بتلایا گیا۔ پیران پیر جناب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غنیہ (اردو) کا صفحہ ۲۹۶ کھول کر پڑھایا گیا۔ مگر ضد کا کوئی علاج نہیں۔ کسی کو وہابی، کسی کو حنبلی نام دیکر ٹال دیا گیا۔ لیکن فرض خدا کا پامردی کے ساتھ مقابلہ جاری رکھا۔

آخر کار ہم نے ضلع مظفر گڑھ کے چوٹی کے علماء احناف کو دعوت دی جو از راہ خیر خواہی ملت بیضا مورخہ ۹ شام تشریف لائے۔ اُن کے اسم گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) مولانا مولوی غلام رسول صاحب محدث مظفر گڑھ
(۲) مولانا حاجی قادر بخش صاحب بازشریف ضلع ،،
(۳) مولانا حافظ قادر بخش صاحب ڈیروی حال مدرس اسلامیہ انجمن مظفر گڑھ۔

ہر سہ اصحاب نے رات کو چاہ گھاٹہ والا پر لوگوں کو سمجھایا خاصکر عدم سمع موتی اور قربانی قبل صلوٰۃ عید کا عدم جواز خوب واضح کیا۔ جمعہ کی بنا پر جیسا بدنام کرنیکی کوشش جاری تھی۔ صبح روز جمعہ سہ حضرات کو بیٹ نشانوالہ میں لیجایا گیا۔ قبل نماز جمعہ حافظ قادر بخش صاحب نے اتفاق اور اتحاد پر تقریر فرماتے ہوئے جمعہ کی اہمیت ثابت کی۔ نماز جماعت کی تاکید اور اقتدا اہل حدیث بلا کراہت ثابت کی۔ بعد نماز جمعہ مولانا غلام رسول صاحب کھڑے ہوئے۔ آپنے اپنے خاص انداز میں، توحید بیان فرماتے ہوئے عدم سمع موتیٰ اور نذر لغیر اللہ کی حرمت پر قرآن کریم کی آیات اور فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب شامی کی عبادت کھول کر پڑھی۔ اخیر پر جواز جمعہ کا فتویٰ بھی دیا۔

ان کے بعد حاجی قادر بخش صاحب نے اپنے مضمون جمعہ کو اس خوبی سے ادا فرمایا جو اُن کا ہی حصہ تھا۔

بریلوی مشن

# رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مستغیث ہیں یا مستغاث

مذہب اسلام نے سب سے بڑا کام جو دنیا میں آکر کیا وہ یہ ہے کہ عامۃ الناس کی ذہنیت میں جو ماسوی اللہ کا رعب سما چکا تھا اس کو یکسر نکال کر رکھ دیا۔

ایک میٹھی اور فرحت افزا مؤثر آواز تھی:۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا

کہ مشرق اور مغرب میں بسنے والوں کا رب مربی صرف ایک ہے جس کے سوا کوئی الوہیت کے لائق نہیں اس لئے اے پیغمبر اسی کو ہر حالت میں اپنا کارساز سمجھنا اور بس

اسی مضمون کو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے یوں ادا کیا ہے ؎

نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

مگر واہ رے ہندوستان کے بے باک مسلمان! تو نے اس سادہ اور صحیح تعلیم کو ہمسایہ قوم کے اثر سے ایسا مسخ کیا کہ الامان! ۳۔ مئی ۱۹۳۹ء کی شب کو امرتسر کے ایک محلہ میں اس قدر غلو کیا کہ سورہ حدید کی آیہ کریمہ

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا۔

اور سنئے! ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء کے پرچہ "الفقیہ" میں ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جسکے چند اشعار ہم نقل کرتے ہیں ؎

یا رسول اللہ اغثنا وقت ہے امداد کا
حال ابتر ہو رہا ہے امت ناشاد کا
زور و زر فرقہ پرستی پر ہے ناز اغیار کو
ہم غریبوں کو بھروسہ آپ کی امداد کا
چھوڑ کر ہم آپ کے در کو کہاں جائیں حضور
کون ہے ہم بیکسوں کا دادرس فریاد کا

(پرچہ مذکور صفحہ ۱۵ کالم ۳)

ناظرین! یہ ہے بریلوی فریاد۔ اب سنئے! جس ہستی کے سامنے استغاثہ ہوتا ہے وہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَجَلَاءَ هَمِّي وَغَمِّي يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

(ترجمہ) یا اللہ! میں تیرا غلام ہوں اور تیرے غلام کا بیٹا ہوں اور تیرے لونڈی کا بیٹا ہوں تیرے اختیار میں ہوں۔ میری چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے جاری ہے میرے حق میں تیرا حکم انصاف ہے میرے حق میں تیرا فیصلہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر نام کی برکت سے کہ جو نام خاص ہے تیری ذات کا یا اتارا تو نے

ahmadimuslim.de

(۳۰) حزب الاعظم المقبول۔ قرآن اور حدیث کی صحیح دعاؤں کا مجموعہ قیمت ۸ر۔ ہدیہ ۱۲ر۔ ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

اس کو اپنی کتاب میں یا اس کو سکھلایا تونے کسی کو اپنی مخلوق میں سے یا پسند کیا تونے اسکو علم غیب میں جو مخفی ہے تیرے نزدیک. یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار میرے دل کی اور سبب دور ہونے میرے فکر اور غم کا۔ اے زندہ سب کے تھامنے والے تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کلمات کو پڑھ کر کون نہیں سمجھ سکتا کہ سید المرسلین اپنا استغاثہ درگاہ رب العزت میں پیش کرتے ہیں اور اس لجاجت سے کہ خدایا میں تیری رحمت کا دامن پکڑ کر فریاد کرتا ہوں۔

حب رسول کے دعویدارو بتاؤ کیا ہمیں یہ کہنے کا حق ہے یا نہیں کہ جس ذات کو تم مستغاث کہہ رہے ہو وہ بزبان حال بلکہ قال یہ اظہار کر رہے ہیں کہ فریاد رس صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ اپنی فریادیں اسی ایک کے ہاں پیش کرو۔

اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے جو تمہاری فریاد رسی کر سکے۔ اسی خدا نے صاف کھلا کہہ دیا ہے :-

ان یمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو

(اے نبی) اگر تجھے بھی خدا کوئی تکلیف پہنچائے تو تیری تکلیف کو ہٹانے والا تیری دادرسی کرنے والا اسکے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

خدا سے ڈر کر یہ بتاؤ کہ جب بارگاہ ایزدی میں تم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیش ہونگے تو تمہارا مقابلہ رسول اللہ سے ہوگا۔ اس وقت کون سچا ہوگا۔ ہم تو ابھی سے کہتے ہیں۔ صدق اللہ ورسولہ

دیکھیں بریلوی حضرات کیا کہتے ہیں؟

(راقم:- محمد عبد اللہ ثانی۔ امرتسری)

---

**اثبات التوحید** - قاضی فضل احمد لدھیانوی نے جماعت اہل حدیث اور اس کے اکابرین پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اس کے جواب میں "اثبات التوحید" لکھی گئی ہے۔ جس میں قاضی مذکور کے اعتراضات کو توڑ کر جماعت اہلحدیث کے مسلک کو فوقیت ثابت کیا ہے۔ قیمت ...

دفتر اہلحدیث امرتسر

# سوالات از آریہ صاحبان

(از جناب قریشی عبد المنان صاحب ساکن سام پور ضلع بہاول پور)

—— ۲۰ فروری کے بعد ——

اہلحدیث ۲۰ فروری ۱۹۲۹ء میں نامہ نگار صاحب کے مضمون کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ جس میں آریہ صاحبان سے دس سوال کئے گئے تھے۔ بقایا مضمون چونکہ مسلسل موصول نہ ہوا تھا۔ اس لئے تاخیر سے شائع ہو رہا ہے۔ (مدیر)

(۱۱) انسانی روح کے خواص جداگانہ ہیں اور حیوانی کے جداگانہ اور پھر مختلف اقسام کے جانوروں میں بھی جس طرح ان کے افعال اور عادات میں اختلاف اور تفریق ہے اون کی ارواح کے خواص میں بھی اوسی طرح تفریق اور اختلاف ہے اور ہر روح اپنے اجسام کی بناوٹ صورت کے تحت ایسے ہی افعال کرتی ہے جیسا اوس کا جسم ہے۔ مثلاً کوئی خرگوش یا ہرن مثل شیر کے شکار نہیں کر سکتا اور نہ گوشت کھا سکتا ہے۔ بلی پوس کے مہینہ میں اور کتیا کاتک کے مہینہ میں جفتی کی طرف راغب ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں انسانی ارواح کے خواص نہیں بدلتے تو ارواح انسانی کے خواص کیسے بدل سکتے ہیں اور اگر پرمیشر اون کے خواص بدل سکتا ہے تو انہیں فنا بھی کر سکتا ہے اگر پرمیشر جبراً ایک جانور کی روح کو دوسرے جانور کے جسم میں داخل کرتا ہے تو گویا وہ اس کو دوسرے جانور کے جسم میں مطابق افعال پر مجبور کرتا ہے۔ مثلاً گائے کی روح کو شیر کے جسم میں داخل کرتا ہے تو گائے کی روح ظلم و ستم و شکار کرنے پر مجبور ہے اوس کے سوا وہ دوسرا کام کر ہی نہیں سکتی اور اس طرح مجبوراً فعل سرزد ہونے سے اس کو جون اور تناسخ چکر میں پھنسے رہنے کے سوا چھٹکارا کی کوئی شکل نہیں ہے علاوہ ازیں جبکہ پرمیشر میں یہ طاقت ہے کہ وہ ہر انسان کی نیک یا بد اعمال کی جزا و سزا اوس کی روح کو انسانی جسم کے ذریعہ دے سکتا ہے تو انسان کی روح کا اپنے بد اعمال کی پاداش میں جسم حیوان یا نباتات وغیرہ میں داخل ہو جانا بالکل خلاف عقل ہے کیونکہ اس طرح اوس کی روح کے اصل خواص فنا ہوتے ہیں۔ جو کہ مسئلہ تناسخ کی رو سے ناممکن ہے۔

(۱۲) تحقیقات جدید سے ماہر علم ارواح یہ بتلاتے ہیں کہ ہر ایک جاندار کی روح کی شکل مثل اسی جاندار انسان یا حیوان کے ہوتی ہے۔ البتہ اوس کا جسم کثیف ہونے کی بجائے لطیف ہوتا ہے۔ جیسے سنیما میں پردہ پر انسانی اور حیوانی تصویری اجسام ہوتے ہیں۔ اور جس طرح ایک کثیف جسم رکھنے والا انسان کثیف جسم رکھنے والا حیوان بذریعہ پیدائش فطری نہیں ہو سکتا اسی طرح اوس کی روح بھی انسانی لطیف جسم کی شکل سے حیوانی لطیف جسم کی شکل میں بننے کے لئے کسی حیوانی مادہ کے رحم میں داخل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جیسے ایک انسانی جسم ہاتھی کا جسم نہیں بن سکتا اسی طرح اوس کی روح بھی ہاتھی کی روح مع جسم لطیف نہیں بن سکتی۔ اس اصول کے مطابق بتائیے کہ مسئلہ تناسخ کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اور اس کے قائلین کو اس جدید تحقیقات کی رو سے اپنے عقیدہ اواگون کو قطعی طور پر چھوڑ دینا پڑتا ہے یا نہیں۔ مثال کے طور پر سمجھ لیجئے کہ ایک وسیع لمبا چوڑا لطیف جسم نطفہ کے کیڑے کا بہت ہی چھوٹا لطیف جسم کسی حالت و صورت سے نہیں بن سکتا۔ یا پچاس گز مربع میں پھیلی ہوئی ہوا ایک فٹ کے ربڑ کے بیلون، غبارہ میں داخل نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح اسٹیم یعنی بھاپ کی مثال ہے۔

(۱۳) روح انسان کو اس کے نیک اعمال کی پاداش میں اوس کے سرور کو زیادہ کرنا اوس کی تکالیف اور تفکرات کو دور کرنا اور اس کے جذبات لطیفہ و صحیحہ کو پورا کرنا تسلیم کیا گیا ہے۔ برخلاف اس کے بد اعمالی کی ... اوس کے سرور کو کم کرنا تا ... شادمانی ...

تفکرات کو بڑھانا اور جذبات کا خون ان کو مکدر کرنا ہے تو ایسی حالت میں مسئلہ تناسخ کو مانتے ہوئے ایک کوڑھی، اپاہج، شدید بیمار بھوکا یا اندھے اور مختلف اقسام کے تفکرات میں مبتلا شخص کو کسی بھی جنگل کی چڑیا یا جنگلی یا آبی جانور کی جون میں بھیجنے سے کیا سزا ملی اگر غور کیجئے تو مذکورہ بالا انسان سے ایک فری یعنی مفت خوراک، رفتار، پرواز، گفتار والے اور کسی مرض سے پاک آزاد جانور کی زندگی لاکھ درجہ اچھی ہے۔ تو بتلایئے کہ جانوروں، پرندوں وغیرہ وغیرہ کی جون کو بروئے تناسخ مجرمانہ سزا بھگتنے والے جون و اجسام کہنا کہاں تک ٹھیک ہے۔ لہذا ثابت ہؤا کہ عقیدہ تناسخ وضع کرنے والے نے کچھ زیادہ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیا۔ کیونکہ مذکورہ بالا انسانی جون سے تو حیوانی جون ہی لاکھ درجہ اچھی ہے۔ ایک فکرمند بادشاہ سے جو کہ گذشتہ بہت بُرے اعمال کی پاداش میں زندگی بسر کرتا ہے ایک آزاد چڑیا لاکھ درجہ اچھی ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو آج کل کے بادشاہوں اور راجہ نوابوں سے سیاسی الجھنوں اور حملہ کے خطرات کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی بے فکری، آزادی اور آرام کی حقیقت پوچھ لو۔ بقولیکہ

ایسی شاہی سے تو بہتر ہے گدا ہو جاتا

(۲۴) بقول آریہ صاحبان شروع دنیا میں جبکہ جوان جوان مرد اور عورتیں زمین میں سے نکلتے ہیں تو تمام اقسام کے درند چرند پرند اور آبی جانور وغیرہ بھی ان کے ساتھ ساتھ نکلے تھے یا نہیں۔ اگر نکلے تھے تو ان میں سے بہت سے اقسام کے اب کیوں نہیں نکلتے۔ مثلاً گھوڑا، ہاتھی، گائے وغیرہ وغیرہ۔ اگر نہیں نکلے تھے تو موجودہ درند چرند، پرند وغیرہ کا وجود دنیا میں کیسے ظہور میں آیا اور جبکہ اعمال جبری اور محدود نہیں ہیں تو اربوں قسم کے موجودہ جانوروں کا وجود کیوں لازمی، ضروری اور اٹل ہے۔ اور شروع دنیا میں ان سب کو کیونکر پیدا کیا گیا۔

(باقی باقی)

---

**ترک اسلام۔** مصر جمال دہلوی مرحوم کے رسالہ ترک اسلام کا جواب۔ قیمت ۹ مل ۱ (منیجر اہلحدیث)

---

# اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کی حالت

(از قلم مولوی عبدالرحیم صاحب بیخود بسیال ضلع گورداسپور)

مسلمان اس وقت جس تشتت و افتراق کے دور میں سے گذر رہے ہیں علم بردارانِ اسلام جس فرقہ بندی اور تفرقہ بازی میں اب گرفتار ہیں۔ دعویدارانِ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ "واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا" کے خلاف جس قدر جنگ آزمائی کر رہے ہیں۔ زمانہ سلف میں اس کی نظیر تو نظیر شائبہ تک بھی نہیں ملتا۔ مسلمانانِ ماضی جس الفت وسلوک، محبت ورافت صلح وآشتی سے رہتے تھے۔ اُس کا عشر عشیر بھی موجودہ مسلمانوں میں نظر نہیں آتا۔ آج مختلف قسم کی جماعتیں ہیں۔ ٹولیاں ہیں۔ ہر مسلمان اپنے بھائی کا بدخواہ، اپنی ذاتی کدورتوں کے تحت دوسرے کا دشمن اور اپنی تکمیلِ غرض کے ضمن میں اپنے بھائی کے خون کا پیاسا دکھائی دیتا ہے۔

وہ اسلام جس نے خون کے پیاسوں، جانی دشمنوں اور مدت کے بچھڑوں کو بھائی بھائی شیروشکر کر دیا تھا (وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا)

آج اُسی اسلام کے نام لیواؤں کی یہ کیفیت ہے کہ ہر شخص کا مقصد الگ، نصب العین جدا ہے۔ اپنی اپنی وحدت پر ہر ایک فرد ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بنانے کی دھن میں ہے۔ اور دوسروں کے زوال کا خواہاں۔ ایک دوسرے کو معتزلی اور ملحد کہہ کر اپنا کام سیدھا کرنے کا متمنی۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ باوجود انہی قرآنی احکام اور احادیث نبوی کی موجودگی میں (جن پر عمل پیرا ہو کر ہمارے اسلاف ایک دوسرے کے بہی خواہ۔ ہمدرد، جان نثار ہو گئے تھے) مسلمانانِ عالم کی بالعموم اور مسلمانانِ ہند کی بالخصوص یہ حالت کیوں ہے؟

متحد اور متفق رہنے کی تعلیم جس قدر اسلام نے دی ہے نہ کسی اور مذہب نے نہیں دی۔ اور مزا یہ ہے کہ (تناسب تعلیم کے لحاظ سے) جس قدر مسلمانوں میں آئے دن سر پھٹول اور کھینچ تان ہوتی رہتی ہے۔ اور کسی میں نہیں ہوتی۔ قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے مختلف صورتوں سے مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اکٹھے مل کر رہنا بہتر ہے اور باہمی تعاون اور اشتراک عمل کرنا اعلیٰ تر ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ[1] کیسے زوردار الفاظ میں کہا ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ" میں بھی اسی جمعیت کی طرف اشارہ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف مثالوں کے ذریعے مسلمانوں پر اجتماعی زندگی کو مبرہن کیا ہے کبھی دیوار کی مثال دیکر اور کبھی جسم کی مثال دے کر مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ

اَلْمُسْلِمُ لِلْمُسْلِمِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا

ترجمہ:۔ مسلمانوں کی مثال ایک دیوار کی سی ہے جس میں (ہر وقت) ہر ایک اینٹ دوسری سے سہارا پاتی اور دیتی ہے۔ انفرادی طور پر اینٹ دیوار نہیں ہے۔ بلکہ یہ دیوار اجتماعی حیثیت سے بنتی ہے۔

مسلمانوں کی جمعیت ایسی ہے۔ جیسے جسم اور اُس کے مختلف اعضاء۔ "كَمَثَلِ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ۔ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ بِالْحُمّٰى"۔ جب ایک عضو میں درد ہو تو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے۔ اور اُس کی بے چینی اور تکلیف کا ایسا احساس کرتا ہے کہ گویا وہ درد اسی کے اندر ہے

---

[1] اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور باہمی تنازعت مت پھیلاؤ ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی (بیخود)

ahmadimuslim.de

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

علیحدگی سے اجتناب کے لئے فرمایا کہ۔ وَ اِیَّاکُمْ وَ الفِرْقَۃَ فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ (اومن المسلمین) للشیطان۔ کما ان الشاذ من الغنم للذئب۔ فرقہ بندی سے بچو۔ جو علیحدہ ہؤا وہ شیطان کے قبضے میں آگیا۔ جیسے ریوڑ سے اگر ایک بکری علیحدہ ہوجائے تو وہ بھیڑیے کی غذا بنتی ہے۔

لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا۔ آپس میں انقطاع تعلقات نہ کرو۔ اور نہ بغض پھیلاؤ۔ نہ ہی حسد کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوجاؤ" اگر کسی مسلمان کا دل دوسرے مسلمان سے کسی بنا پر رنجیدہ ہوجائے تو فرمایا کہ وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔ مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے" بلکہ یہاں تک فرمادیا کہ مَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً کَانَ کَسَفْکِ دَمِہٖ۔ اور جو مسلمان اپنے بھائی سے قطع تعلقات ایک سال تک کئے رہا۔ تو گویا اُس نے اُس کا خون بہایا"

دو مسلمانوں کی باہمی صلح کرانا نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ سے افضل ہے۔ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ۔ قلنا بلیٰ قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ھی الحالقۃ۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں کیوں نہ ایسی چیز کی خبر دوں جو روزہ، صدقہ اور نماز سے افضل ہے۔ صحابہ نے عرض کی کہ ضرور۔ فرمایا کہ مصالحت دو شخصوں کے درمیان اور دو آدمیوں کے درمیان فساد پھیلانا۔ یہی حالقہ (مونڈنے والی چیز) ہے۔

جس کسی نے جماعت میں تفرقہ ڈالا اور پھر اسی حال پر مرگیا تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ [illegible] مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً۔

ہیں کہاں تک عرض کروں۔ اتفاق واتحاد کی تعلیم کا بے شمار ولاتعداد خزانہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ میں موجود ہے۔ کوئی ہے جو فائدہ اٹھائے؟ ہمارا اکبت وافلاس تنزل وانحطاط، اور ذلت وخواری کے عمیق ترین گڑھے میں گرنے کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے اعراض کرلیا ہے۔ جماعت اہلحدیث جو اپنے آپ کو کتاب اللہ وسنت رسول اللہؐ کی عامل بتاتی ہے۔ افسوس کہ وہ بھی اس بات میں اکثر پیچھا ڈال کر بیٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری باہمی کاوشوں اور کدورتوں کو دور کرکے ہمیں رحماء بینھم کے مبارک طریق پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

# نغمۂ سنت

(یہ نظم اجلاس بست ویکم آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس فتحگڈھ چوڑیاں کے لئے لکھی گئی تھی)

(از مولوی ابو عبدالشکور محمد داؤد صاحب شکراوی)

لائق ہے ابتدا میں شکر کردگار کا
ہے پاک نام خالق لیل ونہار کا
نام خدائے پاک ہاں کیا راحت جاں ہے
میخانۂ وحدت میں دل سرشار کر ساقی،
ہوجاؤں مست جام وہ طیار کر ساقی
سرکار مدینہ کی شان کس سے بیاں ہو
درگاہ رسالت میں ہے ہر مرض کی دوا
سنت میں راز شوکت اسلام ہے چھپا
سنت پہ مسلمان کا جب اعتصام تھا
سنت نے ہم کو تا بہ ثریا چڑھا دیا
سنت نے نیک راہ پر ہم کو لگا دیا
خیر القرون میں جو اک سنت کا تھا چلن
چھوڑی ہے جب سے سنت سرکار مصطفےٰ
اک خواب بن گیا ہے اپنا عہد ابتدا
اب امت اسلام میں بدعت کا زور ہے
ٹکڑوں میں ہے اسلام کو تقسیم کر دیا
قرآن اور پیرو کعبہ تو ایک تھا
سارا وقار ملت بیضا مٹا دیا
تقلید میں پڑکر ذلیل وخوار ہوگئے
نذر نفاق ہوگئے لاچار ہوگئے
آزادی ضمیر جو مذہب کی روح تھی
[illegible]
[illegible]
بدعت کو مٹا [illegible] اور تیرہ

محسن ومربی ہے جو ہر جاندار کا
کون ومکاں نشان ہے پروردگار کا
کیا نام ہے مخلوق کے جو ورد زباں ہے
نعت رسول کے لئے بیدار کر ساقی
میدان نعت میں صبا رفتار کر ساقی
کیا اس کا ذکر جو کہ مثل ماہ عیاں ہو
امراض جسم وروح میں سنت سے ہے شفا
سنت میں ہے ترقی دارین اے فتا
میدان ترقی میں عجب تیز گام تھا
میدان رزم وبزم کا خوگر بنا دیا
ہاں اجر سو شہید کا مژدہ سنا دیا
سرسبز پر بہار ہاں ملت کا تھا چمن
ملت کا مرض بن گیا ہے مرض لا دوا
ہاں ہوچکی اسلام کے غربت کی انتہا
ہر طرف فسادات ومظالم کا شور ہے
افسوس خرافات کو مذہب میں بھر دیا
امت میں ہوئے سینکڑوں مذہب جدا جدا
ان مذہبوں نے خاک میں ہم کو ملا دیا
ملت تو ایک تھی مگر ہم چار ہوگئے
باکار تھے کبھی جو اب بے کار ہوگئے
افسوس قوم نے وہی نذر جمود کی
باطل کی سرائن میں اک ہنگامہ [illegible]
[illegible]
سنت کی اشاعت کے لئے باندھ لے کمر

# متفرقات

**اخبار اہلحدیث** کی توسیع اشاعت کی طرف ناظرین کو بار بار توجہ دلائی جاتی ہے۔ جس کا اثر بفضلہ تعالیٰ بہت ہی خاطر خواہ ہوتا ہے۔ تاہم ضرورت ہے کہ جملہ ناظرین کرام اور معاونین کرام خصوصاً دلی ہمدردی سے اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں تاکہ توحید و سنت کی تبلیغ بیش از بیش ہوتی رہے۔

**غریبوں پر نظر عنایت** غریب طلبہ کا فائدہ کسی صاحب سے مخفی نہیں۔ عرصہ سے اس بارہ میں امداد پہنچنے سے بہت سی درخواستیں رکی پڑی ہیں۔ صرف چالیس روپیہ آ جائیں تو درج رجسٹر سائلوں کو اخبار سال بھر کیلئے مل جائے۔ اصحاب کرم ایک یا کئی ایک سے امید ہے کہ تشنگان علم کو سیراب کرنے پر توجہ فرمائینگے۔ (منیجر)

**سیرت سید احمد شہید مجلد** امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کے سوانح حیات اگرچہ "حیات طیبہ" میں مجمل اور "سوانح احمدی" میں مکمل درج ہیں مگر سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے مزید محنت و کاوش سے حضرت امیر المومنین کے حالات کو کتاب زیر تبصرہ میں تحریر فرمایا ہے۔ شروع کتاب میں مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی کی رائے گرامی۔ مولانا عبدالماجد صاحب مدیر "صدق" کا تعارف اور مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے "مسافر اسلام" دیباچہ نے اس کتاب کی خوبیوں میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے۔ بہرحال مصنف کی محنت قابل قدر ہے۔ کتاب صوری و معنوی خوبیوں سے مزین ہے۔ سائز $\frac{29 \times 22}{16}$۔ ضخامت ۴۶۲ صفحات۔ قیمت دو روپیہ۔ ملنے کا پتہ:- سعید الدین صاحب کتاب خانہ محمد علی لین لکھنؤ

**[illegible]** جناب محمد انوار الحق صاحب قدوسی حیدرآبادی [illegible] تصنیف فرمائی ہیں۔ حال ہی میں آپ نے سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا کے [illegible] [illegible] کتاب کا [illegible]

نام ہی محتاج تعارف نہیں۔ [illegible] کو [illegible] نہیں [illegible] میں بیان کیا ہے۔ حجم [illegible] [illegible] قیمت [illegible] مکتبہ [illegible] [illegible] یا مکتبہ [illegible] دہلی سے طلب فرمائیں۔

**مسئلہ قومیت** مولوی سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی مؤلف "ترجمان القرآن" لاہور نے مسئلہ قومیت پر رسالہ "ترجمان القرآن" کے متعدد نمبروں میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ شائقین کی سہولت کے لئے اسے مستقل رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر دفتر رسالہ ترجمان القرآن ملتان روڈ لاہور سے منگوائیں۔

---

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی تازہ اور اچھوتی

تصنیف

## تفسیر بالرائے

### چھپ گئی! چھپ گئی! چھپ گئی!

ناظرین "اہلحدیث" گذشتہ دو پرچوں میں اس کتاب کا اعلان ملاحظہ فرما چکے ہونگے۔ کتاب مذکور تیار ہو چکی ہے "تفسیر بالرائے" کے مضمون کو نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ آج کل کی مروجہ تفاسیر اور تراجم قرآن سے مقامات دکھا کر ان کی اصلاح کی گئی ہے۔ علماء طلباء اور معمولی استعداد کے مالک بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ حسب معمول دیگر تصانیف کی طرح اس کتاب کا کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ ہے۔ سرورق رنگین اور دبیز کاغذ کا ہے۔ قیمت صرف ۱۰ر محصولڈاک ۲ر فیس رجسٹری ۳ر۔ بذریعہ وی پی ۷ر

ملنے کا پتہ:- منیجر "اہلحدیث" امرتسر

---

**قاعدہ مدنی** بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱ر

**زاد الدنیا والآخرہ** سورۂ فاتحہ کا اردو ترجمہ ہے [illegible] کتابت، طباعت عمدہ [illegible]

ہر دو کتب عبد العزیز صاحب [illegible] [illegible]

---

لاہور سے طلب کریں۔ [illegible]

**نئی چٹھیں چھپنے والی ہیں** [illegible] اگر کسی خریدار نے اپنا پتہ مستقل یا عارضی طور پر تبدیل کرانا ہو۔ تو جلد از جلد اطلاع بھیج دیں تاکہ چٹھیں اگر کوئی غلطی ہو تو بھی مطلع فرمائیں تاکہ درستی کر دی جاسکے نیز نام، مقام، ڈاک خانہ، تحصیل، ضلع وغیرہ خاص طور پر خوشخط تحریر کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**احباب و اہل جلسہ کو اطلاع** میں تعطیلات گرما یہاں ہی گزاروں گا اور وطن بنارس نہیں جاؤں گا پس احباب و اہل جلسہ بوقت ضرورت مجھے یہاں ہی کے پتہ سے یاد فرما سکتے ہیں۔

عاجز ابو مسعود خان قمر بنارسی، محلہ کالا فاضی [illegible]

**اربعین قرآنی** کے لئے شائقین اب بجائے ایک کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیں۔

پتہ:- حکیم عبد السمیع منیجر احمدی بک ڈپو۔ مبارکپور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڑھ

**دعائے مغفرت** میری دادی صاحبہ ضعیف العمری میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ! مرحومہ صابرہ، شاکرہ اور عابدہ تھیں۔ ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائبانہ پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا

(حافظ عبد الواحد مقیم کنوال ضلع [illegible])

**۲۶ مئی اور آخری فیصلہ** ناظرین کو بخوبی معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے اشتہار "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" کے مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے کذب پر ہمیشہ کیلئے مہر تصدیق ثبت کر گئے مگر امت مرزائیہ بجائے اس سے سبق حاصل کر کے توبہ اور رجوع الی الحق کرنے کے ہر سال اپنی فتح و نصرت کا راگ الاپتی ہے ممکن ہے اس دفعہ بھی حسب معمول خلاف حق تبلیغ کرے اسلئے اہل حق کو چاہئے کہ اشتہار مذکور [illegible] بھیجکر طلب کریں [illegible] [illegible] [illegible]



ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## آئندہ جنگ

اُردو زبان میں یہ مثل زبان زد ہے کہ

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

اس مثل کو ملحوظ رکھ کر ہم دیکھتے ہیں کہ چند سالوں سے یہ آواز پیہم آرہی ہے کہ یورپ میں جنگ عظیم ہونے والی ہے۔ شروع سے دنیا میں جنگیں ہوتی رہی ہیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی۔ انسانی تاریخ جنگوں سے بھری پڑی ہے۔ دنیا کی لائبریری میں بہت پرانی کتاب وید ہے۔ اس میں بھی جنگوں کا ذکر ملتا ہے۔ دوسرے درجہ پر ہندوؤں کی مقدس کتاب گیتا ہے۔ جسکو ہندوؤں کی اصطلاح میں تصوف کی کتاب کہا جاتا ہے۔ حقیقت میں وہ بھی جنگ نامہ ہے بلکہ حالت جنگ میں تصنیف ہوئی ہے۔ مہابھارت تو ہندوستانی جنگوں کی ایک زندہ مثال ہے۔ یہ سب کتابیں اس زمانے کی ہیں جس زمانے میں تاریخ کا فن اس حیثیت میں نہ تھا۔ جس میں وہ آج کل ہے۔ کچھ شک نہیں کہ بائیبل کا زمانہ تاریخی زمانہ کہا جاسکتا ہے۔ بائیبل میں بھی جنگوں کا ذکر ملتا ہے۔ اس لئے جنگ انسانی نسل کے لئے لازم غیر منفک ہو گئی ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم سے پہلے جرمنی کے ایک جرنیل برن ہارڈی نے جنگ کی پیشگوئی بصورت کتاب آئندہ جنگ لکھ کر شائع کر دی تھی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ اب آئندہ جنگ کی پیشگوئی جلیل قیصر جرمنی کے الفاظ میں شائع ہو چکی ہے جن کا کچھ حصہ ہم درج ذیل کرتے ہیں جس طرح برن ہارڈی کی پیشگوئی اسکی ذاتی تیاری کی بنا پر تھی بلکہ ملک کی حالت تھی اسی طرح قیصر کی پیشگوئی سیاسی تجربے سے سمجھی جاتی ہے بہرحال اس جنگ کا خطرہ ہولناک ہے بہیبت اور تعداد میں بڑھتا جاتا ہے جنہیں اور

کریں کہ دنیا کی ملکی ترقی نے دنیا کو فائدہ پہنچایا ہے یا نقصان؟ بہرحال آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"اس میں دیکھ رہا ہوں کہ تمام قومیں جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ مجلس اقوام کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتا وہ محض سیاسی تفریح کا ایک نیا سامان ہے۔ اُس کے امن کے وعظوں پر قومیں ہنستی ہیں۔ تمام سلطنتیں جنگی جہاز، آبدوز کشتیاں اور ہوائی بیڑے تیار کر رہی ہیں۔ مختلف قسم کے جدید گیس ایجاد کئے گئے ہیں۔ جو اب تک غیر معلوم تھے۔ قومیں نہائت اخفاء کے ساتھ ان جنگی مواد کے تجربے کر رہی ہیں۔ ہر سلطنت نے مہلک ہتھیاروں اور گیسوں کے بکثرت ذخیرے جمع کر لئے ہیں۔ تاکہ جب جنگ کا بگل بجے تو پوری طرح تیار ثابت ہوں۔

یہ تمام تیاریاں کیوں ہیں؟ جواب دیا جاتا ہے مدافعت کے لئے! مگر جنگ کا کس طرف سے اندیشہ ہے جبکہ ہر سلطنت تیاری کر رہی ہے؟'

اگر میرے لئے پیشین گوئی کرنا جائز ہو تو میں تمہیں اُن قوموں کے نام کی اطلاع دے سکتا ہوں جو آئندہ جنگ میں حملہ آورانہ یا مدافعانہ شرکت کریں گی۔ لیکن ایک جلاوطن بادشاہ کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں کہ وہ اُنگلی اٹھا کر ان قوموں کی طرف اشارہ کرے جو جنگ کا تنور سلگا رہی ہیں۔

آئندہ جنگ کئی سال تک جاری نہیں رہیگی جیسی کہ پچھلی جنگ تھی۔ آئندہ جنگ میں ہر کام بجلی کی تیزی سے ہوگا۔ جنگ کا صور پھونکتے ہی تار برقی اور بے تار برقی کے آلات میں حرکت ہوگی اور چشم زدن میں تمام جنگجو قومیں نا‌ظ کھڑی ہونگی غیر مرئی آبدوزیں اپنی جگہوں سے نکل پڑیں گی ہولناک ہوائی بیڑے آسمان کی سطح پر چھا جائینگے قتل و ہلاکت کے سامان حیرت انگیز سرعت سے منتقل ہونے لگیں گے۔ اور چند گھنٹوں کے اندر خشکی اور تری کی تمام زندگیاں موت سے بدل جائینگی۔ پچھلی جنگ میں ایک جہاز کے غرق ہونے میں جتنی دیر لگتی تھی۔ اس سے کم عرصہ میں بعد

قربانی عمل میں آجائے گی۔ اس جنگ میں وہی قوم کامیاب ہوگی جو سب سے پہلے اپنی آبدوزیں اور ہوائی بیڑے میدان میں پہنچا سکے گی۔ تاکہ سب سے پہلے اپنے جنگی فرائض ادا کرے۔

مستقبل کی جنگ میں فوجیں عقابوں کی طرح اچانک ٹوٹ پڑیں گی۔ اگر تمام سلطنتیں سرعت عمل میں برابر نہ ہونگی تو کامیابی پیش قدمی کرنے والی سلطنت کو حاصل ہوگی۔ بہت ممکن ہے اُس جنگ میں بڑی بڑی سلطنتوں کی پوری قوت صرف ۴۸ گھنٹے میں برباد ہو جائے۔

یہ اس لئے کہ مستقبل جنگ کے طریقے بہت ہی سریع اور ہولناک ہونگے۔ اس جنگ میں سب سے زیادہ ضروری اور مفید عنصر جاسوسوں کا ہوگا۔ یہ عنصر اس وقت بھی ہر سلطنت کے یہاں بہت بڑی وسعت کے ساتھ موجود ہے۔ ہر سلطنت دوسری سلطنت کی تیاریاں اپنے جاسوسوں کے ذریعے معلوم کر رہی ہے۔ جس سلطنت کی اطلاع زیادہ وسیع اور صحیح ہوگی وہی اُس جنگ میں فتیاب ہوگی"

(دور جدید لاہور مورخہ یکم مئی ۱۹۳۹ء)

اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (اہلحدیث)

---

## ہندوستان کے مخنث

آج تک تو ہم یہی سمجھتے رہے کہ مخنث پیدائشی ہوتا ہے جس میں مرد و عورت میں سے کسی کی استعداد نہیں ہوتی مگر ایک شخص فقیر جوگی نے جلسہ اہل حدیث لاہور میں بانیان جلسے سے اجازت لیکر بیان کیا تھا کہ ہندوستان میں ایسے ہیجڑوں کی تعداد ہزاروں تک ہے جو کہ پیدائشی ہیجڑے نہیں ہیں بلکہ مصنوعی طور پر بنائے گئے ہیں جو ایک خفیہ سوسائٹی کے اثر سے اپنا مردانہ عضو کٹوا دیتے ہیں اور اس مصنوعی حالت کو اپنی معاش کا ذریعہ بنا لیتے ہیں! اس شخص نے اس سوسائٹی کی بہت سی غلط کاریاں جلسے میں بیان کیں جس سے معلوم ہوا کہ یہ سوسائٹی بڑی خطرناک ہے۔ اب اسی شخص نے

ایک بہت بڑا اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں اس حبوسیشی کے حالات بیان کرکے حکومت کو اس کی اصلاح پر توجہ دلائی ہے۔ اس اشتہار کو دیکھ کر ہر ایک انسان مشتہر کی تائید کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم بھی گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں اس خرابی کا انسداد کرے جو نسل انسانی کے حق میں سم کے گولے سے کم نہیں ہے ٭

## فلسطین کی دوسری گول میز کانفرنس

ہم نے شروع میں اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ پولیٹیکل کانفرنسیں ایک ہی دفعہ ختم نہیں ہو جاتیں۔ کیونکہ ان کے کھلاڑی (فریقین) بڑے مشاق اور ماہرفن ہوتے ہیں۔ اگر وہ کوئی چیز دینا بھی چاہتے ہیں تو آخری وقت دیں دیتے ہیں۔ اس لئے کسی پولیٹیکل کانفرنس کے ایک مرتبہ ناکام رہنے سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ اخبارات کا بیان ہے کہ دوسری گول میز کانفرنس کا آغاز عنقریب ہونے والا ہے۔ جس کا خاکہ شائع ہو چکا ہے۔ جو مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ یہودیوں کی آبادی مردم شماری میں ایک تہائی تک محدود کر دی جائے اور تین سال کے بعد فلسطین میں قومی حکومت کی جائے۔" ہمارا خیال اگر غلط نہیں ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنگ عظیم کے سر پر آجانے کی وجہ سے حکومت برطانیہ اگر ایسا کرے گی تو کمال دور اندیشی سے کام لیگی۔ دیکھئے اعراب فلسطین اس تجویز کو کن شرائط سے مانتے ہیں اور اسکے جواب میں یہودی کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ہم اگر اہل فلسطین کو مشورہ دے سکیں تو یہ دینگے کہ بہرحال نقد نسیہ (اُدھار) سے بہتر ہے۔ جو کچھ لینا ہو پہلے ہی سے لے لینا چاہئے۔ کیونکہ فارسی میں ایک حکیمانہ شعر ہے جو اس جگہ خوب چسپاں ہوتا ہے ؎

ہمراہی چھں شود خالی بھا پیمانہ مے گردد
بہ روز تنگ دستی آشنا بیگانہ مے گردد

(نوٹ) اہل حدیث گول میز کانفرنس ختم ہونے کے بعد تحریک ہو رہی ہے کہ ایک اور گول میز کانفرنس منعقد

کی جائے۔ شاید کامیابی ہو جائے۔
لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا ٭

## محصول ڈاک کی شدت

آج کل اخباروں میں یہ تذکرہ ہو رہا ہے کہ محصول ڈاک کی زیادتی کے باعث اشاعت علوم میں بڑی رکاوٹ ہو رہی ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے کہ چار آنے کی کتاب پر ایک آنہ محصول ۲/ فیس رجسٹری اور ۲/ فیس منی آرڈر مجموعہ خرچ ۱/۵ ہو جاتے ہیں۔ اصل قیمت چار آنے پر چھ آنے محصول ڈاک ادا کرکے خریدار کو دس آنے میں کتاب میسر آتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی کو حوصلہ نہیں پڑتا کہ پانچ چھ آنے کی کتاب طلب کرے۔

چند روز ہوئے جبکہ پوسٹ کارڈ کی قیمت ایک پیسہ تھی اور لفافہ دو پیسے کا تھا۔ پھر ایک آنے کا ہوا آخر پانچ پیسے تک نوبت پہنچ گئی۔ ابتدا میں تار کا محصول چار آنے تھا۔ مگر آجکل کم سے کم نو آنے ہے۔

مرکزی اسمبلی نے پاس کر دیا ہے کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسے کر دی جائے مگر ابھی تک اس قانون پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس لئے ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر خاص توجہ مبذول کرے۔ تاکہ غریب رعایا کا بوجھ کچھ تو ہلکا ہو جائے ٭

## سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے جو ٹریڈ یونین انڈین ٹریڈ یونینز ایکٹ ۱۹۲۶ء کے ماتحت درج رجسٹر ہیں ان کے ہدکاروں وعہدداران کی اطلاع کے لئے یہ امر مشتہر کیا جاتا ہے کہ گذشتہ سال کی طرح اب کی مرتبہ بھی حکومت پنجاب نے پنجاب کے ان درج رجسٹر ٹریڈ یونین کے حسابات کی بلا معاوضہ پڑتال کرنے کا انتظام کیا ہے جو اس غرض سے رجسٹرار ٹریڈ یونینز (ڈائرکٹر محکمہ صنعت وحرفت) پنجاب لاہور کی خدمت میں تحریری درخواست پیش کریں۔ لہذا جو ٹریڈ یونین اپنے حسابات بابت ۳۸-۱۹۳۷ء کی بلا معاوضہ پڑتال کے متعلق اس رعایت سے مستفید ہونا چاہتے ہوں وہ صاحب رجسٹرار موصوف کی خدمت میں حتی الامکان جلدی درخواستیں ارسال کریں ٭ (لاہور ۶ مئی ۱۹۳۹ء)

## بھیڑوں کی پرورش

(از محکمہ حیوانات پنجاب)

خانہ بدوشی کی حالت میں بھیڑوں کی پرورش کو ایک فن کی حیثیت دینے میں اوڈوں نے کمال کر دکھایا ہے۔ جو زیادہ تر بیکانیری نسل کی بھیڑیں پالتے ہیں جو اپنی اون کی پیداوار کے لئے ہندوستان میں مشہور ہیں۔ گرم وخشک آب وہوا میں ان کی پرورش خوب ہوتی ہے۔ بیکانیری بھیڑوں کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بوچی نسل۔ اس نسل کی بھیڑ ہلکی پھلکی اقد میں چھوٹی ہوتی ہے۔ تھوتھنی نوک دار۔ ناک قدرے چپٹی۔ پیشانی اون سے ڈھکی ہوئی۔ کان چھوٹے گردن پتلی اور خمیدہ۔ اون نرم اور لمبی۔ رنگ سفید۔ چہرہ سیاہ یا بھورا یا سفید۔ یہ نسل بہترین ہے (ب) کناری نسل۔ قد بڑا۔ بناوٹ مضبوط۔ کان لمبوترے اور نیچے گرے ہوئے۔ بلحاظ گوشت یہ نسل سب سے عمدہ ہے۔ اون کی مقدار کم اور گھٹیا ہوتی ہے۔ اوڈوں کا بھیڑیں پالنے کا طریقہ نہایت عمدہ ہے۔ سب سے اول وہ خالص نسل کے ریوڑ سے بہترین نر چنتے ہیں۔ جو جسم کی لمبائی۔ پسلیوں کے پھیلاؤ۔ موٹائی۔ کندھے اور سینے کی گولائی میں ممتاز ہو شکل سے چستی اور دلیری عیاں ہو۔ اور اون کی مقدار اور عمدگی میں بھی خاص امتیاز رکھتا ہو۔ اسیطرح مادہ بھیڑ کے انتخاب میں بھی وہ خاص ایسا نشان کا خیال رکھتے ہیں۔

مادہ بھیڑوں سے ۵-۷ سال تک کی عمر میں بچے لئے جاتے ہیں۔ اس عمر کے بعد وہ نسل کشی کے کام کی نہیں رہتیں۔ یہ بھیڑیں سال بھر میں دو دفعہ بچے دیتی ہیں اور اون بھی سال میں دو دفعہ اپریل اور اکتوبر میں اتاری جاتی ہے۔ اوسطاً اوڈ قسم کی بھیڑوں کا ریوڑ ۔۔۔ بھیڑوں پر مشتمل ہوتا ہے ۔۔۔ بھیڑیں اور ۱۰۰ بچے ہوں تو ان سے ۔۔۔ حساب سے ۲۷۰ روپے کی اون اترے گی ۔۔۔ بھیڑوں اور ان کے بچوں اور چھوٹے ۔۔۔ بھیڑوں کے چڑے کی

ahmadimuslim.de

## موميائی [illegible]

معدہ کی طاقت کے لئے اہل حدیث ... اہلحدیث
علاوہ ... خاصیت ... دافع ... رکھتی ہیں ۔ خون ... ہے ابتدائی سل دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ جریان یا کسی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے ۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے ۔ چوٹ لگنے ... تھوڑی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔ بچے ۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی ۔ قیمت فی چھٹانک ... پاؤ بھر ... مع محصول ڈاک ۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک ... ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر ۔ نیز ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی ۔

## تازہ شہادتیں

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور ۔ "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمایئے ۔ میں قبل چند بار مختلف پتے سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی" ۲۶ فروری
جناب ... عبد الواسع خان صاحب گیرجی ۔ "آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے ... مفید بھی ہے ... میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی ۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (... فروری ...)
جناب عبد الستار صاحب بمبئی "میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا ۔ اب ایک چھٹانک تا ... ارسال کر دیجئے ..."
مومیائی ... حکیم محمد سردار خان
... امرتسر

---

## ترجمہ نور العین [illegible]

... مولانا ... صاحب ...
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے ... کتاب ہے ... چھپی ہوئی ہے ... بے نظیر ... قیمت ایک ...
پتہ ۔ مہتمم ... نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

## تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

## کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ...

ان دو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ ۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

## جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ ، محاورات قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارات دی گئی ہے ۔ انگریزی جلد سیکھنے ... قیمت ...
... دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

---

## فلیویا مسک ٹانک (رجسٹری شدہ ...)

ہے ... مالک ... ہیں ... بیکار ... روپیہ انعام ... ایک گولی سے خواہ ... کے بغیر نہیں رہ سکتا ... ایک آل انڈیا نمائش میں ... انعام حاصل کر چکی ہے ...
پتہ ۔ نظام ... فرید کوٹ (پنجاب)

## دانت ... [illegible]

درد فوراً بند ہو جاتا ہے ... ہے ۔ کئی بار کی آزمودہ ہے ۔ ... میں ... کی پھریری سے لگا کر ... دیدو ۔ اگر ... ہو تو روئی سے لگادو ۔ بس ... آرام کے سانس لینے لگتا ہے ۔ قیمت ... برائے محصول و خرچہ پیکنگ وغیرہ ... فی شیشی ۸ آنے ... 
پتہ ۔ اکسیر ... ایجنسی خواجہ ... گوجرانوالہ

## انقلاب افغانستان

کا

صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو ... تصنیف

### زوال غازی

ملاحظہ فرمائیں ۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں ۔ سیاحت یورپ ۔ افغانستان کی ترقیات ۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی ... کے حالات ۔ بچہ سقہ کی بادشاہت کے حالات ۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل ... ہیں ۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ۔
ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۵۰۴ صفحات ۔
اصل قیمت تین روپے ۔ رعایتی دو روپے ۔
کاغذ ، کتابت ، طباعت عمدہ ۔ محصول ڈاک علیحدہ ۔
پتہ ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# تصانیف حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

(کتب متعلقہ علم اہل اسلام)

**تعلیم القرآن** اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱ر

**قرآن اور دیگر کتب** قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱ر

**خصائل النبیؐ** ترجمہ شمائل ترمذی حضور پُرنور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ ۱ر

**حیات مسنونہ** مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات (۵۲۸) اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں قیمت فی نسخہ ۲ر۔ بغرض تقسیم فی سینکڑہ ۱۰ر

**السلام علیکم** اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے، قابل دید ہے۔ قیمت ۱ر

**ہدائت الزوجین**۔ اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ میاں بیوی کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ قیمت ۱ر

**کلمہ طیبہ** کلمہ شریف لا الٰہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

**شریعت اور طریقت** اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

**رسوم اسلامیہ** رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ۱ر

**الفوز العظیم** قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان کی حکمتوں کا بیان۔ قیمت ۳ر

**اتباع الرسول** امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگردہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

**دلیل القرآن** بجواب صلوٰۃ القرآن مصنفہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

**خلافت محمدیہ** اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ مسئلہ حل کیا اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت

**خلافت راشدہ** اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق ظاہر کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ایک آنہ۔

**اسلام اور برٹش لاء** اس رسالہ میں بیان کیا گیا ہے کہ شریعت محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ ۳ر

**قرآنی قاعدہ ثنائیہ** قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی عدد ۲ر۔ فی سینکڑہ ۸ ؏

**ثنائی پاکٹ بک** مجلد اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی، بہائی، مرزائی، شیعہ، نیچری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ، اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۱۲ر

**مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ**

مختلف دس عنوانوں کے ماتحت دس دس احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مع اردو ترجمہ درج کی گئی ہیں۔ عاشقان و فدایان سنت نبی علیہ السلام کو چاہئے کہ کتاب ہذا ضرور منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔ اور عوام مسلمانوں کو پڑھ کر سنائیں۔ کاغذ، کتابت طباعت، اعلےٰ۔ قیمت صرف ۴ر

**نوٹ**: محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اہم کتب درج کی گئی ہیں۔

**منگانے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر**

**سرمہ رفیق چشم رجسٹرڈ سیروں مفت**

تقسیم کیا جا رہا ہے۔ آپ بھی محصول ڈاک کیلئے صرف ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر بیش قیمت سرمہ اور کتاب نور نظر کے پوشیدہ خزانے بالکل مفت طلب فرمائیے بمعہ فوائد اور ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی۔

پتہ: مینیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن فرخ آباد ضلع حصار (پنجاب)

(کتب متعلقہ اہل الحدیث)

## اہل حدیث کا مذہب

اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶؍

## تقلید شخصی و سلفی

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵؍

## حدیث نبوی اور تقلید شخصی

اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہلقرآن کا منہ بند کرکے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے در اصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳؍

## آمین رفعیدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام

ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض معتمد علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲؍

## علم الفقہ

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ مین قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۲؍

## فقہ اور فقیہ

اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ ۳؍

## تنقید تقلید

یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اہلحدیث امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصل اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اسکے علاوہ جدید جو [illegible] درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۵؍

## فتوحات اہل حدیث

ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴؍

## اجتہاد و تقلید شخصی

اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶؍

(در تردید قادیانی مشن)

## الہامات مرزا

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلافات ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۹؍

## تاریخ مرزا

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶؍

## نکاح مرزا

(مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن قیمت ۳؍

## عقائد مرزا

مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۰؍

## فاتح قادیان

(جدید اڈیشن) جس میں دلائل کے انعامی مباحثہ متعلقہ مرزا قادیانی بابت دفات مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنج کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶؍

## چیستان مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۰؍

## شہادات مرزا

ملقب بہ عشرہ مرزائیہ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال والہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپیہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ (جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی) قیمت ۳؍

## فتح ربانی

ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہائت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶؍

## شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

(۵۴۹) جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱؍

## فسخ نکاح مرزائیاں

مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱؍

## نکات مرزا

چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں اور ساتھ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے قابلدید ہے۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱؍

ملنے کا پتہ — منیجر اہلحدیث امرتسر

## محمد قادیانی

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میں مثیل ہوں جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کما حقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

## تعلیمات مرزا

مع جواب الجواب۔ قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جسکو ناظرین نے بہت پسند کیا اور جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہے کہ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

## مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کے رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبروار جلد کا نمبر بھیجکر منگالیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی قیمت ۸؍ فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصول ڈاک۔

## عصاءِ موسیٰ

### مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے۔ جبوقت مرزا آنجہانی نے امام وقت، مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہو گئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور دھوکہ پر تھے ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی۔ تردید مرزائیت کیلئے یہ کتاب نہائت مفید ہے۔ تقطیع بڑی ضخامت ۴۶۴ صفحات۔ قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ عبدالعزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لٹھو کی چھپائی نہائت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

خط و کتابت کرنے کا پتہ:۔ منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

## انتہائی رعایت

انتہائی موقعہ

"ویدارتھ پرکاش نمبر ویدک تہذیب" ۱۲؍ کی بجائے ۵؍ میں

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی۔ جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ غرضیکہ ویدوں کی وید منتروں سے مدلل طور پر تردید کی ہے۔ قابل قدر کتاب ہے۔ آریہ سماج اس کا جواب نہیں دے سکا۔ جلد منگالیں ورنہ ختم ہو جانے کو ہے۔ قیمت ۱۲؍ کی بجائے ۵؍

پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## بہاء اللہ اور مرزا

مرزا صاحب قادیانی اور شیخ بہاء اللہ ایرانی کے دعاوی کا مقابلہ۔ قیمت ۶؍ چھ آنے

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند، جالا، پھولا، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو دُور کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزاروں لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱؍

منگوانے کا پتہ۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سنشرٹ۔ امرتسر

## فیصلہ مرزا

(عربی و اُردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور آخری فیصلہ کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۱۲؍ ایضاً انگریزی۔ قیمت ۵؍

## علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔

آجتک مرزائیوں کی تردید میں [illegible] شائع ہوئی

## عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا ضمیمہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳؍

یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپکی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۳؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶

نمبر ۲۹

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اخبار امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ″ سے

عام خریداران سے ″ صہ

″ ″ ششماہی ۲ روپیہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ ر

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۵۵۱)

## فہرست مضامین

قرآن مقدس - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
نماز سید المرسلین بجواب صلوٰۃ المرسلین ص۳
مرزا صاحب قادیانی کا پسر موعود - - ص۴
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - ص۸
مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت تھے - ص۹
مولوی بشیر کوٹلوی کی درافشانیاں - - ص۹
جماعت اہل حدیث کے کرنے کے کام - - ص۱۰
آریہ صاحبان سے سوالات - - - ص۱۱
مسلمانوں کو توحید و سنت کا سبق - - ص۱۲
فتاوے ص۱۳ - متفرقات - ص۱۴
مکل مطلع - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - ص۱۶–۲۰

# قرآن مقدس

(از مولوی ابوالشکور محمد داؤد صاحب راز شکراوی)

ہر قوم اور ہر ملک جس سے فیض یاب ہے
میخانۂ وحدت میں جو صہبائے ناب ہے

دل شاد جس کے ذکر سے ہر شیخ و شاب ہے
باطل کے لئے باعث صد اضطراب ہے

قرآن پاک ہے جو تقدس مآب ہے
اس باب میں کتاب یہی لاجواب ہے

جس چیز نے عالم کو ترقی پہ لگایا
سب جانتے ہیں وہ یہی کتاب ہے

پیغام حریت ہے یہ معراج ترقی
قوموں کے لئے ہادی راہ صواب ہے

چھوٹی سی یہ کتاب ہے لیکن میں کیا لکھوں
نور مبین ہے یہی فصل الخطاب ہے

منبع ہے یہ علوم قدیم و جدید کا
یہ اسوۂ جناب رسالت مآب ہے

اس کی نظیر آج تک پائی نہیں گئی
ثابت ہوا یہ صاف خدا کی کتاب ہے

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

——امرتسر میں گرمی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ دن بھر گرم لو چلتی رہتی ہے۔

——امرتسر میں حسب پروگرام مشترہ مسلم لیگ کا وفد ۱۱۔مئی کی صبح کو آیا۔ بعد نماز عشا جامع مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں جلسہ بھی ہؤا۔ سامعین بکثرت شریک ہوئے جس میں ارکان وفد نے ہندوستان کے ان صوبوں کے مسلمانوں کی حالت بیان کی جن میں ان کی اقلیت ہے اور حکومت کانگرسی ہے۔ یہ وفد پنجاب کے دیگر شہروں میں بھی دورہ کر رہا ہے۔ معلوم ہؤا ہے کہ اس وفد کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کانگرسی وفد بھی اس کے پیچھے پیچھے دورہ کریگا۔

——امرتسر کے سکھ معززین کا ایک وفد صاحب ضلع سے مل کر اپنی شکایات (متعلقہ کمی حقوق ملازمت بلدیہ) کے انسداد کا خواہاں ہؤا۔ صاحب بہادر نے ان کی شکایات سُن کر کہا کہ بہتر ہے کہ بلدیہ ہی اس کا خود ازالہ کردے تاکہ حکومت کو دخل نہ دینا پڑے۔ چنانچہ معلوم ہؤا ہے کہ ارکان بلدیہ کی ایک مجلس اسی بارہ میں منعقد ہوئی ہے کہ اس معاملہ کو بہتر صورت سے ختم کردیا جائے۔

——نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے ۱۵۔مئی سے تیز رفتار ڈیزل ریلوے کاریں چند برانچ لائنوں پر مختلف اوقات میں چلنی شروع ہوئی ہیں۔ جن میں صرف تیسرے درجے کے مسافر سوار ہو سکتے ہیں۔

——حیدر آباد ایجی ٹیشن جاری ہے ۱۳۔مئی کو امرتسر سے ایک اور جتھا روانہ ہؤا ہے۔ مہاشہ کرشن اور ویرنہ تاپ لاہور ۵ جون کو شولاپور سول نافرمانی کریں گے۔ پنجاب کے دوسرے شہروں سے بھی جتھے بدستور جا رہے ہیں۔

——بنارس میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کے جلسے اور جلوس بلا اجازت نکالنے ممنوع قرار دیئے گئے ہیں۔

——یکم جولائی سے شہر لاہور میں ہاؤس ٹیکس نافذ ہو جائے گا۔

——لکھنؤ میں شیعوں کی طرف سے تبرا بازی جاری ہے۔ معلوم ہؤا ہے پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولوی فضل حق وزیر اعظم بنگال اور دوسرے چند معززین شیعہ سنی فساد کو روکنے اور آئندہ کے لئے مدح صحابہ و تبرا کا بہترین حل سوچ رہے ہیں تاکہ یہ فساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

——روزنامہ "ملاپ" لاہور ۱۹ مئی رقمطراز ہے کہ امرتسر کے شہری حلقہ سے پنجاب اسمبلی کی مسلم نشست خالی ہونے والی ہے۔ اسکے ضمنی انتخاب کے لئے ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگرس کے ٹکٹ پر پھر کھڑے ہونگے۔

——ملاپ لاہور راوی ہے کہ بہادر نگر میں پرجا منڈل کانفرنس کے صدر سردار پٹیل کا جلوس گزر رہا تھا کہ ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ایک کانگرسی ہندو ہلاک ہو گیا۔

——حکومت کشمیر نے تپدق کے مریضوں کو حدود ریاست میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔

## ایک نظر ادھر بھی

"اہلحدیث" ۲۸۔اپریل میں حساب دوستاں ملاحظہ فرما چکے ہوں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جا رہا ہے اسے وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (منیجر اہلحدیث)

——لاہور میں ایک ہندو عورت نے ایک جلسہ میں تقریر میں کہا کہ اگر حیدر آباد ایجی ٹیشن میں عورتوں کے جتھے جاتے تو آج تک یہ مہم فتح ہو جاتی۔

——حکومت پنجاب نے ۱½ لاکھ روپیہ محکمہ تعلیم کیلئے منظور کیا ہے۔ اس رقم سے امدادی سکولوں کی امداد کی جائیگی۔

——لندن ۹۔مئی ڈیوک آف ونڈسر نے امریکہ سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں آپ نے دنیا بھر کے دنیا بھر کے ممالک کو امن پسند رہنے کی اپیل کی تاکہ تہذیب و تمدن تباہ نہ ہو۔

——معلوم ہؤا ہے کہ ایبے سینیا کے سابق بادشاہ کولمبو (لنکا) میں پان ایشیائی امن کانفرنس کی صدارت کرینگے اور آئندہ کیلئے اپنی رہائش بھی لنکا ہی میں اختیار کرینگے۔

## تعزیتی جلسہ

۱۲۔مئی کو مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ باہتمام انجمن تنظیم الطلبہ بنگال و آسام دہلی مدرسہ دار السلام صدر بازار کے وسیع ہال میں زیر صدارت مولانا احمد اللہ صاحب جمناز جمعہ منعقد ہؤا۔ دہلی کے علماء کرام نے مختلف مضامین پر تقریریں فرمائیں۔ ثاں بعد جناب حاجی عبد الغفار صاحب رحمہ اللہ کے سفر حج سے واپسی میں ۲ مئی کو جہاز علوی پر داعی اجل کو لبیک کہنے کے حادثہ جانکاہ کے متعلق ایک تجویز مولانا عبد السلام صاحب مولوی فاضل صدر مدرس مدرسہ علی جان نے پیش کی۔ اور مولانا عبد الحنان صاحب مدیر مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی، مولانا عبد الوکیل صاحب خطیب ایڈیٹر ریاض توحید دہلی، مولانا حاکم علی صاحب صدر مدرس مدرسہ دار السلام دہلی نے تجویز کی تائید کی۔

ذاں بعد جلسہ ۵ بجے شام دعائے مغفرت کے ساتھ ختم ہؤا۔ (ابو نعیم محمد مستقیم سکرٹری انجمن تنظیم الطلبا بنگال و آسام، دہلی، از دفتر صدر بازار)

(۸ر اشاعت فنڈ وصول)

## والیٔ حجاز بحرین میں

مفتی عبد المجید صاحب نظام آبادی جو بسلسلہ ملازمت جبل الظہران میں مقیم ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ آئل کمپنی کی دعوت پر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ مع ولی عہد و دیگر شہزادگان تشریف فرما ہوئے۔ کمپنی کی طرف سے پر جوش استقبال کیا گیا۔ ہندوستانی ملازمین کو بھی اعلیٰ حضرت نے شرف باریابی عطا فرمایا۔ بعض کو مصافحہ کا موقع بھی بخشا حکومت سعودیہ کی تعمیر کردہ نئی مسجد (جو حال ہی میں ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے) میں امیر فیصل کے ہمراہ نماز جمعہ ادا فرمائی۔ ملازمین کمپنی کی طرف سے آپ کو عربی میں سپاسنامہ بھی پیش کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ اسکے بعد آپ بحرین میں تین چار روز قیام کے بعد ریاض تشریف لے گئے ارکان دولت سعودیہ الشیخ عبد اللہ سلیمان و حافظ وہبہ صاحب بھی اعلیٰحضرت کے ہمراہ تھے۔

——ترکی اور برطانیہ میں دوستانہ معاہدہ ہو گیا ہے۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۸- ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

## نماز سیّد المرسلین

بجواب

## رسالہ صلوٰۃ المرسلین

(۳)

اس سلسلہ کے دو نمبر پہلے دو پرچوں میں درج ہو چکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ذیل ہے۔ راقم رسالہ نے صلا پر علمائے حدیث سے ایک استفسار کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

روایات کی کتاب ترمذی اور بخاری میں تحریر ہے کہ پیشتر مسلمان نماز کے قعدہ میں اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ کہا کرتے تھے۔ ایسا کہنے سے روکا گیا اور التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ کہنے کا حکم دیا گیا۔ شاید یہ تبدیلی اس لئے عمل میں لائی گئی ہوگی کہ پہلی دعا میں اللہ تعالیٰ کے بیماری سے بچنے کی التجا تو تھی لیکن برائی سے بچنے کی کوئی التجا شامل نہ تھی۔ دوسری عبارت میں یہ دونوں باتیں شامل تھیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ موجدین نے اس دعا کو قبول کرنے والا کسے ٹھہرایا تھا۔ اور یہ کہ جو خدا بیماری اور برائی سے مبرا نہ ہو وہ خدا ہونے کے لائق بھی ہے یا نہیں۔ کیا علماء اہل الروایات اس مسئلہ پر غور فرما کر کوئی تسلی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے؟ (صلوٰۃ المرسلین ص)

**جواب** عربی کی مثل بناتے فاسد علی الفاسد مصنف نے تو بکل کمالات ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:- صادق آتی ہے۔ السلام علی اللہ کہنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اسی لئے آپ نے اس سے منع فرمایا۔ مگر اسکی جگہ التحیات رکھا جو اظہار عبودیت کے لئے ہے نہ کہ ان اغراض فاسدہ کے لئے جو آپ نے بیان کی ہیں۔ اس کی تفصیل ہم پہلے نمبر میں لکھ چکے ہیں۔

**تمثیل** ایک پادری صاحب سے میری گفتگو تثلیث کے مسئلہ پر ہو رہی تھی (تثلیث کے معنی ہیں تین ہستیوں کو خدا ماننا) پادری صاحب نے کہا آپ تو یونہی انکار کرتے ہیں۔ قرآن کی پہلی ہی آیت میں تثلیث کا ثبوت ملتا ہے۔ میرے دریافت کرنے پر فرمایا پڑھئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہی تین ہیں جن کو ہم باپ، بیٹا اور روح القدس کہتے ہیں قرآن شریف سے ایسا استدلال کرنے والے یا از خود باتیں بنانے والے علمی دنیا میں کچھ عزت کے مستحق نہیں ہوتے۔ ان کے حق میں اتنا ہی کہنا کافی ہے ؎

جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

**درود شریف** اس عنوان کے ماتحت اہل قرآن مصنف نے تو بکل کمالات ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

درود شریف کا قرآنی مفہوم تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم سلام کے بیان میں پیش کریں گے یہاں صرف مروجہ درود شریف کو مع اس کے کھلے ہوئے مفہوم کے قرآن حکیم کی روشنی میں واضح کیا جائیگا تاکہ ناظرین کو اس کی حقیقت بھی ظاہر ہو جائے کہ مذہب اسلام سے اس کا کس قدر تعلق ہے اس مقصد کو سمجھانے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کا وہ حکم جس کی تعمیل میں درود شریف مروجہ کا اجرا بتلایا جاتا ہے۔ درود شریف کے مقابل تحریر کریں۔ پس ایک طرف حکم الٰہی اور دوسری طرف تعمیل حکم مع ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دلائل تنقید ناظرین کے روبرو ہونگے۔

| اللہ تعالیٰ کا حکم | | تعمیل حکم | |
|---|---|---|---|
| إِنَّ اللّٰهَ | ترجمہ تحقیق | اَللّٰهُمَّ صَلِّ | (ترجمہ) اے اللہ |
| وَمَلٰئِكَتَهٗ | اللہ اور | عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى | درود بھیج محمد پر |
| يُصَلُّوْنَ | فرشتے اسکے | اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا | اور آل محمد پر جیسا کہ |
| عَلَى | درود بھیجتے | صَلَّيْتَ عَلٰى | تو نے درود بھیجا |
| النَّبِيِّ | ہیں اوپر | اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى | تھا ابراہیم اور |
| يٰۤا | نبی کے | اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ | آل ابراہیم پر |
| أَيُّهَا | اے لوگو | اِنَّكَ حَمِيْدٌ | تو ہی حمد کیا ہوا |
| الَّذِيْنَ | جو ایمان | مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ | بزرگ ہے اے اللہ |
| اٰمَنُوْا | لائے ہو | بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ | برکت بھیج محمد اور |
| صَلُّوْا | درود بھیجو | وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ | آل محمد پر جیسا کہ |
| عَلَيْهِ | اوپر اسکے | كَمَا بَارَكْتَ | تو نے برکت بھیجی |
| وَسَلِّمُوْا | اور سلام بھیجو | عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ | تھی ابراہیم اور |
| تَسْلِيْمًا | سلام بھیجنا | وَعَلٰى اٰلِ | آل ابراہیم پر |
| پ ۲۲ | ترجمہ شاہ | اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ | تو ہی حمد کیا ہوا |
| ع ۴ | رفیع الدین صاحب | حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ | بزرگ ہے |

ناظرین اللہ تعالیٰ کا حکم جس کی وجہ سے اہل الروایات نے درود شریف پڑھنا شروع کی اور درود شریف دونوں آپ کے سامنے ہیں۔ اب ذرا ہماری تنقید بھی ملاحظہ فرمائیے۔

اول یہ کہ حکم اور اس کی تعمیل جو درود میں درج ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ عبد ذلیل احکام خداوندی کی تعمیل اس کے مقابل میں ...

(۵۵۳)

ahmadimuslim.de

| حکم خداوندی | | تعمیل حکم | |
|---|---|---|---|
| الف ۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوةَ | اے ایمان والو قائم کرو نماز اور دو زکوٰة | اَللّٰهُمَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِ الزَّکٰوةَ | اے اللہ تو قائم کر نماز اور دے زکوٰة |
| ب ۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ | اے ایمان والو فرض کئے گئے تم پر روزے | اَللّٰهُمَّ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ | اے اللہ! تجھ پر فرض کئے گئے ہیں روزے |

واقعی اگر احکام الٰہی کی اسی طرح تعمیل ہوا کرے تو مسلمانوں کا مذہب بہت ہی آسان ہو جائے اور ہر طرف سے سمٹ کر صرف زبان پر باقی رہ جائے پھر کسی مذہب کو ہرگز ہرگز لڑائی جھگڑے کا موقع نہیں مل سکتا اب ذرا اُردو کی ایک مثال بھی ملاحظہ فرمالیجئے

اگر کوئی آقا اپنے غلام یا ملازم کو حکم دے کہ اے ملازم ذرا حقہ بھر لا۔ ملازم صاحب اس کی یوں تعمیل کریں کہ اے آقا صاحب آپ حقہ بھر لائیے۔ بلاشک ملازم کی یہ تعمیل اپنے آقا کو خوش کرنے کا باعث نہیں ہو سکتی۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم کہ "اے مومنو درود بھیجو نبی پر" اس کی یہ تعمیل کہ "اے اللہ تو درود بھیج محمد پر" کسی طرح درست نہیں ہو سکتی۔"

(رسالہ مذکور ص۱۵ تا ص۱۶)

**اہلحدیث** | راقم مضمون نے اگر علم صرف کی کتابوں میں خواص ابواب پڑھے ہوتے یا ان کو یاد ہوتے تو یہ اعتراض کرنے کی جرأت کبھی نہ کرتے۔ باب تفعیل کے خواص میں دو خاصے ایجاد فعل اور البا س ماخذ مشہور ہیں۔ صَلُّوْا باب تفعیل سے امر کا صیغہ ہے۔ جب اس کے مخاطب مؤمنین ہوں تو اس وقت اس سے مراد ہوتی ہے ایجاد فعل صلوٰة (دعا کرنا) یعنی نبی علیہ السلام کی ترقی درجات کے لئے دعا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ہاں جب مخاطب خود خدا ہو۔ جیسے اَللّٰهُمَّ صَلِّ میں تو اس وقت اس کے معنی خاصۂ البا س ماخذ کے ماتحت یوں ہونگے کہ اے خدا نبی علیہ السلام کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے یعنی ان کو اپنی رحمت سے پورا حصہ عنایت کر۔

اس کی مثال میں ہم آپ کے لئے باب تفعیل کا ایک اور مصدر پیش کرتے ہیں۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ اور اپنی ساری جماعت سے مل کر اس کا جواب سوچئے۔ ارشاد ہے:۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا (جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا وہ نجات پا جائیگا)۔ ادھر یہ بھی ارشاد ہے۔ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ۔ دوسری آیت کے معنی پہلی کے لحاظ سے یہ ہونگے کہ اپنے نفسوں کو پاک نہ کرو۔ یعنی نجات کا ذریعہ (تزکیہ نفس) حاصل نہ کرو۔

**مسلم صاحب!** | کیا یہ معنی آپ کو منظور ہیں یا کچھ اور مطلب ہے؟ سچ ہے قرآن کو جاننے کے لئے قرآن کے خادم علوم کی بھی ضرورت ہے۔

پس آپ کا سارا اشکال دور ہو گیا۔ اسی طرح آپ کا نتیجہ میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ کی تعمیل اَللّٰهُمَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ بتانا لڑکپن کی سی بات ہے۔ اس آیت میں اَقِیْمُوْا اور اٰتُوْا سے مراد صلوٰة اور زکوٰة کا فعل بندوں سے مطلوب ہے۔ جیسے اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ میں نفقہ مطلوب ہے۔

یہ نہیں کہ اسی لفظ کو مقلوب کر کے خدا ہی کو اس کا مخاطب بنالیں۔ مثلاً خدا فرمائے۔ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اس کی تعمیل میں اہل قرآن خدا کو مخاطب کر کے کہیں کہ اے خدا جب تو طلاق دیا کرے تو عدت کے اندر دیا کر۔ سچ ہے ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اسی طرح یہ نتیجہ بھی غلط ہے جو کتب علیکم الصیام کی تعمیل کا بتایا ہے۔ اَللّٰهُمَّ کُتِبَ عَلَیْكَ الصِّیَامُ۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ لوگوں کو اتنی جلدی کیا ضرورت پڑی کہ اوچھے ہتھیاروں سے حدیث کے مضبوط قلعے پر حملہ آور ہوئے ہیں جس کے جواب میں ہم گھبراتے نہیں بلکہ یہ شعر نذر کرتے ہیں ؎

ہاں تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں
میری چھاتی ابھی تیروں سے چھنی خوب نہیں

"دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ حاکم اور بندہ ہر طرح محکوم ہے، لیکن درود شریف مذکورہ کی عبارت نے اللہ تعالیٰ کو محکوم اور بندے کو حاکم قرار دیدیا ہے۔ جو ہر طرح نامناسب ہے۔" (رسالہ مذکور ص۱۶)

**اہلحدیث** | کیا ہمارا جواب سن کر بھی آپ یہی کہیں گے غالباً آپ کو ایسا کہنے کا حوصلہ نہیں پڑیگا۔ کیونکہ اسکی تفصیل ہم بتا چکے ہیں کہ فعل منسوب الی الناس کے معنی اور ہوتے ہیں اور فعل منسوب الی اللہ کے اور جسکی مثال علم معانی میں بنی الامیر المدینۃ وغیرہ ملتی ہے۔

"تیسرے یہ کہ عَلَّمَکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ان سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ معلم اور استاد ہے لیکن درود شریف کی عبارت کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بندہ معلم اور استاد ہے اور اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ شاگرد ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کو درود بھیجنے کی ترکیب کیوں بتائی جارہی ہے۔" (ص۱۷)

**اہلحدیث** | اس سوال سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قرآن مجید کو سمجھنے پر پورا تو کیا ادھورا غور بھی نہیں کیا ہاں صاحب کما کے لفظ سے آپ نے جو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بندہ خدا کا استاد بن جائیگا۔ اس کے جواب میں میں ایک آیت پیش کرتا ہوں۔ جس کی تلاوت آپ نے بلکہ آپ کے استادوں اور باپ دادوں نے بھی کئی مرتبہ کی ہوگی اور اب تک کرتے ہونگے وہ آیت یہ ہے:۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ؕ

کیا اس کا یہ ترجمہ ٹھیک ہے:۔

اے خدا میرے ماں باپ پر رحم کر جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں پرورش کیا۔

اب ایمان سے بتائیے کہ اس آیت کو تلاوت کر کے آپ لوگوں میں سے کتنے خدا کے استاد بن گئے ہیں۔ ہم اگر کما صلیت پڑھنے سے خدا کے استاد بن گئے ہیں تو آپ لوگ قرآن مجید کی آیت کَمَا رَبَّیٰنِیْ تلاوت کر کے کیوں خدا کے استاد نہیں بن سکتے۔ یہاں بھی لفظ کما دونوں جگہ موجود ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے ان لوگوں کی قرآن دانی کا نمونہ۔

"چوتھے یہ کہ درود شریف کی عبارت کما صلیت

جوابات [illegible] مرزا [illegible] (۵۵۴) [illegible]

وَ کَمَا بَارَکْتَ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود اور برکت ان کی زندگی ہی میں نازل فرما چکا تھا لیکن حضرت محمد صلعم علیہ پر ابھی تک درود اور برکتیں نازل نہیں فرمائیں حالانکہ آیت مندرجہ صدر میں اللہ تعالیٰ خود درود بھیجنے کا اقراری ہے۔" (صکا)

**اہلحدیث** | یہ اعتراض بھی دراصل علوم صرف و نحو نہ جاننے کی بنا پر ہے۔ عربی زبان میں فعل امر کا صیغہ اکثر تو ایجاد فعل کے لئے ہوتا ہے اور کبھی استمرار فعل کے لئے بھی آتا ہے۔ ان دونوں کی مثالیں سنئے!

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا (پ ۵-ع ۴) اے اہل کتاب ایمان لاؤ اس کلام پر جو ہم نے نازل کیا۔

دوسری آیت اس کے ساتھ ملائیے۔ ارشاد ہے:۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ ۵-ع ۱۶) اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اے ایمان والو ایمان پر ہمیشہ قائم رہو۔

پہلی آیت میں امر کا صیغہ ایجاد فعل کے لئے ہے اور دوسری میں استمرار فعل کے لئے۔ پس اس قاعدے کے ماتحت آپ کے حسب منشا آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اے خدا نبی علیہ السلام کو اپنی رحمت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رکھ۔ کہئے اس پر کیا اعتراض ہے؟

"پانچویں یہ کہ عبارت درود شریف مرد جہ صرف محمد اور آل محمد اور ابراہیم اور آل ابراہیم کے لئے مخصوص ہے۔ بقیہ مومنین اور مرسلین درود اور برکت سے محروم کر دیئے گئے ہیں حالانکہ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ (پ ۲۲) سے ظاہر ہے کہ کوئی مومن تک اللہ تعالیٰ کی درود سے محروم نہیں رہا۔" (صلا)

**اہلحدیث** | یہ اعتراض بھی جلد بازی پر مبنی ہے۔ آل محمد اور آل ابراہیم علیہما السلام سے ان کے اتباع مراد ہیں نسلی آل مراد نہیں۔ اس کی تفصیل نیل الاوطار مصنفہ امام شوکانی میں دیکھئے تو آپ کا سوال هباء منثورا ہو جائے۔ سچ کہئے نحو کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک ہی فعل کے لئے کئی فاعل ہوں تو اس فعل کا مفہوم اور معنی ایک ہی ہوگا جدا گانہ نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا آیت مذکورہ صدر میں اللہ اور ملائکہ اور مومنین سب کی درود ایک ہی ہوگی۔ اور مسلمانوں کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ درود شریف مروجہ کا وظیفہ چوبیس گھنٹہ یعنی دن رات کرتا رہتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ خود کہتا ہے کہ اے اللہ تو درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر۔ تو یہ کونسے اللہ کو متوجہ کرتا ہے۔ کیا اللہ کا بھی کوئی اللہ ہے؟" (صلا)

**اہلحدیث** | ہم بہت مشکور ہونگے اگر ہمیں یہ قاعدہ علم نحو کی کسی کتاب سے دکھایا جائے ورنہ اعتراف کرنا چاہئے کہ ہم نے سنے سنائے ایسا لکھ دیا ہے۔ ایسا ہی یہ بھی ایک منطقی بات ہانک دی ہے کہ اللہ تعالیٰ درود شریف کا وظیفہ چوبیس گھنٹے کرتا ہے۔ اے جناب! ہم سے تو ہر ایک بات کا ثبوت قرآن سے مانگا جائے اور آپ خود ہم کو عوام الناس کے خیالات کا پابند کریں۔ آپ خود ہی بتائیں کہ یہ انصاف ہے یا ظلم؟ ہم ایک قاعدہ بتاتے ہیں غور سے سنئے!

علم اصول کا مسئلہ ہے کہ ایک فعل کے دو فاعل مختلف حیثیتوں کے ہوں تو وہاں عموم مجاز مراد لیا جاتا ہے اسی لئے علم اصول کی کتاب تلویح میں آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ کے معنی کئے ہیں یعتنون بشانہ علیہ السلام یعنی آپ کی شان کا احترام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی حیثیت کے مطابق اور فرشتے اپنی حیثیت کے مطابق۔

اسی طرح آیت هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰئِكَتُهٗ کے معنی بھی یعتنون بشانکم ہی ہیں یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تمہارا احترام کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی احترام کے اظہار کرنے کو دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

یعنی عزت اللہ، اسکے رسول اور مومنوں کیلئے ہے۔

**تعجب** | ہے اہل قرآن کی جہالت یا خوف ملاحظہ ہو کہ آپ نے آیت هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ کئی دفعہ پیش کی ہے مگر اس کا ترجمہ نہیں کیا جس سے معلوم ہو سکتا کہ آپ کے مزعومہ قاعدہ کے مطابق جیسے آپ نے تحریف کے سر لگوایا ہے) آیت کا ترجمہ کیا ہے۔ بہرحال اس خاموشی کی بھی کوئی وجہ ہے۔ سچ ہے:۔

کچھ ہے تو جس کی پردہ داری ہے۔

"ساتویں یہ کہ اگر اللہ تعالےٰ اس مروجہ درود شریف کا ورد نہیں کرتا بلکہ کچھ اور عبارت پڑھتا رہتا ہے تو کتب روایات میں تلاش کر کے اللہ تعالےٰ کی خود استعمال شدہ درود شریف بتلائی جائے تاکہ اس درود کو یاد کر کے مسلمان بھی نجات حاصل کر سکیں۔" (صلا)

**اہلحدیث** | ہم تو اوپر اپنا جواب دے آئے ہیں جہاں باب تفعیل کا خاصہ بتایا ہے۔ اب آپ کا فرض باقی ہے کہ آپ اس آیت کا ترجمہ اور تشریح کریں کہ خدا تعالےٰ کونسا درود پڑھتا ہے۔

یاد رکھو شکاری بھی کبھی شکار ہو جایا کرتے ہیں۔

"آٹھویں یہ کہ جب اللہ تعالےٰ چوبیس گھنٹہ دن رات رسول کریم پر درود شریف بھیجتا رہتا ہے تو دوسرا کام کس وقت کرتا ہے۔ خصوصاً مومنین کے لئے درود بھیجنا کب ہوتا ہے جیسا کہ آیت هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ سے ثابت ہے۔ تعجب ہے کہ درود بھیجنے کا اقرار مومنین اور رسول کریم دونوں کے لئے یکساں ہے پھر رسول کریم پر دن رات درود بھیجے پر مومنین کے لئے دو گھنٹے بھی درود نہیں بھیجی جاتی" (صفحہ ۱۸)

**اہلحدیث** | یہ نمبر اس قابل نہ تھا کہ ہم اس کو نقل کرتے کیونکہ اس کا جواب پہلے نمبروں میں آچکا ہے۔ مگر ان حضرت کی جرأت اور مخالفت کا اظہار کرنے کے لئے ہم نے یہ نمبر نقل کیا ہے تاکہ ناظرین کے لئے اچھا خاصہ تفریح کا سامان ہو جائے۔

**اہل قرآن کے ممبرو!** | کیا تم لوگ ان بوسیدہ ہتھیاروں سے حدیثی قلعہ کو فتح کر لوگے۔ سچ ہے:۔

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے ہم ان میں کیا دیکھتے ہیں

"نویں یہ کہ آیت زیر بحث میں صلوٰۃ بمعنی نماز نہیں نہیں ہو سکتے کہ نبی کریم کے لئے کوئی نماز نہیں پڑھ

ahmadimuslim.de

جاتی بلکہ ساری نمازیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں
اور صلوٰۃ بمعنی رحمت اس لئے نہیں ہو سکتے کہ یہ فعل
سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کا نہیں ہو سکتا
اور صلوٰۃ بمعنی دعا اس لئے نہیں ہو سکتے کہ اللہ تعالیٰ
محتاج الی الغیر ہے۔ وہ کسی سے دعا نہیں کرتا۔ صلوٰۃ
کے ایسے معنے ہو سکتے ہیں جو اللہ۔ ملائکہ۔ مؤمنین
تینوں کا فعل ہو سکے جیسا کہ نحو کی رو سے واضح ہے
اب علماء بتائیں کہ درود ہے کیا چیز جسے نہ وہ خود بھیجتے
ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ بھیجتے ہیں ہر طرف سے
یہی تماشا جاری ہے کہ وہ کہتے ہیں تو درود بھیج اور
وہ کہتا ہے تم درود بھیجو اور مطابق روایات کے ساڑھے
تیرہ سو برس سے یہی کش مکش جاری ہے اور کسی کو
درود کے معنی سمجھنے اور بھیجنے کا خیال بھی پیدا
نہیں ہوتا" (صلا)

**اہلحدیث** یہ نمبر پہلے نمبروں سے بھی مضحکہ خیز ہے
باوجود اس اقرار کے کہ صلوٰۃ کے معنی یہ بھی نہیں ہو سکتے
آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آخر ہو کیا سکتے ہیں۔ بھلے آدمی!
کتب نحو کا غلط حوالہ دیکر آگے چل دینا کار خرد منداں
نیست۔ آپ خود ہی بتائیے کہ آخر درود والی آیت کے
معنی کیا ہیں؟ ہم تو اپنا فرض ادا کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو
چھٹے نمبر کا جواب۔

"دسویں یہ کہ تمام مسلمان جانتے ہیں کہ نبی کریم مؤمنین
سے اس قدر محبت رکھتے تھے کہ جان تک دینے کو
ہر وقت تیار رہتے تھے اور اسی طرح مؤمنین نبی کریم
کے لئے آنکھیں بچھاتے تھے پھر نماز میں نبی کریم کا
یہ کہنا کہ اے اللہ تو درود بھیج اوپر محمد کے اور آل محمد
کے" کہاں تک صحیح اور درست ہے۔ درود کے لئے
آل محمد ہی کیوں مخصوص کئے گئے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے
نبی کریم کو یہ حکم دیدیا تھا وَصَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ
صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّهُمْ (پ۱۱) ترجمہ۔ (اے نبی)
درود بھیج اوپر اُن کے (مؤمنین کے) تحقیق درود تیری
تسکین ہے واسطے اُن کے" (صلا)

**اہلحدیث** اس کا جواب پانچویں نمبر میں آچکا ہے کہ
آل محمد سے مراد آپ کے اتباع ہیں۔ جو شخص یہ معنی نہیں
مانتا اس سے جاکر پوچھو۔ ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔
مگر یہ تو بتاؤ کہ بار بار وہی بات رٹتے جانا اور اسطرح
نمبروں کی تعداد بڑھاتے جانا سوائے اظہار لیاقت کے
اس سے فائدہ کیا ہے۔

"گیارھویں یہ کہ درود مروجہ سے ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیم سلام علیہ اور ان کی اولاد حضرت محمد سلام علیہ
سے کہیں بڑھ کر تھے۔ کیونکہ ابراہیم سلام علیہ اور
ان کی اولاد پر اُن کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے درود
بھیجدی اور حضرت محمد سلام علیہ پر اب تک باوجود
کروڑہا یاد دہانیاں کرنے کے درود نہیں بھیجی لیکن
مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد سلام علیہ
سید المرسلین ہیں پس یہ درود شریف مسلمانوں کے
سچے رسول محمد سلام علیہ کی توہین ہے اور بس" (صنہ)

**اہلحدیث** معلوم نہیں معترض صاحب کہاں بیٹھے ہوئے
یہ کتاب لکھ رہے ہیں۔ اگر آپ بُرا نہ منائیں تو ہم یہ کہنے
سے نہیں رُک سکتے کہ آپ ایسی جگہ بیٹھے ہیں جس کے
اردگرد ایسے پیڑ ہیں جن کی ہوا انسان کے دماغ کو
مضر ہوتی ہے۔ ورنہ یہ کیا اعتراض ہے محض بچوں کا
کھیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ ایک دعا ہے جو ابتدائے امت سے
آج تک سب کرتے آئے ہیں اور سب کی قبول ہوتی آئی
ہے۔ کس نے آپ کو کہا کہ باوجود کروڑہا یاد دہانیوں کے
اللہ تعالیٰ نے اب تک نبی علیہ السلام پر درود نہیں بھیجا۔
غور سے سنئے۔ ہم قرآن سے اس کی نظیر بتاتے ہیں۔
خدا آپ کو قرآن کا فہم عطا کرے۔

قرآنی دعا جو ہم کو سکھائی گئی ہے۔ جسے مسلمان عموماً
نماز کے اندر اور باہر پڑھتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ ۝ اے خدا ہمیں بخش دے اور ہم سے
پہلے ایمان والوں کو بھی بخش دے۔
کیا کروڑہا یاد دہانیوں اور عدم قبولیت کا الزام
آپ اس دعا پر بھی لگائیں گے۔ خدا سے ڈرو اور کلام اللہ
سے استہزا نہ کرو۔

"بارھویں یہ کہ آیت مذکورا لصدر میں صرف نبی کریم
پر درود بھیجنے کا حکم تھا۔ لیکن درود شریف مروجہ نے
آل محمد کا اور اضافہ کر دیا۔ لہٰذا علماء وہ آیت
پیش کریں جس میں آل محمد پر درود بھیجنے کا مخصوص
حکم ہو" (صنہ)

**اہلحدیث** اس کا جواب تو خود اسی آیت میں ہے جسے
آپ بار بار پیش کرتے ہیں۔ یعنی هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ
عَلَیْکُمْ۔ غور کیجئے عَلَیْکُمْ کی مخاطب تمام امت مسلمہ
ہے اور صَلُّوْا عَلَیْهِ کا خطاب بھی سارے مسلمانوں
کی طرف ہے۔ پہلی آیت (هُوَ الَّذِیْ) میں درود کا
محل افراد امت مسلمہ ہیں اور دوسری آیت اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِکَتَهٗ میں خود پیغمبر اسلام علیہ السلام درود کے
محل و مورد ہیں۔ اس لئے ان دونوں آیتوں کو ملاکر اگر
ہم نے تعلیم رسالت کے ماتحت یوں کہا کہ
"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ"
تو انصاف سے بتاؤ ہم نے کیا بُرا کام کیا؟

"تیرھویں یہ کہ آل محمد و آل ابراہیم میں منافق۔ کافر۔
فاسق۔ فاجر۔ مشرک سب ہی بھرے پڑے ہیں۔
پس اللہ اور ملائکہ اور مسلمانوں کا درود مروجہ کا
وظیفہ کرکے اُن کو کچھ بھی فائدہ پہنچانا عقل۔ انصاف
اسلام سب کے خلاف ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ اور
ملائکہ ایسی خلاف اسلام درود کا وظیفہ ہرگز نہیں
کر سکتے۔ لہٰذا یہ درود ہی غلط ہے" (صنہ)

**اہلحدیث** ہم اس کا جواب پانچویں نمبر میں دے چکے
ہیں۔ تیرہ اعتراض کرکے مسلم اہل قرآن نے اپنے دل
کا اظہار جن لفظوں میں کیا ہے وہ بھی قابل دید و شنید
ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔
ناظرین! یہ تیرہ دلائل ہم نے درود مروجہ کی تنقید میں
پیش کئے ہیں جن سے صاف روشن ہے کہ درود
مروجہ کی عبارت خلاف قرآن اور قواعد عربیہ

---

ف یہ عبارت تصرف قدرت کا ثبوت ہے کہ مصنف چونکہ غلط
خیال پر چل رہا تھا اس لئے خدائی قانون قدرت نُوَلِّهٖ مَا
تَوَلّٰی نے اس پر اپنا اثر ڈالا۔ چنانچہ اس نے محتاج الی الغیر
نہیں ہے کی بجائے محتاج الی الغیر لکھ دیا۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیف (۵۵۶) الہاموں کی تردید۔ قیمت ۶ر (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اور مسلمانوں کے عقیدہ کے سراسر خلاف ہے۔
لیکن افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ہماری بات کو سنیں گے بھی نہیں۔ حالانکہ ہمارے دل میں ان کا درد ہے ہم نے یہ کتاب ان کی بھلائی اور خیرخواہی کے واسطے تحریر کی ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے مسلمان بھائیوں کو لاکھوں راویوں اور ملاؤں کی تابعداری سے نکال کر صرف اپنے قرآن کی پیروی کرنے کی توفیق عطا کر۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے علماء اور پڑھے لکھے اشخاص ہماری اس کتاب کو بغور ملاحظہ فرما دیں اور اگر ہمارے دلائل پر لبیک نہ کہیں تو کم از کم ہمدردی ہی ظاہر کریں حق و باطل، ظلم و انصاف، راہ راست اور گمراہی کا امتیاز کریں۔ اگر یہ بھی نہ کریں تو ہمارے دلائل کا معقول جواب ہی دیں۔ ورنہ یہ واضح رہے کہ اُن کو اپنے مولیٰ رب کریم کے حضور میں ضرور ہی ایک ایک بات کا حساب دینا ہوگا۔ یہ نہیں ہوسکتا اللہ تعالےٰ انہیں یوں ہی بلاحساب کئے ہوئے چھوڑ دے۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَار۔"
(رسالہ صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۱۲۰)

**اہلحدیث** آپ نے جس دلسوزی کا اظہار مندرجہ بالا الفاظ میں کیا ہے۔ آریوں کے گرو سوامی دیانند نے بقول آریہ قرآن مجید پر ۱۵۹ اعتراض کر کے اس سے زیادہ دلسوزی اور مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ جس کے جواب میں فارسی کا یہ ایک ہی شعر کافی ہے ؎

برتملق دشمن خود تکیہ کردن ابلہی است
پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

(باقی)

---

دلیل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ "صلوٰۃ القرآن" کا مدلل جواب۔ اس میں اہل القرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قیمت ۳/
منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر۔

# قادیانی مشن

# مرزا صاحب کا پسر موعود

اخبار "الفضل" مورخہ ۹- مئی میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں مرزا صاحب کے پسر موعود کے تولد کو آیت عظیمہ بتایا ہے۔ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ قادیان میں ہر ایک چیز آیت عظیمہ ہے۔ یہ عربی شعر ؎

فی کل شیءٍ لہ آیۃ - تدل علیٰ انہ . . . . .

گویا قادیان ہی کے حق میں صادق آتا ہے۔ کیونکہ قادیان کی ہر ایک چیز مرزا صاحب کے متعلق شہادت دیتی ہے خاصکر وہاں کا بہشتی مقبرہ۔ اس میں مرزا صاحب کی قبر اور اس پر ایک لمبا کتبہ عجیب یاد دہانی کرا رہا ہے اس کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے ؎

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

کیا اچھا ہوتا اگر اس میں ایک فقرہ یہ بھی بڑھا دیا جاتا کہ:-

یہ مزار اس مقدس بزرگ کا ہے جس نے اپنے اشد ترین مخالف کے ساتھ خدا سے یہ فیصلہ چاہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جھوٹا پہلے مرے۔ ۱۹۰۸ء میں آپ بحکم خدا انتقال کر گئے اور آپ کا اشد مخالف بمصلحت خداوندی آج تک زندہ ہے۔

اگر یہ فقرہ لکھا ہوتا تو ہمیں تو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوتا مگر قادیانی تحریک کی تاریخ پر کافی روشنی پڑ جاتی۔ خیر یہ جملہ تو معترضہ ہے۔ ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ آج کل مرزا صاحب کے پسر موعود کے متعلق قادیان میں سخت اختلاف پیدا ہو رہا ہے۔ کئی ایک احمدی پسر موعود ہونے کے مدعی بن بیٹھے ہیں۔ مگر ہماری بے لاگ تحقیق یہ ہے کہ ابھی پسر موعود پیدا ہی نہیں ہوا۔ ہم قادیانیوں کی طرح بے ثبوت باتیں کہنے کے عادی نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک بات کا ثبوت مرزا صاحب کی تحریروں سے پیش کر سکتے ہیں۔ مرزا صاحب محترمہ محمدی بیگم (معروفہ آسمانی منکوحہ) کے اپنے نکاح میں آنے کا ذکر کرتے ہوئے اس پیشگوئی کو مؤکد کرنے کے لئے لکھتے ہیں:-

"اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور وہ فرمارہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ کا حاشیہ)

**ناظرین کرام!** ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا صاحب کے الفاظ (وہ خاص اولاد جس کی بابت اس عاجز کی پیشگوئی ہے) کیا مضمون بتا رہے ہیں۔ یہی نا کہ وہ پسر موعود محمدی بیگم کے بطن سے ہوگا۔ پھر کیا وہ تولد ہوا؟ اس کا جواب بالاتفاق نفی میں ملیگا۔ کیونکہ خاتون محترمہ (محمدی بیگم) مع اپنے خاوند محترم کے اب تک زندہ سلامت موجود ہے۔ پھر کس شیخی پر کہا جاتا ہے کہ قادیانی گدی نشین ہی مرزا صاحب کا پسر موعود ہے۔ اخبار الفضل زیر جواب کا دوسرا حصہ مرزا صاحب کے پنجتن کے متعلق ہے جس کی بابت راقم مضمون نے بڑی ہوشیاری اور تدلیس سے کام لیتے ہوئے واقعات کو چھپایا یا بالفاظ دیگر واقعات مکذبہ کو مصدقہ بنایا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ الفضل نے مرزا صاحب کی موجودہ بیوی (نصرت جہاں بیگم

پانچ موعودہ اولادوں کا پیدا اور ان سے نسل مرزا کا جاری ہونا بتایا ہے اور بڑے فخر سے مرزا صاحب کا یہ شعر ان پر چسپاں کیا ہے ؎

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہے پنجتن جن پر بنا ہے

اس شعر کی لطافت تو اہل ذوق ہی جانتے ہونگے کیونکہ مرزا صاحب کے خسرو دہلوی تھے۔ ہم تو اس کو معنی کے لحاظ سے دیکھتے ہیں کہ واقعہ کے خلاف ہے۔ یہ شعر مرزا صاحب کی کتاب درثمین اردو سے لیا گیا ہے۔ جس کے صفحہ ۴۲ پر یہ نظم شروع ہوتی ہے۔ اس میں ان پانچوں کے نام یوں درج ہیں :-

(۱) محمود احمد - (۲) بشیر احمد - (۳) شریف احمد - (۴) مبارک احمد - (۵) مبارکہ (لڑکی)

ان پانچوں میں سے مبارک احمد بحالت نابالغی فوت ہوگیا تھا۔ دختر سے نسل جاری ہونا شرعًا اور قانونًا ثابت نہیں ہے۔ باقی رہے تین لڑکے ان تین کی زندگی میں پانچوں کا تحقق کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب دینا الفضل کا فرض تھا کہ یہ پنجتن پانچ تن ہی رہے یا مثلث متساوی الاضلاع ہوگیا۔

اگر اس نے پہلے نہیں بتایا تو اب ہی بتائیے کہ مبارک احمد کی نسل سے کون ہے اور اس کے متعلق بھی کوئی پیشگوئی تھی یا نہیں اور اس کا حشر کیا ہوا۔ اور وہ پیشگوئی سچی ثابت ہوئی یا نہ ؟

ہم الفضل کو اور اس کے نامہ نگاروں کو بارہا تنبیہ کر چکے ہیں کہ ایسے مضامین لکھتے ہوئے خیال ہی نہیں بلکہ یقین رکھا کریں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات کے جاننے والے دفتر اہلحدیث میں زندہ سلامت موجود ہیں۔ جن کی شان میں آیہ کریمہ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا وارد نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ فرمان خداوندی لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ پر عامل ہیں۔ اور وہ للکار کر کہا کرتے ہیں ؎

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند و پارسا ایک ایک

---

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۲)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ختم المرسلینی کے اظہار اور اپنی امت کو اپنے بعد نبوت کا دعویٰ کر کے امت کو پریشان کرنے والے افسانوں سے بچانے کیلئے یہ بھی فرمایا تھا کہ میری امت میں تیس کذاب و دجال پیدا ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کرینگے حالانکہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نبوت نہ دیا جائیگا

میاں محمود احمد نے اپنے آبا جان مدعی نبوت کو اس حدیث کی زد سے بچانے کے لئے یوں درافشانی کی ہے

"آنحضرت فرماتے ہیں کچھ کذاب ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کرینگے گویا ان کا کذب پہلے ہوگا اور دعویٰ نبوت بعد اور ظاہر ہے کہ جو شخص کذاب ہے اس کے جھوٹا ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں کہ اب جو منہاج نبوت پر پورا نہ اترے جھوٹا ہے منہاج نبوت یہ ہے کہ مدعی کی پہلی زندگی پاک ہو۔ جو شخص اس دلیل پر پورا اترتا ہے سچا ہے"

(ملخص ریویو ماہ ستمبر ۳۸ء صفحہ ۸/۹)

خاتم النبیین کے یہ انوکھے معنے آج ہی معلوم ہوئے ہیں اس سے پہلے کبھی سننے میں نہیں آئے۔ مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ میاں محمود احمد سے بہت بڑھ چڑھ کر تھا یعنی بحیثیت نبی و رسول ہونے کے بالہام الٰہی قرآن کی تفسیر کرنا مگر یہ معنے ان کو بھی نہیں سوجھے اور سوجھتے بھی کیسے جبکہ انسانی علم و فہم بلکہ قواعد زبان عرب تک کو بھی یہاں رسائی نہیں۔

مادۂ ایجاد سو یہ سلامتی فہم پر مبنی ہے۔ مرزا صاحب بیچارے تو اسی حالت میں تھے چنانچہ لکھا ہے۔ آپ کو روٹی کھاتے ہوئے اتنا بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ میں کیا کھا رہا ہوں۔ شائد اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہو کہ چونکہ کل کو اس کا بیٹا بحکم آئت فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ - خاتم النبیین کے معنے "معیار معقولیت" کریگا۔ ہم ابھی سے مرزا صاحب کی روشن دماغی کا ڈیزائن تیار کر رکھیں۔ لعلہم یتفکرون

خلیفہ صاحب نے حدیث سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ کا مطلب یہ بتایا ہے کہ جس شخص کا کاذب ہونا تمہیں معلوم ہو وہ اگر نبوت کا دعویٰ کرے تو اسے سچا نہ جاننا۔ ہاں اگر وہ منہاج نبوت پر پورا ہو یعنی اس کی پہلی زندگی پاک ہو تو وہ صادق نبی ہوگا۔

میں کہتا ہوں کہ اولًا تو یہ بات ہی کچھ کچی سی ہے ایک شخص کو جھوٹا جانتے ہوئے بھی اسے سچا نبی ماننا عقلًا ممکن ہی نہیں ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے حکیم و دانا خیر الکلام ما قل و دل کے معلم۔ انسانی عقول و فطرت کے بہترین ماہر و ترجمان نے تاکید شدید کے ساتھ امت کو کیوں یہ تلقین کی کہ خبردار۔ جس شخص کا جھوٹ آشکارا ہے حتیٰ کہ وہ تمہارے درمیان کذاب و دجال مشہور ہے اسکو نبی نہ ماننا ع

عقل حیرت میں غرق ہے اسے کیا کہیے

ممکن ہے خلیفہ صاحب نے اپنی اور اپنے اتباع کی ذہنیتوں کو ملحوظ رکھ کر حدیث نبوی کا یہ مطلب سمجھا ہو کہ بعض لوگ ایک شخص کو صریح جھوٹا سمجھتے ہوئے بھی اسے سچا نبی مان سکتے۔ دوسری بات یہ حل طلب ہے کہ جس صورت میں آنحضرت صلعم کے فرمان کا یہ مطلب تھا کہ جھوٹے کو سچا مت ماننا" تو پھر حدیث میں "تیس کذابوں" کی قید لگانے کیا مطلب ہے ؟ کیا تیس کذابوں کو ماننا ہی منع ہے تیس کی گنتی پورا ہونے کے بعد جھوٹے کو سچا تسلیم کر لینا چاہئے ؟ خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ واقعات سے ثابت ہے کہ اس وقت تک جھوٹے مدعیوں کی تعداد ستر یا اسی سے بھی زیادہ پہنچ گئی ہے" خلیفہ صاحب! کہیں یہ سمجھ کر تو آپ نے مرزا صاحب کو سچا نبی نہیں مانا کہ جھوٹے تو صرف تیس تک تھے باقی سب سچے ہیں لہٰذا ہمارے والد بھی سچے ہونگے۔ اگرچہ ہم ان کے کذب کو خوب جانتے ہیں۔ آہ! (باقی)

محمدیہ پاکٹ بک - مرزائیت کی تردید میں ایک مشہور (۵۵۸) اور زبردست کتاب - قیمت عمر - (منیجر اہلحدیث)

## مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت تھے

مرزائیوں کی قادیانی اور لاہوری پارٹیوں میں عرصہ سے یہ بحث چلی آرہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں۔ آج ہم اس بارے میں ایک جدید حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے مرزا صاحب کا مدعی نبوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۴-اپریل ۱۹۳۹ء میں صفحہ اول پر بعنوان "ملفوظات حضرت" مرقوم ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا کہ معجزہ کے لئے اول شرط یہ ہے کہ معجزہ فعل اللہ ہو۔ دوم خارق العادت ہو۔ سوم اس کا معارضہ نہ ہو سکے۔ چہارم مدعی نبوت کے ہاتھ سے ظاہر ہو۔ الخ

(بحوالہ اخبار الحکم ۲۴-اپریل ۱۹۰۳ء)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے معجزہ کا ظہور نبی کے ہاتھ سے مخصوص قرار دیا ہے۔ اس کی تائید مرزا صاحب کی کتاب "جنگ مقدس" کے اس بیان سے ہوتی ہے جس میں مرزا جی نے کہا کہ ہمارے مذہب میں معجزہ اس خارق عادت فعل کا نام ہے جو نبیوں سے صادر ہو۔ ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہونے والا فعل کرامت کہلاتا ہے۔ (مفہوم)

اب آئیے یہ دیکھیں کہ خود مرزا صاحب نے اپنے "خارق عادت کاموں" کا کیا نام رکھا ہے۔ اگر معجزہ رکھا ہے تو اس سے ثابت ہوگا کہ وہ مدعی نبوت تھے سو مرزا صاحب نے کئی جگہ اپنے کاموں کو معجزہ ٹھیرایا ہے۔ "نزول المسیح" میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ ہمارے معجزات صد ہا نبیوں سے بڑھ کر ہیں (مفہوم) اندریں حالات ماننا پڑیگا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کا تھا۔

(راقم۔ محمد عبداللہ معمار امرتسری)

**اہلحدیث** لاہوری ممبرو! کیا کہتے ہو۔

محمدیہ پاکٹ بک۔ جدید اڈیشن۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ قیمت عہ ... ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

### بریلوی مسلک

# بشیر کوٹلوی کی دُرافشانیاں

(از مستری عبدالعزیز صاحب کوٹلوی)

ناظرین واقف ہونگے کہ ہماری بستی کے مولوی محمد شریف صاحب کے خلف بشیر میاں نے اخبار "الفقیہ" میں ایک عقیدہ تحریر کیا تھا۔

"مومن عالم برزخ کی طرف منتقل ہو کر زندوں کے حال جاننے لگتے ہیں۔"

اس پر ہمارے مکرم مولانا مولوی عبداللہ صاحب ثانی مدظلہ نے بذریعہ موقر جریدہ "اہلحدیث" دریافت کیا کہ بشیر میاں اس کا ثبوت دیں اور بہتر یہ ہے کہ علامہ قسطلانی سے دریافت کریں کیونکہ وہ آپ کے عقیدہ کے مطابق زندوں سے واقف ہیں۔

بشیر میاں یہ معقول بات سن کر بے حد حیران ہوئے چنانچہ حیرانی میں جو کچھ لکھا وہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ لکھتے ہیں:-

"اگر کسی کا زندوں کے حالات جاننا اس امر کو مستلزم ہے کہ زندے اس سے بالمشافہ گفتگو کر سکتے ہیں اور تحریری جواب منگوا سکتے ہیں تو کیا اس ذات باری سے بھی جو یقیناً ہمارے حالات سے ہر وقت آگاہ ہے ثانی نے کبھی گفتگو فرمائی اور دادی جان سے نکاح جائز کر ڈالنے والے مولویوں کا فتویٰ ارسال کر کے کبھی تحریری تائید بھی حاصل کی۔" (الفقیہ ۲۰-جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۱ کالم ۳)

بشیر میاں کی عبارت کا مطلب صاف ہے کہ جیسے ہم خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جانتے مانتے ہیں مگر ذات باری سے بالمشافہ گفتگو نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مومنین کو سمجھنا چاہئے خواہ ان سے بالمشافہ گفتگو نہ کر سکیں یا نہ کہیں۔

ہم بشیر میاں سے تخاطب کرنا بھی غیر مفید جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ جہاں علوم شرعیہ سے سراسر ناواقف ہیں وہاں عقیدہ حقہ سے بھی بالکل خالی و عاری معلوم ہوتے ہیں البتہ ان کے والد ماجد مولوی محمد شریف صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ مومن عالم برزخ میں پہنچ کر ...

(۲) مشرکانہ عقیدہ رکھنے والوں کا جب ان کے افعال شرکیہ پر رد کیا جائے تو اللہ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے مقابل برابر سمجھ لیا کرتے ہیں اور اس وقت ان کا خیال ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارا رب نہیں ہے۔ وہ ہیوں کا ہے۔

ہمارا چشم دید واقعہ سنئے!

ہماری مسجد کی عمارت پر کسی جگہ یا اللہ اور یا محمد بالمقابل لکھا ہوا تھا۔ ایک طالب علم نے میری اطلاع کے بغیر لفظ "یا" کو مٹا کر نام نامی محمد کے آگے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا۔ اس پر ایک جاہل ناخواندہ کو غصہ آیا اور مسجد میں آکر پوچھنے لگا کہ یا اللہ کہاں لکھا ہے۔ طالب علم نے انگلی سے اشارہ کیا جہاں پر یا حی یا قیوم برحمتک استغیث لکھا تھا اور نیچے شعر

روز محشر کہ جاں گداز بود الخ

تحریر تھا۔ جاہل متعصب نے ہاتھ سیاہی سے بھر کر شعر پر پھیر دیا اس کے بعد بازار میں مجھے ملا اور کہنے لگا "تم نے ہمارے محمد کو مٹایا ہم نے تمہارے خدا کو مٹا دیا۔" میں نے کہا ہم نے (اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ مٹایا اور نہ وہ مٹا بلکہ مع درود لکھ دیا صرف لفظ یا کو مٹایا چنانچہ وہ مٹ گیا مگر تم نے ہمارے اللہ کے نام کو بجھانا چاہا اور کوشش کی لیکن وہ اسی طرح صاف لکھا ہوا موجود ہے اسکے جواب میں جاہل نے کہا

ہم نے اللہ کا نام مٹانے میں پوری کوشش کی مگر تو اپنی قسمت سے بچ گیا ہم نے کسر نہیں چھوڑی۔

معاذ اللہ! کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم

ہمارے دوست مولوی عبدالعزیز صاحب یہ واقعہ سننے کے بعد بشیر میاں پر افسوس کر کے کہنے لگے ... (باقی)

(۵۸۹)

موت کا مزہ چکھ کر رب العالمین کی صفات خصوصہ کے ساتھ متصف ہو جاتے ہیں۔

(۲) کیا یہ درست ہے کہ ... زندگی میں تو ہر نیک و بد حیوان و انسان چرند پرند کو نظر آتا ہے اور بالمشافہ ملتا بھی ہے مگر بعد وفات لن ترانی کا مصداق بن جاتا ہے۔

اں یہ بھی ارشاد فرما دیں کہ ایسا عقیدہ رکھنا کہ مومنین سے بالمشافہ گفتگو اسی طرح ناممکن ہے جس طرح خدائے برتر سے بالمشافہ گفتگو محال ہے۔ حالانکہ ہمارا یہ عقیدہ بھی ہو کہ مومنین عالم برزخ میں زندہ اور حالات اہل دنیا سے واقف ہیں۔

کیا یہ عقیدہ مذہب حنفی کی رو سے جائز اور فقہاء کی تصریحات سے ثابت ہے۔ اگر ثبوت ہو تو ازراہ عنایت آگاہ کیجئے۔ اگر یہ عقیدہ غیر صحیح ہو تو خلف الرشید کو سمجھائیے۔ کہیں آپ بھی اس کی وجہ سے مطعون نہ ہوں۔

**دادی سے نکاح** رہا بشیر میاں کا یہ کہنا کہ دادی جان سے جواز نکاح کا فتویٰ دینے والے الخ

ہم بشیر میاں کے ساتھ متفق ہیں کہ جس مولوی نے دادی جان سے نکاح جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے ہمیں ان کا اسم گرامی بتا دیں تو ہم اس کو جمعرات کی روٹی نہ دینگے ہرگز نہ دینگے۔ بلکہ صاف کہہ دینگے کہ اسکو امامت سے علیحدہ کیا جائے۔

ہاں یاد آیا اخبار "الفقیہ" ۲۸۔ مارچ ۱۹۲۸ء میں محرمات ابدیہ کے متعلق آپ کے ابا جی نے کچھ لکھا ہے کہیں وہاں سے استنباط نہ کر لینا۔ کیونکہ محرمات ابدیہ میں دادی جان بھی تو ہے۔

مگر بشیر میاں ابا جی کا راز فاش نہ کرنا۔ کہیں ہنسنے کھیلنے کھڑی ان کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے جو ہم نے تحریر کیا ہے۔

... کی توہین تو بشیر میاں کے حصہ میں آئی ہے مگر ابا جی کا آنا جود ... کریگے۔ مگر گستاخ شخص جب ... کی ... اچھالنے کا عادی ہو جائے تو انہیں بھی جلد کرنے سے کام لے سکتا ہے۔

کے متعلق لکھتے ہیں :-

جس نے یہ کہا ہے کہ جس کا نام محمد ہے وہ ... کا اختیار نہیں۔ اس پر ...... سمجھیں۔

(الفقیہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۲۸ء صفحہ ۳ کالم ۱)

سنئے! اگر یہ الفاظ جس طرح آپ نے نقل کئے ہیں نہ ہوں بلکہ آپ کی تحریف نے یہ نقشہ پیدا کیا ہو تو پھر بھی ......

آپ پھر خود بخود ہی ... پہنچ جاویں گے۔ چنانچہ ... ایک ... جو بشیر میاں نے اخذ کیا ہے۔ اگر سچے ہو تو اصل کتاب سے پوری عبارت نقل کر کے اپنا مدعا ثابت کریں۔ ورنہ ہم سمجھیں گے۔ ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

# جماعت اہل حدیث کے کرنے کے کام

مولوی عبدالمجید صاحب بارڈی ریاست دھولپور جماعت اہل حدیث کو بعض ضروری کاموں پر توجہ دلاتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں :-

اول یہ کہ افراد اہل حدیث حتی المقدور رشتہ و نکاح اہل توحید سے کیا کریں۔ (قرآن حدیث بھی اس کی تائید کرتے ہیں)

دوم۔ افراد اہل حدیث اعمال مخصوصہ مسنونہ کی سختی سے پابندی کیا کریں۔ مثلاً نماز میں رفع یدین۔ آمین بالجہر وغیرہ (جہاں فساد کا خطرہ نہ ہو)

سوم تبلیغ اور اشاعت سنت پر دل سے متوجہ ہوں اور اس کام کو اپنا مذہبی فرض سمجھیں۔ (انفرادی اور جماعتی دونوں حیثیتوں سے)

چہارم۔ اہل حدیث کانفرنس کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے نظام کو پختہ کرے تا کہ کوئی ٹھوس کام ہو سکے

**اہلحدیث** یہ سارے کام ایسے ہیں کہ کسی متنفس اہل حدیث کو ان میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم ان سب کی تائید کرنے کے بعد ایک نمبر اپنی طرف سے بھی اضافہ کرتے ہیں جو اپنی طرف سے نہیں بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ یہ نمبر ایسا ہے کہ اس کے بغیر دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں بھی رسوائی۔ اور اسکے ہونے سے دونوں جہان میں عزت جس کے ماتحت دنیا کی سب نعماء اور آخرت کی سب نعمتیں حاصل ہو سکتی ہیں چہ جائیکہ ... نماز روزہ حج زکوٰۃ خیرات ... کام ... 

حدیث شریف کے الفاظ ہیں۔ پس ناظرین ان الفاظ نبویہ کو بغور سنیں۔ ارشاد ہے :-

لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنون حتی تحابوا۔ یعنی اے امت مسلمہ تم جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک پورے مومن نہ ہو اور پورے مومن نہیں بن سکو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔

**اعیان اہل حدیث** تاویل کے لئے بڑی گنجائش ہے خصوصاً جس میں نفس امارہ کی تائید ہوتی ہو مگر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس حدیث کو بحیثیت فرمان نبوی سنیں۔ اور قلب خاشع کے ساتھ اس پر غور کریں ایسا نہ ہو کہ ہمارے کئے کرائے کام اس حدیث کے ماتحت آ جائیں۔ میرے خیال میں اس حدیث پر عمل کرنے کیلئے ہمیں ایک بات میں غلطی لگتی ہے۔ وہ یہ کہ ہم اپنے مخالف رائے بھائی کے حق میں گمراہی کا فیصلہ کر چکے ہیں اور اس کے بعد قطع محبت لازمی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ حدیث مذکور کا مقابلہ ہے۔

کسی غلط خیال یا غلط کار کو گمراہ سمجھنا منع نہیں بے شک سمجھیں باوجود اس کو غلط کار سمجھنے کے بھی اس سے محبت کرنے کا ارشاد ہے یعنی اس کی گمراہی کو محبت و آشتی سے دور کرنے کی کوشش کرو تا کہ وہ ... غلطی چھوڑ دے۔ نہ چھوڑے تو بھی ... محبت نہ چھوڑے ... قرآن مجید کا ارشاد ہے جو قطعی ناطق ہے ...

... بشیر میاں حضرت خلیفۃ المسیح ... کچھ کام ... نہیں ...

ahmadimuslim.de

...وکری ...

یعنی پرہیزگاروں پر دوکانوں کی طرف سے کوئی ذمہ داری نہیں ہے ان نصیحت کرنے کی ذمہ داری ہے اس امید سے کہ وہ بھی پرہیزگار بن جائیں

**علمی نکتہ** طلباء کے فائدے کے لئے یہی چاہتا ہے کہ اس آئت پر مزید روشنی ڈالی جائے۔ پس وہ یہ ہیں اور مجھ سے ہیں۔

لعل حرف ترجی ہے یعنی امید کے لئے۔ یہ ترجی کس طرف راجع ہے؟ ذکری کے فاعل کی طرف۔ مطلب یہ ہے کہ نصیحت کرنے والا ایسے طریق سے نصیحت کرے جس میں اس گم کردہ راہ بھائی کے تقوی اختیار کرنے کی امید ہو سکے۔ وہ یہ کہ اس کے حسب مزاج الفاظ بولے، اس کے حسب استطاعت استدلال پیش کرے۔ ایسا نہ کرے کہ اس کی طبیعت انتقام کی طرف متوجہ ہو جائے اور شیطان کے اغوا کرنے میں وہ آجائے اسی کا ذکر خالق فطرت، عالم غیب نے دوسری آئت میں یوں فرمایا ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا

اے نبی میرے بندوں کو کہہ دو بات وہ کہا کریں جو سب سے اچھی اور شستہ ہو (بدگوئی اور سخت گوئی سے) شیطان ان میں لڑائی ڈلوا دیگا کیونکہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

**برادران اہل حدیث!** ہم نے اپنی عمر کے وسیع تجربے ہی سے معلوم کیا ہے کہ جماعت اہل حدیث میں جو تفرق انفصال ہے اور دن بدن زیادہ ہو رہا ہے دراصل اسی حدیث اور آیات مرقومہ کے چھوڑنے سے ہے۔

اصحاب ہمدردی سے پوچھتے ہیں کہ یہ تفرق کیونکر دور ہو۔ کوئی کچھ صورت پیش کرتا ہے کوئی کچھ۔ میں دردبھرے دل سے کہتا ہوں افراد اہل حدیث آیات اور احادیث مرقومہ پر عمل کریں تو آج ہی غروب سے پہلے یہ سب تفرق و انفصال دور ہو سکتا ہے۔

...

اللھم اشھد۔ اللھم اشھد۔ اللھم اشھد انی قد بلغت

اللھم وفقنا بما تحب وترضی۔ ربنا اغفر لنا

ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم۔

# آریہ صاحبان سے سوالات

(از شیخ عبد المنان صاحب قریشی رام پور ضلع سہارنپور یوپی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۵) جبکہ انسان کا عقلی، قدرتی، رواجی اور قانونی، نسل اور خاندانی تعلق باپ کے نطفہ کے ذریعہ سے ہے تو نیوگی بچہ کا تعلق غیر کا نطفہ ہوتے ہوئے دوسرے باپ یعنی اس کی ماں کے اصلی شوہر سے کسطرح خلاف قاعدہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کیا یہ باجرہ سے پیداشدہ اناج کو گیہوں کہنا اور ماننا نہیں ہے تو کیا ہے؟ کوئی عقلمند انسان اس کو تسلیم کر سکتا ہے۔ کیا کوئی شخص ہاتھی کے بچے کو گدھا اور بکری کے بچے کو ہاتھی مان سکتا ہے؟

(۱۶) اگر نیوگ آپ کا دھرم ہے تو تمام رنڈیاں یعنی طوائفیں بھی جن کے زنا سے اولاد پیدا ہوئی ہے۔ کہہ سکتی ہیں کہ ان کی اولاد جائز ہے۔ اور انہوں نے اپنا پیٹ پالنے، جان بچانے، بے اولادی کی مصیبت سے نجات پانے اور خاندان کا نام و نشان قائم رکھنے کیلئے اس قانون آپکے دھرم نیوگ کی رو سے اولاد حاصل کی ہے۔ رنڈیوں کو زنا کے لئے اپنے خاندانی اشخاص کی اجازت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ نیوگن کا مدعا نیوگی سے مباشرت کا صرف اولاد پیدا کرنا ہے اور رنڈی کا پیٹ پالنا۔ تو جناب معاف کیجئے ہر رنڈی یہ خوب جانتی ہے کہ زنا کا نتیجہ اولاد پیدا ہونا بھی ہے ساتھ ہی نیوگن بھی یہ جانتی ہے کہ نیوگی سے مباشرت کا نتیجہ فیل ہو رہا ناکامیابی بھی ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں دونوں صورتوں کی مباشرت و زنا کو جائز تسلیم کرنا پڑیگا بلکہ ایک رنڈی کا درجہ ایک نیوگن پر فائق ہے کیونکہ ... تعلقات اور ضروریات سے زنا ... ہوتی ... ایک پیٹ پالنا دوسری بے اولادی اور نیوگن صرف اولاد کی ضرورت سے۔

(۱۷) جس قدر مذاہب دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں عموماً کسی مذہب کے رہنما یا لیڈر نے دنیا سے نہ خود دل لگایا اور نہ اپنے پیروان کو دنیا پرستی کی تعلیم دی۔ برخلاف اس کے قائلین تناسخ کا عقیدہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد بار بار دنیا میں آکر جنم لیتا ہے اور ہر حالت میں کسی نہ کسی جون میں دنیا میں آنا پڑتا ہے اور آنا پڑیگا۔ غرضیکہ کسی طرح دنیا سے پیچھا نہیں چھوٹتا۔ ایسی حالت میں اگر پرلے (کلی فنا) کا خیال کیا جائے تو پرلے تک جس کا زمانہ نامعلوم ہے خدا جانے کتنے کروڑ برس اور باقی ہیں۔ لیکن اس کے بعد بھی پھر دوسری دنیا میں آنا پڑیگا۔ غرضیکہ اچھا خاصہ مصیبت کا سامان ہے۔ لہذا ایسی صورت میں اگر مسئلہ تناسخ پر اعتقاد رکھا جائے تو ایسے لوگوں کے لئے مذہبی لیڈر اور رہنماؤں کی نصیحت اور تلقین بے کار ہے۔

(۱۸) دنیا کی آبادی پونے دو ارب کے قریب بتلائی جاتی ہے اور اس میں صرف چند لاکھ ایسے آدمی ہیں جو کہ صرف غلہ یا خالص بسری خور ہیں۔ ایسی حالت میں بھی غلہ اس قدر مہنگا ہے کہ لاکھوں آدمی فاقہ کشی کرتے ہیں باوجودیکہ قریب قریب کوئی قابل زراعت اراضی زراعت سے خالی نہیں ہے۔ تو بتلایئے کہ اگر تمام دنیا آپ ہی کے دھرم کے اصولوں پر کاربند ہو کر گوشت خوری ... بالکل چھوڑ دیں تو دنیا کا کیا حال ہو۔ ... آج بھی ہر شخص کے ... آ ...

جانوروں کی اس قدر کثرت بھی کو جن رکھنے کو جگہ نہیں اور ان کے کھانے پینے کا انتظام تو ناممکن ہی ہو جائیگا غرضیکہ گاندھی جی کی ترکیب اہنسا کیا ہے اچھی خاصی عالمگیر خودکشی ہے اور عالمگیر قحط - بدامنی - فساد - لوٹ مار وغیرہ وغیرہ اوس کے علاوہ ہیں - اگر اور بھی ایسے رہنما پیدا ہو جائیں تو دنیا کا خاتمہ بہت ہی جلد ہو سکتا ہے - برتھ کنٹرول کی ترکیب اہنسا کی ترکیب کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔

(۱۹) قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کسی کام سے قطعی نا امید اور مایوس ہو جاتا ہے تو پھر اوس کام کی طرف توجہ یا کوشش نہیں کرتا - ساتھ ہی اگر اوس کا یہ مذہبی عقیدہ بھی ہو جائے کہ یہ کام حاصل نہ ہوگا تو وہ اوس کام پر رجوع نہ ہوگا - آریہ صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا انسانی گناہ معاف نہیں کرتا یا نہیں کر سکتا - اور ان کو اپنے گناہوں کی معافی کی طرف سے قطعی ناامیدی اور مایوسی ہے - گویا اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ اپنی کسی خطا کے لئے خدا کی طرف جو کہ بہت بڑا رحیم اور غفار ہے اور ہمیشہ ناامیدی اور مایوسی میں مدد کرتا ہے - کسی حالت میں رجوع نہیں ہوتے - اور اس کی ہر مہربانی اور عفو کی صفت سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں - حالانکہ ایک مشہور سچا مقولہ ہے کہ انسان خطا ونسیان کا مرکب ہے - اب جبکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے تو اسکو اپنی فطرت کے مطابق خطا اور گناہ کا مرتکب ہونا پڑتا ہے تو ایسے یقینی مرض کے علاج کی تلاش نہ کرنا اور یہ سمجھ لینا کہ اس مرض کا علاج موت کے سوا کچھ نہیں یا یوں کہو کہ کسی گناہ کا علاج سوائے سزا بھگتنے کے اور کچھ نہیں کتنی بڑی نادانی اور غلطی ہے - حالانکہ وہ روزانہ اپنے والدین، دوستوں، عزیزوں، حکام، ماسٹروں اور پبلک سے اپنی خطاؤں اور غلطیوں کی معافی مانگتے ہیں اور کبھی اس اصول مذہبی پر عمل نہیں کرتے کہ ان خطاؤں کی معافی نہ مانگنا چاہئے بلکہ سزا بھگتنی چاہئے ساتھ ہی معافی مانگ کر سزاؤں سے خلاصی بھی پاتے رہتے ہیں - اور جو شخص ان کو معاف کر دیتا ہے اوس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور کبھی نہیں کہتے کہ بے انصاف یا

غیر معقول شخص نہیں سمجھتے - مگر جب خدا سے معافی گناہ کی درخواست کا نمبر آتا ہے تو وہ جو سب سے بڑا عفو کرنے والا اور مختار کل اور ہر طرح کامل طور پر سفید اور سیاہ کا مالک ہے اور اوس پر کوئی دوسرا محاسب بھی نہیں ہے کو معافی دینے کے ناقابل اور ایسا کرنے کی حالت میں غیر منصف قرار دیتے ہیں - کہئے جناب یہ کیا معاملہ ہے کہ گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز - اگر واقعی آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ معافی دینا ناانصافی ہے تو آپ خود اور دوسروں سے معافی کی درخواست کیوں کرتے ہیں - اور خود کیوں ناانصافی کرتے اور دوسروں کو معاف کرتے اور دوسروں سے معافی مانگ کر اون سے معافی حاصل کر کے اس کو بے انصاف بناتے ہیں - یہ کیا کام ہے اور جس کی بدولت تناسخ کیا میرا ہے ساتھ ہی یہ پرمیشر کی لاچاری اور بے مائگی اور مجبوری کا کیسا کھلا ہوا عقیدہ ہے -

---

# مسلمانوں کو توحید وسنت کا سبق

(نتیجۂ فکر مولوی ابو عبد الشکور محمد داؤد صاحب شکراوی)

آؤ بتاؤں آج مسلمان کیا کریں گا ۔۔۔ اے کاش اتحاد کے جلسے بپا کریں
آپس میں بھائی بن کے پیار سے رہا کریں ۔۔۔ مل جل کے سب اللہ سے بس یہ دعا کریں

اے رب ہمارے لیڈروں میں اتفاق ہو
ہو جائیں ایک دور سب بغض ونفاق ہو

چڑھنا ہے اگر ہم کو ترقی کے بام پر ۔۔۔ قربان ہونا چاہئے ملت کے نام پر
توحید پر اور سنت خیر الانام پر ۔۔۔ ہو جائیں فدا شانِ صحابہ کرامؓ پر

ہم وہ کریں جو خالدؓ سلمانؓ نے کیا
فاروقؓ نے جو حیدرؓ ذی شان نے کیا

اسلام کو حق دل سے اگر مانتے ہو تم ۔۔۔ الہام حق قرآن کو گر مانتے ہو تم
گر دین اور ایمان کو پہچانتے ہو تم ۔۔۔ گر انتم الاعلون کو سچ جانتے ہو تم

آجاؤ بس خم ٹھوک کر میدانِ عمل میں
ہو جائے بپا زلزلہ دنیائے دجل میں

قرآن مقدس نے ہمیں سب بتا دیا ۔۔۔ عزت کی زندگی کا طریقہ سکھا دیا
آئین ظلم وجور کو یکسر مٹا دیا ۔۔۔ ہر طرف مساوات کا ڈنکا بجا دیا

قرآن پاک پر عمل لیل ونہار ہو
ممکن ہی نہیں قوم کا بیڑا نہ پار ہو

مل جل کے سب اللہ کی رسی کو تھام لو ۔۔۔ توحید اور اشاعت سنت سے کام لو
میدان عمل سے نہ اب ہٹنے کا نام لو ۔۔۔ مومن ہو تو خوشنودیٔ خیر الانام لو

ملت کے لئے جو کوئی قربان ہو گیا
کامل ہوا اے راز مسلمان ہو گیا

الفاروق، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکمل حالات (۵۰۳) صفحہ - قیمت ۲ روپیہ - مطبع ... امرتسر

کتب خانہ ... اسلامیہ

# فتاویٰ

س ۱۲۹ } مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ ہر زمانے میں ایک مجدد ہوا ہے۔ اس وقت مجدد زمان کون ہیں اپنے اخبار میں درج فرماکر جواب دیں۔

(بشیر احمد از کالا گوجراں تحصیل جہلم)

ج ۱۲۹ } مجدد وہ ہے جو توحید و سنت کی صحیح خدمت کرے۔ تعیین نہیں کرسکتے۔ حسن ظن سے جو جسے سمجھتا ہے مجدد کہہ دیتا ہے۔ اسی واسطے پہلے مجددین کی تعیین میں بھی اختلاف ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۰ } زید مسجد اہل حدیث کا امام نماز ہے ہمیشہ بیڑی سگرٹ پیا کرتا ہے۔ خارج مسجد بھی اور گلی کوچوں میں بھی پیتا پھرتا ہے۔ لوگ فتویٰ پوچھتے ہیں کہ بیڑی سگرٹ پینے والے کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے؟ خصوصاً نماز سے پندرہ یا دس منٹ پہلے بیڑی یا سگرٹ پی کر وضو کرکے نماز پڑھاتا ہے۔ آیا ایسا شخص امامت کے لئے سزاوار ہے یا نہیں؟ تمباکو حرام ہے یا حلال۔ (سید عبدالکریم ہیڈ ماسٹر بنگلور کنٹ)

ج ۱۳۰ } تمباکو پینا منع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المفتر۔ یعنی مفتر چیز سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام جماعت کو ترک کرنا چاہئے۔ اگر وہ نماز پڑھائے تو نماز ہوجاتی ہے اللہ اعلم

(از داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۱ } ایک شخص گیانی نامی ہے۔ اس کے دو لڑکے گلائیں اور ٹیرو ہے۔ گلائیں کا ایک لڑکا آسا ہے اور ٹیرو کے دو لڑکے امامی اور عبداللہ ہیں۔ آسا کی لڑکی مسمات زہرہ اور لڑکا نور محمد ہے اور امامی کی دختر مسمات کتی ہے۔ کیا نور محمد کا عقد مسمات کتی کے ساتھ ہوسکتا ہے؟

(ایک خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ۱۳۱ } مندرجہ سوال کا نقشہ اس طرح ہوگا

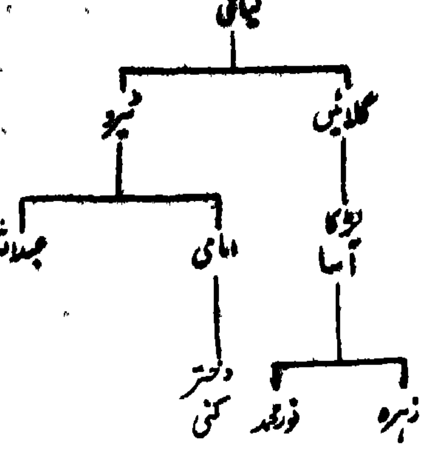


تو صورت مسئولہ میں نور محمد کا کتی سے نکاح جائز ہے اللہ اعلم!

س ۱۳۲ } زید فوت ہوگیا۔ اس کے بعد ایک پوتی اور چند بھتیجے اور دو نواسے رہ گئے ہیں۔ تقسیم ترکہ کس طرح ہوگی؟ (سائل عبداللہ پنجابی)

ج ۱۳۲ } نصف پوتی کو اور نصف بھتیجوں کو بلحاظ عصبہ ملے گا۔ نواسے محروم ہیں (سراجی) اللہ اعلم

س ۱۳۳ } انما ھی تیعان حدیث کا پتہ بتائیے۔ (حاجی یونس خان دتاؤلی)

ج ۱۳۳ } یہ حدیث مشکوٰۃ میں بالفاظ ذیل موجود ہے:۔ ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان الحديث (مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور)

س ۱۳۴ } زید مرگیا ہے۔ اس کے ورثاء بیوی، والدہ، ماں اور تین چاچے ہیں۔ پھوپھی اور بہن کوئی نہیں۔ دو چاچے ایک ماں کے بیٹے ہیں اور ایک چاچا ایک ماں کا بیٹا ہے۔

متوفی زید

وارثین

| ۳ | ۲ | ۱ |
|---|---|---|
| تین چاچے | ماں | بیوی |

حسب حکم شریعت محمدی واضح طور پر مسئلہ تحریر فرمائیں۔

(غلام رسول مسجد ٹاہلی والی چنیوٹ)

ج ۱۳۴ } زید کی وراثت یوں تقسیم ہوگی۔

المیت ۱۲/۳۶ زید

| چچا | چچا | چچا | ماں | بیوی |
|---|---|---|---|---|
| ۵ | ۵ | ۵ | ۴/۱۲ | ۳/۹ |

بیوی کو چوتھا حصہ اور ماں کو چھٹا۔ باقی جو بچے وہ چچوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔ اللہ اعلم

(از داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۵ } ہمارے محلہ میں ایک طوائف کو ایک ہندو رئیس نے رکھا ہوا تھا۔ وہ رئیس مرتا ہوا اولاد کو وصیت کرگیا کہ اس کی پرورش کرنا۔ اب وہ لڑکا اس کو تیس (۳۰) روپیہ ماہوار خرچ دیتا ہے۔ طوائف بڈھی ہوگئی ہے اور زنا سے توبہ بھی کرچکی ہے۔ ایک بدعتی پیر کی مرید بھی ہے۔ کیا یہ تنخواہ اس کو شرعاً لینی جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۳۵ } زنا کے باعث اس کے لئے یہ خرچ متعین ہوا ہے۔ اس لئے اس کے لئے حرام ہے۔ توبہ کے ساتھ اس دنیوی نفع کو بھی ترک کردے۔ تاکہ توبہ پوری ہوجائے۔

(فتاویٰ اسی قدر تھے)

## (بقیہ مضمون از صفحہ ۱۶)

اور موقع ملنے پر پورے معنوں میں انجینئر بن جائیں بیس بیس روپیہ ماہوار کے دس وظیفے غریب پنجابی طلباء کو ہر سال داخلہ اور سالانہ سیشن کے امتحانات کے نتیجہ کی بنا پر دیئے جائیں گے۔

تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے اچھی ملازمت کا نیا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے "سی" کلاس کا نصاب قائم کیا گیا ہے۔ جو طلباء کامیابی کے ساتھ یہ نصاب مکمل کرلیتے ہیں وہ کسی پیشہ میں بطور ہنر مندی ملازمت کے اہل ہوجاتے ہیں۔ ان کے لئے ملازمت کے مواقع بہت اچھے ہیں اور جب سے یہ جماعت قائم ہوئی ہے ان تمام اشخاص کو جنہوں نے اس کی تعلیم حاصل کی فوراً تسلی بخش ملازمت مل گئی۔ یہ نصاب ان لڑکوں اور نوجوانوں کو غیر معمولی طور پر میکینکل یا الیکٹریکل پیشہ میں تعلیم کا موقع بہم پہنچاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی انجینیری تعلیم حاصل کرنے کے لئے زیادہ روپیہ خرچ نہیں کرسکتے۔ ہر سال پہلے اور دوسرے سال کے طلباء کو متعدد وظائف دیئے جاتے ہیں۔ "سی" کلاس میں تعلیم ...

# متفرقات

**معاونین کرام!** اخبار اہلحدیث کی ترقی اشاعت میں حتی المقدور کوشش کرتے رہا کریں۔

**تبلیغی رسائل** شعبہ اشاعت فنڈ کی طرف سے حسب ذیل رسائل شائع کئے جا چکے ہیں۔ تھوڑے سے باقی ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو محصول ڈاک اور حسب توفیق امداد اشاعت فنڈ بھیجکر منگا سکتے ہیں۔

(۱) پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری کی امارت کی ابتداء اور انتہا۔ حق اشاعت فنڈ دو پیسہ۔ محصول ڈاک نو پائی۔ (۲) نور توحید۔ شمع توحید کے جواب میں فرقہ طالبیہ کی طرف سے پروانہ تنقید شائع ہوا تھا اس کا جواب الجواب جس میں مسئلہ علم غیب۔ استعانت۔ استمداد وغیرہ کے علاوہ مولانا مدظلہ کی مختصر سوانح بھی درج ہے۔ حق اشاعت فنڈ ۱ر۔ محصول ڈاک ۱ر (۳) عرس نامہ منظوم۔ بزرگان دین کے مزارات پر جو سالانہ عرس اور عرسوں میں غیر شرعی امور ہوتے ہیں اس کا مفصل نقشہ ناصحانہ انداز میں بصورت نظم شائع کیا گیا ہے۔ (۴) اسلام کیا چاہتا ہے؟ یہ ایک تبلیغی مضمون ہے جو جمعیۃ اہل حدیث کلکتہ کے ایک اجلاس میں مولانا ابو الوفاء صاحب نے بیان فرمایا تھا۔ نمبر ۳-۴ کے لئے اشاعت فنڈ ۲ر سینکڑہ محصول ڈاک نمبر ۳ ۸ر فی سینکڑہ۔ نمبر ۴ ۴ر فی سینکڑہ

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر)

**مرقع قادیانی** یہ ایک ماہواری رسالہ ۱۹۳۱-۳۲ء میں دفتر ہذا سے شائع ہوا کرتا تھا۔ دونوں سالوں کے مکمل سٹ موجود ہیں۔ ہر نمبر میں قادیانی، بہائی اور آریہ مشن کی تردید میں بے نظیر مضامین مندرج ہیں۔ قیمت مکمل سٹ بارہ آنہ۔ محصول ڈاک ۴ر

دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

**ریویو "تزول المہدی موعود"** قادیان (جو مولد الانبیاء ہے) میں مرزا صاحب متوفی کے اتباع میں سے ایک شخص

[illegible] قادیان - مرزا غلام احمد صاحب [illegible] کی جگہ [illegible] (۵۴۲) [illegible]

احمد نور کابلی کا ظہور ہوا ہے جو مدعی نبوت و رسالت غالباً مہدویت بھی ہے۔ رسالہ زیر ریویو اسی بزرگ کی جدید تصنیف ہے جو اس نے اپنے دعویٰ کے اثبات میں لکھا ہے اور اس جماعت کے علم کلام کا نمونہ ہے جو قابل داد ہے قیمت ۲ر۔ پتہ۔ احمد نور کابلی۔ قادیان ضلع گورداسپور

## یاد رکھئے

اگر آپ کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہونے کی اطلاع بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۸-اپریل مل چکی ہے تو از ماہ جون قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ارسال کردیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری منظور نہ ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیجئے۔ ورنہ حسب سابق آپ کو آئندہ کے لئے خریداری پر آمادہ سمجھتے ہوئے

**آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔**

جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ آپ معمولی تساہل سے کام لیتے ہوئے وی پی واپس کردیں۔ جس سے دفتر کو خواہ مخواہ زیر بار ہونا پڑے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

## روانہ ہوگئی
# تفسیر بالرائے

جسے مولانا مدظلہ نے حال ہی میں اپنے مخصوص پیرایہ میں تصنیف کیا ہے۔ تفسیر بالرائے کی حقیقت، اور زمانہ حاضرہ کی اردو تفاسیر سے مثالیں بتائی گئی ہیں۔ جن اصحاب نے فرمائشیں بھیجی تھیں ان کو بھیجی گئی ہے دیگر اہل ذوق جلد از جلد طلب فرمائیں۔ قیمت ۸ر محصولڈاک ۲ر۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

**آہ ملک محمد صالح** سیالکوٹی جو میرے ہم جلیس نام اور کام کے صالح تھے انتقال کرگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا مرحوم کو بخشے۔

محمد ابراہیم میر از شہر سیالکوٹ

**ماسٹر محمد شفیع** سیکرٹری مجلس استقبالیہ جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس گھگڑ چوڑیاں ضلع گوردا سپور کا داماد محمد صادق امرتسری جوانی کی حالت میں انتقال کرگیا۔ انا للہ! (محررہ دفتر اہلحدیث)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

**جوابی کارڈ بھیجکر** آل انڈیا کانفرنس گھگڑ چوڑیاں کی صحیح روئداد پتہ ذیل سے طلب کرلیں۔ جلدی کیجئے۔ چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔

مولوی عبداللہ ثانی۔ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

**تبلیغی جلسہ** جلسہ انجمن محمدیہ اہل حدیث نوشہرہ مجا سنگھ متصل چھینہ ضلع گورداسپور بتاریخ ۳-۴ جون ۱۹۳۶ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کے تشریف لانے کی واثق امید ہے انشاء اللہ العزیز۔ نیز مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری و منشی عبداللہ صاحب معمار امرتسری، مولوی علی محمد صاحب صمصام، مولوی خداداد صاحب بمیال اور مولوی محمد یعقوب صاحب بھامبڑی تشریف لائینگے۔ اصحاب ذوق شریک جلسہ ہوکر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں

(ناظم انجمن) (۸ر داخل اشاعت فنڈ)

**مضامین آمدہ** ایم ابو الحسن صاحب بسمل۔ مولوی ابو سعید عبدالمجید صاحب۔ مولوی عبدالکریم صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔

**غیر مقبولہ** نکاح ام کلثوم اور اخبار شیعہ۔ صلائے عام بانفخ صور۔ حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی۔

**کتابت شروع ہوگئی** جملہ خریداران اہلحدیث کو دو تین بار اطلاع دی جا چکی ہے کہ ان کے پتہ کی چٹیں نئی چھپنے والی ہیں۔ اگر کسی صاحب نے اپنا پتہ تبدیل کرانا ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔ چنانچہ بہت سے اصحاب نے اطلاع بھیجدی ہے۔ کتابت شروع ہوگئی ہے۔ ۳۱-مئی تک انتظار کرکے طبع کرالی جائینگی۔ بعد میں شکوہ یا گلہ فضول ہوگا۔ اس لئے جلد ہی اطلاع بھیجیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

# ملکی مطلع

## آہ حاجی عبدالغفار دہلوی مرحوم

مرحوم کے انتقال کی خبر گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں درج ہو چکی ہے۔ اس وقت تک ہم کو (بتقاضائے محبت) مرحوم کی وفات کا یقین نہ تھا۔ مگر اس کے بعد دہلی اور کراچی سے حاجی محمد صالح اور حاجی عبیدالرحمٰن صاحب برادر مرحوم کی اطلاعات نے یقین دلا دیا۔

ہمارے ناظرین میں سے جن اصحاب کو حاجی صاحب مرحوم سے واسطہ نہ پڑا ہو وہ آشنا جان لیں کہ مرحوم بہتر دوست، بہتر ناصح، بہتر جلیس، بہتر مشیر، بہتر مہمان نواز لعدنعم الامین تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ خدا کے فرمان بردار بندے تھے۔

ہم دونوں (ابوالوفاء۔ ابراہیم میر) آپ کو گویا خاندان کا بزرگ جانتے تھے۔ آپ بھی ہم سے بحیثیت مولوی نہیں بلکہ عزیزوں کی طرح محبت کرتے تھے۔ ہر دکھ درد میں شریک، ہر غم میں پرسان حال۔ یہ سچ ہے کہ مرحوم کے انتقال کے بعد ہم کو آپ کے پلے کا مخلص نظر نہیں آتا۔ مرحوم حضرت میاں صاحب مغفور کے صحبت یافتہ اور تعلق تلمذ سے بہرہ ور تھے۔ آپ کے انتقال سے حضرت ممدوح کے صحبت یافتوں کا گویا خاتمہ ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے ایسے موقع کے لئے ایک رباعی لکھی ہے ؎

قمری ہے نہ طاؤس نہ کبک طناز
آتے ہی خزاں کے سب کر گئے پرواز
تھی باغ کی یادگار اک بلبل زار
سو اسکی بھی کل سے نہیں آتی آواز

مگر مومن کو بجز انا للہ کہنے کے چارہ نہیں۔ مرحوم کے بھائی حاجی عبیدالرحمٰن صاحب کا خط آمدہ از کراچی درج ذیل ہے۔

افسوس! کہ حاجی ہفتہ کے روز نماز ظہر کے بعد جناب حاجی محمد عبدالغفار صاحب نے جہاز ملتی میں انتقال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور سب کو صبر اجر دے۔ اور میرا خاتمہ ایمان کے ساتھ کرے۔ مرحوم بالکل تندرست تھے۔ ۱۱ بجے کھانا کھا کر سو گئے۔ ایک بجے ظہر کی نماز ادا کر کے وظیفہ پڑھتے رہے۔

حاجی محمد علی صاحب مدرسہ مولانا حفیظ اللہ خان مرحوم نے سنت کے موافق غسل کرایا۔ نماز جنازہ مولوی سیف الرحمٰن صاحب کابلی نے پڑھائی۔ تخمیناً ۵ سو حاجیوں نے جنازہ کی نماز پڑھی۔ خدا تعالیٰ بخشے۔ ممکن ہو تو نماز جنازہ جناب بھی پڑھوادیں۔

(پڑھوایا گیا اور "اہلحدیث" میں اعلان بھی کیا گیا۔ (اہلحدیث)

(عبیدالرحمٰن عفی عنہ از کراچی ۱۴ ربیع الاول ۵۸ھ)

**اہلحدیث** مرحوم خاندان حاجی علی جان مرحوم میں سب سے بڑے تھے۔ علاوہ اس کے آپ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے صدر محترم بھی تھے۔ ہم مرحوم کے افراد خاندان اور احباب خاص (مولانا نواب مرزا، حاجی محمد صدیق، خواجہ عبدالمجید، حاجی اسماعیل وغیرہ) کے غم والم میں شریک ہوتے ہیں اور باخلاص والحاح دعا کرتے ہیں۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ

دعاگویان۔ ابوالوفاء۔ ابراہیم میر

## "لکھنؤ میں بنو امیہ کی حکومت"

اخبار "شیعہ" لاہور نے بہمرخی دیگر لکھنؤ کی اسلامی جنگ کا ذکر کیا ہے۔ جنگ بھی ایسی ہے کہ بنو امیہ اور عباسیوں میں بھی نہ ہوئی ہوگی۔ بہت بڑا اہم معاملہ ہے بہت بڑا ملک فتح ہونے والا ہے۔ سچ تو یہ ہے نواب واجد علی خان مرحوم (والی اودھ) بھی زندہ ہو جائیں تو اس جنگ کو ضروری سمجھ کر اس میں ضرور شریک ہو جائیں۔ چنانچہ آپ کا پوتا بھی اس جنگ میں شریک ہو کر قیدی ہوگیا ہے۔ یہ لڑائی اتنی اہمیت رکھتی ہے کہ ایرانیوں اور ترکوں میں بھی اتنی اہم لڑائی نہ ہوئی ہوگی۔ لکھنؤ میں نزاع کیا ہے؟ یہی ناکہ اصحاب ثلاثہ کو ماننے والے ان کی تعریف کیوں کرتے ہیں۔ اس لئے ہم شیعوں کو بجا سمجھ کر بیزاری کا اظہار کرینگے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ یہ غیرت اس وقت کام نہیں دیتی جب آریہ سماج کا جلوس اپنے گرو سوامی دیانند کی تعریف کے گیت گاتا ہوا بازاروں میں گذرتا ہے تو یہ مومنین خاموش رہتے ہیں۔ ادھر ہم لکھنؤ کے سنیوں کو بھی مشورہ دے سکتے ہیں کہ وہ بھی رفع فساد کے لئے اپنی خاص مجالس اور مساجد میں مدح صحابہ کرنے پر کفایت کریں تو ملک پر ان کا بڑا احسان ہوگا۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ صوبہ یوپی کی حکومت نے اگر سنیوں کو بعض موقعوں پر جلسے یا جلوس کی شکل میں مدح صحابہ کرنے کی اجازت دیدی ہے تو اس پر ناراض ہو کر شیعوں نے کھلے بندوں تبرا خوانی کیوں شروع کر دی ہے۔ انہوں نے اگر اس کا بدلہ لینا تھا تو ان کو چاہئے تھا کہ حکومت کے برخلاف یوں نعرے لگاتے پھرتے "کانگرس مردہ باد۔ کانگرسی حکومت مردہ باد"۔ نہ کہ سنیوں کے بزرگوں سے تبرا کرتے۔ شیخ سعدیؒ نے ایسے موقع کے لئے نہایت عارفانہ شعر کہا ہے جو شیعان لکھنؤ کے قابل توجہ ہے ؎

گرچہ تیر از کماں ہے گزرد
از کماں دار داند اہل خرد

ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم شیعہ اخباروں میں ان تبرا کہنے والوں کے حق میں مجاہدین کا مقدس لفظ لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ اس موقع پر ہمیں خیال آتا ہے کہ شیعہ یا تو اس لفظ کے معنی نہیں سمجھتے یا اسلامی تعلیم سے ناواقف ہیں۔ ہماری مختصر گذارش کو توجہ سے سنیں تو ہم ایک ہی بات عرض کرنا چاہتے ہیں کہ عرب سے نکل کر جن لوگوں نے دوسرے ملکوں (مصر، شام، طرابلس، ایران وغیرہ) کو فتح کر کے اسلامی علم بلند کیا تھا۔ وہ بھی اس لقب مجاہد سے ملقب تھے یا نہیں۔ جواب دینے میں جلدی نہ کیجئے۔ کلینی کتاب [illegible]

دیکھ کر کہتے ہیں۔ اگرچہ وہ بھی جاہد تھے اور ظیفہ تھے مگر صبر علی سے اور ان کے بھیجے والوں سے تبرا کیوں کیا جائے
ہمیں یقین ہے کہ چند روز تک یہ جوش یہ سیلاب اتر جائیگا تو شیعہ احباب خود ہی اپنی غلطی کا احساس کر لیں گے
مولانا شبلی مرحوم نے ایک دفعہ مجھ سے بیان کیا کہ جسٹس محمود جج (ہائیکورٹ الہ آباد) کی عدالت میں ایک اپیل پیش ہوئی۔ جس میں سنیوں کی طرف سے یہ دعویٰ تھا کہ شیعہ اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ" کہتے ہیں اس سے ہمیں رنج ہوتا ہے ان کو منع کیا جائے۔ جسٹس محمود اگرچہ خود سنی تھے مگر انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ شیعہ لوگ دلازاری کے لئے نہیں کہتے بلکہ اپنا مذہبی فرض ادا کرتے ہیں اس لئے ان کو بند نہیں کرنا چاہئے۔ ٹھیک اسی فیصلے کے ماتحت سنیوں کا فعل آسکتا ہے جو کہتے ہیں کہ ہم کسی کی دلازاری کے لئے نہیں بلکہ اظہار محبت کے لئے مدح صحابہ کہتے ہیں۔

**سوال** ہم شیعوں سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بستی میں یہودی اور عیسائی اکٹھے رہتے ہوں (جیسے فلسطین میں) اور وہاں کے عیسائی مسیح کے حق میں اپنے عقیدہ کا اظہار کریں تو کیا یہودیوں کا بھی حق ہوگا کہ وہ بھی مسیح کے حق میں ایسے الفاظ بلند آواز سے کہیں جن سے ان کے عقیدے کا اظہار ہوتا ہو۔ غالباً کوئی حکومت اس کی اجازت نہ دیگی۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ ہندو اور آریہ اپنے جلوسوں میں اپنے بزرگوں کی مدح سرائی کرتے جاتے ہیں۔ حالانکہ ان بزرگوں کی نسبت مسلمانوں کی رائے ان کے موافق نہیں۔ پھر کیا مسلمانوں کو بھی حق ہے کہ وہ بھی ان کے مقابلہ میں بدگوئی کرتے ہوئے جلوس نکالیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر اس طریق کار کو جاری کیا جائے تو سب سے پہلے خدا تعالےٰ کو تختہ مشق بنایا جائیگا۔ مؤمن باللہ گروہ خدا کی تعریف کرتا ہوا جلوس نکالیگا۔ اس کے جواب میں دہری گروہ خدا کو گالیاں دیتا پھریگا۔ خدا کے بعد رسالت سے بھی یہی برتاؤ کیا جائیگا۔ پھر اتفاقاً اگر کسی بستی میں شیعان علی اور خوارج دونوں گروہ رہتے ہوں وہاں علی مرتضیٰ کو تختہ مشق بنایا جائیگا۔

مختصر یہ ہے کہ اپنے اعتقاد کے موافق کسی کی تعریف کرنے سے مقصود اپنی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن کسی بزرگ کو برا کہنے سے اس کے اتباع کی دلازاری یقینی ہے۔ قرآن مجید میں نہایت حکیمانہ الفاظ میں ارشاد ہے کہ مشرکوں کے معبودوں کو برا مت کہو وہ اس کے جواب میں تمہارے سچے معبود کو برا کہیں گے جس کا گناہ تم پر ہوگا۔ یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ کسی قوم کے بزرگوں کو برا کہنے سے اس کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں۔ یہی معنی ہیں اس حدیث کے جس میں ارشاد ہے کہ جو کوئی کسی کے ماں باپ کو گالی دے وہ ایسا ہے گویا اس نے خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

اخیر میں ہماری دعا ہے کہ خدا ان راہنمائے اسلام کو اسلام کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔

(نوٹ) اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ میں فریقین کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ گفت وشنید بہت جلد نتیجہ خیز ثابت ہو۔ تاکہ اسلام کے دو بڑے فرقوں میں یہ مضر ترین جنگ ختم ہو جائے اور وہ کسی مفید کام میں اپنا قیمتی وقت لگائیں۔ ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضیٰ

---

## پنجاب کے دیہات میں بیداری کے آثار

پنجاب اتحاد پارٹی (یونینسٹ پارٹی) کے صدر دفتر سے بعنوان مذکورہ ہمیں ایک طویل مراسلہ موصول ہوا ہے۔ جس میں اصلاح دیہات کے سلسلہ میں بعض واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً چودھری چھوٹو رام وزیر ترقیات نے ضلع گوڑگاؤں وغیرہ کے بعض دیہات کا دورہ کیا اور لوگوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا اور آپ کی کوشش سے کئی دیہات میں کانگرس کمیٹیوں کی بجائے زمیندارہ لیگ کی شاخیں قائم ہوگئیں۔ اور دیہاتی لوگ عموماً زمیندارہ گورنمنٹ کی جے سر سکندر حیات خان کی جے" چودھری چھوٹو رام کی جے" وغیرہ نعرے لگاتے رہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی پبلک پنجاب کی موجودہ وزارت سے بہت خوش ہیں۔

## میکلیگن انجینئرنگ کالج مغلپورہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صاحب پرنسپل میکلیگن انجینئرنگ کالج مغلپورہ لاہور نے امتحان داخلہ کی تاریخیں ۱۸ اور ۱۹ اپریل کی بجائے ۳۰ اور ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء کر دی ہیں۔ امیدواروں کی درخواستوں کے فارم ۳۰ مئی ۱۹۴۰ء کو صبح ۹ بجے تک جب امتحان شروع ہوگا وصول کئے جائینگے۔ اسی طرح سی کلاس کے طلباء کے لئے مجلس انتخاب کے اجلاس کی تاریخ ملتوی کر دی گئی ہے اور داخلہ کے لئے درخواستیں کالج کے دفتر میں ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء کو چار بجے بعد دوپہر تک وصول کی جائینگی۔

یہ کالج گذشتہ ۱۷ سال سے صوبہ میں پیشہ انجینئری کے میکینیکل اور الیکٹریکل شعبہ جات کی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور اس امر کا ثبوت کہ اسے اپنے اغراض و مقاصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس ادارہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے اس سے متعلقہ مختلف شعبوں میں اس کے سند یافتہ نوجوانوں کو اچھا روزگار میسر ہے۔ یہاں جو نصاب مقرر ہیں ان سے یہ مقصود ہے کہ میکینیکل اور ٹیکنیکل انجینئری کے شعبہ جات کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ یعنی اعلیٰ درجہ کے مستند انجینئروں اور ماتحت عملہ انجینئری سے لے کر ماہر کاریگروں اور مستریوں تک کو تربیت دی جائے۔ تعلیم کے نصاب میں سب سے پہلے "اے" کلاس ہے جس کے ذریعہ پیشہ ور میکینیکل اور الیکٹریکل انجینئر تیار کئے جاتے ہیں لیکن اس مضمون میں صرف بی اور سی جماعتوں کا ذکر کیا جائیگا۔ کالج کی بی کلاس کے تعلیمی نصاب سے یہ مقصود ہے کہ اوورسیر یا فورمین قسم کے اعلیٰ مستری اور بجلی کے کاریگر تیار کئے جائیں۔ لیکن فی الواقع قابل طلباء اس امر کے مجاز ہیں کہ وہ اے ایم۔ آئی۔ ای۔ یا اے۔ ایم۔ آئی۔ ایم۔ ای کے امتحان...

# بیمۂ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگِ بنیاد رکھتے ہیں۔

**دیر نہ کریں**

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

**اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ**

ہیڈ آفس بمبئی — قائم شدہ ۱۸۷۴ء

**یا**

**سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے**

(۵۶۶)

---

## مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم
کے
## رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ اشاعۃ السنہ کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبر اور جلد کا نمبر بھیج کر منگالیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی قیمت ۲ فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصول ڈاک۔

## عصاء موسیٰ

**مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم**

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت، مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہو گئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور دھوکہ پر تھے ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی۔ تردید مرزائیت کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ تقطیع بڑی۔ ضخامت ۴۴۶ صفحات۔ قیمت ہے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ عبدالعزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

## سرمہ رفیق چشم رجسٹرڈ سیروں مفت

تقسیم کیا جا رہا ہے۔ آپ بھی محصول ڈاک کے لئے صرف ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر یہ بیش قیمت سرمہ اور کتاب "نورِ نظر کے پوشیدہ خزانے" بالکل مفت طلب فرمالیجئے مفصل فوائد اور ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

## جدید انگلش ٹیچر

اگر آپ انگریزی زبان سے بہت جلد واقفیت (تحریری تقریری) حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد کتاب ہذا منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ آپ بغیر استاد کے انگریزی سیکھ سکتے ہیں۔ بہت مشہور ہے۔ قیمت صرف ۸؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## کشف الملہم یعنی مقدمہ صحیح مسلم

کا اردو ترجمہ۔ جو اردو خوان اصحاب کے لئے بہت مفید ہے اور دلچسپ ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ جدید اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۲؍ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# مومیائی

۲۵ٔ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے
پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
۲/ آدھ پاؤ ۴/۹ پاؤ بھر ۸/ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ
کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲/ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ شہادتیں

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور: "دو چھٹانک
مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اسکے قبل چندبار مختلف
جگہ سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی" (۶ فروری ۳۹ء)
جناب راؤ عبد الواسع خان صاحب کیری: "آپ کی
مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے
اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک
چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۴- فروری ۳۹ء)
جناب عبد الستار صاحب بمبئی: "میں نے آپکے پاس سے
تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک
چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے۔ (۱۹ فروری ۳۹ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر مدن ایجنسی امرتسر



تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سفری حمائل شریف

۲ٔ

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲/

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار
"اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

## فلیویا امساک رجسٹرڈ

۲ٔ

رجسٹری وامتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے
خواہ بڈھا یا جوان قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا
وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت
طاقت۔ بے حد ممسک ہے۔ سرعت، احتلام۔ جریان کی
دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ۸/۶
پتہ:- فلیویا کیمیکل ورکس نمبر ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

## پتھری توڑ !!

۶ٔ

اس کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہوکر پیشاب کے
راستہ بہہ نکلتی ہے۔ مجرب نسخہ ہے۔ کافی شہرت حاصل
کر چکا ہے۔ اصل قیمت ۸ روپے۔ رعائتی قیمت صرف ۸/
محصول ڈاک ۸/
منگوانے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی نمبر ۱۰ اندر گیٹ
کٹرہ کھجاناں امرتسر

# انقلاب افغانستان

کا

صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف

## "زوال غازی"

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام
حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ، افغانستان کی
ترقیات، ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں
کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی
محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب
عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے
جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔
ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۵۰۶ صفحات۔ اصل قیمت ۳/
رعائتی دو روپے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔

## تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک

۲ٔ

کی مشہور و معروف کتاب "موطا امام مالک" کا نام اہل علم
حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے
شرحیں لکھیں۔ جن میں کتاب ہذا بھی کافی سے زیادہ مشہور
بلکہ نایاب ہے۔ ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے
ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر
افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ
ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ (۳ للعہ)

## تحقیق جلیل

ترجمہ اسرار التنزیل۔ مصنفہ امام
فخر الدین رازیؒ۔ کتاب ہذا میں
تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں نضیلت علم، توریت۔
زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی ونقلی دلائل
سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے
گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔
تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں حضرت آدم علیہ السلام
کی پیدائش حضرت حوا پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ غرض یہ
کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱۲/
(مذکورہ بالا کتب منگوانے کا پتہ)
منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## معززین کی رائیں

مکرم منیجر صاحب!

السلام علیکم۔ میں نے آپ کے سرمہ اکسیر العین کا استعمال ایک ماہ کیا۔ جس سے مجھے کافی فائدہ ہوا۔ امید ہے کہ کچھ عرصہ استعمال کرنے سے تمام تکالیف رفع ہو جائینگی اس لئے ایک شیشی اکسیر العین بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

حضور وزیر ضیاء الاکرام خلف بابو نور الہیٰ خان صاحب بی۔ اے بی۔ ای۔ ایس سرکل معائنہ پشاور

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ:۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ۔ امرتسر

جناب من تسلیم! بندہ نے دو شیشیاں سرمہ اکسیر العین کی آپ سے منگوائی تھیں۔ جو میں نے اور میرے عیال نے استعمال کیں۔ واقعی سرمہ مذکور ضعف بصارت کے لئے تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔

بابو عبد العزیز بی۔ اے کورٹ سب انسپکٹر ریاست بھوپال

## مولانا ظفر علی خان صاحب

مولوی بی۔ اے مالک اخبار زمزم لاہور سابق ایڈیٹر اخبار مدینہ تحریر فرماتے ہیں کہ ا۔ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ استعمال کیا بہت مفید ثابت ہوا۔ میرا تجربہ ہے کہ یہ سرمہ آنکھوں کی تکان، سوزش اور کمزوری کو دور کرتا ہے اور تھوڑے سے دنوں کے استعمال ہی سے انسان فائدہ محسوس کرنے لگتا ہے

۲۳۔ فروری

اخبار زمزم لاہور

# تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

### (در تردید عیسائی مشن)

**تقابل ثلاثہ** اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کیلئے کافی دوائی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت ۱۲؍

**توحید و تثلیث** تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

**جوابات نصاریٰ** اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے جن میں انہوں نے اہل اسلام ... کئے ہیں۔ یعنی (۱) تنقیح قرآن۔ (۲) ... میں مسیحی کیوں ہوا؟ ... ای صاحبان آج کل ...

### (در تردید آریہ مشن)

**حق پرکاش** اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے گئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ کئی دفعہ چھپی ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۱۲؍

**الہامی کتاب** یہ وہ قابل دید تحریری مباحثہ ہے جو مولانا ابو الوفاء و ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قیمت ۱۲؍

**ترک اسلام** بجواب "ترک اسلام"۔ اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرم پال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود مصنف نے جہات کی صداقت کا اعتراف کیا اور دوبارہ اسلام ہو کر ...

غازی محمود نام رکھا۔ چھپا ایڈیشن۔ قیمت ۹؍

**بحث تناسخ** وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ابو الوفا اور ماسٹر آتمارام صاحب در بارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳؍

**حضرت محمد رشی** حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالہ جات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲؍

**حدوثِ وید** اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲؍

**اصول آریہ** اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کیلئے مفید ترین ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲؍

**الہام** یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

**شادی بیوگان اور نیوگ** اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱؍

**القرآن العظیم** اس کتاب میں تمام خوبیات الہام کو قرآن مجید پر ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ اپنی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۸؍

**جہادِ وید** اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی ... بیٹھنے کے لئے بند کر دی ہے۔ قیمت ۲؍

(۵۶۹)

کتب خانہ ... علم

## مقدس رسولؐ

(جدید ایڈیشن) گذشتہ دنوں ایک نہر یلے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام تھا "رنگیلا رسول"۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ ملک کے جرائد نے اس کو پڑھ کر تحسین کے ... لکھے ہیں۔ قیمت ۸/

## نکاح آریہ

اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ ... کی ضرورت اور غرض۔ (۲) ... نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) ...

## ہندوستان کے دو ریفارمر

یعنی سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ قیمت ۲/

## کتاب الرحمٰن

آریوں کی ایک جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابوالوفا صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قوی دلائل سے قرآن مجید کو خدائی کلام ثابت کیا ہے ... اور مولانا صاحب کو داد تحسین دیجئے۔ قیمت صرف ۹/

ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری، رنگ بہت عمدہ۔ لکھائی اور چھپائی اعلیٰ۔ سائز ۲۲×۱۸ ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ باوجود اس کے قیمت صرف چار روپے۔

## تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیری ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ ہر جلد کی علیحدہ علیحدہ قیمت ۱۲/ ہے مگر پورا سٹ خریدنے والے سے مبلغ ۸ روپیہ۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی ... کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگدار ... حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، ... اشتہار، رسیدبک، عرقی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو نہایت خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ المشتہر۔ منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

## انتہائی رعائت

"ویدارتھ پرکاش تردید ویدک تہذیب" ۱۲/ کی بجائے ۵/ میں

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی۔ جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیاسوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ آریہ سماج کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ آریہ سماج آج تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ قابل دید ہے۔ جلد منگوا لیں۔ ورنہ ختم ہو جانے پر دوبارہ اس کا ملنا مشکل ہو جائیگا۔ قیمت ۱۲/ کی بجائے ۵/۔ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

... کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ... کا طریق۔ (۷) نکاح دائم، لازم، غیر منفک، مقدس ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان۔ قیمت ۳/

## نماز اربعہ

اس رسالہ میں ... عیسائیوں، آریوں اور جینیوں کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کا ... نہیں کر سکتا ... [illegible] ... کتابت ... قیمت [illegible]

## سوامی دیانند کا علم و ...

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ ... [illegible]

... [illegible] ...

## تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی) یہ تفسیر ... شان و شوکت ... تفسیر ... [illegible] ... بعضه بعضا ... [illegible]

## تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں۔ ... تفسیر آیات میں بھی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ قیمت ۱/

ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔


بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۰

# اہلحدیث

اخبار امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔ لے

عام خریداران سے ۔ ۔ ھـ

۔ ۔ ششماہی ۲؎

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۵۴۱)

## امرتسر ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


نظم (اخبار اہلحدیث کی شان میں) ۔ ۔ ص۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲

نماز سید المرسلین بجواب صلوٰۃ المرسلین" ص۳

یادگار مرزا (قادیانی مشن) ۔ ۔ ۔ ص۵

قادیانیوں کے حق میں جرمن شعاع ۔ ۔ ص۷

مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ ص۸

مدرسہ دار السلام عمرآباد کی تعلیمی حالت ۔ ص۱۰

مولانا سیالکوٹی امرتسر میں ۔ ۔ ۔ ص۱۱

ایک فتویٰ متعلقہ تقلید اور اس کا جواب ۔ ص۱۲

فتاویٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۳

متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۴

علی حظیرہ ص۱۵ ۔ اشتہارات


یادگار مرزا

۲۶ مئی یوم وفات مرزا

## اخبار "اہلحدیث" کی شان میں

(از مولوی عبد الغفار صاحب انصاری غفار جھنڈوی)

میں وصف کیا بیان کروں اہلحدیث کا — کیا مرتبہ ہے دیکھنا اہلحدیث کا

اہلحدیث کیا ہے؟ عطر گلاب ہے — کیا گلعذار پرچہ اہلحدیث کا

کیا ہی زمیں ہے وہ بھی جس میں ثنا بے — پرچہ جہاں سے نکلا اہلحدیث کا

جو دیکھتے ہیں اس کو وہ خوش نصیب ہیں — کیا پُر فضا ہے پرچہ اہلحدیث کا

میری یہ التجا ہے اہل حدیث سے — پڑھتے رہیں یہ پرچہ اہلحدیث کا

ہے التجا یہ تجھ سے غفار کی خدایا

قائم سدا ہو پرچہ اہلحدیث کا

تفسیر بالرائے — اردو زبان میں حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تازہ تصنیف۔ جلد منگوا کر پڑھیں۔ قیمت ۱۰ / ۔ مہتمم ...

# انتخاب الاخبار

۲۲ مئی ۱۹۳۹ء

—— بلدیہ امرتسر نے جو رزولیوشن سکھوں کے حقوق کے متعلق حال ہی میں پاس کیا ہے۔ اگر اس پر نظر ثانی نہ کی گئی تو سکھ ممبروں کے ساتھ ہندو ممبر بھی مستعفی ہو جائیں گے۔

—— امرتسر میں ۲۰ مئی کو حسب اعلان عنایت اللہ خان مشرقی، امرتسر کے خاکساروں نے بعد نماز عشاء بیرون ہال دروازہ مظاہرہ کیا اور شاہ البانیہ کے ہاتھ سے سلطنت چلے جانے پر اظہار افسوس کیا گیا۔

—— امرتسر میونسپل کانگرس پارٹی نے غازی عبدالرحمن لیڈر پارٹی مذکور کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کی جگہ نیا لیڈر منتخب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

—— امرتسر ۲۱ مئی پرنس ہوٹل میں ایک ہندو لڑکا قتل کیا گیا۔ جس کی تفصیل یوں معلوم ہوئی ہے کہ بازار کرموں ڈیوڑھی میں ایک خوش پوش نوجوان ایک ہندو بزاز کی دکان پر کار سے اترا اور قیمتی پارچات دیکھنے کی فرمائش کر کے ظاہر کیا کہ اپنا ایک ملازم ساتھ کر دیجئے میں پردہ نشین عورتوں کو پسند کرا کر کپڑا خرید لونگا مالک دکان نے ایک لڑکا ساتھ کر دیا۔ اسی طرح شریف بوٹ ہاؤس کٹڑہ جیل سنگھ سے بھی چند جوڑے بوٹ اور ایک مسلم ملازم کار میں بٹھا کر پرنس ہوٹل میں لے گیا۔ وہاں جا کر دونوں لڑکوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دئیے۔ ہندو لڑکے کے شور مچانے پر اسے چھری سے قتل کر دیا۔ مسلم لڑکا بھاگ کر کوتوالی آ گیا۔ پولیس کے وہاں پہنچنے تک ملزم مع مال اسباب فرار ہو گیا۔

—— لاہور میں دو ماہ سے کسانوں کی طرف سے سول نافرمانی بدستور جاری ہے۔ اس میں تقریباً چودہ سو کسان گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— لاہور کے خاکروبوں نے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ لاہور کے روبرو اپنے چند مطالبات پیش کر کے الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر یہ مطالبات ۲۰ مئی تک منظور نہ کئے گئے۔ تو ۲۱ مئی سے وہ ہڑتال کر دینگے چنانچہ مطالبات نامنظور ہونے کے باعث تمام خاکروبوں نے ۲۱ مئی کو ہڑتال کر دی۔ کئی جگہ مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا اور کئی ایک گرفتاریاں بھی ہوئیں۔

—— جالندھر کی مقامی جیل میں قیدیوں کی تفریح کے لئے ریڈیو لگائے جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ نیز بالغ قیدیوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد بھی منظور ہوا ہے۔

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے حصار پولیٹیکل کانفرنس میں دوران تقریر میں کہا کہ فرقہ پرست مسلمان لیڈر مسلمانوں کو کمزور اور بزدل بنا رہے ہیں۔

—— ریلوے کیرج شاپ لاہور میں پٹرول کا ایک ٹینک پھٹ جانے سے دو رنگساز (ایک ہندو ایک مسلم) مر گئے۔

## پہلے اسے پڑھئے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر حساب دوستاں درج ہے جس میں ان خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں۔ جن کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ جون میں ختم ہے مہربانی فرما کر سب سے پہلے

**ایک نظر**

اسے ملاحظہ فرمالیں۔ (نیاز مند۔ مینیجر)

—— حکومت پنجاب نے گذشتہ چند ماہ کے اندر قحط زدہ علاقوں میں امدادی کام کے لئے ½۱ کروڑ روپیہ تقسیم کیا ہے۔

—— حکومت ہند مرکزی اسمبلی کے ممبروں کے الاؤنس میں کمی کرنے پر غور کر رہی ہے۔

—— پشاور کی جامع مسجد میں بیس ہزار پٹھانوں کے مجمع میں ایک پٹھان نے دوران تقریر میں کہا کہ اگر ہندوؤں نے حیدرآباد ایجی ٹیشن بند نہ کی تو سرحد سے تمام ہندوؤں اور سکھوں کو نکال دیا جائیگا۔

—— دربار راجکوٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ سخت گیرانہ قوانین جو چند ماہ سے نافذ کئے گئے تھے۔ منسوخ کئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ضبط شدہ جائدادیں واپس کر دی جائیں گی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب صنعتی سکیموں پر خرچ کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ قرضہ لینا چاہتی ہے۔

—— معاصر ام القریٰ (مکہ مکرمہ) اپنی اشاعت ۱۴ اپریل میں رقمطراز ہے کہ گذشتہ تین دنوں میں نجد و حجاز میں خاصی بارش ہوئی۔ تمام نالے بہ نکلے، تالاب بھر گئے۔ کئی دن تک راستے بھی بند رہے۔ اسکے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ امسال فصلیں اچھی ہونگی۔

—— حکومت ترکیہ نے ریلوے انجن اور ڈبے بنانے کے لئے برطانوی فرموں کو پانچ لاکھ پاؤنڈ کا آرڈر دیا ہے۔

—— ڈنزگ ۲۱ مئی کی خبر ہے کہ جرمنی ہجوم نے پولینڈ کے کسٹم ہاؤس پر حملہ کر کے عمارت مسمار کر دی۔

—— ملک معظم نے اٹاوہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ آزادی کے بغیر دیرپا امن نہیں ہو سکتا اور امن کے بغیر آزادی دیرپا نہیں رہ سکتی۔

—— سندھ گورنمنٹ نے اوم منڈلی کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

—— گورنر بمبئی کے حکم کے مطابق یکم اگست سے گورنمنٹ ہاؤس میں شراب کے قطعی طور پر استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔

**میرا لڑکا عبدالحکیم** عمر اٹھارہ سال۔ قد لمبا۔ رنگ گورا۔ منہ پر کیل نکلے ہوئے جو ٹرنک سازی کا کام بخوبی جانتا ہے اور شاعر بھی ہے۔ تخلص نادم ہے۔ پونے دو ماہ سے گھر سے غیر حاضر ہے۔ جس کی وجہ سے میں خود بوجہ ضعیف العمری اور اسکی والدہ بیحد پریشان ہیں۔ کسی صاحب کو اگر عبدالحکیم ملے۔ یا کوئی صاحب شہر ٹرنکوں کے کارخانوں میں تلاش کریں۔ اگر مل جائے تو مجھے اطلاع دیں۔ اگر وہ خود اس نوٹ کو پڑھ لے تو بہت جلد گھر چلا آئے۔ (مغموم محمد بخش دریائی باف نواں کوٹ کوچہ ۳ بائیں طرف بیرون دروازہ لاہوری امرتسر)

**نوٹ** محمد بخش مذکور ہمارا پرانا واقف ہے اپنے لڑکے کی جدائی میں بیمار ہے۔ امید ہے ناظرین اس کار خیر میں توجہ فرمائیں گے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۶ - ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

## نماز سیّد المرسلین

بجواب

## رسالہ صلوٰۃ المرسلین

(۴)

اس سلسلہ کے تین نمبر گذر چکے ہیں - آج چوتھا نمبر درج ہے - جس میں ذکر ہے کہ مصنف نے نماز میں بالعموم قرآن خوانی کی اجازت نہیں دی - بلکہ اس مطلب کے لئے چند آیات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے - آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"اب لیجئے عام قرآن کی تلاوت کو جو مروجہ نماز کے قیام میں الحمد شریف کے بعد فرض سمجھی جاتی ہے مسلمان سمجھتے ہیں کہ عام قرآن نماز میں پڑھے جانے کا حکم قرآن ہی میں موجود ہے - اس لئے ہم عام قرآن نماز میں پڑھتے ہیں - لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ اگر عام قرآن نماز میں پڑھنا صحیح ہے - تو ان کے پاس حسب ذیل اعتراضات کا کیا جواب ہے ؟"

(صلوٰۃ المرسلین ص۲۱)

ہاں صاحب ہم آپ کے اعتراضات سننے کے مشتاق ہیں اور جواب دینے کے لئے بے تاب - بہرحال آپکا پہلا اعتراض یہ ہے :-

"اول یہ کہ مسلمانوں کی ایک ایسی نماز باجماعت جس میں کم ازکم چار ہزار آدمی شریک ہوں کسطرح واقعی نماز کہی جا سکتی ہے - جبکہ نمازیوں میں سے نصف آدمی بھی امام کی آواز نہیں سُن سکتے -

ظاہر ہے کہ ایسی بڑی جماعت کے وقت کل مسلمان شیعہ ہوں یا سنی - خارجی ہوں یا وہابی - چکڑالوی ہوں یا اہل حدیث - اپنے اپنے عقیدے کے مطابق ہرگز نماز ادا نہیں کر سکیں گے سوائے اس کے کہ اتنے بڑے گروہ کی دس بیس جماعتیں بنا کر علیحدہ علیحدہ اماموں کی ماتحتی میں دیدی جائیں اور کوئی صورت ہی نہیں جس سے کل مسلمانوں تک تلاوت قرآن کی آواز پہنچائی جا سکے - لیکن قرآن میں ایسی جماعتیں قائم کرنے کا اور اس طرح علیحدہ اماموں کی ماتحتی میں صلوٰۃ ادا کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا گیا - نیز ایسی جماعتیں قائم کر کے علیحدہ علیحدہ نماز ادا کرنا بھی باعث طوالت اور زیادہ وقت صرف ہونے کا موجب ہوگا - اور وحدت اور اتحاد کا مقصد بھی فنا ہو جائیگا - اب اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ زمانہ حال میں ریڈیو کے ذریعہ امام کی آواز ہر نمازی سُن سکتا ہے تو اُن کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن اور مذہب اسلام کا ہر مسئلہ کسی خاص وقت یا ملک کے لئے مخصوص نہیں ہے - اور ریڈیو کی ایجاد زمانہ حال سے تعلق رکھتی ہے - جس سے ریڈیو اس مصیبت کا دائمی حل نہیں ہو سکتا - اس کا حل تو صرف یہی ہو سکتا ہے کہ قرآن کی مقررشدہ آیات جن میں حمد - دعا اور تسبیح ہو صلوٰۃ میں پڑھی جائیں جن کو ہر مصلی امام کے ساتھ ساتھ امام کے پیچھے پیچھے ہر صورت میں پڑھ سکے گا - پھر نہ کسی جماعت کے شریک کرنے کی ضرورت ہوگی نہ کسی علیحدہ امام کی"

(رسالہ مذکور ص۲۲)

**اہلحدیث** | معلوم نہیں کہ معترض کے دل میں کیا مضمون ہے جو ان کے الفاظ میں ادا نہیں ہو سکا - کوئی پوچھے کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے اس پر نہ ہمارا عمل ہے نہ آپ کا - نہ یہ قرآن کا حکم ہے - پھر اعتراض کیا ؟ ہاں آپ نے یہ کمال کیا کہ اشکال بھی خود ہی پیدا کیا اور اس کا حل بھی خود ہی تجویز کیا جو قابل مضحکہ ہے -

سب اعتراضوں کا جواب یہ ہے کہ ہم نماز میں بحالت قیام قرآن مجید پڑھتے ہیں ہمارا امام بھی پڑھتا ہے - مگر اس پڑھنے سے کسی کو سنانا اصل مقصود نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ سری نمازوں میں نہ مقتدی لوگ بلند آواز سے پڑھتے ہیں نہ ان کے امام - پھر اعتراض کیا ہوا ؟ آپ نے حل میں یہ بتایا ہے کہ ہر نمازی حمد و دعا کی آیات امام کے ساتھ ساتھ پڑھتا جائے - یہی ہمارا مذہب ہے - بس آپ کا سارا تار و پود بکھر گیا - آئندہ سوچ سمجھ کر اعتراض کیا کریں - آپ کا دوسرا اعتراض یہ ہے :-

"دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

(الف) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (پ۵ - ع۴) ترجمہ :- اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ صلوٰۃ (نماز) کے جبکہ تم بے ہوشی یا جہالت میں ہو یہاں تک کہ سمجھو جو کچھ تم کہو -

(ب) فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (پ۳۰) ترجمہ :- پس خرابی ہے واسطے ان صلوٰۃ (نماز) ادا کرنے والوں کے جو اپنی صلوٰۃ (نماز)

ہے خبر ہیں وہ بھی دکھلاوا کرتے ہیں۔

مگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ ہر نمازی اپنی نماز میں کچھ زبان سے بھی کہے اور اُس کو سمجھتا بھی جائے ایسا نہ کرے کہ دکھاوے کے طور پر پڑھ لے اور اپنی زبان سے کہے کی کچھ خبر نہ ہو۔" (رسالہ مذکور ص ۲۲/۲۳)

**اہلحدیث** | ناظرین آپ ہی بتائیے کہ یہ کیا سوال ہے ہم کب کہتے ہیں کہ کوئی نمازی گونگا بہرا ہو کر نماز پڑھے البتہ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے آیت حرّوسہ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ الآیہ کا مطلب نہیں سمجھا۔ کیونکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ بحالت نشہ نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرو جب تک کہ تم اپنی کہی ہوئی بات کو جان نہ لو کہ کیا کہا ہے یہ معنی نہیں کہ نماز کے اندر جو الفاظ پڑھتے ہو جب تک ان کا مطلب سمجھ میں نہ آئے نماز نہ پڑھو۔ الیٰ ھذا من ذالک۔

**نوٹ** | ہم تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن مجید ہر جگہ سے نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ (یعنی جو وحی بصورت کتاب (قرآن) تم پر نازل ہوئی ہے اس کو پڑھا کرو۔ یہ آیت بعمومہا بداہت کرتی ہے کہ نماز میں تلاوت قرآن ہر جگہ سے کر سکتے ہو یہاں تک کہ دوزخیوں کا باہمی کلام بھی بحیثیت وحی قرآن پڑھ لیں تو بھی نماز جائز ہے۔ اسی لئے اس آیت کے ساتھ ارشاد وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ بھی ملحق ہے۔ ہمارے دعوے کی دلیل تو یہ قرآنی آیت موجود ہے۔ اب معترض صاحب کی سنئے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"اگر عام قرآن پڑھنا صحیح بھی مان لیا جائے تو حسب ذیل مشکلات کا سامنا ضرور کرنا پڑیگا۔

(الف) امام حافظ اور عالم ہو تاکہ جہاں سے جی چاہے قرآن پڑھے اور سمجھے بھی ضرور۔

(ب) نمازی سب عالم ہوں تاکہ قرآن کی عربی زبان سمجھتے جائیں۔ لیکن یہ بات ناممکن ہے کہ دنیا کے چوالیس کروڑ مسلمان عربی دان بن جائیں۔ یہاں تو امام بھی عربی دان نہیں ملتے چہ جائیکہ کل مسلمان عربی کے عالم بن جائیں۔ اب صرف ایک طریقہ رہجاتا ہے۔ وہ یہ کہ امام صاحب قرآن شریف ہاتھ میں لیکر مع ترجمہ کے سناتے جائیں۔ اور اگر نمازیوں کو کوئی اعتراض یا شک رفع کرنا ہو تو وہ بھی اُسی حالت میں رفع کرتے جائیں۔ گویا یہ مسجد نہیں۔ مدرسہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا طریقہ نماز کا نہیں بتلایا۔"

(رسالہ مذکور ص ۲۳/۲۴)

**اہلحدیث** | معلوم نہیں کہ ضمن الف میں آپ نے کیا سوال کیا ہے۔ حافظ ہو یا غیر حافظ۔ عالم ہو یا جاہل قرآن مجید کہیں سے پڑھ لے بہرحال نماز جائز ہے۔ باقی ضمن ب میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے یہ سب آپ کی ایجادات ہیں۔ خدا جانے یہ آپ کو کہاں تک پہنچائینگی نہ ان کو قرآن کی کسی آیت سے تعلق ہے نہ ہمارے عمل سے بلکہ یہ آپ کا ایک ذہنی تصور ہے جو بار بار مختلف صورتوں میں ظہور کر رہا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ایک طرف مصنف رسالہ یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ امام قرآن ہاتھ میں لے کر پڑھتا جائے جو ہمارا عمل نہیں۔ پھر خود ہی اس کو ردّ بھی کرتے ہیں (بہت اچھا!) لیکن خدارا کوئی ہمیں بتائے کہ ہمارے عمل پر اعتراض کیا ہے؟

اس کے آگے تیسرا اعتراض آپ نے آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ پر کیا ہے جس سے ہم نے استدلال نہیں کیا اس لئے ہم اس کے جواب دہ نہیں ہیں۔

"چوتھے یہ کہ جب عام قرآن پڑھنے ہی کی اجازت ہے تو پھر کوئی مخصوص عبارت مثلاً الحمد شریف۔ سبحان اللہ۔ درود وغیرہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ قیام۔ رکوع۔ سجود۔ قومہ۔ جلسہ۔ سب میں عام قرآن ہی پڑھنا چاہئے"

(صفحہ ۲۵)

**اہلحدیث** | سورہ الحمد کا تعین خود قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ وہی یہ سات آیتیں الحمد شریف کی ہیں۔ جن کو ہم بحکم رسالت نماز میں پڑھتے ہیں اور سُبْحَانَ پڑھنا بھی قرآن سے ثابت ہے کیونکہ امر کا صیغہ سَبِّحْ قرآن میں آیا ہے اور لغت کی مشہور کتاب قاموس میں لکھا ہے سَبَّحَ تَسْبِیْحًا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ سَبَّحَ ماضی کا ترجمہ قال ماضی سے کیا گیا ہے۔ سَبِّحْ امر کا صیغہ ہے اس کی تعبیر قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ سے ہوگی جسے ماننے کے لئے ہم مامور ہیں۔

آگے پانچواں نمبر بہت مزیدار ہے۔ ناظرین اُسے پڑھیں اور اہل قرآن کی بے بسی کا اندازہ کریں۔

"پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا وَ اَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ (پ ۲۹ ع)

ترجمہ:۔ اور بے شک مسجدیں (یا نمازیں) واسطے اللہ کے ہیں پس مت پکارو یا دعا کرو سوائے اللہ کے کسی ایک کو (بیچ ان مسجدوں یا نمازوں کے) اور یہ کہ جس وقت قیام کرتا ہے بندہ اللہ کا یعنی محمد تو پکارتا یا دعا کرتا ہے اللہ سے۔

فرمان مندرجہ بالا میں یہ بات قطعی ثابت ہے کہ مسجدوں یا نمازوں میں اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہیں پکارنا چاہئے اور جب رسول کریم سلام علیہ صلوٰۃ میں قیام کرتے تھے تو صرف محض اللہ ہی کو پکارتے یا دعا کرتے تھے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں عام قرآن پڑھنے والے حضرات جب یہ تلاوت فرماتے ہیں کہ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ ترجمہ:۔ اے کپڑا اوڑھنے والے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ۔ ترجمہ۔ اے کافرو۔ یٰۤاِبْلِیْسُ۔ ترجمہ۔ اے شیطان۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُنٰفِقِیْنَ۔ ترجمہ۔ اے منافقو۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کو پکارنا ہوا یا نہیں نیز یہ کہ جب قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول پاک جب کبھی قیام میں کھڑے ہوتے تھے تو اللہ سے دعائیں کرتے تھے تو یہ قیام میں عام قرآن پڑھنا کس کی سنت ہے۔"

(رسالہ مذکور ص ۲)

**نقض اجمالی** | ناظرین کرام ذرہ غور فرمائیں کہ غیر خدا کو پکارنا جیسا نماز میں ممنوع ہے ایسا ہی نماز کے باہر بھی ممنوع ہے۔ ملاحظہ ہو آیہ کریمہ:۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ۔ (پ ۱۱ ع ۱۴)

ahmadimuslim.de

اس آیت کے علاوہ دوسری بیسیوں آیات میں خدا کے سوا کسی اور کو پکارنا مرتع پر منع کیا گیا ہے۔ بقول معترض صاحب یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وغیرہ آیات نماز میں پڑھنا اس لئے ممنوع ہیں کہ ان کے پڑھنے میں خدا کے سوا دوسروں کو پکارنا لازم آتا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو بیرون نماز بھی ان کا پڑھنا ممنوع ہونا چاہئے۔ کیونکہ ان کے پڑھنے سے شرک لازم آئیگا۔ جو کسی جگہ بھی جائز نہیں۔

کیا آپ (اہل قرآن) تلاوت کلام اللہ کرتے ہوئے اس قسم کی آیات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اگر چھوڑ جاتے ہیں تو یاد رکھئے خدا کی وعید

اَلَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ (پ ۱۴ ع ۶)

آپ پر صادق آئیگی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی آیات کا پڑھنا آیت مانعہ (فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا) کے تحت نہیں آتا۔ کیونکہ اس سے مراد ایسی دعا ہے جو خدا سے کی جاتی ہے۔ آپ کی ممنوعہ آیات میں ایسا مفہوم نہیں ہے۔ یہ محض آپ کا تحکم اور بے جا تعصب ہے جس سے آپ کا مافی الضمیر ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو سنت نبوی یا سیرت رسالت سے کہاں تک رنج یا بے تعلقی ہے۔

"چھٹے یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (پ ۱۸ ع ۱) (ترجمہ) نجات پائیں گے وہ مومن لوگ جو اپنی صلوٰۃ میں عاجزی کرتے ہیں۔" ظاہر ہے کہ عاجزی بغیر کسی التجا کے پیدا نہیں ہو سکتی اور جس نماز میں التجا نہیں وہ نماز درست نہیں پس نماز میں عام قرآن پڑھنے پڑھانے والے حضرات نجات کے مستحق نہیں ہو سکتے۔" (صفحہ ۲۴)

**اہلحدیث** اس تقریر کا جواب بھی بجز افسوس کے ہم کیا دیں۔ ناظرین کرام! ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ آریہ مصنفوں کو قرآن مجید سے اتنی عداوت اور دشمنی نہیں جتنی کہ ان لوگوں کو حدیث نبوی سے ہے۔

سلہ افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے قرآن کو [illegible]

آریہ لوگ قرآن مجید کے معنی از خود فرض کر لیتے ہیں اور پھر اس پر اعتراض جماتے ہیں۔ یعنی بناء الفاسد علی الفاسد کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کی عادت ہے۔ حدیث نبوی کی تردید کے واسطے گویا ادھار کھائے ہوئے ہیں۔ بھلا غور فرمائیے کہ خاشعین کے لفظ سے جو نتیجہ معترض نے نکالا ہے وہ کہاں تک صحیح ہے۔ حالانکہ خاشعین کی تفسیر خود قرآن مجید میں آچکی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ (پ ۱ ع ۵)

یعنی خاشعین وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی ملاقات پر اعتقاد رکھتے ہیں۔"

اس تعریف کے لحاظ سے ہر نمازی خاشع ہے چاہے وہ خدا سے التجا کرے یا اس کی تعریف کرے۔ علاوہ اس کے ہماری نماز التجا سے خالی کہاں ہے؟ سورہ فاتحہ خود التجا ہے۔ التحیات بھی التجا ہے۔ درود بھی التجا ہے اس کے بعد کی دعا بھی التجا ہے۔ بہرحال خاشعین کے معنی کچھ بھی ہوں ہمارے خلاف نہیں۔ ہاں صحیح معنی وہی ہیں جو خود قرآن مجید نے بتائے ہیں۔ آگے آپ فرماتے ہیں۔

"ساتویں یہ کہ خداوند کریم احکم الحاکمین کے حضور میں دست بستہ کھڑے ہو کر اور الحمد شریف جیسے تعریف کرنے کے بعد یہ کہنا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نماز میں عام قرآن پڑھنے والے حضرات خدا کا بھی ایک خدا سمجھتے ہیں۔ اگر سمجھتے نہیں تو کہتے ضرور ہیں اور نہ سمجھنا تو خرابی لائے گا ہی۔ لیکن خدا کا خدا بتلانا یہ ذیلی خرابی کا باعث ہے۔ نیز یہ کہنا کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۔ تحقیق ہم نے دی تجھ کو کوثر خود بندہ خدا کا محتاج اس پر یہ کتنا بڑی کرہم نے دی تجھ کو کوثر۔ یہ نماز کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔ اور اگر کوئی نمازی خدا کے حضور میں یہاں سے قرآن پڑھنا شروع کر دے کہ تجھ کو طلاق ہیں تیری بیویاں جن کی تیرہ دے چکا ہے

تو یہ کیسا مضحکہ خیز واقعہ ہے کہ سمجھنے والے کو غیرت اور ندامت سے ڈوب مرنا چاہئے۔ اور نہ سمجھنے والا تو نماز کے پاس ہی نہ جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہم پیشتر تحریر کر چکے ہیں۔" (صفحہ ۲۶)

**اہلحدیث** اس کا جواب ہم دے چکے ہیں کہ نماز میں قرآن پڑھنا بطور تلاوت کے ہے جو ارشاد خداوندی اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ کے ماتحت واجب ہے۔ قرآنی ارشاد کے مقابلے میں کسی بندے کی ایچا پیچی ہم نہیں سن سکتے۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ جیسی آیات سب مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ میں داخل ہیں۔ اس لئے ہم ان کی تلاوت کرنے کے لئے مامور ہیں کسی کو مجال نہیں کہ ہم کو روک سکے۔ غضب ہے کہ ہم اپنے عمل کی تائید میں قرآنی آیات پیش کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمیں زبانی جمع خرچ سنایا جاتا ہے۔

**ناظرین کرام!** مندرجہ ذیل عبارت میں مصنف اہل قرآن نے شیعوں کی تبرہ بازی کی پوری نقل اتاری ہے۔ ہمارے قول کی تصدیق اس کی اپنی عبارت میں مل سکتی ہے۔ جو یہ ہے:۔

"اف رے اللہ صلوٰۃ کی کیا درگت بنی ہے۔ الامان۔ الحفیظ۔ یہ خدا کی بتائی ہوئی رسول پاک کی استعمال کی ہوئی صلوٰۃ کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ اس پر کئے ہوئے اعتراضات کا کوئی جواب ہی بن نہیں پڑتا۔ نہ معلوم ہمارے مسلمان بھائی کب تک نماز کے بہانے اللہ تعالیٰ کے حضور میں مذاق کرتے رہیں گے۔ خدا جلد ہدایت دے۔" (رسالہ کو صفحہ ۲۷)

**اہلحدیث** اس سے اگلی عبارت بہت ہی دل آزار ہے اس لئے ہم اس کو بادل نخواستہ بھی نقل نہیں کر سکتے نمونہ کے طور پر منقولہ بالا اقتباس ہی کافی ہے۔ جو ان کے اخلاق و عادات کا آئینہ دار ہے۔ مصنف نے اپنے زعم میں جن اعتراضات کو لاجواب کہا ہے ان کے جواب سے ہم بحمد اللہ فارغ ہو چکے ہیں۔ اس رسالہ کا پہلا حصہ تو ہماری نماز کے متعلق اعتراضات پہلا دیا

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن

# یادگار مرزا

آج کل قوموں میں یہ دستور ہوگیا ہے کہ اپنے بزرگوں کی یادگار قائم رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ جلسے بھی کرتے ہیں۔ ان جلسوں میں ان کی سوانح عمریاں بیان کرتے ہیں۔ قادیانی امت نے اس طریق کو ادھورا اختیار کیا ہے۔ ادھورا اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی کے واقعات سارے بیان نہیں کرتے۔ خاصکر وہ واقعات جو ان کی صداقت کے لئے معیار کا کام دیتے ہیں۔

ان میں سے ایک واقعہ آخری فیصلہ ہے۔ اس کو مرزا صاحب نے خود اپنے نام سے شائع کیا تھا اور تمام اپنوں بیگانوں کو اس کے نتیجہ کے انتظار کا حکم دیا تھا۔ امت مرزائیہ اس واقعہ کو تازہ رکھنے کی بجائے مٹانا چاہتی ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ ان کے مٹانے سے یہ مٹ نہیں سکتا کیونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے جو مرزا صاحب کے لئے محک صداقت ہے۔

**احمدی ممبرو!** مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے میں یہاں تک اہتمام کرتے ہو کہ کسی منی آرڈر فارم کے کوپن پر انکے دستخط ہوں وہ بھی طلب کرتے ہو۔ مگر جس تحریر کو انہوں نے خدائی فیصلہ قرار دیا تھا اُسے نظرانداز کرتے ہو۔

تمہاری مثال ان بوالہوسوں کی سی ہے جو محبت رسالت میں آپ کا اسم شریف سن کر ہاتھوں کے انگوٹھے چوم لیتے ہیں مگر اتباع سنت کرنے سے گھبراتے ہیں۔ یہ طریق کار صادق عاشقوں کا نہیں ہوتا بلکہ بوالہوسوں کا ہوتا ہے پس ہم تمہیں مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب متوفی کے فیصلہ کو حقیقی فیصلہ سمجھیں ورنہ یہ آیت

فماذا بعد الحق الا الضلال

تمہارے حق میں صادق آئے گی۔

چونکہ ۲۶ مئی کو مرزا صاحب کا انتقال ہوا تھا اسلئے یہ پرچہ (اہلحدیث) بھی ۲۶ مئی کو شائع ہوگا۔ اس توافق کے لحاظ سے اس کا نام یادگار مرزا تجویز ہوا ہے اس یادگار کو قائم رکھنے کے لئے آخری فیصلے کی اشاعت کرنا سب سے بہترین طریقہ ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کے انتقال پر مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر بہت موزوں ثابت ہوا تھا ؎

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مرگیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

اس یادگار کے متعلق ہمارے دوست دفتی عبداللہ صاحب ثالث معمار) نے ایک مضمون لکھا ہے جو درج ذیل ہے:۔

## "قادیانیوں کے حق میں جرمن شعاع"

یعنی

## آخری فیصلہ

برادران! اگرچہ قادیانی بناوٹی نبوت کو درہم برہم کرنے کے لئے بیسیوں ایسے وزنی حربے ہیں جو توپ و بم تیر و تفنگ کا حکم رکھتے ہیں۔ مگر میں اپنے سولہ سال کے وسیع مطالعہ اور تقریباً دس سالہ مناظرانہ تجربہ کی بناء پر حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ قادیانی افواج کو شکست دینے کے لئے "آخری فیصلہ" وہ آسمانی اور لاثانی حربہ ہے جسے اگر سائنس کی موجودہ اختراعات میں سے شعاع موت جیسی مہلک ترین ایجاد کا ظل و بروز، مثیل و مشابہ قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

مرزائیوں کی کثیر تعداد اور میلوں میں پھیلی ہوئی پلٹنیں خواہ فولادی لباسوں میں ملبوس و محفوظ کیوں نہ کھڑی ہوں۔ آپ کا صرف ایک سپاہی ہی انہیں نابود کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اس کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ اس آسمانی "شعاع موت" کا رخ ادھر پھیر کر صرف ایک جھلک لشکر اعدا پر ڈال دے پھر دیکھیں کہ فوج قادیانی کی فوج اصحاب فیل کی طرح کس طرح بھسم ہو جاتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس شعاع آسمانی کا مصالحہ آپ کے پاس ہو اور طریق استعمال سے واقفیت ہو۔ چنانچہ ناظرین کے استحضار کے لئے ہم پوری عبارت آخری فیصلہ کی نقل کرتے ہیں۔ وھو ھذا:۔

" مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

يَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ "اہلحدیث" میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ

ahmadimuslim.de

کہ بہ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العٰلمین

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہیں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم: عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

**معمار امرتسری** مرزائی اصحاب کی طرف سے اس "فیصلہ مرزا" پر یہ عذرات پیش کئے جاتے ہیں کہ

"آخری فیصلہ اس گفتگوئے مباہلہ کی ایک کڑی ہے جو مدت سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب کے درمیان ہو رہی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود اس تحریر کو مباہلہ لکھا ہے۔ جیسا کہ وہ "مرقع قادیانی" ماہ جون ۱۹۰۸ء میں راقم ہیں کہ کرشن قادیانی نے میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔ اور مباہلہ فریقین کی منظوری کے بعد موثر ہوتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہ کیا تھا!"

**معمار** وہ مباہلہ جس کے بارے میں مرزا صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے درمیان عرصہ سے گفت و شنید ہو رہی تھی وہ تو اشتہار آخری فیصلہ سے قریباً ۱۲ یوم پیشتر ہی منفصل ہو چکا تھا۔ خود مرزا صاحب نے لکھ دیا تھا کہ یہ مباہلہ (آج سے قریباً دو ماہ بعد) "حقیقۃ الوحی" کتاب چھپنے پر کیا جائیگا۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء۔

"حقیقۃ الوحی" ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور اشتہار "آخری فیصلہ" حقیقۃ الوحی سے ایک ماہ پہلے یعنی ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا۔ ولہذا اس اشتہار کو اس "مباہلہ" سے جوڑنا اس مقولہ کا مصداق ہے۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

اشتہار آخری فیصلہ کے سابقہ زیر بحث "مباہلہ" سے متعلق نہ ہونے پر ایک ناقابل رد دلیل یہ بھی ہے کہ جب اشتہار آخری فیصلہ سے ایک ماہ بعد کتاب "حقیقۃ الوحی" شائع ہوئی تو مولانا فاتح قادیان نے مرزا جی کے نام ایک خط روانہ کیا کہ حسب وعدہ خود آپ کتاب حقیقۃ الوحی مجھے بھیجیں تاکہ میں اس مباہلہ کی تیاری کروں۔ اس کے جواب میں اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں لکھا گیا کہ

"مشیت ایزدی نے آپ کو (اب) دوسری راہ پکڑا (دی) ہے کہ حضرت حجۃ اللہ (مرزا صاحب) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کرکے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اس واسطے (اس سابقہ) مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا (اب) آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔"

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تحریر اشتہار آخری فیصلہ سے ایک ماہ بعد کی ہے۔ جس میں نہ صرف یہ کہ سابقہ "مباہلہ" کو منسوخ قرار دیا گیا ہے بلکہ یہ بھی تصریح ہے کہ آخری فیصلہ صرف ایک [illegible]

تحریک ختم کردی گئی ہے اور کافی داقی ہے۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جو اس خط سے پہلے اشتہار آخری فیصلہ کو خلاف قرآن اور خلاف سنت انبیاء ثابت کر کے اسے فیصلہ کن ماننے سے انکار کیا تھا۔ اس انکار ثنائی کا آخری فیصلہ پر کوئی اثر نہیں۔ مرزا صاحب انکار ثنائی کے بعد بھی اسے فیصلہ کن قرار دیتے ہیں۔

اور بات بھی حق ہے کہ اقرار یا انکار کا اثر مباہلہ سے وابستہ ہوتا ہے اور یہ تو ایک "محض دعا" ہے جس کا قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار میں تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ بقول مرزا صاحب ان کی یہ دعا خدا قبول بھی کر چکا تھا۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر ۲۵-اپریل ۱۹۰۷ء

رہ گیا مرزائیوں کا یہ عذر کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کو مباہلہ کہا ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ مرزا جی کا یہ قاعدہ بھی تھا کہ وہ یکطرفہ دعاؤں کو مباہلہ کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری کی یکطرفہ دعا کو مباہلہ قرار دیا۔ (نزول المسیح ص۱۳۷) اس قاعدہ کی رو سے مرزا صاحب اور مرزائیوں نے اس دعا کو مباہلہ کہہ کر باوجود ثنائی انکار کے بھی بحال رکھا۔ (ملاحظہ ہو مرزا صاحب کا اشتہار تبصرہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص۲۵)

اور اسی قاعدہ کو ملحوظ رکھ کر مولانا ثناء اللہ صاحب نے الزامی طور پر مباہلہ لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ

"مرزا صاحب کو میرے حق میں دعا بد کئے ہوئے جس کو وہ اور اس کے دام افتادہ مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں ایک سال سے کچھ روز زیادہ گذر گئے ہیں"

(مرقع قادیانی ماہ جون ۱۹۰۸ء ص۱۹)

اس بیان سے صاف واضح ہے کہ مولانا صاحب تحقیقی طور پر اسے مباہلہ نہیں بد دعا سمجھتے تھے لیکن بطور الزام اسے مباہلہ بھی کہا۔ مرزائی صاحبان اپنے مسیح موعود کی سنت کے تحت ان الفاظ کو تو چھوڑ دیتے ہیں مگر پہلی سطور کو پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو خود مولوی ثناء اللہ نے اشتہار آخری فیصلہ

کو مباہلہ لکھا ہے۔ آہ! لبئس ما کانوا یفعلون۔

## ایک اور واضح بیان

مولانا ثناء اللہ صاحب کا ایک اور بیان سنئے:-

"چونکہ مرزا اور مرزا کی اندھی تقلید میں مرزائیوں نے اس (آخری فیصلہ) کا نام مباہلہ رکھا۔ دیکھو تبصرہ ص۱۔ اس لئے میں نے بھی اس کو کہیں کہیں مباہلہ کہہ دیا ہوگا ورنہ دراصل مباہلہ نہیں۔ بد دعا ہے۔"

(مرقع قادیانی بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء ص۲۴)

اس تحریر نے تو روز روشن کی طرح عیاں کر دیا کہ مولوی صاحب کا مباہلہ کہنا محض الزامی رنگ میں تھا۔ ورنہ اصل میں ایک دعا ہے جسے بقول مرزا صاحب خدا قبول کر چکا ہے۔ لہذا مرزائی صاحبان کے جملہ عذرات قطعاً باطل ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی اپنی دعا کے پورے پورے مصداق ہیں جو انہوں نے اشتہار آخری فیصلہ میں بدیں الفاظ "خدا تعالے سے مانگی تھی کہ

"اے میرے مالک اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد کذاب ہوں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت (خاکسار معمار امرتسری) کو خوش کر دے۔ آمین!"

(اشتہار آخری فیصلہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء)

حاصل یہ کہ مرزا جی کا یہ آخری فیصلہ ہر لحاظ سے مرزائی مشن کے حق میں آسمانی شارع موت کا حکم رکھتا ہے۔

پس ہمارے احباب کو چاہئے کہ جہاں تہاں مرزائیوں کو اس آسمانی حربے سے تباہ و نابود کریں۔ اگر یہ عذر ہو کہ ہمارے پاس آخری فیصلہ کے متعلق میدان بحث میں حوالہ جات دکھلانے کے لئے اخبار و رسائل نہیں ہیں تو میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ مرقع قادیانی بابت ماہ جون و اکتوبر ۱۹۰۸ء نیز قادیانی اخبار "بدر"

مضمون میں ثنائی نے حوالے پیش کئے ہیں سکے کچھ اندر پرچے میرے پاس موجود ہیں۔ آپ بذریعہ خط ایک درخواستیں بھیج کر منگوا لیں۔ چونکہ مرقع قادیانی کے قریباً قریباً پانچ پانچ نسخے ہیں اور "بدر" ۲۵-اپریل و ۱۳-جون ۱۹۰۸ء کا تو صرف ایک ایک پرچہ موجود ہے۔ اندریں صورت آپ کی درخواستیں حضرت مولانا فاتح قادیان کے روبرو پیش ہونگی سو وہ جن اصحاب کا نام منتخب فرمائیں گے ان کو اطلاع دیکر ان سے بمعہ محصول ڈاک ایک روپیہ منگوا کر مذکورہ بالا پرچہ جات انہیں بھیجدیئے جائینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسلام کے مبلغ و مناظر حضرات درخواست بھیجنے میں جلدی کریں ؎ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

خادم:- محمد عبد اللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ

---

پچھلے دنوں دہلی میں مرزائیوں کے ساتھ مسئلہ حیات مسیح پر مناظرہ ہوا۔ چند دن بعد مرزائیوں نے اپنی فتح جتانے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا۔ تو وہاں کے ایک غیور و مخلص نوجوان امرتسری حال وارد دہلی نے وہ اشتہار برائے جواب امرتسر بھیجا۔ چنانچہ بذریعہ مکتوب قلمی جو مضمون روانہ کیا گیا۔ اس مضمون کو صاحب موصوف نے بصورت اشتہار شائع کیا جسکی ایک نقل امرتسر بھی بھیجی جو درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

؎ ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم
آسمان ثانی پہ ہے وہ محترم

# مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ

ہمارے دہلوی احباب نے ہمارے پاس مرزائیوں کا ایک اشتہار جس کا عنوان ہے "حیات مسیح کا مسئلہ اور اہلحدیث کی فتح" جواب کے لئے بھیجا ہے۔ اس اشتہار میں راقم مضمون ... مرزائی مبلغ نے لکھا ہے کہ ... دہلی میں ...

فیصلہ مرزا ۔ آخری فیصلہ پر مرزائیوں کے اعتراضات (۵۸) کا جواب ۔ قیمت ۱ر ۔ انگریزی ۵ر ۔ (منیجر اہلحدیث)

آ امیر اہلحدیث کے ساتھ ہوا تھا۔ اس میں ہم کو شاندار فتح حاصل ہوئی ہے۔ ہم اس معاملہ میں بوجہ غیر حاضر ہونے کے اگرچہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں کہہ سکتے تاہم اپنے تجربات کی بناپر کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ مرزائی اصحاب عموماً اپنی شکست کو فتح کے نام ظاہر کیا کرتے ہیں اس لئے اس جگہ بھی یہی ہوا ہوگا۔ رہ گیا نفس مضمون اور مرزائی مطالبہ کی حقیقت۔ سو اس کے متعلق ہم بلاخوف تردید کہتے ہیں کہ مرزائی مناظر نے کمال درجہ کی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ اور اپنے مسیح موعود کی سنت پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی عادت شریفہ تھی کہ وہ عموماً اسی قسم کے اینچ پینچ کیا کرتے تھے۔ مثال کے لئے ان کی کتاب ازالہ اوہام صلے۱۸۶ طبع اول صف طبع سوم ملاحظہ کریں۔ جہاں مرزاجی نے اپنی جائے سکونت کو اپنے نام کے ساتھ شامل کرکے لکھا ہے کہ خدا نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ

"اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں" (جل جلالہ)

ہندو مسلم سکھ عیسائی دوستو! کہہ دو غلام احمد کی جے۔ برادران! دیکھئے۔ کس قدر چالاکی سے کام لیا ہے کہ اپنے نام کے ساتھ اپنی جائے پیدائش "قادیان" کی قید لگادی ہے۔ مطلب مرزاجی کا یہ تھا کہ اول تو قادیان نام کا گاؤں دنیا میں ہوگا ہی نہیں۔ اگر ہو بھی تو کیا ضرور ہے کہ اس میں کوئی غلام احمد نام کا آدمی بھی موجود ہو اور پھر وہ میری طرح اپنے نام کے ساتھ اپنے گاؤں کا دم چھلا لگا کر "غلام احمد قادیانی" کہلاتا ہو۔ آہ۔ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . . . . فاصنع ماشئت۔

بعینہ یہی چال اس جگہ مرزائیوں نے اختیار کی ہے ملاحظہ ہو، مرزائی مشتہر لکھتا ہے:۔

"اگر قرآن مجید، احادیث یا لغت عرب سے یہ ثابت کردیا جائے کہ لفظ توفی کے معنی سوائے موت یا قبض روح کے کچھ اور بھی ہوتے ہیں جبکہ یہ لفظ باب تفعل سے ہو اور فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور مفعول بہ انسان ہو اور کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو تو ایسا ثابت کرنے والے کو مبلغ پچاس روپیہ انعام دیئے جائینگے"

جواباً گذارش ہے کہ لفظ توفی کے متعلق جو شرائط اور قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں۔ عربی کتب گرامر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنے پیش کردہ شرائط و قیود کا پتہ کسی معتبر کتاب لغت سے بتائیں۔ ورنہ یوں سمجھا جائیگا کہ "غلام احمد قادیانی" الہامی نام کی طرح یہ بھی ایک پُرپیچ مغالطہ ہے۔

ہمارا یہ اعتراض ایسا وزنی ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کی اہمیت کو محسوس کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کا جواب بایں الفاظ دیا ہے کہ:۔

"درباره لفظ توفی اتفاق اہل لغت برہمیں قاعدہ مستمرہ است کہ چوں در عبارتے فاعل ایں لفظ خدا باشد و مفعول بہ انسان دراں صورت معنی توفی درمیرانیدن محصور خواہد بود و بجز میرانیدن و قبض روح معنی دیگر در آنجا ہرگز نخواہد بود"

(اشتہار مرزا موسومہ واجب الاظہار)

ناظرین کرام۔ بالخصوص ہمارے مخاطب مرزائی اصحاب بغور ملاحظہ کریں کہ اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ "اتفاق اہل لغت" پیش کیا ہے۔ (بہت خوب)

اب ہماری گذارش صرف یہ ہے کہ مرزائی اصحاب "اہل لغت" کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں۔ لیکن اگر وہ نہ دکھاسکیں اور ہرگز نہ دکھاسکیں گے تو انہیں اقرار کرنا ہوگا کہ ہمارے مسیح موعود نے اس جگہ "اہل لغت" پر صریح جھوٹ باندھا ہے اور سراسر غلط بیانی سے کام لیا ہے ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

مرزائیو! یاد رکھو اگر تم نے "اہل لغت" کا یہ متفقہ فیصلہ نہ دکھایا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ تمام اقوال یاد کرلینا جن میں انہوں نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ وہ لعنتی ہے وغیرہ وغیرہ

صاحبان! جب تک مرزائی اصحاب لغت کا حوالہ تلاش کریں آپ میری طرف متوجہ ہوں کہ لفظ توفی کا حال سنیں۔

یہ لفظ تین معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱) پورا لینا۔ (۲) نیند۔ (۳) موت۔ پہلے معنی اس لفظ کے حقیقی اور وضعی ہیں۔ مؤخر الذکر دونوں معنی یعنی نیند اور موت اس لفظ کے مجازی معنی ہیں۔ چنانچہ امام زمخشری جس کے متعلق مرزائیوں کے مسیح موعود نے خود لکھا ہے کہ اس کے مقابل پر کسی کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۲۰۲)۔ یہ امام صاحب اپنی کتاب "اساس البلاغہ" میں رقم فرماتے ہیں:۔

ومن المجاز توفی فلان وتوفاہ اللہ و ادرکتہ الوفاۃ۔ یعنی توفی کے معنی موت لینا مجازی ہیں۔ ایسا ہی تاج العروس شرح قاموس جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۴ میں لکھا ہے۔

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں:۔

وقد عبر عن الموت والنوم بالتوفی۔ یعنی موت و نیند توفی کے مجازی معنی ہیں اصلی اور حقیقی معنی توفی کے اخذ الشیء وافیاً ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی وغیرہ) یعنی چیز کو پورا پورا لینا۔ چنانچہ عرب کہا کرتے ہیں توفیت منہ دراھمی (تفسیر کبیر) میں نے اس سے اپنے درہم پورے وصول کرلئے۔

توفی کا لفظ خود وفا سے ماخوذ ہے اور وفا کہتے ہیں پورا کرنے کو۔ لسان العرب جلد ۲۰ میں لکھا ہے الوفاء ضد الغدر یعنی وفا غدر کی ضد ہے۔ چنانچہ محاورہ عرب ہے۔ یقال وفی بعھدہ یعنی اس نے اپنا عہد پورا کیا۔ نیز اسی لسان العرب میں ہے:۔ توفیت المال منہ واستوفیتہ اذا اخذتہ کلہ (جلد ۲۰) یعنی توفیت المال (باب تفعل) اور استوفیتہ (باب استفعال) دونوں ہم معنی ہیں یعنی میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا۔ اسی کے قریب قریب علامہ فیومی نے مصباح المنیر میں رقم فرمایا ہے۔ اساس البلاغہ میں ہے۔ استوفاہ وتوفاہ استکملہ یعنی استوفاہ اور توفاہ کے معنی ہیں پورا لیا

ahmadimuslim.de

فتح ربانی۔ مسئلہ حیات مسیح پر ایک تحریری مباحثہ (۱۹۹) ... قیمت صرف ۶ر پتہ:- منیجر اہلحدیث

اُس نے - لسان العرب جلد ۲۰ میں یہ محاورہ بھی مرقوم ہے:
توفیت عدد القوم اذا عددتھم کلھم - یعنی
جب کوئی شخص قوم کی گنتی پوری کر لیتا ہے تو کہتا ہے
توفیت عدد القوم میں نے قوم کی گنتی پوری لے لی ہے
الحاصل لفظ توفی کے حقیقی معنی پورا لینے کے
ہیں اور یہ قاعدہ مسلّمہ فریقین ہے کہ حقیقی معنی کے ہوتے
ہوئے مجازی معنی لینا غلط و باطل ہیں۔

اندریں صورت آیت یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ
وَرَافِعُکَ کے معنی بالکل عیاں ہیں۔ یعنی اے
عیسیٰ میں تجھے زندہ لیکر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں

**ایک اور طرح سے** آیت یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ
مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ کے معنی سمجھنے کیلئے
حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعات پر ایک گہری نگاہ
ڈالیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اس وقت کا
نقشہ یہ ہے کہ حضرت مسیح محصور ہیں۔ اُن کے دشمن
قتل پر آمادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ
یہود نے قتل مسیح کی تدبیر کی، ان کے بالمقابل
خدا نے بھی تدبیر کی اور خدا بہترین مدبر ہے۔
چنانچہ خدا نے مسیح کو وعدہ دیا:-
یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ
وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اے میرے رسول تو خوف نہ کر میں تیری توفی
کرونگا۔ تجھے اپنی طرف اٹھا کر دشمنوں سے بچاؤنگا
مرزا غلام احمد قادیانی نے اس وعدہ الٰہی کا ذکر ان
الفاظ میں کیا ہے:-
"خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے بچاؤنگا
اور تیرا اپنی طرف رفع کرونگا" (اربعین ۳ صفحہ ۱)
بنا بریں ظاہر ہے کہ مسیح کو بچانے کا وعدہ واقعہ صلیب
کے وقت سے متعلق ہے جو اسی وقت پورا ہونا چاہئے
تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود اقراری ہیں کہ وعدہ
ہذا کے الفاظ:-
"دلالت کرتے ہیں کہ یہ وعدہ جلد پورا ہونے والا
ہے اور اس میں کچھ توقف نہیں" (ازالۃ الاوہام صفحہ ...)

صفحہ ۴۹ طبع اول۔ صفحہ ۷ طبع دوم)
اب اگر اس جگہ توفی کے معنی موت لئے جائیں۔ جیسا کہ
مرزائی کہتے ہیں تو معنی آیت یہ ہونگے کہ اے عیسیٰ! تیرے
دشمن تجھے مارنا چاہتے ہیں تو کچھ غم نہ کر اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ
میں ابھی تیری جان نکالے لیتا ہوں وَرَافِعُکَ اِلَیَّ
اور اس کے بعد تیری روح کو اپنی طرف "عزت کی موت[1]
دیکر" اٹھاؤنگا۔ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اور تیرا خاتمہ کرنے کے بعد ان کفار دشمنوں[2] سے تجھے
پاک کرونگا۔

صاحب علم اور منصف مزاج ناظرین! آپ خود غور فرمائیں
کہ یہ ترجمہ جو مرزائی کتب پر مبنی ہے کس قدر لغو ہے۔ اگر
یہ صحیح مانا جائے تو اس کا یہ مطلب نکلیگا۔ خدا تعالیٰ کا
یہ وعدہ کہ "میں تجھے بچاؤنگا" کفار سے پاک رکھونگا
میں بہترین تدبیر کرنے والا ہوں وغیرہ یکسر غلط و باطل،
لغو و لچر تھا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

سب سے بڑھ کر مرزائیوں کے مسیح موعود نے
جو اپنی متعدد کتب میں قرآن شریف کی آیت وَاٰوَیْنٰھُمَآ
اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ ۔ میں تحریف کرتے
ہوئے نیز اپنا الہام جتا کر یہ لکھا ہے کہ مسیح اُس وقت
صلیب سے زندہ اُتر آیا تھا۔ کشمیر آکر ایک سو بیس برس
عمر پاکر فوت ہوا، وہیں اس کی قبر موجود ہے۔ یہ سب کا
سب جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وعدہ الٰہی یٰعِیْسٰٓی
اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ تو بزمانہ صلیب دیا گیا تھا جو اسی وقت
پورا ہونا تھا۔ اور بقول مرزائیوں کے توفی کے معنی موت
ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ مسیح اسی وقت فوت ہو گئے۔

خلاصہ یہ کہ اس آیت میں توفی کے معنی موت کرنا
قرآن و حدیث، کتب لغت، اقوال مرزا وغیرہ کے صریح
خلاف ہے۔ مرزائی لوگ توفی کے معنی اپنے مسیح موعود
کے اقوال کے ماتحت کشمیر کی طرف جانا کریں۔ ہم بروئے
آیت وَرَافِعُکَ اِلَیَّ مسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا
کریں گے۔ توفی کے معنی موت ہرگز نہیں ہو سکتے
اگر کسی مرزائی میں جرأت ہے تو کر دکھائے۔ ایک سو
روپے انعام کا میری طرف سے اعلان ہے۔

قارئین کرام! اگرچہ میرا دل چاہتا تھا کہ اس
علمی مسئلہ پر بالتفصیل بحث کروں۔ مگر یہ مضمون پہلے
ہی کافی لمبا ہو گیا ہے اس لئے بادلِ ناخواستہ اسی پر
ختم کرتا ہوں۔

اگر آپ مسئلہ حیات مسیح پر فیصلہ کن بحث دیکھنے کے
متمنی ہیں تو خاکسار کی کتاب "محمدیہ پاکٹ بک" ملاحظہ
فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خادم:- محمد عبد اللہ معمار امرتسر

---

[1] رفع کے معنی مرزا جی نے ازالۃ الاوہام میں عزت کی موت کئے ہیں (صفحہ ۲۹۲ طبع اول و صفحہ ۲۴۶ طبع سوم)

[2] تطہیر کے معنی مرزا نے ازالۃ الاوہام میں صلیبی موت سے بچانا کئے ہیں (صفحہ ۹۲۳ طبع اول۔ صفحہ ۳۵۸ طبع سوم)

## مدرسہ دار السلام عمر آباد کی تعلیمی حالت

(ملخص از مراسلہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل)

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ میں مدرسہ مذکور میں گیا۔ طلبہ و مدرسین سے مل کر خوش ہوا۔ مدرسہ ہذا کے بانی نے جنگل میں بنیاد رکھی تھی۔ آج خاصی رونق سے مدرسہ چل رہا ہے۔ تقریباً دو سو طلبہ پڑھتے ہیں۔ مکان میں گنجائش نہیں ورنہ اور داخلہ ہو سکتا ہے۔ بانی مدرسہ کے بعد بہتر ہوگا کہ ان کے برادر خود دخیل ہو کر مدرسہ کا انتظام کریں۔ خدا وہ دن کرے کہ وہ اس مذہبی امر میں دلچسپی لیں۔ مرحوم کے بیٹے اس وقت انتظام کر رہے ہیں خدا ان کو توفیق مزید عنایت کرے۔ عمارت مدرسہ کے ساتھ ہی مدرسین کے رہائشی کمرے بھی بنوائے گئے ہیں جو نہایت موزوں امر ہے۔

**لائبریری** مدرسہ کے ساتھ لائبریری بھی ہے۔ جہاں ہر فن کی کتابیں اور اخبارات موجود رہتے ہیں۔ ملازمین صبح سے شام تک ہوتے ہیں اور مطالعہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

مدرسہ کا پریس بھی ساتھ ہی ہے اور مدرسہ کے ایک حصہ میں انگریزی اور تعلیمی مدرسہ گاہ بھی ہے۔ جس میں تقریباً ایک سو طلبہ ہیں۔

اس کے ساتھ زنانہ مدرسہ بھی ہے جس میں لڑکیاں

(شہادت القرآن، مسئلہ حیات مسیح اور قادیانی اعتراض صفحہ ۸۰ کا دندان شکن جواب۔ جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ۔ (ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث))

شہادت القرآن قیمت عہ محصول ڈاک ۔ پتہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

علاوہ مذہبی تعلیم کے علم سوجہاصل کرتی اور دستکاری سیکھتی ہیں۔

مدرسہ کی طرف سے ماہوار رسالہ بھی شائع ہوتا ہے

ان تمام اوصاف کے باوجود ایک کمی ہے اور وہ یہ کہ اکثر مدرسین نماز میں سستی کرتے ہیں۔ اور یہ طلبہ کیلئے بہت برا نمونہ ہے۔ مہتمم صاحب کا فرض ہے کہ اس نقص کو فوراً رفع کریں۔

طلبہ کو مضمون نگاری میں مہارت پیدا کرنے پر خاص توجہ درکار ہے۔

(محمد عبد اللہ عقیل)

# مولانا سیالکوٹی امرتسر میں!

## یوم الجمعہ ۱۹ مئی ۳۹ء

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

ناظرین گذشتہ اخبار میں حاجی محمد عبد الغفار صاحب مرحوم دہلوی کی وفات حسرت آیات کا واقعہ پڑھ چکے ہیں حاجی عبد الغنی صاحب کا ایک خط کراچی سے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو پہنچا کہ حاجی صاحب مرحوم کے برادر حقیقی جو سفر حج میں حاجی صاحب مرحوم کے ہمراہ تھے، ۱۹ تاریخ کا جمعہ آپ کے ساتھ امرتسر میں پڑھیں گے۔ اس خط کی بنا پر حضرت مولانا امرتسری نے مولانا سیالکوٹی کو اطلاع دی اور وہ جمعرات کی شام کو امرتسر میں تشریف لے آئے اور آپ نے جمعہ کی نماز مسجد مولانا غلام العلی صاحب مرحوم کی مسجد واقعہ کرہ سفید میں پڑھائی۔ خطبہ میں آیت اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الخ کے ضمن میں آپ نے آنحضرت صلعم کے اس فیضان و احسان کا ذکر نہایت دلپسند طریق میں فرمایا۔ جو آپ نے دنیا میں حقوق نسوانی کی حفاظت کے متعلق کیا۔

اس کے بعد آپ کے الفاظ وَالذّٰکِرِیْنَ اللہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرَاتِ کی تفسیر میں خدایاد مردوں اور خدایاد خواتین کے اوصاف جو قرآن مجید اور حدیث شریف میں وارد ہیں اپنے موثر پیرایہ میں بیان کئے کہ حاضرین کمال محظوظ ہوئے۔ خطبہ میں آپ نے نماز تہجد اور بعدہٗ نماز اشراق کی برکات دینی و اخروی کا بیان ایسے انداز میں بیان کیا کہ حاضرین ہمہ تن گوش ہو گئے خطبہ میں نماز تہجد اور نماز اشراق کے متعلق کئی ایک رغبت بھرے ضروری سوالات کرنے لگ پڑے۔ جو مولانا صاحب سیالکوٹی نے بکمال وضاحت بیان فرما دئیے۔ اس وقت حاضرین پر جو سماں تھا وہ اس تحریر میں پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ غرض ایک گھنٹہ تک سامعین (مرد و خواتین) پر قرآن و حدیث کے آب زلال سے خوش کام رہے۔ کئی لوگوں نے ان ہر دو نمازوں کو بالالتزام ادا کرنے کا ذکر اپنی زبان سے کر دیا۔

خاتمہ پر مولانا صاحب نے اپنے امرتسر آنے کی غرض و غایت بیان کی اور حاجی محمد عبد الغفار صاحب دہلویؒ کے برادر حقیقی حاجی عبید الرحمٰن صاحب سے جو اس وقت سامعین خطبہ میں شامل تھے۔ تعارف کرایا۔ اور بعد از نماز جمعہ حاجی صاحب مرحوم کا صدہا اہل حدیث نے جنازہ غائبانہ پڑھا۔

## تتمہ۔ کیفیت نماز اشراق

حضرت مولانا صاحب نے نماز اشراق کی کیفیت میں فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم! میرے لئے شروع دن میں چار رکعتیں پڑھ میں دن کے آخری حصہ میں تیرے لئے کفایت کرونگا۔

اسی کے ضمن میں مولانا نے فرمایا کہ میرا معمول اس نماز کی بابت یہ ہے کہ جب پڑھنے لگتا ہوں تو چار رکعتیں پڑھتا ہوں۔

پہلی رکعت میں سورۃ وَالضُّحٰی مع بسم اللہ دوسری میں سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ مع بسم اللہ۔ تیسری میں سورۃ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ مع بسم اللہ اور چوتھی میں سورۃ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ مع بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ آخری اَلتَّحِیَّات میں حسب قاعدہ درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ (خداوندا! میرے گھر کو کشادہ کر۔) وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (اور میرے رزق میں برکت بخش) وَاجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِیْ وَاَحْسَنَ عَمَلِیْ فِیْ آخِرِ عُمُرِیْ (اور میرا زیادہ کشادہ رزق اور زیادہ اچھا عمل میری آخری عمر میں کر)

یہ دعا عام لوگوں کے لئے نئی تھی۔ کئی لوگوں نے مولانا سے یاد کرنی چاہی۔ لیکن چونکہ گرمی سخت تھی۔ اس لئے لوگوں کی پیاس بجھ نہ سکی۔ لہٰذا شائقین کا شوق پورا کرنے کے لئے اور دیگر احباب کے علم کے لئے بھی اس کو اخبار میں لکھ دیا ہے۔

سورۃ لِاِیْلٰفِ کے متعلق مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اس سورۃ کی قرأت سب طرح کی آفت سے امن میں رکھتی ہے۔ والسلام

## تفسیر واضح البیان اُردو

معارف و حقائق قرآنی کا نچوڑ

مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ اکثر لاینحل مسائل کو اسوۂ رسول کی روشنی میں حل کیا ہے۔ اگر آپ اپنی ایمانی روح کو تازہ کرنا چاہتے ہیں تو منگوا کر مطالعہ کریں۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۳۰×۲۰ ضخامت ۴۸۰ صفحات قیمت بے جلد ۲؎۔ مجلد ۳؎۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# ایک فتویٰ متعلقہ تقلید اور اس کا جواب

بستی بڈانماں موضع خیر محمد سادات تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں اہل حدیث کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ ان علاقوں میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مریدین زیادہ ہیں۔ احناف اور اہل حدیث افراد میں بہترین طریق پر مسائل میں گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اور ہر دو خیال کے آدمی یک جا نماز وغیرہ پڑھ لیا کرتے تھے۔ تھوڑے عرصہ سے ایک قلمی فتویٰ سید عطاء اللہ شاہ صاحب کا کسی صاحب نے منگوایا ہے۔ جس سے حالات بدل گئے ہیں۔ وہ فتویٰ جناب کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ اس کو اخبار میں مع جواب الجواب درج فرما کر ہمیں مشکور فرمائیں :-

" از امرتسر

عزیزی مقبول احمد وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ آپ کا خط ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ عزیز من آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندوستان میں خواجہ معین الدین چشتیؒ اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور حضرت مخدوم و مجدد شیخ احمد سرہندیؒ اور خواجہ نظام الدین اولیاؒ اور حضرت بابا شیخ فرید شکر گنجؒ اور حضرت داتا گنج بخشؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور شاہ عبدالغنیؒ، شاہ محمد اسحاقؒ شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ اور بیرون ہند کے تمام اکابر امت سب کے سب مقلد ہی گذرے ہیں۔ ان حضرات کے علم کا اندازہ لگانے والے آج دنیا میں ناپید ہیں۔ چہ جائیکہ ایسا علم رکھنے والے موجود ہوں۔ میں بیچارہ کیا حیثیت رکھتا ہوں اور آپ کی بھی کیا حیثیت ہے۔ ہمارے لئے تقلید کے سوا چارہ ہی نہیں۔ ہاں جو شخص ان تمام بزرگان دین سے زیادہ علم رکھتا ہو اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ساری دنیا کے تمام مسلمان بھی مقلد ہیں اور میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو شخص غیر مقلد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ غلط بیان کرتا ہے وہ مقلد ہے۔ فرق اتنا ہے کہ ہم امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں جن کی دنیا بھر میں اکثریت ہے اور کچھ حضرت امام شافعیؒ کے اور کچھ حضرت امام مالکؒ کے اور کچھ حضرت امام احمد حنبلؒ کے۔ اور یہ بزرگ یا مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقلد ہونگے۔ یا مولانا ابراہیم سیالکوٹی کے مقلد ہونگے یا دہلی کے کسی اور مولانا صاحب کے مقلد ہونگے۔ فاتحہ امام کے پیچھے تمام حنفیہ نہیں پڑھتے میں بھی نہیں پڑھتا۔ والسلام!

دعاگو سید عطاء اللہ شاہ بخاری

**جواب** ان بزرگوں کے حالات جو ان کی تصنیفات سے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ تو صریح عدم تقلید کی شہادت دیتے ہیں۔ ہم ایک دو مثالیں پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم نے کتاب حجۃ اللہ میں تقلید کی بابت صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ تین سو سال تک اس کا وجود نہ تھا۔ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب تنویر العینین میں تقلید کی صاف تردید کی ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کے اقوال بھی تفسیر عزیزی میں تقلید کے خلاف ملتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان حضرات کو متبحر عالم مان کر بھی مقلد کہہ کر ان کی توہین کیوں کی جاتی ہے۔ کیونکہ مقلد تو ایسا ادنیٰ درجہ ہے کہ بقول صاحب مسلم الثبوت (اصول فقہ کی مستند کتاب) مقلد کو اجماع میں بھی دخل نہیں ہے جیسے کافر کو دخل نہیں۔ یہ الفاظ ہمارے نہیں۔ بلکہ صاحب مسلم الثبوت کے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب مذکور

پھر جو مسئلہ تین سو سال تک یعنی خیر القرون سے دو سو سال بعد بھی رائج نہ ہوا ہو اس کو شریعت کا مسئلہ بتانا تحکمانہ زور آوری ہے۔ اسی لئے مولانا عبدالحی صاحب نے فتاویٰ لکھنوی میں لکھا ہے کہ حنفی شافعی ہونا اسلامی حکم نہیں ہے۔ (فتاویٰ لکھنوی جلد اول صفحہ [illegible])

اور یہ کہنا کہ اکثریت دنیا میں حنفیوں کی ہے یہ دعویٰ ثبوت طلب ہے۔ عرب جو دنیائے اسلام کا مرکز ہے وہاں تو حنفیوں کی بہت قلت ہے، دوسری جگہ کا شمار مدعی صاحب پیش کریں۔ ہاں اس موقع پر یہ بات ظاہر کرنے سے بھی ہم نہیں رک سکتے کہ ان حنفیوں کی بے شک کثرت ہے جن کو خود شاہ صاحب گمراہ جانتے اور کہتے ہونگے یعنی قبروں کے پجاری، مجاور، قوال اور قوالی کے سننے والے، طبلہ سارنگی بجانے والے، مجالس میلاد میں سروقد کھڑے ہو جانے والے ایام محرم میں تعزیہ بنانے والے، گلوں میں سیلی ڈالنے والے، بیوی کی صحنک کرنے والے، بغداد کی طرف نماز کے بعد گیارہ قدم مارنے والے، یا علی یا حسین کا وظیفہ پڑھنے والے۔ جن کا پورا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے یوں کھینچا ہے ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
جھکے آگ کو بہر سجدہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ہاں ایسے حنفیوں کی بھی کثرت ہے۔ اور ان کو شاہ صاحب خوب جانتے ہیں جن کا یہ وظیفہ ہے ؎

بندرا بن وچہ گئوواں چرائے
لنکا دے وچہ ناد بجائے
عبداللہ دے گھر جائی دا
ساتھوں کی [illegible] دا

ہاں ان مقلدوں کی بھی کثرت ہے جن کا عقیدہ اس شعر میں ہے ؎ [illegible]

(۵۸۴) [illegible]

# فتاوی

س ۱۳۶} جمعہ کے بعد دو رکعت سنت ادا کرنی چاہئے یا چار رکعت ۔ نیز اگر جمعہ کی پہلی چار سنتیں رہ جائیں تو بعد نماز جمعہ پڑھی جاویں یا نہ ؟

(سائل خریدار نمبر ۱۲۲۹۵)

ج ۱۳۶} قبل جمعہ سنن کی تعداد کسی صحیح روایت میں نہیں آئی ۔ تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعتیں ضرور پڑھنی چاہئیں ۔ فرضوں کے بعد دو اور چار رکعات (ہر دو طرح) مروی ہیں ۔

ابوداؤد میں ہے :۔ کان ابن عمر رضی اللہ عنہ یطیل الصلوٰۃ قبل الجمعۃ ویصلی بعدھا رکعتین فی بیتہ ویحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ سے قبل لمبی نماز پڑھتے اور بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے اور بیان فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے ۔" صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً راوی ہیں ۔ اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعًا فان عجل بک شئی فصل رکعتین فی المسجد ورکعتین اذا رجعت ۔ یعنی فرمایا کہ جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھا کرو ۔ اگر کسی وجہ سے جلدی ہو تو دو مسجد میں پڑھ لیا کرو اور دو رکعتیں واپسی کے بعد پڑھ لو اوسط طبرانی میں روایت ہے :۔

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الجمعۃ رکعتین و بعدھا رکعتین (تلخیص) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے اور بعد بھی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ۔ ہٰذا واللہ اعلم ۔

س ۱۳۷} لیلۃ المبارکہ کے بارے میں جو کچھ آیا ہے کہ فیھا یکتب کل مولود فی ھذہ السنۃ و فیھا یکتب کل ھالک فی ھذہ السنۃ الخ کیا یہ کتب کو فرشتہ لکھتے ہیں تو علم غیب اس بارے میں ہے ۔ لہٰذا کیا حکم ہے ۔

(سائل غلام محمد از سری نگر)

ج ۱۳۷} قرآن پاک میں لیلۃ مبارکہ کے ذکر میں ارشاد ہے ۔ فیھا یفرق کل امر حکیم امراً من عندنا الآیہ ۔ یعنی جو کچھ ہوتا ہے ہماری طرف سے ہوتا ہے ۔ جو الفاظ آپ نے لکھے ہیں قطع نظر اس سے کہ وہ صحیح ہیں یا غیر صحیح ان کا یہی مطلب ہے ۔ درصورت صحیح الفاظ ملائکہ جاننے کے جو کچھ لکھتے ہیں بحکم الہٰی لکھتے ہیں جیسے قلم کو حکم ہوا تھا اکتب ۔ قول فیصل یہ ہے کہ یہ تفسیری روایات ہیں جو صحت کو نہیں پہنچتیں ۔ واللہ اعلم ۔

س ۱۳۸} ایک قبر پرست کہتا ہے کہ میں ہر وقت نداء استعانت کرونگا ۔ مجھے قرآن کریم امر کرتا ہے ۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا ۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۸} یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ مخصوص ہے ۔ جیسے حکم آیۃ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہٗ بالقول الآیہ ۔ مسلمانو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر بلند نہ کرو ۔

س ۱۳۹} حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ ۔ دوسری حدیث میں آیا ہے ان کے بچے ذریت جہنم میں ان کے ساتھ ہونگی ۔ لہٰذا کیا جواب ہے ؟

ج ۱۳۹} آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ سوال ہوا کہ مشرکین کے بچے کہاں ہونگے آپ نے فرمایا جنت میں (مشکوٰۃ) اور قرآن مجید اس کی تائید کرتا ہے ۔ انا اعتدنا جہنم للکافرین نزلاً ۔ ہم نے کافروں کے لئے جہنم تیار کیا ہے ۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ الآیہ ۔ یعنی اللہ ایک ذرے برابر ظلم نہیں کریگا ۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ بے گناہ کو جہنم میں نہیں ڈالا جائیگا ۔ واللہ اعلم ۔

س ۱۴۰} اگر رمضان شریف میں سحری کھانے کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہیں جائز ہے تو اس کے بعد اذان فجر دوسری جائز ہے ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۰} اذان نماز فجر میں یہ کلمات کہنے آئے ہیں نماز تہجد میں نہیں آیا ۔

س ۱۴۱} اگر دو یا تین عقد نکاح ایک ہی مجلس میں ہونے والے ہوں کیا خطبہ نکاح ایک ہی ادا کیا جائے یا عدد کے مطابق ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۱} خطبہ مسنون ہے ۔ ایک ہی خطبہ سے دو نکاح کا ایجاب و قبول ہو تو حرج نہیں ۔ مگر خطیب نیت کرے ۔ لقولہ علیہ السلام الاعمال بالنیات

س ۱۴۲} اگر دو یا تین میت اکٹھے نماز جنازہ پہنچیں کیا نماز جنازہ الگ الگ ادا کیا جائے یا اکٹھے ؟

(سائل غلام محمد ولد عبد الغنی از سری نگر کشمیر)

ج ۱۴۲} کئی میتوں کا ایک ہی نماز جنازہ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر کو اکٹھا کر کے نماز پڑھی تھی ۔ واللہ اعلم !

---

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

؎ وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

نوٹ :۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے حالات سے جہاں تک ہم واقف ہیں ہم اس فتوے کو ان کی طرف نسبت کرنا صحیح نہیں جانتے ۔

باوجود اس کے ہم نے جواب دیا وہ اس حیثیت سے دیا کہ عام طور پر مقلد علماء کے فتوے یہی ہیں ۔ رہا مسئلہ فاتحہ خلف الامام ۔ سریہ نمازوں میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی ہدایہ میں موجود ہے ۔ باقی جہریہ میں اختلاف ہے اس کی تحقیق مولانا عبد الحی کی کتاب امام الکلام میں مفصل ملتی ہے ۔ اس کے علاوہ حضرت پیر بغداد شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین میں بھی یہ مسئلہ ملتا ہے متقدمین علماء نے بھی اس پر پوری توجہ کی ہوئی ہے امام بخاری اور جزء القراۃ بیہقی میں پوری تفصیل ملتی ہے ۔ شاہ صاحب اور دیگر احباب ان کتابوں پر غور کریں اور کامل توجہ سے غور کریں ۔ ان میں بلا تعصب بھی تحقیق سے کام لیا گیا ہے ۔

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستاں** مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جون ۳۸ئہ میں ختم ہوجائیگی اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ حسب دستور سابق اپنے نام اخبار جاری رکھنا چاہیں تو از راہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت سے ہی وضع کرکے للعہ سالانہ یا ۲ شش ماہی) ارسال کردیں۔ اگر خریداری ہی سے انکار ہو تو اسی اخبار کو بعینہٖ خط اپنے نمبر پر نشان کرکے واپس بھیجدیں۔ مہلت درکار ہو (جو زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک دی جائیگی) تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ جو اصحاب پہلے مہلت حاصل کرچکے ہیں وہ مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں بلکہ اپنے وعدہ کا ایفا کرکے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

برما اور بیرون ہند کے خریدار حضرات بھی اپنی اپنی قیمتیں بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر بہت جلد ارسال کردیں۔

غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے۔ وہ ۳۰۔ جون کے بعد بند کردیا جائیگا۔ ایسے حضرات کو مہلت وغیرہ دینے کا قانون نہیں ہے۔

۹۱ - ۱۰۷ - ۱۱۵ - ۳۶۰ - ۵۵۶ - ۵۶۷ -
۶۱۰ - ۱۶۷۵ - ۲۷۸۲ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ -
۴۳۵۱ - ۴۹۰۰ - ۴۷۷۳ - ۴۹۳۳ - ۵۴۰۵
۵۴۱۹ - ۵۶۳۸ - ۶۰۹۹ - ۶۱۲۷ - ۶۳۳۹ -
۶۴۹۳ - ۶۷۸۹ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ - ۷۵۳۴ -
۷۸۷۷ - ۷۹۷۳ - ۸۴۰۸ - ۸۷۵۹ - ۹۲۵۴
۹۳۹۸ - ۹۴۲۹ - ۹۴۳۱ - ۹۴۳۸ -
۹۴۳۹ - ۹۴۵۷ - ۹۸۹۹ - ۹۹۴۹ -
۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۱۶ - ۱۰۲۴۴
۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۴۵۰ -
۱۰۹۲۸ - ۱۰۹۹۵ - ۱۰۹۹۶ - ۱۰۹۹۸۰ -
۱۰۹۷۹ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۹۳۲ - ۱۰۹۵۲ -
۱۰۹۹۱ - ۱۱۱۳۵ - ۱۱۱۳۷ - ۱۱۱۷۷ -
۱۱۱۸۶ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۲۴۶ - ۱۱۳۱۶
۱۱۳۸۹ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۳۵ -
۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۲۵ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۷۸۴ -
۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۶۶ - ۱۱۸۷۳ - ۱۱۸۷۴ -
۱۱۸۷۷ - ۱۱۸۸۹ - ۱۱۸۹۱ - ۱۱۹۰۶ -
۱۱۹۲۱ - ۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۵۱ -
۱۲۰۵۸ - ۱۲۰۶۲ - ۱۲۰۹۴ - ۱۲۱۱۴ -
۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۷۶ - ۱۲۱۸۳ - ۱۲۱۸۶ -
۱۲۱۸۷ - ۱۲۱۹۰ - ۱۲۲۳۴ - ۱۲۲۴۴ -
۱۲۲۷۰ - ۱۲۳۲۸ - ۱۲۳۳۳ - ۱۲۳۵۰ -
۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۵۷ - ۱۲۳۶۰ - ۱۲۳۶۹ -
۱۲۳۷۰ - ۱۲۳۷۵ - ۱۲۳۸۶ - ۱۲۳۸۸ -
۱۲۳۹۰ - ۱۲۳۹۴ - ۱۲۳۹۵ - ۱۲۳۹۷ -
۱۲۳۹۸ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۰۰ - ۱۲۴۰۱ -
۱۲۴۲۳ - ۱۲۴۴۱ - ۱۲۴۴۸ - ۱۲۴۶۱ -
۱۲۴۶۶ - ۱۲۴۶۷ - ۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ -
۱۲۴۷۴ - ۱۲۴۸۱ - ۱۲۴۹۹ - ۱۲۵۳۱ -
۱۲۵۳۲ - ۱۲۵۳۳

**نوٹ** اگر کسی صاحب کو اپنے حساب میں شک و شبہ ہو تو ۲۹ جون تک اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۰ جون کا پرچہ کسی قسم کی اطلاع یا قیمت اخبار وصول نہ ہونے کی صورت میں وی پی بھیجا جائیگا۔

(نیاز مند مینیجر اہلحدیث امرتسر)

**مولانا سیالکوٹی امرتسر میں** حاجی عبد الغفار مرحوم کے برادر اصغر حاجی عبید الرحمن صاحب کی سفر حج سے واپسی کی خبر سن کر مولانا سیالکوٹی ۱۸۔ مئی کو بغرض تعزیت امرتسر تشریف لائے۔ ادھر حاجی صاحب ممدوح بھی ۱۹۔ مئی کو امرتسر پہنچ گئے۔ مولانا سیالکوٹی نے ۱۹۔ مئی کا خطبہ جمعہ مسجد مولانا غلام علی صاحب مرحوم کٹرہ سفید میں پڑھایا۔ بعد نماز حاجی صاحب مرحوم کا جنازہ غائب بھی پڑھایا۔ عشاء کی نماز کے بعد چوک لوہگڑھ میں وعظ فرمایا۔ ۲۰۔ مئی کو صبح کو حسب معمول درس دیکر نو بجے کی گاڑی سیالکوٹ تشریف لے گئے۔

بسلامت روی و باز آئی (محرر دفتر)

**صادق آباد ریاست بہاولپور** سے ایک صاحب خیر نے دار الحدیث مدرسہ مکہ مکرمہ و مدنی دار الحدیث کیلئے ۸/۸ روپیہ دفتر اہلحدیث امرتسر میں ارسال فرمائے ہیں۔

**غریب فنڈ** میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ صرف فتویٰ فنڈ سے ۱۳ وصول ہوئے ہیں۔ اصحاب خیر صدقات وخیرات کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ کیونکہ اس فنڈ سے غریب اور نادار اصحاب کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے جو خود مطالعہ کرکے دوسروں کو بھی توحید وسنت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ گویا اس فنڈ کی امداد کرنا درحقیقت توحید وسنت کی تبلیغ میں امداد کرنا ہے۔ پس ناظرین اس فنڈ کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

**حاجی یونس خان صاحب** رئیس دتاؤلی ضلع علیگڈہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲۔ مئی کو بعد نماز جمعہ حاجی عبد الغفار صاحب دہلوی کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ اللهم اغفر له وارحمه۔

**آرہ میں صوبائی اہل حدیث لیگ کا قیام** جنرل سکرٹری اہل حدیث لیگ آرہ کی دعوت پر شہر و ضلع آرہ و صوبہ بہار کے اکثر اضلاع کے تقریباً ۸۰ نمائندگان و ممبران آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی مجلس شوریٰ بتاریخ ۱۴۔ اپریل ۳۹ئہ مدرسہ انوار احمدیہ میں زیر صدارت جناب مولانا حاجی عبد المجید صاحب زمیندار دولت پور منعقد ہوئی۔ اور باتفاق راے اہل حدیث لیگ صوبہ بہار کی تشکیل عمل میں آئی۔ مولانا عبد الوہاب صاحب مہتمم مدرسہ دار العلوم انوار احمدیہ و میونسپل کمشنر آرہ صدر اور مولوی عبد العفو صاحب فاضل رحمانیہ عظیم آبادی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔

اہل حدیث لیگ صوبہ بہار کے اجلاس کی تیاریاں بلند پیمانہ پر شروع ہوگئی ہیں۔ تاریخوں کا اعلان عنقریب ہوگا۔ نیاز مند عبد العفو فاضل رحمانیہ عظیم آبادی جنرل سیکرٹری بہار صوبائی اہل حدیث لیگ آرہ۔

(مہربانی اشاعت شکریہ وصول)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## لکھنؤ میں کربلا ہے؟

لکھنؤ کے شیعہ سنی فساد کو شیعہ اخبارات بہت بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ سول نافرمانی کر کے جیل میں جانے والے شیعوں کو امام حسین کے اتباع سے تشبیہ دیکر مجاہدین کا لقب دیتے ہیں۔ کانگریسی وزارت کو یزیدی حکومت سے مشابہ بتاتے ہیں۔ غرض اس نزاع کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں کہ گویا جنگ بدر اور جنگ خندق (جن میں آیندہ ترقی اسلام مضمر تھی) کی طرح یہ بھی بہت بڑا معرکہ ہے۔

ہم اس سے تو روک نہیں سکتے کہ شیعہ احباب اس نزاع کو جس نام سے چاہیں موسوم کریں۔ ہاں اتنا پوچھنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ آپ لوگ جن بزرگوں کے نام لیوا ہیں انہوں نے بھی اُس زمانے میں حکومت کی نافرمانی کر کے تبرا پڑھنا شروع کیا تھا جس طرح آپ لوگوں نے کیا ہے۔

کتب شیعہ میں ہم یہ مضمون صریح پاتے ہیں کہ بجائے تبرا اور دشنام دہی کے ائمہ اہل بیت خلفاء سے محبت رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے اور صاف کہتے تھے کہ ابوبکر الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق من لم یصدقہ فلا صدقہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ (کشف الغمہ) یعنی جو شخص ابوبکر کو صدیق نہ سمجھے خدا اسکو دین و دنیا میں صادق نہ ٹھیرائیگا

یہ بحث بڑی طویل الذیل ہے اس لئے ہم اس میں پڑنا نہیں چاہتے۔ کل شیعہ برادران سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر کانگریسی حکومت بھی بقول آپ کے یزیدی حکومت ہے تو آپ بھی اس کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو شیعوں نے خلاف یزید یہ کے ساتھ کیا تھا جبر بانی کر کے ہمیں کس روایت سے دکھائیں کہ اُس زمانے کے شیعوں نے یزیدی حکومت کی نافرمانی کر کے جیل خانے بھرے تھے یا سر تسلیم خم کیا تھا۔ پھر آپ کیوں نے یہ سول نافرمانی شروع کر کے اپنے لئے مصائب کا دروازہ کیوں کھول رکھا ہے۔ - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - -

حالانکہ شیعہ مذہب میں ایک ایسا حکم بھی ہے جس پر عمل کر کے ہر ایک ظالم کے مقابلے میں چین سے زندگی گذار سکتے ہیں۔ وہ ہے مسئلہ تقیہ۔ جس کی تعریف میں یہ الفاظ موجود ہیں:-

تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ (کلینی)

یعنی دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے شیعہ حضرات اپنے مسئلہ تقیہ پر عمل کریں تو آج انکو ہر طرح کی راحت مل سکتی ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ احباب شیعہ سول نافرمانی کر کے اپنے مذہب کی مخالفت نہ کریں اس سے دین و دنیا میں انکو نقصان ہوگا۔ ——— ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ نزاع جسکو جرائد شیعہ مذہبی جنگ مقدس کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہاں تک طول کھینچے گی اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ شیعہ حضرات یوپی کی کانگرسی حکومت کو یزیدی حکومت کہہ کر اس نزاع کے انجام کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جس طرح یزیدی حکومت کے سامنے اعیان شیعہ مغلوب ہو گئے تھے اسی طرح یوپی کی کانگرسی حکومت کے مقابلہ میں بھی ان کا انجام ویسا ہی ہوگا۔ یہ نتیجہ ہم کسی الہام یا اپنے فہم سے نہیں بتاتے بلکہ ان کی تشبیہ سے استنباط کرتے ہیں۔ خدا کو معلوم ہے کہ ہمیں اس نزاع سے سخت صدمہ ہے اس کی مثال ہمیں تاریخ اسلام میں کہیں نہیں ملتی۔ اس میں شک نہیں کہ شیعوں نے خلافت عباسیہ کے زمانے میں کبھی کبھی علم بغاوت بلند کیا جس میں وہ گاہے کامیاب ہوئے اور گاہے ناکام رہے۔ مگر ہم پھر کہتے ہیں کہ وہ بغاوت یا مقابلہ ایک بڑے مقصد یعنی ملک گیری کے لئے تھا اور یہ مقابلہ اس کے لحاظ سے کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق ہے۔

اظہار تعجب گذشتہ ایام میں کانگرس اور مسلم لیگ کی مفاہمت کے سلسلہ میں مسٹر جناح (صدر مسلم لیگ) کی طرف سے اس کو بنیادی تجویز ظاہر کیا گیا تھا کہ کانگرس مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرے مگر مقام تعجب ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ رہی ہیں مسلم لیگ اور اس کے صدر صاحب ایسے خاموش ہیں گویا ان کو خبر ہی نہیں۔ حالانکہ نص قرآن میں صریح حکم ہے:-

اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا۔ یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر آپس میں لڑ پڑیں تو دوسرے مسلمان ان میں صلح کرا دیں۔ کس قدر غفلت ہے کہ مسلم لیگ اور اس کے صدر محترم اس نزاع میں کسی قسم کا دخل نہیں دیتے یا ہمیں اس کا علم نہیں۔

دوسرا تعجب یہ ہے کہ ہمارے ملک میں کئی حضرات ایسے معزز لقب سے ملقب ہیں جو ان کی بھاری ذمہ داری بتاتا ہے۔ کوئی "امیر شریعت" ہے اور کوئی "امیر ملت"۔ لیکن ہمارے تعجب کی کوئی حد نہیں کہ یہ حضرات بھی اس موقع پر خاموش ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس میں دخل دینا اپنا فرض نہیں سمجھتے یا اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتے کہ دخل دیکر کامیاب ہو سکیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں ان حضرات کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس عہدہ سے سبکدوش فرمائیں۔ ورنہ عام مسلمین کو یہ حق ہوگا کہ وہ ان حضرات کے حق میں یہ شعر پڑھیں ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ غلطی سے ہوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

اخیر میں ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ابنائے اسلام کو سمجھ دے کہ وہ وحدت قومی کا خیال رکھا کریں۔

---

## فلسطین گول میز کانفرنس

ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہم نے فلسطین گول میز کانفرنس کی بابت یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ بے نتیجہ رہیگی یہی ہوا نہ صرف نہیں ہوئی بلکہ اس کی تشکیل بھی منتشر ہو گئی چنانچہ

نہیں ہوا۔ حکومت برطانیہ نے چند نئی تجاویز شائع کی ہیں جن کو یہودیوں نے سختی سے ناپسند کیا ہے۔ اور عربوں کی طرف سے آج (۲۲ مئی) تک اظہار رائے نہیں ہوا۔ نئی تجویزیں یہ ہیں کہ آئندہ پانچ سال تک یہودیوں کا داخلہ ۷۵ ہزار تک محدود رہے تاکہ یہودیوں کی تعداد تناسب آبادی کے لحاظ سے ایک تہائی سے بڑھنے نہ پائے۔ اور آہستہ آہستہ آئندہ دس سال کے عرصہ میں فلسطین کو خود مختار حکومت چلانے کے قابل بنایا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ مدت بہت زیادہ ہے اور حکومت برطانیہ کی طرف سے اتنی لمبی مدت کسی مصلحت کی بنا پر رکھی گئی ہے۔

میں اگر عربوں کا لیڈر ہوتا تو ان کو مشورہ دیتا کہ "النقد خیر من النسیۃ"۔ نقد جتنا بھی مل جائے ادھار سے بہرحال اچھا ہے۔

حکومت برطانیہ کی بڑی دور اندیشی ہے کہ وہ اس شر کے رفع کرنے پر پھر متوجہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ فلسطینی نزاع کوئی معمولی نزاع نہیں ہے بلکہ ایک دیا سلائی کا حکم رکھتی ہے۔ جس سے اہل بصیرت کے نزدیک بہت بڑی آگ بھڑک اٹھنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو چاہیئے کہ فلسطین کو ذمہ داری حکومت دینے میں زیادہ تاخیر نہ کرے بلکہ جو کچھ اس نے دینا ہے بہت جلدی دیدے۔ بڑی بات یہ ہے کہ استاد بن کر خود اس کی رہنمائی کرے۔ یہ مشورہ دیکر ہم گورنمنٹ کی خدمت میں یہ شعر پیش کرتے ہیں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

(نوٹ) جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ منگلا چوڑیاں میں بغرض رفع تفریق اہل حدیث گول میز کانفرنس ہوئی تھی۔ جو بظاہر ناکام رہی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر صاحب گول میز کانفرنس ارادہ رکھتے ہیں کہ ایک دفعہ پھر کانفرنس کی جائے۔ فلسطین گول میز کانفرنس کی کامیابی قریب آگئی ہے۔ اس سے یہ امید رکھنا کہ آخر ہم بھی کامیاب ہونگے کچھ نامناسب نہیں ہے۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ

(۵۸۶) ردّ ویدوں کی ... ہندو ویدک مذہب۔ ویدوں کی تردید میں ایک مناظرانہ کتاب ... (منیجر اہلحدیث)

عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

# جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

جمعیۃ ہذا جب سے قائم ہوئی ہے۔ اپنی بساط کے مطابق کارکنان جمعیۃ تبلیغ توحید و سنت میں پورے جد و جہد سے کام لے رہے ہیں۔ تحریراً و تقریراً جمعیت اپنی بساط سے زیادہ کام کر رہی ہے۔

ماہ اپریل میں ۱۱۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو مراتی وال ضلع سیالکوٹ میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سیالکوٹی صدر جمعیۃ، مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور مولوی محمد عمر صاحب واعظ جالندھری تشریف لے گئے۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا۔ ایک رات اور دن توحید خالص پر مبسوط اور مؤثر تقریریں ہوئیں موضع مذکور میں توحید و سنت کا علم لہرا رہا تھا۔ اور تمام لوگ جمعیۃ تبلیغ کی ترقی کی دعائیں کرتے تھے اور جناب صدر کے مشکور تھے کہ ان کی تبلیغ سے اہل گاؤں کو توحید و سنت کی راہ نصیب ہوئی۔ مولانا صاحب کی تحریک سے وہاں مسجد بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ اس جلسہ میں بھی چندہ ہوا۔

۱۵-۱۶۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو جہلم جلسہ ہوا۔ جناب صدر اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری شریک ہوئے خاکسار بھی پہنچا۔ اراکین جمعیۃ کی تبلیغی خدمات کو دیکھ کر جہلم کی مقامی انجمن نے جمعیۃ ہذا سے الحاق کر لیا اس کے بعد ۱۹۔ مئی کو حضرت مولانا سیالکوٹی امرتسر تشریف لائے اور لوگوں کے اصرار پر آپ نے چوک لونگڈہ امرتسر میں تقریباً پونے دو گھنٹے عالمانہ تقریر فرمائی اور ہندو مسلمان کے سامنے خالص اسلامی توحید پیش کی۔ اور جمعیۃ ہذا کے ماتحت ایک نئی سکیم جاری کرنے کے لئے تجویز پیش کی حاضرین نے شمولیت کا وعدہ کیا۔

**آئندہ ہفتہ** | مورخہ ۲۳۔ مئی کو حضرت مولانا صمد منشی محمد اللہ معمار امرتسری۔ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور خاکسار بغرض تبلیغ بھور جا رہے ہیں انشاء اللہ! میر پور اور کوٹلی میں جلسہ ہو گا۔ میر پور میں مرزائیوں سے مناظرہ بھی ہو گا۔ ناظرینا

**احباب توجہ کریں** | باوجود یکہ جمعیۃ کی طرف سے بساط سے زیادہ دینی خدمات انجام دی جا رہی ہیں مگر احباب کی توجہ اس کی اعانت کی طرف بہت کم ہے۔ احباب اہل حدیث خصوصاً و دیگر احباب بالعموم اس کارکن جماعت کا ہاتھ بٹاویں تاکہ توحید و سنت کا کام بطریق احسن انجام پا سکے۔

**معذرت** | شروع مارچ سے اپریل کے وسط تک پیاپے سفر کے باعث جناب صدر اور خاکسار فارغ نہیں رہے۔ اس کے بعد جناب صدر کی طبیعت علیل ہو گئی بدیں وجہ رسالہ تبلیغ ماہ گذشتہ مرتب نہیں ہو سکا خدا نے توفیق دی تو ہر دو نمبر یکجا شائع ہونگے۔ انشاء اللہ! (خاکسار محمد عبد اللہ ثانی امرتسر محلہ ڈھاب کھٹیکاں)

## فی ایکڑ ایک ہزار روپے آمدنی

لائلپور کی زراعتی فارم میں جو تجربات کئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً ہر ایک زمیندار گنے کی فصل سے فی ایکڑ ایک ہزار روپے کی آمدنی حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ اصلاح شدہ بیج کی کاشت شروع کر دے۔

مذکورہ بالا فارم میں گنے کی اصلاح شدہ قسمیں سی۔ او ۲۸۵ - ۳۱۲ - ۳۳۱ اور ۴۲۱ کاشت کی گئی تھیں تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ان میں سے کتنا گڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ ان قسموں میں سے فی ایکڑ بالترتیب ۱۲۲،۲۸ - ۱۶۶،۵۵ - ۱۴۲،۱۸ اور ۱۵۹،۱۰ من گڑ حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہئے کہ فارم میں ان قسموں سے گڑ کی پیداوار فی ایکڑ اوسطاً ۱۴۸ من ہے۔ اس گڑ کو ساڑھے سات روپے فی من کے حساب سے فروخت کیا گیا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ تمیز اوسط کر فی ایکڑ کل آمدنی ۱۱۱۰ روپے ہو سکتی ہے۔

(لاہور ۱۹۔ مئی ۱۹۳۹ء)

ahmadimuslim.de

## معززین کی رائیں

محترم منیجر صاحب!
السلام علیکم۔ میں نے آپ کے سرمہ اکسیر العین کا استعمال ایک ماہ کیا۔ جس سے مجھے کافی فائدہ ہوا۔ امید ہے کچھ عرصہ استعمال کرنے سے تمام تکالیف رفع ہو جائینگی۔ اس لئے ایک شیشی اکسیر العین بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ احقر وزیر ضیاء الاکرام خلف بابو نور الٰہی خان صاحب بی۔ اے۔ پی۔ ای۔ ایس سرکی دروازہ پشاور

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بےنظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ منگوانے کا پتہ:۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ۔ امرتسر

جناب من تسلیم! بندہ نے دو شیشیاں سرمہ اکسیر العین کی آپ سے منگوائی تھیں۔ جو میں نے اور میرے عیال نے استعمال کیں۔ واقعی سرمہ مذکور ضعف بصارت کے لئے تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔
بابو عبد العزیز بی۔ اے کورٹ سب انسپکٹر ریاست بھوپال

## مولانا نصر اللہ خان صاحب

عزیز بی۔ اے مالک اخبار زمزم و بورسابق ایڈیٹر اخبار مدینہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ استعمال کیا۔ بہت مفید ثابت ہوا میرا تجربہ ہے کہ یہ سرمہ آنکھوں کی تکان، سوزش اور کمزوری کو دور کرتا ہے اور تھوڑے سے دنوں کے استعمال ہی سے انسان فائدہ محسوس کرنے لگتا ہے

۲۳۔ فروری
(اخبار زمزم لاہور)

## مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کے رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبر اور جلد کا نمبر بھیج کر منگالیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض اس سے کم نمبوں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی قیمت ۲ر فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصول ڈاک

## عصاء موسیٰ

### مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے۔ جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت، مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہو گئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور دھوکہ پر تھے ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی ہے۔ تردید مرزائیت کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ تقطیع بڑی۔ ضخامت ۴۶۴ صفحات۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ عبد العزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

## انگریزی سیکھنے والوں کو خوشخبری

اگر آپ انگریزی زبان بغیر استاد کے سیکھنا چاہتے ہیں تو جدید انگلش ٹیچر منگوائیں۔ اس میں انگریزی زبان کے ... الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اسکے مطالعہ سے انسان تھوڑی مدت میں انگریزی لکھنا پڑھنا و گفتگو کر سکتا ہے۔ قیمت عہ۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

## مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جس کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۶ر۔ آدھ پاؤ ۱۲ر۔ پاؤ بھر ۱؎ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۲ر بجائے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہیں ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

(۴۸۸)

### تازہ شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ دو مرتبہ میں نے چار چھٹانک مومیائی منگایا تھا بے حد مفید پایا۔ ایک چھٹانک پیر محمد صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔
جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کچھے۔ چار پانچ دفعہ آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل تعریف پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ (۲ مئی)
جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہجہاں پور۔ متعدد مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں مسیحائی اثر ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ یہی تمام ہو کر یہ دوا جو اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے۔

(۱۵۔ مئی ۱۹۳۶ء)

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

۱۲/ تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲/

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۵۸۸)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

## فلیویا امساک رجسٹرڈ ۶/

رجسٹری و امتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت طاقت۔ بےحد ممسک ہے۔ سرعت۔ احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ۶/۔

پتہ:- فلیویا کیمیکل ورکس ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

## پتھری توڑ

اس کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے راستہ نکلتی ہے مجرب نسخہ ہے۔ کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اصل قیمت ۸ روپے۔ رعائتی قیمت صرف ۶/ محصول ڈاک ۸/

منگوانے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی خزانہ گیٹ کوچہ چشتاں امرتسر

## مفت ۶

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

## انقلاب افغانستان

کا

صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف

"زوال غازی"

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات، ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۵۰۶ صفحات۔ اصل قیمت ۳/۔ رعایتی دو روپے۔

## تنویر الحوالک فی شرح موطا امام مالکؒ

کی مشہور و معروف کتاب "موطا امام مالک" کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں۔ جن میں کتاب ہذا ابھی کافی سے زیادہ مشہور بلکہ نایاب ہے۔ ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں، ورنہ ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ ہے۔

قیمت صرف تین روپیہ (۳/)

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

## کتب در تردید قادیانی مشن

**الہامات مرزا**۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے قابل دید ہے۔ کئی دفعہ شائع ہوا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۹/

**تاریخ مرزا** مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶/

**نکاح مرزا** مع اضافات جدیدہ جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۳/

**عقائد مرزا** مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۰/

**فاتح قادیان** (جدید اڈیشن) جس میں لدھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم-اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶/

**چیستان مرزا** مرزا غلام احمد قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۰/

نوٹ:- مندرجہ کتب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کی تصانیف ہیں۔ (۲) محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

## شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ

جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی قیمت ۳/

## فتح ربانی

ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب سکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ گویا کہ مرزائیت کی شکست ثابت ہوگی۔ قیمت ۶/

## تعلیمات مرزا

مع جواب الجواب۔ قادیانیت کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶/

## فیصلہ مرزا

عربی و اُردو۔ اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ ضرور منگوائیے۔ قیمت ۴/۔

ایضاً۔ بزبان انگریزی۔ قیمت ۵/

## بہاء اللہ اور میرزا

اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ [illegible] کیا ہے کہ مرزا صاحب شیخ ایرانی سے مستفیض [illegible] ہیں۔ قیمت ۶/

## علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے

آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۶/

## عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳/

## محمد قادیانی

مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ انکے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

نوٹ مندرجہ بالا کتب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب (فاتح قادیان) کی تصانیف ہیں۔

---

(تصانیف دیگر مصنفین)

## شہادت القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲/۔ حصہ دوم ۱۰/۔ مکمل دو روپے۔

## الخبر الصحیح

مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس رسالہ میں حضرت مسیح کی قبر شریف پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی ہے۔ یاد رہے کہ قادیانی حضرت مسیح کی قبر کو کشمیر میں بتاتے ہیں۔ قیمت ۲/

## المسیح الموعود

مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب نصیر آبادی۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کر کے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً و نقلاً غلط ثابت کر کے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ غرضکہ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۸/

## کاویہ علی الغاویہ

حصہ اوّل۔ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی متن پر بڑی سیر کن بحث کی۔ طرز تحریر نہایت موثر اور دلکش ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۰/

## ایضاً حصہ دوم

جس میں تمام جھوٹے مدعیان نبوت کا مفصل حال دلچسپ پہلو میں مذکور ہے۔ جس کا مطالعہ ناظر کو ان کے تمام حالات آشکارا کر دیتا ہے۔ قیمت ۱۲/

## محمدیہ پاکٹ بک مجلد

مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری

اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہوا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت بجائے ۱۲/ کے ۱۰/

## مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل

از منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور متناقض و متخالف بیانات کا انکشاف کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۲/

## عالم کباب مرزا

مرزا صاحب کے مشہور الہام "نیز عالم کباب" پر جدید انداز میں تبصرہ کر کے مرزا صاحب کی تردید کی ہے۔ قیمت ۱/

(۵۸۹)

ahmadimuslim.de

## کفریات مرزا

از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب و غریب مواد جمع کیا گیا ہے۔ ان کی اپنی تحریرات سے ہی ان کے دعاوی وغیرہ کی تردید ثابت ہوتی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت رعائتی ۸/

## نشان حج اور مرزا

مؤلفہ حکیم عبدالرحمٰن صاحب ساکن تیجہ کلاں۔ مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کے متعلق مرزائی لوگ جو رکیک تاویلات سے کام لیا کرتے ہیں اس کا مفصل جواب دیکر ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے لئے حج کرنا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳/

## ائمہ تلبیس

مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اُردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے۔ عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، اور مہدویت کے دعوے کرکے عوام کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے۔ ائمہ تلبیس پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشا بندہ اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ گویا کہ اس میں جملہ مدعیان کاذب کے مفصل حالات دلچسپ پیرایہ میں

## رحمۃ اللعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ مستند مانی گئی ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور۔ جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند اور اکثر دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہائت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول عـ۸ر۔ جلد دوم ۱ے۔ جلد سوئم ۲ے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اُردو۔ انگریزی، ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہائت عمدہ، خوشنما اعلیٰ۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:-

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

## انتہائی رعائت

"ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب" عـہ کی بجائے ۵ر میں

مصنفہ پنڈت [illegible] صاحب ست دھرمی جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ غرضکہ ویدوں کی وید منتروں سے مدلل طور پر تردید کی ہے۔ آریہ سماج آج تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ بڑی مفید کتاب ہے۔

قیمت عـہ کی بجائے ۵ر۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

## حقیقت مرزائیت

مثل مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ چنانچہ یہ کتاب مولوی عبدالکریم صاحب آف مباہلہ (سابق قادیانی مبلغ) کی تصنیف ہے جس میں آپ نے تحریک مرزائیت کا اصل مقصد اور مرزائیت کے اندرونی حالات ظاہر کئے ہیں۔ تحریر دلکش ہے۔ قیمت بجائے آٹھ آنے کے صرف ۴ر

## مباہلہ پاکٹ بک

از مصنف موصوف۔ مرزائیت کی تردید علمی دلائل اور مناظرانہ رنگ میں کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ پاکٹ سائز۔ قیمت بجائے [illegible] کے ۴ر

بیان کئے ہیں۔ ملک کے ممتاز جرائد اور اکابرین ملت نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ قیمت ۸ر۔

## رئیس قادیان

از مصنف ممدوح۔ مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات بدیع طرز پر ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے۔ جب تک کتاب شروع کرکے پوری پڑھ نہ لیں چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ساتھ میں مرزا صاحب کے الہامات و دعاوی کی بھی بدلائل تردید کی ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت کاغذ ڈمی [illegible]

## ڈاکٹر

تمام امراض کا بیان تشخیص علاج [illegible] خواص [illegible] گئی ہے۔ ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ مجلد۔ قیمت صرف عـہ۔ محصول ڈاک [illegible]

جملہ کتب منگوانے کا پتہ

## منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۱

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفٰے بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲- شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

رؤسا و جاگیرداروں سے " سے

عام خریداروں سے " صہ

" " ششماہی ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲/

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۹۱) امرتسر ۱۳- ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲- جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


نظم (نعت شریف) - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

نماز سید المرسلین بجواب صلوٰۃ المرسلین - ص۳

دوسرا غرہ جال قادیان میں (قادیانی مشن) ص۴

نبوت مرزا غلط ہے - - - - ص۵

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانیوالے ہم بھی ہیں۔ ص۶

مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ - - - ص۷

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص۸

اہلحدیث کانفرنس کا استحکام - - ص۸

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین - - ص۹

[illegible] عمر بن عبد العزیز

[illegible] - ص۱۱

[illegible] - - [illegible]


## نعت شریف

(از جناب ابو الحافظ محمد نجیب اللہ صاحب نشتر انوری گورکھپوری)

رہوں یارب جہاں میں حشر تک شیدا محمد کا
قیامت میں اٹھوں پڑھتا ہوا کلمہ محمد کا

ہوئی کافور ظلمت کفر کی اس بزم دنیا سے
ہوا جس وقت نور افشاں رخ زیبا محمد کا

نظر فیضوں پہ کب اسکی پڑے بزم حسیناں میں
نظر اک بار جس کو آگیا جلوہ محمد کا

رسالت کی ہوئی تکمیل اس ذات مقدس سے
ہے قرآں اس پہ شاہد بڑھ گیا رتبہ محمد کا

جہان کفر میں اک اضطرابی ہو گئی پیدا
پئے تبلیغ ایماں جب بجا ڈنکا محمد کا

وہ دل پھر دل نہیں جس میں نہ ہو الفت محمد کی
وہ سر بیکار ہے جس میں نہ ہو سودا محمد کا

دیار قلب کی روشن شب دیجور ہو جائے
تصور میں جو آجائے رخ زیبا محمد کا

اگر خواہش تری ہے تجھ سے ہو مولا ترا راضی
پکڑ لے صدق دل سے اسوۂ حسنیٰ محمد کا

بنا لے اپنا دستور العمل قرآن و سنت کو
چلا جا بے دھڑک جنت میں بے دعویٰ محمد کا

شفاعت چاہتا ہے نشتر گر نعت محمد کی
تو ہو جا جان و دل سے عاشق و شیدا محمد کا


ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام [illegible]

# انتخاب الاخبار

(۲۹- مئی ۳۹ء)

—— امرتسر کی موسمی حالت آج کل عجیب قسم کی ہے۔ دن بھر لو چلتی رہتی ہے اور رات کو پچھلے پہر خاصی خنکی ہو جاتی ہے۔

—— مسلمانان امرتسر کی طرف سے مشترکہ طور پر کئی ایک جلسے ہو چکے ہیں کہ چونکہ شہر میں مسلمانوں کی آبادی نصف سے زیادہ ہے اس لئے بلدیہ کی ملازمتوں میں بجائے چالیس فیصدی کے پچاس فیصدی حقوق دیئے جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک وفد صاحب ضلع سے ملا۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ تمام اقوام آپس میں مناسب سمجھوتہ کرلیں۔ —— پست اقوام کے نمائندہ مسٹر سندر داس میونسپل کمشنر نے بھی میونسپل کمیٹی امرتسر کو نوٹس دیا ہے کہ ملازمین بلدیہ میں پست اقوام کو بیس فیصدی حقوق دیئے جائیں۔

—— حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر کی سفارش منظور کرلی ہے کہ خاکروبوں کے مندرجہ ذیل مطالبات منظور کرلئے جائیں:- (۱) ملازمت مستقل (۲) پراویڈنٹ فنڈ۔ (۳) سال میں ایک ماہ کی رخصت با تنخواہ۔

—— گذشتہ ہفتہ جس ڈاکو نے امرتسر کے ایک ہوٹل میں ایک ہندو نابالغ لڑکے کو قتل کیا تھا۔ وہ لاہور میں گرفتار ہوگیا ہے۔ وہ قبل ازیں اس قسم کی پہلے بھی کئی وارداتوں کا مرتکب ہو چکا ہے۔

—— لاہور۔ خاکروبوں کے مطالبات منظور ہو جانے پر انہوں نے دو روز کے بعد ہڑتال ترک کردی

—— ایڈمنسٹریٹر لاہور نے بلدیہ لاہور کے میونسپل استادوں میں سے ۲۴۰ کو نوٹس دیا ہے کہ اپنی موجودہ تنخواہوں میں تخفیف منظور کریں۔ ورنہ سبکدوش ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں استادوں کی طرف سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔

—— حیدرآباد شورش کے پچھلے رہبر مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ ۲۸ مئی کو حیدرآباد ستیہ گرہ کرنے کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔ غالباً ۸ جون ستیہ گرہ کریں گے۔

—— لاہور میں کسانوں کے خلاف قانون مظاہرے کرنے کی میعاد ختم ہوگئی تھی۔ حکومت نے مزید توسیع کردی ہے۔ کسانوں کی جماعتیں بھی خلاف ورزی کرنے بدستور آرہی ہیں۔

—— لاہور خبر ملی ہے کہ سید حبیب صاحب مدیر اخبار "منشور" افغانستان کے خلاف ایک مضمون شائع کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

## تفسیر بالرائے

اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اُردو میں کئی ایک ایسی تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری، چکڑالوی، مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے۔ اسلئے کتاب ہذا قابل دید و شنید ہے۔ قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۲/ پتہ:- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## ۲۹ جون سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ ۳۰- جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ناظرین کرام مطلع رہیں۔ (مینجر اہلحدیث)

—— حکومت پنجاب نے صوبہ کی تمام اخباروں کو متنبہ کردیا ہے کہ حیدرآباد کے خلاف خبریں اور مضامین شائع کرنے سے پرہیز کیا جاوے۔

—— حکومت پنجاب نے حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے مزید پانچ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ حکومت یوپی نے بھی اس غرض کیلئے دس ہزار روپیہ بھیجا ہے۔

—— شملہ میں ہندوستان کے تمام صوبائی وزرائے اعظم کی کانفرنس ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں فرقہ پرست اخبارات پر ضبط رکھنے کے لئے کوئی اہم فیصلہ کیا گیا ہے۔

—— شیعوں کی طرف سے لکھنؤ میں تبرا بازی شروع ہے۔ شیعہ سنی مفاہمت کرانے کے لئے طرفین کے معززین غور کر رہے ہیں۔

—— حکومت برطانیہ نے مولانا حسرت موہانی کو جو آجکل انگلستان میں ہیں روس جانے کی اجازت دیدی ہے۔ مولانا دیگر اسلامی ممالک کی سیر کرتے ہوئے ہندوستان واپس آئینگے۔

—— حکومت مصر نے زہریلی گیس سے بچنے کیلئے ایک سو بیس تہ خانے ۳۲ مقامات پر بنانے منظور کئے ہیں۔ جن میں سے دس تیار ہو چکے ہیں۔

—— کراچی کی ایک سولہ سالہ ہندو لڑکی موہنی نے اپنی خوشی سے وزیر اعظم ریاست خیرپور کے صاحبزادہ محمد عالم سے شادی کرلی تھی۔ مگر ہندوؤں نے شورش کرکے محمد عالم کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ جوڈیشنل کمشنر سندھ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ لڑکی نابالغ ہے اس لئے وہ بالغ ہونے تک ہندوؤں کے پاس رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ مئی کو وہ دوبارہ ہندو ہوگئی ہے

حاجی سرفراز علی صاحب بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۱- مارچ کو مغل لائن کا اسلامی جہاز ۹۳۴ حاجی لیکر بمبئی پہنچا۔ مسافروں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جدہ سے بمبئی ۱۳ دن میں پہنچا۔ دیگر واقعات کے علاوہ ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ایک حاجی صاحب نے بندرگاہ پر اترتے ہی ایک ٹوسٹ جو کہ کرم خوردہ تھا دکھلایا اور فرمایا کہ حاجیوں کو صبح کی چائے کے ساتھ یہی ٹوسٹ دیا جاتا ہے۔ مجھے سخت افسوس ہوا کہ ٹوسٹ صرف کرم خوردہ ہی نہیں بلکہ کیڑوں نے ٹوسٹ کو اچھا خاصہ اپنا گھر بنا لیا تھا۔ اور ان حاجی صاحب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاز ہی پر اس نے کپتان سے اسکی رپورٹ کردی تھی اور کپتان نے اس رپورٹ کی ... کو اپنی ڈائری میں درج کرلیا ہے اور ... صاحب سے کرم خوردہ ٹوسٹ ...

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# اہلحدیث

۱۳- ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ


# نمازِ سیّد المرسلین

بجواب

## رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۵)

اس سلسلہ مضمون کے چار نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج پانچواں درج کیا جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالہ پر اس لئے توجہ کی ہے کہ جس طرح منکرین اسلام (عیسائی، آریہ وغیرہ) قرآن مجید کی تکذیب میں سرگرم ہیں۔ اسی طرح منکرین حدیث بھی حدیث شریف کی تردید میں کوشاں رہتے ہیں۔ جس طرح مسلم اہل حدیث ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم منکرین قرآن کو جواب دیں اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم منکرین حدیث کی بھی تسلی کریں۔ اخبار "اہلحدیث" اپنے نام کی حیثیت سے ان دونو ذمہ داریوں کو بخوبی محسوس کرتا ہے اور خدا کے فضل سے ابتدا ہی سے نباہتا آیا ہے اور آئندہ بھی نباہتا رہیگا۔ انشاء اللہ!

رسالہ زیر جواب کے مصنف (منکر حدیث) نے خلاف قاعدۂ علم مناظرہ اثبات دعویٰ پر جرح علی الخصم کو مقدم کر دیا ہے مگر وہ اس میں معذور ہے۔ کیونکہ وہ ان علوم اور قواعد کی پابندی ضروری نہیں جانتے اور شاید جانتے بھی نہیں۔ ورنہ حق یہ تھا کہ مصنف پہلے اپنا دعویٰ (ثبوت صلوٰۃ المرسلین) قرآن مجید کے کھلے الفاظ سے ثابت کرتا۔ پھر قائلین حدیث پر جس طرح چاہتا جرح کرتا۔ لیکن یہاں تو صورت حال ہی کچھ اور ہے۔ جو اس شعر میں مذکور ہے ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

مصنف کی جرح کے جواب سے ہم فارغ ہو چکے ہیں آج اس کے اثبات دعویٰ پر غور کرتے ہیں۔

"(نوٹ) اگر اشاعت فنڈ میں گنجائش ہوئی تو یہ رسالہ اس فنڈ سے چھاپ کر مفت تقسیم کیا جائیگا اصحاب کرم اشاعت فنڈ پر توجہ کریں تاکہ توحید و سنت کی اشاعت ہو سکے۔"

مصنف مذکور نے اپنی نماز کے اثبات میں جتنی محنت کی ہے اتنی محنت مجنوں نے لیلیٰ عامریہ کے وصال میں بھی نہ کی ہوگی۔ اس محنت اور تلاش میں مصنف اکیلے نہیں ہیں بلکہ اس سے پہلے مولوی عبد اللہ چکڑالوی، مولوی حشمت علی مقیم دہلی، مولوی محمد رمضان ساکن گوجرانوالہ وغیرہ مدعیان کفایت قرآن عمر بھر اس دشت بیاباں میں سرگرداں رہے مگر لیلیٰ عامریہ کو نہ مل سکے۔ آخر کار ان کو یہ شعر سننا پڑا ؎

کل یدعی وصلا للیلیٰ
ولیلیٰ لا تقر لھم بذاکا

حقیقت یہ ہے کہ یہ راستہ نہ صرف دشوار گزار بلکہ خاردار بھی ہے۔ مصنف کتاب نے جو محنت کی ہے وہ قابل داد ہے۔ مگر ان کی ناکامی پر افسوس ہے۔ ناظرین ان کا مضمون ان کے اصل الفاظ میں ملاحظہ فرماتے جائیں لکھتے ہیں :-

"صلوٰۃ قرآنی کے سمجھانے سے پہلے ہمیں یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام صرف حضرت محمد رسول اللہ سلام علیہ سے ہی شروع نہیں ہوا بلکہ اسلام یعنی خدا کی فرمانبرداری کا دین تمام انبیاء سلام علیہ کا دین تھا جو کہ ابتدا سے چلا آتا ہے × × جملہ نبیوں کا ایک ہی دین اسلام تھا جو بذریعہ وحی اُن کو مرحمت فرمایا گیا۔ اور یہ کہ وحی جو کل نبیوں کو دی گئی اُس میں کسی قسم کا دینی فرق نہ تھا × × × × یہ بالکل صحیح ہے کہ صلوٰۃ بھی سب کی ایک تھی۔ پس اگر ہم قرآن مجید کے اندر سے کسی ایک نبی کا قول یا فعل یا حکم فعلی اور سہو سے پاک منشاء ایزدی کے مطابق پیش کریں تو وہی کل نبیوں کا دین یعنی اسلام ماننا پڑیگا اور اس کا انکار قرآن مجید کا انکار ہوگا۔"

(صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۲۹ و صفحہ ۳۰)

**ناظرین کرام!** یہ اقتباس ہمیں کسی طرح مضر نہیں۔ بلکہ ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ آگے چل کر آپ لکھتے ہیں :-

"لغت کی کتاب لسان العرب میں صلوٰۃ کے معنے قیام، رکوع، سجود، دعا، تسبیح کا مجموعہ تحریر ہیں اور ایسی ہی صلوٰۃ قرآن حکیم سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔" (صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۳۲)

**اہلحدیث** مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ قرآن شریف میں انبیاء کی جو نمازیں مذکور ہیں وہی اسلامی نماز ہے

---

ترجمہ: ہر ایک وصل لیلیٰ کا دعویٰ کرتا ہے اور لیلیٰ کا وصل کسی سے نہیں ہے۔

[illegible] (۵۹۳) [illegible]

[illegible] نے بحوالہ لسان العرب (کتاب لغت) کا حوالہ دیا ہے جس میں قیام رکوع سجود اور تسبیح کے مجموعے کا نام صلوٰۃ لکھا ہے۔ مگر اس پر غور نہیں کیا کہ یہ اصطلاح جدید منقول شرعی ہے حقیقت لغویہ نہیں ہے۔ ورنہ مصنف صاحب مندرجہ ذیل آیات میں بتائیں کہ ان میں صلوٰۃ کے چار اجزا (قیام، رکوع، سجود اور قعدہ) پائے جاتے ہیں یا نہیں ؟

(۱) كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ (پ ۱۸ - ع ۱۲)

(ہر ایک جانور کو اپنی صلوٰۃ اور تسبیح معلوم ہے)

کیا ان جانوروں کی صلوٰۃ میں بھی قیام، رکوع، سجود وغیرہ داخل ہیں۔ ذرہ انصاف سے جواب دینا۔

(۲) وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۔ (مشرکوں کی صلوٰۃ بیت اللہ کے پاس سیٹیاں بجانا اور تالیاں مارنا ہے)

کیا یہ دو اجزا بھی آپ کے نزدیک صلوٰۃ میں داخل ہیں؟

بایں ہمہ یہ اقتباس ہمیں مضر نہیں ہے۔

اس سے آگے چل کر سب سے پہلے آپ نے تعداد رکعات کا بیان کیا ہے۔ یہ بھی قانون تصنیف کے خلاف ہے۔ سب سے پہلے تکبیر کا ذکر کرنا چاہئے تھا جس کو آپ نے مؤخر کر دیا ہے۔ "تعداد رکعات" کے عنوان کے ذیل میں آپ نے صلوٰۃ خوف کی آیات نقل کی ہیں جو پارہ ۵، رکوع ۱۱ میں مذکور ہیں۔ جن میں یہ ذکر ہے کہ جب تم جنگ میں مصروف ہو تو نصف فوج نماز کے واسطے امام کے ساتھ کھڑی ہو اور دوسری نصف دشمن کے مقابل سینہ سپر رہے۔ جب پہلی جماعت سجدہ کر چکے تو وہ جنگ میں مشغول ہو جائے اور دوسری جماعت نماز کے لئے آجائے۔ ان آیات سے آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

بحالت خوف حملہ دشمن غازی مؤمنین اپنی پوری صلوٰۃ میں سے ایک حصہ قصر یعنی کم کر سکتے ہیں ×× صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ قصر کی ہوئی صلوٰۃ ایک رکعت کے مقابل پوری صلوٰۃ دو رکعت بالکل صحیح ہے ×××× اور یہ کہ ہر رکعت میں صرف ایک ہی سجدہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ لفظ سجدوا واحد ہے تثنیہ یا جمع نہیں ہے نیز دو یا تین سجدوں کا حکم قرآن بھر میں نہیں دیا گیا۔

(رسالہ مذکور صفحہ ۳۴، ۴۸ [illegible])

**نقض اجمالی** بحیثیت سائل ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کی دلیل پر ہر قسم کا سوال کریں۔ پس سنئے۔

صلوٰۃ خوف کے متعلق یہ بھی آیا ہے :-

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا (پ ۲ - ع ۱۵)

(اگر تم کو خوف شدید ہو تو پیادہ یا سوار نماز پڑھ لیا کرو)

بتائیے اس حالت میں قیام، رکوع اور سجود کیسے ہوگا تو کیا اس پر قیاس کر کے حالت امن میں بھی ہم رکوع سجود کو حذف کر دیا کریں۔

**سنئے!** ہمارے نزدیک نماز بلحاظ حالات مختلفہ چار قسم ہے۔ (۱) نماز حضر۔ (۲) نماز سفر۔ (۳) نماز خوف۔ (۴) نماز مرض۔

قسم اول میں قصر کا کوئی بھی قائل نہیں۔ البتہ دوسری تیسری میں ہم قائل ہیں۔ مگر قصر کے معنی جو آپ نے کئے ہیں ہم ان کو صحیح نہیں جانتے۔ نیز ہم صلوٰۃ سفر اور صلوٰۃ خوف کو دو نمازیں الگ الگ سمجھتے ہیں اور دونوں میں قصر جائز جانتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ نماز سفر میں چار کی جگہ دو رکعتیں ہیں اور نماز خوف میں ایک رکعت۔ مزید خوف میں جو ہو سکے۔ قصر کا لفظ ان سب صورتوں کو شامل ہے۔ کیونکہ اس کا معنی کسی خاص حد تک محدود نہیں ہے۔ قصیدہ بانت سعاد کا شاعر اپنی محبوبہ کے حق میں کہتا ہے۔ ع

لا یشتکی قصر منها ولا طول

(نہ اس کے قصر قد کی شکایت ہے نہ طول کی)

چار میں سے ایک رکعت ہو یہ بھی قصر ہے۔ دو کم ہوں یہ بھی قصر ہے۔ لفظ قصر کا سب کو شامل ہے۔ جیسے سو روپے کی قدر یا تخفیف کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ آٹھ آنے فی روپیہ ڈیگری صلح ہو جائے یا چار آنے فی روپیہ ادا کر کے ہر دو صورتوں میں قصر متحقق ہو سکتا ہے۔ آپ نے جو صورت قصر کی پیش کی ہے یہ ہمیں بھی مسلم ہے۔ مگر یہ بوقت خوف دشمن ادنیٰ درجے کا قصر ہے۔ انتہائی خوف میں قیام، رکوع اور سجود بھی ساقط ہو جاتے ہیں۔ جس کا ثبوت ہم دے چکے ہیں۔

نماز کی چوتھی قسم صلوٰۃ مریض ہے۔ اس میں بھی ایک لحاظ سے قصر ہے یعنی اس میں تخفیف اجزا ہے مثلاً قیام کی طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر پڑھ لے رکوع سجود پر بھی قدرت نہیں تو صرف اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ اس کا ثبوت بھی قرآن مجید ہی سے سنئے! ارشاد ہے :-

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (پ ۳ ع ۸)

(خدا کسی انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا)

ہم نے قصر نماز کی جو صورتیں پیش کی ہیں یہ نماز کی مختلف اصناف کی ہیں جو آپ کی پیش کردہ صورت قصر سے بالکل مختلف ہیں۔ ان سب کا ذکر نص قرآنی میں نہیں ہے۔

اب ہمارے ذمے یہ بتانا رہ گیا کہ مختلف اوقات میں چار تین اور دو رکعتیں ہم کیوں پڑھتے ہیں۔ اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہم اسوہ حسنہ رسولیہ کے اتباع میں پڑھتے ہیں۔ جس کی بابت خدا نے ہمیں یوں ہدایت فرمائی ہے کہ :-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ رسول اللہ کے طریق عمل میں تمہارے لئے نیک نمونہ ہے۔

اس لئے ہم اپنی رائے سے کسی فعل کو مقرر کرنا جس طرح اہل قرآن کرتے ہیں اور کر کے پھر جاتے ہیں۔ اچھا نہیں سمجھتے۔ بلکہ الہٰی معلم قرآن کی تعلیم کے ماتحت عمل کرتے ہیں۔ ہاں اس کا ثبوت قرآن مجید سے نصاً یا اشارۃً دلالۃً یا اقتضاءً مل جائے تو ہمیں مزید اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر حکم کی تعمیل ہم اس پر موقوف نہیں رکھتے۔ بس یہ ہے ہمارے اور آپ کے اختلاف کا مرکز یا بنیادی پتھر۔ اسی لئے ہم ہر رکعت میں سجدے بھی دو کرتے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں دو لفظ آئے ہیں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۔ سجدہ کر اور قرب خداوندی

ختم القرآن والحدیث ۔ قرآن مجید اور حدیث شریف (۵۹۴) کی صداقت کے دلائل ۔ [illegible]

حاصل کر۔ خدائی معلم اول کے فعل سے ہم یہ سمجھے ہیں کہ اس حکم سے مراد دو سجدے ہیں اور ہمارا ایسا سمجھنا بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ ہمارے معلم اول کے حق میں ارشاد خداوندی یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وارد ہوا ہے۔

یعنی آپ اپنے اتباع کو قرآنی احکام کی تعمیل کا طریقہ سکھاتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ آپ اس حصہ کلام میں مدعی ہیں آپ کا دعویٰ ہے کہ فرض نماز کی صرف دو رکعتیں ہیں اس کا ثبوت آپ نے صلوٰۃ خوف سے دیا۔ اس پر ہماری طرف سے مندرجہ ذیل اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ جن کا جواب دینا آپ کا فرض ہے :۔

(۱) کیا سفر طویل میں آپ قصر صلوٰۃ کے قائل ہیں یا نہیں؟ اگر قائل ہیں تو اس کا اندازہ کیا ہے۔ اگر صلوٰۃ خوف جتنا ہے تو نماز خوف میں مزیت کیا ہوئی؟

(۲) صلوٰۃ خوف میں قیام رکوع وغیرہ بھی قصر میں داخل ہیں یا نہیں؟

(۳) صلوٰۃ مریض کی بابت آپ کا کیا عقیدہ ہے۔ جو قیام اور رکوع سجود نہیں کر سکتا کیا وہ ان ارکان کو چھوڑ دے یا نماز ہی نہ پڑھے۔

(باقی باقی)

# قادیانی مشن

## دوسرا خر دجّال قادیان میں

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے بتصریح تام لکھا ہوا ہے کہ انگریز دجال ہیں، اور ریل گاڑی اس دجّال کا گدھا ہے اور قادیان مدینۃ المسیح ہے۔ یہ خر دجال ایک مرتبہ پہلے اس روز داخل قادیان ہوا تھا جب خلیفہ قادیان مع سٹاف امرتسر جنکشن پر اس کے استقبال کے لئے آئے تھے اور اس کم بخت خر دجال کے انجن کو پھولوں کے ہار پہنا کر اچھا خاصہ دلہا بنا کر قادیان میں لے گئے تھے۔ اس وقت بھی ہم نے لکھا تھا کہ یہ کیا اندھیر ہے کہ خر دجال کی اتنی عزت کی جاتی ہے کہ کبھی دلہا کی بھی نہ ہو۔

اب دوسرا خر دجال قادیان میں ڈیزل کار کی صورت میں آیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

پنجاب ریلوے نے ایک کار چلائی ہے۔ جس کا نام ڈیزل کار ہے۔ یہ کسی جرمن صناع کی ایجاد ہے۔ اس کا انجن بھی ریلوے سے مختلف ہے۔ یہ ڈیزل کار جب سب سے پہلے قادیان میں گئی تو اس کے پہنچنے پر قادیانی اخباروں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب کے پرانے بہی کھاتے سے ایک پیشگوئی بھی نکال ماری۔ ہم اس سے ان کو منع نہیں کر سکتے۔ مگر اتنا تو ان کو خیال رکھنا چاہئے کہ بقول مرزا صاحب اگر ریل خر دجال ہے تو ڈیزل کار کیا ہوئی؟ ہمیں افسوس ہے کہ یہ کم بخت خر دجال ایسا جری ہوگیا کہ مدینۃ المسیح میں پہنچنے سے بھی نہیں رکتا۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اس کا پیٹ آگ سے بھر
اور یہ آگ میں جلے ؎
ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

# نبوت مرزا غلط ہے

کیونکہ

# ان کی اولاد ان کی وارث ہوئی ہے

مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کا مسئلہ ایسا صاف ہے کہ جیسے دو دونے چار۔ در و دیوار سے آواز آتی ہے کہ قادیانی نبوت خود ساختہ ہے لا صانع تحتہا علمائے اسلام اس کے ابطال میں بہت سے دلائل دے چکے ہیں مگر بڑی دلیل وہ ہے جو قادیانی خاندان عملی طور پر خود پیش کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب متوفی کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوا۔ حالانکہ حدیث صحیح بروائت بخاری موجود ہے :۔

نحن معاشر الانبیاء لا نورث
ما ترکنا صدقۃ

(ہم انبیاء کی جماعت میں ہم کسی کو ترکے کا وارث نہیں چھوڑا کرتے۔ ہم جو مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔)

یہ روائت قادیانی جماعت کو بھی مسلم ہے۔ کسی معترض کی طرف سے اس روائت کی بنا پر اعتراض ہوا کہ مرزا صاحب اگر نبی تھے تو ان کا ترکہ کیوں تقسیم ہوا۔ اس کے جواب میں اخبار "الفضل" ۲۔ مئی سن رواں میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں اس حدیث کو تسلیم کر کے جواب دیا گیا ہے کہ یہ حکم کہ

انبیاء کے وارث نہیں ہوتے یہ مخصوص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

اللہ! کس قدر دلیری اور جرأت ہے کہ اپنے مکذوبہ عقیدہ کو صحیح رکھنے کے لئے حدیث نبوی پر تصرف کیا جاتا ہے۔ لیکن ان لوگوں سے یہ تعجب نہیں یہ تو یہاں تک دلیر واقع ہوئے ہیں کہ دمشق کے معنی قادیان کر لیتے ہیں۔ خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے ہیں جس پر اہل ذوق کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے ؎

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسیٰ بہ پسر خود
بصد منت بصد خواہش کرایہ دیکے چڑھتا ہے

اس لئے ان لوگوں کا کسی حدیث کی تاویل بلکہ تحریف کر دینا کوئی عجب امر نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جو ان کو ان کے نبی نے خود سکھایا ہے۔ کوئی پوچھے کہ حدیث میں الفاظ تو معاشر الانبیاء آئے ہیں۔ جس کے معنی انبیاء کی جماعت کے ہیں اور لا نورث بھی جمع کا صیغہ ہے

پھر [illegible] اس کو مخصوص بہ ذات محمدیہ کیسے کر سکتے ہو۔ کوئی دلیل مثبت اس دعویٰ پر آپ نے نہیں دی۔ پھر لطف یہ ہے کہ کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ

محققین اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مختص سمجھتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں تصریح موجود ہے۔

ہمیں نہ تو بخاری شریف میں کوئی ایسا لفظ ملا اور نہ ہم ان محققین کی حقیقت سے واقف ہوئے کہ محققین تحقیق سے مشتق ہیں یا حقے سے۔

آگے چل کر لکھا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ جمہور سنی صاحبان کا عقیدہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔

کیوں؟ اس لئے کہ ظاہر الفاظ حدیث کے اہلسنت کی طرف ہیں یا کچھ اور۔ حق یہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے ابطال میں یہ حدیث اصرح دلیل ہے۔

ہاں اس کا جواب اہل قادیان ہم سے پوچھیں تو ہم بتا سکتے ہیں جو ان کے اصول پر مبنی ہوگا۔ لیکن اس جواب بنانے کے لئے فریق ثانی کی درخواست مع نذرانہ بغرض مٹھائی آنا ضروری ہے۔ ایسا جواب دینگے کہ کارآمد ہو۔ ایسا کارآمد ہو کہ قادیانی جماعت بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور ان کے مخالف بھی فائدے سے خالی نہ رہیں۔

کیا اہل قادیان ہم سے جواب سیکھیں گے؟

دیدہ باشد!

**قادیانی ممبرو!** کب تک بت پرستی لوگوں کو سکھاؤ گے آؤ۔ سیدھے چلو۔ دنیا کو ایسا غافل مت سمجھو۔ خاصکر "اہلحدیث" کی زندگی میں تم اگر ایسا سمجھو تو بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ اہلحدیث قادیانی دوستوں کو مخاطب کر کے ڈنکے کی چوٹ سے کہتا رہتا ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

## منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانیوالے ہم بھی ہیں

اخبار الفضل میں تجویز شائع کی گئی ہے کہ

منارۃ المسیح (قادیان) پر بعض خاص اصحاب کے نام کندہ کرائے جائیں اور ان سے کچھ رقم وصول کی جائے

ہم بھی اپنا نام کندہ کرانے کی درخواست کرتے ہیں مگر نام ہمارا اس طرح لکھا جائے:۔

ابوالوفاء ثناء اللہ۔ جن کے حق میں مرزا صاحب نے اپنے سے پہلے مرنے کی پیشگوئی کی تھی۔

اس کے لئے پانچ روپے فیس بھی ہم پیش کرینگے۔ کیوں؟ ؎

ثناخوانوں کو ترے رخ پر گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا ذکر بھی ہوتا ترا چرچا جہاں ہوتا

---

## مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ

اخبار الفضل ۲۱- مئی میں لکھا ہے کہ

"مسلمانوں کے غلط عقائد کی وجہ سے (جن میں ایک عقیدہ حیات مسیح کا بھی ہے) دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کا غلبہ ہوگیا اور بہت سے مسلمان مرتد ہوگئے وغیرہ"

**جواب** ہم نہیں کہہ سکتے کہ قادیانی لوگ اپنے ہیرو کی تصنیفات سے بے خبر ہوگئے ہیں یا سرکار نے ان سے چھین لی ہیں۔ دوسری شق ہے تو ہم ازراہ ہمدردی ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی تصانیف دفتر "اہلحدیث" میں آکر دیکھ لیا کریں۔

مرزا صاحب کی (بزعم جماعت مرزائیہ) لاجواب اور بے نظیر کتاب "براہین احمدیہ" ہے۔ جس نے بقول ان کے کفر کے حملے کو نہ صرف رد کیا بلکہ حملہ آوروں کو فنا کر دیا (خواب میں)

ایسی بے نظیر اور بے مثال کتاب میں حیات مسیح کا عقیدہ درج ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹۸ صفحہ ۴۹۹۔

بلکہ بعد ادعائے مسیحیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات کا بھی آپ نے دعویٰ کیا تھا جس کی تردید انہوں نے انتقال تک نہیں فرمائی۔ اس (حیات موسیٰ) کا حوالہ ہم نہیں دیتے بلکہ مرزائیہ جماعت کی طرف سے اس کے مطالبے کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر ایسا عقیدہ جو مرزا صاحب کی مہدویت اور مجددیت کے خلاف نہ ہو وہ مسلمانوں کو مرتد کیسے بنا سکتا ہے۔ اور اگر کہیں (جیسا کہ مرزا صاحب نے خود کہا ہے کہ یہ عقیدہ میری سادگی پر مبنی ہے) مرزا صاحب نے اس سے رجوع کر لیا ہوا تھا۔ بے شک حیات مسیح سے رجوع کر لیا تھا۔ لیکن جس وقت یہ عقیدہ براہین میں ظاہر کیا تھا اس وقت بھی تو آپ ملہم اور مجدد تھے۔

ہماری غرض اس سے صرف یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ کفر شرک اور موجب ارتداد ہوتا تو اس وقت بھی ہوتا جب اس وقت نہیں تھا تو پھر اب کیا ہوا۔ کفر شرک ہر حال میں برا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ایک وقت تو وہ مجدد میں پایا جائے اور پھر وہی موجب ارتداد ہو۔

**علاوہ اسکے** حیات مسیح سے رجوع کیا تو حیات موسیٰ کا اظہار کیا۔ بات ایک ہی ہے۔

**ناظرین** کے لئے یہ ایک نئی بات ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی جو وفات مسیح پر ایسے تلے ہوئے تھے کہ کوئی بھی مضمون لکھیں اس میں وفات مسیح کا ذکر لے آتے تھے وہ حضرت موسیٰ کی حیات کے کیسے قائل ہوگئے۔ لیکن یہ بات حیرانی کی نہیں ہے بلکہ تصرف قدرت ہے۔ اور اس کا لطف اس وقت آئیگا جب اس شعر کا صدق ظاہر ہوگا ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوی
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

---

**فتح ربانی**۔ مسئلہ حیات مسیح پر ایک مباحثہ مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے (قادیانی)۔ قابل مطالعہ اور بڑی مفید ہے۔ منگوا کر لطف اٹھائیں۔ قیمت ۶ر منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شہادت القرآن - از مولانا سیالکوٹی - مسئلہ حیات مسیح (۵۹۶) کا عالمانہ ثبوت - قیمت ۸ر - دوم عہ - کل ۱۴ر - (منیجر اہلحدیث)

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۱)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

چونکہ حدیث میں "تیس کذابوں" کی قید خلیفہ صاحب کے مطلب کو قطعاً غلط ثابت کر رہی ہے۔ اس لئے خلیفہ صاحب نے حسب مقولہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا اس کا جواب دینے کی ناکام کوشش بدیں الفاظ کی ہے کہ :-

"تیس کی قید صرف ایک خاص زمانہ کیلئے
ہے اور صرف ان مدعیوں کی نسبت ہے
جو منہاج نبوت کے خلاف دعویٰ کریں اور
مجنون نہ ہوں"۔

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں اس جواب کی سمجھ نہیں آئی منہاج نبوت سے مراد خلیفہ صاحب نے "قبل دعوے سچا ہونا" بتایا ہے۔ جس کا مطلب وہی ہے کہ جو جھوٹا ہے اس کو سچا نبی نہ مانو۔ تیس کی قید سے اس کو کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب آپ نے نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہیں۔ رہ گیا آپ کا یہ کہنا کہ "تیس کی قید ایک خاص زمانہ کے لئے ہے"۔ یہ فقرہ بھی مطلب در بطن قائل کا مصداق ہے۔ بتلائیے وہ کونسا زمانہ ہے۔ اور اس کی حد کہاں تک ہے۔ جس کے اندر تو جھوٹے انسانوں کو سچا نبی نہیں مانا جا سکتا مگر اس کے گزر جانے کے بعد ہر کذاب و دجال مدعی نبوت کو نہ صرف یہ کہ ضرور مان لینا چاہئے بلکہ اس کے منکروں پر فتویٰ لگایا جاوے کہ

"جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی
نہیں مانتا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

خلیفہ صاحب! آپ کی یہ باتیں فرزانگی سے بعید ہیں۔ تیسرا امر یہ ہے۔ اگر آنحضرت کا یہ مطلب تھا کہ "جھوٹے انسان کے دعویٰ نبوت پر ایمان نہ لانا" تو آپ نے اس فقرہ کے بعد جو دلیل اس پر بیان فرمائی ہے کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی اس کی کیا ضرورت تھی اور مطلب کیا؟

خلیفہ صاحب نے خاتم النبیین کے معنے "منہاج نبوت" بتائے ہیں اور "منہاج نبوت" دعویٰ سے قبل پاک زندگی کو قرار دیا ہے۔ آئیے! ہم اس مطلب کو حدیث میں داخل کر کے حدیث کا مدعا سمجھنے کی کوشش کریں۔ ملاحظہ ہو عبارت یہ بنے گی :-

میری امت میں تیس ایسے اشخاص پیدا ہونگے
جن کا جھوٹ لوگوں کو معلوم ہوگا مگر وہ نبوت کا
دعویٰ کرینگے و انا خاتم النبیین میں دعویٰ
سے قبل صادق ہونے کی وجہ سے صادق نبیوں
کے لئے معیار ہوں مگر لا نبی بعدی میرے بعد
سچا نبی مبعوث نہ کیا جاوے گا۔"

خلیفہ صاحب! ملاحظہ ہو یہ معنے ہم نے آپ کے مسلمات کی بنا پر کئے ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے بعد میں جھوٹے اشخاص ہی دعویٰ نبوت کرینگے سچا کوئی نہ ہوگا۔

معلوم نہیں آپ نے اس قدر تکلفات کیوں کئے بات تو پھر پھرا کے وہی رہی۔ اور بہرحال اس حدیث سے یہی ثابت ہوا کہ جوں ہی کوئی مسلمان یہ سنے کہ فلاں شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہیں بلا تامل کہہ دے کہ وہ عن الثلاثین ہے۔ یا مرزا صاحب کے لکھے ہوئے کو دوہرا دے۔ سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں

(۱) "میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد
کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب
اور کافر جانتا ہوں۔ وحی رسالت آدم صفی اللہ
سے شروع ہوئی اور جناب محمد رسول اللہ پر
ختم ہو گئی"۔ (اشتہار مرزا ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

(۲) "میں مدعی نبوت کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(۳) "کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے"۔ (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۷)

(باقی باقی)

---

# اہل حدیث کانفرنس کا استحکام

ہر مخلص اہل حدیث کو اس بات کی تمنا ہے کہ اہل حدیث کانفرنس جو سالہا سال سے قائم ہو کر ملک میں مشہور اور مقبول ہو چکی ہے اس کو مضبوط کیا جائے تاکہ یہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو۔ جلسہ منعقدہ چوڑیاں میں جناب مولوی عبد القادر صاحب صدر جلسہ نے ازراہ ہمدردی خاص مجلس شوریٰ بلائی جس میں ارکان مجلس نے ہر طرح سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ بات یہ قرار پائی کہ پہلے کانفرنس کے قواعد و ضوابط پر غور کر کے مناسب تبدیلی کی جائے نہایت مفید صورت ہے۔ جس کے متعلق دفتر دہلی کی طرف سے صدر موصوف کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی ہے۔ میں بحیثیت ذات خاص ایک بات جماعت کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو میرے وسیع تجربے پر متفرع ہے۔

میں دیکھتا رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کانفرنس اہل حدیث کا کام اس لئے نہیں رکا یا محدود نہیں ہوا کہ اس کے ہمدرد نہیں ہیں۔ بلکہ اس لئے رکا ہے کہ اس کے دفتر میں ایسا تجربہ کار کارکن نہیں ہے جو سارا وقت انہماک کے ساتھ اس پر لگائے۔ بعض دفعہ پیڈ منیجر رکھنے کا بھی فیصلہ ہوا مگر حسب خواہش تجربہ کار نہ ملا۔ بعض دفعہ معمولی تبدیلی بھی کی گئی تو بھی کام نہ چلا۔ ان سب واقعات کو سامنے رکھ کر میں دوسری جماعتوں کے حالات پیش کر کے جماعت سے استفسار کرتا ہوں۔

دوسری جماعتوں میں ہندو ہوں یا مسلمان، آریہ ہوں یا عیسائی کام کرنے والے دو قسم کے لوگ ملتے ہیں بعض نوجوان جو فکر معاش سے فارغ ہوتے ہیں،

اور اپنے جماعتی کام کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ بھی خدمات خود پیش کر دیتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پنشن یافتہ بزرگ جو فکر معاش سے فارغ ہو کر زاد آخرت کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں۔ جماعتی دفتروں میں ایسے لوگ بہت ملتے ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا دفتر ایسے ہی لوگوں سے آباد ہے۔ صدر انجمن ایک معزز پنشن یافتہ ہے سیکرٹری بھی پنشن یافتہ نوجوان ہے فنانشل سکرٹری بھی پنشنر ہیں۔ ایک سیکرٹری صاحب وکیل ہیں جو باوجود مشغلہ وکالت کے وقت پورا دیتے ہیں۔ اسی طرح اور ذمہ دار عہدہ دار بھی بڑے شوق اور انہماک سے کام کرتے ہیں۔

مَیں ان واقعات کو پیش کر کے جماعت اہل حدیث سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس جماعت میں ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جو محض دینی خدمت کی نیت سے اس آواز پر لبیک کہے۔ میرے خیال میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ بہت سے اصحاب ایسے ہونگے لیکن ان کو توجہ نہیں دلائی گئی۔ مَیں ارادہ کر چکا ہوں کہ اس سلسلے کو نمبروار درج کیا کرونگا۔ اس کے جواب میں اعیان قوم کے جو جواب آئیں گے وہ شائع کرتا رہونگا۔

**نوٹ** آئندہ نمبر میں مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب کا مضمون درج ہوگا۔ انشاء اللہ!

## ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مارچ ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی۔ جس میں ملک امام خان نوشہروی نے ایک مقالہ پڑھا۔ موصوف نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے اور مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی انجاروں کا نقشہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴؍

ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

بریلوی مشن

# کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

ناظرین اہلحدیث واقف ہونگے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں سے ایک گروہ ایسا ہے۔ جن کے امتیازی مسائل یہ ہیں:-

(۱) انبیاء و اولیاء مرادیں دے سکتے ہیں۔

(۲) وظیفہ شیئاً للہ پڑھنا جائز ہے جو عدم جواز کا قائل ہو اس کا اسلام صحیح نہیں ہے۔

(۳) اللہ کے سوا اولیاء انبیاء کو بھی علم غیب حاصل ہے۔

(۴) بزرگوں سے وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔

(۵) تیجا، چالیسواں، قل وغیرہ میت کیلئے کار ثواب ہے

فرقہ بریلویہ ان مسائل پر خاص طور پر زور دیتا ہے چنانچہ آج کل جالندھر سے ایک رسالہ فیوض العارفین شائع ہؤا ہے۔ جس کے اندر مذکورہ مسائل میں سے بعض پر خامہ فرسائی کی ہے۔ ہم سوال معہ جواب بالاختصار نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھیں گے۔ اور اپنی طرف سے کچھ تبصرہ بھی کرینگے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہر مسلم کو کلمہ حق قبول کرنے کی توفیق عنایت کرے آمین۔ فیوض العارفین میں پہلا سوال یہ لکھا گیا ہے

(۱) اللہ کے سوا انبیاء اور اولیاء اللہ سے ہر قسم کی مرادیں مانگنا جائز ہے؟

جواب ع۱} انبیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اللہ تعالیٰ کی عطائی اور دی ہوئی قوت سے وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے۔

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ (سورہ المائدہ)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تلاش کرو اس کی طرف وسیلہ۔

| | |
|---|---|
| قال اللہ تعالیٰ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا۔ (بقرہ) | اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پہلے لوگ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کے طور پر فتح و نصرت ہم سے طلب |

کیا کرتے تھے کافروں پر۔ اب معلوم نہیں کہ کیوں چڑ گئے ہیں۔ (ص۳)

ناظرین! اس جواب میں کئی طرح کے سقم ہیں۔ اول یا کہ جواب سوال کے مطابق نہیں۔ سوال یہ ہے کہ ماسوائے اللہ انبیاء اولیاء سے ہر قسم کی مرادیں مانگنا جائز ہے جواب یہ ہے کہ انبیاء اولیاء سے اللہ تعالیٰ کی عطائی اور دی ہوئی قوت سے وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے۔

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

سوال میں وسیلہ کا ذکر نہیں۔ جواب میں وسیلہ کی قید موجود ہے۔ سوال میں مسئول نبی یا ولی کی ذات ہے یعنی جس سے مراد طلب کرنی ہے وہ نبی یا ولی کی ذات ہے۔ جواب کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ جو ولی کو عطائی اور خدا کی دی ہوئی قوت ہے۔ اس سے مراد مانگنا ہے۔ اس کے بعد مجیب نے جو دلیلیں لکھی ہیں وہ جواب پر منطبق نہیں ہیں۔

پہلی آیت میں جس وسیلہ کا ذکر ہے اس سے مراد انبیاء اور اولیاء کی ذات نہیں ہے۔ من ادعیٰ فعلیہ البیان اگر بفرض محال تسلیم بھی کیا جائے کہ وسیلہ سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں۔ تو مطلب یہ ہؤا کہ ایمان دارو خدا سے ڈرو اور خدا کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں خوب جدوجہد کرو تاکہ تم خلاصی پاؤ۔

یعنی خدا سے ڈر کر راہ ہدایت حاصل کرنے کیلئے (عندالخصم ذات نبی) تلاش کرو۔ کیونکہ ہدایت کا نمونہ صالحین (انبیاء اولیاء) ہیں جب تم انہیں کے روش قدم پر چلو تو تمہاری فلاح نجات ہو جائے گی

کہیں مجیب صاحب کہاں ہے آپ کا وسیلہ کہ دعا کرتے وقت نبی کو وسیلہ بناؤ۔

اور سنئے! سائل کا سوال ہے کہ اولیاء انبیاء سے استمداد کے جواز کا ثبوت دو۔ مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے اور دلیل اس آئت کو بنایا ہے جس میں مبتغیٰ (مطلوب) وسیلہ ہے نہ کہ مراد بوساطت وسیلہ۔ یعنی وسیلہ تلاش کرنے کا حکم ہے وسیلہ سے۔ اگر ذات نبی یا ولی مراد لی جائے مراد مانگنے کا حکم نہیں ہے۔ امید ہے کہ مجیب صاحب مزید غور کرینگے۔ تو ان کو خود ہی سقم نظر آدینگے۔

دوسری آئت میں بھی اس امر کا ثبوت نہیں کہ بوساطت انبیاء اولیاء مرادیں طلب کرنا جائز ہے بلکہ یہود کی روش کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل وہ لوگ خدا تعالےٰ سے کفار پر فتح و نصرت مانگا کرتے تھے۔ چونکہ وہ فتح ان کے حق میں اس وقت مقدر تھی جب آخر الزمان نبی آئے۔ اس لئے وہ یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ خداوندا بعثت آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم جلد ہو تاکہ ہمیں بھی کفار پر فتح و نصرت نصیب ہو۔

چنانچہ مجیب صاحب کے اپنے الفاظ اور نقل کردہ عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ چنانچہ آئت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

لوگ ہمارے حبیب سے توسل کے طور پر
فتح و نصرت ہم سے طلب کیا کرتے تھے۔

مجیب صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ فتح و نصرت خدا سے طلب کیا کرتے تھے۔

تفسیر روح البیان کی عبارت صاف ہے:۔

اللّٰھم انصرنا بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان
الذی نجد نعتہ فی التوراۃ۔

یعنی لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ خدایا نبی آخر الزمان سے ہماری مدد کر جس کی صفتیں ہم تورات میں پڑھتے ہیں یعنی اس کے وجود باجود کو جلد ظہور میں لاکر ہماری نصرت کر۔ اگر بفرض محال یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ لوگ مجیب صاحب کے زعم کے مطابق اسی طرح دعا کیا کرتے تھے تو ان کا فعل ہمارے لئے حجت کس طرح ہو سکتا ہے۔

**اہلحدیث** ہمارے خیال میں آئت وابتغوا الیہ الوسیلہ کے سمجھنے میں عام طور پر غلط فہمی ہو رہی ہے ہم اس غلط فہمی کا ازالہ کرنے کو ایک صحیح حدیث مسلم فریقین پیش کرتے ہیں جو اہل ایمان کے لئے ایمانی نور بڑھانے کی موجب ہوگی۔ اس حدیث کو خوب سمجھ کر کوئی شخص اس آئت کو اس دعوے پر پیش نہیں کر سکیگا جس پر پیش کی جاتی ہے وہ دعویٰ کیا ہے کہ وسیلہ کے معنی ذریعہ کار دیتے ہیں اور مطلب بتاتے ہیں کہ اس آئت میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ خدا کی طرف وسیلہ یعنی ذریعہ نجات سے پہنچو اور ذریعہ کار یا ذریعہ نجات نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ان کے بعد پیر صاحب بغداد رح یا انہی جیسے کوئی اور۔ ان معنی کی غلطی بتانے کو ہم حدیث مذکور پیش کرتے ہیں۔

ہر مسلمان اذان سن کر دعا کرتا ہے اس دعا میں یہ الفاظ بھی ہوتے ہیں:۔

آت محمدن الوسیلۃ
(اے اللہ محمد صلعم کو وسیلہ عنائت کر)

کیا معنی؟ حسب تفسیر مدعیان یہ معنی نہیں کہ اے اللہ مجھ کو بھی کوئی ذریعہ عنائت کر۔ جو دعا کرتے ہیں یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کے کام آئیں۔ مثلاً وہ یہ ہیں کہ یا اللہ مجھ کو حسن حسین کی طفیل یہ دے اور وہ دے یا یہ کہ یا اللہ پیر صاحب بغداد کی طفیل میرا یہ کام کردے ایسا خیال کرنا یا ایسا کہنے کو صحیح سمجھنا رسالت محمدیہ کی سخت توہین ہے جو کسی مسلمان کو جائز نہیں۔ آئت حدیث کے معنی کیا ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم بتاتے ہیں۔ لغت عرب کی مستند کتاب "قاموس" میں لکھا ہے۔ الوسیلۃ القرب یعنی وسیلہ کے معنی خدا کا قرب حاصل کرنا ہے۔

پس آئت و حدیث مذکور کے معنی بالکل صاف ہیں کہ

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور
خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

اور حدیث اذان کے معنی بھی اس طرح ہیں کہ اے اللہ مجھ کو اپنا قرب مزید عنائت کر۔

حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ نے اس کا ترجمہ بہت اچھا کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اے مسلماناں بترسید از خدا و بطلبید
قرب بسوئے او۔

ہمارے مخاطبین اپنے عقائد بدعیہ کی تائید میں قرآن و حدیث کو بے سوچے سمجھے جلدی میں پیش کر کے سخت ٹھوکریں کھاتے ہیں اور ندامت اٹھاتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ قرآن و حدیث کے معنی کوشش کر کے سمجھیں کہ جو ان کے صحیح معنی بعد تحقیق ثابت ہوں ان کو پیش کیا کریں۔

ایسی عجلت اور خود غرضی سے قرآن کو پیش کرینگے تو اہل ذوق ان کو یہ جواب دینگے ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

---

# شیعہ مذہب کی غلط راہروی

(بقلم مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوسری)

شیعہ مذہب کے لوگ پیر پرستوں کی طرح آڑا ٹیڑھا نہیں کرتے بلکہ خداوند کریم سے علی کی طرف زیادہ دھیان ہے۔ جس طرح ایک موحد آدمی خدا کے حضور میں فریاد اور پکار کرتا ہے شیعہ اس سے بھی زیادہ روتے چیختے ہیں۔ خدا کا نام کسی مصیبت میں لیتے ہوئے شیعہ عورت مرد کو آج تک نہیں دیکھا یہ لوگ روئے زمین کے مشرکوں سے شرک کرنے میں آگے اور یکتا ہیں۔

شیعہ کے کسی قول کو دیکھو اسی میں علی کو خدا سے بڑھانے کی بابت ترجیح ہوگی۔ مالک موت و حیات منجی رسول خیر البشر مربی عالم بلا ریب علی کو کہتے ہیں تمام دنیا میں تجربہ کر کے دیکھ لو شیعہ مذہب کا

مرد، عورت، لڑکا، لڑکی، غرضیکہ ہر فرد روزمرہ کی بول چال میں یہی بولتے ہیں :-

"یا علی، مولا علی، یا مولا یا مشکل کشا وغیرہ یہی ورد صبح شام زبان زد عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام میں غیر پرست لوگوں کی روش بتائی ہے کہ وہ یحبونھم کحب اللہ۔ یعنی خدا کے مقابلے میں اپنے معبودوں کے ساتھ وہ خدا کی سی محبت کرتے ہیں شیعہ نے تو ہزار درہزار بلکہ مزید براں بے شمار کام کر دکھایا۔

شیعہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا کی قدرت کا ہاتھ بھی مولا علی کے زور بازو سے مضبوط ہے۔ اگر کسی کو شیعہ ہو تو حملہ حیدری دیکھ کر تصدیق کر لے کہ خدا کی مخلوق میں سے ایسے بھی ہیں جو مالک کو کمزور اور غلاموں کو طاقت ور بنائے بیٹھے ہیں۔

ان کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ اگرچہ ظاہر میں خدا ہی کرتا ہے لیکن دراصل ہاتھ مولا علی کا ہے۔ یہ ہے شیعہ دین کی حقیقت جس کو وہ اسلام ہی سمجھے ہوئے ہیں۔

جہاں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بارہ افعال کرکے دکھائے ہیں سب کے سب شیعہ حضرات علی رضؓ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً رود نیل سے موسیٰ کو پار لنگھانے والا، نار خلیل کو گلزار بنانے والا، نوح کی کشتی جودی پر لگانے والا جس کا جبرائیل امین ہوا خواہ تھا اور جس کے فرمان میں زمین آسمان ہیں۔ یہ تمام کام مربی عالم، مبنیٔ اعظم، علی غنیم کے لطف اور مہربانی سے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

شیعہ لوگوں کی ذہنیت سے خدا ہر ایک مسلمان کو محفوظ و مصئون رکھے۔ شیعہ کی گڑبڑ دیکھتے ہوئے تو یہ امر قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مؤمنین سے خاموشی ہی ٹھیک ہے۔ مگر بقول ے

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
دگر خاموش بنشینم گناہ است

کچھ عرض کیا گیا۔

**اہلحدیث** موجودہ حضرات شیعہ کیا کریں جب ان کے مصنفین یہاں تک تعلیم دے گئے ہیں جو اس شعر سے ثابت ہوتی ہے۔ حضرت علی کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا گیا ہے جو کشف الغمہ فارسی مطبوعہ ایران میں درج ہے۔ جس میں حضرت علی کو مخاطب کرکے لکھا گیا ہے ے

فرماں گذار حکم تو باشد قمر بہ چرخ
بر عرش کرسی و قلم و لوح و آمری

(اے علی! سورج چاند ترے فرمان بردار ہیں۔ عرش کرسی اور لوح محفوظ پر تو ہی حکمران ہے)

باقی کیا رہا؟ اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے مسائل کے متعلق ہمارے بریلوی احناف حضرات اور شیعہ اصحاب باہم یک جا بیٹھ کر فیصلہ کر لیا کریں تو بہت اچھا ہو ہمارا عقیدہ تو وہی ہے جو حضرت یوسفؑ نے جیل خانے کے ساتھیوں کو فرمایا تھا :-

ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار

اس آیت کے ماتحت ہم کسی مخلوق کا تصرف کسی چیز میں نہیں مانتے۔ بلکہ ہمارا اعلان ہے جو آخری وقت مرتے دم مسلمان کے کان میں ڈالا جاتا ہے :-

فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ

جس کا مضمون شیخ عطار مرحوم نے اس شعر میں ادا کیا ہے

ے ہست سلطانی مسلم مرد را
نیست کس را زہرہ چون وچرا
اوست سلطاں ہرچہ خواہد او کند
عالمے را در دمے ویراں کند

# عمر بن عبد العزیزؒ

(از قلم مولوی عبد القیوم صاحب کوثر مینوی جامعہ دار السلام عمر آباد)

عمر بن عبد العزیز کی تاریخ پیدائش میں بہت اختلاف ہے۔ لیکن اس پر سب متفق ہیں کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں صالح بن کیسان کی نگرانی میں تعلیم و تربیت پائی۔ بچپن میں کلام مجید کو حفظ کیا۔ اور عربی نیز شعر، شاعری کی تعلیم حاصل کی۔ حدیث کی روایت اگرچہ مختلف شیوخ سے کی جن میں تابعین کے علاوہ متعدد صحابہ بھی شامل تھے لیکن وہ اس مقدس فن میں زیادہ تر عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے مرہون منت تھے۔ تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے وہ عمر بن عبد العزیز کے مؤدب تھے۔ خود حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے جن لوگوں سے روایت کی ہے ان میں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی روائتیں سب سے زیادہ ہیں"۔ انہی بزرگوں کے فیض صحبت نے عمر بن عبد العزیز کو اس درجہ پہ پہنچا دیا کہ بڑے بڑے محدثین کو ان کے فضل و کمال، علم و دانش کا اعتراف کرنا پڑا۔ علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے :-

"بڑے امام، بڑے فقیہ، وہ بڑے مجتہد، حدیث کے بڑے ماہر اور معتبر حافظ سند تھے"۔

بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں جس سے آپ کی علمی قابلیت کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ تحصیل علم کے بعد آپ نے میدانِ سیاست میں قدم رکھا اور بحیثیت گورنر کے زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ کی گورنری کا زمانہ رجب ۶۵ھ سے شروع ہوتا ہے۔ گورنری کے زمانہ میں آپ نے بہت سے قابل یادگار کام کئے۔ ۶۷ھ میں ایک زرنگار محل تعمیر کرایا۔ ۷۰ھ میں مصر میں طاعون کی وبا پھیل گئی۔ یہاں سے نکل کر بمقام حلوان سکونت اختیار کی۔ حلوان میں متعدد محل اور مساجد بنوائیں۔ انگور و خرما کے باغ لگوائے۔ ۷۷ھ میں مصر کی جامع مسجد کو گرا کر از سر نو تعمیر کرایا۔ اور اس کے طول و عرض میں کافی اضافہ کیا۔ ۶۹ھ میں خلیج مصر پہ دو پل بندھوائے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے رفاہ عام کے کام کئے۔ اس کے بعد آپ مدینہ کی گورنری پہ مامور ہوئے یہاں بھی بہت سی

الفاروق - حضرت عمر خلیفہ دوم کی زندگی کے حالات (۱۰) سیاسی و انتظامی [illegible] - قیمت [illegible] - ملنے کا پتہ [illegible]

اصلاحیں اور بہت سے مفید کام کئے۔ ان سب میں ان کا ناقابل فراموش کارنامہ مسجد نبوی کی تعمیر اور اس کی زینت و آرائش ہے۔ ولید سے قبل کے خلفاء نے بھی مسجد نبوی میں کچھ ترمیمیں کرائی تھیں لیکن ولید نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس کو نہایت عظیم الشان پیمانہ پر تعمیر کرانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ۸۸ھ میں عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ مسجد نبوی نئے سرے سے تعمیر کی جاوے اور اس کے متصل ازواج مطہرات کے حجرے یا دوسرے لوگوں کے جو مکانات ہیں اس کی قیمت دیکر ان کو مسجد میں شامل کر لیا جائے۔ جو لوگ قیمت لینے سے انکار کریں ان کے مکان بجبر گرا دیئے جائیں اور اس کی قیمت فقیروں میں تقسیم کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں ولید نے قیصر روم کو خط لکھ کر بہت سے رومی کاریگر، مزدور، مینا کاری کا مسالہ اور کئی ہزار مثقال سونا منگایا اور مختلف مقامات سے ہر قسم کے تعمیری سامان اکٹھے کئے اور مدینہ کے فقہاء کی موجودگی میں مسجد کو گرا کر ان بزرگوں کے متبرک ہاتھوں سے عمارت کی بنیاد ڈالی۔

عمر بن عبدالعزیز کو اس مسجد کے بنوانے میں بڑی دلچسپی تھی۔ انہوں نے بڑے انہماک اور حسن مذاق کے ساتھ اس کو تعمیر کرایا۔ درخت کے ایک ایک نقش پر کاریگروں کو تیس ۳۰ تیس درہم انعام دیئے تھے۔ مسجد کی ساری عمارت پتھر کی تھی لیکن تمام دیواریں اور چھتیں نقش و نگار سے بھری پڑی تھیں۔ عمارت میں محراب کی ایجاد کا شرف عمر بن عبدالعزیز ہی کو حاصل ہے۔ اتنی عالی شان تعمیر بڑی جانفشانی سے تین سال میں مکمل ہو گئی۔ ۹۱ھ میں ولید نے مدینہ جا کر اس کا معائنہ کیا اور عمر بن عبدالعزیز کی کارگذاری پر خوشنودی ظاہر کی۔

آپ بچپن ہی سے بڑے ذہین اور چالاک تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سب کی نظروں میں محبوب تھے۔ چھوٹے بڑے سب آپ سے خوش رہتے۔ مدینہ کی گورنری کے ساتھ ساتھ ۸۷ھ سے ۹۳ھ تک مکہ اور طائف بھی آپ کے زیر حکومت ہے

سلیمان نے اپنے بیٹے ایوب کو اپنا جانشین قرار دیا تھا لیکن وہ باپ ہی کی زندگی میں مر گیا۔ اس کے بعد رجاء بن حیات نے عمر بن عبدالعزیز کا نام پیش کیا۔ خلیفہ نے اسے قبول کر لیا اور یہ طے کیا کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعد یزید بن عبدالملک کو خلافت ملے۔ چنانچہ اس نے ذیل کا فرمان لکھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریر خدا کے بندے سلیمان امیرالمؤمنین
کی جانب سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے ہے
مَیں نے اپنے بعد تم کو خلیفہ بنایا اور تمہارے
بعد یزید بن عبدالملک کو۔ مسلمانو! ان کا
کہنا سنو اور ان کی اطاعت کرو۔ خدا سے
ڈرو۔ اختلاف نہ پیدا کرو کہ دوسرے
تم پر حرص و طمع کی نگاہ ڈالیں"۔

ولید نے اپنے تمام خاندان کے لوگوں کو جمع کر کے بلا اظہار نام سربمہر فرمان پر بیعت لے لی کہ اس میں جس کا نام ہوگا وہی خلیفہ ہوگا۔ سلیمان کے انتقال کے بعد رجاء بن حیات نے بنی امیہ کو دابق کی مسجد میں جمع کر کے ان سے فرمان ولیعہدی پر دوبارہ بیعت لی۔ اس کے بعد خلیفہ کی وفات کی خبر سنائی۔ پھر سربمہر فرمان کھول کر پڑھا۔ اس میں عمر بن عبدالعزیز کا نام تھا۔ رجاء نے ان کو اٹھا کر منبر پر بٹھا دیا۔ عمر بن عبدالعزیز اپنا نام سن کر انا للہ پڑھنے لگے کہ یہ بار عظیم میرے سر پر کیسے آ پڑا۔ اسی مجمع میں ایک طرف ہشام بن عبدالملک حسرت و افسوس سے انا للہ پڑھ رہا تھا کہ خلافت اسے کیوں نہ ملی۔ ہشام نے کہا ہم کبھی ان کی بیعت نہیں کر سکتے۔ رجاء بن حیات نے اٹھ کر کہا اٹھو اور خاموشی کے ساتھ بیعت کر لو۔ ورنہ ابھی سر قلم کر دونگا۔ بیعت ہو جانے کے بعد شاہی سواری آئی۔ لیکن خلیفہ نے اس کو پسند نہیں کیا اور کہا میرے لئے میرا خچر کافی ہے۔ لوگوں نے قصر خلافت میں لیجانا چاہا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ وہاں ایوب کے اہل و عیال ہیں۔ جب تک وہ منتقل نہ ہوں میں اپنے خیمہ میں ہی رہونگا۔

عمر بن عبدالعزیز اپنی گورنری کے زمانہ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ رہتے تھے۔ ۳۰ اونٹوں پر ان کا ذاتی ساز و سامان لد کر مدینہ جاتا تھا۔ لیکن تخت خلافت پر بیٹھتے ہی انہوں نے یہ سب ترک کر دیا اور بالکل سادی زندگی بسر کرنے لگے۔ زمانہ خلافت میں یومیہ خرچ صرف دو درہم رکھا۔ لباس اور غذا میں حضرت عمر فاروق جیسی سادگی اختیار کی۔ شاہانہ جاہ و جلال اور سطوت و جبروت سے نہ صرف بری بلکہ بیزار تھے۔ انہوں نے اپنے عہد خلافت میں پھر ایک بار خلافت راشدہ کے عدل و انصاف اور مساوات کا نمونہ قائم کر دیا۔ بڑے بڑے مورخ اس خلیفہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:۔ "حضرت عمر بن عبدالعزیز مروانی سلسلہ کی درمیانی کڑی تھے۔ انہوں نے اپنی تمام تر توجہ خلفائے راشدین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے کی طرف مبذول کی"۔

حجاج کے وقت میں لوگوں پر طرح طرح کے جو ظلم ڈھائے گئے تھے ان سب کا انسداد کیا۔ رعایا کے اموال اور ان کے حقوق کی نگہداشت کی۔ علماء کے حقوق و احترام کو نہایت فیاضی سے قائم کیا۔ عراق، خراسان اور سندھ کے نومسلموں پر حجاج کے سنگین ٹیکسوں کو کم کیا۔ بیت المال کی اصلاح کی۔ عمر بن عبدالعزیز سے پہلے خلفاء کا یہ دستور تھا کہ جب عشا اور فجر کی نماز کے لئے جاتے تو ان کے آگے آگے غلام شمع لے کر چلتے اور اس کا خرچ بیت المال سے پورا کیا جاتا۔ لیکن آپ نے اس قسم کے تمام کاموں کو یک دم روک دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنی نیک اور وفادار بیوی سے کہا کہ تم نے جو زر و جواہر اپنے باپ اور بھائیوں سے لئے ہیں اسے بیت المال میں داخل کر دو۔ آپ کی نیک بیوی نے فوراً اپنے تمام زر و جواہر کو بیت المال میں داخل کر دیا۔ جب یزید بن عبدالملک خلافت کی گدی پر بیٹھا تو اس نے ان تمام زر و جواہر کو فاطمہ کو واپس کرنا چاہا۔ مگر شریف النفس فاطمہ نے اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا جب میں نے اپنے شوہر کی زندگی میں اسے چھوڑ دیا

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید ... (۱۰۱)

کوئی بے آسرا شخص ان کی موت کے بعد کیوں پرواہ کرے گی۔

رعایا کی بہبودی و بھلائی میں ہر تن مصروف رہتے ان کی آسائش کے لئے سرائیں بنوائیں۔ بہت سے مہمان خانے تعمیر کرائے۔ سابقہ ظلم و ستم سے جو خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں ان کی اصلاح کی۔ مثلاً

(۱) رعایا کے مال و جائداد پر غاصبانہ قبضہ کر لیا گیا تھا
(۲) قبلہ گاہ عالم بنو ہاشم کے تمام حقوق پامال کرائے گئے تھے۔
(۳) محض گمان کی بنا پر رعایا کو سزائیں دی جاتی تھیں اور عورتوں کو مردوں کے بدلے میں گرفتار کیا جاتا۔
(۴) نہایت سفاک اور خونریز عمال مقرر کئے گئے تھے
(۵) رعایا سے بغیر مزدوری کے بطور بیگاری کے خدمت لی جاتی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے تخت پر بیٹھتے ہی ان تمام مظالم کی طرف توجہ کی اور عدل و انصاف کا منارہ بلند کیا۔ ایک افسر آپ کے دربار میں بیگاری کی سواری میں آیا تو بولے کہ میری خلافت میں بھی تم بیگار پکڑاتے ہو۔ اس کے بعد اس کو چالیس کوڑے لگوائے۔

عمر بن عبد العزیز رحمدل، منصف مزاج، راست گو بردبار اور سادہ مزاج آدمی تھے۔ تاج و تخت کی ذمہ واریوں نے آپ کو سخت متردد کر دیا۔ ایک دفعہ آپ کی نیک بیوی فاطمہ (عبد الملک کی بیٹی) نے بعد ادائے نماز آپ کو روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا! نصیب اعدا خیر تو ہے؟ کس صدمہ نے آپ کو رنجیدہ خاطر کیا ہے آپ نے جواب دیا۔ فاطمہ! میں مسلمانوں اور غیروں کا بادشاہ بنایا گیا ہوں، میں ان مفلسوں کا جو فاقے کاٹ رہے ہیں، ان بےچاروں کا جو بے آسرا کے پڑے ہیں، ان ننگوں کا جو مصیبت میں مبتلا ہیں، ان مظلوموں کا جن کے سروں پر آرے چل رہے ہیں، ان بے وطنوں کا جو قید خانے میں سڑ رہے ہیں، ان معمر اور بزرگوں کا جو قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے بے دست و پا پڑے ہیں، ان شخصوں کا جن کا کنبہ بہت اور آمدنی تھوڑی اور ان جیسے ان شخصوں کا جو تلاش معاش میں وطنوں کو خیرباد کہہ کر دور دراز ممالک میں نکل گئے ہیں۔ خیال کرتا تھا کہ قیامت کے دن خدا مجھ سے ان کی بابت سوال کریگا تو میں کیا جواب دوں گا۔ مجھے ڈر معلوم ہوا اور میں رو پڑا۔

یہ اس خلیفہ کا واقعہ ہے جس کے زمانہ میں ادھر اُدھر کے تاجر فقراء میں تقسیم کرنے کے لئے مال لے کر آتے لیکن کوئی یقبضوا لالانہ لمتا اور وہ اپنے مال کو واپس لے جاتے۔

آپ میں بُردباری اس قدر تھی کہ ایک مرتبہ رات کو مسجد میں گئے۔ ایک شخص سو رہا تھا۔ اندھیرے میں اس کو آپ کے پاؤں سے ٹھوکر لگ گئی۔ اس نے کہا کیا تم پاگل ہو؟ چپراسی یہ ناشائستہ کلمات سن کر آپے سے باہر ہو گیا اور اس گستاخی کی سزا دینی چاہی لیکن آپ نے اسے روک دیا اور فرمایا کہ اس نے مجھ سے صرف پوچھا تھا کہ "تم پاگل ہو" میں نے جواب اسے دیا کہ نہیں"۔ جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ خود کہا کرتے تھے کہ جب سے مجھے معلوم ہوا کہ جھوٹ انسان کے لئے نہایت ہی لعنت کی چیز ہے۔ اس وقت سے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

مسلمانو! یہ وہی خلیفہ ہے جس نے ڈھائی سال کے عہد حکومت میں ایسے ایسے کام کئے کہ دوسرے ہزاروں سال کی حکومت میں نہ کر سکے۔ یہی خلیفہ ہے جس نے جمہوریت کی بدروح پھر مسلمانوں میں پھونکی اور سیاست ملیہ کی تجدید کر کے اس کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق کر دیا۔ عمر بن عبد العزیز ہی نے خلافت فاروق اعظم کا نمونہ پیش کیا۔ اسی بنا پر علمائے امت نے آپ کو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے اور دوسری صدی کا مجدد قرار دیا ہے۔ عمر بن عبد العزیز کا عہد حکومت خاندان بنی امیہ میں ایک دلکش زمانے کا منظر پیش کرتا ہے۔

افسوس کہ وہ زیادہ روز تک زندہ نہ رہ سکے اور دو برس ۵ مہینہ چار دن خلافت کر کے ۳۹ سال کی عمر میں ۲۵۔ رجب ۱۰۱ھ مطابق جنوری ۷۲۰ء میں اس دار فانی سے دار البقا کو رحلت کر گئے۔

(عبد القیوم کوثر اعظمی)

# دعائے ترغیب علم و نشر توحید

(از قلم ابو حامد محمد عثمان صاحب حامد معسکر بنگلور)

علم کی پیاس ہر اک دل میں لگا دے یا رب
شمع تعلیم کا پروانہ بنا دے یا رب
جہل و بیدینی کا بدنام جہاں میں نہ رہے
دین قرآن کی لو سب کو لگا دے یا رب
اُٹھے ہر گھر سے ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی آواز
شرک اور کفر کو دنیا سے مٹا دے یا رب
تیری توحید کا ہو غلغلہ دنیا میں تمام
یہ صدا دہر میں ہر اک کو سنا دے یا رب
اتباع سنن نبوی کے عشاق ہوں سب
اہل بدعت کو ضلالت سے ہٹا دے یا رب
اہل تقلید نے معصوم نبی کو چھوڑا
راہ سنت پہ قدم اُن کے جما دے یا رب
پھر اسلام کے بدخواہ جو ہیں شپرہ چشم
شرح صدر اُن کے لئے ان کا بنا دے یا رب
بنیں تبلیغ کے ہر جگہ مقاعد آباد
کارکن اس کے تو علماء کو بنا دے یا رب
چمکے شمشیر دو دم سنت و قرآں کی بریق
فوج بے دینی کو دنیا سے کھپا دے یا رب
عورتیں پردہ سے عریاں ہوئی جاتی ہیں
داعی حامد ہے انہیں شرم و حیا دے یا رب

جدید انگلش ٹیچر - انگریزی سیکھنے کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے - قیمت ۸؍ پتہ: منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۱۴۳} شریعت کا حکم اس مسئلہ میں کیا ہے کہ زید کی شادی ہندہ سے ہوئی تھی جسکو تخمیناً ۱۲ سال ہوئے۔ ہندہ کئی سال سے بالغہ ہے۔ زید نہ تو اسے لیجاتا ہے اور نہ طلاق ہی دیتا ہے۔ بلکہ زید نے اپنی شادی دوسری جگہ کر لی ہے۔ اندریں صورت ہندہ بے کس کیا کرے۔ اس کی خلاصی کی کیا صورت ہے؟ (سائل منشی شیخ علاقیدار)

ج ۱۴۳} ہندہ کاظمی بل کے ماتحت اپنا نکاح بذریعہ عدالت فسخ کرا سکتی ہے۔ اللہ اعلم!

(ایک آنہ داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۴} چہل قدمی کرنا سنت ہے یا نہیں (فیض محمد ولد الہداد خان۔ گوہیر آباد سندھ)

ج ۱۴۴} چہل قدمی بغرض حفاظت صحت جائز ہے۔

س ۱۴۵} کوا یعنی زاغ حرام ہے یا حلال (سائل مذکور)

ج ۱۴۵} کوے کی بابت حرمت کا فتویٰ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس کی نسبت کوئی دلیل تحریم نہیں ہے صرف ایک صحابی کا قول ہے کہ جس کے دل میں ذرہ بھی خیر ہو وہ کوا نہیں کھاتا۔ یہ حرمت کی دلیل نہیں ہے

س ۱۴۶} طوطا حلال ہے یا حرام؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۶} آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک اصول آیا ہے۔ کل ذی مخلب من الطیر یعنی ہر پنجہ والا جانوروں سے حرام ہے۔ اگر حرام نہ ہو تو مکروہ ضرور ہے۔

س ۱۴۷} اہل حدیث مذہب میں جتنے جانور پرندے حرام ہیں ان جانوروں یا پرندوں کے نام درج فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۴۷} قرآن مجید اور حدیث شریف میں جن جانوروں کی حرمت وارد ہوئی ہے۔ وہ حرام ہیں حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ (قرآن مجید) وکل ذی مخلب وکل ذی ناب (احادیث) باقی بحکم حدیث ذروني ما ترکتکم حلال ہیں۔

س ۱۴۸} کسبیانی یعنی زانیہ عورت کی کمائی کا کنواں یا نل کا پانی پینا جائز ہے یا وضو میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۸} زانیہ کی کمائی حرام ہے۔ بحکم حدیث مہر البغی حرام۔ البتہ اس پانی سے وضو کرنا بعض علماء کے نزدیک جائز ہے۔ مگر پینا منع ہے

س ۱۴۹} خاکسار تحریک کے ممبر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۹} اگر خاکسار، بانئی تحریک کے عقائد کو غلط سمجھ کر اپنے عقائد صحیح رکھتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔

س ۱۵۰} عرس کا کھانا حرام ہے یا حلال یا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۰} عرس کا کھانا مَا اُهِلَّ بِهٖ میں داخل ہونے کے باعث حرام ہے۔

س ۱۵۱} بائلی سوڈا لیمونیڈ پینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۱} جائز ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو کوئی اور شغل نہیں۔ اسی لئے ایسے سوالات پوچھتا ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۲} دختر صالحہ پابند صوم وصلوٰۃ کا رشتہ کسی غیر پابند کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ غیر پابند سے مراد یہ ہے کہ نماز کا پابند نہیں۔ سنت نبویہ کا پابند نہیں۔ اس کے اخلاق بھی اچھے نہیں۔ غصہ آجائے تو گھر والوں پر حملہ بھی کر دیتا ہے۔ لہذا کیا حکم ہے؟

(مولوی) عبد القادر چک ٹاہلی والا۔ فیروزپور)

ج ۱۵۲} بحکم حدیث شریف ناکح کی دینداری اور نیک اخلاق کا دیکھنا ضروری ہے۔ خصوصاً صالح لڑکی کے لئے خاوند صالح ہی ہونا چاہئے۔ واللہ اعلم

## نتیجہ امتحان

جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد سے ۲۰ طلباء منشی فاضل (فارسی) اور افضل العلماء (عربی) کے مدارس یونیورسٹی کے مشرقی امتحانات میں اس سال بٹھائے گئے جن میں سے دو کے سوا باقی اٹھارہ طلباء کامیاب ہوئے۔ پروفیشنسی کے امتحانات میں تین میں سے دو نے کامیابی حاصل کی الحمد للہ یہ کامیابی جمیع اراکین جامعہ کو مبارک ہو۔ خداوند پاک اس جامعہ کو مزید ترقی دے۔

خاکسار کاکا محمد اسماعیل عفی عنہ ٹرسٹی وسکرٹری جامعہ دار السلام عمر آباد

## حکایات صحابہؓ

عربی زبان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات تو بہت سی کتب میں مندرج ہیں۔ خدا جزا دے مولانا الحاج حافظ محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور کو جنہوں نے اردو خوان ناظرین کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات (اسلامی اخوت، ایثار، تکالیف ومصائب پر صبر وغیرہ) قلم بند فرمائے ہیں کتاب ہذا واقعی قابل مطالعہ ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ، ٹائیٹل وغیرہ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر۔ مجلد عہ

پتہ: کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار۔ بالمقابل جامع مسجد دہلی۔

## ایک روپیہ سے کم

قیمت کی فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہیں کیجاتی کیونکہ اس پر کم از کم پانچ آنہ وی پی صرف ہوتے ہیں جو واپسی کی صورت میں موجب نقصان ہوتے ہیں، اس لئے اپنی فرمائش بھیجتے وقت یا تو ایک آنہ والے ٹکٹ بھیجدیا کریں یا انڈین پوسٹل آرڈر ڈاک خانہ سے لیکر بذریعہ لفافہ ارسال کر دیا کریں

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

## خط وکتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**شکریہ و شکوے** ماہ مئی میں جن اہل حدیث وبہی خواہ حضرات نے اخبار اہلحدیث کے لئے محنت وجانفشانی سے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے ازحد مشکور ہیں۔ ان کے اسماء گرامی آئندہ ہفتہ شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ! دیگر ناظرین سے عموماً اور معاونین کرام سے خصوصاً امید ہے کہ وہ بھی ماہ جون میں اپنی ہمدردی وبہی خواہی کا کماحقہٗ ثبوت دیکر ادارہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

اس کے ساتھ ان کرمفرماؤں سے ایک حد تک شکوہ بھی ہے جو ہر ماہ اخبار کے ماہواری وی پی واپس کرکے دفتر کو ناقابل برداشت محصول ڈاک کا زیر بار کرتے ہیں۔ اسی لئے قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع دیکر ہر دفعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ درصورت مہلت طلبی یا انکار دفتر کو اطلاع ضرور کردیا کریں ورنہ وی پی ضرور وصول کرلیا کریں۔ مگر باوجود ان تمام امور کے واضح کردینے کے پھر بھی بعض حضرات شکایت کا موقع دیتے ہیں۔

یہ چند سطور بادل ناخواستہ لکھنے کے بعد امید کی جاتی ہے کہ آئندہ ہمیں ناظرین کی شکائت پیش کرنے کا موقع نہیں دیا جائیگا۔ (مینیجر)

**مضامین آمدہ** حکیم گل حسین شاہ صاحب۔ مولوی محمد جانباز خان صاحب۔

**غیر مقبولہ** آریوں کی مغالطہ دہی۔ مسیح کی وفات انجیل سے ثابت نہیں۔ خاکسار تحریک۔ نزول بارش۔ مرزائی مذہب کی دورنگی۔ مرزا صاحب ہندو تھے یا مسلم۔ کیا فرقہ ناجیہ بریلویہ ہے۔ مقلد دائرہ تقلید میں رہے کوٹلوی کی ذہانت وثقاہت۔ کیا حضرت عیسےٰ خدا کے فرزند تھے؟

**تصحیح پتہ** اہلحدیث ۱۲ مئی ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۲ کالم اول کتاب "سیرت سید احمد شہیدؒ" کا پتہ غلط شائع ہوگیا ہے۔ ایم معین الدین صاحب کتاب خانہ محمد علی لین لکھنؤ یا دائرہ حضرت شاہ علم اللہ تکیہ کلاں رائے بریلی سید ابوالحسن صاحب (مصنف) سے طلب کریں۔

**یاد رفتگاں** میرا لڑکا محمد ایوب بعمر پندرہ سال بعارضہ تپ دق فوت ہوگیا۔ انا للہ! (صوبیدار ڈاکٹر محمد حسن از پسرور) (۲) میرا گیارہ ماہ کا لڑکا فوت ہوگیا۔ انا للہ! قبل ازیں دو لڑکے صغر سنی میں ہی فوت ہوچکے ہیں۔ (عبد الغفور خیاط از امرتسر) (۳) مولوی محمد عبد الکریم صاحب ٹیچر بی۔ ایم۔ بی سکول اودیاگیر ضلع نلور مدراس جو پکے اہل حدیث اور مبلغ توحید وسنت تھے۔ حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم کے۔ سی۔ گل محمد از اودیاگیر۔ مدراس)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

## غرباء کا بھی خیال رہے

"اہلحدیث" کی کسی سابقہ اشاعت میں اہل خیر حضرات کو غریب فنڈ کی امداد پر توجہ دلائی تھی مگر افسوس ہے کہ آج تک کوئی رقم نہیں آئی۔ اس کے برعکس کئی سائلین کے داخلے بذریعہ منی آرڈر آئے جو بسبب عدم گنجائش واپس کرنے پڑے کیا ہم اہل خیر حضرات ودیگر ناظرین سے امید رکھیں کہ اس فنڈ کی امداد فرماکر غرباء کی دلی دعائیں لیں گے۔ (مینیجر اہلحدیث)

**لاہور میں** ۲۷۔ مئی کو محمدیہ ایسوسی ایشن نے بتقریب وفات مرزا قادیانی جلسہ کیا۔ حاضری ہزاروں تھی۔ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے آخری فیصلہ پر اور مولوی لال حسین اختر نے کذبات مرزا پر بڑی وسیع تقریریں فرمائیں۔ (نامہ نگار)

**خانگی حالت** گذشتہ ہفتہ مولانا ابوالوفاء صاحب بمرض وجع الورک بیمار رہے۔ اور میاں عطاء اللہ صاحب مینیجر ثنائی برقی پریس وجع الرکبہ میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔ (مینیجر اہلحدیث)

**تبلیغی جلسہ** ۳۰۔ مئی کو موضع ککا کڑیالہ تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں اہل گاؤں نے تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مولوی حافظ اسماعیل صاحب ترنتارنی، مولوی محمد یحییٰ صاحب باقی پوری اور حافظ ابراہیم صاحب نے توحید وسنت پر تقریریں کیں۔ (احقر محمد اسماعیل سیکرٹری انجمن تبلیغ القرآن والحدیث)

**کوئی صاحب خیر توجہ فرمائیں** خاکسار کو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی تازہ ترین تصنیف تفسیر بالرائے کے مطالعہ کا ازحد شوق ہے۔ مجبوراً قیمتاً خرید نہیں سکتا کوئی صاحب خیر مجھے للہ خرید دیں۔ (ابونعیم محمد عبد الرحیم متعلم جامع مسجد تھل حسن خان ڈاکخانہ میانوالی قریشیاں براستہ رحیم یار خان بہاولپور)

**بے انصافی کا انصاف** چند سال ہوئے لاہور سے ایک کتاب موسومہ "خون کے پیاسے" شائع ہوئی تھی۔ جس میں بناوٹی اور جھوٹے پیروں اور صوفیوں کے کارنامے درج تھے۔ کتاب ہذا (بے انصافی کا انصاف) میں ایسے طبقہ کے کارناموں کا ذکر کیا ہے جو انصاف کے مدعی ہوکر انصاف کے نام پر طرح طرح کی بے انصافیاں کرتے ہیں۔ تمام کتاب ناول کے طور پر لکھی گئی ہے بڑی دلچسپ اور مفید ہے۔ قیمت عہ (ایک روپیہ) پتہ :- پنڈت دیودت شرما بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل امرتسر۔

**فتوی فنڈ** سے برائے غریب فنڈ عہ

**حساب دوستاں** جو گذشتہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔ ناظرین کرام اسے ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

**جنازہ غائب** حافظ عبد الغفار صاحب غیری دہلوی کا جنازہ غائب آج بعد نماز جمعہ انجمن اہل حدیث لالہ موسےٰ نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبد القیوم عاصی)

ٹ اصل قیمت ۱۰ ار محصولڈاک ۲ ر (مینیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

# ملکی مطلع

## ملک میں عام تکلیف شدید

### قابل توجہ گورنمنٹ

ہمارا ملک ہندوستان بھی عجیب محل حوادث ہے کہ آئے دن اس میں ایسی تکالیف پیدا ہوتی ہیں جن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ روپیہ کے سکہ کے متعلق تکلیف آج کل شدت کو پہنچ گئی ہے۔ ہم اس تکلیف کا اندازہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔

آہ! اس وقت ہمارا دل پھٹنے کو ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ غریب مزدور تین چار روز محنت کرکے ایک روپیہ وصول کرتا ہے۔ جس کو وہ اپنے علم کے مطابق خوب ٹھونک بجا کر لیتا ہے۔ بلکہ ایک دو شخصوں کو دکھا بھی لیتا ہے۔ اس کے باوجود جب وہ بازار سے سودا لینے جاتا ہے تو دکاندار روپیہ واپس کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ روپیہ جعلی ہے، یا اس میں فلاں فلاں نقص ہیں۔ آہ! اسکی شام کیسی سیاہ شام ہوتی ہے کہ گھر والے آٹھ پہر کے فاقے کے بعد آٹے کی آمد کے منتظر ہیں۔ ادھر روپیہ ہے کہ چلتا ہی نہیں۔ معاصر "دور جدید" لاہور نے اس کے متعلق ایک درد بھرا مفصل نوٹ لکھا ہے، جس کا ضروری حصہ ہم ذیل میں بطور تصدیق درج کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں:۔

"ہندوستان میں گذشتہ چند سالوں سے جعلی سکوں کے چلن میں غیر معمولی زیادتی ہونے کی وجہ سے عام پبلک کو جس انتہائی تکلیف اور دقت کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے۔ اُس کا تجربہ اس ملک میں بسنے والے تقریبًا ہر شخص کو ہے پنجاب کے بازاروں خصوصًا دیہات میں تو یہ حالت ہے کہ اگر آپ کی جیب میں صرف ایک روپیہ ہو۔ اور آپ دکان سے کوئی سودا خریدنے جائیں۔ یا ڈاک خانے سے پوسٹ کارڈ لینا چاہیں۔ یا ریلوے اسٹیشن سے ٹکٹ خریدنے کی خواہش کریں۔ تو سو میں سے نوے فیصدی آپ کو یہی امید رکھنی چاہیئے کہ آپ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے اور آپ کا روپیہ آپ کو کھوٹا یا ہلکا یا مشکوک یا جعلی قرار دیکر واپس کر دیا جائیگا۔ اور اب یہ شک یہاں تک بڑھ چکا ہے کہ اس نے لوگوں کے دماغ پر قابو پاکر زرنقد کے پرکھنے کے متعلق عقل یا دین یا سمجھ کی تمام صفات کو زائل کر دیا ہے۔ اور یہ بالکل صحیح واقعہ ہے کہ ایک دکاندار بالکل صحیح اور درست روپیہ کو کھوٹا کہہ کر واپس کر دیگا۔ اور دوسرا روپیہ جو کھرا نہ ہوگا درست سمجھ کر لے لے گا۔ بلکہ بعض لوگوں کا وہم یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ وہ پہلا روپیہ تو ضرور واپس کرینگے اور اگر اس کے دینے پر اصرار کیا جائے تو وہ بہ منت کہے گا کہ جناب روپیہ بیشک کھرا ہے۔ لیکن آپ اسے بدل ہی دیں۔ ایسی مثالوں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ سکوں کے متعلق لوگوں کا وہم کس حد تک بڑھ چکا ہے۔

لیکن اس میں دکانداروں اور تمام لوگوں کا کیا قصور۔ جبکہ جعلی سکوں کا چلن اس قدر ہو گیا ہے کہ اچھے بھلے سکے پر خواہ مخواہ شک پڑتا ہے کہ جعلی ہی نہ ہو۔ کیونکہ عام طور پر غیر صحیح سکوں کے ہاتھ میں آتے رہنے سے ہر سکے کے متعلق یہ گمان بالکل قدرتی ہے کہ شاید یہ بھی جعلی ہو۔ جس طرح شہروں میں غیر خالص یا بناوٹی گھی کے عام چلن کے باعث اب خالص اور غیر خالص گھی کی پہچان اڑ گئی ہے۔ اور شہروں میں بسنے والے لوگ بالعموم یہ تمیز نہیں کر سکتے کہ خالص کون سا ہے اور غیر خالص کون سا۔ اسی طرح نقد سکوں اور خصوصًا روپوں کے متعلق لوگوں کی پہچان اڑتی جا رہی ہے۔ اور عام لوگ وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ صحیح روپیہ کون سا ہے اور غیر صحیح کونسا جعلی سکوں کے چلن کی یہ کثرت خود حکومت کی رپورٹ سے ثابت ہے۔ چنانچہ حکومت نے اس بارے میں جو اعداد وشمار شائع کئے ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کے علم میں سال ۱۹۳۶-۳۵ء کے اندر جعلی روپوں کی تعداد چلن میں تھی۔ سال ۱۹۳۷-۳۶ء کے دوران میں یہ تعداد دوگنی ہو گئی۔ اور کھوٹے روپوں کے عام چلن سے اندازہ ہوتا ہے کہ سال ۱۹۳۹-۳۸ء میں یہ تعداد دوگنی ہو گئی ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی اگر ان روپوں کی تعداد کو شامل کر لیا جائے جو خود گورنمنٹ ٹکسال کے کسی سقم کی وجہ سے کسی نہ کسی حیثیت سے غیر صحیح نکلے ہیں۔ یا اچھی طرح آواز نہیں دیتے۔ تو ان روپوں کی تعداد جو بازار میں نہیں چلتے اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اس سے پبلک کی دقت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

الغرض جعلی سکوں کا چلن عام ہو گیا ہے کہ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہایت مستعدی اور احساس فرض کے ساتھ اس امر کی طرف متوجہ ہو۔ ورنہ خدشہ ہے کہ کم از کم روپوں کے متعلق تھوڑے ہی عرصہ میں لوگوں کا اعتبار اُڑ جائیگا۔"

(دور جدید لاہور۔ ۲۳۔ مئی ۱۹۳۹ء)

---

## گداگری بھی موجب تکلیف شدید ہو رہی ہے

### قابل توجہ گورنمنٹ عالیہ

اسلام ہاں خدا کے سچے دین اسلام نے کیسے کیسے پاکیزہ انتظامات کئے۔ گداگری جو آج کل ہندوستان میں ایک بلائے عظیم بن کر نازل ہو گئی ہے۔ اسلام نے اس کا تو نام ونشان بھی نہیں چھوڑا تھا۔ آج بھی متمدن ملکوں (انگلستان وغیرہ) میں گداگری بطور پیشہ کے ممنوع ہے۔ وائے! بدبخت ہندوستان کہ اس کی مردم شماری کے کاغذات میں جائز پیشوں کی فہرست میں ایک پیشہ گداگری بھی لکھا۔ معزز معاصر "انقلاب" لاہور نے اس کے متعلق ایک نوٹ لکھا ہے

ائمۃ تلبیس۔ جھوٹے مدعیان الوہیت ورسالت و (۴۵) مسیحیت کے حالات۔ قیمت ۶/ (منیجر اہلحدیث)

حسب ذیل ہے:۔

## لاہور میں گداگروں کی کثرت

بھک منگوں اور گداگروں کی کثرت روز بروز نہایت تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے۔ یہ لوگ چلتے پھرتے شرفا کے لئے قضائے مبرم کا حکم رکھتے ہیں۔ آپ تانگے میں سوار ہوں تو تانگے کے پیچھے بھاگتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ موٹر میں سوار ہوں تو جہاں آپ کسی کام کے لئے رکے دونوں طرف سے گداگروں نے گھیر لیا۔ غرض ان لوگوں نے زندگی عذاب بنا رکھی ہے۔ بارہا کوشش کی گئی کہ گداگری کے خلاف ایک قانون نافذ ہو جائے۔ لیکن یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ کیونکہ نہ حکومت کے پاس اتنا سرمایہ ہے۔ نہ بلدیات کے پاس، کہ تمام معذور اور اپاہج گداگروں کے لئے محتاج خانے کھول دیں۔ اور تندرست اور جوان بھکاریوں کو روزگار سے لگا سکیں۔ لیکن بہرحال گداگری کی حوصلہ شکنی کے لئے پولیس کبھی کبھی حرکت میں آجاتی ہے۔ اور گداگروں کو پکڑ کر عدالت سے ان کو جرمانہ کی سزا دلا دیتی ہے۔

پچھلے دنوں لاہور پولیس نے تقریباً ایک ہزار گداگروں کو گرفتار کر لیا۔ جو گلی کوچوں میں لوگوں کی دقت کا باعث بن رہے تھے۔ پولیس دن بھر انعماد ھند گداگروں کی گرفتاری میں مصروف رہی۔ لیکن جب انہیں عدالت میں پیش کیا گیا تو وہاں سے پانچ پانچ روپے جرمانہ ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ صرف تین فیصدی گداگروں نے یہ جرمانہ ادا کیا۔ باقی افراد نے معذوری ظاہر کی۔ اور کہا کہ آج کل ہمارا کاروبار بہت مندا ہے۔ اب گداگری میں وہ مزے نہیں رہے جو کبھی ہوا کرتے تھے۔ ایک تو بے شمار اشخاص نے یہ پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ دوسرے عام تجارتی کساد بازاری۔ تیسرے مقابلہ۔ دن بھر آوارہ پھرنے کے بعد چونی بھی تو نہیں ملتی۔

گداگروں کی روزانہ آمدنی کچھ بھی ہو۔ بہرحال ارباب حکومت اور اہل فکر حضرات کو ان حالات پر غور فرما کر ایک قانون نافذ کرانا چاہئے۔ تاکہ لاہور کو اس مصیبت سے نجات مل جائے۔"

(انقلاب۔ لاہور ۲۴ مئی ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** معاصر موصوف نے لاہور کا نام لے کر اس تکلیف کو مخصوص بتایا ہے۔ حالانکہ یہ تکلیف لاہور سے مخصوص نہیں ہے۔ تمام شہروں میں یہی حال ہے۔ حتیٰ کہ ان گداگروں سے مسجدوں کے نمازی بھی نہیں چھوٹتے۔ ہر روز شام کے وقت مسجدوں میں متعدد گداگر آواز دیتے ہیں کہ میں مسافر ہوں مجھے روٹی کھلایئے، کپڑا پاس نہیں، نماز پڑھنے کے لئے کوئی نیا یا پرانا کپڑا دیجئے۔

معاصر موصوف نے پولیس کا جو مواخذہ ذکر کیا ہے یہ محض سوال کرنے پر نہیں ہے بلکہ الحاح اور زبردستی کرنے پر ہے۔ کیونکہ سوال کرنے سے ممانعت کا کوئی قانون نہیں ہے۔ چنانچہ معاصر موصوف کو بھی اس کا گلہ ہے۔ اس لئے مرکزی اسمبلی کو اس پر خاص توجہ کرنی چاہئے۔ صوبجاتی اسمبلی بھی اگر انتظام کر سکے تو اس کی مہربانی ہے۔ بشرطیکہ انہیں آپس کی لڑائی سے فرصت ملے۔

---

# عازمان حج کے لئے ضروری اطلاع

(از پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور)

گورنمنٹ ہند نے رسالہ "ہندوستانی حاجیوں کے لئے مفید ہدایات" کے پیراگراف ۱۰ کے فقرہ اول میں ترمیم کرا دی ہے۔ جس کی رو سے عازمان حج کو حسب ذیل مشورہ دیا گیا ہے:۔

"عازمان حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ جس جہاز میں سفر کرنا چاہتے ہوں۔ اس میں اپنے گھروں سے روانہ ہونے سے پیشتر اپنے لئے جگہ محفوظ کرا لیں اس کا انتظام جہاز ران کمپنی کے ساتھ بذات خود خط و کتابت کر کے یا پراونشل حج کمیٹی یا اس کی مقرر کردہ کسی ضلع وار جماعت یا شخص کی معرفت کیا جا سکتا ہے۔ حجاج کو خاص طور پر متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے ذریعہ ٹکٹ نہ خریدیں جو یہ کہتا ہو کہ میں فلاں جہاز ران کمپنی کا ایجنٹ ہوں۔ جب تک پراونشل یا پورٹ حج کمیٹی سے یہ دریافت نہ کر لیں کہ وہ شخص فی الواقع کمپنی مذکور کا ایجنٹ ہے۔"

---

# سرکاری اعلان

ریاست حیدرآباد کے خلاف آریہ ستیہ گرہ کے معاونین اور مخالفین کے مابین پنجاب کے اخباروں میں جو تحریری جنگ چھڑی ہوئی ہے اس سے اس صوبہ کی مختلف جماعتوں کے باہمی جذبات پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اس تحریک کے متعلق پروپیگنڈا اور جوابی پروپیگنڈا سے احساسات میں جو کشاکش پیدا ہو گئی ہے۔ اسکی وجہ سے ملک کے مختلف حصوں کے امن میں خلل واقع ہو گیا ہے۔ پنجاب بھی ایسے افسوسناک واقعات سے بچا نہیں رہا۔ خطرہ ہے کہ اگر اس سلسلہ میں پروپیگنڈا کا سدباب نہ کیا گیا تو پنجاب میں صورت حالات اور بھی خراب ہو جائیگی اور جیسا کہ بعض صورتوں میں دوسری مقامی حکومتوں کے لئے ضروری ہو گیا۔ حکومت پنجاب کو بھی اخبارات اور پروپیگنڈا کی دوسری ایجنسیوں کے خلاف قانونی کاروائی اختیار کرنا پڑیگی۔

پریس کے خلاف قانونی کاروائی کی ضرورت اور صوبہ کے امن کو جو یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے۔ قدرتی طور پر حکومت پنجاب اسے دور کرنے کی خواہاں ہے لہذا وہ صوبہ کے تمام اخباروں سے خلوص دل کے ساتھ اپیل کرتی ہے کہ انہیں اس تحریک کے متعلق خبریں چھاپنے اور رائے زنی کرنے کے معاملہ میں خود بخود احتراز کرنا چاہئے۔

لاہور ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

---

**ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل**
ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ پڑھنے کے قابل ہے قیمت ایک روپیہ۔ پتہ: منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

شہادت القرآن۔ ... حصہ اول ... دوم ... منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

# بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگِ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خرید یں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی قائم شدہ ۱۸۷۴ء

یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۶۰۷)

## مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم
کے
## رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبر اور جلد کا نمبر بھیج کر منگالیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبروں کی اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی قیمت ۲؍ فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصول ڈاک

## عصاء موسیٰ

مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے۔ جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہو گئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ۔ فریب اور دھوکہ پر تھے۔ ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی۔ تردید مرزائیت کیلئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ تقطیع بڑی ضخامت ۴۴۴ صفحات۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ۔ عبد العزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

## مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "خورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمایئے۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

## فلیویا امساک رجسٹرڈ

رجسٹری و امتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان تقضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد چمک ہے۔ سرعت۔ احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ۲؍

پتہ۔ فلیویا کیمیکل ورکس ۲۸ فرید کوٹ (پنجاب)

## ہر قسم کی چھپائی و لکھائی

کے لئے ثنائی برقی پریس ہال بازار میں آرڈر دیجئے۔ کیونکہ اس پریس میں لکھائی و چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا اور بازار سے سستے داموں کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)


ahmadimuslim.de

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے.... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۶/- آدھ پاؤ ۱۲/- پاؤ بھر ۲۴/- مع محصولڈاک
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیٔ برہما سے ایک (۲۰۸)
پاؤ کی قیمت معہ محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی۔ "دو مرتبہ میں نے چار
چھٹانک مومیائی منگایا تھا بے حد مفید پایا۔ ایک چھٹانک
پیر محمد صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔"
جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں لکھے "چار پانچ دفعہ
آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل تعریف
پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔" (۹ مئی)
جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔
متعدد مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں
مسیحائی اثر ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی کم قیمت
ہو کر یہ دوا جو اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے
(۱۵ مئی ۳۹ء) (ملنے کا پتہ)

**حکیم محمد سردار خان**
**پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**


اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت سردار گنڈا سنگھ صاحب بیدی سب جج
بہادر درجہ سوئم مقام پھلور
نمبر مقدمہ ۳۴۷ بابت ۱۹۳۹ء
رتن سنگھ ولد مہندر سنگھ ذات جٹ ساکن اڈکہ
کلاں۔ تحصیل پھلور۔ مدعی۔
بنام غوث۔ بابو۔ منشی۔ نتھو پسران کانہاں
فتح خان ولد محمد ذات راجپوت سکنائے رانگڑہ یاں
تحصیل پھلور۔ مدعاعلیہم۔
دعوے استقرار حق اراضی
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان غوث وغیرہ
مدعاعلیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے
ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غوث
وغیرہ مدعاعلیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہم
مذکوران تاریخ ۱۳-جون ۱۹۳۹ء کو مقام پھلور
حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی
یکطرفہ عمل میں آویگی۔
آج بتاریخ ۱۶-مئی ۱۹۳۹ء کو بدستخط میرے
اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔
دستخط حاکم (مہر عدالت)


## تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے
کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ"
کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی
ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲/- محصول ڈاک ۳/- نمونہ ۴/-
پتہ:- مینجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

## جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

تمام امراض کا بیان۔ تشخیص علاج۔ خواص الادویہ
ولغات بھی دی گئی ہے۔ ہر وقت اپنے پاس رکھ
سکتے ہیں۔ مجلد۔ قیمت صرف ۱۲/- محصول ڈاک ۶/-
پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر


اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت چوہدری محمد علی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔
ایل۔ بی۔ سب جج بہادر درجہ سوئم بٹالہ
نمبر مقدمہ ۳۹۲ ۱۹۳۹ء
خیراتی رام ولد رام رتن ذات کھتری سکنہ بٹالہ
بنام لیھو رام۔
دعوے۔/ ۹۰ روپے
بنام گیان چند ولد انبالیہ مل ذات کھتری پیشہ حلوائی
امرتسر شہر۔ بیرون دروازہ رام باغ مندر باوا جیون ناتھ
جوگی۔ متصل گرجا گھر
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گیان چند مذکور
تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش
ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہ مذکور جاری
کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ ۲۰-جون
۱۹۳۹ء کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں
ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔
آج بتاریخ ۲۰ $\frac{5}{39}$ بدستخط میرے اور مہر عدالت
کے جاری ہوا۔
دستخط حاکم (مہر عدالت)


تمام دنیا میں بے مثل ۱۴/-

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۲/-
ان دونوں بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہو رہی ہے
پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

# کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی جواہر ریزے

## تفسیر واضح البیان

اُردو ۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے ۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے ۔ گویا قرآنی معارف کو اعلیٰ پیرایہ میں فاضلانہ طریق پر بیان کیا ہے ۔ اس کو پڑھ کر آپ نہائت خوش ہونگے ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ، سائز ۲۰×۳۰ / ۸ ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات ۔ قیمت بے جلد ۲ ۔ مجلد ۲/۸ ۔

## تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم
ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے، اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں ۔
تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے :-
(۱) اعتقادیات ۔ (۲) فقہ القرآن ۔ (۳) قصص القرآن ۔ (۴) المتفرقات ۔
ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں ۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ ۔ قیمت للعہ

## تفسیر فاتحۃ الکتاب

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری ۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے ۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے ۔ قیمت [illegible]

## تفسیر محمدی

مصنفہ [illegible] محمد صاحب لکھوی پنجابی ۔ پہلے [illegible] قرآنی لکھ کر نیچے اس کے [illegible] میں ترجمہ کیا ہے بعد [illegible] مذکورہ آئتوں کی پنجابی زبان میں نہائت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے ۔ قیمت جلد اول ۱۲/۔ جلد دوم ۸/۔ جلد سوم ۶/۔ جلد چہارم ۶/۔ جلد پنجم ۶/۔ جلد ششم ۶/۔ جلد ہفتم ۶/۔

## اکرام محمدی

(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی ۔ اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں ۔ ضخامت ۵۷۲ صفحات ۔ قیمت ۸/۔

## تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب ۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ہے

## تخریج ہدایہ عسقلانی

فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں ۔ اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے ۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی ۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ ۔ قیمت ۱۲/۔

## مشکوٰۃ شریف عربی

فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے ضرور منگوا رکھیں ۔ ہر مسلمان کے پاس چاہئے ۔ مطبع مجتبائی کان پور قیمت للعہ، مطبوعہ دہلی ۱۲/۔

## مشکوٰۃ شریف غزنوی

اردو ترجمہ بین السطور ہے ۔ حاشیہ پر معتبر مضامین جو اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں، درج ہیں ۔ چار جلدوں میں ہے ۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ ۔ باوجود یکہ قیمت صرف عہ ۔

## جامع الترمذی

(عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے ۔ فہرست ابواب و رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے ۔ قیمت ۵/۔

## مظاہر حق

یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے ۔ جو مولوی محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے کیا ہے ۔ اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرا ہے ۔ کتاب ھذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں ۔ قیمت ۲۰/۔

## تجرید البخاری

(مجلد) اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں ۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں ۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے اور دوسرے کالم میں بالمقابل اسکا ترجمہ سلیس اُردو زبان میں دیا گیا ہے ۔ بہت مقبول ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ۔ قیمت ۵/۔

## حزب الاعظم

از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اُردو ۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ ۔ قیمت ۱۰/۔

## حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے ۔ مترجم ہے ۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہائت ضروری ہے ۔ قیمت ۱۲

نوٹ :- محصول ڈاک مندرجہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا ۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں ۔

ملنے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

(۹۱

ahmadimuslim.de

## جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

اس نئی اور اچھوتی کتاب میں تمام امراض کا بیان - تشخیص علاج مفصل درج ہیں - خواص علاوہ ولغات بھی دی گئی ہے - تاکہ انگریزی دوائیوں کے اردو معنی بھی معلوم ہوسکیں - ہروقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں - نسخہ جات مجرب اور سو فیصدی مفید ثابت ہوئے ہیں - کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ - پاکٹ سائز - مجلد پارچہ و مطلا - باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲

## کنز المجربات

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑی - مؤلف نے اس میں وہی مستند و سنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو

## کنز المرکبات

اس کتاب میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے - اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلاء، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات، اور عرق شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں - ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں - یہ کتاب شائقین اور طبیب حضرات کو بہت مفید ہے - ضخامت ۴۰۰ صفحات - قیمت ۲ /

عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سی بلیغ کو کام میں لاتے تھے - بالکل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا - جلد اول ۸ جلد دوم ۸

## نشاط زندگی

یہ کتاب شائقین حضرات اور نوجوانوں کے لئے لکھی گئی ہے خوش و آرام دہ زندگی بسر کرنے کے طریق - مواصلت کے متعلق خاص ہدایات، حب [illegible] پیدا کرنے اور طرح طرح کے عجیب و غریب نسخہ جات جو شائقین حضرات کو بہت محبوب ہونگے - قیمت ۸

## پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو - انگریزی - ہندی - گورمکھی - لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ اعلیٰ، رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے - اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط اور لیٹر پیپر وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں - خط و کتابت کرنے کا پتہ :-

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

نئی تصنیف

## دیہاتی حکیم

جس میں دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے - اسمیں تقریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے - جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں - سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ باآسانی اور ارزاں مل سکیں - یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے - جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا - ضرور منگوائیں - لکھائی چھپائی اعلیٰ - قیمت ۱۲ /

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

فرانس، انگلستان اور ہندوستان کی تین صد مشہور پیٹنٹ دوائوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں اگر آپ بھی ان مدویات سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں - قیمت صرف ایک روپیہ (عمر)

نوٹ :- محصول ڈاک جلد کتب کا بذمہ خریدار ہوگا -

پتہ ملنے کا :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتہی

## کلید حکمت

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کے علاجات درج ہیں - اسی طرح علمی بحث، امرض اور ان کی پیدائش کے اسباب - بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخے چٹکلے جو ہر جگہ ہروقت صرف کوڑیوں میں نہایت آسانی سے مہیا ہوسکیں درج کئے گئے ہیں - نسخہ جات مجرب ہیں قیمت حصہ اول ۸ - حصہ دوم ۸

باربا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں - سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے ان کے فائدے بتائے ہیں - پھر اس سے پیدا ہونے والے امراض بتائے ہیں اس کے بعد ہر مرض کا طبی اور ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچانے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں - قیمت حصہ اول ۶ - حصہ دوم ۶

## کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی ترکیبیں درج ہیں - قیمت ۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔


**اغراض ومقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد وضوابط**

(۱) قیمت ہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۳۲

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اہلحدیث کا مذہب ہے ... کتاب اللہ وسنت ... اہلحدیث بس آ کلام اللہ معظم ... مصطفے ... پس حدیث ...

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

**شرح قیمت اخبار**

والیان ریاست سے سالانہ ... عہ
رؤسا وجاگیرداروں سے ... ۸ ... ۔۔
عام خریداروں سے ... ۵ ... ۔۔
ششماہی ... ۳ ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ ر

**اجرت اشتہارات کا فیصلہ**

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔


(۹۱۱) **امرتسر ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۹ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعہ المبارک**

# رباعیات ساقی

از ملک محمد عبد اللہ صاحب ساقی (از لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

جو مانگنا ہے تجھے ذات کبریا سے مانگ
نیاز وعجز وادب سے کئی ادا سے مانگ
نہ مانگ غیر سے رسوا نہ کر مسلمانی
اگر خدا پہ یقین ہے تو پھر خدا سے مانگ

(۲)

لازم ہے کہ توحید کا فطرت پہ اثر ہو
صدیق ہو بے باک ہو خوددار و نڈر ہو
ہر کام کے آغاز میں، انجام کی خاطر
مومن کی یہ تعریف ہے مولا پہ نظر ہو

(۳)

تقدیر کا مقصد ہے تری قوت برداشت
تدبیر ترے جوش عمل کے لئے پندار
بے تاب نہ ہو غیر کے در کا نہ گدا بن
مالک کی نگاہوں میں نہ ہو ہالی و ...

(۴)

تیرے دل کی ہر آرزو جانتا ہے
خدائے علیم السمیع بصیر
تو دعا ہو ساقی کسی اور سے
کہ ہے وہ علی کل شیء قدیر

## فہرست مضامین


نظم (رباعیات ساقی) - - - - صلہ
انتخاب الاخبار - - - - - صلہ
صلوٰۃ المؤمنین - - - - - صلہ
مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے صلہ
خاتم النبیین - - - - - صلہ
تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن - - - - صلہ
امرتسر میں ایک نئی بدعت کی ایجاد - صلہ
حسن عمل - - - - - - صلہ
حضرت مجدد الف ثانیؒ اور زمانہ حال کے اہلحدیث صلہ
اہلحدیث کا فرض کے استحکام - - صلہ
اسلام کے زریں اصول - - - صلہ
فتاویٰ صلہ - متفرقات - صلہ
ملکی صلہ - اشتہارات - - صلہ


ویدانتی ... تہذیب ...

# انتخاب الاخبار

**صحت یابی** | گذشتہ ہفتے مولانا صاحب مدظلہ اور میاں عطاء اللہ صاحب کی علالت کے متعلق خبر درج کی گئی تھی۔ تمام احباب کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ دونوں کو خدا تعالیٰ نے صحت بخش دی ہے۔ الحمد للہ

(منیجر اہلحدیث)

—— امرتسر میں روز بروز گرمی ترقی پر ہے۔ صبح آٹھ نو بجے سے غروب آفتاب تک گرم لو چلتی رہتی ہے۔

—— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۷ مئی سے ۲۔ جون تک شہر امرتسر میں ۱۲۸ بچے پیدا ہوئے۔ اس کے برعکس ۱۷۲۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— لاہور کی دیکھا دیکھی امرتسر شہر کے بھنگیوں نے بھی اپنے مطالبات میونسپل کمیٹی کے روبرو پیش کرکے بذریعہ اشتہار اعلان کر دیا ہے کہ اگر وہ نامنظور ہوئے تو شہر کے تمام بھنگی ہڑتال کر دینگے۔

—— لاہور میں کسان ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے ۴ جون کو مزید پانچ کسان سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔

—— معاصر "پرتاپ" راوی ہے کہ ۴ جون کو مولانا ظفر علی خان نے ایک اسلامی جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر یکم جولائی تک صوبائی حکومتوں نے حیدر آباد جانے والے جتھوں کو روکنا شروع نہ کیا تو مجبوراً مسلمان بھی کوئی قدم اٹھائینگے۔ نیز انہوں نے تمام مسلمانوں سے ۲۳ جون کو حیدر آباد ڈے منانے کی اپیل کی ہے۔

—— لاہور میں پولیس نے ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے جس کے قبضے سے دو سو جعلی چونیاں برآمد ہوئی ہیں

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۹۳۹ء میں پنجاب سول سروس (سب جج) کی بھرتی نہیں کی جائیگی۔

—— حکومت پنجاب نے لاہور کے ایک اخبار "رضا کار" سے شیعوں کی تبرا ایجی ٹیشن کے حق میں قابل اعتراض مضمون شائع کرنے کی بنا پر پانچسو روپے کی ضمانت طلب کی ہے

تفسیر بالرائے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کی باکمال (۶۱۲) جاذب تصنیف، قابل دید ہے، قیمت ۱۰ (منیجر اہلحدیث)

—— سادھو شیام چودری نے شو مندر دہلی کے فیصلہ کے خلاف عدالت سشن میں جو اپیل دائر کی تھی وہ مسترد ہو گئی ہے۔

—— مولانا ابو الکلام آزاد نے تبرا ایجی ٹیشن کو بند کرنے کے لئے شیعہ وسنی علماء سے مفاہمت کی اپیل کی ہے جس سے متاثر ہو کر سید محمود مہدی (جو سرکردہ شیعہ اصحاب سے ہیں) تمام شیعہ علماء کے نام مراسلہ ارسال کیا ہے کہ وہ عارضی طور پر تبرا ایجی ٹیشن ملتوی کر دیں

—— ایتھنز (یونان) کی اطلاع ہے کہ ۳ جون کو تمام یونان میں قیامت خیز اور ہیبت ناک زلزلہ آنے سے پندرہ سو دیہات تباہ ۱۸ ہزار نفوس ہلاک، ہزارہا عمارتیں مسمار و منہدم ہو گئیں۔

—— لندن کی خبر ہے کہ برلن ہیڈ کے قریب ایک برطانوی آبدوز کشتی غرق ہو گئی۔ صرف چار آدمی بچ سکے باقی ۹۹ غرق آب ہو گئے۔

—— برلن میں ہر ہٹلر نے ایک جلسہ میں تقریر کے دوران میں کہا کہ برطانیہ اور فرانس جرمنی کا محاصرہ کرکے اس کی تجارت کو برباد کرنا چاہتے ہیں، جرمنی امن چاہتا ہے وہ حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کریگا۔ اس لئے ہم جنگی طاقت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔

—— حکومت اٹلی نے ایک قانون کی رو سے اٹلی میں بسنے والے یہودیوں کی غیر یہودیوں سے ملاقات رسم و راہ بالکل بند کر دی ہے۔

—— ضلع بریلی کے ایک گاؤں میں آگ لگنے سے ۱۲۔ اشخاص جل کر راکھ ہو گئے۔

—— کونسل آف سٹیٹ کا آیندہ اجلاس ۱۲ ستمبر کو شملہ میں منعقد ہو کر آخری ستمبر تک جاری رہیگا۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ حیدر آباد میں اصلاحات کا نفاذ ۱۹۔ جون کو کر دیا جائیگا۔

**واقعہ قتل** | دفتر "اہلحدیث" کے قریب ہی ایک ہندو نوجوان جو بڑا بھلا مانس اور شریف خاندان کا لڑکا تھا ناحق قتل کر دیا گیا۔ افسوس ہے ان درندوں پر جو ایسے وحشیانہ افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔

(بقیہ متفرقات)

**مولوی اسرار الحق صاحب** | معروف طویل ہند کیمپ ہیرے رفیق سفر ہوتے تھے۔ عرصہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ اگر ان کے قریب ہوں تو یہ تحریر ان کو دکھا کر انہی سے ان کا حال حال لکھوا کر بھیجدیں۔ (ابو الوفاء)

**ندوۃ العلماء** | کی مجلس شوریٰ (۱۵۔ مئی) میں مندرجہ ذیل اصحاب کی وفات پر اظہار افسوس اور دعاء مغفرت کی گئی:-

(۱) سید احسان اللہ شاہ صاحب سندھی
(۲) خان بہادر حافظ عبد الحلیم صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ
(۳) نواب مزمل اللہ خان صاحب
(۴) ڈاکٹر اقبال لاہور
(۵) شاہ عراق
(۶) غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔

غفر اللہ لھم (رباقی)

**مدرسہ دار السلام عمر آباد** | کی بابت "اہلحدیث" مورخہ ۲۶۔ مئی میں مولوی عبد اللہ عقیل کا جو مضمون شائع ہوا تھا۔ اس میں اکثر مدرسین کے نماز میں سستی کرنے کا ذکر ہے۔ اس کے جواب میں مولوی عبد السبحان عمری کا مضمون آیا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ

جامعہ دار السلام میں کل چودہ مدرسین ہیں سب دار الاقامہ میں نہیں رہتے بلکہ اپنے خاص گھر میں رہتے ہیں۔ بعض وقت وہ نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہو سکتے اور ایسے مدرسین صرف دو ایک ہیں۔ انہیں کے متعلق مولوی عقیل صاحب نے بڑی جرأت اور دلیری سے اکثر کا حکم لگایا ہے۔ جو نہ صرف خلاف واقعہ ہے بلکہ صریح بہتان ہے۔

**اہلحدیث** | جو مدرسین گھروں میں رہتے ہیں وہ اگر اذان سنتے ہیں تو بحکم حدیث شریف ان کو بھی جماعت میں ملنا چاہئے۔ (بس یہ بحث ختم)

—— چینی اخبارات راوی ہیں کہ انہوں نے ماہ مئی میں ہزارہا جاپانی دوران جنگ میں ہلاک کر دیئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

## صلوٰۃ المؤمنین

بجواب

## رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۶)

اس سلسلہ مضمون کے پہلے نام منسوخ کرکے یہی نام بہتر سمجھا گیا ہے۔ رسالہ اگر چھپا تو اسی نام سے چھپیگا۔ (انشاء اللہ!)

گذشتہ نمبر میں بحث تعداد رکعات پر ہوئی ہے آج اسی کے متعلق مصنف کتاب کا ایک سوال درج ذیل ہے جسے اس نے اپنے خیال میں لاینحل سمجھا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"روایات میں تحریر ہے کہ پہلے سفر اور حضر میں دو ہی دو رکعت صلوٰۃ مقرر تھی بعد میں بڑھائی گئی۔ لیکن جب ان روایتی علماء سے دریافت کیا جاتا ہے کہ رکعتیں کیوں بڑھائی گئیں۔ قرآن شریف کے کون سے حکم سے بڑھانا ثابت ہے۔ تو کوئی جواب بن نہیں پڑتا"

(صلوٰۃ المرسلین ص۳۰)

**اہلحدیث** | مصنف نے قرآن مجید سے جواب پوچھا ہے۔ ان لوگوں کی یہ عام عادت ہے کہ خود تو ثبوت دینے کی بجائے محض خیالات اور قیاسات سے کام لیتے ہیں اور ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال اور عقائد کا ثبوت صرف قرآن مجید سے دیں۔ حالانکہ ہمارے نزدیک شرعی دلیلیں دو ہیں۔ اول قرآن۔ دوم حدیث پھر ہمیں کیوں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم ایک ہی دلیل سے کام لیں۔ تاہم ان لوگوں کی ہر ایک بات کا جواب قرآن شریف ہی سے دیتے ہیں۔ خواہ عبارت النص سے ہو یا اشارت سے۔ دلالۃ النص سے ہو یا اقتضاء سے یہ سب طرق دلالت امت مسلمہ میں مسلم ہیں۔

معترض صاحب! سنئے قرآن مجید میں ارشاد ہے،

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا[1] (پ۱-ع۱۳)

دو رکعتوں کی زیادتی اسی آیت کے ماتحت ہے۔

فافھم ولاتکن من القاصرین ط

**ناظرین!** | مصنف رسالہ کے استدلالات کا ایک عجیب نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ذرہ غور سے پڑھیں۔ آپ نماز میں قیام کی حالت میں استغفار کرنے کا ثبوت دینے کو آیت ذیل پیش کرتے ہیں:-

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ (پ۲۴-ع۱۷)

(اے نبی) کہہ دے تو کہ سوائے اسکے نہیں کہ میں بشر ہوں مثل تمہارے وحی کی جاتی ہے طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہے پس قیام کرو تم اُس معبود اپنے کے حضور میں اور دعائے بخشش مانگا کرو (گناہوں اپنے کی)"

(صلوٰۃ المرسلین ص۱۴)

مصنف مذکور اس آیت سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ:-

"یہ امر بخوبی روشن ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں جب کبھی قیام کیا جائے تو اپنے گناہوں کی بخشش ضرور مانگی جائے اور جب رکوع کیا جائے تو دعا توبہ یا انابت کی جائے اور یہی طریقہ نبیوں کا بھی رہا ہے" (رسالہ مذکور ص۱۴)

**ناظرین!** | مصنف کی سینہ زوری دیکھئے کہ استقیموا کے معنی کرتے ہیں کہ "قیام کرو"۔ حالانکہ یہ فعل باب استفعال سے ہے اور اسکے ساتھ اِلَيْهِ بطور صلہ لگا ہوا ہے۔ اور قُوْمُوْا کے ساتھ حرف لام بطور صلہ کے آتا ہے۔ جیسے قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ کے معنی ہیں "خدا کی طرف سیدھے چلو"۔ المستقیم جو اسی مصدر (استقامت) سے مشتق ہے اسکو صراط کی صفت بناکر ہمیں حکم دیا ہے کہ یوں دعا کیا کرو:-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ط

یعنی اے خدا ہمیں سیدھی راہ پر چلا

بقول مصنف اِسْتَقِيمُوا کے معنی میں اگر قیام کرنے کا حکم ہے تو مستقیم (اسم فاعل) کے معنی ہونگے قیام کرنے والا۔ اس لحاظ سے مطلوبہ صراط مستقیم کا مطلب یہ ہوا کہ اے خدا ہمیں اس راستے کی ہدایت کر جو تیرے سامنے سیدھا کھڑا ہونے والا ہے۔ یہ ترجمہ کیا ہی لطیف ہے جسکے حق میں یہ کہنا بجا ہے ؎

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یاد
جائے حلی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے ہلار

[1] جو حکم ہم منسوخ کردیں یا بھلادیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اسی جیسا لاتے ہیں۔

کلید حکمت۔ اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک (۱۳۱) مرض کا علاج و نسخہ جات بتائے ہیں۔ جلد اول عہ۔ دوم عہ۔ (منیجر اہلحدیث)

علاوہ اس کے واستغفروہ کو قیام سے متعلق کرنا بھی خلاف قواعد نحویہ ہے۔ کیونکہ یہ جملہ انشائیہ اپنی جگہ پر مستقل ہے۔ اگر آپ کا ترجمہ مقصود ہوتا تو کلام اللہ کے الفاظ یوں ہوتے :۔

فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ مُسْتَغْفِرِينَ أَوْ تَسْتَغْفِرُونَ

تاکہ یہ دونو لفظ استقیموا کی ضمیر مرفوع سے حال بن کر آپ کا مطلب ادا کر سکتے۔ لیکن حالت موجودہ میں آپ کا بیان اس آیت کے ماتحت ہے :۔

أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ[له]

مصنف مذکور نماز میں ہاتھ باندھنے کا ثبوت قرآن سے دیتے ہیں وہ ثبوت ایسا ہے کہ ناظرین اسے پڑھ کر ہنسیں گے اور اہل قرآن کے علم و انصاف کی داد دینگے آپ لکھتے ہیں کہ :۔

"تکبیر پڑھنے کے بعد ہم کو اذکار قیام شروع کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ پیشتر واضح ہو چکا ہے۔ لیکن اذکار قیام کے وقت ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہر مومن کو اللہ تعالےٰ کے حضور میں دست بستہ کھڑا ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ موسیٰ رسول اللہ سلام علیہ کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی تھی۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل :۔

"اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ وَّاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ (پ۲۰۔ ع۷)

داخل کر تو (اے موسیٰ) یَدْ یعنی برہان بشارت اپنا بیچ گریبان یعنی سینے اپنے کے نکلے گا وہ سورج مانند ہو کر بغیر کسی غم کے خوشخبری دینے والا اور پنجہ کے ساتھ پکڑ لے تو (اے موسیٰ) ساتھ اپنے ہاتھ اپنا اللہ سے ڈرتا ہوا"

آیت مندرجہ بالا میں موسیٰ سلام علیہ کا گریبان یعنی سینے میں ہاتھ داخل کرنے سے کسی کو اختلاف نہیں ہے البتہ اضمم الیک جناحک کے معنی میں اختلاف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اضمم کی لغت بیان کر دیں۔ تاکہ ناظرین کو ہمارے معنی میں شک وشبہ پیدا نہ ہو۔ قاموس میں ہے الضم قبض الشی الی الشی اور منتخب اور صراح اور منتہی الارب میں قبض کا ترجمہ اس طرح مذکور ہے۔ قبض گرفتن بہ پنجہ لہٰذا اضمم الیک جناحک کا ترجمہ کیا گیا ہے پنجہ کے ساتھ پکڑ لے تو (اے موسیٰ) ساتھ اپنے ہاتھ اپنا بدیں وجہ ہر مومن کو قیام میں سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اس طرح کہ بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کرکے داہنے ہاتھ کے پنجے سے بایاں ہاتھ پکڑ لینا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ داہنا ہاتھ اپنے سینے میں داخل کرکے بائیں ہاتھ سے گرفت کی جائے۔ لیکن صحیح گرفت داہنا ہاتھ ہی کرتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اہل حدیث کی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لی جایا کرے۔ لیکن اس طرح بایاں ہاتھ پوری طرح سینے پر نہ آئے گا اور اگر پوری طرح داخل بھی کر لیا گیا تو اس حالت میں کلائی پکڑنے سے داہنے ہاتھ کو تکلیف رہے گی اور قریب کھڑے ہوئے مصلی کو بھی تکلیف ہوگی کیونکہ داہنے ہاتھ کی کہنی علیحدہ نکلی رہے گی۔ پس بایاں ہاتھ پوری طرح سینے پر داخل کرکے داہنے سے بائیں ہاتھ کی کہنی کے اوپر پکڑنا چاہیئے۔ جس سے کسی کو تکلیف نہ ہوگی اور حکم خداوندی کی تعمیل بہ آسانی ہو سکے گی" (رسالہ مذکور ص۴۸)

**ناظرین!** کیا ہی اچھا استدلال ہے۔ انصاف کیجئے کہ مصنف کا یہ استنباط بہتر اور قابل قبول ہے یا قرآن مجید کے معلم اول کا ارشاد جنہوں نے نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم صاف الفاظ میں دیا ہے ہم مصنف سے اس کی عبارت ذیل کا مطلب پوچھنا چاہتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ :۔

"بدیں وجہ ہر مومن کو قیام میں سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اس طرح کہ بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کرکے داہنے ہاتھ کے نیچے سے بایاں ہاتھ پکڑ لینا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ داہنا ہاتھ سینے میں داخل کرکے بائیں ہاتھ سے گرفت کی جائے۔ لیکن صحیح گرفت داہنا ہاتھ ہی کرتا ہے" (صلوٰۃ المرسلین ص۴۸)

بتائیے۔ آپ نے آیت موصوف میں کتنے تصرفات کئے ہیں اور ان تصرفات کے باوجود آپ کا مدعا ثابت نہیں ہوا اس بات کو ہم ناظرین کے فہم و فراست پر چھوڑتے ہیں مصنف صاحب! اتنا تو ضرور بتائیں کہ "بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کرکے داہنے ہاتھ کے پنجے سے گرفت کرنے" کے کیا معنی ہیں اور اس کی کیا صورت ہے؟ آگے چل کر مصنف نے اور گل کھلائے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ :۔

"یہ تو پیشتر ثابت ہو چکا کہ قیام میں دعاء مغفرت مانگنا چاہیئے اور جملہ انبیاء سلام علیہم کا بھی یہی عمل تھا۔ لیکن عقلاً ہر گذارش کے ساتھ حاکم کی تعریف و توصیف بھی ضروری چیز ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے بھی حکم صادر فرمایا ہے کہ تم اپنی دعائیں اسماء حسنیٰ اور حمد کے ساتھ کیا کرو۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

| | |
|---|---|
| ۱۔ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (پ۹۔ ع۱۱) | ترجمہ۔ اور موجود ہیں واسطے اللہ کے نام اچھے یعنی نام صفاتی پس دعا کیا کرو |

ساتھ اُن کے"

بموجب حکم مندرجہ بالا ہمیں دعائیں اسماء حسنیٰ کے ساتھ کرنا چاہیئے اور یہ اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ نے پارہ اٹھائیس رکوع ۶ میں مہیا فرما دیئے ہیں جن کو ہم اس بیان کے آخر میں جملہ آیات قیام کے ہمراہ بغرض آگاہی ناظرین درج کریں گے۔

۲۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (پ۳۰ ع۳۶)

ترجمہ :۔ سو تو صلوٰۃ ادا کیا کر ساتھ حمد رب اپنے کے اور بخشش مانگ اُس سے"

۳۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ (پ۲۷ ع۴)

ترجمہ :۔ اور صلوٰۃ ادا کیا کر ساتھ حمد رب اپنے کے

---

[له] کیا تم خدا کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جسے وہ آسمانوں اور زمین میں نہیں جانتا۔

(خانہ داری - نوجوانوں کے لئے خاص ہدایات ۱۴۲ [illegible])

ahmadimuslim.de

حالانکہ قیام کرتے تو۔

آیات مندرجہ بالا سے واضح ہے کہ قیام میں دعا استغفار کے ساتھ رب کریم کی حمد بھی کرنا چاہیئے۔ اب ہم ایسی آیات پیش کرتے ہیں جو حمد کے لئے سورہ الحمد شریف کو مخصوص کرتی ہیں۔

| | |
|---|---|
| هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۔ (پ۲۴ - ع۱۳) | وہ اللہ ازلی ابدی زندہ ہے نہیں کوئی معبود یعنی لائق فرماں برداری کے بغیر اس اللہ کا پس دعا کیا کرو تم اس اللہ کے |

حضور میں خالص کرنے والے ہو کر واسطے اس کے اس کی توحید (ساتھ) الحمد للہ رب العلمین۔

اس جگہ ادعوا کا مفعول ثانی الحمد للہ رب العلمین جملہ ہے جو محلاً منصوب بہ نزع خافض ہے کیونکہ ادعوا کا مفعول ثانی ساتھ با حرف جار کے آتا ہے۔ پس اس فرمان ربی میں سورہ الحمد کی طرف اشارہ ہے کیونکہ سورہ الحمد میں حمد بھی ہے اور دعا بھی ہے۔ لہٰذا بذریعہ الحمد شریف کے دعا کرنے کا حکم ہوا ہے۔ ایک اور آیت ملاحظہ ہو۔ جس سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

| | |
|---|---|
| وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پ۱ - ع۵) | ترجمہ۔ اور استعانت مانگو ساتھ صبر اور صلوۃ کے |

قرآن شریف بھر میں لفظ نستعین صرف سورہ الحمد شریف میں آیا ہے۔ پس لازم ہے کہ سورہ الحمد شریف کے ذریعہ صلوۃ میں دعا استعانت کی جائے جو کہ خوبیوں میں اس قدر افضل ہے کہ قرآن حکیم کے جملہ مضامین کا خلاصہ اس میں موجود ہے۔ اور رب کریم کی حمد بھی اس میں اعلیٰ پیمانہ پر کی گئی ہے۔ اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ بموجب احکام خداوندی دعاء استغفار کے ساتھ الحمد شریف کی تلاوت بھی کیا کرے۔"

(صلوۃ المرسلین از صفحہ ۴۸ تا صفحہ ۵۰)

ناظرین کرام! قطع نظر اسکے کہ مصنف اپنے دعوے میں کامیاب ہوا ہے یا نہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس امر میں متفق ہو گیا ہے کہ سورہ الحمد نماز میں بہرحالت ہر نمازی کو پڑھنی چاہئے۔ حالانکہ اسی رسالہ کے صفحہ ۲۵ پر اس نے سورہ الحمد پڑھنے کا ثبوت ہم سے طلب کیا ہے مگر یہاں آکر خود ہی اس کا ثبوت دیدیا ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ ہمارے صبر کا نتیجہ ہے یا خدائی تصرف ہے۔

اب ہم اس کے استدلال پر نظر کرتے ہیں۔

مصنف تسبیح کا ترجمہ نماز پڑھا کرتا ہے۔ حالانکہ ہم قاموس کے حوالہ سے بتا آئے ہیں کہ تسبیح کے اصلی معنی ہیں قُل سُبْحَانَ اللّٰہ یعنی سبحان اللہ کہو۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث مورخہ ۱۲- مئی۔ صفحہ ۔

بہرحال ناظرین غور فرمائیں کہ یہ لوگ حدیث نبوی کو چھوڑ کر کس مصیبت میں پھنسے ہیں اور اپنے اعمال اور عقائد کو کس سینہ زوری سے کرتے ہیں۔ (باقی)

## قادیانی مشن

# مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے

اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۲۷- مارچ سنہ رواں میں عنوان بالا سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جو آج ۳۰- مئی کو ہماری نظر سے گذرا جسے دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ یہ عنوان ہمارے اور امت مرزائیہ (بہردو صنف) کے درمیان فیصلہ کن ہے ہم اپنے معلومات کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی تحریک کے لئے دو ہی امور فیصلہ کن ہیں۔ سب سے پہلے مرزا صاحب کا آخری فیصلے والا اعلان۔ دوسرے مذکورہ بالا عنوان۔ آخری فیصلے کے متعلق تو اہلحدیث ۲۶ مئی میں کافی بحث ہو چکی ہے۔ آج ہم اس عنوان کے ماتحت امت مرزائیہ کے مامور اور مجدد کو جانچتے ہیں۔ سب سے پہلے اخلاق کی تعریف ہو جانی چاہئے۔ اخلاق نویسوں نے اخلاق کی مختلف تعریفیں اور قسمیں بتائی ہیں۔ مثلاً شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں۔ ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

یعنی جو کچھ تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے پسند نہ کرو۔ مثلاً بدگوئی اگر تم اپنے لئے نہیں چاہتے تو دوسروں کے حق میں بھی بدگوئی نہ کیا کرو۔ استاد صائب ایرانی کہتے ہیں ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

قرآن شریف نے اخلاق کے متعلق بڑا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ اسی لئے اخلاق کی تعریف بھی مستنبط ہو سکتی ہے۔ غور کیجئے۔ کس محبت اور مودت سے ارشاد ہوتا ہے

قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا

یعنی میرے بندوں سے کہہ دو کہ جو بات کہا کریں بہت اچھی کہا کریں۔ شیطان سخت گوئی سے ان میں فساد ڈلوا دیگا کیونکہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

اخلاق کی یہ تعریفات سب کو مسلم ہیں اس لئے ان کو معیار قرار دیکر طول دینا کچھ ضروری نہیں بلکہ قادیانی مصلح کو ان پر جانچنا ہمارا مقصد ہے کیونکہ پیغام صلح نے اس عنوان کے ماتحت مرزا صاحب (مصلح قادیانی) کے حق میں لکھا ہے:۔

"ابھی زمانہ قریب ہی میں ایک مرد کامل کا ظہور ہوا۔ ایک بہت بلند اخلاق کا انسان دنیا کے ایک غیر معروف مقام سے اٹھا اور اس کا اٹھنا قیامت ہو گیا۔ اس سے تمام مذہبی دنیا میں اپنی اخلاقی اور علمی شوکت سے شدید ردعمل پیدا ہوا۔ اس کی اخلاقی اور علمی عظمت پر متعصب دشمنوں نے بھی شہادت دی ہے۔ اس عظیم الشان انسان کے سانحہ انتقال پر تمام اسلامی دنیا نے

الہامات مرزا - مرزا صاحب کے [illegible] (۵) [illegible]

کوئی غلطی محسوس نہیں کرتے کہ بحیثیت تصنیف اور شستہ کلامی کے سر سید احمد خاں مرزا صاحب کی نسبت اعلیٰ مرتبہ پر تھے گو وہ بھی اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ نہ تھے۔ کیونکہ آپ علمائے اسلام کے حق میں بحالت خفگی کوڑ مغز ملاں اور شہوت پرست زاہد وغیرہ الفاظ استعمال کر جاتے تھے (اللھم اغفر لنا)

مختصر یہ ہے کہ ہم قادیان کے مصلح اعظم اور مسیح موعود کو اخلاقی حیثیت سے کسی بلند پایہ پر نہیں دیکھتے باوجود اس کے جب ہم ان کے اتباع کو ان کے اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ہمارے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکل جاتا ہے

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

---

**ماتم کیا؟** (پیغام صلح لاہور ص۳۔ ۲۰ مارچ)

**اہلحدیث** پیغام کا یہ قول محض دعویٰ ہے جس کا ثبوت اس نے نہیں دیا۔ اس لئے اس کا کام ہم ہی کئے دیتے ہیں۔ تاکہ قادیانی مصلح کا اخلاق پرکھا جائے آپ علمائے اسلام کے حق میں کیا ہی لطیف فقرات فرماتے ہیں:۔

(۱) اے بدذات فرقہ مولویاں } انجام آتھم
(۲) اے یہودی خصلت مولویو! }

(۳) مولوی محمد حسین۔ مولوی احمد اللہ۔ ثناء اللہ جھوٹے ہیں۔ کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵)

(۴) میرے منکر بغایا (کنجنیوں) کی اولاد ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷)

(۵) اس نالائق نذیر حسین (حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی) اور ان کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین بٹالوی کا یہ افترا ہے!

(مواہب الرحمٰن ص۱۲۷)

کہاں تک لکھیں۔ ہم نے مرزا صاحب کے اس قسم کے اخلاقی فقرات اور ان کے ساتھ ہی آریوں کے گرو سوامی دیانند کی شیریں کلامی کے نمونے ایک رسالے کی صورت میں جمع کر دیئے ہوئے ہیں۔ جس کا نام "زور بیان مرزا" ہے۔ غالباً اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے حق میں سخت کلامی سے کام لیا تو مرزا صاحب نے بھی ان کو ایسا ویسا لکھا۔

ہمارے خیال میں یہ جواب مبطل الزام نہیں بلکہ مؤید الزام ہے۔ کیونکہ علمائے اسلام نے اگر بد اخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں۔ نہ وہ مہدی معہود ہیں نہ مسیح موعود۔ لیکن مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بھی بد اخلاقی سے کام لینا روا نہیں۔ ورنہ اس میں اور اس کے مخالفین میں کیا فرق رہے گا۔

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی بات کہنے میں

سلف قیمت ہر چہار۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۲)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

صحابہ کرام کی تعریف سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ پھر خلفاء اربعہ ان میں سے بھی خلیفہ اول و دوم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جو شان ہے وہ کسی پر مخفی نہیں آج اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں ان سے بڑھ کر آنحضرت کا عاشق ہوں یا ان سے زیادہ متبع رسول علیہ السلام ہوں تو میں کیا دنیا کا ہر وہ انسان جس نے صحابہ کے حالات پڑھے ہیں بلا تامل کہہ اٹھیگا کہ یہ شخص پرلے سرے کا شیخی باز بلکہ کذاب ہے۔ باوجود صحابہ کرام کی اس قدر علو شان کے بھی ان میں سے کسی کو نبی نہ بنایا گیا حالانکہ ان میں ایسے انسان موجود تھے جو نبوت کے بار گراں کو اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں فرمان نبوی موجود ہے کہ

لوکان بعدی نبی لکان عمر

یعنی تقدیر الٰہی میں میرے بعد اگر کسی شخص کو مقام نبوت دیا جانا مقدر ہوتا تو عمر رضہ کو دیا جاتا

اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں خدا کے علم و تقدیر کے اندر کسی نبی کی بعثت مقرر ہی نہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے فنافی الرسول آنحضرت کی عکسی تصویر اور ظلی محمد علیہ السلام (ملاحظہ ہو مرزا صاحب کی کتب فتح اسلام ازالہ ص۱۴۲ ط۲۔ ایام الصلح ص۳۹) کو محض اسی لئے نبوت نہ دی گئی کہ نبوت ختم ہو چکی تھی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (بخاری)

یعنی بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ رہا ہے کہ جب ایک نبی فوت ہوتا اس کا خلیفہ بھی نبی ہوتا مگر میرے بعد ایسا نہیں ہوگا کیونکہ میرے بعد نبی ہی نہیں ہاں خلفاء بکثرت ہونگے۔

اس فرمان نبوی صلعم نے تو امت کو ظلی و بروزی بھول بھلیوں سے بچانے کے لئے تصریحاً بتا دیا کہ میرے بعد خلیفے تو بے شک ہونگے مگر نبی ہرگز نہ ہوگا باوجود اس قدر کھلی کھلی ہدایات کے بھی نہ ماننے والوں نے نہ صرف یہ کہ نہ مانا بلکہ الٹا ان تصریحات نبویہ کو محرف کر کے اجراء نبوت کا مسئلہ ان سے نکالنے کی کوشش کی۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیانی نے ان احادیث پر یہ گوہر افشانی فرمائی ہے:۔

"ان (احادیث) سے صرف اتنا معلوم ہوتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ہم اس کے خلاف نہیں کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہی بیان فرمایا کہ پہلے نبیوں کے بعد جلد ہی ان کی قومیں خراب

کفریات مرزا۔ مرزا صاحب کی تحریرات سے مرزا کے (۶۱) کفریات ثابت کئے ہیں۔ قیمت ۸/ پتہ۔ منیجر اہلحدیث

ہو جاتی تھیں۔ مگر یہ (امت ایک ہزار کے سال کے عرصہ میں خراب ہوگی تو ایک شخص مقام نبوت پر کھڑا ہوگا۔

(ریویو ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء صلا)

**معمار** ہم نے خلیفہ جی کے اس مضمون کو آگے پیچھے نیچے اوپر ہر طرح سے دیکھا۔ بخدا ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم نے احادیث نبویہ کو بھی دیکھا جن پر اس وقت گفتگو ہو رہی ہے ان میں کوئی ایک فقرہ موجود نہیں۔ جس کا یہ ترجمہ ہو کہ آنحضرت کی امت ہزار سال میں خراب ہو جائیگی تو ایک نبی مبعوث کیا جائیگا۔

نہ معلوم خلیفہ صاحب یہ سطور لکھتے وقت کہاں تھے۔ بہرحال اس میں کچھ راز ہے۔ جسے کھولنا خلیفہ صاحب یا اڈیٹر صاحب ریویو کا کام ہے۔

رہ گیا یہ امر کہ خلیفہ جی نے اس جگہ "لا نبی بعدی" کے معنی معًا بعد کئے ہیں۔ سو اس کے متعلق میرا پہلا سوال خلیفہ صاحب سے یہ ہے کہ آپ تو لا نبی بعدی کے معنے "خاتمہ نبوت" کرتے آئے ہیں۔ یہاں آکر اس ترجمہ کو کیوں چھوڑ دیا؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

قارئین کرام! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ لا نبی بعدی اگرچہ متعدد بار فرمایا ہے مگر مضمون ایک ہی ہے۔ خلیفہ صاحب نے اگست ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں مسئلہ اجرا نبوت کے راز کو لفظ مبشرات میں مستور بتا کر الفاظ لا رسول بعدی و لا نبی کی شرح یہ کی تھی کہ:-

"اگر آنحضرت نے یہ بات کھول کر بیان کر دی ہوتی کہ وہ نبوت ختم ہے جو شریعت والی ہے (یا جو) براہ راست ملتی ہے۔ لیکن بغیر شریعت اتباع محمدی میں نبوت جاری ہے تو جھوٹے مدعی بھی دعوی کرتے (صلہ) اس لئے یہ بات ضروری تھا کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی جاتی کہ کوئی نبی نہیں آئیگا"

(ریویو بابت اگست صلہ)

یعنی لا نبی میں ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ ہونا مراد ہے۔

اس کے بعد دوسرا پلٹا کھایا تو ریویو ستمبر ۱۹۳۸ء صلہ پر لکھا کہ "بعدیت سے مراد (نبوت) کا خاتمہ ہے" یعنی آنحضرت کی نبوت کو ختم کر کے کوئی نبی نہیں آسکتا تابع شریعت نبی آسکتا ہے۔ یہ معنی ہیں لا نبی بعدی کے۔

اب یہاں آکر یہ نیا رنگ اختیار کیا ہے کہ بعد سے "معًا بعد" مراد ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی نبی نہیں ہو سکتا۔ ہاں کچھ سو سال بعد ہو سکتا ہے۔ اس کوڑھ پر کھاج یہ۔ آگے جو مضمون آنے والا ہے اس میں بھی خلیفہ صاحب آپ کو پھر یہی بکتے نظر آئیں گے کہ لا نبی بعدی کے معنے خاتمہ نبوت ہی ہیں۔ (ریویو۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء صلا) آہ! صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصنع ما شئت

لفظ بعدی پر چونکہ ہم گذشتہ نمبروں میں کافی بحث کر آئے ہیں۔ اس لئے مزید ضرورت نہیں۔

ہاں یہ بات ہم مکرر عرض کئے دیتے ہیں کہ احادیث زیر نظر کے الفاظ اس تاویل کے قطعًا متحمل نہیں ہیں کہ آنحضرت کے معًا بعد تو خلافت ہوگی مگر کچھ عرصہ بعد نبوت کا دور شروع ہوگا۔ ملاحظہ ہو۔ آپ کے والد صاحب بھی اس امر میں ہمارے ہمنوا ہی ہیں۔ وہ راقم ہیں۔

(الف) "قرآن شریف سے ثابت (ہے) کہ اس امت مرحومہ میں سلسلہ خلافت دائمی کا اسی طور قائم ہے جو حضرت موسیٰ کی امت میں تھا۔ صرف اسقدر لفظی فرق رہا کہ اس وقت تائید دین کے لئے نبی آتے تھے اور اب محدث آتے ہیں"

(شہادت القرآن صلا ط ۲)

(ب) "بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا ہونا ضروری ہے کہ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی راہیں قیامت تک کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت، امامت، خلافت کبھی ختم نہ ہوگی" (مکتوب مرزا مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان ۲ جلد ا صلا)

(ج) "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور آنحضرت کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ ولایت کے ہم قائل ہیں" (اشتہار مرزا مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۶ صلا)

(د) "ہمارے رسول خاتم الانبیاء ہیں۔ بعد آنحضرت کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث رکھے گئے ہیں"

(شہادت القرآن صلا ط ۲)

پس ہمارا اور مرزا صاحب کا عقیدہ متعلق ختم نبوت متفق ہے۔ اس کے بعد متبعین مرزا نے جو ایجاد کی وہ ان کی غرض فاسد پر مبنی ہے۔ اس سے ہم متفق نہیں۔

---

## تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

قرآن مجید کے مفسروں نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق الگ الگ طریقے اختیار کئے۔ بعضوں نے روایات کے ماتحت تفسیریں کیں۔ بعض نے علم کلام کے ماتحت باوجود ان میں عملی اختلاف کے ان سب میں ایک اصول متفقہ تھا اور ہے۔ القرآن یفسر بعضہ بعضًا (بہترین تفسیر وہ ہے جو قرآن کی ایک آیت دوسری آیت سے ملے)۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ خدا تعالے نے اگر کسی آیت میں اجمال سے کام لیا، تو اس کی تفصیل دوسری آیت میں فرمائی۔

درس قرآن میں مجھے یہ طریق بہت پسند آیا۔ میں نے چاہا کہ مسلمانوں میں تفسیر کے متعلق یہ مذاق پیدا ہو جائے جو سب علماء مفسرین کا متفقہ چلا آیا ہے یعنی تفسیر القران بالقران۔

اس خیال کے ماتحت میں نے تفسیر القران بکلام الرحمٰن بتوفیقہ لکھی جسکو ملک کے ہر گوشہ میں عمومًا، ممالک عربیہ (مصر وغیرہ) میں خصوصًا اسکو قبولیت حاصل ہوئی میں اس خیال میں تھا کہ مصر میں اس کو طبع کرایا جائے۔ خدا نے مسبب الاسباب نے مصر کے ایک مطبع والے کے دل میں ڈالا۔ انہوں نے مجھ سے اسکے طبع کرانے کی اجازت پوچھی۔ میں نے بخوشی اجازت دیدی۔ وہاں سے طبع ہو کر آنے میں شائد مدت دراز

ahmadimuslim.de

لے گی خدا جانے وہ قیمت کیا دکھیں۔ اس لئے میں کم استطاعت شائقین تک تفسیر پہنچانے کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ بجائے

چار روپیہ کے قیمت تین روپیہ کر دی گئی ہے۔

ناظرین تفسیر کا طریقہ دیکھیں اور اس کو غور سے پڑھیں تو وہ اس طرز کلام کو غیر مسبوق پائینگے۔

یہی بھول چوک سو انسانی فطرت کا لازمہ ہے۔

اما السہو و النسیان فقل ما یخلو منہ الانسان

؎ ہنر مند نشیدہ ام عیب جو (سعدی)

پس شائق ناظرین تفسیر دیکھنے میں جلدی کریں۔

(ابوالوفاء)

بریلوی مشن

# امرتسر میں ایک اور بدعت کی ایجاد

پہلی بدعات ہی ختم ہونے میں نہیں آتی تھیں کہ آئے دن نئی بدعتیں نکل رہی ہیں۔ ہمارے سامنے ایک بدعت پیدا کی جاتی ہے اور اسکو بڑی شان کے ساتھ ترقی دیکر کہا جاتا ہے کہ یہ عظمت اسلام کا کام ہے۔ حالانکہ اس کی ایجاد اور عمل کرنے والے اسلام کا نمونہ اپنے میں نہیں دکھاتے۔ نہ شکل میں نہ صورت میں نہ اعمال میں۔ اسی طرح کسی زمانے میں تعزیے کی رسم جاری ہوئی تھی جو ترقی پاکر آج ایک اسلامی تہوار بنایا گیا۔ اس کے بعد میلاد النبی کی رسم جاری ہوئی۔ وہ بھی ترقی پاکر ایک اسلامی تہوار بن گیا۔ اب امرتسر میں ایک نئی بدعت ایجاد ہوئی ہے۔ جس کا نام ہے:۔

"بڑے پیر صاحب کی گیارھویں کا جلوس"

اہل بدعت کو بدعتیں ایجاد کرنے کا ایسا شوق ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی ایجاد کرتے رہتے ہیں جسکو بڑے انہماک سے ترقی دیتے ہیں۔

انجمن اہل حدیث امرتسر ایسی بدعات کا مقابلہ ہمیشہ کیا کرتی ہے۔ ہر موقعہ پر بذریعہ اشتہار مسلمانوں کو بدعت سے بچنے اور توحید و سنت کی ہدایت کرتی رہی ہے۔ خدا اس کو قوت بخشے اور اس کے کام میں برکت دے۔ چنانچہ اس موقعہ پر اس نے جو اشتہار تقسیم کیا وہ درج ذیل ہے:۔

## "بڑے پیر صاحب کی گیارھویں اور نماز"

از انجمن اہل حدیث امرتسر

آج کل ایک بڑا اشتہار شہر امرتسر میں دیواروں پر چسپاں ہے۔ جس میں پیر صاحب کی گیارھویں کا جلوس نکالنے کا ذکر ہے۔ ہم اس جلوس کی بابت زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اہالی امرتسر سب جانتے ہیں کہ یہ تو آجکل کی ایجاد ہے۔ کوئی دینی کام یا کار ثواب نہیں۔ ہاں جو کام ہم بتاتے ہیں وہ دینی کام، کار ثواب اور حضرت پیر صاحب جیلانی قدس سرہ کا پسندیدہ فعل ہے۔

برادران اسلام! اسلام میں سب سے بڑا کام نماز ہے جس کی نماز مطابق سنت نبویہ اور موافق تعلیم بڑے پیر صاحب ہوگی وہ قبول ہوگی۔ اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اس لئے ہم حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم متعلقہ نماز پیش کرتے ہیں حضرت پیر صاحب اپنی مشہور کتاب غنیہ میں نماز کا طریقہ یوں فرماتے ہیں:۔

اَمَّا الْهَيْئَةُ فَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ هَيْئَةً رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ ثُمَّ اِرْسَالُهُمَا بَعْدَ الرَّفْعِ وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّةِ وَالنَّظْرُ اِلٰى مَوْضِعِ السُّجُوْدِ وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ وَآمِيْنَ وَالْاِسْرَارُ بِهِمَا الخ - (غنیۃ الطالبین مطبوعہ مصر ص)

یعنی حضرت پیر صاحبؒ فرماتے ہیں نماز اس طرح پڑھنی چاہیئے۔ شروع میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر تکبیر کے ساتھ ناف سے اوپر ہاتھ باندھے۔ پھر رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اسی طرح ہاتھ اٹھائے جسکو رفع یدین کہتے ہیں۔ سجدہ کی جگہ پر نظر رکھے اور قراءۃ اور آمین بالجہر کرے اور (سریہ میں) آہستہ:

برادران! یہ ہے بڑے پیر صاحبؒ کی تعلیم۔ کیا ہم کو یہ لازم ہے کہ ہم حضرت ممدوح کی فرمودہ ہدایت کے مطابق عمل کریں یا اپنے پاس سے کھیل تماشہ بنائیں

بھائیو! اللہ سے ڈرو۔ بزرگوں کی محبت کا دعوے کرتے ہو تو ان کی تعلیم پر عمل کرو۔ نہ یہ کہ تعلیم کو پس پشت ڈال کر من مانی کاروائی کرو اور کھیل تماشوں اور جلوسوں میں وقت ضائع کرو۔

بھائیو! ہم نے تو جو کہا وہ پیر صاحبؒ کی کتاب سے بتا دیا۔ آپ کے پاس بھی کوئی ثبوت ہے تو بتاؤ۔ جس سے ثابت ہو کہ گیارھویں کرنا اور جلوس نکالنا پیر صاحب نے کہاں فرمایا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور مخلوق خدا کو غلطی میں نہ ڈالو۔ آخر مرنا ہے۔ یہ یقین رکھو

دنیا روزے چند عاقبت با خداوند

المشتہر:۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر۔ ۳۰/۵/۳۹

# حسن عمل

(از مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

قرآن پاک کی پاکیزہ اور صاف سادہ تعلیم نے سب سے اچھا اثر جو مسلمانوں میں پیدا کیا وہ ان کی ذہنی اور اخلاقی اصلاح اور درستی ہے۔ تمام بداخلاقیاں

تفسیر واضح البیان۔ از مولانا ابوالوفاء ... (۶۱۸) اردو زبان میں ... قیمت ...

ahmadimuslim.de

دور کر کے حسنِ اخلاق اور اصلاح بین الناس سکھلا کر مسلمانوں کو شرافت و تہذیب کے اعلیٰ معیار پہ بلند کر دیا گیا۔

اسلامی مبلغین اور واعظین حضرات جہاں عوام الناس کو وعظ و تلقین کے ذریعہ قرآن و حدیث کی تعلیم سے واقف کرتے تھے۔ ہاں وہ بذاتِ خود بھی عمل و اخلاق کا مجسمہ ہوتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ لوگ اسلام کی طرف کھنچے چلے آتے تھے جب سے عمل گیا وعظ و تلقین کی محض رسم رہ گئی اثر بالکل مفقود ہو گیا۔ جن واعظین پر قرآن و حدیث کی تعلیم کا اثر تھا اور وہ اس رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ ان کی نیکی تہذیب اور شرافت حسن اخلاق احسن عمل قول لین دعوت بالموعظہ والحکمۃ کے رنگ میں بہت جلدی مخاطبین رنگے جاتے تھے اور اُن کا یہ رنگ مستقل رنگ ہوتا تھا۔ لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا عمل و اخلاق ہاتھ سے چھوٹتا گیا۔ بدتہذیبی اور سوقیانہ پن نے سنجیدگی اور متانت کی جگہ لے لی۔ مذہبی واعظ بھی اُس قرآنی تعلیم کو چھوڑ کر اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے۔ عرصہ سے الفقیہ کے ایک نئے نامہ نگار واعظ مولوی بشیر صاحب کا اخبار اہلحدیث میں چرچا ہو رہا ہے۔ میں جب چونڈہ میں تھا تو اُن دنوں یہ صاحب ابھی نو آموز واعظ تھے اور ان کے مبتدیانہ مواعظ کا دیندار طبائع کچھ اچھا اثر قبول نہیں کر رہی تھی ہمیں بھی ان صاحب سے نیاز حاصل کرنے کا خیال ہوا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوتا کہ جہاں اس فقیر کی آمد کی آواز بلند ہوتی یہ نئے واعظ صاحب وہاں سے ہمیں تشنۂ دیدار رکھ کر کسی اور جگہ تشریف لے جاتے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حرف ضاد کے تلفظ کے متعلق میرا مضمون اخبار اہلحدیث میں شائع ہوا تھا۔ برخوردار بشیر صاحب کے والد بزرگوار مولوی محمد شریف صاحب گرٹلوی اس مضمون پر بہت سٹ پٹائے۔ چونکہ دلائل بفضلہ مسکت اور خاموش کن تھیں۔ آپ سے جواب تو بن نہ آیا۔ لیکن ایک ملاقات کے موقع پر کچھ زبانی گفتگو ہوئی جس میں مولوی صاحب کی مایوسی قابلِ رحم

تھی۔ آخر ایک گرامی نامہ میں اتنا پوچھنے کی جرأت فرمائی کہ تم جو اپنے آپ کو اہل حدیث اور عامل بالحدیث کہلاتے ہو کوئی حدیث ایسی دکھلا دو جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ صریحاً فرمایا ہو کہ حرف "ض" کو ضاد پڑھا کرو اور دواد مت پڑھا کرو۔ میں یہ آپ کا نوازش نامہ پڑھ کر بہت خوش ہوا اور غنیمت سمجھا کہ آخر کسی مسئلہ کی دلیل میں حدیث شریف کو قابل سند تو خیال فرماتے ہیں۔ وہ زمانہ تو ان کا تھا کہ اُنہوں نے بزرگوں کو دیکھا ہوا تھا۔ اور ان کی تہذیب و تعلیم سے حسن اخلاق اور حسن تکلم سے اگر مکمل نہیں تو کم از کم اکثر حصہ میں واقف و آشنا تھے کہ اور نہیں تو اپنی کسی بات کو کم از کم کسی حدیث کی دلیل سے مبرہن کرنا باعث پختگی خیال فرماتے تھے۔ لیکن آج یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے ملفوظات طیبات اس قدر شوخ اور بے باکانہ ہوتے ہیں۔ جن میں اُن کو نہ قرآن اور نہ حدیث کی ضرورت و احتیاج بلکہ وہ اپنی واعظانہ شان کو اس سے اعلیٰ اور ارفع سمجھتے ہیں۔ چند دن ہوئے اخبار "اہلحدیث" میں مسدس حالی کی طرز پر واعظ صاحب کے اشعار بطور نقل شائع ہوئے تھے وہ پرچہ اس وقت میرے سامنے نہیں۔ صرف ایک لفظ کو میں اس وقت سامنے رکھتا ہوں جو میرے لئے باعث قلق ہوا۔ میرے لئے کیا بلکہ ہر ایک مسلمان اس کو اخلاقی موت سمجھتا ہے۔ مخالفین کو ایسے سوقیانہ الفاظ سے مخاطب کرنا جن کو وہ مکروہ سمجھتے ہوں کس حد تک اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ قرآن شریف سخت ترین دشمن کے مقابلہ میں بھی شیریں زبانی کی تاکید فرماتا ہے۔ حضرت ہارون و موسیٰ علیہما السلام کو فرعون کی قوم کی تبلیغ کے لئے بھیجا تو حکم ہوا کہ قولا لہ قولا لینا "یعنی اُس کو بات نرم کرنا"۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔ مولوی بشیر صاحب جماعت حقہ اہل حدیث کثر اللہ سوادہم کو لفظ "دھبڑے" سے پکار کر اپنی خانگی تعلیم کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کا صریح اور صاف ارشاد ہے جو چناں کی آیات سے ظاہر ہے کہ مسلمانو!

کوئی قوم کسی قوم کو تمسخر نہ کیا کرے شاید وہ لوگ اُن سے اچھے ہوں۔ کوئی عورت کسی عورت کو باستہزا سے نہ ٹھکرائے شاید وہ اُس سے اچھی ہو مسلمانو! ایک دوسرے کو عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو غیر مہذب اور قبیح اور ناپسندیدہ الفاظ سے مت پکارا کرو۔ ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ کسی مخاطب بھائی کو اسے ناپسندیدہ اور فاسقانہ الفاظ سے اُسے چڑانے کے لئے پکارے۔

میں مولوی بشیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ وہ ازراہ کرم فرمائیں کہ مؤمنین اہل حدیث کو جنہوں نے اپنی سرفروشانہ سرگرمیوں سے ہندوستان[1] میں کفر و شرک کی بنیادیں اکھاڑیں۔ قبر پرستی، پیر پرستی، مراسم شرکیہ اور بدعات سیئہ کو تن من دھن سے مٹانے کی کوششیں کیں۔ فضائے ہند میں توحید کی صدائیں بلند کیں۔ شرک اور غیر اللہ کی پرستش میں خلق اللہ بھٹک رہی تھی۔ اس جماعت نے ان کو توحید و حقیقت اسلام سے روشناس کرایا[2]۔ معاندین اسلام آریہ سماجی اور عیسائیوں سے حق و راستی کی حمائت میں فیصلہ کن مناظرے کئے۔ ملک کے کونے کونے میں صدائے توحید (حقیقی مقصد اسلام) بلند کی اس جماعت کے پیشواؤں نے علمی دلائل و براہین بحثوں اور مناظروں سے تبلیغ و اشاعت علوم دینیہ سے مخالفین و معاندین اسلام کا ناطقہ بند کر دیا۔ ایسی جماعت کو جو ہادی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلی اور سچی تعلیم کا مجسم نمونہ، حق و صداقت کی نشر و اشاعت میں دلیر بے باک اور جری ہے۔ ایسے "سوقیانہ" اور غیر مہذب الفاظ "دھبڑے" سے پکارنا کہاں کی اسلامی تہذیب ہے اور کہاں کی حنفیت ہے۔

اگر حقیقی حنفیت اور مقلدیت کا یہی مظاہرہ ہے

---

[1] اس کے متعلق کسی آیندہ اشاعت میں مفصل لکھونگا انشاء اللہ تعالیٰ ذلک ذکریٰ للذاکرین۔ (خلیل)

[2] یہی بات تو باعث رنج ہے۔ اجعل الالھۃ الھا واحدا۔ (خلیل)

(۶۱۹)

تو آپ کو مبارک ہیں لیکن خدا کے لئے ذرا یاد رکھو ایسے غیر مناسب الفاظ کے استعمال سے علم اور تہذیب کو آنچ آتی ہے تو افسوس ہوتا ہے۔ آپ ابھی نوجوان ہیں آپ میں جوش عمل ہے۔ لیکن عزیزم خدارا اس جوش کو اگر آپ مسلمانوں کی اصلاح اور اتحاد باہمی اور اصلاح ذات البین پر صرف کریں تو دین و دنیا میں سرخرو ہونگے۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ آپکے معتقدین یہ کہکر خوش ہونگے کہ آج مولوی صاحب نے وہ بیوں کی خوب خبر لی۔ اور آپ یہ تعریف سنکر خوش ہو جائینگے لیکن اگر آپ کے دل میں اللہ رب العالمین کا ذرہ بھی خوف موجود ہے تو خلوت میں آپ کا ضمیر ضرور آپ کو ملامت کریگا۔ اور قیامت کو جب اقرأ کتابك کفیٰ بنفسك الیوم علیك حسیبا کے خطاب سے آپ مخاطب ہونگے۔ اسوقت کونسی خدمت اسلام آپ پیش کریں گے

اند کے باتو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

# حضرت مجدد الف ثانیؒ اور زمانہ حال کے اہل بدعت

بہت سے جاہل نام کے مسلمان، شہیدوں اور بزرگوں کے لئے مرغوں بکروں وغیرہ جانوروں کی نذریں مانتے ہیں اور جب اون کے پورا کرنے کا وقت آتا ہے تو اون جانوروں کو اون شہیدوں یا بزرگوں کی قبروں یا اون سے خصوصیت رکھنے والے کسی اور مقام پر لے جاکر ذبح کرتے ہیں (میاں کبیر کی گائے، شیخ سدو کا بکرا۔ سید سالار یا شاہ مدار کا مرغا یہ سب اسی قبیل سے ہیں) علمائے اہل سنت اس فعل کو "شرک" کہتے ہیں اور ہمارے زمانہ کے اہل بدعت "ایصال ثواب" کی تاویل سے اس سب خرافات کو ٹھیک و درست اور ان ذبائح کو "حلال طیب" ٹھیراتے ہیں۔ اہل سنت اور اہل بدعت کا یہ بھی ایک مشہور نزاعی مسئلہ ہے۔ اب حضرت مجدد قدس سرہٗ کا فیصلہ اس بارہ میں ملاحظہ فرمایئے

"و حیوانات را کہ نذر مشائخ مے کنند و بر سر قبرہائے ایشاں رفتہ آں حیوانات ذبح مے نمایند، در روایات فقہیہ ایں عمل را نیز داخل شرک ساختہ اند و دریں باب مبالغہ نمودہ ایں ذبح را از جنس ذبائح جن انگاشتہ اند کہ ممنوع شرعی است و داخل دائرہ شرک"

(مکتوب ۴۱ دفتر سوم ص)

اور بزرگوں کے لئے جو حیوانات (مرغوں بکروں وغیرہ) کی نذریں مانتے ہیں اور پھر ان کو ان کی قبروں پر لے جاکر ذبح کرتے ہیں تو فقہی روایات میں اس فعل کو بھی شرک میں داخل کیا ہے۔ اور فقہاء نے اس باب میں پوری شدت سے کام لیا ہے اور ان قربانیوں کو جنوں (دیوؤں اور دیویوں) کی قربانی کے قبیل سے ٹھیرایا ہے جو شرعاً ممنوع اور شرک ہیں۔

حضرت مجدد قدس سرہٗ کا یہ واضح فیصلہ ہے کہ جاہل قبر پرست شہیدوں اور بزرگوں کی نذر کے طور پر جو جانوروں کی قربانی کرتے ہیں وہ داخل شرک ہے نیز حضرت قدس سرہٗ کی اس تصریح سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ "روایات فقہیہ" میں بھی اس کو شرک ہی قرار دیا گیا ہے۔ اور "فقہا" کے نزدیک اسکی حیثیت "ذبائح جن" ہی کی سی ہے۔ یعنی ان جانوروں کی سی جن کی قربانی دیوؤں دیویوں یا پریوں کے لئے کی جاتی ہے۔

"لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ"۔

پیروں اور بیبیوں کا روزہ اور ایام معینہ میں خاص طریقوں اور مخصوص کھانوں کے ساتھ بندگی کا خاتمہ

بہت سے مقامات پر جاہل عورتوں میں اب تک رواج ہے کہ وہ اپنی حاجتوں کے لئے خاص خاص دنوں میں پیروں، شہیدوں اور بعض بیبیوں مثلاً حضرت بی بی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے نام کے روزے رکھتی ہیں۔ اور ان کو اپنی حاجت برآری کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ بھی داخل شرک ہے۔ اور اہل بدعت اس میں بھی ایصال ثواب کا وہی فرسودہ حیلہ نکال کر اسکو بھی جائز بلکہ امر مستحسن گردانتے ہیں۔ حضرت مجدد قدس سرہٗ اس بارہ میں بھی صاف ارقام فرماتے ہیں:۔

"و نیز ازیں عالم است صیام نساء کہ بہ نیت پیراں بیبیاں نگاہ دارند و اکثر نامہائے ایشاں را از خود تراشیدہ روزہائے خود را بنام آنہا نیت کنند و در وقت افطار انہائے ہر روزہ خاص بوضع مخصوص تعین مے نمایند و تعیین ایام نیز مے کنند از برائے صیام و مطالب و مقاصد خود را بایں روزہا مربوط مے سازند و بتوسل ایں روزہ از ینہا حوائج مے خواہند و روائے حاجت خود را از آنہا مے دانند۔ ایں شرکت در عبادت است و بتوسل عبادت غیر حاجات خود را از آں غیر خواستن است شناعت ایں فعل را نیک باید دریافت .... و حیلہ است آنچہ بعضے از زناں در وقت اظہار شناعت ایں فعل گویند کہ ما ایں روزہا برائے خدا نگاہ مے داریم و ثواب آں بہ پیراں مے بخشیم۔ اگر دریں امر صادق باشند تعیین ایام از برائے صیام چہ در کار است و تخصیص طعام و تعیین اوضاع شنیعہ مختلفہ در افطار برائے چیست"

(مکتوب ۴۱ دفتر سوم ص)

اور شرک ہی کے قبیلہ سے ہیں عورتوں کے وہ روزے جو وہ پیروں اور بیبیوں کی نیت سے رکھتی ہیں اور ان میں سے اکثر کے تو نام بھی خود انہی کے تراشے ہوئے ہیں۔ اور انہی خود ساختہ ناموں پر وہ روزے رکھتی ہیں۔ اور ہر روزہ کے افطار کے لئے انہوں نے خاص طریقے مقرر کئے ہیں اور ان روزوں کے دن بھی الگ الگ مقرر ہیں۔ یہ بدبخت اور جاہل عورتیں اپنی حاجتوں کو ان روزوں سے وابستہ کرتی ہیں

ahmadimuslim.de

اور ان روزوں ہی کے وسیلہ سے اپنی مرادیں ان بیبیوں یا پیروں سے مانگتی ہیں اور ان کی حاجت روائی کا اعتقاد رکھتی ہیں۔ اور یہ بلاشک شرک فی العبادت اور غیر اللہ کی عبادت کے ذریعہ اسی غیر سے اپنی مرادیں چاہتا ہے۔ اس مشرکانہ فعل کی شناعت و خرابی اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے ........ اور وہ جو بعض عورتیں اس کے جواب میں یہ تاویل کرتی ہیں کہ ہم یہ روزے اللہ کے واسطے رکھتے ہیں اور ان کا ثواب پیروں کو بخشتے ہیں۔ سو یہ محض ان کا حیلہ ہے۔ ورنہ اگر وہ اس بات میں سچی ہوتیں تو ان روزوں کیلئے خاص ہی دنوں کا تعین کیوں ہوتا اور پھر افطار میں خاص قسم کے کھانوں اور خاص طریقوں کے اہتمام کے کیا معنی ؟

حضرت مجدد قدس سرہٗ کے اس ارشاد گرامی سے ایک طرف تو پیروں اور بیبیوں کے نام کے روزوں کا شرک ہونا معلوم ہوا۔ اور دوسری طرف یہ اصول بھی صاف ہوگیا کہ اگر کسی بزرگ کو صرف ایصال ثواب مقصود ہو تو پھر دن، تاریخ کے تعین، اور کسی خصوص ہی کھانے کے اہتمام اور کسی خاص ہی طریقے کے التزام کے کوئی معنی نہیں۔ اور جو جاہل لوگ بزرگوں کی فاتحہ میں یہ سارے التزمات و اہتمامات کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت کسی مخفی اعتقادی خرابی، اور مشرکانہ قسم کی کسی توہم پرستی میں مبتلا ہیں اور ایصال ثواب کی آڑ وہ صرف حیلے کے لئے لیتے ہیں۔

یہی ہے وہ زریں اصول جس کی بنا پر علماء اہل سنت مروجہ گیارھویں بارھویں، بی بی کی صحنک شیخ عبد الحق کے توشہ، سہمنی شاہ بو علی قلندر وغیرہ وغیرہ کو سختی سے ناجائز کہتے ہیں۔ اور اس بارہ میں غیر معمولی شدت برتتے ہیں ؟

(الفرقان بریلی صفحہ بابت ربیع الاول ۱۳۸۹ھ)

---

تحفہ مجددیہ۔ حضرت مجدد سرہندی کے اکثر مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ قیمت ... پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# اہل حدیث کانفرنس کے استحکام

## مَیں کس طرح چاہتا ہوں!

(از ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

مَیں چند مہینوں سے کانفرنس پر کیوں مضمون لکھ رہا ہوں۔ آپ کے نزدیک بے کاری کا مشغلہ سہی مگر میرا حال یہ ہے کہ ؎

تیری صدا پہ کان، زباں تیری ترجمان
جو گیت سُن رہا ہوں وہی گا رہا ہوں مَیں

اسلام مرکزیت سے کب نا آشنا رہا۔ جو مَیں اس کی تمنا نہ کروں۔ آخر تو ہندوستان میں ہمارا مرکز بھی ہونا چاہئے۔ جس کی قوت واستحکام ہمارے تمام دینی امور کی ضابط ہو۔ اور اس سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا کہ ہماری موجودہ تمام انجمنوں میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سب سے پہلی انجمن ہے۔ کانفرنس کے بانیوں میں اس (مرحوم) بزرگ کا ذکر ضروری ہے۔ جس پر تمام اہل حدیثوں کو یکساں اعتماد تھا۔ غفران مآب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔ جنہوں نے شہید دہلوی کی تحریک توحید کو زندہ کر دیا۔ اس کانفرنس کے بانی تھے۔ جنہوں نے [illegible] زندگی کے آخری لمحوں تک اس شمع کے فروزاں رکھنے میں ساعی رہے۔ تا آنکہ خود ان ہی کی شمع حیات بجھ گئی۔ ؏

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ان کی وفات کے بعد کانفرنس میں بتدریج اضمحلال آتا گیا۔ تا آنکہ وہ ایک نکتہ لا یتجزیٰ تک آ چکی ہے مگر ابھی وجود باقی ہے۔ اس کے نشوونما کی سعی رائیگاں نہیں جا سکتی۔ بشرطیکہ جماعت اسکی طرف توجہ کرے اور کارکنان کانفرنس کو اصلاح واستحکام میں مدد دے۔ اور کاش ایسا ہو سکے!

عرصہ ہوا مَیں نے "زمیندار" لاہور میں ایک مضمون شائع کرایا تھا۔ جس کا موہوم سا خاکہ ذہن میں رہ گیا ہے۔ پس مَیں چاہتا ہوں کہ

(۱) تمام ملک میں اہل حدیث کانفرنس کے ممبر بنائے جائیں۔ جن کی سالانہ فیس چندہ صرف ۴ر ہو ہر ایک عالم اور صاحب اثر اپنے اپنے حلقہ میں ممبر بنانے میں مسابقت کرے۔ اس میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی ممبر بنانے کی طرح ڈالی جائے۔ اگر یہ کوشش مسلسل جاری رہے تو ایک سال میں ایک لاکھ ممبر بننے معمولی بات ہے۔ جس سے فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ جمع ہو جائے گا۔

(۲) کانفرنس کی طرف سے ایک فصیح مقرر ملک بھر میں کانفرنس کو روشناس کرانے کے لئے دورہ کریں جو اثنائے دورہ میں ہر مقامی جماعت کی حالت کا جائزہ لے کر صدر دفتر میں بھی بھیجیں۔

(۳) کانفرنس کے چندہ کے لئے جس وفد کی تجویز دو مرتبہ مجلس شوریٰ میں پاس ہو چکی ہے۔ اس پر عمل [illegible] علمائے کرام کے اس سفر میں "لا یضار کاتب ولا شہید" کو منظر رکھا جائے۔ (فافہم)

(۴) ملک کی تمام انجمنوں کا صدر دفتر کے ساتھ باقاعدہ الحاق ہو۔

(۵) تمام مدرسوں کا صدر دفتر سے باقاعدہ الحاق ہو۔

(۶) تمام جماعتی اخبار[1] ہر اشاعت کا ایک صفحہ کانفرنس کے پروپیگنڈا کے لئے وقف کر دیں۔

(۷) جلسوں، وعظوں اور مدرسوں میں کانفرنس کا ذکر کیا جائے۔

---

[1] "تنظیم" اور "صحیفہ" بھی ؟ (اہلحدیث)

(۸) صدر دفتر میں مناسب اور فنڈ کے مطابق اصلاح کی جائے تاکہ حضرت سے خط و کتابت کا سلسلہ دفتری نظام کے مطابق جاری رہ سکے۔

(۹) کانفرنس کے مداخل و مخارج کی علیحدہ علیحدہ خانہ پُری ہو۔ مثلاً

(۱) مدارس فنڈ۔ اس سے صرف مدرسوں کی مدد کی جائے

(۲) طلبا فنڈ۔ اس سے صرف نادار طلبا کو وظائف دیئے جائیں۔

(۳) لٹریچر فنڈ۔ اس سے ضروری کتب اشتہارات تقسیم کئے جائیں

(۴) مساجد فنڈ۔ اس سے محض مسجدوں کی امداد کی جائے

(۵) مقدمات فنڈ۔ مظلوم موحدین کے مقدمات میں اعانت کی جائے۔

(۶) تصنیف فنڈ۔ قدیم و جدید ضروری کتب پر خرچ کیا جائے

(۷) دفتر فنڈ۔ صرف دفتر کے لئے۔

(۸) شوریٰ فنڈ۔ مجلس شوریٰ اپنے اختیار سے جسکو جو چاہے۔ عطا کر دے۔

(۹) واعظین فنڈ۔ 〃 〃 〃 〃 〃

(۱۰) غریب فنڈ۔ جماعت کے نادار حضرت کی امداد کے لئے۔

اور ان تمام شعبوں کے حصے ایک تناسب سے قائم کرلئے جائیں۔ پھر جو معطی جس مد میں رقم دے۔ اسی مد میں جمع کی جائے۔ اُسی میں خرچ کی جائے۔ اور مد میں ...

میرا تجربہ ہے کہ مدوں کی تعیین میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو صاحب مدرسوں کی اصلاح و تجدید کے حامی ہیں ان کو کانفرنس کے توسل سے روپیہ صرف کرنے میں سہولت ہوگی۔ اور جو حضرات مساجد میں روپیہ لگانا زیادہ ثواب سمجھتے ہیں انہیں کانفرنس کے ذریعے سے روپیہ دینے میں ایک گونہ لطف بھی آئیگا۔

اسی طرح دوسری تمام مدوں کا ماجرا ہے۔ جن پر مزید غور و خوض سے نئی نئی راہیں سامنے آسکتی ہیں۔

کانفرنس کے لئے ایک مہمان خانہ بھی ضروری ہے جہاں دہلی میں آنے والے اہل حدیث نو وارد قیام فرمائیں[1] مہمان خانہ سے جہاں زائرین کو قیام و طعام میں سہولت ہوگی۔ وہاں کانفرنس کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

اگر آپ حضرات بدگمان نہ ہوں تو یہ بھی عرض کروں کہ کانفرنس کا ایک علیحدہ اخبار بھی چاہئے۔ جس کا ایڈیٹر کوئی قابل آدمی ہو۔ اور یقین کیجئے کہ کانفرنس کے علیحدہ اخبار سے تمام منزلیں آسانی سے طے ہوتی جائیں گی۔ والسلام!

(ابو یحییٰ امام خان)

# اسلام کے زریں اصول

(از قلم مولوی محمد علی صاحب از کالرہ راہوالہ ضلع گجرات)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ

تحقیق مؤمن بھائی ہیں اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرو (قرآن مجید)

(اصلاح) زمانہ نبوی میں تمام مسلمانوں کی ایک ہی رائے ہوتی تھی اور آپس میں از حد اصلاح کرتے تھے۔ کوئی کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ خود تو بھوکے رہتے مگر دوسروں کو کھلا دیتے تھے۔ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ (ترجمہ) اور ترجیح دیتے تھے اپنی جانوں پر دوسروں کی جانوں کو اگرچہ خود بھوکے رہتے تھے۔" ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ چار صحابی قریب شہید ہونے کے تھے اور چاروں ہی پیاسے تھے آواز دیتے تھے کہ پیاس لگی ہوئی ہے۔ ایک آدمی پہلے کے پاس پانی لے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو پی لو۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہیں پیتا ممکن ہے کہ مجھ سے دوسرا ... پیاسا ہو لہذا دوسرے کو دو۔ اسی طرح وہ چاروں کے پاس پانی لے جاتا ہے۔ مگر کسی نے نہ پیا اور چاروں ہی شہید ہوگئے۔ ایسی ہمدردی رکھتے تھے لیکن آج ہم مسلمان اپنے آپ کو سچے مسلمان کہلوانے والے لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، کسی کا روپیہ کھا جاتے ہیں، کسی پر ناحق ظلم کرتے ہیں۔ کیا یہ اسلام ہے؟ مسلمان کبھی مسلمان نہیں بن سکتا تاوقتیکہ وہ ظلم کو نہ چھوڑے گا۔ (حدیث) ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے صحابہ سے دریافت کیا مَنِ الْمُفْلِسُ (ترجمہ) بھوکا کس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس کے پاس نہ مال ہو نہ کھانے کے لئے کھانا ہو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا نہیں وہ تو غریب ہے، مفلس وہ آدمی ہے جو تمام عبادتیں کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کا اجر اسکو مانند پہاڑوں کے معلوم ہوگا۔ ادھر دیکھے گا تو خوش ہوگا دوسری طرف دیکھے گا تو خوش ہوگا اس کے بعد تمام حقدار وہاں آجائینگے۔ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی کا روپیہ کھا گیا ہوگا۔ حکم ہوگا کہ اے حقدارو اپنے اپنے حق ... لے لو۔ وہ اپنے اپنے حق لے کر جنت میں چلے جائیں گے۔ حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں داخل کر دو۔"

تو معلوم ہؤا کہ نماز روزہ اور تمام عبادتوں کے علاوہ آپس میں اصلاح رکھنا بھی ثواب ہے۔ اور ضروری ہے ورنہ تمام عبادتیں ضائع ہو جانے کا احتمال ہے۔

جیسے خدا تعالےٰ کے بندوں پر حق ہیں اسیطرح مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ جو وہ حق ادا نہ کریگا خدا اس کا حق جو دنہ معاف کریگا۔ (حدیث) حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ (۱) جب معافی مانگے تو معافی دیدے۔ (۲) جب بیمار ہو جاوے تو بیمار پرسی کرے۔ (۳) جب جنازہ دیکھے تو فوراً پڑھے۔ (۴) جب السلام علیکم کہے تو جواب دے۔ (۵) جب چھینک مارے تو جواب دے۔ (۶) جب دعوت کرے تو قبول کرے۔" نبی علیہ السلام نے یہ زریں چیزیں اس لئے فرمائی تھیں کہ مسلمان ان پر عمل کرینگے۔ مگر افسوس ویسے تو ہم مسلمان بنے اور ان تمام حقوق کی نگاہ نہ کریں

[1] جب تک میرے معلومات و تجربہ کا تعلق ہے۔

[1] جب تک پرانے خادم مفت کام دیں انہی سے کام لیا جائے۔ اور اصحاب بھی اس تحریک پر قلم اٹھائیں۔ (اہلحدیث)

# فتاویٰ

س ۱۵۳ } مذہبی فلم شلائج کہ شریف جب تیار ہوئی تو کیا اس میں کوئی بات باعث توہین مذہب ہوئی ہوگی - اگر مسلمان یہ فلم دیکھنے میں شرکت کریں یا اس کی معاونت کریں یا اس کو شاندار بنانے کی کوشش کریں یا لوگوں کو دیکھنے کی ترغیب دیں - تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۵۳ } فلم حج مذہب کے خلاف ہے کیونکہ تصویروں کا رواج دینا خلاف شرع ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصوروں کو بہت بُرا کہا ہے - ہر مسلمان کو ایسی لغویات سے محترز رہنا چاہیئے - قال اللہ تعالیٰ والذین ھم عن اللغو معرضون مومن لغو باتوں سے اعراض کیا کرتے ہیں - اللہ اعلم

س ۱۵۴ } ایک شخص اپنے باپ کے زیر پرورش ہے - اس شخص کا لڑکا بھی ہے اور یہ اپنے باپ سے قبل وفات پاتا ہے - بعد میں مرحوم کا لڑکا اپنے دادا کی موجودگی میں ورثہ سے کیوں محروم کیا گیا ہے - اس کا فلسفہ تحریر فرما دیں - (سائل مذکور)

ج ۱۵۴ } جو بیٹا ہے وہ اپنے باپ کا وارث ہوا ہے - اور پوتے کے باپ نے کچھ نہیں چھوڑا وہ کا ہے کا وارث ہو - ہاں جو اس کے باپ کی ذاتی جائداد ہوگی وہ اس کا وارث ہوگا -

فلسفہ اس کا یہی ہے جو لڑکا اپنے باپ کا وارث ہے جو وہ چھوڑے گا بیٹا لے گا - اللہ اعلم!

س ۱۵۵ } مرد کو چار عورت اسلام کے حکم سے رکھنا جائز ہے - یہ چار عورتیں اپنی نوبت کی منتظر رہتی ہیں - کیا ان عورتوں پر اسلام نے ظلم نہیں کیا؟ لہذا کیا ارشاد ہے؟

(غلام محمد امام مسجد از سری نگر کشمیر)

ج ۱۵۵ } جس عورت کو یہ خبر ہے کہ فلاں شخص کی پہلے ایک یا دو عورتیں موجود ہیں تو وہ ایسے خاوند کی زوجیت میں جاتی ہے تو وہ اپنی مرضی سے جاتی ہے - اور جو مرضی سے قبول کیا جائے اس کو ظلم نہیں کہتے - رہا اس کا آئندہ برتاؤ سو اس کے لئے مذہب میں عدل قائم رکھنے کا حکم ہے - جو ایسا نہ کرے وہ شریعت کے خلاف کرتا ہے - اللہ اعلم!

س ۱۵۶ } ہمارے سری نگر میں بہت سی مساجد ایسی ہیں جن کی آمدنی بہت اور رقم کثیر موجود بھی ہے - اور ایسی مساجد بھی ہیں جو خدا کے فضل سے آباد ہیں مگر آمدنی کچھ بھی نہیں کیا دارندہ مساجد کی رقم سے کم آمدنی والی مساجد کی تعمیر ہو سکتی ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۵۶ } بانی یا متولی کی طرف سے رکاوٹ کی تحریر نہیں ہے تو بہ نیت صالح ایک مسجد کی رقم دوسری پر خرچ کر سکتے ہیں - واللہ یعلم المفسد من المصلح - اللہ اعلم!

س ۱۵۷ } ایک مسلمان مسمی غلام محمد شادی کر کے چھ ماہ کے بعد پاگل ہو گیا - آج تیسرا سال چلتا ہے وہ اسی حالت میں ہی ہے - اب شرع محمدی کے حکم سے ان میں نکاح فسخ کرانے کا کیا طریق کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۷ } پاگل کی بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے - قال اللہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارًا الایہ - حدیث شریف میں آیا ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرا سکتی ہے - اگر عدالت میں جانے سے معذور ہو تو برادری کی پنچائت میں فسخ کا اعلان کرے - (فتاویٰ نذیریہ)

س ۱۵۸ } ابلیس جنت میں کس طرح داخل ہوا - حضرت آدم کو دھوکے میں لایا - حضرت آدم جنت میں تھا وہ کیوں جنت الخلد سے باہر نکالا گیا - یہ تو قرآن کے خلاف ہو گیا و ما ھم بخارجین منھا

(سائل مذکور)

ج ۱۵۸ } آدم علیہ السلام کا یہ جنت عارضی تھا اور جس کے لئے خلود کا حکم ہے وہ بعد حیات ثانیہ دار الجزاء ہے جنت الخلد یعنی دار الجزاء والی جنت میں نہیں جا سکتا اور بعد فنا کے داخل نہیں ہوا -

سائل کو یاد رہے کہ آیت ما ھم بخارجین منھا دوزخیوں کے حق میں ہے ویسے نفس مسئلہ درست ہے کہ جنتی جنت میں داخل ہونے کے بعد نہ نکلیں گے - اللہ اعلم!

س ۱۵۹ } ڈاکخانہ کے کیش سرٹیفکیٹ کا سود لیا گیا ہے - اس کو کس طرح خرچ کریں -

(صوبیدار محمد حسن از پسرور - ضلع سیالکوٹ)

ج ۱۵۹ } جن کے نزدیک ڈاکخانہ کا منافع جائز ہے وہ اسے کھانا جائز جانتے ہیں - مفتی دیوبند اور جمعیۃ العلماء جائز کہتے ہیں - جن کے نزدیک حرام ہے وہ اس کا کھانا بھی جائز نہیں جانتے - اللہ اعلم!

س ۱۶۰ } قوم یاجوج ماجوج کون لوگ ہیں اور کس جزیرہ میں پائے جاتے ہیں؟ (عبد الکریم چوہان)

ج ۱۶۰ } قوم یاجوج بنی آدم ہیں اور اسی دنیا میں کہیں نہ کہیں رہتے ہیں - آخر غلبہ پا کر سب دنیا پر چھا جائیں گے - اللہ اعلم!

---

## (بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

جو شخص ان تمام اصولوں پر پابند نہیں ہے اور وہ مسلمانوں پر ظلم کرتا اور اصلاح نہیں کرتا تو وہ سچا مسلمان نہیں ہے اصلاح رکھنے والا ہو تو وہ تمام اصولوں پر عمل کرے جس قوم میں یہ چیزیں آگئیں وہ منزل مقصود پر پہنچ گئی - (حدیث) حضور نے فرمایا ہے :-

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ - (ترجمہ) مسلمان وہ ہے جو اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ دیوے - لوگوں کو تکلیف پہنچانی ایک ایسی چیز ہے کہ محبت کو دور کر دیتی ہے - معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان محبت تبھی آئے گی جبکہ وہ آزار باللسان اور بالید کو چھوڑ دیویں گے زبان سے کیا تکلیف ہے - طعنہ بازی اور گالی نکالنا - چغلی کھانا وغیرہ وغیرہ -

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ منافق وہ ہے جو کہ وقت خصومت کے گالیاں نکالتا ہے - لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ آپس میں محبت پھیلانے کے لئے زبانی اور ہاتھ کی تکلیف دینا چھوڑ دیں - جس کی تفصیل اہلحدیث مورخہ ۱۹ - مئی میں درج ہو چکی ہے -

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے** اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے متعلق تقریباً ہر دفعہ ناظرین کو توجہ دلائی جاتی ہے جو بحمد اللہ کسی قدر کامیاب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے گذشتہ ماہ اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنا کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے امید ہے دیگر ناظرین بھی اہلحدیث کی ترقی میں کماحقہ کوشش فرماتے رہیں گے۔

حکیم عصمت اللہ صاحب۔ حافظ عزیز الدین صاحب۔ محمد الدین صاحب ارائیں۔ بابو عبد الحمید صاحب ۲ خریدار۔

**وی پی بھیجے گئے** ماہ مئی میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم تھی ان میں سے حسب ذیل کے نام گذشتہ پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے سب حضرات وی پی وصول کر لیا کرینگے۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہیں تو بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۱۹۵۴ - ۲۷۹۰ - ۶۰۲۵ - ۷۴۲۰ -
۷۴۲۵ - ۷۴۴۹ - ۷۴۶۹ - ۸۲۲۴ -
۸۴۶۹ - ۸۵۱۶ - ۸۸۹۲ - ۹۴۸۶ -
۱۰۵۵۵ - ۱۰۶۶۵ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۱۳۹۴ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۲۵۷
۱۲۳۴۸ - ۱۲۳۵۰ - ۱۲۳۷۲ - ۱۲۳۷۳ -
۱۲۳۷۴ - ۱۲۳۷۶ - ۱۲۳۸۱ - ۱۲۳۸۳ -
۱۲۳۸۹ - ۱۲۴۵۶ - ۱۲۴۶۴ -

**یاد رفتگان** میرے ایک دلی دوست کی اہلیہ جو موحدہ اور پابند صوم و صلوٰۃ تھی دو ماہ کا بچہ چھوڑ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

راقم ابو القاسم خالد بن محمد سعید بانت ضلع بالاسور

(۲) میرے خالہ زاد بھائی محمد الرحیم ساکن موضع چک سکندر ضلع گجرات اور مولانا عبد الرؤف صاحب مرحوم ساکن خورد ضلع جہلم کی اہلیہ محترمہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (مولوی نور محمد میانوی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

## ۲۹ جون کو یاد رکھیں

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ مئی میں اطلاع دی گئی ہے۔ ۲۹ جون تک اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی یا ان کی اطلاع نہ ملی تو

۳۰ جون کا پرچہ ان کے نام
وی پی بھیجا جائیگا

**مہلت ختم** جن خریداروں کی میعاد مہلت ماہ جون میں ختم ہو رہی ہے وہ جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مکرر مہلت نہیں دی جائیگی نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔ بلکہ ۲۹ جون تک اگر قیمت وصول نہ ہوئی تو ۳۰ جون کا پرچہ ان کے نام روانہ نہیں ہوگا۔

**بیرونی ممالک** کے خریدار حضرات بھی اپنی اپنی قیمتیں جلد ارسال کردیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

**دعائے صحت** مولانا شیخ محمد زکریا صاحب (جو جماعت اہل حدیث پرتاپ گڑھ پور کے روح رواں ہیں) اور خاکسار کی خالہ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھما بشفائك وداو ھما بدوائك۔ (راقم ابو الخیر رحمانی پرتاپ گڈھی)

**غریب فنڈ** میں از نتوی فنڈ ۴ار سابقہ ہے۔ جملہ للعہ از سائل عدد ۹۲ انجمن اصلاح المسلمین ٹکریا ہے۔ عدد ۹۳ فضل دین۔ جھیال ہے۔ عدد ۹۴ میاں محمد صاحب قلعہ نواں ۔ میزان مجموعہ ہر سہ سائلین کے نام اخبار اہلحدیث ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ للعہ

**چھبیس سائلین ابھی امیدوار ہیں** اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرا وسعت دیں تو ماہ جون میں ہی ان تمام غرباء کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

**نئے داخلے بند ہیں** جب تک مذکورہ بالا سائلین کے نام اخبار جاری نہ ہو جائے نئے داخلے وصول نہیں کئے جائیں گے۔ سائلین نوٹ کرلیں۔ دستی یا منی آرڈر بھیجنے والے کی رقم واپس کردی جائیگی۔

**مضامین آمدہ** جناب مقصود حسن صاحب۔ مولوی نور محمد صاحب ۴ عدد۔ مولوی ابو الخیر صاحب پرتاپ گڑھی ۳ عدد۔

**رعائتی اعلان** دفتر ہذا کی طرف سے اخبار ہذا کے صفحہ ۱۱ کی درمیانی پٹی میں رعائتی اعلان شائع ہو رہا ہے۔ اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

**بیوہ اور یتامیٰ** مولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی کی بیوہ اور پانچ یتیم بچے مستحق امداد ہیں اس طرف کے قرب و جوار کے اصحاب خیر توجہ فرما کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔

**نوٹ** ہماری رائے میں بہتر تجویز یہ ہے کہ بچوں کو کسی مسلم یتیم خانہ میں داخل کرادیا جائے۔

پتہ امداد:۔ بیوہ مولوی محمد یوسف شمس مرحوم محلہ قصاب باڑہ فیض آباد (یوپی)

**مبلغین جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا تبلیغی دورہ**

ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ ۲۴ مئی کو خاکسار، مولوی احمد دین صاحب۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ حضرت مولانا سیالکوٹی کی معیت میں میرپور۔ کوٹلی ریاست جموں کو بغرض تبلیغ جانے والے ہیں۔ چنانچہ ہم حسب پروگرام گئے اور دشوار گذار گھاٹیوں میں مصائب و حوادث میں یہ سفر طے ہوا۔ مگر یہ خدا کا شکر ہے کہ تبلیغی مقاصد میں ہم کامیاب رہے۔ مفصل رپورٹ آئندہ درج ہوگی۔ انشاء اللہ! (خاکسار ناظم)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## حیدرآباد۔ لکھنؤ اور دھلی!

### گورنمنٹ پنجاب بیدار ہوگئی

گذشتہ زمانے کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ رعایا کے پاس بھی فی الجملہ اسلحہ جنگ ہوتے تھے۔ گو حکومت کے برابر نہ سہی۔ تاہم رعایا مقابلہ کرسکتی تھی۔ اسی لئے جہاں کسی قوم کو حکومت سے ناراضگی پیدا ہوتی فوراً بغاوت پر آمادہ ہوجاتی۔ دونو طرف سے قتل عام ہوتا انجام کار گو حکومت کو فتح ہوجاتی لیکن بہت سی تکلیف کے بعد۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ باغی لوگ ہی غالب آجاتے۔ ہندوستان میں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں لیکن آج ہندی رعایا کے پاس اسلحۂ جنگ نہیں ہے جو حکومت کے پاس ہے۔ اس لئے ہندوستانی رعایا نے ناراضگی ظاہر کرنے کا ایک اور طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس کا نام نافرمانی ہے۔ اس سے مقصد بھی دراصل وہی ہے جو بغاوت سے ہوتا تھا۔ یعنی حکومت کو تنگ کرکے اپنا مطلب پورا کرانا۔ اس کی ابتدا اسلامی تاریخ میں اسپین (ہسپانیہ) میں ملتی ہے۔ جب وہاں کی عیسائی رعایا عرب حکومت سے ناراض ہوگئی تو انہوں نے حسب تعلیم اہالئ یورپ یہ طریقہ اختیار کیا کہ حکومت کی نافرمانی کریں اور سزائیں بھگت کر حکومت کے لئے پریشانی پیدا کریں۔

ہندوستان میں اس کو رواج دینے والے گاندھی جی ہیں۔ جنہوں نے یہ کہہ کر ؎

قفس آج چاہے ستالیں ستم ایجاد ہمیں
مثل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

عدم تشدد (مقابلہ نہ کرنے) کا اصول جاری کیا کیونکہ اس طریق کار میں سزا بغاوت کے برابر نہیں ہوتی بلکہ معمولی طور پر چند روزہ قید و بند ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں کوئی جماعت حکومت سے ناراض ہوتی ہے۔ فوراً حکومت کی سول نافرمانی شروع کردیتی ہے۔

اس وقت ملک میں ایسی نافرمانی کے تین مرکز ہیں
(۱) حیدرآباد دکن۔ (۲) لکھنؤ۔ (۳) دہلی۔

حیدرآباد خاص آریہ ایجی ٹیشن کا مرکز ہے۔ لکھنؤ شیعوں (روافض) کی تبرا ایجی ٹیشن کا مرکز ہے۔ اور دہلی میں ہندوؤں کی طرف سے ایجی ٹیشن ہورہی ہے۔

حیدرآباد کی سول نافرمانی کے بانی اور قائد زیادہ تر پنجاب کے آریہ اخبار ہیں۔ جنہوں نے اس ایجی ٹیشن کو بڑی ہوا دی ہے۔ یہاں تک کہ اپنی جماعت کی موت و حیات اسی سے وابستہ ظاہر کرتے ہیں۔ جب سے یہ ایجی ٹیشن شروع ہوئی ہے ملک میں کئی جگہ اس سلسلہ میں فسادات ہوچکے ہیں۔ گورنمنٹ اگر شیخ سعدی کے مقولہ پر عمل کرتی جو یہ ہے کہ ؎

سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ میل
چو پُر شد نہ شاید گذشتن بہ پیل[1]

تو یہ ہنگامہ اتنی ترقی نہ کرتا جتنی کہ اب تک کرچکا ہے اس ترقی کو دیکھ کر گورنمنٹ پنجاب نے وہ اعلان کیا ہے جو گذشتہ پرچہ میں سرکاری اطلاع کے عنوان سے صلا پر درج ہوچکا ہے۔ گورنمنٹ کی یہ بیداری غنیمت ہے۔ بقول شاعر ؏

یہ جنازہ گر نہ آئی بہ مزار خواہی آمد

اس لئے یہ توجہ بھی شکریہ کی مستحق ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ سرکاری اعلان کا یہ فقرہ کہ

اخبارات حیدرآباد کے متعلق خبریں
شائع کرنے سے احتراز کریں۔

اس پر عمل کیسے ہوگا۔ پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کا جواب آئندہ وقت دیگا۔ بہرحال ہم گورنمنٹ کی اس بیداری کے شکر گذار ہیں۔

**لکھنؤ تبرا ایجی ٹیشن** تبرا ایجی ٹیشن کی مثال اسلامی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ ویسی حکومتیں بھی ہوئی ہیں جنہوں نے اپنی نادانی یا تعصب کی وجہ سے جمعہ کے خطبوں میں بعض بزرگوں کو بُرا بھلا کہنا اپنا وطیرہ بنالیا تھا۔ لیکن اسی زمانے میں علمائے امت نے اس کو بھی بُرا سمجھا۔ آخر اسی قوم کے باانصاف والیان ملک نے اس بدرسم کو بند کرادیا۔ کیونکہ کسی قوم کے بزرگوں کو بُرا کہنے میں اس قوم کی دلآزاری کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے ائمہ اہل بیت نے اپنے زمانے کی جابر حکومتوں کے برخلاف بھی سوائے صبر و شکیب کے اور کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا۔

پس ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ تبرا ایجی ٹیشن خدا، رسول اور ائمہ اطہار کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

**مسلم لیگ** اس موقع پر پہنچکر جب ہم چاروں طرف نظر دوڑاتے ہیں تو سب سے پہلے ہماری نظر مسلم لیگ پر پڑتی ہے۔ جو مسلمانان ہندوستان کی واحد قائمقام جماعت ہونے کی مدعی ہے اور یہ دو نو جماعتیں (سنی اور شیعہ) مسلم قوم کے افراد ہیں اور مسلم لیگ کے معزز ارکان کو قرآن مجید میں بدیں الفاظ ارشاد ہوتا ہے:-

اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو)

اس موقع پر مسلم لیگ کے ارکان کا مقدم فرض تھا کہ لکھنؤ پہنچکر اس آیت پر عمل کرتے اور فریضہ خداوندی سے سبکدوش ہوتے۔ سیاسی نکات تو سیاسی لوگ جانتے ہونگے۔ شاید وہ اس میں بھی کوئی نکتہ مخفی رکھتے ہوں جسے ہم باوجود سمجھنے کے ظاہر نہیں کرتے کیوں؟ ؏ اگر گویم زباں سوزد

ہاں ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ مسلم لیگ کی خاموشی پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ؏

خاک ہوجائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

**امیر ملت** یہاں پہنچ کر ہماری نظر دوسری طرف جا پڑتی ہے۔ یعنی اس بزرگ کی طرف جو آٹھ کروڑ مسلمانان ہندوستان کے امیر ملت ہونے کے مدعی

---

[1] ابتدا میں چشمے کا منہ سلائی سے بھی بند کرسکتے ہیں۔ جب پُر ہوجائے تو ہاتھی کے ذریعہ بھی نہیں گذر سکتے۔

(۴۲۵)

تھے اور اب بھی ہیں ؛ کیونکہ بقول ان کے مریدوں کے کسی نے ان کو معزول نہیں کیا نہ ہی وہ خود معزول ہوئے ہیں۔ اس بزرگ سے ہماری مراد حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری (سیالکوٹی) ہیں۔ ان امیرملت صاحب نے بھی اس ایجی ٹیشن میں مسلمانو کی کوئی رہنمائی نہیں کی۔ خدا جانے آپ اس ہنگامہ کا انسداد اپنے فرائض امامت میں داخل نہیں سمجھتے یا ان کو اس کا احساس ہی نہیں ہے یا اس مصرع کے مصداق ہیں ع

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا

ہمارے شہر امرتسر میں بھی ایک حکیم صاحب ہیں۔ جو اپنی دھن میں اپنے آپکو امام وقت کہتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ میں نو کروڑ مسلمانان ہندوستان کا امام ہوں۔ کوئی اُن سے پوچھے کس نے آپ کو امام بنایا؟ تو جواب میں کہتے ہیں کسی نے میرے دعویٰ امامت کی تردید نہیں کی اس لئے میں جائز طور پر امام وقت ہوں؛ اچھا صاحب! آپ بنے بنائے امام سہی مگر اتنا تو بتاؤ کہ اگر اس آڑے وقت میں بھی آپ قوم کے کام نہ آئے تو آپ کے امام وقت بننے کا فائدہ کیا ہوا؟ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت زار، بے کسی اور کس مپرسی اس شعر کی مصداق ہے ؎

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کے کام آتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

**شو مندر ایجی ٹیشن** دہلی میں ہندوؤں کا ایک مندر ہے جس کو شو مندر کہتے ہیں۔ اس کی بابت ہندوؤں اور میونسپل کمیٹی دہلی کے درمیان عدالت میں مقدمہ ہو کر فیصلہ ہوا تھا کہ یہ زمین کمیٹی کی ہے۔ ہندوؤں نے عدالتی کارروائی میں اپنی ناکامی دیکھ کر سول نافرمانی کرنے کو دہلی جتھے بھیجنے شروع کر دئیے جو ملک کے مختلف صوبوں پنجاب وغیرہ سے اب تک برابر جا رہے ہیں۔ مگر ہندو پریس پر چونکہ آریہ پارٹی قابض ہے اور اعتقاداً وہ ایسے مندروں کو اپنے دھرم کے خلاف سمجھتی ہے اس لئے وہ شو مندر ایجی ٹیشن کا اتنا پرچار نہیں کرتی جتنا کہ اپنے ایجی ٹیشن متعلقہ

جیدر آباد کا کرتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ہمارا ملک بھی عجیب ملک ہے جس پر یہ شعر بالکل صادق ہے ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

## ہنگامۂ فلسطین

ہم نے بار بار اس خیال کو ظاہر کیا ہے کہ فلسطین گول میز کانفرنس ایک دو دفعہ کامیاب نہیں ہوگی، تیسری چوتھی دفعہ بیٹھ کر کامیاب ہو جائے تو ممکن ہے پہلی گول میز میں ناکامی کے بعد دوسری دفعہ حکومت برطانیہ کی طرف سے کچھ ترقی کی طرف قدم اٹھایا گیا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ یہودیوں کی مجموعی آبادی فلسطین کی کل آبادی کے تیسرے حصے سے زائد نہ ہوگی اور آہستہ آہستہ دس سال کے عرصے میں ملک کو خود مختار حکومت کے لئے طیار کیا جائیگا۔ سب سے پہلے اس پیشکش کو یہودیوں نے ناپسند کیا کہ ہمارے داخلہ فلسطین پر یہ بندش ہمیں منظور نہیں ہے۔ اسکی دلیل میں انہوں نے برطانیہ کے مواعید پیش کئے جن کا مضمون تھا کہ فلسطین کو یہودیوں کا اصلی وطن بنایا جائیگا۔ وہ کہتے ہیں کہ اصلی وطن میں حد بندی کیسی! اب خبر آئی ہے کہ عربوں نے بھی اس تجویز کو سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جتنے یہودی آچکے ہیں انہی پر اکتفا کی جائے۔ اس سے زیادہ نہ آئیں، اور قومی حکومت ہمیں فوراً ملنی چاہیئے۔ عرب بھی اپنے مطالبہ کے جواز میں حکومت برطانیہ کو اُس کے مواعید یاد دلا رہے ہیں جن کی رُو سے ان کو آزادی کا وعدہ دیا گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت برطانیہ عجب مخمصے میں مبتلا ہے۔ گویا یہ شعر اسی پر چسپاں ہے ؎

مصیبت میں پھنسا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ اُدھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ اُدھڑا

مگر ہم سوچتے ہیں کہ فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم بھی ہو جائے تو اس کا حشر کیا ہوگا۔ آج چھوٹی چھوٹی حکومتوں کا جو حشر ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے۔ مثال مشہور ہے کہ دریا میں بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں۔ آسٹریا، زیکوسلوکیا اور البانیہ وغیرہ آزاد ریاستوں کی آزادی فنا ہونے کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ بڑی حکومتوں نے ان چھوٹی حکومتوں کو بڑی مچھلی کی طرح ایک ہی لقمہ بنا کر ہڑپ کر لیا۔

فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم ہو گئی تو اپنی حفاظت کی اس میں طاقت ہوگی یا اس کا کوئی محافظ بھی ہوگا؟ حفاظت کی ضرورت میں برطانیہ کی نسبت اُس سے زیادہ قریب اور کون ہوگا؟ برطانیہ کی حفاظت کا نمونہ زیکوسلواکیہ میں مل چکا ہے۔ جس نے بجائے حفاظت کے اس کو جرمنی کا لقمہ بنا دیا۔ اس لئے ہم اس فکر میں ہیں کہ فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم ہو بھی گئی تو اس کا حشر کیا ہوگا۔ ہاں اس کی حفاظت کی یہی ایک صورت ہے کہ اس چھوٹے سے ملک کو دول عرب سے ملحق کیا جائے اور گورنمنٹ برطانیہ اپنی ذمہ داری سے بالکل ہاتھ اٹھا لے۔ یہی ایک صورت اطمینان بخش ہو سکتی ہے۔ ورنہ دنیا کی رفتار جس سرعت سے جاری ہے اس کو ملحوظ رکھ کر کوئی مدبر قطعی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ آئندہ ہفتے کیا ہوگا۔ آیت کریمہ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا آج کل کی رفتار زمانہ پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ ع

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

## کیا ماہ مئی میں جنگ شروع ہو گئی؟

اخبار پرتاپ لاہور مورخہ ۱۲-اپریل میں ایک نجومی کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی کہ ماہ مئی میں جنگ شروع ہوگی۔ ماہ مئی گذر گیا اور جنگ شروع نہ ہوئی لہٰذا حدیث نبوی صادق ہوئی۔

کذب المنجمون ورب الکعبہ

**اظہار حقیقت وبریت** سید محمد حسین شاہ دیکو مرک ساکن گلا لوالہ نے عرس رچانے کے اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے ہیں۔ جن میں خاکسار کا نام بغیر مجھ سے دریافت کئے صدارت جلسہ میں رکھ دیا ہے۔ میرے احتجاج کرنے پر

# مومیائی
شہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے دوچار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؍ آدھ پاؤ ۳ ۔ پاؤ بھر ۶ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۱۲ پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

## تازہ شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں کھبے۔ چار پانچ دفعہ آپکے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل تعریف پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں (۲۔ مئی)

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔

متعدد مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں مسیحائی اثر ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی کم قیمت ہوکر یہ دوا جو اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے۔ میں ان بھائیوں سے جو اس کے فوائد سے بے خبر ہیں پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ مومیائی سے فائدہ اٹھائیں۔ (۱۸۔ مئی ۱۹۳۹ء)

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم
کے

## رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبر اور جلد کا نمبر بھیج کر منگالیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی قیمت ۲؍ فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصولڈاک

# عصاء موسیٰ
۵؍

## مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے۔ جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہوگئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور دھوکہ پر تھے۔ ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی تردید مرزائیت کیلئے یہ کتاب نہایت مفید ہے تقطیع بڑی ضخامت ۴۰۴ صفحات۔ قیمت ۵؍ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ عبدالعزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵؍

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ ۴؍

## تمام دنیا میں بینظیر

# مشکوٰۃ مترجم ومحشی

چار جلدوں میں

## کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲؍

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

# جدید انگلش ٹیچر
کے انگریزی زبان بغیر استاد آپ بہت جلد نہایت آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔ بڑی مفید ہے۔ قیمت ۸؍ پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

# سرمہ اکسیر العین
رجسٹرڈ ۳؍

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بےنظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱؍)

منگوانے کا پتہ

کارخانہ سرمہ اکسیر العین۔ رجسٹرڈ

حکیم سٹریٹ امرتسر

# مفت
۶؍

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمالیجئے۔ (منگوانے کا پتہ)

مینجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن

فتح آباد۔ ضلع حصار۔ (پنجاب)

(۹۲۷)

ahmadimuslim.de

# انقلاب افغانستان

کا

صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف

## "زوال غازی"

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی) سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔

ضخامت ۲۶×۲۰/۸ کے ۵۶ صفحات۔

اصل قیمت ۸/ ۔ رعائتی دو روپے (۶۱۲)

## محمدیہ پاکٹ بک

مجلد مصنف منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس کتاب کو اپنے پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ کامیاب مناظرہ کرسکتا ہے۔ جملہ مرزائی مباحث پر قلم چلایا ہے۔ اپنی غیر معمولی مقبولیت سے آج اس کا نام زبان زد عوام و خواص ہے۔ چھٹا ایڈیشن۔ کاغذ، طباعت، کتابت اعلیٰ۔

قیمت بجائے ۱۲/ کے ۸/

## تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۸/ محصول ڈاک ۵/ نمونہ ۴/

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

# امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو تراجم

## تفسیر سورہ اخلاص

جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۶/

## اسوہ حسنہ

شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم رح کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدیٰ خیر العباد" کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اُردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضور صلعم کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مجلد ۱۰/

## کتاب الوسیلہ

مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی، اڈیٹر "ہند" کلکتہ۔ اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں۔ بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہائت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پُرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ ایک بے مثال علمی تحفہ ہے۔ قیمت ۱۲/

## الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان

(مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کرکے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کردی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں کے حصول زر کے راز فاش کئے ہیں۔ اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ ضرور منگوا کر پڑھئے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲/

## اصحاب صفہ

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ کہاں رہتے تھے۔ ان کے متعلق پوری پوری واقفیت بتائی گئی ہے۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ۱۰/

## تفسیر آیت کریمہ

یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کرکے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں دفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۱۲/

## ائمہ اسلام

اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ قیمت ۱۲/

## تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علمائے متقدمین کے اقوال نقل کرکے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہائت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۹/

## زیارت القبور

(مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ اہل بدعت کی تردید میں بہت کارآمد ہے۔ قیمت ۹/

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

**الوصیۃ الکبریٰ** اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہائت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۸/

**الوصیۃ الصغریٰ** (مع متن عربی) حضرت رسول خدا (صلے اللہ علیہ وسلم) نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴/

**ولی اللہ** اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنوں مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولائت حاصل ہے۔ قیمت ۵/

**قوالی** ترجمہ رسالہ "السماع والرقص"۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا اطاعت الہٰی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸/

**العروۃ الوثقیٰ** ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعاء وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶/

**درجات الیقین** قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲/

**صداقت رسول** نہائت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴/

**حسین ویزید** حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ رض کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ پھر آپ ایک صحیح رائے قائم کرنے پر قائم ہو جائیں گے۔ قابل مطالعہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۵/

**مناظرہ ابن تیمیہ** بادشاہوں کے دربار میں حضرت شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کرلیں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج قبول کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۵/

**تفسیر سورۃ الکوثر** مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۴/

**سیرت امام ابن تیمیہ** مصنفہ چودھری غلام رسول مہر اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔ امام صاحب رح کی سوانحعمری مفصل طور پر لکھی ہے۔ قیمت ۵/

**الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید**

مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بمبئی۔ جس میں امام موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲/

---

**الآثار المتبوعہ** لرد اعلام المرفوعہ۔ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مئوی۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے رسالہ ہذا میں مخالف معترضین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ بہت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۸/

**الارشاد الیٰ سبیل الرشاد** مصنفہ مولانا ابویحییٰ محمد شاہ جہانپوری موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۸/

## رعایتی اعلان

**تذکرہ احرار اسلام** مجاہدین، صحابہ کرام وغیرہم کے ۲۵۶ سبق آموز مختصر حالات۔ قابلدید ہے قیمت بارہ آنے۔ رعائتی ۳/

**ماہ یثرب** بچوں کے لئے سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۴/۔ رعائتی ۲/

**ام القریٰ** اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ انسان کا سب سے پہلا مسکن مکہ معظمہ ہے۔ قیمت ۸/۔ رعائتی ۲/

**خون شہادت کے دو قطرے** حضرت سرمد شہید اور منصور رح کے حالات۔ از مولانا ابوالکلام آزاد اصل قیمت ۴/۔ رعائتی ۲/

**رباعیات حافظ** حمد۔ نعت۔ اخلاق پر بہترین اُردو رباعیاں۔ قیمت تین آنے۔ رعایتی ایک آنہ۔

**شرح گلستان** گلستان کے حصہ کورس کے مشکل الفاظ دسی کی شرح اصل قیمت تین آنے۔ رعایتی ایک آنہ

**کامل دائی** دائی جنائی کے متعلق بہترین و جامع کتاب اور تصاویر۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا مفید ہے۔ قیمت ۱۲/ رعایتی ۴/

**طوفان حیات** جھوٹے پیروں اور بُرانی رسموں کے خلاف قابلقدر کتاب بطور ناول از مولانا راشد الخیری مرحوم۔ قیمت ایک روپیہ۔ رعائتی آٹھ آنے

**کتاب الاثمار** پھلوں کی تعریف، نگہداشت پرورش کا ذکر۔ زمینداروں کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲/۔ رعایتی ۳/

**سوانح جمال الدین افغانی** از مولف ظفر علی خان قیمت ۴/۔ رعائتی [illegible]

| نام کتاب | اصل قیمت | رعایتی |
|---|---|---|
| قال اللہ از ابو حفص عبد الرحمن صاحب | ۵ر | ار |
| قال الرسول | ۴ر | ار |
| اسلام کے عقائد | ۲ر | ار |
| اسلام کی صداقت | ۲ر | ار |
| علاج مرض | ۲ر | ار |
| تحریم الخمر والزنا | ۲ر | ار |
| تعلیم الصیام | ار | ار |
| تعلیم العلم | ار | ار |
| تعلیم الزکوٰۃ | ار | ار |

اسماء الحسنیٰ – بلوغ المرام کے کتابوں سے نام مع ... اصل قیمت ۲ر – رعایتی ار

تہذیب و شائستگی – از سید محمود بن سعید – قابل مطالعہ ہے – کتابت و طباعت عمدہ – اصل قیمت ۲ر رعایتی ار

الانصاف فی حق الاحناف ۸ر ۲ر

تاریخ مغربی تبت مکمل ۸ر ۲ر

اختیاری پیدائش کے تباہ کن اثرات – ایک مفید طبی کتاب – اصل قیمت ۸ر – رعایتی ۲ر

خضر راہ – از ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم – قیمت ۴ر رعایتی ار

تاریخی جواہر – شبلی – اقبال – ...

مثنوی معارف اسلام – مصنفہ ... صاحب – اصل قیمت ۸ر – رعایتی ایک آنہ

دولتمند بننے کی ۱۸ ترکیبیں – اصل قیمت ۴ر – رعایتی ار

سوانح مولانا غنی کاشمیری ۸ر ۲ر

## بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اردو

باعراب و محشی مصنفہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے – احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو نہایت بہترین طور سے انتخاب کر کے اس کے قابل مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ) نے اس میں درج کر دی ہیں – پس اس کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے – عام فہم اردو ترجمہ کرا کر تمام عربی عبارت پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں – ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھا دیئے گئے ہیں

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو – انگریزی – ہندی – گورمکھی – لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ – رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے – اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں – خط و کتابت کرنے کا پتہ:–

مینجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

نئی تصنیف

## دیہاتی حکیم

مفید کتاب

محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے – اس میں تقریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے – جس میں چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں – سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے – علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ باآسانی اور ارزاں مل سکیں – یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے – جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا – ضرور منگوائیں – لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ – قیمت ۱۲ر

منگوانے کا پتہ:– مینجر اہلحدیث امرتسر

مجموعہ اور نیم – اصل قیمت ۴ر رعایتی ار

سوانح امام بخاری ۴ر ار

مثنوی حقوق اولاد از مولانا حالی ۴ر ار

ہادی اسلام – سوانح مبارک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم – اصل قیمت ۴ر – رعایتی ۶ر

تذکرہ ترکان احرار کمل با تصویر ۴ر ۲ر

... کی دینی برکات از مولانا شرر – قیمت ۴ر رعایتی ار

خلاصۃ تقویۃ الایمان – اصل قیمت ۴ر رعایتی ار

الایمان مسلمان بچوں کے لئے ۴ر ار

... از ... الملک ...

چشمۂ حیات – پوشیدہ امراض مردانہ کی پوری کیفیت مع علاج – مفید طبی کتب – قیمت ۸ر رعایتی ۲ر

از مولانا سیف

## جمع القرآن والحدیث بنارسی مدظلہ

آج کل جدید تعلیم یافتہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت اور ان کے سچا اور الہامی ہونے پر طرح طرح کے اعتراض کرتا ہے – اس کتاب میں قرآن اور حدیث کے جمع، ترتیب، صحت، حفاظت اور کتابت کے متعلق جملہ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے – ہر طالب علم کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے – لکھائی چھپائی کتابت طباعت کاغذ ...

تقطیع ۲۲×۲۹ – حجم ۳۱۲ صفحات – کاغذ نہایت ... لکھائی چھپائی عمدہ – ... حالات محدثین اور فہرست مضامین ... ہے – باوجود ان تمام ... کے قیمت ... رعایتی قیمت ... نوٹ: – جلد ...

ملنے کا پتہ

رجسٹرڈ ایل ۔ [illegible] اسلامیہ [illegible] ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۳۳

جلد [illegible]

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول
ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث
کٹرہ بھائی
امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء


## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " سے
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی ۲ع
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ر

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۶ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


نظم ۔ نعرۂ توحید - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
صلوٰۃ المومنین بجواب صلوٰۃ المرسلین - ص۳
کیا مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا ص۷ - مرزا صاحب کی کامیاب وفات - ص۸
عقبات نبوی کا ایک مشک ریز نافہ - - ص۸
ایک حدیث نبوی کی تصدیق - - - ص۸
چند تجویزات ضروریہ - - - - ص۹
ارکان جمعیت تبلیغ اہلحدیث کا تبلیغی دورہ - ص۹
[illegible] - - ص۱۰
[illegible] - - - ص۱۱
[illegible]
[illegible] اشتہارات - - [illegible]


## نعرۂ توحید

(از مولوی ابو یحییٰ محمد زکریا صاحب سراج منشی کامل موحدی میرٹھی)

عبادت غیر کی کب ہو بھلا اللہ کے ہوتے
گداؤں سے بھی کیا مانگیں حقیقی شاہ کے ہوتے

تعجب ہے مسلمانوں پہ جو ہیں غیر کے طالب
کہ کیوں چاٹتے پھرتے ہیں شیریں چاہ کے ہوتے

فلک ٹوٹے زمیں شق ہو ترے اس خیال پر غافل
کہ حضرت مستوی عرش تھے اللہ کے ہوتے

کوئی اجمیر کو ۔ کلیر کو ۔ کوئی پاک پٹن کو
نجف کو، کربلا کو جائے بیت اللہ کے ہوتے

غضب پر ہے غضب مسلم پڑھا کلمہ [illegible]
مصیبت میں بھی پوجے غیر کو اللہ کے ہوتے

خدا لگتی خدا لگتا ۔ یہی ہے مذہب حق
کہ قول امتی مانیں رسول اللہ کے ہوتے

مبارک ہو تجھے قائل [illegible] اس زمانے کا [illegible]
ہیں کچھ بھی نہیں بھاتا کلام اللہ کے ہوتے

دعا ہے اب سراج اللہ اس کو چشم بینا دے
[illegible]

# انتخاب الاخبار

۱۲ جون ۱۹۳۹ء

—— شہر امرتسر میں ۶ تا ۹ جون ۷۹ بچے پیدا ہوئے اور ۹۵ مرے۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ شیخ احمد صادق (برادر شیخ صادق حسن) آنریری مجسٹریٹ ہو کر وائس پریذیڈنٹ مسٹر مدن لال منتخب ہوئے ہیں

—— لاہور کی دیکھا دیکھی امرتسر کے خاکروبوں نے بھی بلدیہ امرتسر کے سامنے اپنے مطالبات پیش کئے تھے اور کئی ایک جلسے بھی کرتے رہے۔ اس کے برعکس بلدیہ کی طرف سے بھی جلسے اور اشتہارات شائع ہوتے رہے مگر چونکہ ان کے مطالبات تسلیم نہیں کئے گئے۔ اس لئے حسب اعلان خاکروبوں نے آج (۱۲ جون کو) ہڑتال کر دی ہے۔ افسوس کہ میونسپلٹی نے لاہور کے واقعہ سے سبق نہ سیکھا اور کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا جس کی وجہ سے لاہور کی طرح آج امرتسر شہر بھی تعفن، بدبو اور غلاظت سے بھر گیا ہے۔ ایک دو جگہ پولیس اور خاکروبوں میں تصادم بھی ہوا۔ معلوم نہیں اس کا انجام کیا ہوگا۔ اہل شہر اس واقعہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔

—— امرتسر سٹی مجسٹریٹ نے ایک مسلمان عادی چور کو ۲ آنہ چرانے کے الزام میں ۲ سال قید سخت کی سزا دی

—— امرتسر گذشتہ فسادات محرم میں جن ملازموں کے خلاف ہندوؤں کی دکانیں لوٹنے کا الزام تھا۔ ان میں سے چار کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی

—— قادیان ضلع گورداسپور میں ۱۷-۱۸-۱۹ جون کو مجلس احرار اسلام کی طرف سے احرار کانفرنس منعقد ہوگی

—— پنجاب گورنمنٹ نے روزنامہ اکالی لاہور سے ایک مضمون کی اشاعت کی بنا پر ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

—— سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۱۹۳۸ء میں صوبہ پنجاب کے مندرجہ ذیل ڈسٹرکٹوں میں حسب مقدار ذیل افیون فروخت ہوئی۔ لاہور ۱۴ ہزار ۳۳۹ سیر۔ جالندھر ۸ ہزار ۶۷۹ سیر۔ ملتان ۵ ہزار ۵۳۶ سیر انبالہ ۳ ہزار ۲۱۹ سیر۔ راولپنڈی ۳ سیر ۱۹ سیر (قسمت لاہور صوبہ بھر میں افیون خوری میں اول ہے)

—— شملہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کو ۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۸ء تک ریڈیو کے محکمہ میں ایک لاکھ روپیہ خسارہ ہوا ہے۔

—— لاہور میں بوچڑ خانہ بند ہونے کی وجہ سے حکومت ہند کو ۱۹ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— گوجرانوالہ کے محبوب عالم کو جو نبوت کے دعویدار تھے۔ کسی شخص نے قتل کر دیا اور خود پولیس سٹیشن میں حاضر ہو کر اقبال جرم کیا۔ (پرتاپ لاہور)

## خریدار اصحاب توجہ فرمائیں

ماہ جون میں جن حضرات کی قیمت اخبار اور میعاد مہلت ختم ہے ان کے اسماء گرامی اہلحدیث ۲۶ - مئی ۱۹۳۹ء پر شائع کئے گئے ہیں —— لہذا ان حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلد از جلد دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۰ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

**مہلت یافتگان** کی قیمت اخبار اگر ۲۹ - جون تک وصول نہ ہوئی تو آیندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— مہاشہ کرشن آف "پرتاپ" لاہور حیدرآباد ستیہ آگرہ کرتے ہوئے منماڈ میں گرفتار ہو گئے ہیں۔

—— لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد ہو جانے سے ایک آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ ۸۱ گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔

—— کلکتہ ہائی کورٹ نے حال ہی میں ایک مقدمہ کے فیصلہ کے دوران میں لکھا ہے کہ وزارت اگر کوئی گورنمنٹ کا حصہ نہیں ہے۔

—— حکومت کشمیر نے آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کی برانچ کشمیر کو ۲ فیصدی سود پر ایک لاکھ روپیہ بطور قرض دیا ہے۔

—— جے پور میں ایک برہمن کو اپنی نجات کے لئے اپنے گیارہ سالہ لڑکے کو قربان کر دینے کے جرم میں دس سال قید با مشقت کی سزا ہوئی۔

—— ریاست جے پور کے مسلم مہاجرین نے جو دہلی میں مقیم ہیں۔ ۱۶ جون سے ریاست کے خلاف سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی اپنی بری، بحری اور فضائی طاقت کو مضبوط کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے

—— پریگ۔ جرمن پولیس افسر کے ہلاک کئے جانے کی وجہ سے اہالیان ضلع نکو نوپہ پانچ لاکھ چیک کراؤن جرمانہ کیا گیا ہے۔

—— پریگ کی اطلاع ہے کہ وہاں کی یکصد جرمن لڑکیاں پر اسرار طور پر گم کی گئی ہیں۔

—— لندن کی خبر ہے کہ گذشتہ ماہ مئی میں ۶۶۶۴ رنگروٹ بھرتی کئے گئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے سپین میں لوہے کی کانوں کا ٹھیکہ جرمن ٹھیکیداروں کو دیا جائیگا۔

—— ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۱۱ جون کو نیویارک پہنچے ساحل پر ایک لاکھ اشخاص نے استقبال کیا اور جلوس کے ہمراہ تقریباً چار لاکھ اشخاص تھے۔

—— بیت المقدس کے ایک ڈاک خانہ میں بم پھٹنے سے آٹھ اشخاص مجروح ہوئے۔

—— معلوم ہوا ہے برطانیہ، فرانس اور روس کے مابین معاہدہ کی کوشش ہو رہی ہے۔

—— حکومت جرمنی نے لیتویا اور استونیا سے جو دس سال کیلئے نئے معاہدے کئے ہیں ان پر دستخط کر دیئے ہیں


## مفت!

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی مکمل فہرست صرف پوسٹ کارڈ لکھنے پر مفت منگالیں۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر


—— معاصر الجمعیۃ سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے —— بٹالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قادیان سے آٹھ آٹھ میل کے رقبہ میں ۱۱ جون سے ۱۷ جون تک دفعہ ۱۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

## صلوٰۃ المؤمنین

جواب

## رسالہ صلوٰۃ المرسلین

(۷)

اس سلسلۂ مضمون کے گذشتہ نمبر میں اہل قرآن کی نماز کے اذکار وغیرہ کا ذکر ہوا ہے۔ آج بھی اسی کا بقیہ درج ہے۔

(نوٹ) ان لوگوں کی عادت ہے کہ کوئی آیت کسی عمل کی ہو اس کو جہاں چاہتے ہیں اپنے حسب منشا استعمال کر لیتے ہیں چاہے اس کو کسی قسم کا لفظی یا معنوی تعلق ہو یا نہ ہو۔

مصنف کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔ جو نماز میں استغفار کرنے کے متعلق آپ نے لکھی ہے:-

"علاوہ اس کے رب کریم کا یہ بھی حکم ہے کہ اپنی بخشش مانگنے کے ساتھ دوسرے مومنین اور مومنات کی بخشش بھی مانگنا چاہئے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل:-

| | |
|---|---|
| فَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ | اور داسطے اپنی بخشش مانگ کر واسطے نادرا کام اپنے کے اور [illegible] |

[illegible]

**اہلحدیث** کوئی ان بھلے آدمیوں سے پوچھے کہ اس آیت میں نماز کا ذکر کہاں ہے۔ اگر کوئی شخص نماز ختم کر کے اللھم اغفر لی و للمؤمنین وغیرہ پڑھے تو کیا اس حکم پر عمل نہیں ہوگا؟ یا گلی کوچہ میں چلتا پھرتا یہ دعا پڑھے۔ تو کیا اس حکم کی تعمیل نہیں ہوگی؟ یا پاخانہ سے نکلتے ہوئے (باتباع سنت) غفرانک کہے تو اس ارشاد کی تعمیل نہ ہوگی؟ یقیناً ہو جائیگی پھر اس کو نماز سے کیا خصوصیت ہے۔ ہاں ہم نماز میں بھی اس آیت پر عمل کرتے ہیں۔ آخری قعدہ میں ہم اپنے اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ مگر ہم میں اور تم میں فرق یہ ہے کہ ہم الہی معلم علیہ السلام کی تعلیم سے کرتے ہیں اور تم لوگ اپنے ذہنی جلایا بالفاظ دیگر محض اپنے تخیل سے کرتے ہو اسی لئے آپ لوگوں میں اذکار نماز کے بارہ میں بہت بڑا اختلاف ہے۔

چونکہ مرکز رسالت سے تعلق چھوٹ گیا ہے اس لئے جو کچھ کسی کے جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔ اور خیالات کا اختلاف [illegible] ہے۔ ہمارا مذہب [illegible] [illegible] کہ ہم خدا الہی معلم کی تعلیم سے

پہلا مصنف شروع کی گئی کہ جس کے اعمال دینی کو توصیف بیان کے لئے اسی [illegible] لیا تھا۔ لیکن آپ لوگ جواب میں ایسا نہیں کہہ سکتے فانہا یہی کہیں گے کہ ہم منہ پیکم اپنے نفس سے ایجاد کیا تھا۔ پس سوچ لیجئے کہ ان دونوں جوابوں میں سے صحیح جواب کونسا ہے۔ رسالہ ہذا کے صفحہ پر آپ کس مزے سے لکھتے ہیں کہ:-

"آیات مذکورہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جملہ انبیاء سلام علیہم اور جملہ مومنین اور مومنات رضوان اللہ علیہم کا عمل یہ تھا کہ وہ صلوٰۃ میں اللہ کی تعریف و تحمید کرنے کے بعد عاجزی ظاہر کر کے یعنی دعائیں مانگتے تھے۔" (صفحہ)

**اہلحدیث** یہ بالکل صحیح ہے مگر آیت مرقومہ (الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ) سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مومنین لوگ حضرات انبیاء کی تعلیم سے اور انبیاء علیہم السلام خدا کی مخفی تلقین (وحی خفی) سے ایسا کرتے تھے۔

اذکار صلوٰۃ کے بعد مصنف نے دو اور عنوان "قبل صلوٰۃ" اور "تکبیر صلوٰۃ" ذکر کئے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ:-

**قبل صلوٰۃ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا (پ ۱۵)

**تکبیر صلوٰۃ** اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا (پ ۵۔ ع ۳)

**اہلحدیث** پہلی آیت مکی ہے جس میں [illegible] کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے کہ دعا کرو کہ مدینہ شریف میں تمہارا داخلہ باعزت ہو اور مکہ شریف سے خروج حسب منشا ہو۔ (یعنی باوجود شور و شغب مخالفین کے سلامت بکرامت نکل جاؤ اور مدینہ شریف پہنچ کر تم کو [illegible] حاصل ہو)

[illegible] اس آیت کو نماز میں داخل [illegible] کیا [illegible] سلطانا [illegible]

ahnafmuslim.de

لوداکی تعلیم کس ڈھنگ پر خلاف ہوا گیا ہے۔ علاوہ اس کے اگر کوئی شخص اپنے یا بیگانے گھر میں داخل ہوتے ہوئے یہ آیت پڑھے تو ہم اس کو منع نہیں کرتے۔ لیکن سیاق عبارت سے ظاہر ہے کہ اس آیت سے یہ مقصود نہیں ہے۔ دوسری آیت جس کو آپ نے تکبیر تحریمہ کے لئے نقل کیا ہے۔ اس کو نماز سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے کیونکہ اس کے ماقبل اور مابعد مرد و عورت کی خانگی زندگی کے متعلق احکام ہیں۔ جن کا مختصر مطلب یہ ہے کہ جن عورتوں سے تم شرارت پاؤ پہلے اُن کو سمجھاؤ بجھاؤ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو تکلیف دینے کے عذرات ان کے حق میں تلاش نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بہت بلند شان اور بڑی عزت والا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جس قدر بلندی شان تم کو عورتوں پر حاصل ہے اس سے زیادہ خدا کو تم پر حاصل ہے۔

تم اگر اپنی معمولی بلندی کے باعث عورتوں پر ظلم کروگے تو خدا تعالیٰ اپنی حقیقی کبریائی کے ماتحت تم کو سخت سزا دیگا۔ بتائیے اس آیت کو تکبیر تحریمہ سے کیا تعلق ہے۔ کیا یہی قرآن فہمی ہے۔

اس سے آگے عنوان ہے "اذکار قیام صلوٰۃ"

اس عنوان کے ماتحت مصنف نے اذکار قیام کیلئے سورہ حشر کی آخری آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات نقل کی ہیں۔ جن میں سے کسی ایک آیت کو بھی نماز سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ ان میں نماز کا نہ حکم ہے نہ ذکر۔ پھر ان آیات کو پیش کرنا اثبات مدعا (تلاوت در قیام) کے لئے کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

**ناظرین کرام!** ان اہل قرآن کی آیات خوانی کی ایک مثال ہم یہاں پیش کرتے ہیں جو آپ لوگوں کو ہمیشہ کام دیگی۔

اگر کوئی ملحد دعویٰ کرے کہ نمازی مؤمن و پرہیزگار جہنم میں جائیں گے۔ اس کا ثبوت خود قرآن مجید کے الفاظ میں یوں ہے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۔ ؎

اس آیت کے دونو حصے قرآن مجید میں موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے محل میں بالکل صحیح ہیں۔ اگر کہا جائے کہ اس آیت کے دونوں حصوں کا محل الگ الگ ہے تو ملحد مذکور کہہ سکتا ہے کہ چاہے محل الگ الگ ہے مگر یہ الفاظ تو قرآن مجید ہی کے [illegible] بے محل ہونے سے میرا استدلال غلط ہے تو آپ کا استدلال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟

**اہل قرآن!** ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

**اذکار رکوع** مصنف نے اذکار قیام کے بعد اذکار رکوع کا بیان ان لفظوں میں کیا ہے کہ

"قیام کے بعد ہم کو اذکار رکوع کا بیان پیش کرنا چاہئے۔ لیکن ہم پیشتر ثابت کر چکے ہیں کہ جملہ انبیاء سلام علیہم رکوع میں دعا و توبہ تلاوت کیا کرتے تھے جو کہ قرآن مجید کے اندر اللہ تعالیٰ نے مہیا فرما دی ہیں۔ پس رکوع میں ہم کو بھی دعا و توبہ ہی مانگنا چاہئے تاکہ منشاء رب کریم کی پوری پوری تعمیل ہو سکے"

(صلوٰۃ المرسلین ص۲۵)

**اہلحدیث** رسالہ کے ص۲۵ پر آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک واقعہ کے سلسلہ میں استغفار اور رجوع الی اللہ کرنا لکھا ہے۔ اس میں بھی نماز کی حالت کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایک آزمائشی واقعہ مذکور ہے۔ جس میں آپ سمجھے تھے کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے جس کی تلافی کرنے کو آپ خدا کی طرف متوجہ ہوئے۔

مصنف موصوف نے خود ہی اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے وہ نہایت لطیف اور طلباء کے لئے مضحکہ خیز ہے

اختلاف رائے کیا ہم (خدا) نے اس سے پس دعائے بخشش کی اس نے اپنے رب کے حضور میں اور گر گیا رکوع کی حالت میں الخ

(صفحہ ۲۵)

**ناظرین!** ہم نے تو اپنی ساری عمر میں یہ نہیں سنا کہ خدا اپنے کسی بندے کے حق میں [illegible] کہے کہ میں نے اس سے اختلاف رائے کیا۔ اُردو محاورہ کے لحاظ سے تو ایسا کہنا خدا کی توہین ہے۔ کیونکہ اختلاف رائے دو مساوی شخصوں میں ہوتا ہے۔ کوئی بندہ خدا کے مساوی نہیں [illegible] علاوہ لفظ فتنا کے یہ معنی کہیں [illegible] اس لفظ کا ماخذ فتنہ ہے۔ جو اپنی [illegible] ہیں بالفاظ

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔

قرآن مجید میں آیا ہے۔ پھر کیا اس آیت کے معنی بقول آپ کے یہ ہونگے کہ

اختلاف رائے قتل سے بھی بڑھ کر گناہ ہے۔

کیا ہم اس آیت کے ماتحت کہہ سکتے ہیں کہ اہل قرآن ایسے فعل کا ارتکاب کرتے ہیں جو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ وہ اہل حدیث سے اختلاف رائے کرتے ہیں۔ ع

بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

سنئے! آیت مذکورہ میں راکعًا سے مراد متوجھًا الی اللہ ہے نہ کہ نماز کا اصطلاحی رکوع۔ اس کا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت سے ملتا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ (جب کبھی انہیں کہا جاتا ہے کہ خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ تو وہ متوجہ نہیں ہوتے)

کافروں کو یہ کبھی نہیں کہا گیا کہ آؤ میاں نماز کا رکوع کر لو۔ ہاں یہ ضرور کہا گیا کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ نماز پڑھو اور شرک چھوڑو۔ پس آیت موصوفہ سے آپ کا مدعا ثابت نہیں ہے اور جو ثابت ہے وہ ہمیں مضر نہیں۔ اور آپ کو مفید نہیں۔ کیونکہ مطلب اس کا اتنا ہی ہے کہ جب آدمی کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو اس سے رجوع کر لے اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر بخشش مانگے اور یہ بالکل صحیح ہے۔ (باقی)

---

دلیل القرآن۔ مولوی عبداللہ شکر درّوی کے رسالہ "صلوٰۃ القرآن" کا مدلل جواب۔ اہل قرآن کے طریق کا تار و پود کیا ہے۔ قیمت ۳ [illegible] پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

؎ وہ لوگ جو مومن ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن

## کیا مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا؟

خدا امت مرزائیہ کو سچ بولنے کی توفیق بخشے۔ آجتک تو ان کی جو تحریر ہم نے دیکھی ہے۔ جس میں مرزا صاحب کے کمالات اور فضائل بیان کئے گئے ہوں وہ ضرور غلط اور پُر از کذب و زُور ہوتی ہے۔ "پیغام صلح" مورخہ ۲۴۔ مئی میں ایک سرخی یوں لکھی ہے:۔

مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کی اہمیت کا خاتمہ کر دیا۔

اس کے نیچے یہ عبارت مرقوم ہے کہ :۔

آپ (مرزا) کی جماعت میں شیعہ سنی اہل حدیث وغیرہ مختلف فرقوں کے افراد شریک ہوئے وہ اپنے ساتھ فروعی اختلافات بھی لائے لیکن جماعت احمدیہ کے اندر داخل ہوتے ہی ان اختلافات کی اہمیت یکسر زائل ہو گئی۔

(پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ص کالم ۲)

**اہلحدیث** اس بیان کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ "پیغام صلح" سے چند سوال کرنا کافی ہے

(۱) کیا مرزا صاحب نے کتاب سر الخلافہ جو لکھی ہے وہ شیعوں کے برخلاف نہیں ہے۔

(۲) کیا قصیدہ اعجازیہ مندرجہ کتاب اعجاز احمدی میں مرزا صاحب نے شیعوں کو مخاطب کر کے نہیں کوسا۔

(۳) کیا حکیم نور الدین کو مرزا صاحب نے بذریعہ خط یہ حکم نہیں دیا کہ آپ اہل حدیث بننے کی بجائے حنفی بنیں۔ جس کے جواب میں حکیم صاحب نے لکھا تھا ع

بہتے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
نور الدین حنفی

(۴) کیا مرزا صاحب نے [illegible]

[illegible]

نہیں کیا؟

(۵) کیا مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں ان خشک وہابیوں سے ہمیشہ متنفر رہا ہوں۔

ایسے حوالہ جات کئی ایک ہیں جو بوقت ضرورت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ فروعات کا ترک ہے یا ان کی اہمیت ہے کہ ایک بہت بڑے اہل حدیث عالم کو (جن کے علم و فضل کا سب نے اعتراف کیا ہے) اس کے پسندیدہ و مختار مذہب (اہل حدیث) سے ہٹا کر اپنے مذہب (حنفی) میں آنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے کیونکہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کی طرف دوسروں کو دعوت دینے کا حق رکھتا ہے۔ ہاں اس جگہ ہم پیغام صلح کے اس ادعا کی تردید کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو کچھ اہمیت نہیں دی۔

مرزا صاحب خود حنفی تھے اور حنفی بھی تھرڈ کلاس (معمولی درجے کے) جن کا عقیدہ ان کے صاحبزادے نے سیرۃ المہدیؑ میں یوں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ "مُردوں کی روحیں جمعرات کو اپنے گھروں میں آتی ہیں اس لئے اس روز خیرات کرنی چاہئے۔"

ایسا حنفی اگر بڑے بڑے علماء کو حنفیت کی دعوت دیتا ہے تو وہ اسی قسم کی حنفیت ہوگی۔ اندریں حالات کس منہ سے کہا جاتا ہے کہ "مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا۔"

ایسا کہنا یقیناً جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب خلافت ثلاثہ کو خلافت راشدہ سمجھتے تھے پھر اگر کوئی غالی شیعہ جو صحابہ ثلاثہ کے حق میں تبرا [illegible] کرتے [illegible] [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

تب تو ان کے حق میں یہ شعر صادق آتا ہے ؎

دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

## مرزا صاحب کی کامیاب وفات

"پیغام صلح" کے بڑے بھائی اخبار الفضل قادیان نے بھی اسی قسم کا ایک دل خوش کن افسانہ لکھا ہے مرزا صاحب کی وفات کو کامیاب بتاتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت کو گویا زریں حروف میں لکھ کر اپنے حلقہ بگوشوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ :۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جب طویل اور کامیاب جد و جہد کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہوئے تو خوش تھے۔ اسلام کی اشاعت کے لئے محکم بنیاد کے رکھے جانے پر مطمئن تھے۔ اسلام کا شاندار مستقبل آپ کے سامنے تھا۔ سب سے پیارے بلانے والے کی آواز پر آپ شاداں و فرحاں لبیک کہہ رہے تھے۔ جس طرح ہونہار فرزند اپنے باپ کے مفوضہ کام کو سرانجام دے کر خوش و خرم اس کی جانب آتا ہے اسی طرح خدا کا یہ مقدس عبد اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر اپنے رب کی طرف جا رہا تھا۔"

(الفضل قادیان ص ۔ ۳۰ مئی)

**اہلحدیث** کیا انتقال کے وقت مرزا صاحب کو اپنا اشتہار متعلقہ "آخری فیصلہ" مجریہ ۱۵ ۔ ۱۹۰۷ء یاد نہ تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ

گفت مرزا مرشاء اللہ را
هر دو اول هر که ملعون خدا است

اگر یاد تھا اور ضرور یاد تھا تو انصاف سے کہئے کہ ایسا شخص دنیا سے کیونکر خوش و خرم جا سکتا ہے جس کے مقابل کی زندگی اس کے اپنے اعلان کے مطابق اس کے تمام کارناموں پر پانی پھیر رہی ہو۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

ہی خوش کرنے کی بات ہے کہ آپ انتقال کے وقت شاداں و فرحاں خدا کی طرف گئے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کو وفات کے وقت سخت صدمہ پہنچا ہوگا اور یہ خیال آپ کے لئے سوہان روح کا باعث ہوا ہوگا کہ میرا مقابل تو زندہ ہے اور میں سفر آخرت کر رہا ہوں۔ حالانکہ اس فیصلے کی دعا کے متعلق قبولیت کا اعلان خود ہی کر چکے تھے بلکہ اس دعا کی قبولیت کا اعتراف اُن کے صاحبزادے (خلیفہ قادیان) نے بھی کیا ہوا ہے۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء)

اندریں حالات آپ کیونکر دنیا سے شاداں و فرحاں جا سکتے تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب انتقال کے وقت اپنی ناکامی پر نظر کرکے یہ شعر پڑھتے ہونگے۔ ؎

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

# خُتنہائے نبویؐ کا ایک مُشک ریز نافہ

(از قلم مولوی ابوالوحید محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی)

آج کی صحبت میں فخر ملت، شیر اسلام فاروق اعظمؓ امیر المؤمنین اول اور خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کی بعض مشتے نمونہ از خروارے حالت میں ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں ؎

داستانِ عہد گل را بشنو از مرغ چمن
زا نجہائے آشفتہ کہ گویند ایں افسانہ را

فاروق اعظم ستائیس سال کی عمر میں ۶ نبوی میں مشرف باسلام ہوئے۔ آپ سے قبل کم و بیش چالیس[۱] مرد اور گیارہ عورتیں آغوش اسلام میں آ چکی تھیں۔ لیکن آپ کے مسلمان ہوتے ہی اسلام چمک اٹھا اور مسلمانوں کی ہمت بندھی چنانچہ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے۔ اسلام ایک اقبال مند آدمی کی طرح ہو گیا کہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ اور جب سے آپ شہید ہوئے تب سے اسلام ایک کس مپرس یتیم کی طرح ہو گیا کہ روز بروز تنزل ہی کی طرف مائل ہے۔ (حاکم)

فاروق اعظم سے تین ہی روز قبل حضرت حمزہؓ مشرف باسلام ہوئے تھے جس کا کفار مکہ کو انتہائی قلق و صدمہ ہوا۔ چنانچہ تیسرے روز ایک زبردست کمیٹی ہوئی۔ جس میں انتہائی رد و کد کے بعد یہ پاس ہوا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہی قتل کرکے اسلام کو دفن کر دینا چاہئے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اور اس اہم کام کے انجام دہی کے لئے فاروق اکبرؓ کا انتخاب ہوا۔ جسے آپ نے بطیب خاطر منظور کیا۔ آپ کے ماموں ابوجہل نے ترغیباً یہ بھی کہا کہ اگر عمر اس کام کو انجام دیدیگے تو میں ہزار اونٹ اور ہزار اوقیہ (چالیس ہزار درہم) چاندی انہیں بطور انعام و شکرانہ دونگا۔ ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صُہیب از روم
ز خاکِ مکہ ابو جہل ایں چہ بو العجبی است

چنانچہ فاروق اعظم تلوار سونت کے نکل پڑے ؎

جاتے ہیں اس ادا سے وہ آج سوئے مقتل
اک ہاتھ میں ہے خنجر اک ہاتھ میں کماں ہے

تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ سعد بن ابی وقاصؓ سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے تیور سے معاملہ کی اہمیت سمجھ کر دریافت کیا ؎

چلے ہو آج بن ٹھن کر عنایت یہ کدھر ہوگی
یہ بتلاؤ تو پہلے عید اے جاں کس کے گھر ہوگی

آپ نے پورا گذشتہ واقعہ اور آئندہ کا ارادہ بیان کر دیا سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ "خود را فضیحت دیگرا نصیحت" خود تمہارے بہنوئی و بہن تو اسلام سے مشرف ہیں پہلے گھر کی تو خبر لو پھر باہر کی حالت دیکھنا۔

حضرت عمرؓ سیدھے بہن کے مکان پر پہنچے حضرت خبابؓ بھی جو فاطمہ و زید کے معلم تھے وہیں پر تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ کی آہٹ پاتے ہی وہ چھپ گئے۔

حضرت عمرؓ اپنے بہنوئی زید سے باتوں باتوں میں اُلجھ گئے اور انہیں غصہ کی مدہوشی میں مارنے لگے۔ آپ کی بہن فاطمہ چھڑانے کے لئے بڑھیں تو آپ نے انہیں بھی مارا۔ حتیٰ کہ وہ لہولہان ہو گئیں تو انہیں بھی اسلامی حرارت نے دلیر بنا دیا اور فرماتی ہیں کہ[۱]

قَدْ أَسْلَمْنَا وَتَابَعْنَا مُحَمَّدًا فَافْعَلْ مَا بَدَا لَكَ

حضرت عمرؓ کو اپنی بہن کی اس جرأت و دلیری پر سخت تعجب ہوا اور سر اٹھا کر متعجبانہ نظر سے اُن کے چہرہ پر نگاہ ڈالی تو اگرچہ چہرہ خون آلود ہو رہا تھا مگر استقلال و طمانیت اور متانت و سنجیدگی کا پتلا معلوم ہوتا تھا حضرت عمرؓ کی محبت ہمشیرگی جوش میں آئی اور بہن کی مروت و ہمدردی کے شکار ہو گئے۔ سارا نشہ کرکرا ہو گیا اور بہن سے عاجزی کرنے لگے کہ مجھے وہ چیز دیدو جو تم لوگ پڑھتے تھے۔ بہن نے بیباکانہ جواب دیا کہ تم ناپاک ہو اس لئے تم اُسے ہاتھ نہیں لگا سکتے البتہ تم غسل یا کم از کم وضو ہی کر لو تو تمہیں وہ دیجا سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے غسل یا وضو کرکے اُسے پڑھا۔ نیز حضرت خبابؓ نے سورہ طٰہٰ کا پہلا رکوع پڑھ کر سنایا جو حضرت عمرؓ کے دل و دماغ میں پیوست ہو گیا۔

حضرت عمرؓ فوراً دار ارقم کی طرف جہاں حضور تشریف فرما تھے روانہ ہو گئے اور جا کر دروازہ پر دستک دی۔ لوگ ڈر گئے۔ لیکن حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر وہ نیت بخیر ہیں تو ہم ان کی عزت کرینگے اور اگر بدنیت ہونگے تو ہم ان کو قتل کر دینگے۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو دعا کی تھی کہ خدایا تو اسلام کو عمرؓ یا ابوجہل سے تقویت دے۔

---

۱؎ بے شک ہم مشرف باسلام ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار ہو چکے اب تری جو جی چاہے ... لیکن ہم تو اب اسلام سے ہرگز باز نہیں آ سکتے ...

۱؎ الفاروق۔ حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کے حالات اور اُن کی سیاسی تدابیر کا ذکر۔ از مولانا شبلی نعمانی (۲۶۳) (مطبوعہ ...)

اس تدبیلی کیفیت حضور کو اس وقت ہوئی جو وحی معلوم ہوتی تھی لہذا آپ ہوا دار ارقم سے باہر آگئے اور حضرت عمرؓ نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ مارے خوشی کے مسلمانوں نے اتنی بلند سے تکبیر کا نعرہ مارا کہ مکہ کی گلیاں گونج گئیں۔

حضرت عمرؓ نے فوراً حضورؐ سے عرض کیا :۔

کیا ہم حق پر نہیں ہیں ؟ آپ نے فرمایا بے شک تم حق پر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم حق کو پوشیدہ طور پر کیوں ادا کریں ، ہم کو چاہیئے کہ علی الاعلان اسلام کے ارکان ادا کریں ؛ چنانچہ مسلمان وہاں سے دو صفیں بنا کر نکلے ۔ ایک میں حضرت عمرؓ تھے اور دوسرے میں حضرت حمزہؓ ۔ اسی روز حضورؐ نے حضرت عمرؓ کو فاروق کا خطاب مرحمت فرمایا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب فاروق اعظم مشرف باسلام ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر کہا کہ :۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو عمرؓ کے اسلام پر اہل آسمان مبارکباد دیتے ہیں !

(ابن ماجہ وغیرہ)

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر اسلام لائے اسلام عزت ہی پاتا گیا

حضرت عمرؓ نے جب ہجرت کا قصد کیا تو ایک ہاتھ میں شمشیر برہنہ اور دوسرے میں تیر و کمان لیکر کعبہ میں آکر سات مرتبہ طواف کیا اور دو رکعتیں مقام ابراہیم پر نماز پڑھی۔ بعدہٗ اشراف قریش کی جماعت میں آکر اعلان کر کے فرداً فرداً سب لوگوں سے کہا کہ تمہارے منہ کالے ہوں جو شخص اپنی ماں کو بے فرزند اپنے کو جہنم رسید، اپنی اولاد کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ کرنا چاہتا ہو وہ میرے مقابل آ جائے ۔ مگر کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ آپ کا مقابلہ کرتا اور جواب دیتا۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا نہ ہوا کہ فاروق اعظم کو غصہ آیا ہو اور خدا کا ذکر کیا گیا ہو یا آیت قرآنی پڑھی گئی ہو اور خدا کا ذکر کر کے آپ کا غصہ سرد نہ ہو گیا ہو۔ ... کہ ہم ایک دفعہ فاروق

اعظم کے دروازہ پر بیٹھے تھے کہ مکان سے ایک باندی نکلی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت عمرؓ کی باندی ہے ۔ آپ نے جواب دیا۔ امیر المومنین کے لئے کوئی کنیز نہیں ہے کیونکہ امیر المومنین کو خدا کے مال سے کنیز رکھنی حلال نہیں ؛ لوگوں نے پوچھا پھر کیا حلال ہے ۔ فرمایا ۔ عمر کے لئے دو جوڑے کپڑے ، ایک گرمی کا ایک سردی کا اور اخراجات سفر حج وغیرہ۔ نیز اہل و عیال کے اخراجات خور و نوش وغیرہ جو کہ متوسط درجہ پر ہوں ؛

انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے فاروق اعظمؓ کے کرتے کو دیکھا کہ مونڈھوں پر چار پیوند تھے۔

خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ جب فاروق اعظم کسی کو کہیں عامل بنا کر بھیجتے تو یہ شرط کر دیتے کہ گھوڑے پر سوار نہ ہونا، عمدہ کھانا نہ کھانا، باریک کپڑے نہ پہننا، حاجتمندوں کے لئے دروازہ بند نہ کرنا اور نہ دربان رکھنا ورنہ مستحق سزا ہو گا۔

ایک دفعہ آپ اپنے فرزند عاصم کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو دیکھا وہ گوشت کھا رہے ہیں پوچھا یہ کیا ہے ؟ عرض کیا۔ آج گوشت کھانے کو جی چاہتا تھا اس لئے لایا ؛ آپ نے فرمایا کیا جس چیز کو جی چاہیگا کرو گے گویا نفس پرست ہو گئے

ایک مرتبہ فاروق اعظمؓ کو تازہ مچھلی کھانے کو جی چاہا تو ایک شخص کو اپنے ذاتی اونٹ پر سوار کر کے بھیجا تو چار کوس پر مچھلی ملی۔ اُس نے مچھلی خرید لی اور اونٹ کو بھی نہلا کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا مچھلی رکھو میں ذرا اونٹ کو بھی دیکھ لوں۔ آپ نے دیکھا تو اُس کے کانوں کے نیچے پسینہ چل رہا ہے۔ آپ نے اُس آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو تم اس جگہ کو دھونا بھول گئے ہو افسوس میری طمع نے ایک مخلوق خدا کو بے حد تکلیف دی - ... میں مچھلی نہ کھاؤنگا

فاروق اعظمؓ ایک بار اپنے کاندھے پر مشک ... ... لوگوں نے ... پوچھا تو فرمایا میرے نفس میں کچھ غرور آ گیا تھا میں نے اس کو ... کرنا ...

انہیں ... فرماتے ہیں کہ ... سال ... ... باوجود وسعت آپ نے گھی کھانا محض رعایت مخلوق کے باعث اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ ایک روز روغن زیتون تناول فرمایا جو ہضم نہ ہو سکا تو انگلی ڈال کر قے کر دی - تاہم گھی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ مجھے روئے زمین پر عمرؓ سے زیادہ کوئی بھی محبوب و عزیز نہیں ہے اگر خداوند کریم مجھ سے سوال کرے کہ " عمرؓ کو تو نے کیوں خلیفہ مقرر کیا تو میرا صاف یہی جواب ہوگا کہ اُن سے بہتر کوئی دوسرا تو موجود ہی نہیں تھا۔"

حذیفہؓ کا بیان ہے کہ ساری دنیا کا علم حضرت عمرؓ کی گود میں پلا ہے اور کوئی بھی حضرت عمرؓ کے سوا ایسا نہیں ہے کہ راہ حق میں قدم اٹھایا ہو اور نشانۂ ملامت نہ بنا ہو۔

معاویہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے نہ دنیا کی خواہش کی اور نہ ہی اُن کے پاس دنیا آئی اور حضرت عمرؓ نے بھی دنیا کی خواہش نہیں کی مگر ان کے پاس دنیا آئی اور خوب بن سنور کر آئی لیکن انہوں نے دھکے دیکر نکال دیا اور اپنے پاس تک پھٹکنے نہیں دیا اور ہم نے تو اسے دیکھتے ہی اپنی آنکھوں سے چپٹے پیٹ میں بھر لیا۔ (رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ)

حضرت علیؓ و ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ جب صالحین کا ذکر آوے تو فاروق اکبر کو بھی ضرور یاد کیا کرو کیونکہ وہ ہم سب میں کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھتے اور دین اسلام میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں یہ بات ممکن ہے کہ فرشتہ ان کی زبان سے بولتا ہو۔

(طبرانی و حاکم وغیرہ)

نیز حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ استقلال عاقبت اندیشی، علم، استواری و دلیری اور شجاعت سے پر ہیں اور مجھے حضرت عمرؓ جیسے جاہد و زاہد سے زیادہ کوئی محبوب موجود نہیں۔ (حاکم وغیرہ)

کعب احبار فرماتے ہیں کہ میں نے صحیفہ سابق میں دیکھا ہے کہ فاروق اعظمؓ کا زمانہ ... مضبوط ہو گا۔ نیز آپ ایک ... امیر ...

ahmadimuslim.de

راہ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرینگے) {یُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ} کے مصداق ہو جائینگے) اور آپ کے بعد جو خلیفہ ہوگا اُس کو ظالم لوگ قتل کر ڈالیں گے اور مسلمانوں کا پھر اطمینان و چین معدوم ہو جائیگا۔

مجاہد اکثر فرمایا کرتے تھے کہ عہد فاروقی میں شیاطین گویا مقید تھے اور آپ کے انتقال فرماتے ہی آزاد ہو گئے۔

ایک مرتبہ بہت دنوں تک ابو موسیٰ کو فاروق اعظم کی کوئی خیر خیریت نہ ملی تو ایک عامل کے پاس پہنچے کہ بذریعہ شیطان فی الفور خبر مل جائیگی۔ چنانچہ بذریعہ عامل شیطان نے بیان کیا کہ عمرؓ بخیر و عافیت ہیں اور اونٹ نگل رہے ہیں ہم (شیاطین) تو اُن کے پاس ٹھیرتے ہی نہیں بلکہ انہیں دیکھتے ہی بھاگ پڑتے ہیں کیونکہ عالم ملکوت ان کے پیش نظر رہتا ہے اور روح القدس ان کی زبان سے کلام کرتا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ جب سے عمرؓ ایمان لائے ہیں۔ شیطان جب کبھی ان سے ملا اُلٹے پاؤں بھاگا ہے۔" (طبرانی)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ شیاطین جن و انس حضرت عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔" (ت)

فضل بن عباس سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ حق عمرؓ کے ساتھ ہے خواہ وہ کہیں بھی رہیں۔ (طبرانی) نیز آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ اسلام عمرؓ کی موت پر گریہ ماتم کریگا۔" (طبرانی)

نیز آپ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونے والا ہوتا تو عمرؓ ہوتے لیکن {لَا نَبِيَّ بَعْدِي}

سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضور نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ {وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ} جس راستے سے تم جاؤ گے اس راستے پر کبھی شیطان [illegible] وہ دوسرا راستہ اختیار کریگا۔

ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں نے دودھ نوش کیا جس سے میرے ناخنوں سے خوشبو آ رہی ہے اور اپنا پس ماندہ عمرؓ کو پلایا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ علم مراد ہے۔

فاروق اعظم ہی کے عہد خلافت ۱۶ھ ہجری میں سنہ ہجری کی بنیاد پڑی۔ (تاریخ بخاری)

مغیرہ بن شعبہ حاکم کوفہ نے اہل مدینہ کی آسائش کے لئے فاروق اعظم کی اجازت سے ایک کاریگر لڑکا بھیجدیا جو بہت سے کام جانتا تھا۔ بالخصوص چکیاں بنانے میں ماہر تھا۔ اُس نے آتے ہی فاروق اعظم سے شکایت کی کہ مغیرہ نے مجھ پر ٹیکس بہت لگا رکھا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ تجھ پر سو دینار ٹیکس کچھ زیادہ نہیں ہے۔ اس پر اُسے بہت رنج ہوا مگر خاموش رہا۔ دو روز کے بعد اُسے فاروق اعظم نے بلا کر کہا کہ "تو کہتا تھا کہ میں ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا سے چلے" اُس نے ترش روئی سے جواب دیا کہ "میں آپ کے واسطے ایسی چکی بناؤنگا کہ لوگ یاد کیا کرینگے۔"

اُس لڑکے ابو لؤلؤ فیروز مجوسی کے چلے جانے کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ "یہ لڑکا مجھے قتل کی دھمکی دے گیا ہے۔" چنانچہ اُس نے ایک دو دھارا خنجر پر دھار رکھ کر اُسے زہر میں بجھایا اور فجر کی نماز میں فاروق اعظم کے کندھے اور کوکھ پر دو کاری زخم لگائے۔ آپ فوراً گر پڑے اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی۔ آپ کے علاوہ بارہ ۱۲ آدمیوں کو اُس نے اور بھی زخمی کیا۔ جن میں چھ ۶ تو جاں بحق تسلیم ہو گئے۔ اہل عراق سے ایک شخص نے اپنا کپڑا اُس پر ڈال کر گرفتار کرنا چاہا تو اُس نے بھی خودکشی کر لی۔ چار کہ [illegible] چاہ در پیش [illegible] آخر اس کاری زخم سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور دس برس چھ ماہ چار یوم خلافت کرکے آپ جنت کو سدھار گئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ)

الحدیث [illegible] جو فضائل بابت شیعہ اور حکومت کے ہوتا ہے اس کی بنا صرف اتنی ہے شیعہ لوگ حضرت فاروق اعظم اور ان کے ساتھیوں پر تبرا بازی کرتے ہیں۔ اگر وہ غور کریں تو ان کے سمجھنے کے لئے ایک نکتہ کافی ہے کہ حضرت ممدوح نے اپنی خلافت میں جو بھی کام کیا شیعہ کی نظر میں وہ مفید ہو یا مضر مگر اس کے کرنے میں حضرت علیؓ سے مشورہ برابر لیا۔ اور حضرت علیؓ نے بھی انکو مخلصانہ مشورہ پیش کیا۔ ایران کے جہاد کے موقعہ پر ایک دفعہ خلیفہ فاروق نے اعیان حکومت سے مشورہ لیا کہ ایران کی لڑائی میں میں خود جاؤں کیونکہ لڑائی طول کھینچ رہی ہے۔ حضرت علیؓ نے اس کی سخت مخالفت کی۔ فرمایا کہ آپ چکی کے کیل کی طرح ایک جگہ جم کر رہیں، آپ کو اگر تکلیف ہوئی تو خلافت کا کام بگڑ جائیگا۔ یہاں سے ہی کمک بھیجتے رہیں دیکھئے کیسا مخلصانہ مشورہ ہے۔ کیا ایسے خلیفہ کے حق میں تبرہ بازی کرنا اور وہ بھی تیرہ سو سال کے بعد سوائے تفرقہ، فساد اور اپنے نقصان جانی و مالی کے اس کا کوئی نتیجہ نہیں۔ شیعہ دوستو!

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

---

# ایک حدیث نبوی کی تصدیق واقعات سے

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ رات کو سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ چوہا بتی کھینچ کر لے جائے اور مکان کو آگ لگا دے۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل واقعہ اخبار "انقلاب" سے نقل کرتے ہیں ناظرین اسے پڑھ کر یہ جملہ زبان پر جاری کریں۔ {صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ} (ایڈیٹر)

"ایک چوہے نے گاؤں تباہ کر دیا"

[illegible] گھر جل گئے

[illegible]

(۴۳۸)

آتشزدگی کی ایک واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں آدھا گاؤں جل کر تباہ ہو گیا اور کئی مویشی جل کر ہلاک ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مکان میں مٹی کا دیا جل رہا تھا کہ ایک چوہے نے اسے گرا دیا۔ جس سے آگ لگ گئی بے شمار خاندان بے گھر ہو گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا ہے"۔ (انقلاب لاہور ۸ جون ۱۹۳۹ء)

---

## چند تجویزات ضروریہ

راقم الحروف ایک ادنیٰ خادم اہل حدیث ہونے کی وجہ سے مندرجہ ذیل معروضات ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوا ملتمس ہے۔ امید ہے کہ آپ ان تجویزات کے متعلق اپنی رائے عالیہ سے اظہار فرما کر مشکور فرمائینگے۔

(۱) اجرائے اخبار "اہلحدیث" سے آج تک کے فائل ہائے سے مختلف اقسام کے مضامین کو جمع کر کے جو مفید تر سمجھیں۔ کتابی صورت میں کلیات ثنائیہ جلد اول و کلیات ثنائیہ جلد دوم الخ ترتیب دے کر شائع کرنے کا اہتمام کیا جاوے تاکہ آنے والی نسل کو راہ ہدائت کا کام دے سکیں۔

(۲) "فتاویٰ ثنائیہ" کو کتابی صورت میں مدلل طور پر جمع کر کے شائع فرمایا جاوے۔ جیسے فتاویٰ نذیریہ۔[ا]

(۳) سوانح حیات ثنائیہ کو مکمل و مفصل سلسلہ وار حالات بترتیب سنین مرتب کیا جائے۔ جیسے حیات ولی

(۴) تفاسیر اربعہ کا خصوصاً و دیگر کتب ہائے موجودہ دفتر "اہلحدیث" کا عموماً اسلامی اخبارات میں اشتہار شائع کرایا جایا کرے۔ تاکہ غیر مذاہب بھی کتب ثنائیہ سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

(۵) تفسیر ثالث[ب] و رابع[×] کو مکمل کر کے طلباء و علماء کے سامنے برائے افادہ شائع کرنے کا مصمم ارادہ فرمایا جاوے تاکہ تفسیر القرآن و تفسیر ثنائی کی طرح پورے قرآن مجید کی ہر دو تفاسیر ہو جائیں[ج]

(۶) دفتر اہلحدیث کی طرف سے سال میں دو ہفتہ کے لئے رعائتی اشتہار کتب کا دیا جایا کرے۔

(۷) اخبار "اہلحدیث" کا بھی رعائتی اشتہار سال بھر میں نادار علماء و طلباء کے لئے مشتہر کیا جایا کرے تاکہ اشاعت میں شائد اضافہ ہو۔

زیادہ والسلام

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی)

---

# ارکان جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کا تبلیغی دورہ

ریاست کشمیر کے صوبہ جموں میں دو مقام میرپور اور کوٹلی ہیں۔ وہاں کے احباب اہل حدیث کا بہت مدت سے تقاضا تھا کہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا وفد ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ خاکسار (ثانی)، منشی محمد عبداللہ ثالث امرتسری اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی حضرت مولانا سیالکوٹی کی سرکردگی میں مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۹ء کو جہلم پہنچے۔ رات جہلم میں رہے اور اپنا فرض منصبی ادا کیا۔ یعنی توحید و سنت پر خاکسار اور مولانا نے تقریریں کیں۔ جہلم سے میرپور کا عام راستہ دریا کی طرف سے ہے۔ مگر کسی خاص وجہ سے منتظمین جلسہ نے کار کا انتظام کیا اور نہر کی سرکاری پٹڑی کی خاص اجازت لے لی تھی۔ بوجہ غیر متوقع تکالیف کے رات کے ½۱۱ بجے میرپور پہنچے۔ ان تکالیف کا ذکر کرنے سے احباب کو تکلیف ہوگی اس لئے اتنا ہی کافی ہے کہ

فی سبیل اللہ ما لقینا

۲۵۔ مئی کو جلسہ شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر حضرت مولانا نے فرمائی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صحیح تفسیر بیان فرمائی اور بعثت سید المرسلین سے قبل کی ضلالت و گمراہی کا نقشہ بتا کر فرمایا کہ جس طرح اس وقت ملت ابراہیمی کے آثار مٹ چکے تھے۔ آج بھی توحید و سنت کا صحیح نقشہ ملیا میٹ ہو رہا ہے۔ اسی غرض کے لئے جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کی بنیاد رکھی گئی ہے تاکہ لوگوں کو توحید باری و سنت رسول علیہ السلام کی صحیح تعلیم کما حقہ سکھائی جائے۔ آپ کے بعد مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی نے اتباع سنت پر مبسوط اور مؤثر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار (ثانی) نے اخلاق محمدی پر تقریر کی۔ بحمد اللہ اس اجلاس میں حاضرین نے کافی حظ حاصل کیا۔ اسی تاریخ کو پچھلے پہر میں بھی جلسہ ہوا اور نہائت ہی مؤثر تقریریں ہوئیں رات کو مولانا نے اسلام اور دیگر مذاہب پر دو گھنٹے تقریر کی۔

**۲۶۔ مئی ۱۹۳۹ء** کو ۹ بجے صبح سے گیارہ بجے تک جلسہ ہوتا رہا۔ مولوی احمد دین صاحب نے فاتحہ خلف الامام پر مدلل تقریر فرمائی۔ خاکسار نے رد بدعات پر تقریر کی۔ جمعۃ المبارک کی نماز مولانا نے پڑھائی اس کے بعد عاجز نے اڑھائی گھنٹے تک تقریر کی اور جمعیتہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کی تحریک کی۔ صدر انجمن جناب فضل دین صاحب بھٹی وکیل نے پُر زور الفاظ میں تائید کی۔ بحمد اللہ اراکین جمعیتہ کو بہت کامیابی ہوئی اور یہاں کا جلسہ ختم ہوا۔ ۲۷ کی صبح کو کوٹلی جانے کی تیاری ہوئی۔

**مبلغین جمعیتہ کوٹلی ضلع میرپور میں** ۲۷۔ مئی کو ہم سب کار پر سوار ہو کر بقصد تکلیف شاقہ کوٹلی پہنچے۔ راستہ میں جن مسلمانوں نے ہماری تکالیف شدید میں ہم کو راحت پہنچائی خدا ان کو جزائے خیر دے۔

۲۸۔ مئی کو جلسہ شروع ہوا۔ اغراض جمعیتہ کو بیان کیا گیا اور مؤثر تقریریں ہوتی رہیں۔ آخری دن مرزائیوں کو اجازت دی گئی کیونکہ ان کی طرف سے

---

× بیان الفرقان علی علم البیان۔ قیمت ۱۰/
[ب] تفسیر بالرائے۔ قیمت ۱/

[ج] ماتوفیقی الا باللہ۔ (اہلحدیث)

[ا] یہ تدوین صورتیں نقصان دہ ہیں۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

چھیڑ چھاڑ ہو رہی تھی۔ آخری جلسہ تک ان کو چیلنج کرتے رہے مگر سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

بحمد اللہ یہ جلسہ بھی بخیرہ خوبی ختم ہوا۔

**احباب توجہ کریں** ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ اراکین مبلغین جمعیۃ نے کس قدر جوکھوں کا سفر تبلیغ کے لئے اٹھایا۔ مگر آپ کو معلوم ہے کہ ایسے کٹھن کام بغیر تکلیف کے نہیں ہوتے۔ جس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ احباب بہت کم توجہ کرتے ہیں جمعیۃ کے رسائل جو چھپ چکے ہیں ان کو بھی نہیں منگاتے تاکہ جمعیۃ کی اعانت کے علاوہ دینی فائدہ بھی ہو۔ امید ہے کہ دوست ضرور توجہ فرمائینگے۔

بحمد اللہ اراکین جمعیۃ اس خطرناک راہ سے نجات پاکر یکم جون کو واپس آگئے۔ فالحمد للہ علیٰ کل حال۔

(راقم:۔ محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ)

---

یدعما من حدون اللہ ..... الیٰ آخرہ (پ ع) اور حنفی برادران کہیں کہ ہر قسم کی دعا حضرت رسول کریم سے کرنی چاہئے۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

مولانا صاحب کا دوسرا ارشاد:۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کے چار وزیر ہوتے ہیں اور میرے بھی چار وزیر ہیں۔ دو آسمان پر اور دو زمین پر۔ آسمانی وزیر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل اور زمینی وزیر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ۔ معلوم نہیں یہ بات کہاں تک صحیح ہے۔ مگر خیر آپ نے اس سے یوں استدلال کیا کہ وزیر بادشاہ کے ماتحت ہوتا ہے اور جب تک وہ کسی کام کے لئے بادشاہ کی منظوری نہ لے اس کے متعلق کچھ نہیں کر سکتا۔ اب چونکہ حضرت میکائیل آپ کے وزیر ہیں اور آپ کے ماتحت ہیں لہذا حضرت میکائیل کسی کو آپ کی منظوری کے بغیر رزق نہیں پہنچا سکتے جتنا آپ کہیں اتنا ہی پہنچاتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ تمام دنیا والوں کی روزی حضرت رسول کریم کے ہاتھ میں ہی ہے اور اسی طرح تمام دنیا کا نظام بھی آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔" العیاذاً باللہ ہے کوئی صحیح العقیدہ آدمی جو اس چیز کو تسلیم کرے۔

تیسرا نکتہ:۔ آپ نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت رسول کریم خدا کے پاس سے نمازیں اور روزے لے کر واپس ہوئے تو آپ لامکان کی وسعتیں اور آسمانوں کی مسافتیں طے کرکے جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو آپ نے اس میں کمی کرانے کے لئے کہا۔ اور آپ وہیں سے پھر دوڑے دوڑے اوپر گئے اور تخفیف کرائی۔ حتیٰ کہ تین چار مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اور اس سے استدلال یوں کیا کہ جس طرح حضرت رسول کریم دوڑے دوڑے واپس گئے اس طرح کوئی غیر تو کجا کوئی عزیز مہمان بھی اپنے میزبان کے گھر نہیں جا سکتا لہذا ثابت ہوا کہ وہ گھر بھی آپ کا اپنا تھا اور آپ کی شان ہی کچھ اور تھی۔ اب اس شان کو کچھ حنفی حضرات ہی خوب سمجھ سکتے ہیں کہ وہ شان کیا تھی۔ قرآن مجید نے تو اس معاملہ میں اسی قدر ... فرمایا ہے

---

بریلوی مشن

# فتحگڈھ چوڑیاں میں جلسۂ میلاد

(از قلم ایم عبداللہ صاحب سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام فتحگڈھ)

قصبہ فتحگڈھ چوڑیاں (جہاں گذشتہ ماہ اپریل میں اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ ہوا تھا) میں جہاں کسی کو معلوم بھی نہیں تھا کہ میلاد کیا ہوتا ہے وہاں آج میلاد منایا جا رہا ہے۔ جس کی تھوڑی سی کیفیت میں ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں:۔

میلاد نماز عشاء کے بعد شروع ہوا اور حسب معمول پہلے نعت خوانی ہوئی۔ جس میں اگرچہ توحید کی کافی دھجیاں اڑائی گئیں۔ لیکن میں یہاں بطور نمونہ ایک مصرعہ نقل کرتا ہوں وہو ہذا:۔

مرّا وڑی میم (م) دی پا کے۔ اپنے آپ نوں چھپا کے
نبی اکھواندا کیہڑا اسی

بالکل وہی مضمون ہے کہ

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

انا للہ! توحید کی کس قدر کھلے بندوں تردید کی گئی ہے کاش کہ برادران احناف آنکھیں کھولیں اور اپنے اس عقیدہ کو تعلیم قرآن سے جانچ کر توبہ کریں اور دنیا دار واعظوں کی طرف نہ دیکھیں۔

خدا خدا کرکے نعت خوانی ختم ہوئی اور مولانا صاحب گوہر اسیدی وعظ فرمانے کے لئے اٹھے۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن شریف کی چند آیات تلاوت فرمائیں مگر افسوس کہ وہی مسلمان جو نعت خوانی کے وقت تو حق حق کے نعرے لگاتے اور زمین سے اچھل رہے تھے قرآن خوانی پر اہل قبور کی طرح خاموش ہیں اور کسی کے منہ سے سبحان اللہ تک بھی نہیں نکلتا۔ بلکہ آپ کی وعظ شروع ہوتے ہی مسلمان اٹھ اٹھ کر چلنے لگے۔ افسوس ان نعت خوانوں اور نام نہاد واعظوں نے مسلمانوں کی ذہنیت کو کس قدر خراب کر ڈالا ہے کہ وہ شعر و غزل کے سوا کچھ سن ہی نہیں سکتے۔ خیر آپ کافی دیر تک وعظ کرتے رہے۔ میں نمونۃً آپ کے چند ارشادات ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے آپ نے آیت وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ تلاوت فرمائی۔ اور کہا کہ اللہ کے احسانوں میں ایک سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں مجسم رحمت بخش دی۔ اور جب کوئی آدمی خدا تعالیٰ سے کچھ دعا کرتا ہے تو اللہ میاں فرماتے ہیں کہ کیسے بے وقوف لوگ ہیں کہ میں نے تو انہیں مجسم رحمت بخش دی اور یہ لوگ اس سے دعا کرنے کی بجائے مجھ سے دعا کرتے ہیں، انہیں چاہئے کہ ہر قسم کی دعا اب انہیں سے مانگیں۔ توبہ! توبہ!! کیا کوئی موحد مسلمان یہ چیز تسلیم کر سکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔ اللہ میاں تو یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔ ومن اضل ممن

آپ نے اس طرح کے بہت سے ما بعد نکتے پیش کئے جو اگر سب بیان کئے جائیں تو میرا خیال ہے کہ اہلحدیث کے صفحات اس کے متحمل نہیں ہونگے۔

**التماس بخدمت برادران احناف و بالخصوص احناف نعت گو**

برادران احناف! آپ ہر سال میلاد مناتے ہیں۔ مگر کیا آپ نے کبھی اس کی صحت پر بھی غور کیا ہے۔ کیا آپ اس کے جواز میں کوئی آیت یا صحیح حدیث پیش کر سکتے ہیں اور ہاں کیا آپ قرون اولیٰ میں میلاد کا وجود ثابت کر سکتے ہیں۔ اگر جواب مثبت میں ہے تو ثبوت پیش کیجئے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اگر نہ کر سکیں اور ہرگز نہ کر سکیں گے تو کیوں اپنے فوائد دنیاوی کیلئے مسلمانوں کو غلط راستے پر چلا رہے ہو اور بالخصوص اپنے ننگڈھی بھائیوں کی خدمت میں میری التماس ہے کہ وہ ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر اپنے عقائد کو قرآن و حدیث سے جانچ کریں اور اپنی دنیا و عاقبت سدھارلیں۔ فقط والسلام!

# آریہ صاحبان سے سوالات

(از قلم محمد عبد المنان صاحب قریشی از رامپور منہاران)

(۱۹- مئی کے بعد)

(۱۶) اصول خداوندی یا قانون قدرت ہے کہ تمام سڑی گلی اشیاء میں کیڑے پیدا ہو جائیں۔ اگر ہم اپنے کھانے یا پانی کو اپنی لاپرواہی یا بدعنوانی سے ایسی حالت میں رکھ دیں کہ وہ سڑ گل جائے تو خدا اس میں کیڑے ڈال دیگا۔ اسی طرح اگر ہم اپنے یا اپنے مویشیوں کے زخموں کا اصول قدرت کے مطابق معقول علاج نہ کریں تو ان میں کیڑے پڑ جائیں گے یا پیدا ہو جائینگے اب بتلائیے کہ اگر قانون تناسخ صحیح ہے تو پرمیشر ہمارے افعال کا پابند ہو کر ان کیڑوں کی تخلیق کیلئے ہماری لاپرواہیوں اور کھانا پانی سڑانے کا محتاج اور دست نگر ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ جبکہ ایک جاندار کی روح فوراً ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کھانا یا پانی سڑنے کے وقت ہزاروں روحیں فی الفور بلا پوری پوری سزا بھگتے ہوئے اپنے اپنے اجسام کو چھوڑ کر ان کیڑوں کے اجسام میں داخل ہو جائیں لہذا ثابت ہوا کہ بروئے تناسخ کوئی روح ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اپنی قدرت سے جو چاہتا ہے اس کی تخلیق اپنے قانون اور مرضی کے مطابق کرتا ہے [illegible] جو چاہے فنا کرتا ہے۔ اوس کا فعل تخلیق ہمارے افعال پر منحصر نہیں ہے۔

(۱۷) ایک گدھے کی اگر گدھی سے جفتی کرائی جائے تو گدھا یا گدھی ہی پیدا ہوگی۔ لیکن اگر اُسی گدھے کی جفتی ایک گھوڑی سے کرائی جائے تو بجائے گدھے کے خچر ایک دوسری قسم کا جانور پیدا ہو جائیگا۔ تو بتلائیے کہ ایک گدھے کے نطفہ کے کیڑے جن میں پرمیشر نے بروئے تناسخ گدھا یا گدھی ہی بن جانیوالی ارواح داخل کی ہیں۔ انسان کی تدبیر یا حکمت عملی سے تبدیل ہو کر گدھے کی روح سے خچر کی روح کیسے بن جاتی ہے۔ یہاں انسان کی تدبیر کے سامنے بقول دیدک دھرم پرمیشر کی مجبوری اور بے بسی ثابت ہے یا نہیں۔ اسی طرح بروئے اصول طب اگر کوئی حاملہ عورت رات دن سانپ یا کسی دوسری شے کا خیال دل میں رکھے اور ان کے خیال پر ایام حمل میں ایسی شے کا غلبہ رہے تو بوقت پیدائش بجائے انسان کے سانپ یا وہی جانور پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی مثالیں اور واقعات بہت سے اخبارات میں دیکھنے میں آتے ہیں تو بتلائیے انسانی نطفہ کے کیڑے کی روح جو حسب خیالات عورت انسانی جون کی بجائے سانپ کی جون میں خلاف مرضی پرمیشر کیسے چلی گئی یا خلاف قانون تناسخ ایک انسان کا جسم اسی جنم میں سانپ کا جسم کیسے بن گیا۔ جبکہ وہ مرکر اور اس کی روح دوسری یونی میں جا کر نئے جسم کو حاصل نہ کر سکی۔ اور خلاف قاعدہ و قانون تناسخ انسانی یونی میں بندر۔ سانپ یا ہاتھی کیسے داخل ہو گئے۔ مزید یہ کہ جب عورت کے تخیل پر بچہ کے جسم اور ہیئت کا تغیر و تبدل و بناوٹ منحصر ہے تو پرمیشر کا قانون تناسخ کے ذریعہ سے جنم دینا کیا وقعت رکھتا ہے۔ اور جب بروئے طب عورت کے تخیل پر جسم اور جنم کی تبدیلی ایک ہی جون اور زندگی میں ہو جاتی ہے تو پرمیشر کا قانون تناسخ سراسر بیکار اور بے اثر ہے۔ اور جبکہ حسب قاعدہ تناسخ جو روح کسی جانور کے جون میں جا کر سزا بھگتنے والی ہوتی ہے اوسی قسم کی جانور کی یونی میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر مذکورہ بالا حالتوں میں اون حیوانی اجسام کو انسانی یونی میں کیوں داخل کیا جاتا ہے۔ غالباً ایسی روح کے لئے تب کوئی حیوانی یونی خالی دستیاب نہ ہوتی ہوگی تو پرمیشر مجبوراً جلدی اور گھبراہٹ میں جانور کے جسم میں جانے والی روح کو انسانی یونی ہی میں داخل کر دیتا ہے۔ اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسا عجیب الخلقت بچہ جلد ہی مر بھی جاتا ہے تو اوس کا سبب غالباً یہ ہے کہ جب اوس بچہ کی پیدائش پر پرمیشر کو شاید اپنی غلطی اور گھبراہٹ کا حال معلوم ہوتا ہے تو اوس پر پردہ پوشی کرنے کے لئے فوراً اوس بچہ کو مار بھی دیتا ہے تاکہ اس کی روح اب کسی مناسب جسم میں داخل کر کے غلطی اور بھول کی تلافی کر دے۔ دہن باد۔ عقیدہ تناسخ کی بدولت خدا کی قدرت کے کرشموں سے انکار کا یہی نتیجہ ہے۔

(۱۸) اور یہ اپنے اثر سے پرمیشر کے قانون تناسخ کی دی ہوئی سزا کو بھی دور کر سکتی ہیں۔ مثلاً پرمیشر نے ایک شخص کو ڈاڑھ کے درد کی سزا تین دن کے لئے دی ہے وہ کسی ڈاکٹر سے انجکشن کرا لیتا ہے اور داڑھ کا درد دور ہو جاتا ہے اور قانون تناسخ سے سزا [illegible] جھری کی جھری رہ جاتی ہے۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

ٹوٹنے پر مجبور کو کیسا بھینا اور لاچار کردیا۔ افسوس!

(۱۹) طبی اصول کی رو سے ناقص العقل، گونگی۔ مادر زاد بہری اور اندھی اور کمزور وغیرہ وغیرہ اولاد والدین کی بدعنوانیوں اور بدپرہیزیوں کی بدولت پیدا ہوتی ہے۔ آریہ صاجبان ان انسانی بدعنوانیوں اور بد پرہیزیوں کے نتیجہ کو پیدا شدہ بچہ کے پچھلے اعمال کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ جس کا ان کے پاس بروئے تجربہ اور مشاہدہ ایک رتی برابر بھی ثبوت نہیں ہے اور ماہران طب تجربہ اور مشاہدہ سے اپنے دعوے کو ثابت کرتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ طبی عقیدہ صحیح ہے اور عقیدہ تناسخ بالکل غلط اور محض وہم ہے۔ ماں باپ کے عمل کو بیٹے کا عمل بتلانا ایسا ہی ہے کہ

کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا

(۲۰) تمام ارواح اپنے اپنے جرائم کی سزا بھگت بھگت کر فرداً فرداً مختلف اوقات میں نجات یعنی چھٹکارہ پا رہی ہیں یا ایک ہی وقت سب کے چھٹکارہ پانے کے لئے مقرر ہے۔ اگر فرداً فرداً مختلف اوقات میں چھٹکارہ پا رہی ہیں تو بتلائیے کہ وہ ارواح جو چھٹکارہ پا رہی ہیں کہاں رہتی اور کیا کرتی ہیں۔ اور اگر ایک ہی وقت چھٹکارہ کا سب کے لئے مقرر ہے تو یہ بات عقلاً ناممکن ہے۔ کیونکہ اعمال انسانی کا سلسلہ برابر جاری رہے گا اور ہر روح ایک ہی عمل نہیں کرتی۔ سب کے اعمال جدا جدا ہوتے ہیں جن کی نوعیت دیکھتے ہوئے اون کی سزا کا خاتمہ ایک ہی خاص وقت پر ہونا ناممکن ہے۔ لہذا عقیدہ مسئلہ تناسخ قطعی غلط اور ناقابل قبول ہے۔

(۲۱) قدرتی قاعدہ اور اصول کی بنا پر جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا انسانی اور حیوانی پیدائش بڑھتی اور ترقی نسل ہوتی رہے گی۔ جیسا کہ آپ مردم شماری اور مویشی شماری سے دیکھ رہے ہیں۔ اب مسئلہ تناسخ کو مانتے ہوئے نیک اعمال کا نتیجہ انسانی آبادی اور بد اعمال کا نتیجہ حیوانی آبادی کی ترقی ہے حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ وہاں دونوں قسم کی مخلوق بڑھ رہی ہے۔ حالانکہ سوائے چند لاکھ آریہ صاجبان کے دیگر تمام مذاہب کے لوگ بقول انکے بے دھرم اور گناہگار ہیں۔ لہذا انسانی آبادی بہت ہی کم اور حیوانی بہت زیادہ ہونی چاہئے جو کہ نہیں ہے لہذا مسئلہ تناسخ غلط اور وہم محض ہے۔

(۲۲) تقریباً دنیا میں سوائے ہندوستان کے اور کہیں ہون وغیرہ نہیں ہوتا یا نہیں کیا جاتا۔ لہذا سوائے ہندوستان کے سب جگہ کی ہوا ناصاف اور اس کی وجہ سے بیماری اور امساک باراں سے قحط پھیلا رہنا چاہئے۔ حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ تمام دنیا میں نہ اس قدر ہوا ناصاف ہے نہ اس قدر بیماری اور نہ اموات نیز نہ وبا طاعون۔ ہیضہ وغیرہ کا زور نہ امساک باراں اور نہ قحط کا دور دورہ ہے۔ بلکہ یہ سب باتیں جب سے آریہ صاحبان کی جدوجہد ہندوستان میں ہوئی ہے زیادہ ہو رہی ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ ہون ہی ان تمام بیماریوں اور قحط وغیرہ کی جڑ اور باعث ہے۔ (باقی آیندہ)

# شاعری اور اسلام

## شعرائے کرام سے اپیل

(از محمد ابوالخیر صاحب بدر رحمانی پریوائی حال مئو ائمہ)

شاعری فی نفسہٖ کوئی قبیح چیز نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک ہتھیار ہے اس کے ذریعہ سے بھی تبلیغ کا کام بخوبی طور پر انجام دیا جا سکتا ہے۔ شاعری ہی تو وہ چیز ہے جس سے شاعر اسلام حضرت حسان رضؓ کافروں کو جواب دیا کرتے تھے اور داعی اسلام نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ممبر رکھا کرتے تھے لیکن اگر اسی شاعری کو خلاف محل استعمال کیا جائے جیسا کہ آجکل کے شعرا کر رہے ہیں۔ اس شاعری کو اسلام نہائت ہی بدترین اور قابل نفرین چیز قرار دیتا ہے اور اسی شاعری کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ فرمان باری ہے ۔

والشعراء یتبعھم الغاون الآیہ

خصوصیت کے ساتھ اس زمانے کے شعراء فضول چیزوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو ایسی بات کہہ جاتے ہیں جو اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہوا کرتی ہے۔ لیکن ہمارے شعرائے کرام کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہوا کرتی۔ حالانکہ یہ بھی قابل مواخذہ چیز ہے لیکن جب اس قسم کے لوگوں کو روکا جاتا ہے تو فوراً جواب دیا جاتا ہے کہ بھائی یہ تو شاعری کی دنیا ہے یعنی مذہب اور شریعت سے کیا مطلب، چاہے جس طرح بکو اس اور فحش گوئی سے کام لے۔ کچھ حرج اور مضائقہ نہیں۔ شعرائے کرام کو میرا نہائت ہی مخلصانہ اور ایماندارانہ مشورہ ہے کہ وہ ان فضولیات اور ذٹلیات سے اجتناب اور احتراز کریں اور زانوئے تلمذ ان لوگوں کے سامنے تہہ کریں جن کے اندر شان موحدانہ پائی جاتی ہو۔ خیالات و اعتقادات اچھے ہوں۔ کم ازکم یہ بات تو ضرور ہونی چاہئے کہ جس شخص کو ہم نے استاد بنا رکھا ہے یا اس سے حسن عقیدت رکھتے ہیں اس کا اثر ہمارے اوپر نہ پڑ سکے۔ جیسا کہ بعض لوگ انتہائی جوش عقیدت میں اس چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ یہی بات آیندہ چل کر نہائت خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ میرے ایک عزیز دوست کا واقعہ ہے جن دنوں وہ تعلیم حاصل کر رہے تھے میں نے ان کی ایک نظم غیر مطبوعہ دیکھی تو آپ نے بجائے بسم اللہ کے یا استاد لکھ رکھا تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے سخت حیرت اور حد درجہ کا افسوس ہوا کہ ایک اہل حدیث طالبعلم اور اس قسم کی لغزش۔ میں نے فوراً ان سے کہا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے استاد کا یہی طریقہ ہے۔ میں نے کہا آپ صرف شاعری کی اصلاح لیا کریں جوش عقیدت میں ایسا تجاوز نہ کیا کریں اور پھر صاحب علم ہو کر۔ اس کے بعد ان کے استاد نے خود ان کو اس سے روک دیا اور کہا بسم اللہ لکھا کرو۔ یہ ہے ہماری حسن عقیدت کہ کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ جناب سیماب صاحب اکبر آبادی جن کا شمار بہت بڑے شاعروں میں کیا جاتا ہے اور شاعر مشرق لکھا جاتا ہے اگرچہ وہ خود بھی متشرع نہیں ہیں پھر بھی آجکل اس بات پر بڑی سختی سے زور دے رہے ہیں کہ تمام واہیات کے الفاظ شاعری سے یک دم اڑا دیئے جائیں۔ امید واثق

# فتاوی

س ۱۶۱} سنتھال پرگنہ میں جو سنتھال رہتے ہیں خنزیر و مری مردار چیز کھاتے ہیں اور ہمیشہ نجاست میں ڈوبے رہتے ہیں گویا جتنی ہی برائیاں ہیں سب ان لوگوں پر ختم ہیں۔ اب اگر کوئی مسلمان ان کے ہاتھ کے پانی سے کھانا پکاوے اور کھائے اور گوشت بھی انہی سنتھال سے کٹوائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شادی میں انہی سنتھال سے یہ سب کام لیا گیا ہے۔ اس کا کھانا آیا حلال ہوگا یا حرام؟ (محمد ظہیر الدین از بستہ علاقہ سنتھال پرگنہ)

ج ۱۶۱} ان لوگوں کے ہاتھ صاف ستھرے کرائیں اور کام لیں تو جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

س ۱۶۲} مسمات راج بی بی بنت خیر الدین مذہب اہل حدیث کا عقد عمر گیارہ سال مسمی شیرا ولد گگو کے ساتھ کیا گیا جو شراب خور اور ڈاکو اور بے نماز ہے۔ اور عرصہ تین سال سے اس کو ہر طرح فہمائش کی گئی مگر وہ باز نہیں آتا۔ آخر پنچایت مع گاؤں کے تراڈ آدمی کی لیکر اوس کو کہا گیا کہ برے کاموں سے توبہ کر اور باز آ۔ لڑکی کو ہم تمہارے ساتھ کر دیتے ہیں ہمارے رو برو توبہ کر اور حلف اٹھا۔ اوس نے صاف انکار کیا۔ اور لڑکی نیک ہے اوس کے پاس جانے سے انکاری ہے۔ کیونکہ لڑکی کو پہلے روز اوس نے سخت الفاظ بولے جو قابل تحریر نہیں اور یہ بھی کہا کہ میں تم کو فروخت کر کے روپے لے لونگا اور شراب نوش کرونگا۔ لہذا ملتمس ہوں کہ ایسے نکاح کا قرآن شریف اور حدیث کے موجب کیا حکم ہے؟

(میاں عبد اللہ امام مسجد موضع ... [illegible] ضلع [illegible])

ج ۱۶۲} لڑکی حاکم کے ... [illegible] عدالت میں فسخ نکاح کا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کرا لے۔ [illegible]

س ۱۶۳} (الف) فجر مغرب اور عشاء کی نمازوں میں قیام کے موقع پر بحیثیت مقتدی کیا پڑھنا چاہیے جبکہ امام کے الفاظ پورے طور پر سنے جا سکیں۔

(ب) مذکورہ نمازوں میں قیام میں کیا کچھ پڑھنا چاہیے جبکہ امام کے الفاظ پورے طور پر نہ سنے جا سکیں۔

(ج) ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام کی اقتداء کرتے ہوئے قیام میں کیا پڑھنا چاہیے۔

(عبد الواحد از لکھنؤ)

ج ۱۶۳} تینوں صورتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تم امام کے پیچھے ہو تو سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القراءۃ للبیہقی)

س ۱۶۴} ایک آدمی نماز با جماعت شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا ہے ابھی پہلی ہی رکعت شروع ہوئی ہے۔ اس پہلی رکعت میں کس وقت تک شامل ہو جائے کہ اُس کی نماز پوری با جماعت تصور کی جا سکے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہو سکا ہے تو جماعت کے بعد بقیہ ایک رکعت نماز کس طرح ادا کرے۔ یعنی سبحانک ..... الخ سے لیکر سورہ فاتحہ اور کچھ حصہ قرآن مجید پڑھے یا کچھ کم و بیش۔ نیز چوتھی رکعت میں شامل ہونے والا آدمی جب باقی تین رکعت نماز اکیلا شروع کرتا ہے۔ ان تینوں میں سے پہلی رکعت میں جو حقیقت میں اُس کی دوسری رکعت ہے۔ التحیات میں بیٹھے یا نہ بیٹھے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۶۴} شخص مذکور سورہ فاتحہ پڑھ لے تو پہلی رکعت مکمل شمار ہوگی۔ دوسری تیسری چوتھی میں شامل ہونے والا اخیر کو آخری حصہ جان کر نماز پوری کرے۔ یعنی سبحان نہ پڑھے اور پچھلی دو یا ایک رکعت میں (جو باقی ہے) صرف سورہ فاتحہ پڑھے اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھی ہیں ان کو پہلی سمجھے یعنی ترتیب ... [illegible] رکھے۔ مگر چوتھی رکعت میں ملا ہے تو امام کے پیچھے جو رکعت پڑھے اس کو دوسری رکعت سمجھ کر اس کے بعد التحیات پڑھے۔ (دیو [illegible] فریب [illegible])

س ۱۶۵} ... [illegible] سود ملے تو اب اُس کا کیا علاج ہے صرف توبہ کافی ہے یا وہ سود کس طرح کس کو دیوے۔

(محمد ... [illegible] از ... [illegible] کوٹلی)

ج ۱۶۵} کیش سرٹیفکیٹ کے انٹرسٹ کے متعلق علماء کرام کو کلی اختلاف ہے جو اس کو جائز سمجھتے ہیں وہ اس کا کھانا بھی جائز سمجھتے ہیں۔

س ۱۶۶} بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے کہا تھا کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم اور آسیہ (زن فرعون) سے کر دیا ہے۔ جس پر حضرت خدیجہ نے آپ کو مبارک باد دی۔ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں۔ اور کس کتاب میں کن الفاظ سے آئی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ تو نہیں کہ اگلے جہان میں آپ کا نکاح ان سے بھی ہوگا۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶۶} یہ روایت کنز العمال میں ہے جو صحت کے درجے کو نہیں پہنچی۔ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا نکاح جنت میں کر دیگا۔ چنانچہ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ "زوجهای فی الجنة" یعنی آسیہ اور مریم دونوں جنت میں میری بیویاں ہونگی۔

س ۱۶۷} مرزائی لوگ ہم کو اسلام علیکم کہتے ہیں ہم کیا جواب دیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۷} مرزائی اگر اسلام علیکم کہے تو جواب میں وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے لا تبدؤا بالسلام الیہود والنصاری (مشکوۃ) اس کی شرح میں شراح حدیث نے لکھا ہے کہ کوئی یہودی یا نصرانی کسی مسلمان کو اسلام علیکم کہے تو جواب میں وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق اب فتویٰ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی ان کا معاملہ قد تبین الرشد من الغی تک آ پہنچا ہے۔ ان کے لئے ہمارے رسائل الہامات مرزا وغیرہ ملاحظہ کریں۔ (... [illegible] داخل فریب [illegible])

س ۱۶۸} ایک آدمی تحریک خاکسار میں داخل ہے اس کے عقیدہ کے متعلق ہونے کا ذکر کرتا ہے لیکن ... [illegible] تحریک کی تعلیمات پر اعتراض کیا جائے تو ... [illegible] جماعت کی تکمیل وغیرہ کے لئے ... [illegible] علامہ مشرقی ... [illegible] دیتا ہے کیا ... [illegible] جائز ہے؟ (محمد شفیع اہل حدیث ننگر ... [illegible])

ج ۱۶۸} تحریک خاکسار کا بانی ... [illegible] تذکرہ ... [illegible] کہ میری کتاب تذکرہ کو ... [illegible] ان کے ذہن میں ڈالتا ہے کہ تذکرہ جیسی کتاب دنیا میں کوئی نہیں۔ بلکہ قرآن و ... [illegible] تذکرہ کی ... [illegible] کل تفسیر ... [illegible] حالانکہ اس ... [illegible]

[illegible]

# متفرقات

**اہلحدیث کی ترقی** ناظرین حیران ہوتے ہونگے کہ گزشتہ ہفتے اہلحدیث ایک روز پیچھے کیوں پہنچا۔ عام طور پر ٹھیک وقت پر بھیجا جاتا ہے لیکن کبھی کبھی وقت مقرر سے پہلے بھی حاضر ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کی وجہ بتاتے ہیں۔ جب کبھی ڈاک خانہ میں جمعرات کے روز تعطیل ہوتی ہے (جو اخبار کے پوسٹ کرنے کا دن ہے) تو ڈاکخانہ کہتا ہے کہ بجائے جمعرات کے اخبار بدھ کو یا جمعہ کو پوسٹ کرو۔ جمعہ کے روز روانہ کرنے میں ناظرین کی تکلیف انتظار کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش کرکے بدھ کے روز ہی ڈاک خانہ میں دیا جاتا ہے۔ گزشتہ ہفتہ کا واقعہ خصوصاً قابل ذکر ہے۔ قریباً بارہ بجے ڈاک خانہ سے اطلاع ملی کہ کل بادشاہ کے یوم ولادت کے سلسلہ میں ڈاک خانہ میں تعطیل رہیگی اس لئے شام کے تین بجے تک اخبار دے سکتے ہو ورنہ جمعہ کے دن دینا پڑیگا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ اتنے قلیل وقت میں کس پھرتی اور کس قدر اخراجات سے یہ آگے کا کام انجام پذیر ہوا ہوگا۔ اس پھرتی اور چابکدستی کا انعام "اہلحدیث" اپنے ناظرین سے ترقی اشاعت کی صورت میں چاہتا ہے۔ اس کی اشاعت میں جتنی ترقی ہوگی اتنی ہی ترقی اہلحدیث کے اصل مقصد (توحید و سنت) کی اشاعت میں ہوگی۔

**بلاغ امرتسر** امرتسر کے اہل قرآن (منکرین حدیث) گروہ کا رسالہ ہے۔ جس میں رطب و یابس طریق سے حدیث نبوی کی تکذیب کی جاتی ہے۔ "اہلحدیث" میں بارہا اس سے خطاب ہوتا رہا اور حسب ضرورت ہوتا رہیگا۔ انشاء اللہ۔ قیمت سالانہ تین روپیہ۔

پتہ۔ منیجر رسالہ بلاغ امرتسر

**ضرورت رشتہ** ایک اہلحدیث لڑکے کے لئے ایک [illegible]

پتہ ۵ با وعبد العزیز صاحب نقشہ نویس۔ بلڈر چیف انجینئر بی۔ ریلوے جمالپور

**مولوی عبد المجید صاحب** نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور سے جملہ اسلامی اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کے نام اپیل کرتے ہیں کہ اپنے ذاتی اور نجی رنج و غصہ کا اظہار بذریعہ اخبارات نہ کیا جائے کیونکہ یہ طریق بجائے خود مذموم ہے۔

# جلسہ احرار قادیان میں

## میں
## اور میرے خاص احباب شریک ہونگے

اس کی وجہ احرار کو معلوم ہے

(ابو الوفاء)

# جلدی کیجئے

"اہلحدیث" ۲۶ مئی میں اعلان کیا گیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ کے متعلق کار آمد اور مفید لٹریچر بصورت رسالہ مرقع قادیانی و اخبار شہنۂ قادیان مہیا ہوا ہے۔ طالبین جلد منگوالیں۔ بعض شائقین نے یہ نادر اور مفید لٹریچر طلب کر لیا ہے۔ اب مکرر اعلان کیا جاتا ہے کہ ابھی چند فرمائشات کی تعمیل کی گنجائش ہے۔ لہٰذا شائقین ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر جلد منگوالیں۔ ورنہ پھر ڈھونڈھنے سے ہاتھ آنا مشکل بلکہ محال ہو جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**ضروری اعلان** اہلحدیث پرچہ ۲۱ [illegible] ۲۹ صفحہ پر ایک اشتہار بابت فروخت کتب عبد الکریم صاحب [illegible] ایم بی سکول اودے گیری ضلع نلور شائع ہوا تھا۔ اس کی بابت بعض حضرات نے کتب نہ ملنے کی تحریری شکایت بھیجی ہے۔ مشتہر مصنف کا انتقال ہو چکا ہے جس کی [illegible] اہلحدیث ۲ جون میں شائع ہو چکی ہے اسلئے [illegible]

جملہ اصحاب مطلع رہیں کہ ایسی شکایت کا کسی قسم کا تعلق دفتر سے نہیں ہے بلکہ بابت ان کے ورثاء سے خط و کتابت کی جائے۔ (منیجر اہلحدیث)

**غریب فنڈ** میں از تنویر فنڈ [illegible] بقایا بذمہ فنڈ ۱۵
**اصحاب خیر** غرباء کے شوق اخبار کا خیال فرماتے ہوئے اس فنڈ کی امداد کرکے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

**مکتوب نڈیاڈ** ۱۹ مئی کو حاجی عبد الغفار صاحب مرحوم دہلوی کا جنازہ غائبانہ جماعت اہل حدیث اور دیگر اہل اسلام نے تقریباً پانچسو کی تعداد نے جامع مسجد نڈیاڈ میں پڑھا۔

**یاد رفتگان** میری والدہ محترمہ ۵ جون کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (حاجی محمد صدیق پھاٹک حبش خان دہلی)

ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہا وارحمہا۔

**کارگذاری دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندرآباد** (منقاتائیں سکندرآباد وارد حیدرآباد بیان انجمن) مذکور کی اعلیٰ ترین مذہبی سرگرمیاں دیکھنے میں آئیں جیسا کہ اسکے رسائل کی اشاعت سے ظاہر ہے جو ماہانہ یا بوقت ضرورت شائع کئے گئے ہیں شیلا شریف اور اسکی حقیقت "اسلامی عید اور مسلمانوں کے فرائض" "شہادت امام حسین سے توحید کا سبق" "خطبہ معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ" "خطبہ امیر المؤمنین حضرت عمر ابن عبد العزیز" رسالہ تبلیغ اسلام "خطبہ جمعہ اور اس سے شرعی مقاصد" وغیرہ وغیرہ۔ الحاصل دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندرآباد کی یہ مذہبی خدمات نہایت مخلص اور مفید ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس انجمن کے زیر اہتمام ایک دار العلوم عام اعلیٰ پیمانہ پر بھی قائم کیا جانے والا ہے۔ اس انجمن کے سرپرست عالی جناب حافظ محمد یوسف صاحب حیدرآبادی ایجنٹ روشن کمپنی سکندرآباد اور معتمد مرزا [illegible] صاحب ہیں۔ جن کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی [illegible] مساعی کو درجہ قبولیت عطا فرما کر اس کا اجر دارین میں [illegible]

# ملکی مطلع

## ڈاکٹر اقبال کا مزار

### جس سے وہ بیزار

پنجاب میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت ایک ممتاز شخصیت تھی۔ ان کے امتیاز کی حیثیتیں مختلف ہیں عام رائے میں ان کو ایک فلسفی شاعر کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے مگر ہم ان کو بحیثیت ایک موحد مسلمان کے دیکھتے رہے ہیں۔ کیونکہ آپ ایک باکمال عالم اور پکے موحد مولانا غلام حسن سیالکوٹی مرحوم کے صحبت یافتہ تھے۔ ہمیں مرحوم کے عقائد کا پورا علم ہے۔ جنہیں آپ اپنی صحبت میں بیان کیا کرتے تھے۔ آپ آج کل کی پیر پرستی، قبہ پرستی اور مزار پرستی سے سخت بیزار تھے اور ان افعال کو اسلام میں رخنہ اندازی سمجھتے تھے۔ آج ہم ان کے متعلق اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ ان کی قبر پر ایک قبہ بنایا جائیگا جس پر پچیس ہزار روپیہ لاگت آئیگی۔ خدا جانے مسلمان اسلام اور اہل اسلام کی ضروریات کو کب سمجھیں گے۔ گذشتہ رمضان سے چند روز پہلے ہمیں جلسۂ اہلحدیث کے موقع پر بریلی جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں سننے میں آیا کہ مولوی احمد رضا خان کی قبر پر جو قبہ بن رہا ہے اس پر تیس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور ابھی کام باقی ہے۔ پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں گولڑہ ایک معمولی گاؤں ہے۔ وہاں پیر مہر علی شاہ کی قبر پر جو قبہ بنایا گیا ہے اس پر اسی ہزار روپیہ خرچ ہوتا بیان کیا جاتا ہے۔ [illegible] پنجاب میں چلے جائیے۔ جہاں تک [illegible] ایسے ملیں گے جن پر ہزاروں روپے [illegible] معلوم [illegible] ان لوگوں کو خدا نے [illegible]

ایک عذر ہو سکتا ہے۔ جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ قبے تحصیل زر کے لئے بہت اچھے ذرائع ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اقبال کا قبہ کس کام آئیگا؟ ہم ان کے مخلص احباب سے خصوصاً ان سے جو اہل توحید بھی ہیں۔ یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا ان کے نزدیک یہ قبہ ڈاکٹر صاحب کے حسب منشا بنے گا یا ان کے خلاف منشا؟ بس یہی ایک سوال ہے جو ہم کسی انسان کی زبان سے نہیں بلکہ ایمان سے اور ضمیر سے کرتے ہیں کہ وہ بتائے کہ ڈاکٹر اقبال کی روح ان کے اس فعل سے خوش ہوگی یا ناراض؟ ان لوگوں کو غالباً مرزا غالب مرحوم کے ایک شعر سے دھوکا لگا ہے جو یہ ہے ؎

پس مردن بھی دیوانہ زیارت گاہ طفلاں ہے
شرار سنگ نے کی گل فشانی میری تربت پر

لیکن جو لوگ مرزا غالب اور ڈاکٹر اقبال کی شخصیتوں کو جانتے ہیں وہ اس شعر کو کبھی سند نہیں لا سکتے۔ مختصر یہ ہے کہ ہم ڈاکٹر اقبال کو بحیثیت ان کے مذہبی خیالات کے دیکھتے ہیں اور یہ قبہ ساز ان کو بحیثیت ایک شاعر کے دیکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری رائے کا ان سے مختلف ہونا ضروری ہے۔ یہ مصرع بالکل صحیح ہے

ع نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

---

## لکھنؤ میں مصنوعی جنگ

اسلام کی تاریخ زندہ ہے۔ اہل اسلام اس پر فخر کر سکتے ہیں۔ مگر اس بات سے ان کی گردنیں مارے شرم کے جھک جاتی ہیں کہ جس قدر انہوں (مسلمانوں) نے اغیار کے مقابلہ میں اٹھ اٹھا کر کامیابی حاصل کی تھی اس سے کئی گنا زیادہ آپس ہی میں لڑ کر کشت خلافت عباسیہ اور حکومت مغلیہ تو ابھی افسانۂ زمانہ بھی [illegible] میں اپنی [illegible] گرنا سرنگوں ہو گئیں۔ مسلمانان ہندوستان کو زندہ قوم کہنا سخت مشکل ہے۔ [illegible] نہ تھا [illegible]

گئی۔ یہاں تک کہ شکستہ کا خاتمہ ظہور پذیر ہوا۔ جس پر آخری بادشاہ دہلی نے یہ مصرع کہا ع

بس ظفر اب ہو چکی ہے تیغ ہندوستان کی

اودھ کے صوبہ میں چند ضلعوں پر حکومت اسلامیہ باقی تھی۔ جس کے حکمران اعتقاداً شیعہ مذہب رکھتے تھے۔ مگر وہ عیش و عشرت میں ایسے منہمک کہ جس کا مآل سلطنت کا زوال ہوا۔ فافہم!

اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد بھی لکھنؤ ایک بارونق شہر کی حیثیت میں آباد رہا۔ جس پر یہ کہنا بالکل بجا تھا ؎

نہ کچھ پیری چلی باد صبا کی
بگڑ کے سفید بھی زلف اسکی بنا کی

لیکن آج کل جو ہنگامہ لکھنؤ میں برپا ہے۔ اس کی خرابی کا نتیجہ پہلی خرابی سے زیادہ مہلک ہے۔ کیونکہ پہلی خرابی کے زمانے میں اسلام کے مختلف فرقوں میں اتنی وسیع خلیج حائل نہ تھی جتنی کہ آجکل ہو رہی ہے۔ شیعہ اخبارات "اہلحدیث" سے خفا ہیں کہ "اہلحدیث" ان کی تبرا گوئی کو برا کیوں کہتا ہے؛ جواباً اہلحدیث عرض کرتا ہے کہ میں صرف تبرا گوئی سے منع نہیں کرتا بلکہ ہر ایک جدید مذہبی رسم سے منع کرتا ہوں۔ چاہے وہ تعزیہ ہو یا علم، مولود ہو یا تبرا۔ ہاں وہ یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتا کہ مدح صحابہ کے لئے جلوس نکالنے کی رسم صحابہ و تابعین کے زمانہ میں نہ تھی۔

اپنی رائے کے اظہار کے بعد شیعہ کتب سے ایک حکایت پیش کی جائے تو شاید سمجھ جائیں کہ لکھنؤ کے حنفی رجحن کو شیعہ اخبار وہابی کہکر وہابیوں کی مردم شماری بڑھاتے ہیں) یہ عذر کر سکتے ہیں بجھا شیعہ نے متعہ کے متعلق کیا تھا۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ لاہور کے مولوی قاسم شاہ صاحب مرحوم اپنی کتاب برہان المتعہ میں لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں یہ لوگ دمشق، متعہ کے ابطال پر کمربستہ ہو [illegible] میں شیعہ مومنین کو متعہ پر خاص [illegible] ممکن ہے کہ لکھنؤ کے سنی حنفی [illegible]

ahmadimuslim.de

[illegible] مٹانا چاہتے ہیں۔ چند دلیل ہم نے ان کی طرف سے پیش کی [illegible] رہنمائی [illegible] وہی ہے جسے ہم اوپر پیش کر چکے ہیں۔

**بعد القتیا والتی** ہم بہر دو فریق سے عرض کرتے ہیں کہ وہ ادا دی سے کام لے کر مسلمانان ہندوستان پر کرم فرمائیں۔ کیونکہ خدا کا سچا دین اسلام دونوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

دونوں کی اس نزاع نے مجھ کو مٹا دیا

## یورپ کا مطلع

### روز بروز مکدر ہوتا جا رہا ہے

جب چند روز گرم گرم خبریں نہیں آتیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ امن ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ گرم خبروں کی آمد کا رکنا اسی طرح ہے جس طرح آندھی سے کچھ عرصہ پہلے ہوا رک جاتی ہے۔

یورپ کے حکمراں بدستور ایک دوسرے کے داؤ گھات میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کا کوئی وقت اس کام سے غفلت میں نہیں گزرتا۔ آج کل برطانیہ کا مرکز برطانیہ اور روس کا معاہدہ ہے۔ سلطنت روس کی حیثیت اس وقت ایسی سمجھنی چاہیئے کہ کسی کمیٹی میں حاضر ممبر گیارہ ہیں۔ کسی تجویز پر پانچ ایک طرف ہو گئے اور پانچ دوسری طرف۔ دونو فریق گیارھویں ممبر کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ کدھر ہوتا ہے۔ ہر پارٹی اسکی خوشامد کرنے اور پھسلانے میں لگی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ گیارھواں ممبر جس پارٹی کی طرف ہوگا اسی کا پلہ بھاری ہو جائیگا۔ مگر وہ گیارھواں ممبر بڑا چالاک ہے جو دونوں پارٹیوں سے اپنے فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہی مثال روس کی ہے۔ برطانیہ اور جرمنی دونو سلطنتیں اس کا تعاون چاہتی ہیں۔ برطانیہ سے اس کی حدود نہیں ملتیں مگر جرمنی سے ملتی ہیں۔ دونو فریق اس پر [illegible] ڈال رہے ہیں۔ وہ دونوں کی باتیں سنتا ہے مگر کسی سے وعدہ نہیں کرتا۔

روس کی مطلب [illegible] نے زار روس کے زمانہ میں [illegible] جنگ عظیم کے خاتمہ پر جب انقلاب برپا کیا تھا۔ تو ان کے کام میں سب سے زیادہ برطانیہ نے روڑا اٹکایا تھا۔ یہ واقعہ اس زمانہ کے اخبارات میں مفصل ملتا ہے۔ روسیوں کو یہ واقعہ یاد ہوگا۔ لیکن سیاسیات میں ماضی کی بجائے حال اور مستقبل کا لحاظ زیادہ رکھا جاتا ہے۔ اسی لئے روسی حکومت بھی غالباً ماضی کا لحاظ نہیں رکھیگی بلکہ اپنے موجودہ اور آیندہ فوائد کو ملحوظ رکھے گی۔

اخباروں میں یہ خبر پے در پے آ چکی ہے کہ ترکوں نے انگریزوں سے معاہدہ کر لیا ہے۔ ہمارے خیال میں انہوں نے فیس لئے بغیر یہ کام نہیں کیا ہوگا۔ چنانچہ اخبارات میں یہ خبر آ گئی ہے کہ فرانس نے ترکوں کو اسکندرونہ (جو شام کا ایک ضلع ہے اور جنگ عظیم سے پہلے ترکوں کے ماتحت تھا) واپس دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں فرانس کے ساتھ بھی ترکی کا معاہدہ ہو جائے گا۔

ہمارا خیال کچھ دور تک پہنچتا ہے۔ وہ یہ کہ ترکوں کا معاہدہ روسی مشورہ کے بغیر نہیں ہؤا ہوگا۔ کیونکہ روسیوں سے ان کی موافقت جنگ عظیم کے خاتمہ سے چلی آئی ہے۔ روس ہی کی شرکت سے وہ قسطنطنیہ واپس لے سکتے تھے۔ بہرحال ہمیں سلطنت روس کی یکسوئی کا علم ابھی تک نہیں ہؤا۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ برطانیہ سے متحد نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ شاید شریک جنگ بھی نہ ہو۔ کیونکہ اس کو اندرونی بغاوت کا اندیشہ بہت زیادہ ہے۔ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

## سرکاری اطلاع

محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے ایک ڈویژنل فروٹ شو (جس میں صرف آم اور کھجوریں رکھی جائیںگی) صرف قسمت ملتان کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال مظفرگڑھ میں ۲۸ اور ۲۹ جولائی ۱۹۳۹ء کو منعقد کی جائیگی اس نمائش کی اغراض یہ ہیں:

(۱) پھلوں کی کاشت کرنے والوں۔ [illegible] کے سوداگروں اور خریداروں کے درمیان گہرا ربط قائم کیا جائے۔

(۲) عوام کو آموں اور کھجوروں کے بہترین نمونوں اور اقسام سے بعض مقامات سے جہاں وہ پیدا ہوتے ہیں روشناس کرایا جائے۔ تاکہ بہتر قسم کے پھل کاشت کرنے کا شوق پیدا ہو۔

(۳) سوداگروں کو اپنے پھلوں کی نمائش کے بہتر طریقے اختیار کرنے کی ترغیب دی جائے۔

(۴) مختلف مقامات پر ایسے درختوں کا پتہ لگایا جائے جو بلحاظ نفاست و پیداوار بہترین قسم کا پھل دیتے ہیں۔

(۵) پھلوں کی کاشت اور بیوپار کرنے والوں اور ایسے درختوں کے مالکوں کے مابین رابطہ قائم کیا جائے۔

(۶) پھلوں کی کاشت کرنے والوں میں بہترین قسم کے پھلدار درختوں کی کاشت کرنے کا شوق مقابلہ پیدا ہو۔ نیز اعلیٰ درجہ کے درختوں سے قلمیں حاصل کر کے پھلدار درختوں کی کاشت کرنے والوں کو مہیا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

پھلوں کی اس متذکرہ بالا نمائش میں بہترین اقسام کے واسطے نقد روپیہ کے انعامات اور سارٹیفکیٹ دیئے جائیں گے۔ (لاہور ۹۔جون ۱۹۳۹ء)

**مضامین آمدہ** مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی عبد السلام صاحب۔ جناب ابو محمد صاحب۔ منشی محمد عبد اللہ ثالث۔ مولوی عبد الرؤف صاحب۔ مولوی عبد العزیز [illegible]

**غیر مقبولہ** نخلہ [illegible] کا آیندہ جلسہ۔

## [illegible] ہندوستان [illegible]

یہ تبصرہ جناب [illegible] کی نیو ورلڈ آف اسلام کا ترجمہ ہے۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد عمل [illegible] مشرق قریبہ میں مغربی سیاست۔ ہمارے [illegible] کی مفصل روداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی [illegible] [illegible] آیندہ [illegible] واقعات۔ قیمت [illegible]

# مومیائی

۲۹

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ دریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دوچار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۲/۸ آدھ پاؤ ۹ پاؤ بھر ۱۸ مع محصول
ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما
سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ۱۲ پیشگی بذریعہ منی
آرڈر منگائی۔ ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

## تازہ شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں کھیے۔ "چار پانچ
دفعہ آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل
تعریف پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں"
(۹ مئی [illegible])

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔ "متعدد مرتبہ
مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں مسیحائی اثر ہے
میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی کم قیمت ہو کر یہ دوا جو
اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے۔ تمام ان بھائیوں
سے ... ہے جن میں ... اپیل کرتا ہوں
کہ مومیائی ... [illegible] (... مئی [illegible])

منگوانے کا پتہ: حکیم محمد ... خان
[illegible] امرتسر

---

# مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب
ضرورت محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے
ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمایئے۔
(منگوانے کا پتہ)
مینیجر دارالکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن
فتح آباد۔ ضلع حصار۔ (پنجاب)

---

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

## فلیویا امساک رجسٹرڈ

رجسٹری وامتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی خواہ
بڈھا ہو یا جوان قضائے حاجت ...... کے بغیر نہیں
رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔
ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد ممسک ہے۔ سرعت۔
احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ۶/
پتہ:- فلیویا کیمیکل ورکس ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

---

تمام دنیا میں بے مثل　۱۶

## غزنوی سنہری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم ومحشی

چار جلدوں میں
کا ہدیہ ساٹھ روپے
فی جلد ۱۵/

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

# کیا آپنے ابھی تک طبی حکیم نہیں دیکھا؟

طبی حکیم ایک ایسی مختصر مگر جامع طبی کتاب ہے جو سر سے پاؤں تک کے تمام امراض پر حاوی ہے اور جس میں جملہ
امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح وبسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ... ماتحت
ماتحت ہر بیماری کے مجرب بمجرب یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں۔ ... اپنے طبی
طبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد یونانی اور ڈاکٹری نسخے درج ہیں۔ ...
علاج کرنا چاہیں یا ڈاکٹروں سے مستفید ہونا چاہیں تو ایک ہی کتاب سے دونوں فائدے حاصل کر سکیں ...
طبیبوں اور تجربہ کار لوگوں کا یہ بیان ہے کہ ہر پڑھے لکھے گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے ...
ایک ایک نسخہ یقیناً سو سو روپے کا ہے جو سالہا سال کے تجربہ کے بعد درج کیا گیا ہے۔
طبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو دیہات اور قصبات میں رہنے والوں کیلئے مستقل حکیم اور ڈاکٹر کا کام دیتی
ہے۔ ... اس کے مطالعہ سے اچھا خاصہ حکیم بن سکتا ہے۔ ... مدرسین کیلئے تو
... کتاب ہے۔ ان تمام پڑھے لکھے لوگوں کو جنہیں ... تا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا
چاہئے۔ طبی حکیم کیا ہے ... بند کر دیا ہے۔ جو ... ایک نعمت غیر مترقبہ ہے
مکمل مجلد ... آٹھ روپے
ملنے کا پتہ:- ... اہلحدیث امرتسر

# بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک اچھی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگِ بنیاد رکھتے ہیں

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

**اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ**

قائم شدہ ۱۸۷۴ء

ہیڈ آفس بمبئی

**یا**

**سردار دولت سنگھ بی۔ اے برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے**

(۶۴۸)

## انقلاب افغانستان

کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ، افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ مجلد ہے۔ ضخامت ۲۰x۲۶ کے ۵۰۴ صفحات۔

اس کی قیمت تین روپے۔ محصول ڈاک علاوہ ہے

ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر

## ہندوستان کی غربت کو دور کرنیوالی کتاب

## گنجینہ روزگار

اس کتاب میں ایسی آسان دستکاریاں اور مالا مال کر دینے والے ہنر درج ہیں جن کو دیکھ کر کم از کم اکسو روپے ماہوار بخوبی کما سکتے ہیں۔ لطف یہ کہ نہ بڑے سامان کی ضرورت ہے اور نہ سرمایہ کی فکر۔ ان کا سمجھنا اور عمل کرنا اس قدر آسان ہے کہ معمولی لیاقت کا شخص بھی بغیر استاد کی مدد کے کئی قسم کے ہنر خود بخود سیکھ سکتا ہے۔ چونکہ تمام ہنر پہلے مصنف نے پہلے خود تجربہ کر کے درج کئے ہیں اس لئے سب اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ جس دستکاری کو پڑھو گے اس کے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت نہ ہوگی۔ بڑی ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر

## تفسیر واضح البیان

مصنف حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ سائز ۲۰x۳۰۔ ضخامت ۴۸۴ صفحات

قیمت بے جلد ۔۔ مجلد ۔۔

**حزب الاعظم** از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ [illegible] شرح مشکوٰۃ ترجمہ مع ترجمہ اردو حاشیہ پر اور آدمی برکات کی [illegible] زبان اردو۔ آخر میں [illegible]

**الحزب المقبول** قرآن و حدیث کی دعاؤں کا [illegible]

[illegible]

# "دیہاتی حکیم" منگوا لیجئے

کیوں کہ

دیہاتی حکیم محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔
دیہاتی حکیم ہندوستان کے بیس کروڑ دیہاتیوں کی طبی ضروریات کو پورا کرنیوالی کتاب ہے۔
دیہاتی حکیم میں قریبا ایک سو امراض کا بیان درج ہے جس پر چھ سو کے قریب مجربات دئیے ہیں
دیہاتی حکیم میں سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح درج کر دیگئی ہے۔
دیہاتی حکیم میں ہر مرض کا علاج ایسی دواؤں سے بتایا گیا ہے جو باآسانی مل سکتی ہیں۔
دیہاتی حکیم میں ہر مرض کے متعلق خاص الخاص مجربات درج کئے گئے ہیں۔
دیہاتی حکیم دیہاتیوں کیلئے اسلئے مفید ہے کہ اسکی تمام دوائیں دیہات میں مل سکتی ہیں۔
دیہاتی حکیم میں ہر مرض کا علاج پیسہ پیسہ دو دو پیسہ کی دواؤں سے بتایا گیا ہے۔
دیہاتی حکیم کا ہر نسخہ جو بظاہر کم قیمت ہے قیمتی سے قیمتی نسخوں کا مقابلہ کرتا ہے۔
دیہاتی حکیم میں مردوں عورتوں بوڑھوں بچوں سب کیلئے الگ الگ باب میں دوائیں لکھی گئی ہیں
دیہاتی حکیم میں وہ ڈاکٹری چیزیں بھی جن کا جاننا نہائت ضروری ہے بیان کر دیگئی ہیں۔
دیہاتی حکیم میں ہر ایک چیز مثلاً شربت، عرق، مربہ، روح، رُب، روغن، گلقند، خمیرہ وغیرہ بنانے کا طریق بھی بتایا گیا ہے۔
دیہاتی حکیم دیہاتی حکیموں کے علاوہ شہری حکیموں کے لئے بھی ایک بہترین چیز ہے۔
دیہاتی حکیم میں دیہاتی حکیموں کا معیار بلند کرنے کیلئے بہترین مواد فراہم کیا گیا ہے۔
دیہاتی حکیم دیہاتیوں کے علاوہ شہریوں کے لئے بھی ایک بہترین لائحہ عمل پیش کرنے والی بہترین کتاب ہے۔ جو اپنی خوبیوں کے سبب مقبول عام ہے
دیہاتی حکیم سے حکماء و اطباء کے علاوہ ہر اُردو خواں باآسانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔
دیہاتی حکیم کا مطالعہ دیہاتی چھٹی رسانوں، سکول ماسٹروں، امام مسجدوں، پٹواریوں اور نمبرداروں کے لئے نہائت ضروری ہے۔
دیہاتی حکیم محکمہ اصلاح دیہات اور کواپریٹو سوسائٹیوں کے خاص کام کی چیز ہے۔
دیہاتی حکیم غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا انکا فرض ہے۔
دیہاتی حکیم کوئی معمولی سی چیز نہیں بلکہ یہ ایک بلند پایہ کتاب ہے۔

دیہاتی حکیم کی لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ ضخامت ۱۷۶ صفحہ اور قیمت مجلد ۱۲ ؍ ہے جس پر ۵ ؍ محصول ڈاک خرچ ہوتا ہے۔

منگوانے کا پتہ :۔ **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

---

[illegible] ہے۔ اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے [illegible] کی تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام [illegible] قیمت فی ڈبہ ۱۲ ؍ محصولڈاک ۷ ؍ نمونہ ۴ ؍
[illegible] ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

---

# کنز المرکبات

زیور طبع سے مزین ہوکر پریس سے آگئی ہے۔ امید غالب ہے کہ آپ اسے دیکھ کر دیگر طبی قرابادینوں سے بے نیاز ہو جائینگے۔ جس میں صدہا سونے و چاندی کے ورقوں میں لپٹی ہوئی گولیاں، کیف آفرین و فرحت افزا معجونیں، لذت بخش و فرحت دہ خمیرے، روح پرور و دلنواز یاقوتیاں، حیات افروز فرح نواز مفرحات۔ خوش ذائقہ و حلاوت زا مربے، مقوی حافظہ و نشاط آفرین حلوے۔ تسکین آمیز و حرارت شکن شربت، ولولہ انگیز باہ خیز اطلیات۔ رسائن بدن و تریاق اعظم کشتجات۔ امراض سوز و بصارت افروز سرموں کے نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔

سب سے بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ اس کتاب میں زمانہ حال کی طبیعتوں کے موافق وہی نسخہ جات لکھے گئے ہیں جو کہ نہ ہی تو بدبودار اور بدذائقہ ہیں اور نہ ہی ان کی قدر خوراک زیادہ ہے۔ بلکہ ہر دوا نہائت نفیس اور رتیوں و ماشوں کے حساب سے استعمال کی جاتی ہے۔ ضرور منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ حجم کتاب ۴۸۰ صفحات۔ قیمت صرف دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

# خواص آک (رجسٹرڈ)

فن کشتہ جات کا بہترین خزانہ ہے۔ ناظرین کو یہ جتلانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ آک سے کس قدر اعلےٰ پایہ کے کشتہ جات تیار کئے جا سکتے ہیں۔ (۹۱۹)
کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ آک ایک ایسی انمول بوٹی ہے جس سے ہر ایک دھات اُپدھات بڑی ہی آسانی سے کشتہ کی جا سکتی ہیں۔ علاوہ انیں شائقین علم کیمیا کے لئے بھی اس میں کافی مصالحہ موجود ہے۔ مثلاً روغن گندھک اکسیری آسان نسخہ۔ شنگرف مومیہ کا تیل۔ ہڑتال ورقیہ۔ سم الفار مومیہ۔ ذوی الارواح کا قیام وغیرہ۔ اس کتاب کے اندر علم کشتہ جات کے متعلق کوئی دقیقہ نہیں چھوٹا۔ لطف پر لطف یہ کہ تمام کشتہ جات محض آک سے ہی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک علیحدہ جامع و مکمل کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ ؍) علاوہ محصولڈاک۔

# پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس، انگلستان اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں۔
آج کل تعلیم یافتہ طبقہ ملازمت نہ ملنے سے دربدر مارا مارا پھرتا ہے۔ اگر یہ اصحاب گھر بیٹھے سینکڑوں روپیہ کی آمدنی کے آرزومند ہیں تو اس کے مطابق ادویات بنا کر فروخت کریں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ ؍) محصولڈاک علیحدہ

کتب بالا کے منگوانے کا پتہ
**منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر**

لب جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

## قصص المحسنین

مصنفہ مولوی عبد الستار صاحب

[illegible] قبول [illegible]

[illegible] لئے مفید ترین ہے۔

[illegible] ، نکات و پند [illegible]

[illegible] قیمت صرف دو آنہ [illegible]

(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد

## اکرام محمدی

و لپنڈی صاحب۔ سورہ والضحیٰ [illegible]

[illegible] مجلد ہے۔ قیمت [illegible] ضخامت [illegible]

## سفرنامہ شیخ الہند

حضرت مولانا محمود الحسن مرحوم دیوبندی کے زمانہ اسیری کے حالات۔ جزیرہ مالٹا کا سفر۔ حضرت ممدوح کی سوانح حیات۔ یاد رفتگاں کی بہترین یادگار ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت

## تقلید اور عمل بالحدیث

نواب [illegible] عجیب و غریب و نایاب کتاب ہے۔ اس میں مسئلہ تقلید اور عمل بالحدیث میں موازنہ کیا ہے۔ چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلد طلب کریں۔ قیمت ۸؍

اگر آپ دنیا کے تازہ ترین حالات اور سیاسی تنقید پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو

## پیسہ اخبار لاہور

[illegible] جو عالم اسلام کی دلچسپیوں کا [illegible] میں [illegible] سال سے [illegible] جو لوگ [illegible] اخبار [illegible] نہ سکتے ہوں۔ ان کیلئے یہ بہترین [illegible] اشاعت کا خاص [illegible] کیا ہے۔ [illegible] منیجر پیسہ اخبار لاہور

معلم خوشنویسی۔ فن خوشنویسی کے متعلق۔ قیمت ۲؍

## تفسیر بالرائے

(مصنفہ جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ امرتسری)

اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اردو میں کئی ایسی تفسیریں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں [illegible] امرتسری۔ بیان القرآن لاہوری، چکڑالوی، [illegible] ترجمۃ القرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اغلاط [illegible] اس لئے کتاب ہذا قابل دید و شنید ہے۔ قیمت

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

[illegible] کی۔ لٹیشے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما [illegible] پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے [illegible] رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم [illegible] تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:۔

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

## اسد اللہ

مفصل و مدلل سوانحعمری۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی از پیدائش تا وصال الی اللہ جس میں حضور کے اسلام لانے [illegible] بحث کی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible]

## الفاروق

مفصل سوانحعمری۔ مصنفہ مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر [illegible] رضی اللہ عنہ کی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## سالانہ رعایت کی خوشی میں

[illegible]

### سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

کے خریداروں کو خاص رعایت

[illegible] دھند، جالا، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی [illegible] ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت [illegible] امراض سے بچاتا ہے [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] (عہ)

منگوانے کا پتہ:۔ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

NATIONAL MUSLIM ...
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶

نمبر ۳۴

# اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ ...

پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم ...

مدیر مسئول
ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث
امرتسر
چوک کٹڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | ۵۰ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے " | ۱۰ |
| عام خریداران سے " | ۵ |
| " شششماہی | ۳ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | ۲ |

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

(۱)

امرتسر ۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۳ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (اظہار حقیقت) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
صلوٰۃ المؤمنین - - - - ص۳
مرزا صاحب کی اسلامی خدمات - - ص۴
التعاون علی البر - - - - ص۶
جماعت اہل حدیث - جہاد اور سیاست - ص۷
تعاقب بر فتویٰ حرمت کوا - - - ص۸
نبی علیہ السلام نور من اللہ نہیں - - ص۹
... - - ص۹
... - - ص۱۰
... مسدس - ص۱۱
... - - ص۱۱
اشتہارات - - ص۱۲

# اظہار حقیقت

(از قلم عبد الرزاق صاحب سعید بن عمر از بمبئی)

محمد مصطفیٰ کی امتی کو کیوں ستایا ہے
زمیں کو زلزلہ ہے آسماں چکر میں آیا ہے

یہ کیا سوجھی ہے کیوں تکفیر اہل قبلہ کرتے ہیں
تشدد کس قدر کتنا تعصب دل پہ چھایا ہے

اخیر شب وہ ذکر اللہ کے نغمے کہاں باقی
چراغاں میں غزل پڑھنا انہیں تادیر بھایا ہے

مسلماں، رہ گیا کیا تو فقط آنسو بہانے کو!
تری تیغوں نے اے سرو مجاہد خوں بہایا ہے

غبار شرک و بدعت اور یہ آئینہ ملت
گہن ہے چاند کو کانٹوں نے گلشن کو چھپایا ہے

کوئی گستاخیاں دیکھے یہ استہزاء دیں دیکھے
وہ کہتے ہیں رسول حق تری محفل میں آیا ہے

سعید اہل سخن ہیں محترم وہ الگ ہوتے ہیں
... کا شغل جن کو دل سے بھایا ہے

... امرتسر ...

# انتخاب الاخبار

۱۹۱۔ جون ۱۹۳۹ء

—— امرتسر شہر میں ۱۱ تا ۱۵ جون ۹۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۱۵ اموات ہوئیں۔

—— امرتسر کے خاکروبوں نے ہڑتال ختم کردی ہے۔ جو خاکروب یا ان کے لیڈر دوران ہڑتال میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ان میں سے ۱۴ رہا کردئیے گئے ہیں۔ باقی بھی ضمانت پر رہا ہوجائینگے۔

—— مسٹر سوبھاش چندر بوس دورہ پنجاب کے سلسلہ میں امرتسر بھی چند گھنٹوں کے لئے ٹھہرے اور جلیانوالہ باغ میں تقریر کرکے لاہور چلے گئے۔

—— امرتسر کے مقامی ڈاکخانہ ہال بازار سے ایک تھیلہ گم ہوگیا۔ جس میں ایک ہزار روپیہ کا بیمہ اور ۲۹۰ روپیہ کے ٹکٹ تھے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— بنارس میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی ہے

—— لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد کی وجہ سے ایک ماہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کیا گیا ہے۔

—— لاہور کی اطلاع ہے کہ پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ بل سارجنٹ ایٹ آرمز کی گورنر جنرل ہند نے منظوری دیدی ہے۔

—— حضور نظام حیدرآباد دکن نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے لئے ایک لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

—— ضلع حصار میں پانچسال کے بعد گذشتہ ہفتے بارش ہوئی۔

—— کراچی کارپوریشن نے گھوڑدوڑ کے میدان میں پانی کی بہم رسانی بند کردی ہے۔ کیونکہ وہاں قماربازی اور مے نوشی ہوتی ہے۔

—— شیعوں کی طرف سے تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے

—— شملہ۔ ریلوے بورڈ نے درمیانہ اور تیسرے درجہ کے زنانہ ڈبوں میں عورتوں سے محفوظ رہنے کے لئے بعض آلات لگانے کے احکام جاری کئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ میں پنکھے لگانے کی تجویز زیر غور ہے۔

—— معلوم ہوا ہے آل انڈیا ریلوے بورڈ نے ہندوستان کی سات ریلوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے

—— جے پور کے مسلم مہاجرین نے تنگ آکر ستیہ گرہ جاری کردیا ہے۔ چنانچہ دو دستے گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— قادیان ضلع گورداسپور میں احرار تبلیغی کانفرنس جو ۱۷-۱۸-۱۹ جون کو منعقد ہونی تھی بوجہ نفاذ دفعہ ۱۴۴ ملتوی کردی گئی ہے۔

—— آریوں کے جتھے ابھی تک حیدرآباد جارہے ہیں

## استعفاء

مولوی یحیٰی ولد شاہ محمد شریف صاحب گھریالوی نے ہمیں بتایا ہے کہ شاہ صاحب موصوف تنظیمی جماعت کی امارت سے استعفاء دے کر علیحدہ ہو گئے۔

انسوس!

## آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶۔ مئی میں اطلاع دی گئی تھی۔ اگر ۲۹ جون تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی یا انکار کی اطلاع نہ ملی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا **وی پی واپس نہ کریں** کیونکہ واپسی سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ (منیجر)

—— شاہ زوغو سابق شاہ البانیہ کو انگلستان رہنے کی اجازت مل گئی ہے۔

—— سابق جمہوریہ چیکوسلواکیہ کے بھائی نے ایک بیان دیا ہے کہ نازی حکومت کے ماتحت چالیس پچاس ہزار کے درمیان چیک نظر بند ہیں۔ جن کے ساتھ بدترین سلوک کیا جارہا ہے۔

—— لاہور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آئندہ کسان مسجد کے شہید کے ... لگایا جائیگا۔

(بقیہ متفرقات)

**غریب فنڈ** میں از فتویٰ فنڈ ۴ؔ۔ اتالیق کر برکت علی صاحب ڈار سے۔ جملہ ۴ؔ۔ سابقہ بقیہ فنڈ ۱۵؍ ۱؍ رقم ...۔ از سائل ۹۴ محمد حسن لائلپوری ۱۲؍ ۱۔ ۹۷ شیر محمد فیروز پور تا ڈیان سے۔ ۹۸ ابراہیم چک نمبر ۱۸۶ سے۔ میزان ۸۔ ان کے نام اخبار جاری کردیا گیا

**بیس سائل باقی ہیں** جن کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے۔ خیر کثی ایک یا ایک ہی اگر دست جود وسخا کو دراز کریں تو بہت جلد ان کے نام اخبار جاری ہوسکتا ہے

**نئے داخلے ابھی بند ہیں** لہذا تا اطلاع ثانی کوئی صاحب داخلہ غریب فنڈ ارسال نہ کریں۔ ورنہ منی آرڈر واپس کیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

**مکرر اطلاع** سابقہ پرچہ میں عبدالکریم صاحب ہیڈ ماسٹر بی۔ ایم۔ بی سکول اودے گیری ضلع نلور کی بابت دفتر اہلحدیث کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ اب مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر ہذا ان کے معاملہ کا بالکل ذمہ دار نہیں۔ موصوف چونکہ فوت ہو چکے ہیں۔ اسلئے براہ راست ان کے ورثاء سے خط وکتابت کی جائے۔

**مضامین آمدہ** مولوی عبدالرحیم صاحب بیخود نظم۔ عبد محمد سلیمان صاحب۔ مولوی عبدالغفار صاحب حسن پوری ابوالعرفان محمد عبدالرحمن صاحب۔ مولوی محمد یعقوب صاحب بھامڑی۔ مولوی محمد علی صاحب۔ منشی محمد عمر صاحب۔ عبدالصبور صاحب۔

**غیر مقبولہ** المیوں کا اتحاد۔ علمائے عام۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ٹین سین میں جاپان اور برطانیہ کے تعلقات بہت خراب ہو رہے ہیں۔ انکی وجہ یہ ہے کہ برطانوی علاقہ میں ایک جاپانی افسر مارا گیا تھا۔ جاپانیوں نے انگریزوں سے چینی قاتلوں کا مطالبہ کیا۔ حکومت برطانیہ نے جواب دیدیا ہے۔ اس وجہ سے جاپانی حکومت نے ٹین سین کے اہم ناکوں پر قبضہ کرلیا ہے اور برطانوی علاقہ میں کوئی چیز نہیں جانے دیتی۔

[illegible]

ایڈیٹر ... مولوی محمد سلیمان صاحب ... اہلحدیث ... شائع کرائی [illegible]

ahmadmuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اہلحدیث

۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ


NATIONAL MUSLIM UNIVERSITY کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی DELHI

## صلوۃ المومنین

بجواب

## رسالہ "صلوۃ المرسلین"

(۸)

یہ سلسلہ مضمون ۵ مئی سے شروع ہوا ہے۔ گذشتہ پرچہ میں اذکار رکوع کا ذکر ہو چکا ہے۔ آج سجدہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

مصنف نے اذکار سجدہ کے ثبوت میں چند آیات نقل کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

اس آیت سے مصنف نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تسبیحات کریں۔ (ص ۶۹)

اصل حکم میں ہم بالکل متفق ہیں۔ ہم بھی سجدہ میں پڑ کر ... کی حمد کرتے ہیں ... مگر ... اس آیت سے ... کہاں نکلتا ہے۔

**شکایت یا اظہار واقعہ** | اہل قرآن کا یہ عقیدہ کہ قرآن ایک جامع کتاب ہے نہایت دل خوش کن اور ... ہے مگر ... ان کا طرز عمل ... تفسیر قرآن ... اور دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید کو جامع کتاب کہہ کر ... اپنا متبوع نہیں ... بلکہ اپنی رائے کے تابع کرتے ہیں۔ جس ... اور ان کے باہمی اختلاف کی حد فاصل یہی ہے۔

**حکایت** | یہ ایک بہت پرانی حکایت ہے کہ کسی مولوی نے گیارھویں دینے والے سے کہا کہ تمہارے اس کام کا ثبوت قرآن مجید میں نہیں ہے وہ بولا کہ یقیناً ہے۔ جب سائل نے پوچھا کہاں ہے تو کہنے لگا کہ وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ الآیہ میں دس راتوں اور ایک فجر کا ذکر ہے اس میں اشارہ ہے کہ دس راتیں گذار کر گیارھویں کی فجر کو گیارھویں دیا کرو۔

آج تک تو ہمارا یہی گمان تھا کہ اہل بدعت اپنی مروجہ بدعات کے ثبوت میں قرآن کو اسی طرح پیش کرتے ہیں گویا وہ اس کو کلام الرحمن جاننے کی بجائے معمہ یا چیستان سمجھتے ہیں مگر اہل قرآن کی تحریریں دیکھنے سے یہی گمان ہی نہیں بلکہ یقین ہو گیا کہ یہ لوگ قرآن سے تمسخر کرتے ہیں آج ہم بادل ناخواستہ اپنے درد دل کا اظہار کرتے ہیں۔ آیت موصوفہ کا صحیح و لفظی ترجمہ یہ ہے کہ

سوا اس کے نہیں کہ ہماری آیتوں پر ایمان وہی لوگ لاتے ہیں جن کو جب ان آیات کے ساتھ نصیحت کی جائے تو وہ خدا کے آگے جھکتے اور مستعد ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے رب کی تسبیحات ... سجدہ کرتے ہیں۔

اس آیت کا جو ترجمہ ہم نے کیا ہے اس کا ثبوت ... کبھی مسجد یا مجلس میں کوئی صاحب آیات کلام اللہ پڑھ کر حاضرین کو نصیحت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اِذَا ذُكِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں۔ وہ لوگ سجدہ کیسے کریں؟

یا لاہور کی انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں کوئی مولوی ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں آیات کلام اللہ پڑھ کر وعظ کہتے ہیں۔ یہ سامعین بھی اِذَا ذُكِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں۔ یہ لوگ سجدہ کریں تو کیونکر؟ یا چند آدمی بازار میں چلے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب آیات کلام اللہ سے نصیحت کی کچھ باتیں ان کو سناتے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی آیہ اِذَا ذُكِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں۔ یا مثلاً کسی دعوت کی مجلس میں کھانا آگے رکھا ہے۔ ان میں سے کوئی پڑھا لکھا آدمی کہتا ہے کہ بھائی بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاؤ اور کھا کر اللہ کی تعریف کیا کرو اور دلیل میں آیات فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ×× كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا لِلّٰهِ ۝ پیش کرتا ہے۔ یہ لوگ بھی آیت موصوفہ کے ماتحت ہیں۔ کسی شخص کو رخصت کرنے کو چند آدمی سواری کے قریب کھڑے ہیں۔ ایک صاحب علم ہدایت کرتا ہے کہ سواری پر چڑھتے ہوئے آیت سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا پڑھنی چاہئے۔ یہ لوگ بھی اس آیت میں داخل ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس ریل گاڑی، موٹر اور ہوائی جہاز وغیرہ میں بیٹھے ہوئے کلام اللہ سنتے ہیں وہ بھی آیت مذکورہ کے ماتحت بقول آپ کے سجدہ کرنے پر مامور ہیں۔ بتائیے ان لوگوں کا سجدہ کیسے ہوگا؟

ان سب واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہم نے سجدہ کے معنی کئے ہیں۔ خدا کی اطاعت کے لئے مستعد ہو جانا۔ یہی صحیح ہیں اور قرآن مجید میں ایسے سجدہ کا ثبوت ملتا ہے جو اطاعت وانقیاد کے معنی میں ہے۔ غور سے پڑھو آیہ کریمہ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (پ ۱۳)

**ناظرین!** | اب آیت زیر بحث کا وہ ترجمہ کیجئے

اہل قرآن نے جگہ جگہ دعوٰے اس کے کئے ہیں کہ اخبار حنفیہ کرتے ہیں ساتھ آیات پڑھنی کے وہ شخص کہ جس وقت میں ذکر میں صلوٰۃ اور کوئی بات ساتھ آیات پڑھنی کے وہ کرجائیں سجدہ میں اور پاکی بیان کریں ساتھ حمد رب اپنے کے اور وہ غرور نہ کریں (صلوٰۃ)

ن کیا ہی لطیف ترجمہ ہے۔ سجدا کے معنی کئے ہیں "سجدہ ہو کر وہ گر جائیں" (بہت خوب) پھر اس آیت کے کیا معنی ہونگے۔ وَإِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ اور ساتھ ہی اسکے کیا معنی ہونگے ذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ اور آیت کریمہ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ کے معنی بھی بتائیے۔ مہربانی کرکے ان سب آیات کا نماز کے ساتھ ملاکر دیکھئے کہ قرآن کی پوری تحریف ہوتی ہے یا نہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ مومنین کی دو آنکھیں ہوتی ہیں ایک قرآن۔ دوسری حدیث۔ حدیث چھوڑ کر تو ان لوگوں نے ایک آنکھ بند کر ہی لی تھی، قرآن مجید کی تفسیر الٹی پلٹی کرکے قرآن کی آنکھ میں بھی گرم سلائی پھیر رہے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ان کا انجام یَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً تک پہنچ جائے۔

مختصر یہ ہے کہ اس سرخی کے ماتحت مصنف نے جتنی آیات نقل کی ہیں ان سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا مگر اصل مقصد (کہ سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد بیان کریں ص) سے ہم بھی متفق ہیں۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ ہم النبی صلعم کی تعلیم کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے نفس کی رہنمائی سے ایسا کرتے ہیں ؎

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اسی ذیل میں مصنف نے سجدہ میں تلاوت کرنے کے لئے چند آیات پیش کی ہیں:-

سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ (پ ۱۵۔ ع ۱۲) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (پ ۱۹ ع ۴) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (پ ۱۹۔ ع ۴)

(صلوٰۃ المرسلین ص۶۵)

ناظرین! ان آیات کو نفسہا ان کے سیاق و سباق کے دیکھنے کہ کسی جگہ بھی اس کا ثبوت ہے کہ ان کو سجدہ نماز میں پڑھا جائے ہرگز نہیں بلکہ محض ان کے نفس کی ایجاد ہے۔ جس سے مقصود اس حدیث نبوی کی مخالفت کرنا ہے۔ جس میں ارشاد ہے کہ بحالت سجدہ نماز قرآن شریف نہ پڑھا کرو۔

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ ان آیات کی بجائے کوئی شخص سورہ اخلاص پڑھے یا سورہ حشر کی آخری آیات یا آیت الکرسی پڑھے تو کون امر مانع ہے۔ شریعت نہ ہوئی کوئی پنچایت ہوئی کہ جدھر چند آدمی ہوگئے وہی کام کرلیا صدق اللہ۔ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ۔

اذکار بعد الصلوٰۃ

اس سرخی کے ماتحت مصنف نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

نماز کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ ذکر کرنا چاہئے۔ (ص۱۱)

ہمیں یہ بات مسلم ہے بلکہ ہم یہ کام کرتے بھی ہیں مگر آپ نے اس دعوے پر جو آیات پیش کی ہیں وہ مثبت مدعا نہیں اس میں بھی اختلاف ہے۔

ناظرین کرام! مصنف موصوف نے بعد صلوٰۃ اذکار بھی قرآن شریف سے بتائے ہیں جو انہی کے الفاظ میں نقل کئے جاتے ہیں۔ غور سے پڑھئے اور مجھے بتائیے کہ ان آیات کو نماز سے کچھ بھی تعلق ہے یا یہ بھی وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ کی طرح لکھی گئی ہیں۔ ملاحظہ کیجئے

رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ (پ ۱۸) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (پ ۴) سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ ۲۳) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پ ۷) (ص۱۲)

کیوں صاحب! اگر کوئی شخص ان آیات کی بجائے یہ آیت پڑھے:-

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

یا مخالفین کلام اللہ کو ملحوظ رکھ کر حضرت نوح کی یہ دعا پڑھے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا تو کونسی آیت اس کو منع کرسکتی ہے

خاتمہ رسالہ اہل قرآن کا اصل جواب تو ختم ہوگیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اس مضمون کو رسالہ کی شکل میں چھاپ کر مفت شائع کیا جائے۔ اصحاب کرام میں سے کوئی ایک یا کئی ایک اس کار خیر میں مدد دیں تو ان کے واسطے موجب برکت ہوگا۔

اطلاع ضروری آئندہ پرچہ میں خاکسار تحریک کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع ہوگا۔ ناظرین منتظر رہیں۔

## دلیل القرآن

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی کتاب صلوٰۃ القرآن کا جواب۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کا مدلل رد کیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۳ ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

## قادیانی مشن

# مرزا صاحب کی اسلامی خدمات

## (کاش کچھ ہوں)

کسی منصب کے مدعی کسی محکمہ کے افسر یا فوجی جرنیل کی خدمات محمودہ ہوتی ہیں جو وہ اپنے الفاظ میں خود ظاہر کرے۔ صلیبی لڑائیوں میں یورپین افواج کا افسر رچرڈ شیردل یہ کہہ کر گھر سے نکلا تھا کہ میں بیت المقدس کو فتح کئے بغیر واپس نہ آؤں گا۔ جب وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا تو واپسی کے وقت بیت المقدس کی طرف ڈھال رکھ کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مارے شرم کے اس کو دیکھ بھی نہیں سکتا۔ ایسے لوگ قابل تعریف ہوتے ہیں جو اپنی ناکامی پر شرمندہ ہوں اور خواہ مخواہ کی لن ترانیاں نہ سنائیں۔ ہم مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی حالت اس کے بالکل برخلاف پاتے ہیں۔ آپ اپنے مقصد میں بُری طرح فیل ہوئے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ مرزا صاحب جو مقصد لے کر اٹھے تھے ابھی اس کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا بایں ہمہ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم مرزائی اخبارات میں یہ سرخیاں دیکھتے ہیں۔

"حضرت مرزا صاحب کا عظیم الشان کام"

کیا کام کیا؟ اس کا جواب مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے الفاظ میں سنئے۔ آپ نے پیغام صلح ۸ جولائی سنہ [illegible] میں مرزا صاحب کے کاموں کی فہرست دس نمبروں میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے سکھایا کہ

(۱) "قرآن شریف حدیث اور فقہ پر مقدم ہے"

کبھی کوئی اس سے منکر بھی ہوا ہے؟ احناف نے تو اس کو ایسا اصل الاصول ٹھیرایا کہ صحیح خبر واحد کے ساتھ بھی قرآن کی تخصیص بھی جائز نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ ہوں کتب اصول شاشی وغیرہ۔

مرزا صاحب چونکہ حنفی المذہب تھے جن کی نسبت ہم گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں [illegible]

انہوں نے اگر یہی مسلک اختیار کیا تو کوئی جدت نہیں کی ہاں محدثین اور شوافع وغیرہم ایسی جرأت نہیں کرتے تھے بلکہ حتی المقدور قرآن و حدیث میں تطبیق دینے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

کوشش کے باوجود اگر کامیاب نہ ہوتے تو قرآن ہی کو مقدم رکھتے۔ ملاحظہ ہوں کتب اصول حدیث۔ (مقدمہ ابن صلاح وغیرہ)

محدثین کا یہ طرز عمل اس حدیث کے ماتحت تھا جسکے الفاظ یہ ہیں:۔ کلامی لا ینسخ کلام اللہ (میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا)

بہرحال یہ دونو مسلک ابتداء اسلام سے چلے آتے ہیں مرزا صاحب نے اس اصول میں کوئی جدت نہیں کی۔ ایسا کہنا محض ناواقفی پر مبنی ہے۔

(۲) "اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے"۔

اجرائے اجتہاد کے تو سب قائل ہیں الخ۔ یہ اصول بھی کتب اہل سنت و اہل حدیث میں مصرح ملتا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں۔ چنانچہ شامی میں لکھا ہے کہ امام ابن ہمام درجہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے۔

(۳) "قرآن میں ناسخ منسوخ کوئی نہیں"

یہ بھی کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ تفسیر کبیر میں ابو مسلم اصفہانی اور اس کی جماعت کے اقوال موجود ہیں۔ مگر مرزا صاحب اور ابو مسلم نے اس آیت کا جواب نہیں دیا جس میں پیغمبر اسلام کے ساتھ بجوشی (سرگوشی) کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور پھر اس سے اگلی آیت میں اس حکم کو رفع بھی کر دیا ہے۔ بہرحال یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ مرزا صاحب سے پہلے سر سید بھی (اس کے) قائل تھے جن کا تتبع مرزا صاحب نے کیا ہے

(۴) [illegible] اسلام کو [illegible] یعنی [illegible]

ہر قوم میں خدا کی طرف سے مصلحین آتے رہے ہیں یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ دنیائے اسلام کے علمائے متقدمین کے علاوہ ہندوستان کے بربرآوردہ علماء اور صوفیاء خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی سرہندی، مولانا عبید اللہ بنی، صاحب تحفۃ الہند۔ اور مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسی کے قائل تھے اور کیوں نہ ہوتے جبکہ قرآن کی صاف آیت موجود ہے:۔

وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (پ ۲۲ع)

(ہر ایک گروہ میں خدا کی طرف سے کوئی سمجھانے والا گذرا ہے) ہاں مرزا صاحب نے ایک جدت ضرور کی ہے اور اس میں ان کی اپنی غرض مخفی تھی جس کے باعث ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں۔ غرض یہ تھی کہ آپ کو ہندو قوم کے لئے کرشن بننے کا شوق تھا اور اس کے لئے یہ امر ضروری تھا کہ مرزا صاحب کرشن جی کو منصب رسالت پر فائز بتلاتے اور خود ان کا بروز بنتے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اس جدت کے ہم بھی قائل ہیں۔ ہم بھی مرزا صاحب کو ہندوؤں کے لئے کرشن کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ ہاں یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کی گوپیوں کی تعداد کتنی تھی۔ کیونکہ یہ بتانا اتباع مرزا کا کام ہے۔

(۵) کفار کا دوزخ سے نکالا جانا

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ مجدد وقت (مرزا صاحب) نے اس حقیقت کو ظاہر کیا کہ مشرک اپنے شرک کی اور کافر اپنے کفر کی سزا بھگت کر سب دوزخ سے نکل جائینگے۔ اس لئے آپ نے قرآن کی تصریح إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ پیش کی!

معلوم نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب مفسر قرآن ہو کر علم تفسیر سے اتنے بے خبر کیوں ہیں۔ کتب تفاسیر معالم وغیرہ میں ابن مسعود صحابی کا یہ قول ملتا ہے کہ مشرک کافر وغیرہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ ایک وقت آئیگا کہ جہنم خالی ہو جائیگا۔ مرزا صاحب نے اس میں کیا جدت دکھائی؟

(۹) "عقل اور مذہب"

اس سرخی کے ماتحت مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب نے بتایا کہ

"مذہب کے اصول کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے لیکن اس کے اصول سب عقل کے مطابق ہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔"

یہ اصول بھی علم کلام میں مصرح ملتا ہے۔ مرزا صاحب نے اس میں تنزل کر کے کہا کہ خدا کی ذات اور صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔ یہ بہت بڑی گراوٹ ہے۔ بلکہ قرآنی تصریحات کے بھی صریح خلاف ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا صاحب اور مولوی محمد علی وغیرہ نے متکلمین کی صحبت سے فائدہ حاصل نہیں کیا۔

(۸) "اسلام اور تلوار"

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

"مجدد وقت مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کو پیش کر کے دکھایا کہ مذہب میں جبر کوئی نہیں۔"

مرزا صاحب نے کونسا بڑا کام کیا۔ جب قرآن کریم میں صریح آیات موجود ہیں:

(۱) لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۔ (۲) اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔

ہاں مرزا صاحب نے یہ جدت ضرور دکھائی کہ اسلام کے جس رکن اعظم کے لئے یہ ارشاد نبوی کہ "الجهاد ماض الى يوم القيامة" وارد ہوا تھا آپ نے بحیثیت مسیح موعود اس کو منسوخ قرار دیا۔ الی اللہ المشتکیٰ

"ختم نبوت"

اس سرخی کے نیچے مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

"مرزا صاحب نے مسئلہ وفات مسیح بیان کر کے ختم نبوت کو تکمیل تک پہنچایا۔"

واقعی کمال کیا۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ مرزا صاحب اس بارے میں سر سید مرحوم علیگڈھی کے پیرو تھے۔ ناظرین حیران ہونگے اور مولوی محمد علی لاہوری کے معلومات میں بھی یہ سن کر اضافہ ہوگا کہ حضرت مسیح کی حیات اور آمد ثانی کو ختم نبوت کے منافی اور مخالف ہو [illegible]

اہلحدیث سے پوچھ لیں۔ مگر اس سے پہلے اعلیٰ [illegible] پانچ سیر لڈو بطور تحفہ پیش کریں تاکہ لدھیانہ کے الٰہی مباحثہ کی طرح یہ واقعہ بھی تاریخ احمدیہ میں ہمیشہ یادگار رہے۔

(۹) "دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور"

مولوی محمد علی صاحب نے دجال اور یاجوج ماجوج کا مصداق نہیں بتایا۔ مگر ہمیں مرزا صاحب کی تحریروں سے معلوم ہے کہ دجال پادری لوگ اور یاجوج ماجوج انگریز اور روسی ہیں (حمامۃ البشریٰ) مگر مولوی صاحب نے اس عقدہ کو حل نہیں کیا کہ جن حدیثوں میں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ملتا ہے ان میں صاف مذکور ہے کہ یہ تینوں گروہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہونگے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب دنیا سے چلے گئے مگر پادری لوگ برابر دندناتے پھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کے دارالامان قادیان میں بھی پہنچ جاتے ہیں اور یاجوج ماجوج کی زندگی کا کیا ذکر ہے۔ ان کی تو حکومت ہی کے زیر سایہ مرزا صاحب نے پرورش پائی اور ترقی کی بلکہ اپنے مریدوں کو ہدایت کی کہ انگریزوں کی حکومت اولوالامر منکم کے ماتحت سمجھو۔ (ضرورۃ الامام)

کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مرزا صاحب کے اتباع اور یاجوج ماجوج ایک ہی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ لفظ منکم سے ظاہر ہو رہا ہے۔

(۱۰) "سلسلہ نبوت کی صداقت پر گواہی"

اس سرخی کے تحت میں مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ

"مجدد وقت (مرزا صاحب) نے اس حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ گو نبوت کا سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا مگر کلام الٰہی کا سلسلہ اس امت میں جاری رہا ہے اور آئندہ بھی قیامت تک جاری رہے گا۔"

بالکل ٹھیک ہے مگر مرزا صاحب جس قسم کے خطاب الٰہی سے مشرف ہونے کے مدعی ہیں اس کی بابت صاف فرماتے ہیں کہ:

"مجھ سے پہلے امت محمدیہ میں ایک شخص بھی ایسے مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف نہیں ہوا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

معلوم نہیں تیرہ سو سال تک یہ رکاوٹ کیوں رہی [illegible]

محمد علی صاحب لاہوری مرزا صاحب میں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ اس مرتبہ جلیلہ تک پہنچ گئے تھے کہ خدا نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"نور تعصب تموں سے دور چھپایا گیا ہے"

ہم سے پوچھو تو ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رک سکتے ؎

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

---

## "التعاون علی البر"

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب متقین جیو، ضلع بالاسور)

جناب ملک امام خان صاحب نے جو مضمون اہلحدیث مورخہ ۹ میں اہل حدیث کانفرنس کے متعلق شائع کرایا ہے اس کے مندرجہ نمبر از بس ضروری و مفید اور ترقی و حیات اہل حدیث کانفرنس کے لئے لابدی و لازمی ہیں اور اگر پہلے ہی سے اس کا برابر سلسلہ رہتا تو آج کانفرنس کی یہ ابتری ہرگز نہ ہوتی جو کہ ہو رہی ہے۔ بالخصوص اگر کانفرنس کا کوئی پرچہ جاری رہتا تو قطعاً یہ گمنامی و بدنامی نہ ہوتی اور ہر طرف سے "کانفرنس اہل حدیث مردہ ہو چکی" کی آواز جانکاہ کانوں میں نہ آتی۔ باقی پرانے خادموں کی مفت خدمت کے میاں راجہ بیان لہٰذا میرا خیال بلکہ یقین ہے کہ اگر اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے کوئی پرچہ جاری کیا جاوے تو وہ "مفت خدمت" سے بہت زیادہ مفید و کار آمد ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انشاء اللہ کانفرنس کو مالی فائدہ بھی کافی ہوگا اور حسب خواہ پروپیگنڈا بھی کریگا۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے فوائد ہیں جن کا بھی اظہار قبل از وقت ہے اور سچی بات ہے کہ بغیر اس کے اہل حدیث کانفرنس کی زندگی ہرگز ترقی کر ہی نہیں سکتی۔ میں امید کرتا ہوں کہ دیگر بہی خواہان جماعت بھی اس کے متعلق اظہار خیال فرمائیں گے [illegible] انشاء اللہ [illegible]

ahmadimuslim.de

اہلحدیث | جیسا اخبار کی تجویز ہے کہ اولاً حضرات پہلے اس کی آمد و خرچ کا حساب اندازہ کریں پھر بتائیں کہ خود اہلحدیث کانفرنس اس کا متحمل بھی ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں ہو سکتا تو زندہ قوموں کی طرح دس بیس ہزار روپیہ پہلے جمع کریں ممکن ہے خدا ضمانت کے پیسٹ میں ہی

کہنا تو یہ بات کرنی آسان ہے کہ عملی جامہ پہنانا مشکل ہے نیز وہ بھی بتائیں کہ کانفرنس کی کونسی تجویز آج تک جماعتی اخباروں میں مفت شائع نہیں ہوئی۔ بلا ہیں ہم ہم اس تجویز کی تائید کرتے ہیں بشرطیکہ یہ مصرع ملحوظ رہے۔ ع

ہر دو آخر بیں مبارک بندہ ایست

حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپس میں اتفاق کریں۔ اور جماعت اہل حدیث کو ترقی کرنے کا موقع دیں۔ جبکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو مٹانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اخیر میں بارگاہ رب العزت سے چاہتا ہوں کہ خداوند کریم جماعت اہل حدیث کو اتفاق اور اتحاد سے رہنے کی ہدایت کرے۔ آمین!

# جماعت اہل حدیث جہاد اور سیاست

(از قلم محمد۔ ایم محمد یوسف صاحب بھوانی پور۔ ریاست کپور تھلہ)

میں ناظرین اہل حدیث کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ بدقسمتی سے جماعت اہل حدیث میں بھی آج ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ عام نہیں بلکہ ایک عالم کی زبانی میں نے سنا جو یہ کہتے ہیں کہ

جہاد کی تبھی ضرورت ہوگی جب حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور پھر مسلمان ان کے ساتھ مل کر جہاد کرینگے۔ اس سے پہلے جہاد کسی صورت میں بھی جائز نہیں؛

خدا جانے انہوں نے یہ مرزائیانہ تحریف کہاں سے سیکھی ہے کہ قرآن مجید کے صریح حکم کے ہوتے ہوئے وہ اس قسم کی غلط باتیں کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ جب بھی ضرورت پڑے سب مسلمان آپس میں مل کر ظلم کا مقابلہ کریں۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ دشمن تمہیں تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہو اور تم امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے منتظر ہو کہ کب وہ آئیں اور کب ہمیں اگر جہاد کرنے کا فتویٰ صادر فرمائیں۔ خدا جانے ضرورت تو کب پڑے انہوں نے پہلے ہی سے غلط مسئلہ نکال لیا ہے کہ اس میں شامل نہ ہونا پڑے بہت افسوس ہے۔ آج اس جماعت کے افراد کا یہ حال ہے کہ جس جماعت کے بزرگوں نے اس مسئلہ کی خاطر بڑی بڑی سختیاں برداشت کیں۔ در اصل ایسے لوگ جماعت اہل حدیث کو بدنام کر رہے ہیں۔ ورنہ اہل حدیث کا یہ مسئلہ ہرگز ہرگز نہیں۔ چنانچہ ہمارے پیشوا حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے

اس مسئلہ کو عملی جامہ پہنایا۔ انہوں نے سکھوں کے مظالم کے برخلاف جہاد کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ نے وہ مجاہدانہ کام کئے کہ سیاست کی تاریخوں میں ان کا نام سنہری حروف سے لکھا گیا اور ان کے اس شاندار کارنامے پر مسلمان عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً نازاں ہے آج کل اہل حدیث سیاسی تحریکات سے بھی کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ خدا جانے کیوں ڈرتے ہیں۔ ہاں اگر ان کو باجہ یا نعرہ تکبیر اللہ کے نام سے نعروں کا خیال ہے کہ سیاسی جماعتوں میں یہ کام ناجائز ہوتے ہیں۔ تو اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ اہل حدیث کی طرف سے ایک الگ سیاسی انجمن بنائی جائے جو کہ سنت اللہ اور سنت الرسول کے مطابق رہتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کے ساتھ مل کر کام کرے۔ ہمارے محترم بزرگ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب قبل ازیں بھی اس قسم کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تاہم میں پھر بھی آپ سے اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی اور دوسرے اکابر اہل حدیث سے گذارش کرونگا کہ وہ اپنی زندگی میں اس کام کو کر کے جماعت اہل حدیث کو بھی آزادی پسند جماعتوں کے برابر کر دیں۔ انسان کو کوشش کرنی چاہئے۔ کوشش کے بعد کامیابی یقینی ہے اور اخیر میں ان اصحاب سے گذارش کرونگا کہ اتفاق و اتحاد میں روڑے اٹکانے کی بجائے مل کر کام کریں۔

میں ان چند الفاظ کے ساتھ اپنی جماعت کے معزز بزرگوں سے پھر ایک بار التماس کرتا ہوں کہ زمانے کی

# تعاقب برفتویٰ حرمت کوا

(از مولوی ابو الصمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

اخبار اہل حدیث مجریہ ۱۳۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۷ھ میں سوال ۱۴۵ کے جواب میں تحریر فرمایا گیا ہے کہ "کوے کی بابت حرمت کا فتویٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی نسبت کوئی دلیل تحریم نہیں ہے۔ (ص ۱۳)"

میں کہتا ہوں دلیل تحریم موجود ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحل والحرم الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور کذا فی البلوغ المرام۔

یعنی منجملہ جانوروں کے پانچ جانور فاسق ہیں جن کو حل و حرم دونوں جگہوں میں قتل کرنا چاہئے۔ (۱) کوا (۲) چیل۔ (۳) بچھو۔ (۴) چوہا۔ (۵) باؤلا کتا۔

اس حدیث متفق علیہ سے مطلقاً ہر کوے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پس دیسی کوے کی بھی حرمت اس حدیث سے ثابت ہوئی۔ اور اس حدیث میں اگرچہ صاف لفظوں میں ان پانچ جانوروں کا حرام ہونا مذکور نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ان کے قتل کرنے کا حکم ہے مگر اسی حکم سے ان کا حرام ثابت ہوتا ہے۔ نیل الاوطار میں ہے۔

قال المھدی فی البحر اصول التحریم اما نص الکتاب او السنۃ او الامر بقتلہ کالخمسۃ الخ

و نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق غراب کو فاسق کہا ہے اور آپ کا کسی جانور کو فاسق کہنا اس کے حرام اور غیر ماکول ہونے کی دلیل ہے۔ ابن ماجہ میں ہے عن ابن عمر قال من یاکل الغراب وقد سماہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقاً واللہ ما ھو من الطیبات۔ یعنی حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ کوا کون کھاتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا ہے۔ اللہ کی قسم کوا طیبات سے نہیں ہے۔

اگر کوئی کہے کہ اگرچہ روایات میں لفظ غراب مطلق واقع ہوا ہے اور بعض میں لفظ غراب بقید ابقع وارد ہوا ہے تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا ضروری ہے لہٰذا صرف غراب ابقع کی حرمت ثابت ہوگی نہ مطلق غراب کی۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ جب بعض روایات میں کوئی لفظ مطلق بلاقید واقع ہو اور بعض روایات میں اس مطلق کے کسی ایک فرد پر تنصیص ہو تو ایسی صورت میں عند الجمہور مطلق مقید پر محمول نہیں ہوتا ہے بلکہ مطلق اپنے اطلاق پر باقی رہتا ہے۔ (ملاحظہ ہو نیل الاوطار ص ۸۵ ج ۵ و سبل السلام ص ۷۱ ج ۴ و فتاوی نذیریہ ص ۳۰۰ ج ۲)

اجماع علماء سے بھی دیسی کوا کی حرمت ثابت ہے۔

قال الحافظ فی الفتح وقد اتفق العلماء علی اخراج الغراب الصغیر الذی یاکل الحب من ذلک ویقال له غراب الزرع ویقال له الزاغ من ذلک وافتوا بجواز اکله فبقی ماعداه من الغربان ملتحقا بالابقع انتھی۔

اور العرف الشذی تقریر ترمذی ص ۳۴۳ میں ہے۔

والغراب فی کتبنا انه علی ثلثة اقسام احدھا الذی یاکل الحبوب فقط وھو حلال اتفاقا والثانی الذی یاکل الجیف فقط وھو حرام اتفاقا والثالث ھو الذی یخلط بین الاکلین وھو مکروہ عند ابی یوسف وحلال عند ھما انتھی

یعنی ہماری فقہ حنفی کی کتابوں میں غراب کی تین قسم ہے۔ ایک وہ جو صرف دانہ کھاتا ہے اور وہ بالاتفاق حلال ہے۔ دوسرا وہ جو صرف مردار کھاتا ہے اور وہ بالاتفاق حرام ہے۔ تیسرا وہ جو دانہ اور مردار دونوں کھاتا ہے اور وہ ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک حلال ہے۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه اکمل واتم

اہلحدیث: آپ کی جماعت نے خط نمبر دو کا جو مفہوم [illegible]

ہے وہی ہمارا مطلب ہے جس کو آپ نے تصریح فرمایا یعنی دلیل حرمت نص قطعی نہیں ہے اور عبارت فقیہ خط نمبر ۲ اس کی تائید کرتی ہے۔

بہر حال آپ کا شکریہ ہے کہ آپ نے صداقت کو بلا عذر ہمارے سامنے رکھ دیا۔

من شاء فلیقبل

---

## بریلوی مشن

# نبی علیہ السلام مختار من اللہ نہیں

(مرقومہ:- مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لوہاراں مغربی)

ناظرین کرام! اخبار الفقیہ ۷۔ اپریل سن رواں میں پھر ایک مضمون مولوی بشیر کوٹلوی کے قلم سے بزعم خود حضور علیہ السلام کو مختار کل ثابت کرنے کے لئے شائع ہوا ہے۔ لیکن اپنے دعویٰ مکندبہ کو ذرہ بھر بھی پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچا سکے۔ اصل مطلب اور صحیح چیز کو چھوا تک نہیں۔ کیونکہ سوال تو صرف یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جو تین نمازیں معاف فرمائیں یا ایک شخص کو روزہ توڑ دینے کے کفارہ پر بجائے غیر کو صدقہ کھلانے کے حضور علیہ السلام نے خود ہی اس کو کھجوریں استعمال فرمانے کا حکم فرما دیا اور باوجود فیصلہ قرآنی ہونے کے آیا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار ذاتی سے اس شخص کو مخصوص فرما لیا تھا یا کہ باذن اللہ۔ بشیر صاحب کا فرض تھا کہ اپنے دعویٰ کے مطابق ان دونوں رواتوں میں سے اپنی اس تحریر کو جو کہ وہ اخبار الفقیہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء میں یوں لکھ چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے باوجود فیصلہ قرآنی ہونے کے اپنے اختیار سے اس شخص کو مخصوص فرما لیا ثابت کر دکھاتے۔ یہ تو بشیر صاحب سے ہو نہیں سکا۔ بھلا ہوتا بھی کیسے۔ کیونکہ کون نہیں جسے اس بات پر یقین کامل نہ ہو کہ خدا کے نبی ذرہ بھر بھی بجز حکم باریتعالےٰ امور دین میں کم و بیش نہیں فرماتے تھے۔ نبی مامور من اللہ احکام الہیہ کے مظہر اور مبلغ اعظم ہوتے ہیں۔ اور یہ لکھنا کہ نبی علیہ السلام منجانب اللہ مختار کل تھے یہ سراسر کم فہمی یا دیدہ دانستہ عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لئے از خود قرآن پاک کے صاف اور صریح مفہوم [illegible] جناب نبی علیہ السلام کی صاف اور صحیح تعلیم کو ردکنا اور شارع علیہ السلام پر افترا کرنا ہے۔

**ہماری تائید** شکر ہے کہ بشیر صاحب نے اتنی بات تو تسلیم کر لی یا قدرت نے جبراً ان کے اپنے ہی صحیفہ الفقیہ میں حق بات کا اظہار کرا دیا۔ چنانچہ غضبناک لہجہ میں لکھتے ہیں کہ:-

ہم بارہا سمجھا چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے جملہ اوصاف کو ہم ذاتی تسلیم نہیں کرتے بلکہ عطائی مانتے ہیں۔ (دیکھو الفقیہ ص ۲)

اجی جناب جو کچھ خدا نے نبی علیہ السلام کو دیدیا یا جو کہ قرآن و احادیث صحیحہ میں من وعن موجود ہے۔ اس سے کس کو انکار ہے۔ یہی جو ہمارا مقصد ہے کہ جس بات کی حضور علیہ السلام کو منجانب اللہ اجازت ملتی وہ بھی واضح فرماتے۔ ذاتی اختیار سے امور دین میں ہرگز کم و بیش حلال و حرام نہیں فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک تو آپ نے بھی ہماری تائید کھلے الفاظ میں کر دی ہاں آگے چل کر بشیر صاحب نے اپنے خیال سے ایک اور شگوفہ لکھ دیا کہ ہمارا ایمان ہے کہ حضور علیہ السلام کو ان کے طالب و محب مولا نے شریعت میں اختیار دیدیا تھا۔ آپ جسے چاہیں حلال اور جسے چاہیں حرام کر دیں (الفقیہ ص ۳) کیا اچھا ہوتا کہ بشیر صاحب حضور علیہ السلام کے کلی اختیار پر قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے دلیل پیش کرتے کہ دیکھو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے مولا نے شریعت میں حلال و حرام کرنے کا اختیار دیا [illegible] [illegible] [illegible]

تقلید امام کا بھی لحاظ ترک کر دیا جاتا ہے - یاد رکھو، مسلمان قرآن و حدیث کا پابند ہوتا ہے - بے سند اور بناوٹی کہاوت ایجاد بندہ اختراعی چیز کی ذرہ بھر قدر نہیں ہو سکتی -

**ہاں** | بشیر صاحب آپ کے پاس اس اختراع کے خلاف قرآن شریف و احادیث پاک میں بکثرت دلائل موجود ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کی مرضی وہی مرضیٔ خدا نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی مرضی ہی مرضیٔ مصطفےٰ ہے -

کیا حضور علیہ السلام نے اپنے خیال سے شہد کا کھانا موقوف نہیں فرمایا تھا - اگر بقول آپ کے حضور علیہ السلام کو حلال و حرام کرنے کا کُل اختیار ہوتا - تو حضور علیہ السلام کی طرف اس خیال کی اصلاح اور شہد کی حلت بحال رکھنے کے لئے سورہ تحریم کی آئیتں نازل کیوں کی گئیں - یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک رب! - (ترجمہ) اے نبی (علیہ السلام) کیوں حرام کرتے ہو اس چیز کو کہ حلال کی ہے اللہ نے واسطے آپ کے کیا آپ اپنی بیویوں کی مرضی پر چلتے ہیں - سبحان اللہ علام الغیوب نے اس منگھڑت عقیدہ کی پہلے سے ہی کیسی صاف اور واضح تردید فرما دی تاکہ کوئی غالی حضور علیہ السلام کو حلال و حرام کرنے کا مختار کل سمجھ کر لوگوں کو گمراہ نہ کر دے - نیز کیا حضور علیہ السلام کی انتہائی خواہش نہ ہوتی تھی کہ اقربین رشتہ دار نعمت ایمان سے فیضیاب ہو کر جنت الفردوس کے وارث بن جائیں - لیکن اللہ تعالےٰ نے فرمایا - انک لا تھدی من احببت ہدایت دینا آپ کا اختیار نہیں - کیا سرور کائنات کے مبارک قلب میں یہ جستجو نہ تھی کہ آپ کے والدین جنت میں داخل ہوں - لیکن وہ مالک الملک جس کا قانون اٹل اور حکم زبردست ہے اس نے صاف فرما دیا -

ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ

نبی علیہ السلام اور مؤمنین کو لائق نہیں کہ مشرکین کے حق میں دعاء مغفرت مانگیں اگرچہ ان کے قریبی کیوں نہ ہوں

**اہلحدیث** | ہر ایک حنفی کو بحیثیت حنفی اپنے علم و اصول فقہ کا پابند رہنا چاہئے - اگر کوئی حنفی اپنے اصول فقہ کا پابند نہیں ہے تو وہ حنفی نہیں ہے - جیسے کوئی اہل حدیث حدیث کا پابند نہیں ہے تو وہ اہل حدیث نہیں ہے - یہ سنہرا اصول فریقین کو ملحوظ رکھنا چاہئے - ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کے حنفی مناظرات اور تصنیفات میں اس سنہرے اصول کو بھول جاتے ہیں - علم اصول کا مسئلہ ہے کہ خبر واحد صحیح بلکہ اصح بھی عموم قرآن کی تخصیص نہیں کر سکتی اور مطلق کو مقید نہیں کر سکتی -

**کیوں صاحب!** | جبکہ وہ روایت صحیح کلام رسول علیہ السلام ثابت ہے اور رسول صلعم بقول شما مختار بھی ہیں تو ان دونوں باتوں سے کون امر مانع ہے اس کا جواب آنے پر فیصلہ ہو سکتا ہے - باقی زبانی باتوں کا جواب دینا کچھ ضروری نہیں ہے - جو کچھ بھی ہو قرآن حدیث کے ماتحت ہونا چاہئے - شیخ سعدی نے ٹھیک فرمایا ہے ؎

آں کس کہ بہ قرآن و خبر زو نرہی
ایں است جوابش کہ جوابش ندہی

# آریوں سے سوالات

(از شیخ عبد المنان صاحب قریشی رام پور ضلع سہارنپور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۲۳) اگر بقول سوامی دیانند جی اور گاندھی جی سبزی اور غیر حیوانی غذا ہی عقل، تندرستی، بہادری اور صحت کی موجب ہوتی تو تمام دنیا کے انسان جو کہ قریب قریب سب حیوانی غذا گوشت کھاتے ہیں کم عقل بیمار، ڈرپوک اور ضعیف الجثہ وغیرہ وغیرہ ہوتے - حالانکہ معاملہ اسکے برعکس ہے - یعنی سارے یورپ، امریکہ، جاپان، روس، ترکی وغیرہ وغیرہ کے لوگ جو کہ سو فیصدی گوشت خوار ہیں - سب سے زیادہ عقلمند، تندرست، بہادر اور قوی الجثہ ہیں - لہذا ثابت ہوا کہ ہر دو صاحبان مذکورہ کا قول بالکل غلط اور ناقابل قبول ہے - اور صرف گوشت کھانے ہی سے یہ سب خوبیاں حاصل ہوتی ہیں - سائنس کے موجد اور اسکے ذریعہ جتنی موجودہ جدید ایجادات ہو رہی ہیں سب کے موجد گوشت خوار ہیں - سبزی خوروں کی ایجاد صرف اہنسا ہے - جس پر وہ خود بھی عمل نہیں کر سکتے - اور روزانہ کانگرسی صوبوں میں فسادات - قتل - غارت اور آتش زدگی کی وارداتوں کا ظہور ہو رہا ہے - مثال کے طور پر بنارس، گورکھپور، کانپور، صوبہ بہار، صوبہ سی پی وغیرہ کے واقعات آنکھ کھول کر دیکھ لیجئے کہ کہاں کہاں اہنسا پر عملدرآمد ہو رہا ہے -

(۲۴) ہر بھلے مانس اور نیک دل آدمی کی یہ خواہش ہے کہ دنیا میں جرائم اور گناہوں کی کمی ہو کر مجرمین اور گنہگاران کی تعداد کم سے کم بلکہ بالکل نابود ہو جائے اور تمام مذہبی کتابیں اور علماء دین و دھرم - گناہوں اور جرائم سے بچنے کی تلقین اور نصیحت کرتے ہیں - نیز تمام مہذب حکومتیں مجرمین کی اصلاح کی حامی ہیں، اور ان کو قید و بند اور پھانسی وغیرہ کی سزا دیکر نابود کرنے کے لئے لاکھوں روپیہ صرف کر رہی ہیں - مگر برخلاف تمام مذہبی کتب اور منشاء علماء دھرم و دین اور مہذب حکومتوں کی روش اور عمل کے آریہ صاحبان گایوں کی (جو کہ بہ منشے تناسخ پر میشر کے مجرم ہیں اور اپنے سابقہ اعمال کی پاداش میں انسانی ہدایت ادنیٰ حیوان کے جسم میں اپنی سزا بھگت رہی ہیں) افزائش نسل اور تعداد کی ترقی کی سر توڑ جائز اور ناجائز کوشش کر رہے ہیں یہاں تک کہ اگر کسی گائے کو ذبح کر کے کھا لیا جائے تو اس کے لئے لڑنے مرنے کو طیار ہو جاتے ہیں - نیز مہاتما گاندھی جی بھی دن رات گایوں کی افزائش نسل کی تلقین اور ہدایت فرماتے رہتے ہیں تو ایسی حالت میں

یا تو یہ عقیدہ تناسخ غلط ہے کہ حیوان بروئے تناسخ اپنے اجسام میں پرمیشر کی مقرر کردہ اور دی ہوئی سزا بھگت رہے ہیں یا اون کی افزائش نسل اور ترقی و توسیع نسل کی کوشش و حمائت ایک بڑی غلطی، اور پرمیشری ناذن سے انحراف اور بغاوت ہے۔ بتلائیے دونوں باتوں میں کونسی بات پسند ہے۔ ویدک تعلیم اور علماء ویدک دھرم کی تلقین اور نصیحت کی پابندی اور مسئلہ تناسخ کا اعتقاد یا ترقی نسل گائے کی حمائت اور گاؤکشی کی مخالفت۔

(۲۵) کسی مذہب میں بغاوت اور بدامنی پھیلانے کو اچھا عمل نہیں کہا جاتا۔ تو اس کو مانتے ہوئے ہندوستان کے مختلف مقامات سے آریوں کے جتھے جو ریاست حیدرآباد جا رہے ہیں اور جن کی وجہ سے ریاست میں بدامنی اور ہندو رعایا کو بہکا کر ان کو اپنے فرمان بردار کے خلاف بھڑکانے اور ابھارنے کا فعل کہاں تک مناسب اور مذہب کا کونسا اصول ہے۔ اگر کہا جائے کہ ہم اپنے اصول مذہب یعنی نیوگ۔ تناسخ ایسے بہترین اصول کو وہاں پھیلانا چاہتے ہیں تو کیوں نہ پہلے ہز اگزالٹڈ نظام صاحب حیدرآباد کو ہی ان اچھوتے قیمتی اصول کی خوبیاں ظاہر کر کے انکو مذہب آریہ قبول کرنے کی دعوت دی جائے تاکہ وہ خود ہی اسکی خوبیوں کے قائل ہو کر خود آریہ بن جائیں اور آریوں کو اس جتھہ بازی اور بدامنی پھیلانے سے نجات مل جائے یا نظام صاحب سے درخواست کی جائے کہ وہ اگر آریہ ہونے سے انکاری ہیں تو فوراً آریہ اور مسلمان علماء کا ایک عظیم الشان اور مطلق فیصلہ کن مناظرہ اور مباحثہ تحریری کرادیں۔ خواہ اس میں کتنا ہی وقت صرف ہو۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اس کا جو ریزلٹ ہوگا دنیا کے لوگ اس کو دیکھ کر یہ فیصلہ کر لیں گے کہ کونسا مذہب حق پر ہے اور کونسا ناحق پر اور اس قطعی مباحثہ کے اثر سے ہندوستان کے لوگوں کو بھی یکسوئی اختیار کر کے ایک مذہب اور قوم بن جانے کا کافی مواد مل جائیگا اور دنیا کی دو کتابوں وید اور قرآن کا مقابلہ ہو کر انکے حسن و قبح پر کافی روشنی پڑ جائیگی۔ ادھر پر دو فریق کے علماء جو آجکل سیاسیات میں الجھ کر مذہبی فرائض اور حقوق سے ڈھیل ڈھال کا برتاؤ کر رہے ہیں۔ اپنی اپنی قابلیت کے جوہر میدان میں آکر دکھانے کا موقعہ حاصل کر کے ہندوستان کو اصل گمراہی سے نجات دلائیں گے۔ اور پھر متفقہ طریق پر ہندوستان کو آزادی دلانے میں مددگار ثابت ہونگے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بغیر کسی قطعی فیصلہ کے ہوئے مباحثہ بند نہ کیا جائے۔ کہئے کیا خیال ہے۔

(نوٹ) اوس کے بعد ہندوؤں، سکھ، عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی ایک عالمگیر مباحثہ ہو کر فیصلہ کیا جانا چاہیئے۔ سوائے فریقین کے علماء دوسرے اشخاص کو وہاں جمع ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ ان مباحثوں کی روئداد ہندوستان بلکہ دنیا کی ہر زبان میں شائع کی جائیگی تاکہ دنیا کا ہر شخص اس کو پڑھ کر یا سُن کر حق و باطل کا کچھ نہ کچھ فیصلہ کر سکے۔ یہ مباحثہ کم از کم فریقین کے سیاسی اور مذہبی لیڈران کے لئے مفید مطلب ثابت ہوگا۔ اور ہندوستان خصوصاً ریاست حیدرآباد کی ایک شاندار یادگار ہوگا۔ تمام والیان ریاست ہائے بھی اپنا تھوڑا سا وقت صرف کر کے اس روئداد کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے بعد تمام صوبوں خصوصاً کانگرسی صوبوں کی حکومتیں بھی روزانہ کے فرقہ وارانہ فسادات اور جھگڑوں سے نجات پا جائیں گی۔ کم از کم مسلمانوں کو تو یہ فائدہ ضرور ہو جائیگا کہ ہندوؤں اور آریوں کے دلوں میں ان سے اور ان کے مذہب سے جو نفرت اور بدگمانی نیز غلط فہمی ہے وہ دور ہو جائیگی۔

راقم:-

محمد عبدالمنان قریشی

# ایک مسیحی دوست کے نام کھلی چٹھی!

(از بابو اکبر خان صاحب سب پوسٹماسٹر اٹرو ریاست کوٹہ)

میرے مہربان دوست!

مَیں آپ کا نہائت ہی شکر گذار ہوں کہ آپ وقتاً فوقتاً مسیحی رسالے، ٹریکٹ اور کتابیں بھیجتے رہتے ہیں جن سے مجھے خاص طور پر دلچسپی ہے اور نیز میری معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جناب کا مرسلہ ٹریکٹ "وہ نبی" مصنفہ مس ایم بڈلف صاحبہ ملا۔ جس کو میں نے بڑے غور سے پڑھا۔ کیونکہ اس سوال سے "کیا تو وہ نبی ہے" مجھے خاص طور پر دلچسپی ہے۔ اچھا تو اس ٹریکٹ کو لیجئے

وہ نبی از مس ایم بڈلف صاحبہ

۱۔ مَیں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیرے مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دونگا وہ ہی وہ ان سے کہیگا اور جو کوئی میری اُن باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لُوں گا۔

مذکورہ بالا توریت کی آیتوں سے مسیحی علماء یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مثیل موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو بھی چشم ماروشن دل ماشاد۔ کیونکہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہمارے سید و مولا، ہماری آنکھوں کے نور اور دل کے سرور ہیں مگر واقعات اس کے برخلاف ہیں۔ آؤ پہلے یہ دیکھیں کہ خود سید و مولا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ مدعی سست و گواہ چست کی مثال صادق آوے۔

پہلے مدعی کو دعویٰ کرنا چاہیئے۔ ازاں بعد گواہوں کی تصدیق۔ مثیل موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کس نے کیا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا سرور کائنات سرتاج الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ بے شک اے محمد! ہم نے تم کو ایسا ہی شاہد رسول بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف موسیٰ کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اب آئیے بھی

دیکھیں کہ خود سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

جس طرح یونس نبی تین رات تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہا اسی طرح ابن آدم بھی تین رات تین دن زمین کے پیٹ میں رہے گا۔

جس طرح یونسؑ نبی اسی طرح ابن آدم۔

سبحان اللہ کیسی مماثلت بتلائی۔ دعویٰ تو ہو چکا۔ اب گواہوں کی گواہی کی ضرورت ہے تاکہ دعویٰ ثابت ہو جائے

| | |
|---|---|
| (۱) سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور رسول تھے۔ | سرتاج الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول تھے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حسب اعتقاد مسیحان خدا کے بیٹے اور اکلوتے بیٹے تھے۔ |

**عبد اور بیٹے کا فرق ظاہر ہے**

| | |
|---|---|
| (۲) موسیٰ علیہ السلام نے ترک وطن کرکے ہجرت کی | سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک وطن کرکے ہجرت کی۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہجرت نہ کی۔ |
| (۳) موسیٰ علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔ | سیدو مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدائشی نبی تھے یا بقول مسیحان تیس سال کی عمر میں تبلیغ شروع کی۔ |
| (۴) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جہاد کئے۔ | نبی آخر الزمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کئے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جہاد نہیں کئے۔ |
| (۵) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا کہ تو مارا نہ جائیگا۔ | اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ تو مارا نہ جائیگا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بقول مسیحان کافروں نے پکڑ کر مار ڈالا اور انکی فریاد کی شنوائی نہ ہوئی۔ |
| (۶) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام طبعی موت سے فوت ہوئے۔ | سالار انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے مسیح علیہ السلام بقول مسیحان قتل کئے گئے۔ |
| (۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہیں۔ | سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت نبی ہیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول مسیحان بے شریعت تھے۔ |
| (۸) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک بتلایا۔ | نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کو وحدہٗ لاشریک بتلایا سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بقول مسیحان تین خدا بتلائے باپ، بیٹا، روح القدس۔ |
| (۹) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد بزرگوار انسان تھے اور اللہ کے بندے۔ | آفتاب رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار انسان تھے اور خدا کے بندے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بقول مسیحان خود خدا تھا۔ |
| (۱۰) موسیٰ علیہ السلام نے اُس زمانہ اور قوم کی ضرورت کے موافق اپنا کام پورا کیا۔ | فخر الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام اللہ تعالیٰ نے حضور کو سپرد کیا اس کو بدرجہ کمال پورا کیا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بقول مروجہ انجیل اپنا کام ادھورا چھوڑا۔ |

مماثلت حضرت موسیٰ علیہ السلام و سیدنا و مولانا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بھی متعدد گواہ موجود ہیں مگر مذکورہ بالا دس گواہ کافی ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مثیل موسیٰ علیہ السلام ہرگز ہرگز نہیں ہیں بلکہ مثیل یونس علیہ السلام ہیں۔ (باقی)

---

جوابات نصاریٰ۔ نئے مسیحوں کے اسلام پر اعتراضات اور ان کا مدلل جواب۔ یہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت صرف ۸/ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# زندگی ہمیہ اور مسلمان

(از محمد عبد الرشید صاحب اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ دہلی)

اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات کو دنیا میں پیدا کرکے اپنی مخلوق پر کمال احسان فرمایا ہے۔ خالق اکبر نے آنحضرتؐ کو ہر قسم کی انسانی خوبیوں سے مزین فرما دیا۔ تاکہ خلقت کے لئے آپ کی ذات بابرکات ہر لحاظ سے احسن نمونہ قرار پا سکے۔ چنانچہ حضور پرنور نے اپنی ترسٹھ سالہ زندگی میں ثابت کر دکھایا کہ دنیا میں رہ کر انسان کس قسم کی زندگی بسر کرے کہ فلاح حاصل ہو۔ چونکہ اصحاب کرام نے حقیقی طور پر حضور کے نقش قدم پر چلکر زندگی گذاری۔ اس لئے ان کی زندگی بھی مسلمانوں کیلئے ہر لحاظ سے شمع ہدایت ہے۔ انہیں مقدس ہستیوں کی شان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

اس بات سے ثابت ہوا کہ دنیا میں مسلم کا صحیح طریقہ کار وہی ہونا چاہئے جس پر چل کر ہمارے بزرگوں نے اللہ صاحب کی خوشنودی حاصل کی جسطرح سونا پرکھنے کے لئے پتھر کی کسوٹی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کی زندگی اعلیٰ سانچے میں ڈھالنے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیارے دوستوں کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اور یہ وہی دین کی کسوٹی ہے جس کے متعلق ارشاد باری ہوتا ہے۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اور حضور نے فرمایا ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی زندگی اللہ صاحب نے ایک باقاعدہ مستقل نظام کے ماتحت بنائی ہے۔ اگر اس نظام کے اندر رہ کر بسر کریگا تو فلاح یافتہ ہوگا۔ ورنہ گمراہ ہو جاویگا۔ آجکل مسلمانوں میں علاوہ اور بہت سی ناموزوں باتوں کے ایک بات اکثر پائی جاتی ہے کہ وہ مغربی تہذیب کے از حد دلدادہ ہو گئے ہیں اور اس بھنک جال میں پھنس کر اپنا وقت برباد کر...

مغربیت کی تقلید کر رہے ہیں۔ عرصہ دس پندرہ سال سے تو اکثر مسلمانوں نے اس بات کو نہایت ہی ضروری خیال کر رکھا ہے کہ زندگی بیمہ کرانا ہر ایک فرد بشر کیلئے لازمی ہے۔ کاش ہمارے بھائی پیشتر اسکے کہ زندگی بیمہ کرائیں۔ دیکھ لیں کہ آیا یہ فعل شریعت کی رو سے کیسا ہے اور آیا اس قسم کا فعل ہمارے نبی کریم اور آپ کے پیارے اصحاب کرام یا کسی اور سلف صالح سے بھی ثابت ہے؟ وہ بھی تو دنیا میں رہ چکے ہیں انہوں نے بھی آل اولاد چھوڑی تھی۔ اگر کسی مسلم سے دریافت کیا جاوے تو کہا جاتا ہے کہ بیمہ نہ کرائیں تو کیا کریں آج مر جاویں تو بیوی بچوں کا پیچھے کس طرح گزارہ ہوگا۔ وہ زمانہ اور تھا یہ اور ہے۔ آجکل اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں کم ازکم دو چار ہزار روپیہ تو گذر اوقات کے لئے چھوڑنا چاہئے۔ اس میں قباحت ہی کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

افسوس مسلم بھی دیکھا دیکھی غیر مسلموں کے اپنے لئے وہی طریقہ نجات اور فلاح سمجھتے ہیں جو غیر مسلم تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ کافر اور مومن برابر نہیں ہو سکتے ان میں بعد المشرقین ہے۔ جب یہ بات ہے تو ہم کفار و مشرکین کی کیوں تقلید کریں ہمیں تو صرف وہ راستہ اختیار کرنا چاہئے جو ہادی برحق نے اللہ تعالے کے حکم کے مطابق ہمارے لئے تجویز فرما دیا ہے۔ جب نبی کریم اور آپ کے اصحاب نے زندگی بیمہ نہیں کرائی تھی تو آج چودھویں صدی کے مسلمانوں کو اس بات کی ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے اس کے کئی ایک وجوہات ہو سکتے ہیں مگر دو سبب نہایت ہی اہم معلوم ہوتے ہیں۔ اول تو ہندوستان کے مسلمان دوسرے غیر مسلموں کی طرح مغربیت کے بے حد شیدائی ہو چکے ہیں۔ دوئم یہ کہ مسلمانوں نے اپنے پیشوا محمد رسول اللہ صلعم کے صحیح اور احسن طریقہ پر چلنا ترک کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان بڑی سرعت سے تحت ضلالت کے گڑھے میں دھنسے جا رہے ہیں۔

پیارے بھائیو! الیس اللہ بکاف عبدہ۔ کیا اللہ تعالے اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ اگر کافی ہے اور یقیناً کافی ہے تو پھر خدا کے لئے ذرا سوچو کہ آپ نے کونسا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔ جب اللہ صاحب نے انسانوں بلکہ ہر جاندار کی روزی کا ذمہ اپنے اوپر لیا ہے۔ حتیٰ کہ پتھر کے اندر بھی کیڑوں کو روزی پہنچاتا ہے تو ہم کیوں اتنی بے صبری سے کام لیں۔ مسلمان کا یہ شیوا نہیں۔ مسلمان تو دنیا میں ہمت و استقلال کا پیکر بن کر آیا ہے کہ اپنے خالق کی رضا کے ساتھ ہر وقت راضی رہے۔ اپنی طرف سے اکل حلال پیدا کرنے کی ہر تن کوشش کرے۔ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال پر جائز طور پر خرچ کرے۔ اللہ کی راہ میں بھی حسب توفیق خرچ کرے اور پھر جو کچھ بچ سکے اپنے بیوی بچوں کی ہنگامی ضروریات کیلئے بچائے۔ بچت حقیقی معنوں میں وہی ہے جو گاڑھے پسینے اور حلال کمائی میں سے ہو نہ کہ بیمہ کی ایک یا چند قسطیں ادا کرنے کے بعد مر جاوے تو اس کے پسماندگان کو مفت میں دو چار ہزار روپیہ کی رقم مل جاوے۔ جس کے بے جا صرف کرنے میں ان کو ذرا بھی دریغ نہ ہوگا۔ فقط

**اہلحدیث** | نامہ نگار کا مضمون واعظانہ حیثیت سے ہے استدلالی شکل میں نہیں ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ پہلے بیمہ کی بابت رائے قائم کرتے کہ مذہبی ہے یا دنیاوی۔ مذہبی کہہ کر مذہبی دلائل پیش کرتے۔ جن سے نفی یا اثبات ہو سکتا۔ دنیاوی کہتے تو حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم کے ماتحت اس کو قرار دیکر چھوڑ دیتے۔ نہ آپ نے وہ کیا نہ یہ کیا۔ تاہم آپ کا مضمون محض دلجوئی کے لئے درج کیا گیا ہے ورنہ مفید مطلب نہیں تھا۔

**نامہ نگار حضرات** | مضمون لکھتے وقت پہلے اپنے مدعا کی تعیین کیا کریں اسکے بعد حسب دعویٰ دلائل پیش کیا کریں

---

# مسدس

(نتیجۂ فکر۔ عبدالقیوم صاحب عاصی۔ لالہ موسیٰ۔ گجرات)

آ ذرا قصۂ ماضی میں سناؤں تجھ کو
عہد پارینہ کی پھر یاد دلاؤں تجھ کو
زخم دل زخم جگر کھول دکھاؤں تجھ کو
تیری روداد کہوں خون رلاؤں تجھ کو
تھی کبھی اوج پہ یہ عزت و شوکت تیری
ساری دنیا میں مسلّم تھی حکومت تیری

ہم میں ہر ایک تھا دنیا سے نرالا جانباز
صاحب عز و شرف اور تھا سب سے ممتاز
سب ہی یکجان تھے نہ تھا کوئی کسی کا غماز
اور دنیا کا موافق تھا ہر اک نغمۂ ساز
اپنے اللہ کی نظر ہم پہ کریمانہ تھی
شان دنیا سے ہی کچھ اپنی جداگانہ تھی

آج پژمردہ نظر آتا ہے بستانِ حدیث
آہ پہلے سے کہاں ہیں وہ فدایانِ حدیث
مرد میدان تھا غازی تھا نگہبانِ حدیث
کیوں جمود آج یہ چھایا ہے۔ جوانانِ حدیث
اب اخوت ہے نہ کچھ وحدت قومی باقی
ہے جو باقی تو فقط ایک یہی ناچاقی

چھوڑ غفلت کو حقیقت کا طلبگار تو بن
اپنے معبود کا دل سے تو پرستار تو بن
عاشقِ احمد مختار ہو دیندار تو بن
پھر رضا جوئی حق کے لئے تلوار تو بن
پھر زمانے کی پلٹ آئے وہ شان و شوکت
ہر قدم پر ہو کچھاور ترے دولت عزت

اے خدا مسلم خوابیدہ کو فرزانہ بنا
شمع ملت کا ہر اک جان کو پروانہ بنا
ساقی کوثر توحید کا مستانہ بنا
سنت احمد مختار کا دیوانہ بنا
یہ دعا عاصی محزوں کی ہو جائے قبول
حشر میں جا ہو میسر تہ دامان رسول

مغالطات مرزا معروف الہامی بوتل۔ مرزا صاحب کے (۴۴۳) الہام سازی کے طریق۔ قیمت ۲؍ دفتر اہلحدیث ا

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ۱۶۹ } زید بات دن شرک و بدعت میں مبتلا رہتا ہے [illegible] قبر کی پوجا کرتا ہے۔ اب اگر یوں کہا جائے زید کو کہ تو مشرک جہنمی ہے تو کیا یہ خلاف ہوگا؟ بعض لوگ معترض ہیں کہ یوں نہ کہنا چاہئے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ زید مشرک ہے اور مشرک کے لئے جہنم ہے

(عبد الحفیظ [illegible] ضلع الہ آباد)

ج ۱۶۹ } قبر کی پوجا کرنے والا یقیناً مشرک ہے۔ اس کو سمجھانے کے لئے احسن طریق اختیار کرنا چاہئے۔ یہ درست ہے کہ اس کو خطاب کر کے چڑانا اچھا نہیں ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ جو شخص یہ فعل کرے اور اس کا خاتمہ بھی اسی پر ہو وہ مشرک ہے ناقابل معافی ہے۔ واللہ اعلم!

س ۱۷۰ } لا الٰہ الا اللہ کی جو ضرب لگائی جاتی ہے اس کا ثبوت شریعت سے ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۷۰ } ذکر کا یہ طریق مسنون نہیں ہے۔ بعض صوفیاء کا طریقہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۱ } کسی دوست یا عزیز کے لئے کوئی جانور مرغی وغیرہ پہلی دبے کہ وہ آئیگا تو ذبح کر کے اس کو کھلائیں گے تو کیا یہ حرام ہے۔ حمائل شریف غزنوی کے حاشیہ پر آیت وما اہل کے ماتحت یہ عبارت لکھی ہے [illegible] مطلب ہے۔ اگر کوئی شخص مہمان کی تعظیم کے لئے ذبح کرے تو وہ ذبح حرام ہے اور ذابح مشرک ہوگا [illegible]؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۱ } جہاں لہذی کے لئے [illegible] ذبح کرنا [illegible] آیا ہے کہ آنحضرت [illegible]

س ۱۷۲ [illegible]

ایک لڑکی [illegible] دو لڑکیاں [illegible] تین [illegible] لڑکی کے [illegible] والد کے ساتھ کاروبار [illegible] والد پانچ سال تک والد کی دکان پر اسی سرمایہ سے کام کرتے رہے۔ تب سوال یہ ہے کہ ان [illegible] کیونکر تقسیم ہوگا۔ والد مورث کے مرنے کے وقت کا ترکہ تقسیم ہوگا یا پانچ سال بعد کی آمدنی ترکہ میں شمار ہوگی۔ تین بچوں کی شادی والد کر گیا۔ باقی کی شادی کا خرچ مشترکہ جائداد سے نکلیگا یا خاص ان کے حصے سے؟ (محمد شفیع از سیالکوٹ)

ج ۱۷۲ } والد کے بعد جو ترکہ رہا تھا وہی ان دو لڑکوں کے کاروبار کے لئے سرمایہ تھا۔ اس لئے اس کا نفع بھی ترکہ میں داخل ہوگا اور کام کرنے والے دو لڑکوں کو حق الخدمت کے طور پر حسب دستور اجرت ملے گی یا جو کچھ وہ اپنی ضروریات کے لئے لے چکے ہیں وہی ان کا حق ہوگا۔

بالغوں کی شادی پر جتنا خرچ ہوا ہے اسی انداز سے نابالغوں کی شادی کے لئے خرچ نکالا جائیگا حدیث شریف میں ہے اعدلوا فی اولادکم الحدیث۔ اللہ اعلم! (ع، داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۳ } سرخ کپڑا پہننا عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ جواب جواز یا عدم جواز کی صورت میں مدلل ہونا چاہئے۔ (عبد اللہ خان از آگرہ)

ج ۱۷۳ } سرخ رنگ کے کپڑے پہننے میں اختلاف ہے۔ کسمبے کا رنگ بالاتفاق ناجائز ہے۔ دوسرے سرخ میں اختلاف ہے۔ اس مسئلہ کی کسی قدر تفصیل سفر السعادت میں ملتی ہے۔ سائل دیکھ سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۴ } ایک صاحب [illegible] صبح کے وقت [illegible] [illegible]

[illegible] اور اس وقت میں [illegible] درود شریف پڑھتے [illegible] بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں [illegible] جائز ہیں؟ (مولوی [illegible] ضلع شاہپور)

ج ۱۷۴ } [illegible] کے بعد [illegible] ذکر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ہم بعد نماز تکبیروں کی آواز سن کر خیال کرتی تھیں کہ اب نماز ختم ہوئی ہے۔

س ۱۷۵ } اگر قبر والے بزرگ سے دعا مانگی جائے کہ میرے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرو۔ کیا وہ ہماری دعا قبر کے نزدیک سنتے ہیں یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۱۷۵ } اہل قبور زندوں کی آوازیں نہیں سنتے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ وما انت بمسمع من فی القبور تو قبر والوں کو سنا نہیں سکتا

س ۱۷۶ } ایک صاحب فرماتے ہیں۔ تیجا۔ جمعرات۔ چالیسواں وغیرہ جائز ہے کیونکہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کے رسالہ جواز میں لکھا ہوا ہے۔ کیا واقعی شاہ صاحب نے یہ مسئلہ کسی رسالہ میں اس طرح لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۶ } مروجہ طریق پر تیجا، چالیسواں وغیرہ کرنا رسوم قبیحہ میں داخل ہے۔ ہمیں معلوم نہیں شاہ رفیع الدین صاحب نے کسی رسالہ میں اس کے متعلق کچھ لکھا ہو۔ اللہ اعلم!

**ضروری اطلاع۔** استفتاء بھیجنے والے حضرات کو چاہئے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم ایک [illegible] کا ٹکٹ برائے "غریب فنڈ" بھیجا کریں۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت فضول ہوگی۔ "غریب فنڈ" سے نادار اہلحدیثوں کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔

(مفتی اخبار اہلحدیث)

فتاویٰ نذیریہ [illegible] [illegible]

# متفرقات

**جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی برکات دینانگر میں** | جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے مخلص کارکن مولوی محمد عمر صاحب ۲۲ مئی سن رواں کو دینانگر پہنچے اور وہاں آپ نے ۱۲۔ جون تک قیام کیا۔ اسی اثنا میں توحید و سنت پر محلہ محلہ وعظیں ہوتی رہیں۔ سامعین بکثرت شامل ہوتے اور محظوظ ہوتے رہے۔ اسی اثنا میں ۱۱۔ جون ۱۹۳۹ء کو شیعہ کی طرف سے ذوالجناح نکالی گئی جو بڑے اہتمام سے نکالی جایا کرتی تھی۔ مگر اس دفعہ مولوی صاحب موصوف کی پُر اثر تقاریر کے اثر سے ذوالجناح کا مجمع بارونق نہ ہو سکا۔ اہل سنت (حنفی اہل حدیث) افراد نے شمولیت نہیں کی۔ یہ تمام جمعیۃ تبلیغ کی برکتیں ہیں۔ خدا بانیان کو جزا دے اور جمعیۃ کی بنیادیں مستحکم کرے۔ آمین! (راقم:۔ یکے از شرکاء مجالس)

(نوٹ) احباب اہل حدیث کا فرض ہے کہ ایسے مفید ادارے کی اعانت میں حتی الوسع دریغ نہ کریں اور اس کے ممبر بن کر خود بھی تبلیغی کاموں میں حصہ لیں (خاکسار:۔ عبداللہ ثانی ناظم)

**رسالہ دینیات** | مصنفہ سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ ضخامت $\frac{22 \times 18}{8}$ سائز کے ۱۴۰ صفحات۔ قیمت ۱۰ / مع محصول ڈاک ۱۲ / ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ ترجمان القرآن۔ ملتان روڈ لاہور

اس رسالہ میں مصنف موصوف نے اسلام اور کفر کی حقیقتوں کا مقابلہ کرکے ایمان کی تعریف اور اس کے اقسام۔ نبوت کی حقیقت۔ نبوت محمدیہ کا ثبوت۔ اور ختم نبوت پر دلائل۔ عبادت کی تعریف اور اقسام (نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ) وغیرہ اسلامی عقائد و اعمال کو عالمانہ اور محققانہ انداز میں بیان کیا ہے۔

**ضرورت اخبار اہلحدیث** | خاکسار اخبار اہلحدیث کا بے حد شائق ہے۔ مگر بوجہ تنگدست ہونے کے قیمتاً نہیں خرید سکتا۔ احباب خیر میں سے کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرا دیں۔

راقم:۔ فیض محمد اہل حدیث ولد اسواء شہداد صاحب مرحوم قوم کھوکھر مقام موضع کھوہر متصل ڈاکخانہ ضلع حیدرآباد سندھ

**اعلان** | رنگون میں کسی عطر فروش نے ۱۲ / براے پسران خود مجھے دیئے تھے۔ میری نوٹ بک میں پتہ محفوظ نہیں رہا۔ اس نوٹ کو پڑھ کر مجھے وہ صاحب پتہ دیکر روپے واپس منگالیں۔ (خادم:۔ حافظ گوہر دین سابق واعظ اہل حدیث کانفرنس موضع وڈالہ ڈاکخانہ بھاگووال ضلع گورداسپور)

**فیصلہ مرزا بنگالی میں** | فیصلہ مرزا بنگالی زبان کے چند نسخے دفتر میں موجود ہیں۔ بنگالی زبان جاننے والے ۲ پائی محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کرلیں۔ (منیجر)

## شکائت و معذرت

معذرت۔ شائقین رسائل برکات محمدیہ و تبلیغ اہل حدیث حیران و پریشان ہونگے کہ بہت عرصہ سے رسائل شائع نہیں ہوئے۔ لیکن اس کی دو وجہیں ہیں۔ اول یہ کہ دو ماہ اپریل اور مئی عام طور پر جلسوں کی شمولیت کے سبب سفر میں گزرے۔ اب بتقاضائے عمر پیرانہ سالی ضعف کا زمانہ ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ اہلحدیث مورخہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں لکھ دیا تھا کہ برکات محمدیہ کے خریدار نئے سال کے لئے عمر چندہ بھیجدیں۔ اس تحریر کی تعمیل بہت کم لوگوں نے کی۔ اس لئے رسالہ جاری کرنے میں تامل رہا۔

شکائت:۔ بعض احباب متفرق رسالے مثلاً رسائل ثلاثہ یا البلاغ المبین طلب کرتے وقت تحریر کرتے ہیں کہ قیمت کے ٹکٹ مرسل ہیں۔ لیکن ان کی چالاکی یا سہو کی وجہ سے ٹکٹ لفافہ میں سے برآمد نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کو اگر رسائل مطلوبہ نہ پہنچیں تو وہ سمجھ لیں کہ انکی چالاکی کارگر نہیں ہوئی۔ اور جنہوں نے ٹکٹ بھیجدیئے ہوں وہ ایسا خیال نہ کریں۔ بیماری یا کثرت اشتغال کی وجہ سمجھ لیا کریں۔

حالات حاضرہ:۔ اب خدا کے فضل سے عنقریب برکات محمدیہ۔ تبلیغ رسالت اور تبلیغ اہل حدیث کے سلسلہ میں رسالہ اُبہتر خصائل ایمان۔ حدیث الایمان بضع و ستون شعبۃ کی شرح میں لکھا اور امید ہے کہ اس کے ساتھ ایک اور مفید رسالہ ایمان کو ضیا بخشنے [illegible] شائع ہوگا۔ شائقین انتظار کرنے کی بجائے [illegible] کے لئے اور عمر تبلیغ اہل حدیث کے لئے [illegible] منی آرڈر ارسال کردیں۔ رسالہ کی کتابت جاری ہے۔ انشاء اللہ طبع ہو جانے پر ان اصحاب کی خدمت میں جن کی قیمت وصول شدہ ہوگی۔ بھیج جائیگا۔ سالانہ خریداروں کو یہ رسالہ ارزاں اور متفرق خریدنے والوں کو گراں پڑیگا۔

۲۔ تفسیر سورہ کہف کی کتابت بھی اوائل ماہ اپریل سے بوجہ مذکورہ بالا بند ہے۔ رسالہ اُبہتر خصائل ایمان کی کتابت ہو چکنے کے بعد انشاء اللہ تفسیر کی کتابت شروع کردی جائیگی۔

عبدہ:۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ ۲ جون

**مقدمہ سے بریت** | میرے خلاف زیر دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ چار ماہ کے بعد اے۔ ڈی۔ ام صاحب نے مجھ کو باعزت بری کردیا الحمد للہ! ملک عبدالعزیز از ملتان۔ (مبارک)

**اشاعت فنڈ** | ڈاکٹر برکت علی صاحب آبلوان سے حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹ عہ

**اہل حدیث کانفرنس** | کے لئے از ڈاکٹر صاحب موصوف ۶

**جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب** | ڈاکٹر صاحب مذکور ۶

**یاد رفتگاں** | خاکسار کی بھانجی جو نہایت موحدہ خوش اخلاق تھی۔ نوعمری میں ہی پانچ خورد سال بچے چھوڑ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (مولوی محمد ایوب از ٹینگری)

ایضاً۔ میرا اکلوتا بیٹا محمد یوسف ۱۲ سال کی عمر میں بعارضہ تپ انتقال کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (محمد زکریا سٹیشن ماسٹر رعیہ خاص ضلع سیالکوٹ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھما وارحمھما

**قابل توجہ جماعت اہل حدیث کشمیر** | خاکسار جملہ اصحاب اہل حدیث ساکنین ریاست کشمیر کی خدمت میں بادب درخواست کرتا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہوسکے ہم کو اپنی جماعتی تنظیم کی طرف کچھ توجہ کرنی چاہئے۔ [illegible]

# ملکی مطلع

## تبرا ایجی ٹیشن کے متعلق گاندھی جی کی رائے

## شیخین کی کرامت

لکھنؤ میں شیعوں نے تبرا ایجی ٹیشن کے ذریعہ جو اودھم مچا رکھا ہے۔ اس کے متعلق اسلامیان ہند کافی واویلا کر چکے ہیں مگر وہ اپنے مزعومہ تعبدی فعل سے باز نہیں آتے۔ باوجود اتنی شورش کے حکومت یوپی اس بارے میں خاموش ہے۔ ہم نے اس پر کافی عرصہ غور کیا کہ یوپی میں جبکہ حکومت کانگرسی ہے (جس کو کسی فرقہ سے خاص تعلق نہیں ہے) پھر اتنی تاخیر کیوں ہو رہی ہے کہ قریبًا دس ہزار سے زائد شیعہ جیلخانوں میں چلے گئے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ تاہم وزارت یوپی اس پر کوئی توجہ نہیں کرتی۔ آخر سوچتے سوچتے ہمارے دل میں ڈالا گیا کہ اس کی تہہ میں گاندھی جی کا وہ اعلان ہے جو کانگرسی وزارت کے قائم ہوتے ہی ہوا تھا۔ انہوں نے کانگرسی وزراء کو ہدایت کی تھی کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی چال پر چلنا۔ جس صورت میں کانگرسی رہنماؤں نے ابتداء ہی میں اعلان کر دیا ہے تو آپ وہی لوگ ایسے جلیل القدر شخصوں کے حق میں تبرا گوئی کی اہانت کیسے سہ سکتے ہیں۔ [illegible] واقعہ کو ہم نے جب [illegible] گہری نظر سے دیکھا تو ہمیں شیخین [illegible] کی کرامت کا یقین ہو گیا جس کی تفصیل یہ ہے کہ عالم الغیب خدا کے علم میں تھا کہ [illegible] [illegible] عالم الغیب [illegible] اعلان کروا کے [illegible] تبرا شیخین کی [illegible]

موت کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے گویا یہ پیش بندی کی گئی تھی۔

اخبار "شیعہ" لاہور نے انجمن پیغامی تقیہ [illegible] کے ماتحت ہی [illegible] میں دینے کی رضامندی ظاہر کی گئی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ رضامندی واقعی فیصلہ کرانے کے لئے ہے تو "شیعہ" کا ایڈیٹر اور نامہ نگار گاندھی جی کی رائے (جو اوپر مرقوم ہے) کو غور سے پڑھیں اور ہماری گذارش پر توجہ کریں۔ جو بالفاظ شیخ سعدی مرحوم یہ ہے ؎

نام نیکو رفتگاں ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

## تبرا ایجی ٹیشن کے متعلق ڈکٹیٹر خاکساران کا جنگی نوٹس

ماسٹر عنایت اللہ خاں مشرقی بانی تحریک خاکسار نے اعلان کیا ہے کہ:-

ہمارے نزدیک دونوں فریق باغی ہیں۔ ۳۰ جون تک اگر انہوں نے آپس میں کوئی سمجھوتہ نہ کیا تو ہم خاکسار زبردستی اس کا فیصلہ کر دیں گے۔ یہ نوٹس فریقین کے تین تین شخصوں کے نام ہے جن کے نام نہیں بتائے گئے۔ (الاصلاح ۱۶ جون)

کیا یہ وہی فیصلہ ہے جو پہلے طبقے میں تین سرکردہ اصحاب (عمرو بن عاص، معاویہ اور علی رضی اللہ عنہم) کے حق میں ہوا تھا۔

ہماری دعا ہے کہ یہ فیصلہ اسلام اور اہل اسلام کے حق میں مفید ہو۔

## امرتسر دیار وطن بخیر!

کوئی زمانہ تھا کہ امرتسر کو گرووں کی نگری سمجھ کر یہ تیرتھ استھان (پاک مقام) تصور کیا جاتا تھا۔ اب تو یہ حال ہے کہ کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا کہ یہاں کوئی نہ کوئی فساد نہ ہو جاتا ہو۔ گزشتہ ہفتے [illegible] کے [illegible] کی خبر [illegible] اخبار [illegible] [illegible]

حوالے کیا گیا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ایک ہندو پر حملہ آور ہوا تھا۔ مختصر یہ ہے کہ [illegible] دونوں قوموں کے بعض لوگ جھگڑا کرتے ہیں جو نہ ہندو ہیں نہ مسلمان بلکہ وہ ہندو دھرم اور دین اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ جو لوگ ان کی حمایت میں کمربستہ ہو کر ان کی باہمی لڑائی کو قومی لڑائی قرار دیتے ہیں۔ دراصل وہی لوگ قصوروار ہیں۔

پہلے کبھی ہم سنا کرتے تھے کہ پشاور میں آئے دن خون ریزی ہوتی ہے۔ امرتسر کے متعلق اگر ہم اپنی رائے ظاہر کر دیں کہ اس کام میں امرتسر پشاور سے بڑھ گیا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ مختصر یہ ہے کہ امرتسر کی حالت پر یہ شعر چسپاں ہے ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمین نہیں

## بلدیہ امرتسر

۲۴ جون کو امرتسر میں بھنگیوں نے اپنے حقوق کے سلسلہ میں بلدیہ امرتسر سے اختلاف کی بنا پر ہڑتال کر دی۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جو مولانا حالی مرحوم نے لکھا ہے ؎

ہو میلا جہاں تم ہوں دھوبی اگر سب
چلے جائیں مہتر تو گندے ہوں گھر سب

مگر امرتسر کی بلدیہ اور پولیس کی سعی بلیغ سے یہ معاملہ جلد رفع دفع ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بھنگیوں نے بھی وہ اودھم مچایا تھا کہ اس کے نتیجہ میں ان کو جتنی تکلیف ہوتی کم تھی۔ صرف کام ہی نہیں چھوڑا بلکہ افسران بلدیہ اور پولیس پر کیچڑ پھینکا اور گالیاں دیں جس کی پاداش میں ان پر مقدمات چلائے جائیں گے۔

امرتسر کے حکام سے ہماری درخواست ہے کہ [illegible] [illegible] لوگوں کے بہکانے میں [illegible] ہیں ان کو سزا دلوانے کی بجائے معاف کر دینا بہتر ہے۔ [illegible]

[illegible]

# ویل للعالم من شر قد اقترب

حدیث شریف میں اس مقولہ کے الفاظ یوں آئے ہیں

ویل للعرب من شر قد اقترب

عرب میں آئندہ جو فتنے برپا ہونے والے تھے آنحضرت صلعم کو کشفی طور پر دکھائے گئے تھے۔ انہیں کی طرف اشارہ کرکے آپ نے فرمایا کہ عرب کے حال پر افسوس ہے اس کے فتنے قریب آ گئے ہیں۔

ہم نے عرب کی بجائے لفظ "عالم" رکھا ہے۔ کیونکہ جس فتنے کا ہمیں اندیشہ ہے وہ عرب سے مخصوص نہیں ہے۔ کیونکہ یہ فتنہ کل عالم یعنی سارے جہان کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ ۱۷ جون سے گرم گرم خبریں آ رہی ہیں کہ جاپان اور برطانیہ کا باہمی تعلق خراب ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی ظاہری صورت یہ بتائی جاتی ہے کہ جاپان نے برطانیہ کے چینی علاقہ پر سخت پابندیاں لگا دی ہیں۔ جن کو برطانیہ گوارا نہیں کرتا۔ یہاں تک خبر آ چکی ہے جاپانی کمانڈر نے برطانوی افسروں کو اس سلسلہ میں ملاقات کی اجازت نہیں دی۔ جو دراصل حکومت برطانیہ کی توہین ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ جاپانی کمانڈر کا ایسا کرنا اس کی ذاتی رائے سے نہیں ہوگا۔ بلکہ حکومت جاپان کے ایماء سے ہوگا۔ جاپانی اخبارات نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ جاپان برطانیہ کی گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب نہیں ہوگا۔

جاپانی حکومت نے یہ ایماء غالباً اپنے حلیفوں (اٹلی اور جرمنی) کے مشورہ سے کیا ہوگا۔ "اہلحدیث" نے کبھی سیاست دانی کا دعویٰ نہیں کیا۔ تاہم اس کے خیال میں آتا ہے کہ جاپانی پارٹی کو یہ حوصلہ غالباً روس کے رویہ سے ہوا ہے جو اس نے برطانیہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ ہم نے گزشتہ پرچہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ یورپ میں امن یا جنگ کا دارومدار روس کی شرکت یا عدم شرکت پر ہے برطانیہ نے جاپان کو تجارتی بائیکاٹ کی دھمکی دی ہے اس کے جواب میں اس نے بھی ایسا ہی کہا ہے اہل سیاست جانتے ہیں کہ ایسی دھمکیاں نتیجہ ہوتی ہیں۔ جن کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو اہل عرب میں مشہور ہے کہ "آخر الحیل السیف" (مشکلات کے سلجھانے کا آخری حیلہ تلوار ہے۔)

خبروں کی نوعیت مگر یہی ہے جو ایک دو دن سے ہے تو شاید اس ہفتے کا اہلحدیث ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک جنگ شروع ہو جائے۔ ہم اہل حکومت برطانیہ کی طرف سے جاپان کو شیخ سعدی مرحوم کے الفاظ میں متنبہ کرتے ہیں ؎

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

---

# میڈیکل سکول امرتسر میں مخلوط تعلیم

## کے متعلق انتظامات

۱۹۳۲ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ میں زنانہ ڈاکٹروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے میڈیکل سکول امرتسر میں مخلوط تعلیم رائج کی جائے۔ دراصل یہ تجربہ کے طور پر شروع کی گئی تھی۔ لیکن طالبات کی طرف سے اس کا بہت زیادہ خیر مقدم کیا گیا۔ چنانچہ شروع میں داخلہ کے لئے ان کی تعداد ۱۰ مقرر کی گئی تھی۔ جسے بعد ازاں ۱۵ تک بڑھا دیا گیا۔ گذشتہ سال آنریبل وزیر تعلیم سکول کے معائنہ کے بعد انتظامات سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ آپ نے حکم صادر فرمایا کہ داخلہ کے لئے طالبات کی تعداد ۲۵ مقرر کر دی جائے یہ امر موجب مسرت ہے کہ اس وقت سکول مذکور میں ۷۰ طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ جن میں سے ۳۹ ہندو۔ ۱۹ مسلمان، ۱۷ سکھ اور ایک عیسائی ہے۔

طالبات کے قیام کو زیادہ آرام دہ بنانے کیلئے حکام انتظامیہ نے ان کے لئے ایک پرائیویٹ ہوسٹل کھول دیا۔ جو کواپریٹو اصولوں پر چلایا جا رہا ہے۔ ایک یورپین خاتون کی زیر نگرانی پردہ کے متعلق انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ ہوسٹل لیکچرار وں اور ڈیانسٹریٹروں پر مشتمل ایک کمیٹی کے زیر انتظام نہایت عمدہ طریق پر کام کر رہا ہے۔

طالبات کو سہولتیں بہم پہنچانے کے سلسلہ میں ایک اور خصوصیت [illegible] مستحق امیدواروں کو وظیفے دیئے جاتے ہیں اور [illegible] فیس معاف کر دی جاتی ہے وظیفے مندرجہ ذیل [illegible] حاصل کئے جاتے ہیں

۱۔ کاونٹس آف ڈفرن فنڈ۔
۲۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب
۳۔ سر گنگا رام ٹرسٹ سوسائٹی لاہور۔
۴۔ سر میلکم ہیلی میموریل سر پلس ٹرسٹ فنڈ۔
۵۔ مختلف مقامی جماعتیں۔

(لاہور ۱۵۔ جون ۱۹۳۹ء۔ محکمہ اطلاعات پنجاب)

---

# اخبار الجمعیۃ سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت

اخبار الجمعیۃ ہندوستان کی ایک بہت بڑی مذہبی جماعت کے ادارے کی آواز ہے۔ اس کا دوبارہ اجراء اور اس کا احیاء اس پر موقوف ہے کہ اس کے پاس کم از کم پانچ ہزار روپیہ ہوں۔ اخبار الجمعیۃ جس جماعت کا آرگن ہے اس جماعت کے افراد اگر اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لائیں تو اس رقم کا چند دن میں جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ مسلمانوں نے جس طرح نازک سے نازک دور میں جمعیۃ علماء کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے اس موقع پر بھی وہ اپنی دریا دلی کا ثبوت دیکر مذہبی جماعت کے واحد آرگن کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں گے۔

(فقیر احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ گلی قاسم جان دہلی)

## مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

یہ ملک... پروفیسر لوتھارپ ... اسٹاٹ ... کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرقی قریبہ میں مغربی سیاست۔ بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی [illegible] ان سب کی بنا پر آئندہ کے امکانات کا [illegible] قیمت [illegible] ملنے کا پتہ [illegible]

ahmadimuslim.de

# کیا آپ نے ابھی تک جیبی حکیم نہیں دیکھا؟

جیبی حکیم ایک ایسی مسرکرجامع طبی کتاب ہے جو سرے پاؤں تک کے تمام امراض پر حاوی ہے اور جس میں جملہ امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے اور پانچسو عنوانات کے ماتحت ہر بیماری کے مجرب سے مجرب یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں۔ جو یقیناً آپ کو کہیں اور نہ ملیں گے۔

جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد یونانی اور ڈاکٹری نسخے درج ہیں، تاکہ اگر آپ دیسی علاج کرنا چاہیں یا ڈاکٹری سے مستفید ہونا چاہیں تو ایک ہی کتاب سے دو نو فائدے حاصل کر سکیں ملک کے مشہور طبیبوں کا تجربہ کار لوگوں کا یہ بیان ہے کہ ہر لکھے پڑھے گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جیبی حکیم کا ایک ایک نسخہ یقیناً سو سو روپے کا ہے جو سالہا سال کے تجربہ کے بعد درج کیا گیا ہے۔

جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو دیہات اور قصبات میں رہنے والوں کے لئے مستقل حکیم اور ڈاکٹر کا کام دیتی ہے اور ہر اردو خواں اس کے مطالعہ سے اچھا خاصہ حکیم بن سکتا ہے۔ خصوصاً ائمہ مساجد و مدرسین کے لئے تو از حد مفید ہے۔ ان تمام لکھے پڑھے لوگوں کو جنہیں عوام سے سابقہ پڑتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جیبی حکیم کیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ جو آپ کے لئے یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

لکھائی چھپائی اعلےٰ۔ قیمت مجلد مطلا عہ۔ محصول ڈاک ۶/

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و خریداران اخبار اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳/ پاؤ بھر ۶/ مع محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ۱۲/ پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنا ہی ایک پاؤ سے کم روانہ نہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

### تازہ شہادتیں

جناب عبد الرزاق و کہیں صاحبان ٹانڈہ دھوز ۔ ہم نے کئی بار مومیائی مختلف پتہ سے منگائی ہے مفید ثابت ہوئی۔ ہمارہ مہربانی کر کے پاؤ مومیائی عبد العزیز عبد الرحیم صاحبان کے نام جلد ارسال فرمائیں۔ (۱۴ مئی [illegible])

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مد ظلہ پہلی قبل ازیں مومیائی کئی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی تجربہ سے ابہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے بہت خوش نصیب اور [illegible] جس نے استعمال کی ایک چھٹانک [illegible]

[illegible]

منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد مسعود خان [illegible] [illegible]

## تمام دنیا میں بے مثل ۱/۲

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد [illegible]

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبد [illegible] صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب عثمان غزنوی

[illegible]

## مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب مفت۔ محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیے۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ محمود طبی فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

## فلیو یا امساک [illegible]

[illegible] گورنمنٹ انڈیا [illegible] [illegible] ...... [illegible] بہت [illegible] پانچ منٹ پیشتر کھائیں [illegible] طاقت [illegible] [illegible] ۳۶ گولیاں [illegible] [illegible]

پتہ:- فلیو یا کیمیکل ورکس [illegible] فرید کوٹ پنجاب

ahmadimuslim.de

## ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

(مؤلفہ جناب حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب بھوجیانی)

بے شمار جڑی بوٹیاں جن کو ہم اپنی لاعلمی کی وجہ سے روزانہ پاؤں تلے روندتے پھرتے ہیں۔ در حقیقت وہ بیش بہا فوائد کو اپنے اندر پنہاں رکھتی ہیں۔ جن کو فیاض حقیقی نے بے شمار انعامات سے مالامال کیا ہوا ہے۔ وہ انعامات جن کے دو چار کے علم ہو جانے سے سنیاسی لوگوں کی دنیا میں دھاک بندھی ہوئی ہے۔ جن کو وہ اپنے بیٹوں کی طرح پوشیدہ رکھتے ہیں۔ جن کو وہ سالہا سال کی خدمتوں کے بعد بھی بتانا نہیں چاہتے۔ اس قسم کے صدہا راز اس کتاب میں مفصل لکھے گئے ہیں۔

ہر ایک بوٹی کے وہی خواص بیان کئے گئے ہیں جو کہ تجربہ پر مثل اکسیر ثابت ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ایک بوٹی سے بن جانے والے کشتہ جات کی بھی صحیح ترکیبیں صاف صاف لکھ دی گئی ہیں۔ طرز تحریر اس قدر شستہ اور عام فہم ہے کہ گویا استاد اپنے شاگردوں کو مہربان ہو کر اپنی زبان سے نسخہ جات بتا رہا ہے۔

بوٹی کا حلیہ، نام، مقام پیدائش لکھنے کے علاوہ تمام تصاویر فوٹو بلاک سے طبع کرائی گئی ہیں جس پر گو روپیہ تو پانی کی طرح بہایا گیا ہے مگر اس کی پتی اور پھول وغیرہ اس کی حالت اصلی میں نظر آ رہے ہیں۔ قیمت تین روپے (سے) علاوہ محصول ڈاک۔ اس کے حصول کیلئے آج ہی لکھیں ورنہ اشاعت ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا۔

## انقلاب افغانستان

کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف

### "زوال غازی"

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات، ملک کے سوشل اور آئینی اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان کو ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت [illegible] صفحات۔ اصل قیمت [illegible] روپیہ۔ رعایتی قیمت [illegible]

[illegible] کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ۔

## ہندوستان کی غربت کو دور کرنیوالی کتاب

### گنجینہ روزگار

اس کتاب میں ایسی آسان دستکاریاں اور مالامال کر دینے والے ہنر درج ہیں۔ جن کو دیکھ کر کم از کم ایک سو روپے ماہوار بخوبی کما سکتے ہیں۔ لطف یہ کہ نہ بڑے سامان کی ضرورت ہے اور نہ سرمایہ کی فکر۔ ان کا سمجھنا اور عمل کرنا اس قدر آسان ہے کہ معمولی لیاقت کا شخص بھی بغیر استاد کی مدد کے کئی قسم کے ہنر خود بخود سیکھ سکتا ہے۔ چونکہ تمام ہنر پہلے مصنف نے پہلے خود تجربہ کر کے درج کئے ہیں۔ اور نیز سب اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ جس دستکاری کو شروع کریں اس کے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت نہ رہے گی۔ بڑی ہی مفید کتاب ہے۔ قابلیہ دید ہے قیمت ۱۲ؔ

مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ

**منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر**

## تقویۃ الایمان

مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ مع تذکرۃ الاخوان و نصیحۃ الابرار و رسالہ راہ سنت و خط مولانا شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم۔ قیمت ۸ؔ

## صراط مستقیم

یہ کتاب مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۱۰ؔ

## فتاوی نذیریہ

حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین دہلوی کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت بجائے پانچ روپے کے تین روپے۔

## سجدہ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ ۶؍

## الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ تقلید پرستوں کی تردید میں بے نظیر ہے۔ قیمت ۸ؔ

## الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب [illegible] اہل حدیث کا [illegible] اگر کوئی شخص [illegible] تو وہ [illegible] رسالہ [illegible] کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ [illegible] قیمت ۸ؔ

## [illegible]

مصنفہ مولانا [illegible] صاحب [illegible] دیگر [illegible] قیمت ۸ؔ

ahmadimuslim.de

# طبی جواہرات کوڑیوں کے مول

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مجربات جیلانی | کلید حکمت | نشاط زندگی | طبی فارماکوپیا | کنز المجربات | کنز المرکبات |
| کنز المفردات | صحیفہ رحمت | طبی چٹکلے | جڑی بوٹیاں | دیہاتی حکیم | پاکٹ ڈاکٹر |
| گنجینہ روزگار | علاج الغرباء | پیٹنٹ ادویات | مسیحائی گوہر طب | خواص بادام | خواص پیاز |
| خواص نمک | خواص گھیکوار | خواص پھٹکڑی | خواص برگد | خواص پیپل | خواص آک |
| خواص انار | خواص ریٹھا | خواص [illegible] | خواص کیکر | خواص نیم | خواص ستیاناسی |
| خواص دودھ | خواص [illegible] | خواص تربوز | خواص لہسن | خواص دھتورا | خواص ارنڈ |
| خواص لیموں | خواص اندرائن | خواص گاجر | خواص مولی | خواص ہلدی | خواص مرچ |
| خواص کشنیز | خواص ہندی | خواص کوڑی | خواص سیب | خواص انگور | خواص سنگترہ |

(۴۶۹)

## کتب عملیات | کتب لغت و صرف نحو وغیرہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شفاء العلیل | کتاب التعویذات | کافیہ (عربی) | شافیہ (عربی) | ادب العرب | کتاب الصرف |
| حکمت افلاطون | اعمال قرآنی | کتاب النحو | عربی بول چال | فارسی بول چال | نجوم الفرقان |
| قرآن کے عملیات | [illegible] آیات | نجوم القرآن | فیروز اللغات | کریم اللغات | رحمت لغات |
| جذب البحر | عمدہ لغات | جمال القرآن | تیسیر المنطق | نخبۃ الیمن (عربی) | |
| جذب القلوب | [illegible] | کتاب النحو جدید | کتاب الصرف جدید | رموز الاجداد | |
| [illegible] قیمت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | جدید انگلش ٹیچر | [illegible] |

[illegible]

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
DELHI



## مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے۔ انگریزی وعربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

## کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کچھ مدد حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کچھ خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸ر

معلم خوشنویسی۔ فن خوشخطی کے متعلق۔ قیمت ۸ر

## مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے لئے بہت وقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے عام شائقین، مناظروں اور مبلغوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

## الرسالت فی احکام الصلوٰۃ

نماز کے تمام مسائل و معانی مع ترجمہ تحریر کی گئی ہیں۔ اصل قیمت ۶ر۔ معانی ۴ر

## کشف الملہم

یعنی مقدمہ صحیح مسلم کا اردو ترجمہ۔ جو قدر دان ناظرین کے لئے بے حد مفید اور دلچسپ ہے۔ قیمت ۸ر

## تحقیق جلیل

ترجمہ اسرار التنزیل۔ مصنفہ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ۔ کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم، توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ مختلف دلائل دے کر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ قیمت ۹ر

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ، رنگ دار و سادہ اور ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

## تفسیر بالرائے

(مصنفہ ابو الوفا مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ آج کل کئی ایک ایسی تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں مثلاً بیان للناس امرتسری۔ بیان القرآن لاہوری، چکڑالوی، مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ محصول ڈاک ۲ر

منگوانے کا پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر

**رحمۃ للعالمین**۔ رسول کریم کا سیرت طیبہ۔ جلد اول ۱۲ر۔ جلد دوم ۱۲ر۔ جلد سوم ۱۲ر

## تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

[illegible] تفسیر [illegible] تمام [illegible] کاغذ عمدہ چھپائی اعلیٰ۔ قیمت [illegible]

پتہ: منیجر دفتر [illegible]

## بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے شاہی خاندان حکیم وسطوئے زمان حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب [illegible] ضیاء الابصار کا ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف ادھر ادھر کی لایعنی باتیں جمع کر کے لکھ دیتے ہیں اس کتاب سے عاری ہیں کیونکہ یہ ایک ماہر فن طب کی تصنیف ہے۔ جس میں ان کی مجربات اور طبی اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے صحت ہمیشہ درست، اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ مقوی ادویات کے نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور جن کی بدولت آج چند دستانی دواخانے [illegible] دولت کما رہے ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے اس کتاب میں [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] بازار [illegible]

جلد ۳۶ — نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۵

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹڑہ بھائی

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
روساو جاگیرداروں سے " " سـے
عام خریداران سے " " ۴ـہ
" " ششماہی ۲ـہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۱۔ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۰۔ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

### فہرست مضامین

نظم (حق ہے یہی خلیفہ حق چار یار ہیں) صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - - صـ۲
خاکساری تحریک صـ۳ - مرزا صاحب کا اعجاز صـ۴
کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے؟ - صـ۴
اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق میری تائید صـ۵
کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین - صـ۶
بہرائچ کے عرس سالار غازی میں کیا دیکھا۔ صـ۷
قابل توجہ اہل علم حضرات - - - صـ۸
ایک مسیحی دوست کے نام کھلی چٹھی - - صـ۹
شکوۂ اسلام (نظم) صـ۱۱ تعیین مصر میں اختلاف صـ۱۱
آفتاب کے طلوع و غروب کا حساب - صـ۱۲
[illegible] صـ۱۳ - متفرقات - - صـ۱۴
[illegible] صـ۱۵ - اشتہارات - صـ۱۶-۲۰

## حق ہے یہی خلیفہ حق چار یار ہیں

(از محمد یٰسین صاحب شمشاد محمدی اطوی مدرسہ فیض عام مئو اعظم گڈھ)

مدح خواں جس کا ہے اللہ خیر امۃ ہے سدا
تم ہو بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ چار یار

کاکل صدیقؓ سے کیونکر نہ شرمائے ذکاء
آپ ہی پر شمع ایماں جب ہوا پہلے نثار

کیوں نہ ہوں صدیقؓ پر اسلام کے شیدا فدا
امت احمدؐ کی رب نے جسکو دیدی تھی مہار

مست ہیں صہبائے مدحت سے حنادل اللہؐ
شوق قربانی کو اکب میں ہے دیکھو آشکار

ہم تھے غافل راج مینائے ثنائے چار یار
محفل رنداں میں لاکر رکھ دیا ساغر شرار

[illegible] — دس کتابیں بھی آسان دستکاریاں اور ۵۰ مال کہ ہے ... جہیز ... ہر شخص گھر میں بیٹھے ... [illegible]

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

(ہفتہ ۲۶- جون ۱۹۳۹ء)

——امرتسر شہر میں ۲۳ جون کو صبح اور ۲۵ جون کی صبح کو بارش ہوئی۔

——بلدیہ امرت سر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۸ تا ۲۳ جون شہر امرت سر میں ۱۴۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۵۵ اموات ہوئیں۔

——حسب قواعد بلدیہ موجودہ پریذیڈنٹ صاحب بلدیہ امرتسر کے بعد آئندہ سکھ ممبروں میں سے صدر منتخب ہونا تھا۔ چنانچہ سردار رام سنگھ نام گڑھیا کثرت آراء سے آئندہ ایک سال کے لئے سکھ پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

——حکومت پنجاب نے ایک سال کے لئے قانون تحفظ والیان ریاست کی دفعہ ۴ تا ۷ نافذ کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے خاص اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ والیان ریاست کے خلاف کسی قسم کی شورش وغیرہ نہ کی جائے۔

——حیدرآباد دکن میں جماعت خاکساران کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

——ریاست بہاولپور میں جو شورش ہوئی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ نواب صاحب بہاولپور نے تمام گرفتار شدگان کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں برطرف شدہ ملازموں کو معافی مانگنے پر دوبارہ ملازمت پر بحال کر دیا جائیگا۔ جماعت حزب اللہ کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔

——شیعوں کی طرف سے تبرا ایجی ٹیشن بدستور جاری ہے

——گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ شہر لاہور کی حدود میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت ارتکاب جرم قابل دست اندازی پولیس ہوگا۔ یہ حکم کسان سول نافرمانی کے سلسلہ میں صادر کیا گیا ہے۔

——گورنر صوبہ اڑیسہ نے قانون ساہوکاران کی منظوری دیدی ہے۔

——سی پی گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو خاص اختیارات دیئے ہیں کہ اگر کوئی فرقہ پرست لوگوں کو اشتعال دیتا ہوا پایا جائے تو اس پر فوراً مقدمہ چلایا جائے

——ایسٹ انڈیا ریلوے نے لائن کے حادثات کے سدباب کے لئے ایڈیشنل پولیس بھرتی کی ہے۔

——حکومت عدن نے شراب نوشی کی قطعاً ممانعت کر دی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنیوالے کو آٹھ ماہ قید سخت یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

——ترکی اور فرانس کے مابین ایک اہم معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے اسکندرونہ حکومت ترکی کو واپس کر دیا گیا ہے۔

——ماسکو سے ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ روس اور چین کے درمیان تجارتی معاہدہ طے ہوا ہے۔

## ناظرین مطلع رہیں

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

**حساب دوستاں**

شائع کیا جاتا ہے۔ اس کو ایک بار ضرور ملاحظہ کرلیں

**حافظ آباد** کے جلسہ مورخہ ۱-۲ جولائی کا داعی میں نہیں ہوں۔ (نذیر احمد از حافظ آباد)

ہم دونوں کے نام لکھے ہیں مگر ہم مدعو نہیں۔

ابوالوفاء - عبداللہ معمار

——جاپانی حکومت نے برطانوی قونصل جنرل مقیم تین سین کے روبرو اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں مثلاً برطانوی علاقہ کے دہشت انگیزوں اور کمیونسٹوں کو جلد سے جلد جاپان کے حوالے کر دے۔ جاپان کی کرنسی پالیسی سے برطانیہ تعاون کرے۔ برطانوی علاقہ میں جو چینی بنک ہیں جاپانیوں کو ان کی تلاشی لینے کا اختیار ہو۔ جاپانی حکومت کے خلاف تمام سرگرمیاں فوراً بند کر دے وغیرہ وغیرہ۔

——حکومت ترکیہ نے گندم۔ جو اور مکی وغیرہ اجناس کی برآمد بالکل قانوناً ممنوع قرار دیدی ہے۔

## مختصر رپورٹ

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ ۱۸۷۴ء سے قائم ہے۔ اس کی سالانہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۹۳۸ء میں اس کمپنی نے اپنے کام میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔ کمپنی اپنا کام نہائت دیانت داری، محنت اور جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس کے سرمایہ کا معتدبہ حصہ گورنمنٹ سیکورٹیز کی صورت میں محفوظ ہے۔ سال زیر تبصرہ میں تقریباً چوبیس کروڑ روپیہ کا کاروبار کیا۔ کلیمز کی ادائیگی بھی نہائت معقول طریق پر کی۔ غرضیکہ یہ کمپنی ہر پہلو سے مفید ہے۔ مزید معلومات کے لئے ہیڈ آفس بمبئی یا مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

سردار دولت سنگھ صاحب بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس آفس۔ نیشنل بنک بلڈنگ ہال بازار امرت سر (پنجاب)

---

**تلاش گم شدہ** میرا لڑکا بنام حافظ محمد سعید مسجد قدس امرت سر سے بغیر اجازت کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو برائے مہربانی بذریعہ ڈاک مجھے پتہ دے یا اس کو میرے پاس لے آئے۔ کرایہ وغیرہ جو خرچ ہوگا دیدیا جائیگا۔ حلیہ مندرجہ ذیل ہے قد لمبا۔ رنگ گورا۔ پیشانی پر پھوڑے کا نشان۔

نوٹ:- اجنالہ سے تین میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف کمیر پور ہے۔

(مولوی خدا بخش کمیر پور۔ ڈاکخانہ اجنالہ ضلع امرتسر)

**جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب** کے لئے از مولانا حاجی یونس خان صاحب ملک پور عہ

**غریب فنڈ** میں از فتویٰ فنڈ ۵ر

——حکومت اٹلی نے جنرل فرینکو کی تجویز پر سپین میں اسلحہ سازی کا ایک زبردست کارخانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا انتظام جرمن فرم کے سپرد ہوگا۔

——جنرل فرینکو نے فریق مخالف کے دس لاکھ اشخاص کو اس وقت جیل خانہ میں بند کر رکھا ہے ان میں اکثر بلا مقدمہ محبوس ہیں۔

آثار العلماء ... المرحوم - ... اہلحدیث کا مسلک - ... دفتر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اہلحدیث

۱۱۔ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ


## خاکساری تحریک

یہ تحریک عرصہ سے جاری ہے۔ مگر ہم نے اس پر کبھی خاص توجہ نہ کی۔ حالانکہ اسلامیان ہند میں اس کی وجہ سے ایک حرکت پیدا ہو چکی ہے۔ ہماری خاموشی اس وجہ سے تھی کہ ہم کو بانی تحریک سے یہ معلوم ہوا تھا کہ میرے کتابی خیالات و مقالات اس تحریک سے بالکل الگ ہیں، یہ تحریک صرف فوجی تحریک ہے دیگر ہیچ۔ اس لئے ہم نے یہ کہہ کر خاموشی اختیار کر لی کہ یہ تحریک بانی کے کتابی خیالات سے الگ کر کے ایک قسم کی ورزش (کبڈی) ہے دیگر ہیچ۔ مگر اب بانی تحریک نے ترقی کر کے اپنے چہرہ سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ اس لئے احباب کرام کے توجہ دلانے سے ہم متوجہ ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ توجہ گذشتہ خاموشی کی تلافی کر دیگی۔ انشاء اللہ

**تعارف** بانی تحریک خاکساران ماسٹر عنائت اللہ صاحب کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جس وقت سے انہیں کوئی نہ جانتا ہوگا۔ عام ناظرین کے افادہ کے لئے واقعات پیش کرتا ہوں۔

بانی مذکور کے والد منشی عطا محمد مرحوم بٹالہ کے زرگر خاندان سے تھے لڑکپن ہی میں امرتسر آئے یہاں ہی پڑھے نوکر ہوئے۔ کلرک آف دی کورٹ تک پہنچ کر پنشنر ہوئے۔ منشی صاحب موصوف کو ہوسے ہی ... سے تھے۔ اسی بنا پر ایک دفعہ تشریف ... لائے ... عنائت اللہ بانی تحریک خاکساران نے

ولائت سے "دیوان حسان" طلب کیا (جو امرتسر لاہور وغیرہ میں نہیں ملتا تھا) آپ کے پاس ہو تو مستعار عنائت کیجئے۔ میں نے مراسم کے لحاظ سے یہ درخواست معمولی جان کر کتاب دیدی جو بعد استعمال انہوں نے واپس کر دی۔ ماسٹر عنائت اللہ صاحب ولائت اور مصر میں گئے تھے۔ ولائت اور مصر چونکہ ہندوستان کی نسبت مغرب میں ہیں اور ہندوستان مشرق میں۔ اس لئے آپ نے ان ممالک میں اپنے نام کے ساتھ "مشرقی" کا اضافہ کیا۔ آپ کے والد عقیدۃً سر سید احمد خان علیگڈھی مرحوم کے معتقد ہونے کی وجہ سے حدیث کی حجت شرعیہ سے منکر تھے۔ اسی بنا پر آپ نے مرزا صاحب قادیانی کو ایک خط لکھا تھا کہ صرف قرآن شریف سے اپنی مسیحیت موعودہ کا ثبوت مجھے بتائیے۔ جس کے جواب میں مرزا صاحب نے کتاب "شہادۃ القرآن" لکھی۔ بانی تحریک (ماسٹر عنائت اللہ صاحب) بھی پدری اثر سے متاثر ہونے کی وجہ سے حدیث نبوی کو حجت شرعیہ بلکہ تفسیر بھی نہیں مانتے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"حدیث کے شیدائی اس قرآن کی کسی ایک آیت کو صحاح ستہ سے بے نیاز نہیں سمجھتے مگر اس کا اپنا فیصلہ ... اور اکملت لکم دینکم اور ... اور اس کے ایک ... شیدائی (حضرت عمرؓ) کا فیصلہ حسبنا کتاب اللہ ہے اس کو سنت کا مخالف سمجھتے ہیں مگر سمجھنے والے اور نص پر عمل کرنے والے دو سو برس تک اس کو ... سمجھتے رہے ×× اس کے اکثر عامل پچھلی کئی متصل قرنوں سے وہی لوگ رہے ہیں جو اعمال خدا اور فطرت کے علم سے فی الجملہ نابلد اور یقینیات سے اکثر متنفر ہے ×× وہ (قرآن) آپ صحیح معنوں میں اپنی تفسیر ہے۔ وہ سب انسان کی بنائی ہوئی اور قابل بدل لغات سے مستغنی ہے۔ اس کی اپنی اور ناقابل تغیر لغت خود اسی کے اندر ہے"

(تذکرہ حصہ اردو ص ۳۶/۴۷)

**مجیب** اس اقتباس سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں (۱) قرآن مجید اپنی تفسیر اور تفہیم میں کسی حدیث نبوی کا محتاج نہیں۔ (۲) قرآن مجید کسی لغت کا محتاج نہیں ہے۔ (۳) قرآن مجید کی تفسیر خود اسکے اندر ہے۔

**نوٹ** (قرآن کو کوئی محتاج نہیں کہتا۔ ہاں قرآن سمجھنے کے لئے ہم لغت اور عربی صرف و نحو کے محتاج ہیں) یہ تین اصول ہیں۔ جن پر بانی تحریک خاکسار کی تصنیف اور عقائد کا سارا مدار ہے۔ حدیث کے منکر تو اور لوگ بھی ہوئے ہیں اور آج بھی ہیں۔ مگر قرآن فہمی کے لئے لغت اور محاورات عرب کا انکار آج تک کسی نے نہیں کیا تھا۔ نہ ہو سکتا ہے۔

**ناظرین!** آپ حیران نہ ہوں۔ مشرقی صاحب اپنے قول پر عمل کرنے میں پس و پیش نہیں کیا کرتے جس کا نمونہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"کفی اللہ المؤمنین القتال۔ مومن کیلئے صرف ایک عمل کفائت کرتا ہے ... سپاہی بن کر لڑتا ہے" (قول فیصل ... )

اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب کے خیال میں آیت موصوفہ میں القتال فعل کفیٰ کا فاعل ہے۔ اگر کوئی طالب علم سوال کرے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے القتال تو منصوب ہے اور اللہ مرفوع ... کوئی صحیح نہیں ... اس قسم کے ...

تعلق آپ کے قول کا ... قرآن لغت اور قواعد عربیہ کا محتاج نہیں۔ بس بحث ہو تو ہم جو چاہیں کریں تم کون۔

حضرات! ہماری جرأت دیکھئے کہ باوجود بندش کے ہم مشرقی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آیت الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد کے معانی بتانے میں لغت کی پابندی ہونی چاہئے یا نہ اور آیت اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ میں رسول پر رفع پڑھنا ضروری ہے یا رفع اور جر دونوں جائز ہیں۔ اور کیا جر پڑھنے کی صورت میں کسی قسم کی غلطی تو لازم نہ آئے گی۔ اگر غلطی کا اقرار ہو تو بتایا جائے کہ کس علم کے ماتحت غلطی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ میں ابراہیم پر رفع پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ اگر ہے تو معنی میں کوئی خرابی تو نہیں آئے گی۔ لغت اور علم صرف و نحو تو سب بیکار ٹھہرے۔ کسی اور علم سے غلطی کا ثبوت دیجئے

طلباء مدارس، سکولز اور کالج ہمارے سوال کو گوش ہوش سے سنیں اور نظر دقیق سے دیکھیں کہ کسی انگریزی کتاب کا اردو میں ترجمہ یا اردو کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے ڈکشنری اور گرامر کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ کسی ترجمے کی صحت کا معیار اس زبان کے محاورات ہیں یا نہیں۔

**ناظرین کرام!** یہ ہے ان صاحب کا بنیادی پتھر۔ جس پر آئندہ آپ عمارت رفیع قائم کریں گے۔ جس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

(باقی)

---

## رحمۃ اللعالمین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ مستند حالات۔

یہ اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دیگر مدارس کے نصابات میں داخل ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ... دوم ... سوم ... دفتر اہلحدیث امرتسر

---

# قادیانی مشن

# مرزا صاحب کا معجزہ! بذریعہ طاعون

ہماری رائے سے کوئی صاحب متفق ہوں یا نہ ہوں ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ جماعت مرزائیہ مذہبی گفتگو میں کبھی خاموش نہیں ہو سکتی۔ اس میں بڑا کمال یہ ہے کہ جس بات میں مغلوب ہو اسی کو اپنے لئے باعث غلبہ بتاتی ہے۔ خاصکر وہ واقعات جن پر کچھ لمبی مدت گذر گئی ہو ان میں تبدیلی کر دینا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ہم اس کی کچھ تفصیل کرتے ہیں۔

گذشتہ طاعون کے ایام میں مرزا صاحب نے تین پیشگوئیاں شائع کی تھیں۔ ایک قادیان کی حفاظت کے متعلق۔ دوسری اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق۔ تیسری عام مریدوں کی حفاظت کے متعلق۔

اخبار الفضل ۱۸ جون سنہ رواں میں ان پیشگوئیوں کو مرزا صاحب کی صداقت کا معیار بتایا گیا ہے۔ واہ رے مریدانہ عقیدتمندی! مشہور مقولہ

پیر من خس است اعتقاد من بس است

انہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔

قادیان کی حفاظت کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس کی تردید تو مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں خود ہی کر دی اور الفضل نے بھی تسلیم کر لیا کہ قادیان میں طاعون پڑی تھی۔ (الفضل مذکور صفحہ ۳ کالم ۳)

دوسری پیشگوئی جو اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق تھی وہ بھی صراحۃً جھوٹی نکلی، جسکو الفضل نے بعینہٖ بڑے ہی شریف قوم کی طرح چھپا لیا جس نے دربار رسالت میں آیت رجم کو چھپا لیا تھا۔

مرزا صاحب نے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ چار دیواری سے مراد چونے اور اینٹوں کی دیواریں نہیں ہیں بلکہ ملفوظ اور مراد ... (کشتی نوح) یعنی میرے مرید جہاں کہیں بھی ہیں وہ میری چار دیواری میں ہیں وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

تیسری پیشگوئی جو عام مریدوں کے متعلق تھی اس کی تکذیب تو ایسی ہوئی کہ مرزا صاحب کو اعلان کرنا پڑا کہ ہمارے مریدوں میں سے جو طاعون سے مریگا وہ شہید ہوگا۔ چنانچہ خود قادیان میں اخبار البدر کا اڈیٹر محمد افضل طاعون ہی سے مرا۔ محمد یامین ساکن منصوری بھی طاعون سے مرا۔ اسی طرح اور جگہ امرتسر وغیرہ میں ہوا۔ جب مرزائی لوگ بقول مرزا صاحب طاعون سے شہادت پانے لگے تو مرزا صاحب نے قادیانی اخبارات کے ذریعے اپنے مریدوں کو ان کی جنازہ خوانی کے سلسلہ میں ہدایات جاری کیں کہ چارپائی سے دور ہٹ کر دعا کرو۔ (فتاویٰ احمدیہ)

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کی یہ تینوں پیشگوئیاں حرف غلط کی طرح بالکل غلط ثابت ہوئیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو رسالہ الہامات مرزا[1])

---

## کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے؟

(حاشا وکلا)

شیخ عطار مرحوم نے نفس انسانی کے متعلق دو شعر لکھے ہیں جو قابل شنید ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

چوں شتر مرغ شناس این نفس را
نے کشد بار و نے ... پرد بر ہوا
چوں بپر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

یعنی انسان کا نفس اس شتر مرغ کی طرح ہے ... اگر تو اس کو اڑنے کے لئے کہے تو کہتا ہے میں اونٹ ہوں اگر تو اس پر بوجھ لادے تو کہتا ہے کہ میں پرندہ ...

[1] قیمت ۴ر محصول ۱ر دفتر اہلحدیث امرتسر

یہ دو شعر تصور قادیانی رنگ میں جس مطلب سے کہے گئے ہیں اس میں موزونیت ہونے کے علاوہ قادیانی تحریک پوری طرح چسپاں ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کو یہاں تک بڑھا کر دکھایا گیا ہے کہ ان کے زمنی منصب کا انکار بھی کفر قرار دیا گیا ہے۔ (انوار خلافت)

اور جب معترضین کی طرف سے مرزا صاحب کے اخلاق فاضلہ پر اعتراض ہوتے ہیں تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ آج کل کے علماء بھی تو ایسے ہی ہیں۔ ان کا کیا موقعہ ہے کہ مرزا صاحب پر اعتراض کریں۔

**تفصیل** اس کی یہ ہے کہ ۹۔ جون کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "مصلح اور مامور اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے" شائع ہوا تھا جو دراصل مولوی محمد علی صاحب لاہوری احمدی کے جواب میں تھا۔ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ مرزا صاحب ایک بہت بلند اخلاق کے انسان تھے۔ ان کے جواب میں ہم نے مرزا صاحب کے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھایا تھا کہ آپ اپنے مخالفوں کو حرام زادے، یہودی خصلت اور کتے وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ پھر بطور دفع دخل مقدر کے ہم نے خود ہی لکھ دیا تھا کہ علماء بھی بعض دفعہ ایسے الفاظ ایک دوسرے کے حق میں لکھ دیا کرتے ہیں یہ کوئی سند نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مسیحیت اور مہدویت اعلیٰ مرتبے پر فائز ہونے کے مدعی تھے اور ان کے اتباع ان کو اخلاقی حیثیت سے بہت بلند پایہ انسان جانتے ہیں

اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۱۵ جون میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل اسی کام کا نمونہ ہے جو دربار رسالت میں ایک شریف قوم نے کیا تھا۔ یعنی الفضل نے ہماری نصف عبارت تو نقل کر دی اور باقی نصف جس میں الفضل کو اصلی جواب دیا گیا تھا حذف کر دی۔ صرف اتنا فقرہ نقل کر دیا کہ

"علماء اسلام سے اگر بد اخلاقی ہوئی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں"

اس سے آگے کا فقرہ صاف ختم کر دیا جسے ہم دوبارہ درج کرتے ہیں جو یہ لکھا تھا کہ

"وہ (علماء) مہدیت و مسیحیت کا دعویٰ نہیں رکھتے ۔۔۔"

مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بھی بد اخلاقی سے کام لینا روا نہیں۔"

(اہلحدیث ۹۔ جون صفحہ ۵ کالم اول)

پہلے فقرے پر بنا کر کے الفضل نے اس اعتراض کو ٹالنا چاہا ہے لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ سنگین پتھر ہٹ نہیں سکتا۔

اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ کھانے پینے میں بے احتیاطی اور بد پرہیزی کا الزام کسی حکیم یا ڈاکٹر پر لگایا جائے بعدہ اس کے جواب میں عوام کی بد پرہیزی کو بطور نظیر پیش کرے تو ہر عقلمند کی نظر میں اس کا جواب غلط ہوگا۔ ایسا شخص شیخ سعدی مرحوم کا جواب سن رکھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بے علم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کوئی نہتا آدمی ڈاکوؤں سے لٹ جائے۔ اور عالم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کسی مسلح سپاہی کو راہزن لوٹ لیں۔

فرمان خداوندی ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مقولہ سعدی کی تصدیق کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں مرزا صاحب کی تیز زبانی اور بدکلامی کے جواب میں علماء کی بدکلامی کو نظیراً پیش کرنا مرزا صاحب کی توہین کرنے کے مرادف ہے۔ اس کی مثال یہ ہوئی کہ کوتوال شہر چوری کے الزام میں پھنس جائے اور جواب میں کہے کہ میں نے اگر چوری کی ہے تو کیا تعجب ہے۔ اور لوگ بھی تو کرتے ہیں۔ ناظرین اندازہ کر لیں کہ کوتوال کا یہ جواب صحیح ہوگا؟ ایسا جواب دیتے ہوئے کیا وہ یہ نہیں سمجھتا کہ شہر کے عوام میں اور مجھ میں بہت فرق ہے وہ اگر ایسے بد اطوار نہ ہوتے تو میں کوتوال بن کر کیوں آتا۔ بحیثیت کوتوال ہونے کے میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کو بدکرداری سے روکوں نہ کہ خود ہی بدکردار بن جاؤں۔

**عذر گناہ بدتر از گناہ** الفضل نے یہ بھی کہا ہے کہ ابتدا علماء اسلام نے کی تھی جس کے جواب میں مرزا صاحب کو بدکلامی کرنی پڑی۔

ہمارے خیال میں یہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اس کے جواب میں ہم مرزا صاحب کا ایک شعر پیش کرتے ہیں جو حضرت احمد عربی کی مدح ثنا میں ہے

لکھا جا کر ہر شہر اور ہر قصبہ کے چوکوں میں لٹکائے جانے کے قابل ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا پنجابی نبی کس اخلاق کا مالک تھا۔ آپ فرماتے ہیں ؎

ان العدی صاروا خنازیر الفلا
ونساءھم من دونھن الاکلب

(نجم الہدیٰ)

یعنی ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہیں۔
ان کی بیویاں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

**مرزائیو!** مرزا صاحب کے دشمن تو مورد عتاب بنے ہی تھے مگر ان کی بیویوں نے کیا قصور کیا تھا۔ ان کو تو خبر بھی نہ تھی کہ مرزا صاحب کون تھے اور کیا کہتے تھے کیا تم لوگ کسی مخالف کی بیوی کی تصنیف بھی مرزا صاحب سب و شتم سے بھری ہوئی دکھا سکتے ہو۔ واللہ! ایسے با اخلاق شخص کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

## اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق

میں جناب ملک ابویحییٰ امام خان صاحب کا ممنون ہوں عرصہ سے میرا خیال تھا کہ میں اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق کچھ عرض کروں مگر بوجہ سستی ٹلتا رہا۔ اہلحدیث ۲۲ جون ۳۹ء کے دیکھنے سے ملک صاحب کا مضمون نظر سے گذرا جس میں ملک صاحب نے استحکام کی دس صورتیں پیش کی ہیں جو نہایت مفید ہیں۔ میرے خیال میں یہی دس صورتیں کانفرنس کے استحکام کے لئے کافی ہیں زیادہ تجاویز پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے تو صرف قدم اٹھانے کی ہے۔ میں اپنے تمام اہل حدیث بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ تمام تن من دھن سے اسکو محکم بنا دیں۔ اس کے ممبر بنیں۔ چندہ ۴ فی سال کوئی چیز نہیں ہے۔ بزرگوں کو چاہئے کہ جلد اپنا دورہ وفد کی صورت میں شروع کر دیں۔ مضمون نویسی میں نہ رہیں صرف مضمون نویسی کافی ہو چکی ہے جو کام عملی قدم

ahmadimuslim.de

اٹھانے سے بچ گا۔ یہ مضمون زیبی سے نہیں چلیگا۔ یا فقر میں اطلاعاً عرض کرتا ہوں کہ ملک صاحب کی طرح میرے دل میں بھی تڑپ ہے۔ اس لئے میں اور ہماری انجمن اپنے بھائیوں کے ساتھ ہیں جو خدمت ہو کرنے کو تیار ہیں۔ صرف بزرگزیدہ ہستیوں کے حکم کا انتظار ہے۔ میرے دوسرے برادر بھی بذریعہ اخبار جلد از جلد اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ والسلام خیر اختتام۔ (محمد یعقوب ناظم انجمن اہلحدیث بھامڑی ضلع گورداسپور)

---

بریلوی مشن

# کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۲۔ جون ۱۹۳۹ء

ناظرین اہلحدیث آگاہ ہونگے کہ اس نام کا ایک رسالہ جالندھر سے شائع ہوا ہے۔ جس کے شائع کنندہ ایک ڈاکٹر صاحب ہیں۔ رسالہ مذکور میں چند مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ جن میں ایک مسئلہ (وسیلہ) کے متعلق ہم مختصر تبصرہ کر چکے ہیں۔ اور مجیب کے جواب کے سقم تحریر کر چکے ہیں۔ مجیب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ انبیاء اولیاء سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ پیش کی ہے خدا جزائے خیر دے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کو جنہوں نے آیت مذکورہ کا صحیح مفہوم تحریر کر کے ہمیں تحقیقی جواب سے ایک حد تک سبکدوش کر دیا۔ مولانا نے جو آیت کا مطلب بیان کیا ہے۔ قرآن مجید کی دوسری آیت اس کی موید موجود ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

| | |
|---|---|
| قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اولٰئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ ایہم اقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ | اے پیغمبر (علیہ السلام) ان سے کہہ دو کہ تم جن کو اللہ کے سوا (مشکل کشا فریادرس) خیال کرتے ہو ان کو پکارو۔ وہ تمہاری تکالیف کا حل نہیں کر سکتے اور نہ تم سے (مصائب کو) پھیر سکتے ہیں۔ وہ لوگ تو خود پکاریں کرتے اور اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے |

| | |
|---|---|
| ان عذاب ربک کان محذورا | ہیں کہ (دیکھیں) کس کو قرب حاصل ہوتا ہے۔ خدا کی رحمت کے |

امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک خدا کا عذاب ڈرنے کے قابل ہے۔

ناظرین با انصاف غور کریں۔ کیسی صفائی سے خدا تعالیٰ نے وسیلہ کے معنی بیان کر دیئے ہیں کہ جن کو تم پکارتے ہو یعنی جن کو وسیلہ بناتے ہو وہ تو خود وسیلہ قرب الٰہی کے متلاشی ہیں وہ تمہاری مشکلات کو کس طرح حل کر سکیں گے۔

اس کے بعد مجیب نے ایک اور آیت پیش کی ہے لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ | یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں شفا دیتا ہوں اور مادر زاد اندھے |

اور سفید داغ والے کو اور مُردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

اس کے بعد نتیجہ نکالتے ہیں:۔

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی دی ہوئی قدرت سے کتنے لوگوں کی مرادیں پوری کی ہونگی۔ (فیوض صفحہ)

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ ہمسایہ اقوام (عیسائی سناتنی) کے عقائد سے ایسے متاثر ہو گئے ہیں کہ ہر ایک عقیدہ کو جو ان میں موجود ہے کسی نہ کسی طرح اپنے مذہب میں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس جدوجہد میں اپنے اصول بھی بھول جاتے ہیں ہمارے مخاطب یقیناً حنفیت کے مدعی ہیں۔ اس لئے ان کے لئے لازم ہے کہ فقہاء حنفیہ کے اصول کو ملحوظ رکھیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ غلط رائے کو صحیح کرنے کے لئے اصول حنفیہ کو بھی ترک کر دیتے ہیں۔ پس سنئے! علماء اصول کا مسلم اصول ہے کہ:۔

| | |
|---|---|
| الخارج من القیاس لا یقاس علیہ | خلاف عقل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ |

اب آیت پیش کردہ پر غور کیجئے کہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت رسول بحکم خدا قوم کو اپنی رسالت کی تصدیق کے لئے چند معجزات دکھائے اور بار بار وضاحت کی کہ

میں کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں مادر زاد اندھے کو صحیح کرتا ہوں۔ مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ مگر یہ سب کچھ میرے بس میں نہیں اللہ کے اذن سے سب کچھ ہوتا ہے۔

پھر دو مرتبہ یہ بھی کہا:۔

جئتکم بایۃ من ربکم

کہ یہ نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے لے کر آیا ہوں؛

جس کا صاف اور کھلا مطلب یہ ہے کہ جانور کی شکل تو میں بناتا ہوں مگر اس میں زندگی کا آنا اللہ کی طرف سے ہے۔ اور بس۔

تفسیر خازن میں باذن اللہ کے ماتحت لکھا ہے:۔

معناہ بتکوین اللہ وتخلیقہ والمعنی انی اعمل ھذا التصویر انا فاما خلق الحیاۃ فیہ فھو من اللہ تعالیٰ علی سبیل اظہار المعجزۃ علی ید عیسیٰ علیہ السلام (خازن ص۲۳ ج۱)

اس ساری تفصیل سے یہ صاف واضح ہو گیا کہ یہ تمام امور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں۔ اور معجزہ وہ ایک ایسا امر ہے جو امر یظہر خلاف العادۃ ... خلاف عادت

نور محمدی۔ مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی مرحوم۔ قوالی اور گانے بجانے کی تردید۔ قیمت ۱۲، (دفتر اہلحدیث)

مذکی نبوت کے ہاتھ پر منکرین کی تحدی کے وقت ظاہر ہو اور ایسے طریق پر ہو کہ منکرین کو (مقابلہ میں) اس جیسی چیز پیش کرنے سے عاجز کر دے۔

| | |
|---|---|
| علی ید مدعی النبوۃ عند تحدی المنکرین علی وجہ یعجز المنکرین عن الاتیان بمثلہ (شرح عقائد) | مدعی نبوت کے ہاتھ پر منکرین کی تحدی کے وقت ظاہر ہو اور ایسے طریق پر ہو کہ منکرین کو (مقابلہ میں) اس جیسی چیز پیش کرنے سے عاجز کر دے۔ |

اور سنئے! معجزہ کے لئے سات شرطیں ہیں۔ سب سے پہلی شرط یہ ہے:۔

| | |
|---|---|
| فالشرائط سبع کونہ فعلہ تعالیٰ او ترکہ لانہ المصدق لرسولہ (حاشیہ شرح عقائد) | کہ وہ امر اللہ تعالیٰ کا کام ہو۔ کیونکہ وہی اپنے رسول کا (بذریعہ اظہار معجزہ) مصدق ہے۔ |

اس سے صاف طور پر ثابت ہوگیا کہ معجزہ میں نبی کو کسی قسم کا دخل نہیں ہوتا وہ صرف اللہ ہی کا کام ہوتا ہے جب وہ چاہے نبی کے ہاتھ اس چیز کا اظہار کر دے۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کی دی ہوئی قدرت سے کتنی مرادیں پوری کی ہونگی قطعاً غلط اور بے معنی امر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پہ خدا نے جس کو چاہا اچھا کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کا نشان دکھایا۔ اور بس!

بریلوی دوستو! مسلمانوں کے حال پہ رحم کھاؤ اور عیسائی مشن کو موقع نہ دو کہ وہ تمہارے اقوال پیش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا ثبوت دیں قرآن مجید تو الوہیت مسیح علیہ السلام کے ابطال کیلئے آیا تھا مگر تم لوگ خواہ مخواہ عیسائیت کی بنیادیں محکم کر رہے ہو اور مزے کی بات ہے کہ اپنے خیالات کو سنی مذہب کا مجموعہ کہہ کر کے مذہب اسلام کے مخالفین کو ہنسی کا موقع دیتے ہو۔ سچ ہے۔ ؎

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

اسی عنوان میں مجیب صاحب نے ایک اور دلیل دی ہے جو پہلی سے زیادہ عجیب ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم ان کے پورے الفاظ نقل کئے دیتے ہیں:۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو تو یہ شان اور منطق [illegible] اور مراد پیش آئی ہے۔ آپ کو تو خود خدا نے کے عطائی علم سے معلوم تھا کہ میرے درباریوں میں ایسے نفوس قدسیہ بھی موجود ہیں کہ جن میں ملکہ بلقیس کے عرش عظیم (بڑے بھاری تخت) کے اٹھا لینے کی اور پلک مارنے سے پہلے دو ماہ کی مسافت سے میرے پاس لے آنے کی قوت خداداد بھی حاصل ہے۔

| | |
|---|---|
| قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۔ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي (سورہ نمل رکوع ۳) | حضرت سلیمان نے کہا کہ اے درباریو کون ہے تم میں سے جو میرے پاس بلقیس کا تخت لائے پہلے اس سے کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آئے ایک عفریت (طاقتور) جن نے جنوں میں سے کہا کہ میں لے آؤنگا تمہارے پاس اس کو پہلے اس کے آپ مجلس عدالت سے فارغ ہو کر اٹھو۔ اور میں اس کے لانے پر قادر ہوں اور امانتدار ہوں (حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے جلد منگوانا چاہتا ہوں) اور پھر اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب توریت کا علم تھا میں اس تخت کو آپکے پاس |

لاتا ہوں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے (حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس نے کہا کہ آسمان کی طرف دیکھو اتنے عرصے میں تخت لاکھڑا کیا) پس جب سلیمان علیہ السلام نے تخت کو اپنے پاس دھرا پایا فرمایا یہ میرے رب کا فضل ہے۔

دیکھئے یہ حاجت کس قدر تھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے صحابی ولی اللہ سے طلب کی سلیمان علیہ السلام نے کہا لاؤ۔ انہوں نے کہا میں لاتا ہوں [illegible]

بریلویوں کا یہ [illegible] (تحفہ حنفیہ [illegible])

سبحان اللہ! یہاں مفتی صاحب نے عجیب فتویٰ دیا اور اپنے زعم میں یہ بھی ثابت کر دیا کہ نبی (سلیمان علیہ السلام) نے اپنے صحابی ولی اللہ سے حاجت طلب کی۔

غیر اللہ استمداد کے نشہ میں ایسے مدہوش ہوئے کہ نبی اور ولی کی باہمی نسبت اور شان بھی بھول گئے۔ ولی سے استمداد کا ثبوت تو مل گیا مگر نبی کی توہین کا خیال تک نہیں آیا۔

سچ بات یہ ہے کہ یہ لوگ (بریلوی حنفی) حفظ مراتب کی طرف قطعاً خیال نہیں کرتے اور ہمیں تو ان پر افسوس بھی کم ہوتا ہے۔ کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان کو نہیں سمجھا وہ اگر نبی کی شان نہ سمجھیں تو کیا تعجب۔ مگر بزرگوں کا یہ قول یاد رکھیں اور خوب حفظ کرلیں۔ ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

**آئت کا صحیح مطلب**

آئت کا صاف مطلب ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے ماتحتوں کو حکماً فرمایا کہ کون ہے جو بلقیس کے تخت کو ان کے آنے سے پہلے میرے پاس لے آئے۔ پہلے ایک جن تعمیل ارشاد کیلئے پیش ہوا۔ اس نے کہا کہ میں کچہری برخاست ہونے سے قبل لا سکتا ہوں اور میں طاقت ور امانت دار ہوں۔ اس نے اپنی طاقت کا اظہار کیا تھا۔ مجلس میں سے ایک اللہ کا بندہ بولا کہ میں ایک لمحہ کے اندر لا سکتا ہوں۔ (کیونکہ اس کے پاس کتابی علم تھا) جب وہ تخت سامنے آگیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا:۔

هذا من فضل ربی

یہ میرے رب کا فضل ہے کہ میرے فرمانبردار میری اطاعت کی وجہ سے ایسے ایسے باکمال ہیں کہ ان کی دعا خدا منظور کر لیتا ہے۔

یہ بھی دراصل حقیقت حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ تھا کیونکہ اولیاء کی کرامت بھی اس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس کی تابعداری سے اس ولی کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے اور جب یہ معجزہ ہوا تو یہ فعل بھی خدا تعالیٰ کا [illegible] جس میں بحیثیت فاعل اس ولی کو دخل نہیں ہے پس [illegible]

ahmadimuslim.de

# بہرائچ کے عرس سالار غازی میں کیا دیکھا؟

(از محمد ابو الخیر صاحب رحمانی پرتاب بگڈھی مقیم مئو ناتھ بھنجن ضلع الٰہ آباد)

یوں تو بہرائچ کا عرس سالانہ ہوا ہی کرتا ہے۔ مگر اس سال ہمارے محلہ کا ایک نوجوان بھی شریک ہوا۔ میں اس سے ملا میں نے اس کو سمجھایا کہ ان ناجائز میلوں اور عرسوں میں شرکت کرنی سخت گناہ ہے۔ چنانچہ اس نے اقرار کیا کہ آیندہ سے انشاء اللہ میں پرہیز کرونگا۔ میں نے کہا کہ اچھا وہاں دیکھا کیا۔ اس کو ذرا بتا دو۔ چنانچہ جو کچھ اس نے بتایا اس کو ناظرین اہلحدیث تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا:۔

وہاں پر میں نے تمام وہ چیزیں دیکھیں جو کہ عام طور پر مشہور ہیں کہ قبروں پر ہوا کرتی ہیں۔ مرد و عورت کا اجتماع عظیم تھا میں نے ایک شخص سے کہا کہ اس طرح مرد و عورت کا جمع ہونا، ایک دوسرے کے جسم سے دھکا کھانا، یقیناً بدمعاشی اور بدکاری ہوتی ہوگی۔ اس نے کہا کہ بھائی یہ تو وہ دربار ہے کہ اگر کسی نے دوسری کی عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیا اسی وقت تباہ و برباد ہو جائے، صحیح و سالم بچ کر جا نہیں سکتا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ایک عورت کی چٹکی لی مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس نے کہا کہ عمر بھر میں کوئی تکلیف ضرور پہنچیگی۔

ایک جگہ پہنچا وہاں کچھ پانی نظر آیا۔ جس کے متعلق لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ نہ معلوم کہاں سے آتا ہے۔ میں نے اس کی اصلیت تلاش کرنی شروع کی تو آخر میں جا کر دیکھا کہ ایک نل سے پانی آ رہا تھا۔ دوسری جگہ پہنچا تو ایک جگہ پانی جمع ہو رہا تھا۔ اس میں کوڑھی اپاہج غسل کر رہے تھے اور یہ آواز لگا رہے تھے کہ غازی جلد اچھا کر۔ اس میں سے ایک شخص نکل کر بھاگ کر کہہ رہا تھا کہ میں بدل گیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا ہو گیا۔ جواب ملا یعنی اچھا ہو گیا۔ ایک جگہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہ مسجد ہے اس میں گیا تو ایک قرآن شریف رکھا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ غازی صاحب کا قرآن شریف ہے۔ اسی میں اکثر وہ پڑھا کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ تو مدفون ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ تم کیسی باتیں کرتے ہو۔

ہندو مسلم دونوں موجود تھے اور ہر قسم کی خرافات ہو رہی تھی۔ نذر و نیاز کی دھوم تھی۔ دور دراز سے لوگ آ آ کر مٹھائیاں تقسیم کر رہے تھے۔ خوشی میں میری مراد پوری ہو گئی۔ میں ایک جگہ سامان رکھ رہا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ بھائی چھوڑ کر چلے جاؤ۔ یہاں کون چھو سکتا ہے، جانتے نہیں یہ کون دربار ہے؟ آہ! مکہ مدینہ میں چوری ہو سکتی ہے مگر یہاں نہیں۔ اس کے بعد واپس چلا آیا۔ دل گھبرایا افسوس ان کو مسلمان کہا جائے یا کیا کہا جائے۔

**اہلحدیث**: عرسوں اور دیگر مجالس غیر مشروعہ کا جاری رہنا اہل توحید (جماعت اہل حدیث اور دیوبندی حنفی حضرات) کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اہل توحید اگر متفق ہو کر اسی کو اپنا نصب العین بنالیں تو میں خدا کی مدد پر بھروسہ رکھ کر کہہ سکتا ہوں کہ تھوڑی مدت میں اس قسم کی خرابیاں ہندوستان سے دور ہو سکتی ہیں۔ ان حضرات کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ خدا کے نزدیک ان خرابیوں کے متعلق جواب دہ ہونگے۔ اس لئے سب کو اس امر کی تردید پر توجہ کرنی چاہئے۔ یعنی ایسے عرسوں پر پہنچکر مسلمانوں کو ان ناگفتہ بہ خرابیوں سے واقف کرایا جائے۔ کیونکہ انبیاء کرام کا مقدم کام ہی یہی تھا کہ شرک کو دنیا سے پاک کریں۔ یہ قبور اور قبر پرستی جس قدر مسلمانوں میں رائج ہے توحید و سنت کے صریح خلاف ہے۔ چنانچہ مولوی خرم علی صاحب مرحوم فرما گئے ہیں ؎

زور والا ہے تو بت خانہ اجاڑ
مسجدیں مضبوط کر مثل پہاڑ
چھت اور گنبد کو قبروں سے اکھاڑ
تعزیے قندیل کو ہاتھوں سے پھاڑ
دین احمد میں یہ بے شک خار ہے

پس اہل توحید سے ہماری پرزور اپیل ہے کہ وہ قبر پرستی اور تعزیہ پرستی وغیرہ کی بیخکنی پر کمربستہ ہو جائیں۔ اس سے دین اسلام کو صریح فائدہ ہونے کے علاوہ ملک میں بھی امن امان قائم ہو سکتا ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ دفتر اہلحدیث سے اس قسم کی بدعات کو روکنے کے لئے ایک اشتہار موسومہ عرس نامہ منظوم شائع ہوا تھا جو ملک کے مختلف حصوں میں بکثرت تقسیم ہو چکا ہے اور ابھی تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ لہٰذا شائقین توحید و سنت بقدر ضرورت منگوا کر تقسیم کریں۔ دفتر ہذا اپنی بساط کے مطابق اس خدمت کے لئے حاضر ہے مگر اہل توحید کو بھی اس نیک کام میں تعاون کرنا چاہئے جس کی دو صورتیں ہیں۔ اول۔ حتی الامکان مالی امداد سے دریغ نہ فرمائیں۔ دوم۔ بوقت ضرورت اشتہارات منگوا کر تقسیم کر دیا کریں۔

امید ہے کہ درد مند اصحاب جو اشاعت توحید و سنت کے شائق ہیں ہماری اس گذارش پر دل سے متوجہ ہونگے۔

عرس نامہ منظوم طلب کرنے کے لئے علاوہ محصول ڈاک کے کچھ نہ کچھ اشاعت فنڈ کے لئے بھی آنا چاہئے تاکہ شعبہ اشاعت فنڈ مضبوط ہو جائے اور اس قسم کا لٹریچر بہ تعداد کثیر مفت شائع کرتا رہے۔

---

# قابل توجہ اہل قلم حضرات

معزز ناظرین! خاکسار جس چیز کی طرف اہل قلم حضرات کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہے وہ اہل قلم کی تحریری کوتاہی ہے جو قابل افسوس اور لائق اصلاح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے لے کر ائمہ حدیث رحمہم اللہ تک یہ دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اسم ذکر کرتے یا تحریر میں لاتے تو لفظ صلوٰۃ اور سلام کو ضرور ادا کرتے خواہ تقریر ہو یا تحریر خواہ اسم مبارک کتنی دفعہ کیوں آئے۔ جس کی شہادت ان کی چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی تحریر میں موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کا یہ فعل محض باعث محبت سے ہی نہ تھا بلکہ آپ کی تعمیل فرمان بھی ملحوظ تھی۔ دیگر ... بحث کی گنجائش نہیں اس لئے یہاں درج کرنے کی حاجت نہیں ...

ahmadimuslim.de

اس پر ہی بس نہیں بلکہ اکثر علماء رضی اللہ عنہم اور ائمہ رحمہم اللہ کے تعظیمی القاب کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ان کے آداب بجا لانے میں کبھی بخل سے کام نہ لیتے بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بڑے بلند بانگ دعادی کئے جاتے ہیں اور اس میدان میں بڑی مسابقت ہو رہی ہے اور ائمہ رحمہم اللہ کی عقیدت پرجوش و خروش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن محبت و عقیدت کی حالت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی درود سے خالی رکھا جاتا ہے اوروں کا تو پھر شمار ہی کیا۔ کسی زمانہ میں تو اس کا ارتکاب عوام اور جہلاء میں تھا لیکن آج اس کا اثر معتدد اہل قلم حضرات کی تحریروں میں نمودار ہو رہا ہے پہلے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعظیمی لقب کو چھوڑا گیا اور بجائے رضی اللہ عنہ کے رضؓ اور ائمہ کے نام کے بعد رحؒ پر کفایت کی گئی جو ترمیم کی صورت میں ناپسند تھی۔ پھر اسی پر بس نہ ہوئی بلکہ جس طرح مکروہات رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوا کرتی ہیں اس نے بھی ترقی کی اور بجائے صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ صلعم جیسا مہمل لفظ لکھ کر جان چھڑائی جانے لگی۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ صرف لفظ ؐ ہی پر کفایت کر کے ابخل الناس[1] ہونے کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں تو جس طرح کہ بسم اللہ کو ۷۸۶ میں تبدیل و تحریف کیا گیا۔ ٹھیک اسی طرح صلی اللہ علیہ وسلم کو صلعم یا صرف ؐ میں تبدیل و تحریف کر دیا گیا نہ معلوم کونسی لغت ایجاد ہوئی ہے کہ جس میں ۷۸۶ کا معنے بسم اللہ لکھا ہو اور لفظ ؐ یا صلعم کا معنے صلے اللہ علیہ وسلم لکھا ہو۔ عوام تو عوام علماء کرام خصوصاً علماء اہل حدیث زیادہ قابل توجہ ہیں کہ جن کے مسلمہ اسلاف کی یہ حالت ہے کہ اگر ایک سطر میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک چند دفعہ آ گیا تو بغیر صلوٰۃ اور سلام کے ذکر نہیں کیا۔ ائمہ حدیث رحمہم اللہ کی تصانیف موجود ہیں۔ باوجودیکہ ضخیم جلدیں تصنیف کرنے کے اس چیز میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ حالانکہ تمام کتابت کا دارومدار صرف دستی تھا۔ یہ تھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ چھوٹی سی تصنیف شرح نخبہ کو دیکھ لیجئے۔ کس طرح قلم صلوٰۃ اور سلام کے لئے وقف ہے اور کیسی لذت محسوس ہوتی ہے اور شیفتگی اور محبت کا دریا کس قدر موجزن نظر آتا ہے۔

یہ چیز معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی غلطی ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر اس معاملہ میں اسی طرح غفلت جاری رہی اور کاغذ اور سیاہی کی بچت نکالی گئی اور صلوٰۃ وسلام کو ایک زائد اور ناقابل اعتنا سمجھ لیا گیا تو اس کا انجام کیا ہوگا۔ کیا پھر آئندہ کتب حدیث اور دیگر تصنیفات اس مبارک وظیفہ سے خالی نظر آئیں گی اور پھر یہی طریقہ تقریر میں جاری ہوگا۔ اگر ان حضرات کے خیال میں صلوٰۃ اور سلام کا ذکر اسم مبارک کے ساتھ کوئی ضروری نہیں تو پھر خالی اسم مبارک بلکہ صرف لفظ میم ہی بطور علامت کافی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں تو پھر لفظ صلعم جیسے مہمل تعیق غراب کے لکھنے کا کیا فائدہ سب سے زیادہ افسوس مجھے اس وقت ہوا جبکہ میں نے یہی طریقہ رسالہ "جیہ القرآن والحدیث" اور رسائل جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث میں پایا۔ اہل قلم حضرات ان امور کا خاص لحاظ رکھا کریں۔ اور اس چیز کو یاد رکھیں من سن سنۃ حسنۃ فی الاسلام فلہ اجرہا واجر من عمل بہا ومن سن سنۃ سیئۃ فی الاسلام فعلیہ وزرہ ووزر من عمل بہا الخ۔ واللہ الموفق!

(خاکسار ابو البیان عبد اللہ (مولوی فاضل) از خانپور ملکیریاں)

---

# ایک دوست کے نام کھلی چٹھی

(از قلم بابو اکبر خان صاحب سب پوسٹماسٹر اٹرو ریاست کوٹہ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

سابقہ پرچہ میں اس مضمون کی پہلی قسط شائع ہو چکی ہے۔ جس میں مضمون نگار صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کیا ہے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آج مماثلت کا باقی ثبوت خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے سنئے۔ (ایڈیٹر)

آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) میں حکم نہیں لگاتا حکم لگانے والا ایک تو ہے یعنی موسیٰ۔ مماثلت کہاں رہی، مخالفت ظاہر ہے۔

(۲) مجھ سے جو آگے آئے وہ سب چور اور بٹ مار تھے مماثلت کہاں رہی، کیسی سخت مخالفت بنتی ہے۔

(۳) قبل اسکے کہ ابراہیم ہو میں ہوں۔

دیکھئے کس طرح ابراہیم علیہ السلام اور ان کے سلسلہ پر بشمول موسیٰ علیہ السلام اپنی فوقیت جتلائی۔ مماثلت کہاں رہی۔

میرا خیال ہے کہ مذکورہ بالا تین گواہوں کی گواہیاں آپ کے سمجھنے کے واسطے کافی ہونگی۔ اب جبکہ واقعات اس طرح پر ہیں تو مسیحی علماء کے جوڑ توڑ کیا معنے رکھتے ہیں۔ اور اس قسم کی بے معنی تشریحوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء علیہ السلام خود اپنے کلام کی تفسیر نہ کر سکے بلکہ علماء مسیح پر یہ کام چھوڑ گئے۔ میرے دوست یہ بات نہیں۔ بات یہ ہے کہ خدا اپنا کلام انبیاء علیہ السلام کے منہ میں ڈالتا ہے۔ (یوحنا $\frac{12}{49-50}$ استثنا $\frac{18}{18}$) تو وہ اپنے کلام کو ناکمل کیسے چھوڑتا۔

میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیرے مانند ایک نبی برپا کرونگا۔ (استثنا $\frac{18}{18-19}$)

اس کلام کی مزید تشریح استثنا $\frac{33}{2}$ میں کی گئی:۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا

---

[1] ابخل الناس اس شخص کو کہا گیا ہے جو اسم گرامی سن کر درود نہ پڑھے۔ لکھنے والے یا بولنے والے کی بابت آپ نے کوئی نص پیش نہیں کی تلاش کیجئے۔ مل جائے تو پیش کیجئے ورنہ قیاس چہ حاصل۔ (اہلحدیث)

فاران ہی کے پہاڑ سے اُن پر جلوہ گر ہوا۔ وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اُس کے ہاتھ میں آتشیں شریعت اُن کے لئے تھی"۔

(استثنا ۳۳/۲)

### خدا سینا سے آیا

اہا۔ صبح کے وقت بھی کیسا سہانا سماں ہوتا ہے۔ آفتاب ابھی طلوع نہیں ہوا۔ سورج زمین کے نیچے سے آ رہا ہے مگر خاصی اچھی روشنی پھیل گئی ہے۔ دور دور کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ بھلے اور بُرے کی تمیز ہو رہی ہے۔ دوست اور دشمن پہچانے جا سکتے ہیں۔ کیوں آفتاب عالمتاب کی آمد ہے۔ وہ دورہ کرکے زمین کے نیچے سے آ رہا ہے موسیٰ علیہ السلام کو شریعت کوہ سینا پر ملی جس نے زمانہ میں روشنی پھیلا دی۔

### شعیر سے اُن پر طلوع ہوا

دیکھنا۔ مشرق میں کیا گول گول سنہرا طباق سا نظر آتا ہے۔ یہ آفتاب ہے۔ مگر ابھی شعاعیں زمین پر آڑی پڑ رہی ہیں۔ بلند مناروں پر درختوں کی چوٹیوں پر زرد زرد دھوپ چمک رہی ہے۔ اجالا زیادہ بڑھ گیا ہے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق کوہ شعیر سے ہے۔ آپ کوہ شعیر ہی پر اقامت فرمایا کرتے تھے۔ اور وہیں وہ وعظ فرمایا جو پہاڑی وعظ کے نام سے مشہور ہے

### فاران ہی کے پہاڑ سے اُن پر جلوہ گر ہوا

دیکھو دیکھو اب آفتاب عالمتاب جو ہر چیز کی زندگی کا سہارا بلکہ دنیا کے قیام و بقا کا سبب ہے۔ جلوہ گر ہوا۔ ہاں فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ اگر اس آفتاب عالمتاب کی روشنی کو مردانہ وار برداشت نہیں کر سکتے تو گھروں میں جا چھپو۔ اندھیرے کونے تلاش کرو۔

دیکھنا باہر نہ نکلنا۔ لو لگ جائیگی۔ کیوں؟ اسلئے کہ اُس کے ہاتھ میں آتشی شریعت ہے اور تم شریعت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لعنت قرار دیتے ہو۔ اُف! کیسی آگ برس رہی ہے۔ چھپو چھپو مگر کب تک چھپو گے سنو سنو یہ آفتاب عالمتاب جو آتشی شریعت لیکر فاران ہی سے جلوہ گر ہوا ہے اُس کو زوال نہیں۔ اور وہ ابدالآباد تک بادشاہت کریگا۔ وہ چمکتا ہی چلا جائے گا سورج کی حرارت اور تیزی بڑھتی ہی چلی جائیگی۔ کیونکہ وہ خداوند ہے۔ خداوندوں کا خداوند سید الانبیاء، نبی آخرالزماں اپنے حقیقی اور وحدہٗ لاشریک خدا کی آتشی شریعت لے کر کوہ فاران سے جلوہ گر ہوئے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

گھبراؤ نہیں۔ سلامتی کا لباس پہن لو۔ پھر یہ آتشی شریعت کی حرارت آپ کے واسطے باغ خلیل بن جاویگی سنو۔ استثنا ۱۸/۱۸-۱۹ اور ۳۳/۲ کی مزید تشریح یوحنا حواری مکاشفات میں کیونکر کرتے ہیں۔

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھو دہاں ہاں دیکھو) کہ ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہے (اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر دار ٹھہرائیگا۔ یوحنا ۱۶/۸)

اور اُس کے لباس اور اُس کی ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے کہ

بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند (مکاشفات ۲۰/۱۱ تا ۱۶)

اب دیکھئے استثنا ۱۸/۱۸-۱۹ کی تشریح استثنا ۳۳/۲ میں کی گئی کہ مثیل موسیٰ علیہ السلام سے کون نبی مراد ہیں پھر مزید تشریح مکاشفات باب ۲۰ میں کی گئی تاکہ غلطی سے کوئی استثنا ۱۸/۱۸-۱۹ کی پیشگوئی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام نامی پر محمول نہ کر دے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یوحنا نبی کو مکاشفہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا اور وہ آئندہ کے واقعات بیان کر رہے ہیں نہ کہ گذشتہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد چونکہ "وہ نبی" آنے والے تھے اس لئے آپ نے مشرح اور مفصل حال بیان کیا۔

اور اب میں نے تمہیں اُس کے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ (وہ نبی) وقوع میں آوے تو تم اُس پر ایمان لاؤ (وہ نبی پر) یوحنا ۱۴/۲۹ پر جبکہ وہ (وہ نبی) تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ (وہ نبی) میرے لئے گواہی دیگا۔

(یوحنا ۱۵/۲۶)

اور وہ (وہ نبی) آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھیرائیگا۔ (نیز ملاحظہ ہو مکاشفات ۲۰/۱۱ تا ۱۶)

وہ (وہ نبی) تمہیں آیندہ کی خبریں دیگا۔

وہ (وہ نبی) تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگا۔

وہ (وہ نبی) میری بزرگی کریگا۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ (وہ نبی) تسلی دینے والے (بشیر) کے مذکورہ بالا نشان بتلا رہے ہیں۔ پس جس میں یہ نشانات دیکھو اُسکو قبول کرو۔

محترم دوست! آپ ان مولوی، ملانوں (ملانیوں) کی باتوں میں نہ پھنسو۔ کیونکہ یہ بزرگوار اپنے دماغ سے نئی نئی باتیں لکھ کر کلام الہٰی میں چپکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

نئی مئے پُرانی مشکوں میں نہیں بھرا کرتے

(متی ۹/۹)

پرانی قبا پر نئے کپڑے کا پیوند نہیں لگایا کرتے

(متی ۹/۱)

آپ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا محتاج نہیں کہ انسان اس کے پاک کلام میں غیر موزون جوڑ توڑ چپکائے بلکہ وہ اپنے کلام کی آپ تفسیر کرتا اور انسان کو سمجھاتا ہے۔ (باقی)

---

**تقابل ثلاثہ** قرآن مجید، توریت اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ اور قرآن مجید کی بدلائل فضیلت ثابت کی ہے۔ ضرور مطالعہ فرمائیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت بجائے ۵ کے ۱۲؍

**سید البشر** توراۃ، انجیل کی پچاس پیشگوئیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تائید۔ قابلدید ہے۔ واعظین اور مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۴؍

پتہ :- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# شکوۂ اسلام

(نتیجہ فکر مولوی عبدالرحیم صاحب بیخود بسیالوی مدرس سوہیانیاں ضلع گوجرانوالہ)

کل ملا اسلام مجھ سے یوں لگا کہنے کہ میں
چل پڑا ہوں ہند سے فاللّٰہ خیر حافظا

میں نے یہ پوچھا کہ حضرت آپ کیوں ناراض ہیں
ہنس کے بولا تم نہیں سمجھے تو ہے کس کی خطا

عرض کی یہ میں نے آخر جرم بتلاؤ گے بھی
یا یونہی بے جا و بے معنیٰ رہو گے تم خفا

تب لگا کہنے کہ اچھا آپ بیتی اپنی سُن!
تو مجھے جویاں نظر آتا ہے اپنے عیب کا

چاہنے والے مرے مجھ کو نظر آتے نہیں
تم نے میرا نام لے لے کر مجھے رسوا کیا

قادیاں میں ایک کو اُٹھی نبی بننے کی دھن
اِک کراچی میں خدائی کا ہے دعویٰ کر رہا

ایک کہتا ہے کہ میں سیّد ہوں اور آلِ رسول
میرے نانا حشر میں دوزخ سے لیوینگے بچا

ایک کہتا ہے کہ یہ کافر ہے اور اکفر ہے وہ
آج گویا فتنۂ تکفیر کا ہے در کھلا

ایک نے اپنے مریدوں سے کرائے سجدے روز
یعنی اپنے حلقے میں وہ ہے بنا بیٹھا خدا

اک امانت میں ہے خائن سچ سے اُس کو بَیر ہے
عہد شکنی فحش بکنا جھوٹ ہے اُس کی غذا

ایک کی گذران ہے جھوٹی شہادت اور فریب
ایک نے رشوت سے مال و زر اکٹھا کر لیا

ایک ہے جو اپنے مطلب کے لئے آیات کی
کرتا ہے تحریف۔ اُن کو در بدر ہے بیچتا

ایک واعظ بار یا تقریر پوری لچھیدار
شرک و بدعت کا مبلغ بدعمل ہے برملا

اک نشہ میں بھنگ کے مخمور ہے شام و سحر
اور کہتا ہے کہ بس اس میں ہی ملتا ہے خدا

ایک اللہ کے سوا امداد مانگے غیر سے
اک وظائف مشرکانہ کرتا ہے صبح و مسا

اک نبی کے ماسوا تقلید غیروں کی کرے / غیروں کو کرتا ہے مطاع
اور سنت چھوڑ کر بدعت کا شیدائی ہُوا

اک نے قرآں کے مقابل غیر کی تحریر کو
دین کا اک جُز سمجھ کر پیشوا اپنا کیا

صرف نعرہ ہے زباں سے یا نبیؐ اور یا علیؓ
قول و فعل اُن کے سے نفرت ہے عداوت برملا

ایک ہے جو تندرست اور نوجواں بھی ہے مگر
محنت و کوشش سے ہرگز وہ نہیں کھاتا غذا

مانگنا ہے اُس کا پیشہ وہ بھی مکر و زُور سے
کیا یہی تعلیم ہے اسلام کی تو ہی بتا؟

تیرے اس اسلام کو ہے دُور سے میرا سلام
تو مسلماں ہے کہ شرماتی ہے تجھ سے اب حیا

شکل ہے مثلِ نصاریٰ اور عمل مثلِ یہود
اس پہ دعویٰ ہے محمدؐ پہ ہوں ہر دم فدا

بعد از ایمان پہلا حکم ہے پڑھنا نماز
سینکڑوں حیلے بہانوں سے ہے اس کو ٹالتا

لڑکیوں کو حصہ دینا اے مسلماں فرض ہے
حکم ہے۔ قرآں کا عامل نہ تو اُس کا رہا

مختصر حالات کہہ کے مجھ سے پھر مانگا جواب
لیک میں شرم و ندامت سے زمیں میں گڑ گیا

# تعیینِ مصر (بلد) میں اختلاف

## قابلِ توجہ علماءِ احناف

(بقلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

فرضیت نماز جمعہ کے متعلق اس وقت نہ مجھے کوئی بحث ہے اور نہ کوئی علمی سوال ہے۔ صرف ایک معمولی بات بزرگان احناف سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ بغیر کسی ایچ پیچ کے خاکسار کی عرض پر توجہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ ناظرین کو بخوبی واقفیت ہے کہ حضرت علیؓ کے فرمان میں جو مصر کا لفظ ہے۔ اس لفظ کی تعیین میں اس قدر اختلاف ہے کہ جو ناظرین سے مخفی نہیں علماء حنفیہ کی تاویلات کچھ ایسی پیچ دار ہیں کہ اچھا بھلا عقلمند آدمی بھی حیران ہو جاتا ہے۔ خواہ باہر نکلنے کے لئے کیسی ہی ہیر پھیر یا چال چلے مگر اس دلدل سے نکلنا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ مصر کسے کہتے ہیں؟

(۱) جہاں امیر و قاضی ہوں جو حدود وغیرہ جلدی کرتے ہوں۔ (۲) جہاں اتنے آدمی ہوں جو وہاں کی بڑی مسجد میں نہ سما سکیں۔ (۳) جہاں گلی کوچے اور بازار ہوں اور آس پاس دیہات ہوں۔ (۴) وہ جگہ جسے عام لوگ شہر کہیں۔ (۵) جہاں حدیں اور احکام جاری ہوں۔ (۶) جہاں صرف قاضی ہو۔ (۷) جہاں اگرچہ حدود جاری نہ ہوں لیکن جاری کرنے پر قدرت ہو۔ (۸) جہاں حاکم نے جامع مسجد بنانے کی اجازت دی ہو اگرچہ وہ قریہ اور دیہات ہو۔ (۹) جہاں دس ہزار آدمی بستے ہوں۔ (۱۰) جہاں ہر حرفت اور ہر پیشہ والا آدمی رہتا ہو۔ (۱۱) جہاں ہر پیشہ والا اپنے پیشہ کے ساتھ اپنی گذران کر سکتا ہو۔ (۱۲) جہاں پانصد آزاد آدمی ہوں اور آس پاس گاؤں ہوں۔ (۱۳) جہاں پیدائش اور اموات سے کمی زیادتی معلوم نہ ہو۔ (۱۴) جہاں روزانہ کوئی پیدا ہو اور مرے۔ (۱۵) جہاں کی آبادی مشکل سے شمار ہو سکے۔ (۱۶) جہاں اتنے آدمی ہوں کہ دشمن سے مقابلہ کر سکے۔ (۱۷) جہاں ایک وکیل

بنی ہوئی ہو۔ (۱۸) جہاں دس ہزار فوج ہو۔ (۱۹) جہاں ایک سو آدمی ہوں۔ (۲۰) جہاں پر سو گھر ہوں۔ (۲۱) جہاں تین سے زائد گھر ہوں۔ (۲۲) اگرچہ وطن پر کفار کا قبضہ ہو لیکن عام لوگ خطیب مقرر کر سکتے ہوں (۲۳) جہاں عالم آتے جاتے ہوں۔ (۲۴) جس جگہ کو امام شہر بنا دے۔

فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوا ملتمس ہوں کہ ہم تعیین مصر میں کس پر اور کس طرح عمل کریں۔ آپ ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ فنون فقہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے، انسان آنکھیں بند کر کے اس پر عمل کرتا چلا جاوے۔

اب آپ ہی انصاف کریں کہ اگر کسی مقدمہ میں شہادت اس قدر اختلاف کے ساتھ عدالت میں پیش ہو۔ تو ایسے مقدمہ کا کیا حشر ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس الجھن کو صاف فرما دیں گے۔ دیدہ باشد۔

**اہلحدیث** نامہ نگار صاحب اگر ان نمبروں کے حوالے بھی ساتھ ساتھ ضرور دے دیتے تو ناظرین کو تکلیف نہ ہوتی

# آفتاب کے طلوع و غروب کا حساب

(از مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوہری)

کہتے ہیں کہ ایک ہندوستانی کو کوئی راہرو ملک نین کا باشندہ بیل لئے جاتا ملا۔ ہندوستانی نے اُس نین والے سے پوچھا کہ میاں بیل کتنے میں لائے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ تیتری میں لایا ہوں۔ ہندوستانی نے پوچھا کہ تیتری کتنے ہوتے ہیں۔ نین والا بولا کہ دیہ اک تے دو اک ترے اک۔ ہندوستانی سن کر کہنے لگا کہ بھائی یہ تو تم نے آگے سے ہی مشکل کر دیا۔

ٹھیک یہی حال ہمارا ہے کوئی بات تھوڑی بہت جانتے ہیں تو اس میں تحقیق و تنقید کرنے والے ایسا الجھاؤ ڈال دیتے ہیں کہ نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔

ایک دو نمبر اخبار میں درج کر کے ناتمام چھوڑ کر چپ کھینچ گئے۔ دنیا الجھی رہے تو وہ کیا کریں۔ پچھلے مہینوں میں حوا علیہا السلام کی پیدائش کا ذکر شروع ہوا تھا کہ مائی حوا آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی۔ جو پسلی سے پیدا ہونا بتاتے ہیں غلطی کرتے ہیں۔ اس معاملہ کے فیصلہ کو دنیا ترس رہی تھی کہ دیکھئے اخبار کے کس نمبر میں یہ جھگڑا طے ہوتا ہے[1]۔ یہ جھنجھٹ تو بیچ میں ہی رہا آفتاب کے طلوع و غروب کی بحث چھڑ گئی کہ سورج نہ اگتا ہے نہ چھپتا ہے۔ یہ خوب ہوئی۔ بات بات میں طلوع غروب بولنا پڑتا ہے اور ہے واقعہ کے خلاف۔ اب ہر روز مغرب کے وقت اخبار کا مضمون یاد آجاتا ہے اور خیال گزرتا ہے کہ شاید غروب نہ ہوا ہو[2]۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کے وقت مسجد میں ابوذر جندب غفاری سے پوچھتے ہیں کہ اے ابوذر تو جانتا ہے سورج کس جگہ غروب ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو رسول مقبول فرماتے کہ اب یہ سورج عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر بتائی ہے:۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔

اور سورج چلتا ہے ان مکانوں میں کہ مقرر ہیں واسطے اس کے یہ حکم خداوند غالب جاننے والے کا ہے

جب آنحضور صلعم نے سورج کا استقرار مکانی واضح کر کے سمجھا دیا جو کہ عرش کے نیچے اس طرف کی زمین کو ملتا ہوا تمام مخلوقات کے لئے ہے اہل الہیئت کا کرہ بتانا کچھ نہیں بلکہ عرش معلیٰ ایک چھت اور قبہ کی مانند ہے جس کے ستون اور پائے ہیں جن کو فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے۔

متفق علیہ حدیث میں جو بات بتائی گئی ہے وہی معتبر اور معتمد ہے۔ دوسری وجہیں بتانے والے اپنی کتر بیونت کرتے ہیں۔ فلسفہ کو قرآن مجید سے متحد کرنے والے ایسی توجیہ نکالتے ہیں۔ ہم کو خدا اس قسم کی من گھڑتوں سے بچائے[3]۔

یہی مسئلہ کتاب بدء الخلق بخاری شریف میں تفصیل بیان کیا گیا ہے۔ جب سورج چھپ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رض سے پوچھا کہ سورج کس جگہ گیا تو جانتا ہے۔ ابوذر نے کہا اللہ و رسول جانتے ہیں۔ تب آنحضورؐ نے فرمایا۔ سورج عرش کے نیچے جا کر اللہ کو سجدہ کریگا پھر اللہ سے اذن لیکر باجازت چل پڑتا ہے۔ اور یہی خبر خدا تعالیٰ نے وَالشمس الخ میں دی ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہم نہ اس کی تکذیب کر سکتے ہیں اور نہ اس کیفیت کو بیان کرتے ہیں۔ ہمارے ادراک اور مشاہدہ میں اگر نہ آئے تو نہ آئے۔ مگر سورج غروب ہو کر عرش کے نیچے اپنی قرارگاہ میں ساجد ہوتا ہے۔

عرش کے نیچے سورج کا جا کر سجدہ کرنا۔ اسی کو آنحضور نے غروب ہونا فرمایا ہے اور پھر اذن لے کر مشرق سے طلوع کرتا ہے۔

واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم وھو الموفق الی الصواب۔

---

[1] طے کون کرے کس کو یہ منصب حاصل ہے۔ اخبار کا کام یہ ہے کہ اہل علم کے معلومات جماعت کے سامنے پیش کر دے جیسے تفسیر ابن جریر اور درمنثور میں جمع کئے گئے ہیں۔ مختلف اقوال میں فیصلہ کون کرے اور کون سنے۔ (اہلحدیث)

[2] کلکتہ والوں سے پوچھنا چاہئے کہ آپ لوگ جس وقت نماز مغرب پڑھتے ہیں بلحاظ پنجاب آپ کو شک ہوتا ہے کہ شاید ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا۔ بس یہی سب کا جواب ہے۔ (اہلحدیث)

[3] کیر نکالا کرتا ہے؟ (اہلحدیث)

---


# تفسیر واضح البیان اردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اسمیں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ قسم سائز ۲۰×۳۰/۸ ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد عہ۔ مجلد ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر


کشف الظنون۔ [illegible] (۴۹۲) [illegible]

# فتاویٰ

س ۱۷۷} زکوٰۃ کے روپیہ سے اخبار جاری کرایا جاسکتا ہے؟ نیز صدقہ فطر یا قربانی کی کھال فروخت کرکے اس رقم سے اخبار جاری کرایا جاسکتا ہے۔ یا ایسی رقوم کنواں وغیرہ میں لگا سکتے ہیں کہ نہیں۔

(حکیم محمد برج۔ بھنگاری بازار گورکھپور)

ج ۱۷۷} کسی غریب شائق کے نام اخبار جاری کرادے تو جائز ہے۔ اپنے لئے مال زکوٰۃ سے اخبار جاری نہیں کرا سکتا۔

س ۱۷۸} اثناء نماز میں اگر کوئی کسی جگہ کھجلاوے تو نماز کے اندر کوئی نقص لازم آئیگا یا نہیں؟

(ابو الوفا سندپوری خریدار اہلحدیث)

ج ۱۷۸} نماز میں خارش ہونے پر کھجلانے سے نماز میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رفع حرارت کے لئے سجدہ کی جگہ پر نماز پڑھتے پڑھتے کنکریاں ماتھے کے نیچے رکھ لیا کرتے تھے۔

س ۱۷۹} شرکی منتر پڑھنا اور فائدہ پہنچانا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۹} شرکیہ منتر سے دم کرنا حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان الشرك لظلم عظیم۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا تشرك باللہ و ان قتلت او حرقت الا من اکرہ الایۃ

س ۱۸۰} پیشگوئی مثل نجوم رمل کرنا اور اسپر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنا اور خود اس پر اعتبار رکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۰} قطعاً ناجائز ہے۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔

س ۱۸۱} خانگی قضیہ کے سبب اگر کسی کو جرمانہ کیا گیا وہ رقم مسجد کی چٹائی وغیرہم میں لگانا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۱} پنچائت کی رائے پر موقوف ہے۔ جہاں چاہے لگائے۔ المسلمون علی شروطهم

س ۱۸۲} عام لوگ میت کو دفن کرکے چالیس قدم پر جو دعا کرتے ہیں۔ یہ فعل سنت ہے یا نہیں؟

(ابو الخیر فیض محمد علی گوہر آباد سندھ)

ج ۱۸۲} میت کو دفن کرکے چالیس قدم پر دعا کرنا عہد نبوی سے ثابت نہیں۔ اس لئے بدعت ہے۔

س ۱۸۳} ولد الزنا سے رشتہ کرنا یعنی دختر یا ہمشیرہ کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۳} ولد الزنا اگر بذات خود نیک چلن اور دیندار ہے تو اس سے رشتہ کرنا جائز ہے۔ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔

س ۱۸۴} بے نماز سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۴} بے نماز سے نمازی عورت کا نکاح نہ کرنا چاہئے۔ بحکم انکحوا ممن ترضون دینہ۔ الحدیث

س ۱۸۵} عام بوٹ (شوز) کے ساتھ نماز فرض پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۵} بوٹ پاک طاہر پہنا ہوا ہو تو اس سے نماز جائز ہے۔

س ۱۸۶} ایک مولانا نے فرمایا۔ سوائے فرضوں کے سنتیں اور نفل پڑھنا ضروری نہیں، حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط فرض پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بس۔ لہٰذا کیا حکم ہے؟

ج ۱۸۶} سنتوں کو حقیر سمجھ کر ترک کرنا بہت برا ہے۔ فرض ادا کرنے سے فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور حدیث میں جو سنتوں کی ادائگی سے اجر کا ذکر آیا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔

س ۱۸۷} شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں اور قبر میں دفن کرے حرج تو نہیں؟

ج ۱۸۷} شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اور اُسے قبر میں اتارے تو منع نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لو مت قبلی لغسلتك و كفنتك ثم صليت عليك و دفنتك۔ یعنی اگر تو مجھ سے پہلے مرگئی تو تجھے میں غسل دونگا میں کفن دونگا، میں ہی جنازہ پڑھاؤنگا اور میں ہی دفن کرونگا۔ (ابن ماجہ)

دوسری روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔ ما غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا نساءہ (ابو داؤد) کہ اپنی تمام فوت شدہ بیویوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ہی غسل دیا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق انکو ان کی بیوی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا (منتقیٰ)

س ۱۸۸} صحیح بخاری قرآن شریف کے بعد اول درجہ پر ہے یا موطا امام مالک؟

ج ۱۸۸} صحیح بخاری کے متعلق جمہور علماء کا قول ہے:۔ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری ہے بعض موطا کو کہتے ہیں۔

س ۱۸۹} ایک شخص کہتا ہے کہ میں فلاں عورت سے نکاح تب کرونگا کہ ایک بار اس سے زنا کروں، عورت بھی راضی ہے۔ کیا شادی کرنے کے لئے ایک بار زنا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۸۹} زنا ہر حالت میں حرام ہے۔ کسی غرض کے لئے بھی جائز نہیں۔ عورت کو دیکھ لینا جائز ہے۔

س ۱۹۰} قبرستان میں برائے ضرورت مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۹۰} قبرستان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے وہاں مسجد کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ قبرستان میں مسجد بنانے والے کو لعنت کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءهم مساجد (الحدیث)

س ۱۹۱} زانیہ کسبیہ کی کمائی سے نل لگایا گیا ہو تو اس سے پانی پینے یا وضو کے لئے لینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۹۱} اگر پیشہ چھوڑ کر توبہ کر چکی ہے تو بعض علماء کے نزدیک پانی جائز ہے۔ اگر توبہ نہیں کی

# متفرقات

**حساب دوستاں** پڑتال رجسٹر سے معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جولائی میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان حضرات کو اطلاع دیکر امید کی جاتی ہے کہ ۲۷-جولائی ۱۹۳۹ء تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں گے۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی جلد از جلد اطلاع دیں ورنہ ۲۸-جولائی کا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔

**نوٹ** اس دفعہ غریب فنڈ، بیرون ہند اور مہلتی خریداروں کے نمبر علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔ غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے بعد میعاد بند کر دیا جائیگا۔ بیرون ہند کے خریداروں کو بھی چاہیئے کہ قیمت اخبار ۱۵-اگست تک ارسال کر دیں۔ **مہلت یافتگان** اپنے وعدہ کی پابندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲۲-جولائی تک قیمتیں بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ آئندہ اخبار جاری نہیں رہے گا۔

اگر کسی صاحب کے حساب میں غلطی ہو تو بھی جلد از جلد اطلاع دیں۔ تاکہ غلطی کا ازالہ کر دیا جائے۔

۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۴۴ - ۴۵۳۵
۵۱۰۹ - ۵۲۰۹ - ۶۵۴۳ - ۶۵۴۵ -
۶۹۲۲ - ۸۰۰۳ - ۸۵۱۸ - ۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ -
۸۶۷۴ - ۹۰۴۸ - ۹۵۱۳ - ۱۰۱۴۸ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۹۷۳ - ۱۱۰۸۳ - ۱۱۲۰۱ -
۱۱۲۳۳ - ۱۱۳۲۷ - ۱۱۴۳۹ - ۱۱۵۷۵ -
۱۱۷۱۳ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۹۰۱ - ۱۱۹۰۴ - ۱۲۱۳۹ -
۱۲۲۰۰ - ۱۲۳۰۳ - ۱۲۲۰۵ - ۱۲۲۰۹ -
۱۲۲۱۲ - ۱۲۲۲۱ - ۱۲۲۴۳ - ۱۲۳۱۶ - ۱۲۳۸۲
۱۲۴۴۴ - ۱۲۴۰۶ - ۱۲۴۰۶ - ۱۲۴۰۸ -
۱۲۴۱۱ - ۱۲۴۱۲ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۹۰ -
۱۲۴۹۲ - ۱۲۴۹۹ -

**غریب خانہ** ۱۰۹۰۲ - ۱۱۵۰۰ - ۱۱۷۹۹ -
۱۲۱۸۳ - ۱۲۲۳۵ - ۱۲۴۰۲ - ۱۲۴۰۵ -

**بیرون ہند** ۷۰۷۷ - ۷۵۳۶ - ۸۴۰۸ -
۹۴۳۱ - ۹۴۳۸ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۶۰۳
۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۷۴ - ۱۲۱۸۳ - ۱۲۲۰۷ -
۱۲۳۷۰ - ۱۲۴۰۱ - ۱۲۴۶۱ -

**مہلتی** ۷۱۰ - ۵۴۱۹ - ۶۱۲۷ - ۸۴۶۹ -
۸۷۵۹ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۶۶۷ -
۱۰۹۳۲ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۸۶ - ۱۱۵۳۵ - ۱۲۳۲۴
۱۲۳۲۸ - ۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۶۰ -
۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۴۱ - ۱۲۴۴۸ -

**دعائے صحت** (۱) میرے چچا صاحب بعارضہ تپمری چند ماہ سے بیمار ہیں۔ راقم عبدالرحمن از مدح پور ضلع جالندھر۔ (۲) مولوی سید اولاد حسین صاحب کانپوری ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار علیل ہیں۔ راقم مولوی عبدالرحمن کانپوری۔ (۳) میرے بھائی زین العابدین کے سینہ میں دو ماہ سے درد رہتا ہے۔ نصیرالدین از جھاجھا۔

ناظرین کرام جملہ حضرات کے لئے دعائے صحت کریں۔ اللھم اشفھم بشفائك وداد ھم بدوائك۔

**تلاش معاش** میرے ایک دوست سند یافتہ، ذی علم، درس تدریس کے سلسلہ میں تجربہ کار عربی فارسی میں کافی دسترس رکھنے والے تلاش معاش میں ہیں کسی مدرسہ اہل حدیث یا مسجد اہل حدیث مدرس یا خطیب و امام کی ضرورت ہو تو ضرورت مند اصحاب میری معرفت خط و کتابت کریں۔ (مولوی سید عبدالرؤف ناظم نذیریہ لائبریری پھاٹک حبش خاں دہلی)

**یاد رفتگاں** میرے والد بزرگوار سید عباس علی صاحب (جو اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے) بعارضہ اختلاج قلب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ (راقم سید محمد ادریس محلہ مہاراج گنج شہر گورکھپور)

**مضامین آمدہ** مستری عبدالعزیز مطلعہ مولوی محمد داؤد شکر اوہ ۳ عدد۔ مولوی ابو سعید عبدالرحمن از جھنگ۔

**غیر مقبول** جلسہ میلاد۔ اشرف التواریخ۔ ... اماميوں کا اتحاد۔

## کاروائی جلسہ موضع ٹھیکے کلاں ضلع سیالکوٹ

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر کی طرف سے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام گیارہ جون ۱۹۳۹ء کو صبح نو بجے سے دو بجے رات تک نہایت بارونق جلسہ ہوا۔ جس میں حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی۔ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی۔ مولوی محمد دین صاحب اکبرآبادی (منشی فاضل) حافظ علم دین صاحب۔ حافظ حبیب الرحمن صاحب۔ میاں نور حسین صاحب نعت خواں و خاکسار شریک جلسہ تھے۔ حافظ علم دین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کے بعد نظم (اسلام حضرت عمر رض) پڑھی۔ حافظ عنایت اللہ صاحب نے موثر تقریر فرمائی۔ مولوی احمد دین صاحب نے "فضائل صحابہ" بیان فرمائے۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب نے پہلے جلسہ کی غرض بیان فرمائی۔ پھر آپ نے بارہ بجے سے دو بجے ظہر تک مسئلہ خلافت سیدنا ابوبکر صدیق کی فضیلت خصوصاً غار کا تمام واقعہ اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمایا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت بلافصل کے متعلق تو آپ نے واقعات کی روشنی میں باکمال تقریر فرمائی۔ مختلف دیہات چکروٹی۔ مراتی وال۔ منڈیکے بیریاں۔ ترگ پور۔ چنی شیخاں۔ مرادپور۔ گوہدپور اور شہر کے افراد اہل حدیث وغیر اہل حدیث بصد شوق شامل تھے۔ ظہر اور عصر کے درمیان حافظ حبیب الرحمن صاحب نے تردید شرک و بدعت کی اور میاں نور حسین صاحب نے دلکش آواز سے شاہنامہ اسلام حفیظ جالندھری کا کچھ حصہ پڑھا۔ عصر کے بعد مولوی محمد دین صاحب نے رسومات بدعی کی تردید فرمائی۔ ہم حضرات کو جناب مولانا فاضل سیالکوٹی نے جمعیۃ تبلیغ کی غرض سے نوجوانان ضلع سیالکوٹ کو خالص توحید کی تعلیم پہنچتی گیا۔ اور توحید و سنت کے علم کے اٹھانے کے لئے تمام حاضرین میں ایک نئی روح پھونک دی اور خدا تعالیٰ سے کامیابی کی دعا کی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خدا تعالیٰ جمعیت کی نیک کوششوں میں برکت کرے اور ہمیں توحید و سنت کی تبلیغ کی مزید توفیق عنایت فرمائے۔ راقم محمد حافظ

# ملکی مطلع

## تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ

اخبار شیعہ لاہور نے ایک طویل مضمون لکھا ہے جس میں تبرا ایجی ٹیشن کی کامیابی کے لئے ایک مفصل سکیم بتائی ہے مگر ہم اس مضمون میں ایک ہی فقرہ دیکھ کر بھانپ گئے کہ یہ ایجی ٹیشن ناکام رہیگی وہ فقرہ یہ ہے کہ

کیا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی یاد کو تیرہ سو سال سے قائم رکھنے والے بیسیوں شہداء لکھنؤ کے خون سے متاثر نہ ہونگے۔

(شیعہ لاہور ۲۴ جون سنہ رواں)

اس فقرہ سے ہم نے ناکامی کیوں بھانپ لی ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے اس ایجی ٹیشن کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے جا ملایا ہے۔ اس وقت شہادت امام حسین پر گفتگو کرنا یا اس کو زیر بحث لانا بے کار ہے۔ البتہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ واقعہ کربلا میں امام حسین اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں حکومت کی حیثیت سے کامیاب نہیں ہوئے۔ اس تشبیہ سے ہم نے یہی سمجھا ہے کہ تبرا ایجی ٹیشن کرنے والے بھی بقول خود چاہے شہادت کا مرتبہ پا جائیں مگر حکومت کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونگے۔ اس کے آثار ابھی سے کچھ ایسے ہی نظر آنے لگے ہیں جو بالفاظ اخبار مدینہ درج ذیل ہیں۔

### کتنے شیعہ معافی مانگ کر چلے آئے

### کیا گرفتار ہونیوالوں کو روپیہ دیا جاتا ہے؟

معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ ۳۱ مئی تک تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مختلف جیلوں میں شیعہ اسیروں کی تعداد ۹۰۰ تھی۔ اور اسی تاریخ تک معافی مانگنے والوں کی تعداد ۲۴۲ تھی۔ ۳۱ مئی سے ۱۹ جون تک تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں شیعہ اسیروں کی تعداد [illegible] اس کے بعد معافی مانگنے والوں کی تعداد روزانہ [illegible] مجموعی طور سے معافی مانگنے والوں کی روزانہ اوسط تعداد ۳۷ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں پنجاب اور سرحد سے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان کی ایک بہت بڑی تعداد نے جیل میں معافی مانگ کر رہائی حاصل کر لی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دو گروہ پنجابیوں کے جو اس ایجی ٹیشن کے سلسلے میں لائے گئے تھے وہ یہاں سے واپس چلے گئے۔ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو وہاں یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ ان کو تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں لایا گیا ہے بلکہ اُن سے وہاں کہا گیا تھا کہ لکھنؤ میں حسین کا نام لینے کی ممانعت ہے۔ لیکن لکھنؤ آکر انہیں معلوم ہوا کہ صحابہ کرام پر تبرا کیا جاتا ہے تو انہوں نے اس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا اور واپس چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب تک کافی تعداد میں سنی پنجابیوں اور سرحدیوں کو جیل روانہ کیا گیا ہے۔ لیکن انہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں معلوم کہ اُن کے پیر نے اُن کو جیل جانے کی اجازت دی تھی اور ان کو یہاں پہنچایا گیا تھا بعض نے یہ بھی بتایا ہے کہ انہیں اس سلسلہ میں جیل جانے کی اجرت دیجاتی ہے۔"

(مدینہ بجنور ۲۱ جون ۱۹۳۹ء)

## برطانیہ اور جاپان

آجکل یہ گرما گرم خبر آ رہی ہے کہ جاپان برطانیہ کو تنگ کر رہا ہے۔ نہ صرف تنگ بلکہ جنگ پر اکسا رہا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

ناظرین آگاہ ہونگے کہ برطانیہ اپنی ضروریات کے لحاظ سے دور دراز ممالک میں دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ کوئی اچھا بندرگاہ کسی ملک کا ہو اور کسی سلطنت کے ماتحت ہو برطانیہ [illegible] [illegible] برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔ اسی طرح چین میں ہنگا پور اور ہانگ کانگ وغیرہ پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ یہ سب کچھ کسی اہم ضرورت کے لئے ہے۔ ہوشیار قوم ایسا ہی کیا کرتی ہے۔ تین سین چین میں برطانیہ کی ایک بستی ہے۔

جاپان چین کے بہت سے حصے پر قابض ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے آج کل برطانوی علاقہ تین سین کی ناکہ بندی کر رکھی ہے اور وہاں برطانوی باشندوں کیلئے کھانے پینے کی کوئی چیز شہر کے اندر جانے نہیں دیتا جاپان اس کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ برطانیہ چین کی امداد کرتا ہے۔ اس کے جواب میں مسٹر برطانیہ کے وزیر خارجہ نے جاپان کو خوب جواب دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ

"ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکتے ہیں۔ لیکن امن بحال رکھنے کی خاطر ہم کوئی سخت کارروائی کرنا نہیں چاہتے"

ہمارے خیال میں یہ جواب بالکل شریفانہ انداز کا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہماری رائے ہے کہ کامل شرافت اور امن پسندی کا ثبوت اس طرح ہوگا کہ جس طرح برطانیہ نے چیکوسلواکیہ کو جرمنی کے حوالے کر کے امن پسندی کا ثبوت دیا تھا اسی طرح تین سین کو بھی جاپان کے حوالے کر کے مکمل امن خواہی کا ثبوت دے۔ اس پر بھی اگر جاپان بگڑیگا تو ساری دنیا اسکو ملامت کا نشانہ بنائیگی۔ برطانیہ کو ایسا کرنے کے لئے مشرقی فلاسفروں کا مشورہ یہ ہے

دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

## کیا سکھ پابند مذہب ہیں یا مسلمان؟

آجکل اخباروں میں ایک خبر گشت لگا رہی ہے جسے پڑھ کر ہمیں سخت ندامت ہوئی ہے وہ خبر یہ ہے کہ انبالہ کے سکھوں نے ایک جلسہ کر کے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ:-

"ان تمام سکھوں کو سرکاری ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے جو [illegible]

[illegible] (۶۸۵)

سکھ پنتھ... اب انہوں نے سر کے بال کٹوانے شروع کر دیئے ہیں یعنی جو سکھ اصولوں کے پابند نہیں رہے۔"

(آریہ گزٹ ۱۸ - جون ۳۶ء)

اس خبر کو دیکھ کر ہمیں کیوں ندامت ہوئی ہے؟ اس لئے کہ سکھوں میں سر کے بالوں کا رکھنا صرف ایک قومی نشان ہے۔ اسی لئے انہوں نے بال منڈانے والوں کو سکھ قوم کے حقوق ملازمت سے محروم کرانے کی درخواست کی ہے۔ مگر ان کے نزدیک بالوں کو صحیح سالم رکھنا مذہبی حکم نہیں ہے۔ کیونکہ سکھوں کے بانیٔ مذہب خود گرو نانک جی بھی کیس نہ رکھتے تھے لیکن مسلمانوں کے لئے ڈاڑھی کا رکھنا نشان قومی کے علاوہ مذہبی حکم بھی ہے۔ اس کے باوجود مسلمانوں نے ڈاڑھیوں سے جو برتاؤ کیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اندریں حالات ہم کیوں نہ کہیں کہ سکھ بلحاظ مذہب مسلمانوں سے زیادہ پابند ہیں۔ گو ہم یہ دجالی پیشگوئی بھی کئے دیتے ہیں کہ

یورپ کا اثر عنقریب سکھوں پر بھی ہونیوالا ہے۔ اگر سکھ قوم نے بڑی مضبوطی سے اس فعل پر گرفت نہ کی تو بہت جلد سکھ اور غیر سکھ ایک شکل میں نظر آئیں گے۔

---

## تبلیغی دورہ

موضع پتہ متصل ملوٹ منڈی میں شیعہ گروہ نے بہت شور و غل مچا رکھا تھا۔ اتفاقاً ۲۹ جون کو حضرت مولوی محمد صدیق صاحب کیلوی بہمراہ مولوی غلام محمد صاحب برچھوی تبلیغی دورہ کرتے ہوئے یہاں پر تشریف فرما ہوئے اور ۲۹ تک ہر دو ذی حضرات نے اپنی اپنی مؤثر تقریروں سے باشندگان پتہ کو نہایت اعلیٰ پیرایہ پر فضائل صحابہؓ سے مطلع کیا اور شیعہ کے اعتراضات کے مکمل جوابات دندان شکن دیئے۔ الحمد للہ ان کی تقریروں کا بہت عمدہ اثر علاقہ پر پڑا۔

دعاگو (چودھری) رمضان خان جنٹز حوالدار۔

مقام پتہ۔ ضلع فیروزپور

## مسلمانان امرتسر کا جلسہ

علمائے امرتسر کے اہتمام میں ایک جلسہ ۲۳ جون کو بعد نماز جمعہ مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:۔

(۱) مدح صحابہ پر کسی قسم کی پابندی کرنا مداخلت فی الدین ہے۔

(۲) شیعوں کو تبرا صحابہ کی اجازت دینا ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے یوپی گورنمنٹ ان دونو باتوں پر دلی توجہ کرے۔

(۳) عنایت اللہ مشرقی نے اپنے اخبار "الاصلاح" میں لکھنؤ کے فریقین شیعہ سنی کو قتل کی دھمکیاں دی ہیں۔ گورنمنٹ پنجاب اس پر توجہ کرے۔

(۴) احرار کانفرنس قادیان میں گورنمنٹ نے بند کر دی ہے اس پر بندش کو اٹھا دے۔ ورنہ مرزائیوں کو بھی سوائے قادیان کے جلسہ کرنے کی اجازت نہ دے۔

---

## آبیانہ میں پچاس فیصدی کی تخفیف

بعض رقبوں میں جو نہر جمن غربی سے سیراب ہوتے ہیں فصل نخود کے متعلق روپیہ میں آٹھ آنہ تک آبیانہ کی عام معافی کی منظوری دی گئی ہے۔

وہ رقبے جن پر یہ حکم عائد ہوتا ہے صوبہ دہلی اور دہلی کینال ڈویژن میں اضلاع رہتک و کرنال کے بعض حصوں پر مشتمل ہیں۔ اس حکم کے ماتحت کل ۵۸۹۵۶ روپیہ کی معافیاں دی گئی ہیں۔ یہ ان معافیوں کے علاوہ ہیں جو معمولی قواعد کے ماتحت خرابہ کے ماتحت باقاعدہ طور پر مانگی جا سکتی ہیں۔ عام معافی ان رقبوں میں فصلوں کی حالت کے متعلق مفصل اور احتیاط کے ساتھ تحقیقات کرنے کے بعد دی گئی ہے جو نہر جمن غربی سے آبپاش ہوتے ہیں۔ ان رقبوں میں ضلع حصار کے بعض حصے شامل ہیں جہاں تمام ضلع میں بحیثیت مجموعی قحط زدگی کے پیش نظر فصلوں کا مفصل جائزہ خاص طور پر ضروری خیال کیا گیا تھا۔ گذشتہ مارچ کے پہلے نصف حصہ میں محکمہ نہر کے گرداوروں اور افسروں سے تحقیقات کی جس سے یہ ظاہر ہوا کہ ملحقہ اضلاع کے مقابلہ میں ضلع حصار میں تمام فصلوں کی حالت بہتر تھی ضلع حصار میں عام معافی کے جواز کی کوئی صورت نہیں تھی۔ خرابہ وغیرہ کے متعلق عام قواعد صورت حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کافی تھے۔

لیکن ان تحقیقات سے یہ ظاہر ہوا کہ صوبہ دہلی اور دہلی کینال ڈویژن میں اضلاع رہتک و کرنال کے رقبوں میں فصل نخود کی پیداوار بہت کم ہوئی۔ چنانچہ افسران محکمہ نہر نے اس بارہ میں سول حکام سے بات چیت کی اور فصل نخود (جس میں سرشف اور نخود کی آمیزش شامل ہے) پر روپیہ میں آٹھ آنہ کی عام معافی منظور کی گئی۔ آبیانہ کے متعلق کل معافی ۵۸۹۵۶ روپیہ تھی جس میں معمولی قواعد کے ماتحت خرابہ کی رقم شامل نہیں

ان رقبوں کی امداد کے لئے جہاں ژالہ باری کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ حکومت نے جو عام احکام صادر کئے ہیں۔ ان کے ماتحت اضلاع حصار و کرنال کے چھوٹے چھوٹے نقصان زدہ رقبوں کے متعلق کارروائی کی گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض حلقوں کی طرف سے جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ

"حکومت ان نہری مواضع میں جہاں فصل تقریباً بالکل ناکام رہی ہے پورا آبیانہ لینے کی کوشش کرتی ہے"

وہ بے بنیاد اور گمراہ کن ہے۔ اخبارات میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان کے بموجب حصار میں حال ہی میں جو ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی اس میں حکومت کے خلاف یہ اعتراض اٹھایا گیا۔ لیکن اصل واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ مقامی افسروں نے صورت حالات کا نہایت احتیاط کے ساتھ مطالعہ کیا اور جہاں کہیں فصلوں کی حالت کے لحاظ سے ضروری تھا امداد دی گئی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور ۱۹ جون)

اعلان۔ کتب خانہ ثنائیہ ... فہرست کتب ہر شخص بلا محصول مفت منگوا سکتا ہے ... کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

ahmadimuslim.de

# بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

**اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ**

ہیڈ آفس بمبئی — قائم شدہ ۱۸۷۴ء

یا

**سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے**

(۶۸۶)

## بہارِ شباب

جو مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کے والد ماجد کی تصنیف کا ترجمہ ہے۔ جس میں ان کی مجربات اور ایسے طبی اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے صحت ہمیشہ درست۔ اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ نہایت فیاضی سے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۸؎۔ رعائتی قیمت ۸؎

پتہ۔ منیجر نور فارمیسی۔ بازار لوکریاں۔ امرتسر

## تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کیجئے ... ڈاکٹر ... کے استعمال سے معدے کی تمام بیماریاں کا ... قیمت ... محصول ڈاک ...

پتہ۔ منیجر اکسیر ... لاہور

## تمام دنیا میں بے مثل

**غزنوی سفری حمائل شریف**

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظر

**مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو**

چار جلدوں میں

**کا ہدیہ سات روپے**

فی جلد

ان دو نو بے نظر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہو رہی ہے

ترجمہ ۔ مولانا محمد ... صاحب غزنوی

... حافظ محمد ... خان غزنوی

دوکان کتب خانہ ... الاسلام امرتسر

## مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرما لیجئے۔

پتہ۔ منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن۔ فتح آباد۔ ضلع حصار پنجاب

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

**فلیمبا امساک** رجسٹرڈ

رجسٹری وامتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان قضائے حاجت ... کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد ممسک ہے۔ برعت۔ احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ...

پتہ۔ فلیمبا ... ورکس ... پنجاب

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی NATIONAL ... DELHI

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روز تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶؎ آدھ پاؤ ۳؎ پاؤ بھر ۶؎ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۱۲؎ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔ (۶۸۸)

## تازہ شہادتیں

جناب عبدالرزاق و مکین صاحبان ٹانڈہ دھونرہ۔ ہم نے کئی بار مومیائی مختلف پتہ سے منگائی ہے مفید ثابت ہوئی۔ براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی عبدالعزیز عبدالرحیم صاحب جلی کے نام جلد ارسال فرمائیں۔ (۱۷ مئی ۱۹۳۹ء)

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندپوری

قبل ازیں مومیائی کئی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں۔ بفضل ایزدی تجربہ سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بہت خوش نصیب اور جواں بخت وہ ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک نوازی میاں کے نام سے ارسال فرمائیں۔ (۲۰ مئی ۱۹۳۹ء)

منگوانے کا پتہ حکیم محمد سردار خان

پرو پرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

# تفاسیر اربعہ ثنائیہ

## ازمولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

**تفسیر ثنائی** اُردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت رعایتی فی جلد ڈیڑھ روپیہ ۱؎ مکمل سٹ خریدنے والوں سے صرف عللہ روپیہ قیمت لی جائیگی۔

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت رعایتی تین روپیہ

**بیان الفرقان علیٰ علم البیان** (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کر کے ان پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے۔ اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوا لیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۰ار

**تفسیر بالرائے** (بزبان اُردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اُردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً بیان للناس امرتسری۔ بیان القرآن لاہوری۔ چکڑالوی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت ۱؎ ار۔ محصول ڈاک ۲؎

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

**جدید انگلش ٹیچر** اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور انگریزی سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کرنے کے لئے بہت سی شستہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے۔ اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے۔ آج کل انگریزی زبان کی بہت ضرورت ہے جلد منگوائیں قیمت ۸؎ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ...

# اہلحدیث

اخبار

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ ...

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ - شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

امرتسر ۱۸ - جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ - جو...

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

# کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی اسلامی کتابیں

(تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم)

**اسلام کی پہلی کتاب** (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان درج کیا ہے۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۰ر

**اسلام کی دوسری کتاب** (مع فرہنگ) نماز۔ روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ر

**اسلام کی تیسری کتاب** (مع فرہنگ) خرید وفروخت تجارت وزراعت، شرکت ... نکاح، طلاق وعدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۲ر

**اسلام کی چوتھی کتاب** (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت۔ وقف نذر۔ قصاص۔ دیت وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳ر

**اسلام کی پانچویں کتاب** اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی چھٹی کتاب** قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶ر

**اسلام کی ساتویں کتاب** اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت نبوی علیہ السلام۔ تعلیم دین۔ تعظیم علماء کی بےادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی آٹھویں کتاب** جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت۔ اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶ر

**اسلام کی نویں کتاب** اس میں نیک صحبت زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر۔ اللہ کے ڈر۔ توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے ۶ر

**اسلام کی دسویں کتاب** حضرت آدمؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور خوامیہ وامام حسنؓ وامام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات مندرج ہیں۔ قیمت ۸ر

**اسلام کی گیارھویں کتاب** عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت وعظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ ردّ تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۸ر (ایک روپیہ)

**اسلام کی بارھویں کتاب** اقسام حدیث وتعریف اصطلاحات حدیث۔ پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں۔ بول۔ منی۔ مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا۔ استنجا۔ وضو جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت ۸ر

**اسلام کی تیرھویں کتاب** کشتی پر اور سواری کے جانوروں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب تحیۃ المسجد ...

(۶۹۹)

صفوں کی درستی۔ مقتدی فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ

## اسلام کی چودھویں کتاب

مسافر۔ سوار کی نماز۔ اور سفر وحضر کی حد وتعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام۔ خطبہ وچاند کے احکام۔ سوگ۔ ماتم۔ کفن۔ دفن۔ جنازہ علی الغائب حالات قبر۔ زیارت قبور۔ میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام ومصارف درج ہیں۔ قیمت عہ

## وحی اور اسکی عظمت

وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔ قیمت ۲ر

# تفاسیر اربعہ ثنائیہ

## ازمولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

**تفسیر ثنائی** اردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی وشان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت رعایتی فی جلد ڈیڑھ روپیہ ۱؎ مکمل سٹ خریدنے والوں سے صرف عہ روپیہ قیمت لی جائیگی۔

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری وباطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جارہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلےٰ کتابت وطباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت رعایتی تین روپے

**بیان الفرقان علیٰ علم البیان** (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی وبیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع ... خط وکتابت ... لیکن وہ مکمل ... کی بندید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

## ثنائی برقی پریس امرتسر

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنٹے کی چھپائی نقشدار وسادہ ارزاں نرخوں پر ... وعدہ کی کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، ... رجسٹر وغیرہ چھپوانے ... وغیرہ طے کرکے ...

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

## بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کرکے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری۔ سحر، طلسم، کرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ قیمت ۴ر

## الترغیب والترہیب

مصنفہ امام عبدالعظیم منذری۔

ہر شرعی فعل کی ترغیب اور افعال کی ترہیب پر ہر نوع احادیث لاکر ان کے ثواب وعذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ ہر مسلمان کو ... چاہئے ... قیمت ...

## حیات المسلمین

رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی ودنیوی بہبودی کا حال ہے۔ قیمت ۸ر

## البلاغ المبین فی خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم۔ یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصے سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ہر اہل حدیث خود کو ... قابل دید ہے۔ قیمت ...

## رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری ... جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں ... یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر ... صفحات۔ قیمت کاغذ خاص عہ کاغذ عام ۱؎

ملنے کا پتہ } **دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadmuslim.de

جلد ۳۶ نمبر ۳۵ (؟) — یہ اخبار ہر ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

# اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹڑہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

**شرح قیمت اخبار**

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰
رؤسا و جاگیرداروں سے ۸
عام خریداران سے ۵
ششماہی ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲

**اجرت اشتہارات کا فیصلہ**

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۶۹۱)

## فہرست مضامین

نظم (قرآن مجید کی باتیں) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳
قادیان سے مرزا صاحب کے ابطال کی آواز ص۴
مناظرہ حیات مسیح - - - - - ص۵
اہل حدیث کانفرنس اور جماعت اہل حدیث ص۶
توحید باری تعالےٰ - - - - ص۸
ایک دوست کے نام کھلی چٹھی - - - ص۹
دیوبندیہ بریلویہ ردیہ - - - - ص۱۰
تبرا اور شان علی مرتضیٰ - - - ص۱۱
قادیانی ص۱۲ - متفرقات - - ص۱۳
علمی ص۱۴ - اشتہارات ص۱۵-۲۰

## قرآن مجید کی باتیں

(نتیجۂ فکر مولوی غلام رسول صاحب کندن ساز از ہوشیارپور)

لیس کمثلہ کی آیت جو آچکی ہے — ذات خدا کی بابت ہم کو بتا چکی ہے
معبود و مستعاں ہے لاریب وہ اکیلا — اُس کے شریک کا بھی ہرگز نہیں جھمیلا
ذات و صفات میں بھی واحد ہے وہ یگانہ — اُس کی مثال سے ہے خالی سبھی زمانہ
سب غیر ہیں خدا کے جتنے بھی ماسوا ہیں — قرآن کے بیاں سے امثال یہ ہوا ہیں
لاکھوں برس عبادت کوئی بھی یاں کرے گر — یہ بھی ہے بات اتنی بنتا نہیں خدا وہ
پانی میں جیسے مصری اک پیر جی نے گھولی — یوں حل خلق و خالق ہے زندقہ کی بولی
دعوت ہو یا عبادت دونوں ہیں کبریا کو — جائز نہیں کبھی یہ رحمان کے سوا کو
جملہ نبیؑ ولی ہیں رحمان کے پیارے — پر غیر ذات حق سے لاریب ہیں وہ سارے
یوم جزا کا آنا سب پر محاسبہ ہے — اعمال کا دلوں پہ ہونا مواخذہ ہے

وہ کون ہے کہ جس کی ہوگی وہاں حکومت
اُس سے ہی پس ڈرو تم سب چھوڑ کر خصومت

# انتخاب الاخبار

(منتخبہ ۳۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

—— امرتسر ۲۴-۲۵-۲۶ جون کو ۳۸ بچے پیدا ہوئے اور انہی ایام میں ۱۸۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— شہر امرتسر میں قتل و فسادات کے سلسلہ کی روک تھام کے لئے مقامی پولیس نے تمام بدمعاشوں کی دیکھ بھال کرنی شروع کر رکھی ہے۔ ان سب کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔

—— امرتسر شہر دروازہ ہکتا والہ کے قریب لالہ کوڑول کے کارخانہ میں آگ لگ گئی جو کئی گھنٹے جاری رہی نقصان کا اندازہ تقریباً پچیس ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔

—— لاہور مولوی ظفر علی خان کی تجویز کے مطابق ریاست نظام دکن کے متعلقہ آریہ ایجی ٹیشن کی اصل حقیقت واضح کرنے کے لئے لاہور اتحاد ملتیوں کا ایک دستہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہو گیا ہے۔ وہاں سے اور شہروں میں دورہ کریگا۔

—— لاہور میں کسان ستیہ گرہ ابھی تک جاری ہے۔

—— لاہور ۲۔ جولائی کو خاکساروں کا مصنوعی جنگ کیمپ منٹو پارک میں لگا۔ جس میں ان کی مصنوعی جنگ ہوئی۔ مگر اتفاقیہ بارود پھٹ جانے سے دو درجن خاکسار زخمی ہو گئے۔

—— حکومت صوبہ سندھ نے سندھ کے تمام ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈوں کے انتخابات ایک سال تک ملتوی کر دیئے ہیں۔

—— یوپی اسمبلی کے ایک ممبر ایک بل پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن مجید کی فروخت غیر مسلم قطعاً نہ کریں۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو جرمانہ یا قید کی سزا دی جائے۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ دریائے برہمپتر میں طغیانی آجانے کے باعث شہر سلہٹ اور قرب وجوار کا علاقہ زیر آب ہو گیا ہے۔

—— مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے آئندہ اجلاس ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر کو لاہور میں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لندن کے ایک اخبار میں ایک امریکن اخبار نویس نے بلاد اسلامیہ کا سفرنامہ جو وہ حال ہی میں کر چکا ہے شائع کرایا ہے۔ اخبار نویس جب ایران میں شاہ ایران کی خدمت میں پیش ہوا تو اثنائے گفتگو میں لکھنؤ کے شیعہ سنی جھگڑے کا ذکر بھی آگیا۔ شاہ ایران نے فرمایا کہ میں ہندوستان کے احمق شیعوں اور سنیوں کا نام سننا گوارا نہیں کر سکتا جو حماقت اسلام کے پردے میں اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔

—— چینیوں کا ایک فوجی کمیونک مظہر ہے کہ چینیوں نے جاپانیوں کے گیارہ جنگی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔

## نوٹ کر لیجئے

اگر آپ کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے تو مہربانی فرما کر بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو جلد از جلد اطلاع بخشیں۔ ورنہ ۲۸۔ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

بیرون ہند کے جن خریداروں کے ذمہ بقایا جات ہیں وہ مہربانی فرما کر جلد ادا کریں۔

مہلت یافتہ حضرات حسب وعدہ قیمت ارسال کر دیں ورنہ ان کا آئندہ کبھی اعتبار نہیں آئیگا۔

**نوٹ**:۔ صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ کریں

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ملک معظم اور ملکہ معظمہ آئندہ اکتوبر میں بلجیم جائینگے۔

—— لندن ایک تقریر کے دوران میں سر سٹیفورڈ نے بیان کیا کہ آئندہ تین ماہ میں جنگ یقینی ہے۔

—— بلجیم پارلیمنٹ میں کسی رکن نے دوران تقریر میں کہا آئندہ جنگ میں ہم غیر جانبدار نہیں رہ سکتے۔

—— لندن ۲ جولائی۔ آج لندن میں سات بم پھٹے یہ واقعات آئرش ری پبلکن کی سرگرمیوں کا نتیجہ بیان کئے جاتے ہیں۔ ان حادثات سے لندن مڈلینڈ سکاٹش ریلوے کے لسٹر برمنگھم۔ ڈربی اور سٹیفورڈ وغیرہ مقامات پر پارسل آفس تباہ ہو گئے۔ کئی جگہ آگ بھی لگ گئی کئی ریلوے ملازم زخمی ہوئے۔ نقصان مال کا اندازہ ابھی نہیں لگایا گیا۔

—— اخبارات راوی ہیں کہ حکومت جرمنی نے اپنے بہت سے آدمی علاقہ ڈینزگ میں بھیجے ہیں۔ تاکہ وہاں نازی جماعت تیار کریں۔ کئی جنگی جہاز سرحد ڈینزگ پر پہنچ چکے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر آئرش حکومت بھی اپنے آپ کو تیار کر رہی ہے۔

## انڈین سول سروس کا امتحان

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

یہ امر واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ انڈین سول سروس میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان دہلی میں ۴ جنوری ۱۹۴۰ء سے ان قواعد و ہدایات کے مطابق شروع ہوگا جو گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈیپارٹمنٹ کے اشتہار نمبری ۳۲/۳۹ ای۔ ایس۔ ڈی۔ ایس مورخہ ۱۲۔ جون ۱۹۳۹ء کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔

جتنے امیدوار اس امتحان میں منتخب کئے جائینگے ان کے متعلق بعد کو اعلان کیا جائیگا۔

(۲) جو امیدوار امتحان میں داخل ہونا چاہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس ضلع میں وہ سکونت رکھتے ہوں۔ اس کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰۔ جولائی ۱۹۳۹ء ہے۔

(۳) قواعد اور درخواست و انتخاب کے فارم اور امیدواروں کے معائنہ کے متعلق ضوابط کی نقول مندرجہ ذیل دفاتر سے مل سکتی ہیں۔

(۱) پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کی مشترکہ پبلک سروس کمیشن لاہور کا دفتر۔

(۲) پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور۔

(۳) محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور۔

(۴) صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

تقلید و عمل بالحدیث۔ مصنفہ نواب محسن الملک مرحوم۔ عمل بالفقہ سے عمل بالحدیث کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

## خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۲)

**نوٹ** سلسلہ صلوٰۃ المومنین" بجواب رسالہ "صلوٰۃ المرسلین" کی بابت اعلان ہوا تھا کہ حسب ضرورت رسالہ کی صورت میں چھپ کر مفت شائع ہوگا۔ اہل ہمت اصحاب کو چاہئے ایسے کاموں پر توجہ فرمایا کریں۔ کیونکہ اس طرح توحید و سنت کی اشاعت ہوتی ہے جو ہر مسلمان کی زندگی کا مقصود اصل ہے۔ (مدیر)

**نوٹ** علمائے اسلام جو اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں وہ وجہ بانی کے ذاتی خیالات کے کرتے ہیں۔ بانی تحریک کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہبی خیالات کے پھیلانے میں بڑا ہوشیار ہے۔ ایک طرف تو یہ کہتا ہے کہ میری تحریک میرے خیالات سے بالکل الگ ہے میرے خیالات کو اس میں کوئی دخل نہیں، نہ میں اپنے خیالات کی کسی کو تلقین کرتا ہوں بلکہ اپنے اتباع کو ہدایت کرتا ہوں کہ میری تحریرات "تذکرہ" وغیرہ کو زیر بحث نہ لاؤ نہ اس پر بحث کرو۔

دوسری طرف اپنی کتاب کی بابت تحریر کرتا ہے کہ [illegible] ہم اس کی ایک [illegible] [illegible] کے ثبوت میں چند فقرے نقل [illegible] لکھا ہے کہ

[illegible]

ضرورت سے زیادہ مخلص سالار اور خاکسار میری کتاب "تذکرہ" کو لے بیٹھتے ہیں اور فرط محبت اور اعتقاد سے مخالف حضرات کو قائل کرنے کے خیال سے اگر بحثیں نہیں تو کم از کم گفتگوئیں اور تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔ تحریک کی اس منزل پر کہ ابھی منزل مقصود کافی دور ہے میں ہر اس شخص کو جو تحریک سے ادنیٰ سی محبت رکھتا ہے اور اس کے منزل تک پہنچنے کیلئے بے چین ہے تنبیہ کرتا ہوں کہ تذکرہ کے متعلق تمام گفتگو اور بحث قطعاً بند کر دے۔"

(الاصلاح" لاہور مورخہ ۹ جون ۳۹ء)

اسی اخبار کے اسی مضمون میں اپنی کتاب تذکرہ کے متعلق لکھا ہے۔

اس (تذکرہ) کو خدا کے سوا کسی کی حمایت کی ضرورت نہیں ×× تذکرہ کے بعد قرآن کی تمام تفسیریں جلا دی جائیں تو بہتر ہوگا ×× تذکرہ کی شہرت اور مسلّمیت کے لئے ظاہر ہے کہ اس کتاب کو خاکسار سپاہی کی حمایت کی کچھ ضرورت نہیں۔

(حوالہ مذکور)

"تذکرہ" کی استعدیم از [illegible] لکھا ہے کہ تذکرہ کے متعلق تمام بحث و جدال [illegible] آپس میں قطعاً بند ہو جائے" (اخبار [illegible])

[illegible]

تو بہن نشین کی [illegible] کوئی شخص اپنے بیٹے کو کچے خربوزے سے بہت کھاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہے کہ خربوزے اور آم ایسے پھل ہیں کہ ان کے مقابلے میں دوسرے سب پھل ہیچ ہیں تو بتائیے اس کا ایسا کہنا پھل کھانے کی ترغیب ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس کا یہی اثر ہوا کہ نوجوان جو تذکرہ کی اردو عبارت بھی نہیں سمجھ سکتے علماء کی مخالفت اور ضد گوئی پر کمربستہ نظر آتے ہیں۔ کیوں؟

ہر چہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

منطقی اصطلاح میں تحریک خاکساری اور تصنیفات مشرقی قضیہ مشروطہ عامہ کی شکل میں ہیں۔ جس میں ذات اور وصف دونوں کے مجموعے پر حکم ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے ذات اور وصف میں جدائی ہو جائے تو حکم بھی مرتفع ہو جاتا ہے۔ بغرض تفہیم عوام ہم اس کی مثال دیتے ہیں۔

کسی حاکم (مجسٹریٹ ہو یا جج) کی تعظیم و تکریم اس کے وصف حکومت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اسی لئے جب وہ پنشن یاب ہو جاتا ہے تو پہلی سی تعظیم و تکریم نہیں رہتی۔ معمولی انسان رہ جاتا ہے۔ سارا دار و مدار اسی وصف پر ہے ٹھیک اس جگہ علماء کی شدید مخالفت نفس تحریک کے باعث نہیں ہے۔ گو نفس تحریک بھی ان کے نزدیک خلاف شرع ہے۔ کیونکہ فوجی قواعد کی حالت میں بیلچہ اٹھانا اور بیلچہ پر ہاتھ مار کر انگریزی طریقہ سے سلام کرنا خلاف سنت اور خلاف طریق عیش اسلام ہے۔

اس مخالفت کی اصل وجہ بانی تحریک کے عقائد ہیں جن کو وہ بڑی دسیسہ کاری اور ہوشیاری سے اپنے اتباع میں پھیلا رہا ہے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم علمائے کرام کی جانب سے یہ خدمت ادا کریں اور بتائیں کہ مشرقی صاحب کی تحریرات میں کیا کیا خرابیاں ہیں۔ گو ہم سے پہلے اور حضرات اہل قلم نے بھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے۔ جزاہم اللہ مگر

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

[illegible]

پس ناظرین ہماری گذارشات کو توجہ سے سنیں اور ہمارے پیش کردہ حوالجات کو تصنیفات مشرقی سے ملا کر انصاف سے فیصلہ دیں کہ مشرقی صاحب کے متعلق ہم نے جو نکتہ چینی کی ہے کہاں تک صحیح ہے۔ سب سے پہلے ہم ان کی مایہ ناز تصنیف "تذکرہ" پیش کرتے ہیں۔ بحث کے اخیر میں ان کا مذہب بتائیں گے۔ انشاء اللہ!

مشرقی صاحب کی کتابیں دیکھنے سے جو معلوم ہوتا ہے اسے ہم مندرجہ ذیل نمبروں میں پیش کرتے ہیں:-

(۱) آپ کی تصنیفات "تذکرہ" وغیرہ بے معنی طوالت اور ایراد مترادفات سے اتنی پُر ہیں کہ پڑھنے والے کے دماغ کو پریشان کر دیتی ہیں۔

(۲) تصانیف مذکورہ میں اقوال متخالفہ اور متضادہ بکثرت بھرے پڑے ہیں۔

(۳) قرآن مجید کی آیات کی ایسی طرح تفسیر کی ہے کہ تحریف کی شکل نظر آتی ہے۔

(۴) بانئ تحریک کو بظاہر جہاد کا بہت شوق معلوم ہوتا ہے۔ یہ شوق شغف کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ مگر اصل مجاہدین اسلام کی بہت توہین کی ہے۔

(۵) آپ کی تصنیفات میں اسلاف امت کی توہین عموماً اور علمائے اسلام اور مفسرین قرآن کی خصوصاً کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

(۶) بایں ہمہ اپنی تصنیفات کو سب سے اعلیٰ بتایا گیا ہے۔

(۷) متفقہ اور متواترہ اسلامی اعمال اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا گیا ہے۔

(۸) عام طور پر آپ کی زبان اور قلم شستہ اور شائستہ نہیں ہے۔

ان نمبروں کا ثبوت دینا ہمارے ذمے ہے۔ پس اب ہم پہلے نمبر کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ عبارات مندرجہ ذیل ملاحظہ ہوں۔

**طوالت کی پہلی مثال** "جو شخص عمل کر رہا ہے کسی حکم خدا پر عامل ہو کر اپنے تن بدن کو تکلیف میں ڈال رہا ہے اس کا عقیدہ بھی درست ہے۔ نہیں بلکہ وہی عقیدے کا صحیح معنوں میں مدعی ہے جس کے دل میں عقیدت اور یقین کا ایک لازوال ہیجان موجود ہے، وہی اس حکم خدا کی نافعیت کا سچا قائل ہے، وہی اُس کے حکم اعلیٰ ہونے پر سچا ایمان رکھتا ہے، وہی اُس کو صحیح معنوں میں مان رہا ہے، وہی اُسکو دل سے آقا تسلیم کرتا ہے، وہی مسلم اور مومن ہے۔ کسی نوکر سے ملازمت آج تک [illegible] کے کہے سے نہیں ہوئی۔ زبانی عقیدے یا کسی کلمے کو دہرا کر ہرگز نہیں ہوتی، وہی صحیح معنوں میں نوکر ہے جو کام کر رہا ہے جو کہا مان رہا ہے، وہی تنخواہ بھی لے رہا ہے، وہی آقا کو آقا مان رہا ہے اور وہی اُسکے حاکم ہونے کا معتقد بھی ہے! چہروں کو غمگین بنا بنا کر اور لمبے سانس بھر بھر کر یہ کہتے رہنا کہ ہم خدا کے قائل ہیں، ہم اُس کو وحدہ لاشریک سمجھتے ہیں، ہم اس کو ایک مانتے ہیں، ہم اُس کے وجود پر شاہد ہیں، ہم اُس کے ہونے کو تسلیم کرتے ہیں، ہم مسلمان اور مؤمن ہیں اور ساتھ ہی اُس کے دئیے ہوئے حکموں پر عمل نہ کرنا، اُن کو پرِکاہ کے برابر نہ سمجھنا، توفیق نہ ہونے کا شیطانی عذر کر کر ٹال دینا اور باوجود اس کے عقیدہ درست رکھنے کا طاغوتی اصرار کرنا میرے نزدیک پرلے درجے کی فریب کاری ہے، انتہائی ریا ہے، ملائی جہالت اور ابلیسی تجاہل ہے"

(دیباچہ اردو تذکرہ صفحہ ۸۴)

**طوالت کی دوسری مثال** "ہادئ اسلام نے اس ہلاکت انگیز معاشرت کو حکومت خدا اور خوف احکم الحاکمین کے حلقۂ اثر میں لاکر کالعدم کر دیا سب فرقہ بندیاں اور نفاق آرائیاں جڑ سے اکھاڑ دیں صدیوں کے دشمن دوست کر دئیے، سینوں کی کدورتیں نکال پھینک دیں، دلوں سے کینے یکسر اُچک لئے، اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (۹-۴۹-۱۰) کا لشکر انگیز فرمان بارگاہ خداوندی کے ہاں سے دکھلا کر چند برسوں کے اندر اندر محکوم اور شکست زدہ اہل عرب کو فرمان فرمائے عالمیان اور بادشاہ وقت بنا دیا۔ یہ سب کچھ اسلام اور قرآن کا ناقابل انکار معجزہ تھا۔ مگر عرب کی جبلت اور طینت کو کون بدل سکتا تھا؟ وہ عادتیں اور خاصیتیں جو اُن کی فطرت میں [illegible] ہزار برس پہلے سے چلی آتی تھیں [illegible] وہ یہیں اُن سے رخصت ہو کر [illegible] چھوڑتیں؟ وہ ملی اوصاف جو قرنوں اور صدیوں پہلے اُن کی مٹی میں خمیر ہو چکے تھے، اُن کے طبعی میلانِ کار کو کیسے بے اثر چھوڑ دیتے؟ قرآن کی قاطع الزن اور متحد الاعمال تعلیم کی فدائیانہ تعلیم میں عرب اپنی ظاہری عبادات اور مرسومات کو بدل سکتے تھے۔ اپنی آبائی روایات اور اعتقادات کو بادی النظر میں چھوڑ سکتے تھے اپنے داخلی تناقضات اور قبائلی تنازعات کو علیٰ رؤس الاشہاد محو کر سکتے تھے۔ بلاغت اور فصاحت کے ذاتی اِدعا کو بھی طوعاً و کرہاً خیرباد کہہ سکتے تھے، مگر طبائع کے باطنی رجحان اور اصلی طرق تخیل کو ہرگز نہ بدل سکتے تھے۔ اُن کا مسلک وہم و خیال یونان کی قدیم وہمی روایات سے ہزارہا سال قدیم تر تھا۔ اُن کی قبائلی زندگی کی بنیاد روز آفرینش سے اسی انداز پر چلی آتی تھی۔ وہ اسی وہمی اور اعتقادی ماحول کے تگڑے ہوئے طفلک اور اسی فرقہ آرائی اور انتشار کے کہنہ مشق استاد تھے۔ اِس بنا پر اُن میں کسی حقیقت کشا علمی صداقت یا عافیت انگیز معاشرتی آئین کا معناً اور اصالۃً رائج ہو جانا از بس متعذر تھا" (مقدمہ تذکرہ اُردو صفحہ ۹۶)

**ناظرین!** مصنف کی طوالت کلام کا یہ نمونہ ہے ورنہ ساری تصنیفات بے معنی طوالت سے پُر ہیں جس نے مصنف موصوف کی تصنیفات کو دیکھا ہوگا وہ ہمارے دعوے کی تصدیق کریگا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں اور اس کو مقابلہ میں ثابت کرنے کے لئے طیار ہیں کہ مصنف کے بیس صفحوں کا مضمون ہم ایک صفحے سے بھی کم میں اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ اس کے پڑھنے والے کا ذہن بھی پریشان نہ ہو اور مضمون بھی صاف سمجھ میں آجائے۔

لطف یہ ہے کہ مصنف تذکرہ خود بھی معترف ہیں کہ [illegible] طوالت میں اصلی مطلب کا خبط ہو جانا [illegible]

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین، غیر مقلدین کے ۴۹۶ اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۱۲؎ (منیجر اہلحدیث)

امر غالب ہے کہ دیباچہ تذکرۃ الشعراء (ملاحظہ) ہم نے اپنی ہمارے جو یہ جو کتابیں ایسی دیکھی ہیں جن کو کوئی شخص بلا کسی خاص خصوصیت کے نہیں پڑھ سکتا۔ ایک کتاب کا نام تریاق ہے جو کبھی ہماری عین اللہ کی تصنیف ہے۔ دوسری کتاب بھی تذکرۂ مشرق ہے۔ جو

زیر تبصرہ ہے۔ بس یہ ہے ہماری رائے ایسی بیہودہ کتب کی طوالت کے متعلق جن کے حق میں مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر بالکل صادق آتا ہے

بنے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے
(رباعی)

ہاتھ میں ہے جس مسلمانوں کی زبان سے جب تلوار کا لفظ نکلتا تو وہ بنے نہیں ہم اجتماعاً آرام کے بستر پر چلے جاتے۔ مگر جب جنگ کا اعلان ہوتا تو انسانیت کا کلیجہ پھٹ جاتا۔ پہاڑ اور جنگل میں مچھر کی طرح کانپنے لگتے۔ آج جن ممالک کی عالم میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں کسی شخص کو ان کا نام تک معلوم نہ تھا۔ انگریز جو آج دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے وہ خانہ بدوش قبائل کی طرح جنگلوں اور پہاڑوں میں رہتے تھے۔ روس اور جرمنی گمنامی کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ امریکہ زندگی کی صف ہی سے خارج تھا۔ روما کی طاقت بے شک ایک بہت بڑی طاقت تھی۔ مگر بہادران اسلام کے سامنے اس کی حیثیت ایک بہتے ہوئے تنکے کی سی تھی۔ ہم پہاڑوں کے سامنے آتے تو وہ راستہ خالی کر دیتے تھے۔ ہم سمندروں کی طرف بڑھتے، تو موجیں سیلاب اور طوفان پیچھے ہٹ جاتے فتح و کامرانی ہمارے قدم چومتی تھی اور ہم جس ویرانہ میں بھی قدم رکھتے وہ سبزہ زار ہو جاتا۔"

(الفضل قادیان ص۳۔ ۲۴ جون ۱۹۵۶ء)

**ناظرین!** یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے۔ مسلمانوں کی حالت زبون کا کیا نقشہ ہے اور پھر اس نقشے کو مرزا صاحب کی تشریف آوری سے پہلے کے نقشے کے ساتھ ملا کر دیکھئے کہ اس سے بدتر ہے یا بہتر۔ جہاں تک ہمارا علم اور حافظہ کام دیتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے مسلمانوں کی حالت بلحاظ سیاست، بلحاظ اخلاق، بلحاظ مذہب اتنی بری نہ تھی جتنی کہ آج کل ہے۔ دنیا کے ہر کونے سے آواز آتی ہے کہ

کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

**احمدی دوستو!** ذرا سوچئے۔ ٹھنڈے دل سے ہمارے سوال کو سوچئے۔ مرزا صاحب کو پیدا ہوئے سو سال ہو گیا۔ دعویٰ کئے ساٹھ سال گزر گئے۔

# قادیانی مشن

# قادیان سے مرزا صاحب قادیانی کے ابطال کی آواز

## شھد شاھد من اھلھا

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ امراۃ العزیز (زلیخا خاتون) نے امر واقعہ کے چھپانے میں بہت کوشش کی آخر ظاہر ہو ہی گیا۔ اسی طرح امت مرزائیہ مرزا صاحب کے غلط دعویٰ کو صحیح ظاہر کرنے کے لئے بڑی کوشش کرتی ہے۔ لیکن آخر مثال

حق بر زبان جاری گردد

اپنا جلوہ دکھا دیتی ہے۔ چنانچہ زلیخا کے حق میں یہ الفاظ قرآنی ہیں کہ جب اس نے اپنے خانگی شاہد کا بیان سنا تو بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا الآن حصحص الحق (حقیقت حال کھل گئی واقعی میں قصور وار تھی)

آج ہم قادیانی مقدمے کے متعلق قادیان کے عینی گواہ کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ پھر دیکھیں گے کہ جماعت مرزائیہ خاتون زلیخا کی طرح حصحص الحق کہتی ہے یا نہیں۔

اس شہادت سے پہلے ہم مرزا صاحب کا دعویٰ سناتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی متعدد بار کہا کرتے تھے کہ

میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو دین و دنیا کی ترقی پر پہنچاؤں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو ایک مسلمان قوم بنا دوں وغیرہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ اگر مجھ سے کوئی نشان ظاہر ہوں اور یہ کام نہ ہو تو میں جھوٹا ٹھہرایا جاؤں۔ قادیان کا خانگی گواہ "الفضل" ہے جس کی شہادت ہم یہاں درج کرتے ہیں جو ناظرین کے سامنے [illegible]

[illegible] افسوس کے ساتھ یہ

اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کی عظمت و شوکت۔ ذلت و نکبت سے بدل گئی۔ ان کے اقبال کا آفتاب غروب ہو گیا۔ اور اب وہ تاریکی و ظلمت میں بھٹک رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ روشنی کی شعاع ان تک پہنچے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے دروازوں، کھڑکیوں اور روشندانوں کو اپنے ہاتھ سے بند کر رکھا ہے۔ نہ وہ ان دروازوں کو کھولتے ہیں نہ شعاع امید انہیں نظر آتی ہے اس بے بسی و بے کسی کی حالت میں جس طرح ہر وہ آسودہ حال جو کسی وجہ سے حوادث روزگار کا شکار ہو جائے۔ اپنی سابقہ دولت و ثروت اور آرام و آسائش کی داستانیں سناتا رہتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کا بھی اب یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ اپنے گزشتہ عہد زریں کو یاد کر کر کے آنسو بہائیں۔ چنانچہ "الفضل" لکھتا ہے:۔

"یورپ کے عروج سے پیشتر کرۂ ارض کی سب سے بڑی طاقت اسلام تھی یورپین حکومتیں باب عالی کے نام سے کانپتی تھیں۔ ہندوستان میں جب یورپین پادری اور ڈاکٹر آئے۔ تو مغلوں کی عظمت و شان کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اس زمانہ کا ایران اور وسط ایشیا کا تاتاری سلطان بھی دنیا کی ایک بہت بڑی طاقت تھے۔ اس وقت بنی نوع انسان کا احساس تھا کہ تمام کرۂ ارض کی تمام سلطنتیں

ahmadimuslim.de

انتقال کئے ہوئے بھی کئی سال ہو گئے۔ ان کے جانشینوں کو ۲۸ سال بھی گزر گئے اور وہ اپنی کارگزاری پر فخر بھی کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت بد سے بہتر کی بجائے بدتر کیوں ہو گئی؟

یہ عذر ہرگز قابل قبول نہیں کہ مسلمانوں نے مرزا صاحب کو مانا نہیں ہے۔ مسلمانوں کا ان کو نہ ماننا بھی ان کی ناکامی کی دلیل ہے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو مسلمان بھی بلا چون و چرا ان کو مان لیتے۔

آپ لوگ جواب دینے سے پہلے خاتون زلیخا کی راستی کو سامنے رکھا کریں کہ اس بے چاری نے باوجود غلط کار ہونے کے شہادت حق کے سامنے اف تک نہیں کی۔ بلکہ کھلے لفظوں میں تسلیم کر لیا کہ

میں بھی جھوٹی میرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

مگر تم ہو کہ سیدھی بات کو ٹیڑھا کرتے ہو نہ صرف ٹیڑھا کرتے ہو بلکہ اسے توڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ آپ لوگ جو جواب بھی دیں یا عذر پیش کریں اس کو مرزا صاحب کی تحریرات کے ساتھ موافق کر لیا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مدعی اور وکیل کے بیانوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور مدعی کو یہ کہنا پڑے کہ

من چہ گوئم و طنبورہ من چہ گوید

سنئے! مرزا صاحب براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۸۹ پر لکھتے ہیں کہ:-

مسیح موعود جب دوبارہ دنیا میں آئینگے
تو عالم کے تمام اطراف و اکناف میں اسلام
پھیل جائیگا۔

بتلائیے؟ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہو کر آنے سے دنیا میں اسلام پھیل گیا یا یہ خواب ہے جو دیکھ رہے ہو یا یہ شیخ چلی کی شادی ہے جس میں بتاشوں کی بارش ہوتی تھی۔ اور حقیقت میں یہ اچھا دل خوش کن خواب ہے جو الفضل نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت باوجود تھوڑی سی ہونے کے دنیا پر چھا گئی ہے۔ کیا اچھا شاعرانہ تخیل ہے۔ کسی شاعر نے اپنا نعرہ بتانے کو کیا اچھا شعر لکھا ہے ...

نازک کلائیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

مختصر یہ ہے | کہ مرزا صاحب ایں خیال خام کہ اسلام کی شوکت سطوت تشریف لائے مگر مسلمانوں کی دنیا اسی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر حالت میں پہنچ گئے خود اس تعریفات میں گئے ہیں مرزا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہی ہیں کہ

یہ ملاقات کیا ہم نے کہ جیتے ہے ساتھ جو
جب جانیں کہ خود دل عاشق کی دوا ہو

# مناظرہ حیات مسیح دہلوی

## اور

## مرزائی غلط بیانی

(از منشی محمد عبد اللہ صاحب ثالث معمار امرتسری)

گذشتہ ماہ محرم کے ایام میں مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر شہر دہلی کے اندر مرزائیوں اور جماعت امامیہ دہلی کے درمیان ایک مناظرہ ہوا۔ جس میں مرزائیوں کی طرف سے بابو عمر الدین صاحب اور مسلمانوں کی طرف سے مولوی حافظ اسماعیل صاحب مناظر تھے۔ دوران مناظرہ میں مرزائی نمائندہ نے اپنی کمزوری محسوس کر کے بکمال چالاکی بحث کا رخ پھیرنے کے لئے یہ من گھڑت مطالبہ پیش کر دیا کہ

جہاں اللہ تعالیٰ فاعل اور انسان مفعول بہ ہو اور توفی باب تفعل سے ہو تو وہاں سوائے موت اور قبض روح کے اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔

اس مضمون کو مرزائیوں نے بعد مناظرہ بصورت اشتہار بھی شائع کر دیا۔ جس کا جواب ایک غیور اہل حدیث نوجوان خواجہ عبد الرشید صاحب امرتسری حال وارد دہلی کی خواہش پر ہماری طرف سے لکھا گیا۔ جسے اس مخلص نوجوان نے دہلی میں بصورت اشتہار شائع کر دیا۔ (یہ اشتہار اخبار اہلحدیث ۲۶ مئی ۳۹ء میں بھی نقل ہو چکا ہے) ہم نے اپنے مضمون میں یہ لکھا تھا کہ

"لفظ توفی کے متعلق جو شرائط یا قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں عربی کتب گرامر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنے پیش کردہ شرائط کا پتہ کسی معتبر کتاب لغت سے بتائیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی (نے لکھا ہے) کہ

"درباره لفظ توفی اتفاق اہل لغت بر ہمیں قاعدہ مستمرہ است"

اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ "اتفاق اہل لغت" پیش کیا ہے۔ مرزائی اہل لغت کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں"

اب چاہئے تو یہ تھا کہ ہمارے مخاطب اس معاملے پر لغت، صرف و نحو کی کسی معتبر کتاب کی عبارت نقل کر دیتے کہ واقعی یہ قاعدہ ہم اہل لغت کا متفقہ ہے۔ مگر افسوس کہ بحکم ؎

رہا ٹیڑھا مثال زلف جاناں ؛ کبھی ہر زلف کو سیدھا نہ پایا

ہمارے مخاطب مرزائی نے کجروی اختیار کی۔ ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتا ہے:-

"مولوی عبد اللہ معمار امرتسری نے ایک سو روپیہ کا چیلنج دیا ہے کہ احمدی جماعت اگر کتب لغت سے دکھاوے کہ یہ قاعدہ ہے کہ جب فعل توفی کا فاعل اللہ ہو اور مفعول انسان ہو تو اس کے معنے سوائے موت یا قبض روح کے [illegible] تو میں ایک سو روپیہ انعام دونگا" [illegible]

(اخبار [illegible])

ناظرین کرام ہماری عبارت جسے ہم نے [illegible]

عمدہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ جدید اڈیشن (۴۹۶) قیمت [illegible] (دفتر اہلحدیث)

ہے تو بتاؤ [illegible] حیات [illegible] کہ [illegible]
تو ہی سے متعلق مرزا صاحب کی [illegible]
کتب میں عقیدہ [illegible] ایک [illegible]
انعام کا کوئی ذکر بھی [illegible]
[illegible] جھوٹ تھا۔ [illegible]

ہم نے ایک [illegible] انعامی چیلنج جس بابت
میں دیا ہے اس کا ذکر آگے ہوگا

دوسرا جھوٹ اس بابت میں مرزائی مضمون نگار
نے بولا ہے کہ [illegible]
معما صاحب کو [illegible] اس لئے [illegible] اور وہ
اس پر یکصد روپیہ انعام بھی مقرر کرتے ہیں
اور اپنی پاکٹ بک محمدیہ میں بھی اسی مطالبہ کو
پیش کیا ہوا ہے۔

**معمار** محمدیہ پاکٹ بک میں اس مطالبہ کا کوئی ذکر
نہیں ہے۔ خدا جانے ان مرزائیوں کے قلب و روح
پر جھوٹ کا اس قدر غلبہ کیسے ہو گیا ہے کہ بڑے میاں
سے لے کر چھوٹے بھیوں تک جو بات بھی منہ سے نکالتے
ہیں خلاف واقع ہوتی ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ ان
اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔

سنئے صاحب! ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے
اہل لغت کے اتفاق سے جو یہ قاعدہ درج کیا ہے کہ
خدا فاعل۔ انسان مفعول ہو۔ توفی باب تفعل سے
ہو تو معنی سوائے موت و قبض روح کے اور نہیں ہوتے
یہ عبارت کتب لغات عربیہ سے دکھا دیں ورنہ تسلیم
کریں کہ مرزا صاحب نے لکھا ہوا ہے کہ

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اسکی جناب میں
(نصرۃ الحق صفحہ ۴)

رہ گیا ہمارا انعامی چیلنج۔ سو ہمارے اشتہار میں یہ الفاظ ہیں
[illegible] (یا عیسیٰ انی متوفیک الآیۃ) میں
توفی کے معنے موت کرنا قرآن و حدیث کتب لغت۔ اقوال
[illegible] صاحب [illegible] ثابت کریں [illegible] کے معنے
[illegible] ہو ہی نہیں سکتے [illegible] مرزائی مرزا صاحب
[illegible] کر کے دکھائے [illegible] انعام [illegible]

[illegible] شیخا
[illegible] صاحب بہت سے چیلنج دے کر مطالبہ
[illegible] آپ [illegible] تو بسم اللہ [illegible] عمل کر دیکھیں
مگر یہ دیکھ لینا کہ سامنے کون ہے [illegible]

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

آپ نے لکھا ہے کہ جب چاہو اور جس جگہ چاہو مولانا
ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولانا خدا بخش صاحب مدرس
مدرسہ امینیہ دہلی اور ایک تیسرے غیر جانبدار ثالث کی
موجودگی میں تقریری یا تحریری مناظرہ کر لیں۔

**معمار** جس صورت میں آپ کو اپنے پیش کردہ علماء عظام
پر اعتماد کلی نہیں ہے اور ایک تیسرے "غیر جانبدار" کو
ثالث بنانے پر زور دے رہے ہو تو اس سے بہتر تو
یہ ہے کہ [illegible] ایک ہی غیر جانبدار [illegible] کو منصف
بنایا جائے۔ پھر [illegible] کا اگر غیر مسلم سے
ہو تو پھر پنڈت رام چندر صاحب دہلوی موزوں ہیں
لہٰذا اگر آپ کو منصف کی تجویز پیش کرنے سے
محض فرار مطلوب نہیں ہے تو منظوری کے دستخط
بھیجیں اور آپ چاہیں گے تو میں احمدیہ بلڈنگ لاہور
میں آ جاؤں گا۔ [illegible] کا اثبات دعویٰ آپ پر اور ابطال
میرے ذمہ ہوگا۔

بالآخر میری وجدانی پیشگوئی ہے کہ آپ میرے سامنے
نہیں آئینگے۔ یقیناً نہیں آئینگے۔ کیوں؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(خادم: معمار امرتسری)

# اہل حدیث کانفرنس

اور

# جماعت اہل حدیث کا فرض

(از قلم حافظ گوہر دین صاحب سابق مبلغ اہل حدیث کانفرنس۔ ورک ضلع گوجرانوالہ)

اہل حدیث کانفرنس کے متعلق حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی بہم تحریک اور ملک امام خان صاحب نوشہروی کی مسلسل تائید کے باعث میں بھی اس کو ایک تبلیغی جہاد تصور کرتا ہوا عرض کرتا ہوں کہ

(۱) ۲۷ شنبہ رمضان مبارک تک مستقل طور پر وقتی چندہ وصول کیا جائے جس کی یہ صورت ہو کہ ہر ایک ممبر پچیس روپے تک مقدار میں چندہ پیش کرے۔ اور کوشش کی جائے کہ ہر ایک اہل حدیث مرد و عورت اس میں حصہ لیں تا کہ جمع شدہ سرمایہ سے کوئی مستقل جائداد کانفرنس کے نام خریدی جا سکے۔ میں بفضلہ امید کرتا ہوں کہ پچیس روپے کی قسط بمیعاد مذکور تک پیش کر دونگا۔ اس طرح اگر ایک ہزار ممبر ہو جائیں تو پچیس ہزار روپیہ وصول ہو سکتا ہے اس قسط کے بعد [illegible] ایک لاکھ تک [illegible] چاہئیں اور دیگر اصحاب اس [illegible] حصہ لیں۔

(۲) ملک میں صوبہ وار فصیح مقرر اس تحریک کو کامیاب بنانے میں کوشش فرمادیں۔ اور عام طبائع کو مرکزی برکات سے آگاہ کیا جائے۔

(۳) ایک مختصر سا اخبار کانفرنس کا اپنا ہو۔ فی الحال اخبار اہلحدیث کے ذریعے کانفرنس کی اطلاعات اور تحریک کا کام لیا جائے۔

(۴) مرکزی دفتر میں مداخل و مخارج علیحدہ علیحدہ ہوں۔ جس سے جماعتی ضروریات کا کام لیا جا سکے۔

(۵) کانفرنس کا مہمان خانہ از حد ضروری ہے جس مرکزی طور پر آنے والے اہل حدیث احباب شہلہائی میں آسانی کے ساتھ قائدہ اٹھا سکیں۔

ابھی سے کام شروع کیا جائے اور اس [illegible] کو مقدم سمجھا جائے [illegible] کوئی مستقل مرحلہ [illegible] ہو سکے۔ میں خدا [illegible] اس [illegible]

بیش کرتے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کانفرنس کی قضیت میں [illegible] علماء کا ہاتھ نہیں ہے۔ متفقہ طور پر اگر علماء توجہ دیں تو عوام بالضرور اس میں حصہ لیں۔
(حافظ گوہر دین آف ورک)

**اہلحدیث** دہلی کے علماء تو اس میں شریک ہیں اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے باہر کے علماء بھی ہمدرد ہیں۔ تاہم اگر کوئی غیر ہمدرد ملے ہوں تو اس کی وجہ بھی بتادیجئے تاکہ اسکے رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔

# توحید باری تعالیٰ

(بقلم پنڈت آتما نند صاحب از امرت سر)

فارسی زبان کا لفظ توحید کا کامل مظہر ہے۔ لفظ خدا دو الفاظ خود۔ آ۔ کا مجموعہ ہے۔ یعنی جو پاک ذات بلاکسی سے پیدا ہوئے یا بنائے خودبخود آرہی ہے وہ خدا کہلاتی ہے۔ لفظ خدا جامع صفات الہیہ ہے۔ مثلاً چونکہ وہ برتر اعلیٰ پاک ذات بغیر کسی سے پیدا ہونے یا بنائے جانے کے خودبخود آرہی ہے اس لئے وہ ازلی یعنی قدیم بھی ہے اور ازلی ہونے کی وجہ سے ابدی بھی ہے کیونکہ بروئے صحیح فلسفہ کوئی حادث یعنی غیر ازلی شے ہرگز ابدی نہیں ہوسکتی۔ اور ازلی و ابدی ہونے کی وجہ سے ہی وہ غیر محدود بھی ہے کیونکہ بحکم کل محدود حادث ہر محدود شے حادث اور فانی ہوتی ہے نہ کہ ازلی و ابدی صرف غیر محدود شے ہی ازلی و ابدی ہوسکتی ہے محدود نہیں۔ اور غیر محدود ہونے سے اس کا غیر مجسم ہونا بھی ثابت ہے۔ کیونکہ کوئی مجسم شے غیر محدود نہیں ہوسکتی۔ اور غیر محدود ہونے سے اُس کی وحدانیت بھی ثابت ہے وغیرہ وغیرہ۔

توحید باری تعالیٰ اتنی ہر دلعزیز ہے کہ ہر کس و ناکس اور ہر ایک مشرک و کافر بھی توحید باری تعالیٰ کا قائل اور شرک و کفر سے نفرت ظاہر کرتا ہے۔ جس سے توحید کا انسانی فطرت میں داخل ہونا ثابت ہے چنانچہ عیسائی لوگ جو باپ خدا، روح القدس اور بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تینوں کو خالق۔ ازلی خدا مانتے ہیں وہ بھی اپنے تئیں مشرک کہلانا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ تثلیث مقدس کو ہی اصل توحید مانتے ہیں۔ آریہ سماجی جو ایشور۔ جیو (ارواح) پرکرتی (مادہ) تینوں کو غیر مولود ازلی خودبخود آئے ہوئے میں خدا مانتے ہیں۔ وہ بھی موحد ہونے کے مدعی ہیں بلکہ ایسے مدعی کہ ست دھرم اور اسلام کا مقابلہ کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔ آریہ سماج کا عکس یا ظل احمدی لوگ بھی جو کائنات کو آریہ سماجیوں کی طرح نوع (پرواہ) سے قدیم (انادی) مانتے ہیں وہ بھی اپنے زعم میں سب سے بڑے موحد ہیں اور مشرک یا کافر کہلانا پسند نہیں کرتے۔

سکھ اور اکثر ہندو لوگ بھی جو مسئلہ ہمہ اوست کے قائل ہونے سے ہر ایک شے کو خدا یا خدا کا جزو مانتے ہیں۔ اور بعض صوفی مذہب کے مسلمان بھی جو ہمہ اوست کے قائل ہیں۔ اپنے تئیں سب سے بڑے موحد اور خدا پرست سمجھتے ہیں۔ سکھ جو اپنے گوروؤں کو اور مسلمانوں میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل اور خدا کا بروز مانتے ہیں۔ اپنے تئیں شاید سب سے بڑے موحد سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ دنیا کے سب مذاہب اپنے تئیں موحد سمجھتے ہیں اور کافر کہلانے سے متنفر ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ قدرت نے توحید اور وحدانیت انسان کی فطرت میں ودیعت کر رکھی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ سب شرک ہے۔

توحید تین باتوں پر مشتمل ہے۔ (۱) توحید فی الذات۔ یعنی خدا کو ایک ماننا۔ (۲) توحید فی الصفات یعنی صفات میں خدا کو لاشریک اور بے مثل ماننا اور کسی بشر کی صفات علم وغیرہ خدا کی صفات کے مثل نہ ماننا۔ (۳) توحید فی العبادت یعنی ماسوائے خدا کے کسی غیر کی عبادت نہ کرنا۔ اور نہ ہی کسی غیر از خدا سے مدد مانگنا۔ جیسا کہ اکثر مسلمان پیروں فقیروں سے مدد مانگتے ہیں۔ اور گوروں [illegible] کی عبادت [illegible] بھی [illegible] تو ہے۔ اور بعض ہندو [illegible] شے یا [illegible]

[illegible] میں [illegible] قسم کی توحید کا چھوڑ کر صرف اول الذکر توحید فی الذات کا ہی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ عیسائی جو خدا۔ روح القدس اور حضرت عیسیٰ کو تین ازلی خالق و مالک خدا تسلیم کرتے ہیں۔ صریح شرک کے مرتکب ہیں۔ اسی طرح آریہ سماجی جو مادہ اور ارواح کو خود آ (خدا) یعنی غیر پیدا شدہ ازلی مانتے ہیں۔ انکے مشرک ہونے میں بھی کچھ شبہ نہیں۔ اور احمدی جو کائنات کو نوع سے قدیم اور ازلی مانتے ہیں وہ بھی غلطی سے خالی نہیں ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ اگر ماسوائے خدا کے دیگر کوئی شے ازلی نہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ ازل سے لیکر خلقت کائنات تک خدا ایک اکیلا بلا ہستی غیرے چلا آتا تھا پھر کائنات کا کوئی سلسلہ یا سلسلہ کی کوئی کڑی یعنی نوع کیونکر قدیم قرار دی جاسکتی ہے؟ خدا کے ساتھ ساتھ ازل سے ابد تک کسی نہ کسی کائنات کو ہمیشہ اور ہر وقت موجود ماننا جیسا کہ میر محمد اسحٰق صاحب قادیانی کی کتاب سے ثابت ہے۔ خدا کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا صریح انکار اور شرک توحید فی الذات پر اصرار ہے۔ نیز چونکہ ازلی اور قدیم شے کا کوئی خالق نہیں ہوا کرتا لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ عقیدہ خدا کی خالقیت سے انکار ہے۔ یہ نہ صرف میرا ہی خیال ہے بلکہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری کا بھی دعویٰ ہے جیسا کہ اخبار پیغام صلح مجریہ ۷ جون [illegible] میں لکھا ہے کہ:۔

"میں نے جناب میاں صاحب کو اس طرف توجہ دلائی اور عرض کی کہ حضرت ایک تو آریہ اس بات سے (کہ سلسلہ مخلوق ازلی ہے) اپنی صداقت کی ڈینگ مارنے لگ گئے ہیں دوسرا مولانا ثناء اللہ [illegible] رہا ہے کہ احمدی آریوں کی چوٹ سے اسلام کو چھوڑ کر آریوں کے ہمنشان ہوگئے۔ جیسا کہ میر محمد اسحٰق کی کتاب [illegible] [illegible]

الآثار المنثورہ مع رد اعلام المرفوعہ۔ ایک مجلس کی تین (۶۹۲) طلاقیں اور اہل حدیث کا مذہب۔ [illegible]

ذریعہ عقیدہ حضرت احمد صاحب اور جملہ احمدیوں کو سچے اور جھوٹے مسیح کی شناخت کے لئے چیلنج دے چکا ہوں کہ اگر کوئی احمدی عالم مرزا غلام احمد صاحب کے اس عقیدہ کو کہ ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے (اسلام اور اس ملک کے دو حصے لیبیو پریکچر صفحہ ۸) صحیح ثابت کر دے تو میں اور میرے سارے ساتھی مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننے کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ بصورت عدم ثبوت احمدیوں کو چاہئے کہ مرزا صاحب کو دعویٰ مسیحیت میں کاذب قرار دیں۔ بس سچے مسیح کی صداقت کی یہی سب سے بڑی پہچان ہے اور ہو سکتی ہے۔ اگر احمدیوں سے زیادہ نہ ہو سکے تو مرزا صاحب کے اس عقیدہ کی موجودگی میں مرزا صاحب متوفی کو خالق خدا کا قائل ہی ثابت کر دکھائیں۔ ہے کوئی مرزائی؟ جو مرزا صاحب کے اس عقیدہ کو موحدانہ ثابت کر سکے؟ دیدہ باید۔ اور اگر اکیلے نہ ثابت کر سکیں تو میری طرف سے چھٹی ہے کہ اپنے ہم خیال آریہ سماجیوں کو بھی ساتھ لے لیں۔

ستیارتھ پرکاش سملاس ۸ کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے مادہ و ارواح کو اس لئے ازلی مانا ہے کہ دنیا کو نوعی طور پر (پرواہ روپ سے) ازلی یا قدیم ثابت کیا جا سکے اور خلقت کائنات سے قبل ازل تک خدا پر سے تعطل صفات خالقیت وغیرہ اور بیکاری۔ سست الوجودی وغیرہ کا الزام (بشرطیکہ اسے الزام کہا بھی جا سکے) دور کیا جاوے۔ اسی موہوم فرضی الزام یا نقص کو ہٹانے کی خاطر قادیانی مسیح موعود نے بھی آریہ سماج کا مشرکانہ عقیدہ مان کر دنیا کو نوع کے اعتبار سے قدیم جان لیا تھا۔ پس اگر یہ ثابت ہو جائے کہ دنیا کا ازلی اور قدیم ہونا کسی صورت میں بھی صحیح ثابت نہیں کیا جا سکتا تو مادہ و ارواح کو قدیم ماننا اور قدامت میں خدا کا شریک گردانا محض غلط ہے۔

دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں اول یہ کہ مادہ اور ارواح کو حادث مانا جاوے۔ دوم یہ کہ مادہ و ارواح کو بھی خدا کے ساتھ ازلی مانا جاوے۔ پہلی صورت میں جبکہ مادہ و ارواح حادث یعنی پیدا شدہ مان لئے تو قبل سے مادہ و ارواح کی پیدائش تک خدا محض اکیلا یا ہستی غیر سے بیکار اور معطل ماننا ہی پڑیگا اور تب تک کسی بھی دنیا کی ہستی نہیں تھی۔ اس لئے دنیا کو نوع سے قدیم ماننے کا عقیدہ غلط ہے۔ جیسا کہ میں اوپر ثابت کر چکا ہوں۔ دوسری صورت میں اگر بفرض محال مادہ و ارواح کو ازلی بھی فرض کر لیا جاوے تو بھی دنیا کا سلسلہ پرواہ سے ازلی نہیں ہو سکتا۔

(باقی باقی)

# ایک دوست کے نام کھلی چٹھی

(مرقومہ بابو اکبر خان صاحب پوسٹ ماسٹر اٹرو ریاست کوٹہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مضمون ہذا کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ آج آخری قسط درج ہے جس میں نامہ نگار صاحب نے مس بڈلف صاحبہ مولفہ ٹریکٹ "وہ نبی" کا جواب دیا ہے۔ مس صاحبہ کی عبارت "قولہا" سے اور مجیب کی "اقول" سے شروع ہوگی۔ (مدیر)

جواب ٹریکٹ "وہ نبی" از مس ایم بڈلف صاحبہ

**قولہا:-** وہ اسرائیلی ہیں...... جسم کے رو سے مسیح بھی ان ہی میں سے ہوا۔ رومیوں ۹/۵

یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابرہام۔ متی ۱/۱

میں داؤد کی اصل ہوں۔ مکاشفہ ۲۲/۱۶

**اقول۔** سیدو مولا عیسیٰ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں۔ پس جب داؤد اُس کو خداوند کہتا ہے تو وہ اس کا بیٹا کیونکر ٹھیرا۔ پر کوئی اُس کے جواب میں ایک بات نہ بول سکا۔ (متی ۲۲/۴۵-۴۶)

یہودی تو لاجواب ہو گئے۔ اب مسیحی بتلائیں اور جواب دیں۔ یسوع نے انہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں پیشتر اس کے کہ ابرہام ہو میں ہوں۔ (یوحنا ۸/۵۸)

بولو کس کو سچا سمجھیں۔ مسیح علیہ السلام کو یا کلام میں پیوند لگانے والے کو۔

**قولہا:-** تیری مانند (موسیٰ کی مانند) استثنا ۱۸/۱۵

الف۔ موسیٰ تو روئے زمین کے سب آدمیوں سے زیادہ حلیم تھا۔ (گنتی ۱۲/۳)

**اقول:-** الف۔ اور ہم نے اُسی وقت اُس کے سارے شہروں کو لے لیا اور مردوں اور عورتوں اور بچوں کو ہر ایک شہر میں حرم کیا اور کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ (استثنا ۲/۳۴)

(ب) خداوند ہمارے خدا نے باسان کے بادشاہ عوج کو بھی اُس کی ساری قوم سمیت ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم نے انہیں یہاں تک مارا کہ اُن میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ (استثنا ۳/۳)

(ج) اور ہم نے اُن کو یعنی اُن کے مردوں اور عورتوں اور لڑکوں کو ہر ایک شہر میں حرم کیا۔ (استثنا ۳/۶)

(د) لیکن سارے مویشی اور شہروں کا مال و اسباب ہم نے اپنے واسطے لوٹ لیا۔ (استثنا ۳/۷)

**خوب** کیا نہ مردوں کو چھوڑا نہ عورتوں کو۔ نہ بچوں کو چھوڑا نہ بوڑھوں کو۔ نہ لڑکیوں کو چھوڑا نہ لڑکوں کو سب کو حرم (قتل) کیا۔ دیکھی حلیمیت۔ اب بتلاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کتنے شہروں کی آبادی کو حرم کیا۔ تا مالت قائم ہو جاوے۔ کیونکہ یسوع نے کہا..... میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ (متی ۱۱/۲۹)

**قولہا:-** خداوند نے کہا...... میرا خادم موسیٰ ...... میرے سارے خاندان میں امانت دار ہے۔ (گنتی ۱۲/۷)

یسوع اپنے مقرر کرنے والے کے حق میں دیانتدار تھا۔ جس طرح موسیٰ اُس کے گھر میں تھا۔ (عبرانیوں ۳/۲)

**اقول:-** یاد رکھئے صفت دیانتداری کل انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی نبی بد دیانت نہیں ہوا۔ بد دیانتی جیسی بری شے ہے۔ بد دیانت انسان

ahmadimuslim.de

کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ پھر انبیاء علیہم السلام میں یہ عیب کیسے ہوسکتا تھا تو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خصوصیت کیا ہوئی۔ جب تک یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ ان ہر دو کے سوا باقی کل انبیاء بد دیانت تھے اور یہ علماء مسیح کے قابو کے باہر بات ہے۔

قولہا۔ اُس وقت میں موسیٰ تمہارے اور خداوند کے درمیان کھڑا ہوا تھا کہ خداوند کا کلام تم پہ ظاہر کروں۔ (استثنا ۵/۵)

خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔ (تمتھیس ۵/۲)

اقول :۔ بے شک خدا ایک ہے۔ وحدہٗ لا شریک اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام انسان تھے اور نبی موسیٰ علیہ السلام کی مانند۔ ہمارا اس پر پختہ ایمان ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اُس کے برگزیدہ نبی۔ پر محترمہ کیا آپ بھی ہمارے ساتھ اس گواہی میں شامل ہونگی۔ خدا ایسا ہی کرے۔

اس صفت میں بھی کل انبیاء برابر ہیں سب ہی خدا اور انسان کے درمیان ہیں اور سب ہی خدا کا کلام سناتے رہے ہیں۔ خصوصیت کوئی نہیں۔

قولہا :۔ اُس نے خطا کاروں کی شفاعت کی۔ (یسعیاہ ۵۳/۱۲)

یسوع نے کہا اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔ (لوقا ۲۳/۲۴)

اقول :۔ یہ بھی کوئی خاص صفت نہیں۔ کل انبیاء شفاعت کرتے رہے ہیں۔ ہاں شفاعت کا قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار میں ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے اختیار میں نہیں۔ دیکھو موسیٰ علیہ السلام نے شفاعت کی[۴] اے باپ ان کو معاف کر دے۔ قبول نہ ہوئی۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد رومیوں نے بنی اسرائیل پر حملہ کرکے اُن کو برباد کر دیا۔ بنی اسرائیل کے دس فرقے ایسے مٹے کہ ان کا نام و نشان ہی نہ رہا۔ باقی دو فرقے آوارہ ہر گرداں پڑے پھرتے ہیں۔ کیوں کیسی شفاعت کی۔ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی شفاعت کا فرق بھی دیکھ لو۔ پھر مثیل موسیٰ علیہ السلام کیسے ہوئے۔

قولہا :۔ مسیح نے ہمیں مول لے کے شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے :۔ "جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔" گلتیوں ۳/۱۳

یہ آپ کا اعتقاد ہے ہمیں سروکار نہیں۔

اقول :۔ موسیٰ علیہ السلام نے شریعت کی لعنت لوگوں کے گلے میں ڈالی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے شریعت کی لعنت سے لوگوں کو چھڑایا۔ بھاری اختلاف ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کاٹھ پر لٹک کر لعنتی نہ بنے۔ عیسیٰ علیہ السلام کاٹھ پر لٹک کر بقول مسیحاں لعنتی بنے مماثلت کہاں رہی۔

قولہا :۔ میں اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالونگا (استثنا ۱۸/۱۸)

یسوع نے کہا میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا الخ (یوحنا ۱۲/۴۹۔۵۰)

جو کوئی میری اُن باتوں کو جن کو وہ میرا نام لیکر کہیگا۔ نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لونگا (استثنا ۱۸/۱۹)

اگر کوئی میری باتیں سُن کر اُن پر عمل نہ کرے (یوحنا ۱۲/۴۷۔۴۸)

اقول :۔ یہ باتیں بھی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خاص نہیں۔ کل انبیاء علیہم السلام کے ساتھ عام ہیں۔ کوئی نبی اپنی طرف سے نہ کچھ کہہ سکتا ہے نہ کر سکتا ہے وہ ہی کہتے اور کرتے ہیں جس کا ان کو حکم ملتا ہے۔ اس میں محترمہ ملانی صاحبہ نے کیا مماثلت پیدا کی۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

اور ہمارا یہ نبی اپنی دل کی خواہش سے کچھ نہیں بولتا بلکہ وہ ہی کہتا ہے جس کا اُس کو حکم دیا جاتا ہے۔

اس زمانے کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان نہیں دکھایا نہ جائیگا۔ (متی ۱۲/۳۹)

محترم دوست! یہ ہے کل مماثلت عیسیٰ علیہ السلام کی یونس علیہ السلام کے ساتھ نہ کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جیکی محترمہ ملانی صاحبہ کوشش کرہی ہیں۔

اگر کوئی میری باتیں سُن کر اُن پر عمل نہ کرے (یوحنا ۱۲/۴۷)

وما علینا الا البلاغ

**اہلحدیث** اس عنوان کے ماتحت ایک مفصل مضمون ۲۷ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کی بابت یہ اعلان بھی ہوا تھا کہ اس کو اشاعت فنڈ کی طرف سے شائع کیا جائیگا۔ اشاعت فنڈ کے حامی توجہ کرکے اس کو قوت پہنچائیں تو بہت سا کام ہوسکتا ہے۔

---

# دیوبندیہ و بریلویہ رویہ

(مرقومہ مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوہری)

شوق دیدار و فکر سر بھی ہے
اب ادھر بھی ہے دل ادھر بھی ہے

ملک ہندوستان میں حنفی مذہب دو گروہوں میں منقسم ہے ایک گروہ رضائیہ حنفیہ بریلویہ کا ہے۔ دوسرا گروہ دیوبندیہ فرقہ ہے۔ جن کا دستور العمل والعقائد فقہ حنفیہ ہے۔ لیکن بریلویہ گروہ نے دیوبندیہ کو وہابیت کے داغ سے داغی کر رکھا ہے۔ اور وہ اس دھبے و الزام کو اٹھانے کی کوشش میں ایڑی چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں۔ مگر اسکے دھبے اور چھائیاں ابھی تک مٹے نہیں۔ اس داغ کو دور کرنے کے لئے دیوبندی حضرات نے تقلید کا نو ایجاد صابون بہت استعمال کیا۔ مگر وہ دھبہ اُڑ جانے کی بجائے جم ہوگیا۔

ہر ایک وعظ اور لٹریچر میں یہی پیش کرتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں وہابی اور غیر مقلد نہیں۔ اسی صفائی کے سلسلہ میں اپنا تعصب مذہبی اور تشدد کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ موحدین نجد اور اہل حدیثان ہند پر اظہار خفگی بھی فرماتے ہیں۔

جماعت دیوبندیہ نے وہابیت کی بنیاد ترک تقلید سمجھ رکھی ہے اسی واسطے غیر مقلدوں کی زبردست تردید کرکے بریلویہ کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں مگر وہ ہرگز اس شور و غوغا کو نہیں سنتے برابر وہابی کہتے چلے جاتے ہیں دیوبندیہ اپنے مقلد ہونے کی صفائی کے ثبوت میں

[۴] اسد خدا نے رحم کرکے بنی اسرائیل کا قصور معاف کر دیا … آیا ہو … عیسیٰ علیہ السلام نے شفاعت کی۔

ہیں۔ ایک نے لکھا ہے کہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ کے پیرو ہیں یا اپنے تئیں مذہب حنبلی پر حنبلی ہونے کا (دعویٰ) کرتے ہیں لیکن عمل دراصل ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اس جگہ دیوبندی نے بریلویہ کو یہ یقین دلایا ہے کہ ہم امام اعظم کے قول کو ہمیشہ ترجیح دیتے ہیں۔

بعض دفعہ دیوبندیوں کے وعظ میں سنا ہے کہ اگر کسی نے خیر القرون کا نقشہ دیکھنا ہو تو اس اکابر جماعت دیوبند میں دیکھ لے۔

**اہلحدیث:** بیشک ہم (اہل حدیث) ان کو نمونہ سلف سمجھتے ہیں لیکن سلف میں تقلید کا ثبوت نہیں ملتا۔ بس یہ امتیاز اٹھ جائے تو واقعی نمونہ سلف ہیں۔

# تبرا اور شان علی مرتضیٰ

(از مولوی نذیر احمد صاحب اعظمی مقیم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں (مدیر)

میرے پاس بمبئی سے ایک صاحب نے شیعوں کے اخبار "اسد" مجریہ ۱۹-اپریل ۱۹۳۹ء کا ایک کٹنگ بھیجا ہے جس میں کسی نامعلوم "مؤرخ اور منصف مزاج" صاحب نے "مدح صحابہ اور تبرے کی فیصلہ کن بحث" لکھی ہے۔ اور بزعم خود سنیوں اور انگریزوں کی مستند کتابوں سے چند واقعات درج کرکے اس پیچیدہ سوال کا تصفیہ کرانا چاہا ہے۔ ناظرین اس الجھن میں نہ پڑیں کہ اس شیعہ "مؤرخ اور منصف مزاج" نے اپنا نام و نشان ظاہر کرنے سے کیوں گریز کیا ہے۔ اس لئے کہ شیعیت کا تو اصول ہے۔ التقیۃ دینی و دین آبائی ..... تقیہ ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا مذہب ہے؛ پس یہ "پردہ نشینی بھی" دراصل تقیہ پر عمل ہے۔

ہمارے شیعی دوست نے بڑی سادگی سے سنیوں کے ساتھ ساتھ انگریزوں کی "مستند" کتابوں کے حوالے بھی نقل کرنے کی کوشش کی۔ گویا آپ کے خیال میں انگریز فریقین کا "مانا ہوا ثالث" ہے۔ حالانکہ ہمارے نزدیک انگریز نہ تو کوئی غیر جانب دار محقق کی حیثیت رکھتا ہے اور نہ کسی غیر متعصب [illegible] مورخ کی۔ ہم تو اس کو آپ سے بھی زیادہ اجنبی سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ کے نزدیک تو شاید حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ والا شان سے ناراضگی کی بنیاد ہی خلافت اور باغ فدک اور اس کے متعلقات ہی ہوں۔ لیکن وہاں تو عمرؓ کی بدولت سارا قصر مسیحیت ہی پامال ہو چکا ہے۔ حضرت عمرؓ کے جرنیل اعظم خالد سیف اللہ کی شمشیر خارا شگاف نے پوری عیسائیت کے پرخچے اڑا دیئے ہیں تو بھلا یہ کب ممکن ہے کہ عیسائی ممالک بھول جائیں جس مرد مجاہد کے دور حکومت میں اسلام کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی تاب نہ لا کر اور قلب مسیحیت میں چبھتے ہوئے تیر کے درد و ٹیس سے بے چین ہو کر اگر کسی "انگریز نقاد" نے یہ لکھ دیا کہ "(عمر) نے اسلام میں روحانیت کی بجائے قتل و غارت، خونریزی و ملک گیری فوج کشی اور لوٹ مار کی رسمیں ایجاد کیں"۔ تو کونسی غیر متوقع اور تعجب خیز بات کہی؟ اس کے سوا اور ان سے امید ہی کیا ہو سکتی تھی؟

ذرا سوچو تو سہی کہ جس شیر اسلام کے دس سالہ عہد خلافت میں شاید ایک دن بھی ایسا نہ گذرا ہو جس میں پرستاران صلیب کے ٹڈی دل فوجوں کا مقابلہ سرفروشان توحید سے نہ ہوا ہو تو بھلا انگریز اس پر تنقید نہ کرے گا تو کیا جناب علی کو زیر بحث لائیگا؟ جن کے چار سالہ دور امارت میں بجز اسلام کے نام لیواؤں کے خون خرابے کے کسی کافر کا بال تک بھی بیکا نہ ہوا۔

سچ تو یہ ہے کہ تاریخ اسلام کا یہ اہم باب جناب علیؓ ہی کی خلافت سے وابستہ ہے کہ مسلمانوں کے محاذ جنگ کا رخ دنیائے کفر سے ہٹ کر خود مسلمانوں کی طرف ہو گیا۔ یہی کفر عمرؓ کو جتنا بھی کوسے تھوڑا اور علیؓ کو جتنا بھی سراہے کم ہے۔

شیعہ دوستو! حقیقت بہرحال حقیقت ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی تلخ ہو۔

اس کے علاوہ سنیوں کی کتابوں سے جو واقعات درج کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق اگر حقیقت حال کا اظہار کرتے ہوئے میں یہ کہوں کہ حوالے غلط دیئے گئے ہیں۔ عبارتوں کے مضمون کو متکلم کے منشا کے خلاف توڑ مروڑ کر بالکل مسخ کر دیا گیا ہے تو ممکن ہے ہمارے شیعی "مؤرخ اور منصف مزاج" دوست کی تشفی نہ ہو اس لئے تھوڑی دیر کے لئے میں ان کذبات و محرفات کو تسلیم کرتے ہوئے شیعوں کی مسلم، مستند اور بالکل معتبر کتابوں کے حوالوں کو سامنے رکھ کر با انصاف اور خوددار شیعوں سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس وادیٔ پُرخطر میں ذرا سنبھل کر قدم رکھیں اور آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ پرائے شگون میں اپنی ناک کٹ رہی ہو؟

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
جو ویرانہ ہو رہا ہے وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

سنیئے! ایک طرف تو جناب علی کی شجاعت و فضیلت کی داستانیں ہمیں یوں سنائی جاتی ہیں کہ میدان بدر میں انہوں نے تو ایک ہی وار میں مقابل کا سر تن سے جدا کر دیا۔ کارزار احد میں (بقول شیعہ) جب سب رسالت مآب کو یکہ و تنہا چھوڑ کر ادھر ادھر جا چھپے تو یہ شیر خدا دشمنوں کی صفوں پر برس رہا تھا۔ غزوۂ حنین میں (بقول شیعہ) جب اصحاب خاص بھی رسالت پناہ کو دشمنوں کے نرغوں میں گھرا ہوا دیکھ کر سراسیمگی کی حالت میں اپنی اپنی جانیں لے کر بھاگے تو یہی حیدر کرار تھے جو اپنی جان ہتھیلی پر لئے ہوئے کشتوں کے پشتے لگا رہے تھے۔

ہاں ہاں خیبر کی مہم جب بڑے بڑے جانبازوں سے بھی سر نہ ہو سکی تو مرحب جیسے سرکش یہودی کے سر کو خود کی ٹوپی سمیت ککڑی کی طرح چیر کر دو ٹکڑے کر دینے والے صاحب ذو الفقار ہی تو تھے۔ قلعۂ ناعم کے آہنی پھاٹک کو قوت بازو کے ایک ہی جھٹکے میں تنکے کی طرح

سا دگر بیٹھے وہ تے جیدر کر ہی تو تھے!

یہی نہیں بلکہ ہم سے کہا جاتا ہے کہ جناب علی تمام پیغمبروں سے بھی افضل ہیں۔ چنانچہ شیعوں کی معتبر کتاب بحار الانوار (صفحہ ۴۴۲ ج ۷) میں ہے کہ جناب علی سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب انبیاء سے افضل ہیں

"اس پر اجماع ہے کہ علی علیہ السلام سوائے پیغمبر اسلام کے تمام انبیاء پر افضل ہیں"

(موعظہ مباہلہ صفحہ ۱)

"مجموعہ صفات انبیاء سلف کی علی کی ذات معلی میں جمع ہونے کے سبب علی تمام انبیاء سلف پر افضل ہیں" (موعظہ مباہلہ صفحہ ۱)

ان مذکورہ بالا حوالوں میں تو صرف اسی قدر بیان ہے کہ حضرت علی پیغمبر اسلام علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاء سے افضل ہیں مگر اس کتاب کے صفحہ ۲۴ و ۲۵ میں حضرت علی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فضیلت دی گئی ہے چنانچہ لکھا ہے:-

العلم عشرۃ اجزاء لعلی تسعۃ اجزاء وللناس عشر الباقی و اعلمہم بہ کذا فی ینابیع المودۃ (صفحہ س ۱۳) یعنی دنیا میں علم دس حصوں میں تقسیم ہوا ہے جس میں نو حصے تو علی کو دیئے گئے اور باقی دسواں حصہ تمام لوگوں میں تقسیم ہوا۔ اور اس دسویں حصے میں سے بھی علی کو سب سے زیادہ ملا اس لئے وہ سب سے بڑھ کر عالم ہیں۔

(موعظہ مباہلہ صفحہ ۲۴ و ۲۵)

کیا اس کا صاف نتیجہ یہ نہیں کہ جناب علی خود پیغمبر اسلام علیہ السلام سے بھی بڑھ کر عالم تھے۔

حضرات! جناب علی کی فضیلت تمام انبیاء یہاں تک کہ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہو، تو کوئی تعجب نہیں کہ بہرحال یہ سب مخلوق ہیں جناب علی تو بقول غالی شیعہ خدائی کے درجہ تک پہنچ چکے تھے چنانچہ ارشاد ہے

نضائل میں علی کے یہ بلندی سب سے بڑھ کر ہے
زمانہ مبتلائے شک ہو اور اپنا خدا جانے
نہ افشا ہوا یہ شافعی پر بھی دم آخر
علی کو اپنا رب سمجھے کہ حق کو کبریا جانے

(اخبار شیعہ لاہور ۱۳۵۸ھ)

یعنی حضرت علی کی فضیلت کا یہ ثبوت کافی ہے کہ لوگوں کو گمان ہوا ہے کہ علی خدا تھے۔ یہاں تک کہ امام شافعی رح کو وفات کے وقت بھی یہ معلوم ہو سکا کہ ان کا رب علی ہے یا اللہ (معاذ اللہ) ابھی تو علماء کی خستائی میں شک ہی تھا۔ مگر دوسری جگہ ان کو مخاطب کر کے صاف صاف کہہ دیا گیا

فرماں گذار حکم تو باشد قمر بہ چرخ
بر عرش و کرسی قلم و لوح آمری

(کشف الغمہ صفحہ ۲۱ مطبوعہ ایران)

یعنی اے جناب علی آسمان پر چاند آپ کا فرمانبردار ہے عرش، کرسی، قلم اور لوح محفوظ سب پر آپ کی حکومت ہے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ ایک طرف تو جناب علی کی بہادری، انبیاء علیہم السلام پر برتری، زمین و زمان، کون و مکاں کی حکومت و آمری کا یہ نقشہ ہے اور دوسری جانب کمزوری بے بسی کا یہ عالم ہے کہ

(۱) جس نے رسول کی میت چھوڑ دی اور کفن دفن میں شرکت نہ کی اور تین دن کے بعد واپس پلٹا۔ (۲) جس کو خلافت کے قابل جناب عائشہ تصور نہیں کرتی تھیں۔ (۳) جس کی خلافت کے بارے میں حضرت عمر کہتے تھے کہ اس کی خلافت اضطراری طور پر عالم وجود میں آگئی لیکن خدا نے اسکے شر سے بچایا۔ (۴) جس نے پیغمبر کی اکلوتی پیاری بیٹی سے ان کا حق (فدک) چھین لیا۔ (۵) جس نے علی کی خلافت پر غاصبانہ قبضہ کیا۔"

کبھی اس کی شان میں کوئی بے ادبی نہیں کی بلکہ خود ان کی اور ان کے بعد کے دونوں خلفاء کی شان میں فرمایا کہ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ و انما شوری للمہاجرین و الانصار فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذالک رضی (نہج البلاغہ مصری صفحہ ۷ ج ۳)

یعنی مجھ سے انہیں لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر و عمر و عثمان سے بیعت کی تھی اور میری بیعت بھی اسی طریقے پر ہوئی ہے جس طریقے پر ان کی۔ مشورہ کا حق مہاجرین اور انصار کو ہے جس پر یہ لوگ متفق ہو کر اس کو خلیفہ اور

امام مان لیں بس اللہ کی خوشی بھی اسی میں ہے۔"

دیکھا آپ نے جناب علی کس صفائی سے اپنے تینوں پیش روؤں کی خلافت کو مرضی الہی کے مطابق بتا رہے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جو حیدر کرار کی خلافت پر غاصبانہ قبضہ ہو اور وہ خاموشی سے برداشت کر لیں۔ کیا جناب علی کی ایمانی حرارت اس کو برداشت کر سکتی تھی کہ پیغمبر اسلام کی اکلوتی پیاری بیٹی کا حق چھین لیا جائے اور خیبر شکن شوہر کی پیشانی پر بل نہ آئے۔

شیعہ دوستو! غیرت و حمیت رکھتے ہو تو دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کہ سنیوں ہی کی نہیں بلکہ خود تمہاری کتابوں میں یہ کیا لکھا ہے کہ زوّج علی ابنتہ ام کلثوم من عمر۔ حضرت علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمر سے کر دیا (شرح شرائع للقمی) امام جعفر صادق نے ام کلثوم کے نکاح کی بابت فرمایا ذالک فرج غصبنا۔ یعنی عمر نے زبردستی علی کی بیٹی سے نکاح کیا۔ (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱)

قاضی نور اللہ صاحب شوستری لکھتے ہیں:-

اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد
یعنی اگر نبی نے اپنی بیٹی کا عقد عثمان سے کر دیا
تو اسی طرح حضرت علی نے بھی اپنی لڑکی کو عمر کے
نکاح میں دیدیا۔" (مجالس المومنین صفحہ ۸۲)

اسکے علاوہ اور بہت سے ایسے حوالے ہیں جن سے اس نکاح کا ثبوت ہوتا ہے اور خود شیعوں نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ جناب علی نے یہ کیسے گوارا کیا کہ جگر گوشہ رسول کی بیٹی ایک ایسے شخص کے نکاح میں رہے جس نے (بقول ہمارے منصف مزاج مورخ کے) (۷) صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول خدا کی نبوت میں شک کیا۔ (۸) میدان احد میں پیغمبر اسلام کو دشمنوں میں تنہا چھوڑ کر اپنی جان پہاڑوں میں بھاگ کر بچائی۔ (۹) جس نے رسول کو مرتے وقت ہذیان کہنے والا کہا۔ (۱۰) جس نے فاطمہؓ کے گھر کو حسنین سمیت جلانے کی دھمکی دی۔ (۱۱) جس نے رسول علیہ السلام کی اکلوتی اور پیاری بیٹی پر دروازہ گرایا۔ جس سے محسن فاطمہ پیٹ میں شہید ہو گئے۔ (۱۲) جس نے خالد بن ولید کو ایک بے گناہ کے قتل کرنے پر سزا نہ دی۔" (باقی دیکھو صفحہ ۱۶ کالم ۲ پر)

عــہ اخبار نامہ مذکور میں یہ سب الزامات مذکور ہیں۔ منہ

نزول غازی - افغانستان کے انقلاب کے حالات (۲۰۲)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

تتمہ جواب ۱۸۰ مندرجہ ۳۰ جون ۱۹۳۹ء۔

(نجوم دال کا سیکھنا) قطعاً ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر۔ جس نے علم نجوم سے حصہ لیا اس نے سحر کی شاخ حاصل کی (ابو داؤد) اور ایسے رمال و منجم کے پاس جاکر دریافت کرنا بھی حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے من اتی عرافا فسألہ عن شیٔ لم یقبل لہ صلوٰۃ اربعین لیلۃ (مسلم) جو شخص نجومی یا رمال سے جاکر صرف کچھ پوچھے اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ دوسری روائت میں ہے جو تصدیق کرے فقد بریٔ من انزل محمد وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی سے بیزار ہے۔ ایک روائت میں آیا ہے المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر نجومی کاہن ہے اور کاہن اور ساحر کافر ہے (مشکوٰۃ) اور اس طریق سے لوگوں کو مائل کرنا حرام ہے۔ بقولہ تعالےٰ لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ واللہ اعلم۔

س ۱۹۲} قرآن شریف کو پڑھ کر میت کو بخشنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۹۲} قرآن شریف پڑھ کر ثواب میت کو بخشا جائے تو جائز ہے۔

س ۱۹۳} عنایت اللہ مشرقی کی تعلیم اچھی ہے یا نہیں؟ وہ مسلمانوں کا خیر خواہ ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۹۳} مشرقی کی تعلیم گمراہ کن ہے۔ دفتر ہذا کی طرف سے اخبار میں سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ جو رسالہ کی صورت میں شائع ہوگا۔ انشاء اللہ!

س ۱۹۴} مرجیہ کس شخص کو کہتے ہیں؟ امام ابو حنیفہ پر اسلام کا الزام درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۹۴} مرجیہ کے متعلق ملا [illegible] نے لکھا ہے:۔ المرجئۃ ھم الفرقۃ [illegible] تعالیٰ [illegible]

[illegible]

مع الایمان معصیۃ کما لا ینفع مع الکفر طاعۃ کذا قال ابن الملک (لمعات)۔

مرجیہ وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تمام افعال اللہ کی تقدیر سے ہیں بندوں کو ان میں کوئی اختیار نہیں۔ اسی واسطے ایمان کے ہوتے ہوئے گناہ کوئی ضرر نہیں دیتا اور کفر ہو تو طاعت کچھ مفید نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ اعتقاد نہ رکھتے تھے۔ اس لئے وہ مرجیہ نہ تھے بلکہ اہلسنت تھے۔ واللہ اعلم

س ۱۹۵} حضرت پیر جیلانی قدس سرہ حنبلی مذہب کے تھے یا کیا؟ (سائل مذکور)

ج ۱۹۵} پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مقلد نہ تھے انکو مقلد کہنا ان کی توہین ہے۔ کیونکہ تقلید کرنا جاہل کا کام ہے

س ۱۹۶} مشرک کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟ (ابوالخیر نعیم محمد علی گوہر آباد)

ج ۱۹۶} مشرک دو قسم کے ہیں۔ ایک منکر قرآن جیسے ہندو وغیرہ۔ دوم کلمہ گو قبور پرست۔ پہلا مشرک تو نماز کیوں پڑھے اور پڑھائے۔ دوسری قسم کے مشرک کو بالارادہ امام بنانا جائز نہیں۔ اتفاقیہ نماز پڑھا رہا ہو تو بہ نیت وارکعوا مع الراکعین مل جانا جائز ہے۔

---

ہوا اور کبھی کوئی شورش برپا نہیں کی۔ یا مظالم کی ان داستانوں کو صحیح سمجھ کر صرف صحابہ ہی کو نہیں بلکہ خود جناب علی کی شان کو بھی اپنے مرکز پر لائیے۔ اس لئے کہ جناب علی جیسی شخصیت کا بھی انکار و مداخلت کے ان منکرات پر خاموش رہ جانا، یقیناً ان کی شان کو بٹہ لگائیگا۔ پس یقین جانئے اگر آپ نے ان واقعات کے ماتحت صحابہ پر تبرا پڑھنے کی کوشش کی تو جناب علی کی ذات گرامی بھی ہرگز محفوظ نہ رہے گی۔ وہ بھی اس لپیٹ میں آئیں گے۔ خواہ آپ زبان سے ان کا نام لیں یا نہ لیں ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

---

## بقیہ مضمون از صفحہ ۳

کیا تمہاری ایمانی غیرت یہ گوارا کرسکتی ہے کہ جو وقت دنیا میں یہ بے پناہ مظالم ڈھائے جا رہے تھے اس آسمان کے نیچے جناب علی جیسا حیدر کرار بھی موجود تھا؟ اگر تھا تو پھر بدر و احد، حنین و خیبر جیسے معرکوں کو سر کرنے والی ذوالفقار کیوں حرکت میں نہ آئی؟ صفوں کی صفوں کو پلٹ دینے والے شیر خدا نے اپنی بچی کو ان کے نکاح میں دینے کی بجائے ان کی تکا بوٹی کیوں نہ کر ڈالی۔

حضرت ابوبکر تو منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کے لئے تمام ساتھیوں کی مخالفت کے باوجودیکہ تنہا تلوار ہاتھ میں لیکر اعلان جنگ کردیں اور پکار کر کہہ دیں کہ مسلمانو! تم میں سے اگر ایک شخص بھی میرا ساتھ نہ دے تو نہ سہی۔ بخدا میں اکیلا ان سے لڑونگا اور اسوقت تک لڑونگا جب تک کہ زکوٰۃ کی وہ پوری مقدار یہ ادا نہ کردیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ادا کی جاتی تھی۔ مگر وہ علی جو شجاعت و پامردی کا مجسمہ ہیں جو انبیاء سے بھی افضل ہیں۔ جن میں الوہیت بھی حلول کئے ہوئے ہے ایک ایسے شخص کا مقابلہ تو کجا؟ اس کی مخالفت میں ایک لفظ بول بھی نہ سکے۔

پس ان حقائق کے پیش نظر اب ان دو باتوں کے علاوہ کوئی تیسری راہ نہیں کہ یا تو ان الزامات و مظالم کی داستان کو غلط کہا جائے جن کو بیان کر کرکے نالہ و شیون کا شور برپا کیا جاتا ہے۔ یا اگر یہ تمام باتیں صحیح ہیں اور جناب علی کی خاموش نگاہوں کے سامنے یہ سب کچھ ہوتا رہا، تو پھر جناب علی کی شجاعت و بہادری، افضیلت و برتری کے وہ تمام افسانے فرضی ماننے پڑینگے جن کا ڈھنڈورا شیعہ مجتہدین پیٹتے پھرتے ہیں۔

اب آپ کا ایمان جس کی اجازت دے وہ راہ اختیار کیجئے یعنی یا تو جناب علی کی شجاعت و عظمت، بزرگی و برتری کی راہ اختیار کرکے انکی شان کو اونچا کیجئے اور صحابہ رسول کو ان تمام فرضی مظالم سے بری جان کر ان کے ساتھ حسن ظنی رکھ کر صلح و اطمینان سے زندگی گذاریئے جس طرح جناب علی اپنی خلافت سے پہلے تقریباً ۲۴ سال تک ان مسکین کے ساتھ خوش خوش [illegible] کے ساتھ رہے

# متفرقات

**معاونین توجہ فرمائیں | اخبار "اہلحدیث" کی توسیع**

اشاعت کے لئے ناظرین و معاونین حضرات کی خدمتمیں بارہا اپیل کی گئی ہے کہ اخبار کی زندگی خریداروں پر منحصر ہوتی ہے ۔ اگر خریداری میں اضافہ ہوتا رہے تو اخباری اخراجات بھی بخوبی ادا ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے شیدائیان تبلیغ توحید و سنت کو "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت میں کما حقہ کوشش کرکے اپنی تبلیغی ہمدردی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ سال بھر میں دو چار نئے خریدار بنا دینے کوئی اہم امر نہیں ہے۔

لہذا ہمدرد خواہان کو چاہیئے کہ موجودہ حالت کا احساس کرتے ہوئے اخبار کی اشاعت کو بڑھائیں۔ جس کی آسان صورت صرف یہی ہے کہ ہر بہی خواہ بلکہ ہر خریدار ایک ایک نیا خریدار بنائے۔

**شکریہ** | ماہ جون میں مولوی عبداللہ صاحب ثانی اور ایس۔ ڈی بھائی میاں صاحب رنگونی نے ایک ایک نیا خریدار بنا کر ان کی قیمت وصول کر کے دفتر میں بھجوادی جزاھما اللہ احسن الجزاء۔

**وی پی بھیجے گئے** | ماہ جون میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم تھی ان کو "اہلحدیث" ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء میں اطلاع دی گئی تھی ۔ ایک ماہ سے زائد عرصہ انتظار کرنے کے بعد مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اہلحدیث بذریعہ وی پی بھیجا گیا ہے ۔ کیونکہ ان حضرات کی طرف ۳۰۔ جون تک قیمت اخبار وصول نہیں ہوئی تھی نہ ہی انکار وغیرہ کی اطلاع ملی ۔ اب اگر یہ حضرات وی پی وصول کرنے کی بجائے کسی وجہ سے واپس کر دیں تو اس سے بڑھ کر دفتر کو نقصان پہنچانے کی اور کونسی صورت باقی رہ جائیگی ۔ پھر تلافی کے لئے ان کو اخبار جاری رکھنے کے لئے قیمت اخبار کے علاوہ مزید پانچ آنہ خرچہ وی پی بھی بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہئے ۔

[illegible] ۔ ۱۹۵۰ ۔ [illegible]

۴۲۰۳ ۔ [illegible] ۹۳۳۹

۶۴۹۳ ۔ ۷۷۲۷۷ ۔ ۹۹۰۹ ۔ ۱۰۳۰۴

۱۰۳۴۹ ۔ ۱۰۹۲۸ ۔ ۱۰۹۹۵ ۔ ۱۰۹۴۹

۱۰۹۵۲ ۔ ۱۰۹۶۱ ۔ ۱۱۱۸۴ ۔ ۱۱۳۱۴

۱۱۳۸۹ ۔ ۱۲۱۸۴ ۔ ۱۲۱۹۰ ۔ ۱۲۲۴۴

۱۲۳۷۵ ۔ ۱۲۳۸۸ ۔ ۱۲۳۹۸ ۔ ۱۲۳۹۴

۱۲۴۰۰۔

## جدید تالیف مفید

امت مرزائیہ کے ساتھ ہر طرح سے گفتگو ہوئی۔ قرآن سے، حدیث سے، خود الہامات مرزا سے ۔ یہ سب طریق مفید ہوئے ۔ مگر یہ تیسرا سلسلہ جدید ہے جس کا نام ہے

## مکالمہ احمدیہ

اس میں ان کے باہمی اختلافی مضامین پر دونوں جماعتوں کی تحریریں انہی کے الفاظ میں دکھائی گئی ہیں ۔ اس کا پہلا نمبر چھپ گیا ہے ۔ گذشتہ سنین میں ان دونو گروہوں (قادیانی اور لاہوری) میں تحریک ہوئی تھی کہ اپنا اختلاف رفع کرنے کو فیصلہ کن مناظرہ کریں ۔ یہ تجویز کیسی آسان اور خوشگوار تھی مگر فریقین کی مصلحت سے یہ تجویز خود ایک طویل بحث بن گئی ۔ اس پر فریقین کے جو لمبے لمبے مضامین نکلے وہ بہت ہی دلفریب ہیں ۔ اس کے بعد دوسرے نمبر کے مضامین بھی شائع ہونگے ۔ قیمت نمبر اول پانچ آنہ

**نوٹ** | ایک نسخہ طلب کرنے کیلئے ۶ ، کے ٹکٹ بھیجکر بذریعہ پیڈ پیکٹ منگالیں ۔ تین نسخوں سے کم وی پی نہیں بھیجا جائیگا

پتہ :۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

**مفلس خانہ** | خاکسار غریب طالب علم ہے ۔ اخبار "اہلحدیث" کا شائق ہے ۔ قیمت نقد ارسال نہیں کرسکتا کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کیلئے اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔ محمد یونس متعلم مدرسہ دار السلام مسجد قاضیاں بٹالہ ضلع گورداسپور

**خوشخبری** | ہمارے مقدمہ آمین بالجہر میں جس شیخ کا فیصلہ [illegible] اہلحدیث کے حق میں ہوا تھا اس کی اپیل [illegible] کی حنفی جماعت نے کی تھی ۱۳۰۰ جون کو [illegible] کی کونسل سے خارج کر دی گئی ہے اور [illegible] اہلحدیث ماتحت عدالت کے فیصلہ کو بحال رکھا گیا ہے ۔ خدا کا شکر ہے اور ناظرین کی دعاؤں کا اثر ہے ۔ جماعت تلملام ان کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے [illegible] پیش کرائے اور ہر طرح کوشش فرما کر رہنمائی فرمائی ۔

**تصحیح** | اخبار "اہلحدیث" ۱۴۔ اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۲ سطر ۱۲ پر ہمارے مقدمہ کی بابت یہ چھپا ہے کہ :

"ہم ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مالی امداد کی ہے ۔"

یہ غلط چھپا ہے ۔ آج تک ہم کو کسی جگہ سے مالی امداد نہیں ملی ہے ۔ البتہ قانونی تحریری راہ نمائی جن جن مخلصین جماعت نے امداد فرمائی ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔

(عبد الغنی اینڈ برادرس ناظم انجمن اہل حدیث رتلام)

**توجہ فرمائیے** | دفتر اہلحدیث کے ماتحت اشاعت فنڈ اور غریب فنڈ عرصہ سے قائم ہیں ۔ جن کی آمد و خرچ کا حساب اہلحدیث میں بھی شائع ہوتا رہتا ہے ۔ اصحاب خیر اور دیگر حضرات کو جہاں تک ممکن ہو سکے ان کی مالی امداد کرنی چاہئے ۔

**مضامین آمدہ** | ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی ۔ پنڈت آتمانند صاحب ۔ محمد عبد التواب صاحب ۔ ابو محمد صاحب ۔ سلیمان داؤد جی ۔ منشی کرامت اللہ صاحب ۔ مولوی محمد داؤد صاحب قصوری ۔

**حساب دوستاں** | گذشتہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے ناظرین اس کو ایک بار ضرور ملاحظہ کرکے قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجیں ۔ اگر خریداری سے بھی انکار ہو تو بھی بہت جلد اطلاع دیں ۔

**جلد یا نقل** | حسب دستور قیمت اخبار [illegible] صاف کر دیں ۔ ورنہ [illegible] فضول خرچی ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر [illegible]

[illegible]

# ملکی مطلع

## امرتسر اور یورپ پر سیاہ بادل محیط ہیں

ناظرین ان دو مقاموں پر بادلوں کے محیط ہونے کی خبر پڑھ کر گھبرائیں نہیں۔ ان کا احاطہ مختلف قسم کا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

آج ۲۔ جولائی کو امرتسر میں خوب بادل ہوئی ہے اور آسمان پر بادل محیط ہیں۔ آج ہی یہ خبر بھی آئی ہے کہ یورپ پر جنگ کے بادل محیط ہو رہے ہیں۔ ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں لکھا تھا کہ یورپ کی خبروں میں جو آجکل تیزی نہیں ہے اس کی مثال بالکل وہی ہے کہ آندھی سے پہلے ہوا بند ہو جاتی ہے۔ آخر وہی ہوا جو ہم نے کہا تھا۔ چنانچہ اس ہفتے گرم گرم خبریں آنے لگی ہیں۔ خبروں میں گرمی یہاں تک ہے کہ خطرہ ہے کہ شاید یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک طبل جنگ پر چوٹ پڑ جائے۔

آج تک گورنمنٹ برطانیہ نے اپنی شرافت اور امن پسندی کا کافی ثبوت دیا۔ دشمنوں کے منہ میں لقمہ بھی ٹھونسا۔ گو اپنے دسترخوان سے نہیں بلکہ حلوائی کی دوکان سے دیا۔ ہم نے ابھی دنوں یہ رائے ظاہر کر دی تھی کہ جرمنی کا ڈکٹیٹر شیخ سعدی مرحوم کے فلسفہ پر عمل پیرا ہے۔ جس کا ایک اصول ہے کہ یک را بگیر دوم را دعویٰ دار۔ یعنی ایک چیز کو لے کر دوسری کا تقاضا کرتا ہے۔ ہم نے یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ دشمن کے ارادے بہت دور تک وسیع ہیں۔ یہ ممالک مقبوضہ کا مطالبہ کریگا بلکہ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۳۹ء تک کے حاصل منافع کا مطالبہ کریگا۔ ہم نے یہ بات بار بار ظاہر کی ہے کہ انصرمت سیاسی انتہا نہیں ہے مگر [illegible] [illegible]

[illegible]

تو ہم یورپ کے قصے ہیں جو یہ دورانے کا تعلق [illegible] وہ یاجوج ماجوج ہیں۔ خرمات الحربی [illegible] معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان میں [illegible] کی طرف ہی دور اندیشی کریں تو ان کا نہم [illegible] پر پہنچ جائے مگر یورپین اقوام کی چالوں کو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ ہاں یورپین قومیں آپس میں ایک دوسرے کو خوب جانتی ہیں کہ ان کے وعدے کہاں تک قابل اعتبار ہیں۔ اس ہفتے جو شورش اٹھی ہے وہ ڈینزگ کے متعلق ہے۔ ڈینزگ پولینڈ کے ماتحت ایک مشہور شہر ہے جو گذشتہ جنگ یورپ کے بعد جرمنی سے چھین کر پولینڈ کو دیا گیا تھا یہ خبر متواتر آئی ہے کہ جرمن فوج ڈینزگ پہنچ گئی ہے ادھر پولینڈ کے ساتھ حکومت برطانیہ اور فرانس کا وعدہ ہے کہ اس کے کسی علاقہ پر حملہ ہونے کی صورت میں اسکی مدد کی جائیگی۔ اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ شیر برطانیہ اپنے تیز ناخن نکالے۔ چنانچہ ریوٹر کے الفاظ یہ ہیں کہ

> برطانیہ اور فرانس دونوں نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ پولینڈ کے متعلق اپنی ذمہ واریوں کو بلا تامل پورا کرینگے۔ اس لئے اگر ڈینزگ کو جرمنی کے ساتھ ملحق کرنے کی کوشش کی گئی، اور موجودہ نظام کو درہم برہم کیا گیا تو اس کے نتائج نہایت ہی خطرناک ہونگے۔

لیکن ہمارے خیال میں ابھی کچھ وقت باقی ہے کہ برطانیہ اور فرانس اپنی شرافت کا مزید ثبوت دیں۔ اگرچہ برطانیہ کے ذمہ دار وزراء اپنی تقریروں میں بول اٹھے ہیں کہ اب پانی سر سے گزر گیا ہے ہم خاموش نہیں رہ سکتے تاہم ہمارا گمان ہے کہ برطانیہ اور فرانس مصلحت بینی کو ہاتھ سے نہیں دینگے۔

حکومت برطانیہ آجکل سخت مشکلات کے گرداب میں مبتلا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی روش میں تبدیلی نہیں کرتی۔ مثلاً فلسطین میں وہ اپنی پالیسی تبدیل نہیں کرتی۔ وزیرستان میں [illegible] [illegible] ممالک عربیہ کے ساتھ [illegible] پالیسی بہت [illegible] ہے۔ جس میں بہت کچھ اصلاح کی ضرورت [illegible]

[illegible]

سے ملاقات کر [illegible] اس کی [illegible] ظاہر نہیں ہوئی یقین کیا جاتا ہے کہ [illegible] تک عرب کے متعلق ہوگی بہرحال برطانیہ اس وقت جس کشمکش میں مبتلا ہے اس کے لئے بہت بڑے تدبر کی ضرورت ہے۔ اگر اس کی تمام تر چالیں پر ہوگی تو کامیابی سے محروم ہے۔

---

## امرتسر کی سڑکوں کی حالت

### قابل توجہ وزیر بلدیات پنجاب

امرتسر میں مسافروں کی آمد و رفت اور تانگوں، سائیکلوں وغیرہ کی کثرت سے بازاروں میں چلنے والوں کی ناک میں دم آجاتا ہے۔ بوڑھے، بچے، عورتیں چلتے رک جاتی ہیں۔ تانگوں کے اچانک سر پر پہنچ جانے سے بعض دفعہ نیچے آ جاتے ہیں۔ ہم نے کمیٹی کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ تانگوں اور موٹروں کی آمد و رفت کے راستے الگ الگ کر دئیے جائیں۔ مگر ابھی تک صرف ہال بازار میں اس پر عمل ہوا ہے۔

ہمارے محلہ میں جو نیا دروازہ کھلا ہے اس کی وجہ سے تانگوں اور موٹروں کی آمد و رفت بڑھ گئی ہے۔ بازار تنگ ہے۔ ہم نے کئی دفعہ اخبار میں لکھا اور ذمہ دار ممبروں سے زبانی بھی ذکر کیا مگر اثر کچھ نہیں ہوا۔ راستوں کی تعیین اگر کمیٹی کے اختیار میں نہیں ہے، تو رپورٹ کرنے سے اس کی اجازت مل سکتی ہے۔ اس کے دیر کرنے سے ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ آپس کے جھگڑوں سے فارغ نہیں ہے۔ آج تک تو ہم کمیٹی کو مخاطب کرتے رہے۔ لیکن اب ہم وزیر صاحب بلدیات کو توجہ دلاتے ہیں کہ جہاں تک جلد ممکن ہو سکے آپ ہماری تکلیف کو رفع فرما کر اہل شہر کو شکریہ کا موقع دیں ؛

---

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ نیمی صدی میں ہاتھ دھلی [illegible] اسلامی [illegible] کا اصلی [illegible] مستقبل پر نظر [illegible]

قیمت عمر۔ [illegible] [illegible]

## جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی سرگرمیاں

### بریلوی گروہ علاقہ فتح گڈھ میں

۲۴،۲۳،۲۵ جون ۱۹۳۹ء کو موضع گھنئے کے بانگر میں بریلوی احناف کا جلسہ ہوا۔ جس میں جماعت اہل حدیث کے خلاف زہر اگلا گیا۔ مگر سائل کو کوئی بات پوچھنے کی قطعاً ممانعت تھی۔ چنانچہ ایک زودار ونے کچھ پوچھا تو اس کو اٹھا کر جلسہ سے باہر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد ۲۷،۲۸ جون کو فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں پہنچا۔ جس میں مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی معہ پسر خود مولوی بشیر صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب سیالکوٹی معہ پدر خود مولوی نور الحسن صاحب۔ مولوی مسعود البزاروی مولوی عبد الغفور صاحب ہزاروی۔ علی اکبر شاہ صاحب خلف پیر جماعت علی ثانی علی پوری وغیرہ شریک تھے۔ اس جلسہ میں کیا ہوا۔ اہل حدیث بزرگان کی توہین خصوصاً حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کو تو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ اثنائے تقاریر میں بعض جوشیلے واعظوں نے یہ بڑ بھی ہانکی کہ ہمارے مقابلہ میں بغرض مناظرہ جس اہل حدیث عالم کو چاہو لے آؤ۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کوئی اہل حدیث عالم ہمارے سامنے نہ آئے گا! جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی شاخ فتحگڈھ میں موجود ہے۔ اس کی طرف سے مرکز میں اطلاع دی گئی اور امرتسر سے مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی، مولوی محمد عبد اللہ صاحب معمار ان کے خلاف توقع پہنچ گئے اور تصفیہ شرائط کے لئے آدمی بھیجدئیے گئے۔ چنانچہ شروط طے ہوئیں اور جماعت اہل حدیث مع اپنے علماء کے ان کے جلسہ گاہ پر پہنچ گئے۔ مگر بریلوی جماعت نے بہانہ تراشا کہ ہمیں فساد کا اندیشہ ہے۔ اور اس مطلب کے لئے سب انسپکٹر پولیس نے جماعت اہل حدیث کے ذمہ دار اصحاب سے کہا کہ اب مناظرہ نہ ہو، صبح کرلیں۔ چنانچہ انہوں نے منظور کر لیا۔

صبح ہوتے ہی پیغام پر پیغام بھیجے گئے۔ مگر بریلوی گروپ کی طرف سے یہی صدا آتی رہی کہ ہمیں خطرہ ہے۔ یہ بھی کہا کہ ہم مولوی عبد اللہ ثانی سے مناظرہ نہیں کریں گے مولوی ثناء اللہ صاحب کو لاویں۔ ہماری جماعت کی طرف سے کہا گیا کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کو لے آؤ تو ہم حضرت مولانا کو تکلیف دیتے ہیں۔ آخر آستانہ پولیس پر جبہ سائی کی گئی۔ وہاں سے پھر تھانہ دار صاحب نے ذمہ دار لوگوں کو بلا کر کہا کہ فریق ثانی (بریلوی) کہتے ہیں کہ پیغام آتے ہیں، رقعے آتے ہیں جماعت اہل حدیث فساد پر آمادہ ہے۔ تھانہ دار صاحب نے مشورہ دیا کہ جماعت اہل حدیث کو چاہئے کہ وہ تعاقب چھوڑ دے۔ اسی اثناء میں بریلوی جماعت کے تمام علماء زبان حال سے یہ شعر پڑھتے ہوئے شہر کے باہر باہر سٹیشن کو روانہ ہوگئے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچہ سے ہم نکلے

راقم:۔ (مولوی) صدر الدین سفیر مدرسہ غزنویہ امرتسر ساکن گھنئے کے بانگر متصل فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

---

## وزیرستان میں کیا ہو رہا ہے

### ہماری سمجھ سے بالاتر ہے

انگریزی حکومت جس قدر شہزور ہے کسی سے مخفی نہیں۔ اور اس کے مقابلے وزیریوں کی کمزوری بھی کسی پر پوشیدہ نہیں۔ خاصکر آجکل کے اسلحہ جنگ ان کے پاس کہاں۔ مگر واقعات جو سوئی کے ناکے سے گذر کر اخبارات کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) میر علی کیمپ نارتھ وزیرستان کی تازہ ترین خبر مظہر ہے کہ قبائلی لشکر کل دوپہر کو آیا۔ اور کیمپ کے باہر سے ۳۸ اونٹ لے گیا۔ تمام افواج منہ دیکھتی رہ گئیں۔ مگر کسی نے بھی ان کا تعاقب کرنا مناسب نہ سمجھا نیز ایک اطلاع یہ بھی ملی ہے کہ ودشل کے نزدیک سرکاری افواج اور قبائلی لشکر میں مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر چلتے تک گولی چلتی رہی۔ مگر بعد میں تلوار دن تک نوبت پہنچی۔ ہر دو اطراف کا کافی نقصان ہوا ہے۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

ٹل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بعض قبائلی لشکر نے زیر کمان گل گوجر [illegible] ڈالدئیے۔ اور ساتھ ہی ٹیلیفون کی تاریں بھی کاٹ دیں متعدد تار برقی کے کھمبے بھی اکھیڑ [illegible] میں پھینک دئیے۔ جس کی وجہ سے فوجوں [illegible] کا سامنا ہوا۔ اور تمام کام وائرلیس سے لینا پڑا۔ (پرتاپ لاہور صفحہ ۲ جولائی ۱۹۳۹ء)

(۲) ساؤتھ وزیرستان بھروکی کے قریب ایک لاری کو جو کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے وانا جارہی تھی۔ راستہ میں سروکئی کے قریب وزیری ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ لاری پر ایک ہندو دکاندار کا مال تھا۔ جس کی مالیت دو ہزار کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ ڈاکو دو ہندوؤں کو بھی پکڑ کر لے گئے۔ جو کہ اس لاری پر سوار ہو کر وانا جارہے تھے۔ گل امام سے ڈاکوؤں کے غلے سے لدے ہوئے ۹ اونٹوں کے لے جانے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ دوپہر کے وقت ایک ساہوکار کے ۹ غلے سے لدے ہوئے اونٹ موضع ابزر سے گل امام کی طرف آرہے تھے کہ ڈاکو پکڑ کر انہیں اپنے ہمراہ لے گئے۔ ڈاکو بھٹنی قبیلہ سے بیان کئے جاتے ہیں۔" (پرتاپ لاہور صفحہ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۹ء)

---

## سرکاری اعلان

### کھانڈ کے کارخانوں کو تنبیہ

تمام شوگر فیکٹریوں اور شوگر ملوں کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے کہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایسے ادارے شوگر پروڈکشن رولز ۱۹۳۹ء کے مطابق اعداد و شمار پیش کرنے میں کوتاہی کریں۔ تو وہ زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ہونگے اور ان پر آئندہ مقدمہ چلایا جائیگا۔ ڈائرکٹر امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹیکنالوجی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف وائس چیئرمین امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کی منظوری کے بعد استغاثہ دائر کریں۔

ڈائرکٹر صاحب موصوف کو [illegible] جرم پر عمل کی تنبیہ کی [illegible]

## مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ؎ - آدھ پاؤ ؎ - پاؤ بھر ؎ مع محصولڈاک
ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ ہانگ کانگ سے ایک
کی قیمت مع محصول ڈاک ؎ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔
نہ ہی ایک پاؤ سے کم دواء کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

## تازہ شہادتیں

جناب عبد الرزاق و مسکین صاحبان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور۔
"ہم نے کئی بار مومیائی مختلف پتہ سے منگائی ہے مفید ثابت
ہوئی۔ براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی عبد العزیز عبد الرحیم
صاحبان کے نام جلد ارسال فرمائیں" (۲۷ مئی ۱۹۳۶ء)
جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سیدپوری
"قبل ازیں مومیائی ایک دفعہ منگا چکا ہوں۔ فضل ایزدی
تجربہ سے بار ہا ثابت ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مومیائی
ایک نعمت عظمیٰ ہے ... خوش نصیب اور جوان ...
... ایک ... خوازی ...
... ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء
[illegible]

## بہار شباب

جو مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب دہلوی کی
تصنیف کا ترجمہ ہے۔ جس میں ان کی مجربات اور ایسے
علمی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے
صحت ہمیشہ درست، اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی
ہے۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے
خاندان میں سینہ بہ سینہ چلے آتے تھے۔ نہایت فیاضی سے
درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ؎۔ رعایتی قیمت ؎
پتہ:- منیجر نور فارمیسی۔ بازار ٹوکریاں امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۹/

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ؎

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب حسان غزنوی
مالکان کارخانہ تبلیغ الاسلام امرتسر

## پتھری توڑ

کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے راستہ
نکلتی ہے ... نسخہ ... شہرت حاصل کر چکا ہے
... قیمت ... روپے۔ رعایتی قیمت ...
... منیجر ...
... [illegible]

## مفت ۱۱/

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب
نمونہ محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے
ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمالیجئے۔
پتہ:- منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ
ہمدرد وطن۔ فتح آباد۔ ضلع حصار پنجاب

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

## فلیویا امساک رجسٹرڈ ۱۱/

رجسٹری و امتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ
بوڑھا ہو یا جوان قضائے حاجت ...... کے بغیر نہیں
رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔
ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد ممسک ہے۔ سرعت۔
احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ؎
پتہ:- فلیویا کیمیکل ورکس ۲۵ فریدکوٹ (پنجاب)

## زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات
مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔
ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات
بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ
کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں
تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ
ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ
ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے
اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری
ہے ... ضخامت ... صفحات
مع ... کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ
اصل قیمت ؎ روپے ... رعایتی ... روپے ...
پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

# تفاسیر اربعہ ثنائیہ

مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

## تفسیر ثنائی اُردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی وشان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت رعایتی فی جلد ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل سٹ خریدنے والوں سے صرف عللہ روپیہ

## تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری وباطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی اس کی شہرت ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے ہر آئت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آئت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت وطباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ ہر اہل حدیث کو ضرور پڑھنی چاہئے۔ بلکہ ہر اہل حدیث گھر میں ہونی چاہئے۔ اصل قیمت للعہ روپیہ۔ رعایتی سے روپیہ

## بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی وبیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے شروع میں علم معانی وبیان کی اصطلاحات درج کرکے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ وسورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۰ر

## تفسیر بالرائے

(بزبان اُردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اُردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً بیان للناس (مترجم)، بیان القرآن لاہوری۔ چکڑالوی مرزائی حاشیہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید وشنید ہے۔ مولانا صاحب کی بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

## الترغیب والترہیب

مصنفہ امام عبد العظیم منذری۔ ہر شروع [illegible] ترغیب [illegible] مرفوع احادیث ذکر ان کے ثواب وعذاب کی تشریح [illegible] ہے۔ [illegible] کر عمل کرنا چاہئے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible]

## تفسیر [illegible]

[illegible] ابراہیم صاحب [illegible] سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ کاغذ اعلیٰ قسم۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۸۰۰ صفحات قیمت بے جلد سے۔ مجلد ۸ر۔

## بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس کتاب میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کرکے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری۔ سحر، طلسم وکرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت مفید ہے منگوا کر لطف اٹھائیں۔ قیمت عہ

## العقل والنقل

مؤلفہ مولوی شبیر صاحب دیوبندی جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

## کائنات روحانی

قرآن حکیم کا انسان کی روحانی منزلیات کو پورا کرنے کا ثبوت بدلائل دیا ہے۔ قیمت ۵ر

## وحی اور اس کی عظمت

وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔ قیمت ۲ر

## تعلیمات اسلام

مؤلفہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی مرحوم۔ جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے۔ مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

## [illegible] المسلمین

مسلمانوں [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

ahmadimuslim.de

# کتب تردید مرزائی مشن

**محمدیہ پاکٹ بک** جلد۔ مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اُردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ پہلا اڈیشن بہت جلد فروخت ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہوا ہے۔ اب اس کی شہرت بہت ہو گئی ہے سکا غذ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ہے۔ رعائتی قیمت عہ

**کفریات مرزا** از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب وغریب مواد جمع کیا گیا ہے۔ پڑھنے والا سمجھ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے کلام میں کس قدر اختلاف پایا جاتا ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ رعائتی قیمت ۸ر

**مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل** مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب وغریب مغالطات، الہامات اور متناقض ومتخالف بیانات کا انکشاف کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

**عالم کباب مرزا** از مؤلف موصوف۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہام "عالم کباب" کے متعلق مرزا صاحب کی عجیب وغریب تشریح بتا کر اس کو غلط ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ مرزا صاحب نے کس طرح مختلف مقامات پر اس الہام کو چسپاں کیا ہے۔ قیمت ۱ر

**نشان حج اور مرزا** مولفہ حکیم عبد الرحمٰن صاحب ساکن تیجہ کلاں۔ احادیث میں ہے کہ مسیح موعود ضرور حج کریگا۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی حج سے محروم رہے تھے اس لئے وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ مرزائی لوگ جو مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کے متعلق بورکیک تاویلات سے کام لیا کرتے ہیں اس کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

**ائمہ تلبیس** مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری۔ "ائمہ تلبیس" کی دو حیثیتیں ہیں۔ اوّل علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے جس میں تار[illegible]یان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے [illegible] س پر بجا فخر ہونا چاہئے۔ عصر حاضر میں [illegible] کے دعوے کر کے عوام کو لوٹنا معاش ہو گیا ہے [illegible]ت دیدہ، کشائندہ اور بصیرت افروز ثابت [illegible] کے مفصل حالات دلچسپ پیرایہ میں بیان

کئے ہیں۔ ملک کے مشہور جرائد اور اکابرین ملت نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ ایک ضخیم کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

**رئیس قادیان** از مولف صاحب موصوف۔ مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات از پیدائش تا وفات جدید طرز پر لکھے ہیں۔ ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے۔ جب تک کتاب شروع کر کے پوری پڑھ نہ لیں چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ساتھ ہی مرزا صاحب کے الہامات و دعاوی کی بھی بدلائل تردید کی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت کاغذ ڈمی ۱۲ر۔ کاغذ سپریا مپوری ۱۴ر

**مغلظات مرزا** مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیاں ردیف وار مع مفصل حوالہ مندرج ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جو اپنے آپ کو مجدد وقت، مہدی، مسیح، بلکہ نبی کے القاب سے ملقب فرماتے تھے۔ ان کا طرز کلام کس طرح کا تھا۔ قیمت ۵ر

---

## دیگر تصنیفات

**جمع القرآن والحدیث** مصنفہ مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کب یکجا جمع کی گئیں، کب ان کی کتابت ہوئی۔ اس کا مفصل ذکر اس کتاب میں موجود ہے۔ منکرین حدیث سب سے بڑا اعتراض زمانہ نبوی میں کتابت حدیث کے نہ ہونے کا کیا کرتے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

**عرب کا چاند** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آپ نے آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی جو غالباً تمام مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہونگی۔ مگر کتاب مذکورہ ایک معزز غیر مسلم جناب سوامی لکشمن جی مہاراج کے خیالات کا مرقع ہے جو آپ پیغمبر اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور صلعم کی پیدائش سے لیکر وصال شریف تک تمام واقعات درج کئے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ کتاب تقریباً ساڑھے چار سو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

**آئینہ مذاہب امامیہ** ترجمہ اُردو۔ تحفہ اثنا عشریہ۔ مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد و اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں تھی مگر اُردو خواں ناظرین کے لئے اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ شیعہ مذہب کے تمام دلائل کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت تین روپے

نوٹ: محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

(۲۰۹)

ahmadimuslim.de

## ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

احباب کو یاد ہوگا کہ مارچ ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پچاس سالہ جوبلی علیگڑھ میں منائی گئی جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں جماعت اہل حدیث نے علم وفن کی جو خدمات کی ہیں اس کا دلچسپ تذکرہ ہے قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جناب ابن حجر [illegible] جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ سے اور عروج کا

## تراجم علمائے حدیث ہند

۲۔سو اشخاص کا ... برسوں کی کاوشوں کا، جانکاہ محنتوں کا، ان تھک کوششوں کا، وقت کی بہت بڑی قربانی کا، پھر سینکڑوں سکے خرچ کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بعد والوں کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ثواب کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علماء کے حالات زندگی جمع کر دیئے۔ اس [illegible] علمائے اہل حدیث دہلی کی سوانحعمریاں ہیں۔ مرحومین کی

## خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینی چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح وبہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و بہبود کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے۔ گھر والوں، [illegible] پھر ان باتوں پر عمل کیجئے جو اس کتاب میں بتلائی ہیں۔ قیمت ۸/

---

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی، لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگ دار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

---

ایک اور تازہ تصنیف

## خطبات مسلمان

جو قاضی [illegible] صاحب [illegible] العالمین کے حسب ذیل دس معرکۃ الآراء مضامین [illegible] کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ (۳) [illegible] الاسلام [illegible] اسلام۔ (۵) فضائل اسلام۔ (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کانفرنس آگرہ۔ (۷) [illegible] مسلم یعنی خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ۔ (۸) [illegible] اہل حدیث۔ (۹) فرائض اہل حدیث۔ (۱۰) اصول تبلیغ۔

۲۰×۲۶/۸ کے ۲۰۰ صفحات۔ کاغذ اعلیٰ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ باوجود ان تمام ظاہری وباطنی خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

---

حضرت سیدنا محمد اسماعیل شہید ؒ سے ... مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ سے الیٰ ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ صفحات ۲۰۸۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸/

اور موجودین کی بھی۔ تاریخ [illegible] کے پہلے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس [illegible] سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں [illegible] پڑھتا جائے۔ انداز بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے [illegible] کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور محنت اور [illegible] رسائی کرکے مولانا نے [illegible] اہل حدیث پر [illegible] ہے اور دین خدا کی [illegible] صفحات [illegible]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل

## اسد اللہ

سوانحعمری۔ اس میں آپ کے عہد کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ اور دیگر اہم واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸/

منگوانے کا پتہ } دفتر اہلحدیث امرتسر

---

## اسلامی توحید

غیر پرستی، توحید، ماتم اور گریہ وزاری کی [illegible] امام حسینؓ کی شہادت کے متعلق رد [illegible] کا مکمل جواب [illegible]

رجسٹرڈ ایل ۱۸۳۶

جلد اول نمبر ۲۵۲۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔


بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۷

# اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفٰی بر جان مسلم داشتن

تارکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء


## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۶ سے

عام خریداران سے ۶ عہ

" " ششماہی ۳ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ ر

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

National Muslim University — کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

## فہرست مضامین


نظم (یاد ماضی) - - - - - صفحہ ۱

انتخاب الاخبار - - - - - - صفحہ ۲

خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - صفحہ ۳

کیا مرزا صاحب نے اسلامی دنیا میں کوئی نمایاں کام کیا صفحہ ۵

کیا مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا صفحہ ۶

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین - صفحہ ۸

تذکرہ علیہ صلٰوۃ کفار کی زکوٰۃ - - صفحہ ۹

[illegible] - صفحہ ۱۰

[illegible] - - صفحہ ۱۱

[illegible] - - - صفحہ ۱۲

[illegible] - - - - صفحہ ۱۳

[illegible] - متفرقات - - صفحہ ۱۴

[illegible] - اشتہارات - صفحہ ۱۵


## یادِ ماضی

(از ابو الحازق محمد حبیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری)

کبھی تجھ سے لیا کرتی تھی دنیا درس بیداری
مگر ہے خود تجھی پر آج اک خواب گراں طاری

کبھی دل میں زمانے کے اے مسلم تری ہیبت تھی
تیری طاقت کا سکہ رہتا تھا چاروں طرف جاری

رگ مسلم میں جب خون حمیت جوش کھاتا تھا
صف اعدا مے دین میں پڑ جاتا تھا اک تہلکہ جاری

شراب معرفت رہتا تھا تیرے ساغر دل میں
مے عرفان وحدت سے تھا تجھ پر وجد سا طاری

جہاں میں ہو کے تو آیا تھا اک پتلا اخوت کا
ترے اخلاق تھے اچھے تری ہر بات تھی پیاری

[illegible]
کہ تھی ہر اقلیم میں تیری ہی اے مسلم [illegible]

[illegible]
کہ خود بربادی اپنے ہی ہاتھوں سلطنت ساری

[illegible]
غلامی کا پہن کر طوق کرلی زندگی بھاری

مگر وقت آ گیا اب چونک [illegible] خواب غفلت سے
[illegible] اے مسلم [illegible]

[illegible] کی تمنا ہے دل میں [illegible]

مسلمانوں سے [illegible]

# انتخاب الاخبار

منتخبہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء

—— امرتسر میں کل (۹ جولائی) کو بارش ہونے سے ہوا مرطوب ہوگئی ہے۔ ناظرین مزید بارش کیلئے دعا کریں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب میونسپل کمیٹی امرتسر کی نشستیں بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسوقت ۳۱ ممبر ہیں آیندہ ۴۳ ہونگے۔ جس میں پچاس فیصدی مسلمان اور باقی دیگر اقوام کے ہونگے۔ ہندو اسکے خلاف ابھی سے پروٹسٹ کے طور پر جلسے کر رہے ہیں۔

—— حکومت پنجاب نے قانون ساہوکارہ یکم جولائی سے نافذ کردیا ہے جس کی رو سے کوئی ساہوکار بغیر اپنا نام رجسٹرڈ کرائے ساہوکارہ نہیں کرسکیگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ایک بل تیار کر رہی ہے۔ جس کی رو سے اتوار کو اور جس روز بنکوں میں تعطیل ہو صوبہ بھر میں کوئی کاروبار نہیں ہوسکیگا۔ شہروں اور قصبوں کی دکانیں بھی بند رہیں گی۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ ویرکہ ضلع امرتسر کے قریب ڈیزل کار کو الٹنے کے لئے ریلوے لائن پر بھاری لکڑی رکھ دی گئی۔ ڈرائیور نے دور سے دیکھ کر کار روک لی۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— شملہ۔ وزیرستان کے مسعودوں کو علاقہ خالی کردینے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ انکو نوٹس دیئے گئے تھے کہ چونکہ وہ ڈاکوؤں کو پناہ دیتے ہیں۔ لہٰذا اس جرم کی پاداش میں وہ علاقہ خالی کردیں ورنہ بمباری کی جائے گی۔

—— حکومت آسام نے ڈگبوئی کی ہڑتال کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کردی ہے۔ یہ کمیٹی ڈگبوئی میں [illegible] اور آیندہ اس قسم کی ہڑتالوں کے سدباب کے ذرائع پر غور کریگی۔

—— آگرہ کی خبر ہے کہ مولانا احمد سعید ناظم جمعیۃ العلما ہند اور مولوی عبدالحنان صاحب لاہوری کو حکام نے تحریک مدح صحابہ کے سلسلے میں گرفتار کرلیا ہے۔

—— یوپی میں بارش کی رکاوٹ اور گرمی کی شدت کے باعث ہیضہ شروع ہوگیا ہے۔

—— پنجاب اسمبلی کا آیندہ اجلاس غالباً اخیر اکتوبر یا شروع نومبر میں ہوگا۔

—— لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے۔

—— ہز ایکسی لنسی گورنر یوپی نے لکھنؤ میں حکم امتناعی کی میعاد دو ماہ کے لئے بڑھا دی ہے۔

—— ہندوستان کی آیندہ مردم شماری ۱۹۴۱ء میں ہوگی۔ غالباً مارچ ۱۹۴۰ء میں کام شروع کردیا جائیگا۔

—— حکومت یوپی نے صنعت شیشہ گری کو فروغ دینے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی منظوری دیدی ہے۔

—— پسرور ضلع سیالکوٹ میں تین بھائیوں نے چوتھے بھائی کی جائداد پر قبضہ کرنے کے لئے اس کے چھوٹے بچے کو مٹکے میں بند کرکے جلتے آوے میں ڈالدیا پولیس نے سراغ ملنے پر مٹکا نکلوایا تو بچہ بیہوش پایا گیا۔

—— گورنمنٹ بمبئی کے زیر اہتمام ایک کمپنی دو کروڑ کے سرمایہ سے ہندوستان میں موٹر سازی کا کارخانہ شروع کرنے والی ہے۔

—— شاہ البانیہ نے مستقل طور پر ترکی میں رہائش اختیار کرلی ہے۔

—— ہر ہٹلر نے ایک ہزار یہودیوں کو جہاز میں سوار کراکر اپنے ملک سے روانہ کردیا تھا کہ وہ کہیں اور جگہ چلے جائیں۔ کئی سال تک یہ جہاز آوارہ پھرتا رہا۔ کسی ملک نے ان کو اپنے ہاں پناہ نہیں دی۔ آخرکار بلجیئم نے دو سو یہود کو اپنے ہاں جگہ دی ہے۔ اسکی دیکھا دیکھی فرانس اور برطانیہ نے بھی کچھ یہود کو اپنے ہاں رہنے کی جگہ دی ہے۔

—— جب سے جرمنی رومانی معاہدہ ہوا ہے۔ رومانیہ میں جرمنی کا تسلط روز بروز مضبوط ہو رہا ہے۔

—— جرمنی نے ڈینزگ پر حملہ کرنے کی تیاریاں مکمل کر رکھی ہیں۔ ہزارہا فوج پولینڈ کی مختلف سرحدوں پر ڈیرا جمائے بیٹھی ہے۔

—— رپورٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنی خفیہ طور پر چین کو سامان جنگ بھیج رہا ہے۔

—— ترکی اور برطانوی معاہدہ ہوجانے سے جرمنی ترکی پر اظہار رنج کر رہا ہے۔ ترکی نے جرمنی کو جو اسلحہ جنگ کی تیاری کے لئے آرڈر دیا تھا جرمنی نے اسے روک دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب جرمنی ترکی مال کی درآمد کو بھی روک دیگا۔

—— لندن کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ نے بحری طاقت کو مستحکم بنانے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔

—— جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے میڈیکل ایسوسی ایشن قاہرہ کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے بارھویں میڈیکل کانفرنس آیندہ موسم حج میں جدہ میں منعقد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

## پنجاب میں شہد کی مکھیاں

گورنمنٹ بی فارم کترائن (کلو) میں شہد کی مکھیاں پالنے کی ترکیب سکھانے کے لئے دو ماہ کا کورس ۲۱۔ اگست ۱۹۳۹ء کو شروع ہوگا۔ جس میں صرف ۱۵ طلباء داخل کئے جائینگے اور ان طلبا کو ترجیح دیجائیگی جو صوبہ کے پہاڑی علاقوں میں شہد کی مکھیاں پالنے کا کام ایک صنعت کے طور پر جاری کرنے کے خواہشمند ہوں آٹھ جگہیں پنجاب کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین یا نامزدگان کے لئے مخصوص کی جائیں گی۔ کواپریٹو سوسائٹیوں کے باقاعدہ ارکان کو رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور کی معرفت درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔ غیر پنجابی طلباء کو اپنی درخواستیں اپنی مقامی حکومتوں یا درباروں کی معرفت حکومت پنجاب کے پاس بھجوانی چاہئیں جو پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کے پاس ۲۵ جولائی سے پہلے پہنچ سکیں۔ یہ تاریخ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ہے۔ کواپریٹو سوسائٹیز کے باقاعدہ ارکان سے اس کورس کی فیس پانچ روپے۔ باشندگان پنجاب سے دس روپے اور دیگر طلباء سے تیس روپے لی جائیگی۔ جو طلباء داخلہ کے لئے درخواستیں کریں وہ اس قابل ہونے چاہئیں کہ انگریزی یا کسی دیگر زبان میں ان لیکچروں کے نوٹ لے سکیں جو تعلیم کے دوران میں دیئے جائینگے۔ طلباء کو اپنی سکونت اور طعام کا بندوبست خود کرنا ہوگا۔

د محکمہ اطلاعات پنجاب

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں - جڑی بوٹیوں کے (۲۱۳) خواص معہ فوائد - قادیان [illegible]

NATIONAL MUSLIM UNIVERSITY ... DELHI

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# اہلحدیث

۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ


## خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۳)

گذشتہ پرچہ میں اس سلسلہ کا نمبر دوم درج ہو چکا ہے۔ جس میں مشرقی صاحب کی تصنیفات پر تنقید کے آٹھ نمبر بتا کر پہلا نمبر (طوالت کلام) مذکور ہو چکا ہے۔ آج دوسرا نمبر (تناقض کلام) پیش کیا جاتا ہے۔ ناظرین اس نمبر کو بنظر غائر ملاحظہ فرمائیں اور متناقض کلام اور اس کے متکلم کے حق میں صحیح رائے قائم کریں۔

**نوٹ** شائقین توحید و سنت اپنے مشورہ سے اطلاع دیں کہ سلسلہ ہذا ختم ہونے پر رسالہ کتنے ہزار کی تعداد میں چھپے۔ میری ذاتی رائے ہے کہ کم از کم پچاس ہزار چھپنا چاہئے تاکہ بہت دنوں تک کام آئے۔

بس ناظرین مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب علد از جلد بھیجدیں
(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں چھپے
(۲) آپ کو کتنے رسالے مطلوب ہونگے
(۳) اس کارخیر میں اعانت کیا کریں گے؟

تینوں سوالوں کا جواب بہت جلد آنا چاہئے۔

(۲) دوسرا نمبر (تناقض کلام) کی مثالیں ملاحظہ ہوں
قرآن مجید کے حق میں لکھا ہے کہ عربی زبان میں اس لئے نازل ہوا کہ عربوں پر حجت ہو۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ
إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

انزل اللہ القرآن بلسان العرب لئلا تکون للعرب حجۃ بعدہ (تذکرہ حصہ عربی صفحہ ...)

(الف) ان دونوں آیتوں سے اس بات پر استدلال کرکے کہ قرآن مجید عربی زبان میں ہے آپ نے نتیجہ نکالا ہے کہ قرآن عربی زبان میں اس لئے اتارا گیا ہے کہ عربوں کو کوئی عذر نہ رہے۔ اور خود قرآن میں جو لفظ تعقلون آیا ہے وہ اسی طرف اشارہ ہے کہ قرآن فہمی عربی دانی پر منحصر ہے۔ مگر مشرقی صاحب جب اپنے جوش میں آتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرمانے لگے۔

[illegible] : یہ مشرقی صاحب کو [illegible] نہیں لکھے [illegible] [illegible]

کہ قرآن کی یہ تفسیر ہی کی ... (مقدمہ تذکرہ اُردو حاشیہ صفحہ ۹۶)

ناظرین ملاحظہ فرمائیں! مشرقی صاحب عربی لغت کی ضرورت بتاتے ہیں ... قرآن فہمی کو عربیت پر موقوف رکھا ہے۔ جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ قرآن کی صحیح تفسیر وہی ہوگی جو زبان عربی کے مطابق ہے اور یہ بالکل صحیح ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آجکل کی اکثر کتب ... زبانوں میں شائع ہوتی ہیں جن کا صحیح ترجمہ وہی ہوتا ہے جو انگریزی محاورات کے مطابق ہو ورنہ غلط فہمی ہے۔ مشرقی صاحب نے دوسری عبارت میں اس ضرورت سے انکار کر دیا۔ اس لئے ہم ایک مثال پیش کرکے ناظرین سے انصاف چاہتے ہیں۔

**مثال** قرآن مجید میں ارشاد ہے ... ایک شخص اس کا ترجمہ بپابندی زبان عرب یوں کرتا ہے کہ نماز قائم کیا کرو۔ یعنی پابندی سے پڑھا کرو۔ دوسرا شخص علیم (مشرقی صاحب) یوں ترجمہ کرتا ہے کہ ملکداری کیا کرو۔ تیسرا شخص اس پر اعتراض کرتا ہے اسکو لغت عرب کے خلاف بتاتا ہے تو غلط ترجمہ کرنیوالا کہہ دیتا ہے کہ لغت عرب کی کوئی ضرورت نہیں اور اپنے دعوے پر مشرقی صاحب کا مذکورہ قول پیش کرتا ہے بتائیے ان تینوں میں سے سچا کون ہے؟ ان کتم تعلمون

ہمارے خیال میں لغت اور حدیث سے آزاد کرانے کی کوشش کرنا فرقہ باطنیہ کے الحاد اور زندقہ کی اشاعت کی کوشش کرنا ہے۔ آیندہ بھی ہم یہی تشریح کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ب) نماز میں التحیات کے متعلق مشرقی صاحب فرماتے ہیں:۔

التحیات ... [illegible]

[illegible]

جس نے تمیس سال تک کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے رب العالمین [illegible] ہو کر منہ کرکے وہ سنتے ہیں کہ [illegible] بادشاہ بنا ہوا تھا۔ سربستہ اُس پر رحمت اور برکت بھیجنے کی سفارش کرتا ہے، اُس کو اعظم الناس سمجھتا ہے۔ (السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) پھر اپنے آپ کو اُسی ملت الخدمۃ کا ایک پیرو، اور امت وسطیٰ کا ایک کارکن شمار کر کے اُس شہداء علی الناس امت اور اُس کے صالح اہل ارکان پر سلام بھیجتا ہے۔

(السلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصالحین)

بعد ازیں خود اپنے دین بھر کے کارناموں اور اعمال کو نہایت عاجزی سے خدا کے سپرد کر کے اُس کے حضور میں پیش کر کے اپنے آپ کے شاہد خدا ہونے اور اُس رسول کے امتی ہونے کا مقر ہوتا ہے۔

(اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ) اس کے بعد اللھم صل علیٰ محمد اور بارک علیٰ محمد ہے۔ پھر خدا کے ساتھ کچھ لمحوں کی حضوری دل اور خلق خدا سے قطع تعلق کے بعد باشندگانِ زمین کو السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کا تحفہ دائیں بائیں ہے، اور نہایت ادب سے اس کے حضور سے اٹھ جاتا ہے۔ یہ نماز ہے۔ اگر اسی کیف دل کے ساتھ ادا ہو تو کچھ معنی رکھتی ہے، نتیجہ خیز ہے، ورنہ ایک بے اثر اور بے ثواب رسم ہے۔ جس کو لاکھ بار کرنے سے کچھ نتیجہ مترتب نہیں ہو سکتا۔"

(تذکرہ مقدمہ اردو ص۱۳۴ کا حاشیہ)

**اس کی نقیض** | اسی کتاب میں آپ فرماتے ہیں کہ التحیات کے بعد اللھم صل علیٰ محمد کے الفاظ جو پڑھے جاتے ہیں گمان غالب ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات میں امامت کے وقت خود نہ پڑھتے تھے (نہ معلوم کہ یہ درود شریف کب سے پڑھے جانے شروع ہوئے۔ کس کے حکم سے ہوئے۔)

(تذکرہ مقدمہ اردو ص۱۳۴ کا حاشیہ)

**ناظرین کرام!** | [illegible] ہے اور [illegible] کہ [illegible]

اس قدر متضاد کلام ہے۔

(ج) نماز پنجگانہ کی بابت مشرقی صاحب فرماتے ہیں کہ یہی غصوم وصلوٰۃ، حج اور زکوٰۃ کو عبادات میں داخل کیا ہے۔ صاحب [illegible] دن پر یہ [illegible] حاضری بقید وقت فرض [illegible]

(مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۲۲ کا حاشیہ)

**اسکی نقیض** | دوسری جگہ آپ نماز سے وصف عبادت کی نفی کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

قرآن کی الصلوٰۃ صرف ایک ذکر کا نام تو مسلم ہے ایک کارکن خادم کی اچانک اپنے مالک کے حضور میں حاضری ہے، ایک نعمت کے حصول کی درخواست ہے (اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ (فاتحہ)) کسی ترقی تنخواہ کی عرض معروض ہے، کچھ قرب شاہ کے باعث حوصلہ افزائی کا سامان ہے، کچھ خدمت کے سوئے ہوئے جذبے کو محرک کرنے کا وسیلہ ہے، کچھ تھکے ہوئے اعضاء کو پھر ترو تازہ کرنے کا ذریعہ ہے، کچھ آقائے نامدار کے ساتھ اپنی ارادت کو تیز کرنے کا اوزار ہے، یہ سب کچھ ہے مگر عبادت قطعاً نہیں۔"

(تذکرہ دیباچہ اردو ص۱۹)

**ناظرین!** | مشرقی صاحب کی ان دو عبارتوں سے ہمیں دو فقرے حاصل ہوئے ہیں۔ (۱) نماز عبادت ہے۔ (۲) نماز عبادت نہیں۔ اس کی مثال میں ہم دو فقرے اور پیش کرتے ہیں۔ (۱) مشرقی صاحب پنجابی ہیں۔ (۲) مشرقی صاحب پنجابی نہیں ہیں۔ ان دو فقروں میں سے کونسا ٹھیک ہے۔ جواب بذمہ ناظرین۔

(د) اقوام یورپ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ و المغربیون کلھم قد علموا صلوٰتھم وھم الذین ھدوا الی الصراط المستقیم صراط الذین انعم اللّٰہ علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین وما علمتم ما الصراط المستقیم ایھا الجاھلون [illegible]

الھم صاروا من قوم یحفون [illegible] عادتہ، بل صاروا من المفلحین ×× الحق الذی لا یشک فیہ ھو ان کل ما [illegible] من اصول الاسلام [illegible] بل فطرت اللّٰہ التی فطر الناس علیھا [illegible] الذی وصی بہ النبیون لانھم افلحوا بہ القانون واصلحوا بالصنعۃ المسنون فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ×× لا شک انھم ھم الابرار الذین امنوا وعملوا الصالحات فی [illegible] الارض فی زماننا ھذا ولا شک انھم ھم المفلحون

(دیباچہ تذکرہ حصہ عربی صفحات ۹۲-۹۵-۹۶-۸۵)

(ترجمہ) مغربی لوگ (یورپین اقوام) سب کے سب اپنی نماز خوب جانتے ہیں اور صراط مستقیم کے ہدایت یافتہ ہیں یعنی انعام یافتہ لوگوں کی راہ چلتے ہوئے ہیں نہ ان کی راہ جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی۔ اے جاہلو! (مسلمانو!) تمہیں معلوم نہیں کہ صراط مستقیم کیا چیز ہے ×× کچھ شک نہیں کہ وہ (اقوام مغرب) ایسے فرقے ہیں جو خدا کی سنت کو سمجھے ہوئے ہیں اور اس کی عادتوں کو جانتے ہوئے ہیں بلکہ وہ فلاح پانے والے ذکا ہیں ×× صحیح بات جس میں ذرہ بھر شک نہیں یہ ہے کہ جس بات پر اہل مغرب [illegible] میں وہ اصول اسلام بلکہ دین الٰہی بلکہ فطرت اللہ ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور دین ہے جس کی وصیت نبیوں کو کی گئی تھی کیونکہ اسی قانون [illegible] سے کامیاب ہوئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

نہیں کہ اہل مغرب ہمارے زمانہ میں اس زمین پر نیک عمل کر رہے ہیں۔ بے شک یہی لوگ مفلح (کامیاب) ہیں۔

**ناظرین کرام!** غور فرمائیں کہ انگریز اور فرنچ وغیرہ اقوام یورپ کی تعریف اور ان کے ایمان کی شہادت کیسے کھلے اور صاف الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ اس موقع پر ہمارا یہ منصب نہیں کہ اقوام مغرب کی بد اعمالی کا ذکر کریں۔ بلکہ ہماری غرض اس جگہ مشرقی صاحب کے کلام میں تناقض دکھانا ہے۔

**اسکی نقیض** اب آپ اس کی نقیض بھی مشرقی صاحب کے کلام ہی میں سنئے! آپ انہی مغربی قوموں خصوصاً انگریزوں کے حق میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ان ظننتم ان تفلحون فی الدنیا بامرا منکم عن دین الاسلام او تغلبون و تفوزون ×× بتقلید کم اسالیب الافرنج والانجلیز عماً و عمیاناً او باتباعکم طرقهم تضحیفاً و تشبیهاً ×× فاعلموا انکم ساء ما تزعمون و بئس ما تشترون ولن تستطیعوا ان تفلحوا بهذا التشبه ابداً ولو حرصتم کل الحرص فانقلبوا خاسئین فاعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا و جاهدوا لتظهروا دینکم علی دین النصاری ولو کرهوا اجمعون واغلظوا علیهم اشد غلظة بل کونوا قوامین علیهم رحماء بینکم و اذا لقیتموهم فضرب [illegible] حتی اذا اثخنتموهم فشدوا [illegible] ما [illegible] انهم [illegible] یقطعوا دابر کم مصبحین ۔[1]

(دیباچہ تذکرہ عربی صفحہ ۱۴۲)

اگر تمہیں خیال ہے کہ تم دنیا میں کامیاب ہو جاؤ گے دین اسلام سے منہ پھیر کر یا غالب آ جاؤ گے اور مراد پا جاؤ گے انگریزوں کے طریق کی اندھی تقلید کر کے یا ان کی مشابہت اختیار کر کے تو سمجھ رکھو کہ تمہارا گمان بہت برا ہے اور تم بری چیز حاصل کر رہے ہو۔ تم اس تشبہ سے ہرگز فلاح نہیں پاؤ گے چاہے تم ہر قسم کی حرص کرو۔ پس تم ہو جاؤ گے ذلیل و خوار۔ ×× پس تم اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو جمع ہو کر پکڑ لو اور متفرق نہ ہو۔ اور خوب کوشش کرو تاکہ تم اپنا دین نصاریٰ کے دین پر غالب کرو چاہے وہ سارے اس کو برا سمجھیں اور ان (اہل مغرب) پر بڑی سختی کرو بلکہ ان پر جابر ہو کر آپس میں رحیم ہو۔ جب تم ان کو ملو تو ان کی گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب تم ان کی خوب خون ریزی کر چکو تو ان کو مضبوط قید کرو۔ [illegible] یقین جانو کہ وہ اہل مغرب دل سے چاہتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی تمہاری بیخ کنی کر دیں۔“

اسی نظریہ کی تائید میں اسی تذکرہ میں اقوام یورپ کی مذمت فرعون کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے ان الفاظ میں بتاتے ہیں:۔

”کیا آج فرعون مزاج اور خون آشام یورپ کو اس قانون خدا [illegible] اس [illegible] بہت [illegible] تعریف عدم اصلاح کو پڑھ کر کچھ لغزش نہیں ہوگی۔“

(مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۱۹ کا حاشیہ)

**ناظرین کرام!** ذرا غور فرمائیں کہ وہی اہل مغرب جن کی تعریف پہلے نمبر میں اس مبالغہ سے کی گئی ہے کہ وہ اس صراط مستقیم کو حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جسے طلب کرنے کے لئے ہم مسلمان اهدنا الصراط المستقیم پڑھا کرتے ہیں۔ اور وہ راستہ انبیاء کرام اور دیگر صلحاء امت کا ہے اسی پر چل کر وہ اصطلاحات قرآنیہ المغضوب اور الضالون کے مصداق بن گئے ہیں۔ لیکن جائے تعجب ہے کہ چند صفحات آگے چل کر ان پر ایسی خفگی آئی ہے کہ ان کو گردن زدنی قرار دیا ہے۔ اور اس کی وجہ بھی آپ نے خود بتا دی ہے کہ وہ تمہاری (مسلمانوں کی) بربادی کے خواہاں ہیں۔ اب آپ حضرات ہی فیصلہ کریں کہ ایسا متضاد کلام بولنے والا کسی گروہ جماعت کا رہنما ہو سکتا ہے۔ یا اہل مغرب اس کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بے جا ہوگا ؎

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو
دو دن کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر ہو

(باقی باقی)

# قادیانی مشن

## کیا مرزا صاحب نے اسلامی دنیا میں کوئی نمایاں کام کیا؟

### (ہرگز نہیں)

مولوی محمد علی لاہوری کی ایک تقریر پیغام صلح [illegible] میں چھپی ہے۔ جس کی بابت ہم الفضل کہتے ہیں کہ کاش وہ اپنے اندر کچھ حقیقت رکھتی۔ آپ کے الفاظ [illegible] [illegible] ہیں۔

[illegible] زمانے میں بھی ایک موعود [illegible] [illegible] [illegible] زندہ کیا۔ اس کو [illegible]

پیش کیا۔ اس کو ایک جماعت کے دلوں میں [illegible] گا [illegible] خدا اس زمانے کے امام [illegible] مسیح موعود علیہ السلام [illegible] اس زمانے میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آیا تھا

[1] [illegible] صاحب تذکرہ [illegible] باوجود [illegible] داخل [illegible] [illegible] [illegible]

اس وقت ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔ اور یہ نوید عظیم مسلمانوں کو سناتا ہے کہ اسلام کے غلبے کا وقت آگیا۔"

(پیغام صلح لاہور مورخہ ۳۔ جون ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** اس اقتباس میں جن الفاظ پر ہم نے خط کھینچا ہے وہ بالخصوص ناظرین کے قابل توجہ ہیں۔ جب سے مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے اسی وقت سے ان کی وفات تک اور یوم وفات سے آج تک اہل اسلام کی مذہبی، اخلاقی اور اقتصادی حالت دن بدن بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ مسجدوں میں نمازیوں کو شمار کر لیجئے شراب خانوں اور شہدہ خانوں میں لوگوں کی کثرت دیکھ لیجئے۔ جرائم پیشہ اقوام کے متعلق سرکاری رپورٹیں پڑھ لیجئے۔ یہاں تک کہ جماعت مقدسہ (احمدیہ) کو دیکھ لیجئے کہ اس میں کثرت کن لوگوں کی ہے۔ آپ کو یاد نہ ہو تو ہم ہی تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ کثرت ان لوگوں کی ہے جن کو آپ طائفہ غالیہ کہتے ہیں۔ ہاں ہاں اُن لوگوں کی کثرت ہے جن کو آپ خلافت یزیدیہ کے پیرو کہتے ہیں اور اسلامی حکومتوں کو بھی دیکھ لیجئے کہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں۔ اس زمانے میں بڑی حکومت ترکوں کی تھی جو بمشکل صرف ایک چوتھائی کے قریب رہ گئی ہے اور وہ بھی دین ومذہب سے بالکل الگ ہے۔

پھر اسلام کا غلبہ کہاں ہوا؟ مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ کو ملحوظ رکھ کر دنیا کے حالات کو بنظر غائر دیکھئے تو گمان ہوگا کہ مولوی صاحب شاید خواب میں باتیں کر رہے ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم متمنی ہیں کہ خدا وہ دن جلد لائے کہ اسلام کا غلبہ صحیح معنی میں ہو۔ مرزا صاحب اگر فی الواقع مسیح موعود یا مجدد وقت ہوتے تو آج اسلام کی وہ حالت نہ ہوتی جو ہو رہی ہے۔

اسے دیکر یہ بتایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ایک جماعت قائم کر دی۔ اگر قائم کر دی تو اچھا کیا۔ لیکن اسلام کو غلبہ کہاں حاصل ہوا۔ سوال غلبہ اسلام کا ہے تبلیغ جماعت کا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت مرزائیہ غلبہ اسلام کا ذکر کرتی ہے تو وہ در حقیقت ایک شاعرانہ تخیل ہوتا ہے جس کا نمونہ مرزا صاحب نے ایک شعر میں خود بتایا ہے ؎

ہم مر گئے تو آئے عیادت مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

یہ شعر لکھتے وقت نہ مرزا صاحب موئے ہوئے تھے نہ اس وقت اُن کا معشوق آیا تھا بلکہ محض ان کا شاعرانہ تخیل تھا۔ اس قسم کے تخیلات عموماً شعراء کے کلام میں ہوا کرتے ہیں۔ مرزا غالب کہتا ہے ؎

اپنی گلی میں دفن نہ کر مجھ کو بعد قتل
میری وجہ سے خلق کو کیوں تیرا گھر ملے

بحیثیت شاعری مولوی صاحب کا یہ تخیل بہت اچھا ہے مگر واقعہ کے مطابق نہیں۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (پ ۲۳ ع)

---

# کیا مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا؟

## (ہرگز نہیں)

اس عنوان سے "اہلحدیث" ۱۶ جون میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ جس میں پیغام صلح ۲۷ مئی کے اس ادعا کا جواب تھا کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہی فروعی اختلافات کی اہمیت زائل ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرزا صاحب کا بہت بڑا کام تھا۔ اس کی تردید میں ہم نے چند واقعات ایسے لکھے تھے کہ کسی مرزائی سے انکی تردید ناممکن تھی۔ جیسے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے حکیم نورالدین جیسے اہل حدیث عالم کو حنفی بننے کی تلقین کی اور انہوں نے اس کی تعمیل میں اپنے نام کے ساتھ حنفی لکھ دیا۔ مرزا صاحب نے اپنے مرید عبداللہ سنوری پٹواری (اہل حدیث) کو نماز میں رفع یدین سے منع کیا اور اس نے چھوڑ دی۔ مرزا صاحب نے شیعوں کی تردید میں ایک کتاب لکھی جس کا نام سر الخلافہ ہے۔ اسی قسم کی اور کئی ایک واقعات ہیں جن سے مرزا صاحب کی فروعی دلچسپی معلوم ہوتی ہے۔

---

ف ہم نے اپنے پیغمبر کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ یہ وصف ان کو شایان ہے۔

---

پیغام صلح ۱۵ جون نے اسکے جواب میں اہلحدیث کو بدحواس وغیرہ القاب سے یاد کیا ہے۔ ایسے الفاظ استعمال کرنا ان لوگوں کا روزانہ معمول ہے جس کا ہمیں کوئی ملال نہیں۔ بلکہ ایسا کہنے میں ہم ان کو سنت مرزا کا متبع جانتے ہیں۔ موصوف کی عادت شریفہ تھی کہ جب کبھی آپ علمائے اسلام کے مواخذات سے تنگ آجاتے تو دشنام دہی کے زور سے ان کو خاموش کرنے کی کوشش کرتے۔ اگر کوئی مرید اپنے پیرو مرشد کی روش پر چلے تو ہمارا اس میں کیا نقصان ہے۔

ہمارے نزدیک قیام حواس یہ ہے کہ مواخذہ قوی ہو اور دلیل مضبوط ہو۔ اور بدحواسی یہ ہے کہ فریق ثانی کے مواخذات کا مدلل جواب نہ دیا جائے اور بدزبانی کر کے ٹال دیا جائے۔ پس ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مرزائی تحریک میں فروعی مسائل کو جتنی اہمیت دی گئی ان کو اتنی نہ دینی چاہئے تھی۔

"پیغام صلح" سے ہم پوچھتے ہیں کہ ہوشیارپور کے کسی خاندان میں باپ اہل سنت ہو اور بیٹا مرزائی۔ باپ اپنے بیٹے کو بزور کہے کہ تم مرزائیت چھوڑ دو۔ بتائیے ایسا کہنا مذہبی مسائل کی اہمیت ہے یا نہیں؟ اگر یہ کہنا مذہبی فروعات کی اہمیت نہیں ہے تو حکیم نورالدین کو کہنا کہ اہل حدیث کی بجائے حنفی کہلایا کرو اور عبداللہ سنوری کو ترک رفع یدین کی ترغیب دینا اور شیعہ مذہب کی تردید میں کتابیں لکھنا کیوں فروعات کی اہمیت نہیں۔

**مرزائی ممبرو!** یاد رکھو کہ "اہلحدیث" کا مواخذہ پنجہ شیر ہے جس سے ماخوذ کا نکل جانا محال ہے ؎

نازک کلائیاں تیری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

---

رئیس قادیان (مرزا صاحب کی زندگی کا عجیب و غریب حالات اور دلچسپ اوقات ...) [illegible]

ahmadiyyamuslim.de

بریلوی مشن

# کنوز العارفین بجواب ـــــــ فیوض العارفین

(از مولوی محمد عبد الصمد ثاقی امرتسری)

ناظرین آگاہ ہونگے کہ رسالہ فیوض العارفین جالندھر سے شائع ہوا ہے۔ جس کے ناشر ایک ڈاکٹر صاحب ہیں۔ اس میں دو تین مسائل بطور استفتاء لکھ کر کسی جالندھر کے مفتی صاحب ولی محمد ثاقی سے جوابات حاصل کئے ہیں۔

گذشتہ پرچہ میں اس مسئلہ پر بحث تھی کہ اللہ کے سوا اولیاء انبیاء سے مرادیں مانگنا جائز ہے یا نہیں مفتی مذکور نے جواز کے ثبوت میں حضرت سلیمان کے زمانہ میں عرش بلقیس کا قصہ پیش کرکے اس سے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہا جس کا جواب گذشتہ نمبر میں دیا گیا ہے۔ اس سے آگے سنئے!

مصنف نے اپنا مزعومہ وسیلہ ثابت کرنے کے لئے ایک اور ثبوت دیا ہے۔ لکھتے ہیں :-

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا۔ (سورہ مریم رکوع ۲)

جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے مریم میں تو تیرے رب کا قاصد ہوں تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا بخش دوں۔

دیکھئے مریم کو جبرئیل کے توسل سے لڑکے کی مراد حاصل ہوگئی۔ (فیوض العارفین صفحہ)

قرآن مجید نے اسی لئے ارشاد فرمایا ہے :-

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها

کہ یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں۔

**آیت کا صحیح مفہوم** | مفتی جی توذرا دیکھو تو سہی کہ جبرئیل نے کہا ہے آیا یہ کہا ہے کہ میں تجھے لڑکا دیتا ہوں یا اللہ کا نام لیا ہے۔

مفتی جی کی پیش کردہ آیت میں صاف الفاظ موجود ہیں اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ۔ اے مریم میں تیرے رب کا قاصد ہوں جیسا کہ خدا کا فرستادہ ہوں۔

اور جبرئیل قاصد ہونے کی حیثیت سے وہی الفاظ کہہ رہے ہیں۔ جو بھیجنے والے نے بھیجے ہیں۔ اس آیت سے کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ جبرئیل فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا داتا ہے۔ تفسیر خازن میں ہے :-

اسند الفعل الیه وان کانت الهبة من الله تعالٰی لانه الرسل به

فعل ہبہ کی نسبت اس (فرشتے) کی طرف اس لئے کی گئی ہے کہ وہ اس پیغام کو لانے والا ہے۔ ورنہ ہبہ تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت مریم علیہا السلام اس پر تعجب کا اظہار کرتی ہیں۔

انی یکون لی غلام

کہ میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا

تو اس تعجب کے جواب میں جبرئیل علیہ السلام یہ نہیں کہینگے کہ میں نے کہہ دیا ہے اس لئے میں دونگا۔ بلکہ اسی قاصد کا جس کی طرف سے آئے ہیں۔ جواب دیتے ہیں

قال ربك هو علی هین

تیرا رب کہتا ہے کہ یہ امر مجھ پر آسان ہے

ولنجعله آیة للناس ورحمة منا

اور ہم (خدا) اس (پیدائش عیسیٰ) کو لوگوں کیلئے نشان بنائینگے اور یہ ہماری رحمت ہے۔

**مفتی صاحب کی گھبراہٹ** | ناظرین مفتی جی مفت میں ہی گھبرائے جا رہے ہیں۔ دیکھئے دعویٰ تو یہ کیا تھا

انبیاء اللہ و اولیاء کرام سے اللہ کی دی ہوئی قوت سے وسیلہ کے طور پر دعا مانگنا جائز ہے۔

اسی دعویٰ کے ثبوت میں حدیث بالا آیت کو پیش کرکے اس مدعا کا ثبوت دیتے ہیں جن کو یہ کفر کہتے ہیں

تمہاری اللہ دعا میں مطابقت باقی نہیں ہوتی ہے۔

بتلائیے کہاں ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے وسیلہ کے مراد مانگی جو ان کو ملی۔ اگر آپ ایسا ثابت کردیں تو جانیں

مفتی جی کا اس قصہ کو نقل کرنا چوں عقلمند

اس کے بعد مفتی مذکور نے ایک حدیث پیش کی ہے جو اس سے بھی کمال ہے جو ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم پورا کا پورا نقل کرتے ہیں :-

عن عثمان ابن حنيف ان رجلا ضرير البصر اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ادع الله لى ان يعافيني قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خير لك قال فادعه فامره ان يتوضأ فيحسن وضوءه ويدعو بهذا الدعاء اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبى الرحمة صلى الله عليه وسلم يا محمد انى توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى لى اللهم فشفعه فىّ (رواه الترمذى) وقال هذا حديث حسن صحيح غريب (مشكوٰة شريف ص ۲۱۹)

حضرت عثمان بن حنیف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پس عرض کیا کہ حضور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں کہ میری آنکھیں روشن کردے آپ نے فرمایا اگر دعا کرانا چاہیے تو دعا کر دوں اور اگر صبر کرے تو تیرے لئے بہتر ہے اس نے عرض کیا کہ آپ دعا ہی فرمادیں۔ پس آپ نے فرمایا (اول) اچھی طرح وضو کر پھر دو رکعت نماز بہ نیت صلوٰۃ الحاجت پڑھ۔ بعد یہ دعا پڑھ یا اللہ میں اپنی حاجت تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد کا وسیلہ کر جو نبی رحمت ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) یا محمد میں آپ کا وسیلہ پکڑ کر اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں تاکہ میری حاجت پوری

کر دی جائے یا یہ کہ آنحضرت کی شفاعت میرے حق میں قبول کر۔

اس حدیث میں کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں کہ حاجتمند یوں کہے یا محمد میری حاجت اللہ تعالیٰ سے چاہ یا فلاں ولی میری حاجت خدا سے مانگ۔ یا فلاں شہید میری مراد حق تعالیٰ سے طلب کر یا یا شیخ مجھے اللہ کے لئے کچھ دو۔ وغیرہ وغیرہ۔"

(فیوض العارفین ص ۵-۶)

مفتی صاحب نے جو اس حدیث سے مسائل اخذ کئے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ ناظرین اس حدیث کو مع ترجمہ پڑھیں اور مفتی جی کے الفاظ پر بھی نظر غائر کریں۔

مفتی جی بتائیے! حدیث کے کس فقرہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حاجت مند یوں کہہ سکتا ہے :۔

یا محمد میری حاجت اللہ سے چاہ۔

یا یوں کہے

یا فلاں ولی میری حاجت خدا سے مانگ۔

یا ایسا کہے

یا فلاں شہید میری مراد حق تعالیٰ سے طلب کر۔

یا اس طرح پکارے

یا شیخ مجھے اللہ کے لئے کچھ دو

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں اور بالکل صحیح کہتے ہیں کہ حدیث مولہ بالا سے قطعاً امور مندرجہ ثابت نہیں ہیں۔

اس حدیث سے زیادہ سے زیادہ اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ سائل نے خدائی بارگاہ میں بطور تشکر یوں کہا کہ خداوندا تیری بارگاہ میں پہنچنے کی سب سے بڑی وجہ ذات رسول علیہ السلام ہے۔

یعنی میں گمراہی میں تھا اور رہتا مگر تیرا شکر ہے کہ تیرے رسول کی وساطت سے میں تیرے سچے دربار میں پہنچ گیا۔ اب خدایا میرے حق میں پیغمبر علیہ السلام کی سفارش کو قبول کر۔

**حدیث مذکور کی حدیثی تصریح** حدیث ہذا ترمذی شریف اور حصن حصین میں موجود ہے۔ مگر عبارت حدیث میں یا محمد کا لفظ نہیں ہے۔ ترمذی میں بلفظ ... حصن حصین میں ہے۔ بہر حال جو الفاظ آئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا نے شفا کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کر اور یوں دعا کر۔

اے اللہ! میں تیری طرف تیرے نبی الرحمۃ کے ذریعہ پہنچا ہوں۔

پیغمبر علیہ السلام چونکہ سامنے بیٹھے تھے اس لئے سائل کہتا ہے کہ

میں اپنے رب کی طرف آپ کی معیت میں بدرگاہ الٰہی ملتجی ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔

اے خدا! تو اپنے بندے (محمد) کی سفارش میرے حق میں قبول کر۔

ناظرین! با انصاف سوچیں کہ اس حدیث میں سے وہ نتائج کیسے نکل سکتے ہیں جو مفتی جی نے ذہن سے تراشے ہیں۔ مفتی جی کے اخذ کردہ نتائج کو دیکھ کر اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ قضایا مرتسم ہیں جو ظاہر ہوئے ہیں ورنہ حدیث شریف کی عبارت ان کی متحمل نہیں ہے۔ یہ حدیث لکھ کر مفتی صاحب کے بحر کی روانی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی ایک اور طرف بہہ گئی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں :۔

"اور یہ شبہ نہ کیا جائے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء کرام ہماری طرح مر کر مٹی ہو گئے۔

ام حسب الذین اجترحوا السیأت ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصلحت سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون

(سورۃ الجاثیہ رکوع ۳)

کیا مجرموں اور سیہ کاروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ایمانداروں اور نیکوکاروں کے برابر کر دیں گے ان کا جینا اور مرنا برابر ہو جائے۔ یہ بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

(سورہ بقرہ۔ رکوع ۱۹)

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ

---

ہیں۔ تم شعور نہیں رکھتے۔ شہیدوں کی زبان سے مردہ کہنا حرام ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

(سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۷)

ترجمہ:۔ گمان کر ان لوگوں کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں مردے بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں۔ یعنی شہیدوں کو دل سے مردہ سمجھنا حرام ہے۔"

(فیوض العارفین ص ۶)

اس مسئلہ میں ہماری حیرانی کی حد نہیں رہتی جب یہ لوگ علی الاعلان کہتے ہیں کہ اولیاء انبیاء شہداء زندہ ہیں اور وہ قطعاً نہیں مرے بلکہ ان کو مردہ کہنا حرام ہے یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ زندگی اور موت ایسی چیزیں ہیں جو کسی حال میں اہل دنیا سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ نیز موت اور زندگی دو حالتیں ہیں جو ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ موت ہے تو زندگی نہیں۔ زندگی ہے تو موت نہیں۔

اب ہم مفتی صاحب سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو صحیح بخاری میں یہ لمبا واقعہ کس ذات کا ہے کہ

فقال (ابوبکر) بابی انت یا نبی اللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین اما الموتۃ التی کتب اللہ علیک فقد متھا۔ (بخاری باب الدخول علی المیت بعد الموت)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے (چادر) ہٹائی پھر اٹھا کر کہا میرے ماں باپ قربان ہوں ... اے نبی آپ پر اللہ دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ جو موت خدا نے آپ کے لئے لکھی تھی سو آپ فوت ہو چکے ہیں۔

یہ الفاظ مایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ہونے کا ... ہے۔

حاشیہ: حیات انبیاء و اولیاء کو ثابت کرنے کے لئے ہیں

ahmadimuslim.de

[illegible]

[illegible] مصنفہ [illegible]

[illegible]

بتا ئیے [illegible] یا نہیں [illegible] غلط۔ اگر نہیں ہوا تو ہوگا یا نہیں [illegible] کلام میں کذب آئے گا جو ہرگز [illegible] درست نہیں بلکہ یہ اعتقاد رکھنا [illegible]

اب رہے شہداء اگر وہ زندہ ہیں تو ان کی بیبیاں کیا نکاح کر سکتی ہیں [illegible] اگر [illegible] کی بیوی [illegible] نکاح کر سکتی ہے۔ حالانکہ [illegible]

[illegible]

مفتی صاحب فتویٰ دیتے وقت [illegible] کر دینا میں حق گو اور [illegible]

سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

## مذاکرہ علمیہ

[illegible] حدیث نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

آپ کا انتقال [illegible] سے غلط ہوئے ہیں مگر اہل [illegible] آج تک ان کا نام اسی عزت سے لیتے ہیں [illegible] اہل اللہ [illegible] اور صاحب وکیل قصور [illegible] مرحوم کے ایک فارسی رسالہ جواب [illegible] کا اردو ترجمہ [illegible]

کیا جاتا ہے۔

[illegible] چونکہ مرحوم [illegible] اس لئے یہ لوگ مولوی صاحب مرحوم کی نسبت مشہور کرتے ہیں کہ موصوف مرحوم حدیث کے منکر تھے اس کی [illegible] مضمون درج ہوتا ہے یہ بھی ان لوگوں کے غلط خیال کی پوری تردید ہے۔ کیونکہ اس [illegible] احادیث [illegible] سے استدلال بکثرت ملتا ہے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم (اہلحدیث)

سوال: [illegible] قرآن [illegible] کو پڑھا جاتا ہے۔ لیکن [illegible] اس [illegible] اس کے تاکہ جس [illegible] معلوم کے [illegible] کی دعا بھی [illegible] ان حالات میں [illegible] اس شغل کو ترک کر کے کسی [illegible] مثلاً از قسم وکالت [illegible] یا [illegible]

[illegible]

[illegible] یا [illegible] ہے [illegible]

[illegible] کیا کرتے تھے۔ چنانچہ صحاح ستہ کی [illegible] مثلاً بخاری [illegible]

[illegible] النبی صلعم [illegible]

[illegible]

اس [illegible] سے [illegible] ثابت ہوتا ہے [illegible] امام بخاری [illegible] حدیث [illegible] علاوہ ازیں انہوں نے بخاری [illegible] ابوہریرہ رضی [illegible]

عن [illegible] عن النبی صلعم قال [illegible]

[illegible]

اس حدیث سے [illegible]

[illegible]

اور اپنے سونے کے گوشت اس کی تحویل میں دے دیئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کو ملازم رکھنا جائز ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح ان سے تجارت وغیرہ بھی کرنا جائز ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے [illegible] دو دیوں کا ایک [illegible] ہمراہ تھے [illegible] سفر میں آپ نے دریافت فرمایا کسی کے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ تو ایک آدمی کے پاس ایک صاع آٹا تھا ایک مشرک [illegible] چند بکریاں [illegible] آپ نے اس کو [illegible] ایک دو [illegible] حضرت جمیل [illegible] آنجناب کی خدمت میں بکری پیش کی۔ آپ نے فرمایا بطور بیع لائے ہو یا ہدیہ۔ اس نے جواب دیا کہ قیمت لوں گا۔ چنانچہ آپ نے وہ بکری خرید لی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلعم نے امیر المومنین عمر بن الخطاب رض کو ریشمی پوشاک عطا فرمائی۔ انہوں نے یہ حلہ اپنے مشرک بھائی کو دے دیا۔ رواہ البخاری ملوناً

اس حدیث سے دو مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ رشتہ داروں کا مشرک اور مقیم دار الحرب ہی کیوں نہ ہوں ان کو ہدیہ دینا جائز ہے۔ دوسرا یہ کہ جن چیزوں کو مسلمان بوجہ ممانعت شرعی اپنے استعمال میں نہیں لا سکتا غیر مسلموں کو اگر ایسی چیزیں بطور تحفہ دیدی جائیں تو شرعاً ممنوع نہیں۔

اسماء بنت ابی بکر رضہ فرماتی ہیں۔ میری ماں مشرکہ والدہ مکہ سے میری ملاقات کے لئے تشریف لائیں تو میں نے رسول اللہ سے ان کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا بے شک تمہیں اپنی ماں کے ساتھ احسان کرنا چاہئے (رواہ البخاری)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ [illegible] مشرکہ کی مروت اور احسان کرنا درست ہے۔

حضرت ابراہیم [illegible] نے ایک جابر بادشاہ کی بیوی [illegible] [illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] جو تاریخ میں مذکور [illegible] کتن [illegible] الجنادی۔

علاوہ ازیں رسول اللہ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ [illegible] کاشتکاری کے متعلق کئی ایک معاملات کئے تھے۔ اور صلح حدیبیہ کا واقعہ جس کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے ہمارے اس دعوے کو پورا مضبوط کرتا ہے۔

پس مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا کہ مشرکین۔ کفار اور اہل کتاب کے ساتھ خرید و فروخت

[illegible] بحالت [illegible] میں جو مسلمان [illegible] معاملات میں بھی تعامل جائز [illegible] تجارت کا [illegible] بھی درست اور جائز ہے۔ مگر مشرکین کے ساتھ عقد ازدواج ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ البتہ کتابیہ پاک دامن عورت کے ساتھ نکاح کر لینا بحکم نص قرآنی جائز ہے۔

[illegible]

# کھلا خط بخدمت ایڈیٹر اخبار شیعہ لاہور

اخبار "شیعہ" لاہور کا محرم نمبر دیکھا گیا جس کے صفحہ پر مرزا احمد علی صاحب کا مضمون بنام "تبلیغ و وعظ" درج ہے۔ اس میں آپ نے لکھا ہے کہ:۔

ان سے زیادہ متوحش جنگیں وہ تھیں جو خلفاء ثلاثہ کے زمانوں میں لڑی گئیں۔ اس سے کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ان کے مفتوح ممالک کے لوگ صدق دل سے اسلام لائے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ طریقہ بتلاؤں جس پر دعوت کے لئے خاتم النبیین صلعم مامور تھے اور جس طریقہ پر حضور دعوت دیتے رہے۔ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ یا رسول آپ اللہ کی راہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بلائیے اور ان سے مناظرہ کیجئے اس طریقے سے جو سب طریقوں میں سب سے اچھا ہو۔ یہ آیات مجیدہ میں دعوت کے طریقے [illegible] [illegible] (۲) موعظہ حسنہ الخ

(اخبار محرم صفحہ [illegible])

یہ تو آپ کا عقیدہ ہے جو حضرات خلفاء ثلاثہ [illegible] علیہم اجمعین کی نسبت ظاہر کیا اور [illegible] [illegible] کو بھی نظر سے دیکھا۔ [illegible] آپ کا بھائی شیعہ [illegible] آپ سے بھی [illegible] لکھتا ہے جس کا [illegible]

حضرت جعفر علامہ عالی جناب مولانا سید نجم الحسن صاحب مجتہد [illegible] [illegible] کی مسند [illegible] شریعت شیعہ [illegible] الہ آباد [illegible] اس بزرگ نے اپنے مضمون کے شروع میں ایک شعر لکھا ہے جو یہ ہے

چو [illegible] [illegible] [illegible]<br>
[illegible] حسین اندر [illegible]

اس کے بعد یہ بزرگ لکھتے ہیں

خلافت کے تینوں منحوس دور گذر جانے کے بعد خلافت رسول اپنے [illegible] پہنچی۔ (نعش)

ایڈیٹر صاحب! بینا خلافت کے ان تین زمانوں کو غیر ترک خیال کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں اسلام کو ترقی حاصل ہوا۔ اور [illegible] اسلام کی آواز [illegible]۔ مگر آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] سمجھ [illegible] کیا
[illegible] مسلمانوں نے
[illegible] پیر کرتے
[illegible] کرنے کی
[illegible] کی حمایت
[illegible] جنگ
[illegible] آکر مسلمانوں نے تلوار
اٹھائی [illegible] کے ماتحت فتح
[illegible] اسیروں عورتوں اور
بچوں کی خاص طور سے [illegible] مسلمانوں
نے ان کی [illegible] کے خلاف تحریک کرنا
[illegible] کی پوتی کو جب
[illegible] لایا گیا تو اس کے ساتھ
وہی سلوک کیا گیا جو ایک شہزادی کے ساتھ
کیا جانا چاہئے تھا [illegible] تعلیمات آزادی
[illegible] سے اسلامی [illegible]
[illegible] (زمیندار)

[illegible] ہوگئی ہیں [illegible]
[illegible] تو آپ
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت
امیرالمومنین [illegible] رضی اللہ تعالیٰ
[illegible]

ذکر ہے [illegible]
[illegible] کہ [illegible] نمبر
[illegible] ہیں تمام
مشاہیر شعروں [illegible] تو پھر
[illegible] شاہ نظامی [illegible] کے لڑکے
[illegible] الاصمعی [illegible]
[illegible] معلوم ہوتا ہے اس کا

[illegible] مناسب ہے۔ جناب
جمال الدین [illegible]
[illegible] لوگوں کی [illegible]
[illegible]

[illegible] الہادی

(از [illegible])

# اہل حدیث کانفرنس اور نوجوان علماء

(از مولوی عبد الغفار حسن مولوی فاضل مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس)

۔ جون [illegible] کے "اہلحدیث" میں جناب [illegible] خان صاحب نوشہروی کا مضمون "کانفرنس کا استحکام" نظر سے گزرا۔ تجاویز نہایت معقول اور [illegible] کے بالکل مناسب ہیں۔ پہلی تجویز تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ میں اس طرح پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جماعت اہل حدیث کے تمام بالغ افراد، ذکور و اناث، عوام و خواص، علماء [illegible] امراء و غرباء سب کو کانفرنس کا ممبر بنایا جائے اور فیس ممبری ایک آنہ [illegible] کر دی جائے۔

مذکورہ بالا تجویز کو عملی صورت میں لانے کے لئے ایک دوسری تجویز ملاحظہ ہو:

جماعت اہل حدیث کے نوجوان علماء جو درس و تدریس کا شغل رکھتے ہیں [illegible] کا [illegible] کانفرنس کے لئے [illegible] اور [illegible] کانفرنس کی [illegible] [illegible] انجام دیں [illegible] جائے۔ اس طرح [illegible] [illegible] بھی [illegible] کانفرنس کی [illegible] کے لئے ترغیب دینا۔

تمام متعلقات [illegible] کانفرنس کی شاخوں کی تشکیل کرنا، جماعت اہل حدیث کی صحیح تعداد سے [illegible] مطلع کرنا۔ اور اس قسم کے دیگر اہم امور کو انجام دینا۔ اس تجویز پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں چند اہم فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

(۱) [illegible] آمدنی کانفرنس کو [illegible]
(۲) [illegible]
عوام [illegible] استفادہ کریں گے۔
(۳) [illegible]
[illegible]
[illegible] کاموں میں آسانی ہوگی۔

[illegible] اس کی [illegible] نہیں ہے بلکہ عمل کی شدید ترین ضرورت ہے۔ [illegible] کانفرنس اہل حدیث کے لئے [illegible] لیکن [illegible] کام کے [illegible] بڑی ضرورت ہے کہ [illegible] [illegible]

[illegible]

جب تک پانچ سال کے مدرسے میں تعلیم [illegible]
[illegible] مترجمہ [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی
درسی کتابوں کا کتب [illegible] تعلیق اور
تحشیہ، اردو، ہندی، انگریزی اور دیگر زبانوں
میں [illegible] کی طرف چند دوستوں کے
ساتھ متوجہ ہونا چاہیئے

نوجوان علمائے اہل حدیث کے دو ایک اگر بزرگ
اور مشہور علماء کی سرپرستی [illegible]
العزیز کا میابی یقینی اور قطعی ہے۔ محترم [illegible] خان صاحب
کی باقی تجاویز کا دار و مدار پہلی ہی تجویز پر ہے لہذا
[illegible] قربانی [illegible]
[illegible]
تجویز کی تائید کرتے ہوئے [illegible]
[illegible] بہت ہے کہ [illegible]
خصوصاً رحمانی، سلفی و محمدی [illegible]
[illegible] کا
اجمال [illegible] کے تجارب اور
مشوروں کی روشنی میں عمل [illegible]
مستعدی اور پامردی کے ساتھ [illegible] انشاء اللہ
[illegible]
[illegible]

## تحفہ تراویح حرمت کو [illegible]

[illegible]

[illegible] ما امر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
والغراب والکلب العقور [illegible] فیہا فسقا
[illegible] قال تعالیٰ (قل لا اجد فیما اوحی
الی محرما [illegible] الا ان یکون میتۃ
او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او
فسقا اہل لغیر اللہ بہ) فلو ذبح ما فیہ فسق
[illegible] ما اہل لغیر اللہ [illegible]
[illegible]
بہ ان [illegible]
[illegible] عبد السلام [illegible] (علمی)

## خلافت

خلافت کی بابت قرآن کریم [illegible] اللہ تبارک و
تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور خلفاء کے لیے صفات بھی
[illegible] فرمایا ہے۔ جب تک [illegible] صفات سے متصف
نہ ہوں خلافت ملنی ممکن نہیں ہے [illegible] مسلمان ان
اوصاف سے متصف رہے خلافت [illegible] جہاں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اسلامی حقوق پامال [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible] تعالیٰ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] علیہ وسلم کے
[illegible] ان کو
حکومت دیگا۔ اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خلافت
[illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ
[illegible]

[illegible]

بیان القرآن [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

# فتاوی

س ۱۹۶} ایک شخص مرگیا اور دو لڑکیاں ایک ماں چھوڑ گیا اور کوئی دوسرا وارث نہیں ہے۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۹۶} صورت مسئولہ میں جبکہ ماں اور دو لڑکیوں کے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں تو کل جائداد کے پانچ حصص کر کے یوں تقسیم ہوگی۔

میت زید

| ماں | لڑکی | لڑکی |
| --- | --- | --- |
| ۱ | ۲ | ۲ |

س ۱۹۸} نماز جنازہ و عیدین کی تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرنے کا ثبوت یعنی حدیث صحیح مع نام راوی و حوالہ کتاب حدیث تحریر فرمائیں۔

(مولوی مہرالدین شہر بٹالہ ضلع گورداسپور)

ج ۱۹۸} تکبیرات جنازہ میں رفع یدین کا ثبوت بعض صحابی سے ملتا ہے۔ (تخریج ہدایہ)

س ۱۹۹} ایک مولوی صاحب نے آیہ کریمہ ما جعل الله من بحيرة و سائبة .... الآیہ پیش کرکے مجھے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے ماتحت بتوں کی نذریں نیازیں بھی حلال فرماتا ہے۔ آپ پیروں اور اولیاء اللہ کی نذریں کیوں حرام کرتے ہیں۔ کیا اس آیت کے یہی معنے ہیں؟

(قریشی [illegible] ضلع میانوالی)

ج ۱۹۹} آپ ان معنوں میں صحیح ہے [illegible] سائبہ وغیرہ جانوروں کے نام پر چھوڑے جاتے تھے بلکہ [illegible] کے باعث قابل [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] جنت میں [illegible] حضرت بلال کے جوتوں کی آواز سنی [illegible] (کنز العمال) کیا یہ صحیح ہے؟

(ڈاکٹر [illegible])

ج ۲۰۰} کنز العمال میں ہماری نظر سے یہ روایت نہیں گزری۔ صحیح مسلم کے الفاظ یوں ہیں۔ اريت الجنة فرايت امراة ابي طلحة و سمعت خشخشة امامي فاذا بلال۔ مجھے جنت دکھایا گیا۔ میں نے ابی طلحہ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے کھٹکھٹاہٹ سنی دیکھا تو بلال ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے صبح کی نماز کے بعد حضرت بلال کو انی سمعت دف نعليك في الجنة۔ میں نے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بحالت کشف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ امور دکھائے گئے۔ اگر کنز العمال میں ہے تو دونوں مطابق ہو جائیں گے۔

س ۲۰۱} بستان الناظر (در مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی) معتبر کتاب ہے یا غیر معتبر؟

(سائل مذکور)

ج ۲۰۱} بستان الناظر کوئی لائق اعتماد کتاب نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۰۲} زید کا افسر حاکم غیر مسلم ہے۔ اب سلام کہنے کی جگہ کیا کہئے۔ اور زید ہاتھ اٹھا کر "آداب عرض" کہتا ہے۔ یہ فعل کیسا ہے؟

(منشی شمس الدین محمدی حیدرآبادی)

ج ۲۰۲} وہ صرف سلام کہے اور ایسے کہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہا تھا سلام علیک۔ اللہ اعلم!

س ۲۰۳} اگر چار رکعات والی نماز ہو تو کیا اس کے درمیانی تشہد کے بعد درود شریف وغیرہ پڑھنے سے گناہ لازم آتا ہے یا برا کام ہے؟

(غلام [illegible] خریدار اہلحدیث)

ج ۲۰۳} درمیانی تشہد میں درود شریف [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] علیہ وسلم التشهد في وسط الصلوٰۃ و في [illegible] فاذا كان وسط الصلوٰۃ نهض حين يفرغ من تشهده و اذا كان [illegible] دعا بعد تشهده بما شاء الله ان يدعو ثم يسلم۔

ابن مسعود کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے نماز کے درمیان اور آخر میں تشہد سکھایا تو آنحضرت جب درمیانی تشہد میں ہوتے تو صرف تشہد سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاتے۔ پھر آخری تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا چاہتے مانگتے۔

خلاصہ یہ۔ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے [illegible] تشہد صرف پڑھے۔ اللہ اعلم!

ضروری نوٹ۔ مستفتی حضرات سے گذارش ہے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ ارسال کیا کریں۔ اگر ایسا نہ کیا جائیگا تو عدم اندراج کی شکایت فضول ہوگی۔

"غریب فنڈ" سے غریب اور نادار اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔

## جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے معاونین

### مزید توجہ کریں

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے ساتھ جن اصحاب نے باقاعدہ الحاق کیا ہوا ہے اور ان کے علاوہ دیگر معاونین جمعیۃ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ فوراً صدر دفتر سے فارم ممبری منگوا کر اکثر اہل حدیث کو ترغیب دے کے ممبر بنا دیں۔ اور ان کے تمام حلقوں پر باقاعدہ لگا کر دفتر میں بھیجیں۔ چندہ ممبری [illegible] وصول کر کے [illegible] فارموں کے ہمراہ ارسال فرمائیں۔

محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

حضرت مولانا [illegible]

### فتاویٰ [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

# متفرقات

معاونین کرام اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے ہر محسن کوشش کرکے اس کی خریداری کو بڑھانا مقصود ہو تو دیکر بھی ہے۔ اشاعت فنڈ کئی سال سے دفتر ہذا میں توحید و سنت کی نشر و اشاعت اور بدعت و ضلالت کی سرکوبی کے لئے انجمن اشاعت فنڈ جاری ہے جس سے بزریعہ ٹریکٹ، چکر دار تردید بدعت اور عام اسلامی اخلاقی تبلیغی درست کے مختلف اشتہارات اور رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں جو صرف پنجاب و ہندوستان میں مقبول عام ہوتے ہیں بلکہ بیرون ہند بھی ان کی مانگ بکثرت رہتی ہے۔ ہر ایک ٹریکٹ یا اشتہار باوجود کئی کئی ہزار چھپنے کے شائقین حضرات کی فرمائشات کو پورا نہیں کیا جا سکتا اس سے اشاعت فنڈ کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ — امر تو نہایت روشن ہے کہ کوئی کام بغیر فنڈ کے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس شعبہ کی آمد بڑھانے کے لئے معاونین و شائقین کی اعانت کے علاوہ جملہ انجمن ہائے و مدارس اہل حدیث کے اعلانات و اطلاعات شائع کرنے کے لئے بھی اس سرخی اشاعت فنڈ لیا جاتا ہے۔ امید ہے جملہ ناظرین اس فنڈ کی اعانت فرما کر ثواب حاصل کریں گے۔

مضامین آمدہ | منشی محمد خان گوندل ۲ عدد۔ سید ابراہیم صاحب۔ منشی محمد عمر صاحب۔ مولوی محمد عثمان صاحب ۲ عدد۔ عبد الرزاق بھوجیدہ۔ مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل۔ عبد الحق صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب خلیل۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب۔

[illegible] | اجلاس جال۔

[illegible] | کیا دا دیکھنے ناظرین کو کئی بار متوجہ کیا گیا ہے۔ سامعین اخبار کے جاری ہونے کے منتظر ہیں مگر فی الحال عدم گنجائش کی وجہ سے اخبار جاری

---

[illegible] اخبار بشیر کی بابت کرم [illegible] وہ کوئی صاحب [illegible] نام اخبار جاری ہو [illegible]

قابل توجہ اہل علم حضرات | [illegible] اور دیگر بھی دوستوں کی خواہش ہے کہ اہل علم میں سے کوئی صاحب حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی محی الدین صاحب [illegible] کی مفصل سوانح حیات

## جدید تالیف مفید

جماعت مرزائیہ کے ساتھ ہر طرح سے گفتگو ہوتی ہے قرآن سے، حدیث سے، خود الہامات مرزا سے، یہ سب طریق مفید ہوتے ہیں مگر یہ تیسرا سلسلہ جدید ہے جس کا نام ہے

## مکالمہ احمدیہ

اس میں ان کے باہمی اختلافی مضامین پر دونوں جماعتوں کی تحریریں انہی کے الفاظ میں دکھائی گئی ہیں۔ اس کا پہلا نمبر چھپ گیا ہے۔ گذشتہ سنین میں ان دو گروہوں (قادیانی اور لاہوری) میں تحریک ہوئی تھی کہ اپنا اختلاف رفع کرنے کو فیصلہ کن مناظرہ کریں۔ یہ تجویز کیسی آسان اور خوشگوار تھی مگر فریقین کی مصلحت سے یہ تجویز خود ایک طویل بحث بن گئی۔ اس پر فریقین کے جو لمبے لمبے مضامین نکلے وہ بہت ہی دلفریب ہیں۔ اس کے بعد دوسرے نمبر کے مضامین بھی شائع ہوں گے۔ قیمت نمبر اول پانچ آنہ

نوٹ | ایک نسخہ طلب کرنے کیلئے اسکا ٹکٹ بھیجکر بذریعہ بک پیکٹ منگا لیں۔ تین نسخوں سے کم وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ پتہ — منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

قلم بند کرکے جماعت اہل حدیث پر احسان فرمائیں۔

نوٹ | حضرت مولانا ابو الوفاء مدظلہ کے مختصر سوانح حیات اگرچہ نور توحید میں شائع ہو چکے ہیں۔ مگر ان سے شائقین کی کما حقہ تسلی نہیں ہوتی۔ اسلئے جملہ واقعات تفصیل و بسط کے ساتھ شائع ہونے چاہئیں۔ راقم

[illegible] صاحب کی سوانح حیات [illegible]

---

منشی محمد خان گوندل [illegible] ضلع گجرات

انتخاب زریں [illegible] جناب سر راس مسعود مرحوم اور نواب محسن الملک مرحوم کے رسالہ تقلید اور عمل بالحدیث [illegible] وفات [illegible] معلوم ہو کہ جو ناظرین [illegible] صاحب اطلاع دیں۔

راقم منشی محمد خان گوندل [illegible]

پتہ درست ہونا چاہئے | جملہ ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر قسم کی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام، مقام، اور ڈاکخانہ، ضلع وغیرہ صاف اردو یا انگریزی میں خوشخط ہونا چاہئے۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔ پتہ نادرست ہونے کی وجہ سے ہی اکثر اصحاب کو اخبار نہ ملنے کی شکایات رہتی ہیں۔ بعض اوقات وی پی پیکٹ بھی پتہ غیر مکمل ہونے سے واپس آجاتے ہیں۔ جن سے دفتر کو بہت سے نقصان کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔

قابل توجہ ورثاء مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم | مولوی عبد الکریم صاحب کنسو کور [illegible] ہیڈ ماسٹر بی۔ سکول اودے گیری ضلع [illegible] تھے تو دفتر ہذا سے ان کی خط و کتابت جاری تھی چنانچہ انہوں نے ایک اشتہار تقسیم کتب اخبار اہلحدیث میں درج کرایا ناظرین اہلحدیث میں سے بھی چند حضرات نے اشتہارات کو دیکھ کر محصول ڈاک و دیگر مصارف کے لئے رقوم ارسال کیں مگر ان کو کتب وصول نہیں ہوئیں۔ مشتہر موصوف چونکہ خود وفات پا چکے ہیں اس لئے ان کے ورثاء کو چاہئے کہ جو جن اصحاب کی طرف سے وہ رقوم وصول کر چکے ہیں ان کو ان کی مطلوبہ کتب روانہ کریں ورنہ رقم [illegible] کر دیں تاکہ مرحوم پر کسی قسم کا بار نہ رہے۔ (منیجر اہلحدیث)

## حساب دوستاں بابت [illegible]

اہلحدیث ۳۰ جون میں شائع ہو چکا ہے۔ جن حضرات کی [illegible] سے ۲۰ جولائی سے پہلے قیمت اخبار [illegible] انکی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ [illegible] وصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۳ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ [illegible] وی پی واپس نہ کریں [illegible] بہت نقصان پہنچتا ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

# ملکی مطلع

## تبرا ایجی ٹیشن لکھنو

لکھنؤ میں جو تبرا ایجی ٹیشن شروع ہوا ہے۔ جسے آج کئی مہینے ہو گئے ہیں۔ اس کی نسبت جو گمان تھا وہی ہوا کہ مرض متعدی کی طرح ملک کے دوسرے حصوں میں بھی پھیل گیا۔ یہ بات ہماری سمجھ میں تو کیا کسی غیر جانبدار کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتی کہ کسی قوم کے بزرگوں کو برا بھلا کہتے ہوئے جلوس نکالا جائے۔ ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ اودھ میں مثل سابق اگر شیعہ کی حکومت ہو جائے تو وہ خوارج بھیجہ کو وہی حق دینے کو طیار ہونگے جو آج شیعہ خود مانگ رہے ہیں۔ یعنی انکو اختیار ہوگا کہ اہل بیت کے حق میں تبرا کہتے ہوئے جلوس نکالیں حکومت شیعہ تو کیا اگر خوارج کی حکومت بھی ہو تو انتظام ملکی کی حیثیت سے وہ بھی اس کی اجازت نہ دیگی۔ پہلے تو ہمیں اس ایجی ٹیشن سے عام افسوس تھا۔ لیکن جس روز سے ہم نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ مولانا ناصر حسین مجتہد اعظم لکھنؤ کا صاحبزادہ بھی اس ایجی ٹیشن میں شریک ہو کر گرفتار ہو چکا ہے۔ اس روز سے ہمارے افسوس کی کوئی حد نہیں رہی۔ کیونکہ ہم مولانا موصوف کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ بڑے شریف، متحمل مزاج، گرم سرد آزمودہ اور زمانے کے نشیب فراز سے خوب واقف ہیں۔ ہمارا گمان تھا کہ آپ اس فتنے کو بند کرنے میں ساعی ہونگے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ آپ بھی جماعتی سیلاب میں بہہ گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لکھنؤ سالہا سال سے اس قسم کے فسادات کا مرکز چلا آتا ہے۔ کبھی [illegible] ہندو سے جھگڑا ہے، تو کبھی تبرا کوئی [illegible] کرے یہ جنگ [illegible] ہو۔ ایسے شیعہ سنی کی باہمی لڑائی کا واقعہ ہو جاتا ہے۔ [illegible]

ہمارے ہوئی ہوئی
جنگ ہی آمختی کہی زنگلہ تیغ قاتل
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

ہم نے جو خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ مرض متعدی حد تک پہنچ گیا ہے۔ یہ خیال مندرجہ ذیل مراسلہ پڑھنے سے خوب واضح ہو جائیگا۔ اس سے معلوم ہوگا کہ سرحدی علاقہ میں بھی اس کا اثر جا پہنچا ہے۔ مراسلہ مذکور یہ ہے:۔

"لکھنؤ کے شیعوں کی شورش اور اسلام دشمنی"

اس سے قبل ۱۸۔ مئی ۱۹۳۹ء کو بمقام ہنگو ضلع کوہاٹ علمائے صوبہ سرحد و خوانین ہنگو اور عام اہل اسلام نے ایک جلسہ منعقد کر کے وزیر اعظم صوبہ یوپی کو اپنے عندیہ اور جذبات سے آگاہ کر دیا ہے کہ ہم مسلمانان صوبہ سرحد کسی ایسی سکیم کو قابل قبول نہیں سمجھتے کہ جس میں اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خفیف سے خفیف اہانت صریحًا تو بجائے خود کنایتًا یا اشارتًا بھی درج ہو ——— عالیجاہا! چند سال قبل ۱۹۲۴/۲۵ء کے درمیان اسی ضلع کوہاٹ کے پڑوس علاقہ یاغستان تیراہ میں شیعہ سنی کے درمیان وہ خونریز جنگ ہوا تھا جس کے تصفیہ میں گورنمنٹ دو سال تک پریشان اور سرگردان رہی۔ وہ بھی اسی تبرا کی بدولت تھا۔ کیونکہ مولوی کفایت حسین شیعہ لکھنوی مقیم پاڑہ چنار کورم نے یاغستانی شیعوں کو خفیہ خفیہ اسی قسم کی پٹی پڑھائی تھی۔ جناب من! یہ جرم سیاسی نہیں بلکہ اخلاقی ہے۔ چاہئے کہ رضا شاہ پہلوی موجودہ شاہ ایران کی طرح حکومت کے آہنی پنجہ سے یہ فساد انگیز جرم جو لعن پر مبنی ہے فورًا بند ہو جاوے ورنہ اس سے جو خون خرابہ پیدا ہوگا اس کی تمام ذمہ داری قوم شیعہ اور ان کے لیڈران مذہبی و غیر مذہبی پر ہوگی۔

(۱۸۔ مئی ۱۹۳۹ء بمقام ہنگو)

پچھلے ہفتہ اقوام علاقہ تیراہ نے زیر صدارت حاجی محمد حنیف صاحب خلف و جانشین جناب اخونزادہ محمود مرحوم علیہ الرحمۃ بمقام [illegible] علاقہ آزاد و دلگان [illegible] و مواجب حرکت کر کے ایک درخواست بذریعہ [illegible] ہنگو سے جبر ڈاک کر کے بھیجی ہے۔ جس کے مضمون کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

لکھنؤ صوبہ یوپی میں شیعوں نے تبرا اور گالیوں کا جو سلسلہ ہمارے پیشوایان دین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت جاری کر کے فساد انگیزی کا بیج بونا شروع کیا ہے۔ جس کو خاص پروپیگنڈا کے ذریعہ تمام ہندوستان میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سننے میں آیا ہے کہ چند مفتی شیعوں نے پنجاب سے مولوی طلب کر کے بذریعہ چندہ قریبًا ایک درجن شیعہ نوجوانوں کو لکھنؤ بدیں غرض ہنگو سے روانہ کیا ہے کہ وہ شیعان لکھنؤ کو مدد دیکر تبرا اور گالیوں کی عام اجازت حاصل کرنے میں کارآمد ہو سکیں۔

عالیجاہا! ایسی خفیف الحرکتی اور بزدلانہ اقدامات ہم پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ ہم کو بخوبی علم ہے اور حکومت کو بھی ہے کہ گالی گلوچ کسی مذہب میں مستحسن اور اچھی نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ہم بدیں مراد آپ کو آگاہ کرنا ضروری سمجھے کہ آخرکار اس کا نتیجہ خونریزی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ آخرکار ۱۹۲۴ء کی طرح شیعوں ہی کے اوپر اس کا وبال پڑیگا۔ اور جب بھی فساد کا شعلہ ایک دفعہ اٹھا اس کا فرو کرنا گورنمنٹ کے لئے مشکل ہوگا۔ ہماری استدعا ہے کہ آپ خود متوجہ ہو کر اس کا مناسب انسداد فرمائیں۔ کیونکہ صوبہ سرحد میں مٹھی بھر شیعوں کی یہ دلیری اور فساد انگیزی آخرکار ان کے لئے وبال جان ثابت ہوگی۔ اس تبرا بازی سے رعیت اور یاغستان دونوں جگہ فساد رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہم کبھی ایسے قانون کو برداشت نہ کر سکیں گے۔

(مرسلہ۔ غلام محمد خان بنگش سکنہ ہنگو۔ کوہاٹ)

## وزیرستان کی ہیبتناک اطلاع

ہزاروں ہولناک واقعات کو قانون فطرت کے ماتحت دیکھ [illegible] ساری دنیا کے [illegible] جائیگا۔ جو شیخ [illegible] ہم کے [illegible]

دولت بجو ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

جو لوگ اس شعر کے پہلے مصرعہ پر عمل کرتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جو دوسرے پر اصرار کرتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں۔

وزیرستان کی حالت بمقابلہ برطانوی حکومت و جبوت کے پشہ اور ہاتھی کی (بلکہ اس سے بھی کم) نسبت رکھتی ہے۔ دو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ وہ لوگ برابر مقابلہ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ تازہ خبروں سے یہ راز منکشف ہوا ہے کہ وزیریوں نے شیخ سعدی مرحوم کے پہلے مصرع کا فلسفہ خوب سمجھ لیا ہے۔ ان خبروں کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"وزیرستان سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ غازی شیر زمان خان برادر حاجی میرزا علی خان (فقیر آف ایپی) کوہستان طور غر کا دورہ کر کے جملہ خیلوں کے جدید ڈیڑھ صد جرگوں کے سرفروش وزیری لیڈروں کے ہمراہ واپس کوہستان شوال پہنچ گئے ہیں۔ اس جگہ تمام وزیری لیڈروں نے فقیر ایپی کے ہاتھ پر بیعت کر کے حلف وفاداری اٹھایا ہے اور حاجی فقیر ایپی کے مرکزی جرگہ اور محمدی لشکر کے ساتھ الحاق کی سندیں حاصل کی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس تمام لشکر کے سرلشکر غازی شیر زمان خان برادر حاجی صاحب فقیر آف ایپی مقرر ہوئے ہیں۔

غازی خوشحال خان قائد آزاد آفریدستان و حضرت صاحب مرعان کے مابین گذشتہ ہفتہ جو خط و کتابت ہوئی ہے اُسے خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ حاجی صاحب جرکونڈ اور نقیب صاحب کو بھی مہر بہ مکتوب خاص قاصدوں کے ساتھ ارسال کئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فقیر صاحب شوا پر حاجی صاحب کے مکتوب کا گہرا اثر پڑا ہے اور آپ نے محمدی لشکر کی تنظیم میں امداد جاہ کا یقین دلایا ہے۔

حاجی محمد صدیق اخوان زادہ صاحب قائد وادی تیراہ اور مولانا مرجان دونوں فقیر ایپی کے عظیمی پروگرام کی اہمیت کو عوام پر واضح کر رہے ہیں۔ ملی بادشاہ ملاخیل نے جو جرگے قائم کئے ہیں اُن کے تمام ممبر محزم وردیاں بنا کر باقاعدہ فوجی پریڈ اور جنگی طریقوں سے واقفیت حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

علاوہ ازیں وزیری مبلغین نے دن رات ایک کوئی قبیلوں میں وعظ و تبلیغ کا سلسلہ جاری کر دیا ہے اور منظم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کر رہے ہیں مزید تفصیلات کا انتظار کیا جا رہا ہے۔"

(پرتاپ لاہور صلہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۹ء)

**الحدیث** جماعت اہل حدیث کے افراد سے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے سوچ سمجھ کر بہت جلد جواب دیں کہ ان کے نزدیک شعر مذکور کا پہلا مصرع واجب العمل ہے یا دوسرا؟

اس سوال کے ساتھ ہی میں اپنے افسوس کا اظہار بھی کئے دیتا ہوں کہ میں یہ سوال ایک ایسی جماعت سے کر رہا ہوں جو معلم اخلاق اور مروج سنت ہونے کی مدعی ہے۔ جن کی نظر میں حدیث "فساد ذات البین هی الحالقة" ہر وقت رہتی ہے۔

## یورپ کی پیچیدہ گرہ

شعرائے ہند نے بڑے مبالغہ سے معشوق کی زلف کو پیچ در پیچ بتایا ہے مگر یورپ کی سیاست اس سے بھی زیادہ پیچدار ہے۔ کبھی پہلے تو خبریں آتی ہیں کہ فریق ثانی اگر ایک انچ بھی آگے بڑھا تو اعلان جنگ ہو جائیگا۔ اس کے بعد جلد ہی خبر آ جاتی ہے کہ جرمنی ڈینزگ میں گھس گیا ہے۔ قلعہ بندی شروع کر دی ہے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیا جاتا۔ ساتھ ہی یہ خبر بھی آ جاتی ہے کہ اگر جرمنی نے ڈینزگ پر زبردستی قبضہ کر لیا تو برطانیہ اور فرانس پولینڈ کی مدد کو آئینگے۔ ہمارے خیال میں اُن کو آنا چاہئے لیکن ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ کسی سلطنت کی فوج دشمن کے شہر میں داخل ہو کر قلعہ بندی شروع کرے تو بھی اس کو قبضہ نہ کہا جائے۔ قرآن شریف نے اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے اگر ہمارے سامنے یہ روشنی نہ ہوتی تو ہم بھی ان خبروں کی بھول بھلیوں میں پھنسے رہتے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے:

إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً

(بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تہ و بالا کر دیتے ہیں)

اس آیت کی روشنی میں جب ہم ان خبروں کو جانچتے ہیں تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کا ڈینزگ میں داخل ہو جانا اس پر قبضہ کرنے کے مترادف ہے لیکن خبر رساں ایجنسیاں ہم ہندوستانیوں کو کم عقل سمجھ کر ایسی بھول بھلیوں میں مبتلا رکھنا چاہتی ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ جرمنی نے آج تک جہاں جہاں قدم رکھا ہے وہاں سے واپس نہیں ہوا۔

گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت ہماری حسن ظنی ہے کہ وہ بہت دور اندیش ہے اس کی خاموشی کسی مصلحت پر مبنی ہے۔ جسے مخفی رکھنے میں اب تھوڑے سے دن باقی رہ گئے ہیں۔ سامان جنگ طیار ہو رہا ہے بم کے گولوں سے حفاظت کے لئے زمین دوز تہ خانے بن رہے ہیں برلن (جرمنی) میں برطانوی باشندوں پر پابندی لگائی گئی ہے کہ باہر نہ جائیں۔ فرانس نے غیر محدود رقم قرض لینے کا اعلان کر دیا ہے اور زہریلی گیس سے بچنے کے لئے شہروں میں نقاب تقسیم ہو رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آئندہ جنگ کا تصور بھی بھیانک ہے۔ گویا وہ اس آیت کے ماتحت ہے:

فَنُجِّيَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

خدا شر سے برانگیزد کہ خیر ما در آں باشد

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ جس میں مسلمانوں کے حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی نقشہ ... قیمت ... ملنے کا پتہ ... [illegible]

*وزیرستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ۔ از قلم (۲۹۶) امام خان صاحب نوشہروی ... (بقیہ حاشیہ)

# بیمہ زندگی

بیمہ زندگی ایک ایسا فنڈ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں یا پھر اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورئینٹل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دوراندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورئینٹل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

**اورئینٹل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ**

ہیڈ آفس بمبئی — قائم شدہ ۱۸۷۴ء

**سردار دولت سنگھ بی۔اے۔ برانچ سیکرٹری اورئینٹل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے**

(۲۲۷)

تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

## فلیویا اماسک (رجسٹرڈ)

افغانستان کے حالات

# مومیائی

۳۳

معدن علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں [illegible] شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی ہے۔ طاقت [illegible] کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کی شکایت
رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ [illegible] بعد مستقل استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۶ [illegible] پاؤ ہے۔ پاؤ بھر لینے پر محصولڈاک
معاف فیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہلِ غربا ایک پاؤ
کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی
ایک پاؤ سے کم [illegible] کی جائیگی [illegible] بذریعہ وی پی۔ (۴۲۸)

## تازہ شہادتیں

جناب عبدالرزاق و [illegible] صاحبان ٹانڈہ و [illegible]
ہم نے کئی بار مومیائی [illegible] سے منگائی ہے مفید ثابت
ہوئی۔ [illegible] عبدالعزیز عبدالرحیم
صاحبان کے نام جلد ارسال فرمائیں۔ (۱۷ مئی ۱۹۳۶ء)
جناب مولوی [illegible] صاحب سندوری
تحریر فرماتے ہیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی
[illegible] سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ مومیائی
منفعت [illegible] ہے۔ بہت خوش نصیب اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

# ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

اجاب [illegible] سلسلہ [illegible]
ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی [illegible] میں منائی گئی جس میں
شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس
نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا آپ نے
وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث
نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے۔
قابل مقالہ نگار نے حضرت تابعین سے اہل حدیث کا
سلسلہ ثابت کیا ہے۔ پھر جناب کی ابتدا کا حال
جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ [illegible] سے ہے اور ترویج
کا حضرت سید احمد اسماعیل شہید سے۔۔۔۔۔۔
مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد
ہے۔ اور [illegible] دار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں
کا نقشہ ہے۔ الی ان قال۔ غرض آپ کی جماعت
نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں
نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے
اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔
صفحات ۲۰۸۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸ؔ

## جمع القرآن والحدیث

مصنفہ مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ
کب یک جا جمع کی گئیں۔ کب ان کی کتابت ہوئی۔ اس کا
مفصل ذکر اس کتاب میں موجود ہے۔ منکرین حدیث
سب سے بڑا اعتراض زمانہ نبوی میں کتابت حدیث کے
نہ ہونے کا کیا کرتے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کا مفصل
جواب دیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ ۶/

## پتھری کور

اسکے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے راستہ
بند نکلتی ہے۔ مجرب ہے۔ کافی شہرت حاصل کر چکا ہے
اصل قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی قیمت [illegible] محصول ڈاک
[illegible] منگوانے کا پتہ۔ [illegible]
[illegible]

# تراجم علمائے حدیث ہند

۲۔سو اشخاص کا ...... برسوں کی کاوشوں کا، جانکاہ
محنتوں کا، ان تھک کوششوں کا، وقت کی بہت بڑی
ترقی کا [illegible] کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں
کا [illegible] رکھتا ہے۔
الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو
اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے
علماء کے حالات زندگی جمع کر دئیے۔ اس جلد اول میں
شاہ ولی اللہ سے شروع کر کے آج تک کے علمائے
اہل حدیث دہلی کی سوانح عمریاں ہیں۔ مرحومین کی اور
موجودین کی بھی۔ تاریخ جیسے روکھے پھیکے مضمون کو فاضل
مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں
جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان،
روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔
ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور
محنت طلب [illegible] پر قلم فرسائی کر کے مولانا نے جماعت
اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت
انجام دی ہے۔ قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ؔ

## عرب کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر آپ نے آج تک
سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی۔ جو قابل تمام
مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہونگی۔ مگر کتاب ہذا کے
ایک معزز غیر مسلم جناب سوامی [illegible] صاحب
کے خیالات کا مرقع ہے جو آپ [illegible] اسلام کے متعلق
رکھتے ہیں۔ حضور [illegible] سے لیکر وصال
فرمانے تک تمام واقعات درج کئے ہیں۔ [illegible]
اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ [illegible]
چار سو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت ۲/
نوٹ:۔ [illegible]
یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی ہیں
[illegible]
[illegible]

# عربی پڑھنی آسان ہوگئی

اگر آپ کو عربی پڑھنے کا شوق ہے تو آج مندرجہ ذیل کتب میں سے کوئی کتاب منگا کر پڑھنا شروع کر دیجئے۔ کتابیں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

**عربک ٹیچر** مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں عربی علم کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد، مسائل، ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ عام فقرے، گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے مبتدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت عہ

**مرقاۃ القرآن** یعنی عربی کی پہلی کتاب۔ مؤلفہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار گورنمنٹ کالج لائل پور۔
عربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

**کلید مرقاۃ القرآن** یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ از مولف صاحب مذکور۔ قیمت ۸ر

**مفتاح القرآن** قرآن مجید کی آیات والفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے عام شائقین، مناظروں اور مبلغوں کیلئے بے حد مفید ہے۔ قیمت صرف دو روپے۔

**عربی بول چال** مصنفہ حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم امرتسری جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ۔ قابل دید ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر۔ حصہ دوم ۱۲ر

**کتاب الصرف** از حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری۔ عربی علم صرف کے ضروری مسائل۔ میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک اردو میں بیان کر دیئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

**کتاب نحو** [illegible] کتاب میں نحو کے تمام ضروری اور اہم مسائل نحو میر سے لیکر [illegible] وضاحت سے درج کر دیئے ہیں۔ قیمت [illegible]

[illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

---

## مولوی عبدالسلام صاحب بستوی مقیم دہلی کی تصانیف

**اسلامی پردہ** جس میں شرعی پردہ کی حیثیت اور ضرورت۔ بے پردگی کے نقائص قرآن و حدیث اور واقعات سے ثابت کئے ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب بھی ہے۔ قیمت ۴ر

**اسلامی توحید** اس رسالہ میں ٹھیٹھ توحید کی حقیقت کو واضح کر کے اس کے بالمقابل شرک و بدعت کی مفصل تشریح کر کے توحید و شرک میں امتیاز کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

**اسلامی صورت** اس رسالہ میں ڈاڑھی جیسے مسنون امر کی تشریح و تفصیل کر کے جملہ مسلمانوں کو اس سنت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پابندی کی تاکید کی ہے۔ اس کے خلاف ڈاڑھی منڈانے والوں کو اس سنت کے ترک کرنے کی گناہ کی وعید کی گئی ہے۔ معترضین کو جواب بدلائل دیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۴ر

**کشف الملہم** مقدمہ صحیح مسلم کا اردو ترجمہ۔ جو علماء، طلباء اور دیگر شائقین کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۶ر

---

## کیا آپ نے ابھی تک "جیبی حکیم" نہیں دیکھا؟

جیبی حکیم ایک ایسی مختصر مگر جامع طبی کتاب ہے جو سر سے پاؤں تک کے تمام امراض پر حاوی ہے اور جس میں جملہ امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے اور پانچ سو عنوانات کے ماتحت ہر بیماری کے مجرب سے مجرب یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں جو یقیناً آپ کو کہیں اور نہ ملیں گے۔
یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد یونانی اور ڈاکٹری نسخے درج ہیں تاکہ اگر آپ دیسی علاج کرنا چاہیں یا ڈاکٹری سے مستفید ہونا چاہیں تو ایک ہی کتاب سے دونوں فائدے حاصل کر سکیں۔ ملک کے مشہور طبیبوں اور تجربہ کار لوگوں کا یہ بیان ہے کہ ہر لکھے پڑھے گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس کا ایک ایک نسخہ سو سو روپیہ کا ہے جو سالہا سال کے تجربے کے بعد درج کیا گیا ہے۔
جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو دیہات اور قصبات میں رہنے والوں کیلئے مستقل حکیم اور ڈاکٹر کا کام دیتی ہے اور ہر اردو خواں اس کے مطالعہ سے اچھا خاصہ حکیم بن سکتا ہے۔ خصوصاً ائمہ مساجد و مدرسین کے لئے تو از حد مفید ہے۔ ان تمام لکھے پڑھے لوگوں کو جنہیں عوام سے سابقہ پڑتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔
جیبی حکیم کیا ہے گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے جو آپ کے لئے یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت مجلد مطلا عہ۔ محصولڈاک ۶ر

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)



ahmadimuslim.de

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی


## عربی کا معلم ہر دو حصہ

عربی زبان کی صرف و نحو ابتداءً خالص عربی زبان میں مدون ہوئی تھی - بعد ازاں ابتدائی قواعد پر مشتمل کچھ فارسی رسائل لکھے گئے - مگر اردو دان طبقہ ان ہردو زبانوں سے بے بہرہ ہونے کے باعث ان شریف علوم سے محروم ... اردو زبان میں ... [illegible]

## نہال کرم

... سو جیب ... کی تجربہ ... پیش نظر رکھ کر کتاب ... اس میں قریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے ... قریب مجربات دیئے گئے ہیں ... اور تشریح کر دی گئی ہے - علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ... اور ارزاں مل سکیں ... [illegible]

## رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم

جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے - جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے - اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند اور دیگر مدارس و درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے - پڑھنے کے قابل ہے ضرور منگوائیں - کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ - قیمت جلد اول ... [illegible]

## ثنائی برقی پریس امرتسر

اردو، انگریزی ... چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ، رنگ دار ... ارزاں نرخ پر حسب وعدہ کی جاتی ہے - اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط، اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بنفس نفیس تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں - خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے -

منیجر ثنائی برقی پریس - ہال بازار امرتسر

## ایک اور تازہ تصنیف
## خطبات سلمان

جو قاضی محمد سلیمان صاحب مصنف رحمۃ للعالمین کے حسب ذیل دس معرکۃ الآرا مضامین کا گلدستہ ہے - (۱) تبلیغ اسلام - (۲) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا - (۳) الاسلام فی الہند - (۴) پیام اسلام - (۵) فضائل اسلام - (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کانفرنس ... (۷) ... خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث ... (۸) ... اہل حدیث - (۱۰) اصول تبلیغ - ... صفحات ... کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ - باوجود ان تمام ظاہری و باطنی خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

ملنے کا پتہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## ویدارتھ پرکاش ... ویدک تہذیب

[illegible]

ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

## تفسیر واضح البیان

[illegible]

... مصنف موصوف نے پہلے ہر سبق کے شروع میں ... دیے ہیں ... قواعد بیان ... [illegible]

اہلحدیث امرتسر ... [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۸

# اہل حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ وسنتی
اخبار امرتسر
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ
تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء
دفتر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ ...

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد وضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
روساء جاگیرداروں سے ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲

### اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۸۳۱)

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی — JAMIA MILLIA ISLAMIA DELHI

## فہرست مضامین

نظم (شان اسلام) ۔ ۔ ۔
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی ۔ ۔ ص۳
قادیانی مسیح ۔ دجال اور ڈاکٹر بشارت احمد ص۵
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم ۔ ۔ ص۶
امیر ملت کی چوری ایک شادی میں ۔ ۔ ص۸
بے ادب کون ہے؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۸
[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ص۸
[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ص۹
[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۰
[illegible] اہل حدیثان ہند ص۱۱
[illegible] ۔ ۔ ص۱۲
[illegible] ۔ ۔ ص۱۲

## شان مسلم

(از کاوش فکر جناب نسیم آسی دسالوی ...)

تجھے مسلم کبھی الفت نہ تھی دنیا کی دولت سے
کبھی تیرا قدم ہٹتا نہ تھا حکم شریعت سے

غریبوں کی تیرے دل میں نہایت قدر ہوتی تھی
نہیں دیکھا کبھی تو نے یتیموں کو حقارت سے

تیری وہ بے نیازی کے فسانے اب بھی باقی ہیں
ہمیشہ دل تیرا آزاد تھا دنیا کی زینت سے

تیرے اگلے فسانے اب بھی لوگوں کی زباں پر ہیں
کیا مغلوب تو نے کل جہاں کو شان و شوکت سے

وہی تو ہے جو عالم پیش [illegible] تھا زمانے میں
عنایت سے محبت سے مروت سے [illegible]

کیا امن و اماں قائم زمیں پر ہر طرف کیا کیا
کیا زیر و زبر سارے جہاں کو کس شجاعت سے

عجب ہے کہ اب بھی تجھ میں پیدا ہوں وہی باتیں
ذرا پھر آشنا ہو جا اخوت اور شفقت سے

ضرورت ہے کہ میدان عمل میں ہو صف آرائی
نظر آئے تیرا پرچم [illegible] شان و شوکت سے

تجھے عزت کا طالب ہے تیری رحمت کا طالب ہے
نسیم دل [illegible] خدا [illegible] سے محبت سے

ahmadmuslim.de

# انتخاب الاخبار

منتخبہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء

**مقامی** امرتسر میں ۱۷ جولائی کی صبح کو خوب بارش ہوئی ۱۶ جولائی کو خاکساروں نے انجمن پارک میں مصنوعی جنگ کیا ——— سکھ اور ہندو میونسپل کمیٹی کے فرقہ واری تناسب حقوق کے خلاف جو حال ہی میں کمیٹی نے پاس کیا ہے جلسے کر رہے ہیں۔

——— جالندھر میں خاکساروں کی دیکھا دیکھی ہندوؤں نے بھی ایک جماعت قائم کی ہے۔ ان کا امتیازی ہتھیار کرچھا ہے۔

——— ریاست بہاولپور اور فرید کوٹ نے فیڈریشن میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔

——— "امرت بازار پتریکا" کلکتہ رقمطراز ہے کہ ریاست حیدر آباد میں عنقریب اصلاحات کا نفاذ ہونے والا ہے ریاست میں لیجسلیٹو اسمبلی قائم کی جائیگی جس کے ۸۶ ممبر ہونگے۔

——— صوبہ سی پی میں بارش کی کثرت کی وجہ سے دریائے نہانڈی میں طغیانی آگئی۔ اسی واسطے ۱۶ جولائی کو بمبئی جانے والی گاڑیاں لیٹ ہوگئیں۔

——— احمد آباد کے ایک جلسہ میں مسٹر بوس سابق صدر کانگرس نے دوران تقریر میں کہا کہ اگرچہ کانگرس میں اختلاف ہیں مگر جنگ چھڑ جانے کی صورت میں سب دور ہو جائیں گے۔

——— آل انڈیا مسلم لیگ کی شاخیں غیر ممالک میں بھی قائم کی گئی ہیں۔

——— حکومت بمبئی یکم اگست سے بندش مسکرات کی سکیم جاری کر دیگی۔ گورنر صوبہ بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری دعوتوں میں شراب وغیرہ استعمال نہ کی جائے

——— آسام سے برما تک ایک سڑک تیار ہونے والی ہے۔ جس پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

——— گاندھی جی آج کل سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔

——— اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قصبہ پھلو پور

ضلع رہتک میں چالیس سے زائد مسلح ڈاکوؤں نے مہاجنوں کے گھروں میں ڈاکہ ڈالا۔ مکانات نذر آتش کر دیئے۔ ساٹھ ہزار سے زائد رقم کے زیورات نقدی وغیرہ لے کر فرار ہوگئے۔ ڈاکوؤں نے دو اشخاص کو گولی مار کر ہلاک بھی کر دیا۔

——— مولانا احمد سعید اور دوسرے قیدی جن پر آگرہ میں مدح صحابہ کہنے پر مقدمات چل رہے تھے غیر مشروط طور پر رہا ہو گئے ہیں۔

——— مصر کے فوجی لباس میں عنقریب تبدیلی کیجائیگی ترکی ٹوپی کی بجائے کوئی اور لباس تجویز کیا جائیگا۔

## آخری اطلاع

جن اخباروں کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے۔ ان کو ۳۰ جون کے اہلحدیث میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۲۹ جولائی تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام

آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

ناظرین نوٹ کر رکھیں۔

**مہلت یافتگان** کی طرف سے اگر قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو آیندہ اخبار نہیں بھیجا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— دولت علیہ عراق کے وزیر خارجہ مع محکمہ فوج کے رائل انجینئرز اور دیگر عہدیداروں نے اعلیٰ حضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ سے شرف باریابی حاصل کیا۔ عراقی اور سعودی سرحد کے معاملہ میں اعلیٰحضرت نے کمیشن کے تقرر کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ امید ہے سرحدوں کا تصفیہ بہت جلد ہو جائیگا۔

——— شاہ زوغو اب ترکی میں مقیم ہیں۔ حکومت ترکیہ نے ان کے وظیفے کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت مصر بھی ایسا ہی کرنے والی ہے۔

——— نیو یارک کی جامعۃ الازہر نے اپنے معزز

رکن مسٹر پطرس بیلی کو ہدایت کی ہے کہ وہ جمہوریہ فرانس کے مدنیوں سے مل کر غازی عبد الکریم اعظم مجاہد ریف کی رہائی کے متعلق کوشش کریں۔

——— جمہوری ہسپانیہ کے عہد حکومت میں ہسپانوی بنک نے امریکہ کے پاس ساٹھ ملین ڈالر چاندی فروخت کی تھی۔ اس کی قیمت کی وصولی کیلئے ہسپانیہ نے جو مقدمہ دائر کیا تھا وہ خارج ہوگیا۔

——— ایک اطلاع مظہر ہے کہ امیر البحر شنگھائی نے برٹش چینی سٹیشن کے کپتان سے برطانوی جہاز کے نقصان ہونے کی معافی مانگی۔ اور نقصان کی تلافی کا وعدہ کیا۔

——— ٹوکیو ۱۵ جولائی۔ جاپان کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہانگ کانگ سے ۶۵ میل کے فاصلہ پر چڑھائی کرنا چاہتا ہے۔ غیر ملکی جنگی جہازوں کو چاہیئے کہ ۱۷ جولائی تک بندرگاہ سے نکل جائیں۔

——— بمبئی کے قریب ایک بستی میں بم پھٹنے سے چار آدمی ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

——— چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ موسم گرما کی رخصتوں میں ۱۵ جولائی کو انگلستان روانہ ہوگئے ہیں

——— وارسا ۱۴ جولائی۔ ڈینزگ میں ابھی تک فوجی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں۔

——— انگلستان اور پولینڈ کے مابین مالی معاہدہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔

——— لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے۔

——— دہلی شو مندر کا ستیہ آگرہ بند کر دیا گیا ہے

---

**جدید انگلش ٹیچر** اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ محاورات قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے قیمت عمر منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۳ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

## خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۴)

یہ سلسلہ مضمون اہلحدیث ۲۰ جون میں شروع ہوا ہے۔ گذشتہ نمبر میں ہم نے مشرقی صاحب کے تناقضات کے چار نمبر بتائے تھے۔ آج آگے ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

**ضروری نوٹ**) شائقین توحید وسنت اپنے مشورہ سے اطلاع دیں کہ سلسلہ ہذا ختم ہونے پر یہ رسالہ کتنے ہزار کی تعداد میں چھپے۔ میری ذاتی رائے ہے کہ کم سے کم پچاس ہزار چھپنا چاہئے۔ تاکہ بہت لوگوں تک کام آئے۔ پس ناظرین [illegible] جہت جلد ارسال کریں۔

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں چھپے (۲) ان کو کتنے رسالے مطلوب ہوں گے (۳) اس کار خیر میں وہ کیا اعانت کریں گے؟

(۵) قرآن مجید کے شان نزول کے متعلق لکھتے ہیں کہ "قرآن کو سمجھنے کے لئے شان نزول کی [illegible] ہے" (مقدمہ تذکرہ [illegible])

**اسکی نقیض** | قرآن فہمی کے لئے [illegible]

[illegible]

**اسکی نقیض** | [illegible]

بھی نہ رہی۔ اور یہ صریح ناقص ہے۔

(ق) آج کل کے مسلمان نابکار ہیں۔

(مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ [illegible] کا حاشیہ)

**اسکی نقیض** | مسلمانوں کو نابکار اور بدبخت کیونکر کہا جا سکتا ہے" (اشارات صفحہ [illegible])

**ناظرین** | ان اختلاف کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۸) سلف صالحین امت (صحابہ کرام) کے حق میں کہا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے معنی اور ابتدائی احکام پر عمل کر کے نظام [illegible] آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"آج خلق [illegible] کے ان ابتدائی تعلیم [illegible] اسلام [illegible] سب کو کہہ [illegible] جو صرف [illegible] برس تک مسلمانوں کو قرآن کے معنی اور ابتدائی عمل کے نظام [illegible] (مقدمہ تذکرہ صفحہ [illegible])

**اہلحدیث** | اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے پہلے طبقے (صحابہ کرام) جس نے [illegible] حاصل کئے تھے وہ قرآن مجید کے ادنیٰ اور ابتدائی احکام [illegible] [illegible] [illegible] عامل [illegible]

**اسکی نقیض** | مشرقی صاحب [illegible]

قرآن کریم [illegible]

[illegible] حاصل نے [illegible]

[illegible] کا کلام [illegible] کہتا [illegible]

اور ان کو کلام الٰہی کے صحیح مطالب [illegible] مجبور تھا [illegible]

**ناظرین!** | کیسے صاف اور صریح الفاظ میں سلف صالحین کی قرآن فہمی کا اقرار ہے جو پہلے بیان کی صریح نقیض ہے۔ کیونکہ اس میں ادنیٰ درجے کا ذکر ہے۔

(ح) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثر صحبت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اللہ کے برگزیدہ رسول نے خلق عظیم سے اہل عرب کے سینوں کو چاک کر کے ان کے دلوں کو چیر چیر کر مداوتیں اور کینے نکال دئے تھے۔ پیغمبر برحق کی بے ریا اور وقف عمل زندگی نے بعض وحدت [illegible] تاریک قلوب میں ایمانی نور اور اعمال صالحہ کی وسعت دیدی تھی × × فطرت کے بدیع [illegible] اور محیر العقول صنائع کی طرف کلام الٰہی کی ایک ترغیب وتحریص نے عرب کی طبائع پر [illegible] انہماک اثر پیدا کر دیا تھا۔"

(مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ [illegible])

یہ عبارت بڑی صفائی سے اہل عرب [illegible] مسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے) ظاہری وباطنی صفائی کا ثبوت دیتی ہے۔ اب اسکی نقیض بھی

**اسکی نقیض** | مشرقی صاحب بروحجہ اعتراف کی

[illegible]

یہ ہے کہ اسلام [illegible] نا قابل [illegible] تھا۔ مگر عرب کی جہالت اور [illegible] کر کہاں چل سکتا تھا [illegible]

[illegible]

عاقبت انگیز [illegible]

ahmadimuslim.de

ذیل کو ہم بالا بعض عبارتیں اپنے اندر متعدد تخالف و تناقض رکھتی ہیں اس کو ناظرین خصوصاً اہل علم بغور ملاحظہ فرمائیں۔

(۸) توحید عبادت کے متعلق مشرقی صاحب لکھتے ہیں

"ہاں خدا کی عبادت اس وقت ہو رہی ہے جب بندہ خدا کے یقین سے اور یوم آخرت پر ایمان کے باعث بندۂ خدا اپنے تن کو من کو دھن کو اس آقائے نامدار اس مالک یوم الدین کی خوشنودی اور خدمت میں قربان کر دیتا ہے ×× عبادت کا یہ واحد صحیح مفہوم ہے اور یہی توحید ہے اور یہی اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ کے ناقابل انکار معانی ہیں"

(دیباچہ تذکرہ اردو صفحہ ۹۶)

**اس کی نقیض** | یورپین اقوام (جو خدا کی توحید تو کیا ان میں اکثر خدائی وجود کے بھی منکر ہیں) کے حق میں تسلط تغلب اور استخلاف فی الارض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"الغرض جہاں کسی قوم میں قوت اور زور ہے امن اور نظام ہے شوکت اور بلاکت میں بہت کچھ تحصیل ہے وہیں توحید باقی ہے۔" (دیباچہ تذکرہ صفحہ ۱۵)

**نتیجہ** | صاف ہے کہ یورپین اقوام میں پختہ توحید ہے (کبرت کلمۃ)

(۹) اسوۂ حسنۂ رسالت کے متعلق آپ فرماتے ہیں

"مساجد میں امام صاحبان کا خدا کے حضور میں نماز کو رکوع سے ادا کرنا وہ پرانی ہے جو نص قرآن کے قطعاً خلاف ہے مساجد میں سنت نوافل کا ادا کرنا اور اس طرح جماعت خدا کے اندر بے ترتیبی اور بدنظمی کا ماحول پیدا کرنا بھی رسول خدا صلعم کے اسوۂ حسنہ کے برخلاف صریحاً ہے" (حدیث ... کا حاشیہ)

ناظرین اس عبارت کو خود ملاحظہ فرمائیے تو سنت کو ... اصل ... کے ... کو ... ہر ایک مسلم ... اسوۂ ... [illegible]

**اسکی نقیض** | اب اس کے خلاف بھی سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسوۂ رسول صرف سپاہیانہ زندگی ہے۔ ہاں خاکسار تحریک تیرہ سو برس کے بعد جس سچے اور اصلی مذہب کی طرف مسلمانوں کو پھر لے جانے کے لئے تیار ہوئی ہے وہ مذہب اور اسلام کے عملی اور با ہتھیار سپاہی بننا ہے یہی سچا اور اصلی اسوۂ رسول ہے۔ اسی کے متعلق لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قرآن میں لکھا ہے۔ اسی سپاہیانہ زندگی کو ہم خاکسار اسوۂ رسول سمجھتے ہیں۔ ہمارے اس کے سوا ہم تمہارے بنائے ہوئے اسوۂ رسول کو چلنے نہیں دیں گے۔ یہ عجب مکاری ہے کہ تم کہتے ہو رسول خدا صلعم نے مسواک کی اس لئے مسلمانو! مسواک کیا کرو۔ سرور کائنات تہمد پہنا کرتے تھے اس لئے مسلمان کا لباس تہمد ہونا چاہئے۔ ختم رسل ڈھیلے سے استنجا کیا کرتے تھے اس لئے پانی ہو ہوا کر بھی ڈھیلے سے استنجا کرو کیونکہ مقصود ان کے پھوسٹے سے عمل اور ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت کی تقلید ہے: اگر رسول خدا نے بال یوں کٹوائے تو تم بھی ویسے ہی کٹوا کر "پابند شریعت" رہ سکتے ہو، اگر پاجامہ ٹخنوں ... پہنتے تھے تو بعینہٖ اسی طرح اتنا ہی ... وغیرہ وغیرہ یہ عجب مسخرہ پن ہے" (الاصلاح ... مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

**اُف رے** | دلیری۔ یا شجرات اور جسارت کہ افعال مسنونہ کی کس قدر توہین کی جا رہی ہے۔ آسمان! تو گرتا کیوں نہیں۔ زمین! تو پھٹتی کیوں نہیں۔ خدائے قہار! تیرا غضب جوش مارتا کیوں نہیں۔ اچھا تیری مرضی ؎

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے

**ناظرین کرام!** | مشرقی صاحب کی تصنیفات کو بغور دیکھا جائے تو تناقضات کثیرہ سے بھری پڑی ہیں مگر آپ کے ملال خاطر کے خوف سے ہم صرف دس نمبروں پر کفایت کرتے ہیں۔ **مشرقی صاحب!** ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

(باقی)

## قادیانی مشن

# قادیانی مسیح۔ دجال اور ڈاکٹر بشارت احمد

مرزا صاحب قادیانی میں جہاں اور کمالات تھے یہ بھی ایک کمال تھا کہ وہ حدیثیں بھی وضع کر لیتے تھے جس کی مثالیں ہم پہلے کئی دفعہ پیش کر چکے ہیں۔ آج ایک اور واضح مثال پیش کرتے ہیں آپ کا بیان تھا کہ دجال سے مراد دغاباز قوم ہے جو کفر و کذب کی اشاعت کرتی ہے دجال سے مراد ایک شخص نہیں ہے بلکہ گمراہوں کی جماعت مراد ہے۔ آپ کے الفاظ اس بارہ میں یہ ہیں:

"صحیح مسلم نے ابو ہریرہ سے دجال کی صفت میں آنحضرت صلعم سے یہ حدیث لکھی ہے۔ یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان الخ آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے، بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے الخ"

(تحفہ گولڑویہ طبع اول صفحہ ۲۲ کا حاشیہ)

اس بیان میں مرزا صاحب نے کمال کیا ہے ایک یہ کہ حدیثی الفاظ کو کمال جرأت سے تبدیل کر دیا یعنی یخرج ... (باتی ... دجال لا بان ... صیغہ ...) [illegible]

کلی صحیح مطبوعہ کتب میں لفظ رجال (بالراء) لکھا ہے مصری مطبوعہ کتب حدیث میں بھی لفظ دجال (بالدال) موجود ہے۔ ایسا ہی ہندوستان کی صحیح مطبوعہ کتب حدیث میں لکھا ہے۔

اس حدیث میں مصر الکمال مرزا صاحب نے یہ کیا ہے کہ دجال جو صیغہ مفرد ہے اس کے معنی گروہ کے کئے ہیں۔ خدا بھلا کرے ڈاکٹر بشارت احمد کا جو کبھی کبھی سچ کہہ دیا کرتے ہیں یا بتصرف قدرت ان کے قلم سے سچ نکل جاتا ہے۔ آپ نے حال ہی میں ایک مضمون پیغام صلح ۳۔ جولائی میں شائع کرایا ہے۔ اس کا ایک فقرہ قابل غور ہے۔ آپ نے اس امر پر بحث کی ہے کہ انبیاء کرام خصوصاً آنحضرت صلعم نے دجال سے اتنا کیوں ڈرایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ :-

دجال سے ڈرانے کی جو وجہ تھی وہ اس لفظ دجال کے اندر موجود ہے جو دجل سے مشتق ہے جس کے معنی دھوکہ کے ہیں۔ مبالغہ کا صیغہ ہونے کی وجہ سے دجال کے معنی یہ ہیں کہ وہ دھوکہ دینے میں ایسا کمال رکھتا ہو کہ بڑے بڑے اہل علم اور صاحبان بصیرت چکمہ کھا جائینگے[1]

**اہلحدیث** | دجال کو مبالغہ کا صیغہ کہنا بالکل صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ چونکہ یہ صیغہ مبالغے کا ہے اسی لئے مفرد ہے جمع نہیں ہے جیسے آیہ کریمہ اِنِّی لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ میں غفار مبالغے کا صیغہ مفرد ہے جمع نہیں ہے۔ فعال کا وزن جو مبالغہ کے لئے ہوتا ہے اس کی جمع واؤ نون کے ساتھ آتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ میرے بعد دجالون کذابون ہونگے۔ قرآن مجید سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :- اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۔ اس آیت میں جبارین جبار کی جمع ہے جو مبالغے کا صیغہ ہے۔

زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں۔ ادنیٰ طالب علم بھی جانتے ہیں کہ فعال مبالغے کا صیغہ ہے جس کی جمع سالم دجالون (دجالون) کے ساتھ آتی ہے اور جمع مکسر دجاجلہ آتی ہے۔

**احمدی دوستو!** | اب اس امر میں فیصلہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے کہ اس مضمون میں مرزا صاحب سچے ہیں یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب؟ ؎

نگاہ نکلی تو دل کی چند بوند ضرور ہیں نکلی
ادھر لاتا تہ مٹھی کھول یہ چیز ہیں نکلی

[1] ہمارا بھی اسی پر صاد ہے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے اہل علم دجال کے چکمہ میں آ گئے ہیں۔ (اہلحدیث)

# خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

(قسط نمبر ۱۳)

یہ سلسلہ خلیفہ محمود احمد صاحب قادیانی کے جواب میں عرصہ سے شروع ہے۔ اس کو پہلے ۹۔ جون ۳۹ء کے پرچہ میں بارھویں قسط درج ہوئی ہے۔ آج تیرھویں قسط درج ہے

(مدیر)

بعثت انبیاء کی غرض وغایت حقوق اللہ وحقوق العباد کا اظہار ہے۔ ایسا کوئی نبی نہیں آیا جس نے کسی نہ کسی شرعی حکم کی تعلیم نہ دی ہو۔ مگر اب جبکہ قرآن مجید نے جملہ ضروریات شرعیہ کو پورا کر دیا کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ چنانچہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ۔ خلیفہ محمود صاحب لکھتے ہیں کہ

"آئت اکملت لکم سے صرف تشریعی انبیاء کا اختتام ہو سکتا ہے۔ غیر تشریعی انبیاء اب بھی آسکتے ہیں۔" (مفہوم)

جواباً عرض ہے کہ کسی آئت یا حدیث سے اپنے دعوے کا ثبوت دیجئے۔

خلیفہ صاحب کا بڑا سوال یہ ہے کہ

"نبوت ختم ہے تو کیا حکومت بھی ختم ہے وہ بھی تو نعمت ہے۔" (مفہوم)

**الجواب۔** اس آئت میں اتمام نعمت سے مراد الہی ختم نبوت ہے۔ مرزا صاحب بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں (تحفہ گولڑویہ ص۴۳)

**ایک اور طرح سے** | خلیفہ صاحب کا ارشاد ہے کہ

"اکملت لکم دینکم میں اشارہ تھا کہ امت محمدیہ میں ملوکیت اور نبوت دونوں ظلی ہونگی۔

میری مراد یہ نہیں کہ ہر مسلمان بادشاہ ظلی ہے بلکہ میری مراد (موعودہ حکومت سے) اسلامی بادشاہ ہے۔ اسلامی بادشاہ چار ہی ہوئے ہیں۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ اور علیؓ۔ یہ ظلی بادشاہ تھے۔" (ریویو۔ اکتوبر ص۳)

اسی بیان کی بنا پر اگر اتممت علیکم نعمتی سے مراد حکومت ونبوت دونوں ہی لے لیں تو کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ یعنی نبوت تو آنحضرت پر ختم ہوگی اور حکومت موعودہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم پر۔ مرزا جی کے لئے کیا رہ گیا؟ (غلامی کا طوق)

آئت اکمال دین واتمام نعمت نے خلیفہ صاحب کو کچھ پریشان سا کر رکھا ہے وہ ایک طرف تو لکھتے ہیں کہ اس آئت میں جو اسلامی حکومت موعود ہے وہ خلفاء اربعہ پر ختم ہو چکی ہے۔ مگر دوسری طرف رقم فرما ہیں کہ اس آئت سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ کو حکومت اور نبوت "حصہ وافر" ملیگا۔ (ریویو اکتوبر ص۲) کہاں چار خلیفے اور کہاں حصہ وافر" خدا معلوم ہمارے مخاطب کو کیا ہو گیا ہے۔

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں کہ :-

"نعمت کے معنے قرآن نے صرف نبوت نہیں کئے۔ بلکہ حکومت اور نبوت ہی ہے" (ریویو اکتوبر ص۲)

گویا ان دونوں میں حصر ہے۔ بخلاف اسکے دوسرے مقام پر گویا ہیں کہ

"نعمت کے معنے قرآن سے اول نبوت۔ دوم حکومت۔ سوم مکمل شریعت ملتے ہیں۔" (ص۲)

آگے چلکر ثبت بر آں یہ بھی سورہ نحل ع ۱۱ کی آیت درج فرمائی ہے وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَّ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَکْنَانًا الآیہ جس میں پہاڑوں اور ان کی گھاٹیوں یہاں تک کہ گرم و سرد لباسوں کو بھی یتم نعمتہ علیکم قرار دیا گیا ہے۔

میں نہیں سمجھتا کہ خلیفہ صاحب کو اس قدر الجھنوں میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ شاید اپنی قرآن دانی کا اظہار و اعلان مطلوب ہے۔

خلیفہ صاحب! آپ اجراء نبوت کے اثبات میں اپنی دماغی قوتوں کو ضائع نہ کریں۔ قرآن و حدیث کے علاوہ خود آپ کے والد صاحب نے قلعہ ختم نبوت کو ایسا سنگین بنا دیا ہے کہ انسانی حربوں سے اسے گرانا ناممکن ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور (محض سماعاً نہیں) بلکہ یقین کامل سے جانتا ہوں کہ اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ہاں محدث آئینگے۔"

(نشان آسمانی ص)

خلیفہ صاحب حدیث انی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ

"محدثین اور شراح حدیث نے مسجدی آخر المساجد کی تشریح میں لکھا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آنحضرت کی مسجد کے بعد جو مسجدیں بنیں گی وہ حضور کی مسجد کے تابع اور انکے نقش قدم پر بنیں گی۔ اس تشریح کو مدنظر رکھ کر (حدیث کے) پہلے ٹکڑہ انی آخر الانبیاء کے معنی صاف ہیں کہ اب جو نبی ہوگا وہ آنحضرت کی اتباع میں ہوگا۔" (ریویو۔ اکتوبر ص۹)

**معمار** | کیا اچھا ہوتا کہ خلیفہ صاحب ان محدثین و شراح حدیث کا نام بھی ساتھ ہی بیان کرتے جنہوں نے تابع مسجد کا لکھا ہے تاکہ ہمیں دیکھنے کا موقع ملتا کہ [illegible] معمار صاحب کے

صادق نہ ہونے کا یقین ہے۔ پھر اگر کسی کے قول میں یہ ذکر مل بھی جائے تو یقیناً خطا ہے۔ خود معلم الکتاب والحکمۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود میرے موقعہ پر اسکی تشریح بیان فرمادی ہے:۔

"انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء" (کنز)

میں انبیاء کا خاتم ہوں اور میری مسجد۔ مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔

لیجئے جناب! آپ کا یہ آخری سہارا بھی ٹوٹ گیا۔

رہ رہا کہ خلیفہ صاحب ایک اور حیثیت سے کھڑے ہوئے کہ حدیث میں آیا ہے اوتیت جوامع الکلم۔ جس کے معنے یہ تو ہو نہیں سکتے کہ آنحضرت ہر قسم کے انسانی کلمات دئیے گئے۔ لازماً "الکلم" کے الف لام کو عہد ذہنی مان کر خاص کلمات لئے جائینگے۔ اور یہی ہم کہتے ہیں کہ آیت خاتم النبیین میں

"النبیین سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کے نبی آنحضرت سے پہلے آیا کرتے تھے اس قسم کے اب نہیں آئینگے یہ مراد نہیں کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے۔"

(ریویو اکتوبر ۳۵ء ص)

**معمار** | میں چاہتا ہوں کہ تحقیقی جواب سے پہلے ایک الزامی جواب دے لوں۔ سب سے پہلے ہم خلیفہ صاحب سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے مذہب میں نبیوں کی کل کتنی قسمیں ہیں جن میں مرزا صاحب بھی داخل ہوں۔

**محمود** | میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ "ایک جو شریعت لانے والے ہیں۔ دوسرے جو شریعت تو نہیں لاتے لیکن ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے ایک وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں اور نہ انکو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے۔ وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں۔" (القول الفصل ص۱۲)

**معمار** | پہلے نبی کس قسم کے تھے؟

**محمود** | "جب ہم انبیاء کے حالات کو دیکھتے ہیں تو وہ مختلف اقسام کے پائے جاتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو شریعت لائے۔ بعض ایسے ہیں جو شریعت نہیں لائے۔" (حقیقۃ النبوۃ ص)

**معمار** | مرزا محمود احمد صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پہلے نبی دو قسم کے تھے (۱) تشریعی۔ (۲) غیر تشریعی اب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات کو دیکھتے ہیں تو ان سے یہ مزید انکشاف ہوتا ہے کہ انبیاء گذشتہ میں ایسے بھی ہزاروں نبی تھے جو حضرت موسیٰ کی اتباع سے نبی بنے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔" (اخبار الحکم ۲ نومبر ۱۹۰۲ء ص کالم)

**معمار** | بیانات بالا سے عیاں ہے کہ نبیوں کی کل تین قسمیں ہیں اور گذشتہ نبی انہی تین اقسام پر مشتمل تھے۔

ادھر میاں محمود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ آیت خاتم النبیین نے نبوت کی تمام وہ اقسام منقطع قرار دی ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل رائج تھیں۔

نتیجہ ظاہر ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب متبع نبی ہونے کے دعویٰ میں قطعاً کاذب تھے۔ کیونکہ متبع نبی پہلے بھی گذرے ہیں۔ اور آیت خاتم النبیین گذشتہ اقسام نبوت کے بند ہونے پر نص ہے ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

مرزائیو! یہ ہے قانون قدرت کا کاذب پاش نظارہ۔

**تحقیقی جواب** | مرزا محمود احمد نے لکھا ہے کہ حدیث اوتیت جوامع الکلم میں الف لام عہدی ہے۔ خاتم النبیین کے الف لام کا بھی یہی حال ہے۔ اس کا تحقیقی جواب یہ ہے

انبیاء کی بعثت کا مقصد جیسا اوپر لکھا ہے۔ تبلیغ احکام الٰہی ہے۔ اس لئے ان کا فرمان اوتیت جوامع الکلم ان کے عہدہ کے حسب حال کلمات وحی نبوت دئیے جانے کے معنوں میں لیا جائیگا۔ اس کے خلاف کوئی اور معنے لینے والا عند المرزا ہی نہیں بلکہ کل اہل دیانت کے نزدیک غلط کار ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ آیت خاتم النبیین کا الف لام بھی اپنے اصطلاحی معنوں میں استغراقی ہے اور اوتیت جوامع الکلم کا بھی استغراقی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح جملہ انبیاء کے خاتم ہیں اسی طرح آپ جملہ کلمات نبوت کے [illegible]

(باقی دارد)

(۳۴۶)

ہدیۂ مشن

# امیر ملت علی پوری ایک شادی میں

(از مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

پیر اور مرید کا تعلق ایسا ہے جیسے ایک گم راہ اور رہنما کا۔ راستہ بھولا ہوا بھول جاتا ہے تو راہ نما اسے راستہ سمجھا دیتا ہے۔

خدا کی شان آج کل کے پیر غلط رو مرید کو خود بازو سے پکڑ کر ایسے گڑھے میں پھینکتے ہیں کہ وہ بے چارا پھر کبھی ابھرنے نہیں پاتا کیونکہ اسے خیال ہوتا ہے کہ میرے پیر صاحب میرا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں اور صحیح راہ پر لے جا رہے ہیں۔ اگر وہ بے چارا کبھی کسی کے سمجھانے سے چونک بھی پڑے تو پیر صاحب فوراً اسے حافظ شیراز کا شعر سنا دیتے ہیں ؎

بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

پیر جماعت علی شاہ صاحب پنجاب کے ان پیروں سے ہیں جن کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ دنیائے اسلام کے مذہبی رہنما ہی نہیں بلکہ سیاسی رہنما بھی ہیں۔ اسی وہ اپنے لئے امیر ملت کا لقب پسند کرتے ہیں۔ اور باوجود عمارت معدوم ہو جانے کے اب تک وہ اسی لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ آپ ایک مرید کے لڑکے کی شادی پر تشریف لے گئے۔ وہاں جو کچھ ہوا اور جس قدر پیر صاحب نے مرید کی رہنمائی کی، وہ ہمارے دوست حکیم عبد الرحمن صاحب خلیق نظام آبادی لکھتے ہیں اور وہ اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کا مکتوب درج ذیل ہے:۔

گزشتہ ماہ نومبر میں سیالکوٹ کے ایک خاص آدمی کنٹریکٹر کے فرزند کی بڑی دھوم دھام سے شادی تھی۔ جس میں پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری سابق امیر ملت نے دولہا میاں کے سر پر اپنے ہاتھ سے سہرا باندھا اور ایک سورۃ پڑھ کر دولہا ... [illegible]

صاحب موصوف کو ایک بزرگ و پیشوا پیش کیا گیا۔ آج تک تو ہم سنتے آتے ہیں کہ سہرا وغیرہ نکاح کے موقع پر باندھنا خلاف سنت، بدعت اور رسم ہنود ہے۔ تمام علماء اور صلحاء اس سے روکتے رہے۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب ہم نے پیر صاحب کو اپنے ہاتھ سے دولہا کے سر پر خلاف شریعت سہرا باندھتے دیکھا۔ امیر ملت صاحب قبلہ سے اور آپ کے صاحبزادہ صاحب سید محمد حسین صاحب سے استفسار کرتا ہوں کہ وہ اس فعل کے جواز میں کوئی شرعی دلیل پیش کر کے عوام الناس کو مطمئن فرمائیں ورنہ ہم حافظ مرحوم کا یہ شعر علانیہ کہنے پر مجبور ہوں گے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

(نیاز مند۔ خلیق نظام آبادی)

**ثانی** ہم بھی پیر صاحب سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ نظام آبادی صاحب کی حیرانی کو ضرور رفع کریں اور ان کے استفسار کا جواب خود تحریر فرماویں یا کسی مرید سے لکھا دیں۔ ورنہ ہمیں اور تمام پبلک کو وہ رائے قائم کرنے کا حق ہوگا جو شروع مضمون میں ہم لکھ آئے ہیں۔ اور ہم صاف کہیں گے کہ وہ پیر پیر نہیں جو اپنے مرید کو خود اپنے ہاتھ سے ڈبوئے۔ اور اسی وقت ہم حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب کو مشورہ دیں گے ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

پیر جماعت علیشاہ کی امارت کی داستان اور ... رسالہ ... ایک ... ٹکٹ بھیج کر دفتر ... سے مفت طلب کریں۔

# بے ادب کون ہے؟

(از مستری عبد العزیز صاحب ... سیالکوٹ)

ہمارے ان کے سمجھانے والے مولوی محمد ... کے خلف بشیر میاں ہیں جو جیتے جی راگنی گاتے تھے ... کہ احمدی ... کی گستاخ سمجھتے ہیں، بزرگوں کی بے ادبی کرتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہے کہ جو شخص کسی پر غلط الزام لگاتا ہے اکثر وہی خود الزام کا نشانہ بنتا ہے بلکہ وہ اسی امر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جس کا الزام ایک ناکردہ گناہ کو لگاتا ہے۔ بشیر میاں بھی راگنی گاتے گاتے خود بھی گستاخی کے پیالے پی کر ... ہو گئے۔ چنانچہ اس مضمون کی ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

**جرأت علی اللہ** اخبار الفقیہ میں آپ لکھتے ہیں اور کہاوت بھی خوب بناتے ہیں:۔

مسجد میں ایک شخص یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھ رہا تھا۔ ایک ولی طیش میں آ گیا اور ایک چیونٹی کو پکڑ کر اس کی ٹانگ توڑ دی اور شیئاً للہ پڑھنے والے کو کہا کہ اپنے پیر صاحب سے کہو کہ اس کی ٹانگ لگا دے۔ سنی (بریلوی) نے چیونٹی کی گردن مروڑ دی اور کہا کہ تم اپنے خدا سے کہو کہ اس کی جان واپس دے۔ پھر ہم اپنے غوث سے اس کی ٹانگ جڑوا دیتے ہیں۔

سبحان اللہ! کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ اس مضمون سے ہم بہت ہی خوش ہیں۔ تمہارے پیر صاحب ہیں اور ہمارے لئے خدا جس طرح جنگ بدر میں ابو جہل نے ہی الاعلان کہا تھا۔ العزی لنا ولا عزی لکم۔ عزیٰ دیوی ہماری (ابو جہل وغیرہ کی) ہے تمہاری (اہل اسلام کی) نہیں۔ اس کے جواب میں محمدی اعلان ہوا تھا۔ اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم۔ اللہ ہمارا مولیٰ ہے تمہارا نہیں ہے۔ ... جناب اللہ تعالیٰ کے متعلق ... قریب قریب ... شادی دنیا کا اتفاق ہے کہ وہ ...

زندہ، بیمار کو تندرست، اندھے بہرے کو صحیح کر سکتا ہے ... [illegible] ... جنہیں یہ منظر نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ پہلے اس سے انکار کریں تو ہم اس کو ان معنی میں کل شیٔ قدیر نہ مانیں گے۔ اگر وہ اس کا بھی منکر ہو تو پھر اس کو ... کی ضرور تجویز کریں گے۔ خدا کے متعلق تو بجز فرقہ سنی بریلوی کے دیگر اہل حدیث کو شک ہی نہیں اور نہ اس میں نزاع ہے۔ ہاں پیر صاحب بھی زندہ کرنے والا ہونا ماننا عجیب ہے۔ اسلئے اس دہابی نے پیر جی کی تانگ توڑ کر چوٹنے کا مطالبہ کیا۔ اب بشیر میاں یہ بتائیں کہ وہ شخص جس نے خدا کی قدرت کا تمسخر اڑایا وہ مسلمان رہا یا کچھ اور اور اس کی حمایت کرنے والے خواہ آنجناب ہی ہوں کون ہوئے؟ اب فیصلہ کیجئے۔ بشیر میاں خدا کے بے ادب ہیں یا نہیں؟

اور سنئے! یہی بشیر میاں ۲۲۔ نومبر ... کے الفقیہ میں لکھتے ہیں کہ ایک جنگل میں قافلہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ سب نے یا اللہ یا اللہ کہہ کر پکارا مگر ایک مرید نے پیر کو پکارا وہ بچ گیا باقی سب خدا کو پکارنے والے لُٹ گئے۔ استغفر اللہ! معاذ اللہ!

صدق اللہ تعالیٰ۔ ما قدروا اللہ حق قدرہ۔

ان لوگوں نے خدا کی قدر نہیں کی۔

**بشیر میاں گستاخ رسول بھی ہیں** | یہی بشیر میاں لکھتے ہیں۔ سلطان محمود غزنوی رات کو گشت لگاتے لگاتے ڈاکوؤں سے ملے۔ پوچھنے پر سلطان نے کہا میں بھی چور ہوں۔ یہ مثال دیکر لکھا ہے کہ جسطرح محمود چور نہ تھا اور اس نے اپنے آپ کو چور کہا تھا اسی طرح سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بشر نہ تھے مگر اپنے آپ کو بشر کہتے تھے۔

بریلوی حضور! حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تمثیل پر گستاخ بتا ... یہ مثال دے کر آنحضرت سے تشبیہ ... نہیں۔ اور یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... بتاتے ہو جو جدید کہتا ہے اور مجدد ... [illegible]

یا نہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کہنے والا کون ہے۔ سچ ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

**بیت اللہ کی توہین** | ایک دفعہ بشیر صاحب نے وعظ کرتے ہوئے کہا۔ ... کی گلی کا کتا مجنوں نے دیکھا تو کتے کا طواف کرنے لگا جس طرح حاجی بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ ... نعوذ باللہ۔

ناظرین با انصاف غور کریں کہ جناب بیت اللہ کی تشبیہ کس سے دی ہے۔

**بشیر میاں کی شماتت** | ہمارے بشیر صاحب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کے حق میں بہت برے بدگو ہیں۔ ان کی بدگوئی ایک معاند اخبار کی آڑ لیا کرتے ہیں۔ اخبار مذکور کے الفاظ نقل کر کے تمسخر اڑایا کرتے ہیں۔ ہم بشیر میاں کو اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اگر اعداء کی روش یا تحریرات سے استدلال کریں گے تو پھر ہم بھی جی کھول کر آپ کے بزرگوں، مرشدوں کے حق میں ... کہانی سنا کر ... کریں گے۔

**نمونہ** | ایک دفعہ مولوی محمد شریف صاحب (بشیر میاں کے ابا) کو انہیں کے ایک ہم مشرب (حنفی بریلوی) نے روز روشن میں ایک اخلاقی جرم پر ... سنا کر موصوف کو لاچار حجرہ کی پناہ لینی پڑی تھی۔

بشیر میاں کے ابا جی غور کریں اور بیٹے کو سمجھائیں کہ وہ بزرگوں کے حق میں گستاخی چھوڑ دے۔ ورنہ ہم حقیقت کے انکشاف پر تلے تو اچھا نہ ہوگا۔

آخر ع

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

اثبات التوحید۔ قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کا مدلل جواب۔ بریلویت کی تردید میں لاجواب ہے۔ قیمت عہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# صفحۂ تاریخ

## علم حدیث کے متعلق چند مفید مسائل

(بقلم مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فریدکوٹی از جلیوٹ)

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے فن تاریخ و سیر میں ایک مختصر مگر نہایت جامع کتاب تالیف کی ہے جس کا ہر اہل علم کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس مختصر سے رسالے میں امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے تاریخی مسائل کو حل کیا ہے۔ نمونہ کے طور پر اس کتاب کے بعض اقتباسات کا ترجمہ ذیل میں قارئین کے پیش کیا جاتا ہے۔

**سوال** | تم ان چار شخصوں کو جانتے ہو جو ایک ہی خاندان میں سے اور جنہوں نے آنحضرت صلعم کو بحالت ایمان دیکھا ہے۔

**جواب** | ... [illegible] ... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ... [illegible] ... کے بیٹے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد الرحمن کے بیٹے حضرت محمد۔ ان چاروں کے سوا اور کوئی ایسا خاندان نہیں جن کو یہ شرف حاصل ہو۔

(۲) **سوال** | تم ایسی صحابیہ عورت کو جانتے ہو جس کے سات مسلمان بچے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

**جواب** | وہ نیک بی بی عفراء بنت عبید بن ثعلبہ تھیں جن کے پہلے حارث بن رفاعہ کے نکاح میں تھیں اور معاذ و معوذ پیدا ہوئے۔ حارث نے طلاق دے دی پھر بکیر بن یالیل سے نکاح کیا تو ... ایاس، عاقل اور عامر پیدا ہوئے۔ پھر دوسرے ... [illegible] ... ساتوں بیٹے ... [illegible]

شریک ہوئے۔

معاذ۔ معوذ اور عاقلؓ بدر میں شہید ہوئے۔ خالدؓ یوم الرجیع میں عامرؓ یوم بئر معونہ میں۔ اور ایاسؓ یوم الیمامہ میں شہید ہوئے اور صرف عوفؓ کا سلسلہ نسل قائم رہا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ؐ۳۷۵

سوال ۶ | تم ایسی نیک بی بی کو جانتے ہو جس کے چار بھائی اور دو چچا (دو بھائی ایک چچا اہل اسلام کی طرف سے اور دو بھائی ایک چچا کفار کی طرف سے) جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

جواب | یہ نیک بی بی ابان بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھی۔ دو مسلمان بھائی ابو حذیفہ بن عتبہ اور مصعب بن عمیر اور ایک مسلم چچا معمر بن حارث تھے اور دو مشرک بھائی۔ ولید بن عتبہ اور ابو عزیز اور مشرک چچا شیبہ بن ربیعہ تھے۔

سوال ۷ | تم ایسی نیک بی بی کو جانتے ہو جس کے گیارہ محرم یکے بعد دیگرے خلیفۃ المسلمین بنتے رہے

جواب | یہ فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان ہے اس کا باپ عبد الملکؒ خلیفہ۔ اس کا دادا مروانؒ خلیفہ۔ اس کے بھائی ولیدؒ۔ سلیمانؒ۔ یزیدؒ۔ اور ہشامؒ یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے۔ پھر اس کا بھتیجہ ابراہیمؒ بن ولید۔ پھر یزیدؒ بن معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ پھر معاویہؒ بن ابوسفیان خلیفہ۔ پھر اس کا ماموں معاویہؒ بن یزید بن معاویہ خلیفہ پھر اس کا خاوند عمر بن عبد العزیزؒ خلیفہ مقرر ہوئے۔

سوال ۸ | تم ایسے صحابی کو جانتے ہو جو پانچ اعلیٰ ترین ہستیوں کی طرف سے عامل رہے؟

جواب | وہ ابو موسیٰ اشعریؓ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عامل رہے۔ پھر ابوبکر صدیقؓ کی طرف سے پھر حضرت عمر فاروقؓ کی طرف سے۔ پھر حضرت عثمانؓ ذی النورین کی طرف سے اور پھر حضرت علیؓ کی طرف سے عامل (گورنر) رہے۔

سوال ۹ | تم ایسے چار شخصوں کو جانتے ہو جو ایک پشت میں تھے اور جن کی عمریں مساوی تھیں۔

جواب | حسانؓ بن ثابت بن منذر بن حرام شاعر

دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی اپنی عمر باپ دادا اور پڑدادا ہر ایک کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ ان کے سوا تمام عرب میں کسی اور خاندان کو یہ رتبہ حاصل نہ تھا۔ (ص ۳۷۶)

سوال ۱۰ | تم ایسے صحابی کو جانتے ہو جو اپنے بیٹے سے بارہ سال بڑے تھے؟

جواب | وہ عمرو بن عاص ہیں۔ ان کی جب بارہ سال کی عمر تھی تو ان کے ہاں عبد اللہ تولد ہوئے۔ رضی اللہ عنہم۔ (ص ۳۷۶)

سوال ۱۱ | تم محدثین میں سے کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جس کے آباؤ اجداد کے نام جیسا کسی کا نام نہ تھا؟

جواب | وہ مسدد ہیں۔ جن کا نسب نامہ یہ ہے۔ مسدد بن مسرھد بن مسربل بن مغربل بن مرغبل۔ بن اتردل بن عرندل بن غرندل بن ماشک بن مستورد الاسدی ہے۔

سوال ۱۲ | تم جانتے ہو سب سے پہلا کون شخص ہے جو جنت البقیع میں مدفون ہوا؟

جواب | وہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں

سوال ۱۳ | تم جانتے ہو کہ سب سے پہلا شہید اسلام میں کون ہے؟

جواب | وہ حضرت سمیہؓ (ایک صحابی عورت) حضرت عمارؓ کی والدہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ہماری بہنیں اس واقعہ سے مسرت حاصل کریں کہ اسلام میں شہادت کا اولین درجہ سب سے پہلے ایک عورت کو نصیب ہوا ہے۔ اور آج ہماری بہنیں دین کے آسان مسائل پر عمل تک نہیں کرسکتیں۔

(تلك عشرة كاملة)

(ابو سعید عبد الرحمن فرید کوٹی از چنیوٹ)

# کفار کی نوکری

(۲)

(مرقومہ مولوی محمد داؤد صاحب وکیل قصور نبیرہ مولانا غلام علی صاحب مرحوم)

گذشتہ پرچہ میں مضمون ہذا کی قسط اول شائع ہو چکی ہے۔ جس میں مجمل طور پر کفار کی نوکری کا جواز ثابت کیا گیا ہے۔ مفصل جواب آج درج ذیل ہے۔ (مدیر)

تعامل بالکفار و اہل الکتاب اسی حالت میں جائز ہوگا اگر ان کا سلوک مسلمانوں کے ساتھ مستحسن ہو۔ لیکن مخالفین اسلام مشرک یا اہل کتاب کا سلوک اچھا نہیں بلکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ برسر جنگ و پیکار ہیں یا تخریب مذہب اسلام کے درپے رہتے ہیں مسلمانوں کی تذلیل و توہین کرنا ان کا شعار ہو یا کلمۃ اللہ کو مٹا دینے میں ساعی ہوں، مراسم اسلامی اور شعائر مذہبی کو نیست و نابود کر دینا اپنا مقصود بنا لیا ہو تو ایسے حالات میں ان کے ساتھ کسی قسم کے مراسم و روابط قائم کرنا یا تعامل و موالات اختیار کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوگا بلکہ ایسی جماعتوں کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں اور اگر مسلمان ان کی ملازمت اختیار کرینگے یا خرید و فروخت کا سلسلہ جاری رکھیں گے یا قائم کریں گے تو اسلام کی نظروں میں ایسے مسلمانوں کو کفار کا معین سمجھا جائیگا اور ان کا یہ فعل ان کو کفر کی حد تک پہنچا دیگا۔ (نعوذ باللہ منہا) چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ

تیسری جگہ ارشاد ہے:-

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

ان کے علاوہ اور بھی کئی آیات قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو متحارب جماعتوں کے ساتھ کسی قسم

(۴۳۹)

موالات نہیں رکھنی چاہئے۔ لیکن جن جماعتوں کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہو اور فی مابین مصالحت ہو گئی ہو اور مسلمانوں پر انہیں غلبہ وتسلط کامل حاصل ہو جانے کے باوجود انہیں ان کے اپنے مذہبی شعائر اور احکام اسلامی مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرنے یا بجا لانے میں کسی قسم کی رکاوٹ موجود نہیں۔ احکام اسلامی کی نشر واشاعت اور تبلیغ مذہبی کیلئے انہیں ہر قسم کی سہولت اور آزادی میسر ہے، اور انکے عہد حکومت میں مسلمانوں کو اپنے معتقدات کے اظہار میں کامل اختیار حاصل ہو اور کسی قسم کا خوف وخطر موجود نہ ہو، وہ اپنے خیالات وافکار کے انتشار میں آزاد ہوں۔ جیسا کہ فی زمانہ حکومت انگلشیہ کا سلوک اور طریق عمل اور آئین حکومت ہمارے سامنے ہے گو یہ حکومت اسلامی احکام کی پیرو نہیں لیکن باانہمہ اس کے ساتھ تعامل وتعاون جائز ہے۔ اسی اصول کے ماتحت اہل سنت کے ماسوا دیگر تمام جماعتوں کے ساتھ بھی تعامل ہو سکتا ہے۔ اور اسلام کے نزدیک ان کی ملازمت اختیار کرنا معیوب وممنوع نہیں۔ لیکن اگر ان مخالف جماعتوں کے ساتھ تعامل یا موالات اس طرح ہو کہ ان کے مذہبی معتقدات اور مراسم کی نشر واشاعت کے لئے موجب امداد ہو تو اسلام کے نزدیک ایسا تعامل مسلمانوں کیلئے ممنوع ہو جائیگا جیسے ہندوؤں یا مشرکوں کے لئے زنار فروشی یا مجوسیوں کی ملازمت برائے آتش افروزی یا مثلاً ان کے تہواروں میں ہدایا وتحائف کی ترسیل یا انکی ایسی تقریبوں میں شرکت کرنا یا نشست وبرخاست کرنا۔ اسی طرح شیعوں کی مجالس سب وتبرا میں شمولیت کرنا، ان کے پاس آنا جانا، عزاداری کرنا یا تعزیوں کے اہتمام میں کسی قسم کا حصہ لینا یا جہلاء میں مروجہ رسومات قبیحہ بدعیہ میں شامل ہونا وغیرہ وغیرہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔

نیز فرمایا عز وجل وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا۔

(ترجمہ) جب کفار اور مشرکین آیات الٰہی کی توہین میں مصروف ہوں تو ان کی مجلس میں مت بیٹھو اور اگر بیٹھو گے تو تم بھی انہیں میں سے شمار کئے جاؤ گے۔

جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سود خوار۔ سود دینے والا۔ سود نویس اور سود کے گواہان پر لعنت بھیجی ہے۔ (رواہ مسلم)

انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے شراب کے تعلق میں دس لوگوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یعنی شراب کشید کرنے والا۔ کشید کرانے والا۔ پینے والا۔ اٹھانے والا جس کے لئے اٹھائی گئی ہو۔ ساقی۔ فروشندہ۔ منافع لینے والا۔ جس کے لئے فروخت کی گئی ہو۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ نے بھی نبی کریمؐ سے اسی مضمون کی ایک حدیث بیان کی ہے اور دارمیؒ نے جابرؓ سے ایک روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اللہ ورسول پر ایمان رکھنے والا کبھی ایسے دسترخوان پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا جہاں شراب کا دور جاری ہو۔

ان احادیث اور آیات سے واضح ہو گیا کہ محرمات شرعی کے استعمال سے ہی منع نہیں فرمایا گیا بلکہ انکی امداد واعانت کرنے یا ان سے متعلق کسی قسم کا حصہ لینے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ان احادیث وآیات سے یہ بھی مستخرج ہوتا ہے کہ کفار کے مندروں یہودیوں کے کنیساؤں، نصرانیوں کے گرجا گھروں یا تعزیوں وگنبدوں کی تعمیر کے لئے ملازمت اختیار کرنی یا مزدوری حاصل کرنی یا شراب خانوں کی دلالی یا احکام قرآنی کے برخلاف کسی فیصلہ کے اجراء کیلئے کوئی کام کرنا یا تنازعات کو شرع اسلامی کے خلاف فیصلہ دینا یا مشرکین کی مذہبی کتابوں کو اشاعت دینے اور مروج کرنے کے لئے فروخت کرنا ممنوع ہے مختصراً بطور قاعدہ کلیہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان تمام معاملات سے احتراز واجتناب لازمی ہے۔ جن کے ذریعہ صراحۃً اور بلاواسطہ محرمات وممنوعات شرعیہ اسلامیہ یا امورات شرکیہ وبدعیہ کو تقویت یا اعانت پہنچتی ہو۔ یا اشاعت وترویج ہوتی ہو۔ لیکن اگر صراحۃً اور بلاواسطہ امداد واعانت کے امکانات موجود نہ ہوں تو مسلمان تعامل مع الکفار کر سکتا ہے۔ ان کی ملازمت کرے خواہ مزدوری پر ان کا کوئی کام کرے۔ مثلاً شیرہ انگور کو ایسے شخص کے پاس فروخت کرنا جو شرابی نہیں ہے یا لونڈی اور بے ریش وموش لونڈے کو ایسے شخص کے پاس فروخت کرنا یا ہبا کرنا جس کی نسبت یہ گمان نہ ہو سکے کہ وہ آئندہ کسی وقت ان کو زنا کاری یا افعال قبیحہ کے لئے استعمال میں لائیگا لیکن یہی کام ناجائز ہونگے اگر ابتداءً ہی ایسے امکانات موجود ہوں۔ (باقی آئندہ)

# مسئلہ نوم اور وضو

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

حدیث شریف کے روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گہری اور مستغرق نیند کے سوا ہلکی اور معمولی نیند کی کسی حالت میں بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ ترمذی شریف میں عبداللہ بن مبارک کا فتویٰ ان الفاظ سے معلوم کیجئے:۔ سألت ابن المبارك عمن نام قاعدًا معتمدًا فقال لا وضوء عليه (ترمذی مع احوذی) مطلب یہ ہے کہ بیٹھ کر تکیہ لگاتے ہوئے سو جانے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

علامہ نووی شارح مسلم نے تکیہ لگا کر سونے اور وضو نہ ٹوٹنے کے سلسلہ میں اتنا اور بھی لکھا ہے سواء كانت ولو رفع الحائط لسقط او لم يكن (نووی جلد اول صفحہ ۱۶۱) ... [illegible]

مضمون ان میں اہلحدیث کی علمی خدمات (۴۰) (از قلم امام خان نوشہروی) [illegible]

روایت نہیں کی ہے۔ البتہ وہ ایک اثر لائے ہیں۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ بیٹھ کر سونے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق یہ اثر ہے کہ کان ینام جالسا ثم یصلی و لا یتوضّا۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیٹھ کر سوتے تھے اور پھر بلا وضو کے نماز پڑھتے۔

اس روایت کے ماتحت علامہ زرقانی نے لکھا ہے:- لان النوم (جالسا) لیس بحدث وقد کان نومہ خفیفا۔ اس عبارت سے کچھ اوپر علامہ نے لکھا ہے لان النوم اذا ثقل کان من باب الحدث۔ مطلب یہ ہے کہ ہلکی نیند مرے سے حدث (ناقض وضو) ہی نہیں صرف بھاری اور ثقیل نیند ناقض وضو ہے۔ (ملاحظہ ہو زرقانی جلد اول ص۴۹ مصری)۔ کشف الغمہ میں فصل فی النوم والاغما کے ماتحت علامہ شعرانی رح چند اثر لائے ہیں۔ جن کا مضمون یہ ہے کہ بیٹھے ہوئے سونے کے علاوہ قیام اور رکوع اور سجدہ کی حالتوں میں بھی سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ملاحظہ ہوں حضرت انسؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آثار۔ بحوالہ کشف الغمہ جز اول ص۴۲ مصری)۔ امام ترمذی نے بھی جمہور علماء کا یہی مذہب بتلایا ہے۔ ملاحظہ ہو احوذی ص۸۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رح کا بھی یہی مذہب لکھا ہے۔ وقال ابو حنیفۃ لو نام قاعدا او قائما او ساجدا لا وضوء علیہ (ملاحظہ ہو مسوی جلد اول ص۳۲)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی مسلک کو ترجیح دی ہے۔ (نیل الاوطار جلد اول مصری)۔

بعض احادیث سے تو پہلو کے بل بھی لیٹ جانے سے وضو نہ ٹوٹنے کا مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ علامہ امیر یمنی نے سبل السلام میں ان احادیث کو نقل کیا ہے جن کا مضمون یہ ہے کہ صحابہ کرام عشاء کے انتظار میں بسا اوقات پہلو کے بل سو جاتے اور ایسا ہوتا کہ نیند میں ان سے خراٹے کی آواز نکلتی تھی پھر نماز کا انتظار کرتے تھے پھر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور بلا وضو کے ...

نماز میں شریک ہوتے (ملاحظہ ہو سبل السلام مصری جلد اول ص۶۳) اسی طرح بلوغ المرام کی شرح فتح العلام میں بھی مذکورہ بالا مضمون کی روایتوں کو مع سند اکٹھا کیا گیا ہے۔ (دیکھو فتح العلام جز اول مصری ص۳۹)

حافظ ابن حجرؒ نے بھی عشاء کے انتظار میں صحابہ کرام کے سو جانے والے واقعہ کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ یہ صرف بیٹھے ہوئے سو جانے کا واقعہ نہیں ہے بلکہ سند صحیح کے ساتھ ان صحابہ کا پہلو کے بل سو جانا اور پھر بلا تجدید وضو کے نماز ادا کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ حافظ کے کلمات یہ ہیں:- فی مسند البزار بسند صحیح فی ھذا الحدیث فیضعون جنوبھم فمنھم من ینام ثم یقومون للصلوٰۃ الخ (ملاحظہ ہو فتح الباری پارہ اول ص۱۵۶)

روایات کے اصل الفاظ "یخفقون" اور "یوقظون" وغیرہ کو پیش نظر رکھ کر یہ عذر باطل اور لغو ہے کہ صحابہ کرام سوتے ہوئے دل سے نہیں غافل ہوتے تھے بلکہ صرف ان کی نگاہیں یا سر جھک جاتے تھے۔ کیونکہ روایات میں "نوم" اور "غط" وغیرہ کے الفاظ بکثرت آئے ہیں جو سِنۃ (سر کے جھکنے) اور نعاس (آنکھ کے جھپکنے) سے بالکل جداگانہ کیفیت کا نام ہے۔

چنانچہ مجمع البحار (لغت حدیث) میں اس طرح ہے، السنۃ ثقل فی الراس والنعاس فی العین والنوم فی القلب۔ ملاحظہ ہو مجمع جلد اول ص۱۷۲ (ایضا جلد ثانی ص۳۸۲)

اور مصباح المنیر (لغت حدیث) میں اس طرح ہے اما السنۃ ففی الراس والنعاس فی العین والنوم غشیۃ ثقیلۃ تھجم علی القلب فتقطعہ عن المعرفۃ بالاشیاء (مصباح جز ثانی ص۳۱۸)

عمدہ نووی میں اس طرح ہے:- وعلامۃ النوم ان فیہ غلبۃ علی العقل وسقوط حاسۃ البصر وغیرھا (ملاحظہ ہو نووی جلد اول ص۱۶۱)

اور فتح الباری میں اس طرح ہے:- ... حواسہ بحیث یسمع کلام جلیسہ ولا یفھم

معناہ فھو ناعس وان زاد علی ذالک فھو نائم (ملاحظہ ہو فتح الباری پارہ اول ص۱۵۶)

ان سب حوالہ جات سے یہ پتہ چلا کہ "نوم" اس حالت کا نام ہے جس میں حواس انسانی معطل ہو کر دل اور عقل پر اس طرح پردہ پڑ جائے کہ نہ اپنے جلیس کے کلام کو سن اور سمجھ سکے اور نہ اشیاء کی معرفت و تمیز باقی رہ سکے۔ لفظ "غط" کے متعلق مصباح میں یہ تشریح ہے:- غط النائم تردد نفسہ صاعدا الی حلقہ (مصباح جلد ثانی ص۴۵)

اور مجمع البحار میں اس طرح ہے:-

نام حتی سمع غطیطہ (مجمع جلد ثانی ص۲۸)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ خراٹے سے آواز نکلنا نیند میں ایک مزید کیفیت کے اضافہ کا نام ہے۔ پس مندرجہ بالا تشریحات کے پیش نظر اس عذر کا بارد اور نامعقول ہونا اچھی طرح ثابت ہو گیا۔

اسی طرح یہ عذر بھی باطل ہے کہ صحابہ کرام کا عشاء کے انتظار میں ان حالات و اوصاف کے ساتھ سو جانے کا واقعہ اتفاقی ہے۔ کیونکہ یہ ایک دو دفعہ کا واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ بالعموم اس طرح کے واقعات پیش آتے رہے۔ چنانچہ عون المعبود میں اس کی تصریح ان الفاظ میں ہے:-

وفی قولہ کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون الخ دلیل علی ان ذالک امر کان یتواتر منھم وانہ قد کثر حتی صار کالعادۃ لھم وانہ لم یکن نادرا فی بعض الاحوال (ملاحظہ ہو عون المعبود جلد اول ص۷۹)

مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام کے انتظار عشاء میں سو جانے اور پھر بلا تجدید وضو کے نماز پڑھنے والی روایتوں کا طرز بیان اس طرح پر ہے کہ جس سے اس امر کا بکثرت ہونا مفہوم ہوتا ہے ایسا نہیں ہے کہ کبھی کبھار اتفاقاً یہ صورت پیش آگئی تھی۔ اس تصریح کے بعد عذر مذکور کا بے حقیقت ہونا واضح ہو گیا۔

اسی طرح یہ عذر بھی باطل ہے کہ ممکن ہے صحابہ کرام کو اس وقت تک نواقض وضو کا مسئلہ معلوم نہ ہوا ہو ...

ahmadimuslim.de

کیونکہ صحابہ کرام پر ان کی جلالت قدر و معرفت تام اور مسائل میں کمال ذوق کے پیش نظر ایسا گمان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ (ملاحظہ ہو سبل السلام مصری جلد اول ص۶۷) اس کے علاوہ اگر واقعۃً صحابہ کرام کا نوم مذکور نواقض وضو میں سے تھا اور صحابہ نے لاعلمی سے رسالت مآب کی موجودگی میں بلا تجدید وضو کے نماز ادا کی تو ضرور رسالت مآب بذریعہ وحی مطلع ہو کر صحابہ کو اسی حالت میں نماز ادا کرنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بذریعہ وحی مطلع ہو کر حضور نے نماز میں نعل شریف اتار دی تھی یا عین حالت نماز میں جہت قبلہ بدل دی تھی۔ لیکن کسی ضعیف سے ضعیف روائت میں بھی صحابہ کرام کا ادائیگی نماز سے روکا جانا یا اعادہ نماز کے لئے مامور ہونا ثابت نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو عون المعبود جلد اول ص۹)

ہر سہ اعذار کے بطلان کو واضح کرنے کے بعد یہ صاف طور سے معلوم ہؤا کہ خراٹے والی ابتدائی نیند یا وہ ابتدائی نیند کہ جس میں آدمی کو نماز کے لئے جگانا پڑے نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔ ہم نے نتیجہ میں ابتدائی نیند کی قید نماز عشا کے انتظار میں سو جانے کے قرینہ سے لگا دی ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام کی یہ اضطراری نیند کچھ آرام کرنے کے ارادہ سے تو تھی نہیں کہ چار پانچ گھنٹہ کے دراز وقت کے لئے مشتمل ہو اور پھر اُس بھاری اور مستغرق نیند میں شمار ہو جو کہ بہرحال ناقض وضو ہے اور جس کی اقل مدت بقول امام شافعی رح رسپنا اور خواب دیکھنے والی صورت بھی ناقض وضو ہے۔ ملاحظہ ہو ترمذی جلد اول فتح الباری پارہ اول ص۱۵۴)

چونکہ صحابہ کرام سے نیند میں خراٹہ لینا ثابت ہے کہ جسکی اقل مدت مختلف شخصوں کے جداگانہ عادتوں کے لحاظ سے پندرہ بیس منٹ کی کم و بیش مدت تک رکھی جا سکتی ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ نیند میں خراٹہ لینے والا انسان یا کم و بیش پندرہ بیس منٹ تک نیند میں مبتلا ہو جانے والا انسان نئے وضو کا پابند نہیں ہو سکتا۔

ھذا ما عندی واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم

# قیام بیت المال و تنظیم زکوٰۃ اہلحدیثان ہند

(از قلم ایم محمد خان گوندل سیفی موگوی۔ ضلع گجرات)

برادران اہل حدیث! عصر حاضر میں جماعت اہل حدیث روز بروز رُو بہ تنزل ہے۔ جماعت حقہ کو بام عروج پر گامزن ہونے اور اپنی شان کو برقرار رکھنے کے لئے باہمی محبت و یکجہتی اور اتفاق و اتحاد کی اشد ترین ضرورت ہے

بزرگان من! جس قوم سے اتفاق و اتحاد جیسی مبارک اور بابرکت چیز مفقود و سلب ہو جائے۔ وہ قوم دنیا میں یوماً فیوماً نفاق و شقاق میں مبتلا ہو کر فناد برباد اور رسوا ہو جاتی ہے۔

آج ہم میں مختلف اسما کی کئی جماعتیں ظہور پذیر ہو گئی ہیں اور ان میں کافی سے زیادہ اختلاف موجود ہے

اب ہمیں اپنی شان و عظمت کو برقرار رکھنے اور اشاعت توحید و سنت کے لئے جملہ اختلافات کو خیرباد کہہ کر باہم گلے مل جانا چاہیئے۔ جب تک ہم ایک ہو کر اور یک جہتی سے کام نہ کرینگے تو ہمارا ترقی کرنا ناممکن نہیں مشکل تو ضرور ہے۔

تنظیم زکوٰۃ بھی اہل اسلام کا طغرائے امتیاز اور تاسیسی و بنیادی اصول و طریق کار ہے۔ جس کا حقیقی مقصد امت مسلمہ کی ہر نوع سے نگاہ داشت کرنا ہے

چاہیئے تو یہ تھا کہ جماعت اہل حدیث ہند کا بیت المال ہوتا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ جماعت اہل حدیث دن بدن اپنے فرض منصبی سے غافل اور لاپرواہ ہو کر شاہراہ راستی و ترقی سے پرے جا رہی ہے۔

برادران اہل حدیث! اگر آپ کو دنیا میں شان و شکوہ سے زندگی بسر کرنا اور عامل قرآن و حدیث رہنا منظور ہے تو ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر دیہ میں اپنی انجمنیں قائم کریں۔ اور قیام بیت المال و تنظیم زکوٰۃ کے لئے بھی بمطابق قرآن و حدیث لائحہ عمل بنا کر اسے کامیاب و کامران بنانے میں دل و جان سے کوشش کریں۔ اس کا طریق سہل وہی اچھا ہے جو ہمارے محترم جناب مولوی عبد القادر صاحب صدر جلسہ اہل حدیث کانفرنس نے اپنے خطبہ صدارت جلسہ اہل حدیث میں پیش احباب اہل حدیث کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے:

"اہل حدیث کانفرنس کو زیادہ منظم کر کے اس کو امارت شرعیہ کا بدل بنا دیا جائے۔ اور اس کے خزانہ کو وسعت دیکر بیت المال کی شکل میں تبدیل کیا جائے۔ اور اس کانفرنس کی شاخیں صوبہ، ضلع اور تحصیل وار بنا کر تحصیل و فراہمی زکوٰۃ کا کام ان کے سپرد کر دیا جائے جو زکوٰۃ جمع ہو اس کا کچھ حصہ وہ بے شک اپنی مقامی ضروریات کیلئے خرچ کریں اور ایک مقررہ حصہ وہ صدر بیت المال میں سالانہ بھیجدیا کریں۔ تاکہ اسے ہند کی عمومی ضروریات کے لئے کام میں لایا جا سکے۔"

غرضیکہ جماعت اہل حدیث کو خواب غفلت سے بیدار ہو کر اس تکمیل مہم کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ اور منعطف کر کے اس مبارک اور بابرکت تحریک قیام بیت المال و تنظیم زکوٰۃ کو قائم کرنا اور پروان چڑھانا ہر موحد اہل حدیث کا فرض اولین ہے

**رحمۃ للعالمین** مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن، اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند اور دیگر ممتاز درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ پڑھنے کے قابل ہے ضرور منگوائیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۶۔ جلد دوم ۔ جلد سوم ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ملنے کا پتہ۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

خطبات سلیمان۔ مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب (۴۴۲)

# صنف نازک اور اسلام

(از جناب محمد [illegible] جامعہ [illegible])

## قومی زندگی میں عورت کا حصہ اور اس کی اہمیت

[illegible] عورت [illegible] ارتقاء [illegible] انحطاط کی داستانوں پر جب ہم غور نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اس امر کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہتا کہ عورت بطرف بنی نوع انسان کی عمرانیہ تہذیب کا دوسرا ستون ہے بلکہ نوع انسانی کے وجود کیلئے بھی ایک جزو لاینفک ہے۔ اس چیز کو صرف وہی اقوام تسلیم نہیں کرتیں جو اپنے آپ کو آسمانی شریعت اور الٰہی قوانین کی پابند اور عامل بتاتی ہیں بلکہ اس کی اہمیت کو یورپ کی ہر وہ قوم بھی مانے بغیر نہیں رہ سکی جو مذہب کے نام سے کوسوں دور بھاگتی ہے۔ اس لئے کہ تمدن و تہذیب اور قوموں کی عمرانیت میں عورت کا اس قدر گہرا اثر ہے جس کے بغیر کسی قوم کا متمدن ہونا سخت دشوار ہے۔ اقوام مغرب کے انقلابوں اور ترقی و تنزل کے ہر زمانہ میں عورت کا دخل رہا ہے۔ حتیٰ کہ دنیا کی ہر قوم نے اس سے عبرت و نصیحت حاصل کر کے اپنے ملکوں میں بھی عورتوں کی تعلیم و تربیت کی طرف اقدام کیا۔ ایک تعلیم یافتہ عورت قوموں کے خیالات اور افکار میں انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ زبردست بادشاہوں کو مغلوب کرنے پر قادر ہے اور قوم کے پراگندہ دلوں کو ایک مرکز پر جمع کر سکتی ہے۔ نپولین [illegible] کا قول ہے کہ کتنے اچھے ملک ہیں جن کو میں نے چھین لیا مگر اس کے قلوب مجھ سے دور رہے۔ کاش میں اگر اس ظاہری جاہ و حشمت کی بجائے [illegible] تعلیم و تربیت کی طرح کرتا تو لوگوں کے دل جلد میری طرف مائل ہو جاتے [illegible] سے وقت اس نے [illegible] کو حسب ذیل فرمان بھیجا تھا۔ [illegible] کو پسند کرتا ہوں کہ آپ [illegible] [illegible]

جن کی بدولت وہ جہالت کی تاریکی سے علم کی روشنی میں آ جائیں اور اپنے گھروں کے انتظامات کو اعلیٰ طریق سے انجام دیں۔ نیز ان کو صنعت بھی سکھاؤ تا کہ وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو بچپن ہی سے ان کی تعلیم دینے کی اہل ہو جائیں۔

اتنا ہی نہیں بلکہ ماہرین علم نفسیات نے یہاں تک کہا ہے کہ فطری طور پر عورت میں جو قوت جاذبیت ہے وہ مرد میں نہیں ہے باوجودیکہ اس کے مدارک عقلیہ عورت سے کہیں زیادہ زبردست ہیں۔ علماء سیاحت نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ کسی قوم کی اخلاقی اور ترقی کے دو ہی اسباب ہیں۔ پہلا تربیت اخلاق اور دوسرا عورتوں کی تعلیم و تربیت۔ غرضیکہ قومی زندگی میں عورت کا جو حصہ رہا ہے اس سے ایک عقلمند انسان کبھی انکار نہیں کریگا۔

## جاہلیت میں عورت کا درجہ

اسی اصول کی روشنی میں جس وقت ہم آمد اسلام سے قبل دنیا کی اور خصوصاً ملک عرب کی وحشت و بربریت اور جہالت و ضلالت کے اسباب تلاش کرتے ہیں تو ہمیں سب سے نمایاں سبب یہی نظر آتا ہے کہ اس زمانہ میں عورت سے جس قدر بے توجہی برتی گئی اور اسکو جن حقارت آمیز اور ظالمانہ نگاہوں سے دیکھا گیا شاید ہی زمانہ اس کی نظیر پیش کر سکے۔ عورتوں کے ساتھ غلاموں کا سا بلکہ اس سے بھی کمتر برتاؤ کرنا۔ ان کو فقط نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کا آلہ سمجھنا۔ حتیٰ کہ معصوم لڑکیوں کو زندہ درگور کر دینا۔ دوسرے مالوں کی طرح عورتوں کو بھی میراث بنا لینا۔ یہ سب ایسے انسانیت سوز اخلاق ہیں جن کو ذکر کرتے ہوئے شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ان عادات قبیحہ کے آثار عرب میں آمد اسلام کے بعد بھی ایک وقت تک باقی رہ گئے تھے۔ یہاں تک کہ اسلام نے انکا استیصال کر دیا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ جب ابو قیس بن اسلت نے وفات پائی تو ان کے بیٹے حصن نے اسکی عورت کو [illegible] کی [illegible] [illegible] کر لیا۔ عورت نے آنحضرت [illegible] آپ نے قوم کو استطاعت کی [illegible] یہ آیت نازل فرمائی۔ یا ایہا الذین آمنوا لا ترثوا النساء کرھاً الآیۃ۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں [illegible] کہا کہ یا رسول اللہ ہم نے ایام جاہلیت میں [illegible] گناہ کر دیا ہے جن کی بخشش کی امید نہیں لوگ بیٹی کو دیکھ کر شرمندہ ہو جاتے ہیں اور پھر اپنا واقعہ [illegible] واقعہ سنایا جس میں اس نے اپنی معصوم لڑکی کو زندہ درگور کر دیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ (الحدیث)

ابن عباس فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کا رشتہ دار اس کی عورت کا حقدار اور مالک ہو جاتا جو اپنی خواہش کے مطابق کبھی تو دوسروں سے نکاح کروا دیتا، اور کبھی خود ہی اس کو اپنے نکاح میں لایا کرتا۔ بالآخر مظالم و مصائب کے بے پناہ پہاڑ، صنف نازک کے کمزور جسم پر ٹوٹ پڑتا ہے اور اس کی فطری قابلیتوں کو برباد کرنے لگتا ہے تو رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے آفتاب اسلام بعثت نبوی کے طلوع ہوتا ہے اور جہالت و بربریت کی [illegible] تاریکی [illegible] میں کافور ہو کر دنیا میں پھر صنف نازک کا ایک نیا اور شاندار دور شروع ہو جاتا ہے۔

## اسلام میں عورت کا درجہ

اسلام نے عورت پر جو احسانات کئے ہیں وہ صرف اسلام ہی کے شایان شان ہیں کسی دوسرے مذہب اور قوم میں ان کی مثال نہیں پائی جاتی۔ اس نے سب سے پہلے یہ اعلان کر دیا کہ عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ولھن مثل الذی علیھن۔ عورتوں کے [illegible] رہن اور اجارہ، ہبہ اور وقف وغیرہ معاملات میں ان کو اسی قدر آزادی [illegible] عنایت کر دی جتنی مردوں کو تھی [illegible] [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**اہل حدیث کانفرنس** اس کے متعلق پیشتر ازیں کئی دفعہ مضامین شائع ہو چکے ہیں مگر گذشتہ دو ماہ سے تحفہ اہلحدیث میں متعلق سلسلہ مضامین درج ہے۔ کئی ایک اہل قلم حضرات نے اپنے جذبات کو بصورت مضمون ناظرین تک پہنچایا ہے۔ ان کی تائید میں کئی حضرات نے فرمائی۔ مگر آمد کا حال پہلے سے بھی اچھا نہیں۔ محض مضمون نگاری یا خیالات و جذبات کی جولانی چنداں فائدہ نہیں دے سکتی جب تک کہ آمدنی میں اضافہ نہ ہو۔ اسی چیز کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا جملہ ناظرین کو عموماً اور اہل ہمدرد حضرات کو خصوصاً سب سے مقدم خزانہ کانفرنس کو پُر کرنے کی ہمت و سعی کرنی چاہئے ورنہ بغیر اسکے نہ ہماری جمع خرچ کسی کام نہیں۔

**نیچرل ریلیجن** اے۔ کے محمد عبد الحمید صاحب باقوی نے انگریزی زبان میں رسالہ موسومہ نیچرل ریلیجن شائع کیا ہے۔ جس میں اسلام کو فطری مذہب ثابت کر کے اسلام کے جملہ اصول و قوانین کو دیگر مذاہب عالم کے مقابلہ میں برتر ثابت کیا ہے۔ انگریزی خوان غیر مسلم حضرات میں اس کی تقسیم بہت مفید ہے۔ کتاب ظاہری و باطنی خوبیوں میں عمدہ ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

پتہ:۔ اے۔ کے عبد الحمید باقوی۔ الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن۔

**حکومت آصفیہ کی معدلت گستری** ریاست حیدر آباد دکن کے متعلق آریوں یا ہندوؤں کی طرف سے جو موجودہ ایجی ٹیشن جاری ہے رسالہ ہذا میں اس ایجی ٹیشن کرنے والوں کے چند اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے پتہ ذیل سے طلب کریں۔

حکیم محمد یعقوب ہاشمی کٹرہ خزانہ امرتسر

**اتمام حجت** حکیم حمید لقمان صاحب قریشی ساکن سانہ کلاں ضلع لاہور نے مطبوعہ قرآن مجید کے مختلف نسخوں جو لاہور اور لکھنؤ میں چھپے ہیں کی چند اغلاط

دیگر ... حضرات کے ... صحیح کرا کے شائع کی ہیں خریدار احباب ان سے طلب کریں۔

**اعلام** کتاب اہل حدیث کی موجودہ مشکلات جس کے متعلق ایک مفصل مضمون اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ کتاب کے لئے اب تک منجملہ اہل مدارس (المصیبت) کا اقبال حاصل ہو سکا ہے

اور مدارس یعنی (۱) دار الحدیث ... (۲) دار الحدیث رحمانیہ۔ (۳) جامع اعظم۔ (۴) دار الحدیث زبیریہ۔ (۵) دار السلام۔ (۶) جبل السلام۔ (۷) مدرسہ محمدیہ۔ (۸) مطلع العلوم میرٹھ۔ (۹) دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ۔ (۱۰) اصلاح المسلمین پٹنہ ... (۱۱) مصباح القرآن والسنۃ (کھنڈیلہ)۔ (۱۲) سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال۔ (۱۳) مدرسہ نذیریہ دار الحدیث فیروز پور پنجاب۔ (۱۴) مدرسہ اسلامیہ الہ آباد ضلع نیم ونڈپور۔ (۱۵) دار السلام عمر آباد مدراس (۱۶) مدرسہ عالیہ مئو ناتھ بھنجن اعظم گڑھ۔ (۱۷) مدرسہ محمدیہ باڑی دھول پور

احباب اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنے متعلقہ مدرسوں کے متعلق روایات قلم بند کر کے بھیجیں۔

پتہ۔ ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

مولوی عبد التواب صاحب علیگڈھی ... پارسال گرمی میں بنارس تشریف لائے تھے مگر ہنوز مولانا موصوف کا پتہ نہیں۔ مولانا موصوف کے احباب متفکر ہیں۔ یہ نوٹ دیکھ کر اطلاع دیں۔

(قاری احمد سعید۔ مدن پورہ بنارس)

**تصحیح اغلاط** اہلحدیث ۱۴ جولائی میں مندرجہ ذیل اغلاط ہیں۔ ناظرین صحیح کریں۔

| غلط | صحیح | صفحہ | کالم |
|---|---|---|---|
| (۱) الصلوٰۃ | والصلوات | ۳ | ۲ |
| (۲) ولا الضالین | ولا الضالین | سطر ۱۴ / صفحہ ۳ | ۲ |
| (۳) یہ نہیں سمجھے | یہ نہیں سمجھے | ۱۴ / ۳ | ۲ |
| (۴) فصید البصر | ضریر البصر | ۱۹ / ۳ | ۲ |
| (۵) امواب | امواتٌ | ۲۱ / ۳ | ۲ |
| (۶) ... | ... | سطر ۲۵ / صفحہ ۳ | ۳ |
| (۷) مشتبہاً متعمّد | من حدیث | ۹ / ۳ | ۳ |
| (۸) الحق ... | ... | ۱۷ / ۳ | ۳ |
| (۹) متصدق وسط الصلوٰۃ | التخفیف | ۲ / ۳ | ۳ |
| (۱۰) انی کان | انما کان | ۳ / ۳ | ۳ |
| (۱۱) مجابہہ | ملا مشابہہ | ۱۵ / ۳ | ۱ |

**مضامین آمدہ** محمد رمضان صاحب۔ مولوی محمد طہٰ صاحب۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل۔ مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن فرید کوٹی۔ عبد اللطیف صاحب سید گل حسین صاحب۔ مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی۔ اقتدار احمد۔

**اعلان** از انجمن حمایت اسلام لاہور۔

مولوی انیس احمد بی۔ اے (علیگ) کو انجمن حمایت اسلام لاہور نے دو ماہ کے لئے از یکم نومبر ۱۹۳۸ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء سفیر مقرر کیا تھا اور انجمن نے مطبوعہ رسیدیں مالیتی ایک ہزار روپیہ فراہمی چندہ کے لئے ان کے سپرد کی تھیں۔ مولوی انیس احمد مذکور ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء کے بعد انجمن ہذا کے سفیر یا نمائندہ نہیں رہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب انہیں انجمن حمایت اسلام لاہور کے لئے چندہ نہ دیں جن اشخاص سے وہ انجمن کے نام پر چندہ جمع کر چکے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس امر کی اطلاع از راہ نوازش دفتر انجمن ہذا کو دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ مولوی انیس احمد صاحب مذکور نے باوجود تقاضوں کے ابھی تک انجمن کو رسید بک وغیرہ کا واجب حساب نہیں دیا۔

(سیکرٹریان انجمن حمایت اسلام لاہور)

**غریب منڈی** میں اس ہفتہ کوئی نام نہیں آیا۔ احباب توجہ فرمائیں۔

**بیرون ہند** محمد حسن غزنوی ... کی طرف سے ... بذریعہ ... مدرسہ ... کو ... ارسال کر دیں۔

# ملکی مطلع

## بلدیہ امرتسر کے قابلِ توجہ

امرتسر میونسپل کمیٹی کے افسروں نے آخر ہماری آہ و پکار پر توجہ فرمائی اور بعض چوکوں میں بورڈ لگا دیئے کہ لاری وغیرہ ادھر نہ جائے۔ چنانچہ چوک دفتر ہلدیٹ دکڑہ بھائی) میں بھی ایک بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس پر ہم کچھ گذارش کرنا چاہتے ہیں:۔

ایک تو تحریر میں نقص ہے کہ اس میں گھوڑا گاڑی اور تانگہ گذرنے کی صریح ممانعت نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان راستوں میں ٹریفک کے باعث بڑی تکلیف رہتی ہے۔ دوسرے اس نوٹس پر عمل کرانیوالا بھی کوئی نہیں ہوتا۔ چنانچہ ان تختیوں کو دیکھ کر ہمیں ایک تاریخی واقعہ یاد آ گیا۔ محمد شاہ رنگیلا (شاہ دہلی) نے اپنے اسلاف کی پیروی میں غیر مسلموں پر جزیہ لگا دیا تھا۔ مگر اس کی کمزوری کے باعث کسی نے ادا نہیں کیا۔ آخر اس کا یہ حکم بےکار ثابت ہوا۔ اگر یہی حالت رہی تو ہمیں خطرہ ہے کہ کمیٹی کی یہ تختیاں بھی لٹکتی رہ جائیں گی۔ اس لئے ہم کمیٹی کو توجہ دلاتے ہیں کہ اپنے کام کو احسن طریق سے انجام دیا کرے۔ جس سے کچھ فائدہ بھی مرتب ہو۔ صرف کام کو ہاتھ لگانے سے غرض ہے جبکہ وہ بھی نہیں ہو سکتی +

## ہندوستان میں آریہ سماج کا شاندار کام

چند ایام میں ایک تنقید کر کے آریہ سماجی پرچے [illegible] کو بڑا شاندار کام سمجھے ہیں [illegible]

جتنی کامیاب ہوئی ہے وہ ظاہر ہے۔ جیسے آزمائش کرنا منظور ہو وہ بنارس، اجودھیا وغیرہ تیرتھوں میں جا کر دیکھے کہ کیسی کیسی ناشائستہ حرکات ہوتی ہیں۔ امرتسر لاہور کے باشندوں کو دور جانے کی ضرورت نہیں وہ اپنے اپنے شہر کے مندروں کو جا کر دیکھیں کہ مورتی پوجا، لنگ پوجا، اور بھنگ پوجا بدستور جاری ہیں یا ان میں کچھ کمی ہو گئی ہے۔ آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ امرتسر کے مندر دُرگیانہ کا نظارہ کریں اور دہلی کے شو مندر کو دیکھیں۔ پھر ان الفاظ کو پڑھیں جو آریہ اخبار "پرتاپ" لاہور ۱۶ جولائی میں یوں لکھے گئے ہیں کہ:۔

"۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند نے بمبئی میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ہندو سماج کی اصلاح کی جائے اور عملی اور دھارمک (مذہبی) لحاظ سے وہی ویدک سماں (زمانہ) پھر لایا جائے۔"

ہم پوچھتے ہیں کہ ۱۸۷۵ء سے ۱۹۳۹ء تک چونسٹھ سال کے اس طویل عرصہ میں آریہ سماج اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ آریہ اخبار اپنے ناظرین کی آنکھوں میں کس طرح دھول ڈالتے ہیں کہ ایک سیاسی ایجی ٹیشن کو مذہبی شکل میں دکھاتے۔ اور لطف یہ ہے کہ سکھوں کو بھی اس تحریک میں شریک دکھاتے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ سکھوں کو تمہاری مذہبی تحریک سے کیا تعلق ہے۔ حالانکہ ان کا مذہبی عقیدہ ویدوں کے متعلق وہی ہے جو ان کے گرو گرنتھ میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ع

"وید کتیب افترا بھائی دل کا بھید نہ جاونے"

جس جماعت کا ویدوں کی نسبت یہ عقیدہ ہو وہ ویدک دھرم کی حمایت کیسے کر سکتی ہے۔ پھر آریہ اخبارات کی یہ دھوکہ بازی نہیں تو اور کیا ہے؟

مختصر یہ ہے کہ آریہ سماج اپنے اصلی مقصد میں بالکل فیل ہے۔ اسی طرح ان کے جوڑ کی قادیانی جماعت بھی اپنے مقصد میں بالکل فیل ہے [illegible] جماعت کا مقصد [illegible]

ہے جیسے خود بانی جماعت اپنے الفاظ میں بیان کر گئے کہ اس کے اتباع اپنی مرضی کے مطابق اسے تبدیل کر کے اپنے حسب منشا کر لیں۔ ان دونوں جماعتوں کے بانیوں (مرزا اور سوامی) کی تحریرات ہمارے سامنے ہیں۔ جن میں وہ اپنا اپنا مقصد کھلے الفاظ میں پیش کر چکے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان مقاصد میں یہ دو تو ریفارمر اور ان کے اتباع بری طرح فیل ہوئے ہیں +

## تبرہ ایجی ٹیشن لکھنؤ

اس مسئلہ میں کسی ہوشمند انسان کے لئے اختلاف کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ تبرّا ایجی ٹیشن ایک نہایت مکروہ تحریک ہے۔ اس لئے اہل دانش اس کی اصلاح پر متوجہ ہو رہے ہیں۔ مگر مسلم لیگ کی خاموشی کو دیکھ کر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی کیونکہ وہ تمام ہندوستانی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہونے کی مدعی ہے۔ اس میں چوٹی کے شیعہ سنی مسلمان شریک ہیں مگر وہ اس خونی پہلو پر ایسی خاموش ہے کہ بداندیشوں کو موقع ملتا ہے کہ وہ اس کے حق میں کہیں کہ ؎

چناں خفتہ اند کہ گوئی مُردہ اند

حالانکہ قرآن مجید میں صاف الفاظ میں ارشاد ہے:۔

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں صلح کرا دو)

اس کے علاوہ اخلاقی اور مجلسی فرض بھی یہی ہے کہ دو جماعتیں یا دو اشخاص لڑتے ہوں تو اسی قوم کی تیسری جماعت یا تیسرے شخص کا فرض ہے کہ ان میں مصالحت کرانے کی کوشش کرے مگر [illegible] ان سب فرائض سے سبکدوش سمجھ کر [illegible] دیکھ رہی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر ہمیں اس بات [illegible] جب ہوتا ہے ہم مسلم لیگی ممبروں کے منہ سے [illegible] اور اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ یہ ایجی [illegible]

کانگرسی حکومت کی شرارت ہے۔

(کیا خوب!) اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو بھائی آپس میں لڑتے ہوں اور تیسرا یہ کہہ کر خاموش رہے کہ یہ شیطان کے بہکائے ہوئے آگئے ہیں۔ اگر ایسا کہنے والے بھائی کا عذر معقول ہے تو ہم بھی مان لیتے ہیں کہ مسلم لیگ کا عذر بھی بجا ہے اور (غیر جانبداری) بھی معقول ہے۔

ہم تو کہتے ہیں کہ اگر ہم مسلم لیگ کے صدر ہوتے تو ساری مجلس عاملہ بلکہ منتظمہ کو بھی ساتھ لیکر لکھنؤ پہنچتے۔ اگر زبانی فہمائش کا اثر نہ پاتے تو جس فریق کی طرف سے ظلم و تعدی دیکھتے اس کے حق میں فرمان خداوندی فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي پر عمل کرتے ہوئے باقی گروہ کا خوب مقابلہ کرتے۔ یہاں تک کہ وہ فرمان خداوندی حَتّٰى تَفِيءَ إِلٰى أَمْرِ اللهِ کے ماتحت سیدھا ہو جاتا۔

آخیر میں ہم مسلم لیگ کے ارکان کو قرآن مجید کی اس سخت وعید کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جس میں ارشاد ہے کہ بنی اسرائیل میں تین گروہ ہو گئے تھے۔

(۱) بدکار۔ (۲) ناصح۔ (۳) بے تعلق۔

عذاب الٰہی آنے پر صرف ناصحین بچے باقی سب تباہ ہو گئے۔ غور سے پڑھئے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ أَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ (پ۹-ع۱۱)

---

# جنگ یورپ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۔

یہ آیت انسانوں کی غفلت کا اظہار کرتی ہے کہ بڑی آفت سے بھی یہ لوگ بے خبر ہیں۔ اسی طرح دنیا پر ایک بہت بڑا عذاب بصورت جنگ یورپ آنے والا ہے مگر ساری دنیا عموماً اور اہل یورپ خصوصاً اس سے غافل ہیں۔ یہ جنگ گویا اس مقولہ کی مصداق ہوگی۔ لاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر (یعنی کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی کے

دل میں اس کا خیال گزرا)

گزشتہ زمانہ میں بھی جنگیں ہوتی تھیں پہلے پہلوان دونوں طرف سے میدان میں نکل کر مقابل ہوتے تھے اور تھوڑے سے آدمیوں کی ہلاکت کے بعد جھگڑا ختم ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد اسلامی زمانے میں بھی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ تلوار، نیزہ اور تیر بس یہی تین جنگی ہتھیار تھے۔ اس کے بعد انسان نے مزید ترقی کی۔ پہلے بندوق بنائی۔ پھر توپ بنائی، اور اپنی نسل کو خود تباہ کیا۔ لیکن آج کل تو بندوق اور توپ بھی بیکار ہو گئی ہے۔ آیندہ جنگ میں بمباری کے علاوہ زہریلی گیس اور شعاع موت سے بھی کام لیا جائیگا۔ جس سے لاکھوں کروڑوں انسان آن کی آن میں موت کے گھاٹ اتر جائینگے۔ یہ ہولناک عذاب دنیا پر کب آئیگا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ

لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۔

دشمنوں کی طرف سے چھیڑ خانی میں کمی نہیں ہے مگر برطانیہ کے حلم اور صبر کا پیمانہ (جس کو اعداء عصمت بی بی کا مصداق ظاہر کرتے ہیں) اب لبریز ہو کر چھلکنے والا ہے۔ جاپان کی شوخی اور شرارت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ حکومت برطانیہ جانتی ہے کہ جاپان اس شرارت میں اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے حلیف بھی اس کے ساتھ ہیں۔ اس لئے جوابی کارروائی کرنے میں جلدی نہیں کرتی۔ آخر صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ ہمیں گمان غالب ہے کہ حکومت برطانیہ کسی دن اپنے مخالفوں کو دندان شکن جواب دیکر اپنی ساکھ کو بحال کریگی۔ عرب کے شاعر نے کیا خوب کہا ہے

؎ من لم یذد عن حوضہ بسلاحہ
یہدم ومن لا یظلم الناس یظلم

---

۴۳ دفعہ ۸ء کے ماتحت درخواست کنندہ کی مرضی پر منحصر تھا کہ وہ ایسے مواجب نقدی کی صورت میں لے یا نان جوڈیشل ٹکٹوں کی شکل میں۔ یہ اختیار اب مجلہ بالا نوٹیفکیشن کے ذریعے واپس لے لیا گیا ہے اور آئندہ اس غرض کیلئے صرف نقدی ہی قبول کی جائیگی۔ (لاہور ۳ جون)

---

# مالیہ اراضی میں ۵½ لاکھ روپے کی معافی!

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت پنجاب نے آخری فصل ربیع کیلئے ساڑھے پانچ لاکھ روپے سے زیادہ کی معافی ان اضلاع کیلئے منظور کی ہے جہاں اجناس کی قیمتیں ان قیمتوں کی نسبت زیادہ گھٹ گئی ہیں جو بندوبست کے وقت فرض کی گئی تھیں اور جن کی تلافی کسی اور سبب سے نہیں ہوئی مختلف اضلاع کے لئے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں

| | |
|---|---|
| شیخوپورہ | ۵۰۴۲۹ روپے |
| گجرات | ۲۰۳۳۹۴ روپے |
| شاہ پور | ۱۹۳۸۸۲ روپے |
| میانوالی | ۲۱۴۲ روپے |
| منٹگمری | ۱۹۷۱ روپے |
| جھنگ | ۶۶۱۸۹ روپے |
| ملتان | ۴۳۹۰۹ روپے |
| مظفرگڈھ | ۱۵۷۸۸ روپے |

میزان ۵۶۸۱۱۳ روپے

یہ معافیاں ان معافیوں کے علاوہ ہیں جو کلکرماؤں فصل کے نہ ہونے کے باعث معمولی قواعد کے ماتحت منظور کی ہیں۔ (لاہور ۱۱۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

# اسلحۂ آتشیں کے لائسنس کی فیس

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا نوٹیفکیشن نمبر ۱۲/۵۰/۳۷ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۳۸ء یہ بابت لائسنس قرار دیتا ہے کہ اسلحۂ آتشیں رکھنے کے لائسنس یا لائسنس کی تجدید کے لئے جو درخواست دی جائے۔ ان کے متعلق مقررہ فیس اور دیگر مواجب بجائے نقدی کی صورت میں ادا کئے جانے چاہئیں اس سلسلہ میں یہ امر واضح کیا جاتا ہے کہ انڈین آرمز ایکٹ بعد از (کالونی اسلحہ آتشیں) ... کی

قرآن کی تعلیمات ۔ قرآن آیات ... مطبوعہ ... ۸

# مومیائی

معدہ [illegible] ہیں حدیث وغیرہ [illegible] علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ سوزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کمی ورد بھی ہے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶؍ آدھ پاؤ ۱۲؍ پاؤ بھر [illegible] مع محصولڈاک [illegible] سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ [illegible] ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نیز ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ بذریعہ وی پی

## تازہ شہادتیں

جناب مولوی [illegible] صاحب [illegible] قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی [illegible] اس میں شک نہیں کہ مومیائی [illegible] بہت خوش نصیب اور جوان [illegible] استعمال کی۔ ایک چھٹانک [illegible] کے نام [illegible] جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب [illegible] ایک چھٹانک مومیائی [illegible] میں بھی [illegible] اس کی تصدیق کرتا ہوں [illegible]

حکیم محمد [illegible]

[illegible] امرتسر



# مفت

قوت رجولیت کی لاجواب [illegible] اور کتاب **عورت** محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب [illegible] دواخانہ ہمدرد ولی۔ فتح آباد۔ ضلع حصار پنجاب



۲۱

## تمام دنیا میں بے مثل
# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر
# مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد [illegible]

ان دو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر



## ستھری تورنہ

[illegible] کے استعمال سے ستھری رینہ [illegible] بہت [illegible] ہے۔ مجرب نسخہ ہے [illegible] شہرت حاصل کر چکا ہے [illegible] قیمت [illegible] روپے۔ [illegible] محصولڈاک [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ حکیم [illegible]

[illegible] امرتسر



# زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات [illegible] ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی حقیقت [illegible] اور خواتین [illegible] کی طاقتوں کے حالات [illegible] کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جبتک ختم نہ ہو [illegible] کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ہمسایہ [illegible] سلطنت ہے اس لئے اسکے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت [illegible] کے ۵۰۴ صفحات۔ قیمت بجائے [illegible] کے [illegible] روپے

# ائمہ تلبیس

مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری۔ یہ کتاب پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشا اور بصیرت افروز ثابت ہوگی کیونکہ اس میں جملہ مدعیان [illegible] مسیحیت، مہدویت، اور نبوت وغیرہ کے مفصل حالات دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے ہیں [illegible] کے مشہور جرائد اور اکابرین ملت نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ ایک ضخیم کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

# رئیس قادیان

از مولف صاحب موصوف مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات [illegible] پیدائش تا ملاقات [illegible] کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے۔ جب تک کتاب شروع کر کے پوری پڑھ نہ لیں چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ساتھ ہی مرزا صاحب کے الہامات و دعاوی کی بدلائل تردید کی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible]

# تحریرات مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق [illegible] مرزا صاحب کے [illegible] ثابت کیا ہے۔ قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# کتب سیر و تواریخ

**رحمۃ للعالمین** مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ جس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنی ہم جنسوں میں یکتا و بے بدل ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] دار العلوم دیوبند اور دیگر مشہور و مستند درسگاہوں کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible]۔ جلد سوم [illegible] مجموعی [illegible] مجلد ہوگا۔

**سیرت ابن ہشام** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا با محاورہ و سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ حالات و واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ لاثانی کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

**نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب**

مولانا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات و واقعات از ابتدا تا [illegible] قلمبند کئے ہیں۔ قیمت [illegible]

**پیارے نبی کے پیارے حالات**

مولانا [illegible] صاحب [illegible] [illegible]

تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد [illegible]۔ ہر سہ جلد [illegible]۔

**پیارے نبی کے پیارے اخلاق**

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اخلاق و عادات کا بیان۔ قیمت [illegible]

**سید البشر** مؤلفہ مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی۔ تورات، انجیل کے الفاظ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پچاس پیشگوئیاں۔ [illegible] کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت [illegible]

**عرب کا چاند** نبی عربی کی سیرت مبارک پر آپ نے آج تک بیسیوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی جو غالباً تمام مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہونگی۔ مگر کتاب مذکورہ ایک معزز غیر مسلم [illegible] کے زور قلم کا نتیجہ ہے جو آپ نے پیغمبر اسلام کے متعلق ظاہر کیا ہے۔ حضور انور صلعم کی پیدائش سے لے کر وصال فرمانے تک تمام واقعات درج کئے ہیں۔ یہ کتاب قریباً ساڑھے چار سو صفحات پر ختم ہوتی ہے۔ قیمت [illegible]

**شمائل ترمذی** حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان ہے۔ حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور [illegible] کیا ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ [illegible] کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible]

**صدیق اکبر** حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیقی کے [illegible] واقعات کا [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

**الفاروق** از مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور ان کی سیاسی و انتظامی تدابیر، فتوحات و ملکی کارنامے، مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان، اخوت، مساوات اور خدمت خلق کے نظارے۔ قیمت [illegible]

**ذو النورین** حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ قیمت [illegible]

**اسد اللہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانح عمری اور آپ کے مبارک عہد کے حالات [illegible] ہے۔ قیمت [illegible]

**سیف اللہ** حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم افواج اسلامیہ کی سوانح عمری، مجاہدی و جاں نثاری کے کارنامے۔ قیمت [illegible]

**ازواج النبی** حضور صلعم کی ازواج مطہرات کی سوانح عمریاں۔ از حکیم محمد سردار خان امرتسری۔ قیمت [illegible]

**تذکرۃ العباد** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] حالات [illegible]

**بنات الرسول** حضور صلعم کی صاحبزادیوں کے حالات زندگی درج کئے ہیں۔

**سید الشہداء** حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات [illegible]

**تاریخ الخلفاء** علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف کا اردو ترجمہ جس میں خلفاء [illegible] کے حالات کا بیان۔ قیمت [illegible]

**[illegible]** [illegible] کے تمام [illegible] کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

[illegible]

**المامون** خلیفہ مامون الرشید کے حالات، اخلاق، عادات کی تفصیل درج کی ہے اور دیگر امور کے متعلق - قیمت ۸ر

**سیرت النعمان** امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری - قیمت ۱۲ر

**سوانح مولانا روم** آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ - قیمت ۱۲ر

**مولوی معنوی** مولانا روم کی سوانحعمری - آپکے حالات اُردو میں سلیس طرز پر لکھے گئے ہیں - آپ کا نسب، ولادت - آپ کے والد کا حال - آپ کا ترک وطن، ظاہری و باطنی تعلیم، مثنوی شریف پر تبصرہ - آپ کے خلیفوں کے حالات - کتابت، طباعت عمدہ - قیمت ۸ر

**اسلامی سوانحعمریاں** سولہ مشہور و معروف علماء، فضلا اہل باطن حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں - جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہوجاتا ہے - قیمت ۸ر

**تاریخ المشاہیر** دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات - از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی - قیمت ۸ر

**مخدرات** اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور اور ممتاز خواتین کے مفصل حالات قابل دید ہیں - قیمت ۸ر

**الغزالی** یعنی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانحعمری - قیمت ۸ر

**حیات حافظ** یعنی خواجہ حافظ شیرازی رح کے حالات - قیمت ۶ر

**حیات سعدی** یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کے حالات - ۶ر

[illegible] حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات - [illegible] ۶ر

**تذکرہ مشاہیر عالم** جس میں حسب ذیل سوانح درج ہیں -
خلیفہ ناصر الدین اللہ - زبیر بن عوام - عبداللہ بن زبیر - ابن بطوطہ - بقراط - جالینوس - مانی - صلاح الدین - والصبی - امیر الدین حسین - حاتم طائی - جبلہ بن ایہم - محمد بن تومرت مہدی البربری - ابوعثمان سعید - ابن مسیح - سباتائی سیوی - دمشق کی جامع بنی امیہ - ابوالاسود دولی - احمد بن طولون - ابوالضحاک - عمرو بن معدی کرب زبیدی - نابغہ ذبیانی - اسکندر اعظم - شمعون ابن قراقر شاغانی - الحکم المستنصر - محمد بن عبداللہ الزقیر - منذر بن منیرہ - حجاج - دمشقی جہوس - مسجد ایا صوفیہ - محمد علی پاشا - ابوجعفر منصور - ابودلامہ شاعر - مسجد اقصیٰ - صلیبی جہاد - قیمت مجلد ۱۲ر

**اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر** شہنشاہ عالمگیر کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں - بعض بے بنیاد الزامات کا جواب بھی ہے - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی مرحوم - قیمت ۶ر

**نجد و حجاز** مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری مرحوم کا اُردو ترجمہ - نجد کی تاریخ - نجدی قوم کے عادات و خصائل اور ان کی مذہبی حیثیت و حالت - سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن کے سوانح - شریف حسین کی غداری کے حالات درج ہیں - قابل مطالعہ ہے - کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ - قیمت ۱۲ر

**سفرنامہ روم مصر شام** مولانا شبلی مرحوم نے ان ممالک کا دورہ کرکے وہاں کے حالات قلم بند کئے ہیں - قیمت ۸ر

**تاریخ مکہ معظمہ** مکہ معظمہ کی تاریخ اور آج تک کے مفصل حالات - قیمت ۳ر

**تاریخ بنی اسرائیل** بنی اسرائیل کے متعلق ان کے پورے حالات

**تاریخ ابلیس** ابلیس کے متعلق شروع سے لیکر پورے حالات درج کئے ہیں - پڑھ کر واقفیت حاصل کریں - قیمت ۴ر

**سوانح بخاری** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح - قیمت ۱ر

**مشاہیر امت** رسالہ ہذا میں مشہور صحابہ کرام اور ائمہ دین اور ہر فن کے مشہور اماموں کا ذکر ہے - قیمت صرف ۶ر

**الغفاری** حضرت ابوذر غفاری رض صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے عجیب و غریب حالات - ساتھ ہی اخلاقی تاریخ کا درس بھی نہایت مؤثر انداز میں درج ہے - قیمت ۸ر

**شاہان اسلام** حصہ اول - جس میں محمد بن قاسم فاتح سندھ و ملتان کے ہندوستان پر حملہ کرنے کے مفصل حالات درج ہیں - قیمت صرف ۱۲ر

**شاہان اسلام** حصہ دوم - جس میں خاندان غزنی اور خاندان غوری وغیرہ کے مفصل حالات درج کئے گئے ہیں - قیمت ۱۲ر

(۴۹) **شاہان اسلام** حصہ سوم - جس میں خاندان غلامان اور خاندان خلجی کے سولہ مشہور بادشاہوں کا تذکرہ ہے - قیمت ۱۲ر

**شاہان اسلام** حصہ چہارم - تغلق خاندان کے مشہور بادشاہوں کے حالات - قیمت ۱۲ر

**پیروی صحابیات** مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب فیروزپوری - اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم کر دیئے ہیں - قیمت ۸ر

**سوانح بلقیس** حضرت سلیمان کی زوجہ محترمہ ملکہ بلقیس کی مفصل سوانحعمری تحریر کی گئی ہے - قیمت ۳ر

**شداد اور اس کا بہشت** اور اس کے متعلق مفید معلومات لکھے گئے ہیں - قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ } **منیجر اہلحدیث امرتسر**

(کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ)


**[illegible]ل** شہر بابل کے حالات۔ عجائبات گزشتہ اور باقیات کا بیان۔ قیمت ۹ر

**مہر نبوت** سید الانبیاء صلعم کی مختصر سوانحعمری بچوں کے لئے نہایت عمدہ قیمت ۲ر

**تاریخ بیت اللہ شریف** یعنی مکہ معظمہ کو کب اور کس طرح بیت اللہ شریف کی عظمت و بزرگی حاصل ہوئی۔ قیمت ۹ر

**حیات طیبہ** حضرت مولانا اسماعیل شہید دہلوی کی سوانحعمری مفصل طور پر۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب بریلوی رح۔ جدید ایڈیشن۔ کاغذ و کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

## ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

ہندوستانی بوٹیوں پر ایک ضخیم کتاب۔ مؤلفہ حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑی۔ مضامین سیر حاصل، ترتیب دلچسپ، انداز بیان دلچسپ، تصاویر نظر افروز۔ بے شمار جڑی بوٹیاں جن کو ہم اپنی لاعلمی کی وجہ سے نعوذ اللہ پاؤں تلے روندتے ہیں۔ در حقیقت لا تعداد فوائد کو اپنے اندر [illegible] ہیں۔ جن کو فیاض حقیقی نے بے شمار انعامات [illegible] کیا تھا ہے۔ وہ انعامات جن کے عیاں کے علم ہو جانے کی وجہ سے بیشمار لوگوں کی [illegible]

**نور محمدی** مصنفہ مولانا محمد رضا صاحب دہلوی جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین، محدثین، ائمہ فقہا، اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی کی تردید ہے۔ قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد ہے۔ قیمت ۱۲ر

**مائۃ ثنائیہ** جس میں دس مختلف عنوانات پر دس دس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مع اردو ترجمہ شائع کی گئی ہیں۔ جلسوں میں بطور [illegible] تقسیم کرنا چاہئے۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب [illegible] سہ

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ فنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

## قیمت میں رعائت

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسر کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی [illegible] شہرت ہو چکی ہے بعض مدارس میں بطور نصاب جلالین کی طرح پڑھائی جا رہی ہے [illegible] کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت بجائے چار روپے کے تین روپے (علاوہ محصول)

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

**حزب الاعظم** از ملا علی قاری رحمہ صاحب مرقاۃ (شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ [illegible] برکات کی [illegible] تفسیر دیا [illegible] قیمت ۱ر

[illegible]

ہے جن کو وہ اپنے عیبوں کی طرح پوشیدہ رکھتے ہیں جن کو وہ سالہا سال کی خدمت کے بعد بھی بتانا نہیں [illegible]

[illegible]

**تقلید و عمل بالحدیث** مصنفہ نواب محسن الملک صاحب مرحوم۔ اس کتاب میں عمل بالسنۃ اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کر [illegible] کو واجب قرار دیا ہے۔ قیمت ۴ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶  نمبر ۳۹

# اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ کڑہ جیانی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا وجاگیرداروں سے ۔ ۔ ے
عام خریداران سے ۔ ۔
۔ ۔ ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۔۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

---

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


نظم (خطاب بہ مسلم) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳
مسیحیت اور عقل - - - - - ص۴
مسیح قادیان اور لعین شیطان - - ص۵
کنز العارفین بجواب فیوض العارفین - ص۸
گنہگار کی نوکری - - - - ص۹
احکام ورسوم شریعت - - - - ص۱۰
معمولی - - - - - ص۱۱
تھا کے ہوتے ہوئے تیرے سوال نہ کر - ص۱۲
فتاوے - - - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۳ نکل مطلع - - - ص۱۴
اشتہارات - - - - ص۱۵


## خطاب بہ مسلم

(از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکراوہ ضلع گوڑگانواں)

آبادیِ جہاں تھا عالم میں کام تیرا — دنیا کو یاد اب تک ہے انتظام تیرا
جھکتے تھے تیرے آگے ہاں قیصرانِ دوراں — لاریب وہ چکا ہے عالم غلام تیرا
عرب وعجم میں تیرا لہرا چکا ہے پرچم — مانا ہے اک جہاں نے اعلیٰ مقام تیرا
ہسپانیہ میں کی ہے صدہا برس حکومت — از ہند تا مراکش پھیلا نظام تیرا
تو نے لگائے ہر سو پودے ترقیوں کے — یورپ وایشیا میں ہے فیض عام تیرا
پیدا کیا ہے تو نے یہ انقلاب عالم — مظلوم کی حمایت کرنا ہے کام تیرا
افسانۂ کہن ہے اب داستان تیری — تیری وہ شان وشوکت وہ اہتمام تیرا
تیری وہ خوبیاں سب ناپید ہوچکی ہیں — جن سے کہ تھا جہاں میں مشہور نام تیرا
چرخ کہن نے تجھ سے اب کی ہے بے وفائی — برباد ہو رہا ہے سارا نظام تیرا

ایام ماضیہ کی تاریخ لوٹ آئے
گر پھر عمل ہو ہر خاص وعام تیرا

تفسیر ثنائی ... مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف۔ اس میں ہر زبان مشہورہ ... برطرح ... تفاسیر کی اہم ...

# انتخاب الاخبار

(مرتبہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ)

——امرتسر میں دو ہفتے سے بارش نہیں ہوئی۔ البتہ مرطوب ہوا چلتے رہنے سے گرمی کچھ کم ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں——امرتسر شہر کے مسلم ضمنی انتخاب میں شیخ محمد صادق پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے مگر فریق مخالف کی طرف سے ان کے خلاف عذرداری دائر کی گئی۔ جس کا فیصلہ یہ ہوا کہ شیخ صاحب چھ سال تک اسمبلی کی ممبری کے لئے نہ امیدوار کھڑے ہو سکتے ہیں نہ ووٹ دے سکتے ہیں۔ اب انتخاب دوبارہ ہوگا۔ مشہور ہو رہا ہے کہ چوہدری افضل حق احرار کی طرف سے اور شیخ صادق حسن مسلم لیگ کی طرف سے کھڑے ہونگے——امرتسر چند ماہ ہوئے امرتسر شہر میں ایک احراری کارکن قلعہ بھنگیاں میں قتل کیا گیا تھا اس سلسلہ میں محمد صادق کو بری، اسکے بھائی محمد رفیق کو عمر قید اور ایک دوسرے بھائی کو چھ ماہ قید کی سزا ہوئی——لاہور مولانا ظفر علی خان نے اتحاد ملت کے ایک جلسہ میں فرمایا کہ ۳۱ جولائی تک اگر آریوں نے حیدرآباد کے خلاف ستیہ گرہ بند نہ کی تو ان کے مقابل زبردست قدم اٹھایا جائیگا۔

——گاندھی جی نے کشمیر جانے کا ارادہ ترک کردیا ہے۔ ایبٹ آباد میں الوداعی تقریر کے موقع پر آپ نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے اپیل کی۔

——ریاست حیدرآباد میں ۱۹ جولائی سے نئی اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کردیا گیا ہے۔ آریوں نے فی الحال ایک ہفتہ کے لئے ستیہ گرہ بند کی ہے۔ مگر وہ اس اعلان سے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہوئے۔

——کراچی مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی حال ہی میں یورپ سے آئے ہیں آپ نے کراچی میں دوران تقریر میں کہا کہ یورپ کے حالات بہت کشیدہ ہو رہے ہیں۔ اب جنگ کا اعلان چند ہفتوں تک ہونے والا ہے۔

——معلوم ہوا ہے آیندہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ماہ اکتوبر کے آخر یا شروع نومبر میں لاہور منعقد ہوگا جو تقریباً چھ ماہ تک مسلسل جاری رہیگا۔ اجلاس کی طوالت کے پیش نظر ممبروں کا الاؤنس کچھ کم کردیا جائیگا——حکومت ترکیہ نے دفاع جنگ کے لئے زنانہ ترکی کور بنائی ہے جسے جملہ درسگاہوں میں تعلیم دیجائیگی

## دفتر اہلحدیث کی دو نئی مطبوعات

### (۱) تفسیر بالرائے

(بزبان مصنف) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری چکڑالوی مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

### (۲) مکالمہ احمدیہ

جس میں قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے وہ مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخباروں (پیغام صلح و الفضل) میں بابت مناظرہ نبوت مرزا شائع کرتے رہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۵/

پتہ:- دفتر اہلحدیث امرت سر

سب سے پہلے
اخبار ہذا کے صفحہ ۱۳ پر
حساب دوستاں
ملاحظہ فرمائیے۔

——بھوانی ضلع حصار میں کسی ہندو کو جوتشی نے کہا کہ اگر تم ایک چھوٹے بچے کو قربان کردو تو تمہیں دولت ملیگی چنانچہ اس نے کسی ڈاکٹر کے تین سالہ لڑکے کو اغوا کرکے گھر لے جاکر قتل کر دیا۔ سراغ ملنے پر پولیس نے گرفتار کرلیا

**اردو اکادمی** اردو اکادمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے ذیل کے ہر مضمون پر پہلے ڈیڑھ سو روپے انعام دینا تجویز کیا تھا مگر اب اسے بڑھا کر ڈھائی سو کر دیا گیا ہے۔ جن صاحب کا مقالہ سب سے بہتر ہوگا انہیں مذکورہ بالا انعام دیا جائیگا۔ اکادمی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اس کے علاوہ اکادمی منتخب مقالہ جات کے حقوق واشاعت اپنے ذمہ رکھیگی۔ مقالہ میں تقریباً پچاس ہزار الفاظ ہونے چاہئیں اور تمام مقالے سیکرٹری اردو اکادمی کے پاس ۳۰ ستمبر تک پہنچ جانا چاہئیں۔ جو صاحب اس مقالہ نویسی میں شرکت پسند کریں وہ پہلے اپنے مضمون کے انتخاب سے سکرٹری کو مطلع کر دیں۔

۱۔ اشتراکیت۔ ۲۔ فاسزم۔ ۳۔ نازی ازم۔ ۴۔ سامراج ۵۔ وطنیت۔ ۶۔ سرمایہ داری۔ ۷۔ بحیرہ روم کی سیاست ۸۔ بحرالکاہل کی سیاست۔ ۹۔ امریکہ اور سیاست عالم ۱۰۔ وسطی یورپ کی سیاست۔ ۱۱۔ نوآبادیوں کی تقسیم۔ ۱۲۔ ممالک اسلامی کی سیاست۔

(سکرٹری اردو اکادمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی)

**جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث** جولائی ۱۹۳۵ء میں جمعیتہ ہذا کی بنیاد ایک مسلم بزرگ (مولانا سیالکوٹی) کے ہاتھوں سے رکھی گئی بحمد اللہ اراکین جمعیتہ نے حتی الوسع دینی خدمات انجام دینے میں کمی نہیں کی۔ تبلیغی خدمات بذریعہ تقاریر بھی کیں اور تحریر کے ذریعہ بھی تبلیغ کی گئی۔ رسالہ تبلیغ کے ۱۳ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ دس نمبر مستقل تبلیغ کے نام پر شائع کئے گئے مگر بعض وجوہات کی بنا پر تین نمبروں کے عوض بحکم صدر صاحب رسالہ صیدین شائع کیا گیا کیونکہ اصل مقصود تبلیغ ہے اور بس۔ اس اثناء میں جماعت اہل حدیث نے کس قدر اعانت کی اخبار اہلحدیث کی گذشتہ فائل اس کی گواہ ہے کہ کس قدر چندہ کیا اور وہ کہاں تک کافی ہو سکتا ہے۔ بدیں حالات افراد اہل حدیث کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس خالص مذہبی تحریک کی ہر طرح سے امداد کریں

**رسائل خریدیں** رسائل ثلاثہ جس میں حضرت مولانا سیالکوٹی نے حدیث مجدد اور مہدی زمان کے متعلق بسط سے بحث کی ہے اور بفضل خدا اپنی خداداد لیاقت سے بوجہ احسن ادا کیا ہے۔ اس مفید رسالہ کے چند نسخے باقی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

NATIONAL MUSLIM UNIV
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

## خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۵)

"اہلحدیث" مورخہ ۷- جولائی میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب کی تصنیفات پر تنقید کے آٹھ نمبر قابل حد ہیں۔ ان میں سے دو نمبروں (طول پر فضول اور تناقضات) کا ذکر سابقہ پرچوں میں ہو چکا ہے آج تیسرے نمبر (تحریف قرآن) کا ذکر ہوتا ہے۔

ضروری نوٹ | گزشتہ دو ہفتے سے ہم ناظرین سے یہ تین سوال کر رہے ہیں۔

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں شائع ہو؟ ہماری ذاتی رائے ہے کہ پچاس ہزار کی تعداد میں چھپنا چاہئے۔

(۲) ہر ایک صاحب ضرورت اطلاع دے کہ اسکو کتنے رسالے مطلوب ہیں؟

(۳) اصحاب خیر اس سلسلہ میں کیا امداد دینگے؟

بعض اصحاب نے رسالہ کی قیمت دریافت کی ہے واضح ہو کہ یہ رسالہ مفت شائع ہوگا۔ رقم چندہ اسی پر خرچ ہوگی۔ فہرست صفحہ متفرقات میں ملیگی۔

الحمد للہ! | ہم جانتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث میں عموماً اور ہمارے ناظرین میں خصوصاً بعض اصحاب خیر ایسے ہیں جو اشاعت اسلام اور اشاعت سنت نبی علیہ السلام کے دل سے متمنی ہیں پس وہ اس کار خیر میں جلد توجہ فرمائیں۔

گزشتہ نمبر میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب نے اپنے مدعا کے اثبات کے لئے جو آیات پیش کی ہیں۔ انکی تفسیر میں تحریف تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ آج ہم اس کا ثبوت دیتے ہیں:-

آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اقوام یورپ کو جو دنیا جہاں کی حکومت حاصل ہے یہ ان کی صلاحیت کی وجہ سے ہے۔ اس دعوے پر آپ نے آیت ذیل کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝

(پ۱۷ - ع۷)

ہم زبور میں تمام احکام کی شرح و ذکر کے بعد یہ بات لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے صالح العمل بندے ہی ہیں۔ بلاشبہ اس میں اطاعت گذار قوم کے لئے ایک بڑا پیغام ہے۔

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۹۴)

اس آیت کی تشریح میں مشرقی صاحب رقمطراز ہیں:-

"ان آیات الٰہی میں وارثین زمین کی مکمل تشریح عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ کے الفاظ میں کر دی گئی ہے 'صلاح' کی تعریف از روئے قرآن مجید جامع مانع ہے۔ علیٰ ہذا القیاس لفظ عبادت کی مگر یہ امر نہایت ضروری ہے کہ سلسلہ تقاضے تمانے اشیاء کا مفہوم اس آیہ کریمہ (۲۱: ۱۰۵) کے دعوے کے کس قدر عین مطابق ہے۔ عبادت کا لفظ عبد سے مشتق ہے جس کے معنی غلام کے ہیں اور وہی قوم درحقیقت عابد ہے جو خدا کی صحیح غلام ہے، جو اس کے قانون اور احکام پر عمل کرتی ہے ورنہ کوئی رسمی نماز گذار اور باقی احکام سے غافل قوم عابد کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ملازمت کی غرض اول آقا کے احکام کی تعمیل ہے۔" (مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۲ کا حاشیہ)

اس عبارت کی مزید تشریح آپ ہی کے الفاظ میں ملتی ہے جہاں آپ خلافت فی الارض (دنیاوی حکومت) کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:-

فلا شک انکم لا تؤمنون ولا تعملون الصالحات ولا تعبدونہ بل تشرکون بہ واکثرکم الفاسقون والمغربیون ہم الذین آمنوا وعملوا الصالحات فی زماننا ہذا فیستخلفہم اللہ ویستدرجکم من حیث لا تعلمون

(تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۹)

(بے شک تم مسلمان ایماندار نہیں ہو نہ تم نیک عمل کرتے ہو اور نہ تم خدا کی عبادت کرتے ہو بلکہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہو اور تم سے اکثر بدکار ہیں اور اہل مغرب ہی ایماندار اور صالح العمل ہیں ہمارے اس زمانہ میں پس اللہ ان کو (دنیا میں) خلیفہ بنائیگا اور تم کو ایسے طریق سے ذلیل کریگا کہ تم کو خبر بھی نہ ہوگی۔)

اہلحدیث | اس قسم کا بیان مختلف مواقع پر ملتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل یورپ اس لئے حکمران ہیں کہ وہ خدا کے نزدیک مومن صالح (نیک عمل کرنے والے ایماندار) ہیں۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کو یورپین اقوام کی حکومت پر چسپاں کرنا تحریف ہے جو نے سمجھی پر مبنی ہے۔ صحیح معنی سمجھنے کے لئے آیت کے الفاظ پر غور کرنا ضروری ہے۔ پس ناظرین اور خصوصاً خاکسار تحریک کے ممبران غور سے سنیں۔

اس آیت میں سب سے پہلے الفاظ گفتنا

فی الزبور سے بھی یہی مراد ہے۔ داؤد علیہ السلام کو مستقل ایک حکایت ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ

ہم (خدا) نے داؤد علیہ السلام کی زبور میں یہ مضمون لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے

اس لئے سب سے پہلے زبور میں اس مضمون کو تلاش کرنا چاہیئے۔ پس جو معنی اس حکایت کے زبور میں ہونگے وہی یہاں بھی مراد ہونگے تاکہ حکایت اور محکی عنہ آپس میں مطابق ہوں جو کہ شہادت مقصودی ہے۔

اس تمہید کے بعد ہم زبور کی وہ عبارت ذیل میں نقل کئے دیتے ہیں۔ با انصاف ناظرین اس عبارت کو ذرا غور سے پڑھیں۔ کیونکہ آیت موصوفہ کی تفسیر کا مدار اسی عبارت پر موقوف ہے۔ چنانچہ زبور میں لکھا ہے:۔

صادق زمین کے وارث ہونگے اور ابد تک اس پر بسیں گے۔ صادق کا منہ دانائی کی بات کہتا ہے اس کی زبان سے عدالت کا کلمہ نکلتا ہے، اسکے خدا کی شریعت اسکے دل میں ہے۔ اس کا پاؤں کبھی نہ پھسلیگا شریر صادق کی گھات میں لگا ہے اور اس کے قتل کے درپے رہتا ہے

(زبور ۳۷ آیات ۳۰ تا ۳۳)

**اہلحدیث** | یہ عبارت اپنا مطلب صاف بتا رہی ہے کہ صادق لوگ کون ہیں؟ وہی ہیں جو شریعت کی عزت کرتے ہیں اور بحکم قرآن اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ہمیشہ عدل کے کلمات بولتے ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ وہ جس زمین کے وارث ہونگے اس میں وہ ابد (ہمیشہ) تک رہیں گے اور انہی معنی میں یہ آیت ہے

خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا

(جنتی لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے)

پس آیت قرآنی کے صحیح معنی یہ ہیں کہ جنت کی زمین کے وارث وہ صالح اور صادق لوگ ہونگے جو شریعت خداوندی کے پورے پابند ہونگے۔ چنانچہ قرآن کریم کی دوسری آیت اسی معنی کی تشریح کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ... اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ

الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

یعنی نماز روزہ وغیرہ اعمال شریعت ادا کرنیوالے جنت کے وارث ہونگے جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

ایک اور آیت بھی سن لیجئے۔ ارشاد ہے:۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا (یہ جنت کا وارث متقی لوگ ہونگے)

اب ہم یورپ کے صالحین کی صلاحیت کا حال مشرقی صاحب ہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں

یورپین اقوام میں سے ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والی انگریز قوم ہے اور انگریز یورپ کی باقی اقوام کی نسبت زمین کے زیادہ حصے پر متصرف ہیں۔ ان انگریز صالحین کی صلاحیت بتانے کو مشرقی صاحب کے چند الفاظ ہی کافی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

انگریز اکثر معاملوں میں بدنیت ہیں۔ شیطانی قوم ہیں اور جھوٹے ہیں مکار ہیں۔ جھوٹ کی اشاعت کرکے رعایا کو لڑواتے ہیں۔

(اشارات $\frac{16}{17}$ - $\frac{123}{124}$)

**ناظرین کرام!** | ہم مشرقی صاحب کی طرح زبانی ہائیں کرنے کے عادی نہیں بلکہ اپنے دعوے پر دلائل اور واقعات کو پیش کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کی معرفت ہم مشرقی صاحب اور ان کے اتباع سے ایک دو سوال کرتے ہیں وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سوچیں اور جواب دیں کہ آپ نے جو اقوام یورپ کی صلاحیت کا ذکر کرکے اُن کو اس آیت کا مصداق بتایا ہے کیا آپ کو روس کی صلاحیت کا حال بھی معلوم ہے؟ جو یورپ میں اتنی زبردست قوم ہے کہ آج سارا یورپ اس سے خائف ہے اور وہ یورپ اور ایشیاء کے بہت بڑے حصے پر قابض ہے۔ کیا آپ نے سنا ہے کہ وہاں کس قسم کی صلاحیت جاری ہو رہی ہے۔ اگر نہ سنا ہو تو اب سنئے کہ روسی حکومت کا بنیادی پتھر لا دینیت ہے یعنی ان کا مقولہ ہے کہ

**Religion is Nothing**

یعنی مذہب کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ مذہب کی بنیاد خدا کے اعتقاد پر ہے۔ اور خدا کی نسبت ان کا مقولہ

**God is Nothing**

یعنی خدا کوئی چیز نہیں ہے۔

ان دو اصولوں کو جاننے کے بعد اس قوم کی صلاحیت کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ نے صلاحیت کے لئے اقوام یورپ ہی کو مخصوص کیوں کیا حالانکہ جاپان بھی علم سائنس اور صنعتی ترقی میں یورپین اقوام سے کم نہیں ہے۔ اور وہ آج تمکنی فی الارض (حکومت زمین) میں اتنا شہ زور ہے کہ یورپین اقوام کو للکارتا ہوا کہتا ہے ؎

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
واذا نطقت فانی الجوزاء

آپ نے جو یورپین اقوام کے حق میں لکھا ہے کہ

اکثر ملائکہ ان کو سجدہ کرتے ہیں برق کا فرشتہ ان کی رات دن خدمت کرتا ہے۔

(تذکرہ عربی صفحہ ۶۴)

کیا اس میں جاپان اور چین وغیرہ شریک نہیں ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آپ صرف مغربی اقوام ہی کا ذکر کرتے ہیں اور ان مشرقی اقوام کو چھوڑ دیتے ہیں۔

**واضح رہے** | کہ چین و جاپان کا قومی مذہب بدھ ہے اور بدھ خدا کے منکر ہیں۔ ہمارے اس دعوے کے ثبوت آپ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش اور لالہ لاجپت رائے کی تاریخ ہندوستان حصہ اول دیکھئے۔ ان دونوں نے بدھوں کو دہریہ (منکر خدا) لکھا ہے۔

ہم اس موقع پر تذکرہ عربی کا ایک پورا صفحہ نقل کرتے ہیں۔ جس سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ بھلا آدمی کس دل و دماغ کا مالک ہے۔ اور اپنے اتباع کے ذہن میں کیا کچھ بٹھانا چاہتا ہے۔ اور قرآن مجید کی کہاں تک تحریف کرتا ہے۔ پس انصاف پسند اہل علم مندرجہ ذیل حوالہ کو بنظر غور دیکھیں۔ آپ کے اصل الفاظ اہل عرب کے حق میں یہ ہیں:۔

---

لہ میں چٹان کا پتھر ہوں جب دھکیلا جاؤں تو ہلتا نہیں، اور جب بولتا ہوں تو [illegible]

(۵۴۴)

ahmadimuslim.de

مع الله بما جاهدوا قط فی هذه الدنیا مثل ما جاهد الغربیون فی زماننا هذا ولم یعرفوا الله مثل ما عرفوه، ولم یقدروه مثل ما قدروه، فکیف لا یؤدی الله اجورهم ویوفیهم حق عبادتهم فی الدنیا وهو یشکر نعمته علیهم ان کانوا شاکرین ۔ وکیف لا یستخلف فی الارض الذین استنبطوا اسرار الله بالحق وعملوا الصالحات [illegible] علیه فالملائکة اکثرهم یسجدون لهذا القوم، وملک البرق یخدمهم لیلا ونهارا یسوق مراکبهم علی الارض ویرسل رسائلهم [illegible] من المغرب الی المشرق فی طرفة العین، و [illegible] بلادهم ومساکنهم [illegible] اصابعهم ویجری [illegible] علی [illegible] فی الحر، و [illegible] مساکنهم فی القر، وقد [illegible] علی الملائکة [illegible] فی الجنة [illegible] الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائکة رسلا اولی اجنحة مثنی وثلاث ورباع یزید فی الخلق ما یشاء ان الله علی کل شیء قدیر (۳۵:۱) ۔ وملک البحار [illegible] ۔ [illegible] الا [illegible] (۴۲:۱۹) [illegible] ولم [illegible] الملائکة [illegible] الآن، و [illegible] وهم الذین [illegible] الملائکة [illegible] خلیفة [illegible]

[illegible] ونقدس لک قال (انی اعلم ما لا تعلمون) فاجابهم ربهم ناظرا الی اعمالهم [illegible] علی افکارهم البالغة انی اعلم ما لا تعلمون (۲:۳۰) ۔ وعلمهم الله الاسماء کلها، [illegible] الاشیاء معظمها، واقدرهم علی استعمالها، وملائکته یدخلون علیهم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم (۱۳:۲۴) [illegible] طبتم، [illegible] فادخلوها خالدین ۔ وهم الذین قال فیهم ربهم للملائکة [illegible] انی خالق بشرا من طین فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فقعوا له ساجدین فسجد الملائکة کلهم اجمعون (۳۸:۷۱-۷۳) [illegible] لانهم [illegible] القادرون علی ما یکسبون و سمیعون وبصیرون [illegible] مثل [illegible] انتم لا [illegible] مما کسبتم علی شیء ولا تسمعون من شیء ولا تبصرون ولا تعلمون۔

(تذکرہ عربی مقدمہ)

اس عبارت کا مختصر مطلب یہ ہے کہ خدا کی قسم خدا کو جیسا اہل مغرب نے پہچانا ہے کسی قوم نے نہیں پہچانا۔ پھر خدا ایسے ایماندار صالح بندوں کو زمین میں خلیفہ کیوں نہ کرے۔ اکثر ملائکہ (فرشتے) ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور ملک البرق (بجلی کا فرشتہ) دن رات ان کی خدمت کرتا ہے یعنی ان کے جہازوں کو چلاتا ہے ان کے [illegible] چلاتا ہے، ان کی خبریں آناً فاناً ادھر سے ادھر پہنچاتا ہے۔ ملک البحار (سمندر کا فرشتہ) [illegible] ان کی عبادت کرتا ہے۔ اور کئی اور فرشتے ہیں جنہوں نے [illegible] وہ اہل مغرب ہی کی پرستش کرتے ہیں [illegible]

انی اعلم ما لا تعلمون [illegible] خدا نے ان کو اسماء کا علم دیا ہے اور حقائق اشیاء ان کو بتائی ہیں۔ اور [illegible] کام کرتے ہوئے [illegible] رکھے۔ یہی (یورپین اقوام) ہیں جن کے متعلق خدا نے فرشتوں کو کہا تھا کہ جب میں ان کو پیدا کروں تو تم ان کے لئے سجدہ میں گر پڑنا۔ پس جب فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا تھا یہ لوگ بڑے [illegible] ہیں [illegible] ہیں تم مسلمان [illegible] جو نہ دیکھے جاتے ہو۔

ناظرین کرام! آپ لوگوں نے سنا ہوگا کہ [illegible] ایک فرقہ قرامطہ پیدا ہوا تھا۔ ایک تاریخی واقعہ قابل تشبیہ ہے کہ یہ فرقہ [illegible] کے زمانہ میں جب حجاز پر غالب آگیا تو حجر اسود کو نکال کر اپنے علاقہ لے گیا اور بیس سال تک [illegible] آخر مسلمانوں نے [illegible] حجر اسود ان لوگوں سے واپس لیکر [illegible] لگایا۔ یہ فرقہ بھی اسلام کا قائل تھا صرف دو نمازیں پڑھتا تھا اور [illegible] کی ضرورت کا قائل نہیں تھا۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ قرامطہ کے بعد قرآن مجید کی تحریف کو [illegible] مشرقی صاحب کے برابر ہم نے کسی کو نہیں پایا۔ اس لئے ہم ان کی خدمت میں یہ شعر عرض کرتے ہیں ؎

[illegible] ہمارے ظلم [illegible]
[illegible]

[illegible]

## مسیحیت اور عقل

عقل ایک لطیف جوہر ہے کہ جس کو اس سے حصہ نہیں ملا وہ بھی اپنے کو اس سے بے بہرہ نہیں سمجھے۔ شیخ سعدی نے اس لطیف جوہر کے حق میں کیا اچھا کہا ہے ؎

گر از بساط زمیں عقل منعدم گردد
بخود گماں نبرد ہیچ کس کہ نادانم

(اگر ساری دنیا سے عقل معدوم ہو جائے تو بھی کوئی شخص اپنے آپ کو بے عقل نہیں سمجھیگا۔)

مسیحیت مروجہ میں ایک قسم کی کمزوری تھی کہ وہ مذہبی اعتقاد میں عقل کا دخل نہ سمجھتے تھے۔ جب کبھی ان پر سوال ہوتا کہ کبھی کھانے پینے والے انسان کو خدا ماننا عقل کے خلاف ہے تو وہ یہی جواب دیتے کہ خدائی معرفت کے میدان میں عقل نہیں چل سکتی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب یہ زبان جاری گردد کے ماتحت عیسائیوں کے رسالہ "اخوت" میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں سے چند الفاظ (جو سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں) درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

"خدا عقل و تمیز کا مبدأ ہے اور اس کے احکام و قوانین عقل و تمیز کے مطابق ہیں۔ خدا ہمیں یہ دعوت نہیں دیتا کہ ہم اگر بعید الفہم مسائل پر سیدھاں لائیں بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم ہر ایک بات کو اپنی عقل و تمیز سے پرکھیں۔"

(اخوت لاہور۔ بابت جون صفحہ ۴)

**اہلحدیث** کیا اچھا سبق ہے۔ غنیمت ہے کہ یہ الفاظ کسی یونی ٹیرین (موحد عیسائی) کے قلم سے نہیں بلکہ تثلیثی مسیحی کے قلم سے نکلے ہیں۔ پس وہ مہربانی کرکے جلد سے جلد ذیل سوال کا جواب عنایت کریں۔

**سوال** کیا آپ لوگوں کا عقیدہ جامعہ ترتیبہ مقدس اقانیم عقل کے مطابق ہے؟ یاد دہانی کے لئے ہم یہاں اس کے ایک دو فقرے نقل کرتے ہیں:۔ باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق۔ روح القدس قادر مطلق تو بھی تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک قادر مطلق باپ قدیم بیٹا قدیم اور روح القدس قدیم تو بھی تین قدیم نہیں بلکہ ایک قدیم وغیرہ۔

مہربانی کرکے بتائیں کہ ایسا ماننا عقیدہ عقل کے مطابق ہے ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلا دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

# قادیانی مشن

# مسیح قادیان اور ملعون شیطان

حضرت مرزا صاحب مسیح قادیان کے دلائل یوں تو بیسیوں نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں سے بھی متجاوز ہیں مگر ایک دلیل ایسی واضح اور فیصلہ کن ہے کہ ہر درجے کا آدمی اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکتا ہے وہ دلیل ایسی صاف ہے کہ اقلیدس اور جبر و مقابلہ کے دلائل بھی ایسے صاف نہ ہونگے۔ حضرت ممدوح نے اپنی صداقت کے ثبوت میں اپنا ایک بہت بڑا شاندار کام پیش کیا تھا جو انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی نہ ہو سکا تھا۔ آپ کے شاندار الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالے سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الی وقت المعلوم بسبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا۔ اس کے قتل کا وقت ایک ہی مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہو۔ اب تک وہ ڈاکوؤں کی طرح پھرتا رہا لیکن اب اس کی ہلاکت کا وقت آگیا ہے۔"

(منظور الہی جلد دوم صفحہ ۱۶۲)

**اہلحدیث** اس عبارت سے دو امر ثابت ہوتے ہیں ایک یہ کہ شیطان کا مسیح موعود (مرزا صاحب) کے وقت میں ہلاک ہو جانا مقدر ہے۔ دوسرے یہ کہ شیطان کی موت کی علامت یہ ہے کہ نیک لوگ زیادہ ہونگے اور شریر کم جس کی دلیل و ثبوت۔

واقعات کو دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ شیطان ابھی تک مرا نہیں کیونکہ دنیا میں شرارت کی کثرت ہے جس کا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ نتیجہ بھی استدلالی شکل میں رہتا جس پر مزید بحث کی گنجائش ہوتی۔ خدا بھلا کرے اڈیٹر الفضل قادیان کا جس نے ہمیں استنباط کی تکلیف سے بچا کر خود ہی صاف لفظوں میں نتیجہ بتا دیا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"ہر طرف فتنہ و فساد، ظلمت اور سیاہ کاری کا دور دورہ ہے اور شیطان اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ دنیا پر مسلط ہے۔ اس کا ہر مذہب و ملت کے لوگ اعتراف کر رہے ہیں"

(الفضل ۱۸ جولائی صفحہ ۳)

**سوال** کل مذاہب کے اعتراف میں قادیانی اور لاہوری ارکان بھی شریک ہیں یا نہیں کیا مرزا صاحب کے تمام اتباع اس کا اعتراف کرنے میں شریک ہیں اگر شریک ہیں تو مہربانی کرکے بتائیں کہ شیطان اپنی ہلاکت کے وقت سے کیوں پیچھے رہ گیا؟ اگر وہ اپنی کسی چال بازی سے زندہ بچ گیا ہے (جیسا کہ اس کی خو ہے کیونکہ وہ بڑا چال باز ہے) تو بتائیے کہ مرزا صاحب کی مسیحیت کیسی ہوئی یا یہیں ہوئی اور شیطان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے ؎

کچھ پیری چلی باد صبا کی
بگڑنے پر بھی زلف اس کی بنا کی

(بقیہ) قادیان۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات جدید پیرایہ سے ایک نئی تصنیف ہے۔ قیمت ۸ دفتر اہلحدیث امرتسر

## بریلوی مشن

# کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(۱۴ - جولائی کے بعد)

(از مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

"اہلحدیث" ۱۴ جولائی میں مصنف فیوض کی نقل کردہ روایت اتوجہ ایک جنبیک پر بحث تھی اسکے بعد مفتی جی نے بطور غلط مبحث اپنی تحقیق کی باگ ڈور دوسری طرف پھیر کر یہ ثابت کرنا شروع کردیا کہ انبیاء اولیاء شہداء زندہ ہیں۔ جس پر ہماری طرف سے اجمالی نقض وارد کیا گیا تھا۔ اب اسی کی تفصیل پیش ہے۔ گو ہمارا حق نہیں کہ ہم اصل بحث میں ادھر ادھر کی باتوں کا جواب دیں مگر ہمارے مخاطب چونکہ شروع سے ہی اصل بحث سے الگ جارہے ہیں۔ اسلئے ہم بھی بپاس خاطر مفتی صاحب ان کے پیچھے ہر بات کا جواب دیئے جارہے ہیں۔ آخر ہم کس کس ٹیڑھی بات کو سیدھا کریں وہاں تو یہ حال ہے ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

بہرحال آپ حیاۃ انبیاء کے ثبوت میں اقوال الرجال و حکایات واہیہ کی بھرتی کرتے ہیں۔ جس کا پورا درج کرنا تو ناظرین کے ملال طبع کا باعث ہے۔ ہم اس کو اپنے لفظوں میں خلاصۃً لکھتے ہیں جو اصل تحریر کے بالکل مطابق ہے۔ لکھتے ہیں۔

(۱) قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی شہداء کے حق میں فرماتے ہیں۔ "بل احیاء عند ربہم مراد شاید آں باشد کہ حق تعالیٰ ارواح شاں را قوت اجساد مے دہد ہر جاکہ خواہند سیر مے کنند وایں حکم مخصوص بشہداء نیست انبیاء و صدیقاں از شہداء افضل اند و اولیاء ہم در حکم شہداء است ... [illegible] ... بہشت ہر جاکہ خواہند مے روند۔ دوستان ومعتقدان را در دنیا و آخرت مددگارے فرمائند و دشمنان ہلاک مے کنند" (فیوض العارفین ص۳۶)

(۲) مولانا عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ موسیٰ کاظم کی قبر کی مٹی قبولیت دعا کیلئے مجرب ہے۔ امام غزالی کہتے ہیں جن سے انکی زندگی میں مدد لی جاتی ہے ان سے بعد وفات بھی مدد لی جاتی ہے۔

(۳) ایک بڑے کامل بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے چار بزرگوں کو دیکھا ہے وہ قبروں میں ویسے ہی کرامت اور تصرف دکھاتے تھے جیسا زندگی میں دکھایا کرتے تھے۔ شیخ معروف کرخی اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (مردہ بزرگ) ایسے لوگوں سے ہیں۔

(۴) امام اعظم (ابوحنیفہؒ) اپنے قصیدہ میں یوں استغاثہ کرتے ہیں ؎

یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ
جدلی بجودک وارضنی برضاک
انا طامع بالجود منک ولم یکن
لابی حنیفۃ فی الانام سواک

مولانا محمود الحسن دیوبندی نے مولانا گنگوہی کا اسطرح مرثیہ فرمایا ہے ؎

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے دیا
اس مسیحائی کو دیکھے ذرا ابن مریم

(فیوض ص۳۸)

(۵) پیر جیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

میرا مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں یا پڑا ہوتے ہوا کے تھے اس کی امداد کو پہنچونگا۔ میں قضا کی تلوار ہوں میں قیامت کو مریدا سفارشی ہونگا۔ میں ولی اللہ ہوں۔ میری بات نعمت کی ہاتھ کی میں نکلتا قطب، قرون کا پہنچا ہوں، میرا مرید بامنصور کا پاؤں پھسل گیا کوئی پکڑنے والا نہ تھا اگر میں ہوتا تو اسکا ہاتھ پکڑ لیتا۔ میں قیامت تک اپنے مرید کا ہاتھ پکڑنے والا (دستگیر) ہوں۔ جب مانگو مجھ سے بھیک مانگو۔ جو میرا نام سختی کے وقت پکارے اسکی کربت دُور ہوجاتی ہے۔ جو دو رکعت نماز پڑھ کر گیارہ قدم عراق کی طرف چل کر میرا نام یاد کرے اسکی حاجت پوری ہوگی۔ (فیوض ص۳۴)

(۶) شیخ عبدالحق دہلوی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے اس طرح التجا کرتے ہیں۔

"یا غوث الآفاق یا متصرفاً فی الوجود علی الاطلاق من الذی توسل بک فلم تقض حاجتہ ولم ینل المقصود وانت الذی سلم الیہ الاکوان سلطنۃ العنان التصرف فی میدان الزمان یا سلطان ممالک الوجود یا محبوب رب الودود یا نائب الرسول محمد المحمود کل یسأل منک حاجتہ وھا انا نسأل منک ان تخلص من ظلمات البشریۃ و درطات الطبعیۃ ویظہر لنا انوار الشہود ما یستغنی بہ قلوبنا ویصب علینا من نسمات الانس بروح بہ ارواحنا وملاک امرنا کلہ یا سیدنا ان لا تردنا من جنابک وتنظمنا یا مولانا فی سلک مریدیک وتبشرنا بہ وتجعل لنا علی ذلک دلیلاً۔ (زبدۃ الاسرار ص۳۰) ملہ وقد استجیب بحمد اللہ وبفضلہ ھذا الدعاء من ھذا الداعی والداعی ھو مولف ھذا الکتاب وصاحب ھذہ الحاشیۃ المنہیۃ ابو المجد الشیخ الاجل عبد الحق المحدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ را ھانی سنۃ انہ بایعہ

---

ملہ عربی دان حضرات اس ہندی عربی پر بھی غور کریں۔ ... [illegible] شیخ موصوف کو عربی ... [illegible] ... جیسا تمام کرتے ہیں کہ وہ مریدت کے اس قصدا ہر ... کی عربی نہ جانتے تھے۔ منہ

ملہ جیلانی کو نہایات کی بنا پر پیر صاحب قطب عراق کو میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتہ دے تھے۔ (دخل بیدمین)

ومن استغاثہ فی حضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا لہ وبشر جعلہ بالغادر بشیئۃ ... خواہی شد دعا تمیرا اختصر تعلوا الحمد للہ

(ترجمہ) یعنی یا غوث الافاق اے بے تمد وجود میں تصرف کرنے والے وہ کون ہے جس نے آپ سے توسل کیا ہو اور پھر اس کی حاجت اور مقصود حاصل نہ ہوا ہو۔ آپ تو وہ ہیں کہ جن کی طرف اکوان کو مطلقاً سپرد کر دیا۔ زمانہ کے میدان میں تصرف کی عنان دیدی گئی۔ اے مالک وجود کے سلطان۔ اے رب المعبود کے محبوب۔ اے محمد المحمود کے نائب رسول ہر شخص اپنی حاجت آپ سے مانگتا ہے اور آگاہ ہو کہ ہم بھی آپ سے سوال کرتے ہیں کہ بشریت کی تاریکیوں اور طبیعت کے بندوں سے رہائی پائیں۔ اور ہم پر ایسے انوار فیضان ہوں جن سے ہمارے دل روشن ہو جائیں۔ اور ہم پر ایسی انس والفت کی نسیم اور ہوائیں چلیں جن سے ہماری ارواح تازی ہو جائیں اور ہمارے تمام امور منضبط ہو جائیں۔ اور ہمیں اپنی درگاہ سے محروم نہ کیجیگا اے ہمارے آقا ہمیں اپنے مریدوں کی جماعت میں شامل کرنے اور ہمیں اس کی بشارت بھی دے دے۔ اور اس پر کوئی نشان بھی قائم کر۔"

(تفریح العارفین ص ۱۲)

اس کے بعد لکھتے ہیں:۔

"حضرت شیخ دہلوی کی دعا قبول ہوگئی اور شیخ جیلانی رح نے آپ کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو بیعت فرمالیا۔ (روض ص ۱۳)

**اجمالی جواب** ان سب کا مجملاً جواب تو یہ ہے کہ ان حکایات کی وقعت اہل علم محققین کے نزدیک [illegible] سے زیادہ نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ لوگ ایسے اہم مسئلہ کو جو اسلاف امت کی تحقیق سے بالکل نرالا ہے۔ قصص واہیہ سے کس طرح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا وہ یہ جانتے ہیں کہ ہمارے حلقے کے لوگ [illegible] خالی، سمجھ سے کورے ہیں۔ ان کو جس طرح چاہیں سنا دیں وہ بدکنے کے نہیں۔ یا یہ قصے سنانے والے [illegible] بے سمجھ واقع ہوئے ہیں کہ انہی دھن میں کہے جاتے ہیں کوئی سنے یا نہ سنے ان کو اپنا جنون پورا کرنا ہے۔

**بریلوی فرقہ کے مفتیو!** سنو! اور گوش ہوش سے سنو! اب دنیا میدان تحقیق میں ہے۔ ان کو یہ قصے کچھ اثر نہیں کرتے۔ اگر کوئی مسئلہ تحقیق سے ثابت کرنا چاہتے ہو تو قرآن مجید سے ثبوت دو یا حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت کرو۔ ہاں مگر مقلدانہ حیثیت سے چاہو تو اپنے امام حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول سند پیش کرو۔ جس میں آپ کے دعویٰ کی دلیل ہو۔ پھر بھی آپ کو معذور سمجھیں گے کہ آپ بحیثیت مقلد ہی کر سکتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| انما المقلد فمستندہ قول المجتہد | کیونکہ مقلد (اپنے مجتہد کے قول سے ہی سند پکڑ سکتا ہے۔ وہ صرف یہی کہنے کا حقدار ہے:۔ |
| ھذا الحکم واقع عندی لانہ ادی الیہ نظر ابی حنیفۃ رح (توضیح) | کہ یہ حکم میرے نزدیک درست ہے کیونکہ ابوحنیفہ کی رائے اس میں یہی ہے، |

اگر یہ بھی نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اللہ سے ڈرو اور حق کو باطل سے مت ملاؤ اور حق کو چھپاؤ نہیں۔ آخر وہ دن آنے والا ہے جب خدا کی بارگاہ میں تمام دنیا پیش ہوگی۔ اور ہر ایک کو اس کا اعمالنامہ پڑھنے کا حکم ہوگا۔ کہیں آپ کے بھی گھوٹے پیش ہو کر حکم نہ ہو جائے:۔

اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا (اپنا لکھا خود ہی پڑھ کر جی سے فیصلہ لو کہ تم کس سزا کے حقدار ہو)

اس کے بعد آپ نے ایک حدیث پیش کی ہے۔ جو انہیں کے نقل کردہ الفاظ میں درج ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری (مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۷)

ترجمہ:۔ یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی تو میں اس کو لڑنے کا چیلنج دیتا ہوں۔ اور میرا بندہ میری طرف کسی شے سے زیادہ قریب نہیں ہوتا۔ جو زیادہ محبوب ہو مجھ کو بہ نسبت فرائض سے قرب حاصل کر لیتا ہے۔ جو میں نے اس پر مقرر کئے ہیں۔ اور ہمیشہ نوافل سے میرا بندہ میرا نزدیکی ہوتا رہتا ہے یہاں تک میں اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں پس جب اس کو دوست بنا لیتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیدیتا ہوں۔ اور مومن کی جان سے بڑھ کر کسی چیز میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرنے والا ہوں وہ یہ کہ مومن موت کو ناگوار سمجھتا ہے اور میں اس کی ناگواری سے [illegible] موت آ جانے کے بغیر [illegible]

اس حدیث سے [illegible] [illegible]

# کفار کی نوکری

(۳)

... صاحب ... (...)

... فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ ... خرید ... [illegible]

... [illegible] ...

... بیان کی ہیں ... [illegible]

... کی پناہ ... [illegible]

... [illegible] ...

... مطلب ... [illegible]

... [illegible] ...

... کیونکہ پھر بھی اسے ...

... کی ضرورت ہے جو ...

... دیتا ہے۔

... کی پھر بھی ضرورت ہے جو اللہ سے پناہ مانگتا ہے اور خدا اسے پناہ دیتا ہے۔

(۳) باوجود مقرب ہوجانے کے پھر بھی آخر موت کے گھاٹ اترنے والا ہے۔

مفتی صاحب سنئے!

(۱) جو اپنی ضرورتیں خدا سے مانگے۔

(۲) جو اللہ کی پناہ میں زندگی بسر کرے۔

(۳) جو موت کا شکار ضرور ہو۔

اس کے متعلق یہ خیال ہو سکتا ہے کہ یہ کسی جبروت و ملکوت کا مالک یا متصرف فی العالم ہے۔ ہرگز نہیں ... علیٰ ذالک من الشاہدین۔

(باقی باقی)

## اثبات التوحید

قاضی فضل احمد لدھیانوی (بریلوی حنفی) نے ایک کتاب انوار آفتاب صداقت تصنیف کی۔ اس میں علماء دیوبند ... اور جماعت اہل حدیث پر ... کیا تھا۔ اس کے جواب میں کتاب ... میں ان کے جملہ اعتراضات کا مدلل ... جواب دیا گیا ہے ... قیمت ...

... حضرت اہل بیت ... سے ثابت ہوتا ہے ... آخری ... ہے ...

ایک صورت یہ ہے کہ غیر مسلم کے ساتھ تعاون کرنے سے ... یا ... نہ ہے بلکہ ... ہو تو ایسا تعاون جائز ہوگا۔ مثلاً ان کے ... ملازمت ... رہائش گاہوں کی تعمیر راستوں کی صفائی و درستی ... کی ... چوروں ... جوابازوں اور جیب تراشوں کی سرکوبی یا پہرہ داری یا مثلاً شرع اسلامی کے مطابق تصفیہ تنازعات یا ... مثلاً معاملات مروجہ مشروعہ و مباح کے لئے دو امراء کے مابین وکالت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اسی قسم کے ایک سوال (جو شاہ بخارا نے آپ سے دریافت کیا تھا) کا جواب اسی جواب سے ملتا جلتا بھیجا تھا۔ جو میں نے اوپر لکھا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے

لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۔ اِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

لیکن حنفیوں کی معتبر کتابوں کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ تعاون ... معصیت ... جائز ... چنانچہ کنز الدقائق میں ہے کہ شیرہ انگور ... کے پاس فروخت کیا جائے ... جو اس سے ... شراب بنا ... 

... کی جانب ... کی جائے ... زعکلہ ... المختار ...

... ان کی دلیل یہ ہے کہ معصیت کا تعلق ... فاعل مختار کے ساتھ ... اعانت کے ساتھ ... اجیر یا فروشندہ کی طرف معصیت کی نسبت کرنا ... درست ہو سکتا ہے۔

اسی طرح ... میں لکھا ہے کہ مشتاق خلاف وضع فطری ... کو فروخت کرنا اعانت علی المعصیۃ نہیں خواہ فروشندہ کو خریدار کی عادت کا پہلے سے علم ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ان دونوں ... کی نسبت رد المختار اور ... کے مصنفین نے مذکورہ رائے کو مستبعد کر دیا ہے۔ البتہ ... نے یہودیوں کی عبادت گاہوں کی تعمیر کے کام کو بعوض اجرت ... کو جائز قرار دیا ہے۔ ... میں ہے کہ خنزیر ... کو اجرت پر چرانا درست ہے اور ایسی اجرت حلال ... ہے۔ ... میں درج ہے کہ نصرانیوں کے ... فروخت کرنا ... نہیں۔ یہ حوالہ جات ... سے نقل کئے ہیں۔

اب میں شرح کنز الدقائق کی عبارت ذیل ... درج کر دینے پر اکتفا کرتا ہوں۔

والذی ذکرہ فی المتن قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وقالا لا ینبغی للمسلم ان یفعل شیئا من ذالک لانہ اعانۃ علی المعصیۃ وبہ قالت الثلاثۃ ... الاجارۃ ... الجنب ... و لہذا یجب الاخر ... المسلم ... معصیۃ ... فعل المستاجر ... التسبب ...

کیونکہ یہ بھی ان مسائل میں سے ہے جن میں ... [illegible]

دبرها و بیع المقدم من المولی حکم آزاد ... [illegible]
کتابہ و نهایہ قال فی المخ و ... [illegible]
جواز البیع من المولی ودر فتاوی عالمگیری است ... [illegible]
لا باس ببیع الجاریة ... [illegible] ... بما سبق
... [illegible] ... بکنایة فی ... [illegible] الفتاوی۔
لیکن ... [illegible] ... امام ابوحنیفہ
کی رائے سے اختلاف ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ... [illegible]
... [illegible] ... ہیں۔ اور ... [illegible] کے نزدیک
... [illegible] صحیح اور درست ہے جیسا کہ پہلے بحوالہ آیات
واحادیث عرض کر چکا ہوں۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ حدیث و قرآن کا درس و معلم اگر اپنی ضرورت کی خاطر ملازمت اختیار کر لے اور درس قرآن و حدیث کا شغل ترک کرنے کے لئے مجبور ہو جائے تو کیا وہ ایسا کر سکتا ہے یا نہ۔ تو اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ بحالت اضطراری وہ موجودہ شغل کو چھوڑ کر ملازمت اختیار کر سکتا ہے کیونکہ ذاتی حالت اضطراری کو دور کرنا زیادہ منفعت بخش ہوگا بمقابلہ اس کے کہ وہ اپنی جان کو مبتلائے حالت اضطراری رکھ کر خلق اللہ کے تہامات پر علوم قرآن و حدیث کو جاری رکھے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر عالم کی معیشت اور ضروریات زندگی کا مدار عوام الناس کی امداد پر ہوگا تو یہ عالم احکام کی شرعیہ کے اظہار میں پوری آزادی نہ ہوگی۔ اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے امداد کرنے والوں کی خوشنودی کو قائم رکھنے کے لئے ایسا طریق عمل اختیار کرے جس سے ... [illegible] ... ناراضی پیدا کرنے کا موقعہ نہ ہو خواہ اس کو دلائل شرعیہ اور نصوص دینیہ کے متعلق تاویلات ہی کیوں نہ کرنی پڑیں اور ایسی صورت میں جو مضرات پیدا ہو سکتے ہیں وہ عالم ... [illegible] ... دونوں کے لئے یکساں نقصان رساں ... [illegible] ... کی اصلی حقیقی صورت مفقود ... [illegible] ... امکانات ... [illegible] ... بلکہ ... [illegible]

[illegible] ... اختیار کر لیا جاوے۔ آخر تو زمانہ عوام و خواص کی نظروں میں علماء کی کسی قدر بھی وقعت قائم نہیں رہی اور انہیں ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ علماء نے اپنی معیشت اور کفاف کا مدار لوگوں کی امداد پر موقوف کر دیا اور خود کسب معاش سے بے فکر بن گئے۔ ان کے لئے صحیح طریق عمل یہ تھا کہ خود کسب معاش کرتے اور اس کے ساتھ ہی خدمت تبلیغ اسلام اور درس علوم دینیہ کا کام بھی سر انجام دیتے تو یہ کچھ مشکل بھی نہیں۔ چنانچہ زمانہ ماضی میں بڑے بڑے جلیل القدر علماء۔ صحابہ کرام اور تابعین کا یہی طریق حیات تھا۔ انہوں نے بڑے بڑے عظیم الشان مسلمان بادشاہوں کی ملازمتیں اختیار کیں اور ساتھ درس و تدریس اور تعلم و تعلیم کا کام بھی جاری رکھا۔ کیا امام مالکؒ اپنے

تھے اور کیا ... [illegible] ... کیا امام ... [illegible] نے اپنے ... [illegible] ... کے فرائض کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ ... [illegible] ... نہیں دیے ... [illegible] ... مشغول ہی ... [illegible] ... اور وہ اسی پر قانع و صابر رہ کر ترک ... [illegible] ... محتاج مجتنب رہ سکے ... [illegible] ... موجب ہوگی ... [illegible] ... ہم جب کو ... [illegible] ... علی اللہ فهو حسبه ان اللہ بالغ امره قد جعل اللہ لکل شیء قدرا۔ فقط خاکسار ابو ... [illegible] قصوری نے پوری پوری کاوش اور محنت شاقہ کے بعد یہ جواب لکھا ہے لیکن اگر کوئی دوسرا بزرگ اس مسئلہ کا کوئی بہتر حل پیدا کر سکیں تو اسی پر عمل اختیار کیا جانا چاہئے۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا۔

# احکام درود شریف

(از قلم مولوی محمد ابو القاسم صاحب سیف بنارسی)

اخبار اہلحدیث ۳۰ جون ... [illegible] میں فاضل ابو البیان خانپوری کا جو مفید مضمون درود شریف سے متعلق شائع ہوا ہے۔ مجھے اس سے پورا اتفاق ہے۔ مضمون مذکور پر فاضل اڈیٹر نے اپنے نوٹ میں اسم گرامی کے بولنے والے یا لکھنے والے کی بابت نص کا جو مطالبہ فرمایا ہے، ہدیۂ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

اسم گرامی پر درود پڑھنے والے کی بابت (۱) نسائی میں بسند حسن مرفوعاً آیا ہے۔ ما من عبد مؤمن يذكرني فيصلي علي الا كتب الله له عشر حسنات ومحا عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات (القول البدیع للسخاوی ... [illegible]) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مؤمن میرا نام لے یعنی مجھ پر درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں ثبت اور دس برائیاں مٹا اور دس درجے بلند کرتا ہے۔
(۲) وعن ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ ... [illegible]

علیہ وسلم کل کلام لا یذکر اللہ فیہ فیبدء بہ وبالصلوة علی فهو اقطع ممحوق من کل برکة (کتاب مذکور صفحہ ۱۸۵ و جلاء الافہام لابن قیم صفحہ ۳۹۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تحریر میں مجھ پر درود لکھے جب تک میرا نام اس تحریر میں رہیگا فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔
(۳) وعن انسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا كان يوم القيامة يجيء اصحاب الحديث ومعهم المحابر فيقول اللہ لهم انتم اصحاب الحديث طالما كنتم تكتبون الصلوة على نبي صلى الله عليه وسلم انطلقوا الى الجنة اخرجه الطبراني (القول البدیع للسخاوی صفحہ ... [illegible]) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن محدثین ... [illegible] ... جماعت ... [illegible]

[illegible] جنت [illegible]

جواب شکایات | ناشر [illegible] نے میری تصنیف

"جمع القرآن والحدیث" پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ اس میں [illegible] ہے۔ شکایات [illegible] تصدیق [illegible] لاہور [illegible] میرے اصل مسودہ میں [illegible] (صلی اللہ علیہ وسلم)

[illegible] ہے۔ [illegible] نہیں سکتا ہے [illegible] ۔ [illegible] حافظ ابن حجر کی کتاب [illegible] حافظ [illegible] کی کتاب "العجالۃ [illegible]" [illegible] بیان میں [illegible] ہیں۔

(خاکسار محمد [illegible])

# درد دل

(از زبدۃ الحکماء مولوی عبد الرحمن خلیل قریشی [illegible] آبادی)

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ

اخبار اہلحدیث کی چند گذشتہ اشاعتوں میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے متعلق مختلف حضرات نے اپنی اپنی بساط و فکر کے مطابق اصلاحی تجاویز پیش کیں اور عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں تجاویز بے شک معقول اور دلفریب ہیں۔ لیکن حقیقت عرض کرنے سے مجھے ذرا تامل نہیں ہوگا۔ وہ یہ کہ حیاتیات زمانہ نے اپنی ہوا میں سب کو لپیٹ لیا ہے۔ [illegible] مذہبیات سے عوام الناس اہل حدیث یا غیر اہل حدیث [illegible] رہ گئے ہیں۔ [illegible] اور سب [illegible] ہیں۔ [illegible] مذہبی معاملہ میں ہر ایک چیز قربان کر دیتے تھے۔ مذہب کے لئے اللہ و رسول کی خوشنودی کے لئے ہر ایک چیز مال و جان اولاد سب کچھ نثار کر دیتے تھے۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ [illegible] سب چیزوں [illegible]

[illegible]

[illegible] دیکھ رہا ہوں کہ تحریکات بہت سی پیدا ہوتی ہیں جن کی تائید میں چند مضامین اخبار اور [illegible] شائع ہو جاتے ہیں لیکن عملاً کوئی اقدام نہیں کرتا۔ [illegible] [illegible] کی [illegible] جماعت کی بدقسمتی سے اس میں ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جس سے یہ [illegible] کہ قوم کے [illegible] سیاسی، مذہبی اور معاشرتی [illegible] اپنی ذاتی پسندیدگی اور امامت پر قربان کر [illegible] ہیں۔ [illegible] ایسے حضرات کا وجود پیدا ہو چکا ہے جن کی کارگذاریوں کے لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں [illegible] سیاسیات سے آگاہ [illegible] وہ [illegible] سمجھنے والے ہیں اور [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے [illegible] کر کے اپنا [illegible] بدگوئی نعمت اللہ [illegible]

[illegible] تفسیر القرآن تفسیر بالرائے کے [illegible] ترجمۃ القرآن [illegible] حقیقت نہیں [illegible] جب ہم کر دا کے قادی تھے اور ہم میں حضرت شاہ اسمٰعیل شہید [illegible] حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ العزیز [illegible] مولانا عبد اللہ [illegible] مولانا عبد الجبار [illegible] مولانا عبد اللہ [illegible] عبد الجبار غزنوی [illegible] موجود تھے [illegible] کے [illegible] خلوص [illegible] اور [illegible] مستعد [illegible] نے ان کے [illegible] مخلصین [illegible] بنا دیے اور [illegible] اب ہمیں ہر جگہ [illegible] نظر آتے ہیں

(الفقار [illegible])

[illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] ایک [illegible] [illegible] کے پاس [illegible] ایک شخص [illegible] [illegible] جواب دیا۔ [illegible]

[illegible]
[illegible] آپ نے جواب دیا کہ [illegible]
[illegible]

آپ نے جواب دیا کہ [illegible] میری
[illegible] سے [illegible] میرے
[illegible] کی [illegible] ہے تو بھی استغفار کر
[illegible]

[illegible] تحریر [illegible] کہ مجھے [illegible]
[illegible] کی [illegible] غریب [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible] مضمون کی زبانی تائید بھی۔
میں [illegible] آپ نے [illegible]
[illegible] جماعت [illegible] میری
تحریر کی تائید کرچکے تھے۔ اس [illegible]
[illegible] اور خلوص اور حقیقی اتباع سنت نبوی کا
ثبوت [illegible] کے [illegible]
[illegible] تعالیٰ [illegible]
[illegible] عمل کی ضرورت ہے
[illegible] کے [illegible]

[illegible]
کرا [illegible] ندارد درم بے قیم

[illegible] تعالیٰ جماعت اہل حدیث کے دلوں میں یہ بات
[illegible] تمام [illegible] ملکی سیاسی سرگرمیاں
چھوڑ کر [illegible] خالص مذہبی کام کی طرف متوجہ ہو جائیں
[illegible] نے [illegible]
[illegible] کو بہت نقصان پہنچایا ہے
[illegible] مرکزی طاقت کا [illegible]
[illegible] ایک مقتدا [illegible] ایک رہنما [illegible]
[illegible] ہندوستان کی اہل حدیث
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اس کانفرنس کے [illegible]
[illegible] تحریک [illegible]
مختلف تحریکوں کا چرچا ہو رہا تھا [illegible] پوچھا
آپ کا خیال [illegible] کی طرف ہے [illegible] کانگریس میں
آپ نے جواب دیا [illegible] ہم تو [illegible] لیگوں اور
[illegible] کچھ نہیں [illegible] ہم [illegible]
[illegible] ایک مرکز پر [illegible] ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں
ہمیں ان دوسری تحریکوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"
[illegible] کا [illegible] گزر گیا۔ اب
عملی قدم اٹھائیں۔ ہندوستان کے کونے کونے سے
افراد جماعت کانفرنس کے ممبر بنیں اور اپنا چندہ [illegible]
دفتر میں بھیجدیں۔ میں ہمدردان قوم کی صدا پر لبیک
کہتے ہوئے اپنا سالانہ چندہ پیش کرنے کے لئے تیار
ہوں اور نیز باوجود بے حد مصروفیت کے کانفرنس کے
[illegible] دو ماہ کا وقت دیتا ہوں [illegible]
چاہیں مجھے شریک کرلیں۔ ضرورت ہے کہ ایک وفد
تیار [illegible] جلدی تمام ہندوستان کا دورہ کرکے
حالات سے آگاہی حاصل کرے۔

بعض حضرات یہ رائے پیش کر رہے ہیں کہ کانفرنس
ایک اپنا اخبار جاری کرے [illegible] خیال میں وہ
صاحب ایسے معاملات میں تجربہ نہیں رکھتے [illegible]
[illegible] اہلحدیث کے ہوتے ہوئے کانفرنس [illegible]
فی الحال کسی مزید اخبار کی ضرورت نہیں ہے۔ اہلحدیث
[illegible] اشاعت اخبار فی الحال کانفرنس کے
[illegible] اور تمام کارگزاریوں کے لئے کافی شافی ہے
یہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کی [illegible]
[illegible] ہے کہ جناب نے کانفرنس کی کارروائیوں کی
اشاعت کے لئے اخبار کے صفحات وقف کر دیئے ہوئے
ہیں میرے خیال میں یہ نہایت ضروری ہے کہ کانفرنس
اس اخبار کی مالی امداد کرے اور اسی کو اپنا اخبار [illegible]

[illegible] مقرر کریں [illegible] صحت [illegible]
جماعت [illegible] میں [illegible] چندہ جو
[illegible] وفد کی [illegible] تو آپ
[illegible] اجازت دیجئے۔ (اہلحدیث)

[illegible]
[illegible]
[illegible]

# [illegible] سے سوال نہ کر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انحصار مرا
جگر کو تھام کے تُو وقفِ ابتذال نہ کر

تجھے خبر بھی ہے مسلم کہ تیری شان ہے کیا
وجودِ امتِ خیر الامم کی آن ہے کیا
تری حیات کا سرمایہ مثلِ جان ہے کیا
[illegible] ترا نشان ہے کیا
تو کامیاب ہے اندیشۂ [illegible] نہ کر

[illegible] سنت [illegible] انحصار ترا
وفاق و وحدتِ ملی [illegible]
[illegible]
تری بقا کا [illegible]
[illegible] اندیشۂ [illegible] نہ کر

[illegible] عمل کی ہے [illegible]
[illegible] ارادوں سے [illegible]
[illegible] عالم [illegible]
تری زبان [illegible]
[illegible] کبھی خیال نہ کر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے سوال نہ کر

[illegible]
[illegible]

# فتاویٰ

**تعاقب:** اخبار اہلحدیث ۱۰ جولائی میں سوال نمبر ۱۵۰ کے جواب میں تحریر ہے کہ درمیانی تشہد میں درود شریف مسنون نہیں؟ امام شافعی اپنی کتاب الام میں تحریر فرماتے ہیں وہ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد الاول شوافع نے اس کے دلائل میں حسب ذیل احادیث پیش کی ہیں۔ ترمذی و ابوداؤد وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو فرمایا تھا اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما هو اهله وصل علی الخ عموم الفاظ قعدہ اولیٰ وقعدہ ثانیہ دونوں کو شامل ہے۔ دارقطنی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریدہ صحابی کو فرمایا تھا اذا صلیت فی صلوتک فلا تترکن التشہد والصلوۃ علی فانها زکوۃ الصلوۃ الخ اس روایت سے ہر تشہد کے ساتھ درود کا پڑھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ نیز اسی دارقطنی میں ہے۔ عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد التحیات (الی قولہ) وان محمدا عبدہ ورسولہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ درود تشہد کا جزء ہے بغیر درود کے تشہد پورا ہوتا ہی نہیں خواہ پہلا تشہد ہو یا دوسرا۔ نماز کا تشہد ہو یا خطبہ کا۔ سنن نسائی میں مرفوعاً وارد ہے۔ ما من عبد مومن یذکرنی فیصلی علی الا کتب اللہ له عشر حسنات الخ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے تو درود پڑھے اور تشہد میں [illegible] [illegible] آتا ہے جب تشہد میں محمدا عبدہ ورسولہ فرمایا [illegible] درود کا پڑھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] دلائل بہت سی کتابوں میں موجود ہیں۔ آپ ان کی بابت [illegible]

**منشی:** [illegible] حدیث نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں [illegible] نہض حین یفرغ من تشہدہ [illegible] نیز دوسری روایت ہیں کہ قعدہ اولیٰ میں آپ اتنی جلدی اٹھ کھڑے ہوتے گویا کہ گرم پتھر پر بیٹھے تھے یہ بھی اس کی موید ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نقل کردہ احادیث قعدہ اخیرہ کے متعلق ہیں اس کے علاوہ جس کی تحقیق ہیں درود شریف پڑھنا ضروری ہے وہ پڑھے۔ ایسے مسائل میں تشدد کرنا ہمارا مسلک نہیں اور نہ سلف کا تھا۔ اللہ اعلم بالصواب

س ۲۰۴} پہلی جماعت کے بعد دوسری جماعت کے لئے تکبیر کہنا کیا جائز ہے؟ (سائل شیخ فرید قریہ نوم پلی ضلع گنور)

ج ۲۰۴} جائز ہے۔ صحیح بخاری میں تعلیقاً مروی ہے۔ جاء انس ابن مالک الی مسجد قد صلی فیه فاذن واقام وصلے جماعۃ کہ حضرت انس ایک مسجد میں آئے جہاں نماز پڑھی جا چکی تھی مگر آپ نے اذان اقامت کہہ کر جماعت کرائی۔ اللہ اعلم!

س ۲۰۵} مسلمان عورتوں کو ساڑھی باندھنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۰۵} ساڑھی محل زینت ہے۔ گھر میں پہنے تو حرج نہیں۔ پہن کر باہر نکلے۔ لقولہ تعالیٰ لا یبدین زینتهن۔ اگر کسی جگہ مسلمان بھی پہنتے ہیں تو اس کے لئے یہ حکم ہے۔ اگر ہندوؤں کا رواج خاص ہے تو مسلمانوں کو بغرض رفع تشبہ بالکل جائز نہیں

س ۲۰۶} مال تجارت میں زکوۃ ہے یا نہیں۔ [illegible] نقصان بھی ہو جاتا ہے؟ مال ضائع بھی ہو جاتا ہے (سائل [illegible])

ج ۲۰۶} اس صورت میں سال کے ختم [illegible] حساب کر کے جو [illegible] زکوۃ [illegible] [illegible] آنحضرت [illegible] [illegible]

صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایسا کہنا جائز نہیں۔ جو کہتے ہیں وہ مشرک ہیں۔

س [illegible] بکری وغیرہ مر جائے تو اس کو بیچ کر قیمت کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج [illegible]} مردار کی بیچ کو علماء نے ناجائز لکھا ہے۔ البتہ چمڑا بعد دباغت کے بیچ سکتے ہیں۔

س ۲۰۹} جمعہ کے دن عورتوں کو اپنے مکانوں میں دو رکعت جہری جمعہ پڑھنا چاہئے یا چار رکعت سری ظہر ادا کرنی چاہئے۔

ج ۲۰۹} عورتیں جمعہ کے دن گھر پر نماز پڑھیں تو نماز ظہر پڑھیں گی۔ مسجد میں جائیں تو جمعہ پڑھیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۱۰} ایک خاص درخت کے پتے صرف بیڑی سازی ہی کے کام آتے ہیں۔ حتیٰ کہ اسکو بیڑی کا پتہ کہتے ہیں۔ کیا ایسے پتے کی تجارت جائز ہے یا خود بیڑی بنانا بنوانا اور سگریٹ و بیڑی کی تجارت کرنا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱۰} تمباکو فی نفسہ ممنوع چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ کوئی ممنوع چیز نہ ملے۔ ہمارے ہاں یہ چیزیں پیدا نہیں ہوتیں۔ اس لئے ادھر کے علماء سے پوچھئے جو ان کو جانتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۱۱} کسی وبائی جگہ یا طاعون کے مقام پر جانے نہ جانے کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ اگر کوئی شخص باوجود سرکاری و دینی مخالفت کے بھی ایسے مقام پر جا کر کچھ دیا کرے وہ مجرم ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کو اگر اہل قوم جرمانہ وغیرہ کریں جائز ہے یا نہیں جبکہ وہ خود بھی اقبال جرم کر کے سزا کے ماننے کا صاف و صریح اقرار کرے۔ مگر جرمانہ ہونے کے بعد جرمانہ دینے سے انکار کرے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۱۱} جہاں وبا ہو وہاں جانا منع ہے [illegible] [illegible]

ahmadimuslim.de

# متفرقات

## اہلحدیث زندہ رکھنا ہے تو اس کی ترقی اشاعت پر توجہ کیجئے۔

**چندہ برائے تحریک خاکساری** | چوہدری عزیز الدین از کوئٹہ ھہ۔ (وعدہ) غلام رسول صاحب ہوشیار پور عہ

**حساب دوستاں** | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ۱۵ اگست میں ختم ہو جائیگی اگر آیندہ انہیں خریداری منظور ہو تو مہربانی فرماکر حسب دستور سابق قیمت اخبار (للعہ سالانہ یا ۶ ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں ورنہ یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

**وی پی سسٹم** | میں طرفین (خریدار اور دفتر) کو نقصان رہتا ہے۔ اس لئے سب سے بہتر طریق قیمت اخبار بھیجنے کا منی آرڈر ہی ہے۔ امید ہے جملہ ناظرین عموما اور خریدار حضرات خصوصا قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کیا کرینگے۔ ورنہ درصورت دیگر وی پی وصول کر لیا کرینگے۔

**مہلت یا نشان** | حسب وعدہ ۱۵ اگست تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ آیندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

**نوٹ** | اگر کسی صاحب کے حساب میں شبہ ہو تو جلد اطلاع دیں تاکہ حساب صاف ہو سکے۔

۱۰۶ - ۱۱۵ - ۶۱۰ - ۱۳۲۵ - ۱۵۱۴ - ۲۰۰۳۔
۲۴۰۹ - ۲۴۱۲ - ۳۹۴۳ - ۴۷۷۳ - ۵۱۱۱۔
۵۴۱۹ - ۵۵۹۱ - ۵۵۹۵ - ۶۱۲۷ - ۶۹۴۱۔
۷۸۷۷ - ۸۰۱۹ - ۸۰۴۴ - ۸۰۹۵ - ۸۱۸۹۔
۸۲۵۹ - [illegible]
[illegible] - ۹۱۰ - [illegible]
۹۴۳۸ - ۹۴۳۹ - ۹۹۹۱ - ۱۰۰۴۳ - [illegible]

۱۰۱۸۳ - ۱۰۳۰۹ - ۱۰۳۵۰ - ۱۰۳۹۶ - ۱۰۴۶۲
۱۰۷۱۲ - ۱۰۷۴۹ - ۱۰۹۸۸ - ۱۰۹۹۱ - ۱۰۹۹۲
۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۸۹ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۳۹۴ - ۱۱۶۰۳
۱۱۷۰۴ - ۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۶۲ - ۱۱۸۸۹ - ۱۱۹۳۳
۱۲۰۷۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۵۶ - ۱۲۱۸۳ -
۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۱۴ - ۱۲۲۱۶ - ۱۲۲۲۰ - ۱۲۲۲۲
۱۲۲۲۳ - ۱۲۲۲۶ - ۱۲۲۲۸ - ۱۲۲۳۰ -
۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۳۳ - ۱۲۳۳۵ - ۱۲۳۳۶ -
۱۲۳۳۸ - ۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۴۷ - ۱۲۳۵۱ -
۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۶۰ - ۱۲۳۷۰ - ۱۲۳۹۰ -
۱۲۳۹۷ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۰۰ - ۱۲۴۰۱ -
۱۲۴۰۹ - ۱۲۴۱۵ - ۱۲۴۱۶ - ۱۲۴۱۷ -
۱۲۴۱۸ - ۱۲۴۱۸ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۱ -
۱۲۴۲۲ - ۱۲۴۲۳ - ۱۲۴۲۴ - ۱۲۴۲۶ -
۱۲۴۲۸ - ۱۲۴۲۹ - ۱۲۴۴۱ - ۱۲۴۴۸ -
۱۲۴۵۵ - ۱۲۴۸۱ - ۱۲۴۹۷ - ۱۲۵۰۱ -
۱۲۵۰۲ - ۱۲۵۰۵ - ۱۲۵۲۱ - ۱۲۵۵۸ -

**غریب خانہ** | ۱۱۹۱۹ - ۱۲۲۲۹ - ۱۲۲۳۵ - ۱۲۴۲۷ -

**غریب فنڈ** | میں از فتوی فنڈ ۶؍ سابقہ ۵؍ از سائل ۹؍ عبدالحی فیروز آباد ۶؍ عبدالرحمان ماٹ پلیانہ ۸؍ میزان [illegible] بذمہ فنڈ ۱۱؍

**۲۸ سائلین ابھی اور ہیں** | اصحاب خیر صدقات و خیرات کرتے وقت غریب فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

**اشاعت فنڈ** | میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ معاونین اشاعت توحید و سنت بیش از پیش حصہ لیں

**اہل حدیث کانفرنس** | کے لئے بھی عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ اخراجات کی حالت بدستور ہے۔ کانفرنس کا عروہ کب تک ان کا متحمل رہیگا۔ بہی خواہان کانفرنس کو جلد از جلد توجہ فرمانی چاہیے

**بہی خواہان اہلحدیث** | میں سے جن حضرات نے [illegible] میں اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے نام نامی [illegible] میں [illegible]

شائع کئے جائینگے۔

**مفلس خانہ** | خاکسار بکم استطاعت اور غریب طالب علم ہے۔ اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کا بیحد شائق ہے۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ خاکسار کے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں۔ محمد عبدالرحمن۔ متعلم مدرسہ شاہجہانپور۔ پوسٹ آفس کاہل ضلع ملدہ۔

**ضرورت رشتہ** | ایک ۲۵ سالہ عقیلہ، شکیلہ امور خانہ داری سے کماحقہ با خبر، ترجمہ قرآن پڑھی ہوئی پابند صوم و صلوۃ کے لئے ایک ذی علم برسر روزگار شریف خاندانی مرد کی ضرورت ہے۔ تفصیلات و دریافت طلب امور کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں یا ملاقات کریں۔ (حافظ عبدالمجید مولوی فاضل متصل مسجد برنے والی۔ وزیر آباد پنجاب)

**تلاش معاش** | کمترین مدرسہ عالیہ دیوبند کا فارغ التحصیل ہے۔ عرصہ پچیس ۲۵ سال سے درس و تدریس میں مشغول ہے۔ نصاب قدیم و جدید کی کتابوں کے تعلیم میں بخوبی مہارت رکھتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مدرسہ کے لئے یا بصورت پرائیویٹ میری خدمت کی ضرورت ہو تو حق خدمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل سے کر سکتے ہیں۔
محمد عاشق بہاری موضع چندو آرہ ڈاکخانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ (بہار)

**فریاد بیوہ** | ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ راقمہ باوجود محنت مزدوری کرنے کے اپنا اور اپنے بچوں کا گذارہ نہیں کر سکتی۔ اصحاب خیر فی سبیل اللہ میری امداد فرمائیں۔
غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم معلم القرآن موضع نورپور اماثیاں مشرقی گجرات پنجاب

**مضامین آمدہ** | سید میر شاہ صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب۔ مستری عبدالرحیم صاحب۔ مولوی محمد [illegible] صاحب۔ شیخ عبدالمنان صاحب

**غیر مقبولہ** | اشعار پیوست سے بچے

# ملکی مطلع

## امرتسر میں بدامنی اور اس کے بعد امن وامان

گذشتہ چند ماہ میں امرتسر میں کشت وخون کا بازار اتنا گرم تھا کہ گمان ہوتا تھا کہ امرتسر کہیں سرحد کا آزاد علاقہ نہ بن جائے جس میں آئے دن کشت وخون ہوتا رہتا ہے۔

ہم نے اپنی رائے لکھی تھی کہ یہ کشت وخون دراصل اوباش اور غنڈہ پارٹی کی طرف سے ہوتا ہے جس کو ہندو ومسلم پبلک بوجہ اپنی جہالت کے قومی جھگڑا بنالیتی ہے۔ خدا بھلا کرے امرتسر کے سٹی انسپکٹر پولیس کا جنہوں نے اصل معاملے کی تہ تک پہنچکر معقول انتظام کردیا۔ یعنی آپ نے بلا لحاظ ہندو مسلم امتیاز کے رپورٹ کرکے تمام غنڈوں کی ضمانتیں کرادیں۔

اب شہر میں بالکل امن وامان ہے کشت وخون کا سلسلہ یک قلم رک گیا ہے اور غنڈہ گردی کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ اہل شہر انسپکٹر صاحب موصوف کے شکر گذار ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ آپ تادیر اسی شہر میں امن وامان قائم رکھنے پر توجہ مبذول فرماتے رہیں حقیقت یہ ہے کہ حکومت اگر چاہے تو رعایا کے جان ومال کی حفاظت ہوسکتی ہے۔ اگر غفلت کرے تو نتیجہ وہی ہوتا ہے جو شیخ سعدی مرحوم فرماگئے ہیں ؎

نہ ہرکس سزاوار باشد بہ سروری [illegible]

[illegible] بر [illegible]

اسی غفلت کا نتیجہ ہے کہ حجاز میں [illegible] کے قصبہ سے پہلے دس پانچ آدمی مل کر [illegible] پر [illegible] کر [illegible] دو آدمیوں کو [illegible] کرلیتے ہیں [illegible] کر کے قریباً ساٹھ ہزار کی نقدی وغیرہ لے کر پہ مستور آدھوں پر [illegible] ہوکر چلی [illegible] کوئی ایک فرد بھی گرفتار نہیں ہوتا۔

کس قدر اندھیر گردی ہے اور کیسی بدامنی ہے کہ ایک آباد قصبہ میں دن دہاڑے ایسا دلیرانہ ڈاکہ ڈالا جائے۔ پولیس کے معنی محافظ کے ہیں۔ جو شخص محافظ ہوکر حفاظت نہ کرے وہ محافظ نہیں ہے۔

یہاں پہنچکر ہم سلطان ابن سعود ایدہ اللہ کا ایک حکم ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ ترکی اور شریفی زمانے میں حجاج پر جو مصائب گذرتے تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے دل کانپ اٹھتا ہے۔ سلطان موصوف نے اس کا یوں انتظام کیا کہ راستوں کی حد بندی کردی۔ مثلاً چالیس پچاس میل کے اندر جتنے قبائل رہتے ہیں ان کو حجاج کا محافظ بنادیا۔ اس کے معاوضے میں ان کے وظائف مقرر کردیئے۔ ساتھ ہی انکو تنبیہ کردی گئی کہ اتنے علاقے میں اگر کسی مسافر کا نقصان ہوا تو مع جرمانہ کے تم سے وصول کیا جائیگا۔ یہ انتظام ایسا معقول ثابت ہوا کہ آج تک حاجی لوگ بے خوف وخطر جنگلوں میں سفر کرتے ہیں۔ ہماری حکومت بھی اگر امن وامان قائم کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ اس کا طریق یہی ہے کہ جہاں اس قسم کی بدامنی کا احتمال ہو وہاں محافظین کو ذمہ دار قرار دیا جائے۔ پھر دیکھیں کہ کتنی جلدی امن وامان کا دور دورہ ہوجاتا ہے۔

## یورپ کا غبار آلود مطلع

یورپ کی فضا کا درجہ حرارت آئے دن تیز ہوتا رہتا ہے جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ ابھی پچھلے ہفتہ مسٹر [illegible] ولایت سے آئے ہیں انہوں نے آتے ہی بمبئی میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اس بات کے ثابت کرنے کو کافی ہیں کہ جنگ یورپ کیلئے حالات تقریباً متحقق ہوچکی ہے۔ [illegible] سے سوائے موجودہ جنگ [illegible] کا [illegible] نہیں دیتے۔ موصوف کہتے ہیں کہ میں [illegible] جنگ کی حالت میں بھی اپنے ملک کی خدمت کرسکوں۔ آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسٹر [illegible] کو انگلینڈ اعلان جنگ سننے کے لئے منتظر بیٹھے تھے۔ منیز آپ فرماتے ہیں کہ یورپ میں لوگ ہرچند جنگ کو ٹالنا چاہتے ہیں لیکن حالات اتنے بگڑ چکے ہیں کہ جنگ کو ٹالنا انکے اختیار کی بات نہیں ہے۔ آئندہ کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ گذشتہ جنگ کے بعد مصالحت کے دوران میں غالب حکومتوں نے جو پالیسی اختیار کی تھی آج وہی ان کے لئے وبال جان ہوگئی ہے۔ یعنی فاتح حکومتوں نے مفتوحہ ممالک کو کمزور رکھنے کے لئے ان کے بعض حصوں کو الگ کرکے چھوٹی چھوٹی آزاد ریاستیں بنادی تھیں۔ ڈینزگ بھی انہی ریاستوں میں سے ایک ریاست ہے۔ جس میں کچھ علاقہ جرمنی کا بھی ملایا گیا تھا۔ اب جرمنی نے قوت پاکر خاموشی سے اس علاقہ (ڈینزگ) میں اپنی فوجوں کو داخل کردیا ہے۔ یہ بندرگاہ پولینڈ کے لئے بڑی کارآمد اور مفید ہے۔ جیسے یمن کے لئے عدن کی بندرگاہ ہے۔ اس شہر کی آبادی چار لاکھ سات ہزار ہے۔ جس میں جرمن باشندوں کی اکثریت ہے۔ یورپ کی منطق بھی عجیب ہے۔ ڈینزگ کے لئے جرمنی یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ وہاں اکثریت جرمنوں کی ہے اس لئے یہ علاقہ جرمنی کو ملنا چاہئے۔ مگر ریاست البانیہ پر اٹلی چپ چاپ قبضہ کرلیتا ہے۔ حالانکہ وہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے جن میں ترک اور عرب وغیرہ ہیں۔ ڈینزگ میں جرمنی کا قدم جمانا کوئی معمولی کام نہیں بلکہ سارے پولینڈ پر قبضہ جمانے کے برابر ہے کیونکہ ملک کی ساری تجارت اسی بندرگاہ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ پولینڈ جرمنی کا مقابلہ کرے گا اس لئے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے۔ ادھر انگلستان اور فرانس بھی کی مدد کو تیار ہیں۔ گذشتہ ایام میں انگلستان اور فرانس نے اپنے حلیفوں کی جو حمایت کی ہے اس پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎

[illegible]

ahmadiyyamuslim.de

[illegible] جاتی ہے۔ اس لئے [illegible] خود مختاری ہی کر [illegible]
[illegible] ہو گیا تو وہ [illegible] نہیں کہ [illegible] اپنے جالنے
[illegible] خوب جانتا ہے۔ اس [illegible] وہی ہوگا
جو شیخ سعدی مرحوم نے فرمایا ہے ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں در بند اقلیمے دگر

---

## لکھنؤ کا تبرّا ایجی ٹیشن

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

خدا جانے مسلمانوں میں کس منحوس دن شیعہ سنی تفرق پیدا ہوئی جو ٹلنے میں نہیں آتی۔ اسی تفرقہ نے بغداد کو برباد کیا۔ اسی تفرقہ نے دلی کا تخت الٹ دیا۔ اسی تفرقہ نے ترکی ایرانی سرحد پر ہزارہا [illegible] مسلمانوں کو تہ تیغ کیا۔ یہی تفرقہ اب لکھنؤ اور مضافات لکھنؤ میں اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ جس کا اثر سرحد کے آزاد قبائل تک بھی پہنچ گیا ہے۔

خاکساران کے قائد اعظم ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی نے اپنے اخبار مورخہ ۲۳ جون میں اعلان کیا تھا۔ جسے پڑھ کر یہ امید ہو گئی تھی کہ اب یہ فساد مٹ جائیگا۔ اس اعلان کا مضمون یہ تھا کہ دونوں طرف شیعہ سنی کے رہنماؤں کو پیغام پہنچا دیا جائے کہ وہ اس فساد کو روک دیں ورنہ ان کی جان سخت خطرے میں ہے۔ اور [illegible] کر دینے کی تاریخ ۲۸ جون مقرر کی تھی۔ یہ بھی لکھا تھا کہ اگر فساد بند نہ ہوا تو ۔ جولائی کے پرچہ میں سخت احکام جاری [illegible] ۔ [illegible] جولائی کا پرچہ بھی آگیا تو اس میں یہ [illegible] [illegible] جگہ پر رکھی ہوئی نظر آتی تھی۔

[illegible] کی طرف سے ۲۸ جولائی تک آخری مہلت ہے اس کے بعد مہلت نہیں دی جائیگی۔ [illegible] ۲۳ جولائی کا [illegible] [illegible] ہے کہ ہم [illegible] [illegible]

[illegible] پہلے پہنچ جاتے تو ہم ابھی پرچہ میں درج کر دیتے پھر حال جو کچھ ہو آئندہ پرچہ میں ناظرین تک پہنچا دیا جائیگا۔ ہمارا گمان ہے کہ خاکسار فوج کے جانباز جن کی تعداد آٹھ سو بتائی جاتی ہے جس روز لکھنؤ پہنچ جائینگے وہ اس سے زیادہ قتل عام کرینگے جس کا ذکر استاد ذوق نے اپنے اس شعر میں کیا ہے ؎

دیکھنا اے ذوق یہ جاتے ہیں اب لاکھوں کے خون
ہے لگایا اس نے لب پر آج لاکھا پان کا

---

## گندم ذخیرہ کرنے کا سائنٹیفک طریقہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ذخیرہ گندم کے لئے سائنٹیفک طریق پر تیار کردہ اناج کی کوٹھیوں کے استعمال کے فوائد کی طرف محکمہ امداد باہمی زمینداروں کی توجہ دلا رہا ہے۔ محکمہ مذکور نے اس قسم کی کوٹھیاں بنگال میں ضلع مظفر گڑھ کی تحصیلوں کوٹ ادو اور مظفر گڑھ میں نصب کی ہیں جہاں غلہ ذخیرہ کرنے کے نہایت ہی بھدے طریقے مستعمل ہیں غریب کسان جن کے مکانات میں گور بسر کرتے ہیں ان کے اندر ذخیرہ اناج کی گنجائش کہاں؟

اس لئے وہ کھلی جگہوں میں پیال بچھا کر اس پر غلہ ڈال دیتے ہیں اور اس کو پیال سے ڈھانپ کر مٹی سے لیپ دیتے ہیں۔ اس طرح ذخیرہ کیا ہوا غلہ طبعی عناصر سیلاب، بارش، طوفان وغیرہ کے رحم پر ہوتا ہے اور سسری اور دیگر حشرات الارض اسپر مستزاد ہیں۔ اس صوبہ میں مظفر گڑھ کے کسانوں کا افلاس ضرب المثل ہے۔ ان غریبوں کی مشکلیں یوں بھی کم نہیں اور اگر ان کا غلہ بھی اچھی طرح نہ [illegible] اس لئے محکمہ امداد باہمی [illegible] آمادہ ہوا۔ محکمہ مذکور نے محکمہ زراعت کی انجنیرنگ برانچ سے خاص کوٹھیاں تیار کرائی ہیں جن میں غلہ بحفاظت ذخیرہ کیا جا سکتا اور نکالا جا سکتا ہے۔ لیکن لوگوں ان کے استعمال پر آمادہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے کچھ عرصہ سے اس ضلع میں غلہ کی بے شمار مجالس کفایت شعاری بڑی کامیابی سے کام کر رہی ہیں۔ ان سے کہا گیا ہے کہ وہ [illegible] اپنی جگہ لوگوں کی رہنمائی کریں۔ اور انہوں نے اس پر شوق عمل کیا ہے۔ امید ہے کہ کسان جلد ان کی مثال کی پیروی کریں گے۔

غلہ کے ذخیرہ کرنے کا مسئلہ کسی ایک ضلع یا صوبہ کے لئے نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے لئے تمام اہمیت رکھتا ہے اس لئے کہ غلہ ذخیرہ کرنے کے ناقص طریقوں کی بدولت ہر سال ۳۰ لاکھ ٹن غلہ قیمتی ۲۴ کروڑ روپیہ ضائع ہو جاتا ہے۔ متذکرہ صدر جدید کوٹھیوں کے استعمال سے جو نہ صرف قدرتی عناصر بلکہ مختلف قسم کے کیڑوں مثلاً سفید چیونٹی، سسری وغیرہ کی دستبرد سے بھی غلہ کو محفوظ رکھتی ہیں۔ ہم اس عجیب نقصان سے بچ سکتے ہیں۔ [illegible] جولائی [illegible]

[illegible] خاکسار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

---

## خون کے آنسو

[illegible] کتاب میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ بیہوشی ان کے لئے تباہ کن ہو گی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً [illegible] [illegible] دینا چاہئیے اور [illegible] پر عمل کرنا چاہئیے [illegible] ان کی علاج و بہبود کا موجب ہیں [illegible] کتاب میں [illegible] تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں [illegible] [illegible] [illegible] کو سنانے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

# بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

## اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی — قائم شدہ ۱۸۷۴ء

## سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے


(۶۶۹)


تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد [illegible]

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی تعریف اخبار اہلحدیث میں مسلسل ہوتی رہتی ہے۔

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

[illegible] غزنویہ [illegible] امرتسر



## مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرما لیجئے۔

پتہ:- منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن - فتح آباد - ضلع حصار پنجاب

چار [illegible] منگوالو

رسالہ ہندوستانی [illegible] کے راز [illegible]

[illegible]



## زوال غازی

سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ، افغانستان کی اصلاحات ملک کے پیش اور خواتین اور ملاؤں کی بغاوتوں کے حالات بچہ سقاو کی بادشاہت کے حالات غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان کی ہندوستان کی ایک اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قالب [illegible] صفحات ۲۰×۳۰ کے ۲۵۶ صفحات۔

[illegible] روپے

[illegible]

# مومیائی ؁۳۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث وخریداران اہلحدیث۔

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو کھانے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶؍۔ آدھ پاؤ ۱۲؍۔ پاؤ بھر ۱؎ مع محصولڈاک ایک سیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۱؍ فی سیر ہماری ایک قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہیں ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی صرف ہی بذریعہ وی پی (۷۶۸)

## تازہ شہادتیں

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندیوری "قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی میں نے اس سے باہر فائدہ اٹھایا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بہت خوش نصیب اور جوان بخت ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک فوراً میاں کے نام ارسال فرمائیں" (۲۰۔ مئی ۱۹۳۶ء)

جناب حکیم محمد خیرالدین صاحب پٹنہ۔ "ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرماکر مشکور فرمائیں۔ میرے مطب میں یہ سالہا سال سے امراض دماغی اور سینہ میں مستعمل ہے اور بفضلہ بہت کارآمد اور مفید ثابت ہوتی رہی ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں" (۲۰۔ مئی ۱۹۳۶ء)

ملنے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان

پھوپرا ضلع ... (ڈیرہ) [illegible]

# تصنیفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

### کتب متعلقہ تمام اہل اسلام

**تعلیم القرآن** اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند سبقوں میں جمع کیا گیا ہے لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱؍

**قرآن اور دیگر کتب** قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کرکے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱؍

**خصائل النبی** ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱؍

**حیات مسنونہ** مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اسکو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ فی نسخہ ۲؍ فی سینکڑہ ... [illegible]

**السلام علیکم** اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱؍

**ہدایت الزوجین** اس رسالہ میں نکاح طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں۔ مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱؍

**کلمہ طیبہ** کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

**شریعت اور طریقت** اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں کے مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱؍

**رسوم اسلامیہ** رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کرکے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ۱؍

**التفسیر العظیم** قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ انکی حکمتوں کا بیان۔ قیمت ۳؍

**اتباع الرسول** امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع رسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اسکے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴؍

**دلیل القرآن** بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳؍

**خلافت محمدیہ** اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۳؍

**خلافت رسالت** اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید طرز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے یعنی کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی قیمت ۱؍

نوٹ:- محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا

پتہ:- منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

**اسلام اور برٹش لاء** اس رسالہ میں سیاسیات ہمسپکو اسلامی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ ۳/

**قرآنی قاعدہ ثنائیہ** قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔
فی عدد ۱/ فی سینکڑہ ۸/

**ثنائی پاکٹ بک مجلد** اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دھریہ۔ منکرین نبوت۔ سکھ۔ بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶/

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

**اہل حدیث کا مذہب** اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶/

**تقلید شخصی و سلفی** جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵/

**حدیث نبوی اور تقلید شخصی** اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دے کر فرقہ اہلقرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین متقدمین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع ... اصل ... کا نصب العین ایک ہی ہے ... تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل ... کے عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے ... عمدہ۔ قیمت ۳/

**آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام** ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض معتمد علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲/

**علم الفقہ** اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ میں قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲/

**فقہ اور فقیہ** اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف، اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ ۳/

**تنقید تقلید** یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جسمیں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اسکے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت ۵/

**فتوحات اہل حدیث** ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۲/

**اجتہاد و تقلید** اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶/

کتب در تردید قادیانی مشن

**الہامات مرزا** اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ... من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹/

**تاریخ مرزا** مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۸/

**نکاح مرزا** (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۳/

**عقائد مرزا** مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۱/

**فاتح قادیان** (جدید اڈیشن چھپ رہا ہے) کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶/ (۵۴۴)

**چیستان مرزا** مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱/

**شہادات مرزا** ملقب بہ عشرہ مرزائیہ۔ جس میں دس شہادتوں (دلائل نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر حسب فیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپیہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت صرف ۳/

**فتح ربانی** ایک زبردست تحریری مباحثہ در بارہ حیات مسیح مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۱/

نوٹ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا
منگوانے کا پتہ۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

## شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت

کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ا

## فسخ نکاح مرزائیاں

مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں [illegible]

## نکات مرزا

[illegible] اور نکات قرآنیہ دکھانے کا اجرا دعویٰ [illegible]

## تعلیمات مرزا

مع جواب الجواب۔ قادیانی مذہب کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

## فیصلہ مرزا

(عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ [illegible] بہت عمدہ [illegible] کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج [illegible] نہیں کر سکے

## علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۴؍

## عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا ضمیمہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال [illegible] سال ثابت کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۳؍

---

ایک اور تازہ تصنیف

# خطبات سلمان

جو قاضی محمد سلیمان صاحب مصنف رحمۃ للعالمین کے حسب ذیل دس معرکۃ الآرا مضامین کا گلدستہ ہے۔ (۱) تبلیغ اسلام۔ (۲) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ (۳) الاسلام فی الہند۔ (۴) پیام اسلام۔ (۵) فضائل اسلام۔ (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کانفرنس آگرہ۔ (۷) تعریف مسلم یعنی خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ۔ (۸) مذہب اہل حدیث۔ (۹) فرائض اہل حدیث (۱۰) اصول تبلیغ۔ [illegible] کے ۲۰۴ صفحات۔ باوجود ان تمام ظاہری و باطنی خوبیوں کے قیمت صرف عہ۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔

ملنے کا پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

---

# ثنائی برقی پریس امرتسر

اردو۔ انگریزی۔ ہندی [illegible] کی چھپائی نہایت عمدہ و خوشنما، اعلیٰ، رنگدار و سادہ ارزاں [illegible] حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

---

## حیات طیبہ

[illegible] حضرت مولانا اسماعیل [illegible] کے حالات نمایاں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵؍

پتہ: منیجر اہلحدیث

---

اور "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام اعتراضات کا [illegible] اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے [illegible] ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۲؍

فیصلہ مرزا۔ بزبان انگریزی۔ قیمت ۲؍

## بہاء اللہ اور میرزا

اس رسالہ میں ہر دو مدعیان [illegible] بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا ہے کہ [illegible]

---

[illegible] کے موجودہ خلیفہ صاحب [illegible] رہی ہے۔ [illegible] مرزا صاحب کے [illegible] نکات کے [illegible] کے سامنے [illegible] ہو سکے۔ قیمت ۲؍

## محمد قادیانی

مرزا صاحب [illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] کی زندگی کا [illegible] ہے۔ انہوں نے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ [illegible] کی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

جلد ۳۶ نمبر ۴۰ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ وسنتی

اخبار امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر — چوک گرجا بھائی

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح چندہ

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ سے
عام خریداران سے ۔ صہ
شش ماہی ۔ ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۱ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۷- جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۴- اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (بیا بحلقۂ اہلحدیث حاضر شو) ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - ص۳
طاعون کا دفعیہ۔ مرزا صاحب کا نشان.. ص۵
علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال - ص۶
گکھڑ چوڑیاں میں بریلوی فتنہ - - - ص۷
[illegible] - - - - ص۸
جلسہ گکھڑ چوڑیاں - - - ص۹
شرک سے خطاب - - - - ص۱۰
[illegible] - - - - ص۱۰
[illegible] - - - ص۱۱
[illegible] متفرقات - - ص۱۲
[illegible] اشتہارات - ص۱۴

# بیا بحلقۂ اہلحدیث حاضر شو

(یہ نظم جمعیۃ اہل حدیث بمبئی کے جلسہ اول میں بتاریخ ۱۲ جون ۳۹ء پڑھی تھی)

(از عبدالرزاق صاحب سعید بن عمر)

نوازشیں ہیں کرم ہے بڑی عنایت ہے
خدائے قادر و قدوس کی بجال سعید
مجھے بروز جزا خجلت و ندامت سے
بچا لیا ہے بوجہ عقیدۂ توحید
اسی کی حمد و ثنا میں ہے زبان قلم
ہے جس کی ذات سزاوار مدحت و تمجید
پیمبر اس کی اعانت کے ہر طرح محتاج
اسی کے در کے گدا ہیں امام ہوں کہ شہید
وہ رد کرے تو مجال قبول کس کو ہے
وہ کامراں ہے جسے ذات حق کی ہو تائید
ہوا جو صوفی و شاعر کی بزم میں حاضر
ندا ضمیر نے دی یہ مجھے بصد تاکید

بیا بحلقۂ اہل حدیث حاضر شو
کہ نیست مرکز جذب و سلوک دیگر نیست

خبردار! — مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف ... [illegible]

# انتخاب الاخبار

(۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء)

**مقامی حالات** امرتسر شہر میں ۳۰ جولائی کو معمولی سی بارش ہو جانے سے ہوا مرطوب ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں

—— فتنہ خاکساری کو روکنے کے لئے امرتسر شہر کے مقامی علماکرام و دیگر حضرات کی کوشش سے ایک انجمن "حزب المجاہدین" بنائی گئی ہے جو عنقریب اس تحریک کے دبانے کی ہر ممکن کوشش کریگی

—— سردار ہرنام سنگھ رام گڑھیا امرتسر میونسپل کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے ہیں

—— پنجاب اسمبلی کے مسلم ضمنی انتخاب کے لئے دوڑ دھوپ شروع ہو گئی ہے

—— مجلس احرار کے زیر اہتمام خاکساری تحریک کے بالمقابل احراری نوجوانوں کو منظم کرنے اور ان کو فوجی قواعد و پریڈ کرانے کے لئے مجلس احرار کے مقامی رہنما کوشش کر رہے ہیں۔ ہر رات کو باقاعدہ کور میں مارچ کرتی ہیں۔

—— لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء کو منعقد ہوگی۔

—— مسجد شہید گنج لاہور کی بازیابی کیلئے ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ سکھوں کی طرف سے بھی اس کی پیروی کرنے کے لئے پندرہ ہزار روپیہ فراہم کیا گیا ہے۔ بدری ناتھ جو پہلے سے ہی اس مقدمہ کی پیروی کرتے رہے ہیں اس اپیل کی پیروی کرنے کے لئے بھی ولائت جانے والے ہیں۔

—— کانگڑہ وادی میں بارش کی کثرت سے ایک پہاڑی گر گئی۔ ریلوے لائن دھنس گئی۔ برساتی نالے نشیب علاقہ زیر آب ہو گیا۔

—— شمالی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ نے بہ اجازت گورنر سرحد تمام وزیری باشندوں کو فقیر ایپی سے کسی قسم کی بات چیت اور ملاقات کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

—— مسٹر محمد علی جناح نے وائسرائے ہند اور ملک معظم کی خدمت میں اپیل کی ہے کہ فیڈریشن کو ہندوستانیوں پر زبردستی نہ ٹھونسا جائے۔

—— حیدرآباد میں فرقہ داری فساد ہونے پر ۲ آدمی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

## دفتر اہلحدیث کی دو نئی مطبوعات

### (۱) "تفسیر بالرائے"

(زبان اردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری۔ چکڑالوی مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

### (۲) مکالمہ احمدیہ

جس میں قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے وہ مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخباروں (پیغام صلح والفضل) میں بابت مناظرہ نبوت مرزا شائع کرتے رہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۵/

ہر دو کتب ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

---

**اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴**

ضرور ملاحظہ فرمائیں

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

---

—— ہوڑہ ریلوے اسٹیشن پر گیارہ سیر چرس برآمد ہوئی جو ناجائز طور پر کہیں بھیجی جا رہی تھی۔

—— امریکہ کے طلباء جنگ میں شامل ہونے کے مخالف ہیں۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ ادیس ابابا (حبشہ) میں جرمنی فوج پہنچ رہی ہے۔

—— ٹوکیو (جاپان) میں ۱۷ تا ۲۲ اگست دس ہزار جاپانی بوائے سکاؤٹوں کا اجتماع ہوگا۔ جس میں جرمن اطالیہ، مانچوکئو۔ فلپائن اور امریکہ کے سکاؤٹوں کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔

—— حکومت جاپان نے اندھے۔ گونگے اور بہرے بچوں کی جبری تعلیم کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لندن سے دہشت انگیزوں کو باہر بھیجا جا رہا ہے

—— جواہر لال نہرو لنکا سے واپس آ گئے ہیں۔ جس مقصد کے لئے وہاں گئے تھے اس میں ایک حد تک ان کو کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔

—— گاندھی جی کے مشورہ کے مطابق ٹرانسوال (جنوبی افریقہ) میں سول نافرمانی کا ارادہ ترک کر دیا ہے

—— روما کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اطالوی بمبار طیاروں نے مرکزی بحیرہ روم میں مشق کے طور پر کئی سو میل رقبہ میں بمباری کی۔

—— روس، فرانس اور برطانیہ میں ایک نیا معاہدہ ہو رہا ہے۔

—— ڈینزگ کی سینٹ نے ایک نیا فرمان جاری کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پولینڈ اور ڈینزگ کے یہودی کسی قسم کے کاروبار میں روپیہ نہ لگائیں۔

—— لندن۔ بمرجان اینڈ رسن نے اعلان کیا ہے کہ ایک ماہ سے زائد عرصہ کے لئے سیر و تفریح یا سفر کو جانے والے لوگ گیس پروف نقاب ضرور خریدیں۔ ممکن ہے جنگ چھڑ جائے اور گھر پر نہ پہنچ سکیں۔

—— پانڈی چری۔ فرانسیسی حکومت نے سارے فرانسیسی ہندوستانیوں کے نام بصورت جنگ فوج میں بھرتی ہونے کا حکم بھیجا ہے۔

—— ہسپانوی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ۱۸ سال سے پچاس تک عمر والے قومی تعمیر کے پروگرام کے سلسلہ میں پندرہ دن مفت کام کریں۔ ورنہ ۱۲ شلنگ یومیہ گورنمنٹ کو دیں۔

**خون کے آنسو** ـ مسلمانانِ ہند کی موجودہ پستی کے اسباب اور ان کا علاج ـ قیمت ۴/ پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

منتخب ـ امام رازی کی مشہور کتاب منتخب کا اردو ترجمہ، قابل دید ہے۔ قیمت ۲/ ... پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۱۷۔ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

## خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۶)

یہ سلسلہ مضمون "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ جون میں شروع ہوا ہے۔ ہم نے ۷۔ جولائی کے "اہلحدیث" میں مشرقی صاحب کی تصنیفات کو آٹھ نمبروں میں تقسیم کیا تھا جن میں سے تین نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج چوتھا نمبر درج کیا جاتا ہے۔

**ناظرین!** ہمارے سوالات کے جواب جلدی عنایت کریں جو مکرر سہ کرر درج ہو رہے ہیں۔ مضمون ہذا اخبار کے بعد رسالہ کی صورت میں بھی چھپتا ہے۔ اسلئے اس کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات جواب طلب ہیں۔

(۱) یہ رسالہ کم سے کم کتنی تعداد میں شائع کیا جائے؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت محسوس ہو وہاں کے اصحاب اطلاع دیں کہ ان کو کتنی تعداد مطلوب ہے؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا اسلئے اصحاب خیر از قسم زر اعانت اس میں کیا مدد دینگے۔ جو کچھ دینا ہو حسب توفیق بھیجتے جائیں۔

(نوٹ) ان سوالوں کے جواب بہت جلد آنے چاہئیں

(۴) بانئ تحریک بظاہر جہاد کا بہت شائق معلوم ہوتا ہے مگر اصل مجاہدین کی بہت توہین کرتا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

"خاکسار تحریک کا مقصد اور مذہب

پس دو لفظوں میں خاکسار تحریک کا پہلا اور آخری مقصد تیرہ سو برس کے بعد پھر خدا اور اسلام کے سپاہی بننا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دیکر سپاہی بننا ہے۔ ایک قطار میں کھڑے ہوکر اور ایک قطار میں مارچ کرکے سپاہی بننا ہے۔ بڑے اور چھوٹے مسلمان کو پھر ایک قطار میں لاکر سپاہی بنانا ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں خدمت عاجزی مساوات، مزدوری اور محنت کا ہتھیار دیکر سپاہی بنانا ہے۔ بیلچے سے انسان کی اونچ نیچ کو پھر برابر کرکے خدا اور اسلام کے یک رنگ اور مساوی سپاہی بننا ہے۔ بیلچے سے خدا کی تہ و بالا ہوئی ہوئی زمین کو پھر برابر کرنا ہے۔ نہیں خدا کی غلط طور پر درست ہوئی ہوئی زمین کو پھر تہ و بالا کرنا ہے۔ انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (یعنی اگر ایمان والے ہو تو سب پر غالب ہو) کے خدائی فیصلے کو سامنے رکھ کر پھر روئے زمین پر غالب پھر بادشاہ پھر حکمران پھر جہانگیر اور جہانبان بننا ہے۔ یہ ہمارا مذہب ہے، یہ ہمارا اسلام ہے، یہ ہمارا عقیدہ اور یہ ہمارا ایمان ہے۔ ہم اگر اس مذہب اور عقیدے پر نہ رہیں تو مسلمان نہیں رہ سکتے۔ مؤمن اور ایمان والے نہیں رہ سکتے۔ قیامت کے دن خدا کے عذاب سے چھوٹ نہیں سکتے۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اپنے ایمان اور آخرت کی خاطر کر رہے ہیں۔ کسی بڑے سے بڑے مولوی اور ملا کو کسی بڑے سے بڑے دیندار کو اور مدعی اسلام کو ہمارے اس مذہب کو غلط کہنے کی مجال نہیں، وہی پرانا کالا پہلا وہی نبوی اور آخری اسلام ہے۔ جس کا نقشہ خدا کا آخری رسول اپنے ہاتھ سے خود کھینچ گیا اور جس کا اثر مسلمانوں کے ہر بچے اور بوڑھے پر صدیوں تک رہا۔"

(الاصلاح لاہور ۱۵ نومبر ۳۵ء ص۳)

**اہلحدیث** کیسا زبردست اور صاف دعویٰ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خاکسار تحریک کے مقابلہ میں کانگرس تحریک بھی گرد ہے مگر ساتھ ہی اس کے یہ الفاظ بھی قابل غور ہیں جو اسی صفحے پر مذکورہ اقتباس سے پہلے مرقوم ہیں۔

**خاکسار تحریک اور حکومت وقت** "ہم نے علی الاعلان حکومت وقت سے کہہ دیا ہے کہ ہم قانون کے اندر رہیں گے۔ تمہاری سیاست میں دخل نہ دینگے۔ تم نہ چھیڑو گے تو ہم نہ چھیڑینگے۔"

اس عبارت میں پابندی قانون کا وعدہ ہے۔ چنانچہ آج تک یہ لوگ پابند قانون رہے ہیں مگر کوئی دانا نہیں بتا سکتا ہے کہ حکومت وقت قانون کے ماتحت رہ کر خاکسار تحریک حکمران ہوکر ہندوستان کو زیر نگیں لا سکتی ہے۔ جیسا کہ مشرقی صاحب کا پہلا اقتباس اس کو واضح کرتا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے فقرہ ذیل ملاحظہ کیجئے۔

"ہمارا مذہب ہمارا دین ہمارا اسلام سپاہی بننا ہے اور دنیا کو زیر نگیں کرنا ہے ہم ماں کے پیٹ سے بادشاہ بن کر نکلے تھے۔ بادشاہت ہمارا مذہب ہے اور تم (انگریزوں) نے مذہب میں مداخلت نہ کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔" (حوالہ مذکور)

**ناظرین کرام!** کسی وقت خاکسار فوج بتعداد کثیر سرحد پشاور کی چھاؤنی پر حملہ بول دے اور انگریزی توپ خانہ اس کا مقابلہ کرے تو اس کا فیصلہ کون کریگا

ahmadimuslim.de

کر [illegible] نے قانون شکنی کی ہے یا انگریزوں نے خلاف [illegible] مذہب میں مداخلت کی ہے۔ ہم تو اس کو بڑا مشغلہ سمجھتے ہیں۔ اسی لئے دخل نہیں دیتے۔

لیکن مشرقی صاحب کا ایک فقرہ ہمارے سامنے آگیا ہے اس پر نظر کرکے فیصلہ کریں تو اشکال کے حل ہونے کی صورت نظر آتی ہے بلکہ اس فقرے کی روشنی میں دور تک نظر دوڑائیں تو خاکسار تحریک کی غرض اور غائت بھی معلوم ہوسکتی ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے:۔

"اعبدُ الانجلیز بکرۃً و اصیلاً لرزقی ولا اعبد ربی لیرزقنی من لدنہ و اکذب القرآن یوماً فیوماً ولا استطیع ان اداوم علی التوحید بل امنع لنفسی مکراً بعد مکرٍ و اسارع الی الشرك کرۃً بعد کرۃٍ

(تذکرہ عربی صفحہ ۱۴۱)

(ترجمہ) میں (مشرقی) صبح و شام انگریز کی عبادت کرتا ہوں اپنے رزق کے لئے اور میں اپنے رب کی عبادت پر نہیں کرتا کہ وہ اپنے پاس سے مجھے رزق دے اور میں روز بروز قرآن کی تکذیب کرتا ہوں اور میں توحید پر مداومت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا بلکہ اپنے نفس کیلئے مکر پر مکر کرتا ہوں اور (۴) پے در پے شرک کی طرف ہٹتا جاتا ہوں"

**برادرانِ اسلام!** یہ عبارت ہمیں ایک بڑی بات بتاتی ہے وہ یہ ہے کہ مشرقی اور انگریز میں عابد و معبود کی نسبت ہے۔ جس طرح عابد اپنے معبود کے حکم کے ماتحت رہتا ہے اور یہ زریں اصول ہر وقت اس کے پیش نظر رہتا ہے ؎

مہتری در قبول فرمان است
ترک فرماں دلیل حرمان است

چونکہ مشرقی صاحب کو اس نسبت مذکورہ کے ماتحت انگریز کی خوشنودیٔ مزاج ہر وقت ملحوظ رہتی ہے۔ اسی لئے وہ غالباً قانون شکنی نہیں کرسکیں گے۔ جس کا نتیجہ ہم سر دست ناظرین کے حوالے کرتے ہیں اور اپنی رائے آگے چل کر خاکساری عسکریت کے ذیل میں بتائیں گے۔ انشاء اللہ!

اس نمبر میں ہم نے یہ بتانا ہے کہ ملک گیری و جہانبانی جہاد اور اولوالعزمی کا شوق رکھنے کے باوجود مشرقی صاحب نے اسلاف مجاہدین کی بڑی سخت توہین کی ہے چنانچہ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

کیا انسان کی گذشتہ ہزار سالہ تاریخ میں کفر اور ضلالت، جہل اور ابلہی، مکر اور سیاہ کاری کی اس سے بہتر اور روشن تر مثال پیدا ہوسکتی ہے جیسی کہ سلف راشدین علیہم الرحمۃ کے ان ناخلف عرب و عجم نے ظہور اسلام کے پانچ سو سال بعد تک قرآن کے مطالب پر غور کرنے اور اللہ کی عطا بخشی ہوئی سلطنت کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے بہانہ سے دنیا کے سامنے پیش کی کیا خود ابلیس اپنی شبانہ روز مصروف کاری، شیطانی اغوا اور طاغوتی مکر و حیل کے باوجود کوئی مثال پیش کرسکتا ہے؟

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۲۰)

**ناظرین کرام** خلفائے راشدین کی تیس سالہ حکومت چھوڑ کر پانچ سو سال تک نظر دوڑا کر دیکھئے آپ کو کتنی اسلامی فتوحات ملیں گی۔ ممالک کفریہ پر اسلامی جھنڈا لہراتا نظر آئیگا۔ اسی دور میں سلطان محمود غزنوی جیسے مجاہد اعظم کفرستان کو روندتے ہوئے نظر آئیں گے۔ کیونکہ آپ کا انتقال پانچویں صدی کے اندر ۴۲۱ھ میں ہوا ہے۔ خلافتِ امویہ اور عباسیہ کا علم اسلامی ہسپانیہ اور افریقہ وغیرہ ممالک میں لہراتا ہوا نظر آئیگا۔ خراسان، ایران، ہندوستان ایسے بڑے بڑے ممالک اسلام کے زیر نگیں نظر آئیں گے اور یہ سب کارہائے نمایاں پانچویں صدی کے اخیر تک آپ کو ملیں گے۔ مشرقی صاحب کا اپنا اعتراف ملاحظہ کیجئے۔ جو یہ ہے:۔

"ہم خاکسار اس لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ ہر مسلمان کو اس مذہب میں داخل کردیں۔ خدا اور محمد کے سب نام لیواؤں کو اس دین اس طریق اس چال پر چلادیں جس پر چل کر ہم کئی سو برس تک بادشاہ رہے" (قول فیصل صفحہ ۴۲)

کیا یہی بادشاہت ہے جسے حاصل کرنے کو آپ کھڑے ہوئے ہیں اور خود ہی اس کو شیطانی فعل کہتے ہیں۔

ناظرین! خدارا انصاف کیجئے کہ جو شخص اپنا مذہب اور اپنا ایمان یہ بتائے کہ "ہم نے اسلام کا سیاسی غلبہ حاصل کرنا ہے" وہ ایسے باایمان مجاہدین کے بابرکت افعال کو شیطانی افعال سے بدتر بتائے تو اس کو بجز اس کے کیا کہا جائے ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس ناظرین مشرقی صاحب کی مذکورہ عبارتوں کو سامنے رکھ کر اُن کے دعویٰ جہاد اور دعویٰ ملک گیری کو اس شعر کے ماتحت سمجھیں ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

(باقی باقی)

---

# قادیانی مشن

# طاعون کا دفعیہ

## مرزا صاحب کا نشان

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۵۔ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں پنجاب سے طاعون دفع ہونے پر بہت مسرت کا اظہار کیا ہے۔ ہم بھی اس مسرت میں اس کے شریک حال ہیں گو وجہ مسرت الگ الگ ہے چونکہ ہم نے کہا ہے کہ ہم الفضل کی مسرت میں شریک ہیں اس لئے اس کی اصل عبارت پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"حکومت پنجاب کے محکمہ پبلک ہیلتھ ایڈمنسٹریشن کی حال میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جو ۳۸-۱۹۳۷ء کے کوائف پر مشتمل ہے۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ طاعون کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ:۔

۱۸۹۸ء کے بعد یہ پہلا سال ہے جس میں طاعون کا پنجاب میں کوئی کیس نہیں ہوا۔ یہ الفاظ جہاں پنجاب کے رہنے والوں کے لئے مسرت و انبساط

تفسیر بالرائے - مرزائی، شیعہ، چکڑالوی، پرویزی (۴۷) وغیرہ کی تفاسیر کی اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

کا موجب جس نے دنیا ان سے یہ حقیقت بھی ظاہر ہے کہ ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۳۸ء تک طاعون جیسی لرزہ خیز تباہ کاریوں سے بنی نوع انسان کے ایک کثیر حصہ کو لقمۂ اجل بنا چکی ہے۔ اور کوئی سال ایسا نہیں گزرا جس میں اس موذی مرض کا مہلک حملہ نہ ہوا ہو۔ صرف ۳۹-۱۹۳۸ء کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں طاعون کا کوئی کیس نہیں ہوا۔ گویا چالیس سال کے بعد طاعون سے خلاصی کا صرف ایک سال میسر آیا مگر اس وبا نے ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ چالیس سال کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ اتنے لمبے اور طویل عرصہ تک لوگوں کا ایک مہلک عذاب میں مبتلا رہنا بالطبع دل میں یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ غلاظت سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ کلیہ بہت حد تک درست بھی ہے۔ مگر کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ طاعون کی وجہ محض عدم صفائی تھی۔ اگر عدم صفائی ہی اس کی اصل وجہ ہوتی تو چاہیئے تھا۔ صرف وہی لوگ اس کا شکار ہوتے جو غلیظ اور گندے رہتے۔ مگر واقعات سے ثابت ہے کہ بڑے بڑے صفائی پسند اور محتاط بھی اس کی نذر ہو گئے۔

پس اس مرض کی یہ تشخیص صحیح نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالٰے نے دنیا کی اصلاح کے لئے اپنا جو مامور بھیجا۔ اسے قبول کرنے کی بجائے اس کی سخت مخالفت شروع کر دی گئی۔ تب خدا نے عذاب کے رنگ میں طاعون کو مسلط کیا۔ جس کی خبر پہلے ہی اس مامور کو دیدی گئی تھی۔ چنانچہ ابھی طاعون کا پنجاب میں کہیں نام و نشان بھی نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں لکھا کہ:۔

"میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے خدا تعالٰے نے پنجاب کے مختلف حصوں میں سیاہ رنگ کے پودے لگائے ہیں میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کیسے پودے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ طاعون کے پودے ہیں جو عنقریب ملک میں پھوٹنے والی ہے۔"

اس کشف پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ طاعونی اجرام نمودار ہوئے۔ اور اس دابۃ الارض نے لوگوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ ہر طرف تباہی اور ہلاکت شروع ہو گئی۔ جو ایک سال نہیں دو سال نہیں متواتر چالیس سال جاری رہی جس سے ہزاروں گھر ویران ہو گئے۔ ہزاروں آبادیاں اجڑ گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس عرصہ میں ہزاروں انسانوں نے خدا تعالٰے کے مامور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو قبول کیا۔ جن میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قلوب میں طاعون کے خوفناک سیلاب اور اس کے تباہی خیز طوفان نے خدا تعالٰے کا خوف پیدا کیا۔ اور وہ حق کے قبول کرنے پر آمادہ ہوئے۔

اب جبکہ خدا تعالٰے نے محض اپنے فضل اور ذرہ نوازی سے اس عذاب سے اہل پنجاب کو خلاصی بخشی ہے اور اس کے خوف و خطر کو دور کر دیا ہے۔ شکرگزار قلوب کا فرض ہے کہ اس فضل اور رحم کے شکرانہ میں اس کے آستانہ پر جھکیں اور اس کے مخلص بندے بننے کی پوری کوشش کریں۔" (الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** الفضل کی وجۂ مسرت تو ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ اب ہماری وجۂ مسرت بھی ملاحظہ کیجئے۔

مرزا صاحب نے طاعون کا دفعیہ اپنے اوپر ایمان لانے پر موقوف بتایا تھا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کریگا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول (مرزا) کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہ ہوگی۔" (دافع البلاء صفحہ ۵)

**قادیانی صبرو!** کیا یہ شرط پائی گئی؟ ہم اس متعلق کیا سوال کریں؟ اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا مگر وہ بدیہی جس پر اہل جدال خواہ مخواہ ظلمت کا پردہ ڈال دیں اس کے متعلق تنبیہ کی جائے تو جائز ہے۔ اسی لئے ہم باجازت اہل منطق آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیان کے سکھوں، آریوں، احراریوں اور دوسرے مسلمانوں نے مرزا صاحب کو مان لیا ہے۔ قادیان کی تحصیل بٹالہ ہے۔ کیا وہاں کے لوگوں نے آپ کو مان لیا ہے؟ پھر قادیان کا ضلع گورداسپور ہے۔ کیا وہاں کے لوگ بھی مرزا صاحب پر ایمان لے آئے ہیں۔ گورداسپور کے بعد امرتسر قریب ہے۔ یہاں دفتر اہلحدیث کے سٹاف کو چھوڑ دیجئے جو ازلی مؤمن ہے۔ کیا امرتسر کے باقی باشندوں نے مرزا صاحب کو مان لیا ہے؟ اہل لاہور جن میں آریہ سماجی اور شیعہ بکثرت ہیں وہ تو ضرور ہی مرزا صاحب کے مؤمن ہو گئے ہوں گے

آہ! کیسی دلخوش کن بھول بھلیاں ہیں۔ مرزا صاحب کی مخالفت کا بازار اسی طرح بلکہ پہلے سے زیادہ گرم ہے اور طاعون جو اس جرم کی سزا کے طور پر مرزا صاحب کے منکروں پر نازل ہوا تھا وہ خود بخود دفع ہو گیا۔

"اہلحدیث" کی مسرت کی وجہ یہ ہے کہ اس کا سٹاف اس کا خاندان اس کا حلقۂ احباب اس کا دائرہ جماعت طاعون سے محفوظ رہا ہے۔ ان کو محفوظ حالت میں چھوڑ کر طاعون "خدا حافظ" کہتا ہوا چلا گیا۔ جس سے یہ نتیجہ نکلا ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

**محمدیہ پاکٹ بک** مجلد۔ جدید ایڈیشن۔ مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے۔ اس کے مطالعہ سے بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کیا جا سکتا ہے۔ مولفہ حضرت مولانا عبداللہ معمار امرتسری۔ قیمت رعایتی عمر منگوانے کا پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال

## جواب سیکھنا چاہتے ہو؟

تعجب کی بات ہے کہ جب کوئی فرقہ دوسرے پر وہی سوال بصورت اعتراض پیش کرتا ہے جو خود اس پر وارد ہوتا ہے لیکن جو اعتراض اس پر بھی وارد ہو یعنی ایسا سوال جس کا مخاطب وہ خود بھی ہو دوسروں پر پیش کر کے جواب طلب کرے تو سمجھا جائیگا کہ اسے خود جواب نہیں آتا بلکہ وہ چالاکی سے سیکھنا چاہتا ہے۔ آج اسی قسم کے چند سوال اخبار فاروق قادیان سے ہم بطور نمونہ دکھاتے ہیں جو اس کے کسی ناظر نے بغرض جواب اڈیٹر فاروق کے پاس بھیجے ہیں اس نے چالاکی سے ان کو ایسی سرخی کے ماتحت شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوالات اس پر وارد نہیں ہیں بلکہ دیگر فرقوں کے علماء پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ عنوان یوں لکھا ہے کہ:۔

"غیر احمدی علماء سے سولہ (۱۶) سوال"

(نوٹ) اس صحبت میں تو ہم ان سوالوں کے متعلق مرزائی اخبار (فاروق) کی چالاکی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا جواب آنے کے بعد ہم اصل سوالوں کا جواب دینگے۔ انشاء اللہ! چند سوالوں کا نمونہ درج ذیل ہے:۔

**سوال نمبر ۱** مسیح کی پیدائش کا ذکر قرآن شریف میں بطور بشارت کے موجود ہے۔ اور یہ بشارت اس فرشتے کے ذریعہ مریم کے پاس بھیجی گئی۔ جس کے ذریعہ تمام انبیاء کے پاس خدا کا پیغام وحی پہنچا کرتا ہے (یعنی جبرئیل علیہ السلام نے آکر بشارت دی اور مریم حاملہ ہوئیں (دیکھو سورہ مریم ع ۲) اس کے مقابل میں محمد صلعم کی پیدائش کا ذکر نہ بطور بشارت ہے نہ خرق عادت آپکی پیدائش دیکھو قرآن از اول تا آخر روایات ضعیفہ قابل اعتبار نہیں۔ مسیح افضل ہے محمد صلعم سے (فاروق قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** بتائیے یہ سوال آپ پر وارد نہیں ہوتا اس سوال میں کونسا جملہ ہے جو اسے غیر احمدی علماء سے مخصوص ٹھیراتا ہے۔

**سوال نمبر ۲** مسیح کی والدہ یا یوں مریم کی فضیلت علی نساء العلمین قرآن نے بیان کی ہے اور اس کو صدیقہ کا لقب جو انبیاء کو قرآن شریف نے دیا ہے عطا کیا ہے۔ دیکھو آل عمران ع ۵ و مائدہ ع ۱۰ برخلاف اس کے محمد صلعم کی والدہ کا نام تک قرآن شریف نے نہیں لیا۔ فضیلت علی نساء العلمین ولقب صدیقہ تو درکنار۔ بعض مسلمان تو ان کے ایماندار ہونے کے بھی قائل نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے بھی ابن مریم افضل ہے ابن آمنہ سے۔ (حوالہ مذکور)

**اہلحدیث** اس کا جواب بھی خود کیوں نہیں دیتے اس میں غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے۔

**سوال نمبر ۳** بوقت پیدائش مسیح خارق عادت امور واقع ہوئے۔ مثلاً نخل ثمردار۔ اجرائے چشمہ نزول ملائکہ برائے تسکین وغیرہ (دیکھو سورہ مریم ع ۲) بمقابل اس کے محمد صلعم کی پیدائش کے وقت کوئی خارق عادت امر ظاہر نہیں ہوا۔ اور یہ جو مولود خوان پڑھا کرتے ہیں۔ قابل تسلیم نہیں کیونکہ وہ بربنا روایات موضوعہ ضعیفہ بیان کرتے ہیں جو بروئے قواعد محدثین روایتاً و درایتاً قابل پذیرائی نہیں۔ لہذا اس سے بھی مولود (ابن مریم) کی فضیلت مولود (ابن آمنہ) پر ثابت ہے۔"

**اہلحدیث** غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے کہ خاص ان سے یہ سوال کیا گیا ہے۔

**سوال نمبر ۴** مسیح کا تکلم فی المہد۔ ایتاء کتاب و نبوت بزبان شیر خوارگی دلیل ہے اسکی افضلیت بر جمیع انبیاء پر (دیکھو سورہ مریم ع ۲) برخلاف اس کے آنحضرت کو نبوت و کتاب سے ایسے زمانے میں ملنے کا دعویٰ ہے۔ جو بلوغ نہیں بلکہ پیرانہ سالی تک قریب پہنچ چکا تھا۔ جبکہ انسان خوب تجربہ کار ہو چکا ہے۔ اور ایتاء کتاب و نبوت اور تکلم فی المہد عالم طفلی تو مسیح کے لئے ہی خاص ہے۔ اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔"

**اہلحدیث** اس سوال کو بھی غیر احمدی علماء سے کیا خصوصیت ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ پر سوال ہے۔ جن کو آپ بھی مانتے ہیں۔

**سوال نمبر ۵** مسیح کا تکلم فی الکہولت یعنی آسمان سے نازل ہو کر بعمر کہولت کلام کرنا اور بالنبوت نازل ہونا۔ کیونکہ کہولت کا ایکساں تکلم بیان ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ کہولت میں بھی تکلم فی النبوت ہو گا۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلعم کے لئے نہ تکلم فی المہد کا ذکر ہے نہ تکلم فی الکہولت کی بشارت۔ اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔" (فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** یہ اعتراض بھی قرآنی الفاظ پر ہے۔ پھر کیوں خاص غیر احمدی علماء کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ پہلے غیر احمدی علمائے اسلام کے ساتھ ان سوالوں کی وجہ تخصیص بتائیے یا اعتراف کیجئے کہ ہم نے غیر احمدی علماء سے اس لئے پوچھا ہے کہ ہمیں جواب نہیں آتا۔ جو صورت بھی ہو اس کو صاف الفاظ میں بیان کیجئے تاکہ ہم اس کے مطابق جواب دیں ورنہ ہم سمجھیں گے کہ جس طرح قادیانی مسیح موعود علم منطق نہیں جانتے تھے اسی لئے وہ منطقی مسائل حکیم نورالدین سے پوچھا کرتے تھے (ملاحظہ ہو خطوط امام) اسی طرح قادیانی اخبارات بھی علمائے اسلام سے جواب سیکھنا چاہتے ہیں۔ دکھ رہے ہیں۔

(نوٹ) یہ جوابات بتاتے ہیں ہمیں ... لیکن ہم مبلغ کی حیثیت کو ... کرنا چاہتے ہیں اور بس۔

---

فتح ربانی۔ مناظرہ حیات مسیح ... [illegible]

(مجلس قادیان۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ... (۷۷۶) ...)

## بریلوی مشن

# فتحگڈھ چوڑیاں میں بریلوی فتنہ

## مسلمانوں میں تفریق کی آتش

(مرقومہ ایم عبداللہ صاحب فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور)

الفقیہ ۱۴۔ جولائی میں ایک مضمون جلسۂ احناف فتحگڈھ کے متعلق شائع ہوا ہے۔ ہمیں اس پر کچھ لکھنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی اگر اس میں مضمون نویس صاحب غلط بیانی سے مبرا رہتے ہوئے صحیح واقعات درج کرتے مگر چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اس لئے ہمیں بادل ناخواستہ لب کشا ہونا پڑا۔ اس مضمون کے ظاہری راقم صوفی محمد الدین صاحب رداسوی ہیں۔ آپ اپنے عنوان میں لکھتے ہیں کہ:۔

"جس قصبہ میں آج تک شان مصطفےٰ (علیہ السلام) کا بیان نہ ہوا تھا اس ظلمت کدہ میں اسم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ضیا پاشیاں"

افسوس کہ جو قصبہ شروع سے علم کا گھر رہا ہو ہاں جس قصبہ کو جناب مولانا صوفی محمد علی شاہ صاحب اور جناب مولانا محمد عثمان شاہ صاحب کے مسکن ہونے کا شرف حاصل ہو اسے بیک جنبش قلم ظلمت کدہ قرار دیدیا جائے اور یہ کہا جائے کہ اس قصبہ میں آج تک شان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بیان نہ ہوا تھا کاش کہ احناف فتحگڈھ آنکھیں کھولیں اور اپنے اسلاف کی اس قدر توہین نہ کروائیں آہ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

صوفی صاحب لکھتے ہیں:۔

"غیر مقلدین نے بھی اکثریت کے بل بوتے پر وہاں کبھی کسی حنفی عالم کو موقعہ ہی نہیں دیا کہ وہاں رحمت شان مصطفےٰ علیہ السلام کا ذکر کرسکے آج تک فتحگڈھ کی تبلیغ میں وہاں کبھی کوئی اہلسنت والجماعت دیوبندی علماء کا بھی جلسہ نہیں ہوا تھا۔ وہاں وہابیہ کے متواتر جلسے ہوتے رہے اور وہ بھی اس دستور سے کہ ماحول فتحگڈھ کے سادہ لوح احناف سے ہی چندے بٹور بٹور کر اپنے جلسے کرتے رہے۔"

افسوس کہ صوفی صاحب رداس رہنے کے باوجود فتحگڈھ کے واقعات سے بالکل بے خبر ہیں۔ صوفی صاحب کیا ہرج تھا اگر آپ اس چیز کے متعلق اپنی فتحگڈھی جماعت سے ہی دریافت فرما لیتے۔ اگر یہاں کبھی کوئی اہلسنت کا جلسہ نہیں ہوا تو آپ یہاں سوائے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اہل حدیثوں کا بھی کوئی جلسہ ثابت نہیں کرسکتے۔ ہاں دیکھنا کہیں جلدی میں انجمن اسلامیہ کا جلسہ نہ پیش کر دینا کیونکہ وہاں مولانا عبد الحنان لاہوری اور مولانا عبد العزیز خطیب چھاؤنی لاہور اور حافظ اسلام الدین گورداسپوری جیسے احناف علمائے کرام بھی تشریف لاتے ہیں۔ ہاں اگر آپ یہاں کی جماعت سے مشورہ کرتے تو یقیناً وہ تمہیں بتلاتے کہ یہاں ایک دفعہ انجمن تبلیغ الاسلام چونڈہ کا بھی جلسہ ہوا تھا۔ جس میں مولانا ظفر علی خان اور مولانا عبد العزیز صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تھے۔ کیا یہ سب حضرات حنفی نہیں ہیں اور اگر آپ کے نزدیک حنفیت کے ٹھیکیدار مولوی یوسف سیالکوٹی مولوی عبد الغفور اور مولوی محمد مسعود صاحب وغیرہ (اہل قبور) ہیں اور آپ کہیں کہ انہیں کیوں نہیں بلایا جاتا تو میرے خیال میں اس کا آسان جواب یہ ہوگا کہ بانیان جلسہ اپنے سب مسلمانوں کے مشترکہ جلسہ کو فتنہ و فساد کا شکار بنانا نہیں چاہتے۔

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں کہ جب پیر جماعت علی شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کی گئی تھی کہ ہم اس قصبہ میں اپنی آواز کیسے بلند کرسکیں گے وہابیوں نے دو روز تک اس قصبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھا رہوں گا، تم توکل بخدا کام شروع کردو۔"

محترم صوفی صاحب! ایسی باتیں حجرہ ارادت میں کہنے کی ہوتی ہیں نہ کہ میدان صحافت میں۔ ایسے پڑھ کر ہر شخص ہنس دیگا اور نہایت ادب سے آپ کی خدمت میں عرض کریگا کہ صوفی صاحب! بتائیے تو سہی جس وقت ہمارے علماء آپ کے خلاف توقع بلائے ناگہانی کی طرح آپ کے جلسہ میں پہنچ گئے تو اس وقت پیر صاحب نے آپ کو قوت کیوں نہ پہنچائی۔ کیا روحانی طاقت کٹ گئی تھی۔ آپ کو مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرنا پڑا بہرحال ایسی باتیں حلقہ ارادت میں ہی خوب معلوم ہوتی ہیں آپ تعصب سے مجبور ہوکر لکھتے ہیں کہ وہابیوں نے سب آدمیوں کو ہمارا آٹا وغیرہ گوندھنے اور دوسرے کاموں سے منع کردیا۔ نیز ہمیں جلسہ کے لئے جگہ نہ دی اور ہمیں ایک مہربان ہندو کی حویلی میں جلسہ کرنا پڑا۔

اس کے متعلق ہم صرف اپنے فتحگڈھی بھائیوں سے اتنی گذارش کرتے ہیں کہ وہ خدا کو حاضر سمجھ کر بتلائیں کہ یہ سب باتیں صحیح ہیں۔ اس کے بعد آپ نے جلسہ کی کاروائی اور علمائے کرام کی تقاریر کا ذکر کیا ہے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ تقاریر کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ؎

وہی آلو کی ترکاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

ہاں اتنی بات ضرور تعجب خیز ہے کہ اور علمائے کرام کی تقاریر کو تو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔ لیکن مولوی محمد داؤد صاحب پسروری تم امرتسری جن کی تقریر کو پبلک نے بے حد پسند فرمایا ان کا ذکر بالکل معمولی ہے۔ شائد اس کی وجہ یہ ہوگی کہ علمائے جلسہ نے انہیں دیوبندی قرار دیدیا ہوگا۔

آگے چلکر آپ رقمطراز ہیں کہ ہم نے ان کے رقعوں کے جواب میں لکھا کہ ہم سے ابھی آکر شرائط طے کرلو

---

۱؎ مسجد شہید گنج کی طرح بڑی توجہ سے

۲؎ وہی جناب وہابی تو ایسے لوگ ہیں کہ مولوی ظفر علی صاحب نے بھی ایک جگہ شکایت کی تھی کہ وہابیوں نے جا بجا لکھ لوٹ لیا

ahmadimuslim.de

تاکہ یہیں ہم سے مناظرہ ہو جائے مگر افسوس کہ تین بجے تک کوئی نہ آیا۔ تین بجے کے بعد آئے۔"

صوفی صاحب! آؤ ہم اور آپ دونوں مل کر کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کاش کہ آپ اپنے علماء (مولوی عبد الغفور، مولوی محمد یوسف اور مولوی محمد مسعود صاحب) سے ہی پوچھ لیتے کہ رات دس اور گیارہ بجے کے درمیان ان کی جائے قیام پر ہم پہنچے تھے یا نہیں۔ پھر آپ ڈینگ مارتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مولوی محمد مسعود نے کہا کہ دعا کرو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب آجادیں تاکہ ان کی کوئی حسرت باقی نہ رہے۔" افسوس کہ وہی جو مولانا موصوف کے شاگردوں کے سامنے بھیگی بلی بن گئے اور در پولیس پر جبہ سائی کرنی پڑی۔ وہ مولانا صاحب کے آنے کے لئے دعا کراتے ہیں۔ سچ ہے ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

**تصرف قدرت** شرائط میں طے ہوا تھا کہ دلائل قرآن اور احادیث صحیحہ سے ہونگے ہماری طرف سے اقوال ائمہ بھی پیش کئے گئے مگر وہ نہ مانے۔ مگر اب اخبار میں اپنی تکذیب پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "دلائل قرآن، احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ (سے ہونگے) میرا کھلا اعلان ہے کہ پرچہ شرائط میں اقوال ائمہ کا لفظ کہیں نہیں جسے شک ہو وہ ہمارے پاس آکر پرچہ شرائط دیکھ سکتا ہے۔

**جلسہ کا اثر** آپ لکھتے ہیں کہ ہماری تقاریر شہر میں بے حد مقبول ہوئیں۔ کئی لوگوں نے وہابیت سے بیزاری ظاہر کی۔ مثل مشہور ہے کہ ایک جھوٹ کے لئے پچاس جھوٹ بنانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر نے وہابیت سے بیزاری ظاہر کی۔ جس ڈاکٹر کی طرف اشارہ ہے اسے ہم جانتے ہیں اور سارا شہر جانتا ہے وہ پکے بریلوی ہیں۔ یقین نہ ہو تو اپنی خود جماعت سے تصدیق کروا لو۔ مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں کہ جب ہمارے ملنیر جماعتیں چلی گئیں تو صبح وہابی پھر مناظرہ کے لئے آ گئے۔ ہم نے انہیں کہا کہ اب تمام ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر ہر فریق اپنی جماعت کا ذمہ دار ہو تو کسی نزدیکی گاؤں میں چلے چلیں مگر یہ معقول باتیں آپ نے نہ مانیں۔"

ہمارا خیال ہے کہ مضمون ہذا صوفی محمد الدین صاحب کا لکھا ہوا نہیں۔ کیونکہ ان کی قلم سے ایسا سفید جھوٹ نکلنے کی ہمیں امید نہیں۔ ہم نے یہ دونوں شرطیں منظور کر لی تھیں۔ اور ہم نے یہ بھی کہا کہ ہم آپ کی ذمہ داری کے متعلق آپ کو تحریر لکھ دیتے ہیں مگر آپ کے علمائے کرام نے کہا کہ جب تک پولیس کا دخل نہیں ہوگا۔ ہم مناظرہ نہیں کرینگے۔ اس سے آپ کی نیت صاف ظاہر ہے۔ اور جب ہم نے دوسری شرط منظور کی تو کہنے لگے کہ آپ یہاں کی جماعت سے فیصلہ کر کے کوئی دن مقرر کر لیں ہم آجاویں گے۔ غرضیکہ ہم نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مناظرہ ہو جائے مگر علمائے احناف بریلویہ تو تبلیغ منظور کر کے پچھتا رہے تھے اور ہماری اتمام حجت کے بعد انہیں وہی راہ اختیار کرنا پڑا جس کے وہ عادی ہیں

صوفی صاحب نے جلسے کا اثر بہت نمک مرچ لگا کر بیان کیا ہے کہ لوگوں نے تقاریر کو پسند کیا یا کسی نے کہا کہ ہم نے تو وعظ ہی آج سنا ہے، اور کسی نے کہا کہ ہم اپنی مسجدوں پر یا رسول اللہ لکھوائینگے اور وہابی اماموں کو ہٹا کر حنفی امام بنائینگے۔

محترمی صوفی صاحب آپ کو کیا کہ کوئی راہ ہدایت پر آئے یا نہ آئے آپ اپنے مشن سے کام رکھیں، کوئی لڑے یا کوئی مرے آپ کو کیا مطلب۔ امت میں اتفاق رہے یا نہ رہے مگر آپ کی چاندی رہے۔ آپ کو کسی سے کیا غرض آہ! ؎

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیان رہے

آج ضروریات زمانہ مسلمانوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر مسلمانوں کو اتفاق کے لئے دعوت دے رہی ہیں۔ غیر مذاہب کی ٹھوکریں مسلمانوں کو اتفاق کیلئے مجبور کر رہی ہیں۔ خود مسلمانوں کی حالت امر بات کی متقاضی ہے کہ مسلمان اختلافات کو ترک کر کے یک جان ہو جائیں مگر یہ بیچارے اس ملاح کی طرح جس کی کشتی گرداب میں پھنسی ہوئی ہو [illegible] آرام کی نیند لیٹا ہوا ہو آنکھیں بند کئے ہوئے [illegible] میں پڑے ہوئے ہیں اور آنکھیں کھولنے کی کوشش نہیں کرتے۔ آہ ؎

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

---

# سجدہ اور مدد

(نوشتہ مولوی محمد علی صاحب کالرہ ضلع گجرات)

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو اس لئے مبعوث کیا تھا کہ ہمیں راہ ہدایت بتلا دیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام کی بعثت کے پہلے عرب لوگوں کی کیا حالت تھی۔ خانہ کعبہ میں انہوں نے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے ہر روز ایک بت کی پرستش کرتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے۔ کسی نے ستارہ کو خدا مانا ہوا تھا، کسی نے سورج کو، کسی نے چاند کو۔ اس قدر ان لوگوں میں جہالت تھی کہ جس کی حد بیان ہی نہیں ہو سکتی۔ حضور علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے ان لوگوں کو توحید کا سبق دیا مگر ان لوگوں نے اس وقت حضور علیہ السلام کی ایک نہ مانی۔ کبھی تو انہوں نے یہ کہا کہ یہ مجنوں ہے، کبھی کہا شاعر ہے تو خداوند کریم نے قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کی بریت ثابت کی۔ اور ان لوگوں کو کہا کہ تم جہالت پر ہو۔ اگر نجات اخروی چاہتے ہو تو حضور علیہ السلام کا دین اختیار کرو۔ وہ لوگ بتوں کو سجدے کرتے تھے اور ان سے مدد مانگتے تھے اور ان کو اپنا نافع اور ضار سمجھتے تھے۔ یہ ان کی حد درجے کی جہالت تھی۔ مسلمان اگر ایسے ہی مشرکین مکہ کی طرح کریں۔ مثلاً قبروں پر جا کر سجدے کریں اور غیر خدا کے آگے ہاتھ پھیلا کر مدد مانگیں تو بہت افسوس ہے کہ [illegible] نبی علیہ السلام نے منع کیا تھا [illegible] وہی کرنا شروع کر دیا [illegible] اور حقیقی مددگار سمجھا یا جو خدا کی [illegible]

ahmadimuslim.de

رزق دینا، بیمار کرنا، یا کسی اور کی دیگ وغیرہ کی منتیں کو کسی اور میں سمجھنا شرک ہے۔ اور شرک کے لئے خدا نے فرمایا ہے۔ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(ترجمہ) جو خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔

یعنی وہ مشرک جنت میں قطعاً نہیں جا سکتا۔

(حدیث) لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم وصلحاءھم مساجد۔ یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ پر خدا لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا دیا۔ اور سجدے کرنے شروع کر دیئے

حدیث ۲ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا اگر جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے کیونکہ شوہر عورت کے لئے ایک بہت ہستی ہے۔

(حدیث ۳) حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے لا تتخذوا قبری صنما۔ (ترجمہ) یعنی میری قبر کو بت نہ بنا دینا۔ پیغمبر علیہ السلام نے جب یہ فرما دیا کہ میری قبر کو سجدہ نہ کرنا اور پہلے بھی اپنی زندگی میں کسی صحابی یا دوسرے آدمی سے سجدہ نہ کروایا تو کون اچھا پیر یا ولی ہے کہ جس کا درجہ حضور علیہ السلام سے بڑھ کر ہو اور اس کو سجدے کئے جاویں

نبی علیہ السلام تو خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے سے منع فرمائیں اور آج کل کے بعض پیر مریدوں سے سجدہ کروا کر خوش ہوں۔ اور سجدہ کرنے والوں کو منع نہ کریں۔ اس لئے کہ لوگ کہیں گے پیر صاحب وہابی بن گئے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

سورہ فاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہم پڑھتے ہیں۔ یہ کلمہ حصر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی ہم کسی غیر کی نہ عبادت کرتے ہیں اور نہ مدد مانگتے ہیں۔ ویسے تو یہ اقرار کیا۔ لیکن اسکے بعد پیروں کو حقیقی معبود سمجھا اور قبروں پر جا کر سجدے بھی شروع کر دیئے اور ان سے مدد بھی مانگیں تو

بتلاؤ کیا یہ مسلمانی ہے۔ یا جو لوگ ایسا کرتے ہیں اُن کا عمل قرآن کے مطابق ہے؟

واقعہ حضور علیہ السلام کے پاس ایک دفعہ چند آدمی آ گئے اور انہوں نے کہا کہ کیا ہمارا خدا قریب ہے کہ ہم اس کو دل میں یاد کر لیں یا دُور ہے کہ بلند آواز کہہ کر پکاریں۔ پس اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ

(ترجمہ) جب میرا بندہ یہ پوچھے کہ خدا کہاں تو جواب دیدو کہ خدا قریب ہے۔ جب کوئی بندہ خدا سے کچھ مانگے تو وہ دیتا ہے۔ بشرطیکہ خدا کا مطیع ہو اور مؤمن ہو۔

(حدیث ۴) جب نبی علیہ السلام فوت ہوئے تو عمر فاروق نے کہا کہ جو یہ کہے کہ حضور فوت ہو گئے ہیں تو میں اسکو قتل کر دونگا؛ اسی وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے اور آپ نے فرمایا کہ جو حضور علیہ السلام کی عبادت کرتا تھا وہ تو تمہارے سامنے دیکھو فوت ہو گئے ہیں اور جو خدا کی عبادت کرتا تھا خدا زندہ ہے اسی کی عبادت کرو۔

تو اے میرے دوستو! زندہ خدا قریب خدا کو چھوڑ کر کسی اور سے مدد نہ مانگو اور نہ ہی کسی اور کو سجدہ کرو۔ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھو وہ ہی آپ کی تمام مشکلیں حل کریگا۔

وما علینا الا البلاغ

# جلسہ فتح گڈھ

## لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

اہل حدیث کانفرنس بمقام فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں امرتسری روپڑی نزاع کے متعلق گول میز کانفرنس ہوئی۔ ممبروں کی تجویز اور فریقین (ابو الوفاء مصنف تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن اور حافظ عبداللہ روپڑی) کی منظوری سے مصالحت کا مسودہ طے ہوا (جس کا ذکر رسالہ "روئداد گول میز کانفرنس" میں مفصل مرقوم ہے) بعد منظوری حافظ عبداللہ نے اس سے انکار کر دیا اور اب تک بدستور مخالفت شائع کر رہے ہیں۔ میں اپنے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کرتا ہوں وہ غور سے سنیں اور دُور تک پہنچائیں۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے خواہش کی گئی کہ آپ صحیح بخاری کی شرح لکھیں انہوں نے فتح الباری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:۔

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

یعنی فتح الباری کے بعد کسی شرح کی ضرورت نہیں

اسی طرح میں بھی کہتا ہوں کہ میری عربی تفسیر کا معاملہ شہر آرہ میں طے ہوا۔ مدراس میں صاف ہوا۔ مکہ شریف میں فیصلہ ہوا۔ آخر فتح گڈھ کے جلسہ کانفرنس اہل حدیث کی گول میز کانفرنس میں ختم ہوا اور وہیں اس نزاع کو دفن بھی کر دیا گیا۔

اس لئے امام شوکانی کی طرح میرا قول بھی یہی ہے کہ

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

یعنی گول میز کانفرنس فتحگڈھ کے بعد تفسیر مذکور کے متعلق میں کسی اعتراض کا جواب نہیں دونگا۔ چاہے جتنا بھی کوئی مخالفانہ لکھے۔ میرا جواب یہی ہوگا۔

لا ھجرۃ بعد الفتح ۔ ؎

قیامت پر بھی رہنے دو گے کوئی فیصلہ باقی؟

ابو الوفاء

# مشرک سے خطاب

(از مولوی عبد الرحیم صاحب بیخود سوجانیاں ضلع گورداسپور)

تو نہ اپنے فعل پر مشرک کبھی نادم ہوا
سخت ہے ناراض تیرے شرک سے واحد الٰہ
شرک تو نے جب کیا جنت ہوئی تجھ پر حرام
میں نہیں کہتا مگر حق کلام ہی ہے فیصلہ
سکتے ہوں اعمال احسن ضبط سب ہو جائیں گے
شرک کا ادنیٰ سا جز اعمال میں گر مل گیا
اس کی ہر مخلوق صرف اللہ کی تسبیح پڑھے
حیف تو انسان ہو کر شرک ہی کرتا رہا
شرک سے نفرت ہے ہر حساس اور ذی روح کو
یک بیک پڑھ کر کلمۂ توحید تو مشرک رہا
تو مزاروں اور قبروں پر جھکا کرتا ہے روز
اور پھر کہتا ہے مجھ کو پاس ہے توحید کا
مردہ ولیوں اور شہیدوں سے مرادیں مانگنا
سچ بتا قرآن کے کس پارے میں یہ ہے لکھا؟
روح ان کی عالم بالا میں ہے اب جا چکی
رہ گیا بس جسم۔ وہ بے جان مٹی میں چھپا
ہیں شہیدانِ خدا زندہ مگر اے بے سمجھ
تو سمجھ سکتا ہے ان کی زندگی اور موت کیا؟
وہ اگر زندہ ہیں ہم کو کیوں نظر آتے نہیں
ان کی بیواؤں سے شرعاً کیوں نکاح جائز ہوا؟
نیز تو ان کی وراثت بانٹ لیتا ہے مگر
زندہ ان کو کس طرح تو کہتا رہتا ہے سدا؟
زندگی میں شک نہیں ان کی مگر یہ یاد رکھ
وہ جو زندہ ہیں تو زندہ ہیں بنزدیک خدا
وہ مصیبت میں ترے کچھ کام آ سکتے نہیں
ایک وہ کیا۔ کام آ سکتا نہیں جز کبریا
تو خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا مقصود ہے
غیر سے مت مانگ ادعونی ہے فرمان خدا
نعبد اقرار منہ سے اور عمل اس کے خلاف
استعانت غیر سے اور نستعین پڑھنا سدا
لا الٰہ کا ورد لب پر دل میں ہیں معبود لاکھ
خوب مانی تم نے توحید خدائے کبریا
کوئی اپنے پیر کے حق میں ہے یوں گویا ہوا
تو ہے حل المشکلات اور دافع رنج و بلا
کوئی اس کو مانتا ہے واقفِ اسرار غیب
"دل کے بھیدوں سے وہ واقف راز سینہ اس پہ وا"
پیر بھی معبود کہلانے سے شرماتے نہیں
ان کو خود بھی شوق ہے کہلانے کا حاجت روا
مومنوں کے واسطے جنت بشارت حق نے دی
منتظر تیرا جہنم ہے مگر صبح و مسا
مومنین حق کی زیارت سے مشرف ہوں گے پر
تیری قسمت میں کہاں ہوگا خدا کا دیکھنا
اے مسلماں کلمۂ توحید کے معنی سمجھ
ہو نفی سب کی مگر اقرار ہو اللہ کا
چھوڑ کر بدعت ضلالت حامیٔ سنت تو بن
چھوڑ کر تقلید غیری جو محمد پہ فدا
ایک کی کر کے غلامی سب سے ہو جا بے نیاز
ایک کے آگے جھکا سر کو یہی ہے مدعا
ایک کی کر تو اطاعت اس پہ رہ ثابت قدم
ایک کا ہو کر مطیع تو سب کا بن جا پیشوا
آ کھڑا ہو سنت و توحید کی تبلیغ کر
قوم کو بیدار کر قرآن کا لے کر عصا

## نصاب تعلیم کے متعلق ایک اہم اور
# قابل التفات تجویز

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

ہمدردان اسلام اور اعیان قوم کے خیالات کا اندازہ کرنے سے یہ پتہ بخوبی چلتا ہے کہ آج نصاب تعلیم کے ترمیم و تجدید کا خیال عالمگیر بن چکا ہے۔ پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ رئیس القوم حاجی عبد الغفار صاحب مرحوم دہلوی کے انتقال پر ملال پر میں نے حاجی مولوی محمد صالح صاحب خلف الرشید مرحوم کے پاس تعزیت نامہ بھیجا جس پر آپ نے جواب میں رسمی باتوں کے بعد لکھا "مہربانی کرکے نصاب تعلیم کو موجودہ طریقہ تعلیم ہمیشہ رکھئے کوئی ایسا نصاب تعلیم سوچکر رکھئے جس میں بچہ ڈھائی تین سال تک اچھی قابلیت کے ساتھ فارغ ہو کر دوسرے کام میں لگ سکے وغیرہ"

میں نے اس قدر قلیل مدت اور اچھی لیاقت دونوں متضادات سمجھ کر ان کی خدمت میں ایسے نصاب تعلیم کے لئے لکھا کہ آپ ہی سہ سالہ پروگرام مرتب فرماکر بھیجدیں۔ خیر۔ "اہلحدیث" اخبار میں بکثرت تائید و تردیدی مضامین دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن آج ایک تجویز ایسی درج کی جاتی ہے۔ جس میں زبان اردو کے تحفظ اور قلت وقت دونوں کا لحاظ ہو گیا ہے وہو ہذا

میری رائے میں عربی طلباء کے لئے فارسی کی تعلیم قطعی بند کر دی جائے۔ عربی طالب علم کا جو وقت قواعد صرف اور ابتدائی فارسی سے لے کر گلستان بوستان یوسف زلیخا، انشائے خلیفہ وغیرہ میں لگتا ہے وہ رائگاں جاتا ہے۔ پس اس وقت کو ان چیزوں میں نہ صرف کرنے سے دو تین سال کا وقت نکل آتا ہے۔ اب رہ گیا میزان صرف میر علم الصیغہ۔ فصول اکبری۔ نحو میر وغیرہ جو فارسی کی زبان میں ہیں ان کے لئے ماہر اساتذہ کی خدمت میں درخواست کرکے یہ سب کتابیں خالص اردو زبان

پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا۔ تحریک مسجد شہید گنج کے دنوں پیر صاحب موصوف کی قیادت پر ملک کے جرائد کی رائیں۔ قابل دید ہے۔ شرح کے ٹکٹ بھیجکر دفتر اہلحدیث امرتسر سے منگوالیں۔

عربی ... [illegible] ... بحری ... خط و کتابت ... [illegible]

میں منتقل کرادی جاویں۔ آج اُردو کے تحفظ کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ جس طرح سے یا صول "ایک پنتھ دو کاج" زبان اُردو کی بھی ایک معقول خدمت ہو جاوے گی۔ مولانا محمد قریشی مدظلہ نے صرف کی ایک کتاب کا ترجمہ اُردو میں کر دیا ہے جو ابواب الصرف کے طرز پر ہے۔ نحو میر کا اُردو ترجمہ "الفوز الکبیر" کے نام سے مولانا احمد علی حنفی مئوی کا نہایت عمدہ ترجمہ کیا ہوا موجود ہے۔ علم الصیغہ یا اور جو کوئی کتاب ضروری ہو اس کا ترجمہ اُردو میں مولانا محمد صاحب جونا گڈھی وغیرہ کے ذریعہ کرا لئے۔ انہی سب اُردو میں مترجم کتابوں کو یک دم نصاب تعلیم میں داخل کر دیں۔ انشاء اللہ اس طرح سے کام وہی ہوگا اور وقت تین ساڑھے تین سال کا یقیناً بچ جاوے گا۔

ہاں اگر کوئی فارسی پڑھنا چاہے تو اعزازی طور پر ایسا ہی پڑھ لے جیسا کہ فاضل وقت میں کچھ انگریزی وغیرہ آسان حاصل کر لیتا ہے۔

**دوسری اہم رائے** میری ناقص رائے میں طلب الکل فوت الکل کے اصول کے مطابق آج کل کھچڑی والے نصاب تعلیم سے بچوں کو کسی فن میں باقاعدہ لیاقت حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ یک فنی طلبہ پیدا کئے جاویں۔ ایک ماہر استاد کے ذریعہ چند طلباء صرف معقولی طیار کرائے جائیں کہ اس کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح چند طلباء صرف علم ادب کے ماہر ہوں کہ اس کی اشد ترین ضرورت ہے۔ اس طرح کچھ طلباء صرف علم حدیث و رجال کے ماہر ہوں اسی طرح کچھ فن تفسیر میں ماہر ہوں۔ اسی طرح کچھ طلباء علم تاریخ کے ماہر ہوں۔ باقی ابتدائی علوم صرف، نحو، عروض، معانی سب کے لئے یکساں ضروری قرار دیا جاوے۔ پس اس جداگانہ فن وار طریقہ پر تعلیم ہونے سے خلط الرجال میں انشاء اللہ بہت کچھ کمی ہو جاوے گی اور طلباء بہترین لیاقت کے حامل ہو... ضرورت ہے کہ ... قوم ... ضرورت ... کر کے ... وہ لوگ ... نصاب ... تعلیم کے ... بھی ... اللہ۔

# قضاء الصوم عن المیت

(از مولانا محمد سلیمان صاحب مئوی)

ناظرین! مجھے اس وقت ایک مسئلہ کی تحقیق پیش نظر ہے جس میں ہمارے سلف اور علمائے کرام مختلف ہیں۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہوا اور مشقت مرض کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہیں رکھا اور فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر کے حکم سے افطار کرتا رہا بعد رمضان کے بھی سلسلہ مرض بڑھتا رہا۔ حتی کہ مرگیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ مریض کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے اولیا پر اس کی قضا یا فدیہ ضروری ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب ایک اہلحدیث مولوی نے یہ لکھا کہ مریض کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے بدلے میں اس کے اولیاء پر قضا یا فدیہ کچھ نہیں ہے۔ اور اسکی دلیل میں آیت مذکورہ پیش کی اور ہدایہ کی اس عبارت سے استدلال کیا۔ و اذا مات المریض والمسافر وھما علی حالھما لم یلزمھما القضا لانھما لم یدرکا عدۃ من ایام اخر۔ اور سلف کے کچھ اقوال نقل کر کے یہ ثابت کیا کہ مریض کو دوسرے ایام نہیں ملے اس وجہ سے اس پر واجب نہیں اور جب اس پر واجب نہیں تو اس کے اولیاء پر کیونکر واجب ہو سکتا ہے۔ پس اولیاء پر نہ قضا واجب ہے اور نہ فدیہ

اس کے بعد یہی سوال وجواب میرے پاس آیا میں نے اپنی تحقیق کی بنا پر یہ لکھا کہ حدیث من مات و علیہ صیام صام عنہ ولیہ سے قضا ضروری ہے اور ایک دوسری حدیث بھی جو ابن عباس رض سے مروی ہے اس پر شاہد ہے۔ اور حضرت ابن عمر رض کی ایک موقوف روایت میں فدیہ دینا بھی آتا ہے۔ لہذا میت کے اولیاء پر قضا یا فدیہ ضروری ہے۔ اور فعدۃ من ایام اخر کا محل میت نہیں ہے بلکہ آیت مذکورہ میں مریض اور مسافر کے روزوں کی قضا کی رخصت کی تفصیل ہے میت کی طرف سے قضا کا حکم احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

اس کے بعد پھر مفتی اہل حدیث نے اپنے فتویٰ کی تائید کرانے کی غرض سے ایک حنفی مولوی کے پاس بھیجا۔ حنفی مولوی نے مفتی اول کے فتویٰ کی تصحیح کی اور میرے فتویٰ کو عدم تدبر فی القرآن اور سخت غفلت اور ناواقفیت پر مبنی ٹھیرا دیا۔ جس کا تذکرہ کچھ آئندہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اہل علم حضرات سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی دو صورتیں ہیں۔ اول عدم تمکن یعنی مریض کو بعد رمضان کے مرض کی حالت سے صحت نہیں ہوئی کہ وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر سکے بلکہ اُسی مرض کی حالت ہی میں انتقال کر گیا۔ دوسرے تمکن یعنی مریض کو بعد رمضان کے اتنا صحت کا زمانہ مل گیا کہ وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بخوبی کر سکے لیکن اس نے کسی سستی اور کاہلی سے قضا نہیں کی اور پھر بیمار ہوا اور مرگیا۔

پس پہلی صورت میں حنفیہ اور مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مسلک ہے کہ اولیاء میت پر قضا یا فدیہ کچھ نہیں ہے اور دوسری صورت میں اولیاء میت پر قضا یا فدیہ ضروری ہے لیکن شرعی نقطہ نگاہ سے دوسری صورت میں اولیاء پر قضا یا فدیہ کا ضروری ثابت کرنا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ میت کو اتنا صحت کا زمانہ مل چکا ہے جس میں وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر لیتا مگر اس نے نہیں کیا لہذا اس کے اولیاء اس سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں اس لئے کہ یہاں پر کوئی عذر شرعی مانع نہیں تھا۔ بخلاف پہلی صورت کے کہ میت اپنے مرض کی وجہ کر معذور تھا اور عذر شرعی کا دوام برابر باقی رہا۔ اس لئے اسکے اولیاء پر قضا یا فدیہ ضروری ہے۔

اور میرے اس خیال کی تائید حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام سے ہوتی ہے۔ فاما المفطر...

غیر عذر امثلاً فلا ینفعه اداء غیره عنه بعد فرائض الله تعالیٰ التی فرط فیها و کان هو المامور بها ابتلاءً و امتحاناً دون الولی فلا ینفع توبة احد من احد ولا اسلامه عنه ولا اداء الصلوٰة عنه ولا غیرها من فرائض الله تعالیٰ التی فرط فیها حتی مات. والله اعلم (اعلام الموقعین ص۳۱۸ ج ۲)

یعنی وہ شخص جو بغیر کسی عذر کے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کوتاہی کرنے والا ہے تو اس کی طرف سے اس کے غیر کا ادا کرنا نفع نہیں دیگا کیونکہ اس کا ولی اس حکم کے ساتھ مامور نہیں تھا بلکہ وہ خود امتحاناً اُن فرائض کا مامور تھا پس نفع نہیں دے سکتا کسی کا توبہ کرنا کسی کی طرف سے اور نہ کسی کا اسلام لانا کسی کی طرف سے اور نہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی کی نماز وغیرہ کا ادا کرنا کسی کی طرف سے وہ فرائض جس میں اس نے کوتاہی کی ہے یہاں تک کہ وہ مرگیا:

اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا جس میں اس نے باوجود قدرت علی الصیام کے کوتاہی کی ہے اس کے اولیاء پر اس کی قضا ضروری نہیں۔ البتہ میت کی قضا اس کے اولیاء پر اس وقت ضروری معلوم ہوتی ہے جبکہ اس کے مرض کا اتصال دواماً باقی رہا ہو۔ اور اس کو صحت کا زمانہ ہی نہیں ملا۔ پس قیاس صحیح کا اقتضاء تو یہ ہے کہ میت کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں جس میں اس نے باوجود قدرت علی الصیام کے کوتاہی کی ہے اس کے اولیاء پر اس کی قضا ضروری نہیں لیکن چونکہ احادیث صحیحہ کا محل عام ہے اس وجہ سے قیاس کے خلاف تمکن کی صورت میں بھی قضا ضروری ہے اور قضا پر چند احادیث صحیحہ سے دلائل موجود ہیں۔

پہلی حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے جس کو میں نقل نشتی کر چکا ہوں۔ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من مات وعلیه صیام صام عنه ولیه (صحیحین) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرگیا اور اس پر کسی قسم کا روزہ ہو تو اس کے اولیا اس کی طرف سے ادا کریں۔ ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ میت کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کی قضا اس کے اولیا پوری کریں اور یہ حکم تمکن اور عدم تمکن، دونوں صورتوں کو عام ہے۔ پس ظاہر کے خلاف صرف تمکن ہی کی صورت میں اس حدیث کو محمول کرنا تحکم ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس حدیث کے متعلق یہ تصریح کی ہے۔ بقرینہ وعلیه صیام من مات مکلفین کو عام ہے اور صام عنه ولیه خبر بمعنی امر کے ہے۔ اور جب یہ حدیث بقول حافظ ابن حجر مکلفین کے بارہ میں عام ہے اور عام کا اقتضا یہ ہے کہ وہ اپنے ہر فرد جزئی پر صادق آتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ تمکن کی صورت میں یہ صادق آوے جس میں تفریط فی القضا موجود ہے اور عدم تمکن کی صورت میں یہ نہ صادق آوے جس میں عذر شرعی کے ساتھ اولیاء کی نیابت ضروری ہے۔ یہ محض ادعا ہے۔

امام شوکانی نے بھی نیل میں یہ تحریر فرمایا ہے:۔ وفیه دلیل علی انه یصوم الولی عن المیت اذا مات وعلیه صوم ای صوم کان وبه قال اصحاب الحدیث وجماعة من محدثی الشافعیة وابو ثور یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ ولی میت کی جانب سے روزہ رکھے خواہ جس قسم کا روزہ ہو۔ اور اس کے قائل اصحاب حدیث اور محدثین شافعیہ کی ایک جماعت اور ابو ثور ہیں۔ امام شوکانی نے ای صوم کان سے عموم کی طرف اشارہ کیا ہے کہ میت کا روزہ خواہ تمکن کی صورت میں ہو یا غیر تمکن کی صورت میں ہو، خواہ نذر کا ہو، ہر ایک صورت میں اولیاء قضا کریں۔

اس توجیہ سے بھی ثابت ہوا کہ حدیث من مات وعلیه صیام میں تعمیم ہے۔ اور جب تعمیم ہے تو کسی ایک صورت میں اس حدیث کا مقید کرنا بلا دلیل ہے۔ اس کے علاوہ حدیث مذکور کی تعمیم کے متعلق سب سے زیادہ وضاحت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفیٰ ص۲۳۹ میں کی ہے:۔

مثل تخصیص کردہ اند اما آنکہ بعد از تمکن از قضا تفریط کردہ باشد نیز گوید لفظ حدیث مبنی نیست بر تمکن بلکہ عام است پس بر عموم باید گذاشت۔

اہل علم حضرات خود غور کر سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے کس قدر عدل اور انصاف سے تخصیص تمکن کی صورت کا ابطال کیا ہے اور تعمیم حدیث کو اپنے محل پر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ میں کہتا ہوں کہ خواہ مانعین کے پاس تمکن کی صورت میں قضا کی کوئی دلیل نہیں ہے جب تک کہ اس حدیث کی تعمیم کو تسلیم نہ کرلیں۔

یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور امام شوکانی نے نیل میں یہ تحریر فرمایا ہے:۔ قال البیهقی فی الخلافیات هذه المسئلة ثابتة لا اعلم خلافا بین اهل الحدیث فی صحتها فوجب العمل بها۔ امام بیہقی نے خلافیات میں یہ فرمایا ہے کہ قضا من المیت کا مسئلہ ثابت ہے اس کی صحت میں کسی اہل حدیث کے خلاف کا علم مجھ کو نہیں ہے پس اس پر عمل کرنا واجب ہے۔"

اگر کوئی شخص بوجہ عدم واقفیت کے یہ کہے کہ اہل حدیث کا یہ مذہب جسکو کہ امام بیہقی نے بیان کیا ہے تمکن ہی کی صورت میں ہے۔ اس لئے کہ عدم تمکن کی کوئی تصریح نہیں ہے۔ تو میں کہونگا کہ یہ فریب ہے اس لئے کہ جب اہل حدیث بھی تمکن ہی کی صورت میں قضا کے قائل ہوں اور تمکن ہی کی صورت میں مانعین بھی قضا کے قائل ہیں تو اہل حدیث اور مانعین کے مذہب میں اختلاف ہی کیا رہا۔ حالانکہ اس مسئلہ میں اختلاف ثابت ہے۔ کما سیاتی انشاء اللہ تعالیٰ۔ (باقی)

**اہلحدیث** یہاں تک تو آپ کی جتنی تحریر آئی ہے اسکے دو حصے ہیں۔ ایک حدیث اور دوسری اس کی شرح میں اقوال الرجال۔ یہ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ دونوں کا مرتبہ الگ الگ ہے۔ ایک حجت ہے دوسری حجت نہیں۔ حدیث (بعد ثبوت حجت) میں علیه صوم قابل غور ہے۔ یہ لفظ اپنے معنی صاف دے رہا ہے کہ بیمار اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اس پر وجوب صوم کا حکم لگ چکے۔ اس کو مدنظر رکھ کر آپ جو چاہیں لکھیں۔ چونکہ یہی ایک لفظ مدار بحث ہے۔ اہل حدیث کو سب سے پہلے الفاظ حدیث پر غور کرنا چاہئے کیونکہ مدار گفتگو الفاظ حدیث پر ہے اقوال الرجال پر نہیں۔ فتنبہ۔ جس اصل [illegible]

# بھوپال میں ایک مبارک دن

(از قلم منشی محمد عمر صاحب کاتب دہلوی)

بھوپال جو ایک زمانہ میں کان علم تھا اور جہاں فن کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ جہاں والاجاہ نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی وہ تھی جس سے نہ ہندوستان بلکہ آج بھی دنیائے اسلام میں اُن کا اسم گرامی اور اُن کی تصانیف زندہ ہیں۔ اسی شہر میں حدیث کا آفتاب تاباں حضرت شیخ حسین صاحب عرب محدث ایسا حافظ حدیث علامہ تھا۔ اسی بھوپال میں علوم و فنون کا جامع علامہ یگانہ روزگار مولانا بشیر صاحب سہسوانی بھی تھا۔ اسی جگہ عالم کامل جامع مولانا سلامت اللہ صاحب جیراجپوری بھی تھا۔ اسی شہر میں آنے کے لئے میرے ایک محب مخلص عرصہ سے مجھے دعوت دے رہے تھے ان کی اس دعوت پر بالآخر میں بتاریخ ۱۴۔ اپریل ۳۹ء بھوپال پہنچا۔ اُس علمی مخزن کے اعتبار سے جس کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے میرا غالب ظن یہ تھا کہ بھوپال میں اہلحدیث کی جماعت بڑی ہوگی۔ مگر میرا یہ خیال غلط نکلا۔ یہاں ایک مختصر سی جماعت اہل حدیث کی رہ گئی ہے۔ تاہم بحمد اللہ والیٔ ملک کی نیک دلی و عدل پروری کا یہ عجیب منظر دیکھا کہ ہر مسجد میں اہل حدیث بلا تکلف نماز پڑھنے کا مجاز ہے یہاں کی پبلک تمام حنفی المذہب ہے۔ لیکن تعصب کا اس میں نام بھی نہیں ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جن صاحب نے مجھے دعوت دی تھی وہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب خوش ترخیت ہیں۔ ان کی عمر تقریباً ۲۵-۳۰ سال کی ہوگی۔ یہ صرف آزاد پڑھے ہیں۔ قدرے انگریزی بھی جانتے ہیں۔ مولانا خلیل بن محمد عرب ان کو ادیبانہ کے ساتھ دو تین ملازمت پیشہ آدمیوں کو عربی پڑھاتے ہیں۔ ان لوگوں نے صرف دس بارہ دن کے [illegible] اتنی ترقی کی ہے کہ معمولی خطوط عربی میں لکھ لیتے ہیں اور معمولی بول چال عربی الفاظ کلم [illegible] جملے [illegible] ہیں۔ خطوط دیکھ کر میں ششدر رہ گیا [illegible] کو اس کا قدر [illegible] دیکھا۔ انہوں نے عربی درس دینے کا ایک عجیب طریقہ ایجاد کیا ہے جس سے کہ جو طالب علم پڑھے اس پر عمل بھی کرے۔ اس اسلوبِ تعلیم پر مولانا صاحب نے ایک سٹ تین کتابوں کا مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ (۱) مصالحۃ العربیہ - (۲) فرہنگ مصالحۃ العربیہ - (۳) تسہیل العربیہ اول الذکر کتاب ایک عربی ریڈر ہے۔ دوسری میں اس ریڈر کے افعال و اسماء و حروف کی فرہنگ ہے اور ضروری الفاظ کے معانی ہیں تیسری میں پڑھے ہوئے الفاظ کی مشقیں ہیں۔ ان تینوں کتابوں کو دیکھ کر ہر شخص آسانی سے عربی پڑھ سکتا ہے اور تھوڑے دنوں میں لکھ اور بول سکتا ہے۔ میں مولانا موصوف کے مکان پر گیا۔ آپ نے اپنی لڑکیوں اور بھانجیوں کو اعلیٰ تعلیم دی ہے۔ [illegible] کی ادب میں الکامل للمبرد و دلائل الاعجاز تک پڑھ چکی ہے۔ الحماسہ والاغانی اور نقد الشعر و ابن ماجہ و دلائل الاعجاز پڑھا رہی ہے خود اپنے والد سے آج کل نصف آخر صحیح بخاری پڑھ رہی ہے میں نے امتحاناً پارہ اول سے باب تیمموا صعیداً طیباً والی حدیث طویل سُنی۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اتنی صحیح عبارت امتحان میں میں نے متعدد لڑکوں سے نہیں سنی تھی اور پھر وہ بھی بغیر دیکھی عبارت۔ اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکہ کے مزادہ (مشکیزہ) کے پانی سے وضو کیا۔ اور قرآن مجید میں ہے کہ انما المشرکون نجس۔ تو اس حدیث میں اور آیت کریمہ میں تطبیق کیسے ہوگی۔ فوراً جواب دیا کہ آیت کریمہ میں نجاست عقائد مراد ہے۔ نجاست حقیقی نہیں۔ اسی لئے مشرکہ کے مزادہ سے آپ نے وضو فرمایا۔ نیز جواب دیا کہ ظاہر ہی آنا [illegible] سواری مسجد میں باندھنا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نجاست سے نجاست عقائد مراد ہے۔ مولانا خلیل حضرت علامہ شیخ حسین کے پوتے ہیں۔ اور حدیث و ادب آپ نے اپنے والد و جد امجد سے پڑھا ہے۔ خوش نصیب بزرگ ہیں قانع، منکسر المزاج آدمی ہیں اپنے میں علمی خدمت کا جذبہ صادقہ رکھتے ہیں۔ اور آپ کا اثر آپکے بھائیوں میں بھی ہے جن میں سے ایک ایم۔ اے ہیں لیکن صورت دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک لفظ بھی شاید انگریزی کا نہیں جانتے۔ جامعہ احمدیہ بھوپال میں آپ پروفیسر ہیں۔ ادب و حدیث پڑھاتے ہیں۔ ایف۔ ایس۔ سی کیا۔ اس کے بعد آپ نے فلسفہ مغربی لیکر بی۔ اے پاس کیا۔ اس سے مقصد آپ کا دینی خدمت تھی نام کا پاس کرنا مقصد نہیں تھا۔

مولانا خلیل لکھنؤ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے۔ پانچسو روپیہ ماہوار تنخواہ تھی علیل ہو کر ناچار مستعفی ہوئے۔ لیکن والیٔ بھوپال خلد اللہ ملکہ کی علمی قدردانی کہ انہوں نے ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ کا منصب مقرر کر دیا اور آپ مجلس علماء کے رکن بھی ہیں۔

میں نہایت اخلاص سے اپنی جماعت کے لوکو دانا طلباء کو خصوصاً اور برادرانِ اسلام کو عموماً یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ان ہستیوں کو غنیمت سمجھ کر ان سے تعلیم عربی کی تدریس کا طریقہ سیکھیں اور بقول مولانا آپ اہلحدیث اصحاب و صاحب کو ایک سال میں ایسے قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ حدیث و قرآن و تفاسیر سے خود فوائد حاصل کر سکیں۔ مولانا چونکہ شہرت پسند شخص نہیں ہیں ورنہ اگر ایسا شخص سنسکرت یا کسی اور زبان میں یہ دعویٰ کر کے اسے روزِ روشن کی طرح دکھا دیتا تو شاید دنیا بھر میں اس کا شہرہ ہوتا۔ کیا طلباء و اعیانِ حدیث اس طرف توجہ فرمائیں گے؟ آپ کی صاحبزادی عربی کی شاعرہ بھی ہیں اور خود مولانا بھی۔ مولانا کے دوسرے بھائی حسین بن محمد عرب ہیں جو فاضل ادب و عربی ہیں آپ نے چند دن بادشاہ بیگم و اتالیق جناب ورشاہوار دُرِّ شہوار و دولت دکن یا اعلیٰ حضرت کی صاحبزادی شاہ جہان کو عربی پڑھائی اور آپ چند دنوں میں جو خطوط عربی کے [illegible] تعلیم میں لکھاتے وہ قابل تعجب ہے۔ آپ نے شمائل ترمذی کا مع صفی ترجمہ انگریزی تھوڑا سا لکھا ہے۔ [illegible]

٭ نمائندہ ناکافی ہونے کی وجہ سے مضمون ہی درج کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**ہمارے مہربانوں** میں سے حسب ذیل احباب نے ماہ جولائی میں اخبار اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنا کر اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیکر ادارہ اہلحدیث کو مشکور و ممنون فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔
امید ہے توحید و سنت کی تبلیغ کے شائق اہلحدیث کی ترقی کیلئے بیش از پیش توجہ فرمائینگے۔

جناب ایس۔ ڈی بھائی میاں صاحب رنگونی ۲ خریدار۔ حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹی و حکیم محمد یعقوب صاحب گوا ڈوری ایک ایک خریدار۔

**وی پی بھیجے گئے** سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار بہت جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے ایک ہفتہ بعد انتظار کر کے اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۳۴ - ۴۵۳۵ -
۶۵۴۵ - ۸۵۱۸ - ۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۹۳۶ - ۱۱۰۸۲ - ۱۱۲۰۱ -
۱۱۴۳۶ - ۱۱۷۱۲ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۹۰۱ -
۱۱۹۰۴ - ۱۲۱۳۹ - ۱۲۲۰۰ - ۱۲۲۰۳ -
۱۲۲۰۵ - ۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۱۰ - ۱۲۲۲۱ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۳۶۹ - ۱۲۳۸۲ - ۱۲۴۰۴ -
۱۲۴۰۷ - ۱۲۴۰۸ - ۱۲۴۱۲ - ۱۲۴۹۲ -

**مضامین آمدہ** مولوی عبد الرحمن صاحب فریدکوٹی مولوی عبد الرؤف صاحب۔ شیخ ابو الحسن محمد یحیی صاحب محمد طہ صاحب۔ محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی ۲ عدد۔ ابو الخیر محمد عبد الرب صاحب۔ مولوی عبد السلام

**نامہ نگار حضرات** مضمون بھیجکر ان کی بجد اشاعت کے لئے خط و کتابت شروع کرکے بلا فرمشکوی فکا ہیں ...

آجاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مضامین حسب ترتیب وار مستح ہوتے ہیں۔ الا اگر کوئی مضمون ضرورت طلب مقتضی ہو تو مقدم کیا جاتا ہے۔ اس راز کو ادارہ ہی جان سکتا ہے۔ پس نامہ نگار حضرات اتنی جلدی گھبرا نہ جایا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

**مزید تائید** اخبار اہلحدیث ۲۳ جون ۱۹۳۹ء صفحہ ۹ پر مولوی نور محمد صاحب بیانوی کا ایک مضمون بعنوان چند تجویزات ضروریہ شائع ہوا ہے۔ میں تجاویز نمبر ۱ و ۲ و ۳ کی پرزور الفاظ میں تائید کرتا ہوں۔

## ایک ضروری اعلان

سابقہ پرچہ اہلحدیث میں حساب دوستاں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ان اصحاب کے نمبر خریداری درج کئے گئے ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت وغیرہ ماہ اگست میں ختم ہو جائیگی۔ اس اطلاع کے علاوہ ان کو علیحدہ مطبوعہ چٹھی بھی روانہ کی جارہی ہے۔ اس لئے اب کسی صاحب کو یہ شکوہ کرنے کا موقع نہیں رہیگا کہ مجھے قیمت یا مہلت ختم ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ ۳۱۔ اگست تک قیمت اخبار یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوئی تو پھر
یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

**مہلت یافتگان** کو ہر حالت میں اپنے وعدہ کا ایفا کرنا چاہئے اور قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر اخبار کو قوت پہنچائیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

کلیات ثنائیہ۔ فتاوی ثنائیہ۔ سوانح حیات ثنائیہ۔ تینوں چیزوں کی اشد ترین ضرورت ہے۔ جماعت اہل حدیث کا فرض اولین ہے کہ اس مفید سلسلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی خاطر بشوق دلی مالی امداد کرے وما ذالک علی اللہ بعزیز۔
(عبد العزیز اہل حدیث کرنالوی)

**اظہار تشکر** خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرات علماء کرام اہل حدیث و احباب کی دعاؤں کے

اثر سے میرا لڑکا مسمی عبد المجید جو کہ عرصہ ۱۳ سال سے مفقود الخبر تھا جس کا ذکر گذشتہ ہفتہ مستری فخر حسین صدیقی کے رنج سوہنا اجمیر کے خط سے پتہ چلا کہ وہ اجمیر میں ہے۔ میں چھٹی کا انتظام کر کے براستہ دہلی مورخہ ۱۹ کو اجمیر پہنچا۔ سٹیشن پر پہنچتے ہی برادرم فخر حسین صاحب مع اپنے رفقاء کے اور عزیزم عبد المجید کے گاڑی پر ملے۔ اور ہمارے دو یوم قیام پر انہوں نے مہمانداری کے فرائض انجام دیکر مجھے ممنون فرمایا۔ جس کے مشکور ہیں ان کا اور ان کے احباب کا مشکور ہوں خدا ان کو جزائے خیر دے۔ آمین! میں اپنے ان تمام احباب اور بزرگان ملت کا بھی ممنون ہوں جو وقتاً بوقتاً بچے کے متعلق دعائیں کرتے رہتے تھے۔ خصوصاً حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولانا محمد حیات صاحب قصوری۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی محمد صاحب دہلوی سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی قابل صد شکریہ ہیں جنہوں نے بارہا دعاؤں کے علاوہ ورد وظائف کے ذریعہ گمشدہ بچے کے ملنے کے لئے میری مدد فرمائی۔
(نیازمند شیخ دین محمد ٹیلیگرافسٹ ریلوے)

**یاد رفتگان** (۱) میرے ماموں محمد اسماعیل صاحب اہل حدیث متبع سنت تھے ۱۵۔ جولائی کو انتقال کر گئے انا للہ۔ آر۔ پی مولانا محمد عنایت اللہ صاحب مدراس
(۲) جناب ساہوکار کے اسماعیل صاحب رئیس مدراس کی والدہ ماجدہ ۱۳۔ جولائی کو رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت فیاض، نیک دل اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ راقم۔ محمد فضل الرحمن جامعہ دار السلام عمر آباد و صدر مدرس مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلاری۔ (۳) راشاعت فنڈ و صول ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھما وارحمھما۔

**ضروری اطلاع** مضمون نگار اصحاب کو چاہئے کہ مضامین سفید کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

# ملکی مطلع

## آریہ سماج اور ریاست حیدر آباد

ہندوستان کی تاریخ بتاتی ہے کہ کبھی اس ملک میں یہ دستور تھا کہ رعایا کے پانچ دس ہزار آدمی ناراض ہوئے اور بغاوت شروع کر دی۔ کیونکہ جیسے حکومت کے پاس ہتھیار (تلوار نیزہ تیر وغیرہ) ہوتے تھے ایسے ہی رعایا کے پاس بھی ہوتے تھے۔ اس لئے کوئی سال یا شش ماہی بغاوتوں سے خالی نہیں جاتی تھی آج کل چونکہ حکومتوں کے پاس اسلحہ جنگ بڑے زبردست ہیں (مثلاً بندوق، توپ، ہوائی جہاز وغیرہ) جو رعایا کے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے مسلح بغاوت نہیں ہوتی مگر چونکہ انسانی طبیعت میں یہ بات ودیعت رکھی ہے کہ اپنی ناراضگی کو کسی نہ کسی صورت میں ظاہر کرے اس لئے گاندھی جی نے ہندوستانیوں کو یہ اصول سکھلایا کہ مسلح بغاوت کرنے سے تم تباہ ہو جاؤ گے جب کبھی تمہیں حکومت کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو تو تم ستیہ گرہ کرو۔ ستیہ گرہ کیا چیز ہے؟

حکومت کے کسی فعل پر جمع ہو کر اظہار ناراضی کرنا وہ منع کرے تو نافرمانی کرنا۔ جس کی سزا معمولی ہے اور جانیں ضائع نہیں ہوتیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس نصیحت پر سکھوں اور کانگرسیوں نے خوب عمل کیا اور ہزاروں کی تعداد میں قید ہوئے۔ اس کے بعد اور لوگوں نے بھی ایسا کیا۔ آخر آریوں نے بھی حیدر آباد میں ستیہ گرہ کیا ان کے ساتھ ہی سناتنی ہندوؤں نے دہلی میں شومندر کے واسطے اور لاہور میں سکھوں نے ستیہ گرہ کیا [illegible] خالصہ بہادری [illegible] سکھوں [illegible] [illegible] ستیہ گرہ [illegible] ہے ہیں۔

ستیہ گرہ کو بھی نہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ حضور نظام نے نئی اصلاحات میں بہت فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ریاست حیدر آباد کے متعلق آریہ اخباروں میں جو مظالم بیان کئے جاتے تھے وہ محض مبالغہ آمیز تھے۔ آریہ سماجی لوگ چونکہ بہت دانا اور زیرک ہیں۔ ہر چند لاہور سے نکلنے والے آریہ اخباروں نے ان اصلاحات کو ناکافی کہہ کر تحریک ستیہ گرہ کو جاری رکھنے پر زور دیا۔ لیکن یہ عربی مثل

صاحب البیت ادری بما فیہ

(گھر کا مالک گھر کے حالات خوب جانتا ہے)

ان کے حق میں صحیح ثابت ہوئی۔ چنانچہ چند روز ہوئے "اصلاحات" پر غور کرنے کے لئے آریوں کی مجلس منتظمہ کا اجلاس دہلی میں ہوا۔ اس نے ستیہ گرہ کی بندش کا فیصلہ کر دیا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے حالات (اندرونی و بیرونی) کو بخوبی محسوس کر چکے ہیں۔ ہم ان کی دانائی کا اعتراف کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ دنیا اور آخرت دو سوتیں (سوکنیں) ہیں۔ اگر ایک راضی ہو تو دوسری ناراض ہو جاتی ہے۔ یہی حال رعایا کے مختلف طبقوں کا ہے۔ آریوں کی فی الجملہ رضامندی پر ریاست کے مسلمان سخت کبیدہ خاطر ہو گئے ہیں۔ حضور نظام کی حکومت سے امید ہے کہ وہ بہت جلد ان کو بھی راضی کریگی اور عنقریب یہ فتنہ رفع دفع ہو جائیگا۔

حیدر آباد ستیہ گرہ کی طرح شومندر دہلی کا ستیہ گرہ بھی گاندھی جی اور پنڈت مالویہ کے مشورہ سے بند کر دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں ہائی کورٹ لاہور میں اپیل کی گئی ہے۔

---

## لکھنؤ کا تبرا ایجی ٹیشن

لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن [illegible] جاری رہا ہے اصحاب ثلاثہ [illegible] [illegible] گاندھی جی اور کانگرس پر بھی لعنت بازی شروع ہو گئی۔ گاندھی جی جو بذریعہ ریل گاڑی پشاور سے واپس آتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے لاہور اسٹیشن پر ٹھیرے تو شیعہ نوجوانوں نے سیاہ جھنڈیوں سے ان کا استقبال کیا اور گاندھی جی اور یوپی کی کانگرسی حکومت پر خوب لعنت برسائی۔ اس واقعہ سے [illegible] کو بھی یقین ہو گیا کہ شیعہ کا اصحاب ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) پر تبرا کرنا یا سب و شتم کرنا جائز اور ظالمانہ فعل ہے ورنہ گاندھی بیچارے نے کیا کیا تھا کہ اس پر بھی لعنت کی بوچھاڑ کی گئی۔ اس مد میں جو کوئی بھی شریفانہ طور پر انہیں منع کریگا یہ لوگ اس پر اسی طرح لعنتیں برسائیں گے۔ ہم اپنی رائے میں تبدیلی نہیں پاتے کہ اس تفرقہ اور فساد کی ذمہ دار مسلم لیگ ہے جو خاموشی سے دیکھ رہی ہے اور دخل نہیں دیتی۔ خاص ہماری ہی یہ رائے نہیں۔ بلکہ شیخ سعدی مرحوم بھی یہی فرما گئے ہیں ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

**مشرقی صاحب** نے اس نزاع میں دخل دیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دخل نہ دیتے تو اچھا ہوتا۔ ان کی مداخلت اس مثال کی مصداق ہے۔

ایک شخص نے کسی سے کہا کہ تیری نانی نے خصم کیا ہے۔ اس نے کہا بُرا کیا۔ پھر اس شخص نے کہا کہ کرکے چھوڑ بھی دیا تو جواب دیا کہ اور بھی بُرا کیا۔ یہی مثال مشرقی صاحب کے حال پر صادق آتی ہے۔ آپ نے پہلے بڑے زور سے لکھا تھا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی اگر باز نہ آئے تو ۳۰ جون کے پرچے میں ان کے متعلق سخت احکام نکلیں گے۔ پھر لکھا کہ ۲۰ جولائی تک صلح نہ ہوئی تو ۲۱ جولائی کے پرچے میں آخری حکم شائع ہو گا۔ پھر ۲ جولائی کے پرچے میں اس مہلت کو ۲۱ جولائی تک وسیع کر دیا۔ آخر اس مہلت میں مزید وسعت کر کے ۲۸ جولائی کی تاریخ نکال دی اور لکھ دیا کہ ۲۸ جولائی کے بعد [illegible] جانباز لکھنؤ بھیجے جائینگے اور فریقین کے چند اصحاب کی [illegible] [illegible] اس حکم سے [illegible] معلوم ہوتا تھا کہ کوئی [illegible]

ahmadmuslim.de

کھنو پہنچ کر شیعہ سنی پروردی کو تیغ کرو گی۔ خدا خدا کر کے ۲۲ جولائی کا پرچہ دیکھنے میں آیا جسے پڑھ کر معلوم ہوا کہ مہلت کی تاریخ ۱۵ اگست تک بڑھا دی گئی ہے۔ یہ عزم بالجزم کیا ہوا گویا شیخ چلی کے نکاح کی تاریخیں ہوئیں جو کبھی معرض وجود میں نہ آئیں گی دیکھئے مشرقی صاحب کی موعودہ تاریخ کب آتی ہے

کیونکہ مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

## سرکاری اطلاع

شمالی مغربی سرحد میں مقیم افواج کے پینے کے پانی میں مخالف قبائل کی طرف سے زہر ملانے کی جو کوشش کی گئی اس کی کیفیت حکومت پنجاب کے کیمیکل اگزامینر کی تازہ ترین سالانہ رپورٹ میں بیان کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کوشش کا مقصد تباہ کن تھا۔ تاہم اسے عملی جامہ پہنانے کا طریقہ کچھ بے ڈھنگا سا تھا۔ کیونکہ جب یہ معلوم ہوا کہ تالابوں کے پانی کا رنگ اور ذائقہ بدل چکا ہے۔ اس سازش کا آسانی سے پتہ چل گیا۔ اس پانی کے نمونے رزمک کی ڈسٹرکٹ لیبوریٹری نے کیمیاوی امتحان کی غرض سے حکومت پنجاب کو بھیجے۔ جہاں معلوم ہوا کہ اس میں پکرک ایسڈ موجود ہے۔

پکرک ایسڈ ایک کمزور ساز زہر ہے۔ اس کا ذائقہ سخت تلخ اور رنگ مخصوص طور پر پیلا ہوتا ہے۔ یہ امر کہ مجرموں نے خاص طور پر اس زہر کو منتخب کیا۔ ان کے محدود علم یا ذرائع پر دلالت کرتا ہے۔ زہر دینے کی ایک اور کوشش جو رپورٹ میں درج ہے میانوالی سے متعلق ہے جہاں ایک مقامی دکاندار نے مختلف سکولوں کے بچوں میں جن میں لڑکے اور لڑکیاں شامل تھیں۔ زہر ملی ہوئی مٹھائی تقسیم کی تھی۔ زہریلی مٹھائی کھانے کے چند منٹ کے اندر تمام بچوں میں زہر کے آثار نمایاں ہو گئے۔ ان میں سے ۴۴ کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ بعد کا تجزیہ ہوا ہے کہ بچوں کی جن کا علاج ان کے مکتوبوں پر ہوا۔ ... سے ایک کے صاحب بچ گئے

مٹھائی کے کیمیاوی امتحان سے جس میں سنکھیا کا بہت حصہ ... اور پانی سے کا سرخ سلفیٹ پایا گیا۔

جہاں تک انسانوں کو زہر دینے کی وارداتوں کا تعلق ہے۔ گذشتہ سال کی طرح سال زیر تبصرہ میں بھی ضلع لاہور پنجاب بھر میں بدترین ثابت ہوا۔ اس ضلع میں اس قسم کی وارداتوں کی تعداد ۹ تھی۔ اس کے بالمقابل صوبہ دہلی۔ امرتسر اور پنجاب کی تمام ریاستوں میں انسانوں کو زہر دینے کی وارداتیں علی الترتیب ۳۹ - ۲۹ اور ۳۳ تھیں۔ مویشیوں کو زہر دینے کی سب سے زیادہ وارداتیں جو صاحب کیمیکل اگزامنر کے نوٹس میں لائی گئیں وہ لاہور چھاؤنی اور راولپنڈی سے متعلق تھیں اور ان کی تعداد بالترتیب ۱۱ اور ۱۰ تھی انسانی جانوں کو ہلاک کرنے کے لئے (اس میں خودکشی کی وارداتیں شامل ہیں) افیون بدستور زیادہ استعمال کی گئی۔ جو وارداتیں صاحب کیمیکل اگزامنر کے نوٹس میں لائی گئیں ان میں ۴۳ فیصدی کی صورت میں افیون۔ ۱۸ فیصدی کی صورت میں دھتورہ اور ۱۵ فیصدی کی صورت میں سنکھیا استعمال کیا گیا تھا۔ جن مویشیوں کو زہر دیا گیا ان کی بیشتر تعداد کی صورت میں سنکھیا کا استعمال کیا گیا تھا۔

سال زیر رپورٹ کے دوران میں صاحب موصوف نے گھی کے ۵۹ نمونوں کا معائنہ کیا۔ ان میں سے صرف ۲۷ یعنی نصف سے بھی کم انسانی خوراک کے لئے موزوں قرار دیئے گئے باقی ۳۲ نمونے رد کر دیئے گئے ــــــ سال مذکور کی ایک امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ صاحب کیمیکل اگزامنر نے پولیس انسپکٹروں کے لئے لیکچروں کا ایک سہ ماہی نصاب جاری کیا۔ ان لیکچروں میں جرائم کی ابتدائی سائنٹیفک تحقیقات کے متعلق عملی تجربات شامل ہیں اور ان سے یہ مقصود ہے کہ افسران پولیس زیادہ سائنٹیفک طریق پر کام کریں اور جرائم کا مقابلہ کرتے وقت ... پر کام کر سکیں۔ پولیس انسپکٹروں کو یہ بات سکھانے پر خاص زور دیا جاتا ہے کہ موقع واردات پر شہادت کا کس طرح جائزہ لینا چاہئے اور صاحب کیمیکل اگزا...

کی لیبارٹری میں کون کونسی اشیاء جانچ کرانی چاہئیں (۱۹۳۹ء)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴)

اور چونکہ آپ نے ایک سال لاء بھی پڑھا ہے لہذا رومن لاء سے آپ نے اصول و قوانین اسلامیہ کا مقابلہ بھی کیا ہے۔

مولانا کی لڑکی کو میں نے ایک اُردو عبارت بغرض ترجمہ دی جس کا فوراً اس نے نہایت فصیح عبارت عربیہ میں ترجمہ کر کے دیا۔ ان تجارب کے بعد میں پھر عرض کروں گا کہ مسلمانوں کو ان ہستیوں سے فائدہ حاصل کرنا بڑی نعمت ہے۔

برادران پنجاب اگر اس طرف متوجہ ہوں تو انہیں چاہئے کہ بہ تصدیق مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی داؤد صاحب غزنوی اپنے ارادہ سے فضل الرحمٰن شہزمرچنٹ لوہا بازار بھوپال کو مطلع کریں۔ تصدیق چال چلن، نیز استعداد صرف و نحو کا ہونا چاہئے۔ اس کا امکان ہے کہ بھوپال کے اہل خیر اصحاب سے وظیفہ امدادی کے لئے کامیاب ہو سکتے ہیں دو وظیفوں سے زیادہ کی امید نہیں عورتوں میں صرف نوشت و خواند اردو چال چلن کی تصدیق ہونا چاہئے۔ اور ان کے لئے امکان ہے کہ چار وظیفے تک ہو سکیں۔ وظائف کے مقدار درخواستیں آنے پر کئے جا سکتے ہیں۔ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ قیام و طعام و لباس کے لئے کافی ہو سکے۔

مفلس فنڈ سے مندرجہ ذیل شائقین اخبار اہلحدیث جاری کرانا چاہتے ہیں۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ اس کار خیر کو سرانجام دیکر ثواب حاصل کرے۔

(۱) محمد حسین حسکنہ رام کے ... پسرور ضلع سیالکوٹ

(۲) عصمت اللہ معرفت اللہ داد کمپا و نڈر رسول ہسپتال صادق آباد ریاست بہاول پور۔

جلسہ اہل حدیث کانفرنس ... نے ایک پنجابی نظم ... جس کا پہلا مصرع ... تک ... خواب ... ہے

م ۳ یہ نظم مکمل درکار ہے۔ کسی صاحب کو یاد ہو یا وہ صاحب خود ہی مجھے مکمل نظم لکھ بھیجیں۔

ahmadimuslim.de

## مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶/۔ آدھ پاؤ ۱۲/۔ پاؤ بھر ۱/۸ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۱/۱۲ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

### تازہ شہادتیں

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پوری
"قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی تحریر سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بہت خوش نصیب اور جوان بخت وہ ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک نوازی میاں کے نام ارسال فرمائیں" (۲۰۔ مئی ۱۹۲۹ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ: "ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ میرے مطلب میں یہ سالہا سال سے امراض دماغی اور سینہ میں مستعمل ہے اور بفضلہ بہت کارآمد اور مفید ثابت ہوتی رہی ہیں اسکی تصدیق کرتا ہوں" (۲۵۔ مئی ۱۹۲۹ء)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
[illegible] امرتسر



تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد ۱۵/

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر



## زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے

تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات، ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔
افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی) سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۰×۳۰ کے ۵۶ صفحات۔ قیمت بجائے ۱۲ کے ۸/ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر



## کم از کم

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہائت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ:۔ حلفیہ تحریر کہ کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)



## جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بارہا کے مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر


(۶۹۷)


## طبیب کامل

المعروف

### مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات، آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب، حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مولف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اس کو منگوا کر اپنے پاس رکھے۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲/ محصولڈاک ۴/

منگوانے کا پتہ:۔
منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

# تصانیف مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

**تقابل ثلاثہ** اس میں تورات۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے۔ کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی و وافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت ۴ر

**توحید و تثلیث** تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

**جوابات نصاریٰ** اس رسالہ میں نئے مسیحیوں کی تین مشہور و معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ یعنی رسائل حقائق قرآن کا جواب "معارف قرآن" اور "اثبات التثلیث" مصنفہ
(۸۸) پادری عبد الحق کا جواب "اثبات التوحید"۔ اور "میں مسیحی کیوں ہوا" مصنفہ پادری سلطان محمد پال کا جواب "تم عیسائی کیوں ہوئے"۔ سب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر

## در تردید آریہ مشن

**حق پرکاش** اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ قیمت ۱۲ر

**الہامی کتاب** وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابو الوفاء صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کتاب کی ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ لکھائی، چھپائی نور اللہ ... قیمت ۱۱ر

**ترک اسلام بجواب ترک اسلام** اس رسالہ میں ان اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ قابل دید ہے جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر

**بحث تناسخ** وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا مذکورہ و ماسٹر آتما رام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳ر

**حضرت محمد رشی** حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت تورات، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

**حدوث وید** اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

**اصول آریہ** اس رسالہ میں آریوں کے اہل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے۔ قیمت ۲ر

**الہام** یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف تقسیم کرکے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

**شادی بیوگان اور نیوگ** اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۲ر

**القرآن العظیم** اس کتاب میں تمام خوبیات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲ر

**جہاد وید** اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کرکے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ قیمت ۳ر

**مقدس رسول** (جدید اڈیشن) آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام تھا "رنگیلا رسول"۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت ۸ر

**نکاح آریہ** اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم۔ لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان۔ قیمت ۳ر

**نماز اربعہ** اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں، (مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۳ر

نوٹ :۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ { منیجر اہلحدیث امرتسر

## ہندوستان کے دو ریفارمر

یعنی شری سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

## ثمرات تناسخ

رسالہ ہذا میں مسئلہ تناسخ کو ایسے دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ (مصنفہ مولوی حکیم محمد انصاری مرحوم از دیوریہ) قیمت ۴ر

## سوامی دیانند کا علم و عقل

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱ر

## کتاب الرحمٰن

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابو الوفاء نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قیمت ۹ر

---

## دیہاتی حکیم

ایک نئی تصنیف ہے۔ یہ کتاب محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ اس میں قریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے۔ جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے۔ علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ بآسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا ضرور منگوائیں۔ ائمہ مساجد، نمبرداروں اور پٹواریوں کے پاس [illegible] چاہئے۔ قیمت ۱۲ر

## جدید انگلش ٹیچر

اس کے مطالعہ سے انگریزی زبان بہت جلد لکھنا، [illegible] آجاتا ہے۔ قیمت ۸ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

# کتب تفاسیر و احادیث

## تفسیر واضح البیان

اردو مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے کتابت طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ سائز $\frac{20\times30}{8}$۔ قیمت بے جلد ۳ر۔ مجلد ۳ر۔ قابل مطالعہ ہے۔

## تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۷ صفحات۔ قیمت للعہ

## تفسیر فاتحۃ الکتاب

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔

یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۸۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

## تفسیر سورہ یوسف

سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں۔ اسکی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

## تفسیر محمدی

مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی

پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیت کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۱۲ر۔ جلد دوم ۱۲ر جلد سوم ۱۲ر۔ جلد چہارم ۱۲ر۔ جلد پنجم ۱۲ر۔ ششم ۱۲ر۔ جلد ہفتم ۱۲ر۔

## اکرام محمدی

(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔

اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۵۷۲ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

## تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب۔

اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت ۱۲ر

## تخریج ہدایہ عسقلانی

فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر (۸۹)

## مشکوٰۃ شریف عربی

فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبوعہ مجتبائی کانپور قیمت ۲ر۔ مطبوعہ دہلی ۲ر

## مشکوٰۃ شریف غزنوی

اس میں اردو ترجمہ بین السطور ہے۔ حاشیہ پر معتبر مضامین جو اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں درج ہیں۔ چار جلدوں میں ہے۔ قیمت ۱۲ر

## جامع الترمذی

(عربی) یہ کتاب صحاح ستہ میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و نسخ قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵ر

منگوانے کا پتہ { منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

## مظاہر حق

مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے۔ جو مولوی محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے کیا ہے۔ اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت استاذ الکل شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرا ہے کتاب ہذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں۔ قیمت عشہ

## تجرید البخاری مجلد

اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب

## تصنیفات قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

**رحمۃ للعالمین** اس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۶ر۔ جلد دوم ۳ر۔ جلد سوم ۳ر

**سفرنامہ حجاز** جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور مقامات کی صحیح صحیح ...

فارم نمبر ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۱۳۳۰

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منگا کریم بخش۔ رحیم بخش پسران چوہڑ ذات ماشکی سکنہ پنڈی کلاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور قرضداران نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی نرائن داس وغیرہ قارضان ذات کھتری سکنہ بستو بادہ منگا تحصیل شکرگڑھ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جاوے لہٰذا تم جملہ قرضخواہ کو (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۱۵ $\frac{8}{39}$ دفتر ... میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ... $\frac{8}{39}$ ہذا کی پڑتال کریگا جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے نیز تم جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشے کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر تم اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام شکرگڑھ بتاریخ ... کو ... جملہ قرضخواہ ... بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

دستخط چیئرمین صاحب بورڈ قرضہ شکرگڑھ

# ثنائی برقی پریس امرتسر

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ خوشنما، اعلیٰ رنگدار سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

دی گئی ہے اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس اردو زبان میں دیا گیا ہے۔ قیمت ...

**کتاب الاعظم** شرح مشکوٰۃ (...) زیر متن ترجمہ اردو حاشیہ پر عمدہ کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ خاشدہ قیمت ۱۰ر

**حزب المقبول** قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے مترجم ہے۔ اس کا ہر اہلحدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ...

... کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ...

**اجمال و اکمال** تفسیر کی ہے۔ قیمت ...

**استقامت** اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قیمت ۲ر

**معراج المؤمنین** اس رسالہ میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ ترجمہ عربی خط اعلیٰ ... قیمت ...

**فہرست** ... قیمت ۲ر



NATIONAL MUSLIM
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
ahmadimuslim.de

جلد اول نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۱

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

# اہل حدیث

اخبار امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم است

دفتر اہلحدیث امرتسر کٹرہ بھائی

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۔ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۹۱)

## فہرست مضامین

نظم (پیغام محبت) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳
قادیان کی عظمت (قادیانی مشن) - - - ص۶
قادیان پاک لوگوں کا مقام ہے - - - ص۷
بے سمجھی سے حدیث پر اعتراض - - - ص۸
بریلوی علماء کی تبلیغ (بریلوی مشن) - - - ص۸
مسلمان کا زوال - - - ص۹
مضمون احکام جمعہ شریف کا متروکہ حصہ - ص۹
قضاء الصوم عن المیت - - - ص۱۱
مناجات - - - ص۱۲
متفرقات - - ص۱۳
اشتہارات - - ص۱۴

## پیغام محبت

(از مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

حدوں سے وہ ہے باہر جس کو خدا ہیں کہتے
پستی میں کیوں گھرے وہ جسکو علی ہیں کہتے

محدود کے وہ اندر محلول ہوگا کیسے؟
علت علل کی بن کر معلول ہوگا کیسے؟

وہ ہے محیط مطلق ہوگا محاط کیسے؟
پا کر سبھی پہ غلبہ ہوگا وہ مات کیسے؟

خالق ہے وہ یگانہ اغیار سب ہیں اُسکے
گو ہوں نبیؐ ولی بھی لاچار سب ہیں اُس کے

اے دوستو عزیزو توحید کو نہ چھوڑو
رُخ اپنا کبریا سے ہرگز کبھی نہ موڑو

خالق سے کیا بشر کا یارو مقابلہ ہے؟
باطل تمہارا بالکل سارا مجادلہ ہے

نفس بشر کے اندر آیات ہیں خدا کی
جس کو سمجھتے تم ہو اُوذات ہیں خدا کی

ہر چیز سے وراء ہے وہ قادر کریما
قدرت سے اُس نے اپنی ہر چیز کو ہے تھاما

ہر چیز سے نرالی خالق کی ذات جانو
اُس کا حلول ہرگز مخلوق میں نہ مانو

الفت کا یہ ہمارا پیغام مختصر ہے
مانو یا ہو کہ تم مرضی پہ منحصر ہے

تفسیر بالرائے مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کی تحقیق۔ اس میں مرزائی، شیعہ، چکڑالوی، بریلوی وغیرہ تفاسیر کی اہم اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے

# انتخاب الاخبار

— امرتسر میں ۵۔ اگست کی صبح کو خوب موسلادھار بارش ہوئی۔ ناظرین مزید بارش کے لئے دعا کریں۔

— امرتسر میونسپل کمیٹی کے خلاف ہندوؤں کی طرف سے عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کیا گیا ہے کہ میونسپل کمیٹی میں ملازمتوں کا جو فرقہ وارانہ تناسب قائم کیا گیا ہے۔ ہندوؤں کو یہ منظور نہیں۔

— امرتسر میں انجمن حزب المجاہدین کی طرف سے خاکسار تحریک اور اس کے قائد کے عقائد کی تردید میں ۴۔ اگست کو بعد نماز جمعہ مسجد خیرالدین مرحوم میں پبلک جلسہ ہؤا۔ جس میں مولانا محمد حسن صاحب۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ مولوی محمد سلیمان بی اے۔ مولوی بہاالحق نے تقریریں کیں۔ نیز ۶۔ اگست کو بعد نماز عشا چوک فرید میں انجمن مذکور کا جلسہ ہؤا۔ جس میں مولانا احمد علی صاحب لاہوری اور دوسرے مقامی حضرات نے عقائد مشرقی کی تردید میں تقریریں کیں۔

— لاہور مہاشہ کرشن مالک اخبار "پرتاپ" لاہور کو حیدرآباد دکن ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ستیہ گرہ کرنے کے مقدمات میں ۴۴ ماہ کی قید بامشقت ہوئی ہے۔

— حکومت پنجاب اڑھائی کروڑ روپیہ قرض لے رہی ہے۔

— معلوم ہؤا ہے کہ شالامار لاہور کے قریب حکومت پنجاب ایک بجلی کا وسیع کارخانہ قائم کریگی۔

— ستلج ویلی پروجیکٹ کے زمینداروں کو حکومت پنجاب نے چالیس لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔

— پشاور ۱۶۔ اگست کی اطلاع ہے کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے شمالی وزیرستان میں [illegible] کی جس کی وجہ مہردل کو پناہ دینی تھی۔

— گورنر جنرل ہند نے مرکزی اسمبلی کی میعاد [illegible] ایک سال تک بڑھا دی ہے۔

— حکومت بمبئی نے یکم اگست سے شراب کی بندش کر دی ہے۔

— بمبئی۔ یکم اگست کو مسلمانوں کی طرف سے پراپرٹی ٹیکس کے خلاف جلوس نکالا گیا۔ جس پر منتظمین کی طرف سے پیشقدمی ہونے پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور گولی بھی چلائی۔ اب شہر میں امن و امان ہے۔

— مسٹر ستیہ مورتی نے بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک کا مقصد گاندھی جی کی لیڈری ختم کرنا ہے۔

— کراچی میں گداگری کی لعنت کو دور کرنے کیلئے یہ تجویز زیر غور ہے کہ ان کے لئے ایک بستی بنائی جائے جس میں بیس ہزار گداگروں کی رہائش کا انتظام ہو سکے وہاں ان کے لئے کپڑا بننے اور چمڑہ رنگنے اور دیگر دستکاریوں کے ہنر سکھلائے جائینگے۔

## ۳۱۔ اگست تک

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی تو یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ناظرین نوٹ کرلیں

— لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے۔ گرفتاریاں بدستور ہو رہی ہیں۔ گاندھی جی نے شیعوں کو تبرا بند کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مسٹر علی ظہیر ایم۔ ایل۔ اے کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیعوں اور سنیوں میں مصالحت کی کوشش ہو رہی ہے۔

— الہ آباد میں رام لیلا گراؤنڈ کی دیوار کی تعمیر کرنے کی وجہ سے ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ تعمیر فی الحال روک دی گئی ہے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

— اخبار "پرتاپ" ۸۔ اگست رقمطراز ہے کہ فقیر ایپی نے قبائل کی پھر تنظیم شروع کر دی ہے۔ ۳۰ خصوصی کمیٹیوں کو منظم کیا گیا ہے۔ جن میں تقریباً ڈیڑھ ہزار مسلح ڈیری ہیں۔

— شمالی ہندوستان میں ہوائی حملوں کی [illegible]

— بچاؤ کے لئے محکمہ تار و ڈاک کے ملازموں کو اے۔ آر۔ پی کے طریقوں پر ٹریننگ دینے کے لئے بمبئی کے ایک کالج میں انتظام کیا جا رہا ہے۔

— سندھ کی موجودہ وزارت میں پھر تبدیلی ہونے کا امکان ہے۔

— برطانیہ کی خفیہ پولیس نے آئرش ری پبلکن آرمی کی ایک دستاویز برآمد کی ہے۔ جس میں برطانیہ میں زبردست سازش کھڑی کرنے کی سکیم درج ہے جس میں برطانوی پارلیمنٹ ریڈیو سٹیشنوں، ہوائی جہازوں اور فیکٹریوں، اسلحہ کے کارخانوں کو اڑا دینے کی تجویز ہے۔ نیز اس میں برطانیہ کو الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ وہ آئرلینڈ کے تمام علاقہ کو خالی کر دے اور اس کے سمندری علاقہ سے کوئی واسطہ نہ رکھے۔

— ہندوستان سے آٹھ ہزار فوج ملایا کو بھیجی جا رہی ہے۔

— جاپانیوں کی طرف سے چنکیانگ پر بمباری کی گئی۔ اطالوی اور بلجیمن سفارت خانوں کو تھوڑا سا نقصان پہنچا۔ چینیوں نے توپوں سے ہوائی جہازوں پر فائر کئے۔ بمبار ہوائی جہاز بھاگ گئے۔

---

**یاد رفتگاں** میرا نوجوان برادر نسبتی نذیر احمد ولد حکیم عبدالحق صاحب سکنہ سوہیاں ضلع امرتسر سل و دق میں تین چار ماہ صاحب فراش رہ کر ۷۔ اگست کو انتقال کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی اچانک علالت و وفات نے بڑھاپے میں حکیم صاحب اور دیگر خاندان کو بہت صدمہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

محزون محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ پنجاب۔
ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

**دیگر** قاری عبدالکریم صاحب امام اول جامع مسجد شیخ خیرالدین مرحوم جو نہایت عابد، متقی اور اعلیٰ درجہ کے قاری تھے [illegible] سال کی عمر میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں [illegible]

ahmadimuslim.de

مولانا ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف (۹۴) [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

NATIONAL MUSLIM ... جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

اہلحدیث

۲۴۔ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

# خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۷)

(مجریہ از ۳۰۔ جون ۳۹ء)

گذشتہ پرچہ میں آٹھ نمبروں میں سے چوتھا نمبر متعلقہ جہاد درج ہوا تھا۔ آج اس کا تتمہ درج کیا جاتا ہے۔

**ناظرین** ہمارے سوالات کے جواب جلدی جلدی عنایت کریں۔ تاکہ اس مضمون کا رسالہ چھپنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ سوالات یہ ہیں :-

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں شائع ہو ؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت ہو وہاں کے اصحاب کو کتنی تعداد درکار ہے ؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا اسلئے اصحاب خیر اس میں کیا مدد دیںگے ؟ (ممکن ہو تو جلد ہی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فراہمی میں دیر ہو تو اطلاع دیں) بہرحال ان سوالوں کے جوابات بہت جلد آنے چاہئیں۔

**تتمہ** گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ آئے ہیں کہ مشرقی صاحب جہاد کا بہت شوق ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ نقل ہو چکے ہیں کہ :-

"ہمارا مذہب، ہمارا دین، ہمارا اسلام سپاہیانہ ہے اور دنیا کو زیر نگیں کرنا ہے جہاں کے چپہ چپہ پر بادشاہ ہونا [illegible] تھے۔ بادشاہت ہمارا مذہب ہے"

(قول فیصل مورخہ ۱۵ نومبر ۳۵ء ص۳)

**اہلحدیث** آپ نے کئی جگہ بشہادت قرآن مجید یہ ثابت کیا ہے کہ اقوام یورپ خصوصاً انگریز اس لئے زمین کے وارث ہوئے ہیں کہ وہ عند اللہ صالحین ہیں ایسے صالح ہیں کہ ان کو فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ (اس سے بھی بڑھ کر) مؤمن ہیں اور مفلح ہیں وغیرہ یہ سب عبارتیں مع حوالہ جات پہلے نقل ہو چکی ہیں۔ ان کا نتیجہ یا بقول اہل منطق عکس القضیہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسلمان بمقابلہ انگریزوں کے غیر صالح غیر مفلح اور غیر مؤمن ہیں۔ اس لئے سوال پیدا ہوگا کہ آپ کی یہ کوشش کہ انگریزوں سے ملک چھین کر ہم مسلمان بادشاہ بنیں قرآنی منشا کے خلاف تو نہیں ہے۔ اگر آپ سے کوئی یہ سوال کرے کہ صالحین سے ملک چھین کر غیر صالحین کے قبضہ میں دینا صریح قرآنی تعلیم اور عقل سلیم کے خلاف ہے۔ پس انگریز قوم اور دیگر اقوام یورپ کو قرآنی آیات عبادی الصالحون وغیرہ کا مصداق ماننا، پھر انکو زیر کرنے کیلئے خاکساری فوج طیار کرنا [illegible] ہم [illegible]

کسی [illegible] وقت مرزا [illegible] کے ماتحت ہے۔ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ (کیا اچھی چیز کے بدلے بری چیز لیتے ہو)۔ پس آپ صاف بتائیں کہ آپکی کس بات کو صحیح سمجھا جائے۔ ہم سے پوچھیں تو ہم آپکی اس قسم کی باتوں کو اس شعر کا مصداق جانتے ہیں ؎

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(۵) پانچویں نمبر میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب کی تصنیفات میں اسلاف امت کی توہین خصوصاً اور علمائے اسلام اور مفسرین قرآن کی خصوصاً کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس کا کچھ ثبوت گذشتہ پرچہ میں دیا گیا ہے آج مزید دیا جاتا ہے۔

(ضروری نوٹ) مشرقی صاحب شوق جہاد میں مولانا اسماعیل شہید (مجاہد فی سبیل اللہ) کی تعریف بوجہ جہاد کرنے کے ہر موقع پر کیا کرتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ موصوف شہید ممدوح کے نقش قدم پر نہیں چلتے۔ ممدوح نے سب سے پہلی آواز شرک و بدعت کی تردید میں اٹھائی مگر اپنے معاصرین (اہل شرک و بدعت) کو گالی گلوچ اور طعن و تشنیع سے یاد نہیں کیا۔ جس کے ثبوت میں شہید ممدوح کی کتاب "تقویۃ الایمان" کافی شہادت ہے۔ برخلاف ان کے مشرقی صاحب سلف سے خلف تک کسی کو نہیں چھوڑتے۔ غالباً اپنے لقب علامہ کا ثبوت اسی میں جانتے ہیں کہ سب کو جاہل، بے دین، بدمذہب، مکذب، کافر اور فاسق وغیرہ القاب سے یاد کریں۔ علمائے اسلام جب ان کے جواب میں گالی گلوچ کی بجائے محض شکایت بھی کرتے ہیں تو آپ ان کی شکایت پر بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ جس پر یہ شعر کہنا بہت موزوں ہے ؎

آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیاں
پھر چاہتے ہو کہ ہم سے کوئی بدگماں نہ ہو

**ناظرین کرام!** اس عنوان کے ماتحت ہم مشرقی صاحب کی بدکلامی کا نمونہ دکھاتے ہیں اور [illegible] اور نمونے بھی دکھائیںگے جو اسی قسم کے [illegible]

جانتے ہو صلاحیت کے مطابق سمجھتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کی صلاحیت اور مصلحت ہمارے ہاں جا بجا میں مضمر ہے۔ مشرقی صاحب چونکہ مشرقی ہیں اور جنبہ و سلطان بھی مشرق میں ہے۔ اس لئے آپ کے ہاتھ میں سیف ہند (تیغ ہندی) ہے جو عرب میں بڑی اعلیٰ درجے کی تلوار مانی گئی ہے۔ جس کی بابت عرب کا بلیغ شاعر صاحب معلقہ کہتا ہے ؎

آلیت لا ینفک کشحی بطانۃ
لعضب رقیق الشفرتین مہند

یہی سیف ہند مشرقی صاحب نے اپنے ہاتھ میں لیکر امت مسلمہ پر (شروع سے لیکر آج تک) سخت قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے علماء اسلام پر (سلف سے خلف تک) اسی سیف ہند کا وار یوں چلایا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"آج وراثت زمین سے یکسر محروم کر دینے کا سب سے بڑا باعث وہ طریق اجتہاد تھا جو صاحب شریعت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی وفات کے کچھ دیر بعد ہی اسلام میں شروع ہو گیا تھا۔ اس سمت تخیل نے جس سرد مہری، ناآشنائی، اور بے دردی سے اسلام کے آباد آشیان کو بے رونق کیا جس رعونت اور استغنا سے اسکی خانہ براندازی کی۔ جو نقصان عظیم رفتہ رفتہ اور نامحسوس طور پر مسلمانان عالم کی عملی اور تمدنی، ذہنی اور اقتصادی زندگی کو پہنچایا، تاریخ عالم میں تخیل کی حیرت انگیز انقلاب آفرینی کی واحد مثال ہے مگر اس اہم موضوع کے مطالب دلنشین کرنے کے لئے ایک مستقل اور طول طویل بحث کی ضرورت ہے جو قرون اولیٰ کی اعتقادی اور سیاسی زندگی اور قرآن حکیم کے اجتماعی دستور العمل کے متعلق ہے"

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۹۹)

ناظرین غور فرمائیں کہ علماء مجتہدین و محدثین اور علمائے ... جن پر اہل اسلام فخر کرتے ہیں ان کی کیسی سخت توہین کی گئی ہے۔ لطف یہ ہے کہ ... وہ تھا جبکہ اسلام کا سورج نصف النہار پر درخشاں تھا

ہم مشرقی صاحب سے (بحیثیت ان کے علامہ ہونے کے) سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان علمائے ذیشان کی فہرست بتائیں جن کی وجہ سے (بقول آپ کے) قرب زمانہ نبوت کے سلطنت اسلامیہ کو نقصان پہنچا تھا۔ ورنہ اقرار کریں کہ اس قسم کی غلط بیانی اور مبالغہ آمیزی کرنا ہماری خصلت ہے۔ جیسا کہ عرب کے ایک محبوب نے اپنے محب کو جواب دیا تھا۔ ع

ما قتل المحب حرام
(محب کا قتل حرام نہیں ہے)

آپ نے علمائے سلف پر حملہ کرنے کے بعد علمائے خلف پر توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ علمائے زمانہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اتخذ تم حکم ربکم سخریا و دینکم لھوا و لعبا و بدلتموہ قولا و معنا وکبرتم صغائر الامور وصغرتم کبائرھا عمدا ومکرا × تومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض × کالیھود لتخادعوا انفسکم فعلا و عملا فیا ایھا الذین زعمتم انکم اٰمنتم لم تقولون بافواھکم ما لیس فی قلوبکم × فمکرتم ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین × وخررتم فی الدرک الاسفل من النار واتخذتم الھتکم رھبانکم والاحبار × واتخذتم اربابا لکم شیاطین الانس والاشرار واتبعتم طواغیتکم الذین اتوکم من بین ایدیکم ومن خلفکم ومن ایمانکم وشمائلکم × فواللہ لا تفتح لکم ابواب السماء ولا تدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فانکم کذبتم بآیات اللہ واستکبرتم عنھا و ذالک جزاء المجرمین

(مقدمہ تذکرہ عربی صفحہ ...)

ترجمہ: تم (علماء) نے اپنے رب کے حکم کو مذاق بنا لیا اور اپنے دین کو کھیل کود اور اسے لفظوں اور معنوں میں بدل دیا۔ تم نے قصداً مکر و فریب سے چھوٹے کاموں کو بڑا بنا لیا اور بڑوں کو چھوٹا۔ یہود کی طرح کتاب الٰہی کا ایک حصہ مانتے ہو اور دوسرے کا انکار کرتے ہو تاکہ عملی طور پر اپنی جانوں کو دھوکے میں رکھو۔ اے لوگو ... کے مدعی ہو اپنے منہ سے وہ بات کیوں ... جو تمہارے دل میں نہیں ہے تم نے ... اور خدا نے بھی چال چلی۔ اللہ کی مخفی تدبیر سب سے بڑھ کر ہے تم دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں گر گئے اور تم نے اپنے مشائخ کو معبود ٹھیرا لیا تم نے شیطان اور شریر لوگوں کو اپنا رب بنا لیا۔ تم اپنے گمراہ پیشواؤں کی پیروی کرتے ہو جو تمہارے پاس آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے آتے ہیں۔ پس قسم اللہ کی تمہارے واسطے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائینگے اور تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے (جو کہ ناممکن ہے) تم نے خدا کی آیتوں کی تکذیب کی اور ان سے متکبرانہ اعراض کیا اور گنہگاروں کی یہی سزا ہے"

مشرقی صاحب کی شیریں کلامی اور سنئے! فرماتے ہیں:۔

"اگر آج مسلمان نے اپنی غفلت یا ملاّ نے اپنی روٹی کی غرض سے اس اسلام پر پردے ڈال دیئے ہیں اگر بدبخت اور بدمعاش رہنماؤں نے حرکت، اتحاد، مساوات اور بادشاہت والے اسلام کو جمود، فرقہ بندی اور غلامی کے اسلام سے بدل دیا ہے تو ہم غافل اور غرضمند لوگوں کے پیچھے کیوں لگیں۔ کیوں نہ اس قرآن سے اپنا مذہب لیں جس کا ایک حرف نہیں بدلا۔ کیوں نہ اس حدیث، اس روایت، اس تاریخ کو سامنے رکھیں جو صدیوں پرانے اسلام کو صاف بتا رہی ہے۔ اسلام ہمارے نزدیک تیرہ سو پچاس برس پہلے کا بتلایا ہوا دین ہے خدا کا براہ راست آسمان سے اتارا ہوا دین ہے کسی مولوی، ملاّ، مسیح، کسی مجتہد مجدد کا ملایا ہوا مذہب نہیں۔ بڑے بڑے بیٹھے ہیں کہ لوگوں کی کمائی ہوئی روٹیاں ہضم کرنے والوں کا مذہب نہیں ... اور ... کا ... رکھ کر

(مشرقی صاحب ... معترضین کے اعتراضات کے جوابات (۴۳) مدلل جواب۔ قابلِ دید ...)

امت کی بیخ اکھاڑنے والوں کا مذہب [illegible] مذہب اسلام تاریخ کے ایک ایک ورق پر ثبت لکھا ہے جس کی مرضی ہو تاریخ پڑھ کر دیکھ لے۔ [illegible] پھر [illegible] تاریخی [illegible] کو [illegible] کر رہے ہیں [illegible] تاریخی اسلام پر عملاً چلنے کے ارادے سے اُٹھے ہیں جو ملا اور مولوی گھر گھر کے باسی ٹکڑے اور پس خوردہ سالن میلے اور بدبودار کٹوروں میں کھا کھا کر اپنی مسجد کے میلے اور بدبودار حجرے میں چھپا بیٹھا ہے، جیغوں کی میل اور جو بلغم سے بھری ہوئی مسواک سے دانت صاف کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، میلے اور بدبودار پسینے میں لتھڑے ہوئے اور نجس کپڑوں کو پہن کر اور مہینوں تک مردوں میں غسل کر کے "پاکیزہ" اور "مقدس" بنا بیٹھا ہے ناک کے بال خدا کے گھر میں پھینک کر بیٹھے حاکم کی گستاخیاں اور بڑے گھر کو ناپاک کر رہا ہے، لیکن شرم و حیا نہیں کرتا، ہندوستان میں دنیا کے سب سے لمبے دریا ہو ہوا کر اپنے جسم کی گندگی کو پانی سے صاف نہیں کرتا، اور مذہب کے بہانے [illegible] کی طرح اپنی شرمگاہ کو پکڑ کر لوگوں کو دکھاتا پھرتا ہے۔"

(قول فیصل مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۵ء [illegible])

مزید گوہر افشانی سنئے! آپ فرماتے ہیں:-

"اب مجھے ایمان سے بتاؤ کہ وہ ملا اور مولوی جس کو اپنے گھر کے بدبودار، بدن کے چیتھڑے اور مسجد کے حجرے کے سوا اپنی دیوار سے پرے کے سنسار کا حال معلوم نہیں، جس کو اپنے ڈیڑھ انسانوں کے حلقے میں عربی کا "عالم" کہلانے کے لئے صرف و نحو کی ایک سو صفحے کی کتاب پڑھتے پڑھتے عمر گزر جاتی ہے اور پھر بھی ان سطروں سے آگے اس کا علم نہیں بڑھتا۔ کیا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ منصف میں قرآن حکیم سے دین کا بھید دریافت کر سکتا ہے کیا [illegible] تابکار [illegible] خدا کی طرف سے ذلیل [illegible] [illegible]

ہو یہ کہ کل الحاریں [illegible] کا حق ہے کہ قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا جائے۔ کیا اس ہیچ میرز اور بدبخت شخص کو قرآن سے دین کا بھید دریافت کرنے کے لئے مقرر کیا جا سکتا ہے، کیا قرآن جیسی عظیم المرتبت اور عرش عظیم پر [illegible] ہوئی کتاب کو جس میں اس کائنات کی حکومت کو صحیح طور پر چلانے کا گُر لکھا ہے۔ اس نابکار کے سپرد کر دینا کہ وہ اس میں جو چاہے تصرف کرے، جس طرح اس کو چاہے توڑے مروڑے جس کو چاہے جنت بخش دے جس کو بھیجے دوزخ میں دھکیلے، دنیا کی عقل و ہوش کی تاریخ میں سب سے بڑی سفاہت سب سے بڑا عقل کا اندھا پن نہیں۔ دنیا کے بڑے سے بڑے پگڑ باندھے ہوئے یلبلے سے لمبی عبا اور ڈھیلے ڈھالا جبہ پہنے ہوئے مولوی سے کم از کم ایک کروڑ گنا زیادہ زمین کے ماتحت قرآن سے دنیا فتح کرنے والا شخص تو غازی مصطفےٰ کمال تھا۔ جو بے چارہ دنیا دار خود گنہگار ہو کر صرف چار برس کے اندر اندر ۳ کروڑ پاشندوں کی ایک بیمار اور گئی گزری سلطنت کو خطرناک شکست کے بعد شاندار فتح کی عزت کی قوم سے ایک پیسہ لئے بغیر پہنچا گیا۔" (الاصلاح لاہور مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۹ء [illegible])

**ناظرین!** مشرقی صاحب مصطفےٰ کمال پاشا اور امیر امان اللہ خان (سابق والی کابل) کے بہت مداح ہیں۔ ان دونوں صاحبوں نے اصل اسلام پر جو نظر عنایت کی تھی وہ ہر صاحب اسلام کو معلوم ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب اگر اپنے مزعومہ مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو اپنے ان دونوں پیشروؤں کی طرح رسوم اسلام [illegible] کر چھوڑیں گے۔ اسی لئے ہم نے [illegible] [illegible] میں [illegible] سے تشبیہ دی تھی جو اسلام میں ایک سخت [illegible] گزرا ہے (رخیال [illegible])

**دوسری مثال** تصریحات: [illegible]

صاحب [illegible] کی شیریں کلامی کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ [illegible]

(نوٹ) قارئین حدیث کو [illegible] سمجھا جائے تو مشرقی صاحب بھی اس کے ایسے ہی ایک ممبر ہیں۔ جیسے چکڑالوی اور امرتسری تمام تہام [illegible] وغیرہ۔ اسی لئے مشرقی صاحب کے چھوٹے بھائی (رباغ امرتسر) کا بیان بھی قابل شنید ہے۔ آپ اپنی شیریں کلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میر انیس نے اہلِ مظلوم کی مرثیہ نگاری میں کمال دکھایا۔ آج سخت ضرورت ہے کہ پوری قوم مولویوں کے اخلاق کا ماتم کرے۔ اس کے لئے مجالس عزا قائم کرے۔ اس جہنم رس موت کے مرثیوں کے لئے اپنی زبان و قلم کو وقف کرے۔ شیخ [illegible] نے سچ کہا تھا:

"میں نے خدا اور شیطان دونوں کو یکجا
جگہ کھڑے دیکھا۔ مسجد کے منبر پر"

مولوی کی زبان پر خدا بول رہا ہے اور دل میں شیطان چٹکیاں لے رہا ہے۔ میں نے ان لوگوں پر برسوں حسنِ ظن رکھ کر دیکھ لیا۔ یہ لوگ ستر ہزار ملکوتی پردوں کے اندر لپٹی ہوئی شیطنت کے مجسمے ثابت ہوئے۔ یہ لوگ ہیں روایت کا محافظ بنتے ہیں۔ نیچہ عمر فلاں ابن فلاں وغیرہ کا منکر قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کے اعمال اور نیتیں شیطان سے زیادہ منکر خدا ہیں۔ یہ ہیں ہمارے ملا [illegible] کے کھوٹا [illegible] [illegible] ہمارے میر کا روانی جن کی رگ رگ میں فرعون [illegible] ہیں۔

[illegible]
[illegible]

(رباغ امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء)

**ناظرین!** [illegible] شیریں کلامی [illegible] جواب [illegible] ہم اگر اتنا ہی کہیں کہ اس [illegible] شکل و صورت میں [illegible] [illegible]

ناواقف ہیں کہ یہ اعلانات کیسے ہیں۔ تو ہمیں اتنا کہنے سے ہم پرہیز نہیں کر سکتے کہ یہ بھی نہیں۔ اس لئے ایسے لوگ علماء کی برائی کریں تو ہم ان کو معذور جانتے ہیں۔ اور علماء کرام سے عرض کرتے ہیں کہ آپ مولانا حالی مرحوم کی نصیحت پر عمل کریں جو یہ ہے ؎

کرتے ہیں منشیہ اگر عزت تیری
گر شکر کرے ثابت ہوئی عصمت تیری
پر مدح کریں وہ اگر نصیب اعدا
رکھ یاد کہ اچھی نہیں حالت تیری

تیسری مثال | مسلمانوں کی خوش قسمتی کہئے یا بدقسمتی ان میں جو شخص بھی مدعی اصلاح ہو کر اٹھتا ہے۔ سب سے پہلے وہ اپنی بدزبانی کا نمونہ دکھاتا ہے۔ علماء اور صلحاء کو گالیاں دیتا ہے۔ اس سے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ علمائے اسلام اگر میری تردید کریں تو لوگ ان کی بات پر کان نہ دھریں۔ زمانہ حاضر کے بہت بڑے مصلح اور ریفارمر مدعی مہدویت و مسیحیت و کرشنیت و موسویت و عیسویت وغیرہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بالقابہ نہایت صاف بیانی اور دُر افشانی کرتے ہوئے علمائے اسلام کو الفاظ ذیل میں شرف خطاب بخشتے ہیں:۔

او بدذات فرقہ مولویان۔ او یہودی خصلت
مولویو! او فدیۃ الغایلہ (حوالہ ...)
لوگو! (رسالہ انجام آتھم و آئینہ کمالات وغیرہ)

ناظرین کرام! | ہمارا مقصد ان مذکورہ حوالہ جات سے پورا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہم مضمون کو زیادہ طوالت دے کر آپ لوگوں کی مزید دل آزاری کرنا نہیں چاہتے اس لئے مولانا حالی مرحوم کے ایک عمدہ شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

او رعت کی برائی پہ ہے فخر زبان
خوبی کوئی باقی نہیں جن [illegible] میں
[illegible]

## قادیانی جنتری

# قادیان کی عظمت

### خدا کرے اس سے زیادہ ہو

قادیانی جماعت بھی عجیب دل و دماغ کی مخلوق ہے۔ اپنے حلقہ کو قادیان کا ایسا آتا ہے کہ یورپ کے مسولینی کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ الفضل قادیان نے اپنے خلیفہ صاحب کی کرامت یوں لکھی تھی کہ کشمیر کی سیر کو گئے تو ریل سے اترتے ہی سواری مل گئی۔ (جل جلالہٗ)

اب اس سے زیادہ معجزہ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

”قادیان کی عظمت روز افزوں ہے۔ خدا کے فضل اور رحم سے اس میں ریل گاڑی بھی آگئی۔“ (الفضل قادیان مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۹ء صفحہ ۲)

کیا اچھا فضل ہوا کہ بقول اعلیٰ حضرت مسیح قادیان دجال کا گدھا (ریل) مدینۃ المسیح میں آ پہنچا۔ ہمارا خیال تھا کہ قادیانی جماعت متعدد مرتبہ اس دجالی گدھے کو روکنے کی کوشش کرے گی۔ مگر تقدیر غالب ہے آخر وہ کم بخت قادیان میں پہنچ ہی گیا نہ صرف پہنچ ہی گیا بلکہ ہزاروں حواریان مسیح کو مع خلیفہ صاحب کے اپنے سینہ پر سوار کر کے پھرتا ہے۔ جس پر اہل مذاق کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے ؎

یہ کیسا خر دجال ہے کہ امت مسیح
بصد عزت بصد خواہش کرے جس پہ سواری ہے

# قادیان پاک لوگوں کا مقام ہے

”الفضل“ بڑے فخر سے لکھتا ہے:۔

”قادیان چونکہ اللہ تعالیٰ نے بطور مرکز احمدیت اور نور کا سرچشمہ بنایا ہے اور اسے اپنے رسول کا تخت گاہ قرار دیا ہے اس لئے یہاں ناقص الایمان رہ نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب بھی فرماتے ہیں:۔

”جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات ذات الٰہی کا مرکز ہے کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لا یجاورونک فیہا الا قلیلا۔“ (زمانہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۲ء) (الفضل ۳ جولائی ۱۹۳۹ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | یہ اعلان پڑھ کر ہماری توجہ اس طرف گئی کہ قادیان میں سکھ لوگ بڑی تعداد میں ہیں۔ آریہ بھی ہیں، ہندو بھی ہیں۔ ہاں اہل احرار بھی جھنڈا گاڑے بیٹھے ہیں۔ سب سے بڑھ کر مصری پاشا اور ان کے ہمراہی بھی دندناتے ہیں۔ پھر کیا یہ سارے لوگ کامل الایمان، ضبط اور برکات ہیں دیکھیں الفضل کیا جواب دیتا ہے۔

---

مکالمہ احمدیہ | مولفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ جس میں قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے وہ مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخباروں (پیغام صلح و الفضل) میں بابت خاتم نبوت مرزا شائع کرتے رہے کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۵

رئیس قادیان | مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے عجیب و غریب حالات جو آپ کسی اور کتاب میں نہیں دیکھیں گے اس میں درج ہیں ایک عمدہ تصنیف ہے۔ مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری صاحب قیمت اول [illegible] دوم [illegible] ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

قول کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور [illegible] کی وجہ سے [illegible] اسلامی [illegible] پر درام قیمت [illegible] منیجر [illegible] اہلحدیث امرتسر

ahmadiyyamuslim.de

# بے سمجھی سے حدیث پر اعتراض

اور

## علماء کی محنت کی ناقدری اور اپنی ناواقفی کا اعتراف

منکر حدیث جماعت کا عموماً اور امرتسری پارٹی کا خصوصاً یہ وطیرہ ہے کہ حدیثوں پر اعتراض کرتے ہوئے دو ہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہیں۔ ایک تو حدیث کے معنی کو بگاڑ کر عوام کو اس سے بدظن کرنا، دوسرے علماء کی نسبت بدگوئی کر کے مسلمانوں کو بددل کرنا اور مدافعت اور خدمت اسلام کے لئے صرف اپنی نمائش کرنا یہ تینوں امور ان لوگوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اسلام کی خدمت جو کوئی بھی کرے اس کیلئے موجب فلاح اور نجات ہے۔ مگر دوسرے فریق کو ناکردہ گناہ کے ساتھ بدنام کرنا کسی طرح پسندیدہ بات نہیں۔ امرتسری منکرہ حدیث پارٹی کے رسالہ "البیان" میں ایک مضمون متعلقہ حدیث نکلا ہے۔ جس میں سارا زور لفظ مباشر پر ہے۔

اس کے متعلق علماء کی نسبت یہ بدظنی پھیلائی ہے کہ وہ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن سے کفار کو اعتراضوں کا موقع ملتا ہے۔ اور مولوی لوگ جب جواب نہیں دے سکتے تو مخالفوں کے قتل کرنے پر عوام کو بھڑکاتے ہیں۔ (البیان بابت جون ۱۹۳۹ء)

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس حدیث کو آریہ نے رسالہ "رنگیلا رسول" میں بڑے طمطراق سے پیش کیا تھا جس کا جواب رسالہ "مقدس رسول" میں ہماری طرف سے دیا جا چکا ہے۔ معترض نے اس کا تو کوئی ذکر نہیں کیا (نہ بطور تصدیق نہ بطور تکذیب) اور ناحق علماء کو کوسنا شروع کر دیا جو ان لوگوں کی عادت ہے۔ لطف یہ ہے کہ مباشر کا عربی ترجمہ نہیں کیا۔ بلکہ اردو محاورے میں ترجمہ کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

آنحضرت روزے کی حالت میں مجھ سے مباشرت بھی کرتے تھے۔

اس بھولے بھالے یا معاند حدیث کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ لفظ مباشرت اردو میں کئی معنی میں آتا ہے اور عربی میں بھی کئی معنی ہیں۔ عربی میں مباشرت کا معنی صرف دو شخصوں کا جسم ملانا ہے۔ بیٹھے بیٹھے پر ہو یا کھڑے کھڑے معانقہ کی صورت میں مگر اردو میں اس کا معنی بیوی خاوند کا جماع کرنا ہے۔ ان دونوں معنوں میں بہت بڑا فرق ہے میں اس اہلقرآن پارٹی سے جو اپنی زبانوں پر انا غیرہ کا وظیفہ رٹتے ہیں اس آیت کے معنے پوچھتا ہوں

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ط

عورتوں سے مت مباشرت کرو جس حالت میں تم مسجدوں میں بحالت اعتکاف ہو۔

بتاؤ اس نہی کو اعتکاف فی المسجد کے ساتھ مقید کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ روزے دار روزے کی حالت میں گھر میں بیوی سے مباشرت کر لے تو جائز ہے۔ پس بتاؤ قرآن کا جو مضمون ہے وہی حدیث کا ہے یا نہیں؟ فرق اتنا ہے جو حدیث کے الفاظ صریح ہیں اور قرآن کا مضمون مفہوم مستنبط ہے۔

پس کوئی اہلقرآن آپکے سامنے یوں کہے:-

"انا اباشر زوجتی فی البیت و انا صائم"

(میں اپنی عورت سے روزے کی حالت میں گھر میں مباشرت (بمعنی عربی) کرتا ہوں)

تو آپ اس کو اجازت دینگے یا منع کرینگے۔ اگر منع کرینگے تو وہ اس کی دلیل آپ سے پوچھیگا۔ دلیل بتلانا آپ کا فرض ہوگا۔ بہتر ہے کہ ابھی سے ظاہر کر دیجئے۔ اور آئندہ کے لئے بھی ہمارا مشورہ ہے کہ اگر کوئی حدیث ایسی مشکل نظر آئے تو اسکے معنی کسی واقف کار استاد

---

سے پوچھ لیا کریں۔ پھر نتیجہ پر پہنچنے کی جلدی کریں تو اہل علم کی نظروں میں ذلیل ہونگے۔

---

بریلوی مشن

## بریلوی علماء کی تبلیغ

ناظرین باتمکین آج خاکسار بریلوی جلسہ کا حال آپ کی خدمت میں پہنچانا چاہتا ہے۔ جسے سن کر آپ محظوظ ہونے کے علاوہ متعجب و حیران ہونگے کہ یہ بزرگ عام لوگوں کو کس قدر اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں قبل از کارروائی جلسہ دو آیات قرآن کریم کی پیش کرتا ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰۤئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰۤئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (بقرہ)

ترجمہ:- تحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اوتارا ہم (اللہ) نے دلیلوں سے اور ہدایت سے پیچھے اس کے کہ بیان کیا ہم (اللہ) نے اوسکو واسطے ہدایت لوگوں کے بیچ کتاب کے یہ لوگ لعنت کرتا ہے اون کو اللہ اور لعنت کرتے ہیں لعنت کرنے والے مگر جنہوں نے توبہ کی اور نیکی کی اور بیان کیا پس یہ لوگ ہیں کہ پھر آتا ہوں (میں) اللہ اوپر اون کے (ساتھ رحم کے) اور میں (اللہ) ہوں پھر آنے والا مہربان۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۤئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اُولٰۤئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (بقرہ)

تعمید تحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اتارا اللہ نے کتاب سے اور مول لیتے ہیں بدلے اوسکے مول تھوڑا یہ لوگ نہیں کھاتے بیچ پیٹوں اپنوں کے مگر آگ نہ بات کریگا اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اللہ ان کو اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا یہ لوگ ہیں جنہوں نے مول لیا گمراہی کو بدلے ہدایت کے اور عذاب کو بدلے بخشش کے پس کیا صبر کرتے ہیں اوپر آگ کے

حضرات! ایک فقیر صاحب صوفی منش کمترین کے گاؤں سے کوئی ایک میل کے فاصلہ پر شمالاً سکونت رکھتے ہیں۔ یہ بزرگ ہر سال ماہ ربیع الاول کی کسی تاریخ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرس کے نام پر جلسہ کیا کرتے ہیں اور وعظ کے لئے مولوی محمد یار صاحب آف گڑھی اختیار خان کے ساتھ ٹھیکہ کر رکھا ہے دوسرے عالم مولوی کو بلانا اور اس کا وعظ سننا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب موصوف کی ماتحتی میں اور حسب خواہش کوئی واعظ وعظ کہے تو اسے منظور کر لیا جاتا ہے۔ ورنہ خیر۔ اسی اصول پر اس سال ربیع الاول کی ۲۷ تاریخ جمعہ کی رات کو جلسہ ہونا قرار پایا۔ میں نہیں جایا کرتا۔ اس دفعہ خیال آیا۔ تو چند آدمیوں کے ساتھ نماز مغرب پڑھ کر اور کھانا کھا کر روانہ ہوئے۔ قریب بہ عشا اوسی جگہ جا پہنچے تو عجیب تماشہ دیکھا کہ کھجور کی چھڑیوں کی چہار دیواری بنی ہوئی تھی۔ جس میں مولوی صاحب چیدہ چیدہ لوگ بیٹھے تھے۔ نقاروں کی عمدہ جوڑی بج رہی تھی اور ایک کاریگر مراثی بجا رہا تھا، اس کی آواز دور دور تک جا رہی تھی۔ پہلے سن کر ہم نے خیال کیا تھا کہ کسی دوسری جگہ یہ تماشہ ہوگا۔ ہمیں کیا خبر تھی کہ خاص مولوی صاحب کی ذات والاصفات سن رہی ہے۔ علاوہ اس کے دو شہنا ہے خوب شہنا و بجا رہے تھے۔ اچھی خاصی ہندوانہ شادی کا سماں نظر آتا تھا۔ اس پر بھی بس نہ تھا بلکہ دو بھنگی شیعہ فقیر مولوی صاحب کی خواہش پر دھمال کھیل کر انہیں خوش کر رہے تھے۔ دھمال ان بھنگی فقیروں کا ایک قسم کا ناچ ہے۔ جسے وہ عبادت جان کر کھیلتے ہیں۔ علاوہ ازیں چھڑیوں کی چہار دیواری کے باہر بھی شور و غل میں کالے مسلمان باجماعت نماز پڑھ رہے تھے۔ نہ مراثی کو حیا آتی تھی کہ نقارے بند کرے نہ مولوی صاحب کو شرم محسوس ہوتی تھی کہ اس شیطانی فعل کو تھوڑی دیر کے لئے روک دیتے۔ ہم نے دور جا کر چند آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ مولوی صاحب کی نماز کا علم نہیں کہ کب پڑھی، روشنی کا انتظام قابل دید تھا۔ ایک برقی لمپ تھا جو رات کو دن بنا چکا تھا۔ دوسرے معمولی لمپ کافی تھے۔ لوگوں کا ہجوم کافی تھا۔ اس لئے روٹی چلتے چلتے کافی رات ختم ہوگئی مولوی صاحب تو اپنے مریدوں اور نوکروں غلاموں سمیت باہر سیر کو یا بوجھ ہلکا کرنے کو باہر نکل گئے ایک اور واعظ کو ممبر پر بٹھایا گیا جو علم سے تو کورا تھا البتہ مثالیں خوب یاد کئے ہوئے تھا۔ مثال مخالف ہو یا موافق کہہ دیتا تھا۔ اور قرآن کا معنی اس طرح کرتا تھا جیسے سوامی دیانند جی مہاراج، مولود خوانی بھی ہوئی۔ بے ریش اور ڈاڑھی منڈے ہندوانہ شکلوں والے، تیترباز، بے نماز مولود خوان تھے جو عشقیہ غزلیں اور مذاقیہ دوہڑے اور دل ربا کافیاں عجب انداز میں پڑھتے تھے۔ میں حیران ہوتا تھا کہ یہ وعظ اور نصیحت و ہدایت کی مجلس ہے یا ناٹک سنیما اور بائیسکوپ کا تماشہ، جاہل صوفی پھڑک اٹھتے تھے کسی کا گھٹنہ، کسی کا ٹخنہ، کسی کی کلائی، کسی کا سر توڑتے تھے۔ لوگ ان رقاصوں اور ناچنے والوں سے اس قدر خائف و حراسان تھے کہ ابھی کوئی صوفی ابتدا کرتا لوگ فوراً بھاگ اٹھتے کہ نقصان نہ ہو۔ عورتوں کے ہجوم میں سے بھی ایک عورت کے رقص اور واویلا کرنے کی آواز آتی تھی۔ افسوس۔ رات کافی جا چکی تھی۔ ابھی پہلے مولوی کا وعظ ہو رہا تھا کہ صاحب دعوت نے مولوی محمد یار صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ لوگ حضور والا کا وعظ سننے آئے ہیں اور رات گزر رہی جا رہی ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا وعظ بند کرو میں آتا ہوں وعظ بند ہوا

ادھر مولوی صاحب نے پوشاک تبدیل کی، بالوں کو کنگھی سے آراستہ کیا۔ اوس چھوٹی سی اور غیر شرعی خضاب شدہ داڑھی کو سنوارا۔ سر پر کلابتون کی ٹوپی رکھی۔ بمع مریدان و غلامان روانہ بطرف جلسہ گاہ ہوئے وہی مولود خوانی جو پہلے ہوئی تھی ہوئی۔ پھر مولوی صاحب کا خطبہ شروع ہوا۔ جس کے چند الفاظ جو یاد رہ گئے ہیں یہ تھے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھے گئے۔ المنزہ عن ادناس البشریة من السلاطین اور یہ بھی فوثنا و نیفنا و غیاثنا و مغیثنا عوننا و عیننا و عیاننا و معیننا بعد اختتام خطبہ ایک آیات قرآن کریم تلاوت فرمائی جو یہ ہے۔ قد جاءکم من اللہ نور مبین بیان فرمایا کہ اس آیات شریفہ سے پانچ مسئلے نکلتے ہیں۔ کون آئے اور کیوں آئے اور کہاں سے آئے اور کس کے پاس آئے۔ اور کیا تھے۔ کچھ دیر تک یہی الفاظ ورد زبان رہے اور بشریت کا انکار کرتے کراتے رہے اور حاضرین بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اس کی تائید میں دوسری آیت پڑھی۔ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا۔ صرف اسی قدر تحقیق اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اوپر مؤمنوں کے جب بھیجا اون میں اپنا محبوب لوگو اپنا محبوب تم میں بھیجکر تم پر احسان کیا۔

یوسف زلیخا سے مانگو دیگی؟
یا رانجھا مانگو ہیر سے دیگی؟
یا لیلیٰ مانگو مجنوں سے دیگا؟
یا پنوں مانگو سسی سے دیگی؟

ہرگز نہ دیگی۔ تو یہ احسان کم ہے کہ اللہ نے اپنا محبوب بھیجا اس سے آگے لفظ من انفسھم ہے۔ یہ بالکل نہ پڑھا۔ اگر پڑھتے تو ہوائی قلعہ انکار بشریت جلدی زمین پر آ کر گرتا۔ جس کے لئے مولوی صاحب ساری رات مغز مارتے رہے۔ مؤمنین! حق چھپاتا اسے کہتے ہیں۔ یہ ہیں اہل سنت، یہ ہیں محب انبیاء علیہم السلام کہ اپنی منہ کی اور خواہش کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا نقصان کر رہے ہیں اور بنے آپ کو پیشوا

ahmadimuslim.de

# مسلمان کا زوال

(مرقومہ جناب الف خان صاحب از دینہ ضلع جہلم)

مسلمان آج جس دشوار مرحلہ سے گذر رہا ہے ایسا شائد ہی کبھی ہوا ہو۔ ایک زمانہ تھا جبکہ مسلم جیسے سرو سلمان اٹھتا ہے تو دنیا میں انقلاب مچا دیتا ہے۔ جہان کو ہلا دیتا ہے۔ قیصرو کسریٰ کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کر دیتا ہے۔ صحرا سے اُٹھ کر جہاں گیر بن جاتا ہے اور قومیں بھی عروج پر پہنچ کر گرتی ہیں۔ مگر مسلمان جیسا کوئی ہی گرا ہوگا۔ یہ کیونکر ہوا۔ کیا غرباء کے ہاتھوں ہوا؟ کیا دشمنوں نے کیا؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! تو پھر مسلم تو ہی بتا۔ تیری حکومت کو کس نے فنا کیا؟ تیری سلطنت عباسیہ کو ہمیشہ کے لئے تہ خاک کس نے کیا؟ ایک ہفتہ کے اندر اندر شام کی زمین میں سولہ لاکھ مسلمانوں کو کس نے خاک و خون میں لتھڑایا؟ بغداد میں ستر لاکھ بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور جوانوں کے خون کی ندیاں کس نے بہادیں؟ دجلہ کے پانی کو مسلمانوں کے خون سے کس نے رنگا؟ تیری مساجد، یونیورسٹیاں اور تمام نشانِ عظمت کس نے مٹائے؟ ان کا اصلی سبب کون تھا؟ تو شاید نہ سمجھے بتا دیتا ہوں کہ یہ سب کچھ تیری فرقہ بندیوں نے کیا تجھے تیرے شیعہ سنی کے جھگڑوں نے تباہ کیا، تجھے تیری حنفی اور وہابی کی چپقلش نے برباد کیا، تجھے تیرے مقلد اور غیر مقلد کے غیر اسلامی مسائل نے دامن فنا میں سلادیا، تجھے تیری اہل حدیث اور اہل قرآن کے خود ساختہ تفریق نے اجاڑا، تیری حکومتوں کا زوال شافعی اور حنفی کا مسئلہ لایا۔

فرقہ بندی کا دوسرا نام کفر اور بیدینی ہے، توحید اور ایک ہو جانے کا نام اسلام ہے۔ اپنے رب کا حکم سُن کہ فرقہ فرقہ ہونا اور آپس میں لڑنا عذاب الٰہی ہے۔ اب ہم اسی عذاب میں مبتلا ہیں۔ مسلمانو! بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ تھے یا سنی، اہل حدیث تھے یا اہل قرآن، حنفی تھے یا شافعی، حنبلی تھے یا مالکی، مقلد تھے یا غیر مقلد۔ الغرض جو بھی تم نے نام رکھے ہوئے ہیں اُن میں سے کیا تھے؟ ذرا اور نیچے اُتر آؤ اور بتاؤ کہ قرون صالحہ میں یہ تفریق کہاں تھی اگر نہیں تھی تو اس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے قرآنی نسخہ (واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا) کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور سب مل کر ایک ہو جاؤ، تفریق چھوڑ دو تو سب کچھ حاصل ہو جاویگا۔

**اہلحدیث** | فرقہ بندیوں کی شکایت عموماً ہوتی ہے اور یہی کہا جاتا ہے کہ یہ نام چھوڑ دو۔ اسی کا نام اصلاح رکھا جاتا ہے۔ مگر واقعات کو ملحوظ رکھ کر اصلاح کرنا عقلمندی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلامی دنیا ان ناموں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ دس پانچ کا ذکر نہیں عام حالت کا ذکر ہے۔ اس لئے جو چیز محال یا قریب محال کے ہو اس کا طلب کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے درگذر کر کے ممکن چیز کی طرف رُخ کرنا دانشمندی ہے۔ مصلحین کو اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ کونین اپنی تلخی کی وجہ سے نہیں کھائی جاتی۔ بچے تو کیا جوان بھی نہیں کھا سکتے۔ تجاویز بتلا دینا پسند کرتے ہیں لیکن کھلی کونین کھانا نہیں چاہتے۔ اس لئے دوا فروشوں نے اس پر شکر چڑھا دی ہے۔ جسے ہر نفرت کنندہ بھی آسانی سے کھا سکتا ہے۔ مقصد کو لحاظ رکھنا اور الفاظ سے درگذر کرنا یہ اصلاح کا اصول ہے۔ ناموں کے علاوہ مسائل مخصوصہ چھڑوانا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ناممکن ہے کہ اتفاق کیلئے کسی حنفی کو رفعیدین کرنے پر یا کسی شافعی کو آمین بالجہر چھوڑنے پر مجبور کیا جائے اور وہ اس مجبوری کو پسند کرے۔ اسی طرح ناممکن ہے کہ کسی سنی کو خلافت راشدہ کے حق میں بدگو بنایا جائے یا کسی شیعہ کو قائل کیا جائے۔ یہ واقعات ہمارے سامنے ہیں جو انسانی طاقت سے باہر ہیں۔ اس لحاظ سے تو فرقہ بندیوں کا ختم ہونا قریب محال ہے۔ پھر اتفاق کی کیا صورت ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہم لوگوں سے کہا جائے کہ اپنے خیالات اور مسائل مخصوصہ کو محفوظ رکھ کر مشترک دینی ضرورتوں پر جمع ہو جائیں۔ کفر اسلام کا مقابلہ ہو تو شیعہ سنی کی خلیج نہ ہو۔ خلافت راشدہ ہو تو حنفی شافعی وہابی میں انتشار نہ ہو۔ بس یہ ہے ایک اتفاق کی صورت جو ممکن بھی ہے اور مفید بھی۔

اس کے علاوہ بار بار یہ کہنا کہ نام چھوڑ دو یا مسائل پر بحث چھوڑ دو۔ ان سب کے جواب میں یہی کہا گیا ہے اور ہم اس کو معقول سمجھتے ہیں سے

درد بے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

---

# مضمون احکام درود شریف کا

## متروکہ حصہ

اخبار اہلحدیث ۲۸ جولائی ص۱۰ پر میرا جو مضمون عنوان مذکور سے شائع ہوا ہے۔ اُس کا درمیانی حصہ کاتب صاحب کی عنائت سے چھوٹ گیا ہے۔ حدیث کل کلام لایذکر اللہ فیہ الخ کا ترجمہ ندارد ہے۔ اور جو ترجمہ اس کے بعد مرقوم ہے اُس کا متن (حدیث) ندارد ہے۔ حوالہ کتاب کے بعد ان سطروں کو پڑھیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بولی جسکے شروع میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور مجھ پر درود نہ ہو وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ اسی لئے امام شافعی نے کتاب الام میں نماز کے پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (جلاء الافہام)

**لکھنے والے کی بابت** | (۲) وعن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ یستغفرون لہ مادام اسمی فی ذلک الکتاب۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط (القول البدیع ص۱۹۵ وجلاء الافہام ص۳۲۷ وشرف اصحاب الحدیث للخطیب) (اس حدیث کا ترجمہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے اور اس کے بعد والا حصہ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۲)

... جگہ جو اس کو دیدہ و دانستہ ... چھوڑ دیتی ہے ہیں خدا ہدایت دے۔ یہ ... واقعہ کا اسی انجمن میں گذر ہوا ... کو یہی توجیہ کا نام نہ لیا۔ توجیہ سے شاید خدا واسطہ کا بیر ہے۔ ساری سلامت اعمالی احسانی کا رٹ لگتا رہا مگر جس لفظ سے احسان ظاہر ہوتا تھا وہ نہ بولتا تھا شبولا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پھر معراج شریف کے واقعہ کی طرف رجوع فرمایا کہنے لگے۔ جب حضور معراج کی رات آسمانوں پر تشریف لے گئے تو ادب سے خیال فرمایا کہ جوتی اتار لوں حکم ہوا کہ جوتی سمیت آؤ۔ کیونکہ بشریت سمٹ کر جوتی بن گئی تھی اگر اتار ڈالتے تو واپس بالکل نہ آتے جب بشریت ... رہتی تو محبوب و محب مل جاتے پھر کون ہوا کرتا

نوٹ:۔ یہاں بشریت کا اقرار ہے۔ معلوم نہیں یہ لوگ کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کر کے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور نبی علیہ السلام کی کیسی بے ادبی کی جا رہی ہے اور معراج جسمانی کا انکار کر کے دھریہ بن رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

پھر ایک سفید جھوٹ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے سر تھوپا جو یہ ہے۔ فرمایا:۔

حضرت شبلی فرماتے ہیں کہ میں مغرب میں ہوں اور چیونٹی مشرق میں اور وہ ایک صاف پتھر پر چلے تو میں اس کے پاؤں کی آہٹ سن لونگا۔

جل جلالہ۔

میں اسی وقت اٹھا اور باہر اس جلسے سے نکلا۔ اسی وقت مولوی صاحب نے قیام فرمایا اور کئی عربی ابیات بھی پڑھتے تھے۔ چوتھے مصرعہ میں سب لوگ شامل ہوتے تھے تو بڑا شور ہوتا تھا۔ میں گھر چلا آیا۔ نماز صبح گھر پڑھی۔

نوٹ۔ جلسے میں سنا گیا کہ مولوی صاحب کو جب مرید لگ ملتے تھے تو سجدہ کرتے تھے جو سجدہ کرتا اوسکو سینہ سے لگاتے تھے اور اوس سے خوش ہوتے تھے جو سجدہ نہ کرتا اوس کو صرف ہاتھ دیتے تھے اور کچھ نہ پوچھتے تھے۔

(۲) صاحب دعوت نے مولوی صاحب سے عرض کیا تھا کہ نقارے آپ بجوا رہے ہیں جس کا میں ذمہ دار نہ ہونگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا بے شک میں خود اس کا ذمہ وار ہوں۔ گذشتہ سال میں کسی نے مولوی صاحب سے سوال بھی کیا تھا کہ آپ نقارے کیوں بجواتے ہیں۔ یہ تو ناجائز ہیں فرمایا قرآن میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ دریافت کیا کہاں۔ فرمایا پڑھو

فاذا نقر فی الناقور۔

سبحان اللہ و بحمدہ۔

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

(ابونعیم محمد عبدالرحیم ... بہاولپور سٹیٹ)

# قضاء الصوم عن المیت

(از مولانا محمد سلیمان صاحب مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ)

(۲)

مضمون ہذا کی پہلی قسط سابقہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے۔ جس میں قابل مضمون نگار نے قضاء الصوم عن المیت کے جواز میں حدیث شریف من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ اور حافظ ابن قیم حافظ ابن حجر اور حضرت شاہ ولی اللہ شاہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے اقوال پیش کر چکے ہیں آج کی قسط میں اپنے دعوی کو ایک دوسری حدیث اور دیگر اقوال سے ثابت کرتے ہیں۔

دوسری حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

عن ابن عباس ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی ماتت و علیہا صوم شہر فقال ارأیت لو کان علیہا دین اکنت تقضینہ قالت نعم قال فدین اللہ احق بالقضاء (صحیح مسلم)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میری ماں مر گئی اور اس پر ایک مہینہ کا روزہ ہے آپ نے فرمایا کہ تو بتا اگر تیری ماں پر دین ہوتا تو اس کو پورا کرتی عورت نے کہا ہاں پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دین زیادہ لائق ہے پورا کرنے کے ساتھ۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی اس بات پر دلیل ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا اس کے اولیاء پوری کریں۔ یہ حدیث بھی تمکن اور عدم تمکن کی دونوں صورتوں کو عام ہے۔ اگر شرعی طور پر کوئی فرق ہوتا تو سائلہ کے سوال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ضرور پوچھتے کہ تیری ماں کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں وہ تمکن کی حالت میں تھے یا عدم تمکن کی حالت میں تھے؟ لیکن باوجود اس کے آپ نے عورت سے کوئی تفصیل نہیں پوچھی اور قضا کا حکم نافذ کر دیا ـــــ پس جو لوگ آیت فعدۃ من ایام اخر سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ میت کو دوسرے ایام ملے ہی نہیں کہ قضا اس پر واجب ہو۔ جس کا منشا ظاہر ہے کہ عدم تمکن کی صورت میں اس سے وجوب ہی ساقط ہو گیا۔ حالانکہ زمانہ رخصت میں وجوب کا اسقاط دعوی بلا دلیل ہے۔ ہاں یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے کہ سائلہ کے سوال سے آپ نے تمکن ہی کی صورت کو سمجھ لیا تھا؟ اس کے علاوہ کیا کوئی شخص بتا سکتا ہے کہ وعلیہا صوم تمکن ہی کی صورت میں سوال کے لئے مخصوص ہے اور غیر تمکن کی صورت میں یہ الفاظ بولے ہی نہیں جا سکتے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا عورت سائلہ کو یہ معلوم تھا کہ وعلیہا صوم سے تمکن ہی کی صورت میں سوال کیا جاتا ہے ... صوم تمکن کی صورت ...

ahmadimuslim.de

نہیں رکھا جا سکتا۔

اور یہ بھی نہ واضح رہے کہ آیت فعدۃ من ایام اخر کا حکم مریض اور مسافر کے ساتھ خاص ہے اور وجوب ادا میں رخصت ہے، وجوب ساقط نہیں ہے۔ اور جب وجوب ساقط نہیں تو جو شخص مرض یا سفر کے رخصت کے زمانہ میں انتقال کر گیا تو اس کے ذمہ سے وجوب کب ساقط ہو گیا کہ اب اس کے ذمہ کچھ نہ رہا۔ اور پھر یہ بھی لازم آتا ہے کہ مریض اور مسافر با وجود مرض اور سفر کے روزہ رکھ لیں تو ان کے ذمہ سے ساقط نہ ہو حالانکہ نہ تو اس کا کوئی قائل ہی ہے اور نہ شریعت میں اس کی کوئی نظیر ہے۔ بلکہ برعکس ثابت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرض اور سفر کی حالت میں وجوب ادا میں رخصت ہے وجوب ساقط نہیں ہے اور جب زمانہ رخصت میں انتقال ہو گیا تو محض رخصت کی وجہ سے اس کے ذمہ سے وجوب ساقط نہیں ہوا اس وجہ سے اس کے اولیا کو حکم ہوا کہ وہ اس کی طرف سے روزہ ادا کریں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سائلہ کے دل میں پہلے مسئلہ دین کو تسلیم کرایا اور اس کے بعد روزہ کی قضا کا حکم فرمایا۔ فدین اللہ احق ان یقضی۔ اس فرمان نبوی کی بھی تعمیم ظاہر ہے۔

ہاں حضرت ابن عباسؓ کی اس حدیث میں مختلف الفاظ مروی ہیں۔ سائل کبھی رجل اور کبھی امرأۃ اور کبھی صوم شہر اور کبھی صوم شہرین اور کسی روایت میں صوم نذر اور کبھی اخت اور کبھی ام۔ اس وجہ سے بعض لوگوں نے اس حدیث میں اضطراب کا دعویٰ کر دیا ہے لیکن یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ واقعے مختلف ہیں جیسا کہ امام شوکانی نے نیل میں فرمایا ہے۔ والذی یظہر تعدد الواقعۃ۔ اور علامہ قسطلانی نے بھی ارشاد الساری میں یہ تحریر کیا۔ یحمل علی اختلاف الوقائع۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ واقعے مختلف ہیں تو اضطراب کا دعویٰ صحیح نہیں۔ لہٰذا اس حدیث سے

استدلال صحیح ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں تحریر فرمایا ہے۔ "فلا یقدح فی موضع الاستدلال من الحدیث۔ کذا فی النیل صفحہ ۲ ج ۴" ہاں بعض لوگوں نے یہ بھی دعویٰ کر دیا ہے کہ حدیث عائشہ رضؓ مطلق ہے اور حدیث ابن عباس رضؓ مقید ہے۔ لہٰذا حدیث عائشہ رضؓ کو حدیث ابن عباس رضؓ پر محمول کیا جائیگا۔

پس اس کا یہی جواب دیا گیا ہے کہ واما حدیث عائشۃ فہو تقریر قاعدۃ عامۃ وقد وقعت الاشارۃ فی حدیث ابن عباس الی نحو ہذا العموم حیث قال فی آخرہ فدین اللہ احق ان یقضی (فتح الباری) اس تصریح سے معلوم ہوا کہ جس طرح حدیث عائشہ رضؓ مطلق ہے۔ اسی طرح حدیث ابن عباس رضؓ بھی مطلق ہے۔ پس کسی خاص صورت میں حدیث ابن عباس رضؓ کو مقید کرنا دعویٰ بلا دلیل ہے

تیسری حدیث حضرت بریدہ رضؓ سے مروی ہے

قال بینا انا جالس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتتہ امرأۃ فقالت انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال فقال وجب اجرک وردہا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ انہ کان علیہا صوم شہر افاصوم عنہا قال صومی عنہا قالت لم تحج قط افاحج عنہا قال حجی عنہا۔ (صحیح مسلم) حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے اپنی ماں پر ایک لونڈی کو صدقہ کیا تھا اور وہ مر گئی۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کا ثواب تیرے اُوپر واجب ہو چکا۔ اور اس لونڈی کو تیرے اوپر میراث نے لوٹا دیا۔ عورت نے سوال کیا کہ میری ماں پر ایک مہینہ کا روزہ ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھ دوں؟ آپ نے فرمایا رکھ دے۔ پھر سوال کیا کہ میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا۔ تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں۔ آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے حج کر دے۔"

یہ حدیث بھی اس بات پر دلیل ہے کہ اگر کسی میت کا روزہ چھوٹ گیا ہو یا حج نہ کیا ہو تو اس کی طرف سے اس کے اولیا قضا کریں۔ یہ حدیث بھی تمکن اور عدم تمکن دونوں صورتوں کو عام ہے۔ اس حدیث میں بھی سائلہ کے سوال اور آنحضرتؐ کے جواب پر وہی اعتراض وارد ہوتا ہے جو ابن عباسؓ کی حدیث میں ذکر ہو چکا۔ پس جو لوگ کہ میت کی طرف سے روزے کی قضا کے قائل نہیں ہیں ان کو تصاعج سے بھی انکار کر دینا چاہئے۔ ورنہ ایک ہی حدیث سے ایک حکم کا انکار اور دوسرے حکم کا اثبات ونؤمن ببعض ونکفر ببعض کی نظیر ہے۔ اور پھر میں پوچھتا ہوں کہ مانعین قضاء صوم کی کونسی دلیل مانع ہے کہ قضاء حج میں تمکن اور عدم تمکن کی صورت نہیں ہو سکتی؟ ناظرین ان احادیث صحیحہ کے علاوہ اس باب میں چند آثار صحابہ بھی منقول ہیں۔ جن کا ذکر یہاں پر فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

پہلا اثر ابن عمر رضؓ سے موطا امام مالک میں مروی ہے۔ ان عبد اللہ بن عمر کان یسئال ہل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد۔ حضرت ابن عمر سے سوال کئے گئے کہ کیا کوئی شخص روزہ رکھ سکتا ہے کسی کی طرف سے یا نماز پڑھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے؟ تو ابن عمر رضؓ نے فرمایا کہ نہ تو نماز پڑھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے اور نہ روزہ رکھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے"

دوسرا اثر ابن عباس رضؓ سے نسائی میں مروی ہے عن ابن عباس قال لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد۔ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نہ تو کوئی شخص نماز پڑھے کسی کی طرف سے اور نہ کوئی شخص روزہ رکھے کسی کی طرف سے" ان دونوں اثر کا مضمون اور معنی ایک ہے۔ اور ائمہ مانعین کا بھی دونوں اثر محل استدلال ہے اور بظاہر یہ دونوں اثر احادیث مذکورہ بالا کے معارض ہیں۔ لیکن اس تعارض کے دفعیہ کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت یہ ہے کہ ان آثار کو حالت حیات پر محمول کر لیا جائے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفٰے امامؒ میں تحریر فرمایا ہے

اسی طرح بعض دیگر محدثین نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ احادیث مذکورہ بالا میت سے تعلق رکھتی ہیں پس دونوں میں کوئی تعارض نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلہ میں صحابہ کرام کے اقوال حجت نہیں ہیں جیسا کہ محدثین کرام اور علمائے اہل حدیث کا مذہب ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ خود ان دونوں صحابہ کے آثار ان کے دوسرے آثار کے خلاف مروی ہیں۔ خود ابن عمرؓ سے ترمذی میں مروی ہے۔ قال من مات و علیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص مرگیا اور اس پر ایک مہینہ کا روزہ ہے تو اس کی طرف سے ہر دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا دیا جائے۔ امام ترمذی اور امام بیہقی نے اس روایت کو مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن اس کے وقف کو صحیح کہا ہے اور دیگر محدثین نے بھی اس کے وقف ہی کو صحیح کہا ہے۔ اس وجہ سے ہم نے اس کو آثار عمرؓ سے شمار کیا ہے۔

اسی طرح خود ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے عن ابن عباس قال فی رجل مات وعلیہ رمضان فلیطعم عنہ ثلاثون مسکینا (مسند عبد الرزاق از فتح الباری) ابن عباسؓ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مرگیا اور اس پر رمضان کے مہینہ کا روزہ ہے۔ تو فرمایا کہ تیس مسکین کا اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ ان دونوں اثر سے معلوم ہوا کہ خود ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے جو فتاویٰ منقول ہیں وہ پہلے دو آثار منقولہ کے بظاہر خلاف ہیں لیکن جب ان کو حالت حیات پر محمول کر لیا جاتا ہے جیسا کہ محدثین کا خیال ہے تو کوئی مخالفت باقی نہیں رہتی۔

حضرت عائشہؓ سے بھی ایک اثر مروی ہے:۔ عن عائشۃ انھا سئلت عن امرأۃ ماتت و علیھا صوم قالت یطعم عنھا۔ (فتح الباری) حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت مرگئی اور اس پر روزہ ہے تو فرمایا کہ اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ حضرت عائشہؓ سے ایک اثر اسی معنی

ابن بھی مروی ہے لیکن وہ بالکل ضعیف ہے۔

حنفیہ نے یہاں پر ایک اعتراض کیا ہے کہ خود ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کے فتاوے انکی روایتوں کے خلاف ہیں۔ لہذا راوی کی روایت کا اسکے فتویٰ کے مقابلہ میں اس کے فتویٰ کا اعتبار نہیں جیسا کہ محدثین کا مذہب ہے۔ خود علامہ ابن ترکمان حنفی نے اس کی تصریح کی ہے۔ وقد عرف من مذھب المحدثین ان العبرۃ لما روی الراوی لا لما رآہ (الجوہر النقی ص ۱۸ ج ۱) آثار صحابہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ میت کی طرف سے اس کے اولیا روزوں کے عوض میں مسکین کو فدیہ دیں۔ اور یہ حکم قضاء صوم کو

مانع نہیں ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر وغیرہ نے تحریر فرمایا ہے۔ تمام احادیث و آثار سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا یا فدیہ اس کے اولیا ادا کریں۔ البتہ روزوں کی قضا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس وجہ سے روزوں کی قضا فدیہ سے بہتر اور افضل ہے۔

(باقی آیندہ)

**اہلحدیث** | فاضل مضمون نگار نے قضا کے معنی پر غور نہیں کیا۔ قضا متضمن ہے وجوب الادا کو اور وجوب الادا مبنی ہے تمکن پر۔ فافہم و لا تعجب۔

# مناجات

(از مولوی ابو عبد الشکور محمد داؤد صاحب شکراوی)

یارب بہار آئے اسلام کے چمن میں
پیدا ہو پھر حرارت اس محفل کہن میں
توحید کا ہو پرچم پھر کفر کے وطن میں
زمزم کی موج جاری ہوں ہند کے صحن میں

ایام ماضیہ کی پھر ہم کو جستجو ہے
فاروق پھر ہوں پیدا یارب یہ آرزو ہے

پیدا ہوں ہم میں یارب پھر مسلم و بخاریؒ
سوکھے ہوئے چمن کی کردیں جو آبیاری
پھر مرد ابن حنبلؒ کی شانِ دینداری
رنگ لائے ہم میں یارب ان کی پرہیزگاری

قالب ہیں مختلف پر یک جان ہونا سیکھیں
راہِ جہادِ حق میں قربان ہونا سیکھیں

پیدا ہوں ہم میں یارب سلمان و بوعبیدا
پھر جوشِ خالدیؓ ہو اپنے دلوں میں پیدا
اسلام پر مٹیں ہم توحید پر ہوں شیدا
بدعت کو ہم مٹائیں سنت کریں ہویدا

پیدا ہو اپنے دل میں پھر جذبۂ شہادت
غازیِ ہند ابن عبد[1] الغنی کی صورت

ہیں محوِ خوابِ غفلت یارب ہمیں جگا دے
بھٹکے ہوئے دلوں میں اک لو نئی لگا دے
جتنی خرابیاں ہیں یارب انہیں مٹا دے
جس سے کہ تجھ کو پائیں وہ راستہ بتا دے

ملت کی لاج رکھ لے اتنا ہی مدعا ہے
در پر ترے خدایا یہ راز کی دعا ہے

[1] مولانا شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ

افعال و اعمال - عدد و وحشی کی مثال ... (۸۰۲) ... اہلحدیث امرتسر

# فتاویٰ

**تعاقب** ۱۹ مئی کے اخبار اہلحدیث میں جو سوال ۱۴۳ درج ہے اس کی اصل صورت یہ ہے۔

زید کے دادا کی دو بیویاں تھیں۔ ایک کے دو بیٹے ہیں جن میں سے ایک زید کا باپ ہے اور دوسرا اس کا چچا۔ یعنی مادری پدری اور دوسری بیوی سے ایک بیٹا ہے جو زید کا سوتیلا چچا ہے۔ جن باقی سوال بدستور یعنی زید کا باپ اور چچا ایک ماں کے بطن سے ہیں۔ اور ایک ماں کا ایک ہی بیٹا ہے جو زید کے باپ اور چچے کا سوتیلا بھائی ہے۔ ۱۹ مئی کے سوال ۱۴۳ اور ۴ جون کے خط کو ملانے سے ذیل کی صورت حاصل ہوگی۔

مسئلہ ۱۲ زید

| زوجہ | ام | اب | عم عینی | عم — علاتی |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۳ | ۴ | ۵ | م | م |

ربع بیوی کو یعنی چوتھا حصہ اور ثلث ماں کو یعنی تیسرا حصہ باقی سب ماں باپ کو اس لئے کہ باپ عصبہ ہے اور چچے دونوں عینی اور علاتی محروم ہیں۔ اس لئے کہ باپ کی موجودگی میں ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ فقط

(علم الدین حافظ آبادی)

**مفتی** جواب اس سوال کا ٹھیک ہے۔ پہلا سوال مندرجہ اہلحدیث ۱۹ مئی اس سے الگ ہے۔

س ۲۱۲ } ایک شہر میں [illegible] مسجدیں ہیں۔ جن کے در و دیوار [illegible] کے [illegible] ہیں اور [illegible] دین کی بے [illegible] کر رہے ہیں۔ اسی شہر میں دو تین اور مسجدیں بھی آباد ہیں۔ جو اچھی حالت میں ہونے کے سوا [illegible] دکانوں کے کرایہ وغیرہ کی [illegible] بھی ہے اور مسجد کے ضروری اخراجات کے علاوہ کچھ بچت بھی ہو رہی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان آباد مسجدوں کی آمد کی بچت سے کیا ویران حالت والی مسجدوں کی چھتیں وغیرہ گرانی جائز ہیں یا نہیں۔ ایک مستفسر اہلحدیث

ج ۲۱۲ } جن مسجدوں کی [illegible] بچت ہوتی ہے مگر ان مسجدوں کے وقف کرنے والوں یا بانیوں کی طرف سے ان کے مصرف کے متعلق کوئی خاص ہدایت نہیں ہے جو دوسری جگہ خرچ سے مانع ہو تو دوسری مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے۔ بحکم ان المساجد للہ سب مسجدیں خدا کی ہیں۔

س ۲۱۳ } ایک مسجد ویرانی کی حالت میں تھی وہاں ایک مسلمان نے اس مسجد کی جگہ پر ایک مکان بنادیا اور اس میں دوکان وغیرہ جاری کی۔ اور دوکان کے کرایہ کی آمدنی سے اس نے اسی دکان کے اوپر منزل بنا کر مسجد بنالی ہے وہ آج کل آباد ہے۔ اور نیچے والی دکان کے کرایہ سے پیش امام مسجد کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ اب سوال ہے کہ مسجد والی زمین میں ایسی دوکان بنانا اور اوپر مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں

ج ۲۱۳ } جس زمین پر بصورت مسجد سجدہ ہو جائے۔ پھر اس کو کسی دوسرے مصرف میں لانا جائز نہیں واللہ اعلم! ان المساجد للہ۔ سب مسجدیں خدا کی ہیں۔

س ۲۱۴ } زید نے عمر کے ہاتھ مبلغ پانسو روپے بابت تجارت دیدیا۔ آپس میں یہ شرط قرار پائی کہ نفع میں سے زید فی روپیہ چھ آنے اور عمر جو کارکن ہے فی روپیہ دس آنے لے اور نقصان میں برابر شریک رہیں۔ زید یہ بھی جانتا ہے کہ عمر کا کاروبار کا روپیہ بنک میں جمع رہتا ہے۔ لہذا عمر نے زید سے مبلغ مذکور حاصل کرتے ہی بنک میں داخل کیا تاکہ وقت پر رقم برآمد کر کے تجارت پر لگائے۔ چونکہ بنک دیوالیہ ہوگیا براہ مہربانی بالبینت والزبر جواب عنایت فرمایا جائے کہ کیا روپیہ کے نقصان میں [illegible] زید و عمر برابر شریک ہیں [illegible] یاد رہے کہ عمر بصورت رقم بنک میں رکھنے پر مجبور تھا۔ (حاجی [illegible])

ج ۲۱۴ } صورت مسئولہ میں عمر نے صاحب مال کی منشا کے [illegible] کیا ہے اس لئے وہ ذمہ دار ہے۔ تمام مال اسی کو دینا ہوگا۔ صاحب مال اس نقصان میں شریک نہیں ہے۔ واللہ اعلم

س ۲۱۵ } جب بچہ یعنی اٹھرا میں ہو وے تو بعض سیانے اس کا علاج اس طرح [illegible] کرتے ہیں کہ سات درختوں کے پتے [illegible] اور سات کنووں کا پانی پھر پڑھ کر اس پر دم کرتے ہیں کیا ایسا علاج فرما کرنا جائز ہے؟ (شیخ محمد ظہور الحق [illegible])

ج ۲۱۵ } مدار جواب دم کرنیوالے الفاظ پر ہے اگر الفاظ شرکیہ ہیں تو ناجائز ہے۔

**نوٹ** فتاویٰ اسی قدر تھے۔

## عرس ہائے قبور

افراد اہل حدیث بحیثیت مذہب بہت سے فرائض لیکر اٹھے تھے ان سب میں سستی ہوگئی ہے۔ میں درد بھرے دل سے آج کہنا چاہتا ہوں کہ سردست افراد اہل حدیث ایک کام اپنے ذمے لے لیں وہ یہ ہے کہ قبروں پر جو عرس ہوتے ہیں ان کی اصلاح پر کمربستہ ہو جائیں۔ جہاں جہاں بڑے عرس ہوتے ہیں وہاں کے گرد و نواح کے اہل توحید اپنا فرض سمجھیں۔ ایک جماعت کی حیثیت میں وہاں پہنچ کر تحریری اور تقریری تبلیغ کریں۔ دفتر اہلحدیث نے عرسوں کے متعلق نظم و نثر کے اشتہار شائع کئے تھے وہ منگا لیا کریں۔ مالی ہو تو ان کو زیادہ تعداد میں چھپوا کر ہر سال تقسیم کریں۔ عجیب معاملہ ہے کہ اہل قبور تو قبروں پر مال خرچ کریں، اوقات ضائع کریں اور ایمان کا خاتمہ کریں مگر اہل توحید توحید و سنت کی اشاعت میں نہ پیسہ دیں نہ وقت۔ اس آیت پر غور کریں۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ (العنکبوت)

(کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے قبر میں چلے جائینگے اور ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی ہم نے پہلے لوگوں کو بھی ذمہ وار بنایا تھا پھر سچوں اور جھوٹوں کو جدا کر دیا تھا)

پس اہل توحید اصحاب اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں کیلئے یا جمع ہو کر عزم کر بیٹھ ہو جائیں۔ اور اس کمربستگی میں خدا سے دعا کریں۔ سے

ہند کو اس طرح توحید سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز [illegible]

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**معاونین اہل حدیث توجہ فرمائیں** اخبار "اہلحدیث" ملک و قوم کے نشیب و فراز دیکھتا ہوا بمقصود دینی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور آئندہ بھی دیتا رہیگا ان شاء اللہ معاونین کرام کو بھی اس کی امداد سے دریغ نہ کرنا چاہئے۔ جس کی صورت صرف یہی ہے کہ اس کی اشاعت میں ترقی دیں۔ اگر ہر خریدار سال بھر میں کم از کم ایک ایک نیا خریدار بناتا رہے تو اس کی اشاعت میں کبھی کمی نہیں آسکتی۔

**غریب فنڈ** میں عرصے سے کوئی رقم نہیں آئی۔ نئے داخلے بند ہیں۔ مگر پہلے سائلین کے نام بھی تو اخبار جاری ہوتا ہے۔ ان کو بھی داخلے ارسال کئے بہت عرصہ گذر گیا ہے۔ کئی دفعہ اخبار کے اجراء کے لئے خط و کتابت بھی کر چکے ہیں۔ اصحاب خیر و دیگر اہل ہمت حضرات کی امداد کے بھروسے پر یہ فنڈ جاری کیا گیا تھا۔ کئی نادار و مفلس شائقین اہلحدیث اس سے فیض یاب ہوئے۔ مگر اب کچھ عرصہ سے اس فنڈ کی آمد بند ہے۔ آمد نہ از فتوی فنڈ ہم

**اہل حدیث کانفرنس** کے متعلق چند ماہ سے مضامین اور تجاویز تو بکثرت شائع ہو چکی ہیں۔ مگر اصل چیز (جس کے نہ ہونے سے سارا کام رکا پڑا ہے) کی طرف کسی صاحب نے توجہ نہیں فرمائی۔ محض خیالات و تجاویز سے مہمات سرانجام نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے معاونین کرام و دیگر ہمدرد حضرات کو اس کے خزانہ کو پر کرنے کی طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ جس قدر کسی سے ہمت ہو اسی قدر حصہ لے

**اشاعت فنڈ** میں از مولوی کرم بخش صاحب امرتسری اس فنڈ کے لئے بھی شائقین تبلیغ توحید و سنت کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ خاصکر آج کل جو تحریک خاکساری کا سلسلہ بصورت رسالہ شائع کرتا ہے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

بعد مصنفانہ ... کی صاحب نے ... اخباری اشاعت ... ہوجائیں

## ناظرین کو خوشخبری

اخبار ہذا کے صفحہ پر بعض کتب کے متعلق

### رعایتی اعلان

شائع ہو رہا ہے۔ امید ہے ناظرین اس سے ضرور فائدہ حاصل کرینگے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

## ناظرین غور فرمائیں

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری "اہلحدیث" ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ یکم اگست کو مطبوعہ چٹھی بھی سب خریداروں کو ارسال کی گئی ہے۔

اس لئے اب وی پی کے ناحق خرچ یا نقصان سے بچانے سے بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیں۔ اگر خریداری سے ہی انکار ہو۔ یا مہلت درکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں تاکہ وی پی نہ بھیجا جاوے۔

**مہلت ختم** جن خریداروں کی مہلت بھی ماہ اگست میں ختم ہے ان کی طرف سے اگر قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو یکم ستمبر سے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ دفتر کی طرف سے ان کے لئے جو سہولت ممکن تھی کر دی گئی ہے۔ اب آپ حضرات کا فرض ہے کہ دفتر سے بھی بہتر سلوک کریں)

نیازمند۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

**رحمۃ اللعالمین و رسول پاک** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پاک جس رنگ میں ہو مفید ہے۔ مولانا شبلی مرحوم کی سیرت بوجہ تحقیق اعلیٰ کے اہل علم کے لئے ہے۔ مولانا قاضی سلیمان مرحوم کی کتاب رحمۃ اللعالمین متوسطین کے لئے بہت مفید ہے۔ رسول پاک نام کی کتاب بچوں کے لئے مفید تر ہے۔ رحمۃ اللعالمین ... شائع شدہ ہے مگر جامعہ ملیہ دہلی نے نقطۂ ... شائع کی ہے۔ قیمت مجلد ... رسول پاک ۸ پتہ:- مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی۔

**تلاش گمشدہ** ... مولوی محمد علی ہیں کا دوسرا نام مولوی علم الدین ہے۔ عمر پچیس سال۔ رنگ گورا۔ جسیم۔ نوجوان (پہلوان) رخسار پر ایک مسّا۔ مختلف مدارس میں پڑھتا پھرتا ہے۔ اب دو سال سے لاپتہ ہے۔ جس صاحب کو موصوف کا پتہ ہو وہ ضرور مجھے اطلاع دیں۔ میں اس کا ممنون و مشکور ہونگا۔ کسی خاص ضرورت کے لئے ان کا گھر آنا سخت ضروری ہے

(چودھری محمد دین بھوجیاں ضلع امرتسر)

**نامہ نگار یاد رکھیں** اہلحدیث چاہتا ہے کہ میرے نامہ نگار مضمون نویسی سیکھیں۔ اس لئے ان کی تحریر کو ہر حال میں شائع کرنے کا پابند نہیں۔ بلکہ اس کی اصلاح (اگر ممکن ہو سکے) کر کے درج کرتا ہے۔ اصلاح نہ ہو سکے تو غیر مقبول کر دیتا ہے۔ نامہ نگار صاحبان مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا کریں۔

(۱) مضمون صاف شستہ زبان میں بغیر دل آزاری کے ہو
(۲) طول طویل نہ ہو بلکہ عاقل و دلیل کے ماتحت ہو۔
(۳) مضمون ایسا ہو کہ ناظر خود اس سے مطلب سمجھ لے وغیرہ۔
(۴) مضمون خوشخط پختہ روشنائی سے کاغذ کے صرف ایک طرف لکھا جائے۔

**جواب طلب امور** کے لئے ہمیشہ جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ ضرور آنا چاہئے۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت معاف۔

**مضامین آمدہ** مکرم الٰہی صاحب ... سلیمان ...

**غیر مقبولہ** سلفت از محمود ... قادیانی کا مذہب

**خط و کتابت** کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ... (منیجر اہلحدیث)

armadmuslim.de

[illegible]

# ملکی مطلع

## اہالی امرتسر کی ایک شدید تکلیف

### قابل توجہ گورنر بہادر پنجاب

امرتسر کے قلعہ گوبند گڑھ کے میدان میں بارش کا پانی اس کثرت سے جمع رہتا ہے گویا وہ ایک جھیل بن جاتا ہے۔ اس کے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ وہیں پڑا اسڑتا رہتا ہے۔ جس کی بدبو سے اہل شہر کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ شہر کے اندر جو آبادیاں بن چکی ہیں ان کی صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ گورنمنٹ اس امر کی تحقیق کرنا چاہے تو بالکل آسان ہے۔ کسی افسر کو بھیجدے جو لاہوری دروازہ کے باغ میں کھڑا ہو کر معائنہ کرے تو ہمارے بیان کی پوری تصدیق ہو جائیگی قلعہ کا میدان بلدیہ امرتسر کے ماتحت نہیں ہے بلکہ اس کے حدود اختیار سے باہر ہے۔ لیکن ہماری بلدیہ اگر فرض شناس ہوتی تو خود بخود گورنمنٹ کو اس تکلیف پر توجہ دلاتی نہ صرف توجہ دلاتی بلکہ کام کی تکمیل کرا کر چین لیتی۔ قلعہ گوبندگڑھ مع میدان کے غالباً گورنر بہادر کے بھی ماتحت نہیں ہے بلکہ فوجی انتظام میں ہے۔ لیکن گورنر بہادر اگر اہل شہر کی حالت پر نظر عنایت کریکے [illegible] سفارش کریں تو ہماری یہ تکلیف بہت جلد رفع ہو سکتی ہے۔ اس کام پر کچھ [illegible] شہر کا [illegible] ڈالا جائے [illegible] لاہوری [illegible]

[illegible]

## بمبئی میں بندش شراب

اور

### قرآن کا اعجازی اثر

آج کل اخباروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ صوبہ بمبئی کی کانگرس حکومت نے آزمائشی طور پر بمبئی میں یکم اگست سے شراب کی فروخت بند کر دی ہے (بہت اچھا کیا) خدا کرے دوسرے صوبوں کی حکومتیں بھی اس کی پیروی کریں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ شراب کی کل طاقت کے ساتھ بندش کی گئی ہے شہر کی پولیس کے علاوہ بیرونی علاقہ سے بھی پولیس منگوا کر سخت انتظام کیا گیا کہ شورش نہ ہو تاہم شورش ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ عرب کے لوگ شراب نوشی کے کتنے عادی تھے مولانا حالی مرحوم نے اس کا نقشہ یوں دکھایا ہے ؎

جُوا اُن کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی

ایسے ملک میں پیغمبر اسلام فداہ کا حکم ان لفظوں میں سناتے ہیں۔ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ (کیا تم لوگو شراب نوشی سے باز آجاؤ) اس حکم کے اجرا کے لئے کسی پولیس کی ضرورت نہیں [illegible] کی طلبی نہیں ہوئی۔ بلکہ لوگوں پر خود بخود ایسے حکم کا اثر ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جن کا یہ قول تھا ؎

بہشت شراب اگر مجھ سے [illegible]

یہی لوگ شراب کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## افسانہ سرحد

ممالک یورپ اور جاپان تو ہم سے بہت دور ہیں۔ ممکن ہے کہ اس دوری کی وجہ سے وہاں کے صحیح حالات ہم تک نہ پہنچتے ہوں۔ افسوس یہ ہے کہ وزیرستان وغیرہ جو ہماری ملک کی سرحد پر ہیں وہاں کے حالات بھی [illegible] کی وجہ سے ہمارے لئے پریشان کن ثابت ہو رہے ہیں۔ دو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ وزیرستان کی لڑائی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ہندوستانی خزانے کا کروڑہا روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور ہنوز روز اول ہے بلکہ روزانہ شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ آئے دن ڈکیتی اور قتل و خون ریزی کی خبریں آتی ہیں۔ چار اگست کی خبر ہے کہ بنوں کے نزدیک ڈیڑھ سو کے قریب قبائلی لوگوں نے ایک گاؤں پر چھاپہ مارا۔ اور گولیاں چلا کر گاؤں والوں کو خوفزدہ کر دیا۔ مال لوٹ کر لے گئے مکان جلا دئیے اور چند آدمیوں کو قتل بھی کر گئے۔

ہم سمجھ رہے ہیں کہ ضلع بنوں ایک سرحدی علاقہ ہے جو پولیس اور فوج کے ذریعہ بالکل محفوظ ہے۔ پھر آئے دن ایسے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ایک مرتبہ [illegible] ظاہر کرتے آئے ہیں مگر ہماری گورنمنٹ اس پر توجہ نہیں کرتی وہ یہ ہے (جسے ہم ہندوستان کے لئے بہت ہی مفید سمجھتے ہیں) کہ سرحدی علاقہ جتنا پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے [illegible] انگریزی حکومت چھوڑ دے [illegible]

[illegible]

مرکز مقرر کردیا جائے جو ہندوستان کے رئیسوں کی طرح حکومت کرے۔ غرض یہ علاقہ حکومت برطانیہ سے الگ ہو جائے۔ ایسا کرنے سے اس کہانی جانی ہر طرح کا فائدہ ہوگا۔ آئے دن جو فوج اور روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ وہ اصلی دشمنوں کے مقابلے میں کام آئیگا ساری تکلیف گورنمنٹ کی غلط پالیسی (پیش قدمی) کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے جس کا کافی نقصان بھگتا جا چکا ہے۔ کیا گورنمنٹ ہماری گذارش پر توجہ کریگی ؟

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

## حکومت برطانیہ کی چاروں طرف سے مخالفت

زمانہ بر سر جنگ است یا خدا مدد دے

کسی انسان کے تعلقات جتنے زیادہ ہونگے اس کو اتنی ہی زیادہ تکلیف بھی ہوگی اور جتنے کم ہونگے اتنی ہی تکلیف بھی کم ہوگی۔ چنانچہ ایک متاہل کو جو مشکلات پیش آتی ہیں مجرد ان سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی معنی میں کہا گیا ہے۔

مجرد سب سے اعلیٰ ہے نہ جورو ہے نہ سالا ہے

گورنمنٹ برطانیہ کا دامن چونکہ بہت وسیع ہے اسلئے قانون قدرت کے ماتحت اس کو تکلیف بھی زیادہ ہونا لازمی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے دنیا کے مصلح اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان واجب الاذعان کو ملحوظ رکھا کرے جو یہ ہے

من اتی ابواب السلطان افتتن

کہ کوئی دو بلاؤں (مصیبتوں) میں گھر جائے وہ ان میں سے آسان کو اختیار کرلے۔

گورنمنٹ برطانیہ کی حالت پر نظر کی جائے تو بس [illegible] بھنور میں پھنسی ہے جس سے اسکو نکلنے کے لئے [illegible] تدبیر کی ضرورت ہے۔ یورپ میں اس [illegible] ہے چین کے علاوہ [illegible] [illegible] وہ بھی مذہب [illegible] [illegible] فلسطین میں قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے

وزیرستان کا جھگڑا ختم ہونے میں نہیں آتا۔ سب جہاں تک خبریں آئی ہیں کہ خود انگلستان بلکہ عین کے دارالحکومت لندن میں ایک مخالف پارٹی پیدا ہو گئی ہے جو ہوائی جہازوں اور کارخانوں کو تباہ کرنیکا پروگرام بنا چکی ہے اور ایوان پارلیمنٹ کو اڑا دینے کی سکیم تیار کر چکی ہے۔ گو پولیس نے ان لوگوں کا سراغ لگا لیا ہے لیکن تابہ کے ؟ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس قسم کی سوسائٹیاں فنا نہیں ہوا کرتیں بلکہ جتنا ان کو دبایا جائے اتنا ہی زیادہ ابھرتی ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ برطانیہ کو چاہئے کہ اپنی پہلی روش میں تبدیلی کرے۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کسی قوم کو اپنے ساتھ نہیں رکھتی۔ اقوام یورپ تو بالکل اس سے جدا ہیں۔ اقوام ایشیا بھی راضی نہیں ہیں خود ہندوستانی مطالبہ بھی بزبان کانگرس جو کچھ کہہ رہی ہے وہ اس کو معلوم ہے۔ یہ سب تکلیف انگریزی حکومت کی اپنی روش کا نتیجہ ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

اسی باعث تو قتل عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کارواں ہو کر

## لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن

اور

### مشرقی صاحب لیڈر خاکساران

خدا جانے کس منحوس دن یہ تبرا ایجی ٹیشن جاری ہوا تھا کہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ مسلم لیگ چاہے کہتے رہیں کہ اس تحریک میں کانگرسی حکومت کا ہاتھ ہے مگر ہماری رائے قرآن کی روشنی میں یہی ہے کہ خود مسلم لیگ اسکی ذمہ دار ہے جو خاموش بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے۔ اب آخر میں خاکسار تحریک کا لیڈر اس تحریک میں دخیل ہوا ہے ۲۸ اگست کے پرچہ "الاصلاح" میں اس نے اپنے ماتحت افسروں کو مطلع کر دیا ہے کہ علاوہ لکھنؤ کے ایک ہزار خاکسار سپاہی ۱۱ اگست کو حکم کے منتظر رہیں اور صوبہ سرحد و پنجاب کے خاکسار ادھر سے جا کر [illegible] کو روکیں [illegible] حملہ کرنا چاہے فریق ثانی خاکساروں پر حملہ کے متعلق ذہن کرے اور ہندوستان کے [illegible] جا [illegible] اگست [illegible] لکھنؤ

پہنچ جائیں اور ۱۱۔ اگست کو حکم ملتے ہی اسکی تعمیل کریں۔ ۱۱۔ اگست کی تاریخ کو [illegible] اس روز کیا ہوگا ؟

ہمارا خیال ہے [illegible] کہ اس روز یہ جانباز سپاہی ٹولیاں [illegible] امین الدولہ پارک لکھنؤ میں [illegible] شیعہ [illegible] گشت کرینگے [illegible] پھرینگے کہ بھائیو! حسنین کے نام پر یہ کام [illegible] اور خاتون جنت کی خاطر اپنی قربانی کرو۔ اگر [illegible] تو غالبا اس کے آگے پیٹ بھی جائینگے۔ اگر اس سے تجاوز کرینگے تو خود بھی گرفتار ہونگے۔ اسی کا نام انکی اصطلاح میں جہاد ہے۔ اسی کام کے لئے جانبازوں کی ضرورت ہے۔ اس سے تو صلاح کی بجائے مزید فساد کا اندیشہ ہے۔

(نوٹ) ان سطور کی سیاہی ابھی خشک بھی نہ ہوئی تھی کہ اخبار پرتاپ ۷۔ اگست میں یہ خبر دیکھنے میں آئی کہ انبالہ شہر میں مقامی خاکساروں نے شیعہ جتھوں کو جو تبرا بازی کیلئے لکھنؤ جاتے ہیں زبردستی روکنا شروع کر دیا ہے جس سے فساد ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور افسروں نے شہر میں مسلح پولیس بھیجدی ہے جو مختلف مقامات پر متعین ہے۔ اسکے ساتھ ہی لاہور کے شیعہ اخبار پر بھی نظر پڑی جس میں مشرقی صاحب کے مذکورہ اعلان کے متعلق اظہار رائے ان الفاظ میں کیا گیا ہے :۔

"خاکساروں کے قائد اعظم مشرقی صاحب نے آج تک کئی ایک اعلانات شائع کئے ہیں۔ کبھی سنی اور شیعہ لیڈروں کو قتل کی دھمکی دی ہے کبھی یہ اعلان کیا ہے کہ میں خاکساروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ فلاں تاریخ تک ہر دو فریق میں مصالحت کرادیں ورنہ [illegible] کے جب متعدد اعلانات شائع ہو کر بے اثر ثابت ہوئے اور ان کا پبلک پر [illegible] تو اس نے ۲۸ اگست کے الاصلاح میں یہ اعلان کیا ہے کہ [illegible] سرحد میں [illegible] اپنے خاکسار سپاہیوں کی مدد سے شیعہ جتھوں [illegible] جانے سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس حرکت کے متعلق شیعوں [illegible] [illegible]

# بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

## اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی قائم شدہ ۱۸۷۴ء

## سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری یا اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۸۰۷)

# زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے۔ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابلِ دید ہے ضخامت ۲۴×۲۰ کے ۴۵۶ صفحات۔

قیمت بجائے ۳/ کے ۲/ روپئے

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

# تمام دنیا میں بے مثل! ۲/
## غزنوی سفری شمائل شریف
مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر
## مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو
## چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۱۸/

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام لاہور

# جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بارہا کے مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاشمیہ یونانی خزانہ گیٹ۔ کوچہ نجاں۔ امرتسر

# ویدارتھ پرکاش نمبر ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

اس میں پنڈت صاحب نے وید منتروں کے حوالے دیکر ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ نیز ویدک تہذیب کو اخلاق کے خلاف بدلائل ثابت کیا ہے۔

اصل قیمت ۱۲/ رعایتی قیمت ۸/ محصولڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر


ahmadimuslim.de

# مومیائی

معدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق ۔دمہ۔ کھانسی ۔ریزش ۔کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی ۔ قیمت فی چھٹانک ۶؎۔ آدھ پاؤ ۱۲؎۔ پاؤ بھر ۱؎ مع محصول ڈاک ۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ شہادتیں

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب سندھپوری

"قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی تجربہ سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے بہت خوش نصیب اور صاحب بخت وہ ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک نوازی میاں کے نام ارسال فرمائیں" (۲۰۔ مئی ۳۹ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ۔ ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ میرے مطب میں یہ سالہا سال سے امراض دماغی اور سینہ میں مستعمل ہے اور بفضلہ بہت کارآمد اور مفید ثابت ہوتی ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ (۲۵۔ مئی ۳۹ء)

المشتہر حکیم محمد ... [illegible]

۔۔ دیا نتدار ... میڈیکل ایجنسی امرتسر

---

فارم ۲ نمبر مقدمہ ۱۰۳۳

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین ۱۹۳۴ء

۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب [illegible]

ہرگاہ منگا کریم بخش ۔رحیم بخش پسران چوہڑ ذات ماچھی سکنہ پنڈی کلاں تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور قرضداران نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور بھی نرائن داس وغیرہ قارضان ذات کھتری سکنہ بسو بارہ منگا تحصیل شکر گڑھ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جاوے۔ لہذا جملہ قرض خواہ کو (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر اُن جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ $\frac{8}{39}$ ۱۵ دفتر بورڈ واقع دورہ مینگری میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ $\frac{9}{39}$ ۱۵ بمقام مینگری نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا ۔جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر تم اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو ۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام مینگری بتاریخ $\frac{9}{39}$ ۱۵ کی جائیگی ۔جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ۔ضلع گورداسپور

---

کفریات مرزا ۔ مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے ... [illegible]

---

## تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی - کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے ۔مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے ۔کتابت ، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ قسم ۔ سائز $\frac{20\times30}{8}$ ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات ۔قیمت بے جلد ۱۲؎ ۔ مجلد ۱۴؎

## شہادت القرآن

مصنفہ مولانا صاحب موصوف قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے - حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے ۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں ۔ قیمت حصہ اول ۱۲؎ - حصہ دوم ۱؎ مکمل دو روپے (۲؎)

## الخبر الصحیح

اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے ۔ قیمت ۲؎

## کاویہ علی الغاویہ

مولوی محمد عالم صاحب امرتسری (مصنف) نے اس کتاب میں مرزائی مشن پر بڑی سیر کن بحث کی ہے قیمت ۱۰؎ ۔ ایضاً حصہ دوم ۔جس میں تمام جھوٹے مدعیان نبوت کا مفصل حال دلچسپ پیرایہ میں مذکور ہے جس کا مطالعہ ناظر کو ان کے تمام حالات سے شناسا کر دیتا ہے ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۱۲؎

## المسیح الموعود

مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب نصیر آبادی ۔حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسم آسمان پر اٹھایا جانا ۔ اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے ۔ قیمت ۸؎

(ضمیمہ کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

# رعایتی اعلان

**بہار شباب** حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود علی خان صاحب کی کتاب ضیاء الابصار کا اُردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و زنانہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک سہ عہ رعائتی قیمت ایک روپیہ (عہ)

**تاریخ اسلام** اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر۔ سیاق عبارت۔ لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں سے چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹی ہائے نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عـ

**فقرائے اسلام** اس کتاب میں اُن پیشوایانِ دین کے سبق آموز حالات ہیں جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو اُستوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کرکے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب ندوی۔ قیمت عہ۔ رعائتی عہ

**سیر الصحابہ** صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات۔ معاملات حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری۔ قیمت فی جلد پانچ روپے۔ رعایتی للعہ

**صحابیات** یہ کتاب اکثر زنانہ اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۵۸ صحابیات کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد عہ رعایتی عہ (ڈھائی روپے)

**سیرت الحسین** حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ معہ آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق قیمت دو روپے دو آنہ (عہ) رعایتی عہ

**سیرت الکبریٰ** ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

**بدایت الہدایت** حضرت امام غزالی رحؒ کی کتاب کا اُردو ترجمہ۔ اس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر۔ رعایتی ۸ر

**مشاہیر اسلام** مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام۔ شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں قابل دید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ رعائتی عہ

**فلسفہ خواب** اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے اس موضوع اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰ر) رعائتی ۸ر

**سیرت بلال** حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۳ر

**سوانح حضرت ذوالنون مصری** مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے اصل قیمت عہ۔ رعائتی عہ

**فاتح سندھ** غازی محمد بن قاسم رحؒ کی مکمل سوانحعمری سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی حالت، لشکر اسلام کا اس کو فتح کرنا۔ غازیان اسلام کا شوق جہاد یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ میں لکھے ہیں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

**پیارے نبی کے پیارے حالات**

مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت، زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت چھ روپے (ستے) رعایتی دو روپے (عہ)

**متوسط شمائل شریف** مطبوعہ مصر جلد اعلیٰ خوبصورت کاغذ، طباعت اعلیٰ۔ قیمت للعہ۔ رعایتی عہ

**شمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر**

مجلد و منقش۔ قیمت عہ۔ رعائتی عہ

**ویدارتھ پرکاش** مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے۔ قیمت عہ رعایتی قیمت ۵ر

**عقائد اسلام** مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب شمس مرحوم۔ فیض آبادی۔ اصل قیمت عہ۔ رعائتی ۲ر

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (در زبان عربی) مؤلفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت کا استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ ۲۲×۱۸ سائز۔ اصل قیمت للعہ۔ رعایتی

(۱۰۹۱)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

## دیہاتی حکیم

ایک نئی تصنیف ہے۔ جس میں دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر ... درج ہے۔ جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کردی گئی ہے۔ علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ باسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ... ضرور منگوائیں۔ قیمت ۱۲/

### کنز المرکبات

جدید اڈیشن۔ یہ کتاب ختم ہوگئی تھی اب دوبارہ شائع ہوئی ہے۔

## ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

بے شمار جڑی بوٹیاں جن کو ہم اپنی لاعلمی کی وجہ سے روزانہ پاؤں تلے روندتے پھرتے ہیں۔ درحقیقت لاتعداد فوائد کو اپنے اندر پنہاں رکھتی ہیں۔ جن کو خالق حقیقی نے بے شمار انعامات سے مالامال کیا ہوا ہے۔ وہ انعامات جن کے دوچار کے علم ہوجانے سے سنیاسی لوگوں کی دنیا میں دھاک بندھی ہوئی ہے۔ جن کو وہ اپنے عیبوں کی طرح پوشیدہ رکھتے ہیں۔ جن کو وہ سالہا سال کی خدمت کے بعد بھی بتانا نہیں چاہتے۔ اس قسم کے صدہا راز

اس کتاب میں مفصل لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک بوٹی کے ... خواص بیان کئے گئے ہیں جو کہ تجربہ پر مشتمل اکسیر ثابت ہوچکے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ایک بوٹی سے ہونے والے کشتہ جات کی بھی صحیح ترکیبیں صاف صاف لکھ دی گئی ہیں۔ طرز تحریر اس قدر شستہ اور دلاویز ہے کہ گویا استاد ... کو مہربان ہوکر اپنی زبان سے نسخہ جات بتا رہا ہے۔ بوٹی کا حلیہ، نام، مقام، پیدائش لکھنے کے علاوہ تمام تصاویر فوٹو بلاک سے طبع کرائی گئی ہیں۔ جس پر ... قربانی کی طرح ... کیا گیا ہے۔ ... قیمت ...

ضرور منگوائیں۔ گوہر بے بہا ہے۔ قیمت ۱۲/

## [illegible]

یہ کتاب ایک ایسی مختصر ... ہے جو سر سے پاؤں تک ... امراض ... اور تشخیص پر نہایت شرح وبسط سے روشنی ڈالی ہے اور پانچسو عنوانات کے ماتحت ہر بیماری کے مجرب سے مجرب یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں جو یقیناً آپ کو کہیں اور نہ ملیں گے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد یونانی اور ڈاکٹری نسخے درج ہیں تاکہ اگر آپ دیسی علاج کرنا چاہیں یا ڈاکٹری سب سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت جلد مطلا ...

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ ... کی چھپائی نہایت عمدہ خوشنما اعلیٰ رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، ... خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

ایک اور تازہ تصنیف

## خطبات سلمان

جو قاضی محمد سلیمان صاحب مصنف "رحمۃ للعالمین" کے حسب ذیل دس معرکۃ الآرا مضامین کا گلدستہ ہے۔ (۱) تبلیغ اسلام۔ (۲) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ (۳) الاسلام فی الہند۔ (۴) پیام اسلام۔ (۵) فضائل اسلام۔ (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کانفرنس آگرہ۔ (۷) تعریف مسلم یعنی خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ۔ (۸) مذہب اہل حدیث۔ (۹) فرائض اہل حدیث۔ (۱۰) اصول تبلیغ۔ ۲۰×۲۶ کے ۲۴۰ صفحات۔ باوجود ان تمام ظاہری و باطنی خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲/۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## سرمہ اکسیر العین

... استعمال ... دھند جالا، غبار، خارش، سرخی چشم وغیرہ جملہ امراض دور ہو کر بصارت تیز اور روشن ہوجاتی ہے جلد منگوائیں۔ قیمت ۸/ محصول ڈاک ۸/

منیجر نور فارمیسی۔ بازار ... امرتسر

## کم از کم

... بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت ... محصول ڈاک ... [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۴۲

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر — کوچہ کٹرہ بھائی سنگھ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰
رؤسا و جاگیرداروں سے ، ۱۰
عام خریداران سے ، ۴
، ، ششماہی ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (شان مجاہد) - - - - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - ص ۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - ص ۳
یہ آواز بریلی سے آئی ہے یا لاہور سے - ص ۵
حدیث کے بغیر قرآن - - - ص ۶
مرزا صاحب کی عمر کا الہام (قادیانی مشن) ص ۷
قضاء الصوم عن المیت - - - ص ۸
مباحثہ علمیہ (ہاروت و ماروت و سحر بابل کی تحقیق) ص ۹
طب تعلیمی - - - - ص ۱۱
فتاوی - - - - - ص ۱۳
متفرقات مسئلہ . علمی مطلع - - ص ۱۵
اشتہارات - - - - ص ۱۶ تا ۲۰

# شانِ مجاہد

(از بابو محمد حنیف صاحب خادم ڈیرہ دون)

ہمدرد قوم یہ مرا سوزِ نہاں رہے — ہر وقت دل کی آگ سے اٹھتا دھواں رہے
پستی میں کیوں یہ اُمتِ فخرِ جہاں رہے — ممکن نہیں زمیں کے تلے آسماں رہے
باطل سے خوف۔ شیوۂ اسلام ہی نہیں — ثابت قدم ہمیشہ دمِ امتحاں رہے
اے قوم! دل میں جذبۂ ابنِ علیؓ رہے — بُشرے سے شانِ ہاشمی ہر دم عیاں رہے
مٹنا ہی دینِ پاک پہ ہے قومی زندگی — مومن نہ ایسی موت پہ کیوں شادماں رہے؟
پھل پھولتی ہے شاخ وہی جو قلم ہوئی — حلقوم پر تمہارے بھی خنجر رواں رہے
اک ہاتھ کی ہتھیلی پہ سر ہو دوسرا ہُوا — اک ہاتھ میں مجاہدی تیغ و سناں رہے
جھنڈے ہوئے ہیں قیصر و کسریٰ کے سرنگوں — دنیا میں سربلند ہلالی نشاں رہے

نکلے ہمیشہ اس سے تو توحید کی صدا
خادمؔ دہن میں تیرے یہ جب تک زباں رہے

الرافع - مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف - [illegible]

MUSLIM UNIVER[illegible] کتب خانہ جامعہ [illegible]

# انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء)

**مقامی حالات** امرتسر میں اس ہفتہ بھی بارش نہیں ہوئی۔ گرمی زوروں پر ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— مسلم ضمنی انتخاب پنجاب اسمبلی کے لئے پروپیگنڈا شروع ہوگیا ہے۔ شیخ صادق حسن مسلم لیگ اور چوہدری افضل حق مجلس احرار کی طرف سے امیدوار کھڑے ہوگئے ہیں۔ تیسرے کانگرسی امیدوار کا آج دیعنی ۱۴) تک فیصلہ نہیں ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگرس کی طرف سے اس دفعہ پھر کھڑے ہونگے

—— انجمن حزب المجاہدین کی طرف سے تحریک خاکسار کی تردید میں شہر کے مختلف چوکوں میں جلسے ہوتے ہیں۔

—— ۱۳۔ اگست کو ہندوؤں کی بنائی ہوئی پارٹی "اکھنی دل" کا مظاہرہ ہوا۔ مقامی پارٹی کے علاوہ لاہور سے بھی بہت سے والنٹیر آئے۔

—— مجلس احرار کی طرف سے بھی خاکسار تحریک کے بالمقابل نوجوانوں کو قواعد پریڈ وغیرہ کرائی جاتی ہے۔

—— لاہور ۹۔ اگست۔ حکومت پنجاب نے فصل ربیع ۱۹۳۹ء پر ۹ لاکھ روپیہ آبیانہ اور مالیہ کی معافی دی ہے۔ کیونکہ مختلف اوقات پر ژالہ باری کی وجہ سے نوے (۹۰) ہزار ایکڑ کے رقبہ میں نقصان پہنچا تھا۔

—— حکومت ہند کا تازہ اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے قواعد ۱۹۳۳ء میں ترمیم کر کے یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ دوران سفر حجاز میں بیماری کی صورت میں زائرین کو خاص کھانا دیا جائیگا۔ بشرطیکہ ان کھانوں کی قیمت ادا کردہ خرچ خوراک سے بڑھنے نہ پائے۔ (۲) جہاز کا میڈیکل افیسر خاص خوراک کی سفارش کرے۔ کھانے کی مطلوبہ اشیا جہاز پر موجود ہوں۔ (سیکرٹری پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور)

—— شملہ ۸۔ اگست معلوم ہوا ہے عنقریب ہندوستان کے مختلف حصوں میں فضائی حملوں سے بچنے کی تربیت دی جائیگی۔ بمبئی۔ کراچی۔ مدراس اور کلکتہ میں بہت جلد ٹریننگ سنٹر قائم کئے جائینگے۔

—— لکھنؤ میں تبرا کرنے کے سلسلہ میں شیعوں کے جتھے جارہے ہیں۔ خاکساروں کی کوشش ناکام ثابت ہوئی

—— اجمیر اس سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے خوفناک قحط کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ پانی اور چارہ کی کمی سے جانور مر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ غریب قحط زدہ دیہاتی مجبور ہوکر اپنے بچوں کو فروخت کر رہے ہیں۔

—— حضور نظام حیدرآباد دکن نے ایک اعلان شائع کر کے پہلے اعلانات کی وضاحت کردی ہے۔

## ۳۱۔ اگست سے پہلے پہلے

ان حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار وغیرہ کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ جن کے نمبر خریداری اہلحدیث "۲۸۔ جولائی میں شائع ہو چکے ہیں۔ نیز ان کو علیحدہ بھی مطبوعہ چٹھی بھیجی جا چکی ہے۔ ورنہ یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

## اہل حدیث کانفرنس

کے صدر محترم حاجی عبدالغفار صاحب مرحوم کے انتقال سے جو منصب صدارت خالی ہوا تھا۔ مجلس شوریٰ نے اس پر آپ کے بڑے صاحبزادہ حاجی محمد صالح صاحب کو صدر منتخب کیا گیا۔

وفقہ اللہ لما یحب ویرضٰی

—— ناگپور۔ انٹرنیشنل آرین لیگ نے حیدرآباد ستیہ آگرہ کو بند کردیا ہے۔ کیونکہ لیگ مذکور حضور نظام کے اعلان سے مطمئن ہوگئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے تمام ستیا گرہی قیدی رہا کر دئیے جائیں گے۔

—— واردھا۔ ۱۱۔ اگست۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو آئندہ تین سال کے لئے کوئی عہدہ نہ دیا جائے۔ مرکزی اسمبلی کی میعاد بڑھائے جانے کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اسمبلی کے آئندہ سیشن میں شریک نہ ہوں۔ صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کو ہدایت کی گئی کہ جنگی کارروائیوں میں حکومت کی مدد نہ کریں۔

—— بنوں ۱۲۔ اگست۔ شہر بنوں پر حملے کے خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے ۳ مسلح کاریں شہر میں گشت کرتی رہیں فوج اور پولیس بھی تیار رہی۔ چھاؤنی کے ایک حصہ پر گولیاں چلائی گئیں مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

—— لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے خلاف جلسے ہورہے ہیں۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے زیر دفعہ ۱۴۴ تمام ایڈیٹروں، پبلشروں اور دیگر افراد کو حکم دیا ہے کہ وہ ایسے مضامین شائع نہ کریں۔ جس سے باہم کشیدگی پیدا ہو۔

—— امریکہ کے اخبارات کی رائے ہے کہ آئندہ جنگ میں امریکہ غیر جانبدار نہیں رہیگا۔

—— سنگاپور۔ برطانوی حکومت سنگاپور کے مستقر کو مضبوط بنا رہی ہے۔ چنانچہ چودہ جنگی جہاز وہاں پہنچ رہے ہیں۔

—— اپر برما کے دریاؤں میں بوجہ کثرت بارش طغیانی آنے سے دھان کے فصل اور بے شمار جھونپڑے تباہ ہوگئے ہیں۔ ان کے علاوہ قصبوں اور شہروں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

**مضامین آمدہ** مولوی ابو الطیب عبدالصمد صاحب امام مسجد صاحب حفیظہ۔ مولوی ابو حامد محمد عثمان صاحب ایم عزیز الدین صاحب۔ ملک امام خان صاحب عبد المتین۔ شیخ عبد المنان صاحب۔ محمد عبداللہ صاحب ۳ عدد۔ منشی محمد خان صاحب ۲ عدد۔

**غیر مقبولہ نظم** در مدح سنت احمد۔ فدائی کمتین کیا کیا لکھوں میں مدحت اہل حدیث کی۔

**اہل حدیث کانفرنس** کے لئے از جماعت اہل حدیث مالیگاؤں عیدالفطر مبلغ ۲ روپے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

# خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۸)

(مجریہ از ۳۰۔ جون ۳۹ء)

گذشتہ پرچہ میں سلسلہ ہذا کی ساتویں قسط درج ہو چکی ہے۔ آج اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں۔

**ناظرین!** ہمارے سوالات کے جواب جلدی جلدی عنائت کریں۔ تاکہ اس مضمون کا رسالہ چھپنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ سوالات یہ ہیں:۔

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں شائع ہو؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت ہو وہاں کے اصحاب کو کتنی تعداد درکار ہے؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا۔ اس لئے اصحاب خیر اس میں کیا مدد دینگے؟ (ممکن ہو تو جلدی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فراہمی میں دیر ہو تو اطلاع دیں)

ان تینوں سوالوں کے علاوہ چوتھا سوال یہ ہے کہ

**سوال ۴** اگر یہ سلسلہ ناظرین کی نظر میں ناپسند ہے تو اسے بند کر دیا جائے؟

مہربانی کر کے جلد ہی ان سوالوں کا جواب دیں اور غفلت سے کام نہ لیں۔

آج نمبر ۹ شروع ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مشرقی صاحب نے اپنی تصنیفات کی بہت تعریف کی ہے اس کے متعلق ایک حوالہ تو ۷۔ جولائی کے اہلحدیث میں درج ہو چکا ہے۔ جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:۔

"تذکرہ کے بعد قرآن کی تمام تفسیریں جلا دی جائیں تو بہتر ہوگا۔ (الاصلاح ۹ جون ۳۹ء)

(نوٹ) جو لوگ کہتے ہیں کہ مشرقی صاحب نے اپنے خیالات مندرجہ تذکرہ سے رجوع کر لیا ہے۔ اس لئے ان کا ردّ کیوں کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ان کے رجوع کی تحقیق کریں اور اس حوالہ کو غور سے پڑھیں۔ جسے شائع ہوئے بہت تھوڑا عرصہ گذرا ہے

**دوسرا حوالہ** تذکرہ میں کئی جگہ جنات اور الجنات میں یہ فرق کیا ہے کہ جہاں جنات کا لفظ آیا ہے۔ وہاں دنیاوی حکومت مراد ہے اور الجنات سے آخری جنت مراد ہے۔ جس کا اظہار قرآن کی کئی ایک آیات سے ہوتا ہے۔ اس بات کو آپ نے بڑے فخر سے لکھا ہے:۔

"تعجب ہے کہ ان حیرت انگیز شہادتوں کے باوجود شارحین قرآن اور عام مسلمانوں نے جنّت کے معانی آخرت کے جنّت کے نے لئے ہیں۔ اور بادشاہت زمین کے نصب العین کو جو اسلام اس دنیا پر لایا تھا آنکھوں سے یکسر اوجھل کر لیا ہے۔ مگر مسلمانوں کی نیت بدل جانے سے کلام الٰہی کے معانی نہیں بدل سکتے۔ وہ وہی ہیں جو قادر مطلق کے علم میں اس وقت تھے جب وقت قرآن حکیم وحی کیا گیا تھا۔ امت کے اتفاق یا مفسرین کے اجماع کا ان پر ہرگز کچھ اثر نہیں" (تذکرہ مقدمہ فدو صلا کا حاشیہ)

کس قدر تعلی سے مدون کی لی ہے۔

**تیسرا حوالہ** سورہ فاتحہ کی تفسیر خلاف لغت اور خلاف آیات قرآنیہ لکھ کر علماء مفسرین کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ مگر ایک متنفس نے بھی ذہن کو کام میں لاکر اس طرف رجوع نہیں کیا کہ سورہ فاتحہ میں خدائے عظیم نے کیا اہم نصب العین دن میں پانچ دفعہ مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا ہے ایک فرد واحد کا خیال اس طرف نہیں دوڑا کہ وہ الصراط المستقیم کس بلا کا نام ہے اور اس کی صحیح قرآنی تعریف کیا ہے۔ میں نے تذکرہ صدر ترجمے میں اللہ صاحب کے سورہ فاتحہ کو مثانی کہہ کر یاد فرمانے کی توجیہ اس کے پیش کئے ہوئے نصب العین کی اہمیت اور اس کے قرآن عظیم سے الگ ذکر کرنے کی وجہ اشارۃً بیان کر دی ہے" (تذکرہ مقدمہ صفحہ ۲۶ کا حاشیہ)

**ناظرین کرام!** آپ لوگ تذکرہ مشرقی کو غور سے پڑھیں تو آپ کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ ان صاحب کے دل و دماغ میں نہ امام غزالی کوئی چیز ہے نہ رازی۔ اس قدر تعلی دکھاتے ہیں کہ کبھی نہ اہل علم نے دکھائی ہو نہ اہل جہل نے۔

**نمبر ۷** یہ ہے کہ متفق اور متواترہ اعمال اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا ہے۔

**مثال اول** سب سے اول آپ نے اس اجماع امت پر حملہ کیا ہے جو قرآن مجید کی بلاغت کے متعلق ہے۔ تمام امت کا اجماع ہے کہ قرآن مجید بلاغت میں درجہ کمال پر ہے۔ سر سید احمد خان مرحوم علی گڈھی نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ قرآن کی مطلوبہ حیثیت بلاغت میں نہیں بلکہ ہدایت میں ہے۔ لیکن یہ امر ان کو بھی مسلم ہے کہ قرآن مجید بلیغ تر ہے۔ مگر ہمارے پنجابی جوان مشرقی صاحب ان سب کے خلاف لکھتے ہیں

(۸۱۳)

وہ کا جمید و شنید ہے۔ وہ یہ ہے :-

"قرآن کے فصیح فی البیان ہونے کا مہلک اور شرمناک تخیل مسلمانوں کی ہر رگ و پے میں اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ اب اس کتاب عظیم کی اور کوئی خوبی ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتی۔ اگر فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ (۲۳:۲) کی صلائے عام جو خدا نے قرآن حکیم کے متعلق جا بجا دی ہے، فی الحقیقت اسکی فصاحت، اسکی شاعریت، اس کے صنائع اور بدائع کی خوبیوں کے متعلق ہے۔ اور اس کتاب جلیل کی عالم آرا حکمت، اُسکے ناپیدا مثال علم، اس کی حیرت انگیز صداقت اور بے نظیر ہدایت سے اس دعوے کو چنداں واسطہ نہیں۔ تو آج ابوالقاسم حریری کے مقامات کا ایک ایک ورق، یا امرأ القیس ابن حُجر کے قصائد کا ایک ایک بیت ان انسانی کمزوریوں اور تکلفات، ان خود ساختہ ترہات اور لغویات سے اس قدر مُبّرا ہے کہ قرآن کی عبارت اُن کے بالمقابل حتماً نہیں ٹھیر سکتی۔ اگر فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ (۱۱:۱۳) سے صاحب القرآن کی مراد فی الحقیقت یہی تھی کہ برجستہ الفاظ اور چست بندشوں، یا قوافی اور استعاروں کی مناسبت میں اس کا ادبی مقابلہ کیا جائے اور دین اسلام کو کسی اہل زدہ امت کے لغو شاعروں کا اکھاڑہ بنا کر خدائے زمین و آسمان کے ذوق سلیم کی داد (العیاذ باللہ) دلوائی جائے، تو آج مسیلمہ کذاب کا افترا کیا ہوا قرآن بھی جسکی چند پریشان آئتیں کہیں کہیں ملتی ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے قرآن سے کسی اسلوب میں کم نظر نہیں آتا" (تذکرہ مقدمہ اردو صفحہ ۹۵)

**عجیب** | امرأ القیس کا مشہور قصیدہ معلقہ ہے۔ جو سبعہ معلقہ میں اول نمبر پر درج ہے۔ اس کی فصاحت بلاغت مع تہذیب اور شرافت کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ اپنی محبوبہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

ومثلك حبلى قد طرقت ومرضع
فالهيتها عن ذي تمائم محول

اذا ما بكت من خلفها انصرفت له
بشق وتحتي شقها لم تحول

ان اشعار کا ترجمہ کرتے ہوئے شرم دامنگیر ہے۔ لیکن اس لحاظ سے ترجمہ کئے دیتے ہیں کہ مشرقی صاحب اور ان کے ہم خیال شرمائیں کہ قرآن پاک کے مقابلے میں کس کلام کو پیش کر رہے ہیں۔

**شاعر کہتا ہے** | اے محبوبہ! تیری جیسی حاملہ اور دودھ پلانے والی پر میں کود گیا۔ میں نے تعویذوں والے اور سال سال کے بچے اسکو بھلا دیئے جب وہ بچہ روتا تھا تو وہ منہ پھیر کر اس کو تاک لیتی تھی اس حال میں کہ ایک ران اس کی میرے نیچے ہوتی اور ایک ران وہ پھیرتی۔

**مشرقی! شرم!!!**

مسیلمہ کذاب نے جب سورہ قرآنیہ سنی
والسماء ذات البروج الآیہ
اس کے جواب میں یہ آئت بنائی
والنساء ذات الفروج الی اخرها

**ہم** | مشرقی صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ امرأ القیس کے قصیدہ اور مسیلمہ کے قرآن کو مع ترجمہ شائع کر دیں۔ انگریزی میں کریں گے تو انگلینڈ میں بہت بکیگا

**سنئے!** | قرآن مجید میں فصاحت بلاغت کے ساتھ ہی ایک زندگی ہے۔ ایک قسم کی لچک ہے جو دوسری عبارتوں میں نہیں۔ بالکل سچ ہے ؎

گر مصور صورت آں دلربا خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

امرأ القیس کے قصیدے کی مشرقی صاحب بہت تعریف کرتے ہیں۔ اس لئے میں اس کا ایک اور شعر ان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ علم بیان کے لحاظ سے اس کے سقم کو دُور کریں۔ امرأ القیس کہتا ہے ؎

كأن ذرا رأس المجيمر غدوة
من السيل والغثاء فلكة مغزل

**سوال** | ذرا محاط مشبہ ہے۔ مغزل محیط مشبہ بہ ہے۔ محاط کو محیط سے تشبیہ کیسی ہے؟ دیکھیں آپ نے علم بلاغت کو کہاں تک پڑھا ہے اور کہاں تک سمجھتے ہیں اور کہاں تک امرأ القیس اور اسکے قصیدے کو پرکھنے کی لیاقت رکھتے ہیں ؎

ادھر آپیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

**دوسری مثال** | قرآن شریف میں ارشاد ہے :-

يا ايها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم۔ اس آئت میں رکوع سجود اور عبادت کا حکم ہے۔ جس کو مفسرین نے سلف سے خلف تک نماز کا جزو بتایا ہے۔ مشرقی صاحب اس کی بابت لکھتے ہیں :-

"ان افعال کو نماز کا رکوع و سجود سمجھ کر قریب المطالب قرار دینا کلام خدا کی توہین ہے"
(تذکرہ مقدمہ اردو صفحہ ۱ کا حاشیہ)

**حق برزبان جاری گردد** | کے ماتحت مشرقی صاحب مذا پر توہین خدا کا ارتکاب خود کرتے ہیں۔ یعنی اسطرح لکھتے ہیں کہ :-

رکوع سجود اسلامی نماز کا جزو لاینفک بھی ہے، اس کو کہتے ہیں قضی الرجل علی نفسه (اس آدمی نے اپنے برخلاف ڈگری دیدی)

**تیسری مثال** | بشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔

(خوشخبری دو ان لوگوں کو جن کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں)

اس آئت کا مطلب خود اس کے الفاظ سے جو ثابت ہوتا ہے وہی علمائے مفسرین نے لیا ہے یعنی ہر مسلمان جس کو ذرا بھی تکلیف پہنچے وہ بجائے جزع فزع کرنے کے انا للہ کہے تو خدا کی طرف سے اس پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

بالکل صاف مضمون اور سادہ عبارت ہے۔ مگر مشرقی صاحب جو مسلمانوں کی مخالفت کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اس میں بھی انہوں نے جملہ مسلمان مفسروں کو برائی سے یاد کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

انا لله وانا اليه راجعون کے الفاظ

(خوش رکھ من - [illegible] کا [illegible] ۳۵۔ اعتراضات کا جواب۔ [illegible] ۱۲ [illegible])

مسلمانان جہاں جس جہت کثیر نادانی جہالت۔ اور نافہمی سے نہ معلوم کتنی ترغیب سے کسی عزیز کی موت یا ادنی سے ادنی تھائل اذیت برداشت کرتے آئے ہیں اور محض زبانی عبادت کے صلے میں اپنے آپ کو جنت کا حقدار گنتے ہیں × ×

یہ سب تشریح نہایت لچر اور شرمناک ہے۔ کوئی ذہن سلیم اس کو ایک لمحے کے لئے بھی قبول کرنے پر تیار نہیں۔ سیاق کلام سے ظاہر ہے یہاں پر صرف اجتماعی مصائب کا ذکر ہے۔ جس کی تائید جمع کے صیغے سے ہوتی ہے جو ان آیات میں برابر چلا جا رہا ہے۔ مصیبۃ جس کا ذکر آیت ۲ : ۱۵۶ میں ہوا ہے وہ لا محالہ وہ خوف کا ماحول ہے جو ہر شکست زدہ امت پر ہر آن حادی رہتا ہے۔ (تذکرہ مقدمہ اُردو صفحہ ۱۲۳)

**مطلب آپ کا یہ ہے** کہ اذا اصابتھم مصیبۃ عامۃ قومیۃ من جھۃ اللہ او من جھۃ الاعداء یعنی ایسی مصیبت مراد ہے جو مسلمانوں پر عالمگیر صورت میں نازل ہو اور سب کے سب کہیں انا للہ۔ وہ مصیبت خدا کی طرف سے ہو یا دشمنوں کی طرف سے۔ دلیل اسکی آپ ھم صیغہ جمع کو پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ استدلال بالکل غلط ہے۔ یہ صیغہ جمع (ھم) بمعنی افراد مراد ہے نہ بمعنی جمع جیسے اس آیت میں ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتکم مصیبۃ الموت۔ (پ ۷ ع ۴) یعنی اگر تم زمین میں سفر کرو پھر تم کو مصیبت موت کی پہنچے کو ہو تو تم اپنی وصیت پر شہادت لکھا لیا کرو۔ بتائیے۔ یہاں کم سے مراد سارے مسافرین کا مرجانا صحیح ہے۔ یعنی جتنا قافلہ جا رہا ہو وہ سب کا سب قریب مرگ ہو یا ہر فرد کے لئے حکم ہے۔ قطعاً نہیں بلکہ ہر فرد کے واسطے ہے۔ اسی طرح آیات کثیرہ میں صیغہ جمع کا افراد پر حکم لگایا ہے نہ من حیث الجماعت مثلاً اذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض۔ و اذا طعمتم فانتشروا وغیرہ وغیرہ۔

**ناظرین کرام!** بشمول جملہ مفسرین کے اس آیت کی تفسیر میں جملہ مفسرین نے جو معنی کئے ہیں کہ جس شخص کو

خدا ہی کی مخلوق سمجھے وہ انا للہ کہے اور حدیث شریف اس کی تائید کرتی ہے۔ ایسا کہنے اور اس کو ماننے سے کونسی منطقی دلیل اور فلسفی اصول مانع ہوتا ہے۔ پھر کیوں اتنی سختی سے اس کو رد کیا گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ مشرقی صاحب کو یہ جتانا منظور ہے کہ ہم ہی قرآن کو سمجھنے والے ہیں انہی حق میں کہا گیا ہے ؂

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

(۸) اس نمبر کا عنوان یہ ہے:۔

آپ کی زبان شستہ نہیں ہے۔

اس کا ثبوت بہت کچھ نمبر ۴۔ ۵ میں دکھا چکے ہیں۔ آج ایک مزید حوالہ پیش کر کے ناظرین کو مشرقی صاحب کی خوش کلامی کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالہ مشرقی صاحب نے اپنے نامہ نگار کے نام سے اپنے اخبار "الاصلاح" ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء میں شائع کیا ہے۔ جو لکھا انہی کا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

ابھی کل کی بات ہے کہ ان ظالموں نے کئی صد برس کی اسلامی طاقت (خلافت) کو جس کے پالنے کے لئے خدا جانے کتنے شہداء کا خون گراں صرف ہوا تھا۔ تباہ و برباد کر دیا۔ آزادیٔ افغانستان کا سچا خواہاں امان اللہ خان ابھی ابھی ان ظالموں کی عیاریوں۔ جعلسازیوں اور دھوکہ بازیوں کے تختۂ جور کا شکار ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان بدمعاش ڈاکوؤں اور رہزنوں کا مناسب انتظام جلد از جلد نہ کیا گیا، تو یہ خانہ خراب رہے سہے، رسمی اور سطحی، قولی اور وضعی مسلم کو تحت الثریٰ تک پہنچا کر دم لینگے۔ (الاصلاح لاہور ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

**ناظرین کرام!** اس اقتباس میں مشرقی نے دراصل علماء کو کوستے کوستے اپنا مذہب و مشرب بتا دیا کہ وہ امان اللہ خان سابق شاہ کابل کا مداح اور ہم خیال ہے۔ اس کے متعلق آئندہ نمبر کا انتظار کریں اور سوالات مندرجہ عنوان کا جواب جلدی بھیجدیں جو صاحب اعلان کرنا چاہیں وہ زر اعلان ادا کر کے

جائیں۔ وعدوں پر نہ رہیں۔

**نوٹ** بعض دوست کتاب کی تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیتے ہیں مگر رقم چندہ نہیں بھیجتے۔ حالانکہ روپے کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے رقمیں جلد ارسال کریں۔ تاکہ رسالہ کی طباعت شروع کر دی جائے۔

---

## یہ آواز بریلی سے آئی ہے یا لاہور سے؟

کہتے ہیں دماغی امراض کے لئے ایک بہت بڑا ہسپتال ایک بریلی میں ہے اور دوسرا لاہور میں۔ ہمارے پاس ایک مضمون پہنچا ہے جس کی بابت ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ بریلی کے شفاخانے سے ہے یا لاہور کے۔ ناظرین اسے پڑھ کر مناسب سمجھیں تو اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ مضمون کی سرخی یہ ہے:۔

"ضرورت امام"

حضرات آپ کو معلوم ہو گا کہ مسلمانوں کو امام وقت مقتداء ملت و وارث انبیاء کی اس وقت بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا تشتت و افتراق (بعد عن القرون المسنۃ) اس امر کا مقتضی ہے کہ اون کو اپنا امام ایسا مقرر کرنا چاہئے جو اپنے اندر اوصاف کمالیہ رکھتا ہو اور چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنے اندر بہت سے اوصاف کمالیہ رکھتے ہیں۔ اور امامت کا دعویٰ بھی کر چکے ہیں۔ اور بہت سی مرد اور عورتیں ہمارے ہاتھ پر بیعت کر چکی ہیں۔ لہذا تمام اہل حدیثوں کو خصوصاً اور حنفیوں اور چکڑالویوں اور مرزائیوں اور ثنائیوں اور شیعوں وغیرہ کو عموماً چاہئے کہ ہمارے ہاتھ میں ہاتھ دیکر سلسلہ بیعت حقانی میں داخل ہو جائیں اور صلح عمومی میں شامل ہو کر متفقہ طور پر خدمت اسلامی بجا لائیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کیمبلپوری امامت کے قائل ہو گئے ہیں۔ ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث کا گذشتہ پرچہ۔ مگر تنظیمی اہل حدیث ابھی تک اس میں شامل نہیں ہوئے۔ اب ان کو بھی اس سلسلہ میں داخل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ اخبار اہلحدیث

(۸۱۵)

مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی نے اپنی امامت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ لہذا سب کو چاہئے کہ ہمارے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ پنجاب اور دہلی کے اہل حدیثوں کو خاص طور پر مجھ پر توجہ کرنی چاہئے۔ مولوی عبدالستار صاحب خلف مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی وغیرہ کے مریدوں کو چاہئے کہ سلسلہ بیعت حقانی میں داخل ہو کر ثواب عظیم حاصل کریں۔ اور جو فتاویٰ قرآن وسنت کے مواقف ہم دیں اس پر عمل کریں

(حکیم ابوتراب عبدالحق امام وقت)

(اہلسنت والجماعت امرتسر ۱۴۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

**ضروری اطلاع** آج کل چند اصحاب دیہات میں پھر کر اس مضمون کا محضر نامہ بنا رہے ہیں کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ آپ ہمارے سیاسی امام بن کر ہمارا تفرقہ دور کریں۔ غالباً ان امرتسری مدعی کو اس کوشش کا علم ہو گیا ہوگا۔ اس لئے انہوں نے جلدی سے اپنی امامت کا اعلان کر دیا۔ پس محضر نامہ بنانے والے اصحاب ان امرتسری امام جی سے پہلے فیصلہ کرلیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی منچلا کہنے لگے ؎

دل بکہ کند اقتدا قبلہ یکے امام دو

# حدیث کے بغیر قرآن

امرتسر کے رسالہ "البیان" (اہلقرآن) بابت جون ۱۹۳۹ء میں اس سرخی کے ساتھ ایک مضمون نکلا ہے جس کے نیچے لکھا ہے :۔

"غریب الدیار طالب علم سے مدیر اہلحدیث کا مکالمہ"

اس میں ہماری دو باتوں کی شکائتیں کی ہیں اور ایک آیت کی تفسیر پوچھی ہے اور ہمارے جواب کو اپنے امیر کے جواب سے رد کیا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سلام علیک کہا آپ نے وعلیکم السلام کی بجائے یوں کہا تو کون ہوتا ہے اور کہاں سے آیا ہے تیرا نام کیا ہے؟ میں عزت سے مخاطب کروں اور وہ تو اور تم جیسے حقیر لفظوں سے میرا سینہ چھلنی کرے اور سلام کا جواب بھی نہیں دیا وغیرہ۔

مجھے یہ واقعہ بالکل یاد نہیں۔ اگر یہ صحیح ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے تو میں کہونگا کہ جواب سلام کا نہ دینا میری عادت کے برخلاف ہے۔ اور بصورت حسن ظن کہتا ہوں کہ معترض نے میرا جواب اسلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح نہیں سنا ہوگا۔ کیونکہ میں بحکم حدیث ابخل الناس من بخل بالسلام سلام کا اور جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

تو اور تم کا جواب یہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

انزلوا الناس منازلھم

ہر آدمی کو اسکے مقام میں اتارا کرو

یعنی جس حیثیت کا کوئی ہو اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے جو صیغہ خطاب ایک عالم کے لئے استعمال ہو وہ ایک طالب علم کیلئے نہیں ہونا چاہئے۔ ایک شخص میرے سامنے آیا تھا جو نوجوان، داڑھی منڈا، شکل وشباہت میں لکھنؤ کا شیعہ معلوم ہوتا تھا۔ میں بحکم حدیث اس کو آپ اور جناب سے مخاطب نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اگر اس کو تو اور تم سے خطاب کیا تو کیا بُرا کیا۔

**تصدیق** جس جماعت سے معترض تعلق رکھتا ہے اس جماعت کے امیر ...... دفتر اہلحدیث میں تشریف لائے تو ان کے سامنے یہ حدیث اور جواب پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میری اور میرے دفتر کے ملازموں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جن لفظوں میں آپ کو خطاب کیا جائے انہی لفظوں میں آپ کے دفتر کے ملازموں سے بھی خطاب کیا جائے - - - - - - -

- - - - - اس لئے اس اعتراض پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا بلکہ یہ بھی کہا کہ میں نے یہ مضمون بعد چھپنے کے دیکھا تھا اگر وہ مجھے پہلے دکھاتے تو میں شائع کرنے کی اجازت نہ دیتا۔

**اصل مسئلہ** (حسب بیان معترض) ہم سے پوچھا گیا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کا کیا تعلق ہے۔ ہم نے اپنی رائے ناقص کے مطابق جواب دیا کہ بہت سی آیات قرآنی میں حدیث کی تفسیر نہ لی جائے تو عمل نہیں ہو سکتا یا بہت مشکل ہے۔ مثلاً آیت اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ میں مسلمانان دنیا سب یہاں تک کہ جماعت منکرہ حدیث بھی اس آیت کی تعمیل زوال شمس کے بعد ظہر کی نماز کے وقت کرتی ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں ظہر کے ساتھ اس کو کوئی خصوصیت نہیں۔ یہ تخصیص حدیث ہی سے پیدا ہوئی ہے۔

معترض لکھتا ہے کہ

میں اس دلیل سے کافی حد تک متاثر ہوا اور یہ سمجھ بیٹھا کہ حدیث کے بغیر قرآن مجید کما حقہٗ نہیں سمجھا جا سکتا۔ مولوی صاحب سے رخصت ہو کر میں امت مسلمہ کے امیر و سرپرست ...... کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے بھی قرآن حدیث کے موضوع پر سرسری گفتگو ہوئی اور اس دوران میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ میری جو بات چیت ہوئی اس کا تذکرہ بھی آگیا۔ میں نے امیر صاحب سے دریافت کیا نماز جمعہ کے بارے میں مولوی صاحب نے جو دلیل دی ہے آپ اسکے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا نماز جمعہ کے وقت کی تعیین قرآن کے اس مقام پر موجود ہے یہ سُن کر میری حیرت کی حد نہ رہی ×× فرمایا یہ بات تو واضح ہے خدا تعالیٰ ہمیں کاروبار چھوڑ کر نماز میں پہنچنے کا حکم دیتا ہے (وَذَرُوا الْبَيْعَ) گویا ایسا وقت مقصود ہے۔ جب بازاروں میں خرید و فروخت کا کام ہو سکتا ہو۔ یہ صبح کا وقت نہیں ہو سکتا۔ میرے دل پر نہایت گہرا اثر ہوا۔

(البیان بابت جون صفحہ ۳۸-۳۹)

**اہلحدیث** تعجب ہے کہ یہ لوگ اس امر کے مدعی ہیں کہ قرآن مجید کو جیسا ہم سمجھتے ہیں دوسرا کوئی نہیں سمجھتا نہ سمجھ سکتا ہے مگر ہمارے سامنے جب کبھی پیش آتے ہیں تو ایسی خام باتیں کرتے ہیں کہ بریلوی عقیدے کے حنفی بھی نہ کریں۔

اس جواب کی پہلی غلطی یہی ہے کہ آپکے امیر صاحب نے

حدیث پاکٹ بک۔ مجلد۔ مجید اڈیشن۔ مرزائیت کی (۸۱۶) تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ قیمت عہ (دیکھو اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

بارجود ہمت ۔۔۔ مسلمانوں میں ۔۔۔ نہیں
خیال کیا کہ بھی ۔۔۔ شہروں میں تجارت
کا زور کس وقت ہوتا ہے ۔ بیٹھے شہروں کو چھوڑ دیجیے
امرتسر ہی کی مارکیٹ کو دیکھئے ۔ عصر مغرب اور عشاء
کے وقت جو گہما گہمی تجارت کی ہوتی ہے وہ ظہر کے وقت
نہیں ہوتی ۔ صبح کے وقت کی تردید کرنی بالکل بیکار ہے
کیوں نہ یہ کہا جائے کہ بلحاظ تجارت عصر مغرب بلکہ
عشا کا وقت ۔۔۔ نہیں ہے ۔

اچھا ہم صبح کو بھی لیتے ہیں ۔ کیا رمضان میں سحری
کے وقت دہی دودھ وغیرہ اشیاء خوردنی کی تجارت
نہیں ہوتی ۔ علاوہ اس کے اگر یہ حکم اوقات بیع ہی
سے مخصوص ہے تو بتائیے امرتسر کے ورکشاپ و تیلی گھر
قالین کے کارخانوں ، لاہور کے ریلوے کارخانوں میں
جو مسلمان کام کرتے ہیں وہاں تو کوئی تجارت نہیں
کیا ان لوگوں پر نماز جمعہ فرض ہے یا نہیں ۔ علاوہ اسکے
جو زمیندار اراضی پر زراعت اور فلاحت پر مشغول
ہیں ۔ وہ بھی نماز جمعہ پڑھنے کے مامور ہیں یا نہیں ۔ اگر
ہیں تو کس وقت پڑھیں ۔ ان وجوہات کو مدنظر رکھ کر
جملہ علمائے اسلام اس آیت میں بیع کو بطور تمثیل
سمجھتے ہیں اور معنی اس آیت کے یہ کرتے ہیں کہ

وذروا کل ما یشغلکم عن الصلوٰۃ
من التجارۃ او الصناعۃ او الزراعۃ ۔ او النوم
او الفلاحۃ او اللھو او اللعب

(ہر کام جو نماز سے تم کو روکے چھوڑ دو تجارت ہو یا
صناعت زراعت ہو یا نیند جو کچھ ہو)

یہ معنی اس آیت کے حسب مراد خداوندی ہیں یہ
نہیں کہ تجارت ظہر کے وقت نہیں ہوتی صبح کے وقت
نہیں ہوتی ۔

صبح کے وقت تو ۔۔۔ کے لئے حقہ مانع ہے ۔

علاوہ ازیں باہر سے مال لانے والے جو صبح سویرے
شہروں میں پہنچتے ہیں ان کے لئے تجارت مانع ہے ۔
غرض صبح کے وقت بھی مشاغل مانع ہوتے ہیں ۔ آپ کے
نزدیک اگر صبح کی تجارت نہیں ۔ اس لئے نماز جمعہ
صبح کو نہیں تو عصر مغرب اور عشا کے وقت تو ہے

کیونکہ ان اوقات میں تجارت ہوتی ہے مگر صحیح بات
یہی ہے کہ بیع کا لفظ تمثیل ہے شرط نہیں ورنہ بتائیے
کسی بستی میں اگر ایسے لوگ رہتے ہوں جو سب پنشن
پا رہے ہوں اور مزے سے حقے پیتے ہوں مگر تجارت
نہ کرتے ہوں تو کیا وہ سب جمعہ نہ پڑھیں ۔

اس لئے ان معنوں میں جو ہم ابیاں ہیں وہ ہم

بیش ۔۔۔

چیلنج | دعا ہے کہ ۔۔۔ ظہر کے وقت ۔۔۔
فوری جانتے ہیں ۔۔۔ ہمارے سوال کا
جواب نہیں دے سکتے ۔

نازک کلائیاں میری ۔۔۔
میں وہ بلا ہوں شیشے ۔۔۔

## قادیانی مشن

# مرزا صاحب کی عمر کا الہام

اور

## ان کے اتباع کیلئے باعث ندامت و طغیان

(بجواب الفضل ۵ اگست ۱۹۳۱ء)

لکھتے ہیں کہ کسی نے جناب جمل سے کہا آپ کی گردن بڑی ٹیڑھی ہے ۔ ممدوح نے جواب دیا کہ یاروں کی کونسی کل سیدھی ہے ۔ یہی کیفیت حضرت مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی اور الہاموں کی ہے ۔ اور الہامات تو وقتاً فوقتاً ناظرین سنتے رہے ہیں ۔ آج ان کی عمر کا الہام اور ان کے اتباع کی پریشانی کا ذکر ناظرین کو سناتے ہیں مرزا صاحب کا الہام تھا کہ خدا نے مجھے کہا ہے تیری عمر اسّی سال یا کچھ کم یا زیادہ ہوگی ۔ اس کی تعیین انہوں نے بہ تفہیم الٰہی پچھتر سے چھیاسی تک لکھی ہے ۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

نوٹ | مرزا صاحب کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ کا حساب قمری مہینوں کا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی اور موسمی حساب انسانوں کی بدعت ہے ۔ (ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۰۸ء)

پس ضروری ہے کہ ہم اس الہام خداوندی کی بزبان مرزا تحقیق اور تشریح صرف قمری حساب ہی سے کریں ۔ بلکہ ہر ایک میعاد زمانی کو جو مرزا صاحب کے الہام میں درج ہو قمری حساب ہی سے شمار کیا کریں ۔ چاہے مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی کی موت کی میعاد یا ڈپٹی آتھم مسیحی کی وغیرہ ذالک ۔

پس سنئے اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب کا انتقال ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء ہوا اس سے انتہائی عمر کا پتہ تو صاف چل گیا ۔ ابتدائے عمر کا پتہ اس سے چلتا ہے جو آپ نے محل استدلال میں بتایا ہے ۔ ناظرین اہل علم جانتے ہیں کہ محل استدلال میں ظن اور تخمین سے کام نہیں لیا جاتا بلکہ یقینیات سے استدلال ہوتا ہے ۔

مرزا صاحب چونکہ متکلم تھے اور ان کی جماعت متکلمین (مناظرین) کی جماعت ہے ۔ اس لئے ان کو بھی یقینیات سے کام لینا چاہئے ۔ تخمینی اور ظنی باتوں سے نہیں ۔ پس سنئے ۔ مرزا صاحب اپنی مسیحیت کے ثبوت میں دلائل پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں ۔

لطیفہ | چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو آلایات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے

پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے ہی تاریخ ہم نے الہام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے **غلام احمد قادیانی** ۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں ہے" (ازالہ اوہام ص ۱۸۵/۱۸۶ تقطیع خورد طبع اول)

اس عبارت سے مرزا صاحب کی بعثت کا سن معلوم ہو گیا۔ اس کے ساتھ یہ فقرہ بھی ملا لیجئے۔

عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی[1] کا سر بھی آ پہنچا۔ تب خدا تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد تو ہی مسیح موعود ہے۔ میرا نام عیسیٰ بھی رکھا۔

(تریاق القلوب تقطیع کلاں طبع اول ص ۶۸)

یہ دو نو عبارتیں مل کر اپنا مطلب صاف بتا رہی ہیں کہ مرزا صاحب کی ولادت سن ہجری کے حساب سے ۱۲۶۱ھ کو ہوئی اور انتقال ۱۳۲۶ھ کو ہوا۔ حسب قانون شمار دونوں طرف کے سالوں سے ایک لیں تو پینسٹھ سال اور اگر دونو بھی لے لیں تو سن ہجری کے حساب سے چھیاسٹھ سال کی عمر ہوتی ہے۔ یہ حساب ایسا صاف ہے حسب قاعدہ علم کلام محل استدلال میں آیا ہے اور اس کی بنا مرزا صاحب کے کشف پر ہے جو کسی طرح قابل تاویل یا تحریف نہیں۔

**احمدی ممبرو!** "اہلحدیث" تم کو بارہا کہہ چکا ہے ایسے مضامین لکھ کر مجھ سے مشورہ لے لیا کرو۔ تاکہ اہل علم کی نظروں میں تمہاری خفت نہ ہوا کرے۔ کیوں

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

**عجائبات مرزا۔** مرزا صاحب کی عمر کے متعلق مرزا صاحب کی عجیب و غریب تحریریں۔ قیمت ۳ر (دفتر اہلحدیث امرتسر)

[1] صدی سے مراد چودھویں صدی ہجری ہے۔

# قضاء الصوم عن المیت

(نوشتہ مولوی محمد سلیمان صاحب میرٹھی)

(۳)

مضمون ہذا "اہلحدیث" ۲۔ اگست سے شائع ہو رہا ہے گذشتہ دو قسطوں میں قابل مضمون نگار نے اپنے دعوے کے اثبات میں احادیث و آثار پیش کئے ہیں۔ آج کی قسط میں ان کے دعویٰ پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں ان کا جواب دے رہے ہیں۔ (مدیر)

مفتی "اہلحدیث" نے اپنے فتویٰ کی تائید میں عون المعبود سے یہ عبارت بھی پیش کی تھی۔ اتفق اهل العلم علی انه اذا افطر فی المرض والسفر ثم لم یفرط فی القضاء حتی مات فانه لا شئ علیه ولا یجب الا طعام عنه۔ اور اسی طرح کی ایک عبارت منہاج الطالبین للنووی سے بھی نقل کی تھی اور شرح منہاج سے یہ بھی نقل کیا تھا۔ ولا تتدارك له بالفدیة ولا بالقضاء اور اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے:۔

"چونکہ مریض نے صحت یا قدرت علی الصیام کا زمانہ نہیں پایا۔ لہٰذا اسکے ذمہ قضا واجب نہیں اور جب اس کے ذمہ واجب نہیں تو اس کے اولیاء پر کیونکر واجب ہو سکتا ہے"

میں کہتا ہوں کہ مفتی صاحب نے جو بات کہ اہل علم سے نقل کی ہے وہ ان کے خیالات ہیں۔ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ علاوہ اس کے اہل علم کا اس مسئلہ میں اتفاق نہیں ہے بلکہ اختلاف ہے۔ جیسا کہ محدثین کرام نے اس کی تصریح کی ہے اور اختلاف کا بیان آئندہ آئیگا انشاء اللہ! اس کے بعد پھر مفتی صاحب نے اپنے مسلک کی کمزوری کو محسوس کیا تو پھر بعد فتویٰ دینے کے کچھ اقوال الرجال سے اپنے فتویٰ کی تائید کی اور سنن کبریٰ بیہقی کے تین بابوں سے استدلال کیا ہے۔

"باب المریض یفطر ثم لم یصح حتی مات فلا یکون علیه شئ روی ذلك عن عبد الله بن عباس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امرتکم بامر فأتوا منه ما استطعتم" اس کے بعد امام بیہقی ایک دوسرا باب منعقد فرماتے ہیں۔ باب من قال اذا فرط فی القضاء بعد الامکان حتی مات اطعم عنه مکان یوم مسکینا مد من طعام۔ اس کے بعد ایک تیسرا باب منعقد کرتے ہیں۔ باب من قال یصوم عنه ولیه"

ناظرین! یہاں پر ایک بات قابل عرض یہ ہے کہ بلا دلیل مذہب والوں کو جب اپنے دعوے کے مطابق دلیل نہیں ملتی تو ایسے لوگ کم از کم محدثین کے کسی منعقدہ باب ہی سے استدلال کی کوشش کرتے ہیں یہی حال یہاں پر ہمارے مفتی "اہلحدیث" کا بھی ہے۔ حسن اتفاق کہئے یا مشورہ۔ حنفی مفتی نے بھی انہیں تین بابوں سے استدلال کر کے اپنے استاد مفتی مذکور کی تائید کی ہے۔

یہ بات اہل علم پر بالکل ظاہر ہے کہ محدثین کے منعقدہ ابواب بجائے دعویٰ کے ہوتے ہیں اور ماتحت ابواب دلائل مذکور ہوتے ہیں۔ خواہ وہ دلائل منعقدہ ابواب کے مطابق ہوں یا نہ ہوں لیکن اس باب کے قائلین کے وہی دلائل ہوتے ہیں۔ اگر واقع میں غور کیا جائے تو باب اول کے قائلین کے پاس کوئی صریح دلیل نہیں ہے جو ان کے صریح دعویٰ کے مطابق ہو اس وجہ سے ایک مجمل اور بعید معنی کے اعتبار سے یہ دلیل پیش کی ہے۔ اذا امرتکم بامر فأتوا منه ما استطعتم۔ جو حقیقت میں باب اول سے اس کا تطابق بعید اور مجمل ہے۔ بلکہ یہ حکم بتمامہ اور صراحتاً من مات وعلیه صیام صام عنه ولیه پر صادق آتا ہے۔ پس باب مذکور میں فلا یکون علیه شئ صحیح نہیں بلکہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔

اس کے علاوہ خود امام بیہقی نے ایک دوسرا باب بھی منعقد فرمایا ہے۔ باب من مات وعلیه صیام منذور

# مباحث علمیہ

## قرآن حکیم کی روشنی میں سحر بابل اور ہاروت و ماروت کی تحقیق

(از مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

(قسط اول)

اس مضمون کے لکھنے سے قبل یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ بعض تفاسیر میں جس قدر اسرائیلی روایات موجود ہیں۔ ان سب سے زیادہ معرکۃ الآرا مسئلہ ہی ہاروت و ماروت کا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ دیکھیں گے کہ قرآن حکیم کی سیدھی اور صاف آیات میں ان اسرائیلی روایات و قصص کو تفسیر کے طور پر درج کر کے قرآن حکیم کی حقیقت پر کس طرح پردہ ڈالا گیا ہے اور قرآن حکیم کو کس طرح ایک فسانہ کی حیثیت دیدی گئی ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ میرے خیال میں آج تک مذہبی اخبارات کے صفحوں پر نہیں آیا۔ اور نہ ہی اس مسئلہ میں علماء کرام نے کوئی تحقیقی قدم اٹھا کر اس کو رسالہ کی شکل میں پیش کیا ہے، اس لئے میں اجمال و تفصیل کے درمیان رہ کر اپنے معلومات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نیز یہ مسئلہ اپنے اندر ایک علمی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ قارئین اہلحدیث خصوصیت کے ساتھ بغور و فکر اس کا مطالعہ کریں گے۔

واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان

اور تابعداری کی ان لوگوں نے اس چیز کی جو پڑھتے تھے شیاطین سلیمان کے ملک میں۔

وما کفر سلیمٰن ولٰکن الشیاطین کفروا

اور نہیں کفر کیا سلیمان نے لیکن شیاطین نے کفر کیا۔

یعلمون الناس السحر

سکھاتے تھے (شیاطین) لوگوں کو جادو

وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت و ماروت

اور نہیں نازل کیا گیا دو فرشتوں پر شہر بابل میں ہاروت و ماروت

(دیکھو بھی)

وما یعلمٰن من احد حتیٰ یقولا انما

اور نہ ہی سکھلاتے تھے یہ دو فرشتے کسی کو حتیٰ کہ کہہ دیتے تھے تحقیق

نحن فتنۃ فلا تکفر فیتعلمون منھما

ہم فتنہ ہیں پس تو کفر نہ کر پس سیکھتے تھے لوگ ان دونوں فرشتوں سے

ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ

جو جدائی ڈالے شوہر و بیوی کے درمیان

وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ

اور نہیں یہ شیاطین دکھ دینے والے کسی کو سوا حکم اللہ کے

ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم

اور سیکھتے تھے لوگ جو چیز نقصان دے ان کو اور نہ نفع دے

ولقد علموا لمن اشترٰہ

اور تحقیق جان لیا ان لوگوں نے اس شخص کو جس نے خریدا اس (جادو) کو

ما لہ فی الاٰخرۃ من خلاق

کہ نہیں اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ

ولبئس ما شروا بہ انفسھم لو کانوا یعلمون (پ)

اور بہت برا ہے جو کچھ ان لوگوں نے اپنے نفسوں کیلئے خریدا ہے۔ کاش یہ لوگ علم رکھتے۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ گمراہ لوگ کہتے تھے سلیمان علیہ السلام جادوگر ہے۔ اور اسی جادو کی بدولت دنیا پر حکمران ہے۔ پس پہلے ہی جملہ میں خدا تعالےٰ نے انکار کر دیا کہ سلیمان کافر نہیں تھا۔ اور جادو کفر کا کام ہے۔ اس لئے سلیمان پیغمبر نے نہ جادو کیا اور نہ وہ کافر ہوا۔ بلکہ سلیمان علیہ السلام کی مملکت میں شیاطین بنی آدم کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ اور اس سحر کی پیروی بھی بیہودہ لوگوں نے کی۔

اور یہ کہ خدا تعالےٰ نے دو فرشتوں پر جادو نازل کیا تھا جو شہر بابل میں رہ کر لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے جن کا نام ہاروت و ماروت تھا۔ اس مقام پر بعض علماء حرف ماء کو نافیہ اور بعض موصولہ تسلیم کرتے ہیں۔ جس کی تفصیلی بحث آگے آئے گی اور یہی حرف ما محل مبحث ہے۔ اب ذیل میں وہ افسانے اور اسرائیلی قصے درج کئے جاتے ہیں جو تفاسیر میں اسرائیلیات کی طرف منسوب ہو کر نقل کئے گئے ہیں۔ اور ان قصص کو جاہل ملاں ممبروں پر چڑھ کر بڑی شان سے بیان فرمایا کرتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر۔ ابن جریر۔ خازن۔ معالم۔ بحر المحیط اور درمنثور میں یہ قصص تفصیل مذکور ہیں۔ طوالت کے خوف سے میں ان کا صرف ترجمہ ہی پیش کرونگا۔ البتہ جہاں ضرورت ہوگی وہاں عربی عبارت بھی نقل کردونگا۔ اور کوشش کرونگا کہ ترجمہ میں افراط و تفریط نہ ہو۔

نمبر ۱ | امام احمد بن حنبل رحمہ نے اپنی مسند میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجدیا تو فرشتوں نے کہا اے اللہ اس آدم کو تو نے زمین پر بھیجا ہے جو قتل و خونریزی کریگا اور تیری تسبیح و تحمید کے لئے ہم حاضر ہیں۔ تو اس وقت خدا نے کہا اے فرشتو تم اپنے میں سے دو فرشتے منتخب کرو تا کہ ان کو زمین پر بھیجکر ان کی آزمائش کی جائے۔ پس فرشتوں نے ہاروت و ماروت نامی دو فرشتوں کو چنا اور زمین پر بھیجدیا اور انہوں نے زہرہ نامی فاحشہ عورت سے شراب پی کر بدکاری کی۔ اور جب فرشتے ہوش میں آئے تو زہرہ نے کہا کہئے فرشتگان صاحب! تم نے تو نشہ میں سب کام کر لئے جن کا تم پہلے انکار کر رہے تھے؟ پس اس بدفعلی پر خدا نے ان فرشتوں کو اختیار دیدیا کہ اگر چاہیں تو عذاب آخرت پسند کریں اور چاہیں تو عذاب دنیا۔ چنانچہ فرشتوں نے عذاب الدنیا پسند کر لیا۔ اور اس دن سے آج تک یہ فرشتے بابل کے کنوئیں میں الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ مبتلا عذاب ہیں اور قیامت تک یہی حال رہیگا۔

نمبر ۲ | دوسری روایت۔ دنیا میں جب اولاد آدم کے گناہ بکثرت ہونے لگے تو فرشتوں نے ابن آدم کے معاصی کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ تم دو فرشتے منتخب کرو

چنانچہ ہاروت و ماروت انتخاب کے بعد زمین پر بھیجے گئے۔ اور دنیا میں آ کر زہرہ سے زنا کے مرتکب ہوئے اور اسی سبب سے بابل کے کنوئیں میں اُلٹے سر لٹک رہے ہیں۔ (ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

نمبر ۳ | تیسری روایت باختلاف عبارت، فرشتوں نے زہرہ کے کہنے پر جب شراب پی لی تو اس کے لڑکے کو قتل کر کے بُت کو بھی سجدہ کر بیٹھے۔ زہرہ نے فرشتوں سے وہ اسم اعظم بھی سیکھ لیا تھا جس کے ذریعہ فرشتگان خدا آسمان پر اُڑا جایا کرتے تھے۔ پس زہرہ آسمان پر اُڑنے لگی۔ اور جب بہت اونچا چلی گئی تو زہرہ ستارہ بنا دی گئی۔ چنانچہ آج تک آسمان پر برابر زہرہ کے نام سے ایک ستارہ موجود ہے۔ اور یہ وہی زہرہ عورت ہے۔ اس فعل شنیع کے بعد فرشتے نادم عاصی ہو کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئے۔ اور سلیمان علیہ السلام کی دعا سے ان کو عذاب دنیا قبول کرنے کا حکم ملا۔ چنانچہ تا قیامت زمین و آسمان کے درمیان لٹکتے رہیں گے۔ (ابن کثیر صفحہ ۲۴۴)

نمبر ۴ | چوتھی روایت۔ عبداللہ بن عمر جس وقت اس زہرہ ستارہ کو دیکھتے تو اس پر لعنت بھیجا کرتے اور فرمایا کرتے۔ یہی وہ بدبخت عورت ہے جس نے دو فرشتوں کو فتنہ عظیم میں ڈال رکھا ہے۔ اور قیامت تک یہ فرشتے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ یہ اُلٹے پاؤں چاہ بابل میں لٹکے ہوئے ہیں۔ اور اس حالت میں بھی یہ فرشتے لوگوں کو جادو سکھلا رہے ہیں۔ (ابن کثیر ۲۴۴)

نمبر ۵ | پانچویں روایت حضرت علیؓ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو زہرہ پر جس نے ہاروت و ماروت کو فتنہ میں ڈال دیا تھا۔ علیؓ جب اس ستارہ کو دیکھتے تو اس پر لعنت بھیجا کرتے تھے۔ اس لئے کہ یہ ستارہ وہی زہرہ عورت ہے جو ستارہ کی شکل میں مسخ کر دی گئی تھی۔ (صفحہ ۲۴۵)

نمبر ۶ | امام ابو جعفر طبری نے اس روایت کو تفسیر طبری میں بیان کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک جادوگرنی عورت دومۃ الجندل سے آئی اور یہ قصہ سنایا کہ میرا خاوند کہیں غائب ہو گیا اور میں سخت پریشان ہو گئی۔ اس دوران میں ایک عورت میرے پاس آئی۔ میں نے اسے یہ قصہ سنایا تو اس نے کہا کہ میں جس طرح تم کو کہوں ویسا کرو تو تمہارا خاوند جلد آ جائے گا۔ اور جب رات ہوئی تو وہ عورت دو سیاہ کتے لائی۔ ایک پر خود سوار ہو گئی اور دوسرے پر میں۔ حتیٰ کہ ہم دونوں چاہ بابل کے پاس پہنچ گئیں۔ وہاں دو شخص اُلٹے پاؤں لٹک رہے تھے۔ انہوں نے ہماری آمد کی غرض دریافت کی۔ تو ہم نے کہا جادو سیکھنے کے لئے۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم تو فتنہ ہیں۔ (قالوا انما نحن فتنۃ) اور ایک آزمائش ہیں۔ تم کفر مت کرو۔ ہم نے سیکھنے پر اصرار کیا۔ اور فرشتوں نے کہا اگر سیکھنا چاہتی ہو تو اس تنور میں جا کر پیشاب کرو۔ میں پیشاب کے لئے گئی اور گھبرا کر آ گئی۔ فرشتوں کے دریافت کرنے پر میں نے کہا کہ ہاں پیشاب کر آئی ہوں۔ تو انہوں نے کہا تم جھوٹی ہو۔ اگر جادو سیکھنا مقصود ہے تو پہلے اس تنور میں پیشاب کرو۔ الغرض میں دوسری بار گئی اور مجھ میں ہمت نہ ہوئی۔ بالآخر تیسری بار گئی اور جان بوجھ کر میں ڈالکر پیشاب کر ہی ڈالا۔ جب میں نے پیشاب کیا تو ایک گھوڑے سوار شخص کو دیکھا جو لوہے کی چادر اوڑھے ہوئے میری فرج (شرمگاہ) سے نکلا ہوا سیدھا آسمان پر چڑھ گیا۔ پھر میں ان فرشتوں کے پاس آئی اور یہ تمام قصہ کہہ سنایا۔ فرشتوں نے کہا وہ اسپ سوار جو تمہارے فرج سے نکلا تھا وہ تمہارا ایمان تھا۔ پھر میں نے اپنی ساتھ والی عورت سے کہا کہ ان دونوں نے مجھے کچھ نہیں بتلایا تو اس جادوگرنی ساحرہ نے کہا۔ واہ ری! تمہیں کیا خبر؟ اب تم جو کچھ کرنا چاہو کر سکو گی۔ سبز کو خشک اور خشک چیز کو سبز۔ جو کچھ چاہو وہ سب کر سکو گی۔ اب تو تم مجسمہ سحر بن گئی ہو۔ یہ کہہ کر اس قصہ گو جادوگرنی نے کہا اے ام المومنین رضی اللہ عنہا اب میں سخت نادم ہوں اور آئندہ ایسا کوئی کام یا سحر وغیرہ نہ کروں گی۔ (ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۴۲)

ساتویں روایت | ہاروت و ماروت کا واقعہ ادریس علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا ہے۔ یہ فرشتے بابل کے کنوئیں میں لٹکے ہوئے ہیں۔ ایک شخص نے ارادہ کیا کہ وہاں جا کر کچھ جادو سیکھے پس وہ گیا۔ وہاں جا کر دیکھتے ہیں کہ وہ پایا۔ بہت کے کوڑوں کی ماریں کھا کر ان کے جسم سیاہ ہو گئے تھے۔ ان کی زبان اور آب چاہ کے درمیان صرف چار انگل کا فاصلہ تھا۔ اور وہ پیاس کے مارے بے چین ہو رہے تھے۔ اس شخص نے یہ حال دیکھ کر لا الٰہ الا اللہ پڑھا۔ ان فرشتوں نے یہ کلمہ سُن کر پوچھا اے کلمہ پڑھنے والے شخص تم کون ہو۔ اس نے کہا میں امت محمدیہ صلعم کا ایک فرد ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ محمد رسول اللہ صلعم کیا مبعوث ہو چکے ہیں؟ تو اس نے کہا ہاں! تب ان فرشتوں نے کہا الحمد للہ کہ اب ہم عذاب ٹل جانے کا وقت قریب ہے۔ اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی الساعۃ ہیں اور اب قیامت بہت قریب ہے۔ (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۱۵)

نمبر ۸ | آٹھویں روایت۔ اس عورت کا نام عربی میں زہرہ، نبطی میں بیدخت اور فارسی میں ناہید ہے۔

نمبر ۹ | نویں روایت۔ زہرہ ستارہ کو ایک عورت کی شکل میں خدا نے بھیجا اور پھر یہی زہرہ عورت اپنی اصلی حالت یعنی زہرہ ستارہ کی شکل میں مسخ ہو گئی۔

نمبر ۱۰ | دسویں روایت علی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے ہیں۔ (ابن کثیر صفحہ ۲۳۸)

نمبر ۱۱ | ہاروت و ماروت سے مراد سلیمان و داؤد علیہم السلام ہیں۔ بروایت ابن الجوزی ابن کثیر)

نمبر ۱۲ | بارھویں روایت قاسم بن محمد سے ہے کہ ہاروت و ماروت سے دو شخص (اولاد آدم) سے مراد ہیں جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ (ابن کثیر ۲۳۹)

نمبر ۱۳ | تیرھویں روایت یہ کہ ہاروت و ماروت سے مراد جبرئیل و میکائیل ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۳۸)

نمبر ۱۴ | چودھویں روایت ان لوگوں کی ہے جو ما کو نافیہ مان کر صاف انکار کرتے ہیں کہ نزول سحر نہ فرشتوں پر ہوا نہ انسانوں پر اور نہ ہی جبرئیل و میکائیل وغیرہ پر ہوا۔

ہاروت و ماروت کی نسبت یہ مختصر حالات ہم نے آپ کے سامنے رکھ دئیے ہیں۔ واعظین حضرات انہی قصوں کو بلند بانگ دعوے کر کے عامیانہ طور پر عوام کو سناتے

ahmadimuslim.de

ہیں۔ اور انہی روایات کی بنا پر علماء کرام کے تین گروہ اس مسئلہ میں ہو گئے ہیں۔

پہلا گروہ یہ کہتا ہے کہ فی الحقیقت دو فرشتے بنام ہاروت و ماروت آسمان سے نازل ہوئے۔ جو زہرہ کے ساتھ مرتکب زنا ہوئے۔ اور اسی جرم کی پاداش میں ان کو بابل کے کنوئیں میں الٹا لٹکا دیا گیا۔ اور اسی جرم کی سزا میں زہرہ کو ایک حسین و درخشندہ ستارہ بنا دیا گیا ہے۔ جو قیامت تک زہرہ کے نام سے آسمان پہ طلوع و غروب کرتا رہے گا۔ اور یہ فرشتے خدا تعالےٰ نے لوگوں کو جادو سکھانے کی غرض سے خود بھیجے تھے تاکہ امتحان ہو جائے جادو سے نفرت کون کرتا ہے؟ اور محبت کون کرتا ہے؟ لیکن کچھ عرصہ بعد افسوس کہ ان جادوگر فرشتوں پر زہرہ کی تیز جوانی اور حسن شباب کا جادو چل گیا۔ اور زہرہ کے ساتھ آلودہ عصیان ہوئے۔ اور اب تک مردوں اور کتوں پر سوار ہو کر آنے والی عورتوں کو بڑے زوروں کے ساتھ جادو سکھلا رہے ہیں۔ جیسا کہ اوپر نمبر ۲ میں گزر چکا ہے کہ ایک عورت چاہ بابل کے پاس تنور میں پیشاب کرنے کے بعد مجسمہ سحر کے حسن سے آراستہ ہو کر گھر لوٹ آئی تھی۔ (باقی)

درمختار جلد اول مصری صفحہ ۷۸ میں یوں آیا ہے:۔ ولا مضطجعا فانہ یورث کبر الطحال یعنی لیٹے لیٹے مسواک نہ کرے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ ولا یقبضہ فانہ یورث الباسور یعنی اپنی مٹھی سے مسواک نہ پکڑے کہ اس سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ ولا یمصہ فانہ یورث العمی یعنی مسواک کو نہ چوسے اس سے اندھا ہو جاتا ہے۔ ثم یغسلہ و الا فیستاک الشیطان بہ۔ پھر اسکو دھو ڈالے ورنہ اس سے شیطان مسواک کرنے لگتا ہے۔ ولا یزاد علی الشبر و الا فالشیطان یرکب علیہ اور بالشت بھر سے زیادہ لمبی مسواک نہ رکھے ورنہ اس پر شیطان سواری کرتا ہے۔ ولا یضعہ بل ینصبہ و الا فخطر الجنون اور اس کو رکھ نہ دے بلکہ گاڑ دے ورنہ پاگل ہو جاویگا۔

نیز دوسری کتب کی طب سنئے۔ شامی جلد اول صفحہ ۱۵۴ میں یوں مسطور ہے:۔

ولو رعف فکتب الفاتحۃ بالدم علی جبہتہ وانفسہ جاز للاستشفاء۔

یعنی اگر کسی کی نکسیر پھوٹتی ہو تو اسے بطور علاج کے سورہ فاتحہ کو اپنی پیشانی پر اور ناک پر خون سے لکھنا جائز ہے۔

اور اسی صفحہ میں ہے:۔ و بالبول ایضا یعنی پیشاب سے بھی لکھنا جائز ہے۔ العیاذ باللہ!

اے بد دین! تو نے کیسے کیسے بدنما دھبے پاک و صاف دین الٰہی پر لگا دیئے۔ کیا کہا جائے۔ وہی پرانی مثال یاد آتی ہے کہ اپنا منہ اور اپنی چپیڑ۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو سنت مطہرہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی۔

---

**معقولات حنفیہ**۔ مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ مصنف نے مذہب حنفیہ کے سات مشہور مسائل کو قرآن اور عقل کے خلاف عملاً ثابت کیا ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۴ ملنے کا پتہ:۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

---

# طب تقلیدی

(بقلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

دنیا میں کوئی مسلمان نہیں جو اس حقیقت سے نا آشنا ہو کہ زمانہ رسالت مآب میں مسلمانوں کے پاس عمل و تقلید کے لئے صرف وحی الٰہی تھی۔ جس کے دو حصے تھے۔ یعنی قرآن مجید و حدیث شریف۔ صحابہ کرام صرف انہی دو چیزوں پر عمل کرتے رہے۔ دین و دنیا کی تمام ضرورتوں کے احکام انہی سے لیتے رہے۔ مسلمانوں کا یہ ابتدائی زمانہ جو لاکھوں صحابیوں کی موجودگی کا تھا۔ اور جس مبارک زمانہ میں لاکھوں تابعین بھی تھے انہی دو چیزوں پر عمل کرتے ہوئے گزر گیا۔ گو مسائل میں ان بزرگوں کا بھی اختلاف تھا۔ لیکن اصل اسلام ان ہی دو چیزوں کو سمجھتے رہے۔ لیکن ابھی کچھ زمانہ زیادہ نہ گزرا تھا کہ بعد والے مسلمانوں نے ایک تیسری چیز بھی اس میں اضافہ کر لی۔ اور وہ امت کے چار بزرگوں میں سے ایک کی تمام باتوں کا مان لینا ہے جس کو تقلید شخصی کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ اور صاف کہہ دیا گیا کہ ان ائمہ کے اجتہادات و قیاسات و فتاویٰ کی آنکھیں بند کر کے بغیر دلیل دیکھے مان لینا بھی اسلام کا ایک فرض ہے۔ سر دست ہمیں اس سے بحث نہیں کہ آیا تقلید شخصی چوتھی صدی کی ایجاد ہے یا چھٹی صدی کے بعد کی۔ لیکن اتنا تو ہر مسلمان کو مسلم ہے کہ یہ بعد کی چیز ہے۔ کیونکہ امامت کی حیثیت سے ان چاروں اماموں میں سے ایک بھی پہلی صدی میں نہ تھی۔ پہلی صدی گزر جانے کے بعد یہ حضرات اجتہاد کے درجہ کو پہنچے۔ میں اس وقت اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کہ خود ان ائمہ کرام کے اپنی تقلید کے متعلق کیا ارشادات ہیں۔ یہاں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ اسلام کا برکت والا زمانہ گزر جانے کے بعد مسلمانوں نے دین اللہ میں جہاں اور بہت سی ایجادات کیں وہاں ایک یہ ایجاد بھی ہوئی۔ رفتہ رفتہ ہر ایک امام کے مقلدین نے دین و مذہب کا دارومدار ہی اپنے امام کے قول پر رکھ دیا۔ پھر ہر مذہب کی تصنیفات الگ الگ ہونے لگیں جن میں ان اماموں اور ان کے متعلقین کے اقوال کو جمع کیا گیا اور ہر ایک فرقہ کی الگ الگ راہ قائم ہو گئی۔ دین الٰہی میں وحدت کی بجائے کثرت پیدا کی گئی۔ الغرض میں اس مضمون میں آپ کو بعض مسائل دکھانا چاہتا ہوں جو بالکل لاشئ اور من گھڑت ہیں۔ جنہیں خود قوم نے گھڑ لیا۔ اب طب تقلیدی کو دیکھئے جو دین اللہ میں داخل کی گئی

ahmadimuslim.de

(بقیہ ... از صفحہ ۸)

لیکن معلوم نہیں مفتی صاحب نے اس باب کو اپنے استدلال میں کیوں نہیں پیش کیا۔ غالباً اس کی وجہ یہی ہے کہ اس باب میں جو اثر مذکور ہے وہ ان کے صریح دعویٰ کو باطل کر دیتا ہے۔ وہ اثر یہ ہے۔

قال سئل سعید یعنی ابن ابی عروبۃ عن رجل مات وعلیہ رمضانان ولم یصم بینھما۔ یعنی سعید بن ابی عروبہ ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کئے گئے کہ وہ مر گیا اور اس پر دو رمضان کے مہینوں کا روزہ رہ گیا تھا اور ان دونوں رمضان کے درمیان میں اس کو کبھی صحت ہی نہیں ہوئی ؛

پس ایسے شخص کے متعلق لوگوں نے حضرت ابن عباس رضؓ سے فتویٰ پوچھا تو فرمایا کہ اس پر ساٹھ مسکین کا کھانا ہے۔ پھر لوگ ابن عمر رضؓ کے پاس گئے اور ابن عباس رضؓ کے فتویٰ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا صدق کذلک فاصنعوا یعنی ابن عباس رضؓ نے سچ کہا ایسے ہی فتویٰ ہے۔ تم لوگ ایسا ہی کرو۔ پس اس فتوے سے یہ صریح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضؓ و حضرت ابن عمر رضؓ من مات وعلیہ صیام کے سوال سے عدم تمکن ہی کی صورت کو مراد لیتے تھے جب تو باوجود ولم یصم بینھما کے تصریح کے بھی فدیہ کا حکم دیا۔ اگر باب اول کے قائلین کے دعویٰ کے مطابق ان صحابہ کرام کا مذہب ہوتا تو باوجود تصریح کے فدیہ کا حکم ہرگز نہیں دیتے بلکہ یہی فتویٰ دیتے فلا یکون علیہ شئی یعنی اس پر کچھ نہیں ہے۔ پس باب المریض یفطر ثم لم یصح حتی مات کے قائلین کا یہ حکم لگانا فلا یکون علیہ شئی صحیح نہیں بلکہ اس کے خلاف پر صریح الفاظ اثر میں موجود ہیں۔

امام بیہقی کا دوسرا باب باب من قال اذا فرط فی القضاء بعد الامکان الخ کے قائلین کے پاس بھی کوئی صریح دلیل نہیں ہے جب تک کہ احادیث و آثار میں تمکن اور عدم تمکن کی صورتوں کی تعمیم کو تسلیم نہ کر لیں چنانچہ اس باب میں ابن عمر رضؓ سے جو اثر مروی ہے وہ ابن عمر کان اذا سئل عن الرجل یموت وعلیہ صوم من رمضان او نذر الخ — اس اثر میں بحث گفتگو وہی لفظ مروی ہے وعلیہ صوم اور اس میں تعمیم ہے۔ تفریط بالقضا کی تخصیص باطل ہے۔ اگر بفرض محال تفریط بالقضا ثابت بھی ہو جائے تو یہ باعتبار عموم ہی کے ثابت ہوگا اور یہ ہم کو مضر نہیں ہے۔

اس باب میں ابن عمر رضؓ سے یہ بھی ایک اثر مروی ہے ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من افطر فی رمضان ایاما وھو مریض ثم مات قبل ان یقضی الخ اس اثر میں وھو مریض ثم مات وارد ہوا ہے اور یہ مرض کے اتصال دوام پر دلیل ہے۔ اس سے تفریط بالقضا ثابت کرنا محال ہے۔ پس مستدل کے استدلال کے خلاف ہے۔ اس کے علاوہ اس باب میں اور بھی آثار مروی ہیں وہ بھی مطابق دعویٰ کے غیر صریح ہیں۔

(۳) امام بیہقی کا تیسرا باب۔ باب من قال یصوم عنہ ولیہ۔ اس باب میں امام موصوف نے وہی حدیثیں روائت کی ہیں۔ جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں روائت کی ہیں۔ جن کو میں اوائل مضمون میں ذکر کر کے بحث کر چکا ہوں۔ ان احادیث صحیحہ سے ہمارے مفتی صاحب کو کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے کہ یہ احادیث صحیحہ مانعین پر برہان قاطع ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ امام بیہقی نے ان احادیث کو روائت کر کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ فثبت بھذہ الاحادیث جواز الصوم عن المیت۔ امام موصوف کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ یہ احادیث صحیحہ مانعین پر حجت ہیں۔ اور اس میں شک نہیں ہے کہ اسی تصریح سے امام بیہقی کا مذہب بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مانعین کے دعویٰ کے مطابق انہوں نے ابواب منعقد کئے اور ان کے دلائل بیان کئے۔ لیکن ان کے دلائل مطابق دعویٰ کے نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ امام بیہقی کے اس عنوان عبارت سے بھی ان کا مذہب ثابت ہو جاتا ہے۔ والاحادیث المرفوعۃ اصح اسنادا واشھر رجالا وقد اودعھا صاحبا الصحیح کتابیھما ولو وقف الشافعی رحمۃ اللہ علی جمیع طرقھا و تظاھرھا لم یخالفھا ان شاء اللہ تعالیٰ :

امام بیہقی کے اس جملے سے بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ قضاء الصوم عن المیت کے قائل ہیں ورنہ حضرت امام شافعی رحمہ کے مذہب پر یہ رائے زنی نہیں کرتے یہ بھی واضح رہے کہ امام بیہقی کا یہ اظہار خیال حضرت امام شافعی کے دو قولوں میں سے اس قول کے متعلق ہے۔ جس میں کہ وہ قضا کے قائل نہیں ہیں۔ ورنہ دوسرا قول تو خود ان احادیث صحیحہ کے مطابق ہے۔ جیسا کہ خود امام بیہقی و امام نووی وغیرہ نے تصریح کی ہے۔ پھر مفتی صاحب نے یہ استدلال کیا ہے :۔

(۴) امام ابن ماجہ اپنی سنن میں یوں باب منعقد کرتے ہیں۔ باب من مات وعلیہ صیام قد فرط فیہ۔ بقاعدہ فقہ المحدثین فی تراجمھم یہ امر تسلیم کرنا پڑیگا کہ احادیث اطعام ان کے نزدیک اس شخص کے حق میں ہیں جس نے باوجود قدرت علی الصیام کے قضا میں کوتاہی کی :

میں کہتا ہوں کہ سنن ابن ماجہ کے اس باب کے قائلین وہی لوگ ہیں جن کو امام بیہقی نے اپنے دوسرے باب میں تعبیر کیا ہے۔ اور جس طرح امام بیہقی نے آثار صحابہ روائت کر کے ان قائلین کے دلائل بیان کئے تھے اسی طرح امام ابن ماجہ نے بھی اس باب میں ابن عمر رضؓ کی ایک روائت سے ان کی دلیل بیان کی ہے۔ اور ابن عمر رضؓ کی یہ وہی روائت ہے جو محدثین کے نزدیک موقوفاً زیادہ صحیح ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہیں من مات وعلیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکین۔

اس روائت اور باب کا بھی وہی جواب ہے جو امام بیہقی کے دوسرے باب کا جواب دیا گیا یعنی تفریط فی القضا کے قائلین کے صریح دلیل نہیں ہے۔ بلکہ دلیل عام ہے اور دعویٰ خاص ہے۔ پس تمکن کی صورت میں قضا یا فدیہ کا اثبات اور عدم تمکن کی صورت میں قضا یا فدیہ کی نفی صحیح نہیں ہے "

**اہلحدیث** یہ مضمون نامہ نگار کی خاطر سے درج ہوا ورنہ اس میں طول عمل ہے جو اخباری روش کے خلاف ہے مرکزی بحث صرف اتنی ہے جس بیمار نے ایام صحت

(اللہ تعالیٰ الاصحاب الرشاد۔ حرفِ مطلوب کی تردید ... ہے۔ جو اس کی جگہ ... دی گئی ... (بقیہ از صفحہ ...))

م نہیں مانے اس پر روزہ کی قضا واجب ہے یا نہیں۔ اس کا جواب دینے سے پہلے قضا کی تعریف دیکھ لینی چاہئے جو یہ ہے۔ القضاء اداء مثل ما وجب۔ اس کے بعد جو جواب

ahmadimuslim.de

# فتاوی

س ۲۱۶ } ایک شخص جمعہ بھی نہیں پڑھتا ہے نہ عیدین نہ کوئی نماز پنجگانہ نہ روزہ رمضان شریف کا رکھتا ہے تو ایسے شخص کا جنازہ پڑھنے سے کوئی انکار کرے تو کیا گنہگار ہوگا اور اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۰۶ ؎)

ج ۲۱۶ } اس امر میں علماء مختلف ہیں۔ ایک جماعت محققین کی بحکم حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمدًا فقد کفر الحدیث۔ بے نماز کے کفر کی قائل ہے۔ اسی گروہ سے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جو غنیۃ الطالبین میں صاف حکم لگاتے ہیں:۔ لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین بے نماز کا جنازہ نہ پڑھا جائے اور اس کو مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہ کیا جائے" ایسے شخص کا جنازہ نہ پڑھنے والا گنہگار نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بر بنائے روایت صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے تو معتوب نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۱۷ } ایک شخص سے کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھنے آیا کرو یا پڑھا کرو۔ وہ کہتا ہے کہ ہم پر تو نمازیں معاف ہیں۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱۷ } تارک صلوٰۃ کی نسبت اس پر کفر کا الزام زیادہ قوی ہے۔ یہ کہنا کہ نمازیں معاف ہیں خدا پر افترا ہے۔ بشرطیکہ شخص مذکور مجنون یا پاگل نہ ہو۔ اللہ اعلم!

س ۲۱۸ } ایک شخص رمضان شریف کے روزے رکھتا ہے اور نمازیں غائب کبھی کبھی اتفاقیہ پڑھتا ہے تو کیا اس کا روزہ پورا ہو جائیگا۔ بعد رمضان وہ اتفاقیہ نماز بھی غائب صرف جمعہ پڑھتا ہے۔ ایسے شخص کا جنازہ پڑھنے سے انکار کرنے والا گنہگار ہوگا ایسے کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱۸ } روزہ کی تکمیل کے لئے نماز شرط نہیں [illegible] جائز [illegible] ہے۔ اسی طرح جنازہ بھی [illegible] الصلوٰۃ [illegible] پر خطرہ ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۱۹ } فتوی منسوبہ اخبار اہلحدیث [illegible] کالم ۲ و ۳ سوال ۱۹۶ مسافت کتنی ہو [illegible] کا تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ جواب میں تحریر ہے کہ اگر عیدگاہ کے سامنے قبریں نہیں ہیں تو نماز جائز ہے اور سوال میں مع نقشہ تحریر ہے کہ پورب، پچھم، اتر قبرستان تمام طور سے ہے۔ پھر عیدگاہ کے سامنے قبریں کیا معنی۔ اخبار میں جواب دیکھنے کے بعد فوراً استفسار بذریعہ کارڈ کیا گیا اس کا جواب آج تک نہیں چھپا۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ عیدگاہ کے پچھم کی طرف قریب قریب قبریں عام طور سے ہیں اور پورب اور دکھن بھی قریب قریب ہیں۔ لہذا مکلف ہوں کہ سوال ہذا پر نظر ثانی فرما کر جماعت کو بذریعہ اخبار جواب درج فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔ کیونکہ ایام عید قریب آنے والے ہیں تاکہ جماعت کا اختلاف رفع ہو جائے۔ (عبد المجید معمورہ ٹانڈہ بریلی)

ج ۲۱۹ } سامنے سے مراد برہنہ قبریں ہیں اگر درمیان میں دیوار حائل ہے تو کوئی حرج نہیں اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ۲۲۰ } کسی شرعی مجرم مثلاً زانی وغیرہ کی پکڑ دھکڑ کے وقت اس کی بے جا حمایت و پاسداری کرنے والے کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ بعدہ اصل سوال یہ ہے کہ اگر زانی مذکور شرعی توبہ کر کے متقی و پرہیزگار ہو جاوے مگر اس کے حامیوں کو (توبہ تو بالائے طاق رہی) خود اپنی بے جا حمایت کا احساس تک نہیں ہوا یا اپنے کو بجانب حق سمجھتے رہے تو ان کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ بکر کہتا ہے کہ اسی تائب زانی کے ساتھ ہوگا بلکہ کسی اور غیر تائب زانی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ بکر حق بجانب ہے یا زید صائب القول ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۲۰ } مجرم کی حمایت کرنے والا لا تعاونوا علی الاثم والعدوان مجرم ہے مگر وہ کس کے ساتھ اٹھے گا ہمیں علم نہیں۔ فلیتھا

عند ربی اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ۲۲۱ } حافظ قرآن جنبی ہو گیا ہے۔ وہ شخص قرآن [illegible] کو پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۱ } جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا حدیث شریف میں آیا ہے لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن (ترمذی) یعنی حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھے۔ واللہ اعلم!

س ۲۲۲ } زید کہتا ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ کے روپیہ میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ وہ روپیہ اس کے قبضہ میں نہیں ہے۔ ملازمت ختم ہونے کے بعد وہ اس روپیہ پر قابض ہوگا۔ لیکن عمرو کہتا ہے کہ پراویڈنٹ کے روپیہ میں بدستور زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ بھی بنک وغیرہ میں جمع کئے ہوئے روپیہ کی طرح ہے۔ جب بنک وغیرہ میں جمع کئے ہوئے روپیہ میں زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے تو پراویڈنٹ فنڈ کے روپیہ میں سے کیوں نہ ادا کی جائے؟

(ب) نیز بعض تاجروں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ صرف سالانہ آمدنی کے روپیہ میں سے واجب ہے۔ اصل جمع کئے ہوئے روپیہ میں نہیں ہے۔ آیا یہ خیال ان کا درست ہے یا نہیں؟

(ج) نیز زیورات میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ (سائل ابو الفضل محمد امین قرشی)

ج ۲۲۲ } (الف) ظاہر حدیث ما حال علیہ الحول سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو مال اپنے قبضہ میں ہے اس پر زکوٰۃ ہے۔ پراویڈنٹ فنڈ کی رقم اب تک اس کے قبضہ میں نہیں آئی۔ جو رقم بنک میں جمع ہے وہ اس کے قبضہ میں ہے اور اسی نے جمع کرائی ہے۔

(ب) جو سونا چاندی وغیرہ اس کے پاس ہو اس سے ہر سال زکوٰۃ دے۔ جب تک نصاب زکوٰۃ تک مال تب تک زکوٰۃ ہے۔

(ج) میری ناقص تحقیق میں زیورات میں زکوٰۃ فرض نہیں اگر دے تو اچھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

# متفرقات

**ڈاکٹر برکت علی صاحب سالار اخبار اہلحدیث**

کے پرانے خریداروں میں سے ہیں۔ آپ باوجود انگریزی تعلیم یافتہ ہونے کے مذہب اہل حدیث کے پابند ہیں۔ اس کے علاوہ توحید و سنت کی تبلیغ میں بہت کوشش فرماتے رہتے ہیں۔ جہاں تک ان سے ممکن ہو سکتا ہے اخبار اہلحدیث کے لئے بھی نئے نئے خریدار پیدا کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ آپ نے دو عورتیں خریدار بنا کر اپنے تبلیغی فریضہ کو ادا کر کے ادارہ اہلحدیث کو مشکور و ممنون فرمایا ہے۔ خدا تبارک تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی ترقیات نصیب کرے آمین۔ مگر ایسے چند مخلص احباب اہلحدیث کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ کریں تو اہلحدیث کو کبھی کمی اشاعت کا گلہ نہ پیدا ہو۔ (منیجر)

**خوشخبری** حضرات! اخبار گوہربار اہلحدیث بابت ۲۳ جون سنہ حال میں مضمون پر شکایت و معذرت کے ضمن میں بعنوان "حالات حاضرہ" آپ کو یہ خوشخبری سنائی گئی تھی کہ برکات محمدیہ و تبلیغ سنت کے سلسلہ میں رسالہ "انہتر خصائل ایمان" کے ساتھ ایک مفید رسالہ ایمان کو ضیاء بخشنے والا بھی شائع ہوگا۔ اس رسالہ کا نام "اَلْمَقَالَةُ الْمُخْتَصَرَةُ فِيْ جَمْعِ الْبَشَرِيَّةِ وَالنُّبُوَّةِ" ہے۔ جس میں قرآن و حدیث اور حنفی علم عقائد اور دیگر کتب اہل سنت سے بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نبوت و رسالت جنس بشری میں رکھی ہے اور غالی گروہ جو آنحضرت صلعم کی بشریت سے انکار کرتا ہے۔ ان کے شبہات و مغالطات نہایت اچھی طور پر دور کر دئیے گئے ہیں۔ صورت واقعی پر نظر رکھ کر کہتا ہوں کہ اس باب میں آج تک ایسا رسالہ نہیں لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ قبول کرے۔ ہر دو رسائل (۱۴۴) صفحات پر ختم ہوئے ہیں۔ رنگین کاغذ خوبصورت ٹائٹل الگ لگایا گیا ہے۔ یہ ہر دو رسائل خریداران برکات محمدیہ و سیالکوٹ و تبلیغ سنت سرکردہ جن کے سالانہ قیمتیں وصول شدہ ہیں۔ بہر حال بھیجے جائینگے جن کی قیمتیں ابھی وصول نہیں ہوئیں وہ مہربانی کر کے چندہ سالانہ برکات محمدیہ اور چندہ سالانہ تبلیغ سنت کا بہت جلد بھیجدیں۔ ورنہ رسالہ نہیں بھیجا جائیگا اور جو سالانہ خریداران نہیں ہیں وہ ۸ر بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اسی قیمت میں ٹکٹ لگا کر رسالہ ان کی خدمت میں ارسال کر دیا جائیگا۔ اور جو اصحاب غیر اشاعت کے لئے پچاس یا زیادہ نسخے اکٹھے منگوانا چاہیں وہ مجھ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

(راقم بندہ ضعیف عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

محلہ میانہ پورہ۔ شہر سیالکوٹ)

نوٹ ضروری۔ مجھے خط لکھتے وقت سیالکوٹ کے ساتھ شہر ضرور لکھا کریں۔ والسلام۔

نوٹ نمبر ۲۔ کتاب منگوانے والے اصحاب ٹکٹ نہ بھیجیں بلکہ مبلغ آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔

**مدرسہ اللیل والنہار المحمدیہ** یہ مدرسہ دینیہ عرصہ تین سال سے جاری ہے۔ اس میں قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کتب فقہ حدیث اور کتب اخلاق اور کتب تاریخ اسلام اور بقدر ضرورت حساب وغیرہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ مولوی ابو محمد محمد عثمان صاحب اس مدرسہ کے معلم ہیں۔ لیکن اس مدرسہ کی مالی حالت نہایت پست ہے۔ لہذا مولوی صاحب موصوف بغرض تحصیل امداد مالی مع رسیدات مطبوعہ مدرسہ ہذا سفر کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ برادران اسلام مولوی صاحب کو امداد مالی اور عطایا سے بہرہ اندوز فرمائینگے۔ (الملتمس اے عبد العزیز عفا اللہ عنہ مالک اے عبد اللطیف اینڈ کو بنگلور کنٹ)

(مہر برائے اشاعت فنڈ وصول)

**جماعت اہل حدیث** پریوا ضلع پرتاپ گڈھ کے باشندگان اہل حدیث ہیں۔ آج کل پوری جماعت سخت پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ کیونکہ ہندوؤں سے بہت سخت فساد ہو گیا ہے۔ عدالتی کاروائی شروع ہو گئی ہے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں مقدمہ کے دفاع اور وجہ میں فرق نہ آجائے۔ جماعت اہل حدیث سے اپیل ہے کہ ان شاء اللہ جلد مدد فرما کر ہماری مشکلات کو دور کرے۔ مسلمانوں کے گھر سے محفوظ رکھے آمین۔ (راقم ... پریوا ضلع پرتاپ گڈھ)

**کانفرنس اہل حدیث کی ترقی و بقا** ۹۔ جون سنہ کے اہلحدیث میں جناب ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کا مضمون کانفرنس کا استحکام نظر سے گزرا۔ اس کے بعد مولانا محمد الغفار صاحب حسن مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس کا مضمون ۳۰ جولائی سنہ کے اہلحدیث میں شائع ہوا جس میں آپ نے تائید کرتے ہوئے تجویز بھی کیا ہے جس سے خاکسار بھی متفق ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ جس قدر ہو سکے کام جلدی شروع کیا جائے۔ ورنہ یوں قلمی گھوڑے دوڑانے سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا ہے۔ کانفرنس کی خدمات کے لئے بقدر طاقت و فرصت میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ وفد جہاں پہنچے وہاں کی جماعت میں جو انتشار ہو اس کو ضرور دور کرنے کی سعی کرے۔ جس طرح اس وقت مومن کانفرنس کے روح رواں عاصم بہاری کر رہے ہیں۔ عاصم بہاری اور ساتھیوں کے جہاں کہیں پہنچ رہے ہیں مومن برادری کے تمام تنازعات ختم کر کے سب کو ایک کر رہے ہیں بریلویت، دیوبندیت اور اہل حدیثیت کو مٹا کر صرف انصاری برادری قائم کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ علمائے کرام بہت جلد اس طرف توجہ کرینگے۔

(محمد ابو الخیر رحمانی مدرس ضیاء العلوم مئو ناتھ بھنجن)

**یاد رفتگان** (۱) مولوی صاحب الدین صاحب امام مسجد چک ۳۵ ضلع سرگودھا انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم سب سے پہلے اہل حدیث تھے جنہوں نے اس علاقہ میں آواز حق کو بلند کیا۔ باعمل صالح اور متبع سنت تھے۔ (راقم ڈاکٹر فیروز الدین) (۲) زوجہ محمد حنیف خان محلہ کنکری بہادر فیض آباد فوت ہو گئیں۔ انا للہ! (۳) میرے چچا مولانا محمد حسین صاحب ۹۔ اگست کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم محمد عبد اللہ ریاست ...)

# ملکی مطلع

## پریس ایکٹ اور کانگرس

ہم بارہا پریس ایکٹ کے متعلق لکھ چکے ہیں کہ یہ قانون نہیں بلکہ قانون کی ہتک ہے۔ کیونکہ قانون میں جو سزا تجویز ہوتی ہے وہ کسی جرم پر ہوتی ہے۔ مگر پریس ایکٹ اس سے بالاتر ہے۔ اس میں جرم سے پہلے بلکہ ناکردہ گناہ کے حق میں سزا تجویز کی گئی ہے مثلاً ایک شخص اپنے روزگار کے لئے بیوی کا زیور فروخت کرکے سو دو سو روپے میں پریس جاری کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالے ادھر پریس ایکٹ اس کو حکم دیتا ہے کہ پہلے ہزار پانچ سو روپیہ زر ضمانت داخل کرے۔ یہ کس جرم کی سزا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ سزا جرم کی نہیں امکان جرم کی ہے۔ امکان جرم پر اگر سزائیں تجویز ہوں تو روزانہ ہر شخص سے جو بازار میں نکلے یا ریل گاڑی میں سوار ہو یا کسی افسر سے ملنے جائے ضمانت لے لینی چاہئے کیونکہ اُس سے امکانِ جرم ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ قانون نہیں بلکہ قانون کی ہتک ہے۔

کانگرس پارٹی جب برسر اقتدار آئی تھی تو ہم نے کانگرسی حکومتوں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ سب سے پہلے پریس ایکٹ پر توجہ کرکے اس عذاب الیم سے ملک کو نجات دلائے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ کانگرسی حکومتوں نے توجہ کی نہ لیگی وزارتوں نے۔ مزید افسوس یہ ہے کہ ہندوستان کا پریس بھی خاموش ہے۔ کسی طرف سے چیخ و پکار نہیں ہوتی۔ حالانکہ آئے دن اجرائے ضمانت اور ضبطی ضمانت کے احکام صادر ہوتے ہیں۔ شاید اس لئے خاموشی ہے کہ اس کو کانگرس اور لیگ کے جھگڑوں سے فرصت نہیں ہمارے خیال میں اصلاحی کاموں کے سلسلہ میں سب سے پہلے پریس ایکٹ کو اٹھانا ضروری ہے۔ اس ایکٹ کی وجہ سے حکومت برطانیہ کی تاریخ میں اس سے زیادہ قابل اعتراض فقرات لکھے جائیں گے جو سلطان محمد تغلق کے حق میں ہر بلی کو ہر بلو کرنے کے باعث لکھے جاتے ہیں۔

اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ حکومت برطانیہ یہ سیاہ داغ اپنی تاریخ میں باقی رکھے۔ خدا کرے ہماری یہ بات حکومت کے کانوں تک پہنچ کر قبولیت حاصل کرے۔

## امرتسر میں دو مثلث متساوی الاضلاع

**پہلا مثلث** تو فوجی ہے۔ جس کے تین اضلاع یہ ہیں۔ ایک طرف خاکساری فوج بازاروں میں چپ و راست کہتی گردش کرتی پھرتی ہے۔ ان کے ہاتھوں میں بیلچے ہیں۔ دوسری طرف احراری لشکر سرخ وردیاں پہنے ہوئے ہاتھوں میں کلہاڑیاں لے کر "لیفٹ رائٹ" کہتے بازاروں میں گشت کرتے پھرتے ہیں۔ تیسری طرف ہندو نوجوان ہاتھوں میں آہنی پنجہ لے کر خاکی وردی پہنے ہوئے بازاروں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ آج ۱۳۔ اگست کو بازاروں میں بڑے بڑے پوسٹر چسپاں ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ ہندو والنٹیروں کا فوجی مظاہرہ ہوگا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ تینوں پلٹنیں ملک کی بہتری کے کام آئیں۔ ایسا نہ ہو کہ نادر شاہ کی فوج کی طرح آپس میں متصادم ہو جائیں۔

**دوسرا مثلث** اسمبلی کے امیدواروں کا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ امرتسر میں آج سے پہلے دو دفعہ اسمبلی کا الیکشن ہو چکا ہے اور دونو مرتبہ بذریعہ عدالت ٹوٹ چکا ہے۔ جس میں مسلمانوں کی غریب قوم کا بے شمار روپیہ ضائع ہوا ہے۔ اب تیسری دفعہ پھر ضمنی الیکشن ہونے والا ہے۔ اس مثلث کا ایک ضلع مسلم لیگ ہے۔ دوسرا ضلع احرار ہے۔ تیسرا ضلع کانگرس کا مسلم امیدوار ہے۔ پہلے دو الیکشنوں میں بھی یہی تین اضلاع تھے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کون کامیاب ہوگا۔ ہاں گذشتہ تجربہ کی بناء پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ کامیاب کوئی بھی ہو لیکن سلامتی مشتبہ ہے۔ کیونکہ امرتسر کے گذشتہ اور حال کے واقعات بتا رہے ہیں کہ یہ شعر گویا امرتسر ہی کے حق میں ہے ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

## وزیرستان اور حکومت ہندوستان

دو سال سے زیادہ عرصہ ہونے کو آیا ہے کہ وزیرستان کے مٹھی بھر پٹھان جو شیر برطانیہ کے مقابل میں اس سے بھی کم نسبت رکھتے ہیں جو اسلام کی پہلی جنگ (بدر) کے دو فریقوں میں تھی۔ اس لڑائی میں وزیریوں کے حالات مختلف الفاظ میں پہنچتے رہے ہیں۔ کبھی ان کو غازی کہا جاتا ہے تو کبھی ڈاکو۔ یعنی کبھی اچھے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے تو کبھی بُرے القاب سے۔ لیکن ایک خبر عجیب آئی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فقیر ایپی اور اس کے اتباع اسلام کے کہاں تک پابند ہیں اور ان کی یہ لڑائی کس بناء پر ہے اس خبر کے الفاظ یہ ہیں:۔

"کوہاٹ ۔۸۔ اگست۔ وزیرستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بھٹنی قبیلہ کی دو اقوام نے شکرانے میں فقیر آف ایپی کے مشہور جرنیل دینا کو چند بھیڑیں اور بکریاں پیش کیں تو اس نے ان کا شکرانہ لینے سے انکار کر دیا۔ اور وجہ یہ بتلائی کہ یہ لوگ ڈکیتی اور اغوا کرتے ہیں۔ اغوا اور ڈکیتی کے افعال شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ شیر دینا نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اگر یہ لوگ باز نہ آئے تو میرا لشکر ان کی سرکوبی کریگا۔" (پرتاپ لاہور ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ فقیر ایپی کا لشکر ڈاکو نہیں ہے بلکہ جنگی گروہ ہے۔ وہ محاربہ اور ڈاکہ میں فرق جانتا ہے۔ اور یہ اس کی شرافت اور مذہبی پابندی کا ثبوت ہے۔ اس خبر کو ملحوظ رکھ کر حسب ذیل خبر کا جائزہ لینا چاہئے کہ یہ کس گروہ کا کام

رحمۃ للعالمین۔ رسول اکرمؐ کی سیرت طیبہ مستند (۸۲۵) حالات۔ قیمت جلد اول عہ دوم عہ سوم عہ۔ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

دوسری خبر کے الفاظ یہ ہیں:۔

"بنوں ۱۱۔ اگست ملفٹنٹ کرنل سی۔ ڈبلیو ینے ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل وزیرستان ڈسٹرکٹ ان کے ڈرائیور اور مسلمان پہرے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جبکہ وہ اعلیٰ فوجی افسران کی میٹنگ میں شامل ہونے کے بعد ڈیرہ اسمٰعیل خان سے واپس آ رہے تھے۔ بنوں ڈیرہ اسمٰعیل روڈ کے میل ۸ اور ۹ کے درمیان چالیس حملہ آوروں نے سڑک پر لکڑی کی گیلی رکھ کر موٹر کار کو روک لیا۔ کار کے کھڑا ہونے پر حملہ آوروں نے تینوں اشخاص کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ اور اس کے بعد موٹر اور ان کے کپڑوں کی تلاشی لی اور تمام قیمتی چیزیں اپنے ساتھ لے گئے۔ اس کے بعد حملہ آور دو پارٹیوں میں منقسم ہو کر دریائے کرم اور کالی علاقہ کی طرف چلے گئے۔ اطلاع موصول ہونے پر ڈسٹرکٹ ریزرو پارٹی کی سرچ پارٹیاں بھیجی گئیں۔ تاکہ حملہ آوروں کو قبائلی علاقہ میں داخل ہونے سے روکا جائے۔ لیکن ان کا کوئی پتہ نہ لگ سکا۔ فرنٹیر کانسٹیبلی ڈیرہ اسمٰعیل خان کے جنوب میں تلاش کر رہی ہے لاشوں کو لاری میں ڈال کر بنوں لے جایا گیا۔"

(پرتاپ لاہور صفحہ ۱ ۱۳۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اسلامی قانون کی رو سے دیکھا جائے تو اس خبر میں بیان کردہ فعل کی نسبت فقیر آپ کے شک کی طرف کرنے میں ذرہ جھجک محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک مسلمان کے قتل کا بھی ذکر ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جائے کہ واقعہ یوں ہوا ہوگا کہ مسلمان پہرہ نے اپنی وفاداری کی وجہ سے انگریز افسر کو بچانے کی کوشش کی ہوگی۔ اس لئے وہ بھی ساتھ ہی کام آیا۔

ہم حیران ہیں کہ یہ نزاع اتنی طوالت کیوں پکڑ رہی ہے جتنی طوالت کم چین و جاپان جیسی باقاعدہ سلطنتوں کی جنگ میں ہو رہی ہے۔ ہم اپنی ذاتی رائے بھی ایک مرتبہ ظاہر کر چکے ہیں۔ اور آج تک اسی رائے کو صحیح سمجھتے ہیں جو یہ ہے کہ انگریزی حکومت اپنے مجنے ہمسایوں سے کنارہ کشی کرے۔ اس سارے علاقہ کو کسی رئیس کے ماتحت ریاست بنا دے یا وزیریوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر خود میدان میں اتر آئے تاکہ یہ ہر روز کا جھگڑا ختم ہو جائے۔ ان لوگوں کو میدان میں آنے کی ہمت نہیں ہوگی سو ہاں پہاڑوں میں جو چاہیں کریں۔ ہندوستان کو ایسے ہمسایوں سے علیحدہ رہ کر ہی آرام و چین کے دن نصیب ہوں گے۔

# لکھنؤ میں تبرا بازی

اور

## خاکساری ڈکٹیٹر کے دم خم کا نتیجہ

لکھنؤ آج کل اسلامی تاریخ میں پرانے زمانے کے واقعات (جنگ کربلا وغیرہ) کی یاد تازہ کر رہا ہے جس پر مسلمانان دنیا آٹھ آٹھ آنسو رو رہے تھے۔ وہ ختم نہ ہونے والا گریہ و بکا لکھنؤ کے ہنگامہ سے مزید قوت پا گیا۔ کس قدر شرمناک نقشہ ہے جو آج لکھنؤ دکھا رہا ہے۔ خاکسار جماعت کے ڈکٹیٹر ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے آواز اٹھائی تھی کہ ہم دخیل ہو کر اس فتنے کو دبا دینگے اس آواز کو سن کر مسلمانان ہندوستان کو خوشی ہوئی تھی۔ مگر اس آواز نے اتنی رنگتیں بدلیں کہ جنگل کا غول بھی نہیں بدلتا۔ ایسی مختلف آوازیں سننے میں آئیں کہ کسی اولوالعزم آدمی کے منہ سے نہیں نکل سکتیں۔ پہلے اطلاع آئی کہ اگر فریقین نے جلدی مصالحت نہ کی تو ۳۰۔ جون کے "الاصلاح" میں سخت احکام نکلیں گے یعنی خاکسار شیعہ سنی ہر دو فریق کے تین تین لیڈروں کو بغاوت کی سزا دینگے جو از روئے قرآن مجید قتل ہے۔ پھر لکھا کہ ۷۔ جولائی تک صلح نہ ہوئی تو ۱۴۔ جولائی کے پرچہ میں آخری حکم شائع ہوگا۔ پھر ۷۔ جولائی کے پرچہ میں اس مہلت کو ۲۱۔ جولائی تک وسیع کر دیا۔ آخر اس مہلت میں اور وسعت دیکر ۲۸۔ جولائی کی تاریخ ڈال دی۔ اسکے بعد ۱۱۔ اگست کے پرچہ میں اعلان جاری کرنے کا وعدہ کیا آخرکار "الاصلاح" مورخہ ۱۱۔ اگست میں یہ اعلان نظر سے گزرا کہ ۲۴۔ اگست تک تین ہزار خاکسار لکھنؤ پہنچ جائیں۔ ہم نے خاکساری لیڈر کے احکام کے متعلق استاد ذوق کا ایک شعر لکھا تھا جو ناظرین نے پڑھا ہوگا ہاں مشرقی صاحب نے ۴۔ اگست کے الاصلاح میں پنجاب اور سرحد کے خاکسار علاقوں کے نام حکم جاری کیا تھا کہ خاکسار فوج تبرائی شیعوں کے جتھوں کو اپنے اپنے شہر میں روکنے کی کوشش کرے۔ خاکسار جماعت نے جس طریق سے اس حکم پر عمل کیا وہ روزانہ اخباروں میں چھپ رہا ہے۔ اس بارے میں لاہور کے شیعہ اخبار کی رپورٹ بھی قابل شنید ہے۔ جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"مشرقی صاحب نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ پنجاب و سرحد میں ہر افسر علاقہ اپنے خاکسار سپاہیوں کی مدد سے شیعہ اصحاب کے جتھوں کو جو لکھنؤ جانے کیلئے تیار ہوں صرف ایک ہفتہ یعنی ۴۔ اگست سے ۱۱ کی رات کے بارہ بجے تک کے لئے بزور روک رکھیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے لاہور میں جتھوں کی گذرگاہوں پر پہرے لگائے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم ہر روز جتھے کسی نہ کسی طریق پر بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اب تک ایک جتھہ بھی ان سے نہیں رکا۔ ۸۔ اگست کو جبکہ سپاہ حسینی (سلطنت) سٹیشن کو جا رہی تھی۔ خاکساروں نے سمجھا کہ یہی جتھہ ہے اس لئے انہوں نے ان کو روکنا چاہا۔ لیکن سالار سپاہ کے اڈوانس کے حکم پر سپاہ حسینی خاکساروں کو چیرتی ہوئی گزر گئی۔ تھوڑا سا تصادم ہوا اور بس۔"

(شیعہ لاہور صفحہ ۳ مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** امرتسر سٹیشن کی رپورٹ ہمارے ایک خاص آدمی نے یوں بتائی ہے کہ رات کے گیارہ بجے ہوڑہ ایکسپریس میں تبرائی شیعہ امرتسر پہنچے۔ خاکساروں کی جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی تھی۔ اس نے شیعوں کو نہ زبان سے روکا نہ ہاتھ سے بلکہ گاڑی سے ذرہ ہٹ کر دو تین مرتبہ ان کو فوجی اسلام کیا۔ جس کا شیعوں نے شکریہ ادا کیا۔

اب مشرقی صاحب نے پھر حکم دیا ہے کہ ۲۴۔ اگست تک تین ہزار خاکسار لکھنؤ پہنچ جائیں۔ (باقی دیکھو صفحہ [illegible] کالم [illegible])

ؐ اگر یہ سپاہ میدان کربلا میں ہوتی تو کچھ کام بھی آتی۔ (اہلحدیث)

قرآنی عملیات - قرآن مجید کی آیات کے اوراد سے اکثر امراض کا علاج - قیمت ۸ / محصول [illegible] (۸۴)

## مومیائی

۲۸

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶؎۔ آدھ پاؤ ۱۲؎۔ پاؤ بھر ۱؎ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایکپاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۱۲؎ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

### تازہ شہادتیں

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔ میں علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی فائدہ بخش دوا ہے جسکی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ نہیں ملتے۔ مریض بہت دق کرتے ہیں۔ اس لئے ایک مریض کے لئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۱-جولائی ١٩٢٩ء)

جناب عبداللہ صاحب ہیڈ ڈیوائنر مرزاپور۔ تین چھٹانک تین آدمیوں کے لئے مومیائی منگوائی تھی۔ فوائد میں بے نظیر رہی مگر مرض ابھی جڑ سے نہیں گیا۔ اس لئے تینوں شخصوں کے لئے تین ڈبے ایک ایک چھٹانک وی پی ارسال فرماکر شکرگزار فرمائیں۔ (۱۷-جولائی ١٩٢٩ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان** پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر



## تمام دنیا میں بے مثل

۲۵

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد ۱۵؎

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر



## کم از کم

۱۷

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ:۔ حلفیہ تحریر کر کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)



## جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بارہا کے مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا۔ صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر



## زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقت کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۵۰۶ صفحات۔ قیمت بجائے ۳؎ کے ۲؎ روپے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

## ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

اس میں پنڈت صاحب نے وید منتروں کے حوالے دیکر ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ نیز ویدوں میں منتر درج کرکے بتایا ہے کہ ویدوں کا مطالعہ اخلاق کے خلاف ہے۔ مصنف نے بدلائل اپنے دعویٰ کو ثابت کیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت ۸؎ ۔ رعایتی ۵؎

## تفسیر واضح البیان اُردو

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلےٰ قسم۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲؎۔ مجلد ۳؎۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

# رعایتی اعلان

**بہار شباب** حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود خان صاحب کی کتاب ضیاء الابصار کا اُردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و زنانہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲؎ رعایتی قیمت ایک روپیہ (۱؎)

**تاریخ اسلام** اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر، سیاق عبارت لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں میں چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹیوں نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے۔ جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی ۱۰؎

**فقرائے اسلام** اس کتاب میں اُن پیشوایانِ دین کے سبق آموز حالات ہیں جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو اُستوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا مجد الاسلام صاحب ندوی۔ قیمت ۱۲؎۔ رعایتی ۱۰؎

**سیر الصحابہ** صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات۔ معاملات حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری قیمت فی جلد پانچ روپے۔ رعایتی ۴؎

**صحابیات** یہ کتاب اکثر قومی اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۸۰ صحابیات کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد ۳؎۔ رعایتی ۸؎ (ڈھائی روپے)

**سیرت الحسین** حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعہ کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ مع آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق قیمت دو روپے دو آنہ (۲؎۲) رعایتی ۱۲؎

**سیرت الکبریٰ** ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت ۱۲؎۔ رعایتی ۱۲؎

**بدایۃ الہدایۃ** حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ کی کتاب کا اُردو ترجمہ۔ اس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲؎ رعایتی ۸؎

**مشاہیر اسلام** مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام۔ شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں لاجواب کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۱؎ رعایتی ۱۲؎۔ دو روپے

**فلسفہ خواب** اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے اس موضوع پر اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰؎) رعایتی ۸؎

**سیرت بلال** حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت ۱۲؎۔ رعایتی ۱۲؎

**سوانح حضرت ذوالنون مصری**

مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ۔ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اصل قیمت ۱۲؎۔ رعایتی ۸؎

**فاتح سندھ** غازی محمد بن قاسم کی مکمل سوانحعمری۔ سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی حالت۔ لشکر اسلام کا اسکو فتح کرنا۔ غازیان اسلام کا شوق جہاد۔ یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ میں لکھے ہیں۔ قیمت ۱۲؎۔ رعایتی قیمت ۱۲؎

**پیارے نبی کے پیارے حالات** مصنفہ مولانا فیروز دین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت، زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت ۳؎ رعایتی دو روپے

**متوسط شمائل شریف** مطبوعہ مصر۔ خوبصورت مجلد اعلیٰ۔ کاغذ، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱؎۔ رعایتی ۱۲؎

**شمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر**

مجلد و منقش۔ قیمت ۱۲؎۔ رعایتی ۱۲؎

**ویدارتھ پرکاش** مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۱۲؎۔ رعایتی ۸؎

**عقائد اسلام** مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب شمس مرحوم فیض آبادی۔ اصل قیمت ۱۲؎۔ رعایتی قیمت ۲؎

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) مؤلفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ ۲۲×۱۸ سائز۔ اصل قیمت ۱۲؎ رعایتی ۸؎

منگوانے کا پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۶)

وہاں جاکر یہ لوگ کیا کریں گے۔ یہ ایک سربستہ راز ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ وہاں بھی وہی کچھ کرینگے۔ جو انہوں نے لاہور امرتسر وغیرہ اسٹیشنوں پر کیا قتل عام کرینگے۔ مگر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا جائیگا۔

اسی پرچہ (الاصلاح ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء) میں آپ کیا مزیدار حکم جاری کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"جتھوں کی بندش جس کے احکام نکل چکے ہیں ۱۵ اگست سے ۲۰۔ اگست تک کی توسیع کر دی جائے × × ایک ایک شیعہ جتھہ دار پر دس دس سپاہی متعین ہوں۔ جو اس کو اپنی جگہ سے ہلنے نہ دیں۔

اور جتھے دار کو معلوم ہو کہ اس پر سپاہی معین ہے

حتی الوسع معلوم نہ ہو کہ وہ ان پر مقرر ہیں "

**اہلحدیث** | زیر خط عبارت کی نفی و اثبات میں تطبیق دینے والا مشرقی صاحب کے سوا کون ہوگا۔ اسلئے مہربانی کرکے وہ خود ہی بتائیں کہ اس نفی و اثبات سے کیا مراد ہے۔

اس کے بعد ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ایک ایک جتھہ دار پر دس دس سپاہی مقرر ہونگے تو جتھے دار کے ساتھی کیا گہری نیند سوئے ہونگے جو ان دس خاکساروں کو ہٹا نہ سکیں گے۔ یہ حکم کیسا غیر معقول ہے۔ اول تو تعمیل ہی مشکل ہے۔ اگر تعمیل ہو بھی جائے تو غیر مفید ہے۔ اب آخری تاریخ ۲۷۔ اگست مقرر ہوئی ہے دیکھئے اس روز کیا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈکٹیٹر خاکساران اور مرزا صاحب قادیانی ایک ہی اصول کے پابند ہیں۔ وہ یہ کہ وعدہ صرف کرنے کے لئے ہوتا ہے ایفا کے لئے نہیں ہوتا۔ اسی لئے کسی دل جلے شاعر نے کہا ہے ؎

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا


**معلم خوشنویسی** ۔ فن خوشنویسی کے متعلق ایک بہترین اور مفید تصنیف ۔ شائقین منگوالیں قیمت صرف ۴ر پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# قرآن کے عملیات

اس کتاب میں بہت سے ابواب ہیں۔ ایک ایک چیز کے متعلق کئی کئی قسم کے بے خطا و مجرب اور آسان عملیات سے درج کئے گئے ہیں۔ تمام کے تمام عملیات قرآن پاک کے ہیں۔ ابواب کی مختصر فہرست درج ذیل ہے

حب حلال عملیات۔ بغض یعنی عداوت وجدائی تسخیر خلائق ہلاکت اعدا۔ زبان بندی اعدا۔ کشائش رزق اور دولت مند بننا۔ تسخیر سلاطین و امرا تسخیر حکام وکامیابی مقدمہ۔ شناخت چور۔ مال مسروقہ کا دوبارہ حاصل کرنا۔ آسیب کو دور کرنا ۔ حل مشکلات اور قضائے حاجات حصول اولاد ۔ بچہ کا جلدی پیدا ہونا۔ نظر بد کو دور کرنا تجارت میں برکت ہونا۔ سفر میں امن و سلامتی سے رہنا۔ حصول ملازمت ۔ بدن کی کل بیماریوں کا علاج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت۔ استخارہ جہات دل کی نورانیت حاصل کرنا۔ زیادتی علم۔ ادائیگی قرضہ۔ گم شدہ اور بھاگے ہوئے کا واپس آنا۔ حصول ہر امر۔ تسخیر جنات۔ زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج کھیت کی حفاظت۔ زراعت کی زیادتی [illegible] اور پریشان کن خوابوں کے اثر کو [illegible] کرنا۔ تلاطم بحر طوفان ہر قید و بند سے نجات پانا۔ آئندہ کے حالات معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

# رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں احادیث کی معتبر کتابوں سے حضرت آقائے نامدار۔ سرور کائنات۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ اعمال و اوراد کو جمع کر دیا گیا ہے عاشقان رسول پاک کو یہ کتاب ضرور خرید کر اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ قیمت صرف پانچ آنہ (۵ر)

# عملیات مشائخ

یہ ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے۔ جو مایوسوں کو امید دلانے والی مفلسوں کو مالدار بنانے والی۔ مصیبت و مشکلات سے بچانے والی، مصیبت اور نازک وقتوں میں کام آنے والی مظلوموں کو اعداء سے نجات دلانیوالی دکھیوں کا سہارا، غریبوں کا دلاسا، بے کاروں کا آسرا، بے اولادوں کی تمنا، آسیب زدوں کے لئے شفا اور مایوس مریضوں کا مداوا ہے۔ اس کتاب میں حسب ذیل اولیاء اللہ کے مستند تیر بہدف اور نعم البدل عملیات جمع کئے گئے ہیں جو ان کے زیر عمل رہ چکے ہیں۔

(۱) محبوب سبحانی حضرت غوث اعظم۔ (۲) حضرت خواجہ حسن بصری۔ (۳) حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی۔ (۴) خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری۔ (۵) حضرت مجدد الف ثانی سرہندی۔ (۶) خواجہ معین الدین چشتی اجمیری۔ (۷) حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری۔ (۸) حضرت بابا فرید الدین گنج شکر۔ (۹) حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری۔ (۱۰) حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ (۱۱) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ ہر شیخ کے عملیات درج کرنے سے قبل ان کے ماخذ کا حوالہ دیا ہے۔ تاکہ ان کے مستند اور صحیح ہونے میں کسی کو شبہ نہ رہے۔ قیمت ۶ر

# حزب الاعظم

از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو۔ آخر میں کمل نماز وغیرہ۔ حنا شدہ۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۰ر

# حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲ر

**نوٹ** :۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں پر اصل قیمتیں درج ہیں۔

منگوانے کا پتہ

**منیجر اہلحدیث امرتسر**


(۸۲۹)

دہلی DELHI

## رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند اور دیگر درسگاہوں میں بطور نصاب شامل ہے۔ ہر مسلمان کو منگوا کر ضرور پڑھنی چاہئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت جلد اول دو روپے۔ قیمت جلد دوم ؏۔ قیمت جلد سوم ؏۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

## سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ؏

## رئیس قادیان

مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات از پیدائش تا وفات جدید طرز پر لکھے ہیں۔ ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے۔ قیمت کاغذ اعلیٰ ؏۔ کاغذ عام ؏

## آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ اور ان کے عقائد۔ اعمال، غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ شیعہ مذہب کے تمام دلائل کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت تین روپے

## خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ ...

---

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لٹھو کی چھپائی نہایت عمدہ ... اعلیٰ رنگ دار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ کو کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:۔

**مینیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر**

## الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ صاحب شاہجہانپوری۔ جو کہ عرصہ سے نایاب ہو چکی تھی اب دوبارہ شائع کرائی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فقہاء امت حدیث نبوی میں کم مایہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ تمام کتاب میں یہی ... بتائی جاتی ہے۔ مقلدین کی طرف سے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا ... تقلید شخصی کا اس طریق سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ آپ پڑھ کر بے حد ... طرز بیان نہایت دلکش اور عالمانہ ہے۔ ضخامت و حجم ۲۰×۲۶ کے ۲۸۵ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ؏ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

---

## عرب کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آپ نے آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہوں گی جو کہ تمام مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہوں گی۔ مگر کتاب ہذا ایک معزز غیر مسلم سوامی لکشمن جی مہاراج کے خیالات کا مرقع ہے جو آپ پیغمبر اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور صلعم کی پیدائش سے لیکر وصال شریف تک تمام واقعات درج کئے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ ضخامت ساڑھے چار سو صفحات۔ قیمت ...

... ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو اپنی روش بدل دینی چاہئے اور ... پر عمل کرنا چاہئے۔ جو اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ؏

**مینیجر اہلحدیث**

## الفاروق

از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ... سیاسی، انتظامی ... خدمات ... کا سیلاب، غیر قوموں سے حسن سلوک۔ قیمت ؏

## سرمہ اکسیر العین

جس کے استعمال سے دھند، جالا، ضعف بصارت، خارش، سرخی چشم وغیرہ بالکل دور ہو جاتی ہے۔ بینائی تیز اور روشن ہو جاتی ہے۔ ... قیمت ؏۔ محصول ڈاک ؏

مینیجر ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۹

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر پھاٹک کٹڑہ سجان سنگھ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عللہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ، سئے

عام خریداران سے ، عشر

، ، ششماہی ۲ء

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ر

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

## امرتسر ۹- رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۵- اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

# خطاب بہ مسلمان

(از سید ابراہیم صاحب غریب سکندرآباد دکن)

خدا را نیند سے ہو جا تو اب بیدار اے مسلم
سنبھل جا غیر ہیں اب درپئے آزار اے مسلم

سنا دے اُٹھ کے تو اب قوم کو تفسیر قرآنی
نکل جا ہاتھ میں لیکر تو اب شمشیر قرآنی

تو کردے چاک اب غفلت کا پردہ اپنی آنکھوں کا
تو کردے خاتمہ اس دور حاضر کی بلاؤں کا

گلے سے توڑ کر تو پھینک دے طوق اب غلامی کا
دکھا دے پردۂ دنیا پہ نقشہ دور ماضی کا

دکھا دے اُٹھ کے تو اب شان فاروقی زمانے کو
کمربستہ ہو اب بگڑی ہوئی حالت بنانے کو

جھکیگی خود بخود دنیا تو با ایمان تو ہو جا
خدا ہوگا ترا۔ تو عامل قرآن تو ہو جا

تو جو اس طرف کرتا نہیں تقصیر ہے تیری
محبت ہی رسول پاک کی شمشیر ہے تیری

غریب خستہ کی ہے تجھ سے اتنی التجا مسلم
تو گمراہوں کو قدم راستہ سیدھا دکھا مسلم

فہرست مضامین


نظم (خطاب بہ مسلمان) - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲

خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - ص۳

عیسائیت اور قادیانیت - - - ص۵

قادیانی آواز کی مثل دوسری آواز - - ص۶

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین - - ص۸

معیار الالہام معروف بہ کیا وید الہامی ہیں؟ ص۱۰

مولوی محمد بشیر محدث سہسوانی پر اعتراض - ص۱۱

فتاوے - - - - - ص۱۲

متفرقات ملک - ملکی مطلع - - - ص۱۳

اشتہارات - - - - ص۱۴


فلسفۂ خواب خواب کا قدیم و جدید فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر پتہ - منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر بالرائے۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف۔ اس میں مرزائی، شیعہ، چکڑالوی، بریلوی وغیرہ تفاسیر کی اہم اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے۔

# انتخاب الاخبار

مقرر ۱۷-۱۸ اگست ۱۹۳۹ء

**مقامی حالات** امرتسر شہر میں آج (پچم ۲۱) تک بارش نہیں ہوئی۔ دو روز سے سرد ہوا چل رہی ہے۔

—— بلدیہ امرتسر کی طرف سے سیرو تفریح کے لئے ایک پہاڑی بنائی جا رہی ہے جو اڑھائی سو فٹ بلند ہوگی۔

—— بلدیہ امرتسر نے خاکروب ملازمین کی تنخواہ چودہ روپیہ کر دی ہے۔ اب وہ سارے وقت کے لئے ملازم سمجھے جائیں گے —— سکھ حضرات کی طرف سے وزیر اعظم کو ایک مکتوب روانہ کیا گیا ہے کہ وہ بلدیہ امرتسر کے ملازمین میں سکھ حقوق کی کمی کئے جانے کے خلاف ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔

—— لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے خلاف بیس اگست کو ہڑتال کی گئی۔

—— مولانا ظفر علی خان مسلم لیگ کی کونسل میں ایک تجویز پیش کریں گے کہ ہندوستانی فوج باہر بھیجے جانے کے پروٹسٹ کے طور پر مسلم لیگی ممبران سنٹرل اسمبلی اجلاس اسمبلی میں پہلے روز شریک نہ ہوں۔

—— لاہور۔ حکومت پنجاب نے اڑھائی کروڑ روپیہ قرضہ لیا ہے جو سو منٹ میں پورا ہو گیا۔

—— راولپنڈی۔ ۱۷۔ اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر مظہر علی اظہر ایم۔ ایل۔ اے (احراری لیڈر) کے خلاف مقدمہ بغاوت کی سماعت شروع ہو گئی۔

—— کراچی میر عبداللہ ہارون اور دیگر مسلم معززین کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ اگر یکم اکتوبر تک سکھر منزل گاہ کی عمارت (جو مسجد ہے جسے شہنشاہ اکبر نے تعمیر کروایا تھا) مسلمانوں کو واپس نہ کی گئی تو سول نافرمانی جاری کر دی جائیگی۔

—— مولانا ابو الکلام آزاد شیعہ سنی تنازع کو دور کرنے کے لئے لکھنؤ پہنچ گئے ہیں۔

—— پونا۔ ہندوستان میں سب سے پہلے پونا میونسپل کمیٹی نے شادی ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لکھنؤ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے اشتعال انگیز نعرے لگانا اور قابل اعتراض مقولے لکھ کر جھنڈا اٹھانے پھرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ نیز شیعوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ مکانوں کی چھتوں پر تبرا نہ کریں ورنہ گرفتار کر لیا جائیگا پولیس کو اس معاملہ میں خاص اختیارات دئیے گئے ہیں۔

—— حیدرآباد۔ ۱۷۔ اگست۔ ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام دکن نے اپنی ۵۴ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک فرمان شائع فرما کر ان تمام قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا جو حیدرآباد و آریہ ستیہ گرہ کے سلسلہ میں قید ہیں یا جن کے مقدمات زیر سماعت ہیں۔

—— حکومت ہند۔ ہندوستان میں ہوا باز رضا کاروں کی کور قائم کرنا چاہتی ہے۔

—— حکومت پنجاب کے دفاتر ۱۱۔ اکتوبر کو لاہور میں کھل جائینگے

## آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم تھی اور ۳۱-۱۰ اگست تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ایسے حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

## تحریک خاکساری

کی بابت احباب کی مانگ تو سینکڑوں تک آ رہی ہے مگر اعانت چندہ پر توجہ نہیں۔ احباب غور کریں کہ ایک لاکھ رسالہ کے لئے کتنی رقم کی ضرورت ہے۔

—— مارواڑ۔ کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں بارش نہ ہونے سے سخت قحط پڑ رہا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے اعلیٰحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ آئندہ جنگ میں غیر جانبدار رہیں گے۔

—— وزارت مصر کے محکمہ زراعت نے حکومت حجاز کی خواہش پر چند ماہرین فن زراعت حجاز بھیجے تھے جنہوں نے وہاں کے متعلق رپورٹ دی ہے کہ چونکہ حجاز کے اکثر حصوں میں پوٹاش کی کمی ہے اس لئے وہاں زراعت نہیں ہو سکتی اسلئے وہاں اونٹ بھیڑ بکریاں بکثرت چرنے چھوڑ دی جائیں تاکہ ان کی لید کو کھاد کے طور پر استعمال کیا جائے۔

## ریویو

**خطبات محمدی** | مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے اخبار محمدی میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ مواعظ و خطبات (جو آپ مختلف اوقات میں فرماتے رہے) شائع کرنے شروع کئے تھے جو عام واعظین و ناظرین کے شوق کے لئے علیحدہ کتابی صورت میں بھی شائع کئے گئے ہیں۔ ہر خطبہ عربی میں ہے۔ جس کا عام فہم اُردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا شائقین سنت نبویہ کو چاہئے کہ بے معنی اور بے ثبوت قصوں کہانیوں کو چھوڑ کر یہ اصلی اور صحیح خطبات اپنے سامعین کو سنایا کریں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ۔ دفتر اخبار "محمدی" باڑہ ہندو راؤ دہلی سے طلب کریں۔

**یاد رفتگان** | جماعت اہل حدیث راولپنڈی کے رکن اعظم حاجی چراغ الدین صاحب ۱۶/۱۷ اگست کی درمیانی شب کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم نہایت مخیر، مخلص اور خلیق تھے۔ (عبدالرحمٰن از راولپنڈی)

(۲) خاکسار کے والد حاجی محمد اسماعیل صاحب ڈیڑھ سال کی مسلسل علالت کے بعد انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حکیم عصمت اللہ رحمانی۔ سابق مدرس مدرسہ فیض عام مئو ضلع اعظم گڑھ)

(۳) ساہوکار کے محمد اسماعیل صاحب رئیس مدراس کی والدہ ماجدہ جو نہایت فیاض، نیک دل اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں انتقال کر گئیں۔ انا للہ! مرحومہ کو مدرسہ دار السلام سے خاص انس تھا۔ (مولوی محمد فضل اللہ صدر مدرس مدرسہ رانی ڈرگ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

—— حکومت ایران و ترکی میں معاہدہ ہوا ہے کہ اگر ترکی کو بحر ابیض میں کسی جنگ میں حصہ لینا پڑا تو ایران کی تمام فوجیں ترکی کی امداد کریں گی۔

—— حکومت مصر کی وزارت مالیات نے اعلان کیا ہے کہ حکومت مصر برطانیہ کو روئی دیکر اسکے عوض اسلحہ خریدیگی۔

—— اٹلی میں ایک ایسی موٹر ایجاد ہوئی ہے جس میں پٹرول کی بجائے لکڑی جلائی جائے گی۔

ظفر المبین فی رد مغالطات المنکرین۔ (۸۳۲) ... کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۱۲ (مجلد) (مینیجر اہلحدیث)

عطیات امین آمدہ | ابوالعلی محمد خلیل اللہ خان صاحب - سینئر سیکرٹری اتحاد پارٹی - میاں جی عبداللہ - نذر صاحب گورکھپوری ۔ عبدہ مخلص۔ چندہ برائے رسالہ ترجمہ خاکسار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# اہلحدیث

۸-رجب المرجب ۱۳۵۸ھ


## خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۹)

(مجریہ از ۳۰- جون ۱۹۳۹ء)

ناظرین ہمارے سوالات اربعہ (جو سابقہ پرچہ میں بھی شائع ہوئے ہیں) کا جواب بہت جلد دیں تاکہ رسالہ جلد شائع ہو سکے۔

گذشتہ ہفتے لکھا گیا تھا کہ مشرقی صاحب امیر امان اللہ خان سابق والئ کابل اور اتاترک مصطفیٰ کمال پاشا کی تعریف میں اکثر رطب اللسان رہتے ہیں (الاصلاح ۱۳- جنوری ۱۹۳۹ء وغیرہ ملاحظہ ہو)

ان دو نووالیان ریاست کے متعلق کچھ کہنے کو ہمارا جی نہیں چاہتا۔ تاہم مجبوراً اتنا کہنا پڑتا ہے کہ ان دونو صاحبوں نے اپنی اپنی حکومتوں کی حفاظت میں کوشش ضرور کی مگر دین اسلام کی حفاظت کے لئے کچھ نہیں کیا۔

ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ امیر امان اللہ خان کی سوانحعمری موسومہ بہ زوال غازی کا مطالعہ ضرور کریں۔ یہ کتاب ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جو امان اللہ خان اور بچہ سقہ دونوں کے زمانہ حکومت میں کابل میں مقیم رہا ہے۔ اس لئے جو واقعات اس نے لکھے ہیں اس کی آنکھوں کے سامنے گذرے ہوئے ہیں۔ ... باغی ... مصطفیٰ کمال پاشا کی دینی خدمت کے متعلق امیر شکیب ارسلان کے مضامین مصری اخباروں میں چھپتے رہے ہیں۔ جن کو نقل کرنا ہمارے اور ناظرین کے لئے دلفگاری کا باعث ہوگا۔

ہم ان دو نو والیان حکومت کو اسی عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں جس نظر سے سلطنت مغلیہ کے مشہور بادشاہ جلال الدین اکبر کو دیکھتے ہیں۔ اکبر بادشاہ کے حالات تاریخ ہندوستان کے واقفوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ کہنے کی نہ ہمیں ضرورت ہے نہ ہی ہم چاہتے ہیں۔ ہاں ہم خوش ہیں کہ مشرقی صاحب نے اپنے ہم مشربوں کا نام لے کر پبلک کو آگاہ کر دیا کہ آپ اسلام کی خدمت اسی روش پر کرنا چاہتے ہیں جس پر چل کر مذکورہ بالا دو حضرات چلے گئے تھی۔ جس کی بابت رندانِ طریقت کا قول ہے

لا بارك الله في الدنيا بلا دين

قرآن مجید کا ارشاد ہے

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۔ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى [illegible]

**اطلاع** | ہم کئی دفعہ بلکہ دہرا چکے ہیں اب پھر کہتے ہیں کہ ہم عسکری تحریک کے خلاف نہیں ہیں اور کوئی مسلمان دین کا مخالف ہو سکتا ہے۔ خاصکر جماعت اہل حدیث کہ اس کو اپنا امتیازی طغریٰ سمجھتی ہے۔ کیونکہ جماعت اہل حدیث کے واجب الاحترام علمائے کرام (حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب رائے بریلوی اور مولانا اسماعیل شہید دہلوی، علمائے صادقپور پٹنہ علمائے تھانیسر وغیرہم نور اللہ مرقدہم جن کے حالات تواریخ عجیبہ میں ثبت ہیں) ہندوستان میں عسکری تحریک کے موجد تھے۔ نہ صرف موجد بلکہ سرفروش عامل تھے۔ جن کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اس لئے افراد اہل حدیث کو خصوصاً عسکری تحریک سے نفرت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ جہاں کہیں سے ایسی تحریک کی آواز سنتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔ ان کے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

ہاں ان کو خاکساری نوع کی عسکریت سے ذرہ اختلاف ہے۔ جس کا ذکر آگے آئیگا۔

**مقام افسوس ہے** | ناظرین سلسلہ ہذا کو ۳۰- جون سے پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں کسی کے حق میں نہ سخت کلامی کی ہے نہ دلآزاری نہ بہتان تراشا ہے نہ الزام لگایا ہے۔ بلکہ مشرقی صاحب کی غلط تحریرات پر عالمانہ تنقید کی ہے۔ جس کا ہمیں حق حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں نہ ان کی تکفیر کی ہے نہ توہین۔ بلکہ ان کی اصل عبارتیں پیش کر کے نتیجہ ظاہر کر دیا ہے۔

**بایں ہمہ** | خاکساری کیمپ میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ متعدد تحریریں (قلمی اور مطبوعہ) آچکی ہیں۔ جن میں اس سلسلہ کی وجہ سے ہم پر بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ بلکہ بعض ناکردہ گناہ ہم پر تھوپے گئے ہیں مثلاً کہا گیا ہے کہ تم علامہ مشرقی کو کافر کہتے ہو اور اس مضمون کی کتاب چھاپ کر تم تقسیم کرتے ہو ... حاصل کرو گے یہ تمہاری ... ہے

بلکہ یہاں تک بھی لکھا ہے کہ ہم تمہاری خبر لیں گے۔ جوابا عرض ہے کہ جو شخص کسی ناکردہ گناہ کی بنا پر جو وہ عدم اصل اپنے اوپر ہوتی ہے۔ سلسلہ ہٰذا کو ناظرین ایک دفعہ پھر پڑھ جائیں اور دیکھیں کہ نہ کہیں تکفیر کا ذکر ہے نہ کتاب فروخت کرنے کا۔ بلکہ کئی مرتبہ رسالہ مفت دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اگر خاکسار ناحق خفا ہوں تو میں ان کو مشورہ دونگا کہ وہ اپنا نام خاکسار بدل کر خونخوار رکھ لیں۔ کیونکہ خاکسار نام کے ساتھ جابرانہ فعل کی مناسبت نہیں ہے ہاں خونخوار نام کے ساتھ ہے۔

جس روز (۲۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء) سے ہم پر ناکام حملہ قاتلانہ ہوا ہے اسی روز سے ہماری یہ پُر زور آواز ہے

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

**ہفوات مشرقی** مشرقی صاحب کی تصنیفات پر تنقید کے جو آٹھ نمبر ہم نے قائم کئے تھے وہ گذشتہ ہفتے ختم ہو چکے ہیں۔ اب ہم مشرقی صاحب کے متفرق اقوال پیش کرتے ہیں جو قرآن حدیث کی صریح نقیض ہونے کے علاوہ کل علمائے اسلام (مفسرین، محدثین اور مجتہدین رحمہم اللہ) کی تحقیق کے بھی خلاف ہیں۔

**پہلی مثال** مسلمانان دنیا قاطبۃً (سلف سے خلف تک) یہ مانتے اور کہتے آئے ہیں کہ فرعون اپنے آپ کو معبود کہتا تھا۔ قرآن مجید کی نصوص صریحہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ مگر مشرقی صاحب اسے جوش مخالفت میں اس عقیدے کے بھی خلاف لکھتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :۔

فرعون مصر ان کو بلا بلا کر کچھ اپنے آگے ایما نہیں رگڑتا تھا اور نہ منہ سے رٹتا اپنے آپکو خدا کہا کرتا تھا بلکہ یہی تعلق اور تعبد وہ جبری عبادت تھی جو ہزار ہا سجدوں اور بنیانی دعووں سے بڑھکر تھی۔

(مقدمہ تذکرہ حاشیہ ص[illegible])

**عجیب** ہم حیران ہیں کہ مشرقی صاحب کو اتنی جرأت کیوں پیدا ہوگئی کہ مفسرین کا خلاف کرتے کرتے نصوص قرآنیہ کا بھی خلاف کرنے لگ گئے۔ جس پر یہ مثال صادق آتی ہے :

بازی بازی باریش بابا بازی

ہم آیات قرآنیہ میں سے ایک ہی آیت آپ کے جواب میں پیش کرتے ہیں۔ فرعون موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرکے کہتا ہے :۔

لئن اتخذت الٰھا غیری لاجعلنک من المسجونین (پ ۱۹۔ ع ۲) اے موسیٰ اگر میرے سوائے تو نے کسی اور کو معبود سمجھا تو میں تجھے قیدیوں میں بھیجدونگا۔

**بتائیے** یہ آیت آپ کے دعوے کی کھلی تکذیب کرتی ہے یا نہیں۔ معلوم نہیں کہ ایسی باتیں کرنے سے مشرقی صاحب اسلام کی کیا خدمت کر رہے ہیں اور قرآن دانی کا کیا ثبوت دے رہے ہیں۔ بجز اس کے کوئی کہنے والا آپ کو کہے ؎

گر تو قراں بریں نمط خوانی
ببری رونقِ مسلمانی

**دوسری مثال** اسلامی دنیا بالاتفاق اس بات کو مانتی چلی آئی ہے کہ اللہ اور رسول کے احکام ہر امر شرعی میں واجب الاطاعت ہیں۔ امیر المؤمنین کا حکم بھی واجب الاطاعت ہے۔ مگر نصوص صریحہ سے مخالف ہونے کی صورت میں امیر کو اس پر توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ قرآن مجید کی آیت مندرجہ ذیل اس مضمون کو واضح الفاظ میں بیان کرتی ہے :۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ (پ ۵۔ ع)

اے ایمان والو اللہ اور رسول کی اطاعت کیا کرو اور والیان حکومت کی بھی۔ پھر اگر تمہارا (راعی اور رعایا کا) کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو اس کو خدا اور رسول کی طرف پھیر دو۔

آج کل کے زمانہ میں اس کی مثال یہ ہے کہ سب جج کا حکم بھی واجب العمل ہے۔ لیکن دوسری رائے کے خلاف ہائیکورٹ کا فیصلہ پیش کرکے توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ خلیفہ ثانی (رضی اللہ عنہ) نے جب حکم دیا کہ کوئی عورت اہل بیت کی مستورات کے مہر سے زیادہ مہر نہ لے تو ایک بڑھیا نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ آپ کا یہ حکم آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ خدا فرماتا ہے

وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا

اس بڑھیا نے اس آیت سے یہ مسئلہ استنباط کیا کہ مہر کی کوئی حد نہیں ہے بلکہ منکوحہ زیادہ سے زیادہ بھی لے سکتی ہے۔ خلیفہ موصوف کے ذہن میں بھی اس کا یہ استنباط صحیح معلوم ہوا۔ اسی لئے آپ نے اپنا حکم واپس لے لیا۔ مولانا حالی مرحوم نے اسی طرف اشارہ کیا ہے ؎

غلاموں سے ہو جاتے تھے ہند آقا
خلیفوں سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

یہ تو ہوا سلف سے خلف تک کل امت مسلمہ کا عقیدہ۔ اب مشرقی صاحب کی بھی سنئے۔ آپ کا خیال ہے کہ اطاعت رسول انتظامی امور میں ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :۔

"قرن اول میں رسول خدا مسلمانوں کے قائد اعظم اور سپہ سالار ہونے کی حیثیت میں وقتاً فوقتاً احکام نافذ کیا کرتے تھے جو مصالح وقت کے لحاظ سے مسلمانوں کے اجتماعی دفاع کیلئے ضروری تھے۔ عرب کے جس جس گوشے میں ان فرامین کی صدائیں پہنچتی تھیں لوگ لبیک لبیک کرکے حاضر ہو جاتے۔ اور اپنا تن من دھن اس نیک سیرت سردار کی خاطر قربان کر دیتے۔ یہ اطاعت رسول کا صحیح مفہوم تھا۔" (مقدمہ تذکرہ اردو ص۱۴۸ حاشیہ)

**ناظرین!** اس عبارت کا مفہوم ذہن میں رکھئے کہ کیا ہے؟ یہی نا کہ اطاعت رسول بحیثیت امیر جماعت کے تھی۔ اس میں کیا شک ہے کہ امیر جماعت ہو یا سالار فوج۔ اس کی وفات کے بعد جو اس کا قائم مقام آئیگا اس کے احکام نافذ ہونگے پہلے امیر کا نہیں۔ تو اس کے نافذ ہونگے اور پہلوں کو کوئی نہیں پوچھیگا۔ یہی معنی ہیں شیخ سعدی کے اس شعر کے ؎

[illegible] (۸۴۳) [illegible]

ahmadimuslim.de

ہرکہ آمد عمارت نو ساخت
رفت و منزل بدیگرے پرداخت

پس مشرقی صاحب کے کلام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جتنے احکام زمانہ رسالت میں متعلقہ انتظام وغیرہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کئے تھے تو مشرقی صاحب کا ممدوح (امیر امان اللہ خان سابق والئ کابل) ان کے خلاف حکم جاری کرے تو جس طرح احکام رسالت واجب الاطاعت تھے اسیطرح یہ بھی واجب الاطاعت ہونگے۔ مسلمانان دنیا اس طرز عمل کو توہین رسالت سمجھتے ہیں۔ اور مشرقی صاحب اس کو ایمان جانتے ہیں۔ اسی لئے وہ امیر امان اللہ خان اور اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا کے مداح ہیں اور ان کو نصیحت کرنے والے علماء کے حق میں سخت بدگو ہیں۔

بس یہ ہے ایک مرکزی نکتہ جس کو کفر و اسلام میں حد فاصل کہنا چاہئے۔ (باقی)

# قادیانی مشن

# عیسائیت اور قادیانیت

مرزا صاحب قادیانی کی مسرت انگیز پیشگوئی تھی کہ عیسائیت میری وجہ سے دنیا سے مٹ جائیگی۔ اور اس کی جگہ اسلام قائم ہو جائیگا! اس پر بارہا پوچھا گیا کہ عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں عیسائیوں کا شمار ہندوستان میں پانچ لاکھ لکھا تھا۔ مگر گذشتہ مردم شماری (بابت ۱۹۳۱ء) میں ہندوستان کی مسیحی آبادی ۶۳ لاکھ ہے۔

بایں ہمہ ہمارے جواب میں "پیغام صلح" لاہور میں ایک طویل مضمون نکلا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کرینگے کہ حضرت امیر ایدہ اللہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ بالکل صحیح ہے۔ اسلام دنیا کے ہر ایک حصہ میں غالب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے غلبہ اسلام کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ حرف حرف پوری ہو رہی ہے۔ اگر مولوی صاحب کمزوری ایمان یا فقدان بصیرت کی وجہ سے اسلام کو غالب آتے نہ دیکھ سکیں تو اس میں کس کا قصور ہے۔ اندھے کو آفتاب کس طرح نظر آسکتا ہے؟

اسلام کچھ مقدس و اعلیٰ اصولوں اور پاکیزہ عقائد و تعلیمات کے مجموعہ کا نام ہے کسی خاص قوم جماعت یا جتھے کا نام نہیں ہے۔ اگر یہ اصول اور تعلیمات و عقائد مقبول ہو رہے ہیں اور دشمنوں اور مخالفوں کا نقطہ نظر اور طرز عمل ان کے متعلق خوشگوار طور پر تبدیل ہو رہا ہے تو پھر ہر ایک انصاف پسند اور حق گو آدمی کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ اسلام غالب آرہا ہے۔ خواہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن جیسے دوسرے لاکھ انکار کرتے رہیں۔

واقعات و حقائق کی روشنی میں جو کوئی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیگا اسے صاف نظر آجائیگا اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس کے اصول مقبول ہو رہے ہیں۔ اسلام کا سب سے بڑا دشمن یورپ اور عیسائیت تھی۔ یورپ پر سے عیسائیت کی گرفت بہت بڑی حد تک ڈھیلی ہو چکی ہے۔ اس کے برعکس وہ اسلام کے بہت سے اصولوں کو قبول کر چکا ہے۔ اسلام نے یورپ کی ذہنیت۔ رجحانات۔ معاشرت۔ ضابطہ قوانین وغیرہ ہر ایک چیز پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اسلام، قرآن اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہل یورپ کا نقطہ نظر حیرت انگیز طور پر تبدیل ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے علم الکلام کی بدولت ہوا" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث: واقعی جی خوش کرنے اور احمقوں کو پھانسنے کے یہی طریقے ہیں، مگر واقعات سے جو بات ثابت ہو وہی حق ہوتی ہے۔ ہم اپنی طرف سے کچھ پیش نہیں کرتے بلکہ اسی اخبار پیغام صلح سے ایک معزز محترم بزرگ (امیر شکیب ارسلان) کے ایک مضمون کو نقل کرتے ہیں۔ جس کو اخبار "پیغام صلح" نے عربی اخبارات سے ترجمہ کرکے نقل کیا ہے۔ اس کی عبارت مع سرخی کے درج ذیل ہے:-

"اسلام پر مسیحی مبلغوں کی خطرناک یورش"
(امیر شکیب ارسلان کے قلم سے)

عربی اخبارات نے حال ہی میں امیر شکیب ارسلان کا ایک اہم مضمون شائع کیا ہے جو عیسائیت اور اسلام کی آویزش اور اسکے نتائج سے تعلق رکھتا ہے۔

مصر اور دوسرے اسلامی ممالک میں اسلام پر یلغار کرنے والے مسیحی مبلغوں کے خلاف ایک شور مچا ہوا ہے اور ہر زبان ان کی ناروا کاروائیوں اور سازشوں کی شکایات میں معروف ہے۔ لیکن میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے اپنی عمر میں آج تک کبھی اتنا تعجب نہیں ہوا۔ جتنا پادریوں کے خلاف مسلمانوں کا یہ جوش و خروش دیکھ کر ہو رہا ہے۔ آج سے چالیس پینتالیس سال پہلے جبکہ ہم نوعمر تھے اس وقت بھی ہمارے ملکوں میں یہ پادری موجود تھے اور اپنے تمام موجودہ ناجائز طریقے ہی استعمال کرتے رہتے تھے۔ ہم برابر سنا کرتے تھے کہ اتنے مسلمان یہاں عیسائی بنا لئے گئے۔ مگر ہمیں پہلے کبھی جوش نہیں آیا۔ کیا اب پہلی مرتبہ ان پادریوں کی حرکتیں منظر عام پر آئی ہیں کہ ہم اس طرح دفعتہ مشتعل ہو گئے ہیں؟

صرف ایک اکیلے ملک جاوا میں اب تک ایک لاکھ مسلمان عیسائی بن چکے ہیں۔ اس ملک پر ہالینڈ کا قبضہ ہے۔ اور ہالینڈی پادری غریب مسلمانوں کو پوری آزادی سے شکار کرتے رہتے ہیں۔

اسی مغرب کے جزائر میں کارڈینل لاخیگرے کے ہاتھ پر ہزارہا مسلمان عیسائیت قبول کر چکے ہیں

[illegible] (۸۳۵)

ahmadimuslim.de

اسی قدر نہیں بلکہ ملک الجزائر میں پورا ایک بربری قبیلہ اور کئی کئی بربری گاؤں اسلام سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

ہندوستان میں ہزارہا مسلمان عیسائی بن چکے ہیں اور ان سابق مسلمانوں میں سے پورے دو سو آدمی عیسائیت کے مبلغ بن کر اپنے نئے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔

عیسائی مبلغ مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں کتنے کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور ہماری غفلتیں کس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ اس کی تحقیق کے لئے ہمیں کسی محنت و جستجو کی ضرورت نہیں ہے۔ خود پادریوں کی سالانہ رپورٹیں یہ تمام جگر خراش واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کرتی رہتی ہیں۔

خدا کی قسم مجھے اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ جاوا، الجزائر، حبش، ہند، چین، فلپائن وغیرہ میں عیسائی پادری لاکھوں مسلمانوں کو اپنے مذہب میں داخل کر چکے ہیں۔ بلکہ اصلی تعجب اس بات پر ہے کہ وہ اب تک کروڑوں مسلمانوں کو مرتد کر دینے میں کیوں کامیاب نہیں ہو گئے۔ حالانکہ وہ اپنی تبلیغی انجمنوں اور اداروں پر سالانہ تیس کروڑ پونڈ یا تقریباً ساڑھے چار ارب روپیہ صرف کیا کرتے ہیں۔ مسلمان بے حد غریب ہیں اور اپنی غربت کی وجہ سے طرح طرح کے جسمانی امراض کا شکار رہتے ہیں پادریوں کے پاس دولت کے کبھی نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں اور عظیم الشان شفاخانے موجود ہیں پھر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اتنی کم کامیابی کیوں حاصل کر سکے۔

لاریب اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی قلعہ سب قلعوں سے زیادہ مستحکم نہ ہوتا تو پادری اب تک اسلام کا صفایا کر چکے ہوتے کیونکہ ان کے پاس کامیابی کے جملہ رسائل موجود ہیں اور اسلام گہری نیند میں خراٹے لے رہا ہے اور اپنی حفاظت پر کوئی ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر رہا ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری امت کی طرف سے پورا پورا جہاد کیا۔ لیکن اس امت نے اپنے ہادی برحق کے احسان کا بدلہ یہ دیا کہ اس کے دین حنیف سے غافل ہو گئی۔ بزدلی اور غفلت کی راہ اختیار کی۔ ہمت کو پیٹھ دکھائی۔ میدان سے بھاگ نکلی اور طے کر لیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جی چاہے تو اپنے پروردگار کے ذریعہ اپنے دین کی حفاظت، مدافعت، اشاعت کریں اور نہ جی چاہے تو چھوڑ دیں۔ ہمیں بھی کوئی پروا نہیں۔

لیکن عیسائیوں نے یہ نہیں کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح کو اپنے دین کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑ دیا بلکہ عیسائی نے اپنا فرض سمجھا کہ دامے، درمے، سخنے ہر طرح اپنے دین کو ترقی دیتا رہے۔

عیسائی پادری اگر پانچسو بودھوں کو عیسائی بنا لیں، ایک ہزار ہندوؤں کو عیسائیت میں داخل کر لیں تو اتنے خوش نہیں ہوتے جتنے ایک مسلمان کو عیسائی بنا کر خوش ہوتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ عیسائیت کا اصل حریف صرف اسلام ہی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ عیسائی مبلغوں کی سب سے زیادہ قوتیں اسلام ہی کے خلاف صرف ہو رہی ہیں۔ ہر سال ان کی عام کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں۔ اور ان میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی نئی نئی اسکیمیں بنائی جاتی ہیں۔ مسلمان یہ سب دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں۔ مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کی حالت اس بارے میں دو سبب سے افسوسناک ہو رہی ہے۔ ایک سبب یہ ہے کہ عام طور پر مسلمان نہایت بزدل ہو گئے ہیں خصوصاً یورپین اقوام کے مقابلہ میں۔ یورپین اقوام کی مسلمانوں پر ایسی ہیبت طاری ہو گئی ہے کہ سخت حیرت ہوتی ہے اور اس کا کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا۔ دوسرا سبب مسلمانوں کا بخل ہے۔ وہ اپنی جماعتی ضرورتوں پر ایک پیسہ بھی صرف کرنے کے عادی نہیں رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تمام کام سخت ابتری میں پڑ گئے ہیں۔ غرضیکہ اسوقت عیسائی مبلغوں کی طرف سے اسلام پر ہر طرف سے جو یلغار ہو رہی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری خود مسلمانوں ہی کے سر ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے آپ ہی کو ملامت کریں۔

ومن رعی غنما فی ارض مسبعة
ونام عنها تولی رعیها الاسد

(پیغام صلح لاہور۔ ۲۳۔ اگست ۱۹۳۳ء)

**ایضاً** انقلاب ۱۳۔ اگست ۱۹۳۳ء میں بھی یہ مضمون شائع ہوا ہے۔

**اہلحدیث** بتائیے ۱۹۳۳ء تک جو حملات عیسائیوں کی طرف سے ہوئے اور ان کا اثر جو اسلام اور اہل اسلام پر ہوا۔ جس کا اعتراف امیر شکیب ارسلان جیسے محترم ہمدرد اسلام اور آپ (پیغام صلح) کو بھی ہے۔ کیا یہی آپ کے آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔

علاوہ اس کے آپ لوگ یہ بھی نہیں سمجھتے یا سمجھ کر مخلوق خدا کو دھوکا دیتے ہیں کہ یورپ کے عیسائی کیوں اپنے مذہب عیسائیت کو چھوڑتے جاتے ہیں؟ اس کا باعث یہ ہے کہ یہ فعل ان کی اپنی الحاد پسندی کا نتیجہ ہے نہ اسلام پسندی کا۔ جس کا بہت سا اثر ہندوستان کی مذہبی دنیا پر بھی ہم دیکھتے ہیں اور آئندہ مزید دیکھنے کا خطرہ ہے۔ چاروں طرف سے یہی آواز آ رہی ہے اور آئندہ بھی آتی رہے گی

**Religion is Nothing**

(مذہب کوئی چیز نہیں)

کیا یہ بھی آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔ دنیا میں عام طور پر مذہب کی مخالفت ہو رہی ہے۔ اگر کوئی کسی بات کو قبول کرتا ہے وہ کسی مذہب کی ہدایت کے ماتحت نہیں کرتا بلکہ وہ ریشنلزم Rationalism. کے ماتحت اپنی قوت فیصلہ سے عقلی طور پر کرتا ہے۔ مثلاً کوئی ایسی قوم جو شادی بیوگان کی منکر تھی وہ اگر قائل ہو جائے تو اسلام کی تعلیم کی حیثیت سے قائل نہیں بلکہ مقتضائے فطرت کے ماتحت اس کی قائل ہوگی۔ اسلام کی وہ ویسے ہی مخالف ہوگی جیسے پہلے تھی۔

**ایک سوال** بھلا کوئی غیر مسلم مشرف باسلام ہو جائے

رئیس قادیان۔ مرزا صاحب کی جدید سوانح عمری۔ (۸۳۶) درجہ اول ۸/ ۔ دوم ۴/ پتہ: منیجر اہلحدیث۔

ahmadimuslim.de

اور وہ مرزا صاحب کی تحریر و تقریر کی تعریف کرے۔ مگر ان کے دعوی کو صحیح نہ سمجھے اور نہ ان کی تصدیق کرے تو کیا آپ اُس کو بھی احمدی قرار دیں گے۔ اس سوال کا جو جواب ہے واقعات کی رو سے آپ کی مزعومہ ترقی اسلام کا وہی جواب ہے۔

واقعات صحیحہ ہمیں رہنمائی کرتے ہیں کہ مذہب کی پابندی اور مذہب کی عزت دنیا سے اٹھتی جا رہی ہے آپ کے مسیح موعود مرزا صاحب کو پیدا ہوئے آج سو سال ہوتے ہیں۔ جو حالت دوسرے مذاہب کی عموماً اور اسلام کی خصوصاً اس وقت تھی آج اس سے بدرجہا کمزور ہے اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے

مزے کی بات تو یہ ہے کہ قادیانی مجدد نے دعویٰ تو بہت بڑا کیا تھا مگر واقعہ یہ ہوا کہ خود ان کی امت میں سے نوے (۹۰) فیصدی بقول پیغام صلح اسلام سے دور جا پڑے ہیں۔ پھر دوسروں کا کیا شمار۔

پس آپ تعصب اور حمایت باطل کو چھوڑ کر واقعات پر نظر کریں تو آپ کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ آپ کے مسیح موعود مجدد اعظم (مرزا صاحب) کی پیشگوئی متعلقہ ترقی اسلام بالکل غلط ثابت ہوئی۔ جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

# قادیانی آواز کی مثل دوسری آواز

آج کل اشتہاری زمانہ ہے۔ دکانوں، بازاروں کے علاوہ ریل گاڑی میں بھی اشتہاری دوا فروش پھرتے ہیں۔ جو بڑے زور شور سے اپنی دواؤں کے فوائد بتاتے ہیں۔ یعنی ایک ایک دوا کے اتنے فوائد بتاتے ہیں۔ گویا وہ جملہ امراض کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ ان کا ادعا سن کر کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ گورنمنٹ ہسپتالوں میں بجائے بہت سی دوائیں رکھنے کے ان دوا فروشوں کی ایک ہی دوا رکھ لے تو سب بیماروں کو صحت ہو جائے۔

یہی حال آج کل مدعیان الہام و نبوت کا ہے سب سے پہلے ان کا دعویٰ یہی ہوتا ہے کہ میں تمام دنیا کو روشنی دینے کے لئے آیا ہوں میرے سامنے کوئی ظلمت نہیں ٹھیرے گی۔ میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں غرض یہ کہ تمام خوبیوں کا مجموعہ ہوں۔ گویا یہ شعر میرے ہی حق میں ہے ؎

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

ہمارے ناظرین قادیانی دعاوی کو سن کر سیر ہو گئے ہونگے اسی قسم کا دعویٰ بہائیوں کا بھی سن لیں۔ رسالہ "بہائی میگزین" میں ایک مضمون نکلا ہے جو مع سرخی کے درج ذیل ہے:

## طلوع بہاء اللہ

یہ وہ دن ہے جس میں زبان رحمان ملکوت بیان میں گرم گفتار ہے۔ اور اسم اعظم کے آفتاب سے افق عالم روشن ہو رہا ہے اور تمام چیزیں گواہی دے رہی ہیں کہ خدا کی قسم یوم موعود آ گیا اور قوم شک و شبہ میں مبتلا ہے۔ (مجموعہ اقدس و الواح صفحہ ۹۴)

یہ وہ دن ہے کہ سلطنے اس کی برابری نہیں کر سکتے اور یہ امر وہ امر ہے جس کے مقابل تمام آسمانوں اور زمین کے لشکر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ہر سچا صاحب بصیرت اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ (صفحہ ۹۸)

یہ وہ دن ہے جس میں سب چیزیں پکار کر کہہ رہی ہیں اے روئے زمین کے لوگو! افق ظہور آفتاب بیان سے چمک اٹھا ہے اور رحمن نظر آتے ہوئے غلبہ کے ساتھ آ گیا ہے۔ (صفحہ ۹۹)

اے گروہ زمین! یہ خدا کا دن ہے اور تم نہیں پہچانتے ہو۔ اور یہ بیان کا دن ہے اور تم خاموش ہو یاد کرو وہ بیانات جو رحمن نے فرقان میں نازل فرمائی ہے کہ جس دن لوگ رب العلمین کے لئے کھڑے ہو جائیں گے یہ وہ دن ہے جبکہ ہم اہل بیان کو مدہوش دیکھتے ہیں اور وہ نشہ سے مدہوش نہیں بلکہ یہ خدا کا سخت عذاب ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں تیرا رب آ پہنچا ہے اور مظاہر اسماء و صفات کو آیات نے گھیر لیا ہے۔ قائم رہنے والوں کے لئے مبارک باد اور منہ پھیر لینے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں بجز خدا کے کسی کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ کہہ دو رحمن سے ڈرو۔ اے گروہ بیان اور اس پر اعتراض نہ کرو۔ جو آسمان برہان سے عرفان کے جھنڈے لے کر آیا ہے۔ کاش تم اس بات کو جانتے۔ (صفحہ ۱۰۰)

اپنی زندگی کی قسم۔ یہ فائدہ اٹھانے کا دن ہے لیکن قوم بے خبر بنی ہوئی ہے۔ اور یہ اٹھ کھڑے ہونے کا دن ہے لیکن لوگ نہیں سمجھتے۔ اس کے مرد ہیں جو محبت الٰہی کی آگ سے گرم ہو گیا اور ہر ایک غافل محروم کے لئے ہلاکت ہے۔ بیان کا سمندر عالم امکان کے اندر ظاہر ہوا ہے لیکن لوگ نہیں جانتے انہوں نے یقین کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے اور وہموں اور گمانوں کو پکڑے بیٹھے ہیں۔ (صفحہ ۴۳)

یہ وہ دن ہے جس میں ہر طرف عاشقوں کی آواز سنائی دیتی ہے۔ وہ مالک یشاق اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ جو بڑی شان عظمت کے ساتھ آیا ہے (۷۷)

کہہ دو۔ یہ بڑی خوشی کا دن ہے اور تم بے خبر بنے ہوئے ہو۔ علم کا سمندر تمہاری آنکھوں کے سامنے لہریں مار رہا ہے اور تم دیکھتے نہیں ہو۔ (۴۸)

کہہ دو۔ اے قوم کھڑے ہو جانے کا دن آ گیا ہے اپنی نشستگاہوں سے اٹھ کھڑے ہو۔ اور اپنے علیم و حکیم پروردگار کی تعریف میں تسبیح کی آواز بلند کرو۔ اپنی زندگی کی قسم۔ اگر تو میرے بیان کی خوشبو سونگھ لے اور گوش دل سے میری ندا سن لے تو خدمت امر کیلئے ایسی شان سے کھڑا ہو جائے کہ تمام عالم کے لشکر تجھے نہ روک سکیں اور نہ ان لوگوں کی توپیں تجھے پیچھے ہٹا سکیں جو مالک یوم الدین خدا سے غافل ہو رہے ہیں۔ آواز حق بلند ہو چکی ہے۔ مقررہ ساعت دنیا میں آ چکی ہے

کہ نکتہ شانے والی حالت ظاہر ہوگئی ہے۔ لیکن قوم میرے [illegible] ہوئی ہے۔ (۸۸)

میرے بندوں کے درمیان میرے ذکر و ثنا کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور کہہ دو۔ خدا کی قسم مقررہ وقت پورا ہو گیا۔ اور آیات کا نازل کرنے والا نیا امر لے کر آپہنچا ہے۔ وہی تمام آسمانوں اور زمینوں کو نیا کرنے والا ہے مبارک باد اس شخص کے لئے جو پہچانتا ہے اور اس یوم عظیم کی شہادت دیتا ہے (۸۸)

خدمت امر کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو یوم اللہ اور ظہور اللہ کی خبر دو۔ اس حکمت کے ساتھ جسے ہم نے کتاب مبین میں نازل کیا ہے۔ (۸۸)

یوں خداوند رحمٰن کے افق ارادہ سے آفتاب بیان نمودار ہوا ہے۔ لیکن اکثر آدمی ابھی تک سوئے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ خدائی پکار سے بیدار نہیں ہوئے۔ اور آیاتِ الٰہی کی شیرینی نہیں چکھی۔ ہر صاحب بصیرت عارف اس بات کا گواہ ہے (۸۲)

اے روئے زمین کے لوگو! مددگاری اور تبلیغ کا دن آگیا ہے۔ اور طور پر بولنے والا ایسی آیات لیکر ظاہر ہوا ہے جن کے مقابل سب آسمانوں اور زمینوں والے عاجز رہ گئے ہیں۔ (۸۴)

کہہ دو۔ یہ وہ دن ہے جس میں ہر ایک پُر حکمت امر ظاہر ہوا ہے۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں مقرب لوگ فائدہ میں رہے اور مشرک لوگ کھلے ہوئے نقصان میں ہیں۔ یہ وہ دن ہے جبکہ خدا زبانِ عظمت سے سب کو اپنی سیدھی راہ کی طرف بلا رہا ہے (۹۶)

آج وہ دن ہے جس میں "میزان" پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ رحمٰن آگیا ہے۔ اور میں ہوں ہر امر میں امتیاز کنندہ باخبر۔ اور اس دن میں "صراط" زور سے کہہ رہی ہے کہ سیدھا راستہ کھل گیا ہے۔ اور اس دن میں تمام ذرات یوں بول رہے ہیں کہ اے زمینو اور آسمانوں کے لوگو! آیات کا نازل کرنے والا آپہنچا ہے اور ایسی شان و شوکت سے آیا ہے کہ تمام جہان کے لشکر اس کے مقابل ٹھہر نہیں سکتے اور نہ اس بڑے امر سے غافل ہونے والوں کا رعب و داب آڑے

آسکتا ہے۔" (صفحہ ۱۱۹ مجموعہ اقدس بالفاظ) (بہائی میگزین ملتان ۔ اگست ۱۹۴[illegible])

**اہلحدیث** یہ ساری عبارت چونکہ بڑی پُر لطف تھی اس لئے ہم نے ساری نقل کر دی ہے۔ اس میں جن سطروں پر ہم نے خط دیا ہے وہ اس ساری عبارت کی روح رواں ہونے کی وجہ سے خصوصاً قابل غور ہیں۔ ناظرین ان سطور کو مکرر پڑھیں اور بہائیوں سے کہیں کہ وہ ہمارے سوالوں کے جوابات پر توجہ کریں۔

**نمبر ۱** کیا اس زمانہ میں بجز خدا کے کسی کا ذکر نہیں ہوتا؟ بنارس، اجدھیا، اجمیر، پاکپٹن وغیرہ میں مسیحیوں کے گرجوں میں جاکر دیکھ بھال کر کے جواب دیں۔ وہاں جاکر دیکھیں گے تو آپ کو یقین ہو جائیگا کہ قرآن مجید کی یہ آیت اپنے معنوں میں صحیح ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝

**نمبر ۲** خدا کے عاشقوں کی آہ وزاری کی تو نہیں ہاں جیفۂ دنیا کے طالبوں کی ہر طرف سے پکار ہے۔ اعتبار نہ ہو جس شہر میں اسمبلی یا کمیٹی کا الیکشن ہو رہا ہو وہاں جاکر دیکھئے۔ الیکشن کا انتظار بھی نہ کیجئے۔ کچہریوں میں آپ بخوبی دیکھ لیجئے اس جیفۂ دنیا کے لئے کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اسکے بعد یورپ کی چالبازیاں، جنگی انتظامات پر بھی غور کر لیجئے گا۔ کیا یہ عاشقان الٰہی کی آوازیں ہیں نہیں جیفہ دنیا کے طالبوں کی۔

**نمبر ۳** حکمت سے مراد آپ کی اگر روحانی حکمت ہے تو یہ بالکل واقع کے خلاف ہے۔ روحانیات دن بدن مغلوب ہوتی جاتی ہیں جس میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔

**نمبر ۴** مقرب لوگ فائدے میں ہیں مشرک لوگ نقصان میں۔ واقعات کے لحاظ سے یہ فقرہ کسی کی سمجھ میں نہ آئیگا [illegible] اگر کہیں تھے بھی تو اس حالت میں [illegible] نقشہ شیخ سعدیؒ نے اس شعر میں دکھایا ہے

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

معلوم نہیں آپ کی مراد مقرب اور مشرک سے کیا ہے اور فائدہ اور نقصان سے آپ کا کیا مطلب ہے۔

**نمبر ۵** آج رحمانیت کی صفت کا ظہور تو نہیں دیکھے ہاں جباریت و قہاریت کے اوصاف کا ظہور بے شک ہو رہا ہے۔ کوئی ہفتہ کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ دنیا میں عذاب نازل نہ ہو۔ کہیں بارش کی کثرت کی وجہ سے کہیں کمی کی وجہ سے۔ یہ واقعات سب کے سامنے ہیں۔ جن کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اسی لئے ہماری دعا ہے ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

---

## بریلوی مشن

# کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری)

اہلحدیث ۵ جولائی میں یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا تھا کہ بریلوی مفتی جی نے اس دعویٰ کے اثبات کے لئے کہ خدا تعالیٰ نے کائنات عالم میں تصرف کی قدرت اپنے بندوں کو دیدیا ہے۔ حدیث فکنت سمع الذی یسمع بہ الخ پیش کی تھی۔ جس کا جواب ہم نے حدیث شریف کے آخری حصہ کے الفاظ سے دیا تھا کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندہ مقرب ہو جانے کے بعد بھی خدائی قدرت سے باہر نہیں اور اس کو بذات خود کسی قسم کی قدرت و طاقت خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں دی جاتی۔ اور وہ قدرت الٰہی کے سامنے عاجز و درماندہ ہے چنانچہ حدیث کے الفاظ کا ترجمہ خود مفتی جی نے یوں کیا ہے۔

مؤمن کی جان سے بڑھ کر کسی چیز میں مجھے تردد نہیں [illegible]

[illegible]

ناخوش ہوں اور موت اسکے لئے ضروری ہے۔

(فیوض العارفین صلا)

یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ مومن مقرب بارگاہ الٰہی بھی خدا کی قدرت کے سامنے اسی طرح عاجز ہے جس طرح باقی سارا جہان۔ پس یہ حدیث بھی مفتی صاحب کی موید نہیں۔ بلکہ ان کے مدعا کے خلاف ہے۔

اس کے بعد مفتی جی نہایت ہی اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ اور الف لیلا کی کہانیوں سے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنا چاہتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس فقیر نے شیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض نواسوں سے سنا کہ شیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور متقی اور پرہیزگار تھے۔ اور جلال الدین اکبر بادشاہ آپ کی بڑی عظمت اور عزت اور توقیر کرتا تھا اور جب بادشاہ نے بے دینی اختیار کر لی تو وہ الفت اور محبت کا تعلق بھی منقطع ہو گیا۔ اور دونوں طرف سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور کچھ مدت کے بعد بادشاہ کو چتوڑ کی مہم اور مشکل پیش آئی۔ اور متواتر اور پے در پے اس طرف فوجیں روانہ کیں مگر فتح حاصل نہ ہوئی۔ ×× اس اثنا میں ایک رات حضرت امام ناصر الدین شہید ابن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزار کے اعتکاف کرنے والوں میں سے ایک شخص نے بیداری میں دیکھا کہ ایک سردار اور ایک جماعت مسلح باآلات جنگ آئے ہیں۔ اور ان کے پاس ایک مشعل روشن بھی تھی۔ اس مزار شریف کے قبہ میں داخل ہو گئے۔ اس معتکف نے گمان کیا کہ مسافر ہیں۔ زیارت کے ارادہ سے آئے ہونگے وہ معتکف پاس گیا اور دیکھا کہ وہ سردار قبر میں داخل ہو گیا۔ اور اس جماعت سے ہر ایک قبر میں داخل ہونے لگا۔ اس معتکف نے اس جماعت میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ سردار اور لوگ کون ہیں۔ کہا حضرت امام رضی اللہ عنہ ہیں۔ شہیدوں کی جماعت کے ساتھ پھر پوچھا کہ یہ کہاں گئے تھے۔ اور انہوں نے کیا کیا تھا۔ چتوڑ کے فتح کرنے کے لئے گئے تھے۔ اور اس کو فلاں وقت میں فلاں برج کی طرف سے اس طرح فتح بھی کر آئے۔ شیخ عبدالغنی نے جب اس عجیب و غریب واقعہ پر اطلاع پائی تو بادشاہ کو فتح کی بشارت اور تمام کیفیت فتح کے واقعات پہنچا دئیے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فتح چتوڑ کی صورت اسی طریقہ سے بے کم و کاست کے پہنچی۔ بادشاہ نے بارہ گاؤں انعام کے طور پر حضرت امام کے مزار کے نام وقف کر کے شیخ عبدالغنی کے حوالہ کر دئیے۔"

(فیوض العارفین صفحہ ۱۵/۱۶)

(۲) ایک شخص ملک عرب میں سخاوت کرنے میں مشہور تھا قضائے الٰہی سے وہ مر گیا۔ چند آدمی سفر سے آئے اور وہ بھوکے تھے۔ اس سخی مرد کی قبر کے پاس اتر پڑے اور بھوک کی حالت میں سو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی کے پاس ایک اونٹ تھا۔ اس نے اس سخی مردے کو خواب میں دیکھا کہ اس مردے نے کہا تو اس اونٹ کو میرے عمدہ اونٹ کے عوض بیچتا ہے۔ اس آدمی نے خواب کی حالت میں کہا بیچتا ہوں اور اس سخی عرب سے ایک عمدہ اونٹ اس کے وارثوں کے پاس باقی رہا ہوا تھا۔ اسکو اس آدمی سے بیچ لیا۔ اور اس مردہ عرب نے اس آدمی کے اونٹ کو ذبح کر ڈالا۔ جب یہ لوگ خواب سے بیدار ہوئے۔ اونٹ کو ذبح کیا ہوا دیکھا۔ پھر کیا تھا۔ دیگ چڑھائی پکایا اور کھایا جب واپس آئے تو ایک قافلہ ان کے پاس آیا اور قافلہ والوں میں سے ایک شخص اس اونٹ والے کو اس کا نام لے کر پکارتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو نے کوئی عمدہ اونٹ فلاں مردہ سے خریدا ہے۔ اس نے کہا خریدا تو ہے لیکن خواب میں اور خواب کا واقعہ کہہ سنایا۔ اس نے کہا کہ یہ عمدہ اونٹ لے لو۔ کہ میں نے بھی اس سخی مردہ کو خواب میں دیکھا ہے۔ اور اس نے کہا کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو یہ عمدہ اونٹ فلاں شخص کو دیدے۔" (رسالہ مذکور صلا)

اس کے بعد بطور نتیجہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"دیکھئے بادشاہ کو ان بھوکوں کو بزرگان دین قبروں والوں سے کس قدر مدد ملی ہے اور اس قسم کے سینکڑوں واقعات عرفاء کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن کے تحریر کرنے کی گنجائش نہیں ورنہ اس مختصر جواب کا ایک بہت بڑا دفتر تیار ہو جائے۔ صرف نمونہ کے طور سے یہ تھوڑا سا تحریر کیا گیا۔" (رسالہ مذکور صفحہ ۱۷/۱۸)

بس بس مفتی صاحب یہیں بند کیجئے۔ مسلمان تحقیق پسند قوم ہے۔ یہ رامائن کی کہانیاں سننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ باتیں منوانے کا شوق ہو تو کسی مندر میں جا اور سناتن دھرم عقائد کے لوگوں کو سنائیے۔ اہل سنت عقیدہ کے لوگ بے ثبوت باتیں سن کر آپ کے علم اور فتوے پر ہنسی اڑائیں گے۔

ہم کو منوانا ہو تو فرمان الٰہی یا فرمان خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم پیش کیجئے۔ پھر دیکھئے عاشقان رسول کی گردنیں کس طرح خم ہو جاتی ہیں۔ اس کے سوا کسی کا قول ہو وہ محض لاشئے ہے۔ جب تک اس کا اصل کتاب اللہ (احکام الٰہی) میں نہ ہو۔ سنئے!

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم
با قول نبی چون و چرا را نہ شناسیم

اس سوال کے جواب کے خاتمہ پر شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی ایک عبارت فتاویٰ عزیزیہ کے حوالہ سے درج کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب سے سوال ہوا کہ صاحب قبر کامل سے استمداد کا کیا طریق ہے۔ اس کے جواب میں شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ شاہ صاحب کی فارسی عبارت کا ترجمہ مفتی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"جو لوگ کہ ان کا کمال معلوم نہیں ہے اور مشہور اور معروف بھی نہیں ہوا ہے تو ان کے کمال کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول سورہ فاتحہ پڑھے اور درود شریف اور سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ۔ اس کے بعد اپنے دل کو صاحب قبر کے سینہ کے

مقابل کرتے۔ اس حالت میں دل کے اندر اگر راحت اور تسکین یا کوئی روشنی معلوم کرے تو سمجھ لے کہ یہ صاحب قبر اہل کمال اور اہل باطن میں سے ہے ۔لیکن استمداد مشہور بزرگوں سے کرنی چاہئے ۔" (فیوض العارفین صفحہ ۱۴)
(باقی باقی)

# معیار الالہام

معروف بہ

# کیا وید الہامی ہیں

(از مقصود حسن صاحب حنیف چترویدی ۔ متوطن روڑکی)

انسان کو نجات حاصل کرنے کے لئے خدائی یا الہامی مذہب کی پیروی لازم ہے اور اس غرض سے ضرور ہے کہ دنیا کی ان مختلف کتابوں کی جانچ پڑتال کی جائے ۔ جن کو اہل مذاہب الہامی بتلاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے سب سے پہلے ویدوں کا نام آتا ہے ۔ جن کو ہمارے ملک میں عام طور پر دنیا کی سب سے پہلی اور سب سے برتر خدائی کتاب کہا جاتا ہے اس مضمون میں ہم ویدوں کے الہامی ہونے کی جانچ کریں گے اور خود پیروان وید کے مقرر کردہ اصول اور کسوٹیوں سے ۔

واضح ہو کہ جو کتابیں پیروان وید کی ہم نے پڑھی ہیں ان سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک الہام کے چار بڑے معیار ہیں ۔ اول یہ کہ الہامی کتاب دنیا کے آغاز سے ہو اور اس میں کسی دوسری کتاب کا حوالہ ، دنیا کے اشخاص کے قصے کہانیاں نہ ہوں کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر اس میں دیگر کتب کے حوالے ، اور اشخاص کے تذکرے ہوں گے تو وہ کتاب اور اشخاص اس کتاب سے قدیم تر ہونگے ۔ دوم یہ کہ اس میں اہنسا کو پرم دھرم بتلایا ہو یعنی کسی ذی روح کو نہ مارنا اور نہ تکلیف دینا ہی انسان کا سب سے پہلا فرض بتلایا گیا ہو اور گوشت خوری سے بچنے کے اس میں تاکیدی احکام ہوں ۔ تیسرے یہ کہ اس میں اخلاق کی تعلیم بہت بلند ہو ۔ اور سب سے آخر لیکن نہایت اہم معیار یہ ہے کہ جب انسان دنیا کی زندگی اور اس کے پھندوں سے چھوٹ کر نجات کا مستحق ہو جائے تو نجات یافتہ زندگی کو وہ الہامی کتاب دنیا کی زندگی سے نہایت اعلیٰ اور ارفع بتلاتی ہو اور نجات یافتگان کو وہ کسی ایسے بہشت یا سورگ میں لاکر داخل نہ کرتی ہو ۔ جہاں حوروں اور غلمانوں کا جمگھٹا رہتا ہو ۔ برعکس اسکے وہ نجات یافتہ زندگی کو سراسر روحانی اور بغایت پاکیزہ بتلاتی ہو۔

ہم کو سر دست اس امر سے بحث نہیں ہے کہ الہام کے یہ معیار بذات خود کہاں تک صحیح یا غلط ہیں ۔ ہم کو تو اتنا دیکھنا ہے کہ وید ان کسوٹیوں پر پورے اترتے ہیں یا نہیں ۔ اگر پورے نہیں اترتے اور یقیناً ایسا ہی ہے ، جیسا کہ ابھی ثابت ہوا جاتا ہے تو پیروان وید کے لئے ضرور ہے کہ ویدوں کو چھوڑ کر کسی دوسری الہامی کتاب کی تلاش کریں ۔ اب ہم ان کسوٹیوں کو ایک ایک کرکے لیتے اور وید منتروں کو ان پر کس کر دیکھتے ہیں ۔

## پہلی کسوٹی ۔ قدامت

اگر الہامی کتاب کا آغاز کائنات سے ہونا شرط اولیں ہے تو یقیناً وید اس معیار پر پورے نہیں اترتے ویدوں میں بار بار قدیم زمانہ اور قدیم رشیوں کا ذکر آیا ہے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ ویدوں میں قدیم تر کتابوں کے حوالے بھی پائے جاتے ہیں ۔ اتھروید کے پندرھویں کانڈ میں جو چند صفحات کا ایک چھوٹا سا کانڈ ہے ورا تیہ (ریا پراتیہ) نام کسی رشتے جوگی کا سفرنامہ مندرج ہے ۔ دوران سفر کے بیان میں اسی جوگی کی لائبریری کا ذکر بھی آیا ہے ۔ جوگی کو براتیہ اس لئے کہا گیا ہے کہ مشتاقان زیارت برات کی طرح اوس کے پیچھے پیچھے چلتے تھے ۔ لائبریری کی نسبت وید میں لکھا ہے کہ وہ بھی جوگی کے پیچھے پیچھے چلتی یعنی ساتھ ساتھ رہتی تھی اور اس میں تاریخی کتابیں پوران یعنی قدیم مذہبی کتابیں ، غزلیات کے دیوان اور شاہنامے موجود تھے چنانچہ مذکورہ بالا کانڈ کے چھٹویں سوکت یعنی گیت کا گیارھواں منتر یعنی شعر حسب ذیل ہے :-

तारीخ کی کتابیں च اور इतिहास

نیز گाथा اور च پوران पुराणानि

گانے کی کتابیں च اور नाराशंसी

بہادروں کی داستانیں तम اوس جوگی کے अनु

پیچھے پیچھے व्यचलन چلیں ۔

وید میں اور بھی کئی جگہ پورانوں کا ذکر آیا ہے ۔ اور ان فقروں سے وید کے قدیم ترین کتاب ہونے کا دعویٰ سراسر باطل ثابت ہوتا ہے ۔

## دوسری کسوٹی ۔ اہنسا

اہنسا کے لغوی معنے کسی ذی روح کو تکلیف نہ پہنچانے کے ہیں ۔ گوشت خوری کا ترک بھی اہنسا میں شامل سمجھا جاتا ہے اور مہاتما گاندھی سے پوچھئے تو جدال و قتال سے پرہیز بھی اہنسا کا جزو اعظم ہے ۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی اہنسا کی تعلیم وید میں نہیں ہے ۔ اہنسا پرمو دھرمہ جو مشہور ہے یہ جملہ وید میں کسی جگہ نہیں پایا جاتا ۔ ویدوں میں تو سخت خون ریز لڑائیاں لڑنے کی تعلیم بھی ہے اور جانوروں کو مار کر ان کا گوشت کھا جانا بھی لکھا ہے ۔

ہندوستان کے قدیم باشندوں سے جن کو وید میں داسی یعنی غلام کہا گیا ہے ۔ آریوں کے راجہ اندر کی ایک شدید جنگ کا حال اتھروید کانڈ ۸ ۔ سوکت ۸ ۔ منتر ۷ میں مرقوم ہے ۔ اس جنگ میں آریوں نے کس قدر قتل عام اور خون ریزی کی تھی ۔ اوس کا ذکر خود وید ہی کے الفاظ میں سنئے ۔ لکھا ہے :-

[illegible] طاقتور اندر نے [illegible]

داسیوں کو [illegible] فوج سے [illegible]

گھیر کر [illegible] دس ہزار یا [illegible]

ویدارتھ پرکاش ورت ویدک تہذیب ، وید فرقوں سے (۸۴۰) ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے قیمت ... (مصنف کے پاس ...)

[illegible] سو (۱۰۰ بھینس) सहस्रम हزار
पुरुम دس ہزار अर्बुदम एک ارب
निजघान قتل کئے۔

یہی راجہ اندر جو وید کا سب سے بڑا دیوتا ہے
گوشت کھانے کا بہت شوقین تھا۔ وید میں لکھا ہے کہ
تین تین سو جانور ذبح ہو کر اس کے دسترخوان پر
آتے تھے۔ بیل کا گوشت اس دیوتا کی خاص مرغوب غذا
تھی۔ یہ دیوتا رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۶ منتر ۱۴ میں
خود اپنے پجاریوں کی تعریف اس طرح کرتا ہے۔

पञ्चदश پندرہ विंशतिम بیس
उक्ष्णः بیلوں کو साकम ایک ساتھ
हि ہی मे میرے لئے पचन्ति (میرے پجاری)
پکاتے ہیں۔ उत اور पीव میں सहम
اون کی چکنائی کو इत् ہی अद्मि کھاتا ہوں
मे میری उभा دونوں कुक्षी
کوکھوں کو पृणन्ति وے بھرتے ہیں۔

ویدوں میں گائے بیل کی قربانی کا حکم آیا ہے۔
اتھرو وید کانڈ ۹۔ سوکت ۴ کے بارھویں منتر میں قربانی
شدہ بیل کے اعضا کی تقسیم کے متعلق یوں لکھا ہے۔

पार्श्वे اوس کی دونوں کوکھیں अनुमत्या
انومتی دیوی کی आस्ताम हیں अनुवृजौ
دونوں پسلیاں भगस्य بھگ یعنی سورج دیوتا
کی अस्ताम ہیں۔ पृष्टीवन्तौ دونوں
گھٹنوں کے لئے मित्रः متر دیوتا نے इति
یوں अब्रवीत کہا کہ یہ دونوں एतौ
मम میرے केवलौ اکیلے ہی کے
لئے ہیں۔

اسی طرح قربانی کی گائے سے اتھرو وید کانڈ
۱۰۔ سوکت ۹ کے ساتویں منتر میں اس طرح خطاب
ہوا ہے۔

देवि اے دیوی یعنی گائے جو ये تیرے
शमितारः ذبح کرنے والے ہیں ये اور
ये جو जना لوگ ते تیرے सत्कारः
پکانے والے ہیں وے ते सब सब

تیری [illegible] (چوروغیرہ سے)
حفاظت کریں۔ [illegible] اے سو جلانیں
والی [illegible] اون سے [illegible] مت [illegible] ڈر
اتھرو وید (کانڈ ۹۔ سوکت ۶۔ منتر ۳۹) میں یہ
بھی لکھا ہے کہ گائے کا دودھ اور گوشت نہایت لطیف
اور لذیذ چیزیں ہیں اور عزیز مہمانوں کی انہیں چیزوں سے
خاطر تواضع کرنی چاہئے۔ وید کے الفاظ یہ ہیں۔

वा اور ऊ ضرور وہ چیزیں स्वादीय
مزے دار ہوتی ہیں جو यत अधिगावम
گائے سے ملتی ہیں क्षीरम اوس کا دودھ वा
اور मांसम گوشت वा بھی तत् ان دونوں
एव ہی کو न (میزبان خود) نہیں अश्नीयात
کھاوے (بلکہ مہمان کو کھلاوے)

یہی وجہ ہے کہ قدیم ہندوستان میں مہمان کی آمد پر
گھر کی گائے ذبح کی جاتی تھی۔ اور اسی باعث سے
سنسکرت میں مہمان کو گوگھن गोघ्न یعنی
گاؤ کش کہتے ہیں۔

## تیسری کسوٹی۔ اخلاق

پیروان وید نے الہام کی جانچ پڑتال کے لئے جو
معیار مقرر کر رکھے ہیں۔ اون میں یہ سب سے زیادہ عمدہ
اور صحیح ہے۔ لیکن ہم کو افسوس اور نہایت افسوس سے
کہنا پڑتا ہے کہ یہی وہ معیار ہے جس پر پورا اترنا
ویدوں کے لئے سخت دشوار ہے۔ ذیل میں ہم چند
منتر نقل کرتے ہیں۔ جن سے ویدوں کی اخلاقی تعلیم
پر کچھ روشنی پڑ سکتی ہے۔

یجر وید ادھیائے ۱۶ میں رودر دیوتا یعنی مہادیو
جی کی تعریف کی گئی ہے۔ اس ادھیائے کے منتر ۲۱
میں مہادیو جی کو ان الفاظ میں نمسکار کیا گیا ہے۔

वञ्चते ٹھگنے والے کے لئے परिवञ्चते
ہر طرح سے ٹھگنے والے کے لئے नमः نمسکار (تعظیم)
ہو۔ स्तायूनाम چوروں کے पतये
مالک کے لئے नमः نمسکار ہو نمسکار ہو नमः
اتھرو وید کانڈ ۱۰۔ سوکت ۱۱۸ منتر ۳ میں ایک
مقروض اور اخلاقی پایہ سے گرے ہوئے شخص کو

یہ دعا تعلیم کی گئی ہے۔

देवाः اے دیوتاؤ यस्मै جس کا [illegible]
میں مقروض ہوں यस्य جس کی आयाम
بی بی سے अपमि میں قربت کروں۔ यम
جس کے پاس याचमान: مانگتا ہوا अभि एमि
میں پہنچوں ते وے لوگ मत मुझ से
उत्तराम بڑھ کر बात्तम بات मा न
वाचिषुः بولیں۔

اسی اتھرو وید کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲۔ منتر ۱۴ میں
لکھا ہے۔

आत्मन्वती آتما یعنی خواہش والی
इयम یہ नारी عورت आगन आئی
उर्वरा ہے جو کھیت کے مانند ہے तस्याम
اوس میں नरः اے لوگو वपस्याम یہاں
बीजम بیج वपत بوؤ۔

اس منتر میں یہ امر غور کے لائق ہے کہ مونث کیلئے
واحد کا صیغہ ہے اور مذکر کے لئے جمع کا صیغہ لائے ہیں
یہی حال اسی کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲ منتر ۳۸ کا ہے ۸۵۱)
جس میں عورت کی اس طرح تعریف کی گئی ہے۔

या جو उशती خواہش کرتی ہوئی नः
ہمارے لئے ऊरू جانگھوں کو विश्रयाति
پسار دے۔ यस्याम जिस میں उशन्तः
خواہش کرتے ہوئے ہم (صیغہ جمع) शेपः شیپ
کو प्रहरेम ڈالیں۔

یہ منتر رگ وید میں بھی آیا ہے۔ یعنی رگ وید منڈل
۱۰۔ سوکت ۸۵ کا یہ ۳۷واں منتر بھی ہے۔

لفظ شیپ یہ وید کے ایک رشی کا نام بھی ہے
چاروں ویدوں میں آٹھ سو باسٹھ رشی اور دیوتاؤں کا
بیان ہے۔ جس کی ایک مکمل فہرست لاہور کے پنڈت
پریہ رتن نے اپنی اوس کتاب کے شروع میں دی ہے
جس کا نام ہے "ویدوں میں اتہاس نہیں"۔ اسی فہرست
میں शेपः رشی کا نمبر ۳۲۵ واں ہے۔
اسی طرح اس لفظ शेप: کے مرکبات بھی
ویدک رشیوں کے نام کے طور پر آئے ہیں۔ مثلاً

ایک رشی کا نام ہے "شنہ شیپہ" جس میں لفظ شنہ کے معنی ہیں کتا۔ شنہ شیپہ نہایت مشہور رشی ہوا ہے [illegible] ویدوں کے متعدد گیتوں کا مصنف خیال کیا جاتا ہے۔ وید کے ایک اور مشہور رشی کا نام ہے "پرو چھیپہ" یہ بھی متعدد گیتوں کا مصنف ہے۔ یہ دونوں نام فہرست مذکور میں ۳۲۳ اور ۴۱۵ پر درج ہیں۔

اتھروانگرہ رشی پر اتھروید کا الہام ہونا مانا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اتھروید کانڈ ۶۔ سوکت ۱۰۱ کی پیشانی پر اس رشی کا نام ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے "شیپہ ورتھن کامو اتھروانگرہ رشی" یعنی عضو خاص کی بالیدگی کا خواہشمند اتھروانگرہ رشی ہے۔

ویدک دیوتاؤں کا درجہ بھی اخلاقی حیثیت سے بہت کچھ اعلیٰ اور ارفع نہیں ہے۔ اندر دیوتا وید کے سب دیوتاؤں میں بڑا مانا جاتا ہے۔ لیکن اتھروید کانڈ ۷۔ سوکت ۳۸ کے دوسرے منتر سے اس دیوتا کا اسوری قوم کی ایک عورت کے گھر جانا معلوم ہوتا ہے۔ ورون دیوتا بھی وید کا ایک عظیم الشان دیوتا ہے۔ اس کی نسبت اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۴ کے پہلے منتر میں لکھا ہے کہ اس کی قوت مردی زائل ہو گئی تھی۔ گندھرو بھی ویدوں کے مشہور دیوتا ہیں۔ بداعمالی کے باعث ان کا سزایاب ہونا اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۳۷۔ منتر ۷ میں مذکور ہے۔

یہ حوالے اتھروید کے ہیں۔ کچھ حوالے رگ وید کے بھی سنئے۔ رگ وید منڈل ۶۔ سوکت ۵۵ منتر ۴ و ۵ میں پوشن دیوتا کو جو اندر دیوتا کا بھائی ہے ماں کا خاوند اور بہن کا یار لکھا ہے۔ اسی طرح منڈل ۱۰۔ سوکت ۶۱ کے منتر ۵ تا ۹ میں ایک دیوتا کا اپنی دختر سے صحبت کرنا بہ تفصیل لکھا ہے اور یہی مضمون منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴ منتر ۳۳ میں۔ اور منڈل ۵۔ سوکت ۴۲ منتر ۱۳ میں اجمالاً آیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ دیوتا جاندار نہیں بلکہ بے جان مظاہر قدرت ہیں۔ اگر اس عذر کو مان بھی لیا جائے تو بھی یہ سوال باقی رہتا ہے۔ آخر ان گستاخانہ تشبیہات کو لانے کی سرے سے ضرورت ہی کیا تھی۔

ابطال الہام وید۔ وید منتروں سے ثابت کیا ہے کہ وید ہرگز الہامی نہیں۔ قیمت ۶/ر (منیجر اہلحدیث)

الغرض اس تیسری کسوٹی پر تو وید ہرگز ہرگز پورے نہیں اتر سکتے۔

## چوتھی کسوٹی نجات

حیات بعد الممات کا نقشہ جو ویدوں میں کھینچا گیا ہے وہ بھی موجودہ زمانہ کے آریوں کے خیال کے مطابق نہیں ہے۔ روح کے آواگون کا ذکر تو ویدوں میں کہیں ہے ہی نہیں۔ ہاں بہشت اور دوزخ کا وجود پایا جاتا ہے اور اسی طرح سے جس طرح دیگر مذاہب میں ہے چنانچہ ویدک بہشت میں بھی دودھ، دہی، شہد اور شراب کی نہریں اور حور و غلمان سبھی کچھ موجود ہیں۔ صرف اصطلاحات کا فرق ہے۔ حور نہ سہی اپسرا سہی۔ غلمان نہ کہا گندھرو کہہ دیا۔ بات وہی ہے۔

دودھ اور شہد کی نہروں اور بہشت کے پھل پھولوں کا بیان اگر دیکھنا ہو تو اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۳۴ ملاحظہ فرماویں۔ اس سوکت کے دوسرے منتر میں حوروں کا ذکر بھی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

एषाम اون کے (یعنی نیکوکار مرنے والوں کے)
शिश्नम عضو خاص کو जातवेदा
अग्नि دیوتا (جتایر) न نہیں प्रदहति
جلاتا ہے स्वर्गे बहुت के लोके طبقہ
میں बहु اون کے لئے एषाम بہت سی
स्त्रैणम عورتیں ہیں۔

سردست اسی مختصر مضمون پر اکتفا کیا جاتا ہے ہم نے ان چاروں معیاروں کے متعلق علیحدہ علیحدہ مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔ جو پھر کبھی ہدیہ ناظرین کئے جاویں گے۔

---

## ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب۔ جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۵ر
ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

## مولوی محمد بشیر محدث سہسوانی پر اعتراض

مولانا محمد بشیر محدث سہسوانی کا رسالہ "القول المحمود فی رد جواز السود" دوبارہ دہلی سے شائع ہوا ہے۔ اس پر دو اعتراض ہیں۔ ایک یہ کہ لفظ "سود" فارسی ہے۔ اس پر ال داخل کر کے عربی ترکیب بنانا غلط ہے۔ چونکہ سود کے ہم معنی الفاظ "ربح" و "ربوا" موجود ہیں۔ اس وجہ سے معرب بھی نہیں کہہ سکتے۔

دوسرا یہ کہ "فی رد" غلط ہے علیٰ ہونا چاہئے تھا یعنی فی الرد علیٰ من جوز السود۔ اس لئے کہ رد کا صلہ علیٰ کے ساتھ آتا ہے۔

جواب اول یہ ہے کہ مولانا مرحوم کا یہ ایک وعظ تھا۔ جس کو طلبہ نے قلمبند کر لیا تھا اور وہ وعظ بصورت رسالہ شائع ہوا تو کسی طالب علم نے یہ نام رکھ دیا۔ اس کی ترکیب چراغ الدین وچنن الدین جیسی ہو گئی۔ علامہ ممدوح نے کوئی نام نہیں رکھا۔

دوم یہ کہ مولوی عبدالحی لکھنوی مرحوم سے اور مولانا مرحوم سے جو مباحثہ ہوا تھا۔ اس میں مولانا لکھنوی صاحب پر خود علامہ موصوف نے یہی اعتراض کیا ہے ایسی صورت میں علامہ کے قلم سے ایسی غلط ترکیب نکلنا ناممکنات بلکہ محالات سے ہے۔

علامہ محدث مرحوم بہت بڑے ادیب تھے چنانچہ شیخ دحلان پر عربیت و ادبیت کے اعتراض مرحوم نے فرمائے تھے۔ جن کا جواب نہ تھا اور اعتراض بجائے خود درست رہے۔

تیسرے میں نے بعض لوگوں سے یہ بھی سنا کہ "جواز السود" میرٹھی کے رسالہ کا نام تھا۔

بہرحال مولانا مرحوم کی جانب بدظنی نہ کرنا چاہئے، واللہ اعلم! (اقتدار احمد سہسوانی۔ علیگڑھ)

---

## معقولات حنفیہ

فقہ حنفیہ کے سات مشہور مسائل کو قرآن اور حدیث کے خلاف ثابت کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر
منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

# فتاویٰ

س ۲۲۳ } زید اپنی عورت ہندہ کو کہتا ہے کہ تو میرے کام کی نہیں میرے گھر سے نکل جا اور زبردستی پکڑ کر نکال بھی دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی کبھی صلح کبھی تنازع رکھتا تھا۔ تقریبًا دس روز کے ہندہ گاؤں سسرال میں کسی بیگانے گھر مقیم رہی۔ اسی عرصہ میں زید نے کسی کی معرفت دو کارڈ ہندہ کے باپ بکر کو بھجوائے۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ اپنی بیٹی کو لے جاؤ اور اس عرصہ میں صلح کی بات کوئی بھی ہندہ سے نہیں کی بلکہ چھوڑنے کی باتیں کرتا رہا۔ گیارھویں روز جب اس کا بھائی عمرو ہندہ کو لینے آیا تو پھر کہا کہ تم نے میرے گھر آج کے بعد بالکل نہیں آنا ہوگا۔ بلکہ جب عمرو اپنی بہن ہندہ کو اپنے گھر لے جانے لگا تو جو چادر ہندہ پر پردہ والی تھی وہ بھی جبرًا لے لی۔ ہندہ کے میکے آنے کے بعد اس کا بھائی خالد اور ایک دوسرا شخص مسمی غلام محمد زید کے پاس جاتے ہیں اور رضامندی کی باتیں کرنے لگے تو زید جواب دیتا ہے کہ میں آج سے ڈیڑھ سال پہلے ہی طلاق دینی چاہتا تھا اور ضرور دیدیتا پر بعض معذوریوں کی وجہ سے پہلے نہ دے سکا۔ اب دریافت طلب ہے کہ ایسے کلمات سے شرع کی رو سے طلاق واقع ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ (غلام محمد خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۰۵۸)

ج ۲۲۳ } خاوند کا کہنا کہ تو میرے کام کی نہیں چلی جا۔ طلاق ہے۔ عورت عدت گزار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

س ۲۲۴ } غلام غوث یا غلام حیدر یا کریم بخش رحیم بخش غلام قادر اس قسم کے نام رکھنا جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۰۴)

ج ۲۲۴ } کریم بخش رحیم بخش اچھے نام ہیں غوث کا ترجمہ ہے فریادرس۔ چونکہ ایسے نام رکھنے والے غوث سے مراد پیر عبد القادر جیلانی کی ذات لیتے ہیں اس لئے یہ نام درست نہیں ہے۔ غلام قادر میں قادر سے مراد خدا ہے اور غلام سے مطلب بندہ ہے یعنی قادر کا بندہ۔ مگر اس لحاظ سے غلام حیدر کہنا بھی غیر صحیح ہے۔ اس لئے ایسے ناموں سے بچنا بہتر ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے آیت فلما اتٰھما سے استنباط کر کے حاشیہ پر ایسے ناموں کا رکھنا منع لکھا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۵ } اذان ہوتی ہو اور کوئی شخص آئے اور سلام کرے تو کیا سلام کر سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۵ } اذان ہوتے ہوئے سلام کہنا کسی حدیث میں منع نہیں ہے۔

س ۲۲۶ } فرض نماز ہوتی ہو اور کوئی شخص مسجد میں آئے اور سلام کرے تو کر سکتا ہے۔ مثلاً چار پانچ آدمی وضو کرتے ہوں اور ایک طرف جماعت ہو رہی ہو اس حالت میں کیا سلام کر سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۶ } حالت نماز میں سلام کرنا جائز ہے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آنحضرت ہاتھ سے اشارہ کرتے۔ جواب نہ دینے کی وجہ پوچھنے پر فرمایا۔ ان فی الصلوٰۃ لشغلا مگر سلام کرنے کو منع نہیں فرمایا۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۷ } فرض نماز کے بعد سلام کے فورًا ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا چاہئے یا کچھ دیر کے بعد۔ یا نہ مانگے تو کیا حرج ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۷ } فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جلدی ہو یا دیر سے جائز ہے۔ سنت مؤکدہ نہیں نہ مانگے تو بھی حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۸ } فرضی نماز کی دو رکعت میں ایک رکوع قرآن پڑھے تو پڑھ سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۸ } پڑھ سکتا ہے۔ لقولہ تعالیٰ فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔

س ۲۲۹ } تراویح میں سننے والا قرآن شریف سامنے رکھ کر سنے اور شخص سکتا ہے۔ سننے والا بھی جماعت میں شامل ہے اور نماز میں قرآن شریف کے ورق الٹتا ہے تو کیا بے جا حرکت نہیں ہوتی؟

ج ۲۲۹ } صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان تھا وہ قرآن مجید سامنے رکھ کر تراویح پڑھایا کرتا تھا۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ جو چاہے عمل کرے۔ جن کو اطمینان نہ ہو وہ اس سے احتیاط کرے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۰ } نماز تراویح میں جب سورہ ختم ہو تو بسم اللہ زور سے پڑھے یا آہستہ؟

ج ۲۳۰ } سورہ ختم پر بسم اللہ پڑھنے کے کوئی معنی نہیں۔ سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھی جاتی ہے جو آہستہ بھی جائز ہے۔ جہری نمازوں میں بلند آواز سے پڑھنی بھی جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۱ } صبح صادق سے پہلے اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۲۳۱ } نماز صبح کی اذان صبح صادق سے پہلے جائز نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۲ } فرض نماز یا اسکے علاوہ کوئی بھی نماز ہو ہر وقت یا روزمرہ قصدًا سر کھلا رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور ٹوپی موجود ہوتے ہوئے سامنے رکھ کر کھلے سر نماز پڑھ سکتا ہے یا مجبوری کے وقت ایسا کرنے کا ہے؟

ج ۲۳۲ } ننگے سر نماز جائز ہے مگر افضل یہی کہ سر ڈھانپ کر پڑھے۔ لقولہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد الآیہ۔

س ۲۳۳ } ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک ہی ساتھ تین طلاق دیدیں اور چھ یا آٹھ ماہ گزر گئے طلاق کو تو وہ عورت اسکے نکاح میں رہی حالانکہ نان نفقہ اٹھا کا ادا نہیں کیا اور پھر وہ رکھنا چاہتا ہے تو وہ رکھ سکتا ہے۔ ایک طلاق دیکر پھر اسکی خبر نہیں لی۔ اب اس کو رکھنا چاہتا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۳۳ } ایک ہی وقت میں تین طلاقیں ایک طلاق رجعی کے حکم میں ہیں۔ طلاق رجعی عدت گزر جانے کے بعد بائنہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے صورت مسئولہ میں نکاح جدید سے اپنی بیوی کو آباد کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

ahmadimuslim.de

# متفرقات

**اخبار اہلحدیث** کی توسیع اشاعت کیلئے ہر خریدار "اہلحدیث" کا عموماً اور معاونین کرام کا خصوصاً تبلیغی فرض ہے۔

**دعاء صحت** میرے مخلص دوست ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب مقیم کپور تھلہ بہت بیمار ہیں۔ ناظرین دعا کریں۔ اللھم اشفہ بشفائک وعافہ بفضلک۔ (ابوالوفاء)

**تردید تحریک خاکساری** کے متعلق جو سلسلہ مضامین اہلحدیث میں ۳۰ جون سے جاری ہے۔ حسب اعلان علیحدہ بصورت رسالہ شائع کرنے کے لئے اسکی کتابت شروع کرادی گئی ہے۔ شائقین سوالات مندرجہ صہ اخبار ہذا کے جواب جلد ارسال فرمائیں۔

آمدہ از ایس عبدالرحمن صاحب پشاور صہ

**ضرورت مدرس** مدرسہ جھومپرہ ریاست کیونجھر کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو M.V یا M E پاس کے علاوہ ٹرینڈ بھی ہو۔ ناگری اہندی جاننے کے علاوہ تعلیمی تجربہ بھی ہو۔ تنخواہ خشک مبلغ پندرہ روپے ماہوار کے علاوہ رہنے کا مکان مفت ملیگا۔ درخواستیں مع نقول اسناد سیکرٹری صاحب مدرسہ جھومپرہ پوسٹ پلاس پنگہ ضلع بالاسور کے پاس ۳۱۔ اگست تک آنی چاہئیں۔ (سراج الدین)

(صہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

**اطلاع عام** مولوی نورالحسن صاحب شکرپوری سابق جنرل سیکرٹری صوبائی اہل حدیث کانفرنس نے بعض وجوہات کی بناپر کانفرنس کے سکرٹری شپ اور انجمن اہل حدیث دربھنگہ کے عہدہ اور مدرسہ احمدیہ کی مجلس عاملہ کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اسلئے تمام خاص وعام کی آگاہی کے لئے یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ آئندہ کانفرنس۔ انجمن۔ مجلس عاملہ سے متعلق خط وکتابت مولوی صاحب موصوف سے نہ کیا کریں۔ (المعلن محمد عثمان۔ دربھنگہ)

**مبلغین وسفراء حضرات** علاقہ بیج پور۔ جودھپور (جمیر۔ مارواڑ۔ نصیر آباد۔ احمد آباد کی طرف کسی قسم کا سفر اختیار کرنے کی زحمت نہ اٹھائیں۔ کیونکہ اس دفعہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط سالی ہے۔ تمام لوگ پریشان حال ہیں۔ (حافظ عبداللہ از سود علاقہ گجرات)

**مدرسہ محمدیہ رائیدرگ** عرصہ چھ سال سے قائم ہے اس وقت مدرسہ مذکور میں ڈیڑھ سو طلباء زیر تعلیم ہیں اور چھ اساتذہ تعلیمی فرائض نہائت جانفشانی سے انجام دے رہے ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی فضل الرحمن صاحب مئوی اعظمی افضل العلماء ومنشی فاضل فاضل جامعہ دارالسلام ہیں۔ لہٰذا اطراف واکناف کے شیدایان علم ومحبان کتاب وسنت بصد ذوق وشوق داخل مدرسہ ہو سکتے ہیں۔ دریافت طلب امور کے لئے سکرٹری سے خط وکتابت کیجئے۔ مدرسہ مذکور کی کوئی مستقل آمدنی نہیں۔ ہم جمیع اراکین جناب حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب تراب حسین صاحب راجندری متولی محمد صدیق صاحب برادران اہل حدیث وزاگیٹم مولوی عبدالحلیم خان صاحب متولی عبدالوہاب صاحب حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ حضرات ماہانہ مبلغ پانچ روپے سے مدرسہ کی امداد فرمارہے ہیں چونکہ اعانت مدرسہ کی آمدنی کی دوسری کوئی صورت نہیں۔ لہٰذا قوم پرور اور دینی جذبات رکھنے والے مدرسہ کی مالی امداد کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔ منجانب سکرٹری وکیل محمد غوث صاحب مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری۔ علاقہ مدراس۔

(صہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

**تبلیغی جلسہ** جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے تبلیغ کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ چنانچہ ۲۹۔۳۰ جولائی کو موضع باٹھ تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں ایک بارونق جلسہ ہوا۔ جلسہ میں تبلیغ توحید وسنت کے سلسلہ میں سکھ قوم کی طرف سے توحید ورسالت پر بعض اعتراض کئے گئے۔ صدر جلسہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ نے احسن طریق پر جواب دئیے۔ الحمدللہ جلسہ اثر کے لحاظ سے نہائت کامیاب ہوا۔ جلسہ ہذا میں اجتماع عام ودیہاتی جلسوں کی نسبت اچھا خاصہ تھا خدا تعالیٰ اراکین جمعیۃ کا سایہ سر پر قائم رکھے۔ اور جمعیۃ کی بنیاد کو مستحکم کرے آمین!

حاجی عبدالشکور سکرٹری انجمن خادم المسلمین اہل حدیث جنڈیالہ۔ ضلع امرتسر۔

(از ناظم) ہم موضع باٹھ کی مقامی انجمن کے اراکین کے عموماً اور چوہدری حکم دین وچوہدری علی محمد کے مشکور ہیں جنہوں نے جمعیۃ تبلیغ کے مقاصد میں ہمارا ساتھ دیا۔ نیز حاجی عبدالشکور کو مبارک باد دیتے ہیں کہ وہ اپنے تبلیغی مقاصد میں کامیابی حاصل کررہے ہیں۔ (ثانی عفی)

**مدرسہ اسلامیہ بانسی** میں مقامی وباہر کے طلباء آکر قرآن وحدیث وتفسیر وصرف ونحو واُردو، فارسی وغیرہ فنونات کی تعلیم حاصل کررہے ہیں اور دینی فیض سے مالامال ہورہے ہیں۔ یہ مولوی عبدالقدوس صاحب کی سعی وکوشش کا نتیجہ ہے۔ مدرسہ ہذا میں چار مدرسین اور طلباء تقریباً ۸۰ نفر ہیں۔ جن میں چند نفر بیرونی ہیں اور باقی سب مقامی۔ بیرونی طلباء کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر درخواست پتہ ذیل سے حاصل کریں۔

چونکہ یہ اہم مذہبی وقومی کام محض آپ بیرونی حضرات برادران اسلام کی باہمی ہمدردی واخوت مذہبی پر موقوف ہے۔ ورنہ حقیقت میں اور کوئی سبیل نہیں ہے آپ سے پُرزور اپیل ہے کہ مولوی عبدالقدوس صاحب آپ حضرات کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ تشریف لے جارہے ہیں امید کہ مالی امداد سے اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کا موقع دینگے۔ اور مدرسہ کو پہلے سے زیادہ اور کامیاب بنائیں گے۔ المعلن خادم رحمت اللہ خان سکرٹری مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

**مسیح الملک دہلی** جامعہ طبیہ دہلی کی طرف سے ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے جس میں تمام تر طبی مضامین ہی ہوتے ہیں۔ طب سے عام دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے مفید ہیں۔ قیمت سالانہ اعلیٰ ایڈیشن عہ معمولی صہ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ پتہ۔ منیجر مسیح الملک دہلی

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ
### اور
### خاکساری ڈکٹیٹر

سرسید مرحوم نے ایک موقع پر اہل پنجاب کو "زندہ دلان پنجاب" کا لقب دیا تھا۔ یہ لقب ایسا بامعنی ثابت ہوا کہ ہر کام میں اہل پنجاب زیادہ سے زیادہ حصے لینے لگے معلوم اس سے کہ نیک ہو یا بد۔ چنانچہ ہر ایک تحریک میں اہل پنجاب حصہ وافر لیتے ہیں۔ تبرا جو عقلاً و نقلاً ہر حیثیت سے ایک غیر مستحسن فعل ہے اس میں بھی اہل پنجاب اور صوبہ سرحد نے کافی سے زیادہ حصہ لیا ہے۔

ہوڑہ ایکسپرس جو دس بجے رات کو لاہور سے چلتی ہے تبرا باز اس گاڑی میں سوار ہو کر لکھنؤ جاتے رہے ہیں۔ گو اب قدرے کمی ہو گئی ہے مگر ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ خاکساری تحریک کے ڈکٹیٹر مشرقی صاحب نے بھی اس بارے میں جتنے دعوے کئے وہ بجائے مفید ہونے کے مضر ثابت ہوئے۔ جن کا مفصل تذکرہ انشاء اللہ آئندہ پرچے میں کیا جائیگا۔

مجمل بیان یہ ہے کہ مشرقی صاحب نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر کبھی فریقین کے تین تین لیڈروں کو اثر فشانی قرار دیکر قتل کرنے کی دھمکی دی اور کبھی اپنی افواج قاہرہ کو لکھنؤ پہنچ کر اس فتنے کو بزور دبانے کا حکم جاری کیا۔ آخر ہوا کیا وہی جو مرزا غالب مرحوم نے کہا ہے ؎

تھیں نے رہ کارات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اس کے گریہ چشم سے گردوں کف سیلاب تھا

(مفصل آئندہ انشاء اللہ)

تبرا ایجی ٹیشن ابھی جاری ہے اور یہ نہیں ہٹیگا جب تک شیعہ اپنا سارا زور ختم نہ کرلیں۔ ہمارے خیال میں یہ ایجی ٹیشن سنیوں کو مفید اور شیعوں کو نقصان دہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ جس کا اظہار ہم ابھی سے کئے دیتے ہیں۔

(۱) رسم تعزیہ سازی جو خالص شیعوں کا شعار ہے اس میں کوئی باغیرت سنی شریک نہیں ہوگا خصوصاً صوبہ یوپی کے سنی حضرات سے یہی توقع ہے۔

(۲) صوبہ یوپی میں سنیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر شیعہ ممبران کمیٹی اور اسمبلی اپنے تناسب سے زیادہ منتخب ہوتے ہیں۔ غالباً آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

یہ دو نقصان شیعوں کے اور دو فائدے سنیوں کے بالکل نمایاں ہیں۔ جن کی تحریک ابھی سے ہو رہی ہے۔ عرب کا مشہور شاعر متنبی انہی معنی میں کہہ گیا ہے ؎

بذا قضت الایام ما بین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

## تحریک وزیرستان

وزیرستان کی تحریک بجائے کمزور ہونے کے دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہے۔ آج سے پہلے بھی حکومت انگریزی کی سرحدی اقوام سے چھیڑ چھاڑ چلی آئی ہے۔ جس کی مدت ہماری یاد میں چھ ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر اب یہ تحریک اتنی طوالت پکڑ گئی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اخبارات کی خبروں کا بغائر نظر مطالعہ کرنے سے جو بات معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ یہ تحریک ایک مذہبی آدمی کے ہاتھ میں ہے۔ برخلاف پہلی تحریکوں کے جو دنیاداروں کے ہاتھوں میں تھیں اس لئے ان کا خاتمہ داد و دہش کے ذریعہ ہو جاتا تھا مگر موجودہ تحریک کا خاتمہ مذہبی ہدایت کے ماتحت ہوگا اس کی ایک اور شاخ پیدا ہو گئی ہے جو وزیرستان سے نکل کر آفریدی قوم میں پہنچ گئی ہے۔

پشاور کے ضلع میں ایک سرسبز وسیع میدان ہے جس کا رقبہ قریباً بارہ مربع میل ہے۔ یہ آفریدیوں کی ملک ہے اور ان کی ایک بہت بڑی چراگاہ ہے۔ جہاں ان کے مویشی مدت سے چرتے رہے ہیں۔

کئی سال ہوئے کہ انگریزی گورنمنٹ نے اپنی کسی ضرورت کے ماتحت اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اب اس کے متعلق آفریدیوں میں حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے ایک خط خان خوشحال خان وکیل مختار قوم خود آفریدستان نے وزیر اعظم صوبہ سرحد اور ارکان کانگرس کو لکھا ہے کہ کھجوری میدان گورنمنٹ نے تین ماہ کے لئے مستعار لیا تھا وہ خالی کر دے دیکھیں اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج کل کی فضا یہ ہے کہ حکومتیں تو بجائے خود رہیں کسی فرد انسانی کو یہ کہنا کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیجئے۔ قائل کا اپنے تئیں ناواقف زمانہ ثابت کرنا ہے۔

ہمارے خیال میں وزیرستان کی تحریک میں کھجوری میدان کا ذکر آنا ایک پُر معنی بات ہے۔ خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہو۔ اس ہفتے وزیرستان کے حالات بہت شدت پکڑ گئے ہیں۔ چنانچہ اخبارات کا بیان یہ ہے:-

"کوہاٹ ۱۶- اگست۔ سردیکنی وزیرستان سے تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ خلیفہ گل نواز خان اور غازی حکیم خان کی دوڑ دھوپ کے باعث بنوں اور کوہاٹ کے نواحی حلقوں میں تمام بنجر علاقے ہوائی محکمہ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہاں قبائلی لشکر پناہ گزیں نہ ہو سکے۔ ان بنجر علاقوں میں کسی وقت بھی بمباری ہو سکتی ہے۔ اگلے روز ان بنجر علاقوں میں متعدد ہوائی جہاز کوہاٹ اور پشاور کی طرف سے اڑتے دیکھے گئے۔

ان ہوائی جہازوں نے اڈے ٹل بلند۔ بلند خیل۔ پاکستان۔ خٹک لیما۔ چوکھا۔ سلیمان۔ دتہ خیل۔ کوہستان۔ بویہ۔ وشوا تا سوانمری دیکھ بھال کی۔ اس ضمن میں یہ بھی اطلاع ہے کہ تین چار دیہاتی مستقرات پر جن کو مشکوک کمین گاہیں کہا جاتا ہے پر بمباز ہوائی جہازوں نے بم گرائے۔ اس علاقہ میں بھی کوہستان ٹل گورگری میں۔ قبائلیوں کی مخالفانہ سرگرمیوں کے باعث کوہاٹ وتوں کی سرحدوں سے ملحقہ دو بنجر علاقوں کو ہوائی محکمہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اطلاع ہے کہ

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ - فرقہ [illegible] شیعہ کی تردید میں - قیمت تین روپیہ - (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

قبائلی اور اسمٰعیل کے درمیان قبائلی مسلح پارٹی اور برطانوی فوجی مسلح گارد کے مابین دو گھنٹہ خونریز تصادم ہوا۔ بارش کی طرح ایمونیشن استعمال کیا گیا۔ دو گھاٹیوں کو بموں اور گولیوں سے صاف کر کے میدان بنا دیا گیا ہے۔ بنوں رزمک جرنیلی سڑک پر فوجی اور ٹیکسی لاریوں کو بھی روکا گیا۔ پرسوں رات متعدد مقامات پر پلیں راستوں کو ناقابل گزر بنا دیا ہے جس کی وجہ سے رزمک میں ڈاک لیٹ پہنچتی ہے راستے اور پل نقصان زدہ ہیں۔ ٹوچی مسلح گارد کے ہمراہ ایک یورپین افسر خان صاحب گل محمد خان صاحب ٹھیکیدار ڈاک کے پاس کھڑا گفتگو کر رہا تھا قبائلیوں نے تاک کر لبی مارک سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ خانصاحب شدید طور پر زخمی ہوگئے۔

۱۰ اور ۱۱۔ اگست کی درمیانی رات کو وزیری قبائلی اور مسلح فوجی دستوں میں لوئر دادی ٹیلوار میں زبردست تصادم ہوئے۔ فوجیوں نے بکثرت پرسے بم پھینکے اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں حملہ آوروں نے بھی فائرنگ کیا۔ بم پھینکے۔ نقصان جان کے سلسلہ میں تفصیلات کا انتظار ہے بنوں رزمک روڈ پر خاص دامان کوہستان کے پیچدار موڑ والے مقامات پر زبردست فوجی پہرہ ہے۔ ہر وقت کھلی ٹریفک نہیں ہو سکتی۔ پرسوں لوئر وادی رزمک کے متعدد مقامات میں ٹیکسی لاریوں کو روکا گیا۔ یا لبی مارک سے فائرنگ کئے گئے۔ ایک درجن ہوائی جہازوں نے براستہ ٹل بنہ اڑ کر شمالی کوہستان کی دیکھ بھال کی۔"

(پرتاپ لاہور ۱۶۔ ۱۹۔ اگست ۳۹ء)

**ہماری رائے** جو بڑی دور اندیشی پر مبنی ہے یہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کا آج کل سخت ترین دشمنوں کے ساتھ مقابلہ ہونے والا ہے۔ جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ ان دشمنوں کے مقابلہ میں وزیرستان کا جھگڑا یا فلسطین کی نزاع کوئی چیز نہیں۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو چاہئے کہ ان معمولی جھگڑوں کو بند کر کے اپنی پوری طاقت کے ساتھ اشد دشمنوں کا مقابلہ کرے۔ دشمنوں کا عین منشا ہے کہ حکومت برطانیہ ایسی معمولی الجھنوں میں پھنسی رہے۔ اس لئے یہ دور اندیشی کے خلاف ہے کہ حکومت ایسے کاموں میں اپنا روپیہ، قوتیں اور وقت ضائع کرے جس سے دشمنوں کو موقع ملے۔ ہماری قطعی رائے کہ حکومت برطانیہ کو وزیرستان کا علاقہ بالکل چھوڑ کر میدان میں آجانا چاہئے ۔

## انجمن حزب المجاہدین کا ریزولیوشن

### مشرقی سے گفتگو کے متعلق

اخبار آواز ہند پشاور مورخہ ۱۴۔ اگست ۳۹ء میں ماسٹر عنایت اللہ مشرقی کی گفتگو شائع ہوئی ہے جس میں مولوی عبداللہ شاہ پشاوری کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تم اہل پشاور کی طرف سے نمائندہ ہو کر آؤ تو گفتگو کے لئے وقت نکال سکتا ہوں ؟ علماء امرتسر کی متفقہ مجلس موسومہ حزب المجاہدین کے اجلاس میں پیش ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

انجمن حزب المجاہدین امرتسر بطور نمائندہ اس کو منظور کرتی ہے کہ مشرقی صاحب سے مسائل اختلافیہ میں گفتگو ہو۔ انجمن ہذا کا ایک نمائندہ گفتگو کریگا جس کا ساختہ پرداختہ انجمن کو منظور ہوگا اور انجمن کے ذریعہ اہل شہر کو۔ گفتگو بطور املا عربی میں ہوگی پھر اُردو میں ترجمہ سنا دیا جائیگا۔ منظوری آنے پر مشرقی کو مسائل اختلافیہ کی فہرست دیدی جائیگی۔ باقی شرائط بذریعہ سب کمیٹی طے ہونگی۔ امرتسر مشرقی کا اپنا شہر ہے اس لئے اس تجویز کی منظوری دینا اُن کا اولیں فرض ہے۔

راقم محمد عبداللہ ثانی ناظم انجمن حزب المجاہدین امرتسر

## جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

### فریضہ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوٰۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے۔ آپ کو خود معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کیلئے مخالفین اسلام (آریہ سماجی وغیرہ) انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ اچھوتوں میں تبلیغ اسلام، نومسلموں کی مالی امداد، نومسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم اور عام نومسلموں کو ضروریات اسلام سے آگاہ کرنے کا کام باضابطہ طور پر ہو رہا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ تبلیغ کو دیں۔ و سید غلام بھیک نیرنگ

معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر)

## پولیس میں بھرتی کا موقع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور کے ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ اپریل ۱۹۴۰ء میں نوجوانوں کی کچھ تعداد کو جو لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لائل پور و منٹگمری کے باشندے ہوں۔ بطور اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس بھرتی کیا جائیگا۔ اعلان کی شرائط میں مذکور ہے کہ صرف ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان عمر والے اُن نوجوانوں کی درخواستوں پر غور کیا جائیگا۔ جو ایف۔ اے یا اُس کے برابر کا کوئی امتحان پاس کئے ہوں۔ یا انجینیرنگ کالج کا ڈپلومہ حاصل کر چکے ہوں۔ جن کا کیرکٹر عمدہ اور جسمانی صحت اچھی ہو اور پھرتیلے اور مستعد ہوں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صاحب موصوف درخواستیں صرف یکم ستمبر اور ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کے درمیان وصول کرینگے۔ اور اگر کسی نے کسی طریقے سے بھی سفارش پہنچانے کی کوشش کی تو اسکی درخواست کو مسترد کر دیا جائیگا۔ سابقہ مسترد کردہ اشخاص کو درخواستیں بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ درخواست کے ہمراہ صرف سندات کی نقول بھیجنی چاہئیں جو واپس نہیں کی جائینگی۔ امید ہے کہ نوجوان اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(لاہور ۱۵۔ اگست ۳۹ء)

اسد اللہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم (۴۰ھ) مفصل حالات زندگی۔ قیمت

# بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

**اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لایف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ**

ہیڈ آفس بمبئی    قائم شدہ ۱۸۷۴ء

یا

**سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے**

(۸۴۷)



# زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی) سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت [illegible] کے ۵۰۶ صفحات قیمت ع۲ [illegible] رعایتی قیمت ع۲ روپے

منیجر اہلحدیث امرتسر



تمام دنیا میں بے مثل ۲۶

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ع۲

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ [illegible] اسلام امرتسر



# کم از کم ۱۸

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:۔ حلفیہ تحریر کہ کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)



# جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بار ہا کے مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اکسیر یا ضرار [illegible] خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں امرتسر۔

# تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

در ترد ید آریہ مشن

## حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍

## الہامی کتاب

وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفا صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

(۴۴۸)

## ترک اسلام بجواب ترک اسلام

اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابل قدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹

## بحث تناسخ

وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا موصوف اور ماسٹر آتمارام صاحب در بارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳؍

## حضرت محمد رشی

حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ تبلیغی انجمنوں کو خوب اس کی اشاعت کرنی چاہئے۔ قیمت ۴؍

## حدوث وید

اس رسالہ میں خود وید کے حوالہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲؍

## اصول آریہ

اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے۔ ۲؍

## الہام

یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

## شادی بیوگان اور نیوگ

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیاسوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۲؍

## القرآن العظیم

اس کتاب میں تمام خصوصیات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ) وغیرہ کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲؍

## جہاد وید

اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید مقدس سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ قیمت ۲؍

## مقدس رسول

جدید اڈیشن۔ آریوں نے ایک زہریلے رسالے میں آنحضرتؐ کی ذات والاصفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے جس کا نام تھا "رنگیلا رسول"۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت ۸؍

نوٹ:۔ محصولڈاک سب کتب کا خریدار پر ہوگا۔

پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## مومیائی

۳۹

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل، دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸؍۔ آدھ پاؤ ۱؍۔ پاؤ بھر ۲؍ مع محصولڈاک علاوہ [illegible] محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ [illegible] کی قیمت مع محصولڈاک [illegible] بذریعہ منی آرڈر [illegible] ایک پاؤ سے کم روانہ کی جاتی [illegible] ورنہ بند [illegible]۔

## تازہ ترین شہادات

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہنواز [illegible] علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی فائدہ بخش دوا ہے جس کی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ نہیں ملتے۔ مریض بہت دق کرتے ہیں۔ اس لئے ایک مریض کے لئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں [illegible]

جناب عبداللہ صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین [illegible] چھٹانک تین آدمیوں کیلئے مومیائی منگوائی تھی۔ تو منتظر رہی مگر مرض ابھی جڑ سے نہیں گیا اس لئے تینوں شخصوں کے لئے پھر ڈبیہ ایک ایک چھٹانک [illegible] فرما کر شکرگذار فرمائیں۔ [illegible]

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد [illegible]
[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ... ہر جمعہ کے دن امرتسر
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اہلحدیث
... صلی اللہ علیہ وسلم ...

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

... جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ...

... اسباب، ان کے رفقا و متبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق و اوصاف، قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپ کی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد "سیرت سید احمد شہید" کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۶۴ صفحہ۔ کتابت طباعت کا عمدہ۔ جلد سنہری خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا اس صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد ۶/۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ ... طلب کریں۔

(ملنے کا پتہ)
۳۲ گوئن روڈ لکھنؤ
... سول ایجنٹ
... النصر ...

... کا حال، جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسماعیل شہید رح سے....

مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ الیٰ ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ صفحات ۲۰۸ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

## خطبات محمدی

مؤلفہ مولانا محمد صاحب دہلوی

حدیث شریف کی پچاس کتابوں سے ان خطبات نبویہ علیٰ صاحبہا التحیہ کو یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سو چھیاسی خطبات مبارک درج ہیں۔

اصل خطبہ عربی میں اور ترجمہ عام فہم اردو میں ہے۔ یہ کتاب تمام فضول اور بے دلیل باتوں یا قصوں سے پاک ہے۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان کے لؤلؤ المرجان کو ہی عاشقان توحید و سنت تک پہنچایا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

## تراجم علمائے حدیث ہند

۲۔ سو اشخاص کا...... برسوں کی کاوشوں کا، جانکاہ محنتوں کا، ان تھک کوششوں کا، وقت کی بہت بڑی قربانی کا، پھر سینکڑوں کے خرچ کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بعد والوں کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علماء کے حالات زندگی جمع کر دیئے۔ اس جلد اول میں شاہ ولی اللہ سے شروع کر کے آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی کی سوانحعمریاں ہیں مرحومین کی اور موجودین کی بھی۔ تاریخ جیسے روکھے پھیکے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین نہائت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت ادق مضمون پر قلم فرسائی کر کے مولانا نے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔ قیمت ۸/

## نور محمدی

(مؤلفہ مولانا محمد صاحب دہلوی)

جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ، تابعین، محدثین، ائمہ، فقہا اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ اس رسالہ کی خوب اشاعت ہونی چاہئے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف ۱۲/ (بارہ آنے)

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ } مینیجر اہلحدیث امرتسر



ahmadimuslim.de

# موميائی

۳۹

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو
رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد رہتا ان کے لئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے....
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ [illegible]

# الوفا ثناء اللہ صاحب

حدوث وید — اس رسالہ میں خود وید کے [illegible] ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

اصول آریہ — اس رسالہ میں آریوں کے اصول [illegible] کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے

# حکایات صحابہ اردو

یعنی

## سچی کہانیاں

جس میں صحابہ کرام و صحابیات۔ صحابی بچوں کے زہد و تقویٰ۔ فقر و عبادت۔ علمی مشاغل۔ ایثار ہمدردی۔ بے مثل جرأت۔ حیرت انگیز جاں نثاری وغیرہ ایمان افروز حالات مندرج ہیں۔ کتابت [illegible] عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

علم خوشنویسی — فن خوشنویسی سے آگاہی حاصل کرنے کے متعلق۔ قیمت ۴ر

# الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ صاحب شاہجہانپوری۔ جو کہ عرصہ سے نایاب ہو چکی تھی۔ اب دوبارہ شائع کرائی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فقہاء امت حدیث نبوی میں کم مایہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ تمام کتاب میں یہی روش پائی جاتی ہے۔ مقلدین کے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا دفعیہ کیا گیا ہے۔ تقلید شخصی کا اس طریق سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ آپ پڑھ کر بے حد مسرور ہوں گے۔ طرز بیان نہایت دلکش اور عالمانہ ہے۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۲۵۰ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ، رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

# عربی بول چال

عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی [illegible] کتاب [illegible] فرہنگ۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر۔ حصہ دوم ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

# تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ گویا قرآنی معارف کو اعلیٰ پیرایہ میں فاضلانہ طریق پر بیان کیا ہے۔ اسکے پڑھنے سے بہت قرآنی نکات سے واقفیت حاصل ہو جائے گی۔ سائز ۲۰×۳۰۔ ضخامت ۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۸ر۔ مجلد ۱۰ر۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔

# دیہاتی حکیم

ایک نئی تصنیف ہے۔ یہ کتاب محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس میں تقریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے۔ جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے۔ علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ بآسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا۔ خصوصاً ائمہ مساجد، نمبرداروں اور پٹواریوں کے پاس ضرور رہنی چاہئے۔ تاجلد بے۔ قیمت ۱۲ر

رجسٹرڈ ایل نمبر ... ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

اخبار امرتسر — کمال رسمی علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... اصل دین آمد کلام اللہ ... پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر ڈاک کٹرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین حسب شرائط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداروں سے ...

عام خریداران سے ...

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ...

فی پرچہ ...

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہونا چاہئے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

## امرتسر ۱۶۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین


نظم (موت) - - - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - - ص۲

خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳

قادیانی مشن (حق بنانے کا فن دونوں کو آتا ہے) ص۶

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص۷

بریلوی مشن (شفاعت کبریٰ) - - - ص۸

مباحث علمیہ۔ ہارت وماروت کی تحقیق - ص۹

اعلان حق - - - - - ص۱۱

مذاکرہ علمیہ - - - - - ص۱۲

فتاویٰ - - - - - - ص۱۳

متفرقات - - - - - - ص۱۴

کلی مطلع ... اشتہارات - - - ص۱۵


## موت

(از مولوی محمد داؤد صاحب ساکن شکرا و ضلع گورداسپور)

کیوں ہوا تو مست اے انساں آخر موت ہے
یہ حقیقت جان اے نادان آخر موت ہے

موت کے پنجے سے ہرگز کوئی بچ سکتا نہیں
شیخ ہو سید مغل ہو خان آخر موت ہے

خاک میں ملنا ہے سب کو بس یہی انجام ہے
ہو گدا یا بادشاہ سلطان آخر موت ہے

موت ہے جس کی دوا اب تک نہیں پایا کوئی
ہو حکیم و ڈاکٹر ذی شان آخر موت ہے

کل نفس صاف ہے فرمان رب العالمین
دیکھ لے تو کھول کر قرآن آخر موت ہے

ہے فنا سب کے لئے کوئی نبی ہو یا ولی
غوث ہو یا صاحب عرفان آخر موت ہے

مدعی تھے جو خدا بننے کے آخر کیا ہوئے
دیکھ لے فرعون اور ہامان آخر موت ہے

زندگی ساری مثل ... جیسے حباب آب ہے
سب جہاں میں چند دن مہمان آخر موت ہے

راز اب کچھ آخرت کے واسطے سامان کر
چھوڑنے دنیا کا سب سامان آخر موت ہے

# انتخاب الاخبار

**مقامی حالات** | کئی دنوں کے امساک باراں کے بعد ۲۴۔ اگست کو موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم میں تبدیلی ہو گئی ہے ——— پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے لئے ہر طرف سے کوشش جاری ہے شیخ صادق حسن و ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی طرف سے شہر کے مختلف علاقوں میں جلسے ہوئے۔

——— یورپ میں جنگ چھڑنے کے پیش نظر ہندوستان کے وائسرائے نے غیر ملکی باشندوں پر اپنے خصوصی اختیارات کی رو سے پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

——— لاہور۔ خطرہ جنگ کو محسوس کرتے ہوئے پنجاب کے تمام دریاؤں کے پلوں پر پہرے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ لاہور کے سنٹرل ٹیلیگراف آفس کے تمام دروازوں پر مسلح پولیس کے پہرے لگا دیئے گئے ہیں۔

——— کراچی۔ پونہ۔ احمد آباد۔ بمبئی وغیرہ شہروں میں بھی پولیس کے پہرے لگائے گئے ہیں۔

——— جرمنی اور روس کا دس سال کے لئے تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے۔

——— مولانا آزاد (جو شیعہ سنی تنازع لکھنؤ کے سلسلہ میں لکھنؤ قیام پذیر ہیں) کی کوشش سے عارضی طور پر تبرا ایجی ٹیشن بند کر دی گئی ہے۔

——— سنگاپور میں تمام تاروں پر سنسر بٹھا دیا گیا ہے ——— جنگ کی افواہوں کے باعث راولپنڈی میں سونے کا بھاؤ ۴۲ روپے فی تولہ ہو گیا۔

——— کوہاٹ آزاد علاقہ میں قبائلی سنی اور شیعہ میں پھر جنگ ہوئی۔ شیعہ نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے۔

——— لاہور سے کراچی کی طرف ڈاک لے جانیوالا طیارہ لاہور سے چالیس میل کے فاصلہ پر گر کر پاش پاش ہو گیا۔ دو ہوا باز ہلاک ہوئے۔

——— حکومت پنجاب نے جنگ کے خطرہ کے پیش نظر تمام افسروں یا ملازموں کو جو رخصت پر ہیں فوراً واپس بلا لیا جائیگا۔

——— انگلستان اور پولینڈ کے مابین ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یعنی اگر کسی فریق معاہدہ پر حملہ ہوا تو دوسرا فریق اس کی مدد کو نکل آئے گا۔

——— کراچی۔ ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سندھ کے قحط زدہ رقبہ میں ۵۲ ہزار مویشی مر گئے۔

——— پولینڈ جنگی اسلحہ خریدنے کے لئے ۴۴ کروڑ فرانکس فرانس سے قرض لیگا۔

——— لندن۔ امریکہ کے سفیر متعینہ لندن نے انگلستان میں مقیم تمام امریکنوں کو برطانیہ سے فوراً روانہ ہو جانے کا حکم دیا ہے۔

——— ڈانزگ ۲۴۔ اگست۔ ہر فاسٹر کو ڈانزگ کا سب سے بڑا افسر اور حاکم بنا دیا گیا ہے۔

——— ایک مصری اخبار رقمطراز ہے کہ شاہ فاروق کو حکومت برطانیہ نے برطانیہ آنے کی دعوت دی ہے۔

——— جبل الطارق۔ جبل الطارق کے تمام محاذ مضبوط کر دیئے گئے ہیں۔ فوجیں قلعہ بند ہیں۔

——— رومانیہ اور دیگر بلقانی ریاستوں سے جو ترک واپس ترکی آ رہے ہیں انہوں نے فوج میں بھرتی ہونے کی خواہش کی ہے۔ دو سال کی تنخواہ بھی نہیں لیں گے۔

——— ترکی اور اٹلی میں کشیدگی پیدا ہو جانے کی وجہ سے اطالوی حکومت نے ترکی کو بھیجا ہوا مال واپس منگا لیا ہے۔ اور اپنے کارخانوں کو حکم دیا ہے کہ ترکی کو کوئی مال نہ دیا جائے۔

——— وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ نے پولینڈ یا دیگر ممالک سے جو وعدے کئے ہیں ان پر بدستور قائم ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو ان کے ایفا کیلئے برطانیہ سینہ سپر ہو کر میدان جنگ میں نکلیگا۔

**گنجینہ روزگار** | اس کتاب میں ایسی آسان دستکاریاں اور مالا مال کر دینے والے ہنر درج ہیں۔ جس کو دیکھ کر کم از کم ایک سو روپے بخوبی کما سکتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ نہ بڑے سامان کی ضرورت ہے اور نہ سرمایہ کی فکر۔ جلد منگوا کر فائدہ حاصل کریں۔ قیمت ۸/ منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

## حزب المجاہدین امرتسر کا اجتماع عظیم

حزب المجاہدین جو دوسری ۱۹۳۹ء کو بنائی گئی۔ اسی روز خاکساری تحریک و دیگر الحاد پھیلانے والی تحریک کے خلاف نہایت سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ چنانچہ یوم انعقاد سے آج ۲۸۔ اگست تک امرتسر کے مختلف محلوں میں آٹھ بارونق جلسے کر چکی ہے۔ کل مورخہ ۲۷۔ اگست ۱۹۳۹ء کو جامع شیخ خیر الدین میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بارش ہو جانے کے باوجود امید سے زیادہ رونق ہوئی فالحمد للہ! جلسہ حسب پروگرام آٹھ بجے صبح شروع ہو کر رات ۱۱ بجے ختم ہوا۔ تحریک خاکساری و مرزائیت کی تردید میں پُر اثر تقاریر ہوئیں۔ مدح صحابہ و تبرا پر بھی مدلل تقریر ہوئی۔ بحمد اللہ جلسہ کامیاب ہوا۔ ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔ جس میں مشرقی کی اشتعال انگیز تحریروں کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی۔

خادم دین ربانی محمد عبداللہ ثانی ناظم حزب المجاہدین امرتسر

## پنجاب سول سروس کا امتحان مقابلہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) کے امتحان مقابلہ (جو اکتوبر میں ہوگا) سے متعلق حکومت پنجاب کے سرکاری اعلان کے سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحان کے نتیجہ پر چار آسامیاں پُر کی جائیں گی۔ طریق کار جو عام طور پر عمل میں لایا جاتا ہے یہ ہے کہ کامیاب امیدواروں کے اسماء رجسٹر (بی) میں درج کئے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں ملازمت اسی وقت ملتی ہے جب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کے عہدے میں کوئی آسامی خالی ہوتی ہے۔

امتحان کی ٹھیک تاریخیں اور مقام پنجاب اور شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے مناسب وقت پر مشتہر کئے جائینگے۔

(لاہور۔ ۲۴۔ اگست ۱۹۳۹ء)

**مضامین آمدہ** | ظہیر الدین صاحب نظم ۲ عدد۔ نعیم عبدالرحیم صاحب ۲ عدد۔ حافظ محمد یوسف صاحب حنیف غلام احمد صاحب ۲ عدد۔ زین العابدین۔ عبدالقیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۱۶- رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

# خاکساری تحریک اور اس کا بانی

## خاکساروں کی طرف سے تہدید آمیز خطوط

اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

(۱۰)

سلسلہ مضمون ہذا میں خدا جانے کیا اثر رکھا ہے کہ جماعت خاکساران اپنے نام کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے خلاف اصول رویہ اختیار کر کے حدود اخلاق سے بھی آگے بڑھ گئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے گذشتہ ہفتے لکھا تھا۔ اس سلسلہ مضمون کے خلاف اظہار ناراضی کرنے کو ہمارے پاس خاکساروں کے بہت سے خطوط پہنچے ہیں۔ جن میں ہم پر بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان سب خطوط کے جواب میں ہمارا ایک ہی جواب ہے کہ

عزیزان من! آپ لوگ غلطی کھا رہے ہیں کہ عسکری تحریک اور عقائد مشرقی کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔ ایسا کرنا آپ لوگوں کی غلط فہمی ہے یا مشرقی صاحب کے ساتھ ہم اعتقادی کا نتیجہ ہے جس کا علمائے اسلام کو پہلے سے اندیشہ تھا ہمارے اس سلسلہ مضمون میں عسکری تحریک کے خلاف ایک لفظ بھی کوئی صاحب دکھا دیں تو ہم اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں گے۔ جو تحریک خاکسار کی نسبت ہماری رائے ہیا گانہ ہے۔ جو ابھی ہم نے ظاہر نہیں کی۔ آپ لوگ عسکری تحریک کو قوت دینا چاہتے ہیں تو اپنے قائد کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنے غلط مذہبی عقائد اور تحریفات قرآنیہ سے رجوع کر لیں۔ جن کا اظہار آپ "تذکرہ" اور "اشارات" وغیرہ میں کر چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم تمہیں ایک مثال سناتے ہیں۔ شاہی زمانے میں ہمارے ملک میں کسی وقت فوج کی کماندار ایک فرنچ لیڈی تھی جو بڑی خوبی سے فوج کو لڑاتی تھی۔ ایسے ہی اورنگ زیب جیسے نیک دل بادشاہ کے زمانے میں بھی اسلامی فوج کے افسر غیر مسلم بھی تھے جو خدمت مفوضہ کو بڑی خوبی سے سرانجام دیتے تھے لیکن وہ اپنے خلاف اسلام مذہبی عقائد کی ترویج میں اشاعت نہیں کرتے تھے اگر وہ ایسا کرتے تو شاہان اسلام ایک منٹ کے لئے بھی ان کو اس خدمت پر مامور نہ رہنے دیتے پس آپ لوگوں کو اگر عسکری تحریک سے محبت ہے تو بے شک اس کو قوت دیجئے لیکن علمائے اسلام کو تبلیغ حق سے نہ روکئے۔ اور نہ آپ [illegible]

---

سو سمجھتے ہیں کبھی رک نہیں سکتی ہیں بلکہ ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہمدردی اسلام اور جذبہ صداقت کے پیش نظر مشرقی صاحب کو غلط عقائد کی اشاعت سے اور علمائے کرام کے حق میں بد زبانی کرنے سے منع کریں ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم ان خیالات میں سے ایک کا اظہار کر دیں۔

(۱) یا تو آپ لوگوں کو ان دو چیزوں (عقائد مشرقی اور تحریک عسکریت) میں امتیاز کرنے کی لیاقت نہیں۔ (۲) یا آپ لوگ مشرقی صاحب کے عقائد سے متفق ہیں (۳) یہی وجہ ہے کہ ان کے عقائد کی تردید کو تردید عسکریت سمجھ کر ناراض ہوتے ہیں پس آپ لوگ ہمیں اطلاع دیں کہ ان تینوں باتوں میں سے کونسی بات صحیح ہے؟

**تتمہ** | گذشتہ پرچے میں اس بات کا ذکر آ چکا ہے کہ مشرقی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی امیر جماعت اور افسر فوج جیسا مانتے ہیں۔ نیز ان کی امارت کو امت کی طرف منتقل جانتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں گذشتہ حوالے کے علاوہ آج ایک اور حوالہ پیش کیا جاتا ہے جو درج ذیل ہے۔

"الغرض مسلمانوں کا امیر امیر مطلق ہے۔ امت کی ہر گرفت سے آزاد ہے۔ اس کا معاملہ صرف خدا اور رسول سے ہے۔ خدا اور رسول اس سے نپٹ سکتے ہیں اس کو چاہیے کہ مشورہ کرے لیکن خود خدا کی مانند وہ لا یشرک فی حکمہ احدا کا مصداق ہے۔" (الاصلاح ۲۹ مارچ ۱۹۳۸ء)

**اہلحدیث** | یہ خیال قرآن حدیث اور تمام مسلمانوں کے خلاف ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ رسول منتخب ہوئے۔ تو انہوں نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ میں اگر کوئی ایسی حرکت کروں جو خلاف دین اسلام ہو تو تم لوگ کیا کرو گے۔ اس کے جواب میں حاضرین نے آپ کو تلوار دکھا کر کہا کہ ہم اس کے ساتھ آپ کو سیدھا کر دیں گے۔ فاروق اعظم خلیفہ دوم کا واقعہ مشہور ہے کہ مال غنیمت سے جو چادریں تقسیم ہوئیں سب میں سے ایک ایک چادر ہر ایک شخص کے

خطبہ میں آئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس سے اپنا کرتہ بنایا ہے۔ پس جب آپ خطبہ دینے لگے تو ایک شخص بول اٹھا کہ ہم خطبہ نہیں سنیں گے۔ پہلے یہ بتائیے کہ ایک چادر میں آپ کا چوغہ کیسے بن گیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس چوغے میں اپنے بیٹے کی چادر بھی ملا دی ہے۔ اس پر معترض نے کہا کہ چونکہ اب یہ معاملہ صاف ہو گیا ہے اس لئے ہم خطبہ سننے کو تیار ہیں۔

ان دو واقعات کے علاوہ خلفائے راشدین کے ایسے بیسیوں واقعات تاریخ اسلام میں ملتے ہیں۔ ان خلفائے اسلام کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی جو مشرقی صاحب کہہ رہے ہیں۔

**ناظرین!** مشرقی صاحب کی جرأت اور دلیری دیکھئے کہ آپ نے امیر جماعت کو کس رتبے پر پہنچایا ہے اور کس طرح اس کو خدائی منصب پر جا بٹھایا ہے۔ ان کی غرض اس سے یہ ہے کہ چونکہ میں امیر جماعت ہوں اس لئے میں (خود بدولت) ان تمام اوصاف کا مستحق ہوں۔ مولانا حالی مرحوم نے اس مصرع میں اسی مضمون کو ادا کیا ہے ؎

غرض کی تواضع غرض کی مدارا

**تیسری مثال** مشرقی صاحب صحابہ کرام کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تاریخ دانی کا ثبوت ان الفاظ میں دیتے ہیں:۔

"ہم نے تیرہ سو برس کی بھول اور کئی سو برس کی خطائے کبیر کے بعد ×× فاروق اعظم اور خالد بن ولید کے اس دین کو پھر سمجھ لیا ہے جو بارہ برس میں چھتیس ہزار شہر اور قلعے فتح کیا کرتا تھا"

(الاصلاح ۱۰ مئی ۳۵ء صفحہ)

**اہلحدیث** ہم اپنے قصور علم کا اعتراف کر کے مشرقی صاحب سے اس تاریخی حوالے کا تقاضا کرتے ہیں کہ یہ واقعہ کس زمانے کا ہے جبکہ بارہ سال کے عرصہ میں چھتیس ہزار شہر فتح ہوئے تھے۔

ہم اس امر کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ مشرقی صاحب نے انگریزوں کی بے علمی اور جہالت کا عوام کو ثبوت دیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ انگریزوں نے جب ہندوستان کو فتح کیا تو انگلستان میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا۔ (الاصلاح ۹ جون ۳۵ء صفحہ کالم نمبر ۳)

واقعی یہ بڑا تاریخی انکشاف ہے جو آج تک کسی نے نہیں کیا کہ ہندوستان فتح ہونے کے وقت انگلستان میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا۔ ایسی جاہل علم نا تراش قوم (انگریز) ہندوستان کو فتح کرلے تو ہندوستانیوں کی بدنصیبی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ غالباً ایسے ہی انکشافات کی وجہ سے مشرقی صاحب علامہ کہلاتے ہیں جس کی ہم بھی تصدیق کرتے ہیں۔

**چوتھی مثال** کلمہ گو مسلمان خدا کو وحدہٗ لاشریک جاننے والے مگر مسائل کی وجہ سے باہمی اختلاف رکھنے والے مشرقی صاحب کے نزدیک مشرک ہیں اور غیر مسلم بت پرستی اور صلیب پرستی کرنے والے مگر اپنی اغراض پر متحد رہنے والے مشرقی صاحب کے نزدیک موحد ہیں اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"پتھر کے بتوں یا مسیح کی مورت کی عبادت ہندوؤں اور عیسائیوں میں اول تو رہی نہیں یا اگر ہے تو صرف چند لفظوں کے بڑبڑا لینے تک محدود ہے × مسلمان آج صرف منہ سے خدا کو ایک کہتا ہے × اور قومیں اگرچہ منہ سے خدا کو ایک نہیں کہتیں مگر اپنا اکثر وقت خدا کے حکموں کی تعمیل اور نفسانی بتوں سے بغاوت میں صرف کر کے اصل میں یہ ثابت کر رہی ہیں کہ ان کا حاکم وہی خدائے واحد ہے۔ پس جب توحید یہ ہے کہ دل میں کوئی بات نہ رہے۔ اور جب خدا کو ماننے کے کوئی دوسرے معنی لینا ناممکن ہے تو مسلمان یقیناً اس وقت ایک خدا کے ماننے والے نہیں ×× اس حالت میں مسلمان کا ہر وقت لا الٰہ الا اللہ کہتے رہنا بے نتیجہ ہے۔ اللہ سے انعام کی امید فضول ہے خدا کو دھوکا دینا کیا اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے ×× وہ (غیر مسلم) اپنوں پر بڑے رحم کرنے والے اور غیروں کے بڑے دشمن اس لئے ہیں کہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے اسلامی اصول کو سمجھ چکے ہیں۔ ان میں تیس کروڑ دیوتاؤں کی پرستش کے باوجود سب کا طریق عمل ایک ہے ×× پس ایسی قوم توحید پر صحیح معنوں میں عامل ہے [illegible] پر چل رہی ہے۔ اس کو مشرک یا بت پرست کہنا اندھاپن ہے۔ اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے۔ قرآن مجید نے مشرکوں کی تعریف غیر مشکوک الفاظ میں یہی کی ہے کہ مشرک وہ ہیں جنہوں نے اپنی جماعت میں تفرقہ ڈالا ہے"

(اشارات صفحہ ۹۶ تا صفحہ ۱۰۲)

**ناظرین کرام!** غور فرمائیے کہ یہ عبارت بآواز بلند بتا رہی ہے کہ مشرقی صاحب کے نزدیک توحید جس کی تعلیم قرآن مجید دیتا ہے صرف عملی توحید ہے۔ یعنی جو قوم ایک مقصد پر جمع ہو جائے وہی موحد ہے۔ چاہے ان کے عقائد میں مسیح ابن اللہ ہو یا کرشن اوتار۔ لات عزیٰ ہو یا کچھ اور۔ مگر جس قوم میں وحدت مقصد نہیں ہے بلکہ بجائے وحدت کے تفرقہ ہے وہ کافر اور مشرک ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی وحدت الٰہی کی قائل ہو۔ ایسا کہنے میں مشرقی صاحب نے قرآن، اسلام اور تاریخ اسلام پر جو حملے کئے ہیں وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ قرآن مجید پر حملہ اس لئے ہے کہ قرآن مجید قوم قریش اور دوسری اقوام عرب اور مسیحیوں کو مشرک قرار دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے مقصد (مخالفت اسلام) میں سب متفق تھے۔ ملاحظہ ہوں آیات مندرجہ ذیل:۔

(۱) لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّۃً (پ ۱۰ ع ۸) (مخالفین کسی مسلمان کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد و پیمان کا)

(۲) یَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھٰٓؤُلَآءِ اَھْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا (پ ۵ ع ۵) (اہل کتاب عرب کافروں کے حق میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں)

---

۱؎ ہندوستان میں رہنے والا اخبار دیکھنے والا، اخبار لکھنے والا، کانگریس اور ہندو مہاسبھا کے واقعات پڑھنے والا باہمی سناتنی اختلافات جاننے والا ان کو ایسا کہے تو عجیب تر ہے۔ (اہلحدیث)

۲؎ چاہے خدا بھی نہ رہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اسلام پر حملہ اس لئے ہے کہ اس نے مشرکوں کے ساتھ رشتہ مناکحت منع کر دیا ہے چنانچہ صاف اعلان کر دیا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ (پ ۲ - ع ۱۱) (البتہ ایماندار غلام بہتر ہے مشرک سے چاہے تم کو وہ (مشرک) بھلا لگے یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں)

تاریخ اسلام پر حملہ اس لئے ہے کہ مسلمانوں میں حضرت عثمان کی شہادت کے متصل ہی جنگ و پیکار شروع ہو گئی جو خلافت عباسیہ کے خاتمہ تک جاری رہی بلکہ اب تک جاری ہے۔ مشرقی صاحب ہمیں بتائیں کہ یہ کل مسلمان مشرک تھے یا موحد؟

مشرقی صاحب نے جس آیت کے ماتحت مشرک کی تعریف غیر مشکوک الفاظ میں کی ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (پ ۲۱ - ع ۷)

ارشاد ہے کہ دین الٰہی کی اطاعت کے لئے یکسو اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر اپنے آپ کو مستعد کرو۔ اس فطرت کو اختیار کرو جس پر خدا نے انسانوں کو پیدا کیا ہے خدا کی فطرت میں تبدیلی نہیں ہے یہی دین مضبوط ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے اور اسی (خدا) سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کیا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ بن گئے۔ ہر جماعت اپنے ہی خیالات پر خوش ہے۔

یہ آیت اپنا مطلب بتانے میں بالکل صاف ہے اس میں فطرت اللہ کے ماتحت اپنے آپ کو دین کے تابع کرنے کا حکم ہے۔ نیز تقویٰ اور اقامت صلوٰۃ کا ارشاد ہے۔ جن لوگوں نے فطرت اللہ کو چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کر لی ہیں ان کو مشرک اور تفرقہ انداز قرار دیا ہے جو بالکل صحیح ہے۔ فطرت اللہ کیا چیز ہے؟ ان آیات کے علاوہ جن میں اس کی تفصیل کی گئی ہے خود آیت زیر بحث کے اندر الفاظ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ بھی کچھ تشریح کرتے ہیں۔ اسی مضمون کو سورہ بینہ میں بالفاظ ذیل مفصل بیان کیا ہے۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (پ ۳۰ - ع ۲۳)

یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو یہی حکم ہوا تھا کہ وہ یکسو ہو کر خالص اللہ کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں یہی دین مضبوط ہے۔

دین قیم کے ذکر کے بعد فرمایا:-

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ

اہل کتاب نے جو تفرقہ کیا ہے وہ بینہ (دلیل) آنے کے بعد کیا ہے۔

ان کا تفرقہ کن باتوں میں تھا انہی باتوں میں جن کو إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ الآیہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اب ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں (گو ضرورت نہیں) جس سے یہ ثابت ہوگا کہ مسلمان باہمی جنگ و جدال کے باوجود مشرک یا کافر نہیں بن سکتے۔ ارشاد ہے:-

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (پ ۲۶ - ع ۱۳)

یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر آپس میں لڑ پڑیں تو تم (غیر جانبدار مسلمان) ان میں صلح کرا دو۔

باوجود قتل و قتال باہمی کے ان کو مومن کہنا (جیسا کہ آیت میں کہا گیا ہے) ہمارے دعوے کی تصدیق اور مشرقی صاحب کے دعوے کی صریح تکذیب ہے۔

**ایک دقیق سوال** | بیلچہ پارٹی (جماعت خاکساران) میں کوئی ہندو (بت پرست) شریک ہو جو اس جماعت کے مقتدر سے متفق ہو مگر ہر روز صبح و شام وہ بتوں کی ڈنڈوت اور پوجا پاٹ کرتا ہو۔ بتائیے یہ شخص مشرک ہے یا موحد؟

(نوٹ) ہماری یہ مثال محض فرضی نہیں بلکہ یہ امر واقع ہے۔ کیونکہ مشرقی صاحب کا اعتراف ہے کہ ہماری جماعت میں ہندو وغیرہ بھی سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہیں۔ (الاصلاح ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء صٓ)

**حضرات!** | مشرقی صاحب چونکہ مصطفےٰ کمال پاشا اور امیر امان اللہ خان کے ہم مشرب ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام صرف یہی سمجھا تھا کہ اپنی حکومت مضبوط ہے چاہے کوئی صحیح عقائد رکھے یا غلط، احکام شرعیہ بجا لائے یا نہ لائے۔ اس سے ان کو کوئی سروکار نہ تھا اس لئے مشرقی صاحب بھی نوجوانوں کو اپنی بھول بھلیوں میں پھنسا کر اپنے تئیں امیر جماعت منوانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ جن علماء نے اکبر جیسے جلیل القدر بادشاہ کی تعلیم يَا أَيُّهَا الْأَكْبَرُ لَا تَأْكُلْ لَحْمَ الْبَقَرِ پر کان نہیں دھرے وہ آپ کی باتوں کو بھی قبول نہیں کرینگے بلکہ آپ کو صاف کہیں گے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

---

# تفسیر بالرائے

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی ایک نئی تصنیف بزبان اردو۔ اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری چکڑالوی مرزائی۔ شیعہ۔ ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

## مکالمہ احمدیہ

قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے وہ مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخباروں (پیغام صلح و الفضل) میں بابت مناظرہ نبوت مرزا شائع کرتے رہے۔ قیمت ۵/

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

## قادیانی مشن

# احمق بنانے کا فن دونو کو آتا ہے

آج کل قادیانی اور لاہوری اخباروں میں یہ مضمون زیر بحث ہے کہ احمق بنانے کا فن کس جماعت میں اچھا ہے۔ اہل پیغام (لاہوری جماعت) نے میاں محمود کو احمق ساز بتایا تو قادیان کے "الفضل" نے لاہوری جماعت کے (مولوی محمد علی صاحب) امیر اور اس کی جماعت کو یہی لقب دیا۔ ملاحظہ ہو اخبار الفضل ۱۲ اگست سن رواں

ہم بحیثیت ایک ثالث بالخیر کے کس کی تصدیق اور کس کی تکذیب کریں۔ جبکہ ہماری نگاہ میں دونو بقول

ے دل کو روؤں یا جگر کو میں
میری دونوں سے آشنائی ہے

ایک ہی درجے میں ہیں۔ اس لئے ہم کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے کہ کون اس فن میں اول ہے کون دوم، کون پاس ہے کون فیل۔ اور کون سینئر کون جونیئر۔ جبکہ دونو ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں جو اس فن میں یکہ و تنہا ہیں۔ ہم اپنی عادت کے ماتحت زبانی بات نہیں کرتے بلکہ واقعات صحیحہ پیش کرکے ثابت کرتے ہیں کہ اس فن (احمق سازی) میں جناب مرزا صاحب متوفی ان سب کے استاد تھے۔ اس کی تفصیل سنئے۔

جنوری ۱۹۰۲ء میں آپ نے ایک کتاب اعجاز احمدی لکھی جو درحقیقت میرے نام ہی نذر ہے۔ اس میں مجھے قادیان پہنچنے کی دعوت دی تھی اور انعام بھی مقرر کیا تھا۔ اور میرے سچا اور اپنے جھوٹا ہونے پر اپنے انعام کے علاوہ اپنے مریدوں سے بھی ایک ایک روپیہ دلوانے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ کی عبارت کے اصلی الفاظ یہ ہیں:۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں (فی پیشگوئی یکصد مجموعہ) پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے ×× اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا۔ تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہوجائیگا وہ سب ان کی نذر ہوگا۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۲۳)

**اہلحدیث** | احمدی دوستو! جس صورت میں کہ ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ثابت کردیتا اور پندرہ ہزار روپیہ اس کا انعام مرزا صاحب سے وصول بھی کرلیتا۔ اس پر بھی آپ مرزا صاحب کے حکم کے ماتحت ایک ایک روپیہ جمع کرکے ایک لاکھ مجھے دے دیتے؟ یا مرزا صاحب کو دور ہی سے سلام کرتے۔ بتاؤ مرزا صاحب کا تمہاری نسبت کیا ظن تھا۔ ہم سے پوچھو تو ہم کہیں گے کہ وہ یقیناً جانتے تھے کہ میں نے اپنے مریدوں کو ایسا...... بنایا ہے کہ میری ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ہونے پر بھی میرے ہی زیر فرمان رہیں گے۔

**لاہوری ممبرو!** | قادیانیوں کو تو تم پیر پرستی کی دلدل میں پھنستے ہوئے کہتے ہو۔ ممکن ہے تم اس میں سچے ہو۔ مگر خود تو بتاؤ ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب تم سب کی نسبت کیا یقین رکھتے تھے یہی کہ ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ہونے کی صورت میں بھی تم ان کو مسیح موعود سمجھوگے۔ اور انکے حکم کے باعث ایک ایک روپیہ دیکر تعمیل ارشاد کے مجھے نذرانہ دوگے۔

اس لئے ہم کہتے ہیں کہ تم دونو سرگروہ اپنی جماعت کو احمق بنانے کا فن خوب جانتے ہو۔

کیونکہ ایک بڑے ماہر فن کے شاگرد ہو۔ اس لئے وہ تمہاری نسبت یہ خیال رکھتے تھے کہ ان کا عقیدہ ایسا پختہ ہے گویا یہ شعر ان کے وردِ زباں ہے ؎

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو تجھ سے میرا خدا پھر جا

# خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۳)

(۲۱۔ جولائی ۱۹۳۹ء کے بعد)

آیت خاتم النبیین نے بڑے حضرت سے لے کر چھوٹے میاں تک تمام امت مرزائیہ کو پریشان کر رکھا ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ ایک زمانہ میں خلیفہ جی نے اس کے معنے "مہر" کئے تھے۔ (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۹۱)

یعنی آنحضرت صلعم نبی گر ہیں۔ بخلاف اسکے زیر بحث مضمون کے اندر پہلے تو یہ معنے کئے تھے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں "معیار" نبوت۔ یعنی جس دلیل سے آنحضرتؐ کی نبوت ثابت ہے اس پر پورا اترنے والا بھی نبی ہوتا ہے۔ (ریویو ستمبر صفحہ ۹)۔ مگر اب اس جگہ ریویو ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں یہ تیسرا رنگ بدلا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں خاص انبیاء کا بند کرنے والا کما مرہ بیانہ۔

یہ قول بھی اگرچہ مثل سابقہ تحریفات کے خاص غرض پر مبنی ہے تاہم اس سے اتنا تو عیاں ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنے نبیوں کو بند کرنے والا ہی ہیں۔ مگر افسوس کہ خلیفہ صاحب اس پر بھی قائم نہ رہے۔ بلکہ ریویو ماہ نومبر ۱۹۳۸ء میں یہ نیا گل کھلایا کہ آیت خاتم النبیین میں "آنحضرت کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال ہی نہیں ہے" صرف یہ معنے ہیں کہ آپ درجہ کے اعتبار خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں۔

ہم حیران ہیں کہ خلیفہ جی کی ان متضاد باتوں کی وجہ سے انہیں کیا سمجھیں۔ میاں صاحب کے والد کا تو یہ فتویٰ ہے کہ "اختلاف خود غرضوں وغیرہ کے کلام میں ہوتا ہے۔" (ست بچن صفحہ ۳۰)

خلیفہ صاحب! میں آپ کو ایک آسان راہ سے آیت خاتم النبیین کے معنے سمجھائے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ خود حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جائے۔ سو سنئے۔ آنحضرتؐ نے یہ معنے کئے:۔

"ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الاتعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہامات (۸۵۶) کی تردید۔ قیمت ۶ر ... دفتر اہلحدیث امرتسر

صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ لانبی بعدی"

(حمامۃ البشریٰ مصنفہ مرزا صاحب ص۲۰)

یعنی مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آئت خاتم النبیین کے معنے یہ کئے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

خلیفہ صاحب! جس صورت میں خود رسول کریم نے آئت ہذا کے معنے کھول دیئے تو اب بالفاظ مرزا صاحب

"اس کے برخلاف کوئی اور معنے کرنا یہی ملحدانہ طریق ہے۔ مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام متنازعہ فیہ میں یہی معنے (لانبی بعدی) کئے۔ پس بڑی بے ایمانی ہے جو نبی کریم کے معنوں کو ترک کر دیا جائے"

(قول مرزا مندرجہ حاشیہ ص۱۶۴ کتاب ست بچن)

میاں محمود احمد صاحب! سہ

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے

حدیث صحیح میں ہے کہ حضور نے فرمایا انی آخر الانبیاء میں آخری نبی ہوں"۔ اس حدیث کا جو عجیب و غریب مطلب مرزا محمود احمد صاحب نے بیان کیا ہے۔ اسے پڑھ کر فرمان خداوندی اتنبئون اللہ بما یعلم فی السموات ولا فی الارض کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ یعنی خلیفہ صاحب خدا کو داؤ سکھانا چاہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سرسید احمد کے متعلق لکھا تھا کہ:۔

"جو تاویلیں قرآن کی نہ خدا کے علم میں تھیں نہ اسکے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیاء اور قطبوں، غوثوں، ابدال کے علم میں اور نہ ان پر دلالت النص نہ اشارۃ النص۔ وہ سید صاحب کو سوجھیں" (آئینہ کمالات ص۲۲)

بعینہٖ یہی روش میاں محمود احمد صاحب کی ہے۔ میاں صاحب نے لفظ اول و آخر کے معنے بتانے کے لئے ایک مثال پیش کی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ فرض کرو چند آدمیوں کی ایک قطار ہے۔ جیسے قطار ذیل

مرزا غلام احمد　　حکیم نور الدین　　میاں محمود

اب اس قطار کو مرزا غلام احمد کی طرف سے دیکھیں تو وہ پہلے ہونگے اور محمود آخری۔ اور اگر دوسری طرف سے دیکھیں تو محمود اول اور مرزا جی آخر ہونگے۔

یہ مثال دیکر خلیفہ محمود صاحب راقم ہیں کہ

"اس حقیقت کو مدنظر رکھ کر جب ہم غور کرتے ہیں تو آخر الانبیاء کے معنے حل ہو جاتے ہیں۔ خدا اول بھی ہے اور آخر بھی۔ آنحضرت (خدا) کے مظہر اتم ہیں لازماً آپ بھی اول آخر ہیں"

(ریویو نومبر ص۱۸)

خلیفہ صاحب! اس قسم کی کچی باتیں آپ کے "دانشمند" مرید تو مان سکتے ہیں مگر ایک منصف مزاج تو ان باتوں کو خرابی دماغ پر ہی محمول کریگا۔

اول و آخر کا مفہوم اگرچہ سورج کی طرح عیاں ہے۔ تاہم رسول کریم نے کج بحثوں کا منہ بند کرنے کے لئے اسے ان الفاظ میں واضح کیا ہے۔ فرمایا:۔

اول الانبیاء آدم و آخرھم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ملاحظہ ہو صحیح ابن حبان۔ یعنی پہلا نبی آدم تھا اور آخری میں ہوں۔

لفظ اول و آخر کے متعلق خلیفہ صاحب مندرجہ ذیل نقشہ کے ذریعہ ایک عجیب نکتہ بیان کرتے ہیں۔

اللہ

سدرۃ المنتہیٰ مقام محمد

ابراہیم

موسےٰ - ہارون

ادریس

یوسف

عیسےٰ - یحیٰی

آدم

قیامت ——— مخلوق ——— ابتدا خلق

اس نقشہ سے ظاہر ہوگا کہ جب اوپر یعنی خدا کی طرف سے دیکھا جائے تو آنحضرت اول ہیں اور جب نیچے کی طرف سے دیکھا جائے تو آپ آخر ہیں پس آپ ہوالاول والآخر کے مظہر ہونے کے اعتبار سے اول الانبیاء بھی ہیں اور آخر الانبیاء بھی۔ خلاصہ یہ کہ آنحضرت دونوں کے اعتبار سے آخر الانبیاء ہیں۔ اس میں آپ کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال ہی نہیں" (ریویو نومبر ص۱۸)

معمار | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل الخلائق ہونا مسلم بلکہ ہمارا تو ایمان ہی یہ ہے کہ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مگر سوال یہ ہے کہ حدیث انا آخر الانبیاء کے کیا معنے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اس میں آپ کے بعد نبی آنے نہ آنے کا سوال نہیں۔ مگر لغت عرب، محاورات اہل زبان اس کے معنے لانبی بعدہ ظاہر کرتے ہیں خود حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر انی آخر الانبیاء و انتم آخر الامم (ابن ماجہ) فرمایا ہے تو دوسرے موقع پر آپ جیسے محرفین کی بیخ کنی کے لئے اس مفہوم کو یوں ادا کیا کہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم (مسند احمد) یعنی میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا تمہارے بعد امت نہ ہوگی۔

فرمائیے! رسول اللہ کی تفسیر کو چھوڑ کر آپ کی بے معنی باتوں پر کون دانا اعتبار کرسکتا ہے۔

خلیفہ صاحب! جس صورت میں کہ آنحضرت مظہر الٰہی ہونے کے باعث خدا کی طرح اول و آخر ہیں۔ آپ کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال نہیں ہے تو پھر خدا بھی انہی معنوں سے اول و آخر ہوگا کہ اسکے بعد دوسرے خدا کے ہونے یا نہ ہونے کا ذکر نہیں؟ واہ قربان جائیں آپ کے علم و اعتقاد کے حضرت ہوش کی بات کریں۔ آپ خود لکھ آئے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ انت الاول فلیس قبلک شیئ وانت الاخر فلیس بعدک شیئ ملاحظہ ہو تعریف میں کسی احد کے ہونے کا یا نہ ہونے کا ذکر ہے یا نہیں؟ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان معنوں سے آخر ہیں کہ لانبی بعدہ

(۲) "خدا نے ...... آدم کو پیدا کیا اور رسول بھیجے

اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہے۔" (حقیقۃ الوحی صلا)

خلیفہ صاحب ایک اعتراض یہ کرتے ہیں کہ حدیث میں ایک طرف تو انی آخر الانبیاء ہے مگر دوسری طرف کنت خاتم النبیین و آدم لمنجدل فی طینۃ فرمایا ہے۔ یعنی میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

الجواب۔ آدم کی پیدائش سے قبل خاتم النبیین ہونا ارادہ۔ علم۔ تقدیر الٰہی کی رو سے ہے جیسا کہ خود دوسرے وقت حضور نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔

عن ابی هریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوۃ قال و آدم بین الروح والجسد (ترمذی) صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب مقدر کی گئی۔ فرمایا آدم اس وقت روح و جسد کے درمیان تھے۔

خلیفہ صاحب نے ماہ نومبر و دسمبر ۳۸ء کے پرچوں میں بعض آیات قرآنیہ اور بعض بے سند اقوال کی تحریف کرتے ہوئے اجراء نبوت کے مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ وہ دلائل وہی پرانی تحریفات ہیں جن کا بارہا جواب دیا جاچکا۔ اس لئے انہیں نظر انداز کیا گیا ہے۔ آپ اگر مسئلہ ختم نبوت میں جماعت اہل حدیث کی طرف سے ایک مناظرانہ، جامع و مانع کتاب دیکھنا چاہتے ہیں تو کتاب "خاتم النبیین" کی اشاعت میں اس کے خریدار بن کر خاکسار کی اعانت فرمائیے۔ وباللہ التوفیق۔

بالآخر میں اللہ پاک کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں کہ [illegible] مجھے اپنے محسن رسول کے دشمن کا منہ توڑ جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

[illegible]

[illegible] کے متعلق [illegible]

[illegible] اہلحدیث امرتسر

# بریلوی مشن

# شفاعت کبریٰ

(از مولوی محمد داؤد صاحب ارشد از کوٹلی راؔ ابوبکر لاہور)

حضرات! دنیا عالم میں اللہ احکم الحاکمین نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماکر یہ مہر ثبت کر دی کہ اب کسی شخص کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ مجھے راہ ہدایت بتانے والا کوئی نہیں ملا بلکہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ سے لیکر آخر الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نفوس کی ایک جماعت اس امر کے لئے منتخب کی گئی کہ وہ ہر کس و ناکس کو احکام الٰہی سے آشنا کر کے دنیوی اور اخروی مصائب و مشکلات سے نجات دلائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اگر ایک وقت حضرت عمرؓ اسلام کے اشد ترین دشمنوں میں سے ہو کر اسلامی عمارت پر مصائب کی گھٹائیں ڈالتے ہیں تو دوسرے وقت وہی عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی ہونے کی حیثیت میں حاکمانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہی حال مصائب اخروی کا ہے۔ جس کا نقشہ اللہ رب العزت نے سورہ حج کے شروع میں کھینچا ہے جو بخوف طوالت اشارۃً ہی پیش کر دینا مفید سمجھتا ہوں۔ محشر کی سختی کا ذکر کرتے ہوئے نبی صلعم نے یہ بھی فرمایا کہ اس دن ہر نبی غضب الٰہی سے خائف ہو کر نفسی نفسی کہتا ہوا نظر آئیگا۔ اس آڑے وقت میں بھی اگر کوئی کام آنے والی شخصیت ہے تو ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ مگر خدا ستیاناس کرے اس تعصب کا جو ہر قول صادق کی تکذیب پر انسان کو مشتعل کرتا ہے۔ گو آپ یہ کہیں کہ دنیا و آخرت میں اگر کوئی حقیقی معنوں میں شفیع المذنبین ہو سکتا ہے تو وہ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلعم ہیں۔ لیکن بقول اعدا آپ شفاعت کے منکر، محمد صلعم کے بے ادب، اسلامی غدار وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر اہل حدیث بریدہ خائف سے بدمعاش [illegible] رسالت پر [illegible] تو وہ صحب [illegible]

فرمانبردار۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

قارئین عظام! اصل بات یہ ہے کہ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

حقیقت میں حب رسول اطاعت رسول کے سوا لاحاصل ہے۔ اے مخالفو! گوش ہوش سے سنو! اللہ احکم الحاکمین کے الفاظ نقل کرتا ہوں۔ مسلم شریف ج ۱ ص۱۰۳ میں ہے شفعت الملئکۃ و شفع النبیون و شفع المؤمنون (الحدیث) فرمایا۔ جب فرشتے، نبی اور مؤمن شفاعت کر چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائینگے اب میری باری ہے چنانچہ اپنے فضل و کرم سے دوزخیوں کو باہر نکالیں گے جس سے واضح ہے کہ تمام ملائکہ اور انبیاء کے علاوہ مؤمنین کی شفاعت بھی ہوگی۔ اب تمہارا یہ کہنا کہ جماعت اہل حدیث شفاعت کی منکر ہے اہل تحقیق کے سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اس لئے ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ سب سے اول شفاعت محمد مصطفےٰ صلعم کی ہوگی۔ بعدہٗ تمام انبیاء اور مومنین کے علاوہ چھوٹے چھوٹے بچے اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر اپنے والدین کی سفارش کرینگے اور ان کو دامن پکڑ کر بہشت میں لے جائینگے ہاں جس بات کا انکار ہے وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ

حقا کہ بے متابعت سید الرسل

ہرگز کسے بمنزل مقصود رہ نیافت

وہ بدبخت انسان جس نے در محمدی چھوڑ کر پاکپتن اور اجمیر کی راہ لی۔ لاہور میں مزار ہجویری سے ہو تا ہوا ادھر نکل آئے اور سمجھے کہ شفاعت محمدی ہمارے ساتھ ہوگی [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

ہے کہ جماعت اہل حدیث کا تنظیمات محمدیہ کے متعلق کیا مسلک ہے۔ لیکن عزیز و اور یزید کو ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اپنے تمام تعلقات جو کسی غیر سے وابستہ ہیں منقطع کرکے براہ راست اپنا تعلق سرکار مدینہ سے

ہے۔ جنہوں نے آخر کام آتا ہے یہ تمام وسائل ضعف الطالب والمطلوب کے ماتحت شل دیئے جاتے ہیں

اس لئے ادھر ادھر کی نسبت کو چھوڑ کر یہ کہہ دو کہ ہم
کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

میں مَا نافیہ (یعنی نہیں) ہے یا موصولہ (یعنی جو) ہے؟ بعض علماء جو ملائکہ پر نزول سحر کو جائز سمجھتے ہیں ان کے نزدیک ما موصولہ اور جو ناجائز سمجھتے ہیں ان کے نزدیک نافیہ ہے۔ کمال کی بات یہ ہے کہ جو علماء ما موصولہ مانتے ہیں وہی حضرات ان اسرائیلیات کو لیکر قرآن حکیم کی تفسیر میں ایک اچھا خاصہ ناول بنا لیا کرلیتے ہیں اور ما موصولہ ماننے سے اسرائیلیات کے داخلہ کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے۔ دوسرا گروہ جو ما کو نافیہ کہتا ہے وہ ان تمام یہودی افسانوں کو نہیں لیتا۔ جن علماء سلف نے ما کو نافیہ مانا ہے ان کے اسماء یہ ہیں۔ عبدالرحمن بن ابزیٰ۔ ابوالعالیہ قرطبی۔ امام فخرالدین رازی۔ ابن ابی حاتم۔ ربیع بن انس۔ بعض روایات میں ابن عباس۔ تفسیر خازن ابن کثیر۔ کبیر وغیرہ۔ ما انزل علی الملکین لم ینزل علی الملکین۔ در منثور بروایت ابن عباس در منثور میں صاف طور پر ما انزل میں ما کا معنی بلکہ مجد ابن عباس رضہ سے منقول ہے مگر ہمارے بعض علماء نفی کے معنی کو گناہ عظیم سمجھ رہے ہیں۔ ملکین پر بھی اختلاف ہے۔ ملکین سے مراد بعض علماء نے فرشتے لیا ہے۔ بعض نے دو سردار یا دو شخص بعض نے اقوام جن کے دو جن مراد لئے ہیں۔ بعض نے سلیمان اور داؤد علیہ السلام کو اور بعض نے جبرئیل و میکائیل کو مراد لیا ہے یعنی صرف ملکین پر پانچ مختلف اقوال موجود ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

# مباحث علمیہ

## قرآن حکیم کی روشنی میں ہاروت و ماروت کی تحقیق اور اسرائیلی روایات کا بطلان

(بقلم مولوی ابو سعید عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی از چنیوٹ)

(قسط ثانی)

مضمون ہذا کی پہلی قسط "اہلحدیث" ۱۸۔ اگست میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں ہاروت و ماروت کے واقعہ کے متعلق چودہ مختلف حوالے درج ہوئے ہیں۔ آج ان حوالجات پر نامہ نگار صاحب نے تنقید کی ہے۔ ناظرین سابقہ مضمون مدنظر رکھ کر آج کا بھی ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ ہاروت و ماروت فرشتے نہیں تھے اور نہ ہی وہ انبیاء تھے۔ بلکہ دو شخص تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ سحر نازل کیا تھا اور یہ دونوں شخص لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وقت تعلیم یہ کہہ دیتے تھے کہ دیکھو تم جادو مت سیکھو۔ ہم تو ایک فتنہ اور آزمائش ایمان کا سبب ہیں۔ خدا تمہاری آزمائش چاہتا ہے۔ اس لئے اگر نہ سیکھو گے تو یہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ یہ سب کچھ کہنے کے بعد دونوں جادوگر (جو دراصل اللہ کے نیک بندے تھے) لوگوں کو سحر سکھا دیتے تھے۔ اس گروہ میں پھر دو جماعتیں ہیں ایک کہتی ہے کہ یہ دونوں جادوگر نیک بندے تھے۔ ان کا جادو خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ دوسری جماعت ان دونوں کو نیک تسلیم نہیں کرتی۔

تیسرا گروہ ... تسلیم ... تسلیم کرنے کے لئے

طیار نہیں۔ اور نہ ہی یہ گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو فرشتوں پر یا کسی دو شخصوں پر جادو یا کسی قسم کا سحر نازل کیا تھا۔ بلکہ یہ گروہ ان تمام قصص کو لغو اور خرافات اسرائیلیات تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید نے ما نافیہ کے ساتھ صاف اور واضح طور پر اعلان کر دیا کہ خدا نے ملکین (یعنی آدمیوں اور فرشتوں) پر کوئی سحر نازل نہیں کیا۔ اور اسلام کے اکثر متقدمین مفسرین و علماء کرام نے اسی تیسرے گروہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔

ان تینوں گروہوں کے خیالات پر نقد و تبصرہ کرنے سے قبل نمبر ۱ تا ۱۴ (جو اہلحدیث ۱۸۔ اگست میں شائع ہو چکے ہیں) پر اچھی طرح غور کر لینا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ ان روایات میں کس قدر زمین و آسمان کا فرق ہے۔ محض نقلاً ہی نہیں بلکہ عقلاً بھی ان کا تسلیم کر لینا ناممکن و محال نظر آتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک مسئلہ عقلاً ہماری سمجھ میں نہ آسکے؟ لیکن یہ تو ہوسکتا ہے کہ یہ روایات اسناداً صحیح ہوں۔ پس جو مسئلہ شریعت کے طور پر ثابت ہو جائے۔ وہاں ہمیں اپنی عقل کو قطعاً قربان کر دینا پڑیگا۔ اب ان روایات پر دونوں طرح سے تنقید کر لینا ضروری ہے۔

اس آیت میں ... بحث یہ ہے کہ
وما انزل علی الملکین ... ما نافیہ ... ہے

ہاروت و ماروت۔ تیسری روایت میں اوپر گزر چکا ہے کہ ہاروت و ماروت، سلیمان، داؤد علیہ السلام کے پاس گئے۔ تاکہ ان کی بخشش کا کوئی سامان پیدا ہو جائے۔ چنانچہ سلیمان کی دعا سے ملائکہ کو عذاب دنیا کا سزاوار قرار دیا گیا۔ اور اس کے برخلاف روایت نمبر ۲ میں گزر چکا ہے کہ ہاروت و ماروت کا واقعہ حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانہ کا ہے۔ اور انہی کی معرفت خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو عذاب دنیا کا سزاوار گردانا۔ اب یہ دونوں روایتیں آپس میں زمین و آسمان کا تضاد رکھتی ہیں۔ اس لئے ...

(۸۵۹)

اور ... علیہما السلام کے درمیان کم وبیش تین ہزار سال ... ۔ اور پھر یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ بعض کے نزدیک سلیمان و داؤد علیہما السلام ہی ہاروت و ماروت ہیں؟

پھر دوسری روایت نمبر ۲ کو لیجئے۔ جس میں آیا ہے کہ یہ دونوں فرشتے چاہ بابل میں الٹے منہ لٹک رہے ہیں۔ اور اس کے برعکس نمبر ۳ کو لیجئے۔ جس میں بیان ہوا ہے کہ یہ فرشتے زمین و آسمان کے درمیان لٹک رہے ہیں۔

پانچویں نمبر میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اجرام فلکی میں موجودہ زہرہ ستارہ وہی زہرہ عورت ہے۔ یہ کس قدر عقل کے خلاف ہے۔ ایسی بے ثبوت باتیں تو وہ شخص کہہ سکتا ہے جو علم ہیئت سے بالکل نابلد ہو۔ ۵ فٹ کی ایک حسین و شکیل عورت کو ہزاروں میل لمبا چوڑا خوبصورت ستارہ بنا دینا کونسی سزا ہے؟

اور پھر روایت نمبر ۶ کو پڑھ کر دیکھئے وہ اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز اور امیر حمزہ کی داستان سے ملتی جلتی ہے کہ یہ عورت دراصل زہرہ ستارہ تھی۔ جو عورت بنا کر بھیجی گئی اور بدکاری کے بعد پھر اسی زہرہ ستارہ کی شکل میں مسخ ہو گئی۔ ایسی کہانیاں پڑھ کر بے ساختہ انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا پڑتا ہے۔ کہ تفسیر القرآن میں ایسے لغو قصوں کو خدا جانے کن مقاصد کے مدنظر جگہ دیدی گئی۔

چھٹی اور ساتویں دو روایتوں پر کیا خاک جرح کی جائے۔ جن کا نہ کوئی منہ ہو اور نہ سر محض جادوگرنی عورتوں اور مردوں کی کہانیاں ہیں جو تفسیر القرآن جیسی پاک جگہ میں درج کر دی گئیں۔ آپ نے ان روایات سے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ان میں کس قدر گرے ہوئے تخیلات ہیں۔ میں نے تو محض تفنن طبع کے طور پر لکھ دیا ہے۔ تاکہ آپ میرے اس قول کی تصدیق کر سکیں کہ فی الحقیقت یہ قصے الف لیلے کی داستان کا ایک ٹکڑہ ہیں۔ باقی نمبر ۹ تا ۱۳ کا ذکر اوپر ضمناً آ چکا ہے

**عجیب الجھن** میں نے ابن کثیر۔ فتح البیان۔ معالم۔ خازن۔ ابی السعود۔ بحر المحیط اور تفسیر طبری میں ہاروت و ماروت کے اس مقام کو بار بار پڑھا لیکن جتنی بار پڑھا۔ دماغ الجھتا ہی گیا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ آپ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور ربیع بن انس کا قول اوپر دیکھ چکے ہیں۔ انہوں نے حرف ما کو نافیہ تسلیم کیا ہے۔ لیکن ابن کثیر ص ۱۴۲ پر ربیع بن انس کے ایک قول سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جادوگروں کے وجود اور جادو کے منزل من اللہ ہونے کو تسلیم کرتے ہیں اور پھر حیرانی کی بات یہ ہے کہ ما نافیہ تسلیم کرنے کے بعد (جبکہ جادوگروں کے جادو اور ان کے وجود کا صاف طور پر انکار ہو جاتا ہے تو) سحر کا نزول من اللہ ہونا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اگر نزول سحر کا اقرار کرنا ہی ہے تو ما کو نافیہ کیوں تسلیم کیا گیا؟ کیوں نہ ما کو موصولہ کہہ دیا گیا؟

اور پھر اس سے زیادہ حیران کن وہ عبارت ہے جو تفسیر ابن کثیر کے ص ۱۴۲ پر لکھی ہوئی ہے۔ جہاں یہ کہا گیا ہے کہ یہ تمام اسرائیلی فضول کہانیاں ہیں۔ اور ان قائلین میں پھر ربیع بن انس ہیں۔ اس کے سوا بہت بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ جن علماء کرام کے نزدیک ما موصولہ ہے نافیہ نہیں ان کے ترجمہ کے مطابق بلاشبہ ہاروت و ماروت کو فرشتہ اور ان پر جادو کا نزول من اللہ ماننا پڑتا ہے۔ لیکن اسی تفسیر کے دوسرے صفحات پر ہم دیکھتے ہیں کہ ما موصولہ ماننے والے علماء کے نزدیک نزول سحر جائز ہی نہیں۔ اور ان کے اقوال صاف موجود ہیں کہ نہ خدا نے دو فرشتوں کو بھیجا نہ ان پر جادو نازل کیا گیا اور نہ ہی خدا کی طرف سے نزول سحر جائز ہے۔ الغرض ما کو نافیہ یا موصولہ ماننے والوں کی تفاسیر آگے چل کر خلط ملط بحث اختیار کر لیتی ہیں۔ جس سے عام لوگوں کے لئے دشواری ضرور ہوتی ہے۔ اور ایسے مواقع پر صرف غواص و دقیقہ سنج ہی حقیقت کی گہرائیوں تک پہنچ سکتے ہیں۔

اب یہاں سے ہٹ کر اس مسئلہ پر غور کیجئے۔ جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں سو وہ یہ کہ ہاروت فرشتہ تھے یا نہیں؟ اور اگر فرشتہ نہیں تھے تو پھر کیا تھے اب پہلے اس گروہ کے خیالات کی تنقید کیجئے جن کے نزدیک ہاروت و ماروت حقیقی طور پر فرشتے تھے اور انہوں نے فی الحقیقت زہرہ کے ساتھ بدکاری کی۔ جس کی سزا میں فرشتوں کو چاہ بابل میں لٹکا دیا گیا اور زہرہ کو ستارہ بنا دیا گیا۔ مفسرین نے اس واقعہ کی تاریخ میں سخت اختلاف کیا ہے۔ کسی نے ادریس علیہ السلام کا زمانہ بتایا ہے اور کسی نے سلیمان علیہ السلام کا۔ کسی نے سلیمان و داؤد علیہ السلام کو ہی ہاروت و ماروت مانا ہے اور کسی نے جبرئیل و میکائیل کو ہاروت و ماروت کہہ دیا ہے۔ ان متخالف و متضاد حالات سے بخوبی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام روایات یہودی اور اسرائیلی روایات ہیں۔ جیسا کہ آگے چل کر میں اپنے اس دعوٰی کو ثابت کروں گا۔

اور بالفرض اگر ایک منٹ کے لئے نزول سحر مان لیا جائے کہ خدا تعالٰے نے دو فرشتوں یا دو مردوں پر سحر نازل کیا تھا۔ تو قرآن کی نص صریح کے یہ بالکل مخالف پڑتا ہے۔ ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر میں خدا تعالٰی صاف فرماتا ہے کہ جادو سکھانا شیطانوں کا کام ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ خود خدا جادو سکھانے والوں کو شیطان کہے اور پھر معاذ اللہ خود ہی فرشتوں پر سحر نازل کرے؟ ایک جگہ جادو کو شرک و کفر اور شیطانی کام بتلائے اور دوسری جگہ وہی فعل خود کرے۔ ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی تو ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ خدا کی پناہ پھر یہ خدا کی طرف کیسے منسوب ہو سکتا ہے؟

سبحان اللہ عما یشرکون۔

احادیث کی رو سے سحر شرک اور اس کا کرنیوالا کرانے والا بلکہ اس پر اعتقاد رکھنے والا بھی درجہ کفر تک پہنچتا ہے اور بعض خلفاء اسلام نے جادوگروں کو قتل کرا دیا تھا اور جب جادوگر عقیدہ کا فر اور واجب القتل ٹھیرتے ہیں۔ تو جادوگروں کے معلم اعلٰی کا کیا حسن حشر ہونا چاہیئے؟ فافھموا وتدبروا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رح نے تفسیر کبیر ص ۴۲۵ پر نزول سحر کا نہایت شدت کے ساتھ انکار کیا ہے۔ ان السحر لا یضاف الا الی الکفرۃ والفسقۃ والشیاطین المردۃ وکیف یضاف الی اللہ ما ینھی عنہ و

(حاشیہ:) (اخبر ۱۰) القصص ۱۰۔ ... تفسیر سورہ یوسف ۱۰ ... ۔ بیضاوی ۔ ... ۱۳، (مجموعہ اہلحدیث)

یبین من علیہ بالعقاب۔ خلاصہ ترجمہ جادو کی نسبت کافر، فاسق اور ملعون شیاطین کی طرف کی جاسکتی ہے اور خدا کی طرف سحر کی نسبت کیسے کی جائے جو خود اس سحر سے منع کرتا ہے اور سحر کے لئے وعید فرماتا ہے۔ اس کے سوا قرآن مجید میں جابجا ساحرین کی مذمت آئی ہے ولا یفلح الساحر حیث اتی۔ ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ خدا تعالیٰ نے کوئی سحر کسی فرشتہ یا آدمی پر دنیا میں نہیں بھیجا۔

**ایک غلط فہمی کا ازالہ** جب عقلی و نقلی دلائل بن نہ پڑیں تو بعض حضرات یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے آزمائش کے لئے سحر نازل کیا تھا۔ ان کا یہ وہم بھی باطل ٹھیرتا ہے۔ اس لئے کہ اگر سحر آسمان سے نازل ہونے کی کوئی مقدس چیز ہوتی تو سامری جیسے ساحر اسے طیار نہ کرسکتے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ سامری نے بھی ایک طلسماتی بچھڑا بنایا تھا اور کتنا بڑا جادو گھڑ لیا تھا کہ لوگ پکار اٹھے۔ ھذا الھکم و الہ موسیٰ فنسی (آیہ) ترجمہ۔ دراصل یہی ہمارا اور موسیٰ کا خدا ہے، قائلین سحر کی من گھڑت روایات بتلا رہی ہیں کہ خدا نے جو جادو نازل کیا تھا وہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اور سحر سامری موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اس خدائی جادو سے ٹھیک چھ سو سال قبل طیار ہو چکا تھا۔ بلکہ سحر کا وجود تو اس سے بھی ہزارہا سال قبل پایا جاتا ہے۔ تو اس کا اب یہ معنیٰ ہوا کہ سامری اور فرعونی جادوگروں کے سحر کے بعد خدا کا جادو آیا۔ (جبکہ جادو کی مطلق ضرورت نہ تھی)۔ اور جب انسان کا بنایا ہوا سحر دنیا میں ہر قسم کے نمونوں کے ساتھ چل رہا تھا تو آسمانی جادو کی کیا ضرورت تھی؟ کیا یہی سحر آزمائش کے لئے کافی نہ تھا؟ خدائی جادو کی آزمائش کے لئے ضرورت تھی؟

اور مشاہدہ کے طور پر بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کا طیار کردہ سحر جابجا مل جاتا ہے۔ لیکن خدائی جادو کا ایک حرف کہیں تک نہیں ملا۔ شواہد بتلا رہے ہیں کہ نہ تو خدا نے جادو بھیجا اور نہ ہی خدائی جادو کی ضرورت تھی۔ اس لئے کہ دنیا میں یہ نحس چیز پہلے

کونسی کمی تھی۔ البتہ اگر کمی تھی تو توحید اور ہدایت کی کمی تھی جسے خدا تعالےٰ نے بروقت اپنے انبیاء و مرسلین پر نازل کیا۔ قائلین سحر کہا کرتے ہیں کہ فرشتوں کا جادو زوجین کے تعلقات کو بگاڑنے والا تھا۔ افسوس کہ اس وقت ان علماء کو یہ حدیث کیوں بھول گئی کہ شیطان کا سب سے بڑا کام یہی نشوز زوجین ہے؟ اور یہ مذموم نسبت خدا کی طرف کیسے ممکن و جائز ہو سکتی ہے؟ اور پھر یہ نشوز زوجین تو بعض اوقات محض روپیہ پیسہ اور لالچ طمع سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ایک غریب عورت کو زر کثیر کا لالچ دیکر یا ایک مرد کو روپیہ کا طمع دلا کر زن و شوہر کا تعلق خراب کیا جائے تو بہت جلد اور بڑی خوبی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے سوا رات دن ابلیس اپنے شیطانی لشکر کے ساتھ یہی خدمت انجام دے رہا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کو آگ پر تیل چھڑکنے کی کیوں ضرورت ہوئی؟ کیا ایسے وقت کا تقاضا یہی تھا کہ خدا کی طرف سے بھی زوجین کے باہمی تعلقات خراب کرنے کے لئے وحی کے طور پر سحر کا نزول ہو؟ نہیں ہرگز نہیں؟ بلکہ ایسے موقع پر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر کی ضرورت تھی۔ جو تمام جادوگروں اور مکاروں

کے پردوں کو چاک کرکے باطل کو تباہ و برباد اور حق کا بول بالا کرتے۔ علاوہ ازیں ان اسرائیلی روایات میں بھی تو یہ کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کہ خدا تعالےٰ نے دو فرشتوں کو جادو دیکر بھیجا اور وہ جادو سکھایا کرتے تھے۔ بلکہ ان اسرائیلی خرافات میں تو صرف یہ ہے کہ ملائکہ نے ابن آدم کے گناہوں پر تضحیک کی کہ اے خدا ابن آدم بہت بڑا پاپی ہے۔ اس کہنے پر خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں کو بھیجا اور وہ بھی اسلئے کہ ان کو پتہ چل جائے دنیا کیسی میٹھی اور لذت انگیز ہے یہاں جاکر معاصی سے بچ رہنا کس قدر دشوار اور صرف مرد صالح کا ہی کام ہے۔ چنانچہ وہی کچھ ہوا۔ فرشتے آئے اور فارسی حسینہ کے جلوہ حسن کی ایک تاب بھی نہ لاسکے۔ دیکھتے ہی بے قرار ہو کر آلودہ عصیان ہوئے قرآن حکیم میں نزول سحر کا انکار ہو رہا ہے۔ اور بعض مفسرین باب التفسیر میں ملائکہ کے عشق و محبت اور فسق و فجور کی بیہودہ داستان پارینہ بیان کر رہے ہیں۔ اور تفاسیر میں جو کچھ ما انزل علی الملکین کے تحت مواد مل رہا ہے وہ یہی زہرہ کے عشق و حسن کی کہانی ہے۔ ایک لفظ بھی تو ایسا نہیں جس کا مفہوم یہ ہو کہ خدا تعالےٰ نے ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر سحر نازل کیا تھا۔ پھر خدا جانے مابعد علماء نے یہ طویل

داستان کیسے تراش لی اور کہاں سے؟ (باقی)

# اعلان حق

ہر کلمہ گو مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ان چار مسائل پر ضرور عمل پیرا ہو بغیر اس کے وہ نہ تو مومن بن سکتا ہے اور نہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے وہ یہ کہ

(۱) تحصیل علم جس سے خدا اور رسول اور دین اسلام کی مدلل معرفت حاصل ہو۔ (۲) اس علم پر عمل۔ (۳) بندگان خدا کو دین اسلام کی دعوت۔ (۴) دعوت و تلقین میں جو مشقت اور اذیت لاحق ہو اس پر صبر و تحمل۔

ان چاروں مسائل کی دلیل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ترجمہ۔ زمانہ کی قسم (سب لوگ) نقصان میں ہیں مگر وہ (لوگ) (۱) جو ایمان لائے (۲) اور نیک عمل کئے۔ (۳) اور ایک دوسرے کو حق (پیروی) کی ہدایت کرتے رہے (۴) اور ایک دوسرے کو (مصیبت میں) صبر کرنے کی تاکید کرتے رہے۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ جلشانہ اگر اپنے بندوں پر حجت قائم کرنے کے لئے صرف یہی سورہ نازل فرماتا تو کافی تھی۔ کتب احادیث اور کتب شرعیہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ تبلیغ کے شور سے سارا ہندوستان گونج رہا تھا مگر آج کسی طرف سے ایک حقیر آواز بھی نہیں سنائی دیتی اور مسلمان اس طرف سے قطعی لاپرواہ اور غافل ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں میں عملی بیداری پیدا کرنے کی

سخت ضرورت ہے۔ ہندوستان میں لاکھوں نومسلم اسلامی تعلیم سے قطعی ناواقف ہیں اور ان کے گمراہ ہوجانے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ کروڑوں بندگانِ خدا کفر وظلمت کی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اون کے کان حقیقہ کے نام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے ناواقف محض ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے ان دینی وملکی بھائیوں کو جہالت اور کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کے اعلیٰ محاسن سے باخبر کرنے کی کوشش کریں۔ خادم قوم (پنڈت مولوی) احمد طاگر ڈوجاتی مبلغ اسلام قنوج ضلع فرخ آباد۔

# مذاکرہ علمیہ

(از مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب مبارکپوری اعظمی)

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۵ جمادی الاول سنہ رواں میں ابویحییٰ محمد زکریا صاحب نے عنوان مذکور کے ماتحت علماء اہل حدیث کو متوجہ کیا ہے کہ حدیث مندرجہ مذاکرہ پر روشنی ڈالیں بناءً علیہ یہ سطور پیش کش ہیں۔ مذاکرہ میں حدیث یوں نقل کی گئی ہے۔ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی السطح لیس بمحجوب۔ حدیث کے یہ الفاظ کس کتاب کے ہیں حوالہ نہیں بتلایا گیا ہے گو اسکے معنی بھی تکلف درست ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ دراصل اس طرح پر ہیں۔ "نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ" (مشکوٰۃ باب الجلوس والنوم والمشی۔ ترمذی عن جابر) اسکے معنے ظاہر ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چھت کے اوپر جسکے کنارے پتھر (وغیرہ) سے گھیرے ہوئے نہیں ہیں خفت و خواب سے منع فرماتے ہیں؛ کیونکہ ایسی چھت پر سونے سے نیچے گر پڑنے کا قوی اندیشہ اور غالب گمان ہے اس سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں "لیس بمحجور علیہ" جملہ بتاویل مفرد ہو کر سطح کی صفت واقع ہے۔ الرجل کی صفت نہیں بن سکتا۔ اس لئے کہ مطابقت بین الموصوف والصفت معدوم ہے جس کا وجود ضروری ہے۔ اسکی تائید دوسری حدیث سے ہوتی ہے جو یہ ہے۔ من بات علی ظہر بیت لیس علیہ حجاب وفی روایۃ حجار فقد برئت منہ الذمۃ" (ابوداؤد عن علی بن شیبان۔ مشکوٰۃ باب مذکور) یعنی جو کوئی گھر کی ایسی چھت پر جس پر کوئی اوٹ نہیں ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ جس پر پتھر نہیں (لگے) ہیں رات گزارے تو اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے" یعنی اللہ اسکی حفاظت کا ذمہ دار نہیں۔ پس ایسی صورت میں اگر کوئی رات کو چھت پر رہے بسے۔ سوئے بیٹھے اور بدقسمتی سے نیچے گر جاوے تو اس کا الزام اسی پر ہوگا تمام لوگ اسی کو نصیحت وملامت کرینگے اور یہ نہیں کہا جاویگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی قسمت میں یہی لکھ دیا تھا بلکہ ایسی صورت میں اللہ کی حفاظت وصیانت اس سے مرتفع ہو جاتی ہے کیونکہ وہ خود بلا میں پھنسنے کا سبب بنا اور ہلاکت کے لئے متعرض ہوا۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ اسباب اور ذرائع ووسائل کا مہیا کرنا اور عمل میں لانا انسان پر لازم ہے جیسا کہ دوسری روائت میں ہے کہ ایک صحابی نے دریافت کیا کہ اونٹ کو کھلا چھوڑ دوں اور اللہ پر توکل کروں یا باندھوں اور توکل کروں آپ نے ارشاد فرمایا "اعقلھا وتوکل" باندھ اور توکل کر۔

الف کا یہ مطلب بیان کرنا کہ "انسان مادرزاد برہنہ ہوکر کسی میدان میں نہ سوئے" نہایت لغو اور مہمل ہے اسلئے کہ مادرزاد برہنہ ہوکر سونا تو ہر مکان میں مکروہ وقبیح بلکہ حرام ہے۔ کوئی شریف الطبع اور صحیح الفطرت انسان اس کو کبھی اور کسی حال میں پسند نہ کریگا چہ جائیکہ بلاضرورت کراہت طبعی کے ایسا کرنا یہ تو بہت ہی معیوب ہے۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم جن کی حیا اور غیرت تمام انسانوں سے بدرجہا بڑھ کر اور کامل تر ہو۔ اپنے کلام میں ایسا فرمائیں؟ حاشا وکلا۔ اگر الف کے بیان کردہ معنے صحیح ہوں تو ثابت ہوگا کہ میدان کے علاوہ یعنی مکان کے اندر مادرزاد برہنہ سونا ممنوع نہیں ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ قلت یا نبی اللہ عوراتنا ما ناتی منھا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک قلت یا رسول اللہ اذا کان القوم بعضھم فی بعض قال ان استطعت ان لا یراھا احد فلا تریَنّھا قال قلت یا نبی اللہ اذا کان احدنا خالیا قال فاللہ احق ان یستحیی من الناس (ترمذی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم اپنی شرمگاہ سے کیا چیز ظاہر کریں اور کیا چیز چھوڑیں یعنی ظاہر نہ کریں آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے کہتے ہیں دہ میں نے عرض کیا جب ایک قوم اپنی قوم کے ساتھ ہو (تو کیا کرنا چاہئے) آپ نے فرمایا اگر تیرے بس میں یہ بات ہو کہ تیری شرمگاہ کو کوئی نہ دیکھنے پائے تو ہرگز مت دکھلا۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا۔ جس وقت ہم میں سے کوئی شخص تنہا ہو (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا لوگوں سے زیادہ اللہ تعالےٰ حق رکھتا ہے کہ اس سے شرم کی جاوے (غرض کسی حالت میں کشف عورت (عضو مخصوص کے ساتھ برہنہ ہونا) کا اختیار (بجز مذکورہ دو صورتوں کے) نہیں دیا۔ برہنگی تو درکنار اسی طرح ب کا یہ کہنا کہ "کسی ایسے بھی مقام پر نہیں سو سکتے ہیں جس کے اوپر سائبان ہو" نہایت عجیب غریب معلوم ہوتا ہے۔ شاید "سائبان" کے بعد لفظ کاتب سے سہواً چھوٹ گیا ہے۔ یعنی اصل میں "سائبان نہ ہو" ہے لیکن پھر بھی یہ مطلب صحیح نہیں ہے۔ حجاب اور محجور یا محجوب کا جو لفظ ہے اس سے وہی مقصد ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔

غرض الف اور ب دونوں نے اس حدیث کا جو مطلب بیان کیا ہے کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔

کما لا یخفی علی من لہ ادنی مھارۃ بالاحادیث النبویۃ۔ فقط۔

---

ناظرین خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر اپنے پتہ صاف اور خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ (مینیجر)

(۸۶۲)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

س ع۲۳۴} ایک شخص ایک عورت خریدتا ہے لونڈی کے طریقے پر لیکن نکاح نہیں کرتا بغیر نکاح اپنے کام میں لاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ لونڈی خریدی ہوئی ہے تو کیا یہ جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۲۰۰)

ج ع۲۳۴} آج کل لونڈی کوئی نہیں۔ یہ عورتیں تمام آزاد ہیں اور آزاد کو غلام بنانا موجب لعنت ہے۔ شخص مذکور بغیر نکاح کے ملاپ کرتا ہے تو زانی ہے۔ (نوٹ) واضح رہے کہ آج کل جو عورتیں فروخت کی جاتی ہیں۔ یہ قانوناً و شرعاً ناجائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۲۳۵} میت کو دفن کرنے کے بعد سرہانے کھڑے ہو کر سورہ بقر کا پہلا رکوع اور پاؤں کی طرف سورہ بقر کا آخری رکوع پڑھتے ہیں تو یہ ہاتھ اٹھا کر پڑھے یا ایسا ہی پڑھے اور اتنا ہی پڑھے یا اور زیادہ؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۳۵} قبر کے سرہانے یا پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کا اول آخر علی الترتیب پڑھنا بعض صحابہ کا فعل ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ۔

س ع۲۳۶} جمعہ کا خطبہ زوال سے پہلے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۳۶} آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ بعض علماء کا قول ہے۔ اللہ اعلم بالصواب!

س ع۲۳۷} پتنگ کی تجارت جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۳۷} پتنگ بازی فی نفسہٖ لہو و لعب ہے اس کی تجارت بھی اسی حکم میں ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۲۳۸} ایک میت کی لاش کو تین روز کے بعد دفن کرنے کا موقع پڑا تو دوسری نماز جنازہ سامنے لاش رکھ کر پڑھی جائے یا کس طریقہ سے کیونکہ لاش میں تعفن پیدا ہو گئی ہے اور ایک شخص بوجہ تعفن کراہت طبعی کے سامنے لاش رکھ کر نماز پڑھنے سے متنفر ہے تو وہ معذور سمجھا جائیگا یا عند اللہ ماخوذ ہوگا۔ (یکے از خریدار اہلحدیث)

ج ع۲۳۸} شخص مذکور بہتر ہے کہ دور کھڑا ہو کر نماز جنازہ پڑھ لے۔ ترک نہ کرے۔ اگر ترک بھی کر دے تو عند اللہ ماخوذ نہیں۔ کیونکہ جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۲۳۹} ہمارے شہر میں ایک مسجد اہلحدیث ہے۔ جس میں فجر و ظہر و عصر کی دو دو جماعتیں ہوتی ہیں ایک اول وقت پر اور دوسری جماعت آدھا گھنٹہ اور سوا سوا گھنٹہ دیر بعد ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شخص پہلی جماعت میں نماز پڑھ لے اور پھر اسی جگہ ورد وظیفہ کے لئے بیٹھا رہے اور پھر دوسری جماعت شروع ہو تو اس وقت اپنے وظیفہ میں مشغول رہے یا دوسری جماعت میں دوبارہ نماز فریضہ کیلئے شریک ہو جائے؟

(ابو سعید عبد الرحمٰن قریہ کوٹی از ضیوٹ)

ج ع۲۳۹} سوائے نماز فجر و عصر کے دوسری نمازوں میں شامل ہو سکتا ہے۔ مغرب کی نماز ہو تو بہ نیت نفل تین رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ کر ایک اور رکعت الگ پڑھ لے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسلک کے مطابق نماز فجر و عصر بھی پڑھ سکتا ہے۔ ظاہراً یہ قول حضرت عائشہ کا حدیث کے خلاف ہے اللہ اعلم!

س ع۲۴۰} سیاہ خضاب کا کیا حکم ہے؟ بعض علماء کالے خضاب کو جائز سمجھتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۴۰} صرف سیاہ خضاب منع ہے۔ مخلوط بالحناء جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۲۴۱} بلا عذر ننگے سر نماز جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ اس آیت کے تحت پگڑی زینت میں داخل ہے اور پگڑی کے بغیر نماز مکروہ ہے اور ننگے سر محض ضرورت کے وقت (جبکہ پگڑی نہ ہو تو) نماز جائز ہے۔ اور بعض لوگ ننگے سر پر مذاق اڑاتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۴۱} ننگے سر نماز پڑھنا بلا کسی قید کے جائز ہے مگر اس پر جھگڑنا اور اس کو تعامل بنانا صحیح نہیں۔ افضل یہی ہے کہ پگڑی یا ٹوپی وغیرہ رکھ کر نماز ادا کرے۔ لقولہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد الآیۃ۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے۔ (مفتی)

## اہل حدیث لیگ بھوارہ کا قیام

بتاریخ ۱۷۔ اگست ۱۹۳۹ء بعد نماز مغرب مسجد اہل حدیث بھوارہ راگھونگر میں زیر صدارت منشی عبد العزیز اہل حدیث بھائیوں کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ اور باتفاق آراء حسب ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت اہل حدیث کی سیاسی تنظیم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اہل حدیث لیگ بھوارہ مدھوبنی کی تشکیل عمل میں آئی۔

(۲) جناب منشی عبد العزیز صاحب رئیس اہل حدیث لیگ بھوارہ کے صدر اور عبد الظاہر سلفی مدرس مدرسہ اسلامیہ سکرٹری منتخب ہوئے۔

(۳) مجلس عاملہ کے اراکین کے انتخاب کا اختیار جناب صدر کو دیا گیا۔

خاکسار عبد الظاہر سلفی سکرٹری اہل حدیث لیگ بھوارہ

## مدرسہ اسلامیہ گویواری

ریاست کچھ کی عالت بہت ابتر ہے۔ قحط سالی کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ کچھ امداد نہیں کر سکتے۔ اس لئے جملہ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور رہیں۔

پتہ:۔ متوہ میاں مصری مہتمم مدرسہ اسلامیہ دار النصیحۃ گویواری معرفت محمد طیب میاں حاجی احمد تعبہ کھاوڑہ ریاست کچھ بھوج۔

**مضمون نگار** حضرات مضامین صفحہ کاغذ کے صرف ایک طرف پختہ روشنائی سے صاف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے لکھنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں ورنہ عدم اندراج کی شکایت بے معنی ہوگی۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

فتاویٰ نذیریہ۔ نصف قیمت پر۔ مولانا نذیر حسین محدث دہلوی کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ قیمت بجائے عہ کے ۶ (منیجر)

# متفرقات

**تحریک خاکساری** | تحریک خاکساری والا مضمون کتابت ہو رہا ہے۔ جن جن صاحبوں نے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے یا جمع کرنے کی اطلاع دی ہے وہ جلدی بھیجدیں تاکہ تخمینہ لگانے میں غلطی نہ ہو۔ اور جنہوں نے ابتک توجہ نہیں کی وہ بھی بہت جلد توجہ کریں۔ بعض اصحاب کی رائے ہے کہ یہ رسالہ ایک لاکھ کی تعداد میں چھپنا چاہئے۔ میرا خیال بھی یہی ہے کہ رسالہ اس شان سے شائع ہو کہ پھر ضرورت نہ پڑے۔ یہ رسالہ مفت تقسیم ہوگا۔ محصول ڈاک کے علاوہ فی نسخہ ۲ پیسے چندہ اشاعت ان لوگوں سے لیا جائیگا جنہوں نے امدادی رقم نہیں بھیجی ہوگی مگر جنہوں نے کچھ امدادی چندہ بھیجا ہوگا وہ اس سے مستثنیٰ ہونگے۔

پس احباب کرام رقوم چندہ جلدی بھیجدیں اور مطلوبہ نسخوں کی تعداد سے اطلاع دیں۔

**حساب دوستاں** | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہو جائیگی۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ آیندہ اخبار کو بدستور جاری رکھنا چاہتے ہیں تو جلد از جلد

(۱) قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔
(۲) مہلت درکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں
(۳) اگر خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی مطلع فرمائیں۔ اگر علیحدہ پوسٹ کارڈ تحریر کرنا نہیں چاہتے تو مہربانی فرما کر اخبار ہذا کے ہمراہ جو مطبوعہ چٹھی بذریعہ ڈاک ارسال کی جارہی ہے۔ اس پر انکاری لکھ کر واپس کر دیں۔

ورنہ ۲۸ ستمبر تک انتظار کیا جاویگا اگر مدت مذکورہ میں ان میں سے کوئی اطلاع دفتر ہذا میں نہ پہنچی تو مجبوراً ۲۹ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔

**مہلت ختم** | جن اصحاب کی میعاد مہلت اس ماہ ختم ہو رہی ہے ان کو خود ہی اپنے وعدہ کو ایفا کرنے کے لئے قیمت اخبار بھیجدینی چاہئے ورنہ مزید مہلت دیئے بغیر

اخبار بند کرنا پڑیگا۔

**بیرون ہند** | کے خریدار حضرات بھی قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر بہت جلد بھیجدیا کریں۔ تاکہ دفتر کو بار بار یاددہانی کرانے کی ضرورت نہ رہے۔

۷۱۰ - ۲۰۵۳ - ۲۴۸۰ - ۳۰۰۴ -
۳۵۴۷ - ۳۹۰۴ - ۵۲۰۹ - ۵۶۲۳ -
۶۱۲۷ - ۶۷۸۹ - ۶۸۴۷ - ۷۱۲۰ -
۷۱۴۸ - ۷۱۵۲ - ۷۱۶۱ - ۸۱۸۶ - ۸۲۵۹
۸۵۳۱ - ۸۷۳۵ - ۹۱۰۰ - ۹۳۲۳ -
۹۴۳۱ - ۹۵۱۳ - ۹۶۱۱ - ۹۶۱۲ -
۹۶۳۱ - ۹۹۹۱ - ۱۰۰۱۸ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۷۹
۱۰۴۵۰ - ۱۰۷۲۶ - ۱۰۷۳۹ - ۱۰۷۴۶ -

## غریب فنڈ

### میں

عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ اصحاب خیر ماہ رجب المرجب میں صدقات خیرات کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خیال رکھیں اس فنڈ سے بہت سے نادار اور مفلس غرباء کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔

۱۰۷۸۴ - ۱۰۹۷۳ - ۱۱۰۱۷ - ۱۱۱۱۲ -
۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۵۲ -
۱۱۳۴۲ - ۱۱۴۴۳ - ۱۱۴۶۹ - ۱۱۵۷۵ -
۱۱۶۱۰ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۱۶ - ۱۱۸۵۶ -
۱۱۸۶۶ - ۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۴۴ - ۱۲۰۲۶ -
۱۲۰۷۷ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۰۸۷ - ۱۲۱۸۸ -
۱۲۱۹۶ - ۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۱۰ - ۱۲۲۳۷ -
۱۲۲۳۸ - ۱۲۲۴۰ - ۱۲۲۴۶ - ۱۲۲۵۲ -
۱۲۲۷۷ - ۱۲۳۴۶ - ۱۲۳۶۳ - ۱۲۳۷۰ -
۱۲۳۸۶ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۰۱ - ۱۲۴۰۷ -
۱۲۴۱۱ - ۱۲۴۱۴ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۲ -
۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۲۶ - ۱۲۴۳۰ - ۱۲۴۳۱ -

۱۲۴۳۱ - ۱۲۴۳۲ - ۱۲۴۳۹ - ۱۲۴۶۷
۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ - [illegible] - ۱۲۴۹۹ -
۱۱۵۰۵ - [illegible] - [illegible] - ۱۲۵۱۹ -
۱۲۵۵۲ - ۱۲۵۵۸ - ۱۲۴۸۶ -

**غریب فنڈ** | ۱۱۶۸۳ - ۱۱۹۲۸ - ۱۱۹۲۵
۱۲۰۰۷ - ۱۲۰۸۲ - ۱۲۰۸۶ - ۱۲۲۴۲ -
۱۲۴۳۴ - ۱۲۴۳۵ -

**اہل حدیث کانفرنس** | جماعت اہل حدیث مالیگاؤں ۴؎ **جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب** | کے لئے از چشتی محمد صدیق محمد فاضل ٹانڈیانوالہ ضلع لائلپور ۵؎

**ضروری اعلان** | حسب تجویز مجلس شوریٰ مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور جناب حافظ عبد الحمید صاحب منتظم مدرسہ ہذا بغرض حصول امداد بعہدہ سفارت مامور ہوکر دورہ شروع کر رہے ہیں۔ لہٰذا ارباب ثروت و علم دوست احباب سے درخواست ہے کہ حافظ صاحب موصوف کے ذریعہ مدرسہ کی مالی امداد میں پوری ہمدردی فرما کر شکریے کا موقع دیں۔ ارسال بوجہ اہم ضرورت خود سفارت کی صعوبت برداشت کرکے آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی صاحب براہ راست مدرسہ کی امداد فرمانا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت و ترسیل منی آرڈر فرماویں۔

عبد الحمید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور۔ (۸ر برائے اشاعت فنڈ وصول)

**تعمیر مسجد اہل حدیث مرزا پور** | کی اعانت کے لئے مولوی حافظ ابو الوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی عنقریب مکرر دورہ شروع کرینگے۔ اصحاب خیر خصوصاً اہل حدیث حضرات اس کار خیر میں شریک ہوکر ثواب حاصل کریں۔

**نوٹ** | مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں آمد و خرچ کا حساب انشاء اللہ علیحدہ شائع کیا جائیگا۔ (خلیل احمد خادم انجمن ہذا) (۸ر اشاعت فنڈ وصول)

**نام غلط چھپ گیا** | "اہلحدیث" ۴ اگست ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون بھوپال میں ایک دن میرے نام سے شائع ہے جو دراصل استاذی محترم مولانا عبد المجید صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ کا مرقوم تھا۔ خاکسار نے توصیف

مضمونوں کی دنیا۔ جو ... مصنوعی ہیروں، موتیوں (۴۴) وغیروں کے حالات۔ قیمت ۴ر پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

# ملکی مطلع

## یورپ کا مطلع

### غبار آلود نہیں ظلمت آلود ہے

جس اندوہناک واقعہ کا خطرہ عرصہ دراز سے لگا ہوا تھا وہ بالکل قریب آگیا ہے۔ یعنی جنگ یورپ سر پر آگئی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ پرچہ جس میں یہ سطور لکھی گئی ہیں ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک اعلان جنگ پر کتنے دن گذر چکے ہونگے۔

ہندوستان جو محاذ جنگ سے ہزاروں میل دور ہے اس میں بھی یہ علامات پیدا ہو گئی ہیں:۔

(۱) پنجاب میں دریاؤں کے پلوں پر پہروں کا انتظام کیا گیا ہے

(۲) فوجی ملازموں کی رخصتیں منسوخ کر کے ان کو فوراً طلب کیا گیا ہے۔ آخری ہفتہ کی تعطیل بند کی گئی ہے۔

(۳) مرکزی ٹیلیگراف آفس پر فوجی پہرہ لگا دیا گیا ہے

(۴) کراچی میں طیارہ شکن توپیں نصب کی گئی ہیں۔

(۵) غیر ملکی باشندوں کی نقل وحرکت کی نگرانی ہونے لگی ہے

(۶) فوجوں کی نقل وحرکت شروع ہو گئی ہے۔ ہندوستان سے دو فوجیں ایک جزیرہ نما ملایا کو دوسری مصر کو بھیجی گئی ہیں۔

غرض اس وقت یورپ کا مطلع اس حدیث کے ماتحت آگیا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ حضور علیہ السلام نے عرب کی آئندہ پریشانیوں کو بحالت کشف دیکھ کر فرمایا تھا۔

ویل للعرب من شر قد اقترب

(عرب کے لئے افسوس ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے)

اب آؤ اس حدیث کے الفاظ میں تصرف کر کے یوں کہنا چاہئے

ویل للاروپ من شر قد اقترب

(یورپ کیلئے افسوس ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے)

یورپ کے شر میں ہندوستان اور دیگر ممالک بھی حصہ دار ہونگے۔ یہ لڑائی کس سازوسامان سے ہوگی اس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

لا عین رأت ولا اذن سمعت

بندوق کی ایجاد سے تیر وکمان چھوٹ گئے پھر توپ کے سامنے بندوق ماند پڑ گئی۔ اب توپ کا استعمال بھی بہت کم ہوگا۔ اس کی بجائے ایسے ایسے گیسوں سے کام لیا جائیگا۔ جن کا پورا علم ہم ہندوستانیوں کو نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

کم بخت جرمنی تو اپنے سازوسامان کے بل بوتے پر یہاں تک مغرور ہو گیا ہے گویا وہ کہہ رہا ہے ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

باوجود اس ظلمت پر ظلمت کے امریکہ کے پریزیڈنٹ (مسٹر روز ویلٹ) ابھی تک صلح کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جرمنی، پولینڈ اور شاہ اطالیہ کے نام حسب ذیل تجاویز ارسال کی ہیں:۔

(۱) غیر جانبدار مصالحتی کمشن مقرر کئے جائیں۔

(۲) آپس میں صلح صفائی سے جھگڑے نپٹائے جائیں اور کسی غیر جانبدار ملک کو یا امریکہ کی کسی ریاست کو ثالث مقرر کر لیا جائے۔ (۳) خاص وصہ کے لئے عارضی صلح کر لی جائے تاکہ معاملہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جا سکے۔

**ہٹلر سے خطاب** ہر ہٹلر کو مسٹر روز ولٹ نے لکھا ہے کہ آپ نے میری اپریل والی اپیل کا ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اب بھی صلح صفائی سے معاملہ طے کیجئے اور طاقت کے استعمال تک نوبت نہ آنے دیجئے۔ امریکہ کے تمام باشندے طاقت اور زور سے مطالبات منوانے کے سخت خلاف ہیں۔ اسی طرح وہ اس چیز کے بھی مخالف ہیں کہ کوئی حکمران اپنے مقصد کے حصول کے لئے لاکھوں بندگان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دے میں اہل امریکہ کی طرف سے درخواست کرتا ہوں کہ میں نے جو تین طریقے پیش کئے ہیں ان میں سے کسی ایک کو اختیار کیجئے۔"

(انقلاب لاہور ص ۱ ۲۷ اگست ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** ان تجاویز کے جواب میں اگرچہ جرمنی کے ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) نے شرائط مصالحت حکومت برطانیہ کو بھیجدی ہیں جن پر غور کیا جا رہا ہے۔ لیکن با خبر حلقوں کو معلوم ہے کہ ہر ہٹلر نے معاہدہ میونخ میں برطانیہ اور فرانس کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی تھی کہ وہ جرمن اکثریت والا علاقہ (سوڈیٹن لینڈ) حاصل کرنے پر کفایت کریگا اور مزید پیش قدمی نہیں کریگا۔ اہلحدیث نے اس وقت جو رائے ظاہر کی تھی آخر وہی صحیح ثابت ہوئی۔ یعنی شیخ سعدی مرحوم کے فلسفہ سیاست کے ماتحت جو آپ نے سلطنتوں کے متعلق عموماً اور دول یورپ کے متعلق خصوصاً اس شعر میں بیان کیا ہے ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں در بند اقلیمے دگر

ہر ہٹلر نے جیکوسلواکیہ سارے کا سارا ہڑپ کر لیا اور برطانیہ وفرانس صرف زبانی احتجاج کر کے رہ گئے

## تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ اور خاکساری ڈکٹیٹر

ناظرین باخبر ہونگے کہ تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ اپنی شان میں مسلمانان ہندوستان کے لئے آج کل سخت تکلیف دہ ثابت ہو رہا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر لکھنؤ کی یہ دونو جماعتیں (شیعہ سنی) اسلحہ جنگ کے ذریعہ لڑ کر مٹ جاتیں تو مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان دنیا کو اتنا رنج نہ ہوتا جتنا آج کل ہو رہا ہے۔

ڈکٹیٹر خاکساران (مشرقی صاحب) نے اس میں دخل دیا۔ مگر چونکہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر نمائش دکھائی۔ اس لئے ان کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اس سلسلہ میں آپ کے قلم سے عجیب وغریب بیانات شائع ہوئے۔ آپ کے یہ فقرے خصوصاً قابل غور ہیں کہ اگر حکومت (یوپی) لکھنؤ نے ہمارے تعاون کو منظور نہ کیا یا اس غرض کو تسلیم نہ کیا کہ سنی اور

[illegible] (۸۶۵۰) [illegible]

شیعہ اصحاب میں بزور صلح کرانا حکومت کا کام ہے تو ہمارے دل میں حکومت یوپی کی نیت اور رعیت پروری کے متعلق خطرناک شکوک پیدا ہو جائینگے۔ جس کا نتیجہ سوائے اسکے نہ ہوگا کہ ہم اس ظلم کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کیلئے سربکف ہو جائیں اور اپنے خون کا آخری قطرہ یوپی کی وزارت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کیلئے بہادیں" (الاصلاح لاہور ۱۸۔ اگست ۳۹ء)

ناظرین ملاحظہ کریں اس قسم کا تہدید آمیز مضمون کوئی حکومت برداشت کر سکتی ہے؟ اسی لئے حکومت یوپی نے مشرقی صاحب کو جو جواب دیا ہے ہماری رائے میں وہ کچھ غیر موزوں نہیں ہے۔ حکومت کا جواب خود پرچہ "الاصلاح" ۲۵۔ اگست میں چھپا ہے اور جو خاکساران سندھ کے ناظم اعلیٰ مقیم لکھنؤ کی طرف سے بذریعہ تار مشرقی صاحب کو پہنچا ہے۔ اسکے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"حکومت یوپی ۱۸۔ اگست کے "الاصلاح" کی دھمکی کی بنا پر خاکسار تحریک کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کرتی ہے" (الاصلاح ۲۵۔ اگست ۳۹ء)

حکومت یوپی کا انکار لاہور کے روزانہ اخبارات "پرتاپ"، "انقلاب" وغیرہ نے ان الفاظ میں شائع کیا ہے:

"لکھنؤ ۲۴۔ اگست۔ تحریک خاکسار کے لیڈر علامہ مشرقی نے حال ہی میں اپنے اخبار میں شیعہ سنی تنازعہ کے سلسلہ میں یوپی گورنمنٹ کے خلاف جو غیر ذمہ دارانہ مضامین شائع کئے ہیں اور جن میں ایک کے ذریعہ یوپی گورنمنٹ کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر اس نے شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرانے کی کوشش نہ کی تو ایک لاکھ خاکسار لکھنؤ پہنچ کر یوپی گورنمنٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگے۔ ان کی وجہ سے تحریک خاکساران کے متعلق یوپی کے سرکاری حلقوں کی رائے میں بھاری تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ نے علامہ مشرقی کو مطلع کر دیا ہے [کہ شیعہ سنی] تنازعہ کے متعلق یوپی گورنمنٹ ان سے کسی قسم کی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ ہی انہیں ذمہ دار شخص سمجھتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یوپی کے خاکساروں کے لیڈر نے وزیر اعظم یوپی سے انٹرویو کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وزیر اعظم نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا"

(پرتاپ لاہور ۲۶۔ اگست ۳۹ء)

اسی کے قریب قریب الفاظ "انقلاب" ۲۶۔ اگست میں شائع ہوئے ہیں۔

ماسٹر عنائت اللہ اگر سیاست سے واقف اور قانون دان ہوتے تو مقولہ مشہور "ایاز قدر خود بشناس" کے ماتحت گفتگو کرتے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پنجاب کا چیف جج جو ایک معنی سے پنجاب کا بے تاج بادشاہ ہے جس کا ایک ایک لفظ صوبے کے لئے قانون کا حکم رکھتا ہے وہ بھی یوپی، بنگال وغیرہ صوبوں کے وزرائے اعظم کو ان الفاظ سے مخاطب کرے تو وہی جواب پائیگا جو ماسٹر عنائت اللہ نے پایا ہے اس کی تفصیل ہم آیندہ کسی پرچے میں کرینگے۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ فلسفہ سیاست کا دیباچہ پڑھا ہوا شخص بھی ایسی حرکتیں نہیں کر سکتا جو مشرقی صاحب کر رہے ہیں۔ جب سے انہوں نے لکھنؤ ایجی ٹیشن میں دخل دیا ہے ہم ان کی تحریروں کو بغور دیکھتے رہے ہیں۔ آج جو تلخ نتیجہ ان کو پیش آیا ہے ہم پہلے ہی اس کو بھانپ چکے تھے۔

(نوٹ) کچھ مدت ہوئی آپ (مشرقی صاحب) اپنے چند اتباع کے ساتھ دفتر اہلحدیث میں آئے تھے۔ معمولی مزاج پرسی کے بعد اثنائے گفتگو میں میں نے اپنی سمجھ کے مطابق ان کی تحریروں پر کچھ اظہار خیال کیا۔ جو اس زمانے میں اتنی زیادہ سخت نہ تھیں جتنی آج کل ہیں۔ ان کے نتیجہ سے ان کو آگاہ کیا تو انہوں نے از خود یہ کہا کہ میں جان گیا ہوں کہ آپ سیاستدان ہیں۔ یہ بھی خود ہی کہا کہ میں آیندہ اس قسم کا جو مضمون لکھونگا پہلے اس کو آپ کے پاس بغرض اصلاح بھیجدیا کرونگا۔ صفحے کے ایک کالم پر لکھونگا اور دوسرا کالم آپ کی اصلاح کے لئے چھوڑ دونگا۔ مگر اس پر آج تک عمل نہیں ہوا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

اخیر میں ہم خاکسار تحریک کے ممبروں سے اتنا پوچھتے ہیں کہ [illegible] اور ایسی غلط راہ چلنے والا شخص کسی قوم کا رہنما ہو سکتا ہے؟

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

---

# آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس بتاریخ ۱۹۔ اگست ۳۹ء کو دفتر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس میں منعقد ہوا۔ جس میں کنور حاجی محمد اسماعیل علی خان صاحب کے پیش کردہ مسودہ قانون دہلی مساجد ایکٹ پر غور کیا گیا۔ حاجی محمد صلح صاحب جلسہ کے صدر تھے مجلس نے کافی بحث کے بعد طے کیا کہ اس مسودہ کی آخری دفعہ یعنی دفعہ ۱۶ کو جس کی رو سے جامع مسجد دہلی اور مسجد فتحپوری کے علاوہ دیگر مساجد اور اُن کے اوقاف کا انتظام بھی مجوزہ کمیٹی کے ہاتھ میں آسکیگا۔ مسودہ مذکور سے حذف کرانے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے کہ جہاں تک جماعت اہلحدیث کا تعلق ہے اس جماعت کے اوقاف اور ان کی مساجد کی بدانتظامی کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے اور نہ کسی نے اسکی کوئی شکائت کی ہے کہ اسکی بنا پر کانفرنس کی مجلس شوریٰ ان کے انتظامات کو خراب تسلیم کرے اور انکو مجوزہ کمیٹی کے سپرد کئے جانے پر راضی ہو جائے۔

مجلس شوریٰ نے کنور صاحب کی اس تجویز کو بہت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ دیکھا کہ انہوں نے مجوزہ کمیٹی کی رکنیت کے لئے حنفی کی شرط لازم قرار دیدی ہے۔ مجلس شوریٰ مذکور کی رائے میں ان کی اس تجویز سے مسلمانوں میں فرقہ وارانہ اور جماعتی منافرت اور اختلاف کا دروازہ بلا وجہ کھل جاتا ہے۔ اس لئے مجلس کی رائے میں اس شرط کو بھی حذف کرانے کی کوشش ہونی چاہیئے۔ شوریٰ میں تقریباً تیس حضرات شریک تھے جن میں

[illegible] مدیر محمدی۔ حاجی محمد صلح صاحب۔ مولانا شرف الدین صاحب۔ مولانا محمد یونس صاحب۔ حاجی محمد شفیع صاحب کنوریہ۔ مولانا [illegible]

حسن البیان۔ مولانا شبلی مرحوم کی کتاب سیرۃ النعمان کا مدلل جواب از مولانا محمد ابو القاسم بنارسی (۸) [illegible] (منیجر اہلحدیث)

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و جملہ خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمر و سینہ کو رنج
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان
یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر
ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے........
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جانے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔
عورت سنبچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم
میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال
نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عمر/ آدھ پاؤ ہے۔
پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک
علیحدہ ہوگا۔ اہالیٔ برجات ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک
پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ
کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ ترین شہادات

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزاد پور۔ میں
علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی
فائدہ بخش دوا ہے جسکی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ
نہیں ملتے۔ مریض بہت دق کرتے ہیں اسلئے ایک مریض کیلئے
ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جولائی [illegible])
جناب عبداللہ صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین مرزا پور۔
تین چھٹانک تین آدمیوں کے لئے مومیائی منگوائی تھی۔
[illegible] بے نظیر رہی مگر مرض ابھی پورے نہیں گیا۔ پہلے
[illegible] شخصوں کے لئے تین عدد ایک ایک چھٹانک وی پی
ارسال فرماکر شکر گذار فرمائیں۔ (۱۳ جولائی [illegible])
ملنے کا پتہ حکیم محمد سردار خان
[illegible] امرتسر

# حضرت سید احمد شہید و مولانا اسمٰعیل شہید

تیرھویں صدی کے مجدد اعظم، محی السنۃ، مجاہد اکبر حضرت
سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپ کے خلیفہ وزیر ناصر السنۃ
قامع البدعۃ، خالد ثانی، حجۃ الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید
کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے۔
لیکن "شہیدین" کے مجددانہ کارنامے، احیائے سنت، تنظیم ملت
اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں، انکے بے نظیر
نظام شرعی کی برکات، اُن کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و
اسباب، ان کے رفقاء و متبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق
اوصاف، قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت
کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ
کی صحیح تاریخ (تمام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت
کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں
ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے
مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی
نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت
سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن علی
ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور
جستجو کے بعد "سیرت سید احمد شہید" کے نام سے کتاب تالیف
فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب
ہے جسکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو
فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا
گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۸۴ صفحہ کتابت طباعت عمدہ
جلد سنہری خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا ۲۸
صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد عہ/
محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و
کتابت طے کریں۔ (ملنے کا پتہ)
محمد معین الدین کتب خانہ نجم گوئن روڈ لکھنؤ
نوٹ۔ صرف پنجاب کے احباب ہمارے سول ایجنٹ
مولوی عبدالحق خان مہتمم علیہ مدرسۃ البنات
جالندھر سے منگوائیں۔

## بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشنما معرا قرآن مجید بطرز آسان کی خصوصیت
انکے حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ہے۔ الفاظ
بھی متعدد طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ہیں۔ رموز اوقاف
کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ مندرجہ ذیل
پتہ سے نمونہ منگا کر تجربہ فرمائیے۔
ہدیہ قسم اول مجلد سنہری تین روپے ۳/
ہدیہ قسم دوم مجلد سنہری دو روپے چار آنے ۲/۴
قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بطرز آسان اسی طرز پر
طبع کیا گیا ہے قیمت ڈیڑھ آنہ۔ (ملنے کا پتہ)
الفرقان بیماندر تھ روڈ۔ لاہور

## تمام دنیا میں بے مثل

# غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

# مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

## چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۱۲/

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں
شائع ہوتی رہی ہے

پتہ۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

## معلم خوشنویسی

فن خوشخطی سے واقفیت حاصل کرنی منظور ہو تو کتاب ہذا
ضرور منگوائیں۔ اور اپنے بچوں کو خوشخطی سکھائیے قیمت
۸/ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

(۸۸۷)

ahmadmuslim.de

## کم از کم

۱۹

ستیہ حمدیہ دوسالہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمایئے۔ نوٹ بحلفیہ تحریر کر کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

## جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالہ میں ہر قسم کے بدہاضمہ، مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ۔ منیجر اکسیر اعظم لنجسی خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر

(۸۶۸)

## انقلاب افغانستان کے صحیح حالات

# زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات، ملک کے سوشل اور خوانین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی) سلطنت ہے اس لئے اسکے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابلدید ہے۔ ضخامت ۲۰x۲۶ کے ۵۹۶ صفحات۔ کتابت، طباعت اعلیٰ عمدہ۔ قیمت ۲ روپے۔ رعایتی عار

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر


# تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

## نکاح آریہ

اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ ۸ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم۔ لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

## نماز اربعہ

اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (اہل اسلام عیسائیوں۔ آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کرسکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲ر

## ہندوستان کے دو ریفارمر

یعنی شری سوامی دیانند اور میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ ۲ر

## سوامی دیانند کا علم و عقل

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱ر

## کتاب الرحمٰن

آریوں کی جدید کتاب کلام الرحمن ویدہے یا قرآن؟ کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا صاحب موصوف نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت صرف ۹ر

## کتب متعلقہ اہل حدیث

## اہل حدیث کا مذہب

اہل حدیث کے مسائل کا مدلل بیان بعدہ دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ر

## تقلید شخصی و سلفی

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

## حدیث نبوی اور تقلید شخصی

اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہل قرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے ورنہ اصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

## آمین رفعیدین

مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض معتدد علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

## علم الفقہ

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

## فقہ اور فقیہ

اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۳ر

(کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

# رعایتی اعلان

**[بہ]ہار شباب** حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود علی خان صاحب کی کتاب [ضی]یاء الابصار کا اردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و [زن]انہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب [ہے]۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ۔ رعایتی قیمت عہ

**[تا]ریخ اسلام** اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی [گئ]ی ہیں۔ یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر، سلسیاق [عب]ارت۔ لکھائی، چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات [رنگ]وں سے چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے [چا]ر چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری [ٹیک]سٹ بک کمیٹی ہائے نے اس کو سرکاری مدارس [کے] لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا [ہے]۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی [قیم]ت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے [جلد] سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی ۱۰

**[غ]زائے اسلام** اس کتاب میں اُن پیشوایان دین اسلام کے سبق آموز حالات ہیں۔ جنہوں [ن]ے فقرو فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو [ا]ستوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے [ت]بلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب [ن]دوی۔ قیمت عہ۔ رعایتی عہ

**[سی]ر الصحابہ** صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات۔ معاملات۔ [حس]ن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات [ا]س کتاب میں [illegible] گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید [illegible] روپے۔ رعایتی للعہ

**[ا]لبیات** [illegible] زنانہ اسلامیہ سکولوں [illegible] ہے۔ اس میں ۵۸ [illegible] کے حالات درج

ہیں۔ قیمت فی جلد ۳ ۔ رعایتی ۲ (ڈھائی روپے)

**سیرت الحسین** حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ معہ آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق۔ قیمت دو روپے دو آنہ (۲؍۲) رعایتی عہ

**سیرت الکبریٰ** ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍

**بدایت الہدایت** حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ کی کتاب کا اُردو ترجمہ۔ اس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍۔ رعایتی ۸؍

**مشاہیر اسلام** مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام شہدائے ملت، غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں قابل دید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول تین روپے رعایتی ۲؍ دو روپے

**فلسفہ خواب** اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے۔ اس موضوع میں اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰؍) رعایتی ۸؍

**سیرت بلال** حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍

**سوانح حضرت ذوالنون مصری** مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اصل قیمت عہ۔ رعایتی [illegible]

**فاتح سندھ** غازی محمد بن قاسم رحمۃ اللہ کی مکمل سوانحعمری۔ سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی حالت، لشکر اسلام کا اس کو فتح کرنا۔ غازیان اسلام کا شوق جہاد یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ میں لکھے ہیں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍

**پیارے نبی کے پیارے حالات**

مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت، زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت چھ روپے (۶؍)، رعایتی دو روپے ۲؍

**متوسط حمائل شریف** خوبصورت مطبوعہ مصر مجلد اعلیٰ کاغذ، طباعت، اعلیٰ۔ قیمت للعہ۔ رعایتی ۶؍

(۸۶۹)

**حمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر** مجلد و منقش۔ قیمت صہ۔ رعایتی عہ۔

**ویدارتھ پرکاش** مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے۔ قیمت عہ رعایتی قیمت صرف ۵؍

**عقائد اسلام** مصنفہ مولوی شمس محمدی صاحب مرحوم اصل قیمت عہ۔ رعایتی ۲؍

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) مؤلفہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات ۲۲×۱۸/۴۔ اصل قیمت للعہ۔ رعایتی قیمت عہ



ahmadimuslim.de

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
دہلی



# حکایات صحابہؓ

یعنی

## سچی کہانیاں

جس میں صحابہ کرام و صحابیات - صحابی بچوں کے زہد و تقویٰ - فقر و عبادت - علمی مشاغل - ایثار - ہمدردی بے مثل جرات - حیرت انگیز جانبازی وغیرہ وغیرہ ایمان افروز حالات مندرج ہیں - قابل دید ہے - کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ - قیمت ۱۲ر

...انات کی شرعی تقسیم کے قواعد...

ویدک نام - ڈاکٹری نام ... بیان ... ہر کیفیت مزید یا تعریف ... ہیں - نہایت سادہ اور عام فہم شکلوں میں کی گئی ہے ...ں کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں - قیمت ؁ جلد دوم ؁

## کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار ... ترکیبیں درج ہیں - جسے پڑھ کر آپ باسانی ہر قسم کی ادویات بنا سکتے ہیں - قابل دید ہے - قیمت ؁

لکھے گئے ہیں جو کہ نہ ہی تو بدبودار اور بدذائقہ ہیں اور نہ ہی ان کی قدر خوراک زیادہ ہے - بلکہ ہر دوا نہایت نفیس اور رتیوں و ماشوں کے حساب سے استعمال کی جاتی ہے - حجم کتاب ۴۰۰ صفحات - قیمت صرف عہ روپے

## طبیب کامل المشہور مجرب خارما کو پیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات - آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات ... حکیم شریف خان صاحب، حکیم حافظ محمد ... صاحب و دیگر مسوز اطبائے ہند کے ... بہترین مجربات درج ہیں - اسکے علاوہ ...

# الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ صاحب شاہجہانپوری - جو کہ عرصہ سے نایاب ہو چکی تھی - اب دوبارہ شائع کرائی گئی ہے - یہ کتاب اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے - جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے صحابہ احادیث نبوی میں کم مایہ تھے - ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آثار درج کی گئی ہیں - تمام کتاب میں یہی روش پائی جاتی ہے - مقلدین کے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا دفعیہ کیا گیا ہے - تقلید شخصی کا اس طرح سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ آپ پڑھ کر بے حد مسرور ہونگے - طرز بیان نہایت دلکش اور عالمانہ ہے - ضخامت ۲۶×۲۰ کے ۲۰۰ صفحات - کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ - قیمت عہ - محصول ڈاک علیحدہ -

منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو - انگریزی - ہندی - گورمکھی - لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ - رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے - اگر آپ چھپوانے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں - خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے -

منیجر ثنائی برقی پریس - ہال بازار امرتسر

## کنز المجربات

مؤلف نے اس میں وہی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور ہر لحاظ سے پاک کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری نسخے ہیں - یقیناً آپ کسی اور کتاب میں نہ دیکھیں گے - آپ اس کتاب میں ایسے زود اثر نسخے پائیں گے کہ حیران رہ جائیں گے - سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کی گئی ہے تاکہ کم علم بھی معلوم کر لیں کہ دماغ کیا چیز ہے - آنکھیں کیا ہیں - ناک کیا ہے وغیرہ ان کے کیا کیا فائدے ہیں ان کے بگڑنے سے کون کون سے ...

ہو جائیگے - جس میں سونا چاندی کے ورقوں میں لپٹی ہوئی گولیاں، کیف آور و فرحت افزا معجون قوت بخش و فرحت بخش خمیرے، روح پرور و حل ہونے والی یاقوتیاں، حیات افروز و فرح افزا مفرحات، خالص و مقوی حلاوت نما مربے، مقوی حافظہ و نشاط آفرین علاج تسکین آمیز و دواءت ... حیرت انگیز ... اطلیات، دساتیر ... ترکیبات ... مسوزش ... حسن و بصارت افزا ... گئے ہیں - کتاب میں ...

خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے - ہر شخص کو چاہئے کہ اس کو منگا کر ... کتابت، طباعت، کاغذ ...

مولفہ حکیم ڈاکٹر محمد عبداللہ

پتہ ملنے کا } منیجر ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ س
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

جلد ۳۶ — نمبر ۴۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار **اہلحدیث** امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلّم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کڑہ جانی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداران سے ...
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ... ۲

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۳۰ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (مولانا اسماعیل شہیدؒ) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳
مرزا صاحب کی تکذیب خود ان کے پوتے کے قلم سے (قادیانی مشن) - - - - ص۶
پرانا مذہب اور فرقہ بندی (بریلوی مشن) ص۸
فنون تاریخ از افادات امام ابن الجوزیؒ - ص۱۰
مذمت غیبت - - - - ص۱۱
فتاویٰ ص۱۲ - متفرقات - - - ص۱۳
... ص... - اشتہارات - - ص۱۴

تفسیر ... مولانا ابوالوفاء صاحب کی تصنیف ...

# مولانا اسمٰعیل شہید علیہ الرحمہ

(از جناب ظہیر الدین حسین صاحب ظہیر اعظمی مئوناتھ بھنجن اعظم گڑھ)

چراغ دین محمد جلا دیا تو نے — جمال ملت بیضا بڑھا دیا تو نے
نبی کا شوق ترے دل میں تھا بحد جنوں — خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دیا تو نے
ہزار شکر کہ راہ خدا ہوئی روشن — طریق احمد مرسل بتا دیا تو نے
سنا کے ساز حقیقت کا نغمۂ توحید — جہاں کو شرک سے یکسر بچا دیا تو نے
بڑھا بڑھا کے زمانے میں رونق اسلام — جہاں سے صوت باطل مٹا دیا تو نے
رہ وفا و رضائے خدا میں ہو کے شہید — گلوئے شرک پہ خنجر چلا دیا تو نے
عدوئے دیں پہ چلا کر وہ تیغ جوہر دار — سبق جہاد کا ہم کو پڑھا دیا تو نے
سنا سنا کے خدا و رسول کی باتیں — جہان شرک میں ہلچل مچا دیا تو نے
پڑی تھی راہ ضلالت میں امت احمد — اسے نجات کا رستہ بتا دیا تو نے
تری حیات سراپا عمل تھی دنیا میں — کہا جو منہ سے وہ کر کے دکھا دیا تو نے
[illegible] — [illegible] بنا دیا تو نے

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

منتخبہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۹ء

**مقامی حالات** امرتسر میں اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں برسر امیدواروں کے ورکر (کارکن) خوب دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ——— ۹-۱۰-۱۱ ستمبر کو ہر روز صبح کی نماز کے بعد بارش ہوتی رہی۔ موسم میں خنکی پیدا ہوگئی ہے ——— مولوی سید عطا اللہ شاہ بخاری راولپنڈی میں تقریر کرنے کی وجہ سے مظفر گڑھ میں گرفتار کر کے راولپنڈی لائے گئے۔ آپ پر زیر دفعات ۳۰۲-۱۱۷-۱۲۴ الف مقدمات چلائے جائینگے ——— سر سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب ۱۰ ستمبر کو امرتسر تشریف لائے۔

——— حکومت پنجاب نے معاصر "شیعہ" لاہور سے شیعہ کی کسی اشاعت میں حکومت یوپی کے خلاف مضمون شائع کرنے کی وجہ سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ (افسوس!)

پرتاپ ۸ ستمبر۔ گورنمنٹ پنجاب کو حصار میں قحط پڑنے کی وجہ سے ریلیف کے کام پر بہت روپیہ خرچ کرنا پڑا ہے۔ اس لئے آئندہ بجٹ میں ۱۲ لاکھ روپیہ خسارہ ہونے کا خطرہ ہے۔

〃 ——— وائسرائے ہند نے ساتواں آرڈی ننس جاری کر دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں انڈین ایر فورس والنٹیر ریزرو قائم کی جائے نیز گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ریگولر ریزرو کے افسروں کو ہندوستان کی باقاعدہ فوج میں سروس کے لئے بلائے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

〃 ——— بمبئی کی تیس فرموں کو جو براہ راست جرمنی سے کاروبار کرتی تھیں اور جن کے منتظم جرمن تھے۔ جرمنی سے کاروبار بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

〃 ——— بنوں ۵ ستمبر۔ بنوں کے قریب جمع شدہ قبائلی لشکر کو منتشر کرنے کے لئے ہوائی جہازوں کے ذریعہ سرخ (لال نشان دار) کاغذ کے گولے پھینکے گئے۔

پرتاپ ۱۱ ستمبر۔ گورنمنٹ ہند نے سنسر یا ... ساتھ ایسی دستاویزات، تصویریں، فوٹو یا کسی ایسے ماڈل کی جس سے خفیہ معاملہ کا انکشاف ہوتا ہو یا دشمن کو اس سے مدد ملتی ہو درآمد برآمد ممنوع قرار دی ہے۔

〃 ——— شملہ ۹ ستمبر۔ ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ ریڈیو کے لائسنسدار کی طرف سے کوئی شخص یا اسکی اجازت سے کوئی شخص ریڈیو پر آئی ہوئی خبر کو اخبارات میں شائع کریگا تو اس کا لائسنس منسوخ کر کے انڈین ٹیلیگراف ایکٹ کے ماتحت اس پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

〃 ——— گورنمنٹ ہند نے چھ کروڑ بوری ریت اور بیس لاکھ گز ٹاٹ کا ایک فرم کو آرڈر دیا ہے۔

پرتاپ ۱۲ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو چین سے واپس واردھا پہنچ گئے ہیں۔ وہاں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔

〃 ——— معلوم ہوا ہے مولانا آزاد کی کوشش سے لکھنؤ میں جو شیعہ سنی کانفرنس ۱۲ ستمبر کو ہونی تھی ۱۸-۱۹ ستمبر کو ہوگی۔

پرتاپ ۸ ستمبر۔ برلن ۷ ستمبر۔ آفیشل جرمن ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے کریکوا پر بغیر کسی مقابلہ کے قبضہ کر لیا ہے۔

〃 ——— انگورہ کی ایک خبر ہے کہ جرمنی اور ٹرکی کے تجارتی معاہدہ کی جو ۳۱ اگست کو ختم ہوا از سر نو تجدید نہیں کی گئی۔

〃 ——— واشنگٹن ۶ ستمبر۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ نے باضابطہ طور پر غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے ایک حکم کے ذریعہ جنگجو فریقوں کو ہتھیار مہیا کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

پرتاپ ۹ ستمبر۔ جرمن افواج کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ کریکوا۔ برومبرگ اور گراڈ نز کے شہر ہمارے قبضہ میں آچکے ہیں۔

〃 ——— بغداد ۷ ستمبر۔ حکومت عراق نے جرمنی سے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔

〃 ——— ... پولش جنرل سٹاف کا ... اعلان ... ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں نے ہماری فوجوں کی آمد و رفت کی لائنوں پر کئی بار بمباری کی۔ ہماری ایر فورس نے دو دن میں جرمنی کے ۳۵ ہوائی جہازوں کو نیچے گرایا۔

پرتاپ ۱۰ ستمبر۔ نیویارک ۸ ستمبر۔ برطانیہ کا ایک اور مال جہاز تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا ہے۔

〃 ——— لندن ۷ ستمبر۔ برطانیہ نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ جرمنی میں ایک کروڑ اشتہار پھینکے جن میں منجملہ دیگر باتوں کے لکھا تھا کہ ریش نے برطانیہ کو جنگ پر مجبور کر دیا ہے، آپ (جرمنی) کے پاس طویل اور وسیع جنگ کے ذرائع نہیں ہیں ہمارے (برطانیہ) کے ذرائع بہت وسیع ہیں ہمیں شکست دینا ناممکن ہے۔ ہم امن پسند جرمن گورنمنٹ کے ساتھ صلح کے لئے تیار ہیں۔

〃 ——— معاصر "اصلاح" کابل نے ایک شاہی فرمان شائع کیا ہے کہ موجودہ جنگ میں افغان گورنمنٹ غیر جانبدار رہے گی۔

پرتاپ ۱۰ ستمبر۔ شملہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ہر قسم کے اسلحہ مشینری۔ سامان خورد و نوش کی برآمد کی ممانعت کر دی ہے۔

پرتاپ ۱۱ ستمبر۔ برلن ۹ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسی افواج نے جرمنی کے چند مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

〃 ——— لندن ۸ ستمبر۔ جرمنی جہاز سرنگ کے ساتھ ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ اسی طرح ہالینڈ کا ایک جہاز سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔

〃 ——— پیرس۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہماری لوکل پیشقدمی جاری ہے۔ دشمن پیچھے ہٹ رہا ہے۔

پرتاپ ۱۲ ستمبر۔ لندن کا ایک اعلان ہے۔ جبرالٹر میں جہازوں کی نگرانی کے لئے پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

〃 ——— واشنگٹن۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے بری اور بحری فوج کو ۲۶ ہزار رنگروٹ بھرتی کرنے کا اختیار دیا ہے۔

انقلاب ۱۲ ستمبر۔ کینیڈا کی پارلیمنٹ میں جرمنی کے خلاف جنگ کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

معیار حق۔ مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (۲) ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۳۰۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

## خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۱۲)

**اطلاع** گزشتہ پرچے میں ہم نے یہ ذکر کردیا تھا کہ ہفوات مشرقی کا بقیہ آیندہ ہفتے درج کرینگے۔ واقعات لکھنؤ کا جلدی ذکر کرنا ضروری تھا۔ اس لئے ہفوات کو مؤخر کیا گیا۔ آج ان کا بقیہ بیان کیا جاتا ہے۔ ناظرین ان ہفوات کو سابقہ ہفوات کے ساتھ ملاکر پڑھیں۔ ہم رسالہ میں اس مضمون کو متصل درج کرینگے۔ اس سلسلہ مضمون کی چار مثالیں ۱۸۔ اگست اور ۲۵۔ اگست کی اشاعتوں میں درج ہوچکی ہیں۔

(۵) قرآن میں ایمان سے مراد اعمال ہیں

اسی کے متعلق آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

جہاں جہاں قرآنی آیات میں لفظ ایمان آئیگا وہاں بھی اعمال مراد لینے چاہئیں۔

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۱۸۳)

**اہلحدیث** قرآن شریف میں ایمان کا تعلق اور محل دل کو بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت

(۱) مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ (پ ۶۔ ع ۱۲)

(۲) وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (پ ۲۶)

(ترجمہ) جو لوگ منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان دار ہیں اور ان کے دل ایمان نہیں لائے۔

(۲) ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔

اسی لئے ہر موقع پر اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کو اس پر عطف کیا گیا ہے۔ یہ تو ادنےٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ الگ الگ دو چیزیں ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر بے ایمان لوگوں کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (پ ۳۔ ع ۱۱)

(ان لوگوں کے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے)

اگر ایمان سے مراد بھی اعمال ہوتے تو ان بے ایمان عاملین کو ایماندار کہا جاتا اور اس حالت میں اُن کے اعمال کو ضائع کرنا بے انصافی ٹھہرتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس دعوے پر مشرقی صاحب نے بخاری شریف کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے جس کے معنی قرآنی آیات کی طرح آپ نے نہیں سمجھے کیونکہ آپ کسی محدث کے پاس نہیں بیٹھے اور نہ کسی سے فیض پایا۔ حدیث موصوف کے معنی یہ ہیں:۔

الایمان بضع وستون شعبۃ

(ایمان کے نتائج ساٹھ سے کچھ اوپر ہیں)

یعنی ارشاد نبوی یہ ہے کہ مومن کے اندر ایمان کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ وہ اچھے نیک کام کرے جن کا ادنےٰ درجہ اماطۃ الاذیٰ عن الطریق (ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ راستہ سے اینٹ پتھر اور کانٹا وغیرہ (ایذا دینے والی چیزیں) ہٹا دے جن سے مخلوق خدا کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

اسی لئے امام بخاری نے اس حدیث کی بنا پر کئی باب ایسے باندھے ہیں جن سے اس حدیث کے معنی صاف سمجھ میں آجاتے ہیں۔ مثلاً فرماتے ہیں:۔

(۱) باب الحیاء من الایمان (۲) باب الصلوٰۃ من الایمان (۳) باب الجہاد من الایمان

(۱) شرم و حیا ایمان سے ہے۔ (۲) نماز پڑھنا ایمان سے ہے۔ (۳) جہاد کرنا ایمان سے ہے۔

یعنی مومن کے کامل ایمان کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ (۱) وہ شرم و حیا سے کام لے۔ (۲) نماز پڑھے۔ (۳) جہاد کرے وغیرہ۔

اسی طرح مشرقی صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ وہ اسلام عمل اور صرف عمل ہے جو عامل ہے اس کا عقیدہ بھی درست ہے۔ نہیں بلکہ اس کو کسی عقیدے یا زبانی قول کی ضرورت ہی نہیں۔ جو قائل ہے وہ بہرنوع کچھ نہیں، آج کچھ نہیں، کل کچھ نہیں ابدالآباد تک کچھ نہیں۔ (دیباچہ اردو صفحہ ۳۲)

قرآن مجید پر کس قدر ظلم ہے کہ آیات صریحہ اور نصوص قطعیہ پر مشرقی صاحب حجاج ثقفی کی طرح اپنے لباده تیز تلوار چلاتے ہیں۔

آیات مندرجہ ذیل غور سے سنئے:۔

(۱) قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا ـ پ ۱

(۲) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ ۸۔ ع ۷)

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ (الآیہ)

جتنی آیات میں بصیغہ قُلْ یا قُوْلُوْا حکم آیا ہے۔

مشرقی صاحب کی اس عجائب بیت سے سب بے کار ہوگئی ہیں۔ یہ ہے آپ کی قرآن دانی جس پر آپ کو ناز ہے۔ کیوں نہ ہو جس کلام کا ایک انگریزی تحریر کی تصنیف ایسی ہی تھی۔ ایسی قرآن دانی پر یہ شعر صادق چسپاں ہے

کر تو تیران پریں غلط خوانی
بنیری روتی مسلمانی

**(۶) کفر صرف اعمال میں ہے کلمات یا اقوال میں نہیں**

اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

انما الکفر فی الاعمال من دون الکلمات والاقوال (تذکرہ حصہ عربی ص۱۲)

یعنی صرف اعمال کفر ہیں کلمات اور اقوال کفر نہیں۔

اس دعوے کی تشریح یہ ہے کہ زبان سے کوئی جو کچھ چاہے کہے خدا کے حق میں کہے یا رسول کے حق میں کہے وہ کفر نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن شریف کی بہت سی آیات میں ناجائز اقوال کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ چند آیات حسب ذیل ہیں

(۱) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (پ۶-ع۱۴) ۱ھ

(۲) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (پ۶-ع۱۴) ۲ھ

(۳) وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ۱۰-ع۱۶) ۳ھ

مشرقی صاحب کے اس قسم کے دعاوی کو سن کر ہم ایک باریک بین ذی علم کے قول کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ تذکرہ کی تصنیف میں کسی یہودی عربی دان کا دخل ہے۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال) ورنہ کوئی مسلمان جس نے ایک دفعہ بھی قرآن پڑھا ہو ایسی جرأت نہیں کر سکتا جس کا اظہار مشرقی صاحب نے کیا ہے۔

**(۷) کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں متقی نہیں**

اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

متقی قوم کو جہاں آخرت میں کچھ باک نہیں وہاں اس کی دنیا بھی درست ہے۔ کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں متقی ہونے کی مصداق نہیں ہو سکتی۔ (مقدمہ تذکرہ اردو ص۱۵۸ کا حاشیہ)

**اہلحدیث** اس اصول کے ماتحت انبیائے کرام کی وہ امتیں جو کفار کے غلبہ سے ہمیشہ مغلوب رہیں سب سے بڑی مثال امت نوح کی ہے۔ جو حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ سے مسلمان ہو کر طوفان سے پہلے ساڑھے نو سو سال تک تکلیفیں اٹھاتی رہی بقول مشرقی صاحب وہ بھی متقی کہلانے کا حق نہیں رکھتی۔ کیونکہ اسکو دنیاوی غلبہ حاصل نہ ہوا تھا۔ مسیحی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت مسیح کی امت تین سو سال تک پریشان حال پھرتی رہی۔ کوئی اُن کا پرسان حال نہ تھا، کوئی سیاسی وقعت اُن کو حاصل نہ تھی۔ بقول مشرقی صاحب امت مسیح کو بھی متقی کہلانے کا حق نہ تھا۔ حالانکہ قرآن شریف ان کو خطاب وحی سے مخاطب کرتا ہے ارشاد ہے:-

اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ (پ۷-ع۵)

نیز ارشاد ہے:-

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ (پ۲۸-ع۱۰)

آج اقوام یورپ بقول آپ کے متقی ہیں مگر اس قسم کا تقویٰ انبیائے کرام کے نزدیک بجوئے نہ ارزد کیونکہ یہ غلبہ اس آیت کے ماتحت ہے۔ جس میں ارشاد ہے:-

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ (پ۷-ع۱۱)

یعنی کفار جب خدائی احکام کو بھول بیٹھے تو ہم (خدا) نے بھی ان پر دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئیں جب ان کو پا کر وہ خوش ہو گئے تو ہم نے ان کو ناگہاں پکڑ لیا پس وہ بے آس ہو کر رہ گئے۔

**(۸) مسلمانوں میں اسلام نہیں ہے اصل مسلمان مغربی قومیں ہیں**

اس بارے میں آپ کے عربی الفاظ یہ ہیں:-

والحق انه ما فیکم من الاسلام من شیٔ وانهم هم المسلمون۔ (تذکرہ حصہ عربی ص۱۴۴)

یعنی تم مسلمانوں میں اسلام کا شائبہ تک نہیں حقیقی مسلمان اقوام مغرب (روسی جرمن، انگریز وغیرہ) ہیں۔

اس دعوے کے بطلان پر کون بحث کرے اور کیوں کرے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ مشرقی صاحب کی اصطلاح ہے۔ وہ اپنی خاص اصطلاح میں بول رہے ہیں۔ ناظرین کو سمجھانے کے لئے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جو ایک بدکار جماعت کی اصطلاح ہے۔ اس جماعت کی بدکاری سے ہمیں مطلب نہیں بلکہ صرف اصطلاح بتانا ہمارا مقصود ہے۔

سنا ہے کہ طوائف (زنان بازاری) اپنی اصطلاح میں اپنے خریداروں کو بھلے مانس کہا کرتی ہیں۔ جب آپس میں باتیں کرتی ہیں تو کہتی ہیں کہ آج کل مندا (کساد بازاری) ہے بھلے مانس کم آتے ہیں۔

لِکُلٍّ اَنْ یَّصْطَلِحَ ایک مسلمہ اصول ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو اپنی اصطلاح قائم کرنے کا حق حاصل ہے اس لئے ہم ان طوائف کو ایسی اصطلاح قائم کرنے سے روک نہیں سکتے۔

اسی طرح مشرقی صاحب کی اصطلاح میں مسلمان قوم وہ ہے جو بذریعہ علم سائنس قوانین قدرت سے فائدہ اٹھائے۔

شعراء اکثر اپنے معشوق کو سورج یا چاند کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید نکلتے دیکھا

کیا ہم ان شاعروں سے لڑیں یا ان سے بحث کرتے پھریں اسی طرح ہم مشرقی صاحب سے اس بارے میں (کہ آپ ملحدین یورپ کو امت مسلمہ کہتے ہیں) ہرگز نہ الجھیں بلکہ ان کے اقوال کو ان کی اصطلاح پر محمول جانتے جیسے طوائف کے کلام کو لوگ ان کی خاص اصطلاح پر محمول کر دیتے ہیں مگر انہوں نے غضب یہ کیا کہ انہی اقوام کو جنت الفردوس

---

۱ھ بیشک کافر ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔

۲ھ کافر ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔

۳ھ ان منافقوں نے اظہار اسلام کے بعد کفر کی بات کہی ہے

ahmadimuslim.de

کا وارث قرار دیا اور ہم کل مسلمانوں کو جو اقوام یورپ کے مقابلہ میں علوم سائنس میں مہارت تامہ نہیں رکھتے۔ نجات اخروی سے محروم ٹھیرایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

فنعا الجنۃ الا لوارثی جنت الارض وعیدنعا (تذکرہ حصہ عربی صـ۳)

یعنی اخروی جنت انہی لوگوں کے لئے ہے جو دنیوی جنتوں (باغوں اور چشموں کے مالک ہیں۔

اس لئے ہمارا حق ہوا کہ ہم اس بارے میں مشرقی صاحب سے الجھیں۔ کیونکہ آج تک ہم یہی سمجھے ہوئے تھے کہ اُخروی جنت نیک عمل مسلمانوں کا حق ہے اور سب کافروں پر (روس ہو یا جاپان۔ امریکہ ہو یا برطانیہ۔ جرمنی ہو یا اطالیہ) وہ جنت حرام ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَھُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۰ (پ۸۔ ع۱۴) مگر مشرقی صاحب ایسے پیدا ہوئے کہ صالح مسلمانوں کی موروثی جائداد پر بھی آپ اغیار کو قابض دیکھنا چاہتے ہیں۔ پھر ہماری غیرت کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ اگر ہم اس موقع پر خاموش رہتے تو چاروں طرف سے یہ آواز آتی۔

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتہ ستم تیری غیرت کہاں گئی

**برادران اسلام!** ہم سب کچھ کھو بیٹھے تھے۔ دنیا کی ثروت وحکومت لٹا کر بھی ہم اس بات پر قانع تھے کہ خدا تعالےٰ ہمارے ٹوٹے پھوٹے اعمال قبول کر کے بذریعہ نجات جنت الفردوس عطا کریگا۔ آپ کو یہ سن کر کتنا صدمہ ہوگا کہ اس مشرقی ڈکٹیٹر نے ہماری اس امید کو بھی خاک میں ملا دیا۔ اُخروی جنت کو بھی ان ظالموں کے حوالے کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ملک اور دولت وثروت پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔ اس لئے ہم بہا(ں) صد افسوس سے یہ شعر پڑھیں تو بے جا نہ ہوگا ؂

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

(۹) بلد امین (مکہ معظمہ) کے اصلی مستحق والی لندن اور پیرس ہیں
آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج وہ بلد امین ان سے چھین کر لندن اور پیرس کے مستحق عاملوں کو دیا جا رہا ہے (خواب میں ۹) (دیباچہ تذکرہ صـ۹)

**خاکسار دوستو!** ایمان سے بتانا تمہاری ایمانی غیرت اس فقرے کو سن کر بھی جوش میں نہ آئیگی یا تم مشرقی صاحب کے ساتھ اپنے جدید تعلق اور محبت کے ماتحت اس تلخ گھونٹ کو بھی شیرمادر سمجھ کر پی جاؤ گے اور یہ سمجھو گے کہ بلد الامین اور کعبۃ اللہ پر حکومت کرنا رندان فرانس اور ملحدین برطانیہ کا حق ہے۔ افسوس ہے اس قسم کی بے غیرتی کا ثبوت اسلامی تاریخ میں نہیں ملتا۔ اسلامی تاریخ میں بڑے بڑے مظالم کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ بھی ملتا ہے کہ بغداد شریف کی خلافت کو کلمہ گو مسلمانوں نے تباہ کرایا مگر کعبۃ اللہ کی نسبت کسی مسلمان نے یہ الفاظ نہیں کہے تھے۔ اس موقع پر ہم بادل نخواستہ یہ شعر لکھنے پر مجبور ہیں ؂

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(۱۰) خدا کی محبت آج انگریز اور ہندو سے ہے۔
مشرقی صاحب کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

نہایت ٹھنڈے دل سے اور ہوشمند بن کر غور کرنا چاہئے کہ اس پروردگار عالم کی اصلی دوستی آج ہنری سمتھ (انگریز) اور رام داس (ہندو) کی جماعتوں سے ہے۔ (اشارات صـ۹۵)

**اہلحدیث** قرآن مجید کے صاف الفاظ میں ارشاد خداوندی ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (الی) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۰ (پ۳۔ ع۱۲)

اے پیغمبر! آپ کہدیجئے کہ تم (دنیا کے لوگ) اگر خدا سے محبت کرنے کے مدعی ہو تو میری (سنت نبوی کی) اتباع کرو خدا تم سے محبت کریگا ۔۔۔ اگر تم منہ پھیر جاؤ تو خدا ایسے کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ خدا کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ اتباع رسول ہے۔ مگر مشرقی صاحب اس کی پروا نہیں کرتے بلکہ یہی نہیں آپ نے یہ کہدیتے ہیں۔ منکرین اسلام کفار کی ظاہری شان وشوکت کو دیکھ کر ان کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ اس چکا چوندی میں قرآن کی آیت ذیل کا چشمہ اپنی آنکھوں پر لگاتے تو ان کو حقیقت نظر آجاتی:۔

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ وَرِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (پ ۱۶۔ ع ۱۷)

(اے پیغمبر!) ہم نے جو مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے ساز و سامان دے رکھے ہیں تاکہ ان کو اس مصیبت میں مبتلا کریں تم اپنی نظر اس سامان پر نہ دوڑانا اور تمہارے پروردگار کی روزی (ثواب آخرت) اس سے کہیں بہتر اور پائندہ تر ہے۔

**اطلاع** مشرقی صاحب کے اس قسم کے مفوات یا بالفاظ دیگر خرافات سینکڑوں سے متجاوز ہیں۔ ہم نے یہ عشرہ کاملہ پیش کر کے ناظرین کو نمونہ دکھایا ہے جو صاحب ان کی تصنیفات دیکھنے پر تھوڑا سا وقت بھی لگائیں گے۔ ان کے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکلے گا ؂

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

---

**رحمۃ اللعالمین** مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم

جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل وکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، اور مدرسہ دیوبند وغیرہ کے نصابات میں داخل ہے۔ قابل دید ہے۔ جدید ایڈیشن ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۱۲ / جلد دوم ۸ / جلد سوم ۱۲ / محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۸۹۵)

armadimuslim.de

# قادیانی مشن

# مرزا صاحب کی تکذیب خود ان کے پوتے کے قلم سے

## جادو وہ جو سر پہ بولے

قادیان کے اخبار الفضل میں کبھی معجزانہ شکل میں مرزا صاحب کی تردید کافی نکل جاتی ہے۔ وھم لا یشعرون انہیں خبر نہیں ہوتی کہ ہم کیا لکھتے ہیں اور کیا اس کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ یہ تصرف قدرت ہے۔

ایک مضمون مرزا ظفر احمد بیرسٹر نبیرہ مرزا صاحب[۱] متوفی کا اخبار "الفضل" ۲۔ دسمبر میں نکلا ہے جو بظاہر مرزا صاحب کی تائید ہے مگر درحقیقت ان کی سخت تردید ہے۔ مضمون چونکہ قابل دید و شنید ہے۔ اس لئے ہم ضروری حصہ انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں اور نیچے حواشی میں اپنا مافی الضمیر بتاتے ہیں۔

مضمون مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے لوگوں میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً بہت بڑی خرابی اور کمزوری آگئی ہے۔ نیز دجال کا بڑا زور ہے۔ اس لئے خدا نے اس زمانے میں ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو سوائے نبی اسلام علیہ السلام کے سب انبیاء سے افضل ہے۔ اس نے آکر دنیا میں بہت بڑی اصلاح کی۔ یہ ذکر نامہ نگار ہی کے الفاظ میں سنئے۔ ہو ہذا۔

**موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت** حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کی بابت فرمایا ہے کہ اس وقت اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہ جائیگا۔ لوگ قرآن کریم پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا۔ اور یہ زمانہ روحانیت کے لحاظ سے تاریک ترین زمانہ ہوگا۔ اس وقت علماء جو عام طور پر راہ دکھانے والے ہوتے ہیں سب مخلوق میں سے[۲] ذلیل ترین ہونگے۔ اور خطرناک طور پر فتنہ پرور۔ مگر جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات بیان فرما رہے تھے۔ صحابہ کرام بہت غمگین ہوئے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ کیونکہ ایسے تیرہ و تار زمانہ میں ایک فارسی النسل[۱] کی بعثت مقدر ہے۔ ایسا پہلوان کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو اُسے زمین پر واپس لے آئیگا۔ سو ایسا ہی ہُوا۔ دنیا اس قدر تاریک ہوئی کہ اس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ علماء واقعی بدترین[۲] مخلوق بن گئے۔ اسلام کا نام و نشان نہ رہا۔ اس کی بجائے دنیا پرستی آگئی۔ اور مسلمانوں کی وہ حالت ہوگئی کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مات کر گئے۔

غرض مغضوب علیہم بھی بنے اور ضال بھی حتی کہ ہر جگہ ذلیل ہوئے۔ اور بجائے اس کہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں شامل ہوتے تھے صرف ایک دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں۔ اور پھر مغربیت کی کچھ ایسی رَو آئی کہ رہا سہا اسلام بھی رخصت ہُوا۔ اور شرم و حیا کے تمام پردے چاک ہوگئے۔ اب یہ حالت ہے کہ شراب[۳] اور سُود کھائے بغیر ان میں سے بہتوں کے خیال میں انسان ماڈرن نہیں کہلا سکتا۔ اور جب تک کھلے مونہہ بے پردہ غیر مردوں سے ان کی عورتیں نہ ملیں وہ تعلیم یافتہ نہیں سمجھے جا سکتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن کریم۔ اللہ تعالےٰ نیز اس کے رسول کی بابت جب تک بُرے الفاظ نہ استعمال کریں تب تک یہ لوگ فیشنیبل نہیں ہو سکتے ان لوگوں کی حالت اس قدر گر گئی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں شراب پیتے دیکھا ہے۔ جن کو نجیب الطرفین ہونے کا فخر ہے۔ جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے تو عوام کا تو کہنا ہی کیا۔ قصہ مختصر یہ کہ مسلمانوں کی حالت بد ہی نہیں بلکہ بدتر ہے۔ زبانیں بہت چلتی ہیں مگر عمل کچھ نہیں[۴]

**ظلمت میں روشنی کی کرن** یہ سب کچھ ازل سے مقدر تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کی خبر دے رکھی تھی۔ اس لئے ان فتنوں کا ظہور ضروری تھا۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اس قسم کے حالات

---

۱؎ آج تک یہ مسئلہ بھی علمائے قادیان سے حل نہ ہو سکا کہ مرزا صاحب کس قوم سے ہیں۔ چینی الاصل ہیں یا فارسی الاصل ہیں۔

نامہ نگار نے فارسی الاصل لکھا ہے اور مرزا صاحب خود حقیقۃ الوحی ص۲ میں اپنے آپ کو چینی الاصل کہتے ہیں۔ معلوم نہیں ان دونو دعووں میں کونسا دعویٰ سچا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دونو دعوے شیخ عطار کے کلام کے مصداق ہیں جو یہ ہے ؎

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرد در ہوا
چوں بپر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

۲؎ قادیان کے یا لاہور کے؟ (اہلحدیث)

۳؎ جب یہ حالت ہے تو مرزا صاحب نے آکر کیا اصلاح کی؟ (اہلحدیث)

۴؎ اسکے مقابلے میں مرزا صاحب کا دعویٰ دیکھئے کہ "میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو اصلی معنوں میں متقی بنا دوں"۔ (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

بقول مرزا ظفر احمد صاحب مسیح موعود کے آنے کے بعد بھی مسلمان بدتر حالت میں ہیں۔ کیا ان پر یہ مثل صادق نہ آئے گی کہ

تیل بھی گیا اور ذلیل بھی ہوا

(اہلحدیث)

کے ساتھ ہی ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی تھی کہ مسیح موعود آئے گا سو وہ بھی پوری ہوئی۔ اور آج حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو مبعوث ہوئے پچاس سال سے زیادہ ہو گئے مگر افسوس کہ لوگ ابھی تک سوئے پڑے ہیں۔ ×× حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو قرآن کریم کے ذریعہ وہ روحانی معارف دیئے گئے جو پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ سوائے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے علماء زمانہ کو کھلا چیلنج دیا کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر نویسی میں مقابلہ کریں۔ مگر کیا کوئی مقابلہ کر سکا؟ ××× حضرت آپ نے ہر ایک کو مقابلہ میں بلایا مگر کوئی نہ آیا اور آپ نے خدمت اسلام اور خدمت قرآن کے لئے اسی سے زیادہ کتابیں عربی، اردو اور فارسی میں لکھیں۔ اور دوبارہ قرآن کو زندگی بخشی۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ عیسائی اور آریہ بڑی دلیری سے اسلام پر اعتراض کرتے تھے مگر آج وہ اسلام کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہیں کرتے۔ [illegible] پیش کئے گئے ہیں مگر ان سب کا بیان بحث کی جانے سے بہت طویل ہو جائیگا۔ ان کی تشریح مذہبی تعلیمات کے ذوق سلیم پر چھوڑ دی گئی ہے ... ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا درجہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء علیہم السلام سے بالا ہے اور ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ جس فتنہ کے دور کرنے کے لئے

ف۵ یہ نقشہ بالکل صحیح ہے۔ اللہ اکبر! ہنسنے کا مقام ہے کہ مسیح موعود آئے اور چلے گئے مگر مسلمان اسی حالت میں رہے بلکہ اس سے بدتر حالت میں مبتلا ہو گئے تو کون کہیگا کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں پاس ہوئے۔ اس لئے اگر ہم مرزا صاحب کو ایک بہت بڑی شخصیت کے بادشاہ سے تشبیہ دیں تو بے جا نہ ہوگا۔

اقوام یورپ کو گیارھویں صدی میں جب بیت المقدس فتح کرنے کا جنون ہوا تھا تو ان کی افواج کا کمانڈر شیر دل رچرڈ شاہ انگلستان بنا تھا جو اس دعوے کے ساتھ گیا تھا کہ ہم صلاح الدین سے بیت المقدس چھین لیں گے مگر تکبر کا برا ہو۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رچرڈ شکست کھا کر واپس آیا تو اپنی اس حال سے بیت المقدس کو نظروں سے چھپا کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں شرم کے مارے ادھر منہ نہیں کر سکتا۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی ایک بہادرانہ کام ہے کہ اپنی شکست کو تسلیم کیا۔ لیکن مرزا صاحب مجنون کے اتباع اس وصف سے بھی محروم ہیں کہ وہ اپنی کمزوری کا اعتراف کریں۔ دعوی اتنا بڑا کہ میں کل دنیا میں ایک مذہب اسلام قائم کروں گا (چشمہ معرفت صفحہ ) مسلمانوں کو کامل متقی بنا دوں گا۔ مگر نتیجہ یہ ہے کہ آج ان کے بیرو صاحب کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ آج مسلمانوں کی حالت پہلے سے بدتر ہو گئی ہے۔

اور ابھی تک سوئے پڑے ہیں۔

احمدی دوستو! کیا خوب کسی نے کہا ہے کہ ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(اہلحدیث)

ف۶ غالباً صاحبزادہ صاحب ان دنوں ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ جب مرزا صاحب کی دعوت پر مقابلے میں تفسیر نویسی کے لئے پیر مہر علی صاحب گولڑوی مرحوم اور یہ خاکسار مع دیگر علماء اہل حدیث و احناف کے لاہور پہنچے تھے مگر مرزا صاحب باوجود دعوت دینے اور اطلاع پانے کے مقابلے پر نہ آئے۔ جس پر لوگوں نے یہ شعر پڑھا ؎

زاہد نہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

ف۷ ستر سے زیادہ کتابیں تو اسلام کی تائید میں لکھیں اور جو پچاس الماریاں بھرنے والی کتابیں انگریزی حکومت کی تائید میں لکھیں ان کا شمار کیا ہے یا پچاس الماریاں بھرنے والی ہی کتابیں ہیں ذرا ان دو قسم مضامین کے متعلق تصانیف مرزا کی فہرست الگ الگ شائع کیجئے۔

ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب کی ایک کتاب بھی خالص اسلام کی تائید میں نہیں ہے ہر ایک میں ان کا اپنا حصہ اور مریدوں کی خوشامد اور علماء کو گالیاں بھری ہوئی ہیں بلکہ بعض کتاب ... [illegible]

دیکھا جائے تو جو کچھ لکھا گیا ہے وہ مضمون سے اس میں بھی اپنی ہی شان ہے۔ تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ "علم کلام مرزا" ملاحظہ ہو۔ (اہلحدیث)

ف۸ اللہ اکبر کس قدر تغافل یا زمانے کے حالات سے بے خبری ہے۔ کیا قادیانیوں کی نظر سے مخالفین کی تحریریں نہیں گذریں۔ شاید اس لئے کہ وہ ان کے جواب دہ نہیں ہیں۔ خاموش رہتے ہیں۔ آریوں کی طرف سے تا ہنوز کتاب "رنگیلا رسول" قادیان میں نہیں پہنچی؟ عیسائیوں کی طرف سے تازہ کتاب "اثبات التثلیث" نہیں پہنچی؟ جس میں خود قادیان کے ایک مصنف کی تردید بھی ہے۔ اس کے علاوہ مسیحی اور آریہ اخباروں میں بار بار تردیدی مضامین نکل رہے ہیں مگر قادیانی اخباروں کے کانوں تک نہیں پہنچتی۔ (اہلحدیث)

ف۹ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کم درجہ بتانا بھی ایک چال ہے تاکہ مسلمان بہت زیادہ بھڑک نہ جائیں ورنہ مرزا صاحب کا قول تو یہ ہے کہ ان کو وہ درجہ حاصل ہوا تھا جو نہ کسی سابق نبی کو حاصل ہوا نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔

جس کا ثبوت "قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کا فیصلہ کن مکالمہ" ملاحظہ فرمائیں۔ تم لوگ مرزا صاحب کے ادعائے نبوت پر جنگ زرگری کی طرح بحث کرتے ہو۔ ہم سے پوچھو مرزا صاحب کے دعوی کے

[illegible] فتنہ پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی خبر پہلے تمام انبیاء دیتے آئے تھے۔" (الفضل قادیان مورخہ [illegible])

(بقیہ حاشیہ از صفحہ)

مقابلے پر دعویٰ نبوت کوئی چیز نہیں۔ کیا تم نے پڑھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ مرزا صاحب اپنی شان رفیع کن لفظوں میں بتاتے ہیں۔

(۱) میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

(۲) ہی رقی علی منارۃ ختم علیہا کل رفعۃ۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

یہ حوالے تو آپ کی شان رفیع قبل رسالت بتانے کو کافی ہیں۔ ایک اور حوالہ سنئے جو ان سے بھی بڑھ کر ہے۔

(۳) انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵)

(اے مرزا) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

لاہوری ممبرو! اہل قادیان کو طائفہ غالیہ کہنے والو! ان غالیوں سے تو ہم نہیں پوچھتے آپ لوگوں سے پوچھتے ہیں جو کچھ اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے۔ کسی نبی نے ایسا دعویٰ کیا تھا؟ بہاء اللہ ایرانی کو خدائی کا مدعی بتانے والے لاہوری ممبرو! اس قسم کی نص صریح بہاء اللہ نے بھی اپنی نسبت کہی تھی جو مرزا صاحب نے اپنے حق میں کہی ہے۔

قرآن مجید دیکھنے سے یہ پتہ خود چلتا ہے کہ ایسے دعوے کا مدعی مصر میں ایک شخص ہوا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوے کی حقیقت میں کیا سمجھتے ہیں [illegible] ہم یہ نہیں کہتے [illegible]

[illegible]

بریلوی مشن

# پرانا مذہب اور فرقہ بندی

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

(اخبار الفقیہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء میں ایک مرزائی مومن نے اسلام اور فرقہ بندی کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں فرقہ بندی کی مذمت کرتے ہوئے مضمون نگار نے حدیث ما انا علیہ و اصحابی لکھ کر لکھا ہے کہ:۔

جو اس شاہراہ سے الگ ہوا اسلام سے کوئی تعلق نہ رہا۔ کیونکہ وہ اسلام سے الگ ہو گیا۔

پھر شیعہ معتزلہ جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے مومن صاحب لکھتے ہیں:۔

اس کے بعد تیرھویں صدی میں فرقہ وہابیہ نے اسلام کے اصولوں کے خلاف نئی باتیں پیدا کیں اور اسلامی شاہراہ کو چھوڑ دیا۔"

(۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء صفحہ ۳ کالم ۲)

اس کے بعد آپ نے فرقہ بندی مٹانے کا طریق لکھا ہے:

اب اگر وہ فرقہ بندی کو مٹانا چاہتے ہیں تو اپنی نئی ایجاد کردہ باتوں کو چھوڑ کر پرانی شاہراہ اسلام پر آجائیں تفرقہ خود بخود مٹ جائیگا

فرقہ بندی نئے فرقے بنانے سے نہیں مٹتی بلکہ فرقہ مٹانے سے مٹتی ہے یعنی خاکساری خاکسار [illegible] کو چھوڑ دیں، مرزائی مرزائیت کو ترک کر دیں، وہابی وہابیت سے منہ موڑیں وغیرہ وغیرہ اور اسلام میں آجائیں تو تفرقے مٹ جائینگے۔

(صفحہ ۳ کالم ۳)

اس سارے مضمون کو پڑھ کر ہمیں افسوس ہوا کہ مومن صاحب نے ایمان و دیانت سے کام نہیں لیا۔ بلکہ فرقہ وارانہ مرض کے خود ہی شکار ہو گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مومن صاحب کو خود انہیں کے تحریر کردہ اصول کے ماتحت انہیں توجہ دلائیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

مومن صاحب! فرقہ بندی کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صراط مستقیم کا نقشہ بنایا تھا اس وقت شاہراہ اسلام ایک بتایا یا ایک سے زیادہ۔ اس کے لئے ہم حدیث کے الفاظ سامنے رکھتے ہیں

ـــــــــــــ

حاشیہ: اس خبر میں آپ کا اشارہ دجال کی طرف ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہر نبی نے دجال سے ڈرایا۔ مگر بقول مرزا صاحب وہ دجال موعود پادری اور انگریز ہیں اور ان کا گدھا جس کی سواری ہوئی ریل گاڑی ہے۔ (ازالہ اوہام)

پس مطلع صاف ہے کہ

ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کیا مسیح موعود (مرزا صاحب متوفی) نے اپنے موعود دجال موعود کو قتل کر کے فنا کر دیا اور اس کے گدھے کو کم سے کم [illegible] کر دیا؟ [illegible] کچھ نہیں [illegible]

کیا۔ ہاں کیا تو یہ کہ خود اس پر سوار ہو گئے رہے اور ان کے جانشین اب بھی ہوتے ہیں جس پر کسی اہل دل نے کیا خوب کہا ہے ؎

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسیٰ پہ جس خود بصد منت بصد خواہش کرایہ دیکے پڑھتا ہے

مختصر یہ ہے کہ جن خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مسیح موعود کو آنا تھا وہ تو اب پہلے کی نسبت زیادہ ہیں اور مسیح موعود کو گئے ہوئے تیس سال سے زیادہ ہو گئے۔ جس پر یہ آواز آرہی ہے۔ ؎

کیا [illegible]

حضرت جابر مروی ہیں :-

کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخط خطا وخط خطین عن یمینہ وخط خطین عن یسارہ ثم وضع یدہ فی الخط الاوسط فقال ھذا سبیل اللہ ثم تلا ھذہ الایۃ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل

کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ نے ایک خط کھینچا اور اس کے دائیں بائیں دو دو خط کھینچے جس کا نقشہ یوں ہے ۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سیدھی راہ صرف ایک ہے جو کسی حصہ میں منقسم نہیں ہے نہ وہ چار میں دائر ہے ۔

یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ وارانہ حیثیت سے حنفیت، شافعیت، حنبلیت، مالکیت چار الگ چیزیں ہیں اور چار اور ایک میں جو نسبت ہے وہ ظاہر ہے۔ اس لئے ہر ادنیٰ فہم کا انسان سمجھ سکتا ہے کہ الحق دائر بین المذاہب الاربعۃ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔

اب رہا وہ سوال جو مومن صاحب (مضمون نگار التقلید) نے خود ہی درج فرمایا ہے :-

یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ فرقہ باطل ہے ۔ اس کا جواب آسان ہے ۔ جو فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں نئی بات نکال کر الگ ہوا ہے وہ فرقہ باطل ہے جو پرانے طریقے پر ہے وہ سیدھے راستے پر ہے۔ (حوالہ مذکور ص کالم ۲)

مولوی صاحب! اب تو تنقیح قائم ہو گئی۔ اس کے مطابق فیصلہ آسان ہے۔ اب آئیے ایک قرآن مجید کی آیت بھی پڑھ لیں۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم الایۃ (پ ۵-ع ۱۴)

جو ہدایت کھل جانے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرے اور مومنین کی راہ چھوڑ اور راستہ اختیار کرے وہ جہنم میں ... اور ... دیں گے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سچے مومنین کی راہ کے سوا دوسرا راستہ جہنم کو لے جاتا ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ سچے مومن جن کے ایمان کی خدا تصدیق کرے وہ کون ہیں ۔ اس میں ہم اور تم بلکہ رافضی کو چھوڑ کر باقی تمام اہل اسلام متفق ہیں کہ صحابہ کرام سچے مومن تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کے ایمان پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ ان کے بعد تابعین مومن ہیں والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم الایۃ۔ ان فضلاء کے تسلیم کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مومنین کس شاہراہ پر تھے ۔ تقلید شخصی ان کے شعائر میں تھی یا نہ ۔ اس امر پر ایک مسلمہ بزرگ کا قول پیش کرتے ہیں ۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی مرحوم فرماتے ہیں :-

واعلم ان الناس لم یکونوا مجتمعین علی مذھب معین قبل المائۃ الرابعۃ (حجۃ اللہ)

کہ لوگ چوتھی صدی سے قبل کسی خاص مذہب معین پر نہ تھے ۔

اب سنئے مومن صاحب ۔ بقول شاہ ولی اللہ مرحوم چوتھی صدی کے بعد لوگ شاہراہ اسلام سے ہٹ کر فرقہ بندی میں پھنسے ۔ بتائیے ان گروہوں کے علاوہ کوئی ایسی جماعت بھی تھی جو کسی فرقہ سے تعلق نہ رکھتی تھی یقیناً تھی وھم اصحاب الحدیث یعنی وہ اہل حدیث ہیں جن کا یہ قول تھا اور ہے ؎

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم
با قول نبی چون و چرا را نشناسیم

[1] مومن جی کا یہ کہنا کہ ائمہ اربعہ فرقے نہیں ۔ کیونکہ انہوں نے دین میں نئی باتیں پیدا نہیں کیں نہ نبوت کا دعویٰ کیا۔ (ص کالم ۳)

اس سے پہلے آپ ہی وہابیہ کو فرقہ قرار دے چکے ہیں بتائیے ان لوگوں نے دین میں کون سی نئی باتیں نکالیں یا کب نبوت کا دعویٰ کیا اگر نہیں کیا تو کیا آپ کی تعریف کے مطابق وہ بھی فرقہ نہ ہوا ۔

**حدیث سواد اعظم** اسی مضمون میں مومن جی نے ایک مزے دار بات لکھی ہے کہ آنحضرت کا فرمان ہے بڑے گروہ کی پیروی کرو جو اس سے الگ ہوا وہ دوزخ میں گرا ۔

اس کے بعد لکھتے ہیں :-

ہندوستان میں نو کروڑ مسلمانوں میں ساڑھے آٹھ کروڑ اہل سنت ہیں جو شاہراہ اسلام پر چل رہے ہیں اور یہی سواد اعظم ہیں ۔ اور انہیں کی پیروی لازم ہے ۔

سبحان اللہ! اگر اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ جو تعداد میں بڑی جماعت ہو وہی حق پر ہے تو بتائیے جنگ کربلا میں یزیدیوں کی تعداد زیادہ تھی یا امام حسین علیہ السلام کا لشکر زیادہ تھا ۔ اس امر پر غور کر کے پھر بتانا ۔ ان میں سے حق پر کون تھا اور سواد اعظم کہلانے کا حقدار کون ۔

قدرے ہائیے ہندوستان میں نو کروڑ مسلمان ہیں ان میں وہابی (اہل حدیث) بھی ہیں، دیوبندی بھی مرزائی بھی، شیعہ بھی، نیچری بھی، خاکساری بھی، وغیرہ وغیرہ ۔ یہ تو سب کے سب (بقول مومن) دائرہ اسلام سے خارج ہیں ۔ مسلمان صرف وہی ہیں جو بریلی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کی تعداد آپ نے ساڑھے آٹھ کروڑ کیسے لکھ دی ۔ صرف کثرت ثابت کرنے کے لئے ۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ اہل سنت کے مدعی ڈوم، بھرائی، میراثی، کنجر بھی ہیں اور مردم شماری میں سنی لکھے جاتے ہیں ۔ اگر ان کو ملا کر آپ کی تعداد بڑھتی ہے تو ایسی کثرت کو دور سے سلام عرض ہے ۔ ہم قلیل ہی اچھے ہیں ۔ اور ہمارے لئے یہ فخر بس ہے ہم قلیل من عبادی الشکور الایۃ کے مصداق ہیں ۔

مومن صاحب خود کردہ را علاجے نیست ۔ خود ہی اپنے مقرر کردہ اصول سے کچھ اور ہی بن گئے ۔ ...

---

[1] ائمہ دین فرقہ نہیں فرقہ وہی ہیں جو ان کی تقلید کو ناجائز کہتے ہیں یہ جھگڑا ... ... ... ہیں ۔ فافہم منہ

(۵۹۹)

# صفحۂ تاریخ۔ از افادات امام ابن الجوزی رح

(قسط ثالث)

(مترجمہ مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی حال چنیوٹ)

اس سے قبل امام ابن الجوزی رح کی عیون التاریخ میں سے دو قسطیں قارئین کی خدمت میں ہدیہ کر چکا ہوں یہ تیسری قسط بھی انہی کا سلسلہ ہے۔ اور اس میں صرف خلفاء بنو امیہ تک کے اسماء مدت خلافت وغیرہ حالات پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن عثمان المکی بابی بکر الصدیق آپ سب سے پہلے خلیفہ اسلام ہیں۔ جن کی بیعت سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر بروز سوموار ۱۲ ماہ ربیع الاول ۱۱ھ کو ہوئی۔ آپ کا نام عبد اللہ باپ کا نام عثمان اور کنیت ابو بکر تھی۔ آپ کی وفات بروز پیر ۲۲ جمادی الاخری ۱۳ھ کو ہوئی۔ خلافت کا عہد مبارک دو سال تین ماہ بیس روز تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۲) حضرت عمر بن الخطاب۔ دوسرے خلیفہ ہیں جن کی بیعت صدیق اکبر کی وفات کے دن کی گئی۔ اور ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو خلد بریں کی طرف تحویل مکان (انتقال) ہوا۔ خلافت کا عہد زریں دس سال چھ ماہ چار دن تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۳) حضرت عثمان بن عفان رض۔ حضرت عمر رض کی وفات کے بعد چار یوم مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے یعنی یکم محرم الحرام ۲۴ھ۔ وفات (شہادت) بروز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو ہوئی۔ آپ کا عہد خلافت ۱۲ دن کم ۱۲ سال تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۴) حضرت علی بن ابی طالب۔ حضرت عثمان رض کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت علی کا واقعہ قتل (شہادت) ماہ رمضان ۴۰ھ کو ہوا۔ عہد خلافت چار سال ۹ ماہ پانچ یا چھ دن تھا۔ رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت حسن بن علی رض۔ علی رض کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ چھ ماہ گیارہ دن خلافت کر لینے کے بعد حضرت امیر معاویہ رض کے حق میں خود دستبردار ہو گئے اور امیر معاویہ رض کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت حسن رض تک خلافت راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ کے تیس سال پورے ہو گئے۔ رضی اللہ عنہم

(۶) پھر حضرت امیر معاویہ رض خلیفہ ہوئے۔ آپ بنو امیہ کے سب سے پہلے خلیفہ ہیں۔ اور انہی سے خاندان بنو امیہ کی خلافت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے آپ کی خلافت جمادی الاول ۴۱ھ کو قائم ہوئی۔ وفات بروز جمعرات ۱۵ رجب ۶۰ھ کو ہوئی۔ عہد خلافت انیس ۱۹ سال تین ۳ ماہ اور بعض کے نزدیک بیس ۲۰ سال ۴ ماہ تھا۔

(۷) یزید بن معاویہ رض خلیفہ مقرر ہوا۔ وفات ۱۴ ربیع الاول ۶۴ھ اور عہد خلافت تین سال دو ماہ۔

(۸) معاویہ بن یزید۔ معاویہ بن یزید صالح و نیک شخص تھا۔ صرف چالیس دن زندہ رہ کر وفات پا گیا اور اپنے بعد کسی کو خلافت کے لئے نامزد نہیں کیا۔

(۹) عبد اللہ بن الزبیر رض (چونکہ معاویہ بن یزید نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان کی وفات کے بعد خلافت میں کشاکشی پیدا ہو گئی) اور عبد اللہ بن زبیر رض خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور دوسری طرف آپ کے مقابلہ پر مروان مدعی خلافت ہوا۔ ابن الزبیر کے سامنے مروان کا انتقال ہوا۔ اور انہوں نے ۹ سال ½ ۲ ماہ تک خلافت کی۔ لیکن مروان کی وفات کے بعد اس کے بیٹے عبد الملک بن مروان نے زور پکڑا۔ اور ابن الزبیر سے [illegible] معرکہ قتال قائم کیا۔ حتی کہ [illegible] ذریعہ آگے بڑھ [illegible] اس کے بعد بنو امیہ کو اطمینان کے ساتھ خلافت کرنے کا موقعہ مل گیا۔

(۱۰) مروان بن حکم۔ علاقہ شام میں ابن الزبیر کی بیعت مقبول عام ہو جانے کے بعد خلافت کے لئے کھڑا ہوا اور شام کے علاقہ میں الگ چھوٹی سی خلافت قائم کر لی۔ اور خلافت کو دو ٹکڑوں پر تقسیم کر دیا۔ وفات ۶۵ھ کو ہوئی۔ ایام خلافت ۹ ماہ ۲۸ دن تھے

(۱۱) عبد الملک بن مروان۔ عبد الملک بن مروان اپنے باپ کے قائم مقام کھڑا ہوا۔ کافی عرصہ تک لشکر جرار کی تیاری میں مصروف رہا۔ اور بالآخر حجاج بن یوسف سفاک کی معیت میں مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا۔ ابن الزبیر کو شہید اور خلافت کا میدان امویوں کے لئے صاف کر دیا۔ وفات ۸۶ھ کو ہوئی اور ایام خلافت تیرہ سال ڈھائی ماہ تھے۔

(۱۲) ولید بن عبد الملک۔ عبد الملک کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ولید مسند خلافت پر بیٹھا۔ ۹۶ھ میں وفات پائی۔ خلافت کا زمانہ ۹ سال ۵ ماہ تھا۔

(۱۳) عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ۔ ولید کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز مشہور امام ابو رجاء کی کوششوں سے خلیفہ مقرر ہوئے (اور انہوں نے خلافت راشدہ کا دور پھر زندہ کر کے دکھا دیا) بروز جمعہ ۲۵ رجب ۱۰۱ھ ۳۹ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ مدت خلافت ۲ سال ۵ ماہ ۵ دن تھی۔

(۱۴) یزید بن عبد الملک۔ وفات بروز جمعہ ۲۵ شعبان ۱۰۵ھ مدت خلافت چار سال ایک ماہ تھی

(۱۵) ہشام بن عبد الملک۔ اپنے بھائی یزید بن عبد الملک کے بعد متمکن خلافت ہوا۔ ۶ ربیع الآخر ۱۲۵ھ کو انتقال ہوا۔ خلافت کا زمانہ ۱۹ سال سات ماہ تھا۔ ہشام بن عبد الملک نے بڑی شان سے سلطنت کی۔ مگر افسوس کہ اس کے بعد بنو امیہ باہمی خانہ جنگیوں میں مبتلا [illegible]

(۱۶) ولید بن یزید بن عبد الملک [illegible] ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۲۶ھ بروز جمعرات [illegible]

[illegible]

(۱۷) [illegible]

ahmadimuslim.de

باپ کی وفات کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ تمام اچھے خصائل کے مالک تھے۔ ۱۰ ذوالحجہ ۱۲۵ھ کو وفات پائی۔ مدت خلافت ۵ سال ۲ یوم (نگر افسوس) کہ جب ان کے بعد مروان بن محمد خلیفہ مقرر ہوا تو اس شقی نے ان کی لاش کو قبر سے نکلوا کر سولی پر چڑھا دیا اس وقت کسی شخص نے یزید کی تعریف میں یہ الفاظ کہے تھے۔

یَا مُبْدِیَ الْکُنُوْزِ یَا مُجَادِرًا بِالْاَسْمَارِ کَانَتْ وِلَایَتُکَ رَحْمَۃً وَوَفَاتُکَ فِتْنَۃً اَخَذُوْکَ فَصَلَبُوْکَ (معارف ابن قتیبہ عبدالرحمن)

(۱۸) پھر ابو اسحاق ابراہیم بن ولید بن عبدالملک خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور صرف تین ماہ خلیفہ رہ کر خلافت سے دستبردار ہو گئے۔

(۱۹) مروان بن محمد بن مروان بن حکم۔ یہ شہرہ آفاق مروان کے پوتے مروان ہیں۔ اس نے استیلاء حاصل کیا۔ اور خلیفہ ابراہیم اس کے خوف سے خود بخود دستبردار خلافت ہو گئے۔ ۱۵ صفر کو مروان کی عام بیعت لے لی گئی۔ (چونکہ اس زمانہ میں بنو امیہ باہمی خانہ جنگیوں میں مصروف تھے اور ان کا اقتدار عالم اسلام سے اٹھ چکا تھا اس لئے بروز ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۲ھ کو بنو امیہ کا قصر دمشق میں رہنے والا آخری خلیفہ قتل کر دیا گیا۔ اور قتل کے ساتھ ہی سنا تھ بنو امیہ کا چراغ گل ہو گیا۔ اور اس کے بعد خلافت بنو عباس کی طرف منتقل ہو گئی (اور ان کا زمانہ خلافت ۵ سال ایک ماہ تھا۔

نوٹ: [illegible] خلافت [illegible] اسلام کو اللہ تعالیٰ [illegible] دو قسم کے دشمنوں کا مقابلہ کرنا پڑا [illegible] آنحضرت صلعم کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عظیم [illegible] کے زمانہ [illegible] حضرت

فاروق اعظم کے زمانہ میں فتوحات [illegible] عقد پر آندھی کی طرح چھا گیا اور کم و بیش ۳۶ ہزار شہر فتح ہوئے حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فتوحات کا سلسلہ بہت قلیل ہے۔ اور یہ اس لئے کہ صحابہ کے درمیان ایک تو سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں اور دوسرا یہ کہ فاروق اعظمؓ کے مفتوحہ ممالک کا انتظام قائم رکھنا بھی کچھ آسان کام نہ تھا۔ اس لئے حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں انہی علاقوں کا زیادہ تر حسن انتظام ہی کیا گیا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ مشہور ہے۔ اس لئے حضرت علی رضؓ کا دور خلافت صحابہ کی خانہ جنگیوں کا میدان بنا رہا۔ کوئی علاقہ فتح ہونا تو درکنار خلافت کا شیرازہ ٹوٹ کر رہ گیا۔ یہی حال حضرت امام حسنؓ کے عہد مقدس کا ہے۔ گو ان کے زمانہ میں باہمی قتال نہیں ہوا۔ اور حضرت حسنؓ کی کمال دانشمندی نے اہل اسلام کو ایک امیر پر جمع کر دیا۔ اور ان کے زمانہ میں فتوحات اسلامیہ کا دروازہ پھر ایک بار کھل گیا۔

تاریخ دان جانتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک کے بعد خلفاء امیہ ایک انچ آگے قدم نہیں بڑھا سکے بلکہ انہی کی باہم خانہ جنگیوں کو دیکھ کر بنو فاطمہ و بنو عباس نے زور پکڑنا شروع کیا۔ اور مروان کے ظلم و جور کو دیکھ کر کوفہ والوں نے زید بن علی بن حسین بن علی کو خلیفہ بنا لیا۔ اور پھر جیسا کہ ظالم دغا باز قاتلین حسین کوفیوں نے زید بن علی کو شہید کروا دیا۔ چونکہ بنی امیہ کا قصر خلافت دمشق میں متزلزل ہو رہا تھا اور ان کی آپس میں تلوار چل رہی تھی دوسری طرف بنو فاطمہ زید بن علی کی شہادت سے [illegible] ہو کر خلافت [illegible] [illegible] [illegible] عباس کو [illegible] آخر [illegible] العباس [illegible] ۱۳۲ھ میں [illegible] خلافت بنو امیہ کی بنیاد [illegible] [illegible] ۹۲ سال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سال [illegible] سلطنت کی [illegible]

# مذمت غیبت

(بقلم مولوی محمد عبداللہ صاحب [illegible])

اوروں کی بری بات تو بھاتی نہیں تم کو
پر اپنی برائی نظر آتی نہیں تم کو

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (پ ۲۶ ع ۱۴)

"اے ایمان والو! پرہیز کرو کثرت گمان سے بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور جستجو مت کرو کسی کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی۔ کیا تم لوگوں سے کوئی بھی اسکو پسند کریگا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاوے؟ ہرگز نہیں بلکہ اسکو ناپسند کریگا۔ اور ڈرو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحیم ہے"

چونکہ آپس کی چپقلش و رنجش اور عداوت و دشمنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ غیبت و چغلخوری ہے اس لئے قرآن کریم نے اس کی انتہائی مذمت اور قباحت و برائی بیان کی ہے اس سے پرہیز کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ اس فعل کی مثال اپنے مردہ بھائی کے گوشت خوری سے دیکر حد درجہ منافرت کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس سے زیادہ مزید تفصیل ایک حدیث میں یوں وارد ہوئی ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل لحم اخیه فی الدنیا قرب الیه یوم القیامۃ فیقال له کله میتا کما اکلته حیا فیاکله ویکلح ویضج (رواہ ابو یعلی والطبرانی وابو الشیخ ترغیب و ترہیب مصری [illegible] جزو سوم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کا گوشت دنیا میں کھایا یعنی غیبت کی قیامت کے دن بھی اسکے پاس [illegible]

ahmadimuslim.de

گویا جائیگا مگر آج اس مُردہ کا بھی گوشت حقیقتہً اسی طرح کہا جائیگا جس طرح اس کی زندگی میں اس کا گوشت کھایا تھا (یعنی غیبت کی تھی) پس وہ چغلخور جیسا اس کا گوشت کھائیگا اور شدت کراہت و تکلیف سے منہ بنائیگا مگر "خود کردہ را چہ علاج"

اسی کو کسی شاعر نے کہا ہے اور خوب کہا ہے ؎

تَکَلَّمْ وَسَدِّدْ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنَّمَا
کَلَامُکَ حَیٌّ وَالسُّکُوْتُ جَمَادُ
فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ قَوْلًا سَدِیْدًا تَقُوْلُہٗ
فَصَمْتُکَ مِنْ غَیْرِ السَّدِیْدِ سَدِیْدُ

(حتی المقدور درست اور ٹھیک گفتگو کر کیونکہ تیری گفتگو تیری زندگی کی دلیل ہے، اور خاموشی موت اور بیہودہ سے مرادف ہے لیکن تاہم جب تو موقع کی درست اور حق و صحیح بات نہ کہہ سکے تو بیہودہ گوئی اور غلط بیانی سے بہتر ہے کہ تو خاموش ہی رہے)

لیکن عوام کم فہموں، ناعاقبت اندیشوں اور کوتاہ اندیشوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ کسی بات میں خاموش رہ جانا اور جواب نہ دینا گویا اپنی جہالت پر مہر تصدیق کرنا ہے لہٰذا اُلٹا سیدھا جو کچھ زبان پر آتا ہے بک جاتے ہیں بلکہ بعض کا تو شیوہ ہی یہ ہوتا ہے کہ یہاں کی بات وہاں اور وہاں کی بات یہاں، غیبت و شکایت بکر کے پاس اور بکر کی زید کے پاس کرتے رہتے ہیں۔ خالد کے پاس بیٹھیں گے تو زید کی خالد جیسی بولیں گے اور عمرو کے ہاں جائینگے تو عمرو کی سی گائینگے۔ ان کی بیکاری کا مشغلہ اور ذاتی پیشہ ہی یہ ہے کہ اپنی فتنہ و فساد برپا کریں اور جہاں بھی جائیں کوئی نہ کوئی شر و گل کھلائیں۔ واقعی ایسے لوگوں کو بغیر مکر و فریب تہمت و افترا، غیبت و شکایت اور چغلخوری و بہتان کے کھانا ہضم نہیں ہوتا اور کبھی نچلے نہیں بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فداہ روحی و ابی و امی فرماتے ہیں کہ لیس منی ذو حسد ولا نمیمۃ ولا کہانۃ ولا انا منہ ثم تلا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا۔

یعنی نہیں ہے میری امت سے حاسد اور چغلخور اور نہ کاہن اور نہ میں اس کا ہوں اس کے بعد آیت مذکورہ بالا تلاوت فرمائی۔ یعنی ان کا میں نہیں، پھر حضور نے تلاوت فرمایا۔ اور جو لوگ کہ مومنین و مومنات کو ناحق ایذا دیتے ہیں پس انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا ارتکاب کیا۔

دوسری حدیث میں فرمایا:- الھمازون واللمازون والمشاؤن بالنمیمۃ ...... یحشرھم اللّٰہ فی وجوہ الکلاب۔ غیبت کرنے والوں، طعنہ زنی کرنیوالوں اور چغلخوروں کو قیامت کے دن باری تعالیٰ کتوں کی صورت پر اٹھائیگا۔

ایک اور حدیث شریف میں غیبت کی انتہائی مذمت و برائی یوں وارد ہوتی ہے کہ:- الغیبۃ اشد من الزنا قیل وکیف قال الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللّٰہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ۔ یعنی غیبت کا وبال و مآل اور انجام زنا سے بھی زیادہ سخت و مشکل ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا یہ کیونکر؟ آپ نے فرمایا کہ زانی تو زنا کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے تو باری تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا اور اس کو معاف کر دیتا ہے لیکن چغلخور کو توبہ کے باوجود بھی باری تعالیٰ معاف نہیں کرتا اور نہ اس کی بخشش ہوگی۔ حتیٰ کہ وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

چونکہ بعض جاہل غیبت کو غیبت ہی نہیں سمجھتے بلکہ تہمت و بہتان کو غیبت سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ان کو یہ مندرجہ ذیل حدیث صحیح یاد رکھنی چاہئے:-

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بھتہ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی) یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ و رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے بھائی کی ان باتوں کا ذکر کرنا جن کا ذکر وہ ناپسند کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اگر وہ باتیں اس کے اندر موجود ہوں تو بھی غیبت ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ وہ باتیں اس کے اندر موجود ہونے کی ہی صورت میں تو غیبت ہے اور اگر موجود نہ ہوں جب تو تہمت و بہتان ہے۔

نیز غیبت کے گناہ و وبال کے متعلق حضور کا فیصلہ کن فرمان ملاحظہ ہو:-

عن حذیفۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ نمام۔ رواہ البخاری و مسلم وابوداؤد والترمذی۔

یعنی حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ چغلخور جنت میں داخل ہی نہ ہوگا۔ کیونکہ غیبت کے باعث اُس کا اعمال نامہ نیکیوں سے بالکل خالی اور صفا چٹ ہوگا۔ اور جب نیکیاں ہی نہیں تو جنت کا مستحق کیونکر ہوگا۔ فرمان نبوی ملاحظہ ہو:-

عن ابی امامۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الرجل لیؤتی کتابہ منشورا فیقول یا رب این حسنات کذا وکذا عملتھا لیست فی صحیفتی فیقول محیت باغتیابک الناس

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ چغلخوروں کو کھلے ہوئے اعمالنامے دیئے جائینگے تو وہ کہیں گے کہ اے باری تعالیٰ میری وہ فلاں فلاں نیکیاں جو میں نے کی تھیں میرے اعمال میں تو نہیں ہیں آخر وہ کہاں ہیں؟ باری تعالےٰ فرمائیگا کہ لوگوں کی غیبت کے باعث وہ تیری ساری نیکیاں غارت ہو گئیں۔

دراصل آج کل یہ مرض غیبت اس قدر عام ہو گیا ہے کہ اس سے بہت کم لوگ بچے اور بچ سکتے ہیں بغیر اس کے بلا تکلف غیبت و گناہ کا احساس دلوں سے اٹھ گیا ہے حالانکہ یہ اشد ترین گناہوں میں سے بتلائی گئی ہے جیسا کہ مذکورہ بالا قرآن و احادیث سے واضح ہے اگرچہ بہ ان کلہا ہے سہو و نسیان سے اگر غیبت سرزد ہو جاوے تو اس کا علاج حضورؐ نے بیان فرمایا ہے گو وہ حدیث ضعیف ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں (باقی دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۳)



(۲۰۴)

# فتاویٰ

**تعاقب** | رسالہ ہذا کے نمبر ۱۱ پرچہ میں ص ۸۹ سوال کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر نکاح میں دف مذہبی رسم جان کر بجایا جاتا ہے تو بدعت ورنہ لغو۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ ایک قولی حدیث میں نکاح میں دف بجانا مشروع بلکہ نکاح کا اعلان دف کے ذریعہ سے مستحب معلوم ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ ص ۲۷۲

عن عائشۃ ..... و اضربوا علیہ بالدفوف

رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔

یہ حدیث غریب ہے مگر اس کی تائید اور تقریب ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے۔

وھو ھذا عن محمد بن حاطب الجمحی....

قال فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ۔ مشکوٰۃ ص ۲۷۲۔ اور یہ حدیث حسن قابل احتجاج ہے۔ کما قال الترمذی واللہ اعلم!

راقم الحروف ابو النعمان انیس الرحمٰن نعمانی۔ مدرسہ اسلامیہ مرشد آباد۔ بنگال۔ ۱۹۔ رجب ۱۳۵۸ھ

**مفتی** | فتویٰ میں سہو ہو گیا تھا۔ تعاقب صحیح ہے واللہ اعلم و علمہ اتم۔

## تعاقب بر تعاقب

۲۲ جمادی الثانی سن رواں کے پرچہ میں فتاویٰ ۱۳۲ پر ایک تعاقب نظر سے گزرا۔ مگر تاہم اس میں غلطی اب تک باقی ہے ملاحظہ فرماویں۔

میت — ۱۲

| زوجہ | ام | اب | عم عینی | عم علاتی |
|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۴ | ۵ | م | م |

مگر بہ حقیقت صورت مسئول عنہا کا جواب یوں ہے کہ زوجہ کو ربع چونکہ لاولد ہے۔ اور ام کو ثلث باقی اور اب کو بطور عصوبت باقی ملیگا۔ صورت مسئلہ یوں ہے۔

میت — ۴

| زوجہ | ام | اب | عم عینی و عم علاتی |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۱ | ۲ | م م |

آپ کے تعاقب میں دو غلطیاں ہیں۔ ایک یہ کہ آپ نے ماں کو ثلث کل دیا ہے مگر اس صورت میں ثلث باقی ہونا چاہئے۔ ملاحظہ ہو سراجی قیومی کا نپور ص ۱۱ وثلث ما بقی بعد فرض احد الزوجین و ذلک فی مسئلتین زوج و ابوین وزوجۃ و ابوین انتہی۔ دوسری یہ کہ آپ نے مسئلہ بارہ سے کیا ہے۔ حالانکہ اس صورت میں مسئلہ چار سے ہونا چاہئے۔ کیونکہ مخرج (مسئلہ) کی تعریف یوں ہے "چھوٹے سے چھوٹے عدد جس سے کسر صحیح نکلے" لہٰذا بمطابق عرف مسئلہ چار سے ہونا چاہئے۔ جیسے سراجی کے بین السطور مرقوم ہے۔ کما ھو ظاھر عند ماھری ھذا الفن الشریفۃ

احقر محمد نصرت اللہ مدرسہ عزیزیہ مرشد آباد

**مفتی** | ثلث باقی کا فتویٰ فقہاء حنفیہ کا ہے اور آپ کے مخاطب غالباً اقوال فقہاء کے پابند ہونگے اس لئے اب دونوں میں اصولی اختلاف باقی ہے۔

**س ۲۳۶** } ایک عورت بیوہ نے نکاح ثانی کیا پہلے خاوند سے اس کی ایک لڑکی تین سال کی ہے۔ عورت مذکورہ کسی تقریب پر مع اپنی لڑکی (خورد سالہ) کے اپنے پہلے سسرال میں چلی گئی۔ وہاں کے عام لوگوں نے جبراً اس کی تین سالہ لڑکی کا نکاح پڑھا دیا۔ ماں انکار کرتی رہی۔ سوال یہ ہے کہ ایسے جبر اور ظلم کی حالت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

**ج ۲۳۶** } بصورت صحت حالات مرقومہ ایسا نکاح صحیح نہیں۔ قال اللہ لا اکراہ فی الدین دین میں جبر کرنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری) ایک لڑکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے بیان کیا کہ اس کا نکاح پڑھایا گیا اور وہ ناپسند کرتی ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکاح (رکھنے نہ رکھنے) میں اختیار دیدیا۔ اللہ اعلم!

## بقیہ مضمون از صفحہ ۱

ان من کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللھم اغفر لنا ولہ۔

یعنی بیشک غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کر چکا ہے اس کے لئے استغفار طلب کرے اور یوں دعا کرے کہ اے اللہ مجھ کو اور اس کو معاف فرما دیجیو۔ ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن جس کی غیبت کی گئی ہے اُسے کچھ فائدہ پہنچے اور وہ اس سے خوش ہو کر اس کو معاف کر دے۔ سو غیبت کرنے والوں کی نجات مشکل ہے۔

خداوند کریم غیبت کرنے والوں کو بلکہ تہمت لگانے والوں کو سمجھ دے کہ دوسرے کی بدخواہی و بدنامی کے خیال و کوشش میں اپنی عاقبت برباد کرنے کی تدبیر اور دنیا خراب ہونے کی ترغیب سے باندھ رہے ہیں۔ حقیقت و اصلیت اور واقعی کیفیت کبھی چھپ نہیں سکتی۔ بلکہ اکثر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں دہد

یعنی جب انسان کے تکبر اور غرور اور بچپن وغیرہ سے نیست کے باعث خداوند کریم کو اُس کی عزت خاک میں ملانی ہوتی ہے تو اُس کی حالت نہ صرف غیبت و شکایت ہی کی ڈالتا ہے بلکہ ترقی کرتے کرتے وہ تہمت طرازی بھی کرنے لگتا ہے اور لوگوں پر خواہ مخواہ بہتان لگاتا پھرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منتقم حقیقی جب اس کی خبر لیتا ہے تو وہ ساری قلعی کھول کر رکھ دیتا ہے اور لینے کی دینی پڑ جاتی ہے۔ ؎

خدا محفوظ رکھے ہر خطا سے
خصوصاً چغلخوری بد ادا سے

# متفرقات

**خطبات محمدی جلد دوم** | از علامہ مولانا محمد صاحب

ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی۔ کتاب ہذا کی پہلی جلد کا ریویو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ اگست سنہ میں شائع ہو چکا ہے جسے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جلد دوم بھی کتابی صورت میں شائع ہو گئی ہے جس میں دو سو پینتالیس (۲۴۵) احادیث بو ترجمہ اردو بعنوان خطبہ درج کی گئی ہیں۔ شائقین احادیث نبویہ سے امید ہے کہ اس نئی تالیف کی قدر کریں گے۔ نیز مؤلف موصوف سے بھی امید ہے کہ اس کام کو انجام تک پہنچا کر عند الناس مشکور و عند اللہ ماجور ہونگے۔ کتابت طباعت ہر قسم اعلیٰ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ ہے دفتر اخبار محمدی" بازار بنجہ سلؤ دہلی۔

**شمع توحید طبع دوم** | یادگار حملہ شمع توحید"

اگرچہ دفتر ہذا سے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئی تھی مگر قدر دانوں کے شوق سے دو تین ماہ میں سب ختم ہو گئی اب اہلحدیث دار الاشاعت سکندر آباد دکن نے اصل کتاب یعنی صرف مسائل کو مکرر طبع کرایا ہے۔ شائقین مندرجہ ذیل پتہ سے امر کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں مرزا محمد علی بیگ معتمد اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد۔ دکن

**انبیاء کے دو دشمن** | از قلم غلام نبی صاحب مسلم۔

صاحب موصوف نے ٹریکٹ ہذا میں قرآن مجید اور دیگر سابقہ واقعات سے ثابت کیا ہے کہ انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم کے اصل دشمن سوائے توحید کے دشمن ہمیشہ سرمایہ دار اور حکام ہوتے ہیں۔ جن کے باعث و دبدبہ سے اکثر غرباء طبقہ خائف رہ کر راہ حق سے باز رہا۔ قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ :- مکتبہ اسلامیہ اندرون موچی دروازہ لاہور۔

**الارشاد امرتسر** | امرتسر سے دو سال سے جاری ہے۔ جس میں عام اسلامی مضامین کے علاوہ منکر الوہیت، مرزائیت اور خاکساریت کی تردید میں مفید مضامین شائع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پتہ :- عبد الحمید شاد بخاری مالک رسالہ الارشاد امرتسر۔

**مدح صحابہ اور تبرا** | لکھنؤ میں مدح صحابہ کے مقابلہ میں شیعوں کی طرف سے جو تبرا کی مہم ایجی ٹیشن جاری ہے۔ اس کے متعلق اخبار مدینہ بجنور میں جس قدر مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ کتابی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ قیمت دو آنہ۔ ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار "مدینہ" بجنور

## قابل توجہ بہی خواہان اخبار اہلحدیث

اخبار اہلحدیث" ایک مذہبی پرچہ ہونے کی وجہ سے اس رونق کو نہ پہنچا جس پر ملکی اخبار پہنچ گئے اور پہنچ جاتے ہیں۔ تاہم دیندار طبقہ کی توجہ سے ایسے اخبار کا ۳۶ سال تک جاری رہنا خدا کی حمد و ثنا اور احباب کے شکریہ کا موجب ہے۔ مگر اخبار اہلحدیث" کو اس وقت دو قسم کی مصیبتوں کا سامنا ہو رہا ہے۔

اول :- زمانے کی سیاسی لہر کا غلبہ جو مذہبی تحریرات سے ہٹا رہا ہے۔

دوم :- تازہ مصیبت کاغذ کی گرانی جس سے لاگت میں اضافہ لازمی ہے۔

پس بہی خواہان اہل حدیث کا فرض مقدم یہ ہے کہ اخبار کو زندہ رکھنے کے لئے اس کی اشاعت بڑھائیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئے خریدار بنا کر اہلحدیث کو اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیں۔

امید ہے جملہ ناظرین و بہی خواہان حضرات اس آواز کو معمولی آواز نہ سمجھیں گے۔

**امداد رسالہ تردید خاکساری تحریک** | کے لئے از بابو عزیز الدین صاحب کوئٹہ ۵ ؍ ۔ جناب برکات احمد صاحب بریلی ۸ ؍ ۔ مولوی عبد العزیز صاحب اکاڑہ ۱ ؍ ۔ مولوی محمد یٰسین صاحب چھپر انوالہ ضلع گجرات ۱ ؍ ۔ ایم حشمت علی گوہر لوبیاں خاص ۸ ؍ ۔

**دیگر حضرات** | بھی اس رسالہ کی اشاعت کے لئے امدادی رقوم جلد ارسال کریں۔ نیز تعداد مطلوبہ سے بھی اطلاع دیں تاکہ طبع ہونے کے بعد ان کو رسالے روانہ کئے جائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

**انجمن حمایت الاسلام نیروبی** | مشرقی افریقہ میں پانچسال سے تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے اس کی پانچسالہ رپورٹ موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن مذکور تبلیغ اسلام کا کام خوب محنت سے کر رہی ہے۔ کئی سکول جاری ہیں مرزائیت اور خاکساریت کی تردید میں بھی کافی کوشش کر رہی ہے۔ دعا ہے خدا تعالیٰ اس کے ممبران و کارکنان کو تبلیغ کی مزید توفیق عطا کرے۔

**جمعیت تبلیغ اہل حدیث کی برکات** | موضع ممرہ تحصیل بٹالہ ۳۰ مرزائی تائب

میں مرزائیوں کے چند گھر ہیں۔ انہوں نے بذریعہ اشتہار جلسہ کا اعلان کرتے ہوئے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ موضع مذکور کے مسلمانوں نے چیلنج قبول کر لیا۔ جمعیت کی طرف سے منشی محمد عبد اللہ صاحب معلم کو ۴ ستمبر کے دن شرائط طے کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ مرزائیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کے سوا ان کی تمام تحریرات و اقوال کے ماننے سے انکار کر دیا اور شرائط مکمل نہ ہو سکیں آخر مورخہ ۶ ستمبر کو مرزائی جلسہ کے بالمقابل مسلمانوں کا جلسہ کیا گیا۔ خوب تقریریں ہوئیں۔ ۳۰ مرد و عورت مرزائی مذہب سے تائب ہوئے۔ جن کے نام بمع انکے دستخطوں اور نشان انگوٹھوں کے توبہ ناموں کی شکل میں محفوظ ہیں بحمد اللہ یہ جلسہ اپنے اثر کے لحاظ سے خاصہ کامیاب رہا۔ مرزائی لوگ سخت شرمندہ ہوئے۔

ہم مولوی مبارک علی اور چوہدری خیر دین صاحب کے خاص طور پر مشکور ہیں جنہوں نے جلسہ ہذا کے انتظام میں کافی حصہ لیا۔ جزاہما اللہ تعالیٰ۔ (محمد عبد اللہ ثانی ناظم)

**ضرورت ہے** | مجھے ایک ایسے خوشخط اور صنعد نویس محرر کی ضرورت ہے جو رمضان شریف میں میرے ساتھ رہ کر میرے غیر مطبوعہ خطب کو خوشخط لکھ دے۔

خط و کتابت کا پتہ :-

حاجی یونس خان شروانی رئیس دتاولی مقیم حیدر آباد دکن۔ مکان ۲۲۰/۵ محلہ براق پٹی۔

(باقی متفرقات صفحہ کالم ۳ پر)

# ملکی مطلع

## جنگ یورپ

آخر وہ دن بھی آگیا جس کا خطرہ عرصہ سے محسوس ہو رہا تھا۔ یعنی دول یورپ کے مابین یکم ستمبر سے جنگ شروع ہو گئی ہے۔ سردست ایک طرف جرمنی ہے۔ جس کی طرف سے حملہ کی ابتدا ہوئی ہے۔ دوسری طرف اس کا اصل حریف پولینڈ ہے۔ برطانیہ اور فرانس اسکے مددگار ہیں۔ لڑائی کی اصل وجہ تو ملک گیری یا انتقام ہوتا ہے مگر اس جنگ کے لئے یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ سلطنت جرمنی کا ایک حصہ (پروشیا ایسی جگہ واقع ہے) جہاں پہنچنے کے لئے جرمنی کے پاس خشکی کا راستہ نہیں ہے صرف سمندری راستہ سے جرمن وہاں جا سکتے ہیں۔ جرمنی پولینڈ کے اس حصہ کو اس سے واپس مانگتا ہے جو گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے جرمن سلطنت کا ایک جزو تھا مگر جنگ کے بعد پولینڈ میں شامل کر دیا گیا۔ ہم اس کی مثال دیکر ناظرین کو سمجھاتے ہیں:

دہلی سے میرٹھ جانا ہو تو غازی آباد سے ہو کر جاتے ہیں جو بہت دور کا راستہ ہے۔ مگر ریل کا سیدھا راستہ نہ ہونے کے باعث سب لوگ اسی راستہ آتے جاتے ہیں۔ فرض کر لیجئے کہ سہارن پور، مظفر نگر وغیرہ اضلاع پر مشتمل (باستثناء میرٹھ) غازی آباد تک ایک الگ ریاست ہے۔ دہلی والے اپنے مقبوضہ علاقہ میرٹھ تک جانے کے لئے اس ریاست سے اتنا علاقہ طلب کریں جس سے ان کا صوبہ دہلی میرٹھ سے متصل ہو جائے اور ان کو غازی آباد کے راستہ سے نہ جانا پڑے مگر وہ ریاست (سہارن پور وغیرہ) یہ ٹکڑا دینے سے انکار کر دے۔ بس یہی اس جنگ کی مثال [illegible] گنگا [illegible]

پولینڈ سے واپس مانگتا ہے۔ پولینڈ نے ان علاقوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس کی سمندری تجارت درآمد و برآمد اسی راستے ہوتی ہے۔ بس اس بات پر جنگ شروع ہو گئی۔ برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کو امداد دینے کا وعدہ کیا تھا اس لئے ان کو بھی مجبوراً اس جنگ میں شریک ہونا پڑا۔ خبروں کی تفصیل بلحاظ انسانی ہمدردی کے بہت دلفگار ہے۔

تین قسم کے عذابوں سے جو قرآن مجید میں ڈرایا گیا ہے۔ اس وقت وہ تینوں عذاب یورپ کی سرزمین پر نازل ہو رہے ہیں۔ ارشاد خداوندی یہ ہے:۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ (پ ۷۔ ع ۱۴)

اس آیت شریفہ میں تین طرح کے عذابوں کا ذکر ہے جن میں سے ہر ایک تباہی کے لئے کافی ہے۔

(۱) یعنی اوپر سے عذاب بھیجدے۔ (۲) نیچے سے عذاب پیدا کر دے۔ (۳) یا گروہ گروہ کر کے باہم لڑوا دے۔

اوپر سے بمباری ہوتی ہے۔ نیچے سے طیارہ شکن توپیں اور آبدوز کشتیاں وغیرہ ہیں۔ تیسرے باہم جنگ و جدال۔ جو سب کی بنیاد ہے۔ جس ملک میں یہ تینوں عذاب جمع ہو گئے ہوں اس ملک کی بربادی کا اندازہ ناظرین خود ہی لگا سکتے ہیں۔

تادم تحریر ہذا جو خبریں آئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جرمنی کی فوجیں پولینڈ کے دارالحکومت وارسا میں حسب روایت "پرتاپ" ۱۰ ستمبر کو داخل ہو گئیں۔

ادھر سمندر میں جہازوں کی غرقابی کا سلسلہ جاری ہے۔ کبھی فرانس کا جہاز غرق ہوتا ہے کبھی برطانیہ کا، کبھی جرمنی کا۔ یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک خدا جانے جنگ کی آگ کہاں تک پھیل چکی ہوگی۔ یہ لازمی امر ہے کہ اس جنگ کا اثر دنیا بھر سے یہاں پہنچے۔ ہندوستان میں سردست اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ اشیاء خوردنی اور استعمال [illegible] گراں ہو رہی ہیں [illegible] توجہ

کر رہی ہیں مگر ابھی تک کافی توجہ نہیں ہوئی۔ کاغذ پر اس کا جو اثر پہنچا ہے یا پہنچنے کا اندیشہ ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ اس کے متعلق اخبار پرتاپ کا ایک نوٹ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"**کاغذ کی تیزی** گورنمنٹ نے اشیائے خوردنی کے نرخوں کو تو کنٹرول کر لیا۔ لیکن وہ کاغذ کی تیزی کی طرف سے لاپرواہ ہے۔ جو کاغذ جنگ سے پہلے پانچ روپے فی رم بکتا تھا جنگ چھڑنے کے بعد اس کے ساڑھے گیارہ روپے تک طلب کئے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبارات کو اپنا حجم گھٹانا پڑا۔" (پرتاپ لاہور ۱۰ ستمبر ۳۹ء)

کاغذ کی یہ گرانی ناظرین "اہلحدیث" کے لئے خصوصاً توجہ طلب ہے۔ جس کے متعلق ایک نوٹ متفرقات میں ملاحظہ کریں۔ تعجب تو یہ ہے کہ یورپ وغیرہ دیگر ممالک سے آنے والی چیزوں کے متعلق تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ راستوں کی رکاوٹ کے سبب یہ چیزیں نہیں آتی ہونگی۔ لیکن دوسری اشیاء خاصکر کھانے پینے کی چیزیں جو ملک میں پیدا ہوتی ہیں اور وہ باہر بھی نہیں جاتیں۔ ان کی گرانی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے واقعات کے ذریعے سیاست محمدیہ میں سے حدیث احتکار کے معنی خوب واضح ہو جاتے ہیں۔ جس میں غلہ فروشوں کو غلہ روک رکھنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

## خاکساری تحریک کے بانی

مشرقی کی گرفتاری۔ رہائی اور اس کی وجہ

ہمارے ملک پنجاب میں خاکساری تحریک کے ڈکٹیٹر بھی اعجوبہ روزگار ہیں۔ آپ لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد کو مٹانے کے لئے گئے تھے اور گئے بھی اس شان سے کہ امیر تیمور بھی اس شان و شوکت سے ہندوستان میں نہ آیا ہوگا۔ وہاں پہنچ کر جو کچھ ہوا وہ اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں ہے۔ اب یہ امر زیر بحث ہے کہ مشرقی صاحب نے معافی مانگی ہے یا نہیں۔ [illegible]

[illegible]

میں ایک نوٹ نکلا ہے جو اس اختلاف پر روشنی ڈالتا ہے۔ وھو ہذا۔

**معافی مانگی یا نہ** یہ سوال اخبارات میں بحث کا موضوع بن رہا ہے کہ تحریک خاکسار کے بانی علامہ مشرقی نے یوپی گورنمنٹ سے معافی مانگ کر چھٹکارا حاصل کیا ہے اور ان سے سوال کیا جا رہا ہے کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں۔ علامہ اس وقت تک خاموش ہیں اور یہ خاموشی ان کے خلاف جارہی ہے۔ یوپی گورنمنٹ کا اعلان صاف ہے کہ علامہ مشرقی نے لکھ کر دیدیا کہ وہ رہا ہوتے ہی واپس پنجاب چلے جائینگے۔ اس پر انہیں رہا کیا گیا۔"

(پرتاپ ۱۸ ستمبر صفحہ ۳ کالم ۲)

مشرقی صاحب کے اخبار "الاصلاح" مورخہ ۸ ستمبر میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یوپی کی کانگرسی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی صاحب نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کی ہے مگر ساتھ ہی لکھا ہے کہ وہ کانگرسی حکومت جھوٹ کہتی ہے علامہ صاحب نے معافی نہیں مانگی۔

واقعہ یہ ہے کہ دراصل یہ اصطلاحی اختلاف ہے معافی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک معافی عوام کی ہوتی ہے جو دوران مقدمہ میں عدالت میں یا پنچائت میں یہ الفاظ بولتے ہیں کہ "مجھے معاف کیا جائے۔"

معافی کی دوسری صورت یہ ہے کہ مجھے اس کام پر افسوس ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی معافی ہے۔

تیسری صورت جو اس سے بھی ہلکی ہے یہ ہے کہ میں اس قسم کو نہیں کرونگا۔

یہ تینوں صورتیں دراصل معافی مانگنے کی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ واقعہ کیا ہوا؟ مشرقی صاحب نے تیسری قسم کی معافی مانگی ہے۔ آپ کا معافی نامہ بصورت اخبارات میں شائع ہو گیا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

محترم حافظ محمد احمد حسین ایم۔ ایل۔ سی و محترم سید واجد حسین رضوی! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کے نوٹس کی واپسی کے بعد میں ایک سال صوبہ متحدہ نہ آؤنگا۔ خاکساروں کے جتھوں کو کسی دوسرے صوبہ سے آنے کا حکم یا اجازت نہ دونگا۔ صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ آپ اس خط کو اطمینان کے واسطے چیف سکرٹری کو دے سکتے ہیں۔ (عنایت اللہ)

(مدینہ بجنور۔ ۹ ستمبر ۳۹ء)

اس کی مزید تشریح مولانا عبدالشکور کے قلمی خط سے ہوتی ہے جو درج ذیل ہے:-

"عنایت اللہ مشرقی کھلم کھلا وہ شیعوں سے مل گئے اور مدح صحابہ کی مخالفت شروع کردی۔ یہاں بعض بعض جگہوں پر ان کے خاکساروں سے تصادم ہوا۔ اور مار پیٹ کی نوبت آئی۔ دو ایک جگہ تو خود مشرقی سے مار پیٹ ہوئی۔ ایک شخص پر انہوں نے حملہ کیا اس نے بھی ان کو بری طرح مارا اور حکام کے سامنے اس نے اقرار بھی کیا کہ جب مشرقی نے مجھ پر حملہ کیا تو میں نے ان کو مارا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حکومت نے ان کی گرفتاری کا حکم دیدیا اور وہ رات کو تین بجے سوتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ گرفتاری کے وقت حکام کی انہوں نے بہت زیادہ خوشامد کی کہ مجھ کو گرفتار نہ کیا جائے۔ میں اسی وقت لکھنؤ چھوڑ دونگا اور اپنے تمام خاکساروں کو لکھنؤ چھوڑنے کا حکم دیدونگا۔ مگر ان کو گرفتار کرکے جیل بھیجا گیا اور بیس ہزار کی دو ضمانتیں اور دس ہزار کا مچلکہ مانگا گیا۔ یہاں انکی ضمانت کون کرتا۔ بالآخر انہوں نے تحریری معافی نامہ حکومت میں داخل کیا کہ ایک سال تک میں لکھنؤ کی طرف رُخ نہ کرونگا اور نہ اپنے کسی خاکسار کو آنے دونگا۔ اس معافی نامہ پر حکومت نے اپنی حراست میں ان کو لکھنؤ سے روانہ کیا۔ مگر جب لکھنؤ سے روانہ ہوتے تو ملیح آباد سٹیشن پر ان کے خاکساروں نے اعتراض کیا کہ آپ دوسروں پر تو دُرّے لگواتے ہیں اور خود آپ نے معافی نامہ داخل کردیا۔ چنانچہ انہوں نے زنجیر کھینچ کر چلتی ٹرین روکی اور مع اپنے تمام خاکساروں کے اُتر پڑے اور کہا کہ ہم یہیں سے لکھنؤ مارچ کرینگے اس پر وہاں کے اسٹیشن ماسٹر نے لکھنؤ ٹیلیفون کیا اور کئی سو پولیس وہاں پہنچ گئی۔ یہ بھی سنا گیا کہ وہاں ان کو دو سو روپیہ جرمانہ ادا کرنے پڑے اور پولیس سے معافی مانگ کر چلے گئے۔

غرض یہ کہ یہاں سے بہت ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ حکومت یوپی نے خاکسار دفتر قائم کرنا، خاکساری بلا یا جھنڈا لگانا سب کو جرم قرار دیدیا ہے۔"

مشرقی صاحب اور مولانا عبدالشکور صاحب کے خطوط سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اسے ناظرین خوب سمجھ سکتے ہیں۔

**فیصلہ** اس کا یہ ہے کہ مشرقی صاحب بیلچہ اور وردی پہن کر ایک دفعہ پھر لکھنؤ چلے جائیں۔ اور چاہے تھوڑی دیر ٹھیر کر واپس آجائیں تو ہم سمجھیں گے کہ مشرقی صاحب سچے ہیں اور اخباری بیانات غلط ہیں۔

سنا گیا ہے کہ لاہور میں بعض لوگوں نے ان کو چیلنج کیا ہے کہ اگر وہ اپنے دعویٰ (معافی نہ مانگنے) میں سچے ہیں تو ایک دفعہ پھر لکھنؤ جانے پر رضامند ہو جائیں تو آمدورفت کا کرایہ ان لوگوں کے ذمے ہوگا۔ جن کی فرمائش پر آپ وہاں جائینگے۔

ہمارے خیال میں مشرقی صاحب اگر سچے ہیں تو انکو پبلک کا یہ مطالبہ پورا کرنے میں کوئی عذر نہ ہونا چاہئے خصوصاً جس حالت میں پبلک ان کی آمدورفت کا خرچ اپنے ذمے لیتی ہے۔

---

**دعائے صحت** میری بھتیجی عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ ناظرین اس کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(مستری رحیم بخش چک ۱۴۷۔ ضلع لائلپور)

(۲) میری والدہ ماجدہ بعارضہ ذیابیطس وغیرہ علیل ہیں۔ عبداللہ از اوصوتی۔ ضلع ملتان
ناظرین ہر دو مریضوں کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھما بشفائك ودوائك۔

ناظرین خط وکتابت کے وقت چٹ نمبر ضرور لکھا کریں

جامع القرآن والحدیث۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کی ترتیب وغیرہ کے متعلق۔ قیمت ۶/ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

# مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث ہو بہار احمد امین اہلحدیث۔ علاوہ ازیں معتمانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ۱۲ ک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ وہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## تازہ ترین شہادات

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہ پور تحریر فرماتے ہیں علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی فائدہ بخش دوا ہے جس کی منفعت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ نہیں ملتے موصوف بہت دق کر سکتے ہیں اس لئے ایک غریب کیلئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۷ جولائی ۱۹۳۹ء)

جناب عبد [illegible] صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں ایک چھٹانک دو بھائیوں کے لئے مومیائی منگوائی تھی بہت مفید ثابت ہوئی۔ [illegible] ایک چھٹانک [illegible] ارسال فرمائیں۔ (۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء)

ملنے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
[illegible] امرتسر

# حضرت سید احمد شہید و مولانا اسمٰعیل شہید

تیرھویں صدی کے مجدد اعظم محی السنۃ۔ مجاہد اکبر حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپ کے خلیفہ و وزیر ناصر السنہ قامع البدعۃ، خالد ثانی، حجۃ الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے لیکن شہیدین کے مجددانہ کارنامے، احیائے سنت، تنظیم ملت اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں، انکے بے نظیر نظام شرعی کی برکات، ان کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب انکے رفقاء و متبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق و اوصاف قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے حیرت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا ان کے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابو الحسن علی ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہید کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جس کی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹیں، اردو، فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۴۴ صفحہ کتابت، طباعت عمدہ جلد نہایت خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا مقدمہ دلچسپ اور قابل دید ہے۔ قیمت مجلد عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔ (ملنے کا پتہ)

منتظمین [illegible] کتب خانہ [illegible] لکھنؤ
[illegible] مرزا چاب [illegible]
[illegible] عبد الحق خان کتب [illegible] البنات
[illegible]

# کم از کم

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرما لیجئے۔ نوٹ:- علیحدہ تحریک کسی دوسرے کو بتائی نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:- منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

## بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشخط معرا قرآن مجید بطرز آسان کی خصوصیت اسکے حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ہے۔ الفاظ بھی موزوں طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ہیں۔ رموز اوقاف کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ سے نمونہ منگوا کر تجربہ فرمائیے۔

ہدیہ قسم اول مجلد سنہری تین روپے عہ

ہدیہ قسم دوم مجلد سنہری دو روپے چار آنے عہ

قاعدہ تعلیم القرآن صحیح نماز بطرز آسان اس طرز پر طبع کیا گیا ہے قیمت ڈیڑھ آنہ۔ (ملنے کا پتہ)

بیت القرآن۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور (۹۰۷)

## اگر آپ

کامل صحت چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ اکسیر ہاضمہ دوائی کا فوراً استعمال شروع کردیں۔ کیونکہ اس سے بدہضمی، کھٹی ڈکاریں، پیٹ کا درد، منہ کا ذائقہ خراب ہونا۔ بھوک کم لگنا وغیرہ تمام نقص دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ محصول ۸ ر۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی
حوالہ [illegible] کوچہ [illegible] ۔ امرتسر

## علم خوشنویسی

فن خوشخطی سے واقفیت حاصل کرنی منظور ہو تو کتاب ہذا ضرور منگوائیں اور اپنے بچوں کو خوشخطی سکھائیں قیمت عہ ر پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

## تمام دنیا میں بے مثل
# غزنوی سفری حمائل شریف
مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر
# مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو
چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۲

ان دو نوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۹۰۸)

# زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خوانین اصلاحوں کی ناقدریوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۶×۲۰ مجلد ۸ [illegible] صفحات۔ قیمت [illegible] مطبوعہ عام روپے

ملنے کا پتہ:
منیجر [illegible] امرتسر

# امام ابن تیمیہ کی تصانیف اردو تراجم

**ولی اللہ** اس رسالہ میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۵؍

**قوالی** ترجمہ رسالہ السماع والرقص۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

**تفسیر آیہ کریمہ** یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیر نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے ۱۲؍

**ائمہ اسلام** اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجوہ بیان کی ہے۔ نہایت عمدہ رسالہ ہے۔ ۱۲؍

**الوصیۃ الکبریٰ** اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

**تفسیر سورہ فلق والناس** (مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیت مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور مفصل بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹؍

**تفسیر سورہ اخلاص** [illegible] تثلیث کی بنیاد [illegible]

جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ قیمت ۶؍

**تفسیر سورہ الکوثر** از ترجمہ مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی۔ قیمت ۴؍

**زیارت القبور** مع متن عربی۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قیمت ۹؍

**کتاب الوسیلہ** اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قیمت ۱۲؍

**الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان**

ترجمہ اردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے دلائل پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے [illegible] شعبدہ بازوں اور اصلی اولیاء کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت [illegible]

**حمد الحبیب رسول** نہایت عمدہ [illegible] [illegible] [illegible] کتا۔ قیمت [illegible] ۴؍

[illegible]

ahmadmuslim.de

**العقیدۃ الواسطیہ اُردو** یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اسکی پوری تشریح ہے۔ قیمت ۶؍

**بندگی** ترجمہ رسالہ العبودیت" شیخ الاسلام نے اس کتاب میں یَا اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ کی نہایت جامع ومبسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ؍ دو روپے۔

**مجذوب** رسالہ الصوفیہ والفقرا" کا اُردو ترجمہ۔ مجذوب، مجنون، اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ ۴؍

**درجات الیقین** قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲؍

**العروۃ الوثقیٰ** ترجمہ الواسطۃ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍

**رحلت مصطفےٰ** اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کا ذکر نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۳؍

**اصحاب صفہ** اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے، کہاں رہتے تھے۔ قیمت ۱۰؍

**حسین و یزید** حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ اس کے مطالعہ سے اصل حالات سے آپ واقفیت حاصل کر لیں گے قیمت ۴؍

**مناظرہ ابن تیمیہؒ** بادشاہوں کے دربار میں شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۸؍

**سیرت امام ابن تیمیہؒ** مصنفہ چودھری غلام رسول صاحب مہر بی۔اے چیف ایڈیٹر اخبار "انقلاب" لاہور۔ جو [illegible] قابل دید ہے۔ قیمت ۹؍

[illegible] شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور [illegible] کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد کے اختصار میں اصل [illegible] قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی بابت [illegible] کی معاشرتی و مسائل کی معلومات پر بحث [illegible]

روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت غیر مجلد ۱۲؍۔ مجلد ۱؍

**اسلامی تصوف** از علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ۔ تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات درج کی گئی ہیں۔ پڑھ کر لطف اٹھائیے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱۸؍)

**الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید** مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے (بمبئی)۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

---

**خطبات محمدی** مؤلفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ حدیث شریف کی پچاس کتابوں سے ان خطبات نبویہ علی صاحبہا التحیۃ کو یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سو چوراسی خطبات مبارک درج ہیں۔ اصل خطبہ عربی میں اور ترجمہ عام فہم اردو میں ہے۔ یہ کتاب تمام فضول باتوں اور بے دلیل باتوں یا قصوں سے پاک ہے۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان کے لؤلؤ المرجان کو ہی عاشقان توحید وسنت تک پہنچایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت حصہ اول عہ؍ - حصہ دوم عہ؍ (۵۰۹۱)

**نور محمدی** از مولانا صاحب موصوف۔ جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین، محدثین، ائمہ، فقہا اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں، اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ اس رسالہ کی خوب اشاعت ہونی چاہئے، کاغذ، کتابت، طباعت، اعلیٰ۔ قیمت صرف ۱۲؍

**حکایات صحابہ یعنی سچی کہانیاں** جس میں صحابہ کرام وصحابیات صحابی بچوں کے زہد وتقویٰ عبادات۔ علمی مشاغل۔ ایثار۔ ہمدردی۔ بے مثل جرأت۔ غیرت۔ جاں نثاری وغیرہ وغیرہ ایمان افروز حالات درج ہیں۔ قیمت ۱۲؍

**تفسیر سورہ یوسف** سورہ یوسف میں جو عجیب ودلچسپ حالات، اور معرفت حق اور صبر واستقامت کے نکات ہیں ان کی عمدہ تفسیر سلیس اُردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰؍

ملنے کا پتہ:- **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

## قرآن کے عملیات

اس کتاب میں بہت ابواب ہیں۔ ایک ایک چیز کے متعلق کئی کئی قسم کے بے خطا مجرب اور آسان عملیات سے درج کئے گئے ہیں۔ تمام کے تمام عملیات قرآن پاک کے ہیں۔ مثلاً حب حلال۔ کشائش رزق۔ تسخیر خلائق۔ دولت مند بننا۔ تسخیر سلاطین و امراء۔ تسخیر حکام و کامیابی مقدمہ۔ حل مشکلات اور قضائے حاجات۔ حصول اولاد۔ تجارت میں برکت۔ بدن کی کل بیماریوں کا علاج۔ حصول ملازمت۔ حفاظت چور ... سانپ کے کاٹے کا علاج۔ ... معلوم کرنا۔ قیمت

نازک وقتوں میں کام آنے والی، مظلوموں کو اعداء سے نجات دلانے والی، نگرتوں کا سہارا، بے اولادوں کی تمنا، آسیب زدوں کے لئے شفا اور مایوس مریضوں کا مداوا ہے۔ حسب ذیل اولیاء کے مستند عملیات جمع کئے گئے ہیں:- (۱) حضرت غوث اعظم۔ (۲) حضرت خواجہ حسن بصری۔ امام غزالی۔ خواجہ جہاں ... بخاری۔ مجدد الف ثانی سرہندی۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر۔ خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری۔ ... شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی۔ قیمت ۱۲

## ضرورت نکاح

ایک پرہیزگار ملازم سرکار، معقول تنخواہ عربی و انگریزی خواں زمیندار اہل حدیث واعظ ۴۰ سالہ جوان کنواری کے واسطے ایک اہل حدیث پرہیزگار، ... بیوہ عورت کی ضرورت ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ ... خط و کتابت بذریعہ لفافہ۔

پتہ:- ع۔ ف بمعرفت مولوی عبد الغفار نزد مسجد ... والی۔ حجرہ۔ ضلع منٹگمری (پنجاب)

## ثنائی برقی پریس امرتسر

... ہر قسم کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ، سستی اور بر وقت ... وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بنات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:-

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

## تفسیر واضح البیان (اردو)

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقۃً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تحقیق کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے معارف اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۲۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲؍ مجلد ۲؍۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر۔ (پنجاب)

## رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں احادیث کی معتبر کتابوں سے حضرت آقائے نامدار محمد ... صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ اعمال و ... جمع کیا گیا ہے۔ عاشقان رسول پاک کو ... ضرور ... اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ قیمت

## عملیات ... ایک ایسی بے نظیر کتاب ... ہے ... والی ... والی ...

## حزب الاعظم

از ملا علی قاری صاحب مصنف مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

... متن ترجمہ اردو۔ حاشیہ پر ... کامل تفسیر بزبان اردو۔ آخر میں کل نماز وغیرہ ... شدہ۔ جدید اڈیشن ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲

## حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ... کی دعا موجود ہے۔ مترجم ... ہے ...

## کتاب التعویذات

یعنی التعویذ ... مصنفہ ... مع ... جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ آنے ...

(مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر

اہلحدیث امرتسر

بخدمت ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۴۷

# اہلحدیث

اخبار امرتسر

تارک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناءاللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ گرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

## شرح قیمت اخبار

| | | |
|---|---|---|
| والیان ریاست سے | سالانہ | ... |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | " | ... |
| عام خریداروں سے | " | ... |
| " | ششماہی | ... |
| ممالک غیر سے | سالانہ | ۱۰ شلنگ |
| فی پرچہ | | ... |

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (صدائے توحید) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳
قادیانی مشن۔ (کرشن قادیانی اور ہم) - - ص۵
کنوز العارفین بجواب فیض العارفین - - ص۶
مباحث علمیہ۔ ہاروت و ماروت کی تحقیق قرآن کی روشنی میں اور اسرائیلی روایات کا بطلان - - - ص۹
زیوروں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ - - - ص۱۱
تذکرہ علمائے حدیث ہند جلد اول - ص۱۲
شعبان المعظم اور شب برات - - - ص۱۳
... - - - - ص۱۳
... - - - - ص۱۴
... - - - - ص۱۶

# صدائے توحید

(از بہار احمد صاحب فہیم چھاؤنی نصیر آباد اجمیر)

فتح کی ہاتھ میں کنجی ہے مسلمانوں کے
ہو کے رہ جائیگا سن سن کے صدائے توحید
برق بن کر نہ گرے شرک مسلمانوں پر
دعویٰ توحید کا قبروں سے مرادیں مانگو
راگ باجے سے کبھی بھول کے گانا نہ سنو
وہ مسلماں حقیقت میں مسلماں نہیں
فرقہ آرائیاں کب تک یہ روش تا بکجا
متحد ہو کے جو باہم رہیں سرگرم عمل

حوصلے غاشیہ بردار ہیں ارمانوں کے
پردے پھٹ جائینگے اے کفر ترے کانوں کے
خاک ہو جائیں نہ خرمن کبھی ایمانوں کے
کیا یہی کام ہیں افسوس مسلمانوں کے
قول نبوی ہے کہ یہ کام ہیں شیطانوں کے
جو کہ عامل نہیں اسلام کے ارکانوں کے
چھوڑ دو دانا ہو تو یہ کام ہیں نادانوں کے
کام بگڑے ہوئے بن جائیں مسلمانوں کے

کس طرح قوم ترقی کرے دنیا میں فہیم
جبکہ دشمن ہیں مسلمان مسلمانوں کے

# انتخاب الاخبار

ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء

——— امرتسر شہری مسلم حلقہ کا ضمنی انتخاب ۲۳-۲۵-۲۶ ستمبر کو ہوگا۔ آج کل ہر سہ امیدواران اپنی اپنی کامیابی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ ہر روز شہر کے مختلف محلوں، چوکوں میں کئی کئی جلسے ہوتے ہیں۔

——— لکھنؤ ۱۶ ستمبر۔ عنائت اللہ خان مشرقی کو یوپی میں داخل ہو کر حکومت کی نافرمانی کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں ایک ماہ قید پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ ان کے ساتھ ۶ خاکسار مزید گرفتار کئے گئے تھے۔ جن میں سے ایک رہا اور باقی پانچ کو دس دس روپیہ جرمانہ یا تا برخاست عدالت سزائے قید ہوئی

——— مزید دس خاکسار دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ (انقلاب ۱۹ ستمبر)

——— لاہور۔ ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی ادویات پر یکم ستمبر کی قیمتوں پر دس فیصدی قیمت زیادہ کر دی جائے۔ ( " " )

——— راجکوٹ۔ ۱۷ ستمبر بھونگرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ساحل پر پٹرول کرنے والے ایک جہاز نے پوربندر وکرٹ کے نزدیک ایک آبدوز کشتی دیکھی جو تلاش کرنے پر مل نہ سکی۔ ( " " )

——— پشاور شہر میں آگ لگ جانے سے پانچ دکانیں جل گئیں۔ تقریباً پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا (")

——— نئی دہلی۔ ۱۷ ستمبر مسلم لیگ کی ورکنگ کونسل کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ ٭٭

——— پشاور۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ اشتہار پھینک کر میدان تیراہ کے علاقہ کے آفریدیوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ ان سے لڑائی بند کی جاتی ہے۔ لہٰذا انکو اپنے علاقہ میں واپس آنے کی اجازت ہے۔

——— لندن ۱۷ ستمبر۔ تازہ ترین خبریں جو آج بذریعہ اخبارات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ اور رومانیہ کی سرحد پر پولش فوجوں نے جرمنی قوموں پر حملہ کر کے ان کے بارہ ہزار سپاہیوں کو قیدی بنا لیا اور ایک سو جرمنی ٹینکوں پر قبضہ کر لیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے اشتہارات کے ذریعہ وارسا کے لوگوں کو الٹی میٹم دیا تھا کہ وہ ۱۲ گھنٹے کے اندر اندر اطاعت قبول کر لیں ورنہ جرمنی کے ہوائی جہاز شہر کو بمباری سے تباہ کر دینگے۔ (پرتاپ ۱۹ ستمبر)

——— ماسکو کی ایک جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ سوویٹ روس نے پولینڈ کے سفیر مقیم ماسکو کو اطلاع دی ہے کہ روس اپنے مفاد اور پولینڈ کی اکرائین اور روسی اقلیتوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے سوویٹ گورنمنٹ کی فوج پولینڈ کی سرحد پر داخل ہو جائیگی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روس کی افواج پولش سرحد میں داخل ہو گئی ہیں۔ دونوں فوجوں میں جنگ جاری ہو گیا ہے

——— روسی وزیر خارجہ (ایم مولوٹو) نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی ہے کہ چونکہ وارسا پولینڈ کا دار الخلافہ نہیں رہا۔ پولش گورنمنٹ ختم ہو چکی ہے۔ روس اور پولینڈ کے معاہدے سب ختم ہو گئے ہیں۔ ( " " )

——— جرمنی افواج کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے وارسا سے جنوب مشرق کی طرف ۷۵ میل کے فاصلہ پر شہر ڈیبلن اور ایک اور جگہ برسل ٹواسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ (پرتاپ ۱۹ ستمبر)

——— استنبول ۱۶ ستمبر۔ وزارت ترکیہ نے اعلان کے ذریعہ ترکش لوگوں کو دو ماہ کے لئے حدود ترکیہ سے باہر جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ نیز ترکی حکومت کے بحری محکمہ نے تمام غیر ملکی تجارتی و غیر تجارتی جہازوں کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ بغیر اطلاع دیئے بندرگاہ میں داخل نہ ہوں بلکہ باہر کھڑے رہیں۔ بحری پولیس ہر جہاز کی تلاشی لیا کریگی۔ ( " " )

——— ترکی کے وزیر خارجہ عنقریب سوویٹ گورنمنٹ کی دعوت پر ماسکو (روس) جا رہے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس اور حکومت ترکیہ میں کوئی معاہدہ ہونے والا ہے۔ ( " " )

——— امرتسر میں بارش ہو جانے سے موسم تبدیل ہو رہا ہے۔ زمینداروں کی اطلاع کے پیش نظر ابھی مزید بارش کی ضرورت ہے۔

# امرتسر میں انتخابی مثلث

امرتسر شہر کی مسلم آبادی میں پنجاب اسمبلی کا یہ انتخاب تیسری مرتبہ ہونے لگا ہے۔ اس مرتبہ بھی ایک امیدوار مجلس احرار کی طرف سے چوہدری افضل حق ہیں دوسرے امیدوار کانگرس کی طرف سے ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور تیسرے صاحب مسلم لیگ کی طرف سے شیخ صادق حسن رئیس امرتسر ہیں۔ ہر فریق اپنے اپنے حامیوں کو سٹیج پر بلوا کر تقریریں کرواتا ہے۔ شیخ صادق حسن کی تائید میں آنریبل وزیر اعظم سر سکندر حیات خان خود تقریر فرما گئے ہیں، جس پر مختلف رائیں شہر میں ہو رہی ہیں۔ سنجیدہ و ذی فہم اور غیر جانبدار اصحاب یہ کہتے سنے گئے ہیں کہ وزیر اعظم کی حیثیت اس سے بالاتر ہے کہ کسی ممبر کی حمایت میں تقریر کرے۔

ایسے جلسوں کے کرنے کا حق تو ہر فریق کو ہے مگر ہم راستی سے کہتے ہیں کہ ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے ان تینوں پارٹیوں سے ذاتی علیحدگی کا اعلان کر رکھا ہے کیونکہ ہم اس قسم کی تفرقہ اندازی اور باہم سب و شتم کو نہ صرف مسلم قوم کے لئے موجب ہتک جانتے ہیں بلکہ انسانی برادری کے لئے بھی موجب شرم سمجھتے ہیں ۲۳-۲۵-۲۶ ستمبر کو الیکشن ہوگا۔ دیکھیں کامیاب کون ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ عذرداری (پٹیشن) کا مقدمہ شروع ہوتا ہے یا نہیں۔ امرتسر کی فضا پر نظر کر کے گمان غالب ہے کہ یہ پانچ سال اسی حالت میں گذریں گے کہ امرتسر پر یہ شعر صادق آئے گا ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

---

حکایات صحابہ یعنی سچی کہانیاں جن میں صحابہ کرام و صحابیات۔ صحابی بچوں کے حالات درج کئے ہیں۔ پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ قیمت ... ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حیات امام ابن تیمیہؒ ، مصنفہ چوہدری غلام رسول صاحب (۱۲) ... انقلاب لاہور، قیمت ۹ (منیجر اہلحدیث)

٭٭ دہلی۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند ... سے معذرت چاہتی ہے۔ قوم کے مطالبات منظور کرے۔ (انقلاب لاہور ۲۰ ستمبر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۷ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

# خاکساری تحریک اور اس کا بانی

## مشرقی کے اپنے مسلمہ عقائد کی تنقید

(۱۳)

ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس کا نام ہے "جھوٹ کا پول" اس میں انہوں نے اپنے مخالفوں کے پچیس سوالوں کے جوابات دئیے ہیں ان میں سے چند عقائد کو اپنے مسلمہ عقائد بتایا ہے اور چند عقائد سے انکار کیا ہے۔ اس قسط میں ہم ان جوابات پر تنقید کرتے ہیں۔

**عقیدہ نمبر ۱** جس عقیدہ پر تمام دنیا کے مولوی اپنا اتفاق ثابت کردیں وہی میرا عقیدہ ہے۔

(رسالہ مذکور ص)

**جواب (ا)** بحکم قرآن شریف اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ تمام دنیا کے علماء متفق ہیں کہ بت پرست ستارہ پرست وغیرہ اقوام مشرک ہیں موحد اور مستحق نجات نہیں ہیں۔ آپ ان کو موحد کہتے ہیں۔ (تذکرہ کا دیباچہ ص۹۹) پس اپنی غلطی کو تسلیم کیجئے۔

(ب) بحکم قرآن شریف لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ تمام دنیا کے علماء تثلیث پرستوں کو کافر و مشرک قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ ایسے لوگوں کو موحد اور مستحق جنت بتاتے ہیں (حوالہ مذکور) پس اپنے غلط خیال سے رجوع کیجئے۔

(عقیدہ نمبر۲) تذکرہ میں کسی عقیدہ کی تعلیم کے متعلق ایک لفظ موجود نہیں اور نہ وہ عقائد کی کتاب ہے (صفحہ ۵)

**جواب** مندرجہ ذیل بیانات کیا حکم رکھتے ہیں کیا یہ عقائد نہیں ہیں[1]۔ آپ نے بہشت، دوزخ، عذاب قبر اور حشر اجسام اور مادی نعمائے جنت کو باتباع سر سید علی گڑھی خیالی کہا ہے۔ کیا یہ عقائد نہیں ہیں؟

کیا رعد، صراط ذیل، سدرۃ المنتہیٰ، کوثر اور طوبیٰ کا انکار کرنا عقائد میں داخل نہیں؟ (تذکرہ مقدمہ ص)

کیا قرآنی الفاظ اُسْجُدُوْا وَارْکَعُوْا کو ارکان نماز کے معنی میں لینے کی تردید کرنا عقیدہ نہیں ہے؟ (تذکرہ مقدمہ ص۱۰ کا حاشیہ)

کیا آفاق سے مصائب پر استدلال کرنا اور اس سے آفاق قومی مراد لینا عقیدہ نہیں ہے؟ (تذکرہ مقدمہ ص۱۵۱)

اطاعت رسول سے مراد امیر کے احکام کی اطاعت مراد لینا عقیدہ نہیں ہے؟ (تذکرہ مقدمہ ص)

[1] کسی ثبت یا منفی جملہ خبریہ پر یقین رکھنے کو عقیدہ کہتے ہیں مثلاً اللہ واحد ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

کیا یہ کہنا کہ حنفی شافعی شیعہ ... تمہاری ... ہیں ... سارے جھگڑوں میں عقائد مسئلہ کی تردید اور ... خود عقائد کا ذکر کرنے کے باوجود ... عقائد سے انکار کرنا اس مصرع کا مصداق ہے۔

کر کے بھول جانے کی کیا میری خو ہے

(عقیدہ نمبر۳) میری تحریروں میں سختی اس لئے ہے کہ قرآن اپنے مخالفوں سے سخت ہے۔

(رسالہ مذکور ص۶)

**جواب** آپ نے اس جواب میں آیہ کریمہ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حالانکہ اسی آیت سے آپ نے بحالت جنگ مخالفین اسلام کے حق میں سختی کرنے پر استشہاد کیا ہے اور مومنوں کے لئے رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ لکھا ہے۔ (تذکرہ حصہ عربی ص۳۴)

**سوال** مشرقی صاحب! آپ اگر قرآن مجید کی اس آیت سے مخالف رائے مسلمانوں کے حق میں سخت گوئی کا ثبوت دیتے ہیں تو گویا آپ ان کو تعلیم دیتے ہیں کہ وہ بھی آپ کے حق میں ایسا ہی کریں کیونکہ قرآن مجید سب کے لئے واجب العمل ہے۔ شائد اسی لئے انہوں نے آپ کے جواب میں بعض تحریرات کا نام مشرقی دجال رکھا ہے۔ جو آپ کے اصول کے مطابق صحیح ہے۔ کیونکہ سچ کہا ہے ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

(عقیدہ نمبر۴) میں تمام صحیح حدیثوں کا قول پیغمبر مانتا ہوں۔

**جواب** حدیثوں کو ماننے والا ایسا توہین آمیز فقرہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ:

حدثنا اور قال قال بے سرا راگ ہے۔ (تذکرہ دیباچہ ص۴۳)

حدیث کے ماننے والوں کا قول سنئے: ؎

العلم ما کان فیہ قال حدثنا
وما سوی ذاک وسواس الشیاطین

(مقولہ مولوی ذوالفقار علی صاحب مرحوم والد ماجد

**[Ink-damaged column heading]**

...اپنے والد مرحوم کو ... عملاً انکار حدیث کیا ہے ... ہے۔
میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔

(عقیدہ نمبر ۵) کوئی مستند صحیح حدیث ایسی موجود نہیں جس میں رمضان شریف کی فضیلتیں لکھی ہوں جو مولوی صاحبان آج کل چٹخارے لے لیکر بیان کرتے ہیں۔

**جواب** مولوی لوگ رمضان شریف کی فضیلت میں جو حدیثیں بیان کرتے ہیں وہ صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ ان میں سے چند حدیثیں درج ذیل ہیں :۔

(۱) من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (متفق علیہ)
جو کوئی بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان شریف کے روزے رکھے گا اس کے تمام اگلے گناہ بخشے جائینگے۔ (بخاری مسلم)

(۲) روزے کا اجر باقی سب عبادتوں سے زیادہ ملیگا۔ کیونکہ روزہ لوگوں کی نظروں سے مخفی اور خالص خدا کے لئے ہوتا ہے۔ فانہ لی و انا اجزی بہ الحدیث (بخاری مسلم)

(۳) حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام ریان ہے اس میں سے صرف روزہ دار گزرینگے (بخاری مسلم)
سردست ان حدیثوں کو قبول کیجئے باقی پھر بتائینگے

(عقیدہ نمبر ۶) اسی رسالہ کے صفحہ ۵ پر آپ لکھتے ہیں
"اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمۂ شہادت، صوم، صلوٰۃ، حج، زکوٰۃ پر ہے"۔

**جواب** تذکرہ میں آپ نے ان ارکان خمسہ کے بنائے اسلام ہونے سے انکار کیا ہے۔ (تذکرہ عربی ص ۵۶) مفصل آئندہ آئیگا۔

(عقیدہ نمبر ۷) انگریز، جرمن، جاپان وغیرہ مسلمانوں کے نزدیک ہرگز مؤمن نہیں۔ (ص ۹)

**جواب** مسلمانوں کے نزدیک بے شک مؤمن نہیں

**مگر مشرقی صاحب کے نزدیک مؤمن ... ہیں**

اخروی جنت کے حقدار ہیں۔ (مفصل آئندہ)

**ایک سوال** بعض اطراف (پشاور وغیرہ) سے خطوط آئے ہیں کہ تذکرہ کو چھپے ہوئے ... ہوگئے علماء اسلام آج تک ... خاموش رہے ہیں ... اس کی تردید کی ... آج کل کر رہے ہیں۔

**جواب** امرتسر میں جن دنوں تذکرہ چھپا اور اس کا ذکر علماء کی مجلسوں میں ہونے لگا۔ تو علمائے امرتسر شیخ بڈھا مرحوم کی مسجد (واقع چوک فرید) میں جمع ہوئے اور انہوں نے ماسٹر عنایت اللہ کو خط لکھا کہ ہم آپ کے ساتھ تذکرہ کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ آپ وقت دیجئے۔ موصوف نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کی پوزیشن ان دنوں ایسی تھی کہ گویا کسی سکول کے ماسٹر ہیں۔ داڑھی مونڈی ہوئی، ٹوپی (الٹی سیدھی) سر پر رکھے ہوئے کس مپرسی کی حالت میں بازاروں میں پھرتے تھے۔ اور عوام میں اس کتاب کی کوئی شہرت نہ تھی۔ اس کے بعد آپ نے عسکری تحریک شروع کی مگر تذکرہ کا ذکر تک کرنے سے اپنے سپاہیوں کو بھی منع کر دیا جس کا نتیجہ یہ کہ تذکرہ ایسا غائب غلہ ہو گیا کہ کہیں اس کا تذکرہ نہ ہوتا تھا۔ پھر علماء کو کیا مصیبت پڑی تھی کہ خواہ مخواہ معدوم کو موجود کر دکھاتے۔ ہاں اس کے بعد جب انہوں نے اخبار "الاصلاح" جاری کیا تو تذکرے کا ذکر آنے لگا۔ اس پر علمائے اسلام متوجہ ہوئے اور مختلف اخبارات اور رسائل کے ذریعہ اس کی تردید کرنے لگے۔ اب چونکہ انہوں نے غلو کر کے یہاں تک لکھ مارا ہے کہ تذکرہ کے ہوتے ہوئے تمام تفسیریں جلا دی جائیں (الاصلاح ۹ ...) اسلئے آج کل علمائے اسلام اس فتنے کی بیخ کنی کے لئے جس حد تک مستعد ہیں۔ اس کی کیفیت مندرجہ ذیل دعوتی خط سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ دعوتی خط مشرقی صاحب کے اخبار "الاصلاح" اور اخبار آواز پشاور کو بھی بھیجا گیا تھا۔ لیکن ان کی کمال حق پسندی اور دیانتداری ہے کہ انہوں نے اس خط کو اپنے اپنے اخباروں میں

**... اس کا ... جواب ... خط ...**

مورخہ ۲۴ اگست سنہ رواں میں درج ہو چکا ہے آج مکرر درج کیا جاتا ہے

اخبار آواز ... مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۳۹ میں ... عنایت اللہ مشرقی کی گفتگو شائع ہوئی جس میں مولوی عبداللہ شاہ پشاوری کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تم اہل پشاور کی طرف سے نمائندہ ہو کر آؤ تو گفتگو کے لئے وقت نکال سکتا ہوں۔ ... امرتسر کی منعقدہ مجلس موسومہ حزب المجاہدین کے اجلاس میں پیش ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا :۔

انجمن حزب المجاہدین امرتسر بطور نمائندہ اس کو منظور کرتی ہے کہ مشرقی صاحب سے مسائل اختلافیہ میں گفتگو ہو۔ انجمن ہذا کا ایک نمائندہ گفتگو کریگا جس کا ساختہ پرداختہ انجمن کو منظور ہوگا اور انجمن کے ذریعہ اہل شہر کو۔ گفتگو بطور املا عربی میں ہوگی پھر اردو میں ترجمہ سنا دیا جائیگا۔ منظوری آنے پر مشرقی کو مسائل اختلافیہ کی فہرست دے دی جائیگی۔ باقی شرائط بذریعہ سب کمیٹی طے ہونگی۔ امرتسر مشرقی کا اپنا شہر ہے۔ اس لئے اس تجویز کی منظوری دینا اُن کا اولین فرض ہے۔
راقم محمد عبداللہ ثانی ناظم انجمن حزب المجاہدین امرتسر

**اہلحدیث** ناظرین! اس دعوت کی کوئی وقتی حدبندی نہیں ہے۔ مشرقی صاحب جب بھی چاہیں حزب المجاہدین کے ناظم صاحب کو اپنی آمد سے تین روز پہلے اطلاع دیکر گفتگو کرنے کے لئے تشریف لا سکتے ہیں۔ پوچھا جاتا ہے کہ کیا وہ اس دعوت کو قبول کرینگے۔ اس کا جواب آئندہ وقت دیگا۔

**ناظرین کرام!** کچھ زمانہ گزرنے کے بعد شاید یہ بھی کہا جائیگا کہ علمائے اسلام نے مشرقی صاحب کو دعوت دیکر کیوں نہ سمجھایا۔ پس ناظرین اہلحدیث کو مذکورہ بالا ہر دو خطوط کا مضمون یاد رکھنا چاہئے۔

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن

## کرشن قادیانی اور ہم

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر میں ایک مضمون نکلا ہے جو دلچسپ ہونے کی وجہ سے اس قابل ہے کہ ناظرین تک اسی کے الفاظ میں پورا پہنچایا جائے۔ پس ناظرین مندرجہ ذیل مضمون خاص توجہ سے پڑھ کر لطف اٹھائیں

### "وہ تو آ بھی گئے"

اخبار پرتاپ ، ستمبر میں ایک مقالہ "کب آؤ گے؟" کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔ جس میں دنیا کی موجودہ بربادی بخش۔ گناہ آلود اور مصائب خیز حالت کا ذکر کرتے ہوئے نہایت بے تابی کے ساتھ حضرت کرشن کو پکارا اور کہا گیا ہے کہ

"یوگی راج کب آؤ گے؟ گیتا میں آپ نے وعدہ کیا ہے کہ جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے سنسار میں پاپ پھیلتا ہے تو کوئی یوگی مہاپرش سنسار کی مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے جنم لیتا ہے۔ یوگی راج! ہر سال جنم اشٹمی آتی ہے۔ تمام ہندو جگت بڑی شردھا اور پریم سے آپ کا جنم مناتا ہے اور یہ کہتا ہے۔ ع

آگئی جنم اشٹمی اب کرشن آنا چاہئے

مگر ابھی تک یوگی راج نہیں آئے۔ اس وقت سنسار میں منش ماتر (یعنی نوع انسان) پر جو شنکٹ (مصیبت) آیا ہوا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں شاید ہی کبھی آیا ہو۔ دھرم کی ہانی (تذلیل) جو اب ہو رہی ہے شاید ہی کبھی ہوئی ہے۔ پاپ بڑھ رہا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے ہیں کمزوروں پر ظلم بپا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔ سچ اور اہنسا کی جگہ اسنیہ اور ہنسا نے لے لی ہے۔ چاروں طرف اشانتی نظر آتی ہے۔ ہٹلر جیسے لوگ اپنے ظلم و ستم سے دنیا کو ڈرا کر اپنا راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے موزوں سمہ اور کیا ہوگا۔ کہ کوئی مہاپرش دنیا کو دکھوں اور مصیبتوں سے نجات دلائے"

اور آخر میں لکھا ہے:۔

"اگر اس کی سچی خواہش ہو۔ اور ہر سال صدق دل سے یہ کہیں کہ ع

آگئی جنم اشٹمی اب کرشن آنا چاہئے

تو کبھی تو سنی جائیگی۔ اور کوئی یوگی راج آکر بھارت ورش اور سنسار کے دکھ نوارن کرے گا"

ان سطور میں موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح کے آنے کی ضرورت کو جس اضطراب اور بے تابی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ پہلی دفعہ نہیں۔ اس سے قبل بھی عرصہ سے ہندوؤں اور دیگر اقوام عالم کی طرف سے بار بار اس امر کا اظہار ہو چکا ہے کہ اس زمانہ میں ایک مصلح ربانی کی سخت ضرورت ہے۔

ایک طرف تو یہ حالت ہے اور دوسری طرف تمام مذاہب کی کتب مقدسہ میں آخری زمانہ میں ایک موعود کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" نے بھی ہندو دھرم میں اس قسم کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ اور حالات اور واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس موعود کے آنے کا یہی وقت اور زمانہ ہے۔ کیونکہ تمام علامات اس وقت ظاہر ہو چکی ہیں۔

غرض جب صورت حالات یہ ہے کہ زمانہ کی حالت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ یہی وہ وقت ہے جس میں اس موعود انسان کو آنا چاہیئے تو کوئی وجہ نہیں کہ موعود اب تک نہ آئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا پھیلی ہوئی بگڑی بن رہی ہو۔ ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ تمام عالم کا ہو چکا ہو۔ لیکن خدا ایسے وقت میں اپنے اس مامور کو نہ بھیجے۔ جس کے بھیجنے کا اس نے آج سے ہزارہا سال پہلے وعدہ فرمایا۔ اور پھر ہر زمانہ میں اس وعدہ کو دوہراتا رہا۔ پس وید۔ گیتا۔ بائیبل اور قرآن مجید میں کئے گئے وعدے سب درست اور سچے ہیں۔ ان کتب میں جس زمانہ کے متعلق ایک مصلح موعود کے آنے کی پیشگوئی تھی۔ وہ واضح علامات کے ساتھ یہی زمانہ ہے۔ اور یقیناً اسی زمانہ میں اس مصلح کا آنا ضروری ہے۔ چنانچہ وہ آ چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کے سوا کسی نے آج تک نہ تو موعود کل ادیان ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ کسی کو قبولیت حاصل ہوئی۔

چونکہ اس وقت ذکر حضرت کرشن جی کی آمد ثانی کا ہے۔ اس لئے انہی کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا دعویٰ پیش کیا جاتا ہے۔ آپ حضرت کرشن کو اپنے وقت کا نبی اور اوتار قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا"

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۳)

پس گیتا میں جو وعدہ حضرت کرشن جی نے خدا کی طرف سے کیا تھا وہ غلط نہیں نکلا۔ بلکہ ٹھیک اپنے وقت پر پورا ہوا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کے مثیل کو دنیا کی رہبری کے لئے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ اس مصلح نے اقوام عالم کے سامنے روحانیت، ہمدردی اور امن کا ایسا بے نظیر لائحہ عمل رکھا ہے کہ جس پر عمل کرنے سے دنیا پاپ اور مصائب سے نجات پا سکتی ہے۔ کاش اس طرف توجہ کی جائے"

(الفضل قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث** اس مضمون میں ہمارا حصہ مرزا صاحب کی مہدویت سے تعلق رکھتا ہے۔ سو اس کا جواب بہت مختصر ہے کہ جس حدیث میں مہدی موعود کے

آنے کا ذکر ہے اس میں امام مہدی اور ان کے والد ماجد کا نام بھی بتایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی (مشکوٰۃ شریف)

یعنی امام مہدی کا نام محمد ہوگا اور ان کے باپ کا نام عبداللہ۔

چونکہ مرزا صاحب میں یہ دونوں نشان نہیں پائے جاتے اس لئے ہم مسلمان ان کو امام مہدی نہیں مان سکتے۔ بس ہم سبکدوش ہیں۔ رہا آپ کا ہندوؤں کے حق میں کرشن جی کا عہدہ لینا۔ سو یہ ہندوؤں کا فرض ہے کہ وہ اس کا جواب دیں۔ ہمارے خیال میں ہندو بھی کرشن جی کے دو نشان مرزا صاحب میں نہیں پاتے۔ ایک تو گوپیوں (عورتوں) کا متعدد ہونا۔ دوسرا گوالنوں کا مکھن اٹھا کر درخت پر چڑھ جانا وغیرہ۔

ایسا ہی عیسائیوں کے لئے آپ کا مسیح کا عہدہ لینا بھی قابل غور ہے۔ اس کی تفصیل کتاب شہادت القرآن (مصنفہ مرزا صاحب) سے ملتی ہے۔ کتاب مذکور میں مرزا صاحب نے اپنے مناصب ثلاثہ (کرشن۔ مہدی۔ مسیح) کی تفصیل کر کے ان کا ثبوت الگ الگ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ہندوؤں کے لئے میری صداقت کا ثبوت پنڈت لیکھ رام والی پیشگوئی ہے[۲] اور مسلمانوں کے لئے محمدی بیگم کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی ہے"

پس ہم اپنے حق پر پہلے نظر کرتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ محترمہ محمدی بیگم اور اس کا خاوند مرزا سلطان محمد (ساکن پٹی ضلع لاہور) آج تک بتعلق زوجیت زندہ سلامت موجود ہیں اور مرزا صاحب کو انتقال کئے ہوئے تیس سال سے زیادہ عرصہ گزرا ہے مگر آسمانی نکاح ظہور میں نہیں آیا۔ اس کے لئے جماعت مرزائیہ کی طرف سے آج تک جتنے عذرات پیش کئے گئے ہیں ان سب میں قابل قبول یا لائق مضحکہ مولوی اللہ دتا جالندھری کا جواب ہے۔ جس نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب کا آسمانی نکاح سلطان محمد کی وفات پر موقوف تھا۔ جب وہ مرا ہی نہیں تو نکاح آسمانی کیسے ہوتا (کیا خوب!) حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد کی وفات کا بھی مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی میں بطور جزو کے داخل کیا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰ مصنفہ مرزا صاحب۔

بس ہم تو اپنے فرض سے سبکدوش ہیں۔ خدا تعالیٰ اگر ہم سے پوچھے گا کہ تم نے مرزا صاحب کو کیوں نہیں مانا۔ تو ہمارا جواب یہی ہوگا کہ حضور! آپ نے مرزا صاحب کا آسمانی نکاح دنیا میں ظاہر نہیں فرمایا۔ اس لئے ہم نے ان کو سچا نہیں سمجھا۔

باقی رہا ہندوؤں کا حصہ۔ غالباً وہ بھی یہی کہیں گے کہ مرزا صاحب نے پنڈت لیکھ رام کی موت کے متعلق لفظ خرق عادت لکھا تھا۔ یعنی کہا تھا پنڈت لیکھ رام کی موت ایسی طرح ہوگی۔ جس طرح کہ انسانوں کی موت عام حالات میں نہیں ہوتی۔ پنڈت لیکھ رام قتل کیا گیا۔ اور قتل کے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں کوئی بات خرق عادت نہیں ہے۔ لہٰذا یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی۔

عیسائیوں کا معاملہ تو بالکل صاف ہے۔ مرزا صاحب نے ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ (جہنم) میں گرایا جائیگا (جکی مدت ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی تھی۔ مگر آتھم کی موت ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو ہوئی۔ گویا اس نے مقررہ میعاد کے بعد ڈیڑھ برس مدت گزار کر انتقال کیا۔ ایسی پیشگوئیوں کو کون سچا کہہ سکتا ہے۔ اور یہ تینوں مراتب کیسے ثابت ہو سکتے ہیں۔

ناظرین کرام! ہم تینوں گروہ (مسلمان۔ ہندو۔ اور عیسائی) مل کر مرزا صاحب کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھیں تو بے جا ہے

کوئی بھی بات مسیحا تیری پوری نہ ہوئی
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

# بریلوی مشن

# کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب دانی

اس سلسلہ کے گذشتہ نمبروں میں مسئلہ وسیلہ انبیاء پر بحث تھی۔ جس میں مرتب فیوض نے جو دلائل پیش کئے تھے ان کے تحقیقی جوابات ہو چکے۔ اب دوسرا مسئلہ رسول اللہ کا علم غیب ہے۔ جس میں بریلوی مفتی جی نے حسب ذیل الفاظ میں دعویٰ کیا ہے:۔

حضور پر نور نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطائی و اضافی تھا۔ (فیوض العارفین صفحہ ۱۴)

آپ نے اس دعویٰ پر جو دلائل پیش کئے ہیں وہ نمبروار ہم مفتی جی کی عبارت میں ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ دعویٰ اور دلیل میں تقریب کا اندازہ ان کو بھی ہو سکے۔ لکھتے ہیں:۔

(۱) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ نحل رکوع ۱۲)

ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ ف۔ ہر ذرہ مقدار اور عرش معلیٰ مفہوم شے میں داخل ہے۔

(۲) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (سورہ نساء رکوع ۱۷)

اور سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(۳) مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ (سورۃ الانعام۔ رکوع ۴)

ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے ہر ہر حرف کے عالم تھے۔

(۴) وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ۔ (سورۃ انعام)

خبر مہدی الاعظم۔ از ملا علی قاری صاحب۔ در مرقات (ج ۵ ص ۱۸۰) ابدہ۔ ملاحظہ ہو کامل اور انکی تفسیر۔ نیز از ہجر کبریٰ الرحمن)

[۲] عیسائیوں کے لئے ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی ہے۔

(رکوع ۷)

اور کوئی دانہ نہیں زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی تر اور خشک جو روشن کتاب میں نہ لکھا ہو۔

(۵) خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔

(سورۃ الرحمٰن رکوع اول)

پیدا کیا انسان کو سکھایا اس کو بیان (مراد انسان سے انسان کامل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

(درج البیان)

(۶) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ

(سورۃ آل عمران رکوع ۱۸)

اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ تاکہ خبردار کرے تم کو (اے ایمان والو) غائب پر لیکن اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے (غیب کے لئے) اپنے رسولوں سے جس کو چاہتا ہے۔

(۷) عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (سورۃ الجن رکوع ۲) اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے غیب کا پس نہیں خبردار کرتا اپنے غیب پر کسی کو (لوگوں میں سے) مگر جس کو پسند کرے (غیب کے لئے) کسی رسول کو)

(۸) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (سورۃ تکویر)

اور وہ غیب کی خبر دینے پر بخیل نہیں کرتا۔ (فیوض صفحہ ۱۹، ۲۰)

ہمیں ان بریلوی عقیدہ کے لوگوں پر سب سے بڑا افسوس یہ ہے کہ یہ قرآن مجید کی آیات پر غور نہیں کرتے۔ یا انکو تدبر کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ کیونکہ اکثر اوقات اقوال الرجال کو پڑھنے سمجھنے میں لگے رہتے ہیں۔ قال اللہ اور قال الرسول کو پڑھنے پڑھانے کا کم موقع ملتا ہے بہرحال اب مفتی جی کے جوابات نمبروار سنئے!

(۱) کیوں صاحب اس آیت کا یہی مفہوم ہے۔ اور اس سے آپ کے دعوے کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر دعویٰ بھول گئے ہوں تو ہم یاد کرائے دیتے ہیں۔ سنئے! دعویٰ آپ کا یہ تھا کہ: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطائی و اضافی تھا۔" (فیوض صفحہ ۱۹)

مطلب کے ظہور ... آیت شریفہ میں کہاں علم غیب کا ذکر ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر چیز متعلق شریعت کا بیان کیا ہے۔ اور یہ بیان ہر مسلمان کے سامنے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ اگر آپ کے ساتھ مخصوص مانا جائے تو قرآن مجید کی تعلیم صرف پیغمبر اسلام علیہ السلام پر محصور ہوگی جو قرآنی تصریحات کے خلاف ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

قد جاءکم برھان من ربکم و انزلنا الیکم نورًا مبینًا

لوگو! تمہارے پاک رب کی طرف سے برہان آچکی اور ہم نے تمہاری طرف کھلا نور نازل کیا۔

بریلوی خیال سے مترشح ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں تبیان لکل شئ صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے۔ کیونکہ ان کے زعم میں اس آیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ثبوت ملتا ہے۔

اس کا معنی یہ ہوا کہ قرآن مجید صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تبیان ہے۔ باقی امت کیلئے بیان نہیں حالانکہ قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ (یہ قرآن عام لوگوں کے لئے بیان ہے)

اور سنئے! اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی اللہ نے تبیان نازل کیا ہے تو اسی سورۃ نحل میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے۔

انزلنا الیک الذکر لتبین للناس الآیۃ

اے پیغمبر! (علیہ السلام) ہم نے آپ پر ذکر یعنی قرآن اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کے لئے (اسے) بیان کر دیجئے۔

یعنی جو بیان خدا کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس کے بیان کر دینے کے لئے آپ مامور ہیں۔ اس لئے جو کچھ خدا کی طرف سے آپ کو معلوم ہوا آپ نے سب کا سب لوگوں کے سامنے بیان کر دیا ... علم شریعت ہے

اور بس اتنا ہے یعنی یہ کہاں ہے علم غیب عطائی یا اضافی وہ ... تھا۔

(۲) تم جانتے ہو اس آیت سے آپ نے کیا استدلال کیا تھا۔ جس کو ظاہر نہیں فرمایا۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب سکھایا ہے تو یہی تعلیم قرآن پاک میں دوسری جگہ ہر انسان کے لئے بھی آئی ہے ارشاد ہے۔

علم الانسان ما لم یعلم

خدا نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا اگر اس سے علم غیب مراد ہے تو ہر انسان کو علم غیب حاصل ہے۔ حتیٰ کہ نتھا سنگھ، ہری چند اور رام لعل بھی غیب سکھائے گئے ہیں۔ فرعون بھی غیب جانتا تھا۔ ابوجہل کو بھی تعلم آپ کے علم غیب حاصل تھا

بشما یامرکم بہ ایمانکم

نمبرہ کو بھی ساتھ ہی شامل کیجئے۔

یہی آپ کی مراد کہ

مراد انسان سے انسان کامل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (صفحہ ۱۹)

اس کے لئے دلیل کی حاجت ہے۔ اگر کوئی شخص ان الانسان لفی خسر پڑھ کر کہے کہ اس سے مراد ناقص انسان بریلی کا ایک انسان ہے۔ تو جواب آپ کا ضمیر جواب دے اس کو اب بھی ظاہر کیجئے

فافہم وتدبر

(۳) مفتی جی نمبر لگانے میں بڑی کوشش کرتے ہیں۔ ہم بھی قائل ہو گئے ہیں کہ آپ کو نمبر شماری کا بہت شوق ہے۔ مگر افسوس اس نمبر شماری سے کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ ہم ان ... ہیں کہ کتاب میں خدا تعالیٰ نے کچھ کمی نہیں کی۔ اس سے کیا ثابت ہوا یہ کہ قرآن مجید میں سب کچھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب عطائی یا اضافی کہاں سے ثابت ہوا۔

(۴) اس آیت سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ ہر رطب و یابس کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں درج ہے۔ بھلے اسکو علم غیب رسول سے کیا واسطہ۔ نمبر شماری کے سوا اور کیا فائدہ ہے۔

ahmadimuslim.de

... بعض پہنچا

(۱۸۵۰ - ۸) اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہر ایک شخص پر اپنے غیب کا اظہار نہیں کرتا مگر رسول منتخب کر لیتا ہے اور اس کو اپنے مخفی غیبات سے مطلع کر دیتا ہے اور اس کے ذریعہ سے عام مخلوق کو اپنے احکام پہنچا دیتا ہے۔

اس کی صاف وضاحت دوسری آیت میں موجود ہے۔ جو مفتی جی نے فہرست میں لکھی ہے۔ اس میں صاف الفاظ موجود ہیں۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ یعنی تاکہ خدا تعالیٰ دنیا کو علم ظہور کے طور پر بتا دے کہ واقعی پیغمبروں نے خدا کے دیئے ہوئے پیغامات لوگوں تک پہنچا دیئے ہیں۔ اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ ان آیات میں غیب سے مراد احکام شریعت ہیں۔ جو اظہار کے قبل مخفی خزانہ خداوندی تھا۔ اسی کو خدا کے رسول عام لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور ان کے پہنچانے میں ہرگز ہرگز بخل نہیں کرتے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وما ھو علی الغیب بضنین

پیغمبر علیہ السلام غیب پر بخل نہیں کرتے

یعنی جو کچھ ان کو بحکم الٰہی بذریعہ وحی معلوم ہوتا ہے۔ امتیوں کو فوراً بتا دیتے ہیں۔ بتانے میں ذرا بھر بخل سے کام نہیں لیتے۔

پس آیات ۲۶ سے بھی مفتی جی کا دعویٰ ثابت نہ ہوا اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب عطائی یا اضافی کا ثبوت نہیں ملا۔ (باقی)

# مباحث علمیہ

## قرآن حکیم کی روشنی میں ہاروت و ماروت کی تحقیق اور اسرائیلی روایات کا بطلان

(از قلم مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فرید کوٹی حال چھپوٹ)

اہلحدیث یکم ستمبر ۱۹۳۶ء میں اس مضمون کی پہلی قسط درج ہو چکی ہے جس میں قابل مضمون نگار نے روایات مندرجہ اہلحدیث ۲۸ اگست پر تنقید کرنی شروع کی تھی۔ آج بھی اس کا بقیہ درج ہے۔ (مدیر)

روایات مندرجہ اہلحدیث ۲۸ اگست کی شان بالکل اس طرح ہے کہ ایک واعظ آیت پڑھتا ہے فضائل حج کی مگر ترجمہ و تفسیر کے وقت مسائل نماز بیان کرتا ہے۔ اب آپ ایسے واعظ کو کیا کہیں گے؟ یہی حال اس آیت کا ہے۔ کم و بیش چار سطروں میں سحر بابل اور ملکین کے واقعات اصلیہ پر روشنی پڑتی ہے۔ لیکن بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر و تشریح میں زہرہ کا فسانہ عشق۔ فرشتوں کا الٹا لٹکنا۔ کتوں والی عورتوں کے خرافات۔ زہرہ کا مسخ ہو جانا وغیرہ ذلک۔ ایسے قصوں کو تفسیر کے طور پر درج کر دیا ہے۔ حالانکہ قرآنی لفظوں کو اس تفسیر سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور نہ ہی قرآنی آیات کے اصل عنوان سے کوئی تعلق۔

چھٹی روایت میں جادوگری کا جو قصہ بیان ہوا ہے۔ یہ قصہ مفسرین کے نزدیک لغو اور باطل کہانی ہے اور پھر سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سحر بابل کی نسبت ایک لفظ صحیح روایت کے ساتھ ثابت نہیں۔ تو ان تمام فضول و بے ثبوت قصوں کو کیسے مان لیا جائے؟

ایک گروہ کے نزدیک ملکین سے مراد دو آدمی ہیں اور ان دو شخصوں پر منجانب اللہ سحر نازل ہوا تھا تاکہ بنی آدم کے اعمال کی آزمائش کی جائے۔ اس گروہ کے اور پہلے گروہ کے خیالات میں صرف اس قدر فرق ہے کہ پہلا گروہ ملکین سے فرشتوں کا ارادہ

گروہ جمہور مفسرین کا قائل ہے۔ باقی تمام مسائل میں مثلاً زہرہ کے حسن و عشق وغیرہ کے تمام قصص میں دونوں متفق ہیں۔

تیسرا گروہ وہ ہے جو ما انزل علی الملکین ببابل کے ما کو نافیہ مانتا ہوا نزول سحر اور اسرائیلی حکایات کو غلط سمجھتا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم تمام تفاسیر اور زید و بکر کے اقوال کو چھوڑ کر عربی زبان کے محاورہ کے مطابق سادہ ترجمہ و مطلب پر اکتفا کر لیں۔ تو ان جامع آیات کے اندر تشریحات کا دفتر عظیم پائیں گے۔ اور ان آیات کے معانی خود بخود ہمارے سامنے روشن ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ!

اس آیت کا ترجمہ پیش کرنے سے قبل ایک بات عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ

بعض اہل کتاب کا عقیدہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے دو فرشتوں (ہاروت و ماروت) کو جادو کی تعلیم دے کر دنیا میں بھیجا۔ یا یہ کہ ان کو دنیا میں بھیج کر پھر ان پر سحر نازل کیا اور یہ دونوں فرشتے جادو سکھانے سے قبل لوگوں کو کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم تو فتنہ اور آزمائش ہیں پس اسے جادو سیکھ لے تو کافر نہ بن اور جادو مت سیکھ لیکن فرشتوں کی اس نصیحت پر بھی لوگ سحر سیکھ لیتے تھے جس کے ذریعہ زوجین کے درمیان لڑائی ڈلوائی جاتی تھی۔

یہ خط کشیدہ عبارت یہود کا تاریخی عقیدہ تھا۔ جو ان کے درمیان نسلاً بعد نسل چلا آتا تھا۔

اسی طرح بعض یہود کا دوسرا خیال تھا کہ سلیمان (علیہ السلام) دراصل ایک بہت بڑا جادوگر تھا۔ اور جادو کی بدولت ہی وہ حکمرانی کرتا تھا۔ معاذ اللہ۔

... کی ... خط کشیدہ عبارت ... کو نہ سمجھیں

# تقویۃ الایمان

(مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی) مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ عارق الاشرار و رسالہ سنت و خط حضرت مولانا اسماعیل شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم۔ یہ کتاب توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید میں اپنی نظیر آپ ہے۔ جدید ایڈیشن۔ قیمت ۸؍

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ملائکہ پر سحر نازل ہوتا تو یہ کیوں کہا جاتا؟ قرآن کریم نے یہود کے اس قول کی تردید فرما کر کہ ملائکہ پر سحر نازل ہوتا تھا، صاف نفی کر دی۔ وما کفر سلیمان۔ سلیمان نے کفر نہیں کیا یعنی سلیمان جادوگر نہیں تھا۔ اس لئے کہ سحر جادوگر کا کفر ہوتا ہے۔ پھر وما انزل علی الملکین ببابل۔

جس طرح سلیمان کے کفر کا انکار حرف ما سے ہوتا ہے بالکل اسی طرح اس جگہ حرف ما کے ساتھ نزول سحر علی الملائکہ کا انکار ہوتا ہے۔ یعنی ملائکہ پر کسی قسم کا نزول سحر نہیں ہوا۔ اس لئے کہ ملائکہ پر سحر کا کلی نزول نہیں۔ اور جب نزول سحر کا انکار ہوگیا تو یہود کے گھڑے ہوئے تراشیدہ بہتانوں اور افسانوں کا بطلان بھی ہوگیا اور اس بات کی وضاحت بھی ہوگئی کہ جب ہم نے فرشتوں پر جادو نازل ہی نہیں کیا تو وہ ملائکہ یا جن پر سحر نازل ہوا تھا۔ حتی یقولا کہہ کر لوگوں کو جادو کس طرح سکھاتے تھے؟ اب حتی یقولا کی اس خوفناک الجھن کو ذیل کی مثال سے صاف کیجئے۔

ایک شخص کہے کہ زید ۲۰ جولائی ۱۹۱۸ء کو دہلی گیا اور وہاں جا کر اس نے بکر، خالد اور دیگر احباب سے ملاقاتیں کیں اور مختلف قسم کی اشیاء خریدیں۔ حتی کہ دریا جمنا اور لال قلعہ کی سیر بھی کی۔ اب اگر زید فی الحقیقت اس تاریخ کو دہلی گیا تھا تو اس کے دوستوں کی ملاقاتوں اور خریدی اشیاء کی نسبت ہم اعتبار کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس تاریخ میں اس کا دہلی جانا غیر ثابت اور محض کذب ہو تو احباب کی ملاقاتیں اور خریدی اشیاء کا، اور سیر دریا وغیرہ کا تو بطریق اولیٰ انکار ہو جاتا ہے۔ اب میں آپ کے سامنے وہ ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ جس سے کھلے لفظوں میں نزول سحر کا انکار ہوگا۔ اور آیات بینات کی اصلی و معنوی حقیقت صاف طور پر کھل جائے گی۔

ترجمہ۔ وما کفر سلیمان۔ سلیمان نے کفر نہیں کیا۔ ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر [illegible] بلکہ شیاطین کفر کرتے تھے [illegible] لوگوں کو سحر سکھاتے تھے [illegible] وما انزل علی الملکین ببابل هاروت وماروت وما یعلمن من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه وما هم بضارین به من احد الا باذن الله ویتعلمون ما یضرهم ولا ینفعهم

اور نہیں نازل کیا گیا (جادو) دو فرشتوں پر بابل شہر میں ہاروت و ماروت پر۔ اور نہ ہی سکھاتے تھے کسی کو یہاں تک کہ پہلے کہہ لیتے تھے کہ ہم فتنہ ہیں پس تو کفر نہ کر۔ پس سیکھتے تھے لوگ ان دونوں سے جو جدائی ڈالے ساتھ اس کے درمیان میاں بیوی کے اور نہیں وہ (شیاطین) کسی کو دکھ دینے والے بغیر اذن اللہ کے اور سیکھتے تھے (یہ لوگ) جو ضرر پہنچائے ان کو اور نہ نفع دے۔

آیت پر خط کھینچ کر میں نے نمبر لگا دیئے ہیں تاکہ ان نمبروں کے حساب سے آیت کے مختلف حصے جن کر صحیح معانی ذہن نشین ہو سکیں۔ خط کشیدہ عبارت نمبر ۱ کے تحت ما کفر سلیمان فرما کر اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو سحر اور کفر سے بری کر دیا۔ اور نمبر ۲ کے نیچے جو عبارت ہے اس میں ظاہر کر دیا کہ سلیمان نہیں بلکہ شیاطین جادو سکھایا کرتے تھے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شیاطین اور کفروا دونوں جمع کے صیغے میں اور اس جگہ کفر و سحر کی نسبت شیاطین کی طرف ہے پھر نمبر ۳ کے نیچے والی عبارت میں فرمایا کہ ہاروت و ماروت کی طرف جو سحر منسوب ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اسلئے کہ ہاروت و ماروت پر کوئی سحر نازل نہیں ہوا۔ وما انزل علی الملکین۔ ماروت کے آگے وقف ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس جگہ سے کسی دوسری طرف مضمون منتقل ہو رہا ہے۔ اس کے آگے وما یعلمن الخ تک بیان فرما کر واضح کر دیا کہ ساحر جو اپنے یہ قصے ہاروت و ماروت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور جب ہاروت و ماروت پر جادو نازل ہی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ہاروت و ماروت سحر [illegible] نازل ہوئے تھے تو یہ تمام قصے [illegible] تو بہتان تراشی ہوتا ہے۔ اور یہ جو یہود کے [illegible] نقل کیا گیا ہے کہ [illegible] جادو سکھاتے مشروط تھا کہ جادو سکھانا بھی حتیٰ یقولا کہہ کر جادو بتلانے کا انکار ظاہر ہوگیا۔ وما یعلمن من احد سے بین المرء وزوجه تک عبارت کو محض حکایت کے طور پر نقل کیا گیا ہے جو یہود میں شہرت پذیر تھی۔ کہ دو فرشتے نامی ہاروت و ماروت لوگوں کو جادو سکھاتے وقت کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم تو فتنہ ہیں۔ اور پھر وہ میاں بیوی کی تفریق کے لئے ملائکہ جادو سکھا بھی دیا کرتے تھے۔ در اصل ۵ کے تحت والی عبارت حکایت کے طور پر بیان ہوئی ہے کہ یہود نے ملائکہ کے سحر کی نسبت ایسے ایسے کمینے خیالات پھیلا رکھے تھے۔ لیکن افسوس کہ وما یعلمن اور حتی کی الجھن میں بڑے بڑے لوگ مبتلا ہو کر یہی خیال کر بیٹھے ہیں کہ فی الحقیقت ملائکہ جادو سکھایا کرتے تھے۔ پس صرف ما نافیہ سے ملائکہ پر نزول سحر اور ان کی طرف جس قدر افسانے منسوب ہیں تمام مردود و غلط ثابت ہو گئے۔

اب ہماری سابقہ مثال کو دیکھئے جو اوپر عرض کی گئی ہے کہ جب زید کا دہلی جانا ثابت ہی نہیں تو وہ فرداً فرداً تمام دعووں میں خود جھوٹا ہوگیا۔ اور اس کی تمام باتوں کا صرف ایک ہی جواب ہوگا کہ تمہارا دہلی جانا ثابت نہیں اور صرف اسی ایک انکار سے اس کے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہو جائیں گے۔ اور اسی طرح حتی کی بحث بھی ساتھ ہی ختم ہو جائیگی۔

پس خدا تعالیٰ نے ملائکہ کے سحر یعنی جادو سکھانے اور میاں بیوی کی تفریق کے قصہ کو حکایتاً عن الیہود بیان کر دیا کہ یہ قصص ان کی طرف منسوب تھے جو صرف ما کے ساتھ قرار دیئے گئے اور یہ بھی واضح کر دیا کہ ملائکہ پر تو نزول سحر ہوا ہی نہیں اور نہ ہی یہ کام خدا کا ہو سکتا ہے۔

[illegible] تھا کہ عام لوگوں کے دلوں پر ساحروں کی ہیبت چھائی ہوئی تھی وہ جتنا جادو [illegible] کیا کرتے تھے [illegible] بلکہ [illegible] وقت [illegible] بھی [illegible] تھے۔ ایک موقع پر [illegible]

جس کو اپنے ہاتھ سے بنا کر نازل کیا ... کام ہے اور ان کی ہڑی یا اللہ یا آخر زمین و آسمان کا ... جب تک کہ کوئی ڈھونڈتا رہے کا حکم ہوا اور پھر ... ان سے جنوں کو بنا دے ... لایا ہے ...

ظاہر ہو گیا ... قیامت تک یہی ... ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا ایسی چیز کو آسمان سے نازل کرے جو ابن آدم کے دین و دنیا کو تباہ کرنے والی ہو۔

# زیوروں میں زکوٰۃ واجب ہے

(از مولوی ابو الصمصام عبد السلام صاحب ... ضلع گنتور)

جامع ترمذی شریف میں ہے

ورأى بعض اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين فى الحلى زكوة ما كان منه ذهب وفضة وبه يقول سفيان الثورى وعبد الله بن المبارك

یعنی بعض صحابہ اور تابعین کے نزدیک سونا اور چاندی کے زیور میں زکوٰۃ ہے اور سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

تحفۃ الاحوذی میں عمدۃ القاری شرح بخاری سے منقول ہے کہ یہی مذہب امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کا بھی ہے اور ایسا ہی حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ اور سعید بن المسیب اور سعید بن جبیر اور عطاء اور محمد بن سیرین اور جابر بن زید اور مجاہد اور زہری اور طاؤس اور میمون بن مہران اور ضحاک اور علقمہ اور اسود اور عمر بن عبد العزیز اور ثوری ہمدانی اور اوزاعی اور ابن شبرمہ اور حسن بن حی اور ابن المنذر اور ابن حزم کا قول ہے کہ زیوروں میں زکوٰۃ واجب ہے ظاہر کتاب اور سنت کی رو سے۔ اور سبل السلام سے منقول ہے کہ

اس مسئلہ میں چار قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ زکوٰۃ واجب ہے اور یہ مذہب ہے جمہور اور سلف کی ایک جماعت کا اور امام شافعی کا ان کے ایک قول کے مطابق۔ دوسرا قول یہ ہے کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہ مذہب ہے امام مالکؒ اور امام احمدؒ اور امام شافعی کا ان کے ایک قول کے مطابق بلکہ سلف سے اقوال وارد ہیں جو متفق ہیں کہ زیوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے لیکن حدیث صحیح مل جانے کے بعد آثار بے کار ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ زیور کو عاریتاً دینا ہی اس کی زکوٰۃ ہے چنانچہ دارقطنی نے حضرت انسؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کیا ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ صرف ایک مرتبہ زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اسکو بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اور سب سے زیادہ ظاہر قول دلیل اور حدیث صحیح وقوی کی رو سے یہ ہے کہ زکوٰۃ واجب ہے۔

حضرت مولانا محمد عبد الرحمن صاحب مبارکپوری شارح ترمذی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے نزدیک ظاہر اور راجح قول یہ ہے کہ سونا اور چاندی کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ یہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

پہلی حدیث۔ روى ابو داود فى سننه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفى يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها اتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان

یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار قال فخلعتهما فالقتهما الى النبى صلى الله عليه وسلم وقالت هما لله ولرسوله ... قال فى مختصر المنذرى ... اسناده ... لا مقال فيه

یعنی عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی ایک لڑکی بھی تھی اور اس لڑکی کے ہاتھ میں سونے کے دو بھاری کنگن تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کی زکوٰۃ دی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ پس آپ نے فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ پہنائے قیامت کے دن انہیں دونوں کنگن کے بدلے میں دو کنگن آگ کے۔ پس انہوں نے وہ دونوں کنگن نکال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ڈال دیئے اور عرض کیا کہ یہ دونوں کنگن اللہ اور رسول کے لئے ہیں۔

دوسری حدیث۔ عن ام سلمة انها كانت تلبس اوضاحا من ذهب فقالت يا رسول الله اكنز هو فقال انما اديت زكوته فليس بكنز اخرجه ابو داود والدارقطنى وصححه الحاكم كذا فى بلوغ المرام وقال الحافظ فى الدراية ... ابن دقيق العيد

یعنی ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ سونے کے زیور پہنتی تھیں پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یہ کنز ہے؟ تو آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی زکوٰۃ دی ہے تو کنز نہیں ہے۔

تیسری حدیث۔ عن عبد الله بن شداد ... انه قال دخلنا على عائشة ... فقالت دخل علىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى فى يدى فتخات من ورق فقال

ملہ مثلاً حضرت عائشہؓ و ... جابرؓ ... اور جابرؓ کی جو مرفوع روایت ہے ليس فى الحلى زكوة ... بالکل بے اصل ہے۔ ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی ...

ملہ یعنی وہ خود بھی ... کر ... کا ادا ... ہے

ماھذا یا عائشۃ قلت صنعتھن اتزین لک یا رسول اللہ قال اتؤدین زکوتھن قلت لا او ما شاء اللہ قال ھو حسبک من النار ۔ رواہ ابو داؤد و اخرجہ الحاکم فی مستدرکہ و قال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ و قال ابن دقیق العید فی الامام ھو علی شرط مسلم

یعنی عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عائشہ کے پاس گئے تو آپ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پس میرے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا رسول اللہ میں نے ان کو بنایا ہے تاکہ زینت کروں میں آپ کے واسطے پس آپ نے فرمایا تم نے ان کی زکوٰۃ دی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کافی ہے تیرے لئے جہنم سے۔

چوتھی حدیث۔ عن اسماء بنت یزید قالت دخلت انا و خالتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علینا اسورۃ من ذھب فقال لنا اتعطیان زکوتھا فقلنا لا قال اما تخافان ان یسورکما اللہ اسورۃ من نار ادیا زکوتھا۔ ذکرہ الحافظ فی التلخیص وسکت عنہ و قال فی الدرایۃ فی اسنادہ مقال قال صاحب تحفۃ الاحوذی فی صحۃ حدیث یزید نظر لکن لا شک فی انہ یصلح للاستشہاد انتہی۔

یعنی اسماء بنت یزید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اور میری خالہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے پس آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ ہم نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے کنگن پہنائے ان کی زکوٰۃ دیا کرو۔

پانچویں حدیث۔ عن فاطمۃ بنت قیس قالت [illegible]

[illegible] مثقال و ثلثۃ دنانیر مثقال اخرجہ الدارقطنی و فی اسنادہ [illegible] وھو اضعف منہ و تابعھم عباد بن کثیر اخرجہ ابو نعیم فی ترجمۃ [illegible] بن زکریا بن [illegible] کذا فی الدرایۃ

یعنی فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک طوق لائی جو ۷۰ مثقال سونے کا تھا میں نے عرض کیا کہ آپ اس میں سے فریضہ لیں پس آپ نے اس میں سے ایک مثقال اور تین چوتھائی مثقال لے لیا۔

چھٹی حدیث۔ عن عبداللہ بن مسعود قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لامرأتی حلیا من ذھب عشرین مثقالا قال فادّ زکوتہ نصف مثقال و اسنادہ ضعیف جدا اخرجہ الدارقطنی کذا فی الدرایۃ۔

یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میری بیوی کے پاس ۲۰ مثقال سونا کا ایک زیور ہے تو آپ نے فرمایا پس اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

الحاصل سونا اور چاندی کے زیور میں زکوٰۃ واجب ہے اور عدم وجوب کے ثبوت میں جو آثار ذکر کئے جاتے ہیں وہ ان احادیث کے سامنے بے اثر ہیں۔ رہی جابرؓ کی حدیث مرفوع (لیس فی الحلی زکوٰۃ) سو وہ باطل اور موضوع ہے۔ کذا فی تحفۃ الاحوذی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

**اہلحدیث** مزید تفصیل کیلئے الاعتصام وغیرہ میں [illegible] دیکھنی چاہئے۔ یہ سب مذاہب اہل سنت فروع حدیث میں دستخط ہیں ہر ایک جماعت اپنے خیال کو افضل سمجھتی ہے۔ (اللہ اعلم!)

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں

[illegible]

**جلد اول**

[illegible] کتاب [illegible]

جس میں [illegible] تراجم علمائے حدیث ہند جن میں [illegible] علمائے کرام کے سوانح حیات درج ہو چکے ہیں۔ یہ [illegible] (جو دہلی وغیرہ کے [illegible] مرحومین و موجودین) پر مشتمل ہے۔ اس کی تکمیل پر یہ ملحوظ تھا کہ اب دہلی دریوں میں قابل ذکر علمائے سب حضرات کا ترجمہ آ چکا ہے کہ اس دوران میں مولوی عبدالغفار صاحب غیری دہلوی نے سید ابوالحسن مرحوم تلمیذ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے عدم ذکر کا شکوہ فرمایا۔ دہلی ہی کے سلسلہ میں حکیم مومن الاثر ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے معاملہ میں اپنے تغافل پر میں خود نادم تھا۔ ایک صاحب نے مولوی کفایت اللہ صاحب والد گرامی مولوی ابو یحییٰ محمد مؤلف "الارشاد الی سبیل الرشاد" کے عدم اندراج پر تنبیہ فرمائی۔ اسی طرح سہسوان کے چند اخیار کا تذکرہ نہ ہو سکا جس پر مولوی سید اقتدار احمد صاحب نے گوشمالی فرمائی اور گذشتہ مہینے میں مولوی عبدالسبحان صاحب مئوی الاعظمی (مقیم حال مدرسہ دارالسلام عمر آباد مدراس) نے گلہ فرمایا۔ مجھے افسوس رہا کہ مئو کے بہت سے علماء کے حالات تراجم علمائے اہلحدیث میں نہیں آ سکے کرم۔ اگست کو مولوی عبدالغفار حسن صاحب عمر پوری (مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس) نے بغیر کسی تحریص و تحریک کے بنارس کے علمائے کرام میں سے سات حضرات کے حالات قلمبند کر کے بھیج دئیے۔ جن کا تذکرہ جلد اول میں نہیں ہو سکا۔ الغرض اسی طرح سے

ہر کس بگفتے ماورد ہر کس تنخے جامہ
در بزم تو مے خیزد افسانہ ز افسانہ

پس ضروری معلوم ہوا کہ جلد اول کے تکملہ کی طرح ڈال دی جائے کہ اس کے بغیر وہ سلسلہ ادھورا رہ جائے گا۔ [illegible]

کے تراجم ایک جلد میں شہود ہیں۔ تیک ... بہت سے ... حضرت ... جلد اول میں نظر انداز ہو گیا ہے ان کی فراہمی کے لئے سعی فرمائیں سب سے پہلے یہ ذمہ داری مولوی عبد السبحان صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ جن حضرات کے خط سے جلد اول نہیں گذری وہ دفتر تنظیم سے طلب فرمائیں جس پر جلد اول کے افراد تراجم کے حوالے گرامی لکھ دیئے گئے ہیں۔ دیگر احباب نے توجہ فرمائی تو تکملہ بحالت خود جلد اول کے برابر پہنچ جائیگا۔

یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ سلسلہ تراجم علمائے حدیث میں صوبہ بہار و صوبہ پنجاب و مدراس کے حضرات کا خاکہ قابل اشاعت حد تک میری تحویل میں ہے اس کے علاوہ بنگال و دکن و مدراس و راجپوتانہ کے علماء کی کتاب بھی ایک جلد کے برابر مرتب شدہ ہے گویا اگر طباعت کا انتظام ہو سکے تو ۳ جلدوں کا مصالحہ موجود ہے۔ اور چوتھی جلد یعنی تکملہ زیر تسوید ہے

(نوٹ) کتاب "اہل حدیث کی موجودہ درسگاہیں" کے متعلق ان ۵ مدرسوں کی روایات اور موصول ہوئی ہیں۔ (۱) مدرسہ شکراوہ۔ (۲) جامعہ رحمانیہ بنارس (۳) مدرسہ عالیہ مئو ناتھ بھنجن۔ (۴) دار الحدیث مدینہ منورہ۔ شاید ہندوستان سے باہر کے مدارس کی روایات خارج از موضوع ہوں۔ اس کا فیصلہ اہل نظر پر موقوف ہے۔ بہرحال احباب اس موضوع کے لئے فراہمی روایات کی سعی فرمائیں۔ اس کے لئے صرف ان مدرسوں کی روایات قابل اندراج ہوں گی جو معمولی درجات سے اوپر یعنی متوسط اور اعلیٰ نصاب کے حامل ہوں۔ مدرسین اور طلباء کی کثرت تعداد سے بحث نہیں۔ وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات
از ملک العلماء مولانا ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی۔ قیمت عہ
ملنے کا پتہ: دفتر اہل حدیث امرتسر

[illegible] کتاب جلد اول کی [illegible] صفحات ۵ [illegible]
[illegible] دفتر اہل حدیث امرتسر

# ماہ شعبان اور شب برات

شہر رمضان کی تمہید ... کی گھڑیاں ... کہہ رہی ہیں کہ مغفرت خداوندی کا اعلان ہونے والا ہے۔ اے خوابیدہ مسلم! تو بھی اٹھ نشہ غفلت سے بیدار ہو اور باران رحمت سے مستفیض ہو۔ اے بھولے گناہ سے شکستہ کمر! اپنا بوجھ ہلکا کر۔ اور خیر الخطائین التوابون کے بابرکت گروہ کی معیت حاصل کر۔ شعبان المعظم کا چاند نظر آ گیا۔ پیش خیمہ رحمت الٰہی کا طلوع ہو گیا۔ ضرورت ہے کہ حصول برکات رمضان المبارک کے لئے نفس کو مستعد کر اور پہلے ہی سے اُسے ان امور کا عادی بنا دے جو باعث نزول رحمت ہیں۔ یہی وجہ ہوشیار مسلم سُن۔ اور گوش ہوش سے سُن! رسول امت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ شعبان المعظم میں روزے بکثرت رکھا کرتے تھے۔ تو بھی بھوک پیاس کو قربان کر کے نفس کشی کے لئے ابھی سے تیار ہو جا۔ بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں مرفوع ہونگے۔ وہ بندے جو زیر سایہ رحمت الٰہی آنے والے ہیں۔ کوشش کر کہ تو بھی ان میں شامل ہو یعنی روزہ رکھ محض رضائے الٰہی کے لئے بھوکا پیاسا رہ کر اس دفتر میں اپنا نام لکھا دے۔ ہادی دو جہان سے منقول ہے۔ یرفع فیہ اعمال العباد فاحب ان یرفع عملی و انا صائم ما ثبت بالسنۃ۔ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان۔ کہ بندوں کے اعمال اس مہینے میں مرفوع ہوتے ہیں۔ اس لئے مجھے پسند ہے کہ میرے اعمال مرفوع ہونے کے وقت میں صائم لکھا جاؤں۔

یہ مہینہ رحمت الٰہی کی بشارت ہے غالباً یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مہینوں سے محبوب تر مہینہ تھا۔

**شعبان میں روزے** | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما رأیتہ فی شھر اللہ منہ صیاما فی شعبان ... قالت کان یصومہ کلہ ...

[illegible] اور مزید بہتر کو۔ [illegible] مسلم۔ بخاری۔ بحوالہ نسائی [illegible] ابو داؤد

یعنی شعبان المعظم کے ... رمضان آ کے بعد ... زیادہ روزے شعبان میں رکھتے تھے اسی ... میں سے کسی ... پہنچ سکتے ہیں دیکھا کبھی تم ... سکے کبھی ... رکھتے۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ)

**شب برات** | از نزول رحمت کا قرب ہے۔ نصف شعبان گزر گیا۔ مغفرت الٰہی کا اعلان عام بھی اسی رات ہو جاتا ہے۔ رحمتوں کا مالک اپنی رحمت سے بندوں سے قریب تر ہے۔ مگر اے مجرم بدکردار بدعمل و نابکار! تیرے لئے خاص قریب ہو کر آسمان دنیا سے اعلان کرتا ہے:-

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک و تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب (ترمذی۔ خازن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو خدا تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف بلاکیف نزول اجلال فرماتا ہے پھر بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر اپنی مخلوق کو بخشتا ہے۔

اس لئے اے غافل انسان! اٹھ اور آج کی رات آہ اور اپنی روسیاہی کو لیکر سبحان ذی الملکوت کی بارگاہ میں کھڑا ہو جا۔ رات کا قیام کر اور دن کو روزہ رکھ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ

اذا کان لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا و صوموا نھارھا فان اللہ ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر لہ الا من مسترزق فارزقہ ... حتی یطلع الفجر ...

[illegible]

ahnafmuslim.de

اب توفیق ہی [illegible] ہو جا [illegible] تیرا [illegible] خدا
مانگنا اور ہاتھ پھیلانا پسند کرتا ہے۔

الا من مستغفر فاغفر لہ الا من مسترزق فارزقہ الا من مبتلی فاعافیہ۔

کوئی معافی مانگنے والا ہے جو اس کو معاف کیا جائے کوئی محتاج رزق ہے روزی مانگتا ہے اسے دیدوں۔ کوئی مبتلا مصیبت ہے جو عرض کرے اور میں اسے عافیت دوں۔

صدائے عام ہے۔ غفور رحیم خدا نے مغفرت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ رحمت کی گھنگھور گھٹائیں ہیں۔ رحمت کا آمادہ ہیں کہ ہر مجرم کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ اور مجرموں کے گروہ کے گروہ دربار الٰہی میں آجاتے ہیں۔ مگر کیا تماشہ جبکہ قلب میں وہی قساوت، آنکھوں میں طراوت نہیں نہ زبانوں میں حلاوت۔ ایسی حالت میں ایک شخص ہاتھ پھیلائے کچھ مراد طلب کر رہا ہے۔

**بدنصیب مشرک** مغفرت کا اعلان عام ہے۔ گناہ بخشے جا رہے ہیں۔ دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ مگر وائے بدنصیب تیری اور صرف تیری دعا رد کی جاتی ہے محض اس لئے کہ تو مشرک اور کافر ہے۔

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال

**دو لڑنے ہوئے مسلمان** اس صلائے عام میں دو بھائی اور دونوں مسلمان دست دراز کئے شب برات کے ثواب سے حصہ لینا چاہتے ہیں مگر انہیں دھتکار دیا جاتا ہے کہ جاؤ تم مسلمان ہو کر آپس میں ایک دوسرے کا بغض رکھتے ہو حالانکہ تمہیں تمہارے ہادی بیچے دیتا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان پہنچ چکا ہے۔ لا تباغضو آپس میں کینہ و بغض نہ رکھنا۔ مگر تم نے نفسانیت کی وجہ سے اس فرمان رسول کی پرواہ نہ کی اس لئے تمہاری نہیں سنی جائے گی۔

**قاطع رحم** رحمت الٰہی کا خزانہ لٹ رہا ہے۔ خدا کی بخشش عام بندوں پر ہو رہی ہے مگر وائے بدنصیب مسلمان جو [illegible] طلب کو نفسانیت سے قطع کرنے والا آج اس عام رحمت سے حصہ نہیں پا سکتا کیونکہ وہ صلہ رحمی نہیں کرتا بلکہ قطع رحمی کر رہا ہے۔ ایسے اشخاص کو رحمت سے دور کر دیا جاتا ہے جہاں تک کہ قطع رحمی

چھوڑ کر صلہ رحمی کرے یعنی اپنے اقرباء سے حسن سلوک کرے۔

**ماں باپ کا عاق** آیا کہنا فرمان ماں باپ کے ناشکرے تو نے بہت بڑا جرم کیا ہے تو نے اپنی جنت کا دروازہ بند کر لیا۔ کیا تو نے فرمان رسول نہیں سنا۔

ھما جنتک و نارک۔

ماں باپ تیرے لئے جنت ہیں وہی تیرے لئے دوزخ ہیں۔

یعنی ان کی فرمانبرداری سے جنت لے گا نافرمانی سے دوزخ حاصل کرے گا۔ یہ تو نے کیا غضب کیا کہ ماں باپ کا عاق سرکش بن گیا۔ تجھے قرآنی الفاظ یاد نہیں ہیں۔

لا تقل لھما اف

تو اپنے ماں باپ کو اف تک بھی نہ کہہ

سن اور گوش ہوش سے سن! آج کوئی فرد مسلم اس رحمت عامہ سے بے بہرہ نہیں مگر تجھے اس میں حصہ نہ ملے گا اس لئے کہ تو ماں باپ کا عاق (نافرمان) ہے۔

**شرابی** نشہ شراب سے مخمور، نفسانیت سے معمور انسان اور مسلمان رحمت الٰہی کی رات میں حاضر ہوتا ہے مگر بے سود۔ سن اور شرابی کیا بتی سن!

ناممکن تھا کہ اس جوش رحمت میں تیری دعا مسترد ہوتی مگر تو اس لئے رد کیا گیا کہ تیرے مونہہ سے شراب کی بو آ رہی ہے۔ جا اپنے مونہہ کو صاف اور دل کو پاکیزہ کر۔ پھر اس پاک دربار میں دست دراز کر۔ خیر اور بھلائی پائے گا۔

**بدعتی** وائے بدنصیب تو نے اس قدر وسیع رحمت سے حصہ نہیں پایا۔ اس لئے اور صرف اس لئے کہ اسوۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر تو نے نئی راہ پیدا کی۔ جماعت تبعین کو ترک کیا اور نیا فتنہ کھڑا کیا۔ اگر تو حصہ لینا چاہتا ہے تو بدعت ترک کر کے اسوۂ رسول علیہ السلام پر فدا ہو اور رحمت الٰہی سے بہرہ یاب ہو۔

خدایا ہم کو بخش، اور مسلم گنہگاروں کو بخش زمین پر چلنے والوں اور قبروں میں سونے والوں کو بخش۔ آمین!

**آتشبازی** او خوابیدہ مسلمان۔ آتشبازی کرنا تیرا کام نہیں۔ لہو و لعب کرتے ہوئے تو [illegible] خداوندی سے بہرہ ور نہیں ہو سکے گا۔ [illegible] چھوڑ کر اپنے خرمن ایمان کو مت جلا۔ اپنے مبارک دن اور بابرکت رات کو کھیل کود میں نہ ضائع کر۔ آج کی رات تیری عمر کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ تجھے کیا معلوم تیرا نام اب مُردوں میں لکھا جائیگا۔

روی الثعلبی بسندہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع الآجال من شعبان الی شعبان حتی ان الرجل لینکح ویولد لہ وقد خرج اسمہ فی الموتی۔ (تفسیر خازن)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شعبان سے شعبان (آدمی کی) اجل قطع کی جاتی ہے آدمی نکاح کرتا ہے اس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے مگر اس کا نام مردوں کی فہرست میں داخل ہو چکا ہے۔

وہ چلتا ہے پھرتا ہے کاروبار کرتا ہے آیندہ کے پروگرام سوچتا ہے مگر تقدیر ہنستی ہے کہ او چلنے پھرنے انسان کل کو تیری قبر کھودی جائے گی۔ تیری میت علی رؤس الاشہاد نکلے گی۔ تیرا بچہ یتیم اور تیری منکوحہ بیوہ ہو جائے گی۔

کاش انسان اپنی موت سے عبرت حاصل کرے اے مسلمان! تجھے آتشبازیاں کرنی زیبا نہیں تو اپنے مال حلال کو نذر آتش نہ کر۔ بچوں کو روک اور بوڑھوں سے سبق حاصل کر۔ بچوں کے فعل کا تو ذمہ دار ہے۔ تو اپنے بچپن کے زمانہ کو بھول جا اور بچوں کو بھی بتا۔ اسراف نہ سکھا۔ ورنہ بار گناہ تیرے سر پر ہوگا۔ ولیحملن اثقالھم و اثقالا مع اثقالھم پڑھ اور خدا سے ڈر۔ اللہ ہم سب کو سمجھ عطا کرے آمین!

(محمد عبد اللہ ثانی امرتسری)

---

**تحقیق تراویح** - مخالفین کا جواب دیکر آٹھ رکعت تراویح کو مسنون ثابت کیا ہے۔ برائے محصول و ڈاک [illegible] لئے [illegible] ارسال کریں۔ (مہر [illegible])

# متفرقات

## قابل توجہ ہیلتھ افسر صاحب بلدیہ امرتسر

امرتسر شہر کی صفائی کی بابت آپ کی سعی خود مشتی کی جاتی ہے۔ آپ سنیں یا نہ لیکن "اہلحدیث" اپنا فرض سمجھتا ہے کہ آپ کو صفائی شہر پر توجہ دلاتا رہے۔ بہت ممکن ہے کہ بعض جگہوں کی عدم صفائی آپ کی آنکھوں سے مخفی ہو سکتی ہو یا آپ کے بڑے دار و غہ صاحب وہاں نہ پہنچ سکتے ہوں۔ مگر آج جس جگہ کا ذکر کرتے ہیں وہ ایسی شاہراہ پر ہے جسے ہر چھوٹا بڑا دیکھ سکتا ہے۔ مگر پھر بھی بجائے صفائی کے غلاظت ترقی کرتی جاتی ہے۔ یعنی آپ کردہ بھائی سنت سنگھ کے جدید دروازہ سے باہر نکل کر بائیں جانب نظر ڈالیں گے تو آپ کو ایک چھوٹا سا ٹیلہ دکھائی دیگا جو دن بدن ترقی کرتا جا رہا ہے۔ وہ ٹیلہ کسی مٹی یا ملبہ کا نہیں ہے بلکہ غلاظت اور گندگی کا ہے جو گندے نالے سے مزید ترقی یاب ہو رہا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے مقامات پر ایسی غلاظت اور گندگی کے ٹیلہ کا نظر آنا شہر امرتسر کی پیشانی پر سیاہی کا داغ ہے۔

اس لئے ہم آپ (ہیلتھ آفیسر صاحب) سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ نوٹ ملاحظہ فرماتے ہی فوراً اس مقام پر پہنچیں اور اس مضمون کی صداقت کو آزما کر اپنے ماتحتوں کی خدمتگزاری کی داد دیں۔

**نوٹ** اگر یہ مضمون ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ نے توجہ نہ فرمائی تو آیندہ مزید روشنی ڈالی جائیگی۔

---

**کفر کی مشین جماعت اہل حدیث میں** گذشتہ ایام میں مجھے چھانگا مانگا علاقہ چونی میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی جو قطع نظر اس بات کے کہ وہ کس بزرگ کے حلقہ اثر میں ہیں مگر بحیثیت اہل حدیث ہونے کے لوگوں کو اس بات پر مجبور کر رہے تھے کہ جو شخص مولوی ثناء اللہ امرتسری کو کافر نہ کہے اس کا ایمان مستحکم نہیں ہو سکتا۔

برادران عزیز! سے

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ۔ کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ابتدا اسلام اس مذہب میں کو زد پہنچانے والے اپنے ہی تھے اور آج بھی اپنے ہی بیگانے بنے ہوئے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ حضرت مولانا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو کہیں نہیں فرمایا کہ جب تک تم مولوی ثناء اللہ صاحب کو کافر نہ کہو تمہارا ایمان مضبوط نہیں ہو سکتا۔ آخر یہ اتنا الجھاؤ اور افسگی مولانا مذکور پر کیوں ہے جواب ملا کہ

"تم بھی اس کی حمایت کرتے ہو جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ اس لئے تم بھی کافر ہو۔ ہماری نماز تمہارے پیچھے ہرگز نہیں ہوتی" جل شانہ۔

برادران من! حقیقت میں اس قسم کے لوگ حبک الشیٔ یعمی ویصم کے مصداق ہوتے ہیں۔ ایک کی محبت میں دوسروں کی ہر نیکی کو برائی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت دے تاکہ جماعت اپنی نا اتفاقیاں مٹا کر پھر پہلی طرح اتحاد و اتفاق سے کام کرے۔ والسلام خیر الختام!

(مولوی محمد داؤد ارشد۔ کوٹلی رائے ابوبکر۔ لاہور)

**الداعی** اس نام کا ایک ماہوار رسالہ ہندوستان کے مشہور و معروف مرکز تبلیغ دار المبلغین لکھنؤ سے شائع ہو رہا ہے۔ جس کے ذریعے سے ہر ماہ روح قرآنی کی تبلیغ اور تعلیمات اسلامی کی ترویج کا کام انجام دیا جا رہا ہے۔ الداعی کی بلند پایگی اور مذہبی رفعت کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بالالتزام مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی کے مضامین عالیہ شائع ہو رہے ہیں اور برابر شائع ہوتے رہیں گے۔ رسالہ کا حجم ۴۸ صفحات ہے۔ اور قیمت سالانہ صرف دو روپیہ رکھی گئی ہے تاکہ ہر غریب امیر اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ ہے۔ منیجر رسالہ الداعی دار المبلغین لکھنؤ۔

**مدرسہ ضیاء العلوم میسور** گذارش ہے کہ میسور میں گذشتہ دو سال سے ایک دینی عربی مدرسہ ضیاء العلوم نام سے جاری کیا گیا ہے اور تھوڑی جگہ خرید کر بہت تھوڑے ہی دن ہوئے بڑی بڑی مصیبتوں کا مقابلہ کر کے اہل حدیث کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ اس وقت مدرسہ میں بیس بائیس لڑکے تعلیم پا رہے ہیں اور دو مدرس پڑھا رہے ہیں۔ ہمارا منشا ہے کہ دور دراز سے لڑکے بھی یہاں تعلیم پا سکیں تاکہ قرب و جوار میں شرک و بدعات کم ہو اور توحید کی روشنی پھیلے۔ لہذا میں اس مقصد کو لیکر مدرسہ کے ذرائع حاصل کرنے کیلئے دور دراز کا سفر کر رہا ہوں۔ میرا مطلق آنا ہے کہ خداوند تعالیٰ جن حضرات کو ایسے کاموں کے لئے توفیق دیکر کھڑا کیا ہو وہ اس نادار مدرسہ کی معاونت قبول فرما کر اللہ کے دین کی مدد کریں۔ میرا کام اپنے علاقوں میں کچھ تجارت لے کر پھرنے کا ہے۔ اس کے ساتھ تبلیغ بھی کیا کرتا ہوں۔ اب دو سال سے مدرسہ کے لئے ہندوستان کا سفر کر رہا ہوں۔ اس وقت پہاڑ نگر علاقوں میں ہوا ہوا تھا۔ ڈیماول وغیرہ گیا ہوا تھا وہاں کے لوگ مجھ کو رفع الیدین وغیرہ کرتے ہوئے دیکھ کر پہلے خفا ہوئے اور وہابی بکنے لگے۔ پھر بعد میں جب میں نے انہیں مذہب اہل حدیث کے عقائد تقریروں میں سنائے تو کچھ کشادہ پیشانی ہو گئے اور جب ان میں بدعتوں کا رواج کثرت سے دیکھا، چنانچہ اذان میں انگوٹھے چومنا، یا رسول اللہ کہنا، یا غوث پکارنا وغیرہ تو اس کا بھی رد سنایا اور نماز کے بعد بڑے پیر صاحب کے گیارہ نام لیکر شمال طرف قدرے قدم آگے بڑھتے اور پیچھے ہٹتے دیکھا اور حضور صلعم کی روح مبارک کو حاضر جان کر مولود کا قیام کرتے دیکھا تو اس کا رد کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ مرتبت اور معراج شریف اور معجزات اور شفاعت اور درود شریف پڑھنے کے فضائل انہیں سنائے۔ جس سے اہل حدیث کی نسبت ان کی بدگمانیاں کچھ کم ہوئیں۔ لہذا اگر ان علاقوں میں علماء اہل حدیث کا دورہ ہوتا رہے تو ان جماعتوں کی کمزوریاں بھی دفع ہونگی اور دیگر احباب بھی علی قدر ہمت مدد فرمائیں۔

خادم سید احمد خادم جماعت اہل حدیث میسور

خط و کتابت اور ارسال زر وغیرہ کے لئے پتہ [illegible]

# ملکی مطلع

## جنگ یورپ

جنگ یورپ کا صحیح اور مختصر واقعہ تو یہ ہے کہ جاری ہے۔ پولینڈ میں بہت سے اطراف سے پولینڈ کے دارالحکومتوں (وارسا اور ولینو) پر حملہ ہو رہے ہیں۔ وارسا کے فتح ہو جانے کی خبر جرمنوں نے اڑائی تھی مگر اس کی تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔ تا دم تحریر (۱۸ ۹/۳۹) کسی بڑے مقام کے فتح ہو جانے کی تصدیق نہیں ہوئی۔ ہر فریق اپنا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم دور بیٹھے سب کی سنتے ہیں اور فیصلہ نہیں کر سکتے۔ ہاں اتنا بالاجمال معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ پر غنیم کا سخت حملہ ہے اور وہ ساری طاقت سے اس کو جلد ختم کرنا چاہتا ہے۔ مگر پولش قوم بھی بڑی بے جگری سے مقابلہ کر رہی ہے۔ دیکھیں انجام کیا ہوتا ہے [1]

جرمن اور پولش قوم کی قوت کا مقابلہ کرنے سے بے ساختہ پولش قوم کی جرأت اور دلیری کی تعریف کی جاتی ہے۔ ادھر فرانس جرمنی میں حملے پر حملہ کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ میں نے جرمنی کے ملک میں کئی لائنیں توڑ دی ہیں اور ملک کا بہت سا حصہ اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں ہم نے لکھا تھا کہ قرآن مجید میں تین عذابوں کا ذکر ہے۔ وہ تینوں اس وقت دنیا پر نازل ہیں۔ جنگ ہے۔ فضائی حملے ہیں۔ سمندری لڑائی ہے۔ ہوائی جہازوں سے ادھر ادھر بم گرائے جاتے ہیں۔ مخلوق خدا تباہ ہو رہی ہے۔ ادھر سمندر میں یہ تلاطم ہے کہ کوئی جہاز جنگی ہو یا تجارتی اس کا بچ کر نکل جانا مشکل ہے۔ یہاں تک کہ انگلستان کے جہاز جو ہندوستان سے جانے والے ہیں ان کو بھی خطرہ ہے۔ سب سے بڑا اور بدتر اثر اس لڑائی کا یہ ہوا ہے کہ قافلۂ حج کے لئے بحری راستہ سے جانے کی رکاوٹ ہو گئی ہے۔ چنانچہ حج کمپنی (مغل لائن کمپنی) نے ایک اشتہار شائع کرایا ہے جو اخبار ہذا (صفحہ ۱) پر درج ہے۔

## حجاج کے لئے حکومت برطانیہ اور حکومت حجاز کو مشورہ

جنگی حالات کی وجہ سے حاجیوں کو جو رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے "اہلحدیث" حکومت برطانیہ اور حکومت حجاز کو بڑے ادب سے مشورہ دیتا ہے کہ حاجیوں کے مذہبی فرض ادا کرنے کے لئے خشکی کا راستہ صاف کرا دیں۔ تاکہ وہ لوگ بے خوف و خطر ہو کر اپنے مذہبی فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جائیں۔

گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں جو چار سال تک جاری رہی تھی حجاج کو کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی تھی مگر اس دفعہ جنگ کے شروع ہی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اس میں کیا حکمت ہے

وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

بہرحال یہ واقعہ مسلمانان دنیا خصوصاً مسلمانان ہندوستان کے لئے نہایت دلفگار ہے۔

**مختصر یہ ہے** کہ جنگ بڑی تیز رفتاری سے جاری ہے اور آئے دن اور بھی خطرہ بڑھتا جاتا ہے کہ اس آگ میں ایندھن ڈالنے والا کوئی اور بھی پیدا نہ ہو جائے۔

## مشرقی خاکساری ڈکٹیٹر کو سزائے قید اور جرمانہ

مَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی بانئ تحریک خاکسار کی اصل پیدائش امرتسر کی ہے آپ نے خاکساری تحریک کو فوجی شکل میں جاری کیا تھا جس کی ظاہری سطح اور باطنی سطح دو متخالف ہیں۔ ظاہری سطح تو اس کی عسکری شکل تھی۔ جس پر بہت سے مسلمان از روئے نیک نیتی اس تحریک میں داخل ہو گئے مگر اس کی دوسری سطح بانئ تحریک کے ذاتی عقائد متعلقہ اسلام و نبوت تھے جن کی وجہ سے علمائے اسلام نے ان کی مخالفت شروع کی۔ جس کی تفصیل "اہلحدیث" میں ناظرین دیکھتے رہے ہیں۔ مگر ہم ذاتی طور پر مشرقی صاحب کے خاندانی تعلقات کی وجہ سے (ان کے غلط عقائد کے علاوہ) ان کی دماغی کیفیت کو بھی خوب جانتے ہیں۔

ناظرین ان کے بیان مندرجہ "الاصلاح" مورخہ ۱۵ ستمبر کو پڑھ کر ہماری تصدیق کر سکتے ہیں کہ کس لب و لہجہ میں لکھا گیا ہے، کے بھی ہم قائل نہ تھے۔ اور ہم نے بارہا ظاہر کیا کہ یہ شخص قیادت کے لائق نہیں۔ بلکہ علماء اللہ نے ان کو ان کی غلطیاں واضح بھی کر دی تھیں جن کو وہ مان کر آئندہ مشورہ لینے کا اقرار کر گئے تھے مگر وہ اقرار پورا نہ کیا۔ ہماری اس گفتگو کا خلاصہ اس صراط مستقیم پر چلنے کا تھا جس کی مثال میں ہم نے مولانا اسماعیل شہید کی روش کو پیش کیا تھا۔ جس کو وہ بھی تسلیم کر گئے تھے مگر اپنی روش کی اصلاح انہوں نے نہ کی اور غار ثور میں بیٹھ کر سلاطین کو تنبیہ آمیز خطوط لکھنے شروع کئے۔ یہ ایک مجمل فقرہ ہے۔ جس کی تفصیل کی ضرورت ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک وقت گزرا کہ مخالفوں سے تنگ آ کر ہجرت کی نیت سے نکلے اور غار ثور میں مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین دن چھپے۔ پھر ایک وقت آیا کہ مدینہ شریف میں آپ کو عروج حاصل ہوا تو آپ نے سلاطین اطراف کو اپنی اطاعت کی طرف بلایا۔ اگر غار ثور میں بیٹھے ہوئے سلاطین کو خط لکھتے تو قانون قدرت کے خلاف ہونے کی وجہ سے کوئی دانا اس کو پسند بھی نہ کرتا۔

اس واقعہ کو ذہن میں رکھئے اور مشرقی صاحب کی رفتار کو اس پر جانچئے۔ ماتحت قانون رعیت ہونے کی حالت میں ذمہ دار حکام کو لکھتے ہیں کہ تم ہمارے حسب منشا کام کرو ورنہ ہم تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور لکھنؤ کے فریقین (شیعہ سنی) متحاربین کے سرگروہوں کو بحکم قرآن قتل کی سزا دیں گے۔ کیا یہ غار ثور میں بیٹھ کر سلاطین کو خطوط لکھنے کے مشابہ نہیں ہے بلکہ اس

[1] بعد کتابت ہو جانے کے جو خبریں آئی ہیں وہ بہت وحشتناک ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ قریب الختم ہے۔ (واللہ اعلم) پھر بھی ناظرین کے ہاتھوں میں

رہا ہو کر [illegible]

اس لئے ہم نے حضرت کو کہا تھا کہ آپ کی یہ روش سنت مطہرہ کے خلاف ہے تم مصلحت وقت میں سمجھ سکے۔ بلکہ بجائے اس کے مضمون الٹا سمجھ کر ناصحین سے الجھنے لگے اور بے سوچے سمجھے لکھنؤ جا پہنچے نہ صرف خاکساری شکل میں پہنچے بلکہ امیر تیمور اور بابر کی طرح پہنچے۔ وہاں مقابلہ تھا۔ جس کی تفصیل اہلحدیث کے کسی گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے۔

آخر وہاں تحریری وعدہ دیکر واپس لاہور آئے۔ ادھر ادھر سے اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی تو آپ نے تحریر دینے سے انکار کیا۔ معتقدین کے ہاتھ میں یہ بات آگئی۔ وہ بھی اس انکار کو غنیمت سمجھ کر حکومت یوپی کو سمجھانے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت یوپی نے ان کی تحریر کا فوٹو اتروا کر اسکے چربے اخبارات کو بھیج دیئے چنانچہ ان میں سے ایک چربہ درج ذیل ہے۔

مشرقی صاحب اگر حسب وعدہ ہم سے مشورہ پوچھتے تو ہم ان کو بتاتے کہ سنت مطہرہ میں جنگ احد میں اسکی مثال آپ کو مل سکتی ہے۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ اس کمزوری کو تسلیم کریں اور کام جاری رکھیں۔ بجائے کسی دانا سے مشورہ لینے کے وہ نادان دوستوں کے بھرے میں آکر خلاف تحریر واپس لکھنؤ چلے گئے۔ جاتے ہی زیر دفعہ ۴۴ حکومت کی بے فرمانی میں گرفتار کئے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۶ ستمبر کے روز آپ کو ایک ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

**نوٹ** اس فیصلے نے ثابت کر دیا کہ مشرقی صاحب کے متعلق حکومت یوپی کا دعویٰ کہ [illegible] نہ آنے کا وعدہ کر چکے ہیں بالکل صحیح ہے ورنہ دفعہ ۴۴ ان پر کسی طرح عائد نہ ہو سکتی۔ اگرچہ مشرقی صاحب خود قانون دان نہیں ہیں لیکن قانون دان مشیر ان کو لکھنؤ میں مل سکتے تھے جو عدالت کے سامنے وہ نقص پیش کرتے کہ "نہ آنے کا وعدہ ہی نہیں ہے تو بے فرمانی کیسی؟" اب بھی موقع ہے کہ خاکسار یا مشرقی صاحب خود اس فیصلے کی نگرانی ہائی کورٹ میں کریں کیونکہ یہ قانونی غلطی ہے جسکی نگرانی ہائیکورٹ میں ہو سکتی ہے۔ اگر انہوں نے نگرانی نہ کی تو ثابت ہو جائیگا کہ حکومت کے پاس ان کا تحریری اقرار موجود ہے۔ دفعہ ۴۴ کے ماتحت آنے کی دو وجہ ہو سکتی ہیں۔ اول ملزم کا اپنا وعدہ دیکر رہائی حاصل کرنا۔ دوسری وجہ حکومت کا حکم خارج کرنا۔ مشرقی صاحب اپنے بیان الاصلاح مورخہ ۱۵ ستمبر میں حکومت کا حکم متعلقہ اقرار نہیں لکھتے تو پھر اگر ان کا اپنا اقرار بھی نہیں تھا تو دفعہ ۴۴ کے ماتحت ان کو سزا کیوں ہوئی۔ تعجب ہے کہ ان کے رفقاء میں بعض کے نام کے ساتھ وکیل بھی لکھا ہوا نظر آتا ہے لیکن وہ اتنی موٹی بات بھی عدالت کو نہیں سمجھا سکے۔ اگر یہ کہا جائے کہ حکومت یوپی انتقام لینے پر تلی بیٹھی تھی۔ تو اسکے جواب میں ہم بدوں مشورہ دیتے ہیں کہ اس سزا کی نگرانی ضرور ہائیکورٹ میں کی جائے۔ تاکہ دودھ اور پانی الگ ہو جائے۔ صرف مولانا ابوالکلام آزاد اور دوسرے وزراء کو کوسنے سے دفع الزام نہیں ہو سکتا۔ ہم بحکم قرآن مجید واتوا البیوت من ابوابھا ہمارا مشورہ ہے کہ آئینی طور پر مقابلہ کریں۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمیں اس سزا پر رنج ہوا جس کی کئی وجوہ ہیں اول ماسٹر عنایت اللہ امرتسری ہیں دوم ہم پنجابی ہیں۔ سوم ہم ان کے والد سے ہمارے مراسم دوستانہ تھے چہارم ہم نیک ضروری کام کرنے کے ارادے سے آئے تھے۔ گو اس میں غلط کار تھے۔ تاہم اس نیک کام کے نام لیوا تھے۔

**بہرحال** بعد افسوس کے ہم اپنے عزیز خاکساروں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ متفق ہو کر یا ہر جگہ الگ الگ اعلان کر دیں کہ

ہم عنایت اللہ خان کے عقائد مندرجہ تذکرہ وغیرہ سے دلی بیزار ہیں اور ہم ان کو گمراہی اور عنایت اللہ خان کو مذہبی حیثیت سے گمراہ سمجھتے ہیں۔ ہاں ہم عسکری تحریک کو جاری رکھتے ہیں۔ اور ایسا ہی ان کی سنت مطہرہ کے مطابق

[illegible]

[illegible]

Attested
[illegible]
Superintendent
Distt. Jail, Lucknow
2/9/1939

# اعلان ضروری

ہم نہایت افسوس کے ساتھ موجودہ جنگ اور بین الاقوامی حالات کی وجہ سے اعلان کرتے ہیں کہ چونکہ کسی ہندوستانی بندرگاہ سے جدہ کے لئے آئیندہ اعلان تک جہازات روانہ نہ ہونگے۔

اسی لئے ہم کو مجبوراً ہمارے حاجیوں کے جہازات کی تاریخ روانگی بمبئی - کراچی اور کلکتہ سے منسوخ کرنی پڑی ہیں

ہم عوام کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر موسم حج تک حالات بہتر ہوگئے تو مناسب پروگرام کا اعلان کیا جائیگا۔

## حج لائن

دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ

بمبئی ۱۴۔ ستمبر ۱۹۳۹ء

(۹۲۷)

## اصلی مومیائی کی تیاری

مصدقہ علمائے اہل حدیث و جمہور اطبائے ہند ...
خالص ... بجائے خود بیش قیمت چیز ہے ... رہتی ہیں۔
... امراض ... دماغی ... کمزوری ... کو ... کرتی ہے۔ ... کو طاقت دیتی ہے ... یا کسی اور ... کی ... اکسیر ہے ... چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/۔ آدھ پاؤ ۴/۔ پاؤ بھر ۸/۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اہالیٔ برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ... پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کیجائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

### تازہ ترین شہادات

جناب احمد علی صاحب درد ... میں نے چند مرتبہ چند دوستوں کے واسطے آپ کے ہاں سے مومیائی منگائی۔ بے حد مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی جلد ارسال فرمائیے ... اگست ...

جناب حافظ محمد عمر شمس الدین صاحب اکبر پور۔ میں نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے کارخانہ سے ... میں منگائی۔ ... فائدہ ہوا۔ ... براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی بذریعہ ... روانہ فرماکر ... کا موقعہ ... (... اگست ...)

ملنے کا پتہ - حکیم محمد سردار خاں
پروپرائٹر دی ... ایجنسی امرتسر

## اگر آپ

کامل صحت چاہتے ہیں ... اکسیر ہاضمہ ... کا فوراً استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ اس سے ہیضہ بدہضمی۔ کھٹی ڈکاریں۔ پیٹ کا درد۔ ... کا ذائقہ ... [illegible]
قیمت ... محصول ...
... [illegible]
خداداد گیٹ ... امرتسر

## کم از کم

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بآسانی پیدا کرنے کی لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرما لیجئے۔ نوٹ: ... کو ... سے کم بتایا نہیں جائیگا ... ضروری ہے۔
پتہ: - منیجر ... الکتب ... رجسٹرڈ
... ضلع حصار پنجاب۔

## حضرت سید احمد شہیدؒ
## مولانا اسمٰعیل شہیدؒ

تیرھویں صدی کے مجدد اعظم، محی السنہ، مجاہد کبیر حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپ کے خلیفہ و وزیر ناصر السنہ، قامع البدعہ، خالد ثانی، حجۃ الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے ان شہیدین کے مجددانہ کارنامے، احیاء سنت، تنظیم ملت اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں، انکے بے نظیر نظام شرعی کی برکات، ان کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب انکے رفقاء و متبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق و اوصاف قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد "سیرت سید احمد شہیدؒ" کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جسکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۴۴ صفحہ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ جلد سنہری خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔ (۹۲۸)

(ملنے کا پتہ)

محمد معین الدین کتب خانہ ۳۲ گوئن روڈ لکھنؤ

نوٹ۔ صرف پنجاب کے اصحاب جناب سید الحدیث مولوی عبید الحق خان مکتبہ علمیہ مدرسۃ البنات جالندھر سے منگائیے۔

---

## تمام دنیا میں بے مثل
## غزنوی [illegible] الشمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر
## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
## چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد عہ

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

---

## بچوں اور مبتدیوں کیلئے

صحیح اور خوشخط معرا قرآن مجید بطرز آسان کی خصوصیت اسکے حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ہے۔ الفاظ بھی موزوں طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ہیں۔ رموز اوقاف کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ سے نمونہ منگوا کر تجربہ فرمائیے۔

ہدیہ قسم اول مجلد سنہری تین روپے عہ
ہدیہ قسم دوم مجلد سنہری دو روپے چار آنے عہ

قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بطرز آسان۔ اس طرز پر طبع کیا گیا ہے۔ قیمت ڈیڑھ آنہ (ملنے کا پتہ)

بیت القرآن۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور

---

**قوالی** ۔ از امام ابن تیمیہ رحمہ۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع جائز ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف عہ

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

---

## مفتاح القرآن مجلد سنہری
### یعنی قرآن پاک کی عربی لغات (ڈکشنری)

یہ ایک بے نظیر تحفہ ہے۔ تقریباً ستر ہزار حوالجات پارہ ایک کرکے یکجائی طور پر جمع کئے گئے ہیں۔ حوالہ میں پارہ، رکوع، نمبر آیت اور سمت تک دیدیا گیا ہے تاکہ کسی پہلو سے حوالہ نکالنا چاہیں فوراً نکل آئے ضخامت ساڑھے آٹھ سو صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۱۶

قیمت مجلد سنہری تین روپے (عہ)

## کلید قرآن
### مع حوالجات اردو ترجمہ

یہ کلید ہر ایک مبلغ، مناظر، مصنف، اور مضمون نویس بلکہ ہر ایک مسلمان کی جیب میں ہر وقت رہنی نہایت ضروری ہے۔ قرآن کریم کا حوالہ اور ترجمہ دیکھنے میں کامیاب ہتھیار ہے۔ سفر کے لئے نہایت کارآمد چیز ہے۔ ضخامت ۳۲۶ صفحات۔ سائز جیبی۔ قیمت مجلد سنہری آٹھ آنے۔

## زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل درج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت [illegible] کے صفحات

قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

# بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خودمختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

## اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں:

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

## اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لایف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۷۴ء

ہیڈ آفس بمبئی

یا

## سردار دولت سنگھ بی۔اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے


(۹۲۹)


## عربک ٹیچر

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں عربی علم کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد۔ مسائل۔ ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ عام فقرے۔ گردانوں کے نقشہ جات مفصل مندرج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے مبتدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی مجلد ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

## مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب۔ مؤلفہ مولوی محمد عبداللہ صاحب [illegible] گورنمنٹ کالج لائلپور۔ عربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس [illegible] کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات [illegible] ہی سے لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا [illegible] قرآن مجید کا ترجمہ بھی [illegible] آنے [illegible]

## کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ از مولف صاحب موصوف۔ قیمت ۸ر

## مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے عام شائقین، مناظروں اور مبلغوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت صرف دو روپے ۲ر

## عربی بول چال

مصنفہ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری مرحوم۔ عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ مجلد ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر۔ حصہ دوم ۱۲ر

## کتاب الصرف

از حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری۔ عربی علم صرف کے ضروری مسائل۔ میزان الصرف سے لے کر شافیہ تک اردو میں بیان کر دیئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

## کتاب النحو

اس کتاب میں نحو کے تمام ضروری اور اہم مسائل نحو میر سے لیکر تا ملا جامی نہایت وضاحت سے درج کر دیئے ہیں مجلد ہے۔ قیمت ۸ر

## عربی کا معلم

ہر دو حصہ۔ یہ ایک بہت مفید کتاب ہے۔ ہر دو حصوں کی دو کلید بھی اصل کتاب کے ساتھ مفت دی جاتی ہیں۔ جن میں اصل کتاب کی مشقوں کو حل کیا گیا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ [illegible]

منگوانے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

## مدلل و مکمل اشاعت اسلام

اگر آپ تاریخ اسلامی کے دلدادہ ہیں۔ اگر آپ اسلامی تعلیم [illegible] اخلاق، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صحیح حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ [illegible] تقریر میں [illegible] حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ مخالفین کے اعتراض "اسلام بزور شمشیر پھیلا" کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ کے جگر گوشوں کے قلب میں اسلام کے صحیح عقائد سرایت کر جائیں۔ اگر آپ کی تمنا ہے کہ [illegible] اسلام میں پختہ ہو جائیں تو "مدلل و مکمل اشاعت اسلام" کا خود مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو کرائیے۔

اس کتاب میں فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سابق مہتمم دار العلوم [illegible] حالات [illegible] اسلامی فتوحات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات و معجزات۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات [illegible] اہم مضامین کو ایسی دلکش عبارت میں بیان کیا ہے کہ آج تک اس سے قبل اس موضوع پر کوئی کتاب مستند و جامع تصنیف اردو زبان میں نہیں ہوئی۔

کتاب متعدد بار طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ مگر اس مرتبہ تاریخی واقعات کے حوالجات۔ تصحیح الفاظ و نظر ثانی۔ آیات و احادیث کی تخریج۔ مفید حواشی۔ جدید ترمیمات کے بعد کتابت و طباعت۔ بہترین ٹائٹل و لوح خوشنما رنگین سے آراستہ کر کے عمدہ کاغذ پر طبع کرایا گیا ہے۔ جو باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری خوبیوں میں بھی بے نظیر ہے۔ باوجود اس قدر اضافات و اوصاف کے قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ یعنی بدستور سابق وہی تین روپیہ رکھی گئی۔ تاکہ ہر شخص خرید سکے۔ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

## محمدیہ پاکٹ بک

(مجلد) از منشی عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔

اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ جملہ مرزائی مباحثات پر فیصلہ کن بحث کی گئی ہے۔ پہلا اڈیشن [illegible] ختم ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہوا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible] کی بجائے عہ

## ویدارتھ پرکاش مع ویدک تہذیب

حصہ اول مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب

اس کتاب میں وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز تعلیموں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ ویدک تہذیب کو عریاں کیا گیا ہے پڑھنے کے قابل ہے۔ جس نے ایک دفعہ مطالعہ کیا ہے پڑھ کر حیران و ششدر ہو جاتا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ لیکن [illegible] اس کی قیمت [illegible] کی بجائے بغرض تبلیغ صرف ۵ ہے۔ جلد منگوائیں۔

## تلمیع القرآن والحدیث

مصنفہ مولانا [illegible] ندوی۔ آج کل قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت، حفاظت اور کتابت پر عام لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مولانا مذکور نے ان تمام اعتراضات کا نہایت تسلی بخش جواب دیا ہے۔ ہر اہل حدیث کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ کتاب مجلد ہے۔ قیمت صرف ۱۲

## تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتہً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے معارف اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت بے جلد [illegible]۔ مجلد [illegible]

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جانے:

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

## خطبات سلمان

قاضی محمد سلیمان [illegible] مرحوم [illegible] مضامین [illegible] ہے۔ [illegible] ہے [illegible] چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ [illegible] ضخامت۔ کتابت، طباعت عمدہ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت [illegible]

[illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

جلد شوال نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶

نمبر ۴۸

# اہلحدیث

اجبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

## شرح قیمت چندہ

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عٰ |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | ۔۔ |
| عام خریداران سے | ۔۔ |
| ۔۔ ۔۔ ششماہی | ۔۔ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۱۰ |
| فی پرچہ | ۲ |

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (درس عمل) ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی ۔ ۔ ص۳
امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟ (قادیانی مشن) ۔ ۔ ۔ ص۶
جماعت احمدیہ میدان جنگ میں ۔ ۔ ص۷
تعاقب بر نوٹ مختصر معصوم ۔ ۔ ص۸
مسلمانوں میں تنظیم یعنی بہتر تنظیم ۔ ص۸
آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے استحکام (تبلیغ اسلام و تنظیم) ۔ ۔ ص۹
[illegible] ۔ ۔ ص۱۱
[illegible] حسن کلمات ۔ ۔ ص۱۲
[illegible] اشتہارات ۔ ۔ ص۱۴

# درس عمل

(از محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری نزیل حال دہلی)

مسلم تجھے شرف وہی پھر ذوالجلال دے
بغض و حسد کی آگ جو دل سے نکال دے

قولِ رسولِ پاک کو پھر رکھ نگاہ میں
اقوالِ غیر سامنے سے اپنے ٹال دے

رگ رگ میں تیرے خونِ حمیت ہو موجزن
دریا بھی راہ میں ہو تو گھوڑے کو ڈال دے

راہِ خدا میں رنج و مصیبت کا کیا حساب
دکھ درد سہہ کے دہر کو درسِ بلال دے

تو اور قولِ غیر کا پابند اس قدر
مسلم خیالِ خام یہ دل سے نکال دے

کب تک رہیگا عرصۂ ہستی میں یوں ذلیل
تجھ میں خرابیاں جو ہیں اسکو نکال دے

ہے نشتر کی دعا مرے اللہ اب یہی
دنیا کو امتیازِ حرام و حلال دے

# انتخاب الاخبار

**۲۵ ستمبر ۱۹۳۹ء**

**مقامی حالات** | امرتسر میں پنجاب اسمبلی کا ضمنی انتخاب ۲۳ ستمبر سے شروع ہے۔ ۲۶ کو ختم ہوگا شہر میں متعدد پولنگ سٹیشن بنائے گئے تھے۔ آئندہ پرچہ میں نتیجہ سے اطلاع دی جائیگی۔

**احراری لیڈر گرفتار** | مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی نے کانگرس اور مسلم لیگ سے سبقت کرکے فوجی بھرتی کی مخالفت کا ریزولیوشن پاس کردیا تھا۔ اسکے متعلق تقریریں کرنے کے الزام میں شیخ حسام الدین صدر احرار اور چند اور احراری لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔

**طلبی ضمانت** | لاہوری احمدیوں کے انگریزی اخبار "لائٹ" اور جس پریس میں وہ شائع ہوتا تھا سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ (انقلاب)

**گداگر سے سونا** | لاہور شہر میں پولیس نے ایک گداگر کو گرفتار کیا۔ جس کے قبضہ سے دس تولے سونا و چاندی و دیگر کئی برتن برآمد ہوئے۔

**ریل گاڑیوں میں تصادم** | لائل پور ریلوے سٹیشن پر ایک ٹھیری ہوئی مال گاڑی سے ایک مسافر گاڑی کا تصادم ہوگیا۔ مسافر گاڑی کا انجن اور کئی ڈبے پاش پاش ہوگئے۔ فائرمین ہلاک اور بہت سے مسافر مجروح ہوگئے۔

**روسی کی گرفتاری** | جیکب آباد میں ایک روسی گرفتار کیا گیا۔ جس کے قبضہ سے دنیا کا نقشہ اور پندرہ ہزار روپیہ کے روسی نوٹ برآمد ہوئے۔ (انقلاب ۲۶ ستمبر)

**خاکساروں کی سول نافرمانی** | باوجود حکومت یوپی کے خاکساروں پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کے پنجاب سے خاکسار دہلی قرول باغ میں جمع ہو کر وہاں سے صوبہ یوپی میں سول نافرمانی کرکے گرفتار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ میں بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ ۲۴ ستمبر کو بھی ۲۶ خاکسار گرفتار ہوئے۔ (ن ۰)

**حبشہ میں بغاوت** | جنگ یورپ کی خبریں سن کر حبشیوں نے بھی اٹلی کے خلاف بغاوت شروع کردی ہے۔ ادیس بابا (دارالحکومت حبشہ) کے ارد گرد محاصرہ کر لیا ہے اور ادیس بابا کے قریب ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ (انقلاب ۲۱ ستمبر)

**چین اور جاپان میں جنگ** | معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کانٹن اور کیانگسی میں چینیوں اور جاپانیوں کے مابین سخت جنگ جاری ہے۔

**برطانوی جہازوں کی غرقابی** | اس ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے چار بحری جہاز "کریجس"۔ "لارڈ منٹو"۔ "ارلنگا" اور "زاگمن سائڈ" غرق کردیئے گئے ہیں۔ (انقلاب)

**پولینڈ کی مہم ختم** | لندن ۲۴ ستمبر۔ پولینڈ میں اپنی مہم ختم کرنے کے بعد جرمنی افواج کے کمانڈر انچیف مغربی محاذ پر پہنچ گئے ہیں اور جرمنی فوجوں نے فرانسیسی علاقہ پر حملہ شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ جرمنی افواج سار برڈکن کی پہاڑیوں پر دوبارہ قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ (انقلاب ۲۶ ستمبر)

**جرمنی کا فرانس پر حملہ** | لندن ۲۴ ستمبر خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی فوجیں جلد یا دیر سے ہالینڈ یا بلجیم کے راستہ سے فرانس پر حملہ آور ہونگی۔ بلجیم نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے لام بندی مکمل کر لی ہے۔ ہالینڈ نے بھی اپنی سرحدوں پر انتظامات مکمل کر لئے ہیں (۰۰)

**وارسا پر بمباری** | پیرس ۲۳ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جرمنی افواج نے وارسا پر توپوں سے خوفناک بمباری کی۔ ایک ہزار سولین ہلاک ہوئے بہت سی عمارات کو نقصان پہنچا۔ (ن ۰)

**آسٹریا میں قحط** | ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم ویانا رقمطراز ہے کہ آسٹریا میں قحط کے آثار رونما ہو رہے ہیں کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو رہی ہیں (ن ۰)

**جرمنی ہائی کمانڈ** | نے اس ہفتہ تیسری بار دعویٰ کیا ہے کہ پولینڈ میں جرمنی کی مہم ختم ہو گئی ہے اور پولش فوج کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ وارسا موڈلن اور سکیزیر وغیرہ نما پہلا ابھی تک پولوں کے قبضہ میں ہیں۔ ۴ ½ ہزار پول قیدی بنائے گئے ہیں اور آٹھ سو کے قریب ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں۔ (ن ۰)

**روسی گورنمنٹ** | کا اعلان مظہر ہے کہ سرخ افواج نے سٹرائی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور شمال میں برسٹ اور گروسک تک روسی فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ آٹھ ہزار پولش گرفتار کئے گئے ہیں۔

**رومانیہ کا وزیراعظم** | کار پر گذر رہا تھا۔ سامنے سے بھی ایک کار آرہی تھی۔ جس میں سے کسی نے وزیراعظم پر گولی چلا دی جس سے وہ مر گیا۔ (ن ۰)

**۱ ½ لاکھ جرمن ہلاک** | پیرس۔ فرانس کے محکمہ اطلاعات کے جنرل کمشنر نے بذریعہ ریڈیو اظہار کیا کہ پولینڈ کی لڑائی میں ۱ ½ لاکھ جرمن ہلاک اور تقریباً چھ سو طیارے تباہ کئے گئے (ن ۰)

**سمرنا میں زلزلہ** | استنبول ۲۳ ستمبر۔ سمرنا اور اس کے ارد گرد ہیبت ناک زلزلہ آنے سے دو سو اشخاص ہلاک سینکڑوں مجروح ہو گئے۔ ایک ہزار مکانات منہدم ہوگئے۔ (ن ۰)

**وزارت ترکیہ کا اعلان** | ترکی وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ترکی اور روس کے معاہدے کا اثر برطانیہ اور فرانس پر کچھ نہیں ہوگا۔ ترکی کے تعلقات ان ممالک سے بدستور رہیں گے۔ (ن ۰)

## "موجودہ جنگ"

اس نام سے حکومت پنجاب کی طرف سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں پولینڈ کا مختصر تاریخ جغرافیہ بیان کرکے موجودہ جنگ کے اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حضور ملک معظم کا پیغام، وائسرائے بہادر کی تقریر اور موجودہ جنگ کے متعلق ملک کے مشہور سیاسی رہنماؤں کی رائیں اور بہت سی متفرق باتیں درج کی گئی ہیں جن سے واقفیت حاصل کرنا آج کل بہت ضروری ہے۔ جن صاحب کو جتنی کاپیاں درکار ہوں مفصلہ ذیل سے مفت طلب کرسکتے ہیں۔ دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۱۴۔ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

# خاکساری تحریک اور اس کا بانی

## مشرقی اسلام اور مغربی اسلام

(۱۴)

مشرقی اسلام سے ہماری مراد ماسٹر عنایت اللہ قائد تحریک عسکری کا مزعومہ اسلام ہے اور مغربی اسلام سے ہماری مراد حجازی اسلام ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی فداہ ابی و امی کے ذریعہ دنیا میں پہنچا۔ ان دونو اسلاموں میں مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے اس مضمون کا مذکورہ عنوان رکھا ہے اس لئے ہم اپنے ناظرین سے عموماً اور اعیان اہل حدیث سے خصوصاً اور خاکساران تحریک سے علی الاخص درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو بغور ملاحظہ کرکے انصاف سے رائے قائم کریں اور مشرقی صاحب کے ان لفظوں کا بھی اندازہ کرلیں جن کے ذریعے آپ وقتاً فوقتاً اپنے اسلام کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں کہ

میں اللہ کو وحدہ لاشریک مانتا ہوں اور پیغمبر خدا کو سچا جانتا ہوں۔ روز آخرت پہ میرا ایمان ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس کی تنقید کے لئے پہلے ہم دو مثالیں پیش کرتے ہیں

**پہلی مثال** | مشرقی صاحب اور ان کے اتباع نے یا تو سنا ہوگا یا پڑھا ہوگا کہ قریباً انہی الفاظ میں قادیان سے بھی اظہار عقائد ہوتا ہے۔ مگر بایں ہمہ مشرقی صاحب مرزا صاحب کو بوجہ ادعائے نبوت کافر کہتے ہیں۔ (جھوٹ کا پول صہ)

**دوسری مثال** | یہی الفاظ شیعہ کے امام باڑوں سے بھی نکلتے ہیں اور وہ ان عقائد کی تصدیق بھی کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی جب یہ الفاظ بھی شائع کرتے ہیں کہ:-

"علی عرش ہے، لوح محفوظ ہے۔ حی لایموت ہے وغیرہ" (اخبار الواعظ لکھنؤ ۱۶ ستمبر سنہ رواں)

ایسا کہنے سے شیعہ لوگ مشرقی صاحب اور ان کے اتباع کے نزدیک اسلام سے کتنی دور جا پڑتے ہیں اس کا فیصلہ وہ خود کرسکتے ہیں۔

ان دو مثالوں کے بیان کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ صرف کلمۂ اسلام پڑھ لینا مسلمان ہونے اور رہنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ ورنہ اسلام کا کوئی فرقہ (گمراہ سے گمراہ بھی) ان سے منکر نہیں ہے۔ اس کے بعد ہر ایک فرقہ اسلام کے معنی اپنے ذہن میں ایسے گھڑتا ہے جو خدا رسول کی تعلیم کے صریح نقیض ہوسکتے ہیں مگر وہ اسی کو صحیح اسلام سمجھتا ہے۔ ناظرین اس اصولی تمہید کو ملحوظ رکھ کر ہماری معروضات ذیل کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث مشہور کے الفاظ یہ ہیں:-

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلٰوة وایتاء الزکٰوة والحج وصوم رمضان۔ (متفق علیہ)

یعنی اسلام پانچ ارکان پر مبنی ہے۔ کلمہ شہادت کی تصدیق اور نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ ادا کرنا (بخاری مسلم)

یہ اعمال کل مسلمانوں میں بالاتفاق ارکان خمسہ کے نام سے مشہور ہیں۔ مشرقی صاحب چونکہ حدیث نبوی کی حجیت سے منکر ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اس حدیث کو بھی تسلیم نہ کریں۔ اس لئے ہم اس بیان کی تائید قرآن شریف سے بتاتے ہیں۔ ارشاد ہے:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاۗءَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(پ ۱۸۔ ع ۱)

**ترجمہ** | وہ ایماندار نجات پاگئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں اور فضول کاموں سے بچتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر ان پر کچھ الزام نہیں۔ جو کوئی اس کے علاوہ

طلب کرتے ہیں وہ آگ میں سے گزرنے والے ہیں اور جو لوگ اپنی امانتوں اور وعدوں کا لحاظ رکھتے ہیں اور وہ جو اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں جو بہشت کی میراث پائینگے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ان آیات میں اس حدیث مذکورہ کا مضمون مشرح ملتا ہے المؤمنون کے الفاظ میں کلمہ اسلام کی تصدیق کی طرف اشارہ ہے۔ صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا ذکر اس آیت کے صریح الفاظ میں موجود ہے۔ باقی رہا روزہ اور حج کا ذکر سو ان کے لئے الگ آیات ملتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ (پ ۴ ع ۱)
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (پ ۲ ع ۷)

مسلمانوں کے کسی فرقہ نے ان ارکان خمسہ کا انکار نہیں کیا مگر مشرقی صاحب ان ارکان سے منکر ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

فما بني الاسلام على ما انتم تزعمون. وما كلمة الشهادة والصوم والصلوٰة والحج والزكوٰة التي تسمونها اركان الاسلام الا شعائر الامة المحمدية او مناسكها التي تميزتها امتكم من الامم الاخرى ولكنه ما انبنى الاسلام عليها قط۔
(تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۵۶)

یعنی ان اعمال پر اسلام کی بنیاد نہیں ہے جن پر تمہارا گمان ہے۔ کلمہ شہادت، روزہ، نماز، حج اور زکوٰۃ جن کا نام تم مسلمان ارکان اسلام رکھتے ہو یہ ارکان اسلام نہیں ہیں مگر امت محمدیہ کے شعائر (علامات) ہیں جن سے امت محمدیہ دوسری امتوں سے ممتاز ہے۔ لیکن ان چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہرگز نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ماسٹر صاحب (علامہ) مشرقی کے نزدیک اسلام صرف قوانین قدرت کا اتباع ہے۔ یعنی وہ قوانین قدرت جو جہان میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ جن کی اتباع ہر ایک انسان پر ہر شخص پہنچا ہے چاہے وہ کافر ہو یا مومن، خدا کا قائل ہو یا منکر ان قوانین قدرت کو اثر پہچاننے میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ ان قوانین اور ان کے اثر کا ذکر مولانا حالی مرحوم کی اس رباعی میں ملتا ہے ؎

مٹی سے ہوا سے آتش و آب سے یاں
کیا کیا نہ ہوئے بشر پہ اسرار عیاں
پر تیرے خزانے ہیں ازل سے اب تک
گنجینۂ غیب میں اسی طرح نہاں

ان قوانین کے علم کا نام آج کل کے محاورہ میں علم سائنس ہے۔ مشرقی صاحب کہتے ہیں کہ علم سائنس کو جان کر استعمال کرنا ہی ایمان ہے یہی اسلام ہے اسی لئے اہل یورپ کے طریق عمل کو آپ ایمان اور اسلام کہتے ہیں۔ اور ان کو اپنے زعم میں انبیاء علیہم السلام کی تعلیم پر عامل ہونے کی وجہ سے مفلح اور وارث جنت قرار دیتے ہیں۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

فو الله ما جاهد قوم قط في هذه الدنيا مثل ما جاهد الغرب في زماننا هذا ولم يعرفوا الله مثل ما عرفوه ولم يقدروه مثل ما قدروه فكيف لا يؤدي الله اجورهم ويوفيهم حق عبادتهم في الدنيا ويتم نعمته عليهم ان كانوا شاكرين. وكيف لا يستخلف في الارض الذين امنوا بالله بالحق وعملوا الصالحات انه شكور حليم. فالملئكة اكثرهم يعبدون لهذا القوم. وملك البرق يخدمهم ليلا ونهارا يسوق مراكبهم على الارض ويرسل رسالاتهم وبلاغاتهم من المغرب الى المشرق في طرفة العين. ويغفر بلادهم ومساكنهم بحفظه اصابعهم. ويجري مراكبهم في البحر. ويحمي مساكنهم في القر. ويقذرهم على الكلمة من البلاد في لمحة البصر. لتشكروا الله ويشكروا عليه. فاطر السموات والارض جاعل الملئكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث وربع يزيد في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير (۱:۳۵) وملك البخار يعبدهم بكرة واصيلا يسوق قطاراتهم ويحمل اثقالهم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس (۴:۱۶) ويسيّر [illegible] ويطبع كتبهم ويعمل لهم الاشياء النافعة وغيرها من الاعمال العجيبة الغريبة ما لا تعد ولا تحصى باجنحته المشتى. والاخرون [illegible] وا لهم حتى الان وهم يجهدون بجد امكانهم ان يعبدوهم طائعين ... فهم الذين قال الملئكة لربهم فيهم حين اراد الله ان يجعل في الارض خليفة اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك (۳۰:۲) فاجاب لهم ربهم ناظرا الى ما اعطاهم الاتية وشاهدا على افكارهم البالغة اني اعلم ما لا تعلمون (۳۰:۲) فعلمهم الله الاسماء اكثرها ومن حقائق الاشياء معظمها واقدرهم على استعمالها. وملئكته يدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم طبتم (۲۳:۳۹) في هذه الارض واحسنتم. اذا حكم الله فادخلوها خالدين. وهم الذين قال فيهم ربهم للملئكة وفي رجال مثلهم اني خالق بشرا من طين فاذا سويته ونفخت فيه من روحي فقعوا له ساجدين فسجد الملئكة كلهم اجمعون (۱۲:۳۸) سوّاهم الله ونفخ فيهم من روحه لانهم هم القادرون على ما يشاءون. ... ويبصرون ويطيقون مثله وانتم لا تقدرون مما كسبتم على شيء ولا تسمعون من الحق ولا تبصرون ولا تعقلون. (تذکرہ عربی صفحہ ۶۷)

اس عبارت کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

کسی قوم نے نہیں پہچانا۔ پھر خدا ایسے ایماندار صالح بندوں کو زمین میں خلیفہ کیوں نہ کرے اکثر ملائک (فرشتے) ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور ملک البرق (بجلی کا فرشتہ) دن رات ان کی خدمت کرتا ہے۔ ان کے جہاز اور ان کے پنکھے چلاتا ہے۔ ان کی خبریں آناً فاناً ادھر ادھر پہنچاتا ہے۔ ملک البخار (بھاپ کا فرشتہ) شب و روز ریل گاڑیاں چلانے میں انکی عبادت کرتا ہے اور کئی اور فرشتے ہیں جنہوں نے ابھی تک ان کو سجدہ نہیں کیا مگر وہ (اہل مغرب) کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے فرشتے بھی خوشی سے ان کی عبادت کریں۔ یہی لوگ ہیں جن کے حق میں خدا نے فرمایا تھا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ خدا نے ان کو اسماء کا علم دیا ہے اور حقائق اشیاء ان کو بتائی ہیں۔ اور ملائکہ ہر دروازے سے سلام کرتے ہوئے ان پر داخل ہوتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ تم نے بہت اچھے کام کئے خدا تمہیں خوش رکھے۔ یہی (یورپین اقوام) ہیں جن کے حق میں خدا نے فرشتوں کو کہا تھا کہ جب میں ان کو پیدا کر چکوں تو تم ان کے لئے سجدہ میں گر پڑنا۔ پس سب فرشتوں نے (انکو) سجدہ کیا تھا۔ یہ لوگ بڑے سمیع ہیں بڑے بصیر ہیں بڑے علیم ہیں۔ تم مسلمان کسی چیز پر قادر نہیں ہو نہ تم سنتے ہو نہ دیکھتے ہو نہ جانتے ہو۔

(نوٹ) یہ اقتباس "اہلحدیث" مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء میں بھی درج ہو چکا ہے۔

**مشرقی صاحب کا بدترین ظلم**

قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے حکومت دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ (پ ۱۸۔ ع ۱۳)

یعنی خدا تعالیٰ نے نیکوکار مومنین سے زمین میں خلافت (حکومت) دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ [illegible]

یہ آیت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت حقہ پر نص صریح ہے اور ان کے ایمان اور عمل صالح کی شہادت دیتی ہے۔

اب مشرقی صاحب کا ظلم دیکھئے کہ وہ اس آیت کا مصداق اہل یورپ کو بھی بتاتے ہیں۔ اسی لئے آپ نے مرقومہ عربی حوالہ کے نیچے حاشیہ میں بطور سند لکھا ہے

الاشارة الی قوله تعالیٰ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ (تذکرہ عربی صفحہ ۲۶)

یعنی مشرقی صاحب کے نزدیک یہ آیت آج کل اہل یورپ کے حق میں صادق ہے۔ پس ہم اپنے سینے پر پتھر رکھ کر ایک مثال دیتے ہیں اور ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے سینے پر صبر کا پتھر رکھ کر صبر و تحمل سے سنیں۔

آج یورپ کی بڑی بڑی حکومتوں کے لیڈر (آمر) یہ لوگ ہیں۔ سٹالین روس کا اعلیٰ افسر ہے جو دین و مذہب بلکہ خدا سے بھی منکر ہے۔ موسیو دلادیر فرانس کا وزیر اعظم ہے جو غالباً رومن کیتھولک مذہب کا قائل ہے۔ ہر ہٹلر جرمنی کا ڈکٹیٹر ہے اور مسولینی اٹلی (اطالیہ) کا ڈکٹیٹر ہے۔ ان دونوں کا پابند عیسائیت ہونا بھی مشکوک ہے۔

یہ سب کے سب مشرقی صاحب کے نزدیک اسی طرح اس آیت کے مصداق ہیں جس طرح حضرات ابوبکر عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم اپنے اپنے زمانے میں تھے

**برادران اسلام!**

فلیبك علی الاسلام من كان باكیا

(جو رونے والا ہو وہ اسلام کے حال پر روئے)

آہ! کتنا ظلم ہے۔ کیسا اندھیر ہے۔ آج ایسی قوموں کو جو کسی قسم کے شرعی عیب سے پرہیز نہیں کرتیں بلکہ خدا کو بھی جواب دئے بیٹھی ہیں۔ قرآن مجید کی ان آیات کا مصداق بتایا جاتا ہے جو خاص صالحین وارثان انبیاء کے حق میں نازل ہوئی تھیں۔ اس سے بڑھ کر کیا بلکہ اس کے برابر بھی اسلامی تاریخ میں ظلم کی مثال نہیں مل سکتی۔ اس لئے مشرقی کے حق میں یہ شعر کتنا بامحل کہا ہے

[illegible]

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

**مشرقی کی کجروی**

مشرقی صاحب یورپ پر ایسے فدا ہیں کہ ان کی نگاہ میں دنیا کا کوئی دوسرا ملک یورپ کا ہمسر نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر سائنس دانی اور سائنس سے استخراج کرنے کا نام ہی ایمان ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ ان مومنین کی فہرست میں جاپان کا نام داخل نہیں کرتے۔ کیا وہ آپ کے مقبول ایمان (سائنس دانی اور صنعتی ترقی) میں یورپ کے حصہ دار نہیں ہیں۔ پھر آپ ان غریب جاپانیوں پر نظر عنایت کر کے ان کو مومنین میں کیوں داخل نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ اس دنیا میں بقول آپ کے جنات الارض کے وارث ہیں۔ جب دنیوی جنت کے وارث ہیں تو آپ کے اصول پر جنات الفردوس کے وارث بھی یقیناً ہونگے۔ اپنا قول ذرا ملاحظہ کیجئے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

فما الجنة الا لوارثی جنت الارض ونعیمها وما العاقبة الا للمتقین۔ (تذکرہ عربی ص ۳۲)

(جو لوگ اس دنیا میں باغات کے وارث ہیں وہی جنت اخروی کے وارث ہونگے)

**خاکسار دوستو!**

علامہ عنایت اللہ مشرقی سے سفارش کیجئے کہ وہ ان دہریہ مشرب جاپانیوں کو بھی سند نجات عنائت کریں جس طرح روسیوں کو کی ہے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ وہ یہ شعر آپ کی نذر کرینگے ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بہر وفا کچھ تو ادھر بھی

(باقی آئندہ)

---

## تحقیق تراویح

جس میں مخالفین کے دلائل کا جواب دے کر آٹھ رکعت کو مسنون ثابت کیا گیا ہے۔ برائے حصول اشاعت فنڈ حسب حیثیت [illegible] کے ٹکٹ ارسال کریں۔ منگوانے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

# قادیانی مشن

## امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟

جماعت احمدیہ سے ہماری مراد اتباع مرزا صاحب قادیانی ہیں اور وہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔ ایک بڑی جماعت (نوّے فیصدی) قادیانی جماعت ہے۔ دوسری (تقریباً دس فیصدی) لاہوری جماعت ہے۔ پہلی جماعت تو صاف لفظوں میں کہتی ہے کہ عام مسلمانوں سے ہمارا اختلاف اصولی ہے۔ خلیفہ قادیان اپنی کتاب "انوار خلافت" میں صاف لکھتے ہیں کہ باقی مسلمانوں سے ہمارا اختلاف اصولی رنگ میں ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ ہم ایک نبی (مرزا صاحب) کے قائل ہیں اور دوسرے مسلمان اس سے منکر ہیں اس لئے کافر ہیں

ہم اس صاف گوئی کی داد دینے کے بعد خلیفہ صاحب اور ان کے اتباع سے سوال کرتے ہیں کہ صادق نبی کا انکار اگر کفر ہے تو یہ کفر بلحاظ سلب رسالت ہے یا بلحاظ سلب صلاحیت؟ یعنی کوئی شخص کسی سچے نبی کی نبوت کا انکار کرکے کافر ہو جاتا ہے یا کافر ہونے کے لئے اس کی صلاحیت کا انکار بھی ضروری ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک صالح اور پرہیزگار شخص سمجھتا ہے مگر رسول نہیں مانتا ایسا شخص کافر ہے یا نہیں؟ منطقی اصطلاح میں یوں سمجھئے کہ نبی قضیہ مشروطہ عامہ کا موضوع ہے ضروریہ کا نہیں ہے۔ مشروطہ عامہ میں موضوع سے سلب وصف کرنا حکم کا ابطال ہے

پس اب

**سوال** یہ ہے کہ آپ کے لاہوری برادران جو مرزا صاحب سے اس نبوت کو مسلوب کرتے ہیں جس کو سلب کرنے سے آپ نے عام مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے وہ بھی کافر ہیں یا نہیں؟ صاف فتویٰ دیجئے اور بحکم خداوندی "اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبیٰ" عدل و انصاف سے بات کیجئے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اصل بات جس کے لئے ہم نے یہ سرخی قائم کی ہے وہ آگے آتی ہے۔

**مولوی محمد علی لاہوری** نے اپنی ایک تحریر میں اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے کہ ہمارا اختلاف عام مسلمانوں سے اصولی نہیں ہے بلکہ فروعی ہے۔ اس ساری تحریر سے مقصود اپنے حق میں مسلمانوں کے تشدد کو نرم کرنا ہے۔ مولوی صاحب کے اس مقصد کو ہم مبارک سمجھتے ہیں مگر ساتھ ہی تصویر کا دوسرا رُخ بھی دکھا کر مطلع کو روشن کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے مولوی صاحب کے الفاظ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جو یہ ہیں:-

"گروہ اول یعنی عام مسلمانوں سے خطاب

گروہ اول کو تو میں کہتا ہوں کہ اگر ایک کافر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار سے مسلمان ہو سکتا ہے اور آپ لوگ بھی قادیانی جماعت کی طرح کلمہ کے عملاً منسوخ ہونے کے قائل نہیں تو ہم دن رات اس کلمہ کا اقرار کرتے اور اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور اگر صحیح حدیث کی رو سے جو شخص قبلہ کی طرف منہ کرکے مسلمانوں کی نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان ہونے کا عہد اللہ اور رسول نے دیا ہے تو ہماری مسجدیں قبلہ رخ بھی ہیں اور ہماری نماز بھی مسلمانوں کی نماز ہے۔ یہ مشاہدہ کی بات ہے جو چاہے دیکھ لے۔ اور اگر آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم ماننا مسلمان کے لئے ضروری ہے تو ہم آپ کے بعد نہ قادیانیوں کی طرح نئے نبی کے آنے کے قائل ہیں اور نہ آپ کی طرح پرانے نبی کے آنے کے قائل ہیں اور صحیح معنے میں نبوت کو آنحضرت صلعم پر ختم یقین کرتے ہیں" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۳۰- اگست ۳۹ء)

**اہلحدیث** اگر آپ کا یہ بیان صحیح ہے تو پھر آپ جمہور اہل اسلام (منکرین مرزا) کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اگر یہ عذر کیا جائے کہ وہ لوگ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں جو در حقیقت کافر نہیں ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مؤمن کو کافر کہے تو کفر خود اسی پر لوٹ آتا ہے۔ اسی لئے جو لوگ مرزا صاحب کی تکفیر کے قائل ہیں مولوی محمد علی لاہوری ان کو قابل امامت نہیں سمجھتے۔

اس کا تحقیقی جواب "اہلحدیث" میں بارہا دیا گیا ہے آج ہم پھر وہی جواب بالاختصار پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اور ان کے اتباع اگر دلی توجہ سے سنیں گے تو فائدہ اٹھائیں گے۔ ورنہ خدا کے ہاں جواب دہ ٹھیرینگے۔

حاطب رضی اللہ عنہ (جنہوں نے مکہ شریف کی طرف آنحضرت صلعم کی تیاری کی خبر اہل مکہ کو دی تھی) کا معاملہ جب دربار رسالت میں پیش ہوا اور حاطب رضی نے اپنے فعل کا اعتراف بھی کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کر دینے کی اجازت چاہی۔ آپ کی اجازت طلبی کے الفاظ بڑے سخت ہیں جو قابل دید و شنید ہیں۔ آپ نے فرمایا:-

دعنی اضرب عنق هذا المنافق فانه خان اللّٰہ و رسوله

حضور! مجھے اس منافق کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے کیونکہ اس نے اللہ رسول کی خیانت کی ہے)

اس درخواست میں حضرت عمرؓ نے اس پر منافقت کا حکم لگایا اور منافق اور کافر ایک ہی حیثیت میں ہیں ملاحظہ ہو آیہ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ جو منافقوں کے حق میں نازل ہوئی۔ دربار رسالت سے درخواست عمری کا جواب ملا کہ

"دعه فانه بدری اطلع اللّٰہ علی اهل بدر وقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم"

بسا اوقات فیصلہ دے بیٹھتے ہیں حالانکہ ... ہمدردی ہوتی ہے۔ خدا نے اہل بدر کے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں)

فیصلہ رسالت حاطبؓ کو مؤمن کامل ثابت کرتا ہے مگر حضرت عمرؓ نے اس کو منافق کہا باوجود اس قضا کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ پر کفر کا حکم نہیں لگایا اور نہ توبہ کرنے کا ارشاد فرمایا کیوں؟ اس لئے کہ حضرت عمرؓ نے حاطبؓ کو عناد اور ضد کی وجہ سے کافر نہیں کہا تھا بلکہ اندر دلیل کہا تھا۔ گو وہ دلیل دربار رسالت میں مسترد ہو گئی۔ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی شخص یا گروہ کے حق میں از روئے دلیل کفر کا فتویٰ دینا (چاہے وہ دلیل واقع میں کمزور بلکہ غلط ہو) حدیث اول کے ماتحت نہیں لا سکتا۔ ان دونوں حدیثوں کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کو کافر کہتے ہیں چونکہ وہ دلیل کے ساتھ کہتے ہیں۔ (خواہ وہ دلیل امت مرزائیہ کے نزدیک کمزور یا مردود ہو) اس لئے حدیث موصوف کے ماتحت کفر ان پر نہیں لوٹ سکتا۔

فیصلہ | قادیانی لاہوری جماعتوں میں گو اختلاف شدید اور بون بعید ہے مگر خلیفہ نور الدین کی خلافت پر دونوں متفق ہیں۔ اس لئے ہم اس مسئلے میں کہ امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں اختلاف اصولی ہے یا فروعی قول فیصل پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ دونوں فریق اس کی تسلیم یا عدم تسلیم سے بذریعہ اپنے اپنے جراید (اخبارات) اطلاع دینگے حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان کا قول ہے:

احمدی غیر احمدی میں تا بحین کامل کا
فرق نہیں بلکہ بقول مسیح موعود (مرزا صاحب)
کفر و اسلام کا فرق تھا۔ (نور الدین)
(الفضل ۱۱۔ مارچ ۱۹۱۴ء ص ۳)

یہ قول جماعت قادیان کی تائید کرتا ہے وہ تو اسے تسلیم کرینگے اور لاہوری جماعت کی بابت انتظار ہے کہ وہ اس کا جواب کیا دیگی۔

نوٹ | واضح رہے کہ اختلاف مسئلہ کے ماتحت

یہ قول فیصلہ نہیں رہا۔ بلکہ یہ روایت بقول مرزا کے مرزائیوں کے حق میں مرفوع کے حکم میں ہو گیا۔

پس مولوی محمد علی لاہوری | آئندہ مسلمانوں کے اختلاف کو معمولی فروعی کہتے ہوئے اس فیصلہ خلافت کو بھی سامنے رکھ لیا کریں۔ کیوں ان دونوں کا عقیدہ مرزا صاحب اور حکیم صاحب کے حق میں یہ ہے ؎

بے چارہ خسرو حستہ را خوں ریختن فرمودہ اند
عالم بجنت یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

مولوی محمد علی سے خطاب | آپ مرزا صاحب کی حمایت میں ہمیشہ یہ کہتے آئے ہیں کہ مرزا صاحب چونکہ مؤمن ہیں اس لئے ان کے مکفرین حدیث مذکور کے ماتحت کفر کے نیچے آتے ہیں۔ پس آئندہ کو آپ ایسا کہنے سے پرہیز کیا کریں یا شیعان لکھنؤ کی طرح امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے حق میں بھی تبرا خوانی شروع کر دیں۔

# جماعت احمدیہ میدان جنگ میں

خلیفہ قادیان نے اعلان کیا ہے کہ میں اور میری جماعت موجودہ جنگ یورپ کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کے حضور میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں:

ہم اس پیشکش پر خلیفہ صاحب کو شاباش کہنے کو تھے کہ اخبار احسان نے فوراً اس پر اعتراض جڑ دیا جس کا مضمون یہ ہے کہ مرزائی جماعت حسب تعلیم مرزا صاحب متوفی جہاد بالسیف کو منسوخ سمجھتی ہے پھر وہ اس جنگ میں شریک ہو کر جہاد بالسیف کرنے پر کیوں طیار ہو بیٹھی ہے۔

ہم اس اعتراض کا جواب دینے والے تھے کہ قادیان کے اخبار الفضل نے اس کا جواب دیا اور بہت صحیح دیا۔

قادیانی جواب کا مضمون یہ ہے کہ جہاد اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں احد الفریقین مسلمان ہو یا اس لڑائی میں تو فریقین غیر مسلم ہیں۔ اس لئے اس جنگ کو جہاد کہنا "احسان" کی غلطی ہے۔

ہمارے خیال میں یہ جواب صحیح ہونے کے باوجود منفی پہلو رکھتا ہے یعنی الفضل کے نزدیک یہ جنگ جہاد نہیں ہے مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس جنگ کا نام کیا ہے؟

اس سوال کا جواب "الفضل" نے غالباً اہلحدیث پر چھوڑ دیا ہے۔ اسی لئے اس کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہوئی۔ بقول شاعر ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لینگے تو ہم لینگے

اہلحدیث ہی اس سوال کا مثبت جواب دے سکتا ہے پس ہمارا جواب غور سے سنئے!

مرزا صاحب قادیانی اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج کہا کرتے تھے۔ (حمامۃ البشریٰ عربی ص ۳۰)

پس مرزا صاحب کے موعود یاجوج ماجوج کی لڑائی میں کسی فریق کے مددگار کی حیثیت مرزا صاحب کے اصول پر ظاہر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے امت احمدیہ (قادیانی و لاہوری) اس مسئلہ میں کہ یاجوج ماجوج کے مددگار پر کیا فتویٰ صادر ہو سکتا ہے۔ بینوا توجروا۔

یہ تو ہوا الفضل کے جواب پر سوال۔ باقی رہا یہ مضمون کہ خلیفہ قادیان نے ذاتی اور جماعتی خدمات انگریزی حکومت کو پیش کی ہیں۔ اس پیشکش پر ہم ان کو شاباش کہتے ہیں۔

# تعاقب

## بر نوٹ قضاء الصوم

معزز ناظرین! حضرت مولانا محترم ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے میرے مضمون قضاء الصوم عن المیت پر جو اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۴۔۱۱۔۱۸ اگست ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا ہے بطور تنقید حد نوٹ تحریر فرمایا ہے پہلی قسط کے آخر میں آپ رقمطراز ہیں:۔

اہلحدیث | یہاں تک تو آپ کی جتنی تحریر آئی ہے اس کے دو حصے ہیں۔ ایک حدیث دوسری اس کی شرح جو اقوال الرجال۔

یہ آپکے ... مضمونوں کا مرتبہ الگ الگ ہے۔ ایک حجت ہے دوسری حجت نہیں۔
حدیث بعد ثبوت حجت میں علیہ صوم قابل غور ہے یہ لفظ اپنے معنی صاف دے رہا ہے کہ بیمار اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اس پر وجوب صوم کا حکم لگ سکے الخ"

میرے مضمون سے خود ناظرین اہلحدیث نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ میں نے حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے یا اقوال الرجال کو۔ میں نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں احادیث اور اسکی تائید میں آثار صحابہ کو پیش کیا ہے۔ البتہ مانعین کے دعویٰ کی خصوصیت کو انہیں احادیث کے عموم سے باطل کیا ہے۔ پیشکردہ احادیث صحیحہ کی تعمیم جیسا کہ ظاہر ہے اس کی شہادت میں امام شوکانی، حافظ ابن حجر، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمہم اللہ کے اقوال پیش کرکے یہ ثابت کیا تھا کہ ان حضرات کے کلام سے بھی وہی بات ثابت ہوتی ہے جو حدیث شریف من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ سے ظاہر ہے اور اہل علم حضرات سے یہ بات بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ شرعی امور میں ان حضرات کے اقوال اور انکی تحقیقات اتنی زیادہ معتبر ہیں کہ اماماں دین کے اقوال بھی انکی تحقیقات سے مسترد کر دئیے جاتے ہیں۔ فتدبر۔

رہی حضرت ممدوح کی یہ توجیہ کہ علیہ صوم قابل غور ہے یہ لفظ اپنے معنی صاف دے رہا ہے کہ بیمار اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اس پر وجوب صوم کا حکم لگ سکے" یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ "علیہ صوم" کے سیاق وسباق کے یہ توجیہ بالکل خلاف ہے۔ علیہ صوم کا اطلاق یہاں میت پر ہوا ہے۔ جیسا کہ من مات سے ظاہر ہے۔ البتہ من مات کے بجائے من مرض ہوتا تو یہ توجیہ کچھ درست ہو سکتی تھی۔ لیکن پھر بھی مریض کے مرض میں تشکیک باطل ہے۔ جیسا کہ نعدۃ من ایام اخر کی رخصت سے ظاہر ہے۔

اگر بفرض محال ہم حضرت ممدوح کی توجیہ کو تسلیم کرلیں اور مریض کے انتہائی مرض کی وجہ سے وجوب صوم کا حکم اس سے ساقط ہو گیا اور رحمت باری تعالےٰ اس کے شامل حال ہوئی اور وہ اچھا ہو گیا تو پھر استقاط وجوب کی رجعت دوبارہ وجوب میں کس طرح ہو سکتی ہے؟ اس کے بعد جناب نے ۱۱ اگست کی قسط پر یہ تحریر فرمایا ہے:-

**اہلحدیث** فاضل مضمون نگار نے قضا کے معنی پر غور نہیں کیا قضا متضمن ہے وجوب الادا کو اور وجوب الادا مبنی ہے تمکن پر۔ فافہم ولا تعجب"

مجھے تعجب اور حیرت ہے کہ جناب نے ابھی پہلی قسط کے نوٹ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ "اہلحدیث کو سب سے پہلے الفاظ حدیث پر غور کرنا چاہئے کیونکہ مدار گفتگو الفاظ حدیث پر ہے اقوال الرجال پر نہیں شتان بینہما" باوجود اس تصریح کے مجھے یہ پوچھنا ہے کہ یہ کس حدیث کا ترجمہ اور مطلب ہے۔

یہ بھی صحیح نہیں کہ قضا متضمن ہے وجوب الادا کو" اس لئے کہ ادا اور قضا آپس میں ایک دوسرے کی قسیم ہیں۔ کیونکہ یہ مامور بہ کی دو قسمیں ہیں۔ جیسا کہ تمام اصول کی کتابوں میں یہ مذکور ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک قسیم دوسری قسیم کو متضمن نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وجوب الادا کے تمکن پر مبنی ہونے سے قضا بھی تمکن ہی پر مبنی ہو۔ اس لئے کہ قضا کے متعلق یہ تصریح ہے لا یشترط القدرۃ المکنۃ للقضاء (مسلم الثبوت ص۔۔) پس معلوم ہوا کہ قضا کے لئے قدرت ممکنہ (تمکن) شرط نہیں۔ اور جب قضا کے لئے تمکن شرط نہیں تو قضا مبنی تمکن پر نہیں فتدبر فانہ عجیب۔ حضرت مولانا ممدوح کی تیسری قسط والا نوٹ وہ ہمارے دلائل پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔ بلکہ وہ خارج از بحث بات ہے۔ فقط والسلام

الراقم:- محمد سلیمان مئوی - ۱۶ ستمبر ۱۹۳۹ء

**اہلحدیث** معلومات سب اہل علم کے سامنے آگئے ہیں۔ میری ناقص رائے میں ان سے کوئی تغیر نہیں ہوا۔ ناظرین ان سے فائدہ اٹھائیں۔ (سلسلہ ختم)

# مسلمانوں میں فتنہ عظیم

## بصورت سجدہ تعظیم

(از مولوی نور محمد صاحب میانوی)

آج مسلمانوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ انہوں نے ہادیٔ اسلام کی تعلیم کو پس پشت ڈالکر اپنے اختراعی مسائل کو رواج دیکر مخالفین اسلام کو ایک ایسا موقع دیدیا ہے کہ اصل اسلام کو بدنما دیکھ کر ہنسی اڑاتے ہیں۔ ہماری بدقسمتی سے بعض ایسے پیرزادے ہند میں پائے جاتے ہیں جو صریح طور پر مخالفت قرآن وحدیث کی کر رہے ہیں۔ منجملہ ان کفریات سے ایک سجدہ تعظیم مرشد بھی ہے۔ آج اس پر مختصر طور پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں گے۔ وہو ہذا

اول تو یہ جاننا ضروری ہے کہ سجدہ کا مفہوم کیا ہے۔ لفظ سجدہ کلام عرب میں کئی معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً سر بر زمین نہادن یعنی زمین پر سر رکھنا۔ انحناء یعنی جھک جانا یا سر کو جھکانا۔ فروتنی کردن یعنی عاجز ہونا۔ استسلام وانقیاد یعنی مطیع ہونا۔ کتب لغات کے دیکھنے، کلام اللہ و احادیث رسول اللہ کے مطالعہ کرنے سے ان کی پوری پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے۔ غور فرمائیے۔

سجد ای وضع جبہتہ علی الارض یعنی زمین پر سر رکھنا۔ سجد النخلۃ یقال اذا مالت۔ یعنی جب درخت جھک جاتا ہے تو کہتے ہیں اس نے سجدہ کیا ترى الاكم فيها سجد للحوافر۔ یعنی ٹیلے گھوڑوں کے کھروں کے نیچے سجدے میں ہیں یعنی دبے ہوئے ہیں۔ قال النحاس اصل السجود الاستسلام والانقیاد۔ یعنی سجدہ کی اصل اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ والنجم والشجر یسجدون ینقادان اللہ تعالیٰ کما خلقا له۔ یعنی جڑی بوٹیاں اور بڑے درخت سب سجدہ کرتے ہیں اسی طرح کہ وہ عاجز و فروتن اور فرمانبردار ہیں بموجب اپنی خلقت کے۔

اسی طرح دیگر آیات کلام اللہ میں ہے

ahmadimuslim.de

بلکہ خر حق اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس۔ یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی زمین اور آسمان کی تمام چیزیں سورج چاند ستارے پہاڑ درخت چارپائے اور بہت سے انسان فرمانبردار سربسجود ہیں سورہ حج۔ وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعًا وکرھًا۔ یعنی زمین و آسمان کی تمام چیزیں اللہ تعالےٰ ہی کو سجدہ کرتی ہیں۔ خوشی یا ناخوشی سے اس آیت میں بھی اطاعت میں سربسجود ہونا مراد ہے۔

ان الذین عند ربک لایستکبرون عن عبادتہ ویسبحونہ وللہ یسجدون۔ یعنی خدا کے مقرب فرشتے اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے بلکہ اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

واسجدوا للہ الذی خلقھن لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن الخ یعنی سورج اور چاند کو سجدہ مت کرو بلکہ ان کے پیدا کرنے والے کو سجدہ کرو۔ وللہ یسجد ما فی السموات وما فی الارض من دابۃ والملٰئکۃ وھم لا یستکبرون۔ یعنی زمین و آسمان کی تمام چیزیں چلنے والی اور فرشتے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں یہاں بھی اطاعت و سربسجود ہونا مراد ہے۔

انما یومن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بھا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربھم وھم لا یستکبرون یعنی ایماندار بندے جب آیات کلام اللہ نصیحت سنتے ہیں تو سربسجود گر جاتے ہیں۔ یہاں بھی سربسجود ہونا مراد ہے۔ مذکورہ بالا محاورات اہل زبان و نیز آیات کلام الرحمٰن سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ سجدہ مختلف معانی کے لئے مستعمل ہے اور ہر موقع پر وہی معنے مراد لئے جاتے ہیں جن پر قرینہ دال ہو۔ تفسیر خازن و تفسیر مدارک میں اسی طرح لکھا ہے۔

حضرت کے سجدہ کی غرض اور غایت یہ بیان کی ہے کہ السجود عبادۃ من نہایۃ التعظیم۔ یعنی سجدہ کا مطلب نہایت درجہ کی تعظیم کرنا ہے یعنی جبکہ سجدہ کا اصل مفہوم کسی کی مقصود کی تعظیم کرنا ہے یعنی ایسی تعظیم جو بلحاظ ظاہری صورت کے اور بلحاظ معنے اور حقیقت کے نہایت کو پہنچی ہوئی ہو اور ایسی تعظیم سوائے سجدہ کے کسی اور صورت سے ادا نہیں ہوتی۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جس کے اظہار کے لئے سجدہ ہیئت کذائی تعلیم کیا گیا ہے۔

اب رہی یہ بات کہ مستحق اس کا کس کو قرار دیا جائے پس اس کے لئے مفہوم تعظیم سب سے پہلے ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے۔ سو ظاہر ہے کہ مستحق اس تعظیم کا وہی ہے جو کبریائی اور عظمت میں بدرجہ غایت ہو اور اپنا نظیر و ثانی نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر اس سے کسی کم درجہ کو اس غایت تعظیم کا مستحق ٹھیرایا گیا۔ تو پھر اس ذات والا صفات کے لئے کسی اور غایت تعظیم کی ضرورت ہوگی اور اس حالت میں سجدہ غایت تعظیم نہ رہے گا۔ حالانکہ اس کا غایت التعظیم ہونا معروف و مسلم ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سجدہ شریعت اسلامیہ میں صرف اللہ تعالےٰ کے واسطے ہے اور اس کی مخلوق کے لئے حرام ہے۔ اہل علم امت محمدیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خدا کے سوائے کسی اور کے لئے سجدہ کرنا خواہ بصورت انحناء کے ہو یا بصورت سر زمین پر رکھنے کے۔ عام اس سے کہ وہ بہ نیت عبودیت کے کیا جاوے یا بہ نیت تعظیم کے از روئے دین محمدی حرام و ممنوع ہے۔

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی)

# آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے استحکام

اور

## اہل حدیثان بنگال کا جماعتی نظام

(از قلم مولوی ابو سعید صاحب سندوروی ضلع راجشاہی)

عرصہ سے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق ممبران جماعت اپنے اپنے قیمتی خیالات اور زریں تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک کوئی اصلاحی تجویز عمل میں نہ آئی ہو۔ لیکن ان تحریرات سے اتنا تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مختلف صوبجات کے اہل حدیث اپنی مرکزی کانفرنس سے واقف ہیں اور کانفرنس کے ساتھ اپنا رشتہ تعلق مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ مگر بنگال وہ خوش قسمت صوبہ ہے کہ یہاں کے اہل حدیث کی مثال اب تک "چنان مختفی اند کہ گوئی مردہ اند" کے ہے۔ میرا گمان ہے کہ عوام الناس تو درکنار بعض مولویوں کو بھی کانفرنس کے وجود تک کی خبر نہیں اور جن کو ہے ان کے دل و دماغ میں وجود و افسردگی چھائی ہوئی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اہل حدیثان بنگال کو کانفرنس اہل حدیث دہلی سے کوئی سروکار نہیں حالانکہ بانی کانفرنس کا سب سے پہلا سفر بنگال ہی میں ہوا تھا۔ کانفرنس مذکور سے انہیں کوئی نفع یا نقصان کبھی نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے۔ وہ تو صرف دہلی اور نواح دہلی کے اہل حدیثوں کی کانفرنس ہے اور وہی اس کے نفع و نقصان کے ساتھ وابستہ ہیں۔

یوں تو ہندوستان کی ساری جماعت اہل حدیث کی حالت ناگفتہ بہ اور نہایت قابل افسوس ہے مگر بنگال کے اہل حدیثوں کی موجودہ مذہبی زندگی اور مرکزیت کا نقشہ وہ حسرت افزا اور مایوس کن ہے کہ دیگر صوبجات کے مقابلے میں عدیم النظیر ثابت ہوگا۔

تاریخ اہل حدیث میں بنگال کا حصہ سب سے زیادہ ہے گو ابھی تک کسی کو اندازہ نہیں کہ یہاں کے اہل حدیث کی صحیح تعداد کیا ہے لیکن کثرت سے اہل حدیث ہندوستان کے دوسرے صوبجات میں شاید ہی ہوں گے۔ مشرقی بنگال میں بالخصوص

تو انکا لی، چاٹگام، [illegible] وچند اضلاع کے سوا ہر ضلع میں اہل حدیث کی [illegible] تعداد ہے۔ خدا کے فضل سے ان کے مولویوں کے شمار بھی بہت ہیں۔ مگر ان کی زندگی کے عملی پروگرام دوسری جماعات کے مولویوں سے بالکل نرالے ہیں۔

بنگال کے علمائے احناف کو دیکھئے اپنے مذہب کی تعلیمی اور تبلیغی اشاعت کس سرگرمی سے کر رہے ہیں اور تھوڑے ہی عرصے میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔ وہ رفتار زمانہ کو معلوم کر کے فرفرہ کے پیر ابوبکر صاحب کو امیر شریعت تسلیم کر لیا اور ایک قلیل مدت میں ان کے لاکھوں مرید بن گئے۔ وہ تو فوت ہو چکے۔ ان کی قائم کردہ درسگاہیں اور انجمنیں برابر میدان عمل میں سرگرم ہیں۔ جماعت کی عدم توجہی قحط سالی، کسادبازاری اور [illegible] کسی کام میں حائل نہیں ہوتیں۔ ان کے گدی نشین اور ماتحتی خلیفوں کے تبلیغی دورے اور جلسے بدستور بنگال و آسام کے کونے کونے میں رہتے ہیں۔ عام مسلمانوں سے (جس میں اہل حدیث بھی داخل ہیں) ہزاروں روپے وصول کر کے وہ اپنے مذہب کی توسیع اشاعت میں صرف کر رہے ہیں۔ بنگلہ زبان میں مذہب حقہ اہل حدیث کی تردید میں بیسیوں زہریلے رسالے ان کی طرف سے شائع ہوئے۔ اہل حدیث علماء کو ان کے جواب لکھنے کی اب تک ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ فی الحال بنگال میں ان کے خاص مذہبی اخبار "شریعت اسلام" "اہل السنت والجماعت" "ہدایت" "حنفی" وغیرہ روز بروز حلقہ ناظرین کی توسیع سے اپنے اپنے ادارے مضبوط کر رہے ہیں۔

اب آئیے ہمارے علماء کی مذہبی خدمات اور تعلیمی و تبلیغی سرگرمیاں بھی ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ اور جماعت کی بربادی کی داستان پڑھ کر دو آنسو بہائیے۔ مرحوم چند بنگلویوں کی کوشش سے انجمن اہل حدیث بنگال کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی تھی۔ ابھی کل واحد و انجمن "اہل حدیث" بنگلہ ماہوار چند روز تک [illegible] پیش بھیڑ و بے سر و سامانی کی حالت میں تحریک اہل حدیث کو خوب خدمات کر رہے تھے کے لئے جان توڑ کوشش کر رہا ہے اور علمائے اہل حدیث و فرد افراد جماعت کو اس انجمن کا ذکر میں شرکت کے متعلق دعوت دیتے رہے۔ انجمن کی ساری رنج و تکالیف کا شاخسانہ ہوئی۔ خدمت علماء و افراد جماعت کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ بالآخر انجمن مذکور اور اس کے آرگن اپنی بے کسی و نامرادی کی زندگی کی آخری گھڑی تک رو رو کر ٹھنڈے ہو گئے۔ (انا للہ)

یہ واقعات اگرچہ آفتاب نصف النہار کی طرح ناقابل تردید ہیں۔ مگر ہمارے علماء کو اس کی مطلقاً پرواہ ہی نہیں۔ وہ اپنے آنکھ و کان بند کر کے ایسے مطمئن خاطر بیٹھے ہیں کہ گویا کچھ جانتے ہی نہیں۔ ادھر جماعت اہل حدیث ظلمات ثلاثہ کی تہ میں دم توڑ رہی ہے۔

میں بلاخوف تردید یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ہمارے پیران پارسا اگرچہ عوام کے گاڑھے پسینے کے کمائے ہوئے ہزاروں روپے مختلف حیل و طرق سے کما کر اپنے ذاتی مفاد میں خرچ کرتے ہیں۔ مگر جب کبھی کسی ملکی یا جماعتی مفاد کے لئے کوئی تحریک درپیش ہوئی تو وہ ہمیشہ خاموش رہے۔ ہاتھ میں کنگن، آرسی کی کیا ضرورت۔ کیا یہ موجودہ حضرات ذی شان تحریکات میں مثلاً مسئلہ امارت، اپنی مرکزی کانفرنس کا استحکام اور اس کی شاخوں کا قیام۔ قیام بیت المال۔ ترمیم نصاب تعلیم میں کبھی منہ بھی سامنے کئے؟ یا لب کشائی کی؟ اور کرتے کیسے؟ یہ تحریکات عملی جامہ پہن لینے سے ان کو تو سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔

گزشتہ کسی پرچہ میں ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نے اہل حدیث درسگاہوں کی فہرست طلب کی تھی۔ اور اہل حدیثان بنگال کو بھی اس کی طرف توجہ دلائی تھی۔ نوشہروی صاحب موصوف سے گذارش ہے کہ بنگال کے اہل حدیث درسگاہ کی کوئی فہرست آپ کو ملی ہے؟ شاید نہیں۔ فہرست کیسی ملتی؟ یہاں تو "ز امن [illegible] آیم کہ بیابانِ عدم" کی کیفیت ہے۔ غیرت! غیرت!! افسوس تو بنگال بھر میں اہل حدیثوں کا کوئی دار العلوم یا معقول مدارس دینیہ کا کوئی وجود ہی نہیں۔ کہیں برائے نام ایک مدرسہ ہی [illegible]

[illegible] ہیں ان کی تنخواہیں بطور جیب خرچ ملتی ہیں اور طلبا بیچارے کلاس نہیں ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ اہل حدیثان بنگال کی نہ تنظیم ہے نہ اتفاق و اتحاد کی کوئی صورت کسی سنہ تجویز کی ہے نہ بیت المال یہ ان کے تعرف میں ہے۔ ہر جگہ یہ سب کس تیجوں کا عمود ہے۔ شرک و بدعات کا زور ہے۔ آپس میں بغض و عناد تشتت و افتراق کا بازار گرم ہے۔ مولوی لوگوں نے مختلف ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی الگ جماعت مسجدا گانہ بنا جماعت قائم کر کے اپنے اپنے معاش کے ذریعے مستحکم کر رکھے ہیں۔ آخر اس ہولناک منظر کا حشر کیا ہے؟ بہت کاش بنگال کے علمائے اہل حدیث آیہ کریمہ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے۔ اور خالصاً شر جماعت کے منتشر شیرازہ کو منظم کرنے کے لئے کمربستہ ہو جاتے۔

سردست میں پرچہ "اہلحدیث" کے واسطے سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا سارے بنگال میں علمائے اخیار شمار میں دو چار بھی نہیں ہیں؟ میں اور ضرور ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ جماعت کی اس جان کنی کے وقت کنج خلوت میں خاموش بیٹھے ہیں؟ واللہ میری حیرانی کی حد نہیں رہتی کہ جب اہل حدیثان بنگال کے مذکورہ بالا نقشہ پیش نظر ہوتا ہے۔ اور دیکھتا ہوں کہ اس گئے گزرے زمانے میں بھی ہمارے سروں پر حضرت مرشدنا مولانا نعمت اللہ صاحب، مولانا عبد اللہ الباقی، مولانا محمد اللہ الکافی، دینا جپوری، مولانا عباس علی، مولانا عبد العظیم عظیم الدین، [illegible] رحمانی [illegible] جیسے مایہ ناز ہستیاں موجود ہیں۔

میں نہایت الحاح و ادب سے آپ حضرات و دیگر مردان کار علماء سے ملتجی ہوں کہ خدارا باہمی اختلافات ذاتی رنجش و کدورت کو یکسر فراموش کر کے ایک ہی نظام کے ماتحت اجتماعی طاقت کی صورت پیدا کیجئے اور صرف مذہب و ملت کی حفاظت کو اپنا نصب العین قرار دے کر میدان عمل میں [illegible]

مرقاۃ القرآن [illegible]

بہتے جو زندہ تھے گو ابھی تک خود عمل پیرا ہو کر عوام کو عمل پر آمادہ کر سکے ہیں۔ پھر بھی یہ نہیں کہ آپ کی کوشش بیکار ثابت ہوئی ہے اور شاید بہل عرصہ شہود میں جلوہ گر نہ ہو۔ ہاں مجاہدانہ اقدام اور سعی پیہم کی ضرورت بیشک ہے۔ میں بنگال کے علماء و معاونین اہل حدیث کے سامنے چند ایک تجاویز پیش کر کے منتظر ہوں کہ دیگر ہمدردان جماعت بھی اپنی اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ یہ ضرورت متقضی ہے کہ ہم جلد از جلد کوئی متفقہ دستور العمل بنا کر میدان عمل میں کود پڑیں:

(۱) انجمن اہل حدیث بنگال کو از سر نو زندہ کیا جائے اور اس کے لئے ہر ممکن تدبیر عمل میں لائی جائے۔ جماعت کے علماء و دیگر اصحاب درد املاً متوکلاً علی اللہ قیام انجمن کا تہیہ کر لیں۔ علاوہ اپنی مقامی جماعات میں انجمن کا ذکر مسلسل جاری رکھیں۔

(۲) سرمایہ کے لئے اولوالعزم ذی اثر علماء کا ایک وفد صوبہ کے مختلف اضلاع میں پہونچکر دولتمند اصحاب کو انجمن کی ضرورت اور اس کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کرے۔ نیز قیام صوبائی بیت المال کی ضرورت اور اس کے فوائد افراد جماعت پر واضح کر کے ہر دو تحریکات کی بنیاد ڈالنے کے لئے اُن سے چندہ طلب کرے۔

(۳) بیت المال کی حقیقی صورت میں متشکل نہ ہونے تک سرداران جماعات ہر مقامی جماعت سے زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ انجمن کی اعانت میں صرف کریں۔ اور اصحاب ثروت کو چاہئے کہ انجمن کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق [illegible] وقتی چندہ دیکر [illegible] چندہ بھی مقرر کریں۔ [illegible] ابتدائی صورت میں زکوٰۃ کا حصہ مقرر [illegible] چندہ کے [illegible] بت وغیرہ وفد [illegible] میں داخل ہو [illegible] اور کام شروع ہو جانے کے بعد [illegible] انجمن ان [illegible] کو انجام دیں گے۔

(۴) اس انجمن کا نام صوبائی اہل حدیث کانفرنس بنگال رکھا جائے۔ اور [illegible] آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس سے ملحق کر دیا جائے۔

(۵) [illegible] اس [illegible] ہندوستان [illegible] کی مرکزی کانفرنس کی تقویت ہو گی۔ باہمی معاونت و مشاورت سے بڑے بڑے مرحلے طے ہو سکیں گے۔ افراد جماعت مرکز کی برکات سے مستفیض ہو سکیں گے وغیرہ وغیرہ۔

(۵) اس صوبائی کانفرنس کا صدر دفتر کلکتہ میں ہو اور اس کی شاخیں ہر ضلع بلکہ ہر تھانہ اور افراد جماعت کی تعداد کے لحاظ سے مناسب ہو تو ہر یونین میں بھی قائم کی جائیں۔

(۶) کانفرنس کے مختلف شعبے اپنی مرکزی کانفرنس کی مجلس شوریٰ کی اتباع اپنے لئے لازم قرار دیں۔

(۷) صوبائی کانفرنس کا ایک ماہوار رسالہ کا اجرا مقدم ترین ضروریات سے ہے۔ جس کا نام اہل توحید ہو اور جس کا اڈیٹر کوئی ماہر فن اہل قلم اہل حدیث عالم ہو۔ اڈیٹر کی اہلیت پر زور دینے کی وجہ یہ ہے کہ کانفرنس کے جملہ فرائض کا ذمہ دار اخبار ہی ہوگا اور فرائض کی انجام دہی اخبار کی مقبولیت و توسیع اشاعت پر موقوف ہے۔ توسیع اشاعت کی شرائط میں اڈیٹر کی قابلیت سب سے مقدم ہے۔

(۸) کانفرنس کا سالانہ جلسہ ہر سال صوبہ کے مختلف مقامات میں ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ہر مقامی جماعت میں زندگی کی نئی روح پڑ جائے۔

(۹) وفد کی تعیین افراد اور جملہ امور کے تصفیہ کے لئے آئندہ رمضان کے پہلے ہی کوئی صاحب ہمت دردمند اہل حدیث صوبہ کے تمام سرکردہ علماء و سرداران جماعات کو کسی مناسب مقام میں دعوت دیں تو کام بہت جلد شروع ہو جائے۔

(۱۰) اخیر میں میں حضرت مولانا سردار اہل حدیث امرتسری حضرت مولانا میر سیالکوٹی۔ مولانا سیف و قمر بنارسی، مولانا محمد صاحب دہلوی عمت فیوضہم و دیگر اراکین مرکزی کانفرنس سے مستدعی ہوں کہ خدارا آپ صاحبان اس دور افتادہ صوبہ کی طرف توجہ فرمائیں اور قیام صوبائی کانفرنس کے لئے آپ لوگوں سے جو مناسب اور ممکن تدبیر ہو سکے عمل میں لائیں۔ خواہ ذاتی طور پر خط و کتابت سے ہو، خواہ "اہلحدیث" میں مضمون شائع کر کے۔ فقط والسلام!

# تبلیغ اسلام

(از مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

قوم نصاریٰ پڑھ لو تبلیغ یہ تمہارا کی
تثلیث کا عقیدہ باطل ہے لا محالہ
واحد خدا کے ہوتے کیوں غیر کی ہو پوجا
بیٹے کی کیا ضرورت ہے مالک جہان کو
اولاد پہ لڑا کیوں دل بے قرار اُس کا
اولاد سے منزہ ہے ذات کبریائی
وہ بے نیاز مطلق تولید سے بری ہے
جو رو بغیر بیٹا ہوتا نہیں ہے پیدا
بیٹے کہاں سے کہ انجیل کو پڑھو تم
کھاتے ہو رزق دنیا کیونکر خدا وہ ہوگا
حجت رہے نہ باقی پیش خدا تمہاری
ہرگز پیے نہ کوئی یہ زہر کا پیالہ
اُلٹا ہے یہ طریقہ جو مشرکوں کو سوجھا
پیدا کیا ہے جس نے ہر ایک جسم و جان کو
ہر ایک جان پہ ہے جب اختیار اُس کا
کن کے امر سے جس نے خلقت ہر اک بنائی
حاصل اُسی کو جب پر لاریب برتری ہے
پھر کیوں گیا ہے تم نے باطل کو یوں ہو بیدا
مانو یہ بات سچی اصرار مت کرو تم
اے دوستو! لگا ہے تم کو بڑا ہی دھوکا

[illegible]

سلہ [illegible]
سلہ [illegible] حضرت مولانا عبد اللہ صاحب [illegible]

عیسیٰ مسیح مریم کہتے تھے اور کہا تھے
بندے تھے وہ خدا کے ہرگز نہ وہ خدا تھے
وہ مرسلِ گرامی آئے جو سب سے آخر
عیسیٰ نے خود کہا یہ انجیل کے ہے اندر
سوچو تم اے نصاریٰ یہ بیسویں صدی ہے
قرآن نے بھی اسکی تصدیق کی ہے پوری
دونوں کتابوں نے ہے جس بات کو بتایا
دنیا کا آچکا ہے اب آخری پیمبر
مسدود ہوچکا ہے اب عہدۂ نبوت
بچے لگو عزیزو اب آخری نبی کے
ہونا ہے پیش سب کو دربارِ کبریا میں
ڈرجاؤ کبریا سے جھک جاؤ اسکے آگے
اے دوستو! محمدؐ ہیں آخری پیمبر
قربِ کبریا کے ہردم تھے گیت گاتے
ان پر ضرور بیشک تھا وہ رسولِ کبریا تھے
تصدیق کرچکے ہیں عیسیٰ بھی تھے پیمبر
آئے جو بعد میرے ہوگا وہ مجھ سے بڑھ کر
اور آچکا عرب میں احمدؐ وہی نبیؐ ہے
جھوٹی یہ پیشگوئی ہرگز نہیں ادھوری
تم نے مرے پیارو دھوکہ ہے اس میں کھایا
پکڑو تم اُس کا دامن تاکہ بنو تونگر
جھوٹا ہے ہر کسی کا اب دعویٰ رسالت
جو آچکے عرب میں لاریب ہیں کبھی کے
ملنا ہے مشرکوں کو دوزخ وہاں سزا میں
بن جاؤ سچے مسلم تاکہ نصیب جاگے
سارے جہاں کی رحمت آئے وہی ہیں بن کر

سارے جہاں کی جانب آیا نبیؐ ہمارا
ہادی بنالو اپنا اب اُس کو تم نصاریٰ

# فضائل درود شریف

(از قلم ایم محمد خان گوندل سیفؔ ۔ موضع ۔۔۔ ضلع گجرات)

(۱) فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے تو حق تعالیٰ اس کے عوض دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ دس گناہ مٹاتے اور دس درجے بڑھاتے ہیں۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ رب العزت نے بہت سے نورانی فرشتے پیدا کئے ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور دن کو آسمان سے اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کی دواتیں ہوتی ہیں اور نور کے کاغذ۔ ان کا کام صرف یہی ہے جو درود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھے جاتے ہیں وہ اُسے لکھتے جاتے ہیں۔ (کنز العمال)

(۳) فرمایا سردار دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے جب تک وہ درود پڑھنے میں مشغول رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (کنز العمال ۔ وسیلۃ العظمیٰ)

(۴) فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ زیادہ درود شریف مجھ پر پڑھا کرو۔ جس سے تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو۔ (کنز العمال)

(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تب فرشتہ اس کو رب العزت کے روبرو لے جاتا ہے۔ تب اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس درود کو میرے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی قبر کی طرف لے جاؤ۔ تاکہ آپ اس درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کریں۔ (کنز العمال)

(۶) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا و عشر۔۔۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا خدا تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجیگا۔

(۷) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ کیونکہ سب سے اول قبر میں میرے متعلق سوال ہوگا۔

(۸) فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے میں (اللہ) اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور جو شخص آپ پر سلام کرے میں (اللہ) اس پر سلام کرتا ہوں۔

**عرضِ سیفؔ** راقم کہتا ہے کہ اگر آپ قلوب کو انوار الٰہی سے منور و روشن کرنا چاہتے ہیں تو ذوق اور شوق سے بصدق دل اشرف الانبیاء پر شب و روز بکثرت درود شریف بھیجا کریں۔

اسی میں فلاح دارین کا راز مضمر ہے۔ عصر حاضرہ میں میرے مسلم بھائی روز بروز اس نعمت عظمیٰ سے دست بردار ہوکر آستان خداوندی و نبوی سے پرے ہٹ رہے ہیں۔

آپ نماز پنجگانہ کے بعد حتی الوسع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہ خلوص قلب درود بھیجا کریں اور پھر رحمت الٰہی کے بادل امنڈتے ملاحظہ فرمادیں۔ والسلام!


## شفاء العلیل اردو ترجمہ القول الجمیل

(مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ)

کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۸/ منگوانے کا پتہ

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# اہل حدیث کے متعلق علمائے احناف کا فتویٰ

مندرجہ ذیل مطبوعہ فتویٰ بغرض اشاعت ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی صدر جمعیۃ العلماء ہند کا فتویٰ اور دیگر علمائے احناف کی تصدیقات مندرج ہیں۔ اگرچہ اس قسم کے فتاویٰ اکابر حنفیہ کرام مثل مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہم اللہ تعالیٰ شائع شدہ ہیں۔ تاہم فتوے ہذا جو بھیجنے والے نے بغرض اشاعت روانہ کیا ہے۔ اس لئے شائع کیا جاتا ہے۔ (مفتی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسئلہ میں کہ

(۱) اہل حدیث کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۲) اہل حدیث کے ہاں بچوں کی شادی بیاہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۳) اہل حدیث سے سلام و کلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۴) اہل حدیث کو نماز جماعت سے نکالنا درست ہے یا نہیں؟

(۵) اہل حدیث کو مارنا کیسا ہے؟ اور مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا کیسا ہے؟ مارنے والا اور نماز سے روکنے والا مستحق ثواب ہے یا مرتکب وعید؟

(۶) فعل مسنون یعنی آمین بالجہر و رفع الیدین سے چڑھنا کیسا ہے؟ اور زمانہ نبوی صلعم میں فعل مسنون ہذا سے چڑھنے والے کون لوگ تھے؟

(۷) اہل حدیث ہماری جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ہم لوگ اہل حدیث کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۸) ہم حنفی مذہب کے ہمراہ شامل صف ہو کر کسی شخص کا پکار کے آمین کہنا ہمارے لئے موجب فساد نماز یا کراہیت نماز ہے یا نہیں؟ اگر ہمارے واسطے اس کا آمین کہنا موجب فساد نماز یا کراہیت نماز ہے تو یہ حنفی مذہب کی کونسی معتبر کتاب میں لکھا ہے؟

امید کہ جواب اس کا للہ حق مدلل و بصراحت ارقام فرمائیں اور اجر اس کا خدا سے پائیں۔ (مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعہ۔ بینوا توجروا۔

## الجواب

(۱) درست ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) درست ہے۔

(۴) نماز یا جماعت سے روکنا جائز نہیں۔

(۵) گناہ ہے اور سخت گناہ ہے۔

(۶) آمین بالجہر اور رفع الیدین اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مسنون نہیں ورنہ وہ ترک نہ کرتے تاہم ان افعال کو بنظر حقارت دیکھنا درست نہیں۔ کیونکہ بہت سے صحابہؓ و تابعینؒ اور ائمہ مجتہدینؒ ان کو سنت سمجھتے ہیں۔

(۷) دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(۸) کسی کا حنفیوں کی جماعت میں شریک ہو کر آمین بالجہر کہنا حنفیوں کی جماعت کے لئے نہ موجب فساد ہے نہ موجب کراہیت نماز۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

یہ جوابات سب صحیح ہیں۔ (سید سلیمان ندوی۔ اعظم گڈھ)

الجواب صحیح۔ (شکر اللہ المبارکفوری)

الاجوبۃ صحیحۃ۔ (محمد یٰسین غفرلہ المدارس فی المدرسۃ احیاء العلوم المبارک فوری)

یہ جوابات صحیح ہیں۔ (محمد محمود المعروفی)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ (محمد یٰسین المعروفی المدرس الاول فی المدرسۃ القدسیۃ یاکڑا ضلع چوبیس پرگنہ)

الجواب صحیح۔ ہدایت اللہ النعمانی المعروفی۔

جوابات سب صحیح ہیں۔ (رشید محمد رفیع معروفی غفرلہ)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ (محمد نظام الدین معروفی عفی عنہ)

الجواب صحیح۔ (عبدالحمید عفی عنہ المعروفی)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ (محمد عثمان الاعظمی الحسینی اوری اصاب المجیب والذین اتبعوہ (محمد بحر العلوم فاروقی مدرس مدرسہ ناصر العلوم قصبہ گھوسی)

یہ سب جوابات صحیح ہیں۔ (ولی محمد عفی عنہ گھوسوی) مجیب نے جو جواب لکھا ہے وہ صحیح ہے۔

(منظور احمد عفی عنہ الاعظمی مکونی)

نوٹ:۔ اصل فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔

المستفتی

بہی خواہان قوم (مولوی) محمد صفات اللہ، محمد عبدالرحمن، عبدالحلیم۔ کوپاگنج۔ ضلع اعظم گڈھ

یہ نقل اصل کے مطابق ہے۔ (محمد قاسم کوپاگنج)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

## بقیہ متفرقات از صفحہ ۱۲

اہل حدیث کانفرنس کیلئے از منشی محمد خان گوندل ۸

جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث کیلئے " " " " " " ۸

اشاعت فنڈ " " " " " " " ۸

حاجی عبدالرؤف شوانہ ضلع الہ آباد ۸ھر۔

**علمی سوال** ایک روایت میں نے سنی ہوئی ہے کہ جس مجلس میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہو آنے والا السلام علیکم نہ کہے۔ اگر کسی صاحب کی نظر سے یہ روایت گزری ہو تو اطلاع دیں۔ (ابو الوفاء)

**غریب فنڈ** میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ ماہ رجب گزر گیا اور شعبان المعظم گزر رہا ہے۔ کسی صاحب خیر نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اس وقت سائلین کی تعداد تیس ہے۔ مگر آمد کا یہ حال ہے کہ کئی ماہ سے بند ہے۔ اس لئے اصحاب خیر رمضان شریف میں اگر تھوڑی سی بھی ہمت کریں تو ان سب کے نام شروع جلد سے اخبار جاری ہو جائے۔

(آمد) از فتویٰ فنڈ ھ۔ از منشی محمد خان گوندل ۴ از سائل ملا انجمن اہل حدیث سید پور ھ۔ ۱۲ رحیم بخش تنگیانہ ھ۔ بقایا فنڈ ۶

# متفرقات

**حساب دوستان** ذیل میں ان خریداروں کے نمبر خریداری شائع کئے جاتے ہیں جن کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہو جائیگی۔ چونکہ اسی ماہ میں اہلحدیث کی موجودہ جلد بھی ختم ہو جائیگی۔ لہٰذا جملہ اصحاب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ اپنی اپنی قیمت اخبار جلد از جلد بھیجکر مشکور فرمائیں اور جن کے ذمہ بقایا قیمت ہے وہ بھی ارسال کر دیں تاکہ اس جلد کا تمام حساب صاف ہو جائے۔

۴۰ - ۱۱۵ - ۱۹۰ - ۷۱۰ - ۱۵۵۲ -
۱۷۰۸ - ۱۷۷۵ - ۱۸۸۰ - ۲۰۸۲ -
۲۱۱۳ - ۲۱۲۳ - ۲۳۴۵ - ۲۹۸۷ -
۲۹۸۸ - ۳۲۹۵ - ۳۳۴۵ - ۳۳۴۷ -
۳۳۴۹ - ۳۵۴۷ - ۳۷۷۲ - ۳۹۰۴ -
۴۱۲۰ - ۴۸۴۴ - ۴۹۳۳ - ۵۰۳۲ -
۵۶۵۸ - ۵۶۷۲ - ۶۱۲۷ - ۶۶۳۰ -
۶۶۸۷ - ۶۷۱۳ - ۶۹۰۳ - ۷۰۵۸ -
۷۱۶۱ - ۷۶۳۱ - ۷۶۴۶ - ۸۱۱۵ -
۸۱۶۶ - ۸۳۷۲ - ۸۵۳۱ - ۸۶۴۴ -
۸۶۵۶ - ۸۶۶۳ - ۹۲۲۹ - ۹۲۳۶ -
۹۳۵۸ - ۹۴۴۵ - ۹۶۵۰ - ۹۸۵۴
۹۹۹۱ - ۱۰۰۴۶ - ۱۰۰۸۲ - ۱۰۴۲۷
۱۰۴۴۲ - ۱۰۴۵۰ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۴۹ -
۱۰۷۶۵ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۸ - ۱۰۷۸۲ -
۱۰۷۸۴ - ۱۰۹۴۷ - ۱۱۱۰۲ - ۱۱۲۳۴ -
۱۱۲۵۶ - ۱۱۲۵۹ - ۱۱۴۳۲ - ۱۱۴۴۹ -
۱۱۴۸۲ - ۱۱۴۸۵ - ۱۱۵۴۱ - ۱۱۵۷۵ -
۱۱۶۳۸ - ۱۱۷۰۲ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۱۱ -
۱۱۷۱۴ - ۱۱۷۵۱ - ۱۱۹۱۱ - ۱۱۹۳۷ -
۱۱۹۴۶ - ۱۱۹۴۹ - ۱۱۹۵۲ - ۱۱۹۵۵ -
۱۱۹۹۶ - ۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۶۵ -
۱۲۰۹۱ - ۱۲۰۹۷ - ۱۲۲۴۸ - ۱۲۲۵۵ -
۱۲۲۵۸ - ۱۲۲۹۲ - ۱۲۳۹۴ - ۱۲۳۹۹ -
۱۲۴۱۱ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۰ - ۱۲۴۴۰ -
۱۲۴۴۲ - ۱۲۴۴۳ - ۱۲۴۴۴ - ۱۲۴۴۵ -
۱۲۴۴۷ - ۱۲۴۵۰ - ۱۲۴۵۱ - ۱۲۴۵۲ -
۱۲۴۷۷ - ۱۲۴۷۹ - ۱۲۵۲۰ - ۱۲۵۲۷ -
۱۲۵۳۹ -

[illegible] ۲۷۰۲ - ۷۳۶۰ - ۸۹۷۳ - ۱۰۷۵۶ -
۱۱۱۸۴ - ۱۱۸۰۶ - ۱۲۴۱۳ - ۱۲۴۴۶ -

## جنگ یورپ اور اس کا اثر

**ہندوستان میں** موجودہ جنگ یورپ کا اثر تمام اشیاء کی گرانی ہے۔ مگر سب سے زیادہ گرانی کاغذ کی ہے۔ اس کے متعلق ہم ذیل میں معاصر "الفضل" کے ایک مضمون کا اقتباس درج کرتے ہیں:- "جنگ کے اثرات عمومی میں سے جو اس وقت تک ہندوستان پر پڑے ہیں اور پڑ رہے ہیں بہت بڑا اثر اخبارات پر پڑا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جنگ کی وجہ سے تمام چیزوں کے نرخ کچھ نہ کچھ بڑھ گئے ہیں۔ لیکن اخباری کاغذ کی قیمتوں میں یکم ستمبر کے بعد جو اضافہ ہوا ہے وہ دوسری تمام اشیاء کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ وہ کاغذ جو یکم ستمبر کو اڑھائی روپیہ فی رم تھا اس وقت اس کی قیمت پانچ روپیہ فی رم سے کم نہیں۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ قیمت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور کاغذ والے پیشگی قیمت طلب کرتے ہیں۔ ابھی تک حکومت نے کاغذ کے نرخوں پر کنٹرول رکھنے کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ قیمتوں کو کنٹرول کرنے میں کامیاب بھی ہو سکتی ہے یا نہیں بہرحال اخبارات اس وقت سخت مشکلات میں مبتلا ہیں۔ معمولی اخباروں کا تو ذکر ہی کیا ہے بڑے بڑے سرمایہ دار انگریزی، اردو اخبارات بھی حجم کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور کاغذ بھی ناقص قسم کا استعمال کر رہے ہیں۔ کئی اخبارات نے قیمتیں بڑھا دی ہیں" (الفضل ۸ ستمبر ۱۹۳۹ء)

**ادارہ** حالات مذکورہ بالا کے ماتحت "اہلحدیث" کا حال ہے۔ مگر اب تک بفضل خدا اسی ضخامت کے ساتھ اسی کاغذ پر شائع ہو رہا ہے جس پر موجودہ حالت میں سابقہ لاگت سے دگنا خرچ کیا جا رہا ہے۔ ایسی حالت میں ہم اپنے معزز ناظرین کی خدمت میں اپیل کرنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت ان کو بھی "اہلحدیث" سے اپنی پوری وابستگی و بہی خواہی کا ثبوت دینا چاہئے جس کی صرف دو ہی صورتیں ہیں:-

اول:- ہر خریدار کم از کم ایک ایک نیا خریدار ضرور بنا دے۔ (اگر ہو سکے تو اس کی قیمت اخبار سالانہ یا ششماہی بذریعہ منی آرڈر بھجوا دے ورنہ دفتر کو وی پی کرنے کی اجازت دے)

دوم:- جن اصحاب کی قیمت ختم ہے وہ مبلغات جلد از جلد روانہ کر دیں خصوصاً مہلت یافتگان حضرات کا تو ایسے وقت میں سابقہ حسابات کا صاف کر دینا دفتر کو بہت تقویت کا باعث ہوگا۔ آج کل روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

کیا ہم امید رکھیں کہ ناظرین ہر دو تجاویز پر عمل پیرا ہو کر اپنے اخلاص اور صدق دلی کا ثبوت دیں گے۔

**شکریہ** مولوی عبدالعزیز صاحب مقیم اکاڑہ اور بابو حبیب اللہ صاحب جمشید پوری نے ماہ ستمبر میں "اہلحدیث" کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنا کر اپنے تبلیغی اخلاص کا ثبوت دیکر ہمیں مرہون منت فرمایا ہے۔ ادارہ اہلحدیث ان ہر دو حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوا ان سے آئندہ بھی ایسی ہی توقعات رکھتا ہے۔

**رسالہ خاکساری تحریک اور اس کا بانی** چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ ابتدائی کاپیاں چھپ چکی ہیں۔ شائقین رسالہ ہٰذا کی اشاعت میں جس قدر امداد کرنا چاہیں وہ بہت جلد ارسال کر دیں۔ نیز جہاں اس رسالہ کی ضرورت ہو وہاں کی تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔

**آمد** منشی محمد خان گوندل چک جا تو ۶ - دی کے عبداللہ صاحب مشکور ہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب کھیاوالی ... مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے از منشی محمد خان موصوف

بزرگوں کی دنیا [illegible]

# ملکی مطلع

## جنگ کی رفتار

جنگ کی خبریں جو آج کل آرہی ہیں ان کے ظاہری الفاظ سے تو جنگ کی رفتار سست معلوم ہوتی ہے مگر قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ فریقین اپنے اپنے محاذات کو قوی کر رہے ہیں۔ پولینڈ کے دار الحکومت وارسا کے فتح ہو جانے کی خبر ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی۔ بلکہ آمدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پولش اور جرمنوں کے درمیان وارسا کے قریب سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ نیز آمدہ خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روس بھی جنگی کارروائی کر رہا ہے اور وہ اپنی سرحد کے قریب پولینڈ کے بہت سے اضلاع پر قابض ہو گیا ہے۔ پولینڈ کی گورنمنٹ وہاں سے منتقل ہو کر رومانیہ پہنچ گئی ہے۔ ان کے چلے جانے کو روسی گورنمنٹ نے خوب بہانہ بنایا ہے کہ جس پولش گورنمنٹ سے ہمارا معاہدہ تھا وہ اب معدوم ہو گئی۔ اس لئے ہم اس وعدے کے پابند نہیں ہیں۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ دول یورپ کے معاہدے اور ان کے معانی وہی جان سکتے ہیں۔ ہم لوگ قاصر العلم دور بیٹھے ہوئے صحیح معنے نہیں سمجھ سکتے۔

فرانس جرمنی کی سرحد پر سخت جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جنگ یورپ ابھی شروع ہی نہیں ہوئی۔ پولینڈ کی لڑائی تو ایک بہانہ تھی۔ جیسا کہ گذشتہ جنگ یورپ میں سرویا (یوگوسلاویہ) کی حفاظت کو بہانہ بنایا گیا تھا۔ جرمنی کے مغربی محاذ پر صرف فرانس کی فوجیں نہیں لڑینگی بلکہ انگریزی فوجیں بھی شریک کار ہونگی جو وہاں پہنچ چکی ہیں۔

فرانس اور جرمنی کی حکومتوں نے اپنی اپنی سرحدوں پر ایک دوسرے کے مقابلے میں قلعوں کی چین

مضبوط لائنیں تعمیر کرائی ہوئی ہیں جو ان کے خیال میں ناقابل شکست ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت گویا انہی قلعوں کی طرف اشارہ ہے۔

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

دونو طرف کے قلعے جس مضبوطی سے بنے ہونگے اس کا نمونہ ہمارے پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں ملتا ہے جہاں زمین دوز قلعے اس ضرورت کے لئے بکثرت بنے ہوئے ہیں۔ لیکن جن دنوں یہ قلعے بنے تھے ان دنوں ہوائی جنگ کا نشان گمان بھی نہ تھا۔ اب تو گویا انہی زمین دوز قلعوں پر جنگی طاقت کا مدار ہے۔ اس لئے یہ قلعے جو فرانس اور جرمن سرحدوں پر بنائے گئے ہیں موجودہ ضرورت کے لحاظ سے بہت ہی مضبوط ہونگے۔ جو فریق اپنے مخالف کے قلعوں کی لائن کو توڑ کر اسکے ملک میں جا داخل ہوگا وہی غالب سمجھا جائیگا۔ باقی جنگی حالات خبروں کے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

ذیل میں ہم معاصر "الفضل" سے ایک نوٹ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ اس وقت یورپ کے مختلف ممالک جنگی انتظامات پر کس طرح بے دریغ روپیہ صرف کر رہے ہیں۔

### "مختلف ممالک کے جنگی اخراجات

آج کل روس اسلحہ سازی پر چالیس لاکھ پونڈ انگلستان ۲۷ لاکھ پچاس ہزار پونڈ۔ جرمنی ۱۹ لاکھ پونڈ۔ جاپان ۱۴ لاکھ پچیس ہزار پونڈ اور فرانس آٹھ لاکھ پونڈ روزانہ کے حساب سے خرچ کر رہے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کی تباہی کے لئے کس سرگرمی سے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔

ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے کہ گذشتہ سال میں برطانیہ کی اسلحہ ساز کمپنیوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ بعض صورتوں میں تو یہ گذشتہ سالوں کی نسبت پانچ سو گنا زیادہ ہے۔ بعض کمپنیوں کو ۷۰ فیصدی فائدہ ہوا اور ساٹھ ستر فیصدی سے کم تو شاید ہی کسی کو ہوا ہو۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ اس وقت ایک ہزار تین سو پونڈ فی منٹ کے حساب سے سامان حرب پر خرچ کر رہا ہے۔" (الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۳۹ء)

## ماسٹر عنایت اللہ مشرقی اور حکومت یوپی

مشرقی صاحب کے متعلق آج کل اخباروں میں بڑا چرچا ہو رہا ہے کہ انہوں نے حکومت یوپی سے کوئی معاہدہ کیا تھا یا نہیں۔ اگر نہیں کیا تو حکومت یوپی نے ان کو گرفتار کیوں کیا؟ ہمارے خیال میں مدار گفتگو صرف یہ ہونا چاہئے کہ مشرقی صاحب نے کسی تحریری معاہدہ کے مسودہ پر تصدیقی دستخط کئے تھے یا نہیں۔

حکومت یوپی (لکھنؤ) نے اس واقعہ کی مفصل رپورٹ شائع کر دی ہے۔ جس کی ایک کاپی دفتر الفقیہ میں بھی پہنچ گئی ہے۔ وہ رپورٹ تفصیل کے ساتھ ہم کسی موقع پر شائع کرینگے۔ (ان شاء اللہ!)

مجمل مضمون اس کا یہ ہے کہ عنایت اللہ صاحب مشرقی نے حکومت یوپی کے متعلق جو طرز عمل اختیار کیا وہ خلاف قانون تھا اور جو حکومت نے جو انکے ساتھ برتاؤ کیا وہ بقول حکومت یوپی مطابق قانون ہے۔

ہم بھی جہاں تک غور کرتے ہیں اور فرمان خداوندی وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا مدنظر رکھتے ہیں تو ہماری بھی رائے معلوم ہوتی ہے کہ مشرقی صاحب نے جو طریق عمل اختیار کیا وہ یقیناً ایسا تھا کہ اگر آپ پنجاب جیسی مسلم وزارت کے ماتحت بھی ایسا کرتے تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ ہوتا جو لکھنؤ میں ہوا۔ کیا کوئی حکومت ایسی آواز کو سن سکتی ہے کہ ہم خاکسار لکھنؤ میں پہنچ کر کانگرسی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے، خون کی ندیاں بہا دینگے مشیعہ سنی لیڈروں کو قتل کی سزا دینگے وغیرہ وغیرہ۔ اگر کہا جاتا ہو تو اس قسم کے اعلانات لاہور میں کرکے دیکھ لیں کہ یہاں بھی کیا برتاؤ ہوتا ہے۔ اب جو خاکساروں سے

پانبلاغ کانگریس و احرار وغیرہ لکھنؤ میں سول نافرمانی کے لئے جتھے بھیجنے شروع کئے ہیں۔ ہم اس کو خلاف سنت مطہرہ سمجھتے ہیں۔ جس کی تفصیل آیندہ پرچہ "اہلحدیث" میں ناظرین کے ملاحظہ سے گزریگی انشاء اللہ۔

بہرحال خاکسار سپاہیوں نے بقول اپنے ہیرو مشرقی صاحب کے مدنی زندگی کا ثبوت دینا شروع کیا۔ مگر عجیب تضاد ہے کہ مدنی زندگی میں صحابہ کرام کا پہلا مقابلہ کفار کے ساتھ بدر کے موقع پر ہوا تھا اس جنگ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو نمایاں فتح حاصل ہوئی تھی۔ جس کا ذکر کلام اللہ میں یوں آیا ہے :-

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

لیکن خاکساری تحریک کو مدنی زندگی میں داخل ہوتے ہی فتح کی بجائے شکست حاصل ہو رہی ہے گو وہ اس شکست کا نام اپنی اصطلاح میں فتح رکھیں۔ ہمیں بھی اس اصطلاحی نام پر بحث نہیں ہوگی بقول ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلےٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

مگر عام رائے کو کوئی شخص اپنے زور کلام سے تبدیل نہیں کر سکتا۔ اس بارے میں عام رائے یہی ہے جس کو اس کہاوت میں بتایا گیا ہے کہ

سر منڈاتے ہی اولے پڑے

تفصیل آیندہ پرچے میں ہوگی۔ انشاء اللہ! سردست ناظرین آنا سن لیں کہ خاکساروں کی جماعتیں نافرمانی کے لئے لکھنؤ جا رہی ہیں۔ امرتسر سے بھی بیس پچیس خاکسار اس سلسلہ میں گئے ہیں۔

حکومت یوپی کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ خاکساروں کے جتھوں کو لکھنؤ پہنچنے نہیں دیا جائیگا بلکہ صوبے کی حدود پر گرفتار کرکے جہاں کے لائق ہونگے پہنچا دیا جائیگا۔ کیونکہ سابقہ صوبہ یوپی میں ان کا داخلہ ممنوع ہے۔ جو بھی صوبہ یوپی میں قدم رکھیں گے ان کی ملازمتانی ثابت ہو جائے گی اس لئے حکومت یوپی نے ہر ضلع کے حکام کو بھیجتوں کو حکم جدید یا ہے کہ خاکساروں کے متعلق انتظام ٹھیک رکھیں۔

خدا ان بھولے بھالے مسلمانوں کو اتباع سنت مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشے ۔

## گذارشِ ضروری

قصبہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد کا ایک تاریخی مقام ہے۔ بڑے بڑے اہل علم و اصحاب فضل یہاں پر گزرے ہیں۔ محلہ کوٹ کے علاوہ دیگر تمام محلے برادران احناف کے ہیں۔ اُن کا ایک بہت بڑا مدرسہ بنام انوار العلوم عرصہ تیس سال سے قائم ہے۔ جس میں اہل حدیث بھی چندہ دیا کرتے تھے اور ان کے بچے بھی اُس میں تعلیم پاتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد اہل حدیث بچوں کو تعلیم میں رکاوٹ ہونے لگی۔ نیز دیگر وجوہات کی بنا پر آپس میں سخت کشیدگی پیدا ہوگئی۔ اہل حدیثوں نے جب چندہ دینا بند کر دیا اور اپنے بچوں کی تعلیم کا الگ انتظام کرنے کا خیال کیا تو ہمارے برادران احناف نے ہمارا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔ جس کو عرصہ تقریباً پانچ سال کا ہوتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر اہل حدیث حضرات نے ایک مدرسہ ضیاء العلوم عرصہ تین سال سے قائم کیا۔ کیونکہ اس ضلع الہ آباد و پرتاب گڈھ میں کوئی ایسا مدرسہ اہل حدیث کا نہیں ہے۔ جس میں عربی فارسی اور اُردو وغیرہ کا کافی انتظام ہو چونکہ یہاں قانون تعلیم جبریہ کا جاری ہے کوئی مدرسہ بلا منظور ہوئے تعلیم نہیں دے سکتا۔ لہذا اسکے منظور ہونے کے لئے مسلسل کوششیں ہوتی رہیں۔ بحمد اللہ اس سال مدرسہ منظور ہوگیا ہے اور بورڈ نے نو روپیہ امداد بھی دینا منظور کیا ہے۔ فی الحال مدرسہ میں دو مدرس ہیں۔ ایک مولانا محمد ابو الخیر صاحب رحمانی برائے تعلیم عربی و فارسی و دیگر منشی انعام الحق صاحب برائے تعلیم اُردو حساب جغرافیہ وغیرہ۔ دونوں حضرات نہایت محنت کے ساتھ تعلیم دے رہے ہیں۔ پہلے دنوں تک مسجد میں تعلیم دی جاتی تھی۔ اب فی الحال مدرسہ جناب حاجی عبدالرؤف صاحب سرپرست مدرسہ ہذا کی کوٹھی میں ہے۔ مگر مدرسہ کے لئے اب مستقل مکان کی سخت ضرورت ہے۔ مستقل مکان ہونے کے بعد بیرونی طلبہ کی تعلیم و قیام و طعام کا انتظام انشاء اللہ کرنے کا خیال ہے۔ ارادے بہت کچھ ہیں۔ اللہ تعالے کامیاب فرماوے۔

چونکہ یہاں کی جماعت بہت غریب اور کمزور ہے اور مدرسہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ آمدنی کے ذرائع بالکل محدود ہیں۔ لہذا جملہ اصحاب خیر اہل حدیث حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مبارک مہینہ میں اس مدرسہ کا ضرور خیال رکھیں اور اس کی اعانت امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

امداد بھیجنے کا پتہ :- حاجی عبدالرؤف امام الدین مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد۔

المعلن :- حکیم ابو الضیاء محمد قمر الدین منیجر مدرسہ ضیاء العلوم مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد

(عہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

## پہاڑی سڑکوں پر موٹروں کی آمد و رفت

### کانگڑہ میں بندشیں عائد کر دی گئیں

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانگڑہ نے موٹر گاڑیوں کے قواعد مصدرہ ۱۹۳۱ء کے قاعدہ ۹۳ کے ماتحت حکم صادر فرمایا ہے کہ کوئی موٹر لاری خواہ وہ پرائیویٹ ہو یا پبلک جسے سامان لے جانے کی اجازت دی گئی ہو۔ ضلع مذکور کی پہاڑی سڑکوں پر نہیں چلائی جائیگی۔ اگر سامان کا غائت وزن ۸۰ من سے زیادہ ہو۔ اسیطرح مسافروں کی کوئی پبلک موٹر گاڑی اس ضلع کی پہاڑی سڑک پر نہیں چلائی جائے گی۔ اگر ڈرائیور اور موٹر گاڑی کے ملازم کو شامل نہ کرتے ہوئے اسے ۱۹ سے زیادہ مسافر لے جانے کی اجازت دی گئی ہو۔

(لاہور ...)

ناظرین خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں

# موميائی

معدنی شلاجیت، عنبر، زعفران، مشک، شامل کر کے تیار کی جاتی ہے
علاوہ ازیں دوسری ادویات کو بھی شامل کر کے اس کی طاقت بہت بڑھا دی گئی ہے
نزلہ زکام پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ دل و دماغ کو تقویت دیتی اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جن لوگوں کی کمر میں درد ہو اس کے لئے اکسیر ہے۔ درد جاتا رہتا ہے اور اس کے بعد استعمال کرنے سے طاقت حاصل ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶ روپے۔ آدھ پاؤ ۱۲ روپے۔ پاؤ بھر ۲۴ روپے مع محصول ڈاک۔ بیرون جات کا خرچ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
کاتی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک بھیجی بذریعہ منی آرڈر۔ نیز ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

## بہترین شہادات

جناب احمد علی صاحب ... میں نے چند مرتبہ چند دوستوں کے واسطے آپ کے یہاں سے مومیائی منگائی۔ ... اس نے بڑا فائدہ ... اور پاؤ مومیائی جلد ارسال فرما دیجئے۔ ۲۳ اگست ۳۵ء
جناب حافظ محمد ... صاحب ... میں نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے کارخانہ سے منگائی ... فائدہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا ... مومیائی جلد بھیجدی جاوے ...
حکیم محمد ... خان
... ایجنسی امرتسر

# خوشخبری رمضان شریف

یہ اشتہار خاص رمضان شریف میں اشاعت کیا گیا ہے
بدستور سابق خریدار فائدہ اٹھائیں۔
روغن احمر قادیانی معززین حضرات الاطباء و حکماء و رؤساء وغیرہم جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ دو حال کی شہادتیں۔ (۱) جناب مولانا مولوی ابو القاسم ... صاحب ... (آپ کے ... روغن احمر قادیانی منگایا تھا بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ نار اور روانہ کیجیئے۔
(۲) ... صاحب ... تحریر فرماتے ہیں آپ کا دو دفعہ منگا کر استعمال کیا۔ بفضلہ تعالیٰ ... کانپتا تھا۔ کانپ اور ... بند ہو گیا۔ ایک سیر اور بھیجدیں۔"
یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض درد اعضاء۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی۔ دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ پھوڑا ... اطفال۔ آنت اترنا۔ درد و ورم خصیہ۔ جلے و کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (للعہ) رعایتی فی سیر تین روپے (للعہ)
(منگوانے کا پتہ)
منیجر روغن احمر قادیانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

بچوں اور بڑوں کے لئے
... قرآن مجید ... آسان ...
... طریق سے علیحدہ ...
... بزرگوں کے ... درج ہیں ...
... منگوا کر تجربہ فرمائیے
... مجلد شہری      تین روپے
... مجلد شہری ...
... القرآن ... آسان ...
... القرآن ... ہند

# حضرت سید احمد شہید و مولانا اسمٰعیل شہید

تیرھویں صدی کے مجدد اعظم، حی السنہ، مجاہد اکبر حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپ کے خلیفہ ... ناصر ... قامع البدعۃ خالد ثانی، حجۃ الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے لیکن شہیدین کے مجددانہ کارنامے، احیاء سنت، تنظیم ملت اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں ... نظام شرعی کی برکات، انکی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب، انکے رفقاء و متبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق و اوصاف، قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابو الحسن علی ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ و جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہید کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جسکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری ریکارڈوں، اردو، فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۰۴ صفحے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ جلد شہری خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد ۳ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔ (ملنے کا پتہ)
محمد معین الدین کتب خانہ ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ
نوٹ: صوبہ پنجاب کے احباب بارعایت محصول ایجنٹ مولوی عبید الحق خان کتبہ علمیہ مدرسۃ البنات جالندھر کو لکھیں

تمام دنیا میں بے مثل (۳۱)

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

## چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۱ـ۱۲

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر



انقلاب افغانستان کے صحیح حالات

## زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۴۵۶ صفحات۔ قیمت تین روپے (للعہ)۔ رعایتی ۲ روپے

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر



## کم از کم (۳)

ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے یک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ :- حلفیہ تحریر کرکسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ :- منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)



## اگر آپ

کامل صحت چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ اکسیر ہاضمہ دوائی کا فوراً استعمال شروع کردیں۔ کیونکہ اس سے ہیضہ بدہضمی۔ کھٹی ڈکاریں۔ پیٹ کا درد ہے۔ منہ کا ذائقہ خراب ہونا۔ بھوک کم لگنا وغیرہ تمام نقص دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۸/

منگوانے کا پتہ :- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر



## رحمۃ للعالمین

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی)

جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل ومکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاول پور اور جامعہ ملیہ دہلی۔ مدرسہ دیوبند اور دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ جلد اول ۱ـ۲ـ۔ جلد دوم ۱ـ۲ـ۔ جلد سوم ۱ـ۲ـ



## مفتاح القرآن مجلد سنہری

یعنی

## قرآن پاک کی عربی لغات (ڈکشنری)

یہ ایک بے نظیر تحفہ ہے۔ تقریباً ستر ہزار حوالجات ایکسٹھیک کرکے یکجائی طور پر جمع کئے گئے ہیں حوالجات میں پارہ، رکوع، نمبرآیات اور سمت تک دیدیا گیا ہے۔ تاکہ کسی پہلو سے حوالہ نکالنا چاہیں فوراً نکل آئے۔ ضخامت ساڑھے آٹھ سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۸۔ قیمت مجلد سنہری تین روپے (للعہ) کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔

## کلید قرآن

مع حوالجات اُردو ترجمہ

یہ کلید ہر ایک مبلغ۔ مناظر۔ مصنف اور مضمون نویس بلکہ ہر ایک مسلمان کی جیب میں ہروقت رہنی نہایت ضروری ہے۔ قرآن کریم کا حوالہ اور ترجمہ دیکھنے میں کامیاب ہتھیار ہے۔ سفر کے لئے نہایت کارآمد چیز ہے۔ ضخامت ۲۲۶ صفحات۔ سائز جیبی قیمت مجلد سنہری آٹھ آنے (۸/)

## تفسیر واضح البیان اُردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے معارف اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۲۳۲ صفحات۔ قیمت بے جلد ۱۲/۔ مجلد ۱ـ۲ـ۔



## سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ منگواکر دیکھئے قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱ـ۲ـ

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

# رمضان المبارک کے لئے متبرک تحفے

## اکیس خوبیوں والی حمائل شریف

اس کی تقطیع نہائت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ موضح القرآن۔ فتح العزیز۔ وصحاح ستہ مثل بخاری۔ مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی منقش۔ نہائت پختہ۔ ہدیہ للعہ روپے۔

## قرآن شریف مترجم

(از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم) مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہائت جلی حروف۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔
ہر اہل حدیث گھر میں ضرور موجود ہونا چاہئے۔ بےنظیر اور قابل دید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ ہدیہ عــہ روپے۔

## قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم دہلوی۔ قابل دید تحفہ ہے۔ حنا شدہ۔ مجلد چرمی ہدیہ صرف ۲؎ (ڈھائی روپے)

## مترجم حمائل شریف

[illegible] عمدہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب [illegible] کی خوبیاں تعریف [illegible] مقبول ہے۔ ضرور منگوائیے [illegible] روپے

## معجز نما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر کامل تفسیر اردو۔ شروع میں مقدمہ سوانحعمری خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ حنا شدہ ہدیہ مجلد للعہ (چار روپے)

## حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم بر حاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحبؒ۔ جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ۔

## حمائل شریف مترجم

از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم۔ ہدیہ جلد پارچہ عہ (ڈیڑھ روپیہ)

## معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم

بدو ترجمہ زیر متن

ترجمہ اول شاہ رفیع الدین صاحبؒ۔ ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب اور حاشیہ پر کامل تفسیر اردو ہے۔ شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات و عملیات و فہرست مضامین۔ حنا شدہ۔ مجلد لــعہ

## قرآن مجید مصری

۱۵ سطری جلد پارچہ عہ۔ مجلد چرمی عہ
۱۳ سطری۔ جلد پارچہ ؁۔ مجلد چرمی عہ

## جیبی حمائل شریف مصری

خوبصورت اور مجلد چرمی جلد پارچہ۔ قابل دید ہے ہدیہ صرف ۱۲؍ (بارہ آنے)

## طبیب کامل

المعروف

### مجرب فارما کوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات، آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطباء حکیم شریف خاں صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے ہر شخص کو چاہئے کہ اس کو منگوا کر اپنے پاس رکھے۔ قابل دید ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍ مؤلفہ حکیم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری

## آئینہ مذاہب امامیہ

اردو ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد۔ اعمال، غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ شیعہ مذہب کے تمام دلائل کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت تین روپے

## خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہو گی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینی چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ قیمت ۴؍

مندرجہ کتب منگوانے کا پتہ

**منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

# کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی جواہر ریزے

**بیان** یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے اور احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible]

**سبیل الرشاد** مجلس شوریٰ کی ترکیب۔ ارکان کے انتخاب [illegible] جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے

**صراط مستقیم** اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

**ذکریٰ** یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں [illegible] کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible]

**چالیس حدیثیں** اس کتاب میں وہی چالیس حدیثیں انتخاب فرمائی ہیں جو خاص طور پر بچوں کے لئے سبق آموز ہیں۔ یہ مختلف عنوانات مثلاً سادگی۔ استقلال۔ اتفاق وغیرہ کے ماتحت درج کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ و تشریح بھی کی گئی ہے۔ قیمت [illegible]

**تاریخ نجد** از قلم مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری جس میں نجد اور نجدیوں کی مفصل تاریخ مع حالات و واقعات درج ہے۔ قیمت [illegible]

**تاریخ القرآن** [illegible] تصنیف ہے۔ جس میں قرآن مجید [illegible]

# ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ خوشنما اعلیٰ۔ رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر ۹۵۰

# عرب کا چاند

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمن جی مہاراج) کے قلم سے۔ یوں تو آپ نے اکثر غیر مسلموں کے خیالات سنے ہوں گے اور پڑھے ہونگے۔ مگر سوامی جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کردیا ہے۔ پڑھئے اور مفید پائیے ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ ملک کے مشہور جرائد اور ممتاز اصحاب نے بہت پسند کیا ہے۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف [illegible] محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

**تاریخ مصر** ابتدائی زمانوں سے زمانہ حاضرہ تک کے تمام واقعات و حالات اور [illegible] درج ہیں [illegible] بار کہ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

منگوانے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

**عبرت** سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز و عبرت انگیز تاریخی طرز سے عجیب انداز میں لکھی ہے [illegible]

**سبل السلام** [illegible] کی تفسیر و حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل [illegible] حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ قیمت [illegible]

**خلفائے اربعہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفوں کے حالات [illegible]

[illegible] حکومت [illegible] پیرائے میں۔ قیمت [illegible]

[illegible] کا نظام حکومت بتایا گیا ہے [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قرآن مجید [illegible] بیان ہے [illegible] پیش کیا گیا ہے۔ قیمت [illegible]

**برہان** [illegible] کی عالمانہ و محققانہ تفسیر [illegible] کا مکمل [illegible] ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

**[illegible] رسول** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قیمت [illegible]

ahlehadithmuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۴۹

# اہلحدیث

مجاہد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر — کٹڑہ کرم سنگھ؟ — تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... — رؤسا وجاگیرداران سے ... — عام خریداران سے ... — ششماہی ... — ممالک غیر سے سالانہ ... — فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

## امرتسر ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (درس عبرت) - - - - ص ۱

انتخاب الاخبار - - - - ص ۲

مسئلہ تراویح - - - - ص ۳

خاکساری تحریک اور سول نافرمانی - - ص ۴

امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟ (قادیانی مشن) - ص ۸

سوال از گندم جواب از چنا کا مصداق ص ۹

مسلمانوں میں فتنہ عظیم۔ بصورت سجدہ تعظیم ص ۱۰

حق کی پکار (نظم) - - - ص ۱۱

مسئلہ غروب شمس پر ایک نظر - - ص ۱۱

تاریخ اسلام کا ایک ورق - - - ص ۱۳

متفرقات علم۔ علمی مطلع - - - ص ۱۵

اشتہارات - - - ص ۱۶

# درس عبرت

(از بہار احمد صاحب فہیم۔ چھاؤنی نصیرآباد۔ راجپوتانہ)

ضمیر شرم سے گرآب آب ہو نہ سکا
زمیں کا ذرہ کبھی آفتاب ہو نہ سکا

وہ ایک ہم ہیں کہ غفلت کی نیند سوتے ہیں
اور ایک وہ جو کبھی محو خواب ہو نہ سکا

کیا نہ جس نے کبھی اپنے حال پر افسوس
یہی وہ ذرہ ہے جو آفتاب ہو نہ سکا

پڑھے تھے خالد جانباز جس مدرسے میں
ہمیں نصیب وہ درس نصاب ہو نہ سکا

کفن بدوش وہ گا نہ جواں جو پڑھ نہ سکے
قبول بدیہ جوش شباب ہو نہ سکا

جو پھوٹ پڑ گئی آپس میں مل کے رہ نہ سکے
تو قطرہ موج سمندر حباب ہو نہ سکا

سنبھل کے قوم تباہی کے گھاٹ پر پہنچی
قریب ذرہ کا اگر سد باب ہو نہ سکا

فہیم ہے وہی انسان جو زمانے میں
فریب خوردۂ رنگ خضاب ہو نہ سکا



ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء

**مقامی حالات** امرتسر شہر میں پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کی مہم ۲۶ ستمبر کو ختم ہوگئی۔ اسی روز چار بجے کے قریب چوہدری افضل حق (امیدوار پنجاب اسمبلی) غلام نبی جانباز (شاعر) مولوی عبد السلام ہمدانی گرفتار کرلئے گئے۔ ان کی گرفتاری پر پروٹسٹ کے طور پر ۲۷ ستمبر کو چند احراری نوجوانوں نے جلوس نکالا اور فوجی بھرتی کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے ہال بازار سے گذر رہے تھے کہ پولیس نے ۲۵ نوجوانوں کو گرفتار کیا۔ ۲۹ ستمبر کو شیخ خیردین مرحوم کی مسجد میں احرار کی طرف سے جلسہ ہوا۔ غازی عبد الرحمن نے تقریر کی۔ ان کے بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادی ڈکٹیٹر اول نے تقریر کی۔ جلسہ کے برخاست ہونے پر انکو گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج بھی کیا۔

**احراریوں کی گرفتاریاں** مذکورہ گرفتاریوں کے علاوہ پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ مجلس احرار کے ناظم حکیم غوث محمد بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— کراچی یکم اکتوبر۔ سکھر میں مسجد منزل گاہ کے حصول کے لئے مسلمانوں کی طرف سے سول نافرمانی شروع کر دی گئی ہے۔ تقریباً تین سو ننانوے (۲۹۹) گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

—— لکھنؤ میں خاکسار دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ یکم اکتوبر کو ۱۵ خاکسار گرفتار کئے گئے۔

—— مظفرپور (بہار) میں یکم اکتوبر کو صبح گیارہ بجے زلزلہ آیا۔ جو بارہ سیکنڈ تک جاری رہا نقصان کی کوئی اطلاع اب تک نہیں آئی۔

—— وارسا (دار الخلافہ پولینڈ) پر جرمنی افواج نے زبردست بمباری کرکے اسے کھنڈرات کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ جرمنی افواج کے پہلے دستے وارسا داخل ہوگئے ہیں۔ شہر کے نواحی حصہ پر اڈاگاہ پر قبضہ مکمل ہوگیا ہے۔ (پرتاپ ۲ اکتوبر)

—— امریکہ پولینڈ پر جرمن فتح کو چیکوسلواکیہ کی طرح تسلیم نہیں کریگا۔ (پرتاپ۔ انقلاب وغیرہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

—— پیرس یکم اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی گورنمنٹ نے کمیونسٹ پارٹی قانوناً ناجائز قرار دیدی ہے۔ (پرتاپ ۳۔ اکتوبر)

—— یکم اکتوبر کی فضائی جنگ میں اتحادی طیاروں نے دو جرمن طیارے نیچے گرا لئے۔

—— برلن یکم اکتوبر۔ جرمن ہائی کمانڈ کا اعلان مظہر ہے کہ مشرقی فریشین جزیرہ کے نزدیک جرمنی اور

## قابل توجہ ناظرین

اس ہفتہ ان حضرات کی خدمت میں ایک مطبوعہ اطلاع نامہ بذریعہ ڈاک روانہ کیا جا رہا ہے جن کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔

چونکہ اس ماہ میں اہلحدیث کی موجودہ جلد ختم ہو جائیگی۔ اس لئے جن خریداروں کے ذمہ بقایا رقوم ہیں وہ بھی اکتوبر میں ہی اپنے حسابات بے باق کر دیں۔ دوسرے حضرات بھی اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آڈر ارسال کر دیں۔

بصورت مہلت یا انکار دفتر کو جلد اطلاع دیں ورنہ

۳ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

برطانوی ہوائی جہازوں میں جنگ ہوئی۔ پانچ برطانوی ہوائی جہاز نیچے گرا لئے گئے۔ (پرتاپ ۳۔ اکتوبر)

—— لندن۔ ملک معظم نے اعلان کیا ہے کہ بیس سال کے تمام نوجوان (کچھ استثنا کے ساتھ) فوج میں بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔ ( " " )

—— لندن۔ یکم اکتوبر۔ ہوائی حملہ کی صورت میں زخمیوں کو ملک بھر کے ہسپتالوں میں لے جانے کیلئے خاص قسم کی ریل گاڑیاں اور ایمبولنس کاریں تیار کی جا رہی ہیں ہر ٹرین کے ساتھ ایسی کاریں بھی ہونگی جن میں نرسیں۔ ڈاکٹر اور دوائیوں کا انتظام بھی ہوگا۔

## رسالہ خاکسار، تحریک... کی اعانت

کی اعانت کے لئے آج (۲۔ اکتوبر) تک کل مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں۔ جو رسالہ کی اشاعت اخراجات کے لئے ناکافی ہیں۔ ہمدردان و معاونین اشاعت رسالہ ہذا کو اس کی اعانت کی طرف بہت جلد توجہ کرنی چاہئے جس قدر امداد وہ بھیج سکتے ہوں جلد از جلد بھیجدیں۔

**تفصیل آمد** پشاور ایس عبد الرحمن ۵۔ اللہ دتہ صاحب ۱۲۔ بنگلور ایم ابراہیم صاحب ۱۲ر۔ وی کے علیہ اللہ صاحب ۵۔ بمبئی عثمان غنی ۸ر۔ کمارو شریف پیرخان محمد قریشی ۸ر۔ ہوشیارپور مولوی غلام رسول ۱۲۔ لائلپور معرفت مولوی عبد الواحد ۱۲۔ کوٹلی لہاراں معرفت مولوی عبد العزیز ۵۔ کوئٹہ بابو عزیز الدین ۵۔ بریلی برکات احمد صاحب ۸۔ اکاڑہ مولوی عبد العزیز ۵۔ لوہیاں خاص حشمت علی ۸ر۔ چھوہرانوالہ مولوی محمد یٰسین ۱۲ر۔ ملتان حکیم خدابخش صاحب فارانی ۵۔ ضلع گجرات منشی محمد خان پاہڑیانوالی ۶ر۔ کمپیانوالی مولوی محمد عبد اللہ ۱۲ر۔ مولوی عبد اللہ رحیم آبادی ۱۲۔ حافظ محمد صدیق بنگیاں ۵۔ از نوشہرہ ججاسنگھ ۵۔ کل میزان ۸ر

—— پیرس۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا اعلان ہے کہ دشمن کی افواج موسلے پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ ہماری طرف سے جوابی گولہ باری جاری ہے۔ نیز یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ موسلے کے اردگرد کا بہت سا علاقہ فرانس کے قبضے میں آگیا ہے۔

—— لندن ۳۰ ستمبر۔ فرانسیسی فوجوں نے جرمنی کے پچاس گاؤں قبضہ میں کرلئے۔ ان میں سے چار گاؤں ایسے ہیں جن کی آبادی چھ چھ ہزار سے زیادہ ہے

**ضرورت ہے** مجھے ترجمان القرآن بلطائف البیان کی جلد ۳۔ ۴۔ ۷۔ ۸۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب ان کو فروخت کرنا چاہیں یا کسی صاحب کو اسکی جائے فروخت کا علم ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ راقم۔ اللہ بخش ملتانی معرفت منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

۲۲ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

## مسئلہ تراویح

رمضان شریف میں مسنونہ تراویح کے متعلق جماعت اہل حدیث کا جو عمل ہے وہ بالکل واضح و لائح ہے۔ اہل حدیث کہتے ہیں کہ تراویح مسنونہ باجماعت آٹھ رکعتیں اور وتروں سمیت گیارہ رکعتیں ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نماز تراویح باجماعت کا انتظام خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے ہوا۔ موطا امام مالک میں روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابی ابن کعب کو نماز تراویح کا امام بنا کر حکم دیا کہ گیارہ رکعتیں پڑھایا کرو پس یہ ہے نماز تراویح کی رکعات کی مسنون تعداد۔ ہاں انفرادی طور پر مزید ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بعض اصحاب زیادہ بھی پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض کی تراویح کا شمار چالیس تک بھی پہنچتا ہے۔ جیسا کہ کتب حدیث میں وارد ہے۔ یہ اُن کا انفرادی فعل تھا۔ اہل حدیث اس سے منع نہیں کرتے۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں بھی اس امر کی تصریح ملتی ہے کہ مسنون تراویح مع وتر گیارہ رکعتیں ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق امام سیوطی کا ایک عربی رسالہ ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ دفتر "اہلحدیث" نے شائع کیا ہے۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں ۹ پائی فی نسخہ محصول ڈاک بھیج کر دفتر ہذا سے طلب کر سکتے ہیں۔

## خاکساری تحریک اور سول نافرمانی

(۱۵)

ہمارا عقیدہ ہے کہ عسکری تحریک اسلام کی روح رواں ہے۔ جس کی بابت حدیث شریف "ذروۃ سنام الاسلام الجہاد" وارد ہوئی ہے۔ مسئلہ جہاد اور اس کے شروط اپنے مقام پر مذکور ہیں۔ اس لئے ہم عسکری تحریک کی نسبت پہلے کئی مرتبہ اپنی پسندیدگی کا اظہار کر چکے ہیں بلکہ صاف صاف کہہ چکے ہیں کہ عسکری تحریک کا مخالف کوئی مسلمان بلکہ کوئی انسان بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تحریک ہر ایک قوم کی زندگی ہے مگر خاکساری تحریک کی نسبت ہماری قطعی رائے ہے کہ یہ سنت مطہرہ کے خلاف ہے جس کی وجوہات پہلے مذکور ہو چکی ہیں۔ آج ہم ایک نئی وجہ بتلاتے ہیں جو حال ہی میں پیدا ہوئی ہے۔ وہ ہے سول نافرمانی یعنی قانون شکنی ہے۔ خاکساری تحریک کے بانی نے قانون شکنی کر کے اپنے کو اور اپنی جماعت کو ... [illegible]

ہیں ... [illegible] جیل میں ... [illegible] کیا ہوئے ... [illegible] ہے یعنی قرآن و حدیث و شریعت نبوی میں اس بات کا صریح حکم ہے کہ کوئی شخص یا جماعت حکام کی بلا وجہ نافرمانی کر کے سزا پاتی ہو۔ یہ بات صحیح ہے کہ مصیبت خدا کی طرف سے ہو یا حکام کی طرف سے اس کو بڑی بہادری سے برداشت کرنا ایمان کی صداقت کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو! صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو۔ آپس میں جڑے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو جائے۔

مگر حکومت کی نافرمانی کر کے اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالنے کا حکم کہیں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے خلاف حکم ہے۔ ارشاد ہے:۔ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ (اپنی جانوں کو تباہی میں نہ ڈالو)

(نوٹ) ہمارے ملک ہندوستان میں جو سول نافرمانی جاری ہوئی ہے اس کے بانی کانگرسی لیڈر گاندھی جی ہیں۔ ارباب سیاست سیاسی رنگ میں جو دل چاہے کریں۔ ہمارا اُن سے روئے سخن نہیں ہے۔ جماعت خاکساران چونکہ مذہبی جماعت کہلاتی ہے اس لئے ہم بحیثیت مذہب جانچتے ہیں تو سول نافرمانی کر کے جیل کی سزا بھگتنے کو شریعت مطہرہ کے خلاف پاتے ہیں لطف یہ ہے کہ بانی تحریک مشرقی صاحب بھی اس نافرمانی کو ابتدا میں پسند نہیں کرتے تھے بلکہ آپ سخت نفرت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس پر نامانعی ظاہر کرنے کو آپ نے جو مضمون "قول فیصل" میں لکھا ہے اس کی سرخی کے الفاظ ہی سول نافرمانی کے متعلق اظہار نفرت کرنے کو کافی سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ وہ سرخی یہ ہے

گاندھی کی زنانہ لیڈری

اس عنوان کے ذیل میں جو نوٹ لکھا ہے اس سے خود ہی الفاظ درج ذیل ہیں۔ ... [illegible] کانگرس کا رہنما اس لئے کا ... [illegible]

عوام بھی بھلا یہ نفس پیدا کر سکا ۔ وہ غلط کہتا کہ آزادی قید خانوں میں جا کر ملا کرتی ہے نہ سمجھ سکا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ جرنیل کا پہلا فرض دشمن سے اپنے سپاہیوں کو بچانا ہے۔ دشمن کو اپنے سپاہی سپرد کرنا ہرگز نہیں ۔ اہنسا۔ سول نافرمانی ، قید و بند و جرمانہ ، دریوزہ گری اور مانگ کر آزادی لینے کا فلسفہ سر تا پا غلط ہے ،

(قول فیصل تقطیع کلاں صفحہ ۸۰)

**الحدیث** ۔ اللہ اللہ کیا انقلاب ہے کہ وہی فعل جسکو ہم خلاف شریعت مطہرہ کہیں اور خاکساری تحریک کا بانی اس کو زنانہ پن کہہ کر سخت نفرت کا اظہار کرے آج وہی لیڈر اس زنانہ فعل کی پاداش میں جیل خانے کی ہوا کھائے۔ عرب کے لوگ ایسے موقع پر بطور مثال فقرہ ذیل بولا کرتے ہیں جو بڑا با معنیٰ اور پُر لطف ہے :-

استنوق الجمل (اونٹ اونٹنی بن گیا)

اس مثل کا مضمون مشرقی صاحب جیل میں بیٹھے ہوئے بقول استاد غالب یوں ادا کرتے ہونگے ؎

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

اب ناظرین کو اس امر کی تفصیل سنانا باقی ہے کہ خاکساری ڈکٹیٹر (لکھنؤ) جیل میں کیوں مقید کئے گئے اس کی تفصیل حکومت یوپی (لکھنؤ) نے شائع کی ہے جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

# خاکساروں کی دھمکیاں

## تشدد انگیزی - گرفتاری

اور

## اقرار نامے لکھنے کے بعد رہائی

(از محکمہ اطلاعات عامہ۔ حکومت صوبجات متحدہ)

چونکہ بیان سرکاری ہے اور غیر مفصل ہے واسطے دیکھا دکھانے کو مسلسل نقل کیا گیا ہے (اڈیٹر)

عنایت اللہ مشرقی صاحب بانی تحریک خاکسار اور بعض دوسرے خاکسار ۲۶ ستمبر کو لکھنؤ میں زیر دفعہ ۱۰۸ گرفتار کئے گئے ۔ ۲ ستمبر کو ان سب نے باقاعدہ اقرار ناموں کے ذریعہ حکومت سے یہ وعدہ کیا کہ اگر انہیں رہا کر دیا جائے تو وہ صوبجات متحدہ سے چلے جائینگے آیندہ ایک سال تک [illegible] نہیں ہونگے اور لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں کوئی حصہ نہ لیں گے۔ ان اقرار ناموں کے بعد حکومت نے سب کو رہا کر دیا۔ مگر دہلی پہنچتے ہی عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں نے حکومت کے خلاف انتہائی لغو، بیہودہ اور بے بنیاد الزامات لگانا شروع کر دئیے ہیں حتیٰ کہ اس سے بھی انکار کیا جا رہا ہے کہ مشرقی صاحب نے کس قسم کے اقرار نامہ پر دستخط کئے۔ اس سلسلہ میں پنجاب کی بعض سیاسی اور غیر سیاسی مسلم جماعتوں نے تحریک خاکسار سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے اصل حقیقت معلوم کرنا چاہی ہے۔ چنانچہ عوام کی معلومات کے لئے صحیح واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

## صوبجات متحدہ میں خاکسار جماعت کا قیام

ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ گزرا جب سے صوبجات متحدہ کے بعض اضلاع میں خاکساروں کی جماعتیں قائم ہونے لگیں اور ان سب کا صدر مقام بھیرہ پنجاب رکھا گیا۔ ان جماعتوں کے قیام کے وقت عوام کو یہ بتایا گیا تھا کہ خاکسار جماعت محض "خدمت خلق" کرنے والے والنٹیروں کی ایک جماعت ہے۔ لیکن ان کی فوجی وردی اور بیلچہ کے ساتھ باقاعدہ مارچنگ سے خاکساروں کی طرف لوگوں کی توجہ خاص طور سے منعطف ہونے لگی۔ بہرحال ان خاکساروں کی طرف سے شروع شروع میں نہ تو امن عامہ کو کوئی خطرہ پیدا ہوا اور نہ ان کے اور حکام کے درمیان کوئی تصادم ہوا۔

## قتل وغارت کی دھمکیاں

لیکن لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ کے سلسلہ میں خاکساروں کی مداخلت نے صورت حال کو خطرناک بنا دیا اور نقص امن کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ عنایت اللہ خان صاحب نے اپنے اخبار "الاصلاح" لاہور مورخہ ۶ جون میں اعلان کیا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی تضیہ میں حصہ لینے والے "زندہ نہ رہیں گے" قرآن واجب القتل ہیں اور اگر وہ لکھنؤ کے اندر اندر شیعہ سنیوں میں سمجھوتہ نہ ہوا تو شیعہ سنی لیڈروں کے خلاف نہایت خطرناک کارروائی کی جائیگی۔ [illegible] کیا گیا کہ ان شیعہ سنی لیڈروں [illegible] اور تین ایک طرف [illegible]

اس دھمکی کا اثر یہ ہوا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنیوں میں بھی خاکساروں سے مقابلہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں احراریوں نے خاکساروں کا چیلنج منظور کیا اور ایک خبر یہ ملی کہ آگرہ سے مسلمانوں کا ایک جتھا خاکساروں کے مقابلہ کے لئے لکھنؤ آرہا ہے۔ خود لکھنؤ کی ایک مقامی انجمن "مسلم یوتھ لیگ" نے بعض مقامی مسلمان لیڈروں کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور اعلان کیا کہ وہ خاکساروں کا ہر طرح مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

دوسری طرف عنایت اللہ مشرقی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اپنی دھمکیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ "الاصلاح" مورخہ ۳۰ جون میں تین "جانبازوں" کی طرف سے اعلان نکلا کہ ہم لکھنؤ پہنچ کر غداران قوم کو "فی النار جہنم" کرنے کو تیار ہیں۔ خالی حکم انتظار ہے"۔ ۲۱ جولائی کے "الاصلاح" میں محمد واکر بیگ سالار اکبر دہلی کا اعلان شائع ہوا کہ صوبہ یوپی میں ۲۱ کے بعد قیامت ہی قیامت ہوگی"۔ "لکھنؤ میں ہر طرف سر بفلک آہیں اور کراہیں ہونگی"۔ "لکھنؤ کی زمین لالہ زار اور کوٹھیوں کو لرزہ ہوگا"۔ "مخالف قوم نیست و نابود ہو رہی گی"۔ "شیطانی حکومتوں کا چراغ گل ہوگا" وغیرہ۔ ۴۔ اگست کے "الاصلاح" میں عنایت اللہ صاحب نے پھر اعلان کیا کہ "اب فیصلہ خون اور جنگ کے بغیر نہیں ہو سکتا"۔ "الاصلاح" ۲۵۔ اگست میں بھرائچ کے خاکساروں کے سالار اعلیٰ کی طرف اعلان شائع ہوا کہ ایک ہزار خاکسار آگ اور خون کھیلنے کے لئے لکھنؤ جا رہے ہیں۔

## حکومت سے خط و کتابت

۱۰۔ اگست کو عنایت اللہ صاحب نے حکومت کے پاس حسب ذیل تار بھیجا :-

[illegible] خاکساروں کو احکام [illegible] ہیں کہ لکھنؤ کے جھگڑے کے علاوہ وہ فوراً [illegible] کریں۔ حکومت سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ معقول شرائط پیش کی جائیں جو شیعہ اور سنیوں کے لئے قابل قبول ہوں۔ مہربانی کر کے آپنے ارادوں سے اطلاع دیجئے۔"

اس تار کا انداز تحریر ایسا تھا کہ حکومت نے اس کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔ اس کے بعد مشرقی صاحب نے بطور یاد دہانی ایک دوسرا تار بھیجا جس میں لکھا تھا کہ "خاکسار ہر طرح سے اس جھگڑا کو ختم کرنے پر آمادہ ہیں" چونکہ اس تار کی عبارت نسبتاً شائستہ تھی لہٰذا حکومت نے ۲۴۔ اگست کو یہ جواب بھیجا کہ حکومت یوپی خود اس جھگڑے کو جلد از جلد ختم کرانے کی خواہشمند ہے۔ اور اگر پنجابیوں نے اس میں مداخلت نہ کی ہوتی تو وہ ختم ہو چکا ہوتا۔ حکومت اس سلسلہ میں ہر جماعت کے تعاون کو منظور کرتی ہے۔ بشرطیکہ شیعہ سنی تنازعہ ختم کرانے کے جو طریقے اختیار کئے جائیں وہ پرامن اور قانون کی حدود کے اندر ہوں۔ عنایت اللہ صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ "الاصلاح" میں قتل کی جو دھمکی دی گئی ہے کیا واقعی وہ آپ کی طرف سے ہے اور کیا آپ اس تحریر کی ذمہ داری لیتے ہیں؟ اس بات کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن ۱۸۔ اگست کے "الاصلاح" میں انہوں نے حکومت یوپی اور وزراء حکومت کو جی بھر کر گالیاں دیں اور یہ الزام لگایا کہ شیعہ سنی فساد کی واحد ذمہ دار حکومت یوپی ہے۔ اور پھر لکھا کہ خاکسار حکومت یوپی کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دینگے اور شیعہ سنی لیڈروں کے خلاف طاقت کا استعمال کریں گے۔ آگے چل کر حکومت یوپی کے متعلق یہ لکھا گیا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہے۔ اور اس وجہ سے شیعوں اور سنیوں کو لڑا رہی ہے اور اپنے شیعوں کو اس [illegible] ہے۔ چنانچہ اگر حکومت یوپی کے خلاف لڑنے سے شیعہ سنی سمجھوتہ ہو سکے تو یہ سودا [illegible] نہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے خاکساروں کو لکھنؤ پہنچنے کا بھی حکم نافذ کر دیا۔ حکومت کے سامنے حکومت یوپی کو ہر ڈھنگ میں چیلنج کر کے اور اسے مستقل دشمن قرار دیکر مشرقی صاحب نے یہ چاہا کہ ہر مسلمان کے دل میں حکومت یوپی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے اور خاکسار ہزاروں کی تعداد میں لکھنؤ پہنچ جائیں۔ اس سے قبل بھی مشرقی صاحب نے "جانبازوں" اور "خاکساروں" کو لکھنؤ پہنچنے کا حکم دیدیا تھا۔ چنانچہ اس وقت تک سندھ کے غلام مصطفےٰ بھرگڑی "امیر خاص جانبازان ہند" اور بہت سے خاکسار لکھنؤ پہنچ چکے تھے۔ بھرگڑی صاحب کے لکھنؤ پہنچنے پر خاکساروں نے اعلان کیا کہ ان کے اعزاز میں ۱۰۱ گولوں کی سلامی ہوگی اور پریڈ کی جائے گی۔ لکھنؤ کی فضا اس وقت کافی مکدر تھی اور شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ جس کی رو سے سڑک پر لاٹھی یا چھڑی بھی لیکر چلنا ممنوع تھا۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے خاکساروں کو مطلع کیا کہ دفعہ ۱۴۴ کے مطابق نہ گولے چھوڑنے کی اجازت دی جا سکتی ہے نہ کاندھے پر بیلچہ رکھ کر سڑک پر چلنے کی۔ صوبجات متحدہ کے خاکسار "ناظم اکبر" وحید الدین حیدر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی تعمیل کی۔ اس پر عنایت اللہ صاحب نے وحید الدین حیدر کو اپنے حکم کی نافرمانی کرنے کے جرم میں برسر عام کوڑے لگائے جانے کا حکم دیا۔ یہ فعل حکومت اور سرکاری حکام کے اختیارات کو ایک کھلا ہوا چیلنج تھا۔

## لکھنؤ میں خاکساروں کی دہشت انگیزی اور تشدد

۲۵۔ اگست کو عنایت اللہ صاحب خود لکھنؤ آ پہنچے اور ان کے آتے ہی شہر کی فضا اور بھی خراب ہو گئی۔ ان سے قبل مولانا ابوالکلام آزاد شیعہ سنی مصالحت کرانے کے لئے پہنچ گئے تھے اور ان کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ شیعہ لیڈروں نے تبرا ایجی ٹیشن ملتوی کر دیا اور شہر کی فضا پھر خوشگوار ہونے لگی۔ لیکن عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں کی آمد کے بعد ہی صورت حال پھر خطرناک ہو گئی۔ خاکساروں نے جلسے کرنا شروع کئے۔ جن میں عنایت اللہ صاحب نے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ مثلاً ۲۸۔ اگست کو آخر میں انہوں نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "تمہارے سامنے یہ خاکسار کھڑے ہیں جو جان دینے اور جان لینے والے ہیں۔" مسلمانوں نے ان جلسوں میں عنایت اللہ صاحب کی بعض خطابیانیوں پر احتجاج کیا تو انہوں نے خاکساروں کو حکم دیا کہ "خاکسارو انہیں مار پیٹ کر اور کاٹ کر بھگا دو۔" یہ حکم پاتے ہی خاکساروں نے غیر خاکسار مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے کئی آدمی مجروح ہوئے۔

لکھنؤ کے کئی اخبار تحریک خاکسار اور عنایت اللہ صاحب کی ان دھمکیوں کے سخت خلاف تھے اور ہمیں اس دوران میں بھی ان اخباروں میں تحریک کے خلاف مضامین برابر نکلتے رہتے تھے۔ لیکن ایک روز اپنے خلاف ایک اخبار کے مضمون کو حیلہ قرار دیکر خاکسار تشدد آمیز اور خلاف قانون کارروائی پر اتر آئے۔ اور ایک خاکسار نے ایک اخبار فروش کو جو عنایت اللہ صاحب کی قیامگاہ کی طرف سے اخبار بیچتا ہوا جا رہا تھا پکڑ کر مارنا شروع کیا۔ اور شہر کے دوسرے حصوں میں جو خاکسار کافی تعداد میں وردی پہنے ہوئے اور مارچ کر رہے تھے۔ گھوم رہے تھے۔ عام مسلمانوں سے متصادم ہونے لگے۔ مجلس احرار کے دفتر میں گھس گئے۔ ایک اخبار کے دفتر میں پہنچ کر اس کے ایڈیٹر کو تلاش کیا اور وہ جب وہاں نہ ملے تو ایڈیٹر کے گھر پہنچ کر گھر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی مگر جب دروازے بند پائے تو باہر کھڑے ہو کر انہیں گالیاں سنائیں اور مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ شہر کے بعض مقامات پر خاکساروں نے مسلمانوں پر جو انکی تحریک کے خلاف تھے بیلچوں سے حملہ کر کے مجروح بھی کر دیا۔ چنانچہ موقع واردات پر خون آلود بیلچے پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لئے۔ اس دن عنایت اللہ صاحب نے اخبارات کو ایک بیان بھی دیا جس کے بعض جملے حسب ذیل ہیں:-

"ہم یقیناً تشدد کے حامی ہیں۔ عدم تشدد کے ماننے والوں کو صفحہ دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہئے۔ عدم تشدد غیر فطری ہے۔"

ahmadiyyamuslim.de

مگر اخبارات نے اس قسم کا تشدد آمیز بیان شائع کرنے سے انکار کر دیا۔

## عنایت اللہ صاحب کی گرفتاری

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے مولانا ابو الکلام آزاد کی خواہش پر شیعہ لیڈروں نے تبرہ ایجی ٹیشن بند کر دیا تھا مگر عنایت اللہ صاحب اور ان کے خاکسار پھر بھی لکھنؤ سے جانے کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ اس ہنگامہ کے بعد انہوں نے ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کی معرفت حکومت کے سامنے اپنے کچھ مطالبات پیش کئے۔ جن میں سے چند یہ تھے :۔

(۱) جیلوں پر کسی قسم کی پابندی نہ عائد کی جائے۔

۲۔ اخبارات کو تحریک خاکسار کے خلاف مضامین لکھنے سے حکماً روک دیا جائے۔

(۳) خاکساروں کو شہر کی سڑکوں پر جلوس کی صورت میں "مارچ" کرنے کی اجازت دی جائے۔

(۴) جن خاکساروں کے خلاف مارپیٹ کے جرم میں دفعہ ۱۴۴ کے مقدمات چلائے جا رہے ہیں وہ سب واپس لے لئے جائیں۔

(۵) جو اخبار فروش عنایت اللہ صاحب کی قیامگاہ کے قریب اخبار بیچ رہا تھا اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

عنایت اللہ صاحب کو اصرار تھا کہ جب تک ہمارا ہر مطالبہ نہ تسلیم کیا جائیگا ہم لکھنؤ سے نہیں جائینگے اور جو ہی چاہیگا کرینگے۔ حکومت کی نرمی اور برداشت کی انتہا ہو چکی تھی اور دوسری طرف خاکساروں کی حرکتوں سے شہر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا آخر کار حکومت کو یکم ستمبر کی رات کو عنایت اللہ صاحب اور ان کے بعض ساتھیوں کو مجبوراً گرفتار کرنا پڑا۔

ان لوگوں کی گرفتاری کے بعد دوسرے خاکساروں نے جو لکھنؤ موجود تھے اپنے اپنے گھروں کو جانا چاہا مگر اکثر کے پاس ریل کا کرایہ تک نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے حکومت سے درخواست کی کہ انہیں ٹکٹ دلایا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے وطن کو واپس ہو سکیں حکومت نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ لیکن جب سب کے سب ٹرین میں بیٹھ چکے اور ٹرین چلنے کے قریب ہوئی تو ایک اشارہ پاتے ہی فوراً اتر پڑے اور پولیس والوں کو پریشان کرنا شروع کیا۔

## عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں کے اقرار نامے

گرفتاری کے دوسرے ہی دن یعنی ۲۔ ستمبر کو عنایت اللہ صاحب مشرقی نے رہائی کی کوشش شروع کی اور خان بہادر حافظ احمد حسین ایم۔ ایل۔ سی اور سید واجد حسین رضوی مرادآبادی کو جو ان سے جیل میں ملے حسب ذیل تحریر (جو شاہ دین اسلم ایڈیٹر الاصلاح نے لکھی تھی اور جس پر عنایت اللہ صاحب نے خود دستخط کئے تھے) دی :۔

"محترم حافظ احمد حسین صاحب ایم ایل سی و محترم سید واجد حسین صاحب رضوی مرادآبادی۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کے نوٹس کی واپسی کے بعد میں ایک سال صوبہ متحدہ نہ آؤنگا نہ خاکساروں کے جتھوں کو کسی دوسرے صوبہ سے آنے کا حکم یا اجازت دونگا صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ آپ اس خط کو اطمینان کے واسطے حکومت کے چیف سکرٹری کو دے سکتے ہیں۔ (عنایت اللہ)

تحریر ۲ ستمبر ۳۹"

یہ تحریر خان بہادر حافظ احمد حسین نے چیف سکرٹری حکومت صوبجات متحدہ کو دکھائی مگر حکومت نے یہ مناسب سمجھا کہ عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکسار لیڈر براہ راست حکومت کو ایک اقرار نامہ لکھ کر دیں۔ چنانچہ ان کے پاس دو تحریریں سپرنٹنڈنٹ جیل کی معرفت بھیجی گئیں کہ اگر وہ رہا ہونا چاہتے ہیں تو ان اقرار ناموں پر دستخط کر دیں۔ عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکسار لیڈروں نے اسے منظور کر لیا اور حکام جیل نیز خان بہادر حافظ احمد حسین وغیرہ کے سامنے ایک اقرار نامہ پر عنایت اللہ صاحب نے اور دوسرے پر شاہ دین ایڈیٹر الاصلاح۔ محمد احمد وکیل، قمیر زماں خان، زین العابدین وغیرہ وغیرہ نے دستخط کئے۔ اقرار نامہ پر لفٹنٹ کرنل جعفری آئی۔ ایم۔ ایس سپرنٹنڈنٹ جیل کی مہر تصدیق بھی موجود ہے۔ یہ اقرار نامے درج ذیل ہیں :۔

## عنایت اللہ مشرقی صاحب کا اقرار نامہ

بمقدمہ سرکار بہادر بنام عنایت اللہ خان وغیرہ

دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

میں یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کی نوٹس کی واپسی کی تاریخ کے بعد میں ایک سال تک صوبہ متحدہ نہ آؤنگا اور نہ خاکساروں کے جتھوں کا کسی دوسرے صوبہ سے صوبہ متحدہ کو آنے کا حکم یا اجازت دونگا۔ صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ وہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ یہ خط اطمینان کے واسطے حکومت کے چیف سکرٹری کو دیتا ہوں۔ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء

(دستخط) عنایت اللہ

## دوسرے خاکسار لیڈروں کا اقرار نامہ

بمقدمہ سرکار بہادر بنام عنایت اللہ خان وغیرہ

دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

ہم اشخاص جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں وعدہ کرتے ہیں و یقین دلاتے ہیں کہ اگر حکومت یو پی مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری جو ہمارے برخلاف چلایا گیا ہے واپس لے لے تو ہم فوراً اپنے صوبہ کو واپس چلے جائیں گے اور آج سے ایک سال تک کسی قسم کا دخل صوبہ یو پی کے معاملات میں نہیں دیں گے۔ ۲ ستمبر ۳۹ء

ان اقرار ناموں کے متعلق خان بہادر حافظ احمد حسین ایم۔ ایل۔ سی اور سید واجد حسین رضوی صاحب نے چیف سکرٹری حکومت یو پی کو بھی حسب ذیل خط لکھا :

"جناب چیف سکرٹری صاحب تسلیم!

علامہ عنایت اللہ مشرقی کی تحریر مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء میرے اور سید واجد حسین کے نام ہو گئی تھی آپ کو ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کو دی تھی وہ میرے اور سید واجد حسین کے روبرو شاہ دین اسلم ...

تاریخ القرآن۔ قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے (۹۵۶) زمانہ حال تک کے تمام واقعات درج ہیں۔ قیمت عہ (مجلد) (مفصل فہرست)

نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی اور اس پر ہم دونوں کے سامنے علامہ مشرقی نے دستخط کئے تھے۔ دوم یہ کہ جو خط کہ آپ نے لفافہ میں بند کر کے مجھ کو کرنل جیفری کے نام دیا تھا وہ ہم نے بجنسہٖ کرنل موصوف کو دیدیا تھا۔ اور انہوں نے خود اپنے ذریعہ سے اس تحریر پر جو کہ لفافہ میں بند تھی علامہ مشرقی اور ان کے پانچ چھ ساتھی خاکساروں کے دستخط ہم دونوں کے روبرو افسران جیل نے کروائی۔ ہم نے خود علامہ مشرقی کو دستخط کرتے ہوئے دیکھا اور ان کو ہم خوب پہچانتے ہیں۔ یہ تحریر افسران جیل کے پاس رہی۔ ہم نہیں لائے۔ نہ ہم سے اس سے کچھ واسطہ تھا۔ اس کے بعد علامہ مشرقی فوراً رہا کر دیئے گئے۔"

حافظ احمد حسین ایم ایل سی
سید واجد حسین رضوی۔

حیرت اور تعجب ہے کہ عنایت اللہ صاحب پھر بھی انکار کر رہے ہیں کہ انہوں نے کسی اقرار نامہ پر دستخط نہیں کئے۔

بہرحال حکومت نے ان اقرار ناموں کے بعد عنایت اللہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو رہا کر کے ٹرین پر سوار کر دیا۔ حکومت کو امید تھی کہ ایک ذمہ دار آدمی جب اس قسم کا اقرار نامہ لکھ دے تو اس کے بعد اس سے کوئی اندیشہ نہیں۔ لیکن تمام توقعات کے خلاف عنایت اللہ صاحب نے یہ حرکت کی کہ جب ٹرین لکھنؤ سے کچھ میل کے فاصلہ پر ملیح آباد اسٹیشن کے قریب پہنچی تو گاڑی کی زنجیر روک لی اور اس ٹرین سے اتر کر ایک دوسری گاڑی پر بیٹھ گئے جو لکھنؤ آنیوالی تھی۔ ادھر حفظ ما تقدم کے لئے پولیس لکھنؤ اسٹیشن پر اس وقت بھی موجود تھی۔ اس کی اطلاع بھی عنایت اللہ صاحب کو مل گئی۔ چنانچہ وہ پھر ٹرین سے اترے اور آپ کے ایک تیسری گاڑی پر بیٹھ گئے۔ جو ہردوئی جانے والی تھی اور وہاں راستہ میں سندیلہ کے اسٹیشن پر اتر پڑے مگر آخر کار دہلی کی گاڑی سے روانہ ہو گئے۔

خاکساروں کی مزید دھمکیاں اور ان پر پابندیاں

جب خاکسار لکھنؤ سے چلے گئے تو سرحد اور پنجاب سے حکومت یوپی کے نام ان کے تار آنا شروع ہوئے جن میں وزارت کو دھمکیاں دی گئیں تھیں اور لکھا گیا تھا کہ ہم سب صوبجات متحدہ میں داخل ہو رہے ہیں چنانچہ حکومت نے مجبوراً حفظ امن عامہ قائم رکھنے کی غرض سے اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو لکھ دیا کہ وہ اپنے اپنے ضلعوں میں باہر سے کسی خاکسار کو داخل نہ ہونے دیں اور نہ کوئی خاکسار بیلچے لے کر سڑک پر فوجی پریڈ کرنے پائے۔

عنایت اللہ صاحب کی دوبارہ آمد اور گرفتاری

عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں نے ان تمام اقرار ناموں اور عہدناموں کے باوجود یہ پروپیگنڈا تو شروع ہی کر دیا تھا کہ انہوں نے کوئی اقرار نامہ نہیں لکھا کہ یکایک ۱۳ ستمبر کو خبر ملی کہ وہ پھر لکھنؤ آ رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اقرار نامہ لکھنے کی وجہ سے خود ان کی جماعت میں ان کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس جذبہ کو دور کرنے اور اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے انہوں نے نہ صرف اقرار نامہ سے انکار کیا اور "الاصلاح" مورخہ ۱۵ ستمبر میں لکھنؤ کے واقعات کے متعلق انتہائی غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے وزیر اعظم پر مقدمہ چلانے کی دھمکی دی بلکہ لکھنؤ دوبارہ آنے کو تیار ہو گئے اور جب لکھنؤ کے قریب ملیح آباد اسٹیشن پر پہنچے تو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے جرم میں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ (بعدم ادائیگی ایک ہفتہ قید مزید) کی سزا دی گئی۔

## حاصل کلام

تذکرہ بالا واقعات سے ظاہر ہو گیا کہ اس جھگڑا کی ابتدا حکومت یوپی کی طرف سے نہیں بلکہ عنایت اللہ صاحب کی طرف سے ہوئی ہے۔ یوپی میں خاکساروں کی جماعتیں آج سے نہیں بلکہ ایک سال سے زیادہ عرصے) قائم ہیں۔ حکومت نے آج تک ان سے کسی قسم کی بازپرس نہیں کی اور نہ خاکساروں پر کوئی پابندی عائد کی تھی لیکن جب عنایت اللہ مشرقی صاحب

لکھنؤ کے کچھ مسلمانوں کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دینے لگے۔ ان کے خاکساروں نے صوبہ میں "قیامت" کا سماں پیدا کرنا چاہا، لکھنؤ میں خون کی ندیاں بہانے کی دھمکیاں دی گئیں، مسلمانوں کا خون سے ہولی کھیلنے کا اعلان ہوا، حکومت یوپی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا اور ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں بیلچوں اور خنجروں سے مسلح خاکسار لکھنؤ پہنچنا بھی شروع ہو گئے۔ عنایت اللہ صاحب نے اشتعال انگیز تقریریں بھی کیں۔ خاکساروں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں مجروح کیا اور تیرہ ایجی ٹیشن ختم ہو جانے کے بعد بھی عنایت اللہ صاحب مع اپنے خاکساروں کے لکھنؤ میں ٹھہرے رہے بلکہ حکومت سے اپنے نامناسب مطالبات تسلیم کرانے پر مصر ہوئے تو حکومت یوپی کو بھی لکھنؤ کے مسلمانوں کی جانیں بچانے اور صوبہ میں امن قائم رکھنے کے لئے مجبوراً عنایت اللہ صاحب اور بعض خاکسار لیڈروں کو گرفتار کر کے خاکساروں کی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرنا پڑیں۔

غرضیکہ یہ تھے وہ حالات جن کو کوئی بھی حکومت گوارا نہیں کر سکتی تھی۔ اور حکومت یوپی نے اس موقع پر وہی کارروائی کی جو صوبہ کے امن کے لئے ناگزیر تھی۔

(نیاز مند۔ رشید ڈپٹی ڈائرکٹر)

**اطلاع** یہ سلسلہ بہت طویل ہے۔ اس لئے اخباری صفحات میں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا یہ ختم کیا جاتا ہے۔ البتہ مشرقی کی کتاب تذکرہ کی "عربیت پر نظر" تھوڑا سا حصہ باقی ہے جو خاکساری رسالہ میں درج کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ ضرورت محسوس ہوئی تو کچھ اخبار میں بھی درج کیا جائے گا۔

پس احباب کرام جو رسالہ کی طباعت میں کچھ اعانت کرنا چاہیں اس کار خیر میں جلدی کریں۔ جزاہم اللہ

---

فاتح مصر۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح حیات۔ قیمت ۸ر۔ پتہ۔ منیجر الحدیث امرتسر

خلفائے اربعہ۔ آنحضرت صلعم کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی۔ قیمت ۸ر۔ پتہ۔ منیجر الحدیث امرتسر

# قادیانی مشن

## امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب کے خطبہ کا ایک حصہ زیر بحث آچکا ہے۔ آج دوسرے حصے پر بحث کی جاتی ہے۔ جماعتہائے جدیدہ کا یہ عام اصول ہے کہ تصویر کا ایک رخ دکھا کر ناواقفوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور دوسرا رخ جو ناہموار اور ناصاف ہوتا ہے اس کو چھپائے رکھتے ہیں۔ مرزائی جماعت نے تو اسی طریق کار کو ہمیشہ مدنظر رکھا ہے کیونکہ مرزا صاحب خود بھی اسی لائن پر چلتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے بھی اپنے مکتوب بنام پیغام صلح میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ یعنی آپ نے اپنے عقائد صحیحہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم توحید خدا کے قائل ہیں، آنحضرت کو سچا نبی مانتے ہیں، روز جزا کے قائل ہیں۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"اصولی طور پر عقائد میں کوئی اختلاف نہیں غور کیجئے کہ عقائد تو وہ درست ہونگے جو قرآن و حدیث کے مطابق ہوں۔ ہم میں اور آپ میں عقاید کا کیا فرق ہے؟ خدا کی توحید کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ آنحضرت صلعم کی نبوت کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ اصولی طور پر تو یہی باتیں ہیں اور یہی عقائد اسلامی کی بنیاد ہیں۔

ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کیوں مانتے ہیں؟

ہاں ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اس صدی کا مجدد مانتے ہیں آپ نہیں مانتے تیرہ صدیوں کے مجدد آپ بھی مانتے ہیں ہم بھی مگر چودھویں صدی میں آپ کسی مجدد کو نہیں مانتے ہم اس میں بھی مجدد کا آنا مانتے ہیں۔

اب آپ خود غور کرلیں کہ اگر تیرہ صدیوں کے مجددین کا ماننا صحیح عقیدہ ہے تو چودھویں صدی کے مجدد کا ماننا بھی صحیح عقیدہ ہونا چاہئے اور اگر پہلے مجددین کا انکار گمراہی ہے تو چودھویں صدی کے مجددین کا انکار بھی گمراہی ہے"

(پیغام صلح لاہور ۳۰۔ اگست ۱۹۳۹ء صفحہ ۲)

**اہلحدیث** | مولوی محمد علی صاحب مولویت کے علاوہ وکالت کی سند بھی رکھتے ہیں اس لئے ان کو مناظرانہ قواعد کے علاوہ قوانین عدالت کا لحاظ بھی رکھنا چاہئے قانون عدالت ہے کہ مدعی ہو یا گواہ اس کا بیان جب تک جرح مخالف سے پاک صاف نہ ہوجائے صحیح نہیں مانا جاسکتا۔ جس طرح قانون مناظرہ ہے کہ مدعی کی دلیل جب تک نقض، منع اور معارضہ سے پاک صاف نہ ہوجائے مفید مطلب نہیں ہوسکتی۔

پس مرزا صاحب کا دعوی مجددیت کا ہو یا مسیحیت کا جب تک ان ہر دو قوانین کے ماتحت جرح سے پاک نہ ہولے صحیح نہیں ٹھیر سکتا۔ مرزا صاحب کے مدعیانہ بیان پر علماء اسلام کے جرحی سوالات آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ صرف ایک سوال آپ کے سامنے پیش کرکے اسکی تائید میں آپ ہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ پس انصاف سے سنئے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یوم الحساب کا نقشہ سامنے رکھ کر سنئے!

مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے اثبات میں جتنے دلایل دیئے تھے۔ ان میں سے جو دلیل مسلمانوں کے مقابلہ میں پیش کی تھی وہ محمدی بیگم منکوحہ آسمانی کے مرزا صاحب کے نکاح میں آنے کے متعلق تھی جسکی بابت مرزا صاحب کا اقرار ہے کہ اگر یہ پیشگوئی صحیح ثابت نہ ہوئی تو میں اپنے دعوی (ماموریت اور مسیحیت وغیرہ) میں جھوٹا ٹھیرونگا۔ (شہادۃ القرآن)

تو بتائیے کہ حسب اعلان مرزا صاحب یہ نکاح دنیا میں ظہور پذیر ہوا؟ آپ ہی کا قول ہے کہ نہیں ہوا چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

"یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا"

(اخبار پیغام صلح ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء صفحہ ۵)

پس بتلائیے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مجددیت میں کہاں تک سچے ثابت ہوئے؟ ہماری اس جرح کا جواب دینا آپ کا فرض ہے۔ مگر آپ اس کا کیا جواب دینگے جبکہ آپکا اپنا اعتراف ہے کہ یہ نکاح وقوع میں نہیں آیا۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مجددیت وغیرہ میں سچے نہ تھے۔ آپ نے ہمارے سامنے سابقہ مجددین کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ ہم آپکو چیلنج کرتے ہیں کہ آپ ہمارے مسلمہ مجددین میں سے کسی ایک ہی مجدد پر ایسی جرح دکھائیں جیسی آپ کے مجدد پر کی گئی ہے۔ تو پھر آپ مساوات کا دعوی کرسکتے ہیں۔

**مولوی صاحب!** | آپ کہاں تک اخفاء حق سے کام لیں گے۔ آپ ایسی باتیں کہتے ہوئے یہ خیال دل میں ضرور رکھا کریں کہ کوئی نہ کوئی آپ کی باتوں کو سن کر جانچنے والا بھی ہے۔ خصوصاً "اہلحدیث" کا تو دعوی ہی یہ ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گو چہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

---

## رئیس قادیان

(مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری)

یہ ایک جدید تصنیف ہے۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی کے حالات عجیب طرز پر لکھے گئے ہیں۔ جو اس سے پہلے آپ نے کسی کتاب میں نہ دیکھے ہونگے۔ ... قیمت کاغذ ... عام ... ملنے کا پتہ ... منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# بریلوی مشن

# سوال از گندم جواب از چنا کا مصداق

الفقیہ بریلوی خیال کا آرگن ہے۔ اس میں ایک صفحہ فتاویٰ کا بھی ہوتا ہے۔ جس میں بریلوی خیال کے مختلف جگہ کے مفتی صاحبان فتویٰ لکھا کرتے ہیں۔

۱۴ ستمبر ۱۹۶۰ء کے پرچہ میں ایک سوال کا جواب شائع ہوا ہے۔ جس کو پڑھ کر ہمیں بے حد حیرت ہوئی کہ مفتی صاحب نے یا تو سوال پر غور ہی نہیں کیا۔ کسی محویت میں لکھتے گئے ہیں اور وہی پرانے دماغی خیالات کا اظہار کئے جاتے ہیں یا عمداً تساہل کیا ہے۔ چنانچہ وہ فتویٰ مع سوال بجنسہٖ ناظرین کی واقفیت کے لئے درج کیا جاتا ہے :۔

سوال } ایک وہابی بنام خیر بخش خان زمیندار درشان حبیب خدا اشرف انبیاء قالوا ما انتم الا بشر مثلنا کا مستحق ہو کر کہتا ہے کہ وہ نبی اور رسول برحق تھا۔ مگر ہم جیسا انسان تھا جس طرح ہم کام کرتے ہیں۔ خورد و نوش اور بازاروں میں گھوما کرتا تھا؟ یا ہماری طرح پاخانہ پیشاب نہ لاتا تھا؟ یا آپ کی ازواج زنان تھیں۔ ان سے جنسی نہ کرتا تھا؟ دیگر کہتا ہے کہ دستگیر دستگیر کرنا یا اس کی گیارھویں شریف کی کیا وجہ ہے۔ خدا کے فرضوں کا لوگوں کو پتہ نہیں۔ مگر دستگیر انہوں نے کہاں سے لیا ہے۔ اور اس کے نام کی خیر خیرات اور گائے کشی سب حرام اور ناجائز ہے مگر گوشت سگ کا جو کسی گٹھڑی میں باندھا ہوا خشک ہو گیا ہے تو وہ طیب ہے۔ عبادت کا کام نماز تک کرنا جائز اور صحیح ہے اور کہ مینڈک بچھوا اور کیڑے کوڑے شیرہ میں مر جاوے۔ تو اس کا کھانا پینا حلال و درست ہے۔

اب عرض خدمت ہے کہ علماء دین متین دریں مسئلہ حل المشکلات کریں۔ ایک ۱۰ کا ٹکٹ بغرض جواب ارسال خدمت ہے۔

(خادم اعظم شاہ فقیر محمود سی۔ ڈاک خانہ غوث پور ضلع جیکب آباد سندھ)

الجواب } وسیلہ کسی بزرگ کا طلب کرنا جائز ہے۔ اور حدیث و قرآن سے ثابت کیا معلوم نہیں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے گندم خوری کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا تو لغزش معاف کی گئی۔ جس کو اللہ نے اپنے قرآن پاک میں بیان فرمایا۔ فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ۔ اسی طرح حدیث میں سرکار نے بیان فرمایا ہے۔ گیارھویں شریف میں فاتحہ کرنا مرغ خصی وغیرہ کا گوشت تیار کرنا جائز ہے۔ یہ تو لفظی نزاع ہے۔ کوئی مسلمان کسی جانور کو اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر ذبح نہیں کرتا ہے اور جو جانور اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ وہ حلال ہے۔ اس گوشت کو پکا کر نیاز کرنا کیوں ناجائز ہوگا۔ قربانی کا جانور لوگ ایک ماہ دو ماہ دس ماہ قبل خرید کر رکھتے ہیں۔ جب ان سے کوئی پوچھتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اپنی یا فلاں کی قربانی کا جانور ہے۔ اس کا گوشت حلال ہو۔ وہی صورت گیارھویں بارھویں کی ہے۔ وہ ناجائز کیوں ہوگا؟ بڑے افسوس اور ناسمجھی کی بات ہے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ غیر مقلدین اور ان کے چھوٹے بھائی اس کو کیوں ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے سردار مولوی اسمٰعیل صاحب نے تو تقریر ذبیحہ میں گیارھویں کا خصی قبل سے پالنے اور اس کے ذبح کے بعد فاتحہ کو جائز قرار دیا ہے۔ تو دودھ میں بچھوا وغیرہ مر جائے تو اسے پھینک دینا چاہئے۔ وہ حرام ہو گیا۔ تو دودھ میں مر جائے تو اسے پھینک دینا

چاہئے وہ حرام ہو گیا ........

اسے پھینک دینا چاہئے ........

واللہ اعلم وعلمہ اتم ........ محمد

عبد المتین ........

(الفقیہ امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۶۰ء صفحہ ۱)

ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ سائل کا سوال کس امر میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ کرتے تھے۔ خورد و نوش بھی کرتے۔ یہ بات کسی نے اگر کہی کیا تو ان عوارضات کے ہوتے ہوئے وہ بشر تھے یا نہ۔ اس سوال کا جواب جو مفتی صاحب نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ وسیلہ کسی بزرگ کا طلب کرنا جائز ہے۔

سبحان اللہ! سوال اور جواب میں مطابقت ہو تو ایسی ہو۔ مفتی جی کیا کریں۔ باتوں میں بات نکل آتی ہے۔ ہاں یہ موافقت ضرور ہے کہ سائل بھی بقول ان کے وہابی ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ بشر تھے اور وہابی (امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے) وسیلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس واسطے اس سوال کا یہ جواب تحریر کیا گیا ہے۔ پھر وسیلہ کے ثبوت میں جو دلیل تحریر فرمائی ہے وہ عجیب تر ہے کہ حضرت آدم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا تھا اور اس پر دلیل اس سے بھی عجیب ہے۔ فرماتے ہیں قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے[1]۔ فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ۔ مفتی جی نے ایک حدیث بھی ذکر کی ہے۔ فرماتے ہیں حدیث میں سرکار نے فرمایا ہے گیارھویں شریف میں فاتحہ کرنا نیز مرغ خصی وغیرہ[2] کا گوشت تیار کرنا جائز ہے۔ کاش۔ مفتی صاحب اس حدیث کے الفاظ نقل کر کے ساتھ ہی سند بھی نقل کر دیتے۔ یہ حدیث[3] کتب حدیث میں تو نہیں البتہ موضوعات میں بھی نہیں ہے۔ مفتی صاحب کا احسان ہوگا۔ اگر وہ اس حدیث کا

---

[1] موجودہ قرآن مجید میں اس طرح آیت نہیں ہے۔ کوئی قرآن مفتی جی کے پاس یا الفقیہ کے دفتر میں ہو تو پتہ نہیں۔

[2] ہمارے ان تو مرغ خصی نہیں ہوا کرتے ........ ایڈیٹر صاحب یا مفتی جی کرتے ہوں تو پتہ نہیں۔

[3] موضوعات کبیر ملا علی قاری ........

پیش نہیں کی کسی حدیث کی مستند کتاب میں باسند آئی ہے یا کسی محدث نے اس کی تخریج کی ہے۔

یوں تو اخبار الفقیہ امرتسر میں اخبار سواد اعظم و خصوص ماہیہ بکثرت لکھے جاتے ہیں مگر فتویٰ پر چونکہ عوام کی نگاہ پڑتی ہے۔ اس لئے ہم نے اس کے متعلق خاص طور پر لکھا ہے۔ تاکہ عوام اسکو پڑھ کر حدیث کے نام سے دھوکہ نہ کھا جائیں۔

مفتی صاحب! خدا کے لئے فتویٰ نویسی کے وقت تحقیق سے کام لیا کریں۔ یہ ذمہ داری کا کام ہے۔ جہلاء آپ کے فتووں کو پڑھ کر راہ ہدایت پر آدیں گے تو ثواب آپ کو ملیگا۔ گمراہ ہونگے تو ان کا بوجھ آپ کو اٹھانا پڑیگا۔ ارشاد باری سنئے اور عمل کیجئے۔

قال اللہ تعالیٰ لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونھم الایۃ

آپ کا ناصح

جمشید ثانی امرتسری

---

# مسلمانوں میں فتنہ عظیم

## بصورت سجدہ تعظیم

(از مولوی نور محمد صاحب نیازی ضلع جہلم)

مضمون ہذا کی پہلی قسط اہلحدیث ۲۹ ستمبر میں شائع ہو چکی ہے۔ بقیہ آج ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

مجوزین سجدہ کہا کرتے ہیں کہ سجدہ تعظیمی کی ممانعت صرف خبر احاد سے ثابت ہے۔ اس لئے تعظیمی سجدہ مرشد کو کرنا کوئی جرم نہیں۔ سو سنئے!

عن انس ابن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلح للبشر ان یسجد

یعنی روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی انسان کو درست نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔

اس روایت میں لفظ بشر چونکہ نکرہ ہے۔ اور وہ بموجب قواعد عربی زبان کے عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی ہر ایک انسان خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا پیر ہو یا فقیر کسی کے لئے سجدہ جائز نہیں ہے۔ علاوہ اسکے اس روایت میں کسی سجدہ کی تخصیص اور تقسیم بھی نہیں کی گئی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ سجدہ لغیر اللہ ہر نوع اور بہر کیف ناجائز اور حرام ہے۔

اگرچہ اس سجدہ تعظیم کی حرمت میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں۔ اور محدثین نے ان کو مختلف راویوں سے کثیر مجموعہ اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں درج فرمایا ہے۔ لیکن ہم بوجہ مضمون زیادہ طویل ہو جانے کے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ متفرق کتب احادیث میں اس سجدہ تعظیم لغیر اللہ کی حرمت میں اس قدر حدیثیں آئی ہیں کہ ان پر نظر کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس بارے میں حدیث خبر احاد نہیں بلکہ مشہور اور متواتر تک پہنچ گئی ہیں۔

چنانچہ نواب قطب الدین صاحب مرحوم دہلوی اپنی جامع التفاسیر میں ارقام فرماتے ہیں۔

اور یہ حدیث یعنی لو کنت امرا احدا ان یسجد لغیر اللہ لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

فرمایا کہ سجدہ تعظیم کے خلاف حدیث مشہور بلکہ متواتر ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میں خدا کے سوائے کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ حدیث مشہور ہے روایت اس کو کتنے ہی صحابہ نے کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دس کتب احادیث میں قریباً گیارہ صحابہ سے اس حدیث کا روایت کیا جانا ارقام فرمایا ہے

پس کتاب مذکورہ بالا و نیز دیگر کتب احادیث سے جس قدر روایتیں ہم کو معلوم ہوئیں منجملہ ان کے چند کتب اور ان میں جن جن راویوں سے حدیثیں لی گئی ہیں۔ ان کے نام بھی درج ذیل ہیں۔

(۱) مسند امام احمد میں۔ حضرت عائشہ رض۔ انس رض۔ معاذ رض۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے۔

(۲) ترمذی میں ابوہریرہ رض سے۔

(۳) ابوداؤد میں قیس بن سعد رض سے۔

(۴) ابن ماجہ میں۔ حضرت عائشہ رض۔ قیس بن سعد۔ معاذ رض۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے۔

(۵) دارمی میں بریدہ رض سے۔

(۶) بیہقی میں قیس بن سعد رض۔ ابوہریرہ رض۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے۔

(۷) حاکم میں قیس بن سعد رض بریدہ رض سے۔

(۸) ابن ابی شیبہ میں حضرت عائشہ رض سے۔

(۹) طبرانی میں زید بن ارقم رض۔ قیس بن سعد رض۔ سراقہ بن مالک رض۔ صہیب رض۔ عقبہ بن مالک رض۔ غیلان بن سلمہ رض سے۔

(۱۰) ابن حبان میں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے۔

اب انصاف فرمائیے کہ وہ حدیث جس کو اس قدر محدثین نے بیان کیا ہے اور جس کی روایت کرنے میں ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس قدر سے کیا اب بھی مجوزین سجدہ خبر احاد ہی کہتے جائیں گے

العیاذ باللہ!

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلم کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین! زیادہ والسلام خیر الختام۔

---


## سجدہ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ سجدہ کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب مدلل دیا گیا ہے۔ ضرور خود پڑھئے اور دوسرے مسلمانوں میں اشاعت کیجئے۔

قیمت فی ۲/ (محصول ۱ آنے) ... کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

# حق کی پکار

(مرسلہ مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

گرد وقا کا پھندا پیری ہے اِن دنوں میں
سید ہیں وہ جہنم کے کیا خوف ہو حشر میں؟
بت کو لئے بغل میں پھرتے ہیں دربدر وہ
نادان ہیں لحن خوش پر گاتے ہیں شعرِ جامی
توحیدِ حق سے لیکن رکھتے ہیں وہ عداوت
کہتے ہیں اولیاء سے مانگو مرادیں ساری
کہتے ہیں جیسے مصری پانی میں ایک جاں ہو
جب اِرتقا کی منزل طے ہے اولیاء کو
اے کاش جانتے وہ توحید کی حقیقت
اے پیرجی سُنو اب فرمانِ ربِّ باری
نفع و ضرر کا سارا ہے اختیار حق کو
دختر سے بولے اپنی یوں سیّدِ دو عالم
اعمال پر ہے مبنی عقبےٰ کی رستگاری
اے سیدانِ عالی! اس پر بھی غور کیجے
گردن ہر ایک جاں ہے کردارِ خویش میں یاں
حکم خدا سے لازم ہے مصطفےٰ کی سنت
پیروں کی شانِ اعلیٰ کرتی ہے کب گوارا
اپنے مریدوں سے وہ کرتے ہیں یہ اجارا
او ہام ناشائستہ ایسے ہی اور صدہا

اکل و شرب کا دھندا پیری ہے ان دنوں میں
پاکی ہے برہمن کو منو کے شاستر میں
پیری کا خاص پیشہ رکھتے ہیں سربسر وہ
حُسنِ ادا سے اُن کی مسحور سب ہیں عامی
ہاں ماسوائے حق سے انکو ہے خاص رغبت
کرتے روا ہیں بے شک حاجات وہ تمہاری
یوں ذاتِ اولیاء بھی توحید میں نہاں ہو
یکساں ہے پھر پکارو اُن کو یا کبریا کو
پھر نہ بچھاتے یوں وہ سجادۂ طریقت
دعوت ہو یا عبادت حق کے لئے ہے ساری
بے چارگی ہے اس میں سب مرسلین تک کو
اے فاطمہؓ پیاری قربان تجھ پہ جانم
مَیں بھی نہ کرسکوں گا امداد واں تمہاری
خلقت پہ حق سے ڈر کے ناحق نہ جور کیجے
اعمالِ نیک و بد کی عقبےٰ میں ہوگی میزاں
چھوڑی نبیؐ نے ہم میں لاریب یہ امانت
کہ سنتِ نبیؐ پر اُن کا چلن ہو سارا
دیگا مدد تمہیں بھی نانا وہاں ہمارا
ان کے دلوں میں اکثر رہتے ہیں یونہی برپا

اے [illegible] عالی! خوفِ خدا کرو تم
[illegible] دین حق سے اب تو وفا کرو تم

# مسئلہ غروب شمس پر ایک نظر

(از مولوی جلال الدین صاحب شمس [illegible])

سورہ کہف کی آیت کریمہ حتّٰی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ کی نسبت یہ کہنا کہ قرآن کریم آفتاب کو دلدل و کیچڑ میں ڈوبنا بتلاتا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں بعض اہل علم نے شائع کر دیا ہے۔ ملحدین کو اعتراض کا موقع پیدا ہوتا ہے۔ ناظرین کرام! غروب شمس کے لئے جتنی روایتیں اس قسم کی ہیں وہ سب اسرائیلیات اور اہل کتاب زندیقوں کی گھڑی ہوئی روایات ہیں۔ چنانچہ تفسیر خازن میں حضرت معاویہؓ کے جواب میں کعب احبار کا یہ جواب منقول ہے:۔

قال نجدہ فی التوراۃ انہا تغرب فی ماء وطین

(ملاحظہ ہو خازن جلد ثالث صفحہ ۲۱۰)

اسی طرح صاحبِ مدارک نے بھی تورات کے حوالہ سے آفتاب کو کیچڑ میں ڈوبنا نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو مدارک علی حاشیۂ خازن صفحہ ۲۱۰)

اسی طرح صاحب معالم نے بھی کعب احبار کے والہ سے لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو معالم صفحہ ۲۲۴)

اسی طرح صاحب مدارک نے بروایت ابوذرؓ اس پر ایک بے سند حدیث نقل کر دی ہے کہ حضور نے ابوذر سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ سورج کہاں ڈوبتا ہے۔ پھر خود ہی فرمایا کہ یہ آفتاب کیچڑ میں گر رہا ہے جا رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو مدارک صفحہ ۲۱۰) لیکن ان مفسرین نے تشریحات بالا کے ساتھ اور بھی اقوال اپنی اپنی رائیں بھی نقل کی ہیں۔ "کما سیاتی"۔ پس قابل طلب امر یہ ہے کہ جب اسرائیلی روایات سند اور حجت شرعیہ نہیں ہیں تو ہم اُن تشریحات کے پابند کیوں ہوں۔ جن سے واقعات و مشاہدات کی تکذیب ہوتی ہو۔ جبکہ مفسرین سلف خود بھی اسی ایک تشریح پر جامد و قانع نظر نہیں آتے۔ بلکہ علامہ ابن کثیر جیسے مفسر جلیل القدر اسرائیلی روایت پر اتنا سخت ریمارک بھی کر گئے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

لا حقیقة له و اکثر ذالک من خرافات اهل الکتاب و اخبارهم و لکن بعد

توجیہ بنی تشریح کے انتخاب و پابندی پر سخت تعجب اور کمال حیرت ہے کہ جن سے واقعات وحشابات کی تکذیب لازم آتی ہے۔

**کتب نحو کی رو سے تردید** آیت مذکورہ میں نحوی اصول کے مطابق اگر لفظ وجد پر غور کیا جاوے تو بھی واقعہ دلدل میں غروب ہونے کا مسئلہ قطعی غلط ثابت ہوتا ہے۔ علمائے نحو وجد کے استعمال کے دو طریق ہیں۔

ایک وجد ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے جیسے وجعل الضالة : تو اس وقت وجدان بمعنی پا لینے کے معنی میں مستعمل ہو کر افعال قلوب سے نکل جاتا ہے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ دو مفعول کی طرف متعدی ہو۔ اس وقت وجدان الشی علی صفة مراد ہوتی ہے اور اب وجد افعال قلوب میں شمار ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو از ہدایة النحو تار مغنی م)

پس صاف ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ میں لفظ وجد افعال قلوب[1] سے ہے۔ کیونکہ آیت میں صرف ذات آفتاب کا پانا مراد نہیں ہے بلکہ اس کا کسی خاص صفت پر پانا مراد ہے۔ پس کتب نحو کی روشنی سے آیت مذکورہ کے معنی صرف اس قدر ہوئے کہ ذوالقرنین نے سورج کو سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہوا خیال کیا۔ اور اس کا ایسا خیال کرنا محض اس کے قلب کا وجدان تھا۔ اور اس میں کچھ ذوالقرنین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ ہر مشاہدہ کرنے والے کو شام کے وقت دنیا جیسی سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر اپنی چیزوں میں ڈوبنے کا خیال ہوتا ہے۔ کما هو ظاهر ولا یجحد به الا من سفه نفسه۔

(باقی)

---

**ستینی۔** امام رازیؒ کی مشہور کتاب کا اردو ترجمہ بسائنس علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت ۸/ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] وجدک ضالاً پر بھی غور کر لیجئے۔ (اہلحدیث)

# تاریخ اسلام کا ایک صفحہ

(مولوی مظفر علی صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند)

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

دریائے دجلہ کی وادی میں ایرانیوں اور مسلمانوں کی معرکہ آرا جنگ ہوتی ہے۔ چونکہ ایران کا دارالسلطنت "مداین" دریا کے اوس پار نظروں کے سامنے ہے اسلئے مسلمانوں کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں کہ سارے ملک ایران کی تمام جنگوں کا فیصلہ ہے۔ ایرانی بھی جان توڑ کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ گھمسان کا رن پڑ رہا ہے کچھ ہی دیر میں جنگ کا نقشہ بدلتا ہوا دیکھ کر ایرانیوں کو جان بچانے کی فکر پڑ گئی۔ ایرانیوں کے سامنے مسلمان ہیں جن کے نیزوں کی بھالوں، تلواروں کی دھاروں سے کہیں امن نظر نہیں آتی اور پشت پر دریائے دجلہ کی موجیں نگل جانے کو منہ پھاڑ رہی ہیں ایرانیوں نے مسلمانوں کے سامنے جھکنے سے اسکو آسان سمجھا کہ اپنے کو دریا کے حوالے کر دیں۔ جلدی جلدی کشتی بیڑی ڈونگے جو کچھ بھی میسر آیا انہیں تیار کر کے جتنے اپنی جان بچا کر نکل سکتے تھے ان کو چھوڑ کر نکل بھاگے اتنے میں مسلمان تعاقب کناں دریا کے کنارے پہنچے۔ اتنے ایرانی دریا کے اوس پار "مداین" کی فصیل پر ہا چڑھے اور لشکر اسلام کا تماشہ دیکھنے لگے۔

مسلمان سوار نیزوں کو تانے ہوئے دن رات ...... گھوڑوں کو سرپٹ ڈالے دشمن کے تعاقب میں تیزی کے ساتھ آ رہے تھے کہ سامنے کا راستہ دریائے دجلہ سے بند دیکھ کر حیران رہ گئے۔ دم کے دم میں ساٹھ ہزار مسلم سواروں کے گھوڑے دریائے دجلہ کے کنارے پر صف بستہ نظر آنے لگے۔ اب اس منظر کو دیکھئے۔ دارالسلطنت "مداین" کی فصیل کے نیچے دریائے دجلہ اپنی تیزی اور طغیانی کے ساتھ ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اس کنارے پر ساٹھ ہزار مسلم سوار انگشت بدنداں حیرت زدہ غصہ میں بھرے ہوئے اپنی ڈاڑھیاں چبا رہے ہیں کہ دشمن ہاتھ سے نکل گیا اور اپنے پاس دریا عبور کرنے کا سامان نہیں۔

مسلمانوں کے سپہ سالار لشکر اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور دریا کے کنارے پر پہنچ گئے۔ یہ نقشہ دیکھ کر انہیں خواب یاد آ گیا۔ مسلمان پا پیادہ "دریائے دجلہ" کو عبور کر رہے ہیں سارے لشکر کو خطاب کر کے فرمایا۔ دشمنوں نے دریا کی طغیانی میں پناہ لے رکھی ہے تم ان پر حملہ نہیں کر سکتے۔ اور وہ جب چاہیں تم پر حملہ کر سکتے ہیں۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ دنیا تم پر غالب آ جائے۔ اور اوس میں ملوث ہونے سے تمہارے حالات بدل جائیں صدق و اخلاص میں کمی آ جائے۔ اللہ کے واسطے کچھ کام کر لو۔ اور وہ کام یہ ہے کہ اللہ کے بھروسہ پر گھوڑوں کو دریا میں ڈال کر دریا کو اسی حالت میں عبور کر لیا جائے۔ تمام کے تمام مسلم سواروں نے ایک زبان ہو کر بطیب خاطر جواب دیا۔ "اللہ تعالیٰ آپ کے عزم میں برکت عطا فرمائے ہم سب مطیع اور تیار ہیں۔"

اس سوال جواب کے فوراً ہی بعد دیکھنے والوں کی آنکھوں نے کیا دیکھا؟ کہ اوسی سمندر کے نیچے دریائے دجلہ کی اٹھتی ہوئی موجوں اور زوروں کی طغیانی میں ساٹھ ہزار گھوڑے ایسی تیزی سے جا رہے ہیں کہ جیسے خشک میدان میں دوڑتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زبان سے سن کر ہر مسلم سوار کی زبان پر یہ کلمات دعائیہ جاری تھے اور سب کے سب بڑے اطمینان سے دریا کو عبور کر رہے تھے۔ نستعین باللہ و نتوکل علیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ لینصرن اللہ ولیه ولیظهرن دینه ولیظهر من عدوه ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

لشکر اسلام کے دریا میں داخل ہونے سے ایرانی بڑے خوش ہو ہو کر قہقہے لگانے لگے کہ عرب کے وحشی خشک ملک کے رہنے والے دریا کی موجوں کو کیا

جوش میں آکر دریا میں گھس تو گئے ہیں اب سب کے سب غرق ہو جائیں گے چنانچہ ایرانیوں نے بجائے مدد کی ہے کہ ہمارے دشمن خود بخود ہی ہماری دیکھتی آنکھوں فنا ہو جائیں گے۔ لیکن جب یہ خدا پر بھروسہ کرنیوالا خدا کا لشکر جو خدا ہی کا کلمہ بلند کرنے کے لئے گھروں سے سر سے کفن باندھ کر نکلا تھا۔ دریا کو عبور کرتا ہوا انھیں کے قریب پہنچ گیا جو پہلے ہی دستہ کے نعرہ تکبیر سے مضطرب ہو گئے تھے۔ تب ایرانیوں کو ہوش آیا۔ اپنے جان و مال کی فکر پڑی جہت سے تو دیوان آمدند دیوان آمدند کہتے ہوئے سروں پر پیر رکھ کر بھاگے۔ اوس جلدی میں جس سے جتنا جلدی ممکن ہوا اپنا مال و متاع لیکر شہر سے نکلنے کی کوشش میں لگ گیا۔ لشکر اسلام پورے کا پورا ایران کے دارالسلطنت میں بے روک ٹوک داخل ہو گیا۔ دشمن کے زن و مرد اسلام کی غلامی میں تھے اور مال و متاع بیت المال کا ذخیرہ تھا "مداین" جیسا شہر مسلمانوں کے لئے اجنبی جگہ، گلی کوچے تو کیا سڑکوں سے بھی بے خبر تھے۔ پھر بھی جس کسی مسلمان کو جو کچھ ملتا تھا اس کو وہ اپنا نہیں سمجھتا تھا۔ اسلام کے مکمل قانون کی اطاعت کرتا تھا۔ جس مسلمان کے ہاتھ جو مال آئے وہ لاکر ایک ہی متعین کے پاس جمع کر دے۔ ایسے شخص کو جس کے پاس مال غنیمت جمع کیا جاتا ہے اسکو صاحب اقباض کہتے ہیں۔

اسی افرا تفری۔ آپا دھاپی۔ نفسا نفسی میں ایرانی جان و مال بچا بچا کر بھاگ رہے تھے اور مسلمان مال غنیمت کو جمع کر رہے تھے۔ جو مسلمان جس گلی کوچہ میں گھس گیا وہاں کے مال کا مالک ہو گیا۔ مگر کیا ممکن کہ ایک حبہ کی خیانت بھی ہو۔ رتی رتی مال صاحب اقباض کے پاس پہنچایا۔ اسی سلسلہ میں دو چار مسلمان نہروان کے پل پر پہنچ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ چند ایرانی ایک خچر کو جس پر دو صندوق لدے تھے دھکیلتے ہوئے لئے جا رہے ہیں۔ مسلمان جو اوس طرف کو لپکے تو ایرانی بیک دہشت کی صورت دیکھتے ہی بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے خچر پر قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں کا خیال تھا کہ ان صندوقوں میں کچھ قیمتی پارچہ جات کچھ زیورات ہونگے۔ مگر صندوق کے کھلتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ کسرائے ایران کا بیش قیمت بلکہ انمول "تاج" تھا۔ جس پر تمام ملک ایران کی کئی سالہ کل کی کل آمدنی خرچ کی گئی تھی جو کبھی کبھی عظیم الشان درباروں میں استعمال ہوتا تھا۔ یہ "تاج" ہے۔ ان مسلمانوں میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خطرہ پیدا نہ ہوا کہ اس بیش قیمت تاج کو کہاں صاحب اقباض کے پاس لے جائیں۔ لاؤ آپس ہی میں تقسیم کر لیں! نہیں ایسا تو خطرہ بھی نہیں گزرا اور وہ اس خچر کو اسی طرح لدا لدایا صاحب اقباض کی خدمت میں لے گئے۔ اور کسی قسم کا تصرف نہیں کیا۔

ایک ہی دو دن میں جبکہ مسلمان صبح کا فریضہ ادا کرنے کے لئے بیدار ہو رہے تھے۔ ایک مسلمان نماز کی تیاری کے لئے اٹھا اور قضائے حاجت کے خیال سے ایک باغ میں گھس گیا۔ صبح کا سپیدہ نمودار ہو چکا تھا مگر تارے چمک رہے تھے اور باغوں میں ابھی کافی اندھیرا تھا۔ اوسی صبح کے اندھیرے میں مسلمان نے اوس باغ میں ٹھوکر کھائی۔ جس چیز کی ٹھوکر لگی تھی اوسے اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک ڈبہ تھا اور وزنی ڈبہ تھا۔ اس خدا سے ڈرنے والے مسلمان نے اوس کو کھول کر بھی نہ دیکھا کہ اس میں کیا ہے۔ ادائے نماز سے پہلے ہی اوسے بند کا بند لئے ہوئے صاحب اقباض کی خدمت میں پہنچا۔

صاحب اقباض نے اوس کے سامنے ہی اوس ڈبہ کو کھولا تو اوس میں سے اس قسم کے جواہرات بر آمد ہوئے جس کو دیکھ کر عملہ کے تمام لوگ کہنے لگے:۔

"اب تک مال غنیمت میں اس کے لگ بھگ
مال نہیں آیا اور جتنا آیا ہے وہ سب
مل کر بھی اس کے برابر نہیں ہے"

صاحب اقباض نے اوس مسلمان سے دریافت کیا۔ اس ڈبہ کے ملنے کے وقت اور بھی کوئی تھا۔ اوس نے کہا نہیں۔ پھر دریافت کیا تم نے اس میں سے کچھ نکالا ہے تو قسم کھا کر کہا اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اس ڈبہ کو تمہارے پاس تک نہ لاتا۔ نام دریافت کیا گیا تو جواب دیا۔ میں اپنا نام بھی نہیں بتلاؤں گا تم لوگ خواہ میری تعریف کرو گے اور شہرت ہوگی۔ میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھ کو یہ توفیق دی اور اوسی سے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ مسلمان چل دیا۔ صاحب اقباض نے آدمی بھیج کر پتہ لگوایا۔ تو ان کا نام عامر بن قیس معلوم ہوا۔

صاحب اقباض نے جب امیر جیش حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے مال غنیمت کے فراہم ہونے کی رپورٹ پیش کی تو اوس میں عامر بن قیس کے ڈبہ لانے کا واقعہ بھی من و عن سنا دیا۔ اس واقعہ کو خود سے سننے کے بعد حضرت امیر عسکر نے فرمایا:۔

واللہ ان الجیش لذو امانۃ ولولا ما سبق لاھل بدر رضی اللہ عنھم لقلت انھم علی فضل اھل بدر۔

خدا کی قسم یہ لشکر نہایت امانت دار ہے۔ اگر اہل بدر کی افضیلت ثابت نہ ہو چکی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ بھی اون کے برابر ہیں۔

ہم موجودہ مسلمانوں کے لئے اپنے اسلاف کے ان کارناموں میں کوئی عبرت، کوئی سبق ہے کہ نہیں ہم اُن مسلمانوں کی غیبی امدادوں پر تعجب کرتے ہیں۔ حیرت میں رہ جاتے ہیں کہ انہوں نے کیونکر طغیانی میں آئے ہوئے دریا دجلہ کو عبور کر لیا۔ یہ عرب کے مٹھی بھر ننگے اور بھوکے وحشی کسریٰ کے جیسے باقاعدہ آہن پوش لشکر پر کیسے کامیاب ہو گئے۔ مگر اُن حضرات کے ان کارناموں پر نظر نہیں ڈالتے کہ ان میں خدا کی خشیت، اللہ کا خوف، اور خدا پر بھروسہ کا یقین کس درجہ پر تھا۔ جبکہ وہ بڑے سے بڑے مال و جاہ پر نظر نہیں ڈالتے تھے۔ خدا کا کلمہ بلند کرنا، خدائی قانون کی پابندی کرنا۔ اُن کے لئے جیسا جلوت میں ضروری تھا ایسا ہی خلوت میں ضروری تھا۔ جبھی تو ہر موقعہ پر خدا کی امداد ہوتی تھی۔

---

فاتح مصر۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی [illegible]
قیمت [illegible]۔ پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

[illegible] (۱۹۴۳ء)

# متفرقات

**وی پی بھیجے گئے** مندرجہ ذیل خریداروں کے نام "اہلحدیث" ۲۹۔ ستمبر وی پی بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم تھی۔ باوجود اطلاع دئیے جانے کے آخر وقت تک وصول نہ ہوئی تھی۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو مہربانی فرماکر قیمت اخبار جلد از جلد ارسال کر دیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے ایک ہفتہ بعد مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۰۵۳ - ۵۶۲۳ - ۶۸۴۷ - ۷۱۴۸
۷۱۵۲ - ۹۶۱۲ - ۱۰۰۲۸ - ۱۰۷۲۶ -
۱۱۱۱۲ - ۱۱۷۱۶ - ۱۲۰۲۶ - ۱۲۰۸۷ -
۱۲۱۸۸ - ۱۲۳۳۷ - ۱۲۲۴۰ - ۱۲۲۴۶ -
۱۲۴۳۵ - ۱۲۴۳۰ - ۱۲۴۳۹ - ۱۲۴۶۷
۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ - ۱۲۴۸۶ -

**رسالہ تحریک خاکساری اور اس کا بانی** زیر طبع ہے۔ اس رسالہ کی اشاعت کے خواہاں و معاونین حضرات اس کی امداد کی طرف جلد از جلد توجہ فرمائیں اور تعداد مطلوبہ سے بھی اطلاع دیں۔

آمد:۔ حاجی اللہ دتہ صاحب از پشاور ۵ھ

**قرآن مجید بطرز آسان** قرآن مجید کی طباعت کئی قسم کے رسم الخط سے ہوتی ہے۔ پرانی طرز کتابت پر جو دشواریاں اور مشکلات بچوں اور مبتدیوں کو ہوتی تھیں وہ اس نئی طرز کتابت کے قرآن مجید بطرز آسان نے بہت حد تک رفع کر دی ہیں۔ اب معمولی ذہن کا بچہ اور مبتدی بھی بآسانی بلا مدد استاد خود بخود پڑھ سکتا ہے۔ جو صاحب پہلے اس کی کتابت کا نمونہ دیکھنا چاہیں وہ پوسٹ کارڈ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ ہدیہ قسم اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ۔ مجلد تین روپے قسم دوم بلا جلد دو روپے۔ مجلد دو روپیہ چار آنہ ملنے کا پتہ:۔ منیجر بیت القرآن۔ برانڈرتھ روڈ لاہور

تفسیر بالرائے۔ مرزائی، شیعہ، بریلوی ا... (۹۹۳) ... القرآن کی تفاسیر کی اصلاح کا بیڑہ ... قیمت ... (مجلد)

**حافظ نورالدین صاحب** مبلغ جمعیت اہلحدیث ... کانفرنس تحریر فرماتے ہیں کہ میری تجویز متعلقہ ... کانفرنس مورخہ "اہلحدیث" ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء کی تائید میں چوہدری بدرالدین صاحب رئیس تیجہ کلاں ضلع گورداسپور نے کانفرنس کے لئے رمضان المبارک تک مبلغ پچیس روپیہ بطور اعانت مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز انجمن نصرۃ الاسلام دینانگر کے اراکین و ممبر صاحبان بھی حتی الامکان امداد دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

**حالات تبلیغ** اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے کہ میری تبلیغ کا کام قریب نو سال سے جاری ہے۔ اور قریب قریب ہر سال اخبار "اہلحدیث" میں کارروائی شائع کرتا ہوں جو ناظرین کرام کو یاد ہوگا۔ آمدنی کی کمی و بیشی کی وجہ سے مبلغین کبھی کم و کبھی زیادہ ہوتے رہے چار مبلغین بہت دنوں سے کام کر رہے تھے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ امسال ماہ ربیع الثانی سے ایک اور بڑھایا۔ اب اس وقت پانچ ہیں۔ ان پانچوں کے ساتھ وہی شرط ہے کہ ایک ... بھی چندہ نہ لیں چاہے کوئی امیر کے ساتھ بھی دے۔ زیادتی ہو خالت ... ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے مجھ کو بہت ... دور دراز کا سفر کرنا پڑتا ہے کئی بار سفر میں بیمار پڑ چکا ہوں۔ اس لئے ناظرین کرام سے عرض ہے کہ میرے لئے دعا کریں تاکہ میں برابر صحیح و سالم رہوں۔ ان مبلغین کے علاوہ میرے ساتھ دو شخصوں کا بھی خرچ ہے فقط والسلام: (عبداللہ رحیم آبادی)

## حساب دوستاں

سابقہ پرچہ میں درج کیا گیا ہے۔
ایک بار اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

## "اہلحدیث" اور تہنیت نامے

### قابل توجہ شعراء حضرات

"اہلحدیث" کی نئی جلد شروع ہونے والی ہے حسب معمول سابق شعراء کرام نئے سال کے لئے تہنیت نامے ارسال فرمائیں۔ پتہ:۔ منیجر دفتر "اہلحدیث" امرتسر

**یاد رفتگان** بنارس کے مشہور و پرانے واعظ مولوی حیات اللہ صاحب جو والد مرحوم مولانا محمد سعید صاحب کے تھے حال ہی میں بعمر اسی سال انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اشاعت توحید و سنت کے لئے اپنی زندگی گویا وقف کر چکے تھے اور تمام عمر اسی کی تبلیغ میں رہے۔ (راقم قادری احمد سعید از بنارس)

(۲) راقم کی والدہ زوجہ برادرم عبدالرحمٰن صاحب جو پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک اخلاق تھیں۔ انتقال کر گئیں۔ (راقم:۔ محمد ایوب خطیب نیلگری)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔
اللھم اغفر لھما وارحمھما

**ضرورت اخبار اہلحدیث** خاکسار غریب طالب علم ہے اور مسجد قاضیاں بٹالہ میں تعلیم پاتا ہے اور مجھے اخبار اہلحدیث پڑھنے کا بڑا شوق ہے۔ اس واسطے کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ ایک سال کے واسطے اخبار میرے نام جاری کرا دے تو خدا سے اجر جزیل حاصل کرے۔ خاکسار محمد یونس طالب علم مدرسہ دارالسلام مسجد قاضیاں بھٹیاری دروازہ شہر بٹالہ

**ایک قابل امداد بیوہ** مولوی حافظ عبداللہ صاحب مرحوم پسروری کی بیوہ قابل امداد ہے۔ دو بچیاں بھی ہیں اصحاب خیر اس بیوہ اور یتیم بچیوں کی امداد کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز حافظ صاحب مرحوم کے نام اخبار اہلحدیث جاری تھا۔ جس کی مکمل فائلیں ۱۹۱۹ء سے ۱۹۳۵ء تک موجود ہیں۔ کسی صاحب کو ضرورت ہو تو ان سے قیمتاً خرید لیں۔ اس طرح بھی ان کی امداد ہو جائیگی۔ پتہ یہ ہے:۔ بیوہ حافظ عبداللہ مرحوم معرفت حکیم خدا بخش تیجہ کلاں۔ ... ضلع سیالکوٹ

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## جرمن اور فرانس کی جنگ

— اور —

## فریقین کی ناقابل عبور حدیں

ایک زمانہ تھا کہ دشمن سے بچنے کے لئے معمولی کچے قلعے بنائے جاتے تھے۔ پھر ان کو مضبوط کرنے کی رسم جاری ہوئی۔ مضبوطی کے زمانے کی دو مثالیں تاریخ دنیا میں مشہور ہیں۔ قسطنطنیہ اور قلعہ انٹورپ قسطنطنیہ کو بھی سلطان محمد فاتح کے زمانے میں فتح کر لیا گیا۔ گذشتہ جنگ عظیم میں قلعہ انٹورپ کو بھی جرمنی نے ایک ہی گولے سے توڑ دیا۔

**نوٹ** امرتسر کا ایک نوجوان اوورسیری کی ملازمت پر جنگ عظیم میں گیا تھا۔ واپسی پر ملاقات میں میں نے دیکھا کہ وہ کچھ بہرا سا ہو رہا ہے۔ بہرے پن کی وجہ پوچھی تو کہا انٹورپ کا قلعہ جس گولے سے ٹوٹا تھا اس گولے کی آواز سے میرے کانوں کو صدمہ ہوا۔ حالانکہ بارہ میل کے فاصلے پر قدرے ہم سے وہ گرا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ بنی نوع انسان کے ایک گروہ نے اپنی حفاظت کے لئے جتنی مضبوطیاں کیں۔ دوسرے گروہ نے ان کے توڑنے میں کمی نہیں کی۔

آج زمانہ اس سے زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ اس لئے سلطنتوں نے اپنی حفاظت کے لئے جس قدر مضبوطیاں کی ہیں وہ فرانس اور جرمنی کے دفاعی خطوط سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ جن کی تفصیل اخباروں میں یوں آئی ہے:

"فرانس کا خط دفاع —— میگنٹ لائن

موجودہ جنگی خبروں کے سلسلے میں قارئین کرام نے بار بار میگنٹ لائن اور سیگفرڈ لائن کا ذکر پڑھا ہوگا۔ اس کی تفاصیل کا جاننا ان کے لئے یقینی طور پر دلچسپی کا موجب ہوگا۔ بات یہ ہے کہ جرمنی نے اپنی مغربی اور فرانس نے اپنی مشرقی سرحد پر ایک دوسرے کے بالمقابل زبردست دفاعی استحکامات قائم کئے ہوئے ہیں۔ فرانسیسی خط دفاع کو میگنٹ لائن اور جرمنی خط دفاع کو سیگفرڈ لائن کہا جاتا ہے۔ میگنٹ لائن کے معنی فولادی دیوار کے ہیں۔ جس کا سلسلہ ڈنکرک سے سوئٹزرلینڈ کی طرف کوہ الپس تک پہنچتا ہے۔ یہ خط قریباً چھ سو میل لمبا ہے اس کی بنیادیں زمین میں ۲۲۵ فٹ گہری ہیں۔ اور سپاہ بھی اس میں سطح زمین سے ایک سو فٹ نیچے رہتی ہے۔ یہ زمین دوز قلعوں کا ایک ایسا سلسلہ ہے جو تمام سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ لیکن بظاہر دیکھنے والے کو سوائے اس کے کچھ نظر نہیں آتا کہ ہر چند سو گز کے فاصلہ پر چند ایک ستون اور مورچے ہیں۔ ان مورچوں کی مجموعی تعداد ۱۴ ہزار ہے جہاں توپیں نصب ہیں اور انہیں چلانے والے زمین کے نیچے بیٹھ کر ہی کام کرتے ہیں۔ توپ کے ڈائل پر تمام تفاصیل درج ہوتی ہیں۔ چلانے والا ان کے مطابق کام کرتا ہے۔ گولہ رکھا جانے کے بعد توپ خود بخود گولہ باہر پھینکتی ہے اور پھر خود ہی نیچے آ جاتی ہے۔ توپوں کے رخ بھی حسب منشا تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ ان قلعوں میں رہنے والے سپاہیوں کی حفاظت کے لئے بیرونی دیوار چالیس انچ موٹی بنائی گئی ہے۔ جس پر گولی بلکہ بم کا گولہ بھی کوئی اثر نہیں کر سکتا۔ ہوا کا دباؤ بھی اس طرح رکھا گیا ہے کہ زہریلی گیس اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اس کے اندر ہر کام بجلی کی مشینوں سے ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی گاڑیاں ضروری سامان ادھر ادھر لے جاتی ہیں جن میں آٹھ آٹھ ڈبے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی لمبائی ۶-۷ فٹ ہوتی ہے۔ ان کے لئے باقاعدہ سٹیشن اور سگنل ہوتے ہیں جو سب خود بخود کام کرتے ہیں۔ سٹیشن کے ذریعہ یہ گاڑیاں سطح زمین کے اوپر بھی آ سکتی ہیں۔ قلعے دراصل زمین کے اندر کئی کئی منزلوں کے ہیں۔ [illegible] فولاد اور سیمنٹ کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ ۱۰ [illegible] کے فاصلہ پر [illegible]

اور پہلوں کے درخت موجود ہیں۔ اور ان ہی میں سے کہیں کہیں اس کے گنبد نظر آتے ہیں۔ قلعے ایک سیدھی قطار میں نہیں بلکہ ادھر ادھر منتشر ہیں۔ اوپر کی سطح بالکل قدرتی ہے۔ اس لڑائی میں چونکہ ٹینکوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے ان کو روکنے کا بھی خاص انتظام ہے۔ اگر کوئی ٹینک توپوں کی زد سے نکل کر قریب بھی پہنچ جائے تو ایسی خوفناک بڑی بڑی میخوں سے پالا پڑتا ہے جو بھک سے اڑنے والے مادہ کی بنی ہوتی ہیں۔ ٹینک کے چھوتے ہی وہ پھٹ کر اسے تباہ کر دیتی ہیں۔ تو گویا دشمن کا اسے تسخیر کر لینا ناممکن ہے۔ لیکن اگر غنیم اس کے کسی حصہ پر قابض بھی ہو جائے تو ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ وہ حصہ خود بخود دوسرے حصوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس خط سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ایسے خفیہ کمرے بنائے گئے ہیں کہ وہاں سے صرف ایک بٹن دبانے سے وہ منقطع حصہ مع قابضین کے بھک سے اڑ جاتا ہے۔ مشین گنوں کے مورچے ایسے بنائے گئے ہیں کہ کوئی شخص اگر ان پر چڑھ جائے تو اندر سے خود بخود ایسی آتش باری ہوتی ہے کہ چشم زدن میں اس کے پرخچے اڑ جاتے ہیں۔ رات کے وقت سرخ روشنی کی زبردست شعاعیں ہر طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ اور اگر ان شعاعوں میں سے کوئی گزرنے لگے تو اندر مشین گنوں کی گھنٹیاں خود بخود بجنے لگتی ہیں اور سپاہی فوراً مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے۔ یہاں سے تیس میل کے فاصلہ پر فرانسیسی حکومت نے پھر قلعے بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں زبردست توپ خانہ بھی موجود ہے۔ اور ضرورت پڑنے پر بہت ہی قلیل عرصہ میں اس لائن میں وہاں سے کمک آ سکتی ہے۔

امن کے دنوں میں اس کے اندر فوج نہایت آرام سے رہتی ہے۔ لیکن ان کی زندگی کا انحصار صرف مشینوں کے صحیح حالت سے ہے۔ کیونکہ ان کے لئے روشنی بلکہ ہوا بھی اسی ذریعہ سے مہیا کی جاتی ہے حتی کہ باورچی خانہ میں بھی سب کام بجلی سے ہوتا ہے بجلی کی فراہمی کے لئے زبردست [illegible]

بنالئیں کا [illegible] فولادی انجن جنت ہیں جن کے
[illegible] میں تمام ذخائر رکھے جاتے ہیں [illegible] کے
بہت ہی بکثرت جمع رکھے جاتے ہیں۔ اس لائن کی
تعمیر پر فرانس نے اربوں فرانک صرف کر دیئے ہیں
یہاں آنے کے لئے لفٹوں سے ہو کر آتے ہیں۔ پہلے
سرنگ میں قریباً ۵۰ فٹ چلنا پڑتا ہے۔ پھر مشین
کے ذریعے سو فٹ نیچے جاتے ہیں اور اس کے بعد
بجلی سے چلنے والی گاڑیوں میں بیٹھ کر یہاں پہنچتے ہیں
[illegible] کا دعوی ہے کہ کوئی زبردست سے زبردست
حملہ بھی اس لائن کو توڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔"

## جرمنی کا خط دفاع — سیگفرڈ لائن

فرانس کی اس دفاعی لائن کے ساتھ جرمنی نے
بھی آج سے کوئی ڈیڑھ سال قبل ایک دفاعی لائن
بنائی ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ چونکہ عجلت میں
تعمیر کی گئی ہے اس لئے ایسی مضبوط نہیں۔ یہ بھی
سوئٹزرلینڈ سے لے کر ہالینڈ تک پھیلی ہوئی ہے
اس کی تین قطاریں ہیں۔ اور کم و بیش تیرہ سو قلعوں
پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر زمین دوز ہیں۔ اور بعض
[illegible] کے علاقہ میں پہاڑیوں میں واقع ہیں۔ زمین دوز
قلعوں کے اندر رسد اور سامان کی بہم رسانی کے لئے
سرنگیں ان کو ملک کے اندرونی حصوں سے ملاتی ہیں
طیارہ شکن توپیں یہاں قطار در قطار کھڑی ہیں
اور ٹینکوں کو روکنے کے لئے بھی زبردست انتظامات
ہیں۔ اس لائن کی تعمیر میں نہایت راز داری سے
کام لیا گیا تھا۔ اس لئے تفاصیل کا بہت کم لوگوں
کو علم ہے۔ چنانچہ اس جنگ میں یہ خبریں آتی رہی
ہیں کہ فرانسیسی طیارے اس پر پرواز کر کے اس کے
[illegible] لینے کی کوشش کرتے رہے ہیں تاکہ اس کی
[illegible] کو معلوم کر کے ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے
[illegible] میں بعض کو گرانے کے لئے خفیہ گڑھے
[illegible] بنائے گئے ہیں [illegible] اور [illegible]
[illegible] اطلاع کیا ہے کہ [illegible] ناقابل تسخیر ہے
[illegible] جرمنی کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور اس [illegible] جنگ [illegible]

ہو رہی ہے۔ فرانسیسی افواج اس لائن کی طرف
پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور اس کی بیرونی چوکیوں پر
جرمن افواج مزاحمت کر رہی ہیں۔
مختصر یہ ہے کہ دونوں ممالک نے اپنی سرحدوں کو
حتی الامکان مضبوط اور ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے۔ اور
اس لئے یہ کوئی بعید نہیں کہ سالہا سال انہی علاقوں میں
لڑائی جاری رہے اور جانیں ضائع ہو جائیں۔"
(الفضل قادیان مورخہ ستمبر ۱۹۳۹ء)

# جنگ کی رفتار

جنگ کے متعلق جتنی خبریں آتی ہیں وہ سب کی سب
مجمل بلکہ مبہم ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کے ناقابل فہم
بن جاتی ہیں۔ خواص تو ان کا مطلب سمجھ لیتے ہیں
لیکن ان کو کہا گیا ہے کہ ؎

لب بند و چشم بند و گوش بند

مختصر یہ ہے کہ جنگ جاری ہے۔ جرمنی وارسا سے
فارغ ہو گیا ہے۔ روس اور جرمنی کی فوجیں چھوٹی
چھوٹی ریاستوں کو دھمکا رہی ہیں۔ فرانس اور جرمنی
باقاعدہ مکمل حملوں اور دفاع کی تیاریوں میں مصروف
ہیں۔ برطانیہ کی فوجیں بھی فرانسیسی فوجوں کے ساتھ
جا ملی ہیں۔ غالباً اس ہفتے دونوں میں گھمسان کی جنگ
شروع ہو جائے گی۔ نتیجہ کیا ہو گا۔ العلم عند اللہ
باقی حالات خبروں کے صفحہ پر ملاحظہ ہوں۔

# خاکساروں کا حملہ لکھنؤ پر

خاکسار جماعت کے ڈکٹیٹر ماسٹر عنایت اللہ خان نے
جب سے اعلان کیا تھا کہ ہماری زندگی اب سپاہیانہ زندگی
ہو گی۔ سیاسی وقت سمجھے تھے کہ عنقریب یہ جماعت بجائے
خاکساروں کے خونخوار ہونے والی ہے۔ معمولی طور پر
جیلوں میں جانا ان کے نزدیک زنانہ پن ہے۔ اس لئے
انہوں نے بقول خود مقدس زندگی کا لباس پہن کر
[illegible] سے پہلے جمنا کے کنارے غازی آباد میں [illegible]

ہوتے ہی پولیس سے ہاتھا پائی کی۔ بعض اخبارات
پولیس کا شمار [illegible] بتاتا ہے خاکسار پچیس
(۲۵) تھے۔ معرکہ آرائی میں غلبہ خاکساروں کو ہوا
سپاہیوں کو بیلچے سے زخمی کیا، وہ کو دریا میں پھینک
دیا [illegible] خاکسار غازی آباد گرفتار کئے
گئے۔ غازی آباد پر کیوں ہنگامہ ہوا؟ اس لئے کہ
حکومت یوپی کا حکم ہے کہ باہر سے خاکسار صوبہ یوپی
میں داخل نہ ہوں۔ غازی آباد چونکہ حکومت یوپی کی
سرحد ہے۔ وہاں دہلی سے آنے والے خاکساروں کو
بھی روک دیا گیا۔
خاکساری ہیڈ کوارٹر سے حکم جاری ہو رہے ہیں کہ جتھے
روانہ ہوں۔ سنا ہے ۵۰ نمبر کا جتھا لکھنؤ پہنچ گیا ہے
راستہ میں روکا نہیں گیا۔ اس حکمت عملی سے پہنچا کہ
بجائے خاکساری لباس کے برات کی شکل بنائی گئی
کچھ بھی ہو آخر گرفتار ہو گیا ہو گا یا ہو جائیگا۔ نتیجہ وہی
ہو گا جو جمعدار گرفتاری کا ہے وہی لکھنؤ میں ہو گا۔
حکومت یوپی نے ایک اور اعلان مندرجہ ذیل کیا ہے

"گورنمنٹ خاکساروں پر کوئی غیر ضروری
پابندی نہیں لگانا چاہتی
لیکن قانون شکنی کی اجازت نہیں دی جائیگی

### قائمقام وزیر اعظم یوپی کا بیان

لکھنؤ ۲۰ ستمبر۔ قائمقام وزیر اعظم یوپی نے آج
ایک بیان جاری کیا ہے جس میں صوبہ میں تحریک
خاکسار کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے
کہ گورنمنٹ نے مجبور ہو کر خاکساروں کے متعلق
موجودہ رویہ اختیار کیا ہے۔ بعض حلقوں میں
اس امر کے شکوک ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ گورنمنٹ
خاکساروں کو کچلنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ انہیں
دور کرنے کے لئے مسٹر قدوائی نے کہا کہ گورنمنٹ
خاکسار تحریک کو کچلنے کا یا اس کی سرگرمیوں کو جو
پابندیاں لگانے کا کوئی ارادہ نہیں [illegible]
جب وہ پبلک یا اس کی جماعتی [illegible]
[illegible] آخر [illegible]
[illegible]

[illegible] ہو جاتا ہے۔ جن اضلاع میں خاکساروں کا طرز عمل درست ہے وہاں آج تک کوئی پابندی عائد نہیں [illegible] (ریاست لاہور [illegible])

بہتر زندگی ہو تو سے کفالت ... حادثہ کے لئے اور اپنے بچے کے لئے ... حاصل کیجئے

# اورینٹل

جو کہ مضبوط ترین اور ہندوستان کی سب سے مشہور بیمہ کمپنی ہے۔ بچوں کے مخصوص بیمے کی پالیسی حاصل کریں۔ بچوں کا مخصوص بیمہ اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ والد بہت ادنیٰ شرح پر اپنے بچے کے لئے محدود اقساط پر تمام عمر کی پالیسی یا اکرامی بیمہ کی پالیسی حاصل کر سکے۔ ان پالیسیوں کے ماتحت کمپنی کی ذمہ داری کسی منتخبہ عمر سے شروع ہوگی جو بچے کی ۲۲ سال کی عمر سے ... نہیں ہوگی۔

مزید معلومات کے لئے

**اورینٹل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ**

[illegible] بمبئی — قائم شدہ ۱۸۷۴ء

یا

**سردار دولت سنگھ بی۔ اے برانچ سیکرٹری اورینٹل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے**

(۹۹۱۴)

## بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشخط مترجم قرآن مجید بطرز ... ہر ایک حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ... بھی موزوں طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ... کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں ... منگوا کر تجربہ فرمائیے۔

... قسم اعلیٰ مجلد سنہری تین روپے
... مجلد سنہری دو روپے ...

... قرآن مع ... بطرز آسان ... طبع کرایا گیا ... محصول ڈاک ... دلنے کا پتہ

بیت القرآن۔ بہاؤ الدین روڈ۔ لاہور

## کم از کم

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ ... بھیجکر مفت طلب فرما لیجئے۔ ... نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:- منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

## اگر آپ

کامل صحت چاہتے ہیں تو ... کا فوراً استعمال شروع کردیں۔ کیونکہ اس ... [illegible]

... منیجر اکسیر ... کوچہ جہاں امرتسر

## تمام دنیا میں بے مثل ۴/

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ... روپیہ

## تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

... فی جلد ...

... غزنوی ... [illegible]

## حبشی حمائل شریف مترجم

[illegible]

ملنے کا پتہ ... [illegible]


ahmadimuslim.de

## مومیائی [illegible]

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک [illegible] آدھ پاؤ [illegible] پاؤ بھر [illegible] مع محصولڈاک علاوہ [illegible] (۹۶۸)

[illegible] ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

### تازہ ترین شہادات

جناب احمد علی صاحب [illegible]۔ "میں نے چند روز ہوئے چند دوستوں کے واسطے آپ کے یہاں سے مومیائی منگائی تھی وہ مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی جلد ارسال فرمائیں گے۔" (۲۸ اگست ۱۹۳۹ء)

جناب حافظ محمد عمر حسن اللہ صاحب اکبر پور۔ میں نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے کارخانہ سے ابھی حال میں [illegible] بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا براہ مہربانی [illegible] پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرما دیں گے۔ (۲۸ اگست ۱۹۳۹ء)

منگوانے کا پتہ: حکیم محمد [illegible] دار خان [illegible] ایجنسی امرتسر


## حضرت سید احمد شہید اور مولانا اسمٰعیل شہید

تیرھویں صدی کے مجدد [illegible]، مجاہد کبیر حضرت سید احمد شہید بریلوی اور آپ کے خلیفہ و وزیر مولانا [illegible] خالد ثانی [illegible] اسمٰعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے۔ لیکن شہیدین کے تجدیدی کارنامے، سیاست، تنظیم ملت اور اقامت خلافت کی مجیرالعقول کوششیں، ان کے بے نظیر ظاہری برکات، ان کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب، انکے رفقاء و تبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق دار و صاف قربانی، ایثار، جہادی سپیل [illegible] اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپ کی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اس وقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں زیادہ تر [illegible] مختصر [illegible] حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہید کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جس کی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری ریکارڈ، مستند فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۵۰۴ صفحہ، کتابت، طباعت، جلد [illegible] بہت [illegible] علامہ سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا فاضلانہ دیباچہ [illegible] مزید ہے۔ قیمت مجلد [illegible] محصولڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔

ملنے کا پتہ

محمد معین الدین [illegible] کتب خانہ [illegible] لکھنؤ

[illegible] پنجاب کے احباب بسہولت ایجنٹ مولوی عبید الحق خان مکتبہ [illegible] جالندھر [illegible]


## خوشخبری رمضان شریف

[illegible] حسب دستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و رؤساء وغیرہم جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں دو حال کی شہادتیں۔ جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ثنائی امرتسر

[illegible] احمر قانی منگایا تھا۔ جب ہی مفید ثابت ہوا۔ [illegible] روانہ کریں۔

جناب بابو [illegible] صاحب (مظفر پور)

احمر قانی [illegible] آپ کا دوا [illegible] استعمال کیا۔ آدھا بایاں انگ سن اور کانپتا تھا۔ کانپ اور سن بند ہو گیا ایک سیر اور بھیج دیں۔

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض درد اعضا ہر قسم ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی۔ دمہ بخار۔ نمونیہ [illegible] اطفال۔ آتشک [illegible] خصیہ [illegible] زخم وغیرہ میں اکسیر ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (صہ) رعایتی فی سیر تین روپے

(منگوانے کا پتہ)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ [illegible] ضلع [illegible]



## طبیب کامل یعنی مجرب فارما کوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں تمام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی ڈاکٹری کے بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب [illegible] بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود [illegible] فائدہ کی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص کا حق ہے کہ اسکو منگوا کر اپنے پاس رکھے [illegible] قیمت [illegible] محصول ڈاک علیحدہ [illegible] حکیم [illegible] محمد عبداللہ صاحب [illegible] منگوانے کا پتہ

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

# رعایتی اعلان

## بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور خاندانی شاہی حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود خان صاحب کی شہرہ آفاق کتاب ضیاء الابصار کا عام فہم اور سلیس اُردو ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف اِدھر اُدھر کی لایعنی باتیں جوڑ کر بنا لیتے ہیں۔ اس کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔ کیونکہ یہ فن طب کی ایک بڑی ماہر ہستی کی تصنیف ہے۔ جس میں انکے تمام مجربات درج ہیں۔ اس کتاب میں مواصلت اور مباشرت کے طبی اصول اور اس کے تمام مجرب نشاط انگیز اور صحیح طبی طریقے بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے صحت ہمیشہ درست رہتی ہے۔ اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ بیوی اپنے خاوند کی پرستار اور دیوانی بن جاتی ہے۔ جوانی کی پرکیف زندگی کو ہمیشہ قائم اور درست رکھنے کے لئے بڑے بڑے مجرب طریقے، قاعدے۔ نسخے اور ہدایات درج ہیں۔ زنانہ امراض، انکی تشریح، علاج اور عورتوں کی اندرونی کیفیات اور ان کو سمجھنے کے طریقے مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ اس کتاب میں عوام الناس کے فائدے کے لئے نہایت فیاضی سے لکھ دیئے ہیں۔ ہر ایک شادی شدہ نوجوان کو زندگی کے ہر ہر قدم پر اس کتاب کی ضرورت ہے۔ قیمت صرف عہ۔ رعایتی ایک روپیہ (عہ)

## تاریخ اسلام

اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب بلحاظ صحت، طرز تحریر، سیاق، متانت، لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں میں چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹیوں نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے۔ جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عِلعہ

## فقرائے اسلام

اس کتاب میں ان پیشوایانِ دین کے سبق آموز حالات ہیں۔ جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو استوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبدالسلام صاحب ندوی۔ قیمت عمہ رعایتی عمہ

## سیر الصحابہ

صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات معاملات۔ حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری۔ قیمت فی جلد پانچ روپے (صہ) رعایتی قیمت للعہ روپے

## صحابیات

یہ کتاب اکثر زنانہ اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے اس میں ۵۸ صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد سہ۔ رعایتی عہ (ڈھائی روپے)

## سیرت الحسین

حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ معہ آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا۔ نفیس سرورق۔ قیمت دو روپے دو آنہ۔ رعایتی عہ

## سیرت الکبریٰ

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

## بدایت الہدایت

حضرت امام غزالیؒ کی کتاب کا اُردو ترجمہ

اس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲ر۔ رعایتی ۸ر

## مشاہیر اسلام

مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام، شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں قابل دید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول سکے روپیہ۔ رعایتی دو روپے (عہ)

## فلسفہ خواب

اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے اس موضوع میں اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے۔ رعایتی ۸ر

## سیرت بلال

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ جسے پڑھ کر بدن میں خون دوڑنے لگ جاتا ہے۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

(۹۴۹)

## سوانح حضرت ذوالنون مصری

مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات، مقالات کا مجموعہ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اصل قیمت سہ رعایتی ۳ر

## پیارے نبی کے پیارے حالات

مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت۔ زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت سکے روپے۔ رعایتی عہ روپے

## عقائد اسلام

مصنفہ مولوی شمس محمد صاحب مرحوم۔ اصل قیمت سہ رعایتی عہ

نوٹ:- محصولڈاک ہر کتاب کا علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

**متوسط شمائل شریف** مطبوعہ مصر۔ خوبصورت مجلد اعلیٰ۔ کاغذ
طباعت اعلیٰ۔ قیمت للعہ۔ رعایتی ۶؍

**شمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر**
ایک نہایت بے نظیر ہے۔ قابل دید ہے۔ مجلد منقش
قیمت ۔ رعایتی ۶؍ روپے۔

**ویدارتھ پرکاش نز ویدک تہذیب**
مصنف پنڈت ... صاحب۔ جو ویدوں کی تعلیم ...
خود ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہو۔ قیمت ...
رعایتی قیمت ...

**حکایات صحابہ یعنی پکی کہانیاں**
جس میں صحابہ کرام و صحابیات ... بچوں کے
زہد تقویٰ۔ فقر و عبادات۔ علمی شاغل۔ ایثار۔
ہمدردی۔ بے مثل جرأت۔ حیرت انگیز جان نثاری
وغیرہ وغیرہ ایمان افروز حالات مندرج ہیں ...
ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲

**کنز المجربات** مؤلف نے اس میں وہی نسخے
درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ
کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں ... پھر طلب یکہ
کتابی نسخے نہیں ... ہیں۔ ... تجربی

اسباب مرض اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی
سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ... جلد دوم ...

**کنز المفردات** اس کتاب میں مفردات
تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں
درج ہیں۔ جسے پڑھ کر آپ بآسانی ہر قسم کی ادویات
بنا سکتے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ...

**کنز المرکبات** اسے پڑھکر آپ دیگر طبی
قرابادینوں سے بے نیاز
ہو جائیں گے ... سونے و چاندی کے
ورقوں میں لپٹی ہوئی گولیاں۔ کیف آفرین مفرح
معجونیں۔ مقوی، ... و فرحت دہ خمیرے، ... درج ہیں۔

# ثنائی برقی پریس امرتسر

میں
اردو ... ہندی۔ گورمکھی۔ کپڑے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما
اعلیٰ۔ رنگدار ... ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے
کوئی کتاب ... اشتہار۔ رسیدیں۔ رجسٹر۔ دعوتی خطوط اور لیٹر فارم
وغیرہ چھپوانے ہوں ... ٹریٹ لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ طے
کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر
کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

# حلبی حکیم

اس میں تمام امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و
بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے اور پانچسو عنوانات کے تحت ہر بیماری کے مجرب
بمجرب ایسے یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں جو سو فیصدی کامیاب ثابت
ہو چکے ہیں۔ مصنف نے فیاضی سے کام لیکر نہ صرف اپنے ہی اسراری نسخہ جات
بلکہ دوسروں کے سینہ کے راز بھی اس میں نقل کر دیئے ہیں۔ پورا ایک ہزار نسخہ
درج فرما کر دریا کو کوزہ میں بند کرنے کی مثال سچ کر دکھائی ہے۔ اطبا کرام کی
بہترین دوائیں اس میں درج ہیں۔ قیمت جلد اول ...

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

**تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن** (بزبان عربی) مولانا مولانا ثناء اللہ
صاحب امرتسری ... شان و شوکت ... حسن ظاہری
قبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم
حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین
کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی
تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں
کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ
لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ سائز
۲۲×۱۸/۴ اصل قیمت ... رعایتی قیمت ...

آپ کسی اور کتاب میں نہ پائینگے۔ آپ اس کتاب
میں ایسے نوادر نسخے پائیں گے کہ حیران رہ جائینگے
سب سے پہلے ہر مرض کی مختصر تشریح کی گئی ہے تاکہ
کم علم بھی معلوم کر لیں کہ دماغ کیا چیز ہے، آنکھیں
کیا ہیں، ناک کیا ہے، ان کے کیا ... ہیں
ان کے بگڑنے سے کون کون سے امراض پیدا ہوتے
ہیں۔ ہر مرض کا مشہور نام، طبی نام ... تاکہ
ڈاکٹری نام۔ چاروں بیان کئے گئے ہیں۔ پھر
کیفیت مرض یا تعریف مرض۔ نہایت سادہ اور
عام فہم لفظوں میں کی گئی ہے۔ اس ...

یاقوتیاں۔ مفرحات۔ مربے۔ حلوے۔ شربت۔
اطلیات۔ کشتہ جات۔ معجونات وغیرہ درج ہیں
زمانہ حال کی طبیعتوں کے موافق نسخہ جات درج
ہیں۔ حجم ۲۸۰ صفحات۔ قیمت ... روپے۔

ملنے کا پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب
رسالہ جامعہ۔ قرول باغ
نئی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

| شرح اجرت اخبار | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | اغراض و مقاصد |
|---|---|---|
| | |

## شرح اجرت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... 
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ ... ۲ر

### اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۵۰

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر

بر آں کہ نیست سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ترک کند فکر آمد ز کتاب اللہ و سنن

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر — گلی کڑہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۲۸۔ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## نظم نعتیہ

(از محمد عبداللہ مضطر اعظمی متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ)

مرے دل سے کوئی یہ کہہ رہا ہے
تجھے معلوم کیا شان محمد
اگر معلوم ہوتی ان کی عظمت
تو ہوتا تو بھی قربان محمد
صحابہ پا گئے دولت جہاں کی
پڑھا جب دل سے قرآن محمد
یہی شان محمد سب سے ارفع
دلیل اس کی ہے فرمان محمد
ہوئے حلقہ بگوش حضرت عشر بھی
سنا جب دل سے فرمان محمد
زباں پر ہے فداہ ابی و امی
ہوں میں دل سے ثناخوان محمد
ثناخواں کیوں نہ ہوں جن و بشر جب
خدا خود ہے ثناخوان محمد
دعا مضطر کی ہے تجھ سے خدایا
سدا مجھ پر ہو فیضان محمد

## فہرست مضامین

نظم نعتیہ - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
جماعت اہل حدیث کے قابل توجہ - - - ص۳
خطبہ رمضان المبارک - - - - ص۴
مرزا صاحب کے دعوے کا ثبوت (قادیانی مشن) ص۶
مسلمانوں کی مذہبی حالت - - - - ص۷
مسئلہ نوم و وضوء - - - - - ص۸
اہل حدیث بھائیو بیدار ہو جاؤ - - - ص۹
دعوت حقہ - - - - - ص۱۰
فتاوے - - - - - ص۱۱
متفرقات ص۱۱ ... - - - ص۱۲
اشتہارات - - - - - ص۱۳

مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس رسالہ میں ... مضامین ... شائع کیا ... اخبار

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء

—— امرتسر مسلم ضمنی انتخاب پنجاب اسمبلی کا نتیجہ ۲۰ اکتوبر کو برآمد ہوا۔ شیخ صادق حسن صاحب کامیاب ہو گئے۔ چوہدری افضل حق اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو ناکام رہے۔

—— بہت سے اعیان پنجاب نے گورنمنٹ کی خدمت میں جنگ کے متعلق اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ حکیم ابوتراب نے اپنے صاحبزادے شمس الحق سمیت جنگی خدمات میں اپنا نام لکھوایا ہے۔

—— سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو اے۔ ڈی۔ ایم راولپنڈی کی عدالت نے سشن سپرد کر دیا ہے۔ شاہ صاحب نے فہرست گواہان صفائی پیش کی ہے۔ جس میں وزیراعظم صوبہ سرحد اور مسٹر محمد علی جناح کے نام بھی درج ہیں۔

—— پنجاب کے مختلف شہروں میں مجلس احرار کی کمیٹیاں توڑ کر ڈکٹیٹر مقرر کئے جا رہے ہیں۔ کئی ڈکٹیٹر گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔

—— پنجاب و سرحد سے خاکسار صوبہ یوپی میں سول نافرمانی کرنے جا رہے ہیں۔ گرفتاریاں بدستور جاری ہیں۔

—— لکھنؤ ۸۔ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ بلند شہر جیل میں دو سو خاکساروں پر گولی چلائی گئی جن میں پانچ مر گئے اور بیس زخمی ہوئے۔ (پرتاپ ۱۰ اکتوبر)

—— نئی دہلی ۸۔ اکتوبر۔ نئی دہلی سے ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ وائسرائے ہند جو مختلف سیاسی لیڈروں سے ملاقات کر رہے ہیں وہ ۲۰۔ اکتوبر تک ختم ہو جائیگی۔ اس کے بعد حضور وائسرائے ہندوستان کے متعلق فیصلہ ظاہر فرمائیں گے۔

—— کراچی۔ مسجد منزل گاہ کی بازیابی کے لئے بہت سے مسلمان سول نافرمانی کر کے گرفتار ہوئے آخرکار حکومت سندھ نے ان کو رہا کر دیا مگر ابھی تک مسجد منزل گاہ مسلمانوں کے حوالے نہیں ہوئی

—— ہٹلر نے برلن میں ایک تقریر کرتے ہوئے شرائط صلح پیش کر دیں اور کہا کہ یہ میری آخری پیشکش ہے۔ اگر اس کو رد کر دیا گیا تو جرمنی لڑیگا۔ اس سلسلے میں ہٹلر نے تجویز پیش کی کہ یورپین طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ نیز فرانس اور برطانیہ سے کوئی مطالبہ نہیں کرتا۔ صرف نو آبادیوں کا مسئلہ ہے جس کا حل گفت و شنید سے کیا جا سکتا ہے۔ پولینڈ کے معاملے میں جرمن اور روس کسی تیسری طاقت کی مداخلت گوارا نہیں کرینگے۔ (انقلاب ۱۰۔ اکتوبر)

—— نیویارک۔ واشنگٹن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ امریکن سٹیٹ کی تمام پارٹیاں چاہتی ہیں کہ صدر امریکہ یورپ کی جنگ میں مداخلت کر کے صلح کرا دیں۔ مگر صدر مذکور کو دو مشکلات کا سامنا ہے۔ اول یہ کہ ہٹلر اپنے وعدہ کو پھر نہیں توڑیگا۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ کیا کوئی سمجھوتہ ایسا ہونا ممکن ہے جس سے چیکوسلواکیہ اور پولینڈ کی آزادی بحال ہو سکے (پرتاپ ۱۰۔ اکتوبر)

—— میرٹھ میں فرقہ واری فساد کی وجہ سے کرفیو آرڈر[1] نافذ کیا گیا ہے۔

—— پیرس ۸۔ اکتوبر۔ فرانسیسی پارلیمنٹ کے ۴۲ کمیونسٹ (اشتراکی) ممبر گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— قاہرہ ۸۔ اکتوبر۔ کل مصری پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا کہ حکومت برطانیہ مصر سے روئی کی ۱۵ لاکھ گانٹھیں خرید کریگی۔ یہ روئی پہلے آسٹریا، جرمنی پولینڈ اور چیکوسلواکیا سے خریدی جاتی تھی۔ (انقلاب ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

—— فرانس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے جرمنی کے ایک لاکھ مربع انچ علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ ( " " )

—— سویٹ روس اور لتھوانیا کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس میں قرار دیا گیا ہے کہ کسی یورپین ملک کی طرف سے حملہ کی صورت میں دو نو ایک دوسرے کی امداد کرینگے۔

[1] کرفیو آرڈر کے معنی ہیں چلنے پھرنے میں خاص اوقات کی پابندی عائد کرنا۔

—— جرمن پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ جنگ میں زہریلی گیس اور جراثیم کا استعمال نہ کریگی۔ ( " " )

—— پیرس ۷۔ اکتوبر۔ پولش مہم میں جرمنوں کا بھاری نقصان ہوا۔ جرمنی کے محکمہ اعداد و شمار نے جو رپورٹ مرتب کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے اکانوے ہزار دو سو سپاہی ہلاک اور دو لاکھ زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۵۵ ٹینک بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ ( " " )

—— چنگ کنگ۔ چینیوں کا دعویٰ ہے کہ چنگ شا کے ۱۹ دن کی زبردست لڑائی میں تیس ہزار جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔

## سائلین غریب فنڈ

اور

## رمضان شریف

ماہ رمضان المبارک میں ہر نیکی کا کئی گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ آج کل سب سے مقدم ضرورت اشاعت دین ہے۔ جو تقریر کے علاوہ تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ تبلیغ توحید و سنت کا ایک ذریعہ اخبار "اہلحدیث" بھی ہے۔ جو دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔ اس فنڈ سے نادار اور مفلس اصحاب کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ حضرات خود اخبار کو دیکھ کر دوسرے حضرات کو بھی سنائیں۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل اس فنڈ میں آمد نہ ہونے کے باعث تمام سائلین غریب فنڈ کے نام رُکے پڑے ہیں۔ مستحق سائلین کی تعداد چھپیس ہے۔ اگر اصحاب خیر اور دیگر شائقین تھوڑی سی ہمت کریں تو شروع جلد سے ان سب کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ امید ہے ہماری یہ درخواست رمضان المبارک جیسے مبارک مہینے میں رائگاں نہ جائے گی۔

آمدہ۔ از ملک غلام محمد صاحب مربی محکمہ کشمیر ملتان

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اہلحدیث

۲۸ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

## اعیان اہلحدیث کے قابل توجہ

### ایک دکھے دل کی داستان

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ

برادران اعیان اہلحدیث! میری آج کی آواز معمولی جان کر کانوں سے نکال نہ دیجئے گا۔ کیونکہ میں اس کو بڑی امید کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ آپ لوگ جانتے ہیں جو نہیں جانتے وہ جان لیں کہ ہمارے صوبہ پنجاب بلکہ سارے ہندوستان میں کفر شرک آئے دن ترقی پذیر ہے۔ بت پرستی، صلیب پرستی کا ذکر تو میں سر دست الگ رکھتا ہوں۔ اس مضمون میں ان پرستیوں کا ذکر کرتا ہوں جن کو مٹا کر توحید الٰہی کی تعلیم دینے کو آپ کی جماعت کھڑی ہوئی تھی۔

ہندوستان میں اہلحدیث کی سب سے پہلی آواز جامع مسجد دہلی میں اسماعیلی صور سے نکل کر سارے ملک میں پھیلی جو آج مجسم شکل میں بصورت تقویۃ الایمان ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ مولانا اسماعیل شہیدؒ کی آواز کیا تھی اور اس کا اثر ملک پر کیا ہوا۔ اس کو مولانا حالی مرحوم کی ایک رباعی میں تھوڑے سے تعرف کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ حالی مرحوم فرماتے ہیں ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

مولانا شہید کی آواز نے جو کام کیا اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہو گئی ہے جس کی صحیح تعداد شمار میں نہیں آسکتی۔ اور جس کے ہاتھ میں توحید کا علم لہرا رہا ہے۔ آج اگر مولانا شہید زندہ ہو جائیں تو جماعت اہلحدیث کو اپنے مجاہدین میں شمار کر کے بہت خوش ہوں مگر جب ان کے گوش حق نیوش میں یہ اطلاع پہنچے کہ حضرت جو کام آپ نے ان کے سپرد کیا تھا انہوں نے چھوڑ دیا بلکہ اسے چھوا تک نہیں۔ تو آپ سخت افسردہ خاطر ہوں اور میں جماعت اہلحدیث کی شکایت باضافہ دیں مولانا مرحوم کے گوش گزار کروں کہ

اس وقت سارے ملک ہندوستان میں مزارات پوجے جاتے ہیں جن کی صحیح تعداد نہیں دی جا سکتی۔ پنجاب میں پاک پٹن ایک مشہور جگہ ہے۔ جہاں سالانہ

[illegible] قبروں پر [illegible] اپنے اپنے [illegible] جو سراسر اسلام کے منافی ہیں [illegible] کی تعداد میں ہر سال آتے ہیں [illegible] کی قبر کو سجدہ کرتے ہیں۔ مصنوعی بہشتی دروازے سے گزر کر اپنے آپ کو نجات یافتہ سمجھتے ہیں۔ ہجوم اور بھیڑ کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ لوگوں کو مار [illegible] چلنے کے ذریعے ہٹایا جاتا ہے اور [illegible] یا فرید کہتے ہوئے بہشتی دروازے سے گزر کر گویا بہشت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی حیثیت کے مطابق نذر نیاز پیش کرتا ہے جو سجادہ نشینوں اور مجاوروں کا حق سمجھا جاتا ہے۔ کیا جماعت اہلحدیث اتنے بڑے گروہ کو سمجھانا اپنا مذہبی فرض نہیں جانتی

پنجاب میں ایسے مزارات بکثرت ہیں۔ چنانچہ صوبہ کا دار الحکومت لاہور بھی ایسے ہی مزارات سے بھرا ہے۔ امرتسر میں بھی آئے دن نئے نئے مزارات بن کر پجتے ہیں۔ پنجاب کے ساتھ ہی صوبہ سندھ ہے جہاں پنجاب سے بھی زیادہ مزارات ہیں۔ جہاں برملا شرکیہ افعال کئے جاتے ہیں۔ [illegible] مشہور جگہ ہے جو زبان کی شکر ہے۔ وہاں جو کچھ ہوتا ہے وہ کہنے اور لکھنے میں نہیں آسکتا۔ صوبہ بہار ضلع پٹنہ میں جا کر دیکھئے ایک بزرگ شرف الدین بہاری کے مزار پر قوال یہ اشعار گاتے ہیں ؎

یہ بیت الشرف ہے بیت الحرم ہے
یہیں حج کو ہم لوگ آیا کریں گے
بہت دور کعبہ ہے جائیں نہ جائیں
یہیں حج کو ہم لوگ آیا کریں گے

پنجاب میں اجیر کا بڑا دربار [illegible] ہے جس کی کیفیت میں ایک واقعہ کی شکل میں پیش کرتا ہوں

میں ایک دفعہ اجمیر گیا۔ میرا مقصد وہاں کے حالات معلوم کرنا تھا۔ وہاں ایک مولوی صاحب جو میرے واقفوں میں سے تھے مجھ سے ملے۔ آپ حنفی المذہب ہونے کے باوجود میرے ہمراہ [illegible] پوچھا کہ یہاں کی حالت کیا ہے [illegible] مختصر لفظوں میں جواب دیا کہ

میں تم کو وہ بات بتاتا ہوں کہ تم لوگ مشرک نہیں رہو گے بلکہ مومن بن جاتے ہو خدا کے ساتھ کسی کو بھی اپنی دعا میں شریک کرتے نہیں وہ خدا کچھ واسطہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ تمہارے لئے تو خواجہ غریب نواز بھی سب کچھ ہے [illegible] تم مشرک نہیں ہو۔

یعنی آپ کے بیان سے صحیح نتیجہ پایا اور یہ پایا کہ یہ لوگ اس آیت کے مصداق ہیں :-

يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ [illegible][1]

اجمیر شریف کو کوئی صاحب بہرائچ میں سالار غازی کے مزار پر جائے تو مذکورہ مزارات اس کی نظر میں بہت کم درجہ معلوم ہونگے۔ اس نواح میں سالار غازی کو غازی میاں کہتے ہیں۔ سالار مسعود (عرس) کے موقع پر لاکھوں مسلمان بلکہ ہندو بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس مزار کے ساتھ بہت بڑی جائداد ہے جسکے انتظام کے لئے ایک سرکاری کمیٹی مقرر ہے۔ اسکی آمدنی اتنی زیادہ ہے کہ ہندوستان کے افلاس زدہ افراد پر اگر باقاعدہ تقسیم کی جائے تو چند ہی دنوں میں ہندوستان کے مسلمانوں کا افلاس دور ہو جائے۔

اس مزار کی کیفیت یہ ہے کہ ہندو مسلمان بلا امتیاز یہ سمجھتے ہیں۔ چونکہ سالار غازی شادی کئے بغیر ایام جوانی ہی میں شہید ہو گئے تھے اس لئے ان کے نام کے ڈولے چڑھائے جاتے ہیں۔ جو کاغذ سے بنے ہوتے ہیں۔ ہندو مسلمان سب یہ ڈولے غازی میاں کے سامنے پیش کر کے ان کی فرضی شادی رچاتے ہیں۔

**ناظرین کرام!** میں کہاں تک آپکی سمع خراشی کروں سچ تو یہ ہے کہ اس کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ کوئی ملک، کوئی شہر حتی کہ کوئی بستی بھی اس وبا سے محفوظ نہیں ہے۔ اس لئے اس بیہودہ کہانی کو یہیں چھوڑ کر میں اصل مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

**اعیان اہل حدیث!** اس دردناک کہانی کے بعد میری کہانی سنیئے۔

آج سارے ہندوستان میں مسلمانوں کی کئی ایک جماعتیں میدان میں کام کر رہی ہیں۔ مشہور جماعتوں کے نام یہ ہیں :-

(۱) مسلم لیگ۔ (۲) مجلس احرار۔ (۳) جمعیۃ العلماء (۴) جماعت احمدیہ۔ (۵) جماعت خاکسار

میں ان میں سے کسی جماعت کے کام پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ افراد اہل حدیث سے پوچھتا ہوں اور بزور پوچھتا ہوں کہ

وہ امانت جو قرآن حدیث کی روشنی میں مولانا اسماعیل شہید قدس سرہ نے آپ کے حوالے کی تھی یعنی اشاعت توحید اور تردید شرک کیا آپ ان جماعتوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آپ کا کام کریں گی یا انہوں نے کبھی یہ کام کیا؟ جہاں تک واقعات کی شہادت ہے میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں کیا اور نہ کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیادی ساخت ہی ایسی ہے کہ وہ یہ کام نہیں کر سکتیں۔ ان کے ممبروں میں ایسے لوگ بھی شامل ہونگے جو رسوم شرکیہ کے حامی ہونگے۔ پھر وہ یہ کام کریں تو کیوں کریں۔

پس اس اسماعیلی امانت کی حفاظت آپ کس کے حوالے کرتے ہیں۔ اور آپ کے ماسوا کون اس کا ذمہ دار ہے۔ بس یہ ہے ایک سوال جسے میں آج جماعت اہل حدیث کے سامنے پیش کر کے اپنا مافی الضمیر ظاہر کرتا ہوں۔

**مافی الضمیر یہ ہے** | جماعت اہل حدیث کی ایک ایسی مجلس قائم کی جائے جس کی غرض وغایت صرف یہ ہو کہ ان مزارات پر جن افعال شنیعہ اور رسوم قبیحہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے ان کا انسداد ہو جائے جس کی صورت یہ ہے کہ خوش بیان واعظوں کی ایک جماعت مقرر ہو اور چند خدام ان کے ساتھ ہوں وجہ معاش خود ان کا انتظام خود کریں۔ جس کا خرچ جماعت کے ذمہ ہو۔ یہ لوگ پھر کے جائیں اور جہاں جائیں اس شان سے جائیں کہ شیخ سعدی مرحوم کا یہ شعر ان پر صادق آئے ۔

تنیم بکمند شست در بیابانی غریب نیست
ہر جا کہ رفت و خیمہ زد و بارگاہ ساخت

مبلغین کا یہ قافلہ سارے ملک میں دورہ کرے اور ملک کے ہر حصہ کی زبان میں چھپے ہوئے اشتہارات اس کے پاس ہوں [illegible] بصورت نظم و نثر توحید سنت کی [illegible] جہاں ڈیرہ لگائیں [illegible] کو مستفید کریں۔ اور اشتہارات کے ذریعہ بھی اثر ڈالیں۔

یہ ہے مختصر سکیم اس بڑے کام کی جو مولانا اسماعیل شہید نے جماعت اہل حدیث کے سپرد کیا تھا۔

(نوٹ) میں جانتا ہوں بلکہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ جماعت اہل حدیث میں ضمنی نزاعات بکثرت ہیں جن سے ان کو فرصت نہیں۔ میں یہ جانتے ہوئے بھی اعیان اہل حدیث کو قرآن مجید کی اس آیت پر توجہ دلاتا ہوں :-

تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ[2]

میں اس آیت سے یہ ہدایت پاتا ہوں کہ مشترک غرض میں سب افراد کو شریک ہو جانا چاہئے۔ اسکے علاوہ اگر ضمنی نزاع کو جاری رکھنا ہے تو کچھ توجہ اس پر بھی مبذول رکھیں۔ لیکن ہمارا وقت اور ہماری توجہ اگر ضمنی نزاعات پر صرف کی گئی تو اس امانت اسماعیلیہ کی حفاظت کون کریگا۔

**جماعت سے خطاب** | یہاں پہنچ کر میں ناظرین کو بزور توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں شرکت کا پختہ وعدہ کریں اور خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر عرض کرتا ہوں :-

اللّٰھم اشھد قد بلغت قد بلغت

(اے اللہ! تو گواہ رہ کہ میں نے جماعت اہل حدیث کے افراد تک تیرا پیغام پہنچا دیا)

عمر کے لحاظ سے میں اس منزل پر پہنچ چکا ہوں جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے اس رباعی میں کھینچا ہے:

اب ضعف کے پنجے سے نکلنا معلوم
پیری کا جوانی سے بدلنا معلوم
[illegible]
آتا ہے وہ وقت کہ جس کا ٹلنا معلوم

پس میرے دوستو! میری پچاس سالہ [illegible]

[1] تم نے خدا کو بھی پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے۔

[2] ایک ایسی بات پر جمع ہو جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے۔

# خطبہ رمضان المبارک

قبل ازیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خطبہ جو ہمیشہ شائع کیا جاتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو بیان فرمایا تھا جو ناظرین اہلحدیث کو ہر سال سنایا جاتا ہے چنانچہ اس سال بھی حسب معمول سابق درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس خطبہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مدیر)

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المومن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار۔ (مشکوٰۃ)

(ترجمہ) یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا۔ فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی افضل ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کا قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں خوب کماتا ہے اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائے گا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملیگی اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم ہو جائے گا۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی حضور! ہم میں ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرائے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلا دے (یعنی خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو تحفہ شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا اس کو میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک اس کو پیاس نہ لگے گی۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے ملازم کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کم کام کرائے خدا اس کو بخش دیگا اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا۔

---

## قادیانی مشن

# مرزا صاحب کے دعوے کا ثبوت

مرزا صاحب نے اپنے دعاوی کے ثبوت میں جو دلائل خود دئیے یا ان کے اتباع نے لکھے ہیں ان کی بابت ہمارا پختہ یقین ہے کہ وہ اپنی قوت اور طرز استدلال میں اس دلیل سے زیادہ قوی ہیں جو کسی فلاسفر نے زمین کی گولائی پر دی تھی کہ

چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے

وقتاً فوقتاً اتباع مرزا کی طرف سے جو دلائل مرزا صاحب کی صداقت پر دئیے جاتے ہیں وہ استدلالی حیثیت سے مذکورہ دلیل سے زیادہ قوت رکھتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک زبردست دلیل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اخبار پیغام صلح نے یورپ میں مرزا صاحب کی کتب کی اشاعت کو ان کی صداقت کی دلیل کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس نے مضمون کا عنوان یوں رکھا ہے:

### مشرق میں عیسائیت کا حشر

اس عنوان کے ماتحت پیغام لکھتا ہے:

عیسائیت اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ آراستہ ہو کر اسلامی ممالک پر حملہ آور ہوئی اور جس نے انہیں عیسائی بنتا پایا۔۔۔

بالمقابل احمدیت ... عیسائی اور

عیسائیت کی ... دانت کھٹے کر دیئے ... تحریک احمدیت

یعنی وہ تحریک ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے محمد اشاعت اسلام اور اسلامی ناموس کے تحفظ کے لئے مامور فرمایا۔

حضرت مسیح موعود مرزا صاحب نے ایک نیا لٹریچر پیدا کیا اور ایک نئے علم الکلام کو پیدا کیا جس نے عیسائی دنیا میں ایک ہلچل پیدا کر دی چنانچہ بعد میں ان کی ایک مجاہد جماعت نے اس لٹریچر کو دنیا میں نشر کیا اور آپ کے ارشاد کے مطابق قرآن مجید کے تراجم اور تفسیروں کو دنیا کے کناروں تک پھیلایا۔ پچیس سال کے قلیل عرصہ میں تین مشن یورپ میں قائم کئے تین یورپین زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کر دیا اور پچاس ہزار کے قریب کاپی ان تراجم کی دنیا میں پھیلائی۔ پچاس ہزار سے اوپر رسائل مختلف زبانوں میں پہنچا دیئے۔ یہ اسی علم الکلام اور مامور من اللہ کی للکار کا نتیجہ تھا کہ عیسائیت کا بڑھتا ہوا سیلاب رک گیا اور عیسائی مشنوں کی ترقی، ترقی معکوس ہو گئی۔"

(پیغام صلح لاہور صفحہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۳ء)

**اہلحدیث**| پیغام نے اس سے پیشتر بارہا اس دلیل کا ذکر کیا ہے۔ اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ جس عیسائی قوم کو مغلوب اور فنا کرنے کے لئے مرزا صاحب مسیح موعود بن کر آئے تھے اس قوم کی تبلیغی اشاعت و ترقی ایسی نمایاں ہے کہ خود پیغام اس کو بارہا شائع کر چکا ہے۔ آج ہم پیغام سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں۔ پیغام نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۳ ستمبر سنہ رواں میں (یعنی مذکورہ اقتباس سے ۱۷ دن پہلے) صفحہ ۲ پر ایک سرخی لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"انجیل کی اشاعت ۱۹۳۸ء میں"

اس سرخی کے ماتحت اس نے ایک ایسا دلفگار تبصرہ

**مسلمانوں کی سادہ دلیلوں پر تازیانہ عبرت**

اہل پیغام اور اہل قادیان اس کو غور سے پڑھیں۔ پیغام لکھتا ہے کہ:۔

"۱۹۳۸ء میں انجیل کی اشاعت کے متعلق نہ صرف سبق آموز اعداد و شمار اخبارات میں شائع ہوئے ہیں ...

انجیلوں کی قریباً ایک کروڑ بیس لاکھ جلدیں ۱۹۳۸ء میں فروخت ہوئیں جس کے ترجمے قریباً ... زبانوں میں ہو چکے۔ ایک ترجمہ اسکیمو زبان میں بھی ہوا۔ اس وقت انجیل ... مختلف زبانوں میں پڑھی جا سکتی ہے۔

کاش مسلمان جن پر قرآن کی اشاعت فرض ہے۔ ان اعداد و شمار پر ذرا غور سے ملاحظہ کریں۔ ۱۹۳۸ء قریباً تمام یورپین ممالک نے نہایت اضطراب اور جنگی تیاریوں میں گزارا امن یورپ کی حالت بار بار مخدوش ہوتی رہی اور پے در پے ایسے واقعات پیش آتے رہے جو دراصل موجودہ جنگ کا پیش خیمہ تھے۔ لیکن اس ہنگامہ و مصروفیت میں بھی مقلد و مذہب یورپ نے انجیل کی اشاعت میں کوتاہی نہیں کی۔ صرف اس کے ایک تبلیغی ادارہ نے قریباً سوا کروڑ نسخے دنیا کے مختلف حصوں میں لوگوں تک پہنچا دیئے۔ ۹ نئی زبانوں میں انجیل کا ترجمہ کر ڈالا۔ ان میں ایک وہ زبان بھی شامل ہے جو قطب شمالی کے دور دراز برفانی علاقوں کے غیر متمدن بلکہ نیم وحشی باشندوں کی بولی ہے کیا ان حقائق کی روشنی میں خدا پرست اور پابند مذہب مسلمان اپنے اندر حسن عمل کا جائزہ لیکر بتائیں گے کہ اس ایک سال کے عرصہ میں انہوں نے قرآن کریم کی اشاعت کے لئے کیا کچھ کیا؟"

(پیغام صلح لاہور صفحہ ۲ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۳ء)

**احمدی ممبرو!**| ... ہاتھ رکھ کر ٹھنڈے دل سے غور کرو کہ جس قوم کی نشر و اشاعت اس حد تک پہنچ گئی ہے جو مذکورہ اقتباس میں تم پڑھ چکے ہو۔ اس کی تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ تمہارے مسیح کے مقابلہ میں مغلوب ہو گئی ہے۔ ہندوستان کے بت خانے بدستور آباد بلکہ ترقی پذیر ہیں۔ بورڈ گان اسلام کے مزارات بدستور پوجے جاتے ہیں۔ اشاعت عیسائیت کی یہ کیفیت ہے جو تم خود شائع کر چکے ہو۔ ان سب واقعات کو ملاحظہ کر کے مرزا صاحب کے کلام ہدایت التیام کو غور سے سنئے! آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔"

(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

اور سنئے! فرماتے ہیں:۔

"میں عیسائیوں کی کسر صلیب کے لئے آیا ہوں اور اس لئے کہ ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے۔"

(اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

**ناظرین!**| ان حواریان مسیح موعود سے پوچھئے کہ عیسائیوں کے مصنوعی خدا (مسیح) کی الوہیت کی آواز دنیا میں ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو عیسائی قوم ہندوستان میں دن بدن کیوں ترقی کر رہی ہے اور انجیل کی نشر و اشاعت لاکھوں سے متجاوز کیوں ہو رہی ہے۔ اگر عیسائیوں کے معبود (مسیح) کا نام زندہ ہے تو کیا مرزا صاحب کے دعوے کے ثبوت میں وہ دلیل مذکورہ چیلوں کی سیندھی والی دلیل سے زیادہ قوت رکھتی ہے۔

**لاہوری اور قادیانی ممبرو!**| اپنے نفسوں کے ساتھ ہی خلق خدا کو کب تک دھوکہ دوگے؟ سنو اور گوش ہوش سے سنو! ؎

... ... ... ...

ahmadimuslim.de

## بریلوی مشن

# مسلمانوں کی مذہبی حالت

(از مولوی عبدالرحیم صاحب جامعہ محمل حسن بہاولپور)

مسلمان لوگ اسلامی رسومات کو سوں دور جا پڑے ہیں۔ بہت سی رسمیں ان میں جاری ہو گئی ہیں۔ جنہیں خوشی سے منایا جا رہا ہے۔ ان رسموں کی سرچشمہ اکثر جاہل عورتوں کے ذریعہ ہو رہی ہے ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی رسم ایجاد کر لی جاتی ہے۔ ایک کو دیکھ کر دوسرے مسلمان بھی ہمنوا ہو کر کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں کیونکہ عورتیں ان کا ناک کاٹتی ہیں کہ کیا ہم فلاں سے کم شان و شوکت رکھتے ہیں۔ کیا ہماری عزت و وقار و جاہت ان سے کم ہے۔ مرد بے چارے عورتوں کے دام تزویر میں پھنس کر دنیا و آخرت کا خسارہ برداشت کرتے ہیں۔ جو کبھی محسوس بھی نہیں ہوتا۔ سچ ہے

ہر چہ درویش بی فرماید رواست
حکم جہد جی قبل از حکم خداست

اب تک تو یہ رسومات گھر بیٹھنے والے جاہل لوگوں کا افسوس کہتے رہے کہ ان کی عزت اور مال وغیرہ مذہبی فرسٹی اور فضول رسموں کی نذر ہو رہا ہے اگرچہ ان لوگوں کے سمجھانے کی علماء کرام ان تھک کوشش کرتے رہے مگر معتقد ہوئے مجوسی شدہ لوگوں کو سمجھانا [illegible] اللہ تعالیٰ جل و اعلیٰ شانہ کی ذات بالا صفات کا کام ہے۔ بے چارے مولویوں کو یہ جواب دیا جاتا رہا ہے کہ یہ رسمیں ان کے باپ دادا سے ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ کیا اس وقت عالم مولوی موجود نہ تھے جو ان کو باز رکھتے۔ کیا تم نئے مولوی پیدا ہو گئے ہو۔ ایک قسم کے علماء ایسے لوگوں کے بیچھے بھی ہیں کہ جو لوگ تم کو بیچھے ایسے اتقی ہیں۔ [illegible] تم کو باز رکھنا چاہئے

مسلمان کہلانا تو وہ وہابی اور بے دین ۔۔۔ ایسے ہی ہیں جنہیں اسلام سے لڑ محبت ہی نہیں اسلام

سے پھیرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ ایسے علماء کو ان جاہلوں سے ملنے ملانے کی امید اور شکم پروری کا خیال رہتا ہے۔ اگر یہ لوگ فضول رسموں سے باز رہ گئے تو ہم لوگ کہاں سے پلیں گے۔ اس لئے ان کی تائید کر کے اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ اب ان لوگوں کے راہ راست پر لانے سے نا امید ہو کر علمائے اہل حق صرف مسجدوں میں بیٹھے گئے کہ اب کیا ہوتا ہے جبکہ ہماری سنتا کوئی نہیں۔ ان کے پاس سوائے چند دوستوں کے کوئی شخص نہیں آتا۔ ہمیں خوشی تھی کہ پنجاب میں ان فضول رسموں کا وجود بھی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہاں اہل حق علماء و فضلاء کی کثرت ہے خاصکر امرتسر میں تو بالکل ان واہیات رسوم کا عدم ہی ہوگا۔ کیونکہ اس شہر میں علاوہ اور علمائے اسلام کے حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ العالی کا وجود مسعود موجود ہے۔ نیز اخبار گوہر بار اہلحدیث بڑے آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے جس کے باعث شرک و بدعت کی موذی بیماری کا اثر بالکل نہ ہوگا۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہی۔ جبکہ آج ہم نے رسالہ عصمت دہلی فروری ۱۹۳۹ء میں ایک امرتسری محترمہ صاحبہ کا مضمون پڑھا۔ محترمہ موصوفہ اپنے مضمون کا نام (خواتین امرتسر کی مذہبی حالت) رکھا ہے اور اس مضمون میں بلاغت کی سے کام لیا ہے۔ پہلے شہر کی حیثیت۔ زبان۔ لباس۔ سنگھار۔ تعلیم۔ مذہب۔ رسم و رواج۔ شادی بیاہ اور دیگر رسوم۔ غرضیکہ تمام پہلوؤں پر غور کر کے روشنی ڈالی ہے۔ پہلے لکھا ہے کہ

۔ امرتسر پنجاب میں ۔۔۔ کا شہر ہے

۔ پنجاب کا ۔۔۔ لاہور ۔۔۔ اسلامی ۔۔۔

۔ تبلیغ ۔۔۔

[illegible] بھی چاہئے کہ ہم پر مسجد بھی اور روضوں کی ۔۔۔ ۔۔۔ تو حیرت ہے کہ باوجود اس کے یہاں کے مسلمان میں ہندوانہ رسم و رواج ۔۔۔ باقی ہیں وجہ یہ ہے کہ اس طرح کی باتیں عورتوں نے نکالی تھیں۔ اور ۔۔۔ عورتوں کا اثر ہے۔ (صفحہ)

تعلیمات اور تہواروں کے متعلق لکھتی ہیں ہر تہوار نہایت اہتمام سے منائے جاتے ہیں میلاد شریف کی محفلیں کثرت ہوتی ہیں عورتوں کی محفلوں میں عورتیں مولود خوانی کرتی ہیں گیارھویں شریف کی دیگ دی جاتی ہے شب برات حلوے اور مچھلیاں تقسیم کی جاتی ہیں محرم میں کھیر یا حلیم پکا کر بانٹی جاتی ہے محرم میں کئی گھروں میں چھوٹی مجلس ہوتی ہے۔ بعض سنی بھی مرثیے پڑھتے ہیں تعزیہ دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ چراغاں ۔۔۔ کی مجلسیں منائی جاتی ہیں۔ ۔۔۔ پیروں فقیروں کا نذرانہ چڑھاوے چڑھانا اور منتیں ماننا عام ہے۔ تعویذ گنڈے منتر جادو ٹونے ٹوٹکے آسیب بھوت پریت بھی مانی جاتی ہیں۔ تعویذ جانے کا ۔۔۔ کی صورت اختیار کرتا جاتا ہے کی بہت سی عورتیں ۔۔۔ بچے گھر سے نکل جاتی ہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتی ہیں وہیں بھر دن کھانے اور خوشی کرنے میں مشغول رہتی ہیں۔ گویا قبرستان میں جا کر پکنک منائی ہیں۔ (صفحہ ۱۳)

تاہم ۔۔۔ شادی بیاہ اور دیگر رسوم کے ۔۔۔ فرماتی ہیں

لڑکے کی پیدائش پر بہا ۔۔۔ میراثن کو انعام دیا جاتا ہے۔ ۔۔۔

۔۔۔ کلام ۔۔۔
۔۔۔ صوفی ؟ ۔۔۔
۔۔۔ ۔۔۔
۔۔۔ نہیں ۔۔۔

شادی کی بات چیت عورتوں کے ذریعہ طے پاتی ہے جبکہ منظور ہونے کی صورت میں مصری بانٹنے کی رسم ادا ہوتی ہے۔ شادی میں لین دین کا رواج عام ہے۔ مثلاً کا اکثر ہوتا ہے۔ برات کے ہمراہ باجا ہوتا ہے۔ جہیز میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ کپڑے اور زیورات کے علاوہ لڑکے والے نقدی یا جائداد کے وصول کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ دلہن کو کپڑوں اور زیوروں سے سجایا جاتا ہے۔ بالیں اور چوٹی پر افشاں چھڑکی جاتی ہے۔ نکاح کے بعد دولہا کو رسموں کے لئے اندر بلایا جاتا ہے۔ عورتیں (پیچھے چادر سے) دلہن کی مٹھی کھلوائی جاتی ہے۔ دولہا کھولنے کی کوشش کرتا ہے مگر دلہن کی سہیلیاں اور بہنیں جو پاس بیٹھی ہوتی ہیں بار بار اسے مٹھی بھینچنے کی تاکید کرتی ہیں۔ اس کش مکش میں بعض وقت دلہن کے ہاتھ دکھنے لگتے ہیں مگر سہیلیوں اور بہنوں کے آگے اس کی کوئی پیش نہیں چلتی۔ دوسری رسم گانٹھ کھولنا ہے۔ شادی سے ایک روز پیشتر سہیلیاں دلہن کی کلائی پر رنگین دھاگہ باندھ دیتی ہیں گانٹھوں کو گوند لگا کر خوب مضبوط کر دیا جاتا ہے اور نیچے کئی گانٹھیں باندھ دی جاتی ہیں۔ اب دولہا کو ان گانٹھوں کے کھولنے کو کہا جاتا ہے۔ وہ غریب نقصانی شکل سے ایک آدھ گانٹھ کھولتا ہے۔ زیادہ دیر

چالیسویں کے دن بڑے اہتمام سے پرتکلف کھانا پکتا ہے۔ صف ماتم چالیس روز تک بچھی رہتی ہے۔ عورتیں ہر جمعرات اور ہر ہفتہ کو قبر پر جاتی ہیں۔ کشمیری گھرانوں میں پرسے آنے والی عورتوں کو چائے کیوں یا کھانا کھلانا ضروری ہے اگر ایسا نہ کیا جاوے تو ناک کٹ جاتی ہے۔ مگر پنجابی خواتین اس رسم کو معیوب سمجھتی ہیں۔ اور کھانا یا چائے کے وقت گھروں کو واپس

خدا کا شکر ہے کہ اب یہ فضول رسمیں روز بروز کم ہوتی جا رہی ہیں۔" (مشکاۃ)

خاتون موصوفہ تحریر فرماتی ہیں ... چالیس دن متوفی کا کھانا مسجد میں بھیجا جاتا ہے

...ہی جاتی ہیں ...

بعض یہاں بھی ہے۔ البتہ وہاں اتنی برکت ہے کہ یہ فضول رسمیں کم ہوتی جاتی ہیں۔ خدا کرے یہاں وہاں تمام فضول مشاغل اور لغو رسمیں نیست و نابود ہو جائیں اور مسلمان سنت نبویؐ پر چل کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی اور دنیا و آخرت کی بہبودی حاصل کریں۔ آمین!

(حکیم محمد عبدالرحیم بہاولپور سٹیٹ)

**اہلحدیث** یہ سب جماعت اہل حدیث کے ذمہ دار افراد کی سستی اور غفلت کا نتیجہ ہے۔ اگر متفقہ طاقت سے رسوم کی بیخ کنی پر متوجہ ہوتے تو ان کا نام مٹ جاتا۔ تفصیل کے لئے ابتدائی مضمون ملاحظہ فرمائیے۔

# مسئلہ نوم اور وضو

(از قلم مولوی ابو طیب عبدالصمد صاحب حسین آبادی)

محترم جریدہ "اہلحدیث" مصدرہ ۳۔ جمادی الثانی سنہ رواں میں جناب مولوی عبدالرؤف صاحب نے عنوان متذکرہ کے تحت ایک مبسوط اور طویل بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"خواہ وہ اسی ابتدائی نیند اور وہ ابتدائی نیند جس میں آدمی کو نماز کے لئے جگانا پڑے ناقض وضو سے نہیں ہے۔" (اہلحدیث مذکور صفحہ)

بحث اچھی ہے لیکن اگر مولوی صاحب احادیث ذیل کو ذکر کر کے تعارض و اختلاف بین الاحادیث والآثار میں توفیق و تطبیق جمع بیان کر دیتے ہوتے تو نہایت اچھا ہوتا۔ وہ احادیث یہ ہیں:

(۱) عن معاویۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السہ فاذا نامت العینان استطلق الوکاء رواہ الدارمی حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھیں شرمگاہ (دبر) کی بندھن ہیں۔ پس جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو وہ بندھن (بندش) اٹھ جاتی ہے۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آنکھیں شرمگاہ کے بند رکھنے کا ذریعہ ہیں پس جو شخص سو جائے اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ الترمذی وابو داؤد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

کی اس کا ... ظاہر ہو۔ ... آفیسر کو حاکم کا سلام کرنا ضروری ہے۔ ... طاقت دیکھنے ... شادی ... اسی طرح ... شباش۔ دولہا صاحب شادی کوئی کھیل ہے ... جو دونوں مشکلوں کے بعد منزل مقصود حاصل ہوتی ہے۔ ... کیا اصل ... کوئی شین ... اصول ...

... شاباش ... خبر ...

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible] زمین پر [illegible] لیٹ کر سو جانے سے کیونکہ [illegible] ہوتا ہے تو اسکے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ (اس صورت میں ہوا نکل جانے کا قوی احتمال ہوتا ہے)

حضرت معاویہ اور علی کی روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نوم ثقیل جو طویل کثیر ہو خفیف ہو یا ثقیل ناقض وضو ہے۔ لیکن ابن عباس کی حدیث نکلنے سے اور اسی طرح انس کی حدیث سے (جس میں وارد ہوا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نماز عشا کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے سر جھکنے لگے (غلبہ نیند سے) پھر وہ بغیر وضو کئے نماز پڑھتے تھے) ثابت ہوا کہ بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا پس ان حدیثوں سے ان مطلق روایتوں کو مقید کر دیا جائیگا۔ باقی عبد اللہ بن مبارک کا فتویٰ عدم انتقاض وضو بمقابلہ حدیث کے لاشے ہے اور اسی طرح جس روایت میں "ینامون" آیا ہے اس نوم کی توضیح و تبیین دوسری روایت سے ہو جاتی ہے کہ وہ بحالت انتظار جلوس کی ہیئت میں ہوتا تھا جملہ "حتی تخفق رؤسہم" اس معنا کا صاف اظہار کر رہا ہے۔ اسکے ساتھ یہ بھی واضح ہو کہ غنودگی اور غلبہ نیند کی حالت میں نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور جب آدمی ذرا دیر ادھوری نیند سو کر اٹھے اور بلا وضو کئے ہوئے نماز کے لئے کھڑا ہو جائے تو اس پر نیند کا غلبہ ہوگا اور پتہ نہیں چلیگا کہ وہ کیا پڑھتا ہے کیا نہیں۔ پس اغلب ہے کہ مفہوم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تہجد پڑھنے کے بعد استراحت فرمایا اور آپ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لیا پھر اٹھے اور نماز شروع کی۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا کہ حضور آپ سو جاتے [illegible] اس پر آپ نے [illegible] قلب بیدار [illegible]

[illegible] کہ نیند ناقض وضو ہے [illegible] فرماتے کہ سونے سے وضو نہیں [illegible] نے روایت کیا ہے کہ جس کو [illegible] اسپر وضو ہے۔ کذا ذکرہ فی شرح ابن ماجہ تحت ابن ماجہ۔

یہ بھی مسلم ہے کہ نیند خفیف فی ذاتہ نقض وضو نہیں ہے۔ لیکن نوم ثقیل و نوم کثیر بحد خواب کی حالت میں عقل زائل ہو جاتی ہے اور اس حالت میں خروج ریح کا گمان غالب ہے۔ اور اسی طرح نوم خفیف و قلیل بھی۔ لہذا اس کو ناقض وضو قرار دیا گیا ہے مگر اسی صورت میں جبکہ لیٹ کر ہو جیسا کہ حدیث نمبر تین

[illegible] ہونے کا ذکر ہے جو طلب اور سنت رسول سے [illegible] نماز کا تعلیم ہے۔ علاوہ ازیں یہ قول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی حدیث "ان الوضوء علی من نام مضطجعا" کا معارض نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کی تاویل بھی کی جا سکتی ہے۔ الغرض [illegible] کے بعد وضو کرنا ضروری ہے اگرچہ [illegible] ابی حدیث کی رو سے۔ تب اس کا جواب مولوی صاحب یا اور اہل علم تحریر فرمائیں گے۔ اس وقت مفصل عرض کیا جائیگا۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم

# اہل حدیث بھائیو ــــ بیدار ہو جاؤ

(بقلم منشی عبد العزیز صاحب اہل حدیث از گوٹلی لباران ضلع [illegible])

کانفرنس اہل حدیث اور جماعتی نظام کو مستحکم کرنے کی جس قدر تجاویز اخبار گوہر بار "اہلحدیث" میں لکھی گئی یا شائع ہو رہی ہیں اپنے اپنے خیال اور فہم کے مطابق صحیح ہیں۔ ہمارے دردمند احباب واقعی ہمت و استقلال سے اس جماعتی جمود کو دور کرنے اور حالات صحیح کرنے کی کوشش میں ہیں۔ خدا تعالیٰ وہ دن لائے کہ یہ بکھرے ہوئے دانے ایک ہی سلک میں منسلک ہو جائیں۔ واقعہ! میں ابھی تک محو حیرت ہوں کہ یا اللہ ہماری حالت اس قدر کیوں دگرگوں ہے۔ کس لئے تساہل، سستی، کمزوری، جمود، بے حسی، بے عملی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کا جواب اپنے دل ہی سے خود مل جاتا ہے کہ جس طرح جسمانی بیماریوں کے لئے مریض کو دوائی پلانے سے پہلے مرض کی شناخت پہچان اور تشخیص کرنی ضروری ہے اور لازمی چیز ہے۔ بعینہ آج ہمیں جماعتی انتشار و فساد کو دور کرنے کے لئے بیماری کی تشخیص کرنی [illegible] ہے جب تک ہم مرض پہچان نہیں [illegible] ہمارے بعض ہوا [illegible]

ہٹ دھرمی میں پتھر سے بھی زیادہ سخت واقع ہوئے ہیں کہ زمین و آسمان ٹل جائیں لیکن ان کی غلط بات نہ ٹلنے پائے۔ جب تک اعیان جماعت اپس میں اتفاق و محبت، سلوک، ہمدردی، صبر و استقلال، حلم، بردباری، وقت شناسی اپنے اندر پیدا نہ کرلیں گے رحماء بینہم کے سانچہ میں نہ ڈھل جائینگے تب تک یہ مرض افتراق کی عدم جمعیت ناممکن اور محال ہے۔ جب میں اخبار اہلحدیث میں کانفرنس کی مالی حالت کے کمزور ہونے کا پڑھتا ہوں نیز پھر یہ مطالبہ کہ ہر اہل حدیث [illegible] سالانہ چندہ کانفرنس کو دینا [illegible] میرے خیال میں جماعت اہل حدیث سے اس حقیر رقم کا مطالبہ [illegible] اور [illegible] جماعت اہل حدیث سے [illegible] اٹھے ہیں۔ [illegible] چندہ کا مطالبہ باقی ہے کیا یہ [illegible] حضرت صدیق اکبر [illegible]

ahmadimuslim

چڑھنے والے بیچارے مجاہد کر در رفوچکر [illegible]
جذبہ جہاد۔ ایثار و قربانی کے [illegible] دیکھنے والے
اپنی اس [illegible] سے سے [illegible] مذہب خود کے
دعویدار تو اہل حدیث ہیں اور جب مالی بدنی قربانی
کرنے کا موقع بن جائے عمل کی ضرورت پڑ جائے
تو بعض خدا کے دین کی ترقی و اشاعت کا ذرہ بھر بھی
خیال باقی نہ رہے۔ لیکن ہمارے دولت مند احباب
ایک آنہ فی روپیہ تو در کنار فی صد ایک آنہ دینا بھی
گوارا نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ
دلی ہمدردی، مذہبی حمایت، احساس قلبی جوش اور
محبت نہیں ورنہ کونسا امر مشکل ہے جو قوم کی ذرہ سی

## [illegible] حالات [illegible]

ناہموار [illegible] تحریک [illegible] حضرات نے
تب تک [illegible] عمل ہے [illegible] کی طرح [illegible]
مجھے بھی جناب اسلم خان صاحب کی تجویز [illegible]
چندہ کی تائید کرنی پڑتی ہے۔ تاکہ فی الحال تو نہیں
بیدار ہی ہونگی قوت احساس اور مالی قربانی کرنے کا
مادہ پیدا ہو جائے۔
کاش کہ ہمارے دولت مند احباب اور نوجوان
دوست اس [illegible] میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اوسلا
سے میری غیرت کا تقاضا ہے کہ پھر بیدار ہو
خدا تعالے عمل کی توفیق بخشے۔

[illegible] عن [illegible] بیلی [illegible]
[illegible] جاتا ہے [illegible]
[illegible]
زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
تو ہم دعوت ختنہ میں بزمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
بلوائے جاتے تھے نہ ہم جاتے تھے۔ پس یہ حدیث
مرفوع ہو گئی [illegible] اس سے اثر کو قابل
کرنے کے در پے ہو جانا [illegible] کے کیونکر خلاف ہے
یہ رہا کہ صحابی کا یہ [illegible] ہادیہ لڑکی
کی دعوت پر ہے۔ اس سے لڑکے کے ختنہ کی دعوت
کا جواز کیسے ثابت ہو جائیگا؟ جبکہ صحابی کے الفاظ
یہ ہیں ماکنا ناتی الختان علی عہد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ولا ندعی لہ (مسند احمد)
یعنی ختنہ کی دعوت میں زمانہ رسالت پناہ میں نہ ہم
جاتے تھے نہ ہم بلوائے جاتے تھے۔ پس وہ
علی الاطلاق دعوت ختنہ کی نفی کر رہے ہیں۔ نہ ایک دعوت
کی نفی اور دوسری کا اثبات کرتے ہوں
پس عبرت عموم لفظ کی ہوگی نہ کہ واقعہ خاصہ کی جبکہ
بقول صحابی رضی اللہ عنہ زمانہ نبوی میں نہ تو ختنہ کی
دعوت ہوتی تھی نہ اس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جاتا
تھا نہ کوئی جاتا تھا۔ پھر اسے لڑکی کے ختنے کے ساتھ
مخصوص و مختص کر دینا بھی انصاف کے یکسر خلاف ہے
فاضل مضمون نگار صاحب نے یہ لکھ دیا ہے؟

# دعوت ختنہ

اہلحدیث ۸ ستمبر میں ایک مضمون مولانا
محمد ابو القاسم بنارسی کا درج ہو چکا ہے
جو اخبار "محمدی" دہلی کے جواب میں تھا۔
جس میں محمدی کی دلیل کو ایک صحابی کا
قول بتایا اور اس کے ساتھ ہی اس
مختصر کی ختنہ چاہیے لڑکی کا ختنہ سے
تشریح کی۔ موصوف کا مطلب یہ تھا کہ
جس صحابی نے کہا ہے کہ ہم ختنے کی
دعوت میں نہیں آتے تھے اس سے مراد
لڑکی کا ختنہ ہے۔
فاضل مدیر محمدی نے اس کا جواب
اہلحدیث میں درج کرنے کے لئے بھیجا
ہے [illegible] خواستہ کرنا بھی
[illegible] مضمون [illegible]
[illegible]
[illegible] اہلحدیث)
[illegible] کیا گیا تھا کہ
[illegible]
[illegible] کی وجہ سے لوگوں کے بچے

بڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ ختنہ نہیں کرا سکتے۔ لڑکے
لڑکپن سے گذر جاتے ہیں۔ لیکن ختنہ نصیب نہیں
ہوتا۔ بہت سے اسی حالت میں مر بھی جاتے ہیں۔ ختنہ
کے وقت لوگوں کا اجتماع۔ پھر نائی کا کٹوری لے کر
پھرنا۔ پھر ایک لمبی چوڑی دعوت وغیرہ۔ یہاں تک
کہ اس کے لئے بھی لفظ شادی کا بنا لیا گیا۔ اور اصل
شادی کے اسے سنت شادی کے نام سے انجام
دیا جانے لگا۔ آج یہاں تک حالت پہنچ گئی کہ جب
تک اوسط درجے کے انسان کے ہاتھ میں کم از کم دو
سو روپیہ نہ ہو وہ اپنے لڑکے کی ختنہ نہیں کرا سکتا۔
اس کے سوا جو اور رسمیں جاری ہیں۔ مثلاً سنت شادی
کے موقعہ پر گھوڑی چڑھانا۔ دولہا بنانا۔ شہر میں
پھرنا۔ پھر قبروں پر جا کر منت چڑھانا وغیرہ شرک و
کفر تک ہی تک پہنچ گئی ہیں۔ چونکہ ان [illegible]
سے جماعت اہل حدیث خود ہے۔ اس لئے بعض لوگ
[illegible] انہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ یہ دعوت ختان جاریہ تھی۔ چونکہ عرض ہے کہ اسی
روایت میں کوئی لفظ ایسا نہیں۔ جو مضمون نگار صاحب
کی اس بات کی دلیل بن سکے کہ دلیل انکار صرف لڑکی
کے ختنے کی دعوت کے ساتھ مخصوص ہے۔ بلکہ لفظ
ختان ہے۔ جس کا معنی ختنہ کے ہیں۔ جو زیادہ سے
زیادہ شامل ہے عورت مردوں کے ختنے کو۔ رہا مرد
عورتوں کے ختنے کے لئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] لیکن [illegible] ہے۔ محدثین بھی لفظ ختان ہے بجائے ایک مسئلہ کو کئی کے ختنے کے لئے استعمال کرتے ہیں لڑکی کے ختنے کے لئے۔ ادب المفرد جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ اس میں بھی باب کے الفاظ یہ ہیں۔ باب خفض المرأة۔ اس سے پہلے باب الختان بالکبیر ہے۔ اور خفض۔ لڑکی کے ختنے کے متعلق جو دعوت آپ کو دی گئی وہ واقعہ اور ہے۔

اُس روایت میں آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ ما کنا نرى الا على عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔ ما کنا ناتی الختان۔ پس دو کو ایک کر دینا کہاں کا انصاف ہے؟

ان دو کو جو ظاہر کرنے والے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے یہ دو قسم کے الگ الگ الفاظ ہیں، وہاں یہ چیز بھی ہے کہ پہلی روایت میں تو ہے کہ مجرد دعوت پہنچنے سے آپ نے انکار کیا۔ دعی ... فابی اور اس روایت میں ہے کہ آپ بلوائے گئے پھر آپ سے کہا گیا۔ هل تدری ما هذا هذا ختان جاریة۔ آپ کو معلوم بھی ہے؟ کہ یہ کیا ہے؟ یہ لڑکی کا ختنہ ہے پس ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اور ہے وہ اور دونوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے الفاظ بھی اور ہیں اس دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ فابی ان یاکل۔ آپ نے اس دعوت کے کھانے سے انکار کر دیا۔ سیاق سباق روائی عبارت اور قرائن الفاظ بتلا رہے ہیں کہ پہلی روایت میں تو یہ ہے کہ دعوت آپ نے قبول ہی نہیں کی۔ اور اسے بدعت بتا گئے [illegible]۔ دوسری روایت کے الفاظ بتلا رہے ہیں کہ آپ [illegible] چلے گئے۔ پھر آپ کو معلوم کرا دیا گیا کہ یہ دعوت ایسی ہے۔ تب آپ نے اسے بھی بدعت بتایا اور اس طرح اس دعوت کا کھانا کھانے سے انکار [illegible] میں قبولیت دعوت کا انکار ہے ایک میں [illegible] کھانے کا انکار ہے۔ پس بظاہر وہ الگ [illegible] آپ [illegible] ایک کرنا [illegible] ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن ابی العاص صحبت نبوی میں بہت تھوڑے دنوں رہے ہیں۔ اے جناب! کیا تھوڑے دنوں رہنے والے کی خبر کو آپ غلط مانیں گے؟ کیا کسی روایت کی صحت کے لئے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی خبر کے صحیح ہونے کے لئے آپ کے نزدیک کچھ وقت بھی مقرر ہے کہ اتنے سال حضور کی خدمت میں رہا ہو تب تو وہ سچا ورنہ جھوٹا۔ اور سنہ ۹ھ میں مسلمان ہوئے تو پھر بھی سوا دو سال تک صحابیت میں رہے۔ اسے پھر تھوڑے دن کہہ کر ان کا خلاف کرنا اور ان کی خبر کو نہ ماننا اصول محدثین کے خلاف ہے۔

مکرم مولانا مجھے کہنے دیجئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف اپنی نسبت ہی یہ نہیں کہتے بلکہ وہ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ما کنا ناتی الختان الخ ہم سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نہ تو ختنے کی دعوت دئیے جاتے تھے نہ اسمیں شریک ہوتے تھے۔ پس فرض کیجئے کہ راوی رضی اللہ عنہ نے تھوڑے دن حضور کی خدمت میں گزارے لیکن اور صحابہ رضی اللہ عنہم سب تو ایسے نہ تھے وہ اپنی ہی نہیں کہتے کہ نہ میں بلوایا گیا نہ میں گیا۔ بلکہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی ایک چیز ایسی بیان کرتے ہیں۔ جس میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

پھر اس واقعہ میں یہ بھی ہے کہ دعی عثمان بن ابی العاص الی الختان فابی ان یجیب فقیل له الخ۔ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ختنے کی دعوت دی گئی تو آپ نے انکار کر دیا۔ جب ان سے کہا گیا یعنی وجہ انکار دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ زمانہ نبوت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نہ ہم صحابہ دعوت ختنہ میں جاتے تھے نہ بلوائے جاتے تھے۔ یعنی اب تم نے یہ چیز نو پیدا کی ہے۔ لہٰذا اس تمہاری بدعت میں ہم شامل نہیں ہوں گے۔

حافظ ابن حجر نے بھی اسے بہ سند [illegible] نقل کیا ہے۔ عن عثمان بن ابی العاص وهو

[illegible] لم یکن یدعی لها یعنی حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بزرگ مشاہیر صحابہ میں سے ہیں ان سے مروی ہے کہ ختنے کی خوشی کی دعوت نہیں دی جاتی تھی یعنی اس کے لئے کھانا وغیرہ نہیں کیا جاتا تھا۔ پس آپ کا انکار کرنا پھر وجہ انکار میں اس کا بدعت ہونا ثابت کرنا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس چیز کا نہ پایا جانا بیان فرمانا۔ اور اس پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بتلانا۔ اور پھر یہ سن کر بھی آپ کا اسے اٹھا کر اس سے فیاضانہ [illegible] بلکہ اس کے خلاف فتویٰ دینا کہاں کا انصاف ہے؟

اگر یہ دعوت مسنون ہوتی تو مسلمین کی قبولیت واجب ہے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم انکار وجوب کے مرتکب کیسے ہوتے؟ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی اہمیت گھٹانے کے لئے یہ چیز کافی نہیں کہ وہ فوراً طائف کے حاکم بنا کر بھیج دئیے گئے یہ بزرگ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر تھے۔ آپ نے انہیں ان کی قوم کا حاکم بنایا تھا۔ ان کے پاس لوگ کلام اللہ شریف درست کرانے کیلئے آتے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے درخواست کر کے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سیکھا تھا۔ ان کی تیمارداری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود کیا کرتے تھے۔ ان سے صرف مسند احمد میں بیس حدیثیں مروی ہیں۔ خود حافظ ابن حجر نے بھی آپ سے نقل کیا ہے۔ فتح الباری میں ان کی نسبت لکھتے ہیں۔ هو من مشاهیر الصحابة۔ یہ بزرگ مشاہیر صحابہ میں سے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔ پس اتنے بڑے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کی دی ہوئی ایک خبر کو غیر اہم ثابت کرنے کی کوشش اور ان کے فتوے کا خلاف کچھ اچھی چیز نہیں۔

ہاں یہ چیز بھی کچھ باوقار نہیں معلوم ہوتی کہ سمجھا گیا ہے جس کی بنا محض اثر پر ہے [illegible] [illegible] کے بعد بھی [illegible] کہ [illegible] دعوت ختنہ کا ثبوت نہیں۔ اور دعوت [illegible]

دعوت ختنہ سنت نبوی نہیں ہے جس اصل یہ ہے کہ نہ یہ دعوت ملتی حضورؐ کے زمانہ میں تھی نہ کوئی اس کا ثبوت۔ یہ کسی نے دعوت کی نہ کسی نے کھائی۔

اور لطف تو یہ ہے کہ خود مضمون نگار مولانا صاحب بھی باوجود ایک طویل مضمون لکھنے کے دعیین کامیاب نہیں ہوئے کہ ایک ہی واقعہ زمانہ نبوی میں دعوت ختنہ کا پیش فرماتے۔

مولانا المکرم آپ دس قسموں کو کیا پیش فرماتے ہیں؟ بیشقیوں کے ہاں تو تسو سے بھی اوپر حساب پہنچا دیا گیا ہے۔ مولانا ولیمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوتا تھا حدیثوں میں موجود ہے صحابہؓ نے کیا ہے حضورؐ نے کیا۔ دعوتیں دی گئیں کھانا کھایا گیا۔ جب حضورؐ کے زمانہ میں ولیمے ہوتے ان کا ذکر حدیثوں میں آیا۔ اگر ختنے کے موقعہ پر بھی دعوتیں ہوتیں اور دعوت ختان مسنون چیز ہوتی تو اسے بھی صحابہؓ کرتے۔ خود حضورؐ کرتے۔ اس کا ذکر بھی حدیثوں میں آتا۔ حسن حسین رضی اللہ عنہما کے عقیقے کا ذکر ہے۔ ختنہ کا ذکر بھی حدیثوں میں ہے لیکن ہماری نظر سے تو آج تک ایسی روایت نہیں گزری کہ حضورؐ کے زمانے میں حضورؐ نے یا فلاں صحابی رضی نے اپنے بچے کا ختنہ کیا اور لوگوں کی دعوت کی اور انہیں کھلایا۔

فرض کردہ یہ چیز جائز بھی ہوتی تو آج جبکہ اسے لوازمات ختنہ میں سے شمار کر لیا گیا ہے اور ہندوستان کے فلاکت زدہ مسلمان اس میں پھنس گئے ہیں۔ اور اس میں طرح طرح کی خرافات شامل ہو گئی ہیں اور اس سے وہ خرابیاں ظہور پذیر ہو گئی ہیں جو محمدی کیم جن میں بیان ہو چکی ہیں۔ پھر بھی یہی چاہئے تھا کہ تجاوز کردہ حدوں سے پھر مسلمانوں کو ہٹایا جاتا اور انہیں وہاں کھڑا کر دیا جاتا جہاں تک حد تھی نہ کہ ایسے موقع پر بھی انہیں اور شہ دی جاتی اور تباہ ہونے دیا جاتا۔ ایک امیر نے تو بچے کا ختنہ کرا دیا اور اس کا ٹیکس بھی قوم کو دے دیا۔ لیکن ایک غریب منہ دیکھتا رہ گیا۔ اور اس کا لڑکا غلاف ہی میں رہ گیا کیونکہ اس کے پاس قوم کا ٹیکس تھا نہ اسے ختنہ کرانے کی

استطاعت تھی تو اے کاش ہم بدعت ... وغیرہ یہ ہر جن سنت کی اشاعت کی۔ اور ایک دن کسی غریب کی بچے۔ یا یہ بارہ بارہ برس کے لڑکے جب ختنے پر بیٹھتے ہیں۔ کیسے شرم کی بات ہے جب خود مریض شرم محسوس ہوتی ہوگی۔ جب یہ بڑے صاحب ختنے کے لئے بیٹھے ہونگے۔ چارپائی کے ارد گرد عورتیں گھیرے ہوئے بیٹھی ہوں گی؟ کاش! کہ یہ اس بدعت کے پلید دھبے کو ... اور ساتویں دن عقیقے کے ساتھ ہی یا بعد ہی کسی مناسب وقت ختنہ کر لیتے تو ایک تو بچے کو تکلیف نہ ہوتی دو چار یوم میں آرام ہو جاتا۔ دوسرے گھر والوں کو تکلیف نہ ہوتی کہ وہ دو دن تک راتوں کو جاگیں اور پھنس لگ جانے کا خیال رکھیں۔ پھر یہ رقم بھی بچتی۔ یہی میرا مقصود ہے اور یقین تو یہی کہو نکا۔ کہ بلا سے دو دانے چاولوں کے یا دو لقمے روٹی کے نہ بھی ملیں۔ تم بھی سادگی اور سنت طریقہ پھیلاؤ کہ چپ چاپ ختنہ ہو جائے۔ کوئی دھوم دھڑکا نہ ہو۔ ثواب بھی پاؤ گے اور راحت بھی ملے گی۔ ورنہ بدعت بھی ہوگی۔ خرچ بھی ہوگا اور زحمت بھی ہوگی۔ واللہ الہادی۔

سلف کا زمانہ ہے۔ بعض محدثین نے بھی مستحب قرار دیا ہے کہ بچے کا ختنہ بچپن میں ہی جلد از جلد کرا لیا جائے۔ والاختیار فی الیوم السابع من بعد الولادۃ وقیل من یوم الولادۃ (فتح)

یعنی پسندیدہ امر یہ ہے کہ پیدائش کے ساتویں آٹھویں دن ختنہ ہو جائے بلکہ حضرت ابن عباسؓ تو فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے سبعۃ من السنۃ فی الصبی یسمی فی السابع ویختن الخ یعنی ساتویں دن نام رکھنا اور ختنہ کرا دینا مسنون ہے بلکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ختن حسنا وحسینا لسبعۃ ایام یعنی حضور نے حضرت حسنؓ و حسینؓ کا ختنہ ساتویں دن کرا لیا۔ اسی طرح بیہقی میں یہ بھی مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کا ختنہ بھی ساتویں دن کرایا تھا۔

... کے ختنے کا انتظام ہو، جس لئے کہ ختنہ اخفا ہو اس سے بھی حضرت ... کی تخلیت نہیں ہوتی اس میں صرف اتنا ہے کہ دو کی ... پوشیدگی سے کیا جائے۔ لڑکے کے ختنے میں یہ پوشیدگی نہیں۔ دنیا کا ... بھی یہی ہے کہ لڑکی سبقت لڑکے کے پردے کی چیز ہے۔ ختنہ کے معنی ... کے اور اخفا کے معنی ... نے ہم نے تو کسی لغت میں نہیں دیکھے۔ واللہ اعلم۔

اور بالفرض اسے مان لیا جائے تب بھی کم از کم آدھی دنیا کے ختنے کی دعوت تو آپ کے نزدیک بھی ناجائز ٹھہر گئی۔ فالحمد للہ۔

ان تحفۃ الودود سے مولانا نے عبارت نقل کی ہے وقد یطلق الختان علی الدعوۃ الی الولیمۃ کما تطلق العقیقۃ علی ذلک ایضاً اس کا ترجمہ لکھا ہے۔ یعنی ختان کا اطلاق کبھی دعوت ختنہ پر ہوتا ہے جس طرح عقیقہ کا اطلاق دعوت پر بھی ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ترجمہ بھی مسامحت سے خالی نہیں۔ لفظی ترجمہ اس کا یہ ہے کہ ختان کا اطلاق کبھی ولیمہ کی دعوت پر بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ اسی پر عقیقہ کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ پھر یہ کہ اسے دعوت ختنہ کے جواز و عدم جواز سے کوئی بحث نہیں۔

ان یہ واضح ہے کہ ولیمہ جب مطلق ہوگا اس کا اطلاق از روئے لغت نکاح کے ولیمے پر ہی ہوگا اور جگہ مقید بولا جائیگا۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔ فاشار بذلک الی ان الولیمۃ مختصۃ بطعام العرس۔ یعنی امام بخاریؒ کا اشارہ اس طرف ہے کہ ولیمہ مخصوص ہے نکاح کے ولیمے کے خاص۔ وقال بعض الشافعیۃ لکن الاشہر استعمالها عند الاطلاق فی النکاح وتقید فی غیرہ۔ یعنی اصل ولیمہ کا معنی ... ولیمہ نکاح کے ہیں۔ اور دوسری جگہ جب بولا جائیگا مقید بولا جائیگا جیسی ... وغیرہ کی جگہ ... سے دعوت ختنہ کا ... ہے ...

حاشیہ: بخاری شریف مترجم ... (۱۹۵۰) ... (...)

ahmadimuslim.de

# فتاویٰ

**ضروری نوٹ:** اخبار کی فتاویٰ کا نمبر سلسلہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء نمبر ۳۹ سے کاتب کے سہو سے غلط ہوگیا ہے۔ نمبر ۳۹ کے بعد نمبر ۴۰ چاہئے تھا مگر نمبر اکتالیس کے بعد تیس شروع ہوگیا ہے۔ ناظرین یکم ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۱۵۔ ستمبر تک پرچوں کے نمبر درست کرلیں۔ آگے نمبر سلسلہ وار آئیں گے۔ انشاءاللہ

## تعاقب پر تعاقب

(نامہ نگار اپنی رائے کے ذمہ دار ہیں (مفتی)

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب دامت برکاتہم نے سوال ۲۳ مندرجہ اخبار اہلحدیث بابت ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء کے جواب میں تحریر فرمایا تھا کہ جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ چنانچہ دلیل میں ترمذی شریف کی یہ حدیث نقل کی تھی: "لا تقرء الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن یعنی حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھے" اس فتویٰ پر ایک صاحب نے تعاقب کیا ہے جو اخبار اہلحدیث مجریہ ۸ ستمبر میں شائع ہوا ہے۔ تعاقب کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) ترمذی شریف کی حدیث مذکور ضعیف ہے۔ (۲) اثر ابن عباسؓ ولم یر ابن عباس بالقراءة للجنب باسا اور حدیث مرفوع كان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه کے معارض ہے۔ کیونکہ نہی عن الحیض سے جنابت کی قرات القرآن للجنب ثابت ہے۔ ہمیں کہنا یہ ہے کہ اسنادیہ ترمذی کی حدیث مذکور ضعیف ہے۔ ... حدیث ... قرآن پڑھنے کی ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... الحدیث

يدل على انه لا يجوز للجنب ولا للحائض قراءة شئ من القرآن وقد وردت احاديث في تحريم قراءة القرآن للجنب وفي كلها مقال لكن تحصل القوة بانضمام بعضها الى بعض ومجموعها يصلح لان تتمسك بها انتهى۔ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم یعنی صحابہؓ و تابعینؒ کا۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ہے وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق قالوا لا تقرأ الحائض والجنب من القرآن شيئا الخ

اور تحفۃ الاحوذی میں ہے والاكثر العلماء على تحريمه۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری شارح ترمذی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ قلت قول الاكثر هو الراجح يدل عليه حديث الباب یعنی اکثر علماء کا قول راجح ہے۔ کیونکہ ترمذی شریف کی حدیث اسی پر دلالت کرتی ہے۔ اب رہا ابن عباسؓ کا اثر مذکور سو وہ حدیث مرفوع کے مقابلہ میں بے اثر ہے۔ اور حدیث مرفوع كان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه۔ پس واضح ہو کہ وہاں ذکر اللہ سے غیر تلاوت قرآن مراد ہے۔ چنانچہ قرأۃ قرآن کے مستثنیٰ ہونے پر یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے۔ عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرئنا القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح۔ یعنی حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے مگر حالت جنابت میں نہیں۔

تحفۃ الاحوذی ص ۱۲۶ میں اس اشکال کا یہی جواب دیا گیا ہے۔ فان قيل حديث عائشة الذي سياه ... [illegible] ... كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه ... [illegible] ... يخالف حديث علي هذا فانه ... [illegible] ... [illegible]

بالجنابة ... [illegible] ... حالة الجنابة ايضا وقولها يذكر الله يشمل تلاوة القرآن ايضا فقال ... حديث عائشة ... بحديث علي هذا ... يذكر الله غير تلاوة القرآن قال العيني حديث عائشة ... حديث علي لانها ارادت الذكر الذي غير القرآن انتهى وقال صاحب سبل السلام حديث عائشة قد خصصه حديث علي عليه السلام واحاديث اخرى وكذالك هو مخصص بحالة الغائط والبول والجماع والمراد بكل احيانه معظمها كما قال تعالى يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم وقال في شرح حديث الباب اخرج ابو يعلى من حديث علي عليه السلام قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثم قرأ شيئا من القرآن ثم قال هكذا لمن ليس بجنب فاما الجنب فلا ولا آية قال الهيثمي رجاله موثقون وهو يدل على التحريم لانه نهي واصله ذلك ويعاضد ما سلف انتهى۔

الحاصل مولانا ثناء اللہ صاحب کا فتویٰ میرے نزدیک صحیح ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(کتبہ ابوالصمصام عبدالسلام المبارکپوری)

س ۲۰۴؎ عوام الناس میں مشہور ہے کہ قرآن پاک کو جب گرجاتا ہے تو بوسہ دیتے ہیں اور سر سے لگاتے ہیں زید کہتا ہے کہ سر سے لگانا سجدہ کے مشابہ ہے اس وجہ سے جائز نہیں اور بکر کہتا ہے کہ نہیں سنت عمرؓ و عثمانؓ ہے بوسہ دینا اور سر سے لگانا جائز بلکہ سنت ہے۔ ... پھر اپنے قول کے ثبوت میں ایک روایت درمختار کے حوالہ سے مندرجہ ذیل پیش کرتا ہے۔ ... رضي الله عنه انه كان يأخذ المصحف كل غداة ويقبله ... وعثمان رضي الله عنه يقبل المصحف ويمسحه ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

# متفرقات

**ناظرین اہلحدیث سے گذارش** معزز ناظرین و خریدار

حضرات! اخبار اہلحدیث سے چونکہ آپ کا ایک خاص تعلق ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل معروضات پر توجہ کر کے ان پر عمل پیرا ہو کر مشکور فرمائیں۔

(۱) نمبر زیر نظر سے جلد ہٰذا کا آخری نمبر شائع ہو جائیگا انشاء اللہ۔ اس کے بعد ایک ہفتہ حسب معمول سابق سالانہ تعطیل رہیگی پھر

(۲) ۲۰۔ نومبر ۱۹۳۱ء کو اخبار اہلحدیث کی تیسویں جلد کا پہلا پرچہ آپ حضرات کے مطالعہ سے گزریگا

(۳) سال رواں میں اہلحدیث کے خریداروں میں اس کے عنایت فرماؤں اور بہی خواہوں کی کوشش سے اگر اضافہ ہوا تو اس کے بالمقابل خریدارو میں کمی بھی واقع ہوئی۔ اشاعت میں ترقی کی بجائے تنزل ہی رہا۔ انا للہ؟

(۴) اس پر اضافہ یہ ہوا کہ سامان طباعت کاغذ وغیرہ گراں ہو گیا۔

اندریں حالات بعدہ ناظرین خیال فرما سکتے ہیں کہ اخبار "اہلحدیث" کا انجام کیا ہوگا۔ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ احباب کرام اس کے خریدار بنانے پر توجہ فرمائیں۔

**ضرورت رشتہ** ایک بہر روزگار سرکاری ملازم عربی و انگریزی خواں ۲۸ سالہ زمیندار اہل حدیث کے لئے صالحہ پرہیزگار اشرف النسب خوش اخلاق بیوہ عورت کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ ایک بڑا دو بچہ کہ ہر شکل ادا کر دیا جائیگا بعد خط و کتابت ذیل سے ہو۔ پتہ:۔ [illegible] معرفت مولوی عبد الغفار [illegible] برنے والی [illegible] ضلع [illegible]

**اہل حدیث کانفرنس کے لئے** حکیم [illegible] بخش صاحب [illegible] عبد النصیر [illegible] مولوی [illegible] الدین صاحب

بیکاری یا بیماری قیمت ہیہ - معرفت بابو صاحب [illegible] میاں فضل کریم صاحب عہ - میاں عبد الرحیم صاحب عہ - میاں محمد اسحاق صاحب عہ

**مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ** کے لئے از جناب صوبیدار عبد القادر صاحب لاڑکانہ (سندھ) للعہ

**جمعیت تبلیغ اہل حدیث کے لئے** ملک غلام محمد صاحب سرینگر عہ۔ حکیم اللہ بخش صاحب سرد [illegible] عہ

**اشاعت فنڈ** بعوض اعلان نتیجہ امتحان از مدرسہ سعیدیہ دہلی ؏

## قابل توجہ ناظرین

اخبار اہلحدیث ۲۹۔ ستمبر ۱۹۳۱ء پر جن دوستان میں ان خریداروں کے نمبر خریداری درج کئے گئے ہیں جن کی قیمت اخبار و نیز مہلت ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔ اسے ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

چونکہ اس ماہ میں اہلحدیث کی موجودہ جلد ختم ہو جائیگی۔ اس لئے جن خریداروں کے ذمہ بقایا رقوم ہیں وہ بھی اکتوبر میں ہی اپنے حساب بے باق کر دیں۔ دوسرے حضرات بھی ابھی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ بصورت مہلت یا انکار دفتر کو جلد اطلاع دیں ورنہ

۲۰ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

**اساس قرآنی** کے کچھ نسخے باقی رہ گئے ہیں خواہشمند حضرات ۸ر کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیج کر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

پتہ:۔ حکیم عبد السمیع ناظم اعزازی کتب [illegible] مبارکپور۔ ضلع اعظم گڑھ

**ضرورت مدرس** ہمارے مکران کے لئے ایک میٹرک پاس جو عربی کی جانتا ہو کر جناب [illegible] کو اچھی تعلیم دے سکے ضرورت ہے۔ صاحب توفیق پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار

ایک روپیہ سالانہ [illegible]
منیجر [illegible] اہل [illegible] خان احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

**بابو کریم الٰہی صاحب** سالق شادی وال [illegible] پہلے [illegible] سرواڑ میں [illegible] تھے۔ جہاں کہیں ہوں خاکسار کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ راقم۔ محمد القیوم خطیب مجلس اہل حدیث لالہ موسیٰ ضلع گجرات (پنجاب)

**اطلاع** میں جماعت اہل حدیث کی تنظیم کے سلسلہ میں متعدد علماء کرام سے مل کر مشورہ کر چکا ہوں اور اپنی جماعت کے افراد سے ملتمس ہے کہ اپنے پتے سے خاکسار کو اطلاع دیں تاکہ ان سے خط و کتابت کر کے خصوصاً مولوی عبد اللہ عقیل مئوی و مولوی ابو سعید صاحب [illegible] ضلع راجشاہی وغیرہ اطلاع ذیل کے پتہ پر روانہ کریں۔ بذریعہ اخبار ضرورت نہیں۔ فقط والسلام! میرا پتہ:۔ نسیم الحق انصاری [illegible] مقام ڈاکخانہ [illegible] ضلع [illegible] آباد

**یاد رفتگان** مولوی محمد دین صاحب خزانچی انجمن حزب الاسلام جو پکے اہل حدیث تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ! انجمن ہذا ان کی خدمات کی قدر کرتے ہوئے ان کے ورثاء سے اظہار ہمدردی کرتی ہے اور ناظرین اخبار سے ان کا جنازہ غائبانہ پڑھنے اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ [illegible] انجمن حزب الاسلام [illegible] (۲) [illegible] سال ہوا ایک ہفتہ [illegible] وفات سے [illegible] صبر جمیل [illegible] عطا فرمائے [illegible] حکیم [illegible] ریاست بہاولپور (۳) مولوی [illegible] ضلع [illegible] انتقال کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون [illegible] ناظرین مرحومین کا جنازہ غائبانہ پڑھیں [illegible]

ahmadiyyamuslim.de

## علمی مطالع

### وارسا، بغداد اور غزنی

شہر وارسا کا وہی حشر ہوا جو گمان کیا جاتا تھا کہ بم کے گولوں سے تمام شہر راکھ ہو گیا۔ آج وہ بجائے آباد شہر کے ویرانہ معلوم ہوتا ہو گا۔ جس سے قرآن مجید کی

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا

کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہے۔ لیکن اہل پولینڈ کی جوانمردی کی داد دینے سے ہم نہیں رک سکتے کہ انہوں نے دنیا کی تاریخ میں اپنا نام محفوظ رکھ لیا۔ باقی شکست و فتح تو اس شعر کے ماتحت ہے ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

لیکن دنیا کی تاریخ میں یہ شہر پہلا ہی نہیں ہے جو اس طرح آبادی سے بربادی کو پہنچا ہو۔ اسلامی تاریخ میں بغداد کا واقعہ خون سے لکھنے کے قابل ہے۔ جہاں ہلاکو خان کی ہلاکت آفرینی سے لیک کروڑ انسان مسلمانوں کے قتل سے دجلہ کا پانی سرخ ہونے کے علاوہ اسلامی کتب خانوں کی کتابوں سے دریا میں بند لگ گئے تھے۔ جس پر شیخ سعدی نے آسمان و زمین کو رلانے والا مرثیہ لکھا تھا۔ خلیفہ معتصم باللہ کو بجائے قتل کرنے کے نمدے میں باندھ کر لاتوں سے مار ڈالا گیا۔ انا للہ!

دوسرا واقعہ اسلامی تاریخ میں شہر غزنی کو جلا کر خاک کرنے کا ہے جو علاؤالدین غوری کی سیاہ کاری کا نتیجہ تھا۔ یہ واقعہ [illegible] کا ہے۔ جبکہ [illegible] جس کی آگ سے کئی دن تک [illegible] رہی۔ [illegible] سے وہ [illegible] ۔

[illegible]

بغاوت ہوئی۔ خاندان کے بچے ہیں مگر شرارت نفس جب غالب آ جاتی ہے تو بھائی بھائی کو قتل کر دیتا ہے اور باپ کو بھی قتل کر دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو ہندوستان میں توشیخی بغاوت بھی اسی نوع کی تھیں۔ شاہان اسلام کے زمانے میں بغاوتیں ہوتی رہیں جن میں آئے دن قتل و غارت کا بازار گرم رہتا۔ انگریزی زمانے میں اس قسم کی بغاوتیں نہیں ہوئیں مگر سول نافرمانی کی صورت میں شورشیں ہوتی رہیں۔ جو اب بھی ہو رہی ہیں۔

### خاکساری تحریک

یہ تحریک ہمارے سامنے پیدا ہوئی ہے۔ جو ابتدا میں تحریک سکھوں کی طرح کبھی مسکینی اور تواضع پر مبنی تھی لیکن آخرکار تھوڑے ہی دنوں کے بعد انہوں نے بھی سول نافرمانی کی صورت اختیار کر لی۔ بلکہ اس سے بھی ترقی کر کے تشدد اور مقابلے پر آمادہ ہو گئے۔

یوپی کی حکومت نے ان کی بے فرمانی دیکھ کر کچھ پابندیاں لگائیں۔ اگر پنجاب میں ایسا کرتے تو ان پابندیوں سے زیادہ سخت لگائی جاتیں۔ اس پر ان خاکساروں نے بجائے خاکساری کے خونخواری کی صورت اختیار کر لی۔ ہمارے خیال میں انہوں نے جلد بازی سے کام لیا۔ سکھوں نے زمانہ شاہی میں جو تبدیلی کی تھی وہ اس زمانے کے لحاظ سے کوئی بعید نہ تھی۔ کیونکہ حکومتوں کے پاس بھی اتنے جنگی سامان نہ تھے جن کا مقابلہ کرنا محال ہوتا۔ توپ و تفنگ، بندوق، تلوار وغیرہ معمولی ہتھیار ہوا کرتے تھے جو سکھوں کے پاس بھی کسی قدر مہیا ہو گئے تھے۔ مگر آج جو سامان حکومت کے پاس ہے وہ رعایا کی کسی جماعت خاص کر خاکساروں کے پاس ہرگز نہیں۔ کیا یہ غلط ہے کہ ایک ہوائی جہاز سے کسی آباد شہر کو چند گھنٹوں میں تباہ کیا جا سکتا ہے اور رعایا اس کا جواب نہیں دے سکتی۔

ہمارا خیال ہے [illegible] خاکساروں نے [illegible] کام لیا [illegible]

جس سے ظاہر ہے کہ خاکسار تحریک [illegible] میں [illegible] خطرناک [illegible]

خاکسار [illegible] کی طرح [illegible] ہیں ہم یقین رکھتے ہیں اس پابندی کو توڑ کر [illegible] بھی کر سکتے ہیں کہ ہم خاکساروں کی چلتے [illegible] فرض دو نوں پر مندرجہ ذیل شعر صادق آتا ہے ؎

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جان لے کے ٹلوں
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ میری بات رہے

سچ تو یہ ہے کہ اس تحریک کی مخالفت علماء نے اس کے بانی کے غلط خیالات کی وجہ سے کی تھی اور کر رہے ہیں تاہم اگر اس مخالفت کا اثر اس تحریک پر اتنا نہ ہوتا جتنا کہ بانی کی غلط روش کی وجہ سے ہوا اور آئندہ ہونے کا خطرہ ہے۔

ہماری رائے پختہ واقعات پر مبنی اور غیر متزلزل ہے کہ ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی اتنی بڑی تحریک کی قیادت کے لائق نہیں ہیں۔ اس کے لئے کوئی ایسا شخص چاہئے جو مولانا اسماعیل شہید جیسا دل و دماغ رکھتا ہو۔ یہ بات (اہلحدیث) نے مشرقی صاحب کو عند الملاقات بھی کہہ دی تھی۔

سچ ہے ؎

کلاہِ خسروی و تاجِ شاہی
بہر کل کے رسد حاشا و کلا

### حج کیوں روکا گیا؟

گزشتہ جنگ عظیم میں حجاج پر پابندیاں نہیں لگائی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ جب جدے کی بندرگاہ پر نجدیوں اور حجازیوں میں لڑائی ہو رہی تھی اس وقت بھی حاجیوں کو نہیں روکا گیا۔ لیکن اس جنگ میں خدا جانے کیا مخفی سبب پیدا ہو گیا کہ حجاج کے سفر حج کا انتظام نہیں کیا جاتا۔

مزید تعجب ہے کہ مسلمانوں کی سوسائٹیاں اور ان کے اخبارات اس بارے میں بالکل خاموش ہیں [illegible] فلسطین کے ساتھ [illegible] ہندوستان [illegible]

ahmadimuslim.de

[illegible] ملک کی حکومت بےشک معرض خطر میں داخل ہے۔ لیکن منزج کی بندش اس سے زیادہ مستحق ہے کہ مسلمان قوم اس پر بالاتفاق توجہ کرے حضور [illegible] حدیث کے ماتحت جس میں منزج کے روکے جانے کا ذکر ہے۔ انتظار کرے کہ قیامت جلد آنے والی ہے۔

ہم نے کسی گذشتہ پرچے میں یہ رائے دی تھی کہ سمندری سفر میں نقصان کا خطرہ ہونے کی صورت میں خشکی کا راستہ کھول دیا جائے۔ جس راستے حجاج پہلے ہی گئے تھے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ روزانہ مسلم اخباروں میں سے کسی نے اس پر توجہ نہیں کی حج کا زمانہ قریب آگیا ہے اور دن بدن قریب آرہا ہے۔ اس لئے ہم مسلمانوں کی مختلف سوسائٹیوں (مسلم لیگ۔ جمعیۃ العلماء۔ احرار وغیرہ) کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد حکومت کو اس اہم فریضہ پر توجہ دلائیں۔

## رفتار جنگ

جنگ اپنی رفتار میں برابر چل رہی ہے۔ ہٹلر نے جو صلح کی آواز اٹھائی تھی یہ صلح کی آواز نہیں بلکہ ایک مذاق ہے۔ آخر اس نے اپنا عندیہ ظاہر کر دیا اور صاف کہہ دیا کہ صلح کی مجلس میں پولینڈ کا ذکر نہیں آئے گا۔ (پھر آئیگا کیا؟) مغصوبہ آبادیوں کا تجارت کا۔ غرض اپنے فوائد کا۔

انگریز اور فرنچ اس کی چالوں سے بے خبر نہیں ہیں اور بے خبر ہونا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ جو جماعت برسر حکومت ہو اس کو اپنے دشمنوں کی نقل و حرکت سے واقف رہنا چاہئے۔

انگریز اور فرنچ، ہٹلر کیا بلکہ اس کے حلیف روس کی چالوں سے بھی واقف ہیں۔ اس لئے ہمارا گمان ہے کہ اس کے دھوکے میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ اپنے مقصد کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں گے۔

## [illegible] تصویر [illegible] ہند

[illegible] بعض ہفتوں سے ... مجلس

[illegible] اوقات میں ملاقاتیں کر رہے ہیں یعنی پہلی جنگ عظیم میں نہیں تھا کا [illegible] کانگرس کے لیڈر کی حیثیت سے ہوئی۔ دوسرے بھی کئی ایک سرکردہ اصحاب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ لیکن پبلک ابھی تک ان ملاقاتوں کی گفتگو سے ناواقف ہے۔ قیاسات اور چیز ہیں واقعات کا علم اور چیز ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو کچھ بھی گفتگو ہوئی ہوگی وہ شیخ سعدی کے اس شعر کی تشریح میں ہوئی ہوگی ؎

رعیت چو بیخ است سلطاں درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

غرض یہی اس شعر کا مضمون ایک دوسرے پر ظاہر کیے ہونگے اور اس پر تبادلہ خیالات ہوتا ہوگا۔

دیکھئے یہ راز کب کھلتا ہے۔ کھلتا بھی ہے یا سربمہر (بند) ہی رہتا ہے۔ اکتوبر کے شروع میں کانگرس کی مجلس شوریٰ ہونے والی تھی جس میں فیصلہ کیا جانا تھا کہ کانگرس کو جنگ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔

## جمعیۃ العلماء دہلی

کانگرس کی مجلس عاملہ اور مسلم لیگ کی کارکن کمیٹی نے گورنمنٹ سے تعاون کرنے کی بابت جو صورت شائع کی ہے وہی صورت جمعیۃ العلماء نے بھی اختیار کی ہے کہ مطالبات پورے ہونے سے پہلے حکومت سے تعاون جائز نہیں۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس ہفتے میں کیا کیا راز نہاں ظاہر ہونگے۔ وانا لا ندری اشر اریدبمن فی الارض ام اراد بہم ربہم رشدا۔

## اردو اور ریڈیو

ریڈیو میں دہلی سے سارے ملک میں جو خبریں سنائی جاتی ہیں ان کی زبان دہلی کی زبان نہیں ہوتی بلکہ کچھ مخلوط سی زبان ہوتی ہے جس میں حالیہ ہندی اور انگریزی کے الفاظ بکثرت ٹھونسے جاتے ہیں۔

چونکہ ریڈیو کے ذریعے دیہات میں بھی خبریں پہنچائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم [illegible] کر ریڈیو سے درخواست کرتے ہیں کہ دہلی کی عام سادہ زبان استعمال کی جائے [illegible] کی وجہ سے دیہات میں بھی سمجھی جا سکتی ہے۔

## حساب ماہواری کانفرنس اہلحدیث

### ورپورٹ واعظین

### بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

(۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے نینیتال اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی شمس الدین صاحب واعظ نے علاقہ کشمیر کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخنگری نے ضلع انبالہ و ضلع کرنال کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی سلیمان صاحب واعظ گوڑگانوی نے ضلع گوڑگانوہ و ضلع متھرا کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی محمد صدیق صاحب واعظ گوڑگانوی نے ضلع گوڑگانوہ و علاقہ بھرت پور کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی بہرام صاحب آزیری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ پشاوری نے مضافات پشاور کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ مالدہی بنگالی رخصت پر ہیں۔

(حافظ) حمید اللہ نائب ناظم کانفرنس اہل حدیث

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ یہ مسلمانوں کے حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی [illegible] امکانات کا صحیح مطالعہ۔ قیمت [illegible]

منگوانے کا پتہ۔ منیجر [illegible]

(۹۸۶) [illegible]

# مومیائی آب

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں ہر روز تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ سوکھی کھانسی۔ دیرینہ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے۔
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۱۲/- آدھ پاؤ ۳/- پاؤ بھر ۶/- مع محصولڈاک
علاوہ قیمت محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
والی پرچا سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک معہ
پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی
جائیگی اور نہ ہی بند بھیجی جاتی ہے۔

## تازہ ترین شہادات

جناب احمد علی صاحب دردھا: میں نے چند مرتبہ
چند دوستوں کے واسطے آپ کے یہاں سے مومیائی منگائی
بے حد مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے براہ مہربانی آدھ پاؤ
مومیائی جلد ارسال فرمائیں گے۔ (۲۔ اگست ۲۹ء)
جناب حافظ محمد عمر شمس الدین صاحب اکبرپور۔
میں نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے کارخانہ سے ابھی
حال ہی میں منگائی ہے ...... فائدہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا
[illegible]
[illegible] (اگست ۲۹ء)
[illegible]
[illegible]

# حضرت سید احمد شہید و مولانا اسمٰعیل شہید

تیرھویں صدی کے مجدد اعظم، محی السنہ مجاہد اکبر حضرت سید احمد
شہید رائے بریلوی اور آپکے خلیفہ و وزیر ناصر السنہ، قامع البدعۃ
خالد ثانی، حجۃ الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید کے نام نامی سے
ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے۔ لیکن شہیدین کے
مجددانہ کارنامے، احیاء سنت۔ تنظیم ملت اور اقامت خلافت
کی محیر العقول کوششیں، ان کے بے نظیر نظام شرعی کی
برکات، ان کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب، ان کے
رفقاء و متبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق و اوصاف،
قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے
حیرت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ
کی صحیح تاریخ عام مسلمانوں کو چھوڑ کر، آپکی مخصوص جماعت
کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں
ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے
مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر
حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محسن سنت کو خوش ہو کر
حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن
علی ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور
جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہید کے نام سے کتاب تالیف فرمائی
ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے،
جس کی تالیف میں خاندانی کاغذات۔ سرکاری رپورٹوں
اردو۔ فارسی۔ انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ
اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۷۴ صفحہ کتابت طباعت
عمدہ۔ جلد سنہری۔ خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی
کا دس صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت
مجلد ۳/- محصولڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن
بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔ ملنے کا پتہ
محمد معین الدین مالک کتب خانہ مسلم گوئن روڈ لکھنؤ
نوٹ: صرف پنجاب کے احباب ہمارے سول ایجنٹ
مولوی علیم الحق تھانوی مکتبہ مدرسۃ البنات
جالندھر سے طلب فرمائیں۔

# خوشخبری رمضان شریف

یہ خوشخبری ہرسال رمضان شریف میں شائع کی جاتی ہے۔
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔
**احمر قانی** مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و رؤساء وغیرہم
جن کے اسمائے تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے
ہیں۔ **دو حال کی شہادتیں**
**جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب** (امرتسر)
"آپ کے یہاں سے دو بار روغن احمر قانی منگایا تھا۔ بہت ہی
مفید ثابت ہوا۔ تازہ اور روانہ کریں۔"
**بابو دیوتہ دن ٹھاکر صاحب مظفرپور۔**
"احمر قانی تیل آپ کا دو دفعہ منگا کر استعمال کیا۔ آدھا
بایاں انگ سن اور کانپتا تھا۔ کانپ اور سن بند ہو گیا
ایک سیر اور بھیج دیں۔"
یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض، درد
اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی
دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ ہجوکا ڈبہ اطفال۔ آفت اختلاج و درد
ورم خصیہ۔ جلد کے امراض وغیرہ میں اکسیر
مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (۵/-)
رعایتی فی سیر تین روپے (۳/-)
(منگوانے کا پتہ)
**منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی**

## بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشنما معرا قرآن مجید بہت آسان کی خصوصیت
اسکے حرف کا اعراب اصلی حرف کے ساتھ ہے۔ الفاظ کی
...... ہیں ...... کی
تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ
سے نمونہ منگوا کر تجربہ فرمائیے۔
قسم اول مجلد سنہری تین روپے ...
قسم دوم مجلد سنہری دو روپے چار آنے
قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بہت آسان۔ اس طرح
...... قیمت ...... آنہ ......
مہتمم ...... لاہور

ہر ایک شادی شدہ نوجوان کو زندگی کے ہر ہر قدم پر اس کتاب کی ضرورت ہے

# بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور خاندانی شاہی حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود خان صاحب کی شہرہ آفاق کتاب ضیاء الابصار کا عام فہم اور سلیس اردو ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف معمولی لاعلمی باتیں جوڑ کر بنا لیتے ہیں۔ اس کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔ کیونکہ یہ فن طب کی ایک بڑی ماہر ہستی کی تصنیف ہے جس میں ان کے تمام تجربات درج ہیں۔ اس کتاب میں مواصلت اور مباشرت کے طبی اصول اور اس کے تمام مجرب نشاط انگیز اور صحیح طبی طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے صحت ہمیشہ درست رہتی ہے۔ اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ بیوی اپنے خاوند کی پرستار اور دیوانی بن جاتی ہے۔ جوانی کی پرکیف زندگی کو ہمیشہ قائم اور درست رکھنے کے لئے بڑے بڑے مجرب طریقے، قاعدے نسخے اور ہدایات درج ہیں۔ زنانہ امراض، ان کی تشریح و علاج اور عورتوں کی اندرونی کیفیات اور ان کو سمجھنے کے طریقے مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ اس کتاب میں عوام الناس کے فائدے کے لئے نہایت فیاضی سے لکھ دیئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

## دیہاتی حکیم

اس کتاب کا نام دیہاتی حکیم محض اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں ہر بیماری کا علاج ایسی چھوٹی چھوٹی معمولی دوائیوں سے بتایا گیا ہے جو دیہات میں بھی باآسانی فراہم ہو سکتی ہیں۔ قدرت نے غرباء کے لئے بعض معمولی معمولی چیزوں میں وہ تاثیر عطا کر رکھی ہے جو امراء کیلئے عنبر، یاقوت، کستوری اور موتیوں میں پائی جاتی ہے۔ پس اگر آپ ایسے ہی راز ہائے پنہانی سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ اس میں مردوں، عورتوں، بوڑھوں، بچوں اور جوانوں کے لئے وہ قیمتی نسخے لکھ دیئے گئے ہیں جو چند پیسوں اور کوڑیوں سے تیار ہو سکتے ہیں۔ اور سینکڑوں روپیہ والے نسخے کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مصنف نے ہر مرض کی تفصیل اور تشریح بھی ساتھ ہی لکھ دی ہے۔ تاکہ ہر شخص انہیں استعمال کر کے پورا پورا فائدہ حاصل کیا جائے۔ یہ کتاب ہر اردو دان کے لئے از حد مفید ہے۔ بالخصوص دیہاتی چٹھی رسانوں، امام مسجدوں، سکول ماسٹروں کے لئے تو ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت ۱۲؍

## طبی حکیم

یہ ایک جامع طبی کتاب ہے جو سر سے پاؤں تک جملہ امراض انسانی پر حاوی ہے۔ اور جس میں تمام امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور پانچسو عنوانات کے تحت ہر بیماری کے مجرب سے مجرب اور یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں جو سو فیصدی [illegible] ثابت ہو چکے ہیں۔ دیکھنے والے اطباء اور ناظرین کرام کا بیان ہے کہ بلا مبالغہ اس کا ایک ایک نسخہ سو سو روپیہ کا ہے۔ نہ معلوم مصنف نے کس دریا دلی اور فیاضی سے کام لے کر نہ صرف اپنے ہی اسرار اور تجربات بلکہ دوسروں کے سینوں کے راز بھی اس میں نقل کر دیئے ہیں۔ اور سونا [illegible] بلکہ ہزار ہا [illegible] دریا کو کوزے میں بند کرنے کی مثال سچ کر دکھائی ہے۔ اس کتاب پر تمام طلباء و [illegible] ڈاکٹروں نے بھی [illegible] اظہار فرمایا ہے۔ کتاب کی قبولیت کا یہ عالم ہے کہ ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے [illegible] طلب فرمائیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ پاکٹ سائز۔ مجلد قیمت [illegible]

مندرجہ بالا ہر سہ کتب منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)



تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی شعری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲؍

ان دو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر


(۹۴۸)


## کم از کم

۲۵

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:- علیحدہ تحریر کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ :- منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ روڑی ضلع حصار (پنجاب)



## اگر آپ

کمال صحت چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ "اکسیر ہاضمہ" دوائی فوراً استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ اس سے معدہ، جگر، تلی پیٹ کا درد، قے، بھوک کم لگنا وغیرہ تمام نقص دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ۔ محصول ڈاک عہ منگوانے کا پتہ :- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی نزد ہال گیٹ کوچہ [illegible] امرتسر

ہندوستانی جہازران کمپنی "مغل لائن" کے تیز رفتار اور آرام دہ

## جدید جہازات

# "المدینہ" "الہند" "انگلستان"

سے سفر حج کیجئے

کیونکہ یہی جہازات ہیں جن میں آپ اطمینان و آرام کے ساتھ اپنا سفر حج طے کر سکتے ہیں

## ضروری اطلاع

موجودہ جنگ کی خطرناک صورت حالات کے پیش نظر حکومت ہند نے بذریعہ کمیونکے "تا اطلاع ثانی ہندوستان اور جدہ کے مابین جہازرانی روک دی ہے۔ اس لئے ہم افسوس کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے حاجیوں کے جہازوں کی روانگی کی تاریخیں جو شائع ہو چکی ہیں منسوخ کرنی پڑیں۔ تاہم عوام کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ اگر موسم حج تک حالات بہتر ہو گئے تو مناسب پروگرام کا اعلان کیا جائیگا۔

مغل لائن

دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ

بلارڈ اسٹیٹ بمبئی | نیپیئر روڈ کراچی | کلائیو اسٹریٹ کلکتہ


## تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی)

تفسیر ہذا عربی میں مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت بجائے للعہ کے ۲ روپے

## بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اسی اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد ختم ایں درنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۰/

(۹۸۹)

## تفسیر بالرائے

(بزبان اُردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اُردو میں کئی ایک تفسیریں ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری "بیان القرآن" لاہوری چکڑالوی۔ مرزائی شیعہ ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت ۱۰/

(نوٹ: مندرجہ تفاسیر منگوانے کا پتہ)

**مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

## تفاسیر اربعہ ثنائیہ

از مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

**تفسیر ثنائی** اُردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں [illegible] شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام [illegible] ہے۔ ملک کے ممتاز اصحاب اس کی تعریف میں رطب اللسان [illegible] جلدوں میں ہے۔ [illegible] فی جلد ڈیڑھ روپیہ (۱؎) مکمل سٹ خریدنے [illegible] کی۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔

## تفسیر ابن کثیر کا حرف بہ حرف ترجمہ تفسیر محمدی اردو مکمل

تیس پارے کا ہدیہ بجائے تیس روپے کے صرف اٹھارہ روپے۔ قرآن کریم کی جتنی تفسیریں ہیں ان سب میں تفسیر ابن کثیر کا وہ درجہ ہے جو حدیث کی کتابوں میں صحیح بخاری شریف کا ہے۔ تفسیر محمدی اردو اسی تفسیر ابن کثیر کا کامل ترجمہ ہے۔ آٹھ سال کی دن رات کی محنت اور ہزاروں کے خرچ سے اس اخبار کے برابر کے ڈھائی ہزار صفحات میں یہ کتاب ہے اس میں قرآن کی تفسیر قرآن سے پھر حدیث سے پھر سلف صالحین سے ہے۔ یہی تفسیر صحیح مستند معتبر مفصل ہے۔ صرف رمضان شریف ختم تک یہ بجائے تیس روپے کے صرف اٹھارہ روپے میں آپ کو مل جائیگی۔ مجلد تین جلدوں میں ہے۔ دس دس پارے [illegible]

[illegible]

علاوہ اس وقت تیس روپے کے بجائے اٹھارہ روپے۔ ایک ایک پارہ الگ الگ بھی ملتا ہے مگر ان کی قیمتیں مختلف ہیں۔ کیونکہ پارے چھوٹے بڑے ہیں۔ انکی اصل قیمت بھی اس وقت کی [illegible] رعایت ہے۔ قیمت کا منی آرڈر روانہ کرکے اپنے نام کا [illegible] کرا لیجئے۔

ملنے کا پتہ [illegible] صدر بازار دہلی

---

## مجدد عصر حضرت علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی بہترین تصنیف

## اعلام الموقعین کا اردو ترجمہ بنام "دین محمدی"

اس کتاب کے اس اخبار کے برابر ایک ہزار صفحات ہیں دو سات حصے ہیں جتنے مسائل کا اہل حدیث اور چاروں مذہبوں میں سے کسی مذہب میں اختلاف ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حق مسلک اہل حدیث کا ہے۔ چاروں مذاہب کے ناحق مسائل کی دلائل سے تردید کی گئی ہے۔ تقلید کے متعلق جتنی دلیلیں بیان کی جاتی ہیں، سب کے عالمانہ جوابات ہیں۔ رد تردید تقلید میں سینکڑوں دلیلیں بیان کی گئی ہیں۔ قیاس کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔ قیاس والوں کا اختلاف ان کے قیاسی مسائل کا ایک دوسرے کے خلاف ہونا ہی قیاسی مسائل کا ادب و تہذیب [illegible] ہے۔ صحابہ کے مسائل حضور سے دریافت کئے ہیں اور آپ نے جوابات دیئے ہیں وہ سب سوالات و جوابات اس میں درج ہیں۔ الغرض دین محمدی کو اسی شکل و صورت میں مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے جس شکل و صورت میں وہ حضور کے زمانے میں تھا۔ قیمت اصل دس روپے ہے۔ اس وقت [illegible] شریف تک صرف چھ روپے۔ مجلد کے ہونے سات روپے۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر بھر کے خطبے عربی مع زیر زبر

و ترجمہ و شرح بہ طرز خطبہ [illegible] اصل اور حصہ دوم۔ حضور کے خطبے دراصل آپ کے معجزے ہیں۔ ان کا ایک ایک لفظ ایک نور ہے۔ انہی خطبوں سے کفر اسلام سے سنگدلی نرم دلی سے بدل گئی تھی۔ دشمنان جان جان نثار بن گئے تھے۔ تعجب ہے کہ آج تیرہ سو سال تک حضور کے یہ خطبے ایک جگہ کتابی شکل میں جمع نہیں ہوئے تھے۔ الحمد للہ اب مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی نے اس طرف توجہ فرمائی اور تین سال کی دن رات کی محنت سے انہیں جمع کیا اور کتابی صورت میں آج یہ نعمت غیر مترقبہ دنیائے اسلام کے سامنے آگئی۔ جلد اول میں حضور کے ایک سو چونسٹھ [illegible]

[illegible]

ایک خطبہ حضور [illegible] ہر خطبہ عربی [illegible] پر زیر زبر باقاعدہ ہے۔ پھر ترجمہ ہے پھر شرح بھی اس طرز سے ہے کہ ایک خطیب صاحب منبر پر حرف بحرف اس کتاب سے جمعہ کے خطبے باقاعدہ سنا سکتے ہیں۔ دونوں حصوں کے ساڑھے چھ سو صفحات اس اخبار کے صفحات کے برابر ہیں۔ اس وقت تا ختم رمضان مکمل دونوں جلدوں کا رعایتی ہدیہ ایک روپیہ بارہ آنے ہے۔

---

## حدیث و فقہ کے فرق کو اور اس بات کے ثبوت کو کہ فقہ حنفی خلاف حدیث ہے۔ دیکھنا ہو تو کتاب "شمع محمدی" ملاحظہ فرمائیں۔

---

اس کتاب میں پہلے حدیث ہے مع زیر و زبر حوالہ پر اس کا ترجمہ ہے۔ اب اس حدیث کے خلاف فقہ کی عبارت ہے۔ حوالہ ہے ترجمہ ہے ان دونوں کو دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حدیث کے خلاف [illegible] حرام کیا۔ حدیث کی حرام کردہ چیز کو فقہ نے حلال کر دیا۔ اسی قسم کی ایک سو چھپن حدیثیں اور فقہ کی عبارتیں ہیں۔ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فقہ قرآن و حدیث کا عطر ہے۔ بلکہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فقہ پر عمل کرنے سے حدیث پر عمل [illegible] ہے۔ قیمت اصل ایک روپیہ ہے اس وقت [illegible]

نوٹ:۔ اخبار محمدی خالص جماعت اہل حدیث کا [illegible] سالانہ تین روپے۔ کونوٹ:۔ مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی کی تصنیفات کی مکمل فہرست مع مندرجہ بالا چاروں کتابیں طلب فرمائیں۔

## منیجر دفتر اخبار محمدی "صدیانہ"

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ... اور ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

جلد ۳۶ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نمبر ۵۱

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

# اہلحدیث

اخبار — امرتسر — ہفتہ وار

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ ...

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر واقع کٹڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ — ۱۳۔ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

## شرح قیمت اشتہار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ... ...
عام خریداران سے ... ...
ششماہی ... ...
فی پرچہ ... ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

# امرتسر ۶۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (ترانۂ فخر مرسلین) ... ... ص ۱
انتخاب الاخبار ... ... ... ص ۲
قادیانی اور بہائی دو اسپہ گاڑی ... ... ص ۳
موجودہ جنگ ہندوستان میں بھی ہوگی ... ص ۵
(قادیانی مشن) ... ... ...
دعوت فکر ... ... ... ص ۶
قرآن کی طرح حدیث رسول بھی ... ص ۸
... ... ص ۹
... ... ص ۱۳
... ... ص ۱۴
... ... ص ۱۶
اشتہارات ... ... ص ۱۷–۲۰

## ترانۂ فخر مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

یہ گویا کہے ابن مریمؑ ترانہ
وہ روح مقدس جب آئیگی حق سے
نہیں میری باتیں تمہیں اب گوارا
نہیں حق کو سننے کی اب تاب تم میں
مرے بعد آئے گی وہ روح کامل
عدالت سے بھر دیگا دنیا وہ ساری
مرا جانشیں ہوگا مجھ سے گرامی
وہ لائیگا حق سے مکمل شریعت
جب آئے گا وہ رسول خدا
تو دنیا پر اس کا سکہ چلیگا
چھوڑو اور ضا[ر]ی کو ہے پند میری

مرے بعد احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے آنا
تو بھر دیگی نیکی سے سارا زمانہ
مجھے ہو کے رخصت جہاں سے ہے جانا
مجھے کو تمہیں اب ہے باتیں بتانا
جو لائیگی پیغام رب زمانہ
وہ ہوگا یقیناً رسول یگانہ
رہیگا ابد تک اسی کا فسانہ
جو کر دیگی پہلی کتب کو پرانا
تو پھر نہ چلیگا کسی کا بہانہ
تمہیں بھی ہے لازم ... ... 
کہ احمد کے در پر ... ٹھکانا

# انتخاب الاخبار

۔۔۔ اکتوبر ۔۔۔

—— امرتسر شہر اور دیگر تمام شہروں میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ بالاتفاق ۱۵۔ اکتوبر کو رکھا گیا۔ آج تک کسی شہر سے اختلاف رویت کی اطلاع نہیں ملی۔

—— امرتسر ۱۔ اکتوبر کو چوہدری افضل حق۔ مولوی عبدالسلام ہمدانی اور غلام نبی جانباز (احرار) کا مقدمہ اے۔ ڈی۔ ام صاحب کی عدالت میں پیش ہوا۔ جو بغیر کسی کارروائی کے ۱۴۔ اکتوبر پر ملتوی ہوا۔ پھر ۱۴۔ اکتوبر کو معمولی کارروائی کے بعد ۴۔ نومبر آئندہ پیشی مقرر ہوئی۔

—— ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی ۱۴۔ اکتوبر کو لکھنؤ سے ایک ماہ کی قید کاٹ کر رہا ہوگئے ہیں۔ خاکسار بدستور یوپی میں سول نافرمانی کرنے جا رہے ہیں۔ گرفتاریاں بھی جاری ہیں۔ ۱۴۔ اکتوبر کو لکھنؤ میں خاکساروں اور پولیس کا تصادم ہوگیا۔ طرفین کے پندرہ پندرہ آدمی زخمی ہوئے۔

—— پٹنہ۔ بہار اسمبلی نے مسلم اوقاف بل بغیر رائے شماری کے منظور کر لیا ہے۔

—— کراچی ۱۵۔ اکتوبر۔ گورنر سندھ نے مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام صوبہ سندھ میں چھ ماہ کے لئے ایک آرڈی ننس جاری کر دیا ہے جس کی رو سے با اختیار افسروں کو ہر اس شخص کو گرفتار کرنے کا اختیار ہوگا جو امن عامہ کے خلاف کارروائی کرے یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

—— نئی دہلی ۱۴۔ اکتوبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ہندوستانی فوجیں جو ہندوستان سے باہر بھیجی گئی تھیں وہ صحیح سلامت اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئی ہیں۔ کسی ہندوستانی سپاہی کا کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

—— اسلامیہ ہائی سکول الہ آباد کو کالج بنانے کے لئے اعلیٰ حضرت شہریار دکن نے دس ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

—— نیوز کرانیکل کا نامہ نگار مقیم انقرہ کہتا ہے کہ روس اور ترکی میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے ترکی درہ دانیال اور باسفورس کو تمام دول کے جنگی جہازوں کے لئے بند رکھیگا۔ اس کے بالمقابل روس بلقانی ریاستوں میں سے کسی پر حملہ نہیں کریگا۔ (انقلاب ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

## ناظرین نوٹ کرلیں

(۱) آیندہ پرچہ (اہلحدیث ۲۵۔ اکتوبر) بوجہ سالانہ تعطیل شائع نہیں ہوگا۔ پرچہ ہذا کے بعد نئے سال کا پہلا پرچہ ۱۔ نومبر کو شائع ہوگا۔

(۲) جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔ ان کی طرف سے اگر ۲۔ نومبر تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی تو

**آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا**

حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے خریدار حضرات کا فرض ہے کہ وی پی کو واپس کرکے دفتر کو محصول ڈاک کا زیر بار نہ ہونے دیں۔

(۳) آیندہ پرچہ میں ماہ نومبر کا حساب دوستاں بھی درج ہوگا۔

(۴) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۹ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— قاہرہ ۱۴۔ اکتوبر جلالۃ الملک شاہ فاروق نے تمام اسلامی ممالک کے نام ایک تقریر کے ذریعہ (جو براڈ کاسٹ کی گئی تھی) اپیل کی ہے کہ رمضان المبارک میں جنگ اور اس جیسی دیگر مصیبتوں سے نجات پانے کے لئے دعا کی جائے۔

## رسالت اور بشریت

یہ رسالہ مولانا سیالکوٹی کے نتائج قلم سے ہے۔ مولف نے رسالت اور بشریت کے متعلق نہایت عالمانہ بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر کامل تھے۔ اور اس مضمون کو قرآن و حدیث و اقوال بزرگان سے مدلل کیا ہے۔ رسالہ کے آخری حصہ میں فرق ضالہ کے شبہات کے تحقیقی جوابات با دلیل دیئے ہیں۔ اسی رسالہ کے ساتھ حدیث الایمان بضع وسبعون شعبۃ الحدیث کی مختصر اور جامع شرح سلیس اردو میں لکھی ہے۔ خریداران رسالہ تبلیغ کو حسب قاعدہ مفت پہنچے گا۔ بشرطیکہ انہوں نے نئے سال کی خریداری کے لئے چندہ عہ بھیجدیا ہو۔ ان کے علاوہ رسالہ کی قیمت مع محصول ڈاک ۸ر ہے۔ پتہ ذیل سے طلب کریں۔

(۱) شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ مولانا محمد ابراہیم صاحب

(۲) محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

---

صرف رمضان المبارک میں!

## تفاسیر اربعہ ثنائیہ کی قیمتیں

## حیرت انگیز رعایت

| نام | اصل قیمت | رعایتی |
|---|---|---|
| تفسیر ثنائی اردو مکمل آٹھ جلد | عشہ | للعہ |
| (علیحدہ علیحدہ فی جلد کے خریدار کو عہ کی بجائے ۱۲ر) | | |
| تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی | تین روپیہ | دو روپیہ |
| تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان عربی | ۱۰ر | ۸ر |
| تفسیر بالرائے جدید تالیف | ۱۰ر | ۸ر |

ان تفسیروں کا اشتہار کئی بار اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے۔ شائقین اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ محصول ڈاک وغیرہ ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا۔

مینیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

—— پشاور معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے آفریدیوں کو برطانوی علاقے اور برطانوی باشندوں [illegible] میں جانے سے روک دیا ہے۔ یہ حکم اسلئے دیا گیا ہے کہ سردار علی احمد کے رشتہ داروں نے آفریدیوں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اہلحدیث

٦ - رمضان المبارک ١٣٥٨ھ

## قادیانی اور بہائی

### دو اسپہ گاڑی

اسلام کے اندر پرانے زمانے میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے۔ جنہوں نے مسائل فرعیہ میں بہت کچھ اختلافات کئے۔ اُن میں سے کچھ زندہ رہے اور کچھ مٹ گئے۔ ایک زمانہ تھا کہ فرقہ معتزلہ نے بڑا عروج حاصل کر کے حکومت اور خلافت پر قبضہ کر لیا اور اپنے مخالف علماء (محدثین اور فقہاء) پر بڑے بڑے مظالم توڑے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود ہی لوٹ گئے اور ایسے لوٹے کہ ان کی شان میں کہا جا سکتا ہے۔ هَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ؕ

اسی طرح روافض اور خوارج پیدا ہوئے جنہوں نے بہت کچھ غلو کیا۔ متاخرین میں سے اس وقت ایسے دو گروہ ہمارے سامنے ہیں جنہوں نے اُن امور میں اختلاف کیا جن میں پہلوں نے نہیں کیا تھا۔ ان گروہوں سے ہماری مراد قادیانی اور بہائی فرقے ہیں۔ ان کا اصولی اختلاف جمہور اہل اسلام سے مسئلہ نبوت میں ہے۔ پھر ان دونوں میں آپس میں بھی تھوڑا سا اختلاف ہے۔

بہائی لوگ شیخ بہاء اللہ کو پیغمبر صاحب شریعت مستقلہ کہتے ہیں۔ قادیانی مرزا صاحب متوفی کو [illegible] شریعت نبی مانتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ یہ دونوں فرقے چونکہ قرآن مجید کے بھی قائل ہیں اس لئے جو وصف (خاتم النبیین) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں قرآن میں آیا ہے۔ اُسے دونوں فریق مانتے ہیں۔ مگر ماں کر اس کی تاویل جدا جدا کرتے ہیں۔ قادیانی اس کے معنی جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق انہوں نے اپنا عقیدہ اس شعر میں بتایا ہے جو آنحضرت کے حق میں لکھا ہے ؎

جو آئے ابتدا میں رونق غار حرا ہو کر
گئے آخر (نبی گر) اور ختم الانبیاء ہو کر

یعنی بقول اُن کے آنحضرت کے وصف خاتم النبیین کے معنی ہیں نبی بنانے والا۔ یعنی آپ کے کامل اتباع سے مسلمان امتی نبی بن جایا کریں گے۔ چنانچہ بقول ان کے ایسے انبیاء میں سے ایک نبی مرزا صاحب بھی ہیں۔ ایسے نبی کے لئے ان کا اصطلاحی لفظ بعض ظلی نبی یا امتی نبی ہے۔

بہائی گروہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں کرتا وہ اصل معنی میں آنحضرت کو خاتم النبیین مانتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہر ایک سلسلہ نبوت ایک خاص وقت تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد جو پیغمبر آتا ہے وہ پہلے سلسلے کو ختم کر کے نئی شریعت جاری کرتا ہے چنانچہ [illegible]

[illegible] پیغمبر منتظر [illegible] کے متعلق [illegible] ہیں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی یہ ہے "نئی شریعت اور نئے پیغمبر کی ضرورت" [illegible] ایک بہائی جماعت شیخ بہاء اللہ [illegible] پہنچنے سے [illegible] جب [illegible] کہ آنحضرت کا منصب [illegible] تو [illegible] پیغمبر اور خدا کے درمیان ایک پیغمبر کی ضرورت ہے جو خدائی سے پہلے ہی اور پیغمبری سے اوپر [illegible] بہاء اللہ اور مرزا [illegible] اس امر کا کہ [illegible] کہ دیا کہ شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت اور رسالت کا تھا تو اسکے بعد کئی ایک بہائی تحریروں میں شیخ بہاء اللہ کو پیغمبر کے لقب سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ زیر نظر مضمون میں بھی یہ لفظ صراحۃً ملتا ہے۔ امید ہے کہ بہائی گروہ آئندہ شیخ بہاء اللہ کے حق میں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں جھجکیں گے نہیں۔ بہرحال مضمون انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

"خدا کا دین دو حصوں میں منقسم ہے۔ (١) اصول (٢) فروع۔ بمثل روح ہیں فروع جسم ہیں۔ روح کبھی نہیں بدلتی۔ جسم تغیر و تبدل حاصل کرتا رہتا ہے۔ دین الٰہی ہمیشہ سے ایک ہی رہا ہے اور ایک ہی رہیگا۔ شریعت کے احکام ہمیشہ بدلتے رہے اور بدلتے رہیں گے۔ حقیقت میں دین ایک ہی ہے۔ دین کے پیمانے مختلف ہیں اقتضائے وقت کے مطابق دین ایک خاص شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ پیمانے گو الگ الگ متعدد ہوں لیکن اصل چیز ایک ہی ہے۔ دین ایک انسان کی مانند ہے۔ جو بچپن۔ شباب جوانی اور بڑھاپے کی منزلیں طے کرتا ہے۔ مگر ایک ہی انسان ہوتا ہے۔ روح ایک ہی رہتی ہے جسم تغیرات حاصل کرتا رہتا ہے دین الٰہی ایک [illegible] ہے۔ [illegible] انسان کی صحت اور بیماری [illegible]

کبھی کبھی ڈاکٹر نسخہ علاج کا مقصد صحت و شفا ہے۔ مریض کی حالت کے مطابق علاج و دوا میں تبدیلی لازم و ضروری ہے۔ دین خداوندی کے وہ اصول جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے اور کبھی منسوخ و موقوف نہیں ہو سکتے۔ ان میں سے ایک یہ قانون بھی ہے کہ شریعت ہمیشہ وقت و ضرورت کے مطابق منسوخ ہوتی رہے اور ایک حکم کے بجائے دوسرا حکم دیا جائے۔ اگر احکام منسوخ نہ ہوں تو انسان ترقی کے قدم آگے نہ بڑھا سکے۔ دین خداوندی ایک زندہ چیز ہے اور ہر زندہ چیز حرکت کرتی ہے۔ دین الٰہی اگر آج سے ہزار یا دس ہزار سال پہلے کی حالت میں ہی رہے تو وہ ایک مردہ لاش سے زیادہ نہیں انسان ایسی لاش کو خواہ وہ مشک کندھے پر لادے ہوئے نہیں پھر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فطرت انسانی مجبور ہو کر پرانے دین و مذہب سے منہ پھیر رہی ہے۔ اب اگر قدرت ایک نیا دین انسان کو نہ دے تو نوع انسانی لامذہب ہو کر رہ جائیگی۔ پرانے مذاہب کے پیرو مدعی بھی اپنے مذہب پر عمل کرنے میں پورے نہیں اترتے کیونکہ ان مذاہب کی روح پرواز کر گئی ہے اور ایک بے جان قالب پڑا ہوا ہے۔ قدامت پرست مذہبی لوگوں کی عقل پر حیرت ہے کہ وہ عالم ہستی کی ہر چیز میں نشو و ارتقا دیکھتے اور مانتے ہیں اور دین کے بارے میں نشو و ارتقا کا انکار کرتے ہیں۔

پرانے مذہب کے ماننے والے دوستوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہئے کہ اب ان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ قدرت کی جانب سے ہر روز ایسی ہوا چل رہی ہے کہ پرانے مذہب کے باغ سوکھتے جاتے ہیں۔ ان کی عمارت بوسیدہ ہو کر گرتی جاتی ہیں۔ آپ آنکھ کھول کر دیکھنا چاہئے کہ خدا نے اپنے زندہ اور پائندہ دین کی نئی عمارت کیسے اور کہاں تیار کی ہے۔ پرانے مذہب کے چمن اجڑنے پر دست قدرت نے اب کہاں یہ باغ لگایا ہے جو حقیقت پرستوں کے لئے جنت رضوان ہو۔

کیا اب [illegible] سے منقطع ہو گیا ہے کہ ہمیں بھول گیا۔ کیا ہم [illegible] نہیں۔ کیا ہمیں اس کی مدد و رہنمائی کی ضرورت نہیں؟ مصر و فلسطین میں گمراہی کے وقت حضرت موسیٰ اور پھر حضرت مسیح کو مبعوث فرمایا۔ کیا آج دنیا کی حالت اُس وقت کے فلسطین سے ہزاروں لاکھوں درجہ گمراہی میں بدتر نہیں۔ عرب میں جب لوگ باہم لڑتے تھے اور کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے گئے تھے۔ اُس وقت حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آج دنیا کروڑوں گنا بڑھ کر لڑائی میں مبتلا ہو رہی ہے ہزاروں لاکھوں بت خانے آباد ہیں بلکہ ہر جماعت کے بڑے بڑے لوگ خود شاندار زندہ بت بنے ہوئے ہیں۔ کیا ایسے وقت میں ہادی و رہنما پیغمبر کی ضرورت نہیں ہے۔

آج تمام قومیں اختلافات اور افتراقات میں دست و گریبان ہیں۔ کیا کسی ملانے والے کی حاجت نہیں ہے؟ تمام جماعتیں ہزاروں قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں جن میں ان کی رہنمائی کے لئے کوئی روشنی ان کے پاس نہیں۔ کیا ایسے وقت میں خدائی روشنی کی ضرورت نہیں؟[1] سابقہ الہامی کتابیں اپنی تاثیر میں بہت مدھم ہو گئی ہیں۔ پرانی شریعتیں آج کی ضروریات کیلئے کافی نہیں رہیں۔ کیا ان حالات میں نئی کتاب اور نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔

تمام مذاہب و اقوام کی کتابیں بشارت دیتی ہیں کہ تاریکی و ضلالت کے وقت روشنی ہدایت کا ظہور ہوگا۔ کیا ابھی تک یہ ظہور نہیں ہوا۔

[1] پھر آج کل کون پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ ہے (اہلحدیث) [illegible] پھر وہ کہاں ہے۔ (اہلحدیث)

صحف [illegible] نے وعدے دیئے تھے کہ ان حالات اور ان وقتوں میں موعود ظاہر ہوگا۔ [illegible] انسان کو دینی و روحانی تعلیم دینے [illegible] تک پورے نہ ہوتے [illegible] اور بستر غفلت سے سر اٹھا کر دیکھو آفتاب نکل آیا ہے۔ خدا کی رحمت تمہیں پکار رہی ہے۔ اٹھو اٹھو نئے طلوع کی تجلی دیکھو

(رہنمائی میگزین صفحہ ۱۱ بابت ستمبر ۱۹۳۹ء)

**اہلحدیث:** [illegible] مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کی ظلمت رفع کرنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور وہ روشنی بہاء اللہ کی رسالت ہے۔

اسی طرح قادیان سے ہر روز آواز اٹھتی ہے ؎

آؤ لوگو یہاں نور خدا پاؤ گے

اور یہ آواز بھی کھلے لفظوں میں آتی ہے کہ خدا نے موجودہ زمانے میں ایک رسول بھیجا اور وہ وہی ہے جو آج سے بہت عرصہ قبل نہایت خوفناک عذابوں کی خبر دیتا رہا۔

(الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۳۹ء صـ)

ہم ان دونوں آوازوں کی قدر کرتے اگر ان میں واقعی روشنی ہوتی۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ دونوں تحریکیں نظر تحقیق میں اس جگنو کی مثل ثابت ہوئیں جس کا ذکر مولانا حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں یوں کیا ہے ؎

مثال ان کی کوشش کی ہے صاف ایسی
کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور ادھر دوڑ کر آگ ڈھونڈی
نظر روشنی ان کو آئی نہ اُس کی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اُسے آگ کا سب نے سمجھا
لیا جا کے تھام اور سب نے اسی دم
کیا تھا اس پھونس اسے لا کر فراہم
تھے اس کو سلگانے سب مل کے پیہم
نہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یونہی رات ساری انہوں نے گنوائی
[illegible]

[2] یہی دعویٰ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کا ہے۔ کیا اچھا ہو دونوں یکجا بیٹھ کر باہم فیصلہ کر لیں۔ (اہلحدیث)

[illegible]

شیخ بہاء اللہ کو دنیا سے رخصت ہوئے آج عرصہ [illegible] ہو چکے۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی کو بھی انتقال کئے آج اکتیس سال ہو چکے۔ شیخ بہاء اللہ کی روشنی سے دنیا منور ہوئی اور حضرت مرزا صاحب کی روشنی سے روشن ہوئی۔ یہاں تک کہ یہ دونوں گروہ بتصرف قدرت تسلیم کرتے ہیں کہ آج دنیا میں ظلمت، ضلالت، اختلاف و افتراق وغیرہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں تحریکیں دنیا کے لئے مفید ثابت نہیں ہوئیں۔ اس لئے ایک کمی اور صاحب نمودار ہونا چاہئے۔

(نوٹ) بہائی گروہ سے ہم بارہا پوچھ چکے ہیں کہ اسلام کا کوئی ایسا صریح حکم دکھاؤ جو موجودہ زمانہ سے موافق نہ ہو اور اس کے مقابلہ میں شیخ بہاء اللہ کی تعلیم پیش کرو۔ تاکہ مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔

اسی طرح قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ وہ حسب دعویٰ اپنے نور کی اشاعت کا نتیجہ بتائیں کہ اس نور نے دنیا کو کہاں تک منور کیا؟ کیا قصبہ قادیان بھی اس نور سے منور ہوا یا نہیں؟ ہم انکے اس دعوے کو کہ ہماری تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ رانا ٹن کی کتھا سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ کیونکہ اس کی حقیقت ہم سے مخفی نہیں ہے۔ خدا بھلا کرے خلیفہ محمود احمد قادیانی کا جس نے ہمیں یہ سنا کر ہماری تسلی کر دی کہ

مرزا صاحب کے مزعومہ کام کا دسواں حصہ بھی اب تک پورا نہیں ہوا ہے

جس پر اہل نظر کو یہ کہنے کا موقع حاصل ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

---

بہاء اللہ اور مرزا۔ شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی میں مقابلہ اور مرزا صاحب کو شیخ [illegible] کا پیرو ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت [illegible] [illegible]

قادیانی جنتری

# موجودہ جنگ ہندوستان میں بھی ہوگی

## خلیفہ قادیان کا خواب اور اس کی سچی تعبیر

### خلیفہ قادیان کا پاگل پن (انگریزی کہاوت)

اخبار "الفضل" قادیان میں خلیفہ قادیان کا ایک خواب شائع ہوا ہے جو قابل پڑھنے اور پُر لطف و لذیذ ہے۔ ناظرین پہلے اس کا خلاصہ سن لیں۔ پھر تفصیل اسی کے الفاظ میں پڑھیں۔

خلیفہ قادیان نے خواب میں ایک بہت بڑا اژدہا دیکھا جو ایک احمدی کو پکڑنے کے لئے قادیان میں پہنچا۔ مگر وہ احمدی بھاگ کر درخت پر چڑھ گیا۔ پھر وہ اژدہا خلیفہ قادیان کی طرف لپکا اور خلیفہ صاحب ایک ان بُنی چارپائی پر چڑھ گئے۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے۔ جس میں میں کھڑا ہوں۔ اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عظیم الشان بلا جو ایک بہت بڑے اژدہا کی شکل میں ہے دُور سے چلی آ رہی ہے وہ اژدہا دس بیس گز لمبا ہے۔ اور ایسا موٹا ہے جیسے کوئی بہت بڑا درخت ہو۔ وہ اژدہا بڑھتا چلا آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ دنیا کے ایک کنارے سے چلا ہے۔ اور درمیان میں جس قدر چیزیں تھیں۔ ان سب کو کھاتا چلا آتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اژدہا اس جگہ پر پہنچ گیا۔ جہاں ہم ہیں اور میں نے دیکھا کہ باقی لوگوں کو کھاتے کھاتے وہ ایک احمدی کے پیچھے بھی دوڑا۔ اس احمدی کا نام مجھے معلوم ہے۔ مگر میں بتاتا نہیں۔ وہ احمدی آگے آگے ہے اور اژدہا پیچھے پیچھے۔ میں نے جب دیکھا کہ اژدہا ایک [illegible] کھانے کے لئے [illegible] ہے [illegible] تو میں [illegible] [illegible] [illegible] میں نے شور مچانا شروع کیا کہ اس کے پیچھے بھاگو۔ لیکن خواب میں میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اتنی تیزی سے دوڑ نہیں سکتا جتنی تیزی سے سانپ دوڑتا ہے۔ چنانچہ جتنی تیزی سے وہ دوڑتا ہے کہ میں اگر ایک قدم چلتا ہوں تو سانپ دس قدم کے فاصلے پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن بہرحال میں دوڑتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا۔ وہ احمدی ایک درخت کے قریب پہنچا۔ اور تیزی سے اس درخت پر چڑھ گیا۔ اس نے خیال کیا کہ اگر میں درخت پر چڑھ گیا تو میں اس اژدہا کے حملے سے بچ جاؤں گا۔ مگر ابھی وہ اس درخت کے نصف میں ہی تھا کہ اژدہا اس کے پاس پہنچ گیا اور سر اٹھا کر اسے نگل گیا۔ اس کے بعد وہ پھر واپس لوٹا۔ اور اس حصہ میں کہ میں اس احمدی کو بچانے کے لئے کیوں اس کے پیچھے دوڑا تھا۔ اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر جب وہ مجھ پر حملہ کرتا ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے قریب ہی ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے مگر وہ بنی ہوئی نہیں۔ صرف پائیاں وغیرہ ہیں [illegible] میں سوت سے اسے بنا نہیں گیا۔ جب وہ اژدہا میرے پاس پہنچا۔ میں کود کر اس چارپائی پر کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے ایک پیر ایک سرے پر اور دوسرا پیر دوسرے سرے پر رکھ لیا۔ جب اژدہا چارپائی کے قریب پہنچا تو لوگ مجھے کہنے لگے کہ آپ اس اژدہا کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وہ اژدہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور منہ قبلہ کی طرف کر کے دعا مانگنی شروع کر دی × × میں نے دیکھا کہ دعا کرنے کے نتیجہ میں اس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہو گئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی کم ہو گئی چنانچہ وہ پیچھے کو میری چارپائی کے نیچے گھسا۔ پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہوئی۔ پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا ہے جیسے جھلی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ اژدہا پانی ہو کر بہہ گیا۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھو دعا کا کیسا اثر ہوا × × اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے یہ جنگ ہندوستان کے اندر بھی آ جائے خوابیں چونکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی یہی تعبیر ہو۔ اور اگر ایسا ہی ہوا تو یہ امر کوئی بعید نہیں کہ جنگ کے شعلے ہندوستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں۔" (الفضل قادیان ص ۶۔ ۶ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

**اہلحدیث** اس خواب کا مضمون صاف ہے مگر تعبیر غلط ہے۔ اس کی صحیح تعبیر بتانے سے پہلے ہم ان لوگوں کی تردید کرتے ہیں جو خلیفہ قادیان کو پاگل کہیں گے۔ ہم ہرگز خلیفہ صاحب کو پاگل نہیں کہہ سکتے گو خلیفہ صاحب نے آپکو قضیہ مطلقہ عامہ کے ماتحت مراقی کہتے رہتے ہیں (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء) چونکہ خلیفہ قادیان نے اپنے مذکورہ خواب کی نسبت خود لکھا ہے کہ ممکن ہے اس کی کوئی اور تعبیر ہو۔ اس لئے اس خواب کی صحیح تعبیر ہم بتاتے ہیں۔

خلیفہ صاحب کی تعبیر اس لئے غلط ہے کہ مذکورہ اژدہا سے مراد اگر جنگ ہوتی تو قادیان اور خلیفہ قادیان یا احمدی سے اس کو کوئی خاص تعلق نہ ہوتا کہ انکے پیچھے بھاگا پھرتا۔

اس لئے صحیح تعبیر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس اژدہا سے مراد مولوی محمد علی لاہوری ہیں جنہوں نے چونکہ تہیہ کر لیا ہے کہ قصبہ قادیان میں اپنا مرکز تبلیغ قائم کر کے محمودی جماعت کے عقائد کی اصلاح کریں گے اسی لئے وہ اژدہا احمدی جماعت کی تلاش میں ہیں

پیغام صلح ... تھا یا نہیں معلوم ہاں ... کنتم بالتعبیر للرؤیا ...

اژدہا کیسی لطیف ہے۔ (اہلحدیث)

# دعوت ختنہ

## (۲)

(از مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

مضمون ہذا کی پہلی قسط ۲۰ دسمبر میں درج ہو چکی ہے۔ دوسری آج ہدیہ ناظرین ہے

ہمارے محترم مولانا ابوالقاسم صاحب تحریر فرماتے ہیں امام بخاری نے باب ہی منعقد کیا ہے: باب الدعوۃ فی الختان۔ اس سے کوئی صاحب یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ باب صحیح بخاری شریف میں ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ صحیح بخاری شریف اس سے پاک اور صاف ہے۔ ہاں یہ کتاب ادب المفرد۔ سو کہاں بخاری اور کہاں ادب المفرد؟ پھر ادب المفرد کی روایت میں بھی یہ نہیں کہ لوگوں کی دعوت کی تھی۔ اور اس دعوت کیلئے بھیڑا کاٹا تھا۔ نہ وہاں دعوت کا ذکر ہے نہ دعوت دیگئی کا بیان ہے۔ نہ لوگوں کا اس دعوت میں جمع ہونا مذکور ہے۔ غرض یہ روایت بھی مولانا کے مقصد کے بیان سے ساکت ہے۔ پھر اگر اس میں کچھ بیان ہوتا بھی تو یہ موقوف اثر مرفوع حدیث کے مقابلہ میں کچھ ایسی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ جبکہ زمانہ رسول کا تعامل نہ تھا کہ ما کنا ندعی لہ الخ نہ ہم میں ختنے کے موقعہ پہ دعوت ہوتی تھی نہ ہم بلوائے جاتے تھے نہ ہم جاتے تھے۔ پھر امام صاحب نے اس دعوت کے جواز یا سنیت یا وجوب کا باب نہیں باندھا۔ بلکہ کوئی حکم نہیں لگایا۔

جس طرح اس کے پہلا باب ہے۔ باب اللھو فی الختان تو کیا اس سے کوئی صاحب ختنہ کے موقعہ پر گانے بجانے کی سند پکڑ سکتے ہیں؟ اسی کتاب میں اس سے پہلے باب ہے باب ترنم الخروج للنساء یعنی عورتوں میں سونا۔ تو کیا یہ کوئی صاحب یا مسنون امر ہے؟ بلکہ یہ عادت ہے اور مورث عادت ہے۔ الغرض باب ہے لیکن حکم نہیں جس سے استدلال صحیح نہیں۔

مدد یہ بھی کہئے کہ ختنہ کے موقعہ پر ڈھول پیٹنا تاشا بجانا، رات کھیلنا، قوالی کرنا، باجے بجانا اور جشن کرنا بھی مثل دعوت ختنہ کے مسنون ہے۔ حالانکہ آپ اسے کبھی نہیں فرمائیں گے۔ واللہ اعلم!

ہمیں افسوس ہے کہ جو لطیف تصرف کتاب تاویل کی عبارت میں کیا گیا تھا۔ جس کا ذکر آگے چل کر آتا ہے۔ اس کے قریب قریب فتح الباری کی عبارت میں بھی لطیف تصرف کیا گیا ہے۔ اور پھر نوٹ میں اس لطیف تصرف کی طرف اشارہ بھی کر دیا گیا ہے۔ اب میں اصل عبارت پوری آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

وقد وقع فی آخر حدیث ابی ھریرۃ الذی ادلہ الولیمۃ حق وسنۃ کما اشرت الیہ فی باب الولیمۃ حق قال و الخرس والاعذار والتوکیر انت فیہ بالخیار وفیہ تفسیر ذالک وظاھر سیاقہ الرفع ویحتمل الوقف وفی مسند احمد من حدیث عثمان بن ابی العاص فی ولیمۃ الختان لم یکن یدعی لھا۔ (پ ۲۱ ص ۲۹۵)

یعنی حدیث ابوہریرہ جس کا شروع یہ ہے کہ ولیمہ حق اور سنت ہے۔ جس کی طرف اشارہ میں نے باب الولیمہ حق میں کیا ہے۔ اس کے آخر میں واقع ہوا ہے کہ ... اعذار اور توکیر کے اس میں اختیار ہے ... تفسیر بھی ہے اس کا ظاہری سیاق تو رفع کا ہے لیکن احتمال ہو رقف ... بھی ہے ...

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ختنہ کی خوشی کی دعوت کے بارے میں ہے کہ اس کے لئے دعوت نہیں کی جاتی تھی" پس جس حدیث کو اہلحدیث کے صفا پر جس طرح نقل کیا گیا ہے حافظ ابن حجر رح نے اس طرح کہیں نقل نہیں فرمایا ہے۔ نہ معلوم اصل میں کس طرح ہو؟ پھر پہلا جملہ قال کے لفظ سے شروع ہے اور وسط بیان میں لفظ قال کا لانا صاف دلیل ہے کہ یہ مقولہ راوی حدیث کا ہے نہ کہ حدیث کا۔

یہاں آکر تو ہمارے تعجب کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ علامہ بنارسی نے فتح الباری کے حوالے سے یہ لکھ دیا ہے کہ "پچھلے جملہ کا مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے" اور اسکے متصل جو دوسرا جملہ تھا اسے نقل نہ فرمایا۔ وہ جملہ یہ ہے ذیحتمل الوقف یعنی ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ موقوف ہو یعنی یہ حدیث نہ ہو قول راوی ہو۔ چونکہ اس جملہ کے نقل کرنے کے بعد یہ ساری چیز بے جان ہو جاتی تھی اس لئے بہتر یہ تھا کہ اسے درست سلام کر دیا جائے اب علماء کرام کے سامنے پوری عبارت ہے وہ فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ کہنا ٹھیک ہے؟ کہ پچھلے جملے کا مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے؟ وہ تو صرف یہ لکھتے ہیں کہ ظاہری سیاق سے تو رفع ہے لیکن احتمال وقف بھی ہے جب احتمال وقف ہے تو یہ جملہ بالکل غلط ہو گیا کہ مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے۔ اور جب احتمال وقف ہوا تو حتماً یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قول صحابی ہے ممکن ہے نیچے کے راویوں میں سے ہی کسی پر موقوف ہو کیونکہ وقف نیچے کے راویوں کے لئے بھی بولا جا سکتا ہے اور بولا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ابھی اس کی سند کی کوئی جانچ تال نہیں ہوئی۔ ابو الشیخ یا طبرانی کا نام حدیث کی صحت کی گارنٹی نہیں۔ کیا جناب پیش کردہ حدیث کی سند کی صحت ثابت کر سکیں گے

پھر چونکہ مسئلہ کا صریح حکم سامنے آ جاتا ہے اس لئے اس کے بعد کی عبارت سے تو بالکل چشم پوشی فرمائی گئی۔ یعنی اسے نقل فرمانے کی زحمت گوارا ہی نہیں فرمائی کہ اس روایت کے ساتھ ہی حافظ

رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث عثمان نقل فرمائی ہے کہ ختنہ کی دعوت نہیں کی جاتی تھی۔

ان بدقیتو! اس عبارت کے ترجمہ کو کہیں تم سند بنا کر چھٹی چھلے کی دعوت کو مسنون نہ سمجھ لینا۔ مولانا نے ترجمہ لکھا ہے "بچہ تولد ہونے کی خوشی کی دعوت" ہم تو ختنہ کی دعوت کے اڑانے کی فکر میں تھے یہاں اس دعوت نے ایک اور بچہ جن دیا یعنی بچہ پیدا ہونے کی ایک دعوت اور بھی نکل آئی۔ سنت شادی کرنے والو! اب تولد شادی ایک نئی رچاؤ۔ پیدا ہو اس روز ایک دھوم کی دعوت دو۔ پھر جب ختنہ کئے تب دوسری دعوت دینا۔

خرس کے معنی مولانا نے بچہ تولد ہونے کی خوشی کی دعوت کے لئے ہیں۔ گو لفظ کو دور کا تعلق اس سے بھی ہو۔ لیکن اس کے اصلی معنی اسی فتح الباری میں سلامۃ المراۃ من الطلق کے ہیں۔ اسکے بعد لفظ قیل سے اس کے دوسرے ضعیف معنی طعام الولادۃ بھی کئے گئے ہیں۔ اصل معنی پہلے ہی ہیں۔

خدا کرے مولانا المکرم کا یہ مضمون بخیر نکا ہو سے نہ گزرے۔ ورنہ کل ہی وہ مولانا کی تردید میں مولانا کا ہی ہتھیار اٹھا سکتے ہیں کہ جن مسنون دعوتوں کی آٹھ بلکہ دس قسمیں آپ نے لکھی ہیں۔ ان میں ایک قسم وضیمہ ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔ والوضیمۃ بضاد معجمۃ لما یتخذ عند المصیبۃ۔ یہ وہ دعوت ہے جو مصیبت کے وقت دی جائے۔ پس ہم جو تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں ششماہی سالانہ عرس حاضری مبارک شعبان قل فاتحہ وغیرہ کرتے ہیں وہ سب مصیبت کے وقت کی دعوتیں ہیں۔ اور وہ بھی حق سنت مسنون بلکہ ولیمہ ہے۔ پس ہم تو کہیں گے کہ ہمارے نزدیک تو جس طرح یہ دعوتیں بدعت ہیں اسیطرح دعوت ختنہ بھی بدعت ہے۔

شارحین حدیث کوئی شارعین نہیں ہیں کہ ان کا ہر قول ہم پر حجت ہو۔ پھر انہیں اس وقت بحث جواز عدم جواز سے بھی نہیں۔ بلکہ وہ تو لفظ ولیمہ سے بحث کرتے ہیں۔ آپ نے بھی اس لفظ کے عموم سے

فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ دراصل ولیمہ کے لغتی و عرفی معنی طعام عرس نکاح کے بعد کا ولیمہ ہی ہے نہ کہ وہ دس قسمیں جن کے در پے آپ ہیں۔ چنانچہ آپ ہی کی پیشکردہ فتح الباری میں ہے اختصاص اسم الولیمۃ بہ فہو قول اہل اللغۃ یعنی ولیمہ کا اطلاق جہاں ہو وہاں مراد نکاح کا ولیمہ ہوتا ہے۔ لغت عرب کے جاننے والوں کا قول یہی ہے۔ اور اہل لغت ہی معنی لغت کے پورے عالم ہوتے ہیں۔ اور جو قول آپ نے نیل اور فتح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بھی قیل کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔ تمریض کا صیغہ تو مرض پیدا کئے بغیر شاید ہی چھوڑے ان پہ اور بات ہے کہ کوئی قرینہ یا ضمیمہ ہو۔

ان آس اس وقت دعوت ختنہ کرنے اور کھانے والوں کو نیز تیجے دسویں پر ہاتھ صاف کرنے والوں کو اور خوشی ہوگی جبکہ ان آٹھ دس دعوتوں میں وہ ایک دعوت بنام الحذاق بھی دیکھیں گے۔ اور پڑھیں گے کہ الطعام الذی یتخذ عند حذق الصبی۔ یعنی بچہ جب ہوش و حواس درست کر لے صنعت و حرفت میں ماہر ہونے کے قابل ہو جائے تو ایک دعوت اور اس کا ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب ختم قرآن کرے تو اب ختنہ کی دعوت کے ساتھ دعوت تولید پھر اس کے ساتھ دعوت ختم پھر دعوت ماہریت چلا سلسلہ اور دس تک پہنچ کر رک تھوڑے ہی جائے گا؟ پھر ان دس درختوں کی سینکڑوں شاخیں نکلیں گی۔ مبارک ہو دعوتوں کا سلسلہ تو اہل حدیث میں قائم ہو جائیگا۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ (باقی)

---

## نور محمدی

مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ اس کتاب میں گانا، بجانا، اور مروجہ قوالی کی قرآن، حدیث اور اقوال ائمہ سے تردید کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ کتاب ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

# قرآن کی طرح حدیث رسول بھی واجب الاطاعت ہے

(از ابو الصلی محمد عبد اللہ صاحب جھنگوی اعظمی متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

جمہور اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ جو حکم حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صادر فرمائیں وہ بلا چون وچرا امت کے لئے واجب العمل ہوتا ہے۔ خواہ وہ حکم قرآن مجید میں صراحۃً یا کنایۃً موجود نہ ہو جمہور اہل اسلام کے اس عقیدہ کی نہایت محکم دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:-

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (پ ۲۲ - ع ۲) یعنی جب اللہ اور اُس کے رسول (محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو کسی مومن (مرد و عورت) کو اُس سے رد و انکار کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

اس آیہ کریمہ میں واؤ عطف آیا ہے جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کا فیصلہ بندوں کے لئے واجب الاطاعت ہے ۴ ایک اور محکم دلیل قرآن مجید کی یہ آیت بھی ہے:-

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۵ - ع)

(اے پیغمبر!) تمہارے پروردگار کی قسم ہے کہ جب تک لوگ اپنے باہمی جھگڑے تم ہی سے فیصلہ نہ کرائیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اُس سے کسی طرح دلگیر نہ ہوں بلکہ دل وجان سے اسکو قبول کریں ورنہ ان کو ایمان سے بہرہ نہیں۔

ایک اور محکم دلیل یہ آیت بھی ہے۔ جس میں آپ کے حکم سے روگردانی و سرتابی کرنے والوں کو خوفناک وعید اور عذاب دردناک سے ڈرایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے:-

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (پ ۱۸ - ع ۱۵) یعنی جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ ڈریں اس سے کہ کسی سخت مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ یا اُن پر کوئی دردناک عذاب آئے۔

غرض جمہور اہل اسلام کے پاس اس قسم کی صدہا آیتیں و دلیلیں موجود ہیں جن سے نہایت محکم طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی طرح حدیث رسول بھی بندوں کے لئے حجت شرعی اور واجب الاطاعت ہے اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو مثل حکم خدا کے واجب العمل سمجھتے تھے۔ سخت سے سخت اختلاف میں بھی انہوں نے کتاب وسنت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور امت محمدیہ کے شیرازہ کو بکھرنے نہیں دیا۔ نیز ہر کام متعلق عبادات یا معاملات میں ان دونوں اصل الاصول کو مضبوط پکڑے رہے۔ بطور مثال کے یہاں چند واقعات نقل کئے جاتے ہیں:-

(۱) بعد وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلا اور بڑا اختلاف خلافت کے متعلق واقع ہوا ادھر مہاجرین کہتے تھے کہ خلیفہ ہم میں سے ہو۔ اُدھر انصار اپنا حق ظاہر کرتے تھے۔ باہم کشمکش ہوئی۔ قریب تھا کہ تلواریں میان سے باہر ہو جائیں تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے سنا ہے۔ الائمۃ من قریش یعنی امامت قریش کا حق ہے۔ یہ سنتے ہی انصار کے سارے جوش پر پانی پڑ گیا۔ (فتح الباری)

(۲) دوسرا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا تھا۔ صحابہ میں اختلاف ہوا کہ آپ کس مقام پر دفن ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نبی جہاں کہیں انتقال کریں وہیں دفن کئے جائیں۔ آخر اسی پر فیصلہ ہوا۔

(۳) زمانہ خلافت ابو بکرؓ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں قسم دیکر سوال کیا کہ بھلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نحن معشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقۃ۔ یعنی ہم انبیاء کی جماعت ہیں ہمارا ترکہ نہیں تقسیم ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے سب نے بالاتفاق کہا ہاں (بخاری)

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اثناء راہ میں سفر شام کے معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے۔ تو مشورہ کیا گیا ایک گروہ نے کہا کہ واپس لوٹنا مناسب ہے۔ دوسرے نے کہا کہ چلنا چاہئے۔ گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جو جلسہ میں موجود نہ تھے آگئے اور طرفین کی تقریر سن کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس جگہ تم ہو اور وہاں طاعون آ جائے تو وہاں سے بھاگو نہیں اور جہاں طاعون ہو وہاں جاؤ نہیں۔ پس فرمان رسالت سنتے ہی سب نے سر تسلیم خم کر لیا (بخاری)

(۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مسجد نبوی کی توسیع اور اس کو توڑ کر مضبوط بنانے کی بابت اعتراض کیا گیا۔ آپ نے جواب میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے:-

من بنی مسجدا للہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ یعنی جس نے خدا کے لئے مسجد بنائی خدا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیگا۔

ان روایات سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کو واجب العمل سمجھتے تھے اور اُن پر بلا چون وچرا عمل کرتے تھے

اب آئیے فرقہ منکرہ کے عقیدہ وایمان پر بھی اک نظر ڈالیں۔ اس فرقہ کے سرگرم رکن ملا حشمت علی صاحب فرماتے ہیں:-

(بقیہ کالم ملا پر ملاحظہ فرمائیں)

۴ اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی امت کے لئے واجب الاطاعت ہے۔

(۹۹۸)

# فتاویٰ

س ۲۴۷} زید کہتا ہے کہ اگر ایک چھری یا چاقو سے دوسرا جانور بلادھوئے ہوئے ذبح کر دیا جاوے تو دوسرا جانور مردار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا کیا ارشاد ہے (ایک سائل خریدار اہلحدیث)

ج ۲۴۷} یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں صفائی کے لئے چھری کو دھو لینا اچھا ہے اللہ اعلم!

س ۲۴۹} زید کہتا ہے کہ اگر کسی نے پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا نہ کیا اور اپنی بیوی سے صحبت کر لی تو زنا ہوگا اور اگر اس صحبت سے نطفہ قرار پاکر اولاد ہوگی تو وہ اولاد حرام کی ہوگی۔ عرض ہے کہ زید کا ایسا کہنا درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۴۹} یہ کوئی حکم شرعی نہیں۔ جو اس کے خلاف کہے وہ دلیل پیش کرے۔ اللہ اعلم!

س ۲۵۰} روزہ دار مریض کا فصد کیا جائے یا وہ نسوار لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ اور آنکھ میں دستکاری کرنے کے متعلق بھی فرما دیں کہ اس سے روزہ کو نقصان تو نہیں ہوتا۔ (خریدار ۔۔۔)

ج ۲۵۰} فصد کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا نسوار لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ وہ معدے میں جاتی ہے۔ آنکھوں میں دستکاری یعنی اپریشن کرانے سے روزہ نہیں جاتا۔

س ۲۵۰} ایک شخص کو رمضان شریف کے دنوں میں احتلام ہو جاتا ہے۔ وہ بوجہ شرم کے گھر کے عزیز رشتہ داروں کے غسل نہیں کر سکتا۔ اسی حالت میں سحری کھائی۔ روزہ کی نیت بھی کر لی۔ صبح کو اٹھ کر غسل کرکے نماز فجر ادا کرتا ہے۔ اس کی جنبی حالت میں روزہ کی نیت ہو جائیگی یا نہیں؟ اگر روزہ ہو گیا تو کروہ تو نہیں ہو جائیگا۔ اگر فجر کی نماز تک غسل کرنے کا موقع نہیں ملتا تو دن کھلنے کے بعد روزہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ کس وقت تک غسل کر سکتا ہے۔ جو دن کے روزہ میں خرابی نہ ہو سکے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اگر کسی نے نیت روزہ کی نہ ہو تو دن کے دس بجے تک کرے ورنہ بعد میں روزہ کی نیت نہیں ہوگی۔ الغرض صاف صاف اس سوال کا جواب بذریعہ اخبار مرحمت فرمائیے۔ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۵۰} صورت مرقومہ میں روزے میں خلل نہیں آتا۔ جنابت نماز کو مانع ہے روزے کو مانع نہیں ہے۔ دس بجے والی روایت بھی یہاں کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ صبح سحری کے وقت اٹھنا ہی روزے کی نیت ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک رمضان کی پہلی رات کی نیت سارے مہینے کے لئے کافی ہے۔

نوٹ:۔ نہانے سے شرم کرنا خصوصاً اس گرم موسم میں عجیب بات ہے۔ گھر میں نہیں تو مسجد میں نہا لے۔ محلے کی مسجد میں شرم ہے تو دوسرے محلے کی مسجد میں نہا لے۔ بہرحال شرم غسل فرضی کو مانع نہیں ہونی چاہئے اللہ اعلم! (غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ۲۵۱} ایک شخص جماعت میں پیچھے آکر ملا جبکہ سورہ فاتحہ نصف امام پڑھ چکا تھا۔ جب مقتدی نے پڑھنا شروع کی تو پہلے امام صاحب نے ختم کر دی تو اپنی کو چھوڑ کر آمین کہے یا نہ کہے۔ (ایک خریدار)

ج ۲۵۱} جو مقتدی بعد میں آکر ملے جب امام نصف فاتحہ پڑھ چکے تو وہ فاتحہ پڑھتا رہے۔ جب امام فاتحہ ختم کرکے آمین کہے، مقتدی بھی بحکم اذا امن الامام فامنوا الحدیث آمین کہے۔ تفریق فی القرأۃ کا خیال نہ کرے۔ کیونکہ تعمیل ارشاد نبوی ہے۔ اذا امن کا اذا ظرف زمان اسکو بھی شامل ہے۔

س ۲۵۲} مقتدی پیچھے آکر ملا۔ سورہ فاتحہ نصف یا کچھ کم پڑھی تھی جو امام صاحب رکوع میں چلے گئے وہ رکعت اس کی شمار میں آگئی یا نہیں؟

ج ۲۵۲} صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی اس لئے رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت نہ ہوگی کیونکہ اس سے ضروری چیز (فاتحہ کا پڑھنا) رہ گئی ہے۔ بعض ائمہ رکوع میں رکعت شمار کرتے ہیں مگر حدیث سے ثابت شدہ یہی صورت ہے جیسا کہ ظاہر ہوا کہ کوئی شخص رکوع ہی میں مل کر سمجھے تو اس پر سختی نہ کی جائے۔

س ۲۵۳} وتر ہاتھ پھیلا کر پڑھتے ہیں۔ کیا اسی طریق سے قنوت پڑھا، اس میں دامن کا کیا خیال ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۵۳} وتر میں ہاتھ پھیلا کر پڑھنے سے مراد وتر کی قنوت ہے تو وتروں میں قنوت کا پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ دعا قنوت نجر میں ہاتھ اٹھا کر پڑھتے تھے قنوت ملتا ہے۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی دعا مروی ہے جو وہ وتروں میں پڑھا کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کو فرمایا تھا:۔ اجعل هذا فی وترك (مدید) فی وتر کا لفظ تعلیماً بھی شامل ہے۔ یہی وجہ کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھنا بھول جائے یا عمداً نہ پڑھے تو اس پر عمل ہو جائے گا۔ اللہ اعلم!

س ۲۵۴} کنوئیں کے اندر کوئی چیز جیسے مرغی یا اس سے چھوٹی چیز اور اس میں پانچ یا سات ہاتھ پانی ہو اور وہ شے اس میں سے نکال دی جاوے دو یا تین روز بعد تو اسکے واسطے کیا حکم ہے۔

ج ۲۵۴} حدیث شریف میں آیا ہے۔ اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث وفی بداية لم ینجسه شئ مالم یتغیر طعمه او لونه او ریحه۔ یعنی پانی جب چھ من یا اس سے زیادہ ہو تو وہ پلید نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ یا مزہ یا بو بدل جائے اس لئے مرغی وغیرہ نکالنے کے بعد پانی خراب نہیں ہوا تو اس کا استعمال جائز ہے۔

س ۲۵۵} میں نے سنا ہے اور چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ بہ نسبت ٹوپی کے عمامہ سے نماز کی عظمت زیادہ ہوتی ہے۔ یا ننگے سر سے نماز کی زیادہ ہے۔ ایک تو یہ کہ کبھی ایک یہ کہ قصداً۔

ج ۲۵۵} عمامے سے نماز پڑھنی افضل ہے ننگے سر بھی جائز ہے۔ جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ مداوم (غریب فنڈ داخل ہیں)

# متفرقات

**غرہ رمضان** امرتسر و دیگر شہروں میں بروز ہفتہ ۱۴۔ اکتوبر کو دکھائی دیا۔ اس لئے روزہ بالاتفاق اتوار یعنی ۱۵۔ اکتوبر کو رکھا گیا۔

**اعیان اہلحدیث** ہر ممکن کوشش کر کے نئے سال سے اس کی اشاعت کو کما حقہ بڑھائیں۔ نیز سابقہ پرچہ میں بھی صفحہ متفرقات پر جو اپیل کی گئی ہے اس کو کمرر ملاحظہ فرمائیں۔

**رسالہ خاکساری تحریک اور اسکا بانی** کے متعلق کئی احباب عرصہ سے طلبی کا تقاضا کر رہے ہیں۔ حالانکہ اخبار اہلحدیث میں اس کی تقسیم کی بابت ابھی اعلان نہیں ہوا۔ امید ہے رمضان میں تقسیم ہو جائیگا۔ احباب کرام جو اعانت کرنا چاہیں وہ جلدی بھیجدیں۔

آمد:۔ حافظ محمد صدیق صاحب جنگیال عہ۔ جماعت اہل حدیث نوشہرہ مجا سنگھ لعہ۔ ڈاکٹر بشیر الرحمن صاحب سنگسائی ۶۔ بابو عطاء اللہ صاحب نوشہرہ صدر عہ۔ ڈاکٹر محمد حسن صاحب صوبیدار ٹنڈی کوتل عہ۔

**اہل حدیث کانفرنس** کے لئے از ڈاکٹر محمد حسن صاحب موصوف عہ۔

**مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ** . . . . . . عہ

**مدرسہ مکہ معظمہ** . . . . . . ۱عہ

**جمعیۃ تبلیغ پنجاب** . . . . . . ۶عہ

**اشاعت فنڈ** کے لئے . . . . . ۱۰عہ

ناظم صاحب مدرسہ اسلامیہ چکلہ ضلع مرشد آباد عہ۔ مدرسہ دار الحدیث شکراوہ عہ۔ مدرسہ سعیدیہ دہلی ۴عہ

**دار الحدیث سعیدیہ عربیہ دہلی** بتولیت مولانا ابو سعید محمد شرف الدین صاحب ۱۳۵۱ھ سے قائم ہے۔ مدرسہ ہذا میں سہ اساتذہ ہیں صدر المدرسین مولانا ممدوح خود ہیں جناب ممدوح نے اوقات پڑھانے جناب عین آٹھ ہیں۔ سالانہ امتحان میں کامیابی کے بعد سرٹیفکیٹ جماعت میں طالب علم جاسکتا ہے۔ طلباء کو بسراوقات کے لئے ہے جو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اساتذہ کی تنخواہیں بھی مدرسہ ہی کی طرف سے دی جاتی ہیں اور ہر سال کتابیں بھی خرید کی جاتی ہیں۔ اس دار الحدیث کے ساتھ ایک مکتب چھوٹے بچوں کا بھی ہے۔ ان کو ایک مدرس قرآن مجید اور ابتدائی دینیات پڑھاتے ہیں۔ ان کی تنخواہ اور مکان مدرسہ کا کرایہ بھی دار الحدیث سعیدیہ ہی کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اس سے مدرسہ سعیدیہ کے اخراجات کا اندازہ کر لیجئے۔ اس مرتبہ سالانہ امتحان بتاریخ ۹ شعبان ہوا۔ ممتحن حضرات میں دہلی کے دو مشہور اہل حدیث مدارس کے اساتذہ کرام تھے یعنی (۱) شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب صدر المدرسین مدرسہ زبیدیہ دہلی (۲) مولوی عبد السلام صاحب (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ علی جان دہلی۔ (۳) مولوی حاکم علی عطاء اللہ صاحب

> **اعلان تعطیل!**
>
> آیندہ پرچہ (اہلحدیث ۲۷۔ اکتوبر)
>
> سالانہ تعطیل کی وجہ سے
>
> **شائع نہیں ہوگا**
>
> خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں
>
> (منیجر اہلحدیث)

رحمانی مدرس مدرسہ مسجد کلاں دہلی۔ (۴) مولوی بشیر صاحب مدرس مدرسہ فیاضیہ دہلی۔ (۵) مولوی سید تقریظ احمد صاحب مدرس مدرسہ جامع اعظم دہلی مع مکتب بچوں کے ۴۰ طلبہ تھے۔ طلبہ میں سے ۹ نفر نے سند فراغ حاصل کی اور تقسیم اسانید کا جلسہ ۹ شعبان کو زیر صدارت شمس العلماء مولانا مفتی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی منعقد ہوا۔ طلبہ مدرسہ نے تقریریں کیں۔ علماء کرام کے وعظ ہوئے۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ امام صاحب نے جلسہ کو موقع پر دس روپے عنایت فرمائے۔ اور حاضرین نے بھی امداد فرمائی۔
مدرسہ آمدنی کی قلت سے بہت متوقع ہے سید رمضان کا مبارک مہینہ ہے جس میں ایک نیکی کے بالمقابل دس نیکی کے ثواب سے بہت زیادہ ملتا ہے من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ

اہل فضل حضرات سے امید ہے کہ اپنے صدقات میں علم حدیث کی اس غریب درسگاہ کو فراموش نہ فرمائیں گے بھیجنے کا پتہ:۔ ناظم صاحب مدرسہ سعیدیہ پل بنگش دہلی۔ الراقم:۔ عبد اللہ مدرس مدرسہ سعیدیہ دہلی۔ (عہ داخل اشاعت فنڈ)

**مدرسہ اسلامیہ چکلہ** ضلع مرشد آباد عرصہ ۱۹ سال سے جاری ہے۔ اس میں قرآن و حدیث و تفسیر نحو۔ صرف۔ فقہ۔ منطق۔ علم اصول۔ بلاغت۔ حکمت۔ اور کتب اخلاق و تاریخ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ بقدر ضرورت علم حساب وغیرہ سکھایا جاتا ہے اور زمانہ کے روش کے موافق کچھ انگریزی کا حصہ بھی کلکتہ مدرسہ عالیہ کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔
فی الحال اس مدرسہ میں چار مدرس عربی اور دو مدرس انگریزی مقرر ہیں اور قریبا تعداد طلبہ نوے ہے۔ لیکن اس مدرسہ کی مالی حالت نہایت پست ہے۔ لہذا جناب مولانا ابو الفرقان محمد سلیمان صاحب مدرس اول مدرسہ ہذا بغرض تحصیل امداد مالی مع رسیدات مطبوعہ مدرسہ ہذا سفر کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ برادران اسلام جناب مولانا صاحب موصوف کو امداد مالی اور عطایا سے بہرہ اندوز فرمائیں گے۔ الملتمس:۔ محمد کلیم الدین عبو الحسن۔ سکرٹری مدرسہ اسلامیہ چکلہ۔ مرشد آباد۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

**دار العلوم عربیہ شکراوہ** کا سالانہ امتحان نہایت عمدگی کے ساتھ ۱۰۔ ۱۱ شعبان ۱۳۵۸ھ کو زیر نگرانی حکیم سید ابو الفضل عبد المنان صاحب مدیر مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی مولانا ابو سعید محمد شرف الدین صاحب محدث دہلوی مہتمم سید تقریظ احمد صاحب سہسوانی۔ مولانا محمد بشیر صاحب مہتمم مدرسہ فیاضیہ دہلی حکیم ابو المحسن جناب الدین ... نے لیا۔ ہر جماعت عربی و فارسی و دینیات میں ۲۰ طلباء نے امتحان دیا۔ نتیجہ نہایت عمدہ رہا۔ تین فارغ ... طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ علاقہ میوات میں اہلحدیث کی یہ اعلیٰ اسلامی درسگاہ ہے۔ ...

# بصائر و نظائر

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

(از قلم مولوی محمد جانباز خان صاحب حیدرآباد دکن)

قرآن مجید و فرقان حمید جو حقائق و معارف کا منبع اور بصائر و نظائر کا مخزن ہے۔ جو حقیقت میں اُسکے ماننے والوں کے لئے ہدایت، نور، شفا و رحمت ہے مگر ہم اس کی ان آیات کا بنظر غائر مطالعہ کریں اور نہایت تدبر کے ساتھ غور و خوض کریں جو علم التذکیر بایام اللہ سے متعلق ہیں جن میں یہود و نصاریٰ کی ان کیفیات و حالات کا ذکر ہے۔ جن کی بدولت وہ آیہ کریمہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے مخاطب ٹھیرے۔ حالانکہ جلیل الشان و جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام ان میں مبعوث ہوئے اور توریت و انجیل جیسی مقدس کتابیں اُن میں نازل کی گئیں۔ اور جنہیں ہماری طرح سارے جہان پر فضیلت دی گئی۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۔

اور ہم بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت دے چکے ہیں اور ہم نے ان کے کھانے کو عمدہ عمدہ چیزیں دیں اور (اپنے زمانے میں) سارے جہان کے لوگوں پر فضیلت دی۔ اس کے بعد اگر ہم اپنے حالات و کیفیات کا جائزہ لیں اور نہایت تامل کے ساتھ تقابل کرکے دیکھیں کہ آیا کہیں ہماری بگاڑ و بربادی کے وہی علل و اسباب تو نہیں ہیں جو یہود و نصاریٰ کی بربادی و تباہی کا موجب ہوئے۔ آیا ہم اسوقت خطاب کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے مزید مستحق ہیں یا کہیں آیہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی زد میں تو نہیں ہیں۔

وقتاً فوقتاً اس وقت ہماری یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم مقبول و مستجاب ہوسکتی ہے اور ہم اس قعر ذلت سے نکل کر آیہ کریمہ وانتم الاعلون کے صحیح مصداق قرار پاسکتے ہیں۔

لہٰذا ہم یہاں پر بنی اسرائیل کی اُن تصاویر کو ناظرین کرام کے سامنے پیش کرنے کی سعی کرینگے جو اُن کے تشتت و افتراق اور شرک فی التوحید کے متعلق ہیں۔ اور یقیناً یہی اُن کی اصل بربادی و تباہی کا موجب ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

## تشتت و افتراق

بعد امتداد زمانہ بفحوائے آیہ کریمہ منھم المومنون واکثرھم الفسقون یہود و نصاریٰ کی اکثریت توریت و انجیل کی حقیقی تعلیمات سے روگرداں ہوکر گروہوں میں تقسیم ہوگئی۔ صرف تھوڑے سے اصل تعلیمات پر قائم تھے۔ جن کی تصویر قرآن حکیم نے اس طرح کھینچی ہے:-

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓي اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۔

اور جب (اس کلام کو) سنتے ہیں جو پیغمبر (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترا (یعنی قرآن شریف کو) تو دیکھتا ہے حق بات کو پہچان کر اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے اُبل کر بہ رہی ہیں۔ کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہم کو گواہوں میں لکھ لے۔ (المائدہ ع)

یہ تو وہ اسرائیلی ہیں جو صحیح تعلیمات پر تھے اور جو اس تعلیمات سے روگرداں ہوئے وہ دو گروہوں میں منقسم ہوگئے۔ اگرچہ ان دونوں کی بنیاد شرک فی التوحید ہی ہے جو ان کی ساری خرابیوں اور بربادیوں کا موجب ہے لیکن بظاہر ان کی اصل صورتیں کسی قدر جداگانہ ہیں۔

[illegible] ہیں۔ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــــُٔـوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ڽ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۔

اور یہود کہتے ہیں عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ اگلے کافروں کی سی باتیں بنانے لگے اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے کہاں بہک گئے ہیں۔ (التوبہ ع ۵)

## دوسرا گروہ

دوسرا گروہ وہ ہے جو کس قدر علی الاعلان شرک فی التوحید کا قائل تو نہیں لیکن عملاً شرک فی التوحید کا عامل ضرور ہے۔ جس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح وضاحت کیا ہے:-

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب بنا لیا ہے۔

اسی کی تائید میں عدی بن حاتم سے مروی ہے:-

انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ ھذہ الایۃ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰــهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭسُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ فقلت لہ انا لسنا نعبدھم قال الیس یحرمون ما احل اللہ فتحرمونہ ویحلون ما حرم اللہ فتحلونہ فقلت بلی قال فتلک عبادتھم۔

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سورہ برات کی یہ آیت پڑھ رہے تھے:- ان لوگوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب بنا لیا اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ انہیں صرف ایک معبود کی عبادت کا

## ... کی حالت ...

... شرک سے پاک ہے
تھے۔ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا
کیا وہ اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام نہیں کرتے
جسے تم بھی حرام سمجھتے ہو اور اللہ کی حرام کی ہوئی
چیز کو حلال نہیں کرتے جسے تم حلال سمجھتے ہو۔
میں نے کہا ہاں۔ فرمایا یہی اُن کی عبادت ہے
(احمد۔ ترمذی)

**افتراق بین المسلمین** اس کے بعد اگر ہم مسلمانوں کی حالت پر طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ امر نہایت واضح ہے کہ مسلمان بھی اسلام کے ابتدائی دور میں آیہ کریمہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا کے بالکل مصداق تھے۔ لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا ان کے عقائد و اعمال تغیر پذیر ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل سے تطابق ان میں اشد پذیر ہونے لگا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی حذو النعل بالنعل ان پر صادق آرہی ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو بنی اسرائیل کی طرح متفرق ہو کر فرقوں میں منقسم ہونے سے منع فرمایا ہے:۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

ان لوگوں کی طرح مت ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے اس کے بعد کہ ان کے پاس صاف صریح احکام پہنچ چکے اور ان لوگوں کو (قیامت) میں بڑا عذاب ہے۔ (آل عمران ع ۱۱)

افسوس کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے اس امتناعی حکم کا کوئی لحاظ نہ کیا۔ اسلامی شاہراہ سے علیحدہ ہو کر متفرق فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان سارے فرقوں کو ہم دو گروہ میں لا سکتے ہیں۔ جن میں بنی اسرائیل کی طرح شرک فی التوحید مشترک ہے۔ اگرچہ یہاں بھی عملی صورتیں کچھ مختلف ضرور ہیں۔

**گروہ اول** وہ ہے جس کا طرۂ امتیاز مندرجہ ذیل شعر ہے

## وہی جو معنوی پرستش تھا خدا ہو کر

اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

حالی مرحوم نے ان کے عقائد کو مسدس میں تفصیل سے پیش کیا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ان میں جو صوفی خیال کے لوگ ہیں تو ان کا کچھ نہ پوچھئے یہ تو یہود و نصاریٰ پر بھی سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے ناظرین کی توجہ اس گروہ کے پیر خواجہ حسن نظامی کی اس عبارت کی طرف منعطف کراتے ہیں جو منادی دہلی کے صفحہ ۲ جولائی ۱۹۳۷ء میں چھپی ہے

"جو آدمی اللہ کی شکل و صورت دیکھنی چاہتا ہے وہ خود اپنے وجود کو دیکھ لے۔ اپنی صورت کا معائنہ کرے اس کو ہر میرا میں ہر کی صورت کا تماشہ نظر آجائیگا۔ جب اللہ کی یہ شکل مثالی جس کا نام آدمی ہے انسان ہے۔ اللہ کہتا ہے تو ایک سر پیدا ہوتا ہے جس کا پہلا کنارہ ازل ہے اور دوسرا کنارہ ابد ہے۔ اب جبکہ آدمی اللہ کہہ رہا ہے اور آدمی اللہ سن رہا ہے ذرا لمبے اور گہرے سانس سے اُل۔ لاہ کے کہ دیکھ اپنے اندر سانس کی گہرائی میں اتر سے تو اسی مجلس میں اسی مجمع میں اسی آن ابھی ابھی آپ کو اپنے اندر اللہ کا جلوہ نظر آجائے گا اور معلوم ہو جائیگا کہ اللہ ایک سر ہے۔ جس

## ہستی ... زمین ہے ... جدا ہوئے ہیں

... کچھ نہیں ہے۔ انسان دیکھتا ہے سنتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے، سوتا ہے، روتا ہے، مگر وہ نہ بولتا ہے نہ سنتا ہے۔ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے۔ نہ روتا ہے۔ کیونکہ جب وہ حقیقت میں موجود ہی نہیں ہے تو کیونکر بولیگا۔ کیونکر سنیگا۔ کیونکر وہ نے کا۔ کیونکر سوئیگا۔ کیونکر پئے گا۔

خدا غیر خدا در دو جہان چیزے نیست

**دوسرا گروہ** وہ ہے جس کا نقشہ حالی مرحوم نے اپنے مسدس مد و جزر میں اس طرح کھینچا ہے ؎

سدا اہل تحقیق سے دل میں بل ہے
حدیثوں پہ چلنے سے دیں کا خلل ہے
فتاوٰں پہ بالکل مدار عمل ہے
ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

یہ وہ گروہ ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہونے کی بجائے اس راہ کو اپنے لئے راہ نجات قرار دیتا ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناراضامندی کا اظہار فرمایا ہے:۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور دو لکیریں اس کی داہنی طرف اور دو لکیریں اس کی بائیں طرف کھینچیں پھر بیچ کی لکیر پر انگلی رکھ کر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی راہ ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور مت چلو اور راہوں پر کہ بھٹکا دیں گے تم کو

سے عمل ہوتے۔ (یہی اہلحدیث)

ان کے عقائد و اعمال طبقہ اولیٰ کے عقائد و اعمال سے بالکل جدا ہیں۔ بنی اسرائیل کے دوسرے گروہ سے ان کی مطابقت بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ یہ لوگ آیہ کریمہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم الآیہ کے مصداق ہیں۔ ان کا بزعم خود اپنے آپ کو صراط مستقیم پر سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ ہم اس راستے سے فلاح و بہبود پائیں گے۔ ملک امانیھم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ مندرجہ ذیل شعر اس گروہ کے حسب حال ہے

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

**اسلام کا سچا پیرو** وہ گروہ جس کے عقائد جس کے اعمال۔ جس کا دستور۔ جس کا قانون بالکل وہی ہے جو طبقہ اولیٰ کا تھا۔ جس کا طرۂ امتیاز مندرجہ ذیل شعر ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

جس کی زندگی سے تعلق فخر موجودات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ؎

ولن تزال ھذہ الامۃ قائمۃ علی امر اللہ لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ

اور یہ جماعت (اسلام کا گروہ) اللہ کے حکم پر قائم رہیگی۔ دشمنوں سے اس کو کچھ نقصان نہ پہنچیگا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے (بخاری شریف)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سوائے اسلام کے سابقہ مذاہب میں اس وقت کوئی ایسا گروہ موجود نہیں ہے جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ کو باحسن الوجوہ پورا کرے بلکہ قیامت تک پورا کرتا رہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ نبوت و رسالت ختم ہو چکی اب کوئی نبی یا رسول آنے والا نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام میں اس گروہ کو باقی رکھا ہے۔ تاکہ اسلامی صحیح تعلیمات کو بموجب آیہ کریمہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ساری دنیا میں پھیلائے۔ اور قیامت تک اس کے بندوں پر اتمام حجت کرتا رہے۔

**الغرض** ہم اپنے اس مضمون میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہود و نصاریٰ کے حالات و کیفیات کا قرآنی نقشہ اور مسلمانوں کی موجودہ حالت اور تعلیمات اسلام کا صحیح خاکہ پیش کرکے ناظرین کرام سے دریافت کرتے ہیں

(۱) کہ اسرائیلی اور اسلامی فرقوں میں تطابق پایا جاتا ہے یا نہیں۔ بصورت اثبات ہم انعام و اکرام کے مستوجب ہیں یا قہر و غضب کے۔

(۲) اگر ہم دین و دنیا کی فلاح و نجات کے طالب ہیں تو ہم کو اسلام کی صحیح تعلیمات پر عامل ہوکر اسلام کے سچے پیرو بن جانا چاہئے یا نہیں۔

(۳) نیز موجودہ منتشر پر قائم رہ کر فلاح حقیقی کی امید رکھنا تلک امانیھم کے مصداق بننا نہیں ؟

ہمیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین کرام ہمارے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ہمارے ان سوالات پر نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ غور فرماکر اس بشارت قرآنی کے مستوجب ہونگے۔

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

## بقیہ مضمون از صفحہ ۸

مسلمانوں کے لئے کوئی کتاب ماسوائے قرآن مجید شرعی حجت نہیں۔ وحی خفی محض ایک من گھڑت بات ہے۔ حدیثوں کا ماننا شرک فی الحکم ہے۔ اعتقاد بالحدیث کی وجہ سے ایک مسلمان ظالم، کافر اور فاسق ہو جاتا ہے ؟

(تبلیغ القرآن حصہ دوم صفحہ ۱)

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! کیا ایسا عقیدہ کسی مسلمان بالقرآن کا ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں۔ لَمْ يَقُلْ بِهٖ اَحَدٌ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ (یعنی کوئی نہیں کہہ سکتا مگر وہی جس کی عقل ماری گئی ہو) ؎

گر ہمیں مذہب و ہمیں ایمان
کار مذہب تمام خواہد شد

اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ

"قرآن مجید ہر طرح سے کامل اور مکمل اور ہر ایک دینی مسئلہ کا مبین اور مفسر ہے۔ نماز کتاب اللہ کی تعلیم سے بالکل مشرح ہے"

کیا خوشنما دعویٰ ہے کہ نماز کتاب اللہ کی تعلیم سے بالکل مشرح ہے۔ مگر اس فرقہ کے افراد میں بابت نماز جو اختلاف عظیم ہے اس کا نقشہ ملاحظہ کیجئے۔

(۱) ایک گروہ نماز دو رکعت پڑھتا ہے دوسرا ایک ہی رکعت۔ (۲) ایک گروہ پانچ وقت کی کہتا ہے دوسرا تین وقت۔ (۳) ایک گروہ ہر رکعت میں دو سجدے کرتا ہے دوسرا صرف ایک۔ (۴) ایک گروہ قعدہ کرتا ہے دوسرا نہیں کرتا۔ (۵) ایک گروہ نماز میں چند آیات پڑھتا ہے دوسرا کچھ اور پڑھتا ہے۔ غرض ؎

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

کتاب اللہ (قرآن مجید) میں جب احکام نماز مفصل اور مشرح موجود ہیں تو پھر آپس میں منافست اختلاف کیوں ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں فرقہ ہذا کے خیال کے مطابق نہ احکام نماز مفصل طور پر موجود ہیں اور نہ رکعات نماز کی کوئی تفصیل مذکور ہے۔ یعنی قرآن مجید نے یہ نہیں بتایا ہے کہ ظہر و عصر کی اتنی رکعتیں پڑھو اور عشاء و مغرب کی اتنی اور فجر کی اتنی۔ وغیرہ وغیرہ۔ قرآن مجید ان امور کے متعلق تفصیلی بیان سے بالکل ساکت ہے۔ ہاں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ جس سے مطلب یہ ہے کہ مسلمان آپ کے طور و طریقہ کے مطابق نماز پڑھیں۔ بلکہ ہر دینی کام کو آپ کی تعلیم و عمل کے مطابق کریں۔ نماز کی بابت تو آنحضرت نے بھی فرمایا ہے ؎ صلوا کما رأیتمونی اصلی یعنی اے لوگو! جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی

ہم نے حرام کو حلال ... مرتب ... پر کرام علمائے ... ساقت

حضرت رسول علیہ السلام سے سرتابی کرتے اپنی رائے و قیاس سے نمازوں کے جدا جدا نئے نئے احکام گھڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے :- فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط یہ لوگ صرف اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے بڑھکر کون گمراہ ہے جو خدا کی ہدایت کے بغیر اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چلے۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا اللھم وفقنا لاتباعك و اتباع نبیك و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد خاتم النبیین وعلی الہ و اصحابہ اجمعین۔

# مسلمان اور نکاح بیوگان

نکاح بیوگان کی بابت بڑی تاکید ہے۔ قرآن کریم میں ہے :- وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

(سورہ نور۔ پارہ ۱۸)

(ترجمہ) اور نکاح کرو (مسلمانو) رانڈوں کو اپنے میں سے اور لائق والوں کو غلاموں اپنے میں سے اور لونڈیوں اپنی میں سے اگر ہونگے فقیر حاجت روائی کریگا ان کی اللہ فضل اپنے سے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔

(ب) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے علی تین کام میں دیر نہ کرنا۔ نماز فرض کا جب وقت آجائے اوس کے ادا کرنے میں دیر نہ کرنا۔ جب جنازہ موجود ہو۔ اس کو دفن کرنے میں دیر نہ کرنا۔ رانڈ عورت ہو تو اوس کے نکاح میں دیر نہ کرنا۔ جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب جانتے اوس کا ایمان سلامت نہیں۔ کیونکہ اوس نے ایک شریعت نبوی سے منہ پھیرا دوسرا ہندوانہ رسم پر چلا۔ عجب ہے کہ جب مرد رنڈوا ہو جائے تو اس کی شادی کی بابت بڑی کوشش کی جاتی ہے۔ عوض معاوضہ سے رقم نقد دے کر غرض ہر طرح سے دوڑ دھوپ کرکے اوس کی شادی کروی جاتی ہے۔ شاید مرد کی عورت کے سوا نہیں گزرتی۔ مگر جب عورت رانڈ ہو جاوے تو پرواہ نہیں شاید اس کی مرد کے سوا گزر جاتی ہے؟ اگر کوئی ہدایت کرے جواب یہ ہوتا ہے کہ پہلے تو کوئی ہمارے شان کا نہیں ہے دوسرا ہماری رسم نہیں علاوہ ازیں حیا والی عورت ہے۔ اور لڑکا اوس کا جوان ہے اب اوس کو کس بات کی کمی ہے؟ اب کوئی اس حیا والی سے پوچھے کہ خوش ہے یا کوس رہی ہے جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا ہے تو اوس کے خویش و اقربا اوس کے گلے لگ لگ کر اس قدر روتے اور تسلی دلاتے ہیں کہ انداز نہیں۔ کوئی کسی چیز کی ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ تو کوئی کسی بوجھ کو اپنے کندھوں پر لے جانا کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر اوس بے چاری کا اصلی کام کوئی نہیں کرتا۔ یعنی نکاح۔

یہ عورت حیا والی کافی عرصہ تک انتظار کرتی رہتی ہے۔ جب اوس کو پورا یقین ہو گیا کہ انہیں اپنی رسم پیاری ہے میری بہبودی منظور نہیں ہے۔ مال اولاد۔ خویش اقربا وطن مالوف کو خیر باد کہہ کر بھاگ نکلتی ہے۔ یہ شریف لوگ صبح سراغ اٹھائے پھرتے ہیں کہ کدھر گئی۔ کبھی مقدمہ بناتے ہیں کہ نقد بھی ساتھ سرقہ ہوا ہے۔ کبھی غیر بالغہ قرار دے کر اس کے اغوا کا دعویٰ عدالت میں کرتے ہیں۔ جب عدالت میں طرفین حاضر ہو جاتے ہیں تو حیا والی عورت اپنے ورثاء ماں باپ بیٹا۔ بھائی کی بابت عدالت میں بیان لکھواتی ہے کہ یہ تو میرے دشمن ہیں وارث کیسے، انہیں میں جانتی بھی نہیں۔ آخر یہ لوگ شرمندگی سے سر جھکاتے ہیں۔ مثل خارج ہو جاتی ہے، رقم وغیرہ مفت میں خرچ ہوتی ہے۔ بعض دفعہ خون خرابے تک نوبت پہنچتی ہے اور گھروں کو برباد کر کے وہاں چھوڑ جاتی ہے۔ ایسے واقعات جو روز ہوتے ہیں ہم خود دیکھتے ہیں اور دیکھتے رہتے ہیں کئی ایسے دیکھے ہیں جو اسلامی قانون پر عمل نہ کرنے کے نتیجے ہیں صرف یہ فرمان اللہ و رسول اللہ کو نہ ماننے کا نتیجہ ہو رہی ہے۔ بعض حیا والی عورتیں جو رانڈ ہیں ایسی بھی دیکھنے میں آئی ہیں کہ وہ ظالم کے ظلم و جبر سے نکاح ثانی کا حق ان سے چھین لیا گیا وہ بعض کئی نہیں ہیں بلکہ بچے جنتے اور قتل کر دئیے۔ بعض تو پانچ ماہ تک کے ساقط کر دئیے گئے۔ اگر ایک آدھ ساقط نہ ہوا تو بچے کو بعد تولد تعمد درگور کر دیا گیا ان کے وارث ایسی عورتوں سے خوش و خرم اور شاد ہیں کہ اس نے بوجہ کثرت حیا رانڈ پنے کو خوب نبایا ہے۔ کیا خوب۔ (ابو نعیم محمد عبد الرحیم متعلم جامعہ شمس حسن خان بہاولپور سٹیٹ)

## سید مہدی حسن صاحب اندیری جواب دیں

اس ماہ شعبان ۱۳۵۳ھ کی ۱۴ یا ۱۵ تاریخ شب کو مقام دریاؤ میں آپ نے وعظ کہا۔ اتفاقاً میں اسی جمعہ کو دریاؤ آیا ہوا تھا۔ میرے سننے میں آیا کہ دوران تقریر میں آپنے کہا کہ بھول سے بجائے چار رکعت کے اگر پانچ پڑھ لے تو اوس نماز کو لوٹانا چاہئے۔ چونکہ تشہد فرض ہے اور وہ چھوٹ گیا لہذا نماز نہیں ہوئی۔ گویا کہ تمام مصلیوں کی نماز مع امام نہیں ہوئی اور سجدہ سہو بھی کافی نہیں اس لئے میں جناب کو ایک حدیث پر توجہ دلاتا ہوں جو ہمارے اور آپ کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

اگر تم میں سے کسی نمازی کو شک ہو کہ میں تین پڑھی ہیں یا دو چار پڑھی ہیں یا تین تو کم پر یقین کرے اور شکوک کو چھوڑ دے۔ اگر واقعی اس نے پانچ پڑھی ہوں گی تو اس کے دو سجدے پانچویں کے ساتھ مل کر دو سجدے دو رکعتیں نفل کے حکم میں ہو جائیں گے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بھول کر پانچ پڑھنے

# ملکی مطلع

## جنگ یورپ جاری ہے

جنگ یورپ تینوں قسموں (فضائی بحری اور بری) سے جاری ہے۔ بحری جہازوں کے غرق ہونے کی خبریں اور بری لڑائی کی اطلاعات بھی آتی ہیں۔ مگر ابھی تک فرانس اور جرمنی کے قلعوں کی جو مضبوط لائنیں بنائی گئی تھیں ان پر کسی اثر کے پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی۔

ایک بڑا جنگی جہاز جس نے گزشتہ جنگ عظیم میں برطانیہ کی طرف سے بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے وہ بھی غرق ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پر بیس لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ اس کا حجم ۲۹ ہزار ٹن تھا۔

**روس اور ترکی کا معاہدہ** سلطنت ترکی اور روس کی گفتگو باہمی عرصے سے ہو رہی تھی۔ آخرکار وہ بھی معاہدے کی شکل میں آگئی۔ روس کی طرف سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ ریاست ہائے بلقان پر قبضہ نہیں کریگا اور ترکوں نے وعدہ کیا کہ ہم درہ دانیال ہر ایک فریق کے لئے بند رکھیں گے۔

مملکت روس حکومت فن لینڈ پر دباؤ ڈال رہی ہے خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

جرمنی کے ڈکٹیٹر کی طرف سے جو صلح کی تجویز پیش کی گئی تھی اس کو دول محاربین نے مسترد کردیا حقیقت میں وہ تھی بھی ایک مضحکہ خیز تجویز جسکی تفصیل یہ ہے کہ ملک پولینڈ پر حملہ کرنے کی وجہ سے برطانیہ اور فرانس نے لڑائی میں حصہ لیا تھا اور یہی چیز بنائے محاربہ قرار پائی جرمنی ڈکٹیٹر کہتا ہے کہ صلح کی شرطوں میں پولینڈ کا ذکر نہیں آئے گا۔ کیا خوب! گویا [illegible] ختم ہوگیا۔ [illegible] [illegible] [illegible] صلح [illegible] کر سکتا [illegible]

خطا ہوئی۔ جسے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی نرالی [illegible] کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ برطانیہ کی فوج بھی فرانس کے ساتھ مل کر کام کرنے پر مستعد ہے۔ تقریباً دو لاکھ برطانوی فوج مع سامان وسامان فرانس پہنچ چکی ہے۔

**هندوستان** کی طرف بھی جہاد چل رہا ہے جہاں لوگ کچھ نہ کچھ حرکت رجا رجا کرتے رہتے ہیں۔

## خاکسار خونخوار شکل میں

### پچاس ہزار خاکسار گورنمنٹ کی امداد کے لئے پیش کئے گئے

خاکسار جماعت کا اخبار "الاصلاح" لکھتا ہے کہ ہمارے ڈکٹیٹر (مشرقی صاحب) نے حضور وائسرائے کی خدمت میں اطلاع بھیجی ہے کہ میں پچاس ہزار خاکسار گورنمنٹ کی خدمت میں بتفصیل ذیل پیش کرتا ہوں:۔

تیس ہزار دشمن سے ہندوستان کی حفاظت کیلئے (دشمن سے کون مراد ہے خلیفہ قادیان کا خوابی اژدہا تو نہیں)۔ دس ہزار پولیس کے فرائض بجا لانے اور دس ہزار ترکوں کی امداد کے لئے (ترکوں کے لئے بہرحال۔ چاہے وہ حریف ہوں یا حلیف)۔

مخالف رائے لوگ چاہے کتنی چہ میگوئیاں کریں مگر ہم اس پیشکش کو بقول مشرقی صاحب صحیح معنی میں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مشرقی صاحب نے اپنی کتاب تذکرہ میں بارہا لکھا ہے کہ یورپین اقوام قرآن مجید کی آیت عبادی الصالحون میں داخل ہیں۔ جبکہ یورپ کی تمام اقوام صالحین میں داخل ہیں تو برطانیہ کا تعلق تو ہمارے ساتھ اقرب ہے۔ یہ تو امداد اور تعلق کی زیادہ مستحق ہوگی۔ اس لئے مشرقی کا ان پچاس ہزار خاکسار کو گورنمنٹ انگریزی کی خدمت میں پیش کرنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ مگر سوال قابل غور یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب یا حضور وائسرائے کی طرف سے تو ہر قسم کی امداد کا اعلان کیا جاتا ہے (وہ امداد چاہے کثیر ہو یا قلیل) ان پچاس ہزار خاکساروں کی پیشکش کا ذکر (تاریخ ۱۵۔ اکتوبر) سرکاری اعلان میں کیوں نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہی تو نہیں ہے کہ جو خاکساری اخبار "الاصلاح" میں لکھی گئی ہے کہ مشرقی صاحب نے بذریعہ حکومت پنجاب چھٹی بھیجی وائسرائے کو تار دیا تھا لیکن چھٹی کو حکومت نے روک لیا۔

ہم اس بات کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ کوئی دانشمند اس کو باور کریگا کہ کوئی شخص جناب چیف سیکرٹری کی خدمت کے واسطے افسران جیل کی معرفت حضور وائسرائے کو تار دے اور وہ روک لیں۔ وائسرائے کا تار اور وہ بھی فوری تعاون کے لئے کسی کی مجال اسکو روک سکے کی نہیں ہے۔ اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ تار دیا ہے اور نہ ہی کوئی پیشکش کی ہے۔ بلکہ یہ ایک شیخ چلی کی بات ہے۔

اچھا اگر اس کی تہہ میں کچھ حقیقت ہے تو جلد ہی کھل جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ جنگ نے اگر طوالت کھینچی۔ جیسا کہ گورنمنٹ برطانیہ نے تین سال کا اندازہ کیا ہوا ہے تو ان پچاس ہزار کے بعد ایک لاکھ خاکسار سال کے اندر ہی پیش کئے جائینگے [illegible] باقی بھی۔ اس سے اچھا کام کیا ہوگا جس قوم کو مشرقی صاحب عباد اللہ الصالحون سمجھتے ہیں ان کی ضرور مدد کریں۔

## خاکسار ڈکٹیٹر رہا ہوگئے

اسلام عنایت اللہ خان مشرقی خاکسار ڈکٹیٹر ایک مہینہ قید گزارنے کے بعد ۱۴۔ اکتوبر کو لکھنؤ سے رہا ہو کر سیدھے دہلی پہنچ گئے۔ اس لئے ہم ان کی سزایابی اور رہائی پر مختصر سا تبصرہ کرتے ہیں۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی تنازع جب بہت بڑھ گیا تو خاکسار ڈکٹیٹر نے اس میں بغرض اصلاح دخل دینے کا اعلان کیا۔ اول تو اعلان ہی [illegible] کر [illegible] نہیں کہ [illegible] بلکہ قریباً [illegible] کے [illegible] حکومت یوپی کے ساتھ بھی [illegible] [illegible] میں بار ۱۱ [illegible] [illegible] صاحب [illegible] بجیں اگست کو لکھنؤ پہنچے تو وہاں شیعہ سنی تنازع

تحریک مرتوں ... آزاد کو مخالفین کے ہاتھ میں پہنچا تھا۔ خاکسار مشیرو اکثر مصالحت کی نیت سے عمل ہوئے تو خدا کا شکر کرتے کہ ہم سے یہ کام ہو گیا۔ نہ ہوتا تب اچھا ہوا۔ یہ کام ایک جماعت کے ذمہ لگ گیا۔ اب ہم علیٰ ہذا۔ مونے پر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ان کو یہی مشورہ دیتے کہ سہ

چو کارے بے فضول من بر آید
مرا در وے سخن گفتن نشاید

مگر انہوں نے تجویز خواہ مخواہ اس میں دخل دیا۔ یہاں تک کہ حکومت یوپی نے ان کو پرچہ عدالت کرکے حوالات کر دیا۔ وہاں سے جب اعلان حکومت یوپی معافی مانگ کر سیدھے لاہور پہنچے۔ ہمارا مشورہ مانتے تو پیچھے سے اُٹھ جاتے۔ مگر کوئی معافی مانگنے کا عہد دیتا تو کہدیتے کہ چچا سعدی بھی یہی فرما گئے ہیں سہ

نا سزا گفتہ را چون بنیچ بختیار
عاقلاں تسلیم کردند اختیار

یہ کہہ دیتے کہ ہمارا کام حکومت سے ٹکراؤ نہیں ہے بلکہ خدمت خلق اللہ ہے۔ مگر تیز مزاج دوستوں اور تبلیغ کے جذبے سے خود بھی جوش میں آگئے۔ معمولی سا انتظام کرکے سیدھے لکھنؤ جا پہنچے۔ چونکہ صوبہ یوپی میں بیرونی خاکساروں کا داخلہ ممنوع ہو چکا تھا۔ اسلئے سول نافرمانی کے انجام میں مع احباب گرفتار ہو گئے اور بطور سزا ایک مہینہ جیل میں آپ کو رہنا پڑا۔

اس معاملہ میں بحیثیت پنجابی ہونے کے ہمیں بھی افسوس ہے۔ اس پر بھی بات ٹلی گئی ہو جاتی۔ مگر پھر کسی مشیر کے مشورہ سے آپ نے اس تحریک خاکساری کو خونخواری کی شکل میں بدل دیا۔

لکھنؤ میں خاکساروں کے جتھے پنجاب و سرحد کے بلادسے پہنچنے شروع ہوئے۔ ادھر حکومت یوپی بھی پکی کام ہونے سے تیار ہو گئی۔ اس نے لکھنؤ سے دور دور مقامات پر ان کی گرفتاریوں کا حکم دیدیا۔ ادھر خاکسار ڈکٹیٹر نے بھی کل ہند جاری کر دیئے جس کا نقشہ اپنے واقعہ میں حافظ شیرازی نے یوں کھینچا ہے سہ

کشتی ما شکستہ بود ... مہر راہ
عشق و آتش و خیز رسم قصاص

جو خاکساروں کو تیز ہوش و نافرمانی آئی تو خاکسار ... بیٹھ بن سے ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ ... ملاقی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فریقین کے کچھ نہ کچھ زخمی ہوتے۔ آخر پولیس تو مسلح سرکاری جماعت ہے جس کا فرض حفاظت ہوتا ہے۔ ... مقابلہ میں مسلح اشخاص ہو جاتا ہے جس نے کہ خبر ایک دو ...پر معمولی جھڑپ ہوئی جس میں پانچ چھ خاکسار قتل اور کئی ایک زخمی ہوئے۔ معاملہ بہت طول پکڑ گیا۔ اب تو عموماً مقابلے کی خبریں آتی ہیں۔ چنانچہ ۱۴ اکتوبر کو بھی مقابلہ کی خبر آئی ہے کہ ۱۲ خاکسار اور چند سپاہی وہاں بھی زخمی ہو گئے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ گورنمنٹ اس میں اتنی خاموش کیوں ہے۔ اس کی مصلحت تو وہی جانے۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں انگریزی زمانے کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی جو آج لکھنؤ میں ہو رہا ہے۔ بہرحال ہم اس سلسلے کی منظر کو دور سے بیٹھے دیکھ رہے ہیں۔ خدا جانے اس کی انتہا کہاں تک ہے۔

ہم تو خاکساروں اور ان کے اعوان سے صرف ایک بات پوچھتے ہیں کہ حکومت یوپی سے ٹکر لینے کی ونہیں کیا ضرورت پیش آئی۔ مصالحت شیعہ سنی کے لئے تم لوگ گئے تھے۔ جب معزز جماعت نے اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیا تو آپ اس کو ختم سمجھ کر چلے آتے۔ کیوں بے جا دخل دیا؟ کیوں مقابلہ کیا؟ کیوں قتل تک نوبت پہنچائی؟ کیا شیخ سعدی کی یہ نصیحت آپ کو یاد نہ تھی سہ

چوں کردی با کلوخ انداز پیکار
سر خود را بہ نادانی شکستی

**نوٹ** امرتسر میں ۱۳۔ اکتوبر بروز جمعہ انجمن حزب المجاہدین کا شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں مقررین نے واقعات لکھنؤ کی روشنی میں اس مضمون کا ریزولیشن پاس کیا کہ:۔

اس ہنگامہ میں حکومت یوپی بے قصور ہے
جو کچھ ذمہ داری ہے وہ خاکسار ڈکٹیٹر پر ہے۔

معاونین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

**مدرسہ محمدیہ دیودیا** جس کو مولانا مولوی محمد نصر اللہ صاحب مرحوم نے بغرض اشاعت توحید و سنت جاری فرمایا تھا۔ ۱۳ سال سے مدرسہ نہایت خاموشی سے اپنا کام کر رہا ہے لیکن مدرسہ کی مالی حالت کی کمزوری اصحاب خیر حضرات کی مدد کا محتاج ہے ... مدرسہ کے حق میں ... منہدم ہو جانے سے از سر نو تعمیر کی محتاج تھی لہذا اپنے ماہ ... تعمیر کے مرحلے تک پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکی بلکہ صرف چاہتی ہے۔ اسکی امداد کی بھی سخت ضرورت ہے بنا برعلیہ مدرسہ کے صدر مدرس مولوی ابو نصر محمد شفیع صاحب بغرض امداد (چندہ) بھیجے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اصحاب خیر حضرات اس غریب مدرسہ و مسجد کی بالعزم مدد و امداد فرما کر اجر عظیم کے مستحق ہونگے سہ

بر کریماں کارہا دشوار نیست

(مولوی) احمد مختار عفی عنہ۔ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء

**یاد رفتگاں** جناب حاجی جلال عبد الکریم صاحب آف روشن کمپنی یکایک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ راقم سید عزیز اللہ صاحب از مدراس۔

ایضاً:۔ میرے ماموں محمد عبد اللہ صاحب کنڈوی بعارضہ ضیق النفس ۲ ماہ علیل رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ غمزدہ عزیز اللہ مذکور ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

**غریب فنڈ** میں از ملک غلام محمد صاحب سرینگر للعمر ... صوبیدار ڈاکٹر محمد حسن صاحب فنڈ کی کوئل ۶۔ از فتوی ... ہے جہلم۔ از سائل ۱۴۳ علی اکبر چک ... ۶ ... محمد و عبد اللہ گماد گنج ہے۔ ۱۴۵ عبد الصمد ... ۶۔ ۱۴۶ محمد طیب کماد دہ ہے۔ ۱۴۷ عبد العزیز ... نوشہرہ مجا سنگھ ہے۔ ۱۴۸ محمد ... سال ہے۔ میزان ... سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے ... غریب فنڈ اخبار جاری کر دیا گیا۔

تمیس سائلین ابھی باقی ہیں ... المبارکین حسنات ... کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

ahmadimuslim.de

## ابتدائی زندگی ہی سے کفایت شعاری کی عادت ڈالئے اور اپنے بچے کیلئے سرمایہ حاصل کیجئے

# اورنٹیل

یہ جو کہ مضبوط ترین اور ہندوستان کی سب سے مشہور بیمہ زندگی کی کمپنی ہے۔ بچوں کے مخصوص بیمے کی پالیسی حاصل کریں۔

بچوں کا مخصوص بیمہ اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ والدین ادنیٰ شرح پر اپنے بچے کے لئے محدود اقساط پر تمام عمر کی پالیسی یا اکرامی بیمہ کی پالیسی حاصل کر سکیں۔ ان پالیسیوں کے ماتحت کمپنی کی ذمہ داری کسی منتخبہ عمر سے شروع ہوگی۔ جو بچے کی ۲۲ سال کی عمر سے پہلے نہیں ہوگی۔

مزید معلومات کے لئے

**اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ**

ہیڈ آفس بمبئی — قائم شدہ ۱۸۷۴ء

**سردار دولت سنگھ بی۔ اے برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے**



### تمام دنیا میں بے مثل

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

### تمام دنیا میں بے نظیر

## مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

فی جلد ۴؎

ان دو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہو رہی ہے

مترجم مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان [illegible] دفاتر اخوان الاسلام امرتسر



### کم از کم

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ:- حلفیہ تحریر کہ کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ :- منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ روڑی۔ ضلع حصار (پنجاب)



### بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشخط معرا قرآن مجید بطرز آسان کی صورت سے کہ حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ہے۔ الفاظ بھی موزوں طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ہیں۔ رموز اوقاف کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ سے نمونہ منگوا کر تجربہ فرمائیے۔

ہدیہ قسم اول — جلد سنہری — تین روپے ۳؎

ہدیہ قسم دوم — جلد سنہری — دو روپے چار آنے ۲؎

قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بطرز آسان [illegible] کیا گیا ہے۔ قیمت ڈیڑھ آنہ۔ [illegible]

بیت القرآن۔ [illegible]



[illegible] صحت چاہتے ہو [illegible] تیار کردہ [illegible] استعمال شروع کریں [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] امرتسر



جدید [illegible]

[illegible]

## عجیب مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بچوں یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو تقویت
خشناس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے
مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ (۱۰۰۸)
(اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک سعہ
پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم دوا بھیجی جائیگی
اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

### تازہ ترین شہادات ماہ ستمبر ۲۹ء

جناب ایس ایم عبد اللہ صاحب کلکتہ۔ قبل ازیں ایک
چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ قدرے افاقہ ہوا۔ لیکن امراض
دیرینہ ہیں۔ بہت مفید ثابت ہوئی ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔
جناب محمد فیض الدین منڈی بھیمپور۔ آنجناب کی
مومیائی میں نے خود استعمال کی اور فائدہ مند ہوئی۔ اب
ایک دوست کے لئے ایک پاؤ ارسال فرمائیں (۲۰ ستمبر)
جناب تاج الدین صاحب ضلع ...۔ اس سے
قبل آدھ پاؤ مومیائی منگا چکا ہوں جو نہایت مؤثر ثابت
ہوئی۔ آدھ پاؤ اور بھیج دیں۔ (۲۸ ستمبر ۲۹ء)
ملنے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
ایند برادرز دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

## خوشخبری رمضان المبارک

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔
احمرقانی مصدقہ حضرات اکابر علماء وحکماء ہوا ہر قسم
جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے
ہیں۔

### ... سال کی شہادتیں

جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسر (اہلحدیث)
"آپ کے یہاں سے نار روغن احمرقانی منگایا تھا بہت ہی
مفید ثابت ہوا۔ نار اور روانہ کریں۔
بابو دیونندن ٹھاکر صاحب مظفر پور۔
"احمرقانی تیل آپ کا دو دفعہ منگا کر استعمال کیا۔
آدھا بایاں انگ سن اور کانپتا تھا۔ کانپ اور سن
بند ہو گیا۔ ایک سیر اور بھیج دیں۔"
یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض۔ درد
اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی۔
دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگا ڈبہ الطفال۔ آنت اترنا۔ درد و
ورم خصیہ۔ جلے کٹے ہوئے زخم وغیرہ میں اکسیر
مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (للعہ)
رعایتی فی سیر تین روپے (للعہ)
(منگوانے کا پتہ)
منیجر روغن احمرقانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ ناخنہ۔ سرخی چشم کے علاوہ
ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے
میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے
عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت
اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر
فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)
منگوانے کا پتہ:- کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ
حکیم سٹریٹ۔ امرتسر

ناظرین خط وکتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ دیں۔

## ویدار تھ پرکاش یعنی وید الہامی نہیں

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ جس میں خود وید کے
منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی
موجودگی میں وید ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔
یہ بھی مدلل واضح کیا گیا ہے کہ وید رشیوں کی تصنیف
ہیں۔ غرضیکہ قابل دید کتاب ہے۔ آریہ سماج اس کا
جواب آج تک نہیں دے سکا ... مضامین ... معلوم
ہونے کو ہے قیمت ... ۔

## طبی کتاب مجرب فارماکوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کے
یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیور ویدک طریق
علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطبا حکیم شریف خان صاحب
حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطبائے
ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے
علاوہ مؤلف کے خود ذاتی صدہا مجربات کا بیان
کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اس کو منگوا کر اپنے
پاس رکھے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۱۲ار۔ مؤلفہ
حکیم و ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری

## زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام
حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی
ترقیات۔ ملک کے بوشل اصلاحات اور ملاؤں کی
شرارتوں کے حالات۔ بچہ سقہ کی بادشاہت کے حالات
غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔
کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع
کر کے جب تک ختم نہ ہو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا
افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی
سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا
واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۱۶۰
صفحات۔ قیمت ... رعایتی ... روپیہ ...
منگوانے کا پتہ:- منیجر ... امرتسر

ahmadimuslim.de

# اشتہار بہجت آثار

باسمہ سبحانہ

حضرات ناظرین اہلحدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ایک دن خطبہ جمعہ میں سورت کہف کے فضائل بیان کئے گئے تو حاضرین نے یہ خواہش ظاہر کی کہ سورت بقرہ کی تفسیر جو آپ لکھ رہے ہیں۔ اس سے پہلے سورت کہف کی تفسیر چھپوا دیجئے۔ تاکہ ہم جمعہ کے روز اس کی قراءت کی سنت ادا کرتے وقت اسکے مضامین سمجھ سکیں۔ خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے اس سورت کی تفسیر لکھنی شروع کر دی تھی۔ چنانچہ اب وہ بفضل خدا مطبع میں چھپ رہی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ رمضان شریف ہی میں تیار ہو جائے گی۔

اس سورت کی تفسیر میں بڑا اہم مضمون جس نے بڑے بڑے نامی علماء کو حیران کر رکھا ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا قصہ ہے۔ بعض نے تو اس سے شریعت اور طریقت یعنی علم ظاہر اور علم باطن میں عدم تطابق کا نتیجہ نکالا۔ اور بعض کو مطابقت کا اعتقاد رکھتے ہوئے بھی خاص اس قصہ کے لحاظ سے مطابقت بیان کرنے میں دشواری پیش آئی۔ لیکن اس عاجز پر خدا تعالےٰ نے اپنے خصوصی فضل سے اس حقیقت کو کھول دیا کہ شریعت و طریقت ایک ہی چشمے سے نکلی ہوئی دو نہریں ہیں۔ لہذا ان میں مخالفت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ جس طریق پر اس مشکل کو حل کیا گیا ہے وہ قابل مطالعہ کے ہے۔ بے راہ چلنے والے صوفیوں اور خشک دماغ مولویوں ہر دو کے لئے یہی مضمون خضر راہ ہے۔

**تقطیع** $\frac{20\times30}{8}$ تفسیر سورت فاتحہ والی ہی ہے۔

**حجم** ایک سو صفحے سے زیادہ ہوگا۔ کاغذ ڈمی عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین اور خوش وضع۔ **کتابت و** طباعت دیدہ زیب۔ بہرحال ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہے۔

میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔ قیمت کتنی ہوگی۔ کیونکہ کاغذ دن بدن گراں ہو رہا ہے۔ اس لئے شوق مند حضرات بر دست جوابی کارڈ پر فرمائش بھیجدیں۔ جب طبع ہو جائیگی تو ان کو قیمت سے مطلع کر دیا جائیگا۔ وہ اتنی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ وی پی نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اس میں بوجہ رجسٹری لازم ہونے کے تین آنے خریداروں کے زیادہ خرچ ہونگے۔

نوٹ نمبر ۱۔ جن اصحاب نے تفسیر سورت بقرہ کے لئے سابقاً فرمائشیں بھیجی ہوئی ہیں۔ وہ دوبارہ کارڈ نہ لکھیں۔ ان کا وہی پہلا کارڈ کافی ہے۔ اسی پر ان کو اطلاع کر دی جائے گی۔

نوٹ نمبر ۲۔ پتا ایڈریس صاف خط میں لکھیں۔ خواہ انگریزی میں خواہ اردو میں۔ اور ڈاک خانہ اور ضلع کا ...

نوٹ نمبر ۳۔ میرے ایڈریس میں سیالکوٹ کے ساتھ شہر کا لفظ ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ سیالکوٹ میں ...

میرا پتہ اس قدر کافی ہے:-

**حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ شہر سیالکوٹ (پنجاب)**

(۱۰-۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

## جمعیۃ تبلیغ کے تبلیغی جلسے

جمعیۃ ہذا کا اہم مقصد توحید و سنت کی تبلیغ ہے جسکو بفضل خدا اراکین جمعیۃ احسن طریق پر پورا کر رہے ہیں پچھلے دنوں میں مختلف مقامات پر غرض مذکور کیلئے تگ و دو کرنی پڑی جسکے باعث عاجز بیمار ہو گیا۔ نہیں دیگر خانگی حوادثات نے کچھ اور بھی اضافہ کر دیا۔ اس واسطے کارروائیوں کی کیفیتیں بھی شائع نہ کرا سکا۔ بہرحال بعض مقامات کے حالات لکھے جاتے ہیں۔

**جنڈیالہ** | ۲۲-۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۳۹ء کو جنڈیالہ ضلع امرتسر میں سالانہ جلسہ تھا۔ جس میں بفضل خدا پہلے سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ بریلوی حضرات نے اہل توحید کی رونق دیکھ کر ۲۲-۲۳ شعبان کو جلسے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ ان کا جلسہ پہلے اسی جلسہ میں کیا تھا۔ اہل حدیثوں کو گالیاں دی گئیں ان کے جلسوں میں شرکت کو ممنوع قرار دیا۔ اسکے جواب میں جمعیۃ کی طرف سے ۱۳۔ اکتوبر کی شب کو جلسہ کیا گیا۔ خادم نے بریلوی شبہات کا جواب دیا۔ بحمد اللہ جماعت اہل حدیث کا اثر غالب رہا۔

**بدھو ضری** | ضلع امرتسر میں لاہور کی سڑک پر ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء کو جلسہ ہوا۔ جس میں توحید و سنت اور بریلویت و توحید پر دو روز دو تقریریں ہوئیں۔ میں بوجہ زکام و نزلہ بیمار تھا مگر خدا تعالےٰ نے میرے فرائض مجھ سے پورے کرائے فالحمد للہ!

**امرتسر میں** | ۲۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو میں امرتسر میں آیا تو بعض احباب نے تقریر کی خواہش کی۔ اور کڑہ کرم سنگھ متصل مسجد ... بعد نماز عشاء کو دو گھنٹے تقریر ہوئی۔ رسوم قبیحہ سے بچنے اور سنت صحیح کے مطابق شادی کرنے کے متعلق احکام قرآنی و حدیثی سنائے گئے۔ بحمد اللہ اہل خاندان نے عمل پر ثابت کر دیا کہ وہ نصائح سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ یہ تمام برکات جمعیۃ تبلیغ کی ہیں جس کی طرف احباب اہل حدیث کی بہت زیادہ توجہ درکار ہے۔

ماہ رمضان میں جبکہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے ستر پیسے کا ثواب ملتا ہے۔ مسلمان دوست جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کو بھی یاد رکھیں۔ راقم خاکسار محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ

ahmadimuslim.de

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

# رمضان المبارک کے متبرک تحائف

## اکیس خوبیوں والی حمائل شریف

اس کی اعلیٰ طباعت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر ... مختصر ... ابن کثیر ... مدارک ... فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری، مسلم اور ...

## مترجم حمائل شریف

ترجمہ با محاورہ ... مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ بہت مقبول ہے۔ مجلد چرمی۔ ... روپے

## معجز نما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، حاشیہ ...

## معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم

(بعد ترجمہ زیر متن) ترجمہ اول شاہ رفیع الدین صاحب، ترجمہ دوم مولانا اشرف علی۔ اور حاشیہ پر کامل تفسیر ہے۔ شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات، علمیات مضامین۔ حاشیہ۔ مجلد ...

## جیبی حمائل شریف مترجم

خوبصورت اور ... مجلد چرمی ... ہدیہ ...

## تفسیر واضح البیان اردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

دیکھنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقۃً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے معارف اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔

کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ... صفحہ

قیمت بے جلد ... مجلد ...

منگانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

## ثنائی برقی پریس امرتسر

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی ... طباعت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو براہ مہربانی خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

## قرآن مجید مصری

... سطری ... جلد ...

... سطری ...

کامل تفسیر اسعد۔ شروع میں مقدمہ سوانح عمری خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ حاشیہ۔ مجلد۔ ہدیہ ...

## حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ ...

## حمائل شریف مترجم

از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم۔ ہدیہ ... (ڈیڑھ روپیہ)

... وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چھاپی گئی ہے۔ جلد چرمی منقش۔ نہایت نفیس۔ ہدیہ ... روپے

## قرآن شریف مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حروف۔ ہر اہلحدیث گھر میں ضرور موجود ہونا چاہئے۔ بہترین کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ۔ ہدیہ ... روپے

## قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی۔ حاشیہ ...